شرح معانی الآثار مترجم

المعروف طحاوی شریف اردو

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

جلد اول

ناشر

مکتبۃ العلم

١٨- اردو بازار لاہور۔ پاکستان

☎37231788
37211788

شرح معانی الآثار مترجم

المعروف طحاوی شریف اردو

جلد اوّل

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph: 37211788 - 37231788

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت
کی
نشرواشاعت
کے لیے
کوشاں

اشاعت ——— 2012ء

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 37224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 37221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 37211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکرگزار ہوں گے۔ (ادارہ)

خالد مقبول نے آر آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
Ph: 37211788 - 37231788

مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

عَرضِ ناشر

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ الکریم لیھدینا الی الصراط المستقیم وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحبہ اجمعین

اللہ عزوجل نے اپنے انبیاء ورسل علیہم السلام کے ذریعے سے دُنیا کو اپنا پیغام ہدایت پہنچایا:

{ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ . . . } [النحل ۱۶:۱۲۵]

''اپنے ربّ کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلائیے۔''

اور پیغام کے پہنچاتے ہی یہ نوید بھی سنادی کہ جو اِن اچھی باتوں پر عمل پیرا ہوگا اور دین کی باتوں کی تبلیغ واشاعت میں تن' من' دھن قربان کرنے کے لئے تیار ہوگا وہ یہ خوشخبری سن لے کہ اُس کے لئے اَبدی نعمتیں تیار کی گئی ہیں جنہیں ایسا دوام حاصل ہے کہ اُس کا مقابلہ دُنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے کرنا تو کجا تشبیہ دینا بھی محال ہے۔

لیکن ساتھ یہ تنبیہ بھی کردی:

{ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا } [فاطر ۳۵: ۲۸]

''اللہ سے صرف اُس کے بندوں میں سے علماء ہی ڈرتے ہیں۔''

لوگوں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے لئے اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب اِس کام کی ذمہ داری علماء کرام پر آ پڑی۔ اللہ کا پیغام پہنچانا کتنی بڑی ذمہ داری ہے کہ اللہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے:

{ یٰۤاَیُّہَا الۡمُدَّثِّرُ ۙ﴿۱﴾ قُمۡ فَاَنۡذِرۡ ۪ۙ﴿۲﴾ } [المدثر ۷۴: ۱،۲]

''اے چادر اوڑھنے والے، اُٹھ اور لوگوں کو ڈرا۔''

اب آپ خود ہی غور کیجیے جس کام کی تلقین سردارِ انبیاء محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائی جارہی ہے اگر وہی ذمہ داری اُمت کے کچھ سرکردہ افراد کے سر آپڑے تو اُن کی ''فکر'' کا کیا عالم ہوگا اور قربان جایئے علماء کرام کی سعی بلیغ پر بھی کہ انہوں نے بھی اس کو کمال حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کو اتنے احسن طریقے سے ہم تک پہنچایا کہ سبحان اللہ!

انہی احادیث کے مجموعوں میں سے ایک مستند ترین کتاب جو کہ فقہ حنفی کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں پیش کرنے میں اپنا یدطولیٰ نہیں رکھتی وہ **"شرح معانی الآثار"** المعروف بہ **"طحاوی شریف"** ہے۔ جس کے مصنف محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں' جو کہ تیسری صدی کے عظیم محدث اور بے بدل فقیہ تھے۔

اس کتاب سے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد فقط احادیث کو جمع کرنا ہی نہیں تھا بلکہ ان کے سامنے احناف کی تائید مزید اور یہ ثابت کرنا تھا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف مسائل شرعیہ کو اخذ کرنے میں کسی بھی حدیث کے خلاف نہیں' اور اسی کو ثابت کرنے کی خاطر انہوں نے یہ کتاب تصنیف کی۔

اب جب اس کے اُردو ترجمہ کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے ہمارے پیش نظر یہ تھا کہ ایسے حنفی عالم باعمل سے ترجمہ کی درخواست کی جائے' جو نہ صرف زبان و بیان پہ مکمل عبور رکھتے ہوں بلکہ وہ فقہ حنفی کی باریکیوں پہ بھی دسترس رکھتے ہوں' تا کہ اردو کے قالب میں ڈھالتے ہوئے کوئی سقم نہ رہ جائے' الحمدللہ ثم الحمدللہ ادارہ کی اس سلسلہ میں بھرپور مدد جناب مولانا شمس الدین حفظہ اللہ نے فرمائی' اور مظاہر حق' تفسیر مدارک' دلیل الفالحین' ریاض الصالحین وغیرہ جیسی کتب کے ترجمے کے بعد **{طحاوی شریف}** کا ترجمہ بھی انہی کے نوکِ قلم سے کاغذ پہ منتقل ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو بھی دیگر کتب کی طرح شرفِ قبولیت سے نوازے اور جیسے دیگر کتب احادیث و فقہ کی نسبت ادارہ اپنی ایک ساکھ (اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے) بنانے میں کامیاب ہوا' اس کو اس ترجمہ کی وجہ سے مزید بڑھاوا ملے' ان شاء اللہ۔

ادارہ اس کے علاوہ تفسیر ابن کثیر (مترجم مولانا شمس الدین)' شرح ترمذی (مترجم مولانا فرید احمد بالاکوٹی) اور کئی دوسرے پروجیکٹ پہ تندہی سے کام کروار ہا ہے' قارئین سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ادارہ کو اس بات کا بھی بخوبی احساس تھا کہ اب کوئی بھی ادارہ اسے جتنا مرضی اچھے کاغذ' بہترین زبان و بیان اور خط میں چھاپ لے لیکن اگر وہ تخریج میں کوتاہی برتے گا تو ایک ایسی کمی رہے گی جو آج کے جدید قاری کو ذھنی کرب میں مبتلا رکھے گی اسی لیئے ہم نے اس کٹھن کام کیلیئے بھی کمر ہمت باندھی اور آج الحمدللہ **{طحاوی شریف}** بمعہ تخریج و مکمل شرح آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

جن ساتھیوں کی مدد کے بغیر یہ کام ممکن نہیں تھا اُن میں دیگر معاونین کو علاوہ خصوصی طور پر جناب مولانا شمس الدین صاحب اور جناب حافظ عبدالسنان صاحب کے ہم بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے دن رات ایک کر کے اس کو فقط دو سال کے قلیل عرصے میں ممکن بنایا۔

لیکن جس ہستی کا میں سب سے زیادہ سراپا احسان ہوں وہ والد محترم حاجی مقبول الرحمٰن صاحب **(مدیر مکتبہ رحمانیہ)** ہیں کہ اُن کی مسلسل نگرانی اور پیہم اصرار نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں اس خدمت کو انجام دے سکوں۔ کتاب کے ترجمہ سے لے کر پبلشنگ تک کے تمام مراحل والد محترم ہی کی مواظبت کی وجہ سے بحسن و خوبی اتنی جلدی انجام پا سکے۔ اللہ عزوجل میرے والد محترم کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے' (والد محترم اگرچہ آجکل کچھ صاحب فراش ہیں، ادارہ ان کی کامل صحت یابی کے لیے پرخلوص دعاؤں کا متمنی ہے) اور میری والدہ محترمہ کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات سے نوازے کہ ان کی ہی دعاؤں اور تربیت سے آج ادارہ کا نام علمی حلقوں میں اچھے کام کی وجہ سے کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

اگر قارئین کرام ہماری کسی لغزش سے مطلع ہوں تو ہمیں اُس سے ضرور آگاہ فرمائیں۔ ادارہ اگلی اشاعت میں اُس کا ازالہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پاکیزہ اعمال اور عظیم برکات کی توفیق بخشے۔

خاکپائے علماء

خالد مقبول

فہرست

تعارف مترجم

ادارہ کے کئی دیگر تراجم کی طرح ''شرح معانی الآ ثار'' جیسے علمی ذخیرہ کو اُردو میں منتقل کرنے میں حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ العالی کی شفقت ہی میرے لئے سب سے بڑا سبب بنی۔

مولانا شمس الدین مدظلہ کا تعلق اس علمی خانوادے سے ہے' جس کے ایک چشم و چراغ امت مسلمہ کے محسن' سفیر ختم نبوت' مناظر اسلام' حضرت مولانا عتیق الرحمٰن (مرحوم) چنیوٹی دامت برکاتہم ہیں جو مولانا شمس الدین صاحب چنیوٹی کے پھوپھا ہیں۔

مترجم کتاب مولانا شمس الدین مدظلہ العالی نے ابتدائی تعلیم دارالعلوم المدینہ میں استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالوارث رحمہ اللہ سے حاصل کی اور پھر دورۂ حدیث آسمانِ علم کے درخشندہ ستاروں استاذ الکل فی الکل' جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث مولانا رسول خاں رحمہ اللہ' استاذ المحدثین شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ اور مفتی اعظم مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ ایسے نابغہ عصر بزرگوں کی زیر نگرانی مکمل کیا۔

علوم قرآنی اور تفسیر کے لئے آپ نے اپنے وقت کے جلیل القدر اساتذہ سے کسب فیض کیا جن میں علوم قرآنی کے اسرار د رموز سے آگاہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں قدس سرہٗ حافظ الحدیث و استاذ التفسیر حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد حسین نیلوی رحمہ اللہ جیسے اکابر ہیں۔

تدریسی زندگی کے لئے اپنے استاذ مرحوم کے ادارہ دارالعلوم المدینہ' چنیوٹ کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر دی۔ جہاں سے سینکڑوں علماء آپ کی شاگردی کے اعزاز سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس علم وعرفان کے چشمہ صافی کو مزید برکات سے نوازے' آمین۔

ادارہ مکتبۃ العلم لاہور کی درخواست پر آپ نے کمال شفقت ومہربانی کرتے ہوئے ''شرح معانی الآ ثار المعروف بہ طحاوی شریف'' کو اردو کے جدید سلیس اور آسان قالب میں ڈھالا۔

اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور ادارہ کے کارکنان آپ کی علمی و روحانی ترقی کے لئے دعا ہی کر سکتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حضرت مولانا شمس الدین مدظلہ العالی آئندہ بھی ہماری علمی سرپرستی جاری رکھیں گے۔

کچھ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق

یہ ۲۳۹ھ کی بات ہے کہ صعید مصر کے مضافاتی علاقہ طحا نامی بستی کے قرب و جوار میں ایک گمنام مقام پر محمد بن سلامہ بن سلمہ ازدی کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا یاد رہے کہ ازد یمن کا مشہور قبیلہ ہے اس کی بہت سی شاخوں میں ایک کا نام حجر ہے انہوں نے یمن کو خیر باد کہہ کر مصر کی سرسبز و شاداب زمین کو اپنا وطن بنالیا تھا۔

اس بچے کا نام احمد رکھا گیا آگے چل کر یہی وہ خوش نصیب بچہ ہے جو تاریخ محدثین وفقہاء میں امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ طحاوی ازدی الحجری المصری کے اسماء والقاب سے معروف ہوا۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا خاندان عرب کے مشہور قبیلہ مزینہ سے ہے۔

پرورش:

آپ نے ایک علمی گھرانے میں آنکھ کھولی آپ کے والد ماجد پختہ کار عالم اور نہایت صالح آدمی تھے جب کہ آپ کے ماموں الشیخ اسماعیل مزنی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مایہ ناز شاگردوں سے تھے۔

مگر آپ اس گھر کی ابھی پچیس علمی بہاریں دیکھنے پائے تھے کہ دونوں محسن وسرپرست والد و ماموں رحمہم اللہ یکے بعد دیگرے وفات پاگئے۔

حصول علم:

آپ نے تعلیمی زندگی کا آغاز اپنے والد ماجد سے کیا اور اپنے ماموں سے علوم حدیث کو حاصل کیا الشیخ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب المختصر من کتاب الدم کو سب سے پہلے آپ ہی نے ان کی سند سے نقل کیا۔

جب آپ نے آنکھ کھولی تو مصر علوم دینیہ کا بڑا مرکز تھا چنانچہ آپ نے اپنی علمی تشنگی کو بجھانے کے لئے مصر کے مختلف شہروں کے سفر کئے جہاں کے مقیم علماء اور باہر سے وارد ہونے والے علماء سے استفادہ کیا مگر علمی اور بڑھی تو آپ نے مختلف اسلامی علاقوں شام بیت المقدس' عسقلان' غزہ کی طرف ۲۶۸ھ میں طویل سفر کیا اور دو سال ان علاقوں میں رہ کر علوم کو حاصل کر کے پھر واپس مصر تشریف لائے۔

طبیعت کی روانی اور ذہانت وفطانت کی وجہ سے مسائل کی تحقیق وتدقیق میں آپ کو ایک ملکہ وذوق پیدا ہوگیا۔

تبدیلی مسلک:

اس سلسلہ میں کئی ذمہ دار لوگوں نے بھی افسانہ طرازیاں کر کے بے سروپا باتیں کہہ ڈالیں مگر انصاف وتحقیق کے پلڑے کو سنبھال کر رکھیں تو بات وہی درست ہے جو انہوں نے خود بیان فرمائی ہے لیجئے محمد بن احمد شروطی رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے ان کا بیان

سنئے۔فرماتے ہیں کہ میں نے ماموں سے جب فقہ حاصل کرنا شروع کی تو کئی گوشوں میں تشنگی رہ جاتی اور سوال پر ناراض ہوتے اور تشنگی کا ازالہ علامہ مزنی نہ کر سکتے۔پھر انہوں نے علامہ مذنی کو پایا کہ جن سوالات کا جواب وہ فقہ شافعی رحمہ اللہ سے نہ دے سکتے تو فقہ حنفی کا مطالعہ کر کے اس کا جواب کبھی تو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے خلاف اور کبھی قریب قریب دیتے۔چنانچہ اس راز کو معلوم کرنے کے بعد انہوں نے براہ راست فقہ حنفی کا مطالعہ شروع کیا اور اس کے ماہرین سے استفادہ کیا تو ان کو گوہر مراد ہاتھ آ گیا اسی وجہ سے انہوں نے دلائل کی روشنی مسلک شافعی کو ترک کر کے حنفیت کو اختیار کر لیا۔

علوم کے خاص چشمے جن سے آپ نے استفادہ کیا۔

- علامہ فقیہ الملۃ اسماعیل بن یحییٰ مزنی مصری رحمہ اللہ المتوفی ۲۶۴ھ۔
- الشیخ العلامہ ابوجعفر احمد بن ابی عمران موسیٰ بن عیسیٰ البغدادی رحمہ اللہ المتوفی ۲۸۰ھ۔
- الفقیہ قاضی القضاۃ ابوحازم عبدالحمید بن عبدالعزیز السکونی البصری الشامی المتوفی ۲۹۲ھ۔
- علامہ محدث ابوبکرہ بکار بن قتیبہ قاضی القضاۃ بمصر المتوفی ۲۷۰ھ۔
- المحدث ابوعبید علی بن الحسین بغدادی شافعی المتوفی ۳۱۹ھ۔
- الامام ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی المتوفی ۳۰۳ھ۔
- شیخ الاسلام ابوموسیٰ یونس بن عبدالاعلیٰ المصری المتوفی ۲۶۴ھ۔
- الفقیہ الکبیر ابومحمد الربیع بن سلیمان المرادی المصری وفات ۲۷۰ھ۔
- الامام الصادق محدث الشام ابوزرعہ عبدالرحمان بن عمرو الدمشقی المتوفی ۲۸۱ھ۔
- الامام الحافظ المتقن ابواسحاق ابراہیم بن ابی داؤد الکوفی برلسی من سواحل مصر المتوفی ۲۷۰ھ۔(نخب الافکار)
- العلامہ ہارون وسعید ایلی رحمہ اللہ۔
- العلامہ محمد بن عبداللہ بن حکم رحمہ اللہ۔
- الشیخ بحر بن نصر رحمہ اللہ۔
- العلامہ عیسیٰ بن مشرود رحمہ اللہ (لسان المیزان مدبن حجرج ا)
- العلامہ عبدالغنی بن رفاعہ رحمہ اللہ (تذکرۃ الحفاظ لذہبی ج ۳)

یہ وہ معروف شیوخ ہیں جن کے نام تاریخ نے محفوظ کر لئے۔اس زمانہ کے لحاظ سے شیوخ کی فہرست تو بہت بڑی ہے۔

معاصرت محدثین:

- امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی وفات کے وقت آپ کی عمر ۶ سال تھی۔
- امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۱۷ سال تھی۔
- امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۲۴ سال تھی۔

- محمد بن یزید ابن ماجہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۳۴ سال تھی۔
- سلیمان بن اشعب ابوداؤد رحمہ اللہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۳۷ سال تھی۔
- محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۴۰ سال تھی۔
- احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۴ سال تھی۔

ممتاز علمی مقام:

آپ کو حفظ حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ واجتہاد میں یدطولیٰ حاصل تھا اس کا ثبوت خود ان کی مایہ ناز تصنیف شرح معانی الآثار کے دیکھنے اور سمجھنے سے پتہ چلتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی رحمہ اللہ کے الفاظ میں آپ کو مجتہد منتسب کا مرتبہ حاصل تھا آپ نے کئی مسائل میں امام ابوحنیفہ اور ابویوسف، محمد رحمہم اللہ سے دلائل کی روشنی میں اختلاف کیا اور روایات سے اپنے مؤقف کو مبرہن کیا ہے۔

اہل زمانہ میں آپ کا مقام:

اس زمانہ کے مشہور علم پرور وزیر احمد بن طولون کے ہاں ایک مجلس نکاح منعقد ہوئی اس میں امام طحاوی رحمہ اللہ کو قاضی القضاۃ کے ساتھ شمولیت کا موقعہ ملا۔ احمد طولون نے نکاح کے بعد مجلس میں شریک علماء کو خوشبو اور اشرفیاں ہدیہ میں پیش کیں امام طحاوی رحمہ اللہ کو سب سے زیادہ اشرفیاں اور خوشبو دی گئی یہ ان کی علمی قدر ومنزلت کی کھلی دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کا بیان

کتاب الطہارت میں ستائیس ابواب اور ۷۷۳ آثار وروایات ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَامَةَ بْنِ سَلَمَةَ الْأَزْدِيُّ الطَّحَاوِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :سَأَلَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِنَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ أَضَعَ لَهُ كِتَابًا أَذْكُرُ فِيْهِ الْآثَارَ الْمَأْثُوْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحْكَامِ الَّتِيْ يَتَوَهَّمُ أَهْلُ الْإِلْحَادِ وَالضَّعَفَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ أَنَّ بَعْضَهَا يَنْقُضُ بَعْضًا لِقِلَّةِ عِلْمِهِمْ بِنَاسِخِهَا مِنْ مَنْسُوْخِهَا وَمَا يَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ مِنْهَا لِمَا يَشْهَدُ لَهُ مِنَ الْكِتَابِ النَّاطِقِ وَالسُّنَّةِ الْمُجْتَمَعِ عَلَيْهَا وَأَجْعَلُ لِذٰلِكَ أَبْوَابًا أَذْكُرُ فِيْ كُلِّ كِتَابٍ مِنْهَا مَا فِيْهِ مِنَ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوْخِ وَتَأْوِيْلِ الْعُلَمَاءِ وَاحْتِجَاجِ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَإِقَامَةِ الْحُجَّةِ لِمَنْ صَحَّ عِنْدِيْ قَوْلُهُ مِنْهُمْ بِمَا يَصِحُّ بِهِ مِثْلُهُ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ أَوْ تَوَاتُرٍ مِنْ أَقَاوِيْلِ الصَّحَابَةِ أَوْ تَابِعِيْهِمْ۔ وَإِنِّيْ نَظَرْتُ فِيْ ذٰلِكَ وَبَحَثْتُ عَنْهُ بَحْثًا شَدِيْدًا ، فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهُ أَبْوَابًا عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ سَأَلَ، وَجَعَلْتُ ذٰلِكَ كُتُبًا ذَكَرْتُ فِيْ كُلِّ كِتَابٍ مِنْهَا جِنْسًا مِنْ تِلْكَ الْأَجْنَاسِ. فَأَوَّلُ مَا ابْتَدَأْتُ بِذِكْرِهٖ مِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(جامع نے کہا) امام ابو جعفر احمد بن محمد سلامہ بن سلمہ ازدی طحاوی رحمہ اللہ فرماتے تھے میرے بعض اہل علم احباب

نے مجھے کہا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے احکام کے سلسلہ میں ایسے آثار کو بیان کر دوں جن کے متعلق ملحدین اور بعض ضعیف اعتقاد مسلمان خیال کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ اس اعتقاد کا بڑا سبب یہ ہے کہ ان کو ان آثار میں ناسخ ومنسوخ کی واقفیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ حالانکہ ان آثار پر عمل لازم ہے اس لیے کہ کتاب وسنت سے ان کے بہت سے شواہد موجود ہیں میں نے ان آثار کے ابواب مقرر کیے ہیں ہر کتاب میں ناسخ ومنسوخ اور علماء کی تاویلات اور ان کے حق میں دلائل اور دیگر علماء کی طرف سے ان کے اجوبہ ذکر کروں گا۔ ان میں سے جو میرے راجح ہے اس کی دلیل کو مزید پختہ کروں گا۔ ان میں سے بعض کی صحت تو اسی طرح کی قرآنی آیت یا سنت یا اجماع یا اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے تواتر سے ثابت کروں گا۔ میں نے اس میں پوری نظر وفکر اور بحث کرید سے کام لیا ہے چنانچہ میں نے سائل کے سوال کے مطابق ابواب بنادیے اور ان کے تحت کتابیں اجناس کے مطابق مقرر کر دیں چنانچہ سب سے پہلے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے (طہارت کی) روایات نقل ہیں۔

اِس سلسلہ کی روایات ۵ ذکر کی گئیں ہیں:

بَابُ الْمَاءِ يَقَعُ فِيهِ النَّجَاسَةُ

وہ پانی جس میں نجاست پڑ جائے

خلاصۃ المرام: پانی میں نجاست گرنے سے جب تک اس کے تین اوصاف میں سے کسی میں تبدیلی نہ ہو خواہ پانی تھوڑا ہو یا زیادہ، پانی ناپاک نہیں ہوتا۔ ① اس کو امام مالک، سعید بن المسیب، ابراہیم نخعی، عکرمہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ ② پانی میں نجاست گر جائے اگر قلیل ہو تو وہ ناپاک ہو جائے گا اور اگر زیادہ ہو تو نجاست گرنے سے اس وقت ناپاک ہوگا جب تین اوصاف میں سے ایک وصف بدل لے۔ اس کو شوافع، حنابلہ واحناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (بدائع و بداية المجتهد)

١ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُلْقٰى فِيهِ الْجِيَفُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ)۔

١: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بیر بضاعہ سے وضو فرماتے تھے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ اس میں متعفن مردار اور حیض والے کپڑوں کے ٹکڑے ڈالے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

تخريج : ابو داؤد فى الطهارة باب ٣٤ حديث ٦٦، ترمذى فى الطهارة باب ٤٩ نمبر ٦٦، ابن ماجه فى الطهارة باب الرخصة

بفضل وضوء المرأة حديث ، ٣٧، نسائى فى المياه باب ٢، دارقطنى فى سننه كتاب الطهارة ١/ ٣١۔

اللغات: بضاعه۔ یہ مدینہ منورہ میں دار بنی ساعدہ کا مشہور کنواں ہے۔ الجيف۔ جمع جيفة۔ مردہ لاش، متعفن مردار۔ محائض۔ جمع محيضة۔ حیض کے خون سے ملوث کپڑے کا ٹکڑا۔

٢ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْأَسَدِيُّ قَالَا : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَلِيْطِ بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : (قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّهُ يُسْتَقٰى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيْهَا عَذِرَةُ النَّاسِ ، وَمَحَائِضُ النِّسَاءِ ، وَلَحْمُ الْكِلَابِ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ).

٢: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ کے لئے پینے کا پانی بیر بضاعہ سے لایا جاتا ہے اور وہ ایسا کنواں ہے جس میں انسانی غلاظت، حیض کے چیتھڑے، کتوں کا گوشت وغیرہ پھینکا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

اللغات: عذرة الناس۔ پاخانہ۔

تخريج : ابو داؤد فى الطهارة باب ٣٤ حديث :٦٧، نسائى فى المياه باب ٢

٣ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْبِرَكِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ الْقَسْمَلِيُّ قَالَ : ثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ نَوْفٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (انْتَهَيْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُلْقٰى فِيْهَا مَا يُلْقٰى مِنَ النَّتْنِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ).

٣: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آپ کی خدمت میں اس وقت پہنچا جب کہ آپ بیر بضاعہ سے وضو فرما رہے تھے میں نے گزارش کی کیا آپ بیر بضاعہ سے وضو فرما رہے ہیں؟ جبکہ یہ وہ کنواں ہے جس میں متعفن چیزیں ڈالی جاتی ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

اللغات: النتن۔ بدبودار چیز۔

تخريج: ابو داؤد باب ٣٤ كتاب الطهارة، نسائى فى المياه باب ٢ ترمذى فى الطهارة باب ٤٩ ابن ماجه فى الطهارة ٣٧٠،

٤ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : (دَخَلْنَا عَلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فِيْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَوْ سَقَيْتُكُمْ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ لَكَرِهْتُمْ ذٰلِكَ وَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِيَدَيَّ)

٤: ابو یحییٰ اسلمی اپنی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں چار عورتوں کے ساتھ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ فرمانے لگے اگر میں تمہیں بیر بضاعہ کا پانی پلاؤں تو تم ناپسند کرو گی حالانکہ میں نے خود اس

کنوئیں کا پانی اپنے ہاتھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کو پلایا۔

اللغات: سقى يسقى۔ پینا پلانا۔

تخریج: دارقطنی فی سننه کتاب الطهارة ۳۲/۱، الطبرانی فی المعجم الکبیر ۲۰۷/۶ مسند احمد ۳۳۷/۵، ۳۳۸،

۵ :حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ ِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ :اَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيُّ عَنْ طَرِيْفٍ ِ الْبَصَرِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ أَوْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرِنَا فَانْتَهَيْنَا اِلٰى غَدِيْرٍ وَجِيْفَةٍ فَكَفَفْنَا وَكَفَّ النَّاسُ حَتّٰى أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكُمْ لَا تَسْتَقُوْنَ ؟ فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، هٰذِهِ الْجِيْفَةُ ، فَقَالَ اسْتَقُوْا ، فَإِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْتَوَيْنَا)فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَقَالُوْا :لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ وَقَعَ فِيْهِ ، إِلَّا أَنْ يُغَيِّرَ لَوْنَهُ، أَوْ طَعْمَهُ، أَوْ رِيْحَهُ ، فَأَيُّ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ ، فَقَدْ نَجِسَ الْمَاءُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ لِأَنَّ بِئْرَ بُضَاعَةَ قَدِ اخْتَلَفَتْ فِيْهَا مَا كَانَتْ فَقَالَ قَوْمٌ كَانَتْ طَرِيْقًا لِلْمَاءِ إِلَى الْبَسَاتِيْنِ فَكَانَ الْمَاءُ لَا يَسْتَقِرُّ فِيْهَا فَكَانَ حُكْمُ مَائِهَا كَحُكْمِ مَاءِ الْأَنْهَارِ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ فِيْ كُلِّ مَوْضِعٍ كَانَ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ وَقَعَتْ فِيْ مَائِهِ نَجَاسَةٌ فَلَا يَنْجُسُ مَاؤُهُ إِلَّا أَنْ يَغْلِبَ عَلٰى طَعْمِهِ أَوْ لَوْنِهِ أَوْ رِيْحِهِ أَوْ يَعْلَمَ أَنَّهَا فِي الْمَاءِ الَّذِيْ يُؤْخَذُ مِنْهَا ، فَإِنْ عَلِمَ ذٰلِكَ كَانَ نَجِسًا ، وَإِنْ لَمْ يَعْلَمْ ذٰلِكَ كَانَ طَاهِرًا .وَقَدْ حُكِيَ هٰذَا الْقَوْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ عَنِ الْوَاقِدِيِّ ، حَدَّثَنِيْهِ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِيِّ عَنِ الْوَاقِدِيِّ أَنَّهَا كَانَتْ كَذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ النَّجَاسَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِي الْبِئْرِ فَغَلَبَتْ عَلٰى طَعْمِ مَائِهَا أَوْ رِيْحِهِ أَوْ لَوْنِهِ ، أَنَّ مَاءَ هَا قَدْ فَسَدَ .وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقِيْلَ لَهُ :إِنَّهُ يُلْقٰى فِيْهَا الْكِلَابُ وَالْمَحَائِضُ فَقَالَ (إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ).وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ بِئْرًا لَوْ سَقَطَ فِيْهَا مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ لَكَانَ مُحَالًا أَنْ لَا يَتَغَيَّرَ رِيْحُ مَائِهَا وَطَعْمُهُ، هٰذَا مِمَّا يُعْقَلُ وَيُعْلَمُ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ أَبَاحَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءَ هَا وَأَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ وَقَدْ دَاخَلَ الْمَاءَ التَّغْيِيْرُ مِنْ جِهَةٍ مِنَ الْجِهَاتِ اللَّاتِيْ ذَكَرْنَا ؛ اسْتَحَالَ عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنْ يَكُوْنَ سُؤَالُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَائِهَا وَجَوَابُهُ إِيَّاهُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا أَجَابَهُمْ ، كَانَ وَالنَّجَاسَةُ فِي الْبِئْرِ .وَلٰكِنَّهُ -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -كَانَ

بَعْدَ أَنْ أُخْرِجَتِ النَّجَاسَةُ مِنَ الْبِئْرِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ : هَلْ تَطْهُرُ بِإِخْرَاجِ النَّجَاسَةِ مِنْهَا فَلَا يَنْجُسُ مَاؤُهَا الَّذِي يَطْرَأُ عَلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ وَذٰلِكَ مَوْضِعٌ مُشْكِلٌ لِأَنَّ حِيطَانَ الْبِئْرِ لَمْ تُغْسَلْ وَطِينُهَا لَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُ) يُرِيدُ بِذٰلِكَ الْمَاءَ الَّذِي طَرَأَ عَلَيْهَا بَعْدَ إِخْرَاجِ النَّجَاسَةِ مِنْهَا لَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجُسُهُ إِذَا خَالَطَتْهُ النَّجَاسَةُ وَقَدْ رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ).

۵: حضرت جابر یا حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے چلتے ہوئے ہم ایک جوہڑ کے پاس پہنچے جس کے پاس مردار بھی پڑا تھا ہم نے اور دیگر لوگوں نے وہاں کے پانی کے استعمال سے ہاتھ روک لیا یہاں تک کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔تم پانی پلاتے کیوں نہیں؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ: یہ مردار پڑا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پیو پلاؤ بلاشبہ پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرسکتی پس ہم نے پانی پیا اور سیر ہوگئے۔علماء کی ایک جماعت نے ان مذکورہ آثار کو اختیار کیا ہے۔ان کا کہنا یہ ہے کہ پانی میں جو چیز بھی گر جائے وہ پانی کو نجس نہیں کرسکتی سوائے اس صورت کے کہ اس کا رنگ ذائقہ اور بو تبدیل ہوجائے۔ان میں سے جو علامت پائی جائے گی اس سے پانی نجس ہوجائے گا۔

علماء کی دوسری جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا گذشتہ روایت میں تم نے بیر بضاعہ کا ذکر کیا اس میں تمہارے حق میں کوئی دلیل نہیں ملتی کیونکہ بیر بضاعہ کے بارے میں علماء کے اقوال مختلف ہیں بعض لوگوں نے کہا یہ باغات کی طرف جانے والے راستہ میں پڑتا تھا اور پانی اس میں مستقل طور پر نہ ٹھہرتا تھا۔پس اس کے پانی کا حکم دریا کے پانی جیسا ہے اور ہم اسی طرح ہر اس مقام پر حکم دیں گے جو اس صفت پر مشتمل ہوگا کہ اگر اس کے پانی میں نجاست پڑ جائے تو اس کا پانی پلید نہ ہوگا سوائے اس صورت کے کہ اس کے ذائقہ یا رنگ یا بو پر نجاست کا غلبہ ہوجائے یا جہاں سے پانی لیا جارہا ہے اس کا نجس ہونا معلوم ہوجائے تو وہ پانی نجس شمار ہوگا۔اور اگر ایسا معلوم نہیں ہوا تو وہ پانی پاک شمار ہوگا یہ قول جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے اس کو بیرٔ بضاعہ کے سلسلے میں امام واقدی رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے چنانچہ ہمارے استاد احمد نے ابوعبداللہ محمد بن شجاع ثلجی نے واقدی سے بیرٔ بضاعہ کے متعلق اس طرح نقل کیا ہے اور اس میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نجاست جب کنوئیں میں گر کر اس کے پانی کے ذائقہ بو یا رنگ کو بدل ڈالے تو اس کا پانی پلید ہوجائے گا اور بیرٔ بضاعہ میں اس ان میں سے کوئی چیز نہیں پائی جاتی اس میں صرف اتنی بات ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیرٔ بضاعہ کے بارے میں یہ بتا کر سوال کیا گیا کہ اس میں کتے اور حیض والے کپڑے ڈالے جاتے ہیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی کو ئی چیز بھی پلید نہیں کرسکتی اور ہم بخوبی جانتے ہیں اگر کسی بھی کنوئیں میں کوئی ایسی چیز گر جائے جو اس سے بہت کم ہو تو یہ بات ناممکن ہے کہ اس کنوئیں کے پانی کی بو اور ذائقہ اور رنگ تبدیل نہ ہو اتنی بات تو عقل اور تجربہ سے جانی

پہچانی ہے جب یہ بات اسی طرح ہے اور آپ ﷺ نے ان کے لیے اس کے پانی کو مباح قرار دیا ہے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ ان مذکورہ اطراف میں سے کسی لحاظ سے پانی میں تبدیلی آ گئی (اور پھر اس کو استعمال کیا گیا) اور ہر چیز بھی ہمارے ہاں ناممکن ہے (واللہ اعلم) کہ نبی کریم ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پانی کے متعلق سوال کیا ہو اور آپ ﷺ نے ان کو وہ جواب دیا ہو جو کہ آپ ﷺ نے دیا اور نجاست بھی کنوئیں میں موجود ہو (واللہ اعلم) لیکن یہ تمام بات کنوئیں سے نجاست نکال دینے کے بعد تھی اور انہوں نے سوال بھی اس سلسلے میں کیا کہ آیا کہ کنوئیں سے نجاست نکال دینے کے بعد وہ پانی پلید نہیں ہوتا جو اس کے بعد کنوئیں میں سے نکلے اور یہ مشکل بات ہے کیونکہ کنوئیں کی دیواریں نہ دھوئی گئیں اور نہ اس کی مٹی نکالی گئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ پانی پلید نہیں ہوتا یعنی اس سے مراد وہی پانی تھا جو نجاست کے نکالنے کے بعد تازہ نکلا ہے یہ معنی نہیں تھا کہ پانی اس وقت بھی پلید نہیں جب اس کے ساتھ نجاست مل گئی چنانچہ ہمارے سامنے اسی انداز کا آپ ﷺ کا ارشاد: (الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ) ہے۔

اللغات: غدیر سیلاب گہری وادی میں جو پانی چھوڑ جائے اور رکا ہوا پانی۔

خلاصہ روایات: ان مذکورہ بالا پانچوں روایات کا حاصل یہ ہے کہ پانی قلیل ہو یا کثیر تبدیلیٔ وصف کے بغیر نجاست گرنے سے ناپاک نہ ہوگا۔

مذاہبِ ائمہ وامام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

① پانی میں نجاست کے پڑ جانے سے جب تک اس کے اوصاف میں سے کوئی وصف تبدیل نہ ہو وہ ناپاک نہیں ہوتا خواہ پانی قلیل مقدار میں ہو یا کثیر یہ امام مالک' سعید بن میسب اور ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کا قول ہے۔

دوسری جماعت:

② قلیل پانی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے کثیر پانی نجاست کے پڑنے سے اس وقت ناپاک ہوگا جبکہ اس کا ایک وصف بدل جائے امام شافعی وامام احمد بن حنبل اور ائمہ احناف اسی طرف گئے ہیں پھر امام شافعیؒ کے ہاں قلتین سے کم مقدار ماء قلیل اور قلتین اور اس سے زائد کثیر ہے اور احناف قلیل وکثیر کی مقدار صاحب معاملہ کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

مذکورہ بالا تشریح تو امام طحاوی کے اشارہ کو سمجھانے کے لئے کی گئی ہے وہ پہلی جماعت کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے ان آثار کو سامنے رکھ کر کہا کہ پانی اس وقت تک ناپاک نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ یا ذائقہ یا بو میں سے کوئی وصف نہ بدل جائے جب ایک بدل جائے گا تو پانی نجس ہو جائے گا۔

نمبر۲: دوسرے ائمہ کے قول کی طرف اشارہ وخالفهم فی ذلك آخرون سے کر دیا کہ دیگر ائمہ نے اس سے اختلاف

کیا ہے اگلی سطور میں پہلے قول کے متعدد جوابات دیئے ہیں

پہلے مسلک کے جوابات:

جواب نمبرا: روایات میں جس بیر بضاعہ کا تذکرہ ہے اس سے مسلک نمبر اول کا استدلال درست نہیں کیونکہ بیر بضاعہ کی کیفیت کے متعلق علماء کے قول بہت مختلف ہیں بعض کا قول یہ ہے کہ وہ کنواں باغات کی سیرابی کا کام دیتا تھا باغات کی طرف پانی جانے والے راستہ میں واقع تھا اس میں پانی برقرار نہیں رہتا تھا بلکہ منتقل ہوتا رہتا تھا جس کی وجہ سے وہ نہروں کے پانی کی طرح جاری پانی کے حکم میں تھا اس بات کی تصدیق ہمارے استاذ ابوجعفر احمد نے شجاع ثلجی کی وساطت سے واقدی سے نقل کی ہے۔

اور جو پانی ماء جاری کے حکم میں ہو اس کے متعلق ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر اس میں نجاست گر جائے تو وہ اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ نہ بدل جائے یا اس کے متعلق یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس سے حاصل کئے جانے والے پانی میں وہ نجاست مل کر آ رہی ہے اگر ایسا معلوم ہو تو وہ نجس ہے ورنہ وہ پانی پاک رہے گا۔

جواب نمبر۲: دوسری دلیل یہ ہے کہ اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ نجاست کنوئیں میں گر کر پانی کے ذائقہ یا بو یا رنگ کو بدل دے تو وہ بالاتفاق نجس ہو جائے گا مذکورہ بالا روایات میں سے کسی روایت میں بھی یہ قید موجود نہیں تمہاری یہ قید قیاس سے ہو سکتی ہے تو قلیل وکثیر والی قید کیوں معتبر نہیں۔

جواب نمبر۳: جب بالاتفاق اوصاف کی تبدیلی سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے تو بیر بضاعہ جیسا چھوٹا کنواں تو کیا ایسے چار کنوؤں میں ایک مردار کتا گر جائے تو سب کو متعفن کر دے گا پس ذرا سی سمجھ والا بیر بضاعہ والی روایت کے ظاہر سے استدلال نہیں کر سکتا کیونکہ ان چیزوں کے گرنے سے تغیر نہ ہونا محال وناممکن ہے جب یہ بات اسی طرح ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے پانی کو مباح قرار دیا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ پانی میں کسی بھی اعتبار سے تغیر ہو اور آپ ﷺ اس کے استعمال کا حکم دیں۔

جواب نمبر۴ واللہ اعلم۔ ہمارے نزدیک یہ بھی محال ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیر بضاعہ کے متعلق ایسے وقت میں سوال کر رہے ہوں جبکہ یہ نجاسات اس میں موجود ہوں بلکہ (واللہ اعلم)۔ یہ سوال کنوئیں سے ان نجاسات کے نکالے جانے کے بعد سے متعلق تھا کہ آیا وہ کنواں اور اس میں نیا نکلنے والا پانی پاک ہو جائے گا جبکہ کنوئیں کی دیواریں نہیں دھوئی گئیں اور نہ گا بھ نکالی گئی۔ تو اس پر جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان الماء لا ینجس "الماء سے وہی پانی مراد ہے جو کنوئیں کی غلاظت سے صفائی کے بعد اس میں ظاہر ہوا ہے یہ معنی نہیں کہ نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا اور یہ ارشاد نبوت علی اسلوب الحکیم ہے جیسا ان روایات میں ہے: ان المسلم لا ینجس اور ان الارض لاینجس۔ ان روایات کا یہ معنی نہیں کہ مسلمان نجاست لگنے کے باوجود ناپاک نہیں ہوتا اور زمین نجاست پڑنے کے باوجود ناپاک نہیں ہوتی بلکہ صاف مطلب یہ ہے کہ ازالہ نجاست کے بعد وہ پاک ہو جاتے ہیں ہمیشہ ناپاک نہیں رہتے کہ پاک نہ ہو سکیں۔ واللہ اعلم

یہاں امام طحاوی رحمہ اللہ نے دو روایتیں ذکر فرمائی ہیں جو کہ لا ینجسہ کے مفہوم کی وضاحت کے لئے ہیں۔

حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيَّ فَقَبَضْتُ يَدَيَّ عَنْهُ وَقُلْتُ إِنِّيْ جُنُبٌ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ (إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَنْجُسُ)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں جناب نبی اکرم ﷺ کو اس حالت میں ملا کہ مجھے غسل جنابت کی حاجت تھی آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری طرف بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور عرض کیا میں تو حالت جنابت میں ہوں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ ۔مطلب یہ کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۳، مسلم فی الحیض ۱۱۵/۱۱۶' مسند احمد۲/۲۳۵/۳۸۳' ابن ابی شیبہ ۱/۱۷۳، بیہقی السنن الکبریٰ ۱/۱۸۹۔

لطیف طرز استدلال:

جنابت والے شخص کا نماز کی ادائیگی کے لحاظ سے تمام جسم حکماً ناپاک ہے۔مگر کھانے پینے اور مصافحہ کے لحاظ سے سوائے نجاست والے مقام کے تمام جسم پاک ہے بالکل اسی طرح جب تک کنوئیں میں نجس پانی اور اشیاء ہیں تو حکماً تمام کنواں ناپاک ہے جب ناپاک پانی نکال لیا تو اب نیا پانی اور کنوئیں کی دیواریں اور گابھ سب پاک ہیں۔

پس لاینجس کا یہ معنی نہ ہوا کہ کوئی نجس چیز اس کو ناپاک نہیں کر سکتی۔

دوسری روایت: میں آپ ﷺ نے فرمایا: ان الارض لاتنجس ۔

۲ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُقَيْلٍ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ (أَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ لَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ لَهُمْ قُبَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، قَوْمٌ أَنْجَاسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ أَنْجَاسِ النَّاسِ شَيْءٌ ؛ إِنَّمَا أَنْجَاسُ النَّاسِ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ). فَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ (الْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ) يُرِيْدُ بِذٰلِكَ أَنَّ بَدَنَهُ لَا يَنْجُسُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ النَّجَاسَةُ ، إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّهُ لَا يَنْجُسُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ .وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (الْأَرْضُ لَا تَنْجُسُ) لَيْسَ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ أَنَّهَا لَا تَنْجُسُ، وَإِنْ أَصَابَتْهَا النَّجَاسَةُ .وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ، وَقَدْ أَمَرَ بِالْمَكَانِ الَّذِيْ بَالَ فِيْهِ الْأَعْرَابِيُّ مِنَ الْمَسْجِدِ أَنْ يُصَبَّ عَلَيْهِ ذَنُوْبٌ مِنْ مَاءٍ؟

۶: حضرت حسن بصریؒ بیان کرتے ہیں کہ جب وفد ثقیف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو ان کے لئے مسجد (کے صحن) میں خیمہ لگا دیا گیا اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ ناپاک لوگ ہیں (کافر ہیں) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین پر لوگوں کی (باطنی) نجاستوں سے کچھ اثر نہیں پڑتا بلاشبہ ان کی (باطنی) نجاستوں کا اثر ان کے دلوں میں ہوتا ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد المسلم لا ینجس اس کا یہ معنی نہیں کہ اس کا بدن بھی پلید نہیں ہوتا اگر چہ اس کو نجاست پہنچ جائے بلکہ مراد یہ ہے کہ اور معنی کے لحاظ سے یہ پلید نہیں ہوتا اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ زمین پلید نہیں ہوتی اس کا یہ مطلب نہیں اگر زمین کو نجاست پہنچ جائے تب بھی پلید نہیں ہوتی یہ کیسے کہا جاسکتا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اس مقام پر جہاں بدو نے پیشاب کر دیا تھا پانی کے ڈول بہانے کا حکم دیا۔

طریق استدلال:

مشرک کے جسم پر اگر ظاہری نجاست نہ ہو تو اس کے متعلق دو اعتبار ہیں نمبر ۱: اگر اس کا جسم زمین پر لگ جائے تو زمین پاک رہے گی۔ نمبر ۲: باطن اور دل کے لحاظ سے وہ نص قطعی "انما المشرکون نجس" سے ناپاک اور پلید ہے۔

نتیجہ: یہ ہوا کہ اس ارشاد میں ان الارض لا تنجس یا لیس علی الارض من انجاس الناس شیٔ کا مطلب یہ ہے کہ زمین کو ان کی باطنی نجاست پلید نہ کرے گی اسی طرح المسلم لا ینجس میں حکمی نجاست سے اس کا ظاہری بدن ناپاک نہ ہو گا کہ وہ مصافحہ کے قابل نہ رہے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ زمین ظاہری نجاست کے گرنے سے بھی ناپاک نہیں ہوتی اور مسجد کے اس مقام پر جہاں اعرابی نے پیشاب کر دیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے ڈول بہانے کا حکم کیوں فرمایا؟ جیسا کہ ان چار روایات سے ثابت ہے۔

نجاستِ ظاہری کے ازالہ کی روایات:

۷ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْيَمَامِيُّ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ :(بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا اِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ :إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْعَذِرَةِ ، إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ .قَالَ عِكْرِمَةُ :أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَ رَجُلًا فَجَاءَهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ).

۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں دریں اثناء کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ

ایک بدو آیا اور وہ مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اسے کہا رک رک: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے تعرض نہ کیا یہاں تک کہ وہ پیشاب کر چکا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلا کر فرمایا۔ بلاشبہ یہ مساجد پیشاب و پائخانہ جیسی غلاظت کے مناسب نہیں بلاشبہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قراءت قرآن مجید کے لئے بنائی گئی ہیں۔ عکرمہ کی روایت میں اوکما قال رسول اللہ ﷺ (یا جیسا پیغمبر ﷺ نے فرمایا) کے الفاظ اور یہ الفاظ زائد ہیں: فامر رجلاً فجاء ہ بدلو من ماءٍ فشنه علیه" کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا (کہ وہ پانی لائے تو) وہ آپ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہادیا۔

اللغات: اعرابی: بدو۔ اس کا نام ذوالخویصرہ تمیمی ہے۔ لا تصلح: مناسب نہیں۔ العذرة: پائخانہ۔

تخریج: بخاری عن انس بن مالك فی الوضوء باب ۵۷' مسلم فی الطهارة حدیث ۱۰۰ عن ابی هریرة فی الوضوء باب۵۸۔

۸ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ "إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ " إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَرَوٰى طَاوُسٌ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِمَكَانِهِ أَنْ يُحْفَرَ)۔

۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس طرح روایت نقل کی ہے کہ یہ الفاظ اس میں نہیں "ان هذه المساجد" تا آخر الحدیث۔

فرق روایت:

یہ روایت یحییٰ بن سعید نے نقل کی ہے جبکہ طاؤس کی روایت میں اس طرح ہے: ان النبی ﷺ امر بمکانه ان یحفر۔ کہ آپ ﷺ نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم فرمایا (کہ گندی مٹی کو کھود کر باہر پھینک دیا جائے)

اللغات: یحفر۔ حفر یحفر: زمین کھودنا۔

تخریج: ایضًا۔

(زمین کی پاکیزگی میں احناف کا قول نمبر ۱ پانی ڈال دیں اور زمین خشک ہو جائے نمبر ۲ گندی مٹی کو کھود کر پھینک دیا جائے)۔

۹ :حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْبَكْرَاوِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ بِذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا۔

۹: عمر بن دینار نے طاؤس سے اس کو روایت کیا جبکہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم ﷺ

سے نقل کی ہے۔

تخریج: روایت نمبر ۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۰ :حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ مَالِكٍ الْاَسَدِيِّ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهٖ فَحُفِرَ مَكَانُهٗ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَكَانَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ (إِنَّ الْاَرْضَ لَا تَنْجُسُ) أَيْ أَنَّهَا لَا تَبْقٰى نَجِسَةً إِذَا زَالَتِ النَّجَاسَةُ مِنْهَا لَا أَنَّهٗ يُرِيْدُ أَنَّهَا غَيْرُ نَجِسَةٍ فِيْ حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا .فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ (إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ) لَيْسَ هُوَ عَلٰى حَالِ كَوْنِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا ؛ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى حَالِ عَدَمِ النَّجَاسَةِ فِيْهَا .فَهٰذَا وَجْهُ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِئْرِ بُضَاعَةَ (الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ) - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - وَقَدْ رَأَيْنَاهُ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۱۰: ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا (کہ اس پر پانی ڈالا جائے تو) اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دیا گیا پھر (پانی جذب ہونے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو کھودنے کا حکم فرمایا۔ ابوجعفر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد: (ان الارض لا تنجس) کا معنی یہ ہے کہ زمین سے جب نجاست دور کر دی جائے تو وہ نجس باقی نہیں رہتی یہ معنی نہیں ہے کہ نجاست کے ہونے کے باوجود وہ پلید نہیں ہوتی چنانچہ اس طرح بیر بضاعہ کے بارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: (ان الماء لاینجسه) نجاست کہ اس میں رہنے کی صورت میں نہیں بلکہ وہ نجاست کے نہ ہونے کی صورت میں ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی (الماء یجنس) وجہ ہے۔ (واللہ اعلم) چنانچہ یہ وضاحت ہم نے اس حدیث کے علاوہ میں پائی ہے۔

اللغات: صب۔ پانی کا بہنا' بہانا۔

تخریج: دار قطنی کتاب الطھارۃ ۱۳۲/۱

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ:

اس سے معلوم ہوا کہ ان الارض لا تنجس" کا مطلب یہ ہے کہ جب نجاست زائل کر دی جائے تو زمین ناپاک نہیں رہتی یہ مطلب نہیں کہ نجاست کے پائے جانے کی شکل میں وہ مقام ناپاک نہیں ہوتا۔

بالکل اسی طرح بیر بضاعہ کا معاملہ ہے کہ ان الماء لا ینجسه شیء" میں نجاست کے کنوئیں میں موجود ہونے کی حالت کا تذکرہ نہیں بلکہ نجاست کے نکال دیئے جانے کے بعد والی حالت کا ذکر ہے۔ ہم نے لا ینجسه شیء کی جو وجہ بیر

بضاعہ کے متعلق بیان کی ہے یہ اور کئی روایات سے بھی ثابت ہے جو ہمارے اس بیان کی تصدیق کرتی ہیں ان کو ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

تائیدی روایات:

۱۱ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِیُّ ، وَعَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ بْنُ الصَّلْتِ الْبُغْدَادِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِیُٔ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ یُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ: (نُهِیَ، اَوْ نَهٰی اَنْ یَّبُوْلَ الرَّجُلُ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ اَوِ الرَّاکِدِ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ مِنْهُ اَوْ یَغْتَسِلُ مِنْهُ).

۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا دائم کے لفظ فرمائے یا راکد کے (ہر دو کا معنی یکساں ہے) کہ پھر اس سے وضو یا غسل کرے۔

اللغات : الدائم: دوام ہمیشگی۔ الراکد: رکنا ٹھہرنا۔

تخریج :اس روایت کو متعدد اسانید سے مسلم فی باب الطہارۃ نمبر ۹۴ ترمذی فی الطہارۃ باب ۵۱۔ نسائی فی الطہارۃ ۴۹/۱ ابن ماجہ فی الطہارۃ باب ۲۵ مسند احمد ۲۸۸/۲، ۴۶۴، ۵۳۲، ۲۴۱/۴، ۳۵۰ میں ذکر کیا ہے۔

۱۲ :وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوْحٍ الْبُغْدَادِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَکْرٍ السَّهْمِیُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ ، ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ).

۱۲ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں تم میں سے کوئی ہرگز ٹھہرے ہوئے پانی میں جو کہ نہ چلتا ہو پیشاب نہ کرے کہ پھر اس میں غسل کرنے لگے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۶۸ مسلم فی الطہارۃ حدیث نمبر ۹۴، ۹۵، ۹۶۔ ابو داؤد فی الطہارۃ باب ۳۶، ترمذی فی الطہارۃ باب ۵۱، نسائی فی الطہارۃ ۴۹/۱، باب الماء الدائم، والغسل ۱۹۷/۱، ابن ماجہ فی الطہارۃ باب ۲۵، دار می فی الوضوء باب ۵۴، مسند احمد ۲۵۹/۲، ۲۶۵، ۲۸۸، ۳۱۶، ۳۴۶، ۳۶۲، ۳۹۴، ۴۳۳، ۴۶۴، ۴۹۲، ۵۲۹، ۵۳۲، ۳۴۱/۳، ۳۵۰، ابن ابی شیبہ ۱۴۱/۱، بیہقی السنن الکبریٰ ۹۷/۱، ۲۵۶، مستدرک ۱۶۸/۱

۱۳ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی اَبُوْ مُوْسَی الصَّدَفِیُّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ عِیَاضٍ اللَّیْثِیُّ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ اَبِیْ ذُبَابٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الْاَزْدِ ؛ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِیْنَاءَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَتَوَضَّاُ مِنْهُ اَوْ یَشْرَبُ).

۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی ہرگز کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے وضو کرنے لگے یا اسے پینے لگے۔

تخریج : سابقہ روایت نمبر ۱۳ والی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زَهْرَةَ ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَالَ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ؟ فَقَالَ :يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا).

۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کوئی جنابت والا شخص تم میں سے کھڑے پانی میں غسل نہ کرے ایک سائل نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پھر وہ کیسے غسل کرے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے پانی کو الگ لے کر (غسل کرے تاکہ پانی کھڑے پانی میں نہ ملے)

تخریج : روایت نمبر ۱۳ ملاحظہ کریں۔

۱۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِىْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِى الزِّنَادِ قَالَ :ثَنَا أَبِىْ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِىْ لَا يَجْرِىْ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ).

۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں ''کہ تم میں سے کوئی ہرگز اس کھڑے پانی میں جو نہ چلتا ہو پیشاب نہ کرے'' اور پھر اس میں غسل کرنے لگے۔

تخریج: روایت نمبر ۱۳ ملاحظہ کریں۔

۱۶:وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْمَعَادِ الْبَغْدَادِىُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِىُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ رَحِمَهُ اللّٰهُ ، وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِى الزِّنَادِ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۶: گزشتہ روایت عبدالرحمان نے اپنے والد ابوالزناد سے نقل کی اور یہ روایت سفیان نے ابی الزناد سے نقل کی ہے ابوالزناد نے اپنی سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی نقل کی ہے۔

تخریج: روایت نمبر ۱۳ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۷:حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِى الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِىْ لَا يَجْرِىْ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ).

۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز رُکے ہوئے نہ بہنے والے

پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر اس سے غسل کرنے لگے۔

تخریج: روایت نمبر ۱۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ :أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ).

۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ''ہرگز تم میں سے کوئی رُکے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل (جنابت) کرے۔''

تخریج: روایت نمبر ۱۳ میں ملاحظہ ہو۔

۱۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :(وَلَا يَغْتَسِلُ فِيْهِ جُنُبٌ).

۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کرتے ہیں البتہ ان الفاظ کا فرق ہے ولا یغتسل فیہ جنب'' یعنی اس میں کوئی جنابت والا غسل نہ کرے۔

تخریج: تخریج روایت نمبر ۱۳ میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (نَهٰى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا خَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الرَّاكِدَ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ دُوْنَ الْمَاءَ الْجَارِيْ، عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَصَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّ النَّجَاسَةَ تُدَاخِلُ الْمَاءَ الَّذِيْ لَا يَجْرِي ، وَلَا تَدَاخُلُ الْمَاءِ الْجَارِي .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ غَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ مَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى نَجَاسَةِ الْإِنَاءِ وَنَجَاسَةِ مَائِهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِغَالِبٍ عَلٰى رِيْحِهِ وَلَا عَلٰى لَوْنِهِ، وَلَا عَلٰى طَعْمِهِ. فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ يُوْجِبُ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَعَانِيْ حَدِيْثِ بِئْرِ بُضَاعَةَ مَا وَصَفْنَا لِتَتَّفِقَ مَعَانِيْ ذٰلِكَ ، وَمَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَلَا تَتَضَادَّ .فَهٰذَا حُكْمُ الْمَاءِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ إِذَا وَقَعَتْ فِيْهِ النَّجَاسَةُ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا وَقَّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالُوْا :إِذَا كَانَ الْمَاءُ مِقْدَارَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا ، وَاحْتَجُّوْا

فِیْ ذٰلِکَ بِمَا ۔

۲۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا کہ پھر اسی سے وضو کرنے لگے۔ امام ابوجعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا پانی جو نہ چلے اسے جاری پانی سے الگ قرار دیا اس سے ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اس لیے فرق کیا کیونکہ نجاست اس پانی میں جو جاری نہ ہو داخل ہو جاتی ہے اور جاری پانی میں اس کا اثر نہیں پڑتا اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس برتن کے دھونے کے سلسلے میں مروی ہے جس میں کتے نے منہ ڈال دیا ہوا سے ہم عنقریب اسی کتاب میں ان شاء اللہ اپنے موقع پر ذکر کریں گے۔ یہ بات برتن اور اس کے پانی کے پلید ہونے کی کھلی دلیل ہے حالانکہ وہاں بُو رنگ اور ذائقہ کا برتن یا پانی کے پلید ہونے میں کوئی اثر نہیں پس ان آثار کے معانی کو صحیح اپنے مقام پر رکھنے سے وہی چیز ثابت ہوتی ہے جس کو ہم نے اس باب میں بیئر بضاعہ والی حدیث کے معانی کی وضاحت میں ذکر کر دیا ہے تاکہ اس سے ان آثار اور ان آثار کے معانی میں یکسانیت پیدا ہو جائے اور تضاد نہ رہے پس یہ اس پانی کا حکم ہے کہ جو نہ چلتا ہو اور اس میں نجاست گر جائے البتہ بعض لوگوں نے کوئی مقدار مقرر کی ہے چنانچہ انہوں نے کہا جب پانی دو قلوں کی مقدار کو پہنچ جائے تو وہ گندگی کو نہیں اٹھاتا اور اس سلسلے میں انہوں نے ان روایات سے دلیل پیش کی۔

تخریج: روایت نمبر ۱۳ میں گزری ملاحظہ کر لی جائے۔

حاصل روایاتِ عشرہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو نو اسناد سے ذکر کیا دسویں روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ان تمام روایات کا ماحصل قریب ایک ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور غسل جنابت سے ممانعت کی گئی ہے تاکہ گندگی کے پڑنے سے وہ پانی وضو و غسل کے لئے ناقابل استعمال نہ ہو جائے چنانچہ علامہ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے اور رکے ہوئے پانی کو جو کہ نہ بہتا ہو جاری پانی سے الگ قرار دیا اس سے یہ بات بالکل ظاہر ہو گئی کہ جدا کرنے کی وجہ یہی ہے کہ نہ بہنے والے پانی میں نجاست اثر پذیر ہوتی ہے جبکہ وہ قلیل ہو اور جاری کے حکم میں نہ ہو اور کثیر پانی اور جاری پانی میں نجاست اثر نہیں کرتی جب تک رنگ بو ذائقہ نہ بدل جائے یا نجاست چلو میں نہ آنے لگے۔

اس بات پر بطور تنویر دلیل کے وہ روایت ہے جس کو حدیث ولوغ کلب کہا جاتا ہے اسے ہم دوسرے مقام پر ذکر کریں گے اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ برتن والا پانی قلیل ہے اور کتے کے منہ ڈالنے سے رنگ، بو، ذائقہ کا بدلنا پایا ہی نہیں گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ پانی کے ناپاک ہونے کے لئے وصف کا بدلنا شرط نہیں۔

تطبیق: پس جماعت اول کی پیش کردہ روایات جو بیر بضاعہ سے متعلق ہیں اور ان روایات میں تضاد کے ختم کرنے کی صورت

یہی ہے کہ بیر بضاعہ والی روایات کو جاری پانی پر محمول کیا جائے یا گندگی کے نکالنے کے بعد والے تازہ پانی سے متعلق سوال پر محمول کیا جائے کہ ازالہ نجاست کے بعد پانی ناپاک نہیں رہتا اور ان روایات کو قلیل رکا ہوا پانی تسلیم کیا جائے جو کہ جاری کے حکم میں نہیں اسی طرح ولوغ کلب والی روایت کہ قلیل پانی میں تغیر اوصاف کی بھی چنداں ضرورت نہیں وہ حکم کثیر اور جاری پانی کے لئے ہے اس طرح روایات کا باہمی تضاد بالکل ختم ہو جاتا ہے۔

(عقلی طور پر آپ کی نفاست وطہارت کا خیال کر کے روایات کا مفہوم ظاہر ہے۔ و الله يحب المتطهرين۔

ص :۲۲ غير ان قوما وقتوا في ذلك شيئا۔ فقالوا ان كان الماء مقدار قلتين لم يحمل خبثاً۔

یہاں سے امام طحاوی ایک دوسرے اختلاف کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو مسئلہ اول میں جماعت نمبر۲ کے مابین پایا جاتا ہے اپنے مزاج کے مطابق پہلے قالوا سے ان کے نکتہ اختلاف کو ذکر کیا اور پھر ان کے دلائل ذکر کئے پھر مسلک منصور کے جوابات ودلائل بیان کئے گئے ہیں۔

نکتہ اختلاف:

امام شافعی واحمد بن حنبل رحمہما اللہ کے ہاں قلیل پانی دو قلہ سے کم کم مقدار ہے اور دو قلے اور اس سے زیادہ کثیر ہے اور اسی کا حکم رکھتا ہے کہ اس پر نجاست کا اثر رنگ' بو' ذائقہ کی صورت میں جب تک ظاہر نہ ہو ناپاک نہ ہوگا۔

احتجوا في ذلك سے ان کے دلائل ذکر کئے جو کہ چھ روایات ہیں پانچ مرفوع اور ایک موقوف ہے امام طحاوی نے رواۃ کی طرف چنداں تعرض نہیں کیا۔ جس کو تفصیل درکار ہو وہ امانی الاحبار اور بذل المجہود جلد: اکو ملاحظہ کرے۔

۲۱: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ ، فَقَالَ :إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَيْسَ يَحْمِلُ الْخَبَثَ).

۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا جس پر درندوں کی آمد ورفت ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو قلہ تک پہنچ جائے تو وہ گندگی سے متاثر نہیں ہوتا یعنی پاک رہتا ہے۔

اللغات: قلہ: اس کے چار مشہور معانی ہیں ① مٹکا ② قد آدم ③ پہاڑ کی چوٹی ④ چیز کا بلند حصہ۔

تخریج : ابو داؤد في الطهارة باب۳۳ /۶۳' ترمذی في الطهارة باب۵/ ۶۷' نسائی في الطهارة ٤٦/١ باب٤٣' ابن ماجه في الطهارة باب۷۵' الدارمي في الوضوء باب۵۵ مسند احمد ۲۳/۲' ۲۷' ۱۰۷' دارقطني في السنن ۱۹/۱' ۲۱' بيهقي في السنن الكبرى ۲٦/١ مستدرك ۱۳۲/۱' ابن ابی شيبه ۱٤٤/١۔

۲۲: وَكَمَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِىْ بِالْبَادِيَةِ تُصِيْبُ مِنْهَا السِّبَاعُ فَقَالَ: إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا).

۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگل کے ان جوہڑوں سے متعلق پوچھا گیا جن سے درندے پانی پیتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو قلے تک پہنچ جائے تو وہ گندگی کو نہیں اٹھاتا یعنی ناپاک نہیں ہوتا۔

اللغات: تصیب منها: اس سے درندے پانی پیتے ہیں۔

تخریج: روایت نمبر۲۲ کی تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نمبر۲۲ جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج: روایت نمبر۲۲ میں دیکھ لی جائے۔

۲۴: وَكَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيْدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: روایت نمبر۲۲ والی ملاحظہ کر لی جائے۔

۲۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ: ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ عَاصِمَ بْنَ الْمُنْذِرِ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: كُنَّا فِيْ بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ بُسْتَانٍ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، صَلَاةُ الظُّهْرِ، فَقَامَ إِلَى بِئْرِ الْبُسْتَانِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ وَفِيْهِ جِلْدُ بَعِيْرٍ مَيِّتٍ فَقُلْتُ: أَتَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَهٰذَا فِيْهِ؟ فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجُسْ).

۲۵: حماد بن سلمہ کا بیان ہے کہ ہمیں عاصم بن منذر نے بتلایا کہ ہم اپنے یا عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کے باغ میں تھے تو نماز کا وقت آ گیا اور یہ نماز ظہر تھی تو عبیداللہ باغ کے کنوئیں کی طرف گئے اور اس سے وضو کیا حالانکہ اس

میں مردہ اونٹ کی کھال پڑی تھی میں نے کہا کیا اس کے ہوتے ہوئے آپ اس میں وضو کررہے ہیں تو عبیداللہ نے جواباً فرمایا میرے والد عبداللہ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب پانی دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

اللغات: لم ينجس: ناپاک ونجس نہیں ہوتا۔

تخریج: روایت نمبر۲۲ کی تخریج پیش نظر رکھی جائے۔

۲۶: وَكَمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَوْقَفَهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ. فَقَالَ: هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ هٰذَا الْمِقْدَارَ، لَمْ يَضُرَّهُ مَا وَقَعَ فِيهِ مِنَ النَّجَاسَةِ، إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ لَوْنِهِ. وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا، فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِي صَحَّحْنَاهَا أَنَّ هَاتَيْنِ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَا مِقْدَارُهُمَا. فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مِقْدَارُهُمَا، قُلَّتَيْنِ مِنْ قِلَالِ هَجَرَ، كَمَا ذَكَرْتُمْ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُونَا قُلَّتَيْنِ، أُرِيدَ بِهَا قُلَّتَا الرَّجُلِ، وَهِيَ قَامَتُهُ، فَأُرِيدَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَيْ قَامَتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا لِكَثْرَتِهِ وَلِأَنَّهُ يَكُونُ بِذٰلِكَ فِي مَعْنَى الْأَنْهَارِ. فَإِنْ قُلْتُمْ: إِنَّ الْخَبَرَ عِنْدَنَا عَلَى ظَاهِرِهِ، وَالْقِلَالُ هِيَ قِلَالُ الْحِجَازِ الْمَعْرُوفَةِ. قِيلَ لَكُمْ: فَإِنْ كَانَ الْخَبَرُ عَلَى ظَاهِرِهِ كَمَا ذَكَرْتُمْ، فَإِنَّهُ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ الْمَاءُ إِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ لَا يَضُرُّهُ النَّجَاسَةُ، وَإِنْ غَيَّرَتْ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، فَالْحَدِيثُ عَلَى ظَاهِرِهِ فَإِنْ قُلْتُمْ، فَإِنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَدْ ذَكَرَهُ فِي غَيْرِهِ، فَذَكَرْتُمْ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ، إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى لَوْنِهِ أَوْ طَعْمِهِ أَوْ رِيحِهِ). قِيلَ لَكُمْ: هٰذَا مُنْقَطِعٌ، وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُونَ الْمُنْقَطِعَ وَلَا تَحْتَجُّونَ بِهِ فَإِنْ كُنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ قَوْلَهُ فِي الْقُلَّتَيْنِ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْقِلَالِ جَازَ لِغَيْرِكُمْ أَنْ يَجْعَلَ الْمَاءَ عَلَى خَاصٍّ مِنَ الْمِيَاهِ، فَيَكُونُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى مَا يُوَافِقُ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ وَلَا يُخَالِفُهَا. فَإِذَا كَانَتِ الْآثَارُ الْأُوَلُ الَّتِي قَدْ جَاءَتْ فِي الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَفِي نَجَاسَةِ الْمَاءِ الَّذِي فِي الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْهِرِّ فِيهِ عَامًّا، لَمْ يُذْكَرْ مِقْدَارُهُ، وَجَعَلَ عَلَى كُلِّ مَاءٍ لَا يَجْرِي ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا فِي حَدِيثِ الْقُلَّتَيْنِ هُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي يَجْرِي وَلَا يُنْظَرُ فِي ذٰلِكَ إِلَى مِقْدَارِ الْمَاءِ كَمَا لَمْ يُنْظَرْ فِي شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا إِلَى

مِقْدَارِهِ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي هٰذَا الْبَابِ .وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ ، هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ تَقَدَّمَهُمْ مَا يُوَافِقُ مَذْهَبَهُمْ .فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ مَا۔

۲۶: حماد بن سلمہ نے پہلی روایت جیسی سند سے نقل کیا ہے مگر اس روایت کو ابن عمر سے موقوف نقل کیا ہے مرفوع نہیں کیا۔علماء کی اس جماعت نے یہ فرمایا جب پانی اتنی مقدار کو پہنچ جائے تو اس میں جتنی بھی نجاست پڑ جائے اسے نقصان نہیں دے گی سوائے اس کے جب نجاست کی بوٗ ذائقہ یا رنگ پانی پر غالب آ جائے اور انہوں نے اس سلسلے میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اسی روایت کو دلیل بنایا ہے ان کے خلاف پہلے قول والے علماء کی دلیل یہ ہے جس کو ہم نے صحیح قرار دیا کہ ان آثار میں ان دو قلوں کی مقدار ہمارے سامنے صحیح واضح نہیں ہوتی جیسا کہ تم نے بیان کیا دوسری طرف اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ اس سے مراد آدمی کا قد ہو تو اس صورت میں یہ مراد لیا جائے گا کہ پانی کی مقدار آدمی کے دو قد کے برابر ہو تو وہ نجاست کو کثرت کی وجہ سے نہیں اٹھاتا اور اس لیے بھی کہ وہ نہر کے معنی میں ہو جائے گا اگر تم یوں کہتے ہو کہ یہ روایات ہمارے نزدیک ظاہر پر ہیں اور اس سے مراد حجاز کے معروف مٹکے ہیں تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اگر تمہارے کہنے کے مطابق روایات اپنے ظاہر پر ہے تو پھر مناسب یہ ہوگا کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو اس کو نجاست نقصان نہ دے اگرچہ اس کا رنگ ذائقہ اور بو بدل جائے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں ان چیزوں کا ذکر نہیں فرمایا تو حدیث اپنے ظاہر پر ہوگی پس اگر تم یہ کہو کہ اگرچہ اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر نہیں فرمایا مگر اور جگہ میں تو اس کا ذکر فرمایا ہے اور تم اس روایت کو ذکر کرو کہ راشد ابن سعد نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: (الماء لا ينجسه شيء......) یعنی پانی کو کوئی چیز پلید نہیں کر سکتی جو چیز اسکے رنگ ذائقہ اور بو کو بدل دے تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ منقطع روایت ہے اور منقطع کو جب تم ثابت تسلیم نہیں کرتے اور نہ اس سے استدلال کو درست مانتے ہو۔پس اگر تم نے قلتین والی روایت میں خاص قلے مراد لیے ہیں تو تمہارے علاوہ دوسروں کو بھی حق ہے کہ پانی کو وہ خاص پانی قرار دیں پس یہ اس طرح پہلے آثار کے معانی کے موافق ہو جائے گا اور مخالف نہ رہے گا اگر پہلے آثار جو کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے سلسلہ میں اور اس پانی کے نجس ہونے کے سلسلہ میں جو برتن میں ہو اور اس میں بلی منہ ڈال دے عام ہیں اور ان میں مقدار کا تذکرہ نہیں اور پانی کو ہر رکے ہوئے پانی کے سلسلہ میں قرار دیا جائے گا تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ قلتین والی روایت میں بہتا ہوا پانی مراد ہے اور اس میں بھی پانی کی مقدار کو اسی طرح پیش نظر نہ رکھیں گے جیسا کہ پہلی روایت میں پیش نظر نہیں رکھا گیا تا کہ اس باب میں آنے والی روایات آپس میں متضاد نہ ہوں۔ یہ مفہوم وہ ہے جس سے آثار کے معانی ہمارے نزدیک صحیح رہ سکتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور اس سلسلے میں پہلے ہی رواۃ سے جو ان کے مذہب کے موافق روایات گذری ہیں

ایک اور روایت اس سلسلے میں وارد ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

تخریج: حسب سابق روایت ۲۲ میں ملاحظہ کریں۔

توجہ طلب بات:

ان چھ روایات میں مدار سند تین راوی ہیں نمبر ا ولید بن کثیر نمبر ۲ محمد بن اسحاق نمبر ۳ حماد بن سلمہ۔ چنانچہ حماد بن سلمہ حماد بن سلمہ سے تین اور محمد بن اسحاق سے دو اور ولید بن کثیر سے ایک روایت منقول ہے ان میں دو ضعیف اور حماد بن سلمہ معتبر راوی ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات کا ماحصل یہ ہے کہ جب پانی اس مقدار کو پہنچ جائے تو نجاست سے اس کو ضرر نہ ہوگا اور وہ ناپاک نہ ہو گا مگر صرف اس صورت میں جبکہ گندگی کی بد بو رنگ ذائقہ غالب آ جائے۔ احتجوا سے مسلک راجح (احناف) کی طرف سے جوابات دے رہے ہیں۔

جواب: ان آثار میں قلتین کی مقدار کی تعیین نہیں کی گئی لغت سے اس کی تعیین مشکل ہے ممکن ہے کہ قلتین سے مقام حجر کے دو قلے مراد ہوں جیسا تم کہتے ہو اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ اس سے دو قد انسانی کے برابر پانی مراد ہو تو بروایت ابن عمر کا مطلب یہ ہوگا کہ جب پانی دو قد انسانی کے برابر ہو جائے تو کثرت کی وجہ سے نجاست کو نہ اٹھائے گا یعنی نجاست اس پر اثر انداز نہ ہوگی کیونکہ وہ اس وقت نہر جاری کے حکم میں ہوگا اور اس میں کسی کو بھی کلام نہیں۔

سوال: اس حدیث میں اگر چہ مقدار کا تذکرہ موجود نہیں ہے مگر روایت سے اپنے ظاہر کے مطابق قلال حجاز مراد لئے جائیں گے جن کی طرف ذہن فوراً منتقل ہوتا ہے۔

جواب: ہم عرض کریں گے کہ اگر تمہارے بقول خبر اپنے ظاہر پر ہے تو پھر یہ کہنا مناسب ہوگا کہ پانی جب اس مقدار کو پہنچ جائے تو نجاست اس کے لئے قطعاً کسی صورت بھی مضر نہیں خواہ اس کا رنگ، بو، ذائقہ ہی کیوں نہ بدل جائے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بھی اس روایت میں ذکر نہیں فرمایا۔ پس حدیث اپنے ظاہر پر ہوئی (حالانکہ آپ اس کے قائل نہیں)۔

ایک اور سوال:

یہ تسلیم کر لیا کہ اگر چہ نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں اس کو ذکر نہیں کیا مگر دیگر روایات میں تو مذکور ہے راشد بن سعد کی روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((**الماء لا ينجسه شيء الا ما غلب على لونه او طعمه او ريحه**)) اس روایت کو ابن ماجہ نے باب ۷۶ فی الطہارت اور دار قطنی نے اپنی سنن ۱/ ۲۸، ۲۹ پر ذکر کیا ہے اب آپ کا جواب درست نہ رہا۔

جواب: راشد بن سعد کی روایت منقطع ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں اور شوافع کے ہاں جب منقطع قابل استدلال نہیں تو اسے آگے بطور حجت پیش کرنا کیسے درست ہوگا۔

ایک اور انداز سے:

اگر قلتین والی روایت میں قلال سے خاص قسم کے قلال حجر یہ مراد لئے گئے ہیں تو دوسروں کے لئے بھی راستہ مل گیا کہ وہ

قلہ کے پانی سے خاص پانی یعنی جاری پانی مراد لیں جو کہ کثیر ہے اور اس سے پہلے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہما والی روایات میں ماء راکد اور دائم سے ماء قلیل مراد ہوتا کہ روایات کا باہمی تعارض ختم ہو جائے۔ واللہ اعلم۔ ماء راکد میں پیشاب کی ممانعت والی روایات اور برتن میں کتے کے منہ ڈالنے والی روایات عام ہیں ان میں مقدار کا تذکرہ پایا نہیں جاتا مگر ان کو قلیل مقدار کھڑے پانی پر محمول کیا ہے جو کہ بالاتفاق ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ حدیث قلتین کو ہم جاری پانی پر محمول کریں اور پانی کی مقدار سے یہاں بھی قطع نظر کر لیں جیسا کہ ماء راکد والی روایات میں اس سے قطع نظر کی گئی ہے تا کہ روایات میں تضاد باقی نہ رہے۔

حاصل یہ ہے:

کہ روایات کا یہ تطبیقی معنی ہمارے ائمہ احناف حضرت ابو حنیفہؒ ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا قول ہے کہ ماء کثیر کا دارومدار مبتلا ہونے والے کی رائے پر ہے اور کنوئیں کا پانی نجاست گرنے سے بلا تغیر اوصاف بھی ناپاک ہو جائے گا تو ماء قلتین کیونکر ناپاک نہ ہوگا اس کے لئے مندرجہ ذیل آثار شاہد ہیں۔

۲۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ حَبَشِيًّا وَقَعَ فِيْ زَمْزَمَ ، فَمَاتَ فَأَمَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَنُزِحَ مَاؤُهَا فَجَعَلَ الْمَاءَ لَا يَنْقَطِعُ ، فَنَظَرَ فَإِذَا عَيْنٌ تَجْرِيْ مِنْ قِبَلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَسْبُكُمْ .

۲۷: عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک حبشی زمزم میں گر پڑا اور مر گیا تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے زمزم کے تمام پانی کو نکالنے کا حکم دیا وہ نکال دیا گیا مگر نیچے سے پانی منقطع نہیں ہو رہا تھا اچانک ان کی نگاہ پڑی تو ایک چشمہ حجر اسود کی جانب سے پھوٹ رہا تھا پس ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہیں موجودہ پانی کا نکال دینا کافی ہو گیا۔

اللغات: نزح۔ پانی نکالنا۔ قبل جانب حسبکم۔ کافی ہے۔ یہ اسم فعل ہے۔

۲۸: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ .ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .ثَنَا سُفْيَانُ ، أَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : وَقَعَ غُلَامٌ فِيْ زَمْزَمَ فَنُزِفَتْ ، أَيْ نُزِحَ مَاؤُهَا .

۲۸: جابر نے ابوالطفیل سے نقل کیا کہ زمزم میں ایک غلام گر پڑا پس اس کا تمام پانی نکالا گیا۔

اللغات: نزفت۔ یہ بھی نزح کے معنی میں ہے پانی نکالنا۔

تخریج : درافطنی فی السنن ۳۳/۱۔

۲۹: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ مَيْسَرَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِيْ بِئْرٍ وَقَعَتْ فِيْهَا فَأْرَةٌ فَمَاتَتْ .قَالَ يُنْزَحُ مَاؤُهَا .

۲۹: میسرہ بیان کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس کنوئیں کے متعلق جس میں چوہا گر کر مر جائے فرمایا اس کا تمام پانی نکالا جائے گا۔

۳۰: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ .قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ .قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ .عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مَيْسَرَةَ وَزَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :إِذَا سَقَطَتِ الْفَأْرَةُ، أَوِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ ، فَانْزَحْهَا حَتّٰى يَغْلِبَكَ الْمَاءُ .

۳۰: میسرہ اور زاذان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب چوہا یا کوئی جانور کنوئیں میں گر پڑے تو تم اس کا تمام پانی نکال دو یہاں تک کہ پانی تم پر غالب آجائے یعنی غالب گمان ہو جائے کہ تمام پانی نکل گیا ہے۔

۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ قَالَ سَأَلْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْغَدِيْرِ :أَيَبُوْلُ فِيْهِ قَالَ :لَا ، فَإِنَّهُ يَمُرُّ بِهِ أَخُوْهُ الْمُسْلِمُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأُ ، وَإِنْ كَانَ جَارِيًا فَلْيَبُلْ فِيْهِ إِنْ شَاءَ .

۳۱: ابوالمہزم کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کا گزر جوہڑ کے پاس سے ہو کیا وہ اس میں پیشاب کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں اس لئے کہ اسی جوہڑ پر اس کے مسلمان بھائی کا گزر ہوگا تو وہ اس سے (ضرورت پڑنے پر) پیئے گا اور وضو کرے گا (اگر اس نے پیشاب کر دیا تو وہ ناپاک ہو گیا جبکہ وہ پانی جاری نہیں یا جاری کے حکم میں نہیں) اور اگر وہ جاری ہو تو اگر وہ چاہے تو اس میں پیشاب کر سکتا ہے (جاری پانی نجاست گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک رنگ وغیرہ نہ بدلے)

اللُّغَاتُ: الغدیر۔ جوہڑ تالاب۔ فلیبل۔ یہ صیغہ امر ہے وہ پیشاب کرے۔

۳۲: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ :قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ۔

۳۲: ایوب نے محمدؒ کے واسطہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۳: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا .يَقَعُ فِي الْبِئْرِ .قَالَ (يُنْزَحُ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ دَلْوًا).

۳۳: زکریا نے امام شعبیؒ نے پرندہ بلی اور ان جیسے جانوروں کے متعلق نقل کیا کہ اگر وہ کنوئیں میں گر جائیں تو چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

اللُّغَاتُ: السنور۔ بلی۔ ینزح۔ کنوئیں سے پانی نکالنا۔

۳۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ .قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :(يُنْزَحُ

مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ دَلْوًا).

۳۴: زکریا نے امام شعبیؒ سے نقل کیا (کہ جس کنوئیں میں ایسا جانور گر کر مر جائے) اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

۳۵: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :يَدْلُوْمِنْهَا سَبْعِيْنَ دَلْوًا۔

۳۵: عبداللہ بن ہبیرہ ہمدانی نے امام شعبیؒ سے نقل کیا (کہ ایسے کنوئیں سے) ستر ڈول نکالے۔

اللغات: يدلو منها۔ ڈول نکالنا۔

۳۶: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ النَّخَعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَبْرَةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :سَأَلْنَاهُ عَنِ الدَّجَاجَةِ تَقَعُ فِي الْبِئْرِ فَتَمُوْتُ فِيْهَا قَالَ :يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا .

۳۶: عبداللہ بن سبرہ ہمدانی نے امام شعبیؒ سے نقل کیا کہ ہم نے ان سے سوال کیا اگر مرغی کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا ستر ڈول نکالے جائیں گے۔

اللغات: الدجاجه۔ مرغی۔

۳۷: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ يَقَعُ فِيْهِ الْجُرَذُ أَوِ السِّنَّوْرُ فَيَمُوْتُ ؟ قَالَ :يَدْلُوْمِنْهَا أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا ، قَالَ الْمُغِيْرَةُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ الْمَاءُ۔

۳۷: مغیرہ نے ابراہیمؒ سے اس کنوئیں کے متعلق پوچھا جس میں چوہا یا بلی گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے فرمایا چالیس ۴۰ ڈول نکالے جائیں جب تک پانی متغیر نہ ہو۔

اللغات: الجرذ۔ چوہا' السنور۔ بلی۔

۳۸: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِيْ بِئْرٍ ، قَالَ :(يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِيْنَ دَلْوًا).

۳۸: مغیرہ نے ابرہیمؒ سے اس کنوئیں سے متعلق دریافت کیا جس میں چوہا گر کر مر جائے تو انہوں نے فرمایا اس سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

۳۹: وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْبِئْرِ تَقَعُ فِيْهِ الْفَأْرَةُ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا دِلَاءٌ ۔

۳۹:مغیرہ نے ابراہیمؒ سے اس کنوئیں کے متعلق دریافت کیا جس میں چوہا گر کر مر جائے؟ تو انہوں نے فرمایا اس سے چند ڈول نکالے جائیں گے۔

اللغات:دلاء جمع دلو: ڈول۔

۴۰:وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّهُ قَالَ فِي دَجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ أَرْبَعِينَ دَلْوًا أَوْ خَمْسِينَ ، ثُمَّ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا .فَهٰذَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ ، قَدْ جَعَلُوْا مِيَاهَ الْآبَارِ نَجِسَةً بِوُقُوْعِ النَّجَاسَاتِ فِيهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا كَثْرَتَهَا وَلَا قِلَّتَهَا ، وَرَاعُوا دَوَامَهَا وَرُكُودَهَا ، وَفَرَّقُوْا بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَا يَجْرِيْ مِمَّا سِوَاهَا .فَإِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ مَعَ مَا تَقَدَّمَهَا مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ذَهَبَ أَصْحَابُنَا فِي النَّجَاسَاتِ الَّتِيْ تَقَعُ فِي الْآبَارِ وَلَمْ يَجُزْ لَهُمْ أَنْ يُخَالِفُوْهَا لِأَنَّهُ لَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ خِلَافُهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَأَنْتُمْ قَدْ جَعَلْتُمْ مَاءَ الْبِئْرِ نَجِسًا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ لَا تَطْهُرَ تِلْكَ الْبِئْرُ أَبَدًا لِأَنَّ حِيطَانَهَا قَدْ تَشَرَّبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ ، وَاسْتَكَنَّ فِيهَا ، فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ تُطَمَّ .قِيلَ لَهُ :لَمْ تَرَ الْعَادَاتِ جَرَتْ عَلٰى هٰذَا قَدْ فَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ زَمْزَمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا أَنْكَرَهُ مَنْ بَعْدَهُمْ ، وَلَا رَأٰى أَحَدٌ مِنْهُمْ طَمَّهَا وَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الَّذِيْ قَدْ نَجِسَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيهِ ؛ أَنْ يُغْسَلَ ؛ وَلَمْ يَأْمُرْ بِأَنْ يُكْسَرَ ؛ وَقَدْ شَرِبَ مِنَ الْمَاءِ النَّجِسِ .فَكَمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِكَسْرِ ذٰلِكَ الْإِنَاءِ ، فَكَذٰلِكَ لَا يُؤْمَرُ بِطَمِّ تِلْكَ الْبِئْرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِنَاءَ يُغْسَلُ ، فَلِمَ لَا كَانَتِ الْبِئْرُ كَذٰلِكَ ؟ قِيلَ لَهُ : إِنَّ الْبِئْرَ لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا ، لِأَنَّ مَا يُغْسَلُ بِهِ يَرْجِعُ فِيهَا وَلَيْسَتْ كَالْإِنَاءِ الَّذِيْ يُهَرَاقُ مِنْهُ مَا يُغْسَلُ بِهِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْبِئْرُ مِمَّا لَا يُسْتَطَاعُ غَسْلُهَا وَقَدْ ثَبَتَ طَهَارَتُهَا فِيْ حَالٍ مَا .وَكَانَ كُلُّ مَنْ أَوْجَبَ نَجَاسَتَهَا بِوُقُوْعِ النَّجَاسَةِ فِيهَا وَقَدْ أَوْجَبَ طَهَارَتَهَا بِنَزْحِهَا وَإِنْ لَمْ يُنْزَحْ مَا فِيهَا مِنْ طِيْنٍ .فَلَمَّا كَانَ بَقَاءُ طِيْنِهَا فِيهَا ، لَا يُوْجِبُ نَجَاسَةَ مَا يَطْرَأُ فِيهَا مِنَ الْمَاءِ وَإِنْ كَانَ يَجْرِي عَلٰى ذٰلِكَ الطِّيْنِ كَانَ إِذًا مَا بَيْنَ حِيطَانِهَا أَحْرٰى أَنْ لَا يَنْجُسَ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوْذًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، لَمَا طَهُرَتْ حَتّٰى تُغْسَلَ حِيطَانُهَا وَيَخْرُجَ طِيْنُهَا وَيُحْفَرَ فَلَمَّا أَجْمَعُوْا أَنَّ نَزْحَ طِيْنِهَا وَحَفْرَهَا غَيْرُ وَاجِبٍ، كَانَ غَسْلُ حِيطَانِهَا أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُوْنَ وَاجِبًا .وَهٰذَا كُلُّهُ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيفَةَ ، وَأَبِيْ

يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۰: حماد بن سلمہ نے ابوسلیمانؒ سے دریافت کیا اگر مرغی کنوئیں میں گر کر مر جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا چالیس ڈول یا پچاس ڈول کی مقدار پانی نکال دیں پھر اس سے وضو کر لیں۔ یہ جن اصحاب رسول اللہ ﷺ اور تابعین رحمہم اللہ نے روایت کیا انہوں نے کنوؤں کے پانیوں کو نجاسات کے پڑ جانے سے نجس قرار دیا اور اس میں قلت اور کثرت کی رعایت نہیں کی بلکہ پانی کے دوام اور رکنے کی رعایت کی ہے اور انہوں نے چلنے والے پانی کو دیگر پانیوں سے الگ قرار دیا ہے۔ ان روایات کی طرف ان روایات سمیت جو ان سے پہلے ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہیں ہمارے علماء کنوؤں میں گرنے والی نجاستوں کے سلسلے میں اس طرف گئے ہیں۔ ان کو ان روایات کی مخالفت بھی جائز نہیں کیونکہ کسی سے بھی ان کی مخالفت منقول نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ تم نے کنوئیں کے پانی کو نجاست پڑنے سے نجس (پلید) قرار دیا۔ تو اس سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کنواں کبھی بھی پاک نہ ہو کیونکہ اس کی دیواروں میں وہ پلید پانی سرایت کر چکا اور ان میں جاگزین ہو چکا۔ پس کنوئیں کی پاکیزگی کے لئے مناسب ہے کہ کنوئیں ہی کو پاٹ دیا جائے۔ اسے جواب میں یہ کہا جائے گا یہ چیز عادات سے ثابت نہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اصحاب پیغمبر کی موجودگی میں وہ عمل کیا جو ہم نے پیچھے ذکر کیا ہے اور ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور نہ ہی بعد والوں میں سے کسی نے انکار کیا اور نہ ان میں سے کسی نے اس کے پاٹنے کی رائے دی بلکہ خود جناب رسول اکرم ﷺ نے اس برتن کو جس میں سے کتے نے پانی لیا تھا یہ حکم فرمایا کہ اس کو دھو دیا جائے اور آپ نے توڑنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ پلید پانی پیالے میں سرایت کر چکا ہے تو جس طرح اس برتن کے توڑنے کا حکم نہیں اسی طرح اس کنوئیں کے پاٹنے کا حکم بھی نہ دیا جائے گا۔ پھر اگر کوئی یہ کہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ برتنوں کو تو دھویا جاتا ہے لیکن کنوؤں کو آج تک دھوتے نہیں دیکھا گیا تو اسے یہ جواب دیا جائے گا کہ کنوئیں کا دھونا ممکن نہیں کیونکہ اس میں جس پانی سے دھویا جائے گا وہ دوبارہ لوٹ کر اسی میں جائے گا۔ وہ برتن کی طرح نہیں ہے کہ جس میں دھوئے ہوئے پانی کو بہا دیا جاتا ہے پس جب کنواں ان چیزوں میں سے ہو گیا جن کا دھونا ممکن نہیں اور اس کی طہارت جس حال میں بھی ہو وہ ثابت ہو گئی اور ہر وہ شخص جس نے نجاست کے گر جانے سے اس کی نجاست کا حکم لگایا تھا تو اس میں سے پانی کے نکال لیے جانے کے بعد اس کا پاک ہونا لازم ہو گیا۔ اگرچہ اس کی مٹی کو نہیں نکالا گیا۔ جب اس کی مٹی کا اس میں باقی رہنا وہ اس میں تازہ نکلنے والے پانی کی نجاست کو واجب نہیں کرتا۔ خواہ وہ اسی مٹی پر ہی چل رہا ہو تو اس کی دیواروں کا نجس نہ ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گیا۔ اگر بطور نظر کے یہ بات مان لی جائے تو وہ پاک ہی نہیں ہوا چہ جائیکہ اس کی دیواروں کو دھو دیا جائے اور اس کی مٹی کو نکال دیا جائے اور پاٹ دیا جائے۔ پس جب اس پر سب متفق ہیں کہ اس کی مٹی اور کھدائی واجب نہیں تو اس کی دیواروں کا دھونا بدرجۂ اولیٰ واجب نہ ہوگا اور یہ سب امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل کلام۔اصحاب رسول ﷺ اور تابعین کے آثار واضح کرر ہے ہیں کہ نمبرا نجاسات کے پڑنے سے کنوؤں کا پانی ناپاک ہو جاتا ہے نمبر۲ اس میں انہوں نے قلت و کثرت کی رعایت نہیں کی بلکہ دوام ورکود (رکنا) کی رعایت کی ہے اور جاری پانی کو دوسرے پانیوں سے الگ شمار کیا ہے ان آثار سے اور جو اس سے پہلے ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے احادیث نقل کی ہیں ہمارے علماء ان نجاسات کے سلسلے میں اس طرف گئے ہیں جو کنوؤں میں گر جاتی ہیں اور ان کو ان روایات کی مخالفت جائز بھی نہیں کیونکہ کسی سے بھی ان روایات کے خلاف قول منقول نہیں۔

ایک اعتراض:

نجاست کے گرنے سے تم نے کنوئیں کو ناپاک قرار دیا تو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کنواں کبھی پاک نہ ہو خواہ سارا پانی اس میں سے نکال لیا جائے کیونکہ کنوئیں کی دیوار میں نجس پانی سرایت کر چکا اور جاگزین ہو چکا کنوئیں کو پاک کرنے کی بجائے پاٹ دینا مناسب ہوگا۔

جواب:عادۃً کنواں پاٹ ڈالنے کی بات دیکھنے میں نہیں آئی اور کنوئیں سے ناپاک پانی کے نکالنے والا عمل عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام اور تابعین کی موجودگی میں کیا جبکہ زمزم میں ایک حبشی غلام گر کر مر گیا تھا اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اور نہ پاٹ ڈالنے کا حکم دیا اور نہ تابعین و تبع تابعین میں سے کسی نے دیا اور نہ کسی نے پاٹ ڈالنے کی رائے دی اور خود جناب رسول اللہ ﷺ نے ولوغ کلب والے برتن کے متعلق حکم فرمایا کہ اس کو دھویا جائے اس کو توڑنے کا حکم نہیں فرمایا حالانکہ اس برتن میں نجس پانی سرایت کر چکا ہے پس جس طرح اس برتن کے توڑنے کا حکم (بالاتفاق) نہیں دیا جاتا اسی طرح کنوئیں کے پاٹ ڈالنے کا بھی حکم نہ دیا جائے گا۔

اعتراض نمبر۲:

برتن کو تو دھونے کی بات آپ خود تسلیم کر رہے ہیں تو کنوئیں کو کیوں دھونے کے قائل نہیں ہوتے۔

الجواب: برتن کو بار بار دھو کر اس کا پانی پلٹ دیا جاتا ہے کنوئیں کی دیواریں دھونے سے پانی پھر اسی میں لوٹ جائے گا جب نکالیں گے تو پھر دیواروں پر پڑ جائے گا پس اس کے دھونے کی طاقت نہیں۔(اگر آپ کر سکتے ہیں تو کرتے جائیں ہم منع نہیں کرتے) جب کنوئیں کا دھونا استطاعت سے بڑھ کر ہے اور اس کی طہارت اسی حالت میں ہی ثابت ہے نیز جو لوگ نجاست کے گرنے سے اس کی نجاست کے قائل ہیں انہوں نے ناپاک پانی نکالنے کے بعد کنوئیں کی طہارت کو لازم قرار دیا ہے خواہ کنوئیں کی گابھ نہ نکالی جائے تو حاصل جواب یہ ہوا کہ جب گابھ کا موجود رہنا تازہ نکلنے والے پانی کی نجاست کو لازم نہیں کرتا خواہ وہ پانی گابھ پر بہہ کر آ رہا ہو بلکہ وہ بالکل پاک قرار دیا جاتا ہے تو جو کچھ اس کی دیواروں کے درمیان سرایت کر جانے والا ہے وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ نجس نہ رہے۔

دلیل عقلی:

ذرا غور سے سوچیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مناسب تو یہی ہے کہ جب تک کنوئیں کی دیواروں کو نہ دھویا جائے اور گابھ کو نہ نکالا جائے اور گہرائی میں اس کو نہ کھودا جائے تو اس وقت تک کنواں پاک نہ ہو مگر اس پر سب نے اتفاق کرلیا کہ گابھ کا نکالنا اور مزید کھدائی کرنا لازم نہیں بلکہ اس کی حاجت نہیں تو دیواروں کا دھونا بھی واجب ولازم نہ ہونا چاہئے۔

یہی امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف ؒ محمد ﷫ کا قول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

بلّی کا جوٹھا

سوٗر:۔ جوٹھا پانی۔ اس کی علماء نے سات قسمیں بیان کی ہیں:

قسم	حکم
① مسلمان کا جوٹھا۔	بالاتفاق پاک ہے۔
② جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔	بالاتفاق پاک ہے۔
③ کافر کا جوٹھا۔	اس میں اختلاف ہے۔
④ خنزیر کا جوٹھا۔	بالاتفاق ناپاک ہے۔
⑤ کتے کا جوٹھا۔	اس میں اختلاف ہے۔
⑥ گھر میں رہنے والے درندوں' بلی' چوہا' سانپ وغیرہ کا جوٹھا۔	طاہر یا مکروہ (آگے بحث ہوگی)
⑦ خچر گدھے کا جوٹھا۔	مکروہ ہے

اختلاف ائمہ ﷭:

نمبرا: امام شافعی' مالک واحمد ﷫ اور دیگر علماء بلی کے جوٹھے کو بالکل طاہر قرار دیتے ہیں نمبر۲: امام ابوحنیفہ حسن بصری' ابن سیرین ﷭ طاہر تو نہیں بلکہ مکروہ ہے امام طحاوی کے ہاں کراہت تحریمی ہے۔

پہلے قول کے قائلین کے دلائل:

۴۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ : اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ

تَحْتَ ابْنِ أَبِیْ قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا .فَجَاءَ تْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغٰى لَهَا أَبُوْ قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ .قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِیْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ :أَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ أَخِیْ؟ قَالَتْ قُلْتُ :نَعَمْ قَالَ :فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ).

۴۱: کبشہ بنت کعب جو کہ ابن ابی قتادہ کی زوجہ ہیں وہ نقل کرتی ہیں کہ ابوقتادہ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے ان کے لئے برتن میں وضو کا پانی ڈالا اسی وقت بلی نکل کر اس برتن سے پانی پینے لگی تو ابوقتادہ نے اس کی طرف برتن کو جھکا دیا (تا کہ وہ اچھی طرح پانی پی لے) چنانچہ اس نے پانی پی لیا۔ کبشہ کہتی ہیں کہ مجھے ابوقتادہ نے تعجب کی نگاہ سے دیکھتے پایا تو فرمایا اے بھتیجی! کیا تم اس پر تعجب کر رہی ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اس پر ابوقتادہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''یہ نجس نہیں'' بیشک یہ تم پر آنے جانے اور گھومنے والے جانوروں سے ہے''

اللغات: سکبت لہ۔ ڈالنا۔ بہانا۔ اصغی لھا۔ جھکانا' مائل کرنا۔ طوافین۔ طواف کی جمع ہے۔ بہت گھومنے اور چکر لگانے والا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب۳۸' ترمذی فی الطھارۃ باب۶۹ نسائی فی الطھارۃ باب۵۳' والمیاہ باب۹' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب۳۲' موطا فی الطھارۃ روایت نمبر۱۳' مسند احمد ۲۹۶/۵' ۳۰۳' ۳۰۹'

۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهٖ أَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُهُ يَتَوَضَّأُ فَجَاءَ الْهِرُّ فَأَصْغٰى لَهُ حَتّٰى شَرِبَ مِنَ الْإِنَاءِ فَقُلْتُ : يَا أَبَتَاهُ، لِمَ تَفْعَلُ هٰذَا ؟ فَقَالَ :(كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ، أَوْ قَالَ : هِیَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ).

۴۲: کعب بن عبدالرحمن اپنے دادا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ میں نے ان کو وضو کرتے دیکھا اچانک ایک بلی آنکلی تو انہوں نے اس کی طرف برتن جھکا دیا یہاں تک کہ اس نے برتن سے پانی پیا میں نے کہا ابا جی! آپ یہ کیوں کرتے ہیں؟ تو ابوقتادہ کہنے لگے کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح کرتے تھے یا یہ کہا کہ یہ تم پر گھومنے والے جانوروں سے ہے۔

تخریج: روایت نمبر ۴۱ کی مندرجہ بالا تخریج ملاحظہ کرلیں۔

۴۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِیُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهٖ عَمْرَةَ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ وَقَدْ أَصَابَتِ الْهِرُّ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ).

۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور جناب رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا

کرتے تھے حالانکہ اس پانی سے بلی پہلے پی چکی ہوتی تھی۔

تخریج : ابن ماجه في الطهارة' باب ۳۲'دارقطني في السنن كتاب الطهارة ۶۹/۱۔

۴۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۴: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی مثل روایت نقل کی۔

۴۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ : ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ : ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْغِي الْإِنَاءَ لِلْهِرِّ وَيَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَلَمْ يَرَوْا بِسُؤْرِ الْهِرِّ بَأْسًا وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى ، أَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ .لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهِ ، كَوْنُهَا فِي الْبُيُوْتِ وَمُمَاسَّتُهَا الثِّيَابَ .فَأَمَّا وُلُوْغُهَا فِي الْإِنَاءِ .فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ النَّجَاسَةَ أَمْ لَا .وَإِنَّمَا الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ ، فِعْلُ أَبِيْ قَتَادَةَ .فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُحْتَجَّ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَى الَّذِيْ يُحْتَجُّ بِهِ فِيْهِ وَيُحْتَمَلُ خِلَافُهُ ، وَقَدْ رَأَيْنَا الْكِلَابَ كَوْنُهَا فِي الْمَنَازِلِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ .وَسُؤْرُهَا مَكْرُوْهٌ فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ قَتَادَةَ أُرِيْدَ بِهِ الْكَوْنُ فِي الْمَنَازِلِ لِلصَّيْدِ وَالْحِرَاسَةِ وَالزَّرْعِ .وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى حُكْمِ سُؤْرِهَا ، هَلْ هُوَ مَكْرُوْهٌ أَمْ لَا .وَلٰكِنَّ الْآثَارَ الْأُخَرَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا إِبَاحَةُ سُؤْرِهَا .فَنُرِيْدُ أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَالِفُهَا ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (طُهُوْرُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْهِرُّ أَنْ يُغْسَلَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ) قُرَّةُ شَكَّ .وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ، فِيْهِ خِلَافُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، وَقَدْ فَصَّلَهَا هٰذَا الْحَدِيْثُ لِصِحَّةِ إِسْنَادِهِ .فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ

يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ الْقَوْلَ بِهٰذَا أَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِمَا خَالَفَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَلَمْ يَرْفَعْهُ ، وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ .قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ فِيْ هٰذَا مَا يَجِبُ بِهِ فَسَادُ حَدِيْثِ قُرَّةَ ، لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ هٰذَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يُوْقِفُهَا عَلَيْهِ ، فَإِذَا سُئِلَ عَنْهَا : هَلْ هِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ رَفَعَهَا .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ .قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَدَّثَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقِيْلَ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ كُلُّ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَإِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ ، لَمْ يَكُنْ يُحَدِّثُهُمْ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَغْنَاهُ مَا أَعْلَمَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوُدَ ، أَنْ يَرْفَعَ كُلَّ حَدِيْثٍ يَرْوِيْهِ لَهُمْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اتِّصَالُ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا ، مَعَ ثَبْتِ قُرَّةَ وَضَبْطِهِ وَإِتْقَانِهِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مَوْقُوْفًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الطَّرِيْقِ ، وَلٰكِنَّهُ غَيْرُ مَرْفُوْعٍ .

۴۵: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی کے پانی پینے کے لئے اس کی طرف برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرما لیتے۔

اللغات: فضل۔ بچا ہوا۔

تخریج : دارقطنی فی سنة كتاب الطهارة ۱/ ۷۰

حاصل روایات: علامہ ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فقہاء کی ایک جماعت جن میں ائمہ ثلاثہ کے علاوہ امام یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں اس طرف گئے ہیں کہ بلی کے جوٹھے میں قطعاً کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ روایات وآثار بالا سے ظاہر ہو رہا ہے۔

تسامح :امام محمد کا نام شاید غلطی سے درج ہو گیا کیونکہ کتاب الآثار امام محمد ۱/۴۳ باب الوضوء میں اس کے خلاف ہے۔

خالفهم فی ذلك آخرون: یہاں سے پہلی جماعت کے دلائل کا جواب ذکر کرتے ہیں یاد رہے کہ پہلی جماعت کے دلائل کا حاصل یہ ہے کہ پانچ روایات جن کو حضرت ابوقتادہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مختلف اسناد سے نقل کیا گیا ہے ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بلی کا بچا ہوا پانی پاک ہے اسے مکروہ یا ناپاک نہیں کہا جا سکتا۔

جواب نمبر۱: اسحاق بن عبداللہ والی روایت کا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ وہ گھروں میں آنے جانے والے جانوروں سے ہے اس کے بستر اور کپڑے کو لگ جانے سے بستر ناپاک نہ ہوگا پانی میں منہ ڈالنے کے بعد اس کے بچے ہوئے پانی کا تو روایت میں تذکرہ ہی

نہیں پس روایت اس موضوع سے تعلق نہیں رکھتی چہ جائیکہ لاینجس سے اس کے پاک ہونے کی دلیل بنائیں۔
نمبر۲: دوسری روایت ابوقتادہ میں ان کا فعل مذکور ہے اور دوسرے صحابی کا فعل اگر اس کے خلاف ہو تو پھر ان دونوں میں جو قرآن و سنت سے قریب تر ہوگا وہ اختیار کیا جائے گا اور وہ فعل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہے۔
الجواب نمبر۳: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول لاینجس میں جب دو احتمال ہیں کپڑوں کو لگ جانے سے انکا نجس نہ ہونا اور برتن میں منہ ڈالنے سے اس پانی کا ناپاک نہ ہونا تو دو اطراف کا احتمال رکھنے والی روایت کو ایک کے ثبوت کی دلیل بنانا درست نہ ہوا۔
اس پر تنویر دلیل کے طور پر فرماتے ہیں کہ گھروں میں حفاظت اور شکار کے لئے کتوں کا رکھنا مکروہ نہیں ان کا خشک جسم کپڑے کو ٹکرا جائے تو کپڑا ناپاک نہ ہوگا ان کا جوٹھا ناپاک اور مکروہ ہے بالکل اسی طرح بلی کا گھروں میں چوہوں اور سانپوں سے حفاظت کے لئے آنا جانا تو درست ہوگا مگر اس کا جوٹھا مکروہ رہے گا پس ان روایات میں جوٹھے کا حکم مذکور نہیں کہ وہ مکروہ ہے یا نہیں۔
الجواب۴: البتہ وہ آثار جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں ان میں یہ تو مذکور ہے کہ اس کا جوٹھا قابل استعمال ہے اگرچہ سند کے لحاظ سے یہ روایت نہایت کمزور ہے مگر اس سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم اس کے بالمقابل صحیح روایت موجود پاتے ہیں جس کو ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب برتن میں بلی منہ ڈال جائے تو برتن کی پاکیزگی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دھونے سے ہوگی قرہ بن خالد راوی کو شک ہے کہ ان کے استاذ ابن سیرین نے مرةً فرمایا یا مرتین۔
تخریج: ابو داؤد و فی الطهارة باب۳۷ نمبر۷۲' ترمذی فی الطهارة باب۶۸ روایت نمبر۹' دارقطنی فی سننه کتاب الطهارة ۶٤/۱۔

محاکمہ:

یہ روایت صحیحہ ہے اس کی سند متصل ہے اس نے ان روایات کی تفصیل کر دی کہ آثار مذکورہ بالا کا مفہوم وہ ہے جو اس روایت کی روشنی میں ہوگا اور اگر سند کی طرف جائیں گے تو تب بھی اسی روایت کو ترجیح دینا پڑے گی۔

ایک اہم اشکال:

آپ تو اس روایت کو متصل السند کہہ رہے ہیں جبکہ معاملہ اس کے خلاف ہے ہشام بن حسان اپنے استاذ محمد بن سیرین سے اس کو موقوف نقل کر رہے ہیں جو اس طرح ہے: **هشام بن حسان عن محمد عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال سور الهرة يهراق ويغسل الاناء مرة او مرتين"** ۔

حل اشکال:

محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کرتے ہوئے کبھی ان کو مرفوع نقل کرتے ہیں اور کبھی موقوف جب ان سے سوال کیا جاتا کہ آپ اس کو موقوف نقل کر رہے ہیں تو وہ اس کو مرفوع نقل کرتے اور فرماتے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جو

روایات نقل کروں خواہ وہ موقوف ہوں یا مرفوع وہ سب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایات ہیں موقوف ذکر کرنے میں مرفوع سے بے نیازی ہو جاتی ہے پس اس روایت کا موقوف نقل ہونا چنداں محل اعتراض نہ ہوا یہ بات ابراھیم بن ابی داؤد نے اپنی سند کے ساتھ ابن سیرین سے نقل کی ہے پس اس روایت کا اتصال ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ قرہ بن خالد کا محدثین میں ثبت اور ضبط و اتقان مشہور و معروف ہے نیز روایت کے دیگر شواہد بھی موجود ہیں۔

سابقہ دلائل کے جوابات کے بعد راجح قول کے لئے اب جماعت ثانیہ کے دلائل ذکر کرتے ہیں۔

۴۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ :أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ "يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ، كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ "

۴۶: ابو صالح السمانؒ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ بلی کے برتن میں منہ ڈالنے سے برتن کو اسی طرح دھویا جائے گا جیسا کتے کے منہ ڈالے ہوئے برتن کو۔

تخریج : بیهقی ۱/۳۷٦ دارقطنی ۱/٦٨۔

۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيْهِمْ .

۴۷: ابو صالحؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کا قول نقل کیا ہے۔

اور یہ صحابہ کرام اور تابعین کی ایک بڑی جماعت سے مروی ہے۔

۴۸ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ الْكَلْبِ وَالْهِرِّ .وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ .

۴۸: نافعؒ ، ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ کتے اور بلی کے جوٹھے پانی سے وضو نہ کرتے تھے اور فرماتے ان کے علاوہ گھروں میں رہنے والے جانوروں کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار کی طرف ایک جماعت گئی ہے اس لئے انہوں نے بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج قرار نہیں دیا اور جو حضرات اس طرف گئے ہیں ان میں امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ ہیں۔ دوسرے علماء نے ان کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اس کو مکروہ قرار دیا۔ چنانچہ پہلے قول والے حضرات کے خلاف ان کی دلیل اسحق بن عبداللہ والی روایت ہے (ہم ان سے یہ عرض کریں گے کہ تمہارے حق میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ((انها من الطوافين عليكم او الطوافات)) میں اس کے نجس نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں یہ بھی جائز ہے کہ اس کا گھروں میں رہنا مراد لیا گیا ہو اور کپڑوں کو چھونا مراد ہو بقیہ برتن میں اس کا منہ مارنا یہ اس بات کی دلیل نہیں

ہے کہ اس سے اس کا نجس ہونا یا نجس نہ ہونا ثابت ہو۔ حدیث کے اندر تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا فعل ذکر کیا گیا ہے۔ پس مناسب نہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے جو دو معنوں کا احتمال رکھنے والا ہے اس سے ایک طرف دلیل بنائی جائے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کا گھر کے اندر رکھنا ناجائز نہیں اور ان کا جوٹھا پلید ہے تو یہ بھی جائز ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ابی قتادہ میں جو ارشاد آیا ہے اس کا گھروں میں شکار، نگہبانی اور کھیتی کے لئے پالنا مراد لیا جائے۔ اس میں اس کے جوٹھے کے حکم کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے کہ آیا وہ پلید ہے یا نہیں؟ لیکن دوسرے آثار جو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیے ہیں ان میں اس کے جوٹھے کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ کیا جناب احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مخالف کوئی بات مروی ہے؟ چنانچہ ہم نے غور کیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جناب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی سامنے آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی جب پانی والے برتن میں منہ ڈال دے تو اس کی پاکیزگی یہ ہے کہ اسے ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے۔ قرۃ کو ان دونوں الفاظ میں سے ایک کے بارے میں شک ہے اس حدیث کی سند متصل ہے۔ یہ حدیث پہلے آثار میں جو کچھ ہے اس کے خلاف ہے اور انہوں نے اس روایت کو صحت سند کی وجہ سے الگ ذکر کیا۔ اگر آپ اس بات کو سند کے لحاظ سے لیں تو یہ قول اس کے مخالف دیگر اقوال سے اولیٰ ہے اگر اس کے متعلق کوئی یہ کہے کہ اس روایت کو ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے مرفوع نقل نہیں کیا اور انہوں نے اس میں وہ بیان کیا جو ابوبکرہ نے ہمیں وہب بن جریر کے واسطہ سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بلی کے جوٹھے کو بہا دیا جائے اور برتن کو ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے اس کا جواب یہ ہے کہ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ قرۃ کی روایت فاسد ہے کیونکہ محمد ابن سیرین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اکثر ایسا کرتے رہتے ہیں کبھی اس کو موقوف بیان کرتے ہیں، جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ آیا یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے تو وہ اس کو مرفوع نقل کر دیتے ہیں اس کی دلیل وہ روایت ہے جو ابراہیم بن ابوداؤد کی سند سے ابن سیرین نے اس طرح ذکر کی کہ جب وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے تو ان سے پوچھا جاتا کہ کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے؟ تو وہ کہتے ہر حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور وہ ایسا اس لیے کرتے تھے کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی روایت بیان کرتے تھے۔ پس ابن ابی داؤد کی روایت میں ان کے اس اعلان نے اس بات سے بے نیاز کر دیا کہ ہر وہ حدیث جس کو وہ روایت کریں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع ہی نقل کریں۔ پس اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا اتصال ثابت ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ قرۃ کا ضابط اور متقن ہونا بھی ثابت ہو گیا۔

پھر یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے علاوہ بھی موقوف مروی ہے لیکن وہ مرفوع نہیں۔

۴۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: "لَا تَوَضَّئُوا مِنْ سُؤْرِ الْحِمَارِ وَلَا الْكَلْبِ وَلَا السِّنَّوْرِ."

۴۹: نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا گدھے، کتے اور بلی کے جوٹھے سے وضو مت کرو۔

تخریج : مصنف عبدالرزاق ۳۳۹/۳۳۸، ابن ابی شیبہ ۲۹/۱۔

۵۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ اِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلْهُ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا .

۵۰: قتادہ نے سعید سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جب بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھوڈالو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۳۳/۳۲/۱

۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ . قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ . عَنِ الْحَسَنِ . وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِي السِّنَّوْرِ يَلِغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ : أَحَدُهُمَا يَغْسِلُهُ مَرَّةً . وَقَالَ الْآخَرُ : يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ .

۵۱: قتادہ نے حسن بصری اور سعید بن المسیبؒ سے سوال کیا اگر بلی برتن میں منہ مارے تو کیا حکم ہے تو ایک نے فرمایا ایک مرتبہ دھوڈالو اور دوسرے نے فرمایا یا دو مرتبہ دھوڈالو۔ (معلوم ہوتا ہے کہ دو والا قول سعید کا ہے واللہ اعلم)

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۳۲/۱

۵۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ يَقُوْلَانِ "اغْسِلِ الْاِنَاءَ ثَلَاثًا" يَعْنِيْ مِنْ سُؤْرِ الْهِرِّ .

۵۲: قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت سعید ابن المسیبؒ اور حسن بصریؒ فرماتے تھے کہ برتن کو بلی کے جوٹھے سے تین مرتبہ دھویا جائے۔

تخریج : عبدالرزاق ۹۹/۱ باب سور الهمرة۔

۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ هِرٍّ وَلَغَ فِيْ إِنَاءٍ أَوْ شَرِبَ مِنْهُ قَالَ "يُصَبُّ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مَرَّةً ."

۵۳: ابوحرہ نے حسن بصریؒ سے سوال کیا کہ بلی جس برتن میں منہ ڈال دے یا اس سے پانی پی لے اس کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اس پانی کو گرادیا جائے اور برتن کو ایک مرتبہ دھویا جائے۔

۵۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ الْقَطَّانُ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ أَنَّهُ سَأَلَ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَمَّا لَا يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهِ مِنَ الدَّوَابِّ ، فَقَالَ : الْخِنْزِيْرُ وَالْكَلْبُ وَالْهِرُّ ـ وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْقَوْلُ النَّظَرَ الصَّحِيْحَ ، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا اللُّحْمَانَ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَوْجُهٍ .

① فَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ مَأْكُولٌ ، وَهُوَ لَحْمُ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ، فَسُؤْرُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ طَاهِرٌ، لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا۔

② وَمِنْهَا لَحْمٌ طَاهِرٌ غَيْرُ مَأْكُولٍ وَهُوَ لَحْمُ بَنِيْ آدَمَ وَسُؤْرُهُمْ طَاهِرٌ ، لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا طَاهِرًا۔

③ وَمِنْهَا لَحْمٌ حَرَامٌ ، وَهُوَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَالْكَلْبِ ، فَسُؤْرُ ذٰلِكَ حَرَامٌ ، لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا حَرَامًا۔ فَكَانَ حُكْمُ مَا مَاسَّ هٰذِهِ اللُّحْمَانِ الثَّلَاثَةَ كَمَا ذَكَرْنَا ، يَكُوْنُ حُكْمُهٗ حُكْمَهَا فِي الطَّهَارَةِ وَالتَّحْرِيْمِ۔

④ وَمِنَ اللُّحْمَانِ أَيْضًا لَحْمٌ قَدْ نَهٰى عَنْ أَكْلِهٖ ، وَهُوَ لَحْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَكُلُّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ أَيْضًا۔

وَمِنْ ذٰلِكَ السِّنَّوْرُ ، وَمَا أَشْبَهَهٗ ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَنْهِيًّا عَنْهُ ، مَمْنُوْعًا مِنْ أَكْلِ لَحْمِهٖ بِالسُّنَّةِ .وَكَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا سُؤْرُ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمُ لَحْمِهٖ ، لِأَنَّهٗ مَاسَّ لَحْمًا مَكْرُوْهًا ، فَصَارَ حُكْمُهٗ حُكْمَهٗ كَمَا صَارَ حُكْمُ مَا مَاسَّ اللُّحْمَانِ الثَّلَاثَ الْأُوَلَ حُكْمَهَا .

فَثَبَتَ بِذٰلِكَ كَرَاهَةُ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ ، فَبِهٰذَا نَأْخُذُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

۵۴: یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعیدؒ بن المسیب سے سوال کیا کہ کن جانوروں کے جوٹھے سے وضو نہ کیا جائے تو انہوں نے فرمایا خنزیر' کتا' بلی۔اس قول کو نظر صحیح نے اور پختہ کر دیا۔اس لئے کہ ہم نے دیکھا کہ گوشت چار قسم کے ہیں: ① بعض گوشت طاہر بھی ہیں اور یہ کھایا بھی جاتا ہے۔ یہ اونٹ' گائے' بکری کا گوشت ہے۔ان سب کا جوٹھا پاک ہے کیونکہ یہ پاک گوشت کو چھونے والا ہے۔② بعض گوشت پاک ہیں مگر کھائے نہیں جاتے اور وہ اولادِ آدم کا گوشت ہے ان کا جوٹھا بھی پاک ہے کیونکہ یہ بھی پاک گوشت کو چھونے والا ہے۔③ ایک گوشت حرام ہے اور وہ خنزیر اور کتے کا گوشت ہے پس ان کا جوٹھا بھی حرام ہے کیونکہ یہ حرام گوشت کو چھونے والا ہے پس ان گوشت کی تینوں اقسام کو جو چیز چھونے والی ہے اس کا حکم وہی ہے جو ہم نے بیان کر دیا چنانچہ اس طہارت اور تحریم میں اس کا حکم ایک جیسا ہوگا۔④ ایک گوشت وہ ہے کہ جس کے کھانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے اور وہ گھریلو گدھے کا گوشت اور اسی طرح ہر پھاڑنے والے' کچلی والے درندے کا گوشت ہے اور اسی سے بلی اور اس کے مشابہہ جانور بھی ہیں تو یہ ممنوع ہوگا اور اس کی کھانے کی ممانعت سنت سے ثابت ہوگی تو نظر وفکر کا تقاضا بھی یہ ہے کہ ان کے جوٹھے کا حکم ان کے گوشت جیسا ہو کیونکہ وہ مکروہ گوشت کو چھونے والا ہے۔پس اس کے جوٹھ کا حکم اسی طرح ہوا جس طرح خود اس کے گوشت کا حکم ہے اور پہلے تین قسم کے گوشت کو چھونے والے پانی کا حکم ان کے گوشت جیسا ہوگا۔اس سے بلی کے جوٹھے کی کراہت ثابت ہوگئی اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

حاصل کلام: ان نو روایات و آثار سے ظاہر ہوا کہ بلی کا جوٹھا پانی جس برتن میں ہو اس کو ایک سے تین مرتبہ تک دھو کر صاف کیا جائے اس سے اس کی کم از کم کراہت ثابت ہوتی ہے۔

ایک دوسرا انداز یا طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی عقلی دلیل:

گہری نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ جوٹھا گوشت کے حکم میں ہوتا ہے اگر گوشت پاک تو جوٹھا بھی پاک اور وہ ناپاک تو جوٹھا بھی ناپاک کیونکہ جوٹھا اس سے چھو کر نکلتا ہے گوشت چار قسم پر ہے نمبر ۱ طاہر ماکول نمبر ۲ طاہر غیر ماکول نمبر ۳ نجس حرام نمبر ۴ حرام غیر ماکول۔

نمبر ۱ طاہر ماکول گوشت وہ ہے جو پاک ہے اور کھایا جاتا ہے جیسے اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ، دنبہ، حلال گوشت پرندے ان سب کا گوشت جس طرح ہے ان کا جوٹھا بھی پاک ہے کیونکہ وہ پاک گوشت سے مس کر کے نکلا ہے۔

نمبر ۲ طاہر غیر ماکول گوشت تو پاک ہے مگر کھانا ممنوع ہے وہ انسانی گوشت ہے ان کا جوٹھا پاک ہے کیونکہ وہ پاک گوشت کو چھو کر نکلا ہے۔

نمبر ۳ حرام و نجس گوشت: یہ کتے اور خنزیر کا گوشت ہے ان کا جوٹھا ناپاک ہے کیونکہ وہ حرام گوشت کو چھو کر برآمد ہوا ہے۔

پس ان تین اقسام کے گوشت کو مس کرنے والے پانی کا حکم وہی ہے جو اوپر ذکر کر دیا گیا کہ طہارت و تحریم میں دونوں کا حکم یکساں ہے۔

نمبر ۴ دو گوشت ایسے ہیں جن کی ممانعت سنت و حدیث سے ثابت ہے ترمذی جلد ثانی میں نمبر ۱ پالتو گدھے، نمبر ۲ پنجے والے اور کچلی والے درندے خواہ وہ پرند ہوں یا چوپائے۔ ان کا گوشت حرام کیا گیا اور بلی بھی انہی میں شامل ہے پس یہ منہی عنہ میں سے ہوگی اس کے گوشت کی حرمت سنت سے ثابت ہوگی۔

اور یہ بات تو ہم کہہ آئے کہ جوٹھے کا حکم گوشت والا ہے کیونکہ وہ مکروہ گوشت کو چھو کر نکلا ہے جیسا کہ پہلی تینوں اقسام میں ظاہر کیا جا چکا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ بلی کا جوٹھا مکروہ ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں یہی امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے۔

نوٹ: احناف میں بعض کراہت تحریمی کے قائل ہیں اور بعض تنزیہی کے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ سُؤْرِ الْكَلْبِ

کتے کا جوٹھا

خلاصۃ المرام: کتے کے جوٹھے سے متعلق تین قول ائمہ سے منقول ہیں نمبر ۱ نجس اور اس کے جوٹھے برتن کو رگڑنا اور پھر سات مرتبہ دھونا واجب ہے۔ نمبر ۲ نجس ہے عام نجاسات کی طرح تین دفعہ دھونا کافی ہے۔ نمبر ۳ پاک ہے۔

قول اول: گوشت کی طرح جوٹھا بھی ناپاک ہے اس سے برتن کو صاف کرنے کے لئے سات مرتبہ دھونا واجب ہے جن میں پہلی

یا آخری مرتبہ مٹی سے مانجھنا بھی لازم ہے یہ امام شافعیؒ واحمدؒ کا قول ہے۔

قول دوم: جوٹھا بھی گوشت کی طرح ناپاک ہے اور اس سے برتن عام نجاسات کی طرح تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

قول سوم: جوٹھا پاک ہے اس سے دھونے کا حکم تعبدی ہے یہ امام مالک واہل ظواہر کا قول ہے۔

قول اول والوں کے دلائل مندرجہ ذیل روایات ہیں:

۵۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ).

۵۵:حضرت ابو ہریرہ ؓ جناب نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جب برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۳۳' مسلم فی الطهارة حديث ۹۰/۹۰' ابو داؤد فی الطهارة باب۳۷' ترمذی فی الطهارة باب۶۸' نسائی فی الطهارة ۵۶/۱' ابن ماجه فی الطهارة باب ۳۱' دارمی فی الوضوء باب۵۹' مسند احمد ۲ ۲۴۵/ ۲۵۳' ۲۶۵/۲۷۱' ۳۱۴/۳۹۸' بیهقی فی السنن الكبرى ۲۴۰/۱' دارقطنی فی سننه کتاب الطهارة ۶۵/۱۔

۵۶ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۶:ابوصالح نے ابو ہریرہ ؓ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

۵۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَزَادَ (أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ).

۵۷:محمد نے ابو ہریرہ ؓ کی وساطت سے جناب نبی اکرم ﷺ کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے اور یہ اضافہ بھی ہے اولاهن بالتراب کہ اول مرتبہ مٹی سے مانجھنا ہے یہ ایوب کی محمد بن سیرین سے روایت ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۰/۱۔

۵۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ قُرَّةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۸:حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے یہ قرہ کی محمد بن سیرین سے روایت ہے۔

۵۹ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :سُئِلَ سَعِيْدٌ عَنِ الْكَلْبِ يَلِغُ فِي الْإِنَاءِ ، فَأَخْبَرَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (أُوْلَاهَا أَوْ السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ) شَكَّ سَعِيْدٌ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْأَثَرِ ، فَقَالُوْا : لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ حَتّٰى يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَمَا يُغْسَلُ مِنْ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے صرف ان الفاظ کا فرق ہے۔ "اولاھا او السابعة بالتراب" یہ سعید راوی کو شک ہے کہ قتادہ نے کیا لفظ ذکر کئے۔ بعض لوگ اس اثر کی طرف گئے ہیں اور کہا کہ جب کتا کسی برتن میں مُنہ ڈال دے تو وہ برتن تب تک پاک نہ ہوگا جب تک سات مرتبہ نہ دھویا جائے ان میں پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ جیسا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوسرے علماء نے ان کے اس قول کی مخالفت کی ہے اور کہا کہ برتن کو اس سے بھی اسی طرح دھویا جائے گا جیسا کہ اور نجاسات سے دھویا جاتا ہے اور اس سلسلے میں ان روایات کو دلیل بنایا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔ ان میں ایک وہ روایت ہے جس کو سلیمان نے اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

حاصل روایات: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت پانچ مختلف اسناد سے مروی ہے ان تمام روایات سے سات مرتبہ دھونے کا ثبوت مل رہا ہے اور ان میں پہلی بار مٹی سے مانجھنا بھی' اس سے ثابت ہوا کہ جب تک کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ نہ دھوئیں پاک نہ ہوگا۔

خالفهم فی ذلك آخرون سے قول دوم کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں اس قول کا حاصل یہ ہے کہ عام نجاسات کی طرح تین مرتبہ دھونے سے برتن پاک ہو جائے گا اس کی دلیل مندرجہ چھ روایات ہیں۔

۶۰ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَفْرُغَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ أَحَدُكُمْ أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ).

۶۰: حضرت سعید بن المسیّب کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں مت ڈالے جب تک کہ اس پر دو' تین مرتبہ پانی نہ ڈال لے وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کو کون کون سی جگہ لگا ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۲۶' مسلم فی الطهارة روایت ۸۸' ابو داؤد فی الطهارة باب۴۹' ترمذی فی الطهارة باب۱۹' نسائی فی الطهارة فی الترجمه والغل باب۲۹' ابن ماجه فی الطهارة باب ۴۰' مالك فی الطهارة روایت۹ مسند

احمد ۲/۲٤۱، ۲۵۳/۲۵۹، ۲٦۵/۲۸٤، ۳٤۸، ۳۸۲، ۳۹۵، ٤۰۳

٦١ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

٦١: سعید وابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

٦٢ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

٦٢: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

٦٣ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ وَأَبِیْ رَزِيْنٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ (فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا).

٦٣: ابوصالح اور ابورزین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے البتہ یہ الفاظ مختلف ہیں فليغسل يديه مرتين او ثلاثا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ دو یا تین مرتبہ دھولے۔

٦٤ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ؛ عَنْ مُحَمَّدٍ ؛ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

٦٤: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

٦٥ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ النَّوْمِ أَفْرَغَ عَلٰی يَدَيْهِ ثَلَاثًا). قَالُوْا : فَلَمَّا رُوِیَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الطَّهَارَةِ مِنَ الْبَوْلِ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَغَوَّطُوْنَ (أَیْ يَقْضُوْنَ حَاجَتَهُمْ) وَيَبُوْلُوْنَ وَلَا يَسْتَنْجُوْنَ بِالْمَاءِ فَأَمَرَهُمْ بِذٰلِكَ إِذَا قَامُوْا مِنْ نَوْمِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَدْرُوْنَ أَيْنَ بَاتَتْ أَيْدِيْهِمْ مِنْ أَبْدَانِهِمْ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ فِیْ مَوْضِعٍ قَدْ مَسَحُوْهُ مِنَ الْبَوْلِ أَوَ الْغَائِطِ فَيَعْرَقُوْنَ فَتَنْجُسُ بِذٰلِكَ أَيْدِيْهِمْ فَأَمَرَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهَا ثَلَاثًا وَكَانَ ذٰلِكَ طَهَارَتُهَا مِنَ الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ إِنْ كَانَ أَصَابَهَا . فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ يُطَهِّرُ مِنَ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ وَهُمَا أَغْلَظُ النَّجَاسَاتِ، كَانَ أَحْرٰی أَنْ يُطَهِّرَ بِمَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ مِنَ النَّجَاسَاتِ . وَقَدْ دَلَّ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا ؛ مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ مِنْ قَوْلِهٖ

بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فِي الْإِنَاءِ يَلَغُ فِيْهِ الْكَلْبُ أَوِ الْهِرُّ ، قَالَ (يُغْسَلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ). فَلَمَّا كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدْ رَأَى أَنَّ الثَّلَاثَةَ يَطْهُرُ الْإِنَاءُ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ السَّبْعِ ، لِأَنَّا نُحْسِنُ الظَّنَّ بِهٖ فَلَا نَتَوَهَّمُ عَلَيْهِ أَنَّهٗ يَتْرُكُ مَا سَمِعَهٗ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا إِلٰى مِثْلِهٖ وَإِلَّا سَقَطَتْ عَدَالَتُهٗ فَلَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهٗ وَلَا رِوَايَتُهٗ .وَلَوْ وَجَبَ أَنْ يُعْمَلَ بِمَا رَوَيْنَا فِي السَّبْعِ وَلَا يُجْعَلَ مَنْسُوْخًا لَكَانَ مَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى مِمَّا رَوٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ لِأَنَّهٗ زَادَ عَلَيْهِ .

۶۵: سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے ۔انہوں نے کہا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیشاب سے طہارت کرنے میں یہ روایات آئی ہیں کیونکہ وہ لوگ پاخانہ اور پیشاب کر کے استنجاء نہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ جب وہ اپنی نیند سے بیدار ہوں تو چونکہ انہیں معلوم نہیں کہ ان کا ہاتھ ان کے بدن میں کس جگہ لگا؟ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ایسی جگہ میں چھو گیا ہو جو پیشاب اور پاخانے والی ہو اور پسینہ آنے کی وجہ سے ان کے ہاتھ پلید ہو جائیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین مرتبہ دھونے کا حکم دیا اور پیشاب اور پاخانے کے وقت جب وہ ہاتھ کو لگ جائے تو اس کی طہارت اسی طرح ہے پس جب پیشاب اور پاخانے سے ہاتھ تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے حالانکہ یہ دونوں نجاست غلیظہ ہیں تو یہ زیادہ لائق ہے کہ جو نجاست اس سے کم درجہ ہو اس میں وہ پاک ہو اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول میں مروی ہے جو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فرمایا کہ کہ اسمٰعیل بن اسحٰق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے برتن کے بارے میں نقل کیا کہ جب اس میں کتا یا بلی مُنہ ڈال دے تو فرمایا تین مرتبہ دھویا جائے گا۔ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال یہ ہے کہ کتے کے پانی میں منہ ڈالنے سے برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اور دوسری طرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے وہ روایت کی جو ہم نے ذکر کی ہے تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ سات مرتبہ کا دھونا منسوخ ہو چکا کیونکہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہیں اور یہ وہم بھی نہیں کر سکتے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو چھوڑ دیا ہو سوائے اس کے جو ہم نے بیان کیا' ورنہ ان کی عدالت ساقط ہو جائے گی اور ان کا قول اور روایت قابل قبول نہ ہوگی۔ اگر بالفرض سات والی روایت پر عمل کو واجب قرار دیا جائے اور اس کو منسوخ نہ کہا جائے تو جو روایت حضرت عبداللہ بن مغفل نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں اس کی نسبت اضافہ ہے۔

تخریج : دارقطنی ۱/ ٤٥ باب غسل الیدین

حاصل روایات: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پانچ اسناد اور روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک سند سے ذکر کی گئی ہے ان روایات سے نیند سے بیدار ہونے والے کو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھونا کافی قرار دیا گیا ہے چنانچہ علامہ فرماتے ہیں کہ جن علماء نے ان روایات کو بنیاد بنایا وہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام پیشاب و پائخانہ سے فراغت حاصل کرتے تو ڈھیلوں پر اکتفاء کرتے پانی سے استنجاء کا رواج کم وبیش تھا پس آپ نے حکم فرمایا کہ جب تم نیند سے بیدار ہو تو ہاتھ پانی میں ڈالنے سے پہلے دھولو چونکہ یہ معلوم نہیں کہ نیند کی حالت میں ہاتھ بدن کے کس حصہ کو لگا ہو ممکن ہے پیشاب و پائخانہ والے مقامات پر بھی لگا ہو اور پیشاب و پائخانہ کو ڈھیلے وغیرہ سے صاف کرنے کے باوجود پسینہ آنے کی وجہ سے محل پر معمولی نجاست کے اثرات سے ہاتھ ملوث ہو جائیں پس احتیاطاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کو تین مرتبہ دھو لینے کا حکم فرمایا یہ تین دفعہ دھونا پیشاب و پائخانہ کی نجاست سے پاک کر دے گا۔

جبکہ یہ غلیظ ترین نجاسات تین دفعہ دھونے سے وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے تو اس سے کم درجہ کی نجاسات تین دفعہ دھو ڈالنے سے وہ جگہ یا برتن بدرجہ اولیٰ پاک ہو جائے گا اور اس کی تائید کے لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد جس کو عطاءؒ نے نقل کیا کافی ہے "کہ جس برتن میں کتا یا بلی منہ ڈال دے تو کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کو تین مرتبہ دھویا جائے گا"

جواب شوافع نمبرا: راوی کا عمل وفتویٰ اس روایت کے خلاف ہے جس کو قول اول کے عنوان سے نقل کیا گیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سات مرتبہ دھونے کا وجوب ساقط و منسوخ ہو گیا تبھی انہوں نے اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دیا ورنہ ان کی عدالت مجروح ہو کر روایت وفتویٰ دونوں ناقابل عمل ہو جائیں گے (حاشا منہ)

نمبر۲: اگر اس جواب کو تم نہیں مانتے بلکہ ناقص کے مقابلے میں (سات) کامل کو ضروری قرار دیتے ہو تو پھر اس سے زائد آٹھ وہ اس سے زیادہ کامل ہیں ان پر عمل اس سے زیادہ بہتر ہو گا اور وہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے ملاحظہ کریں۔

٦٦ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ (اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَالِيْ وَالْكِلَابُ ثُمَّ قَالَ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ).

٦٦ : مطرف بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مالی والکلاب" مجھے کتوں سے کیا واسطہ۔ یعنی ان کو قتل کرنا چھوڑ دو۔ جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہئے اور آٹھویں مرتبہ اسے مٹی سے مانجھو۔

تخریج : مسلم فی الطھارۃ روایت نمبر۹۳' ابو داؤد فی الطھارۃ باب۳۷' نسائی فی الطھارۃ باب۵۲ والمیاہ باب۷' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب۳۱' دارمی فی الوضوء باب۵۹' احمد فی المسند ۷٦/٤' ۵٦/۵۔

٦٧ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ لَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ ؛ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ يُغْسَلُ سَبْعًا وَيُعَفَّرُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ ، وَزَادَ عَلٰى أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، وَالزَّائِدُ أَوْلٰى مِنَ النَّاقِصِ .فَكَانَ يَنْبَغِيْ لِهٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَنْ يَقُوْلَ :لَا يَطْهُرُ الْإِنَاءُ حَتّٰى يَغْسِلَ ثَمَانِيَ مَرَّاتٍ ، السَّابِعَةَ بِالتُّرَابِ وَالثَّامِنَةَ كَذٰلِكَ لِيَأْخُذَ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فَإِنْ تَرَكَ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ فَقَدْ لَزِمَهٗ مَا أَلْزَمَهٗ خَصْمُهٗ فِيْ تَرْكِهِ السَّبْعَ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَا وَإِلَّا فَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ أَغْلَظَ النَّجَاسَاتِ يَطْهُرُ مِنْهَا غَسْلُ الْإِنَاءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ؛ فَمَا دُوْنَهَا أَحْرٰى أَنْ يُطَهِّرَهٗ ذٰلِكَ أَيْضًا .وَلَقَدْ قَالَ الْحَسَنُ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ ۔

٦٧: شعبہ نے بھی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات مرتبہ دھونے والی اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ صاف کرنے والی روایت نقل کرتے ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ فرماتے ہیں اور زائد روایت ناقص سے اولیٰ ہے چنانچہ ہمارے اس مخالف کے لئے اولیٰ یہ ہے کہ وہ اس طرح کہے کہ برتن اس وقت تک پاک نہیں ہوتا جب تک آٹھ مرتبہ نہ دھویا جائے اور ان میں ساتویں بار مٹی اور آٹھویں بار بھی مٹی سے ہوتا کہ دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائے اور اگر وہ حدیث عبداللہ بن مغفل کو ترک کرتے ہیں تو اس پر بھی وہی لازم ہوگا جو سات والی روایت کے چھوڑنے سے ان کے مخالف پر لازم ہوگا۔ یہ روایت ہم ذکر کر چکے اور ہم نے بیان کر دیا کہ غلیظ ترین نجاستوں سے برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتا ہے تو اس سے کم درجہ نجاستیں اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ پانی ان کو پاک کر دے اور حسن بصری نے وہی بات کہی ہے جو حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

الزامی جواب:

علامہ فرماتے ہیں اگر آپ زائد کو کم پر ترجیح کی وجہ قرار دیتے ہیں تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت اس اعتبار سے زیادہ حقدار ہے کہ اس پر عمل کیا جائے کیونکہ اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے آٹھویں مرتبہ کا اضافہ ہے۔

اب دو میں سے ایک بات اختیار کرنی ہوگی نمبرا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اضافہ والی روایت سے منسوخ مانا جائے یا دونوں روایات پر عمل کے لئے آٹھ مرتبہ دھونا لازم قرار دیا جائے اور آٹھویں اور ساتویں مرتبہ مٹی سے مانجھنے کو طہارت کے لئے ضروری قرار دیا جائے اور ایک روایت کے ترک پر جو جواب آپ کا ہوگا وہی ہمارا ہے ورنہ وہ صورت تسلیم کرلو جو ہم نے گزشتہ سطور میں ذکر کی کہ تین دفعہ دھونا ضروری ہو اور باقی مباح ہو تاکہ تمام روایات پر عمل ہو جائے۔

ایک اشکال:

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کی روایت پر تو کسی نے بھی عمل نہیں کیا پس اس سے استدلال درست نہیں۔

حل اشکال:

حضرت حسن بصریؒ جو جلیل القدر تابعین سے ہیں وہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

۶۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ حَيْوَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ (إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَالثَّامِنَةُ بِالتُّرَابِ). وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَقَدْ كَفَانَا الْكَلَامُ فِيْهِ مَا بَيَّنَّا مِنْ حُكْمِ اللُّحْمَانِ فِيْ بَابِ سُؤْرِ الْهِرِّ .وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ سَبْعًا وَقَالُوْا إِنَّمَا ذٰلِكَ تَعَبُّدٌ ، تَعَبَّدْنَا بِهِ فِي الْآنِيَةِ خَاصَّةً .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ تَرِدُهَا السِّبَاعُ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا). فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا كَانَ دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ حَمَلَ الْخُبْثَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا كَانَ لِذِكْرِ الْقُلَّتَيْنِ مَعْنًى وَلَكَانَ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا وَمَا هُوَ أَكْثَرُ سَوَاءً .فَلَمَّا جَرَى الذِّكْرُ عَلَى الْقُلَّتَيْنِ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمَا خِلَافُ حُكْمِ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا .فَثَبَتَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ وُلُوْغَ الْكَلْبِ فِي الْمَاءِ يُنَجِّسُ الْمَاءَ .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۸: ابوحیوہ نقل کرتے ہیں (کہ حضرت حسن سے ولوغ کلب کا مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے) فرمایا "جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھ دو" امام احمدؒ کا فتویٰ بھی اسی طرح منقول ہے۔ البتہ نظر وفکر کے طور پر اس سلسلے میں ہمیں وہ کلام کافی ہے جو باب "سؤر الہر" میں گوشتوں کے سلسلے میں بیان کیا گیا۔ بعض لوگوں نے کتے کے متعلق جبکہ وہ برتن میں مُنہ ڈال دے یہ بات کہی ہے کہ پانی تو پاک ہے مگر برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے گا اور انہوں نے یہ کہا کہ یہ حکم تعبدی ہے جس کو ہم خاص طور پر برتنوں کے سلسلے میں بطور تعمیل حکم ادا کریں گے۔ ان کے خلاف ہمارے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بطور دلیل موجود ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان جوہڑوں کے متعلق جن پر درندے آتے جاتے ہیں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو قلوں کی مقدار کو پہنچ جائے تو وہ نجاست کو نہیں اٹھاتا تو اس ارشاد سے یہ دلالت مل گئی کہ جب وہ دو مٹکوں سے کم ہوگا تو نجاست کو اٹھائے گا اگر یہ بات تسلیم نہ کی جائے تو مٹکوں کے تذکرے کا کوئی معنی ہی نہیں بنتا اور اس صورت میں اس سے کم اور زیادہ حکم میں یکساں ہیں۔ جب دو قلوں کا تذکرہ فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کا

حکم ان سے کم پانی کے حکم کے خلاف ہے۔ پس اس قول رسول ﷺ سے ثابت ہو گیا کہ کتے کا پانی میں مُنہ ڈالنا پانی کو پلید کر دیتا ہے اور اس باب میں جو کچھ ہم نے بیان کیا یہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

گوشت کا حکم جو کہ باب سوٴر الہر میں ذکر کر آئے وہ عقلی طور پر یہاں بھی کفایت کرتا ہے جب فریقین گوشت کی نجاست کے قائل ہیں تو اس سے مس کرنے والا جوٹھا پانی اس کے حکم میں کیونکر نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

وقد ذھب قوم :سے قول ثالث کی طرف اشارہ کر کے اس کا جواب ذکر کر رہے ہیں کہ کتے کا جوٹھا پاک ہے امام مالک کے متعلق منقولہ اقوال میں سے مشہور قول یہ ہے اسی کے پیش نظر جواب دیا گیا ہے۔

مالکیہ پر اشکال اور ان کا جواب:

جب جوٹھا پاک ہے تو پھر برتن کو سات' آٹھ اور تین مرتبہ دھونے کا حکم روایات میں چہ معنی دارد؟ ان کی طرف سے جواب یہ دیا گیا کہ برتن کو سات مرتبہ وغیرہ دھونے کا حکم تعبدی ہے اور یہ تعبدی حکم برتنوں کے ساتھ خاص ہے۔ (واللہ اعلم)

اپنے مزاج و انداز کے برعکس یہاں مالکیہ کے دلائل کو ذکر نہیں کیا ایک جواب دے کر گزر گئے اسی لئے بعض نے ان کے جواب کو توجیه القول بما لا یرضی به القائل قرار دیا کہ حدیث قلتین جب احناف کے ہاں مضطرب المتن ہے تو اس سے ہم پر الزام درست نہیں مگر بندہ کے نزدیک اسہل توجیہ یہ ہے کہ قلتین والی روایت کے اضطراب سے قطع نظر اتنی بات تو سب روایات سے ثابت ہے کہ مقدار کی یہ پابندی اس سے کم مقدار کے فرق کو ظاہر کرنے کے لئے لگائی گئی ہے ورنہ درندوں کے آنے جانے سے اگر کوئی فرق پیدا نہ ہوتا تھا تو جواب میں ایک خاص مقدار کی پابندی کی کیا ضرورت تھی بس اتنا کہنا کافی تھا ''وہ پاک ہے'' اس پابندی سے ظاہر کیا گیا کہ کم پر دوسرا حکم لگ گیا اور وہ ناپاکی کا ہے اور کتا بھی من جملہ درندوں کا حکم رکھتا ہے تو اس کا جوٹھا کیوں ناپاک نہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

پس ارشاد رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوا کہ ولوغ کلب سے پانی نجس ہو جاتا ہے یہ امام ابو حنیفہؒ، ابو یوسفؒ و محمدؒ کا قول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ بَنِیْ آدَمَ

انسان کا جوٹھا

مسلمان کا جوٹھا بالاتفاق پاک ہے بشرطیکہ اسی لمحہ شراب نہ پی ہو غیر مسلم کے جوٹھے کے متعلق اختلاف ہے کہ آیا پاک ہے یا نجس ہے یا مکروہ ہے مسلمان مرد کا جوٹھا اور بچا ہوا عورت کے لئے یا عورت کا بچا ہوا مرد کے لئے یا اکٹھا یا الگ استعمال کیا ہوا جائز ہے یا نہیں اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

نمبر۱: عورت کیلئے مرد کا بچا ہوا پانی جائز نہیں اور مرد کیلئے عورت کا بچا ہوا پانی جائز نہیں حسن بصری واوزاعی رحمہما اللہ کے ہاں صرف اس صورت میں جائز ہے جب کہ دونوں ساتھ ساتھ ہوں ابن المنذر کا یہ قول ہے ذھب قوم سے ان کی طرف اشارہ ہے۔

نمبر۲: امام ابوحنیفہؒ مالکؒ وشافعیؒ اور جمہور کے ہاں ہر ایک کے لئے جوٹھے اور بچے ہوئے پانی کا استعمال مطلق طور پر درست ہے۔خالفھم آخرون سے یہی مراد ہیں۔

قول اوّل کے دلائل:

چار روایات ہیں جن میں سے ایک حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے اور دوسری کسی اور صحابیؓ سے مروی ہے اور تیسری و چوتھی دونوں حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔

۶۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلٰكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيْعًا).

۶۹: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد عورت کے اور عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کریں لیکن یہ کہ دونوں اکٹھا شروع کریں۔

اَللُّغَاتُ: یشرعان۔ یہ یشرع کا تثنیہ ہے۔ابتداء کرنا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۴۰' ترمذی فی الطهارة باب۴۷' نسائی فی الطهارة باب۱۴۶' والمیاه باب۱۱' ابن ماجه فی الطهارة باب۳۴' مسند احمد۱۱۰/۴' ۱۱۱' ۲۱۳' ۶۶/۵' ۳۶۹۔ سنن دارقطنی کتاب الطهارة ۱۱۶/۱' ۱۱۷۔

۷۰ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ؛ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيْتُ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهٗ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .

۷۰: حمید بن عبدالرحمان کہتے ہیں میں ایسے شخص سے ملا جس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرح چار سال تک نبوت کی صحبت اٹھائی تھی (ان سے میں نے استفسار کیا تو انہوں نے) فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور پہلی روایت کی مثل روایت نقل کی۔

۷۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ بِسُؤْرِ الْمَرْأَةِ) لَا يَدْرِيْ أَبُوْ حَاجِبٍ أَيُّهُمَا قَالَ .

۷۱: حضرت حکم غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی عورت کے بچے

ہوئے یا جوٹھے پانی سے وضو کرے ابوحاجب کو شک ہے کہ حضرت حکمؓ نے سور المراۃ فرمایا یا فضل المراۃ فرمایا۔

تخریج: ابو داؤد ١١/١، ترمذی ١٩/١

٧٢: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ عَاصِمٍ أَبُوْ حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ الْغِفَارِيِّ قَالَ: (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سُؤْرِ الْمَرْأَةِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَكَرِهُوْا أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ أَوْ تَتَوَضَّأُ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِهٰذَا كُلِّهِ وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهِ فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

٧٢: حضرت حکم غفاری ؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عورت کے جوٹھے پانی کے استعمال سے منع فرمایا۔ ابوجعفر کہتے ہیں کہ بعض علماء ان آثار کی طرف گئے ہیں اور انہوں نے عورت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کو یا مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کو مکروہ قرار دیا ہے دیگر علماء نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے کہا اس میں سے کسی میں بھی کچھ حرج نہیں اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

حاصل روایات: کہ عورت کا جوٹھا یا استعمال شدہ پانی مرد کو استعمال کرنا ممنوع ہے اور اسی طرح عورت کو بھی ان کا مختصر جواب یہ ہے پہلے حکم تھا پھر منسوخ ہوا نمبر ٢ کراہت تنزیہی مراد ہے واللہ اعلم۔

فریق ثانی قول نمبر ٢:

کہ ہر ایک کو استعمال جائز ہے انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔ روایات کی تعداد چودہ ہے۔

٧٣: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ امْرَأَةٍ؛ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

٧٣: حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے میں اور جناب رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

تخریج: مسلم فی الحیض نمبر٤٦، نسائی فی الطهارة باب ١٤٥، غسل باب٩۔ مسند احمد ١٧٢/١٧١/٦، بیهقی سنن کبری ١٨٧/١، ابن خزیمه فی صحیحه ص ٢٥١۔

٧٤: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

٧٤: عاصم نے اپنی اسناد کے ساتھ مندرجہ روایت جیسی روایت نقل کی ہے۔

٧٥: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُقْرِءِ قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٥: عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ ؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٧٦ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٦:عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٧٧ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٧:عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

٧٨ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٨:عروہ نے مسروق سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٧٩ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

٧٩:منصور بن عبدالرحمان نے اپنی والدہ سے والدہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

٨٠ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ (أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

٨٠: زینب نے اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ کہتی ہیں کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

تخریج : بخاری کتاب الحیض باب٥' ٦١' مسلم فی الحیض حدیث نمبر٥٩' نسائی فی الطھارة باب١٤٥' دارمی فی الوضوء باب٦٨' سنن کبرٰی بیھقی ٢٣٤/٤۔

٨١ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِيْ (مَيْمُوْنَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

٨١:ابن عباس رضی اللہ عنہما نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل فرماتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ٤٩' ترمذی فی الطھارة باب٤٦' نسائی فی الطھارة باب١٤٥' سنن کبرٰی بیھقی کتاب الطھارة ١٨٨/١۔

٨٢ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنِ

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

۸۲: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ الْبَصَرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِيْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

۸۳: عطاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۶۸/۱۔

۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزٍ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ نَاعِمٌ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيْضُ عَلٰى أَيْدِيْنَا حَتّٰى نُنْقِيَهَا ثُمَّ نُفِيْضُ عَلَيْنَا الْمَاءَ).

۸۴: ناعم مولیٰ ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے ہم پہلے اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر ان کو صاف کرتے پھر ہم اپنے اوپر پانی ڈالتے۔

اللُّغَاتُ : المرکن۔ لگن ٹب۔

تخریج : نسائی ۴۷/۱

۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۸۵: اس روایت کو عثمان بن عمر نے شعبہ کی سند سے نقل کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۹، مسند احمد ۱۱۲/۳، ۱۱۶، ۱۱۱، ۲۰۹۔

حاصل روایات: ان روایات میں ایک برتن سے غسل کرنا ثابت ہوتا ہے اگر ایک کے بعد دوسرے کا غسل ثابت ہو تو پھر یہ قول اول کے خلاف دلیل بنیں گی مگر احتمال یہ بھی ہے کہ ایک ہی وقت میں غسل کیا ہو اس لئے اس کے مطابق قول ثانی کی دلیل نہ بنی امام طحاوی نے اسی بات کو اختیار کیا ہے اصل تنازع تو ایک کے بعد دوسرے کے وضو غسل کرنے میں ہے۔

۸۶: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا حُجَّةٌ عَلٰى مَا يَقُوْلُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيْعًا .وَإِنَّمَا التَّنَازُعُ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا ابْتَدَأَ أَحَدُهُمَا قَبْلَ

الْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ۔

۸۶: شعبہ نے عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں ایک عورت ایک برتن سے غسل فرماتے تھے۔اس کا ثبوت علی بن معبد کی روایت میں مذکور ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں ان روایات میں قولِ اول کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ غسل اکٹھے کرتے ہوں اور لوگوں کے درمیان نزاع اس بات میں ہے کہ جب ایک ان میں سے دوسرے سے پہلے ابتداء کرے چنانچہ اس سلسلہ میں ہم نے غور کیا۔

۸۷ : قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَالِمٍ (عَنْ أُمِّ صَبِيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ قَالَ وَزَعَمَ أَنَّهَا قَدْ أَدْرَكَتْ وَبَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اخْتَلَفَتْ يَدِيْ وَيَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوْءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ).

۸۷: علی بن معبد نے اپنی سند کے ساتھ ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے سالم کا خیال یہ ہے کہ اس عورت نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا اور آپ کی بیعت کی ہے وہ نقل کرتی ہیں کہ وضو کے لئے ایک برتن میں میرا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک برتن میں یکے بعد دیگرے آتے جاتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۳۹' حدیث۷۸' ابن ماجه فی الطهارة باب۳۵'

۸۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ أُمِّ صَبِيَّةَ الْجُهَنِيَّةِ مِثْلَهُ .فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ أَحَدَهُمَا قَدْ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ صَاحِبِهِ .

۸۸: سالم بن نعمان نے ام صبیہ جہنیہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۱/۱ ۔

حاصل: ان دونوں روایات سے صاف ظاہر ہے کہ وضو کے پانی کا لینا ایک دوسرے کے بعد تھا۔

۸۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا أَبَانُ بْنُ سُمْعَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَبْدَأُ قَبْلِيْ). فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ سُؤْرَ الرَّجُلِ جَائِزٌ لِلْمَرْأَةِ التَّطْهِيْرُ بِهِ .

۸۹: عکرمہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے غسل شروع فرماتے۔

تخریج : بیهقی ۱/۱۹۰

حاصل: یہ روایت واضح دلیل ہے کہ عورت کو مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنا جائز ہے۔

۹۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ فِيْهِ أَيْدِيْنَا مِنَ الْجَنَابَةِ).

۹۰: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل جنابت کرتے اس برتن میں ہمارے ہاتھ (پانی کے لئے) ایک دوسرے سے آگے پیچھے داخل ہوتے۔

تخریج : بخاری ۱۰۳/۱

۹۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۹۱: ربیع جیزی نے اپنی سند کے ساتھ افلح سے اور انہوں نے قاسم کے واسطہ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی۔

۹۲ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ ثَنَا أَفْلَحُ فَذَكَرَا مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۹۲: افلح نے قاسم سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی۔

۹۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أُنَازِعُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

۹۳: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتی تھیں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک برتن سے جنابت کے لئے منازعہ کرتی تھی۔ (یعنی کبھی چلو آپ پہلے بھرتے کبھی میں)

تخریج : نسائی فی الطهارة باب ۱۴۵، والغسل باب ۹۔

۹۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يَغْتَرِفُ قَبْلَهَا وَتَغْتَرِفُ قَبْلَهٗ.

۹۴: عروہؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے کبھی آپ پہلے چلو بھرتے اور کبھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پہلے چلو بھرتی تھیں۔

تخریج : نسائی فی الطهارة باب ۱۴۵، والغسل باب ۹، مسند احمد ۱۹۳/۶، ۲۸۱، ۲۳۱۔

۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ أُمِّهٖ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَأَقُوْلُ أَبْقِ لِيْ، أَبْقِ لِيْ).

۹۵: معاذہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل

کرتے اور میں کہتی میرے لئے پانی باقی چھوڑ دیں میرے لئے پانی باقی چھوڑ دیں۔

تخریج: مسند احمد ۹۱/۶۔

۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنُ الرَّبِيعِ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا الْمُبَارَكُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۹۶: مبارک نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

۹۷: معاذہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَتْ لَهُ ، فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ). فَقَدْ رَوَيْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ تَطَهُّرُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِسُؤْرِ صَاحِبِهِ فَضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَوَجَبَ النَّظَرُ هَاهُنَا لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْمُتَضَادَّيْنِ مَعْنًى صَحِيحًا .فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ إِذَا أَخَذَا بِأَيْدِيهِمَا الْمَاءَ مَعًا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ .وَرَأَيْنَا النَّجَاسَاتِ كُلَّهَا إِذَا وَقَعَتْ فِي الْمَاءِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ أَوْ مَعَ التَّوَضُّؤِ مِنْهُ أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ سَوَاءٌ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَ وُضُوءُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مَعَ صَاحِبِهِ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ عَلَيْهِ كَانَ وُضُوءُهُ بَعْدَهُ مِنْ سُؤْرِهِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْفَرِيقُ الْآخَرُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى .

۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ کی ازواج میں سے کوئی زوجہ محترمہ جنابت سے غسل کر رہی تھیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اسی پانی سے وضو فرمانے لگے تو اس زوجہ نے عرض کی (کہ اس پانی سے تو میں نے غسل جنابت کیا ہے) تو ارشاد فرمایا (اس طرح) پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔ (یعنی غسل جنابت کا بچا ہوا پانی ناپاک نہیں ہوتا) ان آثار میں مرد و عورت میں سے ہر ایک کا ایک دوسرے کے جوٹھے پانی سے طہارت کرنا ثابت ہوتا ہے اور یہ روایات اس باب کی ابتداء میں ہماری منقولہ روایات کے خلاف ہیں۔ پس یہاں نظر و فکر ضروری ہوئی تا کہ ان متضاد معانی میں سے ہم صحیح معانی نکال سکیں۔ چنانچہ اس اصل پر ہم نے سب کو متفق پایا کہ جب مرد و عورت اپنے ہاتھوں سے برتن میں سے اکٹھا پانی لیں تو یہ چیز پانی کو پلید نہیں کرتی اور ہم نے تمام نجاسات پر غور کیا

کہ جب وہ پانی میں وضو کرنے سے پہلے یا وضو کرنے کے وقت میں گر جائیں تو دونوں کا حکم ایک جیسا ہے جب یہ بات تسلیم شدہ ہے تو ہر ایک مرد وعورت کا ایک دوسرے کے ساتھ وضو کرنا پانی کو نجس نہیں کرے گا تو غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کے وضو کر لینے کے بعد اس کا باقی ماندہ پانی بھی وہی حکم رکھتا ہے پس اس سے دوسرے فریق والے علماء کا مؤقف ثابت ہو گیا اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : نسائی ٦٢/١

حاصل روایات: ان بارہ روایات میں مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا غسل و وضو کرنا اور عورت کے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو و غسل کرنا ثابت ہو رہا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اب ان روایات کا مفہوم اس باب کے شروع میں ذکر کردہ روایات کے مخالف اور متضاد ہے اب لازم آیا کہ اس تضاد کے ازالہ کے لئے دو متضاد معانی سے ایسا معنی غور و فکر سے نکالا جائے جس سے تضاد ختم ہو جائے پس ہم عرض کرتے ہیں کہ اس بات پر تو دونوں اقوال کے علماء متفق ہیں کہ جب عورت و مرد اکٹھے برتن سے ایک وقت میں ہاتھ ڈال کر پانی لیں تو وہ پانی کسی کے نزدیک بھی نجس نہیں ہوتا بلکہ پاک رہتا ہے۔

ایک کلیہ تمام نجاسات کے بارے میں پایا جاتا ہے کہ نجاست پانی میں وضو سے پہلے گر جائے یا وضو کے دوران گر جائے پانی کا حکم یکساں رہتا ہے جب یہ بات اسی طرح ہے تو مرد وعورت میں سے ہر ایک کا وضو دوسرے کے ساتھ ہوتو پانی نجس نہیں ہوتا تو ایک دوسرے کے بعد بچے ہوئے پانی سے بھی نجس نہیں ہونا چاہئے بلکہ پہلے کی طرح پاک رہنا چاہئے تاکہ حکم کلی ایک جیسا رہے۔

پس اس سے قول ثانی خوب ثابت ہو گیا اور وہی امام ابوحنیفہؒ وابو یوسفؒ ومحمدؒ کا قول ہے۔

بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوْءِ

وضو میں بسم اللہ پڑھنا

تسمیہ علی الوضوء کے متعلق دو مسلک معروف ہیں۔

نمبر ١ امام احمد بن حنبل اور اہل ظواہر اس کے وجوب کے قائل ہیں کہ اس کے بغیر اس کا وضو نہ ہوگا۔

نمبر ٢ امام ابوحنیفہؒ مالکؒ شافعیؒ اور جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں سنت یا مستحب ہے۔

مسلک اول کے دلائل:

اس سلسلہ میں تین روایات ذکر کی گئی ہیں۔

۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثِفَالٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهُ ، وَلَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)

۹۹: رباح بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ مجھے میری دادی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کوفرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے سنا اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں اس کا وضو نہیں جس نے اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۴۸' ابن ماجه فی الطهارة باب۴۱' مسند احمد ۴۱۸/۲' ۷۰/۴' ۳۸۲/۵' مستدرك ۱۴۶/۱' ۱۴۷' ۲۶۹' سنن کبرٰی بیهقی ۴۱/۱' ۴۳' ۳۷۹/۲۷۔

۱۰۰ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ أَبِيْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

۱۰۰: رباح بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میری دادی نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اس کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۳۸۲/۶۔

۱۰۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِيْ ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَامِرِيِّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ لَمْ يُسَمِّ عَلٰى وُضُوْءِ الصَّلَاةِ فَلَا يُجْزِيْهِ وُضُوْءُهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ لَمْ يُسَمِّ عَلٰى وُضُوْئِهِ فَقَدْ أَسَاءَ وَقَدْ طَهُرَ بِوُضُوْئِهِ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۱۰۱: ابن ثوبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ جس نے نماز والے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کا وضو درست نہیں اور اس سلسلہ میں انہوں نے ان ہی روایات کو پیش کیا ہے۔ علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کیا اور یہ کہا کہ "جس نے وضو میں بسم اللہ نہ پڑھی اس نے برا کیا اور اس وضو سے وہ پاک ہوگیا" اس کے لئے مندرجہ روایات سے انہوں نے دلیل بیان کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۳۲/۱

حاصل روایات: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام یعنی تسمیہ کے بغیر وضو نہ ہوگا۔

مسلک دوم کی روایات:

۱۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِيْ سَاسَانَ عَنِ (الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ وَرَدَّ السَّلَامَ بَعْدَ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ صَارَ بِهِ مُتَطَهِّرًا .فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ قَدْ تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ .وَكَانَ قَوْلُهُ "لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ "يُحْتَمَلُ أَيْضًا مَا قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيُحْتَمَلُ "لَا وُضُوْءَ لَهُ "أَيْ لَا وُضُوْءَ لَهُ مُتَكَامِلًا فِي الثَّوَابِ ، كَمَا قَالَ (لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ) فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمِسْكِيْنٍ خَارِجٍ مِنْ حَدِّ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا حَتّٰى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ .وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْمِسْكِيْنِ الْمُتَكَامِلِ فِي الْمَسْكَنَةِ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَ دَرَجَتِهِ فِي الْمَسْكَنَةِ دَرَجَةٌ .

۱۰۲: مہاجر بن قنفذ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جبکہ آپ وضو فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا جب آپ ﷺ وضو سے فارغ ہو چکے تو فرمایا ''تمہارے سلام کا جواب دینے میں مجھے کوئی چیز مانع نہ تھی مگر میں نے بلا طہارت اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہ کیا۔ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے طہارت کے بغیر اللہ کا نام لینا ناپسند فرمایا اور سلام کا جواب بھی وضو کے بعد طہارت کے ساتھ دیا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے اللہ کا نام لینے سے پہلے وضو کیا اور رہا آپ کا یہ ارشاد کہ اس آدمی کا وضو نہیں جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے جس کو پہلے قول والوں نے اختیار کیا اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ اس کا وضو ثواب کے اعتبار سے کامل نہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کامل مسکین وہ نہیں جسے ایک کھجور یا دو کھجور اور ایک لقمہ یا دو لقمے دروازے سے واپس کر دیں۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ مسکینوں کی حدود سے خارج ہے یہاں تک کہ اس پر صدقے کو حرام قرار دیا جائے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسا کامل مسکین نہیں کہ جس کے بعد مسکینی کا کوئی درجہ نہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ٣٤٥/٤

علامہ فرماتے ہیں:

اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے طہارت کے بغیر اللہ تعالیٰ کا نام لینا پسند نہ فرمایا اور وضو سے

جب طہارت حاصل ہو چکی تو آپ نے سلام کا جواب مرحمت فرمایا اس سے یہ بات خود سامنے آگئی کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا نام زبان پر لانے سے پہلے وضو کیا اگر وضو سے طہارت حاصل نہیں ہوتی تو طہارت کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا کیا معنی رکھتا ہے۔

جواب دلیل:

قول اول کے قائلین کی دلیل میں دو پہلو ہیں نمبرا: ایک یہ بھی ممکن ہے کہ وضو بالکل نہ ہو نمبر۲: اور یہ بھی ممکن ہے کمال ثواب کی نفی ہو نفس شیء کی نفی نہ ہو اس کی احادیث میں کثرت سے مثالیں موجود ہیں امام طحاوی نے دو کا تذکرہ فرمایا ہے۔

نمبرا: لیس المسکین الذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمۃ واللقمتان" اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ مسکین بلکہ حد مسکنت سے باہر ہے یہاں تک کہ اس کو صدقہ نہ دیا جائے اور وہ صدقہ کا حقدار نہ رہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مسکنت میں کامل درجہ کا نہیں کہ جس کے بعد مسکنت کا کوئی درجہ نہ رہ جاتا ہو۔

نمبر۲ یہ ارشاد بھی لیس المؤمن الذی یبیت شبعان وجارہ جائع" کی طرح ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ ہمسایہ کا خیال نہ کرنے کی وجہ سے ایمان سے نکل کر کفر میں داخل ہو گیا بلکہ مراد یہ ہے کہ کمال ایمان کا تقاضا یہ نہیں کہ ہمسائے کے دکھ سکھ کا خیال نہ ہو۔

۱۰۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ الْھَجَرِیِّ عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَیْسَ الْمِسْکِیْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِیْ تَرُدُّہُ التَّمْرَۃُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَۃُ وَاللُّقْمَتَانِ قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْکِیْنُ ؟ قَالَ الَّذِیْ یَسْتَحْیِ أَنْ یَسْأَلَ ، وَلَا یَجِدُ مَا یُغْنِیْہِ وَلَا یُفْطَنُ لَہٗ فَیُعْطٰی).

۱۰۳: حضرت عبداللہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ کامل مسکین وہ نہیں کہ جس کو ایک یا دو کھجوریں اور ایک لقمہ اور دو لقمے لوٹا دیتے ہیں صحابہ کرام نے استفسار کیا پھر مسکین کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اصل مسکین وہ ہے جس کو حاجت کے لئے سوال کرتے ہوئے حیاء آتی ہے مگر وہ اتنا بھی نہیں پاتا جو اس کو مستغنی کر دے اور نہ لوگ اس کو ضرورت مند جانتے ہیں کہ اس کو دیں۔

اللغات: ترد۔ لوٹانا۔ یستحیی۔ حیاء کرنا۔ شرم محسوس کرنا۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب۵۳' تفسیر سورۃ ۲ باب۴۸' نسائی فی الزکاۃ باب۷۶' دارمی فی الزکاۃ باب۲' مالک فی موطا فی صفۃ النبی ﷺ روایت۷' مسند احمد ۳۸۴/۱' ۴۴۶' ۳۱۶/۲۔

۱۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ قَالَ ثَنَا قَبِیْصَۃُ بْنُ عُقْبَۃَ قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ ، فَذَکَرَ مِثْلَہٗ بِاِسْنَادِہٖ.

۱۰۴: سفیان نے ابرہیم سے نقل کیا اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَنَا ابْنُ أَبِيْ ذُوَيْبٍ عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۰۵: ابوالولید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

۱۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۰۶: عبدالرحمن اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح ارشاد نقل کیا ہے۔

تخریج : مسلم ۳۳۳/۱

۱۰۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، أَوْ كَمَا قَالَ (لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ جَائِعٌ).

۱۰۷: اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا یا جیسا کہ فرمایا کہ وہ شخص مؤمن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر رات گزارے اور اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔

تخریج : معجم کبیرالطبرانی ۱۵٤/۱۲ ' مستدرك حاکم ۱٦٧/٤ ' مسند ابو یعلی ۱۳٦/۲۔

۱۰۸ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسَاوِرِ أَوِ ابْنِ أَبِي الْمُسَاوِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُعَاتِبُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فِي الْبُخْلِ وَيَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَبِيْتُ شَبْعَانَ وَجَارُهُ إِلَى جَنْبِهِ جَائِعٌ) فَلَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ إِيْمَانًا خَرَجَ بِتَرْكِهِ إِيَّاهُ إِلَى الْكُفْرِ ، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ أَنَّهُ لَيْسَ فِيْ أَعْلٰى مَرَاتِبِ الْإِيْمَانِ، وَأَشْبَاهُ هٰذَا كَثِيْرَةٌ ، يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا .فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُسَمِّ) لَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا لَمْ يَخْرُجْ بِهِ مِنَ الْحَدَثِ، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمُتَوَضِّئٍ وُضُوْءًا كَامِلًا فِيْ أَسْبَابِ الْوُضُوْءِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الثَّوَابَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنَ الْمَعَانِيْ مَا وَصَفْنَا وَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ دَلَالَةٌ يَقْطَعُ بِهَا لِأَحَدِ التَّأْوِيْلَيْنِ عَلَى الْآخَرِ وَجَبَ أَنْ

يَجْعَلَ مَعْنَاهُ مُوَافِقًا لِمَعَانِي حَدِيْثِ الْمُهَاجِرِ ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُضُوْءَ بِلَا تَسْمِيَةٍ يَخْرُجُ بِهِ الْمُتَوَضِّئُ مِنَ الْحَدَثِ إِلَى الطَّهَارَةِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ لَا يَدْخُلُ فِيْهَا إِلَّا بِكَلَامٍ .مِنْهَا الْعُقُوْدُ الَّتِيْ يَعْقِدُهَا بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ .مِنَ الْبِيَاعَاتِ وَالْإِجَارَاتِ وَالْمُنَاكَحَاتِ وَالْخُلْعِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ لَا تَجِبُ إِلَّا بِأَقْوَالٍ وَكَانَتِ الْأَقْوَالُ مِنْهَا إِيْجَابٌ ، لِأَنَّهُ يَقُوْلُ (قَدْ بِعْتُك ، قَدْ زَوَّجْتُكِ ، قَدْ خَلَعْتُكِ) .فَتِلْكَ أَقْوَالٌ فِيْهَا ذِكْرُ الْعُقُوْدِ .وَأَشْيَاءُ تَدْخُلُ فِيْهَا بِأَقْوَالٍ وَهِيَ الصَّلَاةُ وَالْحَجُّ ، فَتَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ بِالتَّكْبِيْرِ ، وَفِي الْحَجِّ بِالتَّلْبِيَةِ .فَكَانَ التَّكْبِيْرُ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّلْبِيَةُ فِي الْحَجِّ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِهَا .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى التَّسْمِيَةِ فِي الْوُضُوْءِ ، هَلْ تُشْبِهُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَرَأَيْنَاهَا غَيْرَ مَذْكُوْرٍ فِيْهَا إِيْجَابُ شَيْءٍ كَمَا كَانَ فِي النِّكَاحِ وَالْبُيُوْعِ .فَخَرَجَتِ التَّسْمِيَةُ لِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَا وَصَفْنَا ، وَلَمْ تَكُنْ التَّسْمِيَةُ أَيْضًا رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْوُضُوْءِ كَمَا كَانَ التَّكْبِيْرُ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الصَّلَاةِ ، وَكَمَا كَانَتِ التَّلْبِيَةُ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْحَجِّ ، فَخَرَجَ أَيْضًا بِذٰلِكَ حُكْمُهَا مِنْ حُكْمِ التَّكْبِيْرِ ، وَالتَّلْبِيَةِ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ :إِنَّهُ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الْوُضُوْءِ كَمَا لَا بُدَّ مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ فِيْمَا يُعْمَلُ فِيْهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الذَّبِيْحَةَ لَا بُدَّ مِنَ التَّسْمِيَةِ عِنْدَهَا ، وَمَنْ تَرَكَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا لَمْ تُؤْكَلْ ذَبِيْحَتُهُ ، فَالتَّسْمِيَةُ أَيْضًا عَلَى الْوُضُوْءِ كَذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُ :مَا ثَبَتَ فِي حُكْمِ النَّظَرِ أَنَّ مَنْ تَرَكَ التَّسْمِيَةَ عَلَى الذَّبِيْحَةِ مُتَعَمِّدًا أَنَّهَا لَا تُؤْكَلُ ، لَقَدْ تَنَازَعَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :تُؤْكَلُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَا تُؤْكَلُ .فَأَمَّا مَنْ قَالَ تُؤْكَلُ فَقَدْ كَفَيْنَا الْبَيَانَ لِقَوْلِهِ وَأَمَّا مَنْ قَالَ لَا تُؤْكَلُ ، فَإِنَّهُ يَقُوْلُ :إِنْ تَرَكَهَا نَاسِيًا تُؤْكَلُ ، وَسَوَاءٌ عِنْدَهُ كَانَ الذَّابِحُ مُسْلِمًا أَوْ كَافِرًا ، بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ كِتَابِيًّا .فَجُعِلَتِ التَّسْمِيَةُ هَاهُنَا فِيْ قَوْلِ مَنْ أَوْجَبَهَا فِي الذَّبِيْحَةِ ، إِنَّمَا هِيَ لِبَيَانِ الْمِلَّةِ .فَإِذَا سَمَّى الذَّابِحُ صَارَتْ ذَبِيْحَتُهُ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَّةِ الْمَأْكُوْلَةِ ذَبِيْحَتُهَا وَإِذَا لَمْ يُسَمِّ جُعِلَتْ مِنْ ذَبَائِحِ الْمِلَلِ الَّتِيْ لَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهَا .وَالتَّسْمِيَةُ عَلَى الْوُضُوْءِ لَيْسَ لِلْمِلَّةِ إِنَّمَا هِيَ مَجْعُوْلَةٌ لِذِكْرٍ عَلَى سَبَبٍ مِنْ أَسْبَابِ الصَّلَاةِ فَرَأَيْنَا مِنْ أَسْبَابِ الصَّلَاةِ ، الْوُضُوْءَ وَسَتْرَ الْعَوْرَةِ ، فَكَانَ مَنْ سَتَرَ عَوْرَتَهُ لَا بِتَسْمِيَةٍ ، لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ مَنْ تَطَهَّرَ أَيْضًا ، لَا بِتَسْمِيَةٍ ، لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۰۸: ابن ابی المساور یا عبداللہ بن المساور کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ﷺ کو سنا کہ وہ ابن الزبیر کو بخل کے متعلق

عتاب کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کامل مؤمن نہیں جو خود پیٹ بھر کر رات گزارے جبکہ اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو۔ پس اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ اس کو چھوڑ دینے کی وجہ سے کفر کی طرف نکل گیا ہے بلکہ اس کی مراد یہ ہے کہ وہ ایمان کے اعلیٰ درجات میں نہیں ہے۔ اس کی امثلہ بہت ہیں جن کا تذکرہ کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ پس اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد: ((لا وضو لمن لم یسم)) کہ جس نے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو کامل نہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ ایسا وضو کرنے والا نہیں جس سے وہ حدث سے نہ نکلا ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ ایسا کامل وضو کرنے والا نہیں جو اسباب وضو میں ثواب کو لازم کرتا ہے۔ پس جب یہ روایت ان معانی کا احتمال رکھتی ہے جو ہم نے بیان کیے ہیں تو پھر کسی ایک تاویل کے لئے قطعی دلالت نہ ملی تو اب لازم ہو گیا کہ اس حدیث کے ایسے معانی لئے جائیں جو حدیث مہاجر کے موافق ہوں تاکہ دونوں میں تضاد نہ رہے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ بسم اللہ کے بغیر کیا جانے والا وضو ایسا ہے جس سے وضو کرنے والا حدث سے طہارت کی طرف نکل جاتا ہے۔ باقی غور و فکر کے لحاظ سے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کئی عقود ایسے جانتے ہیں جن میں آدمی اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک ایسا کلام نہ کرے جس کو لوگ ایک دوسرے سے بیع و اجارہ' نکاح' خلع وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں یہ اشیاء اس وقت لازم ہوتی ہیں جب گفتگو کی جائے کیونکہ کہتے ہیں کہ میں نے تجھے یہ چیز فروخت کی' میں نے تجھ سے نکاح کیا' میں نے تجھ سے خلع کیا یہ وہ اقوال ہیں کہ جن میں عقود کا تذکرہ ہے اور ایسی اشیاء ہیں جن میں کلام سے داخل ہوتا ہے اور وہ نماز و حج ہیں' نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ کے ذریعہ داخل ہوتا ہے بلکہ تکبیر نماز میں اور حج میں تلبیہ ارکان ہیں۔ ہم دوبارہ وضو میں تسمیہ کے مسئلہ کی طرف لوٹتے ہیں کہ آیا یہ ان میں سے کسی ایک کے ساتھ کسی گونہ مشابہ ہے۔ پس ہم نے دیکھا کہ اس میں کسی شئی کا واجب کرنا تو مذکور نہیں جیسا کہ نکاح اور بیوع وغیرہ میں تھا۔ پس بسم اللہ جن کو ہم نے بیان کیا ان کے حکم سے نکل گئی اور غور سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ وضو کے ارکان میں سے بھی نہیں جیسا کہ تکبیر نماز میں اور تلبیہ حج میں رکن ہے۔ پس تسمیہ کا حکم تکبیر و تلبیہ کے حکم سے بھی خارج ہو گیا۔ پس اس سے اس شخص کا قول غلط ثابت ہو گیا جو اس بات کا مدعی ہے کہ یہ وضو میں اسی طرح لازم ہے جس طرح ان متعلقہ اشیاء میں وہ چیزیں لازم ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ذبیحہ میں تو بسم اللہ لازم ہے اور جو شخص بوقت ذبح اسے جان بوجھ کر ترک کر دے تو اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے گا پس وضو میں بھی تسمیہ کا یہی حکم ہے۔ اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ نظر و فکر سے یہ بات ثابت ہے کہ جس شخص نے جان بوجھ کر تسمیہ کو چھوڑ دیا اس کے نہ کھانے کے متعلق لوگوں کا باہمی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اسے کھایا جائے جبکہ دوسرے کہتے ہیں اسے نہ کھایا جائے گا جو لوگ کہتے ہیں کہ کھایا جائے تو ان کے قول کے لئے ہمارا بیان کافی ہے اور جو شخص نہ کھانے کا قائل ہے۔ وہ یہ تفصیل کرتا ہے کہ اگر بھول کر چھوڑ دیا جائے تو کھا لیا جائے اور اس کے نزدیک یہ بات برابر ہے کہ ذبح کرنے والا کافر ہو یا مسلمان مگر اس کافر کے لئے کتابی ہونا ضروری ہے۔ پس بسم اللہ کو یہاں اس شخص

کے قول کے مطابق جو اسے ذبح کے وقت واجب قرار دیتا ہے تو ذبیحہ بیانِ قلت کے لئے ہے جب ذبح کرنے والا ذبح کے وقت تسمیہ ادا کرے تو یہ ان لوگوں کے ذبیحہ میں شامل ہوگا جن کا ذبیحہ کھایا جاتا ہے اور جب بِسۡمِ اللّٰہِ نہ پڑھی گئی تو یہ ذبیحہ ان لوگوں کے ذبیحہ سے ہوگا جن کا ذبیحہ کھایا نہیں جاتا اور وضو میں بِسۡمِ اللّٰہِ کسی ملت کے اظہار کے لئے نہیں ہے بلکہ اس کو ایسا ذکر قرار دیا جائے گا جو اسبابِ نماز میں سے ایک اسباب پر اختیار کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے نماز کے اسباب میں سے وضو اور ستر عورت کو پایا۔ پس جس شخص نے اپنے ستر کو بسم اللہ پڑھے بغیر ڈھانپ لیا تو اسے ترکِ تسمیہ سے کچھ بھی نقصان نہ ہوگا پھر مزید غور کیا تو یہ بات پائی کہ جس شخص نے طہارت حاصل کی مگر اس نے بِسۡمِ اللّٰہِ نہ پڑھی تو اس کو کچھ بھی نقصان نہ ہوا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا مختار قول ہے۔

تخریج: مسند ابو یعلی موصلی ۱۳۶/۲' حاکم ۱۶۷/٤' معجم کبیر الطبرانی ۱۵٤/۱۲ بخاری فی کتاب الادب

حاصل روایات: ان روایات میں کمال کی نفی مذکور ہے ذات کی نفی نہیں بالکل اسی طرح "لا وضوء لمن لم یسم" شروع باب کی روایت میں کمال کی نفی ہے یہ مراد نہیں کہ سرے سے اس کا وضو ہوتا ہی نہیں کہ جس سے وہ حدث سے پاک ہو بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ کامل وضو کرنے والا نہیں جو ثواب کو لازم کرتا ہے۔

جب اس حدیث میں دونوں معانی کا احتمال ہے اور کسی ایک تاویل کی تعیین کے لئے کوئی دلالت موجود نہیں تو لازم ہے کہ اس کا ایسا معنی لیا جائے جو حدیث مہاجر کے موافق ہو اور متضاد نہ ہو پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بغیر بسم اللہ کے اگر وضو کیا جائے گا تو وضو کرنے والا حدث سے نکل جائے گا اور طہارت میں داخل ہو جائے گا۔

نظر طحاوی:

اگر عقل و فکر سے سوچا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ کئی اشیاء میں کلام ہی سے داخل ہوتے ہیں مثلاً بیع وشراء' اجارہ' نکاح وطلاق اور خلع وغیرہ اور ان کے ہم مثل معاملات یہ اشیاء اقوال سے لازم ہوتی ہیں اور قول ہی ان کے سلسلے میں ایجاب سمجھا جاتا ہے مثلاً بائع کہتا ہے بعتك' زوجتك' خلعتك۔ یہ سارے معاہدات کے اقوال ہیں۔

نمبر۲: بعض اشیاء جن میں اقوال سے داخلہ ہوتا ہے مثلاً نماز' حج وغیرہ ہیں نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ داخلے کا ذریعہ ہیں نماز میں تکبیر اور حج میں تلبیہ ارکان ہیں۔

اب اس تفصیل کے بعد وضو میں بسم اللہ کی طرف لوٹتے ہیں اور غور کرتے ہیں کہ آیا وہ ان مذکورہ بالا چیزوں میں سے کسی کے ساتھ کچھ بھی مشابہت رکھتا ہے؟ تو ہم نے دیکھا کہ "بسم اللہ فی الوضوء" میں کسی چیز کا ایجاب مذکور نہیں ہے جیسا کہ نکاح اور بیوع میں ہے۔

پس بسم اللہ قاعدہ مذکورہ کے تحت نہ آئی اور بسم اللہ وضو کے ارکان میں کوئی رکن بھی نہیں جیسا کہ تکبیر نماز میں اور تلبیہ حج میں رکن ہیں تو اس کا حکم ارکان والا بھی نہ ہوا تو اس سے ان لوگوں کی بات غلط ہوگئی جو یہ کہتے ہیں کہ یہ وضو کی ضروری معمول

بہا چیزوں سے ہے۔

ایک اشکال:

ذبح کے وقت بسم اللہ ضروری ہے جس نے بسم اللہ جان بوجھ کر ترک کر دی اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے گا پس وضو میں بھی بسم اللہ کا حکم ذبیحہ والا ہے۔

حل اشکال:

تسمیه عندالوضو کو تسمیه عندالذبح پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ علت مشترک نہیں اس کی تفصیل یہ ہے تسمیہ کے عمداً ترک کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے امام مالک عمد و نسیان میں متروک التسمیہ کو حرام کہتے ہیں نمبر۲: حنابلہ و شوافع ہر دو صورت میں حلال کہتے ہیں نمبر:۳ احناف عمداً میں ناجائز قرار دیتے ہیں پس جن کے ہاں وہ ذبیحہ حلال ہے تو پھر ترک تسمیہ عمداً وضو میں بھی وضو کو باطل نہ کرے گا رہے وہ لوگ جو عمد میں حلال نہیں کہتے مگر نسیان میں حلال کہتے ہیں خواہ ذبح کرنے والا مسلم ہو یا کتابی۔ اب جن کے ہاں تسمیہ ذبیحہ میں واجب ہے تو وہ تفاوت ملت کے لئے ہے پس اگر اس نے ذبیحہ پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا تو وہ ان ملت والوں سے ہے جن کا ذبیحہ حلال ہے اور اگر نہ لیا تو وہ ایسے مذہب والوں میں سے ہے جن کا ذبیحہ کھایا نہیں جاتا اور یہاں وضو میں تسمیہ تفاوت ملت کے لئے نہیں بلکہ اسباب نماز میں سے ایک سبب کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی قسم سے ہے اسباب صلاۃ میں ستر عورت' طہارت مکان' استقبال قبلہ وغیرہ ہیں ان میں سے کسی میں بھی بسم اللہ واجب نہیں اگر اس نے ستر عورت کو اختیار کر لیا مگر بسم اللہ نہ پڑھی تو اسے کوئی فرق نہ پڑے گا پس وضو میں بسم اللہ واجب نہ ہوگی کیونکہ یہ بھی اسباب صلاۃ سے ہے۔ جس آدمی نے طہارت حاصل کی مگر بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کی طہارت میں قطعاً فرق نہ ہوگا خواہ طہارت مکان ہو یا کپڑے ہو۔ طہارت وضو کا بھی یہی حکم ہے یہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ محمدؒ کا قول ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ مَرَّةً مَرَّةً وَثَلَاثًا ثَلَاثًا

نماز کے لئے ایک ایک بار اور تین تین بار وضو کرنا

خُلَاصَةُ الْمَرَامِ : وضو کے اعضاء کو دھونے کے متعلق دو قول ہیں۔

نمبر۱: تین مرتبہ دھونا مسنون ہے اس سے کم خلاف سنت ہے۔

نمبر۲: ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے ہاں تین مرتبہ مسنون دو مرتبہ مباح اور ایک مرتبہ فرض ہے۔

روایات قول اول:

۱۰۹ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ ؛ أَوْ

خَالِدُ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ (عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۱۰۹: عبدخیر حضرت علیؓ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور پھر فرمایا یہ جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

اللُّغَاتْ: طھور۔ یہاں وضو کے معنی میں ہے۔اس کا معنی طہارت و پاکیزگی بھی ہے۔

تخریج : نسائی فی الطهارة باب۷۳' مسند احمد ۱۳۵/۱' ابن ابی شیبه ۸/۱ ترمذی فی الطهارة باب ۳٤' حدیث نمبر ٤٤' مگر الفاظ یہ ہیں۔عن علی ان النبی ﷺ توضاء ثلاثا ثلاثا"

۱۱۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۱۰: ابوحیہ وادعی نے حضرت علی مرتضیٰؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔

تخریج : ترمذی ۱۷/۱

۱۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ أَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ (رَأَيْتُ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ تَوَضَّآ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَقَالَا :هٰكَذَا كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۱۱۱: شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی و عثمان ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے تین مرتبہ اعضاء دھو کر وضو کیا اور دونوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح وضو کرتے تھے۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب٤٦' بخاری فی الوضوء باب ٢٤

۱۱۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْرِيُّ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۱۱۲: ہیثم بن جمیل کہتے ہیں کہ ہمیں ابن ثوبان نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی اسناد سے اس کی مثل ذکر کیا۔

۱۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ (عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا).

۱۱۳: عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ٢٤' مسلم فی الطهارة حدیث نمبر۳

۱۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سُبَيْعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا) فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

۱۱۴: حضرت ابوامامہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے تین تین مرتبہ وضوکیا۔ان آ ثار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تین تین مرتبہ وضوکیا اور آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضوکیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۹/۱' دارقطنی فی السنن ۸۹/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے تین تین مرتبہ اعضاء وضوکودھونا ثابت ہوتا ہے فرضیت کی طرف ایک اشارہ بھی نہیں ملتا ورنہ ایک ایک مرتبہ کا تذکرہ روایات میں نہ ہوتا۔

قول ثانی سے متعلق پانچ روایات ہیں جن میں ایک مرتبہ کا تذکرہ ہے۔

۱۱۵ : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ شُرَحْبِيْلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً).

۱۱۵: حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک ایک مرتبہ وضوکرتے دیکھا۔

تخریج: ابن ماجہ فی الطھارۃ باب ۴۵' ترمذی فی الطھارۃ باب ۳۲۔

۱۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً أَوْ قَالَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً).

۱۱۶: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ابن عباس ؓ فرمانے لگے کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو نہ بتلا دوں (انہوں نے کہا کیوں نہیں تو فرمایا آپ ﷺ کا وضو) ایک ایک مرتبہ تھا یا اس طرح فرمایا آپ نے ایک ایک مرتبہ وضوکیا یعنی اعضائے وضوکودھویا۔

تخریج : ابن ماجہ فی الطھارۃ باب ۴۵' ترمذی فی الطھارۃ باب ۳۲

۱۱۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ (تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً).

۱۱۷: مجاہد کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضوکیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب ٤٧۔

١١٨ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ عَنِ ابْنِ أَبِیْ نَجِیْحٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

١١٨: ابن ابی نجیح نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

١١٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَا ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِیْ عَمْرٍو ؛ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ (رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَرَأَیْتُهٗ غَسَلَ مَرَّةً مَرَّةً) فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً ؛ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا کَانَ مِنْهُ مِنْ وُضُوْئِهٖ ثَلَاثًا ثَلَاثًا إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ لَا الْفَرْضِ ۔

١١٩: ابورافع منقول ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو تین تین مرتبہ وضو کرتے اور آپ کو ایک ایک مرتبہ اعضاء دھوتے دیکھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے ان مروی روایات سے یہ ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ ﷺ کا جو وضو تین تین مرتبہ ہے وہ فضیلت کے حصول کے لئے ہے فرض کی ادائیگی کے لئے نہیں۔

تخریج : سنن دارقطنی ٨١/١۔

حاصل روایات: ان روایات سے ایک ایک مرتبہ دھونا ثابت ہوتا ہے اگر تین سے کم کی اجازت نہ ہوتی تو ایک ایک کا تذکرہ آپ کے قول و عمل میں نہ ملتا پس اس سے ثابت ہوا کہ تین تین مرتبہ دھونا فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے ہے فرض نہیں اور ایک ایک مرتبہ فرض ہے کہ اس سے کم ثابت نہیں۔

البتہ ترمذی نسائی کی روایت: فمن زاد او نقص فقد ظلم و تعدی۔ اس کا مطلب مرۃ مرۃ والی روایات کو سامنے رکھ کر تین پر اضافہ کرنے والا ظلم و تعدی کرنے والا ہے یا شرط کے ہر ایک فعل کا جزاء کے ایک ایک فعل سے تعلق ہے من زاد کا تعلق تعدی سے اور نقص کا تعلق ظلم سے ہے کہ جس نے تین پر اضافہ کیا وہ حد سے آگے بڑھا اور جس نے کم کیا اس نے اپنے ثواب میں کمی کی۔ (واللہ اعلم) یہ ثانی تاویل روایت ابوداؤد باب ۵۲ نمبر ۱۳۵ میں موجود ہے روایت نمبر ۱۶۷ ملاحظہ ہو۔

بَابُ فَرْضِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِی الْوُضُوْءِ

سر کے مسح کی فرض مقدار

خلاصۃ المرام : سر کے مسح کی کتنی مقدار وضو میں فرض ہے اس میں دو قول ہیں۔

نمبر ۱: امام مالکؒ و دیگر ائمہ کے نزدیک تمام سر کا مسح فرض ہے۔
نمبر ۲: دوسرا قول ائمہ ثلاثہ اور جمہور محدثین و فقہاء کا ہے کہ تمام سر کا مسح تو مسنون ہے اور کمال فضیلت ہے البتہ بعض حصہ کا مسح فرض ہے۔

قول اوّل کے سلسلہ کی روایات

۱۲۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيِّ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ بِيَدِهِ فِي وُضُوْئِهِ لِلصَّلَاةِ مَاءً فَبَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِيَدِهِ إِلَى مُؤَخَّرِ الرَّأْسِ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى مُقَدَّمِهِ) .قَالَ مَالِكٌ: هٰذَا أَحْسَنُ مَا سَمِعْتُ فِي ذٰلِكَ ، وَأَعَمُّهُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ .

۱۲۰: حضرت عبداللہ بن زید مازنیؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کے لئے وضو کے دوران ہاتھ میں پانی لیا اور سر کے اگلی جانب سے ہاتھ رکھ کر پھر اپنے ہاتھوں کو سر کے پچھلی جانب لے گئے پھر دونوں ہاتھوں کو سر کی اگلی جانب کی طرف لوٹایا۔ امام مالک اس روایت کے متعلق فرماتے ہیں یہ ان تمام روایات میں اعلیٰ روایت ہے اور مسح رأس کے سلسلہ میں عام ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۳۸' مسلم فی الطهارة حديث۱۸' ابو داؤد فی الطهارة باب۵۱' ترمذی فی الطهارة باب۲۴' نسائی فی الطهارة باب۷۹' ابن ماجه فی الطهارة باب۵۱' مالك فی الطهارة حديث۱' مسند احمد ۳۹/۳۸/۴،

۱۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ ثَنَا أُبَيٌّ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ حَتّٰى بَلَغَ الْقَذَالَ مِنْ مُقَدَّمِ عُنُقِهِ).

۱۲۱: طلحہ بن مصرف اپنے والد اور مصرف اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کے اگلی جانب سے مسح شروع کیا یہاں تک کہ گدی تک پہنچے جو گردن کا بالائی حصہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۵۱' مسند احمد ۴۸۱/۳' مصنف ابن ابی شيبه ۱۶/۱،

۱۲۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ لَيْثٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ .

۱۲۲: عبدالوارث بن سعید نے لیث سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۲۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ (عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ أَرَاهُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهٖ، وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى مُقَدَّمِ رَأْسِهٖ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَأَ). فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلٰى أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ كُلِّهٖ وَاجِبٌ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلَاةِ، لَا يُجْزِءُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوا الَّذِيْ فِيْ آثَارِكُمْ هٰذِهٖ إِنَّمَا هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ كُلَّهُ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلَاةِ فَهٰكَذَا نَأْمُرُ الْمُتَوَضِّءَ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلَاةِ وَلَا نُوْجِبُ ذٰلِكَ بِكَمَالِهٖ عَلَيْهِ فَرْضًا. وَلَيْسَ فِيْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ لِأَنَّهُ فَرْضٌ فَقَدْ رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا لَا أَنَّ ذٰلِكَ فَرْضٌ لَا يُجْزِءُ أَقَلُّ مِنْهُ، وَلٰكِنْ مِنْهُ فَرْضٌ وَمِنْهُ فَضْلٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْآثَارِ الدَّالَّةِ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ فِي الْفَرْضِ فِيْ مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ عَلٰى بَعْضِهٖ مَا قَدْ۔

۱۲۳: ابوازھر بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھلایا جب وہ مسح سر تک پہنچے تو انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے سر کے اگلی جانب رکھا پھر ان کو گزارتے ہوئے گردن تک پہنچے پھر ان کو اسی مقام کی طرف پھیرتے ہوئے لوٹایا جہاں سے شروع کیا تھا۔ بعض علماء کا مسلک ہے کہ نماز کے وضو میں تمام سر کا مسح فرض ہے۔ اس میں سے کسی حصہ کا ترک جائز نہیں ہے۔ انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا اور ان سے دیگر علماء نے اختلاف کرتے ہوئے کہا مندرجہ پیش کردہ آثار میں سے صرف اس قدر بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کے وضو میں تمام سر پر مسح کیا پس ہم بھی وضو کرنے والے کو کہتے ہیں کہ وہ بھی نماز کے وضو میں اس کو اختیار کرے۔ مگر ہم تمام سر کے مسح کو فرض قرار نہیں دیتے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے عمل میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جو اس بات کو ثابت کرے کہ آپ ﷺ نے تمام سر کا مسح اس لئے کیا کہ وہ فرض ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ وضو فرمایا مگر اس لئے نہیں کہ تین تین مرتبہ وضو فرض ہے اور اس سے کم جائز نہیں بلکہ اس لئے کہ اس کا کچھ حصہ ایک بار دھونا فرض ہے۔ اس سے کم جائز نہیں بلکہ اس لئے کہ اس میں سے کچھ ایک بار دھونا فرض ہے اور تین مرتبہ دھونا باعث فضیلت ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات بھی وارد ہیں کہ جن سے اس فریق کا مؤقف ثابت ہوتا ہے جو اس طرف گئے ہیں کہ مسح سر میں بعض حصہ فرض ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱'

حاصل روایات: مذکورہ بالا روایات سے سر کی اگلی جانب سے لے کر گدی تک مسح میں استیعاب ثابت ہو رہا ہے چنانچہ امام مالکؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ پورے سر کا مسح فرض ہے جیسا کہ ظاہر روایات بتلا رہا ہے اس میں سے کسی حصہ کا ترک نہ کرنا اس کی فرضیت کو ظاہر کرتا ہے۔

دلیل کا جواب:

ان روایات میں نماز کے لئے کئے جانے والے وضو میں تمام سر کا مسح ثابت ہو رہا ہے ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ نماز کے لئے وضو کرنے والا ایسا کرے مگر ان آثار میں سے کوئی اثر بھی فرضیت کو ثابت نہیں کرتا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا مگر وہ اس بناء پر نہیں کہ وہ فرض ہے کہ اس سے کم تر جائز نہ ہو بلکہ اس میں سے کچھ فرض اور کچھ زائد ہے جو کمال فضیلت کے حصول کے لئے ہے۔ اسی وجہ سے ایک ایک مرتبہ بھی ثابت ہے جو کہ فرض ہے اس سے کم ثابت نہیں بالکل اسی طرح آپ ﷺ سے ایسے آثار ثابت ہیں جن میں سر کے مسح کی وہ مقدار جو کہ فرض ہے وہ مذکور ہے اور وہ بعض حصہ سر ہے معلوم ہوا کہ بعض فرض ہے۔

قول دوم کے سلسلہ کی روایات

۱۲۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ ـ

۱۲۴: عمرو بن وہب ثقفی نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور آپ ﷺ کے سر پر عمامہ تھا پس اپنے عمامہ کو چھوا (پیچھے کی طرف ہٹایا) اور اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح کیا۔

تخریج : مسلم فی الطهارة حدیث ۸۳' مگر اس میں الفاظ کا معمولی فرق ہے "توضا' فمسح ناصیته وعلی العمامه وعلی الخفین"

۱۲۵ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْهِ وَابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَفَعَهُ إِلَيْهِ قَالَ (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ ، فَمَسَحَ عَلٰى عِمَامَتِهٖ وَقَدْ ذَكَرَ النَّاصِيَةَ بِشَيْءٍ). فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلٰى بَعْضِ الرَّأْسِ وَهُوَ النَّاصِيَةُ ، وَظُهُوْرُ النَّاصِيَةِ دَلِيْلُ أَنَّ بَقِيَّةَ الرَّأْسِ حُكْمُهُ حُكْمُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ الْحُكْمُ قَدْ ثَبَتَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ لَكَانَ كَالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ، فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا وَقَدْ غُيِّبَتِ الرِّجْلَانِ فِيْهِمَا وَلَوْ كَانَ بَعْضُ الرِّجْلَيْنِ بَادِيًا ، لَمَا أَجْزَأَهُ أَنْ يَغْسِلَ مَا ظَهَرَ مِنْهُمَا وَيَمْسَحَ عَلٰى مَا غَابَ مِنْهُمَا فَجَعَلَ حُكْمَ مَا غَابَ مِنْهُمَا مُضَمَّنًا بِحُكْمِ مَا بَدَا مِنْهُمَا فَلَمَّا وَجَبَ غَسْلُ الظَّاهِرِ وَجَبَ غَسْلُ الْبَاطِنِ فَكَذٰلِكَ الرَّأْسُ لِمَا وَجَبَ مَسْحُ مَا ظَهَرَ مِنْهُ ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ مَسْحُ مَا بَطَنَ مِنْهُ لِيَكُوْنَ حُكْمُ كُلِّهٖ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ إِذَا غُيِّبَتْ

بَعْضُهَا فِي الْخُفَّيْنِ حُكْمًا وَاحِدًا .فَلَمَّا اكْتَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْأَثَرِ يَمْسَحُ النَّاصِيَةَ عَلَى مَسْحِ مَا بَقِيَ مِنَ الرَّأْسِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْفَرْضَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ هُوَ مِقْدَارُ النَّاصِيَةِ وَأَنَّ مَا فَعَلَهُ فِيمَا جَاوَزَ بِهِ النَّاصِيَةَ فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ كَانَ دَلِيلًا عَلَى الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ حَتّٰى تَسْتَوِيَ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ ، فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طُرُقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْوُضُوْءَ يَجِبُ فِي أَعْضَاءٍ .فَمِنْهَا مَا حُكْمُهُ أَنْ يُغْسَلَ ، وَمِنْهَا مَا حُكْمُهُ أَنْ يُمْسَحَ .فَأَمَّا مَا حُكْمُهُ أَنْ يُغْسَلَ فَالْوَجْهُ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ فِي قَوْلِ مَنْ يُوْجِبُ غَسْلَهُمَا .فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ مَا وَجَبَ غَسْلُهُ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهِ كُلِّهِ وَلَا يُجْزِءُ غَسْلُ بَعْضِهِ دُوْنَ بَعْضٍ وَكُلَّمَا كَانَ مَا وَجَبَ مَسْحُهُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ الرَّأْسُ .فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهُ أَنْ يُمْسَحَ كُلُّهُ كَمَا تُغْسَلُ تِلْكَ الْأَعْضَاءُ كُلُّهَا ، وَقَالَ آخَرُوْنَ يُمْسَحُ بَعْضُهُ دُوْنَ بَعْضِهِ.فَنَظَرْنَا فِي حُكْمِ الْمَسْحِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَرَأَيْنَا حُكْمَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ .فَقَالَ قَوْمٌ يُمْسَحُ ظَاهِرُهُمَا دُوْنَ بَاطِنِهِمَا ، وَقَالَ آخَرُوْنَ يُمْسَحُ ظَاهِرُهُمَا دُوْنَ بَاطِنِهِمَا .فَكُلٌّ قَدْ اتَّفَقَ أَنَّ فَرْضَ الْمَسْحِ فِي ذٰلِكَ هُوَ عَلٰى بَعْضِهِمَا دُوْنَ مَسْحِ كُلِّهِمَا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ مَسْحِ الرَّأْسِ ، هُوَ عَلٰى بَعْضِهِ دُوْنَ بَعْضٍ ، قِيَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ؛ وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ .

۱۲۵: عمرو بن مصعب نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو آپ نے نماز کے لئے وضو کیا پس آپ نے اپنے عمامہ پر مسح فرمایا اور انہوں نے کچھ ناصیہ کا بھی ذکر کیا ہے۔اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک کے بعض حصہ پر مسح فرمایا اور وہ پیشانی والا حصہ ہے اور پیشانی کا ظاہر ہونا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ سر کے بقیہ حصے کا حکم وہ پیشانی کے ظاہر حصہ جیسا ہے کیونکہ اگر عمامہ پر مسح سے حکم ثابت ہو جاتا تو پھر اس کا حکم موزوں کے مسح جیسا ہوتا اور وہاں تو موزوں میں پاؤں چھپے ہوتے ہیں اگر بالفرض دونوں پاؤں کا بعض حصہ ظاہر ہو تو اس کے لئے جائز نہیں کہ ان کے ظاہر حصہ کو وہ دھوئے اور اس میں سے جو غائب ہو اس پر مسح کرے تو اس میں سے جو حصہ غائب ہوتا ہے تو اس کے حکم کو ان دونوں پاؤں سے ظاہر ہو جانے والے حصہ سے ملا دیا۔پس جب کہ اس کے ظاہر کا دھونا لازم ہوا تو باطن کا دھونا بھی لازم ہوا۔پس اسی طرح سر کے سلسلہ میں جب ظاہر ہونے والے حصہ کے مسح کو لازم قرار دیا تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ حصہ جو اس میں سے چھپا ہے اس پر مسح جائز نہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ پوشیدہ حصہ کا مسح جب جائز نہیں تو

چھپے ہوئے حصہ کا مسح بھی جائز نہیں تا کہ تمام کا حکم یکساں ہو جیسا کہ دونوں پاؤں کا کچھ حصہ موزوں میں چھپا دیا جائے تو ایک حکم رکھتا ہے۔ پس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں فقط پیشانی کے مسح پر بقیہ سر پر مسح کی بجائے اکتفاء کیا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ سر کے مسح میں فرض مسح کی مقدار پیشانی کی مقدار ہے اور دیگر آثار میں آپ نے اس سے تجاوز کر کے بقیہ سمیت تمام کا مسح کیا ہے وہ فضیلت کی دلیل ہے نہ کہ وجوب کی تا کہ اس باب میں آنے والے آثار و روایات کا حکم یکساں ہو جائے اور ان میں اضافہ نہ رہے۔ پھر غور و فکر کے انداز سے ہم نے دیکھا کہ وضو چند اعضاء میں لازم ہے ان میں بعض اعضاء وہ ہیں جن کا حکم یہ ہے کہ ان کو دھویا جائے اور بعض وہ ہیں جن کا حکم مسح کا ہے۔ جن اعضاء کو دھونے کا حکم دیا وہ چہرہ' بدن اور دونوں پاؤں ہیں اور یہ ان حضرات کے قول کے مطابق ہے جو ان کے دھونے کو فرض مانتے ہیں مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جن کو دھونا ضروری ہے تو ان میں تمام عضو کا دھونا ضروری ہے اور یہ قطعاً جائز نہیں کہ کچھ کو دھو لیا اور کچھ کو چھوڑ دیا اور ان میں سے جن کا مسح واجب ہے وہ سر ہے۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ اس کا حکم یہ ہے کہ تمام سر پر مسح کیا جائے جیسا کہ اعضاء مغسولہ میں تمام کو دھویا جاتا ہے اور دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ بعض کا مسح کیا جائے گا اور بعض کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اب ہم نے ان چیزوں پر غور کیا جن میں مسح کا حکم ہے کہ ان کی کیفیت کیا ہے چنانچہ ہم نے مسح موزوں پر مسح کو دیکھا اس میں یہ اختلاف ہے کہ ایک جماعت کہتی ہے کہ ان کے ظاہر اور باطن دونوں پر مسح کیا جائے گا اور دوسری جماعت کہتی ہے کہ ان کے ظاہر پر تو مسح کیا جائے مگر ان کے نچلے حصہ کو چھوڑ دیا جائے گا پھر ان میں سے ہر ایک کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مقدار مسح جو کہ فرض ہے وہ اس کا بعض حصہ ہے دونوں موزوں کے تمام پر مسح لازم نہیں۔ پس نظر و فکر اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ سر کے مسح کا بھی یہی حکم ہو اور وہ بعض حصہ ہے تمام نہیں۔ یہی قیاس و نظر چاہتا ہے جیسا کہ ہم نے وضاحت کر دی اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد بن حسن رحمہم اللہ کا مذہب ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد والوں (صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ) سے بھی ایسی روایات وارد ہیں جو اس کے موافق ہیں۔

تخریج : مسلم فی الطهارة روایت ۸۳'

حاصل روایات: ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کے کچھ حصہ پر مسح کیا اور وہ ناصیہ ہے اور ناصیہ کا ظاہر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ بقیہ سر کا وہی حکم ہے جو سر کے ظاہر حصہ (ناصیہ) کا ہے۔

مسح علی العمامہ سے صورتِ استدلال:

مسح علی العمامہ کا حکم اگر ثابت ہوتا تو وہ مسح علی الخفین کی طرح ہوتا مگر وہ اس طرح تو نہیں کیونکہ مسح خفین میں دونوں پاؤں بالکل غائب ہیں اور یہاں پگڑی سے ناصیہ کی مقدار حصہ کھلا ہوا ہے اگر مسح خفین میں کچھ حصہ پاؤں کا ظاہر ہوتا تو یہ قطعاً درست نہ تھا کہ پاؤں کے ظاہر حصہ کو دھو لیا جائے اور خفین میں غائب پر مسح کیا جائے اور دونوں میں غائب کے حکم کو ظاہر کے حکم سے ملا ہوا بنا دیا جاتا جب ظاہر کا دھونا واجب ہوا تو اندر کا دھونا بھی واجب ہوا پس مسح راس میں اسی طرح جب ظاہر ہونے والے حصہ پر

مسح واجب ہے تو یہ ثابت ہوا کہ اندر والے حصہ پر مسح جائز نہیں تا کہ حکم ایک جیسا رہے جیسا کہ مسح خفین میں پاؤں کا حکم تھا کہ جب اس کا بعض حصہ خفین میں غائب کر دیا گیا تو حکم کی یکسانیت کے لئے مسح کا حکم دیا گیا پس مسح علی العمامہ والے حصہ سے استدلال تو درست نہ ہوا کہ تمام سر کو دھو دیا جائے جیسا پورے پاؤں کو دھویا جاتا ہے اور آپ ﷺ نے پورے سر کو کبھی نہیں دھویا۔

مسح ناصیہ والے حصہ سے استدلال:

کیا جائے تو کوئی اشکال نہیں ہوتا بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں ناصیہ پر مسح فرض ہے اور زائد کمال فضیلت ہے کیونکہ اس ارشاد میں جب ناصیہ پر اکتفاء ہے تو مقدار فرض یہی ہے اس سے زائد مقدار جو آثار میں وارد ہے فضل کی دلیل ہے وجوب کی نہیں اس سے روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر غور کریں تو اعضاء وضو دو طرح کے ہیں نمبر۱ مغسولہ نمبر۲ ممسوحہ اعضاء مغسولہ یہ ہیں چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں۔ اعضاء ممسوحہ سر ہے۔

اعضاء مغسولہ کے متعلق اتفاق ہے کہ جب دھونا لازم ہو تو تمام کو دھویا جائے یہ نہیں کہ بعض کو دھولیا اور بعض پر مسح کر لیا۔

اور اعضاء ممسوحہ میں سر ہے تو اس کے متعلق امام مالکؒ نے پورے سر کا مسح لازم کیا جیسا کہ پورے عضو کو دھویا جاتا ہے اور بقیہ ائمہ نے بعض حصہ کا مسح کرنے کا حکم دیا۔

اب مسح پر غور کیا کہ اس کی کیفیت کیا ہے؟ تو مسح علی الخفین پر ہماری نگاہ پڑی مگر وہ مختلف فیہ ہے بعض نے ظاہر پر مسح کا حکم دیا اور باطن پر بھی اور دوسروں نے کہا ان کے ظاہر پر مسح کرے باطن پر نہیں مگر سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بعض پر مسح فرض ہے تمام پر نہیں پس غور و فکر کے بعد ہم کہتے ہیں کہ مسح راس کا حکم بھی اسی طرح ہے کہ وہ بعض پر ہے بعض کو چھوڑ کر۔ قیاس و نظر کا یہی تقاضا ہے جیسا ہم کہہ آئے امام ابوحنیفہؒ و ابی یوسفؒ و محمد بن الحسنؒ کا یہی قول ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ بات مروی ہے اثر ملاحظہ ہو۔

۱۳۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِیْهِ أَنَّهٗ كَانَ یَمْسَحُ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهٖ إِذَا تَوَضَّأَ .

۱۳۶: حضرت سالم اپنے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے سر کے اگلے حصہ یعنی ناصیہ پر مسح کرتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ۔ ۱۶/۱

بَابُ حُكْمِ الْأُذُنَيْنِ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلَاةِ

وضو میں کانوں کا حکم

امام طحاوی نے اس باب میں کیفیت مسح علی الاذنین کو بیان کیا ہے اس میں معروف دو قول ہیں نمبرا عامر شعبی ابن سیرین اور نخعیؒ وغیرہ کا ہے کہ اگلا حصہ چہرے کے ساتھ دھلنے کے حکم میں ہے اور پچھلا حصہ سر کے ساتھ مسح کے حکم میں ہے۔

نمبر۲ دوسرا قول ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا ہے کہ کان سر کے ساتھ مسح کے حکم میں ہیں۔

قول اول کی دلیل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے:

۱۲۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ أَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ؟ قُلْتُ بَلٰى فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ. فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ذَكَرَ فِيْهِ أَنَّهُ أَخَذَ حَفْنَةً هِيَ مِلْءُ الْكَفَّيْنِ مِنْ مَاءٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا فَصَكَّ أَيْ ضَرَبَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ الثَّانِيَةَ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ، ثُمَّ أَلْقَمَ إِبْهَامَيْهِ أَيْ جَعَلَ إِبْهَامَيْهِ فِي الْأُذُنَيْنِ كَاللُّقْمَةِ فِي الْفَمِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَصَبَّهَا عَلٰى نَاصِيَتِهٖ ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَسْتَنُّ أَيْ تَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا وَالْيُسْرٰى مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُوْرَ أُذُنَيْهِ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ ، فَقَالُوْا : مَا أَقْبَلَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْوَجْهِ يُغْسَلُ مَعَ الْوَجْهِ ، وَمَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ يُمْسَحُ مُقَدَّمُهُمَا وَمُؤَخَّرُهُمَا مَعَ الرَّأْسِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ۔

۱۲۷: حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب تشریف لائے اور وہ پیشاب سے فارغ ہوئے تھے انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں پانی تھا اور فرمانے لگے اے ابن عباس! کیا میں تمہارے سامنے اسی طرح وضو نہ کروں جس طرح میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے پایا میں نے کہا کیوں نہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں پھر انہوں نے طویل روایت نقل کی جس میں تذکرہ ہے کہ انہوں نے پانی سے اپنے دو چلو بھرے پھر ان کو اپنے چہرے پر مارا پھر دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ بھی اسی طرح کیا پھر انہوں نے اپنے دونوں

انگوٹھے اس طرح کئے جیسے منہ میں لقمہ ڈالتے وقت کرتے ہیں اور ان کو اپنے دونوں کانوں کے اگلے حصہ میں ڈالا پھر اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے کر اپنی پیشانی پر ڈالا پھر اسے چہرے پر بہنے کے لئے چھوڑ دیا پھر اپنا دایاں ہاتھ تین مرتبہ کہنی سمیت دھویا اور بایاں بھی اسی طرح دھویا پھر اپنے سر پر مسح کیا اور اپنے کانوں کی پچھلی جانب مسح کیا۔ بعض علماء کا اس روایت پر عمل ہے وہ کہتے ہیں کہ کانوں کا جو حصہ سامنے کی جانب ہے اس کا حکم تو چہرے والا ہے اسے چہرے کے ساتھ دھویا جائے گا اور جو اس میں سے پچھلا حصہ ہے اس کا حکم سر والا ہے اس کا سر کے ساتھ مسح کریں گے۔ علماء کی دوسری جماعت نے اس سلسلہ میں ان سے اختلاف کیا ہے اور انہوں نے کہا دونوں کان سر سے ہیں ان کے اگلے اور پچھلے حصہ پر سر کے ساتھ ہی مسح کیا جائے گا۔ انہوں نے ان روایات سے دلیل لی ہے۔

اللُّغَاتُ: اراق الماء۔ پیشاب کرنا۔ حفنۃ دونوں چلو جمع کرنا۔ صك۔ چہرے پر مارنا۔ القم ابھامیہ۔ دونوں انگوٹھوں کو لقمہ لینے کی طرح بنانا۔ صب۔ بہنا۔ بہانا۔ تستن۔ ٹپک کر بہنا۔ ظھور اذن۔ کان کا پچھلا حصہ۔

تخریج: ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۵۱ مسند احمد ۸۳/۱

حاصل روایات: کانوں کا اگلا حصہ چہرہ کے ساتھ دھویا اور صاف کیا اور پچھلا حصہ سر کے مسح کے ساتھ مسح کیا اس سے ثابت ہوا کہ سامنے کا حکم چہرے والا اور مؤخر کا حکم سر والا ہے۔

جواب دلیل:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف خود ان کا فتویٰ آئندہ سطور میں مذکور ہے جو کہ ان کی روایت کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے فتدبر۔

قول ثانی کے دلائل

کانوں کا مسح کیا جائے گا۔

۱۲۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ (عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ، وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ).

۱۲۸: شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور اپنے سر پر اور دونوں کانوں کے اگلے اور پچھلے حصہ پر مسح کیا اور فرمایا اسی طرح میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۵۱ روایت ۱۰۸، ۱۰۹

۱۲۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ

أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ).

۱۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنے سر اور دونوں کانوں پر مسح کیا۔

۱۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَرَّةً وَاحِدَةً .

۱۳۰: عبدالعزیز نے بیان کیا انہوں نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی البتہ اس میں فرمایا مرة واحدة۔ کہ مسح ایک مرتبہ کیا۔

۱۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ، ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ يْكَرِبَ يَقُوْلُ (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتّٰى بَلَغَ الْقَفَا ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِيْ مِنْهُ بَدَأَ وَمَسَحَ بِإِذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً).

۱۳۱: حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا جب آپ مسح راس تک پہنچے تو آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو سر کے اگلی جانب رکھا پھران کو گزارتے ہوئے گردن تک لائے پھران کو لوٹاتے ہوئے اسی جگہ لے گئے جہاں سے شروع کیا تھا اور اپنے کانوں کے ظاہر و باطن کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱ روایت نمبر ۱۲۱

۱۳۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ (رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ دَاخِلَهُمَا وَخَارِجَهُمَا).

۱۳۲: عباد بن تمیم انصاری اپنے والد تمیم انصاریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنے سر اور کانوں کے اندر باہر کا مسح کیا۔

تخریج : تاریخ البخاری' احمد' ابن ابی شیبه و الطبرانی۔

۱۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا حَبِيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ حَبِيْبُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ جَدِّ

حَبِيْبٍ هٰذَا ، قَالَ : (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِوَضُوْءٍ فَدَلَكَ أُذُنَيْهِ حِيْنَ مَسَحَهُمَا).

۱۳۳: حبیب کے دادا عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا آپ نے کانوں کا مسح کرتے ہوئے دونوں کانوں کو ملا۔

۱۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ (أَنَّ رَجُلًا أَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ الطُّهُوْرُ؟ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ أُذُنَيْهِ فَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّابَتَيْنِ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ).

۱۳۴: عمرو بن شعیب اپنے دادا یعنی عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا وضو کس طرح کریں گے؟ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا پس آپ نے اپنے دونوں کانوں میں اپنی دونوں سبابہ انگلیاں داخل فرمائیں اور انگوٹھوں سے کان کے باہر کی جانب اور شہادت والی انگلیوں سے اندرونی حصہ کا مسح کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب۵۲ روایت ۱۳۵' نسائی فی الطھارۃ باب۸٤' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب٤۸'

۱۳۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ مَعَ الرَّأْسِ، وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ).

۱۳۵: ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور سر کے ساتھ دونوں کانوں کا بھی مسح کیا اور فرمایا: الاذنان من الراس کہ کان سر کا حکم رکھتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب۵۱' حدیث نمبر۱۲٤' ترمذی فی الطھارۃ باب۲۹ حدیث نمبر۳۷' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب۵۳ حدیث نمبر٤٤٤'سنن دارقطنی ۱/۱۰۳' سنن کبرٰی بیہقی ۱/٦٦۔

۱۳٦: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ ابْنَةِ مُعَوِّذِ ابْنِ عَفْرَاءَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ رَأْسَهٗ عَلٰى مَجَارِي الشَّعْرِ وَمَسَحَ صُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا).

۱۳٦: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاں وضو کیا اور اپنے سر پر بالوں کے مقامات پر مسح کیا اور دونوں کنپٹیوں پر اور کانوں کے اندر و باہر کی جانب مسح کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب۵۱ روایت ۱۲۸' ترمذی فی الطھارۃ باب۲٦ روایت نمبر۳٤' ابن ماجہ فی الطھارۃ

باب ٥١ روایت ٤٣٨'

۱۳۷ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۳۷: سعید کہتے ہیں کہ ابن عجلان نے مجھے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۳۸ :حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ :ثَنَا عَمِّيْ أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۳۸: بکر بن مضر کہتے ہیں کہ مجھے ابن عجلان نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۱۳۹ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۳۹: ہمام کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن عجلان نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۴۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :أَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ : (أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ فَمَسَحَ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا).

۱۴۰: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء کہتی ہیں کہ ہمارے ہاں جناب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے وضو کیا پس اپنے کانوں کے ظاہر و باطن پر مسح کیا۔

تخریج : مسند احمد ۳۵۹/۱ ترمذی ۱۵/۱ ابن ماجہ ۳۵/۱

۱۴۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ حُكْمَ الْأُذُنَيْنِ مَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا وَمَا أَدْبَرَ مِنَ الرَّأْسِ ، وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ بِذٰلِكَ ، مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمَا خَالَفَهُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ الْمُحْرِمَةَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تُغَطِّيَ وَجْهَهَا وَلَهَا أَنْ تُغَطِّيَ رَأْسَهَا وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ لَهَا أَنْ تُغَطِّيَ أُذُنَيْهَا ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ، وَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهُمَا حُكْمُ الرَّأْسِ فِي الْمَسْحِ لَا حُكْمُ الْوَجْهِ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ مَا أَدْبَرَ مِنْهُمَا يُمْسَحُ مَعَ الرَّأْسِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْأَعْضَاءَ الَّتِيْ قَدِ اتَّفَقُوْا عَلٰى فَرْضِيَّتِهَا فِي الْوُضُوْءِ هِيَ ؛ الْوَجْهُ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ .فَكَانَ الْوَجْهُ يُغْسَلُ كُلُّهُ، وَكَذٰلِكَ الْيَدَانِ ، وَكَذٰلِكَ الرِّجْلَانِ ، وَلَمْ يَكُنْ حُكْمُ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَعْضَاءِ خِلَافَ حُكْمِ بَقِيَّتِهِ .بَلْ

جُعِلَ حُكْمُ كُلِّ عُضْوٍ مِنهَا حُكْمًا وَاحِدًا ، فَجُعِلَ مَغْسُولًا كُلُّهُ ، أَوْ مَمْسُوحًا كُلُّهُ .وَاتَّفَقُوا أَنَّ مَا أَدْبَرَ مِنَ الْأُذُنَيْنِ فَحُكْمُهُ الْمَسْحُ ، فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُمَا كَذٰلِكَ ، وَأَنْ يَكُونَ حُكْمُ الْأُذُنَيْنِ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا كَمَا كَانَ حُكْمُ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ الَّتِي ذَكَرْنَا .فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِي هٰذَا الْبَابِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۴۱: حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان آثار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کانوں کے اگلے اور پچھلے حصہ کا حکم وہی ہے جو سر کا ہے اور اس سلسلہ میں اس قدر کثیر آثار سے وارد ہے جو اس کے مخالف قول والوں کو حاصل نہیں ہیں یہ تو روایات کے اعتبار سے اس باب کا حکم ہے۔اب نظر وفکر کا لحاظ ملاحظہ ہو ہم دیکھتے ہیں کہ علماء اس بارے میں متفق ہیں کہ احرام باندھنے والی عورت کو چہرہ ڈھانپنا درست نہیں ہے اس کو سر کے ڈھانپنے کا حکم ہے اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ وہ کانوں کے ظاہر و باطن دونوں کو ڈھانپے۔پس اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ مسح کے سلسلہ میں ان کا وہی حکم ہے جو سر کا ہے ان کا چہرے والا حکم نہیں ہے۔دوسری دلیل ملاحظہ ہو ہم نے غور کیا کہ علماء کا اس سلسلہ میں قطعاً اختلاف نہیں ہے کہ سر کے ساتھ کانوں کے پچھلی جانب کا بھی مسح کیا جائے گا۔علماء کا اختلاف سامنے والے حصہ میں ہے جیسا ہم نے بیان کر دیا۔جب اس مسئلے کو گہری نگاہ سے جانچا تو ہم نے ان اعضاء کو دیکھا جن کی وضو میں فرضیت پر سب کا اتفاق ہے۔وہ چہرہ' ہاتھ' پاؤں اور سر ہے۔چہرہ تو مکمل دھویا جاتا ہے اور ہاتھوں اور پاؤں کا حال اس سے مختلف نہیں۔ان اعضاء کے کسی حصہ کا حکم دوسرے حصہ سے الگ نہیں ہے بلکہ تمام عضو کا ایک ہی حکم ہے کہ یا تو تمام کو دھویا جاتا ہے یا پھر مکمل عضو پر مسح کیا جاتا ہے اور اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ کانوں کے پچھلے حصہ کا حکم ان پر مسح کرنا ہے۔ فلہٰذا قیاس اس بات کو چاہتا ہے کہ کانوں کے اگلی جانب والے حصہ کا حکم بھی یہی ہوتا کہ پورے کان کا حکم ایک ہی ہو جیسا کہ بقیہ تمام اعضاء کا حکم ہے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے۔اس باب میں بطریق نظر یہی حکم ہے اور یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک عظیم جماعت کا بھی یہی قول ہے۔

حاصل روایات: یہ چودہ روایات آٹھ صحابہ کرام سے مروی ہیں ان تمام روایات میں آپ کا واضح فعل موجود ہے کہ آپ نے کانوں کے اگلے اور پچھلے حصہ کا مسح کیا امام طحاوی فرماتے ہیں کہ کانوں کے ظاہر و باطن پر مسح کی روایات اس قدر کثرت سے ہیں کہ دوسری روایات اس کے مقابل میں بہت قلیل ہیں پس انہی روایات پر عمل کیا جائے گا۔

نظر طحاوی یا دلیل دوم

وہ عورت جو احرام باندھے اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ چہرے کو نہ ڈھانپے البتہ اس کے لئے سر کو ڈھانپنا لازم ہے اور تمام

علماء اس بات پر متفق ہیں کہ عورت حالت احرام میں اپنے کانوں کے ظاہر و باطن کو ڈھانپے پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دونوں کانوں کا حکم مسح میں بھی سر ہی کا ہے جیسا کہ ڈھانپنے میں سر کا ہے چہرے کا حکم نہیں کہ اندرون کو دھولیا جائے۔

دلیل ثالث:

ایک اور طرز سے غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس میں تو سب کا اتفاق ہے کہ کانوں کے ظاہر کا حکم سر کے ساتھ مسح ہی کا ہے اگلی جانب میں اختلاف کرنے والوں نے اختلاف کیا ہے تو غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وضو میں جن اعضاء کی فرضیت پر اتفاق ہے وہ چہرہ دونوں ہاتھ' دونوں پاؤں اور سر ہے۔ چہرہ تو تمام دھویا جاتا ہے اور ہاتھ بھی اسی طرح ہیں اور پاؤں بھی دھونے میں ان کے ساتھ ہی ہیں ان اعضاء میں سے کوئی عضو ایسا نہیں کہ اس کے بقیہ کا حکم اس کے دوسرے حصہ کے خلاف ہو بلکہ سارے عضو کا ایک ہی حکم ہے یا تو پورا مغسول ہے یا ممسوح ہے اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ کانوں کے پچھلے حصہ کا مسح ہی ہے پس نظر و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ کانوں کے اندرونی حصہ کا حکم بھی وہی ہونا چاہئے تا کہ کانوں کا حکم ایک رہے جیسا کہ بقیہ اعضاء میں ایک ہے یہ بات ہم نے اس سلسلہ میں بطور نظر کہی اور یہی ائمہ احناف امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

دلیل رابع:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظیم الشان جماعت کا یہ قول ہے۔

۱۴۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا مَعَ رَأْسِهِ وَقَالَ : إِنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَأْمُرُ بِالْأُذُنَيْنِ

۱۴۲ حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور دونوں کانوں کے ظاہر و باطن کا سر کے ساتھ مسح کیا اور حمید کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کانوں کے متعلق یہ حکم دیتے تھے۔

تخریج : دارقطنی ۱۱۲/۱

۱۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۴۳: حمید نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیہقی ۱۰٦/۱

۱۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا . فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ؛ وَرَوٰى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِي مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، ثُمَّ عَمِلَ هُوَ بِذٰلِكَ وَتَرَكَ مَا حَدَّثَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى أَنْ نُسْخَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ ، قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ .

۱۴۴: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے دونوں کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا۔

ایک اشارہ:

یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت شروع باب میں قول اول کی دلیل کے طور پر گزری کہ انہوں نے حضرت علیؓ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کانوں کے اندرونی حصہ کا دھونا اور بیرونی حصہ کا مسح نقل کیا ہم دوسرے قول کی تائید میں چودہ روایات نقل کر آئے جن میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر آئے کہ آپ نے کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کیا اور یہ روایت آپ کے سامنے ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے عمل کو بتلا رہی ہے جب راوی کا اپنا عمل روایت کے خلاف ہو تو وہ صاف نسخ کی دلیل ہوا کرتا ہے۔ فتدبر۔

۱۴۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ (الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فَامْسَحُوْهُمَا).

۱۴۵: نافع حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے (الاذنان من الراس) کان سر کے حکم میں ہیں پس تم ان دونوں کا مسح کیا کرو۔

تخریج : سنن دارقطنی ۹۷/۱، ۹۸، ابن ابی شیبہ ۱۷/۱

۱۴۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ (الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ).

۱۴۶: غسلان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ کان سر سے ہیں یعنی اس کے حکم میں ہیں۔

تخریج : دارقطنی ۹۷/۱، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۷/۱

۱۴۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ، يَتَتَبَّعُ بِذٰلِكَ الْغُضُوْنَ .

۱۴۷: نافع کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دونوں کانوں کے ظاہر و باطن کا مسح کرتے اور اس میں کان کی سلوٹ کو خوب ٹٹولتے۔

اللغات: تتبع: ٹٹولنا۔ لغضون: کان کی سلوٹ۔
نوٹ: کانوں کے مسح کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہؒ مسنون کا قول کرتے ہیں اور امام احمد وجوب کا اور اسی طرح امام احمدؒ ماء جدید سے مسح اذن کو مسنون کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ ہر دو طرح سے جواز کے قائل ہیں۔

بَابُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلَاةِ

وضو میں پاؤں دھونے کا حکم

خلاصۃ الزام: جب پاؤں پر موزے نہ ہوں تو پاؤں کے دھونے کا حکم ہے یا مسح کا؟
فریق اول: بعض نے مسح اور دھونے میں اختیار اور بعض نے مسح کا وجوب نقل کیا ہے (یہ اہل ظواہر و تشیع کا مذہب ہے)
فریق دوم: پاؤں کو دھونا ضروری ہے ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے۔

روایات بسلسلہ دلائل فریق اوّل:

۱۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ :(رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِلنَّاسِ فِي الرَّحْبَةِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ وَشَرِبَ فَضْلَهُ قَائِمًا ثُمَّ قَالَ :إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ هٰذَا يُكْرَهُ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ -عِنْدَنَا -دَلِيْلٌ أَنَّ فَرْضَ الرِّجْلَيْنِ هُوَ الْمَسْحُ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّهُ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْمَسْحُ هُوَ غَسْلٌ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَسْحُهُ بِرِجْلِهٖ أَيْضًا كَذٰلِكَ .

۱۴۸: نزال سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز ظہر ادا کی پھر لوگوں کی ملاقات کے لئے وسیع جگہ میں بیٹھ گئے پھر ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر ملا اور سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا اور جو بچ رہا اسے کھڑے ہو کر پیا پھر فرمایا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ مکروہ و ناپسندیدہ ہے بلاشبہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا وہ اسی طرح کرتے جیسا میں نے کیا اور یہ اس کا وضو ہے جس کا وضو نہ ٹوٹا ہو۔ (کہ اعضاء کو تر و تازہ کر لے) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں اس روایت میں پاؤں پر مسح کے فرض ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں صرف اس قدر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کا مسح فرمایا اور یہ مسح درحقیقت ملنے کے بغیر دھونا ہے پس اس بات کا احتمال ہے کہ پاؤں کے مسح کا معنی بھی ملنے کے بغیر دھونا ہو جیسا کہ ان روایات میں ہے۔

قول طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس روایت میں ہمارے نزدیک کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کو پاؤں کے مسح کی فرضیت کے لئے پیش کر سکیں کیونکہ روایت میں تو چہرے پر ملنے کا تذکرہ ہے اور وہ چہرہ دھونے کو کہتے ہیں اسی طرح پاؤں پر ملنے کا مطلب بھی اسی طرح ہے۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۱٦' ابو داؤد فی الاشربه باب۱۳' روایت نمبر ۳۷۱۸ نسائی فی الطھارۃ باب۱۰۲ ۸۷/۱۔

۱۴۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :(دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ اَرَاقَ الْمَاءَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَقَالَ : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّأُ لَكَ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ؟ قُلْتُ : بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ ، فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا .قَالَ :ثُمَّ اَخَذَ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَصَكَّ بِهَا عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى وَالْيُسْرٰى كَذٰلِكَ).

۱۴۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے پاس علیؓ تشریف لائے اور وہ پیشاب سے فارغ ہو کر آئے تھے چنانچہ انہوں نے پانی منگوایا ہم ان کے پاس ایک برتن میں پانی لے گئے پھر فرمانے لگے اے ابن عباس کیا میں تمہیں اس طرح وضو کر کے نہ دکھاؤں جیسا میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے میں نے کہا ضرور بتلائیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسی طرح کیفیت وضو والی طویل روایت نقل کی جس کے آخر میں ہے کہ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں میں پانی لیا اور اس کو اپنے دائیں اور بائیں قدم پر مارا (یعنی پاؤں کو نوبت بنوبت دھویا)۔

اللغات: صك۔ پانی کا منہ پر زور سے مارنا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب۵۱' روایت نمبر۱۱۷'

۱۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ مِلْءَ كَفِّهِ مَاءً فَرَشَّ بِهِ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ مُتَنَعِّلٌ .

۱۵۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ نے پانی کا چلو بھر کر اپنے دونوں قدموں پر چھڑک لیا اس وقت آپ نعل مبارک پہنے ہوئے تھے۔

۱۵۱ : حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ :اَنَا شَرِيْكٌ عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ (عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ وَقَالَ :لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمِ أَحَقَّ مِنْ ظَاهِرِهٖ).

۱۵۱: عبد خیر حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وضو کیا پھر قدم کے ظاہر حصہ پر مسح کیا اور کہنے لگے اگر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو پاؤں کا اندرونی حصہ اس کے ظاہر سے مسح کا زیادہ حقدار تھا۔

تخریج : سنن دارقطنی ۱۹۹/۱

۱۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِیُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ فُدَیْكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ ذِئْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ (ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهٗ كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ وَنَعْلَاهُ فِیْ قَدَمَيْهِ ، مَسَحَ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهِ بِيَدَيْهِ ، وَيَقُوْلُ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا).

۱۵۲: نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب وضو کرتے اس حالت میں کہ وہ اپنے پاؤں پر جوتے پہنے ہوتے تو وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے پاؤں کی پشت پر مسح کرتے اور کہتے جناب رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے۔

تخریج : مسند بزاز

۱۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ حَتّٰى قَالَ (إِنَّهٗ لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَيَغْسِلُ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهٖ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ).

۱۵۳: یحییٰ بن خلاد اپنے چچا رفاعہ بن رافعؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رفاعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے رفاعہ نے مکمل روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آخر میں فرمایا کہ کسی کی نماز اس وقت تک درست نہ ہوگی جب تک کہ اسی طرح مکمل وضو نہ کرے جیسا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے پس اپنے چہرے اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے اور اپنے سر اور پاؤں کا ٹخنوں سمیت مسح کرے۔

تخریج : ابو داؤد و فی الصلاۃ باب ۱٤٤ حدیث نمبر۸۵۸' نسائی فی سنن کبری کتاب التطبیق باب۷۷' ابن ماجه فی الطهارة و سننها باب۵۷ حدیث نمبر ٤٦٠

۱۵۴ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِی الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ (أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ) ، وَأَنَّ عُرْوَةَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا :هٰكَذَا حُكْمُ الرِّجْلَيْنِ يُمْسَحَانِ ، كَمَا يُمْسَحُ

الرَّأْسَ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يُغْسَلَانِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ بِمَا۔

۱۵۴: عباد بن تمیم اپنے چچا (عبداللہ بن زید انصاریؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور دونوں پاؤں پر مسح کیا ابوالاسود کہتے ہیں کہ عروہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ علماء کی ایک جماعت یہی کہتی ہے کہ پاؤں کا حکم مسح کرنا ہے جیسا کہ سر پر مسح کیا جاتا ہے۔ علماء کی دوسری جماعت کا کہنا یہ ہے کہ پاؤں کو دھوئیں گے ان کی دلیل یہ مرویات ہیں۔

تخریج : ابن خزیمہ ۱۰۱/۱

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پاؤں پر بھی اسی طرح مسح کیا جائے گا جیسا سر پر کیا جاتا ہے یہ ان علماء کی روایات ہیں جو پاؤں کے لئے مسح کو اصل قرار دیتے ہیں امامیہ کے لئے استدلال کی کوئی راہ نہیں کیونکہ ان کے ہاں تو ترتیب الٹ ہے۔

قول ثانی:

جو پاؤں میں دھونے کو اصل مانتے ہیں ان کی مستدل روایات مذکور ہوں گی پھر جوابات دئے جائیں گے۔

۱۵۵ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ :ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، أَوْ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ (دَخَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الرَّحْبَةَ ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ : ائْتِنِيْ بِطَهُوْرٍ فَأَتَاهُ بِمَاءٍ وَطَسْتٍ ، فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَقَالَ :هٰكَذَا كَانَ طَهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۱۵۵: عبد خیر کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ گھر کے صحن میں داخل ہوئے پھر اپنے غلام کو فرمایا پانی لاؤ وہ آپ کے پاس پانی اور تھال لایا پس آپ نے وضو کیا اور اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمانے لگے جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو اسی طرح تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۵۱ ۱۱۲ ۱۱۱/۱۱۳ ۱۱۲ ترمذی فی الطهارة باب ۳۷ روایت ۴۸،۹

۱۵۶ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۵۶: ابوحیہ وادعی نے حضرت علیؓ کے واسطہ سے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کی۔

۱۵۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۵۷: ابواسحاق نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۶/۱

۱۵۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيًّا .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۵۸: عبد خیر نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد

۱۵۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ (عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ :رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ هٰكَذَا).

۱۵۹: عبیداللہ بن جعفر' عثمان بن عفانؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے وضو کیا پھر اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے اور فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

تخریج : بخاری کتاب الوضوء باب ۲٤ کتاب الصوم باب ۲۷' مسلم فی الطهارة روایت ۳' ۵' ٦' ۷' ۸' ۹۔ ابو داؤد فی الطهارة باب ۵۱ روایت ۱۰٦۔

۱۶۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ ابْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهٗ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَخْبَرَهٗ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهٗ .

۱۶۰: عطاء بن یزید نے خبر دی کہ حمران مولیٰ عثمان نے مجھے عثمانؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری کتاب الوضوء باب ۲٤' مسلم فی الطهارة روایت ۳' ٤' ۸' ۹۔

۱۶۱ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ دَارَةَ بَيْتَهٗ فَسَمِعَنِيْ وَأَنَا أُمَضْمِضُ فَقَالَ لِيْ :يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، قُلْتُ :لَبَّيْكَ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قُلْتُ :بَلٰى ، قَالَ (رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ دَعَا بِوَضُوْءٍ ، فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى وُضُوْئِيْ).

۱۶۱: محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں زید بن دارہ کی خدمت میں ان کے گھر گیا انہوں نے میرے مضمضہ کی آواز سنی تو مجھے فرمایا اے ابو محمد میں نے لبیک کہی تو فرمایا کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق نہ بتلاؤں میں نے کہا کیوں نہیں ضرور بتلائیں کہنے لگے میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضو کے مقام کے پاس دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور تین تین مرتبہ ہر عضو کو دھویا اور آخر میں اپنے پاؤں کو بھی تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا جو یہ چاہتا ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو دیکھے تو وہ میرا یہ وضو دیکھ لے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ٥١' نسائی فی الطهارة باب ٧٤' مسند احمد ١/١٤١۔

١٦٢ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ :ثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ (أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ :لَوْ قُلْتُ إِنَّ هٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقْتُ).

١٦٢: حمران بن ابان کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے وضو کیا پھر اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا اور کہنے لگے اگر میں یہ کہوں کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے تو میں ایسا کہنے میں سچا ہوں۔

تخریج : مسند ابو یعلی

١٦٣ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَمْرٍو الْمَعَافِرِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ بْنَ شَدَّادٍ الْقُرَشِيَّ يَقُوْلُ :(رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْلُكُ بِخِنْصَرِهٖ مَا بَيْنَ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ) وَهٰذَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِي الْغَسْلِ ، لِأَنَّ الْمَسْحَ لَا يَبْلُغُ فِيْهِ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ عَلٰى ظُهُوْرِ الْقَدَمَيْنِ خَاصَّةً.

١٦٣: عبداللہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مستورد بن شداد قرشیؓ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنی چھنگلیا کے ساتھ پاؤں کی انگلیوں کے درمیان والی جگہ کو مل رہے تھے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہ پاؤں دھونے کی حالت میں تو ممکن ہے کیونکہ مسح میں اس حد تک نوبت نہیں آتی بلکہ وہ تو دونوں پاؤں کے اوپر والے حصہ پر ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب٥٩ روایت نمبر١٤٨' ترمذی فی الطهارة باب٣٠ روایت ٤٠' ابن ماجه فی الطهارة باب٥٤' روایت ٤٤٦' مسند احمد ٣٣/٤۔

١٦٤ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ :(رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا).

١٦٤: عبداللہ اپنے دادا حضرت ابورافع قبطی رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا کہ آپ نے اپنے پاؤں کو تین مرتبہ دھویا۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ٨١/١' ١٦٥

١٦٥ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا فَيَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ، فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا).

١٦٥: عبداللہ بن محمد' حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لاتے اور نماز کے لئے وضوفرماتے تو اپنے پاؤں کو(آخر میں) تین تین مرتبہ دھوتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب٥١ روايات ١٢٦' ترمذی فی الطهارة باب٢٥' روايت ٣٣' ابن ماجه فی الطهارة باب٥٢ روايت ٤٤۔

١٦٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَوَضَّأَ قَدَمَيْهِ).

١٦٦: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پس تین دفعہ مضمضہ واستنشاق کیا اور اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور بازو بھی تین مرتبہ دھوئے اور سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں قدموں کو دھویا۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب١٦' ١٨' مسلم فی الطهارة روايت ٧٨' ٧٩' فی الصلاة روايت ١٠٥ ابو داؤد فی الطهارة باب١٥' والترجل باب٧' ترمذی فی الطهارة باب٣٧' نسائی فی الطهارة باب٥٨' ٦٥' ٧٥' والغسل باب١٨' ابن ماجه فی الطهارة باب٣٩' دارمی فی الوضوء باب٤١' مالك فی الطهارة روايت٧' مسند احمد ١١٠/١' ١٢٤' ١٢٧' ١٢٩' ١١٤/٤' ١٣٢' ٢٤٥' ٢٤٨' ٢٥٨/٥' ٩٦/٢' ١٦١'

١٦٧ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ (أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ : كَيْفَ الطُّهُوْرُ؟ فَدَعَا بِمَاءٍ ، فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا الْوُضُوْءُ ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا أَوْ نَقَصَ ، فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ).

١٦٧: عمرو بن شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے متعلق پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور تین تین مرتبہ اعضاء وضو کو دھویا اور سر پر مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے پھر فرمایا وضو اس طرح ہوتا ہے جس نے تین تین سے اضافہ کیا اس نے بہت برا کیا اور جس نے کمی کی اس نے اپنے حق میں کمی کی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب٥٢' نمبر ١٣٥' نسائی فی الطهارة باب ١٠٤ ابن ماجه فی الطهارة باب٤٨' روايت ٤٤٢'

مسند احمد ۲/ ۱۸۰

۱۶۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ (قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ :هَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تُرِيَنِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ ؟ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ).

۱۶۸: یحییٰ مازنی نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم مجھے دکھلا سکتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کرتے تھے تو انہوں نے پانی منگوایا پھر وضو کیا اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۳۹' ٤١' مسلم فی الطهارة روایت ۱۸ ابو داؤد فی الطهارة باب۵۱ روایت ۱۱۹' ترمذی فی الطهارة باب۲۲' روایت ۲۸' نسائی فی الطهارة باب۸۱' ابن ماجه فی الطهارة روایت ٤٣٤' سنن کبریٰ بیهقی ٦٣/١ سنن دارقطنی ۸۱/۱' صحیح ابن خزیمه ۱۵۶۔

۱۶۹ : حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ أَبَا جُبَيْرٍ الْكِنْدِيَّ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِوَضُوْءٍ ، فَقَالَ تَوَضَّأْ يَا أَبَا جُبَيْرٍ فَبَدَأَ بِفِيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَأْ بِفِيْكَ ، فَإِنَّ الْكَافِرَ يَبْدَأُ بِفِيْهِ وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ ، فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ).

۱۶۹: حضرت ابوجبیر کندیؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس اس کو آپ نے پانی لانے کا حکم فرمایا اور پھر فرمایا اے ابوجبیر! وضو کرو تو انہوں نے اپنے منہ سے شروع کیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے منہ سے مت شروع کرو کافر اپنے منہ سے ابتداء کرتا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس سے تین تین مرتبہ اعضاء کو دھویا پھر سر مبارک کا مسح کیا اور اپنے دونوں قدم مبارک دھوئے۔

تخریج : سنن کبریٰ بیهقی ٤٧/٤٦/١

۱۷۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا آدَمُ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ .قَالَ فَهْدٌ :فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ ، فَقَالَ :سَمِعْتُهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ .فَهٰذِهِ الْآثَارُ ، قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ غَسَلَ قَدَمَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهٖ لِلصَّلَاةِ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا يَدُلُّ أَنَّ حُكْمَهُمَا الْغَسْلُ .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

۱۷۰: لیث بن سعد نے حضرت معاویہ سے پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ فہد راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس کا تذکرہ عبداللہ بن صالح سے کیا تو وہ کہنے لگے کہ میں نے اس کو معاویہ بن صالح سے خود سنا ہے۔ یہ روایات کثیرہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت کر رہی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو میں اپنے قدمین شریفین کو دھویا

اور آپ ﷺ سے ایسی مرویات بھی آئی ہیں جو اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ ان کا حکم دھونا ہے۔ بعض روایات حاضر خدمت ہیں۔

اندازِ اوّل:

علامہ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ کثیر روایات جو جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بات ثابت کر رہی ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز کے لئے جو وضو فرمایا اس میں اپنے قدمین شریفین کو دھویا اور اس طرح سے وضو میں قدمین کا دھونا فعل مبارک سے ثابت ہوا اور ایسی روایات بھی کثرت سے موجود ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کا حکم ہی دھونا ہے ان میں سے کچھ روایات پیش خدمت ہیں۔

پاؤں کے وظیفہ دھونے پر چھ مستدلات ذکر کی جاتی ہیں۔

۱۷۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، وَابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَا :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنِهِ' فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ' خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ ، خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْ إِلَيْهَا رِجْلَاهُ).

۱۷۱: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مسلمان یا مؤمن بندہ وضو کرتا ہے پس اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے ہر وہ غلطی دھل جاتی ہے جس کا ارتکاب اس نے اپنی آنکھوں سے کیا جب بازو دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے وہ گناہ دھل جاتا ہے جو اسکے ہاتھوں کے تھامنے سے ہوا اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس سے اسکا ہر وہ گناہ دھل جاتا ہے جس کی طرف اس کے قدم چل کر گئے ہیں۔

تخریج : مسلم فی الطهارة روایت ٣٦' ترمذی فی الطهارة باب٢ روایت ٢ مسند احمد ٣٠٣/٢' شرح السنه للبغوی ٣٢٢/١

۱۷۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ ، فَيَغْسِلُ سَائِرَ رِجْلَيْهِ ، إِلَّا خَرَجَ مَعَ قَطْرِ الْمَاءِ كُلُّ سَيِّئَةٍ مَشٰى بِهِمَا إِلَيْهَا).

۱۷۲: ابو صالح السمان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان وضو کرے اور اپنے دونوں پاؤں کامل طور پر دھوئے تو پانی کے قطرات کے ساتھ اس کا ہر وہ گناہ دھل جاتا ہے جس کی طرف وہ ان پاؤں سے چل کر گیا۔

۱۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ: ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا أَدْرَاكُمْ حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجًا وَأَفْرَادًا (مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلٰى ذَقَنِهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ، وَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ حَتّٰى يَسِيلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ كَعْبَيْهِ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا سَلَفَ مِنْ ذَنْبِهِ).

۱۷۳: عباد عبدیؓ کہتے ہیں تمہیں کیا معلوم جو جناب رسول اللہ ﷺ نے انفرادی اور اجتماعی حالت میں مجھے فرمایا جو بندہ اچھی طرح وضو کرے پس اپنا چہرہ اس طرح دھوئے کہ پانی اس کی ٹھوڑی پر بہنے لگے پھر اپنے دونوں بازو اس قدر دھوئے کہ پانی اس کی کہنیوں پر بہہ جائے اور اپنے دونوں پاؤں دھوئے یہاں تک کہ پانی اس کے ٹخنوں کی جانب سے ہو کر بہہ جائے پھر وہ دو رکعت نماز ادا کرے تو اس کے گزشتہ گناہ (صغیرہ) بخش دیئے جاتے ہیں۔

تخریج: مجمع الزوائد ۱/ ۵۲۰' جامع المسانید ۷۳/۷

۱۷۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ: ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: ثَنَا قَيْسٌ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۱۷۴: ابوالولید کہتے ہیں کہ ہمیں قیس نے روایت بیان فرمائی پھر اپنی اسناد سے قیس نے سابقہ روایت کی طرح روایت بیان کی ہے۔

تخریج: مجمع الزوائد ۱ / ۵۲۰۔

۱۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (إِذَا دَعَا الرَّجُلُ بِطَهُورِهِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَأَطْرَافِ لِحْيَتِهِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ أَنَامِلِهِ، فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ سَقَطَتْ خَطَايَاهُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بُطُونِ قَدَمَيْهِ).

۱۷۵: شرحبیل بن سمط کہتے ہیں کہ میں نے کہا کون ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بیان کرے گا چنانچہ عمرو بن عبسہ کہنے لگے میں نے جناب رسالت مآب ﷺ کو فرماتے سنا ہے جب آدمی نے اپنے لئے پانی منگوا کر اس سے اپنا چہرہ دھویا تو اس کی وجہ سے اس کے چہرے اور ڈاڑھی کی اطراف والے گناہ دھل جاتے ہیں اور جب اس نے دونوں ہاتھوں کو دھویا تو اس کے گناہ اس کی انگلیوں کے پورے تک گر جاتے ہیں پھر جب اس نے سر کا مسح کیا تو

اس کے بالوں کی نوک تک کے گناہ گر گئے اور جب اس نے اپنے پاؤں کو دھویا تو اس کے دونوں پاؤں کے گناہ اس کے پاؤں کے تلووں سے بھی ساقط ہو گئے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۱۵

۱۷۶ : حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ وَأَبِي يَحْيَى وَأَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ : (قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ ؟ قَالَ : إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ يَدَيْكَ ثَلَاثًا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَامِلِكَ ، فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ فِي مَنْخَرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَذِرَاعَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ).فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى أَنَّ الرِّجْلَيْنِ فَرْضُهُمَا الْغَسْلُ ، لِأَنَّ فَرْضَهُمَا ، لَوْ كَانَ هُوَ الْمَسْحُ ، لَمْ يَكُنْ فِي غَسْلِهِمَا ثَوَابٌ. أَلَا تَرٰى أَنَّ الرَّأْسَ الَّذِي فَرْضُهُ الْمَسْحُ لَا ثَوَابَ فِي غَسْلِهِ ، فَلَمَّا كَانَ فِي غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ ثَوَابٌ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ فَرْضَهُمَا هُوَ الْغَسْلُ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ.

۱۷۶: حضرت ابوامامہ باہلیؓ حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وضو کس طرح کیا جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم وضو کے لئے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوتے ہو تو تیرے گناہ تیرے پوروں اور انگلیوں کے درمیان سے نکل جائیں گے اور جب تم مضمضہ کرتے ہو اور ناک میں پانی چڑھاتے ہو اور اپنے چہرے کو دھوتے ہو اور بازوؤں کو کہنیوں سمیت دھوتے ہو اور اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھوؤ گے تو تیری عمومی غلطیاں (صغیرہ گناہ) دھل جائیں گی۔ یہ آثار اس بات کو ثابت کر رہے ہیں کہ پاؤں میں اصل فرض دھونا ہے۔ اگر بالفرض یہ مسح ہوتا تو ان کے دھونے میں ثواب نہ ملتا کیا تم دیکھتے نہیں کہ سر پر مسح فرض ہے اور سر کو دھونے میں کوئی ثواب نہیں ہے۔ اس سے یہ راہنمائی مل گئی کہ پاؤں میں فرض دھونا ہی ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات وارد ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

تخریج : نسائی باب الطہارۃ باب ۱۰۷۔

حاصل روایات: ان تمام روایات میں طریقہ وضو بتلایا گیا اور ان تمام روایات میں پاؤں کے متعلق دھونے ہی کا تذکرہ ہے۔

دوسرا انداز.......: علامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان تمام آثار سے ماسبق روایات سمیت یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دونوں پاؤں میں اصل فرض دھونا ہے کیونکہ اگر اصل فرض مسح ہوتا تو دھونے میں چنداں ثواب نہ ہوتا ذرا توجہ فرمائیں کہ سر میں اصل فرض مسح ہی ہے چنانچہ اس کے دھو لینے میں کوئی

ثواب نہیں پس جب ان روایات میں پاؤں کے دھونے میں ثواب بیان کیا گیا تو اس سے بطور دلالت ثابت ہوا کہ قدمین میں فرض ان کا دھونا ہی ہے اور یہ دلالت ہم نے خود تجویز نہیں کی بلکہ احادیثِ نبویہ علی صاحبها الصلاۃ والسلام سے ثابت ہے چنانچہ احادیث ذیل کا مطالعہ فرمائیں۔

قدمین میں دھونے کی فرضیت پر دلالت کرنے والی روایات:

۱۷۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ كَرِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَدَمِ رَجُلٍ لُمْعَةً لَمْ يَغْسِلْهَا فَقَالَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ).

۱۷۷: سعید نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ایک آدمی کے پاؤں میں خشک نشان پایا جو دھونے سے رہ گیا تھا تو آپ نے فرمایا ایسی ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے۔

تخریج: بخاری فی العلم باب۳' روایت ۳۰' والوضوء باب۲۷' مسلم فی الطهارة روایت ۲۵' ۲۶' ابو داؤد فی الطهارة باب٤٦' ترمذی فی الطهارة باب ۳۱' نسائی فی الطهارة باب۸۸' ابن ماجه فی الطهارة باب۵۵' دارمی فی الوضوء باب۳۵' مالك فی الطهارة روایت۵' مسند احمد ۱۹۳/۲' ۱۹۱/٤' ٤۳۵/۵' ۸٤/٦۔ سنن کبرٰی بیهقی ٦۹/۱' عبدالرزاق ٦۲' ٦۳۔

۱۷۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ كَرِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ).

۱۷۸: سعید نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (خشک رہ جانے والی) ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے خوب پانی ڈال کر وضو کیا کرو (تاکہ کوئی حصہ دھونے سے نہ رہ جائے)

تخریج: ابن ماجه ۳٦/۱

۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ قَالَ: ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ: ثَنَا سَالِمٌ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُنَادِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ).

۱۷۹: مہری کے مولیٰ سالم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ عبدالرحمٰن کو آواز دے رہی تھیں خوب پانی ڈال کر وضو کرو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ان ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے (جو دھونے سے رہ جائیں)

تخریج : مسلم ۱۲٤/۱

۱۸۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ (يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ) فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۸۰: ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا اے عبدالرحمان! پھر اوپر والی روایت جیسی روایت نقل کی۔

تخریج : مسند احمد ۲٥۸/٦

۱۸۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

۱۸۱: سالم دوسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸٤/٦

۱۸۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ : أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، أَنَّ أَبَا عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۸۲: ابوالاسود کہتے ہیں مجھے شداد بن الهاد کے مولیٰ ابوعبداللہ نے بیان کیا کہ میں امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوا اس وقت ان کے پاس حضرت عبدالرحمان بن ابوبکرؓ بیٹھے تھے پھر انہوں نے اوپر والی روایت کی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : مسلم ۱۲٤/۱

۱۸۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

۱۸۳: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا کہ آپ نے فرمایا ان ایڑیوں کے لئے قیامت کے دن آگ کی ہلاکت ہوگی۔ (جو وضو کرتے ہوئے خشک رہ گئیں)

تخریج : مسلم ۱۲٥/۱

۱۸٤ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ).

۱۸٤: محمد بن زیاد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان ایڑیوں کے لئے

آگ کی ہلاکت ہے۔

تخریج : بخاری ۷۳/۱

۱۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۸۵: شعبہ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۳۰/۱' مسلم ۱۲۵/۱

۱۸۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ).

۱۸۶: حضرت عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدیؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خود فرماتے سنا ان ایڑیوں کے لئے (جو وضو میں تر نہ ہوں) اور ان قدموں کے تلوؤں کے لئے (جو تر نہ ہوں) آگ کی ہلاکت ہے یعنی انہیں آگ میں جلایا جائے گا۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۱/٤' ۱۷۸۵۸

۱۸۷ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَا :ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۸۷: عقبہ بن مسلم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن الحارث بن جزء کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر روایت بالا جیسی روایت نقل کی۔

تخریج : مجمع الزوائد ٥٤٨/١

۱۸۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ).

۱۸۸: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے (جو وضو میں خشک رہ جائیں)

تخریج : ابو داؤد ۱۳/۱' نسائی ۳۰/۱' ابن ماجه ۳٦/۱۔

۱۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى قَوْمًا تَوَضَّئُوْا وَكَأَنَّهُمْ

تَرَكُوا مِنْ أَرْجُلِهِمْ شَيْئًا فَقَالَ : (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ).

۱۸۹: ابو یحییٰ نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا گویا انہوں نے پاؤں کے کچھ حصہ کو دھونے میں چھوڑ دیا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے کامل وضو کرو۔

تخریج : مسند احمد ۲۰۱/۲

۱۹۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : (سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَأَتٰى عَلٰى مَاءٍ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَتَقَدَّمَ أُنَاسٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَقَدْ تَوَضَّئُوْا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا مَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ).

۱۹۰: ابو یحییٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کا سفر کیا مکہ و مدینہ کی درمیانی منزل میں ایک پانی پر آپ وارد ہوئے اور عصر کا وقت ہو گیا کچھ لوگ آگے بڑھ گئے (اور وہ پانی پر پہلے پہنچے) پس جب ہم ان تک پہنچے تو وہ وضو سے فارغ ہو چکے تھے اور ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں ان کو پانی نے نہ چھوا تھا اس پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان ایڑیوں کے لئے آگ کی ہلاکت ہے کامل وضو کرو۔ (کہ پاؤں وغیرہ کا کوئی حصہ دھلنے سے نہ رہ جائے)

تخریج : ابن حبان ۱۹٦/۲' مسلم ۱۲۵/۱

۱۹۱ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : (تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا صَلَاةُ الْعَصْرِ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلٰى أَرْجُلِنَا فَنَادٰى بِلَالٌ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا).

۱۹۱: عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ایک سفر میں پیچھے رہ گئے پھر آپ ہمیں آ ملے جبکہ نماز عصر کا وقت قریب ہو گیا اور ہم نے وضو کیا اور اپنے پاؤں پر پانی ملا یعنی مسح کیا (جس سے پاؤں کے بعض حصے خشک رہ گئے) تو حضرت بلالؓ نے (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے) دو یا تین مرتبہ پکار کر کہا ان ایڑیوں کے لئے آگ میں جلنا ہے (جو وضو میں خشک رہ گئیں)

اللغات: رھق۔ قریب ہونا

تخریج : ۲۳/۱ بخاری' مسلم ۱۲۵/۱

۱۹۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْسَحُوْنَ حَتّٰى أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ وَخَوَّفَهُمْ فَقَالَ (وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ). فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْمَسْحِ الَّذِيْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَهُ قَدْ نَسَخَهُ مَا تَأَخَّرَ عَنْهُ مِمَّا ذَكَرْنَا ، فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِمَنْ غَسَلَ رِجْلَيْهِ فِيْ وُضُوْئِهِ مِنَ الثَّوَابِ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا مِمَّا يُغْسَلُ وَأَنَّهُمَا لَيْسَتَا كَالرَّأْسِ الَّذِيْ يُمْسَحُ وَغَاسِلُهُ لَا ثَوَابَ لَهُ فِيْ غَسْلِهِ .وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰى :(وَأَرْجُلَكُمْ) [المائدة : ٦] فَأَضَافَهُ قَوْمٌ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى (وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ) قَصْرًا عَلٰى مَعْنَى (وَامْسَحُوْا بِرُءُ وْسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ) .وَأَضَافَهُ قَوْمٌ إِلٰى قَوْلِهِ (فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ) [المائدة : ٦] فَقَرَءُ وْا (وَأَرْجُلَكُمْ) نَسَقًا عَلٰى قَوْلِهِ "فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاغْسِلُوْا أَيْدِيَكُمْ وَاغْسِلُوْا أَرْجُلَكُمْ "عَلَى الْإِضْمَارِ وَالنَّسَقِ .وَقَدِ اخْتَلَفَ فِيْ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُوْنَهُمْ .فِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۹۲ :ابوداؤد کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعوانہ نے بیان کیا پھر اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان فرمائی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پاؤں کا مسح کرتے تھے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کامل طور پر وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کو یہ فرما کر ڈرایا کہ ایسی ایڑیوں کے لئے جہنم کی خرابی ہے۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ وہ مسح کا حکم جس کو وہ کیا کرتے تھے اس کو بعد والے مذکورہ حکم نے منسوخ کر دیا اس باب کا یہ حکم تو روایات کو سامنے رکھ کر ہے باقی نظر وفکر کی راہ سے یہ ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پاؤں دھونے والے کے ثواب کی روایات ذکر کی ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ ان اعضاء میں سے ہیں جن کو دھویا جاتا ہے۔یہ سر کی طرح نہیں ہیں کہ جس پر مسح کیا جاتا ہے اور اس کے دھونے والے کو کچھ ثواب نہیں ہے اور یہ جو ان آثار سے ثابت ہو رہا ہے یہی مسلک امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔علماء نے آیت: ﴿وارجلکم﴾ کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے۔ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ اس کا تعلق وامسحوا برؤسکم سے ہے اور امسحوا برؤسکم وارجلکم کا ایک ہی معنی ہے۔جبکہ دوسری جماعت نے اس کی نسبت فاغسلوا وجوھکم وایدکم الی المرافق کی طرف کر کے اس کو منصوب پڑھا ہے۔ای اغسلوا ارجلکم کہ تم اپنے پاؤں کو دھوؤ۔اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا اختلاف ہے جو مندرجہ ذیل روایات سے واضح ہو جائے گا۔

تخریج : مسند ابو عوانہ

حاصل روایات اور امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

ان تمام روایات بالا سے پاؤں کے دھونے میں کچھ حصہ چھوٹ جانے پر آگ کے عذاب کی دھمکی موجود ہے۔

تیسرا رخ:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ وہ لوگ وضو میں پاؤں پر پانی کو ملتے اور مسح کرتے تھے یہاں تک کہ آپ نے ان کو خوب پانی ڈالنے اور کامل وضو کرنے کا حکم فرمایا اور ان کو ڈرایا کہ "ویل للاعقاب من النار" کہ وہ ایڑیاں آگ کی حقدار ہیں۔

یہ روایات اس بات پر بھی دلالت کر رہی ہیں کہ مسح کا حکم پہلے تھا جو مابعد والے ارشاد سے منسوخ ہو گیا یہ بات تو آثار کے انداز سے ثابت ہو رہی ہے گویا قول اول کی روایات کا جواب کثیر روایات سے دے دیا مزید کی حاجت نہیں عیاں را چہ بیان۔ بطور تفنن طبع عقلی دلیل بھی ملاحظہ ہو۔

چوتھا رخ یا نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

گزشتہ روایاتؒ میں پاؤں کے دھونے پر گناہوں کے جھڑنے اور ثواب ملنے کا تذکرہ ہے معلوم ہوا کہ اس کا الٹ کرنے پر ثواب نہیں جیسا کہ سر کے مسح کرنے پر ثواب کا تذکرہ ہے اگر کوئی اس کی بجائے سر کو دھو ڈالے تو کوئی ثواب نہ ملے گا نیز یہ بھی معلوم ہو گیا یہ دونوں ممسوحات سے نہیں بلکہ مغسولات سے ہیں واللہ اعلم۔

ان آثار سے ثابت شدہ مسئلہ ہی ہمارے ائمہ ثلاثہ حضرت امام ابوحنیفہ، ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

اختلافِ دوم کی تفصیل:

باب کے اختتام پر امام طحاوی گزشتہ روایات میں بیان کردہ مسئلہ میں اختلاف کی وجہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔

وجہ اوّل: ارجل، ارجل کی لام کے نیچے کسرہ یا فتحہ پڑھا جائے گا۔

وجہ ثانی: لام پر فتحہ پڑھیں یہ صحابہ کرام کا متفقہ طرزِ عمل کیا ہے۔

وجہ اول: حضرت حسن بصریؒ اور عکرمہ وغیرہ لام پر کسرہ کے قائل ہیں اسی لئے وہ کسرہ کو جوار یا عطف کو نسق کے طور پر قرار دیتے ہیں۔ جس کو حضرت حسن بصری اور شعبی رحمہما اللہ وغیرہ نے اختیار کیا خواہ قریبی فعل کی وجہ سے وامسحوا برؤسکم وارجلکم۔ عبارت کے ظاہری مفہوم کا اعتبار ان کے مستدل کی روایات کو دوسری روایات کے ضمن میں ذکر کیا گیا ہے جو ان کے سابقہ انداز کے خلاف ہے روایت ۲۰۲ اور ۲۰۳ البتہ قراءت جر کی ہے ان روایات کا ترجمہ وہیں کیا جائے گا۔

وجہ ثانی: ارجلکم کی لام پر فتحہ پڑھیں گے اس قراءت کو بہت سے صحابہ و تابعین نے اختیار کیا جن میں عبداللہ بن مسعود، عبداللہ

بن عباسؓ اور عروہ بن زبیر اور مجاہد کا آخری قول وغیرہ اس قراءت کو دس اسناد سے ذکر کیا گیا ہے۔

روایات قراءت فتحہ:

۱۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَرَأَ (وَأَرْجُلَكُمْ) بِالْفَتْحِ .

۱۹۳: زر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اَرْجُلَکُمْ کو لام کے فتحہ سے پڑھا۔

تخریج : الدرالمنثور ۲۶۲/۲۔ بیهقی ۱۱۵/۱

۱۹۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ ، وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ ـ

۱۹۴: عکرمہ کہتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اَرْجُلَکُمْ کو لام کے فتحہ سے پڑھا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲۰/۱

۱۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ .

۱۹۵: یوسف بن مہران نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح قراءت فتحہ نقل کی ہے۔

۱۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ هِشَامًا يَقُوْلُ :أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ وَقَالَ (عَادَ إِلَى الْغُسْلِ).

۱۹۶: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فتحہ کی قراءت نقل کی اور کہا (کہ ضمیر غسل کی طرف راجع ہے)

۱۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :رَجَعَ الْقُرْآنُ إِلَى الْغُسْلِ وَقَرَأَ (وَأَرْجُلَكُمْ) وَنَصَبَهَا .

۱۹۷: قیس نے مجاہدؒ سے نقل کیا ضمیر کو غسل کی طرف لوٹایا اور پڑھا نصب کے ساتھ وارجلکم (یہ مجاہد کا آخری قول ہے)

تخریج : بیهقی ۱۱٦/۱

۱۹۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۹۸: ابوداؤد کہتے ہیں ہمیں حماد نے اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کیا کہ (قراءت نصب سے ہے)

۱۹۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ مِثْلَهٗ .

۱۹۹: ہشام نے اپنے والد عروہ سے اسی طرح نصب پڑھنا نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۶/۱ بیہقی ۱۱۵/۱

۲۰۰ : ۲۰۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ التَّيَّاحِ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ مِثْلَهُ .

۲۰۰: ابوالتیاح نے شہر بن حوشب سے اسی طرح نصب نقل کیا ہے۔

روایاتِ کسرہ:

۲۰۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِالْمَسْحِ وَالسُّنَّةُ بِالْغَسْلِ .

۲۰۱: عاصم نے شعبیؒ سے نقل کیا کہ قرآن مجید بظاہر مسح کا حکم لایا مگر طریقہ نبوی اس میں پاؤں کا دھونا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارات ۱۹/۱ عبدالرزاق ۱۹/۱

۲۰۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : اَنَّهُ قَرَأَهَا (وَاَرْجُلِكُمْ) خَفَضَهَا .

۲۰۲: حمید الاعرج نے مجاہد سے نقل کیا کہ انہوں نے ارجلکم کو کسرہ سے پڑھا۔

۲۰۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ قُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ قَرَأَهَا كَذٰلِكَ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَغْسِلُوْنَ فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

۲۰۳: قرہ نے حسن بصری سے نقل کیا کہ وہ ارجلکم کو لام کے کسرہ سے پڑھتے تھے۔ اصحاب رسول ﷺ کی ایک جماعت سے روایت وارد ہے کہ وہ پاؤں کو دھویا کرتے تھے ان میں سے بعض روایات یہ ہیں۔

حاصل روایات: گزشتہ آٹھ روایات و آثار ارجلکم میں لام کے فتحہ کو اور ۲۰۱ سے ۲۰۳ تک تین آثار ارجلکم کی لام پر کسرہ کو ثابت کرتی ہیں۔

نکتہ: امام طحاوی ﷫ اس اختلاف قراءت کو نقل کرنے کے بعد پاؤں دھونے والی آٹھ روایات نقل کر کے یہ اشارہ کر رہے ہیں کہ قراءت کے اس اختلاف سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ پاؤں پر مسح کے لئے کسرہ والی روایت سے تائید مل گئی بلکہ وہ کسرہ والی قراءت کا قائل ہونے کے باوجود وہ پاؤں کو دھونے کے قائل ہیں کسی رافضی کے استدلال کی گنجائش نہیں۔

روایاتِ غسل قدمین:

۲۰۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ

قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ :اَكَانَ عُمَرُ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، كَانَ يَغْسِلُهُمَا غَسْلًا .

۲۰۴: ابراہیم کہتے ہیں میں نے اسود سے دریافت کیا کیا عمر فاروقؓ پاؤں کو دھویا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! وہ ان کو خوب مل کر دھوتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۹/۱

۲۰۵ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْاَحْوَصِ ، عَنْ مُغِيْرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :تَوَضَّأَ عُمَرُ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ .

۲۰۵: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ عمر فاروقؓ نے وضو کیا اور اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

۲۰۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

۲۰۶: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں پاؤں کو (وضو میں) تین تین مرتبہ دھوتے تھے۔

تخریج : ابو عوانه ۳٦٤/۲۹ (ابو حمزه یا ابو جمره)

۲۰۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ :أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ مَرَّةً وَكَانَ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كَادَ أَنْ يَبْلُغَ نِصْفَ الْعَضُدِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ .فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ أُرِيْدُ أَنْ أُطِيْلَ غُرَّتِيْ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (إِنَّ أُمَّتِيْ يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ ، وَلَا يَأْتِيْ أَحَدٌ مِنَ الْاُمَمِ كَذٰلِكَ).

۲۰۷: ابن المجمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو دیکھا کہ وہ اپنے اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھوتے ہیں جب وہ اپنے بازو دھوتے تھے تو قریب نصف عضو تک دھوتے اور اسی طرح دونوں پاؤں دھوتے تو نصف پنڈلی تک دھوتے میں نے ان سے اس سلسلہ میں عرض کیا تو فرمانے لگے میں یہ چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن میرا سفید نشان طویل ہو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ میری امت قیامت کے دن وضو کی وجہ سے روشن اعضاء والی ہوگی (جیسا ابلق گھوڑوں میں پنج کلیان گھوڑا پہچانا جاتا ہے' امت ان اعضاء وضو کے روشن ہونے سے پہچانی جائے گی) اور کوئی امت بھی اس طرح نہ آئے گی۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۳' مسلم فی الطهارة روایت ۳۵' ترمذی فی الجمعة باب ۷٤' روایت ۲۸' مسند احمد ۲۸۲/۱' ۲۹٦' ۳٦۲/۲' سنن کبری للبیهقی ۵۷/۱'

۲۰۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ ذَكَرَ

لَهُ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ غَسْلًا وَأَنَا أَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ سَكْبًا .

۲۰۸: ابوعوانہ نے ابوبشر سے بیان کیا اور ابوبشر نے مجاہد سے نقل کیا کہ میں نے ان کے سامنے پاؤں پر مسح کا ذکر کیا تو مجاہد فرمانے لگے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پاؤں کو خوب دھور ہے تھے اور میں ان پر پانی بہاتا جارہا تھا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۱۹/۱

۲۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

۲۰۹: ابوبشر نے مجاہد سے اور مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ إِذَا تَوَضَّأَ .

۲۱۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جب وہ وضو کرتے تو اپنے پاؤں کو دھوتے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۵/۱

۲۱۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : أَبَلَغَكَ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ الْقَدَمَيْنِ ؟ قَالَ : لَا . وَقَدْ زَعَمَ زَاعِمٌ أَنَّ النَّظَرَ يُوْجِبُ مَسْحَ الْقَدَمَيْنِ فِيْ وُضُوْءِ الصَّلَاةِ قَالَ : لِأَنِّيْ رَأَيْتُ حُكْمَهُمَا بِحُكْمِ الرَّأْسِ أَشْبَهَ لِأَنِّيْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ إِذَا عُدِمَ الْمَاءُ فَصَارَ فَرْضُهُ التَّيَمُّمَ يُيَمِّمُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَلَا يُيَمِّمُ رَأْسَهُ وَلَا رِجْلَيْهِ . فَلَمَّا كَانَ عَدَمُ الْمَاءِ يُسْقِطُ فَرْضَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى فَرْضٍ آخَرَ وَهُوَ التَّيَمُّمُ ، وَيَسْقُطُ فَرْضُ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ لَا إِلَى فَرْضٍ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الرِّجْلَيْنِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ كَحُكْمِ الرَّأْسِ لَا كَحُكْمِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَكُوْنُ فَرْضُهَا الْغُسْلُ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ ثُمَّ يَسْقُطُ ذٰلِكَ الْفَرْضُ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَى فَرْضٍ ، مِنْ ذٰلِكَ الْجُنُبُ ، عَلَيْهِ أَنْ يَغْسِلَ سَائِرَ بَدَنِهِ بِالْمَاءِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِهِ وَإِنْ عُدِمَ الْمَاءُ وَجَبَ عَلَيْهِ التَّيَمُّمُ فِيْ وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ . فَأَسْقَطَ فَرْضَ حُكْمِ سَائِرِ بَدَنِهِ بَعْدَ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لَا إِلَىٰ بَدَلٍ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِدَلِيْلٍ أَنَّ مَا سَقَطَ فَرْضُهُ مِنْ ذٰلِكَ لَا إِلَى بَدَلٍ كَانَ فَرْضُهُ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحَ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَكُوْنُ سُقُوْطُ فَرْضِ الرِّجْلَيْنِ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ لَا إِلَىٰ بَدَلٍ ، بِدَلِيْلٍ أَنَّ حُكْمَهُمَا كَانَ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ هُوَ الْمَسْحُ . فَبَطَلَتْ بِذٰلِكَ عِلَّةُ الْمُخَالِفِ إِذَا كَانَ قَدْ لَزِمَهُ فِيْ قَوْلِهِ ، مِثْلُ مَا أَلْزَمَ خَصْمَهُ۔

۲۱۱: عبدالملک سے روایت ہے کہ میں نے عطاء سے سوال کیا کہ کیا تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کے متعلق روایت ملی ہے کہ انہوں نے اپنے پاؤں پر مسح کیا ہو تو عطاء کہنے لگے کوئی روایت نہیں پہنچی۔ کسی شخص کو یہ گمان گزر سکتا ہے کہ نظر وفکر تو نماز کے وضو میں پاؤں کے مسح کو لازم کرتی ہے اس لئے کہ ان کا حکم سر کے حکم سے مشابہت رکھتا ہے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ جب کسی کے پاس پانی نہ ہو تو اس پر تیمم لازم ہو جاتا ہے۔ وہ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر تو تیمم کرے گا مگر سر پر تیمم نہ کرے گا اور نہ ہی پاؤں پر۔ پس جب پانی کا نہ ملنا چہرے اور ہاتھوں سے دھونے کی فرضیت کو ساقط کر کے دوسرا فرض تیمم مقرر کرتا ہے اور پاؤں اور سر کے فرض کو بالکل ساقط کر دیتا ہے اور کوئی دوسرا فرض اس کی جگہ مقرر نہیں کرتا۔ پس اس سے ثابت ہوگیا کہ دو پاؤں کا حکم پانی کے ملنے کی صورت میں سر کے حکم کی طرح ہے چہرے اور دونوں ہاتھوں کے حکم کی طرح نہیں ہے۔ ان کے جواب میں ہماری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھ پاتے ہیں کہ پانی کے ملنے کی صورت میں بعض اشیاء کا دھونا فرض ہوتا ہے پھر پانی نہ پانے کی صورت میں وہ فرض کسی دوسرے فرض کی طرف ساقط نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہم جنابت والے شخص کو دیکھتے ہیں کہ اس پر لازم ہے کہ پانی کے ملنے کی صورت میں تمام بدن کو دھوئے اور جب پانی میسر نہ ہو تو اس وقت اس کے لئے چہرے اور بازوؤں کا تیمم اس پر لازم ہے تو چہرے اور بازو کے علاوہ باقی تمام جسم کے دھونے کی فرضیت بغیر کسی بدل کے ساقط ہوگئی۔ پس یہ اس بات کی دلیل نہ بن سکی کہ جس کی فرضیت کسی بدل کی طرف ساقط نہ ہو تو پانی کے ملنے کی صورت میں اس کا مسح فرض ہو جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح پانی نہ ملنے کی صورت میں پاؤں کی فرضیت کا بلا بدل ساقط ہونا ہے۔ اس دلیل کی بنیاد پر نہیں کہ ان کا حکم پانی کے ملنے کی صورت میں مسح تھا۔ پس اس کے نتیجہ میں فریق مخالف کی وہ علت ہی باطل ٹھہری اس لئے کہ اس نے اپنے مخالف پر اپنی بات سے جو کچھ لازم کیا تھا وہ خود اس پر لازم آ گیا۔

حاصل روایات: ان تمام آثار و روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اختلاف قراءت کے باوجود تمام صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ پاؤں کو دھونے ہی کے قائل ہیں۔

ایک عقلی اعتراض:

ممکن ہے کہ مسح قدمین کا کوئی قائل یہ کہے کہ وضو میں مسح قدمین تو لازم ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہاتھوں اور چہرے کا عمل دھونے میں ایک جیسا اور سر اور پاؤں کا عمل مسح میں ایک جیسا ہے اور جب پانی نہ ہو تو ہاتھوں اور چہرے کا عمل بدل میں ایک جیسا رہا اور سر اور پاؤں کا عدم بدل میں ایک جیسا رہا کہ ان دونوں کا بدل ساقط ہوا پس ثابت ہوا کہ پانی کے ہوتے ہوئے بھی دونوں کا حکم مسح ہوگا۔

الجواب یا نظر طحاوی:

آپ کا قاعدہ کلیہ درست نہیں کیونکہ بہت سی اشیاء ایسی ہیں جن میں پانی ہونے کی حالت میں جن اعضاء کا دھونا فرض تھا مگر پانی نہ پائے جانے کی حالت میں وہ بالکلیہ ساقط ہو گئے کسی بدل کی طرف منتقل نہیں ہوئے ان میں سے ایک جنابت والا آدمی ہے کہ اس کو لازم ہے کہ پانی پانے کی صورت میں تمام بدن دھوئے اور جب پانی نہ ہو تو اس کے لئے تیمم میں صرف چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مٹی کا ملنا بدل ہے بقیہ تمام جسم کسی بدل کے بغیر ساقط ہو گیا۔

اب جناب فیصلہ فرمائیں کہ پانی ہونے کی حالت میں آپ اپنے قیاس کے مطابق صرف چہرہ اور ہاتھوں کو دھونے سے غسل جنابت کے درست ہونے کا حکم فرمائیں گے یا پھر اپنے قاعدہ کلیہ کو ساقط کریں گے۔

پس ثابت ہوا کہ سقوط الی بدل اور سقوط بلا بدل مسح قدمین کی دلیل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا اور تیمم میں فرض قدمین کا سقوط بلا بدل سر پر مسح کے حکم سے یکسانیت ثابت نہیں کر سکتا۔ پس مخالف کی علت کے بطلان سے اس کا اعتراض بھی باطل ہو گیا۔

(بَابُ الْوُضُوْءِ) هَلْ يَجِبُ لِكُلِّ صَلَاةٍ أَمْ لَا ؟

کیا ہر نماز کے لئے وضو لازم ہے؟

خلاصۃ المرام: مقیم کو ہر نماز کے لئے نیا وضو ضروری ہے اصحاب ظواہر اور شیعہ کا یہی مذہب ہے جبکہ جمہور فقہاء و محدثین اور ائمہ اربعہ کے ہاں مسافر و مقیم کے لئے نیا وضو حصول فضیلت کا باعث ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے مذہب نمبر ا میں فریق اول کے دلائل کا تذکرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل روایات ذکر فرمائیں ہیں۔

۲۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، فَلَمَّا كَانَ الْفَتْحُ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ.

۲۱۴: بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے جس دن مکہ فتح ہوا اس دن آپ نے پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں۔ پس یہ درست ہو گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں مذکورہ عمل وفضیلت کے حصول کے لئے فرمایا اس بناء پر نہیں کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب و لازم تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت بھی مذکورہ قول پر دلالت کرتی ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب٤٥ روایت ٦١' نسائی فی الطهارة باب١٠٠' ابن ماجه فی الطهارة باب٧٢ روایت ٥١٠' دامی فی الوضوء باب٣۔

۲۱۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَأَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ :صَنَعْتَ شَيْئًا -يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ .فَقَالَ :عَمْدًا فَعَلْتُهٗ ، يَا عُمَرُ).

۲۱۳: حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرمائیں اور موزوں پر مسح فرمایا اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے آج ایسا عمل کیا جو پہلے نہ کرتے تھے آپ نے فرمایا میں نے اے عمر رضی اللہ عنہ! قصداً ایسا کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی الطهارة روایت ۸۶' ابو داؤد فی الطهارة باب ٦٥' روایت ۱۷۲' ترمذی فی الطهارة باب ٤٥' روایت ٦١' نسائی فی الطهارة باب ۱۰۰' مسند احمد ۳۵۰/۵'۳۵۱۔

۲۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا عَلْقَمَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْحَاضِرِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَوَضَّئُوْا لِكُلِّ صَلَاةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ ، فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ .وَكَانَ مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا۔

۲۱۴: حضرت بریدہؓ نے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے وضو فرماتے تھے۔علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ مقیم افراد پر واجب ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کریں اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔علماء کی اکثریت نے ان کی مخالفت کی ہے۔پس انہوں نے کہا کہ وضو تو اسی پر واجب ہے جو بے وضو ہو اور ان کے مسلک کی تائید جناب رسول اللہ ﷺ کی یہ روایت ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۳۸/۱' باب الوضو لکل صلاة

حاصلِ روایات: آپ ﷺ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرتے تھے جو کہ حالت اقامت کا عمل ہے اور فتح کے دن والا عمل سفر کی حالت میں ہے پس مسافر ساری نمازیں ایک وضو سے بھی پڑھ سکتا ہے بظاہر اہل ظواہر نے ان روایات کو اپنا مستدل بنایا ہے۔

مسلک دوم:

حدث پیش آنے کی صورت میں تو وضو واجب ہے مگر وضو ہوتے ہوئے ہر نماز کے لئے وضو واجب نہیں مسافر کے لئے فریق مخالف نمبرا بھی اس کا قائل ہے اور مقیم کے لئے دیگر روایات کافی ثبوت ہیں ان روایات میں فضیلت کے لئے وضو کا احتمال ہے پس استدلال درست نہیں۔

روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۵ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :(ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَقَرَّبَتْ لَهُمْ شَاةً مَصْلِيَّةً فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ حَانَتِ الظُّهْرُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى فَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ، ثُمَّ حَانَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِوُضُوْئِهِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ وَقْتِ الظُّهْرِ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ وُضُوْءُ هُ لِكُلِّ صَلَاةٍ عَلٰى مَا رَوَى ابْنُ بُرَيْدَةَ ، كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْتِمَاسِ الْفَضْلِ لَا عَلَى الْوُجُوْبِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَهَلْ فِيْ هٰذَا مِنْ فَضْلٍ فَيُلْتَمِسُ قِيْلَ لَهُ :نَعَمْ۔

۲۱۵: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک انصاریہ کے ہاں اپنے بعض صحابہؓ سمیت تشریف لے گئے اس انصاریہؓ نے آپ کی خدمت میں بکری کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا جس میں سے آپ نے کھایا اور ہم نے بھی کھایا پھر ظہر کا وقت ہوگیا تو آپ نے وضو کیا اور نماز ادا فرمائی پھر بقیہ کھانے کی طرف دوبارہ لوٹے اور اسے کھایا پھر عصر کا وقت ہو گیا تو آپ نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر و عصر کی نماز ظہر والے وضو سے ادا فرمائی اور یہ بھی ممکن ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو کرنا حصولِ فضیلت کے لئے ہو وجوب ولزوم کے طور پر نہ ہو۔جیسا کہ ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے۔اگر کوئی معترض یہ کہنے لگے کہ اس میں کیا فضیلت ہے کہ جس کو تلاش کیا جائے؟ تو ہم عرض کریں گے جی ہاں !اس میں فضیلت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ترمذی فی الطھارۃ باب ۵۹ روایت ۸۰۔

طحاوی فرماتے ہیں یہ حدیث دلالت کر رہی ہے کہ آپ نے ظہر وعصر کو ایک وضو سے ادا فرمایا اور وہ ظہر والا وضو تھا اور گزشتہ روایات کے متعلق جیسا کہا آئے کہ وہ حصول فضیلت کے لئے تھا نہ کہ وجوب کے لئے جیسا کہ فریق اول کو دھوکا ہوا۔

سوال : کیا یہ بھی فضیلت ہے کہ جس کو حاصل کرنا ہے۔

جواب : یہ بالکل فضیلت ہے جو مندرجہ ذیل روایات سے ثابت ہے۔

ہر نماز کے لئے فضیلت وضو کی روایات۔

۲۱۶ :قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ عَنْ أَبِيْ غُطَيْفٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الظُّهْرَ فَانْصَرَفَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْ دَارِهٖ فَانْصَرَفْتُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ خَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَصَلّٰى

الْعَصْرَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مَجْلِسِهِ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا نُوْدِيَ بِالْمَغْرِبِ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ .فَقُلْتُ لَهُ :أَيُّ شَيْءٍ هٰذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ الْوُضُوْءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ؟ فَقَالَ : وَقَدْ فَطِنْتُ لِهٰذَا مِنِّي ؟ لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ إِنْ كَانَ لَكَافٍ وُضُوْئِي لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَوَاتِي كُلَّهَا ؛ مَا لَمْ أُحْدِثْ ؛ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :(مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِذٰلِكَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ) فَفِي ذٰلِكَ رَغِبْتُ يَا ابْنَ أَخِي .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ بُرَيْدَةَ لِإِصَابَةِ هٰذَا الْفَضْلِ، لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ .وَقَدْ رَوٰى أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

٢١٦: ابوغطیف حذلی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ظہر ادا کی پھر وہ گھر میں اپنے بیٹھنے کی جگہ آ گئے میں بھی ان کے ساتھ آیا یہاں تک کہ جب عصر کی اذان ہوئی تو انہوں نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر وہ بھی نکلے اور میں بھی ان کے ساتھ نکلا اور عصر کی نماز ان کی معیت میں پڑھ کر اپنی مجلس کی طرف لوٹے تو میں بھی ان کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب مغرب کی اذان ہوئی تو انہوں نے پانی منگوا کر وضو کیا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن یہ کیا ہے؟ ہر نماز کے لئے وضو؟ تو فرمانے لگے کیا تو میری یہ بات سمجھ گیا؟ یہ سنت نہیں ہے اگر چہ میرا صبح کی نماز والا وضو تمام نمازوں کے لئے کافی ہے جب تک کہ میں حدث میں مبتلا نہ ہوں لیکن میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے طہارت (وضو ہوتے ہوئے) وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ اے میرے بھتیجے اسی وجہ سے میں نے اس کی طرف رغبت وشوق کا اظہار کیا۔

تخریج :ابو داؤد فی الطهارة باب٣٢' روایت ٦٢' ترمذی فی الطهارة باب٤٤' روایت ٥٩' ابن ماجه فی الطهارة باب٧٣' روایت ٥١٢۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ:

حضرت بریدہؓ والی روایت سے کئے جانے والے استدلال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ نے حصول فضیلت کے لئے ہر نماز کے لئے وضو کیا بالکل اسی طرح حضرت بریدہؓ نے اس فضیلت کے حصول کے لئے ایسا کیا ہو اس بناء پر نہیں کہ وضو ہر نماز کے لئے فرض واجب تھا اور اس پر استشہاد کے لئے مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ ہو۔

٢١٧ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : (أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ :أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ؟ قَالَ :نَعَمْ .قُلْتُ :فَأَنْتُمْ ؟ قَالَ :كُنَّا

نُصَلِّی الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ) .فَهٰذَا أَنَسٌ قَدْ عَلِمَ حُكْمَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ فَرْضًا عَلٰى غَيْرِهٖ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَهُوَ وَاجِبٌ ثُمَّ نُسِخَ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۲۱۷: عمرو بن عامر حضرت انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی لایا گیا آپ نے اس سے وضو کیا میں نے انسؓ سے سوال کیا کیا جناب رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لئے وضو فرماتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا جی ہاں میں نے کہا کیا تم بھی؟ تو انس کہنے لگے ہم تمام نمازیں ایک وضو سے پڑھتے تھے۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فعل سے وہی حکم معلوم کیا جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے اور انہوں نے اس کو دوسروں پر فرض قرار نہیں دیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے جب یہ کہا کہ اس وقت یہ واجب تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اس بات پر غور کرنے کے لئے ہم ایسے آثار تلاش کرتے ہیں جو اس معنیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔

تخریج : بخاری في الوضوء باب ٥٤

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ:

یہ روایت جو ہم نے حضرت انسؓ کے حوالہ سے نقل کی ہے اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کے فعل کا تذکرہ ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس فعل رسول اللہ ﷺ سے وضو کو ہر نماز کے لئے نہ فرض سمجھا اور نہ فرض قرار دیا بلکہ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے فضل سمجھا۔

ایک احتمال:

فعل رسول اللہ ﷺ سے جس طرح حصول فضل کا احتمال ہے تو یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ یہ آپ پر پہلے واجب ہو اور پھر منسوخ ہو گیا ہو اس احتمال کی تائید میں آثار میں تلاش کرنے پر مندرجہ ذیل ابوداؤد کی روایت سامنے آ گئی۔

۲۱۸ :فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ :أَرَأَيْتَ تَوَضُّؤُ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ؟ عَمَّ ذَاكَ ؟ قَالَ حَدَّثَتْنِيْهِ أَسْمَاءُ ابْنَةُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ :أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ حَدَّثَهَا : (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ ، فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ).وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ ، فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ ، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْوُضُوْءَ يُجْزِءُ

مَا لَمْ يَكُنِ الْحَدَثُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِيْجَابُ السِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ؛ فَكَيْفَ لَا تُوْجِبُوْنَ ذٰلِكَ وَلَا تَعْمَلُوْنَ بِكُلِّ الْحَدِيْثِ ؛ إِذَا كُنْتُمْ قَدْ عَمِلْتُمْ بِبَعْضِهٖ. قِيْلَ لَهٗ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصَّ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ دُوْنَ أُمَّتِهٖ. وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا هُمْ وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَلَيْسَ يُوْصَلُ إِلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ إِلَّا بِالتَّوْقِيفِ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ۔

۲۱۸: محمد بن یحییٰ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا تم نے اپنے والد کو ہر نماز کے لئے وضو کرتے دیکھا ہے خواہ وہ وضو سے ہوتے یا حدث کی حالت میں ہوتے؟ وہ ایسا کس وجہ سے کرتے تھے؟ (اس پر) عبداللہ کہنے لگے مجھے اسماء بنت زیدؓ بن خطاب نے بیان کیا کہ ان کو عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنے کا حکم ہوا خواہ پہلے وضو ہو یا نہ ہو جب یہ بات آپ پر گراں ہوگئی تو پھر ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دیا (گویا وضو کا حکم ہر نماز کے لئے منسوخ کر دیا گیا) جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب تک وضو نہ ٹوٹے اس وقت تک پہلا وضو کافی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس روایت میں تو ہر نماز کے لئے مسواک کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور تم اس کو واجب نہیں سمجھتے تا کہ مکمل حدیث پر عمل ہو اور جبکہ تم اس کے بعض حصہ پر عمل کرتے ہو۔ اس کو یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ مسواک کا ہر نماز کے لئے واجب ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہو نہ کہ امت کے لئے اور یہ بھی درست ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس سلسلہ میں برابر ہوں۔ اس بات کی حقیقت کی طرف پہنچنا اسی وقت ممکن ہے جب اس سلسلے میں پوری واقفیت حاصل کریں۔ پس ہم نے سوچا کہ کیا کوئی روایت ہمیں ایسی مل جاتی ہے جو اس سلسلے میں ہماری راہنمائی کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب۲۵' روایت ۴۸'

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ:

ابن عمر رضی اللہ عنہما خیال کرتے تھے کہ ان کو اس بات کی ہمت ہے پس وہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے اور ترک نہ فرماتے اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کا حکم تھا پھر بعد میں یہ منسوخ ہو گیا اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جب تک حدث پیش نہ آئے سابقہ وضو کفایت کر جائے گا۔

ایک اعتراض:

تم حدیث پر مکمل عمل کے دعویدار ہو حالانکہ حدیث بالا سے تو ہر نماز کے لئے مسواک کا وجوب ثابت ہو رہا ہے تم اس کی سنیت کے قائل ہو تو حدیث کے ایک حصہ پر عمل کرتے اور دوسرے کو چھوڑتے ہو۔

جواب: ہرنماز کے لئے مسواک کا وجوب آپ کی ذات گرامی کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ وضو کا عمل بھی آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لئے ایسا حکم نہ تھا ورنہ صحابہ کرام بھی ضرور ایسا کرتے اس میں روایات کی طرف رجوع کرنا ہوگا کیونکہ اس کا دارومدار ثبوت پر ہے جو ثابت ہو جائے وہ سرآنکھوں پر چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۹ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۲۱۹: ابورافع نے حضرت علی بن معبدؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہرنماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

تخریج : بخاری باب الجمعه باب۹ والصوم باب۲۷، مسلم فی الطهارة روایت۴۲، ابو داؤد فی الطهارة باب۲۵، ترمذی فی الطهارة باب۱۸، مسند احمد ۸۰/۱، سنن کبری بیهقی ۳۷/۱، ابن خزیمه ۱۷٤/۱

۲۲۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ :ثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۲۲۰: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہم سے اصحاب محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت نقل فرمائی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۹٦/۱

۲۲۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلَفٍ الْغِفَارِيُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ، مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ .

۲۲۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

قول طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ روایت غریب ہے ہم نے اس کو ابن مرزوق کی سند سے لکھا ہے۔

(ابن مرزوق کی روایت میں نکارت پائی جاتی ہے)

تخریج : معجم الکبیر ۲۸۷/۱۲

۲۲۲ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۲: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے زید بن خالدؓ اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی بات نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۷/۱' ترمذی ۱۲/۱' ۱۳

۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عَطَاءٍ مَوْلٰى أُمِّ صَبِيَّةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۳: عطاء مولیٰ ام صبیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : بیہقی ۵۸/۱

۲۲۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَا :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۲۲۴: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

تخریج : بیہقی ۵۷/۱' باختلاف قلیل من اللفظ۔

۲۲۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ)

۲۲۵: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

تخریج : بیہقی ۵۷/۱' ایضا التمهيد ۱۹٤/۷

۲۲۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۲۲۶: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔

تخریج : ترمذی ۱۲/۱

۲۲۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدِ ِالْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۲۲۷:سعید المقبر ی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ماجہ ۲۵/۱

۲۲۸ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ ، يَرْفَعُهٗ .مِثْلَهٗ .فَثَبَتَ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.(لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِىْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ) أَنَّهٗ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِذٰلِكَ وَأَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَيْهِمْ ؛ وَأَنَّ فِى ارْتِفَاعِ ذٰلِكَ عَنْهُمْ -وَهُوَ الْمَجْعُوْلُ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ -دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا أُمِرُوْا بِهٖ وَأَنَّ الْمَأْمُوْرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهُمْ وَأَنَّ حُكْمَهٗ كَانَ فِىْ ذٰلِكَ غَيْرَ حُكْمِهِمْ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِى الْآثَارِ .وَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ ارْتِفَاعُ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ؛ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْوُضُوْءَ طَهَارَةً مِنْ حَدَثٍ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِى الطَّهَارَاتِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كَيْفَ حُكْمُهَا ؟ وَمَا الَّذِىْ يَنْقُضُهَا ؟ فَوَجَدْنَا الطَّهَارَاتِ الَّتِىْ تُوْجِبُهَا الْأَحْدَاثُ عَلٰى ضَرْبَيْنِ :فَمِنْهَا الْغُسْلُ ، وَمِنْهَا الْوُضُوْءُ ، فَكَانَ مَنْ جَامَعَ أَوْ أَجْنَبَ ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ ، وَكَانَ مَنْ بَالَ أَوْ تَغَوَّطَ ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ .فَكَانَ الْغُسْلُ الْوَاجِبُ بِمَا ذَكَرْنَا لَا يَنْقُضُهٗ مُرُوْرُ الْأَوْقَاتِ وَلَا يَنْقُضُهٗ إِلَّا الْأَحْدَاثُ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ الطَّهَارَةِ مِنَ الْجِمَاعِ وَالْإِحْتِلَامِ كَمَا ذَكَرْنَا ، كَانَ فِى النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الطَّهَارَاتِ مِنْ سَائِرِ الْأَحْدَاثِ كَذٰلِكَ وَأَنَّهٗ لَا يَنْقُضُ ذٰلِكَ مُرُوْرُ وَقْتٍ كَمَا لَا يَنْقُضُ الْغُسْلَ مُرُوْرُ وَقْتٍ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُسَافِرَ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ يُحْدِثْ .وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِى الْحَاضِرِ فَوَجَدْنَا الْأَحْدَاثَ مِنَ الْجِمَاعِ وَالْإِحْتِلَامِ وَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُلَّ مَا إِذَا كَانَ مِنَ الْحَاضِرِ كَانَ حَدَثًا يُوْجِبُ بِهٖ عَلَيْهِ طَهَارَةً ، فَإِنَّهٗ إِذَا كَانَ مِنَ الْمُسَافِرِ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ كَانَ حَاضِرًا .وَرَأَيْنَا طَهَارَةً أُخْرٰى يَنْقُضُهَا خُرُوْجُ وَقْتٍ وَهِىَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ؛ فَكَانَ الْحَاضِرُ وَالْمُسَافِرُ فِىْ ذٰلِكَ سَوَاءً ؛ يَنْقُضُ طَهَارَتَهُمَا خُرُوْجُ وَقْتٍ مَا ؛ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فِىْ نَفْسِهٖ مُخْتَلِفًا فِىْ

الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، وَإِنَّمَا يَنْقُضُ طَهَارَةَ الْحَاضِرِ مِنْ ذٰلِكَ يَنْقُضُ طَهَارَةَ الْمُسَافِرِ ، وَكَانَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ عَنِ الْمُسَافِرِ لَا يَنْقُضُ طَهَارَةً ، كَانَ خُرُوْجُهُ عَنِ الْمُقِيْمِ أَيْضًا كَذٰلِكَ ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۲۸: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔ پس اس قول: ((لو لا ان اشق علی امتی)) یعنی اگر میری امت پر گرانی نہ ہوتی تو میں ہر نماز کے لئے ان کو مسواک کا حکم دیتا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم نہیں دیا اور ان پر لازم بھی نہیں اور اس کے ختم کر دینے میں جبکہ یہ ہر نماز کے لئے وضو کا بدل ہے تو اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو ان پر لازم نہیں تھا اور نہ اس کا حکم ملا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف حکم تھا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ان سے مختلف تھا اس باب کی روایات کہ معنی کی تصحیح اسی طریق سے ہے اور اس سے ہر نماز کے لئے وضو لازم ہونے کے حکم کا اٹھ جانا بھی ثابت ہو گیا۔ بطور نظر و فکر کے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ وضو حدث سے طہارت کا کام دیتا ہے جب ہم احداث سے طہارتیں حاصل کرنے پر غور کرتے ہیں کہ ان کا حکم کیا ہے اور کونسی چیز طہارت کو توڑنے والی ہے تو ہم نے ایسی طہارتیں پائیں جو حدث سے لازم ہوتی ہیں' ان کو دو قسم پر پایا۔ ایک ان میں سے غسل اور دوسرا وضو ہے۔ پس جس شخص نے جماع کیا یا اسے احتلام ہوا تو اس پر غسل لازم ہے اور جس نے پیشاب یا پاخانہ کیا تو اس پر وضو واجب ہے اور اس غسل واجب کو جس کا ہم نے ابھی تذکرہ کیا اوقات کا گزرنا نہیں توڑتا' اس کو توڑنے والی چیز صرف حدث ہے۔ پس جب یہ چیز ثابت شدہ ہے کہ طہارت کا حکم جماع اور احتلام کی حالت میں ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا تو غور و فکر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ تمام طہارتوں کا حکم تمام احداث سے اسی طرح ہو کہ ان طہارتوں کو غسل کی طرح وقت کا گزرنا نہ توڑے ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم نے علماء کرام کو اس بات پر متفق پایا کہ مسافر ایک وضو سے تمام نمازیں پڑھے جب تک کہ حدث لاحق نہ ہو۔ مقیم کے بارے میں ان کو مختلف الرائے پایا۔ ہم نے غور کیا کہ احداث یہ چیزیں ہیں: جماع' احتلام' پیشاب و پاخانہ۔ ان میں سے جو چیز مقیم کو پیش آئے گی اس پر طہارت کو لازم کر دے گی۔ اس لئے کہ جب وہ مسافر تھا تو اس پر اسی طرح ہی لازم تھا اور اسی پر وہی طہارت لازم تھی جو مقیم ہونے کی حالت میں اس پر لازم ہوتی' ہمیں ایک اور ایسی طہارت ملی جسے وقت کا نکلنا توڑ دیتا ہے اور اس میں مقیم و مسافر دونوں اس بات میں برابر ہیں کہ وقت کا نکلنا ان کی طہارت کو باطل کر دے۔ اگرچہ فی نفسہ وقت مقیم و مسافر کا الگ الگ ہو۔ پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ جو ہم نے ذکر کیا وہ اسی طرح ہی ہے اور جو چیز مقیم کی طہارت کو توڑنے والی ہے وہی مسافر کی طہارت کو توڑنے والی ہے اور وقت کا نکل جانا جیسے مسافر کی طہارت کو نہیں توڑتا اسی طرح مقیم کی طہارت کو بھی نہیں توڑتا۔ قیاس و نظر تو ہمارے بیان کی تصدیق کرتے ہیں اور یہی امام ابو حنیفہ' ابو یوسف و

محمد رحمہ اللہ کا مسلک ہے اور یہی بات جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی جماعت نے کہی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۶/۱ مسلم ۱۲۸/۱ بخاری ۳۰۳/۱

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد:

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی: **لو لا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواك عند کل صلاۃ**" جس کو اوپر دس اسناد سے ذرا اختلاف کے ساتھ نقل کیا گیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ ﷺ نے امت پر لازم نہیں فرمایا (البتہ ترغیب دی) اور یہ حکم امت پر لازم بھی نہ تھا پھر اس کے منسوخ ہونے کی بات ان سے کیونکر منقول ہوتی۔

بلکہ وہ تو آپ ﷺ کے لئے ہر نماز کے وضو کے بدلے لازم کیا گیا۔

اور یہ اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو صحابہ کرام پر لازم نہ تھا اور نہ ہی ان کو اس کا حکم دیا گیا وہ حکم تو آپ کی ذات کے ساتھ خاص تھا اور اس سلسلہ میں آپ کا حکم دوسرے لوگوں سے مختلف تھا اگر باب کی روایات میں اس وجہ کو ملحوظ رکھا جائے تو روایات میں بآسانی موافقت ہوسکتی ہے اور اس سے یہ بات پورے طور پر ثابت ہوگئی کہ ہر نماز کے لئے وجوب وضو کا حکم آپ سے بھی اٹھالیا گیا۔

طحاوی رحمہ اللہ کی نظری دلیل نمبرا:

ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وضو حدث سے طہارت کا نام ہے اب احداث سے طہارات کے احکام پر غور کیا تا کہ ہمیں طہارت کا حکم اور طہارت کو توڑنے والی چیزوں کا بخوبی علم ہو جائے غور کرنے پر طہارات کی کل دو قسمیں پائیں۔

نمبر① غسل نمبر② وضو

غسل:

ان لوگوں پر لازم ہے جو جنابت و جماع میں مبتلا ہوں۔

وضو:

ان لوگوں پر واجب ہے جو پیشاب و پائخانہ وغیرہ سے فارغ ہوں ذرا غور کرنے سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ غسل واجب جب کرلیا تو اوقات کا گزرنا اس کو نہیں توڑ سکتا غسل کے ٹوٹنے کی وہی صورتیں ہیں جو مذکور ہوئیں اور اوپر یہ بات ثابت ہو چکی کہ طہارت اکبر یعنی غسل کا حکم نجاست اکبر یعنی جماع و احتلام کے ساتھ خاص ہے اور فکر و نظر کا فیصلہ یہی بنتا ہے کہ تمام احداث صغیرہ کبیرہ سے طہارت کا حکم اسی طرح ہونا چاہئے کہ وہ بھی غسل کی طرح فقط مرور زمانہ سے ٹوٹنے نہ پائے۔

دلیل ثانی ایک اور انداز سے توجہ فرمائیں:

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مسافر پانچوں نمازیں ایک ہی وضو سے پڑھ سکتا ہے جب تک کہ اس کا وضو نہ ٹوٹے البتہ مقیم کے متعلق اختلاف کیا گیا ہم نے دیکھا کہ مقیم کے متعلق حدث کو لازم کرنے والی چیزیں جماع' احتلام' پیشاب و پاخانہ ہے اور مسافر کے لئے بھی یہی ہیں مسافر پر بھی ان چیزوں سے طہارت لازم ہے جن سے مقیم کو لازم ہے البتہ طہارت کی ایک اور قسم مسح علی الخفین (موزوں پر مسح) ایسی ہے جس کے لئے وقت کا نکلنا بھی ناقض ہے اور اس میں مسافر و مقیم حکم میں یکساں ہیں اگر چہ مسافر و مقیم کے لئے وقت کی طوالت وقصر کا تو فرق ہے مگر طہارت کے ٹوٹنے میں قطعاً فرق نہیں۔

پس یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس چیز سے مسافر کی طہارت ٹوٹتی ہے اسی سے مقیم کی طہارت بھی ٹوٹتی ہے ان کے مابین نقض طہارت میں کوئی فرق نہیں مسافر کے لئے خروج وقت ناقض طہارت نہیں تو مقیم کے لئے پھر قیاس ونظر کے لحاظ سے کس طرح خروج وقت مبطل طہارت ہوگا۔ فتدبر۔

یہی امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسف ؒ محمد ؒ کا قول ہے اور صحابہ وتابعین کی ایک کثیر جماعت کا یہی قول ہے جیسا مندرجہ روایات وآثار سے ظاہر ہے۔

۲۲۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَصْحَابَ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ تَوَضَّؤُوْا وَصَلُّوا الظُّهْرَ .فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ قَامُوْا لِيَتَوَضَّئُوا فَقَالَ لَهُمْ : (مَا لَكُمْ ؟ أَحْدَثْتُمْ ؟) فَقَالُوْا :لَا ، فَقَالَ :(الْوُضُوْءُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ ، لِيُوْشِكَ أَنْ يَقْتُلَ الرَّجُلُ أَبَاهُ ، وَأَخَاهُ ، وَعَمَّهُ ، وَابْنَ عَمِّهِ ، وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ).

۲۲۹: حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ساتھیوں نے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی جب عصر کا وقت آیا تو وہ وضو کے لئے اٹھنے لگے تو ابوموسیٰ اشعریؓ فرمانے لگے تمہیں کیا ہوا؟ کیا تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں تو کہنے لگے بغیر حدث کے وضو کرنے میں اس قدر اہتمام کرنا اسی طرح کی محرومی ہے کہ جیسا وارث اپنے مورث کو قتل کر کے وراثت سے اپنے کو محروم کرے۔ مثلاً بیٹا باپ کو یا اپنے بھائی یا چچا یا ابن عم کو قتل کر دے وغیرہ۔

۲۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ :كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ .

۲۳۰: عمرو بن عامر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ فرماتے تھے ہم تو تمام نمازیں اس وقت تک ایک وضو سے پڑھ لیا کرتے تھے جب تک ہمیں حدث پیش نہ آتی تھی۔

تخریج: بخاری : ۱ / ۸۷

۲۳۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ .ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ .

۲۳۱: عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ تمام نمازیں ایک ہی وضو سے ادا کرتے جب تک کہ ان کو حدث پیش نہ آتی۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۳۳/۱

۲۳۲ :أَخْبَرَنِيْ مَسْعُوْدُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ سَعْدًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ .حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ ، وَزَادَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، وَيَتْلُو (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ -عِنْدَنَا -دَلِيْلٌ عَلَى وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ,لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ ذٰلِكَ عَلَى الْقِيَامِ وَهُمْ مُحْدِثُوْنَ .أَلَا تَرٰى أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ حُكْمَ الْمُسَافِرِ هُوَ هٰذَا ؟ أَوْ أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يُحْدِثَ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْمُسَافِرِ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَقَدْ خُوطِبَ بِهَا كَمَا خُوطِبَ الْحَاضِرُ ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ الْحَاضِرِ فِيْهَا كَذٰلِكَ أَيْضًا .وَقَدْ قَالَ ابْنُ الْفَغْوَاءِ :إِنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا أَحْدَثُوا لَمْ يَتَكَلَّمُوْا حَتّٰى يَتَوَضَّئُوا ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ) فَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الْقِيَامُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ حَدَثٍ .

۲۳۲: عبدالصمد کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کیا البتہ انہوں نے سند میں عکرمہ کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ روایت میں فرمایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لئے وضو کرتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے تھے: اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ [المائدة] امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک تو اس آیت میں ہر نماز کے لئے وضو کے واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں پائی جاتی کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ یہ ارشاد نماز کی تیاری کے لئے اس حالت میں ہو جبکہ وہ بے وضو ہو۔ کیا اس بات پر تم سب فقہاء کو متفق نہیں پاتے کہ مسافر کے لئے یہی حکم ہے اور حدث کے بغیر اس پر وضو لازم نہیں پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ مسافر کا یہ حکم اس آیت سے ثابت ہے تو جس طرح اس سے مسافر کو خطاب کیا گیا اس طرح مقیم کو بھی خطاب کیا گیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مقیم کا حکم بھی مسافر کی طرح ہے۔ ابن فغواء نے نقل کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب بے وضو ہو جاتے تو بغیر وضو کے کلام نہ کرتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ﴾ [المائدة] کہ یہ بتلا دیا کہ یہ حکم حدث کے بعد نماز کی طرف جانے کے وقت ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۴/۱ عبدالرزاق ۵۸/۱

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

اس کا دوسرا حصہ خلاف نظر آتا ہے تو اس کا جواب دے رہے ہیں نمبر ۱: کہ آیت میں وجوب وضو لکل صلاۃ کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ بات جائز ہے کہ اس سے وہ قیام مراد لیا جائے جو حالت حدث والا ہو کیا تم اس بات کو نہیں دیکھتے کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مسافر کا بھی یہی حکم ہے یا اس پر بھی وضو اسی وقت واجب ہے جب وہ حالت حدث میں ہو جب یہ حکم مسافر کا ثابت ہو گیا تو اس کا مخاطب مسافر کی طرح مقیم بھی ہے۔ نمبر ۲: عمرو بن الفغواء نے تو نقل کیا کہ وہ لوگ جب بے وضو ہو جاتے تو اس وقت تک گفتگو نہ کرتے جب تک وضو نہ کر لیتے پس یہ آیت نازل ہوئی: اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ [المائدة : ٦] اور ان کو بتلایا کہ یہ وضو اس وقت ضروری ہے جبکہ حدث کے بعد نماز کی طرف جانے کا ارادہ ہو جیسا باب الحیض میں آئے گا۔ نمبر ۳: اس روایت کا ایک جواب اس روایت سے ہے جس میں علیؓ کا بیان کنت رجلا مزاء تو اس عارضہ کی وجہ سے آپ ہر نماز کے ساتھ وضو کرتے نہ کہ ہر نماز کے لئے نیا وضو فرض ہے۔

مزید تین آثار ایک وضو سے تمام نمازیں پڑھنے سے متعلق پیش کر رہے ہیں۔

۲۳۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ مَرَّةً اُخْرٰى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ عَلِيٍّ بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ عِكْرِمَةَ .

۲۳۳: شعبہ نے مسعود بن علی سے اوپر والی روایت بیان کی مگر عکرمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

۲۳۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ :اَنَّ شُرَيْحًا كَانَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ .

۲۳۴: محمد کہتے ہیں کہ شریحؒ تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه کتاب الطهارات ۲۹/۱

۲۳۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ ۔

۲۳۵: یزید بن ابراہیم نے بیان کیا کہ حضرت حسن بصریؒ اس میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ تمام نمازیں ایک وضو سے ادا کریں۔ واللہ اعلم۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳٤/۱ ن[redacted] ۲۸٤ تا ۲۹۷

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِهِ الْمَذْيُ كَيْفَ يَفْعَلُ

مذی والا کیا کرے؟

جمہور اہلسنّت کے ہاں منی ناپاک ہے ائمہ ثلاثہ کے ہاں اس سے پاکیزگی کے لئے چھینٹے اور دھونا تجویز کیا جبکہ احناف دھونے اور ڈھیلے دونوں سے پاک ہونے کے قائل ہیں اس باب میں بتلاتے ہیں کہ بعض ائمہ یعنی امام مالک ابن حنبلؒ کے ہاں خروج مذی کے بعد قضیب اور خصیتین دونوں کو دھونا ضروری ہے اور احناف وشوافع صرف موضع نجاست کے دھونے کو کافی قرار دیتے ہیں۔

پہلی جماعت کی دلیل کے طور پر ایک روایت نقل کی ہے۔

۲۳۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ خَلِيْفَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، أَنَّ (عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ :يَغْسِلُ مَذَاكِيْرَهُ وَيَتَوَضَّأُ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ غَسْلَ الْمَذَاكِيْرِ وَاجِبٌ عَلَى الرَّجُلِ اِذَا أَمْذَى وَإِذَا بَالَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْأَثَرِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى إِيْجَابِ غَسْلِ الْمَذَاكِيْرِ ، وَلٰكِنَّهُ لِيَتَقَلَّصَ الْمَذْيُ فَلَا يَخْرُجُ .قَالُوْا : وَمِنْ ذٰلِكَ مَا أَمَرَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِي الْهَدْيِ اِذَا كَانَ لَهُ لَبَنٌ أَنْ يَنْضَحَ ضَرْعَهُ بِالْمَاءِ ، لِيَتَقَلَّصَ ذٰلِكَ فِيْهِ ، فَلَا يَخْرُجُ .وَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِمَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالُوْا فَمِنْ ذٰلِكَ.

۲۳۶: رافع بن خدیج نقل کرتے ہیں علی مرتضیٰؓ نے عمارؓ کو کہا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے مذی کا حکم دریافت کر لے۔ چنانچہ دریافت کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے مزاکیر کو دھو ڈالے اور وضو کر لے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کسی آدمی کو مذی آ جائے یا پیشاب کی حالت ہو تو اسے اعضاء تناسل کا دھو لینا ضروری ہے۔ انہوں نے مذکورہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ علماء کی دوسری جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے اس ارشاد سے اعضاء تناسل کے دھونے سے وجوب ثابت نہیں ہوتا بلکہ منی کو نکلنے سے روکنے کا طریقہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی نظیر وہ حکم ہے جس کا مسلمانوں کو ہدی کے سلسلے میں جبکہ وہ دودھ والا جانور ہو حکم دیا گیا کہ اس کے تھنوں پر ٹھنڈا پانی چھڑکا جائے تا کہ دودھ نکلنے سے رک جائے اور ہماری اس بات کے ثبوت میں مندرجہ ذیل آثار شاہد ہیں۔

تخریج : نسائی فی الطهارة ۳۶/۱' باب ۱۱۱ المعجم الكبير الطبرانی ۲۸۵/۱

اس اثر کو دلیل بنا کر کہا گیا کہ جب مذی آئے یا پیشاب کیا جائے تو مزاکیر کو مکمل دھونا واجب ہے۔

حـ :امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مزاکیہ کے دھونے کا حکم اس طور پر واجب نہ تھا کہ اس سے مذی نکلی ہے بلکہ انقطاع مذی اور مزاکیر کے سکیڑنے کے لئے یہ حکم کیا گیا اس کی نظیر موجود ہے کہ جب ہدی وقربانی کا جانور دودھ والا ہو تو مالک کو تھنوں پر پانی چھڑکنا چاہئے تاکہ تھن سکڑ جائیں اور دودھ منقطع ہو جائے یہ بھی اسی طرح ہے تاکہ مذی کا نکلنا رک جائے۔

علماء کی دوسری جماعت کے قول کی تائید آثار متواترہ سے ہوتی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳۷ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ وَابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ ، قَالَا :ثَنَا عَمْرُو ابْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ، قَالَ :ثَنَا عُبَیْدَةُ ابْنُ حُمَیْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ أَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاَمَرْتُ رَجُلًا یَسْاَلُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ فِیْهِ الْوُضُوْءُ).

۲۳۷:حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت علیؓ فرمانے لگے میں بہت مذی والا تھا میں نے ایک آدمی کو کہا کہ وہ اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرے (انہوں نے دریافت کیا) تو آپ نے فرمایا اس میں فقط وضو ہے۔

تخریج : مسلم ۱۴۳/۱

۲۳۸ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :أَنَا هُشَیْمٌ قَالَ :أَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُنْذِرٍ أَبِیْ یَعْلَی الثَّوْرِیِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ قَالَ سَمِعْتُه یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ :(کُنْتُ أَجِدُ مَذْیًا ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ أَنْ یَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، وَاسْتَحْیَیْتُ أَنْ أَسْاَلَهٗ لِاَنَّ ابْنَتَهٗ عِنْدِیْ ، فَسَاَلَهٗ ، فَقَالَ :إِنَّ کُلَّ فَحْلٍ یُمْذِیْ ، فَإِذَا کَانَ الْمَنِیُّ فَفِیْهِ الْغُسْلُ ، وَإِذَا کَانَ الْمَذْیُ فَفِیْهِ الْوُضُوْءُ).

۲۳۸:محمد بن حنفیہؒ اپنے والد حضرت (علی مرتضیٰؓ) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے مذی آتی تھی تو میں نے مقداد کو کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کریں اور مجھے پوچھنے سے حیاء مانع ہوا کیونکہ آپ کی بیٹی میرے گھر تھی مقداد نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ہر مذکر کو مذی آتی ہے جب مذی آئے تو اس میں وضو ہے اور جب منی ہو تو اس میں غسل ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸۲' روایت ۲۱۱' مسند احمد ۳٤۲/٤

۲۳۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، عَنْ أَبِیْ حُصَیْنٍ عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :(کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَکَانَتْ عِنْدِیْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلْتُ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

تَوَضَّأْ وَاغْسِلْهُ).

۲۳۹:ابوعبدالرحمن نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ مجھے مذی بہت آتی تھی اور آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی پس میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پیغام بھیج کر (مسئلہ دریافت) کیا تو ارشاد فرمایا وضو کرلو اور اسے دھو ڈالو۔

تخریج : بخاری فی العلم باب ۵۱' والوضوء باب ۳٤' مسلم فی الحیض روایت ۱۷' ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۲'

۲۴۰ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ ، فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ ، وَفِي الْمَنِيِّ الْغُسْلُ).

۲۴۰:عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے مذی کے متعلق پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا اس میں وضو اور منی میں غسل لازم ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب۸۳' ابن ماجه فی الطهارة باب ۷۰' مسند احمد ۸۷/۱' ۱۱۰۔

۲۴۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ ، عَنْ هَانِءِ بْنِ هَانِءٍ (عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ إِذَا أَمْذَيْتُ اغْتَسَلْتُ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْهِ الْوُضُوْءُ).

۲۴۱:ھانی بن ہانی نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے فرمایا مجھے بہت مذی آتی تھی جب مجھے مذی آتی تو میں غسل کرتا پس میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس میں وضو لازم ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۲' نسائی فی الطهارة باب ۱۱۱

۲۴۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَنَا إِسْرَائِيلُ ح .

۲۴۲:یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ اسرائیل کے واسطہ سے انہوں نے اپنی سند سے حضرت علی مرتضیٰؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۸/۱

۲۴۳ :وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيلُ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۴۳:ربیع المؤذن نے اپنی سند سے اسرائیل سے اور اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۸/۱

۲۴۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ قَالَ :ثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ

الْفَزَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ (عَلِيٍّ قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ ، فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ، وَإِذَا رَأَيْتَ الْمَنِيَّ فَاغْتَسِلْ).

۲۴۴: حصین بن قبیصہ نے حضرت علیؓ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے تھے میں بہت زیادہ مذی والا آدمی تھا پس میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جب تم مذی دیکھو تو وضو کر لو اور اپنے قضیب کو دھو لو اور جب تم منی دیکھو تو غسل کر لو۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۳۴' مسلم فی الحیض روایت نمبر ۱۷ ابو داؤد ۲۷/۱

۲۴۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : (سَمِعْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ ، لِأَنَّ ابْنَتَهُ كَانَتْ تَحْتِي ، فَأَمَرْتُ عَمَّارًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ : يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا لَمَّا ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْجَبَهُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ، ذَكَرَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ سِوَى وُضُوْءِ الصَّلَاةِ مِمَّا أَمَرَ بِهِ ، فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِغَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ وَجَبَ لَهُ وُضُوْءُ الصَّلَاةِ . وَقَدْ رَوٰى سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا .

۲۴۵: عائش بن انس کہتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کو منبر پر فرماتے سنا مجھے بہت مذی آتی تھی میں نے آپ ﷺ سے سوال کا ارادہ کیا مگر مجھے حیاء مانع بنی کیونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی تو میں نے عمار کو کہا (ان کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا) مذی آنے پر وضو کافی ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان کے لئے فقط نماز کے وضو کو واجب قرار دیا۔ پس اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وضو کے علاوہ جس بات کا حکم دیا گیا وہ اس وجہ سے نہیں تھا جس سے مذی کی صورت میں وضو کو واجب فرمایا۔ چنانچہ سہل ابن حنیف رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے جو روایت کی ہے وہ اس بات کو واضح طور پر ثابت کرتی ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۳۴' مسلم فی الحیض روایت ۱۷

حاصل روایات: نو طرق سے روایت علیؓ کو پیش کیا گیا اور اس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی کہ مذی سے فقط وضو ہے۔ اور ایک روایت میں واضح طور پر ذکر کا دھونا بھی مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خصیتین کا دھونا لازم نہیں ہے اگر کہیں مذکور ہو تو وہ مذی کے منقطع کرنے کے طور پر ہے اور وضو سے وضو صلاۃ ہی مراد ہے۔

سائل کون؟

حضرت علیؓ نے حضرت مقداد اور عمارؓ کو کہا ان میں سے کسی نے سوال کیا وکیل کا فعل موکل کا شمار ہوتا ہے اس لئے بعض روایات میں حضرت علی مرتضیٰؓ نے اس کی نسبت اپنی طرف کر دی۔ (ابن حجرؒ)

امام طحاوی فرماتے ہیں ان روایات سے ثابت ہوا کہ نماز کے وضو کے علاوہ جس چیز کا حکم ان میں ملتا ہے وہ درجہ وجوب میں نہیں صرف وضو ہی واجب ہے اور ہماری اس بات کی تائید مندرجہ روایات کر رہی ہیں۔

۲۴۶ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّهُ (سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ ، فَقَالَ :فِيْهِ الْوُضُوْءُ).فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيْهِ ، هُوَ الْوُضُوْءُ ، وَذٰلِكَ يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ مَعَ الْوُضُوْءِ غَيْرُهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يُوَافِقُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، فَذَكَرَ۔

۲۴۶: عبید بن السباق نے حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے مذی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس میں وضو لازم ہے۔ پس آپ نے اس بات کی اطلاع دی کہ جو چیز اس میں لازم ہے وہ وضو ہے اور اس سے اس بات کی نفی ہو جاتی ہے کہ اس پر وضو کے علاوہ کوئی چیز ہو اور اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت عمر ؓ سے تو ایسی روایت آئی ہے جو پہلے حضرات کے موافق ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۵۵' روایت ۲۱۰' ترمذی فی الطهارة باب۸۳' روایت۱۱۵' ابن ماجه فی الطهارة باب۷۰' روایت ۵۰۶' دارمی فی الوضوء باب۴۹' ابن شیبه کتاب الطهارة ۹۱/۱

امام طحاوی ؒ کہتے ہیں اس روایت سے یہ بات مزید واضح ہو گئی کہ مذی میں وضو ہی واجب ہے اور کوئی چیز واجب نہیں۔

ایک اشکال:

حضرت عمر فاروقؓ کے فتویٰ میں شرمگاہ کے علاوہ خصیتین کا دھونا بھی مذکور ہے روایت یہ ہے۔

۲۴۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ رَبِيْعَةَ الْبَاهِلِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ ، فَكَانَ يَأْتِيْهَا فَيُلَاعِبُهَا .فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ :إِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَاغْسِلْ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ، وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ .قِيْلَ لَهُ :يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ ، مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ ۔

۲۴۷ سلیمان بن ربیعہ باہلی نے بنی عقیل کی ایک عورت سے نکاح کیا وہ اس کے ہاں جاتے اور ملاعبت کرتے (جس سے مذی خارج ہوتی تو انہوں نے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں مذی کا پانی پاتا ہوں تو آپ نے فرمایا جب پانی پاؤ تو اپنی شرمگاہ اور خصیتین کو دھولو اور پھر نماز والا وضو کرلو۔ اس کو یہ کہا جائے گا کہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو ہم نے رافع بن خدیج کی روایت کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت اسی کے موافق کہتی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۹۱/۱۔

:اس روایت کا بھی وہی مطلب ہے جو حضرت رافع بن خدیج والی روایت کا بیان کیا گیا کہ شرمگاہ ادھونا لازم تھا اور باقی خصیتین کا دھونا خروج مذی کو روکنے اور مزاکیر کے سکیڑنے کے لئے تھا۔ اور اس مفہوم کی موافقت صحابہ و تابعین کے مندرجہ اقوال سے پائی جاتی ہے۔

۲۴۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ۔

۲۴۸ :مؤمل بن اسماعیل نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان ثوری رحمہ اللہ نے اسی کے موافق نقل کیا ہے۔

۲۴۹ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (هُوَ الْمَنِيُّ وَالْمَذْيُ وَالْوَدْيُ). فَأَمَّا الْمَذْيُ وَالْوَدْيُ فَإِنَّهُ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ ، وَأَمَّا الْمَنِيُّ ، فَفِيْهِ الْغُسْلُ .

۲۴۹:مورق العجلی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے فرمایا مرد سے نکلنے والی تین چیزیں منی، مذی، ودی ہیں مذی اور ودی میں اپنے قضیب کو دھوئے اور وضو کرلے اور منی کی صورت میں غسل ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۹۲/۱

۲۵۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّيْ أَرْكَبُ الدَّابَّةَ فَأُمْذِيَ .فَقَالَ :اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ ذَكَرَ مَا يَجِبُ فِي الْمَذْيِ ذَكَرَ الْوُضُوْءَ خَاصَّةً وَحِيْنَ أَمَرَ أَبَا جَمْرَةَ أَمَرَهُ مَعَ الْوُضُوْءِ بِغَسْلِ الذَّكَرِ .

۲۵۰:ابوجمرہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں جانور پر سواری کرتا ہوں تو مذی آنے لگی ہے انہوں نے فرمایا اپنے قضیب کو دھولو اور نماز کے لئے وضو کرو۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مذی سے لازم ہونے والی چیز کا جب ذکر کیا تو انہوں نے ابوحمزہ کو خاص طور وضو کے ساتھ اپنے عضو تناسل کو دھونا کا حکم دیا۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۵۸/۱

ذرا غور فرمائیں:

کہ ابن عباس ؓ نے ابو جمرہ کو مذی کی صورت میں وضو کو واجب قرار دیا اور وضو کے ساتھ صرف قضیب کو دھونے کا حکم دیا معلوم ہوا کہ اور کسی چیز کا دھونا واجب نہ تھا۔

۲۵۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ ، قَالَ :(يَغْسِلُ فَرْجَهُ ، وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ).

۲۵۱: ربیع بن صبیح نے حسن بصریؒ نے مذی و ودی کے متعلق نقل کیا کہ اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور نماز کے لئے وضو کر لے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۹۲/۱

۲۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ :إِذَا أَمْذَى الرَّجُلُ ، غَسَلَ الْحَشَفَةَ وَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ ، فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ مَا وَصَفْنَا .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا خُرُوْجَ الْمَذْيِ حَدَثًا ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي خُرُوْجِ الْأَحْدَاثِ ، مَا الَّذِيْ يَجِبُ بِهِ ؟ .فَكَانَ خُرُوْجُ الْغَائِطِ ، يَجِبُ بِهِ غَسْلُ مَا أَصَابَ الْبَدَنَ مِنْهُ ، وَلَا يَجِبُ غَسْلُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ إِلَّا التَّطَهُّرَ لِلصَّلَاةِ .وَكَذٰلِكَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ أَيِّ مَوْضِعٍ مَا خَرَجَ ، فِيْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَ ذٰلِكَ حَدَثًا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، خُرُوْجُ الْمَذْيِ الَّذِيْ هُوَ حَدَثٌ ، لَا يَجِبُ فِيْهِ غُسْلٌ ، غَيْرَ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أَصَابَهُ مِنَ الْبَدَنِ غَيْرَ التَّطَهُّرِ لِلصَّلَاةِ ، فَثَبَتَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۵۲: زیادہ بن فیاض نے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جب آدمی کو مذی آ جائے تو حشفہ کو دھوئے اور نماز والا وضو کرے۔امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں اس باب کے آثار کے معانی کی تصحیح کا یہی طریقہ ہے جو ہم نے بیان کیا اور اس سے وہی بات ثابت ہوئی جو ہم نے بیان کی۔نظر و فکر کے لحاظ سے ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ مذی کا نکلنا وضو کو توڑنے کا باعث ہے۔اب ہم یہ دیکھنا چاہیں گے کہ احداث کے نکلنے سے کیا چیز لازم ہوتی ہے تو پیشاب' پاخانہ کے نکلنے سے بدن کے اسی حصے کا دھونا ضروری ہے جہاں نجاست پہنچتی ہے اس کے علاوہ بدن کا دھونا واجب نہیں مگر یہ کہ نماز کے لئے وہ پوری طہارت کرنا چاہتا ہو۔اسی طرح جسم کے کسی مقام سے خون کا نکلنا۔یہ ان لوگوں کے نزدیک ہے جو خون کے نکلنے کو حدث قرار دیتے ہیں۔پس نظر تقاضا یہ ہے کہ منی کا نکلنا بھی حدث ہے اسی سے بھی اس جگہ کے علاوہ جہاں بدن میں لگے اور کسی مقام کا دھونا لازم نہیں۔البتہ نماز کے لئے مکمل

طہارت ضروری ہے۔ پس بطور نظر کے بھی ہماری بات ثابت ہوگئی۔ امام ابوحنیفہ ابویوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۸/۱

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روایات کی رو سے یہ صورت ہی درست ہے جس سے روایات کے معانی درست رہتے ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نظری دلیل پیش کرتے ہیں

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ خروج نجاست خواہ وہ پائخانہ ہو یا پیشاب ودی یا جن کے ہاں خون و پیپ وغیرہ موجب حدث ہیں اوران تمام میں موضع گندگی کے دھونے کے علاوہ اور کسی مقام کا دھونا لازم نہیں البتہ نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے مذی کا نکلنا بھی حدث ہے تو اس میں بھی اسی مقام کا دھونا لازم ہونا چاہئے نہ کہ غیر کا جس طرح روایات سے یہ مسئلہ ثابت ہے تو نظر سے بھی ثابت ہوگیا یہی امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد بن الحسن رحمہم اللہ اور علمائے شوافع کا مسلک ہے۔

بَابُ حُکْمِ الْمَنِيِّ هَلْ هُوَ طَاهِرٌ أَمْ نَجَسٌ

کیا منی پاک ہے؟

خلاصۃ الزام : منی: جسم انسانی سے نکلنے والا سفیدی مائل گاڑھا پانی جو شہوت کے ساتھ جوش سے نکلے مرد وعورت دونوں میں منی کا مادہ پایا جاتا ہے بس رنگتوں میں تھوڑا بہت فرق ہے: یخرج من بین الصلب الترائب احناف ومالکیہ کے ہاں تمام حیوانات کی منی ناپاک ہے شوافع وحنابلہ کے ہاں غیر انسان میں پاک وناپاک کے دونوں قول ملتے ہیں۔

زیر بحث باب میں انسانی منی کے متعلق گفتگو ہوگی اس میں دو معروف مسالک ہیں نمبر شوافع وحنابلہ اس کو رینٹھ کی طرح قرار دے کر پاک کہتے ہیں اسی وجہ سے اس کے پانی میں پڑ جانے سے اس کی ناپاکی کے قائل نہیں۔

مسلک ۲: احناف موالک ودیگر علماء کا ہے کہ منی ناپاک ہے اس کا دھونا واجب ہے البتہ امام مالک کے ہاں چھینٹا مارنا بھی کافی ہے خشک منی کو احناف کھرچ دینے سے کپڑے کو پاک قرار دیتے ہیں۔

مسلک نمبر ۱ کی روایات جن کی تعداد چودہ ہے۔

۲۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ : اَنَّهُ كَانَ نَازِلًا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَاحْتَلَمَ ، فَرَأَتْهُ جَارِيَةٌ لِعَائِشَةَ ، وَهُوَ يَغْسِلُ اَثَرَ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهٖ ، اَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهٗ ، فَاَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَمَا اَزِيْدُ عَلٰى اَنْ اَفْرُكَهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ).

۲۵ : ہمام بن الحارث کہتے ہیں کہ وہ حضرت عائشہ ؓ کے ہاں مہمان تھا اتفاقاً ان کو احتلام ہو گیا حضرت عائشہ ؓ کی لونڈی نے ان کو دیکھ لیا کہ وہ احتلام کے اثر کو کپڑے سے دھو رہے ہیں یا کپڑے کو دھو رہے ہیں لونڈی نے اس کی اطلاع حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کو دی تو حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے فرمایا میں نے اپنے کو اس طرح کرتے پایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے میں منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔ (یعنی خشک ہونے کی صورت میں دھوتی نہ تھی)

تخریج : مسلم فی الطھارۃ روایت ۱۰۵' ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۱۳۴' روایت ۳۷۱' نسائی فی الطھارۃ باب ۱۸۷' مسند احمد ۳۵/۶' دارقطنی ۱۲۵/۱

۲۵۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ شُعْبَةُ :أَنَا عَنِ الْحَكَمِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهٗ .

۲۵۴: شعبہ نے حکم سے روایت کی اور پھر حکم نے اپنی سند سے اسی طرح روایات نقل کی۔

تخریج : ابو داؤد ۳۵/۱

۲۵۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوَهٗ.

۲۵۵: زید بن ابی انیسہ نے حکم سے اور حکم نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۵۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

۲۵۶: اعمش نے ابراہیم سے اور ابراہیم نے ہمام سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی ۳۱/۱

۲۵۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهِ .

۲۵۷: زید نے اعمش سے اور اعمش نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :أَنَا حَفْصٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ ، وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهٗ .

۲۵۸: ابراہیم نے اسود بن یزید اور ہمام سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ✽

تخریج : مسلم ۱/۱٤٠

۲۵۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

۲۵۹:منصور نے ابراہیم سے اورابراہیم نے ہمام سے اور ہمام نے عائشہ صدیقہ ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱/٥٦.

۲۶۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :(لَقَدْ رَأَيْتِنِي وَمَا أَزِيْدُ عَلٰى أَنْ أَحُتَّهُ مِنَ الثَّوْبِ فَإِذَا جَفَّ دَلَكْتُه).

۲۶۰:ہمام نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اس روایت میں وما ازید علی ان احته من الثوب فاذا جف دلکته' میں اس سے زیادہ کچھ نہ کرتی کہ اس کو کپڑے سے چھیل دیتی اور جب وہ خشک ہو جاتا تو اس کو مل دیتی۔

اللُّغَاتُ:احته۔ حت یحت۔ چھیلنا' دلکته۔ دلک۔ ملنا مَل ہونا۔

تخریج : ابو داؤد الطیاسی ۱/۲۹۹.

۲۶۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا وَاصِلُ الْأَحْدَبُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ (عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ :لَقَدْ رَأَتْنِي عَائِشَةُ ، وَأَنَا أَغْسِلُ جَنَابَةً مِنْ ثَوْبِيْ فَقَالَتْ :لَقَدْ رَأَيْتِنِيْ وَإِنَّهُ لَيُصِيْبُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَزِيْدُ عَلٰى أَنْ يَفْعَلَ بِهِ هٰكَذَا تَعْنِي يَفْرُكُهُ).

۲۶۱:اسود کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے دیکھا کہ میں اپنے کپڑے سے جنابت دھو رہا ہوں تو ارشاد فرمایا مجھے تو یہ معلوم ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو جنابت پہنچ جاتی تو ہم اس کو اسی طرح کرتے اور بس ان کی مراد یہ تھی کہ ہم فقط اس کو خوب مل دیتے۔

اللُّغَاتُ:یفرکه۔ کسی چیز کو اس قدر ملنا کہ چھلکے سے نکل آئے۔

تخریج : مسند احمد ٦/١٠١

۲۶۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، (عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي الْمَنِيَّ).

۲۶۲: عطاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اس کو (منی کو) چھیل دیا کرتی تھی۔

تخریج: بزاز

۲۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ أَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ أَبِیْ مَخْلَدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ.

۲۶۳: حارث بن نوفل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

تخریج: نسائی ۵٦/۱

۲۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِی السَّرِیِّ قَالَ: ثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِیْلَ، قَالَ: ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: (كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ مِرْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مِرْطُنَا یَوْمَئِذٍ الصُّوْفُ).

۲۶۴: عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سے منی کو چھیل دیا کرتی تھی ہماری چادر اس وقت اون کی ہوتی تھی۔

اللغات: مرط جمع مروط۔ چادر ازار۔

تخریج: مسند احمد ۲٦۳/٦

۲۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِیْمِ الْبُرْقِیُّ قَالَ: ثَنَا الْحُمَیْدِیُّ قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ، عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: (كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كَانَ یَابِسًا، وَأَغْسِلُهٗ أَوْ أَمْسَحُهٗ، إِذَا كَانَ رَطْبًا) شَكَّ الْحُمَیْدِیُّ.

۲۶۵: عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی تھیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو چھیل دیتی تھی جبکہ وہ خشک ہو جاتی اور جب وہ تر ہوتی تو میں اس کو دھو ڈالتی یا پونچھ دیتی یہ حمیدی کو شک ہے کہ کون سے لفظ بشر نے فرمائے۔

تخریج: دارقطنی ۱۳۱/۱

۲۶٦: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ: ثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ بُرْدٍ أَخِیْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ زِیَادٍ عَنْ أَبِیْ شَقَّالَةَ النَّخَعِیِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: (كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّحَاوِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلَى أَنَّ الْمَنِیَّ طَاهِرٌ، وَأَنَّهٗ لَا یُفْسِدُ الْمَاءَ وَإِنْ وَقَعَ فِیْهِ، وَأَنَّ حُكْمَهٗ فِیْ ذٰلِكَ

حُكْمُ النُّخَامَةِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : بَلْ هُوَ نَجَسٌ ، وَقَالُوْا : لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، لِأَنَّهَا إِنَّمَا جَاءَ تْ فِيْ ذِكْرِ ثِيَابٍ يَنَامُ فِيْهَا وَلَمْ تَأْتِ فِيْ ثِيَابٍ يُصَلِّيْ فِيْهَا وَقَدْ رَأَيْنَا الثِّيَابَ النَّجِسَةَ بِالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ لَا بَأْسَ بِالنَّوْمِ فِيْهَا وَلَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِيْهَا ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَنِيُّ كَذٰلِكَ .وَإِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَيْنَا لَوْ كُنَّا نَقُوْلُ : لَا يَصْلُحُ النَّوْمُ فِي الثَّوْبِ النَّجِسِ فَإِذَا كُنَّا نُبِيْحُ ذٰلِكَ وَنُوَافِقُ مَا رَوَيْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، وَنَقُوْلُ مِنْ بَعْدُ ، لَا يَصْلُحُ الصَّلَاةُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَلَمْ نُخَالِفْ شَيْئًا مِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ جَاءَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْمَا كَانَتْ تَفْعَلُ بِثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ إِذَا أَصَابَهُ الْمَنِيُّ مَا

۲۶۶: ابوشقالہ نخعی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتی تھیں میں جناب رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو چھیل دیا کرتی تھی (جبکہ وہ خشک ہو جاتی) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ منی پاک ہے اور یہ پانی کو ناپاک نہیں کرتی جب پانی میں گر جائے اور اس کا حکم رینٹھ والا ہے۔ مندرجہ بالا آثار کو انہوں نے دلیل بنایا۔ دیگر علماء نے ان سے اس سلسلے میں اختلاف کیا اور انہوں نے اس کو نجس قرار دیا اور یہ بھی کہا کہ ان آثار میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ روایات نیند والے کپڑوں کے سلسلے میں وارد ہیں' نماز کی ادائیگی والے کپڑوں کے متعلق نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ پیشاب' پاخانے اور خون سے ملوث کپڑوں میں نیند کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ ان میں نماز درست نہیں۔ منی کا بھی یہی حکم ہے۔ یہ احادیث ہمارے خلاف تب دلیل بن سکتیں اگر ہم یہ کہتے کہ نجس کپڑوں میں سونا درست نہیں ہے۔ جب ہم اس کو مباح قرار دیتے ہیں اور جو تم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایتیں نقل کی ہیں ان کی موافقت کرتے ہیں اور اس کے خلاف یہ بھی کہتے ہیں کہ ایسے کپڑوں میں نماز درست نہیں تو ہم اس سلسلے میں جناب نبی اکرم ﷺ کی کسی بات کی مخالفت کرنے والے نہیں ٹھہرتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے کا وہ عمل مروی ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کے نماز والے کپڑوں کو جب منی پہنچ جاتی تو وہ اختیار فرماتی تھیں۔

تخریج : (ابو سفانہ یا ابو شقالہ) نخب الافکار

حاصل روایات: ان روایات سے اس قدر معلوم ہوتا ہے منی خشک ہونے کی صورت میں کپڑے سے چھیل دی جاتی اور تر ہوتی تو دھو دی جاتی یا پونچھ دی جاتی اس سے ثابت ہوا کہ دھونا لازم نہیں جب دھونا لازم نہیں تو منی پاک ہے پس اگر پانی میں پڑ جائے تو وہ پلید نہ ہوگا یہ رینٹھ کی طرح ہے یہ فریق اول کے دلائل کا حاصل ہے۔

جواب: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں فریق ثانی منی کو ناپاک کہتا ہے اور تر ہونے کی صورت میں دھونے اور خشک ہونے کی صورت میں چھیلنے کو بھی درست قرار دیتا ہے ان کے قول کو اختیار کرنے کی صورت میں ان روایات کا جواب یہ ہے کہ ان میں

ہمارے خلاف دلیل بالکل نہیں کیونکہ ان میں جن کپڑوں کا تذکرہ وارد ہے وہ ثیاب نیند ہیں نہ کہ ثیاب صلاۃ۔ ثیاب نوم میں خشک منی کو کھرچ ڈالنے کے بعد اسی میں سو جانے میں کوئی حرج نہیں نماز والے کپڑوں کے سلسلہ میں یہ چیز وارد نہیں ہوئی بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ پاخانہ پیشاب وخون والے کپڑوں میں سونا ممنوع نہیں البتہ ان میں نماز کے جواز کا کوئی قائل نہیں پس نماز والے کپڑوں میں منی کا بھی وہی حکم ہونا چاہئے یہ روایات ہمارے خلاف دلیل نہیں بن سکتیں یہ اس وقت ہمارے خلاف ہوتیں جب ہم کہتے کہ نجس کپڑے کے ساتھ نیند کرنا درست نہیں۔ جب ہم اس کے قائل ہیں تو ہم بھی ان روایات کے عامل ہیں البتہ یہ ضرور کہتے ہیں کہ ان کپڑوں میں نماز درست نہیں نماز والے کپڑوں کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طرز عمل کیا تھا وہ ملاحظہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل روایات پر غور کریں۔

فریق نمبر ثانی کے مسلک کی تائیدی روایات درج ذیل ہیں۔

۲۶۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِي ثَوْبِهِ).

۲۶۷: سلیمان بن یسار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی تھیں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھی پس آپ نماز کے لئے نکلتے اور پانی کے اثرات کپڑے میں ظاہر ہوتے تھے۔

اللغات: بقع الماء پانی کا اثر جو ساتھ والے حصہ سے مختلف ہو مراد خشک نہ ہونا ہے۔

تخریج: بخاری فی الوضوء باب ٦٤' مسلم فی الطهارة روایت ١٠٨' ابو داؤد فی الطهارة باب ١٣٤' ترمذی فی الطهارة باب ٨٦' نسائی فی الطهارة باب ١٨٦' مسند احمد ١٤٢/٦' بیهقی فی السنن الکبری ٤١٨/٢۔

۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمْرٍو، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۲۶۸ ابو معاویہ نے عمرو سے اور عمرو بن میمون نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: مسند احمد ٤٨/٦

۲۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: أَنَا عَمْرٌو. فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَهٰكَذَا كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَفْعَلُ بِثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ، تَغْسِلُ الْمَنِيَّ مِنْهُ وَتَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِهِ الَّذِيْ كَانَ لَا يُصَلِّيْ فِيْهِ. وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ، مَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ.

۲۶۹: یزید بن ہارون نے عمرو بن میمون سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کپڑے کو دھو ڈالتیں جب نماز والے کپڑے کو منی پہنچ جاتی اور جس کپڑے میں نماز ادا نہ فرماتے اس سے منی کھرچ ڈالتیں اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی کے

موافق یہ روایت وارد ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٤٢/٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان روایات ثلاثہ سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے نماز والے کپڑے کو دھو ڈالتیں اور سونے والے کپڑے سے منی کو چھیل دیتی تھیں اور یہی بات حضرت ام حبیبہؓ کی روایات سے بھی ثابت ہو رہی ہے ملاحظہ ہو۔

۲۷۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ : أَنَّهُ (سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُضَاجِعُكَ فِيْهِ ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يُصِبْهُ أَذًى).

۲۷۰: حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ام المؤمنین ام حبیبہؓ سے سوال کیا کیا جناب نبی اکرم ﷺ اسی کپڑے میں نماز پڑھا کرتے تھے جس میں تمہارے ساتھ آرام فرماتے وہ کہنے لگیں جی ہاں اسی میں نماز پڑھ لیتے اگر اس کو کوئی گندگی (منی وغیرہ) نہ پہنچی ہوتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب١٣١' نسائی فی الطهارة باب١٧٨' ابن ماجه فی الطهارة باب٨٣' دارمی فی الصلاة باب١٠٢۔

۲۷۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو ، وَابْنُ لَهِيْعَةَ ، وَاللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا ، مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ .

۲۷۱: عمرو بن میمون اور ابن الہیعہ اور لیث نے یزید بن ابی حبیب سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی کبیر ٢٢٠/٢٣

خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی کے موافق روایت وارد ہے جو ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۲۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ).

۲۷۲: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کی لپٹنے والی بڑی چادروں میں نماز نہ پڑھتے تھے۔

اللغات: لحف' لحف ولحاف۔ لپٹنے والی بڑی چادر۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۳۲' ترمذی فی الجمعة باب ۶۷' نسائی فی الزینة باب ۱۱۵۔

۲۷۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : فِي لُحُفِنَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يَنَامُ فِيْهِ إِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنَ الْجَنَابَةِ ، وَثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرَهُ الْأَسْوَدُ وَهَمَّامٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا هُوَ فِيْ ثَوْبِ النَّوْمِ ، لَا فِيْ ثَوْبِ الصَّلَاةِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ عَلَى أَهْلِ الْقَوْلِ الثَّانِيْ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۲۷۳: شعبہ نے اشعث سے اورانہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے مگر لحف کی بجائے لحفنا کالفظ ہے۔امام طحاوی میں فرماتے ہیں ان مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ آپ ﷺ ایسے کپڑے میں نماز نہ ادا فرماتے تھے جس میں آپ ﷺ نیند کرتے جبکہ جنابت میں سے کوئی چیز اس کپڑے کو لگ جاتی اوراسود وہمام نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے جوروایت کی وہ نیندوالے کپڑے ہیں' نماز والے کپڑے نہیں۔ پہلے قول والوں کی دوسرے قولوں والے لوگوں کے خلاف دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

طحاوی میں کہتے ہیں ان روایات سے بھی اس بات کی تائید مل گئی کہ آپ اس کپڑے میں جس میں آرام فرماتے اگر جنابت وغیرہ سے کوئی چیز اس کو لگ جاتی تو آپ اس میں نماز نہ پڑھتے پس حضرت عائشہ ؓ کی وہ روایات جو ہمام واسود نے نقل کی ہیں ان کا تعلق نیندوالے کپڑوں سے ہے نماز والے کپڑوں سے متعلق نہیں ہے۔روایت نمبر ۲۷۰ سے خاص طور پر اور دیگر روایات سے منی کا ناپاک ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس کو حیض کی طرح اذی سے تعبیر فرمایا ہے۔

فریق اول کی طرف سے مندرجہ ذیل پانچ روایات اپنے مستدل کی تائید میں پیش کی جاتی ہیں۔

۲۷۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَابِسًا بِأَصَابِعِيْ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَلَا يَغْسِلُهُ).

۲۷۴: ابراہیم نے علقمہ اوراسود سے اورانہوں نے عائشہ ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں خشک منی کو جناب رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے انگلیوں سے چھیل دیا کرتی تھی پھر آپ اس میں نماز پڑھتے اوراس کپڑے کو دھوتے نہ تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۳۴' مسند احمد ۱۲۵/۶' ۱۳۲۔

۲۷۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ هَمَّامٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَه .

۲۷۵: ابراہیم نے ہمام سے اور انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ).

۲۷۶: ابراہیم نے اسود سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں (خشک) منی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے چھیل دیا کرتی تھی پھر آپ اس میں نماز پڑھ لیتے تھے۔

۲۷۷ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ .

۲۷۷: مجاہد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو عوانه ۱۷۳/۱ ببعض لفظه

۲۷۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهٗ .قَالُوْا : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهَا كَانَتْ تَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ الصَّلَاةِ ، كَمَا تَفْرُكُهٗ مِنْ ثَوْبِ النَّوْمِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَتِهٖ ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ تَفْعَلُ بِهٖ هٰذَا ، فَيَطْهُرُ بِذٰلِكَ الثَّوْبُ وَالْمَنِيُّ فِيْ نَفْسِهٖ نَجَسٌ كَمَا قَدْ رُوِيَ فِيْمَا أَصَابَ النَّعْلَ مِنَ الْأَذٰى .

۲۷۸: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ان حضرات کا کہنا ہے کہ یہ آثار ظاہر کر رہے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز والے کپڑوں سے بھی منی کو اسی طرح کھرچ دیا کرتی تھیں جیسا کہ نیند والے لباس سے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں ہمارے نزدیک کوئی ایک روایت بھی منی کی طہارت کو ثابت نہیں کرتی' اس لئے کہ یہ عین ممکن ہے کہ وہ اس طرح کھرچ دیتی ہوں کہ جس سے کپڑا پاک ہو جاتا ہو۔ رہی منی تو وہ نجس ہے جیسا کہ جوتے کو نجاست لگنے کے سلسلہ میں مروی ہے۔

تخریج : الطیاسی ۲۰۲/۱

خلاصہ روایات خمسہ:

ان روایات بالا سے معلوم ہوا کہ خشک منی کو کپڑے سے کھرچ دیا جائے تو کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے جیسا کہ نیند والے کپڑے پر منی لگ کر خشک ہو جائے تو اس کو بھی چھیل دینے سے کپڑا پاک ہو جائے گا اور نماز پڑھی جا سکے گی۔

اشکال: فریق اول کے علماء کہتے ہیں جب صرف کھرچنے پر اکتفا کر کے بغیر دھوئے آپ نماز پڑھ لیا کرتے تھے تو ثابت ہوا کہ منی پاک ہے۔

حل اشکال: ان روایات میں تو منی کے پاک ہونے کی دلیل نہیں ہے منی ناپاک ہے اسے پاک کرنے کے دو طریقے ہیں نمبر ایک دھو ڈالیں نمبر دو رگڑ کر اس کے آثار کو دور کر دیا جائے اس کی نظیر جوتا ہے جس کو اذیٰ پہنچ جائے تو زمین پر رگڑنے سے وہ پاک ہو جائے گا پس روایات میں رگڑنے کا تذکرہ اس کا ثبوت نہیں کہ وہ منی پاک ہے جیسے کہ رگڑ کر جوتے کے پاک ہو جانے سے کوئی بھی گندگی کو پاک نہیں کہتا۔ اسی طرح ہم منی کے سلسلے میں عرض کریں گے کہ وہ فی نفسہ نجس ہو اور کپڑے سے اس کا ازالہ رگڑنے سے ہو جائے اور وہ کپڑا پاک شمار ہو۔

مس اذیٰ والی روایت اس طرح ہے۔

۲۷۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمُ الْأَذَى بِخُفِّهِ ، أَوْ بِنَعْلِهِ ، فَطَهُورُهُمَا التُّرَابُ).قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَكَانَ ذٰلِكَ التُّرَابُ يُجْزِءُ عَنْ غَسْلِهِمَا، وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى طَهَارَةِ الْأَذَى فِي نَفْسِهِ .فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِي الْمَنِيِّ ، يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ حُكْمُهُ عِنْدَهُمَا كَذٰلِكَ يَطْهُرُ الثَّوْبُ بِإِزَالَتِهِمْ إِيَّاهُ عَنْهُ بِالْفَرْكِ وَهُوَ فِي نَفْسِهِ نَجَسٌ ، كَمَا كَانَ الْأَذَى يُطَهِّرُ النَّعْلَ بِإِزَالَتِهِمْ إِيَّاهُ عَنْهَا ، وَهُوَ فِي نَفْسِهِ نَجَسٌ .فَالَّذِي وَقَفْنَا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي الْمَنِيِّ ، هُوَ أَنَّ الثَّوْبَ يَطْهُرُ مِمَّا أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ بِالْفَرْكِ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَيُجْزِئُ ذٰلِكَ مِنَ الْغُسْلِ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذَا ، دَلِيلٌ عَلَى حُكْمِهِ هُوَ فِي نَفْسِهِ ، أَطَاهِرٌ هُوَ أَمْ نَجَسٌ ؟ .فَذَهَبَ ذَاهِبٌ إِلَى أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ -عِنْدَهَا -نَجَسًا ، وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ۔

۲۷۹: سعید مقبری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا موزہ یا جوتا ایذاء (پائخانہ وغیرہ) سے ملوث ہو جائے تو مٹی ان کے لئے طہارت کا باعث ہے (مٹی سے رگڑے جانے کے بعد پاک ہو جائیں گے) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مٹی ان دونوں کو دھونے کے بجائے خود پاک کرتی ہے۔ اس میں بذات خود نجاست کے پاک ہونے کی تو کوئی دلیل نہیں ہے۔ اسی طرح جو کچھ ہم نے منی کے متعلق نقل کیا ہے ممکن ہے کہ ان کے ہاں اس کا حکم بھی اسی طرح ہو کہ اسے کھرچ کر دور کر دینے سے کپڑا پاک ہو جاتا ہے لیکن بذاتِ خود وہ ناپاک ہے جس طرح جوتے سے نجاست کا ازالہ کر دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے حالانکہ نجاست بذاتِ نجس رہا پاک ہی ہو۔ ہمیں ان آثار مرویہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ منی اگر کپڑے کو لگ جائے تو کپڑے کو اس سے پاک کرنے کا ایک طریقہ کھرچنا بھی ہے جبکہ منی خشک ہو جائے اور یہ چیز اس کے

دھونے کی بجائے کفایت کر جائے گی۔ان میں سے کسی بھی روایت میں ذاتی لحاظ سے منی کا حکم موجود نہیں کہ وہ پاک ہے یا ناپاک۔ چنانچہ اس کی نجاست کی طرف جانے والے علماء نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی روایت بیان کی ہے جو ان کے ہاں اس کے نجس ہونے کو ثابت کرتی ہے' روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۳۷' روایت ۳۸۵

مٹی سے موزے وغیرہ کا بغیر دھوئے پاک ہو جانا پائخانہ کی طہارت کی دلیل نہیں اسی طرح منی سے بغیر دھوئے صرف رگڑ سے کپڑے کا پاک ہونا اس کی طہارت کی دلیل نہیں بن سکتی۔

حاصل کلام: یہ ہے کہ روایات بالا سے منی کے طاہر یا نجس ہونے کا کوئی حکم بھی معلوم نہیں ہوتا۔

مالکیہ کا ایک کمزور استدلال اور اس کی تردید:

فذهب' ذاهب سے امام طحاوی نے مالکیہ کے استدلال کی طرف اشارہ فرمایا ان کی مستدل روایت یہ ہے۔

۲۸۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمَنِيِّ إِذَا أَصَابَ الثَّوْبَ " إِذَا رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ وَإِنْ لَمْ تَرَهُ فَانْضَحْهُ . "

۲۸۰: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے منی کے متعلق فرمایا جبکہ وہ کپڑے کو لگ جائے تو فرمایا جب تم دیکھو اس کو خوب دھو ڈالو اگر نظر آئے اور جب نظر نہ آئے تو دھو لو۔

اللغات: فانضحه۔ نضح دھونے کے معنی میں آتا ہے ہے چھڑکنا نہیں۔

۲۸۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۸۱:اسی طرح شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۸۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :أَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَمَّتِيْ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ .

۲۸۲ :ابوبکر بن حفص نے اپنی پھوپھی سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۸۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ :فَهٰذَا ، قَدْ دَلَّ عَلٰى نَجَاسَتِهٖ عِنْدَهَا .قِيْلَ :لَهٗ مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ ، لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ حُكْمُهٗ عِنْدَهَا ، حُكْمُ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالدَّمِ ، لَأَمَرَتْ بِغَسْلِ الثَّوْبِ كُلِّهٖ إِذَا لَمْ يُعْرَفْ مَوْضِعُهٗ مِنْهُ .أَلَا تَرٰى أَنَّ ثَوْبًا لَوْ أَصَابَهٗ بَوْلٌ فَخَفِيَ مَكَانُهٗ أَنَّهٗ لَا يُطَهِّرُهُ النَّضْحُ وَأَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْ غَسْلِهٖ كُلِّهٖ ، حَتّٰى يَعْلَمَ طُهُوْرَهٗ مِنَ النَّجَاسَةِ .فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الْمَنِيِّ -عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهَا -اِذَا كَانَ مَوْضِعُهُ مِنَ الثَّوْبِ ، غَيْرَ مَعْلُوْمٍ -النَّضْحُ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهُ ، كَانَ عِنْدَهَا ، بِخِلَافِ سَائِرِ النَّجَاسَاتِ وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَرُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۲۸۳: شعبہ نے اپنی اسناد سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں اس سے منی کے نجس ہونے کی دلالت مل گئی' اس کے جواب میں اسے کہا جائے گا کہ جو کچھ آپ ذکر کررہے ہیں اس میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ بقول آپ کے اگر ان کے ہاں اس کا حکم پیشاب' پاخانہ' خون والا ہے تو وہ ضرور تمام کپڑے کو دھونے کا حکم کرتیں اس لئے کہ اس کی جگہ نامعلوم تھی۔ ذرا آپ خود غور فرمائیں کہ اگر کسی کپڑے کو پیشاب کے قطرات پہنچ جائیں اور اس کی جگہ مخفی ہو تو اس پر فقط پانی کا بہادینا اس کو پاک نہیں کرسکتا بلکہ پورے کپڑے کو دھونا ضروری ہے تاکہ نجاست سے اس کا پاک ہونا ظاہر ہو جائے۔ جب منی کا حکم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں فقط پانی بہادینا ہے جبکہ کپڑے میں اس کی جگہ معلوم نہ ہو' اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان کے ہاں اس کا حکم تمام نجاستوں سے مختلف ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کا بھی اس میں اختلاف روایات میں آیا ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ فی نفسہٖ منی ان کے ہاں ناپاک ہے۔

جواب: ان روایات میں تو نجاست منی کی دلیل نہیں پائی جاتی اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر منی کا حکم بھی ان کے ہاں دیگر نجاسات بول و براز اور خون کی طرح ہوتا تو وہ نجاست کا مقام معلوم نہ ہونے کی وجہ سے تمام کپڑے کو دھونے کا حکم فرمائیں کیونکہ جب کسی کپڑے کو پیشاب لگ جائے اور اس کی جگہ یقینی طور پر معلوم نہ ہو تو اس سارے حصے یا سارے کپڑے کو دھونا لازم ہے تاکہ نجاست سے اس کے پاک ہونے کا یقین ہو جائے۔

مگر یہاں منی لگنے کا مقام نامعلوم ہونے کی صورت میں انہوں نے نضح کا حکم دیا ہے پس اس سے یہ امر واضح ہوگیا کہ اس کا حکم ان کے ہاں دیگر نجاسات کی طرح نہیں ہے۔

آسان توضیح:

یہ کہ کپڑا اپنے اصل کے لحاظ سے پاک ہے اور اس پر یقین ہے اور نجاست کا معاملہ مشکوک ہے اور شک سے یقین بدل نہیں سکتا اس لئے انہوں نے پانی چھڑکنے کا حکم رفع وساوس کے لئے کیا ہے۔

ایک وضاحت:

منی کے سلسلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف رائے پایا جاتا ہے مندرجہ روایات اس بات کو ثابت کرتی ہیں۔

۲۸۴ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّهُ كَانَ يَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِهٖ .فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ، كَانَ يَفْعَلُ

ذٰلِكَ لِأَنَّهُ -عِنْدَهُ- طَاهِرٌ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ كَمَا يُفْعَلُ بِالرَّوْثِ الْمَحْكُومِ مِنَ النَّعْلِ لَا لِأَنَّهُ -عِنْدَهُ- طَاهِرٌ .

۲۸۴: مصعب اپنے والد سعدؓ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے کپڑے سے جنابت کو کھرچ دیتے تھے۔اس عمل میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اپنے کپڑے سے اس کو اس لئے کھرچتے تھے اور وہ ان کے ہاں طاہر ہے اور انکے فعل میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ جوتے سے لگے ہوئے گوبر کو زمین پر رگڑ دینے کی طرح خیال کرتے ہیں۔اس بناء پر نہیں کہ وہ ان کے ہاں پاک ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارة ۸٤/۱

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس روایت میں دو احتمال ہیں نمبر۱: منی کو وہ کھرچ ڈالتے دھونے کی ضرورت نہ خیال کرتے تھے کیونکہ یاایھا الذین امنوا اب جب کہ وہ ان کے ہاں پاک تھی۔نمبر۲: یہ بھی احتمال ہے کہ وہ نجس خیال کرتے ہوں مگر جس طرح گوبر جوتے پر لگ جائے تو زمین پر رگڑنے سے وہ پاک ہوا اسی طرح منی سے کپڑا بھی کھرچنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

۲۸۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رَكْبٍ ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ ، وَأَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ ، قَرِيبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ .فَاحْتَلَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ ، فَلَمْ يَجِدْ مَاءً فِي الرَّكْبِ ، فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ ، فَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَأَى مِنَ الِاحْتِلَامِ ، حَتّٰى أَسْفَرَ .فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو :أَصْبَحْتُ ، وَمَعَنَا ثِيَابٌ ، فَدَعْ ثَوْبَكَ ، فَقَالَ عُمَرُ :بَلْ أَغْسِلُ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَهُ.

۲۸۵ : یحییٰ بن عبدالرحمان بن حاطب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرہ کیا اس قافلے میں حضرت عمرو بن العاصؓ بھی تھے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک پانی کے قریب رات کے پچھلے حصہ میں قیام کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا صبح قریب ہوگئی قافلے میں پانی موجود نہ تھا پس آپ سوار ہو کر پانی کے پاس آئے پس احتلام کے اثر کو اپنے کپڑے سے دھونے لگے یہاں تک کہ سپیدا ہو گیا عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے آپ نے صبح کر دی ہمارے پاس کپڑے ہیں (وہ لے لیں) اور اپنے کپڑے کو (فی الحال) رہنے دیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں احتلام کا جو اثر نظر آتا ہے اس کو دھوتا ہوں اور جو نظر نہیں آتا (محض شبہ پڑتا ہے) وہاں پانی چھڑکتا ہوں (تاکہ وسوسہ نہ ہو)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارة ۸۳/۱' عبدالرزاق ۳۷۰/۱

۲۸۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى الْجُرُفِ فَنَظَرَ ، فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ :وَاللّٰهِ مَا أُرَانِي إِلَّا قَدِ احْتَلَمْتُ ، وَمَا شَعَرْتُ ، وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ ، فَاغْتَسَلَ ، وَغَسَلَ مَا رَأَى فِي ثَوْبِهِ وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَهُ .فَأَمَّا مَا رَوَى يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ ، فَهُوَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عُمَرَ فَعَلَ مَا لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ ، لِضِيقِ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ إِيَّاهُ عَلٰى مَا رَأٰى مِنْ ذٰلِكَ .وَأَمَّا قَوْلُهُ "وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَهُ بِالْمَاءِ" فَإِنَّ ذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِهِ "وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَ مِمَّا أَتَوَهَّمُ أَنَّهُ أَصَابَهُ ، وَلَا أَتَيَقَّنُ ذٰلِكَ" حَتّٰى يَقْطَعَ ذٰلِكَ عَنْهُ الشَّكَّ فِيمَا يَسْتَأْنِفُ وَيَقُولُ :هٰذَا الْبَلَلُ مِنَ الْمَاءِ .

۲۸۶: زید بن الصلت کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مقام جرف کی طرف گیا آپ نے اپنے کپڑے کو دیکھا تو احتلام کا اثر نظر آیا حالانکہ آپ نے غسل نہ کیا تھا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم مجھے احتلام ہو گیا ہے اور مجھے معلوم بھی نہیں ہوا اور میں نے نماز پڑھ لی حالانکہ میں نے غسل نہ کیا تھا پس آپ نے غسل کیا اور کپڑے پر جہاں احتلام کا اثر نظر آیا اس کو دھوڈالا اور جہاں نظر نہ آیا وہاں پانی چھڑک دیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس عمل میں یہ احتمال ہے کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ میں اس مقام پر پانی چھڑک لیتا ہوں جہاں کوئی نجاست کا اثر نظر تو نہیں آتا لیکن پہنچنے کا وہم ہے تاکہ یہ شک جو ہے منقطع ہو جائے اور دوبارہ لوٹانے کا وہم ہو تو وہ یہ سمجھیں کہ یہ پانی کی تری ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۸۲/۱

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طرزِ عمل سے منی کا ناپاک ہونا تو بالکل ظاہر ہے اور دیگر حضرات کا نکیر نہ کرنا بھی تائید کی دلیل ہے البتہ نضح کا معاملہ تو وہ دفع وسوسہ کے لئے تھا تاکہ جہاں اثر جنابت یقینی معلوم ہو تو اس کو دھولیا جائے اور جہاں اثر نہ ہو اور پھر وسوسہ اندازی کے خطرہ سے بچنے کے لئے وہاں پانی چھڑک دیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ تو پانی کا اثر ہے پس اس سے ظاہر ہوا کہ وہ منی کو نجس سمجھتے تھے۔

۲۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ -فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ " - إِنْ رَأَيْتَهُ فَاغْسِلْهُ ، وَإِلَّا فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ . "فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ نَجَسًا۔

۲۸۷: طلحہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب منی کپڑے کو لگ جائے تو اسی مقام کو دھوڈالو ورنہ تمام کپڑے کو دھوڈالو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۲/۱

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یقیناً اسے نجس خیال کرتے ہیں۔

۲۸۸ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ "امْسَحُوْا بِإِذْخِرٍ . "فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَرَاهُ طَاهِرًا .

۲۸۸: سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں (کہ وہ منی کے متعلق فرمانے لگے) اس کو اذخر کے ساتھ پونچھ دو۔ اس میں یہ دلالت ہے کہ وہ اس کو پاک قرار دیتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۸۵/۱

طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ منی ان کے ہاں پاک ہے۔

۲۸۹ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، نَحْوَهُ.

۲۸۹ عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۳/۱ ۹۲٤

۲۹۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ "انْضَحْهُ بِالْمَاءِ . "فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِالنَّضْحِ ، الْغُسْلَ ، لِأَنَّ النَّضْحَ قَدْ يُسَمّٰى غَسْلًا ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا) يَعْنِيْ يَضْرِبُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ ، أَرَادَ غَيْرَ ذٰلِكَ .

۲۹۰: جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی منی کے متعلق سوال کیا جو کپڑے کو لگ جائے تو فرمایا اس کو پانی سے دھو ڈال۔ اس میں یہ بھی جائز ہے کہ نضح کا معنی غسل (دھونا) ہو کیونکہ نضح کا غسل پر بھی اطلاق ہوتا ہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((انی اعرف مدینۃ لیضح البحر بجانبھا)) یعنی میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کے ایک کنارے کو سمندر ٹکراتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے اور کچھ مراد لی ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۸۳/۱

اس روایت میں دو احتمال ہیں نمبر ۱: نضح سے دھونا مراد لیا جائے کیونکہ نضح اس معنی میں مستعمل ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انی لاعرف مدینة ینضح البحر بجانبها" اس روایت کو مسند احمد ۴۴/۱ میں حضرت ابوبکر صدیق سے نقل کیا گیا ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مسند احمد ۳۰/۲ میں "عمان" کے اضافے کے ساتھ مذکور ہے معنی یہ ہے میں ایک ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کے پہلو میں سمندر لہریں مارتا ہے۔

دوسرا احتمال:

ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مراد چھڑکنا ہو۔

۲۹۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :سُئِلَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ وَأَنَا عِنْدَهُ ، عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ يُجَامِعُ فِيْهِ أَهْلَهُ ، قَالَ :صَلِّ فِيْهِ ، إِلَّا أَنْ تَرَى فِيْهِ شَيْئًا فَتَغْسِلَهُ وَلَا تَنْضَحُهُ ، فَإِنَّ النَّضْحَ لَا يَزِيْدُهُ إِلَّا شَرًّا .

۲۹۱ عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرہؓ سے اس وقت سوال کیا گیا جبکہ میں ان کے پاس تھا کیا کوئی مرد اس کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے جس کپڑے میں لپٹ کر وہ اپنے گھر والوں سے جماع کرتا ہے انہوں نے فرمایا اس میں اگر کوئی گندگی کا نشان نہ پائے تو نماز پڑھ لے اور اگر کوئی نشان پائے تو اسے دھو ڈالے اور اس پر پانی نہ چھڑکے کہ چھڑکنے سے گندگی میں اضافہ کرے (یعنی پھیلاؤ ہو جائے) گا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۳/۱

۲۹۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ :ثَنَا السِّرِّيُّ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ رَشِيْدٍ ، قَالَ :سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ قَطِيْفَةٍ أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ مَوْضِعُهَا ، قَالَ :اغْسِلْهَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا اخْتَلَفَ فِيْهِ هٰذَا الِاخْتِلَافَ ، وَلَمْ يَكُنْ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلٌ عَلَى حُكْمِهِ كَيْفَ هُوَ ؟ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَوَجَدْنَا خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثًا أَغْلَظَ الْأَحْدَاثِ ، لِأَنَّهُ يُوْجِبُ أَكْبَرَ الطَّهَارَاتِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ خُرُوْجُهَا حَدَثٌ كَيْفَ حُكْمُهَا فِيْ نَفْسِهَا ؟ .فَرَأَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ ، خُرُوْجُهُمَا حَدَثٌ ، وَهُمَا نَجَسَانِ فِيْ أَنْفُسِهِمَا .وَكَذٰلِكَ دَمُ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ ، هُمَا حَدَثٌ ، وَهُمَا نَجَسَانِ فِيْ أَنْفُسِهِمَا ، وَدَمُ الْعُرُوْقِ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ خُرُوْجُهُ حَدَثًا ، فَهُوَ نَجَسٌ فِيْ نَفْسِهِ ، وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ خُرُوْجَ الْمَنِيِّ حَدَثٌ ، ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهُ فِيْ نَفْسِهِ نَجَسٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْهِ ، غَيْرَ أَنَا اتَّبَعْنَا فِي إِبَاحَةِ حُكْمِهِ -إِذَا كَانَ يَابِسًا -مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۹۲: عبدالکریم بن رشید کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ سے اس چادر کے متعلق دریافت کیا گیا جس کو جنابت لگ جائے مگر جگہ معلوم نہ ہو تو فرمایا اس چادر کو دھو ڈالے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب اس مسئلہ میں یہ اختلاف ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں کوئی دلیل بھی اس کے حکم کو ثابت نہیں کرتی کہ وہ کیا ہے؟ تو اب ہم نے غور وفکر سے اس کو جانچا تو ہمیں یہ معلوم ہوا کہ منی کا نکلنا سخت قسم کے احداث میں سے ہے

کیونکہ اس سے سب سے بڑی طہارت کا استعمال لازم ہو جاتا ہے اب ہمیں ان اشیاء کو دیکھنا چاہیے جن کا نکلنا باعث حدث ہے کہ ان کا حکم ذاتی لحاظ سے کیا ہے۔ چنانچہ ہم نے پیشاب و پاخانہ کے نکلنے کو حدیث ہونا معلوم کر لیا اور یہ دونوں ذاتی لحاظ سے گندگی ہیں اسی طرح حیض و استحاضہ بھی حدث ہیں اور وہ ذاتی لحاظ سے پلید ہیں اور غور کرنے سے رگوں کا خون بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ جس چیز کا نکلنا حدث ہو وہ ذاتی لحاظ سے نجس ہے اور یہ بات تو ثابت ہو چکی کہ منی کا نکلنا حدث ہے تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ یہ ذاتی طور پر نجس ہے۔ غور وفکر کا یہی تقاضا ہے البتہ ہم نے اس کے رگڑنے کو جب کہ وہ خشک وہ مباح قرار دیا اور یہ آپ ﷺ کے ارشادات کے اتباع کے پیش نظر ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۳/۱۔

حضرت جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہما کے ارشادات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ منی ناپاک ہے اس کا دھونا ضروری ہے۔

حاصل روایات یہ ہے:

کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فتویٰ سے منی کا پاک ہونا معلوم ہوتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، جابر بن سمرہؓ، انس بن مالکؓ کے فتاویٰ جات سے اس کا ناپاک ہونا ظاہر ہوتا ہے اور حضرت سعد اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اقوال میں ہر دو قول کی گنجائش ہے جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین یہ اختلاف پایا گیا اور کوئی صریح قولی روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے وارد نہیں تو اب کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ہمیں نظر وفکر کی ضرورت ہے۔

طحاوی کی نظری دلیل:

جسم سے نکلنے والی ان چیزوں کا جائزہ لیا جو کہ حدث کا باعث بنتی ہیں چنانچہ پاخانہ پیشاب حیض کا اور استحاضہ نفاس کا خون رگوں سے نکلنے والا خون یہ تمام خود بھی نجس ہیں اور حدث کا باعث ہیں تو یہ بات نظری طور پر ثابت ہوگئی کہ جس چیز کا خروج باعث حدث ہو وہ نجس ہے اور یہ بات تو مسلم ہے کہ منی کا خروج حدث کا قوی باعث ہے تو یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وہ بذات خود بھی نجس ہے اس امت کے لئے احکام کے سلسلہ میں آسانی کی گئی اس لئے جب وہ خشک ہو جائے تو اس کے کھرچ دینے سے سہولت کے لئے کپڑے کو پاک قرار دیا گیا اور وہ روایات میں موجود ہے اس کی اتباع ضروری ہے۔

یہی ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ الَّذِیْ یُجَامِعُ وَلَا یُنْزِلُ

بغیر انزال جماع کا حکم

خلاصۃ المرام : التقاء ختانین سے جمہور انصار غسل کے شروع میں قائل نہ تھے جمہور مہاجرین غسل کے قائل تھے دور فاروقی میں اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ فیصلہ ہوا کہ التقاء ختانین سے غسل واجب ہے۔ نمبر۲ زمانہ تابعین میں داؤد ظاہری اور عطاء بن رباح وغیرہ التقاء ختانین کی وجہ سے غسل کے وجوب کے قائل نہ تھے جبکہ جمہور فقہاء اور ائمہ اربعہ التقاء ختانین کی وجہ سے غسل کے قائل تھے۔

فریق اول: کی مستدل روایات جو نو صحابہ کرامؓ سے دس اسناد کے ساتھ ترتیب وار ذکر کی گئی ہیں۔

۲۹۳ : حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ قَالَ :ثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ یَحْیٰی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ ، أَنَّهٗ (سَأَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ یُجَامِعُ ، فَلَا یُنْزِلُ قَالَ :لَیْسَ عَلَیْهِ إِلَّا الطُّهُوْرُ ثُمَّ قَالَ : سَمِعْته مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ).قَالَ :وَسَأَلْتُ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ ، وَالزُّبَیْرَ بْنَ الْعَوَّامِ ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَأُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ ، فَقَالُوْا ذٰلِكَ .قَالَ :وَأَخْبَرَنِیْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ أَنَّهٗ سَأَلَ أَبَا أَیُّوْبَ ، فَقَالَ ذٰلِكَ .

۲۹۳: نمبرا: حضرت زید بن خالد الجہنیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے دریافت کیا کہ جو آدمی جماع کرے اور انزال نہ ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا اس پر وضو لازم ہے پھر کہنے لگے یہ بات میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سنی ہے زید کہتے ہیں کہ میں نے علی بن ابی طالب اور زبیر بن العوام اور طلحہ بن عبیداللہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دی۔

زید کہتے ہیں مجھے ابوسلمہ نے بتلایا کہ انہیں عروہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوایوب انصاری سے یہی سوال کیا تو انہوں نے اسی طرح جواب دیا۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۹' مسلم فی الحیض روایت ۸٦'

۲۹۴ :حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ :ثَنَا مُوْسَی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ عَلِیًّا ، وَلَا سُؤَالَ عُرْوَةَ أَبَا أَیُّوْبَ .

۲۹۴: موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالوارث نے اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کیا مگر انہوں نے حضرت علیؓ اور ابو ایوبؓ کے سوال کا ذکر نہیں کیا۔

تخریج : مسند البزار ۱۳/۲

۲۹۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ يَحْيٰى ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ (زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ؛ قَالَ :سَأَلْتُ عُثْمَانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ، ثُمَّ يَكْسَلُ قَالَ :لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ .فَأَتَيْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَا مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۹۵: عطاء بن یسار نے زید بن خالد سے زید کہتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ سے سوال کیا کہ جو شخص اپنے گھر والوں سے جماع کرے پھر انزال نہ ہو تو انہوں نے جواب دیا اس پر غسل نہیں پھر میں زبیر بن العوام اور ابی بن کعبؓ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

اللُّغَاتُ: کسل' یکسل' الاکسال' جماع بلا انزال۔

تخریج : بیهقی ۲۵٤/۱

۲۹۶ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ.

۲۹۶: موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے اپنی اسناد سے اسی طرح بیان فرمایا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۸۷/۱

۲۹۷ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَيْسَ فِي الْإِكْسَالِ إِلَّا الطُّهُوْرُ).

۲۹۷: ہشام نے اپنے والد عروہ سے نقل کیا عروہ نے حضرت ابوایوب انصاری اور حضرت ابی بن کعبؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا کہ جماع بلا انزال میں صرف وضو لازم ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۹۰/۱۔ مسند احمد ۱۱۳/۵ مسلم ۱۵۵/۱

۲۹۸ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ :أَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :(سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَيَكْسَلُ .قَالَ يَغْسِلُ مَا أَصَابَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ).

۲۹۸: عروہ نے ابوایوب انصاری اور ابی بن کعبؓ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو بیوی سے جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو آپ نے فرمایا وہ اس گندگی کو جو اسے پہنچی دھوڈالے اور نماز کی طرح کا وضو کرلے۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب ۲۹' مسلم فی الحیض روایت نمبر ۸٤ مالك فی الطهارة روایت ۷۳' مسند احمد ۱۱٤/۵۔

۲۹۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :قُلْتُ لِإِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ :أَنْزِلُوْا الْأَمْرَ كَمَا تَقُوْلُوْنَ ، الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ، أَرَأَيْتُمْ إِنْ اغْتَسَلَ ؟ فَقَالُوْا :لَا وَاللّٰهِ ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِكَ حَرَجٌ مِمَّا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ.

۲۹۹: حضرت ابوسعید الخدریؓ کہتے ہیں میں نے اپنے انصاری بھائیوں کو کہا معاملے کو اس کے مقام پر اتارو جیسا تم کہتے ہو الماء من الماء یعنی منی سے غسل ہے تمہارا غسل کے متعلق کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ اللہ کی قسم! تا کہ تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے متعلق تنگی نہ رہے۔

تخریج : مسند السراج (نخب الافکار)

۳۰۰ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذَكْوَانَ ، أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَدَعَاهُ ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً ، قَالَ :لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ :فَإِذَا أُعْجِلْتُ أَوْ أُقْحِطْتَ أَيْ فُقِدَ مَاؤُكَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ).

۳۰۰: حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک انصاری کے گھر کے پاس سے ہوا آپ نے اس کو بلایا وہ گھر سے اس حال میں نکلا کہ اس کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے آپ نے فرمایا شاید ہم نے تجھے جلدی میں ڈال دیا اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جب تم جلدی میں ڈالے جاؤ یا بلاخروج منی فارغ ہونا پڑے تو تم پر صرف وضو ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۳٤' مسلم فی الحیض روایت ۸۳' ابن ماجہ فی الطهارة باب۱۱۰' روایت۶۰۶' مسند احمد ۲۱/۳' سنن کبرٰی بیہقی ۱۶۵/۱' مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۸۹/۱

۳۰۱ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ).

۳۰۱: ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے ابوسعیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الماء من الماء یعنی منی سے غسل ہے۔

تخریج : مسلم فی الحیض ۸۱' ابو داؤد فی الطهارة باب۸۳' روایت ۲۱۷' ترمذی فی الطهارة باب۸۱' نسائی فی الطهارة باب۱۳۱' ابن ماجہ فی الطهارة باب۱۱۰' دارمی فی الوضوء باب۷٤' مسند احمد ٤١٦/٥۔

۳۰۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ

دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

۳۰۲: عبدالرحمن بن سعاد نے حضرت ابوایوب انصاریؓ اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جس نے شرمگاہ میں وطی کی مگر انزال نہ ہوا تو اس پر غسل لازم نہیں اور اس کی دلیل میں اس نے ان روایات کو پیش کیا ہے۔ دوسرے لوگوں نے ان سے اختلاف کیے اور انہوں نے کہا کہ اس پر غسل لازم ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور اس سلسلہ میں انہوں نے روایات سے استدلال کیا۔

تخريج : نسائی فی الطهارة باب١٣١' ابن ماجه فی الطهارة باب ١١٠' ٦٠٧'

۳۰۳ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :(بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَأَبْطَأَ، فَقَالَ : مَا حَبَسَكَ ؟ قَالَ : كُنْتُ أَصَبْتُ مِنْ أَهْلِيْ ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُكَ ، اغْتَسَلْتُ ، وَلَمْ أُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ، وَالْغُسْلُ عَلٰى مَنْ أَنْزَلَ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ وَطِئَ فِي الْفَرْجِ ، فَلَمْ يُنْزِلْ ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :عَلَيْهِ الْغُسْلُ ، وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۳۰۳: حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کی طرف پیغام بھیجا اس نے دیر کی آپ نے فرمایا تم نے کیوں دیر کی؟ اس سے کہا جب آپ کا قاصد پہنچا میں اپنے گھر والوں سے مصروف تھا میں نے صرف غسل کیا اور کوئی کام نہیں کیا (اور حاضر خدمت ہو گیا) آپ ﷺ نے فرمایا الماء من الماء یعنی منی کے خروج سے غسل واجب ہے اور غسل اس پر لازم ہے جسے انزال ہو۔

تخريج : مسلم فی الحيض باب ٨١' نسائی فی الطهارة باب ١٣١' ابو داؤد فی الطهارة باب٨٣'

حاصل روایات:

ان تمام روایات کو سامنے رکھ کر یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر جماع کرنے والے کو انزال نہ ہو تو اس پر غسل واجب نہیں ہوتا علماء کے فریق اول نے انہی روایات سے احتجاج کیا ہے ان میں دو طرح کی روایات ہیں ایک جن میں الماء من الماء کا مجمل جملہ ہے اس کا مطلب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ احتلام سے متعلق ہے اور جن میں عدم غسل کی تصریح ہے تو اس کے بالمقابل زیادہ صحیح وہ روایات ہیں جن میں غسل کا تذکرہ ہے۔

فریق دوم کی مستدل روایات:

۳۰۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ (عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ .فَقَالَتْ :فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيْعًا).

۳۰۴: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ ان سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنی بیوی سے جماع کرے اور انزال نہ ہو تو فرمایا میں نے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجامعت کے بعد غسل کیا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۸۰' مسند احمد ٦/٤٧'٦٨۔ مصنف ابن ابی شیبه ١/٨٥' سنن کبریٰ بیهقی ١/١٦٤' ابن ماجه فی الطهارة باب١١١' روایت ٦٠٨۔

۳۰۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح ۔

۳۰۵: سلیمان بن حرب نے کہا کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۰۶ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ، اغْتَسَلَ)

۳۰۶: عبدالعزیز بن نعمان کہتے ہیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جماع کرتے تو غسل فرماتے۔

اللغات: الختانان۔ لڑکے اورلڑکی کے ختنے کا مقام۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۸' مسلم فی الحیض روایت۸۸' ابو داؤد فی الطهارة باب۸۳' ترمذی فی الطهارة باب ۸۰' نسائی فی الطهارة باب ۱۱۱' دارمی فی الوضوء باب۷۵' مالك فی الطهارة نمبر۷۱' مسند احمد' ٤٧' ٩٧' ١١٢'

یہ روایت ان کتب میں معمولی اختلاف لفظ کے ساتھ اس طرح ہے "اذا التقی الختان الختان فقد وجب الغسل"۔

۳۰۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :(ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ أَيُوْجِبُ الْغُسْلَ ؟ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى :أَنَا آتِيكُمْ بِعِلْمِ ذٰلِكَ ، فَنَهَضَ ، وَتَبِعْتُه ، حَتّٰى أَتَى عَائِشَةَ ، فَقَالَ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ ، وَأَنَا أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَكِ ، فَقَالَتْ :سَلْ ، فَإِنَّمَا أَنَا

أُمُّكَ .قَالَ :اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ، أَيَجِبُ الْغُسْلُ ؟ .فَقَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ ، اغْتَسَلَ).

۳۰۷:سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اذا التقی الختانان کا ذکر کیا کہ آیا اس سے غسل لازم ہوتا ہے یا نہیں؟ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں اس کے متعلق صحیح بات پیش کروں گا وہ اٹھ کر چلے میں ان کے پیچھے گیا وہ چلتے چلتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے اور کہنے لگے اے ام المؤمنین! میں ایک مسئلہ آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور مجھے سوال کرتے ہوئے حیاء آتی ہے انہوں نے فرمایا پوچھو۔ میں تمہاری ماں ہوں تو ابوموسیٰ کہنے لگے اذا التقی الختانان سے کیا غسل واجب ہوتا ہے؟ تو فرمانے لگیں جناب رسول اللہ ﷺ جب جماع کرتے تو غسل فرماتے۔

تخریج : بخاری فی الغسل والطهارة مسلم فی الحیض روایت۸۸' بتصرف یسیر من اللفظ'

۳۰۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۰۸:حجاج کہتے ہیں ہمیں حماد نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲٤٨/١ ـ

۳۰۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ ، وَابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :أَخْبَرَتْنِيْ أُمُّ كُلْثُوْمٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ (رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ :هَلْ عَلَيْهِ مِنْ غُسْلٍ ؟ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا جَالِسَةٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّيْ لَأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ، ثُمَّ نَغْتَسِلُ).قَالُوْا :فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ إِذَا جَامَعَ ، وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ .فَقِيْلَ لَهُمْ :هٰذِهِ الْآثَارُ إِنَّمَا تُخْبِرُ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَفْعَلَ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ ، وَالْآثَارُ الْأُوَلُ تُخْبِرُ عَمَّا يَجِبُ ، وَمَا لَا يَجِبُ ، فَهِيَ أَوْلَى .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ ، عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى ، أَنَّ الْآثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، عَلَى ضَرْبَيْنِ :فَضَرْبٌ مِنْهُمَا :(الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) لَا غَيْرُ ، وَضَرْبٌ مِنْهُمَا :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(لَا غُسْلَ عَلَى مَنْ أَكْسَلَ حَتّٰى يُنْزِلَ).فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْهِ ذِكْرُ (الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّ مُرَادَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ ، قَدْ كَانَ غَيْرَ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .

۳۰۹: ام کلثوم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنے گھر والوں سے جماع کرے اور پھر انزال کے بغیر عورت سے الگ ہو جائے کیا اس پر غسل ہو گا اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں آپ نے فرمایا میں اور یہ مجامعت کرتے ہیں پھر ہم غسل کرتے ہیں۔ ان علماء نے کہا کہ یہ آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ خبر دے رہے ہیں کہ آپ جماع کے بعد غسل فرماتے' خواہ انزال نہ ہو۔ ان کے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فعل بتلاتے ہیں اور یہ ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسا فعل کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم نہ ہو اور پہلے آثار اس کی خبر دیتے ہیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم ہے اور لازم نہیں پس وہ اختیار کرنے میں اولیٰ ہیں۔ دوسرے قول والوں کی دلیل پہلے قول والوں کے خلاف یہ ہے کہ جن آثار کو ہم نے اس باب کی فصل اوّل میں نقل کیا اس کی دو قسمیں ہیں ایک قسم تو یہ ہے: ((الماء من الماء)) کہ پانی پانی سے ہے نہ اور کچھ یعنی انزال کی صورت میں غسل ہے اور دوسری قسم کے آثار وہ ہیں جن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غسل اُسی پر ہے جس کو انزال ہو۔ رہی وہ روایت جس میں پانی پانی سے ہے کا تذکرہ ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے اور مراد بیان کی ہے جو پہلے قول والوں کے خلاف ہے' چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ۸۹' ۱۵۶

خلاصہ روایات:

ان روایات سے یہ بخوبی طور پر معلوم ہو گیا کہ جب آپ جماع کرتے خواہ انزال ہو یا نہ ہو آپ غسل فرماتے تھے۔

اشکال: فقیل لھم سے ان چھ روایات سے متعلق اشکال پیش کر رہے ہیں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل کا ثبوت جماع کے بعد مل گیا مگر عین ممکن ہے کہ آپ بطور فضیلت ایسا کرتے ہوں غسل واجب نہ ہو اور پہلی روایات تو وجوب و عدم وجوب دونوں کو ظاہر کر رہی ہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے جواب:

شروع میں پیش کی جانے والی روایات دو قسم پر مشتمل ہیں۔

قسم اول:

میں صاف مذکور ہے کہ جب انزال نہ ہو تو جماع کرنے والے پر غسل نہیں۔

قسم دوم:

دوسری روایات میں الماء من الماء مذکور ہے مگر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کا تعلق احتلام سے ہے کہ اگر کوئی خواب

میں جماع کرتا دیکھے مگر کپڑے پر کوئی چیز نہ پائے تو اس پر غسل نہیں وہ روایت یہ ہے۔

۳۱۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوْلُهُ (الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الْإِحْتِلَامِ ، إِذَا رَأَى أَنَّهُ يُجَامِعُ ثُمَّ لَمْ يُنْزِلْ ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ وَجْهَهُ ، غَيْرُ الْوَجْهِ الَّذِيْ حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، فَضَادَّ قَوْلُهُ قَوْلَهُمْ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ فِيْمَا بَيَّنَ فِيْهِ الْأَمْرَ ، وَأَخْبَرَ فِيْهِ بِالْقَصْدِ أَنَّهُ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْمَاءُ ، فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۳۱۰: عکرمہ کہتے ہیں جناب ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ انما الماء من الماء یہ احتلام سے متعلق ہے اگر کسی نے اپنے کو خواب میں جماع کرتے دیکھا اگر اس کو انزال نہ ہو تو اس پر غسل نہیں ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۸۱' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۹/۱۔

اب ابن عباس ؓ نے جب روایت کا محمل بتلا دیا تو فریق اول کے پاس اس سے دلیل کا موقعہ نہ رہا۔

اب دوسری قسم کی روایات کہ اکسال میں غسل نہیں ان کے متعلق گزارش یہ ہے کہ ان سے قوی تر روایات جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں جو ان کے متضاد ہیں۔

قولِ اوّل کے متضاد روایات:

۳۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ، ثُمَّ اجْتَهَدَ ، وَجَبَ الْغُسْلُ).

۳۱۱: ابورافع حضرت ابو ہریرہ ؓ سے نقل کرتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد جماع کے لئے عورت کی رانوں کے مابین بیٹھ جائے اور کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۳' نسائی فی الطهارة باب ۱۲۸' مسند احمد ۵۲۰/۲' بخاری فی الغسل باب ۲۸' مسلم فی الحیض روایت ۸۷' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۲۸' دارمی فی الوضوء باب ۷۵' مسند احمد ۳۹۲/۲' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۵/۱' شرح السنة للبغوی ص ۲۴۲'

۳۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبُغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ وَأَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۱۲: ہمام و ابان نے قتادہ سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۴۷/۲

۳۱۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .

۳۱۳: ابورافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۳٤/۲

۳۱۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ أَلْزَقَ الْخِتَانَ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).

۳۱۴: سعید بن المسیب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد جماع کے لئے عورت کے رانوں کے مابین بیٹھ جائے پھر دونوں ختان ایک دوسرے سے چمٹا دیے جائیں تو غسل لازم ہوگیا۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۸' مسلم فی الحیض روایت۸۷' ابو داؤد فی الطهارة باب۸۳' تخریج بالا پیش نظر ہو۔

اللغات: شعبها الاربع۔ ھا کی ضمیر عورت کی طرف ہے' ٹانگیں اور دونوں ہاتھ ٹانگیں اور فخذین۔ الزق۔ لزق چمٹنا'

۳۱۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُضَادُّ الْآثَارَ الْأُوَلَ ، وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى النَّاسِخِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ . فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ۔

۳۱۵: جناب عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ختان ختان کی طرف تجاوز کر جائے تو غسل لازم ہوگیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آثار پہلے آثار کے خلاف ہیں اور ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو ان کے ناسخ ہونے کی دلیل بن سکے پس جب ہم نے دیکھ بھال کی تو یہ روایات مل گئیں۔

ختان سے مرد و عورت کی شرمگاہ مراد ہے۔ تجاوز سے دخول مراد ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۸۰' روایت ۱۰۸'

حاصل روایات:

التقائے ختانین سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات خمسہ پہلی روایات کے متضاد ہیں مگر بنظر انصاف میں پہلی روایات کے منسوخ ہونے کی طرف اشارہ بھی نہیں ملتا۔

جواب دوم:

دلائل نسخ کو غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۶ :قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُوْنُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ :إِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، فَلَمَّا أَحْكَمَ اللّٰهُ الْأَمْرَ ، نَهٰى عَنْهُ .

۳۱۶: سہل بن سعد حضرت ابی بن کعب سے نقل کرتے ہیں کہ ابی فرماتے تھے انما الماء من الماء کا حکم ابتداء اسلام میں تھا جب اللہ تعالیٰ نے معاملے کو پختہ کر دیا تو اس سے منع کر دیا گیا۔ (یہ روایت ابی کا جواب خود انہی کی روایت سے ہو گیا)

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸۳' ۳۱۵/۳۱۴' ترمذی فی الطهارة باب ۸۱' ۱۱۱/۱۱۰'

۳۱۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَمِّيْ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ مَنْ أَرْضٰى ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، ثُمَّ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ ، وَأَمَرَ بِالْغُسْلِ).

۳۱۷: سہل بن سعد الساعدی کہتے ہیں کہ ابی بن کعب نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابتداء اسلام میں انما الماء من الماء کی رخصت عنایت فرمائی پھر اس سے منع کر دیا گیا اور غسل کا حکم دیا گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸۳' ترمذی فی الطهارة باب ۸۱'

۳۱۸ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ بِالْفَتْحِ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا أُبَيٌّ يُخْبِرُ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِقَوْلِهِ (الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ).وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا .

۳۱۸: سہل بن سعد الساعدی کہتے ہیں مجھے ابی بن کعب نے اسی طرح کی روایت نقل فرمائی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اطلاع دے رہے ہیں کہ یہ روایت الماء من الماء کو ناسخ ہے اور ان سے اس کے بعد بھی اس کا قول مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲٤٨/١'

نسخ کی روایات ثلاثہ کے بعد مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۳۱۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيْبُ أَهْلَهُ ، ثُمَّ يَكْسَلُ وَلَا يُنْزِلُ ، فَقَالَ زَيْدٌ : يَغْتَسِلُ . فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، كَانَ لَا يَرَى فِيْهِ الْغُسْلَ . فَقَالَ زَيْدٌ : أَنَّ أُبَيًّا قَدْ نَزَعَ (رَجَعَ) عَنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ .

۳۱۹: محمود بن لبید کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابتؓ سے سوال کیا کہ جو آدمی اپنے اہل سے جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو زید کہنے لگے وہ غسل کرے۔

میں نے سوال کیا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تو اس میں غسل کے قائل نہیں حضرت زیدؓ نے جواب دیا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے موت سے پہلے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۸۸/۱'

۳۲۰ : وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا أُبَيٌّ قَدْ قَالَ هٰذَا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ ، فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا عِنْدَنَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۲۰: مالکؒ نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا یحییٰ نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ابی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ بات فرمائی ہے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف قول نقل کیا ہے۔ پس یہ ہمارے نزدیک اسی وقت درست ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نسخ ثابت ہے۔

۲۹۷'۲۹۸ کے نسخ کی دلیل:

حضرت ابی بن کعبؓ کا جب امر اول سے رجوع ثابت ہو گیا تو یہ نسخ کی کھلی علامت ہے۔

دوسرے بڑے راوی عثمان بن عفانؓ ہیں ان کے متعلق روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۳۲۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ : إِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . فَهٰذَا عُثْمَانُ أَيْضًا يَقُوْلُ هٰذَا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُهُ ، فَلَا يَجُوْزُ هٰذَا

إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهُ.

۳۲۱: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان بن عفانؓ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ جب ختان ختان کو چھولے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ یہی کہہ رہے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ پس یہ اسی وقت درست ثابت ہو سکتا ہے جبکہ نسخ ان کے ہاں ثابت ہو۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۸' مسلم فی الحیض روایت نمبر۸۸'

روایت۲۹۴' کا نسخ ۲۹۵ سے:

یہ حضرت عثمانؓ ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت نقل کر رہے ہیں جو امر اول میں گزری اور خود فتویٰ اس کے خلاف دے رہے ہیں جو اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا ہے۔

۳۲۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الصَّائِغُ قَالَ :ثَنَا حَبِيْبُ بْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ .فَقَالَ :إِذَا غَابَتِ الْمُدَوَّرَةُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ ، فَهٰذَا أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلَى نَسْخِ ذٰلِكَ .

۳۲۲: شہاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا چیز مرد و عورت پر غسل کو واجب کرتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جب حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی وارد ہیں جو ان روایات کے مخالف ہیں جو ہم نے اس باب میں ذکر کی ہیں۔ پس یہ بھی ان کے نسخ کی دلیل ہے۔

تخریج :مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۸۶/۱

روایت۳۰۳ کے نسخ کی دلیل:

یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو پہلے وہ نقل کر رہے ہیں اور پھر یہ فتویٰ اس کے خلاف جاری کر رہے ہیں جو کہ پہلے حکم کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔

۳۲۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُفْتُوْنَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا جَامَعَ الْمَرْأَةَ ، وَلَمْ يُنْزِلْ ، فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ ، وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ ، لَا يُتَابِعُوْنَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ .فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى نَسْخِ ذٰلِكَ أَيْضًا ،لِأَنَّ عُثْمَانَ ، وَالزُّبَيْرَ ، هُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ ، وَقَدْ سَمِعَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَدْ قَالَا بِخِلَافِ

ذٰلِكَ ، فَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْهُمَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ عِنْدَهُمَا .ثُمَّ قَدْ كَشَفَ ذٰلِكَ ، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ ، فَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ ، فَحَمَلَ النَّاسَ عَلٰى غَيْرِهِ وَأَمَرَهُمْ بِالْغُسْلِ ، وَلَمْ يَعْتَرِضْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَحَدٌ ، وَسَلَّمُوْا ذٰلِكَ لَهُ ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى رُجُوْعِهِمْ أَيْضًا إِلٰى قَوْلِهِ .

۳۲۳: حضرت سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ بعض انصار یہ فتویٰ دیتے تھے کہ جب مرد اپنی بیوی سے جماع کرے اور اس کو انزال نہ ہو تو اس پر غسل لازم نہیں اور مہاجرین اس سلسلہ میں ان کی اتباع نہ کرتے تھے۔ یہ بھی ان کے نسخ کی دلیل ہے کیونکہ عثمان و زبیر رضی اللہ عنہما دونوں مہاجرین سے ہیں اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ بات سن پائی ہے جو ہم نے اس باب کی ابتداء میں نقل کی ہے۔ پھر انہوں نے اس کے خلاف بات کہی حالانکہ یہ بات ان سے اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ ان کے ہاں نسخ ثابت ہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو مہاجرین و انصار کے مجمع میں کھول دیا اور ان کے ہاں یہ بات ثابت و قائم نہ تھی اس لئے انہوں نے لوگوں کو دوسری بات پر آمادہ کیا اور غسل کا حکم فرمایا اور ان پر کسی نے اعتراض نہ کیا اور اسے تسلیم کر لیا یہ ان کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی طرف رجوع کی دلیل ہے۔

دلیل رجوع اور ارشادِ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

یہ بھی نسخ کی دلیل ہے کیونکہ عثمان اور زبیر رضی اللہ عنہما دونوں مہاجرین سے تھے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سنا جو شروع میں روایت کیا گیا پھر دونوں نے اس کے خلاف فتویٰ دیا اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف بات کہیں بس ایک ہی صورت ہے انہوں نے اس کا منسوخ ہونا آپ سے سنا تب یہ فتویٰ دیا۔

پھر حضرت عمر بن الخطابؓ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جن میں مہاجرین و انصار ہر دو موجود تھے اس بات کو کھولا ان کے ہاں یہ بات ثابت نہ ہوئی تو انہوں نے دوسری بات پر آمادہ کیا اور غسل کا حکم فرمایا اور کسی ایک نے بھی اس پر اعتراض نہ کیا اور ان کی بات کو تسلیم کر لیا یہ بجائے خود ان انصار کے رجوع کی دلیل ہے۔

اس کی تفصیل اس طرح ہے۔

۳۲۴ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ :كُنَّا فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَتَذَاكَرْنَا الْغُسْلَ مِنَ الْإِنْزَالِ .فَقَالَ زَيْدٌ :مَا عَلٰى أَحَدِكُمْ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ إِلَّا أَنْ يَغْسِلَ فَرْجَهُ ، وَيَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ .فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَجْلِسِ ، فَأَتٰى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ .فَقَالَ عُمَرُ لِلرَّجُلِ اذْهَبْ أَنْتَ بِنَفْسِكَ فَائْتِنِيْ بِهٖ حَتّٰى يَكُوْنَ أَنْتَ الشَّاهِدَ

عَلَيْهِ .فَذَهَبَ فَجَاءَ بِهٖ ، وَعِنْدَ عُمَرَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ عُمَرُ : أَنْتَ عَدُوُّ نَفْسِكَ ، تُفْتِی النَّاسَ بِهٰذَا ؟ فَقَالَ زَيْدٌ أَمَ وَاللّٰهِ مَا ابْتَدَعْتُه وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُه مِنْ عَمَّایَ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَمِنْ أَبِیْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِیِّ .فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ عِنْدَهٗ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا تَقُوْلُوْنَ ؟ فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ .فَقَالَ عُمَرُ :يَا عِبَادَ اللّٰهِ ، فَمَنْ أَسْأَلُ بَعْدَكُمْ وَأَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْأَخْيَارُ ؟ فَقَالَ لَهٗ عَلِيُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ :فَأَرْسِلْ إِلٰى أَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهٗ إِنْ كَانَ شَیْءٌ مِنْ ذٰلِكَ ، ظَهَرَتْ عَلَيْهِ .فَأَرْسَلَ إِلٰى حَفْصَةَ فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ :لَا عِلْمَ لِیْ بِذٰلِكَ ، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ :إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ :لَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهٗ ، ثُمَّ لَمْ يَغْتَسِلْ إِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا .

۳۲۴: عبید بن رفاعہ انصاری کہتے ہیں کہ ہم حضرت زید بن ثابتؓ کے پاس بیٹھے تھے ہم نے انزال سے غسل کے سلسلہ میں باہمی مذاکرہ کیا تو زید بن ثابتؓ کہنے لگے جب تم میں سے کوئی جماع کرے اور اسے انزال نہ ہو تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھولے اور نماز کے لئے جس طرح وضو کیا جاتا ہے اسی طرح وضو کرے۔

اہل مجلس کا ایک شخص اٹھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان کو اس کی اطلاع دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی آدمی کو کہا تم بذات خود جاؤ اور ان کو میرے پاس لے آؤ تا کہ بذات خود تو ان پر گواہ بن جائے وہ جا کر زید بن ثابتؓ کو لے آیا اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت علی بن ابی طالب اور معاذ بن جبلؓ بیٹھے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تو اپنی جان کا دشمن ہے تو لوگوں کو یہ فتویٰ دیتا ہے؟ زیدؓ کہنے لگے اللہ کی قسم میں نے اس کو خود نہیں گھڑا بلکہ اپنے دونوں چچا رفاعہ بن رافع اور ابوایوب انصاریؓ سے سنا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قریب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار فرمایا کہ تم کیا کہتے ہو انہوں نے اس سلسلہ میں اختلاف کیا۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اللہ کے بندو! تم ہی اہل بدر ہو میں تمہارے علاوہ اور کس سے سوال کروں؟ تو اس پر حضرت علی بن ابی طالبؓ نے رائے کہ امہات المؤمنین ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں اگر ان کے پاس اس سلسلہ میں کوئی چیز ہوگی تو آپ پر ظاہر ہو جائے گی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل کہ ختان کے مل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب میں جس کسی کے متعلق سنوں گا کہ اس نے ایسا کیا مگر غسل نہیں کیا تو اس کو سخت سزا دے کر دوسروں کے لئے عبرت کا نمونہ بنا دوں گا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۸۷/۱'

۳۲۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ح .

۳۲۵: اس روایت کوابن ادریس نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسحاق سے بیان کیا اورانہوں نے اپنی سند سے روایت ذکر کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۱۵/۵

۳۲۶ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حَبِيْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، هٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُفْتِي النَّاسَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِهِ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَعْجِلْ عَلَيَّ بِهِ ، فَجَاءَ زَيْدٌ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَدْ بَلَغَنِي مِنْ أَمْرِكَ أَنْ تُفْتِيَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ بِرَأْيِكَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ أَمْ وَاللّٰهِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، مَا أَفْتَيْتُ بِرَأْيِي ، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ مِنْ أَعْمَامِي شَيْئًا فَقُلْتُ بِهِ . فَقَالَ : مِنْ أَيِّ أَعْمَامِكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَأَبِي أَيُّوْبَ ، وَرِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ . فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عُمَرُ فَقَالَ : مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْفَتَى ؟ قَالَ قُلْتُ : إِنَّا كُنَّا لَنَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا نَغْتَسِلُ . قَالَ : أَفَسَأَلْتُمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقُلْتُ : لَا . قَالَ عَلَيَّ بِالنَّاسِ ، فَاتَّفَقَ النَّاسُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا مِنَ الْمَاءِ ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَقَالَا : إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . فَقَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا أَجِدُ أَحَدًا أَعْلَمَ بِهٰذَا مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ أَزْوَاجِهِ . فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : لَا عِلْمَ لِي . فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : "إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . "فَتَحَطَّمَ عُمَرُ ، وَقَالَ : لَئِنْ أُخْبِرْتُ بِأَحَدٍ يَفْعَلُهُ ثُمَّ لَا يَغْتَسِلُ لَأَنْهَكْتُهُ عُقُوْبَةً (أَيْ لَمَا لِنْتُ فِي عُقُوْبَتِهِ).

۳۲۶: عبید بن رفاعہ اپنے والد رفاعہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے ہاں بیٹھا تھا اچانک ان کے ہاں ایک آدمی وارد ہوا اور کہنے لگا اے امیرالمؤمنین! یہ زید بن ثابت غسل جنابت کے متعلق اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان کو جلد میرے پاس لاؤ وہ ان کو جلد لے آیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم لوگوں کو غسل جنابت کے متعلق اپنی رائے سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں فتویٰ دیتے ہو زیدؓ کہنے لگے سنو! اللہ کی قسم اے امیرالمؤمنین میں اپنی رائے سے فتویٰ نہیں دیا بلکہ میں نے اپنے چچاؤں سے جو کچھ سنا وہی کہا عمر رضی اللہ عنہ نے

دریافت کیا تم نے اپنے کون سے چچاؤں سے سنا زیدؓ نے کہا میں نے ابی بن کعب ابوایوب انصاری رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہم سے سنا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ۔ میری طرف متوجہ ہو کر یہ نوجوان کیا کہتا ہے؟

رفاعہؓ۔ میں نے کہا ہم زمانہ نبوت میں ایسے کرتے تھے پھر غسل نہ کرتے تھے۔

عمر رضی اللہ عنہ۔ کیا تم نے اس سلسلے میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔

رفاعہؓ۔ میں نے کہا نہیں۔

عمر رضی اللہ عنہ۔ اور لوگوں کو لاؤ پس اورلوگوں نے بالاتفاق کہا الماء لایکون الامن الماء یعنی صرف خروج منی سے غسل ہے۔

معاذ اور علیؓ نے کہا: اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل کہ تجاوز ختان سے غسل لازم ہے۔ وہ کہنے لگے اے امیر المؤمنین! ازواج مطہرات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا اس سلسلہ میں سب سے زیادہ علم ہے انہوں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھے اس بات کا علم نہیں ہے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل

کہ تجاوز ختان سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔

اس سے عمر رضی اللہ عنہ جوش میں آگئے اور فرمایا اگر مجھے کسی کے متعلق اطلاع ملی کہ وہ جماع بلا انزال کرتا ہے اور پھر غسل نہیں کرتا تو میں اسے سزا دینے میں کسر نہ اٹھا رکھوں گا۔

تخریج : مسند احمد ۱۱۵/۵

اللغات : تحطم یہ الحطمہ سے ہے جس کا معنی آگ ہے یعنی غضبناک ہونا انھکتہ۔ نھك نھکا۔ سخت سزا دینا۔

(س)

٣٢٧ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَعْمَرُ بْنُ أَبِيْ حَبِيبَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ :تَذَاكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ : (إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ) وَقَالَ بَعْضُهُمْ : "إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ . "فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :قَدْ اخْتَلَفْتُمْ عَلَيَّ وَأَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْأَخْيَارُ ، فَكَيْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَكُمْ ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، إِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذٰلِكَ ، فَأَرْسِلْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُنَّ عَنْ ذٰلِكَ .فَأَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : "إِذَا جَاوَزَ

الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ . "فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ :لَا أَسْمَعُ أَحَدًا يَقُوْلُ (الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) إِلَّا جَعَلْته نَكَالًا .فَهٰذَا عُمَرُ ، قَدْ حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى هٰذَا ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ .وَقَوْلُ رِفَاعَةَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ إِسْحَاقَ فَقَالَ النَّاسُ :(الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ) يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَلَمَّا لَمْ يُثْبِتُوا لَهُ ذٰلِكَ تَرَكَ قَوْلَهُمْ ، فَصَارَ إِلٰى مَا رَآهُ هُوَ وَسَائِرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ ، مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۳۲۷: عبیداللہ بن عدی بن الخیار کہتے ہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس غسل جنابت کے سلسلہ میں باہمی مذاکرہ کیا بعض نے اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل سے غسل کو لازم کہا جبکہ دوسروں نے ''انما الماء من الماء'' سے عدم وجوب بتلایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے چنے ہوئے اہل بدر جب تم میرے سامنے یہ اختلاف کر رہے ہو تو تمہارے علاوہ لوگوں کا حال کیا ہوگا اس پر علی بن ابی طالبؓ نے کہا اے امیر المومنین! اگر آپ اس مسئلہ کی حقیقت جاننا چاہتے ہیں تو ازواج النبی ﷺ سے اس سلسلہ میں پیغام بھیج کر دریافت کر لیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیج کر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا جب ختان ختان کی طرف تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں جس کسی کو الماء من الماء کہتا سنوں گا میں اس کو سزا دوں گا۔ پھر یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے لوگوں کو اس بات پر آمادہ کیا اور ان میں سے کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا اور رہا رفاعہ کا قول الماء من الماء تو اس میں یہ احتمال ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول نہیں کیا کیونکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت پر محمول کریں جب وہ حضرات اس بات کو ثابت نہ کر سکے تو آپ نے ان کی بات کو چھوڑ دیا اور آپ نے اسی بات کو اختیار کیا جو کہ آپ کی اور باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رائے تھی اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلے میں آپ کی موافقت مروی ہے۔

تتمہ دلیل:

یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اصحاب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں وجوب غسل کا قول کر رہے ہیں اور اس پر کسی نے انکار نہیں کیا یہ اجماع صحابہ کی کافی دلیل نہیں رہا معاملہ رفاعہؓ والی روایت الماء من الماء تو وہ دو احتمال رکھتی ہے ایک وہ جس پر رفاعہؓ نے محمول کیا مگر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت کو اختیار کیا دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ احتلام پر محمول ہے اور ختان والی روایت خاص اس موضوع سے متعلق ہے جب رفاعہؓ اپنی روایت سے وہ مفہوم ثابت نہ کر سکے تو پھر عمر رضی اللہ عنہ دیگر تمام

اصحاب رسول اللہ ﷺ نے وجوب غسل کو بالاجماع لازم قرار دیا۔

تائید اجماع کے سلسلہ کی روایات:

یہ نو روایات ہیں۔

٣٢٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ اجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ :أَنَّ مَا أَوْجَبَ عَلَيْهِ الْحَدَّ مِنَ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ ، أَوْجَبَ الْغُسْلَ أَبُوْ بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

٣٢٨: ابوجعفر نے محمد بن علیؒ سے روایت نقل کی ہے کہ تمام مہاجرین اور خلفاء اربعہ ابوبکر وعمر' عثمان وعلی رضی اللہ عنہم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جس جماع سے حد رجم' جلد ثابت ہو جاتی ہے اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے اور وہ غیوبت حشفہ والا جماع ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ٨٦/١'

٣٢٩ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الرَّجُلِ (يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ) قَالَ :إِذَا بَلَغْتَ ذٰلِكَ اغْتَسَلْتَ.

٣٢٩: ابراہیم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس آدمی کے متعلق جو جماع کرے مگر انزال نہ ہو سوال کیا تو فرمایا جب تم ایسا کرو تو غسل کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ٨٦/١'

٣٣٠ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ .

٣٣٠: ابراہیم نے علقمہ سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کا قول نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٨٤/١

٣٣١ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :(إِذَا خَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).

٣٣١: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جب ختان ختان کی طرف تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ٨٨/١'٩'

٣٣٢ : حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ : كَانَ أَبِيْ يَبْعَثُنِيْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَبْلَ أَنْ أَحْتَلِمَ ، فَلَمَّا احْتَلَمْتُ جِئْتُ فَنَادَيْتُ ، فَقُلْتُ : مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ ؟ فَقَالَتْ : إِذَا الْتَقَتِ الْمَوَاسِيْ۔

٣٣٢: عبداللہ بن الاسود کہتے ہیں مجھے ابیؒ بلوغت کی عمر سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجتے جب میں بالغ ہوگیا تو ان کی خدمت میں آیا اور (دروازے کے باہر سے) آواز دی کون سی چیز غسل کو واجب کرتی ہے تو انہوں نے فرمایا جب مواسی مل جائیں۔ (یہ دونوں ختان کے باہمی ملنے سے کنایہ ہے)

اللُّغَاتِ: مواسی جمع موسی : استرہ مراد مونڈھنے والی جگہ۔

تخریج : طبقات الكبرٰى ٢٩٤/٦ تاريخ كبير ٢٥٢/٥

٣٣٣ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ . فَقَالَتْ : (إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).

٣٣٣: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے؟ تو فرمانے لگیں جب ختان ختان کی طرف تجاوز کر جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔

تخریج : (العدنی فی مسنده موقوفا)

٣٣٤ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .

٣٣٤: میمون بن مہران نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب ختان آپس میں مل جائیں تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔

٣٣٥ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : إِذَا خَلَفَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .

٣٣٥: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی جب ختان' ختان سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٨٦/١

٣٣٦ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ ثَنَا : مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، مِثْلَهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا ، صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى وُجُوْبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ . فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ . وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ

النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا أَنَّ الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ الَّذِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهُ -حَدَثٌ .فَقَالَ قَوْمٌ : هُوَ أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ ، فَأَوْجَبُوْا فِيْهِ أَغْلَظَ الطَّهَارَاتِ ، وَهُوَ الْغُسْلُ .وَقَالَ قَوْمٌ : هُوَ كَأَخَفِّ الْأَحْدَاثِ ، فَأَوْجَبُوْا فِيْهِ أَخَفَّ الطَّهَارَاتِ ، وَهُوَ الْوُضُوْءُ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى الْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ : هَلْ هُوَ أَغْلَظُ الْأَشْيَاءِ،فَنُوْجِبُ فِيْهِ أَغْلَظَ مَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا أَشْيَاءَ يُوْجِبُهَا الْجِمَاعُ ، وَهُوَ فَسَادُ الصِّيَامِ وَالْحَجِّ ، فَكَانَ ذٰلِكَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِنْزَالٌ ، وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ فِي الْحَجِّ ، الدَّمَ ، وَقَضَاءَ الْحَجِّ ، وَيُوْجِبُ فِي الصِّيَامِ ، الْقَضَاءَ وَالْكَفَّارَةَ ، فِيْ قَوْلِ مَنْ يُوْجِبُهَا .وَلَوْ كَانَ جَامَعَ فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ ، وَجَبَ عَلَيْهِ فِي الْحَجِّ دَمٌ فَقَطْ ، وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الصِّيَامِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُنْزِلَ ، وَكُلُّ ذٰلِكَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ فِيْ حَجِّهِ وَصِيَامِهِ ، وَكَانَ مَنْ زَنٰى بِامْرَأَةٍ حُدَّ ، وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهِ شُبْهَةٍ ، فَسَقَطَ بِهَا الْحَدُّ عَنْهُ ، وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ .وَكَانَ لَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ حَدٌّ وَلَا مَهْرٌ ، وَلٰكِنَّهُ يُعَزَّرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ هُنَاكَ شُبْهَةٌ .وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا تَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ فَجَامَعَهَا جِمَاعًا لَا خَلْوَةَ مَعَهُ فِي الْفَرْجِ ثُمَّ طَلَّقَهَا ، كَانَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَأَحَلَّهَا ذٰلِكَ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ .وَلَوْ جَامَعَهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ لَمْ يَجِبْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، وَكَانَ عَلَيْهِ فِي الطَّلَاقِ نِصْفُ الْمَهْرِ ، إِنْ كَانَ سَمّٰى لَهَا مَهْرًا ، أَوِ الْمُتْعَةُ إِذَا لَمْ يَكُنْ سَمّٰى لَهَا مَهْرًا .فَكَانَ يَجِبُ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ وَصَفْنَا ، الَّتِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهَا أَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْجِمَاعِ الَّذِيْ مَعَهُ الْإِنْزَالُ ، مِنَ الْحُدُوْدِ وَالْمُهُوْرِ ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، هُوَ فِي حُكْمِ الْأَحْدَاثِ ، أَغْلَظُ الْأَحْدَاثِ ، وَيَجِبُ فِيْهِ أَغْلَظُ مَا يَجِبُ فِي الْأَحْدَاثِ ، وَهُوَ الْغُسْلُ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّا رَأَيْنَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِيْ وَجَبَتْ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ، فَإِذَا كَانَ بَعْدَهَا الْإِنْزَالُ لَمْ يَجِبْ بِالْإِنْزَالِ حُكْمٌ ثَانٍ ، وَإِنَّمَا الْحُكْمُ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ جَامَعَ امْرَأَةً جِمَاعَ زِنَاءٍ ، فَالْتَقٰى خِتَانَاهُمَا ، وَجَبَ الْحَدُّ عَلَيْهِمَا بِذٰلِكَ ، وَلَوْ أَقَامَ عَلَيْهِمَا حَتّٰى أَنْزَلَ لَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ عُقُوْبَةٌ ، غَيْرُ الْحَدِّ الَّذِيْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْجِمَاعُ عَلٰى وَجْهِ شُبْهَةٍ ، فَوَجَبَ عَلَيْهِ الْمَهْرُ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ ، ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهَا حَتّٰى أَنْزَلَ ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ الْإِنْزَالِ شَيْءٌ ، بَعْدَمَا وَجَبَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَكَانَ مَا يُحْكَمُ بِهِ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ عَلٰى مَنْ جَامَعَ فَأَنْزَلَ ، هُوَ مَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَيْهِ إِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُنْزِلْ ، وَكَانَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ لِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا لِلْإِنْزَالِ الَّذِيْ يَكُوْنُ

بَعْدَہٗ .فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ الْغُسْلُ الَّذِیْ يَجِبُ عَلٰی مَنْ جَامَعَ وَأَنْزَلَ ، هُوَ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ لَا بِالْإِنْزَالِ الَّذِیْ يَكُوْنُ بَعْدَہٗ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا : إِنَّ الْجِمَاعَ يُوْجِبُ الْغُسْلَ، كَانَ مَعَهٗ إِنْزَالٌ ، أَوْ لَمْ يَكُنْ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .وَحُجَّةٌ أُخْرٰی فِیْ ذٰلِكَ :

۳۳۶: زر نے حضرت علیؓ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت جو ہم نے ذکر کیں یہ ان لوگوں کے قول کو درست ثابت کرتی ہیں جو دوشرمگاہوں کے ملنے سے غسل کو واجب کہتے ہیں۔ روایات کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے۔نظر وفکر کے لحاظ سے جوصورت ہے وہ عرض کرتے ہیں' ہم نے دیکھا کہ اس بارے میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ شرمگاہ میں جماع جس میں انزال نہ ہو حدث شمار ہوتا ہے۔بعض لوگوں نے اس کو حدثِ غلیظہ قرار دیا اور بڑی طہارت کو اس کے لئے لازم کردیا اور وہ غسل ہے اور دوسروں نے اس کو حدثِ خفیف قرار دیا' انہوں نے خفیف طہارت کو لازم قرار دیا اور وہ وضو ہے۔اب ہم چاہتے ہیں کہ ہم دو شرمگاہوں کے ملنے پر غور کریں کہ آیا وہ ان سخت اشیاء میں سے ہے کہ جس سے بڑی طہارت کو لازم کیا جائے۔ پس جب ہم نے ان چیزوں کو دیکھا جو جماع سے لازم ہوتی ہیں اور وہ روزے اور حج کا فاسد ہوجانا ہے اور اس کا سبب دوشرمگاہوں کا ملنا ہی ہے خواہ اس کے ساتھ انزال نہ ہو اور حج میں اس سے دَم بھی لازم ہوجاتا ہے اور حج کی قضا بھی لازم ہوجاتی ہے اور روزے میں قضا اور کفارہ ان لوگوں کے قول میں جو اس کو لازم قرار دیتے ہیں اور اگر اس نے فرج کے علاوہ جماع کیا تو حج میں فقط اس پر دم لازم آتا ہے اور روزے میں اس پر کوئی چیز لازم نہیں آتی سوائے اس صورت میں کہ اس کو انزال ہوجائے اور یہ دونوں ہی چیزیں حج اور روزے میں اس کے لئے حرام ہیں اور وہ شخص جس نے کسی عورت کے ساتھ زنا کیا اس پر حد لگے گی اگرچہ انزال نہ ہوا ہو اور اگر اس نے یہی فعل شبہ کے طور پر کیا تو اس سے حد ساقط ہوگی اور اس پر مہر لازم ہوگا اور اگر اس نے اس عورت کے ساتھ فرج کے علاوہ جماع کیا تو نہ اس پر حد لازم ہوگی اور نہ مہر اس کے ذمہ آئے گا بلکہ اس پر تعزیر آئے گی جبکہ وہ وطی شبہ والی نہ ہو اور اگر کسی شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا پھر اس سے بغیر خلوت کے شرمگاہ میں جماع کیا' پھر اسے طلاق دیدی تو اس پر مہر لازم آئے گا خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور عورت پر عدت واجب ہوگی اور پہلے خاوند کے لئے یہ عورت حلال ہو جائے گی اور اگر اس نے شرمگاہ کے علاوہ میں جماع کیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور طلاق کی صورت میں نصف مہر لازم آجائے گا اگر اس نے مہر مقرر کیا ہے اور فقط کپڑوں کا جوڑا لازم آئے گا جبکہ مہر مقرر نہ کیا ہو۔یہ چیزیں جو ہم نے بیان کیں ان میں یہ حکم انزال کے بغیر واجب ہوتا ہے اور یہ شدید ترین حکم ہے جو ایسے جماع کی صورت میں لازم ہوتا ہے جس کے ساتھ انزال ہو یعنی حدود و مہر وغیرہ۔پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ احداث کے سلسلے میں بھی اس کا یہی حکم ہوگا اور سخت ترین حدث لازم ہوگا اور ازالۂ حدث کے لئے سخت ترین حکم یعنی غسل لازم

ہوگا۔دوسری دلیل: ہم نے ان اشیاء پر غور کیا جو دو شرمگاہوں کے ملنے سے لازم آتی ہیں جبکہ اس کے بعد انزال ہوتو انزال سے اس پر کوئی نیا حکم لازم نہیں ہوتا' وہی حکم ہے جو دو شرمگاہوں کے ملنے پر ہوگا۔ ذرا غور کرو ایک آدمی نے اگر ایک عورت سے زنا کیا اوران کی شرمگاہیں مل گئیں تو اس سے ان دونوں پر حد لازم ہوگی۔ اگر وہ اس وقت تک رکا یہاں تک کہ اس کو انزال ہوگیا تو اس پر حد کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے لازم ہوئی اور کوئی سزا لازم نہ ہوگی اور اگر یہ جماع وطی شبہ کے طور پر ہو تو شرمگاہوں کے ملنے سے اس پر مہر لازم ہوجائے گی۔ پھر اگر وہ اتنی دیر رکا کہ اس کو انزال ہوگیا تو انزال کی وجہ سے اس چیز کے علاوہ جو شرمگاہوں کے ملنے سے اور کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور اس پر وہی حکم لگے گا جو اس جماع پر لگتا ہے جس میں انزال ہوا ہو اور وہ وہی حکم ہے جو اس جماع کا ہے جو بغیر انزال کے ہو تو حکم کا دارومدار اس میں شرمگاہوں کا مل جانا ہوا نہ وہ انزال جو اس کے بعد ہوا۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ غسل جو جماع بالانزال سے ہوا لازم ہوا وہ شرمگاہوں کے ملنے کی وجہ سے ہے بعد والے انزال کی وجہ سے نہیں۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو یہ کہتے ہیں کہ جماع غسل کو لازم کرتا ہے' خواہ اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہی قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ اور عام علماء کا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۸۶/۱'

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں التقائے ختانین سے جو حضرات وجوب غسل کے قائل ہیں ان کے قول پر بطور تنویر دلیل کے یہ آثار شاہد ہیں آثار کی روشنی فریق اول کے دلائل کا جواب اور فریق دوم کے موقف کی پختگی اظہر من الشمس ہو چکی اب دلیل نقلی کے بعد دلیل عقلی پیش کی جاتی ہے۔

طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظری وفکری دلیل:

اس بارے میں تمام کا اتفاق ہے کہ جماع فی الفرج مطلقاً حدث کا باعث ہے اسی وجہ سے بعض لوگوں نے اس کو شدید ترین احداث میں سے قرار دیا اوراس کے لئے طہارت کی کامل ترین صورت غسل کو لازم قرار دیا اور دوسروں نے اس کو احداث خفیفہ کی طرح قرار دے کر اس پر خفیف طہارت یعنی وضو کو لازم کہا۔

ہم چاہتے ہیں کہ اس بات پر نگاہ ڈالیں کہ آیا التقاء ختانین شدید ترین چیزوں میں سے ہے تاکہ اس سے طہارت کے لئے کامل ترین طہارت کو لازم قرار دیا جائے یا اس کا عکس۔

بنظر غائر معلوم ہوا کہ جماع کے نتیجہ میں روزہ اور حج فاسد ہو جاتا ہے اور یہ جماع التقائے ختانین والا ہے خواہ اس میں انزال ہو یا نہ ہو اور حج میں اسی کے نتیجہ میں دم بھی دینا پڑے گا اور قضاء حج بھی لازم ہوگی اور روزے میں قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے۔ دوسری طرف فرج کے علاوہ اگر کوئی حج میں جماع کرے تو اس پر فقط دم لازم آتا ہے حج فاسد نہیں ہوتا اور روزے میں مادون الفرج جماع میں انزال نہ ہو تو کوئی چیز لازم نہیں۔ انزال کی صورت میں روزہ فاسد فقط قضاء لازم ہے حالانکہ جماع فی الفرج اور مادون الفرج آدمی کے لئے حج وروزہ کی صورت میں دونوں حرام ہیں۔

نمبر۳: اسی طرح جس نے کسی عورت سے زنا کیا اس پر حد لازم ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو اور اگر زنا وطی بالشبھه کی صورت میں ہو تو حد ساقط ہو جائے گی مگر اس پر مہر لازم ہو جائے گا۔

اور اس کا دوسرا پہلو سامنے لائیں کہ اگر اس نے فرج کے علاوہ کسی عورت سے زنا کیا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی اور وطی بالشبہ میں مہر لازم نہ ہوگا۔ البتہ وطی بالشبھه کے علاوہ صورت میں تعزیر کا مستحق ہوگا۔ ۴: گر کسی آدمی نے بلاخلوت اپنی بیوی سے فرج میں جماع کیا پھر اسے طلاق دے دی اس کو انزال ہوا یا نہ ہوا بہر صورت اس پر کامل مہر لازم ہوگا اور اس عورت پر عدت بھی لازم ہوگی اور پہلے خاوند کے لئے بھی حلال ہو جائے گی۔

اور اس کے بالمقابل نگاہ ڈالیں کہ فرج کے علاوہ میں جماع کرنے سے اس پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور طلاق دینے کی صورت میں اس پر مہر بھی نصف پڑے گا جبکہ مہر مقرر کیا گیا ہو۔

مہر مقرر نہ ہو تو متعہ یعنی کپڑوں کا حیثیتی جوڑا دے کر رخصت کر دیا جائے گا۔

نمبر۵: ان تمام چیزوں میں جماع بلا انزال میں بھی حدود و مہور کے سلسلہ میں وہی شدید ترین حکم ہے جو جماع بالانزال میں ہے معلوم ہوا کہ دونوں اس لحاظ سے برابر ہیں پس احداث میں بھی دونوں کا حکم کامل ترین طہارت ہونا چاہئے جو کہ غسل ہے اور ان میں اس اعتبار سے چنداں تفاوت نہ ہونا چاہئے۔

دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں:

التقاء ختانین سے جو چیزیں لازم ہوئی ہیں اگر بالفرض اس کے بعد انزال ہو جائے تو اس انزال سے وہی حکم رہے گا اس میں تبدیلی نہ آئے گی جو التقاء ختانین میں تھا۔

اس کی مزید تفصیل یہ ہے کہ کسی آدمی نے کسی عورت سے زنا کے ساتھ جماع کیا اور دونوں کے ختان مل گئے تو اس سے دونوں پر حد لازم ہوگی اور اگر دونوں پر حد قائم کر دی گئی اور اسی دوران انزال ہو گیا تو ان دونوں پر حد کے علاوہ عقوبت کے طور پر اور کوئی چیز لازم نہ ہوگی جو حد کہ التقاء ختانین سے لازم ہوتی تھی۔

اور جماع وطی بالشبھه سے تو التقاء ختانین سے ہی مہر لازم ہو جائے گا اگر وہ مرد اسی حالت پر برکار رہا تا آنکہ انزال ہو گیا اور اس انزال سے اس پر کوئی نئی چیز لازم نہ ہوگی ان مواقع میں جماع بالانزال اور جماع بلا انزال کا حکم یکساں نظر آتا ہے اور حکم کی بنیاد التقاء ختانین ہے نہ کہ وہ انزال جو بعد میں پیش آیا۔

پس بنظر غائر یہی معلوم ہوا کہ جماع وانزال والے پر غسل کا باعث التقاء ختانین ہے وہ انزال نہیں جو التقاء کے بعد پیش آیا پس ان لوگوں کا قول اس سے مزید پختہ ہو گیا جو مطلقاً جماع کو غسل کا سبب قرار دیتے ہیں خواہ اس کے ساتھ انزال ہو یا نہ ہو۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ حضرت ابو حنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

ایک اور رخ یا تیسری دلیل:

۳۳۷ : أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ زَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ فَقَالَ :إِنَّ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ تُفْتِيْنَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُنْزِلْ ، فَإِنَّ عَلَى الْمَرْأَةِ الْغُسْلَ ، وَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ ، وَإِنَّهُ لَيْسَ كَمَا أَفْتَيْنَ ، وَإِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ ، إِنَّمَا هُوَ فِي الرِّجَالِ الْمُجَامِعِيْنَ ، لَا فِي النِّسَاءِ الْمُجَامِعَاتِ ، وَأَنَّ الْمُخَالَطَةَ تُوْجِبُ عَلَى النِّسَاءِ الْغُسْلَ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا إِنْزَالٌ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِنْزَالَ يَسْتَوِيْ فِيْهِ حُكْمُ النِّسَاءِ وَالرِّجَالِ ، فِيْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْمُخَالَطَةِ الَّتِيْ لَا إِنْزَالَ مَعَهَا ، يَسْتَوِيْ فِيْهَا حُكْمُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، فِيْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ عَلَيْهِمْ .

۳۳۷: ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو خطبہ دیتے سنا کہ وہ فرما رہے تھے کہ انصار کی عورتیں فتویٰ دیتی ہیں کہ مرد جب جماع کرے اور انزال نہ ہو تو عورت پر غسل لازم ہے اور مرد پر غسل نہیں حالانکہ بات اس طرح نہیں جیسا وہ کہتی ہیں بلکہ جب ختان ختان سے مل جائے تو غسل لازم ہو جاتا ہے۔

طحاوی مِیْسَۃٍ فرماتے ہیں کہ اس اثر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ انصار کا خیال تھا کہ الماء من الماء یعنی انزال سے غسل لازم ہوتا ہے اور یہ صرف مردوں کے سلسلہ میں کہتے تھے عورتوں کے سلسلہ میں فقط جماع کو غسل کی وجہ قرار دیتے تھے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

حالانکہ انزال کا حکم مردوں اور عورتوں کے سلسلہ میں یکساں ہے یکساں طور پر اس سے غسل لازم آتا ہے۔
بنظر غائر اس جماع کا حکم جس میں انزال نہ ہو یکساں ہونا چاہئے کہ مرد و عورت دونوں پر غسل لازم ہو۔ واللہ اعلم۔

بَابُ أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ ، هَلْ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا ؟

آگ سے پکی چیز کھا لینے سے وضو لازم ہے یا نہیں

خلاصۃ المرام :قرن اول میں صحابہ کرام کی ایک جماعت جس میں حضرت ابوموسیٰ اشعری وانس زید بن ثابت عائشہ صدیقہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں آگ سے پکی چیز کھا لینے کو ناقض وضو قرار دیتے تھے جبکہ حضرات خلفاء اربعہ ابن عباس ام سلمہ ابو سعید نے تذکرہ کیا اور خالفہم میں دوسروں کا۔

تفصیلات ملاحظہ ہوں۔

فریق اوّل روایات کی روشنی میں:

۳۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، قَالَ : قُلْتُ عَمَّنْ أَخَذَ الْحَسَنُ (الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ) ؟ .قَالَ : أَخَذَهُ الْحَسَنُ عَنْ أَنَسٍ، وَأَخَذَهُ أَنَسٌ عَنْ أَبِیْ طَلْحَةَ ، وَأَخَذَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۳۸: ہمام کہتے ہیں کہ میں نے مطرالوراق سے کہا کہ حسن نے آگ سے پکی چیز سے وضو کا ٹوٹنا کس سے لیا ہے تو وہ کہنے لگے حسن نے انسؓ سے اور انس نے ابوطلحہ سے اور ابوطلحہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے۔

تخریج : معجم کبیر طبرانی ۹۸/۵

۳۳۹ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِیُّ قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ أَبِيْهِ ، وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَارِیُّ ، عَنْ أَبِیْ طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ) ، قَالَ عَمْرٌو : وَالثَّوْرُ الْقِطْعَةُ .

۳۳۹: عبداللہ القاری نے ابوطلحہؓ صحابی رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا پھر اس سے وضو کیا۔

اللغات: ثور: ٹکڑا۔ الاقط : پنیر۔ سخت جما ہوا دہی۔

تخریج : معجم کبیر لطبرانی ۱۰۵/۵

۳۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ).

۳۴۰: فرید بن ثابتؓ نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آگ سے پکا ہو اس سے وضو کرو۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ۹۰

۳۴۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۴۱: عبدالرحمان بن خالد نے ابن شہاب سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر الطبرانی ١٢٨/٥، نمبر ٤٨٣٥

۳۴۲ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَقِيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۳۴۲: عقیل نے ابن شہاب سے اورانہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٨٨/٥

۳۴۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَقِيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهٗ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ عُرْوَةُ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .

۳۴۳: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا پھر اسی طرح سے روایت نقل کی۔

تخریج : مسلم ١٥٦/٢

۳۴۴ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أَبَا سَعِيْدِ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ، أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَتْ لَهٗ بِسَوِيْقٍ ، فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَتْ :يَا ابْنَ أُخْتِيْ تَوَضَّأْ ، فَقَالَ :إِنِّيْ لَمْ أُحْدِثْ شَيْئًا فَقَالَتْ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ).

۳۴۴: ابوسعید بن ابوسفیان ام حبیبہؓ کی خدمت میں گئے انہوں نے ان کے لئے ستو منگوائے ابوسعید نے پئے پھر فرمانے لگیں اے بھتیجے وضو کرو ابوسعید کہنے لگے میں نے کوئی فعل حدث نہیں کیا تو وہ فرمانے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز آگ سے پک جائے اس سے وضو کرو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب٧٥، ١٩٥، نسائی فی الطهارة باب ١٢١، ١٢٢، ایضاً مسند احمد ٣٢٧/٦

۳۴۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْأَخْنَسِ ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ :(يَا ابْنَ أُخْتِيْ).

۳۴۵: ابوسفیان بن سعید نے ام حبیبہؓ سے تمام روایت اسی طرح نقل کی ہے البتہ اتنے الفاظ کا فرق ہے یا ابن اختی اے میرے بھانجے! کے الفاظ ہیں۔

تخریج : نسائی ۴۰/۱ باب الوضو مما غیرت النار۔

۳۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۳۴۶: عبدالرحمن بن خالد کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۳۹/۲۳

۳۴۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (تَوَضَّئُوْا مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ).

۳۴۷: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا آگ سے پکی چیز سے وضو کرو اگرچہ وہ پنیر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ۹۰، ترمذی فی الطهارة باب۵۸، روایت۷۹، ابو داؤد فی الطهارة باب۷۵، روایت۱۹۷، نسائی فی الطهارة باب۱۲۱، ابن ماجه فی الطهارة باب۶۵، روایت۴۸۵، مصنف عبدالرزاق باب۶۶۱، بیهقی ۱۵۵/۱، مصنف ابن ابی شیبه ۵۰/۱، مسند احمد ۴۷۰/۲، ۴۷۸، ۵۰۳۔

۳۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : (تَوَضَّئُوْا مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ).

۳۴۸: حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آگ سے پکی چیز سے وضو کرو خواہ وہ پنیر کا ٹکڑا کیوں نہ ہو۔

۳۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰی ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ، وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ أَقِطٍ) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : یَا أَبَا هُرَیْرَةَ ، فَإِنَّا نَدَّهِنُ بِالدُّهْنِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ ، وَنَتَوَضَّأُ بِالْمَاءِ وَقَدْ سُخِّنَ بِالنَّارِ . فَقَالَ : یَا ابْنَ أَخِیْ ، إِذَا سَمِعْتَ الْحَدِیْثَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ الْأَمْثَالَ .

۳۴۹: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے پکی چیز سے وضو کرو خواہ پنیر کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہم تیل لگاتے ہیں اور وہ بھی آگ سے گرم کیا ہوتا ہے۔ اور پانی سے وضو کرتے ہیں حالانکہ وہ بھی آگ سے گرم کیا ہوتا ہے اس پر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

نے جواباً کہا اے بھتیجے! جب تم جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن لو تو پھر اس کے لئے مثالیں مت بیان کرو۔

تخریج : ترمذی ۲٤/۱' باب الوضوء' غیرت النار۔

۳۵۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ :ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوْبَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ).

۳۵۰: عراک بن مالک کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو میں نے فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا آگ سے پکی چیز سے وضو کرو۔

تخریج : مسند سراج (نخب الافکار)

۳۵۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ :أَكَلْتُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ ، فَتَوَضَّأْتُ ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ).

۳۵۱: ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ کہتے ہیں میں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے دیکھا پھر فرمایا میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے تھے تب میں نے وضو کیا ہے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تم اس چیز سے وضو کرو (یعنی استعمال کے بعد) جو آگ سے پکی ہو۔

تخریج : نسائی ۳۹/۱' باب الوضو غیرت النار

۳۵۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۳۵۲: عبدالرحمن بن خالد نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۵٦/۱' باب الوضوءمما مست النار

۳۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۵۳: مطلب بن حطب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کرتے ہیں۔

تخریج : نسائی ۳۹/۱ باب الوضو مماحت النار (نحب الافکار)

۳۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ يَحْيٰى ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ .

۳۵۴: حسین المعلم نے یحییٰ سے اور یحییٰ نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند سراج (نحب الافکار)

۳۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الرَّبِيْعِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ قَالَ :أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِيْنَ عَلٰى شَيْخٍ يُحَدِّثُهُمْ ، قُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا :سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ ، فَسَمِعْته يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :(مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ)

۳۵۵: قاسم مولیٰ معاویہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں آیا میں نے انہیں ایک شیخ پر جمع دیکھا جوان کواحادیث بیان فرما رہے تھے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا یہ حضرت سہل بن حنظلیہ ؓ ہیں میں نے ان کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گوشت کھایا اسے وضو کرنا چاہئے۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ۹۸/۶' مسند احمد ۱۸۰/۴'

۳۵۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتَ النَّارُ ، وَنُمَضْمِضُ مِنَ اللَّبَنِ ، وَلَا نُمَضْمِضُ مِنَ التَّمْرِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتَ النَّارُ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا وُضُوْءَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ .

۳۵۶: ایوب نے ابو قلابہ سے اور ابو قلابہ نے اصحاب النبی ﷺ میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے تھے ہم آگ سے پکی ہوئی چیز (کھا کر) وضو کرتے اور دودھ پی کر مضمضہ کرتے اور کھجور کھا کر کلی نہ کرتے تھے۔ بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جس چیز کو آگ تبدیل کر دے اس سے وضو لازم ہے اور اس سلسلے میں انہوں نے ان روایات کو دلیل میں پیش کیا جبکہ دوسرے علماء نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی چیز سے وضو لازم نہیں اور وہ اس سلسلے میں آپ ﷺ کے ارشاد کو اختیار کرنے والے ہیں۔

تخریج : پہلے جزء کو مصنف ابن ابی شیبہ نے کتاب الطہارۃ ۵۱/۱ میں ذکر کیا ہے۔

حاصل روایات: آگ سے پکی چیز استعمال کرنے کے بعد وضو کیا جائے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سات اسناد سے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت تین اسناد سے اور حضرت ابوطلحہ کی روایت دو اسناد سے اور روایت حضرت عائشہ سہل بن حنظلیہ اور روایت بذریعہ ابوقلابہ عن ابوعزار رضی اللہ عنہم ایک ایک سند سے اور روایت ام حبیبہ تین اسناد سے ذکر کی ہے۔

فریق دوم کی مستدل روایات:

۳۵۷ : حَدَّثَنِی یُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۵۷: عطاء بن یسار حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ استعمال فرمایا پھر نماز ادا فرمائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ۵۰ ، مسلم فی الحیض روایت ۹۱ ، ابو داؤد فی الطهارة باب ۷۴ ، روایت ۱۸۷ ، موطا مالك فی الطهارة ۱۹ ، مسند احمد ۲۸۱/۲۶۷/۱ ، ۳۶۶ ، ۲/۲۸۰ ،

۳۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۳۵۸: روح بن قاسم نے زید بن اسلم سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی فی الکبیر ۳۱۱/۱

۳۵۹ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ :أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِیُّ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۳۵۹: حضرت علی نے اپنے والد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۵۸/۱ ،

۳۶۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْرِیُّ قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ عَلِیٍّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۶۰: حضرت علی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : معجم الکبیر ۲۸۰/۱۰

۳۶۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۶۱: یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اورانہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳٦١/١' ابو داؤد ٢٥/١

۳۶۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ (هُوَ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ :(أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا وَلَحْمًا) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۳۶۲: محمد بن عمرو نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت کھایا اور پھر بقیہ اسی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : المعجم الكبير ٣٢٤/١٠

۳۶۳ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ ، فَضَرَبَ عَلَى يَدِي وَقَالَ :(عَجِبْتُ مِنْ نَاسٍ يَتَوَضَّئُوْنَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ، وَاللّٰهِ لَقَدْ (جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ يَوْمًا ثِيَابَهُ ، ثُمَّ أُتِيَ بِعَرِيْدٍ ، فَأَكَلَ مِنْهَا ، ثُمَّ قَامَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۶۳: محمد بن عمرو کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کے ہاں گیا جبکہ وہ حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے انہوں نے میرے دونوں ہاتھوں پر ہاتھ مارا اور کہنے لگے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو آگ سے پکی چیز (کھا لینے) پر وضو کرتے ہیں اللہ کی قسم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن تیاری فرمائی پھر آپ کے لئے ثرید لایا گیا آپ نے اس میں سے کھایا پھر آپ نماز کے لئے نکل کر تشریف لائے اور وضو نہ کیا۔

تخریج : ٣٢٤/١٠ معجم الكبير

۳۶۴ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، وَالرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ ح۔

۳۶۴: بکر بن ادریس نے آدم بن ابی ایاس سے اورانہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ٢٨٦/٢٣

۳۶۵ :وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالُوْا :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا عَوْنٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَنَشَلَتْ لَهُ كَتِفًا ، فَأَكَلَ مِنْهَا ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۶۵: ابوعون محمد بن عبداللہ الثقفی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن شداد بن الہاد کو امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے جانے لگے تو میں نے آپ کی خدمت میں ایک دستی ہنڈیا میں سے نکال کر پیش کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہ فرمایا۔

اللُّغَاتْ: نشل: ہنڈیا میں سے ہاتھ سے روٹی نکالنا۔

تخریج: مسند احمد ۳۱۷/۶' المعجم الکبیر ۲۸۶/۲۳

۳۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ يَقُوْلُ: سَأَلَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ، فَأَمَرَهُ بِهِ ثُمَّ قَالَ: (كَيْفَ نَسْأَلُ أَحَدًا ، وَفِيْنَا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).فَأَرْسَلُوْا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوْهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ شُعْبَةَ .

۳۶۶: ابوعون کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن شداد کو کہتے سنا کہ مروان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا جس کو آگ نے پکایا ہو (اس کے استعمال سے) وضو کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے وضو کا حکم دیا پھر مروان کہنے لگے ہم اور کسی سے کیوں پوچھیں؟ جبکہ ہم میں ازواج مطہرات موجود ہوں چنانچہ سب نے بالاتفاق حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیج کر ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا پھر انہوں شعبہ جیسی روایت بالا نقل کی۔

تخریج: مسند احمد ۳۰۶/۶

۳۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ (أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَرَّبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا ، فَأَكَلَ مِنْهُ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۶۷: سلیمان بن یسار نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کھایا اور وضو نہ کیا۔

تخریج: ترمذی فی الاطعمہ باب ۲۷' روایت ۱۸۲۹' نسائی فی الطهارة باب ۱۲۲' مسند احمد ۳۰۷/۶

۳۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ: ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (أُتِيْنَا وَمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِطَعَامٍ ، فَأَكَلْنَا ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ أَحَدٌ مِنَّا ، ثُمَّ تَعَشَّيْنَا بِبَقِيَّةِ الشَّاةِ ، ثُمَّ قُمْنَا إِلَى

صَلَاةِ الْعَصْرِ ، وَلَمْ يَمَسَّ أَحَدٌ مِنَّا مَاءً).

۳۶۸: عبداللہ بن محمد بن عقیل حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں کھانا کھانے کے لئے آئے پس ہم نے کھانا کھایا پھر نماز کے لئے اٹھ گئے اور ہم میں سے کسی نے بھی وضو نہ کیا پھر ہم نے بقیہ بکری سے پچھلے پہر کا کھانا کھایا پھر ہم نے نماز عصر کے لئے اٹھ گئے اور ہم میں سے کسی نے پانی کو ہاتھ تک نہیں لگایا۔

تخریج : ابو داؤد الطیاسی ۲۳۳/۱

۳۶۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۶۹: عبداللہ بن عمرو نے عبداللہ بن محمد سے روایت نقل کی اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی مثله ۲٤/۱

۳۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (دَعَتْنَا امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ ، وَرَشَّتْ لَنَا صَوْرًا فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّهُورِ ، فَأَكَلْنَا ثُمَّ صَلَّى ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۳۷۰: محمد بن المنکدر حضرت جابر ؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک انصاری عورت نے ہماری دعوت کی اس نے ہمارے لئے ایک بکری ذبح کی اور اس انصاریہ نے ہمارے لئے کھجور کا گچھا بھی لا کر رکھا جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوایا (جو لایا گیا پھر آپ نے اس سے وضو فرمایا) پھر ہم نے (کھانا تیار ہونے پر) کھانا کھایا پھر کھانے کے بعد آپ ﷺ نے نماز (ظہر) ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة روایت۱۸۹‘ ترمذی فی الطهارة باب۵۹ نمبر۸۰‘ ابن ماجه فی الطهارة روایت۱۸۹‘ سنن کبرٰی للبیهقی ۱۵٦/۱‘ مصنف ابن ابی شیبه ۱۷/۱

اللُّغَاتُ: رش۔ چھڑکنا۔ بہانا۔ صور: کھجور کا گچھا۔

۳۷۱ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ (مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ : حَدِّثِينِي فِي شَيْءٍ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ، فَقَالَتْ : قَلَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينَا إِلَّا قَلَيْنَا لَهُ جَنَّةً تَكُونُ بِالْمَدِينَةِ ، فَيَأْكُلُ مِنْهَا وَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ).

۳۷۱: محمد بن المنکدر رکہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے ازواج میں سے کسی کے ہاں میں داخل ہوا اور میں نے گزارش کی (اماں) مجھے آگے س پکی چیز کا حکم بتلاؤ تو وہ فرمانے لگیں بہت کم ایسا ہوتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لاتے اور مدینہ میں خاص اگنے والا دانہ آپ کے لئے نہ اُبالتے ہوں اور آپ اس سے تناول نہ فرماتے ہوں یعنی اکثر لوبیا جیسا دانہ ہم ابالتے تو آپ ہمارے ساتھ تناول فرماتے اور نماز ادا فرماتے اور وضو نہ کرتے۔

تخریج : بخاری کتاب البیوع باب ۵۷'

اللُّغَاتُ:قلینا :اُبالنا۔حبہ :دانہ۔(لوبیا' چنے کی طرح)

۳۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى فُلَانَةَ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمَّاهَا وَنَسِيْتُ .قَالَتْ :(دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعِنْدِيْ بَطْنُ شَاةٍ مُعَلَّقٌ فَقَالَ لَوْ طَبَخْت لَنَا مِنْ هٰذَا الْبُطْنِ كَذَا وَكَذَا .قَالَتْ :فَصَنَعْنَاهُ فَأَكَلَ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۲: محمد بن المنکدر رکہتے ہیں کہ میں فلاں زوجہ النبی ﷺ کی خدمت میں گیا عمارہ کہتے ہیں محمد نے مجھے نام بتلایا تھا مگر مجھے نام بھول گیا اور پھر بقیہ روایت اسی طرح نقل کی ہے کہ میرے پاس جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میرے پاس بطن کا گوشت لٹکا ہوا تھا آپ نے فرمایا اگر تم اس میں سے ہمارے لئے اس طرح اس طرح پکا تیں تو مناسب تھا ام المؤمنین کہتی ہیں ہم نے پکایا تو آپ ﷺ نے تناول فرمایا اور وضو نہ کیا۔

اللُّغَاتُ:سمی : نام بتانا۔بطن : پیٹ (پیٹھ یا پسلیوں کا گوشت)

۳۷۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ (أُمِّ حَكِيْمٍ قَالَتْ :دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ كَتِفًا فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالْأَذَانِ ، فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۳: عمار بن ابی عمار نے ام حکیم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور کندھے کا گوشت استعمال فرمایا پھر بلالؓ نے اذان کی اطلاع دی تو آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

تخریج : معجم الکبیر للطبرانی ۸٤/۲٥ مسند احمد ٤١٦/٦

۳۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا فَائِدٌ مَوْلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ .(طُبِخَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنُ شَاةٍ ، فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ ، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۴: عبیداللہ بن علی کے مولیٰ فائد عبیداللہ سے بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری کی پیٹھ کا گوشت پکایا اور اس میں سے آپ نے تناول فرمایا پھر عشاء کی نماز

پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔

تخریج : معجم کبیر للطبرانی ۸٤/۲٥۔

۳۷۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْعِشَاءَ .

۳۷۵: مغیرہ بن ابی رافع نے ابورافع سے نقل کیا اور ابورافع نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے فرق یہ ہے کہ اس میں عشاء کا تذکرہ نہیں ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۵۱/۱ من کان لا یتوضاء فی ما مست النار۔

۳۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ حُمَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ عَمَّتِهَا قَالَتْ (زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَكَلَ عِنْدَنَا كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۶: ہند بنت سعید اپنی پھوپھی (یعنی ابوسعید خدریؓ کی ہمشیرہ) سے نقل کرتی ہیں کہ ہمارے ہاں حضور ﷺ تشریف لائے پھر آپ نے ہمارے ہاں بکری کا شانہ تناول فرمایا پھر آپ کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج: ابو نعیم' ابو بکر اشیبانی فی الاحاد والمثانی ۱٤۹/٦

۳۷۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ :(أَكَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ قَدْ شُوِيَ ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ ، ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ).

۳۷۷: عبداللہ بن الحارث زبیدی کہتے ہیں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں کھانا کھایا جو بھنا ہوا گوشت تھا پھر جماعت کھڑی ہوگئی ہم نے اپنے ہاتھ کنکریوں سے پونچھ لئے پھر اٹھ کر ہم نماز پڑھنے لگے اور ہم نے وضو نہ کیا۔

تخریج : المعجم الکبیر ٤٤٥/٢٤۔

اللّغَاتْ: شوی بھونا۔ الحصباء کنکریاں

۳۷۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ (

رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ ذِرَاعًا ، يَحْتَزُّ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ ، فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ ، فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۸: جعفر بن عمرو کہتے ہیں کہ میرے والد عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت کھاتے دیکھا جو آپ کے کھانے سے بل رہی تھی پھر آپ کو نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ فوراً اٹھے اور چاقو کو پھینک دیا اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب ٥٠' والجهاد باب٩٢' مسلم فی الحیض روایت٩٢'٣' ترمذی فی الاطعمه باب٣٣' روایت١٨٣٦' دارمی فی الوضوء باب٥٢' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ٤٨/١' مسند احمد ١٣٩/٤' ١٧٩'

اللغات: ذراع : دستی۔ طرح : پھینکنا۔

۳۷۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، مَوْلٰى بَنِيْ حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ (خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالصَّهْبَاءِ ، وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ نَزَلَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ، ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ ، فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَأَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ ، فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).

۳۷۹: بنی حارثہ کے مولیٰ بشیر بن یسار کہتے ہیں کہ سوید بن النعمان نے مجھے بیان کیا کہ خیبر والے سال میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلا جب آپ مقام صہباء میں پہنچے یہ خیبر کے قریب جگہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے اور نماز عصر ادا فرمائی پھر آپ نے زادراہ منگوائے تو آپ کے پاس ستو لائے گئے آپ نے ان کو بنانے کا حکم دیا وہ تیار کئے گئے پس آپ نے کھائے اور ہم نے بھی کھائے پھر آپ نماز مغرب کے لئے اٹھے تو آپ نے مضمضمہ کیا اور نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الوض باب٤'٥١' والجهاد باب١٢٣' والاطعمه باب٧' المغازی باب٣٨' ابن ماجه فی الطهارة باب٦٦' ٤٩٢' مالك فی الطهارة ٢٠' مسند احمد ٤٨٨/٣' مصنف عبدالرزاق ٦٩١' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ٤٨/١۔

۳۸۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ يَحْيٰى ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ بِإِسْنَادِهٖ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ (وَهِيَ مِنْ أَدْنٰى خَيْبَرَ).

۳۸۰: حماد نے یحییٰ سے پھر یحییٰ نے اپنی سند سے تمام روایت بالا کی طرح نقل کی البتہ هی من ادنی خیبر کے لفظ نہیں ہیں۔

تخریج : ایضًا

۳۸۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ : ثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ قَالَ : (رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ) ۔

۳۸۱: حسن بن عبداللہ کہتے ہیں کہ عمرو بن عبیداللہؓ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے دستی کا گوشت کھایا پھر آپ نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

تخریج : مسند احمد ۳٤۷/٤

۳۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتٍ وَغَيْرِهٖ مِنْ مَشْيَخَةِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ، عَنْ (اُمِّ عَامِرِ بْنِ يَزِيْدَ ، امْرَاَةٍ ، مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ، فَعَرَّقَهُ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا يَنْفِيْ اَنْ يَكُوْنَ اَكْلُ مَا مَسَّتِ النَّارُ حَدَثًا ، لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْهُ .وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَا اَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ فِي الْآثَارِ الْاُوَلِ ، هُوَ وُضُوْءُ الصَّلَاةِ ، وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ هُوَ غَسْلُ الْيَدِ ، لَا وُضُوْءُ الصَّلَاةِ ، اِلَّا اَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا رَوَيْنَا اَنَّهُ تَوَضَّأَ ، وَاَنَّهُ لَمْ يَتَوَضَّأْ .فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْلَمَ مَا الْآخِرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَاِذَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ ، وَاَبُوْ اُمَيَّةَ ، وَاَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَدْ حَدَّثُوْنَا ، قَالُوْا.

۳۸۲: ام عامر بنت یزیدؓ ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی وہ کہتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہڈی والی بوٹی پیش کی جبکہ آپ مسجد بنی عبدالاشہل میں تھے آپ ﷺ نے اس سے دانتوں کے ذریعہ گوشت کاٹا پھر آپ نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور آپ نے وضو نہ فرمایا۔ ان آثار میں یہ بات ثابت ہوتی ہے جس سے آگ سے پکی ہوئی چیز کے ناقض وضو ہونے کی نفی ہوتی ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضو نہیں فرمایا اور عین ممکن ہے کہ پہلے آثار میں جس وضو کا حکم ہو وہ نماز والا حکم ہو اور یہ بھی ممکن ہے اس کہ اس سے ہاتھوں کا دھونا مراد ہے نماز والا وضو نہ ہو مگر یہ کہ آپ سے یہ ثابت ہو جائے کہ آپ نے وضو کیا اور وضو نہیں بھی کیا۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کے آخری عمل کو معلوم کر لیں۔

تخریج : معجم الکبیر للطبرانی ۱٤۸/۲۵، ۱٤۹' مسند احمد ۳۷۲/٦

اللغات : عرق : گوشت والی ہڈی عرق : دانتوں سے گوشت ہڈی سے اتارنا۔

حاصل روایات : ان چھبیس روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے آگ سے پکی ہوئی چیز استعمال کرنے کے بعد نیا وضو نہیں کیا بلکہ سابقہ وضو سے نماز ادا فرمائی۔

ان میں عبداللہ بن عباس ؓ کی روایت تو سات اسناد اور جابر بن عبداللہ ؓ کی روایت تین اسناد اور اسی طرح امّ سلمہ کی روایت تین اسناد اور ابورافع کی روایت دو اسناد اسی طرح سوید بن نعمان دو اسناد اور کسی ام المؤمنین کی روایت دو سندوں اور ام حکیم ابوسعید خدری عبداللہ بن حارث عمرو بن امیہ عمرو بن عبیداللہ کی روایات ایک ایک سند سے ذکر کی ہیں۔

دلیل کا نیا رخ اور فریق اول کی دلیل کی کمزوری:

پیش کردہ روایات محتمل ہیں نمبرا: وضو سے مراد نماز والا وضو نمبر۲: وضو سے فقط ہاتھ منہ دھونا مراد ہو۔ نماز والا وضو مراد نہ ہو اور فریق دوم کی روایات وضو نہ کرنے میں واضح ہیں مگر اس بات کی مزید تحقیق کے لئے کہ دونوں میں آخری عمل کون سا ہے جو آپ ﷺ سے اخیر میں ثابت ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل روایات کو ملاحظہ کریں جن کو ابوزرعہ۔ ابوامیہ اور ابن ابی داؤد نے بیان کیا ہے۔

٣٨٣ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :كَانَ آخِرُ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

٣٨٣: محمد بن المنکدر حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے آخری چیز آگ سے پکی چیز کھالینے پر وضو کا نہ کرنا تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ٧٤ نسائی فی الطهارة باب ١٢٢ سنن کبر بیهقی ١٥٥/١

٣٨٤ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ ثَوْرَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَكَلَ بَعْدَهُ كَتِفًا فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ).فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ، وَأَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ ، فَقَدْ نُسِخَ بِالْفِعْلِ الثَّانِيْ .هٰذَا إِنْ كَانَ مَا أَمَرَ بِهٖ مِنَ الْوُضُوْءِ ، يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ .وَإِنْ كَانَ لَا يُرِيْدُ بِهٖ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ ، فَلَمْ يَثْبُتْ بِالْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّ أَكْلَ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ حَدَثٌ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ أَكْلَ مَا مَسَّتِ النَّارُ ، لَيْسَ بِحَدَثٍ .وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

٣٨٤: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو کیا پھر اس کے بعد دستی کا گوشت کھایا اور نماز پڑھائی اور (تازہ) وضو نہیں فرمایا۔ ان مذکورہ روایات سے یہ ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ کا آخری عمل آگ سے پکی ہوئی چیز کھالینے کے بعد وضو نہ کرنا تھا اور جو اس کے خلاف روایات ہیں وہ

اس دوسرے فعل سے منسوخ ہو گئیں یہ اس وقت ہے جبکہ وہ وضو جس کا حکم آپ نے دیا نماز والا وضو مراد لیا جائے اور اگر اس سے نماز والا وضو مراد نہ ہو جبکہ پہلی حدیث سے یہ بات ثابت نہیں کہ آگ سے پکی ہوئی چیز ناقض وضو ہے ہمارے ذکر کردہ آثار کی تصحیح یہی ثابت کرتی ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیز کا کھالینا حدث نہیں ہے اور اس کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت نے بیان کیا ہے۔

تخریج : ابن حبان ۲۲۹/۲

جیسا کہ اوپر کہہ آئے ان روایات نے ثابت کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آخری ثابت ہونے والا عمل آگ سے پکی چیز کھالینے پر وضو نہ کرنا ہے اور جو آثار اولیٰ میں وارد ہے وہ منسوخ ہو چکا پس روایات منسوخہ سے استدلال درست نہ ہوا یہ اس صورت میں جواب ہے جبکہ الوضو سے وضو صلاۃ مراد لیا جائے۔

اور اگر احتمال ثانی کو سامنے رکھیں تو پہلی روایات اپنے مقام پر بلا نسخ درست ہیں کہ اس سے وضو صلاۃ مراد نہیں بلکہ فقط ہاتھ منہ دھونا مراد ہے پس روایات اولیٰ سے آگ سے پکی چیز کو کھالینے پر حدث ہی ثابت نہیں چہ جائیکہ اس کے بعد نیا وضو ثابت کرنے کی حاجت ہو۔

دلیل کا ایک اور رخ:

مما مست النار کا کھانا حدث ہی نہیں وضو کی حاجت تو موقعہ حدث پر ہوتی ہے مندرجہ ذیل احادیث اس پہلو کو روشن کرتی ہیں۔

۳۸۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِىْ مَعْرُوْفٍ ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح ۔

۳۸۵: عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۶۷/۱

۳۸۶ : وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح

۳۸۶: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۵۲/۱

۳۸۷ : وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِىْ بِشْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح .

۳۸۷: ابو بشر نے سلیمان بن قیس اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۸۸ : وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ

جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خ .

۳۸۸:عمرو بن دینار نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے

۳۸۹ :وَحَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح .

۳۸۹:سفیان نے عمرو سے اور عمرو نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۶۷/۱

۳۹۰ :وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :أَكَلْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خُبْزًا وَلَحْمًا ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ خَاصَّةً "وَأَكَلْنَا مَعَ عُمَرَ خُبْزًا وَلَحْمًا ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً . "

۳۹۰:عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا پھر نماز ادا کی اور انہوں نے وضو نہ کیا اور عبداللہ بن محمد کی روایت میں خاص طور پر یہ بات موجود ہے کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی پھر وہ نماز کے لئے اٹھے اور انہوں نے پانی کو چھوا بھی نہیں۔

تخریج : سنن کبرٰی بیهقی ۱۵٤/۱' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ٤٧/۱' مسند احمد ۳۰٤/۳

۳۹۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

۳۹۱:محمد بن المنکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت ابوبکر' عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کا عمل نقل کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۵۱/۱

۳۹۲ :حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ :أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ :رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَلَ لَحْمًا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۳۹۲:وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ کو فرماتے سنا کہ میں نے ابوبکر صدیقؓ کو دیکھا کہ انہوں نے گوشت کھایا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بیهقی ۳٤۳/۱

۳۹۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ : قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ :إِنَّ هٰذَا لَا يَدَعُنَا (يَعْنِي الزُّهْرِيَّ) أَنْ نَأْكُلَ شَيْئًا إِلَّا أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْهُ .فَقُلْتُ :سَأَلْتُ عَنْهُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ :إِذَا أَكَلْته فَهُوَ طَيِّبٌ ، لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ وُضُوءٌ

فَإِذَا خَرَجَ فَهُوَ خَبِيثٌ عَلَيْكَ فِيهِ الْوُضُوءُ . فَقَالَ :مَا أَرَاكُمَا إِلَّا قَدِ اخْتَلَفْتُمَا ، فَهَلْ بِالْبَلَدِ مِنْ أَحَدٍ ؟ فَقُلْتُ :نَعَمْ ، أَقْدَمُ رَجُلٍ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ . قَالَ مَنْ هُوَ ؟ قُلْتُ :عَطَاءٌ فَأَرْسَلَ ، فَجِيءَ بِهِ فَقَالَ :إِنَّ هَذَيْنِ قَدِ اخْتَلَفَا عَلَيَّ فَمَا تَقُولُ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۳۹۳: قتادہ کہتے ہیں مجھے سلیمان بن ہشام نے کہا کہ یہ معنی زہری کوئی چیز کھلائے بغیر نہیں چھوڑتا اور ہمیں پھر اس سے وضو کرنا پڑتا ہے میں نے کہا میں نے تو سعید بن مسیب سے اس کے متعلق سوال کیا تو وہ کہنے لگے جب تم نے پاکیزہ چیز کھائی تو تم پر وضو نہیں اور جب وہ چیز نکلے جو گندی ہو تو اس کی وجہ سے تم پر وضو لازم ہے وہ کہنے لگے تم دونوں کے مسئلہ میں اختلاف ہو گیا ہے کیا اس شہر میں کوئی ایسا آدمی ہے جس سے استفسار کیا جائے؟ میں نے کہا ہاں! جزیرۂ عرب کا سب سے بڑا عالم۔ اس نے کہا وہ کون؟ میں نے کہا وہ عطاء ہیں۔ چنانچہ ان کی طرف پیغام بھیج کر ان کو منگوایا گیا تو اس نے کہا ان دو آدمیوں نے میرے مسئلہ کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے تم کیا فتویٰ دیتے ہو؟ عطاء کہنے لگے ہمیں جابر بن عبداللہ نے بیان کیا پھر انہوں نے ابوبکر صدیقؓ سے اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

تخریج : مسند احمد ۱/۳٦٤

۳۹۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :حَدَّثَنِي جَابِرٌ أَنَّهُ رَأَى أَبَا بَكْرٍ فَعَلَ ذٰلِكَ .

۳۹۴: ولید بن مسلم نے اوزاعی سے اور انہوں نے عطاء سے اور عطاء کہتے ہیں مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱/۱۷۱

۳۹۵ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانُ وَمُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ وَعَلْقَمَةَ خَرَجَا مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُرِيدَانِ الصَّلَاةَ فَجِيءَ بِقَصْعَةٍ مِنْ بَيْتِ عَلْقَمَةَ ، فِيهَا ثَرِيدٌ وَلَحْمٌ فَأَكَلَا فَمَضْمَضَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَغَسَلَ أَصَابِعَهُ ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ .

۳۹۵: شعبہ نے حماد، منصور، سلیمان، مغیرہ سے اور انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا کہ ابن مسعود اور علقمہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعود کے گھر سے نکلے وہ نماز کے لئے جانا چاہتے تھے ان کے لئے اچانک علقمہ کے گھر سے ایک بڑی پرات گوشت کے ثرید کی لائی گئی دونوں نے اس میں سے کھایا ابن مسعودؓ نے مضمضمہ کیا اور اپنی انگلیاں دھوئیں پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبه' کتاب الطهارة ۱ / ۹

۳۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ "لَأَنْ أَتَوَضَّأَ مِنَ الْكَلِمَةِ الْمُنْتِنَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَوَضَّأَ مِنَ اللُّقْمَةِ الطَّيِّبَةِ ."

۳۹۶: ابراہیم تیمی اپنے والد سے اور وہ ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا فحش کلمہ سے وضو کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں پاکیزہ لقمہ سے وضو کروں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۱/۱۳٤'

۳۹۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَصَفْوَانِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ أَنَّهُ تَعَشَّى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۳۹۷: محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی نے ربیعہ بن عبداللہ بن الھدیر سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کا کھانا کھایا پھر آپ نے نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : موطا امام محمد' و مالك ۱/۵۹

۳۹۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُثْمَانَ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۳۹۸: ضمرہ بن سعید المازنی نے ابان بن عثمانؓ سے اور ابان نے حضرت عثمانؓ کے متعلق نقل کیا کہ عثمانؓ نے روٹی اور گوشت کھایا اور اپنے ہاتھ دھوئے پھر ان کو اپنے چہرے پر مل لیا پھر نماز پڑھائی اور وضو نہ کیا۔

تخریج : بیھقی ۱/۲٤۳' موطا امام محمد ۱/۵۹

۳۹۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ أُتِيَ بِثَرِيْدٍ فَأَكَلَ ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۳۹۹: عتبہ بن مسلم نے عبید بن حنین سے نقل کیا عبید کہتے ہیں میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ ان کے لئے ثرید لایا گیا اور انہوں نے اس میں سے کھایا پھر مضمضمہ کیا پھر اپنے ہاتھ کو دھویا پھر لوگوں کو نماز پڑھانے کھڑے ہو گئے اور وضو نہ کیا۔

۴۰۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ الْكِنَانِيِّ ،

قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَلَ خُبْزًا رَقِيقًا وَلَحْمًا ، حَتّٰى سَالَ الْوَدَكُ عَلٰى أَصَابِعِهِ ، فَغَسَلَ يَدَهُ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ .

۴۰۰: ابونوفل بن ابوعقرب الکنانی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے چپاتی اور گوشت کھایا یہاں تک کہ چربی ان کی انگلیوں پر بہہ پڑی پھر اپنے ہاتھ دھو کر نماز مغرب ادا فرمائی۔

۴۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أُتِيَ بِجَفْنَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ وَلَحْمٍ عِنْدَ الْعَصْرِ ، فَأَكَلَ مِنْهَا ، فَأُتِيَ بِمَاءٍ ، فَغَسَلَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

۴۰۱: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گوشت کے ثرید کا ایک بڑا پیالہ لایا گیا اس وقت عصر کا وقت تھا آپ نے اس میں سے کھایا پھر پانی لایا گیا تو اس سے اپنی انگلیوں کے اطراف کو دھویا پھر نماز ادا کی اور وضو نہ کیا۔

۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيْعِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : دَخَلَ قَوْمٌ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَطْعَمَهُمْ طَعَامًا ، ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ عَلٰى طِنْفِسَةٍ فَوَضَعُوْا عَلَيْهَا وُجُوْهَهُمْ وَجِبَاهَهُمْ ، وَمَا تَوَضَّئُوْا .

۴۰۲: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ کچھ لوگ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے آپ نے ان کو کھانا کھلایا پھر ان کو ایک چٹائی پر ان کو نماز پڑھائی انہوں نے اسی چٹائی پر اپنے چہرے اور پیشانیاں رکھیں اور انہوں نے وضو نہ کیا۔ (حالانکہ جا بجا چٹائی پر کھانے کے نشان تھے)

اللُّغَاتِ: الطنفسة : قالین۔

۴۰۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "مَا تَقُوْلُ فِي الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ "؟ . قَالَ : تَوَضَّأْ مِنْهُ ، قَالَ : فَمَا تَقُوْلُ فِي الدُّهْنِ وَالْمَاءِ الْمُسَخَّنِ ، يُتَوَضَّأُ مِنْهُ ؟ . فَقَالَ : أَنْتَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ دَوْسٍ . قَالَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، لَعَلَّكَ تَلْتَجِئُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ (بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ).

۴۰۳: سعید بن ابی بردہ نے اپنے والد ابو بردہ سے نقل کیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آگ سے پکی چیز (کھا لینے پر وضو) کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ وہ کہنے لگے تم اس سے وضو کرو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے گرم تیل اور گرم پانی کے متعلق کیا کہتے ہو کیا ان سے وضو کیا جائے گا؟ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: انت رجل من قریش وانا رجل من دوس آپ بڑی عقل والے ہم کم سمجھ۔ اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے

شاید تم اس آیت کا سہارا لے رہے ہو۔ بل ھم قوم خصمون (الزخرف)

۴۰۴: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ "لَا تَتَوَضَّأْ مِنْ شَيْءٍ تَأْكُلُهُ ."

۴۰۴: مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس چیز کو کھاؤ اس سے وضومت کرو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ٤٩

۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّهُ أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ، وَقَالَ :الْوُضُوءُ مِمَّا يَخْرُجُ ، وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَهَؤُلَاءِ الْأَجِلَّةُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يَرَوْنَ فِي أَكْلِ مَا غَيَّرَتِ النَّارُ وُضُوءًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ آخَرِينَ مِنْهُمْ مِثْلُ ذٰلِكَ ، مِمَّنْ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ (عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتَ النَّارُ) .فَمِنْ ذٰلِكَ .

۴۰۵: حماد کہتے ہیں کہ ابو غالب نے ابو امامہؓ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے روٹی اور گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا اور فرمانے لگے نکلنے والی چیز (بول' براز' خون' سے وضو ہے پیٹ میں کھائی جانے والی چیز سے وضو نہیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر اصحاب ہیں جن کے ہاں آگ سے پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو نہیں ہے اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو انہی کے مثل ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے آگ سے پکی ہوئی چیز کھا لینے پر وضو کا حکم دیا۔

یہ حضرت ابو طلحہ اور حضرت ابو ایوب ہیں' جنہوں نے آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور ہم نے ان دو حضرات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا کہ آپ ﷺ نے اس کے متعلق وضو کا حکم دیا اور ہمارے نزدیک یہ تضاد (عمل) نہیں ہو سکتا۔سوائے اس صورت کہ جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے پہلے روایت کیا۔اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا' روایات کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے۔غور و فکر کے لحاظ سے اب ملاحظہ فرمائیں کہ ہم بہت ساری چیزیں ایسی دیکھتے ہیں کہ جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا ان کے کھانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں جبکہ وہ آگ سے پکی ہوں؟ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آگ پر پکانے سے پہلے ان کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب یہ چیزوں تک پہنچ جائے تو وہ حکم اس چیز کی طرف منتقل ہو جاتا ہے چنانچہ ہم نے خالص پانی کو دیکھا کہ وہ پاک ہے اور اس سے فرض ادا کیے جاتے ہیں' پھر ہم نے دیکھا کہ جب اس کو گرم کر لیا جائے اور یہ ان چیزوں میں شامل ہو جائے جو آگ سے پکتی ہیں تو طہارت میں اس کا حکم وہی ہے جو آگ پر پکنے سے پہلے ہوا اور آگ نے اس میں کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی کہ جس سے اس کا حکم بدل کر ابتداء والے حکم سے مختلف ہو جائے۔تو نظر کا تقاضا

یہ ہے کہ وہ پاکیزہ کھانا جس کے کھانے سے آگ پر پکنے سے پہلے حدث لازم نہیں آتا تو جب اسے آگ نے چھو لیا تو آگ اس کو اس کی اپنی حالت سے نہ بدلے گی اور نہ اس کا حکم اور ہوگا بلکہ آگ کے چھونے کے بعد اس کا حکم وہی رہے گا۔ قیاس ونظر یہی چاہتے ہیں جو ہم نے عرض کر دیا۔ ہمارے امام ابوحنیفہ ابویوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ بعض لوگوں نے بکری اور اونٹ کے گوشت میں فرق کیا اور اونٹ کا گوشت کھا لینے سے وضو کو لازم کیا اور بکری کے گوشت سے لازم نہیں کیا۔

حاصل روایات: ان اکیس روایات و آثار سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اجلہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگ سے پکی چیز استعمال کر لینے سے وضو لازم قرار نہ دیتے تھے ان صحابہ میں ابوبکر وعمر وعثمان ابن عباس اور ابن عمر ابوامامہ رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر حضرات شامل ہیں۔

شروع باب میں جن حضرات صحابہ کرام کی روایات اس کے خلاف نقل کی گئی تھیں یہاں ان کے فتاویٰ پیش کئے جا رہے ہیں جو روایات بالا کی تائید کرتے ہیں یہ ان روایات کے نسخ کی دلیل ہے۔

فتاویٰ جات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بطور تائید دلیل ثالث:

۴۰۶: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ .ثَنَا بِشْرُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدٍ ، الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : "بَيْنَا أَنَا وَأَبُوْ طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أُتِيْنَا بِطَعَامٍ سُخْنٍ ، فَأَكَلْنَا ، ثُمَّ قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ :أَعِرَاقِيَّةٌ ؟ ثُمَّ انْتَهَرَانِيْ فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا أَفْقَهُ مِنِّيْ . "

۴۰۶: عبدالرحمٰن بن زید انصاری کہتے ہیں مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں اور ابوطلحہ انصاری ابی بن کعب رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے ہمارے پاس گرم کھانا لایا گیا ہم نے اس میں سے کھایا پھر میں جب نماز کے لئے اٹھا تو میں نے وضو کیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کیا تو عراقی بن گیا ہے؟ پھر انہوں نے مجھے اس پر ڈانٹا پس میں نے سمجھ لیا کہ وہ دونوں مجھ سے بڑے فقیہ ہیں۔

تخریج : بیهقی ۲٤٤/۱

۴۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ ، الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْعِرَاقِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ .وَزَادَ (فَقَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ وَأُبَيُّ فَصَلَّيَا وَلَمْ يَتَوَضَّآ).

۴۰۷: عبدالرحمٰن بن زید انصاری کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ عراق سے تشریف لائے پھر اسی سابقہ روایت

کی طرح روایت نقل کی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے فقام ابوطلحہ وابی فصلیا ولم یتوضیا کہ وہ دونوں اٹھے اور نماز ادا کی اور انہوں نے وضو نہ کیا (یعنی تازہ وضو نہ کیا)

تخریج : موطا مالك باب۹ باب الوضو ممامست النار

۴۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَافِعٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ النِّيلِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَكَلْتُ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ ، وَأَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ طَعَامًا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ ، فَقُمْت لِأَنْ أَتَوَضَّأَ ، فَقَالَا لِي "أَتَتَوَضَّأُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ؟ لَقَدْ جِئْت بِهَا عِرَاقِيَّةً . "فَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو أَيُّوبَ ، قَدْ صَلَّيَا بَعْدَ أَكْلِهِمَا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ ، وَلَمْ يَتَوَضَّيَا ، وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْبَابِ .فَهٰذَا لَا يَكُوْنُ -عِنْدَنَا -إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ الَّتِي قَدْ اُخْتُلِفَ فِي أَكْلِهَا أَنَّهُ يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ أَمْ لَا إِذَا مَسَّتْهَا النَّارُ ؟ وَقَدْ أُجْمِعَ أَنَّ أَكْلَهَا قَبْلَ مُمَاسَّةِ النَّارِ إِيَّاهَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوْءَ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ ، هَلْ لِلنَّارِ حُكْمٌ يَجِبُ فِي الْأَشْيَاءِ إِذَا مَسَّتْهَا فَيَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهَا إِلَيْهَا فَرَأَيْنَا الْمَاءَ الْقَرَاحَ طَاهِرًا تُؤَدَّى بِهِ الْفُرُوضُ .ثُمَّ رَأَيْنَاهُ إِذَا سُخِّنَ فَصَارَ مِمَّا قَدْ مَسَّتْهُ النَّارُ أَنَّ حُكْمَهُ فِي طَهَارَتِهِ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ مُمَاسَّتِهِ النَّارَ إِيَّاهُ ، وَأَنَّ النَّارَ لَمْ تُحْدِثْ فِيهِ حُكْمًا يَنْتَقِلُ بِهِ حُكْمُهُ إِلٰى غَيْرِ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي الْبَدْءِ .فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ ، كَانَ فِي النَّظَرِ أَنَّ الطَّعَامَ الطَّاهِرَ الَّذِي لَا يَكُوْنُ أَكْلُهُ قَبْلَ أَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ ، حَدَثًا إِذَا مَسَّتْهُ النَّارُ لَا تَنْقُلُهُ عَنْ حَالِهِ ، وَلَا تُغَيِّرُ حُكْمَهُ ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ بَعْدَ مَسِيْسِ النَّارِ إِيَّاهُ ، كَحُكْمِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰى مَا بَيَّنَّا .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ فَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُوْمِ الْغَنَمِ وَلُحُوْمِ الْإِبِلِ .فَأَوْجَبُوْا فِي أَكْلِ لُحُوْمِ الْإِبِلِ الْوُضُوْءَ ، وَلَمْ يُوْجِبُوْا ذٰلِكَ فِي أَكْلِ لُحُوْمِ الْغَنَمِ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ۔

۴۰۸: عبدالرحمٰن بن زید الانصاری نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ میں اور ابوطلحہؓ ابوایوب انصاری نے کھانا کھایا جو آگ سے پکا ہوا تھا میں وضو کرنے کھڑا ہوا تو وہ دونوں مجھے کہنے لگے کیا تم پاکیزہ چیزوں کو استعمال کر کے بھی وضو کرتے ہو؟ تجھ میں عراقیت کا اثر ہو گیا۔ یہ حضرت ابوطلحہ اور حضرت ابوایوب ہیں جنہوں نے آگ سے پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا اور ہم نے ان دو حضرات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق وضو کا حکم دیا اور ہمارے نزدیک یہ تضاد (عمل) نہیں ہوسکتا۔ سوائے اس صورت کہ جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے روایت کیا۔ اس کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا' روایات کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے۔ غور وفکر کے لحاظ سے اب ملاحظہ فرمائیں کہ ہم بہت ساری چیزیں ایسی دیکھتے ہیں کہ جن کے بارے میں اختلاف ہے کہ آیا ان کے کھانے سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں جبکہ وہ آگ سے پکی ہوں؟ اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آگ پر پکانے سے پہلے ان کے کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا تھا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات پر غور کریں کہ کیا آگ کا کوئی ایسا حکم ہے کہ جب یہ چیزوں تک پہنچ جائے تو وہ حکم اس چیز کی طرف منتقل ہو جاتا ہے چنانچہ ہم نے خالص پانی کو دیکھا کہ وہ پاک ہے اور اس سے فرض ادا کیے جاتے ہیں' پھر ہم نے دیکھا کہ جب اس کو گرم کرلیا جائے اور یہ ان چیزوں میں شامل ہو جائے جو آگ سے پکتی ہیں تو طہارت میں اس کا حکم وہی ہے جو آگ پر پکنے سے پہلے ہو اور آگ نے اس میں کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی کہ جس سے اس کا حکم بدل کر ابتداء والے حکم سے مختلف ہو جائے۔ تو نظر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ پاکیزہ کھانا جس کے کھانے سے آگ پر پکنے سے پہلے حدث لازم نہیں آتا تو جب اسے آگ نے چھولیا تو آگ اس کو اس کی اپنی حالت سے نہ بدلے گی اور نہ اس کا حکم اور ہوگا بلکہ آگ کے چھونے کے بعد اس کا حکم وہی رہے گا۔ قیاس ونظر یہی چاہتے ہیں جو ہم نے عرض کر دیا۔ ہمارے امام ابو حنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ بعض لوگوں نے بکری اور اونٹ کے گوشت میں فرق کیا اور اونٹ کا گوشت کھا لینے سے وضو کو لازم کیا اور بکری کے گوشت سے لازم نہیں کیا۔

تخریج : عبدالرزاق ق/ ۱۷۰' باختلاف قلیل من اللفظ

گزشتہ صفحات میں ابو طلحہ انصاری' ابی بن کعب' ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہم سے روایات نقل کی گئیں تو ان چیزوں کے کھانے کے بعد پہلے وضو کے قائل تھے ان روایات میں انہی کی زبان سے ان کا فتویٰ نقل کر دیا جو اس کے خلاف ہے راوی کا فتویٰ روایت کے خلاف ہو تو روایت منسوخ قرار دی جاتی ہے پس ان حضرات کی روایات کو منسوخ ماننے کے علاوہ چارہ کار نہیں یہ نہیں ہوسکتا ہے کہ یہ لوگ جان بوجھ کر امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کریں اب احناف کی طرف سے آثار میں موافقت کی یہی صورت نکل سکتی ہے۔

نظری دلیل کو ملاحظہ فرمائیں:

یہ اشیاء کہ جن کے کھا لینے پر اختلاف ہوا ہے ان میں غور کرنا چاہئے کہ آیا آگ کے مس کرنے کے بعد وہ وضو کو توڑتی ہیں یا نہیں؟ اس بات پر اتفاق ہے کہ آگ میں پکنے سے پہلے ان کا استعمال ناقض وضو نہ تھا اب ہم چاہتے ہیں کہ اس بات پر غور کریں کہ آیا آگ میں کوئی ایسا حکم ہے جو آگ کے چھونے سے پہلے اور تھا اور جب آگ نے چھولیا تو اب آگ کی وجہ سے حکم بدل گیا چنانچہ غور کرنے سے معلوم ہوا کہ خالص پانی جب پاک ہو تو اس سے فرائض ادا کئے جاتے ہیں پھر جب اسے گرم کرلیا جائے تو آگ سے گرم کرنے پر وہ مماست النار تو ہو گیا مگر

اس کے متعلق حکم طہارت میں چنداں تفاوت نہیں ہوا بلکہ طہارت ہی کا حکم رہا آگ کی وجہ سے کوئی نیا حکم نہیں آیا جو ابتداء سے مختلف ہو۔

جب ہم طاہر کھانے پر نظر ڈالیں تو آگ پر پکنے سے پہلے اور بعد حکم ایک جیسا نظر آتا ہے آگ کے چھونے سے پہلے بھی وہ حدث نہ تھا کہ آگ کے چھو لینے کے بعد بھی حدث نہیں آگ نے اس کے حکم میں تغیر نہیں کیا تو قیاس ونظر سے بھی ثابت ہو گیا کہ مما مست النار کے استعمال پر وضو نہ ہونا چاہئے۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہؒ امام ابویوسفؒ ومحمد بن الحسنؒ کا قول ہے۔

کیا بکری اور اونٹ کے گوشت کا حکم مختلف ہے؟

کیا ان دونوں گوشتوں میں فرق ہے؟ بعض حضرات نے فرق کیا اور اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کو لازم کہا اور بکری کا گوشت کھانے پر نہیں۔

فرق کا مقصود:

یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو واجب ہے اور بکری کا گوشت کھانے کے بعد واجب نہیں امام احمد و اسحاق بن راہویہ اونٹ کے گوشت کا کھانا ناقض وضو مانتے ہیں اور ائمہ ثلاثہ اور جمہور فقہاء و محدثین ناقض نہیں مانتے۔

فرق پر مستدل روایات:

۴۰۹: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ :(سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ ؟ .قَالَ :نَعَمْ قِيْلَ أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ :لَا).

۴۰۹: جعفر بن ابی ثور نے جابر بن سمرہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا اونٹوں کے گوشت سے وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ بکری کے گوشت سے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۷۱' مسند احمد ۹۸/۵' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۱۵۸/۱' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهاوة ۴۶/۱' ۴۷

۴۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا زَائِدَةُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۱۰: ابوثور نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، ثَنَا الْحَجَّاجُ ، ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ جَدِّهِ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، أَنَّ (رَجُلًا قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ؟ قَالَ :إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ ، وَإِنْ شِئْتَ لَمْ تَفْعَلْ .قَالَ :قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ :أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ ؟ قَالَ نَعَمْ).

۴۱۱: جعفر نے اپنے دادا جابر بن سمرہؓ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ! کیا ہم بکری کے گوشت سے وضو کیا کریں؟ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو کرلو اور نہ چاہو تو نہ کرو یعنی لازم نہیں۔
عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اونٹ کے گوشت سے وضو کروں فرمایا جی ہاں۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت۹۷' ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۷۱' مسند احمد ۱۰۲/۵' سنن کبریٰ بیھقی ۱۵۸/۱

۴۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا ، أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ الْوُضُوْءُ لِلصَّلَاةِ بِأَكْلِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِيْ أَرَادَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ غَسْلُ الْيَدِ .وَفَرَّقَ قَوْمٌ بَيْنَ لُحُوْمِ الْإِبِلِ ، وَلُحُوْمِ الْغَنَمِ فِيْ ذٰلِكَ ، لِمَا فِيْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ مِنَ الْغِلَظِ ، وَمِنْ غَلَبَةِ وَدَكِهَا عَلٰى يَدِ آكِلِهَا فَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ تَرْكِهٖ عَلَى الْيَدِ وَأَبَاحَ أَنْ لَا يَتَوَضَّأَ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ لِعَدَمِ ذٰلِكَ مِنْهَا .وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ أَنَّ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، (تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ).فَإِذَا كَانَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ هُوَ الْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ ، وَفِيْ ذٰلِكَ لُحُوْمُ الْإِبِلِ وَغَيْرُهَا ، كَانَ فِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ ، سَوَاءً فِيْ حِلِّ بَيْعِهِمَا وَشُرْبِ لَبَنِهِمَا ، وَطَهَارَةِ لُحُوْمِهِمَا ، وَأَنَّهٗ لَا تَفْتَرِقُ أَحْكَامُهُمَا فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنَّهُمَا ، فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِهِمَا سَوَاءٌ .فَكَمَا كَانَ لَا وُضُوْءَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْغَنَمِ ، فَكَذٰلِكَ لَا وُضُوْءَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْإِبِلِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۱۲: جعفر بن ابی ثور نے جابر بن سمرہؓ سے اور جابر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔ دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ان چیزوں میں سے کسی کے کھالینے سے نماز والا

وضو لازم نہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ وہ وضو جس کا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے مراد ہاتھوں کا دھونا ہے اور بعض لوگوں نے اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کیا ہے کہ اونٹ کے گوشت میں چکناہٹ زیادہ ہے اور چکناہٹ کے ہاتھ پر لگ جانے کی وجہ سے اس کے ہاتھ پر باقی رہنے کی رخصت نہیں دی اور بکری کا گوشت کھا لینے کے بعد وضو نہ کرنے کو درست قرار دیا کیونکہ اس میں چکناہٹ نہیں۔ ہم پہلے سلسلہ میں جابر والی روایت نقل کر چکے کہ آپ کا آخری عمل آگ سے پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو کو ترک کرنا تھا۔ جب گزشتہ روایات والا وضو ہے جو آگ سے پکی ہوئی چیز کے بارے میں منقول ہے تو اس میں اونٹ وغیرہ کا گوشت بھی آ جاتا ہے اور اس وضو کے چھوڑنے میں اونٹ کے گوشت کے بعد وضو کا چھوڑنا بھی شامل ہے' اس باب کا یہ حکم تو روایات کے انداز سے ہے۔ باقی نظر و فکر کے لحاظ سے ہم عرض کرتے ہیں کہ ہم نے غور کیا کہ اونٹ اور بکری بیع کے حلال ہونے اور دودھ کے پینے اور گوشت کی طہارت میں برابر ہیں اور ان تینوں قسم کے احکام میں ان میں کوئی فرق نہیں پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ ان کے گوشت کھانے کا حکم بھی اسی طرح ہو (برابر ہو) جس طرح بکری کا گوشت کھا لینے سے وضو لازم نہیں اونٹ کے گوشت میں بھی اسی طرح وضو نہیں اور ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن حسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے اونٹ اور بکری کے گوشت کا فرق بھی معلوم ہوا کہ اونٹ کا گوشت کھا لینے سے وضو ضروری ہے اور بکری کا گوشت کھانے سے نہیں۔

فریق اوّل:

کے علماء کا مقصود یہی ہے یہ تمام روایات جابر بن سمرہؓ سے ہی وارد ہیں۔

ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء کا قول ان دونوں گوشتوں میں دسومت اور چکناہٹ کا ضرور فرق ہے مگر کسی کے کھانے پر بھی وضو لازم نہیں۔

اس کی پہلی وجہ:

یہ ہے کہ وضو کا لفظ جو ان روایات میں وارد ہوا اس سے جناب نبی اکرم ﷺ کی مراد غسل ید ہے اور اس میں کسی کو کلام نہیں۔

وجہ دوم:

یہ دونوں گوشت باہمی فرق ضرور رکھتے ہیں مگر غلبہ دسومت اور قلت چکناہٹ کی وجہ سے کھانے والے کے ہاتھوں پر لگی چربی کو ہاتھوں پر باقی رہنے کی اجازت نہ دی گئی۔

شروع باب میں ہم روایت نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل آگ سے پکی ہوئی چیز کے استعمال کے بعد

وضو نہ کرنے کا عمل ہے اور شروع میں حکم تھا پھر نہیں رہا اب آگ پر پکنے والی اشیاء میں اونٹ وبکری کا گوشت سب برابر ہیں گویا آخر میں ان میں سے کسی چیز کے کھالینے پر وضو نہ کرنا تھا۔

روایات کی موافقت کے لئے تو اسی طرح آثار سے حکم ثابت ہوگا۔

نظر طحاوی:

نظر وفکر سے دیکھا جاتا ہے کہ اونٹ بکری ان تمام چیزوں میں برابر ہیں نمبر ایک بیع کی حلت نمبر دو شرب لبن نمبر تین طہارت لحم وغیرہ تو کسی چیز میں بھی ان کے احکام الگ نہ ہونے چاہئیں پس تقاضا نظر وفکر بھی یہ ہے کہ ان کے گوشت کھالینے کا حکم بھی یکساں ہونا چاہئے جیسا بکری کا گوشت کھالینے کے بعد وضو لازم نہیں اسی طرح اونٹ کا گوشت کھالینے پر بھی وضو نہ چاہئے یہی حضرت امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَسِّ الْفَرْجِ هَلْ يَجِبُ فِيْهِ الْوُضُوْءُ أَمْ لَا ؟

شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: فرج سے مرد وعورت کی شرمگاہ اور کبھی دبر بھی مراد ہوتی ہے مگر یہاں صرف مرد کی شرمگاہ یعنی ذکر مراد ہے ائمہ ثلاثہ اور سعید بن مسیب وزہری رحمہم اللہ مس ذکر بلا حائل کو ناقض وضو مانتے ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری، حسن بصری رحمہم اللہ مس ذکر سے عدم نقض وضو کے قائل ہیں۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۴۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّهُ تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ ، الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ ، فَقَالَ مَرْوَانُ :حَدَّثَتْنِيْ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ) ، فَكَانَ عُرْوَةُ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِهَا رَأْسًا .فَأَرْسَلَ مَرْوَانُ إِلَيْهَا شُرْطِيًّا ، فَرَجَعَ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْأَثَرِ ، وَأَوْجَبُوا الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا وُضُوْءَ فِيْهِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، فَقَالُوْا : فِيْ حَدِيْثِكُمْ هٰذَا أَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَرْفَعْ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ رَأْسًا .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهَا عِنْدَهُ فِيْ حَالِ مَنْ لَا يُؤْخَذُ ذٰلِكَ عَنْهَا ، فَفِيْ تَضْعِيْفِ مَنْ هُوَ أَقَلُّ مِنْ عُرْوَةَ بُسْرَةَ ، مَا يَسْقُطُ بِهِ حَدِيْثُهَا ، وَقَدْ تَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُهُ .

۴۱۳: زہری نے عروہ سے بیان کیا عروہ کہتے ہیں میں نے اور مروان نے باہمی مس ذکر سے وضو کے متعلق مذاکرہ کیا مروان نے کہا مجھے بسرہ بنت صفوان نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شرمگاہ کے چھو لینے پر وضو کا حکم فرماتے سنا عروہ نے بات سن کر اس کی طرف بالکل توجہ نہ کی مروان نے اپنا ایک سپاہی بھیج کر بسرہ سے استفسار کرایا تو وہ سپاہی لوٹ کر بتلانے لگا کہ بسرہؓ نے ہی یہ کہا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو شرمگاہ چھو لینے پر وضو کا حکم فرماتے سنا ہے۔ بعض لوگ اس روایت کی بناء پر اس طرف گئے ہیں کہ انہوں نے شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو کو لازم قرار دیا۔ دوسروں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں وضو نہیں ہے اور انہوں نے پہلے قول والوں کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہا کہ تمہاری روایت میں یہ موجود ہے کہ عروہ نے بسرہ کی روایت کی طرف توجہ دی۔ اگر یہ اسی طرح ہے تو گویا عروہ کے نزدیک وہ اس حالت والوں میں سے ہے جن کی روایت نہیں لی جاتی۔ عروہ سے کم درجے کا آدمی بھی اگر بسرہ کو ضعیف قرار دیدے تو تب بھی اس کی روایت ساقط ہو جاتی ہے چہ جائیکہ عروہ خود ہو اور عروہ کی متابعت اس سلسلہ میں اور لوگوں نے بھی کی ہے۔

تخریج : من مس فرجه فليتوضا "فعليه الوضو" کے الفاظ سے ابو داؤد فی الطهارة باب۶۹' روایت۱۸۱' ترمذی فی الطهارة باب ۶۱' نسائی فی الطهارة باب۱۱۸' ابن ماجه فی الطهارة باب۶۳' مالك فی الطهارة روایت ۵۸' مسند احمد۴۰۶/۶' سنن کبریٰ بیهقی ۱۲۸/۱' معجم کبیر للطبرانی ۴۸۷/۲۴' مصنف عبدالرزاق ۴۱۲' مستدرك حاکم ۱۳۶/۱' شرح السنه للبغوی ۱۶۵' للبیهقی مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۶۳/۱۔

فریق ثانی کی طرف سے روایت پر اعتراضات

نمبر۱: حضرت عروہ نے اس روایت کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں کی اس لئے کہ حضرت بسرہؓ ان کے ہاں ان رواۃ سے ہیں جن سے روایت نہیں لی جاتی۔ عروہ سے کم درجے کا آدمی بھی اگر ان کی تضعیف کر دے تب بھی ان کی روایت قابل استدلال نہیں رہتی بلکہ ساقط ہو جاتی ہے۔

نمبر۲: عروہ کے علاوہ لوگوں نے اس کی تضعیف کی ہے چنانچہ ابن وہب کہتے ہیں کہ مجھے یزید نے بتلایا کہ ربیعہ فرمانے لگے اگر میں خون یا دم حیض میں انگلی رکھ دوں تو میرا وضو نہ ٹوٹے گا تو مس ذکر تو دم سے کم تر ہے۔ (اس سے کس طرح وضو ٹوٹ جائے گا) ربیعہ کہا کرتے تھے تم اس قسم کی روایات سے استدلال کرتے ہو بسرہ کی روایت پر کیوں کر عمل ہو سکتا ہے جبکہ اگر وہ بالمشافہ اس جوتے کے متعلق گواہی دے دے تو میں ان کی شہادت کو قبول نہ کروں گا دین کا رکن نماز ہے اور نماز کا دارومدار طہارت پر ہے تو کیا صحابہ کرام میں اس دین کو قائم کرنے والا بسرہؓ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا؟ دراصل بسرہ کو ارشاد رسول اللہ ﷺ کا مطلب سمجھ نہ آیا۔

نمبر۳: ابن زید کہتے ہیں ہمارے تمام مشائخ کا اتفاق ہے کہ مس ذکر سے وضو واجب نہیں۔

نمبر۴: عروہ کا روایت کی طرف توجہ نہ کرنا بسرہؓ کی قلت صحبت رسول کی وجہ سے تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ خود مروان ان کے ہاں

مقبول راوی نہیں اور پھر مجہول شرطی کا بیان تو اس کی تائید کی بجائے تضعیف کو بڑھا رہا ہے۔
نمبر۵: عروہ کے ہاں مروان خود غیر مقبول راوی ہے تو اس کا سپاہی اس سے کہیں بڑھ کرنا قابل قبول ہے پھر اس سے کچھ آگے بڑھ کر بات یہ ہے کہ زہری نے اس کو عروہ سے خود نہیں سنا بلکہ تدلیس کی اور عبداللہ بن ابی بکر جو ان کے استاد ہیں ان کو حذف کر دیا۔

نمبر۶: زہری کی بذات خود عروہ سے روایت جو درجہ رکھتی ہے وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے والی روایت وہ درجہ نہیں رکھتی کیونکہ وہ خود ناپختہ غیر متقن راوی ہے خود امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ سے میں نے سنا کہ جب ہم کسی کو ایسے گروہ سے روایت نقل کرتے دیکھتے جو عبداللہ بن ابی بکر کے درجہ کا ہو تو ہم اس کا مذاق کرتے کیونکہ یہ لوگ حدیث کو جانتے بھی نہ تھے ابن عیینہ تو بڑے درجہ کے آدمی ہیں ان سے کم درجہ کے آدمی کا بیان بھی ان لوگوں کے ضعف کے لئے کافی ہے۔ایک اعتراض: یہاں تم نے عبداللہ بن ابی بکر کا ضعف بیان کیا یہ دوسری سند سے ثابت ہے کہ ابن شہاب نے خود ابوبکر بن محمد اور انہوں نے عروہ سے نقل کی ہے جو یہ ہے۔الجواب: امام زہری کے استاذ دراصل ابوبکر بن محمد ہیں اور ان کو چھپا کر تدلیس کی ہے اور مدلس کی روایت خود غیر مقبول ہے۔اعتراض نمبر۲: اس روایت کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور ہشام تو ایسا راوی ہے جس میں کسی کو کلام نہیں روایت اس طرح ہے۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے:

۴۴۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِىْ زَيْدٌ، عَنْ رَبِيْعَةَ أَنَّهُ قَالَ : لَوْ وَضَعْتُ يَدِىْ فِىْ دَمٍ أَوْ حَيْضَةٍ، مَا نُقِضَ وُضُوْئِىْ، فَمَسُّ الذَّكَرِ أَيْسَرُ أَمِ الدَّمُ أَمِ الْحَيْضَةُ؟ قَالَ وَكَانَ رَبِيْعَةُ يَقُوْلُ لَهُمْ : وَيْحَكُمْ، مِثْلُ هٰذَا يَأْخُذُ بِهٖ أَحَدٌ، وَنَعْمَلُ بِحَدِيْثِ بُسْرَةَ؟ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ بُسْرَةَ شَهِدَتْ عَلٰى هٰذِهِ النَّعْلِ، لَمَا أَجَزْتُ شَهَادَتَهَا، إِنَّمَا قِوَامُ الدِّيْنِ الصَّلَاةُ، وَإِنَّمَا قِوَامُ الصَّلَاةِ، الطُّهُوْرُ، فَلَمْ يَكُنْ فِىْ صَحَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُقِيْمُ هٰذَا الدِّيْنَ إِلَّا بُسْرَةُ؟ قَالَ ابْنُ زَيْدٍ: عَلٰى هٰذَا أَدْرَكْنَا مَشْيَخَتَنَا، مَا مِنْهُمْ وَاحِدٌ يَرٰى فِىْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَ أَنْ يَرْفَعَ بِذٰلِكَ رَأْسًا لِأَنَّ مَرْوَانَ -عِنْدَهُ- لَيْسَ فِىْ حَالِ مَنْ يَجِبُ الْقَبُوْلُ عَنْ مِثْلِهٖ فَإِنَّ خَبَرَ شُرَطِيِّ مَرْوَانَ عَنْ بُسْرَةَ، دُوْنَ خَبَرِهٖ هُوَ عَنْهَا .فَإِنْ كَانَ مَرْوَانُ خَبَرُهُ فِىْ نَفْسِهٖ -عِنْدَ عُرْوَةَ- غَيْرُ مَقْبُوْلٍ، فَخَبَرُ شُرَطِيِّهٖ إِيَّاهُ عَنْهَا كَذٰلِكَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُوْنَ مَقْبُوْلًا، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا لَمْ يَسْمَعْهُ الزُّهْرِيُّ مِنْ عُرْوَةَ، إِنَّمَا دَلَّسَ بِهٖ وَذٰلِكَ أَنَّ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِىْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ

الْحَكَمِ، قَالَ : الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ .قَالَ مَرْوَانُ : أَخْبَرَتْنِيْهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ، فَأَرْسَلَ إِلَى بُسْرَةَ فَقَالَتْ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَذَكَرَ مَسَّ الذَّكَرِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : (فَصَارَ هٰذَا الْأَثَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عُرْوَةَ) . فَقَدْ حَطَّ بِذٰلِكَ دَرَجَةً لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ لَيْسَ حَدِيْثُهُ عَنْ عُرْوَةَ، كَحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، وَلَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ - عِنْدَهُمْ - فِيْ حَدِيْثِهِ بِالْمُتْقِنِ.

۴۱۴: زید بن ربیعہ نے بیان کیا کہ اگر میں اپنا ہاتھ کسی خون میں یا حیض کے خون میں رکھوں تو میرا وضو نہ ٹوٹے گا کیا عضو تناسل کو ہاتھ لگانا یا خون یا حیض والے خون کو لگانا برابر ہے؟ وہ کہتے کہ ربیعہ فرمایا کرتے تھے کہ تم پر بہت زیادہ افسوس ہے۔ کیا کوئی اس جیسی روایت کو لیتا ہے۔ ہم بسرہ کی روایت کو جانتے ہیں' اللہ کی قسم اگر بسرہ اس جوتے کے متعلق گواہی دے تو میں اس کی گواہی کو قبول نہ کرونگا۔ نماز دین کا ستون ہے اور نماز کا ستون طہارت ہے۔ کیا اس دین کو بسرہ کے سوا اور کوئی قائم کرنے والا نہیں۔ ابن زید کہا کرتے تھے کہ ہم نے اپنے مشائخ کو اسی بات پر پایا کہ ان میں کوئی بھی عضو تناسل کو چھو لینے سے وضو کا قائل نہیں اور اگر اس بات کی طرف عروہ کا توجہ نہ کرنا اس بناء پر لیا جائے کہ مروان ان کے ہاں ان آدمیوں میں سے نہیں تھا جس کی روایت قبول کی جائے تو مروان کے سپاہی کی روایت بسرہ سے وہ تو اس سے بھی کم تر ہے۔ پس اگر مروان کی اطلاع ذاتی لحاظ سے عروہ کے ہاں نامقبول ہے تو اس کے سپاہی کی خبر کا نامقبول ہونا تو زیادہ مناسب ہے پھر اس روایت میں ایک بات یہ بھی ہے کہ زہری نے اس کو عروہ سے نہیں سنا بلکہ اس نے تدلیس کی ہے۔ فریق ثانی کی طرف سے روایت پر اعتراضات نمبر ۱: حضرت عروہ نے اس روایت کی طرف کوئی توجہ ہی نہیں کی اس لئے کہ حضرت بسرہؓ ان کے ہاں ان رواۃ سے ہیں جن سے روایت نہیں لی جاتی۔ عروہ سے کم درجے کا آدمی بھی اگر ان کی تضعیف کر دے تب بھی ان کی روایت قابل استدلال نہیں رہتی بلکہ ساقط ہو جاتی ہے۔ نمبر ۲: عروہ کے علاوہ لوگوں نے اس کی تضعیف کی ہے چنانچہ ابن وہب کہتے ہیں کہ مجھے یزید نے بتلایا کہ ربیعہ فرمانے لگے اگر میں خون یا دم حیض میں انگلی رکھ دوں تو میرا وضو نہ ٹوٹے گا تو مس ذکر تو دم سے کم تر ہے۔ (اس سے کس طرح وضو ٹوٹ جائے گا) ربیعہ کہا کرتے تھے تم اس قسم کی روایات سے استدلال کرتے ہو بسرہ کی روایت پر کیوں کر عمل ہو سکتا ہے جبکہ اگر وہ بالمشافہ اس جوتے کے متعلق گواہی دے دے تو میں ان کی شہادت کو قبول نہ کروں گا دین کا رکن نماز ہے اور نماز کا دارومدار طہارت پر ہے تو کیا صحابہ کرام میں اس دین کو قائم کرنے والا بسرہؓ کے علاوہ اور کوئی نہ تھا؟ دراصل بسرہ کو ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ نہ آیا۔ نمبر ۳: ابن زید کہتے ہیں ہمارے تمام مشائخ کا اتفاق ہے کہ مس ذکر سے وضو واجب نہیں۔ نمبر ۴: عروہ کا روایت کی طرف توجہ نہ کرنا بسرہؓ کی قلت صحبت رسول کی وجہ سے تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ خود مروان ان کے ہاں مقبول راوی نہیں اور پھر مجہول شرطی کا بیان تو اس کی تائید کی بجائے تضعیف کو بڑھا رہا ہے۔ نمبر ۵: عروہ کے ہاں

مروان خود غیر مقبول راوی ہے تو اس کا سپاہی اس سے کہیں بڑھ کرنا قابل قبول ہے پھر اس سے کچھ آگے بڑھ کر بات یہ ہے کہ زہری نے اس کو عروہ سے خود نہیں بلکہ تدلیس کی اور عبداللہ بن ابی بکر جو ان کے استاد ہیں ان کو حذف کر دیا۔ نمبر ۶: زہری کی بذات خود عروہ سے روایت جو درجہ رکھتی ہے وہ عبداللہ بن ابی بکر کے واسطے والی روایت وہ درجہ نہیں رکھتی کیونکہ وہ خود ناپختہ غیر متقن راوی ہے خود امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ابن عیینہ سے میں نے سنا کہ جب ہم کسی کو ایسے گروہ سے روایت نقل کرتے دیکھتے جو عبداللہ بن ابی بکر کے درجہ کا ہو تو ہم اس کا مذاق کرتے کیونکہ یہ لوگ حدیث کو جانتے بھی نہ تھے ابن عیینہ تو بڑے درجہ کے آدمی ہیں ان سے کم درجہ کے آدمی کا بیان بھی ان لوگوں کے ضعف کے لئے کافی ہے۔ ایک اعتراض: یہاں تم نے عبداللہ بن ابی بکر کا ضعف بیان کیا یہ دوسری سند سے ثابت ہے کہ ابن شہاب نے خود ابوبکر بن محمد اور انہوں نے عروہ سے نقل کی ہے جو یہ ہے۔ الجواب: امام زہری کے استاذ دراصل ابوبکر بن محمد ہیں اور ان کو چھپا کر تدلیس کی ہے اور مدلس کی روایت خود غیر مقبول ہے۔ اعتراض نمبر ۲: اس روایت کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور ہشام تو ایسا راوی ہے جس میں کسی کو کلام نہیں روایت اس طرح ہے۔ ابن شہاب نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے مروان بن الحکم سے اس نے کہا مس ذکر سے وضو لازم ہے۔ مروان کہنے لگا مجھے بسرہ بنت صفوان نے اس کی اطلاع دی ہے۔ تو اس نے اپنا ایک سپاہی بسرہ کے پاس بھیجا تو اس نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ان چیزوں کا ذکر کیا کہ جن سے وضو کیا جاتا ہے تو اس میں مس ذکر کو بھی بیان فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ اثر بھی زہری نے عبداللہ بن ابوبکر کے واسطے سے عروہ سے بیان کیا ہے۔ اس سے اس کا ایک اور درجہ کم ہو گیا کیونکہ عبداللہ بن ابی بکر کی روایت عروہ سے زہری کی عروہ سے روایت جیسی نہیں اور عبداللہ بن ابی محدثین کے ہاں حدیث میں پختہ راوی نہیں۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے:

۴۱۵: لَقَدْ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُثْمَانَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَزِیْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الشَّافِعِیَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ ابْنَ عُیَیْنَةَ یَقُوْلُ : كُنَّا اِذَا رَاَیْنَا الرَّجُلَ یَكْتُبُ الْحَدِیْثَ عِنْدَ وَاحِدٍ، مِنْ نَفَرٍ سَمَّاهُمْ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، سَخِرْنَا مِنْهُ، لِاَنَّهُمْ لَمْ یَكُوْنُوْا یَعْرِفُوْنَ الْحَدِیْثَ .وَاَنْتُمْ فَقَدْ تُضَعِّفُوْنَ مَا هُوَ مِثْلُ هٰذَا بِاَقَلَّ مِنْ كَلَامِ مِثْلِ ابْنِ عُیَیْنَةَ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : اِنَّ الَّذِیْ بَیْنَ الزُّهْرِیِّ وَبَیْنَ عُرْوَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ، اَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ .

۴۱۵: مجھے یحییٰ نے ابن وزیر سے بیان کیا کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ کہتے سنا کہ ابن عیینہ کہا کرتے تھے کہ جب ہم کسی آدمی کو فلں جماعت کی حدیث لکھتا دیکھتے ہیں جن کے ابن عیینہ نے نام گنوائے ان میں عبداللہ بن ابوبکر بھی شامل تھا تو ہم اس سے مذاق کرتے ہیں کیونکہ وہ لوگ حدیث کو نہیں جانتے اور تمہارا حال یہ ہے کہ پہلے

قول والے لوگوں کو تم ایسے ہی لوگوں کے قول سے ضعیف قرار دیتے ہو جو مرتبہ میں ابن عیینہ سے کم ہوتے ہیں۔
دوسروں نے کہا کہ اس حدیث میں عروہ اور زہری کے درمیان ابوبکر بن محمد ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

یہ اثر بھی زہری نے عبداللہ بن ابی بکر بن عروہ نے بیان کیا ہے تو اس کا درجہ زہری عن عروہ کی بنسبت اور گر گیا جبکہ ابن عیینہ فرماتے تھے جب ہم کسی کو عبداللہ بن ابی بکر جیسے لوگوں سے روایت لکھتا دیکھتے تو ہم اس سے مذاق کرتے کیونکہ عبداللہ جیسے لوگ حدیث کو نہ جانتے تھے۔

اعتراض:

یہ تم نے ابن عیینہ کی بات سن کر حدیث کو ساقط کر دیا جبکہ یہ دوسری سند سے ثابت ہے جو کہ حاضر ہے۔

۴۱۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُرْوَةُ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ) .فَإِنْ قَالُوْا : فَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا، هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ، وَهِشَامٌ، فَلَيْسَ مِمَّنْ يُتَكَلَّمُ فِيْ رِوَايَتِهٖ بِشَيْءٍ .ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَأَلَنِيْ مَرْوَانُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقُلْتُ : لَا وُضُوْءَ فِيْهِ .فَقَالَ مَرْوَانُ : فِيْهِ الْوُضُوْءُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرٍ الَّذِيْ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

۴۱۶: ابن شہاب نے ابوبکر بن محمد سے اس نے عروہ سے انہوں نے بسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا وہ وضو کرے۔ اعتراض ۲: یہ روایت ہشام نے اپنے والد عروہ کے واسطہ سے بیان کی ہے جو کہ ثقہ راوی ہے۔ روایت یہ ہے: حماد بن سلمہ نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے بیان کیا کہ مجھ سے مروان نے شرمگاہ کو چھو لینے کا مسئلہ پوچھا تو میں نے کہا اس میں وضو نہیں تو مروان نے کہا اس میں وضو لازم ہے۔ پھر ابوبکر کی سند والی روایت جو شروع باب میں حسین بن مہدی کے حوالہ سے گزری ذکر کی۔

۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عُرْوَةُ .

۴۱۷: اسی طرح دوسری سند کے ساتھ اس طرح نقل کی گئی ہے محمد بن خزیمہ نے حجاج سے اور انہوں نے حماد اور انہوں نے ہشام سے اس کے بعد بقیہ سند سابقہ ہی ہے البتہ اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "فانکر ذلك عروة" عروہ نے اس بات کا انکار کیا۔

۴۱۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۴۱۸: حسین بن نصر نے یوسف بن عدی سے اور انہوں نے علی بن مسہر سے اور انہوں نے ہشام سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : " إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ، فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ .

۴۱۹: یونس نے ابن وہب سے اور انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن الجمحی سے اور انہوں نے ہشام بن عروہ اور ہشام نے اپنے والد عروہ سے اور عروہ نے بسرہ اور بسرہؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ جب کوئی تم میں سے اپنے ذکر کو چھوئے تو وضو کیے کے بغیر نماز نہ پڑھے۔

تخریج : ابو داؤد و فی الطهارة باب ٦٩، ترمذی فی الطهارة باب ٦١، نسائی فی الطهارة باب ١١٧، والغسل باب ٣٠، دارمی فی الوضوء باب ٥٠، مالك فی الطهارة حدیث ٥٨، مسند احمد ٦/٤٠٦

۴۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قِيلَ لَهُ : إِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ أَيْضًا، لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ أَبِيهِ، وَإِنَّمَا أَخَذَهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا، فَدَلَّسَ بِهِ عَنْ أَبِيهِ .

۴۱۹: یحییٰ بن صالح نے ابن ابی الزناد سے اور انہوں نے ہشام سے اور ہشام نے اپنے والد سے اور عروہ نے مروان سے اور مروان نے بسرہؓ سے بسرہؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات:

ان روایات نے ہشام سے سند کو ثابت کر کے سند کی کمزوری دور کر دی ہے۔

الجواب: ہشام کی جو روایت پیش کی گئی وہ بھی تدلیس سے خالی نہیں ہشام نے اپنے والد سے تو سنا نہیں بلکہ ابوبکر بن محمد سے سنا جن کا ضعف ظاہر ہے ہشام نے اپنے استاد کی کمزوری کی وجہ سے عروہ کا ذکر کر کے تدلیس کر دی پس یہ روایت بھی معتبر نہ رہی سابقہ کے درجے میں چلی گئی جیسا کہ یہ روایت ثابت کر رہی ہے ملاحظہ ہو۔

۴۲۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ، قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ مَرْوَانَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ عَلَى مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، فَرَجَعَ الْحَدِيْثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَيْضًا. فَإِنْ قَالُوْا : فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا غَيْرُ الزُّهْرِيِّ، وَغَيْرُ هِشَامٍ، فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا.

۴۲۱: ہشام کہتے ہیں مجھے ابوبکر بن محمد نے عروہ سے نقل کیا کہ عروہ مروان کے ساتھ بیٹھے تھے پھر ابن ابی عمران اور ابن خزیمہ کی طرح روایت نقل کی ہے تو ثابت ہوگیا کہ سند تو یہاں بھی لوٹ کر ابوبکر بن محمد پر آ گئی۔

اشکال: یہ زہری اور ہشام کی اسناد میں کمزوری نکل آئی تو کیا ہوا یہ روایت دیگر طرق سے ثابت ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۴۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَا : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَذْكُرُ عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قِيْلَ لَهُمْ : كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ فِيْ هٰذَا بِابْنِ لَهِيْعَةَ، وَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَهُ حُجَّةً لِخَصْمِكُمْ، فِيْمَا يَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْكُمْ؟ وَلَمْ أُرِدْ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعْنَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَلَا عَلَى ابْنِ لَهِيْعَةَ، وَلَا عَلَى غَيْرِهِمَا وَلٰكِنِّي أَرَدْتُّ بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ .فَثَبَتَ وَهَاءُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، بِالَّذِيْ دَخَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُرْوَةَ، وَوَهَاءُ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ أَيْضًا، وَهِشَامٍ بِالَّذِيْ بَيْنَ عُرْوَةَ، وَبُسْرَةَ، لِأَنَّ عُرْوَةَ لَمْ يَقْبَلْ ذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا، وَقَدْ سَقَطَ الْحَدِيْثُ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ، بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُحَدِّثُ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُمْ : كَفَى بِكُمْ ظُلْمًا أَنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ،

۴۲۲: ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے نقل کیا کہ انہوں نے عروہ سے یہ بات سنی کہ وہ بسرہؓ سے اور بسرہؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی :من مس ذکرہ فلیتوضاء ۔ان سے کہا جائے گا کہ ابن لہیعہ کی روایت سے تم کس طرح دلیل بناتے ہو جبکہ تم اس کو اپنے مخالفین کے لئے دلیل نہیں مانتے ہو جب یہ ان روایتوں کو بیان کرے جو تمہارے خلاف ہوں میرا مقصود اس سے ذرّہ بھر بھی عبداللہ بن ابی بکر اور ابن لہیعہ وغیرہ پر طعن کرنا نہیں بلکہ میرا مقصد مخالف کی زیادتی کو بیان کرنا ہے پس زہری کی حدیث کا کمزور ہونا اس شخص کی وجہ سے ہوا جو عروہ اور زہری کے درمیان داخل ہوا۔اسی طرح زہری کی روایت کی کمزوری اور ہشام کی کمزوری جو کہ عروہ اور بسرہ کے درمیان ہے کیونکہ حضرت عروہ نے اس کو قبول نہیں کیا اور نہ توجہ دی اور حدیث تو اس سے کم درجہ کی تنقید سے ساقط ہو جاتی ہے۔تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہاری طرف سے زیادتی کے لئے کافی ہے کہ تم اس جیسی روایت کو

دلیل بناؤ۔

الجواب: یہ سند تو جناب لائے مگر اس میں ایک ایسا راوی ہے جو آپ کے ہاں بھی قابل احتجاج نہیں چہ جائیکہ آپ ہمارے الزام کے لئے اسے پیش کریں وہ ابن لھیعہ ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مجھے مندرجہ بالا بیان سے عبداللہ بن ابی بکر یا علی بن لھیعہ یا اور دیگر پر طعن مقصود نہیں بلکہ مستدلین کے ظلم کا ظاہر کرنا مقصود ہے کہ کتنی دھاندلی سے کام لیا گیا۔

روایت زہری کا ضعف اس واسطہ کے سبب ہوا جو عروہ اور ان کے درمیان پیش آیا اور پھر زہری و ہشام کی روایات کی کمزوری اس کے واسطہ کے سبب ہوئی جو عروہ اور بسرہ کے درمیان پیش آیا کیونکہ عروہ نے تو اس بات کو قبول ہی نہ کیا اور نہ اس کی طرف کان دھرا اور روایت تو اس سے کم درجہ کی علت سے ساقط الاعتبار ہو جاتی ہے۔

ایک اشکال:

اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں روایت یہ ہے۔

ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کیا کہ یحییٰ نے ایک آدمی سے سنا جو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عروہ سے عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نقل کر رہا تھا۔

الجواب:

یہ روایت جس کا راوی مجہول ہے وہ ہمارے خلاف کیسے حجت ہو سکتی ہے کیا یہ بے انصافی کی انتہا نہیں کہ جس قسم کی روایت کو خود قابل احتجاج نہیں سمجھتے اس کو ہمارے خلاف دلیل کے طور پر پیش کرتے ہو۔

ایک اور اشکال:

یہ روایت تو سابقہ قابل اعتراض روایت سے یکسر خالی ہے اور روایت بھی زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے ہے۔

۴۲۳: بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ).

۴۲۳: محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب سے اور انہوں نے عروہ عن زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "من مس فرجه فليتوضأ"۔

تخریج : نسائی فی الغسل باب ۳۰' ابن ماجه فی الطهارة باب ۶۳' دارمی فی الوضوء باب ۵۰' مسند احمد ۱۹۴/۵۔

یہ روایت دوسری سند سے ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قِيْلَ لَهٗ أَنْتَ لَا تَجْعَلُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ حُجَّةً فِيْ شَيْءٍ، إِذَا خَالَفَهٗ فِيْهِ مِثْلُ مَنْ خَالَفَهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَلَا إِذَا انْفَرَدَ .وَنَفْسُ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُنْكَرٌ وَأَخْلِقْ بِهٖ أَنْ يَكُوْنَ غَلَطًا، لِأَنَّ عُرْوَةَ حِيْنَ سَأَلَهٗ مَرْوَانُ، عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ، فَأَجَابَهٗ مِنْ رَأْيِهٖ (أَنْ لَا وُضُوْءَ فِيْهِ). فَلَمَّا قَالَ لَهٗ مَرْوَانُ، عَنْ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، قَالَ لَهٗ عُرْوَةُ : (مَا سَمِعْتُ بِهٖ) وَهٰذَا بَعْدَ مَوْتِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ بِكَمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُنْكِرَ عُرْوَةُ عَلٰى بُسْرَةَ، مَا قَدْ حَدَّثَهٗ إِيَّاهُ، زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَإِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۴۲۴: عبدالاعلیٰ نے ابن اسحاق سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔تو ان سے کہا جائے گا تم محمد بن اسحاق کو کسی چیز میں دلیل نہیں بناتے ہو جبکہ اس کے خلاف ایسے لوگ ہوں جو اس حدیث میں ہیں اور نہ اس وقت جب وہ منفرد ہوں اور ذاتی لحاظ سے یہ روایت منکر ہے اور عین ممکن ہے غلط ہو کیونکہ عروہ سے جب مروان نے سوال کیا کہ مس فرج کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے اپنی رائے سے جواب دیا کہ اس سے وضو نہیں پھر جب مروان نے بسرہ کی سند سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ذکر کیا تو عروہ نے اس کو جواب دیا کہ میں نے اس کو نہیں سنا اور یہ واقعہ زید بن خالد کی موت کے عرصہ بعد کا ہے تو یہ کیسے جائز ہے کہ عروہ بسرہ کے سامنے اس روایت کا انکار کر دیں جس کو خود انہوں نے زید بن خالد کے واسطے سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔

الجواب:

نمبر۱: پیش کردہ روایت کی دونوں سندوں میں محمد بن اسحاق ہے وہ انفرادی طور پر کسی روایت کو بیان کرے اس وقت بھی قابل احتجاج نہیں اور جب ثقہ کے بالمقابل ہوگا تو پھر کیسے قابل حجت ہوگا۔

نمبر۲: نفس روایت منکر ہے جو کہ غلط قرار دیئے جانے کے لائق ہے کیونکہ عروہ نے خود مروان کے سوال پر کہ مس فرج سے وضو کیا جائے تو انہوں نے لا وضوء فیہ کا فتویٰ دیا اور جب مروان نے آگے سے بسرہ والی روایت پیش کی تو انہوں نے "ما سمعت" کہہ کر مسترد کر دیا۔

نمبر۳: زید بن خالد کی وفات کے متعلق کئی اقوال ہیں ایک قول ۵۰ھ کا ہے تو اس صورت میں ان کی وفات کے بعد مکالمہ پیش آیا ہو تو پھر زید بن خالد سے خود سنی ہوئی روایت کا انکار خود اس کا منکر ہونا ثابت کرتا ہے اور اگر ان کی وفات ۶۸'۷۸'۷۲' میں سے جس سن میں ہوئی مروان والا مکالمہ ان کی زندگی (مروان کی وفات ۶۵) میں پیش آیا تو اس روایت کو ماسمعت کہہ کر رد کرنا

منکر ہونے کی دلیل ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک اشکال کا مزید اضافہ:

ہم اس روایت کو عمرو بن شریح کی سند سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر رہے ہیں۔
اب تو منکر کہنے کی گنجائش نہ رہی۔ روایتیں یہ ہیں۔

۴۲۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ الْأَشْهَلِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَيْحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۴۲۵: ابراہیم بن اسماعیل نے عمرو بن شریح سے اور انہوں نے ابن شہاب اور انہوں نے عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْفَرْوِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ قِيْلَ لَهُمْ : أَنْتُمْ لَا تُسَوِّغُوْنَ خَصْمَكُمْ أَنْ يَحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ عُمَرَ بْنِ شُرَيْحٍ، فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ أَنْتُمْ عَلَيْهِ؟ .ثُمَّ ذٰلِكَ أَيْضًا -فِيْ نَفْسِهٖ مُنْكَرٌ لِأَنَّ عُرْوَةَ، لَمَّا أَخْبَرَهٗ مَرْوَانُ عَنْ بُسْرَةَ بِمَا أَخْبَرَهٗ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ، لَمْ يَكُنْ عَرَفَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ، لَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَلَا عَنْ غَيْرِهَا .فَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ،

۴۲۶: ابن ابی داؤد نے الفروی اسحاق بن محمد سے اور انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل سے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ ان سے عرض کیا جائے گا کہ تم فریق مخالف ہو عمر بن شریح جیسے راوی کی روایت سے استدلال کی اجازت نہیں دیتے تو خود اس کو ان کے خلاف دلیل میں کس طرح پیش کرو گے؟ پھر ذاتی لحاظ سے یہ روایت منکر ہے کیونکہ عروہ کو جب مروان نے حضرت بسرہ والی روایت سنائی تو عروہ نے اس کو نہ جانا نہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور نہ ہی کسی غیر سے۔ پھر اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں۔

الجواب: اس سند میں عمرو بن شریح خود ایسا راوی ہے جو جناب کے ہاں قابل احتجاج نہیں تو ہمارے متعلق اس کا پیش کرنا درست ہوا۔

نمبر۲: جب یہ روایت سرے سے خود منکر ہے مروان کے سامنے سب اس کے سننے کا انکار کر رہے ہیں نہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی اور نہ کسی اور سے عروہ کا انکار اس کی مذکورہ بالا اسناد سے منکر ہونے کی کافی دلیل ہے۔

ایک اشکال جدید کا اضافہ:

ہم اس روایت کو ایک ایسی سند سے پیش کرتے ہیں جس میں عروہ نہیں ہے اور سند بھی درست ہے پس روایت کو درست

تسلیم کرنا ہوگا روایت یہ ہے۔

۴۲۷: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ، قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُمْ : صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا -عِنْدَكُمْ ضَعِيْفٌ، فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ؟ وَهِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ الَّذِيْنَ يَثْبُتُ بِرِوَايَتِهِمْ مِثْلُ هٰذَا .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۴۲۷: یزید بن سنان نے دحیم بن الیتیم سے اورانہوں نے عمرو بن ابی سلمہ سے اورانہوں نے صدقہ بن عبداللہ سے اوراس نے ہشام بن زید سے اوراس نے نافع عن ابن عمر ؓ عن رسول اللہ ﷺ یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ان کو جواب دیا جائے گا کہ یہ صدقہ بن عبداللہ تمہارے ہاں بھی ضعیف ہے۔اس کو ہمارے خلاف کیسے دلیل بناتے ہو اور ہشام بن زید ان علم والوں میں سے نہیں جن کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو سکے۔اگر وہ اس روایت کو پیش کریں۔

الجواب بالصواب:

جناب نئی سند میں تو یک نہ شد دو شد والا سلسلہ ہوگیا اب تک ایک ایک راوی پر جرح چلی آ رہی تھی یہاں تو صدقہ بن عبداللہ راوی تو تمہارے ہاں بھی ضعیف ہے اس کو ہمارے خلاف حجت میں پیش کرنا یقیناً زیادتی ہوگی اور ہشام بن زید ان رواۃ میں سے نہیں جن کی روایت سے اس قسم کی منکر روایت ثابت ہو سکے۔

اشکالِ جدید:

لو اب تو ماننا پڑے گا کہ یہ روایت درست ہے کیونکہ ایک ایسی سند مل گئی جو قابل اعتراض صدقہ بن عبداللہ راوی سے مبرا ہے مسئلہ تو حل ہوگیا۔روایت یہ ہے۔

۴۲۸ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ : (مَنْ مَسَّ فَرْجَهٗ فَلْيَتَوَضَّأْ). قِيْلَ لَهُمْ : كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِالْعَلَاءِ هٰذَا، وَهُوَ -عِنْدَكُمْ -ضَعِيْفٌ؟ .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا۔

۴۲۸: عمرو بن خالد نے علاء بن سلیمان سے اورانہوں نے زہری سے اوراس نے سالم سے اور سالم نے عبداللہ بن عمر ؓ سے جناب عبداللہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا "من مس فرجه فليتوضأ"۔ان کو یہ جواب دیا جائے تم علاء کو کیسے دلیل میں پیش کرتے ہو؟ وہ تو تمہارے ہاں بھی ضعیف ہے۔اگر وہ یہ روایت پیش کریں۔

الجواب:

واقعتاً آپ نے نئی سند سے روایت پیش فرمائی مگر یہاں پھر وہی مسئلہ پیش آ گیا کہ جناب علاء بن سلیمان تو ایسا راوی ہے جو آپ کے ہاں ضعیف ہے ایسے رواۃ سے منکر روایت کیونکر درست ہوگی۔

اشکال آخر:

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات میں اگر ضعف نکل آیا تو کیا ہوا خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ثابت ہو رہی ہے۔ مندرجہ روایت سنئے۔

۴۲۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : (مَنْ أَفْضٰى بِيَدِهٖ إِلٰى ذَكَرِهٖ؟ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سِتْرٌ وَلَا حِجَابٌ، فَلْيَتَوَضَّأْ). قِيْلَ لَهُمْ : يَزِيْدُ هٰذَا -عِنْدَكُمْ -مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، لَا يَسْتَوِيْ حَدِيْثُهٗ شَيْئًا فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٖ؟ .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۴۲۹:معن بن عیسی القزاز نے یزید بن عبدالملک سے اور اس نے المقبری سے اور مقبری نے حضرت ابو ھریرہ عن رسول اللہ ﷺ اس طرح روایت نقل کی ہے۔"من افضٰی بیدہ الی ذکرہ لیس بینھما ستر ولا حجاب فلیتوضاء" جس نے اپنا ہاتھ اپنے ذکر تک ایسی حالت میں پہنچایا کہ ان کے درمیان پردہ حائل نہ تھا اسے وضو کرنا چاہئے۔ان کو یہ کہا جائے گا یہ یزید تمہارے ہاں منکر الحدیث ہے۔اس کی روایت کسی کام کی نہیں پھر اس سے کیسے حجت پکڑتے ہو؟ اگر وہ یہ روایت پیش کریں۔

تخریج : مسند احمد ۳۳۳/۲ بیھقی سنن کبری ۱۳۱/۲ دارقطنی فی سننہ ۱۴۷/۱۔

الجواب:

روایت بالا میں تو ایسا راوی آیا ہے جو آپ کے ہاں منکر الحدیث ہے اور محدثین کے ہاں اس کی روایت ایک ذرہ بھر قیمت نہیں رکھتی چہ جائیکہ تم اس کو ہمارے خلاف حجت میں استعمال کرو۔

اشکال:

یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ چھوڑتے ہوئے ہم جابر بن عبداللہ کی نئی سند والی روایت پیش کرتے ہیں اب تو تسلیم کر لو روایت یہ ہے۔

۴۳۰ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا دُحَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنْ مَعْنٍ .قِيْلَ لَهُمْ : هٰذَا الْحَدِيْثُ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ مِنَ الْحُفَّاظِ، يَقْطَعُهُ وَيُوْقِفُهُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۴۳۰: عبداللہ بن نافع الصائغ نے ابن ابی ذئب سے اور انہوں نے عقبہ بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے اور اس نے جابر بن عبداللہ عن النبی ﷺ مندرجہ بالا جیسی روایت نقل کی ہے۔

حفاظ حدیث جنہوں نے اس روایت کو ابن ابی ذئب سے نقل کیا انہوں نے موقوف نقل کیا ہے جیسا مندرجہ روایت ملاحظہ کرنے سے بخوبی علم ہو جائے گا۔

روایتِ موقوفہ:

۴۳۱ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَهٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ، يُوْقِفُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيُخَالِفُوْنَ فِيْهِ ابْنَ نَافِعٍ، وَهُوَ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِمْ .فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِحَدِيْثٍ مُنْقَطِعٍ فِيْ هٰذَا، وَأَنْتُمْ لَا تُثْبِتُوْنَ الْمُنْقَطِعَ؟ وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۴۳۱: ابو عامر نے کہا ہمیں ابن ابی ذئب نے عقبہ سے اور انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن عن النبی ﷺ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ حفاظِ حدیث اس روایت کو محمد بن عبدالرحمٰن پر موقوف قرار دیتے ہیں اور اس میں ابن نافع کی مخالفت کرتے ہیں اور وہ تو تمہارے ہاں بھی ابن عبدالرحمٰن کے خلاف حجت ہے۔ ابن عبدالرحمٰن ان کے خلاف حجت نہیں پھر تم ایک منقطع روایت کیسے دلیل بناتے ہو حالانکہ تم منقطع روایت کو ثابت نہیں مانتے۔ اگر وہ اس روایت کو دلیل میں لائیں۔

الجواب:

اب بنظر انصاف فرمائیں کہ یہ روایت حفاظ حدیث کے ہاں موقوف ہے اور ان سب کی روایت عبداللہ بن نافع الصائغ کے خلاف ہے پس اس میں رفع درست نہ ہوا اور موقوف سرے سے آپ کے ہاں قابل حجت نہیں تو ہمارے خلاف حجت کیسے بنا سکتے ہیں۔

اشکال:

اگر یہ روایت موقوف تھی تو متصل روایت حضرت ام حبیبہؓ سے دو اسناد کے ساتھ پیش کی جاتی ہے تا کہ آپ کو تسلی ہو۔

روایات یہ ہیں:

۴۳۲ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيُوْنُسُ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالُوْا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ).

۴۳۲: عبداللہ بن یوسف نے ہیثم بن حمید سے اور انہوں نے علاء بن الحارث سے اور انہوں نے مکحول سے اور مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان اور عنبسہ نے ام حبیبہؓ ام المؤمنین سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس طرح نقل کیا آپ نے فرمایا: من مس فرجه فليتوضأ"۔

۴۳۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قِيْلَ لَهُمْ : هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ أَيْضًا، لِأَنَّ مَكْحُوْلًا، لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ شَيْئًا.

۴۳۳: ابن ابی داؤد نے ابومسہر سے اور انہوں نے ہیثم سے اور ہیثم نے اپنی سند سے پوری روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ ان کو یہ جواب دیا جائے گا کہ یہ روایت منقطع ہے کیونکہ مکحول نے عتبہ بن ابی سفیان سے کچھ بھی نہیں سنا۔

الجواب بالصواب:

محترم یہ روایت بھی تو سابقہ سقم سے خالی نہیں منقطع ہے کیونکہ مکحول نے عنبسہ بن ابی سفیان سے ایک حرف تک نہیں سنا چہ جائیکہ اتنی بڑی روایت۔

نمبر۲: یہ لیجئے خود جناب ابن ابی داؤد کا بیان۔

ابن ابی داؤد نے ہمیں بیان کیا کہ میں نے ابومسہر کو یہ بات کہتے سنا (کہ مکحول نے عنبسہ سے کوئی چیز نہیں سنی)

اور تم ابومسہر کے قول کو بطور دلیل پیش کر رہے ہو اور اس کا یہ پہلو چھوڑ جاتے ہو۔

آخری اشکال:

ان تمام اسناد روایات کو چھوڑ کر ہم عبداللہ بن عمرو کی روایت پیش کرتے ہیں جو کہ کافی دلیل ہے روایت یہ ہے۔

۴۳۴ :حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُسْهِرٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، وَأَنْتُمْ تَحْتَجُّوْنَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا بِقَوْلِ أَبِيْ مُسْهِرٍ .وَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ : أَنَّ (بُسْرَةَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ : الْمَرْأَةُ تَضْرِبُ بِيَدِهَا فَتُصِيْبُ فَرْجَهَا؟ قَالَ : تَتَوَضَّأُ، يَا بُسْرَةُ).

۴۳۴: عبداللہ بن المومل المخزومی نے عمرو بن شعیب سے اور انہوں نے عن ابیہ عن جدہ نقل کیا کہ بسرہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے خود سوال کیا عورت اپنا ہاتھ جسم پر پھیرے اور اس کا ہاتھ شرمگاہ کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اے بسرہ وضو کر لے۔

۴۳۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ) قِيلَ لَهُمْ : أَنْتُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا، وَإِنَّمَا حَدِيثُهُ عَنْهُ، عَنْ صَحِيفَةٍ، فَهٰذَا -عَلَى قَوْلِكُمْ -مُنْقَطِعٌ، وَالْمُنْقَطِعُ فَلَا يَجِبُ بِهِ عِنْدَكُمْ حُجَّةٌ .فَقَدْ ثَبَتَ فَسَادُ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا، الَّتِي يَحْتَجُّ بِهَا مَنْ يَذْهَبُ إِلَى إِيجَابِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ .وَقَدْ رُوِيَتْ آثَارٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُ ذٰلِكَ .فَمِنْهَا ـ

۴۳۵: بقیہ نے الزبیدی سے اور انہوں نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایما رجل مس فرجه فلیتوضأ" وایما امراة مست فرجها فلتتوضأ"۔ اسے جواب دیا جائے گا کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کوئی روایت نہیں سنی بلکہ ان کے صحیفہ سے دیکھ کر روایت کی ہے تمہارے بقول یہ منقطع ہے اور منقطع سے تمہارے ہاں حجت قائم نہیں ہو سکتی۔ ان روایات کی کمزوری ذکر کر دی گئی۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایات مروی ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۲۳/۲' دارقطنی ۱۴۷/۱'

ان دونوں روایات سے صراحتاً صحت سند کے ساتھ مس فرج پر وضو کا حکم ثابت ہو گیا۔

الجواب:

تمہارا اپنا خیال ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد شعیب سے کچھ نہیں سنا انہوں نے جتنی روایات ان سے بیان کی ہیں وہ تمام تر اپنے والد کے تیار کردہ صحیفہ سے بیان کی ہیں پس تمہارے اپنے قول کے مطابق یہ منقطع ہے اور منقطع قابل حجت نہیں پس ہم پر الزام نہ رہا۔

حاصل کلام: جو بیس روایات مختلف اسناد سے پیش کی گئیں جن میں نو بسرہؓ تین عائشہ صدیقہ ؓ دو زید بن خالدؓ دو ابن عمر ؓ ایک حضرت ابو ہریرہ ؓ اور ایک جابر ؓ ایک محمد بن عبدالرحمٰن تین ام حبیبہ دو عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہم کی طرف اسناد سے ذکر ہوئیں مگر ان کی اسناد میں سقم کی وجہ سے کوئی روایت قابل احتجاج نہ نکلی بلکہ روایات کا منکر و منقطع و موقوف ہونا محقق ہوا واللہ اعلم۔

پس مس ذکر وفرج سے وضو پر استدلال کمزور ثابت ہوا۔

فریق دوم:

کی پیش کردہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۳۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ (سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءٌ ؟ قَالَ : لَا).

۴۳۶: سفیان نے محمد بن جابر اور انہوں نے قیس بن طلق سے قیس نے اپنے والد طلقؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کیا مس ذکر میں وضو ہے آپ نے فرمایا نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۷۰' روایت ۱۸۲' ترمذی فی الطهارة باب۶۲' ۸۵' نسائی فی الطهارة باب۱۱۸' ابن ماجه فی الطهارة ۴۸۳' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۶۵/۱' سنن دارقطنی ۱۴۹/۱' بیهقی سنن کبرٰی ۳۵۵/۱' مصنف عبدالرزاق ۴۲۶' مسند احمد ۲۳/۴۔

۴۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

۴۳۷: محمد بن جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی اسناد کے ساتھ اس طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ اللُّؤْلُؤِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ عُتْبَةَ ح .

۴۳۸: اسد ایوب سے اور ایوب نے عتبہ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

۴۳۹ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۳۹: قیس نے طلقؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۴۰ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ السُّحَيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۴۰: قیس نے طلقؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ : قَالَ : ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، وَخَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، وَسَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ قَيْسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۴۱: حضرت قیس نے اپنے والد حضرت طلقؓ کی وساطت سے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ

قَيْسِ ابْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَا تَرٰى فِيْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ، بَعْدَمَا تَوَضَّأَ؟ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ هُوَ إِلَّا بِضْعَةٌ مِنْكَ؟ أَوْ مُضْغَةٌ مِنْكَ). فَهٰذَا حَدِيْثُ مُلَازِمٍ، صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الْإِسْنَادِ، غَيْرُ مُضْطَرِبٍ فِيْ إِسْنَادِهٖ، وَلَا فِيْ مَتْنِهٖ، فَهُوَ أَوْلٰى - عِنْدَنَا -مِمَّا رَوَيْنَاهُ، أَوَّلًا مِنَ الْآثَارِ الْمُضْطَرِبَةِ فِيْ أَسَانِيْدِهَا .وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِيْنِيِّ يَقُوْلُ: حَدِيْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا، أَحْسَنُ مِنْ حَدِيْثِ بُسْرَةَ .فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ وَاسْتِقَامَتِهٖ، فَحَدِيْثُ مُلَازِمٍ هٰذَا، أَحْسَنُ إِسْنَادًا .وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ، أَنَّ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ بِظَهْرِ كَفِّهٖ، أَوْ بِذِرَاعَيْهِ، لَمْ يَجِبْ فِيْ ذٰلِكَ وُضُوْءٌ .فَالنَّظَرُ أَنْ يَكُوْنَ مَسُّهُ إِيَّاهُ بِبَطْنِ كَفِّهٖ كَذٰلِكَ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُ لَوْ مَسَّهُ بِفَخِذِهٖ، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ وُضُوْءٌ ، وَالْفَخِذُ عَوْرَةٌ .فَإِذَا كَانَتْ مُمَاسَّتُهُ إِيَّاهُ بِالْعَوْرَةِ، لَا تُوْجِبُ عَلَيْهِ وُضُوْءًا فَمُمَاسَّتُهُ إِيَّاهُ بِغَيْرِ الْعَوْرَةِ أَحْرٰى أَنْ لَا تُوْجِبَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا .فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنْهُ : فَقَدْ أَوْجَبَ الْوُضُوْءَ فِيْ مُمَاسَّتِهٖ بِالْكَفِّ، أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۴۴۲: قیس بن طلق نے عن ابیہ عن النبی ﷺ نقل کیا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ کا اس آدمی کے سلسلہ میں کیا حکم ہے جس نے وضو کے بعد اپنے ذکر کو چھولیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہی تو ہے آپ نے بضعہ یا مضغہ کا لفظ استعمال فرمایا۔ یہ ملازم راوی کی روایت صحیح اور درست ہے اس کی سند اور متن میں اضطراب نہیں ۔ یہ ان روایات سے اولیٰ ہے جن مضطرب روایات کو ہم پہلے ذکر کر آئے ۔علی بن المدینی فرماتے تھے کہ ملازم کی روایت بسرہ کی روایت سے بہت زیادہ اچھی ہے اگر سند کی مضبوطی کے لحاظ سے اس باب کو لیا جائے تو ملازم کی روایت سند کے لحاظ سے بہت اعلیٰ ہے۔اور اگر تم بطریق نظر دیکھنا چاہتے ہو تو ملاحظہ کریں کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ اگر عضو تناسل کو ہتھیلی کی پچھلی جانب یا اپنے دونوں بازوؤں سے چھوا جائے تو اس سے وضو لازم نہیں ہوتا تو سوچ کا تقاضا یہ ہے کہ ہتھیلی کی اندرونی جانب سے بھی یہی حکم ہونا چاہیے اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اگر اس نے اپنی ران سے اس کو چھولیا تو تب بھی اس پر وضو لازم نہیں آتا حالانکہ ران تو ستر ہے تو اس کے ساتھ عضو تناسل کا چھو جانا جب وضو کو لازم نہیں کرتا تو ستر کے علاوہ جسم کے دوسرے کسی حصے کو اس کا چھولینا اس بات کے زیادہ مناسب ہے کہ اس سے وضو لازم نہ ہو جو لوگ اس سے وضو کو واجب قرار دیتے ہیں تو انہوں نے ہتھیلی سے اس کے چھولینے سے وضو کو واجب قرار دیا ہے ان میں صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم شامل ہیں ٗروایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : روایت نمبر ۴۳۶ والی ملاحظہ فرمائیں ابو داؤد ترمذی ابن ماجه نسائی دارقطنی مسند احمد مصنف عبدالرزاق ابن ابی شیبه بیهقی۔

ملازم رحمہ اللہ کی یہ روایت صحیح الاسناد ہے اس کی سند میں کسی قسم کا اضطراب نہیں یہ ان تمام آثار مضطربہ سے عمل کی زیادہ حقدار ہے علامہ علی بن المدینی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے ملازم کی یہ روایت بسرہؓ کی روایت سے بہت زیادہ بہتر ہے۔

پس اگر ہم اسناد کے لحاظ سے مسئلہ کو اختیار کریں تو تب بھی ملازم کی روایت سند و استقامت کے لحاظ سے احسن ہے پس اس کو اختیار کرنا اولیٰ و اعلیٰ ہے اور اگر بطریق نظر جانچنا ہو تو وہ بھی بنظر انصاف دیکھ لیں۔

نظر طحاوی:

غور فرمائیں کہ مس ذکر اگر ہاتھ کی پشت یا بازو وغیرہ سے ہو تو کسی کے ہاں بھی اس سے وضو لازم نہیں پس نظر انصاف سے یہی معلوم ہوتا ہے باطن ہتھیلی سے چھو لینے سے بھی حکم وہی رہنا چاہئے کیونکہ عضو ہونے میں تو دونوں برابر ہیں نیز ملاحظہ فرمائیں کہ اگر کسی نے اپنے ہاتھ سے ران کو چھولیا تو اس پر کسی کے ہاں بھی وضو واجب نہیں حالانکہ ران بھی تو عورت و ستر ہے اور خود ذکر کے ران سے چھو جانے سے بھی وضو لازم نہیں آتا تو ہاتھ جو کہ عورت و ستر بھی نہیں اس کے ساتھ چھو جانے سے وضو کیونکر لازم ہو گا۔ فتدبر۔

ایک اہم اعتراض:

یہاں جناب کی عقلیات و قیاسات نہیں چلتے اصل مسئلے کا تعلق نقلاً ثبوت سے ہے ہم سعد بن ابی وقاص ٗ عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا فتویٰ اس عمل کے ثبوت پر پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

۴۴۳ : **حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَنْبَأَنِي الْحَكَمُ، قَالَ : سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ يَقُوْلُ "كُنْتُ أُمْسِكُ الْمُصْحَفَ عَلَى أَبِيْ فَمَسِسْتُ فَرْجِيْ، فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَتَوَضَّأَ."**

۴۴۳: حکم کہتے ہیں میں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص کو فرماتے سنا کہ میں اپنے والد کے لئے قرآن مجید تھامے ہوئے کھڑا تھا میرا ہاتھ اپنی شرمگاہ کو لگ گیا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں وضو کروں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۶۳/۱۔

۴۴۴ : **حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، يَقُوْلَانِ فِي الرَّجُلِ يَمَسُّ ذَكَرَهُ؟ قَالَا : يَتَوَضَّأُ قَالَ : شُعْبَةُ، فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ: عَمَّنْ هٰذَا؟ فَقَالَ : عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ـ**

۴۴۴: قتادہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آدمی کے متعلق جو اپنی شرمگاہ کو چھولے یہ فتویٰ دیتے کہ وہ آدمی وضو کرے شعبہ کہتے ہیں میں نے قتادہ کو کہا یہ روایت کس سے تم نے نقل کی ہے وہ کہنے لگے میں نے عطاء بن ابی رباح کی وساطت سے بیان کی ہے۔

۴۴۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ رَآهُ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْهَا .قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ :مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ "إِنِّيْ مَسِسْتُ فَرْجِيْ، فَنَسِيْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ . "

۴۴۵: زہری نے سالم سے اور سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کیا کہ میں نے ان کو ایسی نماز پڑھتے دیکھا جو پہلے نہ دیکھا تھا تو میں نے ان سے سوال کیا یہ کون سی نماز آپ ادا فرماتے ہیں؟ کہنے لگے میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا لیا تھا اور میں وضو کرنا بھول گیا تھا (اب وضو کر کے نماز دھرا رہا ہوں)

تخریج : مالك في الطهارة روايت٦٣' مصنف ابن ابي شيبه كتاب الطهارة ١٦٣/١ ـ

۴۴۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ .

۴۴۶: حماد نے ایوب سے اور انہوں نے نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اس جیسی روایت نقل کی ہے۔

۴۴۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ، أَوْ صَلّٰى بِنَا ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ سَارَ، ثُمَّ أَنَاخَ لَهُ .فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فَقَالَ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ عَرَفَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِّيْ مَسِسْتُ ذَكَرِيْ قَالَ : فَتَوَضَّأَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ .قِيْلَ لَهُمْ : أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، خِلَافُ مَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَكَمُ .

۴۴۷: ابوعوانہ نے ابراہیم بن المہاجر عن مجاہد روایت نقل کی ہے کہ مجاہد کہتے ہیں ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز ادا کی (یا یہ الفاظ تھے) ہمیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز پڑھائی پھر وہ چل دیئے پھر کچھ دیر کے بعد اپنے اونٹ کو بٹھایا میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! ہم نماز تو ادا کر چکے (اب ٹھہرنے کا کیا مقصد ہے) انہوں نے کہا ابوعبدالرحمٰن! اس بات کو سمجھتا ہے لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگا لیا تھا مجاہد کہتے ہیں پھر انہوں نے وضو کیا اور نماز کا اعادہ کیا (ہم نے بھی کیا) ان کے جواب میں کہا جائے گا کہ اگر تم نے مصعب بن سعد کی یہ روایت نقل کی ہے تو حکم نے ان سے اس کے خلاف روایت نقل کی ہے۔

الجواب:

روایت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آپ نے جس سند سے روایت کی ہے اس میں حکم نے مصعب سے نقل کی ہے اس میں

امر نی ان اتوضأ کے الفاظ ہیں مگر اس کے برخلاف اسماعیل بن محمد نے مصعب بن سعد سے جو روایت نقل کی اس میں ہاتھ پر مٹی مل لینے یا ہاتھ دھونے کے الفاظ پائے جاتے ہیں جو اس روایت کے مطلب کو واضح کرتے ہیں کہ اتوضأ سے مراد ہاتھ کا دھونا ہے نہ کہ نماز والا وضو کرنا۔ روایت درج ذیل ہے۔

۴۴۸ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ "كُنْتُ آخُذُ عَلٰى أَبِى الْمُصْحَفَ، فَاحْتَكَكْتُ فَأَصَبْتُ فَرْجِىْ "فَقَالَ : أَصَبْتَ فَرْجَكَ؟ قُلْتُ "نَعَمْ احْتَكَكْتُ . "فَقَالَ : اغْمِسْ يَدَكَ فِى التُّرَابِ، وَلَمْ يَأْمُرْنِىْ أَنْ أَتَوَضَّأَ .وَرُوِىَ عَنْ مُصْعَبٍ أَيْضًا أَنَّ أَبَاهُ أَمَرَهُ بِغَسْلِ يَدِهٖ .

۴۴۸: اسماعیل بن محمد عن مصعب بن سعد۔ مصعب کہتے ہیں میں اپنے والد کا مصحف اٹھائے ہوئے تھا مجھے کھجلی ہوئی کھجلاتے ہوئے میرا ہاتھ شرمگاہ تک پہنچا والد صاحب نے فرمایا تیرا ہاتھ شرمگاہ کو بھی پہنچا ہے میں نے جواب دیا ہاں میں نے شرمگاہ کو کھجلایا ہے تو انہوں نے فرمایا مٹی میں اپنے ہاتھ لتھیڑ لو اور مجھے وضو کا حکم نہیں فرمایا اور دوسری روایت میں موجود ہے کہ مجھے حکم دیا کہ میں اپنا ہاتھ دھولوں۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۴۴۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : وَحَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ "قُمْ فَاغْسِلْ يَدَكَ " .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْوُضُوْءُ الَّذِىْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِىْ حَدِيْثِهٖ، عَنْ مُصْعَبٍ، هُوَ غَسْلُ الْيَدِ، عَلٰى مَا بَيَّنَهٗ عَنْهُ الزُّبَيْرُ بْنُ عَدِيٍّ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الرِّوَايَتَانِ .وَقَدْ رُوِىَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهٖ "إِنَّهٗ لَا وُضُوْءَ فِىْ ذٰلِكَ . "

۴۴۹: اسماعیل بن ابی خالد عن الزبیری بن عدی عن مصعب بن سعد نے اسی طرح روایت کی ہے البتہ یہ الفاظ مختلف ہیں: قم فاغسل یدك اٹھو اور اپنا ہاتھ دھوڈالو۔

ان روایات کی موافقت کے لئے مصعب کی زبیر بن عدی والی روایت کو سامنے رکھنا ہوگا مزید برآں خود حضرت سعدؓ سے وضو کی نفی والی روایات مسئلہ کو صاف کر دیتی ہیں۔ روایات ملاحظہ ہوں۔ ممکن ہے کہ وہ وضو جس کو حکم نے مصعب سے نقل کیا اس سے مراد ہاتھ کا دھونا ہو جیسا کہ اس کو زبیر بن عدی نے بیان کیا تا کہ دونوں روایتوں کا تضاد نہ رہے۔ حضرت سعد کی روایت میں ارشاد ہے کہ اس میں وضو نہیں۔

۴۵۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِىْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِىْ حَازِمٍ، قَالَ : سُئِلَ سَعْدٌ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ "إِنْ كَانَ نَجِسًا فَاقْطَعْهُ لَا بَأْسَ بِهٖ "۔

۴۵۰: اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ سعد سے شرمگاہ کے چھونے کا سوال کیا گیا تو فرمایا اگر وہ نجس ہے تو کاٹ ڈالو اس کو ہاتھ لگ جانے میں حرج نہیں۔ جب روایات کی تفتیش کی تو ثابت ہو گیا کہ عضو تناسل کو چھونے میں وضو نہیں۔ رہی وہ روایات جن کو ابن عباس ؓ نے اس پر وضو کے واجب ہونے سے متعلق بیان کی ہیں تو ان سے اس کے خلاف روایات بھی مذکور ہیں' روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ١٦٤/١۔

۴۵۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِسَعْدٍ : إِنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ : اقْطَعْهُ إِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِنْكَ .فَهٰذَا سَعْدٌ، لَمَّا كُشِفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْهُ، ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ لَا وُضُوْءَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ إِيْجَابِ الْوُضُوْءِ فِيْهِ، فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۴۵۱: اسماعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے سعد کو کہا کہ میں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا جبکہ میں نماز میں تھا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے جسم کا حصہ ہے اگر اتنا ہی ناپاک ہے تو اسے کاٹ ڈالو۔

حاصل کلام: ان روایات بالا نے حضرت سعدؓ کے متعلق یہ بات صاف کر دی کہ وہ شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو کو لازم قرار نہیں دیتے۔

روایت ابن عباس ؓ کا جواب:

حضرت ابن عباس ؓ سے متعلق بھی معاملہ کچھ اسی طرح ہے اس روایت بالا کے خلاف کئی روایات ان کے فتویٰ کی صورت میں موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔

۴۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسِسْتُ أَوْ أَنْفِيْ).

۴۵۲: عکرمہ بن عمار کہتے ہیں ہمیں عطاء نے ابن عباس ؓ کے متعلق نقل فرمایا کہ انہوں نے فرمایا مجھے اس بات کی پرواہ نہیں آیا شرمگاہ کو چھوا جائے یا ناک کو (حکماً دونوں برابر ہیں)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ١٦٤/١

۴۵۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۴۵۳: شعبہ مولیٰ ابن عباس نے ابن عباس ؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ ابن عباس ؓ ہیں' ان سے اس روایت کے خلاف جو قتادہ نے عطاء سے نقل کی اور روایات اس کے برعکس آئی ہیں۔ ہم تو اس نتیجہ پر پہنچے

ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کوئی بھی اس کا حامی نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی اکثریت نے ان کے اس فتویٰ سے اختلاف کیا ہے۔ مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۵۴ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءً ا .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَدْ رُوِيَ عَنْهُ غَيْرُ مَا رَوَاهُ قَتَادَةُ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ .فَلَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَىٰ بِالْوُضُوْءِ مِنْهُ، غَيْرَ ابْنِ عُمَرَ .وَقَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۴: سعید بن جبیر نے عن ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ شرمگاہ کے چھونے پر وضو کو واجب قرار نہ دیتے تھے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ان سے قتادہ والی سابقہ روایت کے خلاف عطاء اور سعید بن نبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات اس کے خلاف ہیں جس سے ان کا وضو کا قائل نہ ہونا صاف معلوم ہوتا ہے جب روایت کے خلاف راوی کا فتویٰ ہو تو وہ روایت مرجوح اور قابل عمل نہ ہوگی۔ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظیم جماعت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کا فتویٰ نہیں پاتے جو شرمگاہ کو چھو لینے پر وضو کو لازم کرتا ہو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۵۲/۱

حاصل کلام:

یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں ان سے قتادہ والی سابقہ روایت کے خلاف عطاء اور سعید بن نبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات اس کے خلاف ہیں جس سے ان کا وضو کا قائل نہ ہونا صاف معلوم ہوتا ہے جب روایت کے خلاف راوی کا فتویٰ ہو تو وہ روایت مرجوح اور قابل عمل نہ ہوگی۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظیم جماعت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی کا فتویٰ نہیں پاتے جو شرمگاہ کو چھو لینے پر وضو کو لازم کرتا ہو۔

بطور نمونہ ہم چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ نقل کرتے ہیں۔

۴۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ : أَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ قَابُوْسٍ عَنْ أَبِيْ ظَبْيَانَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : (مَا أُبَالِيْ أَنْفِيْ مَسِسْتُ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ ذَكَرِيْ).

۴۵۵: ظبیان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا مجھے کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا۔ ناک' کان کو

چھونے اور شرمگاہ کو چھونے میں۔

۴۵۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ (مَا أُبَالِيْ ذَكَرِيْ مَسِسْتُ فِي الصَّلَاةِ أَوْ أُذُنِيْ أَوْ أَنْفِيْ).

۴۵۶: قیس بن السکن نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ مجھے اس میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا کہ نماز میں میں اپنی ناک یا کان یا شرمگاہ کو چھوؤں۔

۴۵۷ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ هُزَيْلًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَهُ.

۴۵۷: ابوقیس فرماتے ہیں کہ میں نے ہزیل کو سنا کہ وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۵۸ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهُ .

۴۵۸: قیس بن السکن عبداللہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۴۵۹ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ح .

۴۵۹: ابوقیس نے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور ابواحمد الزبیری نے سعد سے اور انہوں نے عمیر بن سعید سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۰ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ : كُنْتُ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَذُكِرَ مَسُّ الذَّكَرِ فَقَالَ : (إِنَّمَا هُوَ بِضْعَةٌ مِنْكَ، مِثْلُ أَنْفِيْ أَوْ أَنْفِكَ. وَإِنَّ لِكَفِّكَ مَوْضِعًا غَيْرَهُ). أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِيَادِ عَنْ لَقِيْطٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ ح .

۴۶۰: مسعر نے عمیر بن سعید سے نقل کیا کہ میں عمار بن یاسرؓ کی مجلس میں تھا تو شرمگاہ کے چھونے کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا وہ تمہارے جسم کا ایک حصہ ہے جیسا کہ ناک' کان وغیرہ البتہ اپنے ہاتھ کو اس کی بجائے اور جگہ میں استعمال کرو۔ اسی طرح ابوعامر نے کہا کہ ہمیں سفیان نے ایاد بن لقیط سے اور انہوں نے براء بن قیس سے نقل کیا۔ (مضمون یہی ہے)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ١٦٤/١ ' دارقطنی فی السنن ١٥٠/١ ـ

٤٦١ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَدُوْسِيًّا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ ح .

۴٦١: ابوشعبہ نے منصور سے وہ کہتے ہیں میں نے ایک سدوسی کو براء بن قیس سے یہ روایت بیان کرتے سنا۔

٤٦٢ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ : (مَا أُبَالِيْ إِيَّاهُ مَسِسْتُ أَوْ أَنْفِيْ).

۴٦۲: براء بن قیس کہتے ہیں میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میں تو اس میں فرق محسوس نہیں کرتا کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگاؤں یا ناک کو۔

٤٦٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ح .

۴٦۳: حماد نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٤٦٤ : وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمُخَارِقِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهُ.

۴٦۴: مخارق بن احمد نے حذیفہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٤٦٥ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ رَزِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ خَمْسَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ، وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، وَرَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرَوْنَ فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا ـ

۴٦۵: حسن نے پانچ اصحاب رسول ﷺ سے جن میں علی بن ابی طالب' عبداللہ بن مسعود' حذیفہ بن الیمان اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم اور ایک اور صحابیؓ ہیں وہ تمام شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو کے قائل نہیں۔

٤٦٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ح .

۴٦٦: حجاج نے کہا حماد نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٤٦٧ : وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ نَحْوَهُ.

۴٦۷: حسن نے عمران بن حصینؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٤٦٨ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِثْلَهُ .فَإِنْ كَانَ يَجِبُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا تَقْلِيْدُ ابْنِ عُمَرَ، فَتَقْلِيْدُ مَنْ ذَكَرْنَا، أَوْلٰى مِنْ تَقْلِيْدِ ابْنِ عُمَرَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنِ .

۴۶۸: حسن بن عمران بن حصینؓ سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔اب آپ فرمائیں کہ اگر اس قسم کے مسائل میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تقلید لازم ہے تو جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہم نے ذکر کیا ان کی تقلید ابن عمر رضی اللہ عنہما سے زیادہ بہتر ہے اور تابعین رحمہم اللہ یہی فرماتے ہیں' ملاحظہ ہو۔

تخریج : طبرانی کبیر ۲۴۸/۹'

لطیفہ: اگر آپ نے اس سلسلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تقلید کرنا ہے تو پھر ان حضرات کی تقلید ان سے اولیٰ ہے پس ان کی روایت کو چھوڑ کر اس جم غفیر کی روایات کو لینا چاہئے۔

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کے قول کا جواب:

حضرت سعید بن المسیب کو فریق اوّل کا حامی سمجھا جاتا ہے یہاں ان کا فتویٰ نقل کر کے اس کی تردید کی گئی ہے اثر ملاحظہ ہو۔

۴۶۹ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا .

۴۶۹: قتادہ نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ وہ شرمگاہ کے چھو لینے میں وضو کے قائل نہیں۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۲۰/۱

جلیل القدر تابعی حسن بصری رحمہ اللہ کا تائیدی فتویٰ:

۴۷۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ .

۴۷۰: قتادہ نے حسن رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۱۶۵/۱

۴۷۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ مَسَّ الْفَرْجِ، فَإِنْ فَعَلَهُ، لَمْ يَرَ عَلَيْهِ وُضُوْءًا .

۴۷۱: اشعث نے حسن رحمہ اللہ سے نقل کیا وہ شرمگاہ کو بلاوجہ ہاتھ لگانا ناپسند کرتے تھے اور اگر کوئی کر لیتا تو اس پر وضو کو لازم قرار نہ دیتے تھے۔

۴۷۲ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِيْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ

الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی ۔

۴۷۲: یونسؒ نے حسن سے نقل کیا کہ وہ شرمگاہ کو چھو لینے پر وضو کو لازم قرار نہ دیتے تھے۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور وہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱/۱۲۰

حاصل کلام: چار آثار اور چودہ روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شرمگاہ کو ہاتھ لگنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے اور نہ نئے سرے سے کرنا پڑتا ہے۔ جمہور صحابہ و تابعین کا یہی مسلک ہے اسی کو ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ نے اختیار فرمایا ہے۔

نوٹ: اس باب میں طحاوی رحمہ اللہ نے سابقہ طرز کے خلاف ہر روایت کا جواب ساتھ ساتھ دیا ہے ورنہ عام طرز فریق مخالف کا تذکرہ بمعہ روایات کرتے ہیں پھر فریق ثانی کی طرف سے دلائل و جوابات دیتے ہیں لیکن یہاں ہر روایت کا جواب ساتھ ساتھ ہی نبٹاتے گئے ہیں۔

بَابُ "الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ" كَمْ وَقْتُهُ لِلْمُقِيْمِ وَالْمُسَافِرِ

مقیم و مسافر کے لئے موزوں پر مسح کا حکم

خلاصۃ المرام : مسح علی الخفین جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں تو علامت اہل سنت ہے روافض کے ہاں جائز نہیں اور یہ موزے کے اعلیٰ حصہ پر کیا جائے گا موزے پر مسح جائز ہے اور جوربین مخنین یا چمڑے کے تلے والے موزے پر درست ہے موزے پر موزہ معمولی پھٹا ہوا ہو تو مسح درست ہے موزے کا پاک ہونا ضروری ہے اور نواقض وضو اس کے بھی نواقض ہیں اور پاؤں کا موزے سے نکلنا بھی اس کو توڑ دیتا ہے مدت مسح امام مالک کے ہاں مقرر نہیں دیگر تمام ائمہ مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کے قائل ہیں۔

یہاں مسح کی مدت پر بحث ہوگی

اور بس امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ دیگر علماء کی مستدل روایات و آثار۔

۴۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَزِيْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ أُبَيِّ بْنِ عَمَّارٍ (وَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَارَةُ الْقِبْلَتَيْنِ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ : نَعَمْ .قَالَ : يَوْمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : نَعَمْ، وَيَوْمَيْنِ .قَالَ : وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : نَعَمْ، وَثَلَاثًا .قَالَ : وَثَلَاثًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ : نَعَمْ، حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا ثُمَّ قَالَ: امْسَحْ مَا بَدَا لَكَ).

۴۷۳: نُسی نے ابی بن عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا (انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے) وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں موزوں پر مسح کروں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایک دن فرمایا ہاں اور دو دن؟ میں نے کہا دو دن یا رسول اللہ ﷺ فرمایا نعم اور تین دن۔ میں نے کہا تین دن یا رسول ﷺ! فرمایا ہاں یہاں تک کہ آپ سات تک پہنچے پھر فرمایا جب تک ہو سکے مسح کرتے رہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ٦١، روایت ١٥٨، ابن ماجه فی الطهارة وسننها باب ٨٧، ٥٥٧، دارقطنی فی سننه ١٩٨/١۔

۴۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ، قَالَ : أَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِیْنٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ أَیُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنْ أُبَیِّ بْنِ عُمَارَةَ قَالَ (وَکَانَ مِمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَتَیْنِ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۷۴: عبادہ نے ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور وہ ان لوگوں سے تھے (جو دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے والے تھے) انہوں نے اسی طرح پوری روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ٢١١/١

۴۷۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُفَیْرٍ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِیْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ أَبِیْ زِیَادٍ، عَنْ أَیُّوْبَ بْنِ قَطَنٍ، عَنْ عُبَادَةَ، عَنْ أُبَیِّ بْنِ عِمَارَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا : لَا وَقْتَ لِلْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ، فِی السَّفَرِ وَلَا فِی الْحَضَرِ. قَالُوْا : وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَیْضًا فَذَکَرُوْا مَا۔

۴۷۵: عبادہ نے ابی بن عمارہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ موزوں پر مسح کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے نہ ہی سفر کے لئے اور نہ اقامت کے لئے۔ انہوں نے فرمایا اس کی مزید تائید حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی روایت سے ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد ٢١/١

۴۷۶: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسَی بْنُ عَلِیٍّ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اِبْتَرَدْتُ مِنَ الشَّامِ إِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَخَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَدَخَلْتُ الْمَدِیْنَةَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَدَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ، وَعَلَیَّ خُفَّانِ مُجَرْمَقَانِیَانِ، فَقَالَ لِیْ : مَتٰی عَهْدُكَ یَا عُقْبَةُ بِخَلْعِ خُفَّیْكَ؟ فَقُلْتُ : لَبِسْتُهُمَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهٰذَا الْجُمُعَةُ فَقَالَ

لِیْ : أَصَبْتُ السُّنَّةَ .

۴۷۶: فریق اوّل نے ان روایات سے استدلال کیا اور اس ارشادِ فاروقی کو تائید میں ذکر کیا کہتے ہیں کہ میں شام سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں بروز جمعہ شام سے نکلا اور مدینہ میں (آٹھویں دن) بروز جمعہ داخل ہوا میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا میں نے جرموقی موزے پہنے ہوئے تھے آپ نے مجھے فرمایا اے عقبہ! تمہیں موزے اتارے کتنے دن ہو گئے؟ میں نے کہا جمعہ کے دن پہنے تھے اور آج جمعہ کا دن ہے تو آپ نے فرمایا تو نے سنت کو پالیا۔

تخریج : دارقطنی ۱۹۵/۱' مصنفه ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۸۵/۱

۴۷۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، قَالَ : ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ (قَاضِيْ أَهْلِ مِصْرَ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهٖ .

۴۷۷: عبداللہ بن الحکم البلوی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۴۲۱/۱' ۱۳۳۴

۴۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، وَابْنُ لَهِيْعَةَ، وَاللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ الْبَلَوِيِّ، أَنَّهٗ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ "أَصَبْتَ "وَلَمْ يَقُلْ "السُّنَّةَ . "قَالُوْا : فَفِيْ قَوْلِ عُمَرَ هٰذَا، لِعُقْبَةَ "أَصَبْتَ السُّنَّةَ "يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّ السُّنَّةَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا عَنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَمْسَحُ الْمُقِيْمُ عَلٰى خُفَّيْهِ، يَوْمًا وَلَيْلَةً، وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ .وَقَالُوْا : أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ :(أَصَبْتَ السُّنَّةَ) فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ عِنْدَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ السُّنَّةَ قَدْ تَكُوْنُ مِنْهُ وَقَدْ تَكُوْنُ مِنْ خُلَفَائِهٖ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ).

۴۷۸: عبداللہ بن الحکم البلوی کہتے ہیں کہ میں نے علی بن رباح لخمی سے سنا وہ حضرت عقبہ بن عامرؓ کے متعلق بتلا رہے تھے پھر ان سے اسی طرح روایت نقل کی فرق یہ ہے اس میں اصبت فرمایا۔ سنت کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد میں جو انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا "اصبت السنة" کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ ان کے ہاں یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کیونکہ سنت آپ ہی کی ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کیا اور کہا مقیم کو موزے پر ایک دن رات مسح کا حکم ہے اور مسافر کے لئے تین دن رات کی اجازت ہے۔ رہی وہ روایت جو تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے "اصبت السنة" کی نقل کی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ ان کے ہاں یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کیونکہ سنت کا اطلاق تو سنت خلفاء الراشدین پر خود قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم

((علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین)) میں موجود ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲۰٦/۱

حاصل روایات: مسح خفین کی مقیم ومسافر کے لئے کوئی مدت متعین نہیں جب تک چاہے موزے اتارے بغیر مسح کرسکتا ہے۔

جواب: حضرت ابی بن عمارہؓ کی منفرد روایت صحابہ کرام ؓ کی متواتر روایات کے خلاف ہے۔

نمبر۲: روایت عقبہ بن عامرؓ میں "اصبت السنة" سے استدلال درست نہیں اس میں جہاں سنت نبی ﷺ ہونے کا احتمال ہے وہاں سنت خلفاء ہونے کا بھی احتمال ہے آپ ﷺ نے فرمایا "علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین.

تخریج : ابو داؤد باب٥ حدیث٤٦٠٧، ترمذی فی العلم باب١٦، ٢٦٧٦، ابن ماجه باب٦، روایت٤٢، دارمی فی المقدمه باب١٦، مسند احمد ١٢٦/٤/٧

سنت کے لفظ کا اطلاق خلفاء راشدین کے علاوہ صحابہ کے طریقہ پر بھی موجود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۴۷۹ :حَدَّثَنَا بِهِ أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لِرَبِيْعَةَ (فِيْ أُرُوْشِ أَصَابِعِ الْمَرْأَةِ) يَا ابْنَ أَخِيْ، إِنَّهَا السُّنَّةُ، يُرِيْدُ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَأَى مَا قَالَ لِعُقْبَةَ، وَهُوَ مِنَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ.فَسَمّٰى رَأْيَهُ ذٰلِكَ سُنَّةً، مَعَ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، بِتَوْقِيْتِ الْمَسْحِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ، بِخِلَافِ مَا جَاءَ بِهِ حَدِيْثُ أُبَيِّ بْنِ عُمَارَةَ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

تخریج : ابو داؤد ٤٦٠٧، ترمذی٢٦٧٦، ابن ماجه٤٢، دارمی باب١٦، مسند احمد ١٢٦/٤

۴۷۹: اور سعید بن مسیب جلیل القدر تابعی ہیں انہوں نے ربیعہ رائے کو عورت کی انگلیوں کی دیت کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا: یا ابن اخی۔ انها السنة حالانکہ اس سے ان کی مراد حضرت زید بن ثابت کا فتویٰ کہ انگلی کی دیت دس اونٹ ہے کی طرف اشارہ کرنا تھا۔ پس حضرت عمر ؓ نے اپنی رائے کو سنت کہا۔ نمبر۲: آپ ﷺ کی تعیین مدت والی متواتر روایت کے خلاف ہونے کی وجہ سے یہ مؤول ہے۔ نمبر۳: حضرت عقبہ نے جنگل بیابان میں یہ سفر کیا جس میں پانی نہ ملنے پر وہ مسلسل تیمم کرتے رہے تو تیمم میں موزے اتارنے کا کوئی معنی نہیں اسی کو اصبت السنة فرمایا: هو الرای۔

فریق دوم کی مستدل روایات وآثار:

۴۸۰ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنِ

الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ) يَعْنِي الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

۴۸۰: شریح بن ھانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن رات مسافر کے لئے اور ایک دن رات مقیم کے لئے موزہ پر مسح کے مقرر فرمائے۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ٨٥' نسائی فی الطهارة باب٩٩' ابن ماجه فی الطهارة باب٨٦' مسند احمد ٩٦/١' مصنف ابن ابی شیبه ١٧٧/١' بیهقی ٢٧٢/١' شرح السنه بغوی٢٣٨' مصنفقه عبدالرزاق٧٨٩'

۴۸۱ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ :(كُنَّا نُؤْمَرُ إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ نَمْسَحَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهِنَّ، وَإِذَا كُنَّا مُقِيْمِيْنَ فَيَوْمًا وَلَيْلَةً).

۴۸۱: شریح بن ہانی نے اپنی سند سے ذکر کیا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور پھر ان سے مسح علی الخفین کا مسئلہ پوچھا تو فرمایا جب ہم سفر میں ہوتے ہمیں حکم دیا جاتا کہ تین دن رات مسح کریں اور جب حالت اقامت میں ہوں تو ایک دن رات مسح کریں۔

تخریج : روایت نمبر ٤٨٠'

۴۸۲ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا تَرَيْنَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ فَقَالَتْ : (إِيْتِ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهُوَ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ، كَانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : (كُنَّا إِذَا كُنَّا بِسَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَثَلَاثَ لَيَالٍ).

۴۸۲: حکم بن عتیبہ نے شریح بن ہانی سے نقل کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا اے ام المؤمنین! آپ مسح علی الخفین کے متعلق کیا فرماتی ہیں تو انہوں نے فرمایا تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں جاؤ وہ اس مسئلے کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کرتے تھے (چنانچہ میں ان کی خدمت میں آیا اور) میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جب ہم سفر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتے تو ہمیں حکم ہوتا کہ ہم تین دن رات اپنے موزے نہ اتاریں۔

تخریج : روایت نمبر ٤٨٠'

۴۸۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ

أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً) قَالَ : وَلَوْ أَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِيْ مَسْأَلَتِهِ لَزَادَهُ.

۴۸۳: ابوعبداللہ الجدلی نے حضرت خزیمہ بن ثابتؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کیلئے موزے پر مسح کی مدت تین دن رات مقرر فرمائی اور مقیم کے لئے ایک دن رات' کہتے ہیں اگر سائل اور طوالت مانگتا تو آپ بڑھا دیتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة با٦١' ١٥٧' ترمذی فی الطهارة باب٧١' ٩٥' ابن ماجه فی الطهارة ٥٥٣' مسند احمد ٢١٤/٥'

۴۸۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ وَجَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : (وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا).

۴۸۴: سفیان و جریر نے منصور سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ ان الفاظ کا فرق: لَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا۔ اگر ہم اور اضافہ طلب کرتے تو آپ بڑھا دیتے۔

تخریج : ابو داؤد ٢١/١

۴۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (جَعَلَ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةً وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً) ، قَالَ : وَلَوْ أَطْنَبَ لَهُ السَّائِلُ فِيْ مَسْأَلَتِهِ لَزَادَهُ.

۴۸۵: حکم نے ابراہیم اور اس نے ابوعبداللہ الجدلی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت اسی طرح نقل کی ہے کہ مسافر کے لئے موزہ پر مسح کی مدت تین دن رات مقرر فرمائی اور مقیم کے لئے ایک دن رات راوی کہتے ہیں اگر سائل سوال میں طوالت کرتا تو آپ اضافہ فرما دیتے۔

تخریج : المعجم الكبير ١٠٠/٤

۴۸۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۴۸۶: حماد نے ابراہیم سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ٩٥/٤

۴۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَحَمَّادٍ، عَنْ

اِبْرَاهِيْمَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۸۷: الحکم وحماد نے ابراہیم سے اورانہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۱۵/۵

۴۸۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَأَبُوْ عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۸۸: حماد نے براہیم سے اورانہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ٩٥/٤

۴۸۹ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ح .

۴۸۹: سلیمان بن شعیب نے الخصیب سے اورانہوں نے ہمام سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

۴۹۰ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ، عَنْ خُزَيْمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ .

۴۹۱: ابوعبداللہ الجدلی نے خزیمہؓ سے نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۲۱۵/۵

۴۹۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خُزَيْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۹۱: عبداللہ نے خزیمہ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ٩٥/٤

۴۹۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَنَا الْحَكَمُ، وَحَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۹۲: شعبہ نے الحکم وحماد سے اورانہوں نے ابراہیم سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ٩٥/٤

۴۹۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ : (كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ مُرَادٍ، يُقَالُ لَهُ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ أُسَافِرُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَأَفْتِنِيْ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى

الْخُفَّيْنِ فَقَالَ : ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ) :

۴۹۳: زر بن حبیش الاسدی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں خدمت نبوی میں بیٹھا تھا کہ مراد قبیلہ کا ایک آدمی آیا جس کو صفوان بن عسال کہتے تھے اور اس نے پوچھا یا رسول اللہ! میں مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کرتا رہتا ہوں مجھے مسح علی الخفین کے متعلق فرمائیں آپ نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۷۱' ۹۶' نسائی فی الطهارة باب ۹۷' ابن ماجه فی الطهارة باب التوقیت فی المسح۔

۴۹۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ : (أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقُلْتُ حَاكَ فِيْ نَفْسِيْ أَوْ فِيْ صَدْرِيْ، الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ، فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ : نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَوْ مُسَافِرِيْنَ، أُمِرْنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ).

۴۹۴: زر کہتے ہیں کہ میں صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا میرے دل یا سینے میں یہ بات کھٹکی ہے کہ پیشاب و پاخانہ کے بعد مسح علی الخفین کا کیا حکم ہے کیا آپ نے اس سلسلے میں کوئی بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو وہ کہنے لگے جی ہاں! ہم جب سفر میں ہوتے تو ہمیں حکم ملتا کہ تین دن رات کے لئے ہم اپنے موزے نہ اتاریں سوائے جنابت کی صورت کے لیکن پیشاب و پاخانہ میں ضرورت نہیں۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب ۷۱ نمبر ۹۶' نسائی فی الطهارة باب ۹۷' ابن ماجه فی الطهارة باب ۶۲'

۴۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۴۹۵: حماد بن زید نے عاصم سے اور عاصم نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل فرمائی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۵۹/۸

۴۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۶: عن عاصم بن بهدلہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۵۸/۸

۴۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَوْقٍ، عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْغَرِيْفِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ (صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَقَالَ : لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ

مَسْحًا عَلَى الْخُفَّيْنِ).

۴۹۷: ابوالغریف عبیداللہ بن خلیفہ نے کہا کہ صفوان بن عسالؓ کہتے ہیں مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ کے ساتھ روانہ فرمایا اور ارشاد فرمایا مسافر کیلئے تین دن رات اور مقیم کیلئے ایک دن رات موزوں پر مسح کرنا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲٤۱/٤

۴۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُهَاجِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ (اِذَا لَبِسْتَهُمَا عَلٰى طَهَارَةٍ).

۴۹۸: عبدالرحمان بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد ہیں جبکہ تم نے ان کو وضو کے ساتھ پہنا ہو۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب۸٦' ٥٥٦' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ١٧٩/١۔

۴۹۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا دَاوُدَ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: ثَنَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فِي التَّوْقِيْتِ خَاصَّةً وَزَادَ (أَنَّهٗ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ).

۴۹۹: بشر بن عبیداللہ الحضرمی نے ابوادریس خولانی سے روایت نقل کی کہ عوف بن مالک الاشجعیؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور یہ لفظ زائد ہیں: انه جعل ذلك فی غزوۃ تبوك کہ آپ ﷺ نے یہ مدت مسح غزوہ تبوک کے موقع پر مقرر فرمائی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ١٧٥/١

۵۰۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ :

۵۰۰: یحییٰ بن حسان نے ہشیم عن داؤد سے نقل کیا انہوں نے اپنی سند سے پوری روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ٤٠/١٨

۵۰۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ، فَأَتَيْتُهٗ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ، فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَكَانَتْ سُنَّةً لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ).

۵۰۱: عروہ بن المغیرہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر میں آپ کے پاس پانی لایا آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا مسافر کے لئے آپ کا طریقہ تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کا تھا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۴۸' مسلم فی الطهارة ۸۱' ابو داؤد فی الطهارة باب ۶۰' نمبر ۱۵۰' ترمذی فی الطهارة باب۷۴' نمبر ۱۰۰' نسائی فی الطهارة باب۸۶' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۷۸/۱۰۔

۵۰۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ). فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ .فَلَيْسَ يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ مِثْلَ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ إِلَى مِثْلِ حَدِيثِ أُبَيِّ بْنِ عُمَارَةَ .وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِمَّا رَوَاهُ عُقْبَةُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ قَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .

۵۰۲: علی بن ربیعہ نے علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح علی الخفین میں مقیم کے لئے ایک دن رات اور مسافر کے لئے تین دن رات مقرر فرمائے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت تواتر کے ساتھ مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کا وقت ثابت کر رہے ہیں پس ان روایات متواترہ کو ترک کر کے ابن ابی عمارہ رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع درست نہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقولہ روایت کے برعکس حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے متواتر آثار توقیت مسح کے منقول ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

تخریج : مسلم فی الطهارة نمبر۸۵' نسائی فی الطهارة باب۹۸' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۲۷۲/۱' مصنف عبدالرزاق ۷۸۹' مسند احمد ۹۶/۱'

حاصل روایات:

یہ تیس روایات اس بات کو ثابت کر رہی ہیں کہ مسافر کے لئے موزوں کی مدت مسح تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اب ان روایات متواترہ کو چھوڑ کر حدیث ابی بن عمارہ کی طرف جانا درست نہیں اور عقبہ بن عامرؓ کی روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے استدلال بھی درست نہیں کیونکہ خود ان کے بہت سے اقوال اس کے خلاف موجود ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:

۵۰۳ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : قُلْنَا لِبَنَانَةَ الْجُعْفِيِّ وَكَانَ أَجْرَأَنَا عَلَى عُمَرَ "سَلْهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ "فَسَأَلَهُ فَقَالَ : " لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ . "

۵۰۳: عمران بن مسلم نے سوید بن غفلہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے بنانہ جعفی کو کہا اور یہ فاروقؓ سے سوال کرنے میں ہم سب سے زیادہ جری تھے کہ تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسح علی الخفین سے متعلق سوال کرو (میں نے سوال کیا) تو انہوں نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات (مدت ہے)۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۱۷۹/۱۔

۵۰۴ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ بَنَانَةَ سَأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ "امْسَحْ عَلَيْهِمَا يَوْمًا وَلَيْلَةً."

۵۰۴: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ بنانہ جعفی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مسح علی الخفین کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم (چونکہ مقیم ہو) ایک دن رات مسح کرو۔

۵۰۵ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : أَتَيْنَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ بَنَانَةُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : " لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ . "

۵۰۵: عمران بن مسلم نے سوید بن غفلہ سے نقل کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے ان سے بنانہ جعفی نے مسح علی الخفین کے متعلق سوال کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات (مدت ہے)۔

۵۰۶ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بَنَانَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۵۰۶: اسود نے بنانہ جعفی سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کا سوال وجواب نقل کیا ہے۔

تخریج : بیہقی ۴۱۶/۱

۵۰۷ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ بَنَانَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۵۰۷: اسود نے بنانہ جعفی سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : کتاب الآثار امام محمد ۱۱/۱

۵۰۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۵۰۸:ہشام نے حماد سے اپنی اسناد سے اور حماد نے اسی طرح اپنی اسناد سے ذکر کیا۔

۵۰۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ قَالَ .ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۵۰۹:اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۱۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ۔ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ : أَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ "مَنْ أَدْخَلَ قَدَمَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا إِلَى مِثْلِ سَاعَتِهِ مِنْ يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ .

۵۱۰:عاصم نے ابوعثمان سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے اپنے دونوں پاؤں کو وضو کی حالت میں موزے میں داخل کیا وہ موزوں پر اس دن رات کی اس گھڑی تک مسح کرتا رہے۔(یعنی چوبیس گھنٹے)

تخریج : بیھقی نمبر ۱۳۱٤

۵۱۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ) .فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ جَاءَ عَنْهُ فِي هٰذَا، مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْقِيْتِ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيْمِ وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ عُقْبَةَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْكَلَامُ، كَانَ مِنْ عُمَرَ، لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّ طَرِيْقَ عُقْبَةَ، الَّذِي جَاءَ مِنْهُ طَرِيْقٌ لَا مَاءَ فِيْهِ .فَكَانَ حُكْمُهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ : فَسَأَلَهُ : مَتٰى عَهْدُكَ بِخَلْعِ خُفَّيْكَ، إِذَا كَانَ حُكْمُكَ هُوَ التَّيَمُّمُ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا أَخْبَرَهُ .وَهٰذَا الْوَجْهُ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ لِيُوَافِقَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سِوَاهُ وَلَا يُضَادُّهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ عُمَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَيْنَا فِي التَّوْقِيْتِ .

۵۱۱:زید بن وہب نے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف مسح علی الخفین کے سلسلہ میں لکھا کہ مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کی اجازت ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق روایات مروی ہیں جن میں مسح کی اسی طرح توقیت ہے۔ نیز حدیث عقبہ میں ایک اور احتمال پایا جاتا ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ سے معلوم کیا کہ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ایسے راستے سے آتے ہیں جو سنسان ہے اور اس میں نہیں ملتا تو اس کا حکم تیمم ہی تھا۔ اس لئے انہوں نے عقبہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہیں جوتے اتارے کتنا عرصہ ہوا؟

جبکہ یہاں تو تیمم ہی ہے تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی جو کچھ خبر دی اور یہ تاویل پہلی تاویل سے بہتر ہے تا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہو جائے اور باہمی تضاد نہ رہے۔ ہم نے جو کچھ تطبیق کے سلسلہ میں ذکر کیا یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے مرویات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۶۳/۱' عبدالرزاق ۲۰۶/۱

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ جن سے ان روایات متواترہ کے مطابق فتویٰ موجود ہے کہ جس میں مقیم و مسافر کے لیے مدت کی تعیین پائی جاتی ہے۔

روایت کا جواب ایک اور رخ سے:

روایت عقبہ میں یہ احتمال بھی ہے کہ یہ کلام عمر رضی اللہ عنہ کا ہو کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس راستے سے وہ مدینہ آتے ہیں اس میں پانی نہیں ہے عقبہ کے لئے وہاں حکم تیمم کا تھا اس لئے انہوں نے پوچھا تمہیں موزے اتارے کتنے دن گزرے اس لئے کہ تمہارے لئے حکم ہی تیمم کا تھا تو عقبہؓ نے ان کو یہی اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا "اصبت السنة" اس پر روایت کو محمول کرنا اولیٰ ہے تا کہ ان کے اقوال کے خلاف نہ ہو۔

مدت مسح کی تعیین کے سلسلہ میں دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بہت سی روایات وارد ہیں یہاں چند ذکر کی جاتی ہیں۔

۵۱۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ : (أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتْ إِيْتِ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُهُمْ بِوُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَافِرُ مَعَهُ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ : يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ لِلْمُقِيْمِ، وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ لِلْمُسَافِرِ).

۵۱۲: شریح بن ہانی کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے مسح علی الخفین کے متعلق مسئلہ دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں تم علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ ان کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خوب علم ہے وہ آپ کے ساتھ سفر کرتے تھے چنانچہ میں ان کی خدمت میں آیا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ایک دن رات مقیم کے لئے اور مسافر کے لئے تین دن رات ہوں گے۔

تخریج : مسلم فی الطهارة نمبر ۸۵

۵۱۳ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : جَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا.

۵۱۳: ابراہیم التیمی نے حارث بن سوید سے نقل کیا کہ عبداللہ مسح علی الخفین کو مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم

کے لئے ایک دن رات مقرر کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۷۹/۱

۵۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : (سَافَرْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَكَانَ لَا يَنْزِعُ خُفَّيْهِ ثَلَاثًا).

۵۱۴: ابراہیم نے عمرو بن الحارث سے نقل کیا' وہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ کے ساتھ سفر کیا چنانچہ وہ (سفر میں) تین دن رات اپنا موزہ نہ اتارتے تھے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۰۷/۱

۵۱۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ : (لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ).

۵۱۵: موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسح علی الخفین کے متعلق استفسار کیا تو فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات کافی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۸۲/۱' بیهقی ٤١٦/١

۵۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ :

۵۱۶: ابوالولید نے شعبہ سے پھر شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المحلی ۳۳۵/۱

۵۱۷ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِيْ غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ .

۵۱۷: ہشیم کہتے ہیں مجھے غیلان بن عبداللہ نے بتلایا کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۸۰/۱

۵۱۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا هَدِيَّةُ قَالَ : ثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِيْنٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۵۱۸: ہدیہ کہتے ہیں کہ سلام بن مسکین نے عبدالعزیز سے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ قَطَنٍ عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۵۱۹: حماد نے بیان کیا سعید بن قطن سے اور انہوں نے ابوزید انصاریؓ سے اور انہوں نے ایک صحابیؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ (ابوزید کا نام عمرو بن اخطبؓ ہے)

۵۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يُونُسَ، وَقَتَادَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ. فَهٰذِهِ أَقْوَالُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدِ اتَّفَقَتْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ. فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُخَالِفَ ذٰلِكَ. وَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا، قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى.

۵۲۰: قتادہ نے موسیٰ بن سلمہ سے اور انہوں نے ابن عباس ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ اصحاب رسول ﷺ کے اقوال ہیں یہ تمام اقوال موزے پر مسح کے مقیم و مسافر کے متعلق وقت کے مقرر ہونے پر متفق ہیں۔ پس ان کی مخالفت کسی کو درست نہیں۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات:

ان مزید تائیدی روایات سے بھی موزوں پر مسح کی مدت کا مقرر ہونا معلوم ہوتا ہے یہ تمام مدت مسح کی توقیت پر متفق ہیں پس ان سے تخلف جائز نہیں۔

یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

لطیفہ: مسح علی الخفین کا مسئلہ ۷۶ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ (کذا فی نخب الافکار ج ۱)

بَابُ ذِكْرِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَالَّذِي لَيْسَ عَلَى وُضُوءٍ وَقِرَاءَتِهِمُ الْقُرْآنَ

کیا جنبی، حائضہ اور بے وضو قرآن پڑھ سکتے ہیں؟

خلاصۃ البرام: فریق اول: امام حسن بصری، مجاہد، عکرمہ رحمہم اللہ کے ہاں حدث اصغر ہو یا اکبر کسی حالت میں اذکار، سلام، تلاوت قرآن وغیرہ کچھ بھی جائز نہیں اس کے لئے وضو ضروری ہے۔

فریق ثانی: محدثین رحمہم اللہ کے ہاں سلام کے علاوہ بقیہ اذکار و تلاوت کے لئے وضو لازم ہے سلام کا جواب تیمم سے بھی درست ہے۔

فریق ثالث: تمام اذکار و تلاوت بلا وضو جائز ہے مگر حائضہ اور جنبی کے لئے مکمل آیت کی تلاوت جائز نہیں ضرورت کے لئے الگ الگ حرف پڑھے جا سکتے ہیں۔

یہ ائمہ اربعہ اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

فریق اوّل کا مسلک احادیث کی روشنی میں:

۵۲۱ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِيْ سَاسَانَ، عَنْ (الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ، أَنَّهُ سَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ قَالَ : إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَذْكُرَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ).

۵۲۱: حصین ابی ساسان نے مہاجر بن قنفذؓ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا جبکہ آپ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے جواب نہ دیا جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر میں نے بلا طہارت اللہ تعالیٰ کا ذکر مناسب نہ سمجھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸' نمبر۱۷' نسائی فی الطهارة باب۳۳' ابن ماجه فی الطهارة باب۲۷' نمبر۳۵۰'

۵۲۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا حُمَيْدٌ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْمُهَاجِرِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ، أَوْ قَالَ : مَرَرْتُ بِهِ وَقَدْ بَالَ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، حَتّٰى فَرَغَ مِنْ وُضُوْئِهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِشَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ عَلٰى حَالٍ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَنْ سُلِّمَ عَلَيْهِ، وَهُوَ عَلٰى حَالِ حَدَثٍ، تَيَمَّمَ وَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَإِنْ كَانَ فِي الْمِصْرِ وَقَالُوْا فِيْمَا سِوَى السَّلَامِ، مِثْلَ قَوْلِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مَا۔

۵۲۲: حسن نے مہاجر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت (پیشاب) میں مصروف تھے یا ایسے حال میں آپ کے پاس سے گزرا کہ آپ قضاء حاجت سے فارغ ہو چکے تھے تو میں نے سلام کیا آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ اپنے وضو سے فارغ ہو گئے تو میرے سلام کا جواب دیا۔ علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف اس وقت درست ہے جبکہ وہ ایسی حالت میں ہو جس سے نماز ادا کر سکتا ہو۔ مگر دوسرے علماء کو ان سے اختلاف ہے وہ کہتے ہیں جس کو سلام کیا جائے اور وہ اس وقت بے وضو ہو تو تیمم کر کے ان کے سلام کا جواب دے اگر وہ شہر میں ہو اور سلام کے علاوہ دیگر اذکار میں ان کا قول پہلے علماء کی طرح ہے۔ یہ روایات مستدل ہیں۔

تخریج : ابو داؤد باب۸' نسائی فی الطهارة باب۳۳' ابن ماجه ۳۵۰

حاصل روایات:

ان دونوں روایات کو مستدل بنا کر حسن بصری وغیرہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ جیسا ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلام کا جواب بھی آپ نے بلا وضو نہیں دیا پس اذکار اور سلام کے لئے بھی وضو ضروری ہے۔

دوسرا فریق:

محدثین کی جماعت کہتی ہے کہ سلام کا جواب اگرچہ پانی ہو مگر جلدی جواب کی خاطر تیمم کر کے دیا جا سکتا ہے۔ اور سلام کے علاوہ میں ان کے ہاں بھی وضو لازم ہے۔

مستدل روایات:

۵۲۳ : حَدَّثَنَا بِهِ رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ ح .وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَا : ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ : ثَنَا نَافِعٌ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَضٰى حَاجَتَهُ، فَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنَّهُ قَالَ : (مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتّٰى كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ، فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ، فَتَيَمَّمَ لِوَجْهِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَتَيَمَّمَ لِذِرَاعَيْهِ، قَالَ : ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّيْ كُنْتُ لَسْتُ بِطَاهِرٍ).

۵۲۳: **محمد بن ثابت** کہتے ہیں کہ ہمیں نافع نے بیان کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں کسی کام کیلئے گئے انہوں نے ہمارا کام پورا کر دیا ان کا اس دن کا واقعہ اس طرح ہوا کہ ایک آدمی کا گزر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا جبکہ آپ کسی گلی میں تھے اور آپ اسی وقت قضائے حاجت (بول یا براز) سے فارغ ہوئے تھے اس آدمی نے آپ کو سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ وہ آدمی گلی کا موڑ مڑنے لگا تو آپ نے تیمم کے لئے دونوں ہاتھوں کی ضرب چہرے کے لئے لگائی اور دوسری ضرب بازو کے لئے لگا کر تیمم کیا پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا میاں سنو! مجھے سلام کا جواب دینے میں صرف یہ چیز رکاوٹ بنی کہ میں طہارت سے نہ تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸ روایت۱۶

۵۲۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ : ثَنَا

سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى أَتٰى حَائِطًا فَتَيَمَّمَ).

۵۲۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں سلام کیا کہ آپ پیشاب میں مصروف تھے آپ نے جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے اور تیمم کر کے اس کا جواب دیا۔

تخریج : مسلم فی الحیض ۱۱۵' ابو داؤد فی الطهارة ۱۶' ترمذی فی الطهارة باب ۲۷' نسائی فی الطهارة باب ۳۲' ابن ماجه فی الطهارة باب ۲۷' نمبر ۳۵۳' دارمی فی الاستیذان باب ۱۳'

۵۲۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ : أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ، مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ .فَقَالَ أَبُو الْجَهْمِ : (أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ).

۵۲۵: عبدالرحمان بن ہرمز نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے مولیٰ عمیر سے نقل کیا کہ وہ کہنے لگے میں اور عبداللہ بن یسار مولیٰ میمونہ رضی اللہ عنہا ابوالجہم بن الحارث بن الصمہ انصاریؓ کے ہاں گئے ابوجہم نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے کہ ان کو ایک آدمی ملا اور اس نے آپ کو سلام کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپ نے دیوار کی طرف رخ فرما کر تیمم فرمایا پھر اس کے سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔

تخریج : بخاری فی التیمم باب ۲' مسلم فی الحیض ۱۱۴' ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۲۲ ۳۲۹' نسائی فی الطهارة باب ۱۹۴' مسند احمد ۱۶۹/۴'

۵۲۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .فَقَالُوْا فَبِهٰذِهِ الْآثَارِ رَخَّصْنَا لِلَّذِيْ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَرُدَّ السَّلَامَ، لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلسَّلَامِ .وَهٰذَا كَمَا رَخَّصَ قَوْمٌ فِي التَّيَمُّمِ لِلْجَنَازَةِ وَلِلْعِيْدَيْنِ، إِذَا خِيْفَ فَوْتُ ذٰلِكَ إِذَا تُشُوْغِلَ بِطَلَبِ الْمَاءِ لِوُضُوْءِ الصَّلَاةِ. وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ .

۵۲۶: ابن اسحاق نے عبدالرحمان الاعرج اور انہوں نے عمیر مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی

ہے۔ان آثار سے یہ رخصت ثابت ہوئی کہ جس کو سلام کیا جائے اگر وہ پاک نہ ہو تو تیمم کر کے سلام کا جواب دے تا کہ سلام کا جواب ہو جائے اور یہ اسی طرح ہے جیسا کہ کچھ علماء نے جنازہ اور عیدین کے فوت ہونے کا خطرہ ہو یا پانی کی تلاش میں مشغولیت سے نماز کے چلے جانے کا ڈر ہو تو تیمم کو جائز قرار دیا اور یہ روایات بیان کیں۔

حاصل روایات:

ان چاروں روایات میں تیمم کر کے سلام کے جواب کا ذکر موجود ہے معلوم ہوا کہ سلام میں ضرورۃً تیمم شہر کے اندر بھی کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ میں وضو بہر حال ضروری ہے۔

اور سلام کی نظیر جنازہ وعیدین ہیں کہ جب ان کے فوت ہونے کا خطرہ ہو تو تیمم کر کے نماز میں شامل ہو جائے کہ ان کا بدل نہیں۔

نظیر کے متعلق روایات:

۵۲۷ : مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيُّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الرَّجُلِ تَفْجَؤُهُ الْجَنَازَةُ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ "يَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهَا ."

۵۲۷:مغیرہ بن زیاد نے عطاء سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو اچانک جنازہ میں حاضر ہوا اور وہ وضو نہ رکھتا ہو تو فرمایا تیمم کر کے نماز جنازہ پڑھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه كتاب الطهارة ۳۰۵/۳

۵۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، وَزَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ وَيُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ .

۵۲۸:عامر و یونس نے حسن سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ .

۵۲۹:شعبہ نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ .

۵۳۰:منصور نے ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

۵۳۱:حماد نے ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۲ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ،

وَمُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ نَحْوَهُ.

۵۳۲: ابراہیم وعبدالملک نے عطاء سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

۵۳۳: عباد بن راشدؒ نے حسن کو سنا کہ اسی طرح فرماتے تھے۔

۵۳۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مِثْلَهُ، قَالَ : وَقَالَ لِيَ اللَّيْثُ مِثْلَهُ.

۵۳۴: یونس نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت نقل کی اور کہا کہ مجھے لیث نے بھی اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۳۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ مِثْلَهُ .فَلَمَّا كَانَ قَدْ رَخَّصَ فِي التَّيَمُّمِ فِي الْأَمْصَارِ خَوْفَ فَوْتِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجِنَازَةِ، وَفِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا فَاتَ لَمْ يُقْضَ .قَالُوْا فَكَذٰلِكَ رَخَّصْنَا فِي التَّيَمُّمِ فِي الْأَمْصَارِ لِرَدِّ السَّلَامِ، لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ جَوَابًا لِلْمُسْلِمِ، لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا لَمْ يُفْعَلْ فَلَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ حِيْنَئِذٍ فَاتَ ذٰلِكَ، وَإِنْ رَدَّ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلَيْسَ بِجَوَابٍ لَهُ وَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ، مِمَّا لَا يُخَافُ فَوْتُهُ، مِنَ الذِّكْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ أَحَدٌ إِلَّا عَلٰى طَهَارَةٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ تَعَالٰى فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا، مِنَ الْجَنَابَةِ وَغَيْرِهَا، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِيْ ذٰلِكَ، خِلَافُ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِهِمَا أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ۔

۵۳۵: عبدالملک بن ابی عتبہ نے حکم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔پس جب نماز جنازہ اور عیدین کے فوت ہو جانے کے خطرہ سے شہروں میں تیمم جائز ہے کیونکہ ان نمازوں کا بدل نہیں اسی طرح ہم نے سلام کا جواب دینے کے لئے تیمم درست قرار دیا کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرے گا اور سلام کا جواب نہ دے گا تو سلام فوت ہو جائے گا اور بالفرض اگر وہ جواب بعد میں دے تو وہ سلام کرنے والے کا جواب نہ بنا اس کے علاوہ بقیہ اذکار وقراءت جن کے فوت ہونے کا خطرہ نہیں تو وہ بلا وضو کرنے کے درست نہیں۔علماء کی ایک اور جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ان تمام احوال میں اس کو ذکر کرنے میں چنداں حرج نہیں جب جنابت وغیرہ ہو۔البتہ جنابت وحیض و نفاس کی حالت میں قراءت قرآن نہیں کی جا سکتی ان کی مستدل مندرجہ روایات ہیں۔

حاصل روایات: ان نو روایات سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ نماز جنازہ وغیرہ کے فوت ہونے کے خطرے سے تیمم کر کے جنازہ پڑھنا

درست ہے بس سابقہ روایات میں یہ سلام کا جواب دینے کی نظیر ہے اس کا جواب بھی تیمم کر کے دینا جائز ہے تاکہ مسلم کا جواب پاکیزگی کی حالت میں ہو اگر وہ تیمم نہ کرے گا تو سلام فوت ہو جائے گا اور بعد میں کرنے سے وہ جواب نہ بنے گا بقیہ اذکار و قراءت قرآن میں فوت ہونے کا چنداں خطرہ نہیں پس ان کو بلا طہارت کرنا کسی صورت درست نہیں۔

فریق ثالث کا موقف اور مستدل روایات:

ذکر الٰہی تو جنابت وغیرہ تمام حالات میں درست ہے اور قراءت قرآن جنابت و حیض میں درست نہیں ورنہ بلا وضو درست ہے۔

۵۳۶ :بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ : (دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَّا، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ فَبَعَثَهُمَا فِيْ وَجْهٍ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا قَالَ : ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ، ثُمَّ خَرَجَ فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَ بِهَا وَجَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَرَآنَا كَأَنَّا أَنْكَرْنَا عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَحْجِزُهُ عَنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، لَيْسَ الْجَنَابَةَ).

۵۳۶: عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن سلمہ سے نقل کیا کہ میں اور ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے اور بنی اسد کا ایک آدمی اس موقع پر تھا ان دونوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی کام بھیجا پھر فرمایا تم دونوں خوب مضبوط دین کے اعمال محنت سے کرنا پھر بیت الخلاء گئے پھر نکلے اور پانی کا ایک چلو لیا ہاتھوں کو دھو کر قرآن مجید پڑھنے لگے تو ہمیں ان کی اس حالت پر تعجب ہوا تو وہ فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلتے اور ہمیں قرآن مجید پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور اس سے کوئی چیز بھی آپ کو نہ روکتی بلکہ کھانے پینے سے تو جنابت بھی نہ روکتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۹۰' نمبر ۲۲۹' ترمذی فی الطھارۃ باب ۱۱۱' نمبر ۱۴۶' نسائی فی الطھارۃ باب ۱۷۰' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب ۱۰۵' نمبر ۵۹۴' مسند احمد ۱/۱۰۷'

۵۳۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلِمَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ).

۵۳۷: شعبہ کہتے ہیں ہمیں عمرو بن مرہ نے بتلایا کہ میں نے عبداللہ بن سلمہ سے سنا' انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی البتہ الفاظ میں یہ فرق ہے: **کان رسول اللہ ﷺ یقضی حاجتہ فیقرأ القرآن**' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

قضائے حاجت سے فارغ ہوتے پس قرآن پڑھتے۔

۵۳۸ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۳۸ :عبدالرحمان بن زیاد نے بیان کیا کہ شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے

۵۳۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۳۹ :محمد بن خزیمہ نے بیان کیا کہ حجاج نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۴۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ، قَالَ ثَنَا أَبِي، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ).

۵۴۰ :اعمش کہتے ہیں کہ عمرو بن مرہ نے عبداللہ بن سلمہ کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں تلاوت قرآن مجید فرماتے تھے۔

۵۴۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ السُّوْسِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ إِلَّا الْجَنَابَةَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ، فَفِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ كَذٰلِكَ، وَمَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ خَاصَّةً .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْمَا يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى غَيْرِ طَهَارَةٍ،

۵۴۱ :یحییٰ بن عیسیٰ نے ابن ابی لیلیٰ سے اور انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن سلمہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے علاوہ ہر حالت میں قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ ہم نے روایت کیا ہے اس سے بلا وضو قراءت قرآن اور ذکر اللہ کی اباحت ثابت ہوتی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر طہارت کے ذکر کرنے پر دلالت کرتے ہیں۔

حاصل روایات: ان چھ روایات سے بغیر وضو ذکر اللہ اور قراءتِ قرآن کا جواز معلوم ہو رہا ہے اور قرآن مجید کے متعلق جنابت والے کی ممانعت خاص طور پر نکل رہی ہے اس سے ثابت ہوا کہ ذکر اللہ بلا وضو بھی مباح ہے اس کے لئے تائیدی روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۴۲ :مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ظَبْيَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ طَاهِرًا عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ، فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ، يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ).

۵۴۲: اعمش نے شمر بن عطیہ سے اور انہوں نے شہر بن حوشب سے بیان کیا کہ ابوظبیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے طہارت سے رات گزارے رات کو بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرما دیتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۹۷' نمبر۵۰۴۲' ابن ماجه فی الدعاء باب۱۶' نمبر۳۸۸۱' مسند احمد نمبر۴/۱۱۳' ۵/۲۳۵' نسائی فی عمل الیوم واللیه نمبر۸۰۵'۸۰۶/۸۰۷'۸۰۸/

۵۴۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَعَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، وَثَابِتٌ، فَحَدَّثَ عَاصِمٌ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِيْ ظَبْيَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ "عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ "قَالَ ثَابِتٌ : قَدِمَ عَلَيْنَا فَحَدَّثَنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا يَعْنِيْ أَبَا ظَبْيَةَ .قُلْتُ لِحَمَّادٍ، عَنْ مُعَاذٍ؟ قَالَ : عَنْ مُعَاذٍ .

۵۴۳: ابوظبیہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ ان الفاظ کا فرق ہے "علی ذکر اللہ" کے لفظ اس روایت میں نہیں ہیں۔

ثابت کہتے ہیں ہمارے ہاں ابوظبیہ آئے اور یہ روایت بیان کی تو میں نے حماد سے کہا کہ کیا معاذ بن جبلؓ سے یہ روایت درست ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں درست ہے۔

(عبارت میں قدم کا فاعل ابوظبیہ ہے۔قلت کے قائل ثابت ہی ہیں)

۵۴۴ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .فَهٰذَا أَيْضًا بَعْدَ النَّوْمِ، فَفِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ الْحَدَثِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

۵۴۴: زید بن ابی انیسہ نے عاصم بن ابی النجود سے اور انہوں نے شمر بن عطیہ سے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور یہ روایت بھی نیند کے بعد یعنی حدث کی حالت میں ذکر اللہ کی اباحت بتلا رہی ہے۔اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ روایات آئی ہیں۔

حالت جنابت میں اباحت ذکراللہ کی روایت:

۵۴۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ). فَفِيْ هٰذَا اِبَاحَةُ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ حَالَةِ الْجَنَابَةِ، وَلَيْسَ فِيْهِ، وَلَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ظَبْيَةَ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ .وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيَانُ فَرْقِ مَا بَيْنَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ،

۵۴۵: خالد بن سلمہ نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اوقات میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے۔اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت کی حالت میں ذکراللہ مباح ہے اس روایت اور ابوظبیہ کی روایت میں قرآن مجید کی قراءت کا تذکرہ نہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں عام ذکراللہ اور قراءت قرآن کا جنابت کی حالت میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا حالانکہ جنابت کی حالت میں قراءتِ قرآن کی ممانعت روایات سے ثابت ہے ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری کتاب الحیض باب۷' والاذان باب۹' مسلم فی الحیض نمبر۱۱۷' ابو داؤد فی الطھارۃ باب۹' نمبر۱۸' ابن ماجه فی الطھارۃ باب ۱۱ مسند احمد ۷۰/۶' ۱۵۳' بیھقی ۹۰/۱'

حاصل روایات: اس روایت اور گزشتہ روایت ابوظبیہ میں قرآن مجید کی قراۃ کا تذکرہ بحالت جنابت مذکور نہیں ہے بلکہ ایسی روایات موجود ہیں جن میں قرآن مجید کی قراءت سے واضح ممانعت موجود ہے۔

۵۴۶ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ وَلَا الْحَائِضُ الْقُرْآنَ).

۵۴۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنابت والے اور حائضہ قرآن مجید کی تلاوت نہ کریں۔

تخریج : ترمذی فی الطھارۃ باب۹۸' ۱۳۱' ابن ماجه فی الطھارۃ باب۱۰۵' نمبر۵۹۶۔

۵۴۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ح، وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي الْكَنُوْدِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ الْغَافِقِيِّ، قَالَ : (أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ، فَجَرَّنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ هٰذَا أَخْبَرَنِيْ أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ .قَالَ : نَعَمْ، إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ، وَلٰكِنِّيْ لَا أُصَلِّيْ، وَلَا أَقْرَأُ حَتّٰى أَغْتَسِلَ). فَفِيْ هٰذَيْنِ الْأَثَرَيْنِ مَنْعُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَفِيْ أَحَدِهِمَا مَنْعُ الْحَائِضِ مِنْ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ .بِمَا فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ، مَعَ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذِكْرِ اللّٰهِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ غَيْرِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ .وَأَنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ خَاصَّةً، مَكْرُوْهَةٌ فِيْ حَالِ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّ هٰذِهِ الْآثَارِ تَأَخَّرَ؟ فَنَجْعَلَهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۵۴۷: عبداللہ بن سلیمان نے ثعلبہ بن ابی الکنود سے اور انہوں نے مالک بن عبادہ الغافقیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنابت کی حالت میں کھایا میں نے عمر بن خطاب کو یہ بات بتلائی تو وہ مجھے کھینچ کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے اور کہنے لگے یارسول اللہ! اس نے مجھے بتلایا ہے کہ آپ نے حالت جنابت میں کھایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں جب میں وضو کر لیتا ہوں تو کھا پی لیتا ہوں لیکن میں اس وضو سے نماز نہیں پڑھتا اور نہ قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں جب تک کہ غسل نہ کرلوں۔ان ہر دو روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جنابت والے آدمی کو قرآن مجید پڑھنا ممنوع ہے۔ایک روایت میں حیض والی عورت کے لئے ممانعت کا ثبوت ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ بے وضگی کی حالت میں قراءتِ قرآن کی ممانعت نہیں ہے اور حیض و جنابت کی حالت میں خاص طور پر قرآنِ مجید کی قراءت مکروہِ تحریمی ہے۔اب ہم نظری طور پر دیکھنا چاہتے ہیں کہ ان روایات میں آخری حکم والی روایت کونسی ہے؟ تاکہ ہم اس سے پہلی روایات کے لئے ناسخ قرار دیں۔ ان روایات کو دیکھئے۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ۲۹۵/۱ دارقطنی ۱۱۹/۱

حاصل روایات: ان دونوں روایتوں سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ حالت جنابت میں قرآن مجید کی قراءت اور نماز درست نہیں اسی طرح عورت کو حالت حیض میں بھی دونوں ممنوع ہیں۔

اور پہلے علی رضی اللہ عنہ کی روایت گزری اس سے حالت حدث میں ذکر اللہ اور قراءتِ قرآن کی اجازت ثابت ہوئی بشرطیکہ وہ حدث اکبر جنابت و حیض وغیرہ نہ ہو قرآن مجید کی تلاوت خاص طور پر حالت جنابت و حیض میں درست نہیں۔

اب ان آثار میں اگر تقدیم و تاخیر معلوم ہو جائے تو پھر موخر کو ناسخ بنا کر نتیجہ پر پہنچنا آسان ہے۔

ثبوت تاخیر:

۵۴۸ :فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ الْفَغْوَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْرَاقَ الْمَاءَ إِنَّمَا نُكَلِّمُهُ فَلَا يُكَلِّمُنَا، وَنُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا، حَتّٰى نَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ).). فَأَخْبَرَ عَلْقَمَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ حُكْمَ الْجُنُبِ كَانَ عِنْدَهُ، قَبْلَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ، أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ وَأَنْ لَا يَرُدَّ السَّلَامَ، حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ، فَأَوْجَبَ بِهَا الطَّهَارَةَ عَلٰى مَنْ أَرَادَ الصَّلَاةَ خَاصَّةً .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ أَبِي الْجَهْمِ، وَحَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْمُهَاجِرِ، مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا، وَأَنَّ الْحُكْمَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُتَأَخِّرٌ عَنِ الْحُكْمِ الَّذِيْ فِيْهَا .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا،

۵۴۸: عبداللہ بن علقمہ بن الفغواء نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب آپ اہراق الماء یعنی پیشاب سے فارغ ہو جاتے تو ہم آپ سے باتیں کرتے آپ ہماری باتوں کا جواب نہ دیتے ہم سلام کرتے تو آپ سلام کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ یہ آیت اتری: ﴿یا أیها الذین آمنوا إذا قمتم إلى الصلاة﴾ (المائدہ) پس علقمہ نے اس روایت میں جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ خبر دی کہ اس آیت کے اترنے سے پہلے جناب نبی اکرم ﷺ کے ہاں جنابت والے کا حکم یہ تھا کہ وہ نہ تو کلام کرے اور نہ سلام کا جواب دے یہاں تک کہ اس آیت نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ پس اس آیت کے ذریعہ اس شخص پر طہارت کو خاص طور پر لازم کیا گیا جو نماز کا ارادہ رکھتا ہو۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت ابوجہم' ابن عمر' حضرت علی' ابن عباس اور مہاجر رضی اللہ عنہم کی روایت حکم کے لحاظ سے متاخر ہے اور اس بات کی نشاندہی فرمائی ہے۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ٦/١۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت علقمہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بات ثابت کر دی کہ جنابت کا حکم اس آیت مائدہ کے نزول سے پہلے یہ تھا کہ نہ تو گفتگو کی جائے اور نہ سلام کا جواب دیا جائے۔

نمبر ۱: اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے یہ حکم منسوخ کر دیا اور طہارت کا حکم اس کے لئے لازم قرار دیا جو نماز ادا کرنا چاہتا ہو۔

نمبر ۲: اس سے یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ ابوالجہم' ابن عمر' ابن عباس اور مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہم والی تمام روایات منسوخ ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ والی روایت میں جو حکم موجود ہے وہ ان روایات میں مذکورہ حکم سے مؤخر ہے اور اس کی مزید تائید مقصود ہو تو مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ کریں۔

تائیدی روایات:

۵۴۹ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ عُمَرَ يَقْرَآنِ الْقُرْآنَ، وَهُمَا عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ.

۵۴۹: سلمہ بن کھیل نے سعید بن جبیر سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس اور ابن عمر ﷺ قرآن مجید کی تلاوت کرتے جبکہ وضو کے بغیر بھی ہوتے۔

تخریج : مصنف کتاب الطھارۃ کتاب الطھارۃ ۱۰۳/۱'

۵۵۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ.

۵۵۰: شعبہ نے سلمہ بن کھیل سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کو نقل کیا ہے۔

۵۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح

۵۵۱: خالد بن عبدالرحمان نے حماد بن سلمہ سے پھر حماد نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۵۲ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

۵۵۲: عکرمہ نے ابن عباس ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۵۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ حِزْبَهُ وَهُوَ مُحْدِثٌ .

۵۵۳: عبداللہ بن بریدہ نے ابن عباس ﷺ کے متعلق نقل کیا کہ وہ اپنا روزانہ کا وظیفہ (ذکر) وضو کے بغیر پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ أَبَانُ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا أَهْرَقْتُ الْمَاءَ أَذْكُرُ اللّٰهَ؟ قَالَ : أَيُّ شَيْءٍ إِذَا أَهْرَقْتَ الْمَاءَ؟ قَالَ : إِذَا بُلْتُ، قَالَ : (نَعَمْ، أُذْكُرُ اللّٰهَ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَرُدَّ السَّلَامَ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ حَتّٰى يَتَيَمَّمَ، وَهُمَا فَقَدْ قَرَآ الْقُرْآنَ فِيْ حَالِ الْحَدَثِ .وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا، إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ أَيْضًا عِنْدَهُمَا .وَقَدْ تَابَعَهُمَا عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا، قَوْمٌ.

۵۵۴: حجاج نے کہا کہ حماد کہتے ہیں کہ مجھے ازرق بن قیس نے ابان نامی آدمی کے واسطہ سے اطلاع دی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب میں پیشاب کروں کیا میں ذکر کر سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: "اھرقت الماء" کیا چیز ہے؟ اس نے کہا جب میں پیشاب کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں تو ذکر کر سکتے ہو۔ یہ ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم جنہوں نے مناسب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہ ہونے کی حالت میں سلام کا جواب اس وقت تک ٹال دیا جب تک تیمم نہ کر لیا حالانکہ ان دونوں سے حدث دبے وضو ہونے کی حالت میں قرآن مجید کا پڑھنا ثابت ہے اور ہمارے ہاں یہ تبھی درست ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں نسخ ثابت ہو چکا ہو۔ کچھ علماء نے ان کے قول کو اپنایا ہے۔

قابل التفات:

نمبر۱: یہ ہے کہ تمام روایات حدث کی حالت میں ذکر اللہ اور قراءت قرآن کو درست قرار دے رہی ہیں۔

نمبر۲: یہی عبداللہ بن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم پہلے روایت کر رہے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حدث میں تیمم کے بغیر سلام کا جواب نہیں دیا اور یہ دونوں حالت حدث میں ذکر اللہ اور قراءت قرآن کا فتویٰ دے رہے ہیں ہمارے نزدیک یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ہم پہلی روایت کو منسوخ مانیں اور مقدم مانیں اور ان کے اس فتویٰ کو مؤخر حکم مانیں ورنہ وہ طرز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کیونکر کر سکتے ہیں۔

ہم یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ اس کی تائید میں یہ روایات پڑھ لو۔

۵۵۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَمَّادٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُقْرِءُ رَجُلًا، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى شَاطِئِ الْفُرَاتِ كَفَّ عَنْهُ الرَّجُلُ .فَقَالَ لَهُ : مَا لَكَ؟ قَالَ : أَحْدَثْتُ، قَالَ : اقْرَأْ فَجَعَلَ يَقْرَأُ، وَجَعَلَ يَفْتَحُ عَلَيْهِ .

۵۵۵: حماد الکوفی ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ ایک آدمی کو قرآن مجید پڑھاتے تھے جب فرات کے کنارے پر پہنچے تو آدمی پڑھتے پڑھتے خاموش ہو گیا آپ نے اسے فرمایا تم کیوں خاموش ہو گئے اس نے کہا میرا وضو ٹوٹ گیا انہوں نے فرمایا پڑھو چنانچہ وہ پڑھنے لگا اور آپ اس کو لقمے دینے لگے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱۰٤/۱۔

۵۵٦ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَلْمَانَ أَنَّهُ أَحْدَثَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ .فَقِيلَ لَهُ : أَتَقْرَأُ وَقَدْ أَحْدَثْتَ؟ قَالَ : نَعَمْ، إِنِّي لَسْتُ بِجُنُبٍ .

۵۵٦: عاصم الاحول نے عزرہ سے انہوں نے سلمان سے روایت کی ہے کہ ان کا وضو ٹوٹ گیا تو یہ مسلسل پڑھتے رہے۔ کسی نے کہا اے سلمان! تمہارا وضو ٹوٹ گیا اور تم پھر بھی تلاوت کر رہے ہو کہنے لگے ہاں۔ اس لئے کہ میں جنابت کی حالت میں نہیں ہوں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۱۰۳/۱۰

۵۵۷ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَأَلْتُ قَتَادَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ .فَقَالَ : سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ : كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رُبَّمَا قَرَأَ السُّوْرَةَ وَهُوَ غَيْرُ طَاهِرٍ .

۵۵۷: عبدالرحمان بن زیاد نے شعبہ سے' شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے پوچھا کہ جو آدمی قرآن مجید پڑھ رہا ہو اور اس کا وضو جاتا رہے تو فرمایا میں نے سعید بن المسیب کو فرماتے سنا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بسا اوقات سورۃ پڑھتے اور اس وقت ان کا وضو نہیں ہوتا تھا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطھارۃ ۱۰۳/۱

۵۵۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .

۵۵۸: سعید نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۵۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ مَا رَوَيْنَا، نَسْخُ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ تَابَعَهٗ، وَثُبُوْتُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مَا قَدْ شَدَّهٗ مِنْ أَقْوَالِ الصَّحَابَةِ .فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ فَنَكْرَهُ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ قِرَاءَةَ الْآيَةِ تَامَّةً، وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا لِلَّذِيْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ، وَلَا نَرٰى لَهُمْ جَمِيْعًا بَأْسًا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَنْعِ الْجُنُبِ أَيْضًا مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا .

۵۵۹: حدثنا حجاج قال حدثنا ہمام عن قتادہ نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ہماری روایت کردہ احادیث سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے پیروکاروں کی روایت کا نسخ ثابت ہو رہا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت کے ثبوت سے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال سے اس کی مزید پختگی ظاہر ہوتی ہے۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ جنبی اور حائض کے لئے قرآنِ مجید کی آیت کو پورا پڑھنا مکروہ قرار دیتے ہیں اور بے وضو آدمی کے لئے قراءت قرآن مجید میں کچھ حرج نہیں سمجھتے اور ذکر اللہ میں تو ہم بے وضو حائض جنبی کسی کے لئے بھی کچھ حرج نہیں خیال کرتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جنابت والے کو قراءتِ قرآنی سے روکنا خود منقول ہے اور وہ ہمارے قول کے موافق ہے۔

حاصلِ کلام: ان روایات و آثار سے اس بات کی مزید تائید ہوگئی کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ منسوخ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ والی روایت کی ان اقوال صحابہ اور تابعین سے تائید ہوتی ہے۔

اسی وجہ سے ہمارے ہاں قرآن مجید کی مکمل آیت ضرورت کیلئے پڑھنا بھی درست نہیں ہاں ایک ایک لفظ الگ الگ مجبوراً پڑھ سکتے ہیں البتہ بلاوضوذکراللہ اور قراءتِ قرآن میں کوئی حرج نہیں جنابت والے کے لئے قراءتِ قرآن مجید کی ممانعت میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا قول ملاحظہ ہو۔

۵۶۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُ اَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ .

۵۶۰: شقیق نے نقل کیا کہ عبیدہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ جنابت کی حالت میں قرآن مجید کی تلاوت کو ناپسند کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۰۴/۱۰۔

۵۶۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ : ثَنَا اَبِيْ قَالَ : ثَنَا الْاَعْمَشُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِاِسْنَادِهٖ .فَهٰذَا عِنْدَنَا اَوْلٰى مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا قَدْ وَافَقَهُ مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَاَبِيْ مُوْسٰى، وَمَالِكِ بْنِ عُبَادَةَ .وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا، مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا .

۵۶۱: ابی نے کہا کہ اعمش نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ ہمارے ہاں یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اولیٰ ہے کیونکہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کے عین موافق ہے جو حضرت علی، ابن عمر، ابوموسیٰ اشعری اور مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور یہی امام الہمام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی قسم کی روایت وارد ہے جو نافع کی ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت جس کو محمد بن ثابت نے نقل کیا ہے اس کے مخالف ہے۔ اس روایت کو ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں۔

تخریج : دارقطنی ۱۶۲/۱۔

حاصل کلام: ان دونوں روایتوں سے بھی اس بات کی تائید ہوگئی کہ جنابت والے کے لئے قراءتِ قرآن درست نہیں ہے اور یہ حضرت علی، ابن عمر، ابوموسیٰ، مالک بن عبادہ رضی اللہ عنہم کی روایات کے موافق ومؤید ہے پس یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے زیادہ بہتر ہے ہمارے ائمہ ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول یہی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کا منسوخ ہونا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان کا اپنا قول اور عمل اس کے خلاف منقول ہے جو واضح نسخ کی علامت ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا جبکہ آپ سے کہا گیا: الا تتوضأ تو فرمایا: لا ارید الصلوة فاتوضأ" اس سے ظاہر فرمادیا کہ وضو تو نماز کے لئے کیا

جاتا ہے ذکر کے لئے ضروری نہیں۔

روایات ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۶۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، فَطَعِمَ، فَقِيْلَ لَهُ : أَلَا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ : إِنِّىْ لَا أُرِيْدُ أَنْ أُصَلِّىَ فَأَتَوَضَّأَ).

۵۶۲: عمرو بن دینار نے سعید بن الحویرث کے واسطہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکلے اور آپ نے کھایا آپ کو کہا گیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ تو جواب میں فرمایا میں نماز کا ارادہ نہیں رکھتا کہ میں وضو کروں۔

تخریج : مسلم فی الحیض روایت ۱۱۹/۱۱۸

۵۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۵۶۳: ابن جریج نے کہا مجھے سعید بن الحویرث نے بتلایا اور پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بالا جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۶۲/۱

۵۶۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۵۶۴: روح بن القاسم نے نقل کیا کہ عمرو بن دینار نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند الکشی

۵۶۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرٍو، مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قِيْلَ لَهُ "أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ "فَقَالَ : " لَا أُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَأَتَوَضَّأَ "فَأَخْبَرَ أَنَّ الْوُضُوْءَ إِنَّمَا يُرَادُ لِلصَّلَاةِ، لَا لِلذِّكْرِ .فَهٰذَا مُعَارِضٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَهٰذَا أَوْلٰى، لِأَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمِلَ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَلَّ عَمَلُهُ بِهٖ، عَلٰى أَنَّهُ هُوَ النَّاسِخُ .فَإِنْ عَارَضَ فِىْ ذٰلِكَ مُعَارِضٌ بِمَا.

۵۶۵: خالد بن عبدالرحمان نے نقل کیا کہ حماد بن سلمہ نے عمرو سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔کیا تم نہیں

دیکھتے جب نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ وضو نہیں فرمائیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کرتا ہوں۔ پس آپ نے بتایا کہ وضو نماز کے لئے کیا جاتا ہے ذکر کے لئے ضرورت نہیں۔ یہ روایت اس باب کی ابتداء میں آنے والی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف ہے اور یہ اس سے اولیٰ ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عمل کیا پس ان کے عمل سے یہ واضح دلالت مل گئی کہ پہلے والی روایت منسوخ ہے۔ اگر کوئی اس پر اعتراض میں یہ روایت پیش کرے۔

تخریج : ابو داؤد الطیاسی ٣٦١' طبرانی فی الکبیر ٦٤/١٢

حاصل کلام: یہ روایات ابن عباس رضی اللہ عنہما ان کی پہلی روایت کے نسخ کی کافی دلیل ہیں۔

ایک اشکال کا جائزہ:

اگر کوئی اس روایت کو ذکر کر کے کہے کہ آپ ﷺ تو جب بیت الخلاء سے فارغ ہوتے تو نماز والا وضو فرماتے اس روایت سے وہ روایت متضاد ہے جو تم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد کرتے تھے۔

روایت یہ ہے:

٥٦٢ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ : أَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا جَابِرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (مَا أَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَلَاءَ إِلَّا تَوَضَّأَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْهُ، وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ). قَالُوْا : فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ أَحْيَانِهِ .قِيْلَ لَهُ : مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَتَوَضَّأُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ وَلَا يَتَوَضَّأُ إِذَا بَالَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْحِيْنُ، حِيْنَ حَدَثَ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ .فَيَكُوْنُ مَعْنٰى قَوْلِهَا "كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ كُلِّ أَحْيَانِهِ "أَيْ فِيْ حِيْنِ طَهَارَتِهِ وَحَدَثِهِ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْآثَارُ .مَعَ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ "لَا أُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَأَتَوَضَّأَ . "فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَتَوَضَّأُ إِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا حَضَرَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ خُرُوْجِهِ، إِنَّمَا هُوَ لِإِرَادَتِهِ الصَّلَاةَ، لَا لِلْخُرُوْجِ مِنَ الْخَلَاءِ .وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ إِخْبَارًا مِنْهَا عَمَّا كَانَ يَفْعَلُ قَبْلَ نُزُوْلِ الْآيَةِ، وَمَا فِيْ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ إِخْبَارًا مِنْهَا بِمَا كَانَ يَفْعَلُ بَعْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ، حَتّٰى يَتَّفِقَ مَا رُوِيَ عَنْهَا، وَمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهَا وَلَا يَتَضَادَّ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

۵۶۶: عبدالرحمان بن الاسود نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جب بھی آپ بیت الخلاء میں گئے اس سے فارغ ہو کر آپ نے نماز والا وضو فرمایا۔ معترضین کا کہنا یہ ہے کہ یہ روایت تو اس روایت کے خلاف ہے جو تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر وقت ذکر کرتے تھے۔ ان سے عرض کیا جائے گا اس میں تمہارے مقصد کی کوئی دلیل نہیں عین ممکن ہے کہ آپ ہر حالت میں ذکر کرتے ہوں یعنی طہارت اور بے وضوگی دونوں حالتوں میں ذکر کرتے ہوں۔ تاکہ روایات کا تعارض جاتا رہے اور یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نماز کا جب ارادہ کرتا ہوں تو اس وقت وضو کرتا ہوں وہ اس روایت کے مخالف ہے۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ آپ ارادہ نماز کے وقت وضو کرتے تھے اور ممکن ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جس وضو کا بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد تذکرہ کیا ہے وہ نماز کے ارادہ سے ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس آیت کے اترنے سے پہلے حال کی خبر دی ہو اور وہ جو خالد بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ کا جو عمل مذکور ہے وہ نزولِ آیت کے بعد والا عمل ہو تاکہ اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اور دیگر روایات میں موافقت ہو جائے اور تضاد بالکل ختم ہو جائے۔

الجواب: بیت الخلاء سے فراغت پر وضو کرتے اور پیشاب کے فوراً بعد وضو نہ کرتے اور اس حالت میں ذکر کرتے۔

نمبر۲: "یذکُرُ اللّٰہ فی کل احیانہ" کا مطلب یہ ہے کہ طہارت و حدث میں ذکر برابر کرتے یہ مفہوم اس لئے لیا تاکہ آثار کا تضاد ختم ہو جائے۔

نمبر۳: یہ روایت حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ "لا ارید الصلٰوۃ فاتوضا" جو گزشتہ سطور میں مذکور ہے اس کے خلاف ہے پس ان آثار میں موافقت کی وہی صورت ہے جو ہم نے عرض کی کہ جب نماز کا ارادہ ہوتا تب آپ وضو فوراً فرما لیتے ورنہ اسی حالت میں (آسانی امت کے لئے) ذکر فرماتے ہر ذکر کے لئے وضو میں امت پر گرانی ہے۔

نمبر۴: ممکن ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں جس وضو کا تذکرہ ہے وہ ارادۂ صلاۃ ہی کے لئے ہو اس لئے نہیں کہ آپ بیت الخلاء سے ابھی نکلے ہیں اور اس کی وجہ سے وضو ضروری ہے۔

نمبر۵: اور یہ بھی ممکن ہے کہ نزول آیت سے پہلے والی حالت کی اطلاع مقصود ہو اور خالد بن سلمہ والی روایت میں نزول آیت کے بعد والی حالت کا اظہار مقصود ہو۔ تاکہ روایات کا باہمی تضاد باقی نہ رہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا اس باب میں مقصود اصلی تو پہلی روایات کے نسخ کو ثابت کرنا ہے اسی وجہ سے ناسخ روایات کی تائیدات کثرت سے پیش کی گئیں نیز انہی روایات کے رواۃ کے فتاویٰ پیش کئے تاکہ ان کے ہاں سے بھی نسخ کا ثبوت میسر ہو اور دلیل نظری سے صرف نظر کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ وَالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ

کیا بچے بچی کے پیشاب کا حکم مختلف ہے؟

خلاصۃ المرام: دودھ پیتے بچے اور بچی کے پیشاب کے حکم اور اس سے طہارت میں ائمہ فقہاء کے دوگروہ ہیں۔

فریق اوّل: جس میں امام شافعی وحنبل و مالک رحمہم اللہ شامل ہیں جو بچے کے پیشاب کو پاک قرار دیتے ہیں اور کپڑے پر لگ جانے کی صورت میں اس پر پانی کے چھینٹے مارنا کافی قرار دیتے ہیں جبکہ بچی کا پیشاب ناپاک اور اس کے لئے کپڑے کو دھونا لازم ہے۔

فریق دوم: میں امام ابوحنیفہ، جمہور فقہاء ومحدثین ہیں وہ دونوں کے پیشاب کو یکساں قرار دیتے اور بہردوصورت کپڑا دھونے کو لازم قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۵٦٧ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ (النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّضِيْعِ : يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ).

۵٦٧: ابوالاسود نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے متعلق فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو خوب دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب پر معمولی پانی ڈالا جائے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۳۵، نمبر ۳۷۷، ترمذی فی الجمعه باب۷۷، نمبر ۶۱۰، ابن ماجه فی الطهارة باب۷۷، ۵۲۵، مسند احمد ۹۷/۷٦/۱۔

۵٦٨ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوْسِ بْنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ : أَنَّ (الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بَالَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ : أَعْطِنِيْ ثَوْبَكَ أَغْسِلْهُ فَقَالَ : إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنَ الْأُنْثٰى، وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ).

۵٦٨: قابوس بن المخارق نقل کرتے ہیں لبابہ بنت الحارث رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا تو میں نے کہا آپ اپنا کپڑا مجھے دیں تا کہ میں اسے دھوڈالوں آپ نے فرمایا مؤنث کے پیشاب والا کپڑا خوب دھویا جاتا ہے اور مذکر بچے کے پیشاب پر پانی ڈال دیا جاتا ہے۔ (لبابہ یہ امّ فضل زوجہ عباس رضی اللہ عنہ کا نام ہے اور حضرت حسین کی رضاعی ماں ہیں)۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارۃ باب۱۳۵' نمبر۳۷۵' ابن ماجه فی الطهارۃ باب۷۷' نمبر۵۲۲' مسند احمد ۳۳۹/٦۔

۵۶۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۵۶۹:ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابوالاحوص پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۷۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، وَاللَّيْثُ، وَعَمْرٌو، وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ (أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ : أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ).

۵۷۰:عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے نقل کیا کہ ام قیس بنت محصنؓ اپنے ایک دودھ پیتے بچے کو خدمت نبوت میں لے کر آئیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں اٹھا لیا اس نے آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر بہا دیا اور مل کر نہ دھویا۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۵۹' مسلم فی الطهارۃ حدیث ۱۰٤' ابو داؤد فی الطهارۃ باب۱۳۵' نمبر۳۷٤' ترمذی فی الطهارۃ باب۵٤' نمبر۷۱' نسائی فی الطهارۃ باب۱۸۸' دارمی فی الوضوء باب۶۳' مالك فی الطهارۃ نمبر۱۱۰' مسند احمد ۳۵٦/٦' معجم کبیر للطبرانی ۴۳۵/۲۵' مصنف عبدالرزاق ۱٤۸۵' سنن کبرٰی بیهقی ٤۱٤/۲۔

۵۷۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۵۷۱:سفیان نے کہا کہ زہری نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۷۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ وَيَدْعُو لَهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى التَّفْرِيْقِ بَيْنَ حُكْمِ بَوْلِ الْغُلَامِ، وَبَوْلِ الْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ .فَقَالُوْا : بَوْلُ الْغُلَامِ طَاهِرٌ، وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَسَوَّوْا بَيْنَ بَوْلَيْهِمَا جَمِيْعًا، وَجَعَلُوْهُمَا نَجِسَيْنِ .وَقَالُوْا:قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ) إِنَّمَا أَرَادَ بِالنَّضْحِ صَبَّ الْمَاءِ عَلَيْهِ .فَقَدْ تُسَمِّي الْعَرَبُ ذٰلِكَ نَضْحًا وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ مَدِيْنَةً يَنْضَحُ الْبَحْرُ بِجَانِبِهَا، فَلَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ النَّضْحِ الرَّشَّ .وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ يَلْزَقُ بِجَانِبِهَا .قَالُوْا : وَإِنَّمَا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، لِأَنَّ بَوْلَ الْغُلَامِ يَكُوْنُ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، لِضِيْقِ مَخْرَجِهِ، وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يَتَفَرَّقُ، لِسَعَةِ مَخْرَجِهِ .فَأَمَرَ فِيْ بَوْلِ الْغُلَامِ بِالنَّضْحِ : يُرِيْدُ صَبَّ الْمَاءِ فِيْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ، وَأَرَادَ بِغَسْلِ بَوْلِ

الْجَارِيَةِ أَنْ يُتْبَعَ بِالْمَاءِ، لِأَنَّهُ يَقَعُ فِي مَوَاضِعَ مُتَفَرِّقَةٍ، وَهٰذَا مُحْتَمَلٌ لِمَا ذَكَرْنَاهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ بَعْضِ الْمُتَقَدِّمِينَ، مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ .فَمِنْ ذٰلِكَ۔

۵۷۲: عروہ نے بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ تحنیک کے لئے اور دعا کے لئے لایا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پانی بہایا اس کو مل کر نہ دھویا۔(تحنیک: کوئی چیز چبا کر بچے کے منہ میں ڈالنا یہ مسنون ہے) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء کا خیال یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم مختلف ہے اور یہ فرق کھانا کھانے سے پہلے تک ہے۔ چنانچہ ان کا قول یہ ہے کہ لڑکے کا پیشاب پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب نجس ہے۔ علمائے کرام کی دوسری جماعت اس کے خلاف ہے۔ چنانچہ انہوں نے دونوں کو حکم میں برابر قرار دیا اور دونوں کو نجس قرار دیا اور پہلے قول والوں کے جواب میں یہ فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ((بول الغلام ينضح)) میں احتمال ہے۔ نضح کا معنی بہانا ہے۔ عرب کے ہاں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: ((انی لا عرف مدينة ينضح البحر بجانبها)) سے بہنا مراد ہے یہاں چھڑکنا معنی نہیں ہوسکتا۔ البتہ اس لحاظ سے فرق ہے کہ لڑکے کا پیشاب ایک دہانے سے خارج ہوتا ہے کیونکہ نکلنے کا مقام چھوٹا ہوتا ہے اور لڑکی کا پیشاب وسیع مخرج سے نکلتا ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکے کے پیشاب میں پانی کے فقط بہا دینے کا حکم فرمایا اور لڑکی کے پیشاب کے سلسلہ میں پے در پے پانی ڈالنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ الگ الگ مقام پر پڑتا ہے اور ہمارا مذکورہ احتمال بعض تابعین رحمہم اللہ سے منقول ہے جو اسی معنی کو ثابت کرتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۵۹' مسلم فی الطهارة ۱۰۱' نسائی فی الطهارة باب۱۸۸' مالك فی الطهارة ۱۱۰' بیهقی سنن کبری ۲/ ۴۱۶' مصنفه عبدالرزاق ۱۴۸۹۔

حاصل روایات: ان روایات ستہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی ڈالنے میں مبالغہ نہ کیا جائے گا بلکہ بہا دیا یا چھڑک دیا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب میں خوب دھویا جائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لڑکے کے پیشاب میں نجاست نہیں لڑکی کے پیشاب میں نجاست ہے اسی وجہ سے اس سے طہارت بھی اچھے انداز سے حاصل ہوگی ان روایات میں لڑکے کے لئے نضح کا حکم ہے غسل کا حکم صرف لڑکی کے لئے فرمایا۔ دونوں کے حکم میں فرق دونوں کے نجاست و طہارت کے فرق کو ظاہر کرتا ہے۔

ان تمام روایات میں نضح کا لفظ وارد ہے اس پر تمام روایات کا مدار ہے اگر اس کے معنی کی تحقیق ہو جائے تو توافق روایات کا آسان حل نکل آئے گا۔

لفظ نضح کی تحقیق:

نمبر ۱: نضح کا معنی بہانا ہے پس بول الغلام ينضح کا معنی یہ ہے لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے۔

نمبر ۲: اہل عرب بہانے کو نضح کہتے ہیں جیسا اس ارشاد نبوی میں ہے انی لاعرف مدينة ينضح البحر بجانبها میں ایک

ایسے شہر کو جانتا ہوں جس کے ایک جانب پانی بہہ رہا ہے اور نہریں مارتا ہے۔
نمبر۳: چھڑکنا بھی آتا ہے۔
نمبر۴: غسل خفیف جیسا کہ بخاری میں دم حیض کے متعلق نضح کا لفظ آیا ہے۔
سوال: اگر اس کا معنی بھی دھونا ہے تو الگ لفظ لانے کی ضرورت کیا تھی۔
جواب: الگ لفظ لانے میں حکمت یہ ہے کہ ان کی نوعیت میں فرق ہے لڑکے کا پیشاب مخرج تنگ ہونے کی وجہ سے ایک جگہ گرے گا نیز اس میں تعفن بھی کم ہے اور لڑکی کا پیشاب مخرج کی وسعت کی وجہ سے کئی جگہ پڑے گا اور اس میں غلاظت و تعفن بھی زیادہ ہے اس لئے لڑکے کے لئے فقط پانی بہا دینے والا لفظ لایا گیا کہ مبالغہ غسل کی ضرورت نہیں اور لڑکی کے لئے مسلسل مل کر دھونے کا حکم دیا گیا۔

ہم نے یہ کوئی نیا مفہوم نہیں لیا بلکہ تابعین سے یہ بات ثابت ہے ہم دو ثبوت پیش کرتے ہیں۔

ثبوتِ اوّل:

۵۷۳ :مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ قَالَ : (الرَّشُّ بِالرَّشِّ، وَالصَّبُّ بِالصَّبِّ، مِنَ الْأَبْوَالِ كُلِّهَا).

۵۷۳: قتادہ کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا تمام ابوال کے سلسلہ میں اگر معمولی چھینٹ پڑ جائے تو اس پر پانی کا چھینٹا دیا جائے اور اگر پیشاب بہہ جائے تو اس پر پانی بہایا جائے۔

ثبوت نمبر۲:

۵۷۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : (بَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ غَسْلًا، وَبَوْلُ الْغُلَامِ يُتَّبَعُ بِالْمَاءِ). أَفَلَا تَرٰى أَنَّ سَعِيْدًا قَدْ سَوّٰى بَيْنَ حُكْمِ الْأَبْوَالِ كُلِّهَا مِنَ الصِّبْيَانِ وَغَيْرِهِمْ؟ فَجَعَلَ مَا كَانَ مِنْهُ رَشًّا، يَطْهُرُ بِالرَّشِّ، وَمَا كَانَ مِنْهُ صَبًّا، يَطْهُرُ بِالصَّبِّ .لَيْسَ أَنَّ بَعْضَهَا عِنْدَهُ طَاهِرٌ، وَبَعْضَهَا غَيْرُ طَاهِرٍ، وَلٰكِنَّهَا كُلَّهَا عِنْدَهُ نَجَسَةٌ وَفَرْقٌ بَيْنَ التَّطَهُّرِ مِنْ نَجَاسَتِهَا عِنْدَهُ، بِضِيْقِ مَخْرَجِهَا وَسَعَتِهِ .ثُمَّ أَرَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ، أَنْ نَنْظُرَ فِي الْآثَارِ الْمَأْثُوْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ.

۵۷۴: حسن نے فرمایا لڑکی کے پیشاب کو خوب مل کر دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے۔ ان دونوں آثار سے یہ بات ثابت ہوئی کہ پیشابوں کا حکم برابر ہے خواہ بچہ ہو یا بچی البتہ معمولی چھینٹے پر پانی کے چھینٹے کافی ہیں اور پیشاب کے بہہ جانے پر پانی بہایا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو دھونے میں مبالغہ کیا جائے گا معلوم

ہوا کہ ان میں وجہ فرق تنگی مخرج ہے نہ کہ طہارت ونجاست۔ کیا آپ غور نہیں کرتے کہ سعید رحمہ اللہ نے تمام بچوں کے پیشاب کو برابر قرار دیا۔ پھر انہوں نے جو چھینٹوں کی صورت میں گرتا ہے اس کے لئے پانی چھڑکنے کو کافی قرار دیا اور جو زور سے بہنے والے ہیں ان کو پانی بہا دینے سے پاک قرار دیا۔ ایسا نہیں کہ بعض کو انہوں نے پاک کہا ہو اور دوسروں کو ناپاک قرار دیا ہو بلکہ ان کے ہاں تمام پلید اور گندگی ہیں' صرف ان کی نجاست کے ازالہ میں ان کے ہاں فرق ہے۔ اس کا سبب مخرج کی تنگی اور وسعت ہے۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ منقولہ آثار پر نگاہ ڈالیں تا کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ آیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی چیز ایسی منقول ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔ پس تلاش پر یہ آثار سامنے آئے۔

فریق ثانی کی مستدل روایات:

۵۷۵ :قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُوْلَهُمْ، فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ مَرَّةً، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَقَالَ : صُبُّوْا عَلَيْهِ الْمَاءَ صَبًّا).

ہشام بن عروہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دعا کے لئے بچوں کو لایا جاتا آپ ان کے لئے دعا فرماتے ایک مرتبہ آپ کے پاس ایک بچہ لایا گیا جس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ نے فرمایا: صبوا علیہ الماء صبًا اس پر اچھی طرح پانی بہا دو۔

تخریج : مسند احمد ٤٦/٦۔

۵۷۶ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۶:حدثنا اسد قال حدثنا محمد بن حازم پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۷۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ).

۵۷۷:حدثنا عبده بن سليمان عن هشام عن ابيه عن عائشه رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا تو آپ نے اس پر پانی بہا دیا اور اس کو مل کر نہیں دھویا۔

۵۷۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ : " وَلَمْ يَغْسِلْهُ . "وَإِتْبَاعُ الْمَاءِ حُكْمُهٗ حُكْمُ الْغَسْلِ، أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَ ثَوْبَهٗ

عَذِرَةٌ، فَأَتْبَعَهَا الْمَاءَ حَتّٰى ذَهَبَ بِهَا، أَنَّ ثَوْبَهُ قَدْ طَهُرَ .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَقَالَ فِيْهِ (فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ عَلَيْهِ). وَقَالَ مَالِكٌ، وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ : (فَدَعَا بِمَاءٍ، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ). فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ النَّضْحَ -عِنْدَهُمْ -الصَّبُّ .

۵۷۸: مالک نے ہشام سے بیان کیا اور ہشام نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ اس میں لم یغسلہ" کالفظ نہیں ہے اور پے در پے پانی بہانے کا حکم دھونے کا ہے کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر کسی آدمی کے کپڑے کو گندگی لگ جائے اور اس پر وہ پے در پے پانی ڈالے جس سے وہ گندگی دور ہو جائے تو اس کا کپڑا پاک ہو گیا۔اس روایت کو زائدہ نے ہشام سے نقل کیا ہے اور اس کے الفاظ ((فدعا بماء فنضحه علیه)) ہیں اور مالک ؒ کی ہشام سے جو روایت ہے اس میں ((فصبه علیه)) کے الفاظ ہیں۔اس سے یہ ثبوت مہیا ہو گیا کہ ان کے نزدیک نضح کو صب کے معنی میں لیا جاتا ہے۔

اس روایت کو زائدہ نے ہشام بن عمرو سے بھی نقل کیا اس میں یہ لفظ ہیں "فدعا بماء فنضحه علیه" اور مالک' عبدہ' ابو معاویہ عن ہشام بن عروہ میں یہ لفظ ہیں "فدعا بماء فصبه علیه"

قابل غور حقیقت:

روایت عائشہ ؓ میں "اتبعه الماء" کے الفاظ ہیں پے در پے پانی ڈالنے کا حکم غسل ہی کا ہے اگر کسی آدمی کے کپڑے کو گوبر یا پاخانہ لگ جائے تو اس پر مسلسل پانی بہانے سے گندگی ڈھل جائے گی اور کپڑا پاک ہو جائے گا اور ان روایات سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ نضح کا معنی صب کا آتا ہے۔

مزید تائیدی روایات:

۵۷۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عِيْسٰى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : (كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِيْءَ بِالْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَأَرَادَ الْقَوْمُ أَنْ يُعَجِّلُوْهُ، فَقَالَ : ابْنِيْ ابْنِيْ .فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ، صَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ).

۵۷۹: عن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ حضرت ابولیلیٰ ؓ کہتے ہیں کہ میں جناب رسالت مآب ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا حضرت حسن ؓ کو لایا گیا تو انہوں نے آپ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا صحابہ کرامؓ نے جلدی سے انہے پکڑنا چاہا تو آپ نے فرمایا میرے بیٹے کو رہنے دو جب پیشاب کر لیا تو اس پر پانی بہا دیا گیا (یہاں صب کا لفظ ہے)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۲۰/۱

۵۸۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۵۸۰:وکیع نے ابن ابی لیلیٰ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۸۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى بَطْنِهِ، أَوْ عَلٰى صَدْرِهِ، حَسَنٌ أَوْ حُسَيْنٌ، فَبَالَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَوْلَهُ أَسَارِيْعَ فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ : دَعُوْهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ).

۵۸۱:عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ اپنے والد ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا آپ کے پیٹ یا سینے پر حسن یا حسین تھے تو انہوں نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا یہاں تک کہ میں نے سینے پر پیشاب کے چلنے کو دیکھا ہم اس کو اٹھانے کے لئے اٹھے تو آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو پھر پانی منگوایا اور سینہ پر بہادیا۔(یہاں بھی صبہ علیہ کا لفظ ہے)

۵۸۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَابُوْسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ : (لَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَعْطِنِيْهِ، أَوْ ادْفَعْهُ إِلَيَّ فَلَأَكْفُلُهُ أَوْ أُرْضِعُهُ بِلَبَنِيْ فَفَعَلَ .فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَوَضَعَهُ عَلٰى صَدْرِهِ فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَصَابَ إِزَارَهُ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَعْطِنِيْ إِزَارَكَ أَغْسِلْهُ .قَالَ : إِنَّمَا يُصَبُّ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذِهِ أُمُّ الْفَضْلِ فِيْ حَدِيْثِهَا هٰذَا، إِنَّمَا يُصَبُّ عَلٰى بَوْلِ الْغُلَامِ .وَفِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ، إِنَّمَا يُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَاهُ كَذٰلِكَ، ثَبَتَ أَنَّ النَّضْحَ الَّذِيْ أَرَادَ بِهِ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ، هُوَ الصَّبُّ الْمَذْكُوْرُ هَاهُنَا، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْأَثَرَانِ .وَهٰذَا أَبُوْ لَيْلٰى فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَنْهُ أَنَّهُ (رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبَّ عَلَى الْبَوْلِ الْمَاءَ). فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ حُكْمَ بَوْلِ الْغُلَامِ هُوَ الْغَسْلُ، إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ الْغَسْلَ، يُجْزِءُ مِنْهُ الصَّبُّ، وَأَنَّ حُكْمَ بَوْلِ الْجَارِيَةِ هُوَ الْغَسْلُ أَيْضًا .وَفَرَّقَ فِي اللَّفْظِ بَيْنَهُمَا وَإِنْ كَانَا مُسْتَوِيَيْنِ فِي الْمَعْنٰى، لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا، مِنْ ضِيْقِ الْمَخْرَجِ وَسَعَتِهِ. فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ، وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ، حُكْمُ أَبْوَالِهِمَا سَوَاءٌ، بَعْدَمَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا سَوَاءً قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ، فَإِذَا كَانَ بَوْلُ الْجَارِيَةِ نَجِسًا فَبَوْلُ الْغُلَامِ أَيْضًا نَجِسٌ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۵۸۲: قابوس بیان کرتے ہیں ام الفضل رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! یہ مجھے دیں یا میرے حوالہ کریں میں اس کی کفالت کروں گی یا اپنا دودھ پلاؤں گی آپ نے میرے سپرد کر دیا ایک دن میں ان کو لے کر آئی تو آپ نے اسے اپنے سینے پر رکھا تو اس نے پیشاب کر دیا جو آپ کے ازار کو پہنچا میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! مجھے اپنا ازار عنایت فرمائیں تاکہ میں اسے دھو ڈالوں آپ نے فرمایا لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو مل کر دھویا جاتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امّ الفضل رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے اور انہی سے فصل اوّل میں مذکورہ روایت میں ((ینضح)) کا لفظ ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی بہایا جائے۔ جب بات اسی طرح ہے جو ہم نے عرض کر دی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ حدیث اول میں ((نضح)) کا معنی بہانا ہے جیسا کہ یہاں مذکور ہے تاکہ دونوں آثار کا تضاد ختم ہو اور یہ ابو لیلیٰ بھی ان سے موافق بات کہہ رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے پیشاب پر پانی کو بہایا۔ پس ان آثار سے ثابت ہوا کہ لڑکے کے پیشاب کا حکم بھی دھونا ہے مگر اس دھونے سے صرف اس پر پانی بہانا کافی ہو جائے گا اور لڑکی کے پیشاب میں (مَل کر) دھونا ہوگا۔ ان دونوں الفاظ میں تو فرق ہے مگر معنی میں دونوں یکساں ہیں اور اس کی علّت وہی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔ ایک کا مخرج تنگ اور دوسرے کا وسیع ہے۔ آثار کے پیش نظر تو اس بات کا یہی حکم ہے۔ اب غور وفکر کے انداز سے ملاحظہ ہو۔ ہم نے لڑکے اور لڑکی کے معاملے میں غور کیا ان کے پیشاب کا حکم برابر ہے جبکہ یہ کھانا کھانے لگ جائیں۔ پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے بھی حکم برابر ہونا چاہیے جب لڑکی کا پیشاب پلید ہے تو لڑکے کا پیشاب بھی پلید ہے اور یہی امام ابو حنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۱۳۵، نمبر ۳۷۵، ابن ماجہ فی الطھارۃ باب ۷۷، نمبر ۵۲۲۔

حاصل روایات: ان آٹھ روایات میں ینضح کی جگہ یصب کا لفظ استعمال ہو رہا ہے جو واضح دلیل ہے کہ اس سے پانی بہانا مراد ہے نہ کہ چھڑکنا۔

جواب نمبر ا روایت نمبر ۵۶۸: جو کہ ام الفضل کی روایت ہے اس کا جواب بھی ان روایات سے ہو گیا کہ انہی کی روایت میں ینضح کی جگہ یصب کا لفظ واضح طور پر آ رہا ہے جو اس روایت کے معنی کو متعین کر رہا ہے ورنہ دونوں روایات میں تضاد لازم آئے گا۔

نمبر ۲: اور یہ ابو لیلیٰ ہیں انہوں نے بھی جناب نبی اکرم ﷺ سے مختلف بات نقل نہیں کی بلکہ یہی دیکھا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے پیشاب پر پانی بہایا ہے۔

فقیدہ: ان آثار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ لڑکے کا حکم بھی دھونا ہے البتہ وہ دھونا، بہا دینا ہے اور لڑکی کے پیشاب کا حکم بھی دھونا ہے۔

حکمتِ خاصہ:

اگرچہ دونوں لفظ ہم معنی ہیں اور معنی میں بھی برابر ہیں مگر ذرا سے فرق کی وجہ سے دونوں کے لئے الفاظ الگ الگ لائے

گئے وہ فرق مخرج کا تنگ اور وسیع ہونا ہے جیسا پہلے ہم اشارہ کر چکے آثار کے ذریعہ تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ بچے اور بچی کے پیشاب کی نجاست میں فرق نہیں دونوں نجس ہیں البتہ دھونے کی کیفیت میں فرق ہے اور نضح کا لفظ جہاں آیا وہ صب کے معنی میں ہے۔

آخر میں دلیل عقلی وفکری پیش کی جاتی ہے:

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

کھانا کھانے کے بعد سب کے ہاں حکم دونوں کے پیشاب کا یکساں ہے ذرا بھی فرق نہیں پس عقلی لحاظ سے یہ بات زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے کھانا کھانے سے پہلے بھی دونوں کا حکم یکساں ہو اگر لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے تو لڑکے کا بھی ناپاک ہو اور دھونے میں بھی ایک جیسا ہو۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ لَا يَجِدُ إِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ، هَلْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ أَوْ يَتَيَمَّمُ؟

نبیذ سے وضو کا حکم

خلاصۃ البرام: نبیذ: کھجور کو پانی میں بھگونے سے جو پانی بنے گا وہ نبیذ کہلاتا ہے نبیذ میں اگر مٹھاس پیدا ہوگئی مگر نشہ پیدا نہ ہوا تو اس کے متعلق وضو میں اختلاف ہے جس میں نشہ آ جائے اس سے بالاتفاق ناجائز اور جس میں مٹھاس نہ ہو اس سے بالاتفاق جائز ہے۔

مذاہب ائمہ فریق اوّل:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ کے ہاں سفر میں اس سے وضو جائز ہے تیمم درست نہیں۔

فریق دوم: امام ابو یوسف رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ مالک رحمہ اللہ ابن حنبل خود طحاوی رحمہ اللہ کے ہاں جائز نہیں بلکہ تیمم ضروری ہے۔

فریق اوّل کے دلائل:

۵۸۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ قَالَ: ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ: ثَنَا قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ (ابْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَسَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَعَكَ يَا ابْنَ مَسْعُوْدٍ مَاءٌ؟ قَالَ: مَعِيَ نَبِيْذٌ فِيْ إِدَاوَتِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصْبُبْ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ بِهٖ، وَقَالَ: شَرَابٌ وَطَهُوْرٌ).

۵۸۳: حنش صنعانی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن میں گئے تو آپ ﷺ نے ان سے سوال کیا کیا ابن مسعود تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا میرے مشکیزہ میں نبیذ موجود ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے ہاتھ پر انڈیلو چنانچہ اس سے آپ نے وضو کیا اور آپ نے فرمایا وہ مشروب اور آلہ وضو ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب۳۷' نمبر ۳۸۵' دارقطنی ۷٦/۱۔

۵۸۴ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ، مَوْلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَاجَ إِلٰى مَاءٍ يَتَوَضَّأُ بِهٖ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا النَّبِيْذُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ، وَمَاءٌ طَهُوْرٌ فَتَوَضَّأَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا نَبِيْذَ التَّمْرِ فِيْ سَفَرِهٖ تَوَضَّأَ بِهٖ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا يُتَوَضَّأُ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهٗ، تَيَمَّمَ، وَلَا يَتَوَضَّأُ بِهٖ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ عَلٰى أَهْلِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا رُوِيَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، مِنَ الطُّرُقِ الَّتِيْ وَصَفْنَا، وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الطُّرُقُ، طُرُقًا تَقُوْمُ بِهَا الْحُجَّةُ عِنْدَ مَنْ يَقْبَلُ خَبَرَ الْوَاحِدِ، وَلَمْ يَجِئْ أَيْضًا الْمَجِيْءَ الظَّاهِرَ .فَيَجِبُ عَلٰى مَنْ يَسْتَعْمِلُ الْخَبَرَ إِذَا تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بِهٖ .فَهٰذَا مِمَّا لَا يَجِبُ اسْتِعْمَالُهٗ، لِمَا ذَكَرْنَا، عَلٰى مَذْهَبِ الْفَرِيْقَيْنِ الَّذَيْنِ ذَكَرْنَا .وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، لَمْ يَكُنْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ .

۵۸۴: ابورافع مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عبداللہ لیلۃ الجن میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو وضو کی ضرورت پیش آئی اور ابن مسعود کے پاس نبیذ کے علاوہ کچھ نہ تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھجور پاکیزہ اور پانی پاک ہے پس اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ جس شخص کے پاس سفر میں ایسا پانی موجود ہو جس میں کھجوریں بھگوئی گئی ہوں اور اس کے علاوہ پانی نہ ہو تو وہ اس کے ساتھ وضو کرے انہوں نے ان آثار سے استدلال کیا ہے۔ اس جواز کے قائلین میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا نام بھی آتا ہے۔ مگر دیگر علماء نے اس

کے برعکس کہا کہ بھگوئی ہوئی کھجور والے پانی سے وضو جائز نہیں۔ جو اس کے سوا نہ پائے وہ تیمم کرے۔ وہ اس سے بالکل وضو نہ کرے۔ اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار کیا۔ انہوں نے پہلے قول کو اختیار کرنے والوں کے خلاف یہ دلیل پیش کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جس کو آپ استدلال میں پیش کرتے ہیں اور اس کے لئے جتنی اسناد پیش کی ہیں وہ ان لوگوں کے ہاں بھی جو خبر واحد کو حجت مانتے ہیں قابل حجت نہیں ہیں کیونکہ راوی کا بیان پوری وضاحت سے پایا نہیں جاتا تاکہ متواتر طرق سے آئی ہوئی روایت کو قبول کر لیا جاتا۔ پس دونوں فریق کے ہاں اس روایت پر عمل درست نہ ہوا البتہ ابو عبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ اثر میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ الجن میں موجود ہی نہ تھے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۷۷/۱۔

حاصل روایات: سفر میں پانی نہ ملنے کی صورت میں نبیذ تمر سے وضو جائز ہے اس وقت تیمم نہ کیا جائے گا جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو ہی فرمایا۔

فریق دوم: کا موقف یہ ہے کہ نبیذ تمر سے وضو جائز نہیں تیمم کیا جائے گا۔

فریق اوّل کی روایات کا جواب نمبر ا:

جن اسناد سے یہ روایات وارد ہیں وہ خبر واحد ہیں اور کمزور ہیں خبر واحد سے حجت اس وقت پکڑی جاتی ہے جبکہ روایات کثرت سے ہوں پس اس خبر واحد کو نبیذ سے وجوب وضو کے لئے پیش نہیں کر سکتے۔ اس کی سند میں ابن لہیعہ اور دوسری میں علی بن زید بن جدعان کمزور راوی ہیں خبر واحد سے کتاب اللہ پر اضافہ جب تک تواتر نہ ہو نہیں ہو سکتا۔

جواب نمبر ۲: ابو عبید بن عبداللہ جن کی روایت نقل کی گئی ان سے خود ایسی روایات ثابت ہیں جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لیلۃ الجن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھے۔

عدم موجودگی کی روایات:

۵۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِیْ عُبَيْدَةَ : (أَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ .فَقَالَ : لَا).

۵۸۵: عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبید کو کہا کیا عبداللہ بن مسعودؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں موجود تھے تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔

۵۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .فَلَمَّا انْتَفٰى عِنْدَ أَبِیْ عُبَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَتَئِذٍ، وَهٰذَا أَمْرٌ لَا يَخْفٰى مِثْلُهُ عَلٰى

مِثْلِهٖ، بَطَلَ بِذٰلِكَ مَا رَوَاهُ غَيْرُهُ مِمَّا يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ لَيْلَتَئِذٍ، إِذْ كَانَ مَعَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : الْآثَارُ الْأُوَلُ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا لِأَنَّهَا مُتَّصِلَةٌ، وَهٰذَا مُنْقَطِعٌ لِأَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ، لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهِ شَيْئًا .قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ احْتَجَجْنَا بِكَلَامِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ، إِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ لِأَنَّ مِثْلَهُ، عَلٰى تَقَدُّمِهٖ فِي الْعِلْمِ، وَمَوْضِعِهٖ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَخُلْطَتِهٖ لِخَاصَّتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ -لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ مِثْلُ هٰذَا مِنْ أُمُوْرِهٖ .فَجَعَلْنَا قَوْلَهُ ذٰلِكَ حُجَّةً فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ، لَا مِنَ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ وُصِعَتْ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مِنْ كَلَامِهٖ بِالْإِسْنَادِ الْمُتَّصِلِ، مَا قَدْ وَافَقَ مَا قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ .

۵۸۶: وہب نے کہا شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ جب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے اپنے والد کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہونے کی نفی کر دی تو یہ ایسی چیز ہے جو ان کے بیٹے پر مخفی نہیں رہ سکتی تو ان سے دوسروں کا یہ روایت کرنا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور آپ نے نبیذ سے وضو کیا۔ اگر کوئی شخص معترض ہو کہ پہلے آثار اس اثر کے مقابلے میں اولیٰ ہیں کیونکہ وہ متصل ہیں اور یہ منقطع ہے کیونکہ ابو عبیدہ نے اپنے والد سے کوئی روایت نہیں سنی۔ اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے اس دلیل میں ہم نے ابو عبید کے قول کو دلیل نہیں بنایا بلکہ ہم نے ان سے اس لئے استدلال کیا کہ ان جیسا علم میں فوقیت رکھنے والا شخص جس کو اپنے والد کے ہاں قرب کا درجہ میسر ہو اس سے یہ معاملہ کیونکر مخفی رہ سکتا ہے۔ ہم نے اس طور پر ان سے استدلال کیا ہے اس طور پر استدلال نہیں کیا گیا جو معترض کے پیش نظر ہے بلکہ ہم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کا کلام متصل سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جو ابو عبید کے قول کی موافقت میں ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

حاصل جواب:

یہ ہوا کہ جب ابو عبید خود اپنے والد کے متعلق لیلۃ الجن میں جانے کی نفی کر رہے ہیں تو جس بات پر بنیاد تھی وہ ختم ہو گئی پس ان روایات سے نبیذ تمر سے جواز وضو کا استدلال باطل ہو گیا۔

ایک اشکال:

یہ دونوں اثر سند کے لحاظ سے منقطع ہیں کیونکہ ابو عبید کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔

الجواب: ہم نے اس لحاظ سے استدلال نہیں کیا بلکہ اس لحاظ سے کیا ہے کہ ایسے بڑے عالم کے بیٹا ہونے کے حوالے سے اور ان سے گھر میں میل جول کے لحاظ سے ایسے آدمی پر ایسی چیز مخفی نہیں رہ سکتی بلکہ اس سے کچھ آگے بڑھ کر ہم عرض کرتے ہیں۔

خود صحیح روایت سے ابن مسعودؓ سے ان کی غیر موجودگی کا اقرار پایا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

۵۸۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ،

الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِیْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : لَمْ أَكُنْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّیْ كُنْتُ مَعَهٗ .

۵۸۷: علقمہ نے کہا عبداللہؓ کہتے ہیں میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لیلۃ الجن میں موجود نہ تھا اور میری چاہت تھی کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۵۲۔

۵۸۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِیْ زَائِدَةَ قَالَ : ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ أَبِیْ هِنْدٍ عَنْ .عَامِرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (هَلْ كَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ أَحَدٌ؟) فَقَالَ : لَمْ يَصْحَبْهُ مِنَّا أَحَدٌ، وَلٰكِنْ فَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقُلْنَا : اُسْتُطِيْرَ أَوْ اُغْتِيْلَ فَتَفَرَّقْنَا فِی الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ نَلْتَمِسُهٗ، وَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ نَقُوْلُ : اُسْتُطِيْرَ، أَمْ اُغْتِيْلَ .فَقَالَ : (إِنَّهٗ أَتَانِیْ دَاعِی الْجِنِّ، فَذَهَبْتُ أُقْرِئُهُمُ الْقُرْآنَ) فَأَرَانَا آثَارَهُمْ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ .فَهٰذَا الْبَابُ إِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ، فَهٰذَا الْحَدِيْثُ، الَّذِیْ فِيْهِ الْإِنْكَارُ أَوْلٰی، لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهٖ وَمَتْنِهٖ، وَثَبْتِ رُوَاتِهٖ. وَإِنْ كَانَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ، أَنَّهٗ لَا يُتَوَضَّأُ بِنَبِيْذِ الزَّبِيْبِ، وَلَا بِالْخَلِّ، فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ نَبِيْذُ التَّمْرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ أَنَّ نَبِيْذَ التَّمْرِ إِذَا كَانَ مَوْجُوْدًا فِیْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ، أَنَّهٗ لَا يُتَوَضَّأُ بِهٖ لِأَنَّهٗ لَيْسَ بِمَاءٍ .فَلَمَّا كَانَ خَارِجًا مِنْ حُكْمِ الْمِيَاهِ فِیْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ، كَانَ كَذٰلِكَ هُوَ فِیْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ .وَحَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ الَّذِیْ فِيْهِ التَّوَضُّؤُ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ بِهٖ، وَهُوَ غَيْرُ مُسَافِرٍ لِأَنَّهٗ إِنَّمَا خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يُرِيْدُهُمْ، فَقِيْلَ إِنَّهٗ تَوَضَّأَ بِنَبِيْذِ التَّمْرِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ، وَهُوَ فِیْ حُكْمِ مَنْ هُوَ بِمَكَّةَ، لِأَنَّهٗ يُتِمُّ الصَّلَاةَ، فَهُوَ أَيْضًا فِیْ حُكْمِ اسْتِعْمَالِهٖ ذٰلِكَ النَّبِيْذَ هُنَالِكَ فِیْ حُكْمِ اسْتِعْمَالِهٖ إِيَّاهُ بِمَكَّةَ .فَلَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْأَثَرُ أَنَّ النَّبِيْذَ مِمَّا يَجُوْزُ التَّوَضُّؤُ بِهٖ فِی الْأَمْصَارِ وَالْبَوَادِیْ، ثَبَتَ أَنَّهٗ يَجُوْزُ التَّوَضُّؤُ بِهٖ فِیْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ، وَفِیْ حَالِ عَدَمِهٖ .فَلَمَّا أَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ ذٰلِكَ، وَالْعَمَلِ بِضِدِّهٖ، فَلَمْ يُجِيْزُوْا التَّوَضُّؤَ بِهٖ فِی الْأَمْصَارِ، وَلَا فِيْمَا حُكْمُهٗ حُكْمُ الْأَمْصَارِ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُمْ لِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، وَخَرَجَ حُكْمُ ذٰلِكَ النَّبِيْذِ، مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْمِيَاهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ التَّوَضُّؤُ بِهٖ فِیْ حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ

يُوْسُفَ، وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۸۸: علقمہ کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ سے پوچھا گیا کیا لیلۃ الجن میں کوئی آدمی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا تو انہوں نے کہا ہم میں سے کوئی آپ کے ساتھ نہ تھا لیکن ایک رات ہم نے آپ کو گم پایا تو ہم نے کہا آپ کو جن اٹھا کر لے گئے یا دھوکہ سے شہید کر دیا گیا چنانچہ ہم وادیوں اور گھاٹیوں میں منتشر ہو کر آپ کو تلاش کرنے لگے اور ہم نے وہ رات بڑی پریشانی سے گزاری ہم کہہ رہے تھے کہ جن اٹھا کر لے گئے یا دھوکے سے قتل کر دیئے گئے (آپ واپس تشریف لائے تو فرمایا) میرے پاس جنات کا داعی آیا تو میں ان کو قرآن مجید پڑھانے گیا پھر آپ نے ان کے نشانات ہمیں دکھائے۔ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو لیلۃ الجن میں اپنے متعلق انکار کر رہے ہیں کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہ تھے۔ اگر اسناد کی درستی کا لحاظ کیا جائے تو انکار والی روایت سند و متن روایت کے لحاظ سے پختہ ہے۔ اب اگر آپ غور و فکر سے دیکھنا چاہتے ہیں تو آیئے۔ ہم اس بات پر تمام کو متفق پاتے ہیں کہ سرکہ نبیذ کشمش سے وضو نہ کیا جائے گا۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ نبیذ کھجور بھی اس سے مختلف نہ ہو۔ علماء اس پر متفق ہیں کہ جب پانی کی موجودگی میں نبیذ تمر موجود ہو تو اس سے وضو نہ کیا جائے گا کیونکہ وہ مطلق پانی نہیں ہے۔ پس جب وہ خالص پانی کی موجودگی میں پانیوں کی فہرست سے خارج ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں بھی وہ اپنے حکم پر رہے گی۔ رہی وہ روایت جس میں نبیذ تمر سے وضو کا تذکرہ پایا جاتا ہے اس میں یہ بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے وضوء فرمایا آپ ﷺ اس وقت حالت سفر میں نہ تھے بلکہ مکہ سے صرف جنات کو تبلیغ کرنے نکلے تھے۔ پس اسے کہا جائے گا کہ نبیذ تمر سے آپ ﷺ کا اس موقع پر وضو کرنا وہ عین مکہ میں وضو کرنے کے حکم میں ہے۔ اس لئے کہ آپ ﷺ نے نماز مکمل پڑھی۔ اگر یہ اثر ثابت ہو جائے تو نبیذ ان چیزوں سے ثابت ہو جائے گا جن سے شہروں اور وادیوں اور جنگلوں میں وضو درست ہے جبکہ پانی بھی موجود ہو۔ پس جب اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ پانی کے ہوتے ہوئے اس پر عمل متروک ہے اور اس کی ضد پر عمل کیا جاتا ہے اور شہروں اور اس کے حکم والے علاقوں میں جب اس سے وضو جائز نہیں تو اس سے ثابت ہو گیا کہ اس نبیذ کا حکم پانیوں کے حکم سے نکل جانے کی بناء پر یہ روایت ترک کی گئی۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ اس سے کسی حال میں بھی وضو جائز نہیں اور یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے اور ہمارے ہاں نظر و فکر کا یہی تقاضا ہے' واللہ اعلم۔

تخریج: مسلم فی الصلاۃ روایت ۱۵۰/۱۵۱۔

حاصل کلام: ان دونوں روایات سے خود ابن مسعودؓ کا لیلۃ الجن کی حاضری سے انکار ثابت ہو گیا تو اب ان روایات کے جواب کی ضرورت نہ رہی اگر سنداً نظر کریں تو تب بھی یہ دونوں روایتیں فریق اوّل کی روایات سے اولیٰ ہیں پس ان کو ترجیح ہو گی۔

نظر طحاوی:

نمبر ۱: سب کے ہاں یہ بات مسلم ہے کہ نبیذ کشمش اور سرکہ وغیرہ سے وضو درست نہیں تو تقاضا نظر یہی ہے کہ نبیذ تمر سے بھی وضو

درست نہیں ہونا چاہئے۔

نمبر۲: اس پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ پانی کی موجودگی میں اس سے وضو جائز نہیں کیونکہ یہ پانی نہیں تو پانی کی موجودگی میں پانی کے حکم سے جو خارج ہوا سے عدم ماء کی صورت میں بھی خارج رہنا چاہئے۔

فریق اوّل پر ایک اعتراض:

جس روایت سے تم نبیذ تمر سے وضو ثابت کر رہے ہو اس میں آپ کے مکہ سے باہر جانے کا تذکرہ ہے آپ مسافر نہ تھے اور مکہ کے مضافات میں اس وضو کا حکم مکہ میں وضو کا ہے کیونکہ وہاں نماز قصر نہیں کی جاتی اگر بالفرض یہ دونوں روایات ثابت بھی ہو جائیں تو اس سے ماننا پڑے گا کہ شہر و جنگل ہر جگہ وضو جائز ہے اور شہروں میں پانی کا وجود ثابت ہے تو اس سے وضو وہاں بھی درست ماننا ہوگا جس کے آپ بھی قائل نہیں جب اس کے ترک پر اجماع ہے تو اس کی ضد پر عمل کیا جائے گا اور ان کو شہروں اور جو ان کے حکم میں ہیں ان میں اس حدیث کو چھوڑنا پڑے گا جب نبیذ کا حکم پانی سے مختلف ہوا تو کسی حال میں بھی اس کا جواز ثابت نہ ہو سکے گا امام ابو یوسف اور جمہور فقہاء رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے جو روایت و نظر سے ثابت ہے۔

ایک اہم بات:

امام رحمہ اللہ سے اس روایت کے متعلق رجوع ثابت ہے پس اس کے متعلق جواب اور جواب الجواب کی ضرورت نہیں۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ

جوتوں پر مسح

خلاصۃ المرام: نعل: جس کے نچلی طرف تلا ہو اور اوپر کی جانب چمڑے کے باریک تسمے لگے ہوں اس میں دو فریق ہیں۔

فریق اوّل: عبداللہ بن عمر اور خزیمہ بن اوس اور ابن حزم ظاہری اس نعل اور چپل کے اوپر مسح کو جائز قرار دیتے ہیں۔

فریق دوم: جمہور فقہاء امت اور محدثین اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اس نعل و چپل کے اوپر مسح کو جائز قرار نہیں دیتے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۵۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح .

۵۸۹: ابراہیم بن مرزوق اور ابو بکرہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو داؤد نے اور ان کو حماد بن سلمہ نے اپنی سند سے بیان کیا ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ۲۲۲/۱' ابو داؤد ۲۲/۱

۵۹۰ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ (أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي تَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْنِ لَهُ .فَقُلْتُ لَهُ : أَتَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ).

۵۹۰: اوس بن ابی اوس کہتے ہیں کہ میں نے ابواوس رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وضو کیا اور اپنے نعلین پر مسح کیا میں نے ان سے پوچھا کیا آپ نعلین پر مسح کرتے ہیں تو کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نعلین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۹/٤' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۹۰/۱' بیهقی فی سنن کبریٰ ۲۸۷/۱۔

۵۹۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ (أَوْسِ بْنِ أَبِي أَوْسٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي فِي سَفَرٍ وَنَزَلْنَا بِمَاءٍ مِنْ مِيَاهِ الْأَعْرَابِ، فَبَالَ فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ .فَقُلْتُ لَهُ أَتَفْعَلُ هٰذَا .فَقَالَ : مَا أَزِيْدُكَ عَلَى مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ، كَمَا يُمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ، وَقَالُوْا : قَدْ شَذَّ، ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ

۵۹۱: اوس بن ابی اوسؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ سفر میں تھا ہم ایک تالاب کے پاس اترے انہوں نے پیشاب سے فراغت حاصل کی پھر وضو کیا اور اپنے نعلین پر مسح کیا میں نے کہا کیا آپ نعلین پر مسح کرتے ہیں انہوں نے کہا میں اس فعل میں اضافہ نہیں کر رہا جس پر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جس طرح موزوں پر مسح کیا جاتا ہے اسی طرح جوتوں پر بھی مسح کیا جائے گا اور اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے کہا اس بات کی تائید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مندرجہ ذیل روایت سے ہوتی ہے۔

تخریج : طبرانی ۲۲۲/۱' مسند احمد ۱۰/٤۔

مزید تائیدی روایت:

۵۹۲ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَوَهْبٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَالَ قَائِمًا، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا نَرَى الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى نَعْلَيْنِ تَحْتَهُمَا جَوْرَبَانِ، وَكَانَ قَاصِدًا بِمَسْحِهِ ذٰلِكَ إِلَى جَوْرَبَيْهِ، لَا إِلَى نَعْلَيْهِ

وَجَوْرَبَاهُ مِمَّا لَوْ كَانَا عَلَيْهِ بِلَا نَعْلَيْنِ، جَازَ لَهُ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا، فَكَانَ مَسْحُهُ ذٰلِكَ مَسْحًا أَرَادَ بِهِ الْجَوْرَبَيْنِ، فَأَتَىٰ ذٰلِكَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ فَكَانَ مَسْحُهُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ هُوَ الَّذِیْ تَطَهَّرَ بِهٖ، وَمَسْحُهُ عَلَى النَّعْلَيْنِ فَضْلٌ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ ۔

۵۹۲: سلمہ بن کہیل ابوظبیان سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا پھر پانی منگوایا اور اس سے وضو کیا اور اپنے نعلین پر مسح کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور اپنے نعلین اتار کر نماز ادا فرمائی۔ دیگر علماء نے اس سلسلہ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جوتوں پر ہرگز مسح جائز نہیں اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے کہا ہے کہ یہ بات بالکل ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتوں پر مسح موزوں کی بناء پر کیا ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دراصل موزوں پر مسح کیا نہ کہ جوتوں پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موزے بھی اس چیز سے بنے ہوئے ہوں گے جن کو جوتوں کے بغیر پہنا جائے تو ان پر مسح ہو سکتا ہے تو جوتوں پر مسح سے مقصود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا موزوں پر مسح کرنا تھا۔ پس حصول طہارت کے لئے تو مسح موزوں پر تھا اور جوتوں کا مسح زائد تھا اور ہمارے قول کی شہادت مندرجہ ذیل روایت دے رہی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ۱/۱۹۰۔

حاصل روایات:

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نعلین پر مسح درست ہے جیسا کہ ان صحابہ کا عمل ظاہر کر رہا ہے۔

فریق ثانی:

نعلین پر مسح مستقلاً درست نہیں۔

روایات کا جواب:

ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعلین کے نیچے جوراب پہن رکھے ہوں اور اصل مسح جوراب پر تھا چنانچہ اس کے لئے نعل اتارنے کی چنداں ضرورت نہیں نعل سمیت مسح کر لیا تو اصل مسح جراب کا ہے جو غسل کی جگہ کام دیتا ہے نعلین پر مسح تو زائد چیز ہے مندرجہ ذیل روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۵۹۳ :مَا حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ أَبِیْ سِنَانٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِیْ مُوْسٰى (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسَحَ عَلٰى جَوْرَبَيْهِ وَنَعْلَيْهِ).

۵۹۳: ضحاک بن عبدالرحمان نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جورین بمع نعلین پر

مسح کیا۔

تخریج : المعجم الکبیر' ابو داؤد ۱ ,۲۱ ' ترمذی ۲۹/۱۔

۵۹۴ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .فَأَخْبَرَ أَبُوْ مُوْسٰى وَالْمُغِيْرَةُ، عَنْ مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَعْلَيْهِ، كَيْفَ كَانَ مِنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهٌ آخَرُ .

۵۹۴: ہذیل بن شرحبیل نے مغیرہ بن شعبہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔تو حضرت ابو موسیٰ اشعری ومغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آپ کے اپنے نعلین مبارک پر مسح کرنے کی کیا صورت تھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور وجہ بھی مروی ہے۔

حاصل روایات:

ان دونوں روایتوں سے مسح نعلین کی ایک صورت سامنے آئی کہ اصل جوربین پر مسح تھا ان پر زائد مسح ہو جاتا ہے۔
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ایک صورت سامنے آتی ہے جو کہ ویل للاعقاب من النار سے منسوخ شدہ ہے روایت ملاحظہ ہو۔

۵۹۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ (ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ وَنَعْلَاهُ فِيْ قَدَمَيْهِ، مَسَحَ عَلٰى ظُهُوْرِ قَدَمَيْهِ بِيَدَيْهِ وَيَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا). فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِيْ وَقْتٍ مَا كَانَ يَمْسَحُ عَلٰى نَعْلَيْهِ، يَمْسَحُ عَلٰى قَدَمَيْهِ). فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا مَسَحَ عَلٰى قَدَمَيْهِ، هُوَ الْفَرْضُ، وَمَا مَسَحَ عَلٰى نَعْلَيْهِ كَانَ فَضْلًا .فَحَدِيْثُ أَبِيْ أَوْسٍ، يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا ذَكَرَ فِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْحِهِ عَلٰى نَعْلَيْهِ، أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى، وَالْمُغِيْرَةُ، أَوْ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ .فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى وَالْمُغِيْرَةُ، فَإِنَّا نَقُوْلُ بِذٰلِكَ، لِأَنَّا لَا نَرٰى بَأْسًا بِالْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ، إِذَا كَانَا صَفِيْقَيْنِ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ : أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ .وَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَا صَفِيْقَيْنِ، وَيَكُوْنَا مُجَلَّدَيْنِ، فَيَكُوْنَانِ كَالْخُفَّيْنِ .وَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ إِثْبَاتَ الْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ، فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ، وَمَا عَارَضَهُ وَمَا نَسَخَهُ فِيْ بَابِ فَرْضِ

الْقَدَمَيْنِ .فَعَلَى أَيِّ الْمَعْنَيَيْنِ كَانَ وَجْهُ حَدِيْثِ أَوْسِ بْنِ أَبِيْ أَوْسٍ، مِنْ مَعْنَى حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى، وَالْمُغِيْرَةِ، وَمِنْ مَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلَى جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ .فَلَمَّا احْتَمَلَ حَدِيْثُ (أَوْسٍ) مَا ذَكَرْنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ فِي جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ، الْتَمَسْنَا ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ؟ فَرَأَيْنَا الْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ جَوَّزَ الْمَسْحَ عَلَيْهِمَا إِذَا تَخَرَّقَا، حَتّٰى بَدَتِ الْقَدَمَانِ مِنْهُمَا أَوْ أَكْثَرُ الْقَدَمَيْنِ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يُمْسَحُ عَلَيْهِمَا .فَلَمَّا كَانَ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِنَّمَا يَجُوْزُ إِذَا غَيَّبَا الْقَدَمَيْنِ، وَيَبْطُلُ ذٰلِكَ إِذَا لَمْ يُغَيِّبَا الْقَدَمَيْنِ، وَكَانَتِ النَّعْلَانِ غَيْرَ مُغَيِّبَيْنِ لِلْقَدَمَيْنِ، ثَبَتَ أَنَّهُمَا كَالْخُفَّيْنِ اللَّذَيْنِ لَا يُغَيِّبَانِ الْقَدَمَيْنِ ـ

۵۹۵: ابن ابی ذئب نافع رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے اور ان کے نعل قدموں میں ہی ہوتے تو جتنا قدم کا حصہ ظاہر ہوتا اس پر مسح کر لیتے اور کہتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کرتے تھے اس سے یہ معلوم ہوا کہ بقول ابن عمر رضی اللہ عنہما آپ کسی وقت قدمین پر مسح کرتے نعلین پر مسح نہ کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اطلاع دی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قدمین شریفین پر مسح کرتے ہوئے جوتوں پر مسح فرما لیتے۔ اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدمین پر مسح تو بقدر فرض کیا اور جوتوں پر جو مسح کیا وہ زائد تھا۔ پس ابو اوس رضی اللہ عنہ والی روایت ہمارے ہاں وہی احتمال رکھتی ہے جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ و ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہوا یا پھر جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں جو مذکور ہے پس اگر ابو موسیٰ اور مغیرہ رضی اللہ عنہما والی روایت والا مفہوم لیا جائے تو ہم اس طرح عرض کریں گے کہ ہمارے ہاں بھی ان جرابوں پر مسح کرنے میں کچھ حرج نہیں جبکہ وہ گاڑھی موٹی ہوں اور یہ ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا قول ہے۔ باقی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کو اس وقت تک جائز قرار نہیں دیتے جب تک کہ وہ دونوں موٹی اور چمڑے کے تلے والی نہ ہوں۔ اس صورت میں وہ موزوں کی مانند ہوں گے۔ اور اگر ابن عمر والی روایت کا مفہوم لیا جائے تو اس میں قدمین پر مسح کا اثبات ہے۔ باب فرض القدمین میں ہم اس کے معارض اور ناسخ کو ذکر کر آئے۔ پس اس روایت اوس بن ابی اوس کو ابو موسیٰ اور مغیرہ رضی اللہ عنہما والی روایت کے معنی میں لیں یا روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معنی میں لیں کسی صورت میں جوتوں پر مسح کا جواز ثابت نہیں ہو سکتا۔ پس جب اوس رضی اللہ عنہ والی روایت محتمل ثابت ہو گئی اور جوتوں پر مسح کے جواز کی کوئی صورت نہ مل سکی تو اب اس کو بطور غور و فکر دیکھا تا کہ اس کا حکم ظاہر ہو جائے پس غور کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ موزے جن پر مسح کے جواز کو ثابت کیا گیا جب وہ اس قدر پھٹ جائیں کہ دونوں اقدام یا ان کا اکثر حصہ ظاہر ہو جائے تو سب کا اس پر اتفاق ہے کہ ان پر مسح نہ کیا جائے گا جب مسح موزہ میں یہ شرط ہے کہ ان پر مسح اس وقت جائز ہے جب اس میں پاؤں چھپ جائے اور جب دونوں پاؤں ظاہر ہو جائیں خواہ پھٹنے یا نکالنے کی وجہ سے تو ان پر مسح جائز نہ رہا۔ تو جوتے میں تو دونوں قدم کا اکثر حصہ غائب نہیں ہوتا پس اس سے خود یہ ثابت ہو گیا کہ یہ

ان موزوں کی طرح ہیں جن میں پاؤں نہیں چھپتا (پس بالاتفاق ان پر مسح جائز نہ ہوا)۔

تخریج: ابن حجر فی الدرایه ۸۳/۱۔

ایک جواب:

ممکن ہے کہ قدمین پر مسح فرض ہو جیسا کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے مسح درست تھا تا آنکہ آپ نے ویل للاعقاب من النار کی وعید فرمائی اور یہ منسوخ ہو گیا اور نعلین پر مسح تو زائد چیز تھی۔

حدیث ابواوس کا جواب:

نمبر ۱: اس میں جس مسح کا تذکرہ ہے اس کی کیفیت وہی ہے جو روایت ابوموسیٰ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے اگر یہی تاویل مان لی جائے تو ہمیں بھی قطعاً انکار نہ ہوگا مسح جوربین تخنین پر صاحبین کے ہاں مسح درست ہے جراب منعل میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ صرف جوربین منعلین پر مسح کے قائل ہیں۔

نمبر ۲: ابن عمر رضی اللہ عنہ والی صورت روایت اوس میں مانی جائے تو اس سے مسح قدمین کا اثبات ہوگا جو کہ پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا جیسا ہم گزشتہ فریضہ قدمین میں ثابت کر چکے۔

بہر حال دونوں میں سے کسی پر محمول کریں مسح نعلین کا مستقل ثبوت کسی طور پر بھی نہیں۔ یہ روایت کے لحاظ سے جواب دیا گیا۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

ہم غور کرتے ہیں کہ خفین پر مسح کا جواب پختہ روایات سے ثابت ہے اور موزے کے لئے شرط یہ ہے کہ پھٹا ہوا نہ ہو کہ جس سے قدمین کا اکثر حصہ اور پورا قدم ظاہر ہو اور اگر زیادہ پھٹا ہوا ہو تو موزے پر مسح جائز نہیں بلکہ اس کے بقا کے لئے موزے کا پاؤں پر باقی رہنا ضروری ہے ورنہ موزہ اترنے سے مسح جاتا رہے گا تو نعل کی صورت میں تو پاؤں کا اکثر حصہ باہر ہے تو ان پر مسح کیونکر درست ہو سکتا ہے کیونکہ اس صورت میں یہ ان موزوں کے مشابہ ہیں جن میں قدم غائب نہیں ہوتا اور ان پر کسی کے ہاں بھی مسح درست نہیں۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ كَيْفَ تَتَطَهَّرُ لِلصَّلَاةِ

نماز کے لئے مستحاضہ کی طہارت کا طریقہ

خلاصۃ المرام: طبعی طور پر عورت کو آنے والا خون حیض کہلاتا ہے اس میں نماز، روزہ، جماع ہر چیز منع ہے غیر طبعی خون جوان

ایام مقررہ کے علاوہ میں آئے وہ مستحاضہ ہے اس میں وطی کا جواز اور نماز روزے کا حکم ہے زمانہ نبوت میں جن عورتوں کو یہ عارضہ لاحق تھا ان کی تعداد بارہ بتلائی جاتی ہے مستحاضہ کی کئی اقسام ہیں: ① جن کو ابتداء یہ عارضہ ہو۔ ② عادت بن جائے۔ ③ دم حیض سے الگ خون پہچانا جائے۔ ④ معلوم نہ ہو کہ کتنے دنوں حیض ہے اسی طرح استحاضہ۔ اس موقع پر ایام استحاضہ میں نماز کے لئے طہارت کا مسئلہ زیر بحث آئے گا اس میں تین فریق ہیں۔

نمبرا: قتادہ مجاہد عکرمہ کے ہاں ہر نماز کے لئے غسل لازم ہوگا۔

نمبر۲: ابراہیم نخعی وغیرہ کے ہاں دو نمازوں کے لئے جمع صوری کے ساتھ ایک غسل کیا جائے گا۔

نمبر۳: جمہور ائمہ اور فقہاء سبعہ مدینہ کے ہاں ہر نماز کے لئے نیا وضو کیا جائے گا۔ فقہاء سبعہ حسن بصری ابن المسیب عروہ قاسم ابن رباح محمد بن علی سالم)

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۵۹۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِيْ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَأَنَّهَا اُسْتُحِيْضَتْ حَتّٰى لَا تَطْهُرَ، فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ : لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، وَلٰكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ، لِتَنْظُرْ قَدْرَ قُرُوْئِهَا الَّتِيْ تَحِيْضُ لَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ، ثُمَّ لِتَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ، فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيْ).

۵۹۶: عمرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتی ہیں کہ ام حبیبہؓ بنت جحش عبدالرحمان بن عوف کی بیوی تھیں ان کو استحاضہ آتا تھا پاکیزگی نہ ہوتی تھی عبدالرحمانؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی حالت ذکر کی تو آپ نے فرمایا وہ حیض نہیں بلکہ وہ رحم کی حرکت ہے وہ اپنے حیض کے دنوں کا انتظار کرے اور ان دنوں میں نماز چھوڑ دے (جب وہ دن ختم ہوں) تو بعد میں دیکھے کیا کیفیت ہے ہر نماز کے لئے غسل کرے اور نماز ادا کرے۔

تخریج : مسلم فی الحیض ٦٤' نسائی فی الطهارة باب١٣٤' دارمی فی الوضوء باب ٩٤' مسند احمد ١٤١/٦' مستدرك حاکم ١٧٣/١' بیهقی سنن کبریٰ ٣٤٨/١۔

۵۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ (أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ جَحْشٍ كَانَتْ اُسْتُحِيْضَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَإِنْ كَانَتْ لَتَغْتَمِسُ فِي الْمِرْكَنِ، وَهُوَ مَمْلُوْءٌ مَاءً، ثُمَّ تَخْرُجُ مِنْهُ، وَإِنَّ الدَّمَ

لِغَالِبِهٖ، ثُمَّ تُصَلِّيْ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْوِيِّ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، وَبِفِعْلِ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ جَحْشٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۹۷:عروہ نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش کو ایام نبوت میں استحاضہ کی حالت ہوگئی تھی تو اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ مستحاضہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ہر ہر نماز کے لئے غسل کرے۔انہوں نے اپنی دلیل میں حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے عمل اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو پیش کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۱۰، ۲۹۲۔

۵۹۸ :حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَأَبُوْ مَعْبَدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ، وَعَمْرَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (اُسْتُحِيْضَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتُ جَحْشٍ، فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هٰذِهٖ لَيْسَتْ بِحَيْضَةٍ، وَلٰكِنَّهٗ عِرْقٌ فَتَقَهٗ إِبْلِيْسُ، فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ، فَاغْتَسِلِيْ وَصَلِّيْ، وَإِذَا أَقْبَلَتْ، فَاتْرُكِيْ لَهَا الصَّلَاةَ .قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : فَكَانَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِيْ مِرْكَنٍ، فِيْ حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ، وَهِيَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوْ الْمَاءَ، فَتُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا مَنَعَهَا ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ).

۵۹۸:عروہ وعمرہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ پیش آیا تو اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ یہ رگ کا خون ہے جس کو ابلیس نے چیر دیا ہے جب ایام حیض گزر جائیں تو غسل کرو اور نماز ادا کرو اور پھر ایام حیض آ جائیں تو نماز کو ترک کر دو۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں اور کبھی کبھی ٹب میں غسل کرتیں اور اپنی بہن زینب کے حجرہ میں غسل کرتیں بعض اوقات خون کی سرخی پانی پر بلند بھی ہو جاتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم بھی ہوتا مگر آپ اس کو نماز سے نہ روکتے (گویا یہ آپ کا نہ روکنا خود جواز کا ثبوت ہوا)

تخریج : بخاری فی الحیض باب۹ ، ۲۸۸' مسلم فی الحیض ٦٢' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۰۸' نمبر۲۸۲' باب۱۰۹' نمبر۲۸۵' ترمذی فی الطهارة باب۹۳' نمبر۱۲۹' نسائی فی الطهارة باب ۱۳٤' ابن ماجه فی الطهارة باب۱۱۵' ۱۱٦' مالك فی الطهارة نمبر۱۰٤' مسند احمد ۸۳/٦' ۱۲۹۔

۵۹۹ : حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ جَحْشٍ اُسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِيْنَ فَسَأَلَتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَقَالَ : إِنَّ هٰذِهٖ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَكَانَتْ هِيَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ).

۵۹۹: عروہ وعمرہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحشؓ سات سال تک استحاضہ میں مبتلا رہیں انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں استفسار کیا تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ غسل کریں اور فرمایا یہ رگ کا خون ہے یہ حیض نہیں وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھیں۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۶۰۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .قَالَ اللَّيْثُ : لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ شِهَابٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أُمَّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۶۰۰: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔

راوی لیث کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے یہ بات ذکر نہیں کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہؓ کو حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرے۔

۶۰۱ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، سَمِعَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .

۶۰۱: ابن شہاب عن عمرۃ بنت عبدالرحمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیہقی فی المعرفہ ۱۶۱/۲۔

۶۰۲ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اللَّيْثِ .قَالُوْا : فَهٰذِهٖ (أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ كَانَتْ تَفْعَلُ هٰذَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا بِالْغُسْلِ، فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا، عَلَى الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ). وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَفْتَيَا بِذٰلِكَ .

۶۰۲: عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور اس میں لیث کا قول مذکور نہیں فریق اوّل کا کہنا یہ ہے کہ ام حبیبہؓ یہ عمل غسل جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے کرتیں تھیں ام حبیبہ کے ہاں اس سے ہر نماز کے لئے

غسل مراد تھا اور یہی بات جناب علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کہی اور اسی پر فتویٰ دیا پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کے لئے یہی حکم تھا۔

فتاویٰ علی وابن عباس رضی اللہ عنہم:

۶۰۳ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ حَسَّانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكِتَابٍ، بَعْدَمَا ذَهَبَ بَصَرُهُ فَدَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ فَتَتَرْتَرَ فِيْهِ، فَدَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَرَأْتُهُ، فَقَالَ لِابْنِهِ : أَلَا هَذْرَمْتَهُ كَمَا هَذْرَمَهُ الْغُلَامُ الْمِصْرِيُّ؟ .فَإِذَا فِيْهِ : " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، أَنَّهَا اُسْتُحِيْضَتْ، فَاسْتَفْتَتْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ . "فَقَالَ : " اللّٰهُمَّ لَا أَعْلَمُ الْقَوْلَ إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .قَالَ قَتَادَةُ، وَأَخْبَرَنِيْ عَزْرَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ : إِنَّ الْكُوْفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ، وَأَنَّهُ يَشُقُّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ : لَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَابْتَلَاهَا بِمَا هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ .

۶۰۳: حسان سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک خط لائی یہ اس زمانے کی بات ہے جب ان کی نگاہ جا چکی تھی انہوں نے اپنے بیٹے کو دیا تو اس کی کلام میں ڈھیلا پن تھا جس سے ان کو بات سمجھ نہ آئی تو انہوں نے خط میرے حوالہ کیا تو میں نے پڑھا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو فرمایا تم نے اس کو اس طرح جلدی کیوں نہ پڑھا جیسا اس مصری لڑکے نے پڑھا ہے اس خط کا مضمون یہ تھا۔

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ من امراۃ من المسلمین انہا استحیضت فاستفتت علیا رضی اللہ عنہ فامرھا ان تغتسل و تصلی کہ ایک عورت کو استحاضہ کی تکلیف ہے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے غسل کر کے اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا۔

اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے میں اس کے متعلق وہی بات جانتا ہوں جو علی رضی اللہ عنہ نے کہی ہے یہ بات تین مرتبہ دھرائی۔

قتادہ نے کہا کہ مجھے عزرہ نے سعید سے نقل کیا کہ انہوں نے سوال کیا کہ حضرت کوفہ تو ٹھنڈا علاقہ ہے اور اس پر ہر نماز کیلئے غسل گراں ہو جائے گا تو آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس کو اس سے زیادہ سخت بیماری میں مبتلا کر دیتا۔

تخریج : عبدالرزاق ۳۰۵/۱ ابن ابی شیبہ ۱۱۹/۱۔

۶۰۴ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ اُسْتُحِيْضَتْ، فَكَتَبَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، تُنَاشِدُهُمُ اللّٰهَ وَتَقُوْلُ : إِنِّيْ امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ أَصَابَنِيْ بَلَاءٌ، إِنَّمَا اُسْتُحِضْتُ مُنْذُ سَنَتَيْنِ، فَمَا تَرَوْنَ فِيْ ذٰلِكَ؟ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ وَقَعَ الْكِتَابُ فِيْ يَدِهِ، ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ لَهَا إِلَّا أَنْ تَدَعَ قُرُوْءَ هَا، وَتَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيْ، فَتَتَابَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ .

۶۰۴: ابوالزبیر نے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ ایک عورت اہل کوفہ میں سے استحاضہ میں مبتلا ہوئی اس نے عبداللہ بن عمر ﷺ اور عبداللہ بن عباس ﷺ اور عبداللہ بن زبیر ﷺ کو خط لکھا ان کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر وہ کہہ رہی تھی میں ایک مسلمان عورت ہوں مجھ پر دو سال سے یہ بیماری وارد ہوئی ہے کہ میں استحاضہ کا شکار ہوں اس سلسلہ میں آپ مجھے کیا فتویٰ دیتے ہیں سب سے پہلے یہ خط ابن زبیر ﷺ کے ہاتھ لگا انہوں نے کہا جہاں تک میں جانتا ہوں وہ یہ ہے کہ وہ اپنے حیض کے دنوں کو چھوڑ کر بقیہ ایام میں ہر نماز کے لئے غسل کر کے نماز پڑھے سب نے اسی فتویٰ کی تصدیق و پیروی کی۔

اللُّغَاتُ: الترترہ۔ تیز کلامی قرأۃ میں ڈھیلا پن۔ ھذرمنہ۔ تیز پڑھنا۔ تناشدھم۔ قسم دینا۔ تتابع۔ پیروی کرنا۔

تخریج: عبدالرزاق ۱/۳۰۸۔

۶۰۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَاصَّةً مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : تَدَعُ الصَّلَاةَ، أَيَّامَ حَيْضِهَا .فَجَعَلَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ، أَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلَاةٍ لِمَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا تُصَلِّيْ بِهِ الظُّهْرَ فِيْ آخِرِ وَقْتِهَا وَالْعَصْرَ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، تُصَلِّيْهِمَا بِهِ، فَتُؤَخِّرُ الْأُوْلٰى مِنْهُمَا، وَتُقَدِّمُ الْآخِرَةَ، كَمَا فَعَلَتْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا .وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى۔

۶۰۵: سعید بن جبیر نے ابن عباس ﷺ سے خاص طور پر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اتنی بات ہے کہ یہ الفاظ زائد ہیں تدع الصلوۃ ایام حیضھا کہ ایام حیض میں نماز ترک کر دے۔ جن علماء نے اس قول کو اختیار کیا انہوں نے اس کو غسل کا پابند بنایا جو کہ ہر نماز کے لئے اسے کرنا ہوگا۔ علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پر لازم یہ ہے کہ ظہر و عصر کے لئے ایک غسل کرے اور اس سے ظہر آخری وقت میں اور عصر اول وقت میں ادا کرے اور مغرب و عشاء کے لئے ایک غسل کرے مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو اول وقت میں ادا کرے جیسا کہ اس نے ظہر و عصر کے سلسلہ میں کیا اور فجر کے لئے مستقل غسل کرے اور انہوں نے اپنے استدلال میں ان روایات کو پیش کیا۔

حاصل روایات:

ان دس روایات سے یہ بات ثابت ہورہی ہے کہ مستحاضہ کے لئے نماز کی ادائیگی کی صورت یہ ہے کہ ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔

فریق ثانی کا موقف:

فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ ایام حیض کے علاوہ ہر روز تین بار غسل کرے ایک فجر کے لئے اور ظہر کو موخر اور عصر کو مقدم کر کے اول وقت میں دونوں کے لئے ایک غسل اور مغرب کو موخر اور عشاء کو اول وقت میں کر کے ایک غسل کرے۔

مستدل روایات:

٦٠٦ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ : (سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ : لِتَجْلِسْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ، وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ، وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ، وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ).

٦٠٦: قاسم بن محمد نے کہا کہ زینب بنت جحشؓ کہتی ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اسے خون استحاضہ کی شکایت ہے تو آپ نے فرمایا ایام حیض میں نماز روزے سے رک جائے پھر (ان دنوں کے بعد) غسل کرے اور ظہر کو موخر اور عصر کو جلد پڑھے اور غسل کر کے دونوں نمازیں پڑھے اور مغرب میں تاخیر کرے اور عشاء کو جلدی ادا کرنے کے لئے غسل کر کے دونوں نمازیں ادا کرے اور فجر کے لئے غسل کرے۔

تخریج : طبراني في الكبير ٥٦/٢٤۔

٦٠٧ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، (أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اُسْتُحِيْضَتْ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : قَدْرَ أَيَّامِهَا).

٦٠٧: عبدالرحمان بن القاسم اپنے والد قاسم سے نقل کرتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت کو مرض استحاضہ نے آلیا چنانچہ لوگوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح روایت ذکر کی مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں "قد رایامها" اپنے دنوں کی مقدار۔

تخریج : ابو داؤد ٤١/١ تعليقاً۔

۷۰۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً اُسْتُحِيْضَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُمِرَتْ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ تَرْكَهَا الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، وَلَا أَيَّامَ حَيْضِهَا .

۷۰۸: قاسم بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کرتی ہیں کہ ایک عورت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں استحاضہ کی تکلیف ہوگئی پس آپ نے حکم دیا پھر اسی طرح روایت نقل کی صرف ان الفاظ کا فرق ہے کہ حیض کے دنوں میں اس کے ترک نماز کا تذکرہ نہیں ہے۔

تخریج : نسائی ۱/۴۵' الدارمی ۱/۲۲۲

۷۰۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ (أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا كَذَا، فَلَمْ تُصَلِّ .فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰهِ، هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ، فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ). فَقَوْلُهُ : (وَتَتَوَضَّأُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ) يَحْتَمِلُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِمَا يَكُوْنُ مِنْهَا مِنَ الْأَحْدَاثِ الَّتِيْ تُوْجِبُ نَقْضَ الطَّهَارَاتِ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِلصُّبْحِ .فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى خِلَافِ مَا تَقَدَّمَهُ، مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ .قَالُوْا : فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا، فِيْ جَمْعِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَفِيْ جَمْعِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَإِفْرَادِ الصُّبْحِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ أَوْلٰى مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ، الَّتِيْ فِيْهَا ذِكْرُ الْأَمْرِ بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ هٰذَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ .فَذَكَرُوْا

۷۰۹: عروہ بیان کرتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ بنت ابی حبیش اتنے عرصہ سے استحاضہ کی تکلیف میں ہے اور اس نے نماز نہیں پڑھی آپ نے فرمایا عجیب بات ہے یہ شیطانی حرکت ہے اسے ٹب میں بیٹھنا چاہئے جب پانی پر زردی کا غلبہ پائے یعنی خون کے اثرات نہ رہیں تو ظہر وعصر کے لئے ایک غسل کرے پھر مغرب وعشاء کے لئے ایک غسل کرے اور ان کے مابین وضو کرے۔اس میں احتمال یہ ہے کہ وہ ان احداث میں جو طہارت کو توڑنے والی ہیں ان سے بھی وضو کرے اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ صبح کے لئے وضو کرے۔آثار متقدمہ میں جو بات گزری اس کے خلاف کچھ بھی دلیل نہیں جن کو شعبہ وسفیان نے نقل کیا ہے۔وہ فرماتے ہیں یہ آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ایک غسل میں ظہر و

عصر اور ایک میں مغرب و عشاء کو جمع کرے اور صبح کے لئے ایک غسل کرے۔ ہم اس کو اختیار کرتے ہیں اور یہ قول پہلے آثار میں منقول بات سے اولیٰ ہیں جن میں ہر نماز کے لئے غسل کا حکم ہے کیونکہ یہ روایات سے ثابت ہو چکا کہ یہ پہلی روایات کو منسوخ کرنے والی ہے۔ ناسخ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد باب ۱۱۱'۲۹٦' ۱/۱ '٤١'المعجم الکبیر ٢٤/١٣٩

تتوضا فیما بین ذلك کے متعلق دو احتمال ہیں کہ اگر دونوں نمازوں کے درمیان حدث لاحق ہو جائے تو اس کے لئے وضو کرے اور فجر کے لئے غسل کرے۔

نمبر۲: فجر کی نماز کے لئے غسل کی بجائے وضو کرے۔

ان میں پہلا احتمال متعین کی طرح ہے کیونکہ وہ شعبہ اور سفیان کی روایت میں صاف مذکور ہے۔

خلاصہ روایات:

یہ چاروں آثار اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کے لئے تین مرتبہ غسل کرنا پڑے گا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ان آثار کو اختیار کرنا پہلے آثار پر عمل سے اولیٰ ہے کیونکہ وہ پہلے حکم تھا پھر یہ حکم اتارا گیا اس نسخ کے لئے واضح دلالت قائم ہیں۔

دلالت نسخ:

٦١٠ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : إِنَّمَا هِيَ (سَهْلَةُ ابْنَةُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو، أُسْتُحِيْضَتْ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا أَجْهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ، وَتَغْتَسِلَ لِلصُّبْحِ). قَالُوْا : فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ هٰذَا الْحُكْمَ نَاسِخٌ لِلْحُكْمِ الَّذِيْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَصَارَ الْقَوْلُ بِهِ أَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِالْآثَارِ الْأُوَلِ .قَالُوْا : وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَذَكَرُوْا

٦١٠: قاسم کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سہلہ بنت سہیل کو استحاضہ کی شکایت ہوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرماتے رہے جب اس کو اس بات نے عاجز کر دیا تو پھر آپ نے اس کو ظہر و عصر ایک غسل سے اور مغرب و عشاء ایک غسل سے اور فجر ایک غسل سے ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے فرمایا

اس سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ حکم اس حکم کو منسوخ کرنے والا ہے جو کہ پہلے آثار میں وارد ہوا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے یہ حکم اس کے بعد دیا پس یہ قول اس قول سے بہتر ہوا جو پہلے آثار میں پایا جاتا ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ بات وارد ہوئی' ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد ۱/۱ ٤ ۔

فریق دوم: کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ حکم پہلے کا ناسخ ہے کیونکہ روایت سے صاف طور پر اس کا بعد میں ہونا معلوم ہو رہا ہے پس اس کو اختیار کرنا منسوخ پر عمل سے اولیٰ ہے۔

نمبر۲: گزشتہ آثار میں حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ کو تائید میں پیش کر کے بات کو پختہ کیا گیا تھا تو انہوں نے انہی کے ایسے آثار پیش کر دے جو پہلے قول سے متضاد اور دوسرے قول کے عین موافق ہیں یہ بھی نسخ کی مزید دلیل بن گئی۔

اقوال علی وابن عباس رضی اللہ عنہم :

۶۱۱ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ تَسْأَلُهُ، فَلَمْ يُفْتِهَا، وَقَالَ لَهَا : سَلِيْ غَيْرِيْ .قَالَ : فَأَتَتِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَتْهُ، فَقَالَ لَهَا : لَا تُصَلِّيْ مَا رَأَيْتِ الدَّمَ، فَرَجَعَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ : إِنْ كَادَ لَيُكَفِّرُكِ .قَالَ : ثُمَّ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : (تِلْكَ رِكْزَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، أَوْ قُرْحَةٌ فِي الرَّحِمِ، اغْتَسِلِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ مَرَّةً، وَصَلِّ). قَالَ : فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ : مَا أَجِدُ لَكَ إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۶۱۱: سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مستحاضہ عورت آئی اور ان سے استحاضہ کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا میرے علاوہ اور کسی سے پوچھو وہ عورت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جب تک خون دیکھو نماز نہ پڑھو وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹی تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے قریب تھا کہ وہ تمہیں کفر (ترک صلوۃ) پر آمادہ کر دیتے۔ سعید کہتے ہیں پھر میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا یہ شیطان کی ایڑی لگنے سے ہے یا پھر رحم کے زخم سے ہر دو نمازوں کے لئے غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو سعید کہتے ہیں پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کو ملا تو انہوں نے فرمایا میں تیرے اس سوال کا وہی جواب پاتا ہوں جو علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۱۲۰/۱۔

۶۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ .قَالَ : تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ، وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ، وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا فَذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا: تَدَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيْ. وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى.

۶۱۲: قیس بن سعد نے کہا کہ مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا ہمارا علاقہ ٹھنڈا ہے فرمایا ظہر کو موخر اور عصر کو مقدم کر کے ان کے لئے مستحاضہ ایک غسل کرے اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی کر کے ان کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے۔ پس یہ علماء ان آثار کو اختیار کرنے والے ہیں۔ علماء کی ایک اور جماعت اس میں ان کی مخالف ہے۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ مستحاضہ عورت حیض کے ایام میں نماز ترک کرے پھر اس سے ایک غسل کرے اور آئندہ ہر نماز کے لئے وضو کر کے نماز ادا کرتی رہے۔ چنانچہ ان آثار سے انہوں نے استدلال کیا۔

تخریج: الدارمی ۲۲۵/۱۔

حاصل روایات: ان ساتوں روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر دو نمازوں کو صورۃً جمع کر کے ان کے لئے ایک غسل کیا جائے گا اور ان دونوں نمازوں کے لئے درمیان میں اگر حدث لاحق ہو پھر وضو کیا جائے گا۔

نمبر۲: ان سے پہلی روایات کا منسوخ ہونا ظاہر ہے ان میں بعض روایات ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ہیں جن کی روایات فریق اوّل نے پیش کی ہیں تو تقدیم و تاخیر معلوم ہو جانے سے ان کا منسوخ ہونا ظاہر ہوا۔

فریق سوم: کا موقف مستحاضہ ایام حیض میں نماز و روزہ سے رک جائے پھر ان کے ختم ہونے پر غسل کرے اور آئندہ ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے۔

مستدل روایات:

۶۱۳: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ أُسْتَحَاضُ فَلَا يَنْقَطِعُ عَنِّي الدَّمُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَتُصَلِّيَ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيْرِ قَطْرًا).

۶۱۳: عروہ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور کہنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ کا خون آتا ہے جو منقطع ہونے کا نام نہیں لیتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایام حیض میں نماز ترک کر دے پھر (اس سے فراغت پر) غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے خواہ خون کے قطرات نماز والی چٹائی پر ٹپکتے رہیں۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۶۳، والحیض باب۲۴، مسلم فی الحیض باب۶۲، ابو داؤد فی الطهارة باب۱۰۷، ترمذی فی الطهارة باب۹۳، نسائی فی الحیض باب۳،۴، ابن ماجه فی الطهارة باب۱۱۵، دارمی فی الوضوء باب۸۴، مسند احمد ۸۲/۶، ۱۲۸/۱۸۷، مصنف عبدالرزاق ۱۱۶۵، مصنف ابن ابی شیبه۱۲۵/۱، دارقطنی ۲۰۶/۱۔ بیهقی فی سنن کبریٰ ۳۲۳/۱۔

۶۱۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ

۶۱۴: حدثنا صالح بن عبدالرحمان قال حدثنا عبداللہ بن یزید المقری ءثنا ابوحنیفہ نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۵۰۷/۱۔

۶۱۵: ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ ؛ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِيْ حُبَيْشٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : إِنِّيْ أَحِيْضُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِحَيْضٍ وَإِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ مِنْ دَمِكِ؛ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَ فَاغْتَسِلِيْ لِطُهْرِكِ ؛ ثُمَّ تَوَضَّئِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ).

۶۱۵: حدثنا ابونعیم ثنا ابوحنیفہ عن ہشام عن عروہ نے بتلایا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگیں مجھے مہینہ اور دو مہینے خون حیض آتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ حیض نہیں وہ تیری خونی رگ ہے جب حیض کے دن آجائیں تو تو نماز کو چھوڑ دے اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل طہارت کرو اور آئندہ ہر نماز کے لئے ایک وضو کرتی رہو۔

تخریج : تخریج نمبر۶۱۳ ملاحظه کریں مسند السراج

۶۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ

۶۱۶: یحییٰ بن یحییٰ نے شریک بن ابی الیقظان سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی ۳۳/۱۔

۶۱۷ : ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ ؛ عَنْ أَبِي الْيُقْظَانِ ؛ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا ؛ ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ). قَالُوْا : وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ ؛ فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي الْيُقْظَانِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .يَعْنِي مِثْلَ حَدِيْثِهٖ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .قَالَ : فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ .فَعَارَضَهُمْ مُعَارِضٌ فَقَالَ : أَمَّا حَدِيْثُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى الَّذِيْ رَوَاهُ عَنْ هِشَامٍ ؛ عَنْ عُرْوَةَ فَخَطَأٌ .وَذٰلِكَ أَنَّ الْحُفَّاظَ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَوَوْهُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، فَذَكَرُوْا

۶۱۷: ثابت نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا مستحاضہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کرے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔ انہوں نے فرمایا حضرت علی ؓ سے اس سلسلہ میں روایت وارد ہے جس کو فہد نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی ؓ سے عدی بن ثابت جیسی روایت نقل کی ہے جس کو فصل اول میں ہم ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی ؓ سے بیان کر چکے۔ ان پر ایک معترض نے اعتراض کیا کہ ابوحنیفہ ؒ کی اپنی سند کے ساتھ عروہ سے روایت غلط ہے کیونکہ حفاظ حدیث نے اس کو ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے اور اس کا متن بھی اس سے مختلف بیان کیا گیا ہے ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۱۱' ۲۹۷' ترمذی فی الطهارة باب ۹۴' ۱۲٦' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۱۵' دارمی فی الوضوء باب ۸٤' ۱/٤۲' مسند احمد ٦/٤۲' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱/۱۲۸۔

روایات علی ؓ:

اس روایت کو عدی بن ثابت عن ابیہ عن علی ؓ کی سند سے پہلی روایات میں ذکر کر آئے ہیں اور ایک روایت اسی سند سے جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی منقول ہے تو اب حضرت علی ؓ سے ایک روایت غسل لکل صلاۃ ایک روایت غسل لصلاتین اور ایک روایت وضو لکل صلاۃ کی منقول ہے ہم ان میں سے وہ روایت لیں گے جو نبی اکرم ﷺ سے فاطمہ بنت ابی حبیش اور خود جناب علی ؓ سے ثابت ہے اور وہ وضو لکل صلاۃ ہے۔ فتدبر۔

ایک اشکال:

امام ابوحنیفہ ؒ کی روایت میں توضئی عند کل صلاۃ کے الفاظ ہیں جو کہ ہشام کے حفاظ شاگردوں کی روایات کے خلاف

نہیں پس یہ مندرج روایت ہے۔

ملاحظہ ہو:

۶۱۸ :مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ؛ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؛ وَمَالِكٌ ؛ وَاللَّيْثُ ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ؛ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِيهِ ؛ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي - وَاللّٰهِ - مَا أَطْهُرُ .أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ أَبَدًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ ؛ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ ؛ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي) .

۶۱۸: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں اوران کو استحاضہ کا مرض تھا عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ میں قسم بخدا پاک ہی نہیں ہوتی کیا میں نماز ہمیشہ کے لئے چھوڑ دوں؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک رگ ہے حیض نہیں جب حیض کے دن شروع ہوں تو نماز چھوڑ دو اور جب اتنے دن ختم ہو جائیں تو غسل کر کے پھر نماز ادا کرو۔

۶۱۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ وَهِشَامٍ، كِلَيْهِمَا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .فَهٰكَذَا رَوَى الْحُفَّاظُ، هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، لَا كَمَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ، أَنَّ حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ، قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ هِشَامٍ، فَزَادَ فِيهِ حَرْفًا يَدُلُّ عَلٰى مُوَافَقَتِهِ لِأَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۱۹: ابوالزناد اور ہشام دونوں نے عروہ سے روایت کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے یہ دونمونے اس بات کے لئے کافی ہیں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت میں ثم توضئی عند کل صلاۃ کے لفظ زائد اور مدرج ہیں۔ حفاظ رواۃ نے اس کو اس طرح روایت کیا تو یہ روایت ہشام بن عروہ سے ثابت ہوئی نہ جس طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے نقل کی ہے ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حماد بن سلمہ نے اس روایت کو ہشام سے نقل کیا ہے۔ پس اس نے اس میں ایک حرف زائد کر دیا جو کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی موافقت پر دلالت کرتی ہے۔

حل اشکال:

حماد بن سلمہ مشہور حفاظ حدیث سے ہیں انہوں نے یہ روایت ہشام سے اسی اضافہ کے ساتھ نقل کی ہے جو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی روایت میں ہے۔

حماد بن سلمہ کی روایت کا نمونہ:

۶۲۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، وَحَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا، فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ، وَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْوُضُوْءِ مَعَ أَمْرِهٖ إِيَّاهَا بِالْغُسْلِ، فَذٰلِكَ الْوُضُوْءُ، هُوَ الْوُضُوْءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَيْسَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عِنْدَكُمْ، فِيْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِدُوْنِ مَالِكٍ وَاللَّيْثِ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ الرِّوَايَةِ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ فِيْ حَالِ اسْتِحَاضَتِهَا لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ) .إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ، لِنَعْلَمَ مَا الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُعْمَلَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَكَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، (أَنَّهُ أَمَرَ أُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتَ جَحْشٍ بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ). فَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ ذٰلِكَ، بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوُدَ عَنِ الْوَهْبِيِّ، فِيْ أَمْرِ (سَهْلَةَ بِنْتِ سُهَيْلٍ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَلَمَّا أَجْهَدَهَا ذٰلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ، وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ، وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا). فَكَانَ مَا أَمَرَهَا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ، نَاسِخًا لِمَا كَانَ أَمَرَهَا بِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ، مِنَ الْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ، كَيْفَ مَعْنَاهُ؟ فَإِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْهِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ الَّتِيْ اسْتُحِيْضَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتُلِفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْ ذٰلِكَ .فَرَوَى الثَّوْرِيُّ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ، وَأَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا .وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيْضًا، عَنْ أَبِيْهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْنَبَ، إِلَّا أَنَّهُ وَافَقَ الثَّوْرِيَّ فِيْ مَعْنٰى مَتْنِ الْحَدِيْثِ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْجَمْعِ بَيْنَ كُلِّ صَلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ فِيْ أَيَّامِ الْإِسْتِحَاضَةِ خَاصَّةً .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَيَّامَ الْحَيْضِ، كَانَ مَوْضِعُهَا مَعْرُوْفًا .ثُمَّ جَاءَ شُعْبَةُ، فَرَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ الْأَقْرَاءِ وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ .فَلَمَّا رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ كَمَا ذَكَرْنَا، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ، كَشَفْنَاهُ، لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ الِاخْتِلَافُ، فَكَانَ ذِكْرُ أَيَّامِ الْأَقْرَاءِ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنْ عَائِشَةَ، فَوَجَبَ أَنْ يَجْعَلَ رِوَايَتَهُ عَنْ زَيْنَبَ، غَيْرَ رِوَايَتِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَكَانَ حَدِيْثُ زَيْنَبَ الَّتِيْ فِيْهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ، حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْخَبَرِ لِأَنَّهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُنْقَطِعِ وَإِنَّمَا جَاءَ انْقِطَاعُهُ، لِأَنَّ زَيْنَبَ لَمْ يُدْرِكْهَا الْقَاسِمُ وَلَمْ يُوْلَدْ فِيْ زَمَنِهَا، لِأَنَّهَا تُوُفِّيَتْ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهِيَ أَوَّلُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَاةً بَعْدَهُ وَكَانَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هُوَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ، إِنَّمَا فِيْهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الْمُسْتَحَاضَةَ أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ) ، عَلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ؟ فَقَدْ وَجَدْنَا اسْتِحَاضَةً قَدْ تَكُوْنُ عَلٰى مَعَانِيْ مُخْتَلِفَةٍ .فَمِنْهَا أَنْ يَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً، قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ، وَأَيَّامُ حَيْضِهَا مَعْرُوْفَةٌ لَهَا .فَسَبِيْلُهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتَتَوَضَّأَ بَعْدَ ذٰلِكَ .وَمِنْهَا أَنْ يَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً، لِأَنَّ دَمَهَا قَدِ اسْتَمَرَّ بِهَا، فَلَا يَنْقَطِعُ عَنْهَا، وَأَيَّامُ حَيْضِهَا قَدْ خَفِيَتْ عَلَيْهَا .فَسَبِيْلُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ لِكُلِّ صَلَاةٍ، لِأَنَّهَا لَا يَأْتِيْ عَلَيْهَا وَقْتٌ إِلَّا احْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ حَائِضًا أَوْ طَاهِرًا مِنْ حَيْضٍ أَوْ مُسْتَحَاضَةً، فَيُحْتَاطُ لَهَا فَتُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ.وَمِنْهَا أَنْ تَكُوْنَ مُسْتَحَاضَةً، قَدْ خَفِيَتْ عَلَيْهَا أَيَّامُ حَيْضِهَا، وَدَمُهَا غَيْرُ مُسْتَمِرٍّ بِهَا، يَنْقَطِعُ سَاعَةً، وَيَعُوْدُ بَعْدَ ذٰلِكَ هٰكَذَا هِيَ فِيْ أَيَّامِهَا كُلِّهَا .فَتَكُوْنُ قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهَا أَنَّهَا فِيْ وَقْتِ انْقِطَاعِ دَمِهَا، إِذَا اغْتَسَلَتْ حِيْنَئِذٍ، غَيْرُ طَاهِرٍ مِنْ حَيْضٍ، طُهْرًا يُوْجِبُ عَلَيْهَا غُسْلًا .فَلَهَا أَنْ تُصَلِّيَ فِيْ حَالِهَا تِلْكَ مَا أَرَادَتْ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِذٰلِكَ الْغُسْلِ إِنْ أَمْكَنَهَا ذٰلِكَ .فَلَمَّا وَجَدْنَا الْمَرْأَةَ قَدْ تَكُوْنُ مُسْتَحَاضَةً بِكُلِّ وَجْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ، الَّتِيْ مَعَانِيْهَا مُخْتَلِفَةٌ، وَأَحْكَامُهَا مُخْتَلِفَةٌ، وَاسْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَجْمَعُهَا وَلَمْ نَجِدْ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ذٰلِكَ، بَيَانُ اسْتِحَاضَةِ تِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا بِمَا ذَكَرْنَا، أَيُّ مُسْتَحَاضَةٍ هِيَ؟ لَمْ يَجُزْ لَنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلٰى وَجْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ، دُوْنَ غَيْرِهِ، إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا عَلٰى ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِيْهِ دَلِيْلًا؟

۶۲۰: عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی جیسا یونس عن

ابن وہب اور جیسا حدیث محمد بن علی عن سلیمان بن داؤد نقل کی ہے صرف اتنا الفاظ کا فرق ہے: **فاذا ذهب قدرها فاغسلي عنك الدم و توضئي و صلي**۔ ہم نے جو ذکر کیا اس سے جناب رسول اللہ ﷺ سے مستحاضہ کے متعلق اس روایت کی صحت ثابت ہوگئی کہ وہ استحاضہ کی حالت میں ہر نماز کے لئے وضو کرے گی۔ مگر اس باب میں جو روایات شروع میں مذکور ہوئیں وہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس سے متعلق غور و فکر کے تقاضے کو سامنے لائیں تا کہ ہمارے سامنے یہ ظاہر ہو جائے کہ کس پر عمل کرنا مناسب ہے۔ پس آپ ﷺ نے اس باب کی ابتداء میں جو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت جحش کو فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت غسل کرو۔ پس اس کا نسخ تو اس باب کی فصل دوم میں منقولہ روایات جو ابن ابی داؤد نے سہلہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم دیا جب اس بات نے ان کو تھکا دیا تو اس کو حکم دیا کہ ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو ایک ایک غسل سے اور نماز صبح کے لئے مستقل غسل کرے پس آپ نے اس کو جو حکم فرمایا اس سے پہلے والا حکم منسوخ ہو گیا یعنی ہر نماز کے لئے غسل۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ اس سلسلہ کی روایات پر ہم نظر ڈالیں کہ ان کا مفہوم کیا ہے؟ چنانچہ عبدالرحمٰن بن قاسم نے اس مستحاضہ کے متعلق روایت نقل کی جس کو استحاضہ کی تکلیف زمانہ نبوت میں پیش آئی اور عبدالرحمٰن سے اس سلسلہ میں روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ ثوری نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے اس بات کا حکم دیا کہ ایام حیض میں نماز کو چھوڑ دے۔ اسے ابن عیینہ نے عبدالرحمٰن سے اپنے والد کی وساطت سے ذکر کیا اور اس نے زینب کا تذکرہ نہیں کیا البتہ مفہوم حدیث میں ثوری کی موافقت کی ہے اور وہ ایام استحاضہ میں دو نمازوں کو ایک غسل سے جمع کر کے ادا کرنا ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان کے ایام حیض معروف و مشہور تھے۔ پھر شعبہ نے قاسم کی وساطت کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی جیسا کہ ثوری و ابن عیینہ نے کی البتہ اس نے ایام حیض کا تذکرہ نہیں کیا اور ابن اسحٰق نے بھی اسی طرح روایت کی۔ جب یہ روایت اس مذکور طریق سے وارد ہے جس کا حاصل اختلاف ہے اب ہم اس کو مقام اختلاف جاننے کے لئے جانچتے ہیں ملاحظہ ہو۔ قاسم نے زینب رضی اللہ عنہا سے جو روایت کی ہے اس میں ایام حیض کا تذکرہ ہے مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں اس کا تذکرہ نہیں۔ پس ضروری ہو گیا کہ اس کی زینب رضی اللہ عنہا والی روایت کو اس کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت سے الگ جانا جائے پھر زینب رضی اللہ عنہا والی روایت جس میں ایام حیض کا تذکرہ ہے تو وہ منقطع روایت ہے اسے اہل اصول ثابت نہیں مانتے کیونکہ وہ منقطع کو قابل حجت قرار نہیں دیتے اور انقطاع کا موقع یہ ہے کہ قاسم کی زینب سے ملاقات ثابت نہیں بلکہ قاسم کی ولادت بھی اس کی وفات کے بعد ہوئی کیونکہ اس کی وفات خلافت فاروقی میں ہوئی اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں یہ پہلی زوجہ محترمہ ہیں جنہوں نے آپ کے بعد وفات پائی اور روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں ایام حیض کا تذکرہ نہیں اس میں یہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مستحاضہ کو حکم فرمایا کہ وہ دو نمازوں کو ایک غسل سے جمع کر کے پڑھے اور اس روایت میں یہ واضح نہیں کہ اس سے کونسی مستحاضہ مراد ہے اس لئے کہ تجربات سے

معلوم ہوتا ہے کہ مستحاضہ کئی قسم ہیں: ① بعض مستحاضہ ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا خون دائمی جاری رہتا ہے اور ان کے ایام حیض معلوم و معروف ہوتے ہیں۔ پس ان کے لئے تو مسئلہ آسان ہے کہ ایام حیض میں نماز کو ترک کر دے غسل کرلے اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہے۔ ② بعض مستحاضہ کا خون منقطع نہیں ہوتا بلکہ جاری رہتا ہے مگر اس کے ایام حیض اسے معلوم نہیں پس اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے گی کیونکہ اس کے ہر وقت میں یہ احتمال ہے کہ وہ اس میں حائضہ ہو یا حیض سے پاک ہو یا مستحاضہ ہو۔ پس اس کے متعلق احتیاط سے کام لیا جائے گا اور اسے غسل کا حکم دیا جائے گا۔ ③ بعض مستحاضہ وہ ہیں جن پر ان کے ایام حیض تو مخفی ہوتے ہیں مگر ان کا خون دائمی نہیں بلکہ کبھی تو منقطع ہوتا ہے اور کبھی لوٹ آتا ہے۔ وہ تمام اوقات میں یہ اپنے طور پر جانتی ہیں کہ اس کا خون ابھی منقطع ہوگا۔ جب وہ غسل کرتی ہے تو اس وقت وہ حیض سے پاکیزگی والے طہر کی طرح پاک نہیں ہوتی کہ جس طہر کی بناء پر اس پر غسل کو لازم کیا جائے۔ پس اس کے لئے صورت یہ ہوگی کہ اسے اپنی اس حالت میں نماز ادا کرنی ہوگی۔ اسی غسل سے جس قدر نمازیں وہ ادا کرنا چاہتی ہے اگر اسے یہ ممکن ہو۔ جب ہم نے دیکھا عورت بعض اوقات ہر اعتبار سے مستحاضہ ہوتی ہے جبکہ ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے اور اس کے احکام بھی مختلف ہیں اور مستحاضہ کا نام سب کو شامل ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس عورت کے استحاضہ کی وضاحت بھی نہیں کہ جس کے بارے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم دیا جس کا ہم نے تذکرہ کیا کہ وہ کونسی مستحاضہ ہے۔ پس ہمارے لئے یہ درست نہیں کہ ہم ان اقسام میں سے کسی ایک پر دوسرے کو چھوڑ کر اس کو محمول کر سکیں۔ جب تک کہ ہمارے پاس اس کی کوئی دلیل نہ ہو۔ پس ہم نے اس سلسلے میں غور و فکر کی کہ آیا اس کی کوئی دلیل میسر ہے۔ چنانچہ ہم نے یہ دلیل پالی۔

پس اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو وضو کا حکم دینے کے ساتھ غسل کا حکم فرمایا اور یہ وہی وضو ہے جو ہر نماز کے لئے اور غسل سے وہی غسل ہے جو ایام حیض کی مقدار گزرنے پر ہوگا اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی روایت کا بھی یہی معنی ہے اور حماد بن سلمہ کا مرتبہ تمہارے ہاں مالک رحمہ اللہ ولیث رحمہ اللہ وعمرو رحمہ اللہ بن الحارث سے کم نہیں ہے۔

حاصل روایات:

آٹھ روایات سے یہ بات مشترک طور پر ثابت ہوگئی کہ مستحاضہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے گی۔

فریق سوم کی طرف سے فریقین کو جوابات:

اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ شروع باب کی روایات جو فریق نمبر اوّل و ثانی نے پیش کی ہیں اور فریق ثالث کی روایات ان میں سے کس پر کیوں کر عمل ہو۔ چنانچہ پہلی روایات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا اور اس کی تنسیخ سہلہ بنت سہیل والی روایت سے ثابت ہو چکی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا اور جب

ان پر گراں گزرا تو اس حکم کو منسوخ فرما کر دو نمازوں کے لئے ایک غسل کا حکم فرمایا کل پانچوں نمازوں کے لئے تین غسل کا حکم فرمایا پس آپ کا یہ حکم پہلے کے لئے ناسخ تھا۔

اب اس روایت کا حال ملاحظہ ہو جو جمع بین الصلاتین میں پیش کی جاتی ہے اس کا مدار عبدالرحمان بن قاسم پر ہے۔

نمبر ا: کبھی وہ اپنے والد سے اس طرح بیان کرتے ہیں یہ اس مستحاضہ عورت کے متعلق ہے جو عہد نبوت میں استحاضہ میں مبتلا ہوئی۔

نمبر ا: ان کے شاگرد ثوری نے ان سے روایت کرتے ہوئے اس کو زینب بنت جحش قرار دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو حیض کے دنوں میں نماز چھوڑنے کا حکم دیا۔

نمبر ۲: سفیان بن عیینہ نے انہی سے روایت کرتے ہوئے زینب کا ذکر نہیں کیا مگر بقیہ متن حدیث میں ثوری جیسی روایت نقل کی اور وہ ایک غسل میں دو نمازوں کا ایام استحاضہ میں جمع کرنا ہے معلوم ہوا کہ یہ کوئی ایسی عورت تھی جس کے ایام حیض مقرر تھے۔

نمبر ۳: شعبہ نے اس کو ثوری کی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا البتہ ایام حیض کا انہوں نے تذکرہ نہیں کیا۔

نمبر ۴: مگر محمد بن اسحاق نے اس روایت کو متابعت شعبہ کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا مگر مستحاضہ سہلہ بنت سہل کا ذکر کیا۔

نمبر ۵: جب اس حدیث کے متن میں اس قدر اختلاف ہوا تو اب ہمیں تلاش کرنا ہے کہ یہ اختلاف کہاں سے آیا پس غور سے معلوم ہوا کہ ایام حیض کا ذکر حدیث قاسم عن زینب میں تو موجود ہے مگر قاسم عن عائشہ میں نہیں ہے تو ضروری ہے کہ ان روایتوں کو دو قرار دیا جائے پس حدیث زینب جس میں ایام حیض کا تذکرہ ہے وہ حدیث منقطع ہے منقطع قابل حجت نہیں انقطاع کی وجہ یہ ہے کہ قاسم کی زینب سے ملاقات نہیں ہوئی بلکہ ان کی وفات زمانہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں ہوئی یہ آپ کی پہلی زوجہ محترمہ ہیں جن کی وفات آپ کے بعد ہوئی اور قاسم اس وقت پیدا بھی نہ ہوئے تھے پس یہ فریق ثالث کے خلاف حجت نہیں بن سکتی۔

اب حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا اس میں ایام حیض کا تذکرہ نہیں اس میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے مستحاضہ کو حکم فرمایا کہ وہ ایک غسل میں دو نمازیں پڑھ لیں مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ وہ مستحاضہ کون ہے؟

ہم نے استحاضہ کو مختلف حالتوں میں پایا۔

نمبر ا: مستحاضہ کا خون تو دائمی ہو مگر ایام حیض معین ہوں اس کا حکم یہ ہے کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر ایام گزرنے پر غسل کر لے اور آئندہ ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہے۔

نمبر ۲: مستحاضہ کا دم تو دائمی ہے مگر ایام حیض بھی نامعلوم ہیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے کیونکہ اس کے ہر وقت میں طہر اور دم حیض کا احتمال یا استحاضہ کا احتمال ہے پس احتیاطاً ہر نماز کے لئے غسل کا حکم ہوگا۔

نمبر ۳: مستحاضہ کے ایام حیض نامعلوم ہوں مگر خون مستمر نہ ہو بلکہ منقطع ہو چل پڑتا ہو پھر لوٹ آتا ہو اب اس عورت کو اس قدر علم تو ہے کہ کب اس کا خون تھوڑی دیر کے لئے بند ہوتا ہے جب وہ اس وقت غسل کرے تو وہ حیض سے پاک ہونے والی تو نہیں کہ اس

پر غسل کو لازم کیا جائے اب اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اسی حالت میں نماز پڑھے اور اسی غسل سے جتنی ممکن ہو نمازیں ادا کرے۔
جب غور کیا تو مستحاضہ کے لفظ کو سب میں مشترک پایا مگر انواع واحکام کے لحاظ سے ان کو مختلف پایا تو اب ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں متعین طور پر ان میں سے کون سی مستحاضہ مراد ہے اب اس تعیین کے لئے مزید دلیل کی ضرورت ہے۔

تعیین مستحاضہ کے لئے دلیل:

۶۲۱ : فَإِذَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا آدَمُ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَالْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَبَيَانٌ، قَالُوْا : سَمِعْنَا عَامِرَ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ قُمَيْرٍ، امْرَأَةِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ : تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

۶۲۱: عامر شعبی نے قمیر مسروق کی بیوی سے روایت کی اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے مستحاضہ کے سلسلہ میں فرمایا وہ ایام حیض میں نماز ترک کر دے پھر ایک غسل کرے اور آئندہ ہر نماز کیلئے وضو کرتی رہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۱۱ ' ۲۹۲۔

۶۲۲ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ فِرَاسٍ وَبَيَانٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَلَمَّا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهَا الَّذِيْ أَفْتَتْ بِهٖ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَمَا ذَكَرْنَا أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ، وَمَا ذَكَرْنَا أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ عَنْهَا -ثَبَتَ بِجَوَابِهَا ذٰلِكَ، أَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ هُوَ النَّاسِخُ لِلْحُكْمَيْنِ الْآخَرَيْنِ لِأَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ -عِنْدَنَا -عَلَيْهَا أَنْ تَدَعَ النَّاسِخَ، وَتُفْتِيَ بِالْمَنْسُوْخِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ، لَسَقَطَتْ رِوَايَتُهَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذَا هُوَ النَّاسِخُ لِمَا ذَكَرْنَا، وَجَبَ الْقَوْلُ بِهٖ، وَلَمْ يَجُزْ خِلَافُهَا .هٰذَا وَجْهٌ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعَانِي هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَيْهِ .وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ هٰذَا وَجْهٌ آخَرُ، يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ أَبِيْ حُبَيْشٍ لَا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْهُ، فِيْ أَمْرِ سَهْلَةَ ابْنَةِ سُهَيْلٍ لِأَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِيْ حُبَيْشٍ، كَانَتْ أَيَّامُهَا مَعْرُوْفَةً، وَسَهْلَةَ كَانَتْ أَيَّامُهَا مَجْهُوْلَةً إِلَّا أَنَّ دَمَهَا يَنْقَطِعُ فِيْ أَوْقَاتٍ، وَيَعُوْدُ فِيْ أَوْقَاتٍ وَهِيَ قَدْ أَحَاطَ عِلْمُهَا أَنَّهَا لَمْ تَخْرُجْ مِنَ الْحَيْضِ بَعْدَ غُسْلِهَا إِلَى أَنْ صَلَّتِ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعًا .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، فَإِنَّا نَقُوْلُ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا، فَنَجْعَلُ حُكْمَ

حَدِيْثِ فَاطِمَةَ عَلٰى مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ، وَنَجْعَلُ حُكْمَ حَدِيْثِ سَهْلَةَ، عَلٰى مَا صَرَفْنَاهُ أَيْضًا إِلَيْهِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَدْ رُوِيَ مُخْتَلِفًا .فَبَعْضُهُمْ يَذْكُرُ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا) .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهَا بِذٰلِكَ، لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ الْمَاءُ عِلَاجًا لَهَا، لِأَنَّهَا تُقَلِّصُ الدَّمَ فِي الرَّحِمِ، فَلَا يَسِيْلُ .وَبَعْضُهُمْ يَرْوِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ الْعِلَاجَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ مَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا، لِأَنَّ دَمَهَا سَائِلٌ دَائِمُ السَّيَلَانِ، فَلَيْسَتْ صَلَاةٌ إِلَّا يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ عِنْدَهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضٍ لَيْسَ لَهَا أَنْ تُصَلِّيَهَا إِلَّا بَعْدَ الْاِغْتِسَالِ، فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِذٰلِكَ .فَإِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ مَعْنٰى حَدِيْثِهَا، فَإِنَّا كَذٰلِكَ - نَقُوْلُ أَيْضًا فِيْمَنِ اسْتَمَرَّ بِهَا الدَّمُ، وَلَمْ تَعْرِفْ أَيَّامَهَا .فَلَمَّا احْتَمَلَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ مَا ذَكَرْنَا وَرَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَصَفْنَا ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ الْمُسْتَحَاضَةِ، الَّتِيْ لَا تَعْرِفُ أَيَّامَهَا، وَثَبَتَ أَنَّ مَا خَالَفَ ذٰلِكَ، مِمَّا رُوِيَ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ، اسْتِحَاضَتُهَا، غَيْرُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهِ، أَوْ فِيْ مُسْتَحَاضَةٍ، اسْتِحَاضَتُهَا مِثْلُ اسْتِحَاضَةِ هٰذِهِ .إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ -عَلٰى أَيِّ الْمَعَانِيْ كَانَ -فَمَا رُوِيَ فِيْ أَمْرِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ أَبِيْ حُبَيْشٍ، أَوْلٰى لِأَنَّ مَعَهُ الْاِخْتِيَارَ مِنْ عَائِشَةَ لَهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَلِمَتْ مَا خَالَفَهُ، وَمَا وَافَقَهُ مِنْ قَوْلِهِ .وَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِغُسْلٍ وَمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ أَنَّهَا تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِنَّمَا اخْتَلَفَتْ أَقْوَالُهُ فِيْ ذٰلِكَ لِاخْتِلَافِ الْاِسْتِحَاضَةِ الَّتِيْ أَفْتٰى فِيْهَا بِذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رَوَوْا عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي اغْتِسَالِهَا لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنَّهَا كَانَتْ تَتَعَالَجُ بِهِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ، وَهِيَ الَّتِيْ يُحْتَجُّ بِهَا فِيْهِ .ثُمَّ اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ تَتَوَضَّأُ لِوَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَزُفَرَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَالَ آخَرُوْنَ : بَلْ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَلَا يَعْرِفُوْنَ ذِكْرَ الْوَقْتِ فِيْ ذٰلِكَ .فَأَرَدْنَا نَحْنُ أَنْ نَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَرَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهَا إِذَا

تَوَضَّأَتْ فِیْ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰی خَرَجَ الْوَقْتُ، فَأَرَادَتْ أَنْ تُصَلِّیَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ -أَنَّهُ لَیْسَ ذٰلِكَ لَهَا حَتّٰی تَتَوَضَّأَ وُضُوْءً ا جَدِیْدًا .وَرَأَیْنَاهَا لَوْ تَوَضَّأَتْ فِیْ وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّتْ، ثُمَّ أَرَادَتْ أَنْ تَتَطَوَّعَ بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ كَانَ ذٰلِكَ لَهَا مَا دَامَتْ فِی الْوَقْتِ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الَّذِیْ یَنْقُضُ تَطَهُّرَهَا هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ، وَأَنَّ وُضُوْءَ هَا یُوْجِبُهُ الْوَقْتُ لَا الصَّلَاةُ، وَقَدْ رَأَیْنَاهَا لَوْ فَاتَتْهَا صَلَوَاتٌ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَقْضِیَهُنَّ كَانَ لَهَا أَنْ تَجْمَعَهُنَّ فِیْ وَقْتِ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ .فَلَوْ كَانَ الْوُضُوْءُ یَجِبُ عَلَیْهِمَا لِكُلِّ صَلَاةٍ، لَكَانَ یَجِبُ أَنْ تَتَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ .فَلَمَّا كَانَتْ تُصَلِّیْهِنَّ جَمِیْعًا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِیْ یَجِبُ عَلَیْهَا، هُوَ لِغَیْرِ الصَّلَاةِ، وَهُوَ الْوَقْتُ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰی، أَنَّا قَدْ رَأَیْنَا الطَّهَارَاتِ تَنْتَقِضُ بِأَحْدَاثٍ، مِنْهَا الْغَائِطُ، وَالْبَوْلُ .وَطَهَارَاتٍ تَنْتَقِضُ بِخُرُوْجِ أَوْقَاتٍ، وَهِیَ الطَّهَارَةُ بِالْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ، یَنْقُضُهَا خُرُوْجُ وَقْتِ الْمُسَافِرِ وَخُرُوْجُ وَقْتِ الْمُقِیْمِ .وَهٰذِهِ الطَّهَارَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَیْهَا، لَمْ نَجِدْ فِیْمَا یَنْقُضُهَا صَلَاةً، إِنَّمَا یَنْقُضُهَا حَدَثٌ، أَوْ خُرُوْجُ وَقْتٍ .وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ طَهَارَةَ الْمُسْتَحَاضَةِ، طَهَارَةٌ یَنْقُضُهَا الْحَدَثُ وَغَیْرُ الْحَدَثِ .فَقَالَ قَوْمٌ : هٰذَا الَّذِیْ هُوَ غَیْرُ الْحَدَثِ، هُوَ خُرُوْجُ الْوَقْتِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : هُوَ فَرَاغٌ مِنْ صَلَاةٍ، وَلَمْ نَجِدِ الْفَرَاغَ مِنَ الصَّلَاةِ حَدَثًا فِیْ شَیْءٍ غَیْرَ ذٰلِكَ، وَقَدْ وَجَدْنَا خُرُوْجَ الْوَقْتِ حَدَثًا فِیْ غَیْرِهٖ .فَأَوْلَی الْأَشْیَاءِ أَنْ نَرْجِعَ فِیْ هٰذَا الْحَدَثِ الْمُخْتَلَفِ فِیْهِ، فَنَجْعَلَهُ كَالْحَدَثِ الَّذِیْ قَدْ أُجْمِعَ عَلَیْهِ وَوُجِدَ لَهُ أَصْلٌ وَلَا نَجْعَلَهُ كَمَا لَمْ یُجْمَعْ عَلَیْهِ، وَلَمْ نَجِدْ لَهُ أَصْلًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰی أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ وَقْتِ صَلَاةٍ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی -

۶۳۲: سفیان نے فراس و بیان سے وہ شعبی سے اور شعبی نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ پس جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ روایت وارد ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حکم مستحاضہ کے متعلق وہ یہی فتویٰ دیتی تھیں کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے اور وہ جو ہم نے بیان کیا کہ وہ دو نمازوں کو ایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور اسی طرح جو ہم نے بیان کیا کہ ایّام حیض میں اپنی نماز چھوڑ دے۔ پھر غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہے۔ یہ تمام تر باتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے ثابت ہوا کہ یہ آخری حکم پہلے دو حکموں کو منسوخ کرنے والا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ ناسخ کو چھوڑ کر منسوخ پر فتویٰ دیا کرتی تھیں۔ اگر یہ بات تسلیم نہ کی جائے تو ان کی روایت ساقط ہو جائے گی۔ پس جب اس بنیاد پر جو ہم نے ذکر کی اس کا ناسخ ہونا ثابت ہو گیا۔ تو

اب اس کو اختیار کرنا ضروری ہوا اور اس کی مخالفت جائز نہ رہی۔ یہ وہ صورت ہے جس سے ان آثار کے معانی درست ہو سکتے ہیں اور اس میں ایک اور صورت بھی بن سکتی ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ فاطمہ بنت حبیش نے جناب رسول اللہ ﷺ سے جو روایت کی ہے وہ حضرت سہلہ کی روایت کے خلاف نہیں کیونکہ فاطمہ کے ایام حیض معروف تھے اور سہلہ کے ایام نامعلوم تھے البتہ اتنا فرق ضرور تھا کہ سہلہ کا خون کسی وقت منقطع ہو جاتا اور پھر کسی وقت جاری ہو جاتا۔ اس لئے ان کے ذہن میں یہ بات آ سکتی تھی کہ وہ غسل کے بعد بھی حیض سے فارغ نہیں ہوئیں۔ چہ جائیکہ وہ اس سے دو نمازیں پڑھیں۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے تو ہم ان دونوں روایات کے بارے میں یہ عرض کر سکتے ہیں کہ حضرت فاطمہ والی روایت کا حکم اسی قسم پر لگے گا کہ جس کی طرف ہم نے پہلے اشارہ کیا۔ یعنی ایسی عورت جس کے ایام حیض معلوم ہوں اور سہلہ والی روایت کا رخ اس طرف پھیرا جائے جو ہم نے ذکر کیا یعنی جس عورت کے ایام معلوم نہ ہو سکیں۔ اب رہی وہ روایت جس کو حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے روایت کیا ہے تو وہ روایت بھی مختلف رواۃ نے مختلف نقل کی ہے۔ چنانچہ بعض نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ہر نماز کے وقت غسل کا حکم دیا۔ مگر اس میں ان کے ایام حیض کا تذکرہ موجود نہیں۔ ممکن ہے کہ آپ نے امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم پانی کے ذریعہ معالجہ کی خاطر دیا ہو کیونکہ پانی رحم کے اندر خون کو روک دیتا ہے اور وہ بہنا بند ہو جاتا ہے۔ بعض دوسرے رواۃ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو یہ حکم فرمایا کہ وہ اپنے ایام حیض میں نماز کو چھوڑ دے اور پھر ہر نماز کے لئے غسل کرتی رہیں۔ اگر یہ روایت اسی طرح مان لی جائے تو عین ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے ذریعے ان کے علاج کا ارادہ فرمایا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد وہی ہو جو ہم گزشتہ فصل میں ذکر کر چکے ہیں کیونکہ ان کا خون تو ہر وقت بہتا تھا۔ پس کوئی نماز بھی ایسی نہیں تھی کہ جس کے بارے میں یہ احتمال نہ ہو کہ اس میں حیض سے وہ پاک ہیں۔ پس اس کے لئے یہی مناسب تھا کہ وہ غسل کے بعد اس کو ادا کرے۔ اس لئے آپ نے اس کو غسل کا حکم فرمایا۔ پس اگر ان کی روایت کا یہی مطلب ہو تو ہم یہی بات ان سب عورتوں کے بارے میں کہتے ہیں جن کا خون جاری رہتا ہو اور ان کے ایام معلوم نہ ہوں۔ جب ان روایات میں یہ احتمالات موجود ہیں جو ہم نے بیان کر دیئے اور ہم نے یہ بھی ذکر کر دیا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد یہ فتویٰ دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس مستحاضہ کا حکم یہی ہے کہ جس کے ایام معلوم نہ ہوں اور یہ بات بھی ثابت ہوگئی اس کے برعکس جو کچھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وساطت سے جناب رسول اللہ ﷺ سے مستحاضہ کے بارے میں مروی ہے تو اس کے استحاضہ کی اس سے الگ صورت مراد ہے یا اس کا استحاضہ اسی استحاضہ کی طرح ہے مگر یہ کہ کونسا معنی مراد ہے۔ آیا جو فاطمہ بنت حبیش کے معاملے میں مروی ہے تو وہ اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی کو اختیار فرمایا حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کا کونسا قول اس کے موافق یا مخالف ہے۔ اسی طرح جو ہم نے مستحاضہ کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کرے اور وہ جو ہم نے

انہی سے روایت نقل کی ہے کہ وہ دونمازوں کوایک غسل کے ساتھ جمع کرے اور وہ جو انہی سے روایت کیا گیا ہے کہ وہ حیض کے دنوں میں نمازوں کوترک کر دے پھر غسل کر کے ہر نماز کے لئے وضو کرتی رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال مستحاضہ عورتوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے فتویٰ میں مختلف ہیں۔ رہی وہ روایت جو حضرت امّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہر نماز کے وقت غسل کرے تو ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بطور علاج کے آپ نے فرمایا تھا۔ یہ تو اس باب کا حکم ان آثار کو سامنے رکھ کر تھا جن کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے' پھر اس میں دوسرا اختلاف ان لوگوں کا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے جبکہ دوسرے یہ کہتے ہیں کہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے اور یہی قول امام ابوحنیفہ' زفر' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ علماء کی ایک اور جماعت نے یہ کہا ہے کہ ہر نماز کے لئے وہ عورت وضو کرے اس سلسلے میں وہ وقتی ذکر کو نہیں پہچانتے۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان دونوں میں سے صحیح قول کو ظاہر کریں۔ چنانچہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر اس عورت نے نماز کے وقت میں وضو کیا مگر نماز ادا نہ کی۔ یہاں تک کہ اس کا وقت جاتا رہا۔ اب اس نے اسی وضو سے نماز پڑھنا چاہی تو اس کے لئے یہ جائز نہیں جب تک کہ وہ نیا وضو نہ کرے اور ہم یہ بات بھی پاتے ہیں کہ اگر اس نے نماز کے وقت میں وضو کرلیا پھر نماز ادا کی پھر اسی وضو سے نفل پڑھنا چاہا ہے تو جب تک وقت ہے اس کو نوافل کی ادائیگی جائز ہے جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس چیز نے اس کی طہارت کو زائل کیا ہے وہ وقت کا نکلنا ہے اور اس کا وضو اس کو وقت لازم کرتا ہے' نماز نہیں اور دوسری بات یہ کہ اگر اس کی کئی نمازیں فوت ہو جائیں اور اس کا ارادہ یہ ہوا کہ وہ ان کی قضا کرلے تو اس کو ایک نماز کے وقت میں ان تمام نمازوں کا ایک وضو سے جمع کرنا جائز ہے۔ اگر اس پر ہر نماز کے لئے وضو لازم ہوتا تو پھر ضروری تھا کہ ہر فوت شدہ نماز کے لئے وہ وضو کرتی۔ پس جب ان سب کی ادائیگی ایک وضو سے ہوگئی تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وہ وضو جو اس پر لازم ہوا وہ نماز کے لئے نہیں بلکہ وقت کے لئے ہے۔ دوسری دلیل ملاحظہ ہو: ہم یہ بات بھی پاتے ہیں کہ طہارتیں حدث سے ٹوٹ جاتی ہیں اور احداث یہ ہیں: بول و براز اور بعض طہارتیں ایسی ہیں جو وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہیں' وہ موزوں پر مسح کی طہارت ہے کہ مسافر یا مقیم کے لئے وقت کا نکلنا طہارت مسح کو باطل کر دیتا ہے' ان طہارتوں کے متعلق سب کا اتفاق ہے۔ ان طہارتوں کو توڑنے والی چیزوں میں ہم نماز کو نہیں پاتے بلکہ صرف حدث یا وقت کے نکل جانے کو پاتے ہیں اور یہ بات تو ثابت ہو چکی کہ مستحاضہ کی طہارت ایسی طہارت ہے جو حدث اور غیر حدث دونوں سے ٹوٹتی ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ غیر حدث جس سے یہ ٹوٹ جاتی ہے وہ وقت کا نکل جانا ہے جبکہ دوسروں نے یہ کہا کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے مگر ہم نماز سے فارغ ہونے کو اس کے علاوہ اور کسی چیز میں حدث نہیں پاتے۔ جبکہ وقت کے نکلنے کو اور کئی چیزوں میں حدث تسلیم کیا گیا ہے۔ پس اس میں بہتر یہی ہے کہ ہم اس حدث میں بھی اسی طرح رجوع کریں اور اس کو ایسا حدث بنائیں جس پر سب کا اتفاق ہے اور اس کی اصل پائی جاتی ہو اور اس کو ایسا حدث نہ بنائیں' جس پر اتفاق نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے۔ پس اس سے ان علماء کا قول ثابت ہو گیا جو یہ کہتے ہیں

کہ وہ ہر وقت نماز کے لئے وضو کرے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فیصلہ:

اب جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مستحاضہ کے سلسلہ میں یہ فتویٰ دیا کہ وہ ہر نماز کے لئے وضو کرے تو اب سابقہ روایات کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے اور یہ روایت کہ دو نمازیں ایک غسل سے پڑھے اور یہ روایت کہ وہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دے پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے غسل کرے یہ تمام روایات انہی سے مروی ہیں ان کے اس فتویٰ نے ثابت کر دیا کہ پہلی دونوں روایات منسوخ ہیں اور ناسخ کے ہوتے ہوئے منسوخ پر عمل درست نہیں وہ اگر ناسخ کو چھوڑ کر منسوخ کا فتویٰ دیتیں تو ان کی روایات ہی ساقط ہو جاتیں پس جب ناسخ ہونا ظاہر ہو گیا اس پر فتویٰ لازم اور اس کی مخالفت جائز نہیں یہ روایات پر عمل کی بہترین صورت ہے۔

ایک دوسری صورت:

بھی ہو سکتی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش والی روایت کو اس پر محمول کریں کہ وہ معتادہ تھیں اس لئے وضو لکل صلاۃ کا حکم فرمایا اور سہلہ بنت سہیل کے ایام حیض نامعلوم اور خون کبھی بند ہوتا اور کبھی جاری ہوتا اس لئے ان کو دو نمازوں کو ایک غسل سے پڑھنے کا حکم فرمایا۔ جب محمل الگ الگ ہوئے تو تضاد نہ رہا۔

روایت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا جواب: توجیہ اوّل:

اس روایت کو مختلف وجوہ سے بیان کیا گیا ہے۔

بعض نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے ذکر کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کا حکم فرمایا اور ایام حیض کا اس میں تذکرہ نہیں ہے تو عین ممکن ہے کہ یہ حکم غسل ان کے لئے بطور علاج ہو کیونکہ پانی اپنی ٹھنڈک سے رحم کے خون کو بند کرتا ہے اور اس کا قرینہ ان کا ٹب میں بیٹھ کر کافی دیر نہانے والی روایت ہے۔

نمبر۲: بعض نے اس روایت کو بواسطہ عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا مگر اس میں حکم یہ ہے کہ وہ حیض کے ایام میں نماز کو چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لئے غسل کرے اگر یہ روایت اسی طرح ہو تو اس کو غسل کا حکم بطور علاج ہو یہ بھی عین ممکن ہے۔

غسل کا حکم بطور علاج ہو:

نمبر دو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ مستحاضہ مستمرۃ الدم ہوں تو ان کی ہر نماز اسی طرح شمار ہوگی گویا ابھی وہ حیض سے پاک ہوئی ہیں اس لئے غسل کے بعد ہی ان کو نماز کی اجازت ہوگی اس وجہ سے آپ نے اس کو غسل لکل صلاۃ کا حکم فرمایا۔ جب ان کی روایت کی یہ توجیہ ہوئی تو وہ عورت جس کا خون مستمر ہو اور ایام حیض معلوم نہ ہوں اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔

ایک جدید توجیہ:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فتویٰ زمانہ نبوت کے بعد کا ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ غسل لکل صلاۃ والی روایت میں ایسی مستحاضہ کا ذکر ہے جس کے ایام حیض معلوم و معروف ہوں اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع روایت میں ایسی مستحاضہ کا ذکر ہے جو اس کے علاوہ ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وضو لکل صلاۃ معتادہ کے حق میں ہے جیسے فاطمہ بنت ابی حبیش یا پھر وہ روایت اس مستحاضہ سے متعلق ہو جس کے ایام تو معروف نہیں مگر وہ طہر متخلل کی وجہ سے اس عورت کی طرح ہو جاتی ہے جس کے ایام حیض ہی غیر متعین ہیں مگر کبھی استحاضہ کا خون بند ہونے کی وجہ سے وہ معتادہ کے مشابہہ بن جاتی ہے کہ جب خون آنا بند ہو تو وہ ایک غسل سے جتنی چاہے نمازیں پڑھ سکتی ہے اب یہ تین صورتیں بن گئیں تو فتویٰ کس روایت کے موافق قرار دیں گے۔

غور سے معلوم ہوا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش کی روایت فتویٰ سے جوڑ رکھتی ہے کہ فتویٰ زمانہ نبوت کے بعد کا ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فتویٰ کے موافق و مخالف دونوں روایات کا علم تھا اس علم کی روشنی میں ان کا وضو لکل صلاۃ کا فتویٰ دینا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ اس کے خلاف روایات یا تو عورتوں کے حالات کے لحاظ سے مختلف ہیں یا تمام تر منسوخ ہیں۔

روایات علی رضی اللہ عنہ کا جائزہ:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح تینوں قسم کی روایات وارد ہوئی ہیں کہ وہ غسل لکل صلاۃ نمبر ۲ غسل لصلاتین نمبر ۳ وضو لکل صلاۃ البتہ ایام حیض میں نماز بالکل ترک کرے گی تو یہ روایات سوائے آخری روایت کے فتویٰ کے خلاف ہیں پس یہی کہیں گے کہ مستحاضہ کے حالات کے اختلاف سے روایت و فتویٰ مختلف ہے۔

ایک اعتراض:

ضمنی طور پر پیدا ہوا کہ اوپر آپ نے ان کی روایات کی توجیہ تو احوال کے اختلاف سے کر دی مگر ام حبیبہ رضی اللہ عنہا تو ایک ہی عورت ہے ان کے متعلق روایات کے اختلاف کا کیا مطلب ہے وہ معتادہ سمجھی جائیں یا متحیرہ مستمرۃ الدم۔

الجواب:

وہ درحقیقت معتادہ ہیں رہی وہ روایات جن میں ایام حیض کا تذکرہ موجود نہیں تو ان سے آپ ان پر متحیرہ کا حکم لاگو نہیں کر سکتے رہا حکم غسل تو بطور علاج ہے نہ کہ بطور حکم شرعی۔

آثار کو سامنے رکھ کر ہم نے یہ توجیہات ذکر کر دیں۔

اختلافِ دوم:

ہر نماز کے لئے وضو یا ہر وقت نماز کے لئے وضو؟ دو روایتیں۔

نمبر۱: امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد واحمد رحمہم اللہ کے ہاں وقت صلاۃ کے لئے وضو کیا جائے گا۔
نمبر۲: امام شافعی وسفیان ثوری واحمد ؒ ہر فرض نماز کے لئے وضو کرنا لازم ہے۔

ان دونوں اقوال میں صحیح قول کی وضاحت کے لئے غور وخوض ضروری ہے غور سے معلوم ہوا کہ ہر دو کے ہاں یہ بات بالاتفاق ثابت ہے کہ مستحاضہ عورت کسی ایک وقت کی نماز کے لئے وضو کرے اور نماز نہ پڑھے مگر اس وقت جبکہ اس نماز کا وقت فوت ہو جائے تو اسی وضو سے خروج وقت کے بعد کوئی نماز ادا کرنا جائز نہیں بلکہ تجدید وضو لازم ہے۔

نمبر۲: دوسری بات یہ بھی ظاہر ہوئی کہ اگر وہ وقت کے اندر وضو کرے اور نماز ادا کرے پھر وقت کے دوران اسی وضو سے نوافل و سنن ادا کرے تو بالاتفاق یہ جائز ہے اور اس کے نوافل درست ہیں نتیجہ فکر یہ نکل آیا کہ خروج وقت نے اس کی طہارت کو توڑ دیا ادائیگی نماز نے نہیں توڑا اور نہ فرائض کے بعد اس کو نوافل کی قطعاً گنجائش نہ ہوتی پس روایت میں وضو لکل صلاۃ سے لوقت کل صلاۃ مراد ہے۔

ایک الزامی دلیل:

اگر اس کی کئی نمازیں فوت ہو جائیں اور وہ ان کو ادا کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ ان تمام فوت شدہ نمازوں کو اکٹھا ایک نماز کے وقت میں ایک وضو سے ادا کرے اور دوسری طرف آپ کے ہاں ہر نماز کے لئے وضو لازم ہے وقتی کے لئے الگ وضو کیا جائے اور فائتہ کے لئے الگ کیا جائے اور متعدد فوت شدہ کو ایک وضو سے ادا کرنا جائز ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نماز سے فراغت وضو کے لئے ناقض نہیں ورنہ فوت شدہ میں ہر ایک کے لئے الگ وضو کرنا لازم ہوتا جو کہ آپ کے نزدیک بھی لازم نہیں تو ہر نماز کے وقت کے لئے وضو لازم ہوا۔

نظر طحاوی ؒ سے آخری دلیل:

پوری فکر وسوچ سے ہم نے جانچا کہ طہارت دو قسم کی ہے۔
نمبر۱: وہ طہارت جو پیشاب و پاخانہ سے ٹوٹتی ہے۔
نمبر۲: وہ طہارت جو وقت کے نکلنے سے ٹوٹتی ہے مثلاً مسح خفین۔ مسافر ومقیم کا وقت ایک دن رات اور تین دن رات پورے ہونے سے خود ٹوٹ جاتا ہے ان طہارتوں پر سب کا اتفاق ہے ہم نے کوئی ایسی طہارت نہ پائی جس کو نماز توڑ دے بلکہ طہارات کا ناقض حدث اور خروج وقت ہی پایا گیا اب آمدم برسر مطلب مستحاضہ کے باب میں دیکھا کہ اس کی طہارت کو حدث بھی توڑتا ہے اور غیر حدث بھی۔ اب غیر حدث جو اس کی طہارت کا ناقض ہے وہ کیا چیز ہے ایک گروہ نے تو خروج وقت قرار دیا دوسروں نے کہا وہ خروج وقت نہیں بلکہ فراغ صلاۃ ہے اب ان دونوں میں فیصلہ کے لئے نظیر کی تلاش کی تو خروج وقت کی نظیر مل گئی کہ وہ مسح علی الخفین ہے مگر فراغت صلاۃ کی نظیر میسر نہ آئی۔

پس بطور عقل بھی فراغ نماز کو ناقض قرار نہیں دے سکتے اس لئے خروج وقت کو ناقض وضو قرار دینا بہر حال اولیٰ ہوگا اس

عقلی دلیل سے ان حضرات کی بات کو مزید تقویت مل جاتی ہے جو ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کو ضروری قرار دیتے ہیں یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے مزاج وطرز کے خلاف راجح قول کو اول نقل کیا حالانکہ اس کا کتاب میں یہ طرز چلا آ رہا ہے کہ پہلے مرجوح اقوال کو ذکر کرتے ہیں اور آخر میں راجح قول لاتے ہیں جیسا کہ اس باب کے مسئلہ اول کے سلسلہ میں بخوبی ظاہر ہے۔

بَابُ حُكْمِ بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

ماکول اللحم جانوروں کے پیشاب کا حکم

نمبرا: غیر ماکول اللحم اور انسانی پیشاب بالاتفاق ناپاک ونجس ہیں ماکول اللحم کے متعلق اختلاف ہے۔

فریق اول: اس میں امام محمد احمد مالک نخعی رحمہم اللہ وغیرہ علماء اس کو پاک قرار دیتے ہیں۔

فریق دوم: امام ابوحنیفہ ابو یوسف شافعی رحمہم اللہ ان کو نجس مانتے ہیں۔

نمبر۲: اسی طرح جان کے خطرہ کے وقت حرام سے تداوی بالاتفاق جائز ہے اگر خطرہ جان نہ ہو تو اس میں نمبرا: امام ابوحنیفہ محمد شافعی رحمہم اللہ کے ہاں مطلقاً ناجائز ہے۔

نمبر۳: امام مالک وابو یوسف طحاوی رحمہم اللہ کے نزدیک ضرورت میں درست ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: ثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: (قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ، فَاجْتَوَوْهَا .فَقَالَ: لَوْ خَرَجْتُمْ إِلٰى ذَوْدٍ لَنَا، فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا). قَالَ: وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَنَّهُ قَدْ حَفِظَ عَنْهُ، أَبْوَالَهَا .

۶۲۳: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عرینہ کے کچھ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ آئے ان کو وہاں کی آب وہوا موافق نہ آئی۔ آپ نے فرمایا فلاں جگہ ہمارے اونٹ ہیں (تم وہاں چلے جاؤ) اور ان کے دودھ کو استعمال کرو قتادہ کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ سے ابوال کا لفظ یاد کیا ہے۔

اللغات: اجتوی۔ آب وہوا کا ناموافق ہونا۔ ابوال جمع بول پیشاب۔

تخریج: بخاری تفسیر المائدہ باب۵، مسلم فی القسامہ نمبر۹۔

۶۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَالَ:

(مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ بَوْلَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ طَاهِرٌ، وَأَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ، كَحُكْمِ لَحْمِهِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ .وَقَالُوْا : لَمَّا جَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً لِمَا بِهِمْ، ثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ حَرَامًا، لَمْ يُدَاوِهِمْ بِهِ، لِأَنَّهُ دَاءٌ لَيْسَ بِشِفَاءٍ، كَمَا قَالَ فِيْ حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ .

۶۲۴: ثابت وقتادہ وحمید نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور من البانہا و ابوالہا کے دونوں لفظ لائے ہیں۔بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب پاک ہے اور اس کا حکم ان کے گوشت والا ہے یہ امام محمد بن الحسن کا قول ہے۔ان کی دلیل یہ ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دوائی کے طور پر اس کو تجویز فرمایا تو اس سے اس کا حلال ہونا ثابت ہوگیا کیونکہ اگر یہ حرام ہوتا تو آپ ان کے علاج کے لئے تجویز نہ فرماتے کیونکہ حرام تو بیماری ہے شفاء نہیں۔جیسے علقمہ بن وائل کی روایت میں صاف وارد ہے۔

حاصل روایات:

امام محمد رحمہ اللہ ودیگر علماء کہتے ہیں ان روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جب ابوال پینے کا حکم دیا تو اس سے اس کا حلال ہونا ثابت ہوا اور اگر یہ حلال نہ ہوتا تو ان کو تداوی کی اجازت نہ دی جاتی کیونکہ حرام میں شفاء نہیں بلکہ وہ خود بیماری ہے پس ثابت ہوا کہ پیشاب ماکول اللحم پاک ہے تبھی استعمال کا حکم دیا ورنہ تو حرام سے تداوی کی کسی صورت اجازت نہیں اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

حرام سے عدم تداوی کی روایات:

۶۲۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :

۶۲۵: یحییٰ بن حسان نے کہا کہ حماد بن سلمہ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۲۶ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ (طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ بِأَرْضِنَا أَعْنَابًا نَعْتَصِرُهَا، فَنَشْرَبُ مِنْهَا، قَالَ : لَا فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ : لَا .فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا نَسْتَشْفِيْ بِهَا الْمَرِيْضَ قَالَ : ذَاكَ دَاءٌ ، وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ) وَكَمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَغَيْرُهُ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۶: علقمہ بن وائل نے بیان کیا کہ حضرت طارق بن سوید الحضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہماری سرزمین میں انگور ہوتے ہیں ہم ان کو نچوڑتے ہیں کیا ہم اس سے پی لیا کریں فرمایا نہیں میں نے دوبارہ سوال کیا تو آپ نے پھر فرمایا نہیں میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اسے مریضوں کو پلاتے ہیں تاکہ بیماری درست ہو آپ نے فرمایا وہ تو بیماری ہے شفاء نہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب رسول کی روایات میں وارد ہے۔

تخریج : مسلم فی الاشربه ١٢' ابو داؤد فی الطب باب ١١' ٣٨٧٣' ترمذی فی الطب باب٨' ٢٠٤٦' ابن ماجه فی الطب باب٣٧' ٣٥٠٠' باختلاف قلیل من الالفاظ۔

اسی طرح عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے۔

٦٢٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ فِیْ رِجْسٍ، أَوْ فِیْمَا حَرَّمَ، شِفَاءً .

٦٢٧: ابوالاحوص نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پلید یا حرام چیز میں شفاء نہیں رکھی۔

تخریج : المعجم الکبیر ١٨٤/٩

٦٢٨ : حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ قَالَ : اشْتَكٰی رَجُلٌ مِنَّا فَنُعِتَ لَهُ السَّكَرُ، فَأَتَیْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمْ .

٦٢٨: عاصم نے بیان کیا کہ حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی ہم میں بیمار ہو گیا اسے نشے کی خبر دی گئی (اس سے صحت ہو جائے گی) تو ہم عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں آئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں تمہاری شفاء نہیں رکھی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ٣٨/٥

٦٢٩ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا "اللّٰهُمَّ لَا تَشْفِ مَنِ اسْتَشْفٰی بِالْخَمْرِ ." قَالُوْا : فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ الشِّفَاءَ لَا یَكُوْنُ فِیْمَا حُرِّمَ عَلَی الْعِبَادِ، ثَبَتَ بِالْأَثَرِ الْأَوَّلِ الَّذِیْ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَوْلَ الْإِبِلِ فِیْهِ دَوَاءً، أَنَّهٗ طَاهِرٌ غَیْرُ حَرَامٍ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ أَیْضًا

٦٢٩: عطاء کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی: اللهم لا تشف من استشفی الخمر۔ اے اللہ! جو شراب سے شفاء حاصل کرے اس کو شفاء نہ دے۔ جب ان آثار سے یہ ثابت ہو گیا کہ جو چیز بندوں پر حرام کی گئی اس میں شفاء نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے پیشاب کو دوائی کے لئے تجویز فرمایا جیسا کہ پہلی روایت میں وارد

ہے پس ثابت ہوا کہ یہ طاہر ہے' حرام نہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں اور بھی روایات مروی ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۸/۵

حاصل آثار:

ان پانچوں آثار سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ حرام میں شفاء نہیں اور پہلے آثار میں ان کو اونٹوں کا پیشاب بطور دوا استعمال کرنے کا حکم فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ وہ حرام بھی نہیں اور نجس بھی نہیں بلکہ طاہر ہے اور اس وجہ سے اس کو پینے کا حکم دیا۔

طہارت کی مزید دلیل:

۶۳۰ :مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِنَّ فِيْ أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَأَلْبَانِهَا شِفَاءً لِلذَرْبَةِ بُطُوْنِهِمْ). قَالُوْا : فَفِيْ ذٰلِكَ تَثْبِيْتُ مَا وَصَفْنَا أَيْضًا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : أَبْوَالُ الْإِبِلِ نَجِسَةٌ، وَحُكْمُهَا حُكْمُ دِمَائِهَا لَا حُكْمُ أَلْبَانِهَا وَلُحُوْمِهَا .وَقَالُوْا : أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ، فَذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِلضَّرُوْرَةِ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ مُبَاحٌ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَةِ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ أُبِيْحَتْ فِي الضَّرُوْرَاتِ، وَلَمْ تُبَحْ فِيْ غَيْرِ الضَّرُوْرَاتِ، وَرُوِيَتْ فِيْهَا الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۳۰: حنش بن عبداللہ نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹوں کے ابوال اور البان میں پیٹ کی خرابی کا علاج ہے۔علماء فرماتے ہیں یہ حدیث اس بات کو ثابت کر رہی ہے جو ہم نے بیان کی مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اونٹوں کا پیشاب پلید ہے اور ان کا حکم وہی ہے جو ان کے خون کا حکم ہے نہ کہ دودھ اور گوشت کا۔ رہی وہ حدیث عرنیین جو تم نے ذکر کی تو وہ ایک ضرورت تھی بلا ضرورت وہ اس کے مباح ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ ہم بہت سی چیزیں ایسی پاتے ہیں جن کو ضرورت کے موقع پر مباح کیا گیا مگر بلاضرورت مباح نہیں ہیں اور اس میں آپ ﷺ سے روایات موجود ہیں۔

اللغات: الذربة ۔بدہضمی معدہ کا مرض۔

تخریج : مسند احمد ۲۹۳/۱۔ المعجم الکبیر ۱۸٤/۱۲۔

تمام روایات کا حاصل:

دو باتیں ہیں اونٹوں کا پیشاب پاک ہے۔نمبر دو اس کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا اسی طرح درست ہے جیسا عام چیزوں

کو۔ اگر وہ پاک نہ ہوتو شراب کی طرح اس سے تداوی (علاج) بھی درست قرار نہ دیا جاتا۔

فریق ثانی کا موقف:

اونٹوں کے پیشاب نجس ہیں اوران کا حکم ان کے خون جیسا ہے دودھ اور گوشت جیسا نہیں۔

جوابات:

روایت عرنیین میں اس کے استعمال کی اجازت ضرورۃً ہے اس میں بلاضرورت اس کے مباح ہونے کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ بہت سی اشیاء ہیں جن کو ضرورۃً مباح کیا گیا مگر وہ بلاضرورت مباح نہیں اس کی نظیریں احادیث رسول اللہ ﷺ میں بکثرت پائی جاتی ہیں ایک نظیر پیش کی جاتی ہے ملاحظہ کریں۔

۶۳۱ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا هَمَّامٌ

۶۳۱: یزید بن ہارون نے کہا کہ ہمیں ہمام نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۳۲ : ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : أَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (الزُّبَيْرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ شَكَوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمْلَ، فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قَمِيْصِ الْحَرِيْرِ، فِيْ غَزَاةٍ لَهُمَا .قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَرَأَيْتُ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَمِيْصًا مِنْ حَرِيْرٍ). فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ أَبَاحَ الْحَرِيْرَ لِمَنْ أَبَاحَ لَهُ اللُّبْسَ مِنَ الرِّجَالِ، لِلْحَكَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بِمَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ عِلَاجِهَا، وَلَمْ يَكُنْ فِيْ إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لَهُمْ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ كَانَتْ بِهِمْ مَا يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِيْ غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَّةِ .فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعُرَنِيِّيْنَ لِلْعِلَلِ الَّتِيْ كَانَتْ بِهِمْ، فَلَيْسَ فِيْ إِبَاحَةِ ذٰلِكَ لَهُمْ، دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ فِيْ غَيْرِ تِلْكَ الْعِلَلِ .وَلَمْ يَكُنْ فِيْ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ حَلَالًا فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ، وَلَا أَنَّهُ عِلَاجٌ مِنْ بَعْضِ الْعِلَلِ .وَكَذٰلِكَ حُرْمَةُ الْبَوْلِ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ، لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ، أَنَّهُ حَرَامٌ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ (قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ إِنَّهُ دَاءٌ وَلَيْسَ بِشِفَاءٍ) إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَشْفُوْنَ بِهَا، لِأَنَّهَا خَمْرٌ، فَذٰلِكَ حَرَامٌ .وَكَذٰلِكَ مَعْنَى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ -عِنْدَنَا- إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ، إِنَّمَا هُوَ لَمَّا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ بِالْخَمْرِ، لِإِعْظَامِهِمْ إِيَّاهَا .وَلِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَعُدُّوْنَهَا شِفَاءً فِيْ نَفْسِهَا، فَقَالَ لَهُمْ : إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ .فَهٰذِهِ وُجُوْهُ هٰذِهِ الْآثَارِ .فَلَمَّا احْتَمَلَتْ مَا ذَكَرْنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِيْهَا

دَلِيْلٌ عَلٰى طَهَارَةِ الْاَبْوَالِ، احْتَجْنَا اَنْ نَرْجِعَ فَنَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهٗ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَاِذَا لُحُوْمُ بَنِيْ آدَمَ، كُلٌّ قَدْ اَجْمَعَ اَنَّهَا لُحُوْمٌ طَاهِرَةٌ وَاَنَّ اَبْوَالَهُمْ حَرَامٌ نَجِسَةٌ، فَكَانَتْ اَبْوَالُهُمْ -بِاتِّفَاقِهِمْ -مَحْكُوْمًا لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهِمْ، لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهِمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ تَكُوْنَ كَذٰلِكَ اَبْوَالُ الْاِبِلِ، يَحْكُمُ لَهَا بِحُكْمِ دِمَائِهَا، لَا بِحُكْمِ لُحُوْمِهَا، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ اَبْوَالَ الْاِبِلِ نَجِسَةٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدِ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

۶۳۲: قتادہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت زبیر اور عبدالرحمان بن عوف نے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے ان کو ریشمی کپڑے کے استعمال کی اس غزوہ میں اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے خود ان میں سے ہر ایک کو ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جنہوں نے ریشم کو ان لوگوں کے لئے پہننا مباح کر دیا جن کو خارش کی تکلیف تھی اور یہ ان کے لئے بطور علاج تھا۔ ان کے لئے مباح کرنے میں کوئی ایسی وجہ نہیں تھی کہ جو اس بات کا ثبوت بن سکے کہ یہ کسی اور بیماری میں بھی مباح ہے۔ بالکل اسی طرح جن وجوہ کی بناء پر عرنیین کے لئے آپ نے پیشاب کو مباح قرار دیا۔ وہ وجوہ انہی میں پائی جاتی تھیں ان کے لئے مباح کرنے میں کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے ان اسباب کے علاوہ میں بھی اس کو مباح قرار دیا جائے اور ریشم کے پہننے کی حرمت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس بات کے منافی ہو کہ وہ ضرورت کی حالت میں حلال ہے اور نہ ہی یہ موجود ہے کہ وہ بعض اسباب میں علاج ہے۔ بعینہٖ پیشاب کی حرمت ضرورت کے احوال کے علاوہ یہی حکم رکھتی ہے اس میں بھی کوئی ایسی دلیل نہیں کہ جس سے اس کا ضرورت کی حالت میں حرام ہونا ثابت ہو۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ شراب کے متعلق آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ یہ بیماری ہے شفا نہیں۔ وہ اس بناء پر ہے کہ وہ لوگ اس کو ذریعہ شفاء سمجھتے تھے اور کیونکہ وہ نشے والی ہے اور نشہ حرام ہے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی ہمارے نزدیک یہی معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز میں تمہاری شفا مقرر نہیں کی جو حرام ہو۔ اسی بنیاد پر کہ وہ شراب کو شفا کا ذریعہ سمجھتے تھے اور بڑا محترم قرار دیتے تھے اور اس کو ذاتی لحاظ سے شفا دینے والی سمجھتے تھے آپ نے ان کو فرمایا کہ اللہ جل جلالہ نے تمہاری شفا اس میں مقرر نہیں کی جس کو تم پر حرام کر دیا ہو۔ ان آثار کی یہی صورتیں بنتی ہیں جب مذکورہ احتمال اس میں موجود ہے تو پیشاب کی طہارت کی دلیل نہ رہی۔ پس ہمیں اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ ہم غور و فکر کر کے اس بات کو تلاش کریں تاکہ ہمارے سامنے اس کا حکم ظاہر ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے غور کیا تو اولادِ آدم کے گوشت کو بالاتفاق پاک پایا اور ان کے بول کو حرام و نجس پایا اور ان کے پیشاب کا حکم بالاتفاق ان کے خون والا ہے نہ کہ گوشت والا۔ پس غور و فکر کا تقاضا یہی ہے کہ اونٹوں کے پیشاب کا بھی یہی حکم ہونا چاہیے جو ان کے خون کا حکم ہے نہ وہ جو ان کے گوشت کا حکم ہے پس

ہماری مذکورہ بات سے یہ ثابت ہوگیا کہ اونٹوں کا پیشاب نجس و پلید ہے۔ نظر کا تقاضا بھی یہی ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے' متقدمین کا اس سلسلے میں اختلاف ہے جو مندرجہ ذیل روایات سے ظاہر ہوگا۔

تخریج : بخاری فی العباس باب۲۹' مسلم فی اللبس والزینة روایت ۲٤' ابن ماجه فی الطب باب۱۷' نمبر ۳۵۹۲' مصنف ابن ابی شیبه کتاب العقیقه ۱٦٧/٨۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خود ان کو ریشمی قمیص زیب تن کئے دیکھا اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں میں خارش والے کے لئے بھی ریشم کو مباح قرار دیا اور یہ مباح کرنا بطور علاج ہے اس میں اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں ہے کہ یہ اس بیماری کے علاوہ ویسے مباح ہو جائے۔

بالکل اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیین کی بیماری کی وجہ سے ابوال کے استعمال کی ان کو اجازت دی اس میں قطعاً اس بات کی دلیل نہیں کہ اس مرض کے علاوہ بھی ان کے لئے یہ حلال ہو گیا اور ریشم پہننے کی حرمت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو اس بات کی نفی کرے کہ یہ ضرورت کے لئے بھی حلال نہیں ہے اور بعض بیماریوں کے علاج میں استعمال کی نفی کرے۔

اسی طرح پیشاب کی بلاضرورت حرمت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ حالت ضرورت میں بھی حرام ہے۔

روایت نمبر۲: انه داء لیس بشفاء" کا مطلب یہ ہے کہ کفار عرب زمانہ جاہلیت میں شراب سے شفاء حاصل کرتے تھے کیونکہ وہ شراب ہے اس کی عظمت کو دلوں سے مکمل طور پر مٹانے کے لئے یہ بات فرمائی کہ اس میں بالکل شفاء نہیں بلکہ یہ باعث مرض ہے۔ باقی باعث شفاء نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ کسی مرض میں ضرورۃً اس کا استعمال درست نہ ہو۔

روایت نمبر۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما ابوال الابل والبانها شفاء لضرب بطونهم ابوال ابل میں فساد معدہ کے لئے شفاء ہے اس روایت کو پیشاب کے پاک ہونے کے لئے پیش کرنا درست نہیں کیونکہ کسی چیز کا باعث شفاء ہونا اس کے نہ پاک ہونے کی دلیل ہے اور نہ حلال ہونے کی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ان تمام آثار میں ان جہات کی وضاحت سے معلوم ہوگیا کہ طہارت ابوال پر کوئی واضح دلیل موجود نہیں تو ہمیں فکر کو دوڑانے کی حاجت ہوئی تا کہ عقلی نظائر سے اس کا حکم معلوم کرلیں چنانچہ ہم نے غور کیا کہ انسانوں کا گوشت بالاتفاق پاک ہے اور ان کے ابوال (پیشاب) بالاتفاق حرام اور نجس ہیں تو گویا ان کے ابوال کو خون کا حکم ملا ہے گوشت کا نہیں۔

اسی طرح اونٹ کے ابوال کو خون کا حکم دیا گیا نہ کہ گوشت کا پس اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کا پیشاب نجس ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حرام اشیاء سے تداوی کا حکم:

اس میں نمبر ایک امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مطلق طور پر حرام سے علاج ناجائز ہے۔ نمبر دو امام مالک و ابو

یوسف رحمہ اللہ کے ہاں حرام سے علاج درست ہے امام طحاوی رحمہ اللہ شراب کے علاوہ سے علاج کو درست مانتے ہیں۔
فقہاء کے اس اختلاف کی وجہ تابعین رحمہم اللہ کے اقوال کا اختلاف ہے۔

۶۳۳ : مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ : ثَنَا جَابِرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : لَا بَأْسَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، أَنْ يَتَدَاوٰى بِهَا .فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ لِأَنَّهَا -عِنْدَهُ -حَلَالٌ طَاهِرَةٌ، فِي الْأَحْوَالِ كُلِّهَا كَمَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ .وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَبَاحَ الْعِلَاجَ بِهَا لِلضَّرُورَةِ، لَا لِأَنَّهَا طَاهِرَةٌ فِي نَفْسِهَا، وَلَا مُبَاحَةٌ فِي غَيْرِ حَالِ الضَّرُورَةِ .

۶۳۳: جابر نے بیان کیا کہ محمد بن علی رحمہ اللہ کہتے ہیں اونٹوں بکریوں وغیرہ کے ابوال کو علاج کے لئے استعمال کرنا درست ہے۔عین ممکن ہے کہ انہوں نے یہ موقف اس لئے اختیار کیا ہو کہ وہ ان کے ہاں تمام احوال میں حلال اور پاک ہے جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ضرورت کی خاطر بطور علاج مباح کیا ہو۔اس بناء پر نہیں کہ یہ ذاتی طور پر پاک ہے اور ضرورت کے علاوہ بھی یہ مباح ہے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱۲۸/۱

اس روایت کے دو مفہوم ہیں نمبر ایک علاج کے لئے استعمال کی وجہ حلال وطاہر ہونا ہو جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔ دوسرا یہ بھی عین ممکن ہے ضرورۃ علاج کے لئے مباح کیا ہو اس بناء پر نہیں کہ یہ فی نفسھا پاک ہے اور ضرورت کے علاوہ موقع پر بھی مباح ہے۔

۶۳۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : كَانُوا يَسْتَشْفُونَ بِأَبْوَالِ الْإِبِلِ، لَا يَرَوْنَ بِهَا بَأْسًا .فَقَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا احْتَمَلَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۶۳۴: منصور نے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں وہ لوگ ابوال ابل کو بطور علاج استعمال کرنے میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے۔اس میں بھی وہی احتمال ہے جو محمد بن علی کے قول میں ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ٥٦/٥

اس قول میں بھی وہی دو احتمال ممکن ہیں جو محمد بن علی رحمہ اللہ کے قول میں اوپر مذکور ہوئے۔

۶۳۵ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : كُلُّ مَا أُكِلَتْ لَحْمُهُ، فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ .فَهٰذَا حَدِيثٌ مَكْشُوفُ الْمَعْنٰى .

۶۳۵: عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱۲۸/۱' ابن ابی شیبه ۱۰۹/۱

اس قول کا معنی واضح ہے کہ ماکول اللحم کا پیشاب پاک ہونے کی وجہ سے بطور علاج استعمال کیا جا سکتا ہے۔

٦٣٦ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ : ثَنَا آدَمُ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَبْوَالَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، أَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ .

٦٣٦ : حضرت حسن رحمہ اللہ نے اونٹ گائے بکری کے پیشاب کو مکروہ قرار دیا یا اسی مفہوم کا ارشاد ہے۔

تخریج : کتاب الآثار امام محمد ١٥/١۔

حاصل کلام: ان آثار مختلفہ سے پیشاب ماکول اللحم کے متعلق علاج کے لئے استعمال کا جواز ثابت ہوتا ہے البتہ پاک ہونے کی دلیل نہیں نکل سکتی۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ نے ان اقوال کو بلا تبصرہ چھوڑ دیا ہم بھی گزشتہ بحث پر اکتفاء کرتے ہیں۔

بَابُ صِفَةِ التَّيَمُّمِ كَيْفَ هِيَ؟

تیمّم کی کیفیت

خلاصۃ الزام: تیمم کا معنی قصد ہے اس میں ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء نیت کو شرط قرار دیتے ہیں امام زفر رحمہ اللہ اس کے قائل نہیں تیمم میں امام ابوحنیفہ و شافعی جمہور فقہاء و محدثین رحمہم اللہ دو ضربات کے قائل ہیں مگر امام احمد محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ایک ضرب سے دونوں پر تیمم کیا جائے گا تیمم یہ مکمل ہاتھوں کا وظیفہ ہے جیسا کہ زہری رحمہ اللہ کا قول ہے اور امام احمد و مالک رسغین (گٹے) تک کہتے ہیں جبکہ جمہور فقہاء و محدثین احناف و شوافع کہنیوں تک کا وظیفہ قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل: یعنی امام زہری کا موقف کہ تیمم دو ضربیں ہیں ہاتھ بغل و کندھے تک محل تیمم ہے۔

٦٣٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ (عَمَّارٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ، فَضَرَبْنَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوَجْهِ ثُمَّ ضَرَبْنَا ضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ ظَهْرًا وَبَطْنًا).

٦٣٧ : عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا کہ حضرت عمار کہتے ہیں کہ جب آیت تیمم نازل ہوئی تو میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم نے ایک ضرب چہرے کے لئے لگائی پھر ایک ضرب ہاتھوں کے لئے کندھوں تک ظاہر و باطن پر پھیرنے کے لئے لگائی۔

تخریج : بخاری فی التیمم مسلم فی الحیض ١١٠' ابو داؤد فی الطھارة باب١٢١' روایت ٣١٨' ٣١٩' ترمذی فی الطھارة با١١٠' نسائی فی الطھارة باب١٩٩' ابن ماجه فی الطھارة ٥٦٩' مسند احمد ٢٦٤/٤' بیھقی فی السنن ٢١٠/١' دارقطنی

فی السنن ۱/۱۸۲۔

۶۳۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَیْسِیُّ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۶۳۸: شہاب نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۳۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ : أَنَا جُوَیْرِیَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ (عَمَّارٍ قَالَ : تَمَسَّحْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتُّرَابِ، فَمَسَحْنَا وُجُوْهَنَا وَأَیْدِیَنَا إِلَى الْمَنَاكِبِ).

۶۳۹: عبداللہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مٹی سے مسح کیا پس ہم نے اپنے چہروں پر ملا اور ہاتھوں پر کندھوں تک تیمم کیا۔

تخریج : نسائی

۶۴۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ عُبَیْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهٗ عَنْ أَبِیْهِ ؛ عَنْ عَمَّارٍ مِثْلَهٗ .

۶۴۰: ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۴۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِیْهِ ؛ عَنْ (عَمَّارٍ قَالَ : تَیَمَّمْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَنَاكِبِ).

۶۴۱: عبیداللہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ بن یاسر سے نقل کیا ہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کندھوں تک تیمم کیا۔

تخریج : مسند البزاز ۴/۲۳۹۔

۶۴۲ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ ؛ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ؛ عَنْ (عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ ؛ فَهَلَكَ عِقْدٌ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ؛ فَطَلَبُوْهُ حَتّٰى أَصْبَحُوْا ؛ وَلَیْسَ مَعَ الْقَوْمِ مَاءٌ ؛ فَنَزَلَتِ الرُّخْصَةُ فِی التَّیَمُّمِ بِالصَّعِیْدِ ؛ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ ؛ فَضَرَبُوْا بِأَیْدِیْهِمْ إِلَى الْأَرْضِ ؛ فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَظَاهِرَ أَیْدِیْهِمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ ؛ وَبَاطِنَهَا إِلَى الْآبَاطِ).

۶۴۲: عن الزہری عن عبیداللہ بن عبداللہ عن عمار بن یاسر ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے

عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا پس انہوں نے تلاش کیا یہاں تک کہ صبح ہو گئی لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا پس مٹی کے ساتھ تیمم کی اجازت نازل ہوئی چنانچہ مسلمان اٹھے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں کو زمین پر مار کر اپنے چہروں پر مل لیا اور اپنے ہاتھوں کے ظاہر پر کندھوں تک اور باطن پر بغلوں تک مل لیا۔

تخریج : ابو داؤد

٦٤٣ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ ؛ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَا : ثَنَا الْأُوَيْسِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَقَالُوْا : هٰكَذَا التَّيَمُّمُ، ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَافْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ .فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ : (التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ) وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ : (التَّيَمُّمُ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ). فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفِرْقَةِ الْأُوْلٰى، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَيَمَّمُوْا كَذٰلِكَ، وَإِنَّمَا أَخْبَرَهُمْ عَنْ فِعْلِهِمْ .فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُوْنَ الْآيَةُ لَمَّا أُنْزِلَتْ لَمْ تُنْزَلْ بِتَمَامِهَا، وَإِنَّمَا أُنْزِلَ مِنْهَا (فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) [المائدة :٦] وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ كَيْفَ يَتَيَمَّمُوْنَ .فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلَى كُلِّ مِمَّا فَعَلُوْا مِنَ التَّيَمُّمِ، لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتًا، وَلَا عُضْوًا مَقْصُوْدًا بِهِ إِلَيْهِ بِعَيْنِهِ، حَتّٰى نَزَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ (فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ) وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا مِنْ ذٰلِكَ۔

٦٤٣ : عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ عمار بن یاسرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ تیمم اس طرح ہے کہ ایک ضرب تو چہرے کے لئے اور ایک ضرب بازوؤں' کندھوں اور بغل تک کے لئے ہوگی ۔علماء کی دوسری جماعت نے ان کی اس سلسلہ میں مخالفت کی ہے۔پھر ان کی دو جماعتیں ہیں ایک گروہ کا کہنا یہ ہے کہ تیمم چہرے کے لئے اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت کیا جائے گا اور ایک گروہ کہتا ہے کہ تیمم چہرے اور دو ہتھیلیوں پر ہے۔ ان دونوں گروہوں نے پہلے گروہ کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح تیمم کا حکم نہیں کیا' صرف ان کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک عمل کی اطلاع دے دی ہے۔پس اس میں یہ احتمال ہے کہ جب آیت اتری تو مکمل نہ اتری ہو اور اس میں ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ تک اتری ہو اور ان کو یہ وضاحت نہ کی گئی کہ کس طرح انہوں نے تیمم کرنا ہے۔چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں وہی طریقہ سامنے آیا

جوانہوں نے اختیار کیا اس کے لئے نہ تو کوئی عضو مقرر تھا اور نہ اس کے لئے کوئی وقت مقرر تھا۔ یہاں تک کہ آیت کا یہ حصہ: ﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ نازل ہوا اور اس پر دلالت کے لئے یہ روایات شاہد ہیں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ تیمم دو ضربیں ہیں ایک ضرب چہرے کے لئے اور دوسری ضرب بازوؤں کے لئے جن کی حد بالائی جانب میں کندھے اور نچلی جانب میں بغل تک ہوگی۔

فریق دوم:

دو جماعتوں میں منقسم ہوگیا چنانچہ ایک فریق کہتا ہے کہ تیمم کی ضرب اول چہرے اور دوسری ضرب ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پھیرنے کے لئے ہے۔ اور دوسرا فریق کہتا ہے چہرے کے لئے ایک ضرب اور دوسری ضرب کفین کے لئے گٹوں تک ہے۔

جواب روایات:

حضرت عمارؓ کی روایات میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس طرح تیمم کا فرمایا بلکہ ان کے فعل تیمم کی خبر دی ہے پس اس سے بغل تک تیمم کی دلیل نہیں بن سکتی۔

نمبر۲: جب آیت تیمم اتری تو مکمل ایک مرتبہ نازل نہیں ہوئی بلکہ: ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ [المائدہ:٦] کا ٹکڑا پہلے اترا اس میں تیمم کا حکم تو اتارا گیا مگر اس کی کیفیت واضح نہ کی گئی بلکہ نہ تو تیمم کا وقت مقرر کیا گیا اور نہ عضو معین کی تحدید کی گئی یہاں تک کہ آیت کا حصہ: ﴿فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ [المائدہ:٦] اتری اور اس بات کا ثبوت اس روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہوتا ہے جس کو ہم پیش کرتے ہیں۔

روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

٦٤٤ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُخْبِرُهٗ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ لَهٗ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْمُعَرَّسِ، قَرِيْبًا مِنَ الْمَدِيْنَةِ، نَعَسْتُ مِنَ اللَّيْلِ، وَكَانَتْ عَلَيَّ قِلَادَةٌ تُدْعَى السِّمْطَ، تَبْلُغُ السُّرَّةَ، فَجَعَلْتُ أَنْعَسُ، فَخَرَجَتْ مِنْ عُنُقِيْ .فَلَمَّا نَزَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خَرَّتْ قِلَادَتِيْ مِنْ عُنُقِيْ .فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ أُمَّكُمْ قَدْ ضَلَّتْ قِلَادَتَهَا، فَابْتَغُوْهَا .فَابْتَغَاهَا النَّاسُ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَاشْتَغَلُوْا بِابْتِغَائِهَا إِلٰى أَنْ حَضَرَتْهُمُ الصَّلَاةُ، وَوَجَدُوا الْقِلَادَةَ، وَلَمْ يَقْدِرُوْا عَلٰى مَاءٍ .فَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ إِلَى الْكَفِّ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَيَمَّمَ إِلَى الْمَنْكِبِ، وَبَعْضُهُمْ عَلٰى جَسَدِهٖ. فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ نُزُوْلَ آيَةِ التَّيَمُّمِ،

كَانَ بَعْدَمَا تَيَمَّمُوْا هٰذَا التَّيَمُّمَ الْمُخْتَلَفَ، الَّذِیْ بَعْضُهٗ إِلَى الْمَنَاكِبِ فَعَلِمْنَا تَيَمُّمَهُمْ، أَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ تَقَدَّمَ عِنْدَهُمْ أَصْلُ التَّيَمُّمِ، وَعَلِمْنَا بِقَوْلِهَا : فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ أَنَّ الَّذِیْ نَزَلَ بَعْدَ فِعْلِهِمْ هُوَ صِفَةُ التَّيَمُّمِ .فَهٰذَا وَجْهُ حَدِيْثِ عَمَّارٍ عِنْدَنَا .وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا، عَلٰى أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ تَنْفِیْ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ هُوَ الَّذِیْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى غَيْرُهٗ عَنْهُ فِی التَّيَمُّمِ الَّذِیْ عَمِلَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ خِلَافَ ذٰلِكَ .

۶۴۴: ابوالاسود نے بیان کیا کہ میں نے عروہ کو یہ خبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے سنا کہ ہم ایک غزوہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں لوٹ رہے تھے جب ہم ایک منزل پر رات کے پچھلے حصہ میں آرام کے لئے اترے جو مدینہ سے قریب تھی تو رات کی وجہ سے مجھے اونگھ آ گئی میرے ہاں سمط نامی ہار تھا جو گلے میں ڈالنے سے ناف تک پہنچنے والا تھا اونگھ کی شدت کی وجہ سے وہ میری گردن سے نکل گیا اور گر گیا جب میں نماز صبح کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتری تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ گردن سے میرا ہار گر پڑا ہے آپ ﷺ نے اعلان فرما دیا تمہاری ماں کا ہار گم ہو گیا ہے اسے تلاش کرو لوگ اس کی تلاش میں لگ گئے لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا ادھر تلاش میں نماز کا وقت آ گیا ہار مل گیا لیکن پانی میسر نہ آیا بعض نے گٹوں تک تیمم کیا اور بعض نے کندھے تک تیمم کیا اور بعض نے تمام جسم پر جناب رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم اتار دی۔ اس روایت سے یہ معلوم ہو گیا کہ آیت کا نزول اس عمل کے بعد ہوا ہے جس میں اختلاف کیا جا رہا ہے کہ بعض نے کندھوں تک تیمم کیا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اصل تیمم تو ان کے ہاں ثابت شدہ تھا۔ رہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد کہ اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمائی۔ اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ آیت تیمم کے بعد انہوں نے جو عمل کیا وہ تیمم کا اصل طریقہ ہے۔ ہمارے ہاں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی روایت کا یہی مطلب ہے اور اس پر دلالت کے لئے آیت ہی کو دیکھ لو کہ وہ ان کے عمل کی نفی کر رہی ہے اور دوسری طرف عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اپنے عمل کے خلاف روایت نقل کی ہے۔ روایات ملاحظہ کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۲۱ نمبر ۳۱۷۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ آیت تیمم کا کچھ حصہ اتر چکا تھا اسی کے مطابق انہوں نے پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کیا اور سب نے اپنے اپنے انداز سے کیا کیونکہ ابھی کوئی مقررہ کیفیت نہ اتری تھی فانزل اللہ ایۃ التیمم کا مطلب یہ ہوا کہ تیمم کی مکمل کیفیت نازل فرما دی معلوم ہوا کہ یہ تیمم آیت کا بقیہ حصہ اترنے سے پہلے کا واقعہ ہے اور حضرت عمار کی روایت میں یہی کیفیت سابقہ مذکور ہے اور اس پر مزید ثبوت درکار ہو تو خود حضرت عمار کی روایت اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو۔

روایت حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ:

۶۴۵ : فَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ (عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ سَأَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّيَمُّمِ، فَأَمَرَهُ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ).

۶۴۵: عبدالرحمان بن ابزی بیان کرتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے تیمم کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان کو چہرے اور کفین کا حکم دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۱۲۱ ' ۳۲۷۔

۶۴۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ ذَرَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ (رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : إِنِّيْ كُنْتُ فِيْ سَفَرٍ، فَأَجْنَبْتُ، فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، أَمَا تَذْكُرُ أَنِّيْ كُنْتُ أَنَا وَإِيَّاكَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَأَجْنَبْنَا، فَلَمْ نَجِدَ الْمَاءَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي التُّرَابِ .فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ : أَمَّا أَنْتَ، فَكَانَ يَكْفِيْكَ وَقَالَ بِيَدَيْهِ، فَضَرَبَ بِهِمَا، وَنَفَخَ فِيْهِمَا، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ .فَفَعَلَ عَمَّارٌ) - إِذْ تَمَرَّغَ -يُرِيْدُ بِذٰلِكَ، التَّيَمُّمَ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْآيَةِ، فَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ - عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، لِأَنَّهُ عَمِلَ عَلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ لِلْجَنَابَةِ، غَيْرُ التَّيَمُّمِ لِلْحَدَثِ ؛ حَتّٰى عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا سَوَاءٌ .

۶۴۶: عبدالرحمان بن ابزی بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر ؓ کے ہاں آیا اور کہنے لگا کہ میں سفر میں تھا مجھے نہانے کی حاجت ہوگئی مگر مجھے پانی نہ ملا تو عمر ؓ نے کہا تو نماز مت پڑھ عمار کہنے لگے اے امیرالمؤمنین! کیا آپ کو یاد نہیں کہ میں اور آپ ایک سریہ میں تھے پھر ہمیں جنابت کی حالت پیش آگئی ہم نے پانی نہ پایا آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر تمام جسم پر مٹی مل لی پھر ہم جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تجھے اتنا کافی تھا کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتے اور ان پر پھونک مارتے اور ان کو چہرے اور ہتھیلیوں پر مل لیتے۔ پس حضرت عمار ؓ کا عمل کہ وہ تیمم کا ارادہ کر کے خود مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتے۔ اگر آپ کا یہ عمل نزولِ آیت کے بعد تھا تو ہمارے ہاں انہوں نے یہ عمل اس لئے کیا کہ وہ جنابت اور حدث کو الگ الگ خیال کرتے تھے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل سے بتلایا کہ دونوں کے لئے تیمم ایک جیسا ہے۔

تخریج : بخاری فی التیمم باب۸' مسلم فی الحیض ۱۱۰' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۱'۳۲۲' نسائی فی الطهارة باب۱۹۸' مسند احمد ۲٦٤/٤' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۵۹/۱۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں عمار بن یاسر کا فعل ہے جس میں انہوں نے جسم کو مکمل مٹی میں ملوث کیا اگر تو نزول آیت سے بعد کی بات ہے تو یہ ان کا فعل ہے جس کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہیں فرمایا کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ یہ تیمم جنابت' حدث کے تیمم سے مختلف ہے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا کہ تیمم دونوں کا برابر ہے۔

۶۴۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا زَائِدَةُ وَشُعْبَةُ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِیْ مَالِكٍ عَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ قَالَ : (إِلَى الْمِفْصَلِ) وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۶۴۷: زائدہ وشعبہ نے حصین عن ابی مالک عن عمار نقل کیا کہ عمارؓ نے تیمم گٹوں تک فرمایا مگر اس روایت کو مرفوع قرار نہیں دیا۔

تخریج : بیهقی فی الکبرٰی ۲۲۳/۱' ابن ابی شیبه ۱٤۷/۱۔

۶۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ ؛ (عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : إِنَّمَا يَكْفِيْكَ أَنْ تَقُوْلَ هٰكَذَا) وَضَرَبَ الْأَعْمَشُ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَخَهُمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ .

۶۴۸: عبدالرحمان بن ابزی نے حضرت عمار سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تیرے لئے اتنا کافی تھا کہ تم اس طرح ہو (یعنی کرو) اعمش نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان پر پھونک لگا کر ان کو اپنے چہرے اور کفین پر مل لیا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱٤٦/۱' ابو داؤد ٤٦/۱۔

۶۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ (عَمَّارٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ : إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا) وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَدْنَاهُمَا مِنْ فِيْهِ ؛ فَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : هٰكَذَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ فِيْ إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ، وَإِنَّمَا هُوَ عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ .

۶۴۹: عبدالرحمان بن ابزی نے حضرت عمار سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا تمہیں اس طرح کرنا کافی تھا اور شعبہ نے اپنی ہتھیلیوں سے زمین پر ضرب لگائی اور پھر ان کو اپنے منہ سے قریب کیا اور ان پر پھونک ماری اور پھر ان کو اپنے چہرے اور کفین پر پھیر لیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں

محمد بن خزیمہ نے عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے اپنے والد ابزیٰ سے روایت کی ہے اور اصل میں وہ ذر کے واسطہ سے ذر نے عبدالرحمٰن سے اور اس نے اپنے والد سے نقل کی ہے۔

تخریج : مسند اسحاق بن راهويه۔

۶۵۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ ذِرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰی عَنْ أَبِيْهِ نَحْوَهُ.قَالَ سَلَمَةُ لَا أَدْرِيْ، بَلَغَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا.

۶۵۰ : عبدالرحمان بن ابزیٰ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے سلمہ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں ذراعین تک پہنچے یا نہ پہنچے۔

تخریج : ابو داؤد ۱/۴۶۔

۶۵۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰی مِثْلَهُ .وَزَادَ (فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلٰى أَنْصَافِ الذِّرَاعِ).

۶۵۱ : ابو مالک نے عبدالرحمان بن ابزیٰ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ اضافہ ہے ان کو اپنے چہرے اور نصف بازو تک مل لیا۔

تخریج : ابو داؤد ۱/۴۶۔

۶۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .فَقَدِ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ عَمَّارٍ هٰذَا، غَيْرَ أَنَّهُمْ جَمِيْعًا، قَدْ نَفَوْا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ بَلَغَ الْمَنْكِبَيْنِ وَالْإِبْطَيْنِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ انْتِفَاءُ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ، أَوْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَثَبَتَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَيْنِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا أَبُوْ جُهَيْمٍ قَدْ رَوٰی (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمَّمَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ). فَذٰلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ التَّيَمُّمَ إِلَى الْكَفَّيْنِ .وَرَوٰی نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تَيَمَّمَ إِلٰى مِرْفَقَيْهِ). وَقَدْ ذَكَرْتُ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا فِيْ بَابِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِلْحَائِضِ .

۶۵۲ : سفیان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مضطرب ہے البتہ سب راویوں نے کندھوں اور بغلوں تک مسح کی نفی کی ہے۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ ان سے عبیداللہ یا ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت منتفی ہے اور آخری دو اقوال میں سے ایک قول ثابت ہوگیا۔ اب ہم نے غور کیا تو حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کی روایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئی کہ آپ نے اپنے چہرے اور بازوؤں پر مسح کیا۔ پس یہ کھلی دلیل بن گئی کہ تیمم کفین تک ہے اور نافع نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنیوں سمیت تیمم فرمایا۔ میں نے ان دونوں روایات کو باب قراءۃ القرآن للحائض میں ذکر کر دیا ہے۔

روایت حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر جرح:

روایت عمارؓ میں اضطرابات ہیں جن کی تفصیل عرض کرنے سے پہلے ان روایات کا حاصل عرض کرتے ہیں۔

حاصل روایات:

ان تمام روایات میں کندھے اور بغل کی نفی مکمل طور پر ثابت ہے اس سے حضرت عمارؓ کی پہلی روایت کا نسخ تو ظاہر ہو گیا اسی طرح اس سے عبیداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت کی نفی بھی ہو گئی اب دو آخری باتوں میں سے ایک کے ثبوت کو دیکھا جائے گا۔

اضطرابات:

ہمارے استاذ محمد بن خزیمہ نے اپنی سند میں اس طرح نقل کیا عبدالرحمان بن ابزیٰ عن ابیہ حالانکہ وہ (ابزیٰ رضی اللہ عنہ مراد ہے) ذر عن ابن عبدالرحمان عن ابیہ ہے۔

روایت نمبرا: سعید بن عبدالرحمان بن ابزیٰ عن ابیہ یہاں ابیہ سے مراد عبدالرحمان ہے۔

روایت نمبر۲: ذر کی روایت اسی طرح ہے۔

نمبر۳: میں ابو مالک نے عمار سے براہ راست نقل کی ہے۔

نمبر۴: میں سلمہ نے سعید بن عبدالرحمان اور عبدالرحمان نے عمار سے نقل کی۔

نمبر۵: میں ذر نے عبدالرحمان بن ابزیٰ عن ابیہ عبدالرحمان اپنے والد ابزیٰ کے واسطہ سے عمار سے نقل کی۔

نمبر۶: میں ذر نے ابن عبدالرحمان بن ابزی یعنی عبدالرحمان نے عمار سے نقل کی۔

نمبر۷: سلمہ نے ابو مالک عن عبدالرحمان بن ابزی اور ابزی نے عمار سے نقل کی ہے۔

نمبر۸: اس میں بھی اسی طرح ہے۔

ایک نگاہ توجہ:

ابوجہیمؓ کی روایت میں چہرے اور یدین کا تذکرہ ہے کفین کا لفظ نہیں اور گٹوں تک ہے اس روایت سے گٹوں تک کے قائلین نے استدلال کیا ہے اور دوسری روایت ابن عباس رضی اللہ عنہم ہے جس میں مرفقین تک تیمم کا ثبوت ہے یہ دونوں روایتیں قراۃ القرآن للحائض میں ذکر ہو چکیں دوسری روایت مرفقین کے قائلین کی دلیل ہے اس کی تائید کے لئے حضرت اسلع تمیمی کی روایت ذکر کی جارہی ہے۔

روایت حضرت اسلع تمیمی رضی اللہ عنہ:

۶۵۳ :وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ، عَنِ الرَّبِيْعِ

بْنِ بَدْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ، عَنْ (أَسْلَعَ التَّمِيْمِيِّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ لِيْ: يَا أَسْلَعَ قُمْ فَارْحَلْ لَنَا .قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِيْ بَعْدَكَ جَنَابَةٌ، فَسَكَتَ عَنِّيْ حَتّٰى أَتَاهُ جِبْرَائِيْلُ بِآيَةِ التَّيَمُّمِ فَقَالَ : لِيْ يَا أَسْلَعَ قُمْ فَتَيَمَّمْ صَعِيْدًا طَيِّبًا، ضَرْبَتَيْنِ، ضَرْبَةٌ لِوَجْهِكَ وَضَرْبَةٌ لِذِرَاعَيْكَ، ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا .فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْمَاءِ، قَالَ : يَا أَسْلَعَ، قُمْ فَاغْتَسِلْ). فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِي التَّيَمُّمِ كَيْفَ هُوَ، وَاخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ فِيْهِ، رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ، لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَقَاوِيْلِ قَوْلًا صَحِيْحًا .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا الْوُضُوْءَ عَلَى الْأَعْضَاءِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ، وَكَانَ التَّيَمُّمُ قَدْ أَسْقَطَ عَنْ بَعْضِهَا، فَأَسْقَطَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَكَانَ التَّيَمُّمُ هُوَ عَلٰى بَعْضِ مَا عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ : إِنَّهٗ إِلَى الْمَنَاكِبِ، لِأَنَّهٗ لَمَّا بَطَلَ عَنِ الرَّأْسِ وَالرِّجْلَيْنِ، وَهُمَا مِمَّا يُوَضَّأُ كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَجِبَ عَلٰى مَا لَا يُوَضَّأُ .ثُمَّ اُخْتُلِفَ فِي الذِّرَاعَيْنِ، هَلْ يُيَمَّمَانِ أَمْ لَا؟ .فَرَأَيْنَا الْوَجْهَ يُيَمَّمُ بِالصَّعِيْدِ، كَمَا يُغْسَلُ بِالْمَاءِ، وَرَأَيْنَا الرَّأْسَ وَالرِّجْلَيْنِ لَا يُيَمَّمُ مِنْهُمَا شَيْءٌ .فَكَانَ مَا سَقَطَ التَّيَمُّمُ عَنْ بَعْضِهٖ سَقَطَ عَنْ كُلِّهٖ، وَكَانَ مَا وَجَبَ فِيْهِ التَّيَمُّمُ كَانَ كَالْوُضُوْءِ سَوَاءً، لِأَنَّهٗ جُعِلَ بَدَلًا مِنْهُ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ بَعْضَ مَا يُغْسَلُ مِنَ الْيَدَيْنِ فِيْ حَالِ وُجُوْدِ الْمَاءِ يُيَمَّمُ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمَاءِ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ التَّيَمُّمَ فِي الْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۵۳: حضرت اسلع تمیمی کہتے ہیں میں ایک سفر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھا آپ نے مجھے فرمایا اے اسلع اٹھو اور ہمارے کجاوہ کو باندھو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ کے بعد جنابت پہنچ گئی ہے آپ تھوڑی دیر خاموش رہے یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس تیمم کی آیت لائے تو آپ نے مجھے فرمایا اے اسلع! اٹھو اور پاکیزہ مٹی سے تیمم کرلو جو کہ دو ضربیں ہیں ایک ضرب تمہارے چہرے کے لئے اور دوسری ضرب تمہارے بازوؤں کے لئے بازوؤں کے ظاہر و باطن دونوں طرف (ہاتھ پھیرنا ہوگا) جب ہم پانی تک پہنچے تو فرمایا اے اسلع اٹھو! اور غسل کرو۔ پس جب تیمم کی کیفیت میں اختلاف ہوا اور روایات مختلف ہوئیں تو ہم نے نظر و فکر کو دوڑایا تا کہ ان اقوال میں سے صحیح ترین تک راہ پا سکیں' جانچتے ہوئے ہم نے اس بات کو پایا کہ وضو ان تمام اعضاء کا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا البتہ تیمم نے بعض اعضاء کو ساقط کر دیا' سر اور دونوں پاؤں کو ساقط کیا گیا۔ پس حاصل یہ ہوا کہ اعضاء وضو میں سے بعض پر تیمم کا حکم ہوا پس اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت

ہوگئی جو کندھوں تک تیمم کے قائل ہیں کیونکہ جب سر اور پاؤں اعضائے وضو میں سے ساقط کر دیئے تو جو حصہ وضو میں بھی دھونا لازم نہیں اس کا تیمم سے ساقط ہونا بدرجۂ اولیٰ ثابت ہوگیا۔ پھر بازوؤں کے متعلق اختلاف ہوا کہ ان پر تیمم کیا جائے گا یا نہ کیا جائے گا تو ہم نے چہرے کو اس طرح پایا کہ اس پر مٹی سے تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ وضو میں اسے پانی سے دھوتے ہیں اور سر اور پاؤں کا تیمم نہیں کیا جاتا تو تیمم جو چیز کسی ایک عضو سے ساقط کرے گا وہ تمام اعضاء سے ساقط ہوگا اور جن میں تیمم واجب ہوا تھا وضوء کا حکم بھی یہی تھا کیونکہ وہ ایک دوسرے کا بدل ہیں۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہاتھوں کا بعض حصہ جو پانی ملنے کی صورت میں دھویا جاتا ہے تو پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم بھی اسی حصہ کا ہوگا جو وضو میں دھویا جاتا ہے۔ تو اس سے ثابت ہوگیا کہ ہاتھوں کا تیمم کہنیوں سمیت ہے۔ قیاس وفکر یہی چاہتے ہیں یہی ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱۷۹/۱، معجم کبیر لطبرانی ۲۹۸/۱۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

تیمم کی کیفیت میں روایات جب مختلف ہوئیں تو ہم نے نظر کی طرف رجوع کیا تا کہ ہم ان میں سے صحیح قول تک پہنچ سکیں چنانچہ ہم نے وضو کو دیکھا جس کا تذکرہ کتاب اللہ میں موجود ہے تیمم میں اس کے بعض حصے کو ساقط کر دیا اور بعض کو باقی رکھا گیا سر اور پاؤں کو مکمل طور پر ساقط کیا تو جن اعضاء کو وضو میں دھویا جاتا ہے ان کے بعض پر تیمم ہوا پس جو مناکب تک کہتے ہیں ان کا قول باطل ہوگیا کیونکہ اعضاء وضو میں بھی کم کر کے جب دو کو باقی رکھا گیا تو جن کا وضو میں دھونا لازم نہ تھا ان پر تیمم کا نہ ہونا تو بدرجہ اولیٰ مناسب ہوگا۔

ذراعین میں اختلاف:

امام مالک و حنبل رحمہما اللہ کے نزدیک گٹوں تک لازم ہے اور تمام ائمہ و جمہور فقہاء کے ہاں مرفقین تک تیمم ہوگا۔

فریق ثانی کی عقلی دلیل:

اس پر نظر ڈالنے سے مندرجہ ذیل بات سامنے آتی ہے چہرے پر تیمم کیا جاتا ہے جیسا کہ اسے وضو میں دھویا جاتا ہے اور سر اور پاؤں میں سے کسی پر تیمم نہیں تیمم وضو کا بدل ہے اور اصل میں سے جس چیز کو بدل میں ساقط کیا تو مکمل ساقط کیا اور جس کو بدل میں قائم رکھا اس کو مکمل قائم رکھا پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی بازو کا جتنا حصہ وضو میں دھویا جاتا ہے تیمم میں بھی اسی حصہ پر تیمم کیا جائے گا اس قیاس سے ثابت ہوا کہ تیمم مرفقین تک ہی ہونا چاہئے کہ بغلوں تک۔

یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ و ابو یوسف رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

شک:

روایات میں لفظ یدین وغیرہ موجود ہے اور آپ قیاس سے اس کو مسترد کر رہے ہیں۔

الجواب:

یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے ثابت ہے روایات ملاحظہ ہوں۔

۶۵۴ :حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ التَّيَمُّمِ .فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ بِهِمَا ذِرَاعَيْهِ .

۶۵۴: عبیداللہ بن عمر اور عبدالکریم الجزری نے نافع سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے تیمم کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان کو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر ملا اور دوسری ضرب لگائی اور اس کو اپنی دونوں کلائیوں پر مل لیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۵۸/۱' بیهقی ۳۱۸/۱۔

۶۵۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكَنَاسِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

۶۵۵: نافع نے بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۶ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

۶۵۶: ہشام بن عروہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۷ :حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَقْبَلَ مِنَ الْجُرْفِ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمِرْبَدِ، تَيَمَّمَ صَعِيْدًا طَيِّبًا فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى .

۶۵۷: مالک نے نافع سے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جرف کے مقام سے لوٹ رہے تھے جب مربد کے پاس پہنچے تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کیا پس اپنے چہرے پر ملا اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ملا پھر نماز ادا کی۔

اللغات: المربد۔ کھجور خشک کرنے کا میدان۔

تخریج : موطا مالك ۱۹/۱' ابن ابی شیبه ۱۴۶/۱' دارقطنی ۱۸۸/۱۔

۶۵۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا عُزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ .فَقَالَ : أَصِرْتَ حِمَارًا، وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَقَالَ : هٰكَذَا التَّيَمُّمُ .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ .

٦٥٨: حضرت ابوالزبیر جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے بتایا کہ مجھے جنابت پہنچ گئی ہے اور میں نے اپنے کو مٹی میں لت پت کر لیا ہے انہوں نے فرمایا کیا تو گدھا بن گیا پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور ان کو چہرے پر مل لیا پھر دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان کو کلائیوں پر کہنیوں سمیت مل لیا اور فرمایا تیمم اس طرح ہوتا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ١٥٩/١' دارقطنی ١٨٩/١۔

اسی طرح کی روایت حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے۔

روایت حسن رحمہ اللہ:

٦٥٩ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : " ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ . "

٦٥٩: حسن رحمہ اللہ نے کہا کہ ایک ضرب تو چہرے اور ہتھیلیوں کے لئے اور دوسری ضرب بازوؤں پر کہنیوں سمیت کے لئے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطهارة ١٥٨/١۔

٦٦٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ "إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ "

٦٦٠: ابوالاشہب نے حسن رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے مگر اس میں الی المرفقین کا لفظ نہیں ہے۔

حاصل روایات:

ان روایات میں ابن عمر رضی اللہ عنہما جابر رضی اللہ عنہ اور حسن بصری رحمہ اللہ سے یہ بات نقل کی گئی کہ وہ تیمم کہنیوں سمیت کرتے تھے پس اس عمل صحابہ اور تابعین کے لئے عقلی دلیل کو معاون دلیل سمجھا جائے۔ واللہ اعلم

نوٹ :اس باب میں ترتیب تو برقرار رکھی گئی راجح مسلک کے لئے ایک روایت اور ایک تائید پیش فرمائی مگر دلیل عقلی جو زوردار انداز سے لائے پھر خلاف معمول روایات مسلک راجح کو آخر باب میں ذکر کیا۔

بَابُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

غسل جمعہ

خلاصۃ البرام: جمعہ کے دن غسل واجب ہے یا سنت؟

نمبر۱: تابعین کی ایک جماعت جس میں حسن بصری سفیان ثوری عطاء رحمہ اللہ وجوب کے قائل ہیں۔

نمبر۲: ائمہ اربعہ تمام فقہاء ومحدثین سنیت کے قائل ہیں۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۶۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: ذَكَرُوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاغْسِلُوْا رُءُوْسَكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا جُنُبًا، وَأَصِيْبُوْا مِنَ الطِّيْبِ). فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ، وَأَمَّا الطِّيْبُ، فَلَا أَعْلَمُهُ.

۶۶۱: طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھولو خواہ حالت جنابت نہ ہو اور خوشبو لگاؤ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ سن کر فرمانے لگے غسل تو ٹھیک ہے باقی رہی خوشبو اس کے متعلق مجھے معلوم نہیں۔

تخریج: بخاری فی الجمعه باب۶، مسلم فی الجمعه روایت۸، مسند احمد ۱/ ۳۳۰۔

۶۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ طَاوُوْسٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۶۲: زہری کہتے ہیں کہ طاؤس کہنے لگے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا پھر انہوں نے اوپر والی روایت کی طرح روایت بیان کی۔

تخریج: بخاری ۱/ ۲، ۳۰، نحوه۔

۶۶۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُوْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

۶۶۳: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج: مسلم ۱/ ۲۸۰۔

۶۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى

بْنِ وَثَّابٍ قَالَ : سَمِعْتُ (رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ أَمَرَنَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۶۶۴: یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھ رہا تھا کہ جمعہ کے دن غسل کا کیا حکم ہے۔ تو انہوں نے فرمایا ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۴۷/۲۔

۶۶۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، قَالَا : سَمِعْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : " سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ . "

۶۶۵: یحییٰ بن وثاب اور نافع دونوں نے کہا کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ (جیسا اوپر روایت میں ہے)

تخریج : ابن ابی شیبہ ۴۳۳/۲۔

۶۶۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۶۶: شعبہ نے حکم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نافع کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کرتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔

تخریج : ابن ماجہ ۷۶/۱۔

۶۶۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۶۷: زہری نے حدیث سالم بن عبداللہ سے انہوں نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی۔

تخریج : مسند احمد ۳۶/۱۔

۶۶۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۶۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بات بیان فرمائی۔

تخریج : موطا مالک ۳۶/۱۔

۶۶۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۶۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۷۸/۲۔

۶۷۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۷۰: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

تخریج : بخاری ۳۰۵/۱' ابن الجارود فی المنتقی ۸۰/۱۔

۶۷۱ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ أَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۶۷۱: عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۷۹/۱۔

۶۷۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : أَلَمْ تَسْمَعُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (اِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)؟

۶۷۲: ابوسلمہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ فرماتے سنا کیا تم نے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سنا کہ جب جمعہ کا دن آئے تو غسل کرلیا کرو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۲' ۲۶/۱' مسلم فی الجمعه نمبر۱ ۲'۳' ترمذی فی الجمعه باب۳' نمبر۴۹۲' ابن ماجه فی الاقامه باب ۸۰' دارمی فی الصلاۃ باب ۱۹۰' مسند احمد ۹/۲'۳۷' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۲۹۳/۱' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارۃ ۹۳/۱۔

۶۷۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :(عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ الرَّوَاحُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلٰى مَنْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ الْغُسْلُ).

۶۷۳: نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی وساطت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ہر مسلمان بالغ کو جمعہ ادا کرنا لازم ہے اور جو مسجد میں جائے اس پر غسل لازم ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطہارۃ باب۱۲۷' ۳٤۲' نسائی فی الجمعه باب۲' طبرانی فی المعجم الکبیر ۱۹٥/۲۳' بیهقی فی السنن الکبریٰ ۱۷۱/۳۔

۶۷۴ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَيَزِيْدُ بْنُ مَوْهَبٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادٍ الْبَصَرِيُّ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

۶۷۴: یحییٰ بن عبداللہ اور یزید بن موہب اور عبداللہ بن عباد البصری تینوں نے کہا کہ ہمیں مفضل نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۱۹٥/۲۳۔

۶۷۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ : ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ).

۶۷۵: طلق بن حبیب بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن الزبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱٦' مسلم فی الجمعه ٦' ابو داؤد فی الطہارۃ باب۱۲۷' نمبر۳٤۸۔

۶۷۶ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنْ يَتَطَيَّبَ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ).

۶۷۶: سعید بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی انصاری صحابی سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کا حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اگر اس کے پاس ہو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۲' معجم فی الجمعه باب۹' مصنف عبدالرزاق ۱۹٦/۳' بیهقی فی السنن الکبریٰ ۱۸۸/۳' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطہارۃ ۹٤/۲۔

۶۷۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ،

۶۷۷: خالد بن عبداللہ نے کہا داؤد نے داؤد بن ابی ہند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۷۸ :ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ دَاوٗدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (الْغُسْلُ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ

أُسْبُوْعٍ يَوْمًا، وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ).

۶۷۸: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر ہفتے میں ایک مرتبہ غسل واجب ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب الجمعه باب۸۔

۶۷۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ).

۶۷۹: عطاء بن یسار نے کہا حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک بات کو پہنچاتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن کا غسل ہر بالغ پر لازم ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۶۱' والجمعه باب۲'۳' والشهادات باب۱۸' مسلم فی الجمعه نمبر۴'۷' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۷' نمبر۳۴۱' نسائی فی الجمعه باب۲'۶' ابن ماجه فی الاقامة باب۸۰' نمبر۱۰۸۹' مالك فی الجمعه روایت۲'۴' دارمی الصلاة باب۱۹۰' مسند احمد ۶/۳' بیهقی فی السنن الکبریٰ ۲۹۴/۱' ۱۸۸/۳۔

۶۸۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ صَفْوَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۶۸۰: مالک عن صفوان بن سلیم نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۹۹۲/۱' مسند عبدالله بن یوسف۔

۶۸۱ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَأَنْ يَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ، إِنْ كَانَ عِنْدَ أَهْلِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيْبٌ فَإِنَّ الْمَاءَ طِيْبٌ). قَالَ : أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى إِيْجَابِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَيْسَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِوَاجِبٍ، وَلٰكِنَّهُ مِمَّا قَدْ أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَعَانٍ قَدْ كَانَتْ .

۶۸۱: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اگر اس کے اہل کے ہاں ہو۔ اگر خوشبو ہو تو پانی ہی خوشبو ہے۔ (وہ صفائی کر دے گا) امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا ایک قوم کا کہنا یہ ہے کہ جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور انہوں نے دلیل میں ان روایات کو پیش کیا مگر دوسروں نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے دن غسل واجب نہیں لیکن جمعہ کے دن غسل بعض مقاصد کی خاطر کیا جائے گا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جو ابن

عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے نقل کی گئی ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۲/۹۲۔

حاصل روایات:

ان اکیس روایات سے جو مختلف اسناد کے ساتھ مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کا حکم تاکیدی ہے اسی وجہ سے فریق اوّل نے اس کو واجب قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

جمعہ کے دن غسل واجب نہیں بلکہ اس کے حکم دینے کے کچھ اسباب ہیں جو مندرجہ ذیل روایات سے بخوبی معلوم ہو جائیں گے یہ گویا فریق اوّل کا جواب بھی بن جائے گا۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۶۸۲ :فَمِنْهَا : مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ ذٰلِكَ

۶۸۲:ابن ابی مریم نے کہا الدراوردی نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۶۸۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ، ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ، قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ أَبِیْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : (سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَاجِبٌ هُوَ قَالَ : لَا وَلٰكِنَّهُ طُهُوْرٌ وَخَيْرٌ، فَمَنِ اغْتَسَلَ، فَحَسَنٌ، وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَأُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ، كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ، وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ ضَيِّقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ، إِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْمٍ حَارٍّ، وَقَدْ عَرِقَ النَّاسُ فِیْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ، حَتّٰى ثَارَتْ رِيَاحٌ، حَتّٰى آذٰى بَعْضُهُمْ بَعْضًا .فَوَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الرِّيَاحَ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ، إِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ، فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّ أَحَدُكُمْ أَمْثَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ، وَكُفُّوا الْعَمَلَ، وَوَسِعَ مَسْجِدَهُمْ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ الَّذِیْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُسْلِ، لَمْ يَكُنْ لِلْوُجُوْبِ عَلَيْهِمْ، وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ، ثُمَّ ذَهَبَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ فَذَهَبَ الْغُسْلُ، وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فِیْ ذٰلِكَ شَیْءٌ .

۶۸۳: الدراوردی نے عمرو بن ابی عمرو بن عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غسل جمعہ کے سلسلہ میں دریافت کیا گیا کہ آیا وہ واجب ہے یا نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا نہیں لیکن وہ پاکیزگی اور بہت بہتر ہے پس جس نے غسل کیا اس نے خوب کیا اور جس نے غسل نہ کیا اس پر ضروری نہیں میں تمہیں اس کی ابتداء کا سلسلہ ذکر کرتا ہوں لوگ محنت و مزدوری کرتے اون کے کپڑے عموماً استعمال کرتے اور اپنی پشتوں پر بوجھ اٹھاتے مسجد نبوی کی چھت نیچی اور نمازیوں کے لئے مسجد چھوٹی تھی بس وہ ایک چھپر کی صورت میں تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گرمی کے ایک دن میں تشریف لائے لوگ اس اون میں پسینے سے شرابور تھے گندی ہوا اٹھی جس سے ایک دوسرے کو ایذاء پہنچی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ریاح کو محسوس فرمایا تو آپ نے فرمایا اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کر لیا کرو اور ہر ایک تم میں جو اچھی خوشبو اور تیل پائے وہ اس کو لگائے (اور مسجد میں آئے) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے پھر اللہ تعالیٰ وسعت لے آئے اور انہوں نے اون کے علاوہ دوسرے کپڑے پہن لئے اور محنت و مزدوری بھی کم ہوگئی اور مسجد بھی وسیع ہوگئی۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات میں غسل وجوب کے لئے نہ تھا بلکہ یہ بعض اسباب کی بناء پر تھا پھر وہ اسباب جاتے رہے تو تاکید غسل بھی جاتی رہی۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات کرنے والوں میں سے ایک ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کا حکم دیتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلہ میں کچھ مروی ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الطھارۃ باب ۱۲۸' نمبر ۳۵۳۔

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جو غسل کے حکم کی نوعیت بتلا رہے ہیں اور یہ بتلا رہے ہیں کہ یہ حکم وجوب کے لئے نہ تھا بلکہ اس کا یہ سبب تھا جب علت نہ رہی تو وجوب نہ رہا۔

فریق اوّل کی مستدل روایات میں یہ بھی ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے امر غسل کا تذکرہ فرمایا ہے اب ان کا فتویٰ اس کے خلاف خود اس کے نسخ کی دلیل ہے۔ فتدبر۔

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سلسلہ میں روایت وارد ہے۔

۶۸۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى، قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرَةَ عَنْ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَذَكَرَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ، فَيَرُوْحُوْنَ بِهَيْئَاتِهِمْ فَقَالَ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ . "فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، تُخْبِرُ بِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا كَانَ نَدَبَهُمْ إِلَى الْغُسْلِ، لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ أَخْبَرَ بِهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا، وَأَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ حَتْمًا، وَهِيَ أَحَدُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَقَعْ عِنْدَهُ، مَوْقِعَ الْفَرْضِ .

۶۸۴: عبیداللہ نے یحییٰ کہتے ہیں میں نے عمرہ سے جمعہ کے دن غسل کے سلسلہ میں سوال کیا اس نے بیان کیا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ لوگ خود اپنا کام کاج کرتے تھے وہ اپنی اسی حالت میں مسجد میں آ جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غسل کا حکم فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب١٦‘ مسلم فی الجمعه نمبر٦‘ ابو داؤد فی الطهارة باب١٢٨‘ نمبر٣٥٢‘ مسند احمد ٦٢/٦‘ مصنف عبدالرزاق نمبر٥٣١٥‘ مصنف ابن ابی شیبه كتاب الصلاة نمبر٩٥/٢۔

ارشاد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں یہ خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غسل کی طرف اسی علت کی وجہ سے متوجہ کیا جس کا تذکرہ سابقہ روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کر چکے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان پر واجب نہیں فرمایا۔

سابقہ روایت کے جواب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فریق اوّل نے ان کی روایت کو مستدل بنایا تھا اور امر سے وجوب مراد لے لیا تھا مگر انہوں نے خود اس کا معنی استحباب بتلایا۔

حاصل روایات:

ان دونوں روایتوں نے حکم کی نوعیت کو ظاہر کر دیا کہ لزوم کا سبب یہ تھا جب سبب رفع ہوا تو لزوم نہ رہا اس سے فریق اوّل کی روایات کا جواب بھی ہو گیا۔

اکابر صحابہؓ کے ہاں یہ حکم وجوب کے لئے نہ تھا۔

عمل فاروقی و طرز عثمانی سے استدلال:

۶۸۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ : لَهُ عُمَرُ "اَلْآنَ حِيْنَ تَوَضَّأْتَ ."فَقَالَ : مَا زِدْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ الْأَذَانَ، عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ جِئْتُ .فَلَمَّا دَخَلَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ذَكَرْتُهُ، فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ : أَنَا سَمِعْتُ مَا قَالَ قَالَ وَمَا قَالَ؟ قُلْتُ : قَالَ مَا زِدْتُ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ النِّدَاءَ ثُمَّ أَقْبَلْتُ .فَقَالَ : أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّا أُمِرْنَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ، قُلْتُ مَا هُوَ؟ قَالَ : الْغُسْلُ .قُلْتُ : أَنْتُمْ -أَيُّهَا

الْمُهَاجِرُوْنَ -الْأَوَّلُوْنَ أَمِ النَّاسُ جَمِيْعًا، قَالَ : لَا أَدْرِىْ.

۶۸۵: محمد بن سیرین نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے جبکہ ایک آدمی آیا وہ مسجد میں داخل ہوا تو ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تم نے وضو کیا ہے۔

انہوں نے کہا میں نے جب اذان سنی تو صرف وضو کر کے میں آ گیا جب امیر المؤمنین داخل ہوئے تو میں نے ان سے تذکرہ کیا میں نے کہا اے امیر المؤمنین میں نے اس کی بات سنی انہوں نے کہا اس نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا اس نے کہا ہے کہ میں نے جوں ہی اذان سنی تو وضو کر کے مسجد آ گیا ہوں تو امیر المؤمنین کہنے لگے ان کو معلوم ہے کہ ہمیں اس کے علاوہ کا حکم ہے میں نے کہا وہ علاوہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا وہ غسل ہے میں نے پوچھا کیا تم مہاجرین اولین کو حکم ہے یا سب لوگوں کو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۲، مسلم فی الجمعه نمبر٤، ترمذی فی الصلاة باب۳، نمبر٤٩٤، مصنف عبدالرزاق نمبر٢٩٢٥، مصنف ابن ابی شیبه ٢/٩٤۔

۶۸۶ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ، فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ، فَمَا زِدْتُ عَلٰى أَنْ تَوَضَّأْتُ .فَقَالَ : عُمَرُ الْوُضُوْءُ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ؟ .قَالَ : مَالِكٌ وَالرَّجُلُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۸۶: ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اس وقت مسجد نبوی میں داخل ہوئے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا یہ آنے کا کون سا وقت ہے؟ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس لوٹا تو میں نے اذان سنی پس میں وضو کر کے مسجد میں آ گیا ہوں عمر کہنے لگے وضو صرف! تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے غسل کا حکم فرماتے تھے مالک کہتے ہیں یہ آنے والے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔

تخریج : گزشتہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۶۸۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ مَالِكٍ، أَنَّهٗ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۸۷: سالم نے اپنے والد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس روایت میں مالک کا یہ قول مذکور نہیں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔

تخریج :بخاری ۱/ ۱۲۳۰' مسلم ۱/ ۲۸۰۔

۶۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ .

۶۸۸: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۲۹۔

۶۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۶۸۹: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱/ ۲۸۰۔

۶۹۰ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ : بَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ النَّاسَ إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَعَرَّضَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ : مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَأَخَّرُوْنَ بَعْدَ النِّدَاءِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۶۹۰: یحییٰ نے بتلایا کہ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے جبکہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف تعریض کرتے ہوئے فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جواذان کے بعد تاخیر کرتے ہیں پھر اس کے بعد اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : روایت ۶۸۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔مسند احمد ۱/ ۴٦۔

۶۹۱ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعُمَرُ يَخْطُبُ، فَنَادَاهُ عُمَرُ : " أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فَقَالَ : مَا كَانَ إِلَّا الْوُضُوْءُ ثُمَّ الْإِقْبَالُ، فَقَالَ : عُمَرُ وَالْوُضُوْءُ أَيْضًا؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِالْغُسْلِ؟ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ غَيْرُ مَعْنًى، يَنْفِيْ وُجُوْبَ الْغُسْلِ .أَمَّا أَحَدُهُمَا : فَإِنَّ عُثْمَانَ لَمْ يَغْتَسِلْ وَاكْتَفٰى بِالْوُضُوْءِ .وَقَدْ قَالَ عُمَرُ : قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْغُسْلِ . "وَلَمْ يَأْمُرْهُ عُمَرُ أَيْضًا بِالرُّجُوْعِ ؛ لِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِالْغُسْلِ .فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْغُسْلَ الَّذِيْ كَانَ أَمَرَ بِهٖ لَمْ يَكُنْ -عِنْدَهُمَا- عَلَى الْوُجُوْبِ، وَإِنَّمَا كَانَ لِعِلَّةٍ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَوْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ .وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا تَرَكَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمَا سَكَتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَمْرِهٖ

إِيَّاهُ بِالرُّجُوْعِ، حَتّٰى يَغْتَسِلَ، وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ قَدْ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَمِعَهُ عُمَرُ، وَعَلِمُوْا مَعْنَاهُ الَّذِيْ أَرَادَهُ فَلَمْ يُنْكِرُوْا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، وَلَمْ يَأْمُرُوْا بِخِلَافِهٖ .فَفِيْ هٰذَا، إِجْمَاعٌ مِنْهُمْ عَلٰى نَفْيِ وُجُوْبِ الْغُسْلِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ طَرِيْقِ الْإِخْتِيَارِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ .

۶۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص مہاجرین اولین میں سے مسجد میں اس وقت آئے جب عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے آواز دے کر کہا یہ آنے کا کیا وقت ہے؟ تو انہوں نے کہا بس میں وضو کر کے مسجد آ گیا ہوں عمر کہنے لگے صرف وضو؟ جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ ہمیں تو غسل کا حکم ملا تھا۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو اس بات کی اطلاع دے رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خاص سبب کی وجہ سے غسل کی ترغیب دی جس کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دے رہے ہیں۔ آپ نے ان پر غسل کو لازم نہیں کیا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی ان منجملہ روایت سے ہیں جن سے فصل اول میں روایت نقل کی گئی ہے کہ آپ جمعہ کے دن غسل کا حکم فرماتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت وارد ہوئی ہے کہ یہ فرض کی جگہ نہ تھا۔ حضرت ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان آثار میں اور اعتبار سے وجوب غسل کی نفی ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے غسل نہ فرمایا اور وضو پر اکتفاء کیا حالانکہ ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم فرماتے تھے مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو غسل کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی وجہ سے واپسی کا حکم نہیں دیا' اس میں اس بات کا ثبوت ہے کہ ان دونوں کے ہاں بھی یہ غسل وجوب کے لئے نہ تھا یہ ان اسباب کی بناء پر تھا جن کا تذکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما 'حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشادات میں گزرا یا ان کے علاوہ اسباب کی بناء پر۔ اگر یہ نہ ہوتا تو عثمان رضی اللہ عنہ اسے کبھی نہ چھوڑتے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو غسل کے لئے واپس لوٹنے کا حکم دینے کی بجائے خاموشی اختیار فرمائی اور یہ واقعہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں پیش آیا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح یہ بات خود سننے والے تھے اور اس کا مفہوم جاننے والے تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود تھا اس لئے انہوں نے اس کو انوکھا نہیں سمجھا اور نہ اس کی مخالفت میں کسی بات کا حکم دیا تو اس سے وجوب غسل پر اجماع سکوتی منعقد ہو گیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ارشاد مروی ہے جو اس معنی کا مؤید ہے کہ یہ غسل فضیلت کو پانے کے لئے مرضی پر موقوف تھا۔

تخریج: روایت ۶۸۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات:

ان ساتوں روایات سے معلوم ہوا کہ غسل کا حکم تو تھا مگر اس کے وجوب کا حکم نہ تھا اس کی دلیل یہ ہے معنی یہاں وجہ کے معنی

دے رہا ہے۔

نمبرا: حضرت عثمانؓ نے غسل نہیں کیا بلکہ وضو پر اکتفاء کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ تو یاد دلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں غسل کا حکم فرماتے تھے (مگر اس حکم سے وجوب ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ثبوت وجوب کی صورت میں عمر رضی اللہ عنہ ان کو واپس لوٹ جانے کا حکم فرماتے حالانکہ انہوں نے ان کو واپسی کا حکم نہیں دیا بلکہ وضو پر اکتفا کیا اگر امر وجوب کے لئے ہوتا تو وہ ان کو ضرور واپسی کا حکم فرماتے۔

نمبر۲: اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان دونوں کے ہاں امر وجوب کے لئے نہ تھا بلکہ اس کی وجہ وہ علت تھی جو روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں بیان ہو چکی۔

نمبر۳: اگر امر وجوب کے لئے ہوتو تو خود عثمانؓ بھی اس کو ترک نہ کرتے اور وضو پر اکتفاء نہ کرتے جب عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو یاد تو دلایا مگر غسل کے لئے لوٹنے کا نہیں کہا اور یہ باتیں صحابہ کرام کے مجمع کے سامنے ہوئیں جنہوں نے غسل جمعہ کی روایت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سنا تھا انہوں نے اس کی وہی وجہ سمجھی جو ان دونوں نے سمجھی انکار نہ کیا اور نہ اس کے خلاف کیا تو وجوب غسل جمعہ کی نفی پر اجماع سکوتی منعقد ہو گیا پس امر کو وجوب کے معنی میں لینا درست نہ ہوا۔

نمبر۴: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اختیار اور فضیلت کے حصول کے لئے حکم فرمایا تھا اور اس کی دلیل احادیث میں واضح طور پر موجود ہے۔ پس یہ احادیث بھی نفی وجوب کے لئے کافی ثبوت ہیں۔

غسل جمعہ کا حکم بطور اختیار کی مستدل روایات:

۷۹۲ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ : ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعِمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ حَسَنٌ) :

۷۹۲: حسن و یزید الرقاشی دونوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو کافی اور خوب ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت ہی عمدہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۸: نمبر۳۵٤' ترمذی فی الجمعه باب٥' نمبر٤۹۷' نسائی فی الجمعه باب۹' ابن ماجه فی الاقامة باب۸۱' نمبر۱۰۹۱' دارمی فی الصلاة باب نمبر۱۹۰' مسند احمد ۱٥۰۸/٥ ۱٦۰۱۱/۱۔

۷۹۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانَ، قَالَ ثَنَا هَمَّامٌ .

۷۹: ابن ابی داؤد نے کہا ہمیں عفان نے اور اس نے ہمام سے اس کی سند کے ساتھ مکمل روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ٤۳٦/۱۔

۷۹۴ : ح وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ).

۷۹۴: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : الدارمی ۱/ ۴۳٤۔

۶۹۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ : أَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۹۵: یزید الرقاشی نے کہا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح ر یت نقل کی ہے۔

تخریج : مجمع الزوائد ۲/ ۳۹۲۔

۶۹۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ قَالَ : أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۶۹۶: ابوسفیان نے کہا کہ جابر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن عدی فی الکامل ۵/ ۳٤۷۔

۶۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ حُمْرَةَ الْأَمْلُوكِيُّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَقَدْ أَدَّى الْفَرْضَ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ). فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْفَرْضَ هُوَ الْوُضُوْءُ، وَأَنَّ الْغُسْلَ أَفْضَلُ لِمَا يَنَالُ بِهِ مِنَ الْفَضْلِ لَا عَلَى أَنَّهُ فَرْضٌ. فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي وُجُوْبِ ذٰلِكَ، بِمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدٍ وَأَبِي قَتَادَةَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۶۹۷: حسن نے کہا کہ انس بن مالکؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اچھا اور بہتر ہے اس نے اپنے فریضہ کو ادا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں واضح کر دیا کہ وضو فرض ہے اور غسل افضل ہے اس شخص کے لئے جو فضیلت کو حاصل کرنا چاہتا ہو نہ یہ کہ وہ فرض ہے۔ اگر کوئی وجوب کے لئے یہ دلیل پیش کرے جس کی حضرت علیؓ سعدؓ ابوقتادہؓ ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے۔

تخریج : تخریج ۶۹۲ کوملاحظہ کریں۔

ضروری تنبیہ:

اس حدیث میں تو صاف فرما دیا گیا کہ فرض وضو ہے اور غسل افضل ہے تا کہ زائد ثواب پالے۔

حاصل روایات : ان روایات ستہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جمعہ کا غسل فرض نہیں بلکہ حصول فضیلت کے لئے ہے پس لفظ امر

سے فرضیت پر استدلال درست نہ ہو اور نہ ان روایات کی کوئی تاویل نہ ہو سکے گی۔

ایک اہم اعتراض:

حضرت علی، سعد، ابوقتادہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے ایسی روایات پائی جاتی ہیں جو وجوب غسل پر دلالت کرتی ہیں۔
وہ روایات یہ ہیں:

۶۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ سَعْدٍ، فَذَكَرَ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .فَقَالَ ابْنُهُ : فَلَمْ أَغْتَسِلْ، فَقَالَ سَعْدٌ : مَا كُنْتُ أَرٰى مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .

۶۹۸: یزید بن ابی زیاد نے کہا کہ عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا انہوں نے جمعہ کے دن کے غسل کا تذکرہ فرمایا ان کے بیٹے نے کہا میں نے تو غسل نہیں کیا تو سعدؓ نے فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ کوئی مسلمان غسل جمعہ کو چھوڑے گا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ۹٤/۲۔

۶۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ زَاذَانَ، قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْغُسْلِ، فَقَالَ : اغْتَسِلْ إِذَا شِئْتَ .فَقُلْتُ : إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِيْ هُوَ الْغُسْلُ قَالَ : يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمُ عَرَفَةَ، وَيَوْمُ الْفِطْرِ، وَيَوْمُ الْأَضْحٰى .

۶۹۹: عمرو بن مرہ نے کہا کہ زاذان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ غسل کا کیا حکم ہے تو فرمایا اگر چاہو تو غسل کر لو میں نے کہا میں نے تو خاص غسل یعنی غسل جمعہ کا سوال کیا ہے آپ نے فرمایا جمعہ کے دن عرفہ کے دن فطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ۹٤/۲۔

۷۰۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُمَرَ وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : " حَقُّ اللّٰهِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، يَغْتَسِلُ، وَيَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ، وَيَمَسُّ طِيْبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ . "

۷۰۰: سفیان نے بتلایا کہ عمرو بن طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہر مسلمان پر سات دنوں میں لازم ہے کہ وہ غسل کرے اور جسم سے ہر چیز دھوئے اور خوشبو لگائے اگر اس کے اہل کے ہاں ہو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۲' مسلم فی الجمعه۹' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۲/۹۵۔

۷۰۱ :حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ أَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ لَهُ : اغْتَسِلْ لِلْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ " قَدِ اغْتَسَلْتُ لِلْجَنَابَةِ . "

۷۰۱:لیث نے بتلایا کہ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مصعب بن ثابت نے بیان کیا کہ ثابت بن ابی قتادہ نے مجھے بیان کیا کہ ابوقتادہؓ نے مجھے فرمایا جمعہ کے لئے غسل کروانہوں نے کہا میں تو جنابت کا غسل کر چکا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۲/۱۰۰۔

۷۰۲ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحْدِثُ بَعْدَمَا يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَيَتَوَضَّأُ، وَلَا يُعِيْدُ الْغُسْلَ .قِيْلَ لَهُ : أَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى الْفَرْضِ، لِأَنَّهُ لَمَّا قَالَ لَهُ زَاذَانُ إِنَّمَا أَسْأَلُكَ عَنِ الْغُسْلِ الَّذِيْ هُوَ الْغُسْلُ، أَيِ الَّذِيْ فِيْ إِصَابَتِهِ الْفَضْلُ قَالَ : " يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَيَوْمُ الْفِطْرِ، وَيَوْمُ النَّحْرِ، وَيَوْمُ عَرَفَةَ "فَقَرَنَ بَعْضَ ذٰلِكَ بِبَعْضٍ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرَ مَعَ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، لَيْسَ عَلَى الْفَرْضِ، فَكَذٰلِكَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ مِنْ قَوْلِهِ : " مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ مُسْلِمًا يَدَعُ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "أَيْ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ الْكَبِيْرِ مَعَ خِفَّةِ مُؤْنَتِهِ. وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ "حَقُّ اللّٰهِ وَاجِبٌ، عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَغْتَسِلُ فِيْ كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ . "فَقَدْ قَرَنَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ "وَلْيَمَسَّ طِيْبًا إِنْ كَانَ لِأَهْلِهِ "فَلَمْ يَكُنْ مَسِيْسُ الطِّيْبِ عَلَى الْفَرْضِ، فَكَذٰلِكَ الْغُسْلُ .فَقَدْ سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا ذَكَرْنَاهُ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالرُّجُوْعِ بِحَضْرَتِهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَهُوَ إِرَادَةٌ مِنْهُ لِلْقَصْدِ بِالْغُسْلِ إِلَى الْجُمُعَةِ، لِإِصَابَةِ الْفَضْلِ فِيْ ذٰلِكَ ؛ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى خِلَافَ ذٰلِكَ .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۰۲:سعید بن عبدالرحمان بن ابزیٰ نے عبدالرحمان سے نقل کیا کہ وہ جمعہ کے دن کا غسل کر کے حدیث بیان فرماتے پھر وضو کرتے (اگر ضرورت ہوتی) غسل کا اعادہ نہ فرماتے۔اس اعتراض کرنے والے کو کہا جائے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں فرضیت غسل جمعہ کی کوئی دلالت بھی نہیں کیونکہ جب ان سے زاذان نے کہا کہ میں

آپ سے اس غسل کا پوچھ رہا ہوں جو کہ غسل ہے یعنی جس کو کرنے سے فضیلت ملتی ہے تو آپ نے فرمایا وہ جمعہ' عیدین اور یوم عرفہ کا غسل ہے۔ آپ نے ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر پیش کیا جبکہ اس کے ساتھ مذکورہ غسل فرض نہیں تو غسل جمعہ کا بھی حکم انہی کی طرح ہے۔ رہی روایت سعد جس کے الفاظ یہ ہیں کہ میرے تو تصور میں بھی یہ بات نہیں کہ کوئی مسلمان غسل جمعہ کو چھوڑتا ہو یعنی اس بناء پر کہ اس کی فضیلت بہت اور مشقت معمولی ہے۔ باقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت کہ وہ اللہ تعالیٰ کا لازم ہونے والا حق ہے کہ ہر مسلمان کو ہفتہ میں ایک مرتبہ غسل کرنا چاہیے انہوں نے اس کو اس جملے کے ساتھ جوڑا کہ اگر گھر والوں کی خوشبو پائے تو وہ بھی لگاتے (جب اپنے پاس نہ ہو) اور خوشبو کا لگانا جب فرض نہیں تو غسل جمعہ بھی فرض نہیں اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ بات سنی جو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہی جس کا تذکرہ ہم کر آئے اور پھر ان کے سامنے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو واپسی کا حکم بھی نہ دیا اور نہ انہوں نے ان کے اس فعل کو انوکھا جانا یہ اس بات کی ان کے لئے مزید دلیل ہے کہ ان کے نزدیک بھی اس کا حکم اسی طرح (فضیلت والا) ہے۔ رہی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ والی روایت جس کا گزشتہ سطور میں تذکرہ کر آئے اس کی مراد یہ تھی کہ جمعہ کے دن اپنے قصد سے آدمی غسل کرے تاکہ اس فضیلت کو پالے اور ہم نے عبدالرحمٰن بن ابزی سے اس کے خلاف قول بھی ذکر کیا ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: ان میں کوئی روایت بھی ایسی نہیں جس سے وجوب پر استدلال کیا جا سکے ہم تفصیل سے عرض کر دیتے ہیں۔

نمبر۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں غسل جمعہ کی فرضیت پر کوئی دلالت نہیں کیونکہ جب زاذان نے ان سے دریافت کیا کہ میں تم سے بڑے غسل کے بارے میں دریافت کر رہا ہوں جس کو کرنے میں بڑی فضیلت ہے تو انہوں نے چند اور غسل ایسے ملا دیئے جو کسی کے ہاں بھی فرض نہیں یوم الفطر' یوم النحر' یوم عرفہ اور یوم جمعہ۔ جب دوسرے فرض نہیں تو جمعہ کا غسل کس طرح فرض ہوا۔

نمبر۲: حضرت سعد والی روایت کہ میرے خیال میں تو کوئی مسلمان جمعہ کا غسل نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ بات اس کی فضیلت کی طرف اشارہ کے لئے فرمائی نہ کہ بیان وجوب کے لئے گویا وہ بتلا رہے تھے کہ معمولی سی تکلیف کی وجہ سے عظیم فضیلت سے کیوں کر محروم ہو۔

نمبر۳: وہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت "حق الله واجب" تو غسل کے ساتھ "ليمس طيبا" کو ملانا خود دلیل ہے کہ غسل جمعہ اسی طرح فضیلت کی بات ہے جس طرح خوشبو لگانا اور نہ فرضیت خوشبو کا تو کوئی قائل نہیں۔

نمبر۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عثمان کو جو کچھ فرمایا وہاں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے انہوں نے بھی ان کے قول کا انکار نہیں کیا یہ خود اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے ہاں بھی غسل جمعہ فرض نہ تھا۔

نمبر۴: اب رہی روایت ابو قتادہؓ تو ان کا مقصود فضیلت غسل کی طرف متوجہ کرنا ہے اور اگر فرض ہوتا تو غسل جنابت والی بات کو وہ لوٹائے اور غسل کا دوبارہ حکم دیتے تو انہوں نے سمجھ لیا کہ اس نے فضیلت غسل جمعہ تو پالی ہے۔ اعادہ کی حاجت نہیں ہے ورنہ فرض

لوٹاتے ہونے کی صورت میں اعادہ فرض ہے۔

نیز عبدالرحمان بن ابزیٰ کی روایت اس کے خلاف ہم ذکر کر چکے ہیں غسل جمعہ کے بعد اگر ان کو حدث پیش آ جاتا تو وہ وضو کرتے غسل کا اعادہ نہ فرماتے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول:

اس باب میں مؤقف فریق ثانی کے طور پر جو کچھ بیان کیا وہی امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ' ابی یوسف رحمہ اللہ' محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے نظر طحاوی کو بیان نہیں کیا احادیث کے دلائل و جوابات پر اکتفا کیا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ

ڈھیلوں سے استنجاء کا حکم

خلاصۃ المرام: استجمار۔ ڈھیلوں سے استنجاء کرنا اس میں گندگی کے مقام کی صفائی تو بالاتفاق واجب ہے اور طاق عدد کا لحاظ بہتر ہے آیا تین ڈھیلے ضروری ہیں یا کم و بیش ہو سکتے ہیں اس میں اختلاف ہے اسی کو یہاں بیان کرتے ہیں امام شافعی' احمد رحمہ اللہ کے ہاں تین پتھروں کا استعمال لازم ہے امام مالک' ابوحنیفہ اور دیگر ائمہ کے ہاں تین ڈھیلے مستحب ہیں۔

فریق اوّل کے مؤقف کی مستدل روایات:

۷۰۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح .وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ).

۷۰۳: اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ڈھیلے سے استنجاء کرے تو وہ طاق کا لحاظ رکھے۔

تخریج: بخاری فی الوضوء باب۲۵' ۲۶' مسلم فی الطهارة روایت ۲۲/۲۰' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۹'ترمذی فی الطهارة باب۲۱' مالک فی الطهارة۴' مسند احمد ۲/۲۳۶' ۲۵۴' ۲۷۷' ۲۷۸' ۳۰۸' ۳۱۵' ۳۱۴' ۳۳۹' ۳۴۰۔

۷۰۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۰۴: ابو ادریس الخولانی نے کہا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۰۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِیُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا الزُّهْرِیُّ، عَنْ عَائِذُ اللّٰهِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَقُوْلُ مِثْلَهُ.

۷۰۵: زہری سے عائذ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے سنا (جیسا اوپر والی روایت ہے)

تخریج : مسلم ۱۲٤/۱' نسائی ۲۷/۱۔

۷۰۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِیْ إِدْرِیْسَ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۰۶: مالک بن انس عن ابن شہاب عن ابی ادریس عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۳/۱' ابن ماجه ۳۳/۱۔

۷۰۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : حَدَّثَنِی ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ (أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْمُرُنَا إِذَا أَتٰی أَحَدُنَا الْغَائِطَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ).

۷۰۷: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے جب ہم پیشاب و پائخانہ کریں تو تین پتھر استعمال کیا کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۹ نمبر۳۵' ابو عوانه ۱۷۱/۱۔

۷۰۸ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ یَقُوْلُ : حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ إِلَی الْغَائِطِ، فَلْیَذْهَبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ یَسْتَنْظِفُ بِهَا، فَإِنَّهَا سَتَكْفِیْهِ).

۷۰۸: ابوحازم نے مسلم بن قرط سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عروہ کو فرماتے سنا کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پائخانہ کی طرف جاؤ تو تین پتھر ساتھ لے جاؤ جن سے نظافت حاصل کرو وہ اس کے لئے کفایت کر جائیں گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۲۱' نمبر۴۰' نسائی فی الطهارة ۱۷/۱ باب۴۰' دارقطنی فی السنن ۵٤/۱۔

۷۰۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ح.

۷۰۹: شعبہ نے منصور سے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۳۷/۷۔

۷۱۰ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى مَنْصُوْرٍ ح.

۷۱۰: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور پر یہ روایت پڑھی انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی ۳۷/۷۔

۷۱۱ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ).

۷۱۱: ہلال بن یساف نے سلمہ بن قیس سے انہوں نے ابن قیسؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کیا جو استنجاء کرے وہ تین ڈھیلے استعمال کرے۔

تخریج : روایت نمبر ۷۰۳ کی تخریج ملاحظہ کریں نسائی ۱۷/۱۔

۷۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ح .

۷۱۲: ابوبکرہ نے بتایا کہ صفوان بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ محمد بن عجلان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۳/۱۔

۷۱۳ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ : ثَنَا الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ) ، يَعْنِيْ فِي الْاِسْتِجْمَارِ .

۷۱۳: ابوصالح نے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں تین پتھروں کے استعمال کا حکم فرماتے یعنی استنجاء کے لئے۔

تخریج : روایت ۷۰۷ کو ملاحظہ کریں نسائی ۱۶/۱۔

۷۱۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي الْاِسْتِجْمَارِ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ).

۷۱۴: عمارہ بن خزیمہ نے بیان کیا کہ خزیمہ بن ثابتؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے استنجاء کے سلسلہ میں تین ڈھیلوں کا حکم فرمایا جن میں گوبر نہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۲۱ نمبر۴۱' ابن ماجه فی الطهارة باب۱۶' ۲۷/۱ دارمی فی الوضوء باب۱۱ مسند احمد ۲۱۳/۵' ۲۱۵' ۴۳۷/۴۳۸' ۴۳۹۔

۷۱۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ (سُلَيْمَانَ، قَالَ : نُهِيْنَا أَنْ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْإِسْتِجْمَارَ لَا يُجْزِءُ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَا اسْتَجْمَرَ بِهٖ مِنْهَا فَأَنْقَى بِهِ الْأَذٰى، ثَلَاثَةً كَانَتْ أَوْ أَكْثَرَ مِنْهَا أَوْ أَقَلَّ، وِتْرًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ وِتْرٍ، كَانَ ذٰلِكَ طُهْرَهُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ هٰذَا بِالْوِتْرِ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ مِنْهُ لِلْوِتْرِ، لَا عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ غَيْرَ وِتْرٍ لَا يُطَهِّرُ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ التَّوْقِيْتَ الَّذِيْ لَا يُطَهِّرُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ؟

۷۱۵:عبدالرحمان بن یزید نے کہا کہ سلمانؓ نے فرمایا ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ ہم تین سے کم ڈھیلوں پر اکتفاء کریں۔ کچھ علماء اس طرف گئے ہیں تین پتھروں سے کم تعداد کے ساتھ استنجاء کافی نہیں انہوں نے اس سلسلہ میں ان آثار سے خصوصاً استدلال کیا ہے۔ مگر علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ جس قدر پتھروں سے وہ استنجاء کرے ان سے ازالہ نجاست ہو خواہ تین ہوں یا زیادہ یا کم طاق ہو یا جفت اس سے طہارت حاصل ہو جائے گی اور اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں طاق کا حکم فرمایا اور اس میں احتمال یہ ہے کہ طاق کا عدد بطور استحباب ہو یہ نہیں کہ اگر طاق عدد نہ ہوں تو اس سے طہارت حاصل نہ ہوگی اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا اس تعداد کو مقرر فرمانا اس لئے ہو کہ اس سے کم میں طہارت حاصل نہیں ہوتی۔ پس ہم نے اس میں غور وفکر کی کہ آیا کوئی روایت ایسی موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہو تو یونس رحمہ اللہ کی یہ روایت مل گئی ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ۵۷۔

حاصل روایات: ان تیرہ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ استنجاء کے لئے تین پتھر استعمال کرنے ضروری ہیں کم نہیں ہو سکتے۔

فریق ثانی کا موقف:

جو آدمی استنجاء کرے اس کے لئے اصل مقصود تو مقام ایذاء کا صاف کرنا ہے وہ تین ڈھیلوں یا اس سے کم وبیش سے دور؛ خواہ وہ طاق ہوں یا جفت اس سے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

فریق اوّل کو جواب:

روایات بالا میں طاق عدد کا حکم اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ طاق عدد میں استحباب مراد ہو یہ مقصد نہیں کہ اگر عدد طاق نہ ہوں تو پھر مقام ایذاء صاف نہ ہوگا۔

دوسرا احتمال وہی ہے کہ تین کی تعداد مقرر ہے اس کے بغیر حصول طہارت نہیں اب فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ

روایات پر طائرانہ نگاہ ڈالی جائے کہ وہ ان احتمالین میں سے کس کی تائید کرتی ہیں۔

روایات:

۷۱۶: فَإِذَا يُونُسُ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنٍ الْحُبْرَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنِ اكْتَحَلَ، فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ، فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَنْ لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ، مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا كَثِيبًا يَجْمَعُهُ، فَلْيَسْتَتِرْ بِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَلَاعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ).

۷۱۶: حصین الجرانی نے ابوسعید سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے سرمہ لگائے وہ طاق کا لحاظ کرے جس نے طاق کا لحاظ کر لیا اس نے خوب کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی گناہ نہیں (اسی طرح) جو استنجاء کرے تو وہ طاق کا لحاظ رکھے جس نے ایسا کیا اس نے خوب کام کیا اور جس نے خلال کیا وہ دانتوں سے نکلی چیز کو پھینک دے اور جس نے زبان سے کوئی چیز چاٹ کر نکالی اسے نگل لے جس نے ایسا کیا اس نے خوب کیا اور جس نے نہ کیا تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو شخص پاخانہ کے لئے جائے تو وہ چھپ کر کرے اگر کوئی جگہ میسر نہ آئے ریت کا چھوٹا ٹیلہ بنا کر اس کی اوٹ لے لے اس لئے کہ شیطان بنی آدم کی شرمگاہوں سے کھیلتا اور مذاق اڑاتا ہے۔

تخریج : روایت ۷۰۳ کی تخریج ملاحظہ کریں۔ ابو داؤد ۱/٦۔

۷۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ الْحِمْيَرِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو سَعْدٍ الْخَيْرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .وَزَادَ (مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا، فَلَا حَرَجَ). فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالْوِتْرِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ، اسْتِحْبَابًا مِنْهُ لِلْوِتْرِ، لَا أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ الْفَرْضِ الَّذِي لَا يُجْزِءُ إِلَّا هُوَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۱۷: ابوسعد الخیر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ الفاظ زائد ہیں: من استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلاحرج۔ جو استنجاء کرے تو وہ طاق پتھر استعمال میں لائے جس نے اس طرح کیا اس نے خوب کیا اور جس نے نہ کیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ پس اس

سے یہ دلالت میسر آئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے طاق کا حکم بطور استحباب دیا بطور فرض نہیں کہ اس کے بغیر حصول طہارت ہی نہ ہو اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہماری تائید ہوتی ہے ملاحظہ کریں۔

تخریج : مسند احمد ۲۷۱/۲۔

۷۱۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى الْغَائِطَ فَقَالَ : ائْتِنِيْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَالْتَمَسْتُ فَلَمْ أَجِدْ إِلَّا حَجَرَيْنِ وَرَوْثَةً، فَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَقَالَ : إِنَّهَا رِكْسٌ).

۷۱۸: اسود نے بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا مجھے تین پتھر لا دو میں نے پتھر تلاش کئے تو وہاں دو پتھر بمشکل ملے اور ایک گوبر کی مینگنی پائی (میں وہ لے آیا) تو آپ ﷺ نے مینگنی کو پھینک دیا اور دونوں پتھروں کو لے لیا اور فرمایا یہ گوبر گندگی ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضوء باب۲۱' ترمذی فی الطهارة باب۱۳' ۱۷' نسائی فی الطهارة باب۳۷' ابن ماجه فی الطهارة باب۱۶' مسند احمد ۳۸۸/۱' ۴۱۸' ۴۶۵۔

اللغات : روثہ۔ گوبر کی مینگنی۔ رکس۔ گندگی۔ پلیدی۔

۷۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا قَالَ : ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَعَدَ لِلْغَائِطِ، فِيْ مَكَانٍ لَيْسَ فِيْهِ أَحْجَارٌ لِقَوْلِهٖ : لِعَبْدِ اللّٰهِ (نَاوِلْنِيْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ). وَلَوْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، لَمَا احْتَاجَ إِلٰى أَنْ يُنَاوِلَهٗ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ. فَلَمَّا أَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ، فَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اسْتِعْمَالِهِ الْحَجَرَيْنِ، وَعَلٰى أَنَّهٗ قَدْ رَأٰى أَنَّ الْاِسْتِجْمَارَ بِهِمَا يُجْزِءُ مِمَّا يُجْزِءُ مِنْهُ الْاِسْتِجْمَارُ بِالثَّلَاثِ .لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ لَا يُجْزِءُ الْاِسْتِجْمَارُ بِمَا دُوْنَ الثَّلَاثِ، لَمَا اكْتَفٰى بِالْحَجَرَيْنِ وَلَأَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ أَنْ يَبْغِيَهٗ ثَالِثًا .فَفِيْ تَرْكِهٖ ذٰلِكَ، دَلِيْلٌ عَلَى اكْتِفَائِهٖ بِالْحَجَرَيْنِ -فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ إِذَا غُسِلَا بِالْمَاءِ مَرَّةً، فَذَهَبَ بِذٰلِكَ أَثَرُهُمَا أَوْ رِيْحُهُمَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ أَنَّ مَكَانَهُمَا قَدْ طَهُرَ .وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ بِذٰلِكَ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا، احْتِيْجَ إِلٰى غَسْلِهٖ ثَانِيَةً .فَإِنْ غُسِلَ ثَانِيَةً فَذَهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا، طَهُرَ بِذٰلِكَ، كَمَا يَطْهُرُ بِالْوَاحِدَةِ .وَلَوْ لَمْ يَذْهَبْ لَوْنُهُمَا وَلَا رِيْحُهُمَا يُغْسَلُ مَرَّتَيْنِ، احْتِيْجَ إِلٰى أَنَّ الْغَسْلَ بَعْدَ

ذٰلِكَ حَتّٰى يَذْهَبَ لَوْنُهُمَا وَرِيْحُهُمَا .فَكَانَ مَا يُرَادُ فِي غَسْلِهِمَا هُوَ ذَهَابُهُمَا بِمَا أَذْهَبَهُمَا، مِنَ الْغُسْلِ، وَلَمْ يَرِدْ فِي ذٰلِكَ مِقْدَارٌ مِنَ الْغُسْلِ مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِءُ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْإِسْتِجْمَارُ بِالْحِجَارَةِ، لَا يُرَادُ مِنَ الْحِجَارَةِ فِي ذٰلِكَ مِقْدَارٌ مَعْلُوْمٌ لَا يُجْزِءُ الْإِسْتِجْمَارُ بِأَقَلَّ مِنْهُ، وَلٰكِنْ يُجْزِءُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَذْهَبَ بِالنَّجَاسَةِ، مِمَّا قَلَّ أَوْ كَثُرَ .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۱۹: اور بوسحاق نے نقل کیا کہ علقمہ واسود دونوں نے کہا کہ حضرت ابن مسعودؓ نے اسی طرح کی روایت جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے۔اس روایت میں اس بات پر دلالت ہے کہ آپ قضائے حاجت کے لئے ایسی جگہ بیٹھے جہاں پتھر نہ تھے اس لئے کہ آپ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرمایا مجھے تین پتھر لا کر دو۔اگر وہاں پتھر ہوتے تو دوسرے سے منگوانے کی چنداں حاجت نہ تھی۔عبداللہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں دو پتھر اور مینگنی پیش کی۔آپ نے پتھر لے لئے اور مینگنی کو پھینک دیا۔اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ آپ نے دو پتھر استعمال فرمائے اور دوسری یہ دلالت ملی کہ آپ ان دو پتھروں سے استنجاء کو کافی سمجھتے تھے جو تین کی جگہ کام دے جائیں۔اگر تین کے بغیر استنجاء درست نہ ہوتا تو آپ دو پتھروں پر اکتفاء نہ فرماتے بلکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے کہ تیسرا پتھر بھی تلاش کر کے لاؤ۔آپ کا تیسرا پتھر کو چھوڑ دینا دو پتھروں کے کافی ہونے کو ثابت کرتا ہے' آثار کے معنی کو درست کرنے کی خاطر اس باب کا راستہ یہ ہے۔غور و فکر کے انداز سے ملاحظہ کریں۔ہم نے بول و براز کے متعلق غور کیا کہ اگر ان کو پانی کے ساتھ دھویا جائے تو ان کا اثر اور بدبو وغیرہ دور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہاں کوئی چیز نہیں رہتی تو وہ جگہ یا کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور اگر اس سے انکا رنگ اور بو زائل نہ ہو تو دوبارہ دھونے کی ضرورت ہوتی ہے۔اگر دو مرتبہ دھو ڈالنے سے اس کی رنگت اور بدبو چلی جائے تو اس صورت میں بھی پاک ہو جائے گا جس طرح کہ ایک مرتبہ دھونے سے پاک ہو گیا تھا۔اگر دو مرتبہ دھونے سے بھی رنگت اور بو کا ازالہ نہیں ہوتا تو پھر ایک بار پھر دھونے کی حاجت پڑے گی تا کہ ان نجاستوں کی رنگت اور بول زائل ہو جائے۔گویا دھونے سے جو چیز مقصود ہے وہ ان نجاسات کا ازالہ ہے جس قدر دھونے سے ازالہ ہو جائے دھونے کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے کہ اس سے کم کفایت نہ کرتا ہو (بلکہ اتنی مقدار کو پورا کرنا ضروری ہو)۔پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ پتھروں سے ازالہ نجاست کے وقت بھی پتھروں کی مقررہ مقدار معلوم نہیں کہ ان سے کم کے ساتھ استنجاء نہ ہو سکتا ہو بلکہ جس قدر پتھر کافی ہوں جن سے ازالہ نجاست ہو خواہ کم ہوں یا زیادہ' قیاس اسی بات کو چاہتا ہے۔امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج :دارقطنی ۵۳/۱

حاصل روایات:

ان چار روایات نے احتمال اول کی جانب کو متعین کر دیا کہ آثار اول میں طاق کا حکم استحباب کے لئے ہے بطور فرض نہیں کہ

اس کے بغیر حصول طہارت نہ ہو حدیث ابن مسعودؓ نے تو اس بات کو مزید کھول دیا کہ آپ ﷺ نے پائخانہ کے لئے ایسی جگہ میں جہاں پتھر نہ تھے تین پتھر لانے کا حکم فرمایا اگر یہ تین کا عدد لزوم کے لئے ہوگا تو عبداللہ کے دو پتھر اور ایک مینگنی لانے پر دو پتھروں پر اکتفاء نہ فرماتے اور دور سے لانے کی بھی ضرورت تبھی پیش آئی کہ سامنے پتھر نہ تھے دو کے استعمال سے ثابت ہو گیا کہ ان سے بھی استنجاء اسی طرح جائز ہے جس طرح تین سے اگر تین لازم ہوتے تو دو پر اکتفاء نہ فرماتے بلکہ عبداللہ کو تیسرا پتھر تلاش کرنے کے لئے بھیجتے جو کہ آپ نے نہیں کیا گویا تیسرے کے استعمال کا ترک خود عدم وجوب ثلاث کی واضح دلیل ہے۔

جو کچھ آثار کی توفیق کے لئے مناسب تھا ہم نے یہاں تک لکھا۔

اب بطریق نظر ملاحظہ ہو۔ تاکہ تنویر دلیل کا کام دے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

پیشاب و پائخانہ کے متعلق غور کیا کہ جب ان کو ایک مرتبہ پانی سے دھو ڈالتے ہیں اور اس مقام پر اس کا اثر اور بدبو وغیرہ میں سے کوئی چیز نہیں رہتی تو وہ جگہ یا کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور اگر اس سے ان کا رنگ اور بدبو نہ جائے تو دوبارہ دھونے کی ضرورت پڑتی ہے اگر دوسری بار دھونے سے بدبو وغیرہ چلی گئی تو وہ پاک ہو گیا جیسا کہ ایک بار دھونے سے اگر یہ کیفیت حاصل ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر دوسری بار دھونے سے بھی اس کی بدبو اور رنگ نہ گیا اس کو اس وقت تک دھوتے رہیں گے جب تک بدبو اور رنگ کا ازالہ نہ ہو جائے تو گویا اس کے دھونے کا مقصود پائخانہ کی جسامت اور بدبو اور رنگ کا ازالہ ہے اس سے غسل کی کوئی تعداد مقصود نہیں کہ جس سے کم پر اکتفا درست نہ ہو۔

پس تقاضا نظر یہ ہے کہ استنجاء بالاحجار میں بھی اسی طرح ہونا چاہئے کہ پتھروں کی مخصوص تعداد متعین نہیں کہ جس سے کم میں استنجاء جائز نہ ہو بس اس قدر ہو جس سے گندگی کا ازالہ ہو خواہ کم ہوں یا زیادہ۔

یہی نظر و فکر کا تقاضا ہے اور ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ الْاِسْتِجْمَارِ بِالْعِظَامِ

ہڈیوں سے استنجاء کا حکم

خلاصۃ البرام: ہڈی اور گوبر سے استنجاء ہوتا ہی نہیں بلکہ کرنا نہ کرنا برابر ہے اس کو امام شافعی اور احمد رحمہما اللہ نے اختیار کیا۔
۲: کر لیا تو دوبارہ استنجاء کی ضرورت نہیں مگر بعض علل کی وجہ سے ممنوع کیا گیا اس لئے ان کے ساتھ کرنے میں کراہت ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۷۲۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي

عُثْمَانَ بْنِ سُنَّةَ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ بِرَوْثَةٍ).

۷۲۰: ابوعثمان بن سنۃ الخزاعی نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی ہڈی یا گوبر سے پاکیزگی حاصل کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۲۰ نمبر ۳۹ دارقطنی فی السنن ۵٦/۱۔

۷۲۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ (سَلْمَانَ قَالَ : نُهِيْنَا أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ أَوْ رَجِيْعٍ).

۷۲۱: عبدالرحمان بن یزید نے کہا کہ سلمانؓ کہتے ہیں کہ ہمیں ہڈی اور گوبر انسانی غلاظت سے استنجاء کرنے سے منع کیا گیا۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ۵۷۔

۷۲۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَسْتَطِيْبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثَةٍ أَوْ جِلْدٍ).

۷۲۲: عبداللہ بن عبدالرحمان نے ایک صحابی نے رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے ہڈی یا گوبر یا چمڑے کے ساتھ استنجاء سے منع فرمایا۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۵٦/۱۔

۷۲۳ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ح .

۷۲۳: سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : اخرجه العدنی (نخب الافکار) بیهقی ۱۸۱/۱۔

۷۲۴ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ، قَالَ

۷۲۴: صفوان نے کہا کہ ابن عجلان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۲۵ : : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِرَوْثٍ أَوْ رِمَّةٍ) ، وَالرِّمَّةُ : الْعِظَامُ .

۷۲۵: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ گوبر یا بوسیدہ ہڈی سے استنجاء کیا جائے۔

۷۲۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَهِشَامٌ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ (رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ ؛ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ، بِكَ فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا يُسْتَنْجٰى بِالْعِظَامِ، وَجَعَلُوا الْمُسْتَنْجِيَ بِهَا فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَسْتَنْجِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَمْ يَنْهَ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْعَظْمِ لِأَنَّ الْإِسْتِنْجَاءَ بِهٖ لَيْسَ كَالْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرِ وَغَيْرِهٖ، وَلٰكِنَّهُ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ جُعِلَ زَادًا لِلْجِنِّ فَأَمَرَ بَنُوْ آدَمَ أَنْ لَا يُقَذِّرُوْهُ عَلَيْهِمْ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ

۷۲۶: عیاش بن عباس سے روایت ہے کہ شییم بن بیتان نے مجھے بتلایا کہ میں نے رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے رویفع بن ثابت! شاید تو طویل زندگی پائے تو تم لوگوں کو اطلاع کر دو کہ جس نے گوبر سے یا ہڈی سے استنجاء کیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہوں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء کی رائے یہ ہے کہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا جائے چنانچہ انہوں نے ہڈیوں کو ان چیزوں سے قرار دیا جن سے استنجاء نہیں ہوتا اور ان روایات سے استدلال کیا ہے۔علماء کی دوسری جماعت کا مشرب یہ ہے کہ ہڈی کے ساتھ استنجاء کی ممانعت اس بناء پر نہیں کہ ان سے کیا جانے والا استنجاء استنجاء شمار نہ ہوگا بلکہ اس کی ممانعت اس لئے ہے کہ یہ جنات کا کھانا ہے۔پس آپ نے اولادِ آدم کو حکم فرمایا کہ ہڈی کو نجاست کے ساتھ ملوث نہ کریں' ان روایات میں یہ مضمون موجود ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب ۲۰' نمبر۳۶' نسائی فی الزینة باب : ۱۲

حاصل روایات:

ان روایات میں گوبر' غلاظت انسانی اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کی ممانعت فرمائی گئی ہے اس ممانعت کو دیکھ کر فریق اوّل اس بات کے قائل ہوئے کہ ان چیزوں سے استنجاء ہوتا ہی نہیں اگر کر لیا جائے تو وہ استنجاء شمار نہ ہوگا۔

فریق دوم کا مؤقف:

ہڈی اور گوبر وغیرہ سے استنجاء کی ممانعت کی وجہ یہ نہیں کہ ان سے استنجاء کرنے سے استنجاء ہوتا ہی نہیں بلکہ اس کی وجہ دوسری ہے جو احادیث میں خود موجود ہے وہ جنات کا کھانا ہے پس اولاد آدم کو حکم دیا گیا کہ ان کے استعمال کی چیز کو گندا نہ کریں۔

مستدل روایات:

۷۲۷ :مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَإِنَّهَا أَزْوِدَةُ إِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ).

۷۲۷: علقمہ نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہڈی سے استنجاء نہ کرو اور نہ ہی گوبر سے اس لئے کہ یہ تمہارے بھائی (اسلامی) جنات کا کھانا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة ۱۴/۱۸' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۱۵۵/۱۔

۷۲۸ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهُ قَالَ : (سَأَلَتِ الْجِنُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ لَقِيَهُمْ فِيْ بَعْضِ شِعَابِ مَكَّةَ، الزَّادَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَظْمٍ يَقَعُ فِيْ أَيْدِيكُمْ، قَدْ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، أَوْفَرُ مَا يَكُوْنُ لَحْمًا، وَالْبَعْرُ يَكُوْنُ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ فَقَالَ : إِنَّ بَنِيْ آدَمَ يُنَجِّسُوْنَهُ عَلَيْنَا فَعِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِرَوْثِ دَابَّةٍ وَلَا بِعَظْمٍ، إِنَّهُ زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ).

۷۲۸: علقمہ نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جنات نے (اسلام لانے کے بعد) جناب رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی رات کے آخری حصہ میں جبکہ آپ مکہ کی کسی گھاٹی میں ان سے ملے تو اپنے لئے زاد کا سوال کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ ہڈی جو تمہارے ہاتھ آئے گی اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہوگا تو اس پر پہلے سے بڑھ کر گوشت پیدا کر دیا جائے گا اور مینگنی پر تمہارے جو پایوں کا چارا اگا دیا جائے گا انہوں نے شکایت کی کہ اولادِ آدم اس کو پلید کر کے ہمارے استعمال کے قابل نہیں رہنے دیتے اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! تم گوبر سے استنجاء نہ کرو اور نہ ہڈی سے اس لئے کہ یہ تمہارے جن بھائیوں کا کھانا ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۷۲۹ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اتَّبَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُ وَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ، فَاسْتَأْنَسْتُ وَتَنَحْنَحْتُ .فَقَالَ : مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ : أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ابْغِنِيْ أَحْجَارًا أَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ وَلَا تَأْتِنِيْ بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ قَالَ : فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِيْ مَلَاءَةٍ فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، ثُمَّ أَعْرَضْتُ عَنْهُ .فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهُ

اتَّبَعْتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْأَحْجَارِ وَالْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ فَقَالَ : إِنَّهُ جَاءَ نِي وَفْدُ نَصِيبِيْنَ مِنَ الْجِنِّ -وَنِعْمَ الْجِنُّ هُمْ -فَسَأَلُوْنِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثٍ إِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهِ طَعَامًا).

۷۲۹: احمد بن محمد الازرقی کہتے ہیں ہمیں عمرو بن یحییٰ بن سعید نے اپنے دادا سعید سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل دیا جبکہ آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طرف متوجہ نہ ہوتے تھے (بلکہ سیدھے چلتے جاتے تھے) میں نے چاہا کہ میری پہچان ہو جائے میں نے بتکلف کھانسا۔ تو آپ نے توجہ کرتے ہوئے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے کہا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں آپ نے فرمایا اے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میرے لئے پتھر تلاش کر کے لاؤ تا کہ ان سے میں استنجاء کروں میرے پاس ہڈی اور گوبر مت لانا۔ چنانچہ میں آپ کے پاس پتھر لایا جن کو میں بھر کر اٹھا لایا اور آپ کے پہلو میں رکھ کر پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرف ہٹ گیا جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو چکے تو میں آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا اور میں نے پتھروں ہڈی اور گوبر کے متعلق سوال کیا (کہ پتھر سے استنجاء جائز اور ان دونوں سے کیوں کر ممنوع ہے) آپ نے فرمایا نصیبین کے جنات کا ایک وفد میرے پاس آیا اور وہ بہت اچھے جنات تھے اور انہوں نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ ہمیں زادِ راہ مہیا کیا جائے تو میں نے جناب باری میں دعا کی کہ ان کا گزر جس گوبر اور ہڈی پر ہو اس پر ان کا (اور ان کے چوپایوں) کا کھانا مہیا کر دیا جائے۔

تخریج : بخاری فی الطهارة باب ۲۰۔

۷۳۰ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى؛ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ لِمَكَانِ الْجِنِّ لَا لِأَنَّهَا لَا تُطَهِّرُ كَمَا يُطَهِّرُ الْحَجَرُ .وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ أَنَّهُ يُطَهِّرُ .قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۳۰: سوید بن سعید کہتے ہیں ہمیں عمرو بن یحییٰ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ان آثار سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی کے ساتھ استنجاء کی ممانعت جنات کی وجہ سے فرمائی۔ اس بناء پر نہیں کہ یہ پتھروں کی طرح طہارت کا فائدہ نہیں دیتی۔ ہڈی کے ساتھ استنجاء کے سلسلہ میں ہم نے جو کچھ بیان کیا یہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف و محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بیهقی ۱۷٤/۱۔

حاصلِ روایات: ان روایات سے ممانعت کی علت معلوم ہوتی ہے کہ اس وجہ سے منع کیا گیا کہ وہ مسلمان جنات کا کھانا ہے اس لئے نہیں کہ اگر اس سے استنجاء کیا جائے تو وہ درست نہ ہوگا اور اس سے پتھر کی طرح طہارت حاصل نہ ہوگی پس فریق اول نے جو

علت بیان کی وہ درست ثابت نہ ہوسکی۔

ہمارے امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف ومحمد بن الحسن رحمہم اللہ کا اس سلسلہ میں یہی مسلک ہے۔

بَابُ الْجُنُبِ يُرِيْدُ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ أَوِ الْجِمَاعَ

جنبی کے کھانے پینے کا حکم

خلاصۃ المرام: اس میں تین مسائل ذکر کیے ہیں: ① حالت جنابت میں سونا' ② کھانا پینا' ③ جماع کرنا۔

مسئلہ اوّل: اس میں امام یوسف وسعید بن المسیب رحمہم اللہ وغیرہ حالت جنابت میں وضو کا کوئی فائدہ نہیں مانتے۔نمبر دو ائمہ اربعہ اور امام محمد جمہور فقہاء ومحدثین جنابت والے کے وضو کو مستحب مانتے ہیں۔

مسئلہ دوم: کھانے پینے کے لئے وضو واجب ہے یہ ظاہریہ کا مذہب ہے۔نمبر۲: وضو مستحب ہے یہ ابوحنیفہ' حسن بصری' شافعی رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

مسئلہ سوم: دوبارہ جماع کے لئے وضو واجب ہے یہ حسن بصری' ابن سیرین' عکرمہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔نمبر۲: ائمہ اربعہ وجمہور فقہاء کے ہاں وضو واجب نہیں بطور نظافت مستحب ہے۔

مسئلہ نمبرا فریق اوّل کا موقف حالت جنابت میں وضو کا فائدہ نہیں:

دلائل از روایات:

۷۳۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، ح : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ).

۷۳۱: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سو رہتے اور پانی کو بالکل نہ چھوتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸۹' نمبر۲۲۸' ترمذی فی الطهارة باب۷۸' نمبر۱۱۷/۱۱۸۔

۷۳۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْمَسْجِدِ، صَلّٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ مَالَ إِلَى فِرَاشِهِ وَإِلَى أَهْلِهِ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا، ثُمَّ يَنَامُ كَهَيْئَتِهِ، وَلَا يَمَسُّ الْمَاءَ).

۷۳۲: اسود نقل کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد سے واپس لوٹتے تو دیر تک پڑھتے رہتے پھر بستر پر تشریف لاتے اور گھر والوں کی طرف متوجہ ہوتے اگر حاجت محسوس کرتے تو پوری کرتے پھر اپنی اسی حالت میں سو رہتے اور پانی کو بالکل نہ چھوتے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱/ ۲۸۰۔

۷۳۳ :حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ، ثُمَّ يَنَامُ، وَلَا يَمَسُّ مَاءً، حَتّٰى يَقُوْمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَغْتَسِلَ).

۷۳۳: اسود بن یزید عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے پھر سو رہتے اور پانی کو ہاتھ تک نہ لگاتے یہاں تک کہ اس کے بعد (بوقت تہجد) اٹھتے اور غسل فرماتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/ ٦٤' ابن ماجہ ۱/ ٤٣

۷۳۴ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۷۳۴: ابوبکر بن عیاش نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

ابن ماجہ ۱/ ٤٣۔

۷۳۵ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۷۳۵: ابواسحاق نے اپنی سند سے روایت نقل کی۔

۷۳٦ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ؛ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ، أَبُوْ يُوْسُفَ، فَقَالُوْا : أَلَا نَرٰى بَأْسًا أَنْ يَنَامَ الْجُنُبُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَتَوَضَّأَ لِأَنَّ التَّوَضُّؤَ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ حَالِ الْجَنَابَةِ إِلٰى حَالِ الطَّهَارَةِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، وَقَالُوْا : هٰذَا الْحَدِيْثُ غَلَطٌ لِأَنَّهُ حَدِيْثٌ مُخْتَصَرٌ، اخْتَصَرَهُ أَبُوْ إِسْحَاقَ، مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ فَأَخْطَأَ فِي اخْتِصَارِهِ إِيَّاهُ .وَذٰلِكَ

۷۳٦: ابواسحاق نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔اس طرف علماء کی ایک جماعت گئی ہے جن میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں' ان کا کہنا یہ ہے کہ جنبی کو بلا وضو سونے میں چنداں حرج نہیں کیونکہ اس کا یہ وضو سے جنابت اسے طہارت کی طرف نہیں لے جاسکتا۔ دوسری جماعت علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ

بہتر یہ ہے کہ سونے سے پہلے نماز والا وضو کرے۔ انہوں نے اس روایت کو غلط قرار دیا کیونکہ یہ مختصر ہے۔ ابواسحٰق نے اس کو طویل روایت سے مختصر کرنے میں غلطی کی ہے۔

تخریج: ترمذی ۳۲/۱۔

حاصل روایات: ان چھ روایات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا پانی چھونے کے بغیر سونا ثابت ہوتا ہے جس سے معلوم ہوا کہ جنابت والے کو وضو کا فائدہ نہیں کیونکہ وہ اسے حالت جنابت سے نکال نہیں سکتا۔

فریق دوم کا موقف:

وضو مستحب ہے اس کی شاہد یہ روایات ہیں۔

فریق اوّل کا جواب:

نمبر۱: حدیث جس کو ابواسحاق نے مختصر نقل کیا ہے اس اختصار میں غلطی کی ہے تفصیلی روایت ہم پیش کرتے ہیں۔
روایت ابواسحاق بالتفصیل یہ ہے۔

۷۳۷ : أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ أَتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ، وَكَانَ لِيْ أَخًا وَصَدِيْقًا .فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو، حَدِّثْنِيْ مَا حَدَّثَتْكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ : قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضٰى حَاجَتَهُ، ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً فَإِذَا كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ، وَثَبَ وَمَا قَالَتْ قَامَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ) ، وَمَا قَالَتْ (اغْتَسَلَ وَأَنَا أَعْلَمُ مَا تُرِيْدُ) (وَإِنْ كَانَ جُنُبًا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الرَّجُلِ لِلصَّلَاةِ). فَهٰذَا الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ قَدْ أَبَانَ فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمَا ذَكَرْنَاهُ بِطُوْلِهٖ أَنَّهُ (كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ) وَأَمَّا قَوْلُهَا (فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَضَاهَا، ثُمَّ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ مَاءً) فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ قُدِّرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ يَغْتَسِلُ بِهٖ لَا عَلَى الْوُضُوْءِ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ غَيْرُ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ) :

۷۳۷: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ہاں آیا وہ میرے بھائی اور دوست تھے میں نے ان سے کہا اے ابوعمرو! مجھے وہ روایت سناؤ جو تمہیں عائشہ صدیقہ ام المؤمنین ؓ نے سنائی جو جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز سے متعلق ہے تو وہ کہنے لگے کہ عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصہ میں سو رہتے اور پچھلے میں جاگتے پھر اگر آپ کو گھر والوں سے حاجت ہوتی تو وہ پوری کرتے پھر پانی چھونے سے پہلے سو رہتے جب اذان تہجد کا وقت ہوتا تو اچھل کر اٹھ بیٹھتے (حضرت عائشہ نے وثب کا لفظ فرمایا قام نہیں فرمایا) پھر اپنے اوپر پانی بہاتے

اورانہوں نے اغتسل کالفظ نہیں فرمایا میں ان کی مراد کو جانتا ہوں اگر حالت جنابت ہوتی تو وضو کرتے جیسا کہ نماز کا وضو کیا جاتا ہے۔ یہ اسود بن یزید ہے جس کی روایت کو ہم نے تفصیل سے نقل کیا ہے کہ جب آپ نیند کا ارادہ فرماتے اور حالت جنابت میں ہوتے تو نماز والا وضو فرمالیتے۔ رہا ان کا یہ قول "فان كانت له حاجة" کہ اگر آپ کو اپنے اہل سے حاجت ہوتی تو اسے پورا فرماتے اور پانی کو چھونے سے پہلے سو جاتے' اس میں احتمال یہ ہے کہ اس سے مراد پانی کی وہ مقدار ہے جس سے غسل کیا جاتا ہے نہ کہ وضو والا پانی اور یہ بات ابواسحٰق کے علاوہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز والا وضو کرتے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بیهقی فی السنن الکبرٰی ۲۰۲/۲۰۱/۱' مسند احمد ۱۰۲/٦۔

اب اس تفصیلی روایت سے ثابت ہوا کہ جنابت کی حالت میں سونے سے قبل نماز والا وضو فرماتے پس تفصیلی روایت کے مطابق اجمالی مطلب لیا جائے گا۔

جواب نمبر۲: کہ حاجت کے بعد آپ پانی چھونے سے پہلے سو رہتے اس سے مراد پانی کی وہ مقدار ہے جس سے غسل کیا جائے نہ کہ وضو والا پانی اور یہ بات بھی ہم ابواسحاق کے علاوہ روات کی روایات سے ثابت کرتے ہیں پس فریق اوّل کو اس سے بھی استدلال کا کوئی موقعہ نہیں ہے۔

ابواسحاق کے علاوہ تبع تابعین رحمہم اللہ کی روایات:

۷۳۸ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ اَوْ يَاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ يَتَوَضَّأُ) ثُمَّ رَوٰى عَنِ الْاَسْوَدِ مِنْ رَأْيِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۷۳۸: اسود سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے یا کھانے کی خواہش ہوتی اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو آپ وضو کر لیتے پھر یہ روایت اسود سے اپنے طریقے سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۷/۲۵' مسلم فی الحیض نمبر۲۱' نسائی فی الطهارة باب۱٦٥' ابن ماجه فی الطهارة نمبر۵۸٤: بیهقی فی السنن الکبرٰی ۲۰۰/۱' مصنف عبدالرزاق نمبر۱۰۷۳۔

۷۳۹ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : قَالَ الْاَسْوَدُ اِذَا اَجْنَبَ الرَّجُلُ فَاَرَادَ اَنْ يَنَامَ، فَلْيَتَوَضَّأْ .فَاسْتَحَالَ -عِنْدَنَا -اَنْ تَكُوْنَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ حَدَّثَتْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِاَنَّهٗ كَانَ يَنَامُ وَلَا يَمَسُّ مَاءً ثُمَّ تَاْمُرُهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْوُضُوْءِ، وَلٰكِنَّ الْحَدِيْثَ فِيْ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ .وَقَدْ رَوٰى

غَيْرُ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْهَا مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۳۹: اسود نے کہا کہ جب آدمی جنابت کی حالت میں ہو اور وہ سونا چاہے تو وہ وضو کرے۔ ہمارے ہاں یہ بات ناممکنات میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بیان کرتی ہوں کہ حالت جنابت میں آپ پانی کو چھونے کے بغیر سو جاتے پھر (اسود یہ سن کر) لوگوں کو وضو کا حکم دے لیکن ابراہیم کی روایت میں اور اسود کے علاوہ راوی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات بیان کی جو اس کی موافقت کرتی ہے ملاحظہ ہو۔

روایت اسحٰق کا جواب نمبر:۲

طحاوی فرماتے ہیں' یہ بات ممکن ہی نہیں کہ اسود کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کان ینام و لا یمس ماء روایت کیا ہو اور ان کو وضو کا حکم دیتی ہوں بلکہ درست روایت وہی ہے جو ابراہیم نے اسود سے نقل کی ابو اسحاق کو غلطی لگی ہے اور اس کا بین ثبوت یہ ہے کہ اسود کے علاوہ راوی نے بھی اسی ابراہیم والی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

ابراہیم کی روایت کے مماثل روایت:

۷۴۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ -وَهُوَ جُنُبٌ -تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ).

۷۴۰: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے اور آپ حالت جنابت میں ہوتے تو نماز والا وضو فرماتے۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر ۲۱' ابو داؤد فی الطهارة باب ۸۷' نمبر ۲۲۲۔

۷۴۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۷۴۱: ابو سلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۱۱۰/۱۔

۷۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى ؛ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۷۴۲: اوزاعی نے یحییٰ سے اپنے اسناد سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۲۸/۶۔

۷۴۳ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۷۴۳: عروہ کہتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸۵/۶۔

۷۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ (وَيَغْسِلُ فَرْجَهُ).

۷۴۴: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور یہ لفظ زائد ہیں۔ **ویغسل فرجه** کہ آپ استنجاء بھی فرما لیتے تھے۔

۷۴۵ :حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو، مَوْلَى عَائِشَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ .فَهٰذَا غَيْرُ الْأَسْوَدِ، قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَى إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا، مِثْلُ ذٰلِكَ .

۷۴۵: ابوالزبیر نے جابر سے نقل کیا کہ ابوعمرو مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح نقل کیا جیسا زہری عن ابی سلمہ میں منقول ہے۔ یہ حضرات اسود کے علاوہ ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق وہ بیان کر رہے ہیں جو ابراہیم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان فرمایا اور خود حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا اپنا قول بھی اس کی مثل منقول ہے۔

حاصل روایات:

یہ اسود کے علاوہ روات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی نقل کر رہے ہیں جو روایت ابراہیم کے موافق ہے جو کہ ابراہیم عن الاسود عن عائشہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی گئی ہے اور خود عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول بھی اس کی موافقت میں منقول ہے پھر روایت ابواسحاق کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے یا تو اس کا مفہوم ان روایات کے موافق لیں یا وہ راویہ کے بیان کے بعد ساقط الاعتبار ہے۔

فتویٰ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

۷۴۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ "إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ فَلَا يَنَامُ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ ."

۷۴۶: عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں جب تم میں سے کوئی بیوی کے قریب جائے پھر وہ سونا چاہتا ہو تو وہ وضو سے پہلے نہ سوئے اور وضو بھی نماز والا کرے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الطہارۃ ۱/۶۰/۶۳۔

۷۴۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا هِشَامٌ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ وَزَادَ "فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهُ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهِ .فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ هٰذَا، ثُمَّ تُفْتِيْ بِهٰذَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا، فَسَادُ مَا رُوِيَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، مِمَّا ذَكَرْنَا، وَثَبَتَ مَا رَوٰى إِبْرَاهِيْمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ مَا أَرَادَ أَبُوْ إِسْحَاقَ فِيْ قَوْلِهِ "وَلَا يَمَسُّ مَاءً" يَعْنِي الْغُسْلَ، فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ، قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا .

۷۴۷: ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے: "فَإِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ نَفْسَهُ تُصَابُ فِيْ نَوْمِهِ" اسے کیا معلوم کہ اسے اسی نیند میں موت آ جائے۔ پس یہ بات ناممکن ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مخالف بات ہو پھر وہ اس کے ساتھ فتویٰ بھی دیں۔ پس ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے ابواسحٰق والی روایت کا بگاڑ ثابت ہو گیا اور ابراہیم کی اسود والی روایت ثابت ہوگئی اور ایک احتمال ابواسحٰق کی روایت "لا یمس ماء" میں یہ ہے کہ غسل نہ کرتے تھے اور اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح کی روایت کی ہے ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۶۳۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فتویٰ سے صاف نظر آ گیا کہ یہ بات تو ناممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ان کو اس کے خلاف معلوم ہو اور وہ اس کے اُلٹ فتویٰ دیں پس ابواسحاق عن الاسود کی روایت کی غلطی ظاہر ہوگئی اور ابراہیم عن الاسود کی روایت درست ثابت ہوگئی۔

ابواسحاق کے قول: وَلَا یَمَسُّ مَاءً میں ایک دوسرا احتمال:

غسل نہ کرنے سے کنایہ ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ابواسحاق سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے ملاحظہ ہو۔

۷۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ عَنْ أَبِیْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِیِّ، عَنْ أَبِی الْأَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَامِعُ، ثُمَّ یَعُوْدُ وَلَا یَتَوَضَّأُ، وَیَنَامُ وَلَا یَغْتَسِلُ). فَكَانَ مَا ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ یَكُنْ یَفْعَلُهُ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ نَوْمِهٖ، هُوَ الْغُسْلُ، فَذٰلِكَ لَا یَنْفِی الْوُضُوْءَ .وَقَدْ رُوِیَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۷۴۸: یحییٰ بن ایوب عن ابی حنیفہ وموسیٰ بن عقبہ نے ابواسحٰق ہمدانی سے اور انہوں نے اسود بن یزید سے نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر دوبارہ کرتے اور وضو (درمیان میں) نہ کرتے اور سورہتے اور غسل نہ کرتے۔ پس یہ جو روایت میں آپ کا کسی کام کو نہ کرنا مذکور ہے کہ جب آپ نیند سے پہلے جماع کرتے اس سے مراد غسل ہے اور یہ وضو کے منافی نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح کی روایت کی ہے۔

تطبیق: پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ جو منقول ہے کہ آپ نہیں کرتے تھے جبکہ نیند سے پہلے جماع کرتے تو اس سے مراد غسل کا فعل ہے اور یہ بات وضو کے منافی نہیں ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تائیدی روایات:

۷۴۹ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ زَیْدٍ الْفَرَائِضِیُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِیْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ (عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَیَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ : نَعَمْ، وَیَتَوَضَّأُ).

۷۴۹: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا حالت جنابت میں سونے کی اجازت ہے تو آپ نے فرمایا ہاں البتہ وضو کر لے۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲۷' مسلم فی الحیض نمبر۲۵' ابو داؤد فی الطهارة باب۸۶' نمبر۲۲۱' نسائی فی الطهارة باب۱۶۶' مالك فی الطهارة نمبر۷۶۔

۷۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ، قَالَ ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَزَادَ (وُضُوْءَهُ لِلصَّلٰوةِ).

۷۵۰: نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ

"وضوءً للصلاة" کہ (نماز والا وضو کرے) کے الفاظ زائد ہیں۔

تخریج : نسائی ۱/۵۰۔

۷۵۱ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۷۵۱: نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۴۳/۱۔

۷۵۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، وَزَادَ (وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ) .

۷۵۲: عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ "اغسل ذکرک" کے الفاظ اس سے زائد ہیں کہ استنجاء کرلو۔

تخریج : نسائی ۵۰/۱، ابو داؤد ۲۹/۱۔

۷۵۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ح .

۷۵۳: ابن مرزوق نے ابوحذیفہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند العدنی۔

۷۵۴ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح .

۷۵۴: علی بن شیبہ نے ابونعیم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۱۶/۲۔

۷۵۵ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، ثُمَّ أَجْمَعُوْا جَمِيْعًا فَقَالُوْا : عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۷۵۵: پھر تمام نے سفیان بواسطہ عبداللہ بن دینار ان کی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارمی ۱۳٤/۱

۷۵۶ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .وَرُوِيَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا، مِثْلَ ذٰلِكَ.

۷۵۶: مالک نے عبداللہ بن دینار سے اسی طرح اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری و مسلم ۱۱۰/۱، باسناد آخر ۱٤٤/۱۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی تائیدی روایات:

۷۵۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ : (رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِلْجُنُبِ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ، أَوْ يَشْرَبَ، أَوْ يَأْكُلَ، أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ).

۷۵۷: یحییٰ بن یعمر نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت والے کو رخصت دی ہے کہ جب وہ سوئے یا کھائے یا پئے تو وہ نماز والا وضو کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸۸' نمبر ۲۲۵' ترمذی فی الطهارة باب۸۸' روایت نمبر ۱۲۰۔

۷۵۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ وَنَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، نَحْوَ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ (أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أُصِيْبُ أَهْلِيْ وَأُرِيْدُ النَّوْمَ قَالَ تَوَضَّأْ وَارْقُدْ). فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ، بِمَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ نَفَرٌ مِنَ الصَّحَابَةِ مِنْ بَعْدِهِ، مِنْهُمْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهَا، مِنْ رَأْيِهَا فِيْمَا تَقَدَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ .

۷۵۸: یحییٰ بن ایوب و نافع بن یزید نے اسی طرح ابن الہاد عن عبداللہ بن خباب اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں اپنے اہل سے تمتع کروں اور سونے کا ارادہ ہو تو کیا حکم ہے فرمایا وضو کر کے سو جاؤ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کہ جنابت والا جب سونے کا ارادہ کرے (تو وضو کر کے سوئے) اس سلسلہ میں روایات متواتر ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے آپ کے بعد اس کو بیان کیا ان میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں' ہم نے ان کی رائے اس سلسلہ میں زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الطهارة باب۹۹' نمبر۵۸۶۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی تائیدی روایت:

۷۵۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْجُنُبُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، فَقَدْ بَاتَ طَاهِرًا .فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يُخْبِرُ أَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، ثُمَّ نَامَ كَانَ كَمَنْ قَدِ اغْتَسَلَ، قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، فِي الثَّوَابِ الَّذِيْ

يُكْتَبُ لِمَنْ بَاتَ طَاهِرًا .وَقَدْ ذَكَرْنَا حَدِيْثَ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ) ، وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ .فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ، فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ لِلْجُنُبِ أَنْ يَطْعَمَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا لَا بَأْسَ أَنْ يَطْعَمَ وَإِنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ .وَكَانَ لَهُمْ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ ۔

٧٥٩: قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا کہ زید بن ثابتؓ نے فرمایا جب جنابت والے نے نیند سے پہلے وضو کرلیا تو گویا اس نے طہارت کی حالت میں رات گزاری۔ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب سونے سے پہلے وضو کر کے سو جائے تو وہ ثواب میں اُس شخص کی طرح ہے جس نے غسل کے ساتھ طہارت کی حالت میں رات گزاری۔ ہم نے حکم کی روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں کوئی چیز کھانے کا ارادہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اس کے موافق روایت ہے۔ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔انہوں نے کہا کہ بلا وضو جنبی کو کسی چیز کا کھانا درست نہیں۔ دیگر علماء نے ان کی اس بات میں مخالفت کرتے ہوئے کہا اگرچہ وضو نہ بھی کرے تب بھی کھانے میں کچھ حرج نہیں۔ان کی دلیل یہ ہے جو فہد نے روایت کی۔

حاصل روایات: یہ حضرت زید بن ثابتؓ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ جب کسی جنابت والے نے سونے سے پہلے وضو کرلیا پھر وہ سو گیا تو وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے سونے سے پہلے غسل کرلیا ہو اور اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا پاکیزگی کی حالت میں رات گزارنے والا ہو یہ تمام روایات ثابت کرتی ہیں کہ جنابت والے کو سونے سے پہلے نماز والا وضو کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ نمبر۲: جنابت والے کو کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا ضروری ہے یہ ظاہریہ کا مذہب ہے یہ فریق اوّل ہے اور امام ابوحنیفہ و شافعی دیگر جمہور فقہاء وضو کو مستحب قرار دیتے ہیں یہ مسلک اعتدال والے فریق ثانی ہیں۔

دلیل فریق اوّل: وہ روایت ہے جس کو نمبر ٧٣٨ میں حکم عن ابراہیم عن الاسود عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں ہوتے تو وضو فرماتے اور ابوسعید خدریؓ سے بھی اس کے موافق روایت ہے۔

بعض علماء کا قول: یہ ہے یہاں ابوسعید خدری کی بجائے عمار بن یاسرؓ ہونا چاہئے کیونکہ ابوسعید خدریؓ کی روایت میں صرف نیند کا تذکرہ ہے اور عمار بن یاسرؓ کی روایت میں کھانے کا تذکرہ موجود ہے روایت نمبر ٧٥٧۔ ممکن ہے کہ ابوسعید خدریؓ کی کسی اور روایت کی طرف اشارہ ہو جو یہاں مذکور نہ ہو۔

فریق دوم کا مؤقف کہ کھانے پینے کے لئے وضو مستحب ہے واجب نہیں اگر بلا وضو بھی کھالے تو حرج نہیں ہے۔

دلیل نمبر۱: یہ روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔

٧٦٠ :أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ أَخْبَرَنِيْ سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ

بْنُ يَزِيْدَ الْأَيْلِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ). فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ مَا ذَكَرْنَا، وَرُوِيَ عَنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، فَلَمَّا تَضَادَّ ذٰلِكَ، احْتَمَلَ عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ وُضُوْءُهُ حِيْنَ كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَاءَ لَمْ يَتَكَلَّمْ، فَكَانَ يَتَوَضَّأُ لِيَتَكَلَّمَ فَيُسَمِّي وَيَأْكُلُ ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ لِلتَّنْظِيْفِ، وَتَرَكَ الْوُضُوْءَ .كَذٰلِكَ وُضُوْءُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ النَّوْمِ، يَحْتَمِلُ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ أَيْضًا لِيَنَامَ عَلٰى ذِكْرٍ، ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ، فَأُبِيْحَ لِلْجُنُبِ ذِكْرُ اللّٰهِ، فَارْتَفَعَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ تَوَضَّأَ .وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقِيْلَ لَهُ : أَلَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ : أُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَأَتَوَضَّأُ) ، فَأَخْبَرَ أَنَّهُ لَا يَتَوَضَّأُ إِلَّا لِلصَّلَاةِ .فَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا نَفْيُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ النَّوْمَ أَوِ الْأَكْلَ أَوِ الشُّرْبَ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى مَا ذَكَرْنَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَوَابِهٖ لِعُمَرَ .ثُمَّ جَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۶۰: عروہ نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دست مبارک کو دھو لیتے۔ جو روایت ہم نے ذکر کی یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور ان سے اس کے خلاف روایت بھی وارد ہوئی ہے جس میں یہ آیا ہے کہ آپ نماز والا وضو فرما لیتے۔ اب جبکہ دونوں میں تضاد ہو گیا تو اس میں ہمارے ہاں یہ احتمال ہے' واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ یہ وضو والی بات اس زمانے کی ہے جب آپ پانی دیکھتے تو گفتگو بھی وضو کر کے فرماتے۔ پھر بسم اللہ پڑھتے اور کھانا کھاتے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفائی کے لئے اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے اور وضو کو ترک کر دیا۔ نیند کے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی یہی کیفیت تھی۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اس لئے کرتے تھے تاکہ ذکر اللہ کے ساتھ نیند کریں۔ پھر یہ منسوخ ہو گیا۔ اس جنابت والے کے لئے ذکر اللہ کو مباح کیا گیا۔ پس اس سے وہ مقصد ختم ہوا جس کے لئے آپ نے وضو کیا۔ اس کے علاوہ دوسرے مقام پر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کریں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا: جب میں نماز کا ارادہ کروں گا تو وضو کرونگا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بتلایا کہ میں نماز ہی کے لئے وضو کرتا ہوں پس اس میں جنابت والے سے وضو کے متعلق نفی ہے جبکہ وہ سونے' کھانے پینے کا ارادہ کرتا ہو۔

اوراس کے نسخ پر دلالت کرنے والی ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس کو ہم نے بیان کر دیا کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں آپ نے فرمائی۔ پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس طرح ہے۔

تخریج : ابو داؤد و فی الطهارة باب۸۷ نمبر۲۲۳' نسائی فی الطهارة باب ١٦٤۔

حاصل کلام: روایت بالا جس سے فریق اوّل نے استدلال کیا وہ بھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور فریق دوم کا متدل بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اس کے خلاف بھی روایت موجود ہے جس میں تذکرہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز والا وضو فرما لیتے تھے۔ جب ان روایات میں تضاد آ گیا تو اس میں احتمال یہ ہے کہ شروع میں حکم تھا جیسا گفتگو کے سلسلہ میں بھی موجود ہے کہ پانی موجود ہوتا تو وضو کر کے کلام فرماتے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا گویا یہ شروع اسلام کا معاملہ ہے اور ہاتھوں کا دھونا تنظیف کے لئے ہے اور وضو کو بھی ترک کر دیا گیا کہ لزوم نہ رہا۔

سونے کے وقت وضو کا بھی یہی حال ہے کہ آپ اس کو اس لئے اختیار فرماتے تا کہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہوئے سوئیں شروع اسلام میں یہ حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا جنابت والے کے لئے ذکر اللہ کی اجازت دے دی گئی پس وہ مقصد جس کے لئے وضو کیا تھا وہی اٹھ گیا یعنی لازم نہ رہا۔

نمبر۲: پہلے ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ذکر کر آئے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلاء سے باہر تشریف لائے آپ سے پوچھا کیا آپ وضو فرمائیں گے؟ تو فرمایا جب میں نماز کا ارادہ کرتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر۱۱۹' دارمی فی الوضوء باب۷۹' والاطعمه باب۳۵' مسند احمد ۲۲۲/۱' ۲۸۲۔

اس ارشاد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتلا دیا کہ نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے اس روایت سے جنابت والا جب سونے کا ارادہ کرے یا کھانا پینا چاہے تو اس کے لئے بھی وضو کی نفی ثابت ہو گئی۔

نمبر۳: اس کے نسخ کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی بات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کے جواب میں نقل کیا ہے پھر انہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ فتویٰ منقول ہے وہ یہ ہے۔

۷۶۱ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ، وَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ، غَسَلَ كَفَّيْهِ، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، وَغَسَلَ فَرْجَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْ قَدَمَيْهِ) فَهٰذَا وُضُوْءٌ غَيْرُ تَامٍّ .وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِيْ ذٰلِكَ بِوُضُوْءٍ تَامٍّ، فَلَا يَكُوْنُ هٰذَا إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ النَّسْخُ لِذٰلِكَ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يُرِيْدُ الْمُعَاوَدَةَ۔

۷۶۱: نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آدمی جنابت کی حالت میں ہو اور کھانے پینے کا ارادہ کرے یا

سونا چاہے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئے اور مضمضہ اور استنشاق کرے اور اپنے چہرے کو دھوئے اور بازو دھوئے اور شرمگاہ کو دھوئے اور پاؤں نہ دھوئے۔ یہ وضو کامل نہیں ہے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں مکمل وضو کا حکم فرمایا ہے اور یہ بات اسی وقت درست رہ سکتی ہے جب کہ ان کے ہاں اس کا نسخ ثابت ہو چکا ہو حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق مروی ہے جو اپنی زوجہ سے دوبارہ جماع کرنا چاہتا ہے' ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الطهارة ۶۱/۶۰/۱۔

اس روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جس وضو کا ذکر کیا وہ غیر تام ہے کیونکہ وضو کی تکمیل تو پاؤں دھونے سے ہوتی ہے اور آپ ﷺ نے تو وضو تام کا حکم فرمایا تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ہاں وضو والا حکم منسوخ ہو چکا تبھی تو وضو سے وہ ہاتھ منہ دھونا لغوی وضو مراد لے رہے ہیں ورنہ وہ پیغمبر ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے پس اس سے استدلال درست نہ ہوا۔

مسئلہ نمبر ۳: جنابت والا جماع کی طرف دوبارہ عود کرے تو آیا اس کو وضو لازم ہے ابن سیرین اور حسن بصری اور ظاہریہ کے ہاں واجب ہے یہی فریق اوّل ہے اور ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء کے ہاں لازم نہیں تقاضا نظافت ہے اور مستحب ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۷۶۲ :مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ أَهْلَهٗ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ).

۷۶۲: ابوالتوکل نے بتلایا کہ ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے اہل کے ساتھ قربت کرے پھر وہ بار دیگر جماع کرنا چاہتا ہو تو اسے وضو کرنا چاہئے۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر۱۷' ابو داؤد فی الطهارة باب۸۵' نمبر۲۲۰' ترمذی فی الطهارة باب۱۰۷' نمبر۱۴۱' نسائی فی الطهارة باب۱۶۸' ابن ماجه فی الطهارة نمبر۵۸۷۔

۷۶۳ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَ بِهٰذَا فِيْ حَالٍ مَا كَانَ الْجُنُبُ لَا يَسْتَطِيْعُ ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ فَأَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِيُسَمِّيَ عِنْدَ جِمَاعِهٖ، كَمَا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ أَنْ يَتَكَلَّمُوْا بِذِكْرِ اللّٰهِ وَهُمْ جُنُبٌ، فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ) ، قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ .فَهٰذَا، عِنْدَنَا نَاسِخٌ لِذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهٗ

كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، فَكَانَ يَغْتَسِلُ كُلَّمَا جَامَعَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ .

۷۶۳: شعبہ نے عاصم سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ پس یہ بھی درست ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت دیا ہو جب جنابت والا بلا وضوذ کر نہ کرسکتا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا حکم فرمایا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کے علاوہ دوسری روایت میں یہ بات فرمائی ہے۔ پھر ان کو ذکر اللہ زبان سے کرنے کی اجازت ملی جبکہ وہ حالت جنابت میں ہوں۔ پس یہ حکم اٹھ گیا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماع کرتے پھر دوبارہ جماع کرتے اور اس کے لئے وضو نہ کرتے۔ ہم نے یہ روایت اس باب کے علاوہ اور کسی مقام پر ذکر کردی ہے۔ پس یہ ہمارے نزدیک اس کو نسخ کرنے والی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ آپ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ اپنی تمام ازواج رضی اللہ عنہن کے ہاں چکر لگاتے اور جماع کے بعد غسل کرتے اور یہ روایت اس سلسلہ میں مذکور ہے۔

فریق اوّل کو جواب: یہ اس زمانے کی بات ہو کہ جب جنابت والے کو ذکر اللہ کی اجازت نہ تھی بلکہ اس کے لئے وضو کا حکم تھا جیسا کہ کئی احادیث میں موجود ہے پھر جنابت کی حالت میں کلام اور ذکر اللہ کی اجازت دے دی گئی آیت وضو سے یہ چیزیں منسوخ ہوگئیں۔

نمبر۲: یہ بھی ممکن ہے کہ وضو سے لغوی معنی مراد ہو پس اس سے وجوب وضو پر استدلال درست نہیں۔

فریق ثانی کی دلیل روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے جماع کرتے پھر دوبارہ کرتے اور وضو نہ کرتے پس یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کی روایت کے لئے ناسخ بن جائے گی۔

ایک اعتراض: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ آپ اپنی ازواج سے قربت فرماتے اور ہر ایک سے جماع کے لئے الگ غسل فرماتے۔ وہ روایت یہ ہے۔

۷۶۴: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح.

۷۶۴: عفان بن مسلم اور ابوالولید دونوں نے کہا ہمیں حماد بن سلمہ نے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اسے یہ جواب دیا جائے گا۔ اس روایت میں غسل کے لازم ہونے پر دلالت کرنے والی ایک بات بھی نہیں اس لئے بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ زیادہ پاکیزگی اور ستھرائی اور طہارت والی بات ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی وارد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بیویوں کے ہاں تشریف لے گئے اور آخر میں ایک ہی غسل فرمایا۔

۷۶۵: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِيْ يَوْمٍ، فَجَعَلَ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ. فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ جَعَلْتَه غُسْلًا

وَاحِدًا فَقَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْهَرُ وَأَطْيَبُ) قِيْلَ لَهٗ : فِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْوُجُوْبِ، لِقَوْلِهٖ (هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ). وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهٗ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ.

۷۶۵: سلمٰی رافعؓ سے نقل کرتی ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب ایک دن میں اپنی تمام ازواج سے قربت فرماتے تو ہر ایک کے ہاں غسل فرماتے۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ ایک ہی غسل فرماتے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ زیادہ پاکیزگی اور طہارت وستھرائی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۸۵' نمبر ۲۱۹' ابن ماجه فی الطهارة باب۱۰۲' مسند احمد ۸/٦' ۱۰' ۳۹۱۔

الجواب نمبرا: پس اس کے جواب میں کہا جائے گا یہاں تو وجوب کی دلالت موجود نہیں بلکہ ازکی' اطہر' اطیب کے صیغے خود استحباب کو ظاہر کر رہے ہیں۔

نمبر۲: اور یہ بات خود متعدد روایات سے ثابت ہے کہ آپ نے تمام عورتوں سے جماع فرمانے کے بعد آخر میں ایک غسل فرمایا ہے روایات ملاحظہ ہوں۔

۷۶۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَبَحْرٌ قَالَا : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح.

۷۶۶: عیسیٰ بن یونس نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۲۹/۱۔

۷۶۷: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ).

۷۶۷: زہری نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تمام ازواج کے ہاں ایک ہی غسل کے ساتھ چکر لگایا۔

تخریج : مسلم فی الحیض ۲۸' نسائی فی الطهارة باب۱٦۹' مسند احمد ۲۲۵/۱۸۹۔

۷۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۷۶۸: انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۸٤/۳۔

۷۶۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۶۹: سفیان نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ٤٤/۱۔

۷۷۰ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۷۰: حمید نے نقل کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۳٦/۱۔

۷۷۱ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح .

۷۷۱: حماد بن سلمہ نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : الدارمی ۱۳۳/۱۔

۷۷۲ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۷۷۲: حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے پھر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱٦١/۳۔

۷۷۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۷۷۳: حدثنا شعبہ عن ہشام بن زید عن انس رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱٤٤/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جب تمام ازواج سے قربت کے بعد ایک غسل پر اکتفا فرمایا گیا تو یہ دلیل ہے کہ ہر جماع کے بعد نہ وضو لازم ہے اور نہ ہر جماع کے بعد دوسرے جماع سے پہلے وضو یا غسل ضروری ہے پس یہ روایات ظاہر کرتی ہیں کہ وجوب کا استدلال اس روایت سے درست نہیں۔

كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کا بیان

خلاصۃ الباب: طہارت نماز کے لئے شرط ہے اس کا مکمل بیان کرنے کے بعد نماز کو شروع کیا نماز کے لئے علامت اور اسلام کے شعائر میں سے اذان ہے اس وجہ سے اذان کو پہلے ذکر کیا۔ کتاب الصلوٰۃ میں ۲۷ باب اور ۱۸۹۴ روایات ہیں۔

بَابُ الْأَذَانِ كَيْفَ هُوَ؟

کیفیت اذان

خلاصۃ الباب: اذان کے کلمات کے متعلق بحث کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔

مسئلہ نمبر: امام مالک حسن بصری اور اہل مدینہ کے ہاں کلمات اذان سترہ ہیں پہلی تکبیر دو مرتبہ اور شہادتین میں ترجیع۔ نمبر۲ امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں انیس پہلی تکبیر چار مرتبہ اور شہادتین میں ترجیع۔ نمبر۳ ابو حنیفہ و حنابلہ کے ہاں کلمات پندرہ تکبیر اول چار مرتبہ مگر شہادتین میں ترجیع نہیں۔

دوسرا مسئلہ: کلمات اذان کی کیفیت اول تکبیر دو مرتبہ بقیہ اسی طرح ہے یہ امام مالک و حسن بصری و ابن سیرین کا مسلک ہے۔ نمبر۲ ابتداء کلمات میں چار مرتبہ تکبیر یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ و جمہور فقہاء کا مسلک ہے۔

تیسرا مسئلہ: شہادتین میں ترجیع ہے یہ امام مالک و شافعی و حسن بصری و اہل مدینہ کا مسلک ہے۔ نمبر۲ ترجیع نہیں احناف و حنابلہ کا یہی مسلک ہے۔

مسئلہ اوّل:

فریق اوّل امام مالک حسن بصری رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ شروع میں تکبیر دو مرتبہ کہی جائے گی کل کلمات اذان سترہ ہوں

گے شہادتین کو چار مرتبہ پڑھیں گے۔

مستدل روایات:

۷۷۴ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَا : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ح .

۷۷۴: روح بن عبادہ نے اپنی سند سے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۷۷۵ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ : أَبُوْ عَاصِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، يَعْنِيْ (عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ) قَالَ : رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، عَنْ (أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُوْنَ الْآنَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ). وَقَالَ رَوْحٌ فِيْ حَدِيْثِهِ : أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ .وَقَالَ : أَبُوْ عَاصِمٍ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ : وَأَخْبَرَنِيْ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ .

۷۷۵: ابو وام عبدالملک بن ابی محذورہ یعنی عن ابی محذورہ قال روح فی حدیثہ عن ام عبدالملک بن ابی محذورہ یعنی ابو محذورہؓ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اذان سکھلائی جیسے تم اب اذان دیتے ہو۔ اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ الی آخرہ (شہادتین میں ترجیع کے ساتھ)۔ (سترہ کلمات) روح نے اپنی حدیث میں کہا کہ مجھے عثمان نے یہ تمام خبر ام عبدالملک بن ابی محذورہ سے بیان کی کہ میں نے یہ سب ابو محذورہ سے سنا ہے اور ابو عاصم نے اپنی حدیث میں کہا کہ مجھے یہ تمام خبر عثمان بن السائب نے عن ابیہ وعن ام عبدالملک بن ابی محذورہ نے بیان کی کہ دونوں نے یہ بات ابومحذورہ سے سنی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر٦۔

۷۷٦ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَا : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ، وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ (أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَهُ قُمْ

فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ .فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَلْقٰى عَلَيَّ التَّأْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ التَّأْذِيْنِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَقَالُوْا: هٰكَذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَذَّنَ .وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِيْ مَوْضِعَيْنِ .أَحَدُهُمَا :اِبْتِدَاءُ الْأَذَانِ -فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقَالَ فِيْ أَوَّلِ الْأَذَانِ (اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ). وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

٧٧٦: عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن محیریز نے مجھے بیان کیا اور یہ ابومحذورہ کی سرپرستی میں یتیم بچہ تھا کہ ابومحذورہؓ نے کہا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور نماز کی اذان دو میں آپ کی خدمت میں کھڑا ہوا اور آپ بذات خود کلمات اذان کہلواتے جا رہے تھے پس اسی طرح نقل کی جو روایت بالا میں موجود ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ علماء اس طرف گئے ہیں اور انہوں نے فرمایا کہ اسی طرح اذان مناسب ہے جیسا کہ روایت ابومحذورہ میں مذکور ہے۔ دیگر علماء کی جماعت نے ان سے اختلاف کیا اور اختلاف کے صرف دو مواقع ہیں: ① اذان کی ابتداء میں اللہ اکبر چار چار مرتبہ پڑھا جائے گا اور انکی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : ابو داؤد ٧٣/١۔

حاصل روایات: ان روایات بالا سے ثابت ہوا کہ اذان کے کلمات سترہ ہیں جن میں شہادتین میں ترجیع ہے اور ابتدائی کلمات تکبیر دوبار ہیں۔

فریق ثانی کا موقف:

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اذان کی ابتداء میں چار مرتبہ اللہ اکبر اور شہادتین میں ترجیع' کی ابتداء میں چار مرتبہ تکبیر کی مستدل روایات۔

٧٧٧ : بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ بَكْرَةَ قَالَا : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْأَذَانِ، عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ).

٧٧٧: مکحول نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن محیریزؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اذان کے انیس کلمات سکھائے ابتداء میں تکبیر چار مرتبہ اور شہادتین ترجیع کے ساتھ بقیہ کلمات اسی طرح ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٢٨' نمبر ٥٠٢' ترمذی فی الصلاۃ باب ٢٦' نمبر ١٩٢' نسائی فی الاذان باب ٣٤۔

٧٧٨ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، ح .

٧٧٨: ابن داؤد ہمام سے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۷۷۹ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، ح .

۷۷۹: محمد بن سنان العوقی نے ہمام سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۵۲/۱۔

۷۸۰ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، وَأَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَا : ثَنَا هَمَّامٌ، ثُمَّ ذَكَرُوْا مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ يَقُوْلُ فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَكَانَ هٰذَا الْقَوْلُ -عِنْدَنَا -أَصَحَّ الْقَوْلَيْنِ فِي النَّظَرِ، لِأَنَّا رَأَيْنَا الْأَذَانَ مِنْهُ مَا يُرَدَّدُ فِي مَوْضِعَيْنِ، وَمِنْهُ مَا لَا يُرَدَّدُ إِنَّمَا يُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ .فَأَمَّا مَا يُذْكَرُ فِي مَوْضِعٍ وَاحِدٍ وَلَا يُكَرَّرُ، فَالصَّلَاةُ وَالْفَلَاحُ، فَذٰلِكَ يُنَادٰى بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ .وَالشَّهَادَةُ تُذْكَرُ فِي مَوْضِعَيْنِ، أَوَّلَ الْأَذَانِ وَفِي آخِرِهِ فَيُثَنَّى فِي أَوَّلِهِ فَيُقَالُ "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ "مَرَّتَيْنِ ثُمَّ يُفْرَدُ فِي آخِرِهِ فِي قَالَ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) وَلَا يُثَنَّى ذٰلِكَ .فَكَانَ مَا ثُنِّيَ مِنَ الْأَذَانِ إِنَّمَا ثُنِّيَ عَلٰى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَوَّلِ، وَكَانَ التَّكْبِيْرُ يُذْكَرُ فِي مَوْضِعَيْنِ، فِي أَوَّلِ الْأَذَانِ، وَبَعْدَ الْفَلَاحِ .فَأَجْمَعُوْا أَنَّهُ بَعْدَ الْفَلَاحِ يَقُوْلُ (اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ). فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ مَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ، مِمَّا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيْرِ أَنْ يَكُوْنَ مِثْلَ مَا يُثَنَّى بِهِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنَ الشَّهَادَةِ أَنَّ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " فَيَكُوْنُ مَا يُبْتَدَأُ بِهِ الْأَذَانُ مِنَ التَّكْبِيْرِ عَلٰى ضِعْفِ مَا يُثَنَّى فِيْهِ مِنَ التَّكْبِيْرِ .فَإِذَا كَانَ الَّذِيْ يُثَنَّى هُوَ "اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، كَانَ الَّذِيْ يُبْتَدَأُ بِهِ هُوَ ضِعْفُهُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مِثْلُ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ. وَالْمَوْضِعُ الْآخَرُ الَّذِي اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهُ هُوَ التَّرْجِيْعُ، فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى التَّرْجِيْعِ، وَتَرَكَهُ آخَرُوْنَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ

۷۸۰: ابوالولید و ابوعمر الحوضی دونوں نے ہمام سے روایت کی پھر بقیہ اسی سند سے روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں یہ ہے کہ اذان کی ابتداء میں چار مرتبہ اللہ اکبر کہا جائے۔ ہمارے نزدیک نظری لحاظ سے بھی یہ قول صحیح ترین ہے۔ کیونکہ یہ ہم دیکھتے ہیں کہ اذان میں بعض کلمات وہ ہیں جو دو جگہ دہرائے جاتے ہیں اور بعض کلمات صرف ایک مرتبہ دہرائے جاتے ہیں اور ایک جگہ میں مذکور ہوتے ہیں۔وہ کلمات جو ایک جگہ میں مذکور ہوتے ہیں مگر تکرار سے نہیں آتے وہ صلاۃ اور فلاح ہیں۔ان میں سے ہر ایک دو مرتبہ ہے اور شہادت کا تذکرہ دو بار کیا جاتا ہے۔ اسے اذان کے شروع میں اور آخر میں بھی۔ابتداء میں دو مرتبہ ہے: اشہد ان لا الٰہ الا اللہ دو مرتبہ کہتے پھر آخر میں

اسے ایک مرتبہ لایا جاتا ہے۔ پس جو کلمات اذان میں دو مرتبہ آئے ہیں وہ پہلی سے نصف تعداد میں دوبارہ آتے ہیں۔ اللہ اکبر بھی دو جگہ ہے شروع میں اور فلاحین کے بعد دو مرتبہ اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ تو اس قیاس کے مطابق جو ہم نے کیا شروع میں دوگنا یعنی چار مرتبہ ہونا چاہیے جیسا کہ کلمہ شہادت کا ہم نے تذکرہ کیا تو شروع کی تکبیر آخر کی تکبیر سے دوگنا ہونا چاہیے۔ چنانچہ شروع میں چار مرتبہ ہے تو آخر میں دو مرتبہ ہے۔ یہی درست قیاس ہے۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے قول اول کی طرح بھی مروی ہے اور دوسری جگہ جس میں اختلاف ہے وہ ترجیع ہے۔ بعض علماء ترجیع کی طرف گئے ہوں جبکہ دوسرے اس کے ترک کا قول کرتے ہیں اور ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : دارمی ۱۱۹۷/۱۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے گی۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

ان دونوں اقوال میں سے یہ قول کہ ابتداء میں تکبیر چار مرتبہ کہی جائے یہ زیادہ صحیح قول ہے کیونکہ اذان پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ بعض کلمات دو مقام پر لوٹائے جاتے ہیں اور بعض کلمات ایک مقام پر ذکر کئے جاتے ہیں چنانچہ جو کلمات ایک مقام میں ذکر کئے جاتے ہیں اور دھرائے نہیں جاتے وہ الصلاۃ اور الفلاح کے کلمات ہیں ان میں سے ہر ایک کو دو مرتبہ کہا جاتا ہے اور شہادۃ کو ابتداء میں اور انتہاء دو مقام پر ذکر کیا جاتا ہے ابتداء میں تو دو مرتبہ اشہدان لا الہ الا اللہ کہا جاتا ہے پھر آخر میں لا الٰہ الا اللہ ایک مرتبہ کہا جاتا ہے۔

چنانچہ اذان میں جو کلمات دو مرتبہ آتے ہیں وہ ابتداء کے اعتبار سے نصف ہیں مثلاً تکبیر کا تذکرہ دو جگہ ہے ابتداء میں اور فلاح کے بعد بھی اس پر سب کا اتفاق ہے کہ آخر میں فلاح کے بعد ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' دو مرتبہ کہا جائے گا۔

قیاس ونظر کے اعتبار سے:

جس میں اختلاف کیا گیا ان میں سے جن سے اذان کی ابتداء ہوتی ہے جیسے تکبیر تو وہ آخر میں دو مرتبہ ہو تو شروع میں چار مرتبہ آنا چاہئے اور شہادت میں آخر میں لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ ہے تو شروع میں دو مرتبہ ہونا چاہئے۔ جب اللہ اکبر بھی آخر میں دو مرتبہ آتا ہے تو شروع میں چار مرتبہ ہونا چاہئے۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ہے البتہ ابو یوسف کا ایک قول امام مالک کے ساتھ بھی ہے۔

مسئلہ نمبر ۲ اذان میں ترجیع ہے یا نہیں

فریق اوّل امام مالک وشافعی رحمہما اللہ اس میں ترجیع کے قائل ہیں ان کی دلیل روایت ابو محذورہ ہے جو شروع باب میں ہے۔

فریق دوم کی مستدل روایت۔ کہ ترجیع نہیں ہے۔

۷۸۱ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَأَى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ، فَقَامَ عَلَى جِذْمِ حَائِطٍ فَنَادَى اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ .فَذَكَرَ الْأَذَانَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّرْجِيْعَ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ نِعْمَ مَا رَأَيْتَ عَلِّمْهُ بِلَالًا).

۷۸۱: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زیدؓ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ آسمان سے اترا اس نے دو سبز کپڑے پہن رکھے تھے یا اس پر دو سبز چادریں تھیں وہ دیوار کے ایک حصے پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اس روایت میں ابو محذورہ کے مطابق اذان کو ذکر کیا گیا ہے البتہ اس میں ترجیع نہیں ہے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم نے خوب خواب دیکھا یہ بلال کو سکھاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۲۳۲/۵۔

۷۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ رَأَى الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ عَلِّمْهُ بِلَالًا فَقَامَ بِلَالٌ، فَأَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى). فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ، لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِ التَّرْجِيْعَ، فَقَدْ خَالَفَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الْأَذَانِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ التَّرْجِيْعُ الَّذِيْ حَكَاهُ أَبُوْ مَحْذُوْرَةَ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّ أَبَا مَحْذُوْرَةَ لَمْ يَمُدَّ بِذٰلِكَ صَوْتَهُ، عَلٰى مَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ارْجِعْ وَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ) هٰكَذَا اللَّفْظُ فِي الْحَدِيْثِ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ، وَجَبَ النَّظَرُ، لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا، فَرَأَيْنَا مَا سِوَى مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ مِنَ الشَّهَادَةِ أَنْ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ " لَا تَرْجِيْعَ فِيْهِ). فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ عَنْ ذٰلِكَ، مَعْطُوْفًا عَلٰى مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ، وَيَكُوْنُ إِجْمَاعُهُمْ، أَنْ لَا تَرْجِيْعَ فِيْ سَائِرِ الْأَذَانِ غَيْرَ الشَّهَادَةِ يَقْضِيْ عَلٰى اخْتِلَافِهِمْ فِي التَّرْجِيْعِ فِي الشَّهَادَةِ .وَهٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا وَمَا بَيَّنَّاهُ مِنْ نَفْيِ التَّرْجِيْعِ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۸۲: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اصحاب محمد ﷺ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید بن عبداللہ

انصاریؓ نے اذان کو خواب میں دیکھا پس وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم بلال کو سکھا دو پس بلال کھڑے ہوئے اور انہوں نے دو دو مرتبہ کلمات سے اذان دی یہ عبداللہ بن زیدؓ ہیں جنہوں نے اپنی روایت میں ترجیع کا ذکر نہیں کیا۔

تخریج : مسند احمد ٥/٢٤٦۔

حاصل روایات : یہ عبداللہ بن زید ہیں جن کی روایت میں ترجیع نہیں اور ابو محذورہؓ کی روایت میں ترجیع ہے اب ان کی روایت میں ترجیع ہے اس میں تاویل کرنا پڑے گی کہ وہ اس وقت مسلمان نہ ہوئے تھے اور شہادت کو انہوں نے آہستہ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا ارجع وامدد من صوتك یہ الفاظ روایت ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ۲۸' نسائی فی الاذان باب ۵' میں مذکور ہیں تو ان کی روایت میں اس علت کی وجہ سے احتمال پیدا ہو گیا پس اس سے حجت درست نہیں اب اس فیصلہ پر پہنچنے کے لئے بطریق نظر دیکھنا ہوگا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اور کسی کلمہ اذان میں اختلاف نہیں صرف شہادتین کے متعلق اختلاف ہے تو اب جس بات میں اختلاف ہے اس کو اس طرف موڑو جس میں اختلاف نہیں ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ علاوہ شہادتین کسی حصہ میں ترجیع نہیں ہے تو اس سے خود سمجھ آ گیا کہ اس میں بھی ترجیع نہیں کیونکہ ترجیع اس علت پر موقوف تھی یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف و محمد کا قول ہے۔

نوٹ : اس باب میں نظر کو دو مرتبہ استعمال کیا مگر اذان کے سلسلہ میں اپنے راجح مسلک کے روایات سے کم دلائل پیش کئے ایک ہی دلیل سے دوہرا کام لیا۔

بَابُ الْإِقَامَةِ كَيْفَ هِيَ

اقامت کیسی؟

اقامت کی کیفیت میں فریق اوّل امام مالک واہل مدینہ رحمہم اللہ دس کلمات بتلاتے ہیں فریق دوم امام شافعی واحمد حسن بصری اہل حجاز کے ہاں کلمات اقامت گیارہ ہیں فریق ثالث امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' اہل کوفہ کلمات اقامت سترہ قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل:

فریق اوّل کلمات اقامت ہر چیز نصف تکبیر دو مرتبہ شہادتین دو مرتبہ حی علی الصلاۃ ایک مرتبہ حی علی الفلاح ایک مرتبہ قد قامت الصلاۃ ایک مرتبہ پھر اللہ اکبر ایک مرتبہ اور لا الہ ایک مرتبہ۔

مستدل روایات:

۷۸۳ : حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُبَشِّرِ بْنِ مُكَسِّرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : (أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ).

۷۸۳: ابی قلابہ نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم ملا اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہا کریں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۲'۱ مسلم فی الصلاۃ نمبر۳'۲/۵' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲۹'۵۰۸' ترمذی فی فی الصلاۃ باب۶' مسند احمد ۳/۱۰۳'۱۸۹۔

۷۸۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۷۸۴: شعبہ وحماد بن زید نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارمی ۱۸۷/۱۔

۷۸۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۷۸۵: سفیان نے خالد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۴۶۴/۱۔

۷۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۷۸۶: حماد بن سلمہ وحماد بن زید نے خالد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۶۴/۱۔

۷۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۷۸۷: ہشیم نے خالد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲۴۷/۱۔

۷۸۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَرَوِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ

الطَّاحِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : (كَانُوْا قَدْ أَرَادُوْا أَنْ يَضْرِبُوْا بِالنَّاقُوْسِ، وَأَنْ يَرْفَعُوْا نَارًا لِإِعْلَامِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى رَاٰى ذٰلِكَ الرَّجُلُ تِلْكَ الرُّؤْيَا فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ).

۷۸۸: ابوقلابہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مسلمانوں نے ارادہ کرلیا کہ وہ ناقوس بجائیں اور بلند جبہ پر نماز کے لئے اعلان کیا جاسکے یہاں تک کہ ایک آدمی (عبداللہ بن زید بن عبدربہ) نے وہ خواب دیکھا تو بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت اور اقامت کے طاق کہیں۔

تخریج : بخاری ۲۲۰/۱' مسلم ۱۶٤/۱۔

۷۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْجَزَرِيُّ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَقَالُوْا : هٰكَذَا الْإِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً .وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِيْ حَرْفٍ وَاحِدٍ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا : إِلَّا قَوْلَهُ (قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يُثَنِّيَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ) وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۷۸۹: ابوقلابہ نے نقل کیا کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اقامت ایک ایک مرتبہ کہی جائے گی۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ بقیہ اقامت تو تمہاری طرح ہے مگر قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ کہا جائے گا' ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابو داؤد ۷٥/۱۔

حاصل روایات: اذان کے کلمات جب جفت ہیں اقامت کے کلمات طاق ہوں گے اور قدقامت الصلاۃ پھر ایک مرتبہ ملا کر دس کلمات بنیں گے پس یہی مسنون ہے۔

فریق دوم کا موقف:

یہ تمام کلمات فریق اوّل کی طرح ہیں البتہ قدقامت الصلاۃ اقامت کی وجہ سے دو مرتبہ کہے جانے کا مستحق ہے جیسا مندرجہ ذیل روایات سے ثابت ہے۔

۷۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوْتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ).

٧٩٠: قلابہ نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلال کو حکم دیا گیا کہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہیں سوائے اقامت کے لفظ کے۔

تخریج : بخاری ٢٢٠/١۔

٧٩١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

٧٩١: ابوقلابہ نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٧٩٢: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ) .قَالَ إِسْمَاعِيلُ فَحَدَّثْتُ بِهِ أَيُّوبَ فَقُلْتُ لَهُ : وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ فَقَالَ "إِلَّا الْإِقَامَةَ . "

٧٩٢: ابوقلابہ نے بیان کیا کہ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کو جفت اور اقامت کو طاق کہیں اسماعیل کہتے ہیں میں نے اپنے استاذ ایوب کو کہا ان یوتر الاقامۃ تو انہوں نے کہا : الاقامۃ ہاں اقامت کے لفظ کو جفت کہا جائے۔

تخریج : بخاری ٢٢٠/١' مسلم ١٦٤/١۔

٧٩٣: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ عَنْ مُسْلِمٍ، مُؤَذِّنٍ كَانَ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أَنَّهُ إِذْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، فَعَرَفْنَا أَنَّهَا الْإِقَامَةُ فَيَتَوَضَّأُ أَحَدُنَا، ثُمَّ يَخْرُجُ). وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مِنَ النَّظَرِ فَقَالُوا : قَدْ رَأَيْنَا الْأَذَانَ مَا كَانَ مِنْهُ مُكَرَّرًا لَمْ يُثَنَّ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ إِلَّا وَجُعِلَ عَلَى النِّصْفِ مِمَّا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْإِبْتِدَاءِ، وَكَانَتِ الْإِقَامَةُ لَا يُبْتَدَأُ بِهَا، إِنَّمَا تَكُونُ بَعْدَ الْأَذَانِ .فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَا فِيهَا مِمَّا هُوَ فِي الْأَذَانِ غَيْرَ مُثَنًّى، وَمَا فِيهَا مِمَّا لَيْسَ فِي الْأَذَانِ فَكُلُّ الْإِقَامَةِ فِي الْأَذَانِ غَيْرَ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ "فَيُفْرِدُ الْإِقَامَةَ كُلَّهَا، وَلَا يُثَنِّي غَيْرَ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ "فَإِنَّهَا تُكَرَّرُ لِأَنَّهَا لَيْسَتْ فِي الْأَذَانِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا الْإِقَامَةُ كُلُّهَا مَثْنٰى مَثْنٰى مِثْلُ الْأَذَانِ سَوَاءٌ ، غَيْرَ أَنَّهُ يُقَالُ فِي آخِرِهَا : " قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . "وَقَالُوا : مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ بِلَالٍ، قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ، مِمَّا سَنَذْكُرُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

٧٩٣: ابوجعفر الفراء نے مسلم سے نقل کیا یہ اہل کوفہ کے مؤذن تھے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے

کہ اذان جناب رسول اللہ ﷺ کے دور میں دو دو مرتبہ اور اقامت ایک ایک مرتبہ تھی البتہ جب قد قامت الصلاۃ کہتے تو اسے دو مرتبہ کہا جاتا پس اس سے ہم پہچان لیتے کہ یہ اقامت ہے پس وضو کر کے ہم نکلتے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں نظر وفکر کو مستدل بنایا اور کہا کہ ہم نے غور سے دیکھا کہ اذان میں جو کلمات تکرار سے کہے ہیں وہ دوسری مرتبہ دوگنا نہیں آتے ہیں بلکہ ابتداء سے نصف آتے ہیں اور اقامت سے ابتداء نہیں ہوتی بلکہ وہ اذان کے بعد ہوتی ہے۔ پس منظر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کے وہ الفاظ جو اذان میں آتے ہیں طاق ہوں اور جو اذان میں نہیں وہ جفت ہوں۔ پس قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ تمام کلمات اذان سے نصف ہوں گے اور قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ لایا جائے گا کیونکہ وہ اذان میں نہیں اور بقیہ کلمات اذان میں ہیں وہ نصف تعداد میں لائے جائیں گے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ اذان کی طرح اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ ہونے چاہئیں البتہ اقامت میں قد قامت الصلوٰۃ بھی کہا جاتا ہے۔ باقی جو روایت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پیش کرتے ہیں ہم انہی کی روایت اس کے برعکس دکھا سکتے ہیں' ملاحظہ کریں۔

تخریج : ابو داؤد ۷۵/۱۔

فریق ثانی کے دلائل کا خلاصہ:

یہ ہے کہ اذان کے کلمات سے اقامت کے کلمات طاق ہوں گے صرف قد قامت الصلاۃ کو دو مرتبہ کہا جائے۔

ان کا ایک عقلی دلیل سے استدلال:

اذان کے کلمات پر غور کیا کہ جو ایک مقام پر آتے ہیں اور دوسری قسم جو دو مقام پر آتے ہیں ابتداء میں دو مقام پر آتے ہیں وہ پہلی جگہ کے مقابلے میں دوسری جگہ نصف ہیں معلوم ہوا بعد والا جو ذکر کیا جائے وہ نصف ہو جاتا ہے اور اقامت کا کلمہ تو پہلی مرتبہ آیا ہے یہ اسی طرح رہے گا اور اذان والے کلمات دوبارہ آنے کی وجہ سے نصف ہو جائیں گے اقامت کا کلمہ اذان میں سرے سے مذکور نہیں پس وہ دو مرتبہ ہی رہے گا پس کل گیارہ کلمات ہو گئے۔

فریق ثالث کا موقف:

اذان واقامت کے کلمات یکساں ہیں اذان میں ترجیع نہیں کل کلمات پندرہ ہوئے اور قد قامت الصلاۃ جو اقامت کے ساتھ ہے وہ دو مرتبہ ہے اس طرح سترہ کلمات بن گئے۔

مستدل روایات:

تم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا' ہم خود ان کی اپنی روایت ذکر کرتے ہیں جو اس کے خلاف ہے۔

۷۹۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰى، أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ رَأٰى رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ، أَوْ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ، فَقَامَ عَلٰى جِذْمِ حَائِطٍ فَأَذَّنَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِی الْبَابِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ قَعَدَ، ثُمَّ قَامَ فَأَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَأَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : نِعْمَ مَا رَأَيْتَ، عَلِّمْهَا بِلَالًا).

۷۹۴: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زید بن عبدربہ نے ایک آدمی دیکھا جو آسمان سے اترا اس نے سبز کپڑے زیب تن کرر کھے تھے یا دو سبز چادریں اوڑھ رکھی تھیں وہ دیوار کے ایک حصہ پر کھڑا ہوا اور اس نے اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر جیسا باب اول میں ہم نے ذکر کیا پھر وہ بیٹھ گیا پھر کھڑا ہوا اور اسی طرح اقامت کہی پھر عبداللہ بن زیدؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم نے بہت خوب دیکھا یہ کلمات بلال کو سکھاؤ۔

تخریج: روایت نمبر ۷۸۱ کو ملاحظہ کریں۔

۷۹۵ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِیُّ قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰى قَالَ : أَخْبَرَنِیْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِیَّ رَأٰى فِی الْمَنَامِ الْأَذَانَ فَأَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : عَلِّمْهُ بِلَالًا فَأَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَقَعَدَ قَعْدَةً).

۷۹۵: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ مجھے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ عبداللہ بن زید انصاری نے خواب میں اذان دیکھی پھر وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم اسے بلال کو سکھاؤ پس انہوں نے دو دو مرتبہ کلمات سے اذان دی اور دو دو مرتبہ کلمات سے اقامت کہی اور بیٹھ گئے۔

تخریج : المحلّٰی لابن حزم ۱۹۱/۲

۷۹۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِیْ أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰى قَالَ : حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. قَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ : لَوْلَا أَنِّیْ أَتَّهِمُ نَفْسِیْ لَظَنَنْتُ أَنِّیْ رَأَيْتُ ذٰلِكَ وَأَنَا يَقْظَانُ غَيْرُ نَائِمٍ ثُمَّ قَالَ : وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ "أَنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ طَافَ بِیَ الَّذِیْ طَافَ بِعَبْدِ اللّٰهِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ قَدْ سَبَقَنِیْ، سَكَتُّ "فَفِیْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ بِتَعْلِيْمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ بِأَمْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ، فَأَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى فَهٰذَا يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ .ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ بِلَالٍ أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَيُقِيْمُ مَثْنٰى مَثْنٰى' فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مَا رَوٰى أَنَسٌ.

۷۹۶: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں ہمیں اصحاب محمد ﷺ نے ذکر فرمایا ہے پھر اسی طرح روایت نقل کی عبداللہ کہتے ہیں اگر اپنے نفس کو متہم کرنے کا خطرہ نہ ہوتا تو میں کہتا میں نے یہ بات بیداری کی حالت میں دیکھی ہے جبکہ میں نیند میں نہ تھا پھر کہنے لگے اور عمر بن الخطاب کہنے لگے اللہ کی قسم خواب میں وہی آنے والا جو عبداللہ کو آیا مجھے بھی آیا جب میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے آگے بڑھ گئے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ اس اثر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اذانِ بلالی تلقین عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے تھی۔ پس ان کی اقامت دو دو بار ہے۔ یہ روایت پہلی روایات کے مخالف ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد اذان بھی دو دو کلمات اور اقامت بھی دو دو کلمات سے کہتے تھے۔ یہ اس چیز کی نفی پر دلالت کرتی ہے جس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

تخریج: المحلی ابن حزم ۱۹۲/۲۔

حاصل: نمبر ۱: اس اثر سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ بلال نے عبداللہ بن زید کی تعلیم پر جناب نبی اکرم ﷺ کے حکم سے اذان دی پس انہوں نے اقامت دو دو مرتبہ کہی یہ حدیث اول کے خلاف ہے اور یہ روایت روایت انس رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں مفصل ہے وہ مجمل ہے اس کو اس پر محمول کیا جائے گا۔

نمبر ۲: دو دو مرتبہ کلمات سے اذان دیتے تھے اور اقامت بھی دو دو مرتبہ کہتے رہے پس یہ فعل بھی انس والی روایت کی نفی کرتا ہے۔

روایتِ بلال رضی اللہ عنہ:

۷۹۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ أَنَّهٗ كَانَ يُثَنِّي الْأَذَانَ، وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ.

۷۹۷: اسود نے نقل کیا کہ بلال اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ور اقامت بھی دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

تخریج: عبدالرزاق ۴۶۲/۱' دارقطنی ۲۵۰/۱۔

۷۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثَنَا شَرِيْكٌ، ح. وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ، قَالَ: ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ مَثْنٰى وَيُقِيْمُ مَثْنٰى. فَهٰذَا بِلَالٌ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي الْإِقَامَةِ مَا يُخَالِفُ مَا ذَكَرَ أَنَسٌ، وَفِيْ حَدِيْثِ (أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى)

۷۹۸: عمران بن مسلم نے بیان کیا کہ سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نے بلال کو خود دو دو مرتبہ کلمات سے اذان و اقامت کہتے سنا۔

تخریج : دارقطنی ۲۵۹/۱' طبرانی فی مسند الشامیین مثله ۲۷۷/۲۔

یہ بلال اقامت میں انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف نقل کرتے ہیں اور حدیث ابو محذورہؓ میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اقامت دو دو مرتبہ سکھائی ہے۔

۷۹۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ وَأُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُوْرَةَ ح .

۷۹۹: عثمان نے سائب اور ام عبدالملک سے نقل کیا کہ دونوں نے ابو محذورہ سے اسی طرح سنا ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰٤/۱۔

۸۰۰ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، وَأُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا (أَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى' اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ). غَيْرَ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ حَدِيْثِهِ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ."

۸۰۰: عثمان نے سائب اور امّ عبدالملک سے نقل کیا کہ دونوں نے ابو محذورہؓ کو کہتے سنا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے اقامت اس طرح سکھائی دو دو مرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر اشہدان لا الٰہ الا اللہ اشہدان لا الٰہ الا اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ اشہدان محمدا رسول اللہ حی علی الصلاۃ حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلاۃ قد قامت الصلاۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ۔ البتہ ابوبکر راوی نے اپنی روایت میں قد قامت الصلاۃ کے کلمات نقل نہیں کیے۔

تخریج : ابو داؤد ۷۲/۱' ترمذی فی الصلاۃ باب ۲۸' دارمی فی الصلاۃ باب ۷' مسند احمد ٤٠٩/۳۔

۸۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا : حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَامِرٌ الْأَحْوَلُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَكْحُوْلٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ (أَبَا مَحْذُوْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ،

اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَوْحٍ سَوَاءً).

۸۰۱: مکحول نے عبداللہ بن محیریز سے بیان کیا کہ ابو محذورہؓ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر پھر روح کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: ابو داؤد ۷۳/۱' ترمذی ۴۸/۱۔

۸۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا هَمَّامٌ، ح.

۸۰۲: موسیٰ بن داؤد نے ہمام سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: دارقطنی ۲۴۵/۱۔

۸۰۳: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، عَنْ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۸۰۳: ابن محیریز نے ابو محذورہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: نسائی ۱۰۳/۱۔

۸۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، وَأَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَا: ثَنَا هَمَّامٌ ح.

۸۰۴: حدثنا ابوالولید' ابوعمر الحوضی دونوں نے نقل کیا کہ حدثنا ہمام پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج: المعجم الکبیر ۱۷۰/۷۔

۸۰۵: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: ثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، قَالَ: ثَنَا مَكْحُوْلٌ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ (أَبَا مَحْذُوْرَةَ يَقُوْلُ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً). فَتَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، يُوْجِبُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِقَامَةُ مِثْلَ الْأَذَانِ سَوَاءً، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، لِأَنَّ بِلَالًا اُخْتُلِفَ فِيْمَا أُمِرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ثَبَتَ هُوَ مِنْ بَعْدُ عَلَى التَّثْنِيَةِ فِي الْإِقَامَةِ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِيْ ذٰلِكَ، فَعُلِمَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ مَا أُمِرَ بِهٖ. وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مَحْذُوْرَةَ التَّثْنِيَةُ أَيْضًا، فَقَدْ ثَبَتَ التَّثْنِيَةُ فِي الْإِقَامَةِ. وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّ قَوْمًا احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ يَقُوْلُ: " الْإِقَامَةُ تُفْرَدُ مَرَّةً مَرَّةً "بِالْحُجَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا يُكَرَّرُ فِي الْأَذَانِ مِمَّا لَا يُكَرَّرُ، فَكَانَتِ الْحُجَّةُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْأَذَانَ كَمَا ذَكَرُوْا. وَأَمَّا مَا كَانَ مِنْهُ مِمَّا يُذْكَرُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ، يُثَنّٰى فِي الْمَوْضِعِ الْأَوَّلِ وَأُفْرِدَ فِي الْمَوْضِعِ الْآخَرِ وَمَا كَانَ مِنْهُ غَيْرَ مُثَنًّى أُفْرِدَ. وَأَمَّا الْإِقَامَةُ فَإِنَّمَا تُفْعَلُ بَعْدَ انْقِطَاعِ الْأَذَانِ، فَلَهَا حُكْمٌ مُسْتَقِلٌّ، وَقَدْ رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ مِنْ قَوْلِ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ "هُوَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ أَيْضًا. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ

يَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْإِقَامَةِ عَلَى مِثْلِ بَقِيَّةِ الْأَذَانِ أَيْضًا .فَكَانَ مِمَّا يَدْخُلُ عَلَى هٰذِهِ الْحُجَّةِ، أَنَّا رَأَيْنَا مَا يُخْتَمُ بِهِ الْإِقَامَةُ لَا نِصْفَ لَهُ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ مِنْهُ، هُوَ نِصْفُهُ .إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ نِصْفٌ، كَانَ حُكْمُهُ حُكْمَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَنْقَسِمُ، مِمَّا إِذَا وَجَبَ بَعْضُهَا، وَجَبَ بِوُجُوْبِهِ كُلُّهَا فَلِهٰذَا صَارَ مَا يُخْتَمُ بِهِ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ، مِنْ قَوْلِ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) سَوَاءً، فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ لِأَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ عَلَى الْآخَرِ .ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَرَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّهُ فِي الْإِقَامَةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْفَلَاحِ يَقُوْلُ (اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ) فَيَجِيْءُ بِهِ، هَاهُنَا، عَلَى مِثْلِ مَا يَجِيْءُ بِهِ فِي الْأَذَانِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَيْضًا، وَلَا يَجِيْءُ بِهِ عَلَى نِصْفِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ .فَلَمَّا كَانَ هٰذَا مِنَ الْإِقَامَةِ، مِمَّا لَهُ نِصْفٌ، عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ، سَوَاءٌ كَانَ مَا بَقِيَ مِنَ الْإِقَامَةِ أَيْضًا، هُوَ عَلَى مِثْلِ مَا هُوَ عَلَيْهِ فِي الْأَذَانِ أَيْضًا سَوَاءٌ لَا يُحْذَفُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

۸۰۵: مکحول کہتے ہیں کہ ابن محیریز نے مجھے بیان کیا کہ انہوں نے ابومحذورہ کو یہ فرماتے سنا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے اقامت کے سترہ کلمات سکھائے۔ان آثار کے معانی کو درست رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ اقامت کو اذان کی طرح تسلیم کیا جائے۔جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا کیونکہ حضرت بلال ؓ کو جس بات کا حکم دیا گیا اس میں اختلاف ہے۔پھر وہ اقامت میں جفت کلمات پر قائم رہے' یہ تواتر سے ثابت ہے۔اس سے معلوم ہو گیا کہ ان کو اسی کا حکم دیا گیا۔حضرت ابومحذورہ ؓ کی روایت میں بھی جفت کلمات ہیں۔پس اقامت میں بھی جفت ہونا ثابت ہو گیا۔البتہ نظر وفکر کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں جو لوگ اقامت منفرد مانتے ہیں وہ اس کے لئے یہ دلیل دیتے ہیں جو ہم نے اس باب کی ابتداء میں ذکر کر دی کہ اذان کے بعض کلمات میں تکرار ہے اور بعض کلمات دو مرتبہ تکرار کے علاوہ ہیں تو اس سے انہوں نے استدلال کیا کہ اذان کے کلمات جو دو مرتبہ مذکور ہیں وہ پہلی مرتبہ دوبارہ آئے ہیں تو دوسری مرتبہ وہ مفرد لائے گئے اور جو دو مرتبہ نہیں آئے اور مفرد لائے گئے باقی اقامت تو اختتام اذان کے بعد کہی جاتی ہے۔پس اس کا حکم باقی اذان کی طرح ہونا چاہیے۔اس دلیل پر ایک اعتراض ہوتا ہے کہ جن الفاظ سے اقامت کا اختتام ہوتا ہے وہ تو نصف نہیں ہوتے پس یہ جائز ہونا چاہیے کہ اس کا مقصود اس سے نصف ہو۔جب یہ نصف نہیں تو اس کا حکم تمام طاق اشیاء کی طرف ہونا چاہیے کہ جب ان کا بعض حصہ لازم ہو جاتا ہے تو تمام وجوب کے ساتھ واجب ہو جاتی ہے۔پس اذان واقامت کا اختتام لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ برابر منفرد طور پر ہوتا ہے تو اس میں ایک معنی کے دوسرے کے لئے ثابت ہونے کی کوئی دلیل نہ رہی۔پھر ہم نے نظری طور پر توجہ ڈالی تو

ہمیں یہ ظاہر ہوا کہ اس میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ اقامت میں فلاحین کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ آتا ہے اور یہ اذان واقامت میں برابر ہے۔ اسے اذان کا نصف کر کے نہیں لایا جاتا پس جب یہ اقامت میں ایسا کلمہ ہے کہ اس کا نصف اذان کے مماثل ہے تو بقیہ اقامت بھی اذان کے برابر ہونی چاہیے۔ پس جب یہ اقامت میں نصف نہیں ہوتے تو اقامت کے بعد یہ کلمات بھی اذان کے لحاظ سے ایک جیسے ہونے چاہئیں اور اس سے کوئی کلمہ چھوڑا نہ جائے اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ اقامت کے کلمات دو دو بار ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد ﷭ کا یہی مسلک ہے۔ صحابہ کرام ﷡ کی ایک جماعت سے یہ منقول ہے۔ آثار صحابہ درج کئے جاتے ہیں۔

تخریج : دارمی ۱۸۸/۱۔

حاصل روایات: ان بارہ روایات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اقامت اذان کی طرح ہے حضرت بلال کو حکم کئے جانے والی روایت مجمل ہے اور اس میں اختلاف بھی ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت بلال کا بالالتزام دو دو مرتبہ کی اقامت کو لازم کر لینا متواتر روایات سے ثابت ہے پس معلوم ہوا کہ ان کو اسی کا حکم ملا تھا اور مزید براں حضرت ابو محذورہؓ کی روایت میں بھی دو دو مرتبہ اقامت کا ثبوت ہے جس سے یہ حقیقت مسلمہ طور پر ثابت ہو گئی کہ اقامت اذان کی طرح دو دو مرتبہ کہی جائے گی۔

فریق ثانی کی عقلی دلیل کا جواب واما وجه:

ان کی عقلی دلیل کا حاصل یہ ہے اذان کے جو کلمات مقرر آتے ہیں وہ ابتداء کے مقابلے میں نصف استعمال ہوتے اور اقامت بھی اذان کے بعد پس یہ بھی نصف ہو گئی قد قامت پہلے مذکور نہیں وہ اسی طرح رہے گی۔

الجواب: آپ کا یہ قاعدہ تو تب چلتا جب وہ ایک چیز ہوتی اور ساتھ متصل ہوتی یہاں تو اذان اعلام عام ہے اور یہ اعلام خاص ہے اور اس کے مکمل انقطاع کے بعد ہے اس کا حکم الگ ہونا ہی مناسب ہے اور ایک اور جہت سے نظر فرمائیں دونوں کا اختتام لا الٰہ الا اللہ پر ہوتا ہے پس بقیہ کلمات میں بھی یکسانیت ہونی چاہئے۔

ایک شبہ:

لا الٰہ کا کلمہ تو غیر منقسم ہے پس جہاں آدھا بولا جائے گا تمام مراد ہو گا اقامت کا کلمہ گرچہ آدھا بولا گیا مگر پورا مراد ہے۔

الجواب: یہ اذان واقامت میں برابر ہے اس کو غیر منقسم کہہ کر نصف سے کل واجب کرنا یا نصف بول کر کل واجب کرنا ان میں سے کسی کے لئے کوئی دلیل نہیں جیسا اذان میں استعمال ہوتا ہے اسی طرح اقامت میں استعمال کیا گیا ہے۔

ایک اور نظر:

حی علی الصلاۃ' حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر دو مرتبہ لایا جاتا ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں حالانکہ اس میں تنصیف

ممکن ہے جب ہم نے غور کیا تو تکبیر واذان میں اسے دومرتبہ ہی پایا پس اقامت کے بقیہ کلمات بھی اسی طرح مستعمل ہونے چاہئیں جیسا کہ **قدقامت الصلاۃ** میں جواز تنصیف کے باوجود اس کو دومرتبہ لایا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دونوں کا حکم برابر ہے کہ جیسے اذان مثنیٰ مثنیٰ ہے تکبیر بھی مثنیٰ مثنیٰ ہے یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور یہ بات ہم خود بنا نہیں رہے صحابہ کرام کی جماعت بتا رہی ہے ملاحظہ ہو۔

۸۰۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ إِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِیَةَ، عَنْ عُبَیْدٍ مَوْلٰی سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَکْوَعِ، کَانَ یُثَنِّی الْاِقَامَةَ .

۸۰۶: عبید مولیٰ سلمہ بن الاکوع کہتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ اقامت دومرتبہ کہتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۱۸۷۔

۸۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ : کَانَ ثَوْبَانُ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی .

۸۰۷: حماد نے بیان کیا کہ ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت ثوبان مثنیٰ مثنیٰ اذان دیتے اور مثنیٰ مثنیٰ اقامت کہتے۔

۸۰۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : ثَنَا شَرِیْكٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ رُفَیْعٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُوْرَةَ یُؤَذِّنُ مَثْنٰی مَثْنٰی وَیُقِیْمُ مَثْنٰی .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِیْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ : ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِیْفَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِی الْاِقَامَةِ مَرَّةً مَرَّةً إِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ اسْتَخَفَّهُ الْاُمَرَاءُ فَأَخْبَرَ مُجَاهِدٌ أَنَّ ذٰلِكَ مُحْدَثٌ وَأَنَّ الْاَصْلَ هُوَ التَّثْنِیَةُ .

۸۰۸: عبدالعزیز بن رفیع نے کہا کہ میں نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ مثنیٰ مثنیٰ اذان اور اقامت کہتے تھے۔

اور یہی بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علاوہ جلیل القدر تابعی مجاہد سے بھی ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو۔

یحییٰ بن سعید مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ اقامت ایک ایک مرتبہ یہ امراء نے تخفیف کی ہے اور یہ تو ایجاد کردہ چیز ہے اصل اس میں مثنیٰ مثنیٰ یعنی دو دو مرتبہ ہے۔

نوٹ : عموماً اپنی طرف سے نظر پیش کی جاتی ہے یہ پہلا موقعہ ہے کہ فریق مخالف کی طرف سے نظر پیش کر کے پھر اس کی نظر سے تردید کی ہے اور عموماً باب کے آخر میں نظر طحاوی لائے ہیں جبکہ یہاں باب کے آخر میں تائیدی روایات لائے۔

بَابُ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ فِيْ أَذَانِ الصُّبْحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

مؤذن اذان صبح میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہے

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : كَرِهَ قَوْمٌ أَنْ يُقَالَ فِيْ أَذَانِ الصُّبْحِ (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ (بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْأَذَانِ الَّذِيْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلِيْمَهُ إِيَّاهُ بِلَالًا فَأَمَرَ بِلَالًا بِالتَّأْذِيْنِ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَاسْتَحَبُّوْا أَنْ يُقَالَ : ذٰلِكَ فِي التَّأْذِيْنِ لِلصُّبْحِ بَعْدَ الْفَلَاحِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، فَقَدْ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْأَذَانِ لِلصُّبْحِ .

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض لوگوں نے نمازِ صبح میں ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کومکروہ قرار دیا ہے اورانہوں نے عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سکھائی۔ علماء کی دوسری جماعت نے اس بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اذانِ فجر میں اس کا کہنا مستحب ہے۔ یہ فلاحین کے بعد کہا جائے گا اوران کی دلیل یہ ہے کہ اگر چہ یہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں نہیں مگر یہ کلمہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کواذانِ فجر کے لئے تعلیم دیا اور یہ اس کے بعد کا واقعہ ہے۔

خلاصۃ الزام: عطاء بن ابی رباح اور طاؤس نے تثویب فجر کومکروہ قرار دیا ہے فریق ثانی ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء نے اس کو مسنون قرار دیا ہے۔

فریق اوّل:

بقول امام طحاوی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ کی روایت جو سابقہ ابواب اذان و اقامت میں گزری اس سے استدلال کیا چونکہ اس میں تثویب نہیں پس اس کا کہنا مکروہ ہے۔

فریق نمبر۲:

الجواب: عبداللہ بن زید کی روایت میں اگر موجود نہیں تو دیگر روایات میں اس کا وجود اس کے ثبوت کے لئے کافی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان عبداللہ کی تصویب فرما کر انہیں بلال کوتعلیم کا حکم دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابومحذورہ کواذان فجر میں اس کا حکم دیا پس مکروہ کہنے کا کوئی جواز نہیں۔

مستدل روایات

٨٠٩ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُوْرَةَ، عَنْ (أَبِي مَحْذُوْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ).

٨٠٩: ام عبدالملک نے بیان کیا کہ ابومحذورہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے صبح کی پہلی اذان میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کے کلمات سکھائے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب٢٨' نمبر ٥٠٠/٥٠٤' نسائی فی الذان باب٦' ١٥' ابن ماجه فی الاذان باب٣'١' دارمی فی الصلاۃ باب٥' مالك فی النداء نمبر٨' مسند احمد ٤٠٨/٣' ٤٠٩' ٤٣/٤۔

٨١٠ :حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ : سَمِعْتُ (أَبَا مَحْذُوْرَةَ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلْ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ كَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُهَا .وَقَدِ اسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ .

٨١٠: عبدالعزیز بن رفیع کہتے ہیں کہ میں نے خود ابومحذورہ کو کہتے سنا کہ میں نوعمر بچہ تھا مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہو: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے خود ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات سکھائے تو یہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت پر اضافہ ہوا اوراس کو اختیار کرنا لازم ہوا اور آپ ﷺ کے بعد اصحاب رسول ﷺ نے اس کو اپنایا۔

تخریج : دارقطنی ٢٤٤/١۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب جناب رسول اللہ ﷺ نے خود سکھائے تو ان کلمات سے روایت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ پر صحیح سند سے اضافہ ثابت ہو گیا ثقہ کا اضافہ مقبول ہے پس اس کا استعمال ضروری ہے آپ ﷺ کے صحابہ نے آپ کی وفات کے بعد اس کو استعمال کیا اس کی شاہد یہ روایات ہیں۔

٨١١ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ فِي الْأَذَانِ الْأَوَّلِ بَعْدَ الْفَلَاحِ (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ). "

۸۱۱: نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اذان اول میں الفلاح کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ دومرتبہ تھا۔

تخریج : عبدالرزاق ۴۷۳/۱ باختلاف یسیر۔

۸۱۲ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ، ح .

۸۱۲: یحییٰ بن یحییٰ نے کہا کہ ہشیم نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲۵۱/۱۔

۸۱۳ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ التَّثْوِيْبُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ -إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ (حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ) قَالَ : (الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ) مَرَّتَيْنِ .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ بِهِ فِي أَذَانِ الصُّبْحِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ؛ وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى .

۸۱۳: محمد بن سیرین نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ کہتے ہیں فجر کی اذان میں تثویب یہ ہے کہ جب مؤذن حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ سے فارغ ہو جائے تو دومرتبہ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کا کلمہ کہا جائے۔ پس یہ ابن عمراورانس رضی اللہ عنہم ہیں جو خبر دے رہے ہیں کہ یہ کلمات وہ ہیں جن کو مؤذن اذانِ صبح میں پڑھا کرتا تھا۔ پس ان روایات سے یہ ثابت ہو گیا اور یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بیهقی فی الکبریٰ ۶۲۳/۱۔

حاصل روایات : ان روایات ثلاثہ سے ثابت ہو کہ اذان صبح میں الفلاح کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کا کلمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور زمانہ صحابہ سے ثابت ہے یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ : باب کی روایت سے الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کا ثبوت جو زبان نبوت سے ثابت ہو گیا تو جو لوگ اس کو احداث عمری کہتے ہیں ان کو حشر کی صبح سے ڈرنا چاہئے۔

بَابُ التَّأْذِيْنِ لِلْفَجْرِ، أَيُّ وَقْتٍ هُوَ؟ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ؟

فجر کی اذان کس وقت کہی جائے؟

فریق نمبر۱: امام ابو یوسف شافعی و مالک و احمد جمہور کے نزدیک اذان فجر طلوع صبح صادق سے پہلے جائز ہے۔

فریق نمبر۲: امام ابوحنیفہ محمد سفیان ثوری حسن بصری رحمہم اللہ کے ہاں اذان طلوع فجر صادق سے پہلے درست نہیں لوٹانا واجب

ہے۔

فریق نمبرا کا موقف اذان فجر طلوع صبح صادق سے پہلے درست ہے۔

مستدل روایات:

۸۱۴ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا، حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَكَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ "أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ ."

۸۱۴: سالم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلال رات کو اذان دے دیتا ہے پس تم اس وقت تک کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں ابن شہاب کہتے ہیں یہ ابن ام مکتوم نابینا تھے یہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک لوگ ان کو تاکید سے أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ کہتے۔ یعنی تم نے صبح کر دی تم نے صبح کر دی۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۱، ۱۲، ۱۳، ترمذی فی المواقیت باب ۳۵، نمبر ۲۰۳، نسائی فی الاذان باب ۹، مالک فی النداء حدیث نمبر ۱۴، ۱۵/۱، مسند احمد ۹/۲، ۵۷۔

۸۱۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۸۱۵: سالم نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی اور ابن عمر کا درمیان میں ذکر نہیں کیا۔ (یہ منقطع روایت ہے)

تخریج : موطا مالک ۲۵/۱۔

۸۱۶ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ؛ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۸۱۶: سالم نے نقل کیا کہ ابن عمر ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰۵/۱۔

۸۱۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۸۱۷: عبدالعزیز نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند الطیاسی ۱/۰ ۲۵۔

۸۱۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْیَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَیْبُ بْنُ أَبِیْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ : قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ "سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ یَقُوْلُ : إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ، فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ ابْنُ أُمِّ مَکْتُوْمٍ).

۸۱۸: سالم بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ کو یہ کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک بلال رات کو اذان دے دیتا ہے۔تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔

تخریج : مسند العدنی۔

۸۱۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِیُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۸۱۹: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۸۲۰: عبداللہ بن دینار نے بیان کیا کہ ابن عمر ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۷۳/۲۔

۸۲۱ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۸۲۱: مالک نے بیان کیا کہ عبداللہ بن دینار نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰۵/۱۔

۸۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا مَالِکٌ وَشُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَیْرَ أَنَّهٗ قَالَ : " حَتّٰی یُنَادِیَ بِلَالٌ أَوْ ابْنُ أُمِّ مَکْتُوْمٍ "شَکَّ شُعْبَةُ .

۸۲۲: مالک وشعبہ نے عبداللہ بن دینار سے بیان کہ انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ شعبہ نے "حَتّٰی یُنَادِیَ بِلَالٌ أَوْ ابْنُ أُمِّ مَکْتُوْمٍ" شک کے ساتھ لکھا ہے۔

۸۲۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَلَمْ یَشُکَّ .قَالَتْ "وَلَمْ یَکُنْ بَیْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا یَنْزِلُ هٰذَا وَیَصْعَدُ هٰذَا . "

۸۲۳: قاسم نے کہا کہ حضرت عائشہ ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں شک کا لفظ بھی نہیں۔حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں ان کے درمیان بس اتنا سا فاصلہ ہوتا کہ ایک اذان کی جگہ پر

چڑھتا اور دوسرا اترتا۔

تخریج : نسائی فی الاذان باب ۱۰ ' مسند احمد ٤٣٣/٦۔

۸۲۴ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ بِلَالًا أَوْ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ أَوْ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ). فَكَانَ إِذَا نَزَلَ هٰذَا، وَأَرَادَ هٰذَا أَنْ يَصْعَدَ، تَعَلَّقُوْا بِهٖ وَقَالُوْا كَمَا أَنْتَ حَتّٰى نَتَسَحَّرَ .

۸۲۴: شعبہ کہتے ہیں میں نے خبیب بن عبدالرحمٰن کو اپنی پھوپھی انیسہؓ سے بیان کرتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلال یا ابن ام مکتوم رات کو ہی اذان دے دیتے ہیں (یعنی ابھی رات باقی ہوتی ہے کہ وہ اذان دے دیتے ہیں) پس تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ بلال یا ابن ام مکتوم اذان دیں جب یہ اذان والا اترتا تو دوسرا چڑھنے کا ارادہ کرتا تو لوگ اسے چمٹ جاتے اور کہتے تم اسی طرح رہو یہاں تک کہ سحر ہو جائے۔

تخریج : المعجم الکبیر ١٩١/٢٤ ' بیہقی ٥٦١/١۔

۸۲۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ وَزَادُوْا (كَانَتْ قَدْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا).

۸۲۵: شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ انیسہؓ نے آپ کے ساتھ حج کیا تھا ان دونوں موذنوں کے درمیان بس اتنا فاصلہ تھا کہ ایک منبر پر چڑھتا اور دوسرا اترتا تھا۔

تخریج : طبرانی کبیر ١٩١/٢٤۔

۸۲۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا نِدَاءَ بِلَالٍ).

۸۲۶: منصور نے خبیب بن عبدالرحمٰن عن عمتہ انیسہؓ سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابن ام مکتوم رات کو اذان دے دیتے ہیں تم کھاؤ پیو یہاں تک کہ بلال کی اذان سنو۔

تخریج : نسائی ١٠٥/١۔

۸۲۷ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَمِعْتُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيَّ وَكَانَ إِمَامَهُمْ - قَالَ : سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ، وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ، حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ، وَيَنْفَجِرَ الْفَجْرُ).

۸۲۷: شعبہ نے سوادہ قشیری سے سنا (یہ ان کا امام تھا) کہ میں نے سمرہ بن جندبؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں بلال کی اذان دھوکا میں نہ رکھے اور نہ یہ (صبح کاذب کی) سفیدی یہاں تک کہ فجر ظاہر ہو اور صبح صادق پھوٹ پڑے۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر ٤٤' مسند احمد ٢٢/٤۔

٨٢٨ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْفَجْرَ يُؤَذَّنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، فَمَنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَذَّنَ لِلْفَجْرِ أَيْضًا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا، كَمَا لَا يُؤَذَّنُ لِسَائِرِ الصَّلَوَاتِ إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا : إِنَّمَا كَانَ أَذَانُ بِلَالٍ الَّذِيْ كَانَ يُؤَذِّنُ بِهِ بِلَيْلٍ، لِغَيْرِ الصَّلَاةِ .فَذَكَرُوْا۔

٨٢٨: سوادہ القشیری نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کے ہاں فجر کی اذان اس کا وقت داخل ہونے سے پہلے دی جا سکتی ہے۔اس سلسلہ میں انہوں نے ان روایات کو اپنا مستدل بنایا ہے۔ان حضرات میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ بھی شامل ہیں۔مگر دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ فجر کے لئے بھی وقت کے آ جانے کے بعد اذان دی جائے جیسا کہ دیگر نمازوں کے لئے دخولِ وقت کے بعد اذان دی جاتی ہے اور انہوں نے دلیل پیش کرتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان والی روایت کہ وہ رات کو اذان دیتے تھے کا جواب یہ دیا کہ وہ نماز کے لئے نہ تھی' روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ٧/٥' مسلم ٣٥٠/١' المعجم الکبیر ٢٣٦/٧۔

حاصل روایات : ان تمام روایات میں اکثر روایات میں بلال رضی اللہ عنہ کے متعلق رات کو اذان دینا اور ایک روایت میں ابن ام مکتوم کا رات کو اذان دینا منقول ہے یہ اذان فجر تھی اور وقت سے پہلے دی جاتی تھی پس اس سے ثابت ہو گیا کہ فجر کا وقت داخل ہونے سے پہلے اذان فجر جائز ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور دیگر ائمہ ثلاثہ اس بات کے قائل ہوئے۔

فریق ثانی کا مؤقف:

اذان فجر بھی وقت سے پہلے درست نہیں جیسا کہ دیگر نمازوں کے اوقات داخل ہونے پر وہ اذانیں دی جاتی ہیں۔

فریق اوّل کا جواب:

حضرت بلال کی وہ اذان نماز کے لئے نہ تھی بلکہ دیگر مقاصد کے لئے تھی اور مندرجہ ذیل روایات سے اس کی نشاندہی ہوتی ہے۔

۸۲۹ :مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَعْبَدٍ، ح .

۸۲۹: شجاع نے کہا یہ الفاظ علی بن معبد کے ہیں انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی۔

تخریج : مسند احمد ۱/۴۳۵۔

۸۳۰ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح .

۸۳۰: اسباط بن محمد نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱/۱۰۵۔

۸۳۱ :وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح .

۸۳۱: نعیم نے کہا ابن المبارک نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۱۰/۲۳۰۔

۸۳۲ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ، فَإِنَّهٗ يُنَادِيْ، أَوْ يُؤَذِّنُ، لِيَرْجِعَ غَائِبُكُمْ، وَلِيَنْتَبِهَ قَائِمُكُمْ). وَقَالَ : (لَيْسَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَجَمَعَ أُصْبُعَيْهِ وَفَرَّقَهُمَا). وَفِيْ (حَدِيْثِ زُهَيْرٍ خَاصَّةً وَ رَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهٗ وَخَفَضَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا، أَوْ مَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا .فَقَدْ أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّدَاءَ كَانَ مِنْ بِلَالٍ، لِيَنْتَبِهَ النَّائِمُ وَلِيَرْجِعَ الْغَائِبُ لَا لِلصَّلَاةِ). وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

۸۳۲: ابوعثمان نہدی نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلال کی اذان تمہیں سحری سے نہ ہرگز نہ روکے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں تا کہ تمہارا غائب گھر واپس لوٹ آئے اور قیام کرنے والا خبردار ہو جائے اور کہا کیا فجر یا صبح اس طرح اور اس طرح نہیں ہے اور انہوں نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کیا اور جدا کیا" زہیر کی روایت میں خاص طور پر یہ الفاظ ہیں": " رَفَعَ زُهَيْرٌ يَدَهٗ وَخَفَضَهَا حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا، أَوْ مَدَّ زُهَيْرٌ يَدَيْهِ عَرْضًا" زہیر نے عرض میں اپنے دونوں ہاتھوں کو دراز کیا (صبح صادق کو سمجھانے کے لئے۔

تنبیہ: اس روایت سے صاف معلوم ہو گیا کہ اذان بلال اس لئے تھی تا کہ سونے والا بیدار ہو جائے اور جو ڈیوٹیوں پر مقرر ہیں وہ واپس لوٹ آئیں نماز کے لئے نہ تھی۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۳، مسلم فی الصیام نمبر ۳۹، ابو داؤد فی الصوم باب ۱۸، نمبر ۲۳۴۷، نسائی فی الاذان باب ۱۱، بیهقی فی السنن الکبرٰی ۴/۲۱۸۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایات ہیں جو اس پر دال ہیں۔

۸۳۳ :مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح

۸۳۳: موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن سلمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۷۹/۱۔

۸۳۴ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ (بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَ فَنَادٰى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ فَرَجَعَ فَنَادٰى أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ). فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا، وَهُوَ مِمَّنْ قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ، أَنَّ مَا كَانَ مِنْ نِدَائِهِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مِمَّا كَانَ مُبَاحًا لَهٗ، هُوَ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ، وَأَنَّ مَا أَنْكَرَهٗ عَلَيْهِ إِذْ فَعَلَهٗ قَبْلَ الْفَجْرِ، كَانَ لِلصَّلَاةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

۸۳۴: نافع' ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ طلوع فجر سے پہلے اذان دے دی تو ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ وہ دوبارہ لوٹ کر یہ اعلان کر دیں: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ بندے کو نیند میں معلوم نہیں رہا چنانچہ انہوں نے لوٹ کر یہ اعلان کیا: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ ۔یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کر رہے ہیں حالانکہ وہ ان حضرات میں سے ہیں جن کی روایت یہ ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں۔ پس تم کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ طلوع صبح صادق سے پہلے جس اذان کو مباح قرار دیا گیا تھا وہ نماز کے علاوہ دیگر عمل کے لئے تھی اور جس اذان کے طلوع فجر سے پہلے ہو جانے پر آپ نے اعتراض کیا وہ نماز کے لئے تھی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۰ ٤' نمبر ۵۳۲' ترمذی فی الصلاة باب ۳۵' نمبر ۲۰۳'

یہی ابن عمر رضی اللہ عنہ یہاں یہ روایت کر رہے ہیں انہوں نے باب کے شروع میں وہ روایات نقل کی ہیں جن میں یہ مذکور ہے: "إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ "اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ انکی جو اذان طلوع فجر سے پہلے تھی اس کا انہیں حکم ملا تھا وہ نماز کے لئے نہ تھی اور وہ اذان جس کے متعلق نکیر کی گئی وہ فجر کے لئے تھی جس کو وہ پہلے غلطی سے دے بیٹھے تو انہیں غلطی کا اعلان کرنے کا حکم ہوا بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہ نقل کیا ہے۔

روایت حفصہ رضی اللہ عنہا ملاحظہ ہو:

۸۳۵ :مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ عُمَرَ أَنَّ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْفَجْرِ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَحَرَّمَ الطَّعَامَ، وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ). فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ لِلصَّلَاةِ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ .(وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا بِلَالًا أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِيَ أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ قَدْ نَامَ) يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عَادَتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَعْرِفُوْنَ أَذَانًا قَبْلَ الْفَجْرِ .وَلَوْ كَانُوْا يَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ أَذَانًا، لَمَا احْتَاجُوْا إِلٰى هٰذَا النِّدَاءِ، وَأَرَادَ بِهِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِذٰلِكَ النِّدَاءِ إِنَّمَا هُوَ لِيُعْلِمَهُمْ أَنَّهُمْ فِيْ لَيْلٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ مَنْ آثَرَ مِنْهُمْ أَنْ يُصَلِّيَ وَلَا يُمْسِكَ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الصَّائِمُ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ بِلَالٌ كَانَ يُؤَذِّنُ فِيْ وَقْتٍ كَانَ يَرٰى أَنَّ الْفَجْرَ قَدْ طَلَعَ فِيْهِ وَلَا يَتَحَقَّقُ ذٰلِكَ، لِضُعْفِ بَصَرِهٖ.

۸۳۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے دیتا تو آپ فجر کی دو رکعت پڑھتے پھر مسجد کی طرف نکلتے اور کھانا حرام ہو جاتا (سحری کے لئے) اور صبح صادق جب تک طلوع نہ ہوتی آپ اذان نہ دیتے۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جو حفصہ رضی اللہ عنہا کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ مؤذن نمازِ فجر کے لئے اذان طلوعِ فجر کے بعد دیا کرتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان لوٹانے کا حکم فرمایا اور اس اعلان کا حکم فرمایا "الا ان العبد قد نام" کہ بندہ کو نیند آ گئی تھی۔ یہ بات اس عادت کو ثابت کرتی ہے کہ فجر سے پہلے اذان ان کے ہاں معروف نہ تھی۔ اگر لوگ اس کو جانتے ہوتے تو دوبارہ اعلان کی چنداں حاجت نہ تھی۔ ہمارے ہاں اس اعلان کا مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ وہ ان کو مطلع کریں کہ اب تک رات کا وقت باقی ہے تا کہ جو شخص رات کو نماز ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ ادا کرے اور ان چیزوں کے استعمال سے پہلے اپنے ہاتھ کو نہ روکے جن سے روزہ دار بچتا ہے اور اس میں ایک احتمال یہ بھی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ گمان کر کے اذان دیتے ہوں کہ فجر طلوع ہو چکی مگر نگاہ کی کمزوری کی وجہ سے اسی طلوعِ فجر کو اچھی طرح معلوم نہ کر سکتے تھے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۲' مسلم فی المسافرین نمبر۸۷' ترمذی فی الصلاۃ باب۲۰۳' نمبر۴۳۳' نسائی فی الصالۃ باب۲۹' مالك فی الصلاۃ نمبر۲۹' مسند احمد ۲۸٤/٦۔

نوٹ: یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں آپ کے مؤذن نے طلوعِ صبح صادق سے پہلے اذان دیدی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا کہ وہ

اذان کی جگہ لوٹ کر الا ان العبد قدنام کا اعلان کردیں اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ فجر سے قبل اذان کو اذان نہ جانتے تھے اگر وہ اس کو اذان جانتے ہوتے تو اس اعلان کی ضرورت نہ رہتی تھی اس اذان سے اس بات کی تعلیم مقصود تھی کہ جو تہجد پڑھنا چاہتے ہیں وہ پڑھ لیں اور روزہ رکھنے والے کھانے سے ابھی نہ رکیں کیونکہ وقت کی گنجائش ابھی باقی ہے اور اس میں ایک دوسرا احتمال بھی عین ممکن ہے کہ بلالؓ اپنے خیال میں کہ فجر طلوع ہوگئی اذان دیتے ہوں اور ضعف نگاہ کی وجہ سے طلوع فجر کو یقینی طور پر معلوم نہ کرسکتے ہوں۔

اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۸۳۶ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ ح .

۸۳۶: ابن ابی داؤد نے احمد بن اشکاب سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۸۳۷ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِىْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ فَإِنَّ فِىْ بَصَرِهٖ شَيْئًا). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُرِيْدُ الْفَجْرَ فَيُخْطِئُهُ لِضَعْفِ بَصَرِهٖ .فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَعْمَلُوْا عَلٰى أَذَانِهٖ، إِذْ كَانَ مِنْ عَادَاتِهِ الْخَطَأُ، لِضُعْفِ بَصَرِهٖ .

۸۳۷: قتادہ نے انسؓ سے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم کو اذان بلال سے دھوکا نہ لگ جائے ان کی بصارت میں کچھ کمزوری ہے۔ اس سے یہ دلالت مہیا ہوگئی کہ بلال رضی اللہ عنہ طلوع صبح صادق کا ارادہ فرماتے۔ نظر کی کمزوری سے ان کی نظر کبھی خطاء کر جاتی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ اس کی اذان کے مطابق عمل نہ کریں کیونکہ نظر کی کمزوری سے خطاء ان کی عادت بن چکی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ بلال تو اپنی طرف سے فجر کا ارادہ فرماتے مگر ضعف بصر کی وجہ سے بسا اوقات خطا کر جاتے اسی لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی اذان پر عمل نہ کرنے کا حکم دیا کیونکہ ضعف بصر کی وجہ سے خطا ان کی عادت بن گئی تھی۔

۸۳۸ : وَقَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ، أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنْ أَبِىْ ذَرٍّ قَالَ : (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ إِنَّكَ تُؤَذِّنُ إِذَا كَانَ الْفَجْرُ سَاطِعًا، وَلَيْسَ ذٰلِكَ الصُّبْحَ، إِنَّمَا الصُّبْحُ هٰكَذَا مُعْتَرِضًا). فَأَخْبَرَهٗ فِىْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّهٗ كَانَ يُؤَذِّنُ بِطُلُوْعِ مَا يَرٰى أَنَّهُ الْفَجْرُ، وَلَيْسَ - هُوَ فِى الْحَقِيْقَةِ -، بِفَجْرٍ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ). قَالَتْ : وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا مِقْدَارُ مَا يَصْعَدُ هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا .فَلَمَّا كَانَ بَيْنَ أَذَانِهِمَا مِنَ الْقُرْبِ مَا ذَكَرْنَا، ثَبَتَ أَنَّهُمَا كَانَا يَقْصِدَانِ وَقْتًا وَاحِدًا وَهُوَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ، فَيُخْطِئُهُ بِلَالٌ لِمَا بِبَصَرِهِ، وَيُصِيْبُهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ حَتّٰى يَقُوْلَ لَهُ الْجَمَاعَةُ "أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ . "ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۳۸: عثمان نے عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم سے بیان کیا اور اس نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فرمایا تم اس وقت اذان دیتے ہو فجر (کاذب) چمک رہی ہوتی ہے اور یہ صبح (صادق) نہیں بے شک صبح تو اس طرح چوڑائی میں ہوتی ہے۔اس ارشاد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو یہ بتلایا کہ تم اس چیز کے ظاہر ہونے پر اسے فجر سمجھ کر اذان دے دیتے ہو۔مگر وہ حقیقت میں فجر نہیں ہے اور ہم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رات ابھی باقی ہوتی ہے کہ اذان دے دیتے ہیں' پس تم سحری کھاؤ' پیو یہاں تک کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دونوں کی اذان میں اتنا وقفہ ہوتا کہ وہ اذان کے لئے چڑھتے اور وہ اذان دے کر اترتے۔جب ان دونوں اذانوں میں اتنا کم فاصلہ تھا تو اس سے ثابت ہوگیا کہ وہ دونوں حضرات طلوع صبح صادق کا ارادہ رکھتے تھے۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ بصارت میں کمزوری کی وجہ سے خطاء کر جاتے اور حضرت ابن ام مکتوم صبح طلوع فجر پر اذان دیتے کیونکہ وہ اذان اسی وقت دیتے جب تک لوگ ان کو "اصبحت' اصبحت" کہ صبح ہوگئی' صبح ہوگئی نہ پکارتے۔پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ مروی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۷۲/۵۔

اس ارشاد میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ خبر دی گئی ہے جس کو فجر خیال کر کے تم اذان دیتے ہو وہ صبح کاذب ہے صبح صادق نہیں کیونکہ صبح صادق تو افق کی چوڑائی میں ہوتی ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر کر آئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال تو رات میں اذان دے دیتا ہے پس تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان کے درمیان معمولی سا فاصلہ ہوتا تھا کہ ایک اذان گاہ کے اوپر چڑھتا اور دوسرا اذان دے کر نیچے اترتا۔

اب جب ان کی اذانوں کے درمیان اس قدر قرب پایا جاتا تھا تو اس سے یہ خود ثابت ہوگیا کہ دونوں ایک ہی وقت کا قصد فرمانے والے تھے اور وہ طلاع فجر تھی بلال ضعف بصر کی وجہ سے اس میں غلطی کر جاتے اور ابن ام مکتوم اس کو پا لیتے کیونکہ وہ نابینا تھے وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک ان کو لوگ یہ نہ کہتے تم نے صبح کر دی صبح کر دی۔

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

۸۳۹ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَتَى تُوْتِرِيْنَ؟ قَالَتْ "إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ .قَالَ الْأَسْوَدُ وَإِنَّمَا كَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ بَعْدَ الصُّبْحِ وَهٰذَا تَأْذِيْنُهُمْ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ الْأَسْوَدَ إِنَّمَا كَانَ سِمَاعُهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالْمَدِيْنَةِ، وَهِيَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَيْنَا عَنْهَا ذٰلِكَ، فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ تَرْكَهُمُ التَّأْذِيْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَلَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ غَيْرُهَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مُرَادَ بِلَالٍ بِأَذَانِهِ ذٰلِكَ، الْفَجْرُ وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ) " إِنَّمَا هُوَ لِإِصَابَةِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ .فَلَمَّا رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَكَانَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُؤَذِّنُوْنَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، فَقَدْ بَطَلَ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ، أَبُوْ يُوْسُفَ .وَإِنْ كَانَ الْمَعْنٰى عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ، وَكَانُوْا يُؤَذِّنُوْنَ قَبْلَ الْفَجْرِ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُمْ لِذٰلِكَ فَإِنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ التَّأْذِيْنَ كَانَ لِغَيْرِ الصَّلَاةِ .وَفِيْ تَأْذِيْنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ دَلِيْلٌ أَنَّ ذٰلِكَ مَوْضِعُ أَذَانٍ لِتِلْكَ الصَّلَاةِ .وَلَوْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَذَانٍ لَهَا لَمَا أُبِيْحَ الْأَذَانُ فِيْهَا .فَلَمَّا أُبِيْحَ ذٰلِكَ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ، وَقْتٌ لِلْأَذَانِ، وَاحْتَمَلَ تَقْدِيْمُهُمْ أَذَانَ بِلَالٍ قَبْلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا .ثُمَّ اعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ، قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ، غَيْرَ الْفَجْرِ لَا يُؤَذَّنُ لَهَا إِلَّا بَعْدَ دُخُوْلِ أَوْقَاتِهَا .وَاخْتَلَفُوْا فِي الْفَجْرِ، فَقَالَ قَوْمٌ : اَلتَّأْذِيْنُ لَهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا .وَقَالَ آخَرُوْنَ : بَلْ هُوَ بَعْدَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا .فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْأَذَانُ لَهَا كَالْأَذَانِ لِغَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ، فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَ دُخُوْلِ أَوْقَاتِهَا، كَانَ أَيْضًا فِي الْفَجْرِ كَذٰلِكَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمُحَمَّدٍ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ .

۸۳۹: اسود کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ام المؤمنین آپ وتر کب ادا کرتی ہیں؟ فرمایا جب مؤذن اذان دے چکتا ہے۔ اسود کہتے ہیں کہ وہ صبح صادق کے بعد اذان دیتے اور یہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اذان سے متعلق ہے کیونکہ اس کا سماع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مدینہ منورہ میں ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ روایت خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی جو ہم ذکر کر آئے۔ اس لئے فجر سے پہلے والی اذان کے چھوڑنے پر انہوں نے اعتراض نہ

کیا اوران کے علاوہ اصحاب رسول ﷺ نے بھی انکار نہ کیا۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مقصود بھی اذان سے اذانِ فجر تھی اورآپ ﷺ کا ارشاد ((فكلوا واشربوا)) یہ طلوع فجر کے صحیح طور پر ظاہر ہونے کی بناء پر تھا۔جب روایات اس انداز سے وارد ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت تک اذان نہ دیتے تھے جب تک صبح صادق طلوع نہ ہو جاتی اگر یہ بات اسی طرح ہے تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے جس معنی کو اختیار کیا وہ باطل ٹھہرا۔بالفرض اگر وہ معنی مراد لیا جائے کہ وہ جان بوجھ کر فجر سے پہلے اذان دیتے تھے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی جناب رسول اللہ ﷺ والی روایت سنے یہ بات کھول دی کہ وہ اذانِ فجر کے لئے اذان نہ تھی اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی وہ اذان جو طلوع فجر کے بعد ہوا کرتی تھی وہ اس پر شاہد ہے کہ یہ اس نماز کے وقت کی اذان ہے اگر وہ اس کی اذان کا وقت نہ ہوتا تو اس وقت اذان درست نہ ہوتی جب وہ مباح قرار دی گئی تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ یہ وقت اذانِ فجر کا وقت تھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کو مقدم کرنے میں وہی احتمال ہے جو ہم ذکر کر آئے۔اب اس کو نظری انداز سے دیکھا تو ہم نے یہ بات پائی کہ دوسری نمازوں کے لئے اذان ان کے وقت داخل ہونے کے بعد دی جاتی ہے۔فجر میں صرف اختلاف ہے ایک جماعت نے کہا کہ اس کی اذان وقت سے پہلے دی جاسکتی ہے اور دوسری جماعت کا مؤقف یہ ہے کہ اذان بھی وقت کے داخل ہونے کے بعد دی جائے گی تو اس بیان کا تقاضا یہ ہے کہ فجر کے لئے بھی اذان اسی طرح ہو جس طرح دیگر نمازوں کے لئے ہوتی ہے۔جب وہ دخولِ وقت کے بعد ہیں تو اس کے لئے بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔نظر وقیاس اسی کو چاہتے ہیں۔یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

تخریج : بیهقی ۶۷۵/۱۔

اسود رحمہ اللہ کا قول:

اسود کہتے ہیں وہ صبح کی اذان دیتے اور یہ اذان مسجد نبوی کی بات ہے کیونکہ اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث مدینہ میں ہی سنی ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ ارشادات نبوت خود آپ ﷺ سے سنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فجر سے پہلے جو اذان تھی اس کے ترک پر نکیر نہیں فرمائی اور نہ دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اس پر نکیر فرمائی اس سے یہ خود دلالت مل گئی کہ بلال کی اذان سے مقصود تو فجر تھی اور جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان "کلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم" یہ طلوع فجر کو صحیح طور پر پالینے کے لئے تھا۔

حاصل روایات: ان آثار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ اذان طلوع فجر صادق کے بعد دیتے تھے روایت حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا اس کی شاہد ہے جب یہ اسی طرح ہے تو امام یوسف رحمہ اللہ کا ان روایات سے جو شروع باب میں گزریں یہ استدلال کہ فجر کے طلوع سے قبل اذان فجر جائز ہے یہ درست نہ ہوا۔

ایک دوسرے پہلو سے:

اگر دوسرا معنی لیں کہ وہ فجر سے قبل اذان دیتے تھے تو اور بالقصد ایسا کرتے تھے تو حدیث حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے واضح کر دیا کہ یہ اذان نماز کے لئے نہ تھی۔

ایک اور رُخ سے:

ابن ام مکتوم کا طلوع فجر کے بعد اذان دینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اس نماز کے لئے اصل اذان کا یہی موقعہ ہے اگر یہ اذان کا مقام نہ ہوتا تو اذان دینا ان کو مباح نہ ہوتا جب ان کو اذان کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ یہی وقت اذان ہے اور بلال کی اذان کی تقدیم میں وہ احتمال ہے جس کا ہم نے تذکرہ کر دیا ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

اگر بطریق نظر دیکھیں جس سے دونوں میں اصح ترین قول سامنے آجائے تو تمام نمازوں کو ملاحظہ فرمائیں ان میں اذان دخول وقت کے بعد دی جاتی ہیں فجر کی اذان کے متعلق اختلاف ہوا کہ یہ وقت سے پہلے درست ہے یا نہیں تو جب یہ اذان دوسری اذانوں کی طرح کے ان میں دخول وقت لازم ہے تو اس میں بھی اسی طرح ہونا چاہئے یہی تقاضا نظر ہے اور یہ امام ابوحنیفہ محمد سفیان ثوری رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تابعین رحمہم اللہ کے عمل سے تائید:

۸۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ : سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيْدٍ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِنِّيْ أُؤَذِّنُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِأَكُوْنَ أَوَّلَ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ السَّمَاءِ بِالنِّدَاءِ .فَقَالَ سُفْيَانُ لَا، حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ .

۸۴۰: علی بن جعد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن سعید سے سنا کہ ان کو ایک آدمی نے کہا میں طلوع فجر سے پہلے اذان دیتا ہوں تاکہ میری آذان سب سے پہلے اذان کے ذریعہ آسمان کا دروازہ کھٹکھٹانے والی ہو تو انہوں نے فرمایا مت اذان دو جب تک کہ فجر طلوع نہ ہو۔

۸۴۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : شَيَّعْنَا عَلْقَمَةَ إِلٰى مَكَّةَ، فَخَرَجَ بِلَيْلٍ فَسَمِعَ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ : " أَمَّا هٰذَا "فَقَدْ خَالَفَ سُنَّةَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ كَانَ نَائِمًا كَانَ خَيْرًا لَهُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، أَذَّنَ .فَأَخْبَرَ عَلْقَمَةُ أَنَّ التَّأْذِيْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، خِلَافٌ لِسُنَّةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۸۴۱: ابراہیم کہتے ہیں ہم علقمہ کے ساتھ مکہ کی طرف گئے وہ رات کو نکلے تو انہوں نے ایک مؤذن کو رات کے وقت اذان دیتے سنا آپ نے فرمایا لوسنو! اس شخص نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کی خلاف ورزی کی ہے اگر اس کی بجائے سو رہتا تو بہتر تھا جب فجر طلوع ہو جاتی تب اذان دیتا۔ حضرت علقمہ نے یہ بات بتلا دی کہ طلوع فجر سے پہلے اذان یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۹٤/۱۔

حاصل آثار:

علقمہ اور سفیان بن سعید کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ اذان فجر طلوع صبح صادق سے پہلے جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کے طریق کی مخالفت ہے۔

نوٹ : اس باب میں نظر کے بعد تائید کے لئے اقوال تابعین کو ذکر کیا اور ائمہ ثلاثہ کے ساتھ پہلی مرتبہ سفیان ثوری ؒ کا نام لائے۔

بَابُ الرَّجُلَيْنِ، يُؤَذِّنُ أَحَدُهُمَا وَيُقِيمُ الْآخَرُ

جو اذان کہے وہی اقامت کہے

خلاصۃ المرام : نمبر ا: جو اذان دے وہی اقامت کہے ایسا لازم ہے یہ امام شافعی واحمد اوزاعی ؒ کا مسلک ہے۔
نمبر ۲: ایک اذان دے دوسرا اقامت کہے تو درست مگر بہتر اسی کا کہنا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور روایات:

مؤذن و مکبّر ایک شخص ہونا چاہئے اس کی روایات مندرجہ ذیل ہیں۔

۸۴۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ (زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ الصُّبْحِ أَمَرَنِيْ فَأَذَّنْتُ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَجَاءَ بِلَالٌ لِيُقِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ).

۸۴۲: زیاد بن نعیم نے زیاد بن حارث صدائی کو فرماتے سنا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا جب صبح کی ابتداء ہوئی تو مجھے حکم دیا پس میں نے اذان دی پھر نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو بلال اقامت کہنے لگے تو آپ نے فرمایا تمہارے بھائی زیاد صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی اقامت کہتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۳۰' نمبر ۵٤٤' ترمذی فی الصلاة باب ۳۲' نمبر ۱۹۹' ابن ماجه فی الاذان والسنة باب ۳'

نمبر۷۱۷' مسند احمد ۱۶۹/٤' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۳۹۹/۱۔

۸۴۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقِيْمَ لِلصَّلَاةِ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا، وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ أَنْ يُقِيْمَ الصَّلَاةَ غَيْرُ الَّذِيْ أَذَّنَ لَهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۸۴۳: عبداللہ بن الحارث الصدائی نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ اورایک جماعت علماء نے اس روایت کواپنایااورانہوں نے کہا کہ یہ مناسب نہیں کہ جس نے اذان کہی ہواس کےعلاوہ اقامت کہے۔علماء کی دوسری جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں حرج نہیں کہ مؤذن کےعلاوہ دوسرااقامت کہےاوران کی دلیل یہ آثار ہیں۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲٦۳/٥۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مؤذن کو ہی اقامت کہنا چاہیے دوسرے کو درست نہیں۔

فریق ثانی اور مستدل روایات:

مؤذن کےعلاوہ دوسرے کے تکبیر کہہ لینے میں حرج نہیں جس کو وہ اجازت دے۔

۸۴۴ :بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ حِيْنَ أُرِيَ الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ فَأَقَامَ).

۸۴۴: حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ جب ان کوخواب میں اذان دکھائی گئی تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کوحکم دیا انہوں نے اذان دی پھرآپ ﷺ نے عبداللہ کوحکم دیاانہوں نے اقامت کہی۔

تخریج : دارقطنی ۲٥٠/۱۔

۸۴۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ كَيْفَ رَأَيْتُ الْأَذَانَ فَقَالَ : أَلْقِهِنَّ عَلٰى بِلَالٍ، فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ .فَلَمَّا أَذَّنَ بِلَالٌ نَدِمَ عَبْدُ اللّٰهِ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يُقِيْمَ). فَلَمَّا تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ أَرَدْنَا أَنْ نَلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ

الْقَوْلَيْنِ، قَوْلًا صَحِيحًا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ، أَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَذِّنَ رَجُلَانِ أَذَانًا وَاحِدًا، يُؤَذِّنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بَعْضَهُ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ كَذٰلِكَ، لَا يَفْعَلُهُمَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَا، كَالشَّيْئَيْنِ الْمُتَفَرِّقَيْنِ، فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَتَوَلَّى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا رَجُلٌ عَلٰى حِدَةٍ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الصَّلَاةَ لَهَا أَسْبَابٌ تَتَقَدَّمُهَا مِنَ الدُّعَاءِ، إِلَيْهَا بِالْأَذَانِ، وَمِنَ الْإِقَامَةِ لَهَا هٰذَا فِيْ سَائِرِ الصَّلَاةِ .وَرَأَيْنَا الْجُمُعَةَ يَتَقَدَّمُهَا خُطْبَةٌ لَا بُدَّ مِنْهَا، فَكَانَتِ الصَّلَاةُ مُضَمَّنَةً بِالْخُطْبَةِ، وَكَانَ مَنْ صَلَّى الْجُمُعَةَ بِغَيْرِ خُطْبَةٍ فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ، حَتّٰى تَكُوْنَ الْخُطْبَةُ قَدْ تَقَدَّمَتِ الصَّلَاةُ .وَرَأَيْنَا الْإِمَامَ لَا يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ غَيْرَ الْخَطِيْبِ، لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُضَمَّنٌ بِصَاحِبِهِ .فَلَمَّا كَانَ لَا بُدَّ مِنْهُمَا لَمْ يَنْبَغِ أَنْ يَكُوْنَ الْقَائِمُ بِهِمَا إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا وَرَأَيْنَا الْإِقَامَةَ جُعِلَتْ مِنْ أَسْبَابِ الصَّلَاةِ أَيْضًا وَأَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْإِمَامِ فَكَمَا كَانَ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الْإِمَامِ، وَهِيَ مِنَ الصَّلَاةِ، أَقْرَبُ مِنْهَا مِنَ الْأَذَانِ، كَانَ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَلَّاهَا غَيْرُ الَّذِيْ يَتَوَلَّى الْأَذَانَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۸۴۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کو خبر دی کہ کس طرح میں نے اذان کا خواب دیکھا آپ نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تلقین کرو وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں جب بلال نے اذان دی تو عبداللہ شرمندہ ہوئے پس آپ نے ان کو اقامت کا حکم دیا۔ جب یہ دونوں روایات باہمی متضاد ہوئیں تو ہم نے چاہا کہ اس باب کا حکم نظر وفکر سے تلاش کریں تا کہ دونوں اقوال میں سے درست ترین قول کو نکال سکیں۔ پس غور سے معلوم کیا کہ اس اصل پر سب کا اتفاق ہے کہ یہ مناسب نہیں کہ دو آدمی ایک اذان دیں کہ ان میں سے ہر ایک اس کا کچھ کچھ حصہ کہے۔ پس یہ احتمال پیدا ہو گیا کہ اذان اور اقامت کا بھی یہی حال ہو کہ ان دونوں کو ایک شخص ادا کرے اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ دو متفرق اشیاء کی طرح شمار ہوں اور اس میں کوئی حرج نہ ہو ان میں سے ہر ایک کا ایک الگ الگ شخص ذمہ دار ہو۔ چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ نماز کے متعدد اسباب ہیں جو اس سے پہلے ہیں' نماز کی طرف اذان کے ذریعہ دعوت دی جاتی ہے اور اقامت سے بھی نماز کی طرف بلایا جاتا ہے اور یہ تمام نمازوں میں ہے۔ ہم نے یہ بھی غور کیا کہ جمعہ سے پہلے خطبہ لازمی ہے اور نماز جمعہ خطبہ سے متصل ہے۔ جو شخص خطبہ کے بغیر جمعہ ادا کرے اس کا جمعہ باطل ہے۔ اسی لئے خطبہ کو نماز سے پہلے رکھا گیا اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ امام خود خطیب ہی ہونا چاہیے کیونکہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہے۔ جب دونوں کا پایا جانا ضروری ہوا تو مناسب نہیں کہ ان دونوں کو انجام دینے والا ایک ہی شخص ہو۔ ہم غور کرتے ہیں کہ اقامت بھی

اسباب نماز سے ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کا ذمہ دار امام کے علاوہ اور شخص ہو۔ پس جس طرح امام کے علاوہ شخص اس کا ذمہ دار بن سکتا ہے حالانکہ یہ بھی نماز سے متعلق ہے اور اذان کی نسبت اس سے قریب تر ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں کہ اس کا ذمہ دار مؤذن کے علاوہ شخص ہو۔ نظر وفکر کا تقاضا یہی ہے۔ یہی امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۳۰ ' ۵۱۲۔

حاصل روایات: ان روایات سے ایک کو اذان دینے کا حکم اور دوسرے کو تکبیر کا حکم ثابت کرتا ہے کہ اس کی اجازت ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب دونوں روایتیں آپس میں متضاد ہوگئیں تو بطریق نظر دونوں اقوال میں سے صحیح تر کا نکالنا ضروری ہوا چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ اس طرح تو کسی کے ہاں بھی درست نہیں ہے کہ دو آدمی اذان دیں اور آدھی ایک دے اور آدھی دوسرا دے اور یہی احتمال اقامت میں بھی جاری ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ ان کو ایک آدمی انجام دے گا اور اس میں یہ احتمال موجود ہے کہ دونوں میں ایک مستقل چیز کی طرح معاملہ ہو اور ہر ایک کا الگ الگ شخص ذمہ دار ہو۔

ہم نے اس کی نظیر تلاش کی تو نماز میں غور کرنے سے معلوم ہوا کہ نماز کے ان اسباب میں جو اس سے پہلے ہیں وہ اذان سے نماز کی طرف بلانا ہے اور اسی طرح نماز کے لئے اقامت کا کہنا ہے اور یہ تو تمام نمازوں میں ہے۔

اسی طرح ہم نے جمعہ پر نظر ڈالی کہ اس سے پہلے خطبہ ضروری ہے اور نماز جمعہ خطبہ سے متصل ہے جو بلا خطبہ نماز جمعہ پڑھے اس کا جمعہ باطل ہے بلکہ خطبے کو نماز سے پہلے رکھا گیا۔

پھر غور کیا کہ امام جمعہ وہی ہونا چاہئے جو خطیب ہو کیونکہ ہر ایک دوسرے سے متصل ہے اور دوسرے کے بغیر نہیں ہوسکتی جب دونوں ضروری ہوئے تو ان کو انجام دینے والا ایک شخص ہونا چاہئے اب ہم نے دیکھا کہ اقامت بھی اسباب نماز سے ہے اور اس کا اتصال نماز کے ساتھ خطبہ جمعہ سے زیادہ ہے کیونکہ خطبہ پہلے اور اقامت بعد میں ہوتی ہے اس اتصال کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا ذمہ دار مؤذن کی بجائے امام ہو کیونکہ دونوں ایک چیز ہیں اور تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جمعہ کا خطبہ اور نماز کی امامت الگ الگ آدمی کرا سکتے ہیں اگرچہ امام زیادہ بہتر ہے تو اذان وا قامت بھی الگ الگ کرا لینے میں کیا حرج ہے بلکہ یہ تو بطریق اولیٰ جائز ہونا چاہئے۔

ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَقُوْلَهُ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ

اذان سن کر کیا کہے؟

خلاصۃ المرام : مؤذن کا جواب انہی کلمات سے دیا جائے یا کچھ کلمات کے تفاوت سے اور یہ جواب واجب ہے یا مسنون۔

موقف فریق اوّل اوران کی مستدل روایات:

امام شافعی واحمد ابراہیم نخعی ﷫ کے ہاں انہی کلمات سے جواب دیا جائے گا۔

۸۴۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (إِذَا سَمِعْتُمَ الْمُؤَذِّنَ) وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ (النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ) ، وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ (مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ).

۸۴۶: سعید الخدری ؓ نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم مؤذن کو سنو (مالک کی روایت میں مؤذن کی بجائے نداء کا لفظ ہے) تو تم اسی طرح کہو جیسا وہ کہتا ہے۔ مالک کی روایت میں المؤذن کا لفظ زائد ہے۔

تخریج : بخاری فی الذان باب۷' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۰' ترمذی فی الصلاۃ باب ۴۰' والمناقب باب ۱' نسائی فی الاذان باب۳۳' ۳۷/۳۵' ابن ماجہ فی الذان باب۴' نمبر۷۱۹' مالک فی النداء نمبر۲' دارمی فی الصلاۃ باب۳۷' مسند احمد ۱۲۰/۱' ۸/۳' ۹۲/۴' ۹۳' ۳۶۶/۴' ابن ابی شیبہ کتاب الاذان والاقامۃ ۲۲۷/۱ عبرانی فی المعجم الکبیر ۲۲۸/۲۳۔

۸۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۸۴۷: حضرت یونس نے اپنی سند سے اس طرح روایت ذکر کی ہے۔

تخریج : دارمی ۱۸۹/۱۔

۸۴۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ، قَالَ : أَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يَقُوْلُ : إِنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ : إِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ تَعَالٰى لِيَ الْوَسِيْلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ، حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ .)

۸۴۸: عبدالرحمٰن بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب مؤذن کو سنو! تو اسی طرح کہو جیسا وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو اس لئے کہ جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے مقام وسیلہ طلب کرو وسیلہ جنت کے ایک مقام کا نام ہے وہ صرف ایک بندے کو جچتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا۔ جس نے میرے لئے وسیلہ مانگا وہ میری شفاعت کا حقدار بن گیا۔

تخریج : روایت ۸۴۶ ملاحظہ کریں۔

۸۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ.

۸۴۹: حضرت شعبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد۔

۸۵۰ : ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ عَنْ أَبِی الْمَلِيْحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى يَسْكُتَ)

۸۵۰: حضرت عبداللہ بن عتبہ نے ام حبیبہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن سے اذان سنتے تو اسی طرح فرماتے جیسے وہ کہتا جاتا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا۔

تخریج : ابن ماجه ۱/۵۲۔

۸۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِیُّ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِیُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَقَالَتِهٖ)، أَوْ كَمَا قَالَ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا : يَنْبَغِیْ لِمَنْ سَمِعَ الْأَذَانَ أَنْ يَقُوْلَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ، حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ أَذَانِهٖ. وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَيْسَ لِقَوْلِهٖ (حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ) مَعْنًى، لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ لِيَدْعُوَ بِهِ النَّاسَ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِلَى الْفَلَاحِ. وَالسَّامِعُ لَا يَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى جِهَةِ دُعَاءِ النَّاسِ إِلٰى ذٰلِكَ إِنَّمَا يَقُوْلُهُ عَلٰى جِهَةِ الذِّكْرِ، وَلَيْسَ هٰذَا مِنَ الذِّكْرِ. فَيَنْبَغِیْ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَ ذٰلِكَ، مَا قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْآثَارِ الْأُخَرِ وَهُوَ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ). فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ (فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ) حَتّٰى يَسْكُتَ، أَیْ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا ابْتَدَأَ بِهِ الْأَذَانَ مِنَ التَّكْبِيْرِ

وَالشَّهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْكُتَ .فَيَكُوْنُ التَّكْبِيْرُ وَالشَّهَادَةُ هُمَا الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِمَا بِقَوْلِهٖ (مِثْلَ مَا يَقُوْلُ) وَقَدْ قَصَدَ إِلٰى ذٰلِكَ فِىْ حَدِيْثِ أَبِىْ هُرَيْرَةَ .

۸۵۱: محمد بن عمرو اللیثی اپنے باپ دادا سے نقل کرتے ہیں کہ ہم معاویہؓ کے پاس تھے تو مؤذن نے اذان دی تو معاویہؓ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جب تم مؤذن کو اذان دیتا سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہے انہوں نے مقالتہ کا لفظ فرمایا یا اسی طرح کا۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ جو شخص اذان سنے اسے اسی طرح کہنا چاہیے جس طرح مؤذن کہے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ فلاحین کے کہنے کا مطلب نہیں کیونکہ مؤذن تو یہ کلمات لوگوں کو نماز وفلاح کی طرف بلانے کے لئے کہتا ہے اور سننے والا تو بلانے کی نیت سے نہیں کہتا بلکہ بطور ذکر کے کہتا ہے اور یہ ذکر نہیں ہے۔ پس مناسب یہ ہے کہ اس کی جگہ وہ کہا جائے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے دیگر روایات میں وارد ہوا ہے اور وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ اور ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ "فقولوا مثل ما یقول" کی مراد یہ ہو کہ وہ کلمات کہو جن سے مؤذن نے ابتداء کی ہے اور وہ تکبیر وشہادتین ہیں یہاں تک کہ وہ ان سے خاموش ہو جائے پس تکبیر اور شہادت مثل "مایقول" سے مراد ہیں اور حضرت ابوہریرہ ؓ کی روایت میں ان کو مقصود قرار دیا گیا ہے۔

تخریج: اس کی تخریج نمبر ۸٤٦ میں ملاحظه ہو۔ عبدالرزاق ٤٧٩/١۔

حاصل روایات: ان چھ روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اذان سننے والا مؤذن کے ساتھ ساتھ کہتا جائے یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہو پھر درود شریف اور دعا وسیلہ پڑھے۔

مؤقف فریق نمبر۲ کی مستدل روایات:

حی علی الصلاۃ' حی علی الفلاح سے مؤذن دوسروں کو نماز وفلاح کی طرف دعوت دے رہا ہے اور یہ دعوت کو سن کر وہی کلمات نہ کہے کیونکہ یہ کلمات ذکر تو نہیں پس مناسب یہ ہے کہ ان کی جگہ وہ کلمات کہے جو دیگر آثار میں جناب نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں اور وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

جواب دلیل فریق نمبر۱: قولوا مثل ما یقول حتی یسکت اس سے کلمات تکبیر وشہادت مراد ہیں یہاں تک کہ وہ اذان مکمل کرے باقی یہ کلمات دعوت ہیں ان کی بجائے وہ پڑھے (کہ اس دعوت پر لبیک کہنے کی توفیق تو ادھر سے ہی حاصل ہوگی) پس مایقول کی مراد مقصودی کلمات تکبیر وشہادت ہیں اور حدیث ابوہریرہ ؓ میں ان کو مقصودی قرار دیا گیا ہے۔

چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۸۵۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح .

۸۵۲: ابن شہاب نے اپنی سند سے اس طرح روایت بیان کی ہے۔

۸۵۳ : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِذَا تَشَهَّدَ الْمُؤَذِّنُ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ). وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهِ عِنْدَ ذٰلِكَ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) وَفِي الْحَضِّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۸۵۳: سعید بن المسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا جب مؤذن اعلان شہادت کرے تو تم اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے اور لاحول ولاقوۃ کا کلمہ تو اس پر ابھارنے کے لئے ہے۔ پھر وہ روایت جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اس وقت لاحول ولاقوۃ پڑھا جائے تو یہ اس پر ابھارنے اور آمادہ کرنے کے لئے ہے۔

تخریج : نسائی فی عمل الیوم واللیلہ ۱۵۲، ۱۵۳، ابن ماجہ فی الاذان والسنۃ باب ٤، نمبر ۷۱۸۔

۸۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرَوِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ، دَخَلَ الْجَنَّةَ).

۸۵۴: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہو پھر وہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہے تو کہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پھر وہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو تم اشہد ان محمد رسول اللہ کہو پھر وہ حی علی الصلاۃ کہے تو کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ پھر حی علی الفلاح کہے تو کہو لاحول ولاقوۃ الا باللہ پھر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو کہو اللہ اکبر اللہ اکبر پھر وہ کہے لا الٰہ الا اللہ تو کہو لا الٰہ الا اللہ۔ اگر کوئی دل کی گہرائیوں سے یہ جواب دے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۲، بیہقی فی السنن الکبری ۱/۴۰۸، ۴۰۹۔

۸۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ وَإِذَا قَالَ : حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ).

۸۵۵: حضرت ابورافعؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب مؤذن سے اذان سنتے تو اسی طرح کہتے جاتے جیسے وہ کہتا جاتا اور جب وہ کہتا حی علی الصلاۃ' حی علی الفلاح تو فرماتے لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

تخریج : نسائی فی عمل الیوم واللیله ص۱۵٦' طبرانی معجم کبیر ۱۳۳/۱۔

۸۵٦ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ الْقُرَشِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ "اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ "فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : " اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ " فَقَالَ : " أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ "فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَتّٰى بَلَغَ : " حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ "فَقَالَ : " لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ . "قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّ مُعَاوِيَةَ لَمَّا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ "هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ يَقُوْلُ . "

۸۵٦: عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ کہتے ہیں کہ ہم معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس تھے جبکہ مؤذن نے اذان دی اور اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو معاویہؓ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا اسی طرح اشہدان لا الہ الا اللہ کہا تو انہوں نے اشہدان لا الہ الا اللہ کہا مؤذن نے اشہدان محمدا رسول اللہ کہا تو معاویہ نے اشہدان محمدا رسول اللہ کہا یہاں تک حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح تک پہنچے تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا۔ یحییٰ راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے مجھے بیان کیا کہ معاویہؓ نے جب یہ کلمات کہے تو فرمایا اسی طرح ہم نے تمہارے پیغمبر ﷺ کو فرماتے سنا۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۲۳' والاذان باب۷' مسند احمد ۹۱/٤' ۹۲' مصنف عبدالرزاق نمبر۱۸٤۵' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاۃ ۲۲٦/۱۔

۸۵۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ "هٰكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . "

۸۵۷: محمد بن عمرو نے اپنے والد و دادا سے بیان کیا کہ معاویہؓ نے اسی طرح کہا پھر آخر میں فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔

۸۵۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَيْضًا يَعْنِي دَاوُدَ

بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا إِلٰى جَنْبِ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ "هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ .

۸۵۸: جناب عبداللہ بن علقمہ کہتے ہیں کہ میں جناب معاویہؓ کے پہلو میں بیٹھا تھا پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی کہ آخر میں معاویہؓ نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر۔

۸۵۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِيْسَى بْنَ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَقَّاصٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْأَذَانِ وَيَأْمُرُ بِهِ.

۸۵۹: عیسیٰ بن محمد نے عبداللہ بن وقاص کی وساطت سے اسی طرح روایت نقل کی۔ جناب رسول اللہ ﷺ خود فرماتے اور اس کا حکم دیتے تھے۔

تخریج : طبرانی ۳۲۱/۱۹' (الصحیح عیسٰی بن عمرو لیس عیسٰی بن محمد) نحب الافکار۔

۸۶۰ : مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ). حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۸۶۰: عامر بن سعد بن ابی وقاص نے سعدؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل فرمایا کہ جس شخص نے اذان سن کر کہا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ ورکہا: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا ۔ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اس روایت کو یونس بن عبدالاعلیٰ نے اپنی سند سے لیث سے بیان کیا ہے۔

تخریج : مسلم ۱۶۷/۱' ابو داؤد ۷۸/۱' نسائی ۱۱۰/۱' ترمذی ۵۱/۱' ابن ماجه ۵۳/۱۔

۸۶۱ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنِ الْحَكِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ، وَزَادَ أَنَّهُ قَالَ : (مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ).

۸۶۱: حکیم بن عبداللہ بن قیس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ موذن کی اذان سنے وہ تشہد پڑھے۔

تخریج : مسند عبد بن حمید ۷۸/۱۔

۸۶۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْبَزَّارُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ فَيُكَبِّرُ الْمُنَادِيْ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَيَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ : اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَاجْعَلْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهُ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

۸۶۲: عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا جو مسلم اذان سنتا ہے اور جب موذن تکبیر کہتا ہے تو وہ بھی تکبیر کہتا ہے پھر وہ شہادتین کے کلمات کہتا ہے تو وہ بھی شہادتین کے کلمات کہے پھر (آخر میں) کہتا ہے: اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَاجْعَلْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ دَرَجَتَهُ وَفِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهُ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهُ۔ تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی۔

تخریج : طبرانی معجم الکبیر ۱۷۱۱۶/۱ بخاری فی الاذان باب۸، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۳۷، نمبر۵۲۹، ترمذی فی الصلاۃ باب۴۳، نمبر۲۱۱۔

۸۶۳ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ : اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَه).

۸۶۳: حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے موذن کی آواز سنی اور کہا: اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ أَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَه ۔

تخریج : معجم الکبیر ۱۷۱۱۶/۱ بخاری فی الاذان باب۸، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۳۷، نمبر۵۲۹، ترمذی فی الصلاۃ باب۴۳، نمبر۲۱۱۔

۸۶۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الطَّحَّانُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ أُمِّهَا قَالَتْ : عَلَّمَتْنِيْ أُمُّ سَلَمَةَ، وَقَالَتْ : عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِذَا كَانَ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ فَقُوْلِيْ اللّٰهُمَّ هٰذَا عِنْدَ اسْتِقْبَالِ لَيْلِكَ وَاسْتِدْبَارِ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتِ دُعَائِكَ وَحُضُوْرِ صَلَاتِكَ اغْفِرْ لِيْ) . فَهٰذِهِ الْآثَارُ

تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ اَرَادَ بِمَا يُقَالُ عِنْدَ الْاَذَانِ، الذِّكْرَ فَكُلُّ الْاَذَانِ ذِكْرٌ غَيْرُ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَاِنَّهُمَا دُعَاءٌ .فَمَا كَانَ مِنَ الْاَذَانِ ذِكْرٌ فَيَنْبَغِیْ لِلسَّامِعِ اَنْ يَقُوْلَ، وَمَا كَانَ مِنْهُ دُعَاءٌ اِلَی الصَّلَاةِ، فَالذِّكْرُ الَّذِیْ هُوَ غَيْرُهٗ اَفْضَلُ مِنْهُ وَاَوْلٰی اَنْ يُقَالَ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ : قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ) عَلَی الْوُجُوْبِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا ذٰلِكَ عَلَی الْاِسْتِحْبَابِ لَا عَلَی الْوُجُوْبِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ.

۸۶۴: حفصہ بنت ابی بکر نے اپنی والدہ سے نقل کیا کہ مجھے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا سکھائی اور وہ فرماتی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ دعا سکھلاتے ہوئے فرمایا اے امّ سلمہ جب اذان مغرب کا وقت ہو تو اس طرح کہو: اللهم هذا عند استبال ليلك واستدبار نهارك واصوات دعائك وحضور صلاتك اغفرلی۔ اے اللہ یہ رات کی آمد کا وقت اور دن کے جانے کا ٹائم ہے اور دعاؤں کی آوازوں اور تیری نماز کی حاضری کا وقت ہے تو میری بخشش فرما۔ یہ آثار و روایات اس بات کو چاہتے ہیں کہ اذان کے وقت جو کہا جاتا ہے وہ ذکر ہے اور پوری اذان ذکر ہے البتہ حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح یہ ذکر نہیں بلکہ دعوت ہے۔ پس مناسب یہ ہے کہ جو حصہ ذکر ہے' وہ تو اسی طرح کہے اور جو نماز کی دعوت ہے پس ذکر کا اس کی بجائے کہنا افضل و اولیٰ ہے اور بعض لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: "اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول" کہ ان کلمات کا کہنا واجب ہے' دیگر علماء نے فرمایا یہ کلمات دہرانا مستحب ہے نہ کہ واجب۔ ان کی دلیل یہ روایات بھی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۳۸' نمبر ۵۳۰' ترمذی فی الدعوات باب۱۲۶' نمبر۳۵۸۹۔

حاصل روایات: ان تیرہ روایات سے معلوم ہوا کہ اذان کے وقت جہاں وہی کلمات کہے جائیں وہاں حیعلتین کے وقت لاحول ولا قوۃ کہا جائے اور اذان سے فراغت پر شہادت کا اقرار اور دعا وسیلہ اور درود شریف اور دیگر دعائیں کہی جائیں ان سب کی اجازت ہے اور تمام اذان سوائے حیعلتین کے ذکر ہے پس کلمات ذکر کو تو اسی طرح کہا جائے اور جو کلمات دعوت ہیں اس میں دوسرے کلمات افضل و اولیٰ ہیں۔

مسئلہ نمبر۲: مؤذن کا جواب واجب ہے یا مستحب:

فریق اوّل: مؤذن کا جواب واجب ہے یہ احناف و اہل ظواہر کا قول ہے ان کی مستدل وہ روایات ہیں جن میں اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول تو امر کا اولی اطلاق وجوب پر ہوتا ہے۔

فریق نمبر۲ کا موقف:

مؤذن کا جواب مستحب ہے اس کی طرف ائمہ ثلاثہ خود امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان ہے اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۸۶۵ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ : ثَنَا اَبِیْ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ

بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَسَمِعَ مُنَادِيًا وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَابْتَدَرْنَاهُ فَإِذَا هُوَ صَاحِبُ مَاشِيَةٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، فَنَادَى بِهَا). فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِيْ فَقَالَ غَيْرَ مَا قَالَ. فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ قَوْلَهُ "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُنَادِيَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ الَّذِيْ يَقُوْلُ" أَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى الْإِيْجَابِ وَأَنَّهُ عَلَى الْإِسْتِحْبَابِ وَالنُّدْبَةِ إِلَى الْخَيْرِ وَإِصَابَةِ الْفَضْلِ، كَمَا عَلَّمَ النَّاسَ مِنَ الدُّعَاءِ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْهُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .

۸۶۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سفر میں ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تھے آپ نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فطرت (اسلام) پر ہے پھر مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ پکارا تو آپ نے فرمایا یہ آگ سے بری ہو گیا (کیونکہ یہ اسلام وایمان کی گواہی ہے) عبداللہ کہتے ہیں ہم جلدی سے اس کی طرف گئے تو وہ ایک گڈریا تھا جس نے نماز کا وقت پایا تو اس کے لئے اذان دی۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ آپ نے مؤذن کو اذان دیتے سنا اور مؤذن کے الفاظ کے علاوہ کلمات فرمائے۔ یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک کہ مؤذن کی جب اذان سنو تو اس کی مثل کہو سے مراد اس کا لزوم ووجوب نہیں بلکہ استحباب ہے اور فضیلت وخیر کا حصول ہے جیسا کہ نماز کے بعد والی دعائیں لوگوں کو مانگنے کے لئے سکھائیں اور دیگر اس کے مشابہ چیزیں۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۹' ترمذی فی اسیر باب۴۸' نمبر۱۶۱۸' مسند احمد ۱,۴۰۷' ۱۳۲/۳' مصنف عبدالرزاق نمبر۱۸۶۶' طبرانی معجم الکبیر ۱۱۵/۱۰۔

جواب فریق اوّل:

حاصل روایت یہ ہے: آپ ﷺ نے مؤذن کی اذان سن کر مؤذن والے کلمات نہیں کہے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اذا سمعتم المنادی فقولوا مثل الذی یقول یہ وجوب کے لئے نہیں ہے بلکہ مستحب وسبقت الی الخیر ہے اور فضیلت کا حصول ہے جیسا کہ لوگوں کو معلوم ومعروف ہے کہ نمازوں کے بعد پڑھنے کے لئے جو دعائیں آپ نے سکھلائیں وہ واجب نہیں بلکہ مستحب ہیں اور اس کی مثالیں بہت ہیں۔

بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

اوقاتِ نماز

خلاصۃ الزام: پوری زندگی کے لئے حکم نماز کا خطاب ہماری طرف ہے اس لئے ان تمامی اوقات کو ملحوظ رکھا گیا ہے وقت فجر کی ابتداء میں تو سب کا اتفاق ہے البتہ آخری وقت سے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ و مالک رحمہ اللہ کے ہاں اسفار پر وقت فجر ختم ہو جاتا ہے جبکہ نمبر۲ احناف' حنابلہ اور جمہور طلوع آفتاب تک وقت مانتے ہیں وقت ظہر کی ابتداء تو بالاتفاق زوال کے بعد سے ہے مگر اختتام کے متعلق نمبر۱ امام شافعی و مالک کے ہاں مثل اول پر ظہر کا وقت ختم ہو جاتا مگر عصر کا وقت چار رکعت کی مقدار وقفے سے شروع ہوتا ہے نمبر۲ صاحبین و جمہور کے ہاں مثل اول کے اختتام پر متصل عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے کہ درمیانہ وقت مشترک ہے نمبر۳ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں وقت ظہر دو مثل تک رہتا ہے وقت عصر کی ابتداء اوپر درج اقوال کے مطابق ہے اختتام عصر میں امام شافعی و مالک رحمہما اللہ دو مثل پر ختم مانتے ہیں نمبر۲ امام احمد کے ہاں اصفرار اور شمس تک وقت ہے نمبر۱ احناف' جمہور کے ہاں غروب آفتاب تک ہے وقت مغرب غروب آفتاب سے بالاتفاق شروع ہوتا ہے صرف عطاء رحمہ اللہ کا قول طلوع نجوم سے شروع ہوتا ہے آخری وقت امام مالک و شافعی رحمہما اللہ کے ہاں تین رکعت خشوع و خضوع سے پڑھنے کی مقدار ہے خواہ وہ کتنی طویل ہوں نمبر۲ ان کا ایک قول جمہور اور صاحبین کے ساتھ ہے کہ شفق احمر تک وقت ہے نمبر۳ امام ابوحنیفہ کے ہاں شفق ابیض پر اس کا وقت ختم ہوتا ہے اور وقت عشاء علی اختلاف الاقوال مغرب کے وقت کے ختم ہونے پر اور آخری وقت امام مالک رحمہ اللہ و شافعی رحمہ اللہ کے ہاں نصف لیل تک ہے احناف' جمہور فقہاء کے ہاں طلوع صبح صادق سے پہلے تک وقت ہے۔

اوقاتِ صلاۃ اور حدیث امامتِ جبرائیل علیہ السلام:

۸۶۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۸۶۶: نافع بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

تخریج : المستدرک ۳۰۷/۱۔

۸۶۷ : وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۸۶۷: نافع بن جبیر نے ابن عباس سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المستدرک ۳۰۷/۱۔

٨٦٨ : وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ فَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى بِيَ الْفَجْرَ حِينَ حُرِّمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلَّى بِيَ الظُّهْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلَّى بِيَ الْعَصْرَ، حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلَّى بِيَ الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلَّى بِيَ الْعِشَاءَ حِينَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى بِيَ الْغَدَاةَ عِنْدَمَا أَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ).

٨٦٨: نافع بن جبیر نے ابن عباس ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل امین نے بیت اللہ کے دروازے کے پاس مجھے دو دفعہ امامت کرائی تفصیل اس طرح ہے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جبکہ روزہ دار روزہ افطار کرتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب شفق غائب ہو گیا اور فجر کی نماز پڑھائی جب روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور دوسرے دن مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو گیا اور عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا اور مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار روزہ کھولتا ہے اور مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب رات کا تیسرا حصہ گزر گیا اور فجر کی نماز پڑھائی جب سپیدا ہو گیا پھر وہ میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اے محمد ﷺ وقت ان دونوں اوقات کے درمیان ہے اور یہ آپ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کا وقت ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲' نمبر۳۹۳' ترمذی فی الصلاۃ باب۱' نمبر۱٤۹' مستدرک ۱۹۳/۱' مسند احمد ۳٥٤/۳۳۳/۱۔

٨٦٩ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ : ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ : رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ قَامَتْ قَائِمَةٌ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ .ثُمَّ أَمَّنِي فِي الْيَوْمِ الثَّانِي

فَصَلَّى الظُّهْرَ وَفَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلُهُ، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْفَيْءُ قَامَتَانِ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، وَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ، ثُمَّ قَالَ : الصَّلَاةُ فِيْمَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ).

۸۶۹: عبدالملک بن سعید بن سوید الساعدی نے حضرت ابوسعید الخدریؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے نماز میں میری امامت کرائی پس ظہر کی نماز ادا کی جب سورج ڈھل گیا اور عصر کی نماز پڑھی جب ایک قد کے برابر ہو گیا اور مغرب کی نماز ادا کی جب سورج غروب ہو گیا اور عشاء کی نماز ادا کی جب شفق غائب ہو گیا اور صبح کی نماز ادا کی جب صبح صادق ہوئی پھر دوسرے روز مجھے امامت کرائی پس ظہر کی نماز پڑھائی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور عصر کی نماز ادا کی جبکہ سایہ دو قد کے مطابق ہو گیا اور مغرب کی نماز ادا کی جبکہ سورج غائب ہو گیا اور عشاء کی نماز اول ثلث لیل تک ادا فرمائی اور صبح کی نماز ادا کی جب سورج طلوع کے قریب ہو گیا پھر فرمایا نماز ان دونوں اوقات کے درمیان ہے۔

۸۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى الشَّيْبَانِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هٰذَا جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ أَمْرَ دِيْنِكُمْ). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ (وَصَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ ذَهَبَتْ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ).

۸۷۰: محمد بن عمر نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارے دین کے معاملات سکھاتے ہیں پھر اوپر والی روایت کو اسی طرح ذکر کیا سوائے ان الفاظ کے جو عشاء کے بارے میں فرماتے وہ دوسرے روز اس وقت ادا کی جب رات کی ایک گھڑی جا چکی۔

تخریج : مسلم فی الایمان نمبر۱، ابو داؤد فی السنه باب۱۶، ترمذی فی الایمان باب۴، نسائی فی المواهب باب۶، ابن ماجه فی المقلمه باب۹، مسند احمد ۲۷/۱، ۲۸، ۵۲، ۵۳۔

۸۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : قَالَ (سَأَلَ رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ : صَلِّ مَعِيْ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ تَطْلُعُ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ

قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ، ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ شَطْرُ اللَّيْلِ).

۸۷۱: عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوقات نماز کا سوال کیا تو آپ نے فرمایا میرے ساتھ نماز ادا کرو پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی جبکہ فجر طلوع ہوئی پھر ظہر کی نماز ادا کی جبکہ سورج ڈھل گیا پھر عصر کی نماز ادا کی جبکہ انسان کا سایہ اس کی مثل ہوگیا پھر مغرب کی نماز ادا کی جب کہ سورج غروب ہوگیا پھر عشاء کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے ادا کی پھر صبح کی نماز خوب روشن کر کے ادا کی پھر ظہر کی نماز ادا کی جبکہ ہر انسان کا سایہ اس کے ایک مثل ہوگیا پھر عصر کی نماز ادا کی جب انسانی سایہ اس کے دو مثل ہوگیا پھر مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے ادا کی پھر نماز عشاء ادا فرمائی بعض رواۃ نے ثلث لیل اور بعض نے شطر اللیل کے الفاظ نقل کئے ہیں۔

تخریج : نسائی فی المواقیت باب۷' مسند احمد ۳/ ۳۳۰' ۳۳۱۔

۸۷۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْهُمْ (أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْهَدَ الصَّلَاةَ مَعَهُ، فَصَلَّى الصُّبْحَ فَعَجَّلَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ فَعَجَّلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ فَعَجَّلَ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَعَجَّلَ، ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ فَعَجَّلَ، ثُمَّ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مِنَ الْغَدِ، فَأَخَّرَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ مَا بَيْنَ صَلَاتِيْ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ، وَقْتٌ كُلُّهُ).

۸۷۲: عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ سے نماز کے اوقات کے سلسلہ میں سوال کیا تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ نمازوں میں آپ کے ساتھ حاضر رہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز جلدی پڑھائی پھر ظہر کی نماز جلدی پڑھائی پھر نماز عصر جلدی پڑھائی پھر مغرب کی نماز جلدی پڑھائی پھر عشاء کی نماز جلد پڑھائی پھر اگلے روز تمام نمازیں مؤخر کر کے پڑھائیں پھر آدمی کو فرمایا میرے ان دونوں دنوں کی نماز کے درمیان سارا نماز کا وقت ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۱۷۸' ۱۷۹' ترمذی فی المواقیت باب ۱' مسند احمد ۴/ ۴۱۶۔

۸۷۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ : انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ

مِنهُمْ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا، وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ، ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا، وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ: احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثَي اللَّيْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ).

۸۷۳: ابوبکر بن ابی موسیٰ نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ کی خدمت میں ایک شخص اوقات نماز کے متعلق پوچھنے لگا آپ ﷺ نے اس کا کوئی جواب مرحمت نہ فرمایا پس بلال کو حکم دیا انہوں نے فجر کی اقامت کہی جب کہ فجر پھوٹ چکی اور اندھیرے کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کو نہیں پہچان رہے تھے پھر اس کو حکم دیا اس نے ظہر کی اقامت کہی جبکہ سورج ڈھل گیا اور کہنے والے کہہ رہے تھے دن آدھا ہوگیا یا نہیں آپ ان میں سب سے بہتر جاننے والے تھے پھر آپ نے ان کو حکم فرمایا انہوں نے عصر کی اقامت کی جبکہ سورج ابھی بلند تھا پھر بلال کو حکم فرمایا اس نے مغرب کی جماعت اس وقت کھڑی کی جبکہ سورج غروب ہوگیا پھر ان کو حکم دیا اور شفق کے غائب ہونے پر عشاء کی جماعت کھڑی کی پھر اگلے روز فجر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ اس سے لوٹتے وقت کہنے والے کہہ رہے تھے سورج طلوع ہوا چاہتا ہے یا ہوگیا ہے پھر ظہر کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ عصر کے قریب وقت ہوگیا پھر عصر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ اس سے لوٹنے والے کہہ رہے تھے سورج سرخ ہوگیا ہے پھر مغرب کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ شفق غروب ہونے لگا پھر عشاء کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ رات کے پہلے دو ثلث گزر گئے پھر جب صبح ہوئی تو سائل کو بلایا اور فرمایا ان دونوں اوقات کے درمیان درمیان نمازوں کے اوقات ہیں۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔ نسائی ۹۱/۱۔

۸۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : صَلِّ مَعَنَا قَالَ : فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ تَطْلُعُ الْفَجْرُ. فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ أَمَرَهُ فَأَذَّنَ لِلظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ

الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ : وَقْتُ صَلَاتِكُمْ فِيْمَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ). فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَلَمْ يَخْتَلِفُوْا عَنْهُ فِيْهِ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ، وَهُوَ أَوَّلُ وَقْتِهَا، وَصَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ التَّالِيْ حِيْنَ كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَطْلُعَ وَهٰذَا اتِّفَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ، حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَآخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ .أَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، فَإِنَّهُ ذُكِرَ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ عَلٰى ذٰلِكَ اتِّفَاقُ الْمُسْلِمِيْنَ أَنَّ ذٰلِكَ أَوَّلُ وَقْتِهَا .وَأَمَّا آخِرُ وَقْتِهَا فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَجَابِرًا، وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَوَوْا عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ التَّالِيْ، حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ .فَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ وَقْتُ الظُّهْرِ بَعْدُ .وَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى قُرْبِ أَنْ يَصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَهٰذَا جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : (وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ) فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْإِمْسَاكُ وَالتَّسْرِيْحُ مَقْصُوْدًا بِهِ أَنْ يُفْعَلَ بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ لِأَنَّهَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ، قَدْ بَانَتْ وَحُرِّمَ عَلَيْهِ أَنْ يُمْسِكَهَا .وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ فَقَالَ : (وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ). فَأَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ حَلَالًا لَهُنَّ بَعْدَ بُلُوْغِ أَجَلِهِنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا جُعِلَ لِلْأَزْوَاجِ عَلَيْهِنَّ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا هُوَ فِيْ قُرْبِ بُلُوْغِ الْأَجَلِ، لَا بَعْدَ بُلُوْغِ الْأَجَلِ .فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَمَّنْ ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ) يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى قُرْبِ أَنْ يَصِيْرَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، فَيَكُوْنُ الظِّلُّ إِذَا صَارَ مِثْلَهُ، فَقَدْ خَرَجَ وَقْتُ الظُّهْرِ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ الَّذِيْنَ ذَكَرُوْا هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ ذَكَرُوْا عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا، (أَنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ : مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ) فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا بَيْنَهُمَا وَقْتٌ، وَقَدْ جَمَعَهُمَا فِيْ وَقْتٍ وَاحِدٍ، وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى، وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فِيْمَا أَخْبَرَ عَنْ صَلَاتِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ، (ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْبًا مِنَ الْعَصْرِ). فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا صَلَّاهَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ قُرْبِ دُخُوْلِ وَقْتِ الْعَصْرِ، لَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ إِذَا

أَجْمَعُوْا فِي هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ أَنَّ بَعْدَ مَا يَصِيْرُ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَقْتًا لِلْعَصْرِ أَنَّهُ مُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ وَقْتًا لِلظُّهْرِ، لِإِخْبَارِهٖ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ لِكُلِّ صَلَاةٍ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاتَيْهِ فِي الْيَوْمَيْنِ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۸۷۴: سلیمان بن بریدہ نے حضرت بریدہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے ایک آدمی نے نمازوں کے اوقات دریافت کیے تو ارشاد فرمایا ہمارے ساتھ نماز پڑھو بریدہؓ کہتے ہیں جب سورج ڈھل گیا تو بلال ؓ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان دی پھر ان کو حکم دیا انہوں نے عصر کی اقامت کہی جبکہ ابھی سورج سفید صاف ستھرا بلند تھا پھر اس کو حکم فرمایا انہوں نے مغرب کی نماز کھڑی کی جب کہ سورج غروب ہو چکا پھر اس کو حکم دیا انہوں نے عشاء کی جماعت کھڑی کی جب کہ شفق غائب ہو چکی پھر اس کو حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی جماعت اس وقت کھڑی کی جب صبح صادق طلوع ہوتی ہے جب دوسرا دن آیا تو اسے حکم دیا انہوں نے ظہر کی اذان دی اس کو خوب ٹھنڈا کر کے پڑھا اور بہت خوب ٹھنڈا کیا اور عصر کی نماز پڑھائی جبکہ سورج بلند تھا کل سے اس کو مؤخر کیا اور مغرب کی نماز پڑھائی جب کہ ابھی شفق غائب نہ ہوئی تھی اور عشاء کی نماز پڑھائی جبکہ رات کا ایک ثلث گزر چکا تھا اور نماز فجر خوب اسفار میں پڑھائی پھر ارشاد فرمایا اوقات نماز کے سلسلہ میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا جی حاضر ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری نمازوں کا وقت ان کے مابین ہے جو تم نے جان لیا۔ پھر جو جناب رسول اللہ ﷺ سے ان روایات مذکورہ میں نمازِ فجر سے متعلق وارد ہوا ہے اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں کہ آپ نے نمازِ فجر کو پہلے روز اس وقت ادا فرمایا جبکہ فجر طلوع ہو گئی اور یہ اس کا اوّل وقت ہے اور دوسرے دن کی ادائیگی طلوع آفتاب کے قریب تھی اس پر تو تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ فجر کا اوّل وقت طلوع فجر کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور آخری وقت طلوع آفتاب سے پہلے تک ہے۔ رہی نمازِ ظہر تو اس کے متعلق آپ ﷺ سے یہ منقول ہے کہ اس کی ادائیگی آپ ﷺ نے اس وقت کی جب سورج ڈھل گیا اور اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور یہ اس کا اوّل وقت ہے۔ البتہ اس کے آخری وقت کے متعلق حضرت ابن عباسؓ ابوسعیدؓ جابرؓ ابو ہریرہ ؓ نے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے دوسرے روز نمازِ ظہر اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور یہ ابھی ظہر ہی کا وقت ہے اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا معنی یہ لیا جائے کہ اس وقت ہر چیز کا سایہ اس کے مثل ہونے کے قریب تھا اور لغت میں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فامسكوهن بمعروف او سرحوهن بمعروف.....﴾ تو یہاں امساک وتسریح کا حکم اس وقت سے متعلق ہے جب عدت رجوع قریب اور اختتام ہو کیونکہ اگر عدت رجوع پوری ہو گئی تو عورت مطلقہ بائنہ بن جائے گی حق امساک باقی ہی نہ رہے گا اور یہ بات اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر اس طرح بیان فرمائی ہے: ﴿واذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلوهن ان ينكحن ازواجهن .....﴾ اس میں بتلایا کہ ان کو اپنے خاوندوں کے

ساتھ عدت کے مکمل ہونے پر نکاح کرنا حلال ہے۔ پس اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ خاوندوں پر جو ذمہ داری عائد کی گئی وہ عدت کا زمانہ ختم ہونے کے قریب زمانہ تک کے لئے ہے۔ عدت کا زمانہ پورے ہوجانے کے بعد مراد نہیں۔ پس اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں "صلی الظہر فی الیوم الثانی حین صار ظل کل شیء مثلہ" میں قرب کا معنی مراد ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہونے کے قریب تھا۔ پس جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوجائے گا تو اس وقت ظہر کا وقت ختم ہوجائے گا۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جن حضرات نے ان آثار میں ظہر کا آخری وقت ذکر کیا انہوں نے ان آثار میں یہ بھی نقل کیا کہ آپ نے نماز عصر پہلے دن اس وقت ادا فرمائی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوگیا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ ان دو اوقات کے مابین وقت ہے۔ پس یہ بات ناممکن ہے کہ ان کے مابین الگ وقت ہو اور آپ ﷺ نے ان کو ایک وقت میں جمع فرمایا ہو بلکہ ہمارے نزدیک اس کا معنی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا' واللہ اعلم۔ اور ہماری اس بات پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی دلالت کرتی ہے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی دوسرے دن والی نماز کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا: "ثم اخر الظہر حتی کان قریبًا من العصر" تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ انہوں نے اس نماز کو اس وقت ادا کیا جب نماز عصر کے داخلے کا وقت قریب قریب تھا۔ یہ مطلب نہیں کہ وقت عصر میں ادا کیا۔ پس اس سے یہ بات پختہ ہوگئی کہ اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہوجائے تو یہ عصر کا وقت ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ یہ ظہر کا وقت ہو کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے بتلایا کہ دونوں دنوں کی نمازوں کے مابین نماز کا وقت ہے اور اس پر یہ آثار بھی دال ہیں۔

تخریج: مسلم ۲۲۳/۱' ترمذی ۴۰/۱' نسائی ۹۰/۱۔

حاصل روایات: امامت جبرائیل علیہ السلام اور سائل کے عملی جواب کی روایات سے نمازوں کے اوقات کی ابتداء اور انتہاء ظاہر ہوتی ہے امامت جبرائیل علیہ السلام کا واقعہ مکی زندگی کا ہے اور سائل والی روایات مدنی زندگی سے متعلق ہیں فجر کا ابتدائی وقت صبح صادق ہے اور آخری وقت طلوع آفتاب اور ظہر کا اول وقت زوال آفتاب اور آخری وقت دو مثل اور عصر کا اول وقت ایک مثل کے بعد اور آخری وقت اصفرار الشمس تک ہے مغرب کا اول وقت غروب آفتاب اور آخری وقت غروب شفق عشاء کا اول وقت غروب شفق اور آخری وقت رات کے دو ثلث ہے۔

نمازِ فجر اور استدلال ائمہ رحمہم اللہ

نماز فجر کے اول وقت میں کسی کو بھی اختلاف نہیں روایات بالا میں طلوع صبح صادق کو ہی اس کا اول وقت تسلیم کیا گیا ہے اور دوسرے دن طلوع آفتاب سے ذرا پہلے فجر کو پڑھا گیا ہے۔

اختلاف ائمہ:

فریق اوّل: امام مالک وشافعی رحمہما اللہ نے ان روایات سے استدلال کیا جن میں اسفار کا لفظ وارد ہے ان کے ہاں اسفار ہونے پر

فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

نمبر۱: حدیث امامت جبرائیل علیہ السلام: صلی بی الغداء عند ما اسفر روایت نمبر ۸۶۸۔

نمبر۲: جابر رضی اللہ عنہ والی روایت میں ثم صلی الصبح فاسفر روایت نمبر ۸۷۱۔

نمبر۳: حضرت بریدہؓ کی روایت میں صلی الفجر فاسفر بھا روایت نمبر ۸۷۴۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ اسفار پر فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

فریق نمبر۲: احناف و حنابلہ اور جمہور فقہاء کے ہاں فجر کا آخری وقت طلوع آفتاب ہے طلوع آفتاب سے ذرا پہلے پڑھنا ان روایات سے ثابت ہے جیسا روایت حضرت ابوموسیٰ اشعری میں ہے کہ کئی کہہ رہے تھے طلعت الشمس او کادت تطلع روایت نمبر ۸۷۳ روایت نمبر ۸۶۹ میں کادت الشمس ان تطلع مذکور ہے ان سے ثابت ہوتا ہے آخری وقت طلوع آفتاب ہے۔

روایات فریق اوّل کا جواب یہ ہے اسفار سے سورج کے طلوع سے ذرا پہلے کا وقت مراد ہے امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی وجہ سے اس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

وقتِ ظہر:

اماما ذکر سے اسی بات کو ذکر فرما رہے ہیں کہ بالاتفاق ظہر کا ابتدائی وقت زوال شمس ہے اور اب تک تمام روایات اسی بات کی شاہد ہیں کہ امامت جبرائیل ہو یا حدیث رجل ہو دونوں میں زوال کا لفظ لایا گیا ہے اگرچہ تعبیراتی الفاظ مختلف ہیں البتہ ظہر کے آخری وقت میں خاصا اختلاف ہے۔

اما آخر وقتھا سے اسی کی طرف اشارہ کیا فریق اوّل صاحبین اور جمہور فقہاء کے ہاں ظہر کا آخری وقت مثل اول تک ہے۔

فریقِ اوّل کی مستدل روایات:

اس سے قبل روایت ابن عباسؓ ابوسعید الخدریؓ ابوہریرہؓ جابر رضی اللہ عنہم میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ دوسرے دن ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر۱: کہ مثل سے مراد ایک مثل ہو۔ بس یہی ظہر کا وقت ہے۔

نمبر۲: دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل کے قریب ہو گیا اور لغت کے لحاظ سے قرب کی یہ تعبیر مستعمل ہے چنانچہ اس آیت میں ملاحظہ ہو۔ واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف (البقرہ ۲۳۱) تو یہاں امساک تبھی درست ہے جبکہ عدت طلاق ختم ہونے سے پہلے رجوع کر لیا جائے ورنہ ختم ہونے کے بعد تو موقعہ ہی نہ رہا اور دوسرے مقام پر فرمایا واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلاتعضلوھن ان ینکحن ازواجھن (البقرہ: ۲۳۲) یہاں بلوغ سے مراد

اختتام اجل ہے۔

الجواب: جن روایات میں صلی الظهر فی اليوم الثانی حین صار ظل کل شیء مثله ہے وہ روایات ابن عباس ابو سعید جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان میں یہی دوسرا احتمال مراد ہے اور اس کے لئے دلیل انہی آثار میں اس طرح موجود ہے۔

و الدلیل: سے اسی کو بیان فرمایا کہ ان روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ یوم اول میں آپ نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا اور یہ بھی آخر میں فرمایا ان دونوں کے مابین وقت ہے اگر وقت نہ ہوا اور ان دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع کر لیا ہو تو یہ ناممکن ہے پس وہ احتمال نمبر ۲ والا معنی لینے سے روایات کا مفہوم اپنے مقام پر درست رہتا ہے۔

تائیدی دلیل:

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ دوسرے دن نماز عصر کے قریب نماز ظہر ادا کی تو اس سے گویا یہ بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کو عصر کا وقت داخل ہونے کے قریب وقت میں ادا فرمایا نہ کہ عصر کے وقت میں پس ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ بالاتفاق ان تمام روایات میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو تو ظہر کا وقت ہے تو اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے پس یہ ممکن نہیں کہ اس وقت ظہر کا وقت باقی ہو کیوں کہ دونوں دنوں میں تصریح ہے کہ ان دونوں اوقات کے درمیان نماز کا وقت ہے اور اس روایت سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے جو ابو صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی وہ یہ ہے۔

۸۷۵ :مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا، حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ دُخُوْلَ وَقْتِ الْعَصْرِ، بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِ الظُّهْرِ وَأَمَّا مَا ذُكِرَ عَنْهُ فِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَنْهُ، أَنَّهُ صَلَّاهَا فِيْ أَوَّلِ يَوْمٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ أَوَّلُ وَقْتِهَا .وَذُكِرَ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ (الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ) فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ هُوَ آخِرُ وَقْتِهَا الَّذِيْ إِذَا خَرَجَ فَاتَتْ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَخِّرَ الصَّلَاةَ عَنْهُ، حَتّٰى يَخْرُجَ، وَأَنَّ مَنْ صَلَّاهَا بَعْدَهُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِهَا، مُفَرِّطٌ لِأَنَّهُ قَدْ فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا مَا فِيْهِ الْفَضْلُ وَإِنْ كَانَتْ لَمْ تَفُتْ بَعْدُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ، وَلَمْ تَفُتْهُ، وَلَمَا فَاتَهُ مِنْ وَقْتِهَا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْوَقْتِ، أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ بَقِيَّةِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ الْوَقْتُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤَخَّرَ

الْعَصْرُ حَتّٰى يَخْرُجَ هٰذَا الْوَقْتُ الَّذِيْ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ.
وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

۸۷۵: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا نماز کا اول و آخر وقت ہے اور ظہر کا اول وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس کا آخری وقت جبکہ عصر کا وقت آ جائے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ عصر کا وقت اس وقت داخل ہوتا ہے جب ظہر کا وقت نکل جاتا ہے۔ رہی وہ روایت جس میں عصر کا وقت مذکور ہے اس میں کچھ اختلاف نہیں کہ آپ ﷺ نے اسے اس وقت میں ادا فرمایا ہو جس کا ہم نے تذکرہ کر دیا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ نمازِ عصر کا اول وقت ہے آپ سے یہ منقول ہے کہ آپ نے اس کی ادائیگی دوسرے روز اس وقت فرمائی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کی دو مثل ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا اس نماز کا وقت وہی ہے جو ان دونوں اوقات کے درمیان ہے۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ وہ اس کا ایسا آخری وقت ہو کہ جب وہ نکل جاتا ہے تو وہ نماز فوت ہو جاتی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ وقت ہو کہ جس سے نماز کو عمومی حالات میں مؤخر کرنا مناسب نہیں ہے یہاں تک کہ وہ ختم ہو اور وہ شخص جس نے اس کے بعد اس کو ادا کیا اگرچہ وہ اس کو اس کے وقت کی حدود میں ادا کر رہا ہے مگر وہ زیادتی کرنے والا ہے کیونکہ اس نے اس نماز کو فضیلت و ثواب والے وقت سے ہٹا دیا۔ اگرچہ وہ نماز بالکل فوت تو نہیں ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی نماز تو پڑھتا ہے اور ظاہر میں وہ اس سے فوت بھی نہیں ہوتی مگر جب اس نے اس کو (فضیلت والے) وقت سے فوت کر دیا' وہ اس کے لئے اس کے اہل و مال سے زیادہ بہتر تھا۔ پس اس ارشاد سے یہ ثابت ہو گیا کہ خاص وقت میں نماز بقیہ تمام وقت کی نماز کے ساتھ احاطہ کرنے سے بہتر ہے اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد وہ وقت ہو جس سے نماز کا مؤخر کرنا کسی صورت میں درست نہیں یہاں تک کہ یہ وقت نکل جائے وہ وقت ہے کہ جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے دوسرے دن نماز ادا فرمائی اور ہماری اس بات پر مندرجہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

تخریج : ترمذی فی باب الصلاۃ باب ۱ نمبر ۱۵۱۔

فریق ثانی:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں دو مثل تک ظہر کا وقت ہے اور اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔

دلیل نمبر ۱: حضرت ابن عباس' ابوسعید خدری' ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں ظہر کی نماز دوسرے دن اس وقت پڑھنا ثابت ہے جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تو اس سے معلوم ہوا کہ مثل اول کے ختم ہونے کے بعد مثل ثانی میں ظہر پڑھی پس ظہر کا وقت مثل ثانی میں بھی باقی تھا ورنہ وقت کے بعد نماز پڑھنا لازم آئے گا اور یہ وقت دو مثل تک بھی پہنچ سکتا ہے روایت نمبر ۸۷۵ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ عصر کے وقت کا دخول ظہر کے وقت کے خروج پر ہے۔

وقتِ عصر:

اماما ذکر سے اس کو بیان فرمایا کہ عصر کا وقت مثل اول یا مثل ثانی کے بعد علی اختلاف الاقوال جیسا ذکر کر آئے یہ عصر کا اوّل وقت ہے جبکہ ظہر کا وقت دونوں اقوال کے مطابق ختم ہو جائے۔

عصر کا آخری وقت:

فریق نمبرا: امام شافعی و مالک کے ایک قول کے مطابق عصر کا وقت دو مثل پر ختم ہو جاتا ہے۔
فریق نمبر۲: احناف وحنابلہ وجمہور فقہاء نیز شافعی و مالک ﷭ کے ہاں عصر کا وقت دو مثل کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔

فریق اوّل کی دلیل:

پہلے روایات میں گزرا کہ آپ ﷺ نے نماز عصر دوسرے دن دو مثل پر یا سورج کے بلندی میں ہوتے ہوئے ادا فرمائی اور یہ فرمایا کہ ان کے مابین وقت عصر ہے اس سے معلوم ہوا کہ دو مثل پر وقت ختم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد نماز فوت ہو جاتی ہے ایک احتمال یہ بھی ہے۔

فریق ثانی اور اس کے دلائل:

فاحتمل ان یکون اس سے فریق ثانی کے مؤقف کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دو مثل کے بعد وقت باقی ہے آپ ﷺ نے نماز عصر دو مثل پر پڑھائی اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کو بتلانا مقصود ہو کہ یہ وہ مناسب وقت ہے جس سے نماز کو مؤخر نہیں کرنا چاہئے اور اس کو نکلنے نہ دے اگرچہ اس کے بعد پڑھنے والا ابھی وقت میں پڑھ رہا ہے مگر وہ زیادتی کرنے والا ہے کیونکہ اس نے اس کو ایسے وقت سے مؤخر کیا ہے جو فضیلت والا ہے اگرچہ اس کی نماز فوت تو نہیں ہوئی جیسا کہ اس ارشاد میں فرمایا گیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ آدمی نماز پڑھ لیتا ہے اور نماز اس سے فوت تو نہیں ہوتی البتہ جو وقت اس سے فضیلت والا رہ گیا (اور میسر نہیں آیا) وہ اس کے اہل و مال سے بڑھ کر فضیلت والا تھا (مالک فی الموطا فی الوقوت نمبر۲۳) اس روایت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نماز کے بعض اوقات اس کے دوسرے اوقات سے افضل ہوتے ہیں۔
احتمال نمبر۲: یحتمل ان یکون سے دوسرا احتمال ذکر کرتے ہیں کہ ممکن ہے وقت سے مراد وہ وقت ہو جس سے عصر کو مؤخر کرنا مناسب نہیں یہاں تک وہ وقت اس سے (کسی مجبوری سے) نکل جائے جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے دوسرے دن نماز ادا فرمائی۔

اور یہ روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۸۷۶: مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا، أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ لِلصَّلَاةِ

أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ، حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ).

۸۷۶: اعمش نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی ابتداء وانتہاء ہے اور عصر کا اول وقت تو وہ ہے جب اس کا وقت شروع ہو اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج پیلا پڑ جائے۔

۸۷۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ).

۸۷۷: عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج کی دھوپ پیلی نہ پڑے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۷۲/۱۷۱' ۱۷۴/۱۷۳' ۱۷۸/ ۲۰۶' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲' نمبر ۳۹۶' نسائی فی المواقیت باب ۱۵' مسند احمد ۲۱۰/۲' ۲۱۳' ۲۲۳۔

۸۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَرَفَعَهُ مَرَّةً وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَفِيْ هٰذَا الْأَثَرِ أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا، حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَذٰلِكَ بَعْدَمَا يَصِيْرُ الظِّلُّ قَامَتَيْنِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ قَصَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأَوَّلِ مِنْ وَقْتِهَا، هُوَ وَقْتُ الْفَضْلِ، لَا الْوَقْتُ الَّذِيْ إِذَا خَرَجَ فَاتَتِ الصَّلَاةُ بِخُرُوْجِهٖ حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ .غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۸۷۸: ابوایوب نے عبداللہ بن عمرو سے اسی طرح روایت نقل کی ہے شعبہ کہتے ہیں میرے استاذ قتادہ نے اس کو تین مرتبہ بیان کیا ایک مرتبہ مرفوع نقل کی اور دو مرتبہ روایت کو مرفوع نقل نہیں کیا۔

اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ عصر کا آخری وقت آفتاب کا پیلا پڑنا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو جاتا ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ وہ وقت جس کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد کیا اور آثار اوّل میں مذکور ہے وہ افضل وقت ہے اس سے وہ وقت مراد نہیں ہے کہ جب وہ نکل جائے تو اس کے نکلنے سے نماز فوت ہو جائے۔ یہ بات اس لئے کہی تاکہ ان آثار کا تطبیقی معنی سامنے آ جائے اور تضاد ختم ہو البتہ بعض لوگوں نے کہا کہ عصر کا وقت غروب آفتاب تک ہے۔

تخریج : مسلم ۲۲۳/۱۔

ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ عصر کی نماز کا آخری وقت اصفرار شمس ہے اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ دو مثل

سے زیادہ ہو جائے۔

عمدہ تطبیق روایات:

معلوم ہوا کہ پہلے آثار میں جس وقت کا تذکرہ ہے وہ وقت فضیلت ہے وہ وقت نہیں کہ جس کے خروج سے نماز فوت ہو جاتی ہے یہ تطبیق اختیار کی جائے تو آثار میں تضاد باقی نہیں رہتا۔

وقت عصر میں اختلاف ثانی:

فریق اوّل: غروب آفتاب سے اس کا وقت ختم ہوتا ہے یہ ہمارے ائمہ ثلاثہ کا مذہب ہے یعنی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وصاحبین رحمہما اللہ غیران قومًا اذھبوا سے یہی لوگ مراد ہیں۔

مستدل روایات:

۸۷۹ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ).

۸۷۹: ابوصالح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جس نے نماز صبح کی ایک رکعت طلوع شمس سے پہلے پالی اس نے گویا نماز پالی اور جس نے دو رکعت عصر کے غروب سے پہلے پالیں یہ اس نے گویا نماز عصر کو پالیا۔

تخریج : بخاری فی مواقیت الصلاة باب۲۸' مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة نمبر۱۶۳' ابن ماجه فی الصلاة نمبر۶۹۶' نسائی فی المواقیب باب۲۸' بیهقی فی السنن الکبریٰ ۱/۳۷۸۔

مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً کی ایک شاندار توجیہ:

اس سے مراد کسی غیر مکلف کا اتنا وقت پالینا جس میں وضو کر کے ایک رکعت ادا کی جا سکے یہ اس نماز کو اس کے ذمہ قرض بنا دیتا ہے وہ نماز اسے قضاء کرنا ضروری ہے۔ (فیض الباری ۱۱۹/ج۲)

۸۸۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۸۸۰: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المسند العدنی' مسلم ۱/۲۲۱۔

۸۸۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، وَبِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ، وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ، قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ).

۸۸۱: بشر وعبدالرحمٰن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی اس نے گویا صبح کی نماز پالی جس نے ایک رکعت عصر کی غروب آفتاب سے پہلے پالی اس نے عصر کی نماز پالی۔

تخریج : تخریج نمبر ۸۷۹ کو ملاحظہ کریں۔

۸۸۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .قَالُوْا : فَلَمَّا كَانَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مُدْرِكًا لَهَا، ثَبَتَ أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا هُوَ غُرُوْبُ الشَّمْسِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ آخِرَ وَقْتِهَا إِلٰى أَنْ تَتَغَيَّرَ الشَّمْسُ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهٖ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَمِنْ ذٰلِكَ۔

۸۸۲: عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ جب ان آثار میں عصر کی ایک رکعت کا وقت پانے والوں کو عصر کا مدرک قرار دے دیا گیا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ عصر کا آخری وقت غروب آفتاب ہے۔یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور جو لوگ عصر کا آخری وقت آفتاب کے زرد ہونے کو مانتے ہیں ان کی دلیل وہ روایات ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غروب آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت فرمائی ہے' روایات یہ ہیں۔

تخریج : نسائی ۱/۹٤' ابن ماجه ۱/۵۱۔

حاصل روایات: ان چار روایات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ غروب سے پہلے ایک رکعت پانے والا گویا عصر کی نماز پانے والا ہے خواہ ثواب پانے والا یا نماز مافی الذمہ والا ہو بہر حال وقت عصر غروب آفتاب تک نہ ہوتا تو اس کو مدرک بالصلاۃ نہ کہا جاتا پس ثابت ہوا کہ عصر کا آخری وقت غروب آفتاب ہے یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی:

عصر کا وقت اصفرار آفتاب تک ہے۔ اس کو امام احمد بن حنبل اور اسحاق راہویہ نے اختیار کیا امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

مستدل روایات:

۸۸۳ : مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ قَالَ : قَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نُنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَنِصْفَ النَّهَارِ.

۸۸۳: عاصم نے بیان کیا کہ زر کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ نے کہا ہم طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے روک دیئے گئے اسی طرح غروب اور نصف نہار کے وقت بھی۔

تخریج : بخاری عن ابی هریره فی مواقیت الصلاة باب۳۱' مسلم فی صلاة المسافرین نمبر۲۸۵' نسائی فی المواقیت باب ۳۲' مسند احمد ۳۱۲/۵۔

۸۸۴ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ إِذَا طَلَعَ قَرْنُ الشَّمْسِ أَوْ غَابَ قَرْنُ الشَّمْسِ).

۸۸۴: محمد نے حضرت زید بن ثابتؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز سے منع فرمایا جب سورج طلوع ہو یا غروب ہو رہا ہو۔

تخریج : طبرانی فی المعجم الکبیر ۱٤٦/٥۔

۸۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: (ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ، وَأَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا، حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ تَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ، وَحِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ، حَتّٰى تَغْرُبَ).

۸۸۵: علی کہتے ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر الجہنیؓ نے فرمایا کہ تین ایسے اوقات ہیں جن میں جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے ہمیں منع فرماتے اور مردوں کو قبر میں ڈالنے (یعنی نماز جنازہ) سے منع فرماتے جبکہ سورج چمک دے یہاں تک کہ بلند ہو اور جب سورج زوال کے وقت میں ہو یہاں تک کہ ڈھل جائے اور جب غروب کی طرف مائل ہو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

تخریج : مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر۲۹۵' ابو داؤد فی الجنائز باب۵۱' نمبر۳۱۹۲' ترمذی فی الجنائز باب۴۱' نمبر۱۰۳۰' ابن ماجه فی الجنائز باب۳۰' نمبر۱۵۱۹' نسائی فی المواقیت باب۴' ۳۱' والجنائز باب۸۹' دارمی فی الصلاۃ باب۱۴۲' مسند احمد ۱۵۲/۴' بیہقی فی السنن الکبرٰی ۴۵٤/۲' ۳۲/۴۔

اللغات بازغه :چمکنا' ترتفع :بلند ہونا' قائم الظهیره :دوپہر کا وقت' نصف النہار۔ تضیف :مائل ہونا۔

۸۸۶ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا، وَإِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيْبَ).

۸۸۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ سورج کے طلوع اور غروب کے اوقات میں اپنی نماز کی کوشش نہ کرو جب سورج کا کنارہ ظاہر ہو تو نماز کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ وہ خوب ظاہر ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے تو غائب ہونے تک نماز کو مؤخر کر دو۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۳' مسلم فی المساجد نمبر۲۸۹' نسائی فی المواقیت باب۳۳' مصنف عبدالرزاق نمبر۳۹۵۱' بیہقی فی السنن الکبرٰی ۴۵۳/۲' مصنف ابن ابی شیبه ۳۴۹/۲' ۳۵۳۔

اللغات حاجب الشمس: کنارہ آفتاب۔ لاتحروا: کوشش وتگ ودو کرنا۔

۸۸۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۸۸۷: ہشام بن عروہ عن ابیہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۷۵/۱' مسند احمد ۱۳/۲' ۱۹۔

۸۸۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَتَحَرّٰى أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا)

۸۸۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے نماز کے لئے تگ ودو نہ کرے کہ طلوع وغروب کے اوقات میں پڑھنے لگے۔

تخریج : روایت نمبر۸۸۶ کی تخریج ملاحظہ ہو۔ بخاری ۲۱۲/۱' مسلم ۲۷۵/۱' مسند احمد ۳۳/۲۔

۸۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ "وَهَمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِنَّمَا

(نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَحَرّٰى طُلُوْعُ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوْبُهَا)۔

۸۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عمر بن الخطاب نے وہم کیا ہے کہ کوئی شخص نماز کا خیال نہ کرے اور طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے لگے۔ (کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اصفرار سے غروب تک نماز کا نہ ہونا اور اسفار کے بعد طلوع تک کے وقت میں نماز نہ ہونے کا وہم وخیال ہوا ہے یہ درست نہیں بلکہ ان نمازوں کے اوقات طلوع وغروب تک ہیں) البتہ ان اوقات تک نمازوں کو نہ مؤخر کیا جائے۔

تخریج : مسلم فی صلاة المسافرین نمبر ۲۹۵۔

۸۹۰ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ يَحْيٰى، وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَأَبُوْ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ إِلٰى أَنْ يَنْتَصِفَ النَّهَارُ، فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ إِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ)۔

۸۹۰: حضرت ابوامامہ باہلی کہتے ہیں مجھے حضرت عمرو بن عبسہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج طلوع ہوتا ہے تو یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ظاہر ہوتا ہے اور یہ کفار کی عبادت کا وقت ہے پس تم اس میں نماز کو چھوڑ دو یہاں تک کہ سورج بلند ہو کہ اس کی شعاعیں جاتی رہیں پھر نماز کی حاضری کا وقت رہتا ہے یہاں تک کہ دن آدھا ہو جائے یہ وہ گھڑی ہے جب جہنم کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کو اس میں بھڑکایا جاتا ہے پس اس وقت میں نماز ترک کر دو یہاں تک کہ سایہ ڈھل جائے پھر نماز کی حاضری کا وقت ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو پس سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور یہ کفار کی نماز کا وقت ہے۔

تخریج : مسلم فی صلاة المسافرین نمبر ۲۹٤۔

۸۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْمُهَلَّبَ بْنَ أَبِيْ صُفْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تُصَلُّوْا عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَتَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، أَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ). قَالُوْا : فَلَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَيْسَ بِوَقْتِ صَلَاةٍ وَأَنَّ وَقْتَ

الْعَصْرِ يَخْرُجُ بِدُخُوْلِهٖ. فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِيْنَ عَلَيْهِ أَنَّهٗ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَرُوِيَ فِي غَيْرِهٖ (مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ) فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ الدُّخُوْلِ فِي الْعَصْرِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ .فَجَعَلَ النَّهْيَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ عَلٰى غَيْرِ الَّذِيْ أُبِيْحَ فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ الْحَدِيْثَانِ .فَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ الْآثَارُ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ .وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ الظُّهْرِ وَالصَّلَوَاتُ كُلُّهَا فِيْهِ مُبَاحَةٌ التَّطَوُّعُ كُلُّهٗ، وَقَضَاءُ كُلِّ صَلَاةٍ فَائِتَةٍ .وَكَذٰلِكَ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ أَنَّهٗ وَقْتُ الْعَصْرِ، وَوَقْتُ الصُّبْحِ مُبَاحٌ قَضَاءُ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ فِيْهِ، فَإِنَّمَا نُهِيَ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً فِيْهِ .فَكَانَ كُلُّ وَقْتٍ قَدِ اتُّفِقَ عَلَيْهِ أَنَّهٗ وَقْتُ الصَّلَاةِ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ، كُلٌّ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ الصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ تُقْضٰى فِيْهِ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذِهٖ صِفَةُ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمُجْمَعِ عَلَيْهَا، وَثَبَتَ أَنَّ غُرُوْبَ الشَّمْسِ لَا يُقْضٰى فِيْهِ صَلَاةٌ فَائِتَةٌ بِاتِّفَاقِهِمْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ صِفَتُهٗ مِنْ صِفَةِ أَوْقَاتِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ، وَثَبَتَ أَنَّهٗ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ صَلَاةٌ أَصْلًا كَنِصْفِ النَّهَارِ، وَطُلُوْعِ الشَّمْسِ وَأَنَّ نَهْيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ، نَاسِخٌ لِقَوْلِهٖ (مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ) لِلدَّلَائِلِ الَّتِيْ شَرَحْنَاهَا، وَبَيَّنَّاهَا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، عِنْدَنَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَأَمَّا وَقْتُ الْمَغْرِبِ فَإِنَّ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ كُلِّهَا أَنَّهٗ قَدْ صَلَّاهَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ .وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَقَالُوْا أَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ يَطْلُعُ النَّجْمُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۸۹۱: سماک بن حرب کہتے ہیں میں نے مہلب بن ابی صفرہ کو حضرت سمرہؓ سے روایت بیان کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طلوع آفتاب کے وقت اور غروب آفتاب کے وقت نماز نہ پڑھو اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے یا بین یا علی کا لفظ فرمایا اسی طرح تغرب بین یا علی قرنی الشیطان کے لفظ فرمائے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غروب آفتاب کے وقت نماز سے ممانعت فرمائی ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ وہ نماز کا وقت نہیں اور اس کے آ جانے سے عصر کا وقت جاتا رہتا ہے۔ ان سے اختلاف رکھنے والے علماء کی دلیل ان کے خلاف یہ ہے کہ اس روایت میں غروب آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت کی گئی ہے اور دوسری روایت یہ کہہ رہی ہے کہ "من ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر" تو اس سے کم از کم اتنی بات ثابت ہو رہی ہے کہ اس وقت میں نماز عصر میں داخل ہونا مباح ہے تو حدیث اول میں جو

نہی مذکور ہے اس کا محمل اور ہوگا اور دوسری روایت میں جس چیز کو مباح قرار دیا گیا اس کا محمل دوسرا ہے تا کہ دونوں روایات کا تضاد ختم ہو جائے' یہ ان میں سب سے بہتر قول ہے جس پر ان آثار کو محمول کرنا چاہیے تا کہ تضاد نہ ہو۔ باقی نظر وفکر کے لحاظ سے اس کو دیکھا جائے تو ہمارے سامنے ظہر اور دیگر تمام نمازوں کے اوقات ہیں جن میں نوافل اور قضاء تمام مباح ہیں۔ اسی طرح عصر کے متفق علیہ وقت کا بھی یہی حکم ہے اور صبح کا وہ وقت مباح ہے کہ جس میں تمام فوت شدہ نمازوں کی قضاء درست ہے۔ البتہ نوافل کی ممانعت ہے۔ ہر وہ وقت جس کے نماز کا وقت ہونے پر سب کا اتفاق ہے اور وہ ان نمازوں کے اوقات سے ہو تو اس میں قضا نماز جائز ہے اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ متفق علیہ اوقات نماز کا یہ حال ہے اور یہ ثابت ہو چکا ہے کہ غروب آفتاب کے وقت کوئی فوت شدہ نماز ادا نہیں کی جاسکتی اس پر سب متفق ہیں تو اس حالت سے اس کا فرض نمازوں کے اوقات سے خارج ہونا ثابت ہوگیا اور یہ تو پہلے ثابت ہو چکا کہ اس میں کوئی نماز ادا نہ کی جائے گی جیسا کہ زوال اور طلوع آفتاب کے وقت نماز ادا نہیں کی جاسکتی اور جناب رسول اللہ ﷺ کا غروب آفتاب کے قریب نماز کی ممانعت کرنا "من ادرك من العصر ركعة....." کو منسوخ کرنے والا ہے۔ ان دلائل کی بناء پر جو ہم نے تشریح کی اور وضاحت کی نظر کا یہی تقاضا ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے باقی رہا نمازِ مغرب کا وقت تو پہلے تمام آثار میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو غروب آفتاب کے بعد ادا فرمایا۔ بعض لوگوں نے اس میں اختلاف کیا' انہوں نے کہا کہ نمازِ مغرب کا پہلا وقت ستاروں کے طلوع کا وقت ہے اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

تخریج : مسند احمد ۱۵/۵' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳٤٩/٢۔

حاصلِ روایات: ان ۹ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اوقات ثلاثہ میں نماز ممنوع ہے اور ممانعت کی علت کفار کی عبادت کے اوقات ہیں اور شیطان اپنے خیال میں ان سے اپنی عبادت کرواتا ہے۔

قالو!! پس اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ ان اوقات میں نماز نہیں ہوتی اور ان کے اوقات کے آنے سے نماز کا وقت نکل جاتا ہے چنانچہ غروب کا وقت آنے سے عصر کا وقت جاتا رہتا ہے حرمت وحلت میں تعارض کے وقت حرمت کو ترجیح ہے۔

فریق اوّل کی طرف سے جواب:

ان تمام روایات میں غروب وغیرہ اوقات میں نماز کی ممانعت کی گئی ہے حالانکہ روایات عائشہ صدیقہؓ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں **من ادرك ركعة من العصر قبل ان تغيب الشمس فقد ادرك العصر** تو اس روایت میں غروب آفتاب سے پہلے نماز عصر میں داخلے کا مباح ہونا ثابت کیا گیا جس سے **ما وجب فی الذمه** کا ثبوت مل جائے اس سے فعل کے کرنے کو ثابت کرنا مقصود نہیں پس ممانعت والی روایات کی ممانعت کی جہت جب مختلف ہوئی اور اباحت والی روایات کی جہت مختلف ہوگئی تو ہر دو روایات میں تطبیق ہوگئی تضاد نہ رہا۔

فریق دوم کا مسلک بطریق نظر:

تمام اوقات پر غور سے معلوم ہوا کہ وہ تین ہیں:

نمبر ۱: ایسے اوقات جن میں فرض' نفل وقضاء سب کچھ جائز ہو مثلاً طلوع شمس کے بعد کا وقت اور ظہر کے بعد کا وقت وغیرہ۔

نمبر ۲: ایسے اوقات جن میں فرض وقضاء تو جائز ہوں مگر ان میں نفل جائز نہ ہوں مثلاً صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب تک کا وقت' نماز عصر کے بعد غروب تک کا وقت۔

نمبر ۳: ایسے اوقات جن میں کوئی نماز جائز نہیں طلوع' غروب' نصف النہار۔

قاعدہ کلیہ نمبر ۱: ان اوقات پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ جن اوقات میں نماز درست ہے ان میں قضاء نماز کی ممانعت نہیں کی گئی اگرچہ نوافل کی کر دی گئی۔

نمبر ۲: جن اوقات میں کلی ممانعت ہے ان میں کوئی نماز ادا و قضاء جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ مکمل ممانعت کے اوقات میں وقت نماز ہے ہی نہیں پس ان اوقات میں غروب کا وقت بھی ہے اس میں نماز عصر کو جائز کہنا درست نہیں پس یہ ماننا پڑے گا کہ روایات غروب سے من ادرك ركعة من العصر والی روایات منسوخ ہیں۔

ایک ضروری تنبیہ:

یہاں امام طحاوی رحمہ اللہ نے عندنا تو درست کہا کیونکہ ان کا رجحان یہاں امام احمد کے قول کی طرف ہے البتہ آگے امام ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کی طرف اس قول کی نسبت درست نہیں بلکہ ان کا تسامح ہے۔

احناف کا مسلک فریق اوّل کے عنوان سے ذکر کیا گیا ہے وقت عصر اور دوسرے اوقات میں ایک فرق ملحوظ رہنا چاہئے بقیہ تمام نمازوں کے اوقات کامل ہیں اس کے وقت میں اصفرار سے قبل کامل وقت ہے اور اصفرار کے بعد ناقص ہے جب اس کا وقت سب نمازوں سے الگ انداز کا ہے تو اس کا حکم وہی ہونا مناسب ہے جو حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا میں وارد ہے۔

والله اعلم وعليه التكلان۔

نوٹ: یہ دوسرا موقعہ ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ سے نقل مذہب میں تسامح ہوا اور یہ وہ موقعہ ہے جہاں ان کا اپنا رجحان بھی دوسرے قول کی ترجیح کا ہے۔

مغرب کا وقت

خلاصۃ المرام: مغرب کے وقت کی ابتداء اور اختتام کے متعلق اختلاف ہے بعض نے وقت مغرب کی ابتداء طلوع نجوم سے قرار دی ہے یہ عطاء بن ابی رباح وغیرہ کا مذہب ہے جبکہ جمہور فقہاء ائمہ اربعہ غروب آفتاب کے متصل بعد اس کا وقت مانتے ہیں مغرب کا آخری وقت تین رکعت اطمینان سے وضو کر کے خشوع وخضوع سے ادا کر لیں تو مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے دوسرا

قول امام احمد جمہور فقہاء شفق احمر تک مغرب کا وقت ہے قول ثالث امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور عبداللہ بن مبارک شفق ابیض تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔

مغرب کا ابتدائی وقت اور مستدل روایات:

مغرب کا وقت طلوع نجوم سے شروع ہوتا ہے یہ قول عطاء بن رباح وغیرہ تابعین کا ہے انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے احتجوا بذلك سے یہی مراد ہیں۔

۸۹۲ :بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ ، الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَخْمِصِ فَقَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا مِنكُمْ أُوْتِيَ أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ).

۸۹۲: ابوہبیرہ شیبانی نے ابوتمیم جیشانی سے اور انہوں نے حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مقام مخمص میں عصر کی نماز پڑھائی پھر فرمایا یہ نماز پہلی امتوں کو پیش کی گئی انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس جس نے اس کی حفاظت کی اس کو دو مرتبہ اجر ملے گا اس کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ ستارے طلوع ہو جائیں۔

تخریج : مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر ۲۹۲۔

۸۹۳ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ ، الْحَضْرَمِيِّ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ بِالْمَخْمِصِ وَقَالَ (لَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ) ، وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ فَقَالُوْا : طُلُوْعُ النَّجْمِ هُوَ أَوَّلُ وَقْتِهَا وَكَانَ قَوْلُهٗ عِنْدَنَا (وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يُرَى الشَّاهِدُ) قَدْ يَحْتَمِلُ أَنَّ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ، وَيَكُوْنُ الشَّاهِدُ هُوَ اللَّيْلُ .وَلٰكِنَّ الَّذِيْ رَوَاهُ غَيْرُ اللَّيْثِ تَأَوَّلَ أَنَّ الشَّاهِدَ هُوَ النَّجْمُ، فَقَالَ ذٰلِكَ بِرَأْيِهٖ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا تَوَارَتِ الشَّمْسُ بِالْحِجَابِ .

۸۹۳: ابن اسحاق نے یزید بن ابی حبیب اور انہوں نے خیر بن نعیم حضرمی سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے صرف فرق یہ ہے اس میں مقام مخمص کا تذکرہ نہیں اور اس کے بعد کے الفاظ یہ ہیں: ”لا صلاۃ بعدھا حتی یری

الشاھد" الشاہد ستارے اور اس سے مراد رات بھی ہوتی ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ دوسرا جناب رسول اللہ ﷺ کا قول ہو جیسا کہ لیث کے بیان سے معلوم ہوتا ہے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ سے کثیر روایات اس سلسلہ میں آئی ہیں کہ آپ اس وقت نماز مغرب ادا فرماتے جب سورج غروب ہو جاتا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

ان کے علاوہ رواۃ نے شاہد کی نجم سے تاویل کی اور کہا یہ لیث کی رائے اور قول ہے جناب نبی اکرم ﷺ کا قول نہیں۔

الجواب: یزید بن حبیب راوی کی روایت لیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے شاذ ہوگی کیونکہ اس میں شاہد رات کے معنی میں ہے نمبر ۲ طلوع نجوم بسا اوقات غروب کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اور یہی مغرب کا وقت ہے جیسا کہ متواتر روایات سے ثابت ہے۔

فریقِ ثانی کا موقف:

کہ مغرب کی نماز غروب کے بعد ہی ہے اس کو ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء نے اختیار فرمایا۔

۸۹۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ مَسْرُوْقٌ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْا عَنِ الْخَيْرِ .أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ، وَيُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَبْدُوَ النُّجُوْمُ، وَيُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ -يَعْنِيْ أَبَا مُوْسٰى .قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْإِفْطَارَ قَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ .قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۸۹۴: عمارہ نے ابو عطیہ سے نقل کیا کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مسروق نے سوال کیا اے ام المؤمنین! اصحاب محمد ﷺ میں سے دو آدمی ہیں جو خیر کو بالکل نہیں چھوڑتے ان میں سے ایک مغرب کو جلد پڑھتا ہے اور جلد افطار کرتا ہے اور دوسرا مغرب کو اس وقت تک مؤخر کرتا ہے یہاں تک کہ ستارے ظاہر ہوں اور افطار کو بھی مؤخر کرتا ہے یعنی ابو موسیٰ انہوں نے پوچھا ان میں سے کون نماز کو اور افطار کو جلد ادا کرتا ہے میں نے کہا عبداللہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر۴۹، ابو داؤد فی الصوم باب۲۱، نمبر ۲۳۵۴، ترمذی فی الصوم باب۱۳، نمبر۷۰۲، نسائی فی الصیام باب۲۳۔

۸۹۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ).

۸۹۵: عروہ کہتے ہیں کہ بشیر بن ابی مسعود نے ابو مسعودؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد ادا فرماتے۔

تخریج : دارمی فی الصلاۃ باب ۲' باختلاف یسیر۔

۸۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ).

۸۹۶: محمد بن عمرو بن الحسن نے جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۸' مسلم فی المساجد ۲۳۳' ۲۳۳' ترمذی فی المواقیت باب۱' نسائی فی المواقیت باب ۱۰' ۱۸' مسند احمد ۳۳/۳' ۳۵۱' ۳۶۹۔

۸۹۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّى الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ) .وَقَدْ رُوِىَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۸۹۷: یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن اکوع ؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز غروب آفتاب پر پڑھ لیا کرتے تھے۔اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد والے حضرات صحابہ کرام ؓ اور تابعین ؒ کی روایات بھی موجود ہیں۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۸' مسلم فی المساجد ۲۱۶' ترمذی فی المواقیت باب۸' نمبر۱۶٤' ابن ماجه فی الصلاۃ باب۷' نمبر۶۸۸' مسند احمد ٥٤/٤' بیهقی فی السنن الکبری ٤٤٦/١۔

حاصل روایات: ان چاروں روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ غروب آفتاب کے بعد نماز ادا فرمالیا کرتے تھے صحابہ کرام کا طرز عمل یہی تھا صحابہ کرام کے ارشاد سے بھی یہ بات ثابت ہے جس کو ہم نقل کرتے ہیں۔

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم:

۸۹۸ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ (صَلُّوْا هٰذِهِ الصَّلَاةَ يَعْنِى الْمَغْرِبَ) وَالْفِجَاجُ مُسْفِرَةٌ.

۸۹۸: سوید بن غفلہ نے کہا کہ جناب عمر ؓ نے فرمایا تم یہ نماز یعنی مغرب پڑھو جبکہ وادیاں ابھی روشن ہی ہوں۔

اللغات: الفحاج: وسیع راستہ گلی۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۸/۱۔

۸۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

۸۹۹: شعبہ نے عمران سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عِمْرَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

۹۰۰: ابوعوانہ نے عمران سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلٰى أَبِيْ مُوْسٰى (أَنْ صَلِّ الْمَغْرِبَ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ).

۹۰۱: محمد بن سیرین نے مہاجر سے نقل کیا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ مغرب کی نماز غروب آفتاب پر پڑھو۔

تخریج: موطا مالك فی وقوت الصلاۃ نمبر۸۔

۹۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ الْجَابِيَةِ أَنْ صَلُّوا الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ تَبْدُوَ النُّجُوْمُ.

۹۰۲: طارق بن عبدالرحمٰن نے سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اہل جابیہ کی طرف لکھا کہ مغرب کی نماز ستاروں کے ظاہر ہونے سے پہلے ادا کرو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۸/۱۔

۹۰۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ، قَالَ ثَنَا أَبِيْ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ: ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَقَامَ أَصْحَابُهُ يَتَرَاءَوْنَ الشَّمْسَ فَقَالَ: مَا تَنْظُرُوْنَ؟ قَالُوْا نَنْظُرُ، أَغَابَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هٰذَا، وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ) [الأسراء: ۷۸] وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَغْرِبِ فَقَالَ: (هٰذَا غَسَقُ اللَّيْلِ) وَأَشَارَ بِيَدِهٖ إِلَى الْمَطْلَعِ، فَقَالَ: (هٰذَا دُلُوْكُ الشَّمْسِ). قِيْلَ حَدَّثَكُمْ عُمَارَةُ أَيْضًا؟ قَالَ (نَعَمْ).

۹۰۳: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اپنے ساتھیوں کو نماز مغرب پڑھائی ان کے ساتھی کھڑے ہو کر سورج کو دیکھنے لگے تو عبداللہ نے کہا کیا دیکھتے ہو؟ کہنے لگے ہم دیکھتے ہیں آیا سورج غروب ہو گیا ہے یا نہیں۔ تو عبداللہ نے فرمایا اس اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی اس نماز کا وقت ہے پھر عبداللہ نے بطور استشہاد یہ آیت پڑھی: "اقم الصلاة لدلوك الشمس الى غسق الليل" [الاسراء: ۷۸] اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ غسق اللیل ہے (رات کا آنا ہے) اور اپنے ہاتھ سے مطلع کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ دلوک الشمس ہے۔ فہد سے پوچھا گیا کہ کیا تمہیں عمارہ نے بھی بیان کیا' انہوں نے کہا' جی ہاں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ۳۲۹/۳۲۸/۱۔

۹۰۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ : صَلَّى ابْنُ مَسْعُودٍ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَالَ : (هٰذَا - وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ - وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ).

۹۰۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے اپنے ساتھیوں کو نماز مغرب پڑھائی جبکہ سورج غروب ہو گیا پھر کہنے لگے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے جو اکیلا معبود ہے یہی وقت اس نماز کا ہے۔

تخریج : طبرانی ۲۳۱/۹۔

۹۰۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ.

۹۰۵: عبداللہ بن مرہ نے مسروق سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۹۰۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ (وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ لَمِيقَاتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ) ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ). قَالَ : وَدُلُوكُهَا حِينَ تَغِيبُ، وَغَسَقُ اللَّيْلِ حِينَ يُظْلِمُ فَالصَّلَاةُ بَيْنَهُمَا.

۹۰۶: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں ابن مسعود ؓ غروب آفتاب کے وقت فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بلاشبہ یہی گھڑی اس نماز کا وقت ہے پھر عبداللہ نے تصدیق کے لئے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ (الاسراء: ۷۸) اور فرمایا دلوک وہ وقت ہے جب سورج غائب ہو جاتا ہے اور رات چھا جاتی ہے جبکہ اندھیرا چھا جاتا ہے پس نماز ان دونوں کے درمیان ہے۔

۹۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيبَةَ قَالَ : قَالَ لِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَتٰى غَسَقُ اللَّيْلِ؟) قُلْتُ : إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، قَالَ : فَاحْدُرِ الْمَغْرِبَ فِيْ إِثْرِهَا ثُمَّ احْدُرْهَا فِيْ إِثْرِهَا.

۹۰۷:عبدالرحمٰن بن لبیبہ کہتے ہیں مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کب رات چھا جاتی ہے پھر خود فرمایا جب سورج غروب ہوتو اس کے پیچھے تو بھی جلد نماز ادا کرلو پھر اس کے پیچھے جلدی کر (وادی میں اتر)۔

اللغات :فاحدر۔وادی میں اترنا مراد جلدی کرنا۔

۹۰۸ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ وَعُثْمَانَ يُصَلِّيَانِ الْمَغْرِبَ فِيْ رَمَضَانَ إِذَا أَبْصَرَ إِلَى اللَّيْلِ الْأَسْوَدِ، ثُمَّ يُفْطِرَانِ بَعْدُ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْ أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ، حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا دُخُوْلَ النَّهَارِ وَقْتًا لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَكَذٰلِكَ دُخُوْلُ اللَّيْلِ وَقْتٌ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَعَامَّةِ الْفُقَهَاءِ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ خُرُوْجِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ قَوْمٌ : إِذَا غَابَتِ الشَّفَقُ -وَهُوَ الْحُمْرَةُ -خَرَجَ وَقْتُهَا، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ : أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : إِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَهُوَ الْبَيَاضُ الَّذِيْ بَعْدَ الْحُمْرَةِ، خَرَجَ وَقْتُهَا وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَكَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْحُمْرَةَ الَّتِيْ قَبْلَ الْبَيَاضِ مِنْ وَقْتِهَا وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْبَيَاضِ الَّذِيْ بَعْدَهُ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحُمْرَةِ وَقَالَ : بَعْضُهُمْ حُكْمُهُ خِلَافُ حُكْمِ الْحُمْرَةِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْفَجْرَ يَكُوْنُ قَبْلَهُ حُمْرَةٌ ثُمَّ يَتْلُوْهَا بَيَاضُ الْفَجْرِ فَكَانَتِ الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فِيْ ذٰلِكَ وَقْتًا لِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ، وَهُوَ الْفَجْرُ فَإِذَا خَرَجَا، خَرَجَ وَقْتُهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْبَيَاضُ وَالْحُمْرَةُ فِي الْمَغْرِبِ أَيْضًا وَقْتًا لِصَلَاةٍ وَاحِدَةٍ وَحُكْمُهُمَا حُكْمٌ وَاحِدٌ إِذَا خَرَجَا، خَرَجَ وَقْتَا الصَّلَاةِ اللَّذَانِ هُمَا وَقْتٌ لَهَا. وَأَمَّا الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ فَإِنَّ تِلْكَ الْآثَارَ كُلَّهَا فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا فِيْ أَوَّلِ يَوْمٍ، بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ، إِلَّا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ صَلَّاهَا قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ .فَيَحْتَمِلُ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ جَابِرٌ عَنَى الشَّفَقَ الَّذِيْ هُوَ الْبَيَاضُ، وَعَنَى الْآخَرُوْنَ الشَّفَقَ الَّذِيْ هُوَ الْحُمْرَةُ، فَيَكُوْنُ قَدْ صَلَّاهَا بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ، وَقَبْلَ غَيْبُوْبَةِ

الْبَيَاضِ، حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ .وَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ الْحُمْرَةِ وَقْتُ الْمَغْرِبِ إِلٰى أَنْ يَغِيْبَ الْبَيَاضُ .وَأَمَّا آخِرُ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا مُوْسٰى، ذَكَرُوْا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ صَلَّاهَا). وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتٍ - قَالَ بَعْضُهُمْ -هُوَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ نِصْفُ اللَّيْلِ .فَاحْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّاهَا قَبْلَ مُضِيِّ الثُّلُثِ، فَيَكُوْنُ مُضِيُّ الثُّلُثِ، هُوَ آخِرُ وَقْتِهَا .وَاحْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّاهَا بَعْدَ الثُّلُثِ، فَيَكُوْنُ قَدْ بَقِيَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا بَعْدَ خُرُوْجِ الثُّلُثِ .فَلَمَّا احْتُمِلَ ذٰلِكَ، نَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ.

۹۰۸: حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے عمر عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ رمضان میں مغرب کی نماز پڑھتے جونہی سیاہ رات کو دیکھتے پھر بعد میں افطار کرتے یعنی کھانا کھاتے۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کہ جن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مغرب کا اوّل وقت غروبِ آفتاب ہے اور غور وفکر کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ دن کا داخل ہونا نمازِ فجر کا وقت ہے بالکل اسی طرح رات کی آمد یہ نمازِ مغرب کا وقت ہے۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ وعام فقہاء کا یہی مسلک ہے۔ مغرب کا وقت ختم ہونے میں علماء کرام کا اختلاف ہے۔ چنانچہ امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کہتے ہیں جب سرخ شفق غائب ہو جائے تو مغرب کا وقت نکل جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں سفید شفق کے غروب ہونے پر مغرب کا وقت ختم ہوتا ہے۔ نظر وفکر کا تقاضا اس طرح ہے کہ یہ تو اتفاقی امر ہے کہ وہ سرخی جو سپیدے سے پہلے آتی ہے وہ وقت مغرب ہے البتہ اس سپیدے میں اختلاف ہے جو بعد میں آتا ہے بعض نے کہا کہ اس کا حکم سرخی جیسا ہے۔ پس ہم نے اس پر غور کیا تو ہم کو اس کی نظیر مل گئی کہ فجر سے قبل بھی سرخی پھر اس کے بعد سپیدا صبح ہوتا ہے اور یہ دونوں ہی نمازِ فجر کے اوقات ہیں جب یہ دونوں نکل جاتے ہیں تو فجر کا وقت جاتا رہتا ہے۔ پس اس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ سپیدی اور سرخی مغرب میں بھی مغرب کا وقت نماز ہے اور ان دونوں کا فجر کی طرح ایک حکم ہے۔ جب یہ دونوں وقت نکل جائیں گے تو وقت مغرب جاتا رہے گا اور یہ دونوں وقت مغرب کے ہیں۔ باقی نماز عشاء تو ان تمام آثار میں معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہلے روز غروبِ شفق کے بعد ادا فرمایا مگر جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفق کے غروب ہونے سے پہلے ادا فرمایا۔ اس میں ہمارے ہاں یہ احتمال ہے (واللہ اعلم) کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے شفق ابیض مراد لیا ہو اور دوسروں نے شفق احمر مراد لیا ہو۔ پس آپ کا نماز ادا کرنا سرخی کے ازالہ اور سپیدے کی موجودگی میں تھا تاکہ یہ آثار درست ہو سکیں اور ان کا تضاد باقی نہ رہے اور ثبوت میں پیش کردہ روایات میں یہ ثبوت ہے کہ

سرخی کا ازالہ اس وقت تک مغرب ہی کا وقت ہے یہاں تک کہ سفیدا دور ہو۔ باقی عشاء کا آخری وقت حضرت ابن عباس ابوسعید اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رات کے تیسرے حصہ تک مؤخر فرمایا پھر اسے پڑھا اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کو اس کے وقت ہونے پر ادا کرلیا۔ بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ وہ وقت رات کا تیسرا حصہ ہے اور دوسروں نے نصف رات قرار دیا۔ پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کا تیسرا حصہ گزرنے پر اس کو ادا کیا ہو۔ پس اس صورت میں ثلث لیل کا گزرنا اس کا آخری وقت ہوگا اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ثلث شب تک مؤخر فرمایا پھر اسے ادا کیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کو وقت کے اندر ادا کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ وقت ثلث شب تھا اور دوسرے کہتے ہیں کہ وہ نصف شب تھا۔ اب اس میں احتمال ہے کہ ثلث شب گزر جانے پر اسے ادا کیا ہو تو ثلث شب کا گزرنا وہ آخری وقت بنا اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ اس کو ثلث شب کے بعد ادا کیا ہو۔ پھر ثلث شب گزرنے پر اس کو وقت کا کچھ حصہ بچ گیا۔ جب یہ احتمال پیدا ہوگیا تو ہم نے اس میں غور کیا تو یہ روایات ربیع المؤذن کی سند سے مل گئیں۔ ملاحظہ ہوں۔

ایک اشکال:

جب افطار کا فعل جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غروب کے معاً بعد کثرت روایات سے ثابت ہے تو اس اثر کا کیا مطلب ہوگا۔

الجواب: ان روایات کے مقابل یہ اثر ساقط ہے یا اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ نماز مغرب کے وقت کو غروب کے متصل بعد شروع کو تاکیداً ظاہر کرنے کے لئے ایسا کیا کرتے یا روزہ تو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کھول کر نماز جلد ادا فرما لیتے پھر کھانا تناول کرتے اس کو راوی نے افطار سے تعبیر کیا۔ واللہ اعلم۔

حاصل روایات: ان آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی ظاہر ہوگیا کہ مغرب غروب کے معاً بعد شروع ہو جاتا ہے ان نقلی دلائل سے بات ثابت ہو چکی اب دلیل نظری ملاحظہ ہو۔

دلیل نظری:

دخول نہار جو دن کا پہلا کنارہ ہے اس کے متصل بعد نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے خروج نہار غروب سے ہوتا ہے اور دخول لیل جب غروب سے شروع ہوتی ہے تو مغرب کا وقت بھی اس کے متصل بعد شروع ہونا چاہئے کیونکہ لیل مغرب کا وقت ہے۔

یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابو یوسف رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ اور عام فقہاء امت کا قول ہے۔

مغرب کا آخری وقت

خلاصۃ المرام: مغرب کے آخری وقت میں دو قول معروف ہیں۔

نمبر۱: امام شافعی و مالک واحمد وصاحبین جمہور فقہاء کے ہاں شفق احمر پر ختم ہوتا ہے۔
نمبر۲: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابن مبارک رحمہ اللہ کے ہاں شفق ابیض پر ختم ہوتا ہے۔

قول اوّل اور اس کی مستدل روایت:

شروع باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت گزری اس میں موجود ہے وصلى المغرب قبل غيبوبة الشفق اس میں شفق سے شفق احمر مراد ہے اسی میں دوسرے دن نماز ادا فرمائی۔

قول دوم:

شفق سے مراد ابیض ہے۔

دلیل نمبر۱: روایات میں صرف شفق کا لفظ ہے روایت جابر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام روایات میں بعد ماغاب الشفق کے لفظ وارد ہیں جب شفق احمر مراد لیں تو اس کے بعد نماز کا ادا کرنا شفق ابیض تک نماز کے وقت کو ثابت کرتا ہے رہی روایت جابر رضی اللہ عنہ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں شفق کے لفظ میں دو احتمال ہیں ایک وہ جو فریق اوّل نے لیا اور دوسرا احتمال شفق ابیض ہے تو انہوں نے شفق احمر کے غائب ہونے کے بعد شفق ابیض کے متعلق اس طرح تعبیر فرمایا قبل ان يغيب الشفق پس اس تطبیق سے تمام روایات کا مفہوم یکساں ہو جاتا ہے تضاد باقی نہیں رہتا۔

دلیل نمبر۲ نظری دلیل:

نظر کے طریقے سے جب دیکھتے ہیں کہ اس بات پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ وہ سرخی جو بیاض سے پہلے ہے وہ مغرب کا وقت ہے صرف اختلاف تو بیاض میں ہے بعض نے اسے پھر سرخی کے حکم میں شامل کر کے مغرب کے وقت میں شامل کیا جیسا امام صاحب اور بعض نے اسے خارج رکھا۔

نظیر سے استدلال: اب ہم نے غور کیا تو اس کی نظیر فجر میں مل گئی فجر میں پہلے سرخی آتی ہے اور پھر اس کے بعد معاً سفیدی فجر ہوتی ہے اور بالاتفاق یہ دونوں نماز فجر کے وقت میں شامل ہیں جب یہ دونوں چلی جاتی ہیں تو فجر کا وقت نکل جاتا ہے پس مغرب کی سرخی وسفیدی بھی ایک ہی نماز کا وقت ہونا چاہئے اور دونوں کا حکم بھی ایک ہی ہونا چاہئے کہ جب دونوں نکل جائیں نماز کا وقت نکل جائے۔

وقتِ عشاء

خلاصۃ البرام: عشاء کے اول وقت میں وہی دو قول ہیں جن کو مغرب کے اختتامی وقت کے سلسلہ میں نقل کیا گیا ہے۔
نمبر۱: امام شافعی و مالک، صاحبین، جمہور فقہاء رحمہم اللہ کے ہاں شفق احمر کے اختتام پر وقت عشاء شروع ہو جاتا ہے۔
نمبر۲: امام ابوحنیفہ وابن مبارک رحمہما اللہ کے ہاں شفق ابیض کے اختتام پر وقت عشاء شروع ہوتا ہے۔

عشاء کے آخری وقت میں اختلاف ہے امام شافعی و مالک اور امام احمد رحمہم اللہ کے ہاں عشاء کا وقت نصف لیل یا ثلث لیل پر ختم ہو جاتا ہے شدید ضرورت میں صبح تک بھی ہے۔

نمبر۲: جمہور کا قول عشاء کا وقت جواز صبح تک رہتا ہے۔

عشاء کا اول وقت:

فریق اوّل کے ہاں شفق احمر کے غروب کے بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے روایت جابر رضی اللہ عنہ کہ یوم اول میں آپ نے عشاء کی نماز غیبوبت شفق سے پہلے ادا فرمائی اور دیگر تمام روایات میں بعد غیبوبت کا تذکرہ ہے ان روایات میں غیبوبت سے احمر مراد لیا جائے تو تمام روایات قول اول کی مستدل نظر آتی ہیں۔

فریق ثانی کے ہاں شفق ابیض کے غائب ہونے پر عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے۔

جواب روایت جابر رضی اللہ عنہ:

نمبر۱: یہ روایت ان تمام روایات سے منسوخ ہے جن میں غیبوبت شفق کے بعد عشاء کا وقت بتلایا گیا ہے۔

نمبر۲: نسائی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں غیبوبت کے بعد عشاء کے ادا کرنے کا تذکرہ ہے جیسا کہ دوسری روایات میں ہے پس نسائی والی روایت دوسری روایت کے موافق ہونے کی وجہ سے قابل ترجیح ہوگی اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں تاویل کے بعد یہ توجیہ ہوگی کہ شفق احمر کے بعد شفق ابیض کے غائب ہونے تک وقت مغرب ہے اس کے بعد وقت عشاء شروع ہوگا۔ فی ثبوت ما ذکرنا میں اسی طرف اشارہ ہے۔

عشاء کا آخری وقت

امام مالک و شافعی رحمہم اللہ کے ہاں ثلث یا نصف رات تک اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک وقت تو ختم ہو جاتا ہے مگر ضرورت شدیدہ سے طلوع فجر تک وقت ہے۔

مستدل روایات:

اس سے پہلے شروع باب میں روایت ابن عباس، ابوسعید الخدری سے جو امامت جبرائیل کی روایات گزریں اور حضرت ابو موسیٰ اشعری اور بریدہؓ کی روایات جو امامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں گزریں ان تمام میں مذکور ہے کہ دوسرے دن بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز دونوں دن ثلث لیل کے وقت ادا فرمائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ثلث لیل تک عشاء کا وقت ہے البتہ روایت جابر رضی اللہ عنہ میں ثلث لیل اور نصف لیل بھی ہے مگر مذکورہ بالا روایات کی وجہ سے ثلث لیل والی روایت قابل ترجیح ہوگی۔

دو احتمال:

اگر چہ ایک احتمال کے مطابق ثلث لیل گزرنے سے پہلے پڑھی تو ثلث لیل پر وقت ختم ہونا شمار ہوگا اور دوسرے احتمال کے مطابق ثلث لیل کے بعد پڑھی تو عشاء کا وقت باقی ہے۔

تنقیح: اگر ثلث لیل کے احتمال کو پہلی روایات راجح کرتی ہیں تو دوسرے احتمال کو مندرجہ ذیل روایات قوی بناتی ہیں۔

۹۰۹ : فَإِذَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْأُفُقُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ، حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ).

۹۰۹: اعمش نے ابو صالح رحمہ اللہ سے اور اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی ابتداء اور انتہا ہے عشاء کا اول وقت وہ ہے جب افق غائب ہو جائے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب رات آدھی ہو جائے اور فجر کا اول وقت جب پو پھوٹ جائے اور اس کا آخری وقت جب سورج طلوع ہو۔

تخریج : روایت نمبر ۸۷۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۹۱۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ).

۹۱۰: قتادہ نے ابو ایوب سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا عشاء کا وقت نصف لیل تک ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۷۲/۱۷۳' نسائی فی المواقیت باب ۱۵۔

۹۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : شُعْبَةُ : حَدَّثَنِيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَرَفَعَهُ مَرَّةً، وَلَمْ يَرْفَعْهُ مَرَّتَيْنِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا بَعْدَ ثُلُثِ اللَّيْلِ أَيْضًا هُوَ وَقْتٌ مِنْ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۹۱۱: شعبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے ابو ایوب سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ پس ان آثار و روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ثلث شب کے بعد والا وقت بھی عشاء کا وقت ہے اور اس پر یہ روایات دلالت کر رہی ہیں۔

شعبہ کہتے ہیں مجھے قتادہ نے تین مرتبہ یہ روایت نقل کی ایک مرتبہ رفع کے ساتھ اور دو مرتبہ بغیر رفع کے نقل کی۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ ثلث لیل کے بعد بھی عشاء آخرہ کا وقت باقی ہے۔

تائیدی روایات:

قدوری فی ذلک سے اس طرف اشارہ ہے۔

۹۱۲ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ (مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، أَوْ بَعْدَهُ وَلَا نَدْرِىْ، أَشَيْءٌ شَغَلَهُ فِىْ أَهْلِهِ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ .فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ : إِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً، مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِىْ، لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى).

۹۱۲: حکم نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک رات ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار نماز عشاء کے سلسلے میں کرتے رہے آپ اس وقت نکلے جب رات کا تیسرا حصہ گزر گیا یا اس کے بعد کا وقت آ گیا ہمیں معلوم نہیں کہ گھر میں آپ کو کیا مشغولیت وغیرہ تھی جب آپ باہر تشریف لائے تو فرمایا بلاشبہ تم تو ایک نماز کا انتظار کر رہے ہو اور تمہارے علاوہ اور کسی دین والے نماز کا انتظار نہیں کر رہے اگر امت پر گرانی کا خطرہ نہ ہوتا تو میں ان کو (ہر روز) اسی وقت نماز پڑھاتا پھر آپ نے مؤذن کو حکم دیا پھر اس نے اقامت کہی اور آپ نے جماعت کرائی۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۲۲' اذان باب ۱۶۲' نسائی فی المواقیت باب ۲۱۔

۹۱۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِىْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِىْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : (جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا، حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، أَوْ بَلَغَ ذَاكَ، خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا وَأَنْتُمْ تَنْتَظِرُوْنَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ أَمَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِىْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا).

۹۱۳: زائدہ بن سلیمان نے ابوسفیان سے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار فرمایا یہاں تک کہ آدھی رات کا وقت تیاری میں گزر گیا یا اس کے قریب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو رہے ہیں اور تم ابھی اس نماز کے انتظار میں ہو خبردار! تم نماز میں شمار ہوتے ہو جب تک نماز کا انتظار کرتے ہو۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۳۶' المواقیت باب ۲۵' نسائی فی المواقیت باب ۲۱' مسند احمد ۵/۳' ۱۸۹/۲۰۰۔

۹۱۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِىْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ (أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ، حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ نَامَ النَّاسُ وَالصِّبْيَانُ .فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ، وَلَا يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ .قَالَتْ وَكَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ، فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيْبَ غَسَقُ اللَّيْلِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ).

۹۱۴: زہری نے عروہ سے اورانہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کردی تو عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے آواز دی کہ لوگ اور بچے سو گئے تو جناب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا اس نماز کا انتظار اہل زمین میں سے کوئی بھی تمہارے سوا نہیں کر رہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دنوں صرف مدینہ منورہ میں ہی نماز ہوتی تھی اور صحابہ کرامؓ عشاء کی نماز اندھیرا چھا جانے کے بعد ثلث لیل تک پڑھتے تھے۔ (اس دن خلاف عادت تاخیر ہوئی)۔

تخریج : بخاری مواقیت الصلاۃ باب۲۲' الاذان باب۱۶۲' نسائی فی المواقیت باب۲۱' مسند احمد ۱۹۹/۶' ۲۱۵' ۲۷۲۔

۹۱۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ: أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ إِلَى قَرِيْبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَلَمَّا صَلَّى أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوْا وَرَقَدُوْا، وَلَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا)

۹۱۵: حمید الطویل نے انسؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز کو رات کا ایک حصہ گزر جانے تک مؤخر کیا جب آپ نماز پڑھا چکے تو ہماری طرف توجہ کر کے فرمایا بلاشبہ لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور نیند میں مستغرق ہو گئے اور تم اس وقت تک نماز میں ہو جب تک کہ نماز کے انتظار میں رہو۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۳۶' والمواقیت باب۲۵' العباس باب۴۸' نسائی فی المواقیت باب۲۱' مسند احمد ۵/۳' ۱۸۹' ۲۰۰۔

۹۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : أَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوْا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .ثُمَّ قَالَ : أَخَّرَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، حَتَّى كَادَ يَذْهَبُ شَطْرُ اللَّيْلِ، أَوْ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مُضِيِّ ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مُضِيَّ ثُلُثِ اللَّيْلِ لَا يَخْرُجُ بِهٖ وَقْتُهَا .وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ - عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ أَفْضَلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ، هُوَ مِنْ حِيْنِ يَغِيْبُ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ مَا بَعْدَ

ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يَمْضِيَ نِصْفُ اللَّيْلِ فِي الْفَضْلِ، دُوْنَ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ .ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ، هَلْ بَعْدَ خُرُوْجِ نِصْفِ اللَّيْلِ مِنْ وَقْتِهَا شَيْءٌ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ۔

۹۱۶: حماد نے بتلایا کہ ثابت نے ہمیں خبر دی کہ ہم نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی تھی انہوں نے کہا ہاں پھر کہنے لگے آپ نے ایک دن عشاء کو مؤخر فرمایا قریب تھا کہ رات کا ایک حصہ گزر جائے یا کہا رات کا ایک حصہ گزرنے تک مؤخر کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ ان آثار سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ثلث شب گزرنے پر پڑھی' اس سے یہ بات کھل کر پختہ ہوگئی کہ ثلث شب کا گزرنا نماز عشاء کے وقت کو خارج نہیں کرتا مگر اس کا مطلب ہمارے ہاں (واللہ اعلم) یہ ہے کہ عشاء کا سب سے افضل وقت غروبِ شفق کے بعد ثلث شب تک ہے اور یہی وہ وقت ہے کہ جس میں جناب رسول اللہ ﷺ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے جیسا کہ حدیث عائشہ صدیقہ ؓ ہم بیان کر آئے۔ اس کے بعد دوسرا نمبر وقت عشاء کا آدھی رات تک کا ہے۔ یہ تو فضیلت والے وقت میں دوسرے درجہ میں ہے تا کہ مندرجہ آثار میں تضاد نہ ہو۔ اب ہم نصف شب کے بعد والے وقت سے متعلق روایات پر نگاہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسلم ۲۲۹/۱۔

حاصل روایات: ان آٹھ روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ نے ثلث لیل گزرنے پر عشاء کی نماز پڑھی تو ثلث لیل گزرنے سے عشاء کا وقت ختم نہیں ہوا بلکہ باقی رہا۔

ایک اعتراض:

اگر نصف رات تک وقت باقی ہے تو امامت جبرائیل میں پھر دونوں رات ایک ہی وقت میں نماز کیوں پڑھائی گئی۔

ازالہ:

ثلث لیل سے پہلے پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے فضیلت کی طرف رغبت کے لئے ثلث لیل میں عشاء ادا فرمائی۔

روایات میں تطبیق کا طریقہ:

عشاء کا افضل وقت تو وہی ہے جس کا تذکرہ احادیث امامت میں ہے وہ غروب شفق سے ثلث لیل ہے حضرت عائشہ ؓ کی روایت کے مطابق آپ ﷺ اسی میں عموماً نماز ادا فرماتے اور اس کے بعد والا حصہ فضیلت میں اس سے کم درجہ ہے اس سے روایات کے مابین تضاد باقی نہیں رہتا۔

فریق دوم:

نصف لیل کے بعد طلوع فجر تک وقت کے قائلین۔

امام ابوحنیفہ اور ابن مبارک رحمہما اللہ طلوع صبح تک اور امام احمد بھی ضرورت کے وقت صبح تک کو عشاء کا وقت مانتے ہیں۔

مستدل روایات:

۹۱۷ : فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَأَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (أَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ بَعْدَمَا صَلّٰى بِنَا .فَقَالَ قَدْ صَلَّى النَّاسُ وَرَقَدُوْا، لَمْ تَزَالُوْا فِيْ صَلَاةٍ، مَا انْتَظَرْتُمُوْهَا).

۹۱۷: حمید الطویل کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء کو رات کا کافی حصہ گزرنے تک مؤخر کیا پھر آپ نے مڑ کر ہماری طرف توجہ فرمائی جبکہ آپ نماز پڑھا چکے اور فرمایا لوگ نماز پڑھ چکے اور سو گئے اور تم جب تک انتظار میں رہے نماز میں رہے۔

تخریج : نمبر:۹۱۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۹۱۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهٗ .

۹۱۸: اسماعیل بن جعفر نے حمید سے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۹۳/۱۔

۹۱۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهٗ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهٗ قَدْ كَانَتْ بَقِيَّةٌ مِنْ وَقْتِهَا، بَعْدَ مُضِيِّ نِصْفِ اللَّيْلِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا، مَا هُوَ أَدَلُّ مِنْ هٰذَا .

۹۱۹: یحییٰ بن ایوب نے حمید اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ان آثار سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز نصف شب کے گزرنے پر ادا فرمائی۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ عشاء کا وقت نصف شب کے بعد ہے۔ اس سلسلہ میں یہ مرویات اس سے بھی زیادہ دلالت کرتی ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۰۰/۳۔

حاصل روایات: نصف رات گزرنے کے بعد نماز پڑھائی اس کا معنی یہی ہوا کہ نماز عشاء کا وقت باقی تھا آدھی رات پر ختم نہ ہوا تھا ورنہ مؤخر نہ فرماتے یہ تاخیر بیانِ جواز کے لئے تھی۔

ان روایات سے زیادہ واضح روایت یہ ہے۔

۹۲۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَأَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَا : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : (أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ إِنَّهُ لَوَقْتُهَا، لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ). فَفِيْ هٰذَا أَنَّهُ صَلَّاهَا بَعْدَ مُضِيِّ أَكْثَرِ اللَّيْلِ، وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتٌ لَهَا .فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ، أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، مِنْ حِيْنِ يَغِيْبُ الشَّفَقُ إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ اللَّيْلُ كُلُّهُ، وَلٰكِنَّهُ عَلٰى أَوْقَاتٍ ثَلَاثَةٍ .فَأَمَّا مِنْ حِيْنِ يَدْخُلُ وَقْتُهَا إِلٰى أَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَأَفْضَلُ وَقْتٍ صُلِّيَتْ فِيْهِ .وَأَمَّا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يَتِمَّ نِصْفُ اللَّيْلِ، فَفِي الْفَضْلِ دُوْنَ ذٰلِكَ .وَأَمَّا بَعْدَ نِصْفِ اللَّيْلِ فَفِي الْفَضْلِ دُوْنَ كُلِّ مَا قَبْلَهُ .قَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَقْتِهَا أَيْضًا، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

۹۲۰: ام کلثوم بنت ابی بکر کہتی ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ ایک رات آپ نے نماز عشاء میں اتنی دیر کی کہ رات کا بڑا حصہ گزر گیا مسجد والے بھی سو گئے پھر آپ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھائی اور فرمایا یہ اس نماز کا وقت ہے اگر میری امت پر گراں نہ ہوتا تو میں اس وقت ادا کرتا۔ اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کو رات کا اکثر حصہ گزرنے پر ادا کیا اور مجھے یہ بتلایا کہ یہ اس کا وقت ہے۔ پس ان روایات کی تصحیح کے پیش نظر ہم کہیں گے کہ عشاء کا اوّل وقت غروبِ شفق سے تمام رات گزرنے تک ہے۔ مگر اس کے فضیلت کے لحاظ سے تین درجات ہیں: ① ثلث شب گزرنے تک افضل ترین وقت ہے جس میں یہ نماز پڑھی جائے۔ ② اس کے بعد آدھی رات ہونے تک فضیلت کا درجہ اس سے کم ہے۔ ③ آدھی رات کے بعد ماقبل کے دونوں اوقات سے اور فضیلت گھٹ جائے گی اور اس کے متعلق بھی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات آئی ہیں۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۲۱۹' نسائی فی المواقیت باب ۲۱' دارمی فی الصلاة باب ۱۹' مسند احمد ۱۵۰/۶۔

ان آثار سے معلوم ہو گیا کہ نماز عشاء کا وقت غیبوبت شفق کے بعد تمام رات ہے مگر اس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

افضل ترین وقت:

جب شفق غائب ہوا اس وقت سے لے کر ثلث لیل تک۔

مناسب وقت:

ثلث لیل سے آدھی رات تک یہ درجہ میں پہلے سے فروتر ہے۔

جائز وقت:

نصف رات سے طلوع صبح صادق تک یہ فضیلت میں سب سے کم ہے۔
مگر فرق مراتب کے باوجود نماز عشاء تمام اوقات میں ادا ہوگی قضا شمار نہ ہوگی۔

اس سلسلہ میں مزید روایات:

۹۲۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ "إِنَّ وَقْتَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا تُؤَخِّرُوْهُ إِلَى ذٰلِكَ، إِلَّا مَنْ شُغْلٍ، وَلَا تَنَامُوْا قَبْلَهَا، فَمَنْ نَامَ قَبْلَهَا، فَلَا نَامَتْ عَيْنَاهُ." قَالَهَا ثَلَاثًا .فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا.

۹۲۱: نافع نے اسلم سے نقل کیا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ عشاء کا وقت غروب شفق سے ثلث لیل ہے اور اس سے اس کو مؤخر نہ کیا جائے ہاں اگر کسی شدید مشغولیت سے مؤخر ہو جائے تو پھر نماز پڑھ کر سوؤ۔ جو اس سے پہلے سو گیا خدا کرے اس کی آنکھ کو نیند نصیب نہ ہو یہ جملہ تین مرتبہ فرمایا۔

تخریج : عبدالرزاق ۵٦٠/١۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت:

۹۲۲ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ .عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى أَبِيْ مُوْسٰى "أَنْ صَلِّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ مِنَ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ "أَيَّ حِيْنَ شِئْتَ.

۹۲۲: ابن سیرین نے مہاجر سے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ نماز عشاء وقت عشاء سے نصف لیل تک پڑھی جائے جس وقت میں تم مناسب خیال کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ٣٣٠/١۔

۹۲۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنِ الْمُهَاجِرِ مِثْلَهُ.

۹۲۳: ہشام نے ہشام بن حسان ابن سیرین سے اور انہوں نے مہاجر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۲۴ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، مِثْلَهُ وَزَادَ (وَلَا أَدْرِيْ ذٰلِكَ إِلَّا نِصْفًا لَكَ) . فَفِيْ هٰذَا أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَقَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ نِصْفَهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ.

۹۲۴: عبداللہ بن عون نے محمد بن سیرین اور انہوں نے مہاجر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں اور میں اس کو نہیں جانتا مگر تمہیں نصف ثواب ملے گا۔ اس روایت میں انہوں نے نصف لیل تک پڑھنا مقرر کیا اور اس کو نصف ثواب قرار دیا۔ اس میں یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے لئے آدھی رات تک ادا کرنا مقصر رفرمایا اور اس کے ثواب کو آدھا قرار دیا اور بھی اس سلسلہ میں روایات آئی ہیں۔

۹۲۵ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ح .

۹۲۵: سفیان ثوری نے حبیب بن ابی ثابت سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۶ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى أَبِيْ مُوْسٰى (وَصَلِّ الْعِشَاءَ أَيَّ اللَّيْلِ شِئْتَ وَلَا تَغْفُلْهَا). فَفِيْ هٰذَا أَنَّهُ جَعَلَ اللَّيْلَ كُلَّهُ وَقْتًا لَهَا عَلٰى أَنَّهُ لَا يَغْفُلُهَا .فَوَجْهُ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا- عَلٰى أَنَّ تَرْكَهُ إِيَّاهَا إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ، إِغْفَالٌ لَهَا، وَتَرْكَهُ إِيَّاهَا إِلَى أَنْ يَمْضِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ لَيْسَ بِإِغْفَالٍ لَهَا بَلْ هُوَ مُؤَاخَذٌ بِالْفَضْلِ الَّذِيْ يُطْلَبُ فِيْ تَقْدِيْمِهَا فِيْ وَقْتِهَا، وَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ نِصْفًا بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ، أَيْ أَنَّهُ دُوْنَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ، وَفَوْقَ الْوَقْتِ الثَّانِيْ .فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا أَيْضًا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعْنٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ، مِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ.

۹۲۶: حبیبؒ بن ابی ثابت نے نافع بن جبیر اور انہوں نے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا عشاء کی نماز رات کے جس حصے میں چاہے پڑھو مگر اس میں غفلت مت برتنا۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام رات کو اس کا وقت فرمایا اس طور پر کہ وہ اس سے غفلت اختیار نہ کرے پس اس کی صورت ہمارے ہاں یہ ہے کہ نصف شب تک اس کا چھوڑنا غفلت ہے اور ثلث شب کے گزر جانے تک اس کو مؤخر کرنا غفلت اور بے توجہی میں داخل نہیں بلکہ وہ مطلوبہ فضل کو پانے والا ہے جو اس کے مقدم کرنے پر ملتا ہے۔ ان دونوں اوقات میں اوّل وقت زیادہ فضیلت والا ہے اور دوسرے وقت سے بڑھ کر ہے۔ جس معنی کا ہم تذکرہ کر آئے ہیں یہ مفہوم بھی اس کے موافق ہے۔ اس سلسلہ میں یہ روایات بھی آئی ہیں۔

اس روایت میں خبردار کیا گیا کہ نماز عشاء کے لئے تمام رات وقت ہے مگر اس سے غفلت نہ برتنی چاہیے۔

وجہ غفلت:

ہمارے ہاں نصف رات تک عشاء کا ترک کرنا غفلت سے ہوگا اور ثلث لیل گزرنے تک اس کا چھوڑے رکھنا غفلت کی وجہ سے نہیں بلکہ حصول فضل کے لئے ہے جو کہ پہلے وقت میں پڑھنے میں مطلوب ہے اور ثلث نصف کے درمیان میں اول وقت سے درجہ کم ملے گا مگر نصف کے بعد پڑھنے سے زیادہ ثواب ملے گا اور یہ چیز اس کے ساتھ موافق ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلے میں منقول ہوئی ہے اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔

۹۲۷: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ ح.

۹۲۷: لیث نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۹۲۸: وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَا إِفْرَاطُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ؟) قَالَ : طُلُوعُ الْفَجْرِ .فَهٰذَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ إِفْرَاطَهَا الَّذِي بِهِ تَفُوتُ، طُلُوعَ الْفَجْرِ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي -حِينَ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ -بَعْدَمَا مَضٰى سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ). وَفِي حَدِيثِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (وَقْتُ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَهَا إِلٰى طُلُوعِ الْفَجْرِ وَلٰكِنْ بَعْضُهُ أَفْضَلُ مِنْ بَعْضٍ .وَجَمِيعُ مَا بَيَّنَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَقَاوِيلِ، فِي هٰذَا الْبَابِ، قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَأَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَّا مَا بَيَّنَّا مِمَّا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ وَقْتِ الظُّهْرِ .فَإِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : هُوَ إِلٰى أَنْ يَصِيرَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ، هٰكَذَا رَوٰى عَنْهُ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۹۲۸: عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا نماز عشاء میں حد سے گزرنا کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا طلوع فجر۔ اس روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر کو نماز عشاء کے فوت ہونے کا وقت قرار دیا اور اس کو افراط و زیادتی سے تعبیر کیا حالانکہ امامت جبرائیل علیہ السلام کے سلسلہ میں یہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوسرے دن کی نماز بعد مامضی ساعةً من اللیل نقل کر چکے اور دوسری روایت میں وقت العشاء الی نصف اللیل بھی فرما چکے تو ان کا طلوع فجر تک نماز عشاء کے وقت کو قرار دینا ثابت کرتا ہے کہ نماز عشاء کا وقت اختتام تو طلوع فجر ہے البتہ ثلث لیل سے اس وقت تک کے اوقات وہ ایک دوسرے سے فضیلت میں کم اور زیادہ ہیں۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے طلوع فجر تک اس کے مؤخر کرنے کو افراط قرار دیا حالانکہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کر آئے ہیں کہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز دوسرے دن رات کا کچھ حصہ گزرنے پر ادا فرمائی اور جب آپ ﷺ سے نماز کے اوقات کے سلسلہ میں سوال کیا گیا اور

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ اس کا وقت تو طلوع فجر ہے لیکن وقت کا کچھ حصہ دوسرے سے افضل ہے۔ یہ تمام اقوال جو اس باب میں مذکور ہوئے یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ سوائے اس کے کہ وقت ظہر میں اختلاف ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ظہر کا وقت ہر چیز کا سایہ دوگنا ہونے تک رہتا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی اسی طرح ہے۔ یہ تمام روایات امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہیں۔

وقتِ ظہر میں ثبوتِ رجوع:

البتہ ظہر کے سلسلہ میں امام صاحب کا مسلک یہ ہے کہ اس کا آخری وقت مثلین کی مقدار سایہ ہو جانے پر ہے۔
اور ابو یوسف کا قول بھی ان کے موافق ہے جیسا کہ محمد بن خالد کندی نے علی بن معبد عن محمد بن الحسن عن ابی یوسف نقل کیا ہے۔

۹۲۹ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۹۲۹: محمد بن الحسن نے ابو یوسف سے انہوں نے ابوحنیفہ سے۔

۹۳۰ :وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ الثَّلْجِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، أَنَّهُ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ آخِرُ وَقْتِهَا إِذَا صَارَ الظِّلُّ مِثْلَهُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ: وَمُحَمَّدٍ وَبِهٖ نَأْخُذُ.

۹۳۰: ابن ثلجی عن الحسن بن زیاد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے آخری وقت میں فرمایا کہ ظہر کا وقت جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو جائے اور یہی ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے گویا دو مثل والے قول سے رجوع کر لیا امام طحاوی رحمہ اللہ کا بھی ادھر رجحان ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ، كَيْفَ هُوَ؟

دو نمازیں کیسے جمع کی جائیں؟

خلاصۃ البرام: صورۃً دو نمازوں کو جمع کرنا کہ ایک کو اس کے آخری وقت اور دوسرے کو اول وقت میں پڑھنے کے جواز میں کسی کو کلام نہیں۔
جمع حقیقی کے متعلق اختلاف ہے۔
فریق اوّل: امام مالک وشافعی وعطاء بن رباح وغیرہ رحمہم اللہ کے ہاں جمع حقیقی سفر وحضر میں مطلقاً جائز ہے شوافع سفر ومرض کی قید بھی

لگاتے ہیں۔

فریق دوم: مطلقاً سفر و حضر و مرض و صحت کسی صورت بھی یہ جائز نہیں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ و صاحبین رحمہما اللہ و حسن بصری رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

فریق اوّل کا موّقف اور مستدل روایات:

جمع حقیقی جائز ہے خواہ مطلق ہو یا بعض مرض و سفر کی قیود سے ہو۔

۹۳۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ).

۹۳۱: ابوقیس الاودی نے ہذیل بن شرحبیل سے اور انہوں نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سفر میں دو نمازوں کو جمع فرما لیتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ٢/٤٥٨۔

۹۳۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ، (أَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَامَ تَبُوْكَ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ).

۹۳۲: ابوالطفیل نے خبر دی کہ مجھے حضرت معاذ بن جبلؓ سے بتلایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تبوک کے لئے روانہ ہوئے آپ ﷺ ظہر و عصر کو جمع فرماتے اسی طرح مغرب و عشاء کو بھی۔

تخریج : مسلم فی صلاة المسافرین نمبر٥٢' ابو داؤد فی الصلاة باب٥' ١٢٠٨' ابن ماجه فی الصلاة نمبر١٠٧٠' مصنف عبدالرزاق نمبر٤٣٩٨' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة نمبر٢/٤٥٦' دارقطنی ١/٣٩٢' مسند احمد ٥/٢٣٣۔

۹۳۳ :حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالَ : قُلْتُ : مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ : أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ .

۹۳۳: قرہ بن خالد نے ابی الزبیر سے نقل کیا کہ ہمیں ابوالطفیل نے معاذ بن جبلؓ سے یہ روایت نقل کی ہے میں نے معاذ سے سوال کیا اس کی کیا ضرورت تھی؟ انہوں نے جواب دیا تا کہ امت تنگی میں نہ پڑے۔

تخریج : مسلم ١/٢٤٦۔

۹۳۴ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ

بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا، جَمِيْعًا، وَسَبْعًا جَمِيْعًا).

۹۳۴: عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات اکٹھی اور سات اکٹھی پڑھائیں۔

تخریج : بخاری باب ۳۰، الصلاۃ باب ۱۸، مسلم صلاۃ المسافرین نمبر ۵۵، نسائی فی المواقیت باب ۴۴، ۴۷، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۵، نمبر ۱۲۱۴، بیہقی سنن کبرٰی ۱۶۷/۳، مصنف عبدالرزاق نمبر ۴۴۳۶، مصنف ابن ابی شیبہ ۴۵۶/۲۔

۹۳۵ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ : أَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ : (صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا، وَسَبْعًا جَمِيْعًا .قُلْتُ لِأَبِي الشَّعْثَاءِ : أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ، وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ، قَالَ : وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ).

۹۳۵: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت جابر بن زیدؒ نے خبر دی کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ فرماتے تھے میں نے مدینہ منورہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آٹھ رکعات اور سات رکعات اکٹھی ادا کیں میں نے ابوالشعثاء سے سوال کیا میرے خیال میں آپ نے ظہر کو مؤخر اور عصر کو جلد ادا کیا ہوگا اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلد پڑھا ہوگا کہنے لگے میرا خیال بھی یہی ہے۔

تخریج : روایت سابقہ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۹۳۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا، فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ).

۹۳۶: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر و عصر اکٹھی اور مغرب و عشاء اکٹھی پڑھائیں ان حالات میں نہ کوئی خطر تھا اور نہ وہ حالت سفر تھی۔

تخریج : مسلم ۲۴۶/۱۔

۹۳۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا قُرَّةُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قُلْتُ : مَا حَمَلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ : أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ .

۹۳۷: عبدالرحمٰن بن مہدی نے قرۃ بن ابی الزبیر سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے میں نے سوال کیا کہ آپ کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا تو فرمایا تاکہ امت تنگی میں مبتلا نہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد ۱۷۱/۱، مسلم ۲۴۶/۱، نسائی ۹۹/۱، ترمذی ۴۷/۱۔

۹۳۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۹۳۸: ابن جریج نے ابی الزبیر سے اورانہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۵۵۵/۲۔

۹۳۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (فِيْ غَيْرِ سَفَرٍ وَلَا مَطَرٍ).

۹۳۹: داؤد بن قیس الفراء نے صالح مولی التوامہ سے اورانہوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے جواس کی مثل ہے مگراس میں یہ الفاظ زائد ہیں:في غير سفر ولا مطر ۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۰/۲' عبدالرزاق ۵۵۵/۲۔

۹۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخَّرَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ رَجُلٌ : "الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ . "فَقَالَ لَا أُمَّ لَكَ، أَتُعَلِّمُنَا بِالصَّلَاةِ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمَدِيْنَةِ .

۹۴۰: عمران بن حصین نے عبداللہ بن شقیق سے نقل کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے نماز مغرب کوایک رات مؤخر کیا توایک آدمی زورزور سے الصلوۃ' الصلوۃ پکارنے لگا آپ نے فرمایا تیری ماں نہ رہے کیا تو ہمیں نماز یاد دلاتا ہے(یعنی ہمیں الحمدللہ نماز کا احساس ہے)بسااوقات آپ ﷺ نے دونمازوں کومدینہ میں جمع کیا۔

تخریج : مسلم ۲٤٦/۱' ابن ابی شیبہ ۲۰۲/۲۔

۹۴۱ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَجَّلَ السَّيْرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَكَانَ قَدْ اُسْتُصْرِخَ عَلٰى بَعْضِ أَهْلِهِ ابْنَةِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، فَسَارَ حَتّٰى هَمَّ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيْبَ، وَأَصْحَابُهُ يُنَادُوْنَهُ لِلصَّلَاةِ، فَأَبٰى عَلَيْهِمْ، حَتّٰى إِذَا أَكْثَرُوْا عَلَيْهِ، قَالَ : (إِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ، الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ) ، وَأَنَا أَجْمَعُ بَيْنَهُمَا .

۹۴۱: نافع نے عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک رات انہوں نے چلنے میں جلدی کی جبکہ آپ کی بیوی نے اپنے کسی رشتہ دار کے سلسلہ میں معاونت طلب کی تھی آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہوا چاہتا تھا

اوران کے ساتھی نماز نماز پکار رہے تھے اور وہ انکار کر رہے تھے جب ان کا اصرار بڑھ گیا تو فرمانے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے ادا فرمایا یعنی مغرب وعشاء کو اور میں بھی جمع کروں گا۔

تخریج : بخاری فی التقصیر باب٦ ' مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر٤٢ ' ابو داؤد فی الصلاۃ باب٥ ' نمبر١٢٠٧ ' نسائی فی المواقیت باب٤٥ ' مسند احمد ٥١/٢۔

۹۴۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ).

۹۴۲ : نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی کرنا ہوتا تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

تخریج : نسائی ٩٩/١ ' مسلم ٢٤٥/١۔

۹۴۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ).

۹۴۳ : سالم نے اپنے والد عبداللہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے۔

تخریج : نسائی ٩٩/١۔

۹۴۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ ذُؤَيْبٍ، قَالَ (: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ، هِبْنَا أَنْ نَقُوْلَ لَهُ الصَّلَاةَ، فَسَارَ، حَتّٰى ذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ، وَرَأَيْنَا بَيَاضَ الْأُفُقِ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى ثَلَاثًا الْمَغْرِبَ، وَاثْنَتَيْنِ الْعِشَاءَ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ).

۹۴۴ : اسماعیل بن ابی ذویب کہتے ہیں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں تھا جب سورج غروب ہو گیا ہم نے خوف سے ان کو نماز کا نہیں کہا یہاں تک کہ عشاء کی سیاہی آ گئی اور ہم نے افق پر سپیدہ دیکھا تو آپ سواری سے اترے اور مغرب کی تین رکعت پڑھائی اور دو رکعت عشاء پھر فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

تخریج : نسائی ٩٩/١۔

۹۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ قَالُوْا : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيَى الْأُشْنَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

: (جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ لِلرُّخَصِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ).

۹۴۵: محمد بن المنکدر نے جابر بن عبداللہؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو مدینہ میں رخصت کے لئے بغیر کسی خطرے اور مرض کے جمع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی صلاۃ المسافرین ٥٤ ابو داؤد فی الصلاۃ باب٥، نمبر ١٢١٠، نسائی فی المواقیت باب٤٧، (متغیر یسیر بین اللفظ)

۹۴۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا بِسَرِفٍ يَعْنِي الصَّلَاةَ).

۹۴۶: عبدالعزیز بن محمد الدراوردی نے حضرت مالک بن انسؓ اور ابی الزبیر نے جابر بن عبداللہ ﷺ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو مکہ میں سورج غروب ہوگیا آپ نے مغرب و عشاء کو مقام سرف میں جمع فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد و فی الصلاۃ باب٥، نمبر ١٢١٥۔

۹۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا، مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَقْتُهُمَا وَاحِدٌ، قَالُوْا : وَلِذٰلِكَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فِيْ وَقْتِ إِحْدَاهُمَا، وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ، فِيْ قَوْلِهِمْ وَقْتُهُمَا وَقْتٌ لَا يَفُوْتُ إِحْدَاهُمَا حَتّٰى يَخْرُجَ وَقْتُ الْأُخْرٰى مِنْهُمَا. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتُهَا مُنْفَرِدٌ مِنْ وَقْتِ غَيْرِهَا. وَقَالُوْا : أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعِهِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ. وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِيْ وَقْتِ إِحْدَاهُمَا، فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا كَمَا ظَنَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ، وَهُوَ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، مِنْ بَعْدِهِ. فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى : قَدْ وَجَدْنَا فِيْ بَعْضِ الْآثَارِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ صِفَةَ الْجَمْعِ الَّذِيْ فَعَلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قُلْنَا. فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۹۴۷: حفص بن عبیداللہ نے انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ مغرب و عشاء کو سفر میں جمع

فرماتے تھے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے یہ راستہ اپنایا کہ ظہر و عصر کا وقت ایک ہے۔انہوں نے اپنی دلیل بتاتے ہوئے کہا کہ اسی وجہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو ایک وقت میں جمع فرمایا اور مغرب و عشاء کا بھی ان کے ہاں یہی حکم ہے کہ ان کا وقت ایک ہی ہے اور ان میں سے کوئی بھی اس وقت تک فوت شدہ شمار نہ ہوگی جب تک دوسری کا وقت نہ گزر جائے۔علماء کی دوسری جماعت نے ان کی ممانعت میں کہا ہے کہ ان تمام نمازوں کو اپنے اوقات میں دوسری نماز کا وقت اس میں شامل نہیں۔رہی وہ روایات جن میں تمہیں دو نمازوں کا جمع کرنا معلوم ہو رہا ہے وہ آپ ہی کے ارشادات ہیں جو آپ سے مروی ہیں مگر ان میں آپ کے جمع والے قول کی کوئی دلیل نہیں۔اس میں کئی احتمال ہیں۔ایک احتمال وہ بھی ہے جو تم نے ذکر کیا اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہر ایک اپنے اپنے وقت میں ادا فرمایا جیسا کہ جابر بن زید کا خیال ہے اور اسی نے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور عمرو بن دینار سے ان کے بعد نقل کیا ہے۔پہلے مقالہ والوں نے دعویٰ کیا کہ ہمیں ایسی روایات ملی ہیں جو ہمارے قول کی تائید کرتی ہیں۔مندرجہ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاة باب١٦' مسلم فی صلاة المسافرین نمبر٤٦' ابو داؤد فی الصلاة باب٥' نمبر١٢١٨' نسائی فی تخریج المواقیت باب٤٢۔

حاصل روایات: ان سترہ روایات سے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کا ایک وقت میں مدینہ منورہ اور سفر و حضر ہر دو میں ثابت ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک کا وقت اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک دوسری کا وقت نہ نکل جائے۔

فریق دوم کا مؤقف اور مستدل روایات اور جوابات:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین' حسن بصری رحمہم اللہ جمع کو درست قرار نہیں دیتے تمام نمازوں کے اپنے اوقات ہیں انہی میں ان کو پڑھا جائے گا۔

روایات کا جواب:

ان روایات میں تم نے جمع حقیقی مراد لیا حالانکہ یہاں جمع صوری مراد ہے پس مجموعہ روایات میں تطبیق ہو جائے گی اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہی نقل کیا ہے اور عمرو بن دینار نے بھی نقل کیا۔

ایک اشکال:

مندرجہ ذیل روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جمع حقیقی مراد ہے۔

٩٣٨ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُسْتُصْرِخَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، وَهُوَ بِمَكَّةَ، فَأَقْبَلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَسَارَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَبَدَتِ النُّجُوْمُ، وَكَانَ رَجُلٌ يَصْحَبُهُ، يَقُوْلُ : الصَّلَاةَ

الصَّلَاةَ .قَالَ : وَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ : الصَّلَاةَ .فَقَالَ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ فِيْ سَفَرٍ، جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ) ، وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا .

۹۴۸: ایوب نے نافع سے اورانہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو صفیہ بنت ابی عبیدؓ کی بیماری کی اطلاع ملی جبکہ وہ مکہ میں تھے وہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے غروب آفتاب تک چلتے رہے یہاں تک کہ ستارے ظاہر ہو گئے اور جو آدمی ان کے ساتھ تھا وہ الصلاۃ الصلاۃ پکار رہا تھا اور راوی کہتے ہیں سالم نے ان کو کہا الصلاۃ تو کہنے لگے جب جناب رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو مغرب وعشاء ان دونمازوں کو جمع فرماتے اور میں بھی دونوں کو جمع کرنا چاہتا ہوں چنانچہ وہ چلتے گئے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گیا پھر اترے اور ان دونوں کو جمع کیا۔

تخریج : ابو داؤد ۱۷۰/۱' ترمذی ۱۲٤/۱۔

۹۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهٗ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، بَعْدَمَا يَغِيْبُ الشَّفَقُ، وَيَقُوْلُ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، جَمَعَ بَيْنَهُمَا) .قَالُوْا : فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى صِفَةِ جَمْعِهٖ، كَيْفَ كَانَ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِمُخَالِفِهِمْ أَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ، الَّذِيْ قَالَ فِيْهِ : (فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ) كُلُّ أَصْحَابِ نَافِعٍ لَمْ يَذْكُرُوْا ذٰلِكَ، لَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَلَا مَالِكٌ، وَلَا اللَّيْثُ، وَلَا مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَإِنَّمَا أَخْبَرَ بِذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْعَ، وَلَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَمَعَ فَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ جَمْعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَيْفَ كَانَ وَأَنَّهٗ بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ أَنَّ صَلَاتَهُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، الَّتِيْ بِهَا كَانَ جَامِعًا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، لِأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ قَطُّ جَامِعًا بَيْنَهُمَا، حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَصَارَ بِذٰلِكَ جَامِعًا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .وَقَدْ رَوٰى ذٰلِكَ، غَيْرُ أَيُّوْبَ مُفَسَّرًا عَلٰى مَا قُلْنَا .

۹۴۹: یحییٰ بن عبداللہ نے نافع اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جب ان کو جلدی مطلوب ہوتی تو مغرب وعشاء کو جمع فرماتے اس کے بعد کہ شفق غائب ہو جاتی اور فرماتے جناب رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں

جلدی ہوتی تو ان دونمازوں کو جمع کرتے۔ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ روایت آپ کی دونمازوں کے جمع کی کیفیت بتلا رہی ہیں۔ان کے مخالفین کے پاس ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ روایت ایوب جس میں یہ کہا گیا ہے کہ وہ چلتے گئے یہاں تک کہ شفق غائب ہوگیا پھر نافع کے تمام احباب اتر گئے۔عبیداللہ' مالک' لیث اور نہ ہی کسی اور راوی جنہوں نے روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی' کسی سے یہ بات بیان نہیں کی یہ صرف فعل ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اطلاع دی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دونمازوں کو جمع کرنا نقل کیا مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کس طرح جمع کیا اور روایت عبیداللہ میں اس طرح ہے کہ "جمع بینہما" کہ دونوں کو جمع کیا پھر انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے فعل جمع کو ذکر کر دیا کہ اس کی کیفیت کیا تھی اور شفق کے غائب ہو جانے پر تھی تو اس کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ عشاء کی وہ نماز جس کو مغرب کے ساتھ انہوں نے جمع کیا وہ غروب شفق کے بعد تھی اگر چہ وہ مغرب کی نماز شفق کے غائب ہونے سے پہلے پڑھ چکے ہوں کیونکہ وہ دونوں کو جمع کرنے والے اسی وقت ہوں گے جب تک وہ عشاء کو نہ پڑھ لیں۔پس وہ اس طرح مغرب وعشاء کے جامع بن گئے اور ایوب کے علاوہ رواۃ نے اس کو وضاحت سے بیان کیا ہے۔

ان دونوں روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ جمع حقیقی مراد ہے۔

الجواب نمبرا: ایوب سختیانی کی موجودہ روایت میں یہ الفاظ ہیں فسار حتی غاب الشفق ثم نزل نافع کے کسی اور شاگرد نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے یعنی عبیداللہ' لیث ' مالک رحمہ اللہ نے اور نہ ہی ابن عثمان رحمہ اللہ نے جن سے ہم نے روایت نقل کی ہے گویا یہ روایت دوسرے رواۃ کے خلاف ہے۔

نمبر۲: ایوب نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل میں تو اس کا ذکر نہیں کیا البتہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کی خبر دی گئی ہے اور پھر جمع کی کیفیت بھی مذکور ہے کہ شفق کے غائب ہونے کے بعد دونوں کو جمع کیا۔اور اس میں یہ کہنا بالکل ممکن ہے کہ انہوں نے مغرب کی نماز غیبوبت سے پہلے ادا کی اور عشاء کی نماز کو شفق کے بعد پڑھا ہو تو جمع بھی ہوگئی اور صوری ہوئی اور جواب نمبر۲ اس کے ثبوت کا لفظ ایوب رحمہ اللہ کے علاوہ دیگر رواۃ کی روایات میں صاف موجود ہے۔

چنانچہ روایت اسامہ بن زید عن نافع ملاحظہ ہو۔

۹۵۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَدَّ بِهِ السَّيْرُ، فَرَاحَ رَوْحَةً، لَمْ يَنْزِلْ إِلَّا لِظُهْرٍ أَوْ لِعَصْرٍ، وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى صَرَخَ بِهِ سَالِمٌ، قَالَ : الصَّلَاةَ، فَصَمَتَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، حَتّٰى إِذَا كَانَ عِنْدَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ، نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ : (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ، كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ، فَاحْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ نَافِعٍ، بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ فِيْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ قُرْبَهُ مِنْ

غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ، لِئَلَّا يَتَضَادَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ. وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرُ أُسَامَةَ، عَنْ نَافِعٍ، كَمَا رَوَاهُ أُسَامَةُ.

۹۵۰: اسامہ بن زید نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ابن عمر تیزی سے رواں دواں تھے ذرا سا آرام کیا ظہر یا عصر کے لئے اترے مغرب کو مؤخر کیا یہاں تک کہ سالم نے ''الصلاۃ'' کی آواز دی ابن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے یہاں تک کہ شفق کے غائب ہونے کا وقت ہوا تو اترے اور مغرب وعشاء کو جمع کیا اور فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جبکہ آپ کو جلد جانا ہوتا تھا۔ اس روایت میں بتلا دیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مغرب کے لئے اترنا شفق کے غائب ہونے سے پہلے تھا۔ پس اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ نافع کا قول: "بعد ما غاب الشفق" جو کہ ایوب کی روایت میں آیا ہے اس سے مراد شفق کے غائب ہونے کا قریبی وقت ہو تا کہ ان کی دوسری روایت سے اس روایت کا تضاد نہ ہو۔ اس روایت کو اسامہ بن زید کے علاوہ حضرات نے بھی نافع سے نقل کیا ہے جیسا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۹۹/۱۔

اب اس روایت نے وضاحت کر دی کہ آپ کا مغرب کے لئے اترنا عند غیبوبۃ الشفق تھا پس روایت ایوب میں جو اس کے خلاف مذکور ہے اس سے صاف مراد غیبوبۃ شفق کے قریب اترنا ہے تا کہ اس سے دوسری روایت متضاد نہ ہو۔

نمبر ۳: نافع سے اسامہ بن زید کے علاوہ دیگر روات نے بھی یہ بات نقل فرمائی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو ابن جابر سے نافع کی روایت۔

۹۵۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ يُرِيْدُ أَرْضًا لَهُ، قَالَ : فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا، وَلَا أَظُنُّ أَنْ تُدْرِكَهَا. فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ، وَكَانَ عَهْدِي بِصَاحِبِي وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ. فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلَاةَ رَحِمَكَ اللّٰهُ. فَلَمَّا الْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضٰى كَمَا هُوَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ، نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَتْ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ أَمْرٌ، صَنَعَ هٰكَذَا).

۹۵۱: ابن جابر نے نافع سے روایت نقل کی کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا وہ اپنی زمینوں پر جا رہے تھے پس ہم نے ایک منزل پر قیام کیا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا صفیہ بنت ابی عبید سخت تکلیف میں ہے اور میرے خیال میں آپ کے پہنچنے تک وہ چل بسے گی پس آپ تیزی سے روانہ ہوئے اس وقت آپ کے ساتھ ایک قریشی آدمی تھا ہم چلتے رہے یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے نماز مغرب ادا نہ فرمائی اور میں نے ملاقات سے اب تک ان کو نمازوں کا محافظ پایا تھا جب زیادہ دیر کی تو میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے

نماز کا وقت ہے میری طرف توجہ فرمائی مگر حسب سابق چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت ہونے لگا تو اترے اور مغرب کی نماز ادا کی پھر کچھ دیر کے بعد عشاء کی نماز ادا کی اور اس وقت شفق بالکل غائب ہو چکا تھا پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ اسی طرح کرتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۵' نمبر ۱۲۱۲' نسائی فی المواقیت باب ۴۸۔

۹۵۲ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ، اُسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهِ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ، فَرَاحَ مُسْرِعًا، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَلَمْ يَنْزِلْ، حَتّٰى إِذَا أَمْسٰى فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ، فَقُلْتُ : الصَّلَاةُ، فَسَكَتَ، حَتّٰى إِذَا كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيْبَ، نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ وَقَالَ : " هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِنَا السَّيْرُ . "فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ يَرْوِيْ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ نُزُوْلَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ .وَقَدْ ذَكَرْنَا احْتِمَالَ قَوْلِ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ (حَتّٰى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ) أَنَّهُ يَحْتَمِلُ قُرْبَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ تُحْمَلَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ .فَنَجْعَلُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ نُزُوْلَهُ لِلْمَغْرِبِ، كَانَ بَعْدَ مَا غَابَ الشَّفَقُ، أَنَّهُ عَلٰى قُرْبِ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ إِذَا كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ نُزُوْلَهُ ذٰلِكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ .وَلَوْ تَضَادَّ ذٰلِكَ لَكَانَ حَدِيْثُ ابْنِ جَابِرٍ أَوْلَاهُمَا، لِأَنَّ حَدِيْثَ أَيُّوْبَ أَيْضًا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، ثُمَّ ذَكَرَ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ كَيْفَ كَانَ .وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جَابِرٍ صِفَةُ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَيْفَ كَانَ، فَهُوَ أَوْلٰى .فَإِنْ قَالُوْا فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ مَا قَدْ فَسَّرَ الْجَمْعَ كَيْفَ كَانَ فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۹۵۲: عطاف بن خالد المخزومی نے نافع سے نقل کیا تھا کہ ہم ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ لوٹ رہے تھے کہ ابھی کچھ راستہ طے کیا تھا کہ آپ کو اپنی بیوی بنت ابی عبید کے متعلق اطلاع ملی تو آپ جلدی سے لوٹے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور نماز کے لئے ان کو آواز دی گئی مگر وہ نہ اترے حتیٰ کہ جب گہری شام ہو گئی تو ہم نے گمان کیا کہ شاید بھول گئے تو میں نے کہا "الصلاۃ" اس پر خاموش رہے یہاں تک کہ شفق قریب الغروب ہو گیا تو اترے اور مغرب کی نماز ادا کی اور شفق غائب ہو چکا تو عشاء کی نماز پڑھائی اور فرمایا ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی طرح کرتے تھے جبکہ آپ کو جلدی سفر کرنا ہوتا تھا۔ یہ تمام روایات نافع سے یہ بتلا رہی ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اترنا شفق کے غائب ہونے سے پہلے تھا اور ہم نے ایوب کی نافع سے منقول روایت کے لفظ "حتی اذا غاب الشفق" سے متعلق شفق

کے قریب ہونے کا احتمال لکھا ہے۔پس ان روایات کے متعلق سب سے بہتر بات یہ ہے کہ تضاد کی بجائے اتفاق پر محمول کیا جائے۔ پس ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا محمل شفق غائب ہونے کے قریب ہوا' قرار دیں گے کیونکہ ان سے دوسری روایت میں غیوبت شفق سے پہلے اترنا منقول ہے۔ اگر ان روایات میں تضاد ہو تو ابن جابر کی روایت ان میں زیادہ بہتر ہے۔اس لئے کہ ایوب کی روایت میں بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دو نمازوں کو جمع کرنا وارد ہے پھر انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی یہی نقل کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ بھی مذکور ہے۔ پس یہ زیادہ بہتر ہوگی۔ بالفرض اگر وہ کہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی تو جمع کی کیفیت تفصیل سے ذکر کی ہے جیسا کہ روایت آتی ہے۔

اللغات: جدبنا السیر :اہتمام کرنا۔جلدی کرنا تیز چلنا۔

تخریج : دارقطنی ۲۷۹/۱۔

حاصل روایات: یہ تمام روایات جو نافع سے منقول ہیں ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا شفق کے غائب ہونے سے پہلے اترنا مذکور ہے رہی وہ روایت جو ایوب نے نافع سے نقل کی ہے اور اس میں حتی اذا غاب الشفق کے لفظ پائے جاتے ہیں اس کے متعلق ہم عرض کر آئے کہ اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر ا: بصورت تطبیق تو اس کا مطلب دوسری روایات کے مطابق قرب غروب شفق مراد ہے اس سے تمام روایات میں موافقت پیدا ہو جاتی ہے۔

نمبر ۲: دوسرا احتمال تضاد کا ہے تو پھر حدیث ابن جابر رحمہ اللہ اس سے اولیٰ ہے کیونکہ حدیث ایوب رضی اللہ عنہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے جمع بین الصلاتین کی کیفیت مذکور ہے جبکہ حدیث ابن جابر اور ابن خالد رحمہ اللہ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع بین الصلاتین کی کیفیت مذکور ہے اور وہاں جمع سے مراد صوری ہی ہے نہ کہ حقیقی۔

اشکال نمبر ۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جمع بین الصلاتین کی کیفیت مذکور ہے جو جمع کا حقیقی ہونا ظاہر کرتی ہے روایت یہ ہے۔

۹۵۳ :مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .يَعْنِي (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَّلَ بِهِ السَّيْرُ يَوْمًا، جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِذَا أَرَادَ السَّفَرَ لَيْلَةً، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَيُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلٰى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، حَتّٰى يَغِيْبَ الشَّفَقُ). قَالُوْا : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ، وَأَنَّ جَمْعَهٗ بَيْنَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ صِفَةُ الْجَمْعِ مِنَ

كَلَامِ الزُّهْرِيِّ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ كَثِيرًا مَا يَفْعَلُ هٰذَا، يَصِلُ الْحَدِيْثَ بِكَلَامِهِ، حَتّٰى يَتَوَهَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيْثِ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلَهُ : " إِلَى أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ "إِلَى أَقْرَبِ أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ .فَإِنْ كَانَ مَعْنَاهُ بَعْضُ مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ مِمَّا لَا يَجِبُ مَعَهُ أَنْ يَكُوْنَ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَلَا حُجَّةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ يَقُوْلُ إِنَّهُ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ وَإِنْ كَانَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّاهَا فِيْ وَقْتِ الْعَصْرِ، فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ جَمْعُهُ بَيْنَهُمَا، فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَالَفَتْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا .

۹۵۳: ابن شہاب نے انس بن مالک ؓ سے اس طرح نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جس دن سفر کرنا ہوتا تو ظہر وعصر کو جمع فرماتے کہ ظہر کو اول وقت عصر تک مؤخر کرتے پھر دونوں کو جمع کر کے پڑھتے اور مغرب کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ مغرب وعشاء کو جمع فرماتے یہاں تک کہ شفق غائب ہو جاتا۔ انہوں نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ظہر وعصر کو عصر کے وقت میں ادا کیا اور آپ ﷺ کے جمع کی یہی صورت تھی۔ پہلے قول والوں کے پاس ان کے خلاف یہ دلیل ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ جمع کی صورت میں یہ زہری کا مدرج کلام ہو ارشاد نبوت ﷺ نہ ہو کیونکہ وہ اکثر اپنے کلام کو حدیث سے ملاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ناظر کو اس کے حدیث ہونے کا وہم ہو جاتا ہے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ: "الی اول وقت العصر" سے وقت عصر کا قرب مراد ہو۔ اگر اس روایت کا معنی دونوں میں سے کوئی ایک کیا جائے جس سے وقت عصر میں ظہر کی ادائیگی لازم نہیں ہوتی تو پھر اس روایت سے ان کی کوئی دلیل باقی نہیں رہتی جو یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو وقت عصر میں ادا کیا۔ اور اگر اصل روایت اس طرح ہو کہ آپ ﷺ نے اسے وقت عصر میں ادا کیا ہے تو پھر اس سے دونوں کا جمع کرنا لازم آتا ہے تو اس سے یہ ابن عمر ؓ کی اس روایت کے مخالف ہو جائے گی جو ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کی اور اس سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے بھی ان کی مخالفت کی' ان کی روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: فریق اوّل کہتا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ نے ظہر وعصر کو وقت عصر میں ادا فرمایا اور ان کو اسی طرح جمع فرمایا۔

الجواب مع الصواب:

فکان من الحجة سے دیا گیا پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ روایت جمع حقیقی کی صورت میں نص قطعی "ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا" کے خلاف ہے نیز اس روایت سے تو اولیٰ ابن جابر اور ابن خالد کی روایت ہے جو نصوص کے

مطابق ہیں۔

نمبر۲: دوسری بات یہ ہے کہ جمع کی کیفیت خود زہری کا کلام ہو جناب پیغمبر ﷺ کا کلام نہ ہو کیونکہ زہری اکثر اپنی وضاحت کو کلام رسول سے خلط کر دیتے ہیں جس سے اس کا حدیث ہونا معلوم ہوتا ہے حالانکہ وہ تفسیر حدیث ہوتی ہے۔

نمبر۳: آخری بات یہ ہے کہ الی اول وقت العصر کے الفاظ سے "الی اقرب اول وقت العصر" مراد ہو۔

اگر ان معانی میں سے کسی کو اختیار کر لیں تو وقت عصر میں ظہر کا پڑھنا لازم نہیں آتا اور اگر بالفرض وقت عصر میں پڑھنا مراد ہو تو پھر یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔

روایتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

۹۵۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُقَدِّمُ الْعَصْرَ، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُقَدِّمُ الْعِشَاءَ). ثُمَّ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا، قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ).

۹۵۴: عطاء بن ابی رباح نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سفر میں ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم فرماتے اور مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم فرماتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲/۲۱۰' مسند اسحاق بن راھویہ۔

پھر یہ عبداللہ بن مسعودؓ ہیں ان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سفر میں دو نمازوں کو جمع فرماتے یہ روایت گزری ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

جمع سے جمع صوری مراد ہے اس کے لئے مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

۹۵۵ : ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ وَالْفِرْيَابِيُّ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ فِيْ غَيْرِ وَقْتِهَا إِلَّا أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ لِغَيْرِ مِيْقَاتِهَا). فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا عَايَنَ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا تَأَوَّلَهُ الْمُخَالِفُ لَنَا. فَهٰذَا حُكْمُ

هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِي جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .وَقَدْ ذُكِرَ فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ فِيْ غَيْرِ خَوْفٍ، كَمَا جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي السَّفَرِ .أَفَيَجُوْزُ لِأَحَدٍ فِي الْحَضَرِ لَا فِيْ حَالِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ، أَنْ يُؤَخِّرَ الظُّهْرَ إِلَى قُرْبِ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ ثُمَّ يُصَلِّيْ. وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّفْرِيْطِ فِي الصَّلَاةِ .

۹۵۵:عبدالرحمن بن یزید نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ کبھی آپ نے غیر وقت میں کوئی نماز پڑھی ہو البتہ آپ نے عرفات میں مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع فرمایا اور مزدلفہ کی صبح کو فجر کی نماز عام وقت سے مختلف پڑھی۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے دو نمازوں کو جمع کرنے کا جو مشاہدہ کیا گیا ہے وہ ہمارے مخالفین کی تاویل کے خلاف ہے اس باب کا یہ حکم جناب رسول اللہ ﷺ کے دو نمازیں جمع کرنے کی روایت کے معانی کو درست رکھنے کیلئے ہے اور آپ ﷺ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے دو نمازوں کو اقامت اور بغیر خوف کی حالت کے جمع کیا جس طرح کہ آپ ﷺ نے سفر کی حالت میں جمع کیا پس اقامت کی حالت میں بغیر خوف اور بغیر بیماری کے یہ جائز ہے کہ ظہر کو سورج کے پیلا پڑنے کے قریب تک مؤخر کرے پھر نماز ادا کرے حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو نماز میں تفریط قرار دیا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۹۹' مسلم فی الحج روایت نمبر ۲۹۲۔

اب یہ روایت ابن مسعودؓ ماقبل مذکور روایت کے خلاف جمع صوری کی مؤید ہے پس ماننا پڑے گا کہ اس روایت میں بھی جمع صوری مراد ہے پس آثار مرویہ کے معانی کو سامنے رکھتے ہوئے جمع بین الصلاتین کی یہی صورت ہو سکتی ہے۔

جمع بین الصلاتین کی روایات تو سفر و حضر دونوں کے متعلق ثابت ہیں اگر جمع حقیقی مانیں تو پھر حضر میں خوف و مرض کے بغیر کیا آپ ظہر کو اس قدر مؤخر کرنے کی اجازت دیں گے کہ آفتاب تغیر کے قریب تر ہو جائے حالانکہ اس کے متعلق توبیخ کی روایات وارد ہیں جن میں یہ ابو قتادہؓ کی روایت ہے۔

توبیخ کی روایت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ:

۹۵۶ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقَظَةِ بِأَنْ يُؤَخِّرَ صَلَاةً إِلَى وَقْتِ أُخْرٰى) فَأَخْبَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَأْخِيْرَ الصَّلَاةِ إِلَى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا تَفْرِيْطٌ، وَقَدْ كَانَ قَوْلُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْمُسَافِرَ وَالْمُقِيْمَ فَلَمَّا كَانَ مُؤَخِّرُ الصَّلَاةِ إِلَى وَقْتِ الَّتِيْ بَعْدَهَا مُفَرِّطًا فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .بِمَا كَانَ بِهٖ مُفَرِّطًا .وَلٰكِنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ، فَصَلّٰى كُلَّ صَلَاةٍ مِنْهُمَا فِيْ وَقْتِهَا .وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، ثُمَّ قَدْ قَالَ.

۹۵۶: عبداللہ بن رباح نے ابوقتادہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیند میں تفریط نہیں تفریط بیداری میں ہے کہ ایک نماز کو مؤخر کر کے دوسری نماز کے وقت تک لے جایا جائے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی اس روایت میں خبر دی کہ نماز کو دوسرے وقت کی نماز تک مؤخر کرنا یہ تفریط ہے اور یہ بات آپ ﷺ نے حالت سفر میں فرمائی اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ ﷺ کا مقصود مسافر اور مقیم دونوں ہیں جب نماز کو دوسری نماز کے وقت تک مؤخر کرنے والا آدمی مفرط ہے تو یہ ناممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ دونمازوں کو اس طرح جمع کریں جس سے مفرط بنے بلکہ آپ ﷺ کی جمع تو اس کے خلاف ہوگی اور وہ اس طرح ہے کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا فرمایا ہے۔ یہ ابن عباس ؓ کی روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا دونمازوں کو جمع کرنا آیا ہے اس کی مؤید ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۳۱۱' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱' نمبر ۴۳۷' ترمذی فی المواقیت باب ۱۶' نمبر ۱۷۷' نسائی فی المواقیت باب ۵۳' ابن ماجہ فی الصلاۃ باب ۱۰' احمد فی المسند ۳۰۵/۵' مصنف عبدالرزاق نمبر ۲۲۴۰' بیہقی فی سنن کبریٰ ۴۰۴/۱' دارقطنی ۳۸۶/۱۔

حاصل روایات : اس روایت میں بتلایا گیا ہے کہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنا تفریط ہے جب سفر کی حالت میں آپ کا ارشاد یہ ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ سفر و حضر میں جو آدمی نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرے وہ مفرط ہے پس یہ ناممکن بات ہے کہ آپ ایسی جمع بین الصلاتین کرنے والے ہوں جس سے مفرط بنیں لیکن آپ نے ان دونوں کو جمع کیا تو اب ہر نماز کو اپنے وقت میں پڑھا مگر ایک کو آخری اور دوسری کو اول وقت میں ادا فرمایا پس جمع سفر و حضر میں ثابت ہے وہاں جمع صوری ہی مراد ہے۔

ایک اور دلیل:

ابن عباس ؓ جن سے جمع بین الصلاتین کی روایت گزری ان کا فتویٰ ملاحظہ فرمالیں تا کہ اس روایت کی حقیقت بھی معلوم ہو جائے۔

۹۵۷ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَا يَفُوْتُ صَلَاةٌ حَتّٰى يَجِيْءَ وَقْتُ الْأُخْرٰى .فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ مَجِيْءَ وَقْتِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا فَوْتٌ لَهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا عَلِمَهٗ مِنْ جَمْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، كَانَ بِخِلَافِ صَلَاتِهٖ إِحْدَاهُمَا

فِیْ وَقْتِ الْاُخْرٰی . وَقَدْ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ .

۹۵۷: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کسی نماز کو فوت نہ ہونے دو (مؤخر نہ کرو) کہ دوسری کا وقت آ جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بتلایا کہ دوسری نماز کا وقت آ جانے سے پہلی نماز فوت ہو جاتی ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دو نمازوں کا جمع کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کے علم میں تھا وہ اس صورت سے مختلف تھا کہ ایک کو دوسری کے وقت میں پڑھا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول بھی اسی طرح کے اس کو ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: اس روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک کو اس قدر مؤخر کرنا کہ دوسری کا وقت آ جائے اس کو فوت صلاۃ سے تعبیر فرمایا پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے جمع بین الصلاتین کی جو روایات نقل کی ہیں وہ ایک دوسری کے وقت میں نہ تھیں بلکہ اپنے اپنے وقت میں جمع صوری تھی۔

ایک نئی دلیل ملاحظہ ہو:

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جن کی روایت جمع بین الصلاتین کے سلسلے میں گزری ان کا فتویٰ بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرح ہے۔

۹۵۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا قَیْسٌ وَشَرِیْكٌ، اَنَّهُمَا سَمِعَا عُثْمَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ : سُئِلَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ "مَا التَّفْرِیْطُ فِی الصَّلَاةِ؟ "قَالَ : اَنْ تُؤَخِّرَ حَتّٰی یَجِیْءَ وَقْتُ الْاُخْرٰی .قَالُوْا : وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِكَ اَیْضًا، مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، (لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلَاةِ، فَصَلَّی الْعَصْرَ فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ حِیْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ، ثُمَّ صَلَّی الظُّهْرَ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بِعَیْنِهٖ، فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ وَقْتٌ لَهُمَا جَمِیْعًا). قِیْلَ لَهُمْ : مَا فِیْ هٰذَا حُجَّةٌ تُوْجِبُ مَا ذَكَرْتُمْ، لِاَنَّ هٰذَا قَدْ یُحْتَمَلُ اَنْ یَكُوْنَ اُرِیْدَ بِهٖ اَنَّهٗ صَلَّی الظُّهْرَ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ فِیْ قُرْبِ الْوَقْتِ الَّذِیْ صَلَّی فِیْهِ الْعَصْرَ فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَالْحُجَّةَ فِیْهِ فِیْ بَابِ مَوَاقِیْتِ الصَّلَاةِ .وَالدَّلِیْلُ عَلٰی ذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ (الْوَقْتُ فِیْمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ). فَلَوْ كَانَ كَمَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا، لَمَا كَانَ بَیْنَهُمَا وَقْتٌ اِذَا كَانَ مَا قَبْلَهُمَا وَمَا بَعْدَهُمَا وَقْتٌ كُلُّهٗ، وَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ دَلِیْلًا عَلٰی اَنَّ كُلَّ صَلَاةٍ مِنْ تِلْكَ الصَّلَوَاتِ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتٍ غَیْرِ وَقْتِ غَیْرِهَا مِنْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ .وَحُجَّةٌ اُخْرٰی اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَاَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوَیَا ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَوَاقِیْتِ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَاهُمَا فِی التَّفْرِیْطِ فِی الصَّلَاةِ " اَنَّهٗ تَرْكُهَا حَتّٰی یَدْخُلَ وَقْتُ الَّتِیْ بَعْدَهَا . "فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ وَقْتَ كُلِّ صَلَاةٍ مِنَ

الصَّلَوَاتِ خِلَافُ وَقْتِ الصَّلَاةِ الَّتِي بَعْدَهَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ
وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ صَلَاةَ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِي أَنْ تُقَدَّمَ عَلَى
وَقْتِهَا وَلَا تُؤَخَّرَ عَنْهُ فَإِنَّ وَقْتَهَا وَقْتٌ لَهَا خَاصَّةً دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَاةِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ
يَكُوْنَ كَذٰلِكَ سَائِرُ الصَّلَوَاتِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ مُنْفَرِدَةٌ بِوَقْتِهَا دُوْنَ غَيْرِهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُؤَخَّرَ
عَنْ وَقْتِهَا وَلَا يُقَدَّمَ قَبْلَهُ .فَإِنِ اعْتَلَّ مُعْتَلٌّ بِالصَّلَاةِ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ .قِيْلَ لَهُ قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ
الْإِمَامَ بِعَرَفَةَ، لَوْ صَلَّى الظُّهْرَ فِي وَقْتِهَا، فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ، وَصَلَّى الْعَصْرَ فِي وَقْتِهَا فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ،
وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِمُزْدَلِفَةَ، فَصَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي وَقْتِهَا، كَمَا صَلّٰى
فِي سَائِرِ الْأَيَّامِ، كَانَ مُسِيْئًا .وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ، وَهُوَ مُقِيْمٌ أَوْ فَعَلَهُ، وَهُوَ مُسَافِرٌ، فِي غَيْرِ عَرَفَةَ،
وَجَمْعٍ، لَمْ يَكُنْ مُسِيْئًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ عَرَفَةَ وَجَمْعًا، مَخْصُوْصَتَانِ بِهٰذَا الْحُكْمِ، وَأَنَّ حُكْمَ مَا
سِوَاهُمَا فِي ذٰلِكَ، بِخِلَافِ حُكْمِهِمَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ أَنَّهُ تَأْخِيْرُ الْأُوْلٰى، وَتَعْجِيْلُ الْآخِرَةِ وَكَذٰلِكَ كَانَ أَصْحَابُ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ يَجْمَعُوْنَ بَيْنَهُمَا .

۹۵۸: عثمان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نماز میں تفریط کیا ہے تو انہوں نے فرمایا تم اس کو مؤخر کر دو یہاں تک کہ دوسری کا وقت آ جائے۔ان مخالف علماء کا مؤقف یہ ہے کہ اس بات پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دلالت کرتا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا پھر دوسرے دن ظہر کی نماز بعینہٖ اسی وقت میں پڑھی تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ دونوں ہی کا وقت ہے۔ان حضرات کو یہ جواب دیا جائے گا کہ اس روایت میں کوئی ایسی چیز نہیں جو تمہاری بات کو لازم کرے کیونکہ اس میں یہ احتمال بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ دوسرے روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر ایسے قریبی وقت میں ادا کی جو پہلے دن کی نمازِ عصر والے وقت سے قریب تر تھا اور ہم اس کو پہلے بیان کر آئے کہ اس کی دلیل پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ نماز کا وقت ان دونوں وقتوں کے مابین ہے اگر مخالف کی بات مان لی جائے تو ماقبل اور مابعد سارے کا سارا وقت ہو تو ان کے مابین وقت نہ رہا پھر یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ ان نمازوں میں سے ہر ایک نماز اپنا ایک منفرد وقت رکھتی ہے جو تمام نمازوں سے الگ ہے۔
مزید دلیل یہ ہے کہ عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نے نمازوں کے اوقات کے سلسلے میں اس روایت کو بیان کیا ہے پھر دونوں نے اس کو نماز میں کوتاہی قرار دیا یعنی وہ نماز کو اس وقت تک چھوڑے رکھے یہاں تک کہ بعد والا وقت داخل ہو جائے پھر دونوں نے یہ کہا کہ یہ نماز میں تفریط ہے اور اس نے اس کو بعد والی نماز کے وقت داخل

ہونے تک مؤخر کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نمازوں کے اوقات میں سے ہر ایک نماز کے اس وقت کے خلاف ہے جو اس کے بعد ہے اس باب کا یہ حکم روایات کے معانی کو درست رکھنے کے لئے ہے۔ البتہ غور و فکر کے طریقے سے یہ ہے کہ ہم نے غور کیا کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ صبح کی نماز اپنے وقت سے مقدم اور مؤخر نہیں کی جا سکتی۔ اس کا ایک خاص وقت ہے۔ جو دوسری نمازوں کے علاوہ ہے پس غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ تمام نمازوں کے اوقات اسی طرح ہوں اور ہر ایک ان میں سے اپنے وقت میں دوسروں کی بجائے منفرد ہو اور نہ ہی اس وقت سے مؤخر ہوں نہ مقدم اگر کوئی شخص عرفات و مزدلفہ کی وجہ سے اعتراض کرے اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر امام نے ظہر کی نماز عام دنوں کی طرح اپنے وقت میں پڑھا دی اور نماز عصر عام دنوں کی طرح پڑھ لی اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء کے ساتھ یہی سلوک کیا کہ ہر ایک کو اس کے وقت میں پڑھ لیا جیسا کہ عام ایام میں کرتا ہے تو یہ آدمی گنہگار ہوگا خواہ اس نے اقامت کی حالت میں ایسا کیا یا مسافر کی حالت میں اور عرفہ اور مزدلفہ کے علاوہ کیا تو یہ گنہگار نہیں ہوگا تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ عرفہ اور مزدلفہ کی جمع مخصوص جمع ہے اور ان کے علاوہ وہ حکم ان دونوں کے حکموں سے الگ ہے۔ ہماری اس بات سے ثابت ہو گیا کہ جو کچھ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے دو نمازوں کے جمع کے متعلق لکھا ہے اس کی صورت یہی ہے کہ پہلی نماز کو مؤخر کیا جائے اور دوسری نماز کو جلدی کیا جائے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اسی طرح ہی جمع کرتے تھے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ:

حدیث جبرائیل علیہ السلام میں ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے دن عصر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو گیا پھر دوسرے دن ظہر کی نماز بعینہ اسی وقت میں پڑھائی پس جمع بین الصلاتین ثابت ہوگئی۔

ازالہ اشتباہ:

یہ جمع حقیقی کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس میں واضح احتمال ہے کہ دوسرے دن ظہر کو اس وقت کے قریب لے جا کر پڑھا جس میں پہلے دن عصر پڑھی تھی اور قرب سے متعلق ایسی تعبیر کلام عرب میں بہت پائی جاتی ہیں۔

اور اس کی دلیل خود روایت کے یہ الفاظ ہیں: الوقت فیما بین هذین الوقتین. اگر وہ وقت الگ نہ تھے تو ان دو اوقات کے درمیان درمیان کو نماز کے وقت قرار دینے کا کوئی معنی نہیں ان کے درمیان فاصلہ نہ تھا تو قبل اور مابعد دونوں کو وقت قرار دیا جاتا مابین نہ کہا جاتا پس یہ دلیل نہ بن سکی کہ ایک نماز دوسری کے وقت میں پڑھی گئی۔

دلیل کا ایک اور رُخ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم ﷺ سے مواقیت صلاۃ میں وہ روایات نقل کیں پھر جب ان سے استفسار کیا گیا تو انہوں نے نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر پڑھنے کو تفریط قرار دیا پس ثابت ہوگیا کہ ان کے فتویٰ اور روایت

میں تطبیق ہے اور وہ جمع صوری سے ہی ہو سکتی ہے نہ کہ اور سے پس ہر نماز اپنے اپنے وقت میں تھی یہ جمع روایات کی صورت ہے۔

نظر و فکر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ: (واما وجه ذلك)

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کو وقت سے مقدم یا مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اس لئے کہ اس کا وقت خاص ہے اور اسی میں ادائیگی ضروری ہے اور کسی نماز کا وقت اس میں شامل نہیں تو فکر کا تقاضا یہ ہے کہ تمام نمازیں ایسی ہی ہوئیں کیونکہ ہر ایک منفرد وقت تو رکھتی ہے پس اس کے وقت سے اسے مقدم و مؤخر کرنا جائز نہیں۔

ہمارا استدلال:

میدان عرفات و مزدلفہ میں جمع حقیقی کے تو جناب بھی قائل ہیں۔

الجواب: اگر امام عرفات و مزدلفہ میں جمع نہ کرے بلکہ الگ الگ اپنے وقت میں ادا کرتے تو سب کہیں گے کہ اس نے برا کیا اور اگر عام دنوں میں کوئی آدمی عرفات و مزدلفہ میں جا کر ان نمازوں کو جمع کرے تو سب اس کو گناہ گار کہیں گے معلوم ہوا کہ ان مقامات کا جمع صلاۃ کے متعلق خصوصی حکم ہے اور اس پر کسی دوسرے کو قیاس کرنا غلط ہے۔

جمع صوری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل تھا:

روایات ملاحظہ ہوں۔

۹۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ قَالَ : وَفَدْتُ أَنَا وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، وَنَحْنُ نُبَادِرُ لِلْحَجِّ فَكُنَّا نَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ، وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ، وَنَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، نُقَدِّمُ مِنْ هٰذِهٖ، وَنُؤَخِّرُ مِنْ هٰذِهٖ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ.

۹۵۹: عاصم احول نے ابوعثمان سے نقل کیا کہ میں اور سعد بن مالک نے اکٹھا سفر کیا ہم حج کے لئے جلدی جا رہے تھے ہم ظہر و عصر کو جمع کرتے ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کرتے تھے اسی طرح مغرب وعشاء کو جمع کرتے مغرب کو مؤخر اور عشاء کو مقدم کرتے تھے یہاں تک کہ ہم مکہ پہنچ گئے۔ اس باب میں جو کچھ بھی دو نمازوں کو جمع کرنے کی کیفیت مذکور ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے

۹۶۰ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ، يَقُوْلُ : صَحِبْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَجَّةٍ، فَكَانَ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ، وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ، وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ، وَيُسْفِرُ بِصَلَاةِ الْغَدَاةِ .وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، مِنْ كَيْفِيَّةِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ،

قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۹۶۰: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ کے ساتھ حج کیا وہ ظہر کو مؤخر کرتے اور عصر کو جلدی پڑھتے اسی طرح مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی ادا کرتے اور فجر کی نماز اسفار میں ادا فرماتے تھے۔

جمع بین الصلاتین میں جمع صوری کا جو قول دلائل سے ثابت کیا ہے یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابو یوسف رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى أَيُّ الصَّلَوَاتِ؟

درمیانی نماز کون سی ہے؟

اس کے متعلق کئی اقوال ہیں: ① ظہر ② جمعہ ③ نماز مغرب ④ عشاء ⑤ فجر ⑥ نماز عصر یہ آخری قول امام احمد امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور جمہور فقہاء رحمہم اللہ کا ہے۔ اور سب سے پہلا قول حضرت زید بن ثابت اسامہ بن زید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ و تابعین کا ہے۔ دوسرا قول حسن بصری رحمہ اللہ اور تیسرا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف منسوب ہے امام شافعی و مالک نماز فجر کو وسطیٰ کہتے ہیں۔ من شاء التفصیل فلیراجع الشروح المطولات

مؤقفِ اول: نمازِ ظہر صلاۃ وسطیٰ ہے:

۹۶۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ قَالَ : إِنَّ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ اجْتَمَعُوْا، فَمَرَّ بِهِمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَأَرْسَلُوْا إِلَيْهِ غُلَامَيْنِ لَهُمْ يَسْأَلَانِهِ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ "هِيَ الظُّهْرُ" فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ، فَقَالَ هِيَ الظُّهْرُ، (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ فَلَا يَكُوْنُ وَرَاءَهُ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ، وَالنَّاسُ فِيْ قَائِلَتِهِمْ، وَتِجَارَتِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ بُيُوْتَهُمْ).

۹۶۱: ابن ابی ذئب نے زبرقان سے نقل کیا ہے کہ قریش کا ایک گروہ جمع ہوا (اور صلاۃ وسطیٰ کے متعلق بات چیت کرنے لگا) اچانک ان کے پاس سے زید بن ثابت کا گزر ہوا تو قریش کے لوگوں نے دولڑکے بھیجے تاکہ وہ صلاۃ وسطیٰ کے متعلق آپ سے دریافت کریں انہوں نے جواب دیا کہ وہ ظہر ہے پھر دو آدمی ان کے سامنے انہی لوگوں میں سے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے وہ ظہر ہی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گرمی میں ظہر کی نماز ادا فرماتے تو آپ کے پیچھے ایک صف یا دو صفیں ہوتیں لوگ یا قیلولہ کر رہے تھے یا اپنی تجارتوں میں مصروف ہوتے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ (البقرہ: ۲۳۸) جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ سے جلا ڈالوں گا۔

۹۶۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَكِيْمٍ عَنِ الزِّبْرِقَانِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ، أَوْ قَالَ : بِالْهَاجِرَةِ، وَكَانَتْ أَثْقَلَ الصَّلَوَاتِ عَلٰى أَصْحَابِهِ، فَنَزَلَتْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى)) ، لِأَنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ ، وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ .

۹۶۲: عروہ نے زید بن ثابتؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ تیز گرمی میں ظہر کی نماز ادا فرماتے (ہجیرہ یا ہاجرہ کا لفظ فرمایا) یہ آپ کے صحابہ کرام ؓ پر سب سے گراں نماز تھی تو یہ آیت نازل ہوئی: "حافظوا علی الصلوات والصلاة الوسطی [البقرہ:۲۳۸] کیونکہ اس نماز سے پہلے دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۵' نمبر ۴۱۱۔

۹۶۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِيْهِ ،عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : هِيَ الظُّهْرُ.

۹۶۳: ابان بن عثمان نے حضرت زید بن ثابتؓ سے نقل کیا کہ وسطی سے ظہر مراد ہے۔

۹۶۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ.

۹۶۴: سعید بن المسیب نے حضرت ابن عمر ؓ اور زید بن ثابت سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۹۶۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنِ ابْنِ الْيَرْبُوْعِ الْمَخْزُوْمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

۹۶۵: الیربوع المخزومی کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابتؓ کو اسی طرح فرماتے سنا۔

۹۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا الْمُقْرِءُ، عَنْ حَيْوَةَ وَابْنِ لَهِيْعَةَ، قَالَا : أَنَا أَبُوْ صَخْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

۹۶۶: یزید بن عبداللہ بن قسیط کہتے ہیں کہ میں نے خارجہ بن زید بن ثابتؓ کو کہتے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنے والد کو اسی طرح فرماتے سنا۔

۹۶۷ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيْدِ الْمَدِيْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَفْلَحَ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَسْأَلُهُ، عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ "اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الَّتِيْ فِي إِثْرِ الضُّحٰى .قَالَ : فَرَدُّوْنِيْ إِلَيْهِ الثَّانِيَةَ، فَقُلْتُ : يَقْرَءُ وْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُوْنَ بَيِّنْ لَنَا أَيُّ صَلَاةٍ هِيَ؟ فَقَالَ : اقْرَأْ عَلَيْهِمُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّا كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهَا الصَّلَاةُ الَّتِيْ وُجِّهَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ "قَالَ : وَقَدْ عَرَفْنَاهَا هِيَ الظُّهْرُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى مَا ذَكَرْنَا، فَقَالُوْا هِيَ الظُّهْرُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا احْتَجَّ بِهٖ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِ رَبِيْعِ ,الْمُؤَذِّنِ، وَبِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : أَمَّا حَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فَلَيْسَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلُهٗ (لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ) وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ، وَلَا يَجْتَمِعُ مَعَهٗ إِلَّا الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْآيَةَ) .فَاسْتَدَلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا الظُّهْرُ، فَهٰذَا قَوْلٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَلَمْ يَرْوِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ -عِنْدَنَا -دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ، لِأَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةُ أُنْزِلَتْ لِلْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، الْوُسْطٰى وَغَيْرِهَا .فَكَانَتِ الظُّهْرُ فِيْمَا أُرِيْدَ وَلَيْسَتْ هِيَ الْوُسْطٰى، فَوَجَبَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا، وَمِنَ الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا حُضُوْرُهَا حَيْثُ تُصَلّٰى .فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ يُفَرِّطُوْنَ فِيْ حُضُوْرِهَا (لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ) يُرِيْدُ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ تَضْيِيْعِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا أَوْ لَأُحَرِّقَنَّ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى أَيُّ صَلَاةٍ هِيَ مِنْهُنَّ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ : إِنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا، لَمْ يَكُنْ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ وَإِنَّمَا كَانَ لِصَلَاةِ الْجُمُعَةِ.

۹۶۷: عبدالرحمٰن بن افلح سے روایت ہے کہ میرے ساتھیوں کی ایک جماعت نے مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف صلاۃ وسطیٰ کے متعلق سوال کرنے بھیجا تو انہوں نے فرمایا ان سب کو سلام کہہ دو اور بتلاؤ کہ ہم یہی بات کیا کرتے تھے کہ یہ وہی نماز ہے جو چاشت کے بعد ہے یعنی ظہر۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں انہوں نے مجھے دوبارہ بھیجا تو میں نے کہا وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور عرض کرتے ہیں ہمیں واضح الفاظ میں بتلائیں کہ وہ کون سی نماز ہے۔ تو عبداللہ فرمانے لگے تم ان کو سلام کہنا کہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ یہ وہی نماز ہے جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف رخ فرمایا ہم نے پہچان لیا کہ وہ ظہر ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء ان آثار کی طرف گئے اور انہوں نے ظہر کو درمیانی نماز قرار دیا اور انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت

سے اسی طرح استدلال کیا جیسا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا روایت کو مستدل بنایا۔

دیگر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ کچھ لوگ (نماز میں سستی سے) باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز سخت گرمی کے وقت میں پڑھتے' اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جماعت میں ایک یا دو صفیں جمع ہوتیں' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت صلوٰۃ الوسطیٰ والی اتاری۔ چنانچہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس سے استدلال کیا کہ اس وسطیٰ سے ظہر مراد ہے اور یہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کی رائے ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں ہے اور اس آیت میں ہمارے ہاں کوئی دلیل نہیں جو ثابت کرتی ہو کیونکہ یہ جائز ہے کہ آیت میں تمام نمازوں کی وسطیٰ سمیت حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور محافظت میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی ادائیگی کے وقت میں حاضر ہو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کے سلسلہ میں کہ جس کی حاضری میں وہ کوتاہی کرتے تھے ارشاد فرمایا: ((لینتھین اقوام او لاحرقن علیھم بیوتھم)) ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اس کی نماز کی محافظت میں کوتاہی سے باز آجائیں ورنہ میں ان کو اس کوتاہی کی وجہ سے گھروں سمیت جلا ڈالوں گا۔'' اب اس ارشاد میں تو اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ درمیانی کونسی نماز ہے؟ ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نمازِ ظہر کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ نمازِ جمعہ کے لئے ہے۔

تخریج: تفسیر الطبری ۵٦٢/٢' المعجم الاوسط ٨٣/١۔

حاصل روایات: ان روایات سبعہ سے معلوم ہوا کہ صلاۃ وسطیٰ سے مراد نماز ظہر ہے جیسا کہ حضرت زید بن ثابت اور عبداللہ عمر رضی اللہ عنہم کے اقوال سے ثابت ہو رہا ہے۔

ایک وضاحت:

نفر من اصحابہ۔ ہ ضمیر کا مرجع عبدالرحمن بن افلح ہے یا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

مؤقفِ ثانی: اور سابق روایات کا جواب کہ ظہر مراد نہیں:

جواب نمبر ۱: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے کوئی اشارہ بھی ظہر کے صلاۃ وسطیٰ ہونے سے متعلق نہیں ملتا لوگوں کے ظہر میں غفلت برتنے پر آیت اتری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مکانات جلانے کی دھمکی دی تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اس سے نماز ظہر سمجھا یہ ان کی رائے ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام نہیں۔

جواب نمبر ۲: آیت میں نماز میں تمام نمازوں اور صلاۃ وسطیٰ کی حفاظت کا حکم فرمایا گیا ہے آیت میں تو ظہر کے صلاۃ وسطیٰ ہونے کی کوئی دلیل نہیں سستی ظہر میں تھی اور محافظت اس کی وقت پر ادائیگی کا نام ہے خصوص کا لحاظ نہیں عموم لفظ کا اعتبار ہے آیت میں تو نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا ہے جن میں صلاۃ وسطیٰ بھی شامل ہے۔

جواب نمبر۳: بعض لوگوں نے وعیدی کلمات کو جمعہ سے متعلق فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔

۹۶۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى قَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ). فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ لِلْمُتَخَلِّفِيْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ فِيْ بُيُوْتِهِمْ .وَلَمْ يَسْتَدِلَّ هُوَ بِذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْجُمُعَةَ هِيَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى، بَلْ قَالَ بِضِدِّ ذٰلِكَ وَأَنَّهَا الْعَصْرُ وَسَنَأْتِيْ بِذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ وَافَقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرُهٗ مِنَ التَّابِعِيْنَ.

۹۶۸: ابوالاحوص نے عبداللہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جو جمعہ سے غفلت کرتے تھے میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ میں کسی آدمی کو کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر جمعہ سے پیچھے رہنے والے لوگوں کے گھروں کو جلا ڈالوں۔ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ آپ کا یہ ارشادِ گرامی جمعہ میں تاخیر کرنے والوں سے متعلق ہے اور انہوں نے جمعہ کے نمازِ وسطیٰ ہونے پر اس سے استدلال نہیں کیا بلکہ اس کے بالمقابل انہوں نے عصر کو صلوٰۃ وسطیٰ قرار دیا۔ عنقریب یہ اپنے مقام پر اس کو ذکر کریں گے ان شاء اللہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی موافقت میں یہ بات کہی ہے۔ اقوال ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسلم فی المساجد مواضع الصلاۃ ۲۵۴۔

اس روایت میں ابن مسعودؓ نے اس وعید کو جمعہ سے متعلق قرار دیا جب وعیدی کلمات ظہر کے علاوہ سے متعلق ہوگئے تو وعید کی وجہ سے ظہر کو صلاۃ وسطیٰ ثابت کرنے والا استدلال درست نہ رہا۔

۹۶۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ زَعَمَ حُمَيْدٌ وَغَيْرُهٗ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : كَانَتِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقَ عَلٰى أَهْلِهَا، صَلَاةَ الْجُمُعَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۹۶۹: تابعین کے اقوال میں بھی اس کی تائید موجود ہے حماد بن سلمہ کہتے ہیں حمید وغیرہ کا خیال ہے کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نماز کے متعلق گھروں کو جلانے کی بات فرمائی وہ نماز جمعہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دھمکی کا تعلق نماز فجر و عشاء سے ہے روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱۹۱/۲۔

پس ظہر کے متعلق دھمکی کو سامنے رکھ کر صلاۃ وسطیٰ قرار دینا درست نہ رہا کیونکہ دھمکی کا تعلق جمعہ سے ثابت ہوگیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دھمکی کا تعلق نماز فجر و عشاء سے ہے روایت ملاحظہ ہو۔

۹۷۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ رَجُلًا بِحَطَبٍ فَيَحْطِبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ، فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ، وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا، اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ).

۹۷۰: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے پکا ارادہ کرلیا کہ میں ایک آدمی کو لکڑیاں لانے کا حکم دوں وہ لکڑیاں لائے پھر میں نماز کا حکم دوں پس اذان کہی جائے پھر میں اپنی جگہ ایک شخص کو امامت کے لئے کہوں پھر ان لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو گھروں سمیت جلا دوں اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر کسی کو معلوم ہو کہ اس کو موٹی ہڈی (پر گوشت) مل جائے گی یا بکرے کے دو اچھے پائے مل جائیں گے تو وہ ضرور عشاء میں حاضر ہوتا۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۵۲' الاذان باب۲۹' ترمذی فی الصلاۃ باب۴۸' نمبر۲۱۷' نسائی فی الامامہ باب۴۹' دارمی فی الصلاۃ باب۵۴' مالک فی الجماعہ نمبر۳' مسند احمد ۴۷۲/۲۔

۹۷۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : اَخْبَرَنِىْ ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ، وَمَالِكٌ، عَنْ اَبِى الزِّنَادِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِاِسْنَادِهٖ .

۹۷۱: ابن ابی الزناد اور مالک نے ابوالزناد سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۹۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا اَبِىْ قَالَ : ثَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ : حَدَّثَنِىْ اَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَيْسَ صَلَاةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيْمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَارٍ، فَاُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَخْرُجْ اِلَى الصَّلَاةِ بَيْتَهٗ).

۹۷۲: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافقین پر سب سے بھاری فجر اور عشاء کی نماز ہے اگر لوگ ان کا ثواب جان لیتے تو ان کے لئے گھٹنوں کے بل آنا پڑتا تو وہ آتے میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں مؤذن کو اذان کے لئے کہوں وہ اذان دے پھر میں ایک آدمی کو لوگوں کی امامت کے لئے کہوں پھر میں آگ کا شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھر جلا دیتا جو نماز کے لئے گھر سے نہیں نکلتے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۳۴' مسلم فی المساجد نمبر۲۵۲' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۴۷' نمبر۵۴۸' نسائی فی

الإمامه باب ٤٥' دارمی فی الصلاۃ باب ٥٣' مسند احمد ٥/ ١٤٠' ١٤١۔

۹۷۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ أَخَّرَ عِشَاءَ الْآخِرَةِ، حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ قُرْبَهُ، ثُمَّ جَاءَ وَفِی النَّاسِ رُقَّدٌ وَهُمْ عِزُوْنَ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا، ثُمَّ قَالَ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَدَبَ النَّاسَ إِلٰى عِرْقٍ أَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَأَجَابُوْا لَهُ، وَهُمْ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّیَ بِالنَّاسِ ثُمَّ أَتَخَلَّفَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الدُّوْرِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ فَأُضْرِمَهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ).

۹۷۳: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ رات کا ثلث حصہ گزر گیا یا گزرنے کے قریب ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور بعض لوگ سو رہے تھے اور وہ کپڑوں سے ننگے تھے آپ سخت ناراض ہوئے پھر فرمایا اگر لوگوں کو گوشت والی ایک ہڈی یا دو پائے کی طرف بلایا جاتا تو وہ ضرور جاتے مگر اس نماز سے وہ پیچھے رہنے والے ہیں میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں کسی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کی طرف جاؤں جو نماز سے پیچھے رہتے ہیں اور ان کو آگ سے جلا دوں۔

اللغات: عرون۔ عارون من الثیاب یا بقول عینی یہ عزون جمع عزۃ حلقہ بنا کر بیٹھنا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ٢/ ١٩٠' ١٩١۔

۹۷۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ عَاصِمٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ الصَّلَاةَ الَّتِیْ قَالَ فِيْهَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْقَوْلَ، هِیَ الْعِشَاءُ، وَلَمْ يَدُلَّهُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا هِیَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى بَلْ قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ، مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِیْ مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ وَافَقَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ التَّابِعِيْنَ عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ .

۹۷۴: ابوبکر نے عاصم سے اور اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

اور سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس بات میں موافقت کی ہے۔ یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ اطلاع دے رہے ہیں کہ وہ نماز جس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات فرمائی ہے وہ نماز عشاء ہے اور انہوں نے اس طرح قطعاً راہنمائی نہیں فرمائی کہ وہ درمیانی نماز کا مصداق ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت وارد ہے جس کو ہم اپنے مقام پر ان شاء اللہ ذکر کریں گے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس سلسلہ میں تابعین نے موافقت کی ہے جیسا کہ ابن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔

۹۷۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ : (كَانَتِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُحَرِّقَ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ). وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَأَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ، لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَالِ الصَّلَاةِ، وَإِنَّمَا كَانَ لِحَالٍ أُخْرٰى.

۹۷۵: عطاء خراسانی سے سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھر جلانے کی دھمکی جس نماز کے متعلق دی وہ نماز عشاء ہے۔ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس سب کے خلاف روایت آئی ہے کہ آپ کا یہ قول نماز کے لئے نہ تھا بلکہ اور حاجت کے لئے تھا۔

حاصل روایات: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان اور سعید بن المسیب کے قول سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جس نماز کے لئے گھر جلانے کی دھمکی دی گئی وہ نماز عشاء ہے پس یہ دھمکی اس بات پر دلالت نہیں کرتی ہے کہ یہ صلاۃ وسطیٰ ہے جیسا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے سمجھا گیا۔ اور روایت جابر رضی اللہ عنہ سے تو اس کے بھی خلاف بات ثابت ہوتی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

الجواب: عشاء کو وسطیٰ کہنے والوں سے عرض یہ ہے کہ خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ان روایات کے خلاف ہے پس ان روایات سے عشاء کے صلاۃ وسطیٰ پر استدلال درست نہیں روایت جابر رضی اللہ عنہ میں ہے کہ یہ دھمکی اور حالت کے لئے تھی نماز کے لئے نہ تھی۔

۹۷۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا شَيْءٌ لَأَمَرْتُ رَجُلًا أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ حَرَّقْتُ بُيُوْتًا، عَلٰى مَا فِيْهَا .قَالَ جَابِرٌ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ رَجُلٍ بَلَغَهُ عَنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ : (لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَأُحَرِّقَنَّ بَيْتَهُ عَلٰى مَا فِيْهِ). فَهٰذَا جَابِرٌ يُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا كَانَ لِلتَّخَلُّفِ عَمَّا لَا يَنْبَغِي التَّخَلُّفُ عَنْهُ .فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا وَلَا فِيْ شَيْءٍ مِمَّا تَقَدَّمَهُ الدَّلِيْلُ عَلَى الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى مَا هِيَ .فَلَمَّا انْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ، رَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فَإِذَا لَيْسَ فِيْهِ حِكَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِهِ لِأَنَّهُ قَالَ هِيَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ وُجِّهَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۹۷۶: ابو الزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اگر یہ چیز نہ ہوتی تو میں ایک آدمی کو کہتا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر گھروں کو سب چیزوں سمیت جلا ڈالتا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ

کہتے ہیں کہ یہ بات آپ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمائی جس کے متعلق کوئی بات پہنچی تو فرمایا اگر وہ باز نہ آیا تو میں اس کا گھر ہر چیز سمیت جلا دوں گا۔ یہ جابر رضی اللہ عنہ خبر دے رہے ہیں یہ کسی ایسی چیز سے پیچھے رہ جانے کی وجہ سے تھا جس سے تخلف درست نہیں اور دھمکی اس سے متعلق ہے۔ یہ جابر رضی اللہ عنہ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد اس شخص سے متعلق تھا جو ایسی چیزوں سے جان بوجھ کر پیچھے رہنے والے تھے جس سے پیچھے رہنا درست نہیں۔ ان روایات اور ان سے پہلے مذکورہ روایات میں کوئی بھی نماز وسطیٰ کی حقیقت میں نشاندہی نہیں کرتی جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول میں کوئی دلیل نہ ملی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی طرف رجوع کیا۔ اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اپنی رائے تو مذکور ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی کوئی چیز بیان نہیں کی گئی۔ خود ان کا قول یہ ہے کہ یہ وہ نماز ہے کہ جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف رخ فرمایا اور دوسری سند سے ان سے اختلاف کی اور صورت منقول ہے۔

حاصل یہ ہے:

کہ اس روایت میں اور اس سے پہلے گزشتہ روایات میں صلاۃ وسطیٰ کے متعلق کوئی دلیل نہیں کہ وہ کون سی نماز ہے جب اس بات کی نفی ہوگئی کہ زید بن ثابتؓ سے جو روایات وارد ہوئی ہیں ان میں سے کسی میں بھی دلیل نہیں کہ صلاۃ وسطیٰ ظہر یا جمعہ یا فلاں نماز ہے۔

الجواب: اب رہی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما تو اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا قول موجود نہیں بلکہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے کیونکہ اس میں انہوں نے فرمایا: "**ھی الصلاۃ التی وجہ فیھا رسول اللہ ﷺ الی الکعبۃ**" پس نماز ظہر کے وسطیٰ ہونے کی دلیل نہ بن سکی۔

جواب نمبر۲: صلاۃ وسطیٰ کے سلسلہ میں ان کی دوسری روایت موجود ہے جس میں نماز عصر کو صلاۃ وسطیٰ کہا گیا ہے پس ان سے متضاد روایات اس بات کا ثبوت ہے کہ صلاۃ وسطیٰ کے متعلق ان کے پاس جناب رسول اللہ ﷺ کا کوئی قول نہ تھا وہ ان کی رائے تھی جو دوسرے صحابہ کی رائے کے خلاف ہونے کی وجہ سے حجت نہ بنی۔

۹۷۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح .

۹۷۷: عبداللہ بن صالح نے لیث سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تفسیر طبری ۵۵۵/۲۔

۹۷۸ :وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : (الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ). فَلَمَّا تَضَادَّ مَا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ دَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيهِ شَيْءٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ.

۹۷۸: ابن شہاب نے سالم بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے کہ صلاۃ وسطی صلاۃ عصر ہے۔ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متضاد روایات وارد ہوئیں تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس سلسلہ میں ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات نہ پہنچی تھی۔ اب ان کے علاوہ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی مرویات کو دیکھتے ہیں۔
اب یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔

۹۷۹ :فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ : صَلَّيْت خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْغَدَاةَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ، وَقَالَ : هٰذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى.

۹۷۹: ابورجاء کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز فجر ادا کی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی اور فرمایا یہ نماز صلاۃ وسطی ہے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۹، نمبر ۱۸۱، عن ابن مسعودؓ۔

۹۸۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا قُرَّةُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : هِيَ صَلَاةُ الصُّبْحِ .

۹۸۰: ابورجاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ نماز فجر ہی صلاۃ وسطی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲/۲٤٦۔

۹۸۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۹۸۱: قتادہ نے ابوالخلیل اور انہوں نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تفسیر طبری ۲/٥٦٤۔

۹۸۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ : ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۹۸۲: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

۹۸۳ :حَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَالَ رَجُلٌ إِلٰى جَنْبِيْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هٰذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى). فَكَانَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ هٰذَا هُوَ قَوْلُ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ [البقرة : ٢٣٨] فَكَانَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ عِنْدَهٗ هُوَ قُنُوْتُ الصُّبْحِ فَجَعَلَ بِذٰلِكَ الصَّلَاةَ الْوُسْطٰى هِيَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ فِيْهَا الْقُنُوْتُ عِنْدَهٗ .وَقَدْ خُوْلِفَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ، فِيْمَ نَزَلَتْ؟

۹۸۳: ابوالعالیہ کہتے ہیں میں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کے پیچھے نماز صبح ادا کی ایک صحابی رسول اللہ ﷺ جو میرے پہلو میں تھے کہنے لگے یہ صلاۃ وسطیٰ ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے اپنے استدلال میں آیت: "حافظوا علی الصلوات" کو پیش کیا اوران کے ہاں قنوت سے صبح کا قنوت مراد ہے۔ جب قنوت سے صبح کا قنوت مراد ہے تو جس نماز میں وہ قنوت پایا جاتا ہے وہ نماز صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ اس آیت کے شانِ نزول میں ابن عباس ؓ کے خلاف روایات بھی موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔

تخریج : تفسیر طبری ۵٦٥/٢۔

حاصل روایات: ابن عباس ؓ کی روایت سے نماز فجر کا صلاۃ وسطیٰ ہونا معلوم ہو رہا ہے اس کی وجہ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ : ٢٣٨] ہے انہوں نے اس نماز کی وجہ سے جس میں قنوت پڑھی جاتی ہے اس کو صلاۃ وسطیٰ قرار دیا۔

روایات ابن عباس ؓ کا جواب:

جواب نمبر۱: اس آیت کا شان نزول اور بیان کیا ہے قنوت کو سکوت کے معنی میں لیا ہے پہلے نیت باندھ لینے کے بعد گفتگو کی اجازت تھی جب یہ آیت اتری تو کلام سے روک دیا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ثابت ہوتا ہے روایت زید بن ارقم۔

۹۸۴ : فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ : كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ حَتّٰى نَزَلَتْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

۹۸۴: ابوعمرو شیبانی نے حضرت زید بن ارقم ؓ سے نقل کیا ہے ہم نماز میں بات کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ......﴾ اتری پس ہمیں نماز میں خاموشی کا حکم دیا گیا۔

تخریج : بخاری فی التفسیر باب٤٣، مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ نمبر٣٥، ابو داؤد ١٣٧/١، ترمذی ٩٢/١، نسائی ١٨٠/١۔

۹۸۵ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .

۹۸۵: حسین بن نصر نے بیان کیا کہ میں نے یزید بن ہارون سے اسی طرح سنا انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : مسند عبد بن حمید ١١٣/١۔

۹۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سُفْيَانَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَذَكَرَ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَالْقُنُوْتُ السُّكُوْتُ، وَالْقُنُوْتُ الطَّاعَةُ .

۹۸۶: شجاع بن الولید نے سفیان ثوری سے اس آیت: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ کے بارے میں نقل کیا انہوں نے منصور سے اور انہوں نے مجاہد سے نقل کیا کہ وہ لوگ نماز میں کلام کرتے تھے پس یہ آیت نازل ہوئی تو آیت میں القنوت سے سکوت وخاموشی مراد ہے قنوت کا معنی اطاعت بھی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۳۳/۲۔

۹۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعٌ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) قَالَ مِنَ الْقُنُوْتِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ وَخَفْضُ الْجَنَاحِ، وَغَضُّ الْبَصَرِ مِنْ رَهْبَةِ اللّٰهِ .

۹۸۷: لیث بن ابی سلیم نے مجاہد سے اس آیت کے متعلق نقل کیا: ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ : ۲۳۸] مجاہد کہتے ہیں قنوت سے رکوع' سجود اور خشوع اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے نگاہ کا نیچے کرنا مراد ہے۔

۹۸۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ لَوْ كَانَ الْقُنُوْتُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ، لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ ، إِنَّمَا الْقُنُوْتُ الطَّاعَةُ يَعْنِي (وَمَنْ يَقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ).

۹۸۸: محمد بن طلحہ نے ابن عون اور انہوں نے عامر شعبی سے بیان کیا کہ اگر قنوت سے وہ مراد ہے جو تم کہتے ہو تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کوئی چیز نہ کرتے تھے قنوت سے یہاں طاعت مراد ہے جیسا اس آیت میں : ﴿وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ [الاحزاب۔۳۱]

۹۸۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ عَنِ الْقُنُوْتِ، فَقَالَ الصَّلَاةُ كُلُّهَا قُنُوْتٌ أَمَّا الَّذِيْ تَصْنَعُوْنَ فَلَا أَدْرِيْ مَا هُوَ .فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ، يُخْبِرُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ، هُوَ السُّكُوْتُ عَنِ الْكَلَامِ الَّذِيْ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ بِهٖ فِي الصَّلَاةِ .فَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْقُنُوْتَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهَا، هُوَ الْقُنُوْتُ الْمَفْعُوْلُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْ بَابِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .فَلَوْ كَانَ هٰذَا الْقُنُوْتُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ، هُوَ الْقُنُوْتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذًا

لَمَا تَرَكَهُ، إِذَا كَانَ قَدْ أَمَرَ بِهِ الْكِتَابُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ، مَعْنًى آخَرُ .

۹۸۹: ابوالاشہب نے بیان کیا کہ میں نے جابر بن زید سے قنوت کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے نماز ساری قنوت ہے باقی جو تم کرتے ہو مجھے معلوم نہیں وہ کیا ہے۔ یہ حضرت زید بن ارقم اور دیگر حضرات جن کا ہم نے ذکر کیا یہ بتلا رہے ہیں کہ جس قنوت کا اس آیت میں تذکرہ ہے اس سے مراد سکوت ہے جب کہ یہ لوگ نماز میں پہلے گفتگو کرتے تھے۔ پس اس طریقے سے یہ آیت اس بات کی دلیل نہ رہے گی کہ اس سے صبح والا قنوت مراد لیا جائے اور بعض حضرات نے تو اس سے بھی انکار کر دیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نماز صبح میں قنوت پڑھتے ہوں۔ ہم نے باب القنوت میں اسناد سے یہ روایت لکھی ہے کہ اگر یہ قنوت مذکورہ نماز صبح والا ہوتو آپ اس کو ترک نہ فرماتے کیونکہ اس کا حکم تو قرآن نے دیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس کی طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما گئے ہیں وہ ایک دوسری دلیل ہے ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ حضرت زید بن ارقم انصاریؓ اور ان کے ساتھ سفیان ثوری عامر شعبی' مجاہد' جابر بن زید رحمہم اللہ سب بالاتفاق کہہ رہے ہیں کہ اس آیت میں قنوت سے سکوت اور طاعت مراد ہے دعاء قنوت مراد نہیں کہ جس کی بنیاد پر روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں صلاۃ وسطی پر استدلال کیا جائے اور فجر کو صلاۃ وسطی قرار دیا جائے۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب:

یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے جیسا کہ باب القنوت میں آئے گا وہ کبھی کبھار پڑھتے تھے اگر دعاء قنوت مراد تھی تو ہمیشہ پڑھنی چاہیے تھی اس کو کسی وقت نہ چھوڑتے کیونکہ قرآن کی نص کا حکم تو ہر وقت لازم ہے۔

ایک اور انداز:

سے عرض یہ ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا دوسرا معنی بیان کیا ہے روایت ملاحظہ ہو۔

۹۹۰ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : (الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى هِيَ الصُّبْحُ، فَصْلٌ بَيْنَ سَوَادِ اللَّيْلِ وَبَيَاضِ النَّهَارِ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الَّذِيْ جَعَلَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِهِ، هِيَ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى، هٰذِهِ هِيَ الْعِلَّةُ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) أَرَادَ بِهِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ، هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ كَمَا (قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ) .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا

أَنَّهَا قَالَتْ : إِنَّمَا أُقِرَّتْ الصُّبْحُ رَكْعَتَيْنِ لِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ فِيهِمَا .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) أَرَادَ بِهِ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ صَلَاةَ الْوُسْطٰى وَغَيْرِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ .

۹۹۰: ثور بن یزید نے عکرمہ اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ صلاۃ وسطیٰ تو نماز صبح ہے اور اس کو وسطیٰ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے رات کی سیاہی اور دن کے چاندنے میں فاصلہ کر دیا ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے اطلاع دی ہے کہ جن حضرات نے فجر کی نماز کو نماز وسطیٰ کہا ان کے ہاں علت یہی ہے حالانکہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ آیت: "وقوموا لله قانتين" سے مراد نماز صبح ہو تو اس صورت میں قنوت سے طولِ قیام مراد ہوگا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا قنوت یعنی قیام لمبا ہو۔ ہم نے یہ روایت پوری اسناد سے اپنے موقع پر ذکر کی ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ فجر میں دو رکعتیں طولِ قیام کی وجہ سے رکھی گئی ہیں اور ہم نے یہ بات اور جگہ بھی ذکر کی ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ "وقوموا لله قانتين" والی آیت میں ہر نماز کا قنوت مراد ہو۔ خواہ وہ درمیان ہو یا دیگر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز وسطیٰ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ نماز عصر ہے۔

حاصل روایات: کہ فجر کی نماز کو وسطیٰ کہنے کی علت یہ ہے کہ سوادِ لیل اور بیاضِ نہار میں جدائی کرنے والی ہے پس آیت مذکورہ والی صلاۃ وسطیٰ مراد نہ ہوئی۔

ایک اور جواب:

یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے صبح کی نماز مراد لی جائے اور قنوت سے طولِ قیام مراد لیا جائے جیسا کہ آپ سے پوچھا گیا کون سی نماز افضل ہے تو فرمایا طولِ قنوت یعنی طویل قیام والی جب قیام کی طوالت مراد ہے تو اس کو قنوت نازلہ قرار دے کر صلاۃ وسطیٰ کی دلیل بنانا درست نہیں اور یہ روایت دوسرے مقام پر اسی کتاب میں مذکور ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے باب صلاۃ المسافر میں ذکر کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں رکعات کی تعداد کم تھی مدینہ منورہ میں اضافہ کیا گیا فجر میں طویل قراءت کی وجہ سے اضافہ نہیں کیا گیا تو گویا ان کے ہاں بھی قنوت سے مراد طویل قراءت ہے۔

وقد یحتمل:

اس سے امام طحاوی رحمہ اللہ یہ بتلا رہے ہیں کہ ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ: ۲۳۸] صلاۃ وسطیٰ اور دیگر تمام نمازوں سے متعلق ہے۔

وقد روی:

سے یہ جواب دینا چاہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں صلاۃ وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔

۹۹۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زِرِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَبْدِيِّ، قَالَ : (سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ (الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ) (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ). فَلَمَّا اخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي ذٰلِكَ، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ .وَذَهَبَ أَيْضًا مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهَا غَيْرُ الْعَصْرِ أَنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .فَذَكَرُوْا.

۹۹۱: زر بن عبیداللہ العبدی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کوفرماتے سنا کہ صلاۃ وسطیٰ وہ نماز عصر ہے۔جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات اس سلسلے میں مختلف ہوگئیں تو اب ہم اس سلسلے میں دیگر حضرات کی روایات دیکھنا چاہتے ہیں۔بعض حضرات تو اس طرف گئے ہیں کہ اس سے عصر کے علاوہ نماز مراد ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس پر دلالت کرنے والی روایات موجود ہیں ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۲/ ۵۰۴۔

حاصل: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت تو صلاۃ وسطیٰ نماز عصر کو ثابت کرتی ہے جب کہ پہلے روایت گزری وہ نماز فجر کو وسطیٰ ثابت کرتی ہے اب ان سے روایات مختلف ہونے کی وجہ سے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات کو دیکھنا ہوگا تا کہ کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔

اشکال:

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی ایسی روایات وارد ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وہ عصر کے علاوہ ہے اس اشتباہ کی وجہ قراءت غیر معروفہ میں صلاۃ الوسطیٰ کے بعد وصلاۃ العصر آیا ہے۔عصر کا لفظ تغایر کو ثابت کرتا ہے۔

روایات یہ ہیں۔

۹۹۲ :مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوْحٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، وَنَافِعٌ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ رَافِعٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ عَلٰى عَهْدِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَكْتَبَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْحَفًا، وَقَالَتْ لِيْ إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الْآيَةَ مِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَا تَكْتُبْهَا حَتّٰى تَأْتِيَنِيْ فَأُمْلِيَهَا عَلَيْكَ كَمَا حَفِظْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ فَلَمَّا بَلَغْتُهَا أَتَيْتُهَا بِالْوَرَقَةِ الَّتِيْ أَكْتُبُهَا فَقَالَتْ اُكْتُبْ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ).

۹۹۲: عمرو بن رافع مولیٰ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے بیان کیا کہ عمرو بن رافع ازواج مطہرات کے لئے مصاحف لکھا کرتا تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنا مصحف لکھنے کی ذمہ داری لگائی تو کہنے لگیں جب تم: ﴿قُومُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ: ۲۳۸] پر پہنچو تو اس وقت تک مت لکھو جب تک میرے پاس نہ آؤ میں اس کو اسی طرح لکھواؤں گی جس طرح میں نے اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا چنانچہ جب میں اس آیت تک پہنچا تو میں ان کے پاس وہ کاغذ لے کر آیا جس کو لکھ رہا تھا تو کہنے لگیں اس طرح لکھو "حافظوا علی الصلوات والصلوة الوسطى وصلاة العصر" ۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۲/٤۰٥۔

۹۹۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ مِثْلَهُ، عَنْ حَفْصَةَ، غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۹۹۳: مالک نے زید بن اسلم سے اورانہوں نے عمرو بن رافع سے اسی طرح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا البتہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ اس روایت میں نہیں کیا۔

۹۹۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْ يُوْنُسَ مَوْلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ أَمَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَفْصَةَ، مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ .

۹۹۴: زید بن اسلم نے قعقاع بن حکیم اورانہوں نے ابو یونس مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھراوپر والی علی بن معبد والی روایت کی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : مسلم ۲۲۷/۱۔

۹۹۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حُمَيْدٍ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- (وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى) فَقَالَتْ كُنَّا نَقْرَؤُهَا عَلَى الْحَرْفِ الْأَوَّلِ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ). قَالُوْا فَلَمَّا قَالَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ) ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوُسْطٰى غَيْرُ الْعَصْرِ .وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عِنْدَنَا عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْعَصْرُ مُسَمَّاةً بِالْعَصْرِ، وَمُسَمَّاةً بِالْوُسْطٰى فَذَكَرَهَا هَاهُنَا بِاسْمَيْهِمَا جَمِيْعًا .هٰذَا يَجُوْزُ لَوْ ثَبَتَ مَا فِيْ تِلْكَ

الْآثَارِ مِنَ التِّلَاوَةِ الزَّائِدَةِ عَلَى التِّلَاوَةِ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ، مَعَ أَنَّ التِّلَاوَةَ الَّتِي قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ، دَافِعَةٌ لِكُلِّ مَا خَالَفَهَا .وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ الَّذِي كَانَ فِي مُصْحَفِ حَفْصَةَ مِنْ ذٰلِكَ، غَيْرُ مَا رَوَيْنَا فِي الْآثَارِ الْأَوَّلِ .

۹۹۵: ام حمید بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد والصلاۃ الوسطیٰ کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگیں ہم اس کو حرف اول کے مطابق زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اسی طرح پڑھتی تھیں: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ﴾ [البقرہ: ۲۳۸] وصلاۃ العصر ۔علماء نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے وہ فرمایا جو ان روایات میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت: ﴿حافظوا علی الصلوات.....﴾ میں صلوٰۃ وسطیٰ اور صلوٰۃ عصر کے لفظ ہیں تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس سے نمازِ عصر مراد نہیں۔ ہمارے نزدیک اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ کہنا درست ہے اس نماز کا نام نمازِ عصر بھی ہے اور نمازِ وسطیٰ بھی۔ یہاں نام اور لقب دونوں ذکر کر دیئے اور یہ اس وقت درست ہے کہ اگر ان آثار میں یہ ثابت ہو جائے کہ تلاوت سے وہ زائد تلاوت مراد ہے جس کے ساتھ دلیل قائم نہیں ہوتی کیونکہ تلاوت جس سے دلیل قائم ہوتی ہے وہ تو ہر مخالفت کی تردید کرنے والی ہے حالانکہ جو مصحف حفصہ میں مذکور ہے وہ ان روایات کے خلاف ہے جن کا ابتداء میں ذکر ہوا۔

تخریج : مسلم فی المساجد موضع الصلاۃ نمبر ۲۰۷' عبدالرزاق ۵۷۸/۱' المحلی ۱۷۸/۱۔

حاصل روایات: کیونکہ ان تمام روایات میں وصلاۃ العصر کے لفظ واو عطف کے ساتھ ہیں معلوم ہوا کہ وہ صلاۃ وسطیٰ کے علاوہ نماز ہے۔

الجواب نمبرا: یہ عطف مغایرت کے لئے نہیں عطف صفات تو اتحاد کو لازم کرتا ہے تو صلاۃ وسطیٰ کا دوسرا نام صلاۃ العصر ہے۔

نمبر۲: یہ آثار قراءت مشہورہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل حجت نہیں مصحف حفصہ میں اس اثر کے خلاف پایا جاتا ہے پس اس سے استدلال درست نہ ہوگا وہاں صلاۃ وسطیٰ کے بعد بطور تفسیر وہی صلاۃ العصر کے الفاظ اس اشکال کو رد کرتے ہیں۔

نمبر۳: قدوری ص ۲۲۳ سے بتلانا چاہتے ہیں کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم سے جو روایات اس قراءت کی ثابت ہوئی ہیں حضرت براء بن عازب سے مروی ہے کہ یہ منسوخ التلاوۃ ہے۔روایت براء رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۹۹۶ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ، قَالَ : كَانَ مَكْتُوْبًا فِيْ مُصْحَفِ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ تَأْوِيْلَ الْآثَارِ الْأَوَّلِ مِنْ قَوْلِهِ : حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ "أَنَّهُ سَمّٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ بِالْعَصْرِ وَبِالْوُسْطٰى .فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا

صَلَاةُ الْعَصْرِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِیْ ذٰلِكَ، مَا یَدُلُّ عَلٰی نَسْخِ مَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ .

۹۹۶: عمرو بن رافع سے روایت ہے کہ مصحف حفصہ رضی اللہ عنہا میں لکھا تھا: حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی، وَهِیَ صَلَاةُ الْعَصْرِ ہے۔ ماقبل روایات میں آیت ﴿حافظوا علی الصلوات.....﴾ کا جو مفہوم ہم نے بیان کیا کہ نمازِ عصر کو نمازِ وسطٰی کہا گیا ہے۔ پس اس سے ان حضرات کی بات ثابت ہوگئی جو نمازِ وسطٰی نمازِ عصر کو قرار دیتے ہیں اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت آئی ہے جو حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی ناسخ معلوم ہوتی ہے۔

ہم نے پہلے آثار کی جو تاویل حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی، وَهِیَ صَلَاةُ الْعَصْرِ کے سلسلہ میں کی ہے کہ اس آیت میں صلوٰۃ عصر کا نام ہی صلوٰۃ عصر اور صلوٰۃ وسطٰی رکھا گیا۔ چنانچہ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو یہ کہتے ہیں کہ یہ صلوٰۃ عصر ہے۔

۹۹۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ شُرَیْحٍ، مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ الْفِرْیَابِیُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلِ بْنِ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا شَقِیْقُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ :(نَزَلَتْ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَرَأْنَاهَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ نَسَخَهَا اللّٰهُ - عَزَّوَجَلَّ - فَأَنْزَلَ (حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی)) فَأَخْبَرَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ التِّلَاوَةَ الْأُوْلٰی هِیَ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَأَنَّهُ نَسَخَ ذٰلِكَ التِّلَاوَةَ الَّتِیْ قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ .فَإِنْ كَانَ قَوْلُهُ الثَّانِیْ (وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰی) نَسْخًا لِلْعَصْرِ أَنْ تَكُوْنَ هِیَ الْوُسْطٰی فَلِذٰلِكَ نَسْخٌ لَهَا .وَإِنْ كَانَ نَسْخًا لِتِلَاوَةِ أَحَدِ اسْمَیْهَا وَتَغْیِیْبِ اسْمِهَا الْآخَرِ فَإِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ أَنَّ الصَّلَاةَ الْوُسْطٰی هِیَ صَلَاةُ الْعَصْرِ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا مَا ذَكَرْنَا، عُدْنَا إِلٰی مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ .

۹۹۷: شقیق بن عقبہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آیت: ﴿حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی﴾ [البقرہ : ۲۳۸] وصلاۃ العصر" نازل ہوئی اور پڑھی جاتی رہی جب تک کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھا جانا منظور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور یہ اتاری: ﴿حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی﴾ [البقرہ : ۲۳۸] حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ پہلی تلاوت وہی ہے جس کو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ جس تلاوت کو دلیل بنایا گیا تھا اس کو دوسری تلاوت والصلوٰۃ الوسطٰی نے منسوخ کر دیا۔ جب عصر کے لفظ کو وسطٰی منسوخ کرنے والا ہے تو پھر نمازِ وسطٰی نمازِ عصر ہی بنی۔ اگر اس کے دو ناموں میں سے ایک کو قائم رکھا

گیا اور دوسرے کو تلاوۃ میں منسوخ کر دیا گیا مگر اس سے یہ ضرور ثابت ہو گیا کہ صلاۃ وسطٰی سے نمازِ عصر کی مراد ہے۔ جس سے اس میں احتمال پیدا ہو گیا تو روایات کی طرف رجوع کیا' ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ نمبر ۲۰۸۔

حاصل روایات: حضرت براءؓ نے اس روایت سے اطلاع دی کہ آیت کا وہ حصہ جو حضرت حفصہ و عائشہ ؓ کی روایت میں موجود ہے وہ منسوخ التلاوۃ ہے کہ جس سے دلیل پکڑنا درست ہوگا اور اگر نسخ التلاوۃ والحکم مراد ہو تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ نمازِ عصر کا صلاۃ وسطٰی ہونا منسوخ ہو گیا ہے اور منسوخ التلاوۃ والی صورت میں اس کے دو ناموں میں سے ایک نام کی تلاوت منسوخ کر دی گئی اور اس کا نماز وسطٰی والا حکم باقی رہا۔

قائلین عصر کے دلائل:

اب جب کہ یہ احتمال ہوا تو تعیین احتمال کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ اس سلسلہ میں مروی ہے پیش کیا جاتا ہے گزشتہ تمام روایات میں کسی بھی دلیل سے واضح طور پر کسی نماز کا صلاۃ وسطٰی ہونا ثابت نہیں ہوتا مگر نمازِ عصر کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا واضح ارشاد موجود ہے۔

۹۹۸ :فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ، ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَاتَلْنَا الْأَحْزَابَ فَشَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتّٰى كَرَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيْبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (اللّٰهُمَّ امْلَأْ قُلُوْبَ الَّذِيْنَ شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى نَارًا، وَامْلَأْ بُيُوْتَهُمْ نَارًا، وَامْلَأْ قُبُوْرَهُمْ نَارًا) ، قَالَ : عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : كُنَّا نَرٰى أَنَّهَا صَلَاةُ الْفَجْرِ .فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَهَا قَبْلَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الصُّبْحَ، حَتّٰى سَمِعُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَقُوْلُ هٰذَا، فَعَلِمُوْا بِذٰلِكَ أَنَّهَا الْعَصْرُ .

۹۹۸: زر نے حضرت علی مرتضٰی سے روایت کی ہے کہ غزوہ احزاب میں ہم کفار سے قتال میں مشغول رہے جس سے نمازِ عصر جاتی رہی یہاں تک کہ سورج غروب ہونے کے قریب پہنچ گیا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بددعا فرمائی" **اللهم املأ قلوب الذين شغلونا عن الصلاة الوسطى نارا واملأ بيوتهم نارا واملأ قبورهم نارا** "اے اللہ جنہوں نے ہمیں صلاۃ وسطٰی سے مشغول کر دیا ان کے دلوں' گھروں اور قبور کو آگ سے بھر دے۔ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ ہم خیال کرتے تھے کہ صلاۃ فجر صلاۃ وسطٰی ہے (مگر اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ وہ نمازِ عصر ہے) یہ حضرت علی ؓ ہیں' جو فرما رہے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے پہلے اسے نمازِ صبح خیال کرتے تھے جب آپ ﷺ کا ارشاد اس سے متعلق سنا تو اس سے انہوں نے جان لیا کہ وہ نمازِ عصر ہے' اس

کے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۹۸' المغازی باب۲۹' مسلم فی المساجد و مواضع الصلاة نمبر۲۰۶' ترمذی فی تفسیر و سورة نمبر۲' باب۳۱' نسائی فی الصلاة باب۱٤' ابن ماجه فی الصلاة باب٦' نمبر٦٨٤' مسند احمد ۳۰۱/۱۔

حاصلِ روایات : یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ کہ وہ نماز فجر کو صلاۃ وسطیٰ خیال کرتے تھے مگر اس ارشاد نبوت کے بعد انہوں نے جان لیا کہ صلاۃ وسطیٰ نماز عصر ہے۔

نوٹ : اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اور کسی نماز کے متعلق یہ ارشاد منقول ہے وہ یا تو اس ارشاد سے پہلے کا ہے یا ان کو یہ ارشاد معلوم نہیں ہوا۔

۹۹۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَعَدَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَلَى فُرْضَةٍ مِنْ فُرَضِ الْخَنْدَقِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا نَرَى أَنَّهَا الصُّبْحُ.

۹۹۹: یحییٰ بن الجزار نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ خندق کے دن خندق کے ایک ناکے پر بیٹھے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی مگر اس میں علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول موجود نہیں "کنا نری انها الصبح"

تخریج : مسلم فی المساجد باب٦' نمبر٦٨٤' نمبر۲۰٤۔

۱۰۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ : قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ : سَلْ لَنَا عَلِيًّا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى، فَسَأَلَهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ " كُنَّا نَرَى أَنَّهَا الْفَجْرُ، حَتَّى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا . "

۱۰۰۰: زر بن حبیش کہتے ہیں میں نے عبیدہ سے کہا کہ ہمیں علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کر دو کہ صلاۃ وسطیٰ کون سی ہے انہوں نے پوچھا پھر اسی طرح روایت ذکر کی اور اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ہم فجر کو صلاۃ وسطیٰ سمجھتے تھے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا (کہ یہ صلاۃ عصر ہے)

تخریج : عبدالرزاق ۵۷٦/۱۔

۱۰۰۱ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : كُنَّا نَرَى أَنَّهَا الْفَجْرُ .

۱۰۰۱: زبید نے مرہ سے اور انہوں نے عبداللہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے

البتہ اس میں علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول مذکور نہیں "کنا نری انها الفجر"

تخریج : مسلم ۲۲۷/۱۔

۱۰۰۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۰۰۲: ابوعامر نے محمد بن طلحہ سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل فرمائی۔

تخریج : مسند البزاز ۳۸۸/۵۔

۱۰۰۳ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوًا، فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْهُ حَتّٰى مَسَا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ) ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۰۰۳: ابوعوانہ نے ہلال بن حباب عن عکرمہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کیا اس سے جب لوٹے تو عصر کا وقت نکل کر شام ہوا چاہتی تھی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تفسیر طبری ۵۵۹/۲۔

۱۰۰۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَعْدَوَيْهِ، عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ هِلَالٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۰۰۴: سعدویہ نے عباد سے انہوں نے ہلال سے اور انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نمازِ عصر ہے۔ پھر اس کے خلاف انہی کی روایت کس طرح قابل قبول ہوگی۔

۱۰۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ، وَيُخَالِفَ ذٰلِكَ .

۱۰۰۵: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ خندق کا دن تھا پھر اسی طرح واقعہ نقل کیا۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۱/۱۲۔

حاصل : لیجئے یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے ہیں کہ صلاۃ وسطیٰ عصر ہے تو اب ان کے متعلق ان کا اپنا قول جو اس کے خلاف ہو وہ کیسے قبول کیا جا سکتا ہے۔

۱۰۰۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ، قَالَ : ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ خَالِدُ

بْنُ دِهْقَانَ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ خَالِدٌ سَبَلَانُ عَنْ كُهَيْلِ بْنِ حَرْمَلَةَ النَّمَرِيِّ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ أَقْبَلَ حَتّٰى نَزَلَ دِمَشْقَ عَلٰى آلِ أَبِیْ كُلْثُمَ الدَّوْسِيِّ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَجَلَسَ فِیْ غَرْبِيِّهٖ، فَتَذَاكَرُوا الصَّلَاةَ الْوُسْطٰى، فَاخْتَلَفُوْا فِيْهَا، فَقَالَ : اخْتَلَفْنَا فِيْهَا، كَمَا اخْتَلَفْتُمْ، (وَنَحْنُ بِفِنَاءِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْنَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَبُوْ هَاشِمِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ لَكُمْ ذٰلِكَ، فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ جَرِيًّا عَلَيْهِ، فَاسْتَأْذَنَ فَدَخَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا، فَأَخْبَرَنَا أَنَّهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ).

۱۰۰۶: کھیل بن حرملہ نمری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آئے یہاں تک کہ دمشق میں آل ابی کلثم دوسی کے ہاں قیام کیا پھر مسجد میں آئے اور غربی جانب بیٹھ گئے انہوں نے صلاۃ وسطیٰ کا مذاکرہ کیا اور اس کے بارے میں اختلاف کیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ہم نے بھی اس کے متعلق اختلاف کیا جیسا تم نے اختلاف کیا ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے صحن میں بیٹھے تھے اور ہم میں نیک آدمی ابو ہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بھی تھا اس نے کہا میں تمہیں اس کے متعلق معلوم کئے دیتا ہوں پس وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آزادانہ بات کر لیتا تھا اس نے اجازت طلب کی ملنے پر داخل ہوا پھر نکل کر ہماری طرف آیا اور ہمیں اطلاع دی کہ وہ نماز عصر ہے۔

تخریج : المعجم الكبير ۳۰۱/۷' الثقات لابن حبان ۳٤۱/۵' مجمع الزوايد ۵۲/۲۔

۱۰۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خُبَابٍ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ حُمَيْدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ).

۱۰۰۷: موسیٰ بن وردان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلاۃ وسطیٰ نماز عصر ہے۔

تخریج : بیهقی ٦٧٥/١' ابن خزیمه ۲۹۰/۲۔

۱۰۰۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ ح .

۱۰۰۸: حدثنا عفان قال حدثنا ہمام انہوں نے قتادہ سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸/۵۔

۱۰۰۹ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذِهٖ آثَارٌ قَدْ تَوَاتَرَتْ وَجَاءَ تْ مَجِيْئًا صَحِيْحًا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّلَاةَ الْوُسْطٰى، هِيَ الْعَصْرُ وَقَدْ قَالَ

بِذٰلِكَ أَيْضًا جُلَّةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۰۹: ابوعروبہ نے قتادہ سے اور انہوں نے حسن عن سمرہؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ آثار متواترہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت کر رہے ہیں کہ اس سے نماز عصر مراد ہے اور صحابہ کرام ؓ کی عظیم الشان جماعت نے یہ قول کیا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب۱۹' نمبر۱۸۲' مسند احمد ۷/۵' ۱۲' ۱۳۔

حاصل روایات: یہ واضح روایات جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت کر رہی ہیں کہ صلاۃ وسطی نماز عصر ہی ہے۔

ارشادات صحابہ کرام ؓ:

۱۰۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ : " الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ "

۱۰۱۰: ابوقلابہ نے ابی بن کعب سے نقل کیا صلاۃ وسطی نماز عصر ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۵۰۶/۲۔

۱۰۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .

۱۰۱۱: قتادہ نے حسن عن ابی سعید الخدریؓ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ أَبِيْ عَبَّادٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .

۱۰۱۲: ابواسحاق نے حارث سے اور اس نے علی ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۵۰۴/۲۔

۱۰۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّائِفِيِّ، أَنَّهٗ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ : سَأَقْرَأُ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ، حَتّٰى تَعْرِفَهَا، أَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ) الظُّهْرُ (إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ) الْمَغْرِبُ (وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ) الْعَتَمَةُ وَيَقُوْلُ (إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا) [الإسراء:۷۸]، الصُّبْحُ، ثُمَّ قَالَ : (حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَلِمَ سُمِّيَتْ صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ؟ قِيْلَ لَهٗ : قَدْ قَالَ النَّاسُ فِيْ هٰذَا قَوْلَيْنِ، فَقَالَ

قَوْمٌ : سُمِّيَتْ بِذٰلِكَ لِأَنَّهَا بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَبَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۰۱۳: عبدالرحمن لبیبہ الطائی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صلاۃ وسطیٰ کے متعلق پوچھا تو کہنے لگے میں عنقریب تمہیں قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سناؤں گا تا کہ تو پہچان لے کیا اللہ نے اپنی کتاب میں نہیں فرمایا: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ﴾ (الاسراء:۷۸) ﴿إِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ﴾ (الاسراء:۷۸) ﴿وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ ثَلَاثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ﴾ عشاء اور فرماتے ہیں: ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ (الاسراء:۷۸) (الصبح) پھر فرمایا: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۳۸) وہ عصر وہ عصر ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صلاۃ وسطیٰ کا نام صلاۃ عصر کیونکر رکھا گیا تو اس کے جواب میں کہیں گے لوگوں نے اس سے متعلق دو باتیں کہی ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کیونکہ یہ دو رات اور دو دن کی نمازوں کے درمیان واقع ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۵۰٦/۲۔

صلاۃ وسطیٰ کی وجہ تسمیہ:

اس کے متعلق دو اقوال ہیں:

نمبرا: اس کو صلاۃ وسطیٰ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ دو دو نمازوں کے درمیان میں واقع ہے رات کی نمازیں اور دن کی نمازیں۔ دوسرا قول: جو روایت میں مذکور ہے۔

۱۰۱۴ :مَا حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ بَحْرَ بْنَ الْحَكَمِ الْكَيْسَانِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَائِشَةَ يَقُوْلُ : إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، لَمَّا تِيْبَ عَلَيْهِ عِنْدَ الْفَجْرِ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَصَارَتِ الصُّبْحُ، وَفُدِيَ إِسْحَاقُ عِنْدَ الظُّهْرِ فَصَلّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا، فَصَارَتْ الظُّهْرُ، وَبُعِثَ عُزَيْرٌ فَقِيْلَ لَهُ كَمْ لَبِثْتَ؟ فَقَالَ : يَوْمًا، فَرَأَى الشَّمْسَ فَقَالَ : أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ، فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَصَارَتِ الْعَصْرُ .وَقَدْ قِيْلَ غُفِرَ لِعُزَيْرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَغُفِرَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عِنْدَ الْمَغْرِبِ، فَقَامَ فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَجُهِدَ فَجَلَسَ فِي الثَّالِثَةِ، فَصَارَتِ الْمَغْرِبُ ثَلَاثًا .وَأَوَّلُ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلِذٰلِكَ قَالُوا الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ .فَهٰذِهِ -عِنْدَنَا -مَعْنًى صَحِيْحٌ، لِأَنَّ أَوَّلَ الصَّلَوَاتِ إِنْ كَانَتْ الصُّبْحُ، وَآخِرَهَا الْعِشَاءُ الْآخِرَةُ، فَالْوُسْطٰى فِيْمَا بَيْنَ الْأُوْلٰى وَالْآخِرَةِ هِيَ الْعَصْرُ، فَلِذٰلِكَ قُلْنَا : إِنَّ الصَّلَاةَ الْوُسْطٰى، صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ

تعالی .

۱۰۱۴: ابوعبدالرحمٰن نے کہا آدم علیہ السلام کی توبہ جب فجر کے وقت قبول ہوئی تو انہوں نے دو رکعت نماز پڑھی پس صبح کی نماز ہوگئی اسحاق کا فدیہ ظہر کے وقت ادا کیا گیا تو ابراہیم علیہ السلام نے چار رکعت پڑھیں پس ظہر بن گئی جب عزیز علیہ السلام کو کہا گیا: کم لبثت ؟ تو انہوں نے یوماً کہا پھر سورج کو دیکھ کر کہا یا دن کا بعض حصہ پس انہوں نے چار رکعت پڑھیں اس سے عصر بن گئی یہ بھی کہا گیا ہے کہ عزیز علیہ السلام کی بخشش کر دی گئی (تو انہوں نے چار رکعت نماز پڑھی) داؤد علیہ السلام کی بخشش غروب کے قریب ہوئی تو انہوں نے چار رکعت کی نیت باندھی تھک گئے تو تیسری میں بیٹھ گئے پس مغرب تین رکعت بن گئی سب سے پہلے عشاء کی نماز پڑھنے والے ہمارے پیغمبر ﷺ ہیں اسی وجہ سے کہا گیا کہ صلاۃ وسطیٰ وہ صلاۃ عصر ہے کتاب روضۃ العلماء لابوعلی بخاری میں اس کے متعلق بہت مختلف حکایت لکھی ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے کہا کہ صلوٰۃ وسطیٰ وہی نمازِ عصر ہے یہ مفہوم ہمارے ہاں درست ہے۔ اگر ابتداء دن کے لحاظ سے پہلی نماز صبح ہے اور نماز میں آخری عشاء ہے اور سب سے پہلی اور آخری کے درمیان والی وسطیٰ ہے اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ صلاۃ وسطیٰ وہی نماز عصر ہے اور یہ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : خصائص کبریٰ سیوطی۔

ایک تنبیہ: علامہ طحاوی رحمہ اللہ کو معلوم نہیں اس اسرائیلی حکایت کی کیا حاجت پڑی اسحاق علیہ السلام کو ذبیح قرار دینا تحقیق کے خلاف ہے اس روایت کے حکایت ہونے کے لئے یہ بات کافی نشانی ہے۔

اول نماز اگر صبح ہو تو آخری عشاء ہے ان کے مابین وسطیٰ نماز عصر ہی بنے گی اسی وجہ سے عصر کو وسطیٰ کہا اور اسی کو ارشادات نبوی سے بالتفصیل ثابت کیا یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نظر نہیں لائے کبھی کبھی صاحب نظر بھی نظر نہیں کرتے اس طرح کی اسرائیلی حکایت پہلی مرتبہ کتاب میں لائے۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِیْ یُصَلّٰی فِیْهِ الْفَجْرُ اَیُّ وَقْتٍ هُوَ؟

نماز کے مستحب اوقات

خلاصۃ المرام :

نمبر۱: فجر کا مستحب وقت امام مالک و شافعی رحمہما اللہ کے ہاں ابتداء و انتہا اندھیرے میں ہو۔

نمبر۲: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابویوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ اسفار میں ابتداء اور اسفار میں اختتام۔

نمبر۳: امام احمد کے ہاں جس میں تکثیر جماعت ہو اندھیرا ہو یا سپیدا۔

نمبر۴: امام طحاوی اندھیرے میں شروع کر کے سپیدے میں اختتام کرنا افضل ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف:

اندھیرے میں فجر پڑھنا افضل ہے۔

۱۰۱۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : (كُنَّا نِسَاءً مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلٰى أَهْلِهِنَّ، وَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ).

۱۰۱۵: زہری نے عروہ سے اورانہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہم مؤمن عورتیں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوتیں پھر اپنے گھر واپس لوٹتیں تو (اندھیرے کی وجہ سے) ان کو کوئی پہچان نہ سکتا تھا۔

اللغات: متلفعات جمع متلفعہ۔ لپٹنا' مروط جمع مرط چادر۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب۱۳' المواقیت باب۲۷' مسلم فی المساجد نمبر۲۳۰/۲۳۱' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۸' ترمذی فی المواقیت باب۲' نسائی فی المواقیت باب ۲۵' دارمی فی الصلاۃ باب۲۰' مالك فی الصلاۃ نمبر٤' مسند احمد ٣٣/٦' ٣٧' ٢٤٧' بیهقی فی سنن کبری ٤٥٤/١۔

۱۰۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .

۱۰۱۶: شعیب نے زہری سے اورانہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ١٤٦/١۔

۱۰۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِنَ الْغَلَسِ .

۱۰۱۷: عبدالرحمٰن بن قاسم نے قاسم سے اورانہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت اسی طرح نقل کی ہے البتہ ان الفاظ کا فرق ہے: وَمَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا مِنَ الْغَلَسِ کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے ایک دوسری کو نہ پہچانتی تھیں۔

تخریج : بخاری' مسلم' ابن خزیمه' نسائی' ترمذی' ابو داؤد بطرق مختلفة۔

۱۰۱۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، نَحْوَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ .

۱۰۱۸: عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ لفظ مختلف ہیں: وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ

الْغَلَسِ کہ وہ غلس کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں)

تخریج : ابو داؤد ترمذی۔

۱۰۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ : أَخْبَرَنِي بَشِيْرُ بْنُ أَبِي مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْغَدَاةَ فَغَلَّسَ بِهَا، ثُمَّ صَلَّاهَا، فَأَسْفَرَ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ).

۱۰۱۹: عروہ بن الزبیر کہتے ہیں مجھے بشیر بن ابی مسعودؓ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز غلس میں پڑھائی پھر پڑھائی تو خوب سپیدے میں پڑھائی پھر دوبارہ اسفار میں نہیں پڑھائی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲' روایت نمبر۳۹٤' ۱/۵۷۔

۱۰۲۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ح۔

۱۰۲۰: اوزاعی نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجہ ۱/۴۹' المعرفہ بیہقی ۲/۲۹٦۔

۱۰۲۱ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي نَهِيْكُ بْنُ يَرِيْمَ، عَنْ مُغِيْثِ بْنِ سُمَيٍّ أَنَّهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ فَقَالَ : هٰذِهِ صَلَاتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَمَعَ عُمَرَ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۰۲۱: مغیث بن سمی کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر کے ساتھ صبح کی نماز غلس میں پڑھی میں نے عبداللہ بن عمر ؓ کو مخاطب ہو کر پوچھا یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہماری نماز جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر ؓ کے ساتھ اسی طرح تھی جب عمر ؓ شہید کر دیئے گئے تو عثمانؓ اسفار میں پڑھنے لگے۔

تخریج : ابن ماجہ فی الصلاۃ باب۲' نمبر۶۷۱۔

۱۰۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَا : تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قُلْتُ كَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً).

۱۰۲۲: قتادہ نے انس بن مالک اور زید بن ثابت ؓ دونوں سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا پھر ہم نماز کے لئے نکلے میں نے پوچھا نماز اور سحری کے درمیان کتنا فاصلہ تھا تو کہنے لگے

پچاس آیات کے پڑھنے کی مقدار۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۹' مسلم فی الصیام نمبر۴۷' ترمذی فی الصوم باب۱٤' نسائی فی الصیام باب۲۱' ۲۲' ابن ماجه فی الصوم باب۲۳' دارمی فی الصوم باب۸' مسند احمد ۱۸۸/۱۸٦'۱۸۵/۱۸۲/۵۔

۱۰۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ .

۱۰۲۳: قتادہ نے انس بن مالک سے اور انہوں نے زید بن ثابت سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۳۵۰/۱' ترمذی ۱۵۰/۱' نسائی ۳۰٤/۱۔

۱۰۲۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ الْحَجَّاجُ جَعَلَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ، فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصُّبْحَ أَوْ قَالَ : كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ).

۱۰۲۴: محمد بن عمرو بن حسن سے روایت ہے کہ جب سے حجاج آیا تو وہ نماز کو مؤخر کرنے لگا پس ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ غلس میں صبح کی نماز ادا فرماتے انہوں نے يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ کہا یا يُصَلِّي الصُّبْحَ کہا۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۸' مسلم فی المساجد نمبر۲۲۳' دارمی فی الصلاۃ باب۲' مسند احمد ۳٦۹/۳۔

۱۰۲۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ .

۱۰۲۵: محمد بن عمرو بن حسن نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام ؓ صبح کی نماز غلس میں پڑھتے تھے۔

تخریج : سابقه تخریج پیش نظر رهے۔

۱۰۲٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتَایَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ وَدُحَيْبَةُ بِنْتُ عُلَيْبَةَ، أَنَّهُمَا أَخْبَرَتْهُمَا قَيْلَةُ بِنْتُ مَخْرَمَةَ، (أَنَّهَا قَدِمَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْفَجْرِ، وَقَدْ أُقِيْمَتْ حِيْنَ شَقَّ الْفَجْرُ وَالنُّجُوْمُ شَابِكَةٌ فِي السَّمَاءِ، وَالرِّجَالُ لَا تَكَادُ تُعَارَفُ مَعَ الظُّلْمَةِ).

۱۰۲٦: عبداللہ بن حسان عنبری نے اپنی دادی صفیہ بنت علیبہ اور دحیبہ بنت علیبہ دونوں نے قیلہ بنت مخرمہ سے نقل

کیا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جبکہ آپ اپنے صحابہ کو نمازِ فجر پڑھا رہے تھے اور جب پو پھوٹی اس وقت جماعت کھڑی کی گئی جبکہ ستارے ابھی آسمان میں جال پھیلانے والے تھے اور مرد اندھیرے کی وجہ سے ایک دوسرے کو پہچان نہ سکتے تھے۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ۱/۲۵۔

۱۰۲۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَا : ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ السَّدُوْسِيُّ، قَالَ : ثَنَا ضِرْغَامَةُ بْنُ عُلَيْبَةَ بْنِ حَرْمَلَةَ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ: (أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْبٍ مِنَ الْحَيِّ فَصَلَّى بِنَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ، فَانْصَرَفَ، وَمَا أَكَادُ أَنْ أَعْرِفَ وُجُوْهَ الْقَوْمِ أَيْ كَأَنَّهُ بِغَلَسٍ).

۱۰۲۷: ضرغامہ بن علیبہ بن حرملہ عنبری کہتے ہیں میرے والد نے مجھے میرے دادا حرملہ کے حوالہ سے بتایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک قبائلی وفد میں حاضر ہوا جناب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ہمیں پڑھائی پھر واپس لوٹے تو اس قدر اندھیرا تھا کہ لوگوں کے چہروں کو پہچاننے سے میں عاجز تھا۔

تخریج : المعجم الکبیر ۷/۲۵۔

۱۰۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ، قَالَ : ثَنَا قُرَّةُ عَنْ ضِرْغَامَةَ بْنِ عُلَيْبَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ، وَقَالُوْا : هٰكَذَا يَفْعَلُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، يُغَلِّسُ بِهَا، فَإِنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الْإِسْفَارِ بِهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلَ الْإِسْفَارُ بِهَا أَفْضَلُ مِنَ التَّغْلِيْسِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۱۰۲۸: قرہ نے ضرغامہ بن علیبہ عن ابیہ عن جدہ عن النبی ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے ان روایات کو اختیار کرتے ہوئے کہا کہ نمازِ فجر اسی طرح اندھیرے میں پڑھی جائے گی' یہ سپیدے میں پڑھنے سے افضل ہے جبکہ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ سپیدے میں پڑھنا اندھیرے میں پڑھنے سے افضل ہے' ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

تخریج : المعجم الکبیر ۶/۴۔

حاصلِ روایات: ان چودہ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ فجر کے پڑھانے کا معمول مبارک غلس میں تھا پس غلس میں پڑھانا افضل ہے۔

فریق دوم کا موقف:

اسفار افضل ہے دلائل یہ ہیں:

۱۰۲۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ : حَجَّ عَبْدُ اللّٰهِ، فَأَمَرَنِيْ عَلْقَمَةُ أَنْ أَلْزَمَهُ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ مُزْدَلِفَةَ، وَطَلَعَ الْفَجْرُ، قَالَ : " أَقِمْ "فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّ هٰذِهِ السَّاعَةَ، مَا رَأَيْتُكَ تُصَلِّي فِيْهَا قَطُّ .فَقَالَ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ لَا يُصَلِّيْ يَعْنِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةَ، إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ، مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا، صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَمَا يَأْتِي النَّاسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ، وَصَلَاةُ الْغَدَاةِ، حِيْنَ يَنْزِغُ الْفَجْرُ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ).

۱۰۲۹: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ نے حج کیا مجھے علقمہ نے حکم دیا کہ میں ان کے ساتھ رہوں جب مزدلفہ کی رات آئی اور فجر طلوع ہوئی تو فرمانے لگے اقامت کہو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن اس وقت میں تو میں نے آپ کو کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تو فرمانے لگے جناب رسول اللہ ﷺ یہ نماز اس وقت اس جگہ آج کے دن اسی وقت میں پڑھتے تھے عبداللہ کہنے لگے یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئی ہیں ایک نماز مغرب ہے جبکہ لوگ مزدلفہ پہنچ جائیں اور دوسری نماز فجر جبکہ پو پھوٹے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے پایا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۹۹/۹۷' نسائی فی المناسك باب۲۰۷۔

۱۰۳۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَ النَّحْرِ، حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ، الْمَغْرِبَ، وَصَلَاةَ الْفَجْرِ، هٰذِهِ السَّاعَةَ).

۱۰۳۰: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا انہوں نے یوم نحر کی فجر اس وقت ادا کرلی جونہی پو پھوٹی پھر فرمانے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دو نمازیں اپنے وقت سے پھیر دی گئیں مگر صرف اسی مقام میں ایک مغرب اور دوسری فجر جو اس وقت کی نماز ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۹۷۔

۱۰۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، قَالَ : ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَمُرَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ (أَبُوْ طَرِيْفٍ، أَنَّهُ كَانَ شَاهِدًا مَعَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِصْنَ الطَّائِفِ، فَكَانَ يُصَلِّيْ بِنَا صَلَاةَ الْبَصِيْرِ حَتّٰى لَوْ أَنَّ إِنْسَانًا رَمٰى بِنَبْلِهٖ أَبْصَرَ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ).

۱۰۳۱: ولید بن عبداللہ بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ مجھے ابوطریفؓ نے بیان کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طائف کے محاصرہ میں شامل تھا آپ ہمیں ایسے اسفار میں نماز پڑھاتے کہ اگر کوئی تیر پھینکے تو وہ اپنے تیر کے لگنے کے مقامات کو دیکھ سکتا تھا۔

تخریج : مسند احمد ۴۱۶/۳۔

۱۰۳۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْفَجْرَ كَاسْمِهَا).

۱۰۳۲: عبداللہ بن محمد بن عقیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کو کہتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ فجر کو اس کے نام کی طرح مؤخر فرماتے تھے۔

تخریج : مصنفه ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۲۰/۱۔

۱۰۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا عَوْفٌ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ : (دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ عَلٰى أَبِيْ بَرْزَةَ فَسَأَلَهٗ أَبِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالرَّجُلُ يَعْرِفُ وَجْهَ جَلِيْسِهٖ، وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ إِلَى الْمِائَةِ). قَالُوْا : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَأْخِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، وَعَلٰى تَنْوِيْرِهٖ بِهَا، وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ خِلَافِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ بِمُزْدَلِفَةَ، وَأَنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ تُحَوَّلُ عَنْ وَقْتِهَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ، وَلَا فِيْمَا تَقَدَّمَهَا، دَلِيْلٌ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ مَا هُوَ؟ لِأَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ فَعَلَ شَيْئًا، وَغَيْرُهٗ أَفْضَلُ مِنْهُ، عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ عَلٰى أُمَّتِهٖ، كَمَا تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَكَانَ وُضُوْءُهٗ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ سِوٰى هٰذِهِ الْآثَارِ، هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَضْلِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ؟

۱۰۳۳: سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو برزہؓ کے پاس گیا ان سے میرے والد نے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کے سلسلہ میں دریافت کیا تو کہنے لگے جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ بیٹھنے والے کے چہرے کو پہچانتا تھا آپ نماز فجر میں ساٹھ سے سو تک آیات کی تلاوت فرماتے۔ انہوں

نے کہا ان روایات میں ایسی دلالت موجود ہے جو آپ کے خوب روشنی میں پڑھنے پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ تمام دنوں میں نمازِ صبح اس نماز سے مختلف وقت میں پڑھتے جو مزدلفہ میں پڑھی جاتی ہے اور فرماتے کہ یہ نماز اپنے وقت سے ہٹائی گئی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں اوران سے پہلی روایات میں افضلیت پر دلالت کرنے والی کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے کوئی فعل امت پر وسعت کے لئے کیا ہو اور دوسرا فعل اس سے افضل ہو جیسا کہ آپ نے ایک ایک مرتبہ اعضاء کو وضو میں دھویا حالانکہ تین دفعہ اعضاء کو وضو میں دھونا افضل ہے اسی بات کے پیش نظر ہم نے یہ چاہا کہ ان کے علاوہ آثار پر نظر ڈالیں کہ کیا کوئی ایسے آثار پائے جاتے ہیں جو فضیلت پر دلالت کرنے والے چنانچہ یہ روایات مل گئیں۔

تخریج : بخاری فی مواقیت الصلاۃ باب ۱۳' مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ نمبر ۲۳۵۔

حاصل روایات: یہ آثار صاف دلالت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر سے نماز فجر ادا فرماتے تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت تو خاص طور پر ظاہر کر رہی ہے تمام ایام میں فجر ایسے وقت میں ادا فرماتے کہ مزدلفہ میں اس کے خلاف ادا فرماتے تھے اور عبداللہ کہتے ہیں کہ یہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ مزدلفہ کی صبح کے علاوہ نماز فجر کو چاندنے میں پڑھنا افضل ہے۔

قال ابو جعفر سے امام طحاوی رحمہ اللہ کا محاکمہ:

ان آثار میں اوران سے پہلے غلس کے سلسلہ میں مروی آثار میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ ان میں کون سی افضل ہے بس اس قدر ثابت ہے کہ غلس میں نماز ادا فرمائی اور اسفار میں بھی نماز ادا فرمائی کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ آپ نے کسی فعل کو بیان جواز کے لئے کیا اور دوسرا فعل اس سے افضل ہو جیسا کہ ایک ایک مرتبہ اور دو دو مرتبہ وضو کرنا توسع کے لئے تھا جبکہ تین مرتبہ کرنا افضل فعل تھا۔

فاردنا ان ننظر سے ایسے آثار کی نشان دہی کریں گے جو افضلیت پر دلالت کرنے والے ہوں چنانچہ ایسے آثار مل گئے جو اسفار کی افضلیت پر دلالت کرتے ہیں۔

فضیلت اسفار کی روایات:

۱۰۳۴ : فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَكُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ، فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ، وَقَالَ : لِأُجُوْرِكُمْ)

۱۰۳۴: محمود بن لبید نے رافع بن خدیج سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسفروا بالفجر الحدیث کہ فجر کو اسفار میں پڑھا کرو جب بھی تم اسفار کرو گے تو وہ اجر میں اضافہ کا باعث ہے ایک روایت میں اجر کی بجائے اجور کا لفظ ہے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب۳' نمبر۱۵٤' نسائی فی المواقیت باب۲۷' دارمی فی الصلاۃ باب۲۱' مسند احمد ٤۲۹/٥۔

۱۰۳۵ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوْا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (أَصْبِحُوْا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ).

۱۰۳۵: زید بن اسلم نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے نقل کیا کہ انہوں نے قوم انصار میں سے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نماز فجر کو صبح کر کے پڑھو جتنا روشن کر کے پڑھو گے اتنا ہی وہ اجر کو بڑھائے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۸' نمبر٤۲٤' ابن ماجہ فی الصلاۃ باب۲' نمبر٦۷۲' مسند احمد ٤٦٥/۳' ١٤٠/٤۔

۱۰۳٦ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ . عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ).

۱۰۳٦: محمود بن لبید نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کو روشن کرو یہ اجر میں اضافہ کا باعث ہے۔

تخریج : دارمی فی الصلاۃ باب۲۱۔

۱۰۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَصْبِحُوْا بِالصُّبْحِ، فَكُلَّمَا أَصْبَحْتُمْ بِهَا فَهُوَ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ)

۱۰۳۷: زید بن اسلم نے عاصم بن عمر سے انہوں نے اپنی قوم انصار کے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی نماز روشن کرو جتنا روشن کرو گے اتنا ہی تمہارا اجر بڑھ جائے گا۔

تخریج : تخریج ۱۰۳٥ کو ملاحظہ کریں۔

۱۰۳۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ بْنِ الْحَجَّاجِ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَوِّرُوْا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ).

۱۰۳۸: محمود بن لبید نے رافع بن خدیج سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کو منور کیا کرو پس وہ منور کرنا زیادہ اجر کا باعث ہے۔

تخریج: تخریج ۱۰۳۶ کو پیش نظر رکھو۔

۱۰۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سَيَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، عَنْ بِلَالٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْإِخْبَارُ عَنْ مَوْضِعِ الْفَضْلِ، وَأَنَّهُ التَّنْوِيْرُ بِالْفَجْرِ .وَفِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِيْ فِي الْفَصْلَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ، الْإِخْبَارُ عَنِ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ وَقْتٍ هُوَ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ، كَانَ مَرَّةً يُغَلِّسُ، وَمَرَّةً يُسْفِرُ عَلَى التَّوْسِعَةِ .وَالْأَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا بَيَّنَهُ فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ الْآثَارُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ .فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ۔

۱۰۳۹: محمد بن المنکدر نے جابر سے اور انہوں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں فضیلت کا موقع بتلایا گیا اور وہ فجر کی خوب روشنی ہے پہلی دونوں فصلوں کی روایات میں صرف جناب رسول اللہ ﷺ کے اس وقت کو بتلایا گیا ہے جس میں آپ ﷺ نماز پڑھتے تھے۔پس یہ کہنا درست ہے کہ کبھی آپ ﷺ اندھیرے میں پڑھتے اور کبھی امت پر وسعت کے لئے کبھی خوب سپیدے میں پڑھتے' فضیلت پر دلالت کرنے والی خدیث حدیث رافع ہے تاکہ آپ ﷺ سے مروی آثار میں تضاد نہ رہے۔روایات کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے' تابعین رحمہم اللہ کے اقوال آ رہے ہیں۔

تخریج: بیهقی فی دلائل النبوة ٢٢٤/٦۔

حاصل روایات: ان چھ روایات سے فجر کے اسفار میں پڑھنے کی افضلیت ثابت ہو رہی ہے اب رہی غلس اور اسفار والی مطلق روایات تو اس میں نماز کے مطلق وقت کو ذکر کیا گیا ہے کہ ان میں سے جس میں پڑھ لیا جائے درست ہے جیسا کہ فعل رسول اللہ ﷺ سے اس کا ثبوت مل رہا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ امت پر وسعت کے لئے بھی آپ غلس اور کبھی اسفار میں نماز ادا فرماتے تھے۔اور افضل دونوں میں سے وہی ہے جس کو حدیث رافع بن خدیج میں ذکر کیا گیا ہے اس سے آثار میں تضاد کی

گنجائش نہیں رہتی۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے غلس کی افضلیت کا شبہ:

۱۰۴۰ : حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ بْنَ الْمُعْتَمِرِ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ حَيَّانَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ : تَسَحَّرْنَا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ السُّحُوْرِ، أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وَقْتِ خُرُوْجِهٖ مِنْهَا أَيُّ وَقْتٍ كَانَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَطَالَ فِيْهَا الْقِرَاءَ ةَ فَأَدْرَكَ التَّغْلِيْسَ وَالتَّنْوِيْرَ جَمِيْعًا، وَذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ.

۱۰۴۰: قرہ بن حیان بن الحارث کہتے ہیں ہم نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کے ساتھ سحری کھائی' جب سحری سے فارغ ہوئے تو مؤذن کو حکم دیا اس نے (اذان کہی) پھر نماز کی امامت کرائی۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ طلوع فجر کے وقت نماز میں داخل ہوتے۔اس روایت میں آپ کے نماز سے نکلنے کی کوئی دلیل موجود نہیں' ممکن ہے کہ آپ قراءت کو لمبا کرتے ہوں اور اندھیرے اور روشنی کے دونوں اوقات کو پالیتے ہوں۔ ہمارے نزدیک یہ بہترین بات ہے اب ہم ایسے آثار پیش کرتے ہیں جو اس پر دلالت کریں۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲۷۶/۲' بیهقی ۵۶۳/۱۔

الجواب نمبرا: اس حدیث میں تو اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے نماز غلس میں شروع فرمائی نماز کی فراغت کا اس میں تذکرہ نہیں پھر غلس کی افضلیت پر دلیل نہیں بن سکتی۔ قدیحتمل ان یکون سے امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنا مؤقف شروع کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں یہ عین ممکن ہے کہ غلس میں نماز میں داخل ہوئے اور طویل قراءت فرمائی اور روشنی میں فارغ ہوئے اور اس کے لئے یہ روایت دلیل ہے جس کو ابو بشر الرقی نے نقل کیا ہے۔

۱۰۴۱ : فَإِذَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ : عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيْدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِنَا الْفَجْرَ، وَنَحْنُ نَتَرَاءَ ى الشَّمْسَ، مَخَافَةَ أَنْ تَكُوْنَ قَدْ طَلَعَتْ .فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ عَنِ انْصِرَافِهٖ أَنَّهٗ كَانَ فِيْ حَالِ التَّنْوِيْرِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ الْأَمْرِ بِالْإِسْفَارِ ۔

۱۰۴۱: داؤد بن یزید الاودی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ فجر کی نماز پڑھاتے اور ہم

سورج کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے کہ کہیں وہ تو طلوع نہیں ہو گیا۔اس روایت میں آپؐ کے نماز سے لوٹنے کا وقت بتلایا گیا کہ وہ خوب روشنی کا وقت ہے اس سے ہماری بات پر دلالت مل گئی اور بعض روایات میں تو آپؐ سے اسفار کا حکم دینا بھی ثابت ہوتا ہے' ملاحظہ ہو۔

تخریج : تفسیر طبری۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نماز سے خوب روشنی میں فارغ ہوتے اور یہ چیز تو ہمارے ہاں بھی افضل ہے اسفار کی روایات اور بھی وارد ہیں۔

مزید آثار و روایات اسفار:

۱۰۴۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : يَا قَنْبَرُ أَسْفِرْ أَسْفِرْ.

۱۰۴۲: علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا اے قنبر اسفار کرو اسفار کرو۔

تخریج : عبدالرزاق ۵۶۹/۱۔

۱۰۴۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : أَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْجُمِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ أَحْيَانًا، وَيُغَلِّسُ بِهَا أَحْيَانًا .فَيُحْتَمَلُ تَغْلِيْسُهُ بِهَا أَنْ يَكُوْنَ تَغْلِيْسًا يُدْرِكُ بِهِ الْإِسْفَارَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۱۰۴۳: عبد خیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کبھی تو فجر کو خوب روشنی میں ادا فرماتے اور کبھی غلس میں ادا کرتے۔ پس یہ قوی احتمال ہوا کہ تغلیس کو آپ اس لئے اختیار فرماتے تا کہ اس سے اسفار کو پائیں اور یہ فقط انہی کا طرز عمل نہیں بلکہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا بھی طرز عمل تھا ان کے متعلق روایات ملاحظہ ہوں۔آپ کے اندھیرے میں نماز پڑھنے کے متعلق یہ احتمال ہے کہ وہ ایسا اندھیرا ہو جس میں آپ سپیدے کو پا لیتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی طرح مروی ہے' جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

روایات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ:

۱۰۴۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : أَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ : كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ وَيُغَلِّسُ وَيُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَيَقْرَأُ بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَيُوْنُسَ، وَقِصَارِ الْمَثَانِيْ وَالْمُفَصَّلِ .وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ، تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاتِهِ مُسْفِرًا .

۱۰۴۴: خرشہ بن الحر کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فجر کو روشن فرماتے اور غلس کرتے اور اس کے مابین پڑھتے آپ کی قراءت سورۂ یوسف یونس اور قصار مفصل اور مثانی ہوتی تھیں۔ آپ سے ایسے آثار منقول ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ آپ سپیدے میں مسجد سے لوٹتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۲/۱۔

آپ کے متعلق متواتر روایات سے وارد ہے کہ آپ جب نماز سے فارغ ہوتے تو خوب چاندنا ہوتا چند روایات یہاں ذکر کی جائیں گی۔

اصطلاحاتِ قرآنی:

سبع طوال ابتدائی سات بڑی سورتوں کو کہا جاتا ہے منین مائة کی جمع ہے یہ سو یا اس سے زائد آیات والی گیارہ سورتوں کو کہا جاتا ہے المثانی ان کے بعد بیس سورتوں کو مثانی کہا جاتا ہے یہ سورۂ حجرات تک کل اڑتیس سورتیں ہوئیں۔

مفصلات: حجرات سے آخر قرآن تک سورتوں کو مفصلات سے تعبیر کرتے ہیں۔

① حجرات سے بروج۔ ② اوساط مفصل بروج سے لم یکن تک۔ ③ قصار مفصل لم یکن سے قصار مفصل کہلاتی ہیں۔

روایات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ:

۱۰۴۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ فِيْهَا بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ وَسُوْرَةِ الْحَجِّ، قِرَاءَةً بَطِيْئَةً، فَقُلْتُ : وَاللّٰهِ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ، قَالَ : أَجَلْ.

۱۰۴۵: عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح ادا کی انہوں نے سورۂ یوسف اور سورۂ حج تلاوت کی ان کی قراءت ترتیل سے ہوتی تھی میں نے کہا پھر تو وہ اس وقت کھڑے ہوتے ہوں گے جب فجر طلوع ہوتا ہوگا کہنے لگے جی ہاں ایسا ہی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۵۳/۱، ۳۵٤۔

۱۰۴۶ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ بِنْذِرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيْهَا بِالْبَقَرَةِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوْا اسْتَشْرَفُوا الشَّمْسَ فَقَالُوْا "طَلَعَتْ "فَقَالَ : لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ. "

۱۰۴۶: محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید کو کہتے سنا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی تو انہوں نے اس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جب نماز سے لوٹے تو انہوں نے سورج کو طلوع کے قریب پایا تو

کہنے والوں نے کہا سورج طلوع ہوگیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ طلوع ہوجاتا تو ہمیں غافل نہ پاتا۔

۱۰۴۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ "بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَالْكَهْفَ" حَتّٰى جَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى جُدُرِ الْمَسْجِدِ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

۱۰۴۷: زید بن وہب کہتے ہیں کہ ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے نماز صبح پڑھائی اور اس میں سورۂ بنی اسرائیل اور کہف پڑھیں یہاں تک کہ میں مسجد کی دیواروں کی طرف دیکھنے لگا کہ شاید سورج طلوع ہوگیا ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۵۳/۱ تفسیر طبری۔

۱۰۴۸ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِالْكَهْفِ وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ.

۱۰۴۸: زید بن وہب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سورۂ کہف و بنی اسرائیل تلاوت فرمائی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۱۰/۱۔

۱۰۴۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ بِسُوْرَةِ الْكَهْفِ، وَسُوْرَةِ يُوْسُفَ.

۱۰۴۹: عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز میں سورۂ کہف و یوسف کی تلاوت فرمائی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۱۰/۱۔

۱۰۵۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : ثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : صَلّٰى بِنَا الْأَحْنَفُ بْنُ قَيْسٍ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِعَاقُوْلِ الْكُوْفَةِ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى الْكَهْفَ، وَالثَّانِيَةِ بِسُوْرَةِ يُوْسُفَ. قَالَ وَصَلّٰى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ بِهِمَا فِيْهِمَا.

۱۰۵۰: عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ حضرت احنف بن قیسؒ نے عاقول کوفہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو پہلی رکعت میں سورۂ کہف اور دوسری میں سورۂ یوسف تلاوت کی اور کہنے لگے ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی تو انہوں نے اس میں یہی دو سورتیں پڑھیں۔

تخریج : ابی ابی شیبه ۳۱۰/۱۔

۱۰۵۱ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِيُوْسُفَ، حَتّٰى بَلَغَ (وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ) [یوسف: ۸۴] ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ (اِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا)[الزلزلة :۱] وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ حَتّٰى لَوْ كَانَ فِي الْوَادِيْ أَحَدٌ لَأَسْمَعَهُ.

۱۰۵۱: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ میں نماز فجر پڑھائی اور پہلی رکعت میں سورۂ یوسف پڑھی جب اس آیت پر پہنچے: ﴿وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ﴾ [یوسف ۸۴] پھر رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور دوسری رکعت میں سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا پھر کھڑے ہوئے پھر اذا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ [الزلزال] پڑھی اور آواز کو اس قدر بلند کیا یہاں تک کہ اگر کوئی وادی مکہ میں ہوتا تو ضرور اس آواز کو سن پاتا۔

۱۰۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِيُوْسُفَ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِالنَّجْمِ، فَسَجَدَ.

۱۰۵۲: ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی آپ نے پہلی رکعت میں سورہ یوسف پڑھی اور دوسری میں سورہ نجم پڑھی اور سجدہ کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۵۵/۱' عبدالرزاق ۱۱۶/۲۔

۱۰۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ سَبْرَةَ، قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا رُوِيَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ قِرَاءَ تَهُ تِلْكَ كَانَتْ قِرَاءَ ةً بَطِيْئَةً لَمْ نَرَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ دُخُوْلُهُ فِيْهَا كَانَ إِلَّا بِغَلَسٍ، وَلَا خُرُوْجُهُ كَانَ مِنْهَا إِلَّا وَقَدْ أَسْفَرَ إِسْفَارًا شَدِيْدًا .وَكَذٰلِكَ كَانَ يَكْتُبُ إِلٰى عُمَّالِهِ.

۱۰۵۳: ابراہیم تیمی نے حصین بن سبرہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی اور پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایات نقل ہوئیں اور عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ ٹھہر ٹھہر کر قراءت کرتے' ہمارے نزدیک آپ رضی اللہ عنہ اندھیرے میں نماز شروع کرتے اور نہایت سپیدے میں اس سے فارغ ہوتے اور اپنے عمال کو بھی یہی لکھتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۱۲/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ آپ نماز صبح میں طویل قراءت فرماتے سورہ یوسف کہف اکثر پڑھتے اور عبداللہ بن عامر کی روایت سے قراءت کی کیفیت بھی ظاہر ہوگئی کہ ترتیل سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اتنی

طویل قراءت تب ہوسکتی ہے جب کہ غلس میں شروع کر کے اسفار میں نماز کو ختم کیا جائے اس مسلسل فعل سے ثابت ہوا کہ افضل یہی ہے تبھی آپ نے اس کو معمول بنایا اور اس پر واضح دلالت معلوم کرنی ہو تو وہ بھی یہی ثابت ہوگی آپ اپنے عمال کی طرف یہ لکھتے تھے۔

۱۰۵۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ عَنِ الْمُهَاجِرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَتَبَ إِلٰی أَبِیْ مُوْسٰی (أَنْ صَلِّ الْفَجْرَ) بِسَوَادٍ أَوْ قَالَ "بِغَلَسٍ "وَأَطِلِ الْقِرَاءَ ةَ.

۱۰۵۴: محمد بن سیرین نے مہاجر سے نقل کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰؓ کو لکھا کہ فجر کی نماز غلس میں پڑھو اور قراءت طویل کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۳۲۰۔

۱۰۵۵ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .أَفَلَا تَرَاهُ یَأْمُرُهُمْ أَنْ یَکُوْنَ دُخُوْلُهُمْ فِیْهَا بِغَلَسٍ، وَأَنْ یُطِیْلُوا الْقِرَاءَ ةَ فَکَذٰلِكَ عِنْدَنَا، أَرَادَ مِنْهُ أَنْ یُدْرِکُوا الْإِسْفَارَ وَکَذٰلِكَ کُلُّ مَنْ رَوَیْنَا عَنْهُ فِیْ هٰذَا شَیْئًا سِوٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ کَانَ ذَهَبَ إِلٰی هٰذَا الْمَذْهَبِ أَیْضًا.

۱۰۵۵: یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ہمیں ابن عون نے بتلایا اور انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے مہاجر سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل فرمایا۔ کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ آپ ان کو اندھیرے میں نماز شروع کرنے کا حکم دیتے اور قراءت کو لمبا کرنے کے لئے کہتے۔ ہمارے ہاں آپ کا مقصد یہی تھا کہ وہ سپیدے کو پالیں۔ اسی طرح وہ تمام حضرات جن کے بارے میں ہم نے کوئی روایت کی ہے سوائے عمر رضی اللہ عنہ کے کہ وہ اس راہ پر بہت دور جاتے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱/۵۷۰۔

تاثر:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نماز میں منہ اندھیرے میں داخل ہوتے اور قراءت کو طویل کرتے تا کہ اسفار کو پاسکیں عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی جن صحابہؓ سے ہم نے روایت لی ہے ان کا یہی مقصود تھا روایات ابوبکرؓ ملاحظہ ہوں۔

روایاتِ صدیقیؓ:

۱۰۵۶ :حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰی بِنَا أَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ بِسُوْرَةِ

"آلِ عِمْرَانَ "فَقَالُوْا قَدْ كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ فَقَالَ : لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ.

۱۰۵۶: قتادہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ ہمیں حضرت ابوبکرؓ نے نماز صبح پڑھائی اور اس میں سورہ آل عمران پڑھی لوگوں نے کہا قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا تو آپ نے فرمایا اگر وہ طلوع ہو جاتا تو ہمیں غفلت میں نہ پاتا۔

تخریج: مصنفه ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۵۳/۱۔

۱۰۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ " كَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ "فَقَالَ : " لَوْ طَلَعَتْ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِيْنَ. "قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ دَخَلَ فِيْهَا فِيْ وَقْتِ غَيْرِ الْإِسْفَارِ، ثُمَّ مَدَّ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا، حَتّٰى خِيْفَ عَلَيْهِ طُلُوْعُ الشَّمْسِ .وَهٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِقُرْبِ عَهْدِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِفِعْلِهِ، لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهُ .ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مَنْ حَضَرَهُ مِنْهُمْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰكَذَا يُفْعَلُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَأَنَّ مَا عَلِمُوْا مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَيْرُ مُخَالِفٍ لِذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ، لِمُغِيْثِ بْنِ سُمَيٍّ لَمَّا غَلَّسَ بِالْفَجْرِ هٰذِهِ صَلَاتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قِيْلَ لَهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ وَقْتَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا، لَا وَقْتَ الْخُرُوْجِ مِنْهَا، حَتّٰى يَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَمَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ، وَيَكُوْنُ قَوْلُهُ "ثُمَّ أَسْفَرَ بِهَا عُثْمَانُ "أَيْ لِيَكُوْنَ خُرُوْجُهُمْ فِيْ وَقْتٍ يَأْمَنُوْنَ فِيْهِ وَلَا يَخَافُوْنَ فِيْهِ أَنْ يُغْتَالُوْا كَمَا اُغْتِيْلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا مَا يَدُلُّ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ فِيْهَا بِسَوَادٍ لِإِطَالَتِهِ الْقِرَاءَةَ فِيْهَا .

۱۰۵۷: عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کہتے ہیں ہمیں حضرت ابوبکرؓ نے نماز صبح پڑھائی تو آپ نے دو رکعتوں میں مکمل سورہ بقرہ پڑھی جب نماز سے واپس لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا قریب تھا کہ سورج طلوع ہو جاتا تو انہوں نے جواب دیا اگر وہ طلوع ہو جاتا تو ہمیں غافل نہ پاتا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اندھیرے میں نماز کو شروع کیا پھر قراءت کو طویل کیا یہاں تک کہ آفتاب کے طلوع ہونے کا

خطرہ ہوگیا یہ سب عمل اصحاب رسول کی موجودگی میں ہوا جبکہ ابھی انہوں نے عہد نبوت کو پایا اور کسی انکار کرنے والے نے بھی ان کی اس بات سے انکار نہیں کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سچی پیروی کرنے والے تھے۔ پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کے بعد ایسا کیا اور حاضرین میں سے کسی نے انکار نہیں کیا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ نمازِ فجر میں اسی طرح کیا جاتا تھا۔ رہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل تو وہ اس کے خلاف نہیں اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ پھر مغیث ابن سمیر کو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس وقت فرمایا جب انہوں نے فجر کو اندھیرے کے اندر ادا کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہماری نماز اسی طرح تھی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو سپیدے میں شروع فرمایا تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ اس بات کا بالکل احتمال ہے کہ اس سے داخل ہونے کا وقت مراد ہو نکلنے کا وقت مراد نہ ہوتا کہ روایات کا مفہوم ان روایات سے متفق ہو جائے جو اس سے پہلے ہم نے روایت کی ہیں پھر ان کا قول: "ثم اسفر بھا عثمان" یعنی تاکہ ان کا نکلنا ایسے وقت میں ہو جس میں امن و سکون ہو اور دھوکے سے حملہ کا خطرہ نہ ہو جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دھوکہ سے شہید کیا گیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ارشادات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ اندھیرے میں اس میں داخل ہوئے۔

امام ابوجعفر کہتے ہیں:

یہ ابوبکرؓ کا طرزِ عمل ہے کہ نماز میں اسفار کے علاوہ وقت میں داخل ہوئے پھر قراءت کو طویل کیا یہاں تک کہ طلوع آفتاب کا خطرہ ہوگیا یہ طرزِ عمل صحابہ کرام کی موجودگی میں تھا اور ان کا زمانہ نبوت سے بالکل قریب تھا ان پر کسی کا نکیر نہ کرنا جہاں ان کی متابعت کی دلیل ہے وہاں اس بات کی درستگی کی واضح نشانی ہے۔ جس کی عملی تصدیق ان کا اس فعل کو اختیار کرنا ہے لیجئے یہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے عمل کی پیروی کی اور کسی نے نکیر نہیں کی پس اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نماز فجر کے متعلق ان کا یہ فعل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرزِ عمل ہے اور اس کے خلاف نہیں ورنہ وہ لازماً اس پر نکیر کرتے۔

اشکال:

فان قال قائل سے ایک اشکال کا جواب دیتے ہیں۔

پہلے روایت غلس کے سلسلہ میں گزرا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے غلس میں نماز پڑھائی تو مغیث بن سمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ غلس میں نماز پڑھنا کہاں سے ثابت ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے ساتھ اسی وقت نماز پڑھی جاتی تھی جب فاروقؓ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عثمانؓ نے اسفار میں نماز شروع کر دی معلوم ہوا کہ حضرت عثمانؓ سے پہلے نماز غلس میں پڑھی جاتی تھی۔

الجواب عن الطحاوی رحمہ اللہ:

قیل لہ سے جواب ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مغیث کو جو جواب دیا ممکن ہے کہ اس سے نماز کی ابتداء مراد ہو اختتام مراد نہ ہو تاکہ پہلی روایات کے ساتھ یہ روایت موافق ہو جائے۔ "ثم اسفر بها عثمان" کا مطلب نماز کا اختتام ہے یہ اسفار کا اہتمام اس تدبیر کے طور پر تھا تاکہ جس طرح دھوکہ بازی سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا اس سے حفاظت ہو باقی ان سے ایسی روایات موجود ہیں جو ان کے غلس میں ابتداء کر کے اسفار میں ختم کرنے پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ وہ بھی طویل قراءت کرتے تھے۔

عمل عثمانی سے ثبوت:

۱۰۵۸ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ الْفُرَافِصَةَ بْنَ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيَّ، أَخْبَرَهُ قَالَ : مَا أَخَذْتُ سُوْرَةَ يُوْسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ، مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا .فَهٰذَا يَدُلُّ أَيْضًا أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَحْذُوْ فِيْهَا حَذْوَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا بِسَوَادٍ، وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا فِي حَالِ الْإِسْفَارِ .وَقَدْ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَنْصَرِفُ مِنْهَا مُسْفِرًا .

۱۰۵۸: فرافصہ بن عمیر الحنفی نے بتلایا کہ میں نے تو سورہ یوسف حضرت عثمانؓ کی قراءت سے یاد کی وہ خاص طور پر اس سورت کو فجر میں کثرت سے پڑھتے تھے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ اپنے پہلے والے حضرات کے قدم بقدم چلتے تھے اندھیرے میں داخل ہوتے اور سپیدے کی حالت میں اس سے نکلتے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی خوب روشنی کے وقت نماز سے فارغ ہوتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۳۵۴۔

حاصل روایات: کہ وہ بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہ کی اتباع کرتے تھے کہ غلس میں نماز شروع کر کے اسفار میں ختم فرماتے۔

عمل ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی شہادت:

کہ وہ نماز سے اسفار میں فارغ ہوتے۔

۱۰۵۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ إِمَامِهِمْ فِي التَّيْمِ، فَيَقْرَأُ بِهِمْ سُوْرَةً مِنَ الْمِئِيْنِ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَبْدَ اللّٰهِ، فَيَجِدُهُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

۱۰۵۹: حارث بن سوید کہتے ہیں کہ میں اپنے امام کے ساتھ قبیلہ بنو تیم میں نماز فجر پڑھتا وہ امام مئین کی کوئی سورت

پڑھ کر نماز پڑھاتا پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں آتا تو ان کو نماز فجر میں مصروف پاتا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۱/۱۔

۱۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ، هَاشِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ: ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ: ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يُسْفِرُ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ .فَقَدْ عَقَلْنَا بِهٰذَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يُسْفِرُ، فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ خُرُوْجَهُ مِنْهَا كَانَ حِيْنَئِذٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ دُخُوْلَهُ فِيْهَا فِي أَيِّ وَقْتٍ كَانَ، فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - عَلٰى مِثْلِ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِهِ .وَقَدْ كَانَ يُفْعَلُ أَيْضًا مِثْلُ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۰۶۰: عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابن مسعودؓ کے ساتھ نماز ادا کرتے وہ نماز صبح اسفار میں ادا کرتے۔ اس اثر سے ہم نے معلوم کر لیا کہ عبداللہ خوب سپیدے میں نماز پڑھتے اور اس سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ یہ نماز سے ان کی فراغت کا وقت تھا مگر نماز میں ان کے داخلے کا وقت مذکور نہیں اور یہ چیز ہمارے ہاں (واللہ اعلم) اسی طرح ہے جیسے ان کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اسی طرح کیا جاتا تھا جیسا کہ ان روایات میں ہے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۱/۱۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عبداللہ اسفار میں نماز فجر پڑھتے پس اس سے ہم اچھی طرح جان سکتے ہیں کہ وہ اسفار میں فارغ ہوتے تھے ان کا نماز میں داخل ہونا احادیث میں مذکور نہیں کہ کس وقت تھا خلفاء راشدین کے طرز عمل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی طویل قراءت کرتے اور غلس میں شروع کر کے اسفار میں ختم کرتے تھے۔

دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثبوت:

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ (قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، يَؤُمُّ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِسُوْرَةِ مَرْيَمَ وَفِي الثَّانِيَةِ بِوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ).

۱۰۶۱: عراک بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میں جب مدینہ میں آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ اس وقت خیبر میں تھے بنی غفار کا ایک آدمی لوگوں کو امامت کراتا تھا میں نے اسے سنا کہ وہ نماز صبح کی

رکعت اولیٰ میں سورہ مریم اور دوسری میں ویل للمطففین پڑھتا تھا۔

تخریج : المحلی ۲۱/۳۔

۱۰۶۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَاسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ الْغِفَارِيَّ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهٗ .فَهٰذَا سِبَاعُ بْنُ عُرْفُطَةَ قَدْ كَانَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْتِخْلَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ، يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الصُّبْحِ هٰكَذَا، يُطِيْلُ فِيْهَا الْقِرَاءَةَ، حَتّٰى يُصِيْبَ فِيْهَا التَّغْلِيْسَ وَالْإِسْفَارَ جَمِيْعًا .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ .

۱۰۶۲: عراک بن مالک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پر سباع بن عرفطہ غفاری کو حاکم مقرر کر رکھا تھا میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ یہ سباع ابن عرفطہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کی حیثیت سے مدینہ منورہ میں لوگوں کو نماز پڑھاتے اور اس میں قراءت طویل کرتے تا کہ غلس اور اسفار دونوں کو پالیں اور حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سلسلے میں روایت آئی ہے۔

تخریج : البیهقی ۴۵٤/۲۔

حاصل روایات: یہ سباع بن عرفطہ زمانہ نبوت میں آپ کے نائب کی حیثیت سے لوگوں کو صبح کی نماز اس طرح پڑھا رہے ہیں کہ قراءت کو طویل کرتے ہیں تا کہ تغلیس واسفار ہر دو کو پالیں۔

۱۰۶۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ : صَلّٰى بِنَا مُعَاوِيَةُ الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَقَالَ : أَبُو الدَّرْدَاءِ "أَسْفِرُوْا بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّهٗ أَفْقَهُ لَكُمْ، إِنَّمَا تُرِيْدُوْنَ أَنْ تَخْلُوْا بِحَوَائِجِكُمْ . فَهٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَلٰى إِنْكَارِهٖ عَلَيْهِمْ تَرْكَ الْمَدِّ بِالْقِرَاءَةِ إِلٰى وَقْتِ الْإِسْفَارِ لَا عَلٰى إِنْكَارِهٖ عَلَيْهِمْ وَقْتَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا .فَلَمَّا كَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْإِسْفَارُ الَّذِيْ يَكُوْنُ الْإِنْصِرَافُ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، مَعَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ مِنْ إِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْ تِلْكَ الصَّلَاةِ، ثَبَتَ أَنَّ الْإِسْفَارَ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ تَرْكُهٗ، وَأَنَّ التَّغْلِيْسَ لَا يُفْعَلُ إِلَّا وَمَعَهُ الْإِسْفَارُ، فَيَكُوْنُ هٰذَا فِيْ أَوَّلِ الصَّلَاةِ، وَهٰذَا فِيْ آخِرِهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ النِّسَاءَ كُنَّ يُصَلِّيْنَ الصُّبْحَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَنْصَرِفْنَ وَمَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ). قِيْلَ لَهُ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَةِ فِيْهَا فَإِنَّهُ۔

۱۰۶۳: جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاویہؓ نے صبح کی نماز غلس میں پڑھائی تو ابوالدرداءؓ نے کہا اس نماز کو اسفار میں پڑھو یہ زیادہ یاد آخرت دلانے والی ہے تم چاہتے ہو کہ جلدی سے حوائج دنیا میں مصروفیت اختیار کریں۔ ہمارے نزدیک حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ان پر یہ اعتراض اسی وجہ سے کیا کہ انہوں نے روشنی تک قراءت کو لمبا نہیں کیا اندھیرے میں شروع کرنے پر اعتراض نہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے روایات ہم نے ذکر کر دیں کہ وہ سپیدے میں نماز سے فارغ ہوتے اور یہ بھی روایت کر دیا کہ وہ اس میں لمبی قراءت کرتے تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز صبح کو سپیدے میں چھوڑنا یہ کسی کے مناسب نہیں اندھیرے میں پڑھنا اس وقت ہے جب اس کے ساتھ اسفار ہو گویا اندھیرا نماز کی ابتداء میں اور اسفار اس کے اختتام میں تھا اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا کیا مطلب ہے کہ وہ عورتوں کے لوٹنے کو بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں :"وما يعرفن من الغلس" کہ وہ اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ عین ممکن ہے کہ یہ طویل قراءت کے حکم سے پہلے کا حکم ہو جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

علامہ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا یہ نکیر فرمانا ہمارے نزدیک اسی وجہ سے تھا کہ انہوں نے قراءت کو طویل نہ کیا تھا آپ کا مقصد یہ تھا کہ قراءت کو طویل کرو تا کہ اسفار میں داخل ہو جاؤ یہ مطلب نہ تھا کہ تم غلس میں کیونکر نماز ادا کرتے ہو واللہ اعلم۔

حاصل روایات: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایات ہم نے نقل کی ہیں ان میں نماز سے انصراف کا وقت اسفار بتلایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ان روایات میں طویل قراءت کا واضح ثبوت ملتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اسفار کے وقت نماز فجر سے فراغت ضروری ہے اس کا ترک کسی کو مناسب نہیں اور تغلیس اس صورت میں اختیار کی جائے جبکہ اس کے ساتھ اسفار ہو گویا غلس سے ابتداء اور اسفار میں انتہا ہو۔

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اشکال:

ان النساء كن يصلين الحديث: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورتیں صبح کی نماز جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر کے جب لوٹتیں تو غلس کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں۔

الجواب عن الطحاوی رحمہ اللہ:

ممکن ہے کہ یہ طویل قراءت کا حکم ملنے سے پہلے کی روایت ہو جیسا مندرجہ ذیل روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۱۰۶۴: قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ ثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : ثَنَا

دَاوُدُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَصَلَ إِلٰى كُلِّ صَلَاةٍ مِثْلَهَا غَيْرَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُ وِتْرٌ، وَصَلَاةُ الصُّبْحِ لِطُوْلِ قِرَاءَ تِهَا وَكَانَ إِذَا سَافَرَ عَادَ إِلٰى صَلَاتِهِ الْأُوْلٰى) .فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ، عَلٰى مِثَالِ مَا يُصَلِّيْ إِذَا سَافَرَ وَحُكْمُ الْمُسَافِرِ تَخْفِيْفُ الصَّلَاةِ، ثُمَّ أُحْكِمَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَزِيْدَ فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ، وَأُمِرَ بِإِطَالَةِ بَعْضِهَا .فَيَجُوْزُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ يَفْعَلُ مِنْ تَغْلِيْسِهِ بِهَا، وَانْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنْهَا وَلَا يُعْرَفْنَ عَنِ الْغَلَسِ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ عَلٰى مِثْلِ مَا يُصَلِّيْ فِيْهِ الْآنَ فِي السَّفَرِ ثُمَّ أُمِرَ بِإِطَالَةِ الْقِرَاءَ ةِ فِيْهَا وَأَنْ يَكُوْنَ مَفْعُوْلَهُ فِي الْحَضَرِ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ فِي السَّفَرِ مِنْ إِطَالَةِ هٰذِهِ، وَتَخْفِيْفِ هٰذِهِ وَقَالَ : (أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ) أَيْ أَطِيْلُوْا الْقِرَاءَ ةَ فِيْهَا .لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنْ يَدْخُلُوْا فِيْهَا فِيْ آخِرِ وَقْتِ الْإِسْفَارِ وَلٰكِنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا فِيْ وَقْتِ الْإِسْفَارِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ نَسْخُ مَا رَوَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمَا ذَكَرْنَا، مَعَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْ فِعْلِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ فِيْ إِصَابَتِهِمَ الْإِسْفَارَ فِيْ وَقْتِ انْصِرَافِهِمْ مِنْهَا، وَاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ .حَتّٰى لَقَدْ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ.

۱۰۶۴: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ پہلے نماز دو دو رکعت فرض ہوئی جب جناب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل ملا دی گئی دو کی چار رکعت ہوگئیں البتہ مغرب کا طاق عدد باقی رہا اور نماز صبح بھی طویل قراءت کی وجہ سے اسی طرح باقی رہی جب آپ سفر فرماتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹ آتے یعنی دو دو رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں یہ اطلاع دی ہے کہ نماز کے مکمل کرنے سے پہلے آپ اس طرح نماز ادا فرماتے جیسے کہ کوئی حالت سفر میں ہو اور مسافر کا حکم نماز میں تخفیف ہی کا ہے پھر بعض نمازوں میں اضافے کا حکم ہوا اور بعض میں طویل قراءت کا پس اس سے یہ کہنا درست ہوگیا (واللہ اعلم) کہ آپ جو کچھ غلس میں کرتے تھے جبکہ عورتیں نماز سے واپسی پر اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں یہ اس وقت کی بات ہے جیسے اب سفر میں نماز پڑھی جاتی ہے پھر لمبی قراءت کا حکم ہوا اور حضر کا عمل طویل قراءت کے ذریعے سفر سے مختلف ہوگیا اور ارشاد فرمایا: "اسفروا بالفجر" یعنی فجر میں طویل قراءت کرو یہ مطلب نہیں ہے کہ آخری وقت میں نماز میں داخل ہو بلکہ روشنی کے وقت نکلنے کا حکم ہے پس اس سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے جو ہم نے پہلے ذکر کی اور اس کے ساتھ ساتھ اصحاب رسول کے فعل سے نماز

سے لوٹنے کے وقت بالاتفاق اسفار کو پالینا ظاہر ہوتا ہے یہاں تک کہ ابراہیم نخعی نے یہ کہا۔

تخریج : مسندالطیالسی ۱۲۹/۱' (باختلاف یسیر) بیهقی ۵۳۳/۱۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اطلاع دی ہے کہ نماز کی رکعات کے تکمیل تک پہنچنے سے پہلے آپ اسی طرح نماز پڑھتے تھے جیسے مسافر پڑھتا ہے اور مسافر کا حکم تخفیف صلاۃ کا ہے پھر بعض نمازوں کی عدد رکعات میں اضافہ کیا گیا جبکہ دوسری نمازوں میں طوالت قراءت کا حکم دیا گیا پس اس سے یہ نتیجہ نکالنا آسان ہے کہ عورتوں کا تغلیس میں اس حالت میں لوٹنا کہ پہچان نہ ہو یہ اس وقت ہو جبکہ نماز کی رکعات دو دو ہوں پھر قراءت کی طوالت کا حکم دیا گیا تا کہ حضر کا فعل سفر کے خلاف ہو اور سفر میں نماز کی تخفیف کے ساتھ قراءت کی تخفیف ہو اور فرمایا اسفروا بالفجر یعنی اس میں قراءت کو طویل کر و فجر کی نماز کو طول قراء ت کی وجہ سے بعینہٖ قران بمعنی قراءت قرار دیا گیا ہے اور یہ اس طرح نہیں کہ وہ اسفار کے آخری وقت میں داخل ہوں بلکہ اسفار کے وقت فارغ ہوں۔ پس اس سے روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کا نسخ ثابت ہو رہا ہے اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کا فعل بھی اس کے خلاف ہے وہ تو اسفار کو اختیار کرنے والے تھے اور اسفار میں بالاتفاق نماز سے لوٹنے والے تھے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۱۰۶۵ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : مَا اجْتَمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوْا عَلَى التَّنْوِيْرِ .فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ كَانُوْا قَدِ اجْتَمَعُوْا عَلَى ذٰلِكَ فَلَا يَجُوْزُ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - اجْتِمَاعُهُمْ عَلَى خِلَافِ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ إِلَّا بَعْدَ نَسْخِ ذٰلِكَ، وَثُبُوْتِ خِلَافِهِ. فَالَّذِيْ يَنْبَغِي :الدُّخُوْلُ فِي الْفَجْرِ فِيْ وَقْتِ التَّغْلِيْسِ، وَالْخُرُوْجُ مِنْهَا فِيْ وَقْتِ الْإِسْفَارِ، عَلَى مُوَافَقَةِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۰۶۵: عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کا جس قدر اتفاق خوب روشنی میں نماز فجر پڑھنے کا ہے اور کسی چیز پر اس قدر تفاق رائے نہ ملی۔ ہمارے نزدیک (واللہ اعلم) یہ جائز نہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی ایسی بات کی مخالفت پر اتفاق کرلیں کہ جس عمل کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہو مگر اس صورت میں کہ ان کو اس کے خلاف عمل سے اس کے منسوخ ہونے کا علم نہ پہنچا ہو پس نماز فجر میں منہ اندھیرے داخل ہونا اور سپیدے میں اس سے نکلنا رسول اللہ ﷺ کے ارشاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال کے موافق ہے یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۸٤/۱۔

ابراہیم نخعی نے اس بات پر اجماع نقل کیا کہ وہ اسفار میں پڑھتے تھے یہ اجماع تبھی ہو سکتا ہے جبکہ نسخ کا ثبوت ملے اور اس کے خلاف کا ثبوت پختہ ہو۔

پس مناسب یہ ہے کہ فجر کی نماز میں تغلیس میں داخل ہوں اور اسفار میں فارغ ہوں یہ جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات کے موافق ہے۔

تسامح طحاوی:

اس موقعہ پر اپنے راجح قول کو ائمہ ثلاثہ کی طرف نسبت کرنے میں امام طحاوی سے تسامح ہوا ہے حالانکہ ائمہ ثلاثہ کا مسلک وہی ہے جو نمبر:۲ میں مذکور ہوا۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ یہ باب نظر طحاوی سے خالی ہے نیز یہ تسامح کا تیسرا موقعہ ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ انسانوں میں صرف انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِیْ یُسْتَحَبُّ أَنْ یُصَلَّی صَلَاةُ الظُّهْرِ فِیْهِ

ظہر کا مستحب وقت کیا ہے؟

خلاصۃ البرام: سردیوں میں سب کے ہاں بالاتفاق تعجیل ظہر ہی افضل ہے البتہ گرمیوں کے متعلق اختلاف ہے امام شافعی و لیث علماء عراق گرمیوں میں بھی تعجیل ظہر کے قائل ہیں اور افضل مانتے ہیں۔

نمبر۲: امام ابوحنیفہ، مالک، احمد رحمہم اللہ گرمیوں میں ابراد یعنی ٹھنڈا کر کے پڑھنے کے قائل ہیں اور اس کو افضل کہتے ہیں۔

قائلین تعجیل کی مستدل روایات:

۱۰۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْدَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ).

۱۰۶۶: عروہ نے اسامہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز گرمی میں پڑھتے تھے۔

تخریج: مسند احمد ۲۰۶/۵۔

۱۰۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ يَقُوْلُ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ أَوْ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ).

۱۰۶۷: محمد بن عمرو بن حسن کہتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول

اللہ ﷺ ظہر کی نماز گرمی میں یا جب سورج ڈھل جاتا پڑھتے تھے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۱۱' ۲۱/۱۸' مسلم فی المساجد نمبر ۲۳۳' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۸' ابن ماجہ فی الصلاۃ باب ٤' مسند احمد ۳/٤' ۲٥۰/۳٦۹۔

۱۰٦۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَآخُذُ قَبْضَةً مِنَ الْحَصْبَاءِ، أَوْ مِنَ التُّرَابِ فَأَجْعَلُهَا فِيْ كَفِّيْ، ثُمَّ أُحَوِّلُهَا فِي الْكَفِّ الْأُخْرٰى حَتّٰى تَبْرُدَ، ثُمَّ أَضَعُهَا فِيْ مَوْضِعِ جَبِيْنِيْ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ).

۱۰٦۸: سعید بن الحویرث نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت نقل کی کہ نبی اکرم ﷺ نمازِ ظہر ادا کرتے میں کنکریوں کو مٹھی میں یا مٹی کی مٹھی بھر کر ہتھیلی میں رکھتا پھر اس کو دوسری ہتھیلی میں تبدیل کرتا تا کہ وہ ٹھنڈی ہو جائیں پھر ان کو میں اپنی پیشانی والی جگہ میں رکھتا (تا کہ اس پر پیشانی ٹکا سکوں)

۱۰٦۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ (شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ بِالْهَجِيْرِ فَمَا أَشْكَانَا).

۱۰٦۹: سعید بن وہب نے حضرت خبابؓ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دھوپ سے تپی ہوئی ریت کی شکایت کی آپ نے شکوہ کا ازالہ نہ فرمایا۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۹۰/۱۸۹' نسائی فی المواقیت باب ۲ ابن ماجہ فی الصلاۃ باب ۳' مسند احمد ۱۱۰/۱۰۸/۵۔

۱۰۷۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ كَانَ يُعَجِّلُ الظُّهْرَ فَيَشْتَدُّ عَلَيْهِمُ الْحَرُّ .

۱۰۷۰: سعید بن وہب نے حضرت خبابؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۲٥/۱۔

ابواسحاق راوی کہتے ہیں آپ جلدی ظہر ادا فرماتے ان پر گرمی وحرارت گراں گزرتی۔

۱۰۷۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ أَوْ مَنْ هُوَ مِثْلُهُ مِنْ أَصْحَابِهٖ قَالَ خَبَّابٌ : (شَكَوْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا).

۱۰۷۱: ابواسحاق سے حارثہ بن مضرب یا اسی طرح کے لوگوں نے خبابؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دھوپ سے ریت کے سخت گرم ہونے کی شکایت کی مگر آپ نے شکایت کی پروانہ فرمائی۔

تخریج : روایت ۱۰۶۹ کی تخریج ملاحظہ فرمائیں ابن ماجہ ۱/۴۹۔

۱۰۷۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ح .

۱۰۷۲: یونس بن ابواسحاق نے ابواسحاق سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ۷۸/۶۔

۱۰۷۳ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ خَبَّابٍ مِثْلَهُ .

۱۰۷۳: اعمش نے ابواسحاق سے اور انہوں نے حارثہ سے اور انہوں نے خبابؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۷۲/٤۔

۱۰۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ح .

۱۰۷۴: ابوبکرہ نے مؤمل سے اور انہوں نے سفیان سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی ۱/۴۰۔

۱۰۷۵ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : (قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اسْتَثْنَتْ أَبَاهَا وَلَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا).

۱۰۷۵: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے زیادہ نماز ظہر کو جلدی پڑھنے والا نہیں دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر کا استثناء کیا اور نہ عمر رضی اللہ عنہ کا۔

تخریج : ترمذی فی المواقیت باب ٤/٧ مسند احمد ١٣٥/٦، ٢١٦، ٢٨٩، ٣١٠۔

۱۰۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَرْزَةَ يَقُوْلُ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الظُّهْرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ).

۱۰۷۶: سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو برزہؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ دوپہر کی نماز جس کو تم ظہر کہتے ہو اس وقت ادا فرماتے جب سورج آسمان کے وسط سے مغرب کی طرف پھسل جاتا تھا۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب١٣، ٣٩، مسلم فی المساجد نمبر١٨٨، ابو داؤد فی الصلاة باب٤، نمبر١٢٧، نسائی فی المواقیت باب١٦، ٢٠، ابن ماجه فی الصلاة باب٣، دارمی فی الصلاة باب٦٦، مسند احمد ٤/٤٢٠، ٤٢٣۔

۱۰۷۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمْزَةَ الْعَائِذِيِّ، قَالَ

: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا، لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ .فَقَالَ رَجُلٌ : وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ؟ فَقَالَ : وَلَوْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ).

۱۰۷۷: حمزہ عائذی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر قیام فرماتے آپ اس سے ظہر پڑھ کر کوچ فرماتے ایک آدمی نے سوال کیا خواہ نصف النہار ہی ہو؟ تو انس کہنے لگے خواہ نصف النہار ہی ہوتا (اس سے مراد ڈھلنے کے فوراً بعد والا وقت مراد ہے کیونکہ قبل الزوال تو نماز کا وقت ہی نہیں ہوتا)

تخریج : دارمی فی الاستیذان باب ۴۹ مگر وہاں لفظ یہ ہیں: "كان اذا نزل منزلا لم يرتحل منه حتى يصلى ركعتين۔

۱۰۷۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خَرَجَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ).

۱۰۷۸: ابن شہاب نے حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ سورج ڈھل گیا اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی۔

تخریج : ترمذی ۴۰/۱ نسائی ۸۶/۱۔

۱۰۷۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ ح .

۱۰۷: شجاع بن الولید نے سلیمان بن مہران سے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۵۸/۹۔

۱۰۸۰ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ : هٰذَا - وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ -وَقْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَاسْتَحَبُّوْا تَعْجِيْلَ الظُّهْرِ فِي الزَّمَانِ كُلِّهِ، فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : أَمَّا فِيْ أَيَّامِ الشِّتَاءِ، فَيُعَجَّلُ بِهَا كَمَا ذَكَرْتُمْ، وَأَمَّا فِيْ أَيَّامِ الصَّيْفِ، فَتُؤَخَّرُ، حَتّٰى يُبْرِدَ بِهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۱۰۸۰: مسروق کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ کے پیچھے نماز ظہر ادا کی جب کہ سورج ڈھل گیا پھر ابن مسعود فرمانے لگے قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہی اس نماز کا وقت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے ہاں تمام اوقات میں ظہر کا اوّل وقت میں جلد ادا کرنا مستحب ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا سردی میں جلدی ادا کیا جائے جیسا تم نے کہا اور گرمیوں میں

ٹھنڈک تک نماز کو مؤخر کیا جائے' ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲۸۵/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے تعجیل ظہر پر روشنی پڑتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ گرمی و سردی ہر دو موسم میں اس میں جلدی کرنا افضل ہے۔

مؤقف ثانی اور مستدل روایات:

سردی کے ایام میں تو جلدی کی جائے جیسا مؤقف اول میں کہا گیا مگر گرمی میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا جائے۔

۱۰۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ يَا بِلَالُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ : مَهْ يَا بِلَالُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ مَهْ يَا بِلَالُ .حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُوْلِ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ).

۱۰۸۱: زید بن وہب نے ابوذرؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک پڑاؤ میں تھے بلالؓ نے اذان دینے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا رک' رک۔ پھر کچھ وقت بعد انہوں نے اذان کا دوبارہ ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اے بلال ٹھہرو۔ پھر اذان کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اے بلال رک جاؤ۔ اس وقت تک آپ رکے رہے یہاں تک کہ ٹیلوں کا سایہ بھی نظر آنے لگا پھر آپ نے فرمایا بے شک گرمی کی شدت جہنم کی بھڑک اور جوش سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۹، ۱۰' الاذان باب۱۸' بدء الخلق باب۱۰' مسلم فی المساجد نمبر۱۸۱/۱۸۰' ۱۸۴/۱۸۳' ۱۸۶' ابو داؤد فی الصلاة باب٤' ترمذی فی المواقیت باب٥' نسائی فی المواقیت باب٥' ابن ماجه فی الصلاة باب٤' والطبّ باب۱۹' دارمی فی الصلاة باب۱٤' مالك فی الوقوت نمبر۲۸/۲۷' ۲۹' مسند احمد ۲۲۹/۲' ۲۸۵' ۳۱۸' ۵۰۱' ۹/۳' ۵۳' ۳۹' ۲۵۰/٤' ۲٦۲' ۱۵۵/۵۔

اللُّغَاتُ :التلول جمع تل۔ ٹیلے۔فیح۔ حرارت وجوش۔

۱۰۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ).

۱۰۸۲: ابو صالح نے حضرت ابو سعیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھڑک سے ہے پس جب گرمی سخت ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

تخریج : حدیث نمبر ۱۰۸۱ کی تخریج ملاحظه ہو۔ ابن ماجه ۴۹/۱۔

۱۰۸۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِیْ قَالَ : ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ

۱۰۸۳: ابوصالح نے ابو سعیدؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۱۹۹/۱۔

۱۰۸۴ : : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهٗ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۰۸۴: ابن شہاب نے ابوسلمہ اور سعید بن المسیب سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے نقل کیا اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : روایت نمبر۱۰۸۱ کی تخریج کافی ہے ابن حبان ۲۹/۳، ۵۸/۱ ابو داؤد ترمذی ۴۰/۱۔

۱۰۸۵ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ : ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ : اَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۰۸۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ ؓ نے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند بزار ۳۹۴/۹، عن ابی ذرؓ ۴۰۴/۱، عن عمر ؓ مسلم ۲۲۴/۱۔

۱۰۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَیْمَةَ، وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ : حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۰۸۶: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ ؓ اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند السراج۔

۱۰۸۷ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : اَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ مَوْلَی الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْیَانَ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۰۸۷: ابوسلمہ نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ۱/۵' مسلم ۲۲٤/۱' ابن حبان ۳۰/۳۔

۱۰۸۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۰۸۸: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ۱/۵' مسند احمد ٤٦٢/٢۔

۱۰۸۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ : كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۰۸۹: عبدالرحمن بن ہرمز نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند بزاز ۳۹٤/۹' مثله عن زید بن وهب عن ابی ذرؓ۔

۱۰۹۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، وَسَلْمَانَ الْأَغَرِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا كَانَ الْيَوْمُ الْحَارُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ).

۱۰۹۰: بشر بن سعید اور سلمان الاغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سخت گرمی کا دن ہوتو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو بے شک حرارت کی شدت یہ جہنم کی بھڑک سے ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الصلاة باب ٤' نمبر ٦٨٠' مسلم ٢٢٤/١۔

۱۰۹۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ).

۱۰۹۱: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عوف عن الحسن کے واسطہ سے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک حرارت کی تیزی یہ جہنم کی بھڑک سے ہے پس تم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

تخریج : مسند احمد ۲۲۹/۲، فی مسند بزاز مثله عن عمر ﷺ ۴۰۴/۱۔

۱۰۹۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ ثَنَا أَبِیْ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح.

۱۰۹۲: ثابت بن قیس نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : نسائی ۸۷/۱۔

۱۰۹۳ : وَعَنْ أَبِیْ زُرْعَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی يَرْفَعُهُ قَالَ : (أَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِیْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ، مِنْ فَيْحِ مِنْ جَهَنَّمَ). فَفِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأَمْرُ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِی الصَّيْفِ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ، مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِی الْحَرِّ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ الْأُوَلِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ، فَمَا دَلَّ أَنَّ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ أَوْلٰی مِنَ الْآخِرِ .قِيْلَ لَهٗ : لِأَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ أَنَّ تَعْجِيْلَ الظُّهْرِ فِی الْحَرِّ، قَدْ كَانَ يُفْعَلُ ثُمَّ نُسِخَ .

۱۰۹۳: ثابت بن قیس نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے مرفوع نقل کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا فرمان گرامی ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو جو حرارت تم پا رہے ہو وہ جہنم کی بھڑک سے ہے۔ان آثار میں ظہر کو سخت حرارت کی وجہ سے ٹھنڈا کرنے کا حکم دیا' یہ حکم صرف گرمیوں میں ہے۔ہم نے پہلے جو آثار نقل کیے ہیں جن میں ظہر کو جلدی پڑھنے کا حکم ہے وہ اس کے خلاف ہیں اب کوئی شخص یہ کہے کہ یہاں تو دونوں میں سے کسی کے دوسرے سے افضل ہونے کی کوئی دلالت نہیں تو ہم عرض کریں گے پہلے ظہر کو جلدی پڑھنے والے حکم پر عمل رہا پھر منسوخ ہو گیا جیسا یہ روایت اس پر دلالت کر رہی ہے۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے جو مختلف صحابہ سے مروی ہیں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم موجود ہے اس حکم کی تاکید سے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کی فضیلت ظاہر ہے یہ روایات پہلی روایات کے خلاف گرمیوں میں تبرید ظہر کو ثابت کرتی ہیں ان روایات میں گرمی وسردی کا تذکرہ نہیں ہے تطبیق کے لئے ان کو سردی پر محمول کرنا مناسب ہے (واللہ اعلم)

ایک اہم اشکال:

پہلی روایات اور ان روایات میں کوئی روایت ایسی نہیں جس سے ایک دوسری پر فضیلت ظاہر ہوتی ہو۔

الجواب: یہ روایات میں موجود ہے کہ پہلے آپ ظہر میں جلدی فرماتے تھے پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اس کی تائید کے لئے مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ملاحظہ ہو۔

روایت مغیرہ رضی اللہ عنہ:

۱۰۹۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، وَتَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ قَالَا : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ (: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْهَجِيْرِ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ) فَأَخْبَرَ الْمُغِيْرَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ هٰذَا أَنَّ أَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ، بَعْدَ أَنْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الْحَرِّ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ، نَسْخُ تَعْجِيْلِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَوَجَبَ اسْتِعْمَالُ الْإِبْرَادِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ، وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ).

۱۰۹۴: قیس بن ابی حازم نے مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کی ہے کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز دوپہر کی گرمی میں پڑھائی پھر فرمایا بے شک گرمی کی شدت یہ جہنم کے ابال سے ہے پس تم نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اثر میں بتلایا کہ آپ پہلے سخت گرمی میں پڑھتے تھے پھر آپ نے ٹھنڈا کر کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ظہر میں جلدی کرنے والا عمل منسوخ ہو چکا اور شدید گرمی کے وقت میں اسے ٹھنڈا کر کے پڑھنا لازم ہو گیا اور حضرت انس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایات وارد ہیں کہ آپ اس نماز کو سردیوں میں جلدی ادا فرما لیتے اور گرمیوں میں اس میں تاخیر فرماتے۔

تخریج : ابن ماجه في الصلاة باب ٤، نمبر ٦٨٠۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت مغیرہؓ نے خبر دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابراد ظہر کا حکم فرمایا اس کے بعد کہ آپ اسے گرمی کی شدت میں پڑھا کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ تعجیل ظہر والا حکم منسوخ ہو گیا اور گرمی میں ضروری ہے کہ ابراد کو اختیار کیا جائے۔

تائیدی روایات:

اس کی تائید کے لئے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کی جاتی ہے۔

۱۰۹۵ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ (أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ، وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ). وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ (أَنَّهُ

رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَجِّلُهَا فِي الشِّتَاءِ، وَيُؤَخِّرُهَا فِي الصَّيْفِ).

۱۰۹۵: عروہ بن الزبیر کہتے ہیں کہ مجھے بشیر بن ابی مسعود نے بتلایا انہوں نے ابومسعود سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے دیکھا کہ جب سورج زوال پذیر ہو جاتا ہے اور بسا اوقات اس کو سخت گرمی میں مؤخر فرمایا۔

اور اسی سند سے ابومسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو سردیوں میں جلدی کرتے اور گرمیوں میں مؤخر کر کے پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اللغات: تزیغ۔ مائل وزائل ہونا۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاة باب۲' روایت نمبر ۳۹٤۔

۱۰۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ: ثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ ثَنِي أَبُوْ خَالِدَةَ، قَالَ: ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ، بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ، أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ).

۱۰۹۶: ابوخالد نے انس بن مالکؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سخت سردی ہوتی تو نماز کو جلد ادا فرماتے اور جب سخت گرمی ہوتی تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔

تخریج: بخاری فی الجمعه باب۱۷۔

۱۰۹۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ خَالِدَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الشِّتَاءُ، بَكَّرَ بِالظُّهْرِ، وَإِذَا كَانَ الصَّيْفُ أَبْرَدَ بِهَا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَهٰكَذَا السُّنَّةُ عِنْدَنَا، فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ، عَلٰى مَا يَذْكُرُ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَيْسَ فِيْمَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مَا يَجِبُ بِهِ خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا؛ لِأَنَّ حَدِيْثَ أُسَامَةَ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَخَبَّابٍ، وَأَبِي بَرْزَةَ، كُلُّهَا عِنْدَنَا، مَنْسُوْخَةٌ بِحَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْآخِرِ. وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ، حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَحَلِفُهُ أَنَّ ذٰلِكَ وَقْتُهَا، فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّيْفِ، وَلَا أَنَّهُ كَانَ مِنْهُ فِي الشِّتَاءِ، وَلَا دَلَالَةَ فِي ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ غَيْرِهِ. وَهٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ)، ثُمَّ جَاءَ أَبُوْ خَالِدَةَ فَفَسَّرَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي الشِّتَاءِ، مُعَجِّلًا، وَفِي الصَّيْفِ مُؤَخِّرًا، فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوٰى ابْنُ

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، ھُوَ کَذٰلِکَ اَیْضًا .فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِیْ تَعْجِیْلِ الظُّھْرِ.

۱۰۹۷: ابوخالد نے حضرت انسؓ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب سردی کا موسم ہوتا تو نماز ظہر کو جلد ادا فرماتے اور جب گرمی ہوتی تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھتے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے ہاں یہی سنت ہے جس کو حضرت انس اور ابی مسعود رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے اور فصل اوّل میں مذکور روایات میں کوئی ایسی چیز نہیں جس سے اس کی مخالفت لازم ہوتی۔ البتہ ہمارے ہاں حضرت عائشہ صدیقہ، خباب، ابو برزہ، اسامہ رضی اللہ عنہم کی تمام روایات منسوخ ہیں اور دوسری فصل میں ہم نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے وہ ان کی ناسخ ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جو ظہر کے سلسلہ میں وارد ہے اور اس میں ان کی قسم مذکور ہے وہ گرمیوں سے متعلق ہے۔ موسم سرما سے اس کا تعلق نہیں۔ اس میں اس کے خلاف کسی کو دلالت بھی نہیں ملتی۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جن سے زہری نے جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ عمل نقل کیا کہ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا فرمائی جب سورج ڈھل گیا۔ پھر ابوخالدہ راوی نے اس کی تفسیر زہری سے یہ نقل کی کہ اس سے سردیوں کی ظہر مراد ہے۔ گرمیوں کی ظہر دیر سے ادا کی جاتی تھی۔ پس اس سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت میں بھی احتمال پیدا ہوا کہ ممکن ہے اس کا مطلب بھی یہی ہو۔ پھر اگر کوئی اس روایت کو ظہر جلدی پڑھنے میں بطور حجت پیش کرے۔

تخریج : نسائی فی المواقیت باب ٤۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں ہمارے ہاں ظہر میں سنت یہ ہے جیسا کہ ابو مسعودؓ اور انسؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا ہے رہی فصل اول کی روایت تو وہ اس کے مخالف نہیں کیونکہ حدیث اسامہ، عائشہ، خباب، ابی برزہ رضی اللہ عنہم کی روایات تمام ہمارے ہاں روایت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے منسوخ ہیں۔

ایک اہم اشکال:

البتہ ایک سوال ضرور باقی رہ جاتا ہے کہ روایت ابن مسعودؓ میں صلاۃ ظہر کا تذکرہ زوال کے جلدی بعد کا ہے۔ اور پھر انہوں نے حلف اٹھا کر یہ بات کہی کہ یہی اس نماز کا وقت ہے اور پھر اس روایت میں گرمی و سردی کسی وقت کی تعیین نہیں اور اس میں اس کے خلاف پر کوئی دلالت بھی نہیں پائی جاتی۔

الجواب: یہ بات بالکل درست ہے کہ روایت ابن مسعودؓ میں تو اس کی دلالت نہیں مگر فصل اول میں ہم نے انسؓ کی روایت نقل کی ہے جس میں تعجیل ظہر کا تذکرہ ہے اور حضرت انسؓ کی دوسری روایت جس کو زہری نے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز زوال کے وقت پڑھائی پھر ابوخالدہؓ آئے اور انہوں نے اس کی تفسیر بیان کی جناب نبی اکرم ﷺ اس کو سردی میں پڑھا کرتے تھے اور گرمیوں میں تاخیر سے ادا فرماتے پس اس کے مطابق ابن مسعودؓ کی روایت کا مطلب بھی یہی لیا جائے گا کہ اس روایت میں سردی کی نماز ظہر کا تذکرہ ہے۔

تعجیل ظہر کی ایک اور روایت اور اس کا جواب:

١٠٩٨ :بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : أَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ : سَمِعَ الْحَجَّاجُ أَذَانَهُ بِالظُّهْرِ وَهُوَ فِي الْجَبَّانَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ : مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ قَالَ : فَصَرَفَهُ وَقَالَ : " لَا تُؤَذِّنْ وَلَا تَؤُمَّ. "قِيْلَ لَهُ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ رَآهُمْ فِيْهِ سُوَيْدٌ، كَانَ فِي الصَّيْفِ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ فِي الشِّتَاءِ، وَيَكُوْنُ حُكْمُ الصَّيْفِ، عِنْدَهُمْ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ سِنَانٍ.

١٠٩٨: ابوحصین نے حضرت سوید بن غفلہؓ سے نقل کیا کہ حجاج نے میری ظہر کی اذان سنی جبکہ وہ مقام جبانہ (یہ مدینہ سے شام کی جانب ذباب کے قریب مقام ہے یا بلند زرخیز زمین کو کہتے ہیں) میں تھا اس نے پیغام بھیج کر مجھے بلایا اور پوچھا یہ کون سی نماز ہے؟ تو میں نے جواب دیا میں نے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس وقت نماز ظہر ادا کی جبکہ سورج ابھی ڈھلا ہی تھا (اس پر حجاج نے میری بات کو قبول نہ کیا بلکہ مسترد کر دیا) اور اذان و نماز سے معزول کر دیا اور کہا آئندہ نہ اذان دینا اور نہ جماعت کرانا۔ اسے کہا جائے گا کہ اس روایت میں تو ایسی کوئی دلیل نہیں کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ نے ان کو جس وقت میں دیکھا وہ موسم گرما ہی تھا۔ عین ممکن ہے کہ وہ موسم سرما ہو اور گرمیوں کا حکم ان کے ہاں اس کے خلاف ہو۔ اس کا ثبوت یزید بن سنان کی روایت میں موجود ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۲۳/۱۔

<u>الجواب:</u> اس حدیث میں بھی یہ مذکور نہیں کہ حضرت سوید نے ان کو جس نماز میں دیکھا کہ وہ کون سی نماز تھی اس میں ہر دو احتمال ہیں۔

<u>نمبرا:</u> جس نماز میں سوید نے ان کو دیکھا وہ سردی کی نماز تھی اور یہ بھی درست ہے کہ گرمی کی نماز ہو اور گرمی کا حکم ان کے ہاں بھی ابراد کا ہے اور اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

١٠٩٩ :قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : لِأَبِيْ مَحْذُوْرَةَ بِمَكَّةَ إِنَّكَ بِأَرْضٍ حَارَّةٍ شَدِيْدَةِ الْحَرِّ، فَأَبْرِدْ، ثُمَّ أَبْرِدْ بِالْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَمَرَ أَبَا مَحْذُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْإِبْرَادِ لِشِدَّةِ الْحَرِّ .وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُوَيْدٌ، عَلٰى غَيْرِ خِلَافِ ذٰلِكَ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ،

كَانَ مِنْهُ فِيْ وَقْتٍ لَا حَرَّ فِيْهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ حُكْمَ الظُّهْرِ أَنْ يُعَجَّلَ فِيْ سَائِرِ الزَّمَانِ، وَلَا يُؤَخَّرَ كَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ حَدِيْثِ خَبَّابٍ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَابِرٍ، وَأَبِيْ بَرْزَةَ، وَإِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْإِبْرَادِ، رُخْصَةً مِنْهُ لَهُمْ، لِشِدَّةِ الْحَرِّ، لِأَنَّ مَسْجِدَهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلَالٌ، وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ، مَا رُوِيَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ .

۱۰۹۹: حضرت نافعؒ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں ابو محذورہؓ کو حکم فرمایا تم گرم سخت حرارت والی سرزمین میں رہتے ہو پس ٹھنڈا کرو ٹھنڈا کرو پھر نماز ظہر کی اذان دو۔ کیا تم توجہ نہیں کرتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سخت حرارت کی وجہ سے ٹھنڈے وقت میں نماز کا حکم دیا۔ پس بہترین طریق تو یہ ہے کہ حضرت سوید رضی اللہ عنہ والی روایت کو اس کے ظاہر کے علاوہ پر محمول کیا جائے اور اس سے وہی وقت مراد ہوگا کہ جس میں شدتِ حرارت نہ ہو۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ، خباب اور جابر و ابو برزہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں تو ظہر کو تمام موسموں میں جلدی پڑھنے کا حکم وارد ہوا ہے اور آپ کا اسے ٹھنڈے وقت میں پڑھنے کا حکم رخصت و سہولت کے لئے ہے۔ اس کا سبب گرمی کی شدت تھی کیونکہ وہاں سایہ نایاب تھا۔ چنانچہ اس کے متعلق یہ اثر ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۵/۱۔

حاصل روایت

یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ابو محذورہؓ کو مکہ میں شدت حر کی وجہ سے ابراد کا حکم فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ خلفاء کا طرز عمل ابراد ظہر کا تھا اور سوید بن غفلہ نے جس ظہر کا اپنی روایت میں تذکرہ فرمایا ہے وہ سردی کی نماز تھی۔

ایک اور روایت سے اشکال اور اس کا جواب

۱۱۰۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْمَلِيْحِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ، وَإِنَّمَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ، لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِمَكَّةَ، وَكَانَتْ شَدِيْدَةَ الْحَرِّ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ ظِلَالٌ فَقَالَ : أَبْرِدُوْا بِهَا .قِيْلَ لَهُ : هٰذَا كَلَامٌ يَسْتَحِيْلُ لِأَنَّ هٰذَا لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُ، لَمَا أَخَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي السَّفَرِ، حَيْثُ لَا كِنَّ وَلَا ظِلَّ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ذَرٍّ، وَيُصَلِّيْهَا حِيْنَئِذٍ لِأَنَّهُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، مِنْ غَيْرِ كِنٍّ وَلَا ظِلٍّ .فَتَرْكُهُ الصَّلَاةَ حِيْنَئِذٍ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنْهُ مِنَ الْأَمْرِ بِالْإِبْرَادِ، لَيْسَ لِأَنْ

يَكُوْنُوْا فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي الْكِنِّ، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ، فَيُصَلُّوْنَ الظُّهْرَ فِيْ حَالِ ذَهَابِ الْحَرِّ ,لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، لَصَلَّاهَا حَيْثُ لَا كِنَّ أَوَّلَ وَقْتِهَا وَلٰكِنْ مَا كَانَ مِنْهُ فِيْ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِيْجَابٌ مِنْهُ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ سُنَّتُهَا، كَانَ الْكِنُّ مَوْجُوْدًا أَوْ مَعْدُوْمًا، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى-

۱۱۰۰: ابوالمليح نے بیان کیا کہ میمون بن مہران نے بتلایا کہ نصف النہار کے قریب نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں دراصل وہ نصف النہار کے وقت نماز کو اس لئے ناپسند کرتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں نماز پڑھتے اور وہ شدید گرم جگہ ہے اور اس وقت مناسب سائے بھی نہ ہوتے تھے اسی لئے فرمایا تم ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ بات ناممکن ہے اگر اسی طرح ہو جس طرح آپ نے ذکر کیا تو آپ سفر میں اس کو مؤخر نہ فرماتے۔جبکہ وہاں نہ سایہ ہے اور نہ کوئی جھونپڑا۔جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہے آپ نے اسے پہلے ہی وقت میں پڑھا کیونکہ وہاں سایہ وغیرہ کا معاملہ نہ تھا۔تو آپ کا اس وقت میں اس کو چھوڑ دینا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ نے ٹھنڈا کر کے جو پڑھنے کا حکم دیا وہ اس بناء پر نہیں تھا کہ سخت گرمی کے وقت میں وہ سائے میں رہیں اور پھر نکل کر گرمی کے چلے جانے پر ظہر کی نماز ادا کریں۔اگر یہ بات اسی طرح ہوتی تو جہاں سایہ نہیں تھا وہاں آپ پہلے ہی وقت میں ادا فرما دیتے لیکن ہمارے نزدیک آپ کا یہ ارشاد (واللہ اعلم) وجوب کے لئے تھا اور یہی آپ کا طریقہ تھا۔خواہ سایہ ہو یا نہ ہو اور یہی قول امام ابوحنیفہ امام ابویوسف و محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

میمون بن مہران کی بات سے معلوم ہوتا ہے ظہر میں تعجیل ہی ہر زمانے میں افضل ہے جیسا کہ شروع باب میں حدیث عائشہ جناب جابر ابو برزہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے یہ ابراد کا حکم آپ کی طرف سے رخصت تھی کیونکہ گرمی سخت تھی ابراد کا حکم نہ تھا کہ اس کو افضل قرار دیا جائے۔

الجواب: یہ بات ہرگز درست نہیں اگر یہ رخصت ہوتی اور آپ کا حکم نہ ہوتا تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو اختیار نہ کرتے وہ تو عزیمت پر عمل پیرا تھے نیز خود پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ابراد کا حکم نہ فرماتے جہاں کوئی چھپر و سایہ بھی نہیں جیسا کہ روایت ابوذر سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ وہاں تو بغیر سایہ اور چھپر کے آپ عام صحراء میں تھے پس آپ کا نماز کو ابراد کے لئے مؤخر کرنا یہ اس کی افضلیت کے لئے تھا اس لئے نہ تھا کہ وہ شدت حرارت سے سایہ کے ذریعہ بچ جائیں پھر وہ نکل کر ظہر کی نماز ایسی حالت میں ادا کر لیں کہ گرمی جا چکی ہو اگر ایسا ہوتا تو صحرا میں آپ اول وقت میں ادا فرماتے مگر وہاں ابراد کا حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ابراد افضل ہے خواہ وہاں سایہ اور چھپر موجود ہو یا نہ ہو۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ وابویوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: اس باب میں بھی اشکالات کے جواب بڑے خوبصورت انداز سے دے کر موضوع کو مبرہن کیا گیا ہے مگر نظر طحاوی سے یہ باب بھی خالی ہے دلائل نقلیہ پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْعَصْرِ هَلْ تُعَجَّلُ أَوْ تُؤَخَّرُ؟

نمازِ عصر جلدی پڑھیں یا بدیر؟

خلاصۃ الرام: نمازِ عصر میں تاخیر یا تعجیل افضل ہے اس میں مذاہب ائمہ اس طرح ہیں۔

نمبر۱: امام شافعی، مالک، احمد، ابن مبارک و اوزاعی رحمہم اللہ کے ہاں عصر میں تعجیل افضل ہے۔

نمبر۲: امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد، ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے ہاں اصفرارِ شمس سے پہلے پہلے تاخیر افضل ہے۔

مؤقفِ اوّل کے دلائل و روایات:

۱۰۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، ثُمَّ الظَّفَرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُه يَقُوْلُ : (مَا كَانَ أَحَدٌ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِصَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ أَبْعَدَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ دَارًا مِنْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَبُوْ لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ أَخُوْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَأَبُوْ عَبْسِ بْنُ خَيْرٍ أَحَدُ بَنِيْ حَارِثَةَ دَارُ أَبِيْ لُبَابَةَ بِقُبَاءَ، وَدَارُ أَبِيْ عَبْسٍ فِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ، ثُمَّ إِنْ كَانَ لَيُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلَّوْهَا لِتَبْكِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا).

۱۰۱: عاصم بن عمر بن قتادہ انصاری ظفری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر عصر کی نماز میں کوئی عجلت کرنے والا نہ تھا انصار میں سب سے زیادہ مسجد نبوی سے دور رہنے والے دو انصاری تھے۔ ایک ابولبابہ بن عبدالمنذر جو کہ بنی عمرو بن عوف سے تھے اور دوسرے ابوعبس بن خیر جن کا تعلق بنی حارثہ سے تھا ابولبابہ کا مکان قباء میں اور ابوعبس کا بنوحارثہ میں تھا یہ دونوں حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عصر ادا کرتے پھر اپنے قبیلہ میں واپس لوٹتے تو ابھی وہ لوگ نمازِ عصر سے فارغ نہ ہوئے ہوتے تھے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز جلد ادا فرما لیتے تھے۔

تخریج: مسند احمد ۲۳۱/۳۔

۱۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : أَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ).

۱۱۰۲: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر کوئی قباء کی طرف جاتا تو وہاں کے لوگوں کو نمازِ عصر میں مصروف پاتا تھا۔

تخریج : بخاری فی مواقیت الصلاۃ باب۱۳۔

۱۱۰۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : أَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ .قَالَ أَحَدُهُمَا، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ).

۱۱۰۳: اسحاق بن عبداللہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ادا فرماتے پھر جانے والا قباء جاتا جبکہ ابھی سورج بلند ہوتا یا جب کہ ابھی وہ نماز میں مصروف ہوتے۔

تخریج : مالك فی الموطا باب وقوت الصلاۃ نمبر ۱۱' والشمس مرتفعہ کے الفاظ نقل کیے ھیں۔

زہری نے انس سے والشمس مرتفعہ نقل کیا اور اسحاق بن عبداللہ نے **وھم یصلون** نقل کیا ہے۔

۱۱۰۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :أَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ ح.

۱۱۰۴: زہری نے انس بن مالکؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۱۰۵ :وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءَ، فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ).

۱۱۰۵: ابن شہاب نے حضرت انسؓ سے نقل کیا کہ ہم عصر کی نماز ادا کرتے پھر جانے والا قباء کی طرف جاتا اور وہاں اس حال میں پہنچ جاتا کہ سورج ابھی تک بلند ہوتا۔

تخریج : روایت نمبر۱۱۰۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۰۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ). قَالَ الزُّهْرِيّ : وَالْعَوَالِيْ، عَلَى الْمِيْلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ : وَالْأَرْبَعَةِ .

۱۱۰۶: زہری نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ادا کرتے پھر جانے والا عوالی میں پہنچ جاتا اس حال میں کہ سورج ابھی اونچا ہوتا تھا زہری کہتے ہیں عوالی مدینہ سے دو یا تین یا چار میل یہ فاصلے کا فرق علاقے کی ابتداء اور انتہاء کے اعتبار سے ہے عوالی کا آخری کنارہ چار میل ہے راوی نے تین یا چار بولا۔

تخریج : ابن ماجه في الصلاة باب ٥۔

۱۱۰۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِيْ، فَيَأْتِي الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ).

۱۱۰۷: ابن شہاب نے انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت ادا فرماتے جبکہ ابھی سورج بلند خوب تازہ روشنی والا ہوتا اور جانے والا عوالی جاتا اور وہاں پہنچ کر بھی ابھی سورج بلند ہوتا۔

تخریج : نمبر ۱۱۰٦ روایت والی تخریج ملاحظه ہو۔

۱۱۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَبْيَضِ، قَالَ : ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلٰى قَوْمِي، وَهُمْ جُلُوْسٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ، فَأَقُوْلُ لَهُمْ : قُوْمُوْا فَصَلُّوْا، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰى). فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَكَانَ مَا رَوٰى عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبُو الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِهَا، لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا، ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ ذَكَرُوْا، فَيَجِدُهُمْ لَمْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ .وَنَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّ أُولٰئِكَ لَمْ يَكُوْنُوْا يُصَلُّوْنَهَا إِلَّا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ، فَهٰذَا دَلِيْلُ الْمُتَعَجِّلِ .وَأَمَّا مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ مُرْتَفِعَةً قَدِ اصْفَرَّتْ .فَقَدِ اضْطَرَبَ حَدِيْثُ أَنَسٍ هٰذَا، لِأَنَّ مَعْنٰى مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ مِنْهُ، بِخِلَافِ مَا رَوٰى إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، وَأَبُو الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ أَنَسٍ .فَمِنْ ذٰلِكَ.

۱۱۰۸: ابوالابیض نے حضرت انس بن مالکؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں عصر کی نماز پڑھاتے جبکہ سورج کی دھوپ ابھی سفید ہوتی پھر میں اپنے قبیلہ میں جاتا اور وہ مدینہ کی ایک جانب میں آباد تھے میں ان کو کہتا کہ اٹھ کر نماز ادا کر لو جناب رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرما چکے۔ حضرت انس ؓ سے وارد روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ عاصم بن عمر والی روایت جلدی پڑھنے کو بتلاتی ہے کیونکہ اس روایت میں یہ ہے:((ان رسول الله ﷺ كان يصليها)) کہ نماز پڑھنے والا نماز پڑھ کر اس جگہ پہنچ جاتا جس کا انہوں نے روایت میں تذکرہ کیا اور ان کو اس حال

میں پاتا کہ ابھی انہوں نے عصر کی نماز ادا نہیں کی اور یہ بات تو ہم بخوبی جانتے ہیں کہ وہ سب نماز کو سورج کے زرد ہونے سے پہلے پہلے پڑھ لیتے تھے تو جلدی ادا کرنے کی دلیل بن گئی۔ رہی وہ روایت جس کو زہری نے ان سے روایت کیا ہے کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ نماز عصر ادا کرتے پھر عوالی مدینہ میں پہنچتے جبکہ سورج ابھی بلند ہی ہوتا تو اس کے متعلق یہ کہنا بھی درست ہے کہ سورج زرد ہو کر غروب کے مقام سے بلند ہوا اور دوسری بات یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت **مضطرب** ہے کیونکہ زہری نے اسحٰق' عاصم اور ابوالابیض کے خلاف روایت نقل کی ہے اور یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ سے بھی آئی ہے۔

حاصل روایات: ان آٹھ روایات بالا سے تعجیل عصر کا ثبوت ملتا ہے حضرت انسؓ کے شاگرد عاصم بن عمر' اسحاق بن عبداللہ' ابوالابیض کی روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نماز پڑھ لیتے تو جانے والا عوالی میں جاتا اور ان کو اس حالت میں پاتا کہ ابھی تک انہوں نے نماز عصر نہ پڑھی ہوتی اور یہ تو ہم جانتے ہیں وہ آفتاب کی زردی سے پہلے نماز عصر ادا کرتے تھے اس سے ثابت ہوا کہ وہ عصر میں تعجیل فرماتے البتہ زہری کی روایت میں ہے کہ عوالی میں آتے جبکہ ابھی سورج بلند ہوتا تو عین ممکن ہے کہ اصفرار کی حالت میں بلندی مراد ہو اگر یہ معنی لیں تو پھر یہ روایت دیگر روایات کے خلاف ہوگی پس اس روایت میں اضطراب ہے جس کی وجہ سے قابل استدلال نہیں کیونکہ زہری کی روایت کا مفہوم اسحاق بن عبداللہ اور عاصم بن عمر اور ابوالابیض کی روایت سے مختلف ہے جبکہ سب حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

نمازِ عصر کی تاخیر کے قائلین کا مؤقف:

نماز عصر کو اصفرار آفتاب سے پہلے پہلے مگر ذرا تاخیر سے پڑھا جائے یہ افضل ہے اس سلسلہ کی روایات و آثار بمع جوابات اشکال پیش کئے جائیں گے۔

۱۱۰۹: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ وَفَهْدٌ، قَالَا : حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، قَالَ : ثَنَا (أَبُوْ أَرْوَى قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ آتِي الشَّجَرَةَ ذَا الْحُلَيْفَةِ، قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَهِيَ عَلَى رَأْسِ فَرْسَخَيْنِ). فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَرْسَخَيْنِ، قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ سَيْرًا عَلَى الْأَقْدَامِ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ سَيْرًا عَلَى الْإِبِلِ وَالدَّوَابِّ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ.

۱۱۰۹: ابوواقد لیثی کہتے ہیں کہ ہمیں ابوارویؓ نے بیان کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھتا پھر میں ذوالحلیفہ کے درختوں والے مقام میں غروب آفتاب سے پہلے آ جاتا یہ مقام مدینہ منورہ سے دو فرسخ پر واقع ہے۔ (فرسخ تین میل ہوتا ہے) اس روایت میں یہ آیا ہے کہ ہم عصر کے بعد سورج غروب

ہونے سے پہلے دوفرسخ فاصلہ طے کر لیتے۔ اس سے یہ کہنا ممکن ہے کہ یہ پیدل چلنا ہو یا اونٹ یا گھوڑے پر ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل روایت کو دیکھنا ہوگا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۲۷/۱۔

حاصل روایات: اس روایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ابواروی رضی اللہ عنہ عصر کے بعد دوفرسخ کا سفر کرتے اور ابھی تک سورج غروب نہ ہو پاتا اس روایت میں یہ دونوں احتمال ہیں کہ پیدل چل کر جاتے یا سوار ہو کر مگر روایت محمد بن اسماعیل بن سالم الصائغ نے پہلے احتمال کو متعین کر دیا وہ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۱۱۰ : قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا مُعَلًّى وَأَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرِمِيُّ، قَالَا ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ قَالَ : ثَنَا (أَبُوْ أَرْوَى، قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَمْشِي إِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ، فَآتِيهِمْ قَبْلَ أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِيهَا مَاشِيًا .وَأَمَّا قَوْلُهُ (قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ) فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ وَقَدِ اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا إِلَّا أَقَلُّ الْقَلِيْلِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ، نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ .

۱۱۱۰: وہیب نے ابوواقد سے اور اس نے ابواروی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں عصر کی نماز جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد نبوی میں پڑھتا پھر میں پیدل ذوالحلیفہ آتا اور میں غروب آفتاب سے پہلے پہنچ جاتا۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے پیدل چل کر آتے تو اس میں یہ کہنا درست ہے کہ اس وقت ممکن ہے تھوڑا سا وقت باقی ہو اور سورج زرد ہو چکا ہو۔ چنانچہ یہ روایت ہماری مؤید ہے۔

تخریج : ملمعجم الکبیر ۳۶۹/۲۲' مسند احمد ۳۳٤/٤' مجمع الزوائد ٤٨/١۔

حاصل روایات: اس روایت میں بتا دیا گیا کہ وہ پیدل آتے تھے قبل ان تغرب الشمس کے الفاظ سے اصفرار آفتاب کا وقت بتلانا مقصود ہے اور یہ ظاہر کرنا ہے کہ دن کا معمولی وقت باقی رہ جاتا۔

اور روایت ابی مسعود رضی اللہ عنہ اس کی تائید کرتی ہے کہ یہی معنی ہے۔

روایت ابی مسعود رضی اللہ عنہ:

۱۱۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ، أَخْبَرَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ، يَسِيْرُ الرَّجُلُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْهَا إِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ، قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ). فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا حَدِيْثُ أَبِيْ أَرْوَى، وَزَادَ فِيْهِ أَنَّهُ كَانَ

يُصَلِّيهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا.

۱۱۱۱: عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ مجھے بشیر بن ابی مسعودؓ نے اپنے والد ابو مسعودؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ادا فرماتے اس حال میں کہ سورج سفید بلند ہوتا نماز سے فارغ ہو کر آدمی ذوالحلیفہ تک چلا جاتا جو کہ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور سورج ابھی غروب نہ ہو پاتا۔ یہ روایت بھی ابو عروہ والی روایت کے موافق ہے اور اس میں اس بات کا اضافہ ہے کہ وہ عصر کی نماز ایسی حالت میں پڑھ لیتے جبکہ سورج ابھی بلند ہوتا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اس کو مؤخر فرماتے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت آئی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲' نمبر ۳۹۴۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ یہ حدیث ابی اروی رضی اللہ عنہ کے موافق ہے اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ نماز سے فارغ ہوتے اس وقت سورج ابھی بلند ہوتا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ نماز کو مؤخر کرتے اور یہ دلیل اس طرح ہی بنے گی کہ جب ان کی قوت رفتار کو زیادہ تسلیم کیا جائے۔ حضرت انس بن مالکؓ کی روایت بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

روایت انس رضی اللہ عنہ:

۱۱۱۲ :مَا حَدَّثَنَا نَصَّارُ بْنُ حَرْبٍ الْمِسْمَعِيُّ الْبَصْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ). فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤَخِّرُهَا، ثُمَّ يَكُوْنُ بَيْنَ الْوَقْتِ الَّذِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْهِ وَبَيْنَ غُرُوْبِهَا، مِقْدَارُ مَا كَانَ يَسِيْرُ الرَّجُلُ إِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ وَإِلٰى مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، مِنَ الْأَمَاكِنِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۱۱۲: ابوالابیض نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز عصر پڑھاتے اور سورج ابھی سفید بلند ہوتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ آپ ﷺ نمازِ عصر کو ایسے وقت میں ادا کرتے جبکہ سورج سفید چمکدار ہوتا۔ پس یہ دلیل ہے کہ آپ اس کو مؤخر فرماتے پھر اس وقت میں اور غروب میں اتنا وقت ہوتا کہ آدمی ذوالحلیفہ وغیرہ تک جا سکتا تھا جن مقامات کا ان روایات میں تذکرہ آیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی روایت وارد ہے۔

اللغات: محلقہ۔ ای مرتفعہ بلند۔

تخریج : نسائی فی المواقیت باب۸' مسند احمد ۱۳۱/۳' ۱۶۹' ۱۸٤/۱۶۹' ۲۳۲۔

حاصل روایت ہذا:

جناب رسول اللہ ﷺ نماز عصر ایسے وقت ادا فرما لیتے جب کہ سورج سفید بلند ہوتا یہ دلیل ہے کہ آپ اس کو مؤخر فرماتے پھر جس وقت میں نماز ادا فرماتے اس کے اور غروب کے درمیان اتنا وقت ہوتا جس میں سوار ذوالحلیفہ وغیرہ مقامات تک جا سکتا تھا۔

اس وقت کی مقدار میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت یہ ہے۔

۱۱۱۳ : مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِی صَدَقَةَ مَوْلٰی أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَنَسٍ (أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِیْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی صَلَاةَ الْعَصْرِ، مَا بَیْنَ صَلَاتَیْكُمْ هَاتَیْنِ). فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ یَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ (فِیْمَا بَیْنَ صَلَاتَیْكُمْ هَاتَیْنِ) مَا بَیْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی تَأْخِیْرِهِ الْعَصْرَ .وَیُحْتَمَلُ أَنْ یَكُوْنَ أَرَادَ فِیْمَا بَیْنَ تَعْجِیْلِكُمْ وَتَأْخِیْرِكُمْ، فَذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلَی التَّأْخِیْرِ أَیْضًا، وَلَیْسَ بِالتَّأْخِیْرِ الشَّدِیْدِ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا، وَكَانَ فِیْ حَدِیْثِ أَبِی الْأَبْیَضِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْهَا وَالشَّمْسُ بَیْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ، دَلَّ عَلٰی أَنَّهُ قَدْ كَانَ یُؤَخِّرُهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : كَیْفَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَقَدْ رُوِیَ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذَمِّ مَنْ یُؤَخِّرُ الْعَصْرَ .فَذَكَرَ فِیْ ذٰلِكَ.

۱۱۱۳: شعبہ نے ابو صدقہ مولی انسؓ سے نقل کیا ہے کہ ان (انس رضی اللہ عنہ) سے اوقات نماز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تمہاری ان دونوں نمازوں کے درمیان نماز عصر ادا فرماتے۔ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ روایت کے الفاظ ((فی ما بین صلوتیکم ھاتین......)) اس سے ظہر اور مغرب کی نمازیں مراد ہیں۔ یہ تاخیر عصر کی دلیل ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تمہاری عجلت اور تاخیر کے درمیان مراد ہے۔ پس یہ تاخیر کی دلیل بن گئی۔ مگر اس تاخیر سے سخت قسم کی تاخیر مراد نہیں۔ جب روایت میں مذکورہ احتمال پیدا ہو گیا اور ابوالابیض والی روایت کہ آپ نمازِ عصر کو ایسے وقت میں ادا فرماتے جب سورج سفید اور روشن ہوتا وہ تاخیر کو ثابت کر رہی ہے اگر کوئی اس کے متعلق یہ کہے کہ آپ اس سے تاخیر کیسے مراد لیتے ہیں جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت موجود ہے۔

تخریج : الحاکم فی الکنٰی۔

فیما بین صلاتیکم ھاتین اس عبارت میں احتمالات ہیں۔

نمبر۱: تمہاری تعجیل وتاخیر کے درمیان اس سے تاخیر مراد ہے مگر تاخیر شدید مراد نہیں ہے۔
نمبر۲: نماز ظہر اور مغرب کے درمیان کا وقت اور یہ تاخیر کی دلیل ہے۔ اور انسؓ کی روایت میں مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کو اس وقت پڑھتے جب سورج سفید بلند ہوتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ اس کو مؤخر کرتے تھے۔

اشکال:

اس سے آپ تاخیر کس طرح مراد لیتے ہیں جبکہ حضرت انسؓ سے تاخیر عصر کی شدید مذمت ثابت ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۱۱۱۴: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَامَ يُصَلِّي الْعَصْرَ .فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، ذَكَرْنَا تَعْجِيْلَ الصَّلَاةِ، أَوْ ذَكَرَهَا فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ، فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِنَّ إِلَّا قَلِيْلًا). قِيْلَ لَهٗ فَقَدْ بَيَّنَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ التَّأْخِيْرَ الْمَكْرُوْهَ مَا هُوَ؟ وَإِنَّمَا هُوَ التَّأَخُّرُ الَّذِيْ لَا يُمْكِنُ بَعْدَهٗ أَنْ يُصَلِّيَ الْعَصْرَ إِلَّا أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ إِلَّا قَلِيْلًا .فَأَمَّا صَلَاةٌ يُصَلِّيْهَا مُتَمَكِّنًا، وَيَذْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْهَا مُتَمَكِّنًا قَبْلَ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَوَّلِ فِيْ شَيْءٍ .وَالْأَوْلٰى بِنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لَمَّا جَاءَتْ هٰذَا الْمَجِيْءَ أَنْ نَحْمِلَهَا وَنُخَرِّجَ وُجُوْهَهَا عَلَى الْاِتِّفَاقِ، لَا عَلَى الْخِلَافِ وَالتَّضَادِّ .فَنَجْعَلَ التَّأْخِيْرَ الْمَكْرُوْهَ فِيْهَا هُوَ مَا بَيَّنَهُ الْعَلَاءُ، عَنْ أَنَسٍ، وَنَجْعَلَ الْوَقْتَ الْمُسْتَحَبَّ مِنْ وَقْتِهَا أَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ هُوَ مَا بَيَّنَهٗ أَبُو الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسٍ، وَوَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلَى التَّعْجِيْلِ بِهَا، فَذَكَرَ.

۱۱۱۴: علاء بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں انسؓ کی خدمت میں ظہر کے بعد گیا تو ذرا دیر کے بعد وہ عصر کی نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے نماز عصر کی عجلت کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے یہ منافقین کی نماز ہے یہ کلمہ تین بار دھرایا کہ ان میں سے کوئی بیٹھ رہتا ہے جب سورج پیلا زرد پڑ جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو پھر چار ٹھونگے مارتا ہے اور ان میں معمولی سا اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم یہ عرض کریں گے کہ اس روایت میں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس تاخیر کی وضاحت کی جو کہ ناپسندیدہ ہے اور وہ ایسی تاخیر ہے کہ جس کے بعد فقط چار رکعتیں عصر کی پڑھی جا سکتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کا معمولی ذکر کیا جا سکتا ہو۔ اطمینان کے ساتھ ذکر والی نماز تو سورج کے زرد پڑنے سے پہلے ہے۔ اس وعید اور ڈراوے کا تعلق اس بات

سے نہیں ہے۔ پس ہمارے لئے زیادہ بہتر یہی ہے کہ اس روایت کا ایسا معنی لیں جس سے ان کا باہمی تضاد ختم ہو کر مطابقت پیدا ہو جائے۔ چنانچہ ہم عرض کریں گے کہ علاء والی روایت سے مراد مکروہ تاخیر ہے اور ابوالابیض والی روایات سے عصر کا مستحب وقت مراد ہے چنانچہ ابو مسعود والی روایت بھی اسی کے موافق ہے اور اگر کوئی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی ان روایات سے استدلال کرے۔ اس کا جواب گزر چکا۔ ان آثار کو مجموعی طور پر دیکھو اور ان کی صحت کا لحاظ رکھا جائے تو یہ تاخیر عصر پر دلالت کرتے ہیں ان میں کوئی روایت بھی عصر کے جلدی پڑھنے کو ثابت نہیں کرتی۔ صرف اتنی بات ہے کہ اس سے روایات میں تعارض رہتا ہے۔ اس لئے ہم نے عصر کی تاخیر کو مستحب قرار دیا کہ اس کو ایسے وقت میں پڑھا جائے جبکہ سورج اچھی طرح روشن ہو اور غروب سے پہلے کچھ وقت بچتا ہو۔ اگر ہم غور کریں تو تمام نمازوں کا جلدی پڑھنا افضل نظر آتا ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو باتیں روایات میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو رہی ہیں ان کی پیروی اولیٰ ہے۔ چنانچہ یہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ روایت نمبر۱۹۵' ابو داؤدفی الصلاۃ باب۵' نمبر۴۱۳' ترمذی فی الصلاۃ باب۶' نمبر۱۶۰' نسائی فی الصلاۃ باب ۹۔

الجواب: اس روایت میں تو اشکال کا حل خود موجود ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جس تاخیر کو مذموم قرار دیا وہ وہی تاخیر مفرط ہے کہ جب سورج کی دھوپ پیلی پڑ جائے اور اس میں تبدیلی واقع ہو جائے اس کے قریب نماز شروع کی جائے یا اس وقت میں پڑھی جائے۔ البتہ وہ تاخیر جس کے استحباب کی بات چل رہی ہے وہ وہی ہے جس میں اطمینان وسکون سے نماز ادا کی جائے پھر کسی نقص سے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت پیش آئے تو دوبارہ اصفرار سے قبل اطمینان سے ادا کی جا سکے اس کا مذمت سے کوئی تعلق نہیں جیسا حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود انصاری کی روایات ابھی گزریں۔

ہماری ذمہ داری:

ان روایات مختلفہ میں ہم تضاد ظاہر کرنے کی بجائے موافقت کی صورت پیدا کریں تا کہ ہر دو قسم کی روایات پر عمل ہو جائے جو کہ اصل مقصود ہے چنانچہ تاخیر مکروہ جس کی مذمت کی گئی ہے وہ وہی ہے جس کا تذکرہ روایت نمبر۱۱۱۴ علاء بن عبدالرحمٰن کی روایت میں ہے اور تاخیر مستحب وہ ہے جس کا تذکرہ ابوالابیض نمبر۱۱۱۲ نے اپنی روایت میں کیا اور روایات ابو مسعود نمبر۱۱۱۱ نے بھی اس کی تائید کر دی ہے واللہ الموفق۔

اشکال نمبر۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر میں تعجیل چاہئے روایت ملاحظہ ہو۔

۱۱۱۵ : مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ).

۱۱۱۵: عروہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے تھے جبکہ

سورج کی دھوپ میرے حجرہ میں ہوتی اور سایہ خوب نمایاں نہ ہوتا تھا۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱' ۱۳' والخمس باب٤' مسلم فی المساجد روایت ۱٦٧/۱٦٨' ۱٦٩/۱٧٠' ابو داؤد فی الصلاۃ باب٥ نمبر٤٠٧' ترمذی فی الصلاۃ باب٦' نمبر١٥٩' نسائی فی المواقیت باب٨' دارمی فی الصلاۃ باب٢' مالك فی الموطا باب الصلاۃ٢' مسند احمد ٨٥/٦' ٢٠٤۔

اللغات: ظهر يظهر۔ نمایاں ہونا۔

دوسری روایت۔

۱۱۱٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ فِيْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَفِيْءِ الْفَيْءُ بَعْدُ).

۱۱۱٦: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا فرما لیتے جبکہ سورج کی دھوپ میرے حجرہ میں ہوتی اور اس کا سایہ دیواروں پر ظاہر و نمایاں نہ ہوتا۔

اللغات: فاء يفيء۔ چڑھنا اور ظاہر ہونا۔

تخریج : روایت نمبر۱۱۱٥ کی تخریج پر اکتفا کریں۔

تیسری روایت۔

۱۱۱٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ؟ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الْعَصْرِ، وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِيْ حُجْرَتِيْ). قِيْلَ لَهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَقَدْ أَخَّرَ الْعَصْرَ لِقِصَرِ حُجْرَتِهَا، فَلَمْ يَكُنِ الشَّمْسُ تَنْقَطِعُ مِنْهُمَا إِلَّا بِقُرْبِ غُرُوْبِهَا فَلَا دَلَالَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى تَعْجِيْلِ الْعَصْرِ .وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ح .

۱۱۱٧: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نماز عصر ادا فرماتے جبکہ سورج میرے حجرہ میں چمکنے والا ہوتا۔ تو ان سے ہم جواب میں یہ عرض کریں گے کہ عین ممکن ہے کہ آپ نے کبھی عصر کو کچھ مؤخر کیا ہو کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ چھوٹا تھا تو سورج کی شعائیں غروب کے قریب تک اس سے منقطع نہیں ہوتی تھیں۔ پس ان روایات میں عصر کو جلدی پڑھنے میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس سلسلے میں یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے۔

تخریج : تخریج روایت ۱۱۱٥ کو ملاحظہ فرمائیں۔

الجواب: بات بالکل ایسے ہی ہے جیسا کہ روایت میں وارد ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی دیواریں بہت پست تھیں اور باہر صحن کی دیواروں کا بھی حال یہی تھا سورج کی دھوپ گھر سے غروب کے قریب منقطع ہوتی اور اس وقت سایہ گھر میں پھیلتا تھا پس اس سے تعجیل عصر کی افضلیت پر استدلال درست نہیں مندرجہ بالا تینوں روایات میں قریب قریب ایک ہی بات کہی گئی ہے کہ دھوپ حجرہ مبارک میں ہوتی تھی اور دیواروں پر سایہ نمایاں نہ ہوتا تھا اس میں یہ بات ملحوظ خاطر رہنی چاہئے کہ مدینہ منورہ کا قبلہ جنوبی ہے اور حجرات امہات المومنین ٹھیک مشرقی رخ پر واقع تھے جس سے دن کے آخری حصہ تک دھوپ کا رہنا لازمی امر تھا۔ فتفکر وتدبر۔

اشکال نمبر۳: شعبہ نے یسار بن سلامہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے اس سے فراغت پا کر آدمی مدینہ منورہ شہر کے آخری کنارے تک جا سکتا تھا اور سورج اپنی چمک کے ساتھ ہوتا تھا۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۱۱۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَسَارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ عَلٰى أَبِيْ بَرْزَةَ فَقَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَرْجِعُ الرَّجُلُ إِلٰى أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ). قِيْلَ لَهُ : قَدْ مَضٰى جَوَابُنَا فِيْ هٰذَا، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، فَلَمْ نَجِدْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لَمَّا صُحِّحَتْ وَجُمِعَتْ، مَا يَدُلُّ إِلَّا عَلٰى تَأْخِيْرِ الْعَصْرِ، وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْهَا يَدُلُّ عَلٰى تَعْجِيْلِهَا إِلَّا قَدْ عَارَضَهُ غَيْرُهُ، فَاسْتَحْبَبْنَا بِذٰلِكَ تَأْخِيْرَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنَّهَا تُصَلّٰى وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ، فِيْ وَقْتٍ يَبْقٰى بَعْدَهُ مِنْ وَقْتِهَا مُدَّةٌ قَبْلَ تَغَيُّبِ الشَّمْسِ .وَلَوْ خُلِّيْنَا وَالنَّظَرَ، لَكَانَ تَعْجِيْلُ الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِيْ أَوَائِلِ أَوْقَاتِهَا أَفْضَلَ وَلٰكِنَّ اتِّبَاعَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ أَوْلٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۱۱۱۸: یسار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو برزہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے اور نماز سے فارغ ہو کر آدمی شہر کی انتہا تک چلا جاتا اس حال میں کہ سورج ابھی چمکدار رہتا تھا۔ اگر ہم روایات سے قطع نظر قیاس کو دیکھیں تو تمام نمازوں کا اول وقت میں پڑھنا افضل نظر آتا ہے اس کی خواہ یہ وجہ تسلیم کریں کہ تعمیل امر الٰہی میں مسارعت ہے اور تاخیر میں عمل منافقین کی مشابہت ہے جس کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ مگر تاخیر کی روایات اس قدر کثرت سے پائی جاتی ہیں جو تاخیر کی افضلیت کو نمایاں کرتی ہے اور عمل صحابہؓ و تابعین سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۱۳' مسلم فی المساجد نمبر۲۳۵۔

الجواب: اس اشکال کا جواب گزر چکا کیونکہ تعجیل عصر کی جس قدر روایات مذکور ہیں تاخیر عصر کی روایات بھی اسی قدر پائی جاتی ہیں ہم نے تطبیق روایات کی یہ شکل بیان کی ہے کہ تاخیر عصر کو مستحب اور افضل قرار دیا جائے بشرطیکہ تاخیر مفرط سے بچا جائے جس کی

مذمت دوسری روایات میں موجود ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر ہم روایات سے قطع نظر قیاس کو دیکھیں تو تمام نمازوں کا اول وقت میں پڑھنا افضل نظر آتا ہے اس کی خواہ یہ وجہ تسلیم کریں کہ تعمیل امر الٰہی میں مسارعت ہے اور تاخیر میں عمل منافقین کی مشابہت ہے جس کی شدید مذمت کی گئی ہے۔

مگر تاخیر کی روایات اس قدر کثرت سے پائی جاتی ہیں جو تاخیر کی افضلیت کو نمایاں کرتی ہیں اور عمل صحابہؓ و تابعین سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

عمل فاروقی رضی اللہ عنہ:

۱۱۱۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهِ "إِنَّ أَهَمَّ أَمْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلَاةُ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا، حَفِظَ دِيْنَهُ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ، صَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً .

۱۱۱۹: نافع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے اپنے حکام کو تحریر کیا کہ میرے نزدیک تمہارا سب سے اہم ترین مسئلہ نماز ہے۔ جس نے اس کی حفاظت کی اور دوسروں سے حفاظت کروائی اس نے اپنے دین کی حفاظت کی اور جس نے اس کو ضائع کیا وہ دین کے دوسرے اعمال کو اور زیادہ ضائع کرنے والا ہے عصر کی نماز ادا کرو جبکہ سورج بلند، سفید صاف ہو اتنی دیر غروب سے پہلے ہو کہ سوار دو یا تین فرسخ جا سکے۔

تخریج : موطا مالك ۱/ ۳۔

عمل ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۱۱۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَكِيْمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي جِنَازَةٍ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ، وَسَكَتَ حَتّٰى رَاجَعْنَاهُ مِرَارًا، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ، حَتّٰى رَأَيْنَا الشَّمْسَ عَلٰى رَأْسِ أَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ .

۱۱۲۰: عکرمہ کہتے ہیں ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شرکت کی انہوں نے عصر کی نماز ادا نہ کی اور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے بار بار یہ بات دھرائی ہم نے دیکھا کہ اس وقت سورج مدینہ منورہ کے سب سے طویل پہاڑ کی چوٹی پر تھا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/ ۲۸۹۔

تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عمل:

۱۱۲۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : " كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ أَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ وَأَشَدَّ تَأْخِيْرًا لِلْعَصْرِ مِنْكُمْ . "فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْتُبُ إِلٰى عُمَّالِهٖ، وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُمْ، بِأَنْ يُصَلُّوا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ .ثُمَّ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخَّرَهَا، حَتّٰى رَآهَا عِكْرِمَةُ عَلٰى رَأْسِ أَطْوَلِ جَبَلٍ بِالْمَدِيْنَةِ .ثُمَّ اِبْرَاهِيْمُ يُخْبِرُ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُمْ كَانُوْا أَشَدَّ تَأْخِيْرًا لِلْعَصْرِ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ .فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا مِنْ أَفْعَالِهِمْ، وَمِنْ أَقْوَالِهِمْ مُؤْتَلِفًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهَا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَفِيْ بَعْضِ الْآثَارِ مُحَلِّقَةٌ، وَجَبَ التَّمَسُّكُ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، وَتَرْكُ خِلَافِهَا، وَأَنْ يُؤَخِّرُوا الْعَصْرَ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ تَأْخِيْرُهَا يُدْخِلُ مُؤَخِّرَهَا فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ أَخْبَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِيْنَ فَإِنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ، هُوَ الْوَقْتُ الْمَكْرُوْهُ تَأْخِيْرُ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَيْهِ). فَأَمَّا مَا قَبْلَهُ مِنْ وَقْتِهَا، مِمَّا لَمْ تَدْخُلِ الشَّمْسُ فِيْهِ صُفْرَةٌ، وَكَانَ الرَّجُلُ يُمْكِنُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَيَذْكُرَ اللّٰهَ فِيْهَا مُتَمَكِّنًا، وَيَخْرُجُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالشَّمْسُ كَذٰلِكَ، فَلَا بَأْسَ بِتَأْخِيْرِ الْعَصْرِ إِلٰى ذٰلِكَ الْوَقْتِ وَذٰلِكَ أَفْضَلُ لِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، أَنَّهُ قَالَ : إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتَعَصُّرٍ "أَيْ تَأَخُّرٍ ."

۱۱۲۱: منصور نے روایت کی کہ ابراہیم کہنے لگے تم سے پہلے لوگ ظہر تم سے زیادہ جلدی پڑھتے اور عصر تم سے زیادہ مؤخر کر کے پڑھتے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اپنے عمال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دے رہے ہیں کہ وہ عصر کی نماز ایسے وقت ادا کریں جبکہ سورج سفید اور بلند ہو پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو مؤخر کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ عکرمہ نے سورج کو مدینہ کی سب سے بلند چوٹی سے دیکھا اور ابراہیم بھی دیگر اصحاب رسول کے بارے میں خبر دے رہے ہیں اسی طرح اصحاب عبداللہ بھی کہ وہ عصر کی بہت زیادہ تاخیر کیا کرتے تھے۔ جب ان کے یہ افعال اور اقوال اسی طرح آئے ہیں جیسے ہم نے ذکر کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہ روایت آئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ایسے حال میں پڑھتے کہ سورج بلند ہوتا اور بعض روایات میں ((محلقه)) کا لفظ بھی آیا ہے تو ان آثار کو اپنانا ضروری ہوا اور اس کے خلاف کو چھوڑنا لازم ہوا۔ پس نمازِ عصر کو اتنا مؤخر کیا جائے کہ وہ تاخیر ایسے وقت میں داخل نہ ہو جائے جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ والی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین والی مکروہ نماز قرار دیا۔ اس سے پہلے

پہلے وہ عصر کا ہی وقت ہے جبکہ سورج میں زردی نہ آئے۔اس میں آدمی کے لئے ممکن ہے کہ نمازِ عصر ادا کرے اور اللہ کا اطمینان سے ذکر کرے اور نماز سے ایسے وقت میں فارغ ہو جائے کہ سورج ابھی چمکدار ہی ہو۔ پس اس وقت تک نمازِ عصر کی تاخیر میں کچھ حرج نہیں اور یہ افضل ہے۔اس لئے کہ اس سلسلے میں آپ ﷺ اور صحابہ کرام ؓ سے کثیر روایات آئی ہیں اور حضرت ابوقلابہ کا بیان اس کی تائید کرتا ہے کہ اس کو عصر تعصر یعنی تاخیر کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۸۹/۶' عن ام سلمه ترمذی فی الصلاة باب۷' نمبر ۱۶۱۔

حاصل روایات: حضرت عمر ؓ کا خط اصحاب رسول اللہ ﷺ کے نام کہ وہ ان کو عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھائیں جب سورج ابھی بلند سفید ہو اور پھر ابو ہریرہ ؓ کو عکرمہ نے خود دیکھا کہ انہوں نے سورج کو مدینہ کے سب سے طویل پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا پھر ابراہیم نخعی ان کو بتلا رہے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ اور اصحاب عبداللہ بن مسعود ان مخاطبین سے زیادہ تاخیر عصر کرتے تھے۔

خُلاصَۃُ الکَلام : جب یہ افعال واقوال ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور جناب نبی اکرم ﷺ سے روایات واضح ثابت کر رہی ہیں کہ آپ عصر ایسے حال میں پڑھتے جبکہ سورج بلند سفید ہوتا تو اب ان آثار کو اختیار کرنا اور اس کے بالمقابل روایات کو ترک کرنا ضروری ہو گیا اور اسی طرح عصر کا مؤخر کرنا بھی ضروری ہوا یہاں تک کہ اس کی تاخیر اس وقت میں داخل نہ ہونے پائے جس کی خبر انس ؓ کی روایت میں حدیث علاء بن عبدالرحمٰن میں دی گئی ہے کہ یہ منافقین کی نماز ہے ایسے وقت میں عصر کو ادا کرنا مکروہ ہے رہا وہ وقت جو اس سے پہلے پہلے ہے جس میں سورج پر زردی کا اثر نہیں ہوتا اور آدمی اطمینان سے نماز پڑھ کر نماز سے اس حال میں فارغ ہو کہ سورج ابھی سفید بلند ہو تو اس وقت تک عصر کی تاخیر میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ روایات حدیث اور آثار صحابہ کی روشنی میں افضل عمل ہے۔

حضرت ابوقلابہ کا تائیدی بیان:

عصر کو عصر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ متاخر کر کے پڑھی جاتی ہے جیسا اس روایت میں ہے۔

۱۱۳۲ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : اَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ : اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرَ لِتَعَصَّرِ .فَأَخْبَرَ اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اسْمَهَا هٰذَا اِنَّمَا هُوَ لِاَنَّ سَبِيْلَهَا اَنْ تُعْصَرَ .وَهٰذَا الَّذِيْ اسْتَحْبَبْنَاهُ مِنْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِلٰى وَقْتٍ قَدْ تَغَيَّرَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ، اَوْ دَخَلَتْهَا صُفْرَةٌ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَبِهٖ نَاْخُذُ .فَاِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي التَّبْكِيْرِ بِهٖ اَيْضًا بِمَا.

۱۱۲۲: خالد نے ابوقلابہؒ سے نقل کیا کہ عصر کا نام عصر رکھنے کی وجہ اس کا متاخر کرنا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۲۸/۱۔

حاصل یہ ہے کہ ابوقلابہؒ نے بتلایا کہ اس کا نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے راستے کو گویا نچوڑا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے ہم نے بھی تاخیر عصر کو مستحب قرار دیا کہ اس کو متاخر کیا جائے مگر یہ یاد رہے کہ یہ اس وقت سے پہلے پہلے ہے جس میں سورج کی دھوپ زرد ہو کر بدل جاتی ہے یا اس میں زردی کا اثر پیدا ہو۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن الحسن ﷭ کا مذہب و مسلک ہے۔

آخری اشکال:

رافع بن خدیج ﷜ کی روایت میں ہے کہ عصر پڑھ کر ہم اونٹ ذبح کر کے تقسیم کرتے اور اس کا گوشت سورج غروب ہونے سے پہلے کھا لیتے تھے معلوم ہوا کہ عصر اول وقت میں پڑھی جاتی تھی۔

روایت رافع ملاحظہ ہو۔

۱۱۲۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَنْحَرُ الْجَزُوْرَ فَنُقَسِّمُهُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ نَطْبُخُ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيْجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ .قِيْلَ لَهُ : قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ، بِسُرْعَةِ عَمَلٍ، وَقَدْ أَخَّرَتِ الْعَصْرَ) فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ -عِنْدَنَا حُجَّةٌ- عَلَى مَنْ يَرَى تَأْخِيرَ الْعَصْرِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فِيْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ، صَلَّى الْعَصْرَ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ صَلَّاهَا فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ قَدْ كَانَ أَخَّرَهَا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، فَكَانَ قَدْ أَخَّرَهَا فِي الْيَوْمَيْنِ جَمِيْعًا، وَلَمْ يُعَجِّلْهَا فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا، كَمَا فَعَلَ فِيْ غَيْرِهَا .) فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُصَلّٰى فِيْهِ هُوَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى تَأْخِيرِهَا لَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُوْنَ (آخِرُ كِتَابِ الْأَذَانِ وَالْمَوَاقِيْتِ) .

۱۱۲۳: ابوالنجاشی نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج ﷜ کہتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کرتے پھر اونٹ ذبح کر کے اس کو دس حصوں میں تقسیم کرتے پھر پکا کر اس کا گوشت غروب آفتاب سے پہلے کھا لیتے تھے۔ اس کو یہ کہا جائے گا کہ عین ممکن ہے وہ اس کام کو جلدی انجام دے لیتے ہوں اور عصر کو مؤخر پڑھتے ہوں ہمارے نزدیک اس روایت میں کوئی ایسی دلالت نہیں جو تاخیر عصر کے خلاف ہو۔ ہم باب المواقیت میں حضرت

بریدہ کی روایت نقل کر آئے کہ انہوں نے پہلے دن عصر کی نماز اس حال میں پڑھی کہ سورج سفید بلند صاف ستھرا تھا اور دوسرے دن عصر کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جب سورج بلند تھا یعنی اس کو پہلے دن سے زیادہ مؤخر کر کے پڑھا جبکہ آپ نے دونوں دنوں میں ہی مؤخر کر کے پڑھی اور اوّل وقت میں جلدی کر کے نہیں پڑھی جیسا کہ دوسری نمازوں میں آپ نے کیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نمازِ عصر کے ادا کرنے کا وقت وہی ہے جس کی طرف تاخیر عصر والے لوگ گئے ہیں نہ وہ جس کی طرف تعجیل والے گئے۔ مکمل وضاحت مواقیت میں دیکھیں۔

تخریج : بخاری فی الشرکہ باب ۱' مسلم فی المساجد حدیث نمبر ۱۹۸' مسند احمد ۱۴۱/۴' ۱۴۲۔

حاصل روایات: یہ نکلا کہ عصر اتنی پہلے پڑھی جاتی تھی جس میں یہ تمام کام پایہ تکمیل کو پہنچ جاتے تھے اور وہ وقت اول ہی ہے۔

الجواب: یہ تمام کام تیز رفتار والے لوگ اتنی دیر میں نپٹا لیتے ہیں آج کل بھی ماہر قصاب بیس منٹ میں گائے ذبح کر کے اس کے ٹکڑے بنا لیتا ہے جب دو تین آدمی ہوں گے تو وہ اس سے بھی کم وقت میں یہ کام انجام دے لیں گے پس یہ روایت تاخیر عصر کے خلاف حجت نہیں بن سکتی۔ فتدبر۔

ایک استدراک:

باب مواقیت الصلاۃ میں ہم نے حضرت بریدہؓ کی روایت ذکر کی جس میں اس بات کی وضاحت ہے کہ پہلے دن عصر کی نماز اس حال ادا فرمائی گئی کہ سورج بلندی پر تھا اور دوسرے دن عصر کی نماز پہلے دن کی نماز عصر سے زیادہ مؤخر کر کے ادا فرمائی اس روایت کے سیاق سے معلوم ہوا کہ فی الجملہ پہلے دن بھی عصر کو مؤخر کیا اور دوسرے دن تو پہلے دن کی بنسبت زیادہ مؤخر کیا۔

جس سے ثابت ہوا کہ دونوں دنوں میں عصر کی نماز فی الجملہ تاخیر سے ادا کی گئی اس کو اول وقت میں جلدی ادا نہیں فرمایا جیسا دوسری نماز میں کیا گیا پس اس سے ثابت ہوگیا کہ نماز عصر تاخیر مستحب کے ساتھ پڑھنا افضل ہے جس کی طرف ہمارے علماء گئے نہ کہ جس کی طرف دوسرے علماء کا رجحان ہے۔ واللہ اعلم۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے انداز سے تاخیر عصر کی افضلیت کو ثابت کیا اور اس کے لئے روایات کے علاوہ اپنی عادت کے مطابق آثار صحابہ وتابعین سے بھی دلیل پیش کی ہے نظر طحاوی سے بھی کام لیا ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلٰى أَيْنَ يَبْلُغُ بِهِمَا

تکبیر افتتاحی میں ہاتھ کہاں تک اٹھائیں

خلاصۃ الرام: تکبیر تحریمہ کا لفظ واجب تو بالاتفاق ہے مگر بعض ائمہ اس وجوب میں رکنیت کا درجہ مانتے ہیں جبکہ دوسرے ائمہ شرط کہتے ہیں البتہ ہاتھوں کے اٹھانے کو سب کے ہاں سنت کا درجہ حاصل ہے اختلاف اس میں ہے۔

نمبر۱: مطلقاً سنت ہے یہ بعض لوگوں کا مسلک ہے۔

نمبر۲: مونڈھوں کی قید کے ساتھ سنت ہے یہ ائمہ ثلاثہ کا مسلک ہے۔
نمبر۳: کانوں تک اٹھانا چاہئے یہ احناف کا مسلک ہے۔
موقف اوّل: کہ مطلقاً ہاتھ اٹھانا سنت ہے یہ بعض لوگوں کا مسلک ہے انہوں نے مندرجہ ذیل روایات کو اپنا مستدل مانا ہے۔

۱۱۲۴: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ مَوْلَى الزُّرَقِيِّيْنَ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا) فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ مَدًّا وَلَمْ يُوَقِّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا، بَلْ يَنْبَغِيْ، لَهُ أَنْ يَرْفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۱۲۴: سعید بن سمعان جو کہ زرقیین کے مولیٰ تھے بیان کرتے ہیں ہمارے ہاں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر اوپر کو اٹھاتے۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب آدمی نماز کو شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو کھینچ کر اوپر کو اٹھائے مگر اس کے لئے انہوں نے کسی وقت کو متعین نہیں کیا اور اسی روایت بالا کو اپنی دلیل میں پیش کیا جبکہ علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھائے اور انہوں نے اپنی دلیل میں یہ روایات پیش کی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۷' نمبر۷۵۳' ترمذی فی الصلاۃ باب۶۳' ۲۳۹/۲۴۰' نسائی فی الافتتاح باب۶۔

حاصل روایات: اس روایت میں کھینچ کر ہاتھوں کو بلند کرنے کا عمل مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہاتھوں کے اٹھانے میں کوئی قید مسنون نہیں کندھوں تک ہوں یا کانوں تک ہر طرح درست ہے۔

موقف ثانی:

کہ کندھوں تک ہاتھ اٹھانا مسنون ہے ان کی مستدل روایات درج ذیل ہیں۔

۱۱۲۵: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ).

۱۱۲۵: عبیداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب آپ فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۶' ۷۴۴' ترمذی فی الصلاۃ باب۷۶' ۲۵۵'۔

۱۱۲۶ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ).

۱۱۲۶: سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو ہاتھوں کو اتنا بلند فرماتے کہ کندھوں کے برابر ہو جاتے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ۲۱۔

۱۱۲۷ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح .

۱۱۲۷: مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

تخریج : سند ابن وھب۔

۱۱۲۸ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۱۲۸: مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعرفه ۵۰۵/۲ نسائی ۱۴۰/۱۔

۱۱۲۹ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ .فَسَأَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۱۱۲۹: زید بن ابی انیسہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو نماز شروع کرتے دیکھا کہ انہوں نے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھایا ہے میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسا کرتے دیکھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء کا کہنا ہے کہ شروع نماز کی تکبیر میں ہاتھوں کا اٹھانا کندھوں تک ہے۔ اس سے تجاوز نہ کیا جائے۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا اور ہمارے نزدیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور بات اس کے خلاف نہیں کیونکہ اس میں صرف اتنی بات ہے کہ جب آپ نماز کے لئے اٹھتے تو آپ ہاتھوں کو دراز کر کے اٹھاتے۔روایت میں دراز کرنے کی کوئی انتہا مذکور نہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ کندھوں کے برابر اٹھاتے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ نماز سے پہلے یہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا ہو اور نماز کی تکبیر کے بعد میں کہہ کر کندھوں کے برابر اٹھاتے ہوں تو بس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں دعا کے لئے ہاتھ

اٹھانا مراد ہوا اور حضرت علی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں نماز کی ابتداء کے لئے ہاتھ اٹھانا مراد ہوتا کہ ان روایتوں میں تضاد نہ رہے۔ علماء کی ایک اور جماعت نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے یہ کہا کہ نماز کو شروع کرتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا جائے گا تا کہ ان روایتوں میں تضاد نہ رہے۔ علماء کی ایک اور جماعت نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے یہ کہا کہ نماز کو شروع کرتے ہوئے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا جائے گا اور انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا۔

۱۱۳۰ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ : (أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا : لِمَ، فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبِعَةً وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ بَلٰى قَالُوْا فَاعْرِضْ .فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ قَالَ : فَقَالُوْا جَمِيْعًا : صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَقَالُوْا : الرَّفْعُ فِي التَّكْبِيْرِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ يَبْلُغُ بِهِ الْمَنْكِبَيْنِ وَلَا يُجَاوِزَانِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَكَانَ مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَنَا غَيْرَ مُخَالِفٍ لِهٰذَا ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا ذَكَرَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرُ الْمُنْتَهٰى بِذٰلِكَ الْمَدِّ إِلَيْهِ أَيُّ مَوْضِعٍ هُوَ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَبْلُغُ بِهِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ، وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الرَّفْعُ قَبْلَ الصَّلَاةِ لِلدُّعَاءِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ .فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الرَّفْعِ عِنْدَ الْقِيَامِ لِلصَّلَاةِ لِلدُّعَاءِ، وَحَدِيْثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى الرَّفْعِ بَعْدَ ذٰلِكَ، عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ .وَخَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : يَرْفَعُ الْأَيْدِيَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهَا الْأُذُنَانِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ.

۱۱۳۰ : محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کو دس اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا ان میں ابو قتادہ بھی تھے ابوحمید کہنے لگے میں تم میں سے سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں انہوں نے کہا کیوں؟ جبکہ تم ہم سے زیادہ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والے نہیں اور نہ صحبت میں ہم سے مقدم ہو تو ابوحمید کہنے لگے تمہاری بات درست ہے انہوں نے کہا آپ فرمائیں تو ابوحمید کہنے لگے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے اس پر سب نے کہا تم نے درست کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو پہلے مذکور ہوئی اس میں ہاتھوں کو مطلقاً بلند کرنے کا تذکرہ ہے اس بلندی کی انتہا مذکور نہیں کہ ان روایات کے خلاف ہو کیونکہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کھینچ کر بلند کرنا مراد ہو یا پھر نماز سے پہلے دعا کے لئے ہاتھ بلند کرنا مراد ہو پھر نماز کی تکبیر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ بلند کرتے ہوں۔ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نماز سے قبل دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مراد ہے اور روایت علی و ابن عمر رضی اللہ عنہم میں افتتاح صلاۃ کے وقت رفع کا تذکرہ ہے اس سے روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے۔ اب رہا یہ سوال کہ نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے یا نہیں۔ ہاتھ اٹھا کر درست ہے یا نہیں۔ یہ طبرانی اوسط کی روایت ہے اور اس کے علاوہ بھی اقامت و تکبیر کے درمیان دعا کی جتنی روایات ہیں وہ سب ضعیف ہیں اقامت و تکبیر کے درمیان فاصلہ نہیں یا ابتداء ایسا تھا پھر اذان و تکبیر کی مشروعیت کے بعد منسوخ ہو چکا اجلہ صحابہ کا عمل اس کی تصدیق کرتا ہے۔ تکبیر افتتاح کے لئے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا جائے گا جیسا کہ مندرجہ روایات و آثار سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

تخریج: ابو داؤد ۱۰۶/۱۔

حاصل روایات: تکبیر افتتاح میں آپ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے تھے اس سے تجاوز مسنون نہیں۔

فریق اوّل کی روایت کا جواب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جو پہلے مذکور ہوئی اس میں ہاتھوں کو مطلقاً بلند کرنے کا تذکرہ ہے اس بلندی کی انتہا مذکور نہیں کہ ان روایات کے خلاف ہو کیونکہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کھینچ کر بلند کرنا مراد ہو یا پھر نماز سے پہلے دعا کے لئے ہاتھ بلند کرنا مراد ہو پھر نماز کی تکبیر کہہ کر کندھوں کے برابر ہاتھ بلند کرتے ہوں۔

صورت مطابقت:

روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں نماز سے قبل دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا مراد ہے اور روایت علی و ابن عمر رضی اللہ عنہم میں افتتاح صلاۃ کے وقت رفع کا تذکرہ ہے اس سے روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے۔

سوال: اب رہا یہ سوال کہ نماز کی ابتداء میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا درست ہے یا نہیں۔ ہاتھ اٹھا کر درست ہے یا نہیں۔

جواب: یہ طبرانی اوسط کی روایت ہے اور اس کے علاوہ بھی اقامت و تکبیر کے درمیان دعا کی جتنی روایات ہیں وہ سب ضعیف ہیں اقامت و تکبیر کے درمیان فاصلہ نہیں یا ابتداءً ایسا تھا پھر اذان و تکبیر کی مشروعیت کے بعد منسوخ ہو چکا اجلہ صحابہ کا عمل اس کی تصدیق کرتا ہے۔

فریق ثالث کا موقف:

تکبیر افتتاح کے لئے ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا جائے گا جیسا کہ مندرجہ روایات و آثار سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

۱۱۳۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، حَتّٰى يَكُوْنَ إِبْهَامَاهُ قَرِيبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ).

۱۱۳۱: ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب افتتاح نماز کے لئے تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو اتنا بلند فرماتے کہ آپ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة بابنمبر۱۱۱۶' نسائی فی الافتتاح باب۵۔

۱۱۳۲ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ أُذُنَيْهِ).

۱۱۳۲: عاصم بن کلیب نے کلیب سے اور انہوں نے وائل بن حجرؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ تکبیر افتتاح کہتے تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھاتے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۵۴' ابو داؤد فی الصلاة ابو داؤد فی الصلاة باب۱۱۵' نمبر۷۲۶' مسند احمد ۱۳۷/۱۳۶/۴۔

۱۱۳۳ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۱۳۳: ابوالاحوص کہتے ہیں کہ عاصم بن کلیب نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج۔

۱۱۳۴ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ السُّوْسِيُّ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : (حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ أُذُنَيْهِ).

۱۱۳۴: نصر بن عاصم نے مالک بن حویرثؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے صرف ان الفاظ کا فرق ہے حتی یحاذی بهما فوق اذنیه یہاں تک کہ ہاتھوں کو کانوں کے اوپر والی جانب کی محاذات میں کر دیتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۶' باب۷۴۵' مسند احمد ۵۳/۵۔

۱۱۳۵ : وَبِمَا قَدْ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْحُسَيْنِ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ : ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيْمٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِيِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ (أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّتِيْ فِيْهَا بَيَانُ الرَّفْعِ إِلٰى أَيِّ مَوْضِعٍ هُوَ، فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ انْتَهٰى بِهِ، وَخَرَجَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ، أَنْ يَكُوْنَ مُضَادًّا لَهَا، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ أَوْلٰى أَنْ يُقَالَ بِهِ؟

۱۱۳۵: عباس بن سہل نے ابوحمید ساعدیؓ سے نقل کیا کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کو فرمانے لگے میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے برابر بلند کرتے۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ سے منقولہ روایات جن میں ہاتھوں کو اٹھانے کا تذکرہ ہے اس بارے میں مختلف ہیں کہ کہاں تک ہاتھ اٹھائے جائیں اور حضرت ابوہریرہ ؓ کی روایت جو شروع میں ہم نے ذکر کی وہ بھی ان کے مخالف نہیں تو ہم نے یہ چاہا کہ ان دونوں معانی میں سے جو اولیٰ ہو اس کے متعلق غور وفکر کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۱۶' نمبر۷۳۳' نسائی فی السهو باب۲۹' مسند احمد ۴۲۴/۵۔

حاصل روایات: ان پانچوں روایات میں کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا مذکور ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسنون ہے۔

بے لاگ محاکمہ:

روایت ابوہریرہ ؓ جو ابتداء باب میں واقع ہے اس کا جواب ہو چکا اس کا بعد والی روایات سے تضاد دور کر دیا گیا اب مؤقف ثانی وثالث کی روایات میں کھلا تضاد معلوم ہوتا ہے اس کے متعلق فیصلہ پر پہنچنے کے لئے مندرجہ ذیل روایت کو ملاحظہ فرمائیں۔

روایت وائل بن حجر ؓ:

۱۱۳۶ : فَإِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : (أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ إِذَا كَبَّرَ، وَإِذَا رَفَعَ، وَإِذَا سَجَدَ، فَذَكَرَ مِنْ هٰذَا مَا شَاءَ اللّٰهُ. قَالَ : ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَعَلَيْهِمُ الْأَكْسِيَةُ وَالْبَرَانِسُ فَكَانُوْا يَرْفَعُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيْهَا، وَأَشَارَ شَرِيْكٌ إِلٰى صَدْرِهِ). فَأَخْبَرَ وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ فِيْ حَدِيْثِهِ هٰذَا أَنَّ رَفْعَهُمْ إِلٰى مَنَاكِبِهِمْ، إِنَّمَا

كَانَ لِأَنَّ أَيْدِيَهُمْ كَانَتْ حِينَئِذٍ فِي ثِيَابِهِمْ، وَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَرْفَعُونَ إِذَا كَانَتْ أَيْدِيهِمْ لَيْسَتْ فِي ثِيَابِهِمْ، إِلَى حَذْوِ آذَانِهِمْ .فَأَعْمَلْنَا رِوَايَتَهُ كُلَّهَا فَجَعَلْنَا الرَّفْعَ إِذَا كَانَتَ الْيَدَانِ فِي الثِّيَابِ لِعِلَّةِ الْبَرْدِ إِلَى مُنْتَهَى مَا يُسْتَطَاعُ الرَّفْعُ إِلَيْهِ، وَهُوَ الْمَنْكِبَانِ .وَإِذَا كَانَتَا بَادِيَتَيْنِ، رَفَعَهُمَا إِلَى الْأُذُنَيْنِ، كَمَا فَعَلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَجْعَلَ حَدِيثَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَمَا أَشْبَهَهُ، الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ كَانَ ذٰلِكَ وَالْيَدَانِ بَادِيَتَانِ .إِذَا كَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَا، كَانَتَا فِي الثِّيَابِ، فَيَكُونُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا، لِمَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ، فَيَتَضَادُّ الْحَدِيثَانِ .وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهُمَا عَلَى الْإِتِّفَاقِ، فَنَجْعَلُ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدَاهُ فِي ثَوْبِهِ، عَلٰى مَا حَكَاهُ وَائِلٌ فِي حَدِيثِهِ .وَنَجْعَلُ مَا رَوٰى وَائِلٌ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ، فِي غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ، مِنْ رَفْعِ يَدَيْهِ إِلٰى أُذُنَيْهِ فَيُسْتَحَبُّ الْقَوْلُ بِهِ وَتَرْكُ خِلَافِهِ .وَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَهُوَ خَطَأٌ، وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِي "بَابِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الرُّكُوعِ" إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالٰى .فَثَبَتَ بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ، مَا رَوٰى وَائِلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فَصَّلْنَا، مِمَّا فَعَلَ فِي حَالِ الْبَرْدِ، وَفِي غَيْرِ حَالِ الْبَرْدِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللَّهُ تَعَالٰى .

۱۱۳۶: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا چنانچہ میں نے دیکھا کہ آپ افتتاح صلاۃ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر تکبیر کہتے ہوئے بلند کرتے ہیں اور جب آپ اٹھتے اور سجدہ کرتے ہیں پھر اسی طرح انہوں نے بیان کیا ابن حجر کہتے ہیں میں پھر آئندہ سال آیا تو صحابہ کرام نے چادریں اور ٹوپیاں اوڑھ رکھی تھیں وہ انہی چادروں میں اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ شریک راوی نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت وائل بن حجر ؓ نے اپنی روایت میں بتلایا کہ کندھوں تک ہاتھوں کا اٹھانا اس بنا پر تھا کہ ان کے ہاتھ کپڑوں پر تھے انہوں نے یہ بھی بتلایا کہ وہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاتے تھے جبکہ وہ کپڑوں میں نہ ہوتے تھے۔ پس ہم نے ان کی روایت پر مکمل طور پر اس طرح عمل کیا جب ہاتھ کپڑوں میں ہوں تو اس حد تک اٹھائے جائیں جہاں تک آدمی اٹھا سکتا ہو اور وہ کندھے ہیں اور جب دونوں ہاتھ کپڑوں سے باہر ہوں تو ان کو کانوں تک اٹھایا جائے گا جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا اور وہ روایت جس کو ابن عمر ؓ اور دیگر حضرات نے روایت کیا جس میں کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کا تذکرہ ہے جبکہ وہ کھلے ہوں تو یہ روایت اس کے خلاف نہیں۔ اس لئے کہ یہ کہنا درست ہے کہ

دونوں ہاتھ کپڑوں میں تھے تو اس صورت میں یہ روایت وائل بن حجر کی روایت کے مخالف بن گئی۔ مگر ہم ان کو اتفاق پر اس طرح محمول کریں گے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت اس موقع کے لئے ہے جبکہ آپ کے ہاتھ کپڑوں میں تھے جیسا کہ حضرت وائل کی روایت میں آیا ہے اور وائل بن حجر کی روایت میں آپ کا جو فعل وارد ہوا ہے جس میں کانوں تک ہاتھ اٹھانا مذکور ہے وہ سردی کے علاوہ وقت سے متعلق ہے۔ پس اس کا اختیار کرنا مستحب ہے اور اس کی مخالفت کو ترک کر دینا بہتر ہے بقیہ جو روایت علی المرتضٰی سے مروی ہے اس کی کمزوری باب رفع الیدین فی الرکوع میں ذکر کریں گے' ان شاء اللہ۔ اس باب میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت اور دیگر روایات جن کی ہم نے تفصیل کی جس سے آپ کی سردیوں کی حالت اور سردیوں کے علاوہ حالت کی تفصیل ہوئی یہ امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۵' نمبر ۷۲۸' نسائی فی الصلاۃ باب ۹۷۔

حاصل روایات : یہ ہوا کہ کندھوں تک اٹھانا اس وقت تھا کہ جب ان کے ہاتھ چادروں میں تھے یعنی موسم سرما تھا اور جب کپڑوں میں ہاتھ نہ تھے (بلکہ موسم گرما تھا) تو وہ اپنے ہاتھ کانوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

اب اس روایت نے معاملہ تطبیق بالکل آسان کر دیا کہ کندھوں تک اٹھانے والی روایات کا تعلق سردی کے زمانہ سے ہے اور سردی کی وجہ سے کپڑے کے اندر سے ہاتھ اتنے ہی بلند ہو سکتے ہیں اور عام حالات اور گرمی کے موسم میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھایا جاتا تھا پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا مطلب یہ ہوا کہ کپڑوں کے اندر ہاتھوں کی صورت میں کندھوں تک اٹھائے جاتے تھے۔ اور وائل رضی اللہ عنہ نے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا وہ سردی کے علاوہ ایام سے متعلق ہے پس اس طرح دونوں قسم کی روایات کا تضاد ختم ہو جاتا ہے اور اس کو تسلیم نہ کیا جائے تو روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا تضاد کسی صورت میں ختم نہیں ہو سکتا پس موافقت روایات کا تقاضا یہ ہے کہ روایات کو حالت برد' غیر برد پر محمول کیا جائے۔

آخری بات:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت انتہائی ضعیف ہے جو استدلال میں معاون نہیں بن سکتی۔

پس روایت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ پر عمل کرنا مسنون ہے یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک تاباں ہے۔

یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے مگر تطبیق کی ایک عمدہ صورت صحیح حدیث کے ذریعہ پیش کر کے اعلیٰ معیار قائم کر دیا للہ درہ' یہ عمل بالحدیث کی شاندار مثال ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ تَكْبِيرَةِ الِافْتِتَاحِ

افتتاحی تکبیر کے بعد کیا پڑھیں؟

خلاصۃ المرام: تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء اور انی وجہت کے پڑھنے کی نوعیت میں اختلاف ہے امام ابوحنیفہ، محمد واحمد و دیگر علماء رحمہم اللہ ثناء کو واجب کہتے اور انی وجہت کو مسنون قرار نہیں دیتے۔

نمبر۲: فریق دوم امام یوسف و اوزاعی طحاوی وغیرہ رحمہم اللہ ہر دو کو مسنون مانتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف:

ثنا واجب ہے اور انی وجہت مسنون نہیں ہے مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۱۳۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ (عَلَى وَزْنِ مَفْعُولٍ مِنَ التَّفْعِيلِ) قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيِّ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يَقُولُ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ يَقُولُ : اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثَلَاثًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ، وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ ثُمَّ يَقْرَأُ).

۱۱۳۷: ابوالمتوکل ناجی حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے اور نماز کے لئے تکبیر افتتاح کہہ چکتے تو پھر پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تا غَيْرُكَ پھر پڑھتے لا الہ الا اللہ پھر تین مرتبہ پڑھتے: اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا پھر پڑھتے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ، وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ (میں اللہ تعالیٰ جو سمیع علیم ہیں شیطان مردود کی طعنہ زنی اور پھونک سے پناہ مانگتا ہوں) پھر آپ قراءت شروع فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد باب الصلاة باب ۱۲۰، ۷۷۵ ترمذی فی الصلاة باب ۶۵، نمبر ۲۴۲، ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۲، نمبر ۸۰۴، مسند احمد ۳/ ۵۰۔

۱۱۳۸: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ "ثُمَّ يَقْرَأُ".

۱۱۳۸: حسن بن ربیع کہتے ہیں کہ ہمیں جعفر بن سلیمان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ "ثُمَّ يَقْرَأُ" کے الفاظ کو ذکر نہیں کیا۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ٦٥' ٢٤٣' ابن ماجه فی اقامه۔

۱۱۳۹ : وَحَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ التُّجِيْبِيُّ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقُوْلُ : سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ).

۱۱۳۹: عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر پڑھتے "سبحانك اللهم تا غيرك"

تخریج : ترمذی ۵۷/۱' ابو داؤد ۱۱۳/۱۔

۱۱۴۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا أَيْضًا، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

۱۱۴۰: حسن بن ربیع کہتے ہیں کہ ہمیں ابومعاویہ نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۵۸/۱۔

۱۱۴۱ : كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَقَالَ : " اللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ . "

۱۱۴۱: عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھائی تو اللہ اکبر کہا یعنی تکبیر افتتاح کہی اور "سبحانك اللّٰهم تاغيرك" پڑھا۔

تخریج : المستدرک۔

۱۱۴۲ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَوَهْبٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ "بِذِي الْحُلَيْفَةِ . "

۱۱۴۲: اسود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے صرف ذوالحلیفہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲۱۰/۱۔

۱۱۴۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ : أَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي

عَرُوْبَةَ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ "يُسْمِعُ مَنْ يَلِيْهِ."

۱۱۴۳: ابراہیم نخعی نے علقمہ اور اسود سے نقل کیا انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ یہ لفظ زائد ہیں "یسمع من یلیہ" یعنی سبحانك اللھم اس طرح پڑھا کہ قریب والا سن پائے (یہ تعلیم کے لئے پڑھا)

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۰۹/۱۔

۱۱۴۴: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

۱۱۴۴: ابراہیم نے اسود سے اور انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اِسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۰۸/۱۔

۱۱۴۵: وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَبَّرَ، فَرَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ : مِثْلَ ذٰلِكَ لِيَتَعَلَّمُوْهَا قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا : هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، أَنْ يَقُوْلَ، وَلَا يَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا غَيْرَ التَّعَوُّذِ، إِنْ كَانَ إِمَامًا، أَوْ مُصَلِّيًا لِنَفْسِهِ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَزِيْدَ بَعْدَ هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرُوْا.

۱۱۴۵: ابراہیم نے علقمہ اور اسود دونوں سے نقل کیا کہ دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا کہ انہوں نے تکبیر افتتاح کہی اور اپنی آواز کو بلند کیا اور سبحانک اللھم بھی ذرا زور سے پڑھی تا کہ لوگ سیکھ لیں (کہ اس مقام پر یہی پڑھی جاتی ہے) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نمازی کے لئے یہی مناسب ہے کہ جب وہ نماز کو شروع کرے تو یہی الفاظ کہے اور اعوذ باللہ کے علاوہ کسی چیز کا اضافہ نہ کرے جبکہ وہ امام یا اپنی نماز پڑھنے والا ہو یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ مناسب یہ ہے کہ اس کے بعد وہ الفاظ بھی پڑھے جائیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ روایات ذکر کیں۔

تخریج : بیہقی ۵۲/۲، ابن ابی شیبہ ۲۱۰/۱۔

حاصل روایات : یہاں تک جس قدر روایات و آثار گزرے ان میں تکبیر افتتاح کے بعد سبحانک اللھم کا پڑھنا مذکور ہے انکی وجہت مذکور نہیں معلوم ہوا کہ ثنا ہی لازم ہے اگر امام ہو یا مقتدی تکبیر افتتاح کے بعد سبحانک اللھم پڑھے اس پر اضافہ نہ کرے امام تعوذ

تسمیہ وقراءت سب کچھ پڑھے گا یہ امام ابوحنیفہ وامام محمد واحمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

موقف فریق دوم:

روایات : ثناء اورانی وجہت پڑھنا مسنون ہے جیسا کہ یہ روایات ثابت کرتی ہیں۔

۱۱۴٦ :مَا حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ : وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ).

۱۱۴٦: عبیداللہ بن ابی رافع حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو پڑھتے :وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْت وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ـ

تخریج : مسلم صلاۃ المسافرین ۲۰۱ / ۲۰۲، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۹، نمبر ۷٦۰، ترمذی فی الدعوات باب۳۲، نمبر۳٤۲۲، نسائی فی الافتتاح باب۱۷، ابن ماجہ فی الاضاحی باب۱، دارمی فی الاضاحی باب۱۔

۱۱۴۷ :وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ .

۱۱۴۷: عبداللہ بن رجاء رحمہ اللہ نے کہا ہمیں عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المحلی ۱۱/۳۔

۱۱۴۸ :وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنِ الْمَاجِشُوْنِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۱۴۸: عبدالعزیز بن الماجشون نے الماجشون اور عبداللہ بن فضل سے اورانہوں نے اعرج سے اورانہوں نے اپنی اسناد سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

تخریج : المحلی ۱۱/۳۔

۱۱۴۹ :وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالُوْا : فَلَمَّا جَاءَ تِ الرِّوَايَةُ بِهٰذَا وَبِمَا قَبْلَهُ اسْتَحْبَبْنَا أَنْ يَقُوْلَهُمَا الْمُصَلِّيْ جَمِيْعًا، وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۱۱۴۹: عبداللہ بن فضل نے اعرج سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ جب یہ کلمات بھی روایت میں آئے اور اس سے پہلے کلمات بھی روایات میں آئے تو مناسب یہ ہے کہ نمازی ہر دو کو پڑھے۔ یہ قول امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲۹۷/۱۔

حاصل روایات: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو مختلف اسناد سے پیش کی گئی ہے اس میں صرف انی وجہت...... کا تذکرہ ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے اس مؤقف کو آخر میں پیش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی اسی طرف ہے کہ ہر دو کو پڑھا جائے تاکہ دونوں روایات جمع ہو جائیں۔

نوٹ: یہ مسئلہ بھی ان مسائل میں سے ہے جہاں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف ہے شاید اس لئے دوسرے مؤقف کو اتنے زوردار انداز سے پیش نہیں کیا نیز نظر طحاوی رحمہ اللہ سے یہ باب بھی خالی ہے فتدبر۔

بَابُ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں بسم اللہ پڑھنا

خلاصۃ البرام : بسم اللہ کے متعلق بہت سی باتوں میں اختلاف ہے۔

نمبر ۱: سورۂ نمل کی آیت کا صرف حصہ ہے یا مستقل آیت ہے امام مالک و احمد نمل کی آیت کا حصہ اور احناف، شوافع مستقل الگ آیت مانتے ہیں۔

نمبر ۲: احناف بسم اللہ کو فاتحہ کا جز نہیں کہتے جبکہ شوافع و حنابلہ فاتحہ کی آیت مانتے ہیں۔

نمبر ۳: عطاء و ابن مبارک کے ہاں بسم اللہ ہر سورت کا جزء ہے اور امام ابو حنیفہ و شافعی و حنبل رحمہم اللہ کے ہاں ہر سورت کا جز نہیں ہے۔

نمبر ۴: امام مالک کے ہاں نماز میں اس کا پڑھنا مکروہ ہے احناف و حنابلہ مستحب کہتے ہیں۔

نمبر ۵: امام ابو حنیفہ و ابو یوسف رحمہما اللہ کے ہاں سورت سے پہلے پڑھنا درست نہیں مگر امام محمد اس کو مستحب مانتے ہیں۔

نمبر ۶: ہر رکعت کے شروع میں پڑھنا مسنون نہیں یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور ابو یوسف ہر رکعت کے شروع میں مستحب

مانتے ہیں۔

نمبر۷: امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں جہری نماز میں جہراً سری میں سراً پڑھنا لازم ہے احناف وحنابلہ کے ہاں جہری وسری میں سراً پڑھنا لازم ہے اور امام مالک کے ہاں سر و جہر میں نہ پڑھیں گے یہاں مسئلہ نمبر۷ کی تفصیل مقصود ہے۔

مؤقف اوّل: امام شافعی ودیگر علماء رحمہم اللہ کے ہاں بسم اللہ کو نماز جہری میں جہراً اور سری میں سراً پڑھا جائے گا اس سلسلہ میں روایات وآثار ملاحظہ ہوں۔

۱۱۵۰ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ قَالَ : صَلَّيْت وَرَاءَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَرَأَ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ [الفاتحة :۱] "فَلَمَّا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) [الفاتحة :۷] قَالَ : آمِيْن، فَقَالَ النَّاسُ "آمِيْن" ثُمَّ يَقُوْلُ إِذَا سَلَّمَ " أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۱۵۰: نعیم بن مجمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی تو انہوں نے بسم اللہ سمیت سورۃ فاتحہ ولا الضالین تک پڑھی پھر آمین کہی تو لوگوں نے بھی آمین کہی پھر سلام پھیر کر کہنے لگے اچھی طرح سنو! مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں تم سب سے بڑھ کر مشابہت والا ہوں۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب۲۱' مسند احمد ۴۹۷/۲' مستدرک حاکم ۲۳۲/۱۔

۱۱۵۱ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِهَا، فَيَقْرَأُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ)). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَأَنَّهُ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَقْرَأَ بِهَا، كَمَا يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا، بِمَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۱۵۱: ابن ابی ملیکہ نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں نماز ادا فرماتے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سمیت سورۃ فاتحہ پڑھتے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء کا خیال یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سورۃ فاتحہ کا حصہ ہے چنانچہ نمازی کے لئے مناسب یہ ہے کہ اس کو اسی طرح پڑھے جس طرح سورۃ فاتحہ کو

پڑھتا ہے اور ان روایات کو انہوں نے دلیل بنایا جو اصحاب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الحروف والقراءت نمبر ۴۰۰۱۔

۱۱۵۲ : كَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَهَرَ بِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "وَكَانَ أُبَىٌّ يَجْهَرُ بِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ."

۱۱۵۲: عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی انہوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً پڑھا اور ابی بن کعب بھی اسے جہراً پڑھا کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۴۱۲/۱۔

۱۱۵۳ : وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَهَرَ بِهَا .

۱۱۵۳: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ بھی بسم اللہ جہراً پڑھتے تھے۔

تخریج : دارقطنی ۳۰۳/۱۔

۱۱۵۴ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "قَبْلَ السُّوْرَةِ وَبَعْدَهَا، إِذَا قَرَأَ بِسُوْرَةٍ أُخْرٰى فِي الصَّلَاةِ .

۱۱۵۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ وہ سورہ فاتحہ کے شروع اور دوسری سورت کی ابتداء میں بسم اللہ کو ترک نہ کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۴۱۲/۱۔

۱۱۵۵ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ."

۱۱۵۵: یزید الفقیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ بسم اللہ کے ساتھ قراءت کا افتتاح فرماتے۔

تخریج : معرفۃ السنن والآثار ۳۷۵/۲۔

۱۱۵۶ : وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ . "وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا.

۱۱۵۶: ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر کے پیچھے نماز ادا کی ان کو سورۃ فاتحہ کی ابتداء اور دوسری سورہ کی

ابتداء میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے پایا۔انہوں نے اس روایت کو بھی استدلال میں پیش کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۱۲ ٤۔

۱۱۵۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي) قَالَ : فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "وَقَالَ هِيَ الْآيَةُ السَّابِعَةُ .قَالَ وَقَرَأَ عَلَى سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، كَمَا قَرَأَ عَلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا نَرَى الْجَهْرَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ، وَاخْتَلَفُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يَقُوْلُهَا سِرًّا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَقُوْلُهَا اَلْبَتَّةَ، لَا فِي السِّرِّ، وَلَا فِي الْعَلَانِيَةِ .وَاحْتَجُّوْا عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ.

۱۱۵۷: سعید بن جبیر نے ابن عباس ﷠ سے نقل کیا کہ وہ فرمانے لگے: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي﴾ [الحجر: ۷] سے مراد سورۂ فاتحہ ہے پھر انہوں نے بسم اللہ پڑھ کر بتلایا کہ یہ سورۂ فاتحہ کی ساتویں (پہلی) آیت ہے۔ان سے دوسرے علماء نے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ نماز میں اس کے بلند آواز میں پڑھنے کا ثبوت اس سے نہیں ملتا پھر ان میں سے بعض نے یہ کہا کہ آہستہ پڑھے اور بعض نے یہ کہا کہ اس کو سر و جہر بالکل نہ پڑھے اس سلسلے میں انہوں نے پہلے قول والوں کے خلاف اس روایت کو پیش کیا۔

تخریج : عبدالرزاق ۲/ ۹۰۔

حاصل روایات : ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بسم اللہ کو سورۂ فاتحہ کی ابتداء اور بعد والی سورت کی ابتداء میں جہری میں جہراً اور سری میں سراً پڑھا جائے گا یہ فاتحہ کا جز ہے جب فاتحہ کو جہراً پڑھا جاتا ہے تو یہ بھی جہراً ہوئی بقول ابن عباس سبع من المثانی کا مصداق سورۂ فاتحہ ہے۔بسم اللہ کے بغیر اس کی سات آیات نہیں بنتیں۔

موقف فریق ثانی:

بسم اللہ کو جہراً نہ پڑھا جائے بلکہ سراً پڑھا جائے بلکہ بعض تو سر بھی نہ پڑھنے کے قائل ہوتے انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۱۱۵۸ :بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ فِي الثَّانِيَةِ، اسْتَفْتَحَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "لَيْسَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَلَوْ كَانَتْ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، لَقَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ، كَمَا قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ

وَالَّذِیْنَ اسْتَحَبُّوا الْجَهْرَ بِهَا فِی الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى لِأَنَّهَا -عِنْدَهُمْ -مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، اسْتَحَبُّوْا ذٰلِكَ أَيْضًا فِي الثَّانِيَةِ فَلَمَّا انْتَفٰى بِحَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهَا فِي الثَّانِيَةِ، انْتَفٰى بِهِ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ بِهَا فِي الْأُوْلٰى .فَعَارَضَ هٰذَا الْحَدِيْثُ، حَدِيْثَ نُعَيْمِ بْنِ الْمُجْمِرِ، وَكَانَ هٰذَا أَوْلٰى مِنْهُ، لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهِ، وَفَضْلَ صِحَّةَ مَجِيْئِهِ، عَلٰى مَجِيْءِ حَدِيْثِ نُعَيْمٍ .وَقَالُوْا : وَأَمَّا حَدِيْثُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، فَقَدِ اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ رَوَوْهُ فِيْ لَفْظِهِ.فَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ، وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ.

۱۱۵۸: ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو رکعت کی قراءت کو الحمدللہ سے شروع فرماتے اور سکوت نہ فرماتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے یہ واضح دلیل مل گئی کہ بسم اللہ فاتحہ کا حصہ نہیں۔اگر فاتحہ کا حصہ ہوتی تو دوسری رکعت میں پڑھی جاتی۔جیسا کہ آپ نے فاتحہ کو پڑھا' رہے وہ لوگ جنہوں نے پہلی رکعت میں اس کے جہر کے ساتھ پڑھنے کو مستحب قرار دیا تو ان کے ہاں اس کی وجہ فاتحۃ الکتاب کا حصہ ہونا ہے اور دوسری رکعت میں بھی انہوں نے مستحب قرار دیا۔جب روایت بالا سے اس کے دوسری رکعت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نفی ہوگئی تو اس سے پہلی رکعت کے اندر پڑھنے کی بھی نفی ہوگئی۔تو یہ روایت نعیم بن مجمر کی روایت کے معارض بنی اور یہ روایت اس سے سند کی پختگی کے لحاظ سے بہتر ہے۔رہی وہ روایت جس کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ابن ابی ملکیہ سے ذکر کیا تو خود اس روایت کے الفاظ میں شدید اختلاف تھا۔بعض نے اسی طرح روایت کی جس طرح ہم نے اور بعض نے دوسرے انداز سے روایت کی۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۴۸۔

فریق اوّل کی روایات کے جوابات:

نعیم بن مجمر کی روایت سے روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سند کے اعتبار سے اعلیٰ اور صحت متن میں بھی افضل ہے پس اس کو ترجیح حاصل ہوگی روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا حاصل یہ ہے کہ بسم اللہ سورۂ فاتحہ کا حصہ نہیں اگر اس کا حصہ ہوتی تو دوسری رکعت میں اس کو پڑھا جاتا جیسا کہ فاتحہ کو پڑھا گیا پس ثابت ہوگیا کہ جب دوسری رکعت میں اس کا پڑھنا ثابت نہ ہوا تو پہلی رکعت میں بھی منتفی ہوا۔

روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا جواب:

اس روایت کے الفاظ میں اختلاف ہے اضطراب متن کی وجہ سے قابل حجت نہیں جیسا کہ دوسری سند سے روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر ہو رہا ہے۔

روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا:

۱۱۵۹ : كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى أَنَّهٗ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَ ةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَتَتْ لَهٗ قِرَاءَ ةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا .فَفِیْ هٰذَا أَنَّ ذِكْرَ قِرَاءَ ةِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ. تَنْعَتُ بِذٰلِكَ قِرَاءَ ةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَائِرِ الْقُرْآنِ، كَيْفَ كَانَتْ؟ وَلَيْسَ فِیْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "فَمَعْنٰى هٰذَا غَيْرُ مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ تَقْطِيْعُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ الَّذِیْ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، كَانَ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَيْضًا حِكَايَةً مِنْهُ لِلْقِرَاءَ ةِ الْمُفَسَّرَةِ حَرْفًا حَرْفًا، الَّتِیْ حَكَاهَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ مُلَيْكَةَ .فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِیْ حَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِأَحَدٍ .وَقَالُوْا لَهُمْ أَيْضًا، فِيْمَا رَوَوْهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ قَوْلِهٖ : (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِیْ). أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ أَنَّهَا هِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ، فَإِنَّا لَا نُنَازِعُكُمْ فِیْ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "مِنْهَا، فَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَمَا ذَكَرْتُمْ، وَقَدْ رُوِیَ عَنْ غَيْرِهٖ مِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ، فِیْ هٰذَا الْبَابِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَمْ يَجْهَرْ بِهَا وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا جَمِيْعًا أَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ سَبْعُ آيَاتٍ .فَمَنْ جَعَلَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "مِنْهَا عَدَّهَا آيَةً، وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْهَا مِنْهَا، عَدَّ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ آيَةً .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِیْ ذٰلِكَ، وَجَبَ النَّظَرُ وَسَنُبَيِّنُ ذٰلِكَ فِیْ مَوْضِعِهٖ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۱۵۹: عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ نے یعلیٰ سے نقل کیا کہ میں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت کے سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت کی کیفیت حرف بحرف بتلائی۔ اس روایت کے اندر یہ مذکور ہے کہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بسم اللہ پڑھی اور اس سے اس بات کی طرف اشارہ مل گیا کہ آپ پورا قرآن اس طرح پڑھتے تھے مگر اس روایت میں یہ کوئی دلیل نہیں کہ آپ بسم اللہ پڑھتے تھے۔ پس اس روایت کا مطلب ابن جریج والی روایت سے مختلف ہوا اور یہ بھی کہنا درست ہے کہ فاتحہ کا الگ الگ کر کے پڑھنا ابن جریج کی روایت میں خود ابن جریج کی طرف سے ہو اور ایک ایک حرف پڑھنے کی تفسیر ہو جس کو ابن ابی ملیکہ کی روایت میں ذکر کیا گیا۔ پس امّ سلمہ والی روایت کسی کی بھی دلیل نہ بن سکی۔ پہلے قول والوں نے

جوانہوں نے ابن عباس ﷺ سے آیت: ﴿ولقد اتینٰک سبعا من المثانی﴾ کے متعلق ذکر کیا ہے کہ یہ بھی السبع المثانی میں سے ہے تو ہم عرض کرتے ہیں کہ اس کے سبع مثانی میں ہمیں کوئی اختلاف نہیں۔ ہمیں اختلاف تو اس بات میں ہے کہ آیا بسم اللہ اس کا حصہ ہے یا نہیں؟ تو ابن عباس ﷺ سے اس طرح بھی روایت آئی ہے جو تم نے ذکر کی ہے اور جن سے ہم نے اس باب میں روایات ذکر کیں ان سے یہ دلالت ملتی ہے کہ انہوں نے اس کو جہر سے نہیں پڑھا اور اس بات میں تو کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا کہ فاتحہ کتاب کی سات آیتیں ہیں جنہوں نے اس کو فاتحہ کا حصہ بنایا تو دوسروں نے اس کا حصہ نہیں بنایا بلکہ ﴿انعمت علیھم﴾ کو مستقل آیت شمار کیا۔ جب روایات میں اختلاف ہوا تو اس میں غور کرنا لازم آیا تا کہ اس کا موقع معلوم ہو جائے۔ ہم اس کو اپنے مقام پر ذکر کریں گے۔

حضرت عثمان ﷺ سے اسی طرح روایت آ رہی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الوتر باب ۲۰' ۲۲' ترمذی فی ثواب القرآن باب۲۳' والقرآن باب۱' نسائی فی الافتتاح باب۸۳' قیام اللیل باب۱۳' مسند احمد ۲۹۴/۶' ۳۰۰۔

اب اس روایت کے الفاظ تو دوسرے مضمون کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا نمونہ بیان کرتے ہوئے امّ سلمہ ﷺ نے بسم اللہ پڑھی۔ یہ روایت ابن جریج کی سابق روایت کے خلاف ہے۔

اور یہ بھی کہنا ممکن ہے کہ روایت ابن جریج میں فاتحہ کی یہ تقطیع خود ابن جریج کی بطور حکایت ہو جس کو لیث نے ابن ابی ملیکہ سے بیان کیا ہے پس روایت امّ سلمہ ﷺ بسم اللہ کے جہر الزوم کی دلیل نہ رہی۔

روایت سعید بن جبیر کے متعلق عرض یہ ہے کہ: ﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ﴾ [الحجر : ۸۷] اس کے سبع من المثانی ہونے میں کلام نہیں مگر اس سے یہ کیسے ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ فاتحہ کا جزء ہے اس کو ہم تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اس پر تو اتفاق ہے کہ فاتحۃ الکتاب کی سات آیات ہیں جو بسم اللہ کو جز نہیں مانتے انہوں نے انعمت علیھم پر وقف کیا اور اس کو چھٹی آیت قرار دیا جب سات آیات کی نوعیت میں اختلاف ہوا تو اب فیصلے پر پہنچنے کے لئے دوسری روایت کی طرف رجوع کیا جائے اور نظر و فکر سے کام لیا جائے چنانچہ روایت عثمانؓ سے راہنمائی مل گئی۔ روایت عثمان رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۷۰ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنْ عَوْفٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ، وَهِيَ مِنَ السَّبْعِ الطُّوَلِ وَإِلٰى بَرَاءَةٌ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنِ؟ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا، وَجَعَلْتُمُوْهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ، وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ .فَقَالَ عُثْمَانُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ : اجْعَلُوْهَا فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يَذْكُرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا .فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ أَسْأَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَخِفْتُ أَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا فَقَرَنْتُ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَجَعَلْتُهُمَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ مِنَ السُّوْرَةِ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُهَا فِيْ فَصْلِ السُّوَرِ، وَهِيَ غَيْرُهُنَّ : فَهٰذَا خِلَافُ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ جَاءَ تَ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ .

۱۱۶۰: ابن عباس ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفانؓ سے سوال کیا تم نے سورہ انفال کو جو کہ سبع طوال سے ہے اور سورۃ براءت جو کہ مئین سے ہے کیونکر ملا کر سبع طوال میں شامل کیا اور ان کے مابین فاصلہ کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیوں نہیں لکھی اس پر عثمانؓ نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی اور آیت اترتی تو آپ فرماتے اس کو فلاں فلاں سورۃ کی فلاں آیت کے بعد لکھ دو ان دونوں سورتوں کا واقعہ بڑی حد تک مشابہت رکھتا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور اس سلسلہ میں سوال نہ کر سکا پس مجھے خطرہ ہوا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ اسی سورت کا حصہ ہو تو میں نے ان کو ملا دیا اور بسم اللہ کی سطر ان کے مابین اس لئے نہیں لکھی (کہ آپ ﷺ نے نہیں فرمایا) اس لئے ان کو سبع طوال میں شامل کیا۔امام طحاوی ﷫ فرماتے ہیں کہ یہ عثمانِ غنی ﷜ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان کے ہاں سورت کا حصہ نہیں بلکہ اسے سورتوں میں فاصلے کے لئے لکھتے ہیں کہ وہ آیات اس سورت کے علاوہ ہیں۔ پس یہ وہ اختلافی بات ہے جس کی طرف ابن عباس ﷺ گئے ہیں اور بہت سارے آثار جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر وعثمان ﷢ سے آئے ہیں کہ وہ بسم اللہ میں جہر نہ کرتے تھے۔ یہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۲، نمبر۷۸۶، ترمذی فی تفسیر سورہ نمبر۹، باب۱، نمبر۳۰۸۶، نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب فضائل القرآن نمبر۸۰۰۷، مسند احمد ۶۹/۵۷/۱۔

لیجئے: یہ حضرت عثمانؓ اس روایت میں بتلا رہے ہیں کہ بسم اللہ سورت کا حصہ نہیں اس کو فاصلہ سور کے لئے لکھا جاتا تھا مگر یہ ان سورتوں کا جز نہ تھی اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ فاتحہ کا بھی جز نہیں پس روایت ابن عباس ﷺ سے یہ مفہوم لینا کہ بسم اللہ سورۃ فاتحہ کا جز ہے اس لئے اس کو ابن عباس ﷺ نے سبع مثانی فرمایا ہے یہ درست نہیں اور جب جز نہ ہوئی تو فاتحہ کے جہر پر قیاس کر کے اس کا جہر ثابت نہیں ہوسکتا عدم جہر بسم اللہ پر مزید بہت سے آثار دلالت کرتے ہیں حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم اس کو نماز میں جہراً نہ پڑھتے تھے۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۱۱۶۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ

قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، عَنْ أَبِيهِ، (وَقَلَّمَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ حَدَثًا فِي الْإِسْلَامِ مِنْهُ، فَسَمِعَنِيْ وَأَنَا أَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فَقَالَ : أَيْ بُنَيَّ، إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ أَسْمَعْهَا مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ، وَلٰكِنْ إِذَا قَرَأْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ).

۱۱۶۱: قیس بن عبایہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عبداللہ بن مغفل نے اپنے والد عبداللہؓ سے بیان کیا کہ میرے والد اسلام میں کسی بھی نئی بات کی ایجاد کے سخت خلاف تھے پس انہوں نے مجھے زور سے بسم اللہ پڑھتے سنا تو فرمایا اے بیٹے۔ تم اسلام میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ان کو بسم اللہ جہراً پڑھتے نہیں سنا لیکن جب تم قراءت شروع کرو تو کہو الحمد للہ رب العالمین۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ٦٦' نمبر ٢٤٤' نسائی فی الافتتاح باب ٢٢' ابن ماجہ فی الأقامة باب ٤۔

۱۱۶۲ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ).

۱۱۶۲: قتادہ نے انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم قراءت کو ''الحمد للہ رب العالمین'' سے شروع کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ٨٩' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ١٢٢' ترمذی فی المواقیت باب ٦٨' ابن ماجہ فی الاقامہ باب ٤' دارمی فی الصلاۃ باب ٣٤' مسند احمد ١٠١/٣' ١١١/١٠١' ١٨٣/١١٤' مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ٤١٠/١۔

۱۱۶۳ : وَكَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ (أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

۱۱۶۳: قتادہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے میں نے ان میں سے کسی کو بھی بسم اللہ جہراً پڑھتے نہیں پایا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ٨٩' مسلم فی الصلاۃ نمبر ٥٠' نسائی فی الافتتاح باب ٢٢' دارقطنی فی السنن ٣١٥/١' بیہقی فی السنن الکبریٰ ٥١/٢۔

۱۱۶۴ : وَكَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ حُمَيْدٍ

الطَّوِيْلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ "قُمْت وَرَاءَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَكُلُّهُمْ كَانَ لَا يَقْرَأُ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

۱۱۶۴: حمید الطویل نے حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں میں نے ابوبکر و عمر و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی وہ جب نماز شروع کرتے تو بسم اللہ نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۶۵ : وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيَرَى حُمَيْدٌ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۱۶۵: حمید الطویل نے انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم اور حمید کا خیال یہ ہے کہ انسؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر فرمایا پھر بقیہ روایت سابقہ کی طرح نقل کی۔

۱۱۶۶ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَا : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ : أَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ : (صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

۱۱۶۶: قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی میں نے ان میں سے کسی کو بسم اللہ جہراً پڑھتے نہیں سنا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۸۹' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۵۰' نسائی فی الافتتاح باب۲۲' مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۴۱۱/۱۔

۱۱۶۷ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، قَالَ : ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَجْهَرُوْنَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

۱۱۶۷: ثابت نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم بسم اللہ کو جہراً نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : روایت ۱۱۶۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۶۸ : وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ، قَالَ : ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيْرِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يُسِرُّوْنَ بِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ).

۱۱۶۸: حسن نے انسؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم بسم اللہ کو آہستہ پڑھتے تھے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۱/۲۵۵۔

۱۱۶۹: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، وَالْحَسَنُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَسْتَفْتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ).

۱۱۶۹: حسن نے انسؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم قراءت کی ابتداء "الحمد للہ رب العالمین" سے کرتے تھے۔

تخریج : المنتقیٰ لابن جارود ۱/۵۵۔

۱۱۷۰: وَكَمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ الْمَقْدِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۱۷۰: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کیا اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱/۱۷۲، دارقطنی ۱/۳۱٤۔

۱۱۷۱: وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نُوْحٍ، أَخَا بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، حَدَّثَهٗ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ).

۱۱۷۱: محمد بن نوح اخو بنی سعد بن بکر نے انسؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم سے سنا کہ وہ قراءت کی ابتدا "الحمد للہ رب العالمین" سے کیا کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۸۹۔

۱۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ بُدَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ، وَيَفْتَتِحُ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَيَخْتِمُهَا بِالتَّسْلِيمِ) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِمَا ذَكَرْنَا، وَكَانَ فِي بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ "بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" قَبْلَهَا، وَلَا بَعْدَهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا عَنٰى بِالْقِرَاءَةِ هَاهُنَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ .فَاحْتَمَلَ أَنَّهُمْ لَمْ يَعُدُّوْا "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" قُرْآنًا وَعَدُّوْهَا ذِكْرًا مِثْلَ (سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ) وَمَا يُقَالُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ .فَكَانَ مَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَيُسْتَفْتَحُ (بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ) وَفِي بَعْضِهَا أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَجْهَرُوْنَ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ). فَفِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَهَا مِنْ غَيْرِ طَرِيْقِ الْجَهْرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ، لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِمْ نَفْيَ الْجَهْرِ مَعْنًى .فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ تَرْكُ الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَذِكْرُهَا سِرًّا .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَغَيْرِهِ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ـ

۱۱۷۲: ابوالجوزاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر سے نماز شروع فرماتے اور قراءت کو الحمد للہ سے شروع فرماتے اور سلام سے نماز کو ختم کرتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب متواتر روایات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر وعثمان رضی اللہ عنہما سے نقل ہو کر آئی ہیں جن کا گزشتہ سطور میں ہم ذکر کر چکے جن میں سے بعض روایات میں یہ ہے کہ وہ قراءت کو الحمد للہ ربّ العالمین سے شروع کرتے تھے ان روایات میں ایسی کوئی دلیل نہیں' وہ بسم اللہ کو پہلے یا بعد پڑھتے تھے کیونکہ ان کے ہاں قراءت سے قراءتِ قرآن مراد ہے' اس میں یہ احتمال ہوا کہ وہ بسم اللہ کو ذکر شمار کرتے تھے' قرآنِ مجید کا حصہ شمار نہ کرتے تھے جیسے سبحانک اللہ اور وہ جو دوسری دعائیں پہلے پڑھ کر پھر الحمد شریف کا آغاز کیا جاتا ہے۔دوسری روایات میں یہ ہے کہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو جہراً نہ پڑھتے تھے' اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ اس کو آہستہ پڑھتے تھے اگر یہ بات نہ مانی جائے تو ان کی روایات میں جہر کی نفی کرنے کا کوئی مطلب نہیں بن سکتا ان آثار کو صحیح قرار دینے کا تقاضا بسم اللہ کے جہر کو چھوڑنا ہے اور اس کو آہستہ پڑھنا ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ۲٤۰' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۲' نمبر۷۸۳' ابن ماجه فی الاقامه نمبر۸٦۹' مسند احمد ٦/۳۱/۱۹٤۔

حاصلِ روایات: بسم اللہ کو جہراً پڑھنا درست نہیں بلکہ سراً پڑھا جائے گا بعض روایات میں قراءت کے الحمد للہ سے شروع کرنے کا تذکرہ ہے اس کا مطلب یہ نہیں کہ بسم اللہ پڑھی ہی نہ جاتی تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ سبحانک اللہ وغیرہ استفتاح کی دعاؤں کی طرح یہ بھی ذکر و دعا ہے اس کو بطور دعا کے سراً تو پڑھا جاتا تھا مگر قراءت میں شامل کر کے نہ پڑھا جاتا تھا معلوم ہوا کہ ان کے

ہاں یہ فاتحہ کا جز بھی نہیں اور اس کا جہراً پڑھنا بھی لازم نہیں۔

تو اب اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ بسم اللہ سراً پڑھی جائے گی جیسا کہ حضور علیہ السلام اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے عمل سے ثابت ہے اگر یہ مطلب تسلیم نہ کیا جائے تو جہر کی نفی کا کوئی مطلب نہ بن سکے گا اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں بھی مسلم ہے جیسا کہ اس روایت میں وارد ہے۔

روایت علی رضی اللہ عنہ:

۱۱۷۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِالتَّامِيْنِ .

۱۱۷۳: ابووائل کہتے ہیں کہ عمر و علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ، تعوذ اور آمین کو جہراً نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی سیبه کتاب الصلاة ۱/۴۱۱۔

۱۱۷۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَاصِمًا وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَشِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) قَالَ ذٰلِكَ فِعْلُ الْأَعْرَابِ .

۱۱۷۴: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ بسم اللہ کو جہراً پڑھنا بدو لوگوں کا فعل ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۱/۴۱۱۔

۱۱۷۵ : وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَشِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا خِلَافُ، مَا رَوَيْنَا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .

۱۱۷۵: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی فصل اول والی روایت کے خلاف ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲/۱۸۹ باب قراة بسم الله۔

نوٹ: یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پہلی روایت کے خلاف ہے۔

۱۱۷۶ : وَكَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، أَنَّ سِنَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: أَدْرَكْتُ الْأَئِمَّةَ، وَمَا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ إِلَّا "بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ "۔

۱۱۷۶: عبدالرحمن الاعرج کہتے ہیں کہ میں نے ائمہ کو اس طرح پایا کہ وہ قراءت الحمد للہ سے شروع کرتے تھے۔

۱۱۷۷ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ .

۱۱۷۷: ابوالاسود نے عروہ بن زبیر سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/ ۳٦٠۔

۱۱۷۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ : لَقَدْ أَدْرَكْتُ رِجَالًا مِنْ عُلَمَائِنَا، مَا يَقْرَؤُنَّ بِهَا .

۱۱۷۸: یحییٰ بن ایوب نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا کہ میں نے اپنے علماء کو اس بات پر پایا کہ وہ بسم اللہ کو (جہراً) نہ پڑھتے تھے۔

۱۱۷۹ : وَكَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ : مَا سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقْرَأُ (بِسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا بَعْدَهُ، تَرْكُ الْجَهْرِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ .وَلَوْ كَانَتْ مِنَ الْقُرْآنِ لَوَجَبَ أَنْ يُجْهَرَ بِهَا كَمَا يُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ سِوَاهَا .أَلَا تَرٰى أَنَّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ "الَّتِيْ فِي النَّمْلِ يُجْهَرُ بِهَا، كَمَا يَجْهَرُ بِغَيْرِهَا مِنَ الْقُرْآنِ، لِأَنَّهَا مِنَ الْقُرْآنِ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الَّتِيْ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، يُخَافَتُ بِهَا، وَيُجْهَرُ بِالْقُرْآنِ ثَبَتَ أَنَّهَا لَيْسَتْ مِنَ الْقُرْآنِ، وَثَبَتَ أَنْ يُخَافِتَ بِهَا وَيُسِرَّ كَمَا يُسِرُّ التَّعَوُّذَ وَالْإِفْتِتَاحَ، وَمَا أَشْبَهَهُمَا .وَقَدْ رَأَيْنَاهَا أَيْضًا مَكْتُوْبَةً فِيْ فَوَاتِحِ السُّوَرِ فِي الْمُصْحَفِ، فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَفِيْ غَيْرِهَا، وَكَانَتْ فِيْ غَيْرِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَيْسَتْ بِآيَةٍ، ثَبَتَ أَيْضًا أَنَّهَا فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، لَيْسَتْ بِآيَةٍ وَهٰذَا الَّذِيْ ثَبَتَ مِنْ نَفْيِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) أَنْ تَكُوْنَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَمِنْ نَفْيِ الْجَهْرِ بِهَا فِي الصَّلَاةِ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۱۷۹: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن القاسم نے کہا کہ میں نے قاسم کو بسم اللہ پڑھتے نہیں سنا (یعنی ابتداء قراءت میں جہراً) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ اور ان حضرات سے ثابت ہوگئی جن کا ہم نے بسم اللہ کے جہر کو ترک کرنے کے سلسلے میں تذکرہ کیا ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ قرآن سے نہیں ہے اگر یہ قرآنِ مجید سے ہوتی تو اس کو بھی اسی طرح جہراً پڑھا جاتا جیسے اس کے علاوہ قرآنِ مجید کو جہراً پڑھا جاتا ہے۔ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ سورۂ نمل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی کو اسی طرح جہراً پڑھا جاتا ہے جس

طرح کہ سورۂ نمل کی بقیہ آیات کو۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ بسم اللہ کو فاتحہ سے پہلے آہستہ پڑھا جائے تو یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ یہ قرآن مجید سے نہیں ہے اور بطور ذکر کے اس کو بھی تعوذ اور ثناء کی طرح آہستہ پڑھا جائے گا اور ہم نے بسم اللہ کو قرآن مجید میں فاتحۃ الکتاب سے پہلے بھی اسی طرح لکھا ہوا دیکھا جیسا کہ دیگر سورتوں میں۔ جب سورۂ فاتحہ کے علاوہ سورتوں کی یہ آیت نہیں تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ فاتحہ کی بھی آیت نہیں اور یہ دونوں قول نماز میں بسم اللہ کا جہر سے نہ پڑھنا اور بسم اللہ کا فاتحہ کا جزء نہ ہونا امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کے قول ہیں۔

حاصل روایات: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ بسم اللہ کو جہراً نہ پڑھا جائے گا تو اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ وہ قراءت کا حصہ نہیں اگر وہ فاتحہ کا جز ہوتی تو اس کا جہر اسی طرح ضروری تھا جیسا دوسری

قراءت کو جہراً پڑھا جاتا ہے چنانچہ دیکھیں سورہ نمل کی آیت میں جب اس آیت کی جہراً تلاوت کرتے ہیں تو بسم اللہ کو جہراً پڑھتے ہیں جیسا دیگر آیات قرآن کو جہراً پڑھا جاتا ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ فاتحہ سے پہلے اس کو آہستہ پڑھا جائے گا اور قرآن مجید کو تو جہراً پڑھا جاتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ قرآن مجید کی قراءت کا حصہ نہیں اور اس کو اسی طرح آہستہ پڑھا جائے گا جیسا دیگر ادعیہ تعوذ وغیرہ کو سراً پڑھتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

قرآن مجید کی تمام سورتوں کے شروع میں سوائے سورہ توبہ کے بسم اللہ کو لکھا جاتا ہے جب دوسری سورتوں کے شروع میں لکھنے سے ان کی آیت نہیں بنتی تو فاتحہ کے شروع میں لکھنے سے اس کی آیت کس طرح بن جائے گی پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ فاتحۃ الکتاب کی بھی آیت نہیں تو نماز میں اس کو جہراً بھی نہ پڑھا جائے گا اور ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ وابو یوسف ومحمد بن الحسن رحمہم اللہ کا تو یہی مسلک ہے واللہ الموافق۔

نوٹ: اس باب میں صاحب کتاب نے فریق ثانی کے دلائل کو جب خوب مضبوط کر دیا اور بسم اللہ قراءت کا جز نہ ہونا ثابت ہو گیا تو اس کا سراً پڑھنا بھی لازم ہوا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

ظہر وعصر میں کیا پڑھا جائے؟

خلاصۃ المرام: قراءت تو تمام نمازوں میں واجب ہے مگر اس کے باوجود بعض لوگ جیسے حسن بن صالح اور سوید بن غفلہ رحمہم اللہ اس بات کے قائل ہو گئے کہ ظہر وعصر میں قراءت نہیں تمام ائمہ جمہور فقہاء ومحدثین کے ہاں ظہر وعصر میں قراءت واجب

ہے چونکہ یہ دن کی نمازیں ہیں سراً قراءت کی جائے گی جہراً ہرگز نہ کریں گے۔

مؤقف اوّل: ظہر وعصر میں سراً و جہراً کسی طرح کی قراءت نہیں ہے ان کا مستدل مندرجہ ذیل روایات و آثار ہیں۔

۱۱۸۰ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، وَحَمَّادٌ أَنَا زَيْدٌ، عَنْ أَبِيْ جَهْضَمٍ، مُوْسٰى بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : (كُنَّا جُلُوْسًا فِيْ فِتْيَانٍ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ : لَا .قَالَ : فَلَعَلَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ نَفْسِهٖ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ، قَالَ : لَا) ، وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ هِيَ شَرٌّ مِنَ الْأُوْلٰى .ثُمَّ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا لِلّٰهِ أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَبَلَّغَ وَاللّٰهِ مَا أُمِرَ بِهٖ).

۱۱۸۰: عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہم بنی ہاشم کے چند نوجوان ابن عباس ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ کیا جناب نبی اکرم ﷺ ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے انہوں نے جواب دیا نہیں۔اس نے کہا شاید آپ اپنے دل میں پڑھ لیتے ہوں یہ سعید کی روایت میں ہے کہ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا نہیں اور حماد کی روایت میں ہے یہ پہلی سے بھی زیادہ بری بات ہے پھر کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ اللہ کے مامور بندے تھے اللہ کی قسم آپ کو جو حکم ملا آپ نے پہنچا دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷ نمبر۸۰۸۔

۱۱۸۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا يَزِيْدَ الْمَدَنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ إِنَّ نَاسًا يَقْرَءُوْنَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ : لَوْ كَانَ لِيْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلٌ، لَقَلَعْتُ أَلْسِنَتَهُمْ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ، فَكَانَتْ قِرَاءَتُهٗ لَنَا قِرَاءَةً وَسُكُوْتُهٗ لَنَا سُكُوْتًا). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا، فَقَلَّدُوْهَا، وَقَالُوْا لَا نَرٰى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدٌ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَلْبَتَّةَ .وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ كَمَا.

۱۱۸۱: عکرمہ نے ابن عباس ﷺ سے روایت کی ہے کہ ان سے کہا گیا کہ بعض لوگ ظہر وعصر میں قراءت کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا اگر مجھے ان پر اختیار ہوتا تو میں ان کی زبانیں گدی سے اکھاڑ دیتا جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت (کا مقام) ہمارے لئے قراءت اور سکوت (کا مقام) ہمارے لئے سکوت ہے۔کچھ لوگ ان آثار کی طرف گئے اور ان کی پیروی میں انہوں نے یہ کہا کہ ہمارے نزدیک یہ درست نہیں کہ کوئی شخص ظہر اور عصر میں کچھ بھی پڑھے۔انہوں نے حضرت سوید بن غفلہ ﷺ کی اس روایت کو بھی اپنی دلیل میں پیش کیا ہے۔

تخریج : طبرانی فی المعجم الکبیر ۳۵۷/۱۱۔

۱۱۸۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ (أَيُقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ فَقَالَ : لَا) .فَقِيْلَ لَهُمْ : مَا لَكُمْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حُجَّةٌ، وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .كَمَا

۱۱۸۲: ولید بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے سوید بن غفلہ سے دریافت کیا کیا ظہر وعصر میں قراءت کی جائے گی؟ تو کہنے لگے نہیں۔ان کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت میں تمہارے حق میں کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت اس کے برعکس موجود ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۲۷' نمبر ۸۰۹۔

حاصل روایات : ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ ظہر وعصر میں مطلقاً قراءت نہیں ہے چنانچہ بعض لوگوں نے انہی آثار کو لے کر ظہر و عصر میں قراءت کا انکار کیا اور سوید بن غفلہ رحمہ اللہ سے بھی ظہر وعصر کی قراءت کا انکار ثابت ہو رہا ہے۔

روایات کا جواب: ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں عدم قراءت کی کوئی دلیل نہیں ان سے اس کے برعکس روایت بھی منقول ہے وہ ملاحظہ ہو۔

۱۱۸۳ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدْ (حَفِظْتُ السُّنَّةَ غَيْرَ أَنِّيْ لَا أَدْرِيْ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَمْ لَا). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ لَمْ يَتَحَقَّقْ عِنْدَهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ فِيْهِمَا، وَإِنَّمَا أَمَرَ بِتَرْكِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا لَهُ عَنْهُ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ يَقْرَأُ فِيْ ذٰلِكَ .فَإِذَا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ قَدْ تَحَقَّقَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْتَفٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّ غَيْرَهُ قَدْ تَحَقَّقَ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا، مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ رَأْيِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ.

۱۱۸۳: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے آپ کے طریقہ کو خوب محفوظ کیا مگر مجھے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں قراءت پڑھتے تھے یا نہیں۔یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ ظہر و عصر میں قراءت نہ کرنا میرے نزدیک ہرگز ثابت نہیں اور ان سے پہلی روایت جو نقل کی گئی اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قراءت کے ترک کا حکم دیا اس لئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں قراءت نہیں کی۔پس

اس روایت میں اس بات کے ثبوت کی نفی ہوگئی تو اس روایت میں جو کہا گیا اس کی خود نفی ہوگئی کیونکہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں تو ان کی قراءت ثابت شدہ ہے جس کا تذکرہ ہم آئندہ روایات میں کر رہے ہیں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا فتویٰ اس کے خلاف موجود ہے تو ان کے فتاویٰ جات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۲۷' نمبر ۸۰۹۔

یہ روایت صاف بتلا رہی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ظہر وعصر کی قراءت کی تحقیق نہ تھی تو ان کا ترک قراءت کا قول اس وقت کا ہے جب ان سے عدم تحقیق کی بات ثابت ہوگئی تو عدم قراءت والی بات بھی عدم ہوگئی کیونکہ ان کے علاوہ صحابہ کرام کو تحقیق تھی کہ آپ ظہر وعصر میں قراءت کرتے تھے جیسا چند سطور بعد روایات مذکور ہیں اگر اس بات سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس روایت کے خلاف بات بھی دکھائی جا سکتی ہے۔

جواب نمبر۲: روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہو۔

۱۱۸۴ : كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ).

۱۱۸۴: عیزار بن حریث نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا امام کے پیچھے ظہر وعصر میں فاتحۃ الکتاب پڑھا کرو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاۃ ۳۷۵/۱۔

۱۱۸۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ : شَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : لَا تُصَلِّ صَلَاةً إِلَّا قَرَأْتَ فِيْهَا وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۱۱۸۵: عیزار بن حریث کہتے ہیں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں موجود تھا میں نے ان کو یہ فرماتے سنا تم کوئی نماز بلا قراءت نہ پڑھو اگرچہ اس میں فاتحۃ الکتاب ہی پڑھو۔

۱۱۸۶ : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، وَمُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَوْ سُئِلَ عَنِ الْقِرَاءَةِ، فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَقَالَ : هُوَ إِمَامُكَ فَاقْرَأْ مِنْهُ مَا قَلَّ وَمَا كَثُرَ، وَلَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَلِيْلٌ .

۱۱۸۶: ابوالعالیہ البراء کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا یا ان سے ظہر وعصر کی قراءت کے متعلق دریافت کیا گیا تو کہنے لگے وہ تمہارا مقصود ہے اس میں سے جتنا تھوڑا یا زیادہ میسر ہو پڑھو اور اس کا تھوڑا بھی تھوڑا

نہیں (یعنی ثواب کے لحاظ سے کثیر در کثیر ہے)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۳۷۳۔

۱۱۸۷ : وَكَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالَ : وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ : إِنِّيْ لَأَسْتَحْيِيْ أُصَلِّيْ صَلَاةً لَا أَقْرَأُ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا تَيَسَّرَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَقَدْ رَأَيْنَا الْإِمَامَ تَحَمَّلَ عَنِ الْمَأْمُوْمِ، وَلَمْ نَرَ الْمَأْمُوْمَ تَحَمَّلَ عَنِ الْإِمَامِ شَيْئًا .فَإِذَا كَانَ الْمَأْمُوْمُ يَقْرَأُ، فَالْإِمَامُ أَحْرٰى أَنْ يَقْرَأَ مَعَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ أَيْضًا مِنْ أَمْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا .فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ.

۱۱۸۷: ابوالعالیہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس ﷺ سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح فرمایا جیسا روایت بالا میں گزرا ابوالعالیہ کہتے ہیں میں نے ابن عمر ﷺ سے دریافت کیا تو کہنے لگے مجھے حیاء دامن گیر ہے کہ میں کوئی نماز ایسی پڑھوں جس میں سورۂ فاتحہ اور جو حصہ قرآن مجید کا میسر ہو وہ نہ پڑھ لوں۔ امام طحاوی میں فرماتے ہیں یہ ابن عباس ﷺ کا فتویٰ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے ظہر وعصر میں قراءت کرے گا اور ہمارے ہاں امام مقتدی کی قراءت کا ذمہ دار ہے۔ مقتدی امام کی کسی چیز کا ذمہ دار نہیں ہے۔ پس جب مقتدی کو پڑھنے کا وہ حکم فرما رہے ہیں تو امام کا قراءت کرنا تو بدرجۂ اولیٰ ثابت ہو جائے گا جبکہ یہ بات بھی ہے کہ ہم نے ان دونوں نمازوں میں قراءت کی روایت ان سے نقل کر چکے ہیں پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی ابن عباس ﷺ کی روایت کے خلاف روایات وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۳۶۱۔

حاصل روایات: ان روایات سے ابن عباس ﷺ فقط منفرد کا قراءت کرنا نہیں بلکہ امام کے پیچھے ظہر وعصر میں مقتدی کو قراءت کرنے کا حکم دے رہے ہیں اور ذمہ دار تو امام ہے جب مقتدی پر قراءت لازم ہے تو اس کا امام تو لازماً قراءت کرے گا پس جب ان سے قراءت ظہر وعصر کا حکم ثابت ہوا تو ان کے متعلق نقل کردہ فتویٰ کی حیثیت نہ رہی۔

اور ابن عمر ﷺ کے ارشاد سے بھی ظہر وعصر کی قراءت ثابت ہوئی جس سے سوید بن غفلہ میں کی روایت کا جواب بھی ثابت ہو گیا۔

موقف فریق ثانی:

عصر وظہر میں بھی بقیہ نمازوں کی طرح قراءت ہے یہ ائمہ اربعہ تمام فقہاء ومحدثین کا مسلک ہے یہ روایات اور اسی طرح کثیر روایات ان کی مستدل ہیں چند پیش کی جاتی ہیں۔

۱۱۸۸: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا).

۱۱۸۸: عبداللہ نے اپنے والد ابو قتادہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں قراءت فرماتے بعض اوقات کوئی آیت بلند آواز سے پڑھ دیتے (تاکہ معلوم ہو کہ آپ قراءت کرتے ہیں اور ان میں قراءت لازم ہے)

تخریج : بخاری فی الاذان باب۹۶‘ ۱۰۷/۱۰۹‘ مسلم فی الصلاة نمبر ۱۵۴/۱۵۵‘ ابن ماجه فی الاقامة باب۸‘ نسائی فی الافتتاح باب۵۶/۶۰‘ مسند احمد ۲۰۵/۲۹۷‘ ۳۰۰/۳۰۱‘ ۳۰۵/۳۰۷‘ بیهقی فی السنن الکبرٰی ۶۵/۲/۶۶‘ ۲۹۳‘ مصنف ابن ابی شیبه ۳۷۲/۱۔

۱۱۸۹: وَأَنَّ أَبَا بَكْرَةَ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِیُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِیِّ نَحْوَهُ.

۱۱۸۹: عبداللہ نے اپنے والد ابو قتادہؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۵۹/۱۔

۱۱۹۰: وَأَنَّ ابْنَ أَبِیْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَقُرْآنٍ، وَفِی الْعَصْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَفِی الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَفِی الْمَغْرِبِ فِی الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ، وَقُرْآنٍ، وَفِی الثَّالِثَةِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ .قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ : وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۱۹۰: عبیداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کا کچھ حصہ پڑھتے اور عصر میں بھی اسی طرح اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قرآن مجید کی بعض آیات اور دوسری یعنی تیسری میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے عبیداللہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں انہوں نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب فرمایا (یعنی یہ مرفوع

روایت ہے)

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۳۲۵' عبدالرزاق ۲/۱۰۰۔

۱۱۹۱ : وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيَّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَتَيْنِ مَعَهَا فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا)

۱۱۹۱: عبداللہ نے اپنے والد ابوقتادہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں تلاوت فرماتے اور بعض اوقات ہمیں کوئی آیت زور سے پڑھ کر سنا دیتے (تاکہ ہم جان لیں کہ ظہر وعصر میں قراءت ہے)

تخریج : روایت نمبر ۱۱۸۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۹۲ : وَأَنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : (اجْتَمَعَ ثَلَاثُوْنَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : تَعَالَوْا حَتّٰى نَقِيسَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَمَا اخْتَلَفَ مِنْهُمْ رَجُلَانِ .فَقَاسُوْا قِرَاءَتَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، بِقَدْرِ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَفِيْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الْأُوْلَيَيْنِ فِي الظُّهْرِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ).

۱۱۹۲: ابونضرہؒ نے ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا کہ تیس اصحاب رسول اللہ ﷺ جمع ہوئے اور کہنے لگے آؤ! تاکہ سری نمازوں میں جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا اندازہ کریں تو ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہ کیا بلکہ سب نے بالاتفاق کہا کہ پہلی دو رکعتوں میں آپ کی قراءت ظہر میں تیس آیات کے برابر ہوتی تھی اور آخری دو رکعات میں اس کے نصف کے برابر ہوتی تھی اور نماز عصر کی پہلی دو رکعات میں قراءت کی مقدار ظہر کی پہلی دو رکعات کے نصف کے برابر ہوتی (یعنی پندرہ آیات کے برابر) اور پچھلی دو رکعات میں پچھلی دو رکعات ظہر کا نصف (یعنی سات آٹھ آیات کے برابر)

تخریج : ابن ماجہ فی اقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا باب ۷' نمبر ۸۲۸۔

۱۱۹۳ : وَأَنَّ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيْدِ أَبِيْ بِشْرِ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِيْ

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ، قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ، نِصْفُ ذٰلِكَ، وَكَانَ يَقُوْمُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ، قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ).

۱۱۹۳: ابوالصدیق الناجی نے ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا قیام ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں تیس آیات کی مقدار کے برابر ہوتا اور آخری دو رکعات میں اس کا نصف ہوتا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قیام پندرہ آیات کی مقدار کے برابر اور پچھلی رکعات کا قیام اس کے نصف ہوتا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ روایت نمبر۱۵۶' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۶' نمبر ۸۰۴' نسائی فی الصلاۃ باب۱٦' مصنف ابن ابی شیبہ ۳۵٦/۳۵۵/۱' بیہقی فی السنن الکبرٰی ۳۹۰/۲' شرح السنہ للبغوی ۵۹۳۔

۱۱۹۴: وَأَنَّ أَحْمَدَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، قَدْرَ سُوْرَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلٰى قَدْرِ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ، عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ).

۱۱۹۴: ابوالصدیق الناجی نے ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ظہر وعصر میں قراءت کا اندازہ کر رہے تھے تو ہم نے آپ کے قیام ظہر کا اندازہ تیس آیات کے برابر لگایا پہلی دو رکعتوں میں سورہ سجدہ کی مقدار اور پچھلی دو رکعات میں اس سے نصف اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کے قیام کا اندازہ ہم نے ظہر کی پچھلی دو رکعتوں کے برابر لگایا اور عصر کی پچھلی دو رکعات کا قیام دو رکعات پہلی کے قیام کے نصف کی مقدار اندازہ لگایا۔ (یعنی سات آیات کے برابر)

تخریج : روایت نمبر۱۱۹۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۱۹۵: وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ (وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ)) وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ.

۱۱۹۵: سماک نے جابر بن سمرہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ظہر وعصر میں والسماء والطارق اور والسماء ذات البروج اور اسی جیسی سورتیں تلاوت فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷' ۸۰۵' ترمذی فی الصلاۃ باب۱۱۲' نمبر۳۰۷' نسائی فی الافتتاح باب ٦۰۔

۱۱۹۶ :وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصَرِیَّ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَارِمٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰی، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ : (قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : أَيُّكُمْ قَرَأَ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی قَالَ رَجُلٌ : أَنَا، قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا).

۱۱۹۶: زرارہ بن اوفی نے عمران بن حصین ؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ظہر و عصر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا تم میں سے کس نے سبح اسم ربك الاعلی پڑھی ہے ایک آدمی نے کہا میں نے پڑھی آپ نے فرمایا مجھے ایسا محسوس ہوا کہ تم میں سے بعض میری قراءت میں خلجان ڈال رہے ہو۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ٤٨/٤٧' ابو داؤد فی الصلاۃ باب١٣٤' نمبر٨٢٩' نسائی فی الافتتاح باب ٢٧' وقیام اللیل باب٥٠' مسند احمد ٤٣١/٤٢٦/٤' ٤٤١/٤٣٣' ٤٠٥/١' بیهقی فی السنن الکبرٰ ١٦٢/٢' مصنف ابن ابی شیبه ٣٧٥/٣٥٧/١۔

۱۱۹۷ :وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ .ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِیُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ زُرَارَةَ قَدْ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۱۹۷: قتادہ نے نقل کیا کہ زرارہ نے عمران بن حصین اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ١٧٢/١۔

۱۱۹۸ :وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۱۹۸: عن قتادہ عن زرارہ عن عمران عن النبی ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ٢١١/١١٨' نسائی ١٤٦/١' مسند احمد ٤٣٣/٤' دارقطنی ٣٢٢/١۔

۱۱۹۹ :وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبُغْدَادِیَّ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِیُّ، عَنْ أَبِیْ مِجْلَزٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ (أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِیْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، قَالَ : فَرَآهُ أَصْحَابُهٗ أَنَّهٗ قَرَأَ بِتَنْزِيْلِ السَّجْدَةِ).

۱۱۹۹: ابومجلز نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ان سے یہ نہیں سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے نماز ظہر میں سجدہ کیا ہو کہتے ہیں کہ ان کے اصحاب نے دیکھا کہ انہوں نے الم تنزیل السجدہ پڑھی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ٣٨١/١۔

۱۲۰۰ : وَأَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْجَارُوْدِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: أَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا، فَيَجْهَرُ وَيُخَافِتُ، فَجَهَرْنَا فِيْمَا جَهَرَ، وَخَافَتْنَا فِيْمَا خَافَتَ، وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ).

۱۲۰۰: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرواتے پس جہر کرتے اور آہستہ قراءت کرتے پس ہم نے اس میں جہر کیا جہاں آپ نے جہر کیا اور آہستہ پڑھا جہاں آپ نے آہستہ پڑھا میں نے آپ کو کہتے سنا نماز قراءت کے بغیر نہیں ہوتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۲۵ ' نمبر ۱۱۹۷۔

۱۲۰۱ : وَأَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : فِيْ كُلِّ الصَّلَاةِ قِرَاءَةٌ، فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَاهُ عَلَيْنَا، أَخْفَيْنَاهُ عَلَيْكُمْ.

۱۲۰۱: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہر نماز میں قراءت ہے پس جس میں قراءت بلند آواز سے پڑھ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنایا ہم تمہیں سناتے ہیں اور جس کو ہم پر آہستہ پڑھا ہم بھی تمہارے سامنے اس کا اخفاء کرتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۰۴ ' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۴۴/۴۳ ' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۲۵ ' نمبر ۷۹۷ ' نسائی فی الافتتاح باب ۵۴ ' مسند احمد ۲۷۳/۲۵۸/۲ ' ۳۰۱/۲۸۵ ' ۳۴۸/۳۴۳ ' ۴۸۷/۴۱۱۔

۱۲۰۲ : وَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ السَّقَطِيَّ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ.

۱۲۰۲: عطاء نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۱۷۰/۱۔

۱۲۰۳ : وَأَنَّ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

۱۲۰۳: عطاء کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا انہوں نے اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۲۶۷/۱۔

۱۲۰۴ : وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ : أَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ

ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۲۰۴: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے ابن جریج بھی عطاء سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سمعت کے الفاظ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۲۰/۲ ، ابو داؤد۔

۱۲۰۵ : وَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ، قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُوْ عُبَيْدَةَ، وَهُوَ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ أَنَسٍ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى).قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَقَدْ احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا، مَعَ مَا ذَكَرْنَا، بِمَا رُوِيَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ .

۱۲۰۵: حمید الطویل نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر میں سبح اسم ربك الاعلى پڑھا کرتے تھے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض حضرات نے ان روایات کے ساتھ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۵٦/۱۔

اسی سلسلہ میں خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی روایات بھی ملاحظہ ہوں:

۱۲۰٦ : كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ، قَالَ : قُلْنَا لِخَبَّابٍ : (أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ : نَعَمْ .قُلْتُ : بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ : بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ).

۱۲۰٦: ابو معمر کہتے ہیں ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو کہا کہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔میں نے کہا تم اسے کس طرح پہچانتے تھے؟ تو وہ کہنے لگے آپ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۹۱، ۹٦، ۱۰۸، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۵، نمبر۸۰۱، ابن ماجہ فی الاقامہ باب۷، نمبر۸۲٦، مسند احمد ۱۰۹/۵، ۱۱۲، مصنف ابن ابی شیبہ ۳٦۲/۳٦۱/۱، مصنف عبدالرزاق نمبر۲٦۷٦۔

۱۲۰۷ : وَكَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيْعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا عِنْدَنَا، دَلِيْلٌ، عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَضْطَرِبَ لِحْيَتُهُ بِتَسْبِيْحٍ سَبَّحَهُ،

أَوْ دُعَاءٍ، أَوْ غَيْرِهِ .وَلٰكِنَّ الَّذِيْ حَقَّقَ الْقِرَاءَ ةَ مِنْهُ فِيْ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ، مَنْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ، الَّتِيْ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، تَحْقِيْقُ الْقِرَاءَ ةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَانْتَفٰى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ، رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ، هَلْ نَجِدُ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَرَأَيْنَا الْقِيَامَ فِي الصَّلَاةِ فَرْضًا، وَكَذٰلِكَ الرُّكُوْعُ، كَذٰلِكَ السُّجُوْدُ، وَهٰذَا كُلُّهُ مِنْ فَرْضِ الصَّلَاةِ، وَهِيَ بِهٖ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ إِذَا تُرِكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً وَرَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ سُنَّةً، لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ، فَهُوَ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَاءٌ وَرَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَخِيْرَ، فِيْهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ .فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ هُوَ فَرْضٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ إِنَّهٗ سُنَّةٌ، كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُمْ قَدْ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ سَوَاءً .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ مَا كَانَ مِنْهَا فَرْضًا فِيْ صَلَاةٍ، فَهُوَ فَرْضٌ فِيْ كُلِّ الصَّلَوَاتِ، وَكَانَ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ لَيْسَ بِفَرْضٍ وَلٰكِنَّهٗ سُنَّةٌ .وَلَيْسَتِ الصَّلَاةُ بِهٖ مُضَمَّنَةً كَمَا كَانَتْ مُضَمَّنَةً بِالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ فَذٰلِكَ قَدْ يَنْتَفِيْ مِنْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ وَيَثْبُتُ فِيْ بَعْضِهَا وَالَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ وَالصَّلَاةُ بِهٖ مُضَمَّنَةٌ لَا تُجْزِءُ إِلَّا بِإِصَابَتِهٖ إِذَا كَانَ فِيْ بَعْضِ الصَّلَوَاتِ فَرْضًا، كَانَ فِيْ سَائِرِهَا كَذٰلِكَ .فَلَمَّا رَأَيْنَا الْقِرَاءَ ةَ فِي الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَالصُّبْحِ، وَاجِبَةٌ فِيْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ، لَا بُدَّ مِنْهَا، وَلَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا، كَانَ كَذٰلِكَ هِيَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ .فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ، عَلٰى مَنْ يَنْفِي الْقِرَاءَ ةَ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، مِمَّنْ يَرَاهَا فَرْضًا فِيْ غَيْرِهَا .وَأَمَّا مَنْ لَا يَرَى الْقِرَاءَ ةَ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، يَقْرَأُ فِيْ كُلِّهِمَا فِيْ قَوْلِهٖ وَيَجْهَرُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنْهُمَا، وَيُخَافِتُ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتْ سُنَّةً مَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ هِيَ الْقِرَاءَ ةُ، وَلَمْ تَسْقُطْ بِسُقُوْطِ الْجَهْرِ، كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ السُّنَّةُ، فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، لَمَّا سَقَطَ الْجَهْرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَ ةِ أَنْ لَا يُسْقِطَ الْقِرَاءَ ةَ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۰۷: شریک ابومعاویہ اور وکیع نے اعمش سے روایت نقل کی ہے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ظہر وعصر میں قراءت کا ثبوت تو اظہر من الشمس ہوگیا ان میں روایت نمبر ۱۲۰۶ میں اضطراب لحیہ کو قراءت کی دلیل قرار دینا ہمارے ہاں کچھ اچھی دلیل نہیں کیونکہ اضطراب لحیہ کے وقت تسبیح دعا وغیرہ سب مراد ہوسکتا ہے پس

یہ احتمالی دلیل ثبوت مدعا کے لئے چنداں کافی نہیں البتہ دیگر روایات اس سلسلہ کی کافی دلیل ہیں جب ظہر وعصر کی قراءت یقینی طور پر ثابت ہوگئی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت میں مذکور بات خود منتفی ہوگئی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

تنویر موضوع کے لئے نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں تاکہ ایک قول کی توثیق ہو کر مسئلہ واضح تر ہو جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ نماز میں قیام فرض ہے اور رکوع کا حکم بھی یہی ہے اور سجود بھی یہی حکم رکھتا ہے۔

نمبرا: یہ تمام نماز کے فرائض ہیں ان میں سے کسی چیز کے ترک سے نماز نہیں ہوتی اور یہ فرائض تمام نمازوں میں برابر ہیں۔

نمبر۲: اسی طرح ہمارے نزدیک قعدہ اول سنت (سنت سے ثابت) ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں اس کی سنیت تمام نمازوں میں یکساں ہے۔ اسی طرح قعود اخیر میں علماء کا اختلاف ہے کہ وہ فرض ہے یا سنت (ثابت بالسنہ) لیکن اس بات پر سب متفق ہیں کہ تمام نمازوں میں اس کا حکم فرض یا سنت ہونے کا ایک ہے پس یہ چیزیں جو ایک نماز میں فرض ہیں وہ تمام میں فرض ہیں اور رات کی نماز میں جہری قراءت سنت ہے فرض نہیں اور نماز کا اس پر دارومدار بھی نہیں جیسا کہ رکوع وسجدہ‘ قیام پر دارومدار ہے اسی لئے وہ بعض میں ثابت ہے اور بعض میں نہیں اور وہ جو کہ فرض ہے اور نماز کا اس پر مدار ہے نماز اس کے بغیر ہوتی ہی نہیں جب وہ چیزیں ایک نماز میں فرض ہیں تو بقیہ نمازوں میں بھی اسی طرح ہونی چاہئیں۔

اب ہم نے غور کیا کہ قراءت مغرب‘ عشاء‘ صبح میں تو مخالفین کے ہاں بھی واجب وفرض ہے اور اس کے بغیر چارہ کار نہیں اور نماز اس کے بغیر نہیں ہوسکتی تو تقاضائے نظر ظہر وعصر میں بھی قراءت کا یہی حکم ہونا چاہئے اس عقلی دلیل سے ان لوگوں کی بات ھباء منثورا ہوگئی جو بقیہ نمازوں میں تو قراءت کو فرض مانتے ہیں مگر ظہر وعصر میں قراءت کے قائل نہیں۔

آخری بات:

اب اگر وہ لوگ قراءت کو ظہر وعصر کے فرائض ہی سے نہیں مانتے تو ان سے عرض کریں گے کہ مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت اور جہر کرنا دونوں کو آپ ضروری قرار دیتے ہیں اور پچھلی رکعات میں قراءت آہستہ مگر سنت کہتے ہیں جب پچھلی دو رکعتوں میں قراءت کم از کم سنت رہی اور جہر کے سقوط سے قراءت بالکل ساقط نہیں ہوئی تو اس پر نظر کرتے ہوئے ہم کہیں گے کہ ظہر وعصر میں بھی قراءت سنت رہے اور جہر کے ساقط ہونے سے قراءت بالکل ساقط نہ ہو تو عقلی اعتبار سے قراءت کا سقوط کسی لحاظ سے بھی درست نہ ہوا اور یہی امام ابوحنیفہ وابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے قراءت کا ثبوت:

۱۲۰۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقْرَأُ فِی الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ).

۱۲۰۸: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو ظہر وعصر میں (ق والقرآن المجید) پڑھتے سنا۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۵۶/۳۵۲/۱۔

۱۲۰۹: حَدَّثَنَا بَکْرُ بْنُ إِدْرِیْسَ، قَالَ: ثَنَا آدَمُ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَۃُ، قَالَ: ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ حُسَیْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّہْرِیَّ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ أَبِیْہِ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، أَنَّہٗ کَانَ یَأْمُرُ أَوْ یُحِبُّ أَنْ یَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِی الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ، فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْأُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ، وَفِی الْأُخْرَیَیْنِ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ.

۱۲۰۹: ابن ابی رافع نے اپنے والد ابورافع سے اور انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ حکم دیتے یا پسند کرتے تھے کہ ظہر وعصر میں امام کے پیچھے پڑھا جائے پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور سورۃ اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف فاتحۃ الکتاب پڑھی جائے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۳۷۳/۱' دار قطنی ۳۲۰/۱۔

۱۲۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَۃَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ ثَنَا شُعْبَۃُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَرْیَمَ الْأَسَدِیَّ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقْرَأُ فِی الظُّہْرِ.

۱۲۱۰: ابومریم اسدی کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعودؓ کو ظہر میں قراءت کرتے سنا۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۳۲۸/۱۔

۱۲۱۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَۃَ، قَالَ: ثَنَا وَہْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، قَالَ: ثَنَا ہِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ جَمِیْلِ بْنِ مُرَّۃَ، وَحَکِیْمٍ أَنَّہُمَا دَخَلَا عَلٰی مُوَرِّقٍ الْعِجْلِیِّ فَصَلّٰی بِہِمُ الظُّہْرَ، فَقَرَأَ "بِقَافٍ وَالذَّارِیَاتِ" أَسْمَعَہُمْ بَعْضَ قِرَاءَ تِہٖ. فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ فَقَرَأَ بِقَافٍ وَالذَّارِیَاتِ، وَأَسْمَعَنَا، نَحْوَ مَا أَسْمَعْنَاکُمْ.

۱۲۱۱: جمیل بن مرہ اور حکیم دونوں مورق عجلی کے پاس گئے انہوں نے ان کو ظہر کی نماز پڑھائی اور سورہ ق اور الذاریات پڑھی اور قراءت کے بعض حصے ان کو سنائے۔

۱۲۱۲: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاہِیْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ: ثَنَا الْمُقْرِی، عَنْ حَیْوَۃَ، وَابْنِ لَہِیْعَۃَ قَالَا: أَنَا بَکْرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنِ مِقْسَمٍ أَخْبَرَہٗ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَہٗ: إِذَا صَلَّیْتَ وَحْدَکَ فَاقْرَأْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْأُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ، بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُوْرَۃٍ سُوْرَۃٍ، وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ الْأُخْرَیَیْنِ بِأُمِّ

الْقُرْآنِ. قَالَ فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَا مِثْلَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۲۱۲: عبیداللہ بن مقسم نے خبر دی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مجھے کہنے لگے جب تم اکیلے نماز پڑھو تو ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور ایک ایک سورہ ساتھ ملاؤ اور پچھلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھو۔

عبیداللہ کا بیان ہے کہ میں زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ملا تو انہوں نے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسی بات کہی۔

۱۲۱۳: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ: قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَقَالَ: أَمَّا أَنَا فَأَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ سُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۲۱۳: عبیداللہ بن مقسم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے ظہر وعصر کی قراءت کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے میں تو پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورہ پڑھتا ہوں اور پچھلی دو میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔

۱۲۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي صَلَاتِكُمُ الَّتِي لَا تَجْهَرُونَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ إِذَا كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ؟ فَقَالَ نَقْرَأُ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَنَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَنَدْعُو.

۱۲۱۴: عبیداللہ بن مقسم کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ تم غیر جہری نماز میں کیا کرتے ہو جبکہ تم اپنے گھروں میں ہوتے ہو تو انہوں نے کہا ہم ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورہ پڑھتے ہیں اور پچھلی دو رکعتوں میں سے ہر ایک سورۂ فاتحہ پڑھتا اور دعا پڑھتا ہوں۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاة ۳٦١/١۔

۱۲۱۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: إِذَا صَلَّيْتُ وَحْدَكَ شَيْئًا مِنَ الصَّلَوَاتِ، فَاقْرَأْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِسُورَةٍ مَعَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ، بِأُمِّ الْقُرْآنِ.

۱۲۱۵: عبیداللہ بن مقسم کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب تم کسی بھی نماز کو اکیلے ادا کرو تو پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ سورت سمیت پڑھو اور پچھلی میں فقط ام القرآن پڑھو۔

۱۲۱۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ حَدَّثَنِي

يَزِيْدُ الْفَقِيْرُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْته يَقُوْلُ : يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .قَالَ وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ، أَوْ فَمَا أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

۱۲۱۶: یزید الفقیر نے جابر بن عبداللہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور سورہ پڑھی جائے اور پچھلی دو میں فاتحۃ الکتاب پڑھی جائے اور کہنے لگے ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ نماز فاتحہ اور اس کے اوپر کچھ حصہ پڑھنے کے بغیر یا جو اس سے کچھ زائد ہے پڑھنے کے بغیر نہیں ہوتی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳٦١/١۔

۱۲۱۷ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ، قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ (اِذَا زُلْزِلَتْ).

۱۲۱۷: خالد بن عرفطہ کہتے ہیں کہ میں نے خباب کو ظہر و عصر میں اذا زلزلت الارض پڑھتے سنا (یعنی بعض آیات بلند کر کے تعلیم کے لئے)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳٦٢/١۔

۱۲۱۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ، عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ اقْرَءُ وْا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

۱۲۱۸: محمد بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے ہشام بن اسماعیل کو منبر رسول اللہ ﷺ کے پاس کہتے سنا کہ حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے تھے ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحۃ الکتاب اور دو سورتیں پڑھو اور پچھلی دو میں فاتحۃ الکتاب پڑھو۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۲۵/۱۔

حاصل روایات و آثار:

روایات ماسبق اور آثار صحابہ ؓ سے یہ بات خوب روشن ہوگئی کہ ظہر و عصر کی پہلی و پچھلی رکعات میں اسی طرح قراءت ہے جس طرح دیگر تینوں نمازوں کی پہلی اور پچھلی رکعات میں قراءت ہے۔

نوٹ : اس باب میں ظہر و عصر کی قراءت کو کثرت روایات اور آثار صحابہؓ سے اور عقلی دلیل کو بطور تنور دلیل لا کر خوب واضح کیا ہے یہاں عادت کے خلاف نظر طحاوی ؒ کو پہلے اور آخر میں آثار صحابہ کو لایا گیا ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

نمازِ مغرب میں قراءت (کی مقدار) کا بیان

خلاصۃ الرام: تمام ائمہ کے ہاں مغرب میں قصار مفصل پڑھا جائے گا اگرچہ قصار مفصل کی ابتداء میں تھوڑا بہت فرق ہے البتہ شوافع مغرب میں طوال مفصل کو افضل قرار دیتے ہیں۔

مؤقف اوّل اور ان کی مستدل روایات:

مغرب میں طویل قراءت افضل ہے ظاہریہ اور شوافع کا یہی قول ہے جیسا کہ سوراعراف وطور ومرسلات کا پڑھنا ثابت ہے۔

۱۲۱۹ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِیْهِ ح .

۱۲۱۹: محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد جبیر بن مطعمؓ سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۲۰ : وَحَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، قَالَ أَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ، عَنِ ابْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ).

۱۲۲۰: محمد بن جبیر بن مطعم نے اپنے والد جبیر بن مطعمؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نماز مغرب میں سورہ طور پڑھ رہے تھے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ طور ۵۲' باب ۱' مسلم فی الصلاۃ ۱۷۴' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۲۸' نمبر ۸۱۱' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۱۳' نسائی فی الافتتاح باب ۶۵' ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۹' نمبر ۸۳۲' دارمی فی الصلاۃ باب ۶۴' مالك فی النداء نمبر ۲۳' مسند احمد ۸۳/۸۰/۴' ۸۵' مصنف عبدالرزاق نمبر ۲۶۹۲' طبرانی فی المعجم الکبیر نمبر ۱۴۹۷۔

۱۲۲۱ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِیْسَ، قَالَ : أَنَا مَالِكٌ، وَسُفْیَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۲۲۱: مالک وسفیان نے ابن شہاب سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ إِبْرَاهِیْمَ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ بَعْضُ إِخْوَتِیْ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ (أَنَّهٗ أَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَدْرٍ، قَالَ : فَانْتَهَیْتُ إِلَیْهِ، وَهُوَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ، فَقَرَأَ بِالطُّوْرِ فَکَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِیْ، حِیْنَ سَمِعْتُ

الْقُرْآنَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ).

۱۲۲۲: سعید بن ابراہیم کہتے ہیں مجھے میری بعض بہنوں نے اپنے والد سے نقل کیا اور انہوں نے جبیر بن مطعمؓ سے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا یہ بدر کے موقعہ کی بات ہے میں آپ تک پہنچا اس وقت آپ نماز مغرب ادا فرما رہے تھے آپ نے اس میں سورہ طور پڑھی وہ سن کر مجھے یوں معلوم ہوا گویا میرا دل پھٹ گیا ہے یہ اسلام لانے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

تخریج : روایت ۱۲۲۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۲۲۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ .أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ، وَهُوَ يَقْرَأُ (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا). فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ، لَقَدْ ذَكَّرْتَنِيْ قِرَاءَ تُكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ أَنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

۱۲۲۳: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ میں نے ام الفضل بنت الحارث سے سنا جبکہ انہوں نے مجھے سورہ والمرسلات عرفا پڑھتے سنا اے میرے بیٹے! تو نے تو مجھے اس سورت کی قراءت کر کے جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت یاد دلا دی یہ آخری سورت تھی جس کی تلاوت میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مغرب میں سنی تھی۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۹۸' مسلم فی الصلاة نمبر۱۷۳' ابو داؤد فی الصلاة باب۱۲۸' نمبر۸۱' نسائی فی المناسك باب۱۱٤' ابن ماجه فی الاقامة باب۹' نمبر۸۳۱' مسند احمد ۳۳۸/٦، ۳٤۰' عبدالرزاق نمبر۲٦۹٤۔

۱۲۲۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۲۲۴: یونس نے زہری سے پھر زہری نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۲۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ، قَالَ : أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُوْلُ : أَخْبَرَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ (أَنَّهُ قَالَ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ : يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ، مَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَسُوْرَةٌ أُخْرٰى صَغِيْرَةٌ .قَالَ زَيْدٌ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِأَطْوَلِ الطُّوَلِ وَهِيَ المص).

۱۲۲۵: عروہ بن زبیر کہتے ہیں مجھے زید بن ثابتؓ نے بتلایا کہ میں نے مروان بن الحکم کو کہا اے ابوعبدالملک؟ تم نماز مغرب میں قل ھواللہ احد اور دوسری اسی طرح کی چھوٹی سورت پڑھتے ہو۔ زید کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں طویل ترین سورہ پڑھتے دیکھا اور وہ المص ہے یعنی اعراف۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب٦٧۔

١٢٢٦ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

١٢٢٦: ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

١٢٢٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ مَرْوَانَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ يس .قَالَ عُرْوَةُ : قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَوْ أَبُوْ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ : شَكَّ هِشَامٌ لِمَرْوَانَ وَقَالَ لِمَ تُقَصِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، (وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْهَا بِأَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ الْأَعْرَافِ).

١٢٢٧: حماد نے ہشام سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی کہ مروان مغرب میں سورہ یٰس پڑھتا تھا۔ عروہ کہتے ہیں زید بن ثابت یا ابوزید انصاری نے ہشام کو اس بارے میں شک ہے کہ حضرت عروہ نے زید بن ثابت یا ابوزید انصاری کا قول مروان کے متعلق ذکر کیا کہ تم نماز مغرب کو مختصر کیوں پڑھاتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ طویل ترین سورہ پڑھتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب٩٨۔

١٢٢٨ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهِ، الْمَغْرِبَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُتَوَشِّحًا بِهٖ فَقَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلَاةً، حَتّٰى قُبِضَ) .فَزَعَمَ قَوْمٌ أَنَّهُمْ يَأْخُذُوْنَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، وَيُقَلِّدُوْنَهَا .وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِيْ قَوْلِهِمْ، فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ إِلَّا بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ .وَقَالُوْا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يُرِيْدُ بِقَوْلِهٖ قَرَأَ (بِالطُّوْرِ) قَرَأَ بِبَعْضِهَا وَذٰلِكَ جَازَ فِي اللُّغَةِ يُقَالُ : هٰذَا فُلَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ إِذَا كَانَ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنْهُ وَيُحْتَمَلُ قَرَأَ (بِالطُّوْرِ) قَرَأَ بِكُلِّهَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ رُوِيَ فِيْهِ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ التَّأْوِيْلَيْنِ؟

١٢٢٨: حضرت انسؓ نے ام الفضل بنت الحارث سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں نماز مغرب پڑھائی جبکہ آپ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے اور آپ نے اس میں سورہ مرسلات کی تلاوت فرمائی آپ نے اس طرح جماعت کے ساتھ کوئی نماز ادا نہیں فرمائی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو گئی۔ ایک جماعت نے ان روایات کو اپنایا اور اختیار کیا جبکہ دوسروں نے کہا کہ نمازِ مغرب میں قصار مفصل پڑھیں' اس لئے کہ یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے طور پڑھی یعنی اس کا بعض حصہ پڑھا اور یہ اطلاق لغت میں درست ہے

جیسے محاورے میں کہتے ہیں فلاں قرآن پڑھتا ہے جبکہ وہ اس میں سے کچھ پڑھتا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ پوری سورت مراد ہو ہم نے غور کیا کہ کیا کوئی روایت ایسی موجود ہے جو اس پر دلالت کرتی ہو چنانچہ یہ روایت مل گئی۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب۱۱۳' نمبر۳۰۸' نسائی فی الافتتاح باب ٦٤۔

اللغات :متوشحًا چادر کے دونوں کناروں کو دائیں ہاتھ کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر پھر دونوں کناروں کو سینے پر باندھنا۔

حاصل روایات: ان روایات و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز میں سورہ طور' مرسلات' اعراف' یٰسین جیسی سورتیں پڑھی جائیں ان کو پڑھنا افضل ہے کچھ علماء نے ان آثار سے استدلال کر کے ان کی پیروی کی جیسا کہ امام شافعی و دیگر علماء کا مؤقف ہے۔

مؤقف فریق دوم:

نماز مغرب میں قصار مفصل کو پڑھا جائے گا اس کو احناف و حنابلہ نے اختیار کیا ہے۔

مستدل روایات کے پیش کرنے سے پہلے سابقہ روایات کے جواب ذکر کرتے ہیں۔

روایت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طور پڑھی اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر۱: پوری سورۂ طور پڑھی تو مدعا ثابت ہے اور اسی کو سامنے رکھ کر فریق اوّل نے استدلال کیا۔

نمبر۲: سورہ طور کا بعض حصہ تلاوت فرمایا اور کل بول کر جز مراد لینے کی بات تو کلام عرب میں شائع وذائع ہے۔

ان دونوں احتمالوں میں تعیین کے لئے روایات و آثار کو چھاننے سے یہ روایت نکل آئی۔

۱۲۲۹ : فَإِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُكَلِّمَهُ فِيْ أَسَارَىْ بَدْرٍ، فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَسَمِعْته يَقْرَأُ (إِنَّ عَذَابَ رَبِّك لَوَاقِعٌ) فَكَأَنَّمَا صُدِعَ قَلْبِيْ فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمْته فِيهِمْ فَقَالَ شَيْخٌ لَوْ كَانَ أَتَانِي لِشُفْعَتِهِ يَعْنِيْ أَبَاهُ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ). فَهٰذَا هُشَيْمٌ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَبَيَّنَ الْقِصَّةَ عَلَى وَجْهِهَا، وَأَخْبَرَ أَنَّ الَّذِيْ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ عَذَابَ رَبِّك لَوَاقِعٌ). فَبَيَّنَ هٰذَا أَنَّ قَوْلَهُ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ قَرَأَ (بِالطُّوْرِ) إِنَّمَا هُوَ مَا سَمِعَهُ يَقْرَأُ مِنْهَا .وَلَيْسَ لَفْظُ جُبَيْرٍ إِلَّا مَا رَوٰى هُشَيْمٌ لِأَنَّهُ سَاقَ الْقِصَّةَ عَلٰى وَجْهِهَا .فَصَارَ مَا حُكِيَ فِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ قِرَاءَتُهُ (إِنَّ عَذَابَ رَبِّك لَوَاقِعٌ) خَاصَّةً .وَأَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ مِنْ هٰذَا كَذٰلِكَ قَوْلُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ قَوْلِهِ لِمَرْوَانَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِیْھَا بِأَطْوَلِ الطُّوْلِ (المص) یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ عَلٰی قِرَاءَ ۃِ بِبَعْضِھَا .وَمِمَّا یَدُلُّ أَیْضًا عَلٰی صِحَّۃِ ھٰذَا التَّاوِیْلِ.

۱۲۲۹: محمد بن جبیر بن مطعم نے حضرت جبیر بن مطعم سے بیان کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بدر کے قیدیوں کے سلسلہ میں بات چیت کرنے کے لئے مدینہ منورہ حاضر ہوا اس وقت آپ اپنے صحابہ کو نماز مغرب پڑھا رہے تھے میں نے سنا کہ آپ پڑھ رہے تھے: ان عذاب ربك لواقع [الطور: ۷] یہ سن کر ایسے محسوس ہوا جیسے میرا دل پھٹ گیا ہو جب آپ فارغ ہوئے تو میں نے قیدیوں کے سلسلے میں آپ سے بات چیت کی تو آپ نے فرمایا اگر بوڑھا میرے پاس آتا تو میں اس کی سفارش قبول کرتا (اس سے مراد مطعم بن عدی تھا) ھُشیم نے اس روایت کو زہری سے نقل کیا اور انہوں نے واقعہ صحیح انداز سے بیان کر کے بتلا دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے جو قراءت سنی ہے وہ یہ ہے کہ: ﴿ان عذاب ربک الواقع﴾ پس اس روایت نے واضح کر دیا کہ پہلی روایت میں طور سے مراد طور کی وہ آیات ہیں اور جبیر ؓ کے الفاظ وہی ہیں جو ھُشیم سے نقل کئے کیونکہ ھُشیم نے قصہ کو صحیح انداز سے بیان کیا ہے۔ پس جو قراءت انہوں نے بیان کی اس سے خاص آیت ﴿ان عذاب ربک الواقع﴾ مراد ہے مالک کی روایت ویسے مختصر ہے۔ اسی طرح زید بن ثابت نے جو بات مروان کو فرمائی کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے طوال میں سب سے طویل طوال کو پڑھتے سنا وہ سورۂ ﴿المص﴾ ہے اور یہ کہنا بھی درست ہے کہ اس سے بعض کا پڑھنا مراد ہو اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : روایت نمبر ۱۲۲۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

نمبر ۱: اس روایت کو ہشیم نے صحیح طریق سے بیان کر دیا اور بتلایا کہ جبیر نے جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ آیت ان عذاب ربك لواقع سنی تھی پس جبیر کی مراد یہی آیت تھی پوری سورت مراد نہ تھی۔

نمبر ۲: حدیث الباب مراد ہے مالک کی روایت بھی مختصر ہے گویا روایت میں جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے پس طول قراءت پر اس سے استدلال درست نہیں ہے۔

نمبر ۳: اسی طرح حدیث حضرت زید بن ثابت ؓ جو مروان کو کہی گئی اس میں بھی المص کا جز پڑھنا مراد ہے ساری سورت مراد نہیں ہے۔

روایت کی جو تاویل ہم نے پیش کی ہے اس کی صداقت پر بطور استشہاد یہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۲۳۰: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَیْمَۃَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْأَنْصَارِیِّ، أَنَّھُمْ کَانُوْا یُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَنْتَضِلُوْنَ .

۱۲۳۰: ابی الزبیر نے جابر بن عبداللہ انصاری ؓ سے نقل کیا کہ ہم مغرب کی نماز پڑھ کر پھر تیر اندازی میں مقابلہ کرتے۔

اللغات: ینتضلون۔ تیراندازی میں مقابلہ کرنا۔

۱۲۳۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰی، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَا : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا ثَابِتٌ عَنْ (أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْمِيْ أَحَدُنَا، فَيَرٰى مَوْضِعَ نَبْلِهِ).

۱۲۳۱: ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم مغرب کی نماز جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کرتے پھر تیراندازی کرتے تو اپنے تیر پھینکنے کی جگہ کو بخوبی دیکھتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۶، نمبر۴۱۶، مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الصلاۃ ۱/۳۲۸۔

۱۲۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۲۳۲: حجاج نے حماد سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند السراج۔

۱۲۳۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، ح

۱۲۳۳: ابوعوانہ نے ابو بشر سے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔

۱۲۳۴ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ، وَهُشَيْمٍ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ (عَلِيِّ بْنِ بِلَالٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَدَّثُوْنِيْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَنْطَلِقُوْنَ يَرْتَمُوْنَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِمْ مَوْقِعُ سِهَامِهِمْ، حَتّٰى يَأْتُوْا دِيَارَهُمْ، وَهُمْ فِيْ أَقْصَى الْمَدِيْنَةِ، فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ).

۱۲۳۴: ابوبشر نے علی بن بلال سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اصحاب رسول ﷺ کی ایک انصاری جماعت کے ساتھ نماز ادا کی تو انہوں نے مجھے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پھر وہ جا کر تیراندازی میں مقابلہ کرتے تیر کے نشانے والی جگہ ان سے مخفی نہ رہتی تھی یہاں تک کہ وہ اپنے گھروں میں پہنچتے جو شہر کے آخر میں محلّہ بنی سلمہ میں واقعہ تھے۔

۱۲۳۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ بَعْضِ بَنِيْ سَلِمَةَ، أَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ إِلٰى أَهْلِهِمْ، وَهُمْ يُبْصِرُوْنَ مَوْقِعَ النَّبْلِ عَلٰى قَدْرِ ثُلُثَيْ مِيْلٍ .

۱۲۳۵: زہری نے بنی سلمہ کے بعض لوگوں سے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے

پھر اپنے گھر لوٹتے اس حال میں کہ ثلث میل کی مقدار تیر پھینکنے کی جگہ کو ہم دیکھتے ہوتے تھے (یعنی زیادہ اندھیرا نہ ہوتا تھا)

تخریج : مسند احمد ٣٦/٤۔

١٢٣٦ :حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ، وَإِنَّا لَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ). فَلَمَّا كَانَ هٰذَا وَقْتَ انْصِرَافِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ، وَقَدْ قَرَأَ فِيْهَا (الْأَعْرَافَ) وَلَا نِصْفَهَا .

١٢٣٦: قعقاع بن حکیم نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے پھر محلہ بنی سلمہ میں آتے تو اس وقت تیر پھینکنے کے مقامات ابھی نظر آتے تھے۔ (مناسب روشنی ہوتی)

تخریج : عبدالرزاق ٥٥١/١۔

حاصل روایات: یہ نکلا کہ نماز مغرب پڑھ کر تیراندازی کی جا سکے اور تیر پھینکنے کی جگہ ثلث میل تک صاف نظر پڑے تو ممکن نہیں کہ نماز مغرب میں سورہ اعراف پڑھی جائے اور اسی کا معمول ہو سورہ اعراف پڑھنے کی صورت میں تو عشاء کا وقت قریب آ لگے گا چہ جائیکہ تیراندازی کی جا سکے۔

مؤقف ثانی کی مستدل روایات:

١٢٣٧ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : صَلَّى مُعَاذٌ بِأَصْحَابِهِ الْمَغْرِبَ، فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ أَوِ النِّسَاءِ، فَصَلَّى رَجُلٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ (إِنَّهُ مُنَافِقٌ) فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ، (فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَفَاتِنٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ، لَوْ قَرَأْتُ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى -وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا فَإِنَّهُ يُصَلِّيْ خَلْفَكَ ذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيْفُ، وَالصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ).

١٢٣٧: محارب بن دثار نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ معاذ نے اپنے ساتھیوں کو نماز مغرب پڑھائی تو سورہ بقرہ یا نساء شروع کر دی ایک آدمی نماز میں شامل ہوا پھر (طویل قراءت دیکھ کر) جماعت سے ہٹ گیا (الگ نماز پڑھ لی) یہ بات معاذ کو پہنچی تو انہوں نے کہا وہ منافق ہے یہ بات اس آدمی کو پہنچی تو وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس بات کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے معاذ کو (بلوا کر) فرمایا اے معاذ کیا تو لوگوں کو فتنے میں ڈالتا ہے اے معاذ کیا تو لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتا ہے اگر تو سبح اسم ربك الاعلىٰ اور والشمس وضحاها

پڑھتا تو مناسب تھا اس لئے کہ تیری اقتداء میں ضرورت مند' کمزور' بچے' بوڑھے نماز پڑھتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۷۴' والاذان باب۶۰' مسلم فی الصلاۃ نمبر۱۷۸' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۴' نمبر۷۹۰' نسائی فی الاقامه باب۳۹/۴۱' والافتتاح باب۶۳/۷۰' مسند احمد ۲۹۹/۱۲۴/۳' ۳۰۸/۳۰۰۔

۱۲۳۸ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهٗ.

۱۲۳۸: محارب بن دثار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۲۴۹/۱۔

۱۲۳۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : هِيَ الْعَتَمَةُ.

۱۲۳۹: عمرو بن دینار نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ عشاء کی نماز تھی۔

تخریج : مسلم ۱۸۷/۱۔

۱۲۴۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَصَلّٰى مَعَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ثُمَّ جَاءَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَنَحّٰى نَاحِيَةً فَصَلّٰى وَحْدَهٗ .فَقُلْنَا : مَا لَكَ يَا فُلَانُ أَنَافَقْتَ؟ قَالَ : مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهٗ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الْعِشَاءَ الْبَارِحَةَ فَصَلّٰى مَعَكَ، ثُمَّ جَاءَ فَتَقَدَّمَ لِيَؤُمَّنَا فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ تَنَحَّيْتُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ إِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَجْزَائِنَا أَيْ بِأَعْضَائِنَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ مَرَّتَيْنِ اقْرَأْ سُوْرَةَ كَذَا، اقْرَأْ سُوْرَةَ كَذَا، السُّوَرُ قِصَارٌ مِنَ الْمُفَصَّلِ لَا أَحْفَظُهَا). فَقُلْنَا لِعَمْرٍو : إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اقْرَأْ بِسُوْرَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى -وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَهُوَ نَحْوُ هٰذَا .فَقَدْ أَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ، تَثْقِيْلَ قِرَاءَتِهٖ بِهِمْ، سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ لَهٗ

أَفَتَّانٌ أَنْتَ يَا مُعَاذُ وَأَمَرَهُ بِالسُّوَرِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْمُفَصَّلِ). فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ هِيَ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَمَا ذَكَرْنَا مَعَهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَإِنْ كَانَتْ هِيَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْرَأَ فِيْهَا بِمَا ذَكَرْنَا مَعَ سِعَةِ وَقْتِهَا، فَإِنَّ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ - مَعَ ضِيْقِ وَقْتِهَا - أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الْقِرَاءَةُ فِيْهَا مَكْرُوْهَةً .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا كَانَ يَقْرَأُ بِهٖ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، نَحْوٌ مِنْ هٰذَا .

۱۲۴۰: عمرو بن دینار نے حضرت جابر ؓ سے نقل کیا کہ معاذ بن جبل ؓ جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے پھر لوٹ کر ہماری امامت کراتے ایک رات جناب نبی اکرم ﷺ نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی پس معاذ نے ان کے ساتھ نماز ادا کی پھر ہمیں امامت کرانے کے لئے آئے تو سورہ بقرہ شروع کر دی جب لوگوں میں سے ایک آدمی نے یہ حالت دیکھی تو اس نے ایک طرف ہٹ کر اکیلے نماز ادا کر لی پس ہم نے کہا اے فلاں تجھے کیا ہوا کیا تو منافق ہو گیا؟ وہ کہنے لگے میں منافق نہیں ہوا میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر آپ کو ضرور اس بات کی اطلاع دوں گا پس وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتا ہے پھر لوٹ کر ہماری امامت کراتا ہے گزشتہ رات آپ نے نماز عشاء کو مؤخر فرمایا انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر وہ آئے اور ہمیں امامت کرانے لگے تو انہوں نے سورہ البقرہ شروع کر دی جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں نے ایک طرف ہو کر اکیلے نماز پڑھ لی ہم اونٹوں پر پانی لاتے ہیں ہم اپنے جوڑ بند سے کام کاج کرتے ہیں (اور پیٹ پالتے ہیں) پس جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ کیا تو فتنے میں ڈالتا ہے یہ بات آپ نے دو مرتبہ دہرائی تم یہ یہ سورت پڑھ لیا کرو اور یہ سورتیں قصار مفصل کی ہیں ان میں حد بندی نہیں کرتا۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل ؓ سے سورۂ بقرہ کی قراءت کا بوجھ ڈالنا ناپسند کیا اور فرمایا اے معاذ! کیا تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرتے ہو اور آپ نے مفصلات کا حکم دیا جو روایات میں مذکور ہوئیں اگر یہ نماز نمازِ مغرب ہو تو پھر یہ روایت زید ثابت ؓ والی روایت جو ابتلاء کے باب میں گزری اس کے خلاف ہے اور اگر اس سے عشاء مراد ہو تو وقت کی وسعت کے باوجود آپ نے اس میں اس کے پڑھنے کو ناپسند فرمایا۔ اب نماز مغرب اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ یہ قراءت اس میں مکروہ ہو اور جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی سورتوں کا پڑھنا نمازِ عشاء میں وارد ہوا ہے۔

ہم نے عمرو بن دینار کو کہا کہ ابوالزبیر نے جابر ؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا تم سورہ واللیل اذا یغشٰی' والشمس وضحاها اور والسماء ذات البروج' والسماء والطارق میں سے کوئی سورہ پڑھو تو اس پر عمرو بن دینار نے کہا اسی جیسی سورتیں مراد ہیں (کوئی مخصوص سورت مراد نہیں)

اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے افتان انت یامعاذ فرما کر قراءت کی بوجھل کرنے والی مقدار کا انکار فرمایا اور مفصل کی سورتیں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

ایک اشکال اور اس کا حل:

مندرجہ بالا روایت دو طرق سے وارد ہے ایک محارب بن دثار سے دوسری عمرو بن دینار سے اگر اول روایت کو لیں تو پھر یہ روایت زید بن ثابت کے خلاف ہے اور مغرب سے متعلق ہے اور دوسرے شاگرد عمرو بن دینار اس کو عشاء کی نماز بتلا رہے ہیں اس صورت میں اس سے مغرب پر استدلال چنداں مفید نہیں۔

الجواب: مغرب کی نماز مراد ہونے کی صورت میں چونکہ یہ قولی روایت ہے اور زید بن ثابت اور دیگر روایات کے متعلق کہہ چکے ان میں ان سورتوں کا جز بول کر کل مراد لیا گیا ہے پس اس قولی روایت کو ترجیح حاصل ہوگی۔ اور اگر عمرو بن دینار کی روایت کے مطابق عشاء مراد ہو تو اس سے استدلال بطور دلالت النص ہوگا کہ جب وسیع وقت کے باوجود مختصر قراءت کا حکم فرمایا گیا تو مغرب کا وقت مختصر ہے اس میں تو بدرجہ اولیٰ اختصار قراءت کا لحاظ ہوگا پس مفصلات قصار سے پڑھنا افضل و اولیٰ ہوگا ہذا ہو المراد۔ جیسا کہ یہ روایت شاہد ہے۔

۱۲۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِ (الشَّمْسِ وَضُحَاهَا) وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ). قِيْلَ لَهُ "نَعَمْ"

۱۲۴۱: حضرت عبداللہ بن بریدہؓ نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز عشاء میں سورہ والشمس وضحاھا اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کوئی روایت آئی ہے تو اسے کہا جائے گا جی ہاں! (جناب رسول اللہ ﷺ نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی ہے)

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۱٤' نمبر ۳۰۹۔

اشکال نمبر۳:

کیا جناب نبی اکرم ﷺ سے مغرب میں قصار مفصل کے پڑھنے کا ثبوت مل سکتا ہے۔

الجواب: جی ہاں اس کا ثبوت ملتا ہے مندرجہ ذیل روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۲۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ.

۱۲۴۲: اسرائیل نے جابر اور انہوں نے عامر اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں والتین والزیتون پڑھی۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب ١١٤ نمبر ١٣٠ مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ٣٥٨/١۔

۴۴۳ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ أَبُوْ زَكَرِيَّا الْبَغْدَادِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ : ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ).

۱۲۴۳: سلیمان بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب میں قصار مفصل پڑھی۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب ٦٢۔

۴۴۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ فُلَانٍ .قَالَ بُكَيْرٌ : فَسَأَلْتُ سُلَيْمَانَ، وَقَدْ كَانَ أَدْرَكَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ.

۱۲۴۴: بکیر بن سلیمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے کسی کو فلاں سے بڑھ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہت والی نماز پڑھتے نہیں دیکھا بکیر کہنے لگے میں نے سلیمان سے پوچھا تم نے اس آدمی کو پالیا تو انہوں نے کہا وہ مغرب میں قصار مفصل پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن حبان ١٥٧/٣۔

۴۴۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا عُثْمَانُ بْنُ مِكْتَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ .فَإِنْ حَمَلْنَا حَدِيْثَ جُبَيْرٍ وَمَا رَوَيْنَا مَعَهُ مِنَ الْآثَارِ، عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا، تَضَادَّتْ تِلْكَ الْآثَارُ وَحَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا. وَإِنْ حَمَلْنَاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا اتَّفَقَتْ هِيَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ .وَأَوْلٰى بِنَا أَنْ نَحْمِلَ الْآثَارَ عَلَى الْإِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُقْرَأَ بِهِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ هُوَ قِصَارُ الْمُفَصَّلِ.

وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى- وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۱۲۴۵: عثمان بن مکتل نے ضحاک سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بتلا رہے ہیں کہ آپ اس میں قصار مفصل پڑھتے تھے۔ اگر ہم حضرت جبیر اور ان کے ساتھ مذکورہ روایات کو اس بات پر محمول کریں جو ہمارے مخالفین کہتے ہیں تو پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ان کا تضاد لازم آئے گا۔ اور اگر وہ مفہوم مراد لیں جو ہم نے پیش کیا ہے تو وہ روایات اور یہ حدیث باہمی متفق ہو جائیں گی اور تضاد نہ رہے گا۔ پس ہماری مذکورہ بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھی جائے گی۔ اور یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل ارشاد مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج: بیهقی ۵٤٧/١۔

فیصلہ کن بات یہ ہے:

یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں قصار مفصل کا پڑھنا بتلا رہے ہیں اسی طرح دیگر روایات و آثار سے بھی یہ بات ثابت ہو رہی ہے اگر روایت جبیر کو مؤقف اول والے حضرات کے مطابق محمول کریں تو پھر وہ روایت ان تمام آثار سے ٹکراتی ہے اور اگر اس روایت کی وہ تاویل (سورہ کا جز پڑھنا) مراد لیں تو اس ان روایات اور اس میں موافقت ہو جاتی ہے پس مقصود تو عمل ہے پس روایات کا موافق پر محمول کرنا تضاد سے اولیٰ تر ہے مناسب ترین بات یہی ہے کہ مغرب میں قصار مفصل پڑھی جائے۔

اور یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابو حنیفہ وابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی اس کی حمایت میں موجود ہے جو آخر میں نقل کر رہے ہیں۔

۱۲۴۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفٰى، قَالَ أَقْرَأَنِيْ أَبُوْ مُوْسٰى كِتَابَ عُمَرَ إِلَيْهِ اقْرَأْ فِي الْمَغْرِبِ بِآخِرِ الْمُفَصَّلِ.

۱۲۴۶: زرارہ بن اوفی کہتے ہیں کہ مجھے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھایا (جس میں لکھا تھا) کہ آخر مفصل میں سے پڑھو۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبه كتاب الصلاة ٣٥٩/١۔

حاصل روایات: ان روایات و آثار سے نماز مغرب میں قصار مفصل کا پڑھنا ثابت ہوتا ہے پس یہی اولیٰ و افضل ہے۔

نوٹ: مغرب میں قصار مفصل کی اولویت کو مفصل طور پر ثابت کیا گیا اور اشکالات کا حل بھی ذکر کیا گیا امام طحاوی رحمہ اللہ موافقت روایات کی زیادہ کوشش کرتے ہیں یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی نہیں ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے قراءت کا مسئلہ

خلاصۃ المرام: امام و مقتدی کی الگ الگ ذمہ داری ہے کہ منفرد وامام کی طرح مقتدی کا وظیفہ قراءت میں وہی ہے جو ان کا ہے۔

فریق اوّل:

امام شافعی اور اہل ظواہر' احمد بن حنبل' مالک رحمہم اللہ کے ہاں مقتدی کو امام کے پیچھے فاتحہ وسورہ پڑھنا واجب یا مستحب ہے۔

فریق دوم:

امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے ہاں امام کے پیچھے فاتحہ اور دیگر کوئی سورہ پڑھنی درست نہیں۔

فریق اوّل کے دلائل میں پیش کردہ روایات وآثار:

۱۲۴۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَتَعَايَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : (أَتَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ) قُلْنَا : نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ (فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا).

۱۲۴۷: محمود بن الربیع نے عبادہ بن صامت ؓ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی پس آپ پر قراءت گراں ہوئی جب سلام پھیرا تو آپ نے فرمایا کیا تم میرے پیچھے پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا ایسا مت کرو سوائے فاتحۃ الکتاب کے اس لئے کہ اس کی نماز نہیں جس نے فاتحہ نہ پڑھی۔

اللغات: تعایت۔ گراں ہونا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۳۲' نمبر۸۲۳' ترمذی فی الصلاۃ باب۱۱۵' نمبر۳۱۱' مستدرک حاکم ۲۳۸/۱' بمع تغیر یسیر۔

۱۲۴۸ : وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيْدَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيْهِ عَبَّادٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ).

۱۲۴۸: یحییٰ بن عباد نے اپنے والد عباد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نقص والی ہے۔

اللغات: خداج۔ ناقص۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۱ ' نمبر ۸۴۰ ' مسند احمد ۱۹۲/۶ ' ۲۷۵ ' مصنف ابن ابی شیبه کتاب الصلاة ۳۶۰/۱۔

۱۲۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۲۴۹: یزید بن زریع نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۲۵۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ) فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ اقْرَأْهَا يَا فَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ .

۱۲۵۰: ہشام بن زہرہ کے مولیٰ ابوالسائب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن نہ پڑھی وہ ناقص و نامکمل ہے میں نے سوال کیا اے ابوہریرہ! میں بسا اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں تو وہ فرمانے لگے اے فارسی! اس وقت اپنے دل میں پڑھ لو۔

تخریج : مسلم فی الصلاة ۴۱/۳۸ ' مسند احمد ۲۴۱/۲۔

۱۲۵۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۲۵۱: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۴۴/۱۔

۱۲۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْمٌ، وَأَوْجَبُوْا بِهَا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا لَا نَرٰى أَنْ يَقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَلَا بِغَيْرِهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَيْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَائِشَةَ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اللَّذَيْنِ رَوَوْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُّ صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ). لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ، الصَّلَاةَ الَّتِيْ تَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ .قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِذٰلِكَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ لَا إِمَامَ فِيْهَا لِلْمُصَلِّيْ وَأَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَأْمُوْمَ بِقَوْلِهٖ مَنْ كَانَ لَهٗ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهٗ .فَجَعَلَ الْمَأْمُوْمَ فِيْ حُكْمِ مَنْ يَقْرَأُ بِقِرَاءَةِ إِمَامِهٖ، فَكَانَ الْمَأْمُوْمُ بِذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِهٖ (كُلُّ مَنْ صَلّٰى صَلَاةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَلَاتُهٗ خِدَاجٌ). وَقَدْ رَأَيْنَا أَبَا الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، مِثْلَ هٰذَا، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ، عِنْدَهٗ، عَلَى الْمَأْمُوْمِ .

۱۲۵۲: علاء بن عبدالرحمٰن عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ان روایات کے پیش نظر تمام نمازوں میں فاتحہ کی قراءت کو واجب قرار دیا۔دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہم کسی نماز میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ یا کسی دوسری سورت کی قراءت کو جائز قرار نہیں دیتے۔ان حضرات کے خلاف دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم ﷺ سے جو روایات نقل کی ہیں کہ ہر وہ نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اس سے جماعت کی نماز مراد ہے اس لیے یہ جائز نہیں کہ اس سے وہ نماز مراد لی جائے جو امام کے بغیر پڑھی جاتی ہو اس سے مقتدی آپ کے اس ارشاد کی بناء پر خارج ہو گیا کہ ”جو شخص امام کے ساتھ ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے“ پس مقتدی تو اس آدمی کے حکم میں ہے جو امام کی قراءت سے پڑھتا ہے اس لیے مقتدی اس قول کی حدود سے خارج ہو گیا کہ ہر وہ شخص جس نے اپنی نماز میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی اس کی نماز ناقص ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ سے بات سنی ہے یہ ان کے ہاں بھی مقتدی کے لیے نہیں ہے روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد باختلاف یسیر فی المتن ۴۵۷/۲۔

حاصل روایات : فاتحہ الکتاب تمام نمازوں سری و جہری میں پڑھی جائے گی فاتحہ کے بغیر نماز ناقص وغیر کامل ہے۔

موقف ثانی:

کہ فاتحہ الکتاب اور کسی سورہ کو بھی امام کے پیچھے نہ پڑھا جائے گا اس پر بہت سی روایات سے استدلال کیا گیا ہے اس کی طرف بڑھنے سے پہلے ان روایات سابقہ کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

جواب نمبر ①: روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو سب سے آخر میں ہے جس نماز میں فاتحہ الکتاب نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے اس روایت میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①:اس میں امام مقتدی منفرد سب کی نماز مراد ہے کہ جو بھی ان میں سے فاتحہ ترک کرے اس کی نماز ناقص ہے۔
نمبر②: دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس سے مراد اس آدمی کی نماز ہے جس کا کوئی امام نہ ہو یعنی امام اور منفرد تو ان کی نماز بغیر فاتحہ ناقص و نامکمل ہے رہا مقتدی تو اس کی نماز تو جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق:"من كان له امام فقراء ة الامام له قراء ة"اس میں امام کی قراءت کو مقتدی کی قراءت قرار دیا گیا تو گویا مقتدی ناقص نماز والوں سے نکل گیا۔
جواب نمبر②: حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت میں بھی یہ مضمون موجود ہے کہ مقتدی کے ذمہ قراءت نہیں ہے ہر نماز میں قراءت کے وجوب کا ارشاد خود ابوالدرداءؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سنا روایت ملاحظہ ہو۔

۱۲۵۳ :حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ -ح.

۱۲۵۳:عبداللہ بن وہب کہتے ہیں کہ مجھے معاویہ بن صالح نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ۱/۳۲۶۔

۱۲۵۴ : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ، أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، (أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ الصَّلَاةِ قُرْآنٌ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ). قَالَ : وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ (أَرَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ، فَقَدْ كَفَاهُمْ). فَهٰذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِيْ كُلِّ الصَّلَاةِ قُرْآنٌ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ "وَجَبَتْ "فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ الْأَنْصَارِ .ثُمَّ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدُ مِنْ رَأْيِهٖ مَا قَالَ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ، عَلٰى مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ، وَعَلَى الْإِمَامِ لَا عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ .فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ رَأْيَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَأْمُوْمِ مَعَ الْإِمَامِ، وَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ .وَأَمَّا حَدِيْثُ عُبَادَةَ، فَقَدْ بَيَّنَ الْأَمْرَ، وَأَخْبَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ الْمَأْمُوْمِيْنَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ غَيْرُهُ أَمْ لَا؟

۱۲۵۴: معاویہ بن صالح نے ابوالزاہریہ عن کثیر بن مرہ عن ابی الدرداءؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا ہر نماز میں قرآن مجید پڑھنا لازم ہے آپ نے فرمایا ہاں۔ایک انصاری نے کہا پھر تو قرآن مجید پڑھنا واجب ہوا۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ تمام نمازوں میں قرآن مجید پڑھنا چاہیے تو ایک انصاری نے کہا پھر تو واجب ہو گیا تو آپؐ نے اس کی بات کا انکار نہیں کیا پھر ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کے بعد اپنی رائے ظاہر فرمائی کہ یہ حکم اکیلے نماز پڑھنے والے اور امام کے لیے ہے

مقتدیوں کے لیے نہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رائے ان سے مختلف ہے وہ اسے مقتدی بمع امام پر لازم کرتے ہیں پس اس روایت کا کسی بھی فریق کے لیے دلیل ہونا ثابت نہ ہو سکا باقی رہی حدیث عبادہ رضی اللہ عنہ تو انہوں نے بات کو واضح کر دیا کہ جناب رسول اللہ نے مقتدیوں کو اپنے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ دیکھیں کہ ان کے خلاف اور کسی صحابی نے عمل کیا یا نہیں تو چنانچہ یہ روایات مل گئیں۔

فتویٰ:

ابوالدرداءؓ کہتے ہیں میرے خیال میں جب کوئی کسی قوم کی امامت کروائے تو اس کی قراءت ان کے لئے کافی ہے۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب ۳۱' ۱۴۶/۱۔

یہ حضرت ابوالدرداءؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے خود زبان نبوت سے "فی کل صلاۃ قرآن" کا ارشاد سنا اس پر ایک انصاری نے قراءت کے وجوب کا قول کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا گویا یہ سکوت بھی بیان ہو گیا پھر ابوالدرداءؓ نے اس کے بعد یہ فتویٰ دیا کہ جو اکیلا نماز پڑھے یا امام ہو اس پر یہ حکم ہے مقتدی کا حکم یہ نہیں ہے۔

اب بنظر انصاف دونوں صحابیوں کے فتوے مختلف ہوئے تو ابوالدرداءؓ کے فتویٰ کو "من کان له امام فقراء ۃ الامام له قراء ۃ" کے موافق ہونے کی وجہ سے ترجیح ہوگی۔

جواب روایت:

عبادہ بن الصامتؓ کی روایت سند کے لحاظ سے کمزور ہے مکحول مدلس اور محمود بن الربیع مجہول ہے۔

نمبر ②: مکحول کبھی خود عبادہ سے کبھی محمود بن الربیع کے واسطہ سے کبھی نافع ابن محمود کے واسطہ سے کبھی نافع ابن محمود عن محمود ابن الربیع کے واسطہ سے کبھی نافع ابن محمد عن ابی نعیم عن ابی عبادہ سے نقل کرتے ہیں اس شدید اضطراب کی وجہ سے قابل استدلال نہیں متن میں بھی اضطراب ہے کبھی لا صلاۃ الا بفاتحۃ الکتاب کبھی لا صلاۃ لمن لم یقرء بامّ القرآن خلف الامام کبھی لا صلاۃ لمن لم یقرأبھا ہے گویا متن بھی مضطرب پس قابل استدلال نہیں۔ یہ صحیح روایت مالی انازع القرآن کے خلاف ہے اسی طرح اذا قری ء القرآن فاستمعوا له کے خلاف ہے نیز اس کے بعض طرق امام و منفرد کے ساتھ اس کو خاص کرتے ہیں جس کے لئے جواب کی حاجت نہیں۔

موقف ثانی:

امام کے پیچھے کسی قسم کی قراءت نہیں ان کی مستدل یہ روایات و آثار ہیں۔

۱۲۵۵ : فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَالَ هَلْ: (قَرَأَ مِنْكُمْ مَعِيَ أَحَدٌ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ:

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أَقُوْلُ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟). قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ، مِنَ الصَّلَوَاتِ، حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْهُ.

۱۲۵۵: ابن اکیمہ لیثی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہری سے واپس مڑے تو ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی پڑھا ہے تو ایک آدمی نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی کہہ رہا ہوں میرے ساتھ قرآن مجید کے پڑھنے میں کیوں منازعہ کیا جا رہا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس پر لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ جہری نمازوں میں پڑھنے سے رک گئے جب انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۱۶، نمبر ۳۱۲، نسائی فی الافتتاح باب ۲۸، ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۳، مالک فی النداء نمبر ٤٤، مسند احمد ۲۸٤/۲۔

نوٹ : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت میں اور کوئی بھی نہیں پڑھتا تھا جس ایک شخص نے پڑھا اس نے استفسار پر بتلا دیا اس کو بھی بات بتلا دی گئی تو پھر جو بعض افراد پڑھتے تھے وہ بھی رک گئے معلوم ہوتا ہے اگر فاتحہ خلف الامام ہوتی تو سب پڑھتے۔ فتدبر۔

۱۲۵۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ، فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ).

۱۲۵۶: سعید نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مسلمانوں نے اس نصیحت کو پلے باندھ لیا پس وہ قراءت خلف الامام نہ کرتے تھے۔

۱۲۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْأَوَّلِ الْأَحْوَلُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا).

۱۲۵۷: زید بن اسلم نے ابو صالح سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اس لئے بنایا گیا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے پس جب وہ پڑھے تو تم خاموش رہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٦٧، نمبر ٦٠٤، نسائی فی الافتتاح باب ۳۰، مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۲٦/۲۔

١٢٥٨ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقِرَاءَ ةَ).

١٢٥٨: ابوالاحوص نے عبداللہ سے نقل کیا کہ لوگ جناب نبی اکرم ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا تم نے مجھ پر قراءت کو خلط ملط کر دیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤٥١/١ مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ٣٧٦/١۔

١٢٥٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوْبَ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ كَانَ لَهٗ إِمَامٌ فَقِرَاءَ ةُ الْإِمَامِ لَهٗ قِرَاءَ ةٌ).

١٢٥٩: عبداللہ بن شداد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامة باب١٣ نمبر٨٥ دارقطنی فی سننه ٣٢٥/٣٢٣/١۔

١٢٦٠ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا وَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ.

١٢٦٠: موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا اس سند میں راوی نے جابر بن عبداللہ کا ذکر نہیں کیا۔

تخریج : دارقطنی مرسلاً۔

١٢٦١ : حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

١٢٦١: موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے بصرہ کے ایک آدمی سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی ٥٢٣/١۔

١٢٦٢ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ السَّلُوْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ وَلَيْثٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ.

١٢٦٢: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی نمبر ۱۲٤٠۔

۱۲۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، يَعْنِي الْجُعْفِيَّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ.

۱۲۶۳: حسن بن صالح عن جابر الجعفی عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ: انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارقطنی۔

۱۲۶۴ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ حَيٍّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۱۲۶۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۲۶۵ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهٗ قَالَ : (مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً، فَلَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ).

۱۲۶۵: وہب بن کیسان نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ جس نے ایک رکعت پڑھی اور اس میں امّ القرآن نہ پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر جب کہ وہ امام کے پیچھے ہو (معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے نہ قراءت فاتحہ ہے اور نہ اور کوئی سورۃ)

تخریج : دارقطنی فی سننه ۳۲۷/۱۔

۱۲۶۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۲۶۶: وہب بن کیسان نے حضرت جابر بن عبداللہ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا یعنی روایت کو مرفوع قرار نہیں دیا۔

تخریج : دارقطنی ۳۲۲/۱' موطا مالك ۲۹/۱۔

۱۲۶۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى بْنِ ابْنَةِ السُّدِّيِّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ قَالَ : فَقُلْتُ لِمَالِكٍ "ارْفَعْهُ" فَقَالَ : " خُذُوْا بِرِجْلِهٖ . "

۱۲۶۷: اسمٰعیل بن موسیٰ نے امام مالک سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو کہا تم اس کو مرفوع بیان کیوں نہیں کرتے تو انہوں نے فرمایا اس روایت کو اس کے پاؤں سے پکڑلو

یعنی اس کی سند میں کمزور راوی ہیں۔

۱۲۶۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ (أَتَقْرَءُ وْنَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ) فَسَكَتُوْا فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثًا فَقَالُوْا إِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَدْ بَيَّنَّا بِمَا ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوٰى عُبَادَةَ .فَلَمَّا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ، الْتَمَسْنَا حُكْمَهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَرَأَيْنَاهُمْ جَمِيْعًا لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الرَّجُلِ، يَأْتِي الْإِمَامَ، وَهُوَ رَاكِعٌ أَنَّهٗ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ مَعَهٗ، وَيَعْتَدُّ تِلْكَ الرَّكْعَةَ، وَإِنْ لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا شَيْئًا .فَلَمَّا أَجْزَاهُ ذٰلِكَ فِيْ حَالِ خَوْفِهٖ فَوْتَ الرَّكْعَةِ، احْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا أَجْزَاهُ ذٰلِكَ لِمَكَانِ الضَّرُوْرَةِ، وَاحْتُمِلَ، أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا، أَجْزَاهُ، ذٰلِكَ لِأَنَّ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَرْضًا .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ مَنْ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ، وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ فِي الصَّلَاةِ بِتَكْبِيْرٍ كَانَ مِنْهُ، أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِءُهٗ، وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَرَكَهٗ لِحَالِ الضَّرُوْرَةِ، وَخَوْفَ فَوَاتِ الرَّاكِعَةِ، فَكَانَ لَا بُدَّ لَهٗ مِنْ قَوْمَةٍ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَخَوْفِ فَوَاتِ الرَّكْعَةِ، فَكَانَ لَا بُدَّ لَهٗ مِنْ قَوْمَةٍ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَغَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ .فَهٰذِهٖ صِفَاتُ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا فِي الصَّلَاةِ، وَلَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا .فَلَمَّا كَانَتِ الْقِرَاءَةُ مُخَالِفَةً لِذٰلِكَ، وَسَاقِطَةً فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ، كَانَتْ عَنْ غَيْرِ جِنْسِ ذٰلِكَ .فَكَانَتْ فِي النَّظَرِ أَنَّهَا سَاقِطَةٌ فِيْ غَيْرِ حَالَةِ الضَّرُوْرَةِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَيَأْمُرُوْنَ بِذٰلِكَ.

۱۲۶۸: ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر اپنے چہرہ مبارک کو ہماری طرف کیا اور فرمایا کیا تم اس وقت پڑھتے ہو جبکہ امام پڑھتا ہو پس سب خاموش رہے اس پر آپ نے ان سے تین بار سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا ہم امام کے پیچھے پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ تمام روایات حضرت عبادہؓ کی روایت کے خلاف ہیں جب روایات میں اختلاف ہوا تو ہم نے نظر وفکر کی طرف رجوع کیا چنانچہ ہم نے یہ بات پائی کہ اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ جو شخص امام کی ایسے وقت میں اقتداء کرے جبکہ وہ رکوع کی حالت میں ہو تو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو اس کی یہ رکعت شمار ہوگی اگرچہ اس نے اس میں کچھ بھی نہیں پڑھا' جب رکعت

کے فوت ہو جانے کے خطرے سے یہ چیز جائز ہے تو اس میں یہ احتمال پیدا ہو گیا کہ یہ چیز ضرورت کے وقت بھی جائز ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ امام کے پیچھے قراءت فرض نہیں پس اسی اعتبار کر کے ہم نے یہ رائے قائم کی کہ سب حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے اور وہ تکبیر افتتاح کے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے تو اس کی یہ نماز جائز نہ ہوگی اگر چہ اس نے یہ عمل ضرورت کی وجہ سے اور رکعت کے فوت ہو جانے کے ڈر سے کیا ہے اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ ضرورت کی حالت اور رکعت کے فوت ہو جانے کے خطرے کے باوجود قومہ کرتا اس کے لیے قومہ حالت ضرورت اور بلا حالت ضرورت ہر دو صورت میں ضروری ہے اور یہی حکم ان سب فرائض کا ہے کہ جن کے علاوہ نماز میں کوئی چارہ نہیں اور ان کے پائے جانے کے بغیر نماز درست نہیں ہو سکتی جب قراءت کا مسئلہ اس سے مختلف ہے اس لیے کہ یہ ضرورت کی حالت میں ساقط ہو جاتی ہے تو اس کی جنس الگ ہو گئی تو نظر وفکر کا یہ تقاضا ہے کہ ضرورت کی حالت کے علاوہ میں بھی یہ ساقط ہو جائے' یہی نظر ہے اور یہی امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف و محمد کا قول ہے اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ اصحاب رسولؐ امام کے پیچھے پڑھتے اور اس کا حکم بھی دیتے تھے۔

تخریج : دارقطنی فی سننہ ۱/ ۳۴۰' بیھقی فی السنن الکبرٰی ۲/ ۱۶۶۔

حاصل روایات: یہ چودہ روایات بتلا رہی ہیں کہ امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے کچھ لوگ کرتے تھے آپ نے اس کو قراءت میں خلل قرار دے کر اس سے منع کر دیا پس قراءت خلف الامام کی روایات منسوخ ہیں یہ روایات عبادہؓ والی روایت سے مضبوط تر ہیں۔

محاکمہ ونظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

فلما اختلفت هذه الآثار سے نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کو بیان کرتے ہیں جب آثار مرویہ میں اختلاف ہوا تو اب بطریق نظر ان میں صورت فیصلہ کو جانچا چنانچہ یہ بات مسلم ہے کہ جو آدمی جماعت کے لئے ایسے وقت آئے جب امام رکوع میں جا چکا ہو تو وہ آنے والا شخص تکبیر کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے تو وہ رکعت کو پانے والا شمار ہوتا ہے حالانکہ اس نے ذرا بھر قراءت نہیں کی اب یہی کہیں گے کہ رکعت کے فوت ہو جانے کا خطرہ دامن گیر ہوا جس سے اس کی اس رکعت کو جائز قرار دیا گیا اور اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ امام کا مقتدی بن جانے کی وجہ سے اس پر قراءت ساقط ہو گئی اور امام کی قراءت اس کے لئے معتبر ہو گئی۔

اب ان دونوں احتمالوں میں سے ایک کی تعیین کرنے کے لئے ہم نے مزید غور کیا کہ جو شخص امام کو اس حالت میں پائے کہ وہ رکوع میں جا چکا یہ تکبیر کہے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو گیا تو تمام ائمہ کے ہاں اس کی یہ نماز قابل اعتبار نہ ہوگی حالانکہ نظریہ ضرورت کا تقاضا تو یہاں بھی یہی ہے کہ رکعت جانے کے خوف سے وہ فوراً رکوع میں چلا گیا تو قیام کو ترک کیا خواہ ضرورت کی وجہ سے ترک کیا ان دونوں صورتوں میں اگر چہ ضرورت ہے مگر پہلی میں قراءت چھوڑی تو نماز کو رکوع میں شامل ہونے کی بناء

پر جائز کہا گیا مگر دوسرے شخص کے لئے اسی نظریہ ضرورت کے موقعہ پر بھی اس کی نماز کو جائز قرار نہیں دیا گیا معلوم ہوا کہ قراءت اور تکبیر افتتاح کی حیثیت میں فرق ہے قراءت تو ساقط ہوگئی کیونکہ امام کی قراءت اس کا بدل تھی اور تکبیر تحریمہ کا کوئی بدل نہیں اس لئے اس کو ضرورت کے موقعہ پر بھی ساقط قرار نہیں دیا گیا گویا دونوں کی جنس الگ ہونے کی وجہ سے حکم بھی الگ ہوگا۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

ایک اہم سوال:

بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ وہ امام کے پیچھے پڑھتے اور اس کا حکم وفتویٰ دیتے تھے۔ جیسا کہ یہ اقوال ہیں۔

قول عمر رضی اللہ عنہ:

۱۲۶۹ :فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ جَوَّابِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ شَرِيْكٍ، أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ لِيَ اقْرَأْ .فَقُلْتُ وَإِنْ كُنْتُ خَلْفَكَ؟ قَالَ : " وَإِنْ كُنْتَ خَلْفِيْ "قُلْتُ : وَإِنْ قَرَأْتَ؟ قَالَ: " وَإِنْ قَرَأْتُ. "

۱۲۶۹: ابو ابراہیم التیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا امام کے پیچھے قراءت کی جائے گی تو انہوں نے فرمایا پڑھ لیا کرو میں نے پوچھا خواہ میں آپ کے پیچھے نماز پڑھوں؟ تو انہوں نے فرمایا خواہ تم میرے پیچھے پڑھو میں نے کہا اگرچہ آپ قراءت کریں انہوں نے فرمایا اگرچہ میں قراءت کروں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳۷۳/۱۔

۱۲۷۰ :حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ سُوْرَةِ مَرْيَمَ۔

۱۲۷۰: مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا کہ وہ امام کے پیچھے ظہر میں سورہ مریم پڑھتے ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳۷۳/۱۔

۱۲۷۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، فَكَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ .قِيْلَ لَهُ : .قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَمَّنْ ذَكَرْتُمْ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .

۱۲۷۱: مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ظہر وعصر پڑھی وہ امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ قول ان سے مروی ہے جن کا تم نے تذکرہ کیا ان کے علاوہ دیگر اصحاب سے اس کے خلاف روایات ہیں۔ ملاحظہ ہوں

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۱/۳۷۳۔

الجواب بالصواب: تم نے اگر عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمرو کے متعلق فاتحہ خلف الامام کی بات نقل کی ہے تو دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کے خلاف آثار مروی ہیں ملاحظہ ہوں۔

۱۲۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى وَمَرَّ عَلٰى دَارِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ، وَكَانَ قَدْ قَرَأَ عَلٰى أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

۱۲۷۲: مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قراءت کی وہ فطرت کے خلاف کرنے والا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۱/۳۷٦۔

۱۲۷۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : أَنْصِتْ لِلْقِرَاءَةِ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا، وَسَيَكْفِيْكَ ذٰلِكَ الْإِمَامُ.

۱۲۷۳: ابووائل نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ قراءت کے سننے کے لئے بالکل خاموشی اختیار کرو بلاشبہ نماز میں ایک مشغولیت ہے اور اس قراءت کے لئے تمہاری طرف سے امام کافی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۱/۳۷٦۔

۱۲۷۴ : حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، وَأَبُوْ جَابِرٍ، أَنَا أَشُكُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ.

۱۲۷۴: ابووائل نے عبداللہ بن مسعود سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی الکبیر ۹/۲٦٤۔

۱۲۷۵ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَهٗ.

۱۲۷۵: منصور نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۲/۲۲۹۔

۱۲۷٦ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَدِيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا).

۱۲۷۶: علقمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کاش کہ وہ شخص جو امام کے پیچھے پڑھتا ہے اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۷۷/۱۔

۱۲۷۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، نَحْوَهُ.

۱۲۷۷: سفیان نے زبیر سے انہوں نے ابراہیم عن علقمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ۔

۱۲۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

۱۲۷۸: عبیداللہ بن مقسم نقل کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ کیا امام کے پیچھے پڑھا جائے گا تو انہوں نے نے فرمایا کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے کچھ بھی مت پڑھو۔

۱۲۷۹ : مِقْسَمٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالُوْا : (لَا تَقْرَءُوْا خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۱۲۷۹: عبیداللہ بن مقسم کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا پھر اسی طرح روایت کو نقل کیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۳۰/۱۔

۱۲۸۰ : وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، سَمِعَهُ يَقُوْلُ : (لَا تَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ)

۱۲۸۰: عطاء بن یسار نے زید بن ثابت سے نقل کیا کہ میں نے ان کو فرماتے سنا کسی بھی نماز میں امام کے پیچھے مت پڑھو۔

۱۲۸۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدٍ، مِثْلَهُ .

۱۲۸۱: عطاء بن یسار نے زید بن ثابت سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۲۸۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِی دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ الْحَرَّانِیُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِی حَمْزَةَ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ (أَقْرَأُ وَالْإِمَامُ بَيْنَ يَدَیَّ؟ فَقَالَ : لَا ۔

۱۲۸۲: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا میں اس وقت قراءت کروں جبکہ امام میرے سامنے ہو؟ تو فرمانے لگے بالکل نہیں۔

۱۲۸۳ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ : هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ يَقُوْلُ (إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ) وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ .

۱۲۸۳: نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے جب یہ پوچھا جاتا کہ کیا امام کے پیچھے قراءت کی جائے گی؟ تو فرمانے لگے جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قراءت اس کے لئے کافی ہے چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : موطا مالك ۲۹/۱۔

۱۲۸۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : (يَكْفِيْكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ). فَهٰؤُلَاءِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ .وَقَدْ وَافَقَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ، مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ، وَشَهِدَ لَهُمُ النَّظَرُ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا، فَذٰلِكَ أَوْلٰى مِمَّا خَالَفَهُ .

۱۲۸۴: عبداللہ بن دینار نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ (امام کے پیچھے) تمہیں امام کی قراءت کافی ہے۔

یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت ہے جو امام کے پیچھے قراءت کے چھوڑنے پر متفق ہے اور اس کے موافق رسول اللہ کا ارشاد بھی ہے اور صحیح نظر وفکر بھی اس کے موافق ہے اور یہ اس کی مخالفت کرنے والوں کے مسلک سے بہتر قول ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۳۷٦/۱۔

حاصل آثار:

امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کے متعلق کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فتویٰ اور عمل یہی تھا کہ قراءت نہ کی جائے بلکہ وہ قراءت خلف الامام کو پسند نہ کرتے تھے۔

فیصلہ طحاوی:

سابقہ روایات جو موقف ثانی میں پیش کی گئیں وہ ان فتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موافقت کرنے والی ہیں اور نظر وفکر کا فیصلہ بھی اسی حق میں ہے پس ان روایات کو اختیار کرنا پہلی روایات کو اختیار کرنے سے اولیٰ و افضل ہے۔

نوٹ: اس باب میں بھی روایات موقف ثانی کو پیش کر کے پھر نظر طحاوی کو لائے اور آخر میں تائید کے لئے عمل و فتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اس فاتحہ خلف الامام کے اختلاف کو اولویت کا اختلاف قرار دیا آج کل کے جدید مجتہدین کی طرح کفر واسلام کا مسئلہ نہیں بنایا۔

بَابُ الْخَفْضِ فِي الصَّلَاةِ هَلْ فِيْهِ تَكْبِيْرٌ؟

ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے پر تکبیر ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: حضرت عمر بن عبدالعزیز اور ابن سیرین، قاسم بن محمد وسالم رحمہم اللہ کے ہاں جھکتے وقت سجدہ تک کوئی تکبیر نہیں جب سجدہ سے اٹھیں گے تو تمام تکبیرات کہی جائیں گی۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ جمہور فقہاء ومحدثین رحمہم اللہ کے ہاں جھکتے واٹھتے وقت تکبیر کہنا مسنون ومشروع ہے امام احمد کے ہاں واجب ہے۔

موقفِ اوّل:

انتقال رکن کے لئے تکبیر نہیں ہے مستدل روایات یہ ہیں۔

۱۲۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عِمْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ لَا يُتِمُّ التَّكْبِيْرَ.

۱۲۸۵: ابن عمران نے ابن عبدالرحمن بن ابزیٰ عن ابیہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو آپ تکبیرات پوری نہ کرتے تھے (کم تکبیرات کہتے) (ابوداؤد کہتے ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ رکوع سے سجدے کی طرف جاتے تکبیر نہ کہتے تھے اسی طرح سجدے سے قیام کے وقت تکبیر نہ کہا کرتے تھے)

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۳۶، نمبر۸۳۷، مسند احمد ۴۰۶/۳، ۴۰۷، بیهقی سنن کبریٰ ۶۸/۲، مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۲۴۱/۱، ۲۴۲۔

۱۲۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَكَانُوْا لَا يُكَبِّرُوْنَ فِي الصَّلَاةِ إِذَا خَفَضُوْا، وَيُكَبِّرُوْنَ إِذَا رَفَعُوْا، وَكَذٰلِكَ كَانَتْ بَنُوْ أُمَيَّةَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَبَّرُوْا فِي الْخَفْضِ

وَالرَّفْعِ جَمِيْعًا، وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۶: عمرو بن مرزوق کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ لوگوں نے یہ رائے اختیار کی کہ وہ جھکتے وقت تکبیر نہیں کہتے اور جب سر اُٹھاتے ہیں تو اس وقت تکبیر کہتے ہیں اور بنو اُمیہ کے لوگ اسی طرح کرتے تھے۔ دوسرے علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جھکتے اور اُٹھتے دونوں وقت تکبیر کہی جائے گی اور اس سلسلے میں ان روایات کثیرہ سے انہوں نے استدلال کیا۔

تخریج: بیہقی ۱۰۰/۲۔

حاصل روایات: وہ تکبیر جھکتے وقت نہ کہتے تھے البتہ اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے خلفاء بنی امیہ کا طرز عمل یہی تھا بعض نے حضرت عثمانؓ کی نسبت اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

روایت کا جواب:

یہ مجمل روایت ہے: لا یتم التکبیر کے الفاظ سے تکبیر نہ کہنے پر استدلال ہی درست نہیں تفصیلی روایت سے اس کا معاملہ معلوم ہوگا نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تواتر کے ساتھ یہ عمل منقول ہے اس کے مقابلہ میں ایک مجمل روایت کیونکر معتبر ہوگی۔

مؤقفِ دوم:

ہر جھکنے اور اٹھنے کے وقت تکبیر مسنون ہے جو بہت سے آثار وروایات سے ثابت ہے ملاحظہ ہوں۔

۱۲۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ: ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ، وَعَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: أَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ وَضْعٍ وَرَفْعٍ.

۱۲۸۷: علقمہ نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہر جھکتے اٹھتے وقت تکبیر کہتے پایا۔

تخریج: ترمذی فی الصلاة باب۷۴، نمبر۲۵۳، نسائی فی التطبیق باب۹۰، دارمی فی الصلاة باب۴۰، مسند احمد ۴۲۲/۱، مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ۲۳۹/۱۔

۱۲۸۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ: ثَنَا شُجَاعٌ، عَنْ زُهَيْرٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ، قَالَ: وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

۱۲۸۸: شجاع نے زہیر سے اپنی سند کے ساتھ اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو اٹھتے جھکتے تکبیر کہتے پایا۔

تخریج: ترمذی ۵۹/۱، نسائی ۱۷۲/۱۔

۱۲۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَالِمُ الْبَرَّادُ، قَالَ : وَكَانَ عِنْدِيْ أَوْثَقَ مِنْ نَفْسِيْ قَالَ : قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدِ الْبَدْرِيُّ (أَلَا أُصَلِّيْ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِنَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يُكَبِّرُ فِيْهِنَّ، كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَقَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۲۸۹: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھے سالم البراد نے بیان کیا وہ میرے ہاں اپنی ذات سے بھی بڑھ کر قابل اعتماد ہیں کہ ابو مسعود بدریؓ فرمانے لگے کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں پھر انہوں نے ہمیں چار رکعت نماز پڑھائی جن میں وہ ہر جھکنے اور اٹھنے کے وقت تکبیر کہتے تھے پھر فرمانے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے پایا۔

تخریج:ابوداؤد فی الصلاۃ باب۱۴۴' نمبر۸۶۳' نسائی فی الصلاۃ باب۹۳' طبرانی فی المعجم الکبیر ۲۴۱/۲۴۰/۱۷۔

۱۲۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ، قَالَ: ثَنَا عِكْرِمَةُ، قَالَ : صَلّٰى بِنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَانَ يُكَبِّرُ إِذَا رَفَعَ، وَإِذَا وَضَعَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ : أَوَ لَيْسَ ذٰلِكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۲۹۰: عکرمہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی وہ ہر جھکنے اور اٹھنے میں تکبیر کہتے تھے پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان کو اس کی اطلاع دی تو فرمانے لگے کیا یہی ابوالقاسم ﷺ کی سنت نہیں یعنی یہی آپ کی سنت ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۱۶' مصنف ابن ابی شیبہ ۲۴۱/۱۔

۱۲۹۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۲۹۱: ابوالبشر نے عکرمہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اس میں تذکرہ نہیں ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۸/۱۔

۱۲۹۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : قَالَ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ، ذَكَّرَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِمَّا نَسِيْنَاهَا وَإِمَّا تَرَكْنَاهَا عَمْدًا يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ، وَكُلَّمَا رَفَعَ، وَكُلَّمَا سَجَدَ .

۱۲۹۲: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ہمیں ابوموسیٰ اشعری کہنے لگے کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ نماز یاد دلا دی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے جسے ہم نے خواہ جان بوجھ کر چھوڑ رکھا تھا یا ہم بھول گئے تھے آپ جب بھی جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ کے وقت بھی تکبیر کہتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲٤١/١۔

۱۲۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ح .

۱۲۹۳: سعید بن عامر نے بیان کیا کہ ہمیں سعید بن ابی عروبہ نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بین کی ہے۔

تخریج : مسلم ١٧٤/١۔

۱۲۹۴ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ، فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا)

۱۲۹۴: حطان بن عبداللہ الرقاشی نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر٦٢۔

۱۲۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ : ثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمُّ قَالَ : سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُتِمُّوْنَ التَّكْبِيْرَ، يُكَبِّرُوْنَ اِذَا سَجَدُوْا، وَاِذَا رَفَعُوْا، وَاِذَا قَامُوْا مِنَ الرَّكْعَةِ).

۱۲۹۵: عبدالرحمن اصم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تکبیر کو مکمل کرتے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے اور جب اس سے اٹھتے تب بھی اور جب رکعت سے دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تب بھی تکبیر کہتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ٢٤٠/١۔

۱۲۹۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَاَبُوْ حُذَيْفَةَ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۲۹۶: سفیان نے عبدالرحمن اصم سے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٨٠/٣۔

۱۲۹۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، أَنَّ

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمُ الْمَكْتُوْبَةَ، فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ .فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ "وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . "

۱۲۹۷: ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں فرض نماز پڑھاتے تو ہر جھکنے اٹھنے میں تکبیر کہتے جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو کہتے میری نماز تم سب میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۱۵' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۲۷۔

۱۲۹۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ، ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، وَأَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمُ الْمَكْتُوْبَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۲۹۸: ابوسلمہ اور ابوبکر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں فرض نماز پڑھاتے تھے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد طیاسی ۳۰۵/۱۔

۱۲۹۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهُ.

۱۲۹۹: ابوالذئب نے مقبری سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیہقی ۴۲/۲۔

۱۳۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ).

۱۳۰۰: سعید بن سمعان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی جھکتے یا اٹھتے تو تکبیر کہتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۷' نمبر ۷۵۳' نسائی فی الافتتاح باب ۶' مسند احمد ۴۳۴/۲۔

۱۳۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ، كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ. فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ : (إِنَّهَا لَصَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّكْبِيْرِ، فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، أَظْهَرَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، وَأَكْثَرَ تَوَاتُرًا .وَقَدْ عَمِلَ بِهَا مِنْ -بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَتَوَاتَرَ بِهَا الْعَمَلُ إِلَى يَوْمِنَا هٰذَا لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ، وَلَا يَدْفَعُهُ دَافِعٌ .ثُمَّ النَّظَرُ يَشْهَدُ لَهُ أَيْضًا، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الدُّخُوْلَ فِي الصَّلَاةِ، يَكُوْنُ بِالتَّكْبِيْرِ، ثُمَّ الْخُرُوْجُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، يَكُوْنَانِ أَيْضًا بِتَكْبِيْرٍ .كَذٰلِكَ الْقِيَامُ مِنَ الْقُعُوْدِ يَكُوْنُ أَيْضًا بِتَكْبِيْرٍ .فَكَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ تَغَيُّرِ الْأَحْوَالِ مِنْ حَالٍ إِلَى حَالٍ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيْهِ تَكْبِيْرًا .فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ تَغَيُّرُ الْأَحْوَالِ أَيْضًا مِنَ الْقِيَامِ إِلَى الرُّكُوْعِ، وَإِلَى السُّجُوْدِ فِيْهِ أَيْضًا تَكْبِيْرٌ، قِيَاسًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۳۰۱: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نماز میں ہر خفض و رفع میں تکبیر کہتے پایا ہے میں نے ان سے استفسار کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ کیا نماز ہے؟ تو وہ فرمانے لگے بے شک یہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ نماز ہے) جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیے جانے والے آثار ہر جھکنے اور اُٹھنے کے وقت تکبیر کو کھلے طور پر ثابت کرر ہے ہیں ان کے مقابلہ میں عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی روایت کم درجہ ہے۔ ان روایات پر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا عمل اور آج تک کا متواتر عمل ہے جس کا کوئی منکر اور رد کرنے والا انکار نہیں کر سکتا۔ پھر نظر وفکر بھی اس پر گواہ ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نماز میں تکبیر سے داخل ہوتے ہیں پھر رکوع وسجود سے انتقال بھی تکبیر کے ذریعے ہے۔ اسی طرح قعدہ قیام بھی تکبیر سے ہوگا۔ ان احوال کی تکبیر سب کے ہاں بالاتفاق ہے۔ تو اُٹھنے اور جھکنے میں بھی ان پر قیاس کرتے ہوئے تکبیر ہوگی۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۳۱۔

حاصل روایات: یہ تمام روایات وآثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال ہیں اور پھر آپ کے بعد خلفائے راشدین نے ان کو اپنایا ہے پس ان روایات کو لے کر عمل کرنا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کی مجمل روایت سے اولیٰ واعلیٰ ہے اور یہ عمل تواتر سے ہم تک پہنچا ہے جس کا کوئی منکر انکار نہیں کر سکتا اور نہ کوئی دلیل اس کا مقابلہ کر سکتی ہے پس دلائل قاہرہ سے ہر خفض ورفع کی تکبیر ثابت ہو گئی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

پھر عقل وفکر بھی اس کے شاہد ہیں وہ اس طرح کہ نماز میں ہم تکبیر افتتاح سے داخل ہوتے ہیں پھر رکوع اور سجود سے فراغت بھی تکبیر سے حاصل ہوتی ہے اسی طرح قیام وقعود سے بھی انتقال تکبیر سے ہوتا ہے تو یہ تمام حالات جن میں ہم ایک ہیئت سے دوسری ہیئت کی طرف منتقل ہوتے ہیں وہ جب تمام تر تکبیر سے ہے اور فریق مخالف کے ہاں بھی نیچے سے اوپر کی طرف منتقل ہونے کے لئے تکبیر ہے تو نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ تغیر احوال میں قیام سے رکوع اور رکوع سے سجدہ کی طرف جھکتے ہوئے بھی تکبیر

ہونی چاہئے ورنہ تفریق کی کیا وجہ ہے پس ثابت ہوا ہے کہ نیچے سے قیام کی طرف اٹھتے وقت جب تکبیر ہے تو اوپر سے نیچے کی طرف رجوع وغیرہ کے لئے جھکتے وقت بھی تکبیر ہے۔

یہی ہمارے علماء وائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا مسلک ہے اور جمہور فقہاء ومحدثین بھی اسی طرف گئے ہیں۔

نوٹ: اس باب میں فریق اوّل کی ایک دلیل ذکر کر کے اس کی نہایت کمزوری کی طرف اشارہ کر دیا اور جمہور کے دلائل کو بڑی قوت وزور سے پیش کیا اور معمول کے مطابق آخر میں نظر سے ثابت کر دیا خلفاء راشدین کے عمل کو مسلمات کے طور پر پیش کیا۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلسُّجُوْدِ وَالرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ هَلْ مَعَ ذٰلِكَ رَفْعٌ أَمْ لَا؟

کیا رکوع، سجدہ اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین ہے؟

خلاصۃ المرام: تکبیر افتتاح میں رفع یدین تو سب کے ہاں مسلم ہے البتہ تکبیر رکوع، تکبیر سجود اور قعدہ سے قیام کی تکبیر رفع یدین امام شافعی، امام احمد رحمہما اللہ کے ہاں لازم ہے اور صحابہ کرام میں ابن عمر، ابن عباس، ابن زبیر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اسکے قائل ہیں۔

فریق ثانی: ان تینوں مواقع میں رفع یدین نہیں یہ امام ابوحنیفہ، ابرہیم نخعی رحمہما اللہ اور خلفاء راشدین، ابن مسعود، عشرہ مبشرہ کا طرز عمل ہے۔

استدلال فریق اوّل:

۱۳۰۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إِذَا قَضٰى قِرَاءَ تَهٗ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهٗ إِذَا فَرَغَ وَرَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ).

۱۳۰۲: عبیداللہ بن ابی رافع علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ جب وہ فرض نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے اور اسی طرح کرتے جبکہ

اپنی قراءت پوری کر چکتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور اس وقت کرتے جب رکوع سے فارغ ہو کر رکوع سے سر اٹھاتے اور اپنی نماز میں کسی جگہ بھی ہاتھ نہ اٹھاتے جب قعدہ کرتے اور جب دونوں سجدوں سے اٹھتے تو اسی طرح ہاتھ بلند کرتے اور تکبیر کہتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۱۶ نمبر۷۴۴ ترمذی فی الصلاة با۷۶ نمبر۲۵۵۔

۱۳۰۳ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ).

۱۳۰۳ : سالم اپنے والد عبداللہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ ان کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر کر دیتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب اس سے اٹھتے تو ہاتھ اٹھاتے اور دو سجدوں کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۲۱۔

۱۳۰۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ، رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ).

۱۳۰۴ : سالم نے اپنے والد حضرت عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو تب بھی ہاتھ اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اور دونوں سجدوں کے درمیان ایسا نہ کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۸۳، ۸۴۔

۱۳۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۳۰۵ : بشر بن عمر کہتے ہیں ہمیں مالک نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۳۰۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ فِي الصَّلَاةِ ثَلَاثَ مِرَارٍ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَحِيْنَ رَكَعَ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ .قَالَ : جَابِرٌ فَسَأَلْتُ سَالِمًا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : سَالِمٌ (رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَقَالَ : ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ) .

۱۳۰۶: زید بن ابی انیسہ نے جابر بن یزید جعفی سے نقل کیا کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز میں تین مرتبہ کندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔

نمبر①: جب انہوں نے نماز کو شروع کیا اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا جابر کہتے ہیں میں نے سالم سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو کہنے لگے میں نے ابن عمر ؓ کو اس طرح کرتے دیکھا اور ابن عمر ؓ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا۔

۱۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ : (قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا لِمَ؟ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ أَكْثَرَنَا لَهُ تَبِعَةً، وَلَا أَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً فَقَالَ : بَلٰى، فَقَالُوْا فَاعْرِضْ .قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ يَهْوِيْ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ .قَالَ : فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ).

۱۳۰۷: محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو حمید ساعدی ؓ کو دس اصحاب نبی ﷺ سے یہ کہتے سنا ان میں ایک ابو قتادہ ؓ بھی تھے ابو حمید کہنے لگے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں انہوں نے کہا کیوں؟ اللہ کی قسم تم ہم سے زیادہ نہ پیروی کرنے والے ہوں اور نہ ہم سے زیادہ صحبت یافتہ ہو تو اس پر وہ کہنے لگے کیوں نہیں پھر وہ کہنے لگے تم بات پیش کرو تو کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ ان کو کندھوں کے برابر لاتے پھر تکبیر کہتے پھر قراءت کرتے پھر تکبیر کہتے پس اپنے دونوں ہاتھ اس قدر اٹھاتے کہ دونوں کندھوں کے برابر لاتے پھر رکوع کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے پھر اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ وہ دونوں کندھوں کے برابر ہو جاتے پھر آپ اللہ اکبر کہتے اور زمین کی طرف جھکتے پس جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھوں کو اس قدر بلند کرتے یہاں تک کہ وہ دونوں کندھوں کے برابر ہو جائیں پھر اسی طرح آپ اپنی بقیہ نماز میں بھی کرتے اس پر تمام نے کہا درست کہا جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز ادا فرماتے۔

دلیل طحاوی رحمہ اللہ:

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' اس روایت میں تو کوئی دلیل نہیں جس سے ان نمازوں میں قراءت کرنا ثابت ہو کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ ان کی داڑھی تسبیح یا دعاء وغیرہ کے لئے ہلتی ہو لیکن قراءت کو وہ روایات ثابت کر رہی ہیں جن کو اس سے پہلی فصل میں ہم نے ذکر کیا ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ظہر وعصر میں قراءت پختہ طور پر ثابت ہوگئی تو اس کے مخالف آنے والی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کی ہم نفی کرتے ہیں اور ہم غور وفکر کی طرف لوٹتے ہیں کہ آیا اس میں کوئی چیز ایسی ملتی ہے جو دونوں اقوال میں سے ایک کی صحت کے متعلق نشاندہی کرے۔ ہم نے جانچا تو ہمیں معلوم ہوا کہ نماز میں قراءت فرض ہے۔ اسی طرح رکوع' سجود بھی اور یہ تمام نماز کے فرائض ہیں اور نماز ان پر مشتمل ہے اگر ان میں سے کسی کو ترک کر دیں تو نماز ادا نہ ہوگی اور یہ باتیں تمام نمازوں میں فرضیت کے اعتبار سے برابر ہیں۔ آخری قعدہ پر غور کیا تو ہم نے پہلے قعدہ کو لغت قرار دیا جس میں کسی کو اختلاف نہیں اور وہ تمام نمازوں میں برابر ہے۔ ہم نے قعدۂ اخیرہ کو پایا کہ اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض اسے فرض مانتے ہیں جبکہ دوسرے اسے سنت کہتے ہیں اور ہر ایک نے ہر نماز میں یہی حکم قرار دیا کہ ان چیزوں میں سے جو ایک نماز میں فرض ہے تو وہی دوسری نماز میں بھی فرض ہے۔ قراءت میں جہر رات کی نماز میں فرض نہیں بلکہ سنت ہے۔ نماز اس پر مشتمل نہیں جیسا کہ رکوع و سجود و قیام پر مشتمل ہے۔ یہ بعض نماز میں موجود ہے جبکہ دوسری میں نہیں۔ نماز میں جو فرض ہے نماز کا اس پر دارومدار ہے۔ نماز اس وقت ادا ہوگی جب وہ ادا کیا جائے گا جب وہ ایک نماز میں فرض تھا تو تمام نمازوں میں وہ اسی طرح فرض ہوگا۔ جب ہم نے دیکھا کہ قراءت مغرب وعشاء اور صبح میں اس مخالف کے نزدیک بھی فرض ہے اس کے بغیر چارۂ کار نہیں اور نماز اسی وقت درست ہوتی ہے جب اس کو کرے تو ظہر وعصر میں بھی یہی حکم ہوگا۔ پس جو لوگ ظہر وعصر میں قراءت کی نفی کرتے ہیں ان کے خلاف یہ قطعی دلیل ان لوگوں کی طرف سے ہے جو ان میں فرض قرار دیتے ہیں۔ باقی رہے وہ لوگ جو سرے سے نماز میں قراءت کو ضروری قرار نہیں دیتے ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ہم مغرب وعشاء کی نمازوں کو پاتے ہیں کہ ان کی پہلی دو رکعات میں قراءت جہراً پڑھی جاتی ہے اور ان کے علاوہ رکعات میں قراءت آہستہ کرتے ہیں۔ پس جب قراءت پہلی دو رکعات کے علاوہ میں سنت برقرار رہی اور جہر کے ساقط ہونے سے ساقط نہ ہوئی تو نظر وفکر کا تقاضا یہی ہے کہ ظہر وعصر میں بھی جہر کے ساقط ہونے سے ساقط نہ ہو۔ قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور یہ بات اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے مروی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۶' نمبر۷۴۳' نسائی فی السھو باب ۲۹' مسند احمد ۴۲۴/۵' بیھقی فی السنن الکبرٰی ۷۳/۲۶/۲' ۱۱۸/۱۰۱۔

۱۳۰۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ، وَأَبُوْ أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ :(أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ، فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، رَفَعَ يَدَيْهِ).

۱۳۰۸: عباس بن سہل کہتے ہیں کہ ابوحمید اور ابواسید اور سہل بن سعدؓ جمع ہوتے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید کہنے لگے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں جناب رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھ بلند کرتے پھر رکوع کی تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے ہاتھ اٹھاتے۔

تخریج : ایضا۔

۱۳۰۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : (رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ، وَحِيْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِيَالَ اُذُنَيْهِ).

۱۳۰۹: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے وائل بن حجرؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جبکہ آپ نماز کے لئے تکبیر کہہ رہے تھے تو آپ نے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا اور اس وقت بھی جبکہ آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۵' نمبر ۷۲۸' نسائی فی الصلاۃ باب ۱۸۷۔

۱۳۱۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۱۰: ابوالاحوص نے عاصم سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی۔

۱۳۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ (رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رُكُوْعِهٖ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فَوْقَ اُذُنَيْهِ).

۱۳۱۱: نصر بن عاصم نے مالک بن الحویرثؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دو مرتبہ نماز میں ہاتھ اٹھاتے دیکھا جبکہ آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور جب رکوع میں جاتے اور ہاتھوں کو کانوں کی اوپر والی جانب کے برابر اٹھاتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ۲۶/۲۵' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۶' نمبر ۷۴۵' فی الافتتاح باب ۴' مسند احمد ۵۳/۵' دارقطنی فی سننه ۲۹۲/۱' طبرانی فی المعجم الکبیر ۶۲۶/۱۹/۶۲۷۔

۱۳۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحٍ

بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَحِيْنَ يَسْجُدُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ، فَأَوْجَبُوا الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَعِنْدَ النُّهُوْضِ إِلَى الْقِيَامِ عَنِ الْقُعُوْدِ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا .وَخَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَا تَرَى الرَّفْعَ إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۳۱۲: صالح بن کیسان نے اعرج اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے اور جب رکوع کے لئے جھکتے اور جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کچھ علماء نے ان آثار کے پیش نظر رکوع کرتے وقت اور رکوع سے اُٹھتے وقت اور قیام کی طرف اُٹھتے ہوئے تمام نماز میں ہاتھ اُٹھانے کا قول اختیار کیا ہے۔ دیگر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ہاں صرف تکبیر افتتاح میں رفع یدین ہے۔ ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فیها باب ۱۵ نمبر ۸۶۰۔

حاصل روایات: پہلی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ میں چار جگہ رفع یدین کا ذکر ہے تکبیر تحریمہ ۲: تکبیر رکوع نمبر ۳: تکبیر سجدہ نمبر ۴: سجدہ سے اٹھتے وقت نمبر ②: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں اٹھنے کے وقت کی تکبیر میں رفع یدین کا ذکر نہیں۔ نمبر ۳: ابوحمیدؓ کی روایت میں چار مرتبہ رفع یدین ہے۔ نمبر ۴: وائل بن حجر کی روایت میں تین مرتبہ بعینہ روایت ابن عمر کی طرح رفع یدین کا ذکر ہے۔ نمبر ⑤: مالک بن حویرث میں رکوع میں جاتے اور اس سے اٹھتے وقت صرف دو مرتبہ رفع یدین کا ذکر ہے۔ نمبر ۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح تین مرتبہ رفع یدین کا ذکر ہے گویا ان روایات میں تکبیر افتتاح کے علاوہ دو جگہ یا تین جگہ رفع یدین کا ذکر وارد ہے اس سے ثابت ہوا کہ رفع یدین واجب ہے۔

موقف ثانی:

تکبیر افتتاح کے علاوہ اور کسی جگہ رفع یدین نہیں مندرجہ روایات ان کا مستدل ہیں۔

۱۳۱۳ :بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ إِبْهَامَاهُ قَرِيْبًا مِنْ شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ).

۱۳۱۳: ابن ابی لیلیٰ نے براء بن عازبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو شروع کرنے کے لئے تکبیر کہتے تو آپ اس قدر ہاتھ بلند کرتے یہاں تک کہ آپ کے انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کی لو کے برابر ہو جاتے پھر دوبارہ ہاتھوں کو بالکل نہ اٹھاتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۶، ۷۴۹/۷۵۰، نسائی فی الافتتاح باب۵۔

۱۳۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ أَنَا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۳۱۴: عیسیٰ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے اورانہوں نے حضرت براء بن عازبؓ سے اورانہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۳۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ أَخِيْهِ، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۳۱۵: ابن ابی لیلیٰ نے براءؓ اورانہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۳۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ.

۱۳۱۶: علقمہ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اورانہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے آپ ﷺ تکبیر افتتاح میں ہاتھ اٹھاتے پھر دوبارہ نماز میں بالکل ہاتھ نہ اٹھاتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۷، ترمذی فی الصلاۃ باب۷۶، نمبر۲۵۷، نسائی فی الافتتاح باب۸۷۔

۱۳۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۳۱۷: یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہمیں وکیع نے سفیان سے اورانہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۳/۱، مسند العدنی۔

۱۳۱۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ : قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثُ وَائِلٍ أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ؟). فَقَالَ إِنْ كَانَ وَائِلٌ رَآهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ، فَقَدْ رَآهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً، لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۱۳۱۸: سفیان مغیرہ سے اوروہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی سے کہا کہ وائل بن حجر کی روایت میں ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نماز شروع کرتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا تو ابراہیم نے جواب دیا اگر وائل نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے تو ابن مسعودؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو پچاسوں مرتبہ ہاتھ نہ اٹھاتے دیکھا۔

۱۳۱۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ : دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمَوْتَ، فَإِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ، وَبَعْدَهُ). فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ وَقَالَ رَآهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا أَصْحَابُهُ .فَكَانَ هٰذَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ، لِقَوْلِهِمْ مِمَّا رَوَيْنَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُخَالِفِهِمْ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ مَا رَوَيْنَا نَحْنُ، بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ، وَصِحَّةِ أَسَانِيْدِهَا وَاسْتِقَامَتِهَا، فَقَوْلُنَا أَوْلَى مِنْ قَوْلِكُمْ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا سَنُبَيِّنُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .أَمَّا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۱۳۱۹: عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں حضر موت کی مسجد میں گیا تو وہاں علقمہ بن وائل لوگوں کو اپنے والد کی سند سے یہ روایت بیان کر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اپنے ہاتھوں کو رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اٹھایا ہے عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے یہ روایت نقل کی تو وہ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے وائل بن حجر نے تو دیکھا اور عبداللہ بن مسعودؓ نے نہیں دیکھا (نہایت تعجب ہے) یہ ان روایات میں سے جن سے اس قول والوں نے استدلال کیا ہے اور ان کے مخالفین کی مستدل متواتر روایات ہیں۔ ان کی اسناد درست اور مضبوط ہیں۔ پس ہمارا قول تمہارے قول سے بہترین ہے اور مخالفین کے خلاف دلائل ہم عنقریب انشاء اللہ بیان کریں گے۔ رہی وہ روایت جس کو اس باب کی ابتداء میں ہم نے ابن ابی الزناد کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۱۵' ۲۳' ۷۲۶' ابن ابی شیبه فی الصلاة ص ص ۱/۲۳۶

حاصل روایات: براء بن عازبؓ کی روایات تین سندوں سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات دو سندوں سے ثابت کر رہی ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ابتداء نماز میں ہاتھوں کو اٹھایا ہے پھر نماز کے کسی حصہ میں آپ ﷺ نے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا۔

دلیل دوم:

عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں حضر موت کی مسجد میں گیا تو وہاں علقمہ بن وائل لوگوں کو اپنے والد کی سند سے یہ روایت بیان کر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اپنے ہاتھوں کو رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد اٹھایا ہے عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی کے سامنے یہ روایت نقل کی تو وہ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے وائل بن حجر نے تو دیکھا اور عبداللہ بن مسعودؓ نے نہیں دیکھا جبکہ وائل بن حجر ۹ ہجری میں اسلام لائے اور چند دنوں مدینہ رہ کر پھر وطن واپسی اختیار فرمائی اور عبداللہ بن مسعودؓ آپ

کے تکبیر مسواک اور پاپوش بردار تھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو آپ کے حالات سے جس قدر واقفیت تھی وائل بن حجر کو اس کا عشر عشیر بھی نہیں پس ان کی روایات کو ترجیح حاصل ہوگی۔

مؤقف اوّل کے قائلین کا جواب:

جواب کی ابتداء سے پہلے یہاں فکان کا لفظ تین مرتبہ استعمال ہوا پہلی مرتبہ تو اپنے دلائل کی طرف متوجہ کرنے کے لئے لایا گیا دوسری مرتبہ مخالفین کے اشکال کا ذکر کیا کہ ہماری روایات متواتر ہیں اور سند کے اعتبار سے پختہ ہیں پس ہمارا قول قابل ترجیح ہے تیسری دفعہ لائے اور اس سے ان کی روایات کا جواب شروع کر دیا روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ جس کو ابی الزناد کی سند سے پیش کیا گیا اس کے بالمقابل عاصم بن کلیب کی روایت ہے جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل کو پیش کیا گیا روایت یہ ہے۔

۱۳۲۰ : فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ .

۱۳۲۰: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب علی رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر افتتاح کے وقت ہاتھ اٹھاتے اس کے بعد پھر نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۳/۱۔

۱۳۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ ـ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ .فَحَدِيْثُ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ هٰذَا، قَدْ دَلَّ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَلٰى أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِهِ سَقِيْمًا أَوْ لَا يَكُوْنُ فِيْهِ ذِكْرُ الرَّفْعِ أَصْلًا، كَمَا قَدْ رَوَاهُ غَيْرُهُ فَإِنَّ ابْنَ خُزَيْمَةَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ح .

۱۳۲۱: ابوبکر نہشلی نے عاصم بن کلیب اور انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی افتتاحی تکبیر میں ہاتھ اٹھاتے پھر اس کے بعد نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے یہ کلیب علی رضی اللہ عنہ کے قابل اعتماد حلقہ احباب میں سے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۱۳/۱۔

حاصل روایت یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی الزناد تو رفع یدین نقل کر رہے ہیں اور کلیب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عدم رفع نقل کرتے ہیں اب روایت عبدالرحمٰن بن ابی الزناد میں تین احتمال ہیں۔

نمبر ①: عبدالرحمٰن بن ابی الزناد خود متکلم فیہ راوی ہے تو سقیم و کمزور راوی کی روایت مضبوط راوی کے مقابلے قابل احتجاج نہیں۔

نمبر②: دوسرا احتمال عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی روایت میں سرے سے رفع یدین کا تذکرہ ہی نہیں جیسا کہ دیگر رواۃ نے اس کو نقل کیا ہے۔

ابن ابی الزناد کی روایت ملاحظہ ہو:

۱۳۲۲ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ وَالْوَهْبِيُّ، قَالُوْا : أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ .فَذَكَرُوْا مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ فِيْ إِسْنَادِهٖ وَمَتْنِهٖ، وَلَمْ يَذْكُرُوْا الرَّفْعَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ، وَحَدِيْثُ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ خَطَأً، فَقَدْ ارْتَفَعَ بِذٰلِكَ أَنْ يَجِبَ لَكُمْ بِحَدِيْثٍ خَطَأٍ حُجَّةٌ .وَإِنْ كَانَ مَا رَوٰى ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ صَحِيْحًا لِأَنَّهٗ زَادَ عَلٰى مَا رَوٰى غَيْرُهٗ، فَإِنَّ عَلِيًّا لَمْ يَكُنْ لِيَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ، ثُمَّ يَتْرُكُ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَهٗ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ الرَّفْعِ .فَحَدِيْثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِذَا صَحَّ، فَفِيْهِ أَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِقَوْلِ، مَنْ لَا يَرَى الرَّفْعَ .وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَإِنَّهٗ قَدْ رَوٰى عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُوِيَ عَنْهُ، مِنْ فِعْلِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۱۳۲۲: عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے حضرت عبداللہ بن الفضل سے پھر انہوں نے ابن ابی الزناد والی روایت اسی سند اور متن سے نقل کی ہے اور اس میں رفع یدین کا تذکرہ ہی نہیں ملتا عبداللہ بن فضل کے دو شاگرد ہیں ایک موسیٰ بن عقبہ اور دوسرے عبدالعزیز بن ابی سلمہ ان سے عبداللہ بن صالح اور وہبی دو نے نقل کیا اور اس میں رفع یدین کا تذکرہ نہیں اور موسیٰ بن عقبہ سے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد نے رفع نقل کیا عبداللہ بن صالح قابل اعتماد غیر متکلم فیہ راوی ہیں جبکہ ابن ابی الزناد متکلم فیہ ہے تو اس کی روایت شاذ اور خطاء کے درجہ میں ہے (پس اس سے استدلال درست نہیں) اور اگر ابی الزناد کی روایت کو درست مان لیا جائے تو کیونکہ اس نے دیگر روات کی روایات سے اضافہ کیا ہے اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھیں پھر آپ کے بعد اس رفع یدین کو ترک کر دیں اس کی صرف یہی صورت ہو سکتی ہے رفع یدین ان کے نزدیک منسوخ ہو چکا ہو۔ پس جب حضرت علیؓ کی روایت درست ہوگئی تو رفع یدین نہ کرنے والوں کے لیے اس میں کافی دلیل ہے۔ رہی ابن عمر رضی اللہ عنہما والی روایت تو وہ وہی ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔ پھر جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل آپ کی وفات کے بعد اس کے برعکس مروی ہے۔

احتمال نمبر③: اگر ابن ابی الزناد کی روایت کو درست مان لیا جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول و عمل میں تضاد لازم آئے گا قاعدہ مشہورہ ہے کہ راوی کا عمل روایت کے خلاف اس روایت کے منسوخ ہونے کی علامت ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ علی رضی اللہ عنہ جناب

نبی اکرم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھیں اور پھر اس کے خلاف چلیں ان کا خلاف کرنا رفع یدین کے نسخ کی علامت ہے پس اس روایت سے تو ثبوت رفع یدین کی بجائے عدم رفع یدین کا ثبوت پختہ ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ان کا عمل موجود ہے لیجئے روایت حاضر ہے۔

١٣٢٣ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ، ثُمَّ قَدْ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ : قَائِلٌ "هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ" قِيْلَ لَهُ "وَمَا دَلَّكَ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَلَنْ تَجِدَ إِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا . "فَإِنْ قَالَ : فَإِنَّ طَاوُسًا قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَفْعَلُ مَا يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ ذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُمْ : فَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ طَاوُسٌ، وَقَدْ خَالَفَهُ مُجَاهِدٌ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ فَعَلَ مَا رَآهُ طَاوُسٌ مَا يَفْعَلُهُ قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهِ، ثُمَّ قَامَتْ عِنْدَهُ الْحُجَّةُ بِنَسْخِهِ فَتَرَكَهُ وَفَعَلَ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ .هٰكَذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُحْمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ، وَيُنْفٰى عَنْهُ الْوَهْمُ، حَتّٰى يَتَحَقَّقَ ذٰلِكَ، وَإِلَّا سَقَطَ أَكْثَرُ الرِّوَايَاتِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ وَائِلٍ، فَقَدْ ضَادَّهُ إِبْرَاهِيْمُ بِمَا ذَكَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا ذَكَرَ .فَعَبْدُ اللّٰهِ أَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَفْهَمُ بِأَفْعَالِهِ مِنْ وَائِلٍ، قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ .

١٣٢٣ : ابوبکر بن عیاش نے حصین سے انہوں نے مجاہد سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز ادا کی وہ صرف تکبیر افتتاح میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جنہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا پھر انہوں نے ہاتھوں کا اُٹھانا آپ کے بعد چھوڑ دیا۔ اور اس کے خلاف عمل کیا یہ اس صورت میں درست ہے جبکہ ان کے ہاں اس کا نسخ ثابت ہو چکا ہو جس کو انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے دیکھا تھا۔ اور ان کے ہاں اس کے نسخ کی دلیل ثابت ہو گئی ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ روایت سرے سے منکر ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ آپ کو کس نے بتلایا؟ آپ کے لیے اس کے منکر قرار دینے کی کوئی صورت نہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ طاؤس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو وہ فعل کرتے دیکھا جو اس روایت کے موافق ہے جو انہوں نے جناب

نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔تو ان کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ طاؤس نے یہ بات ذکر کی ہے مگر مجاہد نے ان کی مخالفت کی ہے۔تو اب یہ کہنا درست ہوا کہ طاؤس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس وقت کے عمل کو دیکھا جب ان کے سامنے نسخ کے دلائل نہ آئے تھے' پھر جب ان کے ہاں نسخ کے دلائل قائم ہو گئے تو انہوں نے رفع یدین کو ترک کر دیا اور وہی کیا جوان سے مجاہد نے دیکھا۔اسی طرح مناسب یہ ہے کہ جوان سے مروی ہے وہ اس پر محمول کیا جائے اور وہم کی نفی کی جائے تا کہ یہ بات ثابت ہو جائے ورنہ تو اکثر روایات کو ساقط الاعتبار قرار دینا پڑے گا۔رہی روایت وائل رضی اللہ عنہ تو اس کے خلاف ابراہیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر کیا کہ یہ ممکن نہیں کہ حضور علیہ السلام کے فعل کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے لازم صحبت نے تو نہ دیکھا ہو۔اور چند دنوں کے لیے آنے والے نے دیکھ لیا ہو۔پس عبداللہ کو صحبت میں ان سے بہت مقدم مانا جائے گا۔اوران کو حضرت وائل رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں آپ کے افعال واقوال کو زیادہ سمجھنے والا شمار کریں گے۔آپ ﷺ کی چاہت یہ ہوتی تھی کہ مہاجرین آپ کے قریب ہوں تا کہ وہ آپ کی باتوں کو اچھی طرح محفوظ کرلیں۔روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۳۷/۱۔

حاصل روایت یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول وہ ہے جو اول باب میں نقل ہوا اور فعل یہ ہے کہ جو مجاہد رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے یہ ممکن نہیں ہے کہ رفع یدین کے منسوخ ہونے کے بغیر ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے قول کے خلاف عمل کیا ہو پس ثابت ہوا کہ ان کے ہاں بھی رفع یدین منسوخ ہو چکا تھا۔

فان قال قائل:

یہاں سے ایک اشکال ذکر کیا کہ مصنف کی یہ روایت جو تم نے پیش کی یہ منکر ہے پس اس سے اس روایت کا جواب ممکن نہیں۔

جواب: مجاہد رحمہ اللہ کی روایت کے منکر ہونے پر آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں اور نہ تمہیں میسر آئے گی بلا دلیل انکار قابل تسلیم نہیں۔فان قال یہ دوسرا اشکال ہے ہمارے پاس حجت موجود رہے کہ طاؤس نے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو رفع یدین کرتے پایا پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل روایت کے عین مطابق ہوا۔

جواب: قیل لھم سے طاؤس رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل رفع یدین کے متعلق ضرور نقل کیا ہے اور مجاہد رحمہ اللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کرنے میں رفع یدین کی مخالفت نقل کی ہے اب کم از کم بلاوجہ ترجیح کے کسی ایک کی روایت کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

یہ عین ممکن ہے کہ طاؤس نے جو فعل ابن عمر رضی اللہ عنہما کا نقل کیا ہے وہ نسخ کے دلائل ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے آنے سے پہلے کا قول ہے پھر جب ان کے ہاں حجت نسخ واضح ہوگئی تو انہوں نے رفع یدین کو ترک کر دیا اوراسی کو مجاہد رحمہ اللہ نے ذکر کیا اس طرح ان کی روایات کا مناسب محمل نکل سکتا ہے ورنہ تو اکثر روایات کو ساقط الاعتبار قرار دینا پڑے گا۔

حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا جواب:

حضرت وائل کی یہ روایت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت کے متضاد ہے ابراہیم نخعی نے اسی کی تردید میں فرمایا کہ وائلؓ نے تو دیکھ لیا اور ابن مسعودؓ نے نہ دیکھا جبکہ وائلؓ ۹ ہجری میں اسلام قبول کرتے ہیں اور ابن مسعودؓ بیسویں مسلمان ہیں وہ آپ کے افعال' اقوالؐ کو قدامت صحبت کی وجہ سے زیادہ سمجھنے والے ہیں آپ ﷺ مہاجرین اولین اور قدیم الاسلام انصار کو ہمیشہ قریب تر رکھا کرتے تھے تا کہ وہ آپ کے افعال واقوال کو خوب درخوب نقل کر لیں اور محفوظ کر لیں۔

روایت انس رضی اللہ عنہ اس کی شاہد ہے ملاحظہ ہو:

۱۳۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، لِيَحْفَظُوْا عَنْهُ. وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَقَالَ (لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى).

۱۳۲۴: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس بات کو پسند فرماتے کہ مہاجرین وانصار آپ کے قریب ہوں تا کہ وہ آپ کی باتیں آپ سے خوب یاد کر لیں۔

تخریج : مسلم فی الصلاة ۱۲۲/۱۲۳' ابو داؤد فی الصلاة باب ۹۵' نمبر ۶۷۴' ترمذی فی المواقیت باب ۵۴' نسائی فی الاقامة باب ۲۳' ۲۴' ابن ماجه فی الاقامة باب ۴۵_دارمی فی الصلاة باب ۵۱' مسند احمد ۴۵۷/۱' ۱۲۲/۴۔

اسی طرح ابوبکرہ نے عبداللہ بن بکر سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

مہاجرین اور انصار کے قریب تر رہنے کی مؤید روایات۔

طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں جناب رسول مقبول ﷺ کا یہ ارشاد لیلینی منکم اولوا الاحلام والنھی اس کا مؤید ہے اس کو ابی معمر نے ابو مسعودؓ سے اس طرح نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۵ : كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ، قَالَ : سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ).

۱۳۲۵: ابو معمر کہتے ہیں کہ ابو مسعود انصاریؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو زیادہ عقل و سمجھ والے ہیں وہ میرے قریب رہیں پھر وہ جو ان سے قریب عقل والے ہیں پھر وہ جو ان سے قریب عقل والے ہیں۔

تخریج: سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۶ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ : قَالَ لِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُوْنُوْا فِي الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْنِي). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَعَبْدُ اللّٰهِ مِنْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَقْرُبُوْنَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِيَعْلَمُوْا أَفْعَالَهُ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هِيَ؟ لِيُعَلِّمُوْا النَّاسَ ذٰلِكَ .فَمَا حَكَوْا مِنْ ذٰلِكَ، فَهُوَ أَوْلٰى مِمَّا جَاءَ بِهِ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ فِي الصَّلَاةِ .فَإِنْ قَالُوْا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ غَيْرُ مُتَّصِلٍ .قِيْلَ لَهُمْ كَانَ إِبْرَاهِيْمُ، إِذَا أَرْسَلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا بَعْدَ صِحَّتِهِ عِنْدَهُ، وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَدْ قَالَ لَهُ الْأَعْمَشُ : إِذَا حَدَّثْتَنِيْ فَأَسْنِدْ .فَقَالَ : إِذَا قُلْتُ لَكَ قَالَ "عَبْدُ اللّٰهِ "فَلَمْ أَقُلْ ذٰلِكَ حَتّٰى حَدَّثَنِيْهِ جَمَاعَةٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَإِذَا قُلْتُ "حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ " فَهُوَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ .

۱۳۲۶: قیس بن عباد کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابی بن کعبؓ نے کہا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس صف میں ہوا کرو جو مجھ سے قریب تر ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پس عبداللہ رضی اللہ عنہ تو ان لوگوں میں سے ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کے قریب رہتے تھے تا کہ وہ آپ کے نماز والے افعال کی کیفیت جان کر دوسروں کو سکھائیں۔پس جو ان حضرات نے بیان کیا وہ ان حضرات کے بیان سے اولیٰ اور بہتر ہے جو آپؐ سے دُور رہنے والے تھے (اور ان کو کبھی کبھی حاضری کا موقعہ میسر آتا) اگر وہ کہیں جو تم نے ابراہیم سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ متصل نہیں، تو ان کو یہ جواب دیا جائے گا کہ ابراہیم جب عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ارسال کرتے ہیں تو وہ روایت ان کے نزدیک تواتر و صحت سے پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔اعمش نے ان کو کہا کہ مجھے روایت بیان کرتے ہوئے سند بیان کیا کرو۔ انہوں نے فرمایا: جب میں تم سے کہوں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو سمجھ لو کہ میں یہ بات اسی وقت کہتا ہوں جب وہ بات ایک جماعت مجھ سے بیان کرتی ہے۔اور جب میں کہوں: حدثنی فلان عن عبد اللّٰہ۔ تو وہ مجھے فقط اسی شخص نے بیان کی ہوتی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۱۲۳۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب زیادہ سمجھ والے لوگوں کو افعال و اقوال نبویہؐ قریب سے دیکھنے کے لئے پہلی صفوف کا حکم دیا گیا ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو ان لوگوں سے ہیں جو نبوت کا قرب اختیار کرنے والے ہیں تا کہ وہ آپ کے افعال کی کیفیت نماز میں پہچان لیں اور لوگوں کو اسی طرح سکھائیں پس جو بات یہ قریب ترین لوگ کریں گے وہ اس سے اولیٰ ترین ہوگی جو ان سے منقول ہو جو آپ سے صف نماز میں دور کھڑے ہوں پس عبداللہؓ کی روایت وائل بن حجرؓ کی روایت سے زیادہ اولیٰ ہوگی اور قابل استدلال ہوگی۔

ایک اشکال:

فان قالوا اسے ذکر کیا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت جو ابراہیم نخعی سے بیان کی گئی وہ متصل السند نہیں کیونکہ ابراہیم کی پیدائش ۳۸ھ اور ابن مسعودؓ کا سنہ وفات ۳۲ھ ہے تو پھر وائل بن حجر کی متصل السند روایت کے مقابلے میں کیسے قابل ترجیح ہوگی۔

جواب: ابراہیم نخعی کی جو روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ارسال کے ساتھ ہے وہ اس کی صحت پر کامل یقین کے بعد وہ ارسال کرتے ہیں بلکہ وہ روایت ان کے ہاں تواتر کو پہنچی ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ سلیمان بن مہران الاعمش رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کو کہا آپ مجھ سے متصل سند سے روایت بیان کیا کریں تو ابراہیم کہنے لگے جب میں آپ کو اس طرح کہوں قال عبداللہ تو میں یہ اسی وقت کہتا ہوں جب ایک جماعت مجھے عبداللہ سے بیان کرتی ہے اور اگر میں حدثنی فلان عن عبداللہ کہوں تو اس وقت وہ صرف ایک ہی آدمی بیان کرنے والا ہوتا ہے جو اس میں مذکور ہوتا ہے۔ پس میری مرسل متصل سے زیادہ قوی ہے۔

منفرد سے متصل روایت ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ أَوْ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ۔شَكَّ أَبُوْ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ بِذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا ذَكَرَهُ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ .فَكَذٰلِكَ هٰذَا الَّذِيْ أَرْسَلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يُرْسِلْهُ إِلَّا وَمَخْرَجُهُ عِنْدَهُ أَصَحُّ مِنْ مَخْرَجِ مَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ .وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوَيْنَاهُ مُتَّصِلًا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، وَكَذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ صَلَاتِهِ .

۱۳۲۷: وہب یا بشر بن عمر نے بیان کیا یہ ابوجعفر کو شک ہے انہوں نے شعبہ اور انہوں نے اعمش سے اس کو نقل کیا۔ ابوجعفر کہتا ہے کہ ابراہیم نخعی نے بتلایا کہ عبداللہ سے میرا ارسال کرنا وہ معینہ آدمی سے روایت ذکر کرنے سے زیادہ مضبوط ہے یہ روایت اسی طرح کی مرسل ہے اور یہ اس متصل سے اعلیٰ ہے جو ایک معینہ آدمی سے نقل کی جائے اور عبداللہ کی طرف نسبت کی جائے۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود یہ روایت عبدالرحمٰن بن اسود کی سند سے متصل بھی منقول ہے اور حضرت عبداللہ اپنی تمام نمازوں میں اسی طرح کرتے تھے۔

مع ذلك سے دوسرے جواب کی طرف اشارہ کررہے ہیں ان سب روایتی خوبیوں کے باوجود متصل سند کے ساتھ بھی یہ روایت منقول ہے ملاحظہ ہو۔

۱۳۲۸: كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ

حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا فِي الْإِفْتِتَاحِ. وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۳۲۸: ابراہیم کہتے ہیں کہ عبداللہ نماز کے کسی بھی جزء میں ابتدائی تکبیر کے علاوہ نماز میں ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔

حاصل روایت یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تکبیر افتتاح کے علاوہ نماز میں کہیں رفع یدین نہ فرماتے تھے۔ پس ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے ارسال کی وضاحت کے بعد ابن ان کے ارسال پر اعتراض بے جا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی عدم رفع کی روایت ملاحظہ ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے:

۱۳۲۹ : كَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ، قَالَ : وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ، وَالشَّعْبِيَّ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ أَيْضًا إِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَهُوَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لِأَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَيَّاشٍ، وَإِنْ كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ إِنَّمَا دَارَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ ثِقَةٌ حُجَّةٌ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَغَيْرُهُ .أَفَتَرٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَفِيَ عَلَيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَنْ دُوْنَهُ، وَمَنْ هُوَ مَعَهُ يَرَاهُ يَفْعَلُ غَيْرَ مَا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ، ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ .وَفَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا وَتَرَكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَلٰى ذٰلِكَ، دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ خِلَافُهُ .وَأَمَّا مَا رَوَوْهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا هُوَ مِنْ حَدِيْثِ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ .وَهُمْ لَا يَجْعَلُوْنَ إِسْمَاعِيْلَ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّيْنَ، حُجَّةً، فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمْ، بِمَا لَوِ احْتَجَّ بِمِثْلِهِ عَلَيْهِمْ، لَمْ يُسَوِّغُوْهُ إِيَّاهُ .وَأَمَّا حَدِيْثُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُ خَطَأٌ، وَأَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ أَحَدٌ إِلَّا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ خَاصَّةً، وَالْحُفَّاظُ يُوْقِفُوْنَهُ، عَلٰى أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَأَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، فَإِنَّهُمْ يُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ، فَلَا يُقِيْمُوْنَ بِهٖ حُجَّةً، فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهٖ فِيْ مِثْلِ هٰذَا .وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ مِنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ،

وَلَا مِمَّنْ ذُكِرَ مَعَهُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُوْلٌ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْهُ، عَنْ رَجُلٍ، وَأَنَا ذَاكِرٌ ذٰلِكَ فِي بَابِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَحَدِيْثُ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ هٰذَا، فَفِيْهِ "فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ "فَلَيْسَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ .

۱۳۲۹: ابراہیم نے اسود سے نقل کی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ پہلی تکبیر میں صرف ہاتھ اٹھاتے پھر دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے تھے اور میں نے ابراہیم نخعی اور شعبی کو اسی طرح کرتے دیکھا۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو اس روایت کے مطابق صرف پہلی تکبیر میں ہاتھ اُٹھاتے ہیں اور یہ روایت صحیح ہے کیونکہ اس کا دارومدار حسن بن عیاش راوی پر ہے۔اور وہ قابل اعتماد و پختہ راوی ہے۔جیسا کہ یحییٰ بن معین وغیرہ نے بیان کیا ہے۔یہ کیسے تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں ہاتھ اُٹھاتے ہوں اور عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ ہوں اور دوسروں کو معلوم ہو جائیں جو ان سے کم صحبت والے ہوں۔اور آپکے ساتھی آپکو ایسا فعل کرتے دیکھیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو پھر وہ اس کا انکار نہ کریں۔ہمارے نزدیک تو یہ بات ناممکنات سے ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رفع یدین کو چھوڑنا اس بات کی پکی دلیل ہے کہ یہ ایسا حق ہے کہ کسی عاقل کو اس کے خلاف کرنا مناسب نہیں۔رہی وہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جس کو اسماعیل بن عیاش سے نقل کیا ہے۔تو وہ خود اسماعیل کو شامیوں کے علاوہ کی جانے والی روایت میں حجت قرار نہیں دیتے' تو ایسی روایت سے اپنے مخالف پر بطور دلیل کے کس طرح پیش کر سکتے ہیں کہ اگر اس جیسی روایت سے ان کے خلاف دلیل پیش کی جائے تو وہ کبھی اسے برداشت نہ کریں گے۔رہی روایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تو وہ (مخالفین) خود اس کے غلط قرار دیتے ہیں۔عبدالوہاب ثقفی کے علاوہ اور کسی نے اس کو مرفوع بیان نہیں کیا۔بلکہ حفاظ تو اسے انس پر موقوف قرار دیتے ہیں۔باقی روایت عبدالحمید بن جعفر تو وہ (مخالفین) اس کو ضعیف قرار دیتے ہیں تو ایسے موقع پر ایسے شخص کی روایت کو بطور حجت (ہمارے خلاف) کیسے پیش کرتے ہیں حالانکہ محمد بن عمرو نے اس کو ابو حمید سے نہیں سنا اور نہ ہی ان سے جن کا تذکرہ اس کے ساتھ ہو۔اس روایت میں ان کے درمیان ایک مجہول شخص ہے۔اس بات کو عطاف سے ایک آدمی سے بیان کیا ہے۔میں باب الجلوس فی الصلوۃ میں انشاء اللہ اس کا تذکرہ کروں گا۔اور ابو عاصم کی عبدالحمید سے روایت تو اس میں یہ الفاظ ہیں:''فقالوا جمیعًا صدقت'' یہ اضافہ ابو عاصم کے علاوہ کسی نے نقل نہیں کیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت کہ وہ صرف تکبیر افتتاح کے وقت ہاتھ اٹھاتے یہ صحیح روایت ہے اس کا دارومدار حسن بن عیاش رحمہ اللہ پر ہے اور ان کے متعلق یحییٰ بن معین نے حجۃ ثقۃ فرمایا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں۔

اب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جو رسالت مآب کے اس قدر قریب رہنے والے تھے ان پر یہ چیز مخفی کیسے رہ سکتی تھی کہ

جناب رسول اللہ ﷺ رکوع وسجود کے موقعہ پر رفع یدین کرتے ہوں اوران کو معلوم ہی نہ ہوا وران لوگوں کو معلوم ہو گیا جو ان سے کم درجہ تھے اور جو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہ عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے خلاف عمل کرتا دیکھیں جو عمل کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کو کرتا دیکھتے ہوں پھر وہ ان پر کوئی نکیر نہیں کرتے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان سب کے ہاں رفع نہ کرنا ہی صحیح تھا ہمارے نزدیک یہ بات ناممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے عمل کے خلاف عمل کریں اور اصحاب رسول اللہ ﷺ ان کو اس پر چھوڑ دیں پس یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ رفع یدین نہ کرنا ہی ایسا حق ہے کہ جس کی مخالفت کسی کو درست نہیں۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا جواب:

اما مارواہ سے دیا جارہا ہے اس روایت کا دارومدار اسماعیل بن عیاش پر ہے اس نے صالح بن کیسان سے نقل کیا اس کی روایات دو قسم کی ہیں۔

نمبر ①: وہ روایات جو اسماعیل نے شام کے علماء سے نقل کی ہیں وہ تو حجت ہیں۔ نمبر ②: وہ روایات جو اسماعیل نے غیر شامیین سے نقل کی ہیں وہ ساقط الاعتبار ہیں اور صالح بن کیسان یہ غیر شامی ہیں حجاز سے تعلق رکھتے ہیں پس اسماعیل کی ایسی روایات معتبر نہیں عجیب بات تو یہ ہے کہ ہمارے خلاف بطور حجت وہ دلیل پیش کی جارہی ہے کہ اگر اس جیسی روایت سے ان کے خلاف دلیل پیش کریں تو وہ اس کو نگل بھی نہ سکیں بالکل قبول نہ کریں گے تو احناف کے خلاف اس کو حجت میں پیش کرنا کیونکر درست ہوا۔

روایات حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا جواب:

یہ ہے کہ اس میں عبدالوہاب ثقفی ایسا راوی ہے جو اس روایت کو مرفوع بیان کرتا ہے جبکہ دیگر حفاظ رواۃ اس کو مرفوع نہیں بلکہ موقوف مانتے ہیں یہاں ضعیف راوی ثقہ کی مخالفت کر رہا ہے جو کہ روایت کے منکر ہونے کی علامت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت اگرچہ طحاوی رحمہ اللہ میں موجود نہیں تبییض میں لکھنے سے رہ گئی ابن ماجہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت عبدالوہاب ثقفی کی سند سے موجود ہے۔

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ والی روایت کا جواب:

اما م حدیث عبدالحمید بن جعفر سے دیا جارہا ہے۔

نمبر ①: عبدالحمید بن جعفر کمزور وضعیف راوی ہیں اس کی روایت سے استدلال اس موقعہ پر کیوں کر درست ہوگا۔

نمبر ②: یہ روایت منقطع ہے کیونکہ محمد بن عمرو بن عطاء کا سماع خود حضرت ابوحمید ساعدی سے ثابت نہیں ہے باب صفۃ الجلوس میں یہی سند مذکور ہے اس میں محمد بن عمرو کے بعد عطاف بن خالد نے "عن رجل" کہہ کر تذکرہ کیا ہے تو یہ مجہول راوی کی روایت غیر معتبر ہے۔

نمبر ③: عبدالحمید بن جعفر کے کئی شاگرد ہیں نمبر ا: ابوعاصم نمبر ②: یحییٰ بن سعید بن قطان۔ نمبر ۳: ہشیم بن بشیر وغیرہ ہیں ابو عاصم کی اس مذکورۃ الصدر روایت میں تو "فقالوا جمیعا صدقت" کے الفاظ ہیں جبکہ دیگر شاگردوں میں سے کوئی بھی یہ نہیں

کہنا معلوم ہوتا ہے یہ ان کا اضافہ ہے۔
یحییٰ بن سعید اور ہشیم کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۳۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، ح .

۱۳۳۰: یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں ہمیں ہشیم نے نقل کیا پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی۔

۱۳۳۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ، فَذَكَرَاهُ بِإِسْنَادِهٖ، وَلَمْ يَقُوْلَا "فَقَالُوْا جَمِيعًا صَدَقْتَ" وَهٰكَذَا رَوَاهُ غَيْرُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ .فَمَا نَرَى كَشْفَ هٰذِهِ الْآثَارِ، يُوْجِبُ لِمَا وَقَفَ عَلٰى حَقَائِقِهَا وَكَشَفَ مَخَارِجَهَا إِلَّا تَرْكَ الرَّفْعِ فِي الرُّكُوْعِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَمَا أَرَدْتُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ تَضْعِيْفَ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَمَا هٰكَذَا مَذْهَبِي، وَلٰكِنِّيْ أَرَدْت بَيَانَ ظُلْمِ الْخَصْمِ لَنَا .وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى، مَعَهَا رَفْعٌ، وَالتَّكْبِيْرَةُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ لَا رَفْعَ مَعَهَا. وَاخْتَلَفُوْا فِيْ تَكْبِيْرَةِ النُّهُوْضِ، وَتَكْبِيْرَةِ الرُّكُوْعِ فَقَالَ قَوْمٌ حُكْمُهَا حُكْمُ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ، وَفِيْهِمَا الرَّفْعُ كَمَا فِيْهَا الرَّفْعُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ حُكْمُهَا حُكْمُ التَّكْبِيْرَةِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَلَا رَفْعَ فِيْهِمَا، كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا .وَقَدْ رَأَيْنَا تَكْبِيْرَةَ الْإِفْتِتَاحِ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ لَا تُجْزِئُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا، وَرَأَيْنَا التَّكْبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، لَيْسَتْ كَذٰلِكَ، لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ، لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ .وَرَأَيْنَا تَكْبِيْرَةَ الرُّكُوْعِ، وَتَكْبِيْرَةَ النُّهُوْضِ، لَيْسَتَا مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ لَوْ تَرَكَهَا تَارِكٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ، وَهُمَا مِنْ سُنَنِهَا .فَلَمَّا كَانَتْ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، كَمَا أَنَّ الْكَبِيْرَةَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ، كَانَتَا كَهِيَ، فِيْ أَنْ لَا رَفْعَ فِيْهِمَا، كَمَا لَا رَفْعَ فِيْهَا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۳۳۱: یحییٰ بن سعید اور ہشیم دونوں کہتے ہیں ہمیں عبدالحمید نے اپنی سند سے روایت کیا ان دونوں نے فقالوا جمیعا" کے الفاظ نقل نہیں کئے بلکہ عبدالحمید کے علاوہ نے بھی ان الفاظ کے بغیر روایت نقل کی ہے چنانچہ باب الجلوس فی الصلاۃ میں ملاحظہ کرلیں۔رفع یدین کی حمایت میں پیش کردہ روایات کی حقیقت سامنے آنے اور ان کے مخارج ظاہر ہونے کے بعد رکوع اور سجدہ میں ترک رفع یدین کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا۔ یہ تو آثار کے پیش نظر بات ہے۔امام طحاوی کہتے ہیں کہ اس سے کسی عالم راوی کی کمزوری ظاہر کرنا مقصود نہیں اور نہ یہ میرا طریقہ ہے لیکن میرا مقصود صرف مخالف فریق کی زیادتی واضح کرنا ہے۔اب بطور نظر وفکر کے اس بات پر غور کریں کہ اس بات پر تو سب

کا اتفاق ہے کہ تکبیر افتتاح میں رفع یدین ہے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر میں رفع یدین نہیں۔ اُٹھنے اور رکوع کی تکبیر میں اختلاف ہے۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اس کا حکم تکبیر افتتاح والا ہے۔ جیسا اس میں ہاتھ اُٹھاتے ہیں اسی طرح ان میں بھی ہاتھ اُٹھائیں گے۔ جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ ان کا حکم دونوں سجدوں کے مابین تکبیر والا ہے۔ جیسا اس میں رفع یدین نہیں ان دونوں میں بھی رفع یدین نہیں ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ تکبیر افتتاح تو نماز کا اصل حصہ ہے کہ اس کے بغیر نماز ہوتی ہی نہیں۔ اور دونوں سجدوں کے مابین تکبیر وہ یہ حکم نہیں رکھتی کیونکہ بالفرض اگر اس کو کوئی ترک کردے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی اور وہ دونوں نماز کے سنن سے ہے۔ پس جب وہ نماز کی سنت میں سے ہے جیسا کہ اُٹھنے کی تکبیر نماز کے ارکان میں سے نہیں۔ اس لیے کہ بالفرض اگر اس کو چھوڑ دے تو اس کی نماز نہ ٹوٹے گی۔ یہ دونوں تکبیرات نماز کی سنتوں میں سے ہے۔ تو نماز کی سنت کا جو حکم ہے جیسا کہ دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر تو وہی حکم ان کا ہے تو ان دونوں میں بھی رفع یدین نہیں۔ جیسا کہ اس میں رفع یدین نہیں۔ اس باب میں نظر وفکر کا یہی تقاضا ہے۔ ہمارے امام ابوحنیفہ ابویوسف ومحمد رحمہم اللہ کا یہی معمول ہے۔

حاصل اجوبہ:

رفع یدین کی حمایت میں پیش کی جانے والی روایات کی حقیقت سامنے آنے کے بعد ترک رفع یدین فی الرکوع والسجود کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔

ایک اعتذار:

ان روایات کے سلسلہ میں ایک ایک کر کے جواب کی نوبت اس لئے آئی کہ قائلین رفع یدین نے اپنے موقف کو اس انداز سے بیان کیا گویا وہی سنت ہے اور اس کے خلاف ترک رفع یدین کے لئے کوئی روایت نہیں اس لئے روایات مشتبہ کی حقیقت اور ان کے رواۃ کا حال اچھی طرح واضح کرنا پڑا تا کہ ان کے ظلم وزیادتی کو کھول کر انصاف مخاطب پر چھوڑ دیا جائے اس میں جرح میں جن اہل علم کو ضعیف قرار دیا وہ روایت کی حیثیت بیان کرنے کے لئے حاشا وکلا ان کی تنقیص مقصود نہیں اور نہ اپنا یہ طریق ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر وفکر سے اس مسئلہ کو جانچ لیا جائے کہ تکبیر افتتاحی میں رفع یدین سب کے ہاں متفق علیہ ہے اور دونوں سجدوں کے مابین تکبیر میں رفع یدین نہیں۔

اب صرف رکوع کی تکبیر اور اٹھنے کی تکبیر رہ گئی اسی کے متعلق اختلاف ہوا ایک جماعت نے کہا کہ اس کا حکم تکبیر افتتاح کا ہے اور ان دونوں مواقع میں بھی اسی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں گے جیسا تکبیر افتتاح میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

دوسری جماعت نے کہا کہ اس کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان والی تکبیر کا ہے کہ اس میں تکبیر تو ہے رفع یدین نہیں ہے۔

اب فیصلہ کن مرحلے میں داخلے کے لئے ہم نے تکبیرات میں غور کیا کہ کون کس کے ساتھ مشابہت ومناسبت رکھتی ہے تکبیر افتتاحی تو نماز کا ایسا جز ہے کہ جس کے بغیر نماز شروع ہی نہیں ہوتی اور تکبیر سجدتین اس طرح نہیں کیونکہ وہ سنت ہے اگر اس کو ترک کر دیا جائے تو نماز فاسد بھی نہیں ہوتی اب تکبیر رکوع اور اٹھنے کی تکبیر دونوں نماز کا ایسا جز نہیں کہ جس کے بغیر نماز نہ ہوتی ہو اگر اس کو کوئی چھوڑ دے تو اس کی نماز ہرگز فاسد نہ ہوگی کیونکہ یہ دونوں تکبیرات مسنون ہیں جب ان دونوں کی حیثیت سنیت والی واضح ہوگئی جیسا کہ تکبیر بین السجدتین کی ہے تو یہ دونوں اسی کی مثل ہوں گی صرف تکبیر کہی جائے گی رفع یدین نہ ہوگا جیسا اس میں رفع یدین نہیں ہے۔ یہ تقاضائے نظر کے اعتبار سے ہے۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد ؒ کا مسلک یہی ہے۔

تائیدی دلیل:

امام ابوبکر بن عیاش کا قول:

۱۳۳۲: وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ : مَا رَأَيْتُ فَقِيهًا قَطُّ يَفْعَلُهُ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي غَيْرِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى .

۱۳۳۲: ابن ابی داؤد نے احمد بن یونس سے انہوں نے امام ابوبکر بن عیاش ؒ سے نقل کیا کہ میں نے کسی عالم فقیہ کو بھی تکبیر افتتاح کے علاوہ رفع یدین کرتے نہیں پایا۔ واللہ اعلم۔

اس باب میں میں نے جس انداز سے حامیان رفع یدین کے جوابات بالتفصیل پوری جرح سند ومتن سے دیئے گزشتہ اوراق میں تو شاید وباید ہے یہاں نظر وفکر کے بعد تبع تابعی کا تائیدی قول ملا اسے بھی ذکر کر دیا۔

بَابُ التَّطْبِيقِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں ہاتھوں کو ملانا

خلاصۃ البرام: تطبیق کا مطلب یہ ہے کہ رکوع اور تشہد میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان کمان کی طرح رکھ لیا جائے اس کے متعلق مؤقف اول یہ ہے کہ یہ رکوع وتشہد میں مسنون ہے علقمہ اور ابراہیم نخعی ؒ کا یہی مسلک ہے۔

مؤقف ثانی:

رکوع میں ہاتھوں کو سیدھا کر کے انگلیوں کو کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھ لیں اور تشہد ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھ لیا جائے تطبیق مسنون نہیں ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف:

کہ تطبیق مسنون ہے مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

۱۳۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ، أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟) فَقَالَا : نَعَمْ : فَقَامَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا، فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا فَطَبَّقَ ثُمَّ طَبَّقَ بِيَدَيْهِ، فَجَعَلَهُمَا بَيْنَ فَخِذَيْهِ .فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ هٰكَذَا فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۳۳۳: ابرہیم نے علقمہ اوراسود سے نقل کیا کہ وہ دونوں حضرت عبداللہؓ کی خدمت میں گئے تو آپ نے فرمایا کیاان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز ادا کر لی ہے؟ یعنی امراء نے تو ان دونوں نے کہا جی ہاں! تو آپ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہوئے ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کرلیا پھر ہم نے رکوع کیا تو ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ہمارے ہاتھ پر ضرب لگائی اوران کو جمع کر دیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو جمع کر کے دونوں رانوں کے درمیان رکھ لیا جب وہ نماز پڑھ چکے تو فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔

تخریج : مسلم فی المساجد ۲۸/۲۶، ۳۰، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۴۶، نمبر۸۶۸، نسائی فی الرطبیق باب۱، مسند احمد ۴۱۴/۱، ۴۵۱، ۴۵۵/۴۵۹، دارقطنی فی السنن ۱/۳۳۹۔

۱۳۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۱۳۳۴: عبدالرحمٰن بن الاسود نے علقمہ اوراسود دونوں سے نقل کیا کہ وہ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس تھے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۱۲/۱۔

۱۳۳۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، (قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ : " أَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ خَلْفَكُمْ؟ " فَقُلْنَا : نَعَمْ .قَالَ : فَصَلُّوْا .فَصَلّٰى بِنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِأَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ، فَقَدَّمَنَا، فَقَامَ أَحَدُنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ، فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَحَنَا، قَالَ : وَضَرَبَ يَدَيَّ عَلٰى رُكْبَتَيَّ وَقَالَ : (هٰكَذَا) ، وَأَشَارَ بِيَدِهٖ .فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ : إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً، فَصَلُّوْا جَمِيْعًا، وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَدِّمُوْا أَحَدَكُمْ فَإِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ هٰكَذَا وَطَبَّقَ يَدَيْهِ، ثُمَّ لِيَفْرِشْ ذِرَاعَيْهِ بَيْنَ فَخِذَيْهِ، فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ

اِذَا رَكَعَ أَنْ يَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ شِبْهَ الْقَابِضِ عَلَيْهِمَا وَيُفَرِّقُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۳۳۵: ابراہیم نے اسود سے نقل کیا کہ میں اور علقمہ عبداللہؓ کی خدمت میں گئے تو آپ نے فرمایا کیا ان لوگوں نے تمہارے پیچھے نماز ادا کرلی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ تو فرمایا پس تم نماز پڑھو۔ (یعنی میرے ساتھ نفلی نماز) چنانچہ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی ہمیں اذان و اقامت کا حکم نہیں فرمایا ہم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے ہمیں آگے بڑھایا ایک کو دائیں اور ایک کو بائیں جانب کھڑا کیا جب انہوں نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو اپنی ٹانگوں کے مابین رکھا اور جھکے اسود کہتے ہیں انہوں نے میرے دونوں ہاتھوں کو میرے گھٹنوں پر مارا اور اپنے ہاتھ سے ملانے کا اشارہ کیا جب نماز پڑھا چکے تو فرمانے لگے۔

مسئلہ: جب تم تین ہو تو برابر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو اور اگر اس سے تعداد بڑھ جائے تو ایک کو آگے بڑھا دیا جائے اور وہ تطبیق کرے پھر وہ اپنی رانوں کے درمیان دونوں بازوؤں کو پھیلا لے گویا (یہ معاملہ مجھے اس طرح متحضر ہے) کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی انگشت مبارکہ کو اب بھی دیکھ رہا ہوں۔

تخریج : مسلم ۲۰۲/۱۔

حاصل روایات: یہ روایت مسئلہ تطبیق میں ظاہر ہے وہ ان تینوں سے بلا تامل ثابت ہے۔

موقفِ ثانی:

اس کو ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین نے اختیار کیا کہ تطبیق نہیں بلکہ انگلیوں کو کھول کر گھٹنے پھر اس طرح رکھ لیں جیسے کوئی آدمی گھٹنوں کو تھامنے والا ہو اور انگلیوں کو کھول لے۔

مستدل روایات یہ ہیں:

۱۳۳۶: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ أُمِسُّوْا فَقَدْ "سُنَّتْ لَكُمُ الرُّكَبُ".

۱۳۳۶: ابو حصین نے ابو عبدالرحمٰن سے نقل کیا کہ عمر ؓ نے کہا اپنے ہاتھوں کو اس انداز سے گھٹنوں پر رکھو کہ وہ اسے تھام لیں اور اس طرح گھٹنوں کا پکڑنا آسان کر دیا گیا۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۷۷، ۲۵۸، نسائی فی التطبیق باب ۹۲۔

اللغات: امسوا : گھٹنوں کو پکڑنے کے لئے ہاتھوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔

۱۳۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، قَالَ : ثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادُ، قَالَ : " وَكَانَ عِنْدِيْ أَوْثَقَ مِنْ نَفْسِيْ "قَالَ : قَالَ لَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ (أَلَا أُرِيْكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا، قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَفُصِّلَتْ أَصَابِعُهُ عَلٰى سَاقَيْهِ).

۱۳۳۷: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ مجھے سالم البراد نے (جو میرے ہاں اپنے سے زیادہ قابل اعتماد ہے) بیان کیا کہ ہمیں ابو مسعودؓ نے کہا کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ دکھلاؤں پھر انہوں نے طویل روایت ذکر کی عطاء کہتے ہیں پھر انہوں نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیوں کو دونوں پنڈلیوں پر کھول دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱٤٤ نمبر ۸۶۳۔

۱۳۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فِيْمَا يَظُنُّ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ : أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (كَانَ إِذَا رَكَعَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، كَأَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا).

۱۳۳۸: عباس بن سہل کہتے ہیں کہ ابوحمید ابوسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ جمع ہوئے جیسا کہ ابن مرزوق راوی کا خیال ہے تو ابوحمید کہنے لگے کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ سکھاؤں چنانچہ وہ جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے گویا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنے والے ہیں۔

تخریج : روایت نمبر ۱۳۰۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۳۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَدُهُمْ أَبُوْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .قَالَ فَقَالُوْا جَمِيْعًا "صَدَقْتَ. "

۱۳۳۹: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید ساعدی سے دس اصحاب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ سنا ان میں ابوقتادہ بھی تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے انہوں نے ان کی بات سن کر کہا تم نے سچ کہا۔امام طحاوی ﷫ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں نے اس روایت کو اختیار کیا جبکہ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ رکوع میں ہاتھوں کو ملانا نہیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ اپنے گھٹنوں پر اس طرح رکھے جیسے ان کو پکڑنے والا ہے۔اور اپنی انگلیوں کو کھول کر رکھے۔اس سلسلے میں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : پہلے گزر چکی ہے۔

۱۳۴۰ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ).

۱۳۴۰: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب وہ رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۳۷۔

۱۳۴۱ : حَدَّثَنَا رَبِیْعُ ںِ الْجِیْزِیُّ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ زُرْعَۃَ، قَالَ : اَنَا حَیْوَۃُ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَجْلَانَ یُحَدِّثُ مَنْ سُمَیٍّ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ : (اشْتَکَی النَّاسُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّفَرُّجَ فِی الصَّلَاۃِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَعِیْنُوْا بِالرُّکَبِ) فَکَانَتْ ھٰذِہِ الْآثَارُ مُعَارِضَۃً لِلْاَثَرِ الْاَوَّلِ، وَمَعَھَا مِنَ التَّوَاتُرِ مَا لَیْسَ مَعَہٗ فَاَرَدْنَا اَنْ نَنْظُرَ ھَلْ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ھٰذِہِ الْآثَارِ، مَا یَدُلُّ عَلٰی نَسْخِ اَحَدِ الْاَمْرَیْنِ بِصَاحِبِہٖ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِکَ.

۱۳۴۱: سمی نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں کھل جانے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا گھٹنوں سے معاونت لو۔ پس یہ آثار پہلی روایت کے معارض ہیں اور ان کے ساتھ عمل کا تواتر بھی موجود ہے جو اس روایت کے ساتھ نہیں ہے۔ پس ہم چاہتے ہیں کہ ان آثار پر نگاہ ڈال کر ایسی روایت تلاش کریں جو کسی ایک کے نسخ پر دلالت کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۵۵' نمبر ۹۰۲' ترمذی فی الصلاۃ باب ۹۶' ۲۸۶' نسائی فی التطبیق باب ۲' مسند احمد ۳۴۰/۲۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ رکوع اور تشہد میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ رکوع میں ہاتھ گھٹنوں کو گویا پکڑنے والے ہوں گے اور تشہد میں رانوں پر ہاتھ رکھے جائیں گے امام ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ تمام آثار اثر اول کے معارض ہیں اور یہ کثیر روایات ہیں جن کو تواتر کا درجہ حاصل ہے۔ اور پہلی روایت کو یہ درجہ حاصل نہیں پس اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا دیگر آثار میں کوئی ایسی چیز موجود ہے جو کسی ایک کے نسخ پر دلالت کرتی ہو۔

چنانچہ نسخ کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۳۴۲ : فَاِذَا اَبُوْ بَکْرَۃَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَۃُ، عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ یَقُوْلُ صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ فَجَعَلْتُ یَدَیَّ بَیْنَ رُکْبَتَیَّ، فَضَرَبَ یَدَیَّ فَقَالَ : (یَا بُنَیَّ اِنَّا کُنَّا نَفْعَلُ ھٰذَا فَاَمَرَنَا اَنْ نَضْرِبَ بِالْاَکُفِّ عَلَی الرُّکَبِ).

۱۳۴۲: ابو یعفور سے روایت ہے کہ میں نے مصعب بن سعید کو کہتے سنا کہ میں نے اپنے والد کے پہلو میں نماز ادا کی تو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان میں کر لیا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مار کر فرمایا اے بیٹے ہم اس کو کیا کرتے تھے پھر ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا۔

تخریج :بخاری فی الاذان باب۱۱۸' مسلم فی المساجد ۲۹' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۴۶' نمبر۸۶۷' ترمذی فی الصلاۃ باب۷۷' نمبر۲۵۹' نسائی فی التطبیق باب۵۱' دارمی فی الصلاۃ باب۶۸/۷۰' ۷۸' مسند احمد ۲۸۷/۱' ۱۱۹/۴' ۱۲۰/۱'

بیهقی فی السنن الکبرٰی ۸۳/۲' مصنف عبدالرزاق ۲۹۵۳' مصنف ابی ابی شیبه فی الصلاۃ ۳۱۸/۲' دارقطنی فی السنن ۳۳۹/۱۔

۱۳۴۳ :حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ ِ الْمُؤَذِّنُ قَالَ:ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِیْ یَعْفُوْرٍ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۴۳: ابوعوانہ نے ابویعفور سے پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۰۲/۱۔

۱۳۴۴ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : صَلَّیْتُ مَعَ سَعْدٍ فَلَمَّا أَرَدْتُ الرُّکُوْعَ، طَبَّقْتُ، فَنَهَانِیْ عَنْهُ وَقَالَ : کُنَّا نَفْعَلُ، حَتّٰی نُهِیَ عَنْهُ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا، نَسْخُ التَّطْبِیْقِ وَأَنَّهٗ کَانَ مُتَقَدِّمًا لِمَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ .ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُکْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ کَیْفَ هُوَ؟ فَرَأَیْنَا التَّطْبِیْقَ فِیْهِ الْتِقَاءُ الْیَدَیْنِ، وَرَأَیْنَا وَضْعَ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ فِیْهِ تَفْرِیْقُهُمَا .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِیْ حُکْمِ أَشْکَالِ ذٰلِكَ فِی الصَّلَاةِ کَیْفَ هُوَ .فَرَأَیْنَا السُّنَّةَ جَاءَ تْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّجَافِیْ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی ذٰلِكَ فَکَانَ ذٰلِكَ مِنْ تَفْرِیْقِ الْأَعْضَاءِ، وَکَمَنْ قَامَ فِی الصَّلَاةِ أُمِرَ أَنْ یُرَاوِحَ بَیْنَ قَدَمَیْهِ، وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ الَّذِیْ رَوَی التَّطْبِیْقَ .فَلَمَّا رَأَیْنَا تَفْرِیْقَ الْأَعْضَاءِ فِیْ هٰذَا، بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَوْلٰی مِنْ إِلْصَاقِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ وَاخْتَلَفُوْا فِیْ إِلْصَاقِهَا وَتَفْرِیْقِهَا فِی الرُّکُوْعِ، کَانَ النَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ یَکُوْنَ مَا اخْتَلَفُوْا فِیْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَعْطُوْفًا عَلٰی مَا أَجْمَعُوْا عَلَیْهِ مِنْهُ، فَیَکُوْنُ کَمَا کَانَ التَّفْرِیْقُ فِیْمَا ذَکَرْنَا أَفْضَلَ یَکُوْنُ فِیْ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ کَذٰلِكَ وَقَدْ رُوِیَ التَّجَافِیْ فِی السُّجُوْدِ.

۱۳۴۴: ابواسحاق نے مصعب بن سعد سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت سعدؓ کے ساتھ نماز ادا کی جب میں نے رکوع کا ارادہ کیا تو میں نے تطبیق کی تو انہوں نے مجھے اس سے منع فرمایا اور کہا ہم اس سے پہلے کیا کرتے تھے پھر ہمیں اس سے روک دیا گیا۔ مندرجہ بالا روایات سے تطبیق کا منسوخ ہونا ثابت ہوگیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے والے عمل سے پہلے کا عمل ہے۔ پھر ہم نے نظروفکر کے طور پر اس کی کیفیت معلوم کرنا چاہی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ تطبیق دونوں ہاتھوں کے ملانے کو کہتے ہیں اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں دونوں ہاتھوں کی تفریق ہے۔ پس ہم نے چاہا کہ اس کا حکم نماز میں اس کے ہم شکلوں کے ساتھ معلوم کریں۔ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا آپ ﷺ کی اجماعی سنت ہے۔ اور یہ اعضاء کو الگ الگ رکھنے سے

ادا ہوتی ہے۔ جیسا کہ نماز میں کھڑے ہونے والے کو دونوں قدموں کے درمیان فاصلے کا حکم دیا گیا۔ اور اسی روایت کے راوی حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور تطبیق والی روایت کے راوی بھی خود ابن مسعودؓ ہیں۔ جب ہم نے غور کیا تو رکوع میں اعضاء کا جدا جدا رکھنا ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے زیادہ بہتر ہے۔ اختلاف تو اس کے ملانے اور جدا رکھنے میں ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جو اختلافی حالت ہے اس کو اجماعی حالت کی طرف پھیر دیا جائے۔ پس ان کو ہاتھوں کو جدا رکھنا دیگر تمام اعضاء کے جدا جدا رکھنے کی طرف افضل ٹھہرا۔

تخریج : مسند البزاز عزاہ ولم یوجد۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا اور ہمیں اس سے منع کر دیا گیا گو گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ملنے سے پہلے پہلے یہ حکم تھا جب گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ملا تو یہ منسوخ ہو گیا۔

نظر وفکر سے:

اب ان دونوں کی مطابقت کا موازنہ کرنا چاہتے ہیں کہ کس دوسرے رکن سے اس کو مطابقت ہے چنانچہ ہم نے دیکھا کہ تطبیق میں دونوں ہاتھ ملتے ہیں اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے میں ہاتھوں کو الگ الگ کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ نماز میں اس کا ہم شکل تلاش کیا چنانچہ جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ سنت منقول ہے کہ رکوع وسجود میں بازو کو اپنے پہلو اور زمین سے الگ رکھا جائے اور اس بات پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ یہ جدا کئے جانے والے اعضاء سے ہیں اور اس میں پاؤں کا حکم بھی تفریق ہی کا ہے جیسا کہ جو شخص نماز میں کھڑا ہوا (اور طویل قراءت وقیام کیا) اس کو حکم ہے دونوں پاؤں میں ایک پر جسم کا بوجھ ڈال کر دوسرے کو راحت دے اور یہ بات حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی مروی ہے اور ابن مسعودؓ ہی تو ہیں جن سے تطبیق والی روایت ہے۔

جب ہم نے غور کیا کہ اس میں اعضاء کا ایک دوسرے سے جدا رکھنا ایک دوسرے کے ساتھ ملانے سے اولیٰ ہے اور رکوع میں اعضاء کے تفریق والصاق (ملانے) میں اختلاف ہے تو نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ جس میں اختلاف ہے اس کو اس کی طرف موڑا جائے جس میں اتفاق ہے پس جس طرح اس مذکور میں تفریق افضل ہے تو تمام اعضاء میں تفریق ہی افضل ہو گی اور سجدہ میں بھی اسی طرح اعضا کو الگ الگ رکھنے کا حکم ہے جیسا کہ یہ روایات اس کی تائید کرتی ہیں۔

سجدہ میں پیٹ اور رانوں کو الگ رکھنے کا ثبوت:

۱۳۴۵ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ، يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ).

۱۳۴۵: تیمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۵۴، نمبر ۸۹۹، مگر روایت کے الفاظ یہ ھیں اتیت النبی ﷺ من خلفه فرایت بیاض ابطه وھو مجخ قد فرج بین یدیه مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۲۵۸/۱۔

اللغات: مجخ۔ جخ۔ ہاتھ پاؤں چھوڑ کر لیٹنا۔

۱۳۴۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ، جَافٰى حَتّٰى يَرٰى مَنْ خَلْفَهٗ وَضَحَ إِبْطَيْهِ).

۱۳۴۶: یزید بن اصم نے امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پیٹ کو رانوں سے جدا رکھتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پیچھے والا آدمی آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ سکتا تھا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ۲۳۶/۲۳۸، ۲۳۹، نسائي فی التطبیق باب۱۸۸، دارمی فی الصلاۃ باب۸۹، مسند احمد ۳۳۲/۶۔

اللغات: وضح ابطیه۔ بغلوں کی سفیدی۔

۱۳۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنَحْوِهٖ.

۱۳۴۷: یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، أَوْ حَتّٰى أُرٰى بَيَاضَ إِبْطَيْهِ).

۱۳۴۸: سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے آپ رانوں اور پیٹ کو الگ رکھتے یہاں تک کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی جاسکتی تھی یا میں آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتا۔

تخریج : مسند احمد ۱۵/۳۔

۱۳۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْهَيْثَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ (أَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ كَشْحَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ).

۱۳۴۹: ابوالہیثم کہتے ہیں میں نے ابوسعید کو کہتے سنا گویا میں اب بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی کوکھ کی سفیدی کو

سامنے دیکھ رہا ہوں۔

اللُّغَاتُ :الکشح۔ کوکھ۔ پسلی اور کوکھ کا درمیانی حصہ۔

۱۳۵۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : رَأَيْتُ الْبَرَاءَ إِذَا سَجَدَ خَوّٰى وَرَفَعَ عَجِيْزَتَهُ وَقَالَ (هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ).

۱۳۵۰: شریک نے ابواسحاق سے نقل کیا کہ میں نے براءؓ کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے تو اپنے پیٹ کو زمین سے بلند کر کے اونچا کر لیتے اور سرینوں کو اوپر اٹھاتے اور زبان سے کہتے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۳۸' نسائی فی تطبیق باب۸۸' دارمی فی الصلاۃ باب۹۹' مسند احمد ۳۰۵/۳۰۲/۱' ۱۳۷' ۳۱۹/۳۰۳/٤۔

اللُّغَاتُ :خوی۔ پیٹ کو زمین سے جدا کر بلند کرنا۔ اصل معنی خالی ہونا اور کرنا ہے العجیزہ۔ سرین۔ چوتڑ۔

۱۳۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ ذِرَاعَيْهِ، وَبَيْنَ جَنْبَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ).

۱۳۵۱: عبدالرحمن بن ہرمز نے عبداللہ بن بحینہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں بازوؤں اور پہلوؤں میں اس قدر کشادگی کرتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی جا سکتی تھی۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب۲۷' والاذان باب ۱۳۰' مسلم فی الصلاۃ ۲۳۷/۲۳٦' نسائی فی التطبیق باب٥' مسند احمد ۳٤٥/٥۔

۱۳۵۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ الْكَعْبِيِّ، قَالَ (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ إِلٰى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ، يَعْنِيْ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ).

۱۳۵۲: داؤد بن قیس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الکعبیؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نماز ادا فرماتے دیکھا تو مجھے آپ کے بغلوں کی ہلکی سفیدی نظر پڑی جبکہ آپ سجدہ میں تھے۔

تخریج : ترمذی فی المواقیت باب۸۸' نمبر۲۷٤' نسائی فی التطبیق باب۵۱' ابن ماجہ فی الاقامۃ باب۱۹' نمبر۸۸۱' مسند احمد ۳۵/٤' طبرانی فی المعجم الکبیر ۳۰٦/۱۔

اللُّغَاتُ :عفرۃ ابطیہ۔ عفرہ ایسی سفیدی جس میں مٹیالا پن ہو۔

۱۳۵۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِی نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ : أَخْبَرَنِی خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِی الْهَيْثَمِ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : (كَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی بَيَاضِ كَشْحَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ).

۱۳۵۳: ابوالہیثم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ گویا اب بھی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کولھو کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۱۳۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، وَعَفَّانُ قَالَا : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَحْمَرُ صَاحِبُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنْ كُنَّا لَنَأْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُجَافِیْ يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ إِذَا سَجَدَ).

۱۳۵۴: حسن کہتے ہیں کہ مجھے احمرؓ نے بیان کیا ہمیں اس بات پر رحم آتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے وقت اپنے بازوؤں کو اپنے پہلوؤں سے الگ کرتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۵۴، نمبر۹۰۰، ابن ماجه فی الاقامة باب۱۹، نمبر۸۸۶، مسند احمد ۳۴۲/۴، ۳۱/۵۔

اللغات: ناوی رحم آتا۔ رقت پیدا ہوتی۔

۱۳۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، وَأَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ أَخْبَرَنِیْ أَحْمَرُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَلَمَّا كَانَتِ السُّنَّةُ، فِيْمَا ذَكَرْنَا، تَفْرِيْقَ الْأَعْضَاءِ لَا إِلْصَاقَهَا، كَانَتْ فِيْمَا ذَكَرْنَا أَيْضًا كَذٰلِكَ فَثَبَتَ بِثُبُوْتِ النَّسْخِ الَّذِیْ ذَكَرْنَا، وَبِالنَّسْخِ الَّذِیْ وَصَفْنَا، انْتِفَاءُ التَّطْبِيْقِ وَوُجُوْبُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَی الرُّكْبَتَيْنِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۱۳۵۵: حسن کہتے ہیں کہ مجھے حضرت احمرؓ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی پھر اسی طرح کی روایت بیان کی۔ جب سنت یہی ٹھہری جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا کہ اعضاء کو متفرق رکھا جائے نہ کہ ان کو ملایا جائے۔ تو اس نسخ سے جس کا ہم نے سابقہ سطور میں ذکر کیا تاکہ روایات میں تطبیق ہو جائے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا لازم ہے۔ اور یہی امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھا جائے گا اور زمین سے پیٹ کو یوں بلند کیا جائے کہ بغل کی سفیدی نظر آ جائے۔

تنبیه: جب سجدہ میں اعضاء کا الگ رکھنا سنت ہے نہ کہ ملانا تو رکوع میں بھی ہاتھوں کا الگ رکھنا مسنون ہوگا۔

باقی سابقہ سطور میں مذکور ناسخ روایات اور جو بات ہم نے نظری طور پر لکھی ہے اس سے تطبیق کی نفی ثابت ہو کر گھٹنوں پر ہاتھوں کے رکھنے کا وجوب ثابت ہو گیا۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔
نوٹ: اس باب میں ناسخ روایات کو قوت سے پیش کر کے ان کے لئے تائیدی طور طویل پر نظری دلیل پیش کرتے کرتے اس کے بعض اجزاء کے ثبوت میں بھی کئی روایات سجدہ کی صحیح کیفیت کی ذکر کردیں پھر تمام باب کا نتیجہ بھی ذکر کیا جو کہ اب تک عادت تحریر کے خلاف ہے۔

بَابُ مِقْدَارِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ أَقَلُّ مِنْهُ

رکوع وسجود کی کم از کم مقدار کیا ہے؟

خلاصۃ المرام: رکوع وسجدہ میں ٹھہرنے کی مقدار میں اختلاف ہے۔
نمبر①: امام احمد رحمہ اللہ ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور اہل ظواہر کہتے ہیں کہ تین مرتبہ سجدہ رکوع کی تسبیح کے بقدر فرض ہے ورنہ رکوع سجدہ ادا نہ ہوں گے۔
نمبر②: احناف شوافع و مالکیہ جمہور فقہاء ومحدثین اتنی دیر رکوع وسجود کو فرض مانتے جس میں طمانیت حاصل ہو جائے اس سے زائد کو سنت ومستحب کہتے ہیں۔
مؤقف اول: رکوع وسجود تین مرتبہ تسبیح کی مقدار فرض ہے۔

مستدل روایت:

۱۳۵۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا، فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ، وَإِذَا قَالَ فِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْأَعْلٰى ثَلَاثًا فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ)
۱۳۵۶: عون بن عبداللہ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ کہے پس اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کا کم ترین درجہ ہے اور جب اپنے سجدہ میں اس نے سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ کہہ دیا تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۵۰ نمبر ۸۸۶ ترمذی فی الصلاۃ باب ۷۹ نمبر ۲۶۱۔

۱۳۵۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا : مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِىْ لَا يُجْزِئُ أَقَلُّ مِنْ هٰذَا

وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ أَنْ يَرْكَعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ رَاكِعًا وَمِقْدَارُ السُّجُوْدِ أَنْ يَسْجُدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، فَهٰذَا مِقْدَارُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ الَّذِيْ لَا بُدَّ مِنْهُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۳۵۷: ابو عامر نے ابن ابی الذئب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ لوگ ان روایات کی طرف گئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ رکوع اور سجدے کی وہ مقدار جس سے کم جائز نہیں وہ یہی مقدار ہے جو اس روایت میں مذکور ہے۔ دیگر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ رکوع کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ رکوع میں پہنچ کر رکوع کی حالت درست ہو جائے اور سجدے کی مقدار یہ ہے کہ سجدہ کرے اور اس سے اطمینان حاصل ہو جائے۔ یہ وہ مقدار ہے جس کے بغیر چارہ کار نہیں۔اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

حاصل روایات: یہ ہے تین مرتبہ تسبیح سے کم مقدار سب سے نچلا درجہ ہے اور تین دفعہ کہہ لینے والے کو سجدہ رکوع کا مکمل کرنے والا شمار کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ مقدار فرض ہے اور اس کے بغیر رکوع و سجدہ درست نہیں۔

موقف ثانی:

رکوع وسجدہ کی مقدار جو فرض قرار دی گئی وہ اس قدر بس ہے کہ نمازی کے اعضاء اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائیں اور یہی مقدار فرض ہے ان کا استدلال مندرجہ ذیل روایات سے ہے۔

۱۳۵۸ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ إِذَا قُمْتَ فِيْ صَلَاتِكَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ إِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَكَ قُرْآنٌ، فَاحْمَدِ اللّٰهَ، وَكَبِّرْ وَهَلِّلْ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ قُمْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ وَمَا أَنْقَصْتَ مِنْ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا تَنْقُصُ مِنْ صَلَاتِكَ) .

۱۳۵۸: علی بن یحییٰ نے اپنے چچا رفاعہ بن رافع سے ذکر کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے چنانچہ ایک آدمی داخل ہوا اور اس نے نماز کی ادائیگی اس حال میں کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف دیکھ رہے تھے آپ نے اسے فرمایا جب تم اپنی نماز میں کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو پھر اگر تمہیں قرآن مجید آتا ہو تو وہ پڑھو اگر تمہیں قرآن مجید بالکل نہ آتا ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرو الحمد للہ' اللہ اکبر' لا الہ الا اللہ پڑھو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تم رکوع

میں مطمئن ہو جاؤ پھر اٹھو یہاں تک کہ بالکل سیدھے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن ہو جاؤ پھر بیٹھ جاؤ یہاں تک کہ اطمینان ہو جائے جب تم نے ایسا کر دیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی اور جو اس میں سے تم کم کرو گے وہ اپنی نماز سے کم کرو گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۴۴' ۸۶۱/۸۵۹' ترمذی فی المواقیت باب ۱۱۰' نمبر ۳۰۲' نسائی فی التطبیق باب ۱۵' والسهو باب ۱۷' مسند احمد ۳۴۰/۴' مستدرک حاکم ۲۴۲/۲۴۱/۱' بیهقی فی السنن الکبری ۱۳۳/۱۰۲/۲' ۳۸۰/۳۴۵۔

۱۳۵۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَلَّادٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۳۵۹ : یحییٰ بن علی بن خلاد زرقی نے اپنے والد اور اپنے دادا رفاعہ بن رافع سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۲۴/۱۔

۱۳۶۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ نَحْوَهُ. فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ بِالْفَرْضِ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا تَتِمُّ الصَّلَاةُ إِلَّا بِهِ. فَعَلِمْنَا أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ إِنَّمَا أُرِيدَ بِهِ أَنَّهُ أَدْنٰى مَا يُبْتَغٰى بِهِ الْفَضْلُ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْحَدِيثُ الَّذِي ذٰلِكَ فِيهِ مُنْقَطِعًا عَنْهُ غَيْرَ مُكَافٍ لِهٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ فِي إِسْنَادِهِمَا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۳۶۰ : سعید بن ابی سعید المقبری نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں روایات میں اس فرض مقدار کی نشاندہی کر دی کہ جس کے بغیر چارہ کار نہیں اور نہ نماز اس کے بغیر پوری ہوتی ہے۔ پس اس سے معلوم ہو گیا کہ اس کے علاوہ جو مقدار ہے اس کا مقصود فضیلت کا کم سے کم درجہ پا لینا ہے۔ اور وہ حدیث جو اس سلسلے میں نقل کی گئی وہ منقطع ہے۔ ان دو روایتوں کی سند کے لحاظ سے مقابل نہیں بن سکتی۔ امام ابو حنیفہ' امام ابو یوسف' امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۲۲' مسلم فی الصلاۃ ۴۵' نسائی فی الافتتاح باب ۷' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۴۴' نمبر ۸۵۶' مسند تخریجاحمد ۴۳۷/۳' بیهقی فی السنن الکبری ۱۱۷/۸۸/۲۔

حاصلِ روایات: فرض کی مقدار رکوع وسجود کی حالت کا اطمینان حاصل ہونا ہے اس سے زائد نہیں معلوم ہوا کہ نماز اس کے بغیر نہیں ہوتی باقی درجہ استحباب میں ہے۔

جواب روایت موقف اوّل:

تین دفعہ تسبیح والی روایت فضیلت کا کم سے کم درجہ ہے اس سے اوپر پانچ اور پھر سات مرتبہ ہے اور رفاعہ والی روایت میں اصل فرض کا تذکرہ ہے **فعلمنا** سے جواب اول اور ان **کان ذلک** سے جواب ثانی کی طرف اشارہ ہے۔

جواب نمبر ②: یا اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ روایت ابن مسعودؓ منقطع ہے کیوں کہ عون بن عبداللہ کا سماع ابن مسعودؓ سے ثابت نہیں۔

جواب ثالث: اگر منقطع نہ بھی ہوتب پر روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور رفاعہؓ کا مقابلہ نہیں کر سکتی پس احسن صورت تطبیق ہے جو ہم نے اختیار کی واللہ اعلم۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: یہ باب نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے اس میں موقف دوم کے لئے چند روایات پیش کر پائے ہیں شاید کہ انہی پر اکتفاء کرلیا ہو۔

بَابُ مَا يَنْبَغِي أَنْ يُقَالَ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

رکوع وسجدہ میں کیا پڑھیں؟

خلاصۃ المرام: رکوع وسجود میں تسبیح کی کیا حیثیت ہے اور کون سی تسبیح مسنون ہے۔

موقف اول:

امام احمد رحمہ اللہ اور اہل ظواہر رکوع میں تسبیح کو واجب کہتے ہیں۔

موقف ثانی:

احناف شوافع و مالکیہ اور تمام فقہاء ومحدثین کے ہاں یہ مسنون ہے یہ مسئلہ یہاں مذکور نہیں البتہ کون سی تسبیح مسنون ہے اس میں امام شافعی احمد کے نزدیک کوئی سی دعا پڑھ لے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ اور حسن بصری علیہما الرحمۃ رکوع میں **سبحان ربی العظیم** اور سجدہ میں **سبحان ربی الاعلیٰ** کو مسنون ہے۔

نمبر ③: امام مالک رکوع میں **سبحن ربی العظیم** اور سجدہ میں جو دعا پسند ہو۔

فریق اوّل:

کہ جو دعا چاہے پڑھے مسنون ہے کوئی مخصوص دعا نہیں ہے۔

۱۳۶۱ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ رَاكِعٌ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ).

۱۳۶۱: عبیداللہ بن ابی رافع نے علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ رکوع کی حالت میں پڑھتے: اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك اسلمت وانت ربي خشع لك سمعي وبصري و مخي و عظمي وعصبي لله رب العالمين اور سجدہ میں یہ پڑھتے اللهم لك سجدت ولك اسلمت وانت ربي سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره تبارك الله احسن الخالقين ترجمہ روایت ۱۳۶۴ میں درج ہے۔

تخریج : مسلم في صلاة المسافرين نمبر ۲۰۱، ابو داؤد في الصلاة باب ۱۱۹، نمبر ۷۶۰، ترمذي في الدعوات باب ۳۲، نمبر ۲۶۶، نسائي في التطبيق باب ۱۳، ۱۴، مسند احمد ۱۰۲/۹۵/۱، ۱۱۹۔

۱۳۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ.

۱۳۶۲: محمد بن خزیمہ نے عبداللہ بن رجاء نے اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۳۶۳ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالُوا : أَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمَاجِشُونِ، عَنِ الْمَاجِشُونِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۳۶۳: ماجشون اور عبداللہ بن الفضل نے اعرج سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاري مختصر۔

۱۳۶۴ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ،

وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي، وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ).

۱۳۶۴: عبدالرحمٰن الاعرج نے عبیداللہ بن ابی رافع سے اور انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع کرتے تو یہ دعا پڑھتے ''اللھم رکعت'' (روایت اول میں نقل کر دی ہے) اے اللہ! میں نے آپ کے لئے رکوع کیا اور آپ پر ایمان لایا اور آپ کی فرماں برداری اختیار کی تو ہی میرا رب ہے میرے کان' آنکھیں اور مغز اور ہڈیاں اور جس کی طاقت میرا قدم رکھتا ہے یہ سب رب العالمین ہی کے لئے ہیں اور اس کی بارگاہ میں جھکنے والے ہیں۔

تخریج : تخریج روایت ۱۳۶۱ دیکھیں مسند احمد ۱۱۹/۱۔

۱۳۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ .فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ).

۱۳۶۵: عبدالرحمٰن بن اسحاق نے نعمان بن سعد اور انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع وسجدہ کی حالت میں مجھے قراءت سے منع کیا گیا ہے رکوع میں تو اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں خوب دعا کرو سجدہ کی دعا اس لائق ہے کہ مقبول ہو جائے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۰۷' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۴۸' نمبر۸۷۶' نسائی فی التطبیق باب۸' نمبر۶۲' دارمی فی الصلاۃ باب۷۷' مسند احمد باب۱۳'۱۴' مسند احمد ۱۰۲/۹۵/۱۔

اللغات :قمین۔ اس لائق ہے۔مناسب ہے۔

۱۳۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ، وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ .

۱۳۶۶: ابراہیم بن عبداللہ بن معبد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست اقدس سے پردہ ہٹایا (یہ مرض وفات کی بات ہے) جبکہ لوگ حضرت ابوبکرؓ کے پیچھے صف باندھنے والے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج نمبر ۱۳۶۵ ملاحظہ ہو۔

۱۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ أَبِي

الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ، فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ.

۱۳۶۷: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں اکثر پڑھا کرتے تھے سبحانك اللهم وبحمدك استغفرك واتوب اليك فاغفرلي انك انت التواب اے اللہ تو سبحان ہے میں آپ کی تعریف کرتا ہوں اور آپ سے معافی چاہتا ہوں اور آپ کی طرف رجوع کرتا ہوں پس آپ مجھے بخش دیں آپ توبہ قبول فرمانے والے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱۳۹ مسلم فی الصلاۃ نمبر ۲۱۸۔

۱۳۶۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ح.

۱۳۶۸: ابراہیم بن مرزوق نے وہب بن جریر اور بشر بن عمر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۶۹: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرُوْا بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۶۹: ابوداؤد نے ابوبکرہ سب نے شعبہ سے اور شعبہ نے منصور سے پھر تمام اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكُنَاسِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۷۰: محمد بن عبداللہ کناسی نے سفیان سے اور انہوں نے منصور سے منصور نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ.

۱۳۷۱: قتادہ نے مطرف سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع وسجدہ میں یہ پڑھا کرتے تھے: سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ وہ سبوح وقدوس ملائکہ اور ارواح کا رب ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۲۲۳' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۴۷' نمبر ۸۷۲' نسائی فی التطبیق باب ۱۱' نمبر ۷۵' مسند احمد ۹۴/۶' ۱۱۵' ۱۴۸/۱۴۹' مصنف ابی ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۵۰/۱۔

۱۳۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۳۷۲: سعید بن عمار کہتے ہیں ہمیں شعبہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۳۷۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا الْفَرَجُ بْنُ فُضَالَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَتٰى جَارِيَتَهُ، فَالْتَمَسْتُهُ بِيَدِيْ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى صُدُوْرِ قَدَمَيْهِ، وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

۱۳۷۳: یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے میں نے ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا میں نے گمان کیا کہ آپ اپنی لونڈی کے قریب گئے ہوں گے پس میں نے اپنے ہاتھ سے تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے درمیان میں لگا آپ اس وقت سجدہ ریز تھے اور دعا فرمارہے تھے۔ اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من عقابك واعوذبك منك لا احصى ثناء عليك كما انت اثنيت على نفسك اے اللہ! میں آپ کی ناراضی سے آپ کی رضا کی پناہ میں آتا ہوں اور آپ کی معافی کے واسطہ سے آپ کے عقاب سے پناہ مانگتا ہوں اور آپ کی ذات کا واسطہ دے کر آپ کی (ناراضگی سے) پناہ مانگتا ہوں میں آپ کی اس طرح تعریف نہیں کرسکتا جیسی آپ نے اپنی تعریف کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۲۲۲' مسند احمد ۵۸/۶' ۲۰۱۔

۱۳۷۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۳۷۴: محمد بن ابراہیم بن الحارث تیمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : التمهيد ۳٤۸/۲۳۔

۱۳۷۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عُرْوَةَ يَقُوْلُ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ (لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ) وَزَادَ (أُثْنِيْ عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كَمَا فِيْكَ).

۱۳۷۵: ابوالنضر کہا کرتے تھے کہ میں نے عروہ کو کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی البتہ انہوں نے : لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ کے الفاظ نقل نہیں کیے مگر أُثْنِيْ عَلَيْكَ لَا أَبْلُغُ كَمَا فِيْكَ کے الفاظ لائے (مفہوم قریب قریب ہے)

تخریج : مسلم ۱۹۲/۱ ابو داؤد بنحوه ۱۲۸/۱ ابن ابی شیبه ۳۰/۶۔

۱۳۷۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : فِي سُجُودِهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ).

۱۳۷۶: ابوصالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدہ میں کہا کرتے تھے: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجُلَّهُ، أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ۔ اے! مجھے میری تمام لغزشیں بخش دے چھوٹی بھی بڑی بھی ابتدائی بھی اور انتہائی بھی پوشیدہ بھی کھلی ہوئی بھی۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۲۱۶۔

۱۳۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ سَاجِدٌ : فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ). قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَدْعُوَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ بِمَا أَحَبَّ، وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ -عِنْدَهُمْ -شَيْءٌ مُوَقَّتٌ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ : بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا : لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَزِيدَ فِي رُكُوعِهِ عَلَى "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ "يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْقُصَ فِي ذٰلِكَ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَزِيدَ فِي -سُجُودِهِ عَلَى "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى "يُرَدِّدُهَا مَا أَحَبَّ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنْقُصَ ذٰلِكَ مِنْ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ .وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ.

۱۳۷۷: سمی مولیٰ ابوبکر نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ بندہ اپنے اللہ تعالیٰ کے قریب سجدہ میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے تم اس میں کثرت سے دعا کیا کرو۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ رکوع اور سجدے میں آدمی جو چاہے دعا کرسکتا ہے اور ان کے پاس کوئی مقررہ چیز موجود نہیں۔ گزشتہ روایات کو انہوں نے اپنا مستدل قرار دیا۔ جبکہ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ رکوع میں فقط ''سبحان ربی العظیم'' پڑھا جائے گا۔ اس پر اضافہ جائز نہیں۔ البتہ اس کو متعدد بار دہرانے میں کوئی حرج نہیں اور تین مرتبہ سے کم کرنا مناسب نہیں۔ اور سجدے میں ''سبحان ربی الاعلی'' کو پڑھا جائے گا' خواہ کتنی بار دہرائے۔ تین مرتبہ سے کم پڑھنا مناسب نہیں اور اس کے علاوہ اور

چیز پڑھنا جائز نہیں۔ اوران کی مستدل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابو داؤد ٢٢٨/١۔

حاصل روایات: مختلف دعائیں سجدہ ورکوع کی نقل کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ سجدہ ورکوع میں جو دعا چاہے پڑھی جاسکتی ہے کوئی تسبیح وتعظیم کے کلمات متعین نہیں ہیں اور پہلے موقف والے حضرات کا یہی قول ہے۔

موقف ثانی اور مستدل روایات:

رکوع وسجدہ میں علی الترتیب سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلی پر اضافہ درست نہیں البتہ اس کو بار بار پڑھا جاسکتا ہے تین سے کم مناسب نہیں زیادہ کی کوئی پابندی نہیں جن روایات کو پیش نظر رکھا گیا ہے وہ یہ ہیں۔

١٣٧٨ : بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ : (لَمَّا نَزَلَتْ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) [الواقعة : ٧٤] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ وَلَمَّا نَزَلَتْ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) [الاعلی : ١] قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ).

١٣٧٨: ایاس بن عامر غافقی نے عقبہ بن عامر جہنیؓ سے نقل کیا کہ جب فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ اتری تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں مقرر کرلو اور جب آیت: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى اتری تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اپنے سجدہ مقرر کرلو۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب١٤٧' نمبر٨٦٩' ابن ماجه فی الاقامه باب٢٠' نمبر٨٨٧' دارمی فی الصلاۃ باب٦٩' مسند احمد ١٥٥/٤' طبرانی فی المعجم الکبیر ٨٨٩/١٧' بیهقی فی السنن الکبرٰی ٨٦/٢' مستدرك حاکم ٢/١' ٤٧٧/٢٢٥۔

١٣٧٩ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُوْسٰى بْنُ أَيُّوْبَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

١٣٧٩: عبدالرحمٰن بن وہب کہتے ہیں کہ میرے چچا نے موسیٰ بن ایوب سے بیان پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تخریج ابن حبان ١٨٥/٥' ابن ماجه ٦٣/١۔

١٣٨٠ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّهٗ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ، إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ .فَلَمَّا نَزَلَتَا أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ، فَكَانَ أَمْرُهُ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ فِعْلِهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ مَا أَمَرَ بِهِ فِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ .

۱۳۸۰: عبدالرحمٰن بن زیاد نے یحییٰ بن ایوب اور انہوں نے موسیٰ بن ایوب انہوں نے ایاس بن عامر سے بواسطہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ان علماء کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ جو کچھ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان روایات میں وارد ہوا جن کو فریق اوّل نے مستدل بنایا وہ ان دو آیتوں کے نزول سے پہلے کی بات ہے جن کا ہم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کی میں ذکر کیا ہے۔ جب یہ دونوں آیتیں نازل ہو چکیں تو آپ نے ان کو یہ حکم دیا جو فریق دوم کی روایات میں ہے تو آپ کا یہ ارشاد آپ کے پہلے فعل کو منسوخ کرنے والا ہے۔اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انہی تسبیحات کا رکوع اور سجود میں کہنا جن کا آپ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں حکم دیا منقول ہے۔

ایک دلیل اور جواب دلیل فریق اوّل:

گزشتہ آثار جو فریق اوّل نے پیش کئے ان میں جو بات مذکور ہے اس میں کلام نہیں مگر وہ ان آیات کے نزول سے پہلے کی بات ہے جب یہ آیات نازل ہو چکیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پڑھنے کا حکم فرمایا پہلے ذکر کردہ روایات میں فعل کا ذکر جس میں خصوصیت کا بھی احتمال ہے اس سے قطع نظر آپ کا حکم ماقبل کے لئے ناسخ ہے اور آپ کا عمل مبارک اس کی تائید کر رہا ہے مندرجہ ذیل روایات شاہد ہیں۔

۱۳۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى.

۱۳۸۱: صلہ بن زفر کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات نماز ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ رہے تھے۔

تخريج : مسلم في المسافرين نمبر ۲۰۳، ابو داؤد في الصلاة باب ۱٤۷، نمبر ۸۷۱، نسائي في التطبيق باب ۹۹، مسند احمد ۳۸۲/۵۔

۱۳۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا سُحَيْمٌ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ

رُكُوْعِهِ : سُبْحَانَ رَبِّى الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا وَفِى سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّى الْأَعْلٰى ثَلَاثًا). فَهٰذَا أَيْضًا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ وُقُوْفِهِ عَلٰى دُعَاءٍ بِعَيْنِهِ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ أَمَّا الرُّكُوْعُ، فَلَا يُزَادُ فِيْهِ عَلٰى تَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ، فَيَجْتَهِدُ فِيْهِ فِى الدُّعَاءِ. وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثَىْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِى الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ جَعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ) نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ أَفْعَالِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ فِى الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ .فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهُمْ بِالتَّعْظِيْمِ فِى الرُّكُوْعِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) وَيُجْهِدُهُمْ بِالدُّعَاءِ فِى السُّجُوْدِ بِمَا أَحَبُّوْا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) فَلَمَّا نَزَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَهُمْ بِأَنْ يَنْتَهُوْا إِلَيْهِ فِىْ سُجُوْدِهِمْ عَلٰى مَا فِىْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ، وَلَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهِ فَصَارَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لِمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، كَمَا كَانَ الَّذِىْ أَمَرَهُمْ بِهِ فِى الرُّكُوْعِ عِنْدَ نُزُوْلِ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ) نَاسِخًا لِمَا قَدْ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُرْبِ وَفَاتِهِ، لِأَنَّ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (كَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوْفٌ خَلْفَ أَبِىْ بَكْرٍ). قِيْلَ لَهُ : فَهَلْ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِىْ تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَقِبِهَا أَوْ أَنَّ تِلْكَ الْمَرْضَةَ، هِىَ مَرْضَتُهُ الَّتِىْ تُوُفِّىَ فِيْهَا؟ لَيْسَ فِى الْحَدِيْثِ مِنْ هٰذَا شَىْءٌ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هِىَ الصَّلَاةَ الَّتِىْ تُوُفِّىَ بِعَقِبِهَا وَيَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةً غَيْرَهَا قَدْ صَحَّ بَعْدَهَا .فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ هِىَ الصَّلَاةَ الَّتِىْ تُوُفِّىَ بَعْدَهَا، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى) أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ قَبْلَ وَفَاتِهِ. وَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ مُتَقَدِّمَةً لِذٰلِكَ، فَهِىَ أَحْرٰى أَنْ يَجُوْزَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَهَا مَا ذَكَرْنَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِى الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَوَاضِعَ فِى الصَّلَاةِ فِيْهَا ذِكْرٌ .فَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلدُّخُوْلِ فِى الصَّلَاةِ، وَمِنْ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ لِلرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَالْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ .فَكَانَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرُ تَكْبِيْرًا قَدْ وُقِفَ الْعِبَادُ عَلَيْهِ وَعُلِّمُوْهُ، وَلَمْ يُجْعَلْ لَهُمْ أَنْ يُجَاوِزُوْهُ إِلٰى غَيْرِهِ .وَمِنْ ذٰلِكَ مَا يَتَشَهَّدُوْنَ بِهِ فِى الْقُعُوْدِ، فَقَدْ عُلِّمُوْهُ، وَوُقِفُوْا عَلَيْهِ، وَلَمْ يُجْعَلْ لَهُمْ أَنْ يَأْتُوْا مَكَانَهُ بِذِكْرِ غَيْرِهِ لِأَنَّ رَجُلًا لَوْ قَالَ مَكَانَ قَوْلِهِ "اللّٰهُ أَكْبَرُ "اللّٰهُ أَعْظَمُ أَوْ "اللّٰهُ أَجَلُّ "كَانَ فِىْ ذٰلِكَ مُسِيْئًا .وَلَوْ تَشَهَّدَ رَجُلٌ بِلَفْظٍ يُخَالِفُ لَفْظَ التَّشَهُّدِ

الَّذِیْ جَاءَ تْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، كَانَ فِیْ ذٰلِكَ مُسِیْئًا، وَكَانَ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ قَدْ أُبِيْحَ لَهُ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ فَقِيْلَ لَهُ فِيْمَا رَوَى ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ثُمَّ لِيَخْتَرْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ). فَكَانَ قَدْ وُقِفَ فِیْ كُلِّ ذِكْرٍ عَلٰى ذِكْرٍ بِعَيْنِهِ وَلَمْ يُجْعَلْ مُجَاوَزَتُهُ إِلٰى مَا أَحَبَّ إِلَّا مَا قَدْ وُقِفَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ، وَإِنِ اسْتَوَىٰ ذٰلِكَ فِي الْمَعْنَى فَلَمَّا كَانَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى أَنَّ فِيْهِمَا ذِكْرًا، وَلَمْ يُجْمَعْ عَلٰى أَنَّهُ أُبِيْحَ لَهُ فِيْهِمَا كُلُّ الذِّكْرِ، كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الذِّكْرُ كَسَائِرِ الذِّكْرِ فِیْ صَلَاتِهِ، مِنْ تَكْبِيْرِهِ وَتَشَهُّدِهِ، وَقَوْلِهِ : " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "وَقَوْلِ الْمَأْمُوْمِ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَوْلًا خَاصًّا لَا يَنْبَغِیْ لِأَحَدٍ مُجَاوَزَتُهُ إِلٰى غَيْرِهِ، كَمَا لَا يَنْبَغِیْ لَهُ فِیْ سَائِرِ الذِّكْرِ الَّذِیْ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ مُجَاوَزَتُهُ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهِ إِلَّا بِتَوْقِيْفٍ مِنَ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ وَقَّتُوْا فِیْ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى حَدِيْثِ عُقْبَةَ، عَلٰى مَا فُصِّلَ فِيْهِ مِنَ الْقَوْلِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَأَيْنَ جُعِلَ لِلْمُصَلِّیْ أَنْ يَقُوْلَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ مَا أَحَبَّ؟ قِيْلَ لَهُ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

۱۳۸۲: صلہ نے حذیفہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔ان دونوں روایات سے یہ دلیل مل گئی کہ رکوع اور سجدے میں انہی تسبیحات پر اکتفاء کرنا چاہیے۔علماء کی ایک اور جماعت نے کہا کہ رکوع میں تو **سبحان ربی العظیم** ہی کہا جائے گا۔مگر سجدے میں دعا میں خوب کوشش کی جائے گی۔اور انہوں نے فصل اول میں ذکر کی جانے والی حضرت علی اور ابن عباس ؓ والی روایات کو دلیل بنایا۔ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ ان حضرات نے جناب رسول اللہ ﷺ کے قول ام الرکوع **فعظموا فیه الرّبّ**ه کو آپ کے فصل اوّل میں آنے والے افعال کا ناسخ قرار دیا۔تو ہم عرض کرتے ہیں کہ اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ **تعظیم فی الرکوع** والا ارشاد ان آیات کے نزول سے پہلے ہو۔اور اجتہاد فی السجود یہ **سبح اسم ربك الاعلیٰ** کے نزول سے پہلے ہو۔جب یہ آیات اتر پڑیں۔تو آپؐ نے صحابہ ؓ کو حکم دیا کہ اپنے سجدے میں اسی پر اکتفاء کریں۔جیسا کہ حدیث عقبہ ؓ میں آیا ہے اور اس میں اضافہ نہ کریں۔تو یہ اسی طرح پہلے والے فعل اور حکم کے لیے ناسخ بن گیا۔جس طرح رکوع کے سلسلے میں **سبح الاسم ربك العظیم** ناسخ بن گیا۔اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ آپ کے یہ افعال آپ کی وفات کے قریبی زمانے کے ہیں۔کیونکہ حدیث ابن عباسؓ میں صاف مذکور ہے: **کشف رسول اللہ** ﷺ **السّارة والناس**

صفوف خلف ابی بکر' یعنی جناب رسول اللہ ﷺ نے اس وقت پردہ ہٹایا جب کہ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھنے والے تھے۔ اس کے جواب میں ہم یہ عرض کریں گے کیا اس روایت میں ایسی بات موجود ہے کہ وہ نماز ہے کہ جس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی یا وہی مرض کے آیام ہیں جن میں آپ کی وفات ہوئی۔ روایت میں تو اس کا کوئی نشان بھی نہیں۔ یہ ممکن ہے کہ یہ وہی نماز ہو کہ جس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ جس طرح کہ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ اور کوئی نماز ہو کہ جس کے بعد آپ صحت یاب ہوئے۔ اگر بالفرض یہ وہی نماز ہو جس کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ تو یہ بھی تو کہنا درست ہے کہ سبح اسم ربلك الاعلی آیت اس نماز کے بعد اور وفات سے پہلے اُتری ہو۔ اور اگر یہ نماز اس سے پہلے زمانے کی ہے تو پھر زیادہ مناسب ہے کہ نزولِ آیت اس کے بعد ہوا ہو۔ روایات کے معانی کی درستگی کی یہ صورت ہے۔ بطریق نظر جب ہم نے دیکھا تو ہم نے نماز میں ذکر کے مختلف مقامات پائے۔ ان میں سے ایک تکبیر ہے جس سے نماز میں داخل ہوتے ہیں اور ایک تکبیر رکوع' سجدے اور قعدہ سے قیام کے لیے ہے۔ اور یہ تکبیر ہی کہی جاتی ہے۔ اور بندے اس سے اچھی طرح مطلع ہیں' آج تک اس سے تجاوز نہیں کیا۔ اور ان مواقع میں سے ایک قعدہ میں تشہد پڑھنا ہے اور اس سے بھی سب لوگ واقف ہیں' اس کی جگہ اور کوئی ذکر کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ کیونکہ اگر کسی شخص نے اللہ اکبر کی بجائے اللہ عظیم یا اللہ اجل کہہ دیا تو اس سے وہ گنہگار ہوگا۔ اور اگر اس نے اس تشہد کے علاوہ اور تشہد پڑھا جو رسول اللہ ﷺ اور صحابہ سے روایات میں آیا ہے تو وہ گنہگار ہوگا۔ اور آخری تشہد سے فارغ ہونے کے بعد دل پسند دعا پڑھ سکتا ہے۔ تو اس کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت کے مطابق کہا جائے گا۔ وہ اپنی پسندیدہ دعا چنے۔ پس ان مختلف مواقع ذکر کے کلمات مقرر ہیں جن کو ترک کر کے دوسرے کی طرف وہ تجاوز نہیں کر سکتا اور نہ مقررہ کلمات سے ان کے ہم معنی کلمات کی طرف جا سکتا ہے۔ جب رکوع اور سجدے کے متعلق اتفاق ہے کہ ان میں ذکر اور اس بات پر اجماع نہیں کہ ان میں اس کو دیگر کلمات مباح ہیں' تو یہ ذکر بھی ان تمام اذکار یعنی تکبیر' تشہد اور اسی طرح قومہ کی تسمیع وتحمید یہ بھی خاص کلمات ان سے کسی کو اور کی طرف تجاوز جائز نہیں۔ جیسا کہ اسے جائز نہیں کہ نماز کے دیگر اذکار میں اسے کسی اور ذکر کی طرف تجاوز جائز نہیں فقط اس کی اجازت ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہوا ہے۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات پختہ ہوگئی جنہوں نے ہر ایک وقت کے لیے ایک ذکر کو مخصوص قرار دیا اور یہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ والی روایت کو اختیار کیا' جس میں سجدہ و رکوع کی تفصیل مذکور ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ تشہد کے بعد نماز کو اپنے پسندیدہ دعائیہ کلمات کی کہاں اجازت دی گئی اسے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جس کو ابو بکرہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ۲۰' نمبر ۸۸۸۔

حاصل ہر دو روایت یہ ہے کہ آپ رکوع و سجود میں معینہ دعا پر اکتفاء فرماتے تھے اور گزشتہ روایات بھی اسی کو ظاہر کرتی ہیں۔

موقف فریق ثالث:

رکوع میں تو اسی پر اکتفاء کیا جائے البتہ سجدہ میں خوب دعا مانگیں گے گویا انہوں نے دونوں قسم کی روایات سے ایک ایک بات لے کر موافقت کی صورت نکالی ہے ان کی مستدل روایات یہ ہیں جن کو نمبر ۱۳۶۴ تا ۱۳۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہم نقل کر آئے ہیں۔

ہم آگے بڑھنے سے قبل فریق ثالث کی ان دلیلوں کا جواب عرض کرتے ہیں۔

جواب: آپ کی پیش کردہ روایات میں جو کچھ فرمایا گیا وہ بجا طور درست ہے مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے متعلق فعظموا فیه الرّب کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے الفاظ رکوع میں کہے جائیں پر عمل پیرا رہے اور جب سبح باسم ربك العظیم نازل ہوئی تو آپ نے سبحان ربی العظیم کا حکم دیا تو سابقہ کلمات منسوخ مان لیا مگر جب سجدے کی باری آئی تو یجتهدهم بالدعاء پر عمل پیرا رہے جب سبح اسم ربك الاعلی نازل ہوئی اور سبحان ربی الاعلی کا حکم ملا تو اسے ناسخ نہیں مانا۔ حالانکہ دونوں کا حکم یکساں ہے اور یہ بھی ماقبل کی اسی طرح ناسخ ہے جس طرح رکوع والی آیت ہے۔

اشکال:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے معلوم ہوا ہے کہ یہ قرب وفات کا عمل ہے پس اس کی ناسخ تو وہ آیات نہ بن سکیں۔

حل اشکال:

اس روایت میں کوئی قرینہ نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ وہی نماز ہے جس کے بعد آپ کی وفات ہوگی پس جب دونوں احتمال پیدا ہو گئے کہ ممکن ہے کہ یہ اس بیماری کا تذکرہ ہو جس میں آپ کی وفات ہوئی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اور کوئی نماز ہو تو سبح اسم ربک کا اس کے بعد نزول ظاہر ہے یہ جواب تو تمام آثار کو صحیح قرار دیتے ہوئے دیا گیا ہے مگر بطریق نظر اس کا فیصلہ واضح ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

نماز میں کئی مواضع ہیں جن میں اذکار مقررہ ہیں چنانچہ نماز میں داخلے کے لئے تکبیر اور رکوع میں تعظیم اور سجود میں تسبیح اور ان میں منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے بندوں نے اس تکبیر کو اختیار کیا اور وہ اس تکبیر کے علاوہ کو اختیار نہیں کرتے اور ان اذکار میں سے ایک قعدہ ہے جس میں تشہد پڑھی جاتی ہے لوگوں نے ان سب چیزوں کو اختیار کر کے اسی کو اپنایا وہ ان کی جگہ دوسرے کسی ذکر کا جواز نہیں سمجھتے اگر بالفرض کسی شخص نے اللہ اکبر کی جگہ اللہ اعظم یا اللہ اجل کہا تو وہ گناہگار ہوگا اسی طرح اگر کسی نے اس تشہد کے علاوہ تشہد پڑھا جو آثار نبویہ میں وارد ہے وہ شخص گناہگار ہوگا اور آخری تشہد سے فراغت کے بعد اسے ہر اس دعا کی اجازت ہے جو وہ پسند کرتا ہو تشہد ابن مسعودؓ پڑھے اور دعا مانگے۔

حاصل کلام: یہ ہوا کہ ہر مقام کے لئے ایک ذکر متعین ہے جس سے نمازی کو تجاوز جائز نہیں اگر چہ معنوی اعتبار سے اسی طرح ہو جب اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع وسجدہ دونوں میں ذکر کے وجود پر سب کا اتفاق ہے اور اس پر اتفاق نہیں کہ ان دونوں میں ان کے علاوہ بھی کوئی ذکر مباح ہو تو نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ یہ ذکر بھی نماز کے دوسرے مقامات کی طرح مثلاً تکبیر، تشہد وغیرہ کی طرح نہ بدلے اور سمع اللہ لمن حمدہ اور مقتدی کا قول ربنا ولک الحمد یہ بھی خاص کلمہ ہے کسی کو اس سے تجاوز جائز نہیں جیسے دوسرے اذکار سے تجاوز درست نہیں اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان پر مداومت فرمائی پس اس سے ان لوگوں کی بات اظہر من الشمس کی طرح ثابت ہوگئی جنہوں نے خاص مواقع میں اذکار کو خاص مانا ہے اور اس سے مراد وہ ہیں جو حدیث عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو دلیل بنانے والے ہیں یعنی فریق ثانی واعوانہم۔

ہمارے ائمہ ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

اہم اشکال:

یہ بات کہاں سے ثابت ہے کہ تشہد کے بعد اپنی پسندیدہ دعا پڑھے۔؟

جواب: پسندیدہ دعا کا ثبوت روایت ابن مسعودؓ میں مذکور ہے ملاحظہ ہو۔

۱۳۸۳ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كُنَّا نَقُوْلُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسْنَا فِي الصَّلَاةِ السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، وَعَلٰى عِبَادِهٖ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيْلَ وَمِيكَائِيْلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، فَلَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا : فَذَكَرُوْا التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثُمَّ لِيَخْتَرْ اَحَدُكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَطْيَبَ الْكَلَامِ اَوْ مَا اَحَبَّ مِنَ الْكَلَامِ.

۱۳۸۳: ابوعوانہ نے سلیمان سے اور انہوں نے شقیق سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تشہد میں بیٹھ کر اس طرح کہتے **السلام علی اللہ وعلی عبادہ السلام علی جبرئیل و میکائیل' السلام علی فلان و فلان** تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ کی ذات السلام ہے تم اس طرح مت کہا کرو بلکہ اس طرح کہو: **السلام علیك ایها النبی......** آخر تک جیسا تشہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں پڑھا جاتا ہے پھر فرمایا تم میں سے ہر ایک پاکیزہ کلمات یا جو کلام یعنی دعا وہ پسند کرتا ہو وہ کہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱٤۸/۱۵۰، ۹۵ مسلم فی الصلاۃ نمبر۵٦' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۷۸' نمبر۹٦۸' نسائی فی التطبیق باب۱۰۰' ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۲٤' نمبر۸۹۹' مسند احمد ۱/٤۱۳۔

۱۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، غَيْرَ أَنَّا نُسَبِّحُ وَنُكَبِّرُ وَنَحْمَدُ رَبَّنَا، وَإِنَّ مُحَمَّدًا أُوْتِيَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَجَوَامِعَهُ، أَوْ قَالَ : خَوَاتِمَهُ فَقَالَ : إِذَا قَعَدْتُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُوْا بِهِ رَبَّهُ).

۱۳۸۴: ابوالاحوص نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ ہم پہلے نہ جانتے تھے کہ دو رکعتوں کے درمیان کیا کہیں ہم فقط تسبیح و تکبیر وحمد پڑھتے تھے اور یہ کہ محمد ﷺ کو واضح کلمات اور جامع کلمات یا انتہائی کامل کلمات دیئے گئے ہیں (ہم کہتے تھے) اس پر آپ ﷺ نے فرمایا جب دو رکعات کے بعد قعدہ کرو تو تم اس طرح کہو پھر تشہد ابن مسعودؓ ذکر کیا (یعنی التحیات للہ والصلوات والطیبات آخر تک) پھر فرمایا تم اپنی پسندیدہ دعا پڑھو جس میں اپنے رب سے مانگو۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۵۰' مسلم فی الصلاۃ ۵۸/۵۷' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۷۸' مسند احمد ۴۳۱/۴۲۸'۴۱۳/۳۸۲/۱۔

۱۳۸۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ,الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الْكَلَامِ بَعْدُ مَا شَاءَ). فَأُبِيْحَ لَهُ هَاهُنَا أَنْ يَخْتَارَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا أَحَبَّ، لِأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الصَّلَاةِ بِخِلَافِهِ .مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ التَّكْبِيْرِ فِيْ مَوَاضِعِهِ، وَمِنَ التَّشَهُّدِ فِيْ مَوَاضِعِهِ، وَمِنَ الْإِسْتِفْتَاحِ فِيْ مَوْضِعِهِ' وَمِنَ التَّسْلِيْمِ فِيْ مَوْضِعِهِ' فَجُعِلَ ذٰلِكَ ذِكْرًا خَاصًّا غَيْرَ مُتَعَدٍّ إِلَى غَيْرِهِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، الذِّكْرُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، ذِكْرًا خَاصًّا، لَا يَتَعَدّٰى إِلٰى غَيْرِهِ .

۱۳۸۵: شقیق نے عبداللہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح بات فرمائی جیسے اوپر والی روایت میں فرمایا گیا ہے البتہ اس قدر فرق ہے: "ثم یتخیر من الکلام بعد ماشاء" ۔ پس ان کے لیے مباح کیا گیا کہ وہ پسندیدہ دعا کا چناؤ کرے اس کے علاوہ اذکار کا مسئلہ اس سے مختلف ہے کہ وہ تکبیر' تشہد' استفتاح' تسلیم اپنے اپنے مقام پر ادا کیے جائیں گے۔ پس اس کو بھی خاص ذکر بنایا گیا جو دوسرے مقام کی طرف کرنے والا نہیں ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل ہر دو روایات یہ ہے کہ وہ پسندیدہ دعا کا چناؤ کرے کیونکہ بقیہ نماز اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے کہا تکبیر اپنے مقام پر تشہد اپنے مقام پر اور استفتاح کی تکبیر اپنے مقام پر اور سلام اپنے مقام پر پس ان تمام کو ایسا ذکر قرار دیا گیا جو دوسرے کی طرف متعدی نہیں ہے۔

نتیجہ کلام:

تقاضہ نظر وفکر یہ ہے کہ رکوع وسجود کا ذکر بھی ایک ذکر ہے جو دوسرے کی طرف متعدی نہ ہوگا بلکہ اس کے ساتھ مخصوص رہے گا۔

نوٹ: اس باب میں فریق ثانی کا مؤقف جو امام کو پسند ہے اس کی موافقت کرتے ہوئے طویل نظری دلیل پیش کی کہ جس کے بعض حصوں کی وضاحت کے لئے روایات بھی ذکر کیں۔

بَابُ الْإِمَامُ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ هَلْ يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَقُوْلَ بَعْدَهَا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ أَمْ لَا؟

تحمید وتسمیع میں امام ومقتدی کا وظیفہ کیا ہے؟

امام کا وظیفہ سمع الله لمن حمده ہے یا وہ ربنا ولك الحمد بھی کہہ سکتا ہے۔

نمبر①: اس میں امام ابوحنیفہ و مالک سفیان رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ امام سمع الله لمن حمده پر مامور ہے اور مقتدی کا وظیفہ ربنا ولك الحمد ہے ایک دوسرے کے وظیفہ کو بدلنا درست نہیں۔

نمبر②: مؤقف ثانی امام شافعیؒ ابو یوسف محمد طحاوی رحمہم اللہ کے ہاں امام ربنا ولك الحمد بھی کہے البتہ مقتدی صرف ربنا ولك الحمد کہے گا۔

مؤقف اوّل:

امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے مقتدی صرف ربنا ولک الحمد کہے جیسا کہ یہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

۱۳۸۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، وَأَبُوْ عَوَانَةَ، وَأَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَالَ : إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا : اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ).

۱۳۸۶: حطان بن عبداللہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی اور فرمایا جب امام تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب وہ رکوع کرے تو رکوع کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی

سجدہ کرو اور جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو اللھم ربنا ولك الحمد کہو اللہ تعالیٰ تمہاری فریادوں کو سننے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان سے فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب۱۸، الاذان باب۸۲، ۱۲۸، التقصیر باب۱۷، مسلم فی الصلاۃ ۷۷/۶۲، ۸۷/۸۶، ۸۹، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۶۸، ۱۷۸، ترمذی فی الصلاۃ باب۱۵۰، نسائی فی الامامہ باب۳۸، والافتتاح باب۳۰، والتطبیق باب۲۳، ۱۰۱، والسھو باب۴۴، ابن ماجہ فی الاقامہ باب۱۳، ۱۴۴/۴۱، دارمی فی الصلاۃ باب۷۱، ۹۲، مسند احمد ۳۱۴/۲۳۰/۲، ۳۷۶/۳۱۴، ۴۳۸/۴۲۰، ۴۵۲/۴۴۰، ۱۱۰/۳، ۴۰۵/۴۰۱/۴۔

۱۳۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۳۸۷: سعید بن عامر نے سعید بن ابی عروبہ سے اور انہوں نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ : (يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ) إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ.

۱۳۸۸: یعلی بن عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابو علقمہ کو بیان کرتے سنا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے البتہ یسمع اللہ لکم کا جملہ ذکر نہیں کیا۔

تخریج : مسلم ۱۷۷/۱۔

۱۳۸۹ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۳۸۹: محمد بن عمرو نے ابو سلمہ سے اور انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : دارمی ۲۱۷/۱۔

۱۳۹۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۳۹۰: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۳۹۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (اِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ قَدْ دَلَّتْهُمْ عَلَى مَا يَقُوْلُ الْإِمَامُ وَالْمَأْمُوْمُ جَمِيْعًا وَأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا : اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "يَقُوْلُهَا الْإِمَامُ دُوْنَ الْمَأْمُوْمِ، وَأَنَّ "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ "يَقُوْلُهَا الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ الْإِمَامِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَمَالِكٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ يَقُوْلُ الْإِمَامُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "ثُمَّ يَقُوْلُ الْمَأْمُوْمُ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "خَاصَّةً .وَقَالُوْا : لَيْسَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَإِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُهُ الْمَأْمُوْمُ دُوْنَ غَيْرِهِ .وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، لَاسْتَحَالَ أَنْ يَقُوْلَهَا، مَنْ لَيْسَ بِمَأْمُوْمٍ .فَقَدْ رَأَيْنَاكُمْ تُجْمِعُوْنَ أَنَّ الْمُصَلِّيَ وَحْدَهُ يَقُوْلُهَا مَعَ قَوْلِهِ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ) فَكَمَا كَانَ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهُ يَقُوْلُهَا وَلَيْسَ بِمَأْمُوْمٍ، وَلَمْ يَنْفِ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْإِمَامُ أَيْضًا يَقُوْلُهَا كَذٰلِكَ، وَلَا يَنْفِيْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ .

۱۳۹۱: سمی نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو پس جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق ہوا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ کچھ علماء نے یہ فرمایا کہ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ومقتدی کیا کہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ ہے کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو اس سے یہ دلیل میسر آ گئی کہ امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور مقتدی ربنا لک الحمد فقط کہیں گے۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ و مالک رحمہما اللہ نے اختیار کیا۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد ساتھ کہے مقتدی صرف ربنا ولک الحمد صرف کہے۔ فریق اوّل کہتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد" میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ صرف امام کہے دوسرا نہ کہے۔ اگر اسی طرح ہوتا تو ناممکن کہ اس کو وہ شخص بھی کہے جو مقتدی نہ ہو۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارا اس بات پر تو اتفاق ہے اکیلا نماز پڑھنے والے اسے سمع اللہ سمیت کہے۔ پس جب اکیلا نماز ادا کرنے والا جو کہ مقتدی نہیں۔ اور

جناب رسول اللہ ﷺ کا قول جو ہم نے ذکر کیا وہ اس کی نفی نہیں کرتا۔اسی طرح امام کے متعلق بھی ارشادِ رسول اللہ ﷺ میں نفی نہیں' پس وہ بھی کہے۔اورانہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

تخریج : بخاری ۲۷٤/۱' مسلم ۱۷٦/۱' ابو داؤد ۱۲۳/۱' ترمذی ٦۱/۱' نسائی ۱٦۲/۱۔

حاصلِ روایات: کہ امام کا وظیفہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اور مقتدی کا وظیفہ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ ہے اور اس وظیفے کو بدلنا جائز نہیں ہے۔اس قول کو امام ابوحنیفہ و مالک رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نوٹ : یہ پہلا موقعہ ہے کہ امام ابوحنیفہ اور مالک رحمہما اللہ کا نام ذکر کیا ورنہ اب فریق اوّل کا تذکرہ بغیر نام کے کرتے رہے کیا خوب احترام امام رحمہ اللہ کا انداز ہے۔

مؤقفِ ثانی:

امام سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد دونوں کہے گا پھر مقتدی ربنا لک الحمد صرف کہے گا ان روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے روایات کو بیان کرنے سے پہلے فریق اوّل کی روایات کا جواب دیا جاتا ہے۔

جواب: روایت ابوموسیٰؓ میں کوئی ایسی عبارت نہیں کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ تحمید صرف مقتدی کا وظیفہ ہے اور کوئی نہیں کہہ سکتا اگر اس کو مان لیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ کوئی غیر مقتدی اس کو نہ کہے حالانکہ اس بات پر اجماع ہے کہ منفرد دونوں کو کہے گا جب منفرد دونوں کو کہے گا تو امام بھی منفرد کی طرح ہے اور غیر مقتدی بھی ہے۔تو اسے ان دونوں کا کہنا کیونکر ممنوع ہوگا۔

مؤقفِ ثانی:

امام ہر دو کو کہے اور مقتدی صرف ربنا لک الحمد کہے گا یہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

۱۳۹۲ : بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ٍالْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِی الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : (اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ).

۱۳۹۲: عبداللہ بن ابی رافع نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

تخریج : مسلم فی صلاۃ المسافرین نمبر ۲۰۱' مصنف عبدالرزاق نمبر ۲۹۰۳۔

۱۳۹۳ : وَبِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ

قَيْسِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۹۳: عطاء نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۰۶' نسائی فی التطبیق باب۱۱۵' مسند احمد ۱۷۶/۱' مصنف عبدالرزاق نمبر۲۹۰۸' بیھقی فی السنن الکبری ۹۴/۲' مصنف ابن ابی شیبہ ۲۴۷/۲۴۶/۱۔

۱۳۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدٌ هُوَ ابْنُ حَسَنٍ أَبُو الْحَسَنِ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۳۹۴: ابوالحسن انہوں نے ابن ابی اوفی سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کا اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۰۲۔

۱۳۹۵: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيْفٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ : أَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ التَّنُوْخِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ ِ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، وَزَادَ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا نَازِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

۱۳۹۵: قزعہ بن یحییٰ نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ لفظ زائد ہیں: ؟؟؟۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۰۵' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۴۰' ۸۴۷' نسائی فی التطبیق باب۱۱۵' مسند احمد ۸۷/۳۔

۱۳۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيْكٍ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو هُوَ الْمُنَبِّهِيُّ، عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ : (ذَكَرْتُ الْجُدُوْدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ جَدُّ فُلَانٍ فِي الْإِبِلِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فِي الْخَيْلِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ يُصَلِّيْ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، قَالَ : اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لَمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ) .فَلَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ وَهُوَ إِمَامٌ، وَلَا فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ : بِهَا، أَنَّ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهُ يَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ : هَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ الْإِمَامِ فِيْ ذٰلِكَ

كَيْفَ هُوَ؟ وَهَلْ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يَقُوْلُهُ مَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ أَمْ لَا؟

۱۳۹۶: ابوعمرو السلمی نے ابوحنیفہؒ سے روایت نقل کی کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس نصیب کا ذکر کیا بعض لوگوں نے کہا فلاں کے نصیب میں تو اونٹ اور بعض کے نصیب میں گھوڑے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ خاموش رہے جب آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور رکوع سے سر مبارک اٹھایا تو اس طرح کہا **اللھم ربنا لك الحمد مل السماء وملء الارض وملء ماشئت من شئی بعد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منك الجد** اے اللہ جو کہ ہمارا رب ہے تیرے لئے تعریف آسمان بھر کر اور زمین بھر کر اور اس کے بعد جو چیز آپ کی پسند ہو وہ بھر کر جو آپ دینا چاہیں اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو آپ روک دیں اسے کوئی دینے والا نہیں کسی نصیب والے کو آپ کے عذاب سے چھڑانے کے لئے اس کا نصیب کام نہ دے گا۔ ان آثار میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آپ امامت کی حالت میں یہ کہتے تھے اور نہ اس میں سے کسی بھی چیز پر دلالت کرتا ہے۔ البتہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جو شخص اکیلا نماز ادا کرے وہ ''**سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد**'' کہے۔ پس ہم جانتے ہیں کہ اس پر غور کریں کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی چیز مروی ہے جو امام کے متعلق اس کا حکم واضح کر دے کہ آیا وہ تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح کہے یا نہ۔

تخریج : ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۸۔

حاصل آثار:

ان روایات سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ آپ **سمع اللہ لمن حمدہ** کے **ربنا لك الحمد** کہا کرتے تھے اگرچہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ آپ اس کو اس وقت پڑھتے تھے جب آپ امام ہوتے اور نہ ان آثار میں کوئی ایسی دلیل ہے جو اس میں سے کسی بھی چیز پر دلالت کرے البتہ ان روایات سے یہ بات تو ثابت ہوتی ہے کہ جو اکیلا نماز ادا کرے وہ **سمع اللہ لمن حمدہ** اور **ربنا لك الحمد** کہے۔

اب اس کے بعد ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس بات کو دیکھیں کہ آیا جناب نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلہ میں کوئی بات مروی ہے کہ امام کا کیا حکم ہے؟ کیا اکیلے نماز پڑھنے والا بھی اس کو کہہ سکتا ہے یا نہیں؟

منفرد کے لئے روایات ملاحظہ ہوں:

۱۳۹۷: فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ يَقُوْلُ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يَفْرَغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ) ثُمَّ ذَكَرَ

الْحَدِيْثَ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَالَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ مِنَ الْقُنُوْتِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدُ، لَمَّا تَرَكَ الْقُنُوْتَ، فَرَجَعْنَا إِلٰى غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ هَلْ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا.

۱۳۹۷: سعید بن المسیّب اور ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم دونوں نے ان کو کہتے سنا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی قراءت سے فارغ ہوتے اور تکبیر کہتے اور رکوع سے سر اٹھاتے اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد اللہم انج الولید بن الولید پھر حدیث کو مکمل طور پر ذکر کیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے اس کو قنوت کے طور پر پڑھا ہو پھر جب قنوت کو ترک کیا تو اسے بھی ترک کر دیا۔ ہم اس کے علاوہ روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ آیا ان میں سے کسی چیز پر دلالت کرتی ہیں' چنانچہ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۲۸' والاستسقاء باب ۲' والجهاد باب۹۸' احادیث الانبیاء باب۱۹' تفسیر سورہ نمبر۳' باب۹' الادب باب۱۱۰' والدعوات باب۵۸' مسلم فی المساجد ۲۹۴/۲۹۵' نسائی فی التطبیق باب۲۷' ابن ماجه فی الاقامة باب۱۴۵' دارمی فی الصلاة باب۲۱۶' مسند احمد ۲۳۹/۲/۲۵۵' ۲۷۱/۲۹۶۔

ضمنی اشکال اور اس کا حل:

ممکن ہے کہ یہ آپ نے قنوت کے موقع پر کہا پھر بعد میں قنوت کی طرح اسے بھی ترک کر دیا اس کا جواب یہ ہے کہ دیگر روایات میں اس کا قنوت کے علاوہ پڑھنا موجود ہے جس کا ثبوت یہ روایات ہیں۔

قنوت کے علاوہ پڑھنے کی روایات:

۱۳۹۸: فَإِذَا رَبِيْعُ ،الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ (اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ).

۱۳۹۸: مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں تم میں سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ مشابہت کرنے والا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اللهم ربنا لك الحمد کہتے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۱۵' مسلم فی الصلاة ۲۷/۳۰' ابو داؤد فی الصلاة باب۱۴۰' نمبر۸۴۸' ترمذی فی الصلاة باب۸۳' نمبر۲۶۷' نسائی فی الافتتاح باب۲۱/۸۴' والتطبیق باب۹۴' مالك فی النداء نمبر۱۹' مسند احمد ۲۳۶/۲/۲۷۰' ۳۰۰/۳۱۹' ۴۵۲/۴۹۷' ۵۰۲/۵۲۷' ۵۳۲۔

۱۳۹۹: وَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ أَخْبَرَنِيْ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

۱۳۹۹: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج کو گرہن لگ گئی آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب رکوع سے سر اٹھایا تو کہا سمع الله لمن حمده' ربنا ولك الحمد۔

تخریج: بخاری فی الکسوف باب ٤' مسلم فی الکسوف نمبر ۱۔

۱۴۰۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ ذٰلِكَ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْإِمَامَ يَقُوْلُ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ، لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا أَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ .فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ، هُوَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ فِيْ صَلَاتِهٖ لَا يَفْعَلُ غَيْرَهٗ .وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ وَهُوَ أَيْضًا فِيْهِ إِخْبَارٌ عَنْ صِفَةِ صَلَاتِهٖ كَيْفَ كَانَتْ .فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ إِمَامٌ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) ثَبَتَ أَنَّ هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ، اتِّبَاعًا لِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا فِيْمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ، عَلٰى أَنَّهٗ يَقُوْلُ ذٰلِكَ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْإِمَامِ هَلْ حُكْمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ أَمْ لَا؟ فَوَجَدْنَا الْإِمَامَ يَفْعَلُ فِيْ كُلِّ صَلَاتِهٖ مِنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ وَالتَّشَهُّدِ، مِثْلَ مَا يَفْعَلُهٗ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ .وَوَجَدْنَا أَحْكَامَهٗ فِيْمَا يَطْرَأُ عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهٖ، كَأَحْكَامِ مَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْمَا يَطْرَأُ عَلَيْهِ، مِنْ صَلَاتِهٖ مِنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ تُوْجِبُ فَسَادَهَا، وَمَا يُوْجِبُ سُجُوْدَ السَّهْوِ فِيْهَا، وَغَيْرَ ذٰلِكَ، وَكَانَ الْإِمَامُ وَمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً، بِخِلَافِ الْمَأْمُوْمِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِاتِّفَاقِهِمْ أَنَّ الْمُصَلِّيَ وَحْدَهٗ يَقُوْلُ بَعْدَ قَوْلِهٖ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ "ثَبَتَ أَنَّ الْإِمَامَ أَيْضًا يَقُوْلُهَا بَعْدَ قَوْلِهٖ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ . "فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ أَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، فَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَكَانَ يَذْهَبُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ .

۱۴۰۰: سالم نے اپنے والد عبداللہ سے انہوں نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اٹھتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ ان آثار میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ امام ان کو اسی طرح کہے جیسا کہ اکیلا نماز پڑھنے والا

کہتا ہے اس لیے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو یہ کہتے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ میری نماز تم میں سے سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نہیں کرتا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی آپ کی نماز کی کیفیت مذکور ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ اسے امامت کی حالت میں کہتے تھے جبکہ آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو **سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد** کہتے تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ امام کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں اسی طرح کہنا چاہیے۔ روایات کے طریقہ پر اس بات کا یہی حکم ہے۔ البتہ نظر وفکر کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اکیلا نماز پڑھنے والا اسے کہے۔ اب ہم غور کرنا چاہتے ہیں کہ آیا امام کا حکم بھی تنہا نماز پڑھنے والے کا ہے تو ہم نے اس طرح پایا کہ امام اپنی نماز میں وہ تمام چیزیں کرتا ہے جو تنہا نماز پڑھنے والا یعنی تکبیر، قراءت، قیام، قعود، تشہد وغیرہ اور جو حالت اس کو پیش آئے اس کا حکم اسی طرح ہے جس طرح تنہا نماز پڑھنے والے کو نماز میں کوئی پیش آنے پر ہوتا ہے۔ اس کو سجدہ سہو جن چیزوں سے پیش آتا ہے اور جن چیزوں سے اس کی نماز فاسد ہوتی ہے اس میں امام اور تنہا برابر ہیں البتہ مقتدی کے احکام مختلف ہیں۔ پس جب یہ بالاتفاق ثابت ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والا سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد ربنا ولک الحمد کہے۔ پس اس سے ثابت ہوگیا کہ امام بھی اس کو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہے۔ اس باب میں غور وفکر کا تقاضا یہی ہے۔ اور ہم اسی کو اس باب میں اختیار کرتے ہیں یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔ باقی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اس میں قول اول کو اختیار کیا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات میں **سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد** کا قنوت کے علاوہ موقع پر کہنا بھی ثابت ہوگیا بلکہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے کہنا ثابت ہوگیا اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہہ کر اس کو بیان کرنا کہ میری نماز تم میں سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مشابہ ہے اس بات کو اور پختگی سے ثابت کرتا ہے کہ یہ افعال بعینہٖ وہی ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کیا کرتے تھے نہ کہ کوئی اور۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ والی روایت میں بھی آپ کی نماز کی کیفیت بتلائی گئی ہے کہ وہ کس طرح تھی۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ امام ہونے کی حالت میں جب رکوع سے سر اٹھاتے تو **سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا ولک الحمد** کہتے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ امام کو اسی طرح ہی کرنا چاہیے تاکہ اصل اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو سکے آثار کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا حکم عرض کر دیا۔

نوٹ: مگر باوجود جلالت شان کے ہم عرض کریں گے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے جتنی روایات اپنے مستدل کی حمایت میں پیش کی ہیں ان میں کوئی ایک بھی امامت پر دلالت نہیں کرتی صرف ایک روایت ہے اور وہ بھی صلاۃ کسوف سے متعلق ہے جس کی کیفیت الگ نوعیت رکھتی ہے کما لا یخفی علی من تدبر قلیلاً واللہ اعلم۔ مترجم

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور فرمائیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جو شخص اکیلے نماز ادا کرے وہ سمع اللّٰہ لمن حمدہ' ربنا لك الحمد کہے اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ امام منفرد کا حکم یکساں ہے یا مختلف چنانچہ سوچ بچار سے معلوم ہوا کہ امام اپنی تمام نماز میں یعنی تکبیر قرات' قیام' تعوذ' تشہد وغیرہ میں منفرد جیسے افعال کرتا ہے اور احکام میں بھی دونوں کی حالت یکساں ہے ان حالات میں جو مختلف اوقات میں اس پر طاری ہوتی ہیں اور نماز کو فاسد کرتی اور نماز میں سجدہ سہو کو لازم کرتی ہیں وغیرہ۔ اس میں منفرد و امام برابر ہیں مقتدی کی حالت ان سے مختلف ہے جب یہ بات بالاتفاق ثابت ہے کہ اکیلے نماز پڑھنے والا سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہے گا تو اس سے خود ثابت ہو گیا کہ امام بھی یہ دونوں کلمات کہے گا۔

یہ بات بطریق نظر بھی ثابت ہوگئی۔

ہم اسی کو اختیار کرنے والے ہیں اور یہی امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا قول ہے البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا رجحان قول اول کی طرف ہے۔

نوٹ: اس بات میں امام طحاوی کا رجحان دوسرے قول کی طرف تھا اس کے لئے دلائل پیش کرتے ہوئے زیادہ زور دیا گیا آخر میں امام صاحب کا تذکرہ دوسری مرتبہ نام لے کر فرمایا جیسے کوئی معذرت کر رہا ہو۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَغَيْرِهَا

قنوت کہاں پڑھی جائے۔

خلاصۃ المرام: قنوت کے متعلق طویل کلام ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔

نمبر ①: احناف و حنابلہ کے ہاں وتر میں تمام سال قنوت ہے مگر امام شافعی صرف رمضان میں مانتے ہیں امام مالک وتر میں قنوت نہیں مانتے۔

نمبر ②: ہر قنوت شوافع و حنابلہ کے ہاں رکوع کے بعد مگر احناف قنوت وتر رکوع سے پہلے اور قنوت فجر رکوع کے بعد قرار دیتے ہیں۔

نمبر ③: احناف قنوت میں اللھم انا نستعینك اور شوافع و حنابلہ قنوت نازلہ کے الفاظ کو مسنون کہتے ہیں امام مالک قنوت نازلہ مانتے ہیں۔

نمبر ④: قنوت کی مشروعیت شوافع و مالکیہ کے ہاں پورا سال فجر میں ہے مگر احناف وتر میں ہمیشہ قنوت اور آفات کے وقت فجر میں رکوع کے بعد قنوت نازلہ کے قائل ہیں یہاں اسی سے متعلق بحث آئے گی۔

مؤقف اول: امام شافعی و احمد رحمہما اللہ نماز فجر میں قنوت کو تمام سال مشروع کہتے ہیں جو مندرجہ ذیل روایات سے ماخوذ ہے۔

مستدل روایات:

۱۴۰۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ يَفْرَغُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَيُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ كَسِنِيْ يُوْسُفَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ).

۱۴۰۱: سعید اور ابوسلمہ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر کی قراءت سے فارغ ہو جاتے اور تکبیر کہتے اور اپنا سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہتے اور آپ اس وقت حالت قیام میں ہوتے تو یہ کلمات کہتے اللھم انج الولید بن الولید' سلمہ بن ھشام و عیاش بن ربیعہ والمستضعفین اللھم اشد وطأتك علی مضر واجعلها علیھم کسنی یوسف اللھم العن لحیان ورعلا وذکوان وعصیة عصت اللہ ورسولہ' اے اللہ! ولید بن ولید سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ اور کمزوروں کو نجات عنایت فرما۔ اے اللہ! اپنے بندھن کو مضر پر سخت کر دے اور ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانے والا قحط مسلط فرما۔ اے اللہ! لحیان' رعل وذکوان' عصیہ پر لعنت فرما جنہوں نے آپ کی اور آپ کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

تخریج : روایت ۱۳۹۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۴۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، قَالَ (اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

۱۴۰۲: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عشاء کی نماز ادا فرماتے ہوئے رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا کرتے اللھم انج الولید بن الولید پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : روایت ۱۳۹۸ والی روایت سے ملاحظہ کرلیں۔

۱۴۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ

سَلَمَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُرِيَنَّكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَةً نَحْوَهَا. فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ : (سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ دَعَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ، وَلَعَنِ الْكَافِرِيْنَ)

۱۴۰۳: ابوسلمہ نے نقل کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں ضرور بضرور تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سکھاؤں گا اور یا اسی طرح کے کلمات کہے پس جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور کہتے سمع الله لمن حمده اور مؤمنین کے لئے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت بھیجتے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۲۹۵۔

۱۴۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِيْرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَالَ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ .

۱۴۰۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب آپ سمع الله لمن حمده نماز عشاء کی آخری رکعت میں کہتے تو یہ دعا بھی کرتے "اللهم انج الوليد" پھر ابوداؤد نے جو ابوبکرہ س روایت نقل کی ہے اس میں ہے کہ وہ اسی جیسے کلمات کہتے ہیں۔

تخریج : روایت ۱۳۹۸ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۱۴۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ : أَوَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا.

۱۴۰۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دن صبح کے وقت آپ نے نام لے کر دعا نہیں کی میں نے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ آگئے ہیں۔

۱۴۰۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ، وَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ) ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (فَأَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ) إِلَى

آخِرِ الْحَدِيْثِ .وَزَادَ قَالَ : (يَجْهَرُ بِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ) اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا أَحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ). [آل عمران : ۱۲۸]

۱۴۰۶: سعید بن المسیب اور ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لئے دعا کا ارادہ فرماتے یا بددعا کرتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بسا اوقات جب سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد کہہ لیتے تو فرماتے: اللہم انج الولید پھر بقیہ روایت اسی طرح نقل کی ہے مگر "فاصبح ذات یوم ولم یدع لہم" سے آخر روایت تک کے الفاظ نقل نہیں اور یہ الفاظ اس روایت میں زائد ہیں یجہر بہ (کہ آپ یہ دعا جہراً پڑھتے) اور بعض نمازوں میں اللہم العن فلانا فلانا کہ اے اللہ عرب کے فلاں قبیلہ پر لعنت کر پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ لیس لک من الامر شئ او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون (آل عمران)۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ ۳ باب ۹ والاستسقاء باب۳' والدعوات باب۵۸۔

۱۴۰۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ (سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا) عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ). [آل عمران : ۱۲۸]

۱۴۰۷: سالم نے اپنے والد عبداللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز صبح میں یہ رکوع کے بعد یہ سنا ربنا ولك الحمد اور دوسری رکعت میں بھی پھر کہا اللهم العن فلان وفلان منافقین میں سے فلاں فلاں پر لعنت کر تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی "ليس لك منا الامر شئ او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون (آل عمران۔ ۱۲۸)

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ۳' باب۹' الاستسقاء والدعوات باب۵۸۔

۱۴۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ .قَالَ : اَللّٰهُمَّ أَنْجِ). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، وَزَادَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ).قَالَ : فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ

عَلٰی أَحَدٍ).

۱۴۰۸: عبداللہ بن کعب نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ جب اپنا سر مبارک دوسری رکعت کے رکوع سے اٹھاتے تو یہ دعا کرتے اللھم انج پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جیسی روایت ذکر کی جس کا ہم شروع باب میں ذکر کر آئے البتہ یہ الفاظ زائد ہیں کہ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "لیس لك من الامر شیء۔ (آل عمران) راوی کہتے ہیں کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی کے حق میں بددعا نہیں فرمائی۔

تخریج : روایت ۱۳۹۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۴۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَيْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

۱۴۰۹: ابن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ صبح اور مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۳۰۵' ابو داؤد فی الوتر باب ۱۰' نمبر ۱۴٤۱' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۷۷' نمبر ۴۰۱ نسائی فی التطبیق باب ۳۰' ابن ماجه فی الاقامه باب ۱٤٥' دارمی فی الصلاۃ باب ۲۱٦' مسند احمد ٤/ ۲۸۰' ۲۹۹۔

۱۴۱۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، وَشُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَيْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ.

۱۴۱۰: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے براء بن عازبؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ صبح و مغرب میں قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ نُصَيْرٍ، عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا.

۱۴۱۱: علقمہ سے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تیس روز تک قنوت پڑھی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۲/ ۳۱۰۔

۱۴۱۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافٍ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءٍ قَالَ : (رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ، عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِی لِحْيَانَ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ رِعْلًا وَذَكْوَانَ،

اللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا).

۱۴۱۲: حارث بن خفاف نے خفاف بن ایماءؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور فرمایا غفار کو اللہ تعالیٰ بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔ اے اللہ! بنی لحیان پر لعنت فرما اے اللہ رعل و ذکوان پر لعنت کر۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر آپ سجدہ میں پڑ گئے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۳۰۸' مسند احمد ۵۸/٤۔

۱۴۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكُفَيْرِيُّ الْمَدَنِيُّ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمُدْلِجِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءِ بْنِ رَحْضَةَ الْغِفَارِيِّ، عَنْ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ لَمَّا خَرَّ سَاجِدًا قَالَ (اللّٰهُ أَكْبَرُ) وَزَادَ فَقَالَ خُفَافٌ فَجُعِلَتْ لَعْنَةُ الْكَفَرَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ .

۱۴۱۳: خالد بن عبداللہ المدلجی نے حارث بن خفاف غفاری ؓ سے روایت نقل کی ہے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ مذکور نہیں کہ جب آپ سجدہ میں گئے تو اللہ اکبر کہا اور یہ الفاظ زائد ہیں خفاف کہتے ہیں اسی لئے کفار کے لئے لعنت مقرر کی گئی۔

تخریج : مسلم ۲۳۷/۱۔

۱۴۱۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .

۱۴۱۴: اسماعیل بن ابی کثیر نے محمد بن عمرو سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۲۹٤/۲۔

۱۴۱۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ، (سُئِلَ أَنَسٌ : أَقَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ؟ قَالَ : نَعَمْ .فَقِيْلَ لَهُ -أَوْ فَقُلْتُ لَهُ - : قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ : بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا).

۱۴۱۵: ایوب نے محمد سے نقل کیا کہ انس ؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے نماز فجر میں قنوت پڑھی؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر ان سے پوچھا گیا یا میں نے ان سے کہا کیا رکوع سے پہلے یا بعد تو انہوں نے جواب دیا رکوع سے ذرا سی دیر بعد۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷' دارمی فی الصلاة باب۲۱٦۔

۱۴۱٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ،

عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰى فَارَقْتُهُ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰى فَارَقْتُهُ.

۱۴۱۶: حسن نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی آپ دنیا سے جانے تک نماز صبح میں قنوت پڑھتے رہے۔ میں نے اور میں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز ادا کی وہ نماز صبح میں وفات تک قنوت پڑھتے رہے۔

تخریج : دار قطنی ۲۹۲/۱۔

۱۴۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ وَرِعْلٍ وَلِحْيَانَ).

۱۴۱۷: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے عصیہ و ذکوان اور رعل ولحیان کے خلاف بددعا کرتے ہوئے ایک ماہ تک نماز فجر میں قنوت پڑھی۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷' مسلم فی المساجد نمبر۲۹۹' نسائی فی التطبیق باب۲۶' ابن ماجه فی الاقامة باب ۱۲۰' دارمی فی الصلاة باب۱۲۶' مسند احمد ۱۸۴/۱۶۷/۳ ' ۲۴۹/۲۳۲۔

۱۴۱۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ شَهْرًا .قَالَ : قُلْتُ، فَكَيْفَ الْقُنُوْتُ؟ قَالَ : قَبْلَ الرُّكُوْعِ).

۱۴۱۸: عاصم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی ہے میں نے پوچھا وہ قنوت کیسی تھی؟ آپ نے فرمایا وہ رکوع سے پہلے تھی۔

تخریج : نمبر۱۴۱۸روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۴۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ الْقُنُوْتِ : قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَ الرُّكُوْعِ؟ فَقَالَ : لَا، بَلْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .قُلْتُ : إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ .قَالَ : إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، يَدْعُوْ عَلٰى نَاسٍ قَتَلُوْا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهٖ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ).

۱۴۱۹: عاصم نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے قنوت کے متعلق سوال کیا کہ آیا وہ رکوع سے

پہلے ہے یا بعد؟ تو فرمایا وہ رکوع سے پہلے ہے بعد نہیں۔ میں نے کہا بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی تو انہوں نے جواب دیا جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اس میں قراء کو قتل کرنے والوں کے متعلق بددعا کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷۔

۱۴۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شَاذُّ بْنُ فَيَّاضٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : (كَانَ الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ).

۱۴۲۰: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ قنوت فجر و مغرب میں تھی۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۲۶' وتر باب۷۔

۱۴۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا، يَدْعُوْ عَلٰى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ).

۱۴۲۱: ابی مجلز نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک رعل ذکوان پر بددعا کے لئے قنوت پڑھی۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷' والمغازی باب۲۸' والدعوات باب۵۸' مسلم فی المساجد ۳۰۱/۳۰۳' ۳۰۴' ابو داؤد فی الوتر باب۱۰' مسند احمد ۳' ۱۶۲/۱۶۷' ۲۰۴/۲۱۶' ۲۵۵/۲۵۹۔

۱۴۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ : ثَنَا حَنْظَلَةُ السَّدُوْسِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ عَلٰى قُلُوْبِ نِسَاءٍ كَوَافِرَ).

۱۴۲۲: حنظلہ سدوسی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قنوت: واجعل قلوبهم علی قلوب نساء کوافر۔ ان کے دلوں کو کافروں کی عورتوں کے دلوں کی طرح کر دے۔

۱۴۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقِيْلَ لَهُ : إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا .فَقَالَ : مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا).

۱۴۲۳: ابوجعفر رازی نے بیان کیا کہ ربیع بن انس کہنے لگے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان سے پوچھا گیا کہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ قنوت پڑھی؟ تو کہنے لگے آپ ﷺ فجر کی نماز میں وفات تک

قنوت پڑھتے رہے۔

تخریج : دارقطنی ۱/۲ ص۲۸۔

۱۴۲۴ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ : (سَأَلْتُ أَنَسًا أَقَنَتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقَالَ : قَدْ قَنَتَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ).

۱۴۲۴: شعبہ نے مروان اصفر سے بیان کیا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قنوت پڑھی؟ تو کہنے لگے اس ہستی نے قنوت پڑھی جو عمر سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

تخریج : حازمی فی الناسخ والمنسوخ ابو یعلیٰ ۳۸/۳۔

۱۴۲۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا).

۱۴۲۵: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن قنوت پڑھی۔

۱۴۲۶ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْبَالِسِيُّ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوْسِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يُكَبِّرُ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ حَتّٰى إِذَا فَرَغَ كَبَّرَ فَرَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَدَعَا).

۱۴۲۶: حنظلہ سدوسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی نماز میں دیکھا کہ آپ تکبیر کہتے جب قراءت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر سر اٹھاتے اور سجدہ کرتے پھر دوسری میں کھڑے ہو کر قراءت کرتے جب اس سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو دعا کرتے۔

۱۴۲۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا هَمَّامٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ).

۱۴۲۷: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رعل و ذکوان اور عصیہ پر جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تیس روز تک دعا فرمائی۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۲۹۷۔

۱۴۲۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ قَالَ : قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ، يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، ثُمَّ تَرَكَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى إِثْبَاتِ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ .فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ هُوَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَتْ فِرْقَةٌ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۱۴۲۸: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھی آپ اس میں عرب کے بعض قبائل کے متعلق دعا فرماتے تھے پھر آپ نے چھوڑ دی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض لوگ نماز فجر میں قنوت کو ثابت کرتے ہیں پھر وہ دو جماعتوں میں تقسیم ہو گئے ان میں سے ایک جماعت نے کہا کہ یہ رکوع کے بعد ہے جبکہ دوسرے گروہ نے کہا کہ یہ رکوع سے پہلے ہے اور جنہوں نے یہ کہا وہ ابن ابی لیلیٰ اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ ہیں۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب۷' مسلم فی المساجد نمبر ۳۰۰۔

حاصل روایات: ان روایات میں فجر کی نماز میں قنوت کا پڑھنا ثابت ہو رہا ہے اور بعض روایات سے دوام اور بعض سے آپ کا کچھ وقت تک کے لئے پڑھنا ثابت ہوتا ہے بعد الرکوع کی روایات کثرت سے ہیں جبکہ رکوع سے پہلے بھی ثابت ہے اسی وجہ سے ابن ابی لیلیٰ اور امام مالک رحمہ اللہ نے رکوع سے پہلے پڑھنے کا کہا ہے چنانچہ امام مالک کا قول اس طرح منقول ہے۔

۱۴۲۹ : كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ الَّذِيْ أَخَذْتُهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ مِنْهُمْ إِلٰى أَنَّهُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ .وَكَانَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ لِلْفَرِيْقِ الْآخَرِ، مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا، وَإِنَّمَا الْقُنُوْتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا لَا نَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ أَصْلًا قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الْمَرْوِيَّةَ فِي الْقُنُوْتِ، قَدْ رُوِيَتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا). فَكَانَ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ قُنُوْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِلْمُهُ ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا عَنْهُ.

۱۴۲۹: ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ کو یہ کہتے سنا کہ میرے دل میں جو بات بیٹھی ہے وہ یہ ہے کہ قنوت فجر میں رکوع سے پہلے پڑھی جائے۔ جن حضرات کے ہاں رکوع کے بعد قنوت ہے ان کی مستدل

روایات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے مروی ہیں ان کے خلاف دوسری جماعت کا کہنا ہے قنوت صرف ایک ماہ پڑھی گئی اور قنوت رکوع سے پہلے ہے ان کی مستدل روایات میں انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ قنوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ پڑھی اور رکوع سے پہلے پڑھی ان دونوں کو فریق اوّل کے عنوان سے ذکر کر کے یہ روایات ذکر کر دی گئی ہیں۔ دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے یہ دلیل دی کہ قنوت کے سلسلہ میں آنے والی روایات جن کا ہم نے ذکر کیا ہے ان میں سے ایک راوی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں ہم نے ان کی روایت بھی نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس روز تک قنوت پڑھی۔ پس ان کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قنوت پڑھنا ثابت و معلوم تھا۔ پھر ہم نے یہ روایت پائی۔

فریق ثانی کا موقف:

فجر میں قنوت نہ رکوع سے پہلے ہے اور نہ بعد میں باقی ان روایات کے بالتفصیل جواب ملاحظہ فرمائیں۔

جواب روایت ابن مسعودؓ:

اس روایت کا حاصل یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس دن تک قنوت پڑھی گویا انہوں نے آپ کی قنوت معلوم کی اب انہی سے مروی دیگر روایات ملاحظہ فرمائیں تا کہ اس روایت کا موقوف ہونا معلوم ہو جائے۔

۱۴۳۰: مَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (لَمْ يَقْنُتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا شَهْرًا لَمْ يَقْنُتْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ).

۱۴۳۰: علقمہ نے عبداللہؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ قنوت پڑھی اس سے پہلے اور بعد نہیں پڑھی۔

تخریج : طبرانی معجم کبیر ۸۳/۱۰۔

۱۴۳۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلٰى عُصَيَّةَ وَذَكْوَانَ .فَلَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ تَرَكَ الْقُنُوْتَ وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَهٰذَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ قُنُوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَجْلِ مَنْ كَانَ يَدْعُوْ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَرَكَ ذٰلِكَ فَصَارَ الْقُنُوْتُ مَنْسُوْخًا فَلَمْ يَكُنْ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ .وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ثُمَّ قَدْ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَسَخَ ذٰلِكَ حِيْنَ أَنْزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ. فَصَارَ ذٰلِكَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْسُوْخًا أَيْضًا، فَلَمْ يَكُنْ هُوَ يَقْنُتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُنْكِرُ عَلٰى مَنْ كَانَ يَقْنُتُ۔

۱۴۳۱: علقمہ نے حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک عصیہ وذکوان کے متعلق بددعا کے لئے قنوت پڑھی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا قنوت تو کفار کے خلاف بددعا کے لیے تھا اور آپ نے اس کو چھوڑ دیا تو قنوت منسوخ ہوگئی۔ چنانچہ آپ جناب رسول اللہ ﷺ سے قنوت کے رواۃ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ہیں۔ وہ بتلا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿لیس لك من الامر شیء﴾ کو اُتار کر قنوت کو منسوخ کر دیا۔ پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں بھی منسوخ ہو چکی۔ پس اسی بناء پر جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد قنوت نہ پڑھتے تھے۔ بلکہ پڑھنے والوں پر اعتراض کرتے تھے۔

تخریج : طبرانی فی المعجم الکبیر ۸٤/۱۰۔

قنوت بلاشبہ پڑھی گئی مگر جب ان کو غالب معلوم ہوگیا یہ کہ حکم منسوخ ہوگیا تو انہوں نے قنوت ترک کردی چنانچہ ابن مسعودؓ فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں ابن مسعودؓ بتلا رہے ہیں کہ آپ کا قنوت پڑھنا ایک حادثاتی معاملے کی وجہ سے ہوا پھر آپ نے چھوڑ دیا تو قنوت کا پڑھنا منسوخ ہوگیا اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ قنوت نہ پڑھتے تھے۔

جواب روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم منسوخ کر دیا جبکہ اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اتاری "**لیس لك من الامر شیء او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظالمون**" (آل عمران) گویا نماز فجر میں رکوع کے بعد جو قنوت آپ ﷺ خصوصی حوادث کی وجہ سے پڑھتے تھے وہ بھی اس آیت سے منسوخ ہوگئی یہی وجہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فجر میں قنوت پڑھنے والوں پر نکیر فرماتے کہ خلفاء راشدین اور اجلّہ صحابہ کرام نے تو یہ قنوت نہیں پڑھی جیسا کہ ان روایات و آثار سے معلوم ہوتا ہے۔

۱۴۳۲: كَمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِيْ مِجْلَزٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ فَلَمْ يَقْنُتْ فَقُلْتُ الْكِبَرُ يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ : مَا أَحْفَظُهُ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ.

۱۴۳۲: قتادہ نے ابومجلز سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی انہوں نے قنوت نہ پڑھی تو میں نے کہا کیا بڑھاپے کی وجہ سے آپ نے قنوت نہیں پڑھی! تو فرمانے لگے مجھے تو اپنے ساتھیوں میں سے کسی کے متعلق یاد نہیں کہ وہ قنوت پڑھتا ہو۔

تخریج : مجمع الزوائد ۳۸۲/۲۔

۱۴۳۳ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ وَمُؤَمَّلٌ، قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ : مَا شَهِدْتُ وَمَا رَأَيْتُ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ وَفِيْ حَدِيْثِ مُؤَمَّلٍ وَلَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ).

۱۴۳۳: ابوالشعثاء کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قنوت سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا نہ میں نے اسے دیکھا اور نہ اس کا مشاہدہ کیا۔ یہ وہب و مؤمل کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔ نہ میں نے اکابر صحابہ میں سے کسی کو ایسا کرتے پایا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۰۹/۲۔

۱۴۳۴ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ ؛ فَقَالَ : وَمَا الْقُنُوْتُ فَقَالَ : إِذَا فَرَغَ الْإِمَامُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، قَامَ يَدْعُوْ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ وَإِنِّيْ لَأَظُنُّكُمْ مَعَاشِرَ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَفْعَلُوْنَهُ.

۱۴۳۴: اشعث نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ابن عمر سے قنوت کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا قنوت کیا ہے؟ اس نے کہا جب امام دوسری رکعت کی قراءت سے فراغت پا لے تو کھڑے ہو کر دعا کرے ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے میں نے تو نہیں دیکھا کہ کوئی اسے کرتا ہو اور میرے خیال میں تو اہل عراق اس کو کرتے ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۲/۲

۱۴۳۵ : وَكَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُنُوْتِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ وَلَا عَلِمْتُ .فَوَجْهُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَنَتَ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ فَتَرَكَ لِذٰلِكَ الْقُنُوْتَ الَّذِيْ كَانَ يَقْنُتُهُ). وَسَأَلَهُ أَبُوْ مِجْلَزٍ فَقَالَ اَلْكِبَرُ يَمْنَعُكَ مِنَ الْقُنُوْتِ؟ فَقَالَ : مَا أَحْفَظُهُ مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِيْ يَعْنِيْ مِنْ

أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ أَنَّهُمْ لَمْ يَفْعَلُوْهُ بَعْدَ تَرْكِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ .وَسَأَلَهُ أَبُوْ الشَّعْثَاءِ عَنِ الْقُنُوْتِ وَسَأَلَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ الْقُنُوْتِ مَا هُوَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَامَ يَدْعُو .فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا يَفْعَلُهُ لِأَنَّ مَا كَانَ هُوَ عَلِمَهُ مِنْ قُنُوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الدُّعَاءُ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَأَمَّا قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَلَمْ يَرَهُ مِنْهُ وَلَا مِنْ غَيْرِهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهِ. فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا عَنْهُ، نَسْخُ قُنُوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ، وَنَفْيُ الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَصْلًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُهُ وَلَا خُلَفَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ .وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَأَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ بِأَنَّ مَا كَانَ يَقْنُتُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاءٌ عَلٰى مَنْ كَانَ يَدْعُوْ عَلَيْهِ، وَأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَسَخَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ) الْآيَةَ، فَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا وُجُوْبُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَيْضًا خُفَافُ بْنُ إِيْمَاءٍ فَذَكَرَ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَمَنْ ذُكِرَ مَعَهُمْ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَعَنَ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْ حَدِيْثَيْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَقَدْ أَخْبَرَاهُمَا فِيْ حَدِيْثِهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِيْنَ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا .فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا النَّسْخُ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ خُفَافِ بْنِ إِيْمَاءٍ فَهُمَا أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ إِيْمَاءٍ، وَفِيْ ذٰلِكَ وُجُوْبُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ أَيْضًا .وَكَانَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ ذٰلِكَ أَيْضًا الْبَرَاءُ، فَرُوِيَ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ) ، وَلَمْ يُخْبِرْ بِقُنُوْتِهِ ذٰلِكَ مَا هُوَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ وَمَنْ رَوٰى ذٰلِكَ مَعَهُمَا، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا وَقَدْ قَرَنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ فَذَكَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيْهِمَا .فَفِيْ إِجْمَاعِ مُخَالِفِنَا لَنَا، عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الْمَغْرِبِ مِنْ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ، لَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ يَفْعَلُهُ فِي الْفَجْرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَكَانَ أَحَدُ مَنْ

رُوِیَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا الْقُنُوْتَ فِی الْفَجْرِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَرَوٰی عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَزَلْ یَقْنُتُ بَعْدَ الرُّکُوْعِ فِیْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰی فَارَقَهٗ). فَاَثْبَتَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْقُنُوْتَ فِیْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَاَنَّ ذٰلِكَ لَمْ یُنْسَخْ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ مِنْ وُجُوْهٍ، خِلَافُ ذٰلِكَ، فَرَوٰی اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ : سُئِلَ اَنَسٌ اَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ .فَقِیْلَ لَهٗ : قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ .فَقَالَ : بَعْدَ الرُّکُوْعِ یَسِیْرًا. وَرَوٰی اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ : (قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِیْنَ صَبَاحًا، عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ). وَرَوٰی قَتَادَةُ عَنْهُ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ .وَرَوٰی عَنْهُ حُمَیْدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَنَتَ عِشْرِیْنَ یَوْمًا .فَهٰؤُلَاءِ کُلُّهُمْ قَدْ اَخْبَرُوْا عَنْهُ خِلَافَ مَا رَوٰی عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ، وَقَدْ رَوٰی عَاصِمٌ عَنْهُ اِنْکَارَ الْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّکُوْعِ اَصْلًا وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ شَهْرًا وَلٰکِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ فَضَادَّ ذٰلِكَ اَیْضًا مَا رَوٰی عَمْرُو بْنُ عُبَیْدٍ وَخَالَفَهٗ .فَلَمْ یَجُزْ لِاَحَدٍ اَنْ یَحْتَجَّ فِیْ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَحَدِ الْوَجْهَیْنِ مِمَّا رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لِاَنَّ لِخَصْمِهٖ اَنْ یَحْتَجَّ عَلَیْهِ بِمَا رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ مِمَّا یُخَالِفُ ذٰلِكَ .وَاَمَّا قَوْلُهٗ : وَلٰکِنَّ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ فَلَمْ یَذْکُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِكَ اَخَذَهٗ عَمَّنْ بَعْدَهٗ اَوْ رَاٰیًا رَاٰهُ .فَقَدْ رَاٰی غَیْرُهٗ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ ذٰلِكَ، فَلَا یَکُوْنُ قَوْلُهٗ اَوْلٰی مِنْ قَوْلِ مَنْ خَالَفَهٗ اِلَّا بِحُجَّةٍ تُبَیِّنُ لَنَا .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ فَقَدْ رَوٰی اَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ (کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقِیْلَ لَهٗ : اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا .فَقَالَ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْنُتُ فِیْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، حَتّٰی فَارَقَ الدُّنْیَا. قِیْلَ لَهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ هُوَ الْقُنُوْتَ الَّذِیْ رَوَاهُ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنْ کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ فَقَدْ ضَادَّهٗ مَا قَدْ ذَکَرْنَا .وَیَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِكَ الْقُنُوْتُ هُوَ الْقُنُوْتَ قَبْلَ الرُّکُوْعِ الَّذِیْ ذَکَرَهٗ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ عَاصِمٍ .فَلَمْ یَثْبُتْ لَنَا عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوْتِ قَبْلَ الرُّکُوْعِ شَیْءٌ، وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ النَّسْخُ لِلْقُنُوْتِ بَعْدَ الرُّکُوْعِ. وَکَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَحَدَ مَنْ رُوِیَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْضًا الْقُنُوْتُ فِی الْفَجْرِ، فَذٰلِكَ

الْقُنُوْتُ هُوَ دُعَاءٌ لِقَوْمٍ وَدُعَاءٌ عَلَى آخَرِيْنَ .وَفِيْ حَدِيْثِهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ ذٰلِكَ حِيْنَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) الْآيَةَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا هٰكَذَا، وَقَدْ كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح .

۱۴۳۵: نعیم بن سلمہ کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے قنوت کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے اسی طرح کی بات فرمائی جو پہلی روایت میں گزری صرف فرق یہ تھا "مارایت ولا علمت" نہ میں نے یہ دیکھا اور نہ میں اسے جانتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی وضاحت اس سلسلہ میں اس طرح ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت کے رکوع سے اُٹھتے تو قنوت پڑھتے' یہاں تک کہ ﴿لیس لك من الامر القرآن﴾ آیت نازل ہوئی۔ اس وقت آپ نے اس قنوت کو ترک کر دیا۔ چنانچہ ابومجلز نے ان سے دریافت کیا آپ بڑھاپے کی وجہ سے قنوت نہیں پڑھتے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ مجھے تو تو اپنے کسی دوست کے متعلق بھی یہ بات یاد نہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چھوڑنے کے بعد اس کو اختیار کیا ہو۔ ابوشعثاء نے جب ان سے قنوت کے متعلق دریافت کیا اور خود ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کے سوال پر فرمایا وہ قنوت کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب بتلایا کہ امام جب دوسری رکعت کی قراءت سے فارغ ہو جائے تو وہ دعا مانگے۔ وہ فرمانے لگے میں نے تو کسی کو یہ عمل کرتے نہیں دیکھا اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت تو رکوع کے بعد دعا کی صورت میں تھی۔ مگر رکوع سے پہلے انہوں نے نہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور نہ کسی اور کو اس وجہ سے انہوں نے تعجب کرتے ہوئے انکار فرمایا۔ ہم نے ان کی جو روایت ذکر کی ہے اس سے رکوع کے بعد والی قنوت کا نسخ ثابت ہو گیا۔ اور رکوع ماقبل قنوت کی انہوں نے خود نفی کر دی اور یہ واضح کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء کا یہ طرزِ عمل نہ تھا۔ قنوت کے منجملہ رواۃ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔ انہوں نے اپنی اس روایت میں جو ہم نے ذکر کی یہ واضح کر دیا کہ آپ کی قنوت تو کفار کے خلاف بددعا تھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ﴿لیس لك من الامر القرآن﴾ کے ذریعے اس کو منسوخ کر دیا۔ اس روایت سے بھی نمازِ فجر میں قنوت کے ترک کا وجوب ثابت ہوا۔ قنوت کے رواۃ میں حضرت خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ کا نام بھی آتا ہے ان کی روایت میں یہ ہے کہ آپ نے جب رکوع سے سر اُٹھایا تو فرمایا کہ اللہ قبیلہ اسلم والوں کو سلامت رکھے اور غفار کی بخشش فرمائے اور عصیہ قبیلہ کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی' اے اللہ بنولحیان اور ان کے ساتھ جو مذکور ہوئے ان پر لعنت کر۔ اس روایت کے مطابق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض افراد و قبائل پر لعنت کی اور ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایات میں بتلایا کہ آیت لیس لك اُترنے پر اس لعنت کرنے کو ترک کر دیا تھا۔ پس ان دونوں روایات میں خفاف بن ایماء رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح نسخ ہے۔ یہ دونوں روایات اس روایت سے اعلیٰ ہیں

اگر حضرت خفاف رضی اللہ عنہ کی روایت قنوت کے چھوڑنے کو لازم کر رہی ہے۔ اور قنوت کو روایت کرنے والوں میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بھی ہیں ان کی روایت کا حاصل یہ ہے کہ آپ نماز فجر و مغرب میں قنوت پڑھتے تھے مگر اس قنوت کی حقیقت روایت میں مذکور نہیں۔ تو ممکن ہے کہ یہ وہی قنوت ہو جس کو ابن عمر اور عبدالرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایات میں ذکر کیا' اور ان سے یہ منقول ہوئی پھر منسوخ ہوگئی اور اس کا نسخ بھی اس آیت سے ہوا اور اس میں فجر و مغرب کا اکٹھا ذکر کیا کہ ان میں قنوت پڑھی جاتی تھی۔ مغرب کے بارے میں تو ہمارے مخالفین کو بھی اتفاق ہے کہ وہ منسوخ ہو چکی۔ تو ہم کہتے ہیں فجر کے متعلق بھی یہی حکم ہے کسی نسخ کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔

قنوت کے رواۃ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نام بھی آتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز رکوع کے بعد وفات تک قنوت پڑھتے رہے۔ اس روایت میں یہ فجر میں قنوت کا عدم نسخ ثابت ہو رہا ہے۔ اور اس روایت کے رواۃ اس کو مختلف انداز سے بیان کیا' چنانچہ ہم عرض کرتے ہیں: (۱) ابن سیرین کی روایت میں ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر میں قنوت پڑھی تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ پھر میں نے پوچھا کیا رکوع سے پہلے یا بعد۔ تو انہوں نے فرمایا ذرا بعد میں۔ (۲) اسحاق کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ماہ تک صبح کی نماز میں رعل وذکوان کے لیے قنوت پڑھی۔ (۳) قتادہ کی روایت بھی اسی طرح ہے۔ (۴) حمید کی روایت میں ہے کہ بیس دن قنوت پڑھنے کا تذکرہ ہے۔ یہ تمام حضرات حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے خلاف ذکر کر رہے ہیں جو حسن نے ان سے نقل کی ہے۔ عاصم تو رکوع کے بعد قنوت کا بالکل انکار کرتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے صرف ایک ماہ قنوت پڑھی اور وہ بھی رکوع سے پہلے تھی۔ چنانچہ یہ روایت بھی عمرو کی روایت کے برعکس ہے۔ پس حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کسی کو استدلال کا حق نہیں کیونکہ دوسرا فریق انہی کی دوسری سند والی روایت کو پیش کر دے گا۔ باقی روایت کا یہ جملہ ''لکن القنوت قبل الرکوع'' انہوں نے اسے مرفوع نقل نہیں کیا' عین ممکن ہے کہ یہ ان کی رائے ہو یا بعد والوں سے لیا ہو۔ اس لیے کہ دیگر صحابہ کرام کی رائے اس کے خلاف ہے۔ پس ان کا قول ان کے بالمقابل دوسرے لوگوں سے واضح دلیل کے بغیر اولیت اختیار نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے حضرت ربیع بن انس کہتے ہیں میں انس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان سے پوچھا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ قنوت پڑھی ہے تو انس کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات تک قنوت پڑھی ہے۔ ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ یہ حسن کی روایت والی قنوت ہے اگر بات اسی طرح ہو۔ تو یہ مذکورہ بالا روایت سے متضاد ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ رکوع سے پہلے والی قنوت ہو جو عاصم کی روایت میں ہے۔ حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی رکوع سے پہلے قنوت میں ایک رویت بھی ان سے ثابت نہیں بلکہ رکوع کے بعد قنوت کا نسخ ان سے ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی قنوت کے رواۃ سے ہیں اور قنوت فجر کے راوی ہیں جو کہ ایک قوم کے خلاف بددعا تھی اور اسی روایت میں موجود ہے کہ آیت ﴿لیس لك من الامر القرآن﴾ کے نزول کے بعد آپ نے اسے ترک کر دیا اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ اس

طرح ہو جبکہ خود حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے۔ جیسا کہ یونس کی یہ روایت ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ مثلہ ۶۹۷۷۔

حاصل روایات: ان روایات سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ان لوگوں کے بارے میں انکار ظاہر ہوتا ہے جو قنوت فجر کے قائل تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ دوسری رکعت سے سر اٹھاتے تو قنوت پڑھتے تھے اور یہ اس وقت تک پڑھتے رہے یہاں تک کہ یہ آیت: **لیس لك من الامر شیء (آل عمران)**" نازل ہوئی تو آپ نے یہ ترک فرمادیا کیونکہ سبب قنوت ختم ہو گیا غور فرمائیں کہ آپ سے ابومجلز نے سوال کیا کہ کیا آپ بڑھاپے کی وجہ سے قنوت ترک کرتے ہیں تو فرمایا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ چیز میں نے ترک کے بعد نہیں دیکھی۔ پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو قنوت کے ثبوت میں اس انکار کے ہوتے ہوئے پیش کرنا درست نہیں پھر مزید توجہ فرمائیں کہ ابوالشعثاء نے قنوت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ابومجلز سے دریافت کیا قنوت کیا ہے؟ ابومجلز سے کہا کہ دوسری رکعت کے رکوع سے پہلے نماز صبح میں دعا کرتے ہیں اس کو قنوت کہتے ہیں تو آپ نے فرمایا میں نے تو کسی کو کرتے نہیں دیکھا اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے جو کچھ دیکھا تھا وہ رکوع کے بعد تھا اور وہ بھی ایک ماہ کے محدود وقت کے لئے تھا باقی رکوع سے پہلے انہوں نے نہ دیکھا تھا اس لئے انکار فرمایا اب اس انکار سے خود یہ ثابت ہوا کہ انہوں نے نسخ سے پہلے کا تو اقرار کیا نسخ کے بعد رکوع کے بعد والا قنوت بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین سے انہوں نے نہ دیکھا اور رکوع سے پہلے تو انہوں نے بالکل نہ دیکھا نہ جانا پس ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے قنوت پر استدلال بے جا ضد ہوگی۔

جواب روایت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما:

ان کی روایت میں جس قنوت کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثبوت مل رہا ہے وہ ان قبائل عرب سے متعلق تھی جب اللہ تعالیٰ نے **لیس لك الایہ** اتاری تو اسے بھی منسوخ کر دیا اور آپ نے بددعا کو موقوف فرمادیا پس ان کی روایت سے استدلال بھی درست نہیں ہے۔

جواب روایت حضرت خفاف بن ایماءؓ:

اس روایت میں مذکور ہے کہ جب آپ رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو بعض قبائل کے نام لے کر دعا اور بعض کے نام لے کر بددعا فرماتے اس سے معلوم ہوا کہ ان کی روایت کا مصداق روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما 'عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا مصداق ایک ہے تو جب روایت ابن مسعودؓ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما آیت کریمہ **لیس لك الایہ** سے منسوخ ہے تو خفاف بن ایماءؓ کی روایت بدرجہ اولیٰ منسوخ ہے۔ پس اس سے ثبوت قنوت پر استدلال درست نہیں۔

روایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا جواب:

ان کی روایت میں مطلق قنوت کا ذکر ہے ممکن ہے اس سے قنوت فجر مراد لیا جائے تو آیت سے جس طرح دوسری روایات

منسوخ میں یہ بھی منسوخ نیز اس روایت میں قنوت مغرب کا بھی تذکرہ ہے جو کہ سب کے ہاں منسوخ ہے تو جب ایک چیز منسوخ ہوا تو دوسرا بدرجہ اولیٰ منسوخ ہوگا پس اس سے استدلال تام نہ ہوا اس سے قنوت کا وجوب ثابت ہوا نہ کہ وجوب۔

ترک وجوب حضرت انس بن مالکؓ کی روایت کا جواب:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے چھ شاگرد ہیں۔

نمبر①: عمرو بن عبید عن حسن اس میں وفات تک نماز فجر میں قنوت کا تذکرہ ہے۔

نمبر②: ابن سیرین کی روایت میں رکوع کے بعد مختصر قنوت کا ثبوت ہے۔

نمبر③: اسحاق بن عبداللہ کی روایت میں ایک ماہ کے لئے رعل ذکوان کے لئے بددعا کے موقعہ پر قنوت کا تذکرہ ہے۔

نمبر④: قتادہ کی روایت میں بھی انہی قبائل کے لئے اس کا پڑھنا ثابت ہے۔

نمبر⑤: حمید بن ابی حمید کی روایت میں بیس روز کے لئے قنوت کا تذکرہ ہے گویا ان تمام نے عمرو بن عبید کی روایت کے خلاف نقل کیا ہے اور قنوت کو وفات تک نہیں بلکہ چندروز کے لئے تسلیم کیا ہے۔

نمبر⑥ عاصم بن کلیب کی روایت میں رکوع کے بعد والی قنوت کا سرے سے انکار ہے اور صرف ایک ماہ تک پڑھنا ثابت ہے البتہ عام حالات میں رکوع سے پہلے قنوت کا پڑھنا انہوں نے سب کے خلاف نقل کیا ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے موافق ومخالف ہر دو استدلال کر سکتے ہیں پس یہ بنیادی استدلال کے مناسب نہ ٹھہری اب رہی رکوع سے پہلے قنوت والی بات تو یہ عین ممکن ہے ان کی اجتہادی رائے ہو اور ان کی اجتہادی رائے دیگر جمہور صحابہ کے بالمقابل تسلیم نہیں کی جاسکتی کیونکہ اس کے حق میں کوئی شرعی دلیل نہیں۔

فان قال قائل:

سے اشکال ذکر کیا کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کا زندگی کے آخری لحات تک پڑھنا ثابت ہے تو اس کو محدود سے ماننا کس طرح درست ہوا۔

[illegible]: روایت ربیع بن انس میں جس قنوت کا تذکرہ آخری لحات تک بتلایا گیا اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①: یہ وہی قنوت ہے جس کا تذکرہ روایت عمرو عن الحسن میں آچکا تو یہ روایت دیگر ثقات کی روایت کے خلاف ہے۔

نمبر②: دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس سے قنوت قبل الرکوع مراد ہو جو کہ عاصم بن کلیب کی روایت میں وارد ہے حالانکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت قبل الرکوع کی کوئی روایت ثابت نہیں اس کا نسخ تو سب مانتے ہیں اور بعد الرکوع کا نسخ خود روایت انس میں ثابت ہے پس اس روایت سے استدلال مضبوط بنیاد نہیں رکھتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا جواب:

اس روایت میں بھی جس قنوت کا تذکرہ ہے وہ بعض قبائل کے لئے دعا اور دوسروں کے لئے بددعا کے ذکر والی ہے اور اس

کا نسخ لیس لك من الامر شیء (آل عمران) والی آیت سے ہو چکا ہے پس استدلال میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

فان قال قائل سے اشکال ذکر کیا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کو عبداللہ بن یوسف اور اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

۱۴۳۶ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَا : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ : كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْمَنْسُوْخَ عِنْدَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَ هُوَ الدُّعَاءَ عَلٰى مَنْ دَعَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَمَّا الْقُنُوْتُ الَّذِيْ كَانَ مَعَ ذٰلِكَ، فَلَا .قِيْلَ لَهٗ : إِنَّ يُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ حَدِيْثِ الْقُنُوْتِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ .ثُمَّ قَالَ فِيْهِ : ثُمَّ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّهٗ تَرَكَ ذٰلِكَ حِيْنَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) الْآيَةَ "، فَصَارَ ذِكْرُ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ الَّذِيْ كَانَ بِهِ النَّسْخُ، مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ، لَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْ سَعِيْدٍ، وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ نُزُوْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ لَمْ يَكُنْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلِمَهٗ، فَكَانَ يَعْمَلُ عَلٰى مَا عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُنُوْتِهٖ إِلٰى أَنْ مَاتَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَثْبُتْ عِنْدَهٗ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .وَعَلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ نُزُوْلَ هٰذِهِ الْآيَةِ كَانَ نَسْخًا لِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ فَانْتَهَيَا إِلٰى ذٰلِكَ وَتَرَكَا بِهِ الْمَنْسُوْخَ الْمُتَقَدِّمَ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ إِيْمَاءٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ -حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ غِفَارٌ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا حَتّٰى ذَكَرَ مَا ذَكَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ثُمَّ قَالَ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ "وَخَرَّ سَاجِدًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ يَقُوْلُهٗ هُوَ مَا تَرَكَ بِنُزُوْلِ تِلْكَ الْآيَةِ وَمَا كَانَ يَدْعُوْ بِهٖ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ دُعَائِهٖ لِلْأَسْرٰى الَّذِيْنَ كَانُوْا بِمَكَّةَ، ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ عِنْدَمَا قَدِمُوْا .وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا، فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ الْقُنُوْتَ .وَفِيْهِ قَالَ : أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (وَأَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ : أَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا عَلَيَّ؟) فَفِيْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ الْقُنُوْتَ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، كَمَا

كَانَ يَقُوْلُهُ فِي الصُّبْحِ، وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِكَمَالِهِ لَا إِلٰى قُنُوْتٍ غَيْرِهِ، فَالْفَجْرُ أَيْضًا فِي النَّسْخِ كَذٰلِكَ .فَلَمَّا كَشَفْنَا وُجُوْهَ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُنُوْتِ، فَلَمْ نَجِدْهَا تَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِهِ الْآنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ لَمْ نَأْمُرْ بِهِ فِيْهَا وَأَمَرْنَا بِتَرْكِهِ، مَعَ أَنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْكَرَهُ أَصْلًا.

۱۴۳۶: جعفر بن ربیعہ نے اعرج سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز صبح میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بددعا تو منسوخ ہوئی مگر اصل قنوت اسی طرح باقی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ منسوخ بددعا ہوئی' قنوت منسوخ نہیں ہوئی۔تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ یونس نے زہری سے اس باب کے شروع میں جو طویل روایت نقل کی اس میں یہ ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ آیت ﴿لیس لك من الامر﴾ کے نزول کے بعد اس کو چھوڑ دیا تھا۔تو اس کے مطابق آیت سے نسخ والا کلام زہری کا ہے۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام نہ بنا۔اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نزول آیت کا علم نہ ہوا ہو اور وہ آپ کی وفات تک آپ کے گزشتہ فعل اور قنوت پر عمل کرتے رہے ہوں' کیونکہ ان کے ہاں اس کے خلاف دلیل نہیں ملی۔جب کہ ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم کو یہ معلوم تھا کہ یہ آیت ﴿لیس لك﴾ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی ناسخ ہے۔اسی وجہ سے وہ اس پر عمل پیرا رہے اور اس کے ذریعہ جس عمل کو منسوخ کیا گیا تھا اسے چھوڑ دیا۔دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت خفاف رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ غفار قبیلہ کی مغفرت کرے —— روایت کے آخر تک' پھر آپ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول آیت کے بعد ان کلمات کو نہیں چھوڑا بلکہ آپ مکہ مکرمہ میں مقید و پابند لوگوں کے لیے دعا کا سلسلہ جاری رہا۔جب وہ رہا ہو کر آ گئے تو آپ نے اس دعا کو ترک کر دیا۔باقی اس سے قبل یحییٰ بن کثیر کی منقولہ روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آئی ہے اس میں بھی قنوت کا تذکرہ موجود ہے۔اس میں یہ ہے کہ ایک صبح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں کے لیے دعا مانگی۔میں نے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ میرے پاس آ چکے ہیں۔اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اسی طرح عشاء کی نماز میں بھی پڑھتے تھے۔اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے۔کہ عشاء کی نماز میں یہ قنوت مکمل طور پر منسوخ ہے۔کسی اور قنوت کو بھی اس کی جگہ اختیار نہیں کیا۔پس فجر کی قنوت بھی اسی حکم میں ہے۔جب ہم نے قنوت کے سلسلہ ان روایات کی حقیقت کو کھول دیا تو اب ہم فجر میں قنوت کے واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں پاتے' اسی وجہ سے ہم اس نماز میں اس کے پڑھنے کا حکم نہیں دیتے بلکہ

چھوڑنے کا کہتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ بات اپنے مقام پر ہے کہ بعض صحابہ کرام اس کا بالکل انکار کرتے ہیں۔ جیسا یہ روایت ہے۔

جواب: اس روایت میں ترک قنوت بوجہ نزول آیت یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا کلام نہیں بلکہ زہری کا مدرج جملہ ہے زہری نے دیگر صحابہ سے سن کر اس کو درمیان میں نقل کر دیا اس لئے عین ممکن ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہ ہوا ہو اور زمانہ نبوت کے بعد انہوں نے اپنی معلومات کے مطابق قنوت فجر کا سلسلہ باقی رکھا ہو اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہونے کی وجہ سے انہوں نے قنوت کو ترک کر دیا پس ان کے عمل سے استدلال درست نہیں۔

جواب نمبر ②: حجة اخری سے دیا گیا ہے کہ خفاف ابن ایماءؓ کی روایت میں موجود ہے کہ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا غفار غفر الله الی آخر الحدیث پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ وہی ہے جس کو نزول آیت سے چھوڑ دیا گیا اور وہ مکہ کے اساریٰ کے حق میں دعا تھی جس کو ان کی آمد پر ترک کر دیا اس کے متعلق ابو سلمہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ قنوت پڑھی پھر ایک صبح کو آپ نے قنوت نہ پڑھی میں نے اس کا تذکرہ کیا تو فرمایا کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ آ گئے ہیں اور اس روایت میں یہ بات بھی موجود ہے کہ آپ نے عشاء کی نماز میں قنوت پڑھی جیسا کہ صبح میں پڑھتے تھے اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ عشاء والی قنوت تو منسوخ ہو چکی تو پھر فجر والی کو بھی منسوخ سمجھنا چاہئے۔

خلاصۃ الاجوبہ:

قنوت کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آثار مرویہ کی واضح توجیہات ذکر کر دی گئیں جن سے ثابت ہو گیا کہ قنوت کے صلاۃ فجر میں وجوب کی کوئی دلیل پورے طور پر ثابت نہیں پس ہم فجر میں قنوت کے ترک کا حکم دیں گے وجوب کا قول نہ کریں گے اس لئے کہ بعض صحابہ کرامؓ نے قنوت کا اصلاً انکار کیا ہے جیسا کہ یہ روایت ابو مالک اشجعیؓ ہے۔

۱۴۳۷: كَمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا أَبُوْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ قَالَ: (قُلْتُ لِأَبِيْ يَا أَبَتِ، إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ وَخَلْفَ عُثْمَانَ وَخَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ هَاهُنَا بِالْكُوْفَةِ، قَرِيْبًا مِنْ خَمْسِ سِنِيْنَ، أَفَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ فِي الْفَجْرِ .فَقَالَ أَيْ بُنَيَّ، مُحْدَثٌ) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَسْنَا نَقُوْلُ : إِنَّهُ مُحْدَثٌ، عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدْ كَانَ، وَلٰكِنَّهُ قَدْ كَانَ بَعْدَهُ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَبْلَهُ .فَلَمَّا لَمْ يَثْبُتْ لَنَا الْقُنُوْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَجَعْنَا إِلٰى مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ فِيْ ذٰلِكَ .

۱۴۳۷: ابو مالک سعد بن طارق کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کی ابا جی! آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر، عمر و عثمان، علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز ادا کی ہو گی یہاں کوفہ میں آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز

پڑھتے پانچ سال گزرے کیا وہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے تو وہ فرمانے لگے اے بیٹے۔ یہ نو ایجاد چیز (یعنی منسوخ کو دوبارہ کیا جا رہا ہے)۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس معنی میں اس کو محدث نہیں کہا جا سکتا کہ اس کا پہلے وجود نہ تھا اور اب ایجاد کر لی گئی بلکہ یہاں معنی یہ ہے کہ پہلے تھی پھر منسوخ ہوگئی اب منسوخ پر عمل احداث کی طرح ہے اور ہم نے روایات کا نسخ خوب اچھے طریقے سے واضح کر دیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو اس معنی نو ایجاد شدہ نہیں کہتے کہ اس کی اصل نہیں بلکہ اس کی اصل تھی جیسا کہ روایات سابقہ میں مذکور ہوا۔ ان میں قنوت کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوخ ہونے کے بعد پڑھنا ثابت نہ ہوا۔ تو اب ہم صحابہ کرام کے اقوال کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

عمل اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

فلما لم یعبث: سے اسی کو بیان کیا گیا ہے حضرت عمر، علی، ابن عباس رضی اللہ عنہم حالت جنگ میں فجر میں قنوت کے قائل ہیں اور حضرت ابن مسعود، ابوالدرداء، ابن عمر، ابن زبیر رضی اللہ عنہم صلح و جنگ کسی صورت میں بھی قنوت فجر کے قائل نہیں ہیں۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۱۴۳۸ : فَإِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الْغَدَاةِ فَقَنَتَ فِيْهَا بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَقَالَ : فِيْ قُنُوْتِهٖ (اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ، وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

۱۴۳۸: عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی تو آپ نے رکوع کے بعد اس طرح کہا اللھم انا نستعینك و نستغفرك تا ملحق اے اللہ! ہم آپ سے مدد مانگتے ہیں اور آپ سے بخشش کے طالب ہیں اور آپ کی تمام اچھی تعریف کرتے ہیں اور آپ کے شکر گزار ہیں اور آپ کی ناشکری نہیں کرتے اور ہم الگ ہوتے اور آپ کے نافرمانوں کو ترک کرتے ہیں اے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے اور آپ کے لئے نماز پڑھتے ہیں آپ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے اور آپ کی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور آپ کی رحمت کے امیدوار اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں بلاشبہ آپ کا عذاب کفار کو پہنچنے والا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۶/۲۔

۱۴۳۹ : وَإِذَا صَالِحٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ

اللّٰهِ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى الْخُزَاعِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ "نُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ."

۱۴۳۹: سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ الخزاعی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے اپنی روایت سابقہ روایت کی طرح نقل کی صرف یہ الفاظ مختلف تھے: "نثني عليك ولا نكفرك و نخشٰى عذابك الجد"۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۳۱٤/۲۔

۱۴۴۰: وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِيْ لُبَابَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "قَنَتَ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ بِالسُّوْرَتَيْنِ."

۱۴۴۰: سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں رکوع سے پہلے دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھی (اس سے مراد دعا اللهم انا نستعينك ہے یہ منسوخ شدہ دو سورتیں ہیں كذا قال المفسرون)

تخریج : بیہقی ۲۹۹/۲۔

۱۴۴۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ : "اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ" وَ "اللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ."

۱۴۴۱: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نماز صبح میں دو سورتوں یعنی اللهم انا نستعينك اور اللهم اياك نعبد سے قنوت کرتے تھے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۱۲/۳۔

۱۴۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَقَرَأَ بِالْأَحْزَابِ، فَسَمِعْتُ قُنُوْتَهٗ، وَأَنَا فِيْ آخِرِ الصُّفُوْفِ.

۱۴۴۲: ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی آپ نے فجر کی نماز میں سورۃ احزاب پڑھی میں نے آپ کی قنوت کو سنا جبکہ میں آخری صفوں میں تھا (یہاں تو قنوت سے قراءت مراد ہے)

تخریج : معرفة السنن نمبر ۱۲۵۳

۱۴۴۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ح

۱۴۴۳: ابوبکرہ نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے نقل کیا۔

تخریج : بیهقی ۲۸۸/۲۔

۱۴۴۴ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، كِلَاهُمَا عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، كَبَّرَ ثُمَّ قَنَتَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ .

۱۴۴۴: طارق بن شہاب کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی جب وہ دوسری رکعت کی قراءت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہی پھر قنوت پڑھی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا۔

۱۴۴۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُخَارِقٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۴۴۵: وہب نے شعبہ سے انہوں نے مخارق سے پھر مخارق سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۱۰۹/۳۔

۱۴۴۶ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ذُكِرَ لَهٗ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْقُنُوْتِ فَقَالَ : أَمَا إِنَّهٗ قَدْ قَنَتَ مَعَ أَبِيْهِ ، وَلٰكِنَّهٗ نَسِيَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا ذَكَرْنَا ، وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۱۴۴۶: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب کے سامنے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول قنوت کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا تو کہنے لگے اچھی طرح سنو! انہوں نے اپنے والد کے ساتھ قنوت پڑھی ہے مگر وہ بھول گئے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مذکورہ روایت بھی آئی ہے مگر اس کے خلاف روایت بھی مروی ہے۔

خلاصہ اقوال:

ان سابقہ تمام آثار سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فجر میں قنوت پڑھنا ثابت ہو رہا ہے اور وہ قنوت اللھم انا نستعینک...... ہے۔

عمل عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا انداز:

اس طرح مروی ہے۔

۱۴۴۷ : فَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۱۴۴۷: ابراہیم نے اسود سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ نماز فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : عبدالرزاق ۳/۱۰۶۔

۱۴۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا : صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ .

۱۴۴۸: اسود اور عمرو بن میمون دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کی انہوں نے قنوت نہ پڑھی۔

تخریج : بیهقی ۲/۲۹۰۔

۱۴۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ، اَنَّهُمْ قَالُوْا : " كُنَّا نُصَلِّی خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ فَلَمْ يَقْنُتْ . "

۱۴۴۹: علقمہ اسود و مسروق سب نے بیان کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز فجر ادا کرتے تھے آپ اس میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

۱۴۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ بِاِسْنَادِهٖ هٰذَا اَنَّهُمْ قَالُوْا : كُنَّا نُصَلِّی خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْفَظُ رُكُوْعَهٗ وَسُجُوْدَهٗ، وَلَا نَحْفَظُ قِيَامَ سَاعَةٍ، يَعْنُوْنَ : الْقُنُوْتَ .

۱۴۵۰: ابن شہاب نے اپنی سند سے نقل کیا کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھتے ہمیں ان کا رکوع سجدہ بالکل یاد ہے ہمیں اس کے علاوہ ذرا سا قیام یعنی قنوت کے لئے یاد نہیں۔

۱۴۵۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَا : صَلَّيْنَا خَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَقْنُتْ فِی الْفَجْرِ .

۱۴۵۱: اسود اور عمرو بن میمون دونوں نے نقل کیا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے فجر میں قنوت نہ پڑھی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲/۱۰۱۔

۱۴۵۲ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ نَحْوَهٗ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا خِلَافُ مَا رُوِیَ عَنْهُ فِی الْاٰثَارِ الْاُوَلِ .فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ كَانَ فَعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْاَمْرَيْنِ فِیْ وَقْتٍ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ.

۱۴۵۲: ابراہیم نے عمرو بن میمون سے اسی طرح کا مضمون بیان کیا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات ان روایات کے مخالف ہیں جوانہی حضرات سے شروع باب میں آئی ہیں۔پس اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ نے دونوں کام ایک الگ الگ وقت میں کیے ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں دیکھا تو یہ روایات سامنے آئیں۔

تخریج : تهذیب الآثار طبری۔

خلاصہ اقوال بالا:

عمر رضی اللہ عنہ فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے یہ پہلے عمل کے بالکل خلاف ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں دونوں احتمال ہیں کہ کبھی قنوت کو اختیار کیا اور کبھی ترک کر دیا جیسا اس اثر سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۴۵۳ : فَإِذَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : رُبَّمَا قَنَتَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَأَخْبَرَ زَيْدٌ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ كَانَ رُبَّمَا قَنَتَ، وَرُبَّمَا لَمْ يَقْنُتْ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ كَانَ يَقْنُتُ مَا هُوَ؟

۱۴۵۳: زید بن وہب نے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے بسا اوقات قنوت کی ہے۔پس حضرت زید نے یہ بتلایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی قنوت پڑھتے اور کبھی نہ پڑھتے۔پس اب دیکھنا چاہیے کہ آپ کی قنوت کس سبب سے تھی تو یہ روایت مل گئی۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۰٤/۳۔

حاصل اثر:

کہ بعض اوقات قنوت کی اور بعض اوقات اس کو ترک کیا۔

نوٹ : قابل توجہ بات یہ ہے کہ جو قنوت آپ نے کی ہے اس کی کیا حقیقت ہے مندرجہ روایت اس بات کو ظاہر کرتی ہے۔

۱۴۵۴ : فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ أَبِيْ شِهَابٍ الْحَنَّاطِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا حَارَبَ قَنَتَ، وَإِذَا لَمْ يُحَارِبْ لَمْ يَقْنُتْ .فَأَخْبَرَ الْأَسْوَدُ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ كَانَ يَقْنُتُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ إِذَا حَارَبَ يَدْعُوْ عَلٰى أَعْدَائِهِ، وَيَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ وَيَسْتَنْصِرُهُ، كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ، لَمَّا قُتِلَ مَنْ قُتِلَ، مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ). قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ : فَمَا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَحَدٍ بَعْدُ .فَكَانَتْ هٰذِهِ

الْآيَةُ عِنْدَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَنْ وَافَقَهُمَا، تَنْسَخُ الدُّعَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى أَحَدٍ .وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَاسِخَةٍ مَا كَانَ الْقِتَالُ، وَإِنَّمَا نَسَخَتْ -عِنْدَهُ- الدُّعَاءَ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْقِتَالِ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ بُطْلَانُ قَوْلِ مَنْ يَرَى الدَّوَامَ عَلَى الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۵۴: ابراہیم نے اسود سے نقل کیا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ جب کفار سے جنگ میں مصروف ہوتے تو قنوت پڑھتے اور جب محاربہ کے ایام نہ ہوتے تو قنوت نہ پڑھتے تھے۔ تو حضرت اسود رحمہ اللہ نے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کے قنوت کا سبب بتلایا کہ محاربہ اور جنگ کی حالت میں آپ دشمن کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتے اور استعانت طلب کرتے جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور آپ یہ کرتے رہے یہاں تک کہ ﴿لیس لك من الامر شیء﴾ آیت نازل ہوئی۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے بد دعا نہیں فرمائی۔ پس حضرت عبدالرحمٰن اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آیت ﴿لیس لك﴾ نے نماز میں کسی کے لیے بھی بد دعا کو منسوخ کر دیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک یہ آیت لڑائی سے قبل مانگی جانے والی دعا کو منسوخ نہیں کرتی۔ البتہ جنگ کے علاوہ دشمن کے لیے بد دعا منسوخ ہوگئی' مگر اس بات سے ان حضرات کے قول کا ابطال ضرور ہوگیا کہ نمازِ فجر میں قنوت پڑھنے کا قول کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تشریح اسی طرح ہے۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس سلسلہ میں اس طرح روایت آئی ہے۔

تخریج : مسند ابو حنیفہ ۸۳/۱۔

عمری قنوت کی حقیقت:

اس روایت اسود۔ نے اس بات کی نشاندہی کر دی کہ عمر رضی اللہ عنہ قنوت اس وقت کرتے جب دشمن سے لڑائی کا موقعہ ہوتا دشمنانِ دین کے لئے بد دعا فرماتے اور اللہ تعالیٰ سے مسلمانوں کے لئے استعانت و نصرت طلب کرتے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جبکہ آپ کے اصحاب میں سے ستر قراء کو مظلومانہ طور پر شہید کر دیا گیا اور یہ دعا اس آیت کے نزول تک مانگتے رہے: **لیس لك من الامر شیء او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظالمون** (آل عمران)

عبدالرحمٰن بن ابی بکر کہتے ہیں کہ اس کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے حق میں بد دعا نہیں فرمائی گویا یہ آیت عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابن عمر رضی اللہ عنہم اور بعض دیگر حضرات کے ہاں قنوت والے حکم کی ناسخ تھی مگر عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں قتال سے پہلے جتنا حکم تھا اس کی ناسخ نہیں تھی ان کے ہاں دشمن سے لڑائی نہ ہونے کی حالت میں بد دعا منسوخ ہوئی تھی۔

حاصل کلام: یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں قنوت ایام محاربہ کے لئے اب بھی باقی ہے البتہ ہمیشہ نماز فجر میں قنوت درست

نہیں۔پس فریق اوّل کے ہاں ہمیشہ نماز فجر میں قنوت کا قول درست نہ رہا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا طرزِ عمل:

۱۴۵۵ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ.

۱۴۵۵: ابوعبدالرحمٰن نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ نماز صبح میں رکوع سے پہلے قنوت کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۵/۲۔

۱۴۵۶ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ وَأَبُوْ دَاوٗدَ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ح .

۱۴۵۶: عبدالصمد بن عبدالوارث اور ابوداؤد نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : الی الطیالسی عزاہ البدر العینی۔

۱۴۵۷ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبُوْ مُوْسٰى يَقْنُتَانِ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ، وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ قَنَتَ بِنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبُوْ مُوْسٰى.

۱۴۵۷: عبداللہ بن معقل نے حدیث سفیان میں نقل کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰؓ فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ ہمارے ساتھ علی اور ابوموسیٰ اشعریؓ نے قنوت پڑھی۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۴/۲۔

۱۴۵۸ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ فَقَنَتَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرَى الْقُنُوْتَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَجْلِهِ. فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۵۸: عبید بن حسین کہتے ہیں کہ میں نے ابن معقل کو کہتے سنا کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی پس انہوں نے اس میں قنوت پڑھی۔قابل توجہ بات یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ آیا ہمیشہ نماز فجر میں قنوت پڑھتے یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح دشمن سے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے چنانچہ مندرجہ ذیل آثار سے اس کی نشاندہی ہوتی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمیشہ نماز فجر میں قنوت کو جائز قرار دیتے ہوں اور یہ

بھی عین ممکن ہے کہ یہ آپ نے ایک خاص وقت میں کیا اور اس کی وجہ وہی ہو جس کی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلے میں غور کرنے پر یہ روایات سامنے آئیں۔

۱۴۵۹ : فَإِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ، وَأَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِيْهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانُوْا يُرَوْنَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا .

۱۴۵۹: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ عبداللہ فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فجر میں پہلے پہل قنوت پڑھی ان کا خیال یہ تھا کہ آپ نے یہ قنوت اس لئے پڑھی کہ آپ اس وقت حالت جنگ میں تھے (ہم سے مراد اصحاب ابراہیم ہیں)

۱۴۶۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحْرِزُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : إِنَّمَا كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِيْهَا هَاهُنَا لِأَنَّهُ كَانَ مُحَارِبًا، فَكَانَ يَدْعُوْ عَلٰى أَعْدَائِهِ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَذْهَبَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْقُنُوْتِ، هُوَ مَذْهَبُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ وَصَفْنَا .وَلَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يَقْصِدُ بِذٰلِكَ إِلَى الْفَجْرِ خَاصَّةً لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الْمَغْرِبِ فِيْمَا ذَكَرَ إِبْرَاهِيْمُ .

۱۴۶۰: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ یہاں اس لئے قنوت پڑھتے تھے کہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے چنانچہ وہ اپنے مخالفین کے لئے فجر و مغرب میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔ مندرجہ بالا روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب علی رضی اللہ عنہ کا طرز عمل اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا تھا۔ جناب علی رضی اللہ عنہ اس کو نماز فجر میں مقصود بنا کر نہ پڑھتے تھے بلکہ ابراہیم کے بیان کے مطابق آپ مغرب میں بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۹/۲۔

خلاصہ آثار:

ان دونوں آثار سے یہ بات ثابت کر دی کہ علی رضی اللہ عنہ کا موقف قنوت کے سلسلہ میں عمر رضی اللہ عنہ والا تھا وہ بھی فجر میں قنوت کو خاص طور پر نہ پڑھتے تھے بلکہ بقول ابراہیم ایام حرب میں مغرب میں بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

مزید تائیدی آثار:

۱۴۶۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَعْقِلٍ يَقُوْلُ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَغْرِبَ فَقَنَتَ وَدَعَا

.فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْمَغْرِبَ لَا يُقْنَتُ فِيهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ حَرْبٌ، وَأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَ قَنَتَ فِيهَا مِنْ أَجْلِ الْحَرْبِ، فَقُنُوتُهُ فِي الْفَجْرِ أَيْضًا عِنْدَنَا - كَذٰلِكَ .وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۶۱: عبدالرحمٰن بن معقل کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے اس میں قنوت پڑھی اور دعا کی۔سب کا اس بات پر اتفاق ہوا ہے کہ مغرب کی نماز میں قنوت حالت جنگ کے علاوہ میں نہ پڑھی جائے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کی بناء پر پڑھی۔پس ثابت ہوگیا کہ آپ کا نماز فجر میں قنوت پڑھنا اسی بناء پر تھا' البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات یہ ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۹/۲۔

اس پر تو فریق اوّل کو بھی اتفاق ہے کہ مغرب میں جنگ کے علاوہ اوقات میں قنوت نہیں اور علی رضی اللہ عنہ نے جنگ کے حالات میں مغرب کی نماز میں قنوت کی ہے پس ان کی قنوت فجر بھی ہمارے احناف کے ہاں اسی حکم میں ہے اس کی مشروعیت کے متعلق مغرب کی طرح آپ کو بھی اتفاق کرنا چاہیے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قنوت کے متعلق طرزِ عمل:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی قنوت کے متعلق دو قسم کی روایات وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

قسم اول: قنوت پڑھتے تھے۔

۱۴۶۲ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَهُ الْفَجْرَ فَقَنَتَ قَبْلَ الرَّكْعَةِ .

۱۴۶۲: ابورجاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی تو انہوں نے رکوع سے پہلے قنوت پڑھی۔

اللُّغَاتِ: الرکعۃ۔ ان تمام روایات میں رکوع کے معنی میں مستعمل ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۰۷/۲۔

۱۴۶۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا عَوْفٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَقَالَ : هٰذِهِ الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى .فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا فِيْ أَمْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا جَازَ فِيْ أَمْرِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَنَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافٌ لِهٰذَا .

۱۴۶۳: ابوعاصم کہتے ہیں ہمیں عوف نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح بیان کیا صرف اس میں یہ اضافہ ہے ہذہ الصلوٰۃ الوسطٰی یہی صلاۃ وسطٰی ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق وہ کہنا درست ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

سلسلہ میں کہا۔اب ہم یہ دینا چاہتے ہیں کہ آیا اس کے خلاف بھی کوئی روایت موجود ہے۔

تخریج : بیہقی۔

قسم ثانی:

عدم ثبوت قنوت کے آثار۔

۱۴۶۴ :فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ وَاقِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانَا لَا يَقْنُتَانِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۱۴۶۴:سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ دونوں نماز صبح میں قنوت نہ کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۲/۲۔

۱۴۶۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا مُجَاهِدٌ أَوْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

۱۴۶۵:مجاہد یا سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نماز فجر میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۳/۲۔

۱۴۶۶ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحَارِثِ السُّلَمِيِّ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ دَارِهِ الصُّبْحَ، فَلَمْ يَقْنُتْ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَلَا بَعْدَهُ .

۱۴۶۶:عمران بن حارث سلمی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں نماز صبح ادا کی انہوں نے رکوع سے پہلے اور بعد قنوت نہ پڑھی۔

تخریج : ابن ابی شیبہ نمبر ۶۹۹۱۔

۱۴۶۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : أَنَا عِمْرَانُ بْنُ الْحَارِثِ السُّلَمِيُّ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الصُّبْحَ، فَلَمْ يَقْنُتْ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَكَانَ الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْهُ الْقُنُوْتَ هُوَ أَبُوْ رَجَاءٍ، وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ وَهُوَ بِالْبَصْرَةِ وَالِيًا عَلَيْهَا لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ أَحَدُ مَنْ يَرْوِيْ عَنْهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَإِنَّمَا كَانَتْ صَلَاتُهُ مَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ، فَكَانَ، مَذْهَبُهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَذْهَبَ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَ الْقُنُوْتَ فِي الْفَجْرِ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فَقَنَتُوْا فِيْهَا وَفِيْ غَيْرِهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَتَرَكُوْا ذٰلِكَ فِيْ حَالِ عَدَمِ ذٰلِكَ الْعَارِضِ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ آخَرِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكَ الْقُنُوْتِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ.

۱۴۶۷: عمران بن حارث سلمی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز صبح ادا کی تو انہوں نے قنوت نہ پڑھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابو رجاءؒ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کی روایت نقل کرنے والے ہیں اور یہ اس زمانے کی بات ہے جب وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے بصرہ کے عامل تھے اور ان سے مخالف روایت نقل کرنے والے ابن جبیر رحمہ اللہ وہ ان کے ساتھ مکہ میں رہے۔ ان کا مذہب بھی ابن عمر اور علی رضی اللہ عنہما جیسا ہے۔ پس ان میں سے جن حضرات سے ہم نے قنوت نقل کی وہ مذکورہ عارضہ کی وجہ سے ہے جو اس کے پیش آنے وقت پڑھی گئی' عارضہ جاتا رہا تو قنوت بھی جاتی رہی اور ہم دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر چکے جنہوں نے ہمیشہ کے لیے قنوت ترک کی ہے۔ بعض روایات یہ ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبه ٦۔

فیصلہ طحاوی رحمہ اللہ:

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قنوت کی روایت کرنے والے ابو رجاء ہیں اور یہ اس وقت کی بات ہے جب ابن عباس رضی اللہ عنہما وعلیؓ کی جانب سے بصرہ کے حاکم تھے اور اس کے مخالف روایت والی روایت کو ناقل سعید بن جبیر ہیں اور ان کی یہ روایت مکی دور سے متعلق ہے گویا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا آخری عمل ہے پہلے والے کو اسی پر محمول کریں گے جس پر حضرت عمر و علی رضی اللہ عنہما کے فعل کو محمول کیا گیا کہ وہ قنوت کسی عارضہ کی وجہ سے تھی اور عارضہ کے علاوہ ان کا فجر میں قنوت نہ پڑھنا اصل عمل ہے۔

فجر میں عدم قراءت قنوت کے دلائل:

قد روینا عن آخرین نے ان روایات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو گزشتہ اوراق میں قنوت نہ پڑھنے کی وارد ہوئیں۔

عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کی تائید:

۱۴۶۸ :فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۱۴۶۸: ابو اسحاق نے علقمہ سے نقل کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۰۱/۲۔

۱۴۶۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الْوِتْرَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ .

۱۴۶۹: عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ عبداللہ کسی بھی نماز میں قنوت نہ پڑھتے تھے البتہ وتر میں رکوع سے پہلے وہ قنوت پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۲/۲۔

۱۴۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

۱۴۷۰: ابواسحاق سے علقمہ سے روایت کی ہے کہ عبداللہ نماز صبح میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ۔

۱۴۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۴۷۱: ابن رجاء نے کہا کہ ہمیں مسعودی نے خبر دی اور اپنی سند سے ابوبکرہ عن ابی داؤد جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۸٤/۹۔

۱۴۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : لَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ بِالشَّامِ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ .

۱۴۷۲: علقمہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں ابوالدرداء کو شام میں ملا تو میں نے ان سے قنوت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے قنوت کو نہ پہچانا۔

تخریج : عبدالرزاق۔

۱۴۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ح.

۱۴۷۳: ابن وہب نے مالک سے روایت نقل کی ہے۔

۱۴۷۴ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ لَا يَقْنُتُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ .

۱۴۷۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ کسی بھی نماز میں قنوت نہ کرتے تھے۔

۱۴۷۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيْ بِنَا الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَلَا يَقْنُتُ قَالَ أَبُوْ

جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ فِيْ دَهْرِهٖ كُلِّهٖ وَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فِيْ كُلِّ وِلَايَةِ عُمَرَ، أَوْ فِيْ أَكْثَرِهَا، فَلَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ لِذٰلِكَ، وَهٰذَا أَبُو الدَّرْدَاءِ يُنْكِرُ الْقُنُوْتَ، وَابْنُ الزُّبَيْرِ لَا يَفْعَلُهُ، وَقَدْ كَانَ مُحَارِبًا حِيْنَئِذٍ ؛ لِأَنَّهٗ لَمْ تَعْلَمْهُ أَمَّ النَّاسَ إِلَّا فِيْ وَقْتٍ مَا كَانَ الْأَمْرُ صَارَ إِلَيْهِ .فَقَدْ خَالَفَ هٰؤُلَاءِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ فِيْمَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنَ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ الْمُحَارَبَةِ بَعْدَ ثُبُوْتِ زَوَالِ الْقُنُوْتِ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْمُحَارَبَةِ .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ كَشْفُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ مَعْنًى صَحِيْحًا، فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُمْ أَنَّهُمْ قَنَتُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ لِذٰلِكَ الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ خَلَا مَا رَوَيْنَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَقْنُتُ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ)، فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ هِيَ الْمَغْرِبَ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هِيَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَلَمْ نَعْلَمْ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّهٗ قَنَتَ فِيْ ظُهْرٍ وَلَا عَصْرٍ فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ .فَلَمَّا كَانَتْ هَاتَانِ الصَّلَاتَانِ لَا قُنُوْتَ فِيْهِمَا فِيْ حَالِ الْحَرْبِ أَيْضًا وَفِيْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ، وَكَانَتِ الْفَجْرُ وَالْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ لَا قُنُوْتَ فِيْهِنَّ فِيْ حَالِ عَدَمِ الْحَرْبِ ثَبَتَ أَنْ لَا قُنُوْتَ فِيْهِنَّ فِيْ حَالِ الْحَرْبِ أَيْضًا، وَقَدْ رَأَيْنَا الْوِتْرَ فِيْهَا الْقُنُوْتُ عِنْدَ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ فِيْ سَائِرِ الدَّهْرِ وَعِنْدَ خَاصٍّ مِنْهُمْ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً، فَكَانُوْا جَمِيْعًا إِنَّمَا يَقْنُتُوْنَ لِتِلْكَ الصَّلَاةِ خَاصَّةً لَا لِحَرْبٍ وَلَا لِغَيْرِهٖ .فَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ الْقُنُوْتُ فِيْمَا سِوَاهَا يَجِبُ لِعِلَّةِ الصَّلَاةِ خَاصَّةً لَا لِعِلَّةٍ غَيْرِهَا، انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ يَجِبُ لِمَعْنًى سِوٰى ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي الْقُنُوْتُ فِي الْفَجْرِ، فِيْ حَالِ حَرْبٍ وَلَا غَيْرِهٖ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۴۷۵: حضرت عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن الزبیر ہمیں مکہ میں فجر کی نماز پڑھاتے اور قنوت نہ کرتے تھے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو کبھی بھی کسی زمانہ میں بھی قنوت نہ پڑھتے تھے۔ اور مسلمان کفار کے خلاف تو ہر وقت زمانہ فاروقی میں برسر پیکار رہتے اور اس کے لیے انہوں نے قنوت نہ پڑھی۔ یہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ قنوت کا انکار کر رہے ہیں اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی اسے نہیں کرتے اور جنگ کی حالت میں نہ کرتے تھے حالانکہ وہ اس وقت حالت جنگ میں تھے اور ان تک نماز پڑھانے کی نوبت اسی وقت آئی جب یہ امر خلافت ان کے پاس آیا۔ان حضرات کی رائے حضرت عمرؓ علیؓ ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مختلف ٹھہری اس لیے کہ یہ حضرات جنگ کی حالت میں قنوت کے قائل اور لڑائی نہ ہونے کی حالت میں قنوت نہ پڑھتے تھے۔اب

جبکہ صحابہ کرام ؓ کی روایات میں اختلاف ہوا تو غور وفکر کی راہ سے صحیح معنی کی تلاش لازم ہوئی۔ پس ان حضرات نے صبح ومغرب میں قنوت پڑھی۔ البتہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں وارد ہوا کہ وہ نمازِ عشاء میں قنوت پڑھتے تھے۔ اور اس میں بھی احتمال ہے کہ یہ عشاء اولیٰ (مغرب ہو یا پچھلی عشاء ہی ہو۔ اور ہمارے علم میں یہ بات نہیں ہے کہ صحابی نے بھی لڑائی اور امن کی کسی بھی حالت میں ظہر وعصر میں قنوت پڑھی ہو۔ جب یہ دو نمازیں ایسی ہیں کہ ان میں جنگ اور عدم جنگ کسی بھی حالت میں قنوت جائز نہیں ہے اور مغرب' عشاء وفجر میں امن کی حالت میں قنوت ثابت نہیں۔ ہم نے وتروں کی نماز پر نگاہ ڈالی کہ اکثر فقہاء کے ہاں ان میں ہمیشہ قنوت پڑھی جائے گی۔ اور بعض علماء کے نزدیک رمضان آخری نصف میں صرف پڑھی جائے گی۔ یہ تمام حضرات خاص طور پر اس نماز کے لیے قنوت پڑھتے اس میں جنگ اور غیر جنگ کا کوئی دخل نہیں۔ پس جب دوسری نمازوں سے خاص نماز کے لحاظ سے نفی ہوگئی' کسی اور سبب کی بناء پر نہیں' تو وہ کسی اور وقت کی بناء پر لازم نہیں۔ ہم نے جو ذکر کیا اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز فجر میں قنوت تو جنگ کی حالت میں پڑھی جائے اور نہ جنگ کے علاوہ حالت میں پڑھی جائے۔ نظر وقیاس کا یہی تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد ؒ کا قول ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۰۲/۲۔

حاصل آثار:

زمانہ خلافت فاروقی میں مسلمان کافروں سے نبرد آزما تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ اس کے باوجود قنوت نہ پڑھا کرتے تھے اور یہ دوسرے صحابی ابوالدرداءؓ قنوت سے ناواقفیت کا اظہار کر رہے ہیں اور تیسرے صحابی ابن الزبیر اس کو بالکل نہیں کرتے حالانکہ یہ خود اس وقت حجاج اور خوارج کے خلاف لڑ رہے تھے کیونکہ مکہ شریف میں انہوں نے اسی وقت امامت کرائی جبکہ ان کو خلافت سپرد ہوئی۔

ادھر دوسری طرف حضرت عمر بن خطاب' علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جو زمانہ قتال میں قنوت پڑھتے اور دوسرے اوقات میں چھوڑتے ہیں۔

نظر طحاوی ؒ:

فلما اختلفو : اب جبکہ روایات بھی مختلف ہیں اور عمل صحابہ میں بھی اختلاف موجود ہے تو نظر وفکر سے ہم صحیح معنی تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں سابقہ روایات مین عمومی روایات فجر ومغرب سے متعلق قنوت کو ظاہر کر رہی ہیں حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں صرف صلاۃ عشاء کا ذکر آتا ہے اس صلاۃ عشاء کے لفظ میں دو احتمال ہیں۔

نمبر: اس سے مراد عشاء اول یعنی مغرب ہو تو پھر یہ سابقہ روایات کے مطابق ہوگئی جن میں مغرب کا ذکر ہے اور اگر دوسرا احتمال عشاء آخر کا ہو تو پھر یہ روایت ان سے مختلف رہے گی۔

باقی اتنی بات تو مسلم ہے کہ ظہر وعصر جو کہ سری نمازیں ہیں ان سے متعلق کسی بھی روایت میں مذکور نہیں ہے کہ اس میں قنوت پڑھی گئی ہو نہ تو زمانہ جنگ اور نہ زمانہ غیر جنگ میں۔

پس جبکہ ان دونوں نمازوں میں جنگ وصلح کسی صورت میں بھی قنوت نہیں تو فجر ومغرب وعشاء میں بھی قنوت عدم جنگ کی صورت میں نہیں ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حالت حرب میں بھی ان میں قنوت نہیں ہے۔

ایک اہم سوال:

جب قنوت کی روایات میں عدم قنوت فجر کو ترجیح دی گئی تو پھر وتر میں قنوت کہاں سے ثابت ہوگئی۔

جواب: قنوت کا ایک سبب تو جنگ ہے اور دوسرا نماز تو قنوت وتر تو نماز کی وجہ سے ہے اسی لئے فقہاء احناف' حنابلہ اور جمہور تمام سال اس کو درست قرار دیتے ہیں اور شوافع اور مالکیہ نصف رمضان میں جائز قرار دیتے ہیں ان تمام کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ اس قنوت کا جنگ یا عدم جنگ سے تعلق نہیں بلکہ یہ صلاۃ سے متعلق ہے اس لئے سارا سال پڑھی جائے گی۔

جب علت صلاۃ کے علاوہ قنوت کی نفی ہوگئی تو علت محاربہ کی وجہ سے بھی اب نہ پڑھی جائے گی پس قیاس ونظر کے تقاضے سے قنوت فجر کی نماز میں حالت حرب وضرب یا صلح آشتی میں بھی نہ پڑھی جائے گی یہی ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نظر پر ایک ہلکی نظر:

یہاں بھی احناف کی طرف محاربہ کی صورت میں فجر میں قنوت نہ پڑھنے کی نسبت درست نہیں بلکہ احناف کے ہاں جنگ کے حالات میں فجر میں قنوت پڑھی جائے گی یہاں بھی اس نسبت احناف میں ان سے چوک ہوئی ہے۔

نوٹ: اس باب میں پوری قوت وزور سے امام طحاوی رحمہ اللہ سے عدم مشروعیت قنوت کسی بھی وقت میں ثابت کرنے کی کوشش کی مگر بعض روایات میں بالکل تاویل نہیں چلتی اس لئے قنوت نازلہ کے فجر میں تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَا يُبْدَأُ بِوَضْعِهِ فِي السُّجُوْدِ، الْيَدَيْنِ أَوِ الرُّكْبَتَيْنِ؟

سجدہ میں ہاتھوں اور گھٹنوں میں کسے پہلے رکھا جائے؟

سجدہ اعضاء سبعہ پر ہوگا مگر ان میں کس کو پہلے اور کسے بعد میں رکھا جائے اس میں اختلاف ہے۔

فریق اوّل:

جس میں امام مالک واوزاعی وحسن بصری رحمہم اللہ ہیں گھٹنوں سے ہاتھوں کو مقدم کرنے کو افضل قرار دیتے ہیں اور فریق دوم جس میں احناف وشوافع وحنابلہ اور جمہور فقہاء شامل ہیں وہ رکبتین کو مقدم کرنا افضل قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اوران کے دلائل:

ہاتھوں کو زمین پر سجدہ کی حالت میں پہلے رکھنا افضل ہے جیسا یہ روایات اس کو ظاہر کرتی ہیں۔

۱۴۷۶ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَكَانَ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ.

۱۴۷۶: نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ سے نقل کیا کہ جب وہ سجدہ کرتے پہلے اپنے دو ہاتھ رکھتے پھر گھٹنے اور کہا کرتے تھے کہ جناب نبی اکرم ﷺ اس طرح کیا کرتے تھے۔

تخریج : دارقطني في السنن ۱/ ۳٤٤۔

۱۴۷۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَأَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَا : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۴۷۷: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے نقل کیا اورانہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : روایت نمبر ۱۴۷۸ کی تخریج کو سامنے رکھیں۔

۱۴۷۸ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ). فَقَالَ قَوْمٌ هٰذَا الْكَلَامُ مُحَالٌ ؛ لِأَنَّهُ قَالَ : (لَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ) ، وَالْبَعِيْرُ إِنَّمَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : وَلٰكِنْ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ فَأَمَرَهُ هَاهُنَا أَنْ يَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ الْبَعِيْرُ، وَنَهَاهُ فِيْ أَوَّلِ الْكَلَامِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيْرُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ تَثْبِيْتِ هٰذَا الْكَلَامِ وَتَصْحِيْحِهِ وَنَفْيِ الْإِحَالَةِ مِنْهُ أَنَّ الْبَعِيْرَ رُكْبَتَاهُ فِيْ يَدَيْهِ وَكَذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ الْبَهَائِمِ، وَبَنُوْ آدَمَ لَيْسُوْا كَذٰلِكَ، فَقَالَ : لَا يَبْرُكْ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِيْ رِجْلَيْهِ، كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ اللَّتَيْنِ فِيْ يَدَيْهِ، وَلٰكِنْ يَبْدَأُ فَيَضَعُ أَوَّلًا يَدَيْهِ اللَّتَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا رُكْبَتَانِ ثُمَّ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ، فَيَكُوْنُ مَا يَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا يَفْعَلُ الْبَعِيْرُ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْيَدَيْنِ

يَبْدَأُ بِوَضْعِهِمَا فِي السُّجُوْدِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ يَبْدَأُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۷۸: اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اونٹ کی طرح مت بیٹھو بلکہ پہلے پہلے اپنے دو ہاتھ رکھو پھر دونوں گھٹنے رکھو۔ایک جماعت کہتی ہے کہ یہ بات ناممکن ہے کیونکہ آپ نے اونٹ کی طرح بیٹھنے کی ممانعت فرمائی۔ وہ تو اگلی ٹانگوں پر بیٹھتا ہے۔ پھر فرمایا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھے۔ پس اس کو یہاں حکم دیا کہ وہ اس طرح کرے جیسے اونٹ کرتا ہے۔ اور پہلی کلام میں اونٹ جیسے عمل سے منع فرمایا۔ اس کلام کی تصحیح اور ثابت رکھنے اور ناممکن کو ممکن بنانے کی صورت یہ ہوگی کہ اونٹ کے گھٹنے اس کی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں اور تمام بہائم اسی طرح ہیں۔ جبکہ انسان کی حالت اس سے مختلف ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے ان دو گھٹنوں کے بل نہ بیٹھے جو اس کی ٹانگوں میں ہیں۔ جیسا کہ اونٹ اپنے ان دو گھٹنوں پر بیٹھتا ہے جو اس کی اگلی ٹانگوں میں ہیں۔ بلکہ پہلے ہاتھ رکھے جن میں گھٹنے نہیں پھر گھٹنے رکھے۔ پس اس کا یہ فعل اونٹ کے فعل کے مخالف ہوگا۔ دوسری جماعت کا خیال ہے کہ سجدے میں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے جائیں انہوں نے اس سلسلے میں مندرجہ بالا روایات کو اپنا مستدل قرار دیا۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا بلکہ اس طرح کرے کہ گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھے اور ان کی دلیل مندرجہ روایات سے استدلال کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۳۷' نمبر ۸٤۰' ترمذی فی الصلاۃ باب۸۵' نمبر۲٦۹' نسائی فی التطبیق باب۱۲۸' دارقطنی فی السنن ۳٤٤/۱' بیهقی فی السنن ۹۹/۲' مسند احمد ۳۸۱/۲۔

ایک اشکال:

بعض لوگوں نے روایت کے الفاظ **لا یبرك كما یبرك البعیر لكن یضع یدیه قبل ركبتیه** ان دونوں جملوں کو باہم متضاد قرار دیا کیونکہ اونٹ بیٹھتے وقت اپنے اگلے گھٹنوں کو مقدم کرتا ہے۔

مگر اس کا جواب یہ ہے انسانی اور حیوانی اعضاء کے نام کا اور کام کا فرق ہے اونٹ کے گھٹنے اس کے ہاتھ ہیں گویا ارشاد میں ہاتھ کو مقدم کرنے کی ممانعت ہے **ھذا ھو المقصود**۔ بیٹھنے کی کیفیت کو اونٹ کے بیٹھنے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ہاتھوں کو سجدہ میں گھٹنوں سے پہلے رکھا جائے گا۔

فریق ثانی کا موقف:

گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھا جائے گا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے ثبوت ملتا ہے۔

۱۴۷۹ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سَعِيْدٍ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ). وَبِمَا.

۱۴۷۹: عبداللہ بن سعید نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تو ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھتے۔

۱۴۸۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْفَحْلِ). فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَى الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَعْنٰى هٰذَا لَا يَبْرُكُ عَلٰى يَدَيْهِ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ عَلٰى يَدَيْهِ.

۱۴۸۰: عبداللہ بن سعید نے اپنے دادا سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھے اور نر اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ان کی اعرج والی روایت کے خلاف ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہاتھوں پر بوجھ ڈال کر نہ بیٹھے جیسے کہ اونٹ اپنے ہاتھوں پر بیٹھتا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۶۳/۱۔

نوٹ : یہ روایت اعرج کی اس روایت کے خلاف ہے جس کو اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کیونکہ اس روایت کا معنی یہ ہے اپنے ہاتھ کو پہلے نہ رکھے جیسے اونٹ اپنے ہاتھوں پر بیٹھتا ہے۔

۱۴۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِيْ إِسْرَائِيْلَ، قَالَ أَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِوَضْعِ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ.

۱۴۸۱: عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۳۷' نمبر۸۳۸' ترمذی فی الصلاۃ باب ۸٤' نمبر۲٦۸' نسائی فی التطبیق باب۳۸' ۹۳' ابن ماجه فی الاقامه نمبر۲۸۲' دارمی فی الصلاۃ باب ۷٤۔

۱۴۸۲: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَذْكُرْ وَائِلًا، كَذَا قَالَ ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ مِنْ حِفْظِهٖ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَقَدْ غَلِطَ وَالصَّوَابُ شَقِيْقٌ وَهُوَ أَبُوْ لَيْثٍ كَذٰلِكَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ مِنْ كِتَابِهٖ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ شَقِيْقٍ أَبِيْ

لَيْثٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ وَشَقِيْقٌ أَبُوْ لَيْثٍ هٰذَا فَلَا يُعْرَفُ .فَلَمَّا اُخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَبْدَأُ بِوَضْعِهِ فِيْ ذٰلِكَ نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَكَانَ سَبِيْلُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ : أَنَّ وَائِلًا لَمْ يُخْتَلَفْ عَنْهُ وَإِنَّمَا الْإِخْتِلَافُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْهُ لَمَّا تَكَافَأَتِ الرِّوَايَاتُ فِيْهِ ارْتَفَعَ وَثَبَتَ مَا رَوٰى وَائِلٌ فَهٰذَا حُكْمُ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ فِيْ ذٰلِكَ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَعْضَاءَ الَّتِيْ أُمِرَ بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهَا هِيَ سَبْعَةُ أَعْضَاءٍ بِذٰلِكَ جَاءَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۸۲: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ سے واردشدہ روایات میں اختلاف ہے کہ ہاتھوں یا پاؤں میں سے پہلے کس کو رکھا جائے تو ہم نے اس میں تصحیح معانی کی خاطر غور کیا کہ حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں۔ اختلاف اس روایت میں ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ پس تقابل کی وجہ سے روایات کو چھوڑ دیا جائے اور حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی روایت ثابت ہو جائے۔ البتہ معانی آثار کی تصحیح اس طرح بھی ممکن ہے۔ البتہ غور و فکر کے انداز سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ سجدہ کے اعضاء سات ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایات وارد ہوئی ہے۔

تقید سند: اس نے وائل کا ذکر نہیں کیا اسی طرح ابن ابی داؤد نے اپنے حافظہ سے سفیان ثوری کہا حالانکہ اس نے غلطی کی ہے درست شقیق ہے جو کہ ابولیث ہے ہمیں اسی طرح یزید بن سنان نے اپنی کتاب سے بیان کیا: **حدثنا حبان بن هلال قال ثنا همام عن شقيق ابی ليث عن عاصم بن كليب عن ابيه۔** یہ شقیق ابولیث غیر معروف ہے۔

حاصل روایات: گزشتہ روایات اور موجودہ روایات کے مضامین میں اختلاف ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتیں باہمی متضاد ہیں البتہ وائل بن حجرؓ کی روایت وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے موافق ہے اب تصحیح آثار کے پیش نظر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو لیا جائے گا جو وائل بن حجرؓ کی روایت کے موافق ہے اور وہ گھٹنوں کا سجدہ میں ہاتھوں سے پہلے رکھنا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

بطریق نظر اگر دیکھا جائے تو جن اعضاء میں سجدے کا حکم ہے وہ سات اعضاء ہیں جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کئی روایات وارد ہیں جن میں چند یہ ہیں۔

۱۴۸۳ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أُمِرَ الْعَبْدُ أَنْ يَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ آرَابٍ وَجْهِهِ وَكَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَقَدَمَيْهِ أَيُّهَا لَمْ يَقَعْ فَقَدِ انْتَقَصَ.

۱۴۸۳: عامر بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ بندے کو سات اعضاء پر سجدے کا حکم دیا گیا ہے چہرہ' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے اور دونوں قدم' ان میں سے جو زمین پر نہ لگ سکا اتنی سجدہ میں کمی آ گئی۔

اللغات: آراب۔ جمع ارب۔ عضو۔

تخریج : مسند عبد بن حمید ۸۲/۱۔

۱۴۸۴: وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ عَلَى سَبْعَةِ آرَابٍ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۱۴۸۴: عامر بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب بندہ سجدہ کرے تو سات اعضاء پر سجدہ کرے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۸۰/۲

۱۴۸۵: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ح.

۱۴۸۵: عبداللہ بن صالح کہتے ہیں مجھے اللیث نے اسی طرح اپنی سند سے نقل کیا۔

۱۴۸۶: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهٗ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ).

۱۴۸۶: عامر بن سعد بن ابی وقاص نے عباس بن عبدالمطلب سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں چہرہ' دونوں ہتھیلیاں' دونوں گھٹنے' دونوں قدم۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۵۱' نمبر ۸۹۱' ترمذی فی الصلاة باب ۸۷' نمبر ۲۷۲' نسائی فی التطبیق باب ۴۱' ۴۶' ابن ماجه فی الاقامة باب ۱۹' نمبر ۸۸۵' مسند احمد ۱' ۲۰۶/۲۰۸' مسلم فی الصلاة نمبر ۴۹۱' باختلاف یسیر من اللفظ۔

۱۴۸۷: وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۴۸۷: عبدالعزیز بن محمد نے یزید بن الھاد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۴۸۸: وَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ.

۱۴۸۸: طاؤس نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سات ہڈیوں پر سجدہ کا حکم دیا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۳۳' ۱۳۸/۱۳٤' مسلم فی الصلاۃ ۲۲۹/۲۲۷' ۲۳۰' ترمذی فی المواقیت باب۸۷' ۲۷۳' نسائی فی التطبیق باب٤٤' ۵۸' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۹' دارمی فی الصلاۃ باب۷۳' مسند احمد ۲۷۹/۱' ۲۸٦/۲۸۱' ۳۰۵/۲۹۲۔

۱۴۸۹ :وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ فَكَانَتْ هٰذِهِ الْاَعْضَاءُ هِيَ الَّتِيْ عَلَيْهَا السُّجُوْدُ .فَنَظَرْنَا كَيْفَ حُكْمُ مَا اتُّفِقَ عَلَيْهِ مِنْهَا لِيُعْلَمَ بِهٖ كَيْفَ حُكْمُ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهَا فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ اِذَا سَجَدَ يَبْدَأُ بِوَضْعِ أَحَدِ هٰذَيْنِ إِمَّا رُكْبَتَاهُ وَإِمَّا يَدَاهُ ثُمَّ رَأْسُهٗ بَعْدَ هُمَا وَرَأَيْنَاهُ اِذَا رَفَعَ بَدَأَ بِرَأْسِهٖ فَكَانَ الرَّأْسُ مُقَدَّمًا فِي الرَّفْعِ مُؤَخَّرًا فِي الْوَضْعِ ثُمَّ يُثَنِّيْ بَعْدَ رَفْعِ رَأْسِهٖ بِرَفْعِ يَدَيْهِ ثُمَّ رُكْبَتَيْهِ وَهٰذَا اتِّفَاقٌ مِنْهُمْ جَمِيْعًا فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فِيْ حُكْمِ الرَّأْسِ اِذَا كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الْوَضْعِ لَمَّا كَانَ مُقَدَّمًا فِي الرَّفْعِ أَنْ يَكُوْنَ الْيَدَانِ كَذٰلِكَ لَمَّا كَانَتَا مُقَدَّمَتَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرَّفْعِ أَنْ تَكُوْنَا مُؤَخَّرَتَيْنِ عَنْهُمَا فِي الْوَضْعِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَبِهٖ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ وَغَيْرِهِمَا.

۱۴۸۹: عطاء نے ابن عباس ﷠ اورانہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے پس یہ وہ اعضاء ہیں جن پر سجدے کا دارومدار ہے۔پس ہم نے غور کیا کہ ان میں متفق علیہ کا حکم کیا ہے تا کہ اختلافی بات کا حکم اس سے جان سکیں۔ چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ مرد سجدے کے وقت گھٹنوں یا ہاتھوں میں سے ایک کو رکھتا ہے۔اوراپنا سر رکھتا ہے۔اوراُٹھانے کی حالت اس کے برعکس ہے کہ پہلے سر اُٹھایا جاتا ہے جو رکھنے میں سب سے آخر میں تھا۔ پھر وہ اپنے ہاتھ اور پھر گھٹنے اُٹھاتا ہے۔اس اُٹھنے کی حالت پر سب متفق ہیں۔پس غور وفکر اس بات کے متقاضی ہیں کہ جس طرح سر رکھنے میں مؤخر اور اُٹھانے میں مقدم ہوتا ہے۔اسی طرح ہاتھ جب گھٹنوں سے پہلے اُٹھائے جاتے ہیں تو رکھنے میں ان سے مؤخر ہونے چاہئیں۔فلہٰذا اس سے تو حضرت وائل ﷜ کی روایت والا عمل ثابت ہوگیا۔قیاس اسی کو چاہتا ہے۔ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد ﷭ کا قول اس کے مطابق ہے۔اور صحابہ کرام میں سے حضرت عمر ابن مسعود ﷠ کا قول اس کے موافق ہے۔

حاصل روایات: اعضاء سجدہ سات ہیں اورانہی سے کامل سجدہ ادا ہوتا ہے جتنا اس میں سے کم رہ جائے گا اتنی اس میں کمی آ جائے گی۔

نظرِ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

فنظرنا کیف سے یہی بیان کرنا چاہتے ہیں ہم نے غور فکر کیا تا کہ اس اختلاف میں سے نکلنے کا راستہ مل جائے چنانچہ ہم نے دیکھا کہ آدمی جب سجدہ کرتا ہے تو ان دو اعضاء میں سے کسی ایک سے ابتداء کرتا ہے خواہ ہاتھ ہوں یا گھٹنے پھر سر ان کے بعد۔ اور جب سجدے سے سر اٹھاتا ہے تو سر اٹھانے میں سب سے پہلے ہے حالانکہ رکھنے میں سب سے مؤخر تھا پھر ہاتھوں اور پھر گھٹنوں کو اٹھاتا ہے اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے۔

اب ہم نے غور کیا کہ سر کا حکم رکھنے میں سب سے مؤخر ہے اور اٹھانے میں سب سے مقدم ہے تو اٹھانے میں ہاتھ اس کے بعد اور پھر گھٹنے تو رکھنے میں بھی اسی بات کا لحاظ ہونا چاہئے گھٹنے دوسرے نمبر اور ہاتھ تیسرے نمبر پر ہوں تا کہ رکھنے کی ترتیب اٹھانے کی ترتیب کا عکس ہو اور اسی بات کو وائل بن حجرؓ کی روایت میں ذکر کر دیا گیا ہے بطریق نظر یہی بات ثابت ہوتی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

مزید تائید:

حضرت عمر، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور دیگر کئی حضرات سے بھی یہ بات ثابت ہے چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۴۹۰ : كَمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَقَالَا : حَفِظْنَا عَنْ عُمَرَ فِيْ صَلَاتِهٖ أَنَّهٗ خَرَّ بَعْدَ رُكُوْعِهٖ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَمَا يَخِرُّ الْبَعِيْرُ وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ .

۱۴۹۰: علقمہ و اسود کہتے ہیں ہمیں عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق خوب یاد ہے کہ وہ رکوع کے بعد سجدہ میں جاتے ہوئے اپنے گھٹنے اونٹ کی طرح پہلے رکھتے اور پھر ہاتھ۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۶۳/۱۔

۱۴۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ : قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ حُفِظَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رُكْبَتَيْهِ كَانَتَا تَقَعَانِ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ يَدَيْهِ .

۱۴۹۱: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے ابن مسعودؓ کی نماز کے متعلق اچھی طرح یاد ہے کہ ان کے گھٹنے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر ہاتھوں سے پہلے پڑتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۶۴/۱۔

۱۴۹۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يَبْدَأُ بِيَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ أَوَ يَضَعُ ذٰلِكَ إِلَّا أَحْمَقُ أَوْ مَجْنُوْنٌ.

۱۴۹۲: مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے دریافت کیا کہ اس آدمی کا کیا حکم ہے جو سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھتا اور پھر اپنے گھٹنے رکھتا ہے تو وہ کہنے لگے یہ تو کوئی مجنون اور احمق کرتا ہوگا۔ (باقی جن آثار میں وارد ہے وہ بڑھاپے والے لوگ ہیں جو کہ اس حکم سے بڑھاپے کی وجہ سے مستثنیٰ ہیں)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۶۳/۱۔

اِس باب میں بھی امام طحاوی رحمہ اللہ نے آثار و دلائل سے مسئلہ کو ثابت کرنے کے بعد نظر سے کام لیا مگر عام عادت کے خلاف اپنی عقلی دلیل کے بعد تائید کے لئے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کے اقوال و افعال تائید مزید کے لئے پیش کئے۔ للہ درہ مادق نظرہ۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ؟

سجدہ میں ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟

خلاصۃ المرام : سجدہ میں ہاتھ تو زمین پر رکھے جاتے ہیں اس سے پہلے باب میں ان کا گھٹنوں سے مؤخر کرنا ثابت کیا اب یہاں سجدہ میں رکھنے کی جگہ بتلانا چاہتے ہیں۔

نمبر①: امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے ہاں کندھوں کے برابر رکھے جائیں گے۔

نمبر②: اور احناف و سفیان ثوری رحمہ اللہ کے ہاں کانوں کے برابر رکھے جائیں گے۔

مؤقف اوّل اور اس کے دلائل:

ہاتھوں کو سجدہ میں کندھوں کے برابر رکھا جائے گا جیسا کہ ابوحمید ساعدیؓ کی روایت میں وارد ہے۔

۱۴۹۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : اجْتَمَعَ أَبُوْ حُمَيْدٍ، وَأَبُوْ أُسَيْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ : أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَجَدَ أَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا: الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ أَنْ يَجْعَلَ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَجْعَلُ يَدَيْهِ فِيْ سُجُوْدِهِ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۴۹۳: عباس بن سہل روایت کرتے ہیں کہ ابوحمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد جمع ہوئے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید کہنے لگے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ

جاننے والا ہوں جناب رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر جماتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور اپنی دو ہتھیلیوں کو اپنے کندھوں کے برابر رکھتے۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ نمازی کو چاہیے کہ وہ سجدے میں اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر رکھے۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا سجدے میں اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھے۔ اوران کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب١١٦، نمبر ٧٣٠، باب١٧٧، نمبر٩٦٣، ترمذی فی الصلاۃ باب ١١٠، نمبر ٣٠٤، نسائی فی السهو باب ٢٩، بیهقی فی السنن الکبریٰ ٢، ٧٣/٢٦، ١١٦، مصنف ابن ابی شیبه ٢٣٥/١۔

حاصل روایات: سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھا جائے گا۔

موقف ثانی:

ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا جائے گا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۴۹۴ : بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ كَانَتْ يَدَاهُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ.

۱۴۹۴: عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وائل بن حجرؓ نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو آپ کے دونوں ہاتھ آپ کے کانوں کے برابر ہوتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب١١٥، ٧٢٦، نسائی فی التطبیق باب ٤٩، ابن ماجه فی الاقامه باب ١٥، نمبر٨٦٧۔

۱۴۹۵ : وَبِمَا حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۴۹۵: خالد نے بیان کیا کہ ہمیں عاصم نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۱۴۹۶ : وَبِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا لَا أَعْقِلُ صَلَاةَ أَبِيْ فَحَدَّثَنِيْ وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِيْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ وَجْهَهٗ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

۱۴۹۶: عبدالجبار بن وائل بن حجر کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اپنے والد کی نماز کو اچھی طرح نہیں سمجھ سکتا تھا مجھے وائل بن علقمہ نے اپنے والد وائل بن حجرؓ سے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی جب آپ سجدہ

کرتے اپنا چہرہ اپنی ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۵' نمبر ۷۲۳۔

۱۴۹۷ :وَبِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰی، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ : سَأَلْتُهُ أَيْنَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ جَبْهَتَهُ إِذَا صَلّٰى قَالَ : بَيْنَ كَفَّيْهِ. فَكَانَ كُلُّ مَنْ ذَهَبَ فِی الرَّفْعِ فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلَى الْمَنْكِبَيْنِ يَجْعَلُ وَضْعَ الْيَدَيْنِ فِی السُّجُوْدِ حِيَالَ الْمَنْكِبَيْنِ أَيْضًا وَكُلُّ مَنْ ذَهَبَ فِی الرَّفْعِ فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُذُنَيْنِ يَجْعَلُ وَضْعَ الْيَدَيْنِ فِی السُّجُوْدِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ أَيْضًا .وَقَدْ ثَبَتَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ تَصْحِيْحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ فِی الرَّفْعِ فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ إِلَى حِيَالِ الْأُذُنَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَيْضًا قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ فِیْ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِی السُّجُوْدِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ أَيْضًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

۱۴۹۷: ابواسحاق نے براءؓ سے نقل کیا کہ میں نے خود ان سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے وقت سجدہ میں پیشانی کہاں رکھتے تو انہوں نے جواب دیا اپنی دونوں ہتھیلوں کے مابین۔ پس جو لوگ نماز کے شروع میں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانے کے قائل ہیں انہی کا قول یہ ہے سجدے میں بھی ہاتھ کندھوں کے برابر رکھے جائیں گے۔ اور جو ابتداء نماز میں ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانے کا حکم دیتے ہیں وہ سجدے میں بھی ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کو اختیار کرنے والے ہیں۔ اور کتاب الصلوۃ میں کانوں کو ہاتھوں تک اُٹھانے والا موقف ثابت کیا جا چکا ہے۔ اس سے سجدہ میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنے کا موقف خود ثابت ہو گیا۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۸۷' ۲۷۱۔

حاصل روایات: ان چار روایات میں سجدہ کے دوران ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھنا معلوم ہو رہا ہے پس اس سے ثابت ہو گیا کہ یہی افضل ہے۔

لطیفہ: اصل بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ جو حضرات افتتاح صلاۃ میں کندھوں تک ہاتھ لے جانے کے قائل ہیں وہی سجدہ میں کندھوں کے برابر ہاتھوں کو رکھنے کے قائل ہیں اور جو تکبیر افتتاح میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے قائل ہیں وہ سجدہ میں کانوں کے برابر ہاتھوں کو رکھنے کے قائل ہیں۔

اور گزشتہ ابواب میں ہم ثابت کر چکے کہ افتتاحی تکبیر میں کون کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھانے والا ہے چنانچہ ہمارے ائمہ کے ہاں تکبیر افتتاح میں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھایا جاتا ہے اس لئے سجدہ میں بھی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر رکھا جائے۔

نوٹ: یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے البتہ ایک لطیفہ افتتاحی تکبیر اور سجدہ میں ہاتھوں کے رکھنے کا یہاں ذکر کر دیا اور افتتاحی تکبیر میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے دلائل اس باب میں کافی گزرے تھے یہاں ان کی طرف اشارہ کر کے چند دلائل پر اکتفاء کیا۔ للہ ما تبصرہ۔

بَابُ صِفَةُ الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هُوَ؟

نماز میں بیٹھنے کی کیفیت کیا ہوگی؟

خلاصۃ المرام: تشہد قعدہ اولیٰ اور قعدہ ثانیہ جلسہ بین السجدتین میں تورک مسنون ہے یا دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کے اوپر بیٹھا جائے۔

فریق اوّل:

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہر سہ حالات میں تورک مسنون ہے۔

فریق ثانی:

امام شافعی و احمد رحمہما اللہ قعدہ اولیٰ اور جلسہ میں دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھنا مسنون ہے اور قعدہ اخیرہ میں تورک مسنون ہے۔

فریق ثالث:

احناف ابن مبارک رحمہ اللہ ہر سہ مواقع میں دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پر بیٹھنا مسنون ہے۔

فریق اوّل کا موقف:

قعدہ اولیٰ، جلسہ اور قعدہ اخیرہ ہر سہ مقام پر تورک یعنی دائیں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو بچھا کر زمین پر بیٹھنا مسنون ہے۔

دلیل تورک ملاحظہ ہو:

۱۴۹۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ: اَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ اَرَاهُمَ الْجُلُوْسَ فَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَثَنٰى رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَجَلَسَ عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى وَلَمْ يَجْلِسْ عَلٰى قَدَمَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَرَانِيْ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَحَدَّثَنِيْ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۱۴۹۸: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد نے ہمیں تشہد میں بیٹھنا دکھایا پس انہوں نے دایاں پاؤں کھڑا کیا اور بایاں موڑ کر دوہرا کیا اور اپنی بائیں سرین کو زمین پر ٹیک کر بیٹھ گئے اور دونوں قدموں کے زور پر نہ بیٹھے پھر کہنے لگے یہ کیفیت مجھے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کر کے دکھلائی ہے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ میرے والد عبداللہ اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۷۶' نمبر ۹۶۱۔

۱۴۹۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ قَالَ : فَفَعَلْتُهُ يَوْمَئِذٍ وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ فَنَهَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ : إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنٰى وَتَثْنِيَ الْيُسْرٰى فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ : إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي .قَالَ : أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْقُعُوْدَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا أَنْ يَنْصِبَ الرَّجُلُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيَثْنِيَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَقْعُدَ بِالْأَرْضِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا وَصَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ وَبِقَوْلِ : عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ إِنَّ ذٰلِكَ سُنَّةُ الصَّلَاةِ قَالُوْا : وَالسُّنَّةُ لَا تَكُوْنُ إِلَّا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا: أَمَّا الْقُعُوْدُ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ فَكَمَا ذَكَرْتُمْ وَأَمَّا الْقُعُوْدُ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ مِنْهَا فَعَلَى الرِّجْلِ الْيُسْرٰى وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمَ الْفَرِيْقُ الْأَوَّلُ أَنَّ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّ سُنَّةَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مَا فِي الْحَدِيْثِ لَا يَدُلُّ ذٰلِكَ أَنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَأٰى ذٰلِكَ أَوْ أَخَذَهُ مِمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ بَعْدِي) ، وَقَالَ : سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ لَمَّا سَأَلَهُ رَبِيْعَةُ، عَنْ أُرُوشِ أَصَابِعِ الْمَرْأَةِ إِنَّهَا السُّنَّةُ يَا ابْنَ أَخِيْ وَلَمْ يَكُنْ مَخْرَجُ ذٰلِكَ إِلَّا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَسَمَّى سَعِيْدٌ قَوْلَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سُنَّةً فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمَّى مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سُنَّةً وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ .وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَرَى الْقَاسِمَ الْجُلُوْسَ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِهِ وَذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ لَمَّا قَالَ لَهُ : فَإِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ : إِنَّ رِجْلَايَ لَا تَحْمِلَانِيْ فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ أَنَّهُمَا لَوْ حَمَلَتَانِيْ

قَعَدْتُ عَلٰى إِحْدَاهُمَا وَأَقَمْتُ الْأُخْرٰى، لِأَنَّ ذِكْرَهُ لَهُمَا لَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ إِحْدَاهُمَا تُسْتَعْمَلُ دُوْنَ الْأُخْرٰى وَلٰكِنْ تُسْتَعْمَلَانِ جَمِيْعًا، فَيَقْعُدُ عَلٰى إِحْدَاهُمَا وَيَنْصِبُ الْأُخْرٰى، فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَا.

۱۴۹۹: عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد عبداللہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں جب تشہد کے لئے بیٹھتے ہیں تو چوکڑی مار کر بیٹھتے ہیں میں نو عمر تھا میں نے ان کو دیکھ کر ایسا ہی کیا تو (نماز سے فارغ ہو کر) مجھے منع فرمایا اور کہنے لگے نماز میں تشہد میں بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تم اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے اور بائیں پاؤں دوہرا کر دو میں نے کہا آپ ایسا کیوں نہیں کرتے تو فرمانے لگے میرے پاؤں کو میرے جسم کے بوجھ کو اٹھا نہیں سکتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ تمام نماز میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بائیں پاؤں کو دوہرا کر کے زمین پر بچھا کر بیٹھے اور ان کی دلیل اس سلسلہ میں یحییٰ بن سعید کا نماز کے متعلق بیان اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عبدالرحمٰن بن قاسم والی روایت میں یہ قول "ان ذلك سنة الصلاة" ہے۔وہ کہتے ہیں کہ سنت تو صرف عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتی ہے۔مگر دوسرے علماء نے کہا نماز میں بیٹھنے کا آخر میں طریقہ تو وہی ہے جو تم نے بیان کیا۔مگر اول قعدہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے۔انہوں نے بھی اپنا مستدل اسی روایت کو قرار دیا۔جو پہلے فریق کی دلیل ہے۔کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا قول "ان ذلك سنة الصلاة" ہے۔پس سنت کا لفظ اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ اس سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ممکن ہے کہ انہوں نے بعد والوں کو اس طرح کرتے دیکھا یا ان سے معلوم کیا ہو۔پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين......" (الحدیث)۔تو خلفاء کی سنت کو بھی سنت کہا گیا ہے۔اسی طرح ابن مسیب رحمہ اللہ سے ربیعہ نے عورت کی انگلیوں کی دیت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے یہ سنت ہے۔حالانکہ وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول تھا۔تو سعید نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے قول سنت فرمایا۔پس اسی طرح اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس قسم کی بات کو سنت فرمایا۔اگرچہ ان کے ہاں اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کچھ بھی مروی نہ ہو۔اس سلسلے کی دوسری دلیل یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے قاسم کو نماز کے اندر بیٹھنے کے متعلق بتلایا جیسا کہ ان کی روایت میں ہے۔عبداللہ نے اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ آپ تو التی پالتی مار کر بیٹھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا میرے پاؤں میرا بوجھ برداشت نہیں کر سکتے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر وہ بوجھ برداشت کرتے تو میں ایک پاؤں پر بیٹھتا کیونکہ ان کا دونوں پاؤں کے متعلق ذکر نہ کرنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا تا کہ ان میں سے ایک استعمال کیا جائے اور دوسرا استعمال کیا جائے بلکہ دونوں کو استعمال کرتے ہوئے ایک پر بیٹھتے اور دوسرے کو کھڑا کر لے۔یہ یحییٰ بن سعید والی روایت کے خلاف ہے اور

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح ذکر کیا ہے۔

حاصل روایات: تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں پاؤں کو دہرا کرے اور بیٹھ جائے اگر زمین پر بیٹھے تو تورک کی صورت ثابت ہوگی۔

طریق استدلال:

روایت میں یحییٰ بن سعید نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اس انداز سے بیٹھنا سنت صلاۃ ہے اور سنت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہے پس تورک کا سنت ہونا ثابت ہو گیا۔

الجواب نمبر ①: فریق ثانی کی طرف سے یہ جواب دیا گیا ہے کہ آخری قعدہ میں تو اسی طرح بیٹھا جائے گا جیسا تم نے بیان کیا البتہ تشہد اول اور جلسہ میں بائیں پاؤں پر بیٹھا جائے گا رہی تمہاری دلیل تو اس میں آپ نے سنت کے لفظ سے استدلال کیا ہے اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ سنت سے مراد ابن عمر رضی اللہ عنہما یا خلفاء راشدین کی رائے اور طریقہ ہے ضروری نہیں کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلفاء کے طریقہ کے بارے میں بتلایا **علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین** (الحدیث)۔ جب ربیعہ نے سعید بن المسیب سے پوچھا کہ عورت کی انگلیوں کی دیت کیا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ سنت ہے حالانکہ یہ تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا اجتہاد و رائے تھی۔ اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس کو اسی اعتبار سے سنت قرار دیا خواہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس میں کوئی چیز مروی نہ ہو پس سنت کہنے سے تورک کا مسنون ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

جواب نمبر ②: عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ ابا جی! آپ خود تو تربع کرتے ہیں تو انہوں نے جواباً فرمایا میرے پاؤں میرے جسم کا بوجھ نہیں اٹھا سکتے مطلب یہ ہے کہ اگر اٹھا سکتے تو میں اسی طرح بیٹھتا کہ دائیں کو کھڑا کرتا اور بائیں کو موڑ کر بیٹھتا تو دونوں پاؤں کا تذکرہ کرنا اس بات کا ثبوت نہیں کہ دونوں کو کھڑا کرتے بلکہ ایک کو کھڑا کرنے اور دوسرے پر بیٹھنے پر زیادہ دلالت کرتا ہے اور یہ بات روایت یحییٰ بن سعید کے خلاف ہے۔

پس مدعا ثابت نہ ہوا (یہ دونوں جواب کافی کمزور ہیں فتدبر)

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

قعدہ اولیٰ اور جلسہ میں تو دائیں پاؤں کو کھڑا کریں گے اور قعدہ اخیرہ میں تورک کیا جائے گا اس کا ثبوت ان روایات میں ملتا ہے۔

۱۵۰۰: قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ .سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشْرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ (اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : لِمَ فَوَاللّٰهِ مَا كُنْتَ اَكْثَرَنَا لَهٗ تَبْعَةً وَلَا اَقْدَمَنَا لَهٗ صُحْبَةً، فَقَالَ : بَلٰى، قَالُوْا :

فَاعْرِضْ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ فِي الْجِلْسَةِ الْأُوْلَى يَعْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا حَتّٰى إِذَا كَانَتْ السَّجْدَةُ الَّتِي يَكُوْنُ فِيْ آخِرِهَا التَّسْلِيْمُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ قَالَ : فَقَالُوْا جَمِيْعًا : صَدَقْتَ).

۱۵۰۰: محمد بن عمرو بن عطاء کہتے ہیں میں نے حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے اس وقت یہ بات سنی جبکہ وہ دس اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تشریف فرما تھے ان اصحاب عشرہ میں ابوقتادہؓ بھی تھے ابوحمید ان کو مخاطب ہو کر فرمانے لگے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں انہوں نے کہا کیوں۔ اللہ کی قسم تم آپ کی اتباع میں ہم سے آگے بڑھنے والے نہیں اور صحبت رسول ﷺ میں بھی ہم سے مقدم نہیں انہوں نے کہا کیوں نہیں وہ ابوحمید سے کہنے لگے بہرطور جو کچھ ہے تم تو حضور کریم ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرو۔ (محبوب کے اعمال میں محبوب کی خوشبو رچی بسی ہے) ابوحمید کہنے لگے جلسہ اولیٰ (قعدہ اولیٰ) میں آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے جب آپ قعدہ اخیرہ کرتے تو بائیں پاؤں کو مؤخر کرتے اور زمین پر اپنی سرین کے سہارے سے بائیں طرف بیٹھ جاتے تو اس پر تمام نے کہا تم نے سچ کہا۔

تخریج : روایت نمبر۱۴۹۳ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۱۵۰۱ :وَمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ وَيَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ .ح قَالَ : وَأَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ.

۱۵۰۱: محمد بن عمرو بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اور دوسری سند عبدالکریم بن حارث نے محمد بن عمرو بن عطاء سے اور انہوں نے ابوحمیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے صرف "فَقَالُوْا جَمِيْعًا صَدَقْتَ" کے الفاظ نقل نہیں کیے۔

۱۵۰۲ :حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ .وَقَدْ خَالَفَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : الْقُعُوْدُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا سَوَاءٌ عَلٰى مِثْلِ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ فِيْ قَوْلِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ يَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَيَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۵۰۲: عبدالسلام بن حفص نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ اس کے موافق ہے جو پہلے قول والوں نے اختیار کیا اور لوگوں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ نماز میں پہلے قعدہ اسی طرح ہے جیسا دوسرے قول والوں نے کہا ہے کہ اپنے دائیں کو کھڑا کر لے اور بائیں کو بچھائے اور اس پر بیٹھ جائے۔ ان کی دلیل یہ روایت ہے۔

حاصل روایات: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قعدہ اخیرہ میں اسی طرح تورک فرمایا جیسا کہ فریق اول کہتا ہے اور قعدہ اولیٰ میں آپ دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے۔

فریق ثالث کا موقف:

نماز میں تمام قعود ایک ہی کیفیت کے حامل ہیں۔

دلائل ملاحظہ ہوں:

۱۵۰۳: بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَا : حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ : (صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَأَحْفَظَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَلَمَّا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ فَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَعَدَ عَلَيْهَا وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ مِرْفَقَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ وَجَعَلَ حَلْقَةَ الْإِبْهَامِ وَالْوُسْطٰى ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْ بِالْأُخْرٰى).

۱۵۰۳: عاصم بن کلیب جرمی نے اپنے والد سے انہوں نے وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی اور میں نے عزم کیا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو خوب یاد کروں گا کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد کے لئے قعدہ کیا تو بائیں پاؤں کو بچھایا پھر اس پر بیٹھ گئے اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا اور دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اپنی انگلیوں کو ہتھیلی سے ملا کر عقد کیا اور انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا اور سبابہ سے دعا کا اشارہ کرنے لگے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۵، نمبر ۷۲۶، نسائی فی التطبیق باب ۴۹، ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۵، نمبر ۸۶۷۔

۱۵۰۴: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ. وَفِيْ قَوْلِ وَائِلٍ، ثُمَّ عَقَدَ أَصَابِعَهُ يَدْعُوْ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ كَانَ فِيْ آخِرِ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ فَنَظَرْنَا فِيْ صِحَّةِ مَجِيْئِهِمَا وَاسْتِقَامَةِ أَسَانِيْدِهِمَا.

۱۵۰۴: خالد نے عاصم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

حاصل روایات: یہ روایات اس کے بالکل مطابق ہے جس کی طرف فریق ثالث گئے ہیں اس میں ایک چیز ابوحمید والی روایت کے خلاف ہے۔

ایک اشکال:

جب دونوں صحیح روایات معارض ہیں تو آپ نے کس بناء پر وائل بن حجرؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے۔

الجواب نمبر ①: ابوحمیدؓ والی روایت سند کے لحاظ سے نہایت کمزور ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۰۵ : فَإِذَا فَهْدٌ وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ أَنَّهُ وَجَدَ عَشَرَةً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسًا فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ عَاصِمٍ سَوَاءً .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ فَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا حَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ ؛ لِأَنَّهُ صَارَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، وَأَهْلُ الْإِسْنَادِ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا فَإِنْ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ضَعْفَ الْعَطَّافِ بْنِ خَالِدٍ قِيْلَ لَهُمْ : وَأَنْتُمْ أَيْضًا تُضَعِّفُوْنَ عَبْدَ الْحَمِيْدِ أَكْثَرَ مِنْ تَضْعِيْفِكُمْ لِلْعَطَّافِ مَعَ أَنَّكُمْ لَا تَطْرَحُوْنَ حَدِيْثَ الْعَطَّافِ كُلَّهُ إِنَّمَا تَزْعُمُوْنَ أَنَّ حَدِيْثَهُ فِي الْقَدِيْمِ صَحِيْحٌ كُلُّهُ وَأَنَّ حَدِيْثَهُ بِآخِرِهِ قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ .هٰكَذَا قَالَ : يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فِيْ كِتَابِهِ، فَأَبُوْ صَالِحٍ سَمَاعُهُ مِنَ الْعَطَّافِ قَدِيْمٌ جِدًّا فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا صَحَّحَهُ يَحْيٰى مِنْ حَدِيْثِهِ مَعَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ لَا يَحْتَمِلُ مِثْلَ هٰذَا، وَلَيْسَ أَحَدٌ يَجْعَلُ هٰذَا الْحَدِيْثَ سَمَاعًا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو مِنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ إِلَّا عَبْدَ الْحَمِيْدِ وَهُوَ عِنْدَكُمْ أَضْعَفُ وَلٰكِنَّ الَّذِيْ رَوٰى حَدِيْثَ أَبِيْ حُمَيْدٍ وَوَصَلَهُ لَمْ يُفَصِّلْ حُكْمَ الْجُلُوْسِ كَمَا فَصَّلَهُ عَبْدُ الْحَمِيْدِ.

۱۵۰۵: عطاف بن خالد کہتے ہیں ہمیں محمد بن عمرو بن عطاء نے بیان کیا اور کہا مجھے ایک آدمی نے بیان کیا کہ اس نے دس اصحاب نبی ﷺ کو بیٹھے ہوئے پایا پھر انہوں نے بالکل ابوعاصم جیسی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں اس سے ابوحمید والی روایت فاسد ہوگئی۔ کیونکہ محمد بن عمرو کے بعد ایک مجہول آدمی ہے۔ اور محدثین ایسی روایات کو قابل حجت قرار نہیں دیتے اگر بالفرض وہ عطاف بن خالد کے متعلق کہیں کہ وہ ضعیف ہے تو ہم کہیں گے کہ تم عبدالحمید کو عطاف سے بڑھ کر ضعیف قرار دیتے ہو مگر اس کی تمام روایات کو نہیں چھوڑتے۔ بلکہ تمہارا خیال یہ ہے کہ اس کی تمام قدیم روایات تو درست ہیں اور اس کی آخری دور والی روایات میں کچھ کمزوری آچکی ہے۔ یہ بات یحییٰ بن معینؒ نے اپنی کتب میں کہی ہے۔ اور ابوصالح نے عطاف سے ابتدائی

زمانہ میں حدیث سماعت کی ہے۔ یہ ان روایات میں داخل ہوگئی جن کو یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا حالانکہ محمد بن عمرو کی عمر اس بات کا احتمال بھی نہیں رکھتی اور کسی نے اس روایت میں محمد بن عمرو کا ابوحمید سے سماع عبدالحمید کے سوا ثابت نہیں کیا اور وہ تمہارے ہاں ضعیف ترین رواۃ سے ہیں۔ مگر جس نے ابوحمید کی حدیث متصل روایت کی ہے اس نے بیٹھنے کا حکم اس قدر تفصیل سے بیان نہیں کیا جس قدر عبدالحمید نے بیان کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۱۶' نمبر ۷۳۰' ترمذی فی الصلاة باب ۱۱۰' نمبر ۳۰۴' نسائی فی السهو باب ۲۹۔

وجہ اوّل:

اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ یہ روایت منقطع ہے کیونکہ محمد بن عمرو بن عطاء کا ابوحمید ساعدیؓ سے سماع ثابت نہیں کیونکہ یہاں رجل کا لفظ آ رہا ہے ایسی روایت قابل حجت نہیں۔

وجہ دوم:

عطاف بن خالد بھی ضعیف راوی ہے ہم نے اس کے ابتدائی دور کی روایت لی اس کی ابتدائی روایات کو درست کہا گیا اور ہم نے آخری دور کی روایت لی۔ حالانکہ ان میں گڑبڑ بتلائی جاتی ہے (کذا قال یحییٰ بن معین فی کتابہ)

وجہ سوم:

محمد بن عمرو بن عطاء کا ابوحمیدؓ سے اتصال وسماع صرف عبدالحمید کی سند میں پایا جاتا ہے وہ ضعیف ترین راوی ہے لیکن جس نے ابوحمید کی روایت کو وصل سے بیان کیا اس سے حکم جلوس میں کوئی تفصیل ذکر نہیں کی جیسا عبدالحمید نے تفصیل کی اور عبدالحمید اضعف راوی کی روایت کس طرح قابل حجت ہوگی۔

روایت ملاحظہ ہو:

۱۵۰۶ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْبُغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ أَحَدِ بَنِيْ مَالِكٍ عَنْ عَيَّاشٍ أَوْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ أَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَأَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ (أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا الصَّلَاةَ فَقَالَ : أَبُوْ حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالُوْا : وَكَيْفَ؟ فَقَالَ : اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا : فَأَرِنَا، قَالَ: فَقَامَ يُصَلِّيْ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فَبَدَأَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ نَحْوَ الْمَنْكِبَيْنِ، ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ أَيْضًا، ثُمَّ

أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا مُصَوِّبَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُوْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، ثُمَّ كَبَّرَ فَجَلَسَ فَتَوَرَّكَ إِحْدَى رِجْلَيْهِ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الْأُخْرٰى، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ، فَلَمْ يَتَوَرَّكْ، ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الْأُخْرٰى وَكَبَّرَ كَذٰلِكَ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ، حَتّٰى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيْرٍ، ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَسَلَّمَ عَنْ شِمَالِهِ أَيْضًا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)

۱۵۰۶: محمد بن عمرو بن عطاء نے بنی مالک کے کسی آدمی سے اس نے عیاش یا عباس بن سہل ساعدی سے بیان کیا کہ میں ایک مجلس میں تھا جس میں میرے والد بھی موجود تھے میرے والد خود صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں اور اس مجلس میں ابو ہریرہ ابواسید ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہم انصار میں سے تھے انہوں نے باہمی نماز کا مذاکرہ کیا تو ابوحمید نے کہا میں تم میں سب سے بڑھ کر جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جاننے والا ہوں انہوں نے کہا یہ کیسے؟ تو وہ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے حاصل کی ہے انہوں نے کہا ہمیں دکھلاؤ چنانچہ ابوحمید کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور وہ تمام دیکھ رہے تھے انہوں نے نماز کی ابتداء میں کندھوں کے برابر ہاتھوں کو بلند کیا پھر رکوع کی تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا پھر اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے تھام لیا سر کو نہ تو کمر سے بلند کرنے والے اور نہ نیچے جھکانے والے تھے (بلکہ برابر رکھنے والے تھے) پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ اللھم ربنا و لک الحمد کہا پھر رفع یدین کیا پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے اور سجدہ میں اپنی ہتھیلیوں کے سہارے دونوں گھٹنوں اور پاؤں کو کھڑا رکھا پھر تکبیر کہی اور جلسہ کیا اور ایک پاؤں کو کھڑا رکھا جبکہ دوسرے سے تورک کیا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا اور تکبیر کہہ کر قیام کے لئے اٹھ گئے اور تورک نہ کیا۔ پھر دوسری رکعت کی قراءت پوری کر کے رکوع کیا اور اسی طرح تکبیر کہی پھر دو رکعت کے بعد بیٹھے جب قیام کے لئے اٹھنے کا ارادہ کیا تو تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے پھر دو رکعت مکمل کر کے دائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۶، نمبر ۷۳۰، بیہقی ۱۴۶/۲، تخریج روایت ۱۵۰۵ ملاحظہ ہو۔

۱۵۰۷ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَدْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عِيْسٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هٰكَذَا، أَوْ نَحْوَهُ وَحَدِيْثُ عِيْسٰى أَنَّ مِمَّا حَدَّثَهُ أَيْضًا فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَيَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يُشِيْرُ فِي الدُّعَاءِ بِأُصْبُعٍ وَاحِدَةٍ.

۱۵۰۷: حسن بن حر کہتے ہیں عیسیٰ نے اس روایت کو اسی طرح بیان کیا یا اس جیسا بیان کیا اور عیسیٰ کی حدیث ان میں سے ہے جن کو اس نے بیان کیا اس حدیث میں تشہد بیٹھنے کا اس طرح تذکرہ ہے کہ اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر

رکھا جائے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا جائے پھر دعا میں ایک انگلی سے اشارہ کرے۔

تخریج : بیہقی ۱٤٦/۲۔

۱۵۰۸ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ، قَالَ : ثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلٍ، قَالَ : اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَاَبُوْ اُسَیْدٍ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا الْقُعُوْدَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ عَبْدُ الْحَمِیْدِ فِیْ حَدِیْثِهٖ فِی الْمَرَّةِ الْاُوْلٰى وَلَمْ یَذْكُرْ غَیْرَ ذٰلِكَ.

۱۵۰۸: عباس بن سہل کہتے ہیں کہ ابوحمید ابواسید سہل بن سعد اکٹھے بیٹھے تھے انہوں نے باہمی جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا اور انہوں نے اپنی روایت میں عبدالحمید کے بیان کے مطابق قعدہ اولیٰ کا تذکرہ کیا ہے اور کسی چیز کا تذکرہ اس میں موجود نہیں۔

تخریج : ابو داؤد ۱۰٦/۱۔

۱۵۰۹ : .حَدَّثَنِیْ اَبُو الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِیُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ، قَالَ : ثَنَا عُتْبَةُ بْنُ حَكِیْمٍ، عَنْ عِیْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَدَوِیِّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ، اَنَّهٗ (كَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا : مِنْ اَیْنَ؟ قَالَ : رَقَبْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ حَتّٰى حَفِظْتُ صَلَاتَهٗ .قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حِذَاءَ وَجْهِهٖ، فَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ : رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَاِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ فَخِذَیْهِ غَیْرَ حَامِلٍ بَطْنَهٗ عَلٰى شَیْءٍ مِنْ فَخِذَیْهِ، وَلَا مُفْتَرِشٍ ذِرَاعَیْهِ، فَاِذَا قَعَدَ لِلتَّشَهُّدِ، اَضْجَعَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰى وَنَصَبَ الْیُمْنٰى عَلَى صَدْرِهَا، وَیَتَشَهَّدُ). فَهٰذَا اَصْلُ حَدِیْثِ اَبِیْ حُمَیْدٍ هٰذَا لَیْسَ فِیْهِ ذِكْرُ الْقُعُوْدِ اِلَّا عَلٰى مِثْلِ مَا فِیْ حَدِیْثِ وَائِلٍ وَالَّذِیْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، فَغَیْرُ مَعْرُوْفٍ وَلَا مُتَّصِلٍ عِنْدَنَا عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ ؛ لِاَنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ اَنَّهٗ حَضَرَ اَبَا حُمَیْدٍ وَاَبَا قَتَادَةَ، وَوَفَاةُ اَبِیْ قَتَادَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِدَهْرٍ طَوِیْلٍ ؛ لِاَنَّهٗ قُتِلَ مَعَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَصَلّٰى عَلَیْهِ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَیْنَ سِنُّ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ مِنْ هٰذَا .فَلَمَّا كَانَ الْمُتَّصِلُ، عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى وَائِلٌ، ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ وَلَمْ یَجُزْ خِلَافُهٗ مَعَ مَا شَدَّهٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَیْنَا الْقُعُوْدَ الْاَوَّلَ فِی الصَّلَاةِ وَفِیْمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ، هُوَ اَنْ یَفْتَرِشَ الْیُسْرٰى فَیَقْعُدَ عَلَیْهَا .ثُمَّ اخْتَلَفُوْا

فِي الْقُعُوْدِ الْآخِيْرِ، فَلَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ، أَنْ يَكُوْنَ سُنَّةً أَوْ فَرِيْضَةً .فَإِنْ كَانَ سُنَّةً، فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ، وَإِنْ كَانَ فَرِيْضَةً، فَحُكْمُهُ حُكْمُ الْقُعُوْدِ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا، إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۱۵۰۹: عیسیٰ بن عبدالرحمٰن عدوی نے عباس بن سہل سے انہوں نے ابوحمید ساعدیؓ سے روایت کی ہے کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کو کہنے لگے میں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں انہوں نے کہا یہ کیسے؟ تو وہ کہنے لگے کہ میں نے خوب جانچ کر دیکھا یہاں تک کہ میں نے آپ کی نماز کو خوب محفوظ کر لیا ابوحمید کہنے لگے جب جناب رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے اٹھتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو چہرے کے برابر اٹھاتے پھر جب رکوع کی تکبیر کہتے تو دوبارہ اسی طرح کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور ربنا ولک الحمد کہتے جب سجدہ کرتے تو اپنی رانوں کو پیٹ سے الگ رکھتے اس کا بوجھ کسی ران پر نہ ڈالتے اور اپنے دونوں بازوؤں کو زمین پر نہ بچھاتے جب تشہد کے لئے بیٹھتے تو بائیں پاؤں کو لٹاتے اور دائیں پاؤں کو ٹھیک وسیدھا اور تشہد پڑھتے۔ یہ ابوحمید کی روایت کی اصل ہے اور اس میں بھی بیٹھنے کا تذکرہ اسی انداز سے ہے جیسا حضرت وائل ؓ کی روایت میں ہے اور وہ جس کو ابوحمید سے محمد بن عمرو نے بیان کیا وہ نہ تو معروف ہے اور نہ متصل ہے کیونکہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ خود ابوحمید اور ابوقتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ ابوقتادہ کی وفات تو اس سے عرصہ پہلے ہو چکی تھی کیونکہ وہ حضرت علی کے ساتھ لڑائی میں شریک ہو کر شہید ہوئے اور حضرت علی ؓ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی' محمد بن عمرو کی عمر ہی اس وقت کیا تھی کہ وہ ان کی مجلس میں حاضر ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابوحمید کی متصل روایت وائل کی رایت کے موافق ہے۔ پس اسی کو اختیار کرنا ضروری ہے اُس کی مخالفت درست نہیں جبکہ نظر وفکر کے لحاظ سے بھی اسی کی پختگی ثابت ہوتی ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں نماز میں پہلا قاعدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا بھی پایا جاتا ہے اور وہ اسی طرح ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اسی پر بیٹھتے ہیں صرف آخری قعدہ میں اختلاف ہے۔ تو وہ دو حالتوں سے خالی نہیں یا وہ سنت ہے یا فرض' اگر وہ سنت ہے تو اس کا حکم پہلے قعدہ کی طرح ہے اور اگر وہ فرض ہے تو اس کا حکم دونوں سجدوں کے درمیان والے قعدہ کی طرح ہے۔ پس اس سے وائل ابن حجر والی روایت میں جو مذکور ہے وہ ثابت ہو گیا اور وہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور محمد ؒ کا قول ہے اور ابراہیم نخعی ؒ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ابوحمید ساعدیؓ کی روایات میں سے اصل ہے اس میں قعود کا تذکرہ اسی طرح سے ہے جس طرح کہ وائل بن حجرؓ کی روایت میں ہے اور جس کو محمد بن عمرو نے بیان کیا ہے وہ غیر معروف ہے اور ہمارے ہاں ابوحمید سے اس کا اتصال بھی نہیں ہے۔

عدم اتصال کے وجوہ:

نمبر①: اس میں یہ مذکور ہے کہ وہ ابوحمید اور ابوقتادہ کی خدمت میں حاضر ہوا حالانکہ ابوقتادہؓ کی وفات اس سے طویل زمانہ پہلے ۴۰ھ میں ہو چکی تھی۔

نمبر②: ابوقتادہؓ جن کی خدمت میں حاضری بتلائی جا رہی ہے وہ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے زمانہ میں شہید ہوئے اس وقت تو محمد بن عمرو بن عطاء کی پیدائش بھی نہ ہوئی تھی سماع حدیث تو بہت دور کی بات ہے۔ اس کی پیدائش ۴۴ھ میں ہوئی۔

فیصلہ کن مرحلہ:

جب ابوحمید ساعدیؓ کی متصل روایت وائل بن حجرؓ کی روایت کے موافق ہے تو فریق ثالث کی بات اس سے ثابت ہو گئی اسی کو اپنانا چاہئے اس کی خلاف ورزی نہ ہونی چاہئے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

قعدہ اولیٰ نماز کا حصہ ہے اس پر غور کیا اور جلسہ میں غور کیا کہ جب اس میں بالاتفاق بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھتے ہیں۔ اب رہا قعدہ اخیرہ جس میں اختلاف کیا گیا تو اس کی دو حالتیں ہیں یا وہ فرض ہے یا سنت اگر وہ سنت ہے تو اس کا حکم قعدہ اولیٰ جیسا ہوگا اور اگر وہ فرض ہے تو اس کا حکم جلسہ جیسا ہونا چاہئے تو ہر دو صورت میں نظر بھی وائل بن حجرؓ کی روایت ہی کے موافق ہے۔

یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تائید تابعین رحمہم اللہ:

۱۵۱۰ : كَمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَفْرِشَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهَا .

۱۵۱۰: مغیرہ نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ وہ اس کو مستحب و مستحسن قرار دیتے تھے کہ آدمی جب نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے (گویا تورک نہ کرے)۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۵۴/۱۔

گویا کبار تابعین کے ہاں بھی وائل بن حجرؓ والی روایت پر عمل تھا۔

حاصل: اس باب میں امام نے فریق ثالث کے لئے ایک دلیل ہی پیش کی مگر ضمنی طور پر کئی دیگر روایات پیش کر دیں جن سے اس عنوان کو تقویت ملتی تھی۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هُوَ؟

تشہد کی کیفیت

خلاصۃ المرام: قعدۂ اولیٰ اور ثانیہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے یا مسنون۔

نمبر ①: امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں دونوں میں تشہد پڑھنا مسنون ہے۔

نمبر ②: امام احمد رحمہ اللہ کے ہاں دونوں میں پڑھنا واجب ہے۔

نمبر ③: احناف کے ہاں قعدہ اولیٰ میں مسنون اور اخیرہ میں واجب ہے امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ مگر عام کتب احناف میں قعدہ اولیٰ میں بھی اس کو واجب کہا گیا ہے اب رہا یہ مسئلہ کہ تشہد کون سا پڑھا جائے گا امام مالک کے ہاں تشہد عمر رضی اللہ عنہ اور امام شافعی کے نزدیک تشہد ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

یہاں تشہد کی کیفیت پر بحث ہے:

نمبر ④: احناف وحنابلہ کے ہاں تشہد ابن مسعودؓ ہے۔

مؤقف اول: تشہد عمر رضی اللہ عنہ پڑھا جائے گا انہوں نے برسر منبر یہ بات فرمائی اور کسی نے نکیر نہیں فرمائی اس سے تشہد عمری پر صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہوگیا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۵۱۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمَا، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعَلِّمُ النَّاسَ التَّشَهُّدَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ : قُولُوا : التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

۱۵۱۱: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری روایت کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر پر لوگوں کو تشہد کی تعلیم دے رہے اور کہہ رہے تھے تم اس طرح کہو! **التحيات لله الزاكيات لله الصلوات لله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدًا عبده ورسوله** تمام بدنی مالی اور زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تم پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر بھی سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۳/۱۔

۱۵۱۲ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۵۱۲: عروہ نے عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۰۲/۲۔

۱۵۱۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ : لِنَافِعٍ كَيْفَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَشَهَّدُ، قَالَ : كَانَ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ثُمَّ يَتَشَهَّدُ فَيَقُوْلُ : شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ.

۱۵۱۳: ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما تشہد کیسے پڑھتے تھے تو اس نے کہا وہ اس طرح پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، وَالزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۔پھر شہادتین اس طرح پڑھتے: شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

تخریج : موطا مالك في الصلاة نمبر ٥٤۔

۱۵۱۴ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ .ح

۱۵۱۴: نصر بن مرزوق نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا۔

۱۵۱۵ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَا : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۵۱۵: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب تم میں سے کوئی تشہد پڑھے تو اس طرح کہے پھر تشہد عمری کی طرح نقل کیا۔

۱۵۱۶ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَفَهْدٌ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، قَالَ : كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ وَتُشِيْرُ بِيَدِهَا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ، وَقَالُوْا: هٰكَذَا

التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ ؛ لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَلَّمَ ذٰلِكَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَوْ وَجَبَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ عِنْدَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذًا لَمَا خَالَفَ أَحَدٌ مِنْهُمْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ خَالَفُوْهُ فِيْهِ وَعَمِلُوْا بِخِلَافِهِ .وَرَوٰى أَكْثَرُهُمْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمِمَّنْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۱۶: یحییٰ بن سعید نے قاسم سے انہوں نے نقل کیا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمیں تشہد سکھاتیں اور اپنے ہاتھ سے اس کا اشارہ بتلاتی تھیں پھر اس طرح کا تشہد نقل کیا۔ بعض علماء کا رجحان ان روایات کی طرف گیا اور انہوں نے کہا کہ تشہد اسی طرح ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ممبر پر انصار و مہاجرین کی موجودگی میں سکھایا اور کسی نے بھی انکار نہیں کیا مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے نزدیک اگر یہی لازم ہوتا جیسا تم کہہ رہے ہو تو پھر کوئی صحابی بھی ان کی مخالفت نہ کرتا حالانکہ کئی حضرات نے ان کی نہ صرف مخالفت کی بلکہ اس کے خلاف عمل کیا اور ان کی اکثریت نے وہ تشہد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نقل کیا' ان مخالفت کرنے والوں میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ہیں' انہوں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد نقل کیا ہے جو یہ مذکور ہے۔

تخریج : موطا مالك في الصلاة نمبر٥٦' مصنف ابن ابي شيبه ٢٩٣/١۔

حاصل روایات : نماز میں اسی تشہد کا پڑھنا افضل ہے کیونکہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو منبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ تشہد مہاجرین و انصار کے مجمع میں سکھایا اور ان پر کسی نے نکیر نہ کی پس اس کی افضلیت پر اجماع ہو گیا۔

موقف فریق ثانی وثالث:

کہ اس کے علاوہ تشہد بھی موجود ہیں جن کا احادیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھانا منقول ہے جیسا آئندہ روایات سے ثابت ہوگا۔

جواب دلیل فریق اوّل:

وخالفهم في ذلك تمہارا یہ کہنا درست نہیں کہ یہ تشہد ضروری ہے اگر ایسا ہوتا تو دیگر صحابہ میں سے کسی سے بھی اس کے خلاف تشہد منقول نہ ہوتا سب سے پہلے عبداللہ بن مسعودؓ جنہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے مختلف تشہد نقل کیا ہے۔ روایت ابن مسعودؓ ملاحظہ ہو۔

۱۵۱۷ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَوَهْبٌ، وَأَبُوْ عَامِرٍ، قَالُوْا : ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا

خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرَائِيْلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيْلَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ).

۱۵۱۷: ابووائل نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ ہم جب نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے السلام علی اللہ السلام علی جبرائیل السلام علی میکائیل۔ (جب آپ نے یہ سنا) تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس طرح نہ کہو السلام علی اللہ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات السلام ہے بلکہ تم اس طرح کہا کرو۔ التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین اشہدان لا الٰہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ تمام قولی فعلی و مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں تم پر سلام ہو اے نبی! اور اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱٤۸' نمبر ۱۵۰ 'الاستیذان باب۳' والدعوات باب۱٦' التوحید باب٥' مسلم فی الصلاۃ نمبر٥٦' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۷۸' نمبر۹٦۸' ترمذی فی الدعوات باب۸۲' نسائی فی التطبیق باب۱۰۰' والسھو باب٥٦' ابن ماجہ فی الاقامہ باب۲٤' نمبر۸۹۹' مسند احمد ٤۱۳/۱۔

۱۵۱۸ : وَمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَمَّادٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۱۵۱۸: شعبہ نے حماد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ مسند احمد ۱٦٤/۱۔

۱۵۱۹ : وَمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ .

۱۵۱۹: ابوعوانہ نے سلیمان سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤۱۳/۱۔

۱۵۲۰ : وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ .

۱۵۲۰: منصور بن معتمر نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو عبدالله المدنی فی مسنده۔

۱۵۲۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ الضَّبِّيُّ .

۱۵۲۱: ابواحمد نے محل بن محرز ضبی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : طبرانی کبیر ۳۹/۱۰۔

۱۵۲۲ : ح وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا مُحِلُّ بْنُ مُحْرِزٍ قَالَ : ثَنَا شَقِيْقٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ وَزَادَ حُسَيْنٌ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالُوْا : وَكَانُوْا يَتَعَلَّمُوْنَهَا كَمَا يَتَعَلَّمُ أَحَدُكُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۱۵۲۲: محل بن محرز نے شقیق سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے حسین کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ کانوا یتعلمونھا کما یتعلم احدکم السورۃ من القرآن وہ اس کو اسی طرح سکھاتے سیکھتے تھے جس طرح تم قرآن مجید کی سورت سیکھتے ہو۔

تخریج : ترمذی ۶۵/۱۔

۱۵۲۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ : أَخَذْتُ التَّشَهُّدَ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَّنَنِيْهَا كَلِمَةً كَلِمَةً ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ وَائِلٍ وَزَادَ قَالَ : (فَكَانُوْا يُخْفُوْنَ التَّشَهُّدَ وَلَا يُظْهِرُوْنَهُ.

۱۵۲۳: عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عبداللہؓ سے نقل کیا کہ میں نے خود زبان نبوت سے تشہد سیکھا ہے اور آپ نے ایک ایک کلمہ کر کے مجھے اس کی تلقین کی ہے پھر ابو وائل والی سابقہ روایت کے تشہد کو ذکر کیا اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ صحابہ کرام تشہد کو آہستہ پڑھتے جہراً نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۸۰' نمبر ۹۸۶' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۰۱' نمبر ۲۹۱۔

۱۵۲۴ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا مُغِيْرَةُ الضَّبِّيُّ قَالَ : ثَنَا شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَمَنْصُوْرٍ وَسُلَيْمَانَ وَمُحِلٍّ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَبَرَكَاتُهُ.

۱۵۲۴: مغیرہ ضبی کہتے ہیں کہ مجھے شقیق بن سلمہ نے بیان کیا پھر حماد' منصور' سلیمان' محل نے ابی وائل کی طرح روایت نقل کی۔ البتہ اس میں "برکاتہ" کا لفظ نہیں کہا۔

تخریج : سابقہ طبرانی فی الکبیر ۳۹/۱۰۔

۱۵۲۵ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ . ح

۱۵۲۵: سعید بن عامر نے کہا ہمیں شعبہ نے بیان کیا۔

۱۵۲۶ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ . ح

۱۵۲۶: دوسری سند میں وہب نے کہا ہمیں شعبہ نے بیان کیا۔

تخریج : نسائی ۱۷٤/۱۔

۱۵۲۷ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كُنَّا لَا نَدْرِيْ مَا نَقُوْلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا -عَزَّ وَجَلَّ- وَإِنَّ مُحَمَّدًا عُلِّمَ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ أَوْ قَالَ وَجَوَامِعَهُ فَقَالَ : إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَلْيَقُلْ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۵۲۷: ابواسحاق نے ابوالاحوص سے انہوں نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نہ جانتے تھے کہ دو رکعتوں کے درمیان کیا کہا کریں بس ہم سبحان اللہ اللہ اکبر الحمد للہ کہتے اور کہتے کہ حضرت محمد ﷺ کو کلمات کی ابتداء اور انتہاء والے کلمات سکھائے گئے ہیں یا خواتم کی بجائے جوامع کے لفظ فرمائے پھر فرمایا جب تم قعدہ اولیٰ میں بیٹھا کرو تو اس طرح کہو پھر التحیات کے آخر تک اسی طرح کلمات ذکر کئے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة ۱۷۸' نمبر ۹٦۹' ترمذی فی النکاح باب ۱۷' نمبر ۱۱۰۵' والصلاة باب ۹۹' نمبر ۲۸۹۔

۱۵۲۸ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَرَوٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ .

۱۵۲۸: ابواسحاق نے ابوالاحوص سے انہوں نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کا خطبہ سکھایا انہوں نے اسی کی مثل ذکر کیا۔

تخریج : ترمذی فی النکاح باب ۱۷' نمبر ۱۱۰۵۔

حاصل روایات: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے دوسرا تشہد جس کو خود زبان نبوت سے سیکھا وہی اپنے شاگردوں کو سکھایا اور یہ تشہد حضرت عمر ؓ والے تشہد سے مختلف ہے اس سے ثابت ہوا کہ وہی تشہد واجب و لازم نہیں ہے۔

خالفه فی ذلك ایضًا عبدالله بن عباسؓ۔ اس سے دوسرا تشہد نقل کریں گے جن سے یہ ثابت ہوگا تشہد عمری ہی سب سے افضل نہیں روایت ابن عباس ؓ ملاحظہ ہو۔

۱۵۲۹ :مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، وَأَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ، كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، فَكَانَ يَقُوْلُ : اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ).

۱۵۲۹: سعید بن جبیر اور طاؤس نے ابن عباس ﷠ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد ایسے سکھاتے جیسے قرآن مجید سکھاتے آپ اس طرح فرماتے التحیات المبارکات' الصلوات الطیبات للّٰہ السلام علیك ایها النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاته السلام علینا وعلی عباداللّٰہ الصالحین۔ اشهد ان لااله الااللّٰہ وان محمدا رسول اللّٰہ بابرکت قولی عبادات' پاکیزہ فعلی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔اور اس سلسلے میں عبداللہ ابن عباس ﷠ نے ان کی مخالفت کی اور انہوں نے بھی جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کو روایت کیا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۶۰' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۷۸' نمبر۹۷۴' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۰۰' نمبر ۲۹۰' نسائی فی التطبیق باب۱۹۳' ابن ماجه فی الاقامه نمبر ۹۰۰' مسند احمد ۲۹۲/۱' مصنف ابن ابی شیبه ۲۹٤/۱' دارقطنی فی السنن ۳۵۰/۱۔

۱۵۳۰ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : أَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : سُئِلَ عَطَاءٌ ، وَأَنَا أَسْمَعُ، عَنِ التَّشَهُّدِ فَقَالَ : اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُهُنَّ عَلَى الْمِنْبَرِ، يُعَلِّمُهُنَّ النَّاسَ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مِثْلَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ .قُلْتُ فَلَمْ يَخْتَلِفِ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ : لَا .وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۱۵۳۰: ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء ﷬ سے کسی نے پوچھا جبکہ میں یہ گفتگو سن رہا تھا کہ تشہد کون سا پڑھا جائے تو فرمایا اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، آخر تک جو گزشتہ روایت میں گزرا ہے۔اسی طرح نقل کیا پھر ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر ﷠ کو منبر پر لوگوں کو اسے سکھاتے سنا اور میں نے خود حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی اسی طرح سنا جیسا کہ میں نے عبداللہ بن زبیر ﷠ سے سنا تھا میں نے عطاء سے کہا کیا ان دونوں کے تشہد کے کلمات مختلف ہیں تو انہوں نے کہا نہیں۔اور اس سلسلے میں عبداللہ ابن عمر ﷠ نے بھی ان کی مخالفت کی۔

حاصل روایات: کہ عبداللہ بن عباسؓ نے بھی یہ تشہد جناب رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہے اور اسی کو حضرت عبداللہ بن زبیر نے بر سر منبر صحابہ اور تابعین کے مجمع میں سنایا اور سکھایا جس سے اس کا جناب نبی اکرم ﷺ سے ہونا اور پختہ ہو گیا اس سے ثابت ہوا کہ

اگر تشہد عمری لازم ہوتا تو دونوں حضرات اور تشہد نقل نہ کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف سے تشہد کی روایت منقول ہے جس کے الفاظ تشہد عمر رضی اللہ عنہ سے مختلف ہیں روایت ملاحظہ ہو۔

۱۵۳۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَابِي الْمَكِّيُّ قَالَ : صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ ضَرَبَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِيْ، فَقَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ تَحِيَّةَ الصَّلَاةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا، قَالَ : فَتَلَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۵۳۱: عبداللہ بن بابی المکی کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی جب وہ نماز ادا کر چکے تو انہوں نے مجھے خبردار کرتے ہوئے میری ران پر ہاتھ سے ضرب لگائی اور فرمایا کیا تمہیں نماز کا تحیہ یعنی التحیات نہ سکھاؤں جس طرح ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے چنانچہ انہوں نے یہ کلمات پڑھے جو حدیث ابن مسعودؓ میں جناب نبی اکرم ﷺ سے وارد ہیں۔

تخریج : طبرانی فی الکبیر ۱۱/۱۴۰' باختلاف الراوی۔

۱۵۳۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، وَيَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبَغْدَادِيُّ بِطَبَرِيَّةَ، قَالَا : ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، قَالَ : ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ مُجَاهِدٍ، وَقَالَ يَحْيٰى : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ :التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. إِلَّا أَنَّ يَحْيٰى زَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ زِدْتُ فِيْهَا : وَبَرَكَاتُهٗ ، وَزِدْتُ فِيْهَا : وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ.

۱۵۳۲: یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشہد میں اس طرح پڑھتے :التحیات للہ الصلوات الطیبات بقیہ الفاظ روایت ابن مسعود نمبر ۱۵۱۷ کی طرح ہیں البتہ یحییٰ نے اپنی روایت میں رحمۃ اللہ کے بعد برکاتہ کے لفظ زائد اور الا اللہ کے بعد وحدہ لاشریک لہ کا اضافہ کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۷۸' نمبر ۹۷۱۔

۱۵۳۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

أَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : كُنْتُ أَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالْبَيْتِ وَهُوَ يُعَلِّمُنِی التَّشَهُّدَ، يَقُوْلُ : التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ .قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزِدْتُ فِيْهَا وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ .قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : وَزِدْتُ فِيْهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

۱۵۳۳: مجاہد نے کہا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور وہ مجھے تشہد سکھا رہے تھے التحیات للہ الصلوات الطیبات' السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اس میں برکاتہ کا اضافہ کر دیا ہے السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین' اشهد ان لا الٰہ الا اللہ کے بعد میں وحدہ لاشریک لہ اور اشهد ان محمداً عبده ورسولہ کا اضافہ کر دیا ہے۔

تخریج : بیهقی ۱۹۹/۲۔

۱۵۳۴ :وَهٰكَذَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا أَنَّ قَوْلَ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْهِ، وَزِدْتُ فِيْهَا، يَدُلُّ أَنَّهُ أَخَذَ ذٰلِكَ عَنْ غَيْرِهِ، مِمَّنْ هُوَ خِلَافُ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۵۳۴: مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور انہوں نے اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں کیا البتہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جو یہ کہا زدت فیہا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ الفاظ انہوں نے براہ راست نہیں سیکھے بلکہ اور کسی سے سیکھے ہیں انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سیکھے ہوئے الفاظ سے یہ زائد لفظ پڑھے تو انہوں نے اپنے سیکھے ہوئے میں ان کا اضافہ کر لیا (یہ مطلب نہیں کہ اپنی طرف سے اضافہ کر لیا) خواہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یا ابوبکر صدیق سے۔

۱۵۳۵ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّیِّ، عَنْ أَبِی الصِّدِّيْقِ النَّاجِیِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ عَلَی الْمِنْبَرِ، كَمَا تُعَلِّمُوْنَ الصِّبْيَانَ فِی الْكِتَابِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَوَاءً .فَهٰذَا الَّذِیْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ، وَهٰذَا أَوْلٰی ؛ لِأَنَّهُ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَّمَهُ مُجَاهِدًا، فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَدَعُ مَا أَخَذَهُ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَا أَخَذَهُ عَنْ غَيْرِهِ .وَخَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ۔

۱۵۳۵: ابوالصدیق الناجی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ابوبکرؓ ہمیں منبر پر اس طرح تشہد سکھاتے جیسا تم بچوں کو قرآن مجید سکھاتے ہو پھر حضرت ابن مسعودؓ کے تشہد کی طرح تشہد ذکر کیا۔ یہ جس کو ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا یہ سالم اور نافع کی روایت کے خلاف ہے لیکن ان سے یہ اولیٰ ہے کیونکہ انہوں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور مجاہد کو سکھلایا' اس لیے ناممکن ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سکھلائی ہوئی بات کو چھوڑ کر دوسرے کی سکھلائی ہوئی بات کی طرف جائیں۔ اسی طرح ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بھی اس سلسلے میں ان کی مخالفت کی اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ تشہد روایت کیا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۹۲/۱۔

حاصل: یہ روایت جو ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی اور مجاہد نے اس کو سیکھ کر ان سے نقل کیا یہ اس روایت سے اولیٰ ہے جس کو ان سے سالم و نافع نے نقل کیا ہے کیونکہ یہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ سے نقل کی ہے پس یہ ناممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کو ترک کر دیں جس کو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا ہو اور اس کو اختیار کریں جس کو غیر سے لیا ہو پس فصل اوّل کی روایت موقوف ہونے کی وجہ سے اس مرفوع روایت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حاصل روایات: حاصل یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعودؓ جیسا التحیات نقل کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والا نقل نہیں کیا اگر وہ لازم ہوتا تو اسی کو نقل کرتے اور دوسرے کو اختیار نہ کرتے۔

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ:

ان کے نقل کردہ تشہد کے الفاظ بھی تشہد ابن مسعودؓ سے سوائے چند الفاظ کے ملتے جلتے ہیں تشہد عمری ضروری ہوتا تو وہ اسی کو اختیار کرتے روایات ابوسعدؓ رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۱۵۳۶ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ الْبُرْدِيُّ قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوْسُفَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ : ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ : قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : كُنَّا نَتَعَلَّمُ التَّشَهُّدَ كَمَا نَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَوَاءً .وَخَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۵۳۶: ابوالمتوکل نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ ہم تشہد بھی اسی طرح سیکھتے جس طرح قرآن مجید کی سورۃ سیکھی جاتی ہے پھر بالکل ابن مسعودؓ جیسے تشہد کو نقل کیا۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ نے اس میں جناب نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد عمری سے مختلف تشہد نقل کیا۔

روایت جابر بن عبداللہ ملاحظہ ہو:

۱۵۳۷ :مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ، ثَنَا اَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ تَشَهُّدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سَوَاءً، إِلَّا اَنَّهُ قَالَ : عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، وَاَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ .وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ، فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۳۷: محمد بن مسلم ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اسی طرح تشہد سکھاتے جیسے قرآن مجید کی سورۃ سکھاتے ہیں۔ بسم اللہ وباللہ پھر بعینہٖ تشہد ابن مسعود نقل کیا صرف الفاظ کا فرق ہے عبداللہ ورسولہ واسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار۔ اور اس میں حضرت ابوموسیٰ اشعری نے ان کی مخالفت کی اور انہوں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد نقل کیا۔

تخریج: ابن ماجه فی الاقامه باب ۲٤' نمبر ۹۰۲' نسائی فی التطبیق باب ۱۰٤' مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۹۲/۱۔

نمبر⑤: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تشہد نقل کیا ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۵۳۸ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، فَقَالَ: إِذَا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ الثَّانِيَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ أَوْ قَالَ : سَلَامٌ شَكَّ سَعِيْدٌ، عَلَيْكَ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

۱۵۳۸: حطان بن عبداللہ الرقاشی نے بیان کیا کہ میں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمیں ہماری نماز سکھلائی اور ہمارا طریقہ ہمارے سامنے کھول کر بیان کیا اور فرمایا جب تم قعدہ ثانیہ کرو تو اس طرح کہو التحیات الطیبات' الصلوات للہ' السلام یا سلام کہا یہ سعید راوی کو شک ہے: علیك یاایها النبی ورحمة الله' السلام علینا وعلی عبدالله الصالحین' اشهد ان لااله الا الله وان محمدًا عبده ورسوله۔

تخریج: مسلم فی الصلاة نمبر ٦٢۔

۱۵۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَفَّانَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَلَّابٍ يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ حِطَّانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ : (قَالَ لِيْ أَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيُّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ : إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ .وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَرَوٰى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۵۳۹: حطان بن عبداللہ الرقاشی نے بیان کیا کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہمیں سنتیں بتلائیں اور ہمیں نماز کا طریقہ سکھایا اور فرمایا جب تم قعدہ کرو تو تم اس طرح کہو: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، پھر گزشتہ روایت کی طرح آخر تک نقل کیا۔اور اس میں عبداللہ ابن زبیر نے ان کی مخالفت کی اور انہوں نے بھی تشہد جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا۔

تخریج : مسلم ١٢٢/٤۔

حاصل روایات: اگر تشہد عمر رضی اللہ عنہ واجب ہوتا تو ابوموسیٰ اشعریؓ سے یہ تشہد منقول نہ ہوتا۔

نمبر۷: حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے بھی التحیات مختلف منقول ہے۔روایت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۱۵۴۰ : مَاقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَزِيْدَ، أَنَّ أَبَا أَسْلَمَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : (إِنَّ تَشَهُّدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ يَتَشَهَّدُ بِهِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ، التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ، الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا، وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ). فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ وَخَالَفَ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَدْ تَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّوَايَاتُ، فَلَمْ يُخَالِفْهَا شَيْءٌ ، فَلَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهَا وَلَا الْأَخْذُ بِغَيْرِهَا وَلَا الزِّيَادَةُ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا فِيْهَا إِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَرْفًا يَزِيْدُ عَلٰى غَيْرِهِ وَهُوَ الْمُبَارَكَاتُ .فَقَالَ قَائِلُوْنَ : هُوَ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ غَيْرِهِ، إِذَا كَانَ قَدْ زَادَ عَلَيْهِ، وَالزَّائِدُ أَوْلٰى مِنَ النَّاقِصِ .وَقَالَ

آخَرُوْنَ : بَلْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَبِيْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ وَابْنُ بَابِيْ أَوْلٰى لِاسْتِقَامَةِ طُرُقِهِمْ وَاتِّفَاقِهِمْ عَلٰى ذٰلِكَ، لِأَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ لَا يُكَافِءُ الْأَعْمَشَ، وَلَا مَنْصُوْرٌ، وَلَا مُغِيْرَةُ وَلَا أَشْبَاهُهُمْ مِمَّنْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَا يُكَافِءُ قَتَادَةَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى وَلَا يُكَافِءُ أَبَا بِشْرٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، وَلَوْ وَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ، وَإِنْ كَانَ دُوْنَهُمْ، لَوَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ عَنِ ابْنِ نَابِلٍ، عَنْ اللَّيْثِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ أَيْضًا بِسْمِ اللّٰهِ، وَلَوَجَبَ الْأَخْذُ بِمَا زَادَ أَبُوْ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ أَيْضًا : بِسْمِ اللّٰهِ، وَزَادَ أَيْضًا عَلٰى مَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الزِّيَادَةِ عَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الزِّيَادَةُ غَيْرَ مَقْبُوْلَةٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَزِدْهَا عَلَى اللَّيْثِ مِثْلُهُ، لَمْ يَقْبَلْ زِيَادَةَ ابْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ لِأَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مَوْقُوْفًا .وَرَوَاهُ أَبُوْ الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَرْفُوْعًا، وَلَوْ ثَبَتَتْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ كُلُّهَا وَتَكَافَأَتْ فِيْ أَسَانِيْدِهَا لَكَانَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْلَاهَا، لِأَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَشَهَّدَ بِمَا شَاءَ مِنَ التَّشَهُّدِ غَيْرَ مَا رُوِيَ مِنْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّشَهُّدَ بِخَاصٍّ مِنَ الذِّكْرِ، وَكَانَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ وَافَقَهُ عَلَيْهِ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُهُ وَزَادَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ مَا لَيْسَ فِيْ تَشَهُّدِهِ، كَانَ مَا قَدْ أُجْمِعَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ أَوْلٰى أَنْ يُتَشَهَّدَ بِهِ دُوْنَ الَّذِيْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ، شَدَّدَ فِيْ ذٰلِكَ، حَتّٰى أَخَذَ عَلٰى أَصْحَابِهِ الْوَاوَ فِيْهِ، كَيْ يُوَافِقُوْا لَفْظَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ غَيْرَهُ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلِهٰذَا اسْتَحْسَنَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ دُوْنَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْمَ ذَكَرْنَا .

۱۵۴۰: حارث بن یزید کہتے ہیں کہ ابواسلم موذن نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ کا تشہد جو آپ پڑھا کرتے تھے وہ یہ تھا: بسم الله وبالله خير الاسماء التحيات الطيبات الصلوات لله اشهد ان لااله الاالله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشرا و نذيرا وان الساعة آتية لاريب فيها السلام عليك ايهاالنبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عبادالله الصالحين اللهم اغفرلي واهدني۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اللہ کی مدد سے جو کہ سب سے بہترین نام ہے تمام پاکیزہ کلمات اور فعلی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے

اور اس کے ایسے رسول ہیں جن کو اس سے حق کے ساتھ بشارت دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا بے شک قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ اے نبی ﷺ تم پر سلام اور اللہ تعالیٰ رحمت اور برکتیں ہوں ہم پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر۔ اے اللہ مجھے بخش دے اور ہدایت پر ثابت قدمی نصیب فرما۔ ان سب نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ تشہد نقل کیا اور ان سب کا تشہد حضرت عمر والے تشہد سے مختلف ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ سے کثرت سے روایات اس سلسلے میں آئی ہیں ان کے خلاف کچھ بھی مروی نہیں۔ پس ان کی مخالفت کر کے ان کے علاوہ کو قبول کرنا اور ان پر اضافہ کرنا مناسب نہیں' صرف ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ایک لفظ دوسروں سے زائد ہے اور وہ المبارکات کا لفظ ہے۔ اس لیے کہنے والوں نے یہ کہا کہ وہ روایت دوسروں سے بہتر ہے۔ اس لیے کہ اس میں اضافہ ہے تو زائد ناقص سے بہتر ہے۔ مگر دوسروں نے کہا کہ ابن مسعود' ابو موسیٰ اور ابن عمر کی وہ روایات جن کو مجاہد اور ابن بابی نے نقل کیا' وہ اُن سے اولیٰ ہے کیونکہ ان کی سند پختہ اور متفق علیہ ہے کیونکہ ابوالزبیر اعمش' منصور' مغیرہ اور انہی جیسے دوسرے لوگ جنہوں نے ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے وہ ابو موسیٰ کی روایت نقل کرنے میں قتادہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی ابن عمر کی روایت نقل کرنے میں ابو بشر کا مقابلہ کر سکتے ہیں اگر بالفرض کم درجہ ہونے کے باوجود زائد الفاظ والی روایت کو قبول کر لیا جائے تو پھر ضروری ہے کہ ابن نابل کی ابو الزبیر سے اس سے زیادہ اضافے والی روایت قبول کر لی جائے کیونکہ اس نے تو تشہد میں بسم اللہ کو بھی شامل کیا ہے بلکہ یہ بھی لازم آئے گا کہ مزید اضافے والی روایت جس کو ابو اسلم نے عبداللہ بن زبیر سے نقل کیا ہے اُس کو قبول کر لیا جائے انہوں نے بسم اللہ کے علاوہ اور بھی اضافے کیا ہے۔ جب یہ اضافہ اس لیے قابل قبول نہیں کیونکہ لیث کی روایت پر اس قسم کے لوگوں کا اضافہ قابل قبول نہیں۔ بالکل اسی طرح ابوالزبیر کا حدیث ابن عباس میں عطاء پر اضافہ قابل قبول نہیں کیونکہ ابن جریج نے اسے عطاء سے موقوف نقل کیا ہے اور ابوالزبیر نے اسے ابن جبیر اور طاؤس کے واسطے سے مرفوع نقل کیا ہے اگر یہ روایات ثابت بھی ہو جائیں اور سندوں کے اعتبار سے برابر ہو جائیں تب بھی ابن مسعود کی روایت ان سب سے اولیٰ ہے کیونکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ کوئی آدمی اپنی مرضی سے کوئی تشہد نہیں پڑھ سکتا جو ان روایات کے علاوہ ہو اور عبداللہ نے جو تشہد روایت کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہونے والی تمام روایات کا تشہد اس کے موافق ہے اور ان دیگر روایات میں اضافے ہیں جو اس تشہد میں نہیں' تو جس تشہد پر سب کا اتفاق ہو وہ اختلافی روایات والی تشہد سے بہر حال اولیٰ ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عبداللہ نے اس سلسلے میں نہایت سختی سے کام لیا اور اپنے ساتھیوں کے واؤ کے نہ پڑھنے پر بھی ڈانٹ پلائی تاکہ اُن کا تشہد رسول اللہ ﷺ سے مختلف نہ ہو بلکہ موافق ہو جائے اور ہمارے علم میں تو اور کسی نے ایسا نہیں کیا۔ پس قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے دوسروں کے بجائے عبداللہ کے تشہد کو اختیار کیا جائے۔

تخریج : مجمع الزوائد ۲/۳۳۶۔

لروایات : یہ التحیات بھی اس سے مختلف ہے۔

خُلَاصَۃُ الْکَلَامِ: یہ سات صحابہ کرام کے التحیات ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے نقل کر دیئے ان سب کے الفاظ تشہد عمری سے مختلف ہیں۔

ان تمام صحابہ کرام ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے مرفوع روایات سے تشہد کو نقل کیا ہے اور ان میں باہمی الفاظ کا اختلاف بھی نہیں پس ان روایات کو چھوڑنا مناسب نہیں اور نہ کسی اور کو لینا مناسب ہے صرف روایت ابن عباس ؓ میں المبارکات کا لفظ دوسروں سے زائد ہے پس تشہد عمر ؓ جو کسی مرفوع روایت سے بھی ثابت نہیں اس پر ان کو ترجیح حاصل ہوگی۔

فریق ثانی کی دو جماعتیں:

نمبر①: امام شافعی ؒ نے ابن عباس ؓ کے تشہد کو اختیار کیا۔
نمبر②: احناف نے ابن مسعودؓ کے تشہد کو اختیار کیا۔
جماعت نمبر ا فقال قائلون سے بیان کیا۔

دلیل مؤقف:

یہ ہے کہ تشہد ابن عباس ؓ میں دوسروں کے مقابلے میں الفاظ زائد ہیں اور زائد کو ناقص کے مقابلے میں اختیار کرنا اولیٰ و افضل ہے۔

فریق ثانی میں جماعت ثانیہ: ابن مسعودؓ والا تشہد افضل ہے۔

جواب جماعت نمبر①: ابن عباس ؓ والا تشہد دو اسناد سے ثابت ہو رہا ہے۔
نمبر①: لیث بن سعد عن ابی الزبیر عن سعید بن جبیر و طاؤس۔
نمبر②: ابن جریج عن عطاء بن ابی رباح۔ اس کے بالمقابل۔
نمبر①: سلیمان بن مہران الاعمش۔ نمبر②: منصور بن معتمر۔ مغیرہ بن مقسم کی اسناد سے ثابت ہے۔

تبصرہ نمبر①:

ابوالزبیر امام اعمش کے مقابلے میں بہت کمزور ہیں اسی طرح دوسرے روات بھی ابوالزبیر سے ثقہ ہیں پس ان کے مقابلے میں ان کی روایت قابل استدلال کیسے ہوگی۔

نمبر②: سند نمبر ۲ میں ابن جریج والی سند تو درست ہے مگر موقوف روایت ہے مرفوع کے مقابلے میں موقوف کیسے چل سکتی ہے۔

پس تشہد ابن عباس ؓ کے مقابلے میں تشہد ابن مسعود ہی افضل ہے۔

نمبر ۲ دیگر روایات سے موازنہ: حضرت ابوموسیٰ' ابوسعید خدری' ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات تشہد ابن مسعودؓ کی موافقت کرتی ہیں پس تشہد ابن عباس ؓ پر فوقیت کی یہ وجہ بھی ہوگی۔

نمبر③: ابوموسیٰ اشعریؓ کی روایت کو قتادہ اور روایت ابن عمر کو ابوالبشر سے روایت کیا گیا اور ان دونوں کے مقابلہ میں ابوالزبیر

کمزور ہے پس ان وجوہ ثلاثہ سے روایت ابن عباس ؓ کمزور ہے۔

الزامی جواب:

اگر تمہارے بقول اضافے والی روایت کو لینا زیادہ اولیٰ ہے اور یہ چنداں دیکھنے کی ضرورت نہیں کہ راوی کمزور ہیں یا مضبوط۔ تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ تشہد جابر ؓ جس کو ابن نائل نے نقل کیا ہے وہ تشہد ابن عباس ؓ افضل ہو کیونکہ اس کی ابتداء بسم اللہ سے ہے اور تشہد ابن زبیر جس کو ابواسلم نے نقل کیا وہ بھی اضافہ کے ساتھ ہے وہ تشہد ابن عباس ؓ سے افضل ہو حالانکہ آپ اس کو تسلیم نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ ہر اضافہ افضلیت کا سبب نہیں جب تک کہ ثقہ سے ثابت نہ ہو بالفرض اگر یہ تمام روایات اپنی اسانید میں برابر بھی ہوں تو پھر بھی روایت ابن مسعودؓ کو اولیت حاصل ہوگی اس کی وجوہ یہ ہیں۔

وجہ اول:

اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ تشہد جو چاہے اپنی مرضی سے نہیں پڑھ سکتا وہی پڑھا جائے گا جو مروی ہے اور روایات میں تو قوت وضعف کو دیکھنا مسلّم ہے پس روایت ابن مسعودؓ سب سے اولیٰ ہے۔

وجہ دوم:

تشہد خاص ذکر ہے اور عبداللہ نے جو تشہد نقل کیا دوسروں کی روایات میں موجود ہے اور ان کی روایات میں اضافہ بھی ہے مگر ان کی روایت میں اضافہ نہیں تو جس پر اتفاق ہو اس کو لینا مختلف فیہ کے مقابلے میں اولیٰ ہے۔

فریق ثانی کی جماعت ثانیہ کی خاص دلیل:

عبداللہ نے تشہد کے معاملے میں بڑے تشدد سے کام لیا ہے یہاں تک کہ اپنے شاگردوں پر واو کے نہ پڑھنے پر بھی مواخذہ کیا ہے تاکہ لفظ رسول اللہ ﷺ کی مخالفت نہ ہونے پائے اس کے بالمقابل اور کسی سے بھی ایسی صورت سامنے نہیں آئی پس اسی تشہد ابن مسعود کو دوسروں کے مقابلہ میں افضل و اولیٰ قرار دیا جائے گا۔

یہ روایات اس کی شاہد ہیں:

۱۵۴۱: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَأْخُذُ عَلَيْنَا الْوَاوَ فِي التَّشَهُّدِ .

۱۵۴۱: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ ہم سے اس واو پر بھی مواخذہ کرتے جو تشہد میں پائی جاتی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۹٤/۱۔

۱۵۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى، عَنِ

الْمُسَيَّبِ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ : سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ رَجُلًا يَقُوْلُ فِي التَّشَهُّدِ : بِسْمِ اللّٰهِ، التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، فَقَالَ لَهٗ : عَبْدُ اللّٰهِ اَتَاْكُلُ.

۱۵۴۲: مسیب بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے سنا کہ ایک آدمی نے ان کے سامنے بسم اللہ التحیات للہ پڑھا تو آپ نے فرمایا کیا تو کھانا کھا رہا ہے۔ (یا تشہد پڑھ رہا ہے)۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۵/۱۔

۱۵۴۳ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، أَنَّ الرَّبِيْعَ بْنَ خُثَيْمٍ لَقِيَ عَلْقَمَةَ، فَقَالَ : اِنَّهٗ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ اَزِيْدَ فِي التَّشَهُّدِ وَمَغْفِرَتُهٗ، فَقَالَ لَهٗ عَلْقَمَةُ : نَنْتَهِيْ اِلٰى مَا عُلِّمْنَاهُ.

۱۵۴۳: ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ ربیع بن خیثم علقمہ کو ملے اور کہنے لگے مجھے یہ بات بہتر معلوم ہوتی ہے کہ تشہد میں ومغفرتہ کا لفظ زائد پڑھوں علقمہ نے کہا ہمیں اسی پر اکتفاء کرنا چاہئے جو ہم نے سیکھا ہے۔ (خود بڑھانا نہ چاہئے)

تخریج : عبدالرزاق ۲۰۰/۲۔

۱۵۴۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ، قَالَ : اَتَيْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ فَقُلْتُ : اِنَّ اَبَا الْاَحْوَصِ قَدْ زَادَ فِيْ خُطْبَةِ : الصَّلَوٰتُ وَالْمُبَارَكَاتُ قَالَ : فَأْتِهٖ فَقُلْ لَهٗ : اِنَّ الْاَسْوَدَ يَنْهَاكَ وَيَقُوْلُ لَكَ : اِنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ تَعَلَّمَهُنَّ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا يَتَعَلَّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، عَدَّهُنَّ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ يَدِهٖ، ثُمَّ ذَكَرَ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَلِهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا اسْتَحْبَبْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لِتَشْدِيْدِهٖ فِيْ ذٰلِكَ وَلِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَيْهِ اِذْ كَانُوْا قَدْ اتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَشَهَّدَ اِلَّا بِخَاصٍّ مِنَ التَّشَهُّدِ. وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَاَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۵۴۴: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ ابوالاحوص نے خطبہ میں الصلوات والمبارکات کا اضافہ کر دیا ہے انہوں نے کہا اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ اسود تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ علقمہ بن قیس نے یہ کلمات عبداللہ سے اس طرح سیکھے ہیں جیسے قرآن مجید کی سورت سیکھی جاتی ہے۔ عبداللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے گن کر شمار کیا پھر عبداللہ نے ان کو بیان کیا۔ ان وجوہ کی وجہ سے جو مذکور ہوئیں اور اس سختی کی وجہ سے جو عبداللہ نے تشہد کے سلسلہ میں اختیار کی اور اس اتفاق کی بنیاد پر کہ اس مقام پر تشہد ہی پڑھا جا سکتا ہے اور کوئی چیز نہیں تو ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ کے تشہد کو افضل ہونے کی وجہ سے ترجیح دی ہے۔ یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ پس یہ جس کو ہم نے پسند کیا اس لیے کہ عبداللہ ابن مسعود اس کے متعلق

سختی کرتے تھے اور اس لیے بھی کہ اس پر سب کا اتفاق ہے اور اس وجہ سے بھی کہ سب اس پر متفق ہیں کہ خاص تشہد ہی پڑھنا چاہیے۔ یہی امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور امام محمد کا مسلک ہے۔

نوٹ: اس باب میں فریق اوّل کے مؤقف کی بڑے زوردار انداز سے تردید کی اور اس میں تفصیل کی راہ اپنائی اور پھر فریق ثانی میں سے اپنے مؤقف کو علمی انداز سے حل کیا جس سے تشہد ابن مسعودؓ کی افضلیت مبرہن ہوگئی۔

بَابُ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ كَيْفَ هُوَ؟

سلام کتنے ہوں گے؟

خلاصۃ المرام: امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں امام کو صرف سامنے کی طرف ایک سلام اور مقتدی کو دائیں بائیں اور سامنے تین سلام لازم ہیں۔ احناف شوافع وحنابلہ اور جمہور فقہاء کے ہاں امام ومنفرد پر دائیں اور بائیں صرف دو سلام ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل:

امام کو صرف سامنے کی طرف ایک سلام پھیرنا لازم ہے مستدل روایت یہ ہے۔

۱۵۴۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَا : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي آخِرِ الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ يُسَلِّمُ فِي صَلَاتِهِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ يَقُوْلُ فِي كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ التَّسْلِيْمَتَيْنِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى أَنَّ حَدِيْثَ سَعْدٍ هٰذَا إِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ خَاصَّةً وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ، عَنْ مُصْعَبٍ غَيْرُهُ .

۱۵۴۵: عامر بن سعد نے سعدؓ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کے متعلق نقل کیا ہے کہ آپ نماز کے آخر میں ایک سلام پھیرتے تھے جو السلام علیکم کے لفظ سے ہوتا تھا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا مؤقف یہ ہے کہ نمازی نماز میں ایک مرتبہ سلام پھیرتے ہوئے **السلام علیکم** کہے اور انہوں نے مذکورہ روایت کو اپنا مستدل بنایا۔ جبکہ دیگر علماء کی جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا نمازی کو چاہیے کہ وہ

دائیں بائیں سلام پھیرلے اور دونوں طرف سلام میں السلام علیکم ورحمة اللّٰہ کا کلمہ کہے۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت کا راوی صرف دراوردی ہے۔ جبکہ دیگر تمام روات نے مصعب سے روایت کرتے ہوئے اس کے مخالف روایت نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۱' ۳۰۱/۳۰۰۔

حاصل روایات: مقتدی امام نماز کے آخر میں ایک سلام پھیرے گا جو سامنے کی جانب ہوگا جیسا اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

مؤقف ثانی اور دلائل وجوابات:

دائیں وبائیں دوسلام امام ومقتدی پھیریں گے اور ہر سلام میں السلام علیکم ورحمة اللہ کہے گا۔

فریق اوّل کی دلیل کا جواب نمبر ①:

عبدالعزیز بن دراوردی کی روایت واہی ہے۔

نمبر ②: مصعب کے شاگردوں میں سے جس نے بھی اس کے علاوہ روایت کی اس نے دوسلام کا ذکر کیا پس ان کے مقابلے میں عبدالعزیز کی روایت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

دیگر روات کی روایات ملاحظہ ہوں:

۱۵۴۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰی، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ يَسَارِهٖ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدَّيْهِ مِنْ هَاهُنَا وَمِنْ هَاهُنَا).

۱۵۴۶: یہ حضرت عبداللہ بن مبارک کی روایت ہے جس کو انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عامر بن سعد عن سعدؓ روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے اور گردن کو اس قدر سلام میں موڑتے کہ آپ کے رخسار کی سفیدی دونوں اطراف میں نظر آجاتی اور سلام کے الفاظ السلام علیکم ورحمة اللہ تھے۔

تخریج: مسلم فی المساجد نمبر ۱۱۹' نسائی فی التطبیق نمبر ۸۳' السهو باب ۶۸/۷۰' ۷۱' ابن ماجه فی الاقامة باب ۲۸' نمبر ۹۱۵' دارمی فی الصلاة باب ۸۷' مسند احمد ۱' ۱۸۱/۱۸۰۔

۱۵۴۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَا : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ مَعَ حِفْظِهٖ وَإِتْقَانِهٖ قَدْ رَوَاهُ عَنْ مُصْعَبٍ عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْهُ .وَوَافَقَهٗ

عَلٰى ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، مَعَ تَقَدُّمِهٖ وَجَلَالَتِهٖ .ثُمَّ قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ إِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ غَیْرِ مُصْعَبٍ، كَمَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، وَابْنُ الْمُبَارَكِ لَا كَمَا رَوَاهُ الدَّرَاوَرْدِیُّ.

۱۵۴۷: محمد بن عمرو نے مصعب بن ثابت سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جنہوں نے اپنے حافظہ واتقان کے ساتھ مصعب سے دراوردی کے خلاف روایت نقل کی ہے اور محمد بن عمرو نے جوان مقدم اور جلیل ہیں ان کی توثیق کی ہے۔ پھر اس روایت کو ان دونوں کی طرح اسماعیل بن محمد رحمہ اللہ نے بھی نقل کی ہے اور دراوردی کے خلاف روایت کی اور مصعب کے علاوہ سے روایت بھی۔

نوٹ: یہ ابن مبارک اور محمد بن عمرو دونوں کی روایت جلالت شان کے ساتھ ساتھ دراوردی کی روایت سے مختلف ہیں اور دو سلاموں کو ثابت کر رہی ہیں پس دراوردی کی روایت معتبر نہ ہوگی۔

<u>وجہ دوم</u>: اس روایت کو مصعب کے علاوہ اسماعیل بن محمد سے بھی اسی طرح روایت کیا گیا جس طرح ابن مبارک اور ابن عمرو کی روایات میں ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۵۴۸ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ .

۱۵۴۸: سند اول۔ یونس نے یحییٰ بن حسان سے پھر انہوں نے اپنی سند سے۔

۱۵۴۹ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ، قَالَ : (كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِهٖ حَتّٰى أَرٰى بَیَاضَ خَدِّهٖ، وَعَنْ یَسَارِهٖ حَتّٰى أَرٰى بَیَاضَ خَدِّهٖ). فَقَدْ انْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْهُ، وَثَبَتَ عَنْ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَتَیْنِ .وَقَدْ وَافَقَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ غَیْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۴۹: ابن مرزوق نے ابو عامر سے دونوں نے عبداللہ بن جعفر سے اسماعیل بن محمد عن عامر بن سعد عن سعد نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں جانب سلام پھیرتے تو میں آپ کے چہرے مبارک کی سفیدی کو دیکھتا اور بائیں طرف سلام پھیرتے تو آپ کے رخسار کی سفیدی پر خوش ہوتا۔ اس سے دراوردی کی سعد رضی اللہ عنہ والی روایت کی نفی ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کثیر اصحاب سے منقول دو سلام والی روایت ثابت ہوگئی روایات یہ ہیں۔

تخریج : روایت نمبر ۱۵۴۶ کی تخریج پر اکتفاء کریں۔

حاصل روایات: ان روات کی روایات نے دراوردی کی روایت کی حقیقت کھول دی کہ سلام دو ہی ہیں نہ کہ ایک اس کی تائید میں بہت سی روایات وارد ہیں جو آئندہ صفحات پر مذکور ہوں گی۔

فریق ثانی کا موقف اور مستدل روایات اور اشکالات کے جوابات:

دائیں بائیں دو سلام ہیں۔روایات یہ ہیں۔

۱۵۵۰ :فَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِیْ مَرْيَمَ، عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی، قَالَ : (صَلّٰی بِنَا عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجَمَلِ صَلَاةً ذَكَّرَنَا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ نَسِينَاهَا أَوْ تَرَكْنَاهَا عَلٰی عَمْدٍ، فَكَانَ يُكَبِّرُ فِیْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ).

۱۵۵۰: یزید بن ابی مریم نے ابوموسیٰؓ سے نقل کیا کہ ہمیں حضرت علی ؓ نے جمل کے دن ایسی نماز پڑھائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز یاد دلا دی خواہ اس وجہ سے کہ ہم اس کو بھول گئے تھے یا ہم نے جان بوجھ کر چھوڑ دی تھی وہ ہر جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور انہوں نے اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲٤۱/۱۔

۱۵۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی الْعَبَسِیُّ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ، حَتّٰی يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

۱۵۵۱: ابوالاحوص نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے یہاں تک کہ چہرے کی سفیدی ظاہر ہو جاتی اور سلام کے لئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے لفظ فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۸٤' نمبر۹۹٦' ترمذی فی الصلاة باب۱۰۵' نمبر۲۹۵' ابن ماجه الاقامه باب۲۸' نمبر۹۱۵' مسند احمد ۱۸٦/۱۔

۱۵۵۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۵۵۲: ابوالاحوص نے عبداللہ ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۱۹/۲۔

۱۵۵۳ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِیُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، قَالَ : ثَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ وَأَبُو الْأَحْوَصِ، قَالُوْا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۵۵۳: علقمہ اسود بن یزید اور ابوالاحوص تینوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی ۱۹۵/۱۔

۱۵۵۴ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۵۵۴: اسود نے حضرت ابن مسعودؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۴۳/۱۔

۱۵۵۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُسَلِّمُوْنَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ فِي الصَّلَاةِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

۱۵۵۵: عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نماز میں اپنے دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۹۹/۱۔

۱۵۵٦ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ح.

۱۵۵٦: شجاع بن الولید نے زہیر بن معاویہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : بیہقی ۲۵۳/۲۔

۱۵۵۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ : قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ ح.

۱۵۵۷: ابن مرزوق نے ابوالولید اس نے زہیر بن معاویہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۵۵۸ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، قَالَ : أَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

۱۵۵۸: عبدالرحمٰن بن اسود نے اسود علقمہ دونوں کے واسطہ سے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : دارقطنی ۳۵۰/۱۔

۱۵۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

الْحَكَمِ، وَمَنْصُوْرٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: (صَلّٰى أَمِيْرٌ بِمَكَّةَ، فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: مِنْ أَيْنَ عَلِقَهَا قَالَ الْحَكَمُ فِيْ حَدِيْثِهِ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

۱۵۵۹: مجاہد نے ابو معمر کے واسطہ سے ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ ایک امیر نے مکہ میں نماز پڑھائی پس اس نے اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا تو عبداللہ نے کہا اس نے اس سنت کو کہاں سے پایا ہے۔ حکم راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کو کرتے تھے۔

اللغات: علق۔ حاصل کرنا۔ پالینا۔

تخریج: مسلم فی المساجد نمبر ۱۱۷۔

۱۵۶۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ: ثَنَا يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۵۶۰: علی بن المدینی نے یحییٰ سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح سے نقل کیا ہے۔

تخریج: بیهقی ۲/۲۵۱۔

۱۵۶۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ عَمَّارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِيْ صَلَاتِهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۱۵۶۱: ابواسحاق نے صلہ بن زفر سے انہوں نے عمارؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج: ابن ماجه ۱/۶۵۔

۱۵۶۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنْ عَمِّهِ، وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ.

۱۵۶۲: واسع بن حبان نے حضرت ابن عمر ؓ سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی تھی تو کہنے لگے ہر جھکنے اور اٹھنے پر تکبیر کہتے اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج: نسائی فی السهو باب ۷۱۔

۱۵۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: ثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ

الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۱۵۶۳: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں دو سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۶۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ثَنَا مِسْعَرٌ ح.

۱۵۶۴: ابواحمد محمد بن عبداللہ بن زبیر نے مسعر سے روایت نقل کی ہے۔

۱۵۶۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ: ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمْنَا بِأَيْدِيْنَا، قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُسَلِّمُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ أَمَا يَكْفِيْ أَحَدَكُمْ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَيُشِيْرَ بِأُصْبُعِهِ، وَيَقُوْلَ: (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ).

۱۵۶۵: عبیداللہ بن قبطیہ نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کیا ہے جب ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں سے سلام کرتے اور زبان سے السلام علیکم کہتے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اس طرح سلام لیتے ہیں جیسے ترش رو گھوڑوں کی دمیں ہوں کیا تمہارے لئے اتنا کافی نہیں کہ جب وہ نماز میں بیٹھے تو اپنا دایاں بایاں ہاتھ ران پر رکھے اور انگلی سے اشارہ کرے اور السلام علیکم کہے۔ (یعنی یہ کافی ہے)

تخریج: مسلم ۱۸۱/۱۔

۱۵۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا حُدَيْجُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ).

۱۵۶۶: ابواسحاق نے براء سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں دو سلام کرتے تھے۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ۲۹۹/۱۔

۱۵۶۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا مُسَدَّدٌ، وَأَبُو الرَّبِيْعِ، قَالَا: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۵۶۷: حریث نے شعبی انہوں نے براءؓ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۵۶۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .

۱۵۶۸: ابن مرزوق نے ابوالولید اور اس سے شعبہ سے نقل کیا۔

۱۵۶۹ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ سَمِعْتُ حُجْرًا أَبَا عَنْبَسٍ يُحَدِّثُ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ (صَلَّى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ).

۱۵۶۹: حجر ابوعنبس نے وائل بن حجرؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی آپ نے اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۸٤' نمبر۹۹۷۔

۱۵۷۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۵۷۰: ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن سے سنا کہ وہ وائل بن حجرؓ سے بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے۔

تخریج :مسند طیالسی ۱۳۸/۱۔

۱۵۷۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَرِيْزٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ أَبِيْ حَازِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَمِيْرَةَ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ أَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ عَنْ يَمِيْنِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَنْ يَسَارِهٖ، وَيُقْبِلُ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ).

۱۵۷۱: قیس بن ابوحازم نے بیان کیا کہ عدی بن عمیرہ حضرمیؓ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب نماز میں سلام پھیرتے تو اپنے چہرے کے ساتھ دائیں طرف متوجہ ہوتے یہاں تک کہ ان کے رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر اپنے بائیں طرف سلام پھیرتے اپنے چہرے کو اس قدر پھیرتے کہ آپ کے بائیں چہرے کی سفیدی نظر آجاتی۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲٦٥/۱۔

۱۵۷۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ ثَنَا قُرَّةُ، قَالَ : ثَنَا بُدَيْلٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، قَالَ : قَالَ أَبُوْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ لِقَوْمِهٖ

أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۷۲: شہر بن حوشب نے عبدالرحمٰن بن غنم سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو مالک اشعریؓ نے اپنی قوم کو فرمایا کیا میں تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں پھر انہوں نے نماز کا تذکرہ کیا اور اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرا پھر کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز اسی طرح تھی۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۸۱/۲۔

۱۵۷۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَبَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ.

۱۵۷۳: ہوذہ بن قیس بن طلق نے اپنے والد اپنے دادا طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی پس جب آپ نے سلام پھیرا تو ہم نے آپ کے دائیں جانب کے رخسار کی سفیدی اور بائیں رخسار کی سفیدی (سلام) میں دیکھی۔

تخریج : المعجم الکبیر ۳۳۳/۸۔

۱۵۷۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، أَوْ أَوْسِ بْنِ أُوَيْسٍ، قَالَ : أَقَمْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ، فَرَأَيْتُهٗ يُصَلِّيْ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ.

۱۵۷۴: عبدالملک بن مغیرہ طائفی نے اوس بن اوس یا اوس بن اویس سے روایت نقل کی کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نصف ماہ مقیم رہا پس میں آپ کو نماز پڑھتے دیکھتا اور دیکھتا کہ آپ دائیں اور بائیں سلام پھیرتے ہیں۔

۱۵۷۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الصُّوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيْفَةَ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ صَلّٰى بِنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا وَقَدْ دَخَلَ فِيْمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، فَإِنَّمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ مَنْ يُخَالِفُهٗ إِلٰى حَدِيْثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ الَّذِيْ قَدْ بَيَّنَّا فَسَادَهٗ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ

اِحْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۱۵۷۵: ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ ہمیں ابواحیہؓ نے نماز پڑھائی پھر بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی روایت معلوم نہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو اور وہ ان روایات میں موجود نہ ہو اور یہ روایات تمام حدیث دراوردی کے خلاف ہیں جس کی کمزوری ہم شروع باب میں نقل کر چکے ہیں۔ انہوں نے مندرجہ روایت کو بھی اپنا مستدل قرار دیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۸۸' نمبر۱۰۰۷۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نماز میں سلام پھیرنے کی صحیح روایات جو اس باب میں وارد ہیں وہ ہم نے یہاں بیان کر دیں اب ان روایات کے بالمقابل دراوردی کی روایت کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے جس کے اندر پائی جانے والی خرابیاں ہم نے ذکر کر دیں۔

دواہم اشکال:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ایک سلام کا تذکرہ موجود ہے پھر آپ کس طرح کہتے ہیں کہ ہم نے دو سلام کی تمام صحیح روایت نقل کر دیں۔ روایات عائشہ رضی اللہ عنہا یہ ہے۔

۱۵۷۶ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَا : ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً). قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا حَدِيْثٌ أَصْلُهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلًا ثِقَةً فَإِنَّ رِوَايَةَ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْهُ تَضْعُفُ جِدًّا . هٰكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ فِيْمَا حَكٰى لَهٗ عَنْهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا لَامِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ إِلَيَّ وَزَعَمَ أَنَّ فِيْهَا تَخْلِيْطًا كَثِيْرًا . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِذَا ثَبَتَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْمَا ذَكَرْتَ فَمَنْ يُعَارِضُهَا فِيْ ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قِيْلَ لَهٗ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

۱۵۷۶: عمرو بن ابی سلمہ نے زہیر بن محمد سے انہوں نے ہشام بن عروہ انہوں نے اپنے والد عروہ سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک سلام کرتے تھے۔ ان کو جواب میں عرض کیا جائے گا۔ اس حدیث کی اصل تو یہ ہے کہ یہ موقوف ہے۔ حفاظِ حدیث نے اس کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر موقوف قرار دیا ہے۔ اس کے راوی زہیر بن محمد اگرچہ پختہ راوی ہیں مگر ان سے عمرو بن ابی سلمہ کی روایت کو نہایت کمزور کہا گیا

ہے۔حضرت یحییٰ بن معینؒ سے ہمارے بہت سے احباب نے اسی طرح نقل کیا ہے۔میرے ہاں ان میں علی بن عبدالرحمٰن زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ان کا خیال یہ ہے کہ اس روایت میں شہد یدخلط ہے۔اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ بات تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی ثابت ہے تو پھر اس روایت کا کس روایت سے معارضہ ہے۔تو جواباً عرض کریں گے کہ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے مؤقف سے اس کا تعارض ہے۔جیسا کہ اس باب کے شروع میں گزرا۔

تخریج : ترمذی ۶۵/۱۔

الجواب نمبر①: یہ روایت عمرو بن ابی سلمہ کی سند سے اگرچہ مرفوعاً نقل کی گئی ہے مگر اس روایت کو دیگر حفاظ حدیث نے نقل کیا مگر کسی نے بھی مرفوع قرار نہیں دیا بلکہ سب نے موقوف کہا ہے۔

نمبر②: عمرو بن ابی سلمہ خود متکلم فیہ اور ضعیف راوی ہے اور یحییٰ بن معین اور علی بن عبدالرحمٰن بن المغیرہ رحمہم اللہ کی نشان دہی کے مطابق اس روایت میں عمرو مذکور نے بہت خلط ملط کیا ہے۔

عبارت: قدیمی نسخہ کے مطابق ① لامنهم الى ان سب سے زیادہ قابل اعتماد ② بعض سے لاء منهم منقول ہے جس کا معنی الگ کیا' متوجہ ہوا۔

اشکال نمبر②:

اس روایت کو تسلیم کرنے سے کن روایات سے معارضہ لازم آتا ہے۔

جواب: دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے معارضہ کے علاوہ حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کی روایات سے معارضہ لازم آتا ہے۔

دلیل ثانی مزید تائیدی روایات:

۱۵۷۷ : وَقَدْ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ : كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ، ثُمَّ يَنْتَقِلُ سَاعَتَئِذٍ كَأَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ.

۱۵۷۷: مسروق کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ دائیں طرف سلام پھیرتے اور بائیں طرف سلام پھیرتے پھر اسی وقت وہاں سے منتقل ہو کر نمازیوں کی طرف متوجہ ہو جاتے گویا کہ آپ گرم پتھر پر بیٹھے ہوں۔

اللغات: الرضف۔ گرم پتھر۔

تخریج : عبدالرزاق ۲۴۲/۲۔

۱۵۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَوَهْبٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ ح.

۱۵۷۸: ابوداؤد و وہب دونوں نے بیان کیا کہ ہمیں شعبہ و ہشام نے اپنی سند سے بیان کیا۔

۱۵۷۹ : ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ حَمَّادٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۵۷۹: ہشام نے حماد سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۵۸۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِىْ رَزِيْنٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ .

۱۵۸۰: اعمش نے ابی رزین سے نقل کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی پس انہوں نے اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۲۹۹، ۳۰۰۔

۱۵۸۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِىْ رَزِيْنٍ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَعَنْ شِمَالِهٖ .قِيْلَ لِسُفْيَانَ : عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ نَعَمْ .

۱۵۸۱: عاصم نے ابورزین سے نقل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے سفیان سے کسی نے سوال کیا کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہتے ہو؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/ ۲٦٦۔

۱۵۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِىْ رَزِيْنٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدِ اللّٰهِ فَسَلَّمَا تَسْلِيْمَتَيْنِ .

۱۵۸۲: عاصم نے ابورزین سے نقل کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پیچھے نماز ادا کی دونوں نے دونوں طرف سلام کیا۔

تخریج : عبدالرزاق ۲/ ۲۱۹۔

۱۵۸۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِىْ إِسْحَاقَ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ فِى الصَّلَاةِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ .

۱۵۸۳: شقیق بن سلمہ نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ نماز میں اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۱/ ۲۹۹۔

۱۵۸۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، أَنَّهٗ صَلّٰى خَلْفَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ فَكِلَاهُمَا يُسَلِّمُ

عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ :(اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ).

۱۵۸۴: ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ میں نے جناب علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعودؓ کے پیچھے نماز پڑھی دونوں اپنے دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے سلام پھیرتے تھے۔ ابن مرزوق نے حکم سے نقل کیا کہ میں ابن ابی لیلیٰؒ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ اپنے دائیں اور بائیں سلام ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کے ساتھ پھیرتے تھے۔

تخریج : المحلی ۴۷/۳۔

۱۵۸۵ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ .

۱۵۸۵: شقیق نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ نماز میں اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : المحلی۔

۱۵۸۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَمِيْرًا صَلّٰى بِمَكَّةَ فَسَلَّمَ تَسْلِيْمَتَيْنِ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنّٰى عَلِقَهَا؟ فَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ يَقُوْلُ : قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ : هٰذَا مِنْ أَصَحِّ مَا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ .

۱۵۸۶: عبدالرحمٰن بن یزید نے عبداللہؓ سے نقل کیا کہ ایک امیر نے مکہ میں نماز پڑھائی تو اس نے دو سلام کئے اس پر ابن مسعودؓ نے کہا تیرا کیا خیال ہے اس نے کہاں سے اس کو حاصل کیا ہے۔ میں نے ابن ابی داؤد کو فرماتے سنا ہے کہ یحییٰ بن معینؒ نے کہا کہ یہ روایت اس باب کی صحیح ترین روایات سے ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲٦٦/۱۔

ابن ابی داؤد رحمہ اللہ کا قول:

کہ یحییٰ بن معین کہا کرتے تھے کہ یہ اس سلسلہ کی اصح ترین روایات ہیں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اجلہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے سلام پھیرتے تھے اس لئے مقتدی امام ہر دو کو ہر دو طرف اسی طریق سے سلام لازم ہے۔

مزید روایات ملاحظہ ہوں:

۱۵۸۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ : كَانَ عَمَّارٌ أَمِيْرًا عَلَيْنَا سَنَةً، لَا يُصَلِّي صَلَاةً إِلَّا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ : (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ).

۱۵۸۷: حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ عمارؓ ہم پر ایک سال امیر رہے وہ ہر نماز میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۹۹/۱۔

۱۵۸۸ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّهُ رَأَى سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ إِذْ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ، سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَمَّارٌ، وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ عَنْ أَيْمَانِهِمْ، وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرُؤْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحِفْظِهِمْ لِأَفْعَالِهِ .فَمَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ خِلَافُهُمْ لَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ فِعْلَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ؟ فَإِنْ أَنْكَرَ مُنْكِرٌ مَا رَوَيْنَا عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَتَيْنِ، وَمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاحْتَجَّ لِمَا أَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ح.

۱۵۸۸: عبدالعزیز بن ابی حازم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے سہل بن سعد الساعدیؓ کو دیکھا کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں بائیں سلام پھیرتے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام حضرت ابوبکر و عمر' علی' ابن مسعود' عمار رضی اللہ عنہم اور دیگر جن کا ہم نے ان کے ساتھ تذکرہ کیا ہے۔ یہ تمام دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرنے والے ہیں اور جناب رسالت مآب ﷺ کے دیگر اصحاب ان کو اس حالت میں دیکھنے کے باوجود ان کی مخالفت نہ کرنے والے تھے' حالانکہ عہد نبوی کا بالکل قرب تھا۔ یہ ان کے فعل سے موافقت کے سلسلے میں جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ بھی مروی نہ ہوتا تب بھی ان کی مخالفت مناسب نہ تھی' تو اب جبکہ ان کی موافقت میں آپ کے ارشادات موجود ہیں تو ان کی مخالفت کیونکر درست ہوگی۔ اگر کوئی انکار کرنے والا اس روایت کو تسلیم نہ کرے جو کہ ہم نے ابووائل کی سند سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ آپ نماز میں دونوں طرف سلام پھیرتے تھے اور اس سلسلہ میں ان کی وساطت سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور منکر یہ کہے ایک سلام والی روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد۔

حاصل روایات: امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ جن میں ابوبکر و عمر' علی' ابن مسعود رضی اللہ عنہم اور عمارؓ جیسے اساطین امت شامل ہیں وہ دائیں بائیں دو سلام پھیرتے دوسرے تمام لوگ ان کو اس حال میں دیکھتے اور ان کے پیچھے نمازیں

ادا کرتے جناب رسول اللہ ﷺ کی صحبت کا ان حضرات نے قریب ترین زمانہ پایا تھا اور آپ کے افعال واقوال کو خوب محفوظ کیا تھا ان کا یہ فعل کرنا اور کسی کا نکیر کے بغیر تسلیم کرنا اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم کی دلیل ہے پس ان کے افعال کی مخالفت کسی کو درست نہیں اور کیسے درست ہوسکتی ہے جبکہ ان کے افعال جناب رسول اللہ ﷺ کے افعال کے عین مطابق ہیں۔

ضمنی اشکال نمبر ①:

انکر منکر مارویناسے گزشتہ سطور میں ابووائل کی سند سے علی رضی اللہ عنہ کا عمل نقل کیا گیا کہ وہ دوسلام کرتے تھے اور اسی طرح ابن مسعودؓ کا عمل بھی دوسلام کا ابووائل شقیق بن سلمہ سے نقل کیا گیا وہ قابل تسلیم نہیں کیونکہ ابووائل کی دوسری روایت میں ایک سلام کا تذکرہ ہے۔روایت یہ ہے۔

۱۵۸۹ :وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ : قُلْتُ لِأَبِيْ وَائِلٍ أَتَحْفَظُ التَّكْبِيْرَ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ قُلْتُ : فَالتَّسْلِيْمَ؟ قَالَ : وَاحِدَةً .قَالَ : فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَحْفَظَ هُوَ التَّسْلِيْمَ وَاحِدَةً وَقَدْ رَأَىْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدَ اللّٰهِ يُسَلِّمَانِ اثْنَتَيْنِ .أَفَتَرَى عَمَّنْ حَفِظَ الْوَاحِدَةَ غَيْرَهُمَا، وَعَنْهُمَا كَانَ يَتَحَفَّظُ وَبِهِمَا كَانَ يَقْتَدِى .فَفِيْ ثُبُوْتِ هٰذَا عَنْهُ مَا يَجِبُ بِهِ فَسَادُ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ .قِيْلَ لَهُ : إِنَّ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي التَّسْلِيْمَتَيْنِ صَحِيْحٌ لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ فِيْ إِسْنَادِهِ، وَلَا فِيْ مَتْنِهِ، وَذٰلِكَ عَلَى السَّلَامِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ذَوَاتِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، وَالَّذِيْ أَرَادَهُ أَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، مِنَ السَّلَامِ مَرَّةً وَاحِدَةً، هُوَ فِي الصَّلَاةِ ذَاتِ التَّكْبِيْرِ، فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْكُوْفِيِّيْنَ، مِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ تَسْلِيْمَةً خَفِيَّةً وَيُسَلِّمُوْنَ فِيْ سَائِرِ صَلَوَاتِهِمْ تَسْلِيْمَتَيْنِ .فَهٰكَذَا مَعْنَى، حَدِيْثِ أَبِيْ وَائِلٍ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَلِهٰذَا أَوْلٰى أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى لَا يُضَادَّ بَعْضُهُ بَعْضًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ، يُسَلِّمُوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً، وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۵۸۹: عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابووائل سے پوچھا کیا تمہیں تکبیر یاد ہے تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ میں نے پوچھا کیا تمہیں سلام یاد ہے انہوں نے کہا ایک۔ تو اس روایت میں وہ ایک سلام کو یاد رکھنے کا کہہ رہے ہیں اور آپ کی روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعودؓ سے دوسلام ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں روایتوں میں تعارض ہوا پس اس سے دوسلام پر استدلال درست نہ رہا۔تو یہ کس طرح درست ہے کہ ان کو ایک سلام محفوظ ہو اور انہوں نے حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دوسلام کرتے دیکھا ہو۔تمہارا کیا خیال ہے کہ ان دو کے علاوہ انہوں نے یہ سلام کس سے یاد کیا' حالانکہ وہ انہی کی وہ باتیں یاد کرنے اور ان کی اقتداء کرنے والے تھے۔ پس اس

روایت کا ثبوت اور جو چیز اس روایت سے ثابت ہوتی ہے وہ اس روایت کے فساد کو ظاہر کر رہی ہے جو تم دو سلام کے سلسلے میں روایت کر چکے ہو۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ دو سلام کے سلسلے میں ہم نے جو روایت کی وہ بالکل درست ہے۔ اس کی سند و متن بے غبار ہیں اور اس کا تعلق رکوع و سجدہ والی نماز کے سلام سے تعلق رکھتا ہے۔ رہی ابووائل کی عمرو بن مرّہ والی روایت جس میں ایک سلام کا ذکر ہے۔ اس کا تعلق تکبیرات والی نماز سے ہے۔ کوفہ کے علماء کی ایک جماعت جن میں ابراہیم رحمہ اللہ بھی ہیں اپنے جنائز میں خفیف سلام پھیرتے اور اپنی بقیہ تمام نمازوں میں دو سلام پھیرتے تھے۔ ہمارے نزدیک ابووائل کی روایت کا یہی معنی ہے۔ پس زیادہ بہتر ہے کہ ان سے مروی دوسری روایت کو بھی اسی پر محمول کریں تا کہ روایات میں تضاد نہ ہو۔ اگر کوئی یہ اعتراض کر لے کہ عمر بن عبدالعزیز، حسن اور ابن سیرین اپنی نمازوں میں ایک سلام پھیرتے تھے، جیسا ان روایات میں ہے۔

الجواب نمبر ①: دو سلام والی روایت صحیح ہے اس کا متن اور سند دونوں محفوظ ہیں اس روایت کا تعلق رکوع و سجود والی نماز سے ہے اور عمرو بن مرہ والی روایت کا تعلق نماز جنازہ کے سلام سے ہے اب اس سے دونوں روایات صحیحہ کا محمل درست نکل آیا۔

نمبر ②: وہ کثیر صحیح روایات کے خلاف ہونے کی وجہ سے شاذ شمار ہوگی۔

نوٹ: نماز جنازہ میں ابن مسعود، ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ عنہم اور جمہور کے ہاں نماز جنازہ میں ایک سلام کافی ہے البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امام حنیفہ رحمہ اللہ اور شوافع کے ہاں دو سلام ہیں۔ (فتدبر)

اشکال نمبر ②:

تابعین میں عمر بن عبدالعزیز، حسن بصری، ابن سیرین رحمہم اللہ نمازوں میں ایک سلام پھیرتے تھے جیسا یہ روایات ظاہر کرتی ہیں۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۱۵۹۰ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، وَعَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُمَا كَانَا يُسَلِّمَانِ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً حِيَالَ وُجُوْهِهِمَا .

۱۵۹۰: اشعث نے حسن رحمہ اللہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ نماز میں سامنے طرف ایک سلام پھیرتے تھے۔ جواب میں کہا جائے گا کہ ایسی روایات بلا شبہ ان سے مروی ہیں مگر ان کے بالمقابل صحابہ کرام کی کثیر روایات جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں وہ ان کے خلاف موجود ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم اس باب میں کر آئے ہیں۔ (دوسرا جواب یہ ہے) کہ حضرت سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ رحمہما اللہ جو کہ اکابر تابعین سے ہیں ان کی روایات ان کے خلاف ہیں (پس ان کی روایات سے استدلال کا کوئی جواز نہیں ہے)۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۱/۱ ۳۰۔

۱۵۹۱ : وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَمُحَمَّدٍ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً.

۱۵۹۱: ابن عون نے محمد اور حسن بصری رحمہم اللہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ دونوں ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ یہ دونوں جلیل القدر تابعی ہیں جن کو صحابہ کرام کی کثیر صحبت حاصل رہی جن کا تذکرہ اس باب میں ہوا۔ (مدینہ منورہ میں) صحابہ کرام کے درمیان رہنے کا شرف جو ان کو میسر ہوا وہ دوسروں کو نہیں ملا۔ ہم نے روایات میں جو نقل کیا وہ اولی ہے کیونکہ ان حضرات نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی موافقت میں پہلے حضرات کی پیروی کی' یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : عبدالرزاق نمبر ٣١٤٤۔

۱۵۹۲ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، مِثْلَهُ .قِيْلَ لَهُ صَدَقْتَ، قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ هٰؤُلَاءِ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ قَبْلَهُمْ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ، مَعَ مَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا قَدَّمْتُ ذِكْرَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، وَهُمَا مِنَ التَّابِعِيْنَ أَكْبَرُ مِنْ أُولٰئِكَ خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ

۱۵۹۲: سعید نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ ایک طرف سلام پھیرتے تھے۔ ابن مرزوق نے عمر بن عبدالعزیز سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ جواب میں کہا جائے گا کہ ایسی روایات بلاشبہ ان سے مروی ہیں مگر ان کے بالمقابل صحابہ کرام کی کثیر روایات جو جناب رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں وہ ان کے خلاف موجود ہیں۔ جن کا تذکرہ ہم اس باب میں کر آئے ہیں۔ (دوسرا جواب یہ ہے) کہ حضرت سعید بن المسیب اور ابن ابی لیلیٰ رحمہما اللہ جو کہ اکابر تابعین سے ہیں ان کی روایات ان کے خلاف ہیں (پس ان کی روایات سے استدلال کا کوئی جواز نہیں ہے)۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٢٦٧/١۔

الجواب بالصواب نمبر①: یہ تو اکابر تابعین کا عمل ہے ہم تو گزشتہ روایات میں اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا عمل پیش کر آئے بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک متواتر اسناد سے پیش کر دیا اس لئے اس کے ہوتے ہوئے ان روایات کی چنداں حیثیت نہ ہوگی۔

نمبر②: ان سے جلیل القدر تابعین جنہوں نے ان سے زیادہ صحابہ کرام کی صحبت اٹھائی ان کا عمل پیش کیا جاتا ہے جو دو سلام ہی ہے پس ان کا عمل ان کے مقابلہ میں مرجوح ہوگا روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۵۹۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنْ زُهْرَةَ بْنِ

مَعْبَدٍ، قَالَ : كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ .

۱۵۹۳: یونس نے اپنی اسناد کے ساتھ سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیر لے۔زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دائیں بائیں (نماز میں) سلام پھیرتے تھے۔

۱۵۹۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ : كُنْتُ أُصَلِّيْ مَعَ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، فَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ : (السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ). فَهٰذَانِ تَابِعِيَّانِ مَعَهُمَا مِنَ الْقِدَمِ وَمِنَ الصُّحْبَةِ بِجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ لِلَّذِيْ يُخَالِفُهُمَا مِمَّنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَالَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُمَا مِنْ ذٰلِكَ أَوْلٰى، لِاقْتِدَائِهِمَا بِمَنْ قَبْلَهُمَا، وَلِمُوَافَقَتِهِمْ الِمَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۵۹۴: حکم کہتے ہیں کہ میں ابن ابی لیلیٰ کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا پس وہ اپنے دائیں بائیں جانب السلام علیکم ، ورحمۃ اللہ سے سلام پھیرتے۔ابن مرزوق نے حکم سے نقل کیا کہ میں ابن ابی لیلیٰؒ کے ساتھ نماز پڑھتا تھا وہ اپنے دائیں اور بائیں سلام ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کے ساتھ پھیرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲٦۷/۱۔

حاصل یہ ہے کہ یہ دونوں قدیم صحبت پانے والے تابعی ہیں جو کہ ان مذکورہ حضرات کو اس قدر میسر نہیں ہے پس ان کا قول ان سے بڑھ کر وزن رکھتا ہے نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کے مطابق اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے موافقت رکھتا ہے۔

اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ :اس باب میں اگر چہ نظری دلیل ذکر نہیں ہے مگر آثار سے اس قدر دلائل پیش کیے ہیں کہ ایک سلام والی روایات سند اور کثیر عمل کے اعتبار سے ان کے سامنے کبھی ترجیح نہیں پاسکتیں وہ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور اکابر تابعین رحمہم اللہ اور جمہور امت کا اجتماعی عمل ہے یعنی دو سلام سے نماز سے فراغت پانا۔

بَابُ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ، هَلْ هُوَ مِنْ فُرُوْضِهَا أَوْ مِنْ سُنَنِهَا؟

نماز میں سلام فرض ہے یا سنت؟

خلاصۃ الرام :نماز سے فراغت کے لئے السلام کے لفظ کا کیا مقام ہے اس میں تین مذاہب ہیں:

نمبر①: امام احمد کے ہاں لفظ سلام اور دائیں بائیں دو سلام فرض ہیں۔
نمبر②: امام شافعی و مالک رحمہما اللہ کے ہاں نماز سے فراغت کے لئے لفظ سلام تو فرض ہے مگر دونوں میں سے ایک سلام فرض ہے اور قعدہ اخیرہ فرض نہیں۔
نمبر③: عطاء ابراہیم وابن مسیب رحمہم اللہ کے ہاں نہ سلام فرض نہ قعدہ اخیرہ۔
نمبر④: ابوحنیفہ وسفیان ثوری رحمہما اللہ کے ہاں قعدہ اخیرہ فرض مگر لفظ سلام واجب ثابت بالسنۃ ہے۔
مؤقف فریق نمبر اول: اس میں امام احمد، مالک وشافعی رحمہم اللہ سب شامل ہیں کہ لفظ سلام اور دونوں طرف سلام فرض ہے۔

دلیل

۱۵۹۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ، وَإِحْرَامُهَا التَّكْبِيْرُ، وَإِحْلَالُهَا التَّسْلِيْمُ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ ؛ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ) فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا بِغَيْرِهِ .خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَافْتَرَقُوْا عَلٰى قَوْلَيْنِ .فَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ : إِذَا قَعَدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَإِنْ لَمْ يُسَلِّمْ .وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَإِنْ لَمْ يَتَشَهَّدْ وَلَمْ يُسَلِّمْ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ قَوْلِهِ (تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ) ، إِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَهُ عَلٰى غَيْرِ مَا حَمَلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .فَذَكَرُوْا مَا قَدْ.

۱۵۹۵: محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی طہارت ہے اور اس کا تحریمہ تکبیر اور اس کی تحلیل (حلال ہونا' نکلنا) سلام ہے۔علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ آدمی جب اپنی نماز سے سلام کے بغیر باہر آجائے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام تحلیل صلاۃ قرار دیا۔پس سلام کے بغیر نماز سے نکلنا جائز نہیں۔جبکہ دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کیا پھر ان کی دو جماعتیں بن گئیں۔بعض نے تو کہا کہ جب وہ تشہد کی مقدار بیٹھ جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جائے گی خواہ وہ سلام نہ پھیرے اور دیگر کا قول یہ ہے کہ جب وہ اپنی نماز کی آخری رکعت کے آخری سجدہ سے سر اٹھائے گا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی خواہ وہ سلام و تشہد نہ پڑھے۔ان دونوں گروہوں نے پہلے قول کے قائلین کے خلاف دلیل

دیتے ہوئے کہا کہ روایت "تحلیلھا التسلم" یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا فتویٰ بھی خود اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا مطلب یہ ہوگا کہ ان کے ہاں اس قول کا وہ معنی نہیں جو پہلے قول والوں نے اختیار کیا ہے۔ پس انہوں نے یہ روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۷۳' نمبر۶۱۸' ترمذی فی الطھارۃ اب۳' نمبر۳' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب۳۲' نمبر۲۷۵' دارمی فی الوضوء باب۲۲' مسند احمد ۱/۱۲۳' ۲۹۱۔

حاصل روایات: جب نماز کا تحریمہ تکبیر ہے اور نماز سے فراغت سلام سے ہے تو سلام کے بغیر جو نماز سے فارغ ہوگا اس کی نماز باطل ہو جائے گی کیونکہ زبان نبوت نے سلام کو تحلیل قرار دیا پس اس کے بغیر نکلنا جائز نہ ہوا۔

فریق ثانی: اس میں امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سب ہی مراد ہیں کیونکہ لفظ سلام کی عدم فرضیت میں سب برابر ہیں احناف کا قول یہ ہے کہ تشہد کے بعد نماز مکمل ہوگئی۔ فمنھم اذا قعد مقدار التشھد سے یہی مراد ہے اور عطاء رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ سجدہ سے سر اٹھایا تو نماز مکمل ہوگئی خواہ تشہد پڑھے یا نہ پڑھے۔

فریق ثانی کی طرف سے فریق اوّل کی دلیل کا جواب:

آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تحلیل والی روایت نقل کی ہے روایت بالکل درست ہے اس میں کلام نہیں مگر اس کا جو مطلب آپ نے لیا وہ درست نہیں۔ یہ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ .فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ (تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ) وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ ؛ إِذْ كَانَتْ تَتِمُّ عِنْدَهٗ بِمَا هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ، وَكَانَ مَعْنٰى (تَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ) عِنْدَهٗ أَيْضًا هُوَ التَّحْلِيْلُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يَحِلَّ بِهٖ لَا بِغَيْرِهٖ، وَالتَّمَامُ الَّذِيْ لَا يَجِبُ بِمَا يَحْدُثُ بَعْدَهٗ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ غَيْرُهٗ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : قَدْ قَالَ : (تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ) ، فَكَانَ هُوَ الَّذِيْ لَا يُدْخَلُ فِيْهَا إِلَّا بِهٖ، فَكَذٰلِكَ لَمَّا قَالَ : (وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ) كَانَ كَهُوَ أَيْضًا لَا يُخْرَجُ مِنْهَا إِلَّا بِهٖ .قِيْلَ لَهٗ : إِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ الدُّخُوْلُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهٖ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا، وَقَدْ يُخْرَجُ مِنَ الْأَشْيَاءِ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ أَنْ يُخْرَجَ بِهٖ مِنْهَا وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا النِّكَاحَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُعْقَدَ عَلَى الْمَرْأَةِ، وَهِيَ فِيْ عِدَّةٍ، وَكَانَ مَنْ عَقَدَهٗ عَلَيْهَا، وَهِيَ كَذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ مَالِكًا لِبُضْعِهَا، وَلَا وَجَبَ لَهٗ عَلَيْهَا نِكَاحٌ .فِيْ أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ كَثِيْرَةٍ يَطُوْلُ بِذِكْرِهَا الْكِتَابُ .وَأَمَرَ أَنْ لَا يُخْرَجَ مِنْهُ إِلَّا بِالطَّلَاقِ الَّذِيْ لَا إِثْمَ فِيْهِ، وَأَنْ تَكُوْنَ الْمُطَلَّقَةُ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ

جِمَاعٍ فَكَانَ مَنْ طَلَّقَ عَلٰى غَيْرِ مَا أُمِرَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ فَطَلَّقَ ثَلَاثًا أَوْ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ حَائِضًا يَلْزَمُهٗ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ إِثْمًا، وَيَخْرُجُ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ مِنَ النِّكَاحِ الصَّحِيْحِ .فَكَانَ قَدْ ثَبَتَ الْأَسْبَابُ الَّتِيْ تُمْلَكُ بِهَا الْأَبْضَاعُ كَيْفَ هِيَ؟ وَالْأَسْبَابُ الَّتِيْ تَزُوْلُ بِهَا الْإِمْلَاكُ عَنْهَا كَيْفَ هِيَ؟ وَنُهُوْا عَمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ، أَوْ شَيْئًا مِنْهُ .فَكَانَ مَنْ فَعَلَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ لِيَدْخُلَ بِهٖ فِي النِّكَاحِ، لَمْ يَدْخُلْ بِهٖ فِيْهِ، وَإِذَا فَعَلَ شَيْئًا مِنْهُ لِيَخْرُجَ بِهٖ مِنَ النِّكَاحِ، خَرَجَ بِهٖ مِنْهُ .فَلَمَّا كَانَ لَا يَدْخُلُ فِي الْأَشْيَاءِ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهٖ. وَالْخُرُوْجُ مِنْهَا قَدْ يَكُوْنُ مِنْ حَيْثُ أُمِرَ بِهٖ، وَقَدْ يَكُوْنُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ .كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، فَيَكُوْنُ الدُّخُوْلُ فِيْهَا غَيْرَ وَاجِبٍ إِلَّا بِمَا أُمِرَ بِهٖ مِنَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا، وَيَكُوْنُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا بِمَا أُمِرَ بِهٖ مِمَّا يُخْرَجُ بِهٖ مِنْهَا، وَمِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهٗ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ .

۱۵۹۲: عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا جب اس نے آخری سجدہ سے سر اٹھایا تو اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ تو یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہ ذکر کیا ''تحلیلها التسلیم'' ان کے ہاں تو سلام نماز کے لیے ضروری نہیں بلکہ سلام سے پہلے ان کے ہاں نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ پس تحلیلها التسل کا مفہوم ان کے ہاں یہ ہے کہ سلام کے ذریعہ نماز سے فراغت حاصل کی جائے کسی اور عمل سے نہیں اور تکمیل نماز یہ ہے کہ اگر اس کے بعد کوئی چیز پیش آ جائے (جس سے نماز سے نکل جائے) تو نماز کو لوٹانے کی حاجت نہ ہو۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو ''تحریمها التکبیر'' تحریم صلاۃ وہ ہے کہ جس کے بغیر نماز میں داخلہ درست نہ ہو (اور یہ مسلّم ہے)۔ تو اسی طرح آپ نے فرمایا تحلیلها التسلم کا بھی یہی معنی ہے کہ اس کے بغیر نماز سے باہر آنا جائز نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ کسی چیز کی ابتداء کے لیے وہی بات اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس کا حکم ہے مگر باہر آنے کے لیے بھی وہی بات اختیار کرتے ہیں جس کا حکم ملا ہو اور بعض اوقات اس کے علاوہ کو اختیار کرتے ہیں مثلاً یہ ہمارے سامنے ہے کہ معتدۃ کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جو شخص عدت کے دوران نکاح کرے اس کو ملکیت بضعہ حاصل نہ ہوگی اور نہ نکاح منعقد ہوگا۔ اس کی مثالیں بہت ہیں جن کو اگر ہم ذکر کریں تو کتاب لمبی ہو جائے گی۔ نکاح سے باہر آنے کے لیے طلاق کا حکم ہے جس طلاق میں گناہ نہ ہو اس کی صورت یہ ہے کہ وہ عورت بھی حیض سے پاک ہو اور اس نے اس طہر میں جماع بھی نہ کیا ہو۔ پس جس نے اس طریقہ کو چھوڑ کر طلاق دی خواہ وہ تین طلاقیں دے یا حائضہ کو طلاق دے تو طلاق پڑ جائے گی مگر طلاق دینے والا گناہ کا مرتکب ہوگا اور اس طلاق ممنوعہ کے ذریعے صحیح نکاح جاتا رہے گا اور ایسے اسباب بھی واضح کر دیے گئے ہیں جن سے ملک بضعہ حاصل ہوتی ہے اور ایسے اسباب کو ظاہر کر دیا گیا کہ جن نے بالکل ملک بضعہ جاتی رہتی ہے اور

ان تمام اسباب کی مخالفت سے روکا گیا ہے یا ان میں سے بعض کی مخالفت سے بھی روکا گیا ہے۔ پس جو آدمی ممنوعہ طریقہ سے نکاح کرنا چاہے گا اس کا نکاح تو واقع نہ ہوگا مگر نکاح سے نکلنے کے لیے بتلائے ہوئے درست طریقے اور غیر درست طریقے دونوں سے نکل سکتا ہے۔ پس جب حاصل یہ ہوا کہ چیزوں میں داخلہ کے لیے تو مقررہ طریقوں کو اختیار کرنا پڑے گا مگر ان سے نکلنے کے لیے مقررہ یا غیر مقررہ دونوں طریقوں سے وہ نکل جائے گا۔ پس نماز کے متعلق یہی قیاس سامنے رہے کہ اس میں داخلے کے لیے تو وہی مقررہ طریقہ جس داخلے کا حکم ہے۔ مگر خارج ہونے کے لیے کبھی تو مقررہ طریقہ اختیار کیا جاتا اور کبھی اس کے علاوہ اور جو لوگ اس بات کے قائل کہ جونہی آخری سجدے سے اٹھیں تو نماز پوری ہو جائے گی۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱/ ۳٦۰۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کے ہاں تحلیلها التسلیم کا مطلب یہ نہیں کہ تسلیم کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوئی اس لئے کہ ان کے ہاں تو نماز اس سے پوری ہو جاتی ہے جو سلام سے پہلے ہے اور تحلیلها التسلیم کا مفہوم یہ ہوا کہ ایسی تحلیل جس کے ساتھ نماز سے باہر آنا مناسب ہے نہ کہ غیر سے اور وہ تکمیل کہ جس کے بعد جو کچھ بھی ہو نماز کا اعادہ لازم نہیں آتا وہ تسلیم کے علاوہ ہے پس معلوم ہوا کہ تسلیم فرض نہیں اور تسلیم کے ساتھ نماز سے باہر آنے کا مطلب یہ ہے کہ تسلیم وجوب ہے جس کے بغیر نماز پوری ہوگئی کامل نہ ہوئی۔

ایک اہم اشکال:

نماز میں داخلہ کے لئے تکبیر کی فرضیت تو مسلمہ ہے تسلیم میں اختلاف کیا گیا حالانکہ دونوں ایک سیاق میں واقع ہیں پھر حکم کیسے الگ ہو گئے۔

جواب: قیل له له انه ص ۳۵۵ بہت سی اشیاء ایسی ہیں کہ جن میں داخل ہونے کے لئے خاص شرائط ہیں ان کے بغیر ان اشیاء میں داخلہ معتبر نہیں ہوتا اور خروج کے بھی اسباب ہیں مگر خروج کے لئے شرائط کی رعایت کرنے یا نہ کرنے ہر دو صورتوں میں خروج شمار کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً نکاح کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ عورت کسی کے نکاح میں نہ ہو اس کے محارم میں سے نہ ہو کسی کی عدت میں نہ ہو حالت عدت میں نکاح کالعدم ہے اس سے وہ عورت کے بضع کا مالک نہ بن سکے گا اور نہ نکاح کرنے والے کا کوئی حق منکوحہ کے ذمہ لازم ہوگا اس کی مثال بیان کریں تو کتاب طویل ہو جائے گی۔ اور شوہر کو حکم ہوا کہ عورت کو اس نکاح سے ایسی طلاق سے فارغ کرے جس میں گناہ نہ ہو یعنی طہر میں ہو اس میں جماع نہ کیا گیا ہو اور تینوں طلاقوں کو اجتماعی طور پر نہ دے۔

مگر اس کے باوجود اپنی بیوی کو تین طلاق اکٹھی دے یا حیض میں طلاق دے تو طلاق بہر حال نافذ ہو جائے گی اگرچہ خاوند گناہگار ہوگا مگر اس ممنوعہ طلاق سے وہ عورت نکاح سے فارغ و خارج ہو جائے گی۔

تو اب اس سے ثابت ہو گیا کہ ملک بضع کے اسباب وہ اور انداز کے ہیں اور وہ اسباب بھی متعین ہیں جن سے ملک بضع تو

زائل ہوسکتا ہے مگر ان اسباب کی ممانعت ہے یا بعض کو اختیار کرنے کی ممانعت ہے پس جو ممنوعہ طریقہ سے نکاح میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ تو داخل نہیں ہوسکتا مگر ممنوعہ طریقہ سے خارج ہونا چاہے تو خارج ہو جائے گا اور خارج ہونا تسلیم کرلیا جائے گا ادھر منہی عنہ کے ذریعہ داخل ہونے کی قطعاً گنجائش نہیں ہے اور جائز اور ممنوعہ دونوں طرق سے خارج ہونا درست قرار پایا۔ تو اس کو سامنے رکھتے ہوئے نماز کے مسئلہ کو سمجھنا چاہئے کہ تکبیر تحریمہ جو کہ مامور بہ ہے اس کے بغیر نماز میں داخلہ ممکن نہیں ہے اور دوسری طرف السلام کے لفظ سے جو کہ مامور بہ ہے یا اس کے بغیر نماز سے نکلنے والا نکلنے والا شمار ہو جائے گا۔ فتدبر۔

فریق ثانی کی جماعت اوّل کا مؤقف:

عطاء بن رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں آخری سجدہ سے سر اٹھاتے ہی اس کی نماز مکمل ہو جائے گی گویا نہ سلام فرض نہ آخری التحیات لازم۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

۱۵۹۷ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ السُّجُوْدِ، فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُ إِذَا هُوَ أَحْدَثَ).

۱۵۹۷: عبدالرحمٰن بن رافع اور بکر بن سوادہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آخری سجدہ سے سر اٹھائے تو اس کی نماز ختم ہوئی جبکہ وہ اس وقت بے وضو ہو جائے۔

تخریج : حلیۃ الاولیاء ۱۱۷/۵۔

۱۵۹۸ : وَمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُؤِيُّ، قَالَا : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .قِيْلَ لَهُمْ : إِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ، فَرَوَاهُ قَوْمٌ هٰكَذَا، وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۱۵۹۸: معاذ بن حکم نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے اسی طرح اس کی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ روایت مختلف فیہ ہے۔ بعض نے اس کو اسی طرح روایت کیا مگر دوسروں نے اور طریقے سے روایت کیا ہے۔

تخریج : ترمذی ۹۳/۱۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوا کہ آخری رکعت کے سجدہ سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اس کے بعد لاحق ہونے والا حدث نماز میں مخل نہیں اور قعدہ اخیرہ بھی فرض نہیں ہے۔

جواب: قیل لھم سے دیا نمبر ا یہ روایت مختلف فیہ ہے اس کو دوسری طرز سے بھی روایت کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۹۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ ابْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوْخِيِّ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ الْجُذَامِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ، فَقَعَدَ، فَأَحْدَثَ هُوَ أَوْ أَحَدٌ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ مَعَهُ، قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، فَلَا يَعُوْدُ فِيْهَا). " قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ,وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا .

۱۵۹۹: عبدالرحمٰن بن رافع تنوخی اور بکر بن سوادہ جذامی نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام نے نماز کو پورا کرلیا اور وہ بیٹھا رہا تو اس کو بے وضگی کی حالت پیش آئی یا اس کے مقتدی کو ایسی حالت میں حدث لاحق ہوگئی جبکہ اس کے امام نے ابھی سلام نہ پھیرا تھا تو اس نے اپنی نماز کو پورا کرلیا پس وہ اعادہ نہ کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۷۲' نمبر ٦١٧' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۸۳' نمبر ٤٠٨ ۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ قعدہ کے بعد سلام سے پہلے حدث لاحق ہو تو نماز مکمل ہو جاتی ہے۔

امام طحاوی ؒ کہتے ہیں اس روایت کا مفہوم پہلی روایت سے مختلف ہے یہاں قعدہ کے بعد نماز کو کامل کہا گیا قعدہ اخیرہ کا لزوم ثابت ہو رہا ہے۔اس روایت کا تیسرا انداز بھی ہے۔

۱۶۰۰ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ .قَالَ مُعَاذٌ : فَلَقِيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، فَحَدَّثَنِيْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، فَقُلْتُ لَهُ : لَقِيْتَهُمَا جَمِيْعًا، فَقَالَ : كِلَيْهِمَا حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا رَفَعَ الْمُصَلِّيْ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ صَلَاتِهٖ، وَقَضَى تَشَهُّدَهُ، ثُمَّ أَحْدَثَ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، فَلَا يَعُوْدُ لَهَا). وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا : لَا تَتِمُّ الصَّلَاةُ حَتّٰى يَقْعُدَ فِيْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ بِمَا.

۱۶۰۰: عبدالرحمٰن بن زیاد نے ابو بکرہ جیسی روایت نقل کی ہے۔ابن مبارک کہتے ہیں کہ معاذ نے بتلایا کہ میں عبدالرحمٰن بن زیاد کو ملا انہوں نے عبدالرحمٰن بن رافع اور بکر بن سوادہ دونوں سے مجھے بیان کیا میں نے کہا کیا تو سب کو ملا ہے تو اس نے کہا دونوں نے مجھے عبداللہ بن عمروؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نمازی نے اپنی نماز کے اختتام پر سجدہ سے سر اٹھالیا اور تشہد پڑھ لیا پھر اس کا وضو ٹوٹ گیا تو گویا اس کی نماز پوری ہو گئی وہ اس کا اعادہ نہ کرے۔اس روایت کو ان لوگوں نے دلیل بنایا جن کا مقولہ یہ ہے کہ جب تک تشہد کی مقدار

قعدہ نہ کرے اس کی نماز مکمل نہ ہوگی۔

تخریج : روایت نمبر۱۵۹۹ کی تخریج ملاحظہ کرلیں۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ جو نمازی آخری سجدہ کر کے تشہد بیٹھ گیا اس کی نماز پوری ہوگئی اگر اس وقت کوئی حدث لاحق ہو جائے تو اس پر اعادہ نہیں ہے یہ روایت سابقہ روایات پر مفصل ہونے کی وجہ سے قابل ترجیح ہوگی۔

فریق ثانی کی جماعت دوم کا موقف یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ فرض ہے اور مقدار تشہد بیٹھنے کی مقدار جب تک تشہد اختیار نہ کرے گا نماز پوری نہ ہوگی اوپر والی روایت بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مگر مستقل دلائل یہ روایات ہیں۔

۱۶۰۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، وَأَبُوْ غَسَّانَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ نُعَيْمٍ، قَالَا : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ : أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدَيَّ فَحَدَّثَنِيْ (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَذَ بِيَدِهٖ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِهٖ وَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ، فَذَكَرَ التَّشَهُّدَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ بَابِ التَّشَهُّدِ. وَقَالَ : فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ، أَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ، إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ.

۱۶۰۱: قاسم بن مخیمرہ کہتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھائی پھر وہ تشہد ذکر کیا جو ہم عبداللہ ؓ سے باب التشہد میں نقل کر آئے ہیں اور فرمایا جب تم نے اس کو کر لیا یا پورا کر دیا تو گویا تیری نماز مکمل ہوگئی اگر چاہو تو کھڑے ہو جاؤ اگر بیٹھنا چاہو تو بیٹھے رہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۷۸' نمبر۹۷۰۔

۱۶۰۲ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ.

۱۶۰۲: زہیر نے بیان کیا کہ ہمیں حسن بن حر نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کیا۔

تخریج : سابقہ ابن حبان ۲۰۸/۳۔

۱۶۰۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ التَّشَهُّدَ، وَقَالَ (: لَا صَلَاةَ إِلَّا بِتَشَهُّدٍ). فَرَوَوْا مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَوَوْا مِنْ قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ.

۱۶۰۳: علقمہ نے عبداللہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا پھر تشہد کا ذکر کیا اور کہا تشہد کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد روایت کیا پھر عبداللہ کا قول روایت کیا۔

تخریج : مسند البزاز ۱۷/۵، طبرانی الکبیر ۵۱/۱۰

ان روایات نے پہلے جناب رسول اللہ ﷺ کا قول ذکر کیا پھر انہوں نے عبداللہ کا قول نقل کیا جیسا اس روایت میں ہے۔

۱۶۰۴ :مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ وَكِيْعٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : التَّشَهُّدُ انْقِضَاءُ الصَّلَاةِ، وَالتَّسْلِيْمُ إِذْنٌ بِانْقِضَائِهَا ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ تَرْكَ السَّلَامِ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ، وَهُوَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا، فَلَمْ يُسَلِّمْ، فَلَمَّا أُخْبِرَ بِصَنِيْعِهِ فَثَنَى رِجْلَهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ).

۱۶۰۴: ابواسحاق نے ابوالاحوص سے انہوں نے عبداللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا تشہد نماز کا اگر اختتام ہے تو تسلیم اختتام کا اعلان ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت کا معنی پہلی روایت سے مختلف ہے اور اس روایت کو دیگر الفاظ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات وارد ہوتی ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ سلام کا چھوڑ دینا نماز کو نہیں توڑتا اور وہ اس طرح کہ آپ نے نماز ظہر پانچ رکعت پڑھائی اور سلام نہ پھیرا جب آپ کے عمل کی آپ کو اطلاع دی گئی تو آپ نے اپنے پاؤں کو موڑا اور دو سجدے ادا فرمائے۔

تخریج : بیهقی ۲۴۸/۲ موقوفاً۔

جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ترک سلام نماز کے لئے مفسد نہیں ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت ادا کی اور سلام نہ پھیرا جب آپ کو اس بات کی اطلاع دی گئی تو آپ نے اپنے پاؤں کو موڑا پھر دو سجدے کئے۔ روایت یہ ہے۔

۱۶۰۵ : كَمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَدْخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَكْعَةً مِنْ غَيْرِهَا قَبْلَ السَّلَامِ، وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلصَّلَاةِ، وَلَوْ رَآهُ مُفْسِدًا لَهَا إِذًا لَأَعَادَهَا فَلَمَّا لَمْ يُعِدْهَا، وَقَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَى الْخَامِسَةِ لَا بِتَسْلِيْمٍ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَامَ لَيْسَ مِنْ صُلْبِهَا .أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ جَاءَ بِالْخَامِسَةِ، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِمَّا قَبْلَهَا سَجْدَةٌ، كَانَ ذٰلِكَ مُفْسِدًا لِلْأَرْبَعِ، لِأَنَّهُ خَلَطَهُنَّ بِمَا لَيْسَ مِنْهُنَّ فَلَوْ كَانَ السَّلَامُ وَاجِبًا كَوُجُوْبِ سُجُوْدِ الصَّلَاةِ، لَكَانَ حُكْمُهُ أَيْضًا كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُ بِخِلَافِهِ فَهُوَ سُنَّةٌ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَيَدَعِ الشَّكَّ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَقَصَتْ، فَقَدْ

أَتَمَّهَا، وَكَانَتْ السَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً، كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةً). فَقَدْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَامِسَةَ الزَّائِدَةَ وَالسَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ لِلسَّهْوِ تَطَوُّعًا، وَلَمْ يَجْعَلْ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بِذٰلِكَ فَاسِدًا وَإِنْ كَانَ الْمُصَلِّي قَدْ خَرَجَ مِنْهَا إِلَيْهِ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلَاةَ تَتِمُّ بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ وَأَنَّ التَّسْلِيْمَ مِنْ سُنَنِهَا لَا مِنْ صُلْبِهَا .فَكَانَ تَصْحِيْحُ مَعَانِي الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ يُوْجِبُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا : لَا تَتِمُّ الصَّلَاةُ حَتّٰى يَقْعُدَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ لِأَنَّ حَدِيْثَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَهُوَ الَّذِيْ لَمْ يُخْتَلَفْ فِيْهِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا : إِنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاتِهِ، فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ .قَالُوْا : رَأَيْنَا هٰذَا الْقُعُوْدَ قُعُوْدَ التَّشَهُّدِ وَفِيْهِ ذِكْرٌ يَتَشَهَّدُ بِهِ وَتَسْلِيْمٌ يُخْرَجُ بِهِ مِنَ الصَّلَاةِ، وَقَدْ رَأَيْنَا قَبْلَهُ فِي الصَّلَاةِ قُعُوْدًا فِيْهِ ذِكْرٌ يَتَشَهَّدُ بِهِ. فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ، وَمَا فِيْهِ مِنَ الذِّكْرِ، لَيْسَ هُوَ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ، بَلْ هُوَ مِنْ سُنَنِهَا .وَاخْتُلِفَ فِي الْقُعُوْدِ الْأَخِيْرِ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَالْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ، وَيَكُوْنُ مَا فِيْهِ كَمَا فِي الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ، فَيَكُوْنُ سُنَّةً، وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةٌ كَمَا كَانَ الْقُعُوْدُ الْأَوَّلُ سُنَّةً، وَكُلُّ مَا يُفْعَلُ فِيْهِ سُنَّةٌ، وَقَدْ رَأَيْنَا الْقِيَامَ الَّذِيْ فِيْ كُلِّ الصَّلَاةِ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ الَّذِيْ فِيْهَا أَيْضًا كُلَّهُ كَذٰلِكَ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْقُعُوْدُ فِيْهَا أَيْضًا كُلُّهُ كَذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَ بَعْضُهُ بِاتِّفَاقِهِمْ سُنَّةً كَانَ مَا بَقِيَ مِنْهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ .وَاحْتَجَّ عَلَيْهِمَ الْآخَرُوْنَ فَقَالُوْا : قَدْ رَأَيْنَا الْقُعُوْدَ الْأَوَّلَ مَنْ قَامَ عَنْهُ سَاهِيًا فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهِ وَلَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْقُعُوْدِ، وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْآخِرِ سَاهِيًا حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلٰى قُعُوْدِهِ .قَالُوْا فَمَا يُؤْمَرُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ بَعْدَ الْقِيَامِ عَنْهُ فَهُوَ الْفَرْضُ، وَمَا لَا يُؤْمَرُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ بَعْدَ الْقِيَامِ عَنْهُ، فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِفَرْضٍ .أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ قَامَ وَعَلَيْهِ سَجْدَةٌ مِنْ صَلَاتِهِ حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلٰى مَا قَامَ عَنْهُ لِأَنَّهُ قَامَ فَتَرَكَ فَرْضًا فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ، وَكَذٰلِكَ الْقُعُوْدُ الْأَخِيْرُ، لَمَّا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ عَنْهُ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا أَنَّهُ فَرْضٌ، وَلَوْ كَانَ غَيْرَ فَرْضٍ إِذًا لَمَا أُمِرَ بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ كَمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِالرُّجُوْعِ إِلَى الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالْمُضِيِّ فِيْ قِيَامِهِ، وَأَنْ

لَا يَرْجِعَ إِلَى قُعُوْدِهِ ؛ لِأَنَّهُ قَامَ مِنْ قُعُوْدٍ غَيْرِ فَرْضٍ فَدَخَلَ فِي قِيَامٍ فَرْضٍ فَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ الْفَرْضِ وَالرُّجُوْعِ إِلَى غَيْرِ الْفَرْضِ وَأُمِرَ بِالتَّمَادِيْ عَلَى الْفَرْضِ حَتّٰى يُتِمَّهُ .فَكَانَ لَوْ قَامَ عَنِ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا أُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَى الْقُعُوْدِ لِأَنَّهُ مَا لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْ فَرْضٍ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرْضٍ إِلَى الْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ، وَكَانَ يُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِمَّا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ إِلَى مَا هُوَ سُنَّةٌ، وَيُؤْمَرُ بِالْعَوْدِ مِنَ السُّنَّةِ إِلَى مَا هُوَ فَرِيْضَةٌ، وَكَانَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْآخِيْرِ حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا دَاخِلًا لَا فِيْ سُنَّةٍ وَلَا فِيْ فَرِيْضَةٍ وَقَدْ قَامَ مِنْ قُعُوْدٍ هُوَ سُنَّةٌ فَأُمِرَ بِالْعَوْدِ إِلَيْهِ وَتَرْكِ التَّمَادِيْ فِيْمَا لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ .كَمَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَيَدْخُلَ فِي الْفَرِيْضَةِ أَنْ يَرْجِعَ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى الْقُعُوْدِ الَّذِيْ هُوَ سُنَّةٌ فَلِهٰذَا أُمِرَ الَّذِيْ قَامَ مِنَ الْقُعُوْدِ الْآخِيْرِ حَتّٰى اسْتَتَمَّ قَائِمًا بِالرُّجُوْعِ إِلَيْهِ لَا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُوْنَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ لَا مَا قَالَ الْآخَرُوْنَ .وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ، وَأَبَا يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدًا، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، ذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِيْنَ قَالُوْا : إِنَّ الْقُعُوْدَ الْآخِيْرَ مِقْدَارَ التَّشَهُّدِ مِنْ صُلْبِ الصَّلَاةِ لِأَنَّهُ ثَبَتَ بِالنَّصِّ كَمَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ قَالَ بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ بِمَا قَالُوْا مِنْ ذٰلِكَ .

١٦٠٥: ابراہیم نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے بیان کیا اور عبداللہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بات کو بیان کیا۔ (جو اوپر ظہر کے واقعہ والی گزری) اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز سلام سے پہلے ایک اور پانچوں رکعت پڑھ دی اور اس کو نماز کے لیے مفسد قرار نہ دیا اگر آپ اسے نماز کے لیے مفسد قرار دیتے تو ضرور اس کا اعادہ کرتے جب آپ نے اعادہ نہ کیا اور پانچویں رکعت کی طرف بلا تسلیم نکل گئے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ نماز کے ارکان سے نہیں ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ پانچویں رکعت کی طرف اس حالت میں منتقل ہوتے کہ آپ کے ذمہ کوئی ایسی چیز باقی ہوتی جس سے پہلے سجدہ ہے تو یہ چاروں رکعات کے لیے مفسد بن جاتی کیونکہ اس سے ان رکعات کا ان چیزوں سے ملانا لازم آتا جو ان میں سے نہیں۔ پس اگر سلام واجب ہوتا جیسا کہ نماز میں سجدے لازم ہیں تو اس کا حکم بھی اسی طرح ہوتا مگر اس کے برعکس وہ سنت ہے اور یہ بات حضرت ابو سعید خدری ؓ کی روایت میں آئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اور اس کو یہ یاد نہ رہے کہ اس سے تین پڑھی ہیں یا چار' تو یقین پر عمل کرے اور شک کو ترک کر دے۔ پھر اگر اس کی نماز کم ہو تو اس کو (رکعت ملا کر) مکمل کر لے اور دو سجدے شیطان کی ناک رگڑنے کے لیے کرے اور اگر نماز مکمل ہو چکی تو جو زائد پڑھا ہے وہ اور دو سجدے اس کے لیے نفل بن جائیں گے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے

پانچویں زائد رکعت اور سہو کے دو سجدوں کو نفل قرار دیا اور اس سے پہلے والی رکعات کو فاسد قرار نہیں دیا خواہ نمازی اس فرض سے اس نفل کی طرف منتقل ہو گیا ہے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نماز بعد سلام بھی مکمل ہو جاتی ہے اور سلام نماز کی سنن سے ہے فرائض سے نہیں۔ پس اس باب کے آثار کے معنی کی درستی اس بات کو لازم کرتی ہے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ مقدار تشہد بیٹھنے سے نماز مکمل ہو جاتی ہے اس لیے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ والی روایت میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا اور حضرت عبداللہ بن عمرو کی روایت میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا۔ البتہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف نہیں۔ غور و فکر کے لحاظ سے اس کی وضاحت سنیے۔

جن لوگوں کا کہنا یہ ہے جب نماز کے آخری سجدہ سے سر اُٹھائے تو نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ وہ بطور ثبوت کہتے ہیں کہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ تشہد والا قعدہ ہے۔ اس تشہد والا ذکر اور سلام جس کے ذریعے نماز سے باہر آتے ہیں اور ہم یہ پاتے ہیں کہ اس سے پہلے بھی اسی نماز میں ایک قعدہ ہے جس میں تشہد کا ذکر تو موجود ہے۔ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلا قعدہ اور اس میں تشہد کا پڑھنا فرائض نماز سے نہیں بلکہ سنن اور واجبات سے ہے۔ آخری قعدہ سے متعلق اختلاف ہے ہم نے جو کچھ کہا اس کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قعدہ کی طرح ہو اور اس میں جو کچھ ہے اس کا حکم وہی ہو جو پہلے قعدہ کے افعال واعمال کا ہے۔ اس لحاظ سے وہ سنت یا واجب ہوگا اور اس کے اعمال بھی سنت غیر فرض ہیں اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ قیام رکوع اور سجدہ یہ تمام چیزیں ہر نماز کا لازمی حصہ ہیں۔ پس جو بات ہم نے ذکر کی اس کے لحاظ سے غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ قعدہ کا حکم بھی نماز میں اسی طرح ہو جب اس کا ایک حصہ بالاتفاق سنت یا واجب ہے تو اس کے بقیہ کا بھی قیاس کے لحاظ سے وہی حکم ہے دوسروں نے ان کے خلاف یہ دلیل پیش کی کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قعدۂ اول سے جو شخص بھول کر کھڑا ہو جاتا ہے اگر وہ مکمل طور پر سیدھا کھڑا ہو جائے تو اس کے لیے قیام میں برقرار رہنے کا ہی حکم ہے اس کو قعدہ کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو شخص قعدہ اخیرہ میں بھول کر کھڑا ہو جائے اور مکمل سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جاتا ہے تو جس قعدے میں مکمل قیام کے بعد لوٹنے کا حکم ہو وہ فرض ہے تبھی تو اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا گیا اور قعدۂ اول میں اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ ان کے خلاف دلیل دوسروں کی طرف سے یہ دی جاتی ہے پہلے قعدہ میں کھڑے ہونے کے بعد قیام میں برقرار رہنے کا حکم دیا گیا اور قعدے کی طرف لوٹنے کا نہیں کہا گیا کیونکہ وہ ایسے قعدہ سے کھڑا ہوا ہے جو فرض نہیں ہے اور دوسری طرف وہ ایسے قیام میں داخل ہو چکا جو کہ فرض ہے اس وجہ سے اس کے چھوڑنے اور غیر فرض کی طرف لوٹنے کی اجازت نہیں دی گئی اور فرض میں برقرار رہنے کا حکم دیا گیا تا کہ اس کی تکمیل کر لیں اگر وہ پہلا قعدہ کھڑا ہوا مگر مکمل طور پر سیدھا نہ ہوا تو اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیں گے کیونکہ وہ مکمل کھڑا نہیں ہوا جس سے وہ فرض میں داخل نہیں ہوا اسی لیے واپسی کا حکم ہو گیا جو نہ تو سنت ہے اور نہ فرض ہے اور یہ اس قعدے کی طرف واپس آیا جو کہ سنت سے ثابت ہے تو اس کو لوٹنے کا حکم اس کے لیے کہا گیا جو کہ سنت سے ثابت ہے اور سنت سے اس کی طرف لوٹا جاتا ہے جو کہ فرض ہوتا ہے اور اس کے بالمقابل وہ شخص جو کہ

آخری قعدہ میں سیدھا کھڑا ہو گیا تو وہ ایسی چیز میں داخل ہونے والا ہے جو نہ سنت ہے نہ فرض اور وہ ایسے قعدہ سے اُٹھا ہے جو کہ سنت ہے اور اس میں برقرار رہنے نہ دیا جائے گا جو کہ سنت و فرض میں سے کچھ بھی نہیں جیسا کہ اس شخص کو حکم دیا گیا جو کہ قعدۂ اول سے اُٹھ کھڑا ہوا تھا جبکہ وہ سنت سے ثابت ہے اور مکمل سیدھا کھڑا نہیں ہوا تھا کہ وہ فرض میں داخل ہوتا اس لیے اسے قعدے کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا جو کہ سنت ہے۔ بالکل اسی طرح قعدہ اخیرہ سے اُٹھ جانے والے کو حکم دیا جائے گا خواہ وہ مکمل کھڑا ہو گیا کہ وہ سنت کی طرف واپس لوٹ آئے اس بناء پر نہیں جس کی طرف دوسرے لوگ گئے ہیں۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں نظر و فکر کا تقاضا اس باب میں اسی طرح ہے اس طرح نہیں جس کی طرف دوسرے لوگ گئے ہیں۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف اور محمد ﷭ نے اس مقام پر ان لوگوں کا قول اختیار کیا جو یہ کہتے ہیں کہ آخری قعدہ تشہد کی مقدار نماز کے فرائض میں سے ہے کیونکہ یہ نص کے ساتھ ثابت ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور بعض متقدمین بھی اسی قول کی طرف گئے ہیں جیسے کہ یہ روایات سے ثابت کرتی ہیں۔

حاصل روایات: یہ ہے نماز میں پانچویں رکعت سلام سے پہلے آپ نے شامل کر دی اور اس کو مفسد نماز قرار نہ دیا اگر مفسد قرار دیا جاتا تو نماز کا اعادہ فرماتے پس جب اس کا اعادہ نہیں کیا بلکہ بلا تسلیم پانچویں کی طرف منتقل ہو گئے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ سلام نماز کے فرائض سے نہیں ہے۔

ذرا غور فرمائیں اگر پانچویں رکعت اس طرح ادا فرماتے کہ آپ پر چوتھی کا ایک سجدہ باقی ہوتا تو اس سے چاروں رکعات فاسد ہو جاتیں کیونکہ ان رکعات میں (پانچویں رکعت) وہ چیز مل گئی جو ان میں سے نہیں پس اگر سلام بھی واجب و فرض ہوتا جیسا کہ سجدہ فرض ہے تو اس کا حکم بھی یہی ہوتا۔ لیکن اس کا حکم اس طرح نہیں پس وہ واجب ثابت بالسنہ ہوا۔

<u>دلیل مزید</u>: قد روی ایضاً سے اس کو بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہو اور یہ بھول جائے کہ اس نے تین رکعات ادا کی ہیں یا چار تو اسے یقین پر عمل کرنا چاہئے اور شک کو چھوڑ دینا چاہئے (گویا ایک رکعت ملا کر سجدہ سہو سے نماز پوری کرے) اگر اس کی نماز حقیقت میں کم ہے (اس نے اپنے یقین کے مطابق ایک رکعت ملا کر اس کو پورا کر لیا) تو اس کی نماز مکمل ہو گئی اور سہو کے دو سجدے شیطان کی ذلت کا باعث ہوں گے اور اگر اس کی نماز پوری تھی (مگر اسے کم کا یقین تھا اس نے اور ملا کر سہو کے دو سجدوں سے نماز پوری کر لی) تو جو زائد رکعت ہو گی اور دو سجدے کئے یہ زائد (ثواب کا باعث) ہوں گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۹۱' نمبر ۱۰۲٤' نسائی فی السهو باب ۲٤' ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۳۲' ۱۳۷' مسند احمد ۳' ۸۳/۷۲۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پانچویں کو زائد قرار دیا اور سجدوں کو زائد نفل کہا اور اس گزشتہ نماز کو فاسد قرار نہیں دیا اگرچہ نمازی اسی سے پانچویں کی طرف نکلا ہے پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ نماز تو تسلیم کے بغیر مکمل ہو گئی اور سلام اس کے سنن سے ہے نہ کہ فرائض سے۔

خلاصۃ الکلام: آثار وروایات کے معانی کی درستی کا تقاضا ان لوگوں کی بات سے پورا ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ نماز اس وقت تک پوری نہیں ہوتی جب تک کہ تشہد کی مقدار نہ بیٹھا جائے یہ فریق ثانی کی جماعت ثانیہ (احناف) کا مؤقف ہے جن کے دلائل ابھی گزرے اور اس کی وجوہ یہ ہیں۔

وجوہ نمبر ①: روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ میں احتمالات ہیں جن کا تذکرہ ہم نے کر دیا سلام کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

نمبر ②: عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت مختلف فیہ ہے جیسا کہ ہم نے گزشتہ سطور میں ذکر کر دیا قعدہ اخیرہ فرض ہے یا نہیں مگر سلام فرض نہیں۔

نمبر ③: روایت ابن مسعودؓ ہی ایک روایت رہ جاتی ہے جس میں اختلاف نہیں یہ قعدہ اخیرہ کی فرضیت اور سلام واجب ثابت بالسنۃ ہونے کی دلیل بن سکتی ہے قعدہ اخیرہ کو عطاء بن ابی رباح ابراہیم رحمہ اللہ فرض نہیں مانتے امام ابوحنیفہ شافعی ودیگر ائمہ اس کو فرض جانتے ہیں سابقہ سطور میں دلائل گزرے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ اور رجحان طحاوی رحمہ اللہ:

اس بات کو بطریق نظر اگر سامنے رکھا جائے تو جن کا قول یہ کہ جب نماز کے آخری سجدہ سے اس نے سر اٹھایا تو اس کی نماز پوری ہوگئی تو وہ کہتے ہیں کہ اس قعدہ میں تشہد پڑھی جاتی ہے اور گویا اس میں ایک تو ذکر ہے اور وہ تشہد ہے اور دوسرا تسلیم ہے جس کی وجہ سے وہ نماز سے خارج ہو جاتا ہے ہم نے نماز کے پہلے حصہ پر نگاہ ڈالی تو اس میں بھی دو چیزیں مشترک پالیں قعدہ اور اس میں ذکر تشہد البتہ اس میں سلام نہیں تو تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قعدہ اول اور اس میں تشہد سنت یا واجب ہے فرض نہیں ہے۔ بس اختلاف تو قعدہ اخیرہ میں ہے پس پہلے قعدہ پر قیاس کا تقاضا یہ ہے یہ بھی قعدہ اول کی طرح واجب یا مسنون ہو اور جو کچھ اس میں پڑھا جاتا ہے وہ بھی اس کی طرح ہو اور حال یہ ہے کہ قعدہ اول میں جو کچھ کیا جاتا ہے وہ سنت یا واجب ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ قیام ہر نماز میں اور رکوع وسجدہ سب رکعات میں یکساں حکم رکھتے ہیں تو تقاضا نظر یہ ہے کہ قعدہ میں بھی ہر دو قعدوں کا حکم یکساں ہو مختلف نہ ہو پس جب قعدہ اول بالاتفاق سنت یا واجب ہے تو تقاضائے نظر دوسرا قعدہ بھی اسی طرح ہونا چاہئے اس سے مختلف ہونا چہ معنی دارد پس قعدہ اخیرہ کی عدم فرضیت مسلم ہوگئی۔

فریق ثانی کا جواب ۞

اجتمع علیھم الآخرون سے شروع کیا۔

آپ کی دلیل میں یہ دعویٰ محل نظر ہے کہ قعدہ اولیٰ اور اخیرہ قعدہ ہونے کی وجہ سے ایک حکم میں ہونے چاہئیں کیونکہ ان میں بہت فرق ہے۔

مثلاً اگر کوئی نمازی قعدہ اولیٰ چھوڑ کر کھڑا ہو جائے اور پھر اسے یاد آئے کہ میں نے قعدہ بیٹھنا تھا تو اسے قعدہ کی طرف لوٹنا جائز نہیں بلکہ اسے کھڑا رہنا ضروری قرار دیا جاتا ہے مگر قعدہ اخیرہ میں اگر کوئی پانچویں رکعت کی طرف کھڑا ہو گیا تو اسے قیام کو

برقرار رکھنا جائز نہیں بلکہ لوٹ کر واپس آنا ضروری ہے پس دونوں کے مابین واضح فرق کی وجہ سے ایک کو دوسرے پر قیاس کر کے حکم لگانا درست نہ ہوگا حاصل یہ ہوا کہ جس قعدہ میں لوٹنے کا حکم نہیں وہ سنت یا واجب رہے گا اور جس میں لوٹنے کا حکم ہے وہ فرض ہوگا بلکہ یہ تو اس طرح ہوگا جیسا کوئی آدمی سجدہ چھوڑ کر قیام کی طرف لوٹ گیا تو اسے سجدہ کی طرف لوٹنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ اس نے ایک فرض کو ترک کر دیا پس فرض کی طرف لوٹنے کا حکم دیا بالکل اسی طرح قعدہ اخیرہ ہے جب اس سے وہ کھڑا ہوا تو تکمیل فرض کے لئے اس کی طرف لوٹنے کا حکم دیا گیا یہ واضح دلیل ہے کہ قعدہ اخیرہ فرض ہے اگر یہ فرض نہ ہوتا تو اس کی طرف لوٹنے کا چنداں حکم نہ دیا جاتا جیسا کہ قعدہ اول فرض نہ تھا تو اس کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا گیا۔

فریق اوّل کی طرف سے جواب الجواب:

فكان من الحجة سے دیا گیا آپ نے قعدہ اولیٰ اور ثانیہ میں فرق کی جو علت ذکر کی ہے ہم اس کو درست نہیں مانتے کیونکہ قعدہ اولیٰ میں لوٹنے کا حکم اس وجہ سے نہیں کہ یہ سنت یا واجب ہے بلکہ اس اصول کی وجہ سے ہے کہ جب کوئی فرض کی طرف منتقل ہو جائے اور اس نے سنت کو چھوڑا ہو تو سنت کی ادائیگی کے لئے فرض سے واپس نہیں ہوں گے پس قعدہ اولیٰ میں لوٹنے کی اجازت اس لئے نہیں' نہ کہ جو آپ کہتے ہیں اور قعدہ اخیرہ میں لوٹنے کا حکم اس لئے نہیں دیا کہ دونوں قعدوں کے حکم میں فرق ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیٹھنا سنت یا واجب تھا جب اس کو ترک کر کے ایسی حالت کی طرف منتقل ہوا جو فرض و واجب تو درکنار سنت بھی نہیں بلکہ خلاف سنت ہے تو اس سے سنت کی طرف لوٹنا لازم ہو گیا اس کی مثال اس طرح ہے کہ اگر نمازی قعدہ اولیٰ چھوڑ کر کھڑا ہونے لگا مگر مکمل کھڑا نہیں ہوا تو یہ حالت نہ سنت ہے نہ فرض پس نمازی کو قعدہ اولیٰ کی طرف لوٹنے کا حکم ہوتا ہے کیونکہ وہ کسی فرض میں داخل نہیں ہوا اسی طرح جب نمازی قعدۂ اخیرہ چھوڑ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے تو پانچویں رکعت نہ سنت ہے نہ واجب نہ فرض اس لئے نمازی کو قعدہ اخیرہ کی طرف لوٹ آنا ہوتا ہے تو قعدہ اخیرہ میں لوٹ آنے کا حکم تمہاری بیان کردہ دلیل سے نہیں (تقاضہ نظر سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی فریق اوّل کی طرف ہے)۔

اسی لئے فرماتے ہیں کہ بطریق نظر تو فریق اوّل کی بات راجح ہے۔

مگر امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ بمقدار تشہد فرض ہے کیونکہ اس کا ثبوت نص سے ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ بلکہ تابعین کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

۱۶۰۶: كَمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ مَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ السَّجْدَةِ فَقَالَ : لَا يُجْزِئُهُ حَتَّى يَتَشَهَّدَ أَوْ يَقْعُدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ.

۱۶۰۶: یونس نے حسن سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جو اپنا سر اٹھانے کے بعد بات چیت کرے تو اس کی نماز کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا اس کی نماز درست نہیں ہوگی جب تک تشہد نہ پڑھے یا اسی کی مقدار بیٹھ نہ جائے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۳۳/۲۔

۱۶۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَابِقٍ الرَّشِيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : كَانَ عَطَاءٌ يَقُوْلُ : إِذَا قَضَى الرَّجُلُ التَّشَهُّدَ الْآخِيرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَأَحْدَثَ .وَإِنْ لَمْ يَكُنْ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ فَذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ : فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهٗ، أَوْ قَالَ : فَلَا يَعُوْدُ إِلَيْهَا .

۱۶۰۷: ابن جریج سے روایت ہے کہ عطاء کہا کرتے تھے جب آدمی نے تشہد اخیر پورا کرلیا اور السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللّٰہ وبرکاته' السلام علینا وعلی عباد اللّٰہ الصالحین کہہ چکا پھر اس کا وضوٹوٹ گیا اگر چہ اس نے دائیں بائیں سلام نہ پھیرا یا اس کے مشابہہ بات کہی تو اس کی نماز مکمل ہوگئی یا اس طرح فرمایا وہ نماز کا اعادہ نہ کرے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ نمبر ۸٤٧٦۔

حاصل اقوال

قعدہ اخیرہ بمقدار تشہد فرض ہے اور سلام لازم نہیں بلکہ مسنون ہے یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ :اس باب میں نظر کو پہلے سے نہایت مختلف انداز سے پیش کیا فریق اوّل کی طرف سے نظر پھر اس کا فریق ثانی کی طرف سے نظر میں جواب پھر فریق اوّل جن کا مسلک ان کے ہاں راجح تھا ان کی طرف سے اس نظر کا جواب الجواب دیا پھر ائمہ احناف کا راجح قول اور تابعین کے اقوال سے اس کی تائید ذکر کی۔

بَابُ الْوِتْرِ رَكْعَةٍ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ

رات کے آخر میں ایک رکعت وتر

خلاصۃ المرام :وتر کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ واجب ہے یا سنت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وجوب کے قائل ہیں جبکہ تمام ائمہ ابو یوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ سمیت ان کی سنیت کے قائل ہیں وتر کی تعداد میں اختلاف اول یہ ہے کہ ایک رکعت یا تین پھر تین رکعت ایک سلام سے یا دو سلاموں سے ہیں۔

نمبر①: وتر ایک رکعت ہے یہ عطاء بن ابی رباح قتادہ کا مسلک ہے۔

نمبر②: ائمہ ثلاثہ کے ہاں وتر تین رکعت ہے مگر دو رکعت پر سلام سے فاصلہ ہے۔

نمبر③: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وابو یوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ اور فقہاء سبعہ کا مسلک تین وتر ہے جو ایک سلام سے پڑھے جائیں گے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل: وتر ایک رکعت ہے۔

۱۶۰۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ ح

۱۶۰۸: علی بن جعد نے شعبہ سے نقل کیا۔

تخریج : نسائی ۲٤٧/١۔

۱۶۰۹ : وَحَدَّثَنَا بَكَّارٌ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ).

۱۶۰۹: شعبہ نے ابوالتیاح سے انہوں نے ابومجلز سے اور انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ الوتر رکعۃ من آخر اللیل کہ وتر ایک رکعت ہے رات کے آخر میں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر١٥٣' ابو داؤد فی الوتر باب٣' نسائی فی قیام اللیل باب٣٤' احمد ٣٣/٢' ١٥٤/١٠٠۔

۱۶۱۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۶۱۰: شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابومجلز سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ٢٥٧/١۔

۱۶۱۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ) وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ) : قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَلَّدُوهُ وَجَعَلُوْهُ أَصْلًا .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَافْتَرَقُوْا عَلَى فِرْقَتَيْنِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ يُسَلِّمُ فِي الْإِثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ، وَفِي آخِرِهِنَّ .وَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ) قَدْ يَحْتَمِلُ عِنْدَنَا مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ رَكْعَةً مِنْ شَفْعٍ قَدْ تَقَدَّمَهَا وَذٰلِكَ كُلُّهُ وِتْرٌ فَتَكُوْنُ تِلْكَ الرَّكْعَةُ تُوْتِرُ الشَّفْعَ الْمُتَقَدِّمَ لَهَا .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۱۶۱۱: قتادہ نے ابومجلز سے نقل کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ وتر کتنے ہیں تو انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وتر رات کے اخیر میں ایک رکعت ہے اور میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی سوال

کیا تو انہوں نے فرمایا وتر رات کے آخری حصہ میں ایک رکعت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کچھ لوگوں نے اس بات کو اختیار کیا اور اس کو اصل قرار دیا۔جبکہ دوسروں نے اس سے اختلاف کیا ہے۔پھر ان کی دو جماعتیں ہو گئیں۔ایک فریق نے یہ کہا کہ وتر تین رکعت ہیں' سلام ان کے آخر میں پھیرا جائے گا اور دوسری جماعت کہتی ہے کہ وتر تین رکعت ہے مگر وہ دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے اور پھر آخر میں سلام پھیر لے۔رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ''الوتر رکعة ......'' (الحدیث) کہ وتر ایک رکعت ہے۔اس میں اس بات کا احتمال ہے۔جو قول اول والوں نے کہی ہے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ وہ رکعت ان دو رکعتوں کے ساتھ ہو جو پہلے پڑھی گئیں اور یہ تمام وتر کہلائیں گی۔تو یہ رکعت ان دو پہلی رکعتوں کو وتر بنا دے گی۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جن حضرات نے یہ بات بیان کی اس میں اسی بات کا تذکرہ ہے۔

تخریج : مسلم ص ۷۵۳۔

حاصل روایات: تر ایک رکعت ہے اس کو فریق اوّل سے اختیار کیا اور اپنایا ہے امام طحاوی رحمہ اللہ نے مذہب قوم سے اسی طرف اشارہ کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف

وتر تین رکعت ہے ان کی پھر دو جماعتیں ہیں۔

جماعت اول: تین وتر ایک سلام سے ہیں۔

جماعت دوم: تین وتر دو سلام سے ہیں۔

فریق اوّل کی دلیل کا جواب: کان قول رسول الله ﷺ آخره الوتر رکعة: اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①: وتر ایک رکعت ہے۔

نمبر②: وتر اس شفع کی ایک رکعت ہے جو اس سے پہلے ہے اور یہ تمام ملا کر وتر ہے پس وہ رکعت اس شفع کو جو اس سے پہلے ہے بنانے والی ہے اور یہ احتمال من گھڑت نہیں بلکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۱۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ : مَثْنٰى، مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ، فَصَلِّ رَكْعَةً تُوْتِرُ لَكَ صَلَاتَكَ) .

۱۶۱۲: نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی آدمی نے سوال کیا کہ رات کی نماز کس طرح اور کتنی ہے تو آپ نے فرمایا مثنیٰ مثنیٰ دو دو پڑھتے رہو۔جب صبح کا خدشہ ہو تو ایک رکعت پڑھو جو تیری ان رکعتوں کو طاق بنا دے یعنی دو کے ساتھ تیسری ملا لو یہ وتر بن جائیں گے۔

تخریج : بخاری باب الوتر' مسلم فی المسافرین ۱٤٥/۱٤٦' نسائی فی قیام اللیل باب ۳۵' مسند احمد ۱۳۳/۲' ابن ابی

شیبہ ۸۸/۲۔

۱۶۱۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۶۱۳: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۱۳۵/۱۔

۱۶۱۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۱۶۱۴: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ۳/۱۔

۱۶۱۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۶۱۵: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی فی السنن ۳۲/۳۔

۱۶۱۶ : حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۶۱۶: عمرو بن دینار نے طاؤس سے انہوں نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بقیہ ۳۲/۳۔

۱۶۱۷ : حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۶۱۷: عبداللہ بن حضرت شقیق نے حضرت ابن عمر ؓ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸۱/۲۔

۱۶۱۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ حَبِيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۶۱۸: طاؤس نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
تخریج : مسند احمد ۱۱۳/۲۔

۱۶۱۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا خَالِدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.
۱۶۱۹: عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
تخریج : طبرانی۔

۱۶۲۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا فِطْرٌ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.
۱۶۲۰: طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ؓ سے سنا کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے تھے کہ رات کی نماز دو دو رکعت جب صبح کا خطرہ ہو تو ایک ملا لے۔
تخریج : المعجم الکبیر ۳۹٦/۱۲۔

۱۶۲۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَأَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.
۱۶۲۱: عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
تخریج : مسند ابو یعلیٰ ۱٦٤/٥۔

۱۶۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.
۱۶۲۲: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح خبر دی ہے۔
تخریج : مسند احمد ۷٥/۲' نسائی ۲٤۸/۱۔

۱۶۲۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۶۲۳: سالم اور حمید نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۱۳/۲۔

۱۶۲۴ :وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي (سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهٖ وَوِتْرِهٖ بِتَسْلِيْمَةٍ، وَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ). فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي شَفْعًا وَوِتْرًا، وَذٰلِكَ فِي الْجُمْلَةِ كُلُّهٗ وِتْرٌ، وَقَوْلُهٗ :يَفْصِلُ بِتَسْلِيْمَةٍ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ التَّسْلِيْمَةُ يُرِيْدُ بِهَا التَّشَهُّدَ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ التَّسْلِيْمَ الَّذِيْ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ . فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ ۔

۱۶۲۴: سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ابن عمر ؓ دو رکعت کے اور ایک رکعت کے مابین سلام سے فاصلہ کرتے تھے اور حضرت ابن عمر ؓ نے بتلایا کہ جناب نبی اکرم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔اور حضرت ابن عمر ؓ نے بتلایا کہ آپ شفع اور وتر ۳ رکعت پڑھتے تھے اور یہ مجموعہ بھی وتر تھا۔ابن عمر ؓ کا قول: ''كان يفصل بتسليمة'' عین ممکن ہے کہ تسلیم سے تشہد مراد ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ سلام جس سے نماز کو منقطع کرتے ہیں۔پس اس میں ہم غور کرتے ہیں۔روایات ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عمر ؓ جفت و طاق دونوں طرح کی نماز پڑھتے اور وہ تمام کا تمام جفت سے ملا کر طاق ہو جاتا تھا اب رہی آخری روایت سالم کہ يفصل بتسليمة تو اس میں دو معنی کا احتمال ہے۔

نمبر①:اس سلام سے مراد تشہد ہو۔

نمبر②: نماز کو منقطع کرنے والا سلام ہو چنانچہ اس کی تعیین مندرجہ ذیل روایت سے ہو جائے گی۔روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۲۵ :قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَةِ وَالرَّكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ حَتّٰى يَأْمُرَ بِبَعْضِ حَاجَتِهٖ .

۱۶۲۵: نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ دو رکعتوں اور اس رکعت کے درمیان سلام پھیرتے یہاں تک کہ اپنی بعض حاجات وضروریات کا حکم فرماتے۔

تخریج : بخاری معلقاً ۱۳۵/۱' بیهقی ۳۸/۳۔

۱۶۲۶ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلَّى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ : يَا غُلَامُ ارْحَلْ لَنَا ثُمَّ

قَامَ فَأَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهٗ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ وَالْإِثْنَتَيْنِ، فَقَدْ اتُّفِقَ عَنْهُ فِي الْوِتْرِ أَنَّهٗ ثَلَاثٌ .وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهٖ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ كَمَا وَصَفْنَا أَنَّهٗ يَحْتَمِلُ مِنَ التَّأْوِيْلِ .

۱۶۲۶: بکر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر فرمایا اے لڑکے کجاوہ باندھو پھر کھڑے ہو کر ایک رکعت سے اس کو وتر بنایا۔ یہ آثار واضح کر رہے ہیں کہ آپ تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔ مگر دو رکعت اور ایک رکعت کے درمیان فاصلہ کرتے تھے۔ پس آپ وتروں کی رکعات کے تین ہونے پر متفق ہیں اور آپ کی وہ رائے جو روایت میں وارد ہے وہ ہمارے بیان کے مطابق تاویل کا احتمال رکھتی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۸/۲۔

حاصل روایات : ان دو روایتوں سے ثابت ہوا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے مگر دو رکعت کے بعد سلام انقطاعی پھیرتے اور پھر ایک رکعت سے اس شفعہ کو طاق بنا لیتے یہ تین روایات فریق ثانی کی جماعت اول کے دلائل ہیں کہ وتر تو تین ہیں مگر دو سلام سے ہیں۔

جماعت دوم از فریق ثانی کی طرف سے جواب نمبر ①: اگرچہ ان روایات سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا تین وتر دو سلام سے پڑھنا معلوم ہو رہا ہے مگر تین وتر ایک سلام سے ثابت ہیں۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۲۷ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ : أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، صَلَاةُ الْمَغْرِبِ قَالَ : صَدَقْتَ أَوْ أَحْسَنْتَ، ثُمَّ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ قَامَ رَجُلٌ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى، مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ). أَفَلَا تَرٰى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حِيْنَ سَأَلَهٗ عُقْبَةُ عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ : أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ؟ أَيْ هُوَ كَهُوَ، وَفِيْ ذٰلِكَ مَا يُنْبِئُكَ أَنَّ الْوِتْرَ كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ ثَلَاثًا كَصَلَاةِ الْمَغْرِبِ ؛ إِذْ جَعَلَ جَوَابَهٗ لِسَائِلِهٖ عَنْ وِتْرِ اللَّيْلِ : أَتَعْرِفُ وِتْرَ النَّهَارِ، صَلَاةَ الْمَغْرِبِ .ثُمَّ حَدَّثَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا، فَثَبَتَ أَنَّ قَوْلَهٗ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ أَيْ مَعَ شَيْءٍ تُقَدِّمُهَا تُوْتِرُ بِتِلْكَ الْوَاحِدَةِ مَا صَلَّيْتَ قَبْلَهَا وَكُلُّ ذٰلِكَ وِتْرٌ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۱۶۲۷: عقبہ بن مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ وتر کس کیفیت سے؟ تو انہوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں! وہ نماز مغرب ہے تو انہوں نے فرمایا تم نے درست جواب دیا یا فرمایا بہت خوب

جواب دیا پھر کہنے لگے ہم مسجد میں تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر جناب رسول اللہ ﷺ سے وتر یا رات کی نماز کا سوال کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز دو دو ہے جب تمہیں صبح کا خدشہ ہو تو ایک رکعت ساتھ ملا کر اس کو طاق بنا لو۔ کیا یہ بات تمہارے سامنے نہیں کہ جب حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتروں سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو۔ یعنی یہ بھی ان کے مشابہ ہیں۔ اس میں اس بات کی اطلاع ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں وتر تین رکعت نماز مغرب کی طرح ہیں کیوں کہ آپ نے رات کے وتروں سے متعلق سوال کرنے والے کو فرمایا کیا تم دن کے وتروں کو جانتے ہو اور وہ نماز مغرب ہے۔ اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ بات بیان کی جس کو ہم ذکر کر آئے۔ پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ آپ کا یہ فرمان ایک کے ساتھ وتر بنا لو۔ یعنی جو کچھ پہلے پڑھا ہے اس کے ساتھ ایک رکعت ملا کر ان کو وتر بنا لو یہ مجموعہ طاق ہو گا۔ یہ بات آئندہ روایت میں واضح ہے۔

تخریج : بخاری فی الوتر باب ۱' مسلم فی المسافرین حدیث ۱٤٥' ابو داؤد فی صلاة السفر باب ۲٤' نمبر ۱۳۲٦' نسائی فی قیام اللیل باب ۳۵' موطا و مالك قیام اللیل نمبر ۱۳' مسند احمد ۱۳۳/۲۔

حاصلِ روایات : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عقبہ بن مسلم کے سوال کے جواب وتر نہار کا حوالہ دیا اور بتلا دیا کہ ہر دو وتر ایک طرح ہیں تو اس سے واضح ہو رہا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں وتر کی نماز مغرب کی طرح تین پڑھی جائیں گی۔ اور ان میں سلام سے انقطاع نہ ہو گا پھر اس بات کو انہوں نے قول رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ ثابت فرمایا کہ دو رکعتوں کے ساتھ ایک کو ملا دو اور کل تین رکعت بن جائیں گی اور جس طرح مغرب میں سلام کا فاصلہ نہیں اسی طرح ان میں بھی فاصلہ بالسلام نہ ہو گا پس ثابت ہوا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی پہلی اور اس روایت میں تعارض ہے پس اس روایت کو محل استدلال میں پیش نہیں کر سکتے۔

جواب نمبر ④: قدبین سے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا وہی مطلب ہے جو ہم نے گزشتہ روایت کا بیان کیا جیسا عامر شعبہ رحمہ اللہ کی روایت بتلا رہی ہے۔ روایت شعبی رحمہ اللہ۔

۱۶۲۸ :بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ، قَالَ : (سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَیْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَ : ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثَمَانٍ وَیُوْتِرُ بِثَلَاثٍ وَرَكْعَتَیْنِ بَعْدَ الْفَجْرِ). هٰكَذَا فِی النُّسَخِ.

۱۶۲۸: عامر شعبی کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی رات والی نماز کس طرح تھی تو انہوں نے جواب دیا تیرہ رکعت ہوتی تھی۔ آٹھ اور تین وتر اور طلوع صبح صادق کے بعد دو رکعت۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۸۱' نمبر ۱۳٦۱' موطا مالك ۱۰' مسند احمد ۲۷/۵۔

اشکال جماعت اوّل

تم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کو ایک سلام سے ثابت کرنے کی کوشش کی حالانکہ یہ روایت اس کی تردید کر رہی ہے۔

۱۶۲۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَفْصِلَ، فَقَالَ الرَّجُلُ : إِنِّي لَأَخَافُ أَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ هِيَ الْبُتَيْرَاءُ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تُرِيْدُ سُنَّةَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ هٰذِهٖ سُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذِكْرِهَا وِتْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى حَقِيْقَةِ مَا ذَكَرْنَا .

۱۶۲۹: مطلب بن عبداللہ المخزومی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وتر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا درمیان میں فاصلہ کرے اس آدمی نے کہا تو لوگ وتر کو بتیراء (دم کٹی) کہنا شروع کریں گے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا اگر تم وتر کا سنت طریقہ چاہتے ہو تو وہ یہی ہے اور سنت اللہ اور سنت رسول یہی ہے یعنی لوگ کچھ کہیں اس کو ترک نہیں کر سکتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز وتر کا تذکرہ فرمایا۔ اس میں حقیقت کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

تخریج : ۳۸/۳' بیہقی۔

حاصل: سابقہ صحیح اسناد سے ثابت ہے جبکہ اس کا مرکزی راوی مطلب بن عبداللہ خود بہت زیادہ تدلیس کرنے والا راوی ہے پس یہ روایت اس کے مقابلے میں متروک ہوگی پس ہمارا احتمال ثابت ہو جائے گا کہ تین وتر ایک سلام سے ہیں اور یہ بات دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی روایات سے ثابت ہے جو آئندہ سطور میں پیش کی جا رہی ہیں۔

فریق ثانی کی جماعت دوم (احناف) کے دلائل

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

۱۶۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسَلِّمُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ .

۱۶۳۰: سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے۔

تخریج : نسائی قیام اللیل باب ۳۶' ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۱/۲۹۵۔

۱۶۳۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَأَخْبَرَتْ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَا يُسَلِّمُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْهُنَّ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ هٰذَا أَحَادِيْثُ فِي الْوِتْرِ إِذَا كُشِفَتْ رَجَعَتْ إِلَى مَعْنٰى حَدِيْثِ سَعْدٍ هٰذَا. فَمِنْ ذٰلِكَ.

۱۶۳۱: محمد بن المنہال کہتے ہیں ہمیں یزید بن زریع نے انہوں نے سعید پھر سعید نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ پس حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ وتر تین رکعت ہیں اور ان کے مابین بالکل سلام نہ پھیرے پھر اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب ان کو کھولا جائے تو ان کا مفہوم حضرت سعد رضی اللہ عنہ والی روایت کی طرف لوٹ آتا ہے۔ ان میں سے یہ روایت ہے۔

حاصل روایات: عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بتلایا کہ آپ وتروں کے مابین سلام نہ پھیرتے تھے پہلی روایات ابن عمر رضی اللہ عنہ قول و فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں مجمل ہیں اور یہ مفصل پس اسی کو ترجیح ہوگی۔ مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

ان روایات کا مفہوم جاننے کے لئے روایت سعد بن ہشام کو سامنے رکھیں۔

۱۶۳۲ :مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ حُرَّةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ). فَأَخْبَرَتْ هَاهُنَا أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ثَمَانِيًا ثُمَّ يُوْتِرُ. فَكَانَ مَعْنٰى ثُمَّ يُوْتِرُ يَحْتَمِلُ ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، مِنْهُنَّ رَكْعَتَانِ مِنَ الثَّمَانِ وَرَكْعَةٌ بَعْدَهَا فَكَوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً .وَيَحْتَمِلُ : ثُمَّ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ مُتَتَابِعَاتٍ .فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا صَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .فَنَظَرْنَا فِيْمَا يُحْتَمَلُ مِنْ ذٰلِكَ، هَلْ جَاءَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْهُ بِعَيْنِهٖ .

۱۶۳۲: سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو اپنی نماز دو ہلکی رکعات پڑھ کر شروع فرماتے پھر آٹھ رکعات پڑھتے پھر وتر پڑھتے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہاں خبر دی کہ آپ رات کی نماز دو رکعت پڑھتے' پھر آٹھ رکعت ادا فرماتے' پھر وتر پڑھتے۔ پس "ثم یوتر" کا معنی احتمال رکھتا ہے کہ تین رکعت وتر پڑھتے آٹھ میں دو رکعت اور ان کے ساتھ ایک رکعت اور ملا' اس طرح تمام مل کر گیارہ رکعت پڑھتے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ تین مسلسل رکعات وتر پڑھتے اس طرح آپ کی مجموعی رکعات کی تعداد گیارہ رکعت ہو جاتی۔ پھر ہم نے ان احتمالات میں غور کیا کہ آیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اس سلسلہ میں کوئی بات روایات میں وارد ہوئی ہے جو اس بات پر دلالت کرنے والی ہو۔

تخریج : مسلم فی المسافرین حدیث ۱۲۱' ابو داؤد فی الصلاۃ حدیث ۱۳۴۰' نسائی فی قیام اللیل باب ۵۵۔

حاصل روایات : پہلے آپ دو رکعت پڑھتے پھر آٹھ اور پھر وتر پڑھتے یوتر کا لفظ دو احتمال رکھتا ہے۔ کہ آٹھ میں سے آخری دو کو ایک رکعت ملا کر وتر بنالیتے تو کل گیارہ رکعت بن گئیں اور یہ احتمال بھی ہے کہ تین الگ مسلسل پڑھتے ہیں۔
دونوں میں ایک احتمال کا تعین روایات سے ہوگا۔

۱۶۳۳ : فَإِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهَنْدِيُّ، قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، ثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ : حَدِّثِيْنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ فَلَمَّا بَدَّنَ صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ، فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُوْنَ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ مَعَ الثِّنْتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ قَبْلَهَا، حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ زُرَارَةَ وَلَا يَتَضَادَّانِ .

۱۶۳۳: سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق بتلایئے تو وہ کہنے لگیں جناب رسول اللہ ﷺ رات کو آٹھ رکعت ادا فرماتے اور نویں کو ساتھ ملا کر وتر بنالیتے جب آپ کا بدن بھاری ہوگیا (بڑھاپا آ گیا) تو چھ رکعت ساتویں ملا کر وتر بنالیتے اور پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ نویں رکعت کے ساتھ وتر بنالیتے۔ پس اس میں یہ احتمال ہے آٹھوں میں آخری دو رکعت کے ساتھ تیسری ملا کر ان کو وتر بنالیتے تا کہ یہ اور زرارہ والی روایت متفق ہو جائیں اور ان کا تضاد نہ رہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳۵۲' نسائی فی قیام اللیل باب ۴۲۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہوا کہ نویں رکعت کو وتر بناتے اس میں دو احتمال ہیں نمبر ایک آٹھ میں سے آخری دو کے ساتھ ایک ملا کر وتر بنالیتے یہ مفہوم ما قبل روایت اور اس روایت کو جمع کرتا ہے ورنہ وہ اس کے خلاف و متضاد ہو جائے گی۔

۱۶۳۴ : حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ (سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّي الْعِشَاءَ ثُمَّ يَتَجَوَّزُ بِرَكْعَتَيْنِ، وَقَدْ أَعَدَّ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ يُسَوِّيْ بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ، ثُمَّ يُوْتِرُ بِالتَّاسِعَةِ .فَلَمَّا أَسَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ، جَعَلَ

تِلْكَ الثَّمَانِيَ سِتًّا، ثُمَّ يُوْتِرُ بِالسَّابِعَةِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الثَّمَانِي الَّتِيْ يُوْتِرُ بِتَاسِعَتِهِنَّ أَرْبَعًا فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ الَّذِيْ فَسَّرَهُ زُرَارَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهُوَ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ فَقَدْ صَحَّتْ رِوَايَةُ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ وَثَابِتٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۶۳۴: سعد بن ہشام انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے سلسلہ میں دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں آپ عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر آپ مختصر دو رکعت ادا فرماتے آپ کی مسواک اور پانی والا لوٹا تیار رہتا پھر اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو بیدار کر دیتا آپ مسواک کرتے پھر وضو کرتے پھر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر آپ کھڑے ہو کر آٹھ رکعت ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قراءت فرماتے پھر نویں کو ساتھ ملا کر وتر بنا لیتے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ جن آٹھ رکعات کے ساتھ نویں ملا کر ان کو وتر بناتے ان میں پہلے چار رکعت پڑھتے تھے پھر یہ ملا کر تیرہ رکعت بن جاتیں جن میں وہ وتر بھی شامل تھے جن کا زرارہ نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے اور زرارہ نے وہ حضرت عائشہ صدیقہ اور سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور وہ تین رکعات ہیں جن کے درمیان میں سلام نہ پھیرتے تھے۔ پس حضرت سعد کی روایت حضرت عائشہ صدیقہ اور ثابت رضی اللہ عنہ درست ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور عبداللہ بن شقیق نے بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے۔ وہ اس طرح ہے۔

تخریج : مسلم صلاۃ المسافرین نمبر۱۳۹' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۰۷۳' نمبر۱۳۴۹' نسائی فی قیام اللیل باب۲' ۱۸' ۳۹' ابن ماجہ فی الاقامہ باب۱۲۳' نمبر۱۱۹' دارمی فی الصلاۃ ۱۶۵' مسند احمد ۵۴/۱۳۲/۱۔

فیبعثه الله اللہ تعالیٰ جب چاہتا آپ کو اٹھا دیتا پھر آپ مسواک اور وضو فرماتے پھر دو رکعت ادا فرماتے پھر کھڑے ہو کر آٹھ رکعت ادا فرماتے ان میں ایک جیسی قراءت کرتے پھر نویں کو ملا کر ان کو وتر بناتے پس جب آپ پر بڑھاپا آ گیا اور جسم مبارک گوشت سے بھاری ہو گیا تو ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ساتویں کو ملا کر آپ وتر بنا لیتے پھر بیٹھ کر دو رکعت ادا فرماتے اور ان میں قل یاایہاالکافرون اور اذا زلزلت الارض (الزلزال) تلاوت فرماتے۔

حاصل روایات : یہ ہے کہ پہلے آپ آٹھ رکعت ادا فرماتے رہے جن میں سے نویں کو ملا کر آپ چار کو وتر بنا لیتے پس یہ کل تیرہ رکعت ہوتیں جن میں وتر بھی ہیں۔ زرارہ نے سعد عن عائشہ رضی اللہ عنہا وتروں کی وضاحت تین سے کی ہے جن کے آخر میں آپ سلام پھیرتے تھے اور زرارہ کی روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واضح طور پر ثابت ہے۔

۱۶۳۵ : مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ،الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ، قَالَ : أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ، عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ : كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَالَتْ : وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِي ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَمِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فِيهِنَّ الْوِتْرُ .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَى تِسْعٍ غَيْرِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُخَفِّفُهُمَا عَلَى مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ مِنَ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ). وَإِنَّمَا حَمَلْنَا مَعْنَى حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَلَى هٰذَا الْمَعْنٰى لِيَتَّفِقَ هُوَ وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَلَا يَتَضَادَّانِ .وَقَدْ رَوٰى أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۱۶۳۵: عبداللہ بن شقیق نے بتلایا کہ میں نے عائشہ ﷞ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز سے متعلق سوال کیا تو وہ کہنے لگیں جب آپ لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھا لیتے گھر میں داخل ہو کر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر رات کو نو رکعت نماز ادا فرماتے جن میں وتر تین عدد بھی ہوتے (جیسا گزشتہ روایت میں گزرا) جب فجر طلوع ہوتی تو میرے گھر میں دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کو فجر کی نماز پڑھانے کے لئے باہر تشریف لاتے۔اس روایت میں اس طرح فرمایا کہ جب آپ رات کو گھر تشریف لاتے تو دو رکعت ادا فرماتے اور رات کو نو رکعت اور فرماتے جن میں وتر بھی ہوتے تھے۔یہ نو رکعات ہمارے ہاں ان دو کے علاوہ ہیں جن کو ہلکا پھلکا ادا فرماتے۔جیسا سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی رات کی نماز دو خفیف رکعات سے شروع فرماتے۔ہم عبداللہ بن شقیق کی روایت کا یہ معنی کیا ہے تا کہ یہ روایت اور سعد بن ہشام کی روایت میں تضاد نہ رہے۔

تخریج : مسند احمد ٦ / ٣٠۔

حاصل روایات :اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ عشاء کے بعد آپ دو رکعت گھر میں داخل ہو کر پڑھتے اور رات کو ۹ رکعت ادا فرماتے جن میں وتر بھی تھے ہمارے ہاں اس روایت میں ۹ سے مراد ان دو کے علاوہ ہیں جن کو سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ ﷞ سے ذکر فرمایا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کی نماز کو دو ہلکی پھلکی رکعات سے شروع فرماتے جیسا کہ عبداللہ بن شقیق والی روایت ہے تا کہ روایات میں اختلاف نہ رہے اور سعد بن ہشام کی روایت سے اس کا معنی موافق ہو جائے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کی عائشہ ﷞ سے روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۳۶: قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ

بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَصَلَّى بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ). فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ الثَّمَانِ رَكَعَاتِ الَّتِيْ أَوْتَرَ بِتَاسِعَتِهِنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِيَ الثَّمَانِ رَكَعَاتِ الَّتِيْ ذَكَرَ سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَهُنَّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لِيَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ سَعْدٍ، وَيَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ زَادَ عَلٰى حَدِيْثِ سَعْدٍ وَحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ تَطَوُّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ .وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ هٰذِهِ التِّسْعُ هِيَ التِّسْعَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهَا لَمَّا بَدَّنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تِسْعَ رَكَعَاتٍ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهٗ، ثُمَّ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ جَالِسًا بَدَلًا مِمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ قَبْلَ أَنْ يُبَدِّنَ قَائِمًا، وَهُوَ رَكْعَتَانِ، فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .

۱۶۳۶: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات ادا فرماتے آٹھ رکعت ادا فرماتے پھر ایک رکعت ملا کر ان کو وتر بنا لیتے یعنی آخری دو کے ساتھ تیسری ملا کر وتر بناتے پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے پس جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے اور فجر کی اذان و اقامت کے درمیان دو رکعت (فجر کی سنتیں) پڑھتے ۔اس روایت میں احتمال ہے کہ وہ آٹھ رکعات جن کے ساتھ ایک ملا کر ان کو وتر بنایا یہ وہی آٹھ رکعات ہو جن کا تذکرہ سعد بن ہشام کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پہلے چار رکعت ادا فرماتے تا کہ یہ روایت سعد والی روایت سے متفق ہو جائے اور اس حدیث سے سعد والی روایت اور عبداللہ بن شقیق والی روایت پر اضافہ ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد نفل پڑھتے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ نو وہی نو رکعات ہوں جن کا تذکرہ سعد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت میں کیا ہے ۔کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ادا فرماتے رہے جب آپ کا بدن مبارک بھاری ہو گیا پس وہی نو رکعات دو خفیف رکعات سمیت رہیں جن سے آپ اپنی نماز کو شروع فرماتے' پھر وتروں کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ان کے بدلے میں ادا فرماتے جن کو آپ بدن کے بھاری ہونے سے پہلے ادا فرماتے تھے اور وہ دو رکعت ہوتیں اس طرح یہ بھی تیرہ رکعت کی طرف بات لوٹ گئی۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر۱۲۶' ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳٤۰' نسائی فی قیام اللیل باب ۵۵۔

اس روایت میں دو احتمال ہیں۔

نمبر ①: یہ آٹھ رکعات وہی ہیں جن کو سعد بن ہشام نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعت ان سے پہلے پڑھتے تا کہ یہ روایت اس کے موافق ہو جائے اس روایت میں سعد اور عبداللہ بن شقیق کی روایت پر میں وتروں کے بعد

نوافل کا اضافہ پایا جاتا ہے۔

نمبر ②: ممکن ہے کہ یہ سعد والی روایت میں مذکور نو ۹ ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے جب آپ کا بدن بھاری ہو گیا تو یہ نو ۹ رکعت ان خفیف رکعات سمیت ہوں گی جن سے آپ نماز شروع فرماتے تھے پھر وتروں کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے ان کے بدلے جو بدن کے بھاری ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر پڑھا کرتے تھے تو یہ ۱۳ رکعت بن گئیں۔

۱۶۳۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ : (سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ : كَانَ يُصَلِّيْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ قَائِمًا ثُمَّ يَسْجُدُ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ). فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَعْنَاهُ مَعْنَى حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ سَهْلٍ، غَيْرَ أَنَّهُ تَرَكَ ذِكْرَ الْوِتْرِ .

۱۶۳۷: ابو سلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے سلسلہ میں سوال کیا تو کہنے لگیں آپ تیرہ رکعت پڑھا کرتے تھے اور آپ آٹھ رکعت پڑھتے پھر دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے ان میں جب رکوع کا وقت آتا تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے پھر سجدہ کرتے اور دو رکعت (سنت فجر) نماز صبح کی اقامت و اذان کے درمیان پڑھتے۔ پس یہ روایت اس کا وہی معنی ہے جو احمد بن داؤد کی سہل والی روایت کا ہے۔ البتہ اس میں وتر کا ذکر اس سے چھوڑ دیا۔

تخریج : روایت ۱۶۳۶ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : اس روایت کا معنی احمد بن داؤد کی روایت جیسا ہے جو کہ اس نے سہل سے روایت کی ہے البتہ اس روایت میں وتر کا ذکر چھوٹ گیا ہے یعنی کل تیرہ دو پہلے والی خفیف دو آخر والی بیٹھ کر چھ رکعت مزید تین وتر۔ یہ معنی پہلی روایت سے موافقت کے لئے ہے۔

۱۶۳۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا رَكْعَتَانِ، وَهُوَ جَالِسٌ، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً). فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا حَدِيْثَ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ وَقَوْلُهَا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ يَعْنِيْ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا أَحْمَدُ

بْنُ دَاوُدَ فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ .

۱۶۳۸: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھتے ان میں دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے اور دو رکعت نماز صبح سے پہلے یہ تیرہ رکعت ہوئیں۔ یہ روایت بھی احمد بن داؤد والی روایت کے موافق ہوگئی اور روایت کے یہ الفاظ ''یصلی رکعتین قبل الصبح'' کا مطلب یہ ہے کہ نماز صبح سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے ہیں دو رکعات ہیں جن کا تذکرہ احمد بن داؤد نے اپنی روایت میں کیا' یہ وہی رکعات ہیں جن کو آپ اذان واقامت کے درمیان ادا فرماتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳۵۰۔

حاصل روایات : یہ روایت بھی احمد بن داؤد کی روایت کے موافق ہے اور یصلی رکعتین قبل الصبح اس کا مطلب نماز صبح سے پہلے کی دو رکعت سنت ہیں اور ان کا تذکرہ احمد بن داؤد نے اس طرح کیا ہے کہ دو رکعت فجر کی اذان واقامت کے درمیان پڑھتے۔

۱۶۳۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ ح.

۱۶۳۹: احمد بن ابی عمران نے کہا کہ ہمیں القواریری نے بیان کیا۔ یہ روایت بھی ابوسلمہ والی روایت کے موافق ہے۔

۱۶۴۰ : وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَبِيْدٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ : دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ : كَانَتْ صَلَاتُهٗ فِيْ رَمَضَانَ وَغَيْرِهٖ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ. فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهٗ مِنْ أَحَادِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ .

۱۶۴۰: ابن ابی الولید کہتے ہیں میں نے ابوسلمہ کو کہتے سنا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو فرمانے لگیں آپ کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں تیرہ رکعت ہوتی تھی ان میں فجر کی دو رکعت بھی تھیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۷۔

حاصل روایات : یہ روایت بھی ابوسلمہ کی پہلی روایت کے موافق ہے۔

۱۶۴۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَأَلَ عَائِشَةَ (كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ، وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ

أَرْبَعًا، فَلَا تَسْأَلْ، عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا .قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ، قَالَ : يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي). فَيَحْتَمِلُ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا تُرِيْدُ يُوْتِرُ بِإِحْدَاهُنَّ اثْنَتَيْنِ مِنَ الثَّمَانِ ثُمَّ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ .وَهُمَا الرَّكْعَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا أَبُوْ سَلَمَةَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ حَتّٰى يَتَّفِقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ أَحَادِيْثِهِ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ الثَّلَاثُ وِتْرًا كُلَّهَا وَهُوَ أَغْلَبُ الْمَعْنَيَيْنِ ، لِأَنَّهَا قَدْ فَصَّلَتْ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا ثُمَّ أَرْبَعًا وَوَصَفَتْ ذٰلِكَ كُلَّهُ بِالْحُسْنِ وَالطُّوْلِ، ثُمَّ قَالَتْ : ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا وَلَمْ تَصِفْ ذٰلِكَ بِطُوْلٍ وَجَمَعَتِ الثَّلَاثَ بِالذِّكْرِ .فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى الْوِتْرِ فَيَكُوْنُ جَمِيْعُ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ الْوِتْرِ .وَهٰذَا أَشْبَهُ بِرِوَايَاتِ أَبِيْ سَلَمَةَ لِأَنَّ جَمِيْعَهَا تُخْبِرُ عَنْ صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ، وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ يُخْبِرُ عَنْ صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ، وَعَنْ صَلَاتِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ وَقَدْ رَوٰى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ ۔

۱۶۴۱: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتلایا کہ میں نے عائشہ ؓ سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز رمضان میں کیسی ہوتی تھی تو فرمانے لگیں جناب رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نماز ادا نہیں فرماتے تھے آپ چار رکعت پڑھتے ان کی خوبی کے متعلق مت پوچھو اور ان کی درازی مت پوچھو پھر چار پڑھتے ان کے حسن وطول کا مت سوال کرو۔ پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے۔ پس اس روایت میں احتمال ہے کہ روایت کے الفاظ "ثم یصلی ثلاثا" اس سے مراد ان آٹھ رکعات میں سے دو کے ساتھ ایک ملا کر وتر تین پڑھتے اور پھر وہ رکعات پڑھتے جن کا تذکرہ ابوسلمہ کی روایت میں پہلے گزرا کہ آپ ان کو بیٹھ کر ادا فرماتے تا کہ یہ روایت پہلی روایات کے موافق ہو جائے اور اس میں دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ تین وتر ہوں اور یہ مفہوم زیادہ شاندار ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ نے آپ کی نماز کی تفصیل کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ چار رکعت اور ان کی پھر عمدگی اور طوالت میں تعریف فرمائی۔ پھر فرماتی ہیں کہ پھر آپ تین رکعت ادا فرماتے ان کے متعلق یہ بیان نہیں کیا کہ وہ لمبی ہوتی تھیں اور آپ نے تین رکعات کا اکٹھا ذکر کیا۔ ہمارے ہاں اس سے وتر مراد ہیں۔ اسی طرح آپ کی تمام نفلی نماز گیارہ رکعت ٹھہری اس کے ساتھ وہ دو خفیف رکعات ملائیں جن کا تذکرہ سعد بن ہشام کی روایت میں ہے۔ جن کو آپ وتروں کے بعد بیٹھ کر ادا فرماتے تو اس طرح تیرہ رکعت بن گئیں۔ یہ معنی ابوسلمہ کی روایت سے زیادہ مطابقت کرنے والا ہے' کیونکہ تمام روایات میں آپ کے جسم کے بھاری ہونے کے بعد کی نماز کی خبر دی

ہےاور سعد بن ہشام کی روایت میں بدن کے بھاری ہونے سے پہلے اور بعد دونوں نمازوں کا ذکر کیا ہے۔عروہ کی روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی صلاۃ التراویح باب۱' والتهجد باب۱٦' مسلم فی المسافرین نمبر۱۲۵' ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳٤۱' نسائی فی قیام اللیل باب۳٦' والترمذی فی الصلاۃ باب۲۰۸' نمبر٤۳۹' مسند احمد ٦/۳٦' ۱۰٤/۷۳۔

حاصل روایات : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے سوال کیا کیا آپ وتروں سے پہلے سو جاتے ہیں فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

اس روایت میں ثم یصلی ثلاثا اس سے مراد اگر آٹھ میں سے وہ پچھلی رکعات ہوں جن کے ساتھ ایک ملا کر آپ ان کو تین بناتے پھر باقی دو رکعت پڑھتے تھے پھر یہ وہی دو رکعت بن جائیں گی جن کا تذکرہ ابوسلمہ نے اس روایت میں کیا جس کو ہم نے پہلے ذکر کیا کہ آپ بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے پس اس طرح یہ روایت اور ماقبل روایات موافق ہو جائیں گی۔

نمبر②: اور اگر تین وتر ہوں جیسا کہ غالب معنی یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے پڑھنے کو الگ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں چار پڑھتے پھر چار پڑھتے اور وہ نہایت حسن وطول کے ساتھ ہوتیں پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر آپ تین رکعت پڑھتے ان کی صفت میں طوالت کا ذکر نہیں مگر تین کو نماز کے ذکر میں لایا گیا گویا یہ الگ نماز ہے۔

پس ہمارے ہاں اس سے مراد وتر ہی ہیں ان دو خفیف رکعات کے بغیر جن کا تذکرہ سعد بن ہشام کی روایت میں ہے یا ان دو رکعات کے بغیر جن کو بیٹھ کر ادا فرماتے اور وتر کے بعد ادا فرماتے کل گیارہ رکعت بن گئیں۔

یہ ابوسلمہ کی روایت کے ساتھ زیادہ مشابہ ہے کیونکہ یہ روایات آپ کی اس وقت کی نماز جب کہ بدن بھاری ہو گیا اس کا تذکرہ کر رہی ہیں اور سعد بن ہشام کی روایت میں اس نماز کا ذکر ہے جو بدن کے بوجھل ہونے اور اس سے پہلے بدن کے خفیف ہونے کی حالت میں تھی۔

اب عروہ کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۴۲ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ). فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى صَلَاتِهِ قَبْلَ أَنْ يُبَدِّنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ هُوَ جَمِيْعَ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ مَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الْخَفِيْفَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يَفْتَتِحُ بِهِمَا صَلَاتَهُ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى صَلَاتِهِ بَعْدَمَا بَدَّنَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ مِنْهَا تِسْعٌ فِيْهَا الْوِتْرُ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَهُمَا وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَعَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ .غَيْرَ أَنَّ غَيْرَ مَالِكٍ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ فَزَادَ فِيْهِ شَيْئًا .

۱۶۴۲: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کی نماز گیارہ رکعت ادا فرماتے اور ایک کو شفعہ کے ساتھ ملا کر وتر بنا لیتے جب آپ فارغ ہو جاتے تو دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا تو دو خفیف رکعتیں (فجر کی سنتیں) ادا فرماتے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۱' ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۳۳۵' ترمذی فی الصلاۃ باب ۲۰۸' نمبر ۴۴۰' نسائی فی قیام اللیل باب ۳۵۔

حاصل روایات : اس روایت میں دو احتمال ہیں۔

نمبر ①: ممکن ہے کہ یہ اس زمانے کی نماز کا ذکر ہو جب آپ کا جسم مبارک بوجھل نہ ہوا تھا تو اس پر یہ ان دو خفیف رکعات کے ساتھ جو آپ ادا فرماتے جن سے آپ اپنی نماز شروع فرماتے کل گیارہ رکعت وتر سمیت ہوں گی۔

نمبر ②: اس میں آپ کی اس وقت کی نماز کا تذکرہ ہو جس وقت آپ ﷺ کا بدن بھاری ہو گیا تو پھر گیارہ میں نو رکعت وتر سمیت ہوئیں اور دو دو رکعتیں ہیں جو بیٹھ کر ادا فرماتے تھے جیسا کہ ابو سلمہ اور سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق کی روایات میں آیا ہے۔

البتہ مالک نے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کر دیا۔

۱۶۴۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ آيَةً فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجَ مَعَهُ). وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِيْ قِصَّةِ الْحَدِيْثِ.

۱۶۴۳: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کی فراغت سے لے کر نماز فجر تک کے دوران گیارہ رکعت ادا فرماتے ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور دو کے ساتھ ایک رکعت اور ملا کر وتر بنا لیتے اور تمہارے پچاس آیات پڑھنے کی مقدار ایک سجدہ یعنی رکعت ادا کرتے جب مؤذن نماز فجر سے خاموش ہو جاتا اور فجر روشن ہو جاتی تو دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرماتے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن آتا پس آپ نماز کے لئے نکلتے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۲' ابو داؤد فی الصلاۃ ۱۳۳۶/۱۳۳۷۔

حاصل روایات : حدیث کے واقعہ میں بعض راوی ایک دوسرے سے اضافہ کرتے ہیں۔

۱۶۴۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ

مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ جَمِيعَ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً .فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ وَعَلِمْنَا بِهِ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ هِيَ صَلَاتُهُ بَعْدَمَا بَدَّنَ .وَأَمَّا قَوْلُهَا يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فِي الْوِتْرِ وَغَيْرِهِ فَيَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَا يَذْهَبُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنَ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنْ ذٰلِكَ غَيْرَ الْوِتْرِ لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ، وَحَدِيْثُ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، وَلَا يَتَضَادَّانِ، مَعَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا خِلَافُ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْهُ.

۱۶۴۴: ابو عامر عقدی نے ابن ابی ذہب سے انہوں نے زہری سے اور زہری نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ عشاء کی نماز سے صبح صادق تک آپ کل گیارہ رکعت ادا فرماتے تھے پس اس روایت کا مفہوم روایت ابوسلمہ کی طرف لوٹ گیا کہ اس میں آپ کی اس وقت کی نماز کا تذکرہ ہے جب آپ کا جسم بھاری اور بوجھل ہو گیا تھا البتہ یسلم بین کل رکعتین اس میں دو احتمال ہیں۔اس روایت میں یہ ہے کہ عشاء کے بعد صبح تک آپ جو نماز ادا فرماتے اس کی تعداد گیارہ رکعت تھی۔ یہ مفہوم ابوسلمہ کی روایت والا ہے اور ہم یہ بخوبی جان چکے ہیں کہ آپ ک یہ نماز جسم کے بھاری ہو جانے کے بعد تھی۔ رہا روایت کے یہ الفاظ "یسلم بین کل رکعتین" اس میں احتمال ہے آپ وتر اور غیر وتر کی ہر دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے۔اس سے اہل مدینہ والے وتر ثابت ہو جائیں گے کہ دو رکعت اور ایک کے بعد سلام پھیرا۔دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہر دو رکعتوں کے مابین سلام پھیرتے جو وتر کے علاوہ ہوتیں تا کہ یہ روایت سعد کی روایت کے موافق ہو جائے اور ان میں تضاد نہ رہے اور اس بات کے ساتھ ساتھ کہ عروہ نے اس کے خلاف بھی روایت نقل کی ہے جو اس سے زہری نے نقل کی ہے۔(فتدبر)

نمبر①: وتر وغیرہ اور ہر شفعہ کے بعد سلام پھیرتے تھے تو اس میں اہل مدینہ کا قول ثابت ہو جائے گا کہ وتروں میں دو سلام ہیں ایک شفعہ کے بعد اور ایک آخر میں۔

احتمال نمبر②: وتر کے علاوہ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اس سے یہ روایت سعد بن ہشام کی روایت کے عین مطابق ہو جائے گی اور ان میں تضاد نہ رہے گا حالانکہ عروہ کی دوسری روایت جس کو زہری نے نقل کیا ہے وہ اس کے خلاف ہے۔

۱۶۴۵ :فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ يُصَلِّي إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ). فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ وَعَمْرٍو وَيُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ أَنْ يَكُوْنَ الرَّكْعَتَانِ الزَّائِدَتَانِ فِيْ

هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ هُمَا الرَّكْعَتَانِ الْخَفِيْفَتَانِ اللَّتَانِ ذَكَرَهُمَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى وِتْرِهٖ كَيْفَ كَانَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۶۴۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات ادا فرماتے تھے پھر جب فجر کی اذان سنتے تو دو ہلکی پھلکی رکعات (فجر کی سنتیں) ادا فرماتے۔ اس میں احتمال ہے کہ اس سے آپ کی وہ نماز مراد ہو جو بدن کے بھاری ہونے سے پہلے تھی' تو اس لحاظ سے ان دو خفیف رکعات سمیت جن سے نماز کا اختتام فرماتے یہ رکعات مراد ہوں گی اور دوسرا احتمال یہ آپ کی جسم کے بھاری ہونے کے بعد والی نماز ہو۔ اس صورت میں گیارہ رکعت اس طرح ہوں گی کہ ان میں سے نو رکعات جن میں وتر بھی شامل ہیں اور دو خفیف رکعات جن کو آپ بیٹھ کر ادا فرماتے جن کا تذکرہ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ جس کا تذکرہ سعد بن ہشام اور عبداللہ بن شقیق کی روایات میں بھی ہے۔ البتہ مالک نے اپنی روایت میں بعض اضافے نقل کیے۔ یہ اس روایت کے مخالف ہے جو ابن ابی ذئب اور عمرو' یونس نے زہری سے نقل کی ہیں۔ پس اس لحاظ سے یہ روایت محتمل ہے کہ اس میں دو زائد رکعت مراد ہوں اور یہ وہی دو خفیف رکعات ہیں جن کا تذکرہ سعد بن ہشام نے اپنی روایت میں کیا ہے۔ اس میں وتر کی کیفیت کا کچھ بھی تذکرہ نہیں کہ دلیل بن سکے۔ پس غور سے یہ روایت دیکھیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۱' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۶' نمبر ۱۳۳۹۔

حاصل روایات : یہ روایت ابن ابی ذئب' عمرو بن یونس کی اس روایت کے مخالف ہے جو انہوں نے زہری سے نقل کی ہے اس میں ایک احتمال ہے کہ دو زائد رکعتیں ممکن ہے کہ وہ دو خفیف رکعتیں ہوں جن کا تذکرہ سعد بن ہشام کی روایت میں کیا گیا ہے مگر اس روایت وتروں کی کیفیت کچھ بھی مذکور نہیں ہے پس نتیجہ تک پہنچنے کے لئے ان روایات کو غور سے دیکھنا ہوگا ان میں پہلی شعبہ دوسری لیث کی ہشام عن عروہ اور تیسری محمد بن جعفر بن زبیر عن عروہ ہے۔ روایت اول شعبہ عن ہشام۔

۱۶۴۶: فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ (يَعْنِيْ رَكَعَاتٍ).

۱۶۴۶: ہشام نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ پانچ سجدات یعنی رکعات کے ساتھ وتر بنالیا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۲۱' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۶' نمبر ۱۳۳۹۔

روایت دوم: لیث عن ہشام:

۱۶۴۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسِ سَجَدَاتٍ وَلَا يَجْلِسُ بَيْنَهَا حَتّٰى يَجْلِسَ فِي الْخَامِسَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُ.

۱۶۴۷: لیث سے ہشام عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پانچ سجدات یعنی رکعات کے ساتھ وتر بناتے ان کے درمیان نہ بیٹھتے یہاں تک کہ پانچویں میں بیٹھتے پھر سلام پھیرتے۔

تخریج : مسند احمد ٦٤/٦۔

۱۶۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ. فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوٰى هِشَامٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُرْوَةَ مَا رَوٰى الزُّهْرِيُّ مِنْ قَوْلِهٖ (كَانَ يُصَلِّيْ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ). فَلَمَّا اضْطَرَبَ مَا رُوِيَ، عَنْ عُرْوَةَ فِيْ هٰذَا، عَنْ عَائِشَةَ مِنْ صِفَةِ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْمَا رَوٰى عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ، وَرَجَعْنَا إِلٰى مَا رَوٰى عَنْهَا غَيْرُهُ. فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۶۴۸: محمد بن جعفر بن زبیر عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پانچ رکعات کو وتر بناتے اور ان کے درمیان میں نہ بیٹھتے بس آخر میں بیٹھتے۔ زہری کی روایت ہشام اور محمد بن جعفر کی روایت کے مخالف ہے۔ کہ آپ گیارہ رکعت ادا فرماتے اور ان میں سے ایک کے ساتھ وتر بنا لیتے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے۔ پس جب عروہ سے وارد روایات مضطرب ہو گئیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے وتروں کی کیفیت کیا تھی اور ان میں سے کسی روایت کو بطور اختیار نہیں کر سکتے تو ہم نے عروہ کے علاوہ رواۃ کی روایات جو انہوں نے امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کیا ہے رجوع کیا۔ ملاحظہ فرمائیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٢٦' نمبر ١٣٥٩۔

حاصل روایات : ہشام اور محمد بن جعفر کی روایات عروہ سے اور زہری کی روایت عروہ سے مختلف ہو گئیں اس روایت میں گیارہ رکعت پڑھنا اور ایک کو ملا کر وتر بنانا اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا مذکور ہے اور یہاں پانچ وتروں کو ایک سلام سے پڑھنا مذکور ہے۔

نتیجہ: اب عروہ سے منقول روایات میں اضطراب پیدا ہوا تو ان روایات میں وتروں کے ثبوت کے لئے حجت نہ رہی۔

عروہ کے علاوہ دیگر رواۃ کی روایات پر غور کرتے ہیں تا کہ کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔

۱۶۴۹ : فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَعْيَنَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ.

۱۶۴۹: ابراہیم نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعتوں سے وتر بناتے تھے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب ۲۰۱ نمبر ٤٤٣ ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۹۳/۲۔

۱۶۵۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ.

۱۶۵۰: ابراہیم نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات سے وتر بناتے تھے (۶ نفل تین وتر)

۱۶۵۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا وَثَقُلَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ.

۱۶۵۱: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات سے وتر بناتے تھے (۶ نفل تین وتر) جب بڑھاپا آ گیا اور بدن بوجھل ہو گیا تو سات سے وتر بنانے لگے یعنی (۴ نفل تین وتر)

تخریج : نسائی فی قیام اللیل باب ٤٠ ابن ماجه فی الاقامه نمبر ۱۱۹۰ طبرانی فی المعجم الکبیر ١٤٧/٤ ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۹۳/۲۔

۱۶۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أَيُّوْبَ يَعْنِي ابْنَ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيَّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ وِتْرَهُ كَانَ تِسْعًا .إِلَّا أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فِيْمَا أَظُنُّ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ) فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ تِلْكَ التِّسْعَ هِيَ صَلَاتُهُ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي اللَّيْلِ فَخَالَفَ هٰذَا مَا قَبْلَهُ مِنْ حَدِيْثِ الْأَسْوَدِ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ جَمِيْعُ مَا سَمَّاهُ وِتْرًا هُوَ جَمِيْعَ صَلَاتِهِ الَّتِيْ فِيْهَا الْوِتْرُ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ أَنْ يَضْعُفَ تِسْعًا فَلَمَّا بَلَغَ سِنًّا صَلّٰى سَبْعًا فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ فِيْ حَدِيْثِهِ مِنَ الثَّمَانِ الَّتِيْ كَانَ يُصَلِّيْهِنَّ أَوَّلًا وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَلَمَّا بَدَّنَ جَعَلَ تِلْكَ الثَّمَانِ سِتًّا، وَأَوْتَرَ بِالسَّابِعَةِ .فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّهُ سَمّٰى جَمِيْعَ صَلَاتِهِ فِي اللَّيْلِ الَّتِيْ كَانَ فِيْهَا الْوِتْرُ وِتْرًا حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْآثَارُ فَلَا تَتَضَادُّ غَيْرَ

أَنَّا لَمْ نَقِفْ بَعْدُ عَلٰى حَقِيْقَةِ الْوِتْرِ إِلَّا فِيْ حَدِيْثِ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ خَاصَّةً .فَنَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى كَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ أَيْضًا كَيْفَ هِيَ؟

۱۶۵۲: یحییٰ بن جزار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں ہے کہ آپ کے وتر نو رکعت تھے البتہ فہد نے ابراہیم سے جو روایت کی وہ اس سے مختلف ہے۔امام طحاوی فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں اسود نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح نقل کیا کہ آپ کی نماز رات کو نو رکعت ہوا کرتی تھی۔تو اس روایت میں اس طرح ہے کہ آپ کی رات والی نماز نو رکعت تھی۔اس نے اسود والی روایت کی مخالفت کی ہے۔اس میں یہ احتمال ہے کہ وہ تمام نماز جس کو اس نے وتر سے تعبیر کیا ہے وہ وتر سمیت مکمل نماز تھی اور اس کی دلیل یحییٰ کی روایت میں ہے کہ آپ کی ضعف سے پہلے کی نماز نو رکعت تھی جب آپ کو بڑھاپا آ گیا تو آپ نے سات رکعت ادا فرمائیں۔پس یہ ہشام کی اس روایت کے موافق ہوگئی جس میں آٹھ رکعات کا تذکرہ جن کو پہلے ادا فرماتے اور پھر ایک ملا کر ان کو وتر بنا لیتے۔پھر جب آپ کا جسم بھاری ہوگیا تو آپ نے ان آٹھ کو چھ میں بدل دیا اور ایک ملا کر سات کو وتر بنا لیا۔یہ اس طور پر ہے کہ آپ کی تمام نماز جس میں وتر بھی شامل تھے انہوں نے اس کا نام وتر رکھا تا کہ یہ آثار متفق ہو کہ ان میں تضاد جاتا رہے۔البتہ اتنی بات رہے گی کہ وتر کی حقیقت پر روشنی زرارہ کی روایت کے بغیر نہیں پڑ سکتی۔پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا کہ آیا کوئی روایت ایسی ملتی ہے جس میں وتر کی کیفیت مذکور ہو تو یہ روایات مل گئیں۔

تخریج : نسائی ۲٤۹/۱۔

حاصل روایات : ان روایات سے وتر کی تعداد تو معلوم ہو رہی ہے البتہ فہد کی روایت جو حسن بن ربیع عن ابوالاحوص عن اعمش ہے اس میں بقول طحاوی رحمہ اللہ ابراہیم عن اسود عن عائشہ رضی اللہ عنہا یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے۔تو اس روایت نے ظاہر کر دیا کہ آپ کی رات کے وقت ادا کی جانے والی نماز کی رکعات کل نو تھیں پس یہ اسود کی پہلی روایات سے مختلف ہوئی۔

اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ وہ تمام رکعات جو رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرماتے ان کو وتر کہہ دیا گیا ان میں نفل و وتر سب شامل تھے (۶ نفل ۳ وتر) اس کی دلیل یحییٰ بن جزار کی روایت ہے آپ پر بڑھاپا آنے سے پہلے نو رکعات ادا فرماتے رہے جب آپ کی عمر بڑھاپے والی آ گئی تو آپ سات رکعت ادا فرمانے لگے اب اس طرح یہ روایت سعد بن ہشام کی آٹھ رکعت والی اس روایت کے موافق ہوگئی جس میں مذکور ہے کہ پہلے آپ آٹھ رکعت ادا فرماتے رہتے پھر ایک کو ملا کر وتر بنا لیتے پس جب آپ کا جسم مبارک بوجھل ہوگیا تو آٹھ کو چھ سے بدل لیا اور ساتویں سے وتر بنانے لگے (۴ نفل تین وتر)

نتیجہ: پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ کی رات والی تمام نماز کو وتر سے تعبیر کر دیا یہ تسمیۃ الکل باسم الجزء کی قسم سے ہے ان سات رکعات میں وتر بھی تھے تا کہ ان آثار میں تضاد واقع نہ ہو اور جو بظاہر پیدا ہو رہا ہے وہ ختم ہو جائے۔

کیفیت وتر:

اب تک جس قدر روایات گزر چکیں ان میں حقیقت وتر سے آگاہی نہیں ہوئی البتہ صرف روایت زرارہ بن اوفی عن سعد بن ہشام میں یہ مذکور ہے ہم یہاں اور روایات بھی پیش کرتے ہیں جو کیفیت وتر کی نشاندہی کریں گی۔

۱۶۵۳: فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ يُوْتِرُ بَعْدَهُمَا بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَيَقْرَأُ فِي الَّتِيْ فِي الْوِتْرِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ.

۱۶۵۳: یحییٰ بن سعید نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان دو رکعتوں میں جن میں آخری رکعت کو ملا کر وتر بنانا ہوتا تو اول میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری جس سے ان کو وتر بناتے اس میں مکمل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے تھے۔

سنتِ فجر کی قراءت

خلاصۃ المرام: نماز فجر سے پہلے دو رکعت نماز واجب ہے یا سنت حسن بصری رحمہ اللہ اس کو واجب کہتے ہیں جبکہ تمام ائمہ اس کو سنت کہتے ہیں فجر کی ان دو رکعتوں میں امام مالک صرف فاتحہ پڑھتے اور دیگر تمام ائمہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ کا پڑھنا فرماتے ہیں شافعی رحمہ اللہ و احمد رحمہ اللہ تو پڑھنے کو لاباس بقرار دیتے ہیں اور احناف قراءت کو واجب مانتے ہیں۔

مؤقف فریق اوّل و ثانی: امام حسن بصری رحمہ اللہ بالکل قراءت نہ کرنے کے قائل ہیں جبکہ امام مالک رحمہ اللہ صرف فاتحہ کے قائل ہیں۔ روایات یہ ہیں۔

۱۶۵۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِيْ أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ). فَأَخْبَرَتْ عَمْرَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِكَيْفِيَّةِ الْوِتْرِ كَيْفَ كَانَتْ وَوَافَقَتْ عَلٰى ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ وَزَادَ عَلَيْهَا سَعْدٌ أَنَّهُ كَانَ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ .

۱۶۵۴: حضرت عمرہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رکعت وتر پڑھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ دوسری میں قل یاایہا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھے"۔ اس روایت میں عمرہ نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے وتروں کی کیفیت ذکر کی ہے۔ سعد بن ہشام کی روایت اس کے موافق ہے اور سعد کی روایت میں یہ اضافہ بھی منقول ہے کہ وہ آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

۱۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ الرَّحَبِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ ، عَنْ أَبِيْ مُوسَى ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ وِتْرِهِ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ).فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا مَا رَوَى سَعْدٌ وَعَمْرَةُ .

۱۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تین وتروں میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھتے۔ یہ روایت سعد و عمرہ کی روایت کے موافق ہے۔

۱۶۵۶: وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ قَالَ :(قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ ؟ قَالَتْ : كَانَ يُوْتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ ، وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ).فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُهَا لَمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مِنَ التَّطَوُّعِ وَتَسْمِيَتُهَا إِيَّاهُ وِتْرًا إِلَّا أَنَّهَا قَدْ فَصَلَتْ بَيْنَ الثَّلَاثِ وَبَيْنَ مَا ذَكَرَتْ مَعَهَا وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا لِأَنَّ الثَّلَاثَ كَانَ لَهَا مَعْنًى بَائِنٌ مِنْ مَعْنَى مَا قَبْلَهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مَعْنَى حَدِيْثِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا رُوِيَ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهَا .

۱۶۵۶: عبداللہ بن ابی قیس کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے وتر پڑھتے۔ انہوں نے فرمایا آپ چار اور تین پڑھتے' کبھی آٹھ اور تین پڑھتے' کبھی دس اور تین پڑھتے' سات سے کم کو وتر نہ بناتے اور نہ تیرہ سے زیادہ کو وتر بناتے۔ اس روایت میں آپ کی رات کی نفل نماز ذکر کی اور اس کا نام وتر رکھا' البتہ تین اور اس کے ساتھ مذکورہ رکعات میں فاصلہ کیا اور اس کی وجہ واضح ہے کہ تین دوسری رکعات سے معنوی اعتبار سے جدا ہیں۔ اور اس کا معنی روایت اسود' مسروق' یحییٰ جو انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی' جیسا ہے۔ اور اس کی دلیل ان کا یہ قول بھی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۶۵۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ :كَانَ الْوِتْرُ سَبْعًا وَخَمْسًا ، وَالثَّلَاثُ بُتَيْرَاءُ).فَكَرِهَتْ أَنْ تَجْعَلَ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَمْ يَتَقَدَّمْهُنَّ شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ قَبْلَهُنَّ غَيْرُهُنَّ ، فَلَمَّا كَانَ الْوِتْرُ عِنْدَهَا أَحْسَنَ مَا يَكُوْنُ هُوَ أَنْ يَتَقَدَّمَهُ تَطَوُّعٌ إِمَّا أَرْبَعٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ جَمَعَتْ بِذٰلِكَ تَطَوُّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ الَّذِي صَلَّحَ بِهِ الْوِتْرُ الَّذِي بَعْدَهَا وَالْوِتْرَ فَسَمَّتْ ذٰلِكَ بِذٰلِكَ وِتْرًا .إِلَّا أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فِي جُمْلَةِ ذٰلِكَ عَنْهَا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا فَثَبَتَ مِنْ رِوَايَتِهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ لِمُوَافَقَةِ قَوْلِهَا مِنْ رَأْيِهَا إِيَّاهُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثًا لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ .غَيْرَ أَنَّ مَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ فِي ذٰلِكَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ) لَمْ نَجِدْ لَهُ مَعْنًى .وَقَدْ جَاءَتِ الْعَامَّةُ عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ غَيْرِهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، فَمَا رَوَتْهُ الْعَامَّةُ أَوْلَى مِمَّا رَوَاهُ هُوَ وَحْدَهُ وَانْفَرَدَ بِهِ .وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ آثَارٌ يَعُوْدُ مَعْنَاهَا أَيْضًا إِلَى الْمَعْنَى الَّذِي عَادَ إِلَيْهِ مَعْنَى حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .فَمِنْ ذٰلِكَ.

۱۶۵۷: ابن مسیب نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا آپ کے وتر سات' پانچ' تین رکعت تھے اور تین رکعت بُتیرا ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند کیا کہ صرف وتر تین ادا کرے اور ان سے پہلے کچھ نفل نہ پڑھے۔ جب ان کے نزدیک بہترین وتر وہ ہیں جن سے قبل نفل چار رکعت یا دو رکعت ہو' انہوں نے اس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات والی نماز کو جمع کر کے تمام کو وتر کہا۔ مگر اس کے ضمن میں یہ بات ثابت ہوگئی کہ وتروں کی تین رکعات ہیں۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس مرفوع روایت سے وہی بات ثابت ہوئی۔ تو سعد بن ہشام نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ کیونکہ ان کا قول ان کے اجتہاد کے موافق ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وتر تین ہیں اور ان کے درمیان سلام نہ پھیرا جائے گا' بلکہ آخر میں پھیریں گے۔ البتہ عروہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ پانچ وتر پڑھتے اور ان کے آخر میں بیٹھتے' ہمیں اس کی تاویل نہیں مل سکی۔ عام روایات جو خود عروہ یا اوروں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہیں وہ اس کے خلاف ہیں۔ پس کثیر رواۃ کی روایت عروہ کی منفرد روایت سے اولیٰ ہے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ روایات نقل کی ہیں جن کا مفہوم وہی ہے جو روایت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہے۔ ان میں سے یہ روایات ہیں۔

۱۶۵۸ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَبَكَّارٌ ، قَالَا :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا ، قَالَ :(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً).وَمِنْ ذٰلِكَ

۱۶۵۸: ابوحمزہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت ادا فرماتے۔

۱۶۵۹ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ ، (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ، ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَذَبَنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ ، فَصَلَّى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، قِيَامُهُ فِيهِنَّ سَوَاءٌ).وَمِنْ ذٰلِكَ

۱۶۵۹: دوسری روایت جس کو عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ کے ہاں رات گزاری۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی وضوء کر کے آپ کے بائیں طرف کھڑا ہوگیا' تو آپ نے کھینچ کر مجھے اپنی دائیں طرف کرلیا' پھر آپ نے تیرہ رکعت نماز ادا فرمائی جن میں آپ کا قیام برابر تھا۔

۱۶۶۰ :مَا حَدَّثَنَا بَكَّارٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ :فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .فَقَدْ اتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا فِيْ جُمْلَةِ صَلَاتِهِ أَنَّهَا كَانَتْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .إِلَّا أَنَّهُ لَا تَفْصِيْلَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمَا فِيْ تَفْصِيْلِ ذٰلِكَ شَيْءٌ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۶۰: ایک روایت یہ ہے جس کو کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کیا۔ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں ''فتکاملت...... کہ آپ کی تیرہ رکعت نماز مکمل ہوئی۔ پس یہ روایت اور روایت حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی مجموعی نماز میں متفق ہوگئیں کہ وہ تیرہ رکعت تھی' البتہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں تفصیل نہیں۔ پس ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی اس کی تفصیل چاہتے ہیں وہ یہ ہے۔

۱۶۶۱ :فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (أَمَرَنِي الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ أَنْ أَبِيْتَ بِآلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا تَنَامَ حَتّٰى تَحْفَظَ لِي صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ :فَصَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ نَامَ ، ثُمَّ قَامَ ، فَبَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، لَيْسَتَا بِطَوِيْلَتَيْنِ وَلَا بِقَصِيْرَتَيْنِ ، ثُمَّ عَادَ إِلَى فِرَاشِهِ ، ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ أَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ اسْتَوَى وَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى صَلَّى سِتَّ رَكَعَاتٍ وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ).

۱۶۶۱: علی بن معبد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ مجھے میرے والد عباس نے حکم دیا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل کے ہاں رات گزاروں اور مجھے یہ فرمایا کہ رات کو نہ سوؤں یہاں تک کہ میرے لیے آپ کی رات کی نماز کو محفوظ کرلوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آپ کے ساتھ نماز عشاء پڑھی' پھر آپ سو گئے۔ پھر اُٹھے اور پیشاب و وضو کیا' پھر دو رکعت ادا کیں جو کچھ طویل نہ تھیں اور نہ بالکل چھوٹی تھیں۔ پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ آئے پھر سو گئے' یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی' پھر آپ اُٹھے اور اسی طرح کیا یہاں تک کہ چھ رکعات ادا کیں اور تین سے ان کو وتر بنایا۔

۱۶۶۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۱۶۶۲: ابن داؤد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے۔ صالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ البتہ یہ فرق کہ پھر آپ نے وتر ادا کیے مگر تین عدد اس روایت مذکور نہیں ہوا۔

۱۶۶۳ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهٖ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :ثُمَّ أَوْتَرَ وَلَمْ يَقُلْ بِثَلَاثٍ .فَأَخْبَرَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ فِيْ صَلَاتِهِ تِلْكَ وَأَنَّهُ ثَلَاثٌ وَخَالَفَ أَبَا جَمْرَةَ وَعِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ وَكُرَيْبًا فِيْ عَدَدِ التَّطَوُّعِ .وَأَمَّا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۶۳: علی نے ابن والد سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتروں کی کیفیت ذکر کی کہ کس طرح تھی اور یہ بھی بتلایا کہ وہ تین رکعت تھیں مگر انہوں نے نوافل کے متعلق ابو جمرہ' عقبہ' عکرمہ اور کریب سے مختلف بیان کیا۔

۱۶۶۴ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح .

۱۶۶۴: ابوبکر نے ابن جبیر کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

۱۶۶۵ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ح

۱۶۶۵: ابوبکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت ادا کرتے۔

۱۶۶۶ : وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ أَوْ خَطِيْطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ).فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْوِتْرِ .فَقَدْ وَافَقَ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِي التِّسْعِ الَّتِيْ مِنْ الْوِتْرِ وَزَادَ عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُفْرَدًا مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ ثَلَاثٌ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۱۶۶۶: ابوبکر نے ابن جبیر کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ کے ہاں رات گزاری۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد تشریف لائے اور چار رکعت نماز ادا کی پھر آپ اُٹھے اور پانچ رکعات ادا کیں پھر دو رکعت پڑھیں پھر آپ سو گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے سنے۔ پھر آپ صبح کی نماز کے لیے نکلے۔ اس روایت میں ہے کہ آپ نے گیارہ رکعت ادا فرمائیں۔ جن میں دو رکعت وتر کے بعد تھیں۔ پس علی بن عبداللہ کی روایت میں نو رکعت ہیں' جن میں وتر بھی ہیں البتہ وتروں کے بعد دو رکعتوں کا اضافہ ہے۔ اور ابن جبیر' یحییٰ بن جزار سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر سے الگ روایت کی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ وتر تین ہیں۔ ان میں سے بعض روایات یہ ہیں۔

۱۶۶۷ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ).

۱۶۶۷: روح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر ادا فرماتے اول رکعت میں سورہ اعلیٰ' دوسری میں کافروں اور تیسری میں قل ھو اللہ پڑھتے تھے۔

۱۶۶۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا لُوَيْنٌ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

۱۶۶۸: روح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۱۶۶۹ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا لُوَيْنٌ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبُطِيْنِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ ، يَقْرَأُ فِي الْأُوْلَى بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ).

۱۶۶۹: روح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۱۶۷۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا فِيْهِ تَحْقِيْقُ مَا رَوَى عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ مِنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ ثَلَاثًا .وَأَمَّا كُرَيْبٌ فَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۱۶۷۰: ابن خزیمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس روایت سے علی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ والی بات پختہ ہوگئی کہ آپ تین رکعت وتر ادا فرماتے۔

۱۶۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّ كُرَيْبًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ (ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ انْصَرَفْتُ مَعَهُ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ، رُكُوْعُهُمَا مِثْلُ سُجُوْدِهِمَا .وَسُجُوْدُهُمَا مِثْلُ قِيَامِهِمَا ، ثُمَّ اضْطَجَعَ مَكَانَهُ فِيْ مُصَلَّاهُ ، حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ، ثُمَّ تَعَارَّ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَذٰلِكَ ، ثُمَّ اضْطَجَعَ ثَانِيَةً مَكَانَهُ فَرَقَدَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيْطَهُ ، ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَصَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصُّبْحِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ).فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلّٰى عَشْرَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ مَعَ ثِنْتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا ، فَتَكُوْنَانِ مَعَ هٰذِهِ الْوَاحِدَةِ ثَلَاثًا لِيَسْتَوِيَ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَعْنَى حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَيَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ .ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رُوِيَ عَنْهُ مَا يُبَيِّنُ ذٰلِكَ .فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْعُصْفُرِيُّ قَدْ

۱۶۷۱: کریب نے بتلایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۶۷۱: کریب نے بتلایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ میں نے ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گزاری۔ پس جب آپ عشاء سے واپس لوٹے تو میں بھی آپ کے ساتھ چلدیا۔ پس گھر میں داخل ہو کر آپ نے دو ہلکے پھلکے رکوع والی رکعات ادا فرمائیں ان کے رکوع' سجدے اور قیام تمام یکساں تھے۔ پھر اپنی نماز کی جگہ آپ نے آرام فرمایا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ نے نیند سے بیدار ہو کر وضو کیا اور دو رکعت اسی طرح کی ادا فرمائیں۔ پھر دوبارہ اپنی اسی جگہ آرام فرمانے لگے اور سو گئے میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔ پھر آپ نے پانچ مرتبہ کیا اور اس طرح دس رکعات ادا فرمائیں' پھر ایک کو ملا کر ان کو وتر بنایا۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ آگئے اور نماز صبح کی اطلاع دی تو آپ نے دو رکعت ادا فرما کر نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ اس روایت میں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ آپ نے دس رکعات ادا فرمائیں اور ایک کو ساتھ ملا کر ان کو وتر بنایا۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ ان دو آخری رکعات کے ساتھ ایک کو ملا کر وتر ادا کیے جن دو رکعتوں کو ادا کر چکے تھے تو وہ اس ایک سے مل کر تین ہو گئیں۔ یہ معنی اس بناء پر کیا تا کہ اس روایت اور علی بن عبداللہ' ابن جبیر اور یحییٰ بن جزار والی روایات کا مفہوم ایک ہو جائے۔ پھر ہم نے غور کیا کہ آیا ان کا اس سلسلہ میں کوئی بیان مروی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۱۶۷۲ : حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِی ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ أَيُّوبَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَيْسٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ :(فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ).فَاتَّفَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَحَدِيْثُ ابْنِ أَبِیْ دَاوٗدَ ، عَلٰى أَنَّ جَمِيْعَ مَا صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، وَبَيَّنَ هٰذَا أَنَّ الْوِتْرَ فِيْهَا ثَلَاثٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَى حَدِيْثِ ابْنِ أَبِیْ دَاوٗدَ ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، أَیْ مَعَ اثْنَتَيْنِ قَدْ تَقَدَّمَتَاهَا هُمَا مَعَهَا وِتْرٌ .

۱۶۷۲: حضرت کریب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ابن عباس کہنے لگے کہ "جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء کے بعد دو رکعت نماز ادا کی' پھر دو رکعت پھر دو رکعت' پھر تین وتر ادا کیے"۔ پس یہ روایت اور ابن ابی داؤد کی روایت اس بات میں متفق ہو گئیں کہ آپ نے کل گیارہ رکعت ادا فرمائی۔ اور یہ بھی واضح ہوا کہ اس میں تین رکعت وتر تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابن ابی داؤد والی روایت "ثم اوتر بواحدۃ" کا مطلب یہ ہے دو کے ساتھ ایک اور ملائی جن کو پہلے پڑھا اور وتر بھی اس کے ساتھ شامل ہیں۔

۱۶۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَهِیَ خَالَتُهُ فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ

رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ أَوْتَرَ ، ثُمَّ اضْطَجَعَ ، ثُمَّ جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ ، فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ). فَقَدْ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِي الْوِتْرِ فَكَانَ مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا جُمِعَتْ مَعَانِيهِ يَدُلُّ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ . وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِ فِي ذٰلِكَ شَيْءٌ

۱۶۷۳: کریب نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہ کے ہاں گزاری۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ پھر دو رکعت' پھر دو' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر دو رکعت' پھر آپؐ نے وتر ادا فرمائے پھر آپ پہلو کے بل لیٹ گئے پھر آپ کی خدمت میں مؤذن آیا تو آپ نے کھڑے ہو کر دو ہلکی رکعات ادا فرمائی پھر نکل کر صبح کی نماز پڑھائی۔ اس روایت میں دو رکعات کا اضافہ ہے البتہ وتروں کے سلسلہ میں مخالف نہیں۔ پس جو کچھ ہم نے ابن عباس ؓ سے روایت کیا ہے۔ اگر ان کے معانی کو جمع کیا جائے تو وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر ادا فرماتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس ؓ کا اپنا قول بھی اسی طرح منقول ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۶۷۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :إِنِّي لَأَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ بُتَرَاءَ ثَلَاثًا ، وَلٰكِنْ سَبْعًا أَوْ خَمْسًا .

۱۶۷۴: ابن جبیر نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تین وتر الگ قرار پائیں بلکہ وہ سات یا پانچ رکعت ہونا چاہیے یعنی دو چار نفل بھی ساتھ ہو۔

۱۶۷۵ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

۱۶۷۵: سفیان بن عیینہ نے حضرت اعمش سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۶۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . فَهٰذَا عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنَّهُ يُوتِرُ وِتْرًا لَمْ يَتَقَدَّمْهُ تَطَوُّعٌ ، وَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَهُ تَطَوُّعٌ ، إِمَّا رَكْعَتَانِ وَإِمَّا أَرْبَعٌ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خِلَافُ هٰذَا . فَذَكَرَ .

۱۶۷۶: حضرت شعبہ ؒ نے حضرت اعمش سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے

کہ آپ وتروں کو اکیلا پڑھنا ناپسند کرتے تھے کہ اس سے پہلے نفل نہ ہوں بلکہ آپ چاہتے تھے کہ اس سے پہلے نفل ہوں خواہ وہ دو رکعت ہوں یا چار۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ تو اس کے خلاف بھی مروی ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۶۷۷ :مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ الْاَوْزَاعِيِّ ، عَنْ عَطَاءٍ :قَالَ :قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هَلْ لَكَ فِيْ مُعَاوِيَةَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يَعِيْبَ مُعَاوِيَةَ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَصَابَ مُعَاوِيَةُ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ فِعْلِ مُعَاوِيَةَ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى إِنْكَارِهِ إِيَّاهُ عَلَيْهِ .وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا غَسَّانَ مَالِكَ بْنَ يَحْيَى الْهَمْدَانِيَّ

۱۶۷۷: عطاء نے نقل کیا کہ ایک شخص نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس بات پر اعتراض ہے کہ انہوں نے ایک وتر پڑھا۔ تو اس آدمی کا مقصد معاویہ رضی اللہ عنہ پر عیب لگانا تھا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ نے درست کیا۔ (ابن ابی شیبہ ۲/۲۹۱) اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ روایت بھی وارد ہے جس میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر نکیر کی گئی ہے۔

۱۶۷۸ :حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ قَالَ :كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ نَتَحَدَّثُ حَتّٰى ذَهَبَ هَزِيْعٌ مِنَ اللَّيْلِ ، فَقَامَ مُعَاوِيَةُ ، فَرَكَعَ رَكْعَةً وَاحِدَةً ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :مِنْ أَيْنَ تُرَى أَخَذَهَا الْحِمَارُ .

۱۶۷۸: روایت یہ ہے کہ عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ امیر معاویہ کے پاس تھا۔ ہمیں باتیں کرتے رات کا ایک حصہ گزر گیا۔ پس معاویہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس حمار نے یہ چیز کہاں سے لی ہے؟

۱۶۷۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا عِمْرَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَقُلِ الْحِمَارُ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَصَابَ مُعَاوِيَةُ "عَلَى التَّقِيَّةِ لَهُ ، أَيْ أَصَابَ فِيْ شَيْءٍ آخَرَ لِأَنَّهُ كَانَ فِيْ زَمَنِهِ ، وَلَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ -عِنْدَنَا -أَنْ يَكُوْنَ مَا خَالَفَ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ عَلِمَهُ عِنْدَهُ صَوَابًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .

۱۶۷۹: ابوبکرہ نے عمران کی سند سے اسی طرح روایت کی مگر اس میں "حمار" کا لفظ نہیں۔ عین ممکن ہے ابن عباس کا قول "اصاب معاویہ" بطور توریہ ہو اور کسی چیز کا پالینا مراد ہو کیونکہ یہ ان کی حکومت کے زمانے کا واقعہ ہے۔

مگر ہمارے نزدیک یہ درست نہیں کیونکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیے ہوئے فعل کو کبھی ترک کرنے والے نہ تھے۔

ابن عباس ؓ تین وتروں کے سلسلہ میں روایات ذیل میں ہیں۔

۱۶۸۰ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ :ثَلَاثٌ ، قَالَ :ابْنُ لَهِيْعَةَ :وَحَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدَةَ عَنْ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ بِذٰلِكَ .

۱۶۸۰: ابومنصور کہتے ہیں میں نے ابن عباس ؓ سے وتر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا تین ہیں۔

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ يَحْيَى قَالَ :سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِأَصْوَاتِ أَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرَوْنَنِي أُدْرِكُ أُصَلِّي ثَلَاثًا ، يُرِيْدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَي الْفَجْرِ وَصَلَاةَ الصُّبْحِ ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوْا :نَعَمْ ، فَصَلّٰى ، وَهٰذَا فِيْ آخِرِ وَقْتِ الْفَجْرِ فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ الْوِتْرُ عِنْدَهُ يُجْزِءُ فِيْهِ أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ يُصَلِّيْهِ حِيْنَئِذٍ ثَلَاثًا مَعَ مَا يَخَافُ مِنْ فَوْتِ الْفَجْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعَانِيْ أَحَادِيْثِهِ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .وَقَدْ رُوِيَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِي الْوِتْرِ أَيْضًا أَنَّهُ ثَلَاثٌ

۱۶۸۱: ابن لہیعہ نے یزید کی سند سے ابومنصور سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۱۶۸۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ يَحْيَى قَالَ :سَمَرَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ ثُمَّ نَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِأَصْوَاتِ أَهْلِ الزَّوْرَاءِ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرَوْنَنِي أُدْرِكُ أُصَلِّي ثَلَاثًا ، يُرِيْدُ الْوِتْرَ وَرَكْعَتَي الْفَجْرِ وَصَلَاةَ الصُّبْحِ ، قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَالُوْا :نَعَمْ ، فَصَلّٰى ، وَهٰذَا فِيْ آخِرِ وَقْتِ الْفَجْرِ فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ الْوِتْرُ عِنْدَهُ يُجْزِءُ فِيْهِ أَقَلُّ مِنْ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ يُصَلِّيْهِ حِيْنَئِذٍ ثَلَاثًا مَعَ مَا يَخَافُ مِنْ فَوْتِ الْفَجْرِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ مَعَانِيْ أَحَادِيْثِهِ فِي الْوِتْرِ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .وَقَدْ رُوِيَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِي الْوِتْرِ أَيْضًا أَنَّهُ ثَلَاثٌ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی تین وتر منقول ہیں' روایات ذیل میں ہیں:

۱۶۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى (أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ) وَ (إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ) وَ (إِذَا زُلْزِلَتْ) وَفِي الثَّانِيَةِ (وَالْعَصْرِ) وَ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ) وَ (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) وَفِي الثَّالِثَةِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (تَبَّتْ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد)). وَرَوَى عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ

۱۶۸۲ : حارث نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفصل کی تین سورتوں سے وتر ادا فرمائے' رکعت اولیٰ میں الھاکم التکاثر اور انا انزلناہ اور اذا زلزلت اور دوسری میں عصر' نصر' کوثر اور تیسری میں کافرون' لہب' اخلاص پڑھتے ۔ (ترمذی فی الوتر روایت نمبر 460) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

۱۶۸۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ). وَرُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۶۸۳ : حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ وتروں اول رکعت سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایھا الکافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص پڑھتے تھے۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی روایت کی ہے۔

۱۶۸۴ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ (زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ : لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ

ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، هُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ، ثُمَّ أَوْتَرَ) ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً .فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْمَا تَقَدَّمَهُ .وَقَدْ رُوِىَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

۱۶۸۴: یونس نے حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے (اپنے دل میں کہا) کہ میں ضرور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کن اکھیوں سے دیکھوں گا۔ چنانچہ میں آپ کی چوکھٹ پر ٹیک لگائی یا خیمے سے ٹیک لگائی۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مختصر رکعات ادا فرمائیں پھر دو طویل خوب طویل خوب لمبی رکعات تین مرتبہ پڑھیں۔ پھر دو رکعت نماز ادا کیں جو ان دو پہلی سے کم تھیں پھر دو رکعت ادا کیں ان سے بھی مختصر تھیں۔ پھر وتر ادا کیے یہ تیرہ رکعت بن گئیں۔ اس کے متعلق بحث ماقبل روایت کی طرح ہے۔

تخریج : (مسلم فی المسافرین ۱۹۵' احمد ۱٦٨٥ مسالك فی صلاة اليل ١٢' المسند ٥/١٩٣' ابو داؤد فی التطوع باب ٢٦، ١٣٦٦)

حضرت ابوامامہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کی ہے۔

۱۶۸۵ : مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ بِتِسْعٍ ، فَلَمَّا بَدَّنَ وَكَثُرَ لَحْمُهُ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا (إِذَا زُلْزِلَتْ) وَ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ)). فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذَكَرَ شَفْعَهُ وَهُوَ التَّطَوُّعُ وَوِتْرَهُ ، فَجَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ وِتْرًا كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَعْضِ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ مِنْ فِعْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا .

۱۶۸۵: سلیمان نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو سے وتر بناتے۔ جب آپ کا بدن بھاری ہوگیا گوشت بڑھ گیا تو سات سے وتر بناتے اور دو رکعت بیٹھ کر ادا فرمائیں جن میں سورۂ زلزال اور کافرون کی تلاوت فرمائی۔ (احمد ۵/۲۶۹) اس میں ممکن ہے آپ کا شفعہ نفل اور وتر ہوں۔ پس انہوں نے ان تمام کو وتر کہا ان بعض روایات میں بھی جو پہلے مذکور ہوئیں۔ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا فعل اس پر دلالت کرتا ہے۔

۱۶۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِيْ أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا ، وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ ،

۱۶۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا ، وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ ، وَلٰكِنْ مَا عَلِمَهُ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا.

۱۶۸۶: ابن مرزوق نے نقل کیا کہ ابوامامہ تین وتر ادا کرتے تھے۔(ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۲۹۳) اس سے یہ بات ثابت ہوگئی وتر ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اتنے ہیں جو ہم نے ذکر کر دیے۔اور یہ ناممکن ہے کہ یہ اسی طرح ہوں۔ اس لیے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل تو اس کے خلاف معلوم ہوا۔لیکن جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل معلوم کیا' اس کا معنی وہی ہے جس کی طرف ہم نے پھیرا اور موڑا ہے۔واللہ اعلم

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نقل کیا ہے۔

۱۶۸۷ : قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ) .فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ أَبِي أُمَامَةَ أَيْضًا .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۸۷: ابن خزیمہ نے ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ تیرہ رکعت سے وتر بناتے جب آپ کمزور ہو گئے سات وتر بنانے لگے۔(ابن ابی شیبہ ۲/۲۹۳ طبرانی کبیر ۲۳/۳۴۴) اس روایت کے متعلق کلام ابوامامہ والی روایت کی طرح ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا نے بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۱۶۸۸ :مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ وَلَا كَلَامٍ) .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يُحْكَمَ الْوِتْرُ فَكَانَ مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ، وَكَانَ إِنَّمَا يُرَادُ مِنْهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا وِتْرًا لَا عَدَدَ لَهُ مَعْلُوْمٌ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ كَذٰلِكَ .

۱۶۸۸: مقسم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ یا سات کو وتر بناتے اور ان کے مابین سلام و کلام سے فاصلہ نہ کرتے۔اس میں یہ کہنا ممکن ہے کہ وتروں کے تعداد لازم ہونے سے پہلی کی بات

ہو۔اور جو چاہتا پانچ وتر پڑھتا اور جو چاہتا سات وتر پڑھتا اس وقت مقصود طاق عدد پورا کرنا ہوتا تھا اس کی تعداد معلوم نہ تھی۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے کہ یہ معاملہ اسی طرح تھا۔

۱۶۸۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَوْتِرْ بِخَمْسٍ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِوَاحِدَةٍ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَأَوْمِءْ إِيْمَاءً).

۱۶۸۹: یزید لیثی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وتر ادا کرو اگر اس کی طاقت نہیں تو تین اور اگر اس کی طاقت نہیں تو ایک پڑھو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اشارے سے پڑھو۔

۱۶۹۰ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، فَحَسَنٌ ، وَمَنْ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَقَدْ أَحْسَنَ ، وَمَنْ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَحَسَنٌ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُوْمِءْ إِيْمَاءً).

۱۶۹۰: یزید لیثی رحمہ اللہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔وتر حق ہیں پس جو چاہے پانچ پڑھے تو اچھا ہے اور جس نے تین پڑھے اس نے خوب کیا اور جس نے ایک وتر ادا کیا تو مناسب ہے اور جو طاقت نہ رکھے وہ اشارے سے پڑھے۔

۱۶۹۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ ، قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ).

۱۶۹۱: یزید لیثی رحمہ اللہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر حق و ثابت ہیں جو چاہے پانچ وتر پڑھے اور جو چاہے تین پڑھے اور جو چاہے وہ ایک وتر ادا کرے۔

۱۶۹۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ ، قَالَ :(الْوِتْرُ حَقٌّ أَوْ وَاجِبٌ ، فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، وَمَنْ غُلِبَ إِلَى أَنْ يُوْمِءَ فَلْيُوْمِءْ). فَأَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ كَانُوْا مُخَيَّرِيْنَ فِيْ أَنْ يُوْتِرُوْا بِمَا أَحَبُّوْا ، لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ ، وَلَا

عَدَدَ ، بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ مَا يُصَلُّوْنَ وِتْرًا .وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ وَأَوْتَرُوْا وِتْرًا لَا يَجُوزُ لِكُلِّ مَنْ أَوْتَرَ عِنْدَهُ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهُ .فَدَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى نَسْخِ مَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لِيَجْمَعَهُمْ عَلَى ضَلَالٍ .وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ.

۱۶۹۲: یزید لیثی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وتر حق یا واجب ہیں۔ پس جو چاہے سات پڑھے اور جو چاہے پانچ پڑھے اور جو چاہے تین پڑھے اور جو چاہے ایک پڑھے اور جس پر تکلیف کا غلبہ ہو تو اشارے سے ادا کرے۔ ان روایات میں اس بات کی اطلاع دی گئی ہے کہ صحابہ کرام کو وتروں کے سلسلہ میں تعداد کی پابندی نہ تھی جس قدر چاہیں پڑھ لیں۔ نہ وقت تھا نہ تعداد متعین تھی۔ البتہ ان کا طاق تعداد میں پڑھنا لازم تھا۔ اس بات پر آپ کے بعد امت کا اتفاق ہوگیا کہ وہ وتر پڑھیں اور جو وتر پڑھے تو اسے اس میں سے کسی چیز کا ترک جائز نہیں۔ اُمت کا اجماع اس اختیار کے نسخ کی دلیل ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی۔ عبدالرحمان بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح نقل کیا ہے۔

۱۶۹۳: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ الْمُطَرِّفُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ (صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ فَقَرَأَ فِي الْأُوْلَى :بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ :سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا ، يَمُدُّ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ).

۱۶۹۳: حضرت عبدالرحمان بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وتر ادا کیے۔ آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری میں الکافرون اور تیسری میں سورۂ اخلاص پڑھی۔ پس جب آپ فارغ ہوگئے تو آپ نے تین مرتبہ یہ کلمات سبحان الملک القدوس کہے اور تیسری مرتبہ میں آواز کو دراز کیا۔

۱۶۹۴ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۶۹۴: حضرت زبید رحمہ اللہ نے اپنے اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۶۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ،

فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :وَفِي الثَّانِيَةِ (قُلْ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا) يَعْنِي :(قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) ، وَفِي الثَّالِثَةِ :اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ .فَهَذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

۱۲۹۵: حضرت زید ﷺ نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ دوسری میں قل للذین کفروا یعنی الکافرون اور تیسری میں اللہ الواحد یعنی قل ھواللہ پڑھی ہے۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ وہ تین وتر پڑھتے تھے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت کی ہے۔

۱۲۹۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (: لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ ، وَأَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ سَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ).

۱۲۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین کے ساتھ وتر نہ بناؤ بلکہ پانچ یا سات کے ساتھ وتر بناؤ اور نماز مغرب کی مشابہت مت کرو۔

۱۲۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ حَدَّثَهُ ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ ، قَالَ لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ تَشَبَّهُوْا بِالْمَغْرِبِ ، وَلَكِنْ أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ أَوْ بِإِحْدَى عَشْرَةَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ إِفْرَادَ الْوِتْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ مَعَهُ شَفْعٌ عَلَى مَا قَدْ رَوَيْنَا قَبْلَ هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ تَطَوُّعًا قَبْلَ الْوِتْرِ وَفِيْ ذٰلِكَ نَفْيُ الْوَاحِدَةِ أَنْ تَكُوْنَ وِتْرًا .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى مَعْنَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ أَيُّوبَ فِي التَّخْيِيْرِ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ إِبَاحَةُ الْوِتْرِ بِالْوَاحِدَةِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِهَذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْوِتْرَ أَكْثَرُ مِنْ رَكْعَةٍ ، وَلَمْ يُرْوَ فِي الرَّكْعَةِ شَيْءٌ وَتَأْوِيْلُهُ يَحْتَمِلُ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ وَبَيَّنَّاهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هَذَا الْبَابِ ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَلْتَمِسَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَوَجَدْنَا الْوِتْرَ لَا يَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ ، إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ فَرْضًا أَوْ سُنَّةً ، فَإِنْ كَانَ فَرْضًا فَإِنَّا لَمْ نَرَ شَيْئًا مِنَ الْفَرَائِضِ إِلَّا عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ ، فَمِنْهُ مَا هُوَ رَكْعَتَانِ ، وَمِنْهُ مَا هُوَ أَرْبَعٌ وَمِنْهُ مَا هُوَ ثَلَاثٌ ، وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْوِتْرَ لَا تَكُوْنُ اثْنَتَيْنِ وَلَا أَرْبَعًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ ثَلَاثٌ .هَذَا إِذَا كَانَ فَرْضًا ، وَأَمَّا إِذَا كَانَ سُنَّةً ، فَإِنَّا لَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ السُّنَنِ إِلَّا

وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ .مِنْ ذٰلِكَ الصَّلَاةُ مِنْهَا تَطَوُّعٌ ، وَمِنْهَا فَرْضٌ .وَمِنْ ذٰلِكَ :الصَّدَقَاتُ ، لَهَا أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ الزَّكَاةُ .وَمِنْ ذٰلِكَ :الصِّيَامُ ، وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكَفَّارَاتِ .وَمِنْ ذٰلِكَ :الْحَجُّ ، يُتَطَوَّعُ بِهِ ، وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ .وَمِنْ ذٰلِكَ الْعُمْرَةُ ، يُتَطَوَّعُ بِهَا ، وَوُجُوبُهَا فِيهِ اخْتِلَافٌ سَنُبَيِّنُهُ فِي مَوْضِعِهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَمِنْ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ ، لَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَهُوَ مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْكِتَابِ مِنَ الْكَفَّارَاتِ وَالظِّهَارِ .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا يُتَطَوَّعُ بِهَا ، وَلَهَا أُصُولٌ فِي الْفَرْضِ ، فَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهِ ، إِلَّا وَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ .وَقَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ هِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا .مِنْهَا الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ وَهِيَ فَرْضٌ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِهَا وَلَا يَجُوزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مَيِّتٍ مَرَّتَيْنِ يَتَطَوَّعُ بِالْآخِرَةِ مِنْهُمَا .فَكَانَ الْفَرْضُ قَدْ يَكُونُ فِي شَيْءٍ وَلَا يَجُوزُ أَنْ يُتَطَوَّعَ بِمِثْلِهِ .وَلَمْ نَرَ شَيْئًا يُتَطَوَّعُ بِهِ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ ، مِنْهُ أُخِذَ ، وَكَانَ الْوِتْرُ يُتَطَوَّعُ بِهِ ، فَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ إِلَّا وَلَهُ مِثْلٌ فِي الْفَرْضِ ، وَالْفَرْضُ لَمْ نَجِدْ فِيهِ وِتْرًا إِلَّا ثَلَاثًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۶۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین رکعت سے وتر نہ بناؤ کہ جس سے نماز مغرب کی مشابہت اختیار کرو' بلکہ پانچ یا سات یا نو یا گیارہ سے وتر بناؤ۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ انہوں نے اکیلے وتروں کا ادا کرنا مکروہ خیال کہ جب تا کہ اس کے ساتھ (دو یا چار) جفت نہ ہوں جیسا کہ ہم اس سے پہلے ابن عباس' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے نقل کرآئے وہ جفت رکعات وتر سے قبل نفل ہوں گے۔ اس میں ایک کے وتر ہونے کی نفی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس کا معنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کی طرح اختیار کا ہو۔ اگر اس ایک وتر کے پڑھنے کا جواز نہ ہو گا۔ ان آثار مرویہ سے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں یہ ثابت ہو گیا کہ وتروں کی تعداد ایک سے زائد ہے۔ اور ایک رکعت کے متعلق جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مروی نہیں۔ پس تاویل محتملہ ہے۔ جس کی وضاحت ہم نے کتاب ہٰذا میں اپنے موقع پر ذکر کر دی۔ پھر ہم نے چاہا کہ نظر وفکر کے لحاظ سے وتروں کا حکم تلاش کریں وہ صورتیں بنیں گی یا تو وہ فرض ہوں گے یا سنت۔ پس اگر وہ فرض ہو تو ہم فرائض کی تین صورتیں پاتے ہیں (۱) ایک صورت یہ ہے کہ وہ دو رکعت ہیں۔ (۲) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ چار رکعت ہیں۔ (۳) تیسری صورت یہ ہے کہ وہ تین رکعت ہوں۔ اور سب اس بات پر متفق ہیں کہ وہ وتر دو یا چار تو نہیں۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو

گئی کہ وہ تین ہیں یہ اس صورت میں ہے جبکہ وہ فرض ہوں۔اور اگر وہ سنت ہوں ہم تمام سنتوں کی مثالیں نماز کے فرائض میں پاتے ہیں ان میں سے نمازیں ہیں' بعض تو ان میں فرض ہیں اور بعض نفل ہیں۔انم میں جو فرض ہیں وہ صدقات کے لیے کچھ فرضیت میں اصل ہیں اور وہ زکوۃ ہے۔اور اسی میں سے روزے ہیں ان کے لیے بھی اصل فرض ہیں اور وہ رمضان المبارک کے روزے ہیں اور وہ روزے جن کو کفارات میں لازم کیا ہے۔اور ان اصل فرائض میں سے حج ہے۔اور وہ نفلی بھی ہوتا ہے۔اصل فرض تو حج اسلام (زندگی میں ایک مرتبہ) ہے اور اس میں سے نفل عمرہ ہے۔اور اس کے واجب ہونے میں اختلاف ہے۔عنقریب اسے بیان کیا جائے گا انشاء اللہ۔اور اسی میں سے آزاد کرنا ہے۔اور اس میں اصل تو فرض ہے اور وہ مختلف کفارات ہیں اور ظہار ہے۔یہ جتنی چیزیں ہیں ان کی اصل فرض اور ان کو نفلی طور پر بھی انجام دیا جاتا ہے۔تو ہم کوئی چیز نوافل کی ایسی نہیں پاتے جس کی اصل فرض میں موجود نہ ہو۔البتہ ہم بہت سی ایسی فرض اشیاء پاتے ہیں مگر ان کو نفل کے طور پر ادا کرنا درست نہیں مثلاً ان میں سے نماز جنازہ ہے۔یہ ایسا فرض ہے کہ اس کو نفل کے طور پر ادا نہیں کر سکتے اور کسی آدمی کو کسی میت پر دومرتبہ جنازہ درست نہیں کہ دوسری مرتبہ کو وہ نفل قرار دے لے۔تو گویا فرائض ایسے پائے جاتے ہیں کہ جن کی نفلی ادائیگی درست نہیں ہے اور نوافل میں ایسی کوئی چیز نہیں ملتی کہ جس کو نفلی طور پر ادا کیا جا سکتا ہو۔مگر فرائض میں اس کی کوئی مثل نہ پائی جاتی ہو۔اور وتروں کو بطور نفل ادا کیا جاتا ہے۔مگر یہ جائز نہیں کہ وہ اس طرح ہوں اور ان کی فرائض میں کوئی مثال نہ ہو۔فرائض ہم طاق تعداد تین ہی پاتے ہیں۔پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وتر تین ہیں نظر کا یہی تقاضا ہے۔اور امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

۱۶۹۸ :وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۶۹۸: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس سلسلے میں روایات آئی ہیں۔

۱۶۹۹ :مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح .وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ :أَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمَ الدَّارِیَّ أَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً قَالَ : فَكَانَ الْقَارِءُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى يَعْتَمِدَ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ ، وَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ .فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُمْ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ شَفْعًا وَاحِدًا ثُمَّ يَنْصَرِفُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَصِلُوْهُ بِشَفْعٍ آخَرَ.

۱۶۹۹: یونس نے اپنے استاد کے ساتھ سائب یزید نے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو گیارہ رکعت قیام اللیل کا حکم فرمایا۔قاری سوسو آیات والی سورتیں تلاوت کرتے' لوگ لاٹھی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے کیونکہ قیام طویل ہوتا اور فجر قریب ہم گھروں کو لوٹتے۔یہ روایت دلالت کر رہی ہے کہ وہ تین وتر

پڑھتے تھے کیونکہ یہ تو درست نہیں کہ وہ ایک شفعہ پڑھتے پھر لوٹ کر اسے دوسرے شفعہ کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہوں۔

۱۷۰۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ ، قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ ابْنِ السَّبَّاقِ عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، قَالَ :دَفَنَّا أَبَا بَكْرٍ لَيْلًا ، فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَمْ أُوتِرْ ، فَقَامَ وَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ ، فَصَلَّى بِنَا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ، لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ .

۱۷۰۰: ابن ابی داؤد نے مسور بن مخرمہ سے نقل کیا کہ ہم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا تو عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں وتر نہیں پڑھ سکا' چنانچہ وہ کھڑے ہوئے' ہم نے ان کے پیچھے صف بنائی۔ پس انہوں نے ہمیں تین رکعت پڑھائیں اور ان کے اختتام پر سلام پھیرا۔

۱۷۰۱ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو خَلْدَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ الْوِتْرِ ، فَقَالَ :عَلَّمَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَلَّمُونَا أَنَّ الْوِتْرَ مِثْلُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ، غَيْرَ أَنَّا نَقْرَأُ فِي الثَّالِثَةِ ، فَهَذَا وِتْرُ اللَّيْلِ ، وَهَذَا وِتْرُ النَّهَارِ .

۱۷۰۱: ابوبکرہ نے ابوخالد سے نقل کیا کہ میں نے ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے وتر کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا اور تم ہم سے سیکھ لو کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہیں سوائے اس بات کے کہ مغرب کی تیسری میں ہم قراءت نہیں کرتے۔ پس یہ دن کے وتر ہیں اور وہ رات کے وتر ہیں (ان کی تیسری رکعت میں قراءت کرتے ہیں)۔

۱۷۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ :الْوِتْرُ ثَلَاثٌ ، كَوِتْرِ النَّهَارِ ، صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

۱۷۰۲: یزید نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وتر تین رکعت ہیں جیسا کہ دن کی طاق نماز مغرب ہے۔

۱۷۰۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۷۰۳: ابن مرزوق نے مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۰۴ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا :الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ ، وَكَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ .

۱۷۰۴: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وتر تین رکعت ہیں

۱۷۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا ثَابِتٌ، قَالَ صَلَّى بِيْ أَنَسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْوِتْرَ أَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَأُمُّ وَلَدِهِ خَلْفَنَا ، ثَلَاثَ رَكْعَاتٍ، لَمْ يُسَلِّمْ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ ، ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يُعَلِّمَنِي .

۱۷۰۵: اور حضرت انس رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ ثابت کہتے ہیں کہ ہمیں انس رضی اللہ عنہ وتر پڑھاتے' میں ان کی دائیں جانب اور ان کی ام ولدہ ہمارے پیچھے تھی۔ انہوں نے تین رکعت انکے آخر میں سلام پھیرا۔

۱۷۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ ، عَنْ نَافِعٍ وَالْمَقْبُرِيِّ ، سَمِعَا مُعَاذًا الْقَارِءَ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ الْوِتْرِ .

۱۷۰۶: میں نے گمان کیا کہ انہوں نے مجھے سکھانے کے لیے ایسا کیا۔ نافع اور مقبری نے معاذ القاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ وتر کی دو رکعت پر سلام پھیرتے تھے۔

۱۷۰۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ ، قَالَ :كَانَ مُعَاذٌ يَقْرَأُ لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ فَكَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ، يَفْصِلُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ ، حَتّٰى يَسْمَعَ مَنْ خَلْفَهُ تَسْلِيْمَهُ .فَلَمَّا تُوُفِّيَ قَامَ لِلنَّاسِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ ، لَمْ يُسَلِّمْ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُنَّ .فَقَالَ لَهُ النَّاسُ :أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ صَاحِبِكَ ؟ فَقَالَ :لَا ، وَلَكِنْ إِنْ سَلَّمْتُ انْفَضَّ النَّاسُ .فَهَؤُلَاءِ جَمِيْعًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يُوْتِرُوْنَ بِثَلَاثٍ ، فَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الْإِثْنَتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ كَانَ لَا يُسَلِّمُ .فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْهُمْ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ ، نَظَرْنَا فِي حُكْمِ التَّسْلِيْمِ بَيْنَ الْإِثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ ، كَيْفَ هُوَ ؟ فَرَأَيْنَا التَّسْلِيْمَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَيَخْرُجُ الْمُسْلِمُ بِهِ مِنْهَا ، حَتّٰى يَكُوْنَ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ .وَقَدْ رَأَيْنَا مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ الْفَرْضِ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْصَلَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ .فَكَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، الْوِتْرُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْصَلَ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ بِسَلَامٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ، فَذَكَرَ .

۱۷۰۷: حنش صنعانی کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ رمضان میں لوگوں کو قرآن سناتے وہ ایک وتر پڑھا کرتے وہ پہلی دو رکعتوں اور اس میں سلام سے فاصلہ کرتے یہاں تک کہ ان کے پیچھے لوگ سن لیتے۔ جب ان کی وفات ہو گئی زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ان کی جگہ کھڑے ہوئے وہ لوگوں کو وتر پڑھاتے اور ان کے مابین سلام سے فاصلہ نہ کرتے

بلکہ فراغت پر سلام پھیرتے لوگوں نے کہا کیا تم نے اپنے ساتھی کے طریقہ کو ترک کر دیا۔ انہوں نے کہا نہیں لیکن اگر میں سلام پھیروں تو لوگ بکھر جائیں گے۔ یہ تمام اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تین وتر ادا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض دو پر سلام پھیرتے جبکہ دوسرے درمیان میں سلام نہ پھیرتے۔ پس جب ان سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وتر تین ہیں تو اب ہم دو کے بعد سلام پھیرنے کے مسئلہ کو دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کی صورت کیا ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ سلام سے نماز منقطع ہو جاتی ہے اور سلام کرنے والا نماز سے نکل جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نماز سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور ہم نے غور سے دیکھا کہ فرائض کے سلسلہ میں اس پر اتفاق ہے کہ ان کے مابین سلام سے فاصلہ نہ ہونا چاہیے۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ وتر کا حکم یہی ہو۔ اور ان میں بھی سلام سے فاصلہ مناسب نہ ہو۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ بہت سے اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ وہ ایک وتر پڑھتے تھے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۷۰۸: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْخُزَاعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ :لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْقِيَامِ أَحَدٌ ، فَقُمْتُ أُصَلِّي فَوَجَدْتُ حِسَّ رَجُلٍ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، فَتَنَحَّيْتُ لَهُ فَتَقَدَّمَ فَاسْتَفْتَحَ الْقُرْآنَ حَتَّى خَتَمَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ فَقُلْتُ أَوْهَمَ الشَّيْخُ ، فَلَمَّا صَلَّى قُلْتُ :يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً وَاحِدَةً ، فَقَالَ :أَجَلْ ، هِيَ وِتْرِي .قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ كَانَ يَفْصِلُ بَيْنَ شَفْعِهِ وَوِتْرِهِ فَيَكُوْنُ قَدْ صَلَّى شَفْعَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ أَوْتَرَ فِي وَقْتِ مَا رَآهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ .وَفِيْ إِنْكَارِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِعْلَ عُثْمَانَ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْعَادَةَ الَّتِيْ قَدْ كَانَ جَرَى عَلَيْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَعَرَفَهَا عَلَى غَيْرِ مَا فَعَلَ عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فَلَهُ صُحْبَةٌ .فَقَدْ دَخَلَ بِذٰلِكَ هٰذَا الْمَعْنَى فِي الْمَعْنَى الْأَوَّلِ .وَإِنْ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ بِمَا رُوِيَ عَنْ سَعْدٍ.

۱۷۰۸: ابوبکرہ نے حضرت عبدالرحمان تیمی سے نقل کیا کہ میں نے اپنے طور فیصلہ کیا کہ آج رات کے قیام پر مجھ پر کوئی چیز غالب نہ آسکے گی۔ پس میں نماز پڑھنے لگا میں نے اپنے پیچھے ایک آدمی کی آہٹ محسوس کی' تو میں نے دیکھا کہ وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے ان کے لیے جگہ چھوڑ دی وہ آگے بڑھے اور قرآن مجید کو شروع کر کے مکمل کیا پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا' میں نے کہا شیخ کو وہم ہوگیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے امیر المؤمنین تم نے ایک رکعت ادا کی ہے۔ آپؓ نے فرمایا ہاں وہ میرے وتر ہیں۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ممکن ہے حضرت عثمان اپنے وتر اور شفعہ کے درمیان فاصلہ کرتے ہوں۔ پس انہوں نے اس سے پہلے شفعہ پڑھا ہوگا پھر جب اس وقت میں جب عبدالرحمان نے ان کو دیکھا تو انہوں نے اس کو طاق بنالیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ عبدالرحمان کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عمل پر انکار سے یہ دلیل مل گئی کہ عام عادت تو اس سے پہلے ان

کے ہاں معروف تھی وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فعل سے مختلف تھی اور حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بھی صحابی ہیں۔ اس سے یہ مفہوم بھی پہلے معنی میں شامل ہوگیا۔ اگر کوئی معترض حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی روایت سے حجت ودلیل پکڑ لے۔ روایت یہ ہے۔

۱۷۰۹: فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، حَدَّثَهُمْ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ :شَهِدَ عِنْدِي مِنْ شُيُبٍ مِنْ آلِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ .

۱۷۰۹: یونس نے اپنی سند سے ابن المسیبؒ سے بیان کیا کہ میرے پاس آل سعد بن وقاص کے ایک بوڑھے نے گواہی دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک وتر پڑھتے۔ (ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۲۹۲)

۱۷۱۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ.

۱۷۱۰:

۱۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ :أَمَّنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ ، تَنَحَّى فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ، فَصَلَّى رَكْعَةً فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا إِسْحَاقَ مَا هَذِهِ الرَّكْعَةُ ؟ فَقَالَ :وِتْرٌ أَنَامُ عَلَيْهِ ، قَالَ عَمْرٌو :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ :كَانَ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ يَعْنِي سَعْدًا .قِيلَ لَهُ :قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ سَعْدٌ فَعَلَ فِي ذٰلِكَ مَا احْتَمَلَهُ مَا فَعَلَهُ عُثْمَانُ فِيمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِي حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ مَا يَدُلُّ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَالَ :صَلَّى بِنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَحَّى فَصَلَّى رَكْعَةً قِيلَ لَهُ : قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ الْاِنْصِرَافُ هُوَ الْاِنْصِرَافُ إِلَى مَنْزِلِهِ وَقَدْ صَلَّى قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ .

۱۷۱۱: ابن خزیمہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن سلمہ سے بیان کیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز میں ہماری امامت کرائی۔ پس جب اس سے فارغ ہوئے تو وہ مسجد کے ایک کونے میں الگ چلے گئے اور ایک رکعت ادا کی۔ پس میں ان کے پیچھے چلد یا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا اے ابواسحاق یہ رکعت کیسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ وتر ہیں جن کو پڑھ کر میں سوتا ہوں۔ عمرو کہنے لگے میں نے یہ مصعب بن سعد کے سامنے اس بات کا ذکر کیا

تو انہوں نے فرمایا سعد ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں۔ (ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲۹۲/۲)۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا ممکن ہے کہ وہ سعد رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا ہو جو احتمال ہم نے اوپر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ عمرو بن مرہ کی روایت اس کے برعکس ہے کیونکہ اس میں کہا گیا ہے۔ انہوں نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک طرف ہٹ کر انہوں نے ایک رکعت ادا کی۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ممکن ہے کہ اس لوٹنے سے گھر کی طرف لوٹنا مراد ہو۔ اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے نماز پڑھی ہو۔

۱۷۱۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :ثَنَا دَاوُدَ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ :كَانَ آلُ سَعْدٍ وَآلُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُسَلِّمُوْنَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْوِتْرِ وَيُوْتِرُوْنَ بِرَكْعَةٍ رَكْعَةٍ .فَقَدْ بَيَّنَ الشَّعْبِيُّ فِيْ هَذَا الْحَدِيْثِ مَذْهَبَ آلِ سَعْدٍ فِي الْوِتْرِ ، وَهُمُ الْمُقْتَدُوْنَ بِسَعْدٍ ، الْمُتَّبِعُوْنَ لِفِعْلِهِ ، وَإِنَّ وِتْرَهُمُ الَّذِي كَانَ رَكْعَةً رَكْعَةً إِنَّمَا هُوَ وِتْرٌ بَعْدَ صَلَاةٍ ، قَدْ فَصَلُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا بِتَسْلِيْمٍ .فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ .

۱۷۱۲: ابوامیہ نے اپنے اسناد سے نقل کیا کہ آل سعد اور آل عبداللہ بن عمر وتر کی دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک رکعت اور ملا کر وتر بناتے۔ تو اس روایت میں شعبی رحمہ اللہ نے واضح کر دیا کہ وتروں میں آل سعد رضی اللہ عنہ کا طریقہ حضرت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے قول وفعل کی اتباع تھی۔ ان کے وتر وہ ایک ایک رکعت تھی اور وہ رکعت ایسی ہوتی کہ اس سے پہلے ایک شفعہ پڑھ کر سلام پھیرتے۔ پس اس معنی کو اختیار کرنے سے اس کا وہی مفہوم ہوا جو کہتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہیں۔

۱۷۱۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ وَمُحَالٌ -عِنْدَنَا - أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُ اللّٰهِ عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ مَعَ نُبْلِ سَعْدٍ وَعِلْمِهِ إِلَّا لِمَعْنًى قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ ، وَهُوَ أَوْلَى مِنْ فِعْلِهِ ، وَلَوْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ إِنَّمَا خَالَفَهُ بِرَأْيِهِ لَمَا كَانَ رَأْيُهُ أَوْلَى مِنْ رَأْيِ سَعْدٍ ، وَلَمَا عَابَ ذٰلِكَ عَلَى سَعْدٍ ، إِذَا كَانَ مَا أَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُ هُوَ الرَّأْيُ ، وَلٰكِنَّ الَّذِي عَلِمَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَ فِعْلَ سَعْدٍ فِيْ ذٰلِكَ هُوَ غَيْرُ الرَّأْيِ .وَإِنْ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۷۱۳: ابراہیم نے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد پر اس سلسلہ میں تنقید کی۔ اور ہمارے ہاں یہ بات ناممکن ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پر باوجود ان کے عمل وفضل کے تنقید بلاوجہ

کریں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بات ان کے ہاں ثابت شدہ تھی۔ اور وہ بات حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے فعل سے اولیٰ تھی۔ اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد سے ان پر تنقید کرتے تو ان کی بات سعد رضی اللہ عنہ کے فعل سے اولیٰ نہ ہوتی۔ جب انہوں نے سعد رضی اللہ عنہ پر تنقید کی اس لیے کہ جس کو وہ اختیار کرنے والے تھے وہ اجتہاد تھا لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ جس بات کو سعد کے فعل کے خلاف جانتے تھے وہ صرف رائے نہ تھی (بلکہ ثابت شدہ عمل تھا)۔ اگر کوئی اس روایت کو بطور دلیل پیش کرے۔

۱۷۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، قَالَ :رَأَيْت أَبَا الدَّرْدَاءِ وَفَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَيَتَنَحَّوْنَ إِلَى بَعْضِ السَّوَارِي فَيُوْتِرُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِرَكْعَةٍ ثُمَّ يَدْخُلُوْنَ مَعَ النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُمْ بَعْدَمَا كَانُوْا صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ أَشْفَاعًا كَثِيْرَةً ؟ فَكَانَ ذٰلِكَ الَّذِى صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ هُوَ الشَّفْعَ وَمَا صَلَّوْا فِي الْمَسْجِدِ هُوَ الْوِتْرَ فَيَعُوْدُ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلَى الْوِتْرِ ثَلَاثٌ .

۱۷۱۴: فہد نے اپنے اسناد سے ابوعبیداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء' فضالہ بن عبید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہو رہے ہیں اس وقت تمام لوگ صبح کی نماز میں مشغول تھے وہ بعض ستونوں کی طرف گئے اور ہر ایک نے ایک وتر ادا کیا' پھر لوگوں کے ساتھ نماز صبح میں شامل ہو گئے''۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ عین ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے گھروں میں کئی شفعات پڑھے ہوں۔ تو وہ نماز جو انہوں نے گھروں میں ادا کی وہ شفع ہوا اور جو انہوں نے مسجد میں ادا کی وہ وتر ہو۔ پس یہ بھی تین وتر کی طرف لوٹ جائے گی۔

۱۷۱۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِى ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ :أَثْبَتَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْوِتْرَ بِالْمَدِيْنَةِ بِقَوْلِ الْفُقَهَاءِ ثَلَاثًا ، لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ .

۱۷۱۵: ربیع نے اپنی اسناد کے ساتھ ابوالزناد سے روایت کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کے کہنے کے مطابق تین وتر جاری کر دیے جن کے آخر میں سلام پھیرتے۔

۱۷۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ السَّبْعَةِ ، سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَأَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ،

وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، فِيْ مَشْيَخَةٍ سِوَاهُمْ أَهْلِ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ وَرُبَّمَا اخْتَلَفُوْا فِي الشَّيْءِ فَأَخَذَ بِقَوْلِ أَكْثَرِهِمْ وَأَفْضَلِهِمْ رَأْيًا .فَكَانَ مِمَّا وَعَيْتُ عَنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ فَهٰذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ فُقَهَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَعُلَمَائِهِمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ ، وَتَابَعَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ مُنْكِرٌ سِوَاهُمْ وَقَدْ عَلِمَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مَا كَانَ مِنْ وِتْرِ سَعْدٍ ، فَأَفْتٰى بِغَيْرِهِ ، وَرَآهُ أَوْلٰى مِنْهُ وَقَدْ أَفْتٰى عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِذٰلِكَ أَيْضًا ، وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ الزُّهْرِيُّ وَابْنُهُ هِشَامٌ فِي الْوِتْرِ مَا قَدْ تَقَدَّمَتْ رِوَايَتُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَهٰذَا عِنْدَنَا مِمَّا لَا يَنْبَغِي خِلَافُهُ لِمَا قَدْ شَهِدَ لَهُ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فِعْلِ أَصْحَابِهِ ، وَأَقْوَالِ أَكْثَرِهِمْ مِنْ بَعْدِهِ ثُمَّ اتَّفَقَ عَلَيْهِ تَابِعُوْهُمْ .

۱۷۱۶: ابوالعوام محمد بن عبداللہ نے اپنے اسناد کے ساتھ ابوالزناد سے نقل کیا کہ مدینہ منورہ کے فقہاء سبعہ ابن المسیب' عروہ' قاسم' ابوبکر بن عبدالرحمان' خارجہ بن زید' عبداللہ بن عبداللہ' سلیمان بن یسار یہ اپنے علاوہ مشائخ اور فضیلت وصلاحیت والے فقہاء کے سامنے مسائل بیان کرتے۔ بسا اوقات کسی مسئلہ میں اختلاف کرتے تو پھر ان میں سے اکثریت کے قول کو اور افضل ترین کے قول کو لیتے۔ پس میں نے ان سے اس سلسلہ میں جو یاد کیا وہ یہی تھا کہ وتر تین ہیں اور ان کے آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔ پس یہ فقہاء وعلماء مدینہ منورہ جن کا ہم نے تذکرہ کیا ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وتر تین ہیں۔ آخر میں سلام پھیرتے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ان کی متابعت کی اور کسی انکار کرنے والے نے اس کا انکار نہیں کیا۔ ابن مسیب رحمہ اللہ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے وتروں کا علم تھا۔ اس کے باوجود انہوں نے اس کے خلاف فتویٰ دیا۔ اور ان کے عمل سے اس کو اولیٰ گردانا۔ اور عروہ رحمہ اللہ نے بھی اس کا فتویٰ دیا۔ اور ان سے زہری اور ان کے بیٹے ہشام نے بھی روایت کی جو اسی باب میں گزر چکی۔ یہ ہمارے ہاں ایسا عمل ہے کہ اس کی خلاف ورزی مناسب نہیں اس لیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اس کی شاہد ہے۔ اور پھر اس عمل کو آپ کے بعد آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے بھی اختیار کیا اور ان میں سے اکثریت کے اقوال بھی اس کی تائید میں ہیں پھر تابعین کرام کا اس پر اتفاق ہو گیا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ قَوْمٌ لَا يُقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ، وَقَالَ آخَرُوْنَ يُقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً وَاحْتَجَّ الْفَرِيْقَانِ فِيْ ذٰلِكَ

فجر کی (سنتوں) میں قراءت کا بیان

۱۷۱۷: بِمَا قَدْ حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ أَوْ النِّدَاءِ بِالصُّبْحِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ.

۱۷۱۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے بتایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب مؤذن صبح کی اذان دے کر فارغ ہو جاتا تو نماز کے قائم کرنے سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعت ادا فرماتے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ فجر کی رکعات میں قراءت بالکل نہیں۔ دوسرے علماء کہتے ہیں اس کی دونوں رکعات میں سورۂ فاتحہ صرف پڑھیں گے۔ دونوں گروہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۸۷ بخاری باب التهجد باب۲۸' ۱۵٦/۱۔

۱۷۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْمَكِّيُّ، قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.فَذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ السُّنَّةَ فِيهِمَا هِيَ التَّخْفِيفُ .وَمِمَّنْ قَالَ : إِنَّهُ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً، مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۱۷۱۸: موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے ان کی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۱۲/۲۳۔

حاصل روایات : ان دو روایات میں خفیف قراءت کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قراءت کی ضرورت نہیں اگر پڑھنا چاہے تو فاتحہ الکتاب پڑھ لی جائے امام مالک رحمہ اللہ کا قول یہی ہے۔

فاتحہ کے سلسلہ میں روایات:

۱۷۱۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : قَالَ مَالِكٌ : بِذٰلِكَ آخُذُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِي أَنْ أَقْرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ .

۱۷۱۹: ابن وہب نے بیان کیا کہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا میں ذاتی طور پر اس روایت سے استدلال کرتا ہوں کہ دونوں رکعتوں میں فاتحہ الکتاب پڑھتا ہوں۔

۱۷۲۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حَتّٰى أَقُوْلَ هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ) ؟

۱۷۲۰: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتیں بہت خفیف پڑھتے یہاں تک کہ میں تعجب سے کہتی کیا ان دونوں میں آپ نے فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں؟

تخریج : بخاری باب ۲۸' مسلم فی المسافرین روایت نمبر ۹۲۔

۱۷۲۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ.

۱۷۲۱: یوسف بن عدی کہتے ہیں ہمیں علی بن مسہر نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۷۲۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ أُمِّهٖ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ. ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ.

۱۷۲۲: یحییٰ بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد عمرہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر اوپر والی روایت جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤٩/٦۔

۱۷۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّتِيْ عَمْرَةَ تُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ أَقُوْلُ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ هٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ غَيْرِهٖ مِنْ أَحَادِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّتِيْ قَبْلَهٗ لِأَنَّهٗ قَالَ : قَالَتْ أَقُوْلُ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .فَفِيْ هٰذَا تَثْبِيْتُ قِرَاءَ تِهٖ فِيْهِمَا فَذٰلِكَ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ نَفَى الْقِرَاءَ ةَ مِنْهُمَا، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَغَيْرِهَا فَيُخَفِّفُ الْقِرَاءَ ةَ جِدًّا حَتّٰى تَقُوْلَ عَلَى التَّعَجُّبِ مِنْ تَخْفِيْفِهٖ "هَلْ قَرَأَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ؟" وَقَدْ رُوِيَ عَنْهَا مُنْقَطِعًا مَا فِيْهِ أَنَّهٗ قَدْ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

۱۷۲۳: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر طلوع ہو جاتی تو دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھتے جن میں فاتحہ الکتاب پڑھتے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں شعبہ کی یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں یہ کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں کہتی ہوں

کہ آپ اس ان دو رکعات میں فاتحہ الکتاب پڑھتے تھے تو اس روایت میں دونوں رکعات میں قراءت کا ثبوت ملتا ہے۔ اس میں اس کے خلاف دلیل ہے جو قراءت کی مطلق نفی کرتے ہیں اور یہ عین ممکن ہے کہ ان میں فاتحہ الکتاب بمع دوسری سورت پڑھتے ہوا اور قراءت نہایت ہلکی پھلکی فرماتے ہوں یہاں تک کہ تخفیف پر تعجب کرنے والا کہتا گویا آپ نے قراءت ہی نہیں کی اور آپ سے منقطع روایت میں ثابت ہے کہ آپ ان دونوں میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ بھی پڑھتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۹۳' مسند احمد ٤٠/٦' ١٧٢' ١٨٦۔

حاصل روایات : ان تمام روایات کا ماحصل یہ ہے کہ کم از کم فاتحہ تو پڑھی جاتی تھی اور ان دو کے ہلکے پھلکے ہونے کی وجہ سے اگر اس طرح کہہ لیا جائے کہ کچھ نہیں پڑھا تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

یہ شعبہ والی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی دیگر روایات کے خلاف ہے اس میں فاتحہ الکتاب کا پڑھنا واضح طور پر ثابت ہے اور دیگر میں موجود نہیں ہے کہ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں۔

جواب :ان روایات میں تو نفی قراءت کی کوئی دلیل نہیں بلکہ فاتحہ الکتاب اور اس کے علاوہ کا پڑھنا مراد ہو سکتا ہے تخفیف قراءت کو مبالغہ بطور تعجب کہہ دیا کہ آیا اس میں فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں پڑھی اس کا یہ معنی کس طرح ثابت ہو گیا کہ بالکل قراءت نہیں اور ختم سورت کا انکار بھی نہیں نکلتا۔

مؤقف ثالث: کہ ان دونوں رکعتوں میں فاتحہ اور سورت سمیت قراءت کی جائے گی جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات ثابت کرتی ہیں۔

۱۷۲۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْفِيْ مَا يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَذَكَرَتْ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)). فَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِحَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّذِيْ رَوَاهُ شُعْبَةُ قِرَاءَةُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَبِحَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ هٰذَا قِرَاءَةُ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ). فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ فِيْهِمَا مَا يَفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ مِنَ الْقِرَاءَةِ .ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رَوٰى غَيْرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟ .

۱۷۲۴: محمد نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکعتوں میں آہستہ قراءت فرماتے اور مجھے قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد یاد ہے۔ (کہ ان کو آپ پڑھتے)۔

تخریج : ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ٢٤٢/٢۔

حاصل روایات: شعبہ کی روایت سے فاتحہ کا پڑھنا ثابت ہوا اور اس روایت سے قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد کا ثبوت ملا

اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان دورکعات میں اسی طرح کرتے تھے جیسا بقیہ نمازوں میں کرتے تھے۔
دیگر روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۷۲۵: فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)).

۱۷۲۵: ابووائل نے عبداللہ سے بیان کیا کہ عبداللہ نے کہا کہ جو کچھ مجھے اس قراءت کے متعلق یاد ہے وہ میں نے فجر کی دورکعتوں اور مغرب کے بعد تھے۔ دورکعتوں کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ وہ یہ سورتیں تھیں قل یاایہا الکافرون اور قل ہواللہ احد۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب۲۰۲ 'نمبر ۴۳۱۔

۱۷۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ ح .

۱۷۲۶: اسرائیل نے ابواسحٰق سے اور انہوں نے مجاہد سے اس کی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۷۲۷: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : (رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً أَوْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)).

۱۷۲۷: ابواسحٰق نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں کے کنارہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کو چوبیس یا پچیس مرتبہ دیکھا کہ آپ ﷺ چاشت کی دورکعات اور مغرب کے بعد کی دو رکعتوں میں قل یاایہا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۲۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ ِ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ح .

۱۷۲۸: ربیع مؤذن نے اسد سے انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

۱۷۲۹: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا : ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ ِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ : أَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُوْلَى مِنْهُمَا (قُوْلُوْا

آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا) ، الْآيَةَ وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ).

۱۷۲۹: سعید بن یسار نے بتلایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی میں قولوا آمنا باللہ الآیہ اور دوسری میں قل آمنا باللہ واشہد بانا مسلمون پڑھا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۹۹/۱۰۰۔

۱۷۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُوْسٰى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْغَيْثِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي السَّجْدَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، فِي السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى (قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلٰى إِبْرَاهِيْمَ) الْآيَةَ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ (رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ)).

۱۷۳۰: ابوالغیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا الایۃ اور دوسری رکعت میں ربنا آمنا بما انزلت پڑھا کرتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ روایت نمبر ۱۲۶۰۔

۱۷۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُوْسٰى بْنِ خَلَفٍ الْعَمِّيُّ، قَالَ : ثَنَا أَخِيْ خَلَفُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)).

۱۷۳۱: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَحْيَى بْنِ جُنَادَةَ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يُحَدِّثُ. عَنْ جَابِرٍ (أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فِي الْأُوْلٰى (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ آمَنَ بِرَبِّهِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِي الْآخِرَةِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) حَتّٰى انْقَضَتِ السُّوْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَبْدٌ عَرَفَ رَبَّهُ) قَالَ طَلْحَةُ : فَأَنَا أَسْتَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ. فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْ بَعْضِهَا أَنَّهُ قَرَأَ بِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ) وَفِيْ بَعْضِهَا أَنَّهُ قَرَأَ

بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ نَفْيُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَعَ مَا قَرَأَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ تَخْفِيْفَهٗ ذٰلِكَ كَانَ تَخْفِيْفًا مَعَهٗ قِرَاءَةٌ وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنْ قِرَاءَتِهٖ غَيْرَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ نَفْيُ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقْرَأَ فِيْهِمَا غَيْرُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَثَبَتَ أَنَّهُمَا كَسَائِرِ التَّطَوُّعِ وَأَنَّهٗ يَقْرَأُ فِيْهِمَا كَمَا يَقْرَأُ فِي التَّطَوُّعِ وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنْ صَلَوَاتِ التَّطَوُّعِ لَا يَقْرَأُ فِيْهِ بِشَيْءٍ وَيَقْرَأُ فِيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَاصَّةً .وَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ كُرِهَ أَنْ يُمَدَّ فِيْهِ الْقِرَاءَةُ .بَلْ قَدْ اُسْتُحِبَّ طُوْلُ الْقُنُوْتِ، وَرُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۳۲: طلحہ بن حراش نے حضرت جابر سے بیان کیا کہ ایک آدمی اٹھا اور فجر کی دو رکعت ادا کی اور پہلی میں قل ایہا الکافرون پڑھی جب سورہ مکمل ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اپنے ربّ پر ایمان لایا ہے پھر اٹھا اور دوسری رکعت میں قل ہواللہ احد پڑھی جب سورۃ ختم ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس بندے نے اپنے رب کو پہچانا طلحہ کہنے لگے میں ان دو سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا مستحب خیال کرتا ہوں۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے قل یا ایھا الکافرون اور قل ھواللہ اور تلاوت فرمائی۔ پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ آن میں اسی طرح کرتے جیسا دیگر تمام نمازوں میں قراءت کرتے تھے۔ اب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ سے بھی کوئی روایت اس سلسلہ میں آئی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : بعض آثار میں قل یا ایہا الکافرون اور قل ہواللہ احد اور بعض میں دیگر آیات کا پڑھنا وارد ہے اور اس میں اس بات کی نفی نہیں کہ انہوں نے فاتحہ الکتاب اس سمیت پڑھی ہو جو کچھ کہ انہوں نے دوسری آیات سے پڑھا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ نے قراءت میں تخفیف کی اور فاتحہ کے علاوہ سورۃ یا آیات کے پڑھنے سے ان لوگوں کی بات کی نفی ہوگئی جو فاتحہ الکتاب کے علاوہ پڑھنے کے قائل نہیں پس اس سے ظاہر ہوا کہ یہ دوسرے نوافل کی طرح ہیں اور نوافل کی طرح ان میں قراءت کو طویل و قصیر کرسکتا ہے ہمیں تو کوئی ایسی نفلی نماز نہیں ملی جس میں کوئی قراءت نہ کی جائے صرف فاتحہ الکتاب پڑھی جائے اور نوافل میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتے جس میں قراءت دراز کرنا مکروہ ہو بلکہ طویل قراءت تو اس میں مستحب ہے جیسا کہ یہ روایات ثابت کررہی ہیں۔

نوافل میں طول قیام کی روایات:

۱۷۳۳: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مِهْرَانَ ح .

۱۷۳۳: شجاع بن ولید کہتے ہیں کہ سلیمان بن مہران نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۷۳۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، أَتٰى رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : طُوْلُ الْقُنُوْتِ.

۱۷۳۴: اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھنے لگا کون سی نفل نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قیام والی۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۶۵۔

۱۷۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : (أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقِيَامِ).

۱۷۳۵: سفیان نے کہا کہ میں نے ابوالزبیر کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل نماز طویل قیام والی ہے۔

تخریج : ترمذی فی المواقیت باب ۱۶۸‘ نمبر ۳۸۷۔

۱۷۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقِيَامِ).

۱۷۳۶: ابن جریج نے ابوالزبیر سے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل نماز طویل قیام والی ہے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۱۶۴۔

۱۷۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبَشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَوَاتِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : طُوْلُ الْقِيَامِ).

۱۷۳۷: عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے تو آپ نے فرمایا طویل قیام والی۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب ۲‘ نمبر ۱۴۴۹۔

۱۷۳۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ، قَالَ : ثَنَا سُوَيْدٌ أَبُوْ حَاتِمٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ : طُوْلُ الْقُنُوْتِ." وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ ابْنَ سِمَاعَةَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُوْلُ : بِذٰلِكَ نَأْخُذُ وَهُوَ أَفْضَلُ عِنْدَنَا مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

مَعَ قِلَّةِ طُوْلِ الْقِيَامِ، فَلَمَّا كَانَ هٰذَا حُكْمَ التَّطَوُّعِ وَقَدْ جُعِلَتْ رَكْعَتَا الْفَجْرِ مِنْ أَشْرَفِ التَّطَوُّعِ وَأُكِّدَ أَمْرُهُمَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ أَمْرُ غَيْرِهِمَا مِنَ التَّطَوُّعِ .وَرُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا.

۱۷۳۸: عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے اپنے والد اور دادا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کون سی نماز افضل ہے؟ آپ نے فرمایا طویل قیام والی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابن ابی عمران کو کہتے سنا کہ میں نے ابن سماعہ کو کہتے سنا کہ محمد بن الحسن کہا کرتے تھے کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ہمارے ہاں یہ کثرت سجود و رکوع سے جس میں قیام طویل نہ ہو افضل ہے جب یہ نوافل کا حکم ہے تو نماز فجر کی سنتیں تو افضل ترین نوافل سے ہیں جن کی اس قدر تاکید ہے جو اور کسی نفل نماز کی نہیں ملتی۔ ان میں سے بعض آثار میں سورہ کافرون اور اخلاص کا تذکرہ ہے اور بعض میں اس کے علاوہ آیات کا ذکر ہے اور ان میں سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ قرآن کا حصہ پڑھنے کی نفی نہیں ہے۔ پس اس بیان سے یہ واضح ہو گیا کہ آپ کی یہ تخفیف ایسی تھی کہ جس ساتھ قراءت تھی اور ہم نے آپ کی قراءت سے فاتحہ کے ساتھ حصہ قرآن کا پڑھنا ثابت کر دیا۔ پس اس نے ان لوگوں کا قول خود غلط ہو گیا جو صرف فاتحہ ہی پڑھتے ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ دو رکعت عام نوافل کی طرح ہیں اور ان میں اسی طرح مکمل قراءت ہے جیسا کہ دیگر نوافل میں ہوتی ہے۔ ہمیں کوئی ایسی نفلی نماز نہیں مل سکی کہ جس میں کوئی چیز نہ پڑھی جاتی ہو یا صرف فاتحۃ الکتاب پڑھی جاتی ہو۔ البتہ طویل قراءت ان میں کراہت سے خالی نہیں۔ البتہ طویل قیام مستحب ہے اور یہ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تاکید سنت فجر کی روایات:

۱۷۳۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ قُنْفُذٍ، عَنِ ابْنِ سِيْلَانَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَتْرُكُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَلَوْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ).

۱۷۳۹: محمد بن زید بن قنفذ نے ابن سیلان سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی دو رکعتوں کو مت چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۲۵۸۔

۱۷۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ).

۱۷۴۰: عطاء نے عبید بن عمیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس قدر فجر کی دو رکعتوں کا اہتمام فرماتے اور کسی نفل کا اس قدر اہتمام کرنے والے نہ تھے۔

تخریج : بخاری فی التهجد باب۲۷' مسلم فی المسافرین نمبر۹٤۔

۱۷۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

۱۷۴۱: ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۱۷۴۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا كَانَتْ أَشْرَفَ التَّطَوُّعِ كَانَ أَوْلٰى بِهِمَا أَنْ يُفْعَلَ فِيْهِمَا أَشْرَفُ مَا يُفْعَلُ فِي التَّطَوُّعِ .

۱۷۴۲: سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے افضل ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب یہ دو رکعات اعلیٰ ترین نوافل سے ہیں تو ان میں بدرجہ اولیٰ نوافل کا اعلیٰ طریق اختیار کرنا چاہیے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر۹٦' ترمذی فی الصلاة باب۱۹۰' نمبر۴۱٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا نوٹ:

ان روایات سے فجر کی دو رکعت کا افضل النوافل ہونا ثابت ہوگیا تو اس میں افضل ترین عمل کرنا ہی افضل ہوگا۔ مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۷۴۳: وَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ رُبَّمَا قَرَأْتُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حِزْبَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ لَا بَأْسَ أَنْ يُطَالَ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةُ؟ وَهِيَ عِنْدَنَا أَفْضَلُ مِنَ التَّقْصِيْرِ لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ طُوْلِ الْقُنُوْتِ الَّذِيْ فَضَّلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّطَوُّعِ عَلٰى غَيْرِهٖ. وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، ح .

۱۷۴۳: حسن بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ میں بسا اوقات فجر کی دو رکعتوں میں دو پارے پڑھتا ہوں۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں ان میں طویل قراءت کرنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ یہ چھوٹی

قراءت سے ہمارے نزدیک افضل ہے کیونکہ طویل قیام ہی وہ چیز ہے جس پر نوافل کی فضیلت کا دارومدار ہے اور ابراہیم رحمہ اللہ سے بھی روایت آئی۔ ملاحظہ ہو۔

ہم احناف تو اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ ان دونوں رکعتوں میں قراءت میں طوالت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ہمارے نزدیک یہ مختصر قراءت سے افضل ہے کیونکہ یہی وہ علت ہے جس کی بنیاد پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل کی فضیلت کا دارومدار رکھا ہے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایات:

۱۷۴۴: وَحَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ، أُطِيْلُ فِيْهِمَا الْقِرَاءَ ةَ؟ قَالَ : نَعَمْ إِنْ شِئْتَ .وَقَدْ رُوِيَتْ آثَارٌ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَ ةِ فِيْهِمَا أَرَدْتُ بِذِكْرِهَا الْحُجَّةَ عَلٰى مَنْ قَالَ : لَا قِرَاءَ ةَ فِيْهِمَا .فَمِنْ ذٰلِكَ

۱۷۴۴: حماد نے ابراہیم سے نقل کیا کہ جب فجر طلوع ہو جائے تو دو رکعت فجر کے علاوہ کوئی نفل نماز نہیں میں نے ابراہیم سے پوچھا کیا میں ان میں قراءت کو طویل کروں تو فرمایا اگر پسند کرو تو طویل کرلو۔

عدم قراءت والوں پر اتمام حجت بآثار الصحابہؓ والتابعینؒ:

۱۷۴۵: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ).

۱۷۴۵: ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے کہا کہ ابن مسعودؓ دو رکعتوں میں مغرب کے بعد اور دو رکعتوں میں صبح سے پہلے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔

۱۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَصْحَابِهٖ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ.

۱۷۴۶: مغیرہ نے ابراہیم سے اور انہوں نے اپنے اساتذہ سے نقل کیا کہ وہ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۷۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ أَصْحَابَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ .

۱۷۴۷: اعمش نے ابراہیم سے نقل کیا کہ اصحاب ابن مسعودؓ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۱۷۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا وَائِلٍ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبِآيَةٍ .

۱۷۴۸: سفیان نے علاء بن مسیب سے روایت کی ہے کہ ابو وائل نے فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ مع دیگر آیات کے پڑھیں۔

۱۷۴۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَفَهْدٌ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ لَا يَزِيْدُ مَعَهَا شَيْئًا

۱۷۴۹: عقبہ بن مسلم نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کو سنا کہ وہ فجر کی دو رکعتوں میں امّ القرآن پڑھتے اور اس کے ساتھ کسی اور چیز کا اضافہ نہ فرماتے تھے۔

اس روایت کو عدم قراءت کی تردید کے لئے پیش کیا گیا فقط اس سے ضم سورۃ پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔

ان روایات سے آفتاب نیم روز کی طرح ثابت ہو گیا کہ فجر کی دونوں رکعتوں میں فاتحہ سمیت قراءت بھی کی جائے گی جو قراءت کے مطلقاً قائل نہیں ان کے پاس بھی روایت سے کوئی دلیل نہیں ہے۔

ائمہ ثلاثہ اور تمام فقہاء کا متفقہ فیصلہ فجر کی دو رکعتوں میں حسب طبع مختصر یا طویل قراءت ہے واللہ اعلم۔ یہ باب نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے خود دلائل مانعین کے خلاف اس قدر مضبوط ہیں کہ کسی معاون دلیل کی حاجت نہیں۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ

عصر کے بعد دو نفل کا حکم

خلاصۃ البراہم: عصر کے بعد دو رکعت نفل کو اہل ظواہر جائز قرار دیتے ہیں اور ائمہ اربعہ جمہور فقہاء امت اس کے قائل نہیں بلکہ مکروہ تحریمی قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل:

عصر کے بعد نفل پڑھنے درست ہیں اس کا ثبوت ان روایات سے واضح ہے۔

۱۷۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : مَا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِيْ يَكُوْنُ عِنْدِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۷۵۰: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ جس دن بھی میرے گھر میں ہوتے تو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۴' مسلم فی المسافرین نمبر ۳۰۱۔

۱۷۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً، رَكْعَتَانِ قَبْلَ الصُّبْحِ، وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۷۵۱: عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ دو رکعتوں کو پوشیدہ اور سر عام کسی حالت میں بھی آپ ترک نہ فرماتے نمازِ صبح سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کے بعد دو رکعتیں۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۴' مسلم فی المسافرین نمبر ۳۰۰۔

۱۷۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۷۵۲: محمد بن عبداللہ بن نمیر کہتے ہیں کہ ہمیں حفص نے شیبانی سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

تخریج : عزاہ البدر الی ابن ابی شیبہ۔

۱۷۵۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۷۵۳: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد والی دو رکعتوں کو ترک نہ فرماتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۳۵۲/۲۔

۱۷۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدِيْ بَعْدَ الْعَصْرِ قَطُّ.

۱۷۵۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد کی دو رکعت کبھی نہیں چھوڑیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین روایت نمبر ۲۹۹' ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳۵۱/۲۔

۱۷۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِيْ قَطُّ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ).

۱۷۵۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں کہتی ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد جب بھی آپ میرے گھر میں تشریف لاتے تو آپ دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳٤۔

۱۷۵٦: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَحْوَهُ.

۱۷۵٦: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْحَوْضِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ أُمِّ مُوسٰى قَالَتْ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَذَكَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۱۷۵۷: مغیرہ نے ام موسیٰ سے نقل کیا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے عصر کے بعد دو رکعتوں کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے اسی طرح بات ذکر فرمائی۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۹/٦۔

۱۷۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاةَ الْعَصْرِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

۱۷۵۸: مقدام بن شریح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا فرماتے پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

تخریج : مسند اسحٰق بن راهویه۔ (نخب الافکار)

۱۷۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعْدٍ الْأَعْمٰى يُحَدِّثُ، عَنْ (رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ مَوْلَى الْقَارِيِّينَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ رَآهُ رَكَعَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ : لَا أَدَعُهُمَا بَعْدَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يُصَلِّيهِمَا .) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا وَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا مِنَ السُّنَّةِ عِنْدَهُمْ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .فَخَالَفَهُمْ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ فِيْ ذٰلِكَ وَكَرِهُوْهُمَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ـ

۱۷۵۹: سائب مولی القارئین نے حضرت زید بن خالد الجہنیؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے زید کو عصر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے دیکھا اور زید کہنے لگے میں ان کو اس وقت سے نہیں چھوڑتا جب سے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے دیکھا۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ عصر کے بعد دو رکعت پڑھنے میں حرج نہیں بلکہ یہ ان کے ہاں سنت ہیں اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔مگر علماء کی اکثریت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا یہ دو رکعت مکروہ ہیں اور انہوں نے یہ روایات ذیل سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۲۸/۵۔

حاصلِ روایات : ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کو عصر کے بعد صرف پڑھنے کا ثبوت ہی نہیں بلکہ ان کی سنیت ثابت ہو رہی ہے پس ان کا انکار کیسے درست ہوسکتا ہے؟

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

عصر کے بعد نوافل درست نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہیں اس کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے ہو رہی ہے یہ سابقہ روایات کا جواب بھی ہے اور مستقل دلیل بھی۔

۱۷۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ، قَالَ : أَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرْسَلَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ رَكَعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ : نَعَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقُلْتُ : أُمِرْتَ بِهِمَا؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ أُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ.

۱۷۶۰: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمیٰؓ کی طرف پیغام بھیجا ان سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد دو رکعت نماز ادا کرتے تھے یا نہیں انہوں نے جواب دیا جی ہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعتیں ادا فرمائیں تو میں نے گزارش کی کیا آپ کو ان دو رکعتوں کا حکم ملا ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا آج مشغولیت کی وجہ سے رہ گئیں پس میں نے اب پڑھ لیں۔

تخریج : نسائی فی المواقیت باب ۳۳۔

۱۷۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ ابنِ أَبِیْ لَبِیْدٍ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (أَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ أَبِیْ سُفْیَانَ، قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنبَرِ لِكَثِیْرِ بْنِ الصَّلْتِ اذْهَبْ إِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاسْأَلْهَا عَنْ رَكْعَتَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ : فَقُمْتُ مَعَهُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ : اذْهَبْ مَعَهُ، فَجِئْنَاهَا فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ: لَا أَدْرِیْ سَلُوْا أُمَّ سَلَمَةَ فَسَأَلْنَاهَا : فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ، فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كُنْتَ تُصَلِّیْ هَاتَیْنِ الرَّكْعَتَیْنِ؟ فَقَالَ : قَدِمَ عَلَیَّ وَفْدٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ أَوْ جَاءَ تْنِیْ صَدَقَةٌ فَشَغَلُوْنِیْ عَنْ رَكْعَتَیْنِ كُنْتُ أُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ وَهُمَا هَاتَانِ).

۱۷۶۱: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے کثیر بن صلت کو منبر پر فرمایا تم حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عصر کے بعد ان دو رکعتوں کے متعلق پوچھو جو جناب رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں بھی ان کے ساتھ چل دیا۔ حضرت ابن عباس ؓ نے عبداللہ بن الحارث کو کہا کہ تم بھی اس کے ساتھ جاؤ پس ہم ان کی خدمت میں پہنچے اور ان سے ان کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تم امّ سلمہ سے دریافت کرو۔ چنانچہ ہم نے ان سے دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں جناب رسول اللہ ﷺ میرے ہاں ایک دن تشریف لائے یہ عصر کے بعد کا وقت تھا آپ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ یہ رکعتیں پہلے تو نہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا میرے پاس بنوتمیم کا وفد آ گیا یا صدقہ آ گیا پس انہوں نے ظہر کے بعد ان کے پڑھنے سے مجھے مشغول کر دیا اور یہ وہ دونوں رکعتیں ہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب۱۰۷ نمبر۱۱۵۹۔

۱۷۶۲: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ الْفَضْلِ الْبَصْرِیُّ، قَالَ : ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُوْسَی الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ كَثِیْرٍ، قَالَ : مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ سُفْیَانَ (أَنَّ مُعَاوِیَةَ أَرْسَلَ إِلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا یَسْأَلُهَا عَنِ السَّجْدَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَتْ : لَیْسَ عِنْدِیْ صَلَّاهُمَا وَلٰكِنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْنِیْ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا عِنْدَهَا فَأَرْسَلَ إِلٰی أُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : صَلَّاهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِیْ لَمْ أَرَهُ صَلَّاهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا سَجْدَتَانِ رَأَیْتُكَ صَلَّیْتَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَا صَلَّیْتَهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ؟ فَقَالَ : هُمَا سَجْدَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَقَدِمَ عَلَیَّ قَلَائِصُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَنَسِیْتُهُمَا حَتّٰی صَلَّیْتُ الْعَصْرَ، ثُمَّ ذَكَرْتُهُمَا، فَكَرِهْتُ أَنْ أُصَلِّیَهُمَا فِی الْمَسْجِدِ

وَالنَّاسُ يَرَوْنِيْ فَصَلَّيْتُهُمَا عِنْدَكِ).

۱۷۶۲: عبدالرحمن بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے ہاں آپ نے وہ دو رکعت نہیں پڑھیں لیکن امّ سلمہ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ان کے ہاں پڑھا پس انہوں نے امّ سلمہ کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں دو رکعت پڑھیں میں نے وہ دو رکعتیں اس سے پہلے اور بعد پڑھتے نہیں پایا اس پر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سوال کیا یہ کیا رکعتیں ہیں جن کو آپ نے پڑھا ہے اس سے پہلے اور بعد میں نے آپ کو پڑھتے نہ دیکھا تو آپ نے فرمایا یہ دو رکعت میں ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا میرے پاس صدقہ کی اونٹنیاں آئیں (قلائص جمع قلوص۔ جواں سال اونٹنی) (ان کی تقسیم میں مشغول ہو کر) میں پڑھنا بھول گیا یعنی پڑھنے سے رہ گئیں پھر ابھی مجھے یاد آئیں تو میں نے ان کو مسجد میں پڑھنا ناپسند کیا کہ لوگ مجھے دیکھیں (اور وہ پڑھنا شروع کر دیں) پس میں نے تمہارے گھر میں ادا کیں۔

۱۷۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهَا رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ؟ فَقَالَ : كُنْتُ أُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَجَاءَ نِيْ مَالٌ فَشَغَلَنِيْ فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ.

۱۷۶۳: ذکوان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں دو رکعت نماز عصر کے بعد ادا فرمائی میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعت کیا ہیں؟ تو آپ نے فرمایا میں ان کو ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا پس میرے پاس مال آیا (اس کی تقسیم سے) مجھے مشغول کر دیا (جس کی وجہ سے میں ادا نہ کر سکا) پس میں نے ان کو اب پڑھا ہے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۳۔

۱۷۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ (أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَزْهَرَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَرْسَلُوْهُ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالُوْا : أَقْرِئْهَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِيْعًا وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ إِنَّا أُخْبِرْنَا أَنَّكِ تُصَلِّيْنَهُمَا وَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُمَا .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنْتُ أَضْرِبُ النَّاسَ مَعَ عُمَرَ عَلَيْهِمَا، قَالَ : كُرَيْبٌ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَبَلَّغْتُهَا مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهٖ، فَقَالَتْ:

سَلْ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْتُ إِلَيْهِمْ فَأَخْبَرْتُهُمْ بِقَوْلِهَا فَرَدُّوْنِيْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِ مَا أَرْسَلُوْنِيْ بِهِ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ صَلَّاهُمَا، أَمَّا حِيْنَ صَلَّاهُمَا فَإِنَّهُ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِيْ نِسْوَةٌ مِنْ بَنِيْ حَرَامٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَصَلَّاهُمَا فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْمِيْ إِلَى جَنْبِهِ فَقُوْلِيْ تَقُوْلُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ أَسْمَعُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا؟ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِيْ عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : يَا بِنْتَ أَبِيْ أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَإِنَّهُ أَتَانِيْ أُنَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ بِالْإِسْلَامِ مِنْ قَوْمٍ فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَوْ فِيْ بَعْضِهَا أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا سُئِلَتْ عَمَّا حُكِيَ عَنْهَا مِمَّا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَأْتِيْهَا فِيْ بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَضَافَتْ ذٰلِكَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَانْتَفَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ الْأُوَلُ كُلُّهَا الْمَرْوِيَّةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمَّا سُئِلَتْ عَنْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُمَا .وَوَافَقَهَا عَلَى ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَزْهَرِ إِلَّا أَنَّهُمْ ذَكَرُوْا ذٰلِكَ بَلَاغًا وَلَمْ يَذْكُرُوْهُ سَمَاعًا .وَوَافَقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ حَكَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ

۱۷۶۴: کریب مولیٰ ابن عباس ﷺ نے بیان کیا کہ ابن عباس' عبدالرحمٰن بن ازہر' مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم نے مجھے حضرت عائشہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ ان کو ہمارا سلام عرض کرو اور ان سے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے متعلق دریافت کرو اور ان سے کہو کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تم یہ رکعتیں پڑھتی ہو اور ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے ابن عباس ﷺ کہنے لگے میں تو لوگوں کو اس پر عمر ﷺ کے ساتھ مل کر مارا کرتا تھا کریب کہتے ہیں میں حضرت عائشہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور میں نے وہ بات ان تک پہنچائی جس کی خاطر انہوں نے مجھے بھیجا تھا تو وہ کہنے لگیں تم ام سلمہ ﷺ سے دریافت کرو چنانچہ میں نکل کر ان کی خدمت میں پہنچا اور ان کو اس بات کی اطلاع دی تو انہوں نے مجھے ام سلمہ ﷺ کی طرف وہ پیغام دے کر بھیجا جو پیغام حضرت عائشہ ﷺ کی خدمت میں بھیجتے وقت دیا تھا (میں ان کی خدمت میں پہنچا اور ان کا پیغام دیا) تو ام سلمہ ﷺ فرمانے لگیں میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے تھے پھر میں

نے دیکھا کہ آپ نے خود ان کو پڑھا ہے سنو! جب ان کو پڑھا تو آپ نے عصر کی جماعت کرائی پھر ذرا دیر بعد میرے گھر تشریف لائے اور میرے ہاں قبیلہ انصار بنی حرام کی عورتیں بیٹھی تھیں تو آپ نے یہ دو رکعت ادا فرمائی ہیں میں نے آپ کی طرف لونڈی کو بھیجا اور اسے کہا آپ کے پہلو میں جا کر رک جاؤ اور عرض کرو آپ کی خدمت میں امّ سلمہ رضی اللہ عنہا گزارش کرتی ہے یا رسول اللہ ﷺ میں تو سنتی تھی کہ آپ ان دو رکعتوں سے منع فرماتے ہیں اور اب میں آپ کو دیکھتی رہی ہوں کہ آپ ان کو خود ادا فرما رہے ہیں یہ کیوں ہے؟ پس اگر آپ دست اقدس سے اشارہ فرما دیں تو پیچھے ہٹ جانا پس لونڈی نے اسی طرح کیا آپ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا چنانچہ لونڈی پیچھے ہٹ گئی جب آپ نماز مکمل کر چکے تو فرمایا اے ابوامیہ کی بیٹی (یعنی امّ سلمہ) تم نے عصر کے بعد والی دو رکعتوں کے متعلق پوچھا ہے معاملہ یہ ہے کہ میرے پاس قبیلہ عبدالقیس کے لوگ اسلام لانے کے لئے آئے تھے ان کی وجہ سے میں ظہر کے بعد والی دو رکعتوں سے میں مشغول ہو کر ادا نہ کر سکا یہ وہی دونوں رکعات ہیں۔

تخریج: بخاری فی السہو باب۸' مسلم فی المسافرین روایت نمبر۲۹۷۔

حاصل روایات: ان روایات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عصر کے بعد دو رکعت والا واقعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش نہیں آیا بلکہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ پیش آیا اور خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عصر کے بعد دو رکعت جناب رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں ادا نہیں فرمائیں اور اس کے متعلق استفسار کو امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف پھیر رہی ہیں امّ سلمہ رضی اللہ عنہا صاف ممانعت کر رہی ہیں۔ اس سے صاف واضح ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متعلق فصل اول کی تمام روایات منسوخ ہیں اور ان روایات کے ہوتے ہوئے ساقط الاعتبار ہیں پس ان روایات سے عصر کے بعد کی دو رکعت پر استدلال درست نہیں نیز ابن عباس' مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہم کی بلاغیات فصل دوم کی روایات کی تائید کر رہی ہیں اور ان تمام صحابہ و تابعین کی تائید بھی فصل اول کی روایات کی تائید نہیں کرتیں۔

جواب نمبر ②: زید بن خالد جہنیؓ کی روایت کا جواب یہ ہے کہ سنت کی قضا جناب رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات سے ہے پس اس سے سنت کی قضاء پر استدلال بھی درست نہیں۔

جواب نمبر ③: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات میں آپ کے عمل کا تذکرہ ہے جس میں خصوصیت کا قوی احتمال ہے نیز جب اس کے مقابلے میں ممانعت تصریح سے ثابت ہوگئی اور ان دو روایات کی تاویل بھی تصریح سے سامنے آگئی تو فریق اوّل کی پیش کردہ روایات پر عمل کی گنجائش نہ رہی واللہ اعلم۔ ان جوابات والی روایات کے بعد اب ہم فریق ثانی کے مثبت دلائل پیش کرتے ہیں۔

فریق ثانی کے دلائل

۱۷۶۵: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي حِزَامُ بْنُ دَرَّاجٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبَّحَ بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ، بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، فَدَعَاهُ عُمَرُ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ : وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَانَا عَنْهُمَا.

۱۷۶۵: حرام بن دراج نے بتلایا کہ علی بن ابی طالبؓ نے عصر کے بعد راہ مکہ میں دو رکعت نماز ادا کی تو ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے بلا کر ان پر ناراضگی کا اظہار کیا اور کہنے لگے اللہ کی قسم تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں ان سے منع فرمایا کرتے تھے۔ ان آثار میں یا ان میں سے بعض میں مذکور ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان روایات کے متعلق پوچھا گیا جو ان سے بیان کی جاتی ہیں جو پہلی فصل ہم نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کے گھر میں عصر کے بعد جب تشریف لاتے تو اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ انہوں نے اس بات کی نسبت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف کی۔ اس سے وہ تمام منسوبہ آثار کی نفی ہوگئی جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی تھے' اس لیے کہ جب حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ان کی ممانعت سن رکھی تھی اور ان کی اس بات میں ابن عباس اور مسور بن مخرمہ' عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہم نے موافقت کی۔ البتہ انہوں نے بطور بلاغ یہ روایات کی ہیں بطور سماع نہیں' اور ایک جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی موافقت کی جنہوں نے اس بات کو جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کر دیا۔

تخریج : بخاری ۸۲/۱' باب الصلاة بعدالفجر۔

۱۷۶۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْعَتَّابِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِيْ عُمَرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۷۶۶: قتادہ نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میرے ہاں میرے پسندیدہ لوگ آئے اور ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ ہستی حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور وہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فجر کے بعد نماز سے منع فرمایا جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے اور عصر کے بعد (نفل نماز) سے منع فرمایا جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۱' مسلم فی المسافرین نمبر ۲۸۶۔

۱۷۶۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : ثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۷۶۷: ابوالعالیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیان کیا پھر اس کی مثل روایت بیان کی۔

تخریج : ابو داؤد ۱۸۱/۱۔

۱۷۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۱۷۶۸: مسلم بن ابراہیم نے کہا کہ ہمیں ابان نے قتادہ سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۱۷۶۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح.

۱۷۶۹: اسماعیل بن اسحاق کوفی نے ابراہیم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۷۷۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ.

۱۷۷۰: عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دو رکعت پڑھا کرتے تھے سوائے فجر و عصر کے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة ۱۲۷۵۔

۱۷۷۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۷۷۱: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد طلوع آفتاب تک (نفل) نماز سے منع فرمایا ہے اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز سے منع فرمایا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۳۱/۲۔

۱۷۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ، قَالَ : ثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مِصْدَعٌ أَبُوْ يَحْيٰى، قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَبَيْنِيْ وَبَيْنَهَا سِتْرٌ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلَاةً إِلَّا تَبِعَهَا رَكْعَتَيْنِ غَيْرَ الْعَصْرِ وَالْغَدَاةِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَهُمَا).

۱۷۷۲: مصدع ابو یحییٰ نے بیان کیا کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا جبکہ میرے اور ان کے درمیان پردہ لٹکا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہر نماز کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے سوائے فجر اور عصر کے پس آپ وہ دو رکعت ان سے پہلے ادا کرلیا کرتے تھے۔

۱۷۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهُ طَافَ بَعْدَ الْعَصْرِ أَوْ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمْ يُصَلِّ، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

۱۷۷۳: نصر بن عبدالرحمٰن نے معاذ بن عفراء سے نقل کیا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عصر کے بعد طواف کیا یا نماز صبح کے بعد طواف کیا مگر طواف کی نماز نہ پڑھی پس اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۳۱/۲۔

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرَهُ مُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۷۷۴: عطیہ عوفی نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ان دونوں نمازوں کے بعد نماز سے منع فرمایا جیسا کہ معاذ بن عفراءؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

تخریج : مسندالطیاسی ۱۷۰/۱' بخاری فی المواقیت باب۳۲' مسلم فی المسافرین نمبر۲۸۸۔

۱۷۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۷۷۵: ابونضرہ نے اب سعید سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : مسند ابی حنیفه ۱۶۳/۱۔

۱۷۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ .عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۷۷۶: عطاء بن یزید لیثی نے ابوسعید سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری ۸۲/۱' مسلم ۲۷۵/۱۔

۱۷۷۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۷۷۷: عمرو بن یحییٰ نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۹٦/۳۔

۱۷۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبُرْقِيِّ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۷۷۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۷۳' مسلم فی المسافرین ۲۸۹۔

۱۷۷۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ، قَالَ : ثَنَا حُمْرَانُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ : خَطَبَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلَاةً قَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا، وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهَا، يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۷۷۹: حمران بن ابان کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا اور کہا اے لوگو! تم ایک نماز پڑھتے ہو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی مگر ہم نے وہ نماز آپ کو پڑھتے نہیں دیکھا تحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے یعنی عصر کے بعد دو رکعت۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب ۳۲۔

۱۷۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ). فَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَمِلَ بِذٰلِكَ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُخَالِفَ ذٰلِكَ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مَا

۱۷۸۰: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز (نفل) سے منع فرمایا ہے۔ عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک نفل نماز کی ممانعت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے متواتر آثار وارد ہوتے ہیں۔ پس کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ ان روایاتِ صحابہ کرام کی مخالفت کرے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر ۲۸۵۔

حاصل روایات : جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر آثار کے ساتھ عصر کے بعد نماز (نفل) کی ممانعت منقول ہے جیسا کہ اُن روایات میں مذکور ہوا پس ہرگز ہرگز اس کی مخالفت درست نہیں۔ مزید آثار صحابہ ملاحظہ ہوں۔

۱۷۸۱: حَدَّثَنَا یُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ رَأَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الْمُنْكَدِرَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

۱۷۸۱: سائب بن یزید کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ منکدر کو عصر کے بعد نماز (نفل) پڑھنے پر مار رہے ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲/ ۳۵۰، ۳۵۱' موطا مالك ۱/ ۷۷۔

۱۷۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۱۷۸۲: عقیل نے ابن شہاب سے نقل کیا اور انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : تحریج ابن ابی شیبه ۲/ ۱۳۲' عبدالرزاق ۲/ ٤۲۹۔

۱۷۸۳: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ وَأَنَا أَكْرَهُ مَا كَرِهَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۷۸۳: ابووائل نے عبداللہ سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز سے منع کرتے اور میں بھی اسی چیز کو ناپسند کرتا ہوں جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ناپسند کرتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲/ ۳۵۰۔

۱۷۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۷۸۴: ابوعوانہ نے سلیمان سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲/ ۳۵۰۔

۱۷۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ .

۱۷۸۵: جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جب کسی آدمی کو عصر کے بعد نماز پڑھتا دیکھتے تو اس وقت تک مارتے رہتے یہاں تک کہ وہ نماز چھوڑ دیتا۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲/ ۳٤۹۔

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَضْرِبُ الرَّجُلَ إِذَا رَآهُ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ .

١٧٨٦: ابو جمرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کے بعد نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ کسی آدمی کو عصر کے بعد نماز پڑھتا دیکھتے تو اس کو مارتے۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ١/ ٣٥٠۔

١٧٨٧: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ : بَعَثَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ بَرِيْدًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَاجَةٍ لَهٗ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِيْ : لَا تُصَلُّوْا بَعْدَ الْعَصْرِ، فَإِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتْرُكُوْهَا إِلَى غَيْرِهَا .

١٧٨٧: ایاد بن لقیط نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مجھے سلیمان بن ربیعہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط دے کر بھیجا جو کسی ضرورت کے سلسلہ میں تھا میں ان کی خدمت میں آیا تو مجھے فرمایا عصر کے بعد نماز مت پڑھا کرو مجھے خدشہ ہو گیا ہے کہ کہیں اس کو تم دوسروں کے لئے نہ چھوڑ جاؤ۔

١٧٨٨: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَنْبَأَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : فَاتَتْنِيْ رَكْعَتَانِ مِنَ الْعَصْرِ فَقُمْتُ أَقْضِيْهِمَا، وَجَاءَ إِلَيَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَعَهُ الدِّرَّةُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ، قَالَ : مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ فَقُلْتُ : فَاتَتْنِيْ رَكْعَتَانِ فَقُمْتُ أَقْضِيْهِمَا، فَقَالَ : ظَنَنْتُكَ تُصَلِّيْ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَلَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ، لَفَعَلْتُ بِكَ وَفَعَلْتُ .

١٧٨٨: عبداللہ بن رافع کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رافع سے سنا کہ مجھ سے عصر سے پہلی دو رکعت فوت ہو گئیں میں ان کو پورا کرنے کھڑا ہوا تو عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور ان کے پاس درہ تھا جب میں نے سلام پھیرا تو انہوں نے پوچھا یہ کیا نماز ہے جس کو تو ادا کر رہا تھا؟ میں نے کہا یہ میری پہلی رہی ہوئی رکعتیں تھیں جن کو میں قضاء کر رہا تھا کہنے لگے میں نے خیال کیا کہ تو عصر کے بعد نماز پڑھ رہا ہے اگر تو ایسا کرتا تو میں درے سے تیری مرمت کرتا۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ١/ ٣٥٠۔

١٧٨٩: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ .فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .

١٧٨٩: عبیداللہ بن رافع نے اپنے والد سے نقل کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۷۹۰: وحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ أَضْرِبَ مَنْ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ بِالدِّرَّةِ .

۱۷۹۰: عمر بن عبدالملک بن مغیرہ بن نوفل نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ جس کو عصر کے بعد نماز پڑھتا دیکھوں اس کو درے سے ماروں۔

تخریج : ثقات ابن حبان ۱۷۰/۷۔

۱۷۹۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا سَعْدُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الْأَشْتَرِ، قَالَ : كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

۱۷۹۱: عبدالرحمن بن یزید نے اشتر سے نقل کیا کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ عصر کے بعد نماز پڑھنے والوں کو درے مارتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۳۲/۲۔

۱۷۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَنَهَاهُ، وَقَالَ : (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُوْنَ لَهُمَ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ) الْآيَةَ .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ عَنْهُمَا، وَيَضْرِبُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهِمَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِهِ عَلٰى قُرْبِ عَهْدِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ أَخْبَرَتْ أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ صَلَّاهُمَا بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَّا تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ .فَهٰكَذَا أَقُوْلُ : يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ مَنْ تَرَكَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، وَلَا يُصَلِّيْ أَحَدٌ بَعْدَ الْعَصْرِ شَيْئًا مِنَ التَّطَوُّعِ غَيْرَهُمَا .قِيْلَ لَهُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَلَّاهُمَا حِيْنَئِذٍ قَدْ نَهٰى عَنْهُمَا أَنْ يَقْضِيَهُمَا أَحَدٌ.

۱۷۹۲: طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عصر کی نماز کے بعد دو رکعت کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے منع فرمایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُوْنَ لَهُمَ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ [الاحزاب: ۳۶] یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جو ان نوافل سے روکتے ہیں

اورحضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ان کی موجودگی میں عہد نبوت کے قرب کے باوجود ان کی پٹائی کرتے ہیں اور کوئی اس کا انکار نہیں کرتا۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے تو یہ خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے روکا ہے۔ پھر ظہر کے بعد رہ جانے والے نوافل کو اس کے بعد ادا کیا۔ اسی طرح میں یہ کہتا ہوں کہ عصر کے بعد وہ شخص پڑھے جو ظہر کے بعد نوافل چھوڑنے والا ہو۔ البتہ کوئی شخص عصر کے بعد نوافل میں سے کوئی چیز نہ پڑھے۔

اس سے کہا جائے گا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان رکعات کو ادا فرمایا تو اسی وقت ان کی قضاء سے بھی منع فرمادیا۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : بیھقی ۲/۶۳۵' باب النھی عن الصلاۃ۔

حاصل آثار صحابہ رضی اللہ عنہم:

ان روایات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرز عمل واضح ہوگیا کہ عمر رضی اللہ عنہ اور خالد بن ولید' ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم عصر کے بعد (نوافل) نماز پڑھنے والے کو درے لگاتے اور یہ دیگر صحابہ کرام اور تابعین کی موجودگی میں درے لگاتے کسی کو انکار کی مجال نہ تھی۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قرب کا زمانہ ہے اتنا جلد تو وہ احکام کو بھول نہیں گئے پس ثابت ہوگیا کہ عصر کے بعد نفل نماز نہیں ہے۔

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع تھا کہ عصر کے بعد نماز نفل نہیں۔

اشکال: حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے کہ آپ نے ظہر کے بعد والی رکعات کو چھوڑ دیا پھر ان کو عصر کے بعد پڑھا آپ نے ان کو چھوڑا ہی کیوں تھا؟ کیا پھر ہمارے لئے بھی ظہر کی چھوڑی گئی رکعات کو عصر کے بعد ادا کرنا درست ہوگا جبکہ عصر کے بعد نوافل کی ممانعت ہے۔

جواب: اس کو کہا جائے گا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو ادا کیا تو قضاء سے آئندہ منع فرمایا دیا جیسا کہ اس روایت میں وارد ہے۔

۱۷۹۳: أَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ : (صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ بَيْتِيْ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا، قَالَ : قَدِمَ عَلَيَّ مَالٌ فَشَغَلَنِيْ عَنْ رَكْعَتَيْنِ كُنْتُ أُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ .قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَنَقْضِيْهِمَا إِذَا فَاتَتَا، قَالَ : لَا). فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ قَضَاءً عَمَّا كَانَ يُصَلِّيْهِ بَعْدَ الظُّهْرِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى، أَنَّ حُكْمَ غَيْرِهِ فِيْهِمَا، إِذَا فَاتَتَاهُ خِلَافُ حُكْمِهِ، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ، وَلَا أَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَ

الْعَصْرِ أَصْلًا .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا، وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ لَيْسَتَا فَرْضًا، فَإِذَا تُرِكَتَا حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَإِنْ صُلِّيَتَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنَّمَا تَطَوَّعَ بِهِمَا مُصَلِّيهِمَا فِيْ غَيْرِ وَقْتِ تَطَوُّعٍ فَلِذٰلِكَ نَهَيْنَا أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْعَصْرِ تَطَوُّعًا وَجَعَلْنَا هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَغَيْرَهُمَا مِنْ سَائِرِ التَّطَوُّعِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۷۹۳: ذکوان نے امّ سلمہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز ادا فرمائی پھر میرے گھر تشریف لائے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ایسی نماز پڑھی جو آپ پہلے نہ پڑھتے تھے آپ نے فرمایا میرے پاس (صدقہ کا) مال آیا جس کی تقسیم نے مجھے مشغول کر دیا یہ رکعتیں میں ظہر کے بعد پڑھا کرتا تھا پس اب میں نے ان کو پڑھا ہے میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم بھی سنت کے فوت ہونے پر ان کو قضاء کر لیا کریں آپ نے فرمایا نہیں۔ اس ارشاد میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کے بعد والی نماز کے قضاء کی بھی ممانعت فرمائی ہے۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ظہر کے بعد رکعات فوت شدہ کا حکم رسول اللہ ﷺ کے لیے دوسروں سے الگ ہے۔ فلہٰذا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ عصر کے بعد قضاءِ نفل ادا کرے اور عصر کے بعد نفل تو بالکل نہ پڑھے۔ غور و فکر کا تقاضا بھی یہ ہے کیونکہ ظہر کے بعد والی رکعات فرض نہیں جب وہ رہ گئیں یہاں تک کہ عصر پڑھ چکا تو اب ان کو پڑھا جائے تو وہ نفل ہیں جو اپنے وقت کے علاوہ ادا کیے جا رہے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم عصر کے بعد نوافل سے منع کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں ان دو رکعتوں اور دیگر نوافل کو ایک جیسا سمجھتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد ﷭ کا یہی قول ہے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۲۹۷' مسند احمد ۶/ ۳۰۰' ۳۱۵۔

پس اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ نے قضا نوافل سنن سے بھی منع فرما دیا پس کسی کو سنت کی قضا بھی درست نہیں۔ ان کا پڑھنا یہ آپ کی خصوصیت ہوئی اب کسی کو جائز نہیں کہ وہ ان کو قضاء ہونے پر اس وقت ادا کرے اور نہ ہی عصر کے بعد نوافل پڑھے۔

نظر طحاوی ﷫:

تقاضائے نظر بھی یہی ہے کہ ظہر کے بعد وہ رکعات فرض نہیں جب وہ چھوٹ گئیں اور عصر کی نماز ادا کر چکا اگر عصر کے بعد پڑھے گا تو وہ سنت اپنے وقت میں سنت تھی وقت کے بعد نفل بن گئی اور نفل کا بالاتفاق عصر کے بعد پڑھنا ممنوع ہے پس ان دو رکعات کا عصر کے بعد ادا کرنا درست نہ ہوا امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ تعالیٰ کا قول بھی یہی ہے۔

حاصل: اس باب میں امام طحاوی ﷫ نے عصر کے بعد پڑھے جانے والے نوافل یا سنت قضا کے مسئلہ کو دلائل سے خوب مبرہن کر دیا اور صحابہ کرام تابعین کے اقوال و اعمال اور جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے اس کی ممانعت ثابت کر دی۔

واللّٰہ یھدی الی سبیل الرشاد۔

بَابٌ الرَّجُلُ يُصَلِّي بِالرَّجُلَيْنِ، أَيْنَ يُقِيْمُهُمَا؟ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ بَابِ التَّطْبِيْقِ فِي الرُّكُوْعِ

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے باب تطبیق فی الرکوع حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ عمل نقل کیا ہے جو روایت ۱۷۹۲ میں مذکور ہے۔ دو مقتدی کہاں کھڑے ہوں؟

خلاصۃ المرام : دو مقتدی سے کم ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑے ہوں اور تین مقتدی بالاتفاق پیچھے کھڑے ہوں البتہ دو مقتدی امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ وابراہیم کے ہاں امام کے دائیں بائیں کھڑے ہوں اور ائمہ اربعہ کے ہاں دو مقتدی بھی امام کے پیچھے کھڑے ہوں۔

مؤقف فریق اوّل: دو مقتدی ہوں تو امام اپنے دائیں بائیں کھڑا کرے دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

۱۷۹۴: عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلّٰى بِعَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ فَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ، قَالَ ثُمَّ رَكَعْنَا فَوَضَعْنَا أَيْدِيَنَا عَلٰى رُكَبِنَا، فَضَرَبَ أَيْدِيَنَا بِيَدِهٖ وَطَبَّقَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا- أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ فَعَلَهٗ، هُوَ التَّطْبِيْقُ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ التَّطْبِيْقَ، وَإِقَامَةَ أَحَدِ الْمَأْمُوْمِيْنَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهٖ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ، هَلْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ .

۱۷۹۴: باب التطبیق فی الرکوع میں یہ روایت گزری کہ علقمہ اور اسود دونوں کو عبداللہ بن مسعودؓ نے نماز پڑھائی ایک کو دائیں اور دوسرے کو اپنے بائیں جانب کھڑا کیا پھر رکوع میں گئے اور ہم نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے تو انہوں نے ہمارے ہاتھوں پر ضرب لگائی اور تطبیق کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔ اس روایت میں ہمارے نزدیک یہ احتمال ہے کہ جو انہوں نے بیان کیا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہو اور وہ تطبیق ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ مقتدیوں میں سے ایک کو دائیں دوسرے کو بائیں کھڑا کرنا مراد ہو۔ پس ہم اس سلسلہ میں روایات پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔ روایات ملاحظہ ہو۔

تخریج : باب التطبیق میں ملاحظہ کریں مسلم فی المساجد ٢٦۔

اس روایت کے متعلق دو احتمال ہیں۔

نمبر ①: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس فعل کی نسبت کی ہے اس سے مراد تطبیق ہے۔

نمبر ④: اس سے مراد تطبیق اور دونوں کو امامت میں دائیں بائیں کھڑے کرنا مراد ہو۔ روایات پر نظر ڈالتے ہیں تا کہ ایک احتمال متعین ہو سکے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۱۷۹۵: فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (دَخَلْتُ أَنَا وَعَمِّيْ، عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِالْهَاجِرَةِ، فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَتَأَخَّرْنَا خَلْفَهُ، فَأَخَذَ أَحَدَنَا بِيَمِيْنِهٖ وَالْآخَرَ بِشِمَالِهٖ، فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ : هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً). فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يُخْبِرُ أَنَّ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلٰى قِيَامِ الرَّجُلَيْنِ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهٖ، وَعَلَى التَّطْبِيْقِ .

۱۷۹۵: عبدالرحمن بن الاسود اپنے والد اسود سے بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے چچا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دھوپ کے وقت حاضر ہوئے تو انہوں نے امامت کرائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے کے لئے پیچھے ہٹے تو انہوں نے ایک کو اپنے دائیں اور دوسرے کو بائیں کھڑا کیا پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے جب آپ مل کر تین ہوتے تو آپ اسی طرح کرتے۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول "ھٰکذا فعل رسول اللہ ﷺ" سے مراد دو آدمیوں کا دائیں بائیں کھڑا کرنا اور تطبیق یدین ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٦٩' نمبر ٦١٣' بیهقی فی السنن ٨٣/٢۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ جب امام کے ساتھ دو اور ہوں تو امام ان کو دائیں بائیں کھڑا کرے اور اسی کو جناب ابن مسعودؓ نے فعل رسول اللہ ﷺ قرار دیا۔ مزید روایت ملاحظہ ہو۔

۱۷۹۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَشُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عِنْدَ إِبْرَاهِيْمَ فَحَضَرَتِ الْعَصْرُ فَصَلّٰى بِنَا إِبْرَاهِيْمُ، فَقُمْنَا خَلْفَهُ فَجَرَّنَا فَجَعَلَنَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ، قَالَ : فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَخَرَجْنَا إِلَى الدَّارِ، قَالَ : إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ : ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "هٰكَذَا، فَصَلُّوْا وَلَا تُصَلُّوْا كَمَا يُصَلِّيْ فُلَانٌ . "قَالَ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، وَلَمْ أُسَمِّ لَهٗ إِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ : هٰذَا إِبْرَاهِيْمُ، قَدْ قَالَ ذَاكَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَلَا أَرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلَهٗ إِلَّا لِضِيْقٍ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ لِعُذْرٍ رَآهُ فِيْهِ لَا عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَّةِ .قَالَ : وَذَكَرْتُهٗ لِلشَّعْبِيِّ، فَقَالَ : قَدْ زَعَمَ ذَاكَ عَلْقَمَةُ، ابْنُ عَوْنٍ الْقَائِلُ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِضَافَةُ الْفِعْلِ إِلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا يَذْكُرُهُ الشَّعْبِيُّ وَلَا ابْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ عَلْقَمَةُ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ

لِلشَّعْبِيِّ وَلَابْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرَهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَهُ الْأَسْوَدُ لِابْنِهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَكَيْفَ كَانَ الْمَعْنَى فِيْ هٰذَا فَقَدْ عُوْرِضَ ذٰلِكَ.

۱۷۹۶: ابن عون کہتے ہیں کہ میں اور شعیب بن حبحاب ابراہیم کے پاس تھے نماز عصر کا وقت ہوا تو ابراہیم نے ہمیں جماعت کرائی ہم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے ہمیں اپنے دائیں بائیں کر دیا جب ہم نماز پڑھ چکے اور گھر کی طرف نکلنے لگے تو ابراہیم کہنے لگے ابن مسعودؓ نے اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اور فرمایا فلاں کی طرح مت پڑھو۔ ابوالبشر البرقی کہتے ہیں کہ یہ بات میں نے ابن سیرین کو کہی اور میں نے ابراہیم کا نام نہ لیا تو ابن سیرین کہنے لگے یہ بات ابراہیم نے علقمہ سے نقل کی ہے اور میرے خیال میں ابن مسعودؓ نے یہ جگہ کی تنگی کی وجہ سے کیا ہے یا اور کسی عذر کی وجہ سے کیا جوان کے سامنے تھے اس وجہ سے نہیں کہ یہ سنت طریقہ ہے گویا یہ روایت خاص علت سے معلول ہے۔ اور میں نے شعبی کے سامنے تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ علقمہ بن عون کا زعم ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں ابن مسعودؓ کی طرف اس کی نسبت کرنے میں شعبی اور ابن سیرین نے علقمہ عن النبی ﷺ کے الفاظ ذکر نہیں کئے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ علقمہ نے اسے شعبی اور ابن سیرین کے سامنے ذکر نہ کیا ہو کہ ابن مسعودؓ نے اس کو نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہو پھر اس کو اسود نے اپنے بیٹے کے سامنے بیان کر دیا ہو ابن سیرین اور عامر شعبی اس روایت کو مرفوع نہیں مانتے بلکہ یہ منقطع ہونے کی وجہ سے مرفوع روایات کی کیسے مقابل ہو سکتی ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور سابقہ دلائل کا معارضہ:

دو آدمی ہوں تو امام آگے کھڑا ہو گا یہی مسنون طریقہ ہے۔ یہ روایات اس کی تائید کرتی ہیں۔

۱۷۹۷: بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ أَبِيْ حَزْرَةَ الْمَدِيْنِيِّ يَعْقُوْبَ بْنَ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ : أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ : جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَأَخَذَنِيْ بِيَدِهٖ فَأَدَارَنِيْ حَتّٰى أَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَجَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِهٖ، فَدَفَعَنَا بِيَدِهٖ جَمِيْعًا حَتّٰى أَقَمْنَا خَلْفَهُ.

۱۷۹۷: عبادہ بن الولید بن عبادہ بن الصامت کہتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کی خدمت میں آئے جابر کہنے لگے ایک دن میں خدمت نبوی میں ایسے حال میں گیا کہ آپ نماز میں مصروف تھے میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا آپ نے ہاتھ پکڑ کر مجھے گھمایا یہاں تک کہ میں آپ کے دائیں جانب کھڑا ہو گیا جابر بن صخر آئے تو وہ آپ کے بائیں جانب کھڑے ہو گئے پس آپ نے ہم دونوں کو دھکیلا یہاں تک کہ ہم آپ کے پیچھے کھڑے

ہو گئے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ٤٤، نمبر ٩٧٤۔

١٧٩٨: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ : قُوْمُوْا فَلْأُصَلِّ لَكُمْ، قَالَ أَنَسٌ : فَقُمْتُ إِلَى حَصِيْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ، وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ). فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّ فِعْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَا عَمِلَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ .قِيْلَ لَهُ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَأَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنْ كَانَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلًا عِنْدَكَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ، كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عِنْدَ خَصْمِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ النَّاسِخُ. فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح .

١٧٩٨: عبداللہ بن ابی طلحہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا ہے کہ میری دادی ملیکہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے آپ کے لئے تیار کیا تھا آپ نے وہ کھانا کھایا پھر فرمایا تم اٹھو تا کہ میں تمہارے لئے نماز پڑھ دوں۔ انس کہتے ہیں میں نے چٹائی اٹھائی جو زیادہ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر ذرا سا پانی چھڑکا پس جناب رسول اللہ ﷺ اٹھے اور میں نے اور یتیم نے صف بندی کی اور بڑھیا ہمارے پیچھے صف میں تھی آپ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر آپ واپس تشریف لے گئے۔ اگر کسی شخص کو یہ اعتراض ہو کہ جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ عمل حضرت نبی اکرم ﷺ کے بعد کا عمل ہے۔ یہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہ عمل ماقبل کی روایات کا ناسخ ہے۔ ہم اس معترض کے جواب میں کہیں گے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے یہ عمل جناب نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد یہ عمل کیا جیسا کہ جابر اور انس رضی اللہ عنہما۔ پس اگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا فعل جناب نبی اکرم ﷺ کے بعد ناسخ ہونے کا ثبوت ہے تو پھر ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے مروی عمل بھی آپ کے مخالف کے ہاں ناسخ ہونے کی دلیل ہے۔ پس ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ جن سے منقول ہے وہ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری ١/٥٥، مسلم ١/٢٣٤، ابو داؤد ١/٩٠، ترمذی ١/٥٥۔

اشکال:

ان روایات میں جو کچھ مذکور ہے یہ پہلے کے اعمال ہیں اور روایت حضرت ابن مسعودؓ میں ان کا جو فعل ثابت ہو رہا ہے وہ زمانہ نبوت کے بعد کا ہے پس وہ اس کے لئے اس لئے ناسخ ہے کہ وہ آخری عمل ہے۔

جواب: ابن مسعودؓ کے علاوہ بہت سے صحابہ کرام سے اس عمل کا کرنا ثابت ہوتا ہے جیسا کہ جابر اور انس رضی اللہ عنہم کے اعمال ظاہر کرتے ہیں تو اب اگر روایت ابن مسعودؓ ناسخ ہے تو ان کے اعمال مذکورہ بھی نبوت کے زمانہ کے بعد ثابت ہیں تو وہ کیونکر ناسخ نہیں۔ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال ملاحظہ ہوں:

۱۷۹۹: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : جِئْتُ بِالْهَاجِرَةِ إِلٰى عُمَرَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ، فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَأَخْلَفَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ جَاءَ يَرْفَأُ فَتَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ أَنَا وَهُوَ خَلْفَهُ.

۱۷۹۹: عبیداللہ بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ نماز پڑھ رہے تھے میں بھی ان کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو انہوں نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کر کے دائیں جانب کر لیا پھر یرفأ (غلام عمر رضی اللہ عنہ) آ گئے تو میں پیچھے ہٹ گیا پس میں نے اور اس نے ان کے پیچھے نماز ادا کی۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الصلاة ۸۷/۲۔

۱۸۰۰: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُتْبَةَ يَقُوْلُ : أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ أَحَدٌ إِلَّا الْمُؤَذِّنُ وَرَجُلٌ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَجَعَلَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَلْفَهُ، فَصَلّٰى بِهِمَا .ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَرَأَيْنَا الْأَصْلَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا صَلّٰى بِرَجُلٍ وَاحِدٍ أَقَامَهُ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۸۰۰: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عتبہ کو کہتے سنا جماعت کھڑی ہوئی حالانکہ مسجد میں مؤذن اور ایک آدمی اور عمر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہ تھا پس ان کو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے کھڑا کیا اور ان کو نماز پڑھائی۔پھر ہم نے غور و فکر سے اس کا حکم ڈھونڈا چنانچہ ہم نے یہ اصول پایا کہ جب امام ایک شخص کو نماز پڑھائے تو اسے دائیں جانب کھڑا کرلے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنت طریقہ یہی وارد ہوا ہے۔

اس اثر سے سابقہ جواب کی تاکید و تائید ہو گئی۔

الْأُمِّ السُّدُسَ وَفَرَضَ لِلْجَمِيعِ الثُّلُثَ وَكَذٰلِكَ فَرَضَ لِلِاثْنَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ النِّصْفَ وَلِلِاثْنَيْنِ الثُّلُثَيْنِ، وَكَذٰلِكَ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ يَكُوْنُ الثُّلُثَ وَأَجْمَعُوْا أَنَّ لِلِابْنَةِ النِّصْفَ وَلِلْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ، قَالَ أَكْثَرُهُمْ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيهِمْ : إِنَّ لِلِابْنَتَيْنِ أَيْضًا الثُّلُثَيْنِ .فَكَذٰلِكَ هُوَ فِي النَّظَرِ، لِأَنَّ الْاِبْنَةَ لَمَّا كَانَتْ فِيْ مِيْرَاثِهَا مِنْ أَبِيْهَا كَالْأُخْتِ فِيْ مِيْرَاثِهَا مِنْ أَخِيْهَا، كَانَتْ الِابْنَتَانِ أَيْضًا فِيْ مِيْرَاثِهِمَا مِنْ أَبِيْهِمَا كَالْأُخْتَيْنِ فِيْ مِيْرَاثِهِمَا مِنْ أَخِيْهِمَا .فَكَانَ حُكْمُ لِاثْنَيْنِ فِيْمَا وَصَفْنَا، حُكْمَ الْجَمَاعَةِ، لَا حُكْمَ الْوَاحِدِ. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ، أَنْ يَكُوْنَا فِيْ مَقَامِهِمَا مَعَ الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ مَقَامَ الْجَمَاعَةِ لَا مَقَامَ الْوَاحِدِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا رَوٰى جَابِرٌ وَأَنَسٌ، وَفَعَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ قَالَ : الْإِمَامُ بِالْخِيَارِ، إِنْ شَاءَ فَعَلَ كَمَا رَوٰى ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ فَعَلَ كَمَا رَوٰى أَنَسٌ وَجَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَقَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ هٰذَا، أَحَبُّ إِلَيْنَا.

۱۸۰۲: ربیع بن بدر نے اپنے والدو دادا سے انہوں نے موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کو جماعت قرار دیا۔پس ان کا حکم بھی دو سے زیادہ کا ہوا ان کا نہیں جو ان سے کم ہیں۔ہم نے غور کیا کہ وراثت میں ماں کی طرف سے بھائی یا بہن کا چھٹا حصہ مقرر کیا ہے اور دو سے زائد ہوں یا دو ہوں ان کو ثلث 1/3 مقرر فرمایا۔اسی طرح دو کے لیے بھی یہی مقرر کیا۔باپ کی طرف سے بہن کے لیے آدھا اور دو بہنوں کے لیے دو ثلث مقرر فرمایا۔اسی طرح اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تین کے لیے بھی اتنا ہی ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ ایک بیٹی کے لیے آدھا اور زیادہ بیٹیوں کے لیے دو تہائی ہے۔اکثر صحابہ کرام اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ ہے کہ دو بیٹیوں کے لیے بھی دو تہائی ہے۔غور وفکر کا تقاضا بھی یہی ہے۔کیونکہ بیٹی وراثت میں اپنے والد کے لیے بہن کی طرح ہے جو اپنے بھائی کے لیے ہو۔چنانچہ باپ کی وراثت میں دو بیٹیوں کو وہی کچھ ملے گا جو دو بہنوں کو اپنے بھائی کی طرف سے ملتا ہے۔ہمارے اس بیان میں دو کا حکم ایک جماعت والا ہے ایک شخص والا نہیں۔پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ امام کے ساتھ دو مقتدی جماعت کی طرح کھڑے ہوں ایک کی جگہ پر کھڑے نہ ہوں۔اس سے حضرت جابر انس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل ثابت ہوگا اور یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔البتہ امام ابویوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام اختیار ہے کہ وہ اگر چاہے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرح بھی کرسکتا ہے اور اگر چاہے تو حضرت جابر وانس رضی اللہ عنہما کے روایت کردہ فعل پر عمل کرے۔ہمارے ہاں اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ محمد رحمہما اللہ کا قول زیادہ قابل ترجیح ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان ـ ابن ماجه فی الاقامة باب ٢٤ ' ح ٩٧٢

نظر طحاوی رحمہ اللہ نمبر①: امام جب ایک آدمی کو نماز پڑھائے تو وہ اسے دائیں جانب کھڑا کرتا ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ یہی ہے جیسا اس روایت میں ہے۔

۱۸۰۱: وَفِيمَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ). فَهٰذَا مَقَامُ الْوَاحِدِ مَعَ الْإِمَامِ .وَكَانَ إِذَا صَلّٰى بِثَلَاثَةٍ أَقَامَهُمْ خَلْفَهُ .هٰذَا لَا اخْتِلَافَ فِيهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ، وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِي الْاِثْنَيْنِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : يُقِيمُهُمَا حَيْثُ يُقِيمُ الْوَاحِدَ .وَقَالَ : بَعْضُهُمْ يُقِيمُهُمَا، حَيْثُ يُقِيمُ الثَّلَاثَةَ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ، هَلْ حُكْمُ الْاِثْنَيْنِ فِي ذٰلِكَ كَحُكْمِ الثَّلَاثَةِ؟ أَوْ كَحُكْمِ الْوَاحِدِ؟ فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ : (الْاِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ).

۱۸۰۱: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت آیا جب آپ نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا پس آپ نے مجھے اپنے پیچھے سے گزار کر اپنے دائیں جانب کر لیا۔ تو امام کے ساتھ ایک آدمی کے کھڑے ہونے کی جگہ یہ ہے۔ آپ ﷺ جب تین اشخاص کو نماز پڑھاتے تو ان کو پیچھے کھڑا کرتے۔ اس میں علماء کے درمیان کسی کو اختلاف نہیں' اختلاف صرف دو کے متعلق ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کو وہاں کھڑا کیا جائے جہاں ایک کو کھڑا کیا جاتا ہے اور دوسروں کا کہنا یہ ہے کہ ان دو کو تین کے کھڑے ہونے کی جگہ کھڑا کرے۔ پس ہم نے نظر و فکر سے اس کا حکم معلوم کرنا چاہا کہ دو اور تین کے حکم میں فرق ہے یا ایک جیسا ہے۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((الْاِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ)) کہ دو اور ان سے اوپر جماعت کے حکم میں ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۷۷' ابن ماجه فی الاقامه باب ٤٤' نمبر ۹۷۲۔

اس روایت اور اس طرح کی دیگر روایات سے ایک مقتدی کے متعلق تو تمام کا اتفاق ہے اور تین کے متعلق بھی اتفاق ہے علماء کا اختلاف دو سے متعلق ہے بعض نے ایک کی جگہ کھڑا کرنے کا قول کیا اور دوسروں نے تین کی جگہ کھڑا کرنے کو کہا اب غور کرتے ہیں کہ دو کا حکم عام حالات میں کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے دو یا دو سے زائد کو جماعت قرار دیا ہے۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۱۸۰۲: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا : ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَجَعَلَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً، فَصَارَ حُكْمُهُمَا كَحُكْمِ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُمَا، لَا حُكْمِ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُمَا .وَرَأَيْنَا اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- فَرَضَ لِلْأَخِ أَوْ لِلْأُخْتِ مِنْ قِبَلِ

تو اب ان کا حکم بھی جماعت والا ہونا چاہئے نہ کہ واحد و فرد والا۔ پس دو کو جماعت قرار دے کر پیچھے کھڑا کرنا مسنون ہوگا۔

نمبر ②: ہم غور کرتے ہیں کہ قرآن مجید نے میراث کے معاملات میں ہر دو کو تین کے برابر قرار دیا مثلاً اخیافی بھائیوں اور بہنوں میں سے ہر ایک کا سدس مقرر فرمایا مگر دو ہوں تو ثلث مقرر فرمایا اگر دو سے زائد ہوں تب بھی ان کا حصہ دو ثلث سے نہ بڑھے گا اور ایک لڑکی کا نصف ہے اور اگر دو لڑکیاں ہوں تو ان کو دو ثلث ملیں گے اور دو سے زائد ہو جائیں تب بھی ان کا حصہ دو ثلث سے زائد نہ ہوگا اور یہی حکم علاتی بھائیوں اور حقیقی اور علاتی بہنوں کا ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوگیا کہ باب الامامت میں بھی دو پر تین کا حکم لگے گا اور دو کو پیچھے کھڑا کیا جائے گا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور محمد بن حسن کا یہی قول ہے۔

نوٹ: (اس باب میں مذاہب کی طرف اشارہ نہیں ہے خصوصاً فریق ثانی البتہ دلائل کو خوب پیش کیا اور نظر کو دو نظری دلیلوں سے نوازا امام طحاوی غیر قیاسی مسائل کو بھی ذوق سے قیاسی بنا لیتے ہیں)۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ كَيْفَ هِيَ؟

نمازِ خوف کی کیفیت

خلاصۃ المرام: نماز خوف کی مشروعیت ۴ھ غزوہ ذات الرقاع ۷ھ میں ہوئی اس میں دشمن کا خطرہ اور ایک امام کے پیچھے نماز پر اصرار تو ہو یہ طریقہ درست ہے بعض نے فاقمت کے خطاب کے پیش نظر آپ کے ساتھ خاص کیا جبکہ جمہور فقہاء بعد والے زمانے میں بقاء کے قائل ہیں جمہور فقہاء کے ہاں سفر و حضر ہر دو موقعہ پر جائز ہے۔ تعداد رکعات اور کیفیت میں خاصا اختلاف ہے۔

نمبر ①: عطاء بن ابی رباح و قتادہ رحمہم اللہ وغیرہ ایک رکعت مانتے ہیں۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ و محمد رحمہما اللہ کے ہاں خوف کی وجہ سے تعداد میں فرق نہیں اگر ایک امام ہو تو ہر گروہ کو ایک ایک رکعت پڑھائے اور سفر نہ ہو تو چار رکعت میں دو دو پڑھائے دوسرا گروہ مسبوق کی طرح پڑھے اور پہلا گروہ لاحق کی طرح پڑھے۔

نمبر ③: امام مالک رحمہ اللہ کے ہاں تعداد میں کمی سفر کی وجہ سے ہوگی طریقہ یہ ہوگا امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے امام انتظار کرے اور وہ اپنی دوسری رکعت سجدہ تک مکمل کر کے دشمن کے مقابل جائے پھر دوسرا گروہ آئے تو امام ان کو ایک رکعت پڑھائے پھر امام التحیات میں انتظار کرے یہ لوگ دوسری رکعت سجدے تک مکمل کر کے دشمن کے سامنے جائیں اور پہلا آ کر التحیات پڑھے امام ان کے ساتھ سلام پھیرے پھر یہ دشمن کے سامنے جائیں دوسرا گروہ آ کر التحیات پڑھ کر اکیلے سلام پھیر دے۔

نمبر ④: حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام پہلے گروہ کو دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دے پھر دوسرے گروہ کو دو پڑھا کر سلام پھیر دے چار رکعت امام پر لازم ہوں گی۔

نمبر ⑤: ابن ابی لیلیٰ وغیرہ کہتے ہیں امام کے پیچھے دونوں صف بنا کر ہتھیاروں سے لیس کھڑے ہوں جب امام سجدہ کرے تو صف اول سجدہ کرے دوسری صف کھڑی رہے جب یہ سجدہ سے سر اٹھالیں تو صف ثانی سجدہ کرے پھر صف ثانی اول کی جگہ آ

جائے جب امام سجدہ کرے تو یہ لوگ سجدہ کریں صف اول والے پیچھے کھڑے رہیں جب سجدہ کرلیں تو پہلا گروہ اپنا سجدہ کرے پھر ایک ساتھ تمام سلام پھیر دیں۔

نمبر ۲۸ ⑨ امام ابو یوسف وطحاوی رحمہما اللہ کے ہاں دونوں گروہوں کو امام ایک ساتھ نماز پڑھائے جب طائفہ اولیٰ امام کے ساتھ سجدہ سے فارغ ہو تو دوسرا گروہ خود سجدہ کرے پھر دوسرا گروہ صف اول میں چلا جائے دونوں کو امام ایک ساتھ پڑھائے پھر امام کے ساتھ سجدہ کرلیں اولیٰ گروہ اپنا سجدہ کرے اب سلام امام ساتھ پھیر لیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: صلاۃ خوف ایک رکعت ہے یہ حسن بصری رحمہ اللہ کے ہاں ہے۔

۱۸۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح.

۱۸۰۳: عاصم بن علی اور خلف بن ہشام دونوں نے ابوعوانہ سے روایت ان کی سند سے نقل کی۔

۱۸۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ. ح.

۱۸۰۴: ابن مرزوق کہتے ہیں ہمیں ابواسحاق الضریر نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔

۱۸۰۵: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ.

۱۸۰۵: عبدالعزیز بن معاویہؒ نے یحییٰ بن حماد انہوں نے ابوعوانہ سے روایت نقل کی۔

۱۸۰۶: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : فَرَضَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فِي الْحَضَرِ، وَرَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ، وَرَكْعَةً فِي الْخَوْفِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ، وَجَعَلُوْهُ أَصْلًا فَجَعَلُوْا صَلَاةَ الْخَوْفِ رَكْعَةً. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- قَالَ : (وَإِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ وَلْيَأْخُذُوْا أَسْلِحَتَهُمْ فَإِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَرَائِكُمْ وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) فَفَرَضَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- صَلَاةَ الْخَوْفِ، وَنَصَّ فَرْضَهَا فِيْ كِتَابِهٖ هٰكَذَا. وَجَعَلَ صَلَاةَ الطَّائِفَةِ بَعْدَ تَمَامِ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَعَ الْإِمَامِ. فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ الْإِمَامَ يُصَلِّيْهَا فِيْ حَالِ الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ، وَهٰذَا خِلَافُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُؤْخَذَ بِحَدِيْثٍ يَدْفَعُهُ نَصُّ الْكِتَابِ. ثُمَّ قَدْ عَارَضَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَيْرُهُ.

۱۸۰۶: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے چار رکعت حضر میں لازم کیں اور دو رکعت سفر اور خوف میں ایک رکعت لازم کی ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے اس روایت کو اختیار کر کے اسے اصل قرار دیا اور انہوں نے نمازِ خوف کو ایک رکعت کہا۔ ان کے

خلاف اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد دلیل ہے:﴿و اذا کنت فیھم فاقمت لھم الصلاۃ......﴾(القرآن)۔''اور جب آپ ان میں ہوں اور ان کو نماز پڑھانے لگیں تو ان کی ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو اور وہ اپنے ہتھیاروں کو تھامے رہیں۔پس جب وہ سجدہ (ثانیہ) کر چکیں تو وہ پیچھے چلے جائیں تو دوسرا گروہ آ جائے جنہوں کہ اب تک نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں۔''(القرآن)۔اللہ تعالیٰ نے نمازِ خوف کو فرض قرار دیا اور قرآن مجید میں اس کی فرضیت اس طرح ذکر فرمائی اور اس طرح بتایا کہ ایک گروہ امام کے ساتھ پہلی رکعت کو اس طرح مکمل کر لے۔اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ امام حالت خوف میں دو رکعت پڑھے اور یہ بات اس حدیث کے خلاف ہے اور ایسی روایت کو اختیار کرنا جائز نہیں جس کو قرآن مجید کی نص قبول نہ کرے۔پھر اس کے معارض حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کی روایات ہیں۔

تخریج : صحیح مسلم فی المسافرین نمبر ۵' نسائی فی الصلاۃ باب ۳' صلاۃ خوف باب ٤۔

حاصل روایات :اس روایت میں صلاۃ خوف کی ایک رکعت کا صراحۃً ذکر ہے پس صلاۃ خوف ایک رکعت ہوگی۔

جواب :اللہ تعالیٰ نے نماز خوف کا قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے کہ امام ایک ایک طائفہ کو ایک ایک رکعت پڑھاتے تو صاف لفظوں میں نماز کا دو رکعت ہونا ثابت ہو گیا پس یہ روایت نص قرآنی کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں۔

۱۸۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِيْ قَرَدٍ، صَلَاةَ الْخَوْفِ .وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهٗ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَرَجَعَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا خَالَفَ مَا رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنْهُ، وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرْضُ عَلَى الْإِمَامِ رَكْعَةً فَيُصَلِّيَهَا بِأُخْرٰى بِلَا قُعُوْدٍ لِلتَّشَهُّدِ، وَلَا تَسْلِيْمٍ .فَلَمَّا تَضَادَّ الْخَبَرَانِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَنَافَيَا، وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا؛ لِأَنَّ خَصْمَهٗ يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِعُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِخِلَافِ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالُوْا : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا يُوَافِقُ مَا قُلْنَا فَذَكَرُوْا.

۱۸۰۷: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد میں نمازِ خوف پڑھائی۔اس وقت مشرک اور قبلہ کے درمیان حائل تھے۔ایک صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے صف آراء ہوئی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی جماعت کو ایک رکعت پڑھائی پھر دشمن کے

سامنے چلے گئے اور دشمن کے مقابل صف نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت پڑھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہوئیں اور ہر جماعت کی ایک ایک رکعت ہوئی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عبیداللہ بن عبداللہ ہیں جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مجاہد کی روایت کے خلاف روایت کر رہے ہیں اور یہ بات ناممکن ہے کہ امام پر ایک رکعت فرض ہو مگر وہ اسے دوسری رکعت ملا کر بغیر تشہد و تسلیم کے ادا کر لے۔ جب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملنے والی دونوں روایات متضاد اور ایک دوسرے سے منافی ہیں تو کسی کو مجاہد والی روایت سے دلیل کا حق نہیں کیونکہ اس کا مقابل عبیداللہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما والی مخالف روایت سے استدلال کرے گا۔ اگر بالفرض وہ یہ کہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور حضرات نے بھی مجاہد والی روایت کی طرح روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ' کتاب صلوۃ الخوف : ۱۹۲۱

نمبر ②: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عبیداللہ بن عبداللہ کی سند سے اس کے خلاف روایت منقول ہے۔

امام طحاوی کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی دو روایتیں ایک دوسرے سے متضاد ہو گئیں ان میں کسی ایک کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

نمبر ③: یہ بات ناممکن ہے کہ امام پر فرض ایک ہو اور وہ دو پڑھا لے اور اس ایک میں نہ قعدہ نہ تشہد نہ سلام۔

فان قالوا سے ایک سوال کا تذکرہ ہے۔

فقط اس روایت کی بات نہیں حذیفہ بن یمان' زید بن ثابت' جابر' سہیل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہم سے اس قسم کی روایات منقول ہیں۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۸۰۸: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانٍ، قَالَ : (أَتَيْت ابْنَ وَدِيعَةَ فَسَأَلْته عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَالَ : إِيْت زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاسْأَلْهُ، فَلَقِيْتُهُ، فَسَأَلْته، فَقَالَ : صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ، فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ، وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ)

۱۸۰۸: قاسم بن حسان کہتے ہیں کہ میں ابن ودیعہ کے پاس آیا اور میں نے ان سے صلاۃ خوف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا تم زید بن ثابت کے پاس جا کر ان سے سوال کرو چنانچہ میں ان سے ملا تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف بعض اوقات پڑھائی پس آپ کے پیچھے ایک جماعت نے صف باندھی اور ایک جماعت نے دشمن کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ چلی گئی اور ان کی جگہ صف بستہ ہو گئے دوسرا گروہ آیا اور ان کی جگہ صف بستہ ہوا تو آپ نے ان کو بھی ایک رکعت پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیرا۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب صلاۃ الخوف نمبر۱۹۱۹۔

۱۸۰۹: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَدِيْعَةَ وَزَادَ (فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً رَكْعَةً)

۱۸۰۹: مؤمل بن اسماعیل نے سفیان سے پھر سفیان نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔عبداللہ بن ودیعہ نے اس روایت میں اضافہ کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی تو دو رکعت تھیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوئی (یعنی جماعت کے ساتھ)

۱۸۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ .ح .

۱۸۱۰: علی بن شیبہ نے قبیصہ سے اپنی سند سے نقل کیا۔

۱۸۱۱: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْحَنْظَلِيِّ، قَالَ : (كُنَّا مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ فَقَالَ : أَيُّكُمْ شَهِدَ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَامَ حُذَيْفَةُ، فَقَالَ : أَنَا، ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ الَّذِيْ ذَكَرَ زَيْدٌ سَوَاءً).

۱۸۱۱: ثعلبہ بن زہدم حنظلی کہتے ہیں کہ ہم سعید بن العاص کے ساتھ طبرستان میں تھے تو انہوں نے اعلان کیا تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں شامل تھا تو حضرت حذیفہؓ نے کہا میں موجود تھا پھر انہوں نے اسی طرح کیا جیسا زید نے ذکر کیا بالکل فرق نہ تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر۱۲٤٦' نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب صلاۃ الخوف نمبر۱۹۱۷۔

۱۸۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، قَالَ : ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ دُهَاثٍ قَالَ : (غَزَوْتُ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ فَسَأَلَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ).

۱۸۱۲: محمد بن دھاث کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن العاص کے ساتھ غزوہ میں شریک تھا انہوں نے لوگوں سے دریافت کیا تم میں سے کون جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف میں شامل رہا ہے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۸۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ). ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ .

۱۸۱۳: یزید الفقیر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمن کے مقابل تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب صلاۃ الخوف ۱۹۳۳۔

۱۸۱۴: حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ، قَالَ : حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ (اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ) فَذَكَرَ مِثْلَهٗ .قِیْلَ لَهُمْ : هٰذَا غَیْرُ مُوَافِقٍ لِمَا رَوٰی مُجَاهِدٌ وَلٰكِنَّهٗ مُوَافِقٌ لِمَا رَوٰی عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ تَقَدَّمَتْ حُجَّتُنَا فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحَالٌ اَنْ یَكُوْنَ الْفَرْضُ عَلَیْهِ فِیْ تِلْكَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ یَصِلُهَا بِاُخْرٰی لَا یُسَلِّمُ بَیْنَهُمَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اَنَّ فَرْضَ صَلَاةِ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ عَلَی الْاِمَامِ ثُمَّ لَمْ یُذْكَرِ الْمَاْمُوْمِیْنَ بِقَضَاءٍ وَلَا غَیْرِهٖ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ .فَاحْتَمَلَ اَنْ یَكُوْنُوْا قَضَوْا وَلَا بُدَّ فِیْمَا یُوْجِبُهُ النَّظَرُ مِنْ اَنْ یَكُوْنُوْا قَدْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً لِاَنَّا رَاَیْنَا الْفَرْضَ عَلَی الْاِمَامِ فِیْ صَلَاةِ الْاَمْنِ، وَالْاِقَامَةِ مِثْلَ الْفَرْضِ عَلَی الْمَاْمُوْمِ سَوَاءً، وَكَذٰلِكَ الْفَرْضُ عَلَیْهِمَا فِیْ صَلَاةِ الْاَمْنِ فِی السَّفَرِ سَوَاءٌ ، وَمُحَالٌ اَنْ یَكُوْنَ الْمَاْمُوْمُ فَرْضُهٗ رَكْعَةً فَیَدْخُلُ مَعَ غَیْرِهٖ مِمَّنْ فَرْضُهٗ رَكْعَتَانِ اِلَّا وَجَبَ عَلَیْهِ مَا وَجَبَ عَلٰی اِمَامِهٖ .اَلَا تَرٰی اَنَّ مُسَافِرًا لَوْ دَخَلَ فِیْ صَلَاةِ مُقِیْمٍ صَلّٰی اَرْبَعًا فَكَانَ الْمَاْمُوْمُ یَجِبُ عَلَیْهِ مَا یَجِبُ عَلٰی اِمَامِهٖ ، وَیَزِیْدُ فَرْضُهٗ بِزِیَادَةِ فَرْضِ اِمَامِهٖ ، وَقَدْ یَكُوْنُ عَلَی الْمَاْمُوْمِ مَا لَیْسَ عَلٰی اِمَامِهٖ .مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَیْنَا الْمُقِیْمَ یُصَلِّیْ خَلْفَ الْمُسَافِرِ فَیُصَلِّیْ بِصَلَاتِهٖ، ثُمَّ یَقُوْمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَیَقْضِیْ تَمَامَ صَلَاةِ الْمُقِیْمِ فَكَانَ الْمَاْمُوْمُ قَدْ یَجِبُ عَلَیْهِ مَا لَیْسَ عَلٰی اِمَامِهٖ وَلَا یَجِبُ عَلٰی اِمَامِهٖ مَا لَا یَجِبُ عَلَیْهِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوْبُ الرَّكْعَتَیْنِ عَلَی الْاِمَامِ ثَبَتَ اَنَّ مِثْلَهُمَا عَلَی الْمَاْمُوْمِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ حُذَیْفَةَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا تَاَوَّلْنَا فِیْ حَدِیْثِهٖ وَحَدِیْثِ زَیْدٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً .

۱۸۱۴: صالح بن خوات نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو صلاۃ خوف پڑھائی پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ان کے جواب میں کہا جائے گا یہ روایت مجاہد والی روایت کی موافقت کی بجائے عبیداللہ والی روایت کی تائید کرتی ہے۔شروع باب میں ہم اپنی دلیل ذکر کر آئے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ناممکن ہے کہ آپ پر لازم تو ایک رکعت ہو اور آپ اسے دوسری ملا کر پڑھیں اور ان کے مابین

سلام نہ پھیریں۔پس اس سے یہ بات تو ثابت ہوگیا کہ نمازِ خوف کی امام پر فرض ہی دو رکعت ہیں۔پھران روایات میں مقتدیوں کی قضاء یا اور کسی چیز کا تذکرہ نہیں۔پس اس میں پورا کر لینے کا احتمال ہے اور نظر وفکر تو یہی چاہتے کہ وہ ایک ایک رکعت پوری کریں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ امام ومقتدی پر نماز کے فرائض امن واقامت کی حالت میں ایک طرح کے ہیں اسی طرح امن والے سفر میں امام ومقتدی کا حال برابر ہے اور یہ بات ناممکن ہے کہ مقتدی پر ایک رکعت فرض ہو اور وہ ایسے شخص کے ساتھ نماز میں داخل ہو جائے جس پر دو فرض ہوں' اگر ایسا ہوگا تو مقتدی پر وہی فرض ہوگا جو امام پر فرض تھا۔کیا تم ایسا نہیں پاتے کہ اگر مقیم کسی مسافر کی نماز میں داخل ہو تو چار رکعت ادا کرے گا۔تو مقتدی پر وہ چیز واجب تھی جو اس کے امام پر واجب تھی اور امام کے فرض میں اضافہ سے اس کے فرض بھی بڑھ جاتے ہیں اور بعض اوقات مقتدی پر ایسی چیز لازم ہو جاتی ہے جو اس کے امام پر لازم نہیں ہوتی۔اس سے ہم نے یہ سمجھ لیا کہ جب مقیم نے مسافر کے پیچھے نماز ادا کی تو اسی جیسی نماز ادا کرتا ہے۔پھر کھڑے ہو کر وہ مقیم والی نماز کی تکمیل کرتا ہے۔پس یہاں مقتدی پر ایسی چیز لازم تھی جو امام پر نہ تھی اور اس کے امام پر وہ چیز لازم نہیں جو اس مقتدی پر لازم نہیں۔جب یہ بات ثابت ہوگئی جو بیان کر آئے کہ امام پر دو رکعت لازم ہیں تو انہی جیسی دو رکعت مقتدی پر بھی لازم ہیں اور ہم نے جو تاویل حضرت حذیفہ کی روایت اور زید اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی اس روایت میں کی ہے کہ انہوں نے ایک ایک رکعت ادا کی وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب صلاۃ خوف نمبر١٩٣٤' بخاری فی المغازی باب ٣١' نمبر٤١٣' مسلم فی المسافرین ٣٠٩/٣١٠۔

حاصل روایات : ان تمام روایات سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو رکعت پڑھنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک رکعت پڑھنا معلوم ہوتا ہے۔

جواب :قیل لھم سے جواب دیا گیا ہے۔

نمبر①: ہم پہلے بھی کہہ چکے کہ جب امام کے لئے دو رکعت ثابت ہوئی تو مقتدی کے لئے بدرجہ اولیٰ ثابت ہو جائیں گی اور اگر یہ کہا جائے کہ امام کی ایک رکعت فرض اور دوسری نفل ہے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ امام نے ایک فرض رکعت پڑھ کر اس کے ساتھ بغیر قعدہ وسلام تشہد کے دوسری نفل ملائی اور یہ نماز کی صحت کے خلاف ہے اور نماز کی صحت کے لئے محال ہے۔

نمبر②: نظری استدلال اور عقلی جواب جس کو فثبت کے لفظ سے بیان کیا۔

روایات میں اگرچہ امام کے لئے دو رکعت اور مقتدی کے لئے صرف ایک رکعت کا تذکرہ ہے اور دوسری رکعت کے پورا کرنے یا نہ کرنے کا بالکل ذکر نہیں اور احتمال اگرچہ دونوں ہیں لیکن نظر وفکر کو استعمال کیا جائے تو یہ بات مسلمہ ہے کہ امن کی حالت میں امام ومقتدی ہر دو کی نمازیں ایک جیسی ہوتی ہیں اور اسی طرح سفر کی حالت میں جب امن ہو تو دونوں کی نمازوں میں چنداں فرق نہیں تو یہ بات عقلاً ناممکن ہے کہ مقتدی کی نماز تو ایک رکعت ہو اور امام کی نماز دو رکعت ہو حالانکہ صریح نص تو اس بات کی پابند بناتی ہے کہ امام ومقتدی متضاد نماز والے نہ ہوں بلکہ یکساں ہوں۔انما جعل الامام لیؤتم بہ الحدیث۔اس

طرح کے ارشادات سے امام کی پوری اقتداء مقتدی پر لازم ہوتی ہے پس یہ ماننا پڑے گا کہ جتنی رکعت امام پر لازم ہیں اسی قدر مقتدی پر بھی لازم ہیں اسی لئے تو اگر مسافر مقیم کی اقتداء کرے تو اس کو امام کی اقتداء میں چار پڑھنی پڑتی ہیں اور یہ نہیں ہوسکتا کہ امام کی رکعتیں مقتدی سے زائد ہوں یہ تو ہوسکتا ہے کہ مقتدی کی رکعتیں امام سے زائد ہوں جیسا کہ جب مقیم ہو اور مسافر امام کی اقتداء کرے تو امام دو پڑھے گا مگر مقتدی اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا اور وہ چار ہوں گی پس عقلی اعتبار سے بھی یہ اشکال کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ ثابت ہوا کہ مقتدیوں نے دو رکعت ہی پوری کی ہوں گی اگرچہ تذکرہ ایک کا ہے۔

نمبر④: فتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ بات صاف کر دی جن حضرات کی روایات مذکور ہوئیں ان میں سے حضرت حذیفہؓ نے دو رکعت پورا کرنے کا حکم دیا پس یہ کہنا بالکل درست ہے کہ ان تمام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو دو رکعتیں پڑھی ہیں چونکہ ایک ایک رکعت آپ کی اقتداء میں پڑھی گئی اسی کا تذکرہ ہے جو انہوں نے الگ پڑھی اس کا تذکرہ نہیں کیا کہ وہ کالمذکور ہے۔ روایت حذیفہ ملاحظہ ہو۔

۱۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : صَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا فَعَلُوْا كَذٰلِكَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا الْآثَارَ، هَلْ نَجِدُ فِيْهَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا؟

۱۸۱۵: سلیم بن عبد نے حضرت حذیفہ سے نقل کیا ہے کہ نماز خوف دو رکعت ہیں اور چار سجدے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ پہلی روایات میں بھی یہی بات ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی طرح کیا۔ اب ہم روایات کو جانچتے ہیں کہ آیا ان میں کوئی ایسی روایت ملتی ہے۔ چنانچہ وہ رایت میسر آ گئی۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۱۵/۲۔

حاصل روایات : اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح حضرت حذیفہؓ کا عمل ظاہر کر رہا ہے بالکل اسی طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی کیا ہوگا ان سابقہ روایات کا مفہوم اسی فتویٰ کے مطابق ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

اگر حضر ہو تو طائفہ اولیٰ کو دو رکعتیں اور سفر ہو تو ایک رکعت پڑھائی جائے گی طائفہ اولیٰ کی نماز لاحق کی طرح اور دوسرے گروہ کی نماز مسبوق کی طرح ہوگی یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہے دلائل یہ آثار ہیں۔ آثار میں دو رکعت پڑھنے کا ثبوت۔

۱۸۱۶: فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوْسٰى (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَةً،

وَكَانَتْ طَائِفَةٌ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً سَلَّمَ، فَنَكَصُوْا عَلَى أَعْقَابِهِمْ حَتَّى انْتَهَوْا إِلَى إِخْوَانِهِمْ، ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ فَرِيْقٍ، فَصَلَّوْا رَكْعَةً رَكْعَةً). فَقَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَضَوْا، وَبَيَّنَ مَا وَصَفْنَا أَنَّهُ يُحْتَمَلُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ وَكَانَ قَوْلُهُ (ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى) يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ سَلَامًا لَا يُرِيْدُ بِهِ قَطْعَ الصَّلَاةِ وَلٰكِنْ يُرِيْدُ بِهِ إِعْلَامَ الْمَأْمُوْمِيْنَ مَوْضِعَ الْاِنْصِرَافِ.

۱۸۱۶: حسن نے حضرت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خوف کی نماز پڑھائی پس ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائی ایک گروہ دشمن کے مقابل تھا جب آپ نے ایک رکعت پڑھائی اور سلام پھیرا پھر ایک گروہ کھڑا ہوا اور انہوں نے ایک ایک رکعت ادا کی۔ اس حدیث سے یہ اطلاع میسر آ گئی کہ انہوں نے بقیہ نماز کو پورا کیا۔ ہم نے پہلی روایات میں جو احتمال نقل کیا ہے وہ بھی مذکور ہے۔ باقی روایت میں 'ثم سلّم بعد الرکعة الاولٰی'' میں یہ احتمال ہے کہ اس سلام سے نماز توڑنے کا ارادہ نہیں فرمایا بلکہ مقتدیوں کو لوٹنے کا مقام بتلانے کے لیے سلام فرمایا۔

تخریج : طیالسی ۲۴۷/۱' ابن ابی شیبه ۲۱۵/۲۔

حاصل روایات : اس روایت میں ایک ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کرنے کے بعد دوسری رکعت پوری کرنے کی صراحت ہے اور اس روایت نے اس بات کو کھول دیا جو کہ پہلی روایات کے سلسلہ میں ہم بیان کر آئے اس روایت میں سلام کا تذکرہ ہے ممکن ہے کہ یہ سلام انقطاع صلاۃ کے لئے نہ ہو بلکہ مقتدیوں کو واپسی کی اطلاع کے لئے ہوتا کہ وہ دشمن کے سامنے لوٹ جائیں اور دوسرا گروہ ان کی جگہ آ جائے۔

مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ : سُفْيَانُ ح .

۱۸۱۷: علی بن شیبہ کہتے ہیں ہمیں قبیصہ نے سفیان سے روایت بیان کی۔

تخریج : مسند احمد ۴۰۸/۱۔

۱۸۱۸: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِيْ بَعْضِ أَيَّامِهِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِيَ الْعَدُوِّ، وَكُلُّهُمْ فِيْ صَلَاةٍ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَقَضَوْا رَكْعَةً).

۱۸۱۸: ابوعبیدہ نے عبداللہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز خوف پڑھائی آپ کے پیچھے ایک

صف بنائی گئی اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی کر دی گئی تمام نماز میں شامل تھے آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر یہ لوگ دشمن کے سامنے چلے گئے اور صف بستہ گروہ آیا پس ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر ایک ایک رکعت انہوں نے ادا کی پھر یہ گروہ ان کی جگہ چلا گیا اور دوسرا گروہ آیا۔ انہوں نے ایک ایک رکعت پوری کی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ ١٢٤٤۔

۱۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ الْقَيْسِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ : ثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : لَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي حَرَّةِ بَنِي سُلَيْمٍ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ (وَكُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ) وَزَادَ : (وَكَانُوْا فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ أَخْبَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ قَضَوْا رَكْعَةً رَكْعَةً، وَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ دَخَلُوْا فِي الصَّلَاةِ جَمِيْعًا .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ رَكْعَتَانِ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ فِيْهِ دُخُوْلَهُمْ فِي الصَّلَاةِ مَعًا .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ، هَلْ عَارَضَ هٰذَا الْحَدِيْثُ غَيْرَهُ فِي هٰذَا الْمَعْنٰى؟ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ.

۱۸۱۹: ابوعبیدہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرہ بنی سلیم میں صلاۃ الخوف پڑھائی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس روایت میں وکلہم فی صلاۃ کا جملہ نقل نہیں کیا اور یہ اضافہ نقل کیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حدیث میں صاف بتلایا گیا ہے کہ انہوں نے ایک ایک رکعت مزید ادا کی اور یہ بھی بتلایا گیا کہ وہ تمام ایک نماز میں داخل ہوئے۔ پس ان روایاتِ مذکورہ سے ثابت ہو گیا کہ نمازِ خوف کی دو رکعت ہیں البتہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ان تمام کے نماز میں ایک ہی وقت میں داخلے کا ذکر ہے۔ پس ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ مندرجہ مفہوم میں یہ روایت دوسری روایات کے خلاف تو نہیں' تو تلاش کرنے پر روایات مل گئیں۔

و کانوا فی غیر القبلہ'' حرۃ سیاہ پتھریلی زمین۔

تخریج : سابقہ تخریج کو سامنے رکھیں۔ ابو داؤد ١٧٦/١۔

حاصل روایات : ان روایات میں امام کے ساتھ پڑھنے کے علاوہ ایک ایک رکعت کے پورا کرنے کا تذکرہ موجود ہے جس سے سابقہ روایات کا حل نکل رہا ہے۔

ایک اعتراض:

روایت ابن مسعودؓ کا جملہ دخولهم في الصلوٰة معاً'' بقیہ روایت تو مؤقف ثانی کے موافق ہے مگر یہ جملہ اس کے خلاف ہے۔

الجواب نمبر ①: ہم اس جملے کی پڑتال کے لئے دیگر روایات پر غور کرتے ہیں تا کہ راوی کے اس اضافہ کی حقیقت ظاہر ہو جائے

ملاحظہ فرمائیں۔روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

۱۸۲۰: فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ، قَالَ : يَتَقَدَّمُ الْإِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً، وَيَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوْا فَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا وَيَتَأَخَّرُ الْآخَرُوْنَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْإِمَامُ، وَقَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ أَنْ يَنْصَرِفَ الْإِمَامُ فَيَكُوْنَ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .قَالَ نَافِعٌ : لَا أَرَى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ دُخُوْلَ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ أَنْ يُصَلِّيَ الْإِمَامُ بِالطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى رَكْعَةً .وَالْكِتَابُ شَاهِدٌ لِهٰذَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ : (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ دُخُوْلَ الثَّانِيَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى .وَهٰذَا الْخَبَرُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَأَصْلُهُ مَرْفُوْعٌ، وَإِنْ كَانَ نَافِعٌ قَدْ شَكَّ فِيْهِ فِيْ وَقْتِ مَا حَدَّثَ بِهٖ مَالِكٌ .وَهٰكَذَا رَوَاهُ عَنْهُ أَصْحَابُهُ الْأَكَابِرُ .

۱۸۲۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ جب ان سے صلاۃ خوف کے متعلق دریافت کیا جاتا تو فرماتے امام اور ایک گروہ نماز شروع کرے امام ان کو ایک رکعت پڑھائے اور ایک جماعت ان کے اور دشمنوں کے درمیان حائل رہے اور نماز میں شامل نہ ہو پھر وہ لوگ آگے آئیں جنہوں نے ابھی ایک رکعت بھی ادا نہیں کی اور پہلی جماعت پیچھے ہٹ جائے ان کو امام ایک رکعت پڑھائے پھر امام لوٹ جائے کیونکہ وہ دو رکعت پوری کر چکا پھر ہر طائفہ اپنی اپنی ایک ایک رکعت ادا کرلیں اس کے بعد کہ امام نماز سے فارغ ہو چکا پس اس طرح ہر گروہ دو دو رکعت ادا کرنے والا بن جائے گا۔نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی نقل کر کے بتلاتے تھے۔پس اس روایت میں یہ خبر دی کہ دوسرا گروہ نماز میں اس وقت شامل ہو جبکہ امام ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھا لے اور قرآن مجید کی آیت بھی اسی کی شہادت دیتی ہے۔چنانچہ فرمایا: ﴿ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك﴾ (القرآن)۔''اور دوسرے گروہ کو آنا چاہیے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی پس وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کریں''۔اس بیان سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ دوسری جماعت اس وقت نماز میں شامل ہو گی جب امام رکعت اوّل سے فارغ ہو چکے گا۔یہ روایت صحیح ہے اور اصل کے لحاظ سے مرفوع ہے۔اگرچہ نافع سے مالک سے بیان کرتے ہوئے اس کے رفع میں شک کیا مگر ان کے اکابر شاگردوں نے ان سے مرفوع نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورة ۲' باب ٤٤' مسلم فی المسافرین نمبر۳۰۶' ابو داؤد فی الصلاة نمبر۱۲٤۳' نسائی فی

السنن کتاب صلاۃ الخوف نمبر ۱۹۳۰' ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۵۱' نمبر ۱۲۵۸۔

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات اپنی طرف سے نہیں بلکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر فرمائی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت نے ثابت کر دیا کہ دوسرے گروہ نے شروع میں امام کے ساتھ شرکت نہیں کی بلکہ پہلے گروہ کے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لینے کے بعد شرکت کی ہے پس یہ روایت کا حصہ اگر روات کا تصرف نہ ہوتو دوسری صحیح روایات کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں۔

الجواب نمبر ②: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولتأت طائفة اخرٰی لم یصلوا فلیصلوا معك۔ (النساء) نص کے الفاظ لم یصلوا معك شروع میں امام کے ساتھ ان کی شرکت کی صاف نفی کر رہے ہیں وہ ٹکڑا نظم قرآن کے مخالف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہیں بلکہ تصرف روات شمار ہوگا ابن مسعودؓ کی طرف اس کی نسبت درست نہ ہوگی۔

تصرف روات کی کھلی دلیل:

الجواب نمبر ③: ابن مسعودؓ کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس جملے کو نقل نہیں کرتے۔ملاحظہ ہو۔

۱۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِیصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : (صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِیْ بَعْضِ أَیَّامِهٖ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰی مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰی مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ، ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَکْعَةً رَکْعَةً).

۱۸۲۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کے موقعہ پر صلاۃ خوف پڑھائی ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور ایک دشمن اور آپ کے درمیان حائل تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت نماز پڑھائی پھر یہ لوگ دشمن کی طرف گئے اور دوسرے آ کر نماز کے لئے صف بستہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ نے سلام پھیر دیا پھر دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت (الگ الگ) ادا کی۔

تخریج : بخاری فی صلاۃ الخوف باب ۲' مسلم فی المسافرین حدیث ۳۰۶' نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب صلاۃ الخوف نمبر ۱۹۳۰۔

۱۸۲۲: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَیَّاطُ، قَالَا : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ، عَنْ أَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ .وَقَدْ رَوَاهُ أَیْضًا سَالِمٌ عَنْ أَبِیْهِ مَرْفُوْعًا .

۱۸۲۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۸۲۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعٍ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ صَلَّاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ .

۱۸۲۳: سالم نے اپنے والد سے مرفوعاً نقل کیا کہ میں صلوٰۃ خوف کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھی نے اسی طرح ادا کیا ہے۔

۱۸۲۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عُمَرَ قَالَ : غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ. ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى.

۱۸۲۴: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اس غزوہ میں شرکت کی جو نجد کی جانب کیا پس دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہوا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ دیگر علماء ان روایات کی طرف گئے ہیں۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۳۲۔

حاصل روایات : کہ نماز خوف کا طریقہ یہی ہے کہ امام ایک ایک رکعت دونوں گروہوں کو پڑھائے اور ایک ایک رکعت وہ الگ الگ پڑھیں گے کہ ایک گروہ پہلی رکعت میں شامل ہوا اور دوسرا گروہ دوسری رکعت میں شامل ہوگا اس روایت کو ایک سند میں نافع نے شک سے نقل کیا مگر بعد والی روایات نے ثابت کر دیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ یہ سب جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔

فریق ثالث کا موقف اور مستدل روایات اور ان کے اجوبہ:

یہ قول امام مالک وشافعی واحمد رحمہم اللہ کا ہے کہ امام ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائے پھر یہ ایک رکعت ملا کر سلام کے بغیر دشمن کی طرف جائیں امام منتظر رہے پھر دوسرا گروہ آ کر نماز میں شامل ہو۔ وہ ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت خود ملائے پھر امام کے ساتھ سلام پھیریں پھر دوسرا گروہ آ کر تشہد سے الگ سلام پھیریں۔

۱۸۲۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ (عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً وِجَاهَ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ).

۱۸۲۵: یزید رومان نے صالح بن خوات رحمہ اللہ سے نقل کیا یہ ان لوگوں سے ہیں جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع میں صلاۃ خوف میں خود شمولیت کی ہے کہ ایک جماعت نے آپ کے ساتھ صف بندی کی اور ایک جماعت دشمن کے سامنے

رہی آپ نے ساتھ والوں کوایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اور انہوں نے اپنی رکعت ملا کر نماز پوری کر لی پھر یہ دشمن کی طرف چلے گئے اور صف بستہ ہو گئے دوسری جماعت آئی آپ نے ان کوایک رکعت پڑھائی جو آپ کی نماز سے باقی تھی پھر آپ تشہد میں ٹھہرے رہے انہوں نے اپنی ایک رکعت مکمل کر لی پھر آپ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۳۳۔

۱۸۲۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ ، الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ فِي ذِكْرِ الْآخِرَةِ قَالَ (فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ، فَيَقُوْمُوْنَ فَيَرْكَعُوْنَ لِأَنْفُسِهِمُ الرَّكْعَةَ الْبَاقِيَةَ ثُمَّ يُسَلِّمُوْنَ).

۱۸۲۶: محمد بن ابی بکر نے حضرت صالح بن خوات انصاریؓ سے نقل کیا کہ سہل بن ابی حثمہ نے ان کو بتلایا کہ نماز خوف اس طرح ہے پھر روایت بالا کی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت کو انہوں نے مرفوعاً نقل نہیں کیا البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے فیرکع بہم ویسجد ثم یسلم کہ امام رکوع اور سجدہ کرائے گا پھر امام سلام پھیر دے گا فیقومون فیرکعون لانفسہم الرکعۃ الباقیۃ ثم یسلمون پھر وہ خود کھڑے ہو کر رکوع سجدہ کر کے اپنی بقیہ رکعت مکمل کریں گے اور سلام پھیریں گے۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۳۱' مسلم فی المسافرین ۳۰۹/۳۱۰' نسائی فی السنن کتاب صلاۃ الخوف ۱۹۳٤۔

۱۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .قِيْلَ لَهُمْ : إِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْهِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا وَهُمْ مَأْمُوْمُوْنَ قَبْلَ فَرَاغِ الْإِمَامِ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ .وَقَدْ رَوَيْنَا مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ خِلَافًا لِذٰلِكَ ؛ لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ ثَبَتَ (بَعْدَمَا صَلَّى الرَّكْعَةَ الْأُوْلَى قَائِمًا، وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا ثُمَّ جَاءَتِ الْأُخْرٰى بَعْدَ ذٰلِكَ) .وَفِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، (أَنَّهُ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ) وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُمْ صَلَّوْا قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفُوْا .فَقَدْ خَالَفَ الْقَاسِمُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ فَإِنْ كَانَ هٰذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ فَإِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ مِنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحٍ عَمَّنْ أَخْبَرَهُ وَإِنْ تَكَافَئَا تَضَادَّا، وَإِذَا تَضَادَّا لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ

الْخَصْمَيْنِ فِيْ أَحَدِهِمَا حُجَّةٌ ؛ إِذْ كَانَ لِخَصْمِهِ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا لَهُ عَلٰى خَصْمِهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَدْ رَوٰى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلٍ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى يَزِيْدُ بْنُ رُوْمَانَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ لَيْسَ بِدُوْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فِي الضَّبْطِ وَالْحِفْظِ .قِيْلَ لَهٗ : يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ كَمَا ذَكَرْتَ وَلٰكِنْ لَمْ يَرْفَعِ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا أَوْقَفَهٗ عَلٰى سَهْلٍ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحٍ هُوَ الَّذِيْ كَذٰلِكَ .كَانَ عِنْدَ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ رَأْيِهٖ مَا بَقِيَ فَصَارَ ذٰلِكَ رَأْيًا مِنْهُ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِذٰلِكَ لَمْ يَرْفَعْهُ يَحْيَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا، ارْتَفَعَ أَنْ يَقُوْمَ بِهٖ حُجَّةٌ أَيْضًا .وَالنَّظَرُ يَدْفَعُ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّا لَمْ نَجِدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ يُصَلِّيْ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ الْإِمَامِ، وَإِنَّمَا يَفْعَلُهُ الْمَأْمُوْمُ مَعَ فِعْلِ الْإِمَامِ أَوْ بَعْدَ فِعْلِ الْإِمَامِ، وَإِنَّمَا يُلْتَمَسُ عِلْمُ مَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ مِمَّا أُجْمِعَ عَلَيْهِ .فَإِنْ قَالُوْا : قَدْ رَأَيْنَا تَحْوِيْلَ الْوَجْهِ عَنِ الْقِبْلَةِ قَدْ يَجُوْزُ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، وَلَا يَجُوْزُ فِيْ غَيْرِهَا، فَمَا يُنْكِرُوْنَ قَضَاءَ الْمَأْمُوْمِ قَبْلَ فَرَاغِ الْإِمَامِ كَذٰلِكَ جُوِّزَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يُجَوَّزْ فِيْ غَيْرِهَا قِيْلَ لَهٗ : إِنَّ تَحْوِيْلَ الْوَجْهِ عَنِ الْقِبْلَةِ قَدْ رَأَيْنَاهُ أُبِيْحَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ لِلْعُذْرِ فَأُبِيْحَ فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ كَمَا أُبِيْحَ فِيْ غَيْرِهَا، وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ مَنْ كَانَ مُنْهَزِمًا فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَإِنَّهٗ يُصَلِّيْ، وَإِنْ كَانَ عَلٰى غَيْرِ قِبْلَةٍ .فَلَمَّا كَانَ قَدْ يُصَلِّيْ كُلَّ الصَّلَاةِ عَلٰى غَيْرِ قِبْلَةٍ لِعِلَّةِ الْعَدُوِّ، وَلَا يُفْسِدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ، كَانَ انْصِرَافُهٗ عَلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ مِنْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ، أَحْرٰى أَنْ لَا يَضُرَّهٗ ذٰلِكَ .فَلَمَّا وَجَدْنَا أَصْلًا فِي الصَّلَاةِ إِلٰى غَيْرِ الْقِبْلَةِ مُجْمَعًا عَلَيْهِ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ بِالْعُذْرِ، عَطَفْنَا عَلَيْهِ مَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ مِنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ فِي لِانْصِرَافِ لِلْعُذْرِ، وَلَمَّا لَمْ نَجِدْ لِقَضَاءِ الْمَأْمُوْمِ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ الْإِمَامُ مِنَ الصَّلَاةِ أَصْلًا فِيْمَا أُجْمِعَ عَلَيْهِ يَدُلُّ عَلَيْهِ فَنَعْطِفُهٗ عَلَيْهِ، أَبْطَلْنَا الْعَمَلَ بِهٖ وَرَجَعْنَا إِلَى الْآثَارِ الْأُخَرِ الَّتِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا، الَّتِيْ مَعَهَا التَّوَاتُرُ وَشَوَاهِدُ الْإِجْمَاعِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ كُلِّهٖ.

۱۸۲۷: سفیان نے یحییٰ بن سعید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ان کے جواب میں کہا جائے گا۔اس حدیث میں تو یہ ہے کہ انہوں نے مقتدی ہونے کی حیثیت سے امام کی فراغت سے پہلے نماز ادا کی اور یزید بن رومان کی روایت میں بھی ہے اور شعبہ والی روایت اس کے خلاف ہے۔ کیونکہ یزید بن رومان کی

روایت بتلاتی ہے کہ آپ رکعت اوّل ادا کرنے کے بعد کھڑے رہے اور لوگوں نے اپنے طور پر دوسری رکعت مکمل کی۔ پھر وہ دشمن کی طرف چلے گئے تو دوسری جماعت آئی۔ شعبہ والی روایت اس طرح ہے کہ "آپ نے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی' پھر یہ لوگ ان کی جگہ دشمن کے سامنے چلے گئے"۔ اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ انہوں نے لوٹنے سے پہلے نماز مکمل کی۔ تو قاسم نے روایت میں یزید کے خلاف روایت نقل کی ہے۔ اگر سند کے لحاظ سے لیا جائے تو عبدالرحمٰن نے اپنے والد کی وساطت سے ابوحصمہ رضی اللہ عنہ سے جو روایت مرفوع نقل کی وہ یزید بن رومان کی صالح والی روایت سے زیادہ عمدہ ہے۔ اگر ان میں برابر مانی جائے تو تضاد ہوا تو کسی فریق کے لیے اس روایت میں استدلال کا موقع نہ رہا' اس لیے کہ اس کے مقابل کے پاس اسی جیسی روایت موجود ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرلے کہ یحییٰ بن سعید نے قاسم سے یزید بن رومان کے موافق روایت کی ہے اور یحییٰ کوئی عبدالرحمٰن سے ثقاہت میں کم نہیں۔ تو جواب میں ہم عرض کریں گے کہ بلاشبہ یحییٰ کا مقام تو وہی ہے جو تم نے بیان کر دیا مگر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت ذکر نہیں کی بلکہ انہوں نے سہل رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت نقل کی ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ جو عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے وہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی مخصوص روایت کی طرح ہو اور باقی انہوں نے اپنی رائے سے کہا ہو۔ پس یہ ان کا اجتہاد ہوا نہ کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد۔ اسی وجہ سے یحییٰ رحمہ اللہ نے اس کو مرفوع نقل نہیں کیا۔ جب اس بات کا احتمال موجود ہے تو پھر اس روایت سے استدلال کرنا درست نہ رہا اور غور و فکر بھی اس کے خلاف ہے کیونکہ ہم کوئی ایسی نماز نہیں پاتے جس کو مقتدی امام سے پہلے ادا کرلیں۔ مقتدی کی ادائیگی تو اس کی معیت یا اس کے بعد ہوتی ہے۔ اگر وہ یہ اعتراض کریں کہ ہم نے غور سے دیکھا کہ اس نماز میں تو قبلہ سے رُخ موڑنا جائز ہے جبکہ دوسری کسی نماز میں درست نہیں تو جو لوگ امام سے پہلے نماز پوری رنے پر معترض ہیں وہ بھی اسی طرح اس نماز میں جائز ہے دوسری نمازوں میں نہیں۔ اس کے جواب میں کہیں گے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری نمازوں میں عذر کی بناء پر رُخ پھیرنا جائز ہے۔ پس دوسری نمازوں کی طرح یہاں بھی جائز ہوگا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سب کا اس بات پر اجماع ہے۔ کہ جو شخص دشمن سے بھاگنے والا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اسی طرح نماز پڑھے خواہ وہ قبلہ کی طرف رُخ نہ کرنے والا ہو۔ پس جب ہر نماز دشمن کی وجہ سے قبلہ کے علاوہ پڑھی جاسکتی ہے اور اس سے نماز میں فرق نہیں پڑتا تو نماز کے بعد قبلہ سے رُخ موڑ لینا اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے نماز کو نقصان نہ پہنچے۔ جب یہ قاعدہ اجماعی ہے کہ عذر کی وجہ سے غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ سکتے ہیں تو واپس مڑنے کے لیے قبلے سے رُخ موڑ لینے کو بھی ہم نے اسی پر قیاس کیا۔ جب ہمیں کوئی اصل اجماعی نہ مل سکی جس سے امام سے پہلے فراغت ثابت ہو سکے کہ اس پر قیاس کیا جائے اسی وجہ سے ہم نے اس پر عمل کو باطل قرار دے کر دوسری روایات کی طرف رجوع کیا جن کا تذکرہ ہو چکا' وہ روایات تواتر سے ثابت ہیں اور ان پر اجماع کی گواہی بھی موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے برعکس روایت ملاحظہ کریں۔

الجواب نمبر ①: یزید بن رومان نے صالح بن خوات سے جو روایت اوپر نقل کی ہے اس میں ہے کہ امام کے نماز سے فارغ ہونے

سے پہلے وہ رکعت پڑھ کر فارغ ہو جائیں گے حالانکہ وہ مقتدی ہیں عبدالرحمٰن اور بن قاسم اپنے والد کی وساطت سے صالح بن خوات سے جو روایت نقل کی ہے وہ اس کے خلاف ہے اس میں ان کی فراغت امام کے بعد ہے اور اس بات کا اس میں تذکرہ نہیں کہ وہ لوٹنے سے نماز پوری کریں۔

قاسم یزید بن رومان کے مقابلے میں قوی راوی ہے قاسم نے صالح بن خوات عن سہل بن ابی حثمہ نقل کی جبکہ یزید نے صالح بن خوات سے براہ راست نقل کی حالانکہ تمام سہل بن ابی حثمہ سے ہیں پس یزید کی روایت منقطع و متروک ہے پس روایت قابل استدلال نہیں۔

<u>ایک ضمنی اشکال:</u> یزید بن رومان تو متروک ہے مگر یحییٰ بن سعید تو معتبر راوی ہے اس کی روایت یزید بن رومان کی روایت کے موافق ہے۔

<u>ضمنی جواب:</u> یحییٰ بن سعید کی روایت سہل پر موقوف ہے اور دوسری سہل کی روایت مرفوع ہے پس وہی قابل ترجیح ہوگی اور یہ سہل کا اجتہاد یا نچلے راوی کا تصرف قرار دیا جائے گا اسی وجہ سے تو وہ مرفوع بیان نہیں کی گئی پس اب اس روایت سے استدلال درست نہ رہا۔

<u>نظری جواب:</u> ہمارے سامنے ایسا کوئی نمونہ نہیں کہ امام و مقتدی نماز اکٹھی شروع کریں اور مقتدی امام سے پہلے فراغت پالے مقتدی تو امام کے ساتھ پڑھتا ہے یا بعد میں ادا کرتا ہے پس خلافیات کا علم اجتماعیات سے لینا چاہئے۔ فتدبر وتشکر۔

<u>سرسری اشکال:</u> یہاں تحویل قبلہ پایا گیا حالانکہ یہ اور کسی نماز میں نہیں ہے پس جس طرح امام سے پہلے فراغت نادر ہے تو یہ بھی نادر ہے فما قولکم فیہ پھر ہم پر اعتراض کیوں؟

جواب تحویل قبلہ اعذار کے مقامات میں دوسرے مقامات میں بھی جائز ہے پس یہ مباح و جائز رہا اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ جو آدمی شکست کھا کر بھاگ رہا ہو اور نماز کا وقت آ جائے تو وہ غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھتا جائے گا پس جب مکمل نماز غیر قبلہ کی طرف دشمن کے خطرہ سے درست ہوگئی اور نماز فاسد نہ ہوئی تو یہاں تو فقط انصراف للصف ہے تو یہ بدرجہ اولیٰ درست ہونا چاہئے جب وہاں قبلہ سے رخ موڑنے میں دشمن کے عذر کی وجہ سے بالاتفاق حرج نہیں تو یہاں بھی یہی حکم ہوا۔

البتہ امام سے پہلے مقتدی کے فراغت پالینے کی کوئی اصل موجود نہیں ہے کہ جس طرف ہم اس کو موڑ سکیں اس لئے ہم نے اس کو باطل قرار دے کر آثار کی طرف رجوع کیا جو کہ متواتر اور اجماع کے شواہد سے بھی مزین ہیں۔

روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آخری جواب:

۱۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَا : أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ (سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلَاةَ الْخَوْفِ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ مَرْوَانُ مَتٰى؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى مُقَابِلُو الْعَدُوِّ وَظُهُوْرُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا مَعَهُ وَالَّذِيْنَ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ، وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مُقَابِلُو الْعَدُوِّ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ فَذَهَبُوْا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى فَرَكَعُوْا مَعَهُ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلِي الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ).

۱۸۲۸: عروہ بن زبیر مروان بن الحکم سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلاۃ خوف پڑھی ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ مروان نے سوال کیا کب؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا غزوہ نجد کے موقعہ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر کے لئے کھڑے ہوئے اور ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور دوسری جماعت دشمن کے بالمقابل کھڑی تھی ان کی پشتیں قبلہ کی طرف تھیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور ان تمام نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی ان سمیت جو دشمن کے مقابلے تھے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ایک رکعت اپنے ساتھ والی جماعت کو مکمل کرائی اور سجدہ کیا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ والا گروہ بھی کھڑا ہوا اور دشمن کی طرف جا کر اس کے مقابل صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آیا جو کہ پہلے دشمن کے سامنے کھڑا تھا پس انہوں نے آ کر رکوع کیا اور سجدہ کیا اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں تھے پھر یہ رکعت مکمل کر کے کھڑے ہو گئے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت ادا فرمائی اور انہوں نے بھی آپ کے ساتھ دوسری رکعت ادا کی پھر انہوں نے آپ کے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا اور پہلا گروہ جو دشمن کے سامنے تھا وہ آیا اور انہوں نے رکوع سجدہ کیا اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت تشہد میں تھے اور دوسری جماعت بھی آپ کے ساتھ تھی پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئی اور ہر گروہ کی بھی دو دو رکعت ہوئیں۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ ۱۲۴۰، نسائی فی السنن کتاب صلاۃ الخوف ۱۹۳۔

۱۸۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَدَعَ النَّاسَ صَدْعَيْنِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ وَقَامُوْا مَعَهُ فَلَمَّا اسْتَوَوْا قِيَامًا، رَجَعَ الَّذِيْنَ خَلْفَهُ وَرَاءَ هُمَ الْقَهْقَرَى فَقَامُوْا وَرَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ .وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَقَامُوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَامُوْا فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ أُخْرٰى فَكَانَتْ لَهُمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ .وَجَاءَ الَّذِيْنَ بِإِزَاءِ الْعَدُوِّ فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسُوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ بِهِمْ جَمِيْعًا). فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحَوُّلُ الْإِمَامِ إِلَى الْعَدُوِّ، وَبِالطَّائِفَةِ الَّتِيْ صَلَّتْ مَعَهُ الرَّكْعَةَ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْآثَارِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَفِي كِتَابِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- مَا يَدُلُّ عَلٰى دَفْعِ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ : (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ) . فَفِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَعْنَيَانِ مُوْجِبَانِ لِدَفْعِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، أَحَدُهُمَا : قَوْلُهُ (لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ دُخُوْلَهُمْ فِي الصَّلَاةِ إِنَّمَا هُوَ فِيْ حِيْنِ مَجِيْئِهِمْ لَا قَبْلَ ذٰلِكَ، وَقَوْلُهُ (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَكَ). ثُمَّ قَالَ : (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) [النساء : ١٠٢] فَذَكَرَ الْإِتْيَانَ لِلطَّائِفَتَيْنِ إِلَى الْإِمَامِ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآثَارُ الْمُتَوَاتِرَةُ الَّتِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهَا، فَهِيَ أَوْلٰى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ إِلٰى.

۱۸۲۹: عروہ بن زبیر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھائی اور لشکر کی دو جماعتیں بنائیں پس ایک جماعت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت نماز ادا کی پھر یہ جماعت آپ کے ساتھ جب دوسری رکعت کے قیام کے لئے اٹھ گئے تو یہ پیچھے کی طرف الٹے قدموں ہٹ گئے اور ان لوگوں کی جگہ لے لی جو دشمن کے سامنے تھے اور دوسری جماعت ان کی جگہ آئی اور انہوں نے ایک رکعت اپنی ادا کی اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کی حالت میں تھے پھر یہ جماعت دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوئے پس آپ نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی پس ان کی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہو گئیں اور وہ لوگ بھی آئے جو دشمن کے بالمقابل تھے پس انہوں نے اپنی ایک رکعت دو سجدوں سمیت مکمل کی پھر یہ تشہد میں بیٹھ گئے پس آپ نے

سب کے ساتھ سلام پھیرا۔اس روایت میں امام کا پہلی رکعت ادا کرنے والی جماعت کے ساتھ دشمن کی طرف پھر جانا مذکور ہے یہ صرف اسی روایت میں مذکور ہے اور کسی روایت میں وارد نہیں اور قرآن مجید کی آیت بھی غلط ہونے پر دلالت کرتی ہے چنانچہ فرمایا: ﴿فلتقم طائفة منهم معك ولياخذوا اسلحتهم فاذا سجدوا فليكونوا من ورائكم ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك﴾ (القرآن)۔ ''پس ایک جماعت آپ کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو اور وہ اپنا اسلحہ بھی لیے رہیں' پس جب وہ رکعت مکمل کر لیں تو وہ پیچھے چلے جائیں اور دوسری جماعت آ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی' پس وہ آپکے ساتھ نماز پڑھیں''۔اس آیت میں دو ایسی باتیں ہیں جو اس روایت کو رد کر رہی ہیں۔(۱) لم يصلوا فليصلوا معك' اس سے یہ دلالت مل رہی ہے کہ ان کا نماز میں داخلہ اسی وقت ہے جب وہ آئے بس اس سے پہلے نہیں۔(۲) فلتقم طائفة منهم معك' تو دونوں گروہوں کا امام کی طرف آنا ثابت ہو رہا ہے اور یہ چیز جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد متواتر آثار کے موافق ہے جن میں آپ کا فعل مذکور ہے۔شروع باب میں بیان کر چکے وہ اس حدیث سے ہر اعتبار سے اولیٰ ہیں۔دوسرے علماء نے نمازِ خوف میں ایک اور راہ اپنائی ہے۔مستدل روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۲۱٤۔

نقد وتبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: اس روایت میں دوسرے گروہ کا بھی محاذ کو چھوڑ کر آ جانا مذکور ہے دیگر روایات اس حصہ کی مؤید نہیں اور قرآن مجید میں جو طریقہ مذکور ہے اس کے خلاف ہے پس یہ حصہ محل استدلال نہیں تصرف راوی ہے۔

حاصل روایات : اس روایت سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ امام سے پہلے کوئی گروہ بھی نماز مکمل نہیں کرے گا بلکہ امام کے بعد مکمل کریں گے البتہ نماز میں تمام کا شروع میں داخل ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے یہ بھی روایات مشہورہ کے خلاف ہے نیز قرآن مجید کے اندر مذکورہ صورت کے بھی خلاف قرآن مجید میں فلتقم طائفة منهم معك (النساء ۱۰۲) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے لئے ایک جماعت ہے جو آپ کے ساتھ کھڑی۔دوسری جماعت نماز شروع کرنے والی نہیں ہے نیز آیت کے الفاظ لم يصلوا فليصلوا معك (النساء) بتلاتے ہیں کہ یہ نماز میں پہلے شامل نہیں ورنہ ان کو لم يصلوا نہ کہا جاتا کیونکہ تحریمہ میں شریک ہونے والا تو نماز میں شامل ہو جاتا ہے پس معلوم ہوا کہ دوسرا گروہ نماز میں آ کر شریک ہوا ہے پہلے وہ داخل نہ تھا اور پھر ولتات طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك تو اس آیت میں دونوں جماعتوں کا یکے بعد دیگرے آنا مذکور ہے پس اس صورت کے ساتھ یہ روایت آثار عامہ کے ساتھ مل جائے گی۔

فریق ثالث کا جواب:

اس روایت اور سیاق آیت سے ان کا جواب بھی ہوگیا جو امام سے پہلے دوسری رکعت کو مکمل کرنے کے قائل ہیں فریق ثانی کا موقف جو مبرہن ہوگیا۔

فریق رابع کا موقف اور استدلال:

امام حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں صلاۃ خوف امام کے لئے چار رکعت اور مقتدیوں کے لئے دو دو رکعت ہے دلیل یہ روایت ابوبکرہ و جابر رضی اللہ عنہما ہے۔

۱۸۳۰: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا، وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا، وَصَلّٰى كُلُّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ.

۱۸۳۰: حسن نے ابوبکرہؓ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صلاۃ خوف پڑھائی پس ایک طائفہ کو دو رکعت پڑھائی پھر وہ لوٹ گئے (دشمن کے سامنے جا کر کھڑے ہوئے) اب دوسرا گروہ آیا پس انکو دو رکعت پڑھائی اس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت ادا فرمائی اور ہر جماعت نے دو دو رکعت ادا کی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ ۱۲۴۸' نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب صلاۃ الخوف ۱۹۳۹۔

۱۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۸۳۱: ابوحرہ نے حسن سے انہوں نے ابوبکرہ سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۸۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا أَبَانُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ، فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ. ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۸۳۲: ابوسلمہ نے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے کہ ہم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں تھے پس جماعت کرائی گئی پھر اس کا طریقہ مندرجہ بالا روایت والا نقل کیا ہے۔

تخریج : نسائی فی المغازی باب۳۳' مسلم فی المسافرین ۳۱۱۔

۱۸۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَارِبَ خَصَفَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ) فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا .فَقَالَ قَوْمٌ بِهٰذَا، وَزَعَمُوْا أَنَّ صَلَاةَ الْخَوْفِ كَذٰلِكَ .وَلَا حُجَّةَ لَهُمْ -عِنْدَنَا -فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، لِأَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّاھَا کَذٰلِکَ، لِأَنَّہٗ لَمْ یَکُنْ فِیْ سَفَرٍ یُقْصَرُ فِیْ مِثْلِہِ الصَّلَاۃُ، فَصَلّٰی بِکُلِّ طَائِفَۃٍ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَضَوْا بَعْدَ ذٰلِکَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ .وَھٰکَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ اِذَا حَضَرَ الْعَدُوُّ فِیْ مِصْرٍ فَأَرَادَ أَھْلُ ذٰلِکَ الْمِصْرِ أَنْ یُصَلُّوْا صَلَاۃَ الْخَوْفِ فَعَلُوْا ھٰکَذَا .یَعْنِیْ بَعْدَ أَنْ یَکُوْنَ تِلْکَ الصَّلَاۃُ ظُھْرًا أَوْ عَصْرًا أَوْ عِشَاءً .قَالُوْا : فَإِنَّ الْقَضَاءَ مَا ذُکِرَ .قِیْلَ لَھُمْ : قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنُوْا قَدْ قَضَوْا وَلَمْ یُنْقَلْ ذٰلِکَ فِی الْخَبَرِ، وَقَدْ یَجِیْءُ فِی الْأَخْبَارِ مِثْلُ ھٰذَا کَثِیْرًا وَإِنْ کَانُوْا لَمْ یَقْضُوْا، فَإِنَّ ذٰلِکَ -عِنْدَنَا- لَا حُجَّۃَ فِیْہِ أَیْضًا لِأَنَّہٗ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ کَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْفَرِیْضَۃُ تُصَلّٰی -حِیْنَئِذٍ- مَرَّتَیْنِ فَیَکُوْنُ کُلُّ وَاحِدَۃٍ مِنْھُمَا فَرِیْضَۃً، وَقَدْ کَانَ ذٰلِکَ یُفْعَلُ فِیْ أَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ .

۱۸۴۳: سلیمان بن قیس نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصفہ کے ساتھ جنگ میں مصروف تھے پس صحابہ کو نماز خوف پڑھائی پس اسی طرح روایت نقل کی جیسے اوپر گزری۔ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ نمازِ خوف اسی طرح ہے۔ ہمارے ہاں ان آچار میں ہمارے لیے کوئی حجت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ادا کیا ہو اور آپ سفر میں نہ ہوں کہ جس میں قصر کی جاتی ہے۔ اس سے آپ نے ہر جماعت کو دو دو رکعت پڑھائیں اور بقیہ دو دو رکعتیں بعد میں انہوں نے پوری کرلیں۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جب دشمن شہر میں حملہ کردے اور شہر کے لوگ نمازِ خوف ادا کرنا چاہتے ہوں تو وہ اسی طرح کریں یعنی اس کے بعد کہ وہ نماز ظہر یا عصر یا عشاء ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ قضاء کا تو یہاں تذکرہ نہیں تو ان سے کہا جائے گا ممکن ہے کہ انہوں نے قضاء کی ہو مگر روایت میں مذکور نہیں اور روایات میں ایسا کثرت سے آتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ قضاء نہ کی ہو مگر ہمارے ہاں اس کے لیے بھی کوئی دلیل روایت میں موجود نہیں۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور اس زمانے میں فریضہ دو مرتبہ ادا کیا جاتا ہو۔ پس ان میں سے ہر ایک فرض ہو ابتداء اسلام میں ایسا کیا گیا پھر منسوخ ہوگیا۔ چنانچہ آئندہ روایت ملاحظہ کریں۔

تخریج : سابقہ تخریج کو ملاحظہ کریں۔ نسائی فی المغازی۔

حاصل روایات : ان روایتوں سے بظاہر آپ کا چار رکعت پڑھنا اور مقتدیوں کا دو دو رکعت پڑھنا ثابت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام پر تو چار رکعت اور مقتدیوں پر دو دو رکعت ہے۔

جواب : ان چاروں روایات میں آپ کے موقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اس میں یہ قوی احتمال ہے کہ یہ صلاۃ خوف حالت حضر میں ادا کی گئی اور حالت حضر میں تو امام چار رکعت پڑھتا اور مقتدیوں کو دو دو رکعت پڑھاتا اور بقیہ نماز مقتدی خود پوری کرتے ہیں اس کا تذکرہ اس روایت میں اگرچہ نہیں مگر دیگر روایات میں بقیہ کی قضا کا تذکرہ موجود ہے اور حضر میں تو سب کے نزدیک امام کا چار رکعت پڑھنا ضروری ہے اور مقتدی دو دو رکعت امام کے ساتھ پڑھ کر بقیہ پوری کریں گے جبکہ وہ نماز ظہر، عصر یا عشاء ہو۔

ضمنی اشکال: بقیہ نماز کی ادائیگی کا تذکرہ روایات میں موجود نہیں ہے۔
الجواب نمبر ①: ممکن ہے کہ انہوں نے پوری کی ہو اگرچہ اس روایت میں مذکور نہیں مگر دیگر روایات میں تو موجود ہے گویا ان روایات میں اجمال ہے۔
نمبر ②: اگر بالفرض انہوں نے نہ پوری کی ہوں تو یہ عین ممکن ہے کہ یہ ابتداء اسلام کا زمانہ ہو جبکہ فرض کو ایک وقت میں دومرتبہ پڑھا جاسکتا تھا پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ظاہر کر رہی ہے۔
روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہو۔

۱۸۳۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ : (أَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَقُلْتُ : أَلَا تُصَلِّيْ مَعَ النَّاسِ؟ فَقَالَ : قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ رَحْلِيْ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُصَلّٰى فَرِيْضَةٌ مَرَّتَيْنِ). فَالنَّهْيُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بَعْدَ الْإِبَاحَةِ .فَقَدْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ هٰكَذَا يَصْنَعُوْنَ فِيْ بَدْءِ الْإِسْلَامِ، يُصَلُّوْنَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ ثُمَّ يَأْتُوْنَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلُّوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةَ الَّتِيْ أَدْرَكُوْهَا عَلٰى أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ فَيَكُوْنُوْا قَدْ صَلَّوْا فَرِيْضَةً مَرَّتَيْنِ حَتّٰى نَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَأَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَدْرَكَ تِلْكَ الصَّلَاةَ أَنْ يُصَلِّيَهَا وَيَجْعَلَهَا نَافِلَةً .وَتَرْكُ ابْنِ عُمَرَ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ يُحْتَمَلُ -عِنْدَنَا- ضَرْبَيْنِ .يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةُ، صَلَاةً لَا يُتَطَوَّعُ بَعْدَهَا فَلَمْ يَكُنْ يَجُوْزُ أَنْ يُصَلِّيَهَا إِلَّا عَلٰى أَنَّهَا فَرِيْضَةٌ، فَقَالَ : (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلّٰى فَرِيْضَةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ) ، أَيْ فَلَا يَجُوْزُ أَنْ أُصَلِّيَهَا فَرِيْضَةً لِأَنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُهَا مَرَّةً، وَلَا أَدْخُلُ مَعَهُمْ لِأَنِّيْ لَا يَجُوْزُ لِيْ التَّطَوُّعُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ، عَنْ إِعَادَتِهَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ، ثُمَّ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ تُصَلّٰى عَلٰى أَنَّهَا نَافِلَةٌ فَلَمْ يَسْمَعْ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۳۴: سلیمان مولیٰ میمونہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں آیا اور میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بیٹھے ہیں جبکہ دوسرے لوگ نماز میں مشغول ہیں تو میں نے کہا کیا آپ لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھیں گے؟ تو انہوں نے جواب دیا میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرض کو دومرتبہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ ممانعت کا قاعدہ یہ ہے کہ وہ اباحت کے بعد ہوا کرتی ہے ابتداء اسلام میں مسلمان اسی طرح کرتے تھے وہ اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے پھر وہ مسجد میں آتے اور جو نماز وہ جماعت کے ساتھ پاتے وہ فرض کے طور پر ادا

کرتے۔ پس وہ دو مرتبہ فرض ادا نے والے ہوتے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس سے روک دیا اور ان کو حکم دیا کہ جو شخص مسجد میں آئے (جبکہ وہ پہلے گھر میں نماز ادا کر چکا ہو) تو اس نماز میں شامل ہو کر اس کو نفل بنائے۔ باقی اس روایت میں مذکور ہے "ابن عمر رضی اللہ عنہما نے لوگوں کے ساتھ نماز کو چھوڑ دیا" اس میں دو احتمال ہیں۔
(۱) ممکن ہے کہ وہ نماز ایسی ہو جس کے بعد نوافل نہیں پڑھے جاتے۔ پس یہ جائز نہیں کہ اسے فرض کے علاوہ کسی دوسری نیت سے ادا کر لے۔ اس وجہ سے انہوں نے فرمایا "**نهى رسول الله ﷺ ان يصلى فريضة فى يوم مرتين**" یعنی یہ جائز نہیں ہے کہ میں اسے فرض کی نیت سے ادا کروں کیونکہ میں اسے اس طور پر تو ایک مرتبہ ادا کر چکا اور ان کے ساتھ میں فرض میں شامل نہ ہوں گا کیونکہ اس وقت میں نفل میرے لیے جائز نہیں اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کے لوٹانے کی ممانعت اس معنی میں سنی ہو جس پر آپ نے ممانعت فرمائی اور بعد میں آپ نے نفلی طور پر اجازت مرحمت فرمائی وہ انہوں نے نہ سنی ہو۔ پس دونوں احتمالات کو روایات کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد و فی الصلاۃ باب ۵۷' نمبر ۵۷۹۔

حاصل روایت یہ ہے کہ نہی اباحت کے بعد ہوا کرتی ہے ابتداء اسلام میں لوگ اپنے گھروں میں نماز ادا کر لیتے تھے پھر مسجد نبوی میں آتے اور وہی نماز دوبارہ جماعت سے پڑھ لیتے تو گویا فرض دو مرتبہ ادا کرنے والے ہوتے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا اور یہ حکم دیا کہ اگر وہ نماز ادا کر لے پھر وہ مسجد میں آ جائے تو اس کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور اس کو نفل بنا لے (بشرطیکہ وہ ان نمازوں سے نہ ہو جن کے اوقات میں نوافل مکروہ تحریمی ہیں مثلاً نماز فجر کے بعد سورج طلوع تک کا وقت یا عصر کے بعد غروب آفتاب تک کا وقت۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل میں دو احتمال ہیں۔

احتمال نمبر ①: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس نماز کو ترک کیا ہے وہ وہی نماز ہو جس کے بعد نفل نہیں پڑھے جا سکتے اسی وجہ سے انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک فرض کو دو مرتبہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ میں فرض تو ادا کر چکا اور یہ نفل اس وقت جائز نہیں اس لئے میں ان کے ساتھ نماز میں داخل نہیں ہو رہا۔

احتمال نمبر ②: ممکن ہے کہ یہ نماز تو ایسی ہو جس کے بعد نفل نماز جائز ہو مگر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ابھی تک جواز نفل والا ارشاد نہ سنا ہو۔

اب رہا یہ مسئلہ کہ اس کی فرض نماز پہلے والی ہے یا یہ دوسری اس میں فتویٰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہو۔

۱۸۳۵: فَإِذَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِىُّ، قَالَ : ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ ابْنِ أَبِىْ رَافِعٍ، قَالَ : أَرْسَلَنِىْ مُحْرِزُ بْنُ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ أَسْأَلُهٗ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الظُّهْرَ فِىْ بَيْتِهٖ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فَصَلّٰى مَعَهُمْ، أَيَّتُهُمَا صَلَاتُهٗ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : صَلَاتُهُ الْأُوْلٰى. فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَدْ رَاٰى أَنَّ

الثَّانِيَةَ تَكُوْنُ تَطَوُّعًا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ تَرْكَهُ لِلصَّلَاةِ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهَا صَلَاةٌ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بَعْدَهَا فَإِنْ كَانَتْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ وَجَابِرٍ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا كَانَ أَوْلَى الْحُكْمِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ مَنْ صَلَّى فَرِيْضَةً جَازَ أَنْ يُعِيْدَهَا فَتَكُوْنَ فَرِيْضَةً فَلِذٰلِكَ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ بِالطَّائِفَتَيْنِ، وَذٰلِكَ هُوَ جَائِزٌ لَوْ بَقِيَ الْحُكْمُ عَلٰى ذٰلِكَ. فَأَمَّا إِذَا نُسِخَ فَنَهَى أَنْ تُصَلّٰى فَرِيْضَةٌ مَرَّتَيْنِ فَقَدِ ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهُ صَلّٰى بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَبَطَلَ الْعَمَلُ بِهِ. فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ، وَجَابِرٍ لِاحْتِمَالِهِمَا مَا ذَكَرْنَا.

۱۸۳۵: عثمان بن سعید بن ابی رافع کہتے ہیں کہ مجھے محرز بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا کہ (میں ان سے یہ مسئلہ دریافت کروں) جب آدمی ظہر اپنے گھر میں ادا کرے پھر مسجد میں آئے اور لوگ ابھی نماز میں مصروف ہوں اور وہ ان کے ساتھ مل کر بھی نماز پڑھے تو اس کے فرض کون سے شمار ہوں گے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا فرض پہلی نماز والے ہوں گے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خیال فرمایا کہ دوسری نماز نفل ہوگی۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ان کا نماز چھوڑنا جس کا تذکرہ سلیمان رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے۔ وہ اس بناء پر تھا کہ وہ ایسی نماز تھی کہ جس کے بعد نفل ادا نہیں ہو سکتے۔ پس اگر ابوبکرہ اور جابر رضی اللہ عنہ والی روایات جن کا ہم نے تذکرہ کیا ان میں پہلا معنی مراد لیا جائے جو ہم نے بیان کیا کہ "جو شخص فرض نماز ادا کر لے اس کو اسے دوبارہ پڑھنا درست ہے"۔ پس اس صورت میں یہ فرض قرار پائیں گے۔ اسی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ دو جماعتوں کو نماز پڑھائی اور یہ جائز بشرطیکہ اس پر حکم باقی ہے اور اگر منسوخ ہو چکا ہو اور فرض کو دو مرتبہ پڑھنا ممنوع قرار دیا گیا ہو تو یہ مفہوم خود ختم ہو گیا جس کی وجہ سے دو گروہوں کو دو دو رکعت پڑھائیں اور اس پر عمل کرنا جائز نہ ہوا۔ پس ان دو احتمالات کی وجہ سے حضرت ابوبکرہ اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایات سے استدلال کی گنجائش نہ رہی۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۲/۷۵۔

اس روایت سے یہ بات تو ظاہر ہوگئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت جس جماعت میں شمولیت نہیں کی وہ ایسی نماز تھی جس کے بعد نفل نماز درست نہیں پس احتمال اول متعین ہو گیا۔

حدیث ابوبکرہ اور جابر رضی اللہ عنہ کا جواب نمبر ①: ان روایات میں مذکور ہے یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ فرض دو مرتبہ پڑھنے کی اجازت بھی اسی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو دو رکعت پڑھائیں اور دوسرے گروہ کو بھی دو رکعت پڑھائیں اور یہ حکم پہلے تھا جب یہ حکم منسوخ ہوا تو اس روایت پر عمل بھی درست نہ رہا۔

ایک فرض کے دن میں دو مرتبہ پڑھنے کے نسخ کی دلیل یہ روایت ہے۔

۱۸۳۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا حِبَّانُ يَعْنِيْ: ابْنَ هِلَالٍ، قَالَ: ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ

عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَيْمَنَ الْمَعَافِرِيِّ، قَالَ : كَانَ أَهْلُ الْعَوَالِيْ يُصَلُّوْنَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ، وَيُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدُوْا الصَّلَاةَ فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ. قَالَ عَمْرٌو : قَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ : صَدَقَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى .

۱۸۳۶: عمرو بن شعیب نے خالد بن ایمن المعافریؒ سے نقل کیا کہ اہل موالی اپنے گھروں میں نماز پڑھتے اور (پھر آ کر) جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کرتے پھر آپ ﷺ نے ان کو دن میں دومرتبہ ایک فرض نماز پڑھنے سے منع فرمایا عمرو کہتے ہیں میں نے یہ بات سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو نقل کی تو انہوں نے کہا خالد نے سچ فرمایا ہے۔اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت آئی ہے جو اور مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

ایک اور انداز سے ابوبکرو جابر رضی اللہ عنہما کی روایت کا جواب:

خود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اس مفہوم کو نادرست قرار دیتی ہے جو فریق رابع نے روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اخذ کیا ہے۔روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۱۸۳۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ إِقْصَارِ الصَّلَاةِ فِي الْخَوْفِ أَيَّ يَوْمٍ أُنْزِلَ وَأَيْنَ هُوَ قَالَ انْطَلَقْنَا نَتَلَقّٰى عِيْرَ قُرَيْشٍ آتِيَةً مِنَ الشَّامِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِنَخْلٍ، جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَنْتَ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ : نَعَمْ .قَالَ : أَلَا تَخَافُنِيْ؟ قَالَ : لَا .قَالَ : فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ : اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ .قَالَ : فَسَلَّ السَّيْفَ، قَالَ : فَتَهَدَّدَهُ الْقَوْمُ وَأَوْعَدُوْهُ .فَنَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيْلِ وَأَخَذُوْا السِّلَاحَ ثُمَّ نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْقَوْمِ، وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى يَحْرُسُوْنَهُمْ .فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ تَأَخَّرَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ عَلٰى أَعْقَابِهِمْ فَقَامُوْا فِيْ مَصَافِّ أَصْحَابِهِمْ، وَجَاءَ الْآخَرُوْنَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، وَالْآخَرُوْنَ يَحْرُسُوْنَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ .فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ .فَفِيْ يَوْمَئِذٍ أَنْزَلَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- إِقْصَارَ الصَّلَاةِ، وَأَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِأَخْذِ السِّلَاحِ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعًا يَوْمَئِذٍ، قَبْلَ إِنْزَالِ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ قَصْرِ الصَّلَاةِ مَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، وَأَنَّ قَصْرَ الصَّلَاةِ إِنَّمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ -تَعَالٰى- بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَكَانَتِ الْأَرْبَعُ يَوْمَئِذٍ مَفْرُوْضَةً عَلٰى

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْمُؤْتَمُّوْنَ بِهٖ فَرْضُهُمْ أَيْضًا فِيْهَا كَذٰلِكَ ؛ لِأَنَّ حُكْمَهُمْ حِيْنَئِذٍ، كَانَ فِيْ سَفَرِهِمْ كَحُكْمِهِمْ فِيْ حَضَرِهِمْ، وَلَا بُدَّ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ طَائِفَةٍ مِنْ هَاتَيْنِ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ قَضَتْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، كَمَا تَفْعَلُ لَوْ كَانَتْ فِي الْحَضَرِ ، فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خُرُوْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ صَلَّاهُمَا بِالطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى وَاسْتِقْبَالِهِ الصَّلَاةَ فِيْ وَقْتِ دُخُوْلِ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ مَعَهٗ فِيْهَا ؛ لِأَنَّ فِي الْحَدِيْثِ (ثُمَّ سَلَّمَ). قِيْلَ لَهٗ : قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّلَامُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ، هُوَ سَلَامُ التَّشَهُّدِ الَّذِيْ لَا يُرَادُ بِهٖ قَطْعُ الصَّلَاةِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ سَلَامًا أَرَادَ بِهٖ إِعْلَامَ الطَّائِفَةِ الْأُوْلٰى بِأَوَانِ انْصِرَافِهَا .وَالْكَلَامُ حِيْنَئِذٍ مُبَاحٌ لَهٗ فِي الصَّلَاةِ غَيْرُ قَاطِعٍ لَهَا عَلٰى مَا قَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي الْبَابِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْهِ وُجُوْهَ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ صَلَّاهَا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى .

۱۸۳۷: سلیمان یشکری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نماز خوف میں قصد کا سوال کیا کہ یہ حکم کب نازل ہوا اور کہاں نازل ہوا؟ تو جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم شام سے آنے والے قریش کے قافلہ کا سامنا کرنے نکلے جب ہم مقام نخل میں پہنچے تو ایک آدمی ایک قبیلے سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کیا تم محمد ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں! اس نے کہا کیا تم مجھ سے نہیں ڈرتے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ تو اس نے کہا تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے تم سے بچائے گا۔ پھر اس نے تلوار سونت لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو ڈانٹا اور دھمکایا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم فرمایا انہوں نے ہتھیار تھام لئے پھر اذان دی گئی پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو نماز پڑھائی اور ایک جماعت ان کی حفاظت کرتی رہی جو جماعت آپ کے قریب تھی ان کو دو رکعت پڑھائی سلام پھیرا (علامتی سلام) پھر یہ جماعت الٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئی اور اپنے ساتھیوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے اور دوسری جماعت آئی پس ان کو دو رکعت پڑھائی اور پہلی جماعت ان کی حفاظت کر رہی تھی پھر آپ نے سلام پھیرا (یہ سلام انقطاع صلاۃ والا تھا) پس اس طرح جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعت ہو گئیں اور ہر گروہ کی دو دو رکعت ہوئیں پس اسی دن اللہ تعالیٰ نے نماز قصر اتاری اور مسلمانوں کو اسلحہ سمیت نماز کا حکم دیا۔

تخریج : ابن حبان ۳ ج ٤ ص ۲۳۷۔

اللغات: عیر۔ قافلہ۔سل۔ سونتنا۔تہرد د۔ ڈرانا۔اوعد۔ دھمکانا۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انکو چار رکعت پڑھائیں اور یہ نماز قصر کے نزول سے پہلے کی بات ہے پس اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ پر بھی چار لازم تھیں اور مقتدیوں پر بھی چار لازم تھیں اور سفر وحضر کی نماز یکساں تھی۔ پس لازم ہے کہ جب جابر اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہم میں یہی حکم ہوا اور مقتدیوں نے دو دو بعد میں پوری کی ہوں جیسا کہ حضر میں اگر صلاۃ خوف ہو تو اس کے سب قائل ہیں۔

ایک اشکال:

اس روایت میں تو جناب رسول اللہ ﷺ کا دو دو رکعت الگ پڑھانا ثابت ہو رہا ہے کیونکہ روایت میں (ثم سلم) کے الفاظ موجود ہیں۔

جواب: یہ سلام قطع صلاۃ والا نہ تھا بلکہ طائفہ اولیٰ کو خبردار کرنے کے لئے تھا کہ اب ان کے لوٹنے کا وقت ہوگیا اور یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ نماز میں کلام ممنوع نہ تھا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت میں مذکور ہے اور ہم عنقریب ابوسعید الخدری زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بھی باب صلاۃ الوسطیٰ میں گزری اور آئندہ باب العلوم فی الصلاۃ تحت روایۃ ذوالیدین آئے گی۔اس میں ہم ذکر کریں گے۔

جواب روایت جابر رضی اللہ عنہ عن طریق آخر: ہم روایت پیش کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ نے ایک ایک رکعت پڑھائی ملاحظہ ہو۔

۱۸۳۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ أَبُوْ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْ خَلْفِهِ مِنْ وَرَاءِ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُعُوْدٌ وُجُوْهُهُمْ كُلُّهُمْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرَتِ الطَّائِفَتَانِ وَرَكَعَ وَرَكَعَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ خَلْفَهُ وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا أَيْضًا، وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ ثُمَّ قَامَ وَقَامُوْا فَنَكَصُوْا خَلْفَهُ حَتَّى كَانُوْا مَكَانَ أَصْحَابِهِمْ وَأَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ وَالْآخَرُوْنَ قُعُوْدٌ، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَتِ الطَّائِفَتَانِ كِلْتَاهُمَا فَصَلَّوْا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ، رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ). فَهٰذَا الْحَدِيْثُ -عِنْدَنَا- مِنَ الْمُحَالِ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ كَوْنُهُ ؛ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّهُمْ دَخَلُوْا فِي الصَّلَاةِ، وَهُمْ قُعُوْدٌ .وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَأَتَمَّهَا قَائِمًا، وَلَا عُذْرَ لَهُ

فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ، أَنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ، فَكَانَ الدُّخُوْلُ لَا يَجُوْزُ إِلَّا عَلٰى مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ، فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ الثَّانِيْ، دَخَلُوْا فِي الصَّلَاةِ، وَهُمْ قُعُوْدٌ .فَثَبَتَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَذَهَبَ آخَرُوْنَ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ إِلٰى مَا

۱۸۳۸: شرحبیل بن سعد ابوسعد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے سلسلہ میں نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک جماعت آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ایک گروہ اس گروہ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا جو آپ کے پیچھے تھا مگر ان کے چہرے آپ کی طرف تھے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور دونوں گروہوں نے تکبیر کہی آپ نے رکوع کیا اور اس جماعت نے بھی رکوع کیا جو آپ کے پیچھے تھی اور دوسری جماعت نے آپ کے پیچھے بیٹھے تھے پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا اور دوسرے بیٹھے رہے پھر آپ نے قیام کیا اور انہوں نے بھی قیام کیا اور پیچھے کی طرف ہٹ گئے اور بیٹھنے والوں کی جگہ پہنچ گئے دوسرا گروہ آیا اور ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسجدوں سمیت مکمل رکعت پڑھائی اور دوسرے بیٹھے تھے پھر آپ نے سلام پھیرا پھر دونوں جماعتیں کھڑی ہوئیں اور اپنی ایک ایک رکعت دوسجدوں سمیت ادا کی۔اس روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز قصر کے نزول سے پہلے ان کو چار رکعت نماز پڑھائی۔قصر کا حکم اس کے بعد نازل ہوا۔پس اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر چار رکعت ہی فرض تھیں اور آپ کے مقتدیوں کی فرض نماز بھی اسی طرح تھی۔اس لیے کہ اس وقت تک ان کے حق میں سفر وحضر کا حکم برابر تھا۔جب ایسی صورت تھی تو دونوں گروہوں نے دو دو رکعات پوری کیں۔جیسا کہ اگر مقیم ہوتے تو دو دو رکعت کو پورا کرنا لازم آتا۔اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ یہ حدیث دلالت کر رہی ہے کہ دو رکعت ادا کرنے کے بعد آپ نماز سے باہر ہے' کیونکہ حدیث پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت پر سلام پھیرنا مذکور ہے۔اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ یہ مذکورہ سلام تشہد والا ہو جس سے نماز سے نکلنے کا ارادہ نہیں ہوتا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سلام سے اس جماعت کو نماز سے لوٹنے کا مقام بتانا ہو اور اس زمانے میں گفتگو جائز تھی اس سے نماز قطع نہ ہوتی تھی۔جیسا کہ حضرت ابن مسعود' ابوسعید خدری اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ہم نے کسی دوسرے موقع پر اس کتاب میں ان روایات کو ذکر کیا ہے جہاں حدیث ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی وجوہ ذکر کی گئی ہیں۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نمازِ خوف کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقہ کے علاوہ طریق سے بھی نقل کیا ہے۔ملاحظہ ہو۔

تخریج: المستدرك ١/٤٨٦ '١٢٤٦۔

تنقید بروایت جابر رضی اللہ عنہ:

اس روایت میں یہ ہے کہ وہ نماز میں بیٹھنے کی حالت میں داخل ہوئے تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جس آدمی نے

بالعذر بیٹھ کر نماز شروع کی پھر وہ کھڑا ہو گیا اور نماز کو مکمل کیا تو اس کی نماز باطل ہے کیونکہ اس نے بلاعذر قیام کو ترک کیا اس کا نماز میں داخلہ ہی درست نہیں کہ جس پر رکوع وسجود کا دارومدار ہے پس یہ بات ناممکن ہے آپ کے پیچھے دوسری صرف میں بیٹھ کر وہ نماز میں داخل ہوئے پس جب یہ روایت قابل استدلال نہ ہوئی تو جابر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جو دوسری روایات کے مطابق ہے وہی محل استدلال رہی۔

فریق خامس کا موقف اور مستدل:

یہ ابن ابی لیلیٰ اور مجاہد رحمہ اللہ کا موقف ہے امام کے ساتھ دونوں فریق اسلحہ سمیت صف بستہ ہوں جب امام سجدہ کرے تو صف اول سجدہ کرے پھر دونوں سجدوں سے جب فارغ ہوں تو دوسرا گروہ سجدہ کرے پھر تو یہ گروہ پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا گروہ ان کی جگہ آئے اور امام جب سجدہ کرے تو یہ اس کے ساتھ سجدے کریں جب یہ سجدہ کر چکیں تو دوسرا گروہ ان کے بعد خود سجدہ کرے اور سلام دونوں امام کے ساتھ پھیریں۔

۱۸۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، قَالَ : (صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِ عُسْفَانَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فِيْهِمْ أَوْ عَلَيْهِمْ، خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ : لَقَدْ كَانُوْا فِيْ صَلَاةٍ لَوْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ لَكَانَتِ الْغَنِيْمَةُ .فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ إِنَّهَا سَتَجِيْءُ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْآيَاتِ فِيْمَا بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ .قَالَ : فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، وَصَفَّ النَّاسُ صَفَّيْنِ، وَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلُوْنَهُ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ يَحْرُسُوْنَهُمْ بِسِلَاحِهِمْ، ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الْآخَرُ ثُمَّ رَفَعُوْا .وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعُوْا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَصَلَّاهَا مَرَّةً أُخْرٰى فِيْ أَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ).

۱۸۳۹: مجاہد نے ابو عیاش زرقی سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مقام عسفان میں ظہر کی نماز پڑھائی جبکہ مشرکین آپ کے سامنے قبلہ والی جانب تھے ان کے کمانڈر خالد بن ولید تھے (جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے) مشرکین نے کہا یہ لوگ نماز میں تھے اگر ہم ان پر حملہ کرتے تو بڑی غنیمت بات تھی پھر مشرکین کہنے لگے ابھی ان کی دوسری نماز آ رہی ہے وہ ان کو اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ظہر وعصر کے درمیان جبرائیل علیہ السلام نماز خوف کا حکم لے کر نازل ہوئے ابو عیاش کہتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے عصر کی

نماز پڑھائی لوگوں کی دو جماعتیں بنادیں آپ نے تکبیر کہی اور تمام نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی پھر آپ نے رکوع کیا اور سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا سب نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا تو صف اول نے سجدہ کیا اور پچھلی صف کھڑی رہی وہ اپنے ہتھیاروں سے ان کی حفاظت کر رہی تھی پھر آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور انہوں نے بھی سجدہ سے سر اٹھایا پھر دوسری صف والوں نے سجدے کر کے اس سے سر اٹھایا۔

اب پہلی صف پیچھے ہٹ گئی اور دوسری آگے آگئی آپ نے دوسری رکعت کی تکبیر کہی تمام نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی پھر جب آپ نے رکوع کیا تو تمام نے آپ کے ساتھ رکوع کیا پھر آپ نے سر اٹھایا تو تمام نے آپ کے ساتھ سر اٹھایا پھر آپ نے سلام پھیرا۔ پھر آپ نے دوسری مرتبہ سرزمین بنی سلیم میں یہ نماز ادا فرمائی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۱۲۳٦' نسائی فی السنن کتاب صلاۃ الخوف نمبر ۱۹۳۷۔

۱۸۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهَا فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ هٰذَا وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى مِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَتَرَكَهُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- قَالَ: (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا جَمِيْعًا .وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَفِيْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ دُخُوْلُ الطَّائِفَةِ الثَّانِيَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ لَمْ يَكُوْنُوْا صَلَّوْا قَبْلَ ذٰلِكَ، فَالْقُرْآنُ يَدُلُّ عَلٰى مَا جَاءَتْ بِهِ الرِّوَايَةُ عَنْهُمْ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ عَيَّاشٍ، وَجَابِرٍ، هٰذَيْنِ .وَذَهَبَ أَبُوْ يُوْسُفَ إِلٰى أَنَّ الْعَدُوَّ إِذَا كَانَ فِي الْقِبْلَةِ، فَالصَّلَاةُ كَمَا رَوٰى أَبُوْ عَيَّاشٍ وَجَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَإِنْ كَانُوْا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَالصَّلَاةُ كَمَا رَوٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحُذَيْفَةُ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ .لِأَنَّ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ عَيَّاشٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ، وَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ، وَحُذَيْفَةَ، وَزَيْدٍ، لَمْ يُذْكَرْ فِيْهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا رَوَوْا وَقَالَ : كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ .قَالَ : أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَأَصَحِّحُ الْحَدِيْثَيْنِ فَأَجْعَلُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَا وَافَقَهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ وَحَدِيْثَ أَبِيْ عَيَّاشٍ، وَجَابِرٍ، إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ .وَلَيْسَ هٰذَا بِخِلَافِ التَّنْزِيْلِ -عِنْدَنَا- لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ (وَلْتَأْتِ طَائِفَةٌ أُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ) إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ .ثُمَّ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الصَّلَاةِ إِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ فَفَعَلَ الْفِعْلَيْنِ جَمِيْعًا كَمَا جَاءَ الْخَبَرَانِ .وَهٰذَا أَصَحُّ الْأَقَاوِيْلِ

عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ وَأَوْلَاهَا ، لِأَنَّ تَصْحِيحَ الْآثَارِ يَشْهَدُ لَهُ وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي قَرَدٍ فَكَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَحُذَيْفَةُ، وَزَيْدٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ .ثُمَّ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ.

۱۸۴۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے نماز خوف اسی طرح ادا فرمائی۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا ہونا ناممکنات سے ہے۔ کیونکہ اس میں مذکور ہے کہ وہ قعدہ کی حالت میں نماز میں داخل ہوئے۔ حالانکہ اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی بیٹھنے کی حالت نماز کو شروع پھر وہ کھڑا ہو جائے اور اس کا بیٹھنا عذر کی وجہ سے نہ ہو وہ نماز کو مکمل کرے تو اس کی نماز باطل ہوگی۔ پس ایسی حالت کے ساتھ داخل ہونا جائز ہے۔ جس میں رکوع اور سجدہ ادا کیا جا سکے۔ پس جو لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوسری صف میں شامل تھے ان کا قعدے کی حالت میں نماز میں داخلہ ناممکن ہے۔ جو کچھ ہم نے روایت کیا یہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کے علاوہ دوسری روایت میں موجود ہے۔ نمازِ خوف کے متعلق دوسرے حضرات نے اور راہ اپنایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: نماز کو اکٹھا شروع کیا جائے اور اکٹھا سلام پھیرا جائے آپ نے اسی طرح کیا معلوم ہوا یہی افضل ہے۔

الجواب نمبر ①: اس روایت میں جو طریقہ مذکور ہے وہ نص قرآنی میں ایک گروہ کو نماز شروع کرانا اور ایک رکعت ادا کر لینے پر دوسرے کا آنا مذکور ہے۔ پس یہ روایت اس کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہ ہوگی۔

جواب نمبر ②: ابن عمر' ابن عباس' حذیفہ بن یمان' زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کی مواتر روایات کے مقابلے میں اس روایت سے استدلال نہ کیا جا سکے گا۔ پس ان روایات میں جو طریقہ مذکور ہے وہی نص قرآنی کے مطابق ہے اس کو لیا جائے گا۔

فریق سادس کا موقف:

جب دشمن سامنے ہو تو ابو عیاش اور جابر رضی اللہ عنہم والا طریقہ اور جب قبلہ کی طرف نہ ہو تو ابن عمر' حذیفہ' زید بن ثابت رضی اللہ عنہم والی روایت کو لیا جائے گا۔

طریق استدلال نمبر ①: ابو عیاش اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں دشمن کا سامنے ہونا صاف مذکور ہے جبکہ زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہم و دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات اس سے خالی ہیں پس مطابقت کے لئے ابو عیاش رضی اللہ عنہ کی روایات کو دشمن کے سامنے ہونے کی صورت پر محمول کریں گے۔

نمبر②: ابن مسعودؓ سے جو روایت منقول ہے اس میں دشمن کا غیر قبلہ میں ہونا معلوم ہوتا ہے پس زید بن ثابت اور دیگر صحابہؓ کی روایات کو ابن مسعودؓ کے مطابق تسلیم کر کے سب روایات میں تطبیق دے لیں گے یہ تطبیق کا بہترین انداز ہے۔

نمبر③: اور آیت: ولتأت طائفة اخرى الاية تو اس میں خاص اس حالت کا ذکر ہے جبکہ دشمن غیر قبلہ میں ہو پھر جب دشمن کے قبلہ والی جانب ہونے والی صورت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر وہ طریقہ نماز نازل فرما دیا جو اس موقعہ کے موافق تھا پس دونوں خبروں کا محمل الگ الگ نکل آیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان:

تمام اقاویل میں سب سے اولیٰ اور اصح اور احوط یہی مذہب ہے کیونکہ آثار کو اس کے ساتھ بآسانی جمع کیا جا سکتا ہے اور اس کی تائید ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اس طرز عمل سے ہوتی ہے کہ مقام ذی قرد میں پیش آنے والے واقعہ کے سلسلہ میں انہوں نے وہی نقل کیا جو زید بن ثابت' ابن عمر' ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے منقول ہے گویا جبکہ دشمن قبلہ کی طرف نہ تھا تو وہی حکم دیا اور جب دشمن قبلہ کی طرف تھا تو انہوں نے یہ فتویٰ دیا ملاحظہ ہو۔

۱۸۴۱: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ ۣ الْهَاشِمِيُّ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : (كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ فِيْ صَلَاةِ الْخَوْفِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ عَيَّاشٍ، وَحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ وَافَقَهُ .فَلَمَّا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ عَلِمَ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَقَالَ : كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ قَالَ هٰذَا بِرَأْيِهِ : اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ يُصَلُّوْنَ هٰكَذَا، وَالْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ، وَيُصَلُّوْنَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ .كَمَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدٌ ,لِأَنَّهُمْ إِذَا كَانُوْا لَا يَسْتَدْبِرُوْنَ الْقِبْلَةَ وَالْعَدُوُّ فِيْ ظُهُوْرِهِمْ، كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَسْتَدْبِرُوْهَا إِذَا كَانُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ .وَلٰكِنْ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ تَرْكِ الْإِسْتِدْبَارِ هُوَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ أَيْضًا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ، قَالَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى فَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا بِقَوْلِهِ بِخِلَافِ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِي الْقِبْلَةِ .وَلَمْ يَكُنْ لِيَقُوْلَ ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَجَعَلْنَا هٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ هُوَ، فِي الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوْا فِي الْقِبْلَةِ، وَتَرَكْنَا حُكْمَ الْعَدُوِّ إِذَا كَانُوْا فِيْ غَيْرِ الْقِبْلَةِ، عَلٰى مِثْلِ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً : لَا يُصَلِّي صَلَاةُ الْخَوْفِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَعَمَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّمَا صَلَّوْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَلَّوْهَا لِفَضْلِ الصَّلَاةِ مَعَهُ، وَهٰذَا الْقَوْلُ -عِنْدَنَا- لَيْسَ بِشَيْءٍ ؛ لِأَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلَّوْهَا بَعْدَهُ، قَدْ صَلَّاهَا حُذَيْفَةُ، بِطَبَرِسْتَانَ، وَمَا فِي ذٰلِكَ فَأَشْهَرُ مِنْ أَنْ يَحْتَاجَ إِلَى أَنْ نَذْكُرَهُ هَاهُنَا .فَإِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ (وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ) الْآيَةَ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَمَرَ بِذٰلِكَ، إِذَا كَانَ فِيهِمْ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ، انْقَطَعَ مَا أَمَرَ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ .قِيلَ لَهُ : فَقَدْ قَالَ -عَزَّ وَجَلَّ- : (خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ، فَكَانَ الْخِطَابُ هَاهُنَا لَهُ، وَقَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَعْمُوْلًا بِهِ مِنْ بَعْدِهِ، كَمَا كَانَ يُعْمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِهِ .وَلَقَدْ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدَ بْنَ شُجَاعٍ الثَّلْجِيَّ يَعِيبُ قَوْلَ أَبِي يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا وَيَقُوْلُ : إِنَّ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَتْ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ النَّاسِ جَمِيعًا فَإِنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيهَا بِكَلَامٍ يَقْطَعُهَا فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُفْعَلَ فِيهَا شَيْءٌ لَا يَفْعَلُهُ فِي الصَّلَاةِ مَعَ غَيْرِهِ وَأَنْ يَقْطَعَهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ خَلْفَ غَيْرِهِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا .فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ خَلْفَهُ لَا يَقْطَعُهَا الذَّهَابُ وَالْمَجِيءُ وَاسْتِدْبَارُ الْقِبْلَةِ إِذَا كَانَتْ صَلَاةَ خَوْفٍ كَانَتْ خَلْفَ غَيْرِهِ كَذٰلِكَ أَيْضًا .

۱۸۴۱: اعرج نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صلاۃ خوف کے سلسلہ میں اسی طریق کو نقل کیا جو ابوعیاش کی روایت میں مذکور ہے۔

جب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی جانا جو ہم نے حدیث عبیداللہ میں نقل کیا تو اس روایت میں یہ صاف موجود ہے کہ دشمن آپ کے اور قبلہ کے درمیان حائل تھے پھر یہ فتویٰ انہوں نے اپنے اجتہاد سے دیا جو کہ بظاہر فعل رسول کے خلاف ہے حالانکہ وہ فعل رسول کی اصل صورت کو خوب جانتے تھے تو ایک ساتھ نیت باندھنے پر انکار فتویٰ ناممکن ہے کیونکہ دشمن غیر قبلہ کی طرف ہو اور سب لوگ ایک ساتھ نیت باندھ لیں حالانکہ دشمن سے حفاظت بھی مقصود ہو تو یہ ناممکن ہے اور یہ بھی ناممکن ہے کہ دشمن قبلہ کی جانب ہو اور نماز اسی طرح ادا کی جائے جیسا عبیداللہ کی روایت میں مذکور ہے جب دشمن غیر قبلہ میں ہو تو تب بھی مسلمان قبلہ سے پشت نہیں پھیرتے پھر دشمن قبلہ کی جانب ہو تو پھر ان کا پشت نہ پھیرنا بطریق اولیٰ ہے۔

مگر مطلب وہی درست ہے جو ہم کہہ رہے ہیں کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہو تو قبلہ سے رخ موڑنے کی ضرورت نہیں بلکہ دونوں گروہ ایک ساتھ نیت کرلیں بس سجدہ آگے پیچھے کریں گے ایک گروہ امام کے ساتھ سجدہ کرے اور دوسرا اس کے بعد لیکن ترک استدبار اس وقت ہو جبکہ دشمن قبلہ کی طرف ہو اور غیر قبلہ میں ابن ابی لیلیٰ والی روایت کا بھی احتمال ہے رجعت قہقری۔ ہم

اس کی وضاحت اور جواب ذکر کر آئے ہیں البتہ عبید اللہ عن النبی ﷺ سے جو روایت ثابت ہے وہ ان سے ثبوت نسخ کی صورت میں ہے یہ روایت عبید اللہ تو دشمن کے قبلہ کی طرف ہونے سے متعلق ہے ہم نے غیر قبلہ میں دشمن کے پائے جانے والی صورت کو چھوڑ دیا ہے جیسا کہ عبید اللہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

خلاصۃ الکلام: یہ ہے کہ قبلہ کی جانب دشمن ہو تو ابو عیاش والی روایت اور غیر قبلہ کی جانب ہو تو ابن عمر زید بن ثابت والی روایات پر عمل ہوگا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول پر تنقید:

امام ابو یوسف بھی صلاۃ خوف کو زمانہ نبوت سے خاص مانتے ہیں اور دلیل یہ دی کہ لوگوں نے آپ کے ساتھ اس لئے پڑھی کہ آپ کے پیچھے نماز فضیلت والی ہے اور بس۔ مگر یہ قول ہمارے نزدیک کوئی وزن نہیں رکھتا کیونکہ صحابہ رسول اللہ ﷺ نے اس نماز کو آپ کے بعد ادا کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں پڑھائی اور اسی طرح دیگر حضرات نے۔

ایک اشکال:

اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلاة۔ الایۃ اس آیت میں صیغہ خطاب کا ہے کہ جب آپ ان میں ہوں تو نماز پڑھائیں جب نہ ہوں تو وہ حکم نہ ہوگا۔

جواب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم بها وصل عليهم الاية (التوبہ) اس میں بھی صیغہ خطاب موجود ہے مگر اس پر اجماع ہے کہ یہ آیت اس وقت سے لے کر آج تک معمول بہا ہے۔ بلکہ علامہ محمد بن شجاع ثلجی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی اس بات پر کہ انہوں نے تو فضیلت کی وجہ سے آپ کے ساتھ نماز پڑھی یہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ یہ افضل ہے مگر نماز میں گفتگو کرنا اور ایسے افعال کرنا جو نماز کو منقطع کرنے والے ہوں یہ تو کسی کے لئے درست نہیں اور جو احداث دوسروں کے ساتھ نماز کو منقطع کرنے والے ہیں وہ آپ کے ساتھ بھی نماز کو قطع کرنے والے ہیں پس جب آپ کے پیچھے نماز آنے جانے سے منقطع نہیں ہوئی اور استدبار قبلہ سے انقطاع نہیں ہوا تو دوسروں کے ساتھ صلاۃ خوف میں یہی حکم ہوگا اور صلاۃ خوف میں یہ سب حالتیں درست ہوں گی۔ فتدبر۔

اور آپ کے بعد بھی اسی طرح جائز ہوگی جیسا آپ کے زمانے میں جائز تھی تخصیص کی کوئی وجہ نہیں ورنہ صحابہ و تابعین سے اس کا پڑھنا ثابت نہ ہوتا۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے مزاج کے خلاف فریق ثانی احناف کے مسلک کو خوب واضح کیا اور اس پر پیش آمدہ اعتراضات کے جوابات اور عقلی دلائل بھی پیش کئے اور اس کو درمیان میں ذکر کیا البتہ اپنے ہاں جس قول کو راجح خیال کیا اسے سب سے آخر میں لائے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول دراصل ان کے مزاج سے بہت موافق تھا کہ روایات میں تطبیق زیادہ سے زیادہ پیدا ہو کر عملی شکل میں زیادہ سے زیادہ احادیث پر عمل ہو سکے اس کو ملحوظ رکھا مگر جس بات میں ان سے اختلاف تھا

اس کی دلیل سے تردید کردی کیونکہ بات تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے جلالت شان کی نہیں بلکہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جس پر ایمان کا مدار ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي الْحَرْبِ فَتَحْضُرُهُ الصَّلَاةُ وَهُوَ رَاكِبٌ هَلْ يُصَلِّيْ أَمْ لَا؟

مجاہد سواری پر نماز پڑھے یا نہ؟

خلاصۃ البرام: سوار ہونے کی حالت میں مجاہد یا مسافر کو اشارہ سے نماز جائز ہے یا نہیں۔ تعاقب دشمن کے عذر کے باوجود سواری پر اشارہ سے نماز درست نہیں یہ ابن ابی لیلیٰ کا قول ہے۔

نمبر ②: جبکہ امام مالک وشافعی واحمد رحمہم اللہ اور اکثر احناف سواری پر عذر کی حالت میں فرض نماز کو جائز قرار دیتے ہیں۔

مؤقف اول اور اس کے دلائل: سوار کو فرض نماز سواری کی حالت میں بالکل درست نہیں کیونکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یوم خندق میں سواری کی حالت میں نماز نہیں پڑھی۔ دلیل۔

ابن ابی لیلیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جو اس حدیث کی طرف گئے ہیں۔ اسے ابو حنیفہ اور محمد بن حسن رحمہما اللہ نے اس کو چھوڑ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ولتأت طائفة اخرى لم يصلوا فليصلوا معك﴾ "اور چاہیے کہ دوسری جماعت آئے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز ادا کریں"۔ اس روایت میں ہے کہ "انهم صلوا جميعًا" کہ ان تمام نے اکٹھی نماز پڑھی اور ابن عمر اور عبید اللہ کی ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت اسی طرح حضرت حذیفہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں اس طرح مذکور ہے کہ وہ دوسری رکعت میں اس دوسرے گروہ کے داخل ہونے کا ذکر ہے جنہوں نے اب تک نماز نہیں پڑھی قرآن مجید کی دلالت بھی ان کی روایت کے مضمون کا مؤید ہے۔ جو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ پس ان دونوں کے نزدیک یہ روایت حضرت ابو عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما کی روایت سے اولیٰ وافضل ہے۔ مگر امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ جب دشمن قبلہ کی جانب ہوں تو پھر نماز حضرت ابو عیاش و جابر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مطابق ہوگی اور دشمن اگر قبلہ کے علاوہ ہوں تو پھر اس طرح نماز پڑھی جائے جیسے حضرت ابن عمر، ابن عباس، زید بن ثابت اور حذیفہ رضی اللہ عنہم کی روایت میں مذکور ہے۔ کیونکہ حضرت ابو عیاش رضی اللہ عنہ کی روایت صاف موجود ہے کہ دشمن قبلہ کی طرف تھا اور حضرت ابن عمر، حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم کی روایت میں کسی بھی ایسی بات کا تذکرہ نہیں ہے البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ان کے موافق روایت موجود ہے اور اس میں مذکور ہے کہ دشمن غیر قبلہ کی طرف تھا۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مؤقف یہ ہے کہ میرے ہاں دونوں روایات درست ہیں، اس لیے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت اور جو ان کے موافق ہیں اس بات پر محمول کرتا ہوں جب دشمن قبلہ کی سمت میں نہ ہوں اور رہی روایت ابو عیاش اور جابر رضی اللہ عنہما اس صورت سے تعلق رکھتی ہے جبکہ دشمن قبلہ کی جانب ہو اور یہ صورت ہمارے نزدیک بھی

قرآن مجید کے مخالف نہیں۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ﴿ولتات طائفة اخریٰ﴾ (القرآن) کی آیت اس صورت سے متعلق ہے جب دشمن قبلہ والی جانب نہ ہو۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ جب دشمن قبلہ والی جانب ہوتو نماز کس طرح ادا کی جائے۔ پس آپ نے دونوں پر عمل کیا جیسا کہ دونوں طرح کی روایات وارد ہیں۔ ہمارے نزدیک تمام اقوال میں سے زیادہ صحیح یہ قول ہے۔ کیونکہ روایات کی صحت اس پر گواہ ہے اوراس کی مؤید وہ روایت ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے سلسلہ میں نقل کی ہے۔ جس کو اس باب کی ابتداء میں ہم نے ذکر کیا۔ اس کو ان سے عبیداللہ بن عبداللہ نے مقام ذی قرد میں نقل کیا ہے اور وہ ابن مسعود ابن عمر حذیفہ اور زید رضی اللہ عنہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں روایات کی ہیں ان کے موافق ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بھی اس سلسلہ میں ملاحظہ ہو۔

امام ابویوسف رحمہ اللہ کبھی تو اس طرح فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نماز خوف نہ پڑھی جائے بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ صلاۃ خوف فضیلت کو حاصل کرنے کو پڑھی تھی۔ مگر یہ قول ہمارے ہاں کچھ حیثیت نہیں رکھتی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام نے بھی یہ نماز پڑھی ہے۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے طبرستان میں یہ نماز ادا کی اس میں جو کچھ تذکرہ ہو وہ اس قدر شہرت یافتہ ہے کہ ہمیں دوبارہ ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر بالفرض وہ اس سلسلہ میں اس ارشادِ گرامی سے استدلال کریں ﴿و اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوة﴾ (القرآن) کہ ''جب آپ ان میں ہوں تو آپ ان کو نماز اس طرح پڑھائیں''۔ انہوں نے کہا یہ حکم آپ کی موجودگی کے ساتھ خاص ہے جب آپ نہ رہیں گے تو یہ حکم بھی منقطع ہو جائے گا۔ اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿خذ من اموالهم صدقة......﴾ (الآیة) کہ ''آپ ان کے اموال سے زکوٰۃ وصول کریں اور ان کو پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں''۔ یہاں اگرچہ خطاب تو آپ کو فرمایا مگر اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ آپ کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے گا۔ جیسا کہ ظاہری حیاتِ طیبہ میں اس پر عمل کیا گیا۔ مجھے احمد بن ابی عمران نے محمد بن شجاع ثلجی کے متعلق بتلایا کہ وہ امام ابویوسف رحمہ اللہ کے قول کو ناپسند کرتے اور اس پر عیب لگاتے اور فرماتے اگرچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنا سب سے افضل ہے مگر اس نماز میں ایسا کلام کسی کو جائز نہیں جو نماز کو توڑ دے۔ اسے نماز میں وہ عمل نہ کرنا چاہیے جو وہ دوسرے کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے نہیں کرتا۔ آپ کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز کو وہ عمل توڑ دیتا ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نماز کو توڑ دیتا ہے مثلاً حدث کا پیش آنا۔ پس جب آپ کے پیچھے نماز خوف میں آنا جانا اور قبلہ کی طرف پشت کرنا نماز کو نہیں توڑتا تو کسی دوسرے کے پیچھے بھی نماز خوف کا یہی حکم ہے۔

۱۸۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ هُوَ ابْنُ نُوحٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ : (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ شَغَلُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ : وَلَمْ يُصَلِّهَا يَوْمَئِذٍ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا وَقُلُوْبَهُمْ نَارًا وَبُيُوْتَهُمْ نَارًا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّاكِبَ لَا يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ عَلٰى دَابَّتِهِ، وَإِنْ كَانَ فِيْ حَالٍ لَا يُمْكِنُهُ فِيْهَا النُّزُوْلُ، قَالُوْا : لِأَنَّ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّ یَوْمَئِذٍ رَاکِبًا .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : إِنْ کَانَ هٰذَا الرَّاکِبُ یُقَاتِلُ، فَلَا یُصَلِّیْ وَإِنْ کَانَ الرَّاکِبُ لَا یُقَاتِلُ وَلَا یُمْکِنُهُ النُّزُوْلُ صَلّٰی، وَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصَلِّ یَوْمَئِذٍ ؛ لِأَنَّهٗ کَانَ یُقَاتِلُ، فَالْقِتَالُ عَمَلٌ، وَالصَّلَاةُ لَا یَکُوْنُ فِیْهَا عَمَلٌ وَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ لَمْ یُصَلِّ یَوْمَئِذٍ، لِأَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ أُمِرَ -حِیْنَئِذٍ -أَنْ یُصَلِّیَ رَاکِبًا .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَإِذَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ.

۱۸۴۲: زر نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ خندق کے روز فرما رہے تھے ان کفار نے ہمیں نماز عصر سے مشغول کر دیا یعنی نہ پڑھنے دی آپ عصر کی نماز ادا نہ فرما سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا آپ نے یہ بددعا فرمائی اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو آگ سے بھر دے اور ان کے دلوں کو آگ سے بھر دے اور ان کے گھروں کو آگ سے بھر دے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ سوار اس سواری پر فرض نماز نہ پڑھے جبکہ وہ ایسی حالت میں بھی ہو کہ اس سے اترنا اسے ممکن نہ ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن سواری کی حالت میں نماز ادا نہ فرمائی۔ دوسروں نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اگر سوار لڑائی میں مصروف ہو تو پھر نماز نہ پڑھے اور اگر سوار لڑائی نہ کر رہا ہو اور اُترنا بھی ممکن نہ ہو تو نماز پڑھ لے۔ یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے نماز اس وجہ سے نہ پڑھی ہو کہ آپ لڑائی میں مصروف ہو۔ لڑائی ایک خارجی عمل ہے اور نماز میں کوئی خارجی عمل نہیں ہوتا اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے نماز اس لیے نہ پڑھی ہو کہ سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہ دیا گیا تھا۔ پس ہم نے اس پر غور کیا تو یہ روایات سامنے آئیں۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۹۸، والمغازی باب۲۹، مسلم فی المساجد ۲۰۲/۲۰۳، ترمذی فی تفسیر سوره نمبر۲، باب۳۱، نسائی فی الصلاة باب ۱۴، ابن ماجه فی الصلاة باب۶، مسند احمد ۷۹/۱، ۸۱، ۱۱۳۔

موقف ثانی: اگر سوار لڑائی میں مصروف ہو تو نماز نہ پڑھے اور اگر لڑائی میں مصروف نہ ہو مگر اترنا ممکن نہ ہو تو سواری کی حالت میں فرض ادا کرے۔

جواب نمبر ①: قد یجوز سے دیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کفار کے ساتھ مقابلے میں مصروف رہے اور مقابلہ تو عمل کثیر ہے اس کے ہوتے ہوئے نماز ممکن نہیں تھی۔

نمبر ②: اس لئے آپ نے نماز ادا نہیں کی کیونکہ سواری کی حالت میں نماز کا حکم نہ ملا تھا جیسا کہ اس روایت سے واضح ہوتا ہے۔

۱۸۴۳: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ ذِئْبٍ ح .

۱۸۴۳: ابو عامر اور بشر بن عمر نے ابن ابی ذئب سے نقل کیا۔

۱۸۴۴: وَحَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِیْدِ ِالْمَقْبُرِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ سَعِیْدِ ِالْخُدْرِیِّ، عَنْ أَبِیْهِ، قَالَ : (حُبِسْنَا یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰی کَانَ بَعْدَ

الْمَغْرِبِ بِهَوِيٍّ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى إِذَا كُفِينَا، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيزًا)، قَالَ : فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ الظُّهْرَ فَأَحْسَنَ صَلَاتَهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ فَصَلَّاهَا كَذٰلِكَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ فَصَلَّاهَا كَذٰلِكَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزِلَ اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ (فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا) .فَأَخْبَرَ أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ تَرْكَهُمْ لِلصَّلَاةِ يَوْمَئِذٍ رُكْبَانًا إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ أُبِيحَ لَهُمْ بِهٰذِهِ الْآيَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا كَانَ فِي الْحَرْبِ -وَلَا يُمْكِنُهُ النُّزُولُ عَنْ دَابَّتِهِ -أَنَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهَا إِيمَاءً وَكَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ، فَخَافَ إِنْ سَجَدَ أَنْ يَفْتَرِسَهُ سَبُعٌ أَوْ يَضْرِبَهُ رَجُلٌ بِسَيْفٍ، فَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا، إِنْ كَانَ يَخَافُ ذٰلِكَ فِي الْقِيَامِ وَيُومِئُ إِيمَاءً، وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۸۴۴: عبدالرحمٰن بن ابی سعید الخدری نے اپنے والد سے نقل کیا کہ نقل کیا ہم نماز سے مشغول رہے یہاں تک کہ جب مغرب کے بعد رات کا ایک حصہ گزر ا اور ہم دشمن سے محفوظ کر دیئے گئے جیسا کہ اس ارشاد میں فرمایا وکفی اللّٰہ المؤمنین القتال (الاحزاب:۲۵) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو بلایا پس (اذان دی) اور اقامت کہی اور ظہر کی نماز اسی طرح پڑھائی جیسے اس کے وقت میں آپ پڑھاتے تھے پھر اس کو حکم دیا اس نے عصر کے لئے اقامت کہی آپ نے عصر کو اسی طرح ادا فرمایا پھر اس کی اقامت کا حکم دیا اور مغرب کی نماز بھی اسی طرح ادا فرمائی اور یہ اس آیت کے نزول سے پہلے کی بات ہے جو صلاۃ خوف کے سلسلہ میں اتری۔ فرجالا اور کبانا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ اس دن سواری کی حالت میں نماز پڑھنا لڑائی کی حالت میں نماز کے چھوڑنے کے جائز ہونے سے پہلے تھا۔ پھر اس آیت کے ذریعہ ان کے لیے جائز کر دیا گیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب کوئی شخص لڑائی کی حالت میں ہو اور وہ سواری سے بھی نہ اُتر سکتا ہو تو اس کے لیے اشارے سے پہلے نماز پڑھنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص زمین پر ہو اور اسے ڈر ہو کہ وہ سجدہ میں پڑنے کی وجہ سے کوئی درندہ اسے شکار کر لے گا یا کوئی اس پر تلوار کا وار کر کے مار دے گا' اور قیام کی حالت میں یہ خوف دامن گیر ہو تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔ یہ تمام امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج : نسائی ۱۰۷/۱۔

اللغات: ھوی حصہ ٹکڑا۔ کفی یکفی :کفایت کرنا' کافی ہونا۔

حاصل روایات : اس روایت میں ابوسعیدؓ نے اطلاع دی ہے کہ اس نے دن سواری کی حالت میں نماز ترک فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ سواری پر نماز کا حکم ابھی نازل نہ ہوا تھا۔

پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جب آدمی میدان جنگ میں مصروف ہو اور سواری سے اترنا ممکن نہ ہو تو اسے اشارہ

کے ساتھ سواری پر نماز درست ہے۔ بالکل اسی طرح جب آدمی زمین پر ہو اور اسے خطرہ ہو کہ اگر وہ سجدہ کرے گا تو اس کو کوئی درندہ پھاڑ ڈالے گا یا کوئی آدمی حملہ کر کے تلوار سے قتل کر دے گا تو اسے بیٹھے بیٹھے اشارے سے نماز پڑھ لینی چاہئے اور قیام کی حالت میں خطرہ ہو تو اشارہ سے نماز قیام کی حالت میں ادا کرے۔

اسی طرح امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں بھی نظری دلیل پیش نہیں کی صرف نقلی پر اکتفاء کیا ہے اور مسلک راجح کو عادت کے مطابق اخیر میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ كَيْفَ هُوَ، وَهَلْ فِيْهِ صَلَاةٌ أَمْ لَا؟

نمازِ استسقاء کی حقیقت کیا ہے؟

خلاصۃ الزام: بارش کے لئے دعا مانگنے کو استسقاء کہتے ہیں۔ اس میں اختلاف ہے کہ دعا ہے یا اس میں مسنون نماز بھی ہے پھر اس نماز میں ایک خطبہ یا دو اور تحویل رداء مسنون ہے یا جائز' امام و مقتدی ہر دو یا صرف امام کرے۔

موقف اوّل: استسقاء میں مستقل نماز نہیں کبھی فقط دعا کی گئی کبھی نماز پڑھی گئی اور امام کے لئے تحویل رداء جائز ہے مسنون نہیں دلیل یہ ہے۔

۱۸۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ، هُوَ أَبُوْ بِشْرٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَذْكُرُ أَنَّ (رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ بَابٍ كَانَ وِجَاهَ الْمِنْبَرِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ يُغِيْثُنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُمَّ اسْقِنَا .قَالَ أَنَسٌ : فَوَاللّٰهِ مَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ وَلَا قَزَعَةٍ، وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ .قَالَ : فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ، قَالَ : فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبْتًا .قَالَ : ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا، ثُمَّ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُمْسِكَهَا عَنَّا .فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ : اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ .قَالَ :فَأَقْلَعَتْ، وَخَرَجَ يَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ).

۱۸۴۵: شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں اس دروازے سے داخل ہوا جو منبر کے سامنے والی جانب ہے اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے وہ سیدھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال تباہ ہو گئے اور منقطع ہو گئے یعنی جانور بھوک کی وجہ سے سواری کے قابل نہ رہے پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ہمیں بارش عنایت فرمائے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وقت ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی اے اللہ ہمیں رحمت سے سیراب فرما حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! آسمان میں اس وقت کوئی بادل نہ تھا نہ چھوٹا نہ بڑا اور نہ ہی ہمارے اور جبل سلع کے درمیان کوئی گھر یا عمارت حائل تھی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سلع کے پچھلی جانب ڈھال جیسا بادل رونما ہوا جب وہ آسمان کے درمیان میں پہنچا تو پھیل گیا پھر بارش شروع ہوئی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک ہفتہ ہم نے سورج نہیں دیکھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر اسی دروازے سے ایک آدمی آئندہ جمعہ کے دن داخل ہوا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور سیدھا آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال تباہ ہو گئے اور راستے (پانی کی کثرت) سے رک گئے پس آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ اس بارش کو روک دے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک اٹھائے اور یہ دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے اطراف و جوانب اور ٹیلوں اور پہاڑوں پر برسا نہ کہ ہم پر۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بس بارش رک گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکل کر دھوپ میں چلنے لگے۔

اللغات: وجاہ۔ سامنے۔ یغیثنا۔ بارش کر دے۔ قزعۃ۔ بادل کا ٹکڑا۔ حوالینا۔ یہ حول کی جمع ارد گرد اکام۔ اکمۃ کی جمع ٹیلہ۔ ظراب۔ ظرب کی جمع ہے پھیلا ہوا پہاڑ۔

تخریج: بخاری فی الاستسقاء باب ۶'۷'۹' مسلم فی الاستسقاء نمبر ۸' نسائی فی الاستسقاء باب ۱۰۔

۱۸۴۶: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : قُرِءَ عَلٰی شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ أَخْبَرَکَ أَبُوْکَ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ أَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنْ شَرِیْکٍ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِہٖ نَحْوَہٗ.

۱۸۴۶: سعید بن ابی سعید نے شریک سے اور انہوں نے اپنی سند سے نقل کی ہے۔

۱۸۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ظَفَرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ (إِنِّیْ لَقَائِمٌ عِنْدَ الْمِنْبَرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ، فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، حُبِسَ الْمَطَرُ وَهَلَکَتِ الْمَوَاشِیْ فَادْعُ اللّٰہَ یَسْقِیْنَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَمَا فِی السَّمَاءِ مِنْ سَحَابٍ، فَأَلَّفَ اللّٰہُ بَیْنَ السَّحَابِ فَوَبَلَتْنَا حَتّٰی إِنَّ الرَّجُلَ لَیُهِمُّہٗ مِنْ نَفْسِہٖ أَنْ یَأْتِیَ أَهْلَہٗ، فَمُطِرْنَا سَبْعًا، قَالَ : فَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِی الْجُمُعَۃِ الثَّانِیَۃِ ؛ إِذْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، تَهَدَّمَتِ الْبُیُوْتُ، فَادْعُ

اللّٰہَ أَنْ یَرْفَعَھَا عَنَّا، قَالَ : فَرَفَعَ یَدَیْہِ، وَقَالَ : اللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا فَتَقَوَّرَ مَا فَوْقَ رُؤُسِنَا مِنْھَا، حَتّٰی کَانَّا فِیْ إِکْلِیْلٍ یُمْطِرُ مَا حَوْلَنَا وَلَا نُمْطَرُ).

۱۸۴۷: ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں منبر کے پاس کھڑا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے خطبہ دے رہے تھے مسجد میں سے کسی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش بند ہے مویشی (چارہ نہ ہونے کی وجہ سے) ہلاک ہوگئے آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ بارش کردے پس آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اس وقت آسمان پر ذرہ بھر بادل نہ تھا اللہ تعالیٰ نے بادلوں کو جمع کردیا پھر خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ ہر شخص کو فکر تھی کہ وہ اپنے گھر جائے۔ پورا ہفتہ بارش رہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگلے جمعہ کو خطبہ دے رہے تھے جبکہ مسجد میں سے کسی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مکانات گر گئے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش کو ہٹا دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا فرمائی اے اللہ! ہمارے اطراف میں برسا۔ نہ کہ ہم پر چنانچہ بادل ہمارے سروں کے اوپر سے پھٹ گیا یہاں تک کہ گویا ہم چمکتے سورج کے مزین تاج میں ہیں کہ ہمارے اطراف میں تو بارش ہو رہی تھی مدینہ میں بارش نہ تھی۔

تخریج : ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۵۴، ابو داؤد فی الاستسقاء باب ۲، نمبر ۱۱۷۴، نسائی فی الاستسقاء باب ۹، ۱۰، مسند احمد ۱۰۴/۳۔

اللغات : وھم یھم۔ یاھم یھم۔ خیال کرنا، ارادہ کرنا۔ تقور۔ متفرق، منتشر ہونا۔ اکلیل۔ تاج۔

۱۸۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَأَبُوْ بَکْرَۃَ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ، عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ : سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِکٍ : ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ؟ قَالَ : قِیْلَ لَہٗ یَوْمَ جُمُعَۃٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، قَحَطَ الْمَطَرُ، وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ، وَھَلَکَ الْمَالُ، قَالَ : فَمَدَّ یَدَیْہِ حَتّٰی رَأَیْتُ بَیَاضَ إِبْطَیْہِ) ، ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ أَبِیْ دَاوٗدَ .

۱۸۴۸: حمید بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہوں نے جواب دیا جمعہ کے دن آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بارش بند ہے زمین میں خشکی پیدا ہوگئی مال ہلاک ہوگئے (چارہ ختم ہوگیا) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک اتنے بلند کئے کہ مجھے آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آئی پھر اسی طرح روایت نقل کی جیسا کہ ابن ابی داؤد نمبر: ۱۸۴۷ نے بیان کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۴/۳۔

۱۸۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَیْدٍ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِہٖ .

۱۸۴۹: حمید نے انسؓ سے اورانہوں نے جناب نبی کریم ﷺ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۸۵۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ : قُلْنَا لِكَعْبِ بْنِ مُرَّةَ أَوْ مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -لِلّٰهِ أَبُوْكَ وَاحْذَرْ- قَالَ : دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُضَرَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَصَرَكَ وَاسْتَجَابَ لَكَ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوْا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ فَقَالَ : اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مُرِيْعًا طَبَقًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ : فَمَا كَانَ إِلَّا جُمُعَةٌ أَوْ نَحْوُهَا حَتّٰى مُطِرُوْا)
.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ سُنَّةَ الْإِسْتِسْقَاءِ هُوَ لِابْتِهَالُ إِلَى اللّٰهِ -تَعَالٰى- وَالتَّضَرُّعُ إِلَيْهِ، كَمَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ صَلَاةٌ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، مِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوْا : بَلِ السُّنَّةُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ أَنْ يَخْرُجَ الْإِمَامُ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى وَيُصَلِّيَ بِهِمْ هُنَاكَ رَكْعَتَيْنِ وَيَجْهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ يَخْطُبَ وَيُحَوِّلَ رِدَاءَهُ فَيَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رِدَاءً ثَقِيْلًا لَا يُمْكِنُهُ قَلْبُهُ كَذٰلِكَ، أَوْ يَكُوْنَ طَيْلَسَانًا، فَيَجْعَلَ الشِّقَّ الْأَيْمَنَ مِنْهُ عَلَى الْكَتِفِ الْأَيْسَرِ، وَالشِّقَّ الْأَيْسَرَ مِنْهُ عَلَى الْكَتِفِ الْأَيْمَنِ .وَقَالُوْا : مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُؤَالِهِ بِهِ، فَهُوَ جَائِزٌ أَيْضًا يُسْأَلُ اللّٰهُ ذٰلِكَ، فَلَيْسَ فِيْهِ دَفْعٌ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّةِ الْإِمَامِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَسْقِيَ بِالنَّاسِ أَنْ يَفْعَلَ مَا ذَكَرْنَا .فَنَظَرْنَا فِيْمَا ذَكَرُوْا مِنْ ذٰلِكَ : هَلْ نَجِدُ لَهُ مِنَ الْآثَارِ دَلِيْلًا؟

۱۸۵۰: شرحبیل بن السمط کہتے ہیں ہم نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب کو کہا کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث سناؤ جو تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اللہ تیرا بھلا کرے اور احتیاط کرنا کعب کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ مضر کے متعلق بددعا فرمائی چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد فرمائی اور آپ کی دعا قبول فرمائی آپ کی قوم ہلاک ہوا چاہتی ہے آپ ان کے لئے دعا فرمادیں تو آپ نے اس طرح دعا فرمائی اے اللہ! ہمیں ایسے بادل سے بارش عنایت فرما جو سیراب کرنے والا ہو اس کی بارش فائدہ مند ہو سبزہ اُگانے والی شادابی لانے والی ہو زمین کو پر کرنے والی موٹے قطرات والی جلد برسنے والی نہ کہ دیر سے آنے والی ہو وہ بارش نفع بخش ہو نقصان سے خالی ہو کعب کہتے ہیں ابھی ایک جمعہ یا اس کے برابر دن گزرنے نہ پائے کہ بارش ہوگئی۔ امام طحاوی میشید فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کہتی ہے کہ استسقاء سنت ہے اور اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانا اور زاری کرنا ہے۔ جیسا کہ یہ روایت بتلا رہی ہیں۔ اس میں نماز مسنون

نہیں ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسی بات کے قائل ہیں۔مگر دیگر علماء اس بات میں ان کی مخالفت کرتے ہیں۔امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ان میں ہیں۔وہ فرماتے ہیں کہ استسقاء میں مسنون عمل یہ ہے کہ امام لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف جائے وہاں ان کو دو رکعت پڑھائے اور ان میں جہر سے قراءت کرے۔پھر خطبہ دے کر اپنی چادر کو الٹائے۔اس کے اوپر والے حصہ کو نیچے اور نیچے والے حصہ کو اوپر کرلے مگر چادر کے بھاری ہونے کی صورت میں اس کا پلٹنا ممکن نہ ہو یا طیلسانی ہو تو اس چادر کی دائیں جانب کو بائیں اور بائیں جانب کو دائیں جانب کرلے۔وہ کہتے ہیں جو کچھ ہم نے اس سلسلے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک نقل کیا اور آپ کا بارگاہِ رب العالمین میں سوال کرنا مذکور ہے۔وہ بھی درست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرے اگر امام کا لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھانا سنت قرار دیا تو اس میں عمل دعا کی نفی نہیں۔انہوں نے اس سلسلہ میں جو روایات ذکر کی ہیں ہم نے ان میں غور کیا تاکہ یہ دیکھیں کہ کیا ان روایات میں ان کے مؤقف پر کوئی دلیل ہے۔چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

اللغات: غیث۔بارش مغیثا۔سیرابی والی۔مرئیا بہتر انجام والی۔ریعا سبزہ اگانے والی۔طبقا زمین کو بھرنے والی۔غرقا بڑے قطرات والی۔عاجلا جلدی والی۔رائث۔دیر کرنا۔

تخریج: بیهقی ۴۹٦/۳۔

حاصل روایات: ان روایات میں بارش کے لئے دعا کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے کبھی فقط دعا فرمائی اور کبھی نماز بھی پڑھی پس مستقل نماز مسنون نہیں البتہ کبھی دعا فقط کبھی نماز پڑھی جاسکتی ہے ان آثار میں فقط دعا کا تذکرہ ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔

مؤقف ثانی: استسقاء کے لئے نماز مسنون ہے جس میں خطبہ اور تحویل رداء بھی ہے البتہ ایک خطبہ یا دو خطبوں میں اختلاف ہے اسی طرح یہ نماز عیدین کی طرح زائد تکبیرات سے ہے یا جمعہ کی طرح علی اختلاف الاقوال۔یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر تمام فقہاء کا مسلک ہے امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام دو رکعت پڑھائے گا اور ان میں قراءت بالجہر ہوگی پھر خطبہ اور تحویل رداء ہوگی چادر کے اوپر والے حصہ کو نیچے اور نچلے کو اوپر تفاولاً کیا جائے گا جب ایسا کرنا مشکل ہو تو دائیں کو بائیں اور بائیں کو دائیں بدل لیا جائے گا۔

سابقہ روایات کا جواب: سابقہ روایات میں مذکور دعا بلاشبہ جائز ہے مگر دیگر روایات میں نماز کا تذکرہ بھی موجود ہے ان روایات میں مذکور نہ ہونا عدم کی علامت نہیں دیگر روایات کو سامنے رکھ کر نماز ادا کی جائے گی اور دعا بھی مانگی جائے گی مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

۱۸۵۱: فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى، فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ).

۱۸۵۱: عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف نکلے اور بارش کی دعا کی یا نماز پڑھی اور تحویل رداء فرمائی اور قبلہ کی طرف رخ (کر کے دعا فرمائی)۔

تخریج : بخاری فی الاستسقاء باب٤' ١١' ١٥' مسلم فی الاستسقاء نمبر٢'٣' ابو داؤد فی الاستسقاء باب١' ٢٠١' نمبر١١٦٦' ترمذی فی الاستسقاء باب٤٣' نمبر٥٥٦' نسائی فی الاستسقاء باب٢' ٥' ابن ماجہ فی الاقامہ باب١٥٣' نمبر١٢٦٧' دارمی فی الاستسقاء باب١٨٨' موطا مالک فی الاستسقاء نمبر' مسند احمد ٣٢٦/٢۔

۱۸۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى فَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ).

۱۸۵۲: عباد بن تمیم نے عبداللہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عید گاہ کی طرف نکلے اور نماز استسقاء ادا فرمائی اور تحویل رداء کی اور قبلہ رو ہو کر دعا فرمائی۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔ ابن ماجہ ٩٠/١۔

۱۸۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ أَنَّ عَمَّهٗ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهٗ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِیْ لَهُمْ فَقَامَ فَدَعَا اللّٰهَ قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ فَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ فَسُقُوْا.

۱۸۵۳: عباد بن تمیم نے بیان کیا کہ میرے چچا جناب رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ میں سے تھے انہوں نے بتلایا کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو لے کر عید گاہ کی طرف گئے تاکہ بارش طلب کریں پس آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر قبلہ رو ہو کر تحویل رداء کیا پس اللہ تعالیٰ نے بارش کر دی۔

تخریج : بخاری ١٣٩/١' روایت نمبر ١٨٥١ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۸۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ : (خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَسْقٰى فَقَلَبَ رِدَاءَهٗ قَالَ : قُلْتُ جَعَلَ الْأَعْلٰى عَلَى الْأَسْفَلِ وَالْأَسْفَلَ عَلَى الْأَعْلٰى؟ قَالَ : لَا، بَلْ جَعَلَ الْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ وَالْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ).

۱۸۵۴: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ باہر نکلے نماز استسقاء پڑھی اور قلب رداء فرمائی قلب رداء کا مطلب کیا یہ ہے کہ چادر کے اوپر والے حصہ کو نیچے اور نیچے والے کو اوپر کر دیا جائے تو کہنے لگے نہیں بلکہ دائیں کو بائیں اور بائیں طرف کو دائیں طرف کر دیا جائے۔

تخریج : روایت نمبر۱۸۵۱ کو دیکھو۔ بخاری ۱/ ۱٤۰۔

۱۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : (خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ سَوْدَاءُ فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُحَوِّلَهَا قَلَبَهَا عَلٰى عَاتِقِهِ).

۱۸۵۵: عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ بارش طلب کرنے نکلے آپ نے سیاہ چادر اوڑھ رکھی تھی آپ نے اس کے نچلے حصہ کو پکڑ کر اوپر کرنا چاہا جب اس طرح کرنا مشکل ہوگیا تو آپ نے اس کے دائیں حصے کو بائیں کندھے اور بائیں حصہ کو دائیں کندھے پر کرلیا۔

تخریج : روایت نمبر۱۸۵۱ کو ملاحظہ کریں۔ ابو داؤد ۱/ ۱۰٤۔

۱۸۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى فَقَلَبَ رِدَاءَهُ). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ قَلْبُهُ لِرِدَائِهِ وَصِفَةُ قَلْبِ الرِّدَاءِ كَيْفَ كَانَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا جَعَلَ مَا عَلٰى يَمِيْنِهِ مِنْهُ عَلٰى يَسَارِهِ وَمَا عَلٰى يَسَارِهِ عَلٰى يَمِيْنِهِ لَمَّا ثَقُلَ عَلَيْهِ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ مَا أَمْكَنَ أَنْ يَجْعَلَ أَعْلَاهُ أَسْفَلَهُ وَأَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ فَقَلْبُهُ كَذٰلِكَ هُوَ، وَمَا لَا يُمْكِنُ ذٰلِكَ فِيْهِ حُوِّلَ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ مِنْهُ أَيْسَرَ وَالْأَيْسَرَ مِنْهُ أَيْمَنَ .فَقَدْ زَادَ مَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلٰى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ فَيَنْبَغِيْ أَنْ يُسْتَعْمَلَ ذٰلِكَ وَلَا يُتْرَكَ .

۱۸۵۶: عباد بن تمیم نے حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ بارش کے لئے دعا کی یا نماز ادا کی پھر قلب رداء فرمائی۔ ان آثار میں آپ کے چادر پلٹنے کا تذکرہ اور اس کی کیفیت مذکور ہے۔ آپ اس کی دائیں طرف کو بائیں جانب اور بائیں کو دائیں کرلیا جبکہ آپ کے لیے اس کے اوپر کو نیچے اور نیچے کو اوپر کرنا مشکل ہوا۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب نیچے والے حصہ کو اوپر کرنا مشکل ہو جائے تو پھر اسی طرح چادر کو دائیں بائیں پلٹ لیا جائے۔ ان آثار میں پہلے آثار پر اضافہ ہے۔ پس اس کو عمل میں لانا چاہیے اور ترک نہ کیا جائے۔

تخریج : روایت نمبر۱۸۵۱ کی تخریج سامنے رکھیں۔ بخاری ۱/ ۱۳۷ باب تحول الرداء۔

حاصل روایات : ان روایات میں قلب رداء کا اضافہ ہے ثقہ راوی کا اضافہ قابل تسلیم ہے قلب رداء اول تو نیچے اوپر کو کی جائے اور اگر ممکن نہ ہو تو دائیں سے بائیں کندھے پر پلٹ لی جائے پس قلب رداء کو ترک نہ کیا جائے۔

۱۸۵۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامٍ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ مِنْ بَنِيْ مَالِكِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ : (أَرْسَلَنِيْ

الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ أَسْأَلُ لَهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ : إِنَّا تَمَارَيْنَا فِي الْمَسْجِدِ فِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ قَالَ : لَا، وَلٰكِنْ أَرْسَلَكَ ابْنُ أَخِيْكُمَ الْوَلِيْدُ، وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ وَلَوْ أَنَّهُ أَرْسَلَ فَسَأَلَ مَا كَانَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُبْتَذِلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى أَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ، وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ). فَقَوْلُهُ (كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدَيْنِ) يُحْتَمَلُ أَنَّهُ جَهَرَ فِيْهِمَا كَمَا يَجْهَرُ فِي الْعِيْدَيْنِ .

۱۸۵۷: ہشام نے بیان کیا کہ بنی مالک بن شرحبیل کے اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے بتلایا کہ مجھے ولید بن عقبہؓ نے بھیجا کہ میں ابن عباس ؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے استسقاء کے سلسلہ میں دریافت کروں چنانچہ میں ابن عباس ؓ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا ہم نے مسجد میں جناب رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ استسقاء کے متعلق اختلاف و بحث کی ہے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تمہیں تمہارے چچا زاد بھائی ولید نے بھیجا ہے وہ ان دنوں مدینہ کے گورنر تھے اگر وہ خود پیغام بھیج کر پوچھتا تو تب بھی اس میں قباحت نہ تھی پھر ابن عباس ؓ نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ پرانے کپڑوں میں تواضع اور تضرع کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ عیدگاہ میں آئے اور تمہاری طرح کا خطبہ نہیں دیا بلکہ دعا اور گڑگڑانے اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے رہے پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی جیسے عیدین کی نماز ہوتی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاستسقاء باب ۱' نمبر ۱۱۶۵' ترمذی فی الاستسقاء باب ۴۳' نمبر ۵۵۸۔

اللغات : کما یصلی فی العبدین۔ یہ جملہ دو احتمال رکھتا عیدین کے ساتھ جہر میں تشبیہ دی یا تکبیرات زوائد میں اور خطبہ میں تشبیہ دی ہے۔

۱۸۵۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ وَزَادَ : (فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهُ، يَجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ، وَلَمْ يُؤَذِّنْ، وَلَمْ يُقِمْ). وَلَمْ يَقُلْ (مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ) فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهُ مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ إِنَّمَا أَرَادَ بِهٖ هٰذَا الْمَعْنٰى، أَنَّهُ صَلّٰى بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، كَمَا يُفْعَلُ فِي الْعِيْدَيْنِ .

۱۸۵۸: عبید بن اسحاق عطار کہتے ہیں کہ حاتم بن اسماعیل نے ہمیں بیان کیا پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ فصلی رکعتین الحدیث۔ کہ دو رکعت نماز ادا کی ہم آپ کے ساتھ تھے آپ نے اس میں جہراً قراءت فرمائی اذان نہیں دی گئی اور نہ اقامت کہی گئی اور اس روایت میں مثل صلاۃ العیدین کا جملہ بھی نہیں ہے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ روایت میں یہ الفاظ ''مثل صلاۃ العیدین'' ان کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے

عیدین کی طرح بغیر اقامت اور اذان کے نماز ادا کی۔

تخریج : بیهقی ۳/٤٨٤' ترمذی ۱/۱۲٤۔

حاصل روایت یہ ہے کہ صلاۃ عیدین سے تشبیہ کا مطلب وہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ نے بلا اذان و اقامت اور جہری قراءت سے نماز ادا کی جس طرح کہ عیدین میں کیا جاتا ہے۔

۱۸۵۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ عَنْ أَسَدٍ، قَالَ سُفْيَانُ : (فَقُلْتُ لِلشَّيْخِ : الْخُطْبَةُ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَوْ بَعْدَهَا .قَالَ : لَا أَدْرِي). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ وَدَلَّ جَهْرُهُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ أَنَّهَا كَصَلَاةِ الْعِيْدِ الَّتِيْ تُفْعَلُ نَهَارًا فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ .وَكَذٰلِكَ أَيْضًا صَلَاةُ الْجُمُعَةِ هِيَ مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ وَلٰكِنَّهَا مَفْعُوْلَةٌ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ فَحُكْمُهُ الْجَهْرُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ تُصَلّٰى بِالنَّهَارِ، لَا فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ، وَلٰكِنْ لِعَارِضٍ أَوْ فِيْ يَوْمٍ خَاصٍّ، فَحُكْمُهَا الْجَهْرُ .وَكُلُّ صَلَاةٍ تُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا، لَا لِعَارِضٍ وَلَا فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ، فَحُكْمُهَا الْمُخَافَتَةُ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ صَلَاةَ الْإِسْتِسْقَاءِ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهَا .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۱۸۵۹: ہشام بن اسحاق نے اپنے والد اسحاق سے اس نے ربیع سے اسد جیسی روایت نقل کی ہے سفیان کہتے ہیں کہ میں نے شیخ یعنی ہشام سے پوچھا کہ خطبہ استسقاء نماز سے پہلے یا بعد ہے تو انہوں نے فرمایا یہ مجھے معلوم نہیں۔اس روایت میں جہری قراءت کے ساتھ نماز کا ذکر ہے اور قراءت کو بلند آواز سے پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نماز عید کی طرح ہے۔جو دن میں پڑھنے کے باوجود جہری قراءت سے ادا کی جاتی ہے اور اس کا وقت بھی مخصوص ہے۔پس اس سے ثابت ہوا کہ جو نمازیں کسی عارضہ کی وجہ سے خاص دن میں پڑھی جائے ان کا حکم جہر کا ہے۔اسی طرح جمعہ کی نماز بھی ایک خاص دن میں دن کے وقت ادا کی جاتی ہے تو اس کا حکم بھی جہر ہی کا ہے اور دن کی وہ نمازیں کہ جن میں نہ کوئی عارضہ ہے اور نہ ان کا خاص وقت ہے تو ان میں آہستہ قراءت کی جاتی ہے۔پس اس سے ثابت ہو گیا نماز استسقاء قائم کی جانے والی سنت ہے۔اس کا چھوڑنا مناسب نہیں ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت سی اسناد کے ساتھ مروی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۱/ ۹۰' باب ماجاء فی صلاة الاستسقاء۔

حاصل روایات : اس روایت میں نماز میں جہری قراءت کا تذکرہ ہے پس معلوم ہوا کہ عید کے ساتھ جہر میں مشابہت ہے اگرچہ وہ دن کی نماز ہے مگر اس میں جہر ہے اسی طرح اس میں بھی جہر ہے اسی طرح نماز جمعہ وہ بھی خاص دن میں ہے دن کی نماز ہونے کے باوجود جہری ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ دن کی عام نمازوں کا حکم جہر کا نہیں سوائے ان نمازوں کے جو خاص حالات

یا خاص ایام میں پڑھی جائیں ان میں جہر کریں گے اس کے علاوہ دن کی نمازوں میں جہر نہیں ہے۔

ان روایات سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نماز استسقاء مسنون ہے اس کو ترک کرنا مناسب نہیں ہے ہم نماز کی اور روایات پیش کرتے ہیں۔

مزید تائیدی روایات:

۱۸۶۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْأَيْلِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ فِي الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَخْرُجُوْنَ يَوْمًا .قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ إِلَيَّ جَدْبَ جَنَابِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ أَمَرَكُمْ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ .ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِيْنٍ .ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزَلْ فِي الرَّفْعِ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ .ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ .ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابًا فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ وَأَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ .فَلَمَّا رَأَى الْتِوَاءَ الثِّيَابِ عَلَى النَّاسِ وَتَسَرُّعَهُمْ إِلَى الْكِنِّ، ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ .

۱۸۶۰: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بارش کے نہ ہونے کی شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر منگوایا جو کہ عیدگاہ میں رکھ دیا گیا پھر لوگوں سے مقررہ دن میں جمع ہونے کا حکم فرمایا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نکلے جب کہ سورج کا کنارہ نکل آیا پس آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا تم نے قحط کا شکوہ کیا اور اپنے علاقہ میں خشک سالی کا ذکر کیا بارش وقت سے مؤخر ہوئی اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم دعا کرو اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ قبولیت عنایت فرمائیں گے پھر اس طرح دعا فرمائی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو کہ جزاء کے دن کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اے اللہ! تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی

معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل فرمایا اور اس بارش کو ہماری قوت اور مقررہ وقت تک پہنچانے کا ذریعہ بنادے۔ پھر آپ نے دعا کے لئے ہاتھ بلند فرماتے اس قدر بلند فرماتے کہ بغلوں کی سپیدی ظاہر ہونے لگی پھر آپ نے اپنی پشت کو لوگوں کی طرف موڑ لیا اور قلب رداء فرمائی اس حال میں کہ آپ اپنے ہاتھوں کو بلند کرنے والے تھے۔ پھر لوگوں کی طرف رخ فرمایا اور منبر سے نیچے تشریف لائے پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کے کلمات شروع کئے پھر تو بادل گرجنے لگا بجلی چمکنے لگی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش ہونے لگی آپ واپس مسجد میں تشریف نہ لائے تھے کہ وادیاں بہہ پڑیں جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کپڑوں کو سمیٹے جلد کوٹھڑیوں میں اور پناہ گاہوں میں گھس رہے ہیں تو یہ دیکھ کر آپ خوب ہنسے یہاں تک کہ آپ کے نواجز ظاہر ہو گئے اور زبان سے فرمایا

اشهد ان الله علی کل شئی قدیر وانی عبدالله ورسوله۔

تخریج : ابو داؤد فی الاستسقاء باب ۲' نمبر ۱۱۷۳۔

اللغات : جدب۔ قحط' خشک سالی' جنابه۔ جانب وطرف۔ استئخار۔ مؤخر ہونا۔

۱۸۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ، قَالَ : ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ، فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ، وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ.

۱۸۶۱: حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن بارش طلب کرنے کے لئے باہر تشریف لائے پھر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اس کے لئے اذان' اقامت نہ تھی پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور آپ نے اپنا چہرہ قبلہ رخ کیا اور اپنے ہاتھ دعا کے لئے بلند کئے اور قلب رداء کیا دائیں کندھے والے پلڑے کو بائیں اور بائیں والے کو دائیں پر کر دیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۵۳' نمبر ۱۲۶۸۔

۱۸۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ ح .

۱۸۶۲: محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک اور خالد بن عبدالرحمٰن نے ابن ابی الذئب سے روایت نقل کی ہے۔

۱۸۶۳: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَمِّهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ، فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ، ثُمَّ حَوَّلَ

رِدَاءَهُ، ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ، قَرَأَ فِيهِمَا وَجَهَرَ).

۱۸۶۳: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ استسقاء کے لئے نکلے ہیں آپ نے اپنا چہرہ مبارک قبلہ کی طرف کیا اور دعا مانگنے لگے پھر تحویل رداء فرمائی پھر دو رکعت نماز ادا فرمائی اور ان میں جہراً قراءت کی۔

تخریج : روایت نمبر ۱۸۵۱ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۱۸۶۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْجَهْرَ .فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ ذِكْرُ الْخُطْبَةِ مَعَ ذِكْرِ الصَّلَاةِ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ خُطْبَةً، غَيْرَ أَنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِي خُطْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى كَانَتْ .فَفِي حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ : أَنَّهُ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا الْجُمُعَةَ فِيهَا خُطْبَةٌ وَهِيَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَرَأَيْنَا الْعِيدَيْنِ فِيهِمَا خُطْبَةٌ وَهِيَ بَعْدَ الصَّلَاةِ كَذٰلِكَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي خُطْبَةِ الْإِسْتِسْقَاءِ بِأَيِّ الْخُطْبَتَيْنِ هِيَ أَشْبَهُ؟ فَنَعْطِفُ حُكْمَهَا عَلٰى حُكْمِهَا .فَرَأَيْنَا خُطْبَةَ الْجُمُعَةِ فَرْضًا، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ مُضَمَّنَةٌ بِهَا لَا تُجْزِئُ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا، وَرَأَيْنَا خُطْبَةَ الْعِيدَيْنِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ لِأَنَّ صَلَاةَ الْعِيدَيْنِ تُجْزِئُ أَيْضًا وَإِنْ لَمْ يَخْطُبْ، وَرَأَيْنَا صَلَاةَ الْإِسْتِسْقَاءِ تُجْزِئُ أَيْضًا وَإِنْ لَمْ يَخْطُبْ .أَلَا تَرٰى أَنَّ إِمَامًا لَوْ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَلَمْ يَخْطُبْ كَانَتْ صَلَاتُهُ مُجْزِئَةً غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ أَسَاءَ فِي تَرْكِهِ الْخُطْبَةَ فَكَانَتْ بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْعِيدَيْنِ أَشْبَهَ مِنْهَا بِحُكْمِ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ مَوْضِعُهَا مِنْ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ مِثْلَ مَوْضِعِهَا مِنْ صَلَاةِ الْعِيدَيْنِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ لَا قَبْلَهَا .وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي يُوسُفَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ .

۱۸۶۴: ابن ابی الذئب نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ اس میں جہراً قراءت کا ذکر نہیں۔ ان روایات میں نماز کے ساتھ خطبہ کا بھی تذکرہ ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ نماز استسقاء میں خطبہ بھی ہے۔ اتنی بات ضرور ہے کہ خطبہ میں اختلاف ہے کہ آپ نے کس وقت خطبہ دیا۔ حضرت عبداللہ بن زید اور عائشہ صدیقہ ﷞ کی روایت میں ہے کہ نماز سے پہلے دیا اور حضرت ابوہریرہ ﷛ کی روایت بتلاتی ہے کہ خطبہ نماز کے بعد ارشاد فرمایا۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو دیکھا کہ جمعہ میں خطبہ ہے مگر نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ

نماز کے بعد ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ پھر ہم نے غور کیا کہ خطبہ استسقاء ان میں سے کس کے ساتھ مشابہہ ہے۔ آیا وہ خطبہ جمعہ کے مشابہہ ہے یا عیدین کے تاکہ اس کے مطابق اس پر حکم لگائیں۔ ہم نے دیکھا کہ خطبہ جمعہ تو نماز میں شامل اور فرض ہے اس کے بغیر نماز جمعہ جائز نہیں اور عیدین کا خطبہ اس کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ نماز عیدین اس کے بغیر بھی درست ہے خواہ خطبہ نہ دیا جائے اسی طرح نماز استسقاء بھی خطبہ کے بغیر بھی درست ہے۔ ذرا غور تو کرو اگر امام لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھائے اور خطبہ نہ بھی دے' تب بھی نماز درست ہو جاتی البتہ ترک خطبہ اس کی غلطی ہے اور گناہ ہے۔ پس یہ خطبہ جمعہ کی بجائے عیدین کے خطبہ سے زیادہ مشابہت رکھتا ہے اس لیے اس کا خطبہ بھی وقت عیدین میں ہونا چاہیے یعنی نماز کے بعد۔ پس اس نظر سے ثابت ہوا کہ یہ خطبہ نماز کے بعد ہے نہ کہ پہلے۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور صحابہ کرام سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے نماز استسقاء میں بلند آواز قراءت کی اور قراءت بھی بلند آواز سے پڑھی۔

حاصل روایات: ان روایات میں خطبہ نماز' دعا' قلب رداء کا تذکرہ پایا جاتا ہے خطبہ شروع میں بھی مذکور ہے اور بعد میں بھی مذکور ہے روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عبداللہ بن زیدؓ میں خطبہ پہلے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں بعد میں مذکور ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

جب ہم نے غور کیا تو ہم نے عبادات میں جمعہ اور عیدین کو پایا جن میں خطبہ پایا جاتا ہے جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد ہے یہ خطبہ استسقاء کی کس کے ساتھ مشابہت زیادہ ہے تو غور سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور اس کے بغیر جمعہ ادا ہی نہیں ہوتا اور عیدین کا خطبہ مسنون ہے عید کی نماز اس کے بغیر بھی درست ہے اگرچہ خلاف سنت ہے چنانچہ نماز استسقاء کی زیادہ مشابہت خطبہ عید سے ہے کیونکہ یہ خطبہ کے بغیر بھی درست ہے اور (ایک صحابی نے بھی اس کو عیدین سے تشبیہ دی ہے) جب یہ خطبہ مقام و حیثیت میں عید کے مشابہہ ہے تو اس کی جگہ بھی وہی ہونی چاہئے جو خطبہ عیدین کا ہے کہ وہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے نہ کہ پہلے اور یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔

استسقاء میں جہری قراءت اور نماز پر عمل صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ سے استشہاد:

۱۸۶۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ يَسْتَسْقِيْ، وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَخَرَجَ فِيْمَنْ كَانَ مَعَهُ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ، قَالَ : أَبُوْ إِسْحَاقَ وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَئِذٍ فَقَامَ قَائِمًا عَلٰى رَاحِلَتِهِ عَلٰى غَيْرِ مِنْبَرٍ وَاسْتَسْقَى وَاسْتَغْفَرَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَنَحْنُ خَلْفَهُ فَجَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَمْ يُؤَذِّنْ يَوْمَئِذٍ وَلَمْ يُقِمْ.

۱۸۶۵: ابو اسحاق کہتے ہیں کہ عبداللہ بن یزیدؓ استسقاء کے لئے تشریف لائے یہ صحابی ہیں ان نکلنے والوں میں ان

کے ساتھ براء بن عازب' زید بن ارقم رضی اللہ عنہم بھی تھے اور ابواسحاق کہتے ہیں میں بھی اس مجمع میں تھا عبداللہ بن یزید اپنی اونٹنی کے کجاوے پر کھڑے ہوئے منبر نہ تھا اور بارش کی دعا مانگی اور دو رکعت نماز ادا کی اس میں جہری قراءت کی ہم نماز میں موجود تھے نماز کے لئے اذان واقامت نہ کہی گئی۔

تخریج : بخاری فی الاستسقاء باب ۱٤' مسلم فی الاستسقاء نمبر ۱۷۔

۱۸٦٦: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ : أَنَا زُهَيْرٌ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ قَالَ : كَانَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۸٦٦: علی بن جعد نے کہا ہمیں زہیر نے بتلایا پھر اپنی سند سے زہیر نے روایت بیان کی البتہ اس روایت میں یہ ذکر نہیں کہ عبداللہ بن یزید نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے۔

۱۸٦٧: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ يَسْتَسْقِي بِالْكُوْفَةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ .

۱۸٦٧: ابواسحاق سے نقل کیا کہ عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ کوفہ میں طلب بارش کے لئے نکلے اور دو رکعت نماز پڑھائی۔

تخریج : بیہقی ۳/٤٨٥۔

حاصل روایات : ان آثار نے بھی تائید کر دی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کا عمل بھی استسقاء کے لئے دعا اور نماز کا تھا اور نماز میں قراءت بھی جہری تھی۔

استدراک: امام طحاوی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کو نقل کرنے میں پوری توجہ سے کام نہیں لیا امام صاحب استسقاء میں نماز کا انکار نہیں کرتے البتہ نماز کو لازم قرار نہیں دیتے بلکہ دعا اور نماز دونوں کو جائز کہتے ہیں ان کی طرف نماز استسقاء کے انکار کا قول منسوب کرنا درست نہیں۔ واللہ اعلم۔

یہاں بھی امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے اسی وجہ سے اس کے ہر جز کے لئے آثار ونظر سے دلائل لائے ہیں۔

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ كَيْفَ هِيَ؟

گرہن کی نماز کیونکر

نماز گرہن کا حکم مالکیہ کے ہاں تو فرض کفایہ ہے اور بقیہ تمام محدثین وفقہاء کے ہاں سنت علی الکفایہ ہے البتہ اسکی کیفیت میں۔

نمبر①: امام مالک وشافعی واحمد رحمہم اللہ دو رکوع کہتے ہیں۔

نمبر②: طاؤس ہر رکعت میں چار رکوع کہتے ہیں۔

نمبر③: عطاء وقتادہ رحمہما اللہ ہر رکعت میں تین رکوع کہتے ہیں۔
نمبر④: سعید بن جبیرؒ وغیرہ غیر متعین تعداد بتلاتے ہیں۔
نمبر⑤: احناف ایک رکوع اور دو سجدے کے ساتھ یہ نماز فجر کی طرح ادا کی جائے۔
موقف فریق اوّل: ہر رکعت میں دو رکوع ہوں گے تین صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۱۸۶۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ : الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَ ةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُوْنَ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، غَيْرَ أَنَّ الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى مِنْهُمَا أَطْوَلُ.

۱۸۶۸: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گہن گیا تو آپ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور طویل قراءت فرمائی پھر خوب طویل رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر طویل قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تر تھا پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تر تھا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر آپ اٹھے اور دوسری رکعت کا قیام اسی طرح فرمایا البتہ اول رکعت کا قیام زیادہ لمبا تھا۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب۲' مسلم فی الکسوف نمبر۲' مسند احمد ۳۵۱/۶'۔

۱۸۶۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۸۶۹: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۱۸۷۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۱۸۷۰: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۸۷۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ "عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۱۸۷۱: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت کی ہے۔

۱۸۷۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ،

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۸۷۲: عطاء بن یسار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب ۹، مسلم فی الکسوف نمبر ۲۔

۱۸۷۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرٍو، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ الرُّكُوْعَ الثَّانِيَ كَانَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْأَوَّلِ وَلٰكِنْ ذَكَرَ أَنَّهٗ مِثْلُهٗ قَالَ : وَذٰلِكَ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا : هٰكَذَا صَلَاةُ الْخُسُوْفِ، أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ هِيَ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۷۳: ابن عمرو نے عروہ سے اور انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ مذکور نہیں کہ دوسرا رکوع پہلے رکوع سے کم تھا لیکن باقی روایت اسی طرح ہے اور یہ اضافہ ہے کہ یہ گہن اس دن ہوا جس دن ابراہیم سلام اللہ علیہ نے وفات پائی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء نے یہ موقف اختیار کیا کہ نماز کسوف میں چار رکوع اور چار سجدے ہیں، مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ یہ آٹھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اس طرح استدلال کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب نمبر ۱۔

حاصل آثار وروایات:

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گہن کی نماز میں ہر رکعت میں دو رکوع ہوں گے گویا کل چار رکوع اور چار سجدے ہوں گے۔

فریق ثانی کا موقف: ہر رکعت میں چار رکوع اور دو سجدے ہیں کل آٹھ رکوع اور چار سجدے ہوں گے یہ دو روایات ابن عباس اور علی رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے۔

۱۸۷۴: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :(صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخُسُوْفِ فَقَامَ فَافْتَتَحَ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ مَرَّةً أُخْرٰى).

۱۸۷۴: طاؤس نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گہن کی نماز پڑھائی قیام سے نماز کو شروع فرمایا پھر قراءت کی اور رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قراءت کی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا پھر قراءت کی پھر رکوع کیا پھر سر اٹھایا اور قراءت کی پھر رکوع کیا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

تخریج : مسلم فی الکسوف نمبر ۱۸'۱۹۔

۱۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

۱۸۷۵: یحییٰ بن قطان نے سفیان سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ۱۲۵/۱۔

۱۸۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ : ثَنَا حَبِيْبٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۱۸۷۶: سفیان نے حبیب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ۱۶۷/۱۔

۱۸۷۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ رَجُلٍ يُدْعٰى حَنَشًا عَنْ (عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ صَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ). وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ هِيَ سِتُّ رَكَعَاتٍ فِيْ أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ .

۱۸۷۷: حنش نے حضرت علی ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو سورج گہن کی نماز اس طرح پڑھائی پھر ان کو فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا۔ دوسرے حضرات نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حاصل روایات : ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ گہن کی نماز میں ہر رکعت میں چار رکوع اور دو سجدے ہیں۔

<u>مؤقف فریق ثالث</u>: ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے ہیں یہ حضرت عائشہ ؓ جابر اور ابن عباس ؓ کی ان روایات سے ثابت ہے۔

۱۸۷۸: وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَرْكَعُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ، تَعْنِيْ فِيْ صَلَاةِ الْخُسُوْفِ).

۱۸۷۸: عبید بن عمیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیام کرتے پھر رکوع کرتے آپ نے اس طرح تین رکوع کئے پھر دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت کے قیام میں تین رکوع کئے اور سجدے دو کئے یعنی نماز گہن سے یہ بات متعلق ہے۔

تخریج : مسلم فی الکسوف نمبر٦۔

۱۸۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (فِيْ صَلَاةِ الْآيَاتِ قَالَ : سِتُّ رَكَعَاتٍ، وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ).

۱۸۷۹: عبید بن عمیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ گہن کی نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہیں۔

۱۸۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ : (أَنَّ الشَّمْسَ انْكَسَفَتْ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ) ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ، عَنْ أَسَدٍ وَزَادَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ، فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ) قَالُوْا : وَقَدْ فَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ هٰذَا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا.

۱۸۸۰: عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جس دن ابراہیم سلام اللہ علیہ کی وفات ہوئی اس دن سورج کو گہن لگ گیا تو آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر ربیع مؤذن والی سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔البتہ یہ اضافہ ہے۔ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الشمس والقمر الحدیث۔کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی علامت ہیں ان کا گہن کسی کی زندگی و موت سے متعلق نہیں ہے جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو گہن کے ختم ہونے تک نماز ادا کرو۔انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس طرح کیا۔پس انہوں نے اس طرح ذکر کیا۔

تخریج : مسلم فی الکسوف نمبر ١٠۔

۱۸۸۱: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : مَا أَدْرِيْ أَيَّ أَرْضٍ يَعْنِيْ مَا كَانَ بِهِ مِنَ التَّفَرُّسِ هٰكَذَا ذَكَرَ الْخَصِيْبُ أَوْ زُلْزِلَتَ الْأَرْضُ .فَقِيْلَ لَهُ : زُلْزِلَتَ الْأَرْضُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا، ثُمَّ قَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَةَ، وَكَبَّرَ فَرَكَعَ، ثُمَّ قَالَ : " سَمِعَ

اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا، فَكَبَّرَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَ ةَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ، ثُمَّ قَالَ : " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ "ثُمَّ كَبَّرَ أَرْبَعًا، فَقَرَأَ فَأَطَالَ الْقِرَاءَ ةَ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَرَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ .فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : هٰكَذَا صَلَاةُ الْآيَاتِ، وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، وَفِي الْأُخْرٰى سُوْرَةَ آلِ عِمْرَانَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا : بَلْ يُطِيْلُ الصَّلَاةَ كَذٰلِكَ أَبَدًا، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، لَا تَوْقِيْتَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۸۱: عبداللہ بن الحارث کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں زلزلہ آیا تو کہنے لگے مجھے معلوم نہیں کہ زمین میں زلزلہ کیوں ہے ان سے بتایا گیا کہ زمین میں زلزلہ آیا ہے تو آپ باہر نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور چار مرتبہ تکبیر کہی پھر قراءت کی اور قراءت خوب طویل فرمائی اور تکبیر کہہ کر رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیرات کہیں پھر تکبیر کہہ کر طویل قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر چار تکبیرات کہیں اور طویل قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر رکوع پھر سجدہ کیا پھر قیام کر کے دوسری رکعت اسی طرح ادا فرمائی پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا حوادث کی نماز اسی طرح ہے پہلی رکعت میں سورۃ بقرہ کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کی تلاوت کی۔ اور دوسرے علماء نے ان سے مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نماز کی طوالت تو سورج گرہن سے چھٹ جانے تک ہے۔ پھر رکوع اور سجدے کرلے ان میں کوئی چیز مقرر نہیں ہے۔ ان کا استدلال اس روایت سے ہے۔

حاصل روایات: یہ آخری اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے اور پہلی تین روایات ہیں ان سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر رکعت میں تین رکوع اور دو سجدے اور طویل قراءت ہے۔

<u>مؤقف فریق رابع</u>: رکوع و سجدات کی کوئی پابندی نہیں البتہ طویل نماز پڑھی جائے کہ سورج صاف ہو جائے۔ جیسا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت سے ثبوت ملتا ہے۔

۱۸۸۲: بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : لَوْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ، لَرَكَعَ وَسَجَدَ .فَهٰذَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَوْ تَجَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ لَرَكَعَ وَسَجَدَ وَالرَّابِعَةُ هِيَ الْأُوْلٰى مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ .فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِيْ ذٰلِكَ رُكُوْعًا مَعْلُوْمًا، وَإِنَّمَا يَرْكَعُ مَا كَانَتِ الشَّمْسُ مُنْكَسِفَةً حَتّٰى تَنْجَلِيَ فَيَقْطَعَ الصَّلَاةَ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ) وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: صَلَاةُ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَانِ كَسَائِرِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ إِنْ شِئْتَ طَوَّلْتَهُمَا وَإِنْ شِئْتَ قَصَّرْتَهُمَا ثُمَّ الدُّعَاءُ مِنْ بَعْدِهِمَا حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .وَاخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۸۸۲: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ اگر سورج کا گہن سے صاف ہونا چوتھے رکوع میں ہو وہ بھی کرے گا یہ پہلی رکعت کی بات ہے دوسری رکعت اسی طرح پڑھی جائے گی۔ یہ ابن جبیر رحمہ اللہ ہیں جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق بتلا رہے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اگر چوتھی رکوع میں اگر سورج گرہن چھٹ جائے تو وہ رکوع اور سجدہ کرے گا اور چوتھا رکوع یہ دوسری رکعت کا پہلا رکوع ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ہاں رکوع معلوم و مقرر نہیں۔ یہ رکوع سورج کے روشن ہونے تک کرتا رہے جب وہ روشن ہو چکے تو پھر نماز کو منقطع کرلے اور اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے: ''فصلوا حتی تنجلی'' مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ سورج گرہن کی نماز بھی دو رکعت ہے' خواہ ان کو طویل کرو خواہ مختصر کرلو۔ پھر طویل دعا کی جائے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔ ان کی اس سلسلہ میں یہ روایات مستدل ہیں۔

حاصل روایات: ابن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کر رہے ہیں کہ اگر انجلاء شمس تک ایک رکعت میں چار رکوع کرنے پڑیں تو وہ بھی کیے جائیں گے پس معلوم ہوا کہ رکوعات کی تعداد متعین نہیں ہے البتہ رکعات دو ہی ہوں گی۔

فریق خامس کا موقف: نماز گہن کی بھی دو رکعت ہیں اور جس طرح نفلی نمازوں میں طویل قراءت کے باوجود رکوع کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوتا اسی طرح یہاں بھی طویل قراءت ہوگی مگر رکوع کی تعداد اسی قدر رہو گی پھر انجلاء شمس تک دعا و استغفار میں مشغول رہیں گے جیسا کہ روایات سے ثابت ہوتا ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۸۸۳: لِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : (كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ فَلَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ، ثُمَّ رَكَعَ، فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ، ثُمَّ رَفَعَ، فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ، فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ .وَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَدْ أُمْحِصَتِ الشَّمْسُ).

۱۸۸۳: سائب نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سورج کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گہنا گیا آپ لوگوں کو لے کر نماز میں قیام فرمایا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ رکوع نہ کریں گے پھر رکوع کیا پس اتنا طویل رکوع کیا کہ ایسا لگتا تھا کہ اس سے سر نہ اٹھائیں گے پھر آپ نے سر مبارک اٹھایا اتنا طویل قومہ کیا قریب نہ تھا کہ سجد کریں۔ پھر سجدہ کیا تو ایسا لگتا تھا کہ سجدہ سے سر نہ اٹھائیں گے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا اس وقت سورج گہن سے صاف ہو چکا تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی صلاۃ الکسوف ۱۱۹٤' ترمذی فی صلاۃ الکسوف باب ٤٤' نمبر ٥٦٠۔

۱۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۱۸۸۴: حجاج نے حماد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی۔

۱۸۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْهِ،

وَعَطَاءُ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۸۸۵: سائب نے حضرت عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۱۸۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ : (انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ).

۱۸۸۶: سائب نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گہن گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی۔

۱۸۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ أَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ).

۱۸۸۷: سائب نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج گہن کے موقعہ پر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائی اس میں چار سجدے کئے آپ نے اس میں طویل قیام فرمایا اسی طرح رکوع اور سجدہ بھی۔

۱۸۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ أَيُّوْبَ، عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ صَلَوَاتٍ : صَلَاةَ الْحَضَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَاةَ الْكُسُوْفِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْمَنَاسِكِ رَكْعَتَيْنِ).

۱۸۸۸: ایاس بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے علی بن ابی طالبؓ کو فرماتے سنا آپ ﷺ نے چار نمازیں مقرر فرمائیں حضر کی نماز چار رکعت اور سفر کی نماز دو رکعت اور کسوف کی نماز دو رکعت اور طواف کی نماز دو رکعت۔

۱۸۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ : (انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى بِهِمْ) مِثْلَ مَا ذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، سَوَاءً.

۱۸۸۹: ثعلبہ بن عباس نے سمرہ بن جندبؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گہن گیا پس آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ نے لوگوں کو اسی طرح نماز پڑھائی جیسا روایت میں عبداللہ میں مذکور ہے ٹھیک اسی طرح۔

تخریج : ابو داؤد فی صلاۃ الکسوف باب٤: نمبر١١٨٤' ترمذی فی صلاۃ الکسوف باب٤٥' نمبر٥٦٢۔

١٨٩٠: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، قَالَ : ثَنَا الْأَسْوَدُ .فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ .

١٨٩٠: زہیر نے اسود سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

١٨٩١: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

١٨٩١: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب نمبر١۔

١٨٩٢: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُعَلّٰى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ : (كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ مِنَ الْعَجَلَةِ وَثَابَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ).

١٨٩٢: حسن نے ابوبکرہؓ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ سورج کو گہن لگ گیا آپ جلدی میں اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے اٹھے اور لوگ آپ کی طرف لوٹ آئے پس آپ نے ان کو اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح تم (فرض) نماز پڑھتے ہو۔

١٨٩٣: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ (أَنَّ الشَّمْسَ أَوِ الْقَمَرَ انْكَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ وَإِنَّهُمَا لَا يَكْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ)

١٨٩٣: حسن نے ابوبکرہؓ سے نقل کیا کہ سورج یا چاند کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں گہن لگ گیا تو آپ نے (خطبہ دیتے ہوئے) فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی علامات ہیں یہ کسی کی موت و زندگی سے گہنی نہیں جاتیں اور نہ کسی کی پیدائش سے ان کو تعلق ہے جب ان میں سے کوئی چیز پیش آ جائے تو اس وقت تک نماز میں مصروف رہو یہاں تک کہ سورج چھٹ جائے۔

١٨٩٤: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ، هُوَ الْبَصَرِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ،

عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ كَمَا تُصَلُّوْنَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ).

۱۸۹۴: ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے تھے جیسا کہ تم ایک رکوع اور دو سجدے سے نماز پڑھتے ہو۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبری کتاب کسوف الشمس والقمر نمبر ۱۸۷۳۔

۱۸۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ .ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

۱۸۹۵: ابوقلابہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گہن لگ گیا پس آپ رکوع اور سجدے کرتے رہے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو نمبر ۱۸۹٤۔

۱۸۹٦: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكُسُوْفِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

۱۸۹٦: ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف میں اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح تم رکوع وسجدہ سے پڑھتے ہو۔

۱۸۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَفَهْدٌ، قَالَا : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَوْ غَيْرِهٖ، قَالَ : (كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ حَتَّى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهٖ خَشَعَ لَهٗ).

۱۸۹۷: ابوقلابہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ یا دوسرے کسی صحابی سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گہن لگ گیا پس آپ دو رکعت پڑھتے اور سلام پھیرتے اور پوچھتے رہے یہاں تک کہ گہن ختم ہو گیا پھر آپ نے فرمایا بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ سورج و چاند کو گہن کسی بڑے آدمی کی موت سے لگتا ہے حالانکہ یہ اس طرح درست نہیں بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جب اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق پر تجلی ڈالتے ہیں تو وہ اس

کی عظمت کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرتی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی صلاۃ الکسوف باب۹' نمبر۱۱۹۳' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۵۲' نمبر۱۲۶۲۔

۱۸۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ : (انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى يَنْكَشِفَ).

۱۸۹۸: زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا کہ سورج کو اس دن گہن لگا جس دن ابراہیم سلام اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت و زندگی سے گہن زدہ نہیں ہوتیں۔ پس جب تم ان کو اس حالت میں دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ گہن کھل جائے۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب۱۔

۱۸۹۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ح .

۱۸۹۹: سلیمان بن شعیب نے عبدالرحمٰن بن زیاد سے اپنی سند سے بیان کیا۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ جن حضرات کو آپ کی نماز کا صحیح علم ہوا انہوں نے اس کو اسی طرح یاد رکھا۔

۱۹۰۰: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ عَلِمَهُ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَرَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۱۹۰۰: ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گہن لگ گیا تو مغیرہ بن شعبہؓ نے لوگوں کو دو رکعت نماز چار سجدات کے ساتھ پڑھائی۔ ان روایات و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جن صحابہ کرام ؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کا صحیح علم تھا اور وہ پہلی صفوں میں تھے انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے کہ یہ نماز بھی عام نمازوں کی طرح ایک رکوع اور دو سجدوں والی تھی۔

۱۹۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ الْبَجَلِيِّ، قَالَ : (انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى كَمَا تُصَلُّوْنَ).

۱۹۰۱: ابو قلابہ نے قبیصہ بجلیؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا پس آپ ﷺ نے اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح تم نماز پڑھاتے ہو۔

تخریج : نسائی ۲۱۹/۱۔

۱۹۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيْصَةَ الْهِلَالِيِّ أَوْ غَيْرِهِ (أَنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَأَنَا مَعَهٗ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ : إِنَّمَا هٰذِهِ الْآيَاتُ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ). فَكَانَ أَكْثَرُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ هِيَ الْمُوَافِقَةَ لِهٰذَا الْمَذْهَبِ الْآخِيْرِ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ مَعَانِي الْأَقْوَالِ الْأَوَّلِ فَكَانَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ وَيَسْأَلُ) فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النُّعْمَانُ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ بَعْدَ كُلِّ رَكْعَةٍ وَعَلِمَهٗ مَنْ وَافَقَهٗ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يَعْلَمِ الَّذِيْنَ قَالُوْا : رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ لَمَّا كَانَ مِنْ طُوْلِ صَلَاتِهٖ فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ هٰذَا مَعَ هٰذِهِ الْآثَارِ هُوَ أَنْ يَجْعَلَ صَلَاتَهٗ كَمَا قَالَ النُّعْمَانُ لِأَنَّ مَا رَوٰى عَلِيٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَدْخُلُ فِيْ ذٰلِكَ وَيَزِيْدُ عَلَيْهِ حَدِيْثُ النُّعْمَانِ، فَهُوَ أَوْلٰى، مِنْ كُلِّ مَا خَالَفَهُمْ .ثُمَّ قَدْ شَدَّ ذٰلِكَ مَا حَكَاهُ قَبِيْصَةُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ). فَأَخْبَرَنَا إِنَّمَا يُصَلِّيْ فِي الْكُسُوْفِ كَمَا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى قَوْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يُوَقِّتُوْا فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ (فَصَلُّوْا كَأَحْدَثِ صَلَاةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ) دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ ذٰلِكَ مُؤَقَّتَةٌ مَعْلُوْمَةٌ لَهَا وَقْتٌ مَعْلُوْمٌ، وَعَدَدٌ مَعْلُوْمٌ، فَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْمُخَالِفُوْنَ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ .فَأَمَّا قَوْلُهُمْ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ) فَقَالُوْا فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَقْطَعَ الصَّلَاةَ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ .فَيُقَالُ لَهُمْ : فَقَدْ قَالَ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ (فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتّٰى تَنْكَشِفَ).

۱۹۰۲: ابوقلابہ نے قبیصہ ہلالی یا کسی دوسرے صحابیؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا پس جناب رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اپنے کپڑوں کو کھینچتے ہوئے نکلے اور میں ان دنوں آپ کے ساتھ مدینہ میں مقیم تھا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔ ان دو رکعتوں کو خوب لمبا کیا پھر نماز سے اس وقت فارغ ہوئے

جبکہ سورج چھٹ چکا تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ یہ نشانہائے قدرت ہیں جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتے ہیں جب تم ان کو دیکھ پاؤ تو اس قریبی نماز کی طرح نماز پڑھو جو فرض تم نے پڑھی ہو۔اس باب کی اکثر روایات سے اس مسلک اخیرہ کی تائید ہوتی ہے۔پس ہم نے چاہا کہ اقوال و آثار کے معانی پر نگاہ ڈالیں۔چنانچہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز دو دو رکعت ادا کرتے پھر سلام پھیرتے اور دعا فرماتے۔اس سے یہ احتمال پیدا ہوا کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر رکوع کے بعد سجدے کا علم ہوا۔اس طرح جنہوں نے ان کی موافقت کی ان کو بھی یہی معلوم ہوا کہ آپ نے دو رکعت ادا کی ہیں۔مگر وہ حضرات جنہوں نے یہ فرمایا کہ آپ نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے یا اس سے زیادہ رکوع کیے ان کو طوالت صلاۃ کی وجہ سے یہ علم نہ ہو سکا۔پس حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت ان روایات کے ساتھ اس وقت درست بیٹھ سکتی ہے کہ نماز تو حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق قرار دیں اس لیے کہ جو حضرت عائشہ صدیقہ، علی، ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ بھی اس میں داخل ہے اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت اضافے پر مشتمل ہے۔اس لیے یہ ان سے اولیٰ ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول نے اس کو مزید پختہ کر دیا۔ان کا فرمان یہ ہے جب بات پیش آ جائے تو قریب ترین فرض نماز کی طرح پڑھو۔پس انہوں نے یہ بتلایا کہ آپ نماز کسوف فرض نماز کی طرح پڑھتے تھے۔اب ہم نے ان لوگوں کے قول کی طرف توجہ کی جو اس روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مطابق اس میں رکوع کی کوئی تعداد مقرر نہیں کی۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ تھا کہ تم قریب ترین نماز کی طرح ادا کرو۔اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نماز فرض کی تعداد رکعات اور وقت بھی معلوم ہے اور پس اس روایت کی وجہ سے مخالف کا مسلک باطل ہوا۔رہا ان کا یہ کہنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فاذا رایتم ذلک فصلوا حتی تنجلی" میں یہ دلیل ہے کہ روشنی کے آنے تک نماز کو توڑنا مناسب نہیں۔انکے جواب میں ہم کہیں گے کہ تم نماز پڑھو اور دعا مانگو یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

تخریج : ابو داؤد فی صلاۃ الکسوف باب ٤، نمبر ١١٨٥، ابن ماجہ فی الاقامہ باب ١٥٢، نمبر ١٢٦٢، نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب کسوف الشمس والقمر ١٨٧١/١٨٧٢۔

حاصل روایات : ان تمام روایات سے نماز کسوف کا عام نفل نماز کی طرح مگر جہر قراءت وطویل قراءت سے ثبوت مل رہا ہے اور اکثر آثار و روایات اس مذہب اخیر کی موافقت کرتی ہیں ہمیں پہلی روایات میں غور کرنا ہوگا چنانچہ نعمان بن بشیرؓ کی روایت میں ہے کہ آپ دو رکعتیں پڑھتے اور سلام پھیرتے اور سوال کرتے رہے اس میں احتمال ہے کہ نعمان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ جانا کہ ہر رکوع کے بعد سجدہ کیا اور جو ان سے موافقت کرنے والے تھے ان سے معلوم کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ہی پڑھی ہیں اور ان لوگوں کو جو مجمع کی کثرت کی وجہ سے پیچھے تھے معلوم نہ ہوا انہوں نے دو رکوع یا اس سے زیادہ نقل کر دیئے کیونکہ آپ نے طویل قیام فرمایا پس ان حضرات کی روایات تب درست بیٹھتی ہیں جبکہ ان کا معنی وہی لیا جائے جو نعمان بن بشیرؓ کی روایت کا ہے کہ یہ نماز آپ نے عام نمازوں کی طرح ادا کی پس نعمان کی روایت دوسروں سے اولیٰ ہے اور اس بات کو

مزید تقویت قبیصہؓ والی روایت سے ملتی ہے کہ اس نماز کو کسی قریبی فرض نماز کی طرح ادا کرو تو اس سے یہ فیصلہ تو آسان ہو گیا کہ صلاۃ کسوف فرض نماز کی طرح ہے اب رہا ان لوگوں کا قول جنہوں نے رکوعات وغیرہ کی کوئی تعداد متعین نہیں کی جیسا کہ روایت ابن عباس ؓ سے ظاہر ہوتا ہے تو حدیث قبیصہؓ میں جناب رسول اللہ ﷺ کا قول کہ تم قریبی فرض نماز کی طرح تم نماز پڑھ لو تو معلوم ہوا کہ اس میں نماز کی تعداد بھی معلوم ہے اور اس کا ایک وقت بھی معلوم ہے پس ان لوگوں کی بات باطل ہو گئی جو عدد معلوم کے قائل نہیں۔

ایک اشکال مہم:

فاذا رایتم ذلك فصلوا حتی تنجلی یہ قول بتلا رہا ہے کہ نماز انکشاف آفتاب تک پڑھی جائے گی اس سے پہلے اس کا ترک درست نہیں۔

جواب: روایت نمبر ۱۸۹۸ میں فصلوا وادعوا حتی تنکشف کے الفاظ اس کی وضاحت کرتے ہیں کہ نماز بھی پڑھی جائے اور دعا بھی کی جائے یہاں تک کہ سورج کھل جائے۔

اس کی تائید مندرجہ روایات سے بھی ہوتی ہے۔

۱۹۰۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، أُرَاهُ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةِ).

۱۹۰۳: عبداللہ بن سائب نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی علامات قدرت سے دو نشانیاں ہیں جو کسی کی موت و پیدائش سے گہن زدہ نہیں ہوتیں۔ پس جب تم اس (گہن) کو دیکھو تو تم پر اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز لازم ہے۔

تخریج: نسائی فی السنن الکبرٰی کتاب کسوف الشمس والقمر ۱۸۶۷۔

۱۹۰۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : (خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَزِعًا يَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّيْ بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَا رَأَيْتَهُ يَفْعَلُهُ فِيْ صَلَاةٍ قَطُّ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هٰذِهِ الْآيَاتِ الَّتِيْ يُرْسِلُهَا اللّٰهُ -عَزَّ وَجَلَّ- لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ) فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ عِنْدَهَا

وَالْإِسْتِغْفَارِ كَمَا أَمَرَ بِالصَّلَاةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ مِنْهُمْ عِنْدَ الْكُسُوْفِ الصَّلَاةَ خَاصَّةً وَلٰكِنْ أُرِيْدَ مِنْهُمْ مَا يَتَقَرَّبُوْنَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنَ الصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ .

۱۹۰۴: ابو بردہ نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگ گیا تو آپ گھبرا کر اٹھے کہ کہیں قیامت تو نہیں آ گئی یہاں تک کہ آپ مسجد میں پہنچے اور نماز پڑھنے کھڑے ہوئے آپ نے اس میں انتہائی طویل قیام رکوع اور سجدہ کیا جو کسی اور نماز میں دیکھنے میں نہ آیا تھا پھر ارشاد فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ظاہر فرماتے ہیں اس میں کسی کی موت وزندگی کا دخل نہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بھیج کر اپنے بندوں کو خوف دلاتے ہیں جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو یاد الٰہی کی طرف اور دعا و استغفار کی طرف لپکو۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے دعا' استغفار کا بھی اسی طرح حکم فرمایا جس طرح نماز کا فرمایا اس سے ثابت ہوا کہ اس سے کوئی خاص قسم کی نماز مراد نہیں بلکہ مقصود ایسی چیزیں ہیں جن سے قرب الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔ یعنی نماز دعا اور استغفار وغیرہ کرو۔

دیگر روایات جو عام تقرب پر دلالت کرتی ہیں۔

۱۹۰۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ : (أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ عِنْدَ الْكُسُوْفِ). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ .

۱۹۰۵: ہشام بن عروہ نے فاطمہؓ سے اس نے اسماء ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کسوف کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا (اس سے ثابت ہوا کہ اصل مقصود تقرب الٰہی کی چیزیں ہیں)

تخریج : بخاری فی الکسوف باب ۱۱' والعتق باب ۳' ابو داؤد فی الاستسقاء باب ۸' نمبر ۱۱۹۲' مسند احمد ۳٤٥/۷۔

۱۹۰۶: وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، قَالَ ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا) فَأُمِرُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْقِيَامِ عِنْدَ رُؤْيَتِهِمْ ذٰلِكَ لِلصَّلَاةِ وَأُمِرُوْا فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ بِالدُّعَاءِ وَالْإِسْتِغْفَارِ بَعْدَ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ لَمْ يُؤْمَرُوْا بِأَنْ لَا يَقْطَعُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ، وَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ لَهُمْ أَنْ يُطِيْلُوا الصَّلَاةَ إِنْ أَحَبُّوْا، وَإِنْ شَاءُوْا قَصَرُوْهَا، وَوَصَلُوْهَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .

۱۹۰۶: قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو مسعودؓ انصاری سے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت و پیدائش سے متعلق نہیں جب تم ان کو دیکھو تو نماز کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پس اس ارشاد میں اس وقت نماز کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا جبکہ پہلی روایات میں نماز کے بعد دعا اور استغفار کا بھی حکم ہے' یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کو سورج کے روشن ہونے تک نماز کے نہ توڑنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس سے دوسری یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ وہ نماز کو چاہیں تو مختصر پڑھ لیں اور اسے دعا کے ساتھ ملائیں یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب ۱۳' مسلم فی الکسوف نمبر ۲۱۔

اس روایت میں نماز کے قیام کا کسوف کے وقت حکم فرمایا گیا ہے اور اس سے پہلی روایات میں دعا' استغفار' غلام آزاد کرنے کا حکم ہے معلوم ہوا کہ انکشاف آفتاب تک نماز دعا و استغفار میں مشغول رہنا چاہئے اسی وجہ سے طویل نماز زیادہ بہتر ہے اگر مختصر پڑھ کر دعا و استغفار کرتے رہیں تا آنکہ آفتاب چھٹ جائے تو یہ بھی مناسب ہے۔

غلطی کا ازالہ: روایت ملاحظہ ہو۔

۱۹۰۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ، قَالَ : ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ، قَالَ ثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ : كَانَ كَثِيْرُ بْنُ الْعَبَّاسِ، يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَ بِهٖ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَ الزُّهْرِيُّ : فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ : فَإِنَّ أَخَاكَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلِ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ : أَجَلْ إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ .فَهٰذَا عُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ قَدْ ذَكَرَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ صَلّٰى لِكُسُوْفِ الشَّمْسِ رَكْعَتَيْنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ رَجُلٌ لَهُ صُحْبَةٌ وَقَدْ حَضَرَهُ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَأَمَّا قَوْلُ عُرْوَةَ (إِنَّهُ أَخْطَأَ السُّنَّةَ) ذٰلِكَ عِنْدَنَا لَيْسَ لِشَيْءٍ .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ أَنَّهَا رَكْعَتَانِ، وَأَنَّ الْمُصَلِّيَ إِنْ شَاءَ طَوَّلَهُمَا، وَإِنْ شَاءَ قَصَّرَهُمَا إِذَا وَصَلَهُمَا بِالدُّعَاءِ حَتّٰى تَنْجَلِيَ الشَّمْسُ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا ؛ لِأَنَّا رَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَاةِ مِنَ الْمَكْتُوْبَاتِ وَالتَّطَوُّعِ مَعَ كُلِّ رَكْعَةٍ سَجْدَتَيْنِ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ هٰذِهِ الصَّلَاةُ كَذٰلِكَ.

۱۹۰۷: کثیر بن عباس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کسوف آفتاب کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بیان کرتے تھے اور وہ بیان بالکل عروہ عن عائشہ ؓ والی روایت کی طرح ہے زہری

کہنے لگے میں نے عروہ کو کہا کہ تمہارا بھائی عبداللہ جبکہ مدینہ میں تھا تو سورج گہن ہوا اس نے لوگوں کو صبح کی طرح دو رکعت نماز پڑھائی۔ تو عروہ نے کہا اس نے سنت ادا کرنے میں غلطی کی ہے۔ اس باب میں ہم نے جو نمازِ گہن کے متعلق بیان کیا ہے۔ کہ وہ دو رکعت ہیں نمازی کو اختیار ہے خواہ لمبی پڑھے یا مختصر' جبکہ ان کے ساتھ دعا کو ملائے یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ہمارے ہاں قیاس بھی اسی بات کو چاہتا ہے۔ کیوں کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرائض و نوافل کی تمام نمازوں میں ایک رکعت میں ایک رکوع اور دوسرے سجدے ہوا کرتے ہیں۔ پس قیاس اس بات کو متقاضی ہے کہ یہ نماز بھی اسی طرح ہو۔

یہ عروہ اور زہری بیان کر رہے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسوف شمس کی نماز دو رکعت پڑھائی اور عبداللہ تو صحابی ہیں اور اس نماز میں دیگر صحابہ کرام بھی شریک تھے کسی نے ان پر نکیر نہیں کی پس ثابت ہوا کہ عبداللہ بن زبیر کا فعل درست تھا باقی عروہ کی تنقید کی کوئی حیثیت نہیں عروہ کی بات وہم سے زائد حیثیت نہیں رکھتی۔

الحاصل: ان تمام روایات سے ثابت ہوا کہ صلاۃ کسوف دو رکعت ہے اور نمازی ان کو طویل و قصیر کر سکتا ہے اگر قصر کرے تو دعا کو اس کے ساتھ ملاتے یہاں تک کہ انکشاف شمس ہو جائے۔

یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم تمام فرض و نفل نمازوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہر ایک میں ایک رکوع اور دو سجدے نظر آتے ہیں پس تقاضائے نظر بھی یہی ہے کہ یہ نماز بھی ایک رکوع اور دو سجدوں والی ہونی چاہئے فتدبر۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ نے دلائل قاہر اور آثار باہرہ سے نماز کسوف کا عام نماز کی طرح ہونا ثابت کر دیا اور جن روایات میں زیادہ رکوعات کا تذکرہ ہے ان کے جوابات بھی ذکر کر دیئے آخر میں عقلی دلیل بھی ذکر کی کیونکہ وما یذکر الا اولوا الالباب۔ اور اس انداز سے زیادہ سے زیادہ آثار بھی ہم معنی بن گئے ہیں کسی تاویل اور توڑ مروڑ کی چنداں ضرورت نہیں پڑی ہے۔ **ھذا ھو اقرب للصواب۔**

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ كَيْفَ هِيَ؟

نمازِ کسوف میں قراءت کی کیفیت کیا ہوگی؟

خلاصۃ الزام:

نمبر ①: امام ابوحنیفہ' امام مالک' شافعی اور جمہور فقہاء رحمہم اللہ کسوف میں قراءت کو سراً مسنون قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: امام احمد' ابو یوسف' محمد جہری قراءت کو مسنون کہتے ہیں طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان اسی طرف ہے۔

<u>فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل:</u> کسوف کی نماز میں جہراً قراءت مسنون نہیں ہے دلیل یہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سمرہ بن جندب کی روایات درج ذیل ہیں۔

۱۹۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِيْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ حَرْفًا.

۱۹۰۸: عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا ہے میں نے تو جناب رسول اللہ ﷺ سے صلاۃ کسوف میں ایک حرف نہیں سنا۔

تخریج: بیهقی ۴۶۶/۳' مسند احمد ۱۴/۵۔

۱۹۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ح

۱۹۰۹: ابن مرزوق نے بیان کیا کہ ہمیں ابوالولید نے بیان کیا انہوں نے ابوعوانہ سے بیان کیا۔

۱۹۱۰: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاةِ الْكُسُوْفِ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا.

۱۹۱۰: ثعلبہ بن عباد نے سمرہ بن جندبؓ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ کسوف پڑھائی ہم نے آپ کی آواز نہ سنی۔

تخریج: ابو داؤد فی الاستسقاء باب۴' نمبر۱۱۸۴' ترمذی فی الجمعه باب۴۵' نمبر۵۶۲' نسائی فیالکسوف باب۱۵' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۵۲' نمبر۱۲۶۴' مسند احمد ۱۴/۵' ابن ابی شیبه فی الصلاۃ ۴۷۲/۲۔

۱۹۱۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْقَيْسِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۱۹۱۱: ابن عباد یہ نے سمرہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۹۱۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا : هٰكَذَا صَلَاةُ الْكُسُوْفِ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ لِأَنَّهَا مِنْ صَلَاةِ النَّهَارِ. وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ. وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ، وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَمُرَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَسْمَعَا مِنْ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِ تِلْكَ حَرْفًا، وَقَدْ جَهَرَ فِيْهَا لِبُعْدِهِمَا مِنْهُ .فَهٰذَا لَا يَنْفِي الْجَهْرَ ؛ إِذْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

۱۹۱۲: ثعلبہ نے سمرہ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے اسی طرح نقل کی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کسوف کی نماز میں جب آپ کی آواز نہ سنی گئی تو معلوم ہوتا ہے کہ قراءت جہراً نہ تھی اگر ہوتی تو سنی جاتی ہے۔

الجواب: ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سمرہ بن جندب اصاغر صحابہؓ میں سے ہیں اور بچوں کی صفیں آخر میں ہوتی ہیں مجمع کی کثرت کی وجہ سے آواز آخر تک سنائی نہ دیتی تھی۔ پس ان کا حرف نہ سننا عدم جہر کی ہرگز علامت نہیں۔

موقف فریق ثانی: کسوف کی نماز میں جہراً قراءت کی جائے گی اور اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل روایات اس بات پر شاہد ہیں۔

۱۹۱۳: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ).

۱۹۱۳: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صلاۃ کسوف میں جہراً قراءت فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الکسوف باب ۱۹' مسلم فی الکسوف نمبر ۵' ترمذی فی الصلاۃ باب ۴۵' نمبر ۵۶۳۔

۱۹۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .فَهٰذِهِ عَائِشَةُ تُخْبِرُ أَنَّهُ قَدْ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ، فَهِيَ أَوْلٰى لِمَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لَمَّا اخْتَلَفُوْا أَنَّا رَأَيْنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يُصَلَّيَانِ نَهَارًا فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ وَلَا يُجْهَرُ فِيْهِمَا بِالْقِرَاءَ ةِ وَرَأَيْنَا الْجُمُعَةَ تُصَلّٰى فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ وَيُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ فَكَانَتِ الْفَرَائِضُ هٰكَذَا حُكْمُهَا مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيْهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ جُهِرَ فِيْهِ .وَكَذٰلِكَ جُعِلَ حُكْمُ النَّوَافِلِ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ فِيْ سَائِرِ الْأَيَّامِ نَهَارًا خُوْفِتَ فِيْهِ بِالْقِرَاءَ ةِ، وَمَا كَانَ مَا يُفْعَلُ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ (مِثْلَ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ) يُجْهَرُ فِيْهِ بِالْقِرَاءَ ةِ .هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ النَّاسِ فِيْهِ، وَكَانَتْ صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ فِيْ قَوْلِ مَنْ يَرٰى فِي الْإِسْتِسْقَاءِ صَلَاةً، هٰكَذَا حُكْمُهَا عِنْدَهٗ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ .وَقَدْ شَدَّ قَوْلَهٗ فِيْ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِيْ جَهْرِهٖ بِالْقِرَاءَ ةِ فِيْ صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ .فَلَمَّا ثَبَتَ مَا وَصَفْنَا فِي الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ ثَبَتَ أَنْ صَلَاةَ الْكُسُوْفِ كَذٰلِكَ أَيْضًا لَمَّا كَانَتْ مِنَ السُّنَّةِ الْمَفْعُوْلَةِ فِيْ خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ

وَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْقِرَاءَةِ فِيهَا كَحُكْمِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّنَنِ الْمَفْعُوْلَةِ فِي خَاصٍّ مِنَ الْأَيَّامِ، وَهُوَ الْجَهْرُ لَا الْمُخَافَتَةُ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا . وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى . وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۱۹۱۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جو بتلاتی ہیں کہ آپ نے بلند آواز سے قراءت فرمائی۔ پس یہ روایت اسی وجہ کی بناء پر ہمارے ہاں اولیٰ ہے۔ جب روایات میں اختلاف ہوا تو نظر وفکر کی طرف رجوع کیا چنانچہ نظر کا تقاضا یہ ہے کہ غور فرمائیں دن کی نمازیں ظہر وعصر روزانہ پڑھی جاتی ہیں اور ان میں قراءت آہستہ ہے اور جمعہ المبارک کی نماز جو مخصوص دن میں پڑھی جاتی ہے اس میں بآواز بلند قراءت کی جاتی ہے۔ پس فرائض کا حکم یہی ہے کہ ان میں سے جو دن کے وقت روزانہ ادا کیے جاتے ہیں ان میں قراءت آہستہ ہوگی اور جو مخصوص ایام میں ادا ہوں ان میں جہری قراءت ہوگی نوافل بھی اسی حکم میں ہیں۔ جو دن کے وقت روزانہ پڑھے جاتے ہیں ان میں قراءت آہستہ ہے اور جو خاص دنوں میں ادا ہوتے ہیں مثلاً عیدین وغیرہ ان میں قراءت بلند آواز سے پڑھی جائے گی۔ یہ ایسی بات ہے جس میں سب کا اتفاق ہے اور جن حضرات کے ہاں نماز استسقاء میں نماز ہے ان کے ہاں بھی یہی حکم ہے کہ قراءت بلند آواز سے ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی جس کا تذکرہ ہم نے اس کتاب میں کیا ہے۔ اس میں ہے کہ نماز استسقاء میں بلند آواز سے قراءت ہوگی۔ اس سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ پس وہ نظر بات جس کو فرائض وسنن کے سلسلہ میں ہم نے ذکر کیا ہے وہ ثابت ہوگئی تو اس سے خود ثابت ہوگیا کہ نماز کسوف بھی اس سے مختلف نہیں اس لیے کہ وہ بھی خاص وقت میں ادا کی جانے والی سنت ہے۔ اب لازم ہے کہ اس کی قراءت اسی طرح ہو جو مخصوص ایام میں ادا کرنے والی سنتوں کا ہے یعنی قراءت بلند آواز سے ہو آہستہ نہ پڑھی جائے قیاس اسی کو چاہتا ہے۔ امام ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ کا یہی قول ہے اور اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر بھی موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف میں جہراً قراءت فرمائی پس ثابت ہوا کہ کسوف میں جہراً قراءت ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ان روایات کے اختلاف کا فیصلہ کرنے کے لئے ہم جب غور کرتے ہیں تو دن کو پڑھی جانے والی نمازوں کو دیکھا جائے وہ ظہر وعصر ہیں ان دونوں نمازوں میں قراءت جہراً نہیں کی جاتی اور ہم دیکھتے ہیں کہ جمعہ خاص دنوں میں پڑھا جاتا ہے مگر اس میں جہراً قراءت کی جاتی ہے تو گویا فرائض میں سے جو دن کے وقت ہر روز معمول کے مطابق کئے جاتے ہیں ان میں جہر نہیں اور جو خاص ایام میں ادا کئے جاتے ہیں ان میں جہر ہے۔

بالکل اسی طرح نوافل میں سے جو تمام دنوں میں دن کے وقت ادا کئے جاتے ہیں ان میں جہر نہیں اور جو خاص ایام میں ادا

کئے جاتے ہیں ان میں جہر ہے مثلاً نماز عیدین۔ ان دونوں باتوں کے متعلق سب کا اتفاق ہے جو نماز استسقاء کو نماز مسنون مانتے ہیں وہ اس میں جہر کے قائل ہیں۔

اور اس بات کو ان آثار سے مزید تقویت حاصل ہو جاتی ہے جو جہر کے سلسلہ میں وارد ہیں جب فرائض وسنن میں یہ بات ثابت ہوگئی تو نماز کسوف چونکہ خاص ایام میں پڑھی جاتی ہے تو اس میں قراءت کا حکم جہر ہی کا ہونا چاہئے قیاس ونظر کا بھی تقاضا ہے ہمارے ائمہ میں سے ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے۔

مزید تائیدی روایت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عمل سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

١٩١٥: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حَنَشٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِي كُسُوْفِ الشَّمْسِ وَقَدْ صَلَّى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ مِمَّا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .

١٩١٥: حنش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے نماز کسوف شمس ادا فرمائی تو اس میں جہراً قراءت کی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ٤٧٢/٢۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ علی مرتضیٰ کا جہر کرنا ظاہر کرتا ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جہر کرتے دیکھا ورنہ آپ کے فعل کی وہ مخالفت نہیں کر سکتے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے کہ کسوف میں جہراً قراءت ہے مگر یہاں دوسرے ابواب کے خلاف دلائل بہت کم پیش گئے شاید کہ گزشتہ باب کی ان روایات پر اکتفاء کر کے جن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سورۂ بقرہ پڑھنا اور آل عمران پڑھنا مذکور ہے یہاں صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو پیش کیا جس میں جہر کا تذکرہ ہے قراءت سننے کا تذکرہ نہیں جبکہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں عدم سماع کا صاف تذکرہ ہے۔ فتدبر۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ كَيْفَ هُوَ؟

دن رات میں نوافل کس طرح ادا ہوں؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: دن رات کے نوافل دو دو رکعت مسنون ومشروع ہے یہ امام شافعی، مالک، احمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نمبر②: امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کے ہاں دن رات کے نوافل چار چار جائز بلکہ افضل ہیں۔
نمبر③: امام ابوحنیفہ سفیان ثوری رات کے نوافل دو دو چار چار چھ بلکہ آٹھ آٹھ رکعتیں ایک تحریمہ سے جائز ہیں۔
نمبر④: امام ابو یوسف و محمد و طحاوی رحمہم اللہ رات کے نوافل ایک تحریمہ سے صرف دو دو مشروع ہیں زائد نہیں۔
فریق اوّل کا موقف اور دلائل: رات دن کے نوافل دو سے زائد مشروع نہیں۔

مستدل روایات:

١٩١٦: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى، مَثْنٰى).

١٩١٦: علی بن عبداللہ البارقی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا اور کہا رات کی نماز اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے ان روایات کو اختیار کرتے ہوئے کہا کہ سورج گرہن کی نماز دن کی نماز ہے اس لیے اس میں جہری قراءت نہ ہونی چاہیے۔حضرت ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی میلان انہی کی طرف ہے۔مگر علماء کی دوسری جماعت نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس میں بلند آواز سے قراءت کی جائے۔اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ ہے عین ممکن ہے کہ حضرت سمرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے دُور ہونے کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت نہ سنی ہو اور آپ نے بلند آواز سے قراءت کی ہو۔پس یہ روایت جہر کی نفی نہیں کرتی جبکہ آپ سے اس نماز میں بلند آواز سے قراءت بھی روایات میں آئی ہے۔روایات ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب٢٤' نمبر١٣٢٦' ترمذی فی الصلاة باب١٦٦' نمبر٥٩٧' ابن ماجه فی الاقامه باب١١٦' نمبر١٣٢٢' مالك فی صلاة اللیل نمبر٧' مسند احمد ٢/١' ٢/٥/٢١١' ٩' نسائی فی السنن کتاب قیام اللیل نمبر١٣٨٠۔

١٩١٧: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا : هٰكَذَا صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى، مَثْنٰى، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ .وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : أَمَّا صَلَاةُ النَّهَارِ، فَإِنْ شِئْتَ تُصَلِّيْ بِتَكْبِيْرَةٍ مَثْنٰى، مَثْنٰى، تُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا، وَكَرِهُوْا أَنْ يَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا، وَاخْتَلَفُوْا فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ بِتَكْبِيْرَةٍ رَكْعَتَيْنِ، وَإِنْ شِئْتَ أَرْبَعًا، وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا، وَإِنْ شِئْتَ ثَمَانِيًا، وَكَرِهُوْا أَنْ يَزِيْدَ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ : أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَقَالَ

بَعْضُهُمْ : صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى، مَثْنٰى، يُسَلِّمُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ : أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا فِيْ صَلَاةِ النَّهَارِ، فَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى : أَنَّ كُلَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ سِوٰى عَلِيِّ الْبَارِقِيِّ، وَسِوٰى مَا رَوَى الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّمَا يَقْصِدُ إِلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ خَاصَّةً دُوْنَ صَلَاةِ النَّهَارِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْوِتْرِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ أَيْضًا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۱۹۱۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سے روایت کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا یہی خیال ہے کہ دن اور رات کی نمازیں دو دو رکعت ہیں اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے' مگر دیگر حضرات نے اس سلسلہ میں ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ دن کی نماز اگر پسند کرو تو دو رکعات پڑھو اور دو کے بعد سلام پھیرو اور چاہو تو چار پڑھو' مگر اس سے زائد کو وہ مکروہ خیال کرتے ہیں۔البتہ رات کی نماز کے سلسلہ میں ان میں اختلاف ہے۔ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اگر تم چاہو تو ایک تکبیر سے دو رکعت اور اگر چاہو تو چار رکعت اور اگر چاہو تو چھ رکعت اور اگر چاہو تو آٹھ رکعت ادا کر سکتے ہو اس سے زیادہ ایک نیت سے مکروہ ہیں اور یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔دوسروں نے کہا کہ رات کی نماز دو دو کر کے ادا کی جائے گی اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرا جائے گا۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔ باقی دن کی نماز کے سلسلہ میں ہم نے جو بیان کیا وہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ پہلے قول کو جن حضرات نے اختیار کیا ہے ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جن حضرات سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سوائے علی البارقی رحمہ اللہ کے کی ہے انہوں نے اس سے صرف رات کی نماز مراد لی ہے نہ کہ دن کی اور ہم نے اس کا تذکرہ باب الوتر میں کر دیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل ان روایات کے فساد پر دلالت کرتا ہے جن روایات کو اس باب کے شروع میں ہم نقل کر آئے۔

حاصل روایات : رات و دن کی نفلی نماز دو دو رکعت مشروع ہے نہ کہ زائد جیسا کہ ان روایات سے ظاہر ہے۔

<u>فریق ثانی:</u> دن میں تو دو یا چار ایک تحریمہ سے اور رات کو دو' چار' چھ' آٹھ تک پڑھ سکتے ہیں اس سے زائد مکروہ ہیں یہ امام صاحب کا قول ہے البتہ ابو یوسف کے ہاں ہر دو رکعت پر سلام کرنا ضروری ہے۔

<u>سابقہ روایت کا جواب نمبرا:</u> اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے علی البارقی اور العمری نے نقل کیا اور صلاۃ اللیل کے بعد والنہار کے الفاظ یہ زائد ہیں جو حفاظ حدیث نے نقل نہیں کیے حفاظ کی روایات باب الوتر طحاوی میں موجود ہیں امام نسائی نے اس اضافے کو خطا قرار دیا ہے۔

نمبر ②: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا عمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کے خلاف نقل کیا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۹۱۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ وَبِالنَّهَارِ أَرْبَعًا .

۱۹۱۸: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ رات کو دو دو اور دن کو چار چار پڑھتے تھے۔

۱۹۱۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا، لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ، ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَرْبَعًا .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوٰى عَنْهُ عَلِيٌّ الْبَارِقِيُّ، ثُمَّ يَفْعَلُ خِلَافَ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۱۹: جبلہ بن سحیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ جمعہ سے پہلے چار رکعت سلام کے فاصلہ کے بغیر پڑھتے تھے پھر جمعہ کے بعد دو رکعت اور پھر چار رکعت پڑھتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه ۷۰' ترمذی فی الصلاة باب ۲٤' نمبر ۵۲۳' ابن ابی شیبه فی الصلاة۔

حاصل روایات : ان دونوں آثار سے ظاہر ہوا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنا عمل رات کو دو دو اور دن کو چار چار ہے تو یہ ناممکن ہے کہ باقی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نقل کریں اور خود ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل اس کے خلاف ہو پس باقی کی نقل قابل اعتبار نہیں۔

اثباتی دلائل کی روایات:

۱۹۲۰: فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : أَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا عُبَيْدَةُ الضَّبِّيُّ ح .

۱۹۲۰: یزید بن ہارون نے خبر دی کہ ہمیں عبیدہ ضبی نے بیان کیا۔

۱۹۲۱: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ، عَنْ عُبَيْدَةَ ح .

۱۹۲۱: زید بن ابی انیسہ نے عبیدہ سے روایت کی۔

۱۹۲۲: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ هُوَ النَّخَعِيُّ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنِ الْقَرْثَعِ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ : (أَدْمَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تُدْمِنُ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ .فَقَالَ : يَا أَبَا أَيُّوْبَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَلَنْ تُرْتَجَ حَتّٰى يُصَلَّى الظُّهْرُ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيْهِنَّ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ أَنْ

تُرْتَجَ .فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَوْ فِيْ كُلِّهِنَّ قِرَاءَةٌ .قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : بَيْنَهُنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ؟ قَالَ : لَا إِلَّا التَّشَهُّدُ).

۱۹۲۲: قزعہ نے قرشع سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زوال کے بعد ہمیشہ چار رکعت پڑھی ہیں میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ تو ہمیشہ یہ چار رکعات پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابوایوب! جب سورج زائل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ظہر تک بند نہیں کئے جاتے مجھے یہ پسند ہے کہ اس وقت میں دروازہ بند ہونے سے پہلے میرا کوئی نیک عمل آسمان میں چڑھ جائے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! کیا ان چاروں میں قراءت ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا ان کے مابین سلام سے فاصلہ بھی ہے آپ نے فرمایا نہیں فقط تشہد پڑھا جائے گا۔

۱۹۲۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا فَهْدُ بْنُ حِبَّانَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ الْمِنْجَابِ، عَنْ قَزْعَةَ، عَنْ قَرْثَعٍ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، لَا تَسْلِيْمَ فِيْهِنَّ يُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَاءِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَتَطَوَّعَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ بِالنَّهَارِ لَا تَسْلِيْمَ فِيْهِنَّ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَكَرْنَا أَنَّهُ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ .قَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۱۹۲۳: قزعہ نے قرشع سے انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا چار رکعت ظہر سے پہلے پڑھی جائیں جن میں سلام سے فاصلہ نہ ہو تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ دن کے وقت چار رکعت ایک سلام سے پڑھنا درست ہے اس سے ان لوگوں کا مؤقف درست ہو گیا جو اس کے قائل ہیں اور متقدمین کی ایک جماعت سے یہ بات مروی ہے۔ یہ حاضر ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب۷' نمبر۱۲۷۰' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۰۵' نمبر۱۱۵۷' مسند احمد ٤١٦/٥' بيهقى ٦٨٧/٢۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہوا کہ دن کے نوافل چار رکعت ایک سلام سے جائز ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کے عمل سے اس کی تائید۔

۱۹۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، وَأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ فَاصِلٌ، وَفِيْ كُلِّهِنَّ الْقِرَاءَةُ .

۱۹۲۴: عبیدہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے اور چار رکعت جمعہ کے بعد اور

چار افطار کے بعد اور چار چاشت کے بعد ان میں سلام سے فاصلہ نہ کرتے اور ان تمام رکعت میں قراءت کرتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۷/۲۔

۱۹۲۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ، عَنْ مُحِلٍّ الضَّبِّيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا، لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ.

۱۹۲۵: محل ضبی نے ابراہیم سے نقل کیا کہ حضرت ابن مسعودؓ جمعہ سے قبل چار اور اس کے بعد بھی چار رکعت پڑھتے ان میں سلام سے فاصلہ نہ کرتے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاة باب ۲٤' نمبر ۵۲۳۔

۱۹۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : مَا كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ فِي الْأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ .

۱۹۲۶: حصین نے ابراہیم سے نقل کیا ظہر سے پہلی چار رکعت میں وہ سلام نہ پھیرتے تھے۔

۱۹۲۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، قَالَ : سَأَلَ مُحِلٌّ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّكَعَاتِ قَبْلَ الظُّهْرِ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ اكْتَفَيْتَ بِتَسْلِيْمِ التَّشَهُّدِ، وَإِنْ شِئْتَ فَصَلْتَ.

۱۹۲۷: ابوالاحوص نے مغیرہ سے نقل کیا کہ محل نے ابراہیم نخعی سے سوال کیا کہ کیا ظہر سے پہلے چار رکعات میں سلام سے فاصلہ ہوگا؟ تو انہوں نے فرمایا اگر پسند کرو تو تشہد کے سلام پر اکتفا کرو اور اگر فاصلہ کرلو تو تمہاری مرضی ہے۔

۱۹۲۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ، أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى، مَثْنٰى، إِلَّا أَنَّكَ إِنْ شِئْتَ صَلَّيْتَ مِنَ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا تُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ ثَبَتَ حُكْمُ صَلَاةِ النَّهَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَمَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، لَمْ يَدْفَعْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُعَارِضْهُ شَيْءٌ ، وَأَمَّا صَلَاةُ اللَّيْلِ، فَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْهَا مِنَ الْإِخْتِلَافِ مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ اللَّيْلَ ثَمَانِيًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيْمٍ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ ثَلَاثُ رَكَعَاتٍ). فَقِيْلَ لَهُ فَقَدْ رَوَى الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، (أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ اثْنَتَيْنِ مِنْهُنَّ). وَهٰذَا الْبَابُ إِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيْفِ وَالْإِتِّبَاعِ لِمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ بِهٖ وَفَعَلَهُ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهٖ فَلَمْ نَجِدْ عِنْدَ مَنْ فَعَلَهُ

وَلَا مِنْ قَوْلِهٖ اَنَّهٗ اَبَاحَ اَنْ يُّصَلّٰى فِي اللَّيْلِ بِتَكْبِيْرَةٍ اَكْثَرَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ وَبِذٰلِكَ نَاْخُذُ وَهُوَ اَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ .

۱۹۲۸: ابو معشر نے نقل کیا کہ ابراہیم نخعی کہنے لگے دن رات کی نماز دو دو ہے البتہ دن میں چار رکعات سلام کے فاصلہ کے بغیر پڑھو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ دن کی نماز کا حکم اسی طرح ثابت ہو گیا جس طرح ہم نے ذکر کیا اور جو کچھ ہم نے ان روایات میں ذکر کیا ہے وہ اس کے منافی نہیں اور نہ اس کے مخالف ہے اور رات کی نماز کے سلسلہ کا اختلاف تو ہم اس باب کے شروع میں ذکر کر چکے۔ پس وہ حضرات جو رات کو ایک سلام کے ساتھ آٹھ رکعات کے قائل ہیں تو ان کی دلیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ہے کہ آپ رات کو گیارہ رکعت ادا کرتے جن میں سے تین رکعت وتر ہوتے۔ ان حضرات کے جواب میں کہا جائے کہ امام زہری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور یہ مسئلہ توفیقی ہے۔ جس طرح سنا ہے اسی طرح آپ کے فعل اور صحابہ کرام کے فعل پر عمل پیرا ہونا ہے۔ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ایسا فعل و قول نہیں ملا جس میں دو رکعت سے زائد نماز کو ادا کیا ہو۔ ہم اسی کو اختیار کرنے والے ہیں اور ہمارے ہاں دونوں اقوال میں سے زیادہ صحیح قول یہی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ دن کی نماز چار چار درست ہے ان روایات کے معارض کوئی روایت نہیں اور رات کی نماز دو دو ثابت ہو گئی اس میں اختلافی روایات پہلے بھی ذکر کی ہیں۔

فریق ثالث: البتہ جو لوگ رات کو دو سے آٹھ تک ایک سلام سے درست کہتے ہیں ان کی دلیل یہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت ادا فرماتے ان میں تین وتر بھی تھے اس سے ثابت ہوا کہ آٹھ رکعت ایک سلام سے درست ہیں۔

الجواب نمبر①: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت موجود ہے کہ (آپ رات کی نماز میں) ہر دو پر سلام پھیرتے تھے۔

جواب نمبر②: اس باب میں توقیف پر دارومدار ہے اسی طرح آپ کا فعل اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فعل۔ ہمیں تو آپ کے اقوال و افعال میں رات کے اعمال میں کوئی روایت نہیں مل سکی جس میں دو رکعت سے زیادہ ایک تکبیر سے ادا کی گئی ہوں پس رات کو دو دو رکعت والا قول ہی ہر دو اقوال میں زیادہ صحیح اور راجح ہے۔

باقی تمام نوافل و سنن کا حکم ایک ہے کہ اصل کے اعتبار سے وہ سب نوافل ہیں۔

نوٹ: اس باب میں نظری دلیل پیش نہیں کی گئی کیونکہ نوافل کی تعداد کے معاملے کو توقیفی قرار دیا پس اس میں عقل و قیاس کا دخل نہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے رات میں دو دو رکعت والے قول کو سب سے زیادہ اصح قرار دیا ہے اور اسی کو دلائل روایات و آثار سے مزین کیا ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ كَيْفَ هُوَ؟

جمعہ کے بعد نوافل کی تعداد کتنی ہے؟

نمبر①: جمعہ کے بعد نوافل یعنی سنن کی تعداد کتنی ہے امام ابوحنیفہ اور محمد' احمد رحمہم اللہ جمعہ کے بعد چار رکعت مسنون کہتے ہیں۔
نمبر②: امام مالک وزہری جمعہ کے بعد دو رکعت مسنون کہتے ہیں۔
نمبر③: امام ابو یوسف' شافعی' طحاوی رحمہم اللہ جمعہ کے بعد چھ رکعت مسنون کہتے ہیں۔
فریق اوّل کا موقف اور دلیل: جمعہ کے بعد چار رکعت مسنون ہیں جیسا روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۹۲۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا مِنكُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهُ هُوَ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهُ، رَكْعَتَانِ، كَالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۹۲۹: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں سے جمعہ کے بعد پڑھے تو وہ چار رکعت پڑھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کا خیال یہی ہے کہ جمعہ کے بعد جن رکعات کو چھوڑا نہیں جا سکتا وہ چار ہیں ان کے مابین سلام سے تفریق نہ کی جائے گی۔ ان کا مستدل یہی روایت ہے' مگر دوسروں نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ جمعہ کے بعد جن دو رکعات کو چھوڑنا درست نہیں وہ ظہر کے بعد کی طرح دو رکعت ہیں ان کا استدلال ان روایات سے ہے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه ٦٩/٦٧' ابو داؤد فی الصلاة باب٢٣٨' نمبر١١٣١' ترمذی فی الجمعه باب ٢٤' نمبر٥٢٣' ابن ماجه فی الصلاة نمبر١٣٢' نسائی فی السنن کتاب الجمعه نمبر١٧٤٣' مسند احمد ٢' ٢٤٩/٤٤٢۔

حاصل روایت یہ ہے جمعہ کے بعد چار رکعت مسنون ہیں ان میں سلام سے فاصلہ نہ ہوگا۔
فریق ثانی: جمعہ کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہیں ان کا ترک جائز نہیں۔ جیسا کہ ظہر کی دو سنتیں۔ دلیل یہ روایت ہے۔

۱۹۳۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِيْ بَيْتِهِ)

۱۹۳۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ جمعہ کے بعد گھر میں دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه ۷۰/۷۱' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲۳۸' ۱۱۲۷/۱۱۲۸' ترمذی فی الجمعه باب۲۴' نمبر ۵۲۱' نسائی فی الجمعه باب۴۳' السنن الکبرٰی کتاب الجمعه ۱۷۴۵/۱۷۴۶' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۸۶' نمبر ۱۱۳۰' مسند احمد ۶/۲۔

۱۹۳۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَارِمٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ (ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَأٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ، فَدَفَعَهٗ وَقَالَ : أَتُصَلِّي الْجُمُعَةَ أَرْبَعًا؟ .قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَيَقُوْلُ : هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : التَّطَوُّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهٗ سِتُّ رَكَعَاتٍ، أَرْبَعٌ ثُمَّ رَكْعَتَانِ .وَقَالُوْا : قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا رَوَاهُ عَنْهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوَّلًا ثُمَّ فَعَلَ مَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ.

۱۹۳۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے دیکھا (اسی جگہ پر) تو انہوں نے اس کو دھکیلا کہ کیا تو جمعہ کو چار رکعت پڑھتا ہے؟ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ دو رکعت اپنے گھر میں پڑھتے اور کہتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔ایک اور جماعت نے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جمعہ کے بعد جن رکعات نوافل کو چھوڑنا درست نہیں وہ چھ رکعت ہیں پہلے چار پڑھی جائیں اور دو بعد میں اور انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ عمل کیا ہو جس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے نقل اور پھر وہ عمل کیا ہو جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے نقل کیا۔پس یہ ان کے پہلے قول میں اضافہ شمار ہوگا جیسا اس روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲۳۸' نمبر۱۱۲۷۔

فریق ثالث کا موقف:

نفلی نماز جمعہ کے بعد چھ رکعت ہیں پہلے دونوں فریق کے دلائل کا جواب ملاحظہ ہو۔

جواب: **قد یحتمل** سے بیان کیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو روایت کی ہے وہ پہلے ارشاد فرمایا پھر وہ کیا جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے پس یہ قول پر اضافہ ہوا اسی وجہ سے دونوں روایات کی تطبیق کا تقاضا بھی چھ رکعت ہیں۔اس پر دلیل یہ ہے۔

۱۹۳۲: أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ : حَدَّثَنِيْ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ صَلَّيْتُ : مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ : فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ بِرَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَرْبَعٍ، فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَفِعْلِهِ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۱۹۳۲: عطاء نے ابواسحاق سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی جب سلام پھیرا تو آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کیں پھر ابواسحاق کہتے ہیں انہوں نے چار رکعت ادا کی پھر واپس لوٹے۔ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو جمعہ کے پہلے دو پھر چار رکعت نفل پڑھتے تھے۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ آپ کا یہ عمل اس بنائے پر ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد و عمل ثابت ہوا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس سلسلہ میں مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۱۳۲/۲۔

حاصل روایات: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا چھ رکعت پڑھنا ثابت ہو رہا ہے اور راوی کا عمل اس کے قول سے قوی تر ہے پہلے دو پڑھتے تھے اس لئے کہ انہوں نے اسی طرح دیکھا تھا بعد میں چار کا بھی علم ہوا تو وہ چھ رکعت ادا کرنے لگے۔

اس کی تائید کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول و عمل ملاحظہ ہو۔

۱۹۳۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ كَانَ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ سِتًّا .

۱۹۳۳: ابوعبدالرحمن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جو آدمی جمعہ کے بعد (نفل) نماز پڑھے تو وہ چھ پڑھے۔

تخریج : ترمذی فی الجمعه باب ٢٤' نمبر ٥٢٣۔

۱۹۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ .ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَلَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَّمَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا سِتًّا .

۱۹۳۴: ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نے جمعہ کے بعد چار رکعات کی تعلیم دی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ (کوفہ) آئے تو انہوں نے چھ رکعات کی تعلیم دی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۱۲۳/۲۔

۱۹۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ فَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا فَقَدِمَ بَعْدَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ صَلّٰى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعًا فَأَعْجَبَنَا فِعْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاخْتَرْنَاهُ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّطَوُّعَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ سِتٌّ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَبْدَأَ بِالْأَرْبَعِ ثُمَّ يُثَنِّي بِالرَّكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُ هُوَ أَبْعَدُ مِنْ أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا عَلٰى مَا قَدْ نُهِيَ عَنْهُ.

١٩٣٥: ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں عبداللہ آئے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے پھر ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے پس جب وہ جمعہ پڑھتے تو اس کے بعد چھ رکعت (دو پہلے پھر چار) ادا کرتے ہم نے تعجب کیا ہمیں ان کا یہ عمل پسند آیا تو ہم نے اسی کو اختیار کر لیا (کیونکہ دونوں کا جامع تھا) جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نوافل کی وہ رکعات جن کو جمعہ کے بعد چھوڑنا مناسب نہیں وہ چھ رکعات ہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ البتہ وہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک پہلے چار اور پھر دو رکعت ادا کریں۔ اس لیے کہ طریقہ اس بات سے نہایت دُور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے جمعہ کی مثل دو رکعت سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : منفه ابن ابی شیبه فی الصلاة ١٣٢/٢۔

حاصل روایات : حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول اور فعل سے چھ رکعات کا ثبوت مل رہا ہے پس ثابت ہوا کہ جمعہ کے بعد چھ رکعات ہیں اور یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے مگر وہ پہلے چار رکعت ادا کرتے پھر دو رکعت پڑھنے کو پسند کرتے ہیں۔

حکمت ابو یوسف رحمہ اللہ:

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے فوراً بعد وہیں دو رکعت پڑھنے کو جمعہ کو چار رکعت بنانے کے مترادف قرار دیا پس پہلے چار پڑھی جائیں تا کہ تشابہہ ختم ہو پھر دو رکعت ادا کی جائیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جمعہ کے فوراً بعد دو رکعت کی ممانعت مذکور ہے ملاحظہ ہو۔

١٩٣٦: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ مِثْلَهَا .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَلِذٰلِكَ اسْتَحَبَّ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنْ يُقَدِّمَ الْأَرْبَعَ قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ لِأَنَّهُنَّ لَسْنَ مِثْلَ الرَّكْعَتَيْنِ فَكَرِهَ أَنْ يُقَدِّمَ الرَّكْعَتَانِ لِأَنَّهُمَا مِثْلُ الْجُمُعَةِ .وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَكَانَ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْقَوْلِ الَّذِي بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

١٩٣٦: خرشہ بن حر کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نماز جمعہ کے بعد انہی جیسی (دو رکعت) نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے۔ امام

طحاوی ﷫ فرماتے ہیں اسی وجہ سے امام ابو یوسف نے چار رکعات کو دو رکعت سے پہلے پڑھنا پسند فرمایا کیونکہ وہ دو کی مثل نہیں۔ پس دو رکعات کو مقدم کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ وہ جمعہ کی مثل ہیں۔ البتہ امام ابوحنیفہ ﷫ کا مسلک وہی ہے جو شروع باب میں مذکور ہوا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۲۰۶۔

امام طحاوی ﷫ فرماتے ہیں: اسی وجہ سے امام ابو یوسف ﷫ چار کو مقدم اور دو کو مؤخر کرنے کے قائل ہیں تا کہ مماثلت نہ رہے امام صاحب کا قول تو ہم پہلے ذکر کر آئے۔

نوٹ ...... **مَسْئَلَه** : جمعہ سے قبل چار رکعات کے متعلق جو مرفوع روایات ابن ماجہ وغیرہ میں ہیں ان میں سقم امام صاحب کے زمانہ کے بعد والے رواۃ کی طرف سے ہے امام صاحب سے اوپر تک کی سند میں کوئی سقم نہیں ہے پس وہ چار سنت ثابت ہو جائیں گی۔ (مقدمہ اوجز)

دو اور چار نوافل کی الگ روایات ملتی ہیں اور چھ رکعات فعل صحابہ کرام ﷢ سے ثابت ہوئی اسی وجہ سے ائمہ میں اختلاف ہوا امام طحاوی ﷫ نے چھ والے قول کو راجح قرار دے کر وضاحت کر دی اور اپنی رائے بھی ان کی یہی معلوم ہوئی۔ آخر میں امام صاحب کے نام کا حوالہ دے کر معذرت کا طرز اختیار کیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ قَاعِدًا هَلْ يَجُوْزُ لَهٗ أَنْ يَرْكَعَ قَائِمًا أَمْ لَا؟

نماز بیٹھ کر شروع کرے کیا رکوع کے لئے وہ کھڑا ہو سکتا ہے؟

خلاصۃ البرام :

نمبر ①: بیٹھ کر نماز شروع کرنے کے بعد کھڑے ہو کر رکوع کرنے کو ابن سیرین ﷫ و اہل ظواہر مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔

نمبر ②: دیگر تمام ائمہ اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

مؤقف فریق اول: نماز اگر بیٹھ کر شروع کر چکا تو رکوع کے لئے اس کو اٹھنا جائز نہیں ہے دلیل یہ روایت ہے جو حضرت عائشہ ﷞ سے مروی ہے۔

۱۹۳۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ قَائِمًا وَقَاعِدًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا، وَإِذَا

صَلّٰی قَاعِدًا رَکَعَ قَاعِدًا).

۱۹۳۷: عبداللہ بن شقیق عقیلی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی تکبیر افتتاحی بیٹھ کر اور کبھی کھڑے ہو کر کرتے تھے پس جب آپ کھڑے ہو کر شروع کرتے تو کھڑا ہو کر نماز ادا کرتے اور کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع کرتے اور جب بیٹھ کر ابتداء کرتے تو بیٹھ کر رکوع کرتے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۱۰۵/۱۰۶/۱۰۷/۱۰۹ نسائی ۲۴۴/۱۔

۱۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ سَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَحَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

۱۹۳۸: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا تو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بالکل اسی طرح کی روایت نقل کی۔

تخریج : مسلم ۲۵۲/۱۔

۱۹۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْعَتَكِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۱۹۳۹: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی روایت نقل کی۔

تخریج : مسند احمد ۲۶۲/۱۔

۱۹۴۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۴۰: عبداللہ بن شقیق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۵۲/۱۔

۱۹۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ بُدَيْلٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۱۹۴۱: ابراہیم بن طہمان نے بدیل سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۲۷/۶۔

۱۹۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

شَقِيْقٍ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۱۹۴۲: عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اسی جیسی بات فرمائی۔

تخریج : مسند احمد ۲۱۷/۶۔

۱۹۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَحُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۱۹۴۳: حمید نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۵۲/۱۔

۱۹۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ الرُّكُوْعِ قَائِمًا لِمَنِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۹۴۴: عبد بن معقل نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص بیٹھ کر نماز کی ابتداء کرلے اسے کھڑے ہو کر رکوع کرنا مکروہ ہے۔انہوں نے اس سلسلہ میں اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔جبکہ دوسروں نے اس میں کچھ حرج قرار نہیں دیا اس سلسلہ میں ان کی دلیل ان روایات سے ہے۔

تخریج : مسلم۔

حاصل روایات : ان روایات میں نماز کو کھڑے ہو کر شروع کر کے اسی حالت میں تکمیل کرنا اور بیٹھ کر شروع کیا جائے تو بیٹھ کر مکمل کرنا مذکور ہے معلوم ہوا کہ اگر بیٹھ کر شروع کریں تو رکوع کے لئے کھڑا ہونا درست نہیں سابقہ حالت میں تکمیل کی جائے گی۔

<u>فریق ثانی کا موقف</u>: یہ ہے کہ بیٹھ کر شروع کرے تو رکوع کرنے کے لئے کھڑے ہونے میں کوئی حرج نہیں۔

مندرجہ ذیل روایات اس کی مؤید ہیں۔

۱۹۴۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتّٰى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ آيَةً

أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ.

۱۹۴۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر صلاۃ اللیل پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ بڑھاپا آ گیا تو آپ بیٹھ کر قراءت فرماتے جب رکوع کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو کر کچھ قراءت کرتے جو تقریباً تیس آیات یا چالیس آیات کے برابر ہوتی پھر رکوع کرتے۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاۃ باب ۲۰، مسلم فی المسافرین ۱۱۱/۱۱۲۔

۱۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۴۶: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۳۷/۱۔

۱۹۴۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۴۷: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۵۲/۱۔

۱۹۴۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ وَأَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، لِأَنَّ فِيْ هٰذَا أَنَّهُ كَانَ يَرْكَعُ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا. وَهٰذَا أَوْلٰى مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ شَقِيْقٍ لِأَنَّ صَبْرَهُ عَلَى الْقُعُوْدِ حَتّٰى يَرْكَعَ قَاعِدًا لَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَقُوْمَ فَيَرْكَعَ قَائِمًا وَقِيَامُهُ مِنْ قُعُوْدِهٖ حَتّٰى يَرْكَعَ قَائِمًا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ قَائِمًا بَعْدَ مَا افْتَتَحَ قَاعِدًا : فَلِهٰذَا جَعَلْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ أَوْلٰى مِمَّا قَبْلَهُ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۹۴۸: ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں عبداللہ بن شقیق والی روایت سے ذرا سا فرق ہے کہ بیٹھ کر نماز شروع کی ہوتی تو کھڑے ہو کر پھر رکوع میں جاتے۔ اس روایت میں عبداللہ بن شقیق کی روایت سے مختلف بات ہے کیونکہ اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ کھڑے ہو کر رکوع کرتے جبکہ نماز آپ نے بیٹھ کر شروع فرمائی ہوتی اور یہ روایت ابن شقیق کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے ”آپ بیٹھے رہتے یہاں تک کہ بیٹھ کر رکوع کرتے“۔ یہ روایت اس بات پر

دلالت نہیں کرتی کہ آپ کے لیے کھڑے ہو کر رکوع میں جانا مناسب نہیں اور آپ کا بیٹھ کر اُٹھنا تا کہ کھڑے ہو کر پھر رکوع میں جائیں۔ یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کے لیے جائز ہے کہ جب اس نے بیٹھ کر نماز شروع کی ہے تو وہ کھڑے ہو کر رکوع کر لے۔ اسی وجہ سے اس روایت کو پہلی سے اولیٰ قرار دیا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ۱/۱۵۰ بخاری، مسلم ۱/۲۵۲، ابو داؤد ۱/۱۳۷۔

یہ روایت پہلی سے بہتر ہے کیونکہ اس میں بیٹھ کر نماز شروع کرنے اور رکوع سے پہلے اٹھ جانے کا صاف تذکرہ ہے کیونکہ زیادہ دیر بیٹھنا کھڑے ہو کر رکوع کرنے پر دلالت نہیں کرتا۔

حاصل روایات : یہ ہیں کہ بیٹھ کر نماز شروع کی جائے پھر رکوع سے پہلے اٹھ جائیں اور رکوع کریں اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں۔ تطبیق کی شاندار صورت جو بعض علماء نے پیش کی ہے۔

نمبر ①: جوانی اور کامل صحت کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں رکوع کرتے۔

نمبر ②: بیماری کی حالت میں بیٹھ کر نماز شروع کرتے اور رکوع سے پہلے اٹھ کر رکوع فرمالیتے۔

نمبر ③: عمر کے آخری حصہ میں بیٹھ کر نماز شروع فرماتے اور اسی طرح تکمیل فرماتے گویا یہ سب روایات اپنے اپنے مقام پر آپ کی زندگی کے ان گوشوں کو اجاگر کر رہی ہیں۔ واللہ اعلم۔

ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ بیٹھ کر نماز شروع کر کے پھر رکوع سے پہلے اٹھ جاتے اور رکوع کرنے میں کوئی حرج قرار نہیں دیتے۔

نوٹ : اس باب میں بھی نظر کی ضرورت نہیں سمجھی گئی کیونکہ مقصود پر دلالت کی روایات بالکل واضح تر ہیں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی دوسرے قول کی طرف ہے اسی وجہ سے عبداللہ بن شقیق کی روایت پر ابوسلمہ کی روایت کو ترجیح دے رہے ہیں۔

بَابُ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسَاجِدِ

مساجد میں سنن کی ادائیگی کا حکم

خلاصۃ المرام :

نمبر ①: مغرب کی دو سنت اور تحیۃ المسجد کے علاوہ مسجد میں سنن و نوافل درست نہیں اس کو ابراہیم نخعی اور سوید بن غفلہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ، احمد، شافعی رحمہم اللہ مسجد میں مناسب ہے بلکہ بعض اوقات اولیٰ ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: مسجد کی بجائے گھروں میں نوافل کو آپ نے پسندیدہ قرار دیا جس سے ثابت ہوا کہ چند سنن کے علاوہ

نوافل مسجد میں درست نہیں۔دلیل یہ روایات ہیں:

۱۹۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَلَمَّا فَرَغَ رَأَى النَّاسَ يُسَبِّحُوْنَ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ فِي الْبُيُوْتِ).

۱۹۴۹: سعد بن اسحاق نے اپنے باپ اور دادا سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق نقل کیا کہ آپ نے مسجد بنو عبدالاشہل میں نماز مغرب ادا فرمائی جب آپ نے فارغ ہوئے تو لوگوں کو نفلی نماز پڑھتے پایا اس پر آپ نے فرمایا اے لوگو! یہ (نفلی) نماز گھروں میں پڑھا کرو۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب۱۵ نمبر ۱۳۰۰ ترمذی فی ابواب الصلاة نمبر ٦٠٤۔

۱۹۵۰: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : (سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ بَيْتِيْ وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ : قَدْ تَرٰى مَا أَقْرَبَ بَيْتِيْ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ التَّطَوُّعَ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْعَلَ فِي الْمَسَاجِدِ إِلَّا الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهُ مِثْلُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ فَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ تُصَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ وَلٰكِنْ تُؤَخَّرُ ذٰلِكَ لِلْبُيُوْتِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : التَّطَوُّعُ فِي الْمَسَاجِدِ حَسَنٌ، غَيْرَ أَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ مِنْهُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۱۹۵۰: حضرت حرام بن حکیم نے اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سی نماز گھر میں اور کون سی نماز مسجد میں ادا کروں تو آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر بنی فلاں مسجد سے کس قدر قریب ہے تو مسجد میں پڑھنے کی بجائے میں گھر میں (نفل نماز) پڑھنا زیادہ پسند کرتا ہوں بس فرض نماز مسجد میں ادا کرتا ہوں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء رحمہم اللہ اس طرف گئے ہیں کہ عام نوافل مساجد میں نہ پڑھنے چاہئیں البتہ وہ نوافل جن کو مسجد میں ادائیگی کے سواء چارہ نہیں وہ اس میں پڑھے جاسکتے ہیں مثلاً ظہر کے بعد کی دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اور تحیۃ المسجد کی دو رکعت۔پس اس کے علاوہ نوافل مساجد میں پڑھنا مناسب نہیں بلکہ ان کو گھروں کے لیے مؤخر کیا جائے گا۔دیگر علماء نے ان کی

بات سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ نفل مسجد میں پڑھنا خوب ہیں ہاں گھروں میں پڑھنا اس سے خوب تر ہیں۔ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الصلاۃ نمبر ٤٥' ابن ماجه فی الاقامه باب ١٨٦۔

حاصل روایت یہ ہے کہ نفل نماز مسجد میں ادا نہ کی جائے سوائے ان سنن کے جن کے بغیر چارہ نہیں مثلاً ظہر کے بعد اور مغرب کے بعد دو رکعت اور تحیۃ المسجد کی دو رکعت پس نفلی نماز کو گھروں کے لئے مؤخر کیا جائے مساجد میں مناسب نہیں۔

مؤقف فریق دوم: مساجد میں نفلی نماز مناسب ہے البتہ گھروں میں اس کا پڑھنا افضل ہے دلیل یہ روایت ہے۔

۱۹۵۱ : بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِيْ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : (بِتُّ اللَّيْلَةَ بِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُهُ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَتَطَوَّعُ فِي الْمَسْجِدِ هٰذَا التَّطَوُّعَ الطَّوِيْلَ فَذٰلِكَ عِنْدَنَا حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ التَّطَوُّعَ فِي الْبُيُوْتِ أَفْضَلُ مِنْهُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ). وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۹۵۱: علی بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کے گھر رات گزارنے کے لئے میرے والد نے حکم فرمایا (تاکہ میں ان کی رات کی نماز دیکھ کر وہ ان کو نقل کروں) چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء پڑھائی پھر اس کے بعد اتنی دیر نماز پڑھتے رہے کہ مسجد میں آپ کے سوائے کوئی نہ رہا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کبھی مسجد میں اس قدر طویل نفل ادا فرماتے' پس یہ ہمارے ہاں ثواب ہے البتہ ان کا گھروں میں پڑھنا اس سے افضل ہے اس لیے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خير صلاة المرء في بيته الا المكتوبة'' آدمی کی سب سے بہتر نماز (نفل) وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے سوائے فرض نماز کے۔یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ترمذی ١٠١/١' و ابو داؤد ١٤٩/١ عن زيد' البخاری عن ابن عمر ٢/١۔

حاصل روایات: یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ مسجد میں نوافل ادا فرماتے تھے ہمارے ہاں اسی لئے مسجد میں نفل مناسب ہے البتہ افضل ان کی گھروں میں ادائیگی ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمانا کہ آدمی کی بہترین (نفل نماز) وہ ہے جو گھر میں ہو سوائے فرائض کے (ان کو مسجد میں پڑھا جائے گا)

ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ اسی دوسری رائے کی طرف گئے طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی قرینے سے یہی

معلوم ہوتا ہے۔

اس مقام پر روایت میں احتمال ہے البتہ باب کے شروع والی روایت سے بھی نفل نماز کی مسجد میں ادائیگی کی واضح کراہت ثابت نہیں ہوتی چہ جائیکہ عدم جواز کہا جائے بلکہ وہ روایت نفل کی گھر میں پسندیدگی پر دلالت کرتی ہے اور آپ کا اکثر گھر میں نفل نماز پڑھنا اس کی علامت ہے۔ یہ باب بھی دلیل نظری سے خالی ہے۔

بَابُ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ

وتروں کے بعد نفل کا حکم

خلاصۃ الزام:

نمبر ①: نوافل کو اگر وتروں کے بعد پڑھ لیں تو امام اسحاق رحمہ اللہ و مکحول کے ہاں وتر باطل ہیں دوبارہ پڑھنے ہوں گے۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور تمام فقہاء و محدثین کے ہاں وتروں کے بعد نفل سے وتروں پر کچھ اثر نہ پڑے گا۔

فریق نمبر اول کا مؤقف اور دلائل: وتروں کے بعد نوافل نہ پڑھے جائیں اگر پڑھ لئے تو وتر باطل اور دہرائے جائیں۔ چھ صحابہ کی روایات اس کی شاہد ہیں۔

۱۹۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَفِي وَسَطِهِ وَفِي آخِرِهِ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِي آخِرِهِ.

۱۹۵۲: عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء رات میں وتر پڑھتے اور درمیان رات اور آخر رات میں اور پھر آپ کے وتر آخر میں قائم ہوتے (یعنی آخری نماز وتر ہوتی)۔

تخریج : ابن ماجه في الصلاة والسنة فيها باب ۱۲۱ نمبر ۱۱۸۶۔

۱۹۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ وَعَفَّانُ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَا أَبُوْ إِسْحَاقَ : أَنْبَأَنِيْ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۵۳: اسحاق کہتے ہیں میں نے عاصم بن ضمرہ سے بارہا سنا کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۸۳/۱۔

۱۹۵۴: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ

طَهْمَانَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۱۹۵۴: ابراہیم بن طہمان نے ابواسحاق سے پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۹۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ، وَقَالَ : مَرَّةً أُخْرٰى أَنَا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ : (خَرَجَ عَلَيْنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ : أَيْنَ السَّائِلُ، عَنِ الْوِتْرِ؟ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَأَوْتَرَ وَسَطَهُ ثُمَّ ثَبَتَ لَهُ الْوِتْرُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ، قَالَ : وَذَاكَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ). وَهٰذَا عِنْدَنَا عَلٰى قُرْبِ طُلُوْعِ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ حَتّٰى يَسْتَوِيَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَمَعْنٰى حَدِيْثِ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُجْعَلَ فِيْهِ الْوِتْرُ هُوَ السَّحَرُ وَأَنَّهُ لَا يُتَطَوَّعُ بَعْدَهُ، وَأَنَّ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَهُ فَقَدْ نَقَضَهُ، وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيْدَ وِتْرًا آخَرَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِتَأْخِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرَ إِلَى آخِرِ اللَّيْلِ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَرَوْنَ مَنْ تَطَوَّعَ بَعْدَ وِتْرٍ فَقَدْ نَقَضَهُ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۱۹۵۵: سدی نے عبد خیر سے نقل کیا کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے مسجد میں تشریف لائے جبکہ ہم مسجد میں تھے آپ نے فرمایا وتروں کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ہم ان کو لے کر اس کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں وتر ادا فرما لیتے پھر اگر آپ نفل پڑھتے تو دوبارہ وتر پڑھ لیتے پھر یہ وتر آپ کے قائم رہتے (یعنی اس کے بعد کوئی نماز نہ پڑھتے) اور یہ بالکل فجر کے طلوع کے قریب کرتے۔ یہ ہمارے نزدیک طلوع فجر کچھ قریب ہونے پر محمول ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ طلوع ہوتا کہ اس روایت کا معنی اور عاصم بن ضمرہ کی روایت کا معنی مختلف نہ ہو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ وتروں کا اصل وقت مناسب یہ ہے کہ سحری کا وہ وقت ہو کہ جس کے بعد نفل نہیں پڑھے جاسکتے اور جس نے اس کے بعد نفل پڑھے اس نے ان وتروں کو باطل کر دیا۔ اسے دوبارہ وتر پڑھنے ضروری ہیں۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عمل کو دلیل بنایا کہ آپ وتروں کو رات کے آخری حصے تک مؤخر فرماتے تھے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا خیال یہ تھا کہ جس نے وتروں کے بعد نفل پڑھے انہوں نے وتروں کو باطل کر دیا اور انہوں نے ان روایات کو دلیل میں پیش کیا۔

یہاں عند طلوع الفجر سے قرب طلوع فجر مراد ہے تا کہ اس حدیث اور سابقہ روایت کا معنی مختلف نہ رہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۱۲۰۔

حاصل روایات: ان دونوں روایتوں سے وتر کا آخر میں پڑھنا ثابت اگر وقت ہوتا تو آپ نوافل ادا فرماتے اور سابقہ وتروں سے

ایک رکعت ملا کر جفت بناتے پھر وتر دوبارہ پڑھتے اس سے معلوم ہوا کہ وتروں کے بعد طلوع فجر تک کوئی نفل نماز نہ پڑھے ورنہ باطل ہو جائیں گے دوبارہ پڑھنے ہوں گے اس مفہوم کو مزید تائید ان فتاویٰ جات صحابہؓ سے ہوتی ہے۔

حضرت ابوبکر وحضرت عثمان رضی اللہ عنہم کا فتویٰ:

۱۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : إِنِّيْ أُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَإِذَا قُمْتُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ صَلَّيْتُ رَكْعَةً فَمَا شَبَّهْتُهَا إِلَّا بِقَلُوْصٍ أَضُمُّهَا إِلَى الْإِبِلِ .

۱۹۵۶: موسیٰ بن طلحہ نے نقل کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھ لیتا ہوں جب رات کے آخر حصہ میں جاگ جاتا ہوں تو میں ایک رکعت ملا کر ان کو جفت کر لیتا ہوں جیسے اونٹنی اونٹوں سے ملائی جاتی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۲۸۴/۲۔

۱۹۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۹۵۷: شعبہ نے عبدالملک بن عمیر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۵۳/۳۔

۱۹۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۱۹۵۸: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : بیهقی ایضا۔

۱۹۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ هَارُوْنَ الْغَنَوِيِّ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ الْوِتْرُ عَلٰى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ : رَجُلٌ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَرَجُلٌ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَاسْتَيْقَظَ فَوَصَلَ إِلٰى وِتْرِهٖ رَكْعَةً فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ، وَرَجُلٌ أَخَّرَ وِتْرَهٗ إِلٰى آخِرِ اللَّيْلِ.

۱۹۵۹: حطان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وتر تین قسم پر ہیں۔

نمبر ①: ایک آدمی جس سے رات کے شروع حصہ میں وتر پڑھ لئے پھر وہ بیدار ہوا تو اس نے دو رکعتیں پڑھ لیں۔

نمبر ②: وہ آدمی جس نے رات کو وتر پڑھ لئے پھر صبح کو بیدار ہو گیا تو اس نے اپنے وتر کے ساتھ ایک رکعت ملا کر نفل بنا لیا پھر دو

دو رکعت پڑھتا رہا پھر اس سے وتر دوبارہ پڑھے۔
نمبر④: وہ آدمی جو اپنے وتر رات کے پچھلے حصہ میں پڑھتا ہے۔
تخریج : بیهقی فی السنن الکبرٰی ۳۷/۳۔

۱۹۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جُلَاسٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : كَيْفَ تُوْتِرُ؟ قَالَ : أَتَرْضٰى بِمَا أَصْنَعُ، قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : أَحْسَبُ قَتَادَةَ قَالَ .فِيْ حَدِيْثِهٖ فَإِنِّيْ أُوْتِرُ بِلَيْلٍ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَرْقُدُ فَإِذَا قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ شَفَعْتُ .

۱۹۶۰: جلاس کہتے ہیں کہ میں حضرت عمار کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا تم وتر کیسے ادا کرتے ہو؟ حضرت عمار کہنے لگے کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں جو کرتا ہوں وہ بتلاؤں اس نے ہاں میں جواب دیا۔ ہمام کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ قتادہ نے اپنی روایت میں اس طرح کہا میں رات کو پانچ رکعت وتر پڑھتا ہوں پھر میں سو جاتا ہوں پھر جب میں رات کو بیدار ہوتا ہوں تو شفعہ شفعہ پڑھتا ہوں۔
تخریج : ابن ابی شیبه ۸۳/۲۔

۱۹۶۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ .ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : مَنْ أَوْتَرَ فَبَدَا لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَشْفَعْ إِلَيْهَا بِأُخْرٰى حَتّٰى يُوْتِرَ بَعْدُ .

۱۹۶۱: ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جس نے وتر پڑھ لئے پھر اس کو نوافل کا موقع ملا تو وتروں کے ساتھ ایک رکعت ملا کر شفعہ بنا لے پھر آخر میں وتر پڑھتے۔ امام مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل پر تعجب کرتے تھے۔
تخریج : ابن ابی شیبه ۸۲/۲' سند آخر۔

۱۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْءٌ أَفْعَلُهُ بِرَأْيِيْ لَا أَرْوِيْهِ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ .قَالَ مَسْرُوْقٌ : وَكَانَ أَصْحَابُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ صُنْعِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۱۹۶۲: مسروق کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے ایک چیز میں اپنے اجتہاد سے کرتا ہوں اور اس کے لئے روایت نقل نہیں کرتا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔ امام مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل پر تعجب کرتے تھے۔

تخریج : عزاہ العینی الی مسند الطیالسی۔

مسروق کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ کے شاگرد ابن عمر رضی اللہ عنہما کے فعل پر تعجب کرتے۔

۱۹۶۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَارِثِ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَفْتَاهُ عَنْ رَجُلٍ أَوْتَرَ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ : يَتِمُّهَا عَشْرًا .وَقَدْ رُوِيَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ .وَسَنَذْكُرُهُ بَعْدَ هٰذَا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ -تَعَالٰى -وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِالتَّطَوُّعِ بَعْدَ الْوِتْرِ، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِلْوِتْرِ .وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ.

۱۹۶۳: ابوبکرہؓ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوحارث غفاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے ان سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو شروع رات میں وتر پڑھ لے پھر سو جائے پھر اٹھ جائے تو وہ کیا کرے گا؟ انہوں نے کہا ان کو ایک ملا کر دس پوری کرے گا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف قول بھی مروی ہے جس کو ہم انشاء اللہ عنقریب ذکر کریں گے۔ دوسرے علماء نے ان سے اس سلسلے میں اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ وتروں کے بعد نفل پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں اور اس سے اس کے وتر باطل بھی نہ ہوں گے۔ چنانچہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات نقل کی ہیں۔

تخریج : مسند طیالسی۔

حاصل روایات : وتر کے بعد نوافل درست نہیں اسی وجہ سے کہ ان کو جفت بنا دیا گیا تو وتر دوبارہ پڑھے گئے اگر وتر پہلے کافی ہوتے تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہ تھی معلوم ہوا کہ نفل پڑھنے سے وتر باطل ہو گئے اسی وجہ سے دوبارہ پڑھنے پڑے۔

مؤقف فریق دوم: کہ وتروں کے بعد نفل پڑھے جا سکتے ہیں اس سے وتروں کا بطلان لازم نہ آئے گا دلیل یہ ہے۔ روایت نمبرا۔

۱۹۶۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابْلُتِّيُّ، قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ قَرَأَ فِيْهِمَا، وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ). وَقَدْ ذَكَرْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ (بَابِ الْوِتْرِ) فِيْ حَدِيْثِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ.

۱۹۶۴: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت پڑھتے ان میں بیٹھ کر قراءت فرماتے جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے اور رکوع کرتے۔ اور ہم نے اسی جیسی روایت باب الوتر میں سعد بن ہشام کی سند سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۲۵' نمبر ۱۱۹۔

نوٹ: اس طرح کی ایک روایت باب الوتر میں سعد بن ہسام کی سند سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر آئے ہیں۔

۱۹۶۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ بِ الرَّحْمٰنِ، وَالْوَاقِعَةِ).

۱۹۶۵: ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد والی دو رکعتوں میں سورۃ رحمٰن و واقعہ پڑھتے تھے۔

تخریج : بیہقی ۴۸/۳۔

۱۹۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ، وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيْهِمَا "اِذَا زُلْزِلَتْ" وَ "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ").

۱۹۶۶: ابو غالب نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر ادا فرماتے اور ان میں اذا زلزلت الارض اور قل یا ایہا الکافرون پڑھتے تھے۔

تخریج : بیہقی ۴۹/۳۔

۱۹۶۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ (كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَالَ : إِنَّ هٰذَا السَّفَرَ جَهْدٌ وَثِقَلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ). فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَطَوَّعَ بَعْدَ الْوِتْرِ بِرَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ نَاقِضًا لِوِتْرِهِ الْمُتَقَدِّمِ، فَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَادَّعَوْهُ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ مَعَ أَنَّ ذٰلِكَ أَيْضًا لَيْسَ بِهِ خِلَافٌ عِنْدَنَا لِهٰذَا، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ وِتْرُهُ يَنْتَهِيْ إِلَى السَّحَرِ ثُمَّ يَتَطَوَّعُ بَعْدَهُ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَانِ هُمَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ، فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ .قِيْلَ لَهُ : لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ مِنْ جِهَتَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا : فَلِأَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ إِنَّمَا سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، فَكَانَ ذٰلِكَ مِنْهَا جَوَابًا لِسُؤَالِهِ وَإِخْبَارًا مِنْهَا إِيَّاهُ، عَنْ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ كَيْفَ كَانَتْ .وَالْجِهَةُ الْأُخْرٰى : أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

جَالِسًا، وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ ، لِأَنَّهُ بِذٰلِكَ تَارِكٌ لِقِيَامِهَا، وَإِنَّمَا يَجُوْزُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ مَا لَهُ أَنْ لَا يُصَلِّيَهُ أَلْبَتَّةَ، وَيَكُوْنُ لَهُ تَرْكُهُ، فَهُوَ كَمَا لَهُ تَرْكُهُ بِكَمَالِهِ، يَكُوْنُ لَهُ تَرْكُ الْقِيَامِ فِيْهِ .فَأَمَّا مَا لَيْسَ لَهُ تَرْكُهُ فَلَيْسَ لَهُ تَرْكُ الْقِيَامِ فِيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَطَوَّعَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْوِتْرِ كَانَتَا مِنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَفِيْ ذٰلِكَ مَا وَجَبَ بِهِ قَوْلُ الَّذِيْنَ لَمْ يَرَوْا بِالتَّطَوُّعِ فِي اللَّيْلِ بَعْدَ الْوِتْرِ بَأْسًا وَلَمْ يَنْقُضُوْا بِهِ الْوِتْرَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ ثَوْبَانَ .

۱۹۶۷: عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے کہ ہم ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا بلاشبہ یہ سفر مشقت اور بوجھ ہے پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو وہ دو رکعت اس کے بعد پڑھ لیا کرے اگر وہ پچھلی رات بیدار ہو گیا فبہا ورنہ وہ اس کے لئے تہجد کی جگہ ہو جائیں گی۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں۔ بعض اوقات آپ وتروں کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر ادا کرتے اور یہ آپ کے پہلے وتروں کو باطل نہیں کرتی تھیں۔ یہ مفہوم اس سے زیادہ بہتر ہے جو پہلے قول والوں نے اختیار کیا اور انہوں نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کو لے کر یہ دعویٰ کیا: ''انتھٰی وترہٗ الی السحر''۔ حالانکہ ہمارے نزدیک اس بات میں اختلاف نہیں کیونکہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ بھی درست ہے کہ وتر آخری نماز ہو اور اس کو آپ سحر تک ختم کرتے ہوں' پھر اس کے بعد طلوع فجر سے پہلے نفل پڑھتے ہوں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ تو وہی فجر کی دو رکعتیں ہیں۔ پس یہ رات کی نماز تو نہ ہوئی۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ آپ کا یہ اعتراض دو وجہ سے درست نہیں۔ (۱) کیونکہ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے یہ بات ان کے سوال کے جواب میں کہی اور اس بات کی اس کو خبر دی کہ آپ کی رات والی نماز کس طرح تھی۔ (۲) کسی کے لیے یہ درست نہیں کہ فجر کی دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھے جبکہ کھڑے ہو کر پڑھنے پر قادر ہو۔ کیونکہ وہ اس طرح قیام کا تارک بن جائے گا۔ البتہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بیٹھ کر پڑھے اور وہ قیام کی بھی طاقت رکھتا ہو۔ جن کو اسے بالکل نہ ادا کرنا بھی درست ہے اور وہ ان کو چھوڑ بھی سکتا ہے' تو جیسے اس کا چھوڑنا اس کے کمال سے ساتھ درست ہے اسی طرح اس میں ترک قیام بھی یہی حکم رکھتا ہے۔ رہی وہ نماز جس کا چھوڑنا اس کے لیے درست نہیں' تو اس کے قیام کا چھوڑنا بھی اس کے لیے درست نہیں۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وتروں کے بعد جو دو رکعت نفل ادا فرمائے وہ رات ہی کی نماز کا حصہ تھے اور اس سے ان لوگوں کا قول بھی ثابت ہو گیا جو وتروں کے بعد نفل پڑھنے کو حرج نہیں سمجھتے اور نہ ہی ان کے ہاں اس سے وتر باطل ہوتے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد جو حدیث ثوبان میں مذکور ہے وہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے۔

تخریج : دارقطنی ۲۶/۲/۱۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد دو نفل ادا فرما رہے اور حکم فرما رہے ہیں اور بیٹھ کر ادا فرما رہے ہیں اس سے آپ کے وتر باطل نہ ہوئے اور ان لوگوں کے پہلی روایات میں بطلان کی تاویل کرنے سے یہ بہتر ہے کہ وتر کے بعد نوافل کو درست قرار دیا جائے رہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تاویل یہ ہے کہ سحری کے وقت تک آپ نوافل پڑھتے اور جب ختم کرتے تو وتر پڑھتے اور اس میں تو ہمارے ہاں بھی اختلاف کی گنجائش نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ آپ سحر کے قریب تک نفل پڑھتے ہوں پھر وتر ادا کر کے جو تھوڑا وقت ہوتا تو اس میں دو نفل ادا کرتے یہ طلوع سحر سے ذرا پہلے کی بات ہے۔

ایک اشکال:

ممکن ہے کہ یہ دو رکعت فجر کی سنتیں ہوں نفل نہ ہوں۔

جواب : یہ توجیہ درست نہیں ہے اس کی دو وجہ ہیں۔

وجہ نمبر ①: سعد بن ہشام نے جناب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کا سوال کیا اور یہ اس کا جواب اور اطلاع تھی تو فجر کی دو رکعت کس طرح بن گئیں۔

وجہ نمبر ②: یہ ہے کہ فجر کی دو رکعت اس کو بیٹھ کر جائز نہیں جو قیام کی قدرت رکھتا ہو البتہ جو قیام کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ بیٹھ کر ادا کرے اسے اس صورت میں تارک قیام بھی نہیں کہہ سکتے۔

پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ دو رکعت آپ نے نفل ادا کئے ہیں اور یہ دونوں صلاۃ لیل کا حصہ ہیں پس اس لئے ضروری ہے کہ کہا جائے کہ وتروں کے بعد نوافل میں حرج نہیں اور نہ ہی اس سے وتروں کا بطلان لازم ہوتا ہے گزشتہ روایات میں حدیث ثوبان والا مضمون اور کئی روایات میں پایا جاتا ہے۔ روایات ثوبان کے مشابہہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۱۹۶۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الطَّائِيُّ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ح.

۱۹۶۸: عمران بن موسیٰ طائی اور ابن ابی داؤد دونوں نے ابوالولید سے نقل کیا۔

۱۹۶۹: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، قَالَا : أَنَا أَيُّوْبُ بْنُ عُتْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ).

۱۹۶۹: ایوب بن عتبہ نے قیس بن طلق سے اور انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک رات میں وتر دو مرتبہ نہیں۔

تخریج : دارمی فی الصلاة باب۲۱۵، ابو داؤد فی الوتر باب۹، نمبر۱۴۲۹، ترمذی فی الوتر باب۱۳، نمبر۴۷۰، نسائی فی صلاۃ اللیل باب۲۹، فی السنن الکبرٰی کتاب الوتر نمبر۱۳۸۸، مسند احمد ۲۸/۴۔

۱۹۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۱۹۷۰: عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ اسی طرح نقل کیا۔

۱۹۷۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ وَأَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَا : ثَنَا مُلَازِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بَدْرٍ. فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۱۹۷۱: ملازم نے عبداللہ بن بدر سے اپنی سند سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۱۹۷۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِيْ بَكْرٍ : مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ : أَوَّلَ اللَّيْلِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ، قَالَ : أَخَذْتُ بِالْوُثْقٰى، ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ : مَتٰى تُوْتِرُ؟ قَالَ : آخِرَ اللَّيْلِ، قَالَ : أَخَذْتُ بِالْقُوَّةِ) .

۱۹۷۲: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر سے پوچھا تم وتر کب ادا کرتے ہو تو انہوں نے عرض کیا کہ رات کے شروع میں نماز عشاء کے بعد آپ نے فرمایا تم نے مضبوط کڑے کو تھام رکھا ہے پھر عمر سے پوچھا تم وتر کب ادا کرتے ہو تو انہوں نے جواب دیا رات کے آخری حصہ میں تو آپ نے فرمایا تم نے مضبوط چیز کو تھام رکھا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الوتر باب۷' نمبر۱۴۳۴۔

۱۹۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ (أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَذَاكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّيْ ثُمَّ أَنَامُ عَلٰى وِتْرٍ، فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لٰكِنِّيْ أَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ، ثُمَّ أُوْتِرُ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : حَذِرَ هٰذَا، وَقَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَوِيَ هٰذَا). فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ) عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ نَفْيِ إِعَادَةِ الْوِتْرِ وَوَافَقَ ذٰلِكَ قَوْلَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : (أَمَّا أَنَا فَأُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَإِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحِ وَتَرْكُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّكِيْرَ عَلَيْهِ) دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ، وَأَنَّ الْوِتْرَ لَا يَنْقُضُهُ النَّوَافِلُ الَّتِيْ يَتَنَفَّلُ بِهَا بَعْدَهٗ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۹۷۳: ابن شہاب نے ابن المسیب سے بیان کیا کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما دونوں نے وتر کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ

کی خدمت میں مذاکرہ کیا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نماز (عشاء) پڑھتا ہوں پھر وتر پڑھ کر سو رہتا ہوں پھر جب میں بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک دو دو رکعت پڑھتا رہتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں تو شفع پڑھ کر سو جاتا ہوں اور سو کر آخر میں وتر پڑھتا ہوں اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ تم نے احتیاط برتی اور عمر رضی اللہ عنہ تم نے مضبوط چیز کو پالیا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "لا وتران فی لیلة" کہ ایک رات میں وتر دو مرتبہ نہیں، یہ وتروں کے اعادہ کی نفی کرتا ہے اور قول ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی اس کی موافقت کررہا ہے۔ کہ میں رات کے شروع میں وتر پڑھ لیتا ہوں پھر جب بیدار ہو جاتا ہوں تو صبح تک دو دو رکعت کر کے پڑھتا رہتا ہوں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو انکار نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا حکم اسی طرح ہے جیسے ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور ان کے بعد نوافل کا پڑھنا وتروں کو باطل نہیں کرتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے یہ بات مروی ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مثلہ فی ابن ابی شیبہ ۸۰/۲' ابی داؤد ۲۰۳/۱۔

حاصل روایات : امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے لاوتران فی لیلة سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وتروں کو دوبارہ نہیں پڑھا جا سکتا اور یہ باب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق ہے کہ شروع رات میں وتر پڑھتا ہوں پھر جب بیدار ہوتا ہوں تو صبح تک دو دو رکعت پڑھتا رہتا ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس پر انکار نہ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ وتروں کا حکم وہی ہے جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور بات بھی واضح ہوگئی کہ وتروں کو بعد والے نوافل وتروں کو باطل نہیں کرتے۔

فتاویٰ جات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی تائید:

۱۹۷۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْوِتْرِ فَقَالَ : إِذَا أَوْتَرْتَ أَوَّلَ اللَّيْلِ فَلَا تُوْتِرْ آخِرَهُ، وَإِذَا أَوْتَرْتَ آخِرَهُ، فَلَا تُوْتِرْ أَوَّلَهُ.

۱۹۷۴: ابوجمرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وتروں کے متعلق سوال کیا تو فرمانے لگے جب تم شروع رات میں وتر پڑھ لو تو رات کے آخر میں وتر مت پڑھو اور اگر تم نے رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھنے ہیں تو شروع رات میں وتر مت پڑھو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۳/۲۔

۱۹۷۵: قَالَ : وَسَأَلْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو، فَقَالَ مِثْلَهُ.

۱۹۷۵: ابوجمرہ کہتے ہیں میں نے عائذ بن عمرو سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح جواب دیا۔

۱۹۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ وَمَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا خِلَاسًا، قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ -وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْوِتْرِ -فَقَالَ : أَمَّا أَنَا

فَأُوتِرُ ثُمَّ أَنَامُ، فَإِنْ قُمْتُ، صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .وَهٰذَا -عِنْدَنَا -مَعْنَىٰ حَدِيثِ هَمَّامٍ، عَنْ قَتَادَةَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ ؛ لِأَنَّ فِي ذٰلِكَ، فَإِذَا قُمْتُ شَفَعْتُ .فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ يَشْفَعُ بِرَكْعَةٍ كَمَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي شَفْعًا شَفْعًا .فَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ مَا قَدْ بَيَّنَ أَنَّ مَعْنَىٰ قَوْلِ : " شَفَعْتُ "، أَيْ صَلَّيْتُ شَفْعًا شَفْعًا، وَلَمْ أَنْقُضِ الْوِتْرَ .

۱۹۷۶: خلاس کہتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر سے سنا اور ایک آدمی نے ان سے وتر کے متعلق سوال کیا تھا تو کہنے لگے میں وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں اگر میں بیدار ہو جاؤں تو دو رکعت کر کے نماز پڑھتا رہتا ہوں۔ ہمارے نزدیک حضرت ہمام کی روایت کا مفہوم یہی ہے۔ جس کو انہوں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ جس کو ہم فصل اوّل میں ذکر کر آئے ہیں۔ کیونکہ اس میں یہ مذکور ہے کہ "جب میں جاگتا ہوں تو دو دو رکعت پڑھتا ہوں" اور اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ ایک رکعت ملا کر شفعہ بنا لیتے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کرتے تھے اور یہ بھی احتمال ہے کہ دو دو رکعت کر کے پڑھتا ہوں۔ پس شعبہ رحمہ اللہ کی روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ ان کے قول "شفعت" کا معنی یہ ہے کہ میں شفع شفع پڑھتا ہوں اور وتر کو نہیں توڑتا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۸۳/۲۔

حاصل : طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمام کی وہ روایت جس کے الفاظ یہ ہیں "فاذا قمت شفعت" کا معنی ہمارے ہاں وہی ہے جو اثر نمبر ۱۹۷۶ کا ہے۔

نمبر ①: اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ایک رکعت ملا کر وتر کو شفعہ بنا لیتے ہیں۔

نمبر ②: یہ بھی احتمال ہے کہ شفعہ شفعہ پڑھتے رہتے ہیں اور وتروں کو نہیں توڑتے اور شعبہ والی روایت کا مفہوم یہی ہے۔

۱۹۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَقْضُ الْوِتْرِ، فَقَالَتْ : " لَا وِتْرَانِ فِي لَيْلَةٍ . "

۱۹۷۷: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں وتروں کے بطلان کا تذکرہ ہوا تو فرمایا ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں۔

تخریج : تخریج کے لئے نمبر ۱۹۷۰ کو ملاحظہ کریں۔

۱۹۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : " لَوْ جِئْتُ بِثَلَاثِ أَبْعِرَةٍ فَأَنَخْتُهَا، ثُمَّ جِئْتُ بِبَعِيرَيْنِ فَأَنَخْتُهُمَا، أَلَيْسَ كَانَ يَكُونُ ذٰلِكَ وِتْرًا؟ "، قَالَ : وَكَانَ يَضْرِبُهُ مَثَلًا لِنَقْضِ الْوِتْرِ .وَهٰذَا -عِنْدَنَا -كَلَامٌ صَحِيحٌ، وَمَعْنَاهُ أَنَّ مَا صَلَّيْتَ بَعْدَ الْوِتْرِ مِنَ

الْأَشْفَاعِ، فَهُوَ مَعَ الْوِتْرِ الَّذِیْ أَوْتَرَتْه وِتْرًا .

۱۹۷۸: عمر بن حکم کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر میں تین اونٹ لا کر بیٹھاؤں پھر دو اور اونٹ لا کر بیٹھادوں کیا یہ طاق نہ رہیں گے وہ یہ مثال ان لوگوں کے لئے بیان کرتے جو نقض وتر کے قائل ہیں کہ تین وتروں کا وتر ہونا اسی طرح نفل سے باطل نہیں ہوتا جس طرح کہ تین اونٹوں کا طاق ہونا دو اور اونٹ ملانے سے باطل نہیں ہوتا۔ ہمارے ہاں یہ کلام درست ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ میں جتنی جفت رکعات میں وتروں کے ساتھ پڑھوں وہ وتروں کے ساتھ ملا کر بھی طاق رہی ہیں۔ (یعنی وتر باطل نہیں ہوتے)

۱۹۷۹: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِیْ مُرَّةَ، مَوْلٰی عَقِیْلِ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهٗ (سَأَلَ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ؟ فَقَالَ : إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ کَیْفَ أَصْنَعُ أَنَا، قُلْتُ : أَخْبِرْنِیْ .قَالَ : إِذَا صَلَّیْتُ الْعِشَاءَ، صَلَّیْتُ بَعْدَهَا خَمْسَ رَکَعَاتٍ، ثُمَّ أَنَامُ، فَإِنْ قُمْتُ مِنَ اللَّیْلِ، صَلَّیْتُ مَثْنٰی، مَثْنٰی، وَإِنْ أَصْبَحْتُ، أَصْبَحْتُ عَلٰی وِتْرٍ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَائِذُ بْنُ عَمْرٍو، وَعَمَّارٌ، وَأَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَعَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، لَا یَرَوْنَ التَّطَوُّعَ بَعْدَ الْوِتْرِ، یَنْقُضُ الْوِتْرَ .فَهٰذَا أَوْلٰی -عِنْدَنَا -مِمَّا رُوِیَ عَمَّنْ خَالَفَهُمْ، إِذْ کَانَ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِعْلِهٖ وَقَوْلِهٖ .وَالَّذِیْ رُوِیَ عَنِ الْآخَرِیْنَ أَیْضًا فَلَیْسَ لَهٗ أَصْلٌ فِی النَّظَرِ، لِأَنَّهُمْ کَانُوْا إِذَا أَرَادُوْا أَنْ یَتَطَوَّعُوْا، صَلَّوْا رَکْعَةً، فَیَشْفَعُوْنَ بِهَا وِتْرًا مُتَقَدِّمًا، قَدْ قَطَعُوْا فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ مَا شَفَعُوْا بِهٖ، بِکَلَامٍ، وَعَمَلٍ، وَنَوْمٍ، وَهٰذَا لَا أَصْلَ لَهٗ أَیْضًا فِی الْإِجْمَاعِ، فَیُعْطَفُ عَلَیْهِ هٰذَا الْإِخْتِلَافُ .فَلَمَّا کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ، وَخَالَفَهٗ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ ذَکَرْنَا، وَرُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیْضًا خِلَافُهٗ، انْتَفٰی ذٰلِكَ، وَلَمْ یَجُزِ الْعَمَلُ بِهٖ .وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِیْ بَیَّنَّا، قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ .

۱۹۷۹: زید بن اسلم نے ابو مرہ سے جو عقیل بن ابی طالب کے مولیٰ ہیں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وتر پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں اپنا عمل بتلاتا ہوں میں نے کہا فرمائیں کہنے لگے جب میں عشاء کی نماز پڑھ لیتا ہوں تو اس کے بعد پانچ رکعت پڑھتا ہوں (تین وتر دو نفل) پھر میں سو جاتا ہوں اگر رات کو جاگ گیا تو میں دو دو کر کے نماز پڑھتا رہتا ہوں اور اگر صبح کو بیدار ہوں تو وتروں کی حالت میں صبح کرتا ہوں یعنی میری آخری نماز وہ رات والے وتر ہوتے ہیں۔ یہ حضرت ابن عباس، عائذ بن عمرو، عمار، ابو ہریرہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم ہیں جو وتروں کے بعد نوافل پڑھنے سے وتروں کو باطل قرار نہیں دیتے۔ ہمارے ہاں صحابہ

کرام ﷺ کے ارشادات ان کی پیش کردہ آثار سے بہت بہتر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کے موافق ہے۔ باقی دیگر حضرات سے جو کچھ مروی ہے قیاس سے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب وہ نفل پڑھنے کا ارادہ کرتے تو ایک رکعت پڑھتے اس سے وہ گزشتہ...... کو شفعہ بناتے حالانکہ اس شفعہ اور وتر کے درمیان کلام' نیند اور کلام سے انقطاع کر چکے اور اس کی بھی اجماع سے کوئی دلیل نہیں کہ جس کی طرف اس اختلاف کا رُخ موڑا جا سکے۔ جب یہ بات بالکل اسی طرح ہے اور اصحابِ رسول اللہ ﷺ کا عمل و قول مذکورہ روایات میں ان کے خلاف ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کے خلاف مروی ہے۔ تو ان کی اس بات کی پوری نفی ہو گئی اس پر عمل جائز نہیں۔ یہ جو کچھ ہم نے واضح کیا امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : بیہقی ۵۳/۳۔

حاصل روایات : امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ بات ابن عباس' عائذ بن عمرو' عمار بن یاسر' ابو ہریرہ' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ جات سے ثابت ہو گیا کہ یہ وتروں کے بعد نوافل سے بطلان وتر کے ہرگز قائل نہ تھے ہمارے ہاں ان کی یہ روایات ان روایات سے اولیٰ ہیں جن سے وتروں کے متعلق باطل ہونے کا شبہ پڑتا ہے اس لئے کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کے مطابق ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر ذرا غور سے دیکھا جائے تو بطریق نظر بھی اس بات کی کوئی اصل نظر نہیں آتی کیونکہ جب صبح کو نفل پڑھنا چاہتے تو ایک رکعت پڑھ کر وتروں کو طاق بنا لیتے حالانکہ ان کے اور اس شفعہ کے درمیان سلام کلام عمل کثیر نیند سے انقطاع ہو چکا ہوتا تھا اور بالا جماع اس کی کوئی اصل نہیں کہ اتنے انقطاع کے بعد یہ اس نماز کا حصہ بن جائے چہ جائیکہ کہ ہم اپنے اس اختلافی مسئلہ کی دلیل بنائیں جب یہ اسی طرح ہے اور دوسری جناب بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ اس کے خلاف ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بھی اس کے خلاف ہے تو ان روایات پر عمل درست نہیں نہ ان سے استدلال درست ہے۔

یہ قول جس کو روایات و آثار اور نظری دلائل سے واضح کیا ہے یہ ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ : اس باب کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے ذکر کر کے فصل اول کی روایات کے بارے میں ثابت کیا کہ ان پر عمل جائز نہیں کیونکہ وہ بعض اجماعی اعمال کے خلاف ہیں ان میں بعض حضرات سے منقول ہے کہ میرا اجتہاد ہے (جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہما) تو قول و فعل رسول سے جو اجتہاد ٹکرائے اس کو ترک کر دیا جائے گا ان میں سے بعض قابل تاویل روایات کی جا بجا تاویل بھی کی گئی ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِیْ صَلَاةِ اللَّیْلِ، کَیْفَ هِیَ؟

تہجد میں قراءت کس طرح ہوگی؟

اس میں دو قول ہیں۔

خلاصۃ المرام:

نمبر①: حسن بصری وعلقمہ رحمہما اللہ کہتے ہیں جہراً قراءت ضروری ہے سراً مکروہ ہے۔

نمبر②: فقہاء اربعہ اور تمام محدثین ہر دو طرح قراءت کے جواز کے قائل ہیں۔

مؤقف اوّل اور اس کے دلائل: رات کی نماز میں جہراً قراءت لازم ہے مندرجہ ذیل روایات سے ثبوت ملتا ہے۔

۱۹۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِی الزِّنَادِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِیْ عَمْرٍو، عَنْ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ، فَیُسْمِعُ قِرَاءَتَهٗ مِنْ وَرَاءِ الْحُجَرِ وَهُوَ فِی الْبَیْتِ).

۱۹۸۰: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب نماز ادا فرماتے تو آپ کی آواز حجرات کے باہر سنائی دیتی حالانکہ آپ اپنے گھر میں ہوتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب ۲۵، نمبر ۱۳۲۷۔

۱۹۸۱: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا قَیْسُ بْنُ الرَّبِیْعِ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ یَحْیَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ جَدَّتِهٖ أُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ : (کُنْتُ أَسْمَعُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ، وَأَنَا نَائِمَةٌ عَلٰى عَرِیْشِیْ وَهُوَ یُصَلِّیْ یُرَجِّعُ بِالْقُرْآنِ).

۱۹۸۱: یحییٰ بن جعدہ نے اپنی نانی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں رات کے دوران جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتی تھی جبکہ میں اپنے چھپر کے نیچے سورہی ہوتی تھی اور آپ آواز کے زیر و بم نماز میں قرآن پڑھ رہے ہوتے تھے۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب ۸۱، ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۷۹، نمبر ۱۳۴۹، مسند احمد ۳۴۲/۱، ۳۴۳۔

۱۹۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ، قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ أَبِی الْعَلَاءِ، عَنْ یَحْیَى بْنِ جَعْدَةَ، قَالَ : (قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ : إِنِّیْ کُنْتُ أَسْمَعُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلٰى عَرِیْشِیْ) . قَالَ : أَبُوْ جَعْفَرٍ، فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْقِرَاءَةَ فِیْ صَلَاةِ اللَّیْلِ هٰکَذَا هِیَ، وَکَرِهُوا الْمُخَافَتَةَ . وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : إِنْ شَاءَ خَافَتَ، وَإِنْ شَاءَ جَهَرَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ.

۱۹۸۲: یحییٰ بن جعدہ نے اپنی نانی ام ہانی رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنا کرتی تھی اس حال

میں کہ اپنے چھپر میں سو رہی ہوتی تھی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ رات کی نماز میں قراءت (بلند آواز) سے ہے ان کے ہاں آہستہ آواز سے قراءت رات کو مکروہ ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اگر چاہے آہستہ آواز سے اور اگر چاہے تو بلند آواز سے قراءت کرے ہر دو طرح درست ہے۔ان کی مستدل مندرجہ روایات ہیں۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ کریں۔

اللغات :یرجع آواز تیز اور آہستہ کرنا۔

حاصل روایات : ان روایات سے تہجد کی نماز میں جہراً تلاوت کا ثبوت مل رہا ہے البتہ سراً کی نفی کہیں نہیں ملتی جنہوں نے اس سے استدلال کیا تو انہوں نے فرمایا جب آپ جہراً ہی پڑھتے تھے تو معلوم ہوا کہ اس میں جہراً ہی قراءت ہے نہ کہ سراً۔ پس سراً قراءت مکروہ ہوئی۔

مؤقف ثانی: جہر و سر ہر دو طرح درست ہے جہر کو ترک کرنے میں ذرا کراہیت نہیں۔ دلائل یہ ہیں۔

۱۹۸۳: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ بْنِ نَشِيْطٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ خَالِدِ ِ الْوَالِبِيِّ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -يَعْنِيْ بِاللَّيْلِ- يَرْفَعُ طَوْرًا، وَيَخْفِضُ طَوْرًا).

۱۹۸۳: ابو خالد والبی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے رات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کبھی آپ آواز بلند فرماتے اور کبھی آپ ہلکی آواز سے پڑھتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب ۲۵' نمبر ۱۳۲۸' بیهقی ۱۹/۳۔

۱۹۸۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ ِ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عِمْرَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ، وَمِثْلِهِ .

۱۹۸۴: حفص بن غیاث نے عمران سے پھر اس سے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۲۲/۱۔

۱۹۸۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فِيْ قِرَاءَتِهِ بِاللَّيْلِ طَوْرًا، وَيَخْفِضُهُ طَوْرًا). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ لِلْمُصَلِّيْ فِي اللَّيْلِ، أَنْ يَرْفَعَ إِنْ أَحَبَّ، وَيَخْفِضَ إِنْ أَحَبَّ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرَتْ أُمُّ هَانِئٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ رَفْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَوْتَهُ بِالْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ، هُوَ رَفْعٌ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ بِعَقِبَةِ الْخَفْضِ .فَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، لَا يَنْفِي الْخَفْضَ، وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

يُبَيِّنُ أَنَّ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَخْفِضَ إِنْ أَحَبَّ، وَيَرْفَعَ إِنْ أَحَبَّ، فَهُوَ أَوْلَى مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ .وَبِهٖ يَقُوْلُ : أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۱۹۸۵: عمران بن زائدہ نے اپنے والد سے انہوں نے خالدؒ سے اور خالد نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ آپ رات کو کبھی بلند اور کبھی آہستہ آواز سے پڑھتے تھے۔ تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ نمازی کو رات کے وقت اختیار ہے کہ اگر وہ پسند کرے تو بلند آواز سے قراءت کرے اور اگر چاہے تو آہستہ آواز سے قراءت کرے اور عین ممکن ہے کہ حضرت ام ھانی رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رات کے وقت آپ کی قراءت میں آواز کو بلند کرنے سے متعلق ذکر کیا ہے وہ ایسا بلند کرنا ہو کہ جس کے بعد آہستہ کرنا ہو۔ پس حضرت ابن عباسؓ، ام ھانیؓ والی آہستہ پڑھنے کی نفی نہیں کرتی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس بات کو بیان کر رہی ہے کہ نمازی کو آہستہ اور بلند آواز میں اختیار ہے۔ تو ان آثار کی نسبت روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اولیٰ ہے۔ امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : بیہقی ۱۹/۳۔

حاصل روایت وجواب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ وہ قراءت میں رات کو کبھی آواز بلند کرتے اور دوسرے موقعہ پر آواز آہستہ کرتے اس سے یہ ثابت ہوا کہ نماز نفل ادا کرنے والے کو اختیار ہے خواہ وہ رات کو قراءت بلند آواز سے پڑھے یا آہستہ پس اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ابن عباس اور ام ہانیؓ کی روایات میں آواز کا بلند کرنا مذکور ہے وہ وہی حالت بلند صورت والی ہے اور کبھی آہستہ کے بعد بلند فرمانے۔ وہ دونوں روایات اس بات کی نفی نہیں کرتیں کہ ہلکی آواز ممنوع ہے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کی ہر دو حالت کو بیان کر رہی ہے پس یہ روایت جو دونوں اطراف کو بیان کرے وہ ایک حالت کو بیان کرنے والی روایت سے اولیٰ وارجح ہے۔

اور یہی قول امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

نوٹ : یہ باب بھی نظر سے خالی ہے ایک روایت لا کر دوسری روایات پر ترجیح دی ائمہ اربعہ کو امت سے تلقی بالقبول اس لئے بھی بخشی گئی ہے کہ ان کی فقہ احادیث و آثار صحابہ و تابعین کو زیادہ جامع ہے طحاوی رحمہ اللہ کا اپنا رجحان بھی دوسرے قول کی طرف ہے جس کو ترجیح دے رہے ہیں۔

بَابُ جَمْعِ السُّوَرِ فِيْ رَكْعَةٍ

ایک رکعت میں کیا کئی سورتوں کا جمع کرنا درست ہے؟

خلاصۃ المرام:

نمبر①: ایک رکعت میں متعدد سورتوں کو جمع کرنا شعبی اور ابوالعالیہ رحمہما اللہ کے ہاں مکروہ ہے۔

نمبر②: ائمہ اربعہ اور تمام فقہاء اس میں عدم کراہت کے قائل ہیں۔

مؤقف اوّل: ایک رکعت میں کئی سورتیں جمع کر کے پڑھنا مکروہ ہے۔

دلیل یہ روایت ہے۔

۱۹۸۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (لِكُلِّ سُوْرَةٍ رَكْعَةٌ).

۱۹۸۶: عاصم نے ابوالعالیہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں مجھے اس نے بتلایا جس نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہر سورۃ کے لئے ایک رکعت ہے۔

۱۹۸۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : أَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِكُلِّ سُوْرَةٍ رَكْعَةٌ). قَالَ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ سِيْرِيْنَ، فَقَالَ : أُسَمِّيْ لَكَ مَنْ حَدَّثَهُ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ : أَفَلَا تَسْأَلُهُ؟ .فَسَأَلْتُهُ، فَقُلْتُ : مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَقَالَ : إِنِّيْ لَأَعْلَمُ مَنْ حَدَّثَنِيْ، وَفِيْ أَيِّ مَكَانٍ حَدَّثَنِيْ، وَقَدْ كُنْتُ أُصَلِّيْ بَيْنَ عِشْرِيْنَ، حَتّٰى بَلَغَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ لِرَجُلٍ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلٰى سُوْرَةٍ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَبِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .

۱۹۸۷: عاصم احول نے ابوالعالیہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر سورہ کے لئے ایک رکعت ہے میں نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بیان کیا تو ابوالعالیہ کہنے لگے میں خوب جانتا ہوں جنہوں نے مجھے بیان کیا اور کسی جگہ میں مجھے بیان کیا میں بیس آدمیوں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا کہ مجھے یہ حدیث پہنچی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ کسی آدمی کو یہ مناسب نہیں کہ وہ ہر رکعت میں فاتحہ الکتاب کے ساتھ ایک سورۃ سے زیادہ پڑھے انہوں نے اس سلسلے میں اس روایت سے استدلال کیا جس کو حضرت

ابن عمر ﷠ نے نقل کیا ہے۔

۱۹۸۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ لَبِيْبَةَ قَالَ : قَالَ، رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ : إِنِّيْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ، أَوْ قَالَ : " فِيْ لَيْلَةٍ " .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَأَنْزَلَهُ جُمْلَةً وَاحِدَةً، وَلٰكِنْ فَصَّلَهُ، لِتُعْطَى كُلُّ سُوْرَةٍ حَظَّهَا مِنَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ، مَا بَدَا لَهُ مِنَ السُّوَرِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۱۹۸۸: ابن لبیبہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر ﷠ کو کہا میں نے ایک رکعت میں مفصل پڑھی یا کہا کہ ایک رات میں تو ابن عمر ﷠ کہنے لگے اللہ تعالیٰ اگر چاہتا تو قرآن مجید کو ایک مرتبہ اتار دیتا لیکن جدا جدا کر کے پڑھو تا کہ تمہاری ہر سورۃ کو رکوع وسجدہ میں حصہ مل سکے۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں کچھ بھی حرج نہیں کہ کوئی شخص اس میں جتنی سورتیں چاہے پڑھے۔ ان کا استدلال مندرجہ روایات سے ہے۔

تخریج : ۱٤۹/۲ عبدالرزاق۔

حاصل روایات : روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ رکعت میں ایک سورۃ پڑھی جائے ورنہ سورۃ کو اس کے رکوع وسجود کا حصہ نہ ملے گا اسی وجہ سے کئی سورتوں کا جمع کرنا مکروہ ہے۔

مؤقف ثانی: جتنی سورتیں چاہے ایک رکعت میں پڑھی جاسکتی ہیں اس میں کوئی کراہیت نہیں۔ دلائل یہ ہیں۔

۱۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : أَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ : (قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِنُ السُّوَرَ؟ قَالَتْ : الْمُفَصَّلَ).

۱۹۸۹: عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ﷠ سے کہا کیا جناب رسول اللہ ﷺ سورتوں کو ملا کر پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا مفصل کو ملا کر پڑھتے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۲۳/۱۔

۱۹۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ نَهِيْكِ بْنِ سِنَانٍ السُّلَمِيِّ، أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ : قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِيْ رَكْعَةٍ .فَقَالَ : هَذًّا مِثْلَ هَذِّ الشِّعْرِ، وَنَثْرًا مِثْلَ نَثْرِ الدَّقَلِ، إِنَّمَا فَصَّلَ لِتُفَصِّلُوْا، (لَقَدْ عَلِمْنَا النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عِشْرِيْنَ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ وَ النَّجْمِ) عَلَى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كُلُّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ، وَذَكَرَ "الدُّخَانَ "وَ "عَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ "فِيْ رَكْعَةٍ .فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ : أَرَأَيْتَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ،

كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ : رُبَّمَا قَرَأْتُ أَرْبَعًا فِي رَكْعَةٍ .

۱۹۹۰: ابراہیم بن نہیک بن سنان سلمی کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعودؓ کی خدمت میں آیا اوران سے پوچھا کہ میں ایک رکعت میں رات کو مفصل پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا شعر کی طرح جلد بازی کرتا اور ردی کھجور کی طرح حروف کو بکھیرتا ہوگا مفصل تو فصل کے لئے ہے ہم تو ان مثالوں کو جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بیس سورتیں ملا کر پڑھتے مثلاً الرحمٰن والنجم۔ ابن مسعودؓ کے جمع شدہ نسخہ میں سورہ رحمٰن ونجم اکٹھی ہیں ہر دو سورتیں ایک ایک رکعت میں اس سلسلہ میں سورہ دخان اور عم یتساءلون کا بھی ذکر کیا ہے۔ میں نے ابراہیم سے کہا اس کے علاوہ میں میں کیا کروں؟ تو کہنے لگے میں بسا اوقات ایک رکعت میں چار سورتیں پڑھ لیتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۰۶' مسلم فی المسافرین نمبر۲۷۵' ابن ابی شیبه ۲۵۹/۲۔

اللغات :ھذا جلدی کرنا۔ النشر بکھیرنا۔ الدقل ردی کھجور جو خشک ہو۔

۱۹۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ح .

۱۹۹۱: ابن مرزوق کہتے ہیں ہمیں وہب نے بیان کیا۔

۱۹۹۲: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ : إِنِّيْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ، فَقَالَ : هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ .

۱۹۹۲: ابو وائل کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے عبداللہ کو کہا میں مفصل ایک رکعت میں پڑھتا ہوں تو آپ نے فرمایا تو شعر پڑھنے کی طرح جلدی کرتا ہوگا مجھے وہ امثلہ معلوم ہیں کہ جن کو رسول اللہ ﷺ ملا کر پڑھتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۰۶' مسلم فی المسافرین ۲۷۶/۲۷۵' ترمذی فی الجمعه باب۶۹' نمبر۶۰۲۔

۱۹۹۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا سَيَّارٌ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ، سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ).

۱۹۹۳: سیار نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

صرف یہ لفظ مختلف ہیں وہ سورتیں جن دو کو جناب رسول اللہ ﷺ ایک رکعت میں جمع فرماتے۔

تخریج : مسند احمد ۴۲۷/۱۔

۱۹۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ح .

۱۹۹۴: ابوبکرہ نے کہا ہمیں ابوداؤد نے بیان کیا۔

تخریج : مسند احمد ۴۱۸/۱۔

۱۹۹۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَا : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ، قَالَا : (جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ : إِنِّيْ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ، فَقَالَ : نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ، وَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَفْعَلُ مَا فَعَلْتُ، كَانَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ سُوْرَتَيْنِ، فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ النَّجْمَ وَ الرَّحْمٰنَ فِيْ رَكْعَةٍ، عِشْرُوْنَ سُوْرَةً، فِيْ عَشْرِ رَكَعَاتٍ).

۱۹۹۵: علقمہ واسود نے بیان کیا کہ ایک آدمی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس نے کہا میں نے ایک رکعت میں مفصل پڑھی ہے آپ نے فرمایا ردی کھجور کی طرح حروف کو پھینکتا اور شعر کی طرح جلدی پڑھتا ہوگا لیکن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے تھے جو تو نے کیا ہے آپ دو سورتوں کو ملاتے اور ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورۃ النجم اور الرحمٰن بیس سورتیں دس رکعات میں پڑھے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۴۱۸۔

۱۹۹۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ : (صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا، اسْتَفْتَحَ آلَ عِمْرَانَ .فَكَانَ إِذَا أَتٰى عَلَى آيَةٍ فِيْهَا ذِكْرُ الْجَنَّةِ أَوِ النَّارِ، وَقَفَ فَسَأَلَ، أَوْ تَعَوَّذَ، أَوْ قَالَ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرِنُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ). فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا، مَا رَوٰى أَبُو الْعَالِيَةِ، وَهُوَ أَوْلٰى، لِاسْتِقَامَةِ طَرِيْقِهِ وَصِحَّةِ مَجِيْئِهِ .وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ "إِنَّمَا سُمِّيَ الْمُفَصَّلَ لِتَفَصِّلُوْهُ" فَإِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَذْكُرْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهِ، فَقَدْ خَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَخْتِمُ الْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ آخِرِ هٰذَا الْبَابِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِيْ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ بِبَعْضِ سُوْرَةٍ).

۱۹۹۶: صلہ بن زفر نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں ایک رات نماز ادا کی پس آپ نے سورہ بقرہ شروع فرمائی جب اس سے فارغ ہوئے تو آل عمران شروع کر دی جب آپ ایک آیت کو پڑھتے جس میں جنت و نار کا ذکر ہوتا تو رک کر جنت مانگتے یا آگ سے پناہ طلب کرتے یا اس سے ملتی جلتی بات حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہی۔ ان روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں دو

سورتیں ملاتے تھے اور یہ اگرچہ ابوالعالیہ والی روایت کے خلاف ہے مگر یہ سند کی پختگی اور صحت میں اس سے اولیٰ ہے۔ پھر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ان کو مفصل کہنے کی وجہ یہ ہے کہ تم ان کو الگ الگ کر کے پڑھو یہ بات انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع نقل نہیں کی ممکن ہے ان کا اجتہاد ہو اور اگر یہ اجتہاد ہے تو اس سلسلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا اجتہاد ان کے خلاف ہے کیونکہ وہ تو ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھتے تھے۔ ہم اس کو اس باب کے آخر میں انشاء اللہ ذکر کریں گے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی وارد ہے کہ آپ نے ایک رکعت صبح میں ایک سورت کا کچھ حصہ پڑھا۔

تخریج : نسائی ۱/۱۵٦' ابو داؤد ۱/۱۲۷' ابن ماجه ۱/۹٦' ترمذی ۱/٦٠۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک رکعت میں دو سورتوں کا پڑھنا درست ہے اس میں کچھ کراہت نہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابوالعالیہ والی روایت اس کے خلاف ہے اگر اس کو اولویت پر محمول کریں تو موافقت ہو جائے گی۔ (ورنہ وہ منقطع روایت ہے اور یہ سب مرفوع روایات ہیں)

ضمنی سوال: ابن مسعود رضی اللہ عنہ مفصل کی وجہ لتفصلوہ سے ذکر کی ہے تاکہ اس کو تم جدا جدا کر کے پڑھو۔

الجواب نمبر ①: ابن مسعودؓ نے یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ذکر نہیں فرمایا۔

نمبر ②: اگر روایت کا بعد والا حصہ سامنے رکھا جائے تو لتفصلوا کا معنی ترتیل کرنا ہوگا اور ہر ایک رکعت میں ایک سورۃ پڑھنا مراد نہ ہوگا کیونکہ وہ مثال دے کر پھر دو سورتوں کا ایک رکعت میں جمع کرنا ثابت کر رہے ہیں اور اس معنی سے ابن مسعودؓ پر کوئی اعتراض نہیں عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اس کا مؤید ہے کہ وہ ایک رات میں قرآن مجید پڑھتے۔

ایک رکعت میں سورۃ کا کچھ حصہ پڑھنا:

۱۹۹۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح .

۱۹۹۷: ابن مرزوق نے عثمان بن عمر سے انہوں نے ابن جریج سے بیان کیا۔

تخریج : مسلم ۱/۱۸٦۔

۱۹۹۸: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ : (حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْفَتْحِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِ، فَلَمَّا أَتٰى عَلٰى ذِكْرِ مُوْسٰى وَعِيْسٰى، أَوْ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ). فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِلسَّعْلَةِ الَّتِيْ عَرَضَتْ لَهُ .قِيْلَ لَهُ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، بِآيَتَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ، قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ الْقِرَاءَةِ، فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ .

۱۹۹۸: ابوسلمہ بن سفیان نے عبداللہ بن سائبؓ سے نقل کیا کہ میں فتح مکہ کی صبح نماز صبح میں حاضر ہوا تو آپ نے سورۃ مؤمن پڑھنا شروع کی جب آپ موسیٰ وعیسیٰ یا موسیٰ و ہارون کے واقعہ پر پہنچے تو آپ پر کھانسی کا غلبہ ہوا پس آپ نے رکوع کیا۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اسی قدر سورت پر رکوع کرنا کھانسی کے باعث تھا۔ تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ آپ نے فجر کی دو رکعتوں میں قرآن مجید کی دو آیات پڑھیں اور یہ بات ہم باب **القراۃ فی رکعتی الفجر** میں ذکر کر چکے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۰۶ ' مسلم فی الصلاۃ نمبر۱۶۳ ' نسائی فی الافتتاح نمبر۷٦ ' مسند احمد ۴۱۱/۳۔

حل: اس روایت میں کھانسی کا تذکرہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے سورۃ کا کچھ حصہ کھانسی کی مجبوری سے پڑھا نہ کہ یہ اصل حکم ہے۔

حل: باب **القراۃ فی رکعتی الفجر** میں ہم پہلے ذکر کر آئے کہ آپ فجر کی دو رکعتوں میں قرآن مجید کی دو آیتیں پڑھتے تھے پس یہ عذر کی بات نہیں بلکہ سورۃ کا بعض حصہ پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

۱۹۹۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ رَجُلٍ، هُوَ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَوْ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دِجَاجَةَ، قَالَتْ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ : (جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، بِهَا يَرْكَعُ، وَبِهَا يَسْجُدُ، وَبِهَا يَدْعُو).

۱۹۹۹: جسرہ بنت دجاجہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی ایک ایک آیت پڑھتے اور اسی پر رکوع اور سجدہ اور اسی میں دعا مانگتے تھے (یعنی جنت و دوزخ سے متعلق)

تخریج : ابن ماجہ فی الاقامہ باب۱۷۹ ' نمبر۱۳۵۰ ' نسائی فی السنن الکبریٰ صفۃ الصلاۃ نمبر۱۰۸۳۔

۲۰۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دِجَاجَةَ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ بِآيَةٍ حَتّٰى أَصْبَحَ {إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ}) [المائدۃ : ۱۱۸].

۲۰۰۰: جسرہ بنت دجاجہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت پر قیام کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی وہ آیت یہ تھی: {اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ} [المائدۃ : ۱۱۸]

تخریج : ابن ماجہ فی الاقامہ باب۱۷۹ ' نمبر۱۳۵۰ ' نسائی فی السنن الکبریٰ صفۃ الصلاۃ نمبر۱۰۸۳۔

۲۰۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ

الْقَطَّانُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ جَسْرَةُ بِنْتُ دِجَاجَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَا ذَرٍّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ بَعْضِ سُوْرَةٍ فِيْ رَكْعَةٍ .وَقَدْ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقِرَاءَةِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ ؛ لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا، مِمَّا جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقِيَامِ) فَذٰلِكَ يَنْفِيْ أَيْضًا مَا ذَكَرَ أَبُو الْعَالِيَةِ، لِأَنَّهُ يُوْجِبُ أَنَّ الْأَفْضَلَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا أُطِيْلَتِ الْقِرَاءَةُ فِيْهِ، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا بِالْجَمْعِ بَيْنَ السُّوَرِ الْكَثِيْرَةِ فِيْ رَكْعَةٍ .وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .

۲۰۰۱: جسرہ بنت دجاجہ کہتی ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے سنا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ کسی سورۃ کا بعض حصہ ایک رکعت میں پڑھ لیا جائے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور اس میں بھی کچھ حرج نہیں کہ پوری سورت ایک رکعت میں پڑھی جائے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات مذکور ہوئیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طولِ قیام کی ترغیب میں روایات آئی ہیں۔ ابوالعالیہ نے جو روایت ذکر کی ہے یہ طول قیام کے منافی ہے۔ افضل ترین نماز لمبے قیام والی ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک قراءت کو کئی سورتیں پڑھ کر طویل نہ کیا جائے۔ یہ تمام امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس روایت کے خلاف روایت موجود ہے جو ہم فصل اوّل میں نقل کر آئے۔ جمع بین السورتین کی روایات یہ ہیں۔

حاصل روایات : ان روایات سے ایک رکعت میں سورۃ کے بعض حصہ کا پڑھنا ثابت ہو گیا اور یہ بات پہلے روایات سے ثابت کی جا چکی کہ ایک رکعت میں کئی سورتوں کے پڑھنے میں حرج نہیں ہے اور ان کے علاوہ آپ کا یہ ارشاد گرامی معروف ہے کہ افضل الصلاۃ......۔

تخریج : الصلاة طول القيام مسلم في الصلاة ١٦٤/١٦٥۔

اس روایت نے بھی ابوالعالیہ والی روایت کی صاف صاف نفی کر دی کیونکہ اس ارشاد کا مطلب یہی ہے کہ افضل نماز طویل قراءت والی ہے اور طویل قراءت تو کئی سورتوں کو جمع کرنے سے ہی ممکن ہے۔

یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کی تائید میں مزید روایات:

ابوالعالیہ وغیرہ والی روایات کے خلاف حضرت ابن عمر' عمر' تمیم داری رضی اللہ عنہم سے روایلیت وارد ہیں جو ہم درج کر

رہے ہیں۔

۲۰۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ "كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ، مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ . "

۲۰۰۲: نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما دوسورتوں کو ایک رکعت میں جمع فرماتے اور وہ نماز بھی مغرب کی ہوتی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳٦٩/١۔

۲۰۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِالسُّوْرَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فِيْ رَكْعَةٍ .

۲۰۰۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ ایک رکعت میں دو یا تین سورتیں پڑھتے تھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۲۳/١۔

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مِثْلَهُ .وَزَادَ "وَكَانَ يَقْسِمُ السُّوْرَةَ الطَّوِيْلَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ . "وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ وَغَيْرِهِ، مَا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۲۰۰۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی اور یہ اضافہ ذکر کیا کہ طویل سورۃ کو فرائض کی دو رکعتوں میں تقسیم فرمالیتے اور ایسی روایات حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی آئی ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۳٦٩/١۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایات

۲۰۰۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ، الْفَجْرَ فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بِـ "سُوْرَةِ يُوْسُفَ "حَتّٰى بَلَغَ (وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ) [يوسف : ٨٤] ثُمَّ رَكَعَ .

۲۰۰۵: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز پڑھائی چنانچہ آپ نے پہلی رکعت میں سورۃ یوسف پڑھی جو اس آیت تک تھی۔ وابیضت عيناه من الحزن فهو كظيم (یوسف۔۸۴) پھر رکوع

کیا۔

تخریج : مصنف ابی ابی شیبہ فی الصلاۃ ۱/۳۵۳، ۳۵٤۔

۲۰۰٦: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ "أَلَمْ تَرَ" وَ "لِإِيلَافِ".

۲۰۰٦: عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ نے مغرب کی پہلی رکعت میں الم ترکیف الفیل۔ اور ایلاف پڑھی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۱/۳۵۸۔

۲۰۰۷: وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ، فَافْتَتَحَ "الْأَنْفَالَ" حَتَّى انْتَهَى إِلَى : (نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيرُ) [الانفال : ٤٠] ثُمَّ رَكَعَ.

۲۰۰۷: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کی آپ نے سورہ انفال شروع کی اور نعم المولی ونعم النصیر (الانفال۔۴۰) آخر تک پڑھی پھر رکوع کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۱/۳۵۹۔

۲۰۰۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ : كَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ يُحْيِي اللَّيْلَ كُلَّهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّهِ، فِي رَكْعَةٍ.

۲۰۰۸: ابن سیرین نقل کرتے ہیں کہ تمیم داری تمام رات قرآن مجید پڑھتے اور ایک رکعت میں سارا قرآن پڑھتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۵۰۲۔

۲۰۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الضُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ : قَالَ لِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ : (هٰذَا مَقَامُ أَخِيكَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، لَقَدْ رَأَيْتُهُ قَامَ لَيْلَةً حَتَّى أَصْبَحَ أَوْ كَادَ أَنْ يُصْبِحَ، يَقْرَأُ آيَةً، يَرْكَعُ بِهَا وَيَسْجُدُ، وَيَبْكِي (أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ) [الجاثیۃ : ۲۱] الْآيَةَ.

۲۰۰۹: مسروق کہتے ہیں کہ مجھے ایک مکی نے کہا یہ جگہ تمہارے بھائی تمیم داریؓ کی ہے میں نے ان کو دیکھا کہ ایک رات صبح تک قیام کیا یا قریب تھا کہ صبح ہو جاتی وہ ایک ہی آیت پڑھتے اس پر رکوع اور سجدہ کرتے اور روتے۔ وہ آیت یہ تھی ام حسب الذین اجترحوا السیات (الجاثیہ ۲۱)

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ٤٧٧/٢۔

۲۰۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ .

۲۰۱۰: اسحاق بن سعید نے سعید سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ ابن زبیر نے ایک رکعت میں قرآن مجید پڑھا۔

۲۰۱۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ : أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ رَكْعَةٍ، فِي الْبَيْتِ .

۲۰۱۱: حماد نے سعید بن جبیر سے نقل کیا کہ انہوں نے بیت اللہ میں ایک رکعت میں قرآن مجید پڑھا۔

تخریج : عبدالرزاق ١٤٨/٢۔

۲۰۱۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : (أَمَّنَا فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَوَصَلَ بِ "سُوْرَةِ الْفِيْلِ (لِإِيْلَافِ قُرَيْشٍ) فِيْ رَكْعَةٍ) .وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا، مَعَ تَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ فِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَثْرَةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَمِنْ تَابِعِيْهِمْ، هُوَ النَّظَرُ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ تُقْرَأُ، وَسُوْرَةٌ غَيْرُهَا فِيْ رَكْعَةٍ، وَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ بَأْسٌ، وَلَا يَجِبُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، لِأَنَّهَا سُوْرَةٌ، رَكْعَةٌ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مَا سِوَاهَا مِنَ السُّوَرِ، لَا يَجِبُ أَيْضًا لِكُلِّ سُوْرَةٍ مِنْهُ رَكْعَةٌ .وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۰۱۲: مغیرہ نے ابراہیم کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے مغرب کی نماز میں ہماری امامت کرائی تو ایک رکعت میں سورۃ الفیل اور ایلاف پڑھی۔ یہ متواتر روایات جو ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وعمل اور کثیر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین سے نقل کیا اور انہوں نے اس پر عمل کیا اور تابعین نے اپنایا یہ قیاس ونظر کا تقاضا ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ فاتحہ الکتاب اور اس کے علاوہ کوئی سورت ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور اس میں کسی کے ہاں بھی حرج نہیں اور وہ فاتحہ الکتاب کی وجہ سے لازم نہیں ہوئی کیونکہ یہ تو ہر رکعت کی سورت ہے۔ پس اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دیگر سورتوں کا یہی حکم ہو۔ ہر سورت کے لیے ایک رکعت کا ہونا واجب نہ ہو (بلکہ ایک رکعت میں کئی سورتیں پڑھی جاسکیں) یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

حاصل روایات : متواتر روایات اور صحابہ وتابعین کی اکثریت کے عمل سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دو سورتوں کا ایک رکعت میں جمع کرنا جائز ہے اس میں کوئی کراہت نہیں۔

نظر طحاوی عِشَلِیّہ:

اگر غور کریں تو عقلی تقاضہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے ہم سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ اس کے ساتھ ایک رکعت میں ملاتے ہیں اور اس میں ذرہ بھر حرج نہیں سمجھتے اور نہ فاتحہ الکتاب سے یہ لازم آتا ہے کیونکہ یہ ایک سورۃ ہے تو اس کے لئے ایک رکعت ضروری ہے اسی طرح باقی سورتوں کے لئے بھی لازم نہیں کہ ہر سورۃ کے لئے ایک رکعت ہو۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔

نوٹ: اس باب میں دلائل کی ترتیب عجیب ہے کہ دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنے کا ثبوت پیش کرتے ہوئے دو ضمنی مسئلے کہ سورۃ کا بعض حصہ پڑھنے سے بھی نماز میں فرق نہ پڑے گا اور ایک رکعت میں پورا قرآن مجید پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہ ہوگا ان مسائل کی روایات آثار صحابہ و تابعین سے واضح کیا اور آخر میں نظری دلیل بھی پیش کی۔ دراصل جب پورے قرآن مجید کے ایک رکعت میں پڑھنے کا ثبوت مل گیا جو کہ ۱۱۴ سورتیں ہیں تو دو سورتوں کے جمع کرنے میں کیا قباحت رہی۔ فتدبر ما اعجب فکرہ۔

بَابُ الْقِيَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ هَلْ هُوَ فِي الْمَنَازِلِ أَفْضَلُ أَمْ مَعَ الْإِمَامِ؟

تراویح گھر میں یا مسجد میں؟ یہ حضرات جن سے ہم نے یہ آثار روایت کیے یہ سب ماہِ رمضان میں علیحدہ نماز کو امام کی نماز سے افضل قرار دیتے تھے اور یہ صواب ہے

خلاصۃ الزام:

تراویح کی رکعات کی تعداد کتنی ہے اور تراویح مسجد میں افضل یا تنہا گھر میں۔

نمبر ①: اہل ظواہر آٹھ رکعت۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور جمہور بیس رکعت تراویح مانتے ہیں تراویح مسجد میں افضل ہے یہ امام ابوحنیفہ شافعی احمد بن حنبل ﷭ کا مسلک ہے۔ امام مالک ابراہیم نخعی گھر میں افضل مانتے ہیں۔

تراویح کی تعداد کے متعلق صرف حضرت ابن عباس ﷟ کی روایت نقل کرتے ہیں۔ ان رسول اللہ ﷺ کان یصلی فی رمضان عشرین رکعۃ والوتر الحدیث۔

تخریج: مصنف ابن ابی شیبہ ص ۳۹٤ ج ۲۔

موقف اول: تراویح مسجد میں باجماعت افضل ہے دلیل یہ ہے۔

۲۰۱۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ، وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ، قَالَ : (صُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ، وَلَمْ يَقُمْ بِنَا، حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ .فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا، حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ، حَتّٰى خَرَجَ لَيْلَةَ الْخَامِسَةِ، فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ .فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ نَفَّلْتَنَا؟ فَقَالَ : إِنَّ الْقَوْمَ إِذَا صَلَّوْا مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، كُتِبَ لَهُمْ قِيَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الثَّالِثَةِ، خَرَجَ وَخَرَجَ بِأَهْلِهِ، فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا أَنْ يَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ، قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ .قَالَ : السُّحُوْرُ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْقِيَامَ مَعَ الْإِمَامِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَفْضَلُ مِنْهُ فِي الْمَنَازِلِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّهُ (مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ، كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهِ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ صَلَاتُهُ فِيْ بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الْإِمَامِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّ مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ (مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهِ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ : وَلٰكِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ : (خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ، إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ) ، فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ .وَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ قَامَ بِهِمْ لَيْلَةً فِيْ رَمَضَانَ فَأَرَادُوْا أَنْ يَقُوْمَ بِهِمْ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا الْقَوْلَ .فَأَعْلَمَهُمْ بِهِ أَنَّ صَلَاتَهُمْ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وُحْدَانًا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِمْ مَعَهُ فِيْ مَسْجِدِهِ، فَصَلَاتُهُمْ تِلْكَ فِيْ مَنَازِلِهِمْ أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ أَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ مَعَ غَيْرِهِ فِيْ غَيْرِ مَسْجِدِهِ .فَتَصْحِيْحُ هٰذَيْنِ الْأَثَرَيْنِ، يُوْجِبُ أَنَّ حَدِيْثَ أَبِيْ ذَرٍّ هُوَ عَلٰى أَنْ يُكْتَبَ لَهُ بِالْقِيَامِ مَعَ الْإِمَامِ، قُنُوْتُ بَقِيَّةِ لَيْلَتِهِ .وَحَدِيْثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، يُوْجِبُ أَنَّ مَا فَعَلَ فِيْ بَيْتِهِ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ هٰذَانِ الْأَثَرَانِ .

۲۰۱۳: جبیر بن نفیر حضرمی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کا روزہ رکھا اور ہمیں قیام لیل کرایا یہاں تک کہ جب تیسویں رات آئی تو آپ نے نکل کر ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ رات کا ثلث گزر گیا پھر ہمیں اگلے روز (چوبیسویں کو نماز نہ پڑھائی یہاں تک کہ پچیس کی رات نکل کر نماز پڑھائی یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ گزر گیا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش آپ ہمیں نفل نماز پڑھاتے آپ نے فرمایا جب لوگ امام کے ساتھ نماز پڑھ کر لوٹتے ہیں تو ان کے لئے اس رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے پھر چھبیس کی

رات آپ نے ہمیں نماز نہ پڑھائی جب ستائیسویں کی رات آئی آپ خود گھر والوں سمیت نکلے آپ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ ہمیں خطرہ ہوگیا کہ سحری فوت ہو جائے گی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فلاح کا معنی سحری بتلایا ہے۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ رمضان کی رات مسجد میں قیام نسبت گھروں میں قیام کے افضل ہے۔ ان کا استدلال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہے کہ جو شخص مسجد میں قیام کر کے لوٹا تو اسے بقیہ رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ مگر دوسری جماعت نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ گھر میں قیامِ رمضان، مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے۔ فریق اوّل کی یہ دلیل کو جو شخص امام کے ساتھ قیام کر کے لوٹا تو اس کو بقیہ رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے قولِ رسولؐ ہونے میں کلام نہیں، مگر آپ کا یہ ارشاد بھی تو ہے: ''خیر صلاة المرء فی بیته الا المکتوبة'' نفل نماز گھر میں افضل ہے البتہ فرض نماز۔ یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ نے ان کے ساتھ رمضان المبارک کی رات میں کیا اور ان کی چاہت یہ تھی کہ آپ اور بھی نماز پڑھائیں، اس وقت آپؐ نے یہ بات فرمائی۔ آپ نے تو ان کو بتلایا کہ ان کا گھر نماز پڑھنا ان کے مسجد میں نماز سے افضل ہے۔ تو یہ نماز اس لائق ہے کہ اسے گھر میں ادا کیا جائے۔ ان دونوں کو تضاد سے محفوظ کرنے کا تقاضا یہ ہے کہ روایت ابوذر رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قیام سے بقیہ رات کے قیام کا ثواب ملنا ثابت ہوا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے گھر میں پڑھنے کی افضلیت ثابت ہوئی۔

اللغات: السادسہ سے ۲۴ رمضان السابعہ تیئس رمضان الخامسہ سے ۲۵ رمضان الفلاح سحری۔

تخریج: ابو داؤد فی رمضان باب۱، نمبر۱۳۷۵، ترمذی فی الصوم باب۸۱، نمبر۸۰۶، نسائی فی السھو باب۱۰۳، قیام لیل باب ٤، ابن ماجه فی الاقامه باب۱۷۳، نمبر۱۳۲۷ مسند احمد ۱۵۹/۵۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسجد میں تراویح پڑھائی ہیں معلوم ہوا کہ مسجد میں پڑھنا افضل ہے اور اس سے قیام لیل کا ثواب بھی مفت میں مل جاتا ہے۔

مؤقف ثانی: رمضان میں تراویح گھر میں افضل ہے دلیل ملاحظہ ہو۔

۲۰۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا : ثَنَا عَفَّانَ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَرَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ، فَصَلّٰى فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَالِيَ، حَتّٰى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهُ، فَظَنُّوْا أَنَّهُ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ : مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ مُنْذُ اللَّيْلَةِ، حَتّٰى خَشِيْتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ قِيَامُ اللَّيْلِ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ، مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوْا -أَيُّهَا النَّاسُ- فِيْ بُيُوْتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ، إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ).

۲۰۱۴: بشر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنایا اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی راتیں نماز ادا کی یہاں تک کہ لوگ جمع ہوئے تو انہوں نے آپ کی آواز کو گم پایا انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں بعض لوگ کھنگارنے لگے تاکہ آپ آواز سن کر نکل آئیں آپ نے فرمایا مجھے تمہاری طرف سے جو طرز عمل تھا وہ سامنے رہا یہاں تک کہ مجھے قیام لیل کے فرض ہونے کا خطرہ ہوا اگر وہ تم پر فرض ہو جاتا تو تم نہ کرتے۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز ادا کرو بے شک فرض نماز کے علاوہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۸۱' واللباس باب۴۳' الادب باب۷۵' مسلم فی المسافرین نمبر۲۱۳' ابو داؤد فی الوتر باب۱۱' نمبر۱۰۴۴' نسائی فی القبله باب۱۳' مسند احمد ۱۸۷/۵۔

۲۰۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بَرْدَانُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ فُلَانٍ، وَهُوَ ابْنُ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : (صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ).

۲۰۱۵: بشر بن سعید نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی نماز اپنے گھر میں میری اس مسجد میں نماز سے افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

تخریج : روایت نمبر ۲۰۱۴۔

۲۰۱۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ وَأَبُو الْأَسْوَدِ، قَالَا : أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ، صَلَاتُهٗ فِيْ بَيْتِهٖ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ). وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ التَّطَوُّعِ فِي الْمَسَاجِدِ .فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، مَا ذَكَرْنَاهُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا صَحَّحْنَاهَا عَلَيْهِ .

۲۰۱۶: بشیر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کی فرض نماز کے علاوہ افضل ترین نماز گھر میں ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ روایت ثابت ہے جس کو ہم (باب التطوع فی المساجد) میں ذکر کر آئے ہیں۔ ان آثار کے معانی کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ صحابہ کرام سے یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ثابت ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : ۲۰۱۴ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: خير صلاة المرء في بيته الا المكتوبه ثابت کر رہا ہے کہ افضل نفل نماز گھر میں ہے اور وہ اکیلے پڑھی جائے گی آپ نے ان کو اپنے عمل سے سمجھایا کہ میرے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے سے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے اور زید بن ثابت والی روایت بتلا رہی ہے کہ جو آپ نے گھر میں کیا وہ اس سے افضل ہے (جو مسجد میں کیا) پس گھر میں نفل نماز کا ثواب زیادہ ہونا ثابت ہوا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کا عمل بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ملاحظہ ہو۔

۲۰۱۷: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّيْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ .

۲۰۱۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ابن عمر رمضان میں امام کے پیچھے رمضان میں قیام نہ کرتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ۳۹۶/۲۔

۲۰۱۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أُصَلِّيْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ : أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ .قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : صَلِّ فِيْ بَيْتِكَ .

۲۰۱۸: مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں رمضان امام کے پیچھے پڑھوں؟ تو انہوں نے پوچھا کیا تو قرآن پڑھ سکتا؟ یعنی قرآن یاد ہے۔اس نے کہا جی ہاں۔فرمایا پھر اپنے گھر میں پڑھو۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹۷/۲۔

۲۰۱۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، وَمُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِيْ إِلَّا سُوْرَتَيْنِ لَرَدَّدْتُهُمَا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ.

۲۰۱۹: ابوحمزہ اور مغیرہ دونوں نے ابراہیم کے متعلق نقل کیا کہ وہ کہتے تھے اگر مجھے دو ہی سورتیں یاد ہوتیں تو میں ان کو دھراتا رہتا اور یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں امام کے پیچھے رمضان میں قیام کروں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۳۹۷/۲۔

۲۰۲۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانَ الْمُتَهَجِّدُوْنَ يُصَلُّوْنَ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ .

۲۰۲۰: مغیرہ نے ابراہیم کے متعلق نقل کیا کہ تہجد گزار مسجد کی ایک جانب نماز پڑھتے اور امام رمضان میں لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوتا تھا۔

۲۰۲۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْ رَمَضَانَ، فَيَؤُمُّهُمْ الرَّجُلُ، وَبَعْضُ الْقَوْمِ يُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ .قَالَ شُعْبَةُ : سَأَلْتُ إِسْحَاقَ بْنَ سُوَيْدٍ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ : كَانَ الْإِمَامُ هَاهُنَا يَؤُمُّنَا، وَكَانَ لَنَا صَفٌّ يُقَالُ لَهُ : صَفُّ الْقُرَّاءِ، فَنُصَلِّيْ وُحْدَانًا وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ .

۲۰۲۱: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ لوگ رمضان میں نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اوران کی امامت خاص آدمی کرا رہا ہوتا تھا ادھر بعض لوگ مسجد میں اکیلے نماز پڑھ رہے ہوتے تھے شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن سوید سے اس کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے امام ہمیں یہاں امامت کراتا اور ہماری ایک صف ہوتی جس کو قراء کی صف کہا جاتا پس ہم اکیلے نماز پڑھتے جبکہ امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہوتا تھا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۹۶/۲۔

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ .ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعِي إِلَّا سُوْرَةٌ وَاحِدَةٌ، لَكُنْتُ أَنْ أُرَدِّدَهَا، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ رَمَضَانَ.

۲۰۲۲: ابوحمزہ نے ابراہیم سے نقل کیا اگر مجھے ایک سورت آتی ہوتی تو میں اسی کو دھراتا اور ایک سورت بار بار پڑھنا مجھے امام کے پیچھے رمضان میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔

۲۰۲۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلٰى مَنْزِلِهٖ، فَلَا يَقُوْمُ مَعَ النَّاسِ .

۲۰۲۳: ابوالاسود نے عروہ کے متعلق بیان کیا کہ وہ لوگوں کے ساتھ رمضان میں فرض نماز پڑھتے پھر اپنے گھر لوٹ آتے اور لوگوں کے ساتھ قیام نہ کرتے۔

۲۰۲۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، قَالَ : لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ فِي الْمَسْجِدِ وَحْدَهُ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِهِمْ فِيْهِ .

۲۰۲۴: ابوبشر کہتے ہیں کہ سعید بن جبیر رمضان میں مسجد میں اکیلے نماز پڑھتے جبکہ امام لوگوں کو اس میں نماز پڑھا رہا تھا۔

۲۰۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا أَنَسٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ : رَأَيْتُ الْقَاسِمَ، وَسَالِمًا، وَنَافِعًا يَنْصَرِفُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فِيْ رَمَضَانَ، وَلَا يَقُوْمُوْنَ مَعَ النَّاسِ .

۲۰۲۵: عبیداللہ بن عمر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم' سالم' نافع کو دیکھا کہ وہ رمضان میں مسجد سے واپس لوٹ

رہے ہیں اور وہ لوگوں کے ساتھ قیام رمضان نہ کرتے تھے۔

۲۰۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ : أَتَيْتُ مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ، فِيْ زَمَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَكَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَوْمٌ يُصَلُّوْنَ عَلٰى حِدَةٍ فِي الْمَسْجِدِ .بِهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ مَا رَوَيْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ، كُلُّهُمْ يُفَضِّلُ صَلَاتَهُ وَحْدَهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، عَلٰى صَلَاتِهٖ مَعَ الْإِمَامِ، وَذٰلِكَ هُوَ الصَّوَابُ .

۲۰۲۶: اشعث بن سلیم کہتے ہیں کہ میں مکہ آیا اور یہ رمضان المبارک کے دن تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی حکومت کا زمانہ تھا مسجد میں امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا اور کچھ لوگ اکیلے مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔

حاصل روایات : آثار سے یہ بات واضح ہوئی کہ رمضان میں امام کے ساتھ نماز پڑھنے کی بجائے اکیلے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے اور یہی درست ہے۔

تنبیہ: ائمہ اربعہ جمہور صحابہ وتابعین کا مسلک یہی ہے کہ رمضان میں تراویح مسجد میں پڑھنا افضل ہے حضرت فاروق اعظمؓ نے اپنے زمانے میں مسجد میں الگ جماعتوں میں پڑھنے والے صحابہ وتابعین کو ابی بن کعب اور تمیم داری کے پیچھے جمع کر دیا تھا۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا خود اپنا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے اس لئے ان کے دلائل خوب زوردار انداز سے پیش کئے اگرچہ یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ لوگوں کی اکثریت رمضان میں امام کے پیچھے ہی قیام رمضان کرتی تھی بعض افراد کا یہ طرز عمل تھا جو انہوں نے نقل کیا جمہور کا مسلک اور تابعین وصحابہ کی اکثریت وہ مسجد ہی میں قیام رمضان کرتے تھے ائمہ کے احترام کے طور پر اسماء گرامی ذکر کرنے کے بغیر اس باب میں مسالک کا تذکرہ کیا یہ باب بھی نظر سے خالی ہے۔

بَابُ الْمُفَصَّلِ هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ أَمْ لَا

کیا مفصل میں سجدہ ہے؟

یہ جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو سجدۂ تلاوت کو واجب قرار نہیں دیتے۔ ہمارے نزدیک قیاس اسی بات کا متقاضی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ جب مسافر آیت سجدہ تلاوت کرلے اور وہ سواری پر ہو تو وہ اشارہ کرلے اس پر ضروری نہیں کہ وہ زمین پر اُتر کر سجدہ کرے اور یہ فضیلت نفل میں ہے فرض میں نہیں اس لیے فرض نماز تو بالاتفاق زمین پر ادا ہوتی ہے اور نفل تو سواری کی حالت میں کیف ماتفق ادا ہو جائے۔ ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کے ہاں سجدۂ تلاوت واجب ہے۔ ہم نے جو بیان کیا اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی پیش کردہ روایت میں اس بات پر کوئی دلالت نہیں کہ مفصلات میں سجدہ نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے سجدہ سے متعلق کلام میں کئی احتمالات ہیں جو ہم فصل اوّل میں ذکر کر چکے ان میں سے ایک کے مطابق معنی ہوگا جس کو ہم نے حضرت عمر سلمان ابن الزبیر رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے اور یہ بھی ممکن

ہے کہ مفصل کے علاوہ سجدات کو بھی ان وجوہ سے چھوڑا ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جو رائے اختیار کی ہے اس کے خلاف صحابہ کرام کی ایک جماعت کے اقوال موجود ہیں جو درج ذیل ہیں۔

سجدہ تلاوت میں تین اختلاف ہیں۔

اختلاف اول: سنت ہے یا واجب۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام مالک وشافعی واحمد رحمہم اللہ کے ہاں سنت ہے۔ ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں واجب ہے۔

اختلاف دوم: کل قرآن میں کتنے سجدے ہیں امام احمد کے ہاں پندرہ۔ امام مالک کے ہاں گیارہ۔ امام ابوحنیفہ وشافعی کے ہاں چودہ ہیں۔ البتہ ابوحنیفہ حج میں ایک سجدہ اور ایک ص میں مانتے ہیں امام شافعی دونوں حج میں مانتے ہیں۔

اختلاف سوم: مقصود باب یہی مسئلہ ہے امام مالک وحسن بصری رحمہما اللہ مفصلات میں سجدہ کے قائل نہیں اسی لئے نجم انشقاق علق میں سجدہ نہیں امام ابوحنیفہ وشافعی واحمد رحمہم اللہ مفصلات میں سجدہ کو لازم قرار دیتے ہیں۔

اختلاف سوم میں مؤقف فریق اول: مفصلات میں سجدہ نہیں ہے دلیل ملاحظہ ہو۔

۲۰۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ صَخْرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ أَحَدٌ مِنَّا) :

۲۰۲۷: خارجہ بن زید نے اپنے والد زید بن ثابت سے نقل کیا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ نجم سنائی پس ہم میں سے کسی ایک نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

تخریج : بخاری فی سجود القرآن باب ٦' مسلم فی المساجد نمبر ١٠٦۔

۲۰۲۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ صَخْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۰۲۸: حیوہ بن شریح سے خبر دی کہ ابوصخرہ نے بتلایا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ١٤٦/١۔

۲۰۲۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ح .

۲۰۲۹: ابوبکرہ کہتے ہیں ہمیں روح نے اور وہ ابن ابی ذئب سے بیان کرتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد ١٩٩/١' ترمذی ١٢٧/١۔

۲۰۳۰: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمٌ فَقَلَّدُوْهُ، فَلَمْ يَرَوْا فِي "النَّجْمِ" سَجْدَةً .وَخَالَفَهُمْ فِيْ

ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ فِيْهَا سَجْدَةٌ، وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ -عِنْدَنَا- عَلٰى أَنَّهُ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا، لِأَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تَرْكُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ فِيْهَا حِيْنَئِذٍ ؛ لِأَنَّهُ كَانَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمْ يَسْجُدْ لِذٰلِكَ .وَيُحْتَمَلُ أَنَّهُ تَرَكَهُ لِأَنَّهُ كَانَ فِيْ وَقْتٍ لَا يَحِلُّ فِيْهِ السُّجُوْدُ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تَرَكَهُ، لِأَنَّ الْحُكْمَ كَانَ عِنْدَهُ فِيْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ، أَنَّ مَنْ شَاءَ سَجَدَ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ تَرَكَهُ، لِأَنَّهُ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا .فَلَمَّا احْتَمَلَ تَرْكُهُ لِلسُّجُوْدِ كُلَّ مَعْنًى مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِيْ، لَمْ يَكُنْ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِمَعْنًى مِنْهَا، أَوْلٰى مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلَيْهِ مِنْ غَيْرِهِ .وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ إِلٰى أَنْ نُفَتِّشَ مَا بَعْدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ لِنَلْتَمِسَ حُكْمَ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، هَلْ فِيْهَا سُجُوْدٌ أَوْ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ .ح .

۲۰۳۰: عطاء بن یسار نے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض علماء نے گزشتہ آثار کی پیروی کرتے ہوئے کہا کہ سورۂ نجم میں سجدہ نہیں ہے۔مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس میں سجدہ لازم ہے اور روایات بالا میں سورۂ نجم میں سجدہ کے نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس میں کئی احتمالات ہیں: (۱) آپ نے اس وقت سجدہ وضوء کی حالت نہ ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہو (۲) وہ ایسا وقت ہو جس میں سجدہ جائز نہ ہو (۳) اس لیے چھوڑ دیا کہ آپ کے ہاں سجدہ کا اس وقت یہ ہو کہ جو چاہے اس کو کر لے اور جو چاہے چھوڑ دے (۴) یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں سجدہ اس لیے ترک کیا کہ اس میں سجدہ نہیں۔ جب سجدہ کے ترک میں یہ تمام احتمالات جاری ہیں اور یہ روایت دوسری روایات سے اولیٰ اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک اس میں ایسی دلالت نہ ہو جو اسے دوسری سے راجح بنا دے۔ لیکن اس کے لیے ان احادیث کو دیکھنا اور تلاش کرنا ہوگا جو اس میں سجدہ کے ہونے نہ ہونے پر دلالت کریں۔ روایات ذیل پر نظر ڈالیں۔

تخریج : نسائی ۱۵۲/۱' مسلم ۲۱۵/۱ نحوہ۔

حاصل روایات : ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اور صحابہ کرام نے سجدہ نہیں کیا تو سورۃ نجم میں سجدہ نہیں کیا اور تمام مفصلات کا حکم یکساں ہے۔

جواب دلیل بالا: اس روایت میں ان کے مؤقف کی ہمارے نزدیک کوئی دلیل نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ دلیل میں احتمالات ہیں۔

احتمال نمبر ①: ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے سجدہ اس لئے چھوڑ دیا ہو کہ آپ وضو کی حالت میں نہ ہوں پس سجدہ نہیں کیا۔

احتمال نمبر ②: اس لئے چھوڑا کہ وہ ایسا وقت تھا جس میں سجدہ درست نہیں۔

احتمال نمبر ③: اس لئے چھوڑا کہ سجدہ تلاوت کا حکم آپ کے ہاں یہ ہو کہ جو چاہے سجدہ کرے جو چاہے چھوڑ دے۔

احتمال نمبر④: آپ نے اس لئے چھوڑا ہو کہ اس سورت میں سجدہ نہیں۔ جب اس روایت میں یہ چاروں احتمال یکساں طور پر ثابت ہو رہے ہیں تو کسی ایک احتمال کو ترجیح دینے کے لئے دلیل راجح کی ضرورت ہے۔

تعین احتمال کے لئے دلیل کی تلاش:

ہم نے ایک احتمال کے متعین کرنے کے لئے دلیل کی تلاش کی تو ایسی روایات مل گئیں جو سورۃ النجم میں سجدہ کو ثابت کرتی ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۲۰۳۱: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا، فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا شَيْخٌ كَبِيْرٌ، أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَقَالَ : هٰذَا يَكْفِيْنِيْ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ، قُتِلَ كَافِرًا).

۲۰۳۱: اسود نے عبداللہ سے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے سورۃ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور جتنے لوگ موجود تھے سب نے سجدہ کیا پس ایک بڈھا رہ گیا جس نے مٹی کی ایک مٹھی لے کر اپنے ماتھے سے لگائی اور کہنے لگا مجھے یہی کافی ہے عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو بعد میں کفر کی حالت میں قتل ہوتے دیکھا۔

تخریج : بخاری فی سجود القرآن باب ۱' مسلم فی المساجد نمبر ۱۰۵۔

۲۰۳۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ حَتّٰى سَجَدَ الرَّجُلُ عَلَى الرَّجُلِ، وَحَتّٰى سَجَدَ الرَّجُلُ عَلٰى شَيْءٍ رَفَعَهُ إِلٰى وَجْهِهِ بِكَفِّهِ).

۲۰۳۲: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سورہ نجم کی تلاوت فرمائی پھر سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ مسلمان اور کافر بھی سجدہ میں پڑ گئے یہاں تک کہ آدمیوں نے ایک دوسرے پر سجدہ کیا اور ایک آدمی نے اس چیز پر سجدہ کیا جو اس نے چہرے کی طرف اپنے ہاتھ سے بلند کی۔

تخریج : بخاری فی سجود القرآن باب ۱۲' مسلم فی المساجد نمبر ۱۰۳' طبرانی فی المعجم الکبیر ۳۶۵/۱۲۔

۲۰۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ إِلَّا رَجُلَيْنِ أَرَادَا الشُّهْرَةَ).

۲۰۳۳: محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سورۃ نجم کی

تلاوت فرمائی تو آپ نے سجدہ کیا اور آپ کے ساتھ سب نے سجدہ کیا مگر دو آدمیوں نے شہرت کی خاطر سجدہ نہ کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۸/۲۔

۲۰۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا مَخْلَدُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالشَّجَرِ).

۲۰۳۴: ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نجم پڑھی پس آپ نے سجدہ کیا تو آپ کے ساتھ جو جن وانس اور درخت موجود تھے سب نے سجدہ کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۷، ۸۔

۲۰۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، (أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَجَدَ فِيْ خَاتِمَةِ النَّجْمِ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا؟ قَالَ : لَوْلَا أَنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا لَمَا سَجَدْتُ فِيْهَا).

۲۰۳۵: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے سورۃ نجم کے اختتام پر سجدہ کیا ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے پوچھا۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۃ نجم میں سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۲۔

۲۰۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ، عَمَّنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ : (سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى عَشْرَةَ سَجْدَةً، مِنْهُنَّ النَّجْمُ).

۲۰۳۶: سعید بن بلال نے اس سے بیان جنہوں تے ان کو بتلایا کہ حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیارہ سجدے کئے جن میں ایک سورۃ نجم والا ہے۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الوتر باب۴۷، ۵۶۸/۵۶۹۔

۲۰۳۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ وَدَاعَةَ، قَالَ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ النَّجْمَ بِمَكَّةَ، فَسَجَدَ، فَلَمْ أَسْجُدْ مَعَهُ لِأَنِّيْ كُنْتُ عَلٰى غَيْرِ الْإِسْلَامِ، فَلَنْ أَدَعَهَا أَبَدًا). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ

تَحْقِيقُ السُّجُوْدِ فِيْهَا، وَلَيْسَ فِيمَا ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ، مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهَا سَجْدَةٌ فَهٰذِهِ أَوْلَى، لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُسْجَدَ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ سُجُوْدٍ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يُتْرَكَ السُّجُوْدُ فِيْ مَوْضِعِهٖ لِعَارِضٍ مِنَ الْعَوَارِضِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ دَلَالَةً أَيْضًا تَدُلُّ عَلٰى أَنْ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا، فَذَكَرَ.

۲۰۳۷: عکرمہ بن خالد نے مطلب بن وداعہؓ سے بیان کیا کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے مکہ میں سورۃ نجم پڑھی اور سجدہ کیا پس میں نے آپ کے ساتھ سجدہ نہ کیا کیونکہ میں اسلام پر نہ تھا (اب) ہرگز میں اس کو نہ چھوڑوں گا۔ ان روایات سے اس میں سجدہ کا وجود ثابت ہوا۔ فصل اول میں جو روایات مذکور ہیں وہ سجدہ ہونے کے منافی نہیں ہیں۔ پس یہ بہتر ہے اس لیے کہ جو سجدے کا موقع نہ ہو وہاں سجدہ جائز نہیں اور یہ تو ممکن ہے کہ عارضہ کی وجہ سے کسی سجدہ کو چھوڑ دیا جائے وہ عوارض جن کا تذکرہ ہم فصل اول میں کر چکے۔ اگر کسی کو یہ اعتراض ہو اس میں بھی تو اس میں سجدہ نہ ہونے کی دلالت موجود ہے۔ روایت درج ذیل ہے۔

تخریج : نسائی فی الافتتاح باب۴۹' مسند احمد ۴۲۰/۳' مصنف عبدالرزاق ۵۸۸۱' بیهقی فی السنن الکبری ۳۱۴/۲۔

سوال : سورۃ النجم کے متعلق سجدہ نہ ہونے کی دلالت واضحہ موجود ہے یہ روایت ملاحظہ ہو۔

۲۰۳۸: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ : هَلْ فِي الْمُفَصَّلِ سَجْدَةٌ؟ قَالَ : لَا .قَالَ : فَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَدْ قَرَأَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ، فَلَوْ كَانَ فِي الْمُفَصَّلِ سُجُوْدٌ إِذًا لَعَلِمَهُ سُجُوْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، لِمَا أَتَى عَلَيْهِ فِي تِلَاوَتِهٖ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ فِيْ هٰذَا -عِنْدَنَا -لِأَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ذٰلِكَ فِيْهِ، لِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ إِلٰى أَنَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ، وَإِلٰى أَنَّ التَّالِيَ لَا يَضُرُّهٗ أَنْ لَا يَفْعَلَهٗ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ـ

۲۰۳۸: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے پوچھا کیا مفصلات میں سجدہ ہے انہوں نے فرمایا نہیں۔ معترض کہتے ہیں یہ لو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جن پر جناب نبی اکرم ﷺ نے سارا قرآن مجید پڑھا اگر مفصل میں سجدہ ہوتا تو وہ اس سجدہ کو ضرور جناب نبی اکرم ﷺ کے سجدہ سے جان لیتے۔ (امام طحاویؒ فرماتے ہیں) ہمارے ہاں معترض کے لیے اس میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے گزشتہ عوارض مذکورہ میں کسی کی بناء پر سجدہ کو ترک فرمایا ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کہتی ہے کہ سجدہ تلاوت واجب نہیں اور اگر

تلاوت کرنے والا بھی نہ کرے تو تب بھی اس کو کچھ نقصان نہیں۔ روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۶۔

یہ ابی بن کعب ہیں جنہوں نے مکمل قرآن مجید نبی اکرم ﷺ سے پڑھا اور آپ کو سنایا ہے اگر نجم میں سجدہ ہوتا تو ابن ابی کعب مفصلات میں سجدہ کا چنداں انکار نہ کرتے۔

الجواب نمبر ①: اس اشکال کی کوئی گنجائش نہیں ہے کیونکہ پڑھاتے یا سنتے وقت گزشتہ احتمالات میں سے کسی ایک کی وجہ سے سجدہ نہ کیا ہو تو یہ بات سجدہ نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

جواب نمبر ②: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ قول ہے کہ سجدہ تلاوت واجب نہیں اور تلاوت کرنے والا اگر اسے نہ کرے تو اس پر کچھ حرج نہیں شاید کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے اسی وجہ سے سجدہ نہ کیا ہو چنانچہ حضرت عمر' سلمان' ابن زبیر رضی اللہ عنہم کی روایات ہم پیش کرتے ہیں۔

۲۰۳۹: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ' قَالَ . أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ .

۲۰۳۹: یونس کہتے ہیں ہمیں ابن وہب نے اور ان کو مالک رحمہ اللہ نے بیان کیا۔

۲۰۴۰: ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ' عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ' فَنَزَلَ فَسَجَدَ ' وَسَجَدُوْا مَعَهُ ، ثُمَّ قَرَأَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى ' فَتَهَيَّئُوْا لِلسُّجُوْدِ ' فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكْتُبْهَا عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ ' فَقَرَأَهَا وَلَمْ يَسْجُدْ ' وَمَنَعَهُمْ أَنْ يَسْجُدُوْا .

۲۰۴۰: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سورۃ سجدہ منبر پر تلاوت کی یہ جمعہ کا دن تھا پھر اترے اور سجدہ کیا اور سب نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا پھر دوسرے جمعہ تلاوت فرمائی تو سب نے سجدہ کی تیاری کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رک جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہم پر فرض نہیں کیا مگر جب کہ ہم قصد کریں پس انہوں نے سورۃ سجدہ تو پڑھی مگر سجدہ نہ کیا اور سب کو سجدہ سے روک دیا۔

تخریج : بخاری فی ابواب سجود القرآن باب ۱۰۔

۲۰۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ' قَالَ ' ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ' عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : مَرَّ سَلْمَانُ بِقَوْمٍ قَدْ قَرَؤُوْا بِالسَّجْدَةِ ' فَقِيْلَ : أَلَا تَسْجُدُ؟ فَقَالَ : إِنَّا لَمْ نَقْصِدْ لَهَا .

۲۰۴۱: ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سلمانؓ ان لوگوں کے پاس سے گزر ہوا جنہوں نے سجدہ کی آیت تلاوت کی ان سے کہا گیا تم سجدہ کیوں نہیں کرتے؟ تو انہوں نے کہا ہم پر یہ لازم نہیں کیا گیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۵۔

۲۰۴۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيْرَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ : لَقَدْ قَرَأَ ابْنُ الزُّبَيْرِ السَّجْدَةَ، وَأَنَا شَاهِدٌ، فَلَمْ يَسْجُدْ .فَقَامَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ إِذْ قَرَأْتَ السَّجْدَةَ؟ فَقَالَ : " إِذَا كُنْتُ فِيْ صَلَاةٍ سَجَدْتُ، وَإِذَا لَمْ أَكُنْ فِيْ صَلَاةٍ فَإِنِّيْ لَا أَسْجُدُ "فَهٰؤُلَاءِ الْجِلَّةُ لَمْ يَرَوْهَا وَاجِبَةً .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا، لِأَنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ الْمُسَافِرَ إِذَا قَرَأَهَا وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، أَوْمَأَ بِهَا، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَهَا عَلَى الْأَرْضِ، فَكَانَتْ هٰذِهِ صِفَةَ التَّطَوُّعِ، لَا صِفَةَ الْفَرْضِ، لِأَنَّ الْفَرْضَ لَا يُصَلَّى إِلَّا عَلَى الْأَرْضِ، وَالتَّطَوُّعُ يُصَلَّى عَلَى الرَّاحِلَةِ .وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رحمهم الله يَذْهَبُوْنَ فِي السُّجُوْدِ إِلَى خِلَافِ ذٰلِكَ، وَيَقُوْلُوْنَ : هِيَ وَاجِبَةٌ فَثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ مَا ذَكَرُوْا عَنْ أُبَيٍّ لَا دَلَالَةَ فِيْهِ عَلَى أَنْ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْحُكْمُ كَانَ فِي السُّجُوْدِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى وَاحِدٍ مِنَ الْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ، وَسَلْمَانَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، فَتَرَكَ السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ لِذٰلِكَ .وَلَعَلَّهُ أَيْضًا لَمْ يَسْجُدْ فِي تِلَاوَةِ مَا فِيْهِ سُجُوْدٌ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ الْمُفَصَّلِ .وَقَدْ خَالَفَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ، جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۰۴۲: ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر سے آیت سجدہ پڑھی اس وقت میں موجود تھا مگر انہوں نے سجدہ نہ کیا پھر حارث بن عبداللہ کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا پھر کہا اے امیرالمؤمنین! تمہیں سجدہ سے کس بات نے منع کیا جب کہ تم نے آیت سجدہ پڑھی تو ابن زبیر نے جواب دیا جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو سجدہ کر لیتا ہوں اور اگر نماز میں نہیں ہوتا تو سجدہ نہیں کرتا۔ایک جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی بات **لا سجود فی المفصل** کہ مفصل میں سجدہ نہیں' کے خلاف فرمایا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۸۱/۱۔

حاصل روایات : یہ ہوا کہ حضرت عمر' سلمان' ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے ہاں سجدہ تلاوت واجب نہیں ہے اس لئے انہوں نے کبھی سجدہ کر لیا جب خود قصد کیا اور کبھی نہ کیا اور ممکن ہے کہ ابی بن کعب بھی انہی سے ہوں۔

تقاضا نظر: تقاضہ عقل یہی ہے کیونکہ مسافر اگر سواری کی حالت میں سجدہ تلاوت ادا کرنا چاہے تو زمین پر اترنا اس کے لئے لازم نہیں بلکہ وہ اشارہ کرلے اور یہ کیفیت نفل کی ہے فرض کی نہیں کیونکہ فرض بہر صورت زمین پر پڑھا جاتا ہے اور نفل تو سواری پر بھی پڑھ سکتے ہیں ائمہ احناف اگرچہ سجدہ کو واجب قرار دیتے ہیں مگر اوپر والی تفصیل سے بھی یہ معلوم ہو گیا کہ ابی بن کعب والی روایت میں اس احتمال کی وجہ سے مفصلات میں سجدہ نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں۔

شاید انہوں نے مفصلات کے علاوہ سجود کے مقامات میں بھی سجدہ نہ کیا ہو۔

جواب نمبر④: صحابہ کرام ﷡ کی ایک عظیم جماعت ابی بن کعبؓ کے اس عمل کے خلاف نظر آتی ہے۔

۲۰۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ' عَنْ ذِرٍّ' عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ عَزَائِمَ السُّجُوْدِ (الم تَنْزِيْلُ "وَ "حم "وَ "النَّجْمِ "وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)

۲۰۴۳: ذر ﷫ کہتے ہیں کہ حضرت علی ﷜ کہتے جن سورتوں میں سجدہ ضروری ہے وہ یہ ہیں الم السجدۂ النجم اقرأ باسم ربک۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۷/۲۔

۲۰۴۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ عَاصِمٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۰۴۴: سفیان نے عاصم سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۰۴۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ' عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ' عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى' قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ' فَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِ "النَّجْمِ "، ثُمَّ سَجَدَ' ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ : (اِذَا زُلْزِلَتِ).

۲۰۴۵: عبدالرحمٰن ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر ﷜ نے ہمیں مکہ میں نماز فجر پڑھائی انہوں نے دوسری رکعت میں سورۃ النجم پڑھی پھر سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر اذا زلزلت پڑھی۔

۲۰۴۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' وَوَهْبٌ' وَرَوْحٌ' قَالُوْا : ثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ : ثَنَا الْحَكَمُ أَنَّهُ سَمِعَ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ .قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ' وَاللَّفْظُ لِرَوْحٍ .

۲۰۴۶: حکم نے بیان کیا کہ میں ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا' وہ اپنے والد سے بیان کرتے تھے کہ میں نے حضرت عمر ﷜ کے پیچھے نماز پڑھی۔ پھر اسی طرح روایت نقل کی اور یہ الفاظ روح راوی کے ہیں۔

۲۰۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ .ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ' أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ' عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ سَجَدَ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).

۲۰۴۷: ابورافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی نے اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کیا۔

تخریج : بخاری فی ابواب سجود القرآن باب۷' ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۷/۲۔

۲۰۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ' عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى' عَنْ مَسْرُوْقٍ' قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ الصُّبْحَ' فَقَرَأَ "النَّجْمَ "فَسَجَدَ فِيْهَا' ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ سُوْرَةً أُخْرٰى .

۲۰۴۸: مسروق کہتے ہیں کہ میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے صبح کی نماز ادا کی تو انہوں نے سورۃ النجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر دوسری سورت پڑھی۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۸/۲۔

۲۰۴۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' عَنْ شُعْبَةَ' عَنْ مَنْصُوْرٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنِ الْأَسْوَدِ' أَنَّ عُمَرَ' وَعَبْدَ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا -سَجَدَا فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) قَالَ مَنْصُوْرٌ : أَوْ أَحَدُهُمَا .

۲۰۴۹: اسود کہتے ہیں کہ عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں نے اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا۔ منصورت نے کہا یا اس طرح کہا کہ ان دونوں میں سے ایک نے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۷/۲۔

۲۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۰۵۰: روح نے شعبہ سے انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۲۰۵۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ سُلَيْمَانَ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنِ الْأَسْوَدِ' قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ' وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْجُدَانِ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).

۲۰۵۱: اسود کہتے ہیں کہ میں نے عمر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ دونوں اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔

۲۰۵۲: حَدَّثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ' عَنْ لَيْثٍ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِذٰلِكَ .

۲۰۵۲: عبدالرحمٰن بن الاسود نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ سے اسی طرح بیان کیا۔

۲۰۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

يَسْجُدُ فِي "النَّجْمِ "فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فِي سُورَةٍ أُخْرَى.

۲۰۵۳: عبدالرحمٰن الاعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ النجم میں نماز صبح میں پڑھتے ہوئے سجدہ کرتے پھر دوسری سورۃ سے شروع کرتے۔

۲۰۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأَ النَّجْمَ، فَسَجَدَ فِيهَا.

۲۰۵۴: اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو سورۃ النجم کی تلاوت کی پس اس میں سجدہ کیا۔

تخریج: نسائی فی السنن الکبری کتاب الافتتاح الصلاۃ نمبر ۱۰۳۸۔

۲۰۵۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ.

۲۰۵۵: نافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ سورۃ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک کو نماز کے علاوہ بھی تلاوت کرتے تو سجدہ کرتے۔

۲۰۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، قَالَ: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سُئِلَ نَافِعٌ "أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْجُدُ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ؟ "قَالَ: مَاتَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَلَمْ يَقْرَأْهَا، وَلَكِنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي "النَّجْمِ"، وَفِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ.

۲۰۵۶: اسحاق بن سوید کہتے ہیں کہ نافع سے دریافت کیا گیا کیا ابن عمر سورہ حج میں دو سجدے کرتے تھے کہنے لگے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وفات تک ان کو پڑھا نہیں (یعنی میں نے ان کی قراءت ان سے نہیں سنی) لیکن وہ النجم اور اقرء میں سجدہ کرتے تھے۔

۲۰۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي "النَّجْمِ."

۲۰۵۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ سورۃ النجم میں سجدہ کرتے تھے۔

۲۰۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا الْمَسْعُودِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ

الْاَصْبَهَانِيّ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَسْجُدُ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).

۲۰۵۸: ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ ابن مسعودؓ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۷/۲۔

۲۰۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، وَالثَّوْرِيُّ، وَحَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَرٍّ أَنَّ عَمَّارًا سَجَدَ فِيْهَا .

۲۰۵۹: حماد نے عاصم سے انہوں نے ذر سے بیان کیا کہ عمارؓ نے اذا السماء میں سجدہ کیا۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه ۸/۲۔

۲۰۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِيْهَا .فَهٰؤُلَاءِ قَدْ خَالَفُوْا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهِ : "لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ . "

۲۰۶۰: عبدالرحمٰن اعرج کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سورہ السماء میں سجدہ کرتے تھے۔ یہ وہ صحابہ کرام ؓ ہیں جنہوں نے حضرت ابی بن کعب ؓ کے قول ''لا سجود فی المفصل'' کی مخالفت کی ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبه فی الصلاة ۷،٦/۲۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہورہا ہے کہ مفصلات میں سجدے ہیں گویا مفصلات میں سجدہ نہ ہونے کی نفی کر دی ان کبار صحابہ کرام ؓ میں ابن مسعودؓ جیسے حضرات بھی شامل ہیں جو ہر سال رسول اللہ ﷺ کو قرآن مجید سنتے سناتے تھے بلکہ وفات والے سال دو مرتبہ سنا سنایا۔ اس لئے وہ منسوخ و تبدیل سے خوب واقف تھے ابن عباس ؓ کی روایت ملاحظہ ہو۔

۲۰۶۱: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ (أَبِيْ ظَبْيَانَ، قَالَ : قَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيَّ قِرَاءَةٍ تَقْرَأُ؟ .قُلْتُ : الْقِرَاءَةَ الْاُوْلٰى قِرَاءَةَ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ، فَقَالَ : هِيَ الْقِرَاءَةُ الْآخِرَةُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ فِيْ كُلِّ عَامٍ، قَالَ : أُرَاهُ، قَالَ : فِيْ كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، عَرَضَهُ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، فَشَهِدَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا نُسِخَ وَمَا بُدِّلَ). فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَضَرَ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ، فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ، فَعَلِمَ مَا نُسِخَ وَمَا بُدِّلَ .فَإِنْ كَانَ فِيْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ أُبَيًّا قَدْ عَلِمَ مَا فِيْهِ مِنَ

السُّجُوْدِ مِنَ الْقُرْآنِ، حَتّٰى صَارَ قَوْلُهُ : "لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ "دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّهُ كَذٰلِكَ، كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ حُضُوْرَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِرَاءَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْهِ السُّجُوْدُ مِنَ الْقُرْآنِ، فَصَارَ قَوْلُهُ : "إِنَّ الْمُفَصَّلَ مِنَ السُّجُوْدِ "مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ حُجَّةٌ .وَقَالَ : قَوْمٌ قَدْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي الْمُفَصَّلِ بِمَكَّةَ، فَلَمَّا هَاجَرَ، تَرَكَ ذٰلِكَ). وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ طَرِيْقٍ ضَعِيْفٍ، لَا يَثْبُتُ مِثْلُهُ، وَرَوَوْا عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ : " إِنَّهُ لَا سُجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ . "

۲۰۶۱: ابوظبیان کہتے ہیں مجھ سے ابن عباس ؓ نے پوچھا تم کون سی قراۃ میں قرآن مجید پڑھتے ہو میں کہا پہلی قراءت یعنی قراءت ابن مسعودؓ تو اس پر انہوں نے فرمایا وہ پہلی نہیں سب سے آخری قراءت ہے جناب رسول اللہ ﷺ ہر سال ان کو قرآن مجید سناتے راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے فی کل شہر رمضان کہا۔ جب آپ کا وفات والا سال آیا تو آپ نے ان کو دو مرتبہ قرآن مجید سنایا پس عبداللہ منسوخ اور تبدیل شدہ کے گواہ بن گئے۔ یہ عبداللہ بن عباس ؓ ہیں جو اس بات کی اطلاع دے رہے ہیں عبداللہ بن مسعود ؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے وفات والے سال میں جب قرآن مجید کے دو عرضات میں موجود تھے اس لیے ان کو اس میں منسوخ اور مبدل کا علم ہے۔ اگر جناب رسول اللہ ﷺ کی قراءت میں وہ بات ہوتی جس سے ابی ؓ کو یہ معلوم ہوا کہ قرآن میں سجدے نہیں، تب تو ان کا قول لا سجود فی المفصلات میں سجدہ نہ ہونے کی دلیل بنتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابن مسعود ؓ کا دو عرضات قرآنیہ میں حاضر ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ان کو قرآن مجید کے علم ہوا پس ان کا قول کہ مفصلات میں سجدہ ہے یہ ثبوت بن گیا۔ ایک علماء کی جماعت کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مفصلات میں سجدہ مکی زندگی میں کیا مگر جب ہجرت فرمائی تو اسے چھوڑ دیا اور اس سلسلہ میں انہوں نے حضرت ابن عباس ؓ سے ایک ضعیف روایت نقل کی اس جیسی روایت دلیل میں پیش نہیں ہو سکتی اور انہوں سے ایک روایت یہ بھی نقل کی کہ مفصل میں سجدہ نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۷۵/۱۔

الزامی جواب: اب خود غور کریں کہ ابن عباس ؓ جن کے متعلق یہ کہہ رہے ہوں کہ وفات والے سال آپ ﷺ نے ان کو دو مرتبہ قرآن مجید سنایا اور انہوں نے منسوخ و تبدیل کو خوب جان لیا اگر ابی بن کعبؓ کے متعلق یہ بات کہی جاتی ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو قرآن مجید سنایا اس سے انہوں عیبہ جان لیا کہ مفصلات میں سجدہ نہیں ہے تو ابن مسعودؓ نے وفات والے سال دو مرتبہ سنایا اور ہر سال سناتے تھے تو ان کا مفصلات میں سجدے بتلانا درجہ اولیٰ دلیل ہوگی پس ان حضرات کی روایات کے مقابلے میں حضرت ابیؓ والی روایت چنداں حجت نہ بن سکے گی۔

ایک اشکال:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے سجود فی المفصل۔ مفصلات میں سجدے مکہ میں تھے مدینہ میں نہیں کیے گئے۔ اثر یہ ہے۔

۲۰۶۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ، فَلَمْ يَعُدَّ عَلَيْهِ فِي الْمُفَصَّلِ شَيْئًا .وَهٰذَا -عِنْدَنَا -لَوْ ثَبَتَ، لَكَانَ فَاسِدًا، وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَجَدَ فِي النَّجْمِ) وَأَنَّهُ كَانَ حَاضِرًا ذٰلِكَ، (وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).). وَإِسْلَامُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلِقَاؤُهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ، وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِيْ مَوَاضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى فَسَادِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ .وَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُجُوْدِهِ فِي الْمُفَصَّلِ .

۲۰۶۲: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سجود قرآن کا سوال کیا انہوں نے مفصل میں کسی سجدہ کا شمار نہ کیا۔ اور یہ بات ان سے ہم کئی جگہ اپنی اس کتاب میں نقل کر چکے۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہوگئی۔

<u>الجواب نمبر ①</u>: یہ روایت ضعیف ہے جو ثابت ہی نہیں چہ جائیکہ مضبوط و مرفوع روایات کے مقابل حجت بن سکے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہم بیان کر آئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے النجم میں سجدہ کیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس مجلس میں موجود تھے اور اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اسلام اور ان کی ملاقات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین سال پہلے کی ہے۔ (یا چار سال پہلے کی ہے)

تو اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہوگئی جو مفصلات میں سجدہ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں یہ سجدہ نہ تھا صرف مکی زندگی میں تھا۔ نیز اس اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا راوی ابو قدامہ اور مطر وراق مجروح راوی ہیں پھر یہ مرفوع روایات کے مقابل ٹھہرنے کے کس طرح قابل ہے۔

مفصلات میں سجدہ کے متعلق متواتر روایات:

۲۰۶۳: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (سَجَدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ : (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) سَجْدَتَيْنِ).

۲۰۶۳: عبدالرحمٰن بن سعد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت اور اقرأ باسم ربک میں دو سجدے کئے۔

تخریج : مسلم فی المساجد روایت نمبر ۱۰۹۔

۲۰۶۴: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ' أَنَّهُ قَالَ : (صَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوْقَ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَقَرَأَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيْهَا' وَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا).

۲۰۶۴: نعیم المجمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس مسجد میں سجدہ کیا جبکہ انہوں نے سورۃ اذا السماء انشقت پڑھی اور سجدہ کیا اور ساتھ یہ فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ ۷/۲۔

۲۰۶۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ' عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ' قَالَ : (صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَدِيْنَةِ' فَقَرَأَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيْهَا' فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ لَقِيْتَهٗ' فَقُلْتُ : أَتَسْجُدُ فِيْهَا؟ فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا' فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ).

۲۰۶۵: ابو رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ میں نماز ادا کی تو انہوں نے اذا السماء انشقت پڑھی اور اس میں سجدہ کیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں ان سے ملا اور کہا کیا آپ اس سورت میں سجدہ کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا پس میں ہرگز اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۱۰' ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۷/۲۔

۲۰۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَافِعٍ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ (فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ أَبَدًا).

۲۰۶۶: ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے صرف اس میں فلن ادع ذلک ابدا مذکور نہیں۔

۲۰۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ حَدَّثَهٗ' عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ' فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ وَزَادَ (فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَلْقَاهُ).

۲۰۶۷: مروان اصغر نے ابو رافع سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی اور اس روایت میں فَلَنْ

أَدَعَ ذٰلِكَ حَتّٰى أَلْقَاهُ کے الفاظ کا اضافہ ہے۔

۲۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: ثَنَا الثَّوْرِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَا، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)).

۲۰۶۸: عطاء بن میناء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا۔

تخریج : مسلم فی المساجد روایت ۱۰۸/۱۰۷، ابو داؤد فی سجودالقرآن باب٤، نمبر۱٤۰۷، ترمذی فی ابواب الوتر باب ۵۰، نمبر۵۷۳، نسائی فی السنن الکبری کتاب افتتاح الصلاۃ نمبر۱۰۳۹، ابن ماجه فی الاقامه باب ۷۱، نمبر۱۰۵۸۔

۲۰۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مِيْنَاءَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: (سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) وَ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)).

۲۰۶۹: عطاء بن میناء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۃ اقراء اور اذا السماء انشقت میں سجدے کئے ہیں۔

تخریج : تخریج میں سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۰۷۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوْحٌ، وَاللَّفْظُ لِأَبِيْ دَاوُدَ، قَالَا: ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَآهُ يَسْجُدُ فِيْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَقَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا لَمْ أَسْجُدْ).

۲۰۷۰: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے دیکھا (پوچھنے پر فرمایا) اگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

تخریج : بخاری فی سجودالقرآن باب۷، مسلم فی المساجد نمبر۱۰۷، ترمذی فی ابواب الوتر باب ۵۰، نمبر۵۷٤، نسائی فی السنن الکبری کتاب افتتاح نمبر۱۰۳۳، ابن ماجه فی الاقامه باب ۷۱، نمبر۱۰۵۸۔

۲۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ: ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۰۷۱: یحییٰ نے ابوسلمہ سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ ح.

۲۰۷۲: ابوبکرہ نے کہا ہمیں روح نے بیان کیا۔

۲۰۷۳: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ' قَالَا : ثَنَا مَالِكٌ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّ (أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَرَأَ بِهِمْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيْهَا' فَلَمَّا انْصَرَفَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا).

۲۰۷۳: ابن مرزوق ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کیا کہ انہوں نے ہمیں اذا السماء انشقت پڑھائی پس اس میں سجدہ کیا جب سجدے سے فارغ ہوئے تو بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۱۰۷' نسائی فی السنن الکبری نمبر۱۰۳۳۔

۲۰۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ' وَفَهْدٌ' قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ' قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ (رَأَىٰ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَسْجُدُ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَقَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ : فَقُلْتُ لَهُ -حِيْنَ انْصَرَفَ -سَجَدْتَ فِيْ سُوْرَةٍ' مَا رَأَيْتُ النَّاسَ يَسْجُدُوْنَ فِيْهَا .فَقَالَ : لَوْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا لَمْ أَسْجُدْ).

۲۰۷۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اذا السماء انشقت میں سجدہ کرتے ہیں ابوسلمہ نے ان کے سجدہ سے فراغت کے بعد دریافت کیا کہ آپ نے ایسی سورت میں سجدہ کیا کہ میں نے لوگوں کو اس میں سجدہ کرتے نہیں دیکھا تو جواباً فرمایا اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں اس میں سجدہ نہ کرتا۔

۲۰۷۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَيَّاشٍ' عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)).

۲۰۷۵: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا السماء انشقت میں سجدہ کیا۔

تخریج : ترمذی ابواب الوتر باب ۵۰' نمبر۵۷٤' نسائی فی السنن نمبر۱۰۵۳۔

۲۰۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ' عَنْ أَيُّوْبَ' عَنْ مُحَمَّدٍ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ رَجُلَيْنِ' كِلَاهُمَا خَيْرٌ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَحَدَهُمَا سَجَدَ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَفِيْ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) وَكَانَ الَّذِيْ سَجَدَ أَفْضَلَ مِنَ الَّذِيْ لَمْ يَسْجُدْ' فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ' فَهُوَ خَيْرٌ مِنْ عُمَرَ فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْهُ

الرِّوَايَاتُ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) .وَإِسْلَامُهُ إِنَّمَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - بَعْدَ مَا هَاجَرَ -لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ؟ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُجُوْدِ الْمُفَصَّلِ أَيْضًا.

۲۰۷۶: محمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے دو آدمیوں سے جو دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہتر ہیں کہ ایک نے اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں سجدہ کیا اور جس نے سجدہ کیا وہ اس سے بہتر ہے جس نے سجدہ نہیں کیا اگر وہ عمر نہ ہو وہ تو عمر سے بھی بہتر ہے (یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ﴿اذا السمآء انشقت﴾ میں سجدہ کیا اور ان کا مسلمان ہونا مدینہ میں ہے۔ پس یہ کہنا کس طرح جائز ہے کہ آپ نے ہجرت کے بعد مفصلات میں سجدہ نہیں کیا اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایت بھی مفصلات میں سجدۂ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ثابت کرتی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : نسائی فی السنن اکبری ۱۰۳۷/۱۰۳۸۔

حاصل روایات : یہ تمام روایات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو مختلف اسناد سے مروی ہیں یہ مفصلات کے سجدہ کو ثابت کر رہی ہیں پس یہ کہنا کیونکر درست ہے کہ مفصلات میں سجدہ ہجرت سے پہلے تھا ہجرت کے بعد نہیں کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا ہی ۷ھ یا ۶ھ کا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی روایات:

۲۰۷۷: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْيَحْصُبِيِّ (أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ سَجَدَ فِيْ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَفِيْ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ).

۲۰۷۷: عبداللہ بن نمیر یحصبی کہتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اذا السماء انشقت اور اقراء باسم ربک میں سجدہ کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی سجود القرآن باب ۱، ۱۴۰۱، ابن ماجه فی الاقامه باب ۷۱، ۱۰۵۵/۱۰۵۷۔

۲۰۷۸: حَدَّثَنَا فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهِمَا) .فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّجُوْدِ فِيْ (الْمُفَصَّلِ) فَبِهَا نَقُوْلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ

فَعَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى' وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا السُّجُوْدَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ' هُوَ عَشْرُ سَجَدَاتٍ .مِنْهُنَّ فِي (الْأَعْرَافِ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ فِيْهَا مِنْهَا قَوْلُهُ : (إِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُوْنَهُ وَلَهُ يَسْجُدُوْنَ). وَمِنْهُنَّ (الرَّعْدُ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ عِنْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : (وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ). وَمِنْهُنَّ (النَّحْلُ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ) إِلٰى قَوْلِهِ (يُؤْمَرُوْنَ). وَمِنْهُنَّ فِيْ سُوْرَةِ (بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلُهُ تَعَالٰى : (وَيَخِرُّوْنَ لِلْأَذْقَانِ سُجَّدًا) إِلٰى قَوْلِهِ (خُشُوعًا). وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ (مَرْيَمَ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهِ : (وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَبُكِيًّا). وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ (الْحَجِّ) فِيْهَا سَجْدَةٌ فِيْ أَوَّلِهَا عِنْدَ قَوْلِهِ : (أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ (الْفُرْقَانِ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا عِنْدَ قَوْلِهِ : (وَإِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .وَمِنْهُنَّ سُوْرَةُ (النَّمْلِ) فِيْهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ قَوْلُهُ تَعَالٰى : (أَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .وَمِنْهُنَّ (الم تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ) فِيْهَا سَجْدَةٌ عِنْدَ قَوْلُهُ تَعَالٰى : (إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِيْنَ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .وَمِنْهُنَّ (حم تَنْزِيْلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْهَا' فِيْهِ اخْتِلَافٌ' فَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَوْضِعُهُ "تَعْبُدُوْنَ "وَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَوْضِعُهُ (فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ). وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ' وَأَبُوْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٌ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ -تَعَالٰى : يَذْهَبُوْنَ إِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ الْآخِيْرِ .وَاخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ

۲۰۷۸: اسی سند سے مروی ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کیا آپ ان سورتوں میں سجدہ کرتے ہیں تو جواب میں فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ ان میں سجدہ کرتے تھے۔ ہمارا کہنا بھی یہ ہے اور ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔ جہاں تک نظر وفکر کا تعلق ہے وہ اس کے خلاف ہے اور وہ اس طرح کہ اتفاقی سجدات گیارہ ہیں:

① سورۂ اعراف اور مقام سجدہ یہ ہے ﴿ان الذین عند ربك تا یسجدون﴾ (الاية)

② سورۂ رعد کی یہ آیت ﴿للّٰه یسجد تا والاصال﴾ (الاية)

③ سورۂ نحل کی اس آیت میں ﴿وللّٰه یسجد تا یؤمرون﴾ (الاية)

④ سورۂ اسراء کی آیت ﴿ویخرون تا خشوعًا﴾ (الاية)

⑤ سورۂ مریم کی آیت ﴿واذا تتلی علیهم تا بکیًا﴾ (الاية)

⑥ سورۂ حج کی آیت ﴿الم ترتا ما یشاء﴾ (الایة)

⑦ سورۂ الفرقان کی آیت ﴿واذا قیل لهم تا نفوراً﴾ (الایة)

⑧ سورۂ النمل کی آیت ﴿الاّ یسجدوا تا رب العرش العظیم﴾ (الایة)

⑨ سورۂ الم تنزیل کی آیت ﴿انما یؤمن تا لا یستکبرون﴾ (الایة)

⑩ سورۂ حم تنزیل کے مقام سجدہ میں اختلاف ہے (الف) تعبدون یا (ب) لا یسئمون الایاتان۔ اس میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے ہاں دوسرا مقام ہے۔

الحاصل: یہ کثیر روایات مفصلات میں سجدے کو ثابت کرتی ہیں۔

ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نظری اشکال:

نظر کا تقاضا کچھ اس سے مختلف ہے غور فرمائیں کہ دس مقامات قرآن مجید میں ایسے ہیں جن میں تمام ائمہ کے ہاں سجدہ ہے وہ یہ ہیں۔

نمبر①: سورة الاعراف آیات نمبر ۲۰۶ وله یسجدون پر۔

نمبر②: سوره الرعد آیت ۱۵ بالغدو والاصال پر۔

نمبر③: سورة النحل آیت ۵۰ مایؤمرون والی آیت پر۔

نمبر④: سورة بنی اسرائیل آیت ۱۰۹ خشوعا پر۔

نمبر⑤: سورة مریم آیت ۵۸ بکیا پر۔

نمبر⑥: سورة الحج آیت ۱۸ مایشاء پر۔

نمبر⑦: سورة الفرقان آیت ۶۰ زادهم نفورا پر۔

نمبر⑧: سورة النمل آیت ۲۶ رب العرش العظیم پر۔

نمبر⑨: سورة الم تنزیل آیت ۱۵ هم لا یستکبرون پر۔

نمبر⑩: سورة حم تنزیل آیت ۳۷، ۳۸ تعبدون یا لا یسئمون پر

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ آیت نمبر ۳۸ پر سجدہ کو قرار دیتے ہیں دوسروں کے ہاں آیت نمبر ۳۷ تعبدون پر سجدہ ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ان آثار کی تائید حاصل ہے۔

۲۰۷۹: فَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْآيَةِ الْآخِرَةِ

مِنْ حم تَنْزِيْلْ.

۲۰۷۹: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ آپ حم تنزیل آخری آیت (لایسموٗن والی) پر سجدہ کرتے تھے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۱۰۔

۲۰۸۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ : ثَنَا فِطْرٌ' عَنْ مُجَاهِدٍ' قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّجْدَةِ الَّتِيْ فِيْ حم قَالَ : اُسْجُدْ بِآخِرِ الْآيَتَيْنِ .

۲۰۸۰: مجاہد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حم کے سجدہ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا دونوں آیتوں میں سے پچھلی آیت (لایسموٗن والی) پر سجدہ کرو۔

۲۰۸۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ' قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ' عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ' عَنْ مُجَاهِدٍ' قَالَ : سَجَدَ رَجُلٌ فِي الْآيَةِ الْأُوْلٰى مِنْ حم فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَجَّلَ هٰذَا بِالسُّجُوْدِ).

۲۰۸۱: مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حم کی پہلی آیت پر سجدہ کر دیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس نے سجدہ کرنے میں عجلت سے کام لیا ہے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۱۱۔

۲۰۸۲: حَدَّثَنَا صَالِحٌ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : ثَنَا مُغِيْرَةُ' عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ أَنَّهٗ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْآيَةِ الْأَخِيْرَةِ .

۲۰۸۲: مغیرہ نے ابووائل کے متعلق بیان کیا کہ وہ حم کی پچھلی آیت پر سجدہ کرتے۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/۱۰۔

۲۰۸۳: حَدَّثَنَا صَالِحٌ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : أَنَا ابْنُ عَوْنٍ' عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ مِثْلَهٗ .

۲۰۸۳: ابن عون نے ابن سیرین سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۰۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ' عَنْ لَيْثٍ' عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهٗ .

۲۰۸۴: سفیان ثوری نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ' عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهٗ .

۲۰۸۵: سعد نے قتادہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۰۸۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ' قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ' قَالَ : سَمِعْتُ

عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ يَذْكُرُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَسْجُدُ فِي الْآيَةِ الْأُوْلٰى مِنْ حٰمٓ.

۲۰۸۶: عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ حٰم کی پہلی آیت نمبر ۳۷ پر سجدہ کرتے۔

۲۰۸۷: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ، فَكَانَتْ هٰذِهِ السَّجْدَةُ الَّتِيْ فِيْ حٰمٓ مِمَّا قَدْ اتُّفِقَ عَلَيْهِ وَاخْتُلِفَ فِيْ مَوْضِعِهَا .وَمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ السُّجُوْدِ فِي السُّوَرِ الْأُخَرِ فَقَدْ اتَّفَقُوْا عَلَيْهَا وَعَلٰى مَوَاضِعِهَا الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَكَانَ مَوْضِعُ كُلِّ سَجْدَةٍ مِنْهَا فَهُوَ مَوْضِعُ إِخْبَارٍ وَلَيْسَ بِمَوْضِعِ أَمْرٍ .وَقَدْ رَأَيْنَا السُّجُوْدَ مَذْكُوْرًا فِيْ مَوَاضِعِ أَمْرٍ مِنْهَا قَوْلُهُ تَعَالٰى : (يَا مَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ) وَمِنْهَا قَوْلُهُ :(وَكُنْ مِنَ السَّاجِدِيْنَ) فَكُلٌّ قَدْ اتَّفَقَ أَنْ لَا سُجُوْدَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ مَوْضِعٍ مِمَّا اُخْتُلِفَ فِيْهِ هَلْ فِيْهِ سُجُوْدٌ أَمْ لَا؟ أَنْ نَنْظُرَ فِيْهِ؛ فَإِنْ كَانَ مَوْضِعَ أَمْرٍ فَإِنَّمَا هُوَ تَعْلِيْمٌ فَلَا سُجُوْدَ فِيْهِ .وَكُلُّ مَوْضِعٍ فِيْهِ خَبَرٌ عَنِ السُّجُوْدِ فَهُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ فَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ سُوْرَةِ (النَّجْمِ). فَقَالَ قَوْمٌ : هُوَ مَوْضِعُ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَقَالَ آخَرُوْنَ : هُوَ لَيْسَ مَوْضِعَ سَجْدَةِ تِلَاوَةٍ وَهُوَ قَوْلُهُ :(فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا) فَذٰلِكَ أَمْرٌ وَلَيْسَ بِخَبَرٍ .فَكَانَ النَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا- أَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ أَيْضًا مِنْ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) هُوَ قَوْلُهُ :(كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ) فَذٰلِكَ أَمْرٌ وَلَيْسَ بِخَبَرٍ .فَالنَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا- أَنْ لَا يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ تِلَاوَةٍ .وَكَانَ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ مِنْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) هُوَ مَوْضِعَ سُجُوْدٍ أَوْ لَا هُوَ قَوْلُهُ :(فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُوْنَ) فَذٰلِكَ مَوْضِعُ إِخْبَارٍ لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ .فَالنَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا- أَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ وَيَكُوْنَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ السُّجُوْدِ يُرَدُّ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَمَا كَانَ مِنْهُ أَمْرًا رُدَّ إِلٰى شَكْلِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ سُجُوْدٌ وَمَا كَانَ مِنْهُ خَبَرًا رُدَّ إِلٰى شَكْلِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ فَكَانَ فِيْهِ سُجُوْدٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَكَانَ يَجِيْءُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَوْضِعُ السُّجُوْدِ مِنْ حٰم هُوَ الْمَوْضِعَ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ -عِنْدَهُ- خَبَرٌ هُوَ قَوْلُهُ :(فَإِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُوْنَ) لَا كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ خَالَفَهُ، لِأَنَّ أُولٰٓئِكَ جَعَلُوا السَّجْدَةَ عِنْدَ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ :

(وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ) فَكَانَ ذٰلِكَ مَوْضِعَ أَمْرٍ، وَكَانَ الْمَوْضِعُ الْآخَرُ مَوْضِعَ خَبَرٍ، وَقَدْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّظَرَ يُوْجِبُ أَنْ يَكُوْنَ السُّجُوْدُ فِیْ مَوَاضِعِ الْخَبَرِ، لَا فِیْ مَوَاضِعِ الْأَمْرِ .فَكَانَ يَجِیْءُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ لَا يَكُوْنَ فِیْ سُوْرَةِ (الْحَجِّ) غَيْرُ سَجْدَةٍ وَاحِدَةٍ، لِأَنَّ الثَّانِيَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهَا إِنَّمَا مَوْضِعُهَا فِیْ قَوْلِ مَنْ يَجْعَلُهَا سَجْدَةً مَوْضِعَ أَمْرٍ وَهُوَ قَوْلُهُ :(ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ) الْآيَةَ وَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ مَوَاضِعَ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ، هِیَ مَوَاضِعُ الْأَخْبَارِ، لَا مَوَاضِعُ الْأَمْرِ .فَلَوْ خُلِّيْنَا وَالنَّظَرَ، لَكَانَ الْقَوْلُ فِیْ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ أَنْ نَنْظُرَ، فَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعَ أَمْرٍ لَمْ نَجْعَلْ فِيْهِ سُجُوْدًا، وَمَا كَانَ مِنْهُ مَوْضِعَ خَبَرٍ جَعَلْنَا فِيْهِ سُجُوْدًا، وَلٰكِنَّ اتِّبَاعَ مَا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى وَقَدْ اُخْتُلِفَ فِیْ سُوْرَةِ (ص) فَقَالَ قَوْمٌ : فِيْهَا سَجْدَةٌ، وَقَالَ آخَرُوْنَ : لَيْسَ فِيْهَا سَجْدَةٌ .فَكَانَ النَّظَرُ -عِنْدَنَا -فِیْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ سَجْدَةٌ، لِأَنَّ الْمَوْضِعَ الَّذِیْ جَعَلَهُ مَنْ جَعَلَهُ فِيْهَا سَجْدَةً، وَمَوْضِعُ السُّجُوْدِ هُوَ مَوْضِعُ خَبَرٍ، لَا مَوْضِعُ أَمْرٍ، وَهُوَ قَوْلُهُ :(فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ) فَذٰلِكَ خَبَرٌ .فَالنَّظَرُ فِيْهِ أَنْ يُرَدَّ حُكْمُهُ إِلٰى حُكْمِ أَشْكَالِهِ مِنَ الْأَخْبَارِ، فَيَكُوْنَ فِيْهِ سَجْدَةٌ كَمَا يَكُوْنُ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۰۸۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔حٰم تنزیل کے اس سجدہ میں تو اتفاق ہے مگر مقام سجدہ میں اختلاف ہے۔اس سے قبل جن سجدات کا ہم نے ذکر کیا ہے ان سجوداوران مقامات دونوں پر اتفاق ہے۔ سجدات کے ان مقامات کی اطلاع دی گئی ہے حکم نہیں دیا گیا اور ہم کئی مقامات ایسے بھی پاتے ہیں جن میں لفظ سجدہ بھی مذکور ہے اور امر بھی ہے مگر وہاں بالاتفاق سجدہ نہیں مثلاً ﴿یا مریم اقنتی لربك واسجدی﴾ ''اے مریم اپنے ربّ کے حضور عاجزی کرو اور سجدہ کرو'' اور دوسرے مقام پر فرمایا ﴿وکن من الساجدین﴾ ''اور سجدہ والوں سے ہو جاؤ''۔پس نظر وفکر اس بات میں کیا جائے گا کہ جن مقامات میں سجدوں کا حکم مختلف ہے وہاں امر سجدہ یا فقط سجدے کی خبر دی گئی ہے۔اگر سجدے کا حکم ہے تو وہ تعلیم سجدہ ہے اور اگر خبر سجدہ ہو تو وہ مقام سجدۂ تلاوت ہے۔ وہ مقام سجدہ جہاں اختلاف کیا گیا وہ ''سورۃ النجم'' ہے۔بعض حضرات نے اسے سجدۂ تلاوت کا مقام کہا جبکہ دوسروں نے اسے شامل نہیں کیا۔اس لیے کہ وہ ﴿والسجدوا اللّٰہ واعبدوا﴾ اس میں امر ہے خبر نہیں ہے۔ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ یہ سجدہ کا مقام نہ ہو۔وہ مقام جہاں جس کے مقام سجدہ ہونے میں اختلاف ہے سورۂ اقراء میں آیت ﴿کلآ لا تطعه واسجد اقترب﴾ ہے اس میں امر ہے اور خبر نہیں۔قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ مقام سجدہ تلاوت نہ ہو۔ایک اور مختلف فیہ مقام جو سورہ انشقاق کی آیت ﴿فما لهم لا

یؤمنون...... ﴾ (الآیة) یہ خبر ہے امر نہیں۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ یہ سجدہ تلاوت کا مقام ہو۔ جو بات ہم نے ذکر کی اس کو اس بات کی طرف لوٹائیں گے جو ہم کہہ آئے اس میں سے جو امر ہے وہ ہم مثل کی طرف لوٹائیں گے اور اگر اس میں سجدہ نہ ہوگا اور اس میں جہاں خبر ہے اس کو خبر کی طرف لوٹایا جائے گا وہاں سجدہ کریں گے۔ اس باب میں تقاضا قیاس یہی ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق تو حم سجدہ میں سجدۂ تلاوت ہو چکا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو اختیار کیا کیونکہ ان کے ہاں وہ خبر ہے اور وہ یہ آیت ﴿فان استکبروا فالذین عند ربك یسبحون له باللیل والنهار وهم لا یسمعون﴾ ہے۔ اس جگہ نہیں جیسا ان سے اختلاف کرنے والوں نے موضع سجدہ قرار دیا کیونکہ وہ امر ہے اور وہ یہ آیت ہے: ﴿واسجدوا اللّٰه الذی خلقهن ان کنتم ایاه تعبدون﴾ اور یہ تو امر کا مقام ہے اور پہلا مقام وہ مقام خبر ہے اور تقاضا نظر سے سجدہ مقام خبر میں ہے' مقام امر میں نہیں۔ پس اس کے مطابق سورۂ حج میں صرف ایک سجدہ ہوگا کیونکہ اختلاف کے مقام پر جنہوں نے سجدہ قرار دیا وہ مقام امر ہے اور وہ یہ آیت ہے: ﴿ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم...... ﴾ (الآیة) اور سجدہ تو مقام خبر میں ہے۔ موضع امر مقام سجدہ نہیں۔ اگر قیاس کا اعتبار کرتے تو ہم ہر موضع خبر کو سجدہ اور ہر موضع امر کو مقام غیر سجدہ قرار دیتے مگر جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ حکم کی اتباع ضروری ہے (اسی کو اختیار کریں گے)۔ سجدہ صٓ میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس میں سجدہ ہے۔ دوسرے اس میں سجدہ نہیں مانتے۔ ہمارے ہاں کا قیاس یہ چاہتا ہے کہ یہاں سجدۂ تلاوت ہو۔ جو لوگ یہاں سجدہ کے قائل ہیں وہ مقام خبر کو مقام بتلاتے ہیں مقام امر پر نہیں اور وہ یہ آیت کا یہ حصہ ہے: ﴿فاستغفر ربه وخرّ راکعا و اناب﴾ یہ خبر ہے۔ پس قیاس سجدے کا متقاضی ہے ہم مثلوں کا حکم لگے گا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہ روایت وارد ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: حمٓ کے سجدہ میں تو اتفاق ہے البتہ مقام سجدہ میں اختلاف ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما دوسری آیت اور ابن مسعودؓ پہلی آیت پر سجدہ کے قائل ہیں۔

نظری قاعدہ کلیہ: جن مقامات پر بالاتفاق سجدہ ہے وہ مقامات اخبار ہیں اور جن مقامات میں اختلاف ہے وہ مقامات امر ہیں موقع امر میں چونکہ موقع تعلیم ہے اس لئے مقام امر میں سجدہ لازم نہ ہوگا ہر وہ مقام جہاں خبر ہے وہاں سجدہ لازم ہے کیونکہ سجدہ کی خبر دی گئی ہے مثلاً یامریم اقنتی لربك واسجدی میں بالاتفاق سجدہ نہیں ہے اسی طرح کن من الساجدین میں بھی سجدہ نہیں بلکہ تعلیم مقصود ہے اب ان مختلف مقامات کو غور کے لئے ذکر کیا جاتا ہے۔

سجدہ کے اختلافی مقامات:

نمبر ① سورۃ نجم فاسجدوا لله واعبدوا آیت پر۔

نمبر ② سورۃ انشقاق لایسجدون آیت پر۔

نمبر ③ سورۃ اقرأ واسجد واقترب آیت پر۔

نمبر④ سورۃ صٓ وخر راکعا واناب آیت پر۔

نمبر⑤: سورۃ حج مقام ثانی وارکعوا واسجدوا آیت پر۔

اب نظری قاعدہ کے پیش نظر سورۃ نجم میں امر ہے خبر نہیں پس سجدہ تلاوت نہ ہونا چاہئے اسی طرح اقراء باسم ربک میں بھی امر ہے خبر نہیں۔ پس یہ بھی سجدہ تلاوت کی جگہ نہ ہوئی اور سورۃ انشقت میں مقام خبر ہے پس سجدہ تلاوت ہونا چاہئے ہر ایک کو اس قاعدہ کے مطابق اس کے اشکال کی طرف لوٹایا جائے گا جہاں امر ہوگا سجدہ نہ ہوگا اور جہاں خبر ہوگی وہاں سجدہ ہوگا چنانچہ حٰم میں لایسئمون خبر ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی اسی کو مقام سجدہ کہتے ہیں۔ اوران کے خلاف جن کا قول ہے وہ موضع امر ہے اس لحاظ سے وہاں سجدہ بطریق نظر نہیں آتا بالکل اسی طرح سورۃ الحج لیں تو اس میں بھی پہلا مقام سجدہ کا بنتا ہے نہ کہ دوسرا کیونکہ وہ مقام امر ہے۔ لیکن یہ لکن تردید یہ ہے۔

نظری قاعدہ تو محض قیاس ہے اور شروع میں اصل دلیل تو نقل ہے اس سے جن مقامات پر نقل وارد ہے خواہ نظر اس کی تائید کرے یا نہ کرے وہاں سجدہ ہوگا اور جہاں نقل کے مطابق نظر ہو تو وہ نور علیٰ نور ہے۔

سورۃ صٓ کا سجدہ: اس کے متعلق اختلاف ہے۔

نمبر①: اس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تو سجدہ کے قائل ہیں۔

نمبر②: جبکہ امام شافعی رحمہ اللہ شعبی رحمہ اللہ سجدہ کے قائل نہیں ہیں۔ نظر کے مطابق بھی یہاں سجدہ تلاوت لازم آتا ہے کیونکہ یہ موضع خبر ہے ملاحظہ کریں۔ فاستغفر ربه وخر راکعا واناب اور دوسری طرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں موجود ہے ملاحظہ ہو۔

۲۰۸۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ ص).

۲۰۸۸: عبداللہ بن سعد نے ابوسعیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صٓ میں سجدہ کیا۔

تخریج: ابو داؤد فی سجود القرآن باب ۵، نمبر ۱۴۱۰۔

۲۰۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ، قَالَ : سَأَلْتُ مُجَاهِدًا عَنِ السُّجُوْدِ فِيْ (ص) فَقَالَ : سَأَلْتُ عَنْهَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ : اُسْجُدْ فِيْ (ص) فَتَلَا عَلَيَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ مِنَ الْأَنْعَامِ (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ) إِلٰى قَوْلِهٖ (أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) فَكَانَ دَاوٗدُ، مِمَّنْ أُمِرَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهٖ.

۲۰۸۹: عوام بن حوشب کہتا ہے کہ میں نے مجاہد سے صٓ کے سجدہ سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سوال کیا تھا تو انہوں نے فرمایا صٓ میں سجدہ کرو پھر انہوں نے انعام کی یہ آیات تلاوت فرمائیں

ومن ذریتہ داود وسلیمان الی قولہ فبھدا ھم اقتدہ داود علیہ السلام ان میں سے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ان کی اقتداء کرو۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ۳۸' باب ۱۔

۲۰۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' عَنْ شُعْبَةَ ؛ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ' عَنْ مُجَاهِدٍ' قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ السَّجْدَةِ فِيْ (صٓ) فَقَالَ : (أُوْلٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ). فَبِهٰذَا نَأْخُذُ' فَنَرَى السُّجُوْدَ فِيْ (صٓ) تِبَاعًا لِمَا قَدْ رُوِيَ فِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَلِمَا قَدْ أَوْجَبَهُ النَّظَرُ .وَنَرَى السُّجُوْدَ فِي الْمُفَصَّلِ فِيْ (النَّجْمِ) وَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ) لِمَا قَدْ ثَبَتَ فِيْهِ الرِّوَايَةُ فِي السُّجُوْدِ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَنَرَى أَنْ لَا سُجُوْدَ فِيْ آخِرِ (الْحَجِّ) لِمَا قَدْ نَفَاهُ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنَ النَّظَرِ' وَوَضِعُ تَعْلِيْمٍ' لَا مَوْضِعُ خَبَرٍ' وَمَوَاضِعُ التَّعْلِيْمِ لَا سُجُوْدَ فِيْهَا لِلتِّلَاوَةِ. وَقَدِ اخْتَلَفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ .فَمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ.

۲۰۹۰: مجاہد سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سجدہ صٓ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ اسی کو ہم اختیار کرتے ہوئے صٓ میں سجدۂ تلاوت ہے اوّل اس وجہ سے کہ جناب رسول اللہ سے اسی طرح مروی ہے اور اس بناء پر بھی کہ تقاضۂ نظر بھی یہی ہے اور ہمارے ہاں مفصلات میں سورۃ نجم' سورۃ انشقاق' سورۂ اقراء میں سجدۂ تلاوت ہے اور یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمارے ہاں سورۂ الحج کے آخر میں دوسرا سجدہ نہیں ہے جیسا کہ قیاس کی روشنی میں اس کی نفی ہو چکی ہے اور یہ بھی بات ہے کہ وہ موقعہ تعلیم ہے خبر کا موقعہ نہیں اور مواقع تعلیم میں سجدہ تلاوت نہیں۔ متقدمین کا اس میں اختلاف ہے۔ روایات درجہ ذیل ہیں۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الوتر باب ۵۳' نمبر ۵۷۷' ابن ابی شیبہ فی الصلاۃ ۲/ ۹۔

حاصل کلام:

یہ ہوا کہ ہم ان روایات کو سامنے رکھ کر صٓ میں سجدے کا حکم دیتے ہیں اصل یہ ہے اور نظر بھی بظاہر اس کی مصدق ہے اور بالکل اسی طرح مفصلات میں سورۃ النجم۔ انشقاق علق میں سجدہ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی روایات اس کو ثابت کرتی ہیں۔ خواہ نظر اس کے موافق نہیں اس کو ترک کرتے ہیں۔

سورۃ الحج کے سجدہ کا اختلاف:

اور سورۃ الحج کے آخر میں سجدہ لازم قرار نہیں دیتے کیونکہ وہاں ایک قسم کی روایت موجود نہیں اور بتقاضائے نظر اس کی نفی ہوتی ہے کیونکہ وہ امر کی جگہ ہے جو کہ مواقع تعلیم میں استعمال ہوتا ہے خبر کی جگہ نہیں۔

اختلاف روایت ملاحظہ ہو۔

٢٠٩١: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' وَرَوْحٌ' قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ أَنْبَأَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أُخْتٍ لَنَا يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ قَالَ : صَلّٰى بِنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصُّبْحَ فِيْمَا أَعْلَمُ' قَالَ سَعْدٌ صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ' فَقَرَأَ (بِالْحَجِّ) وَسَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ .

٢٠٩١: عبداللہ بن ثعلبہ کہتے ہیں کہ ہمیں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز پڑھائی اوراس میں سورۃ الحج پڑھی اوراس میں دوسجدے کئے۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الوتر باب ٥٤' نمبر٥٧٨' ابن شیبه فی الصلاة ١١/٢۔

٢٠٩٢: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ' عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ' أَنَّ أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ سَجَدَ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ .

٢٠٩٢: صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے سورۃ الحج میں دوسجدے کئے۔

تخریج : بیهقی ٤٥٠/٢۔

٢٠٩٣: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

٢٠٩٣: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا ٧١/١' بیهقی ٤٥٠/٢۔

٢٠٩٤: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ' قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ' وَخَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ' يُحَدِّثَانِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّهُ رَأَى أَبَا الدَّرْدَاءِ سَجَدَ فِي (الْحَجِّ) سَجْدَتَيْنِ .

٢٠٩٤: جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوالدرداءؓ کو حج میں دوسجدے کرتے دیکھا۔

تخریج : بیهقی ٤٥١/٢۔

٢٠٩٥: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' وَابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى الثَّعْلَبِيِّ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِيْ سُجُوْدِ (الْحَجِّ) الْأَوَّلُ عَزِيْمَةٌ وَالْآخَرُ تَعْلِيْمٌ فَبِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا نَأْخُذُ .وَجَمِيْعُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا جَاءَ تْ بِهِ الْآثَارُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۰۹۵: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ سورہ حج کا پہلا سجدہ لازم ہے اور دوسرا تعلیم کے لئے ہے۔ پس ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ اس باب میں جو مسائل آئے جو آثار صحابہ کرام سے مؤید ہیں وہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۱/۳۷۲۔

حاصل روایات: ان روایات میں حضرت عمر ابن عمر ابوالدرداء رضی اللہ عنہم دو دو سجدے حج میں کرتے تھے البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اول سجدہ کو لازم قرار دیتے اور دوسرے کو تعلیم کے لئے کہتے تھے آثار صحابہ کے اس اختلاف میں ہم نے اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ترجیح دی کہ وہ نظر کے بھی موافق ہے۔

اس باب میں جو آثار وارد ہوئے اور ہم نے اس کو راجح قرار دیا وہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں خوب درخوب تفصیلات ذکر کر کے امام صاحب رحمہ اللہ کے مسلک کو راجح قرار دیا اور اپنی رائے بھی طحاوی رحمہ اللہ کی اس کے موافق تھی تو بار بار کثرت روایات کی حمایت کی وجہ سے امام صاحب کا تذکرہ فرمایا نظری دلیل کو پیش کر کے اس کا حدود اربعہ بھی بتلایا کہ روایات کے مقابل ہم نظری دلیل نہیں مانتے مگر پھر اختلاف روایات میں ترجیح کے لئے نظری دلیل کو استعمال کرتے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ

گھر میں نماز پڑھ کر مسجد کی جماعت پالے تو کیا کرے؟

خلاصۃ المرام: جو آدمی گھر میں یہ سمجھ کر فرض پڑھ لے کہ مسجد میں جماعت ہو چکی تو وہ مسجد میں آیا تو لوگ نماز میں مصروف تھے اب وہ نماز میں شرکت کرسکتا ہے یا نہیں۔

نمبر①: امام شافعی رحمہ اللہ واحمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں پانچوں نمازوں میں شرکت کرسکتا ہے۔

نمبر②: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وابو یوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ کے ہاں فجر ومغرب عصر میں شرکت نہیں کرسکتا ظہر وعشاء میں شرکت کرسکتا ہے فجر وعصر کے بعد تو نفل جائز نہیں اور تین رکعت نفل نہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور ان کی مستدل روایات: اگر اکیلے نماز پڑھ لی جائے تو جماعت مل جانے کی صورت دوبارہ اس میں شرکت کر سکتے ہیں خواہ کوئی نماز ہو۔ یہ احناف کے علاوہ جملہ ائمہ کا مسلک ہے بس تعداد نماز میں ذرا اختلاف ہے۔ دلیل۔

۲۰۹۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' قَالَ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ' عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ' عَنْ أَبِيْهِ' (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَآهُ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ' قَالَ :

فَجَلَسْتُ وَلَمْ أَقُمْ لِلصَّلَاةِ' فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِيْ : أَلَسْت مُسْلِمًا؟ قُلْتُ : بَلَى' قَالَ : فَمَا مَنَعَكَ' أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟ فَقُلْتُ : قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ مَعَ أَهْلِيْ فَقَالَ : صَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَ أَهْلِكَ) .

۲۰۹۶: بسر بن محجن دئلی نے اپنے والد محجنؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا ادھر جماعت کھڑی ہوگئی اور میں اس دوران بیٹھا رہا اور جماعت میں شامل نہ ہوا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو مجھے فرمایا کیا تم مسلمان نہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں فرمایا پھر تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے کہا میں گھر میں نماز پڑھ چکا تھا آپ نے فرمایا لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو خواہ گھر میں نماز پڑھ چکے ہو۔

تخریج : نسائی فی السنن الکبرٰی باب الامامه والجماعه ۹۳۰' عبدالرزاق ۴۲۰/۲۔

۲۰۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ' قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ' عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ' عَنْ أَبِيْهِ' قَالَ : (صَلَّيْتُ فِيْ بَيْتِي الظُّهْرَ' أَوِ الْعَصْرَ' ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ' فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَحَوْلَهُ أَصْحَابُهُ' ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ) ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۰۹۷: بسر بن محجن دئلی نے اپنے والد محجنؓ سے نقل کیا کہ میں نے ظہر کی نماز گھر میں ادا کی یا عصر کہا پھر میں مسجد نبوی کی طرف نکلا تو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو صحابہ کرام ؓ کے ساتھ بیٹھا پایا پھر جماعت کھڑی ہوگئی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۹۵/۲۰۔

۲۰۹۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ح .

۲۰۹۸: حسین بن نصر نے فریابی سے بیان کیا۔

تخریج : مسند احمد ۳۴/۴۔

۲۰۹۹: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ' عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ الدِّيْلِيِّ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَيَّ صَلَاةٍ هِيَ.

۲۰۹۹: زید بن اسلم نے بسر بن محجن دئلی نے اپنے والد سے اور انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں یہ مذکور نہیں کہ یہ کون سی نماز تھی۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۹۳/۲۰۔

۲۱۰۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ .قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ' عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ' عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ

الدِّيْلِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ أَوْ عَنْ عَمِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۱۰۰: زید بن اسلم نے بسر بن محجن دکلی سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۲۱۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ ح

۲۱۰۱: ابوبکرہ نے وہب بن جریج سے۔

۲۱۰۲: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُد، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ (أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ أَنْ أُصَلِّيَ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، وَإِنْ أَدْرَكْتَ الْإِمَامَ، وَقَدْ سَبَقَكَ، فَقَدْ أَجْزَتْكَ صَلَاتُكَ، وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ نَافِلَةٌ).

۲۱۰۲: عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں وقت پر نماز پڑھا کروں اگر امام جماعت میں سبقت کر جائے تو تیری نماز اس کے ساتھ جائز ہے ورنہ وہ تیرے لئے نفل بن جائیں گے۔

تخریج : مسلم فی المساجدنمبر ۲۴۰۔

۲۱۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ : ثَنَا بُدَيْلٌ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، (عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ، قَالَ : فَضَرَبَ فَخِذِيْ فَقَالَ لِيْ : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيْتَ فِيْ قَوْمٍ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا ثُمَّ قَالَ لِيْ : صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا، ثُمَّ اُخْرُجْ، وَإِنْ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَلَا تَقُلْ إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّيْ).

۲۱۰۳: عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور مرفوعاً بیان کیا کہ آپ ﷺ نے میری ران پر ہاتھ مار کر (متوجہ کیا) فرمایا اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تم ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرتے ہونگے پھر مجھے فرمایا تم وقت پر نماز ادا کر لینا پھر نکلنا اگر تم مسجد میں ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو ان کے ساتھ نماز پڑھو اور یہ مت کہو کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں پس میں نماز نہ پڑھوں گا۔ (یہ زمانہ فتنہ کی ناصحانہ تدبیر بتلائی)

تخریج : مسلم فی المساجد ۲۳۸، نسائی فی السنن الکبری کتاب الامامه والجماعة ۹۳۲۔

۲۱۰۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُد، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ الْأَسْوَدِ السُّوَائِيَّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ إِذَا رَجُلَانِ جَالِسَانِ فِيْ مُؤَخَّرِ

الْمَسْجِدِ فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا' فَقَالَ : مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟ فَقَالَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا' قَالَ : فَلَا تَفْعَلَا' إِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا' ثُمَّ أَتَيْتُمَا النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ' فَصَلِّيَا مَعَهُمْ' فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ تَطَوُّعٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ' فَقَالُوْا : إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِيْ بَيْتِهِ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً' أَيَّ صَلَاةٍ كَانَتْ' ثُمَّ جَاءَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ' صَلَّاهَا مَعَهُمْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : كُلُّ صَلَاةٍ يَجُوْزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا' فَلَا بَأْسَ أَنْ يُفْعَلَ فِيْهَا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ صَلَاتِهِ إِيَّاهَا مَعَ الْإِمَامِ' عَلٰى أَنَّهَا نَافِلَةٌ لَهُ' غَيْرَ الْمَغْرِبِ' فَإِنَّهُمْ كَرِهُوْا أَنْ تُعَادَ ؛ لِأَنَّهَا إِنْ أُعِيْدَتْ' كَانَتْ تَطَوُّعًا' وَالتَّطَوُّعُ لَا يَكُوْنُ وِتْرًا' إِنَّمَا يَكُوْنُ شَفْعًا .وَكُلُّ صَلَاةٍ لَا يَجُوْزُ التَّطَوُّعُ بَعْدَهَا' فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُعِيْدَهَا مَعَ الْإِمَامِ' لِأَنَّهَا تَكُوْنُ تَطَوُّعًا فِيْ وَقْتٍ لَا يَجُوْزُ فِيْهِ التَّطَوُّعُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الرِّوَايَاتُ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فِيْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ' وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ). وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا' فَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ نَاسِخٌ لِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَقَالُوْا : إِنَّهُ لَمَّا بَيَّنَ فِيْ بَعْضِ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ' فَقَالَ : (فَصَلُّوْهَا فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ أَوْ قَالَ : تَطَوُّعٌ) وَنَهٰى عَنِ التَّطَوُّعِ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأُخَرِ' وَأُجْمِعَ عَلٰى اسْتِعْمَالِهَا -كَانَ ذٰلِكَ دَاخِلًا فِيْهَا' نَاسِخًا لِمَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِمَّا قَدْ خَالَفَهُ .وَمِنْ تِلْكَ الْآثَارِ مَا لَمْ يَقُلْ فِيْهِ (فَإِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ) فَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ مَعْنٰى هٰذَا الَّذِيْ بَيَّنَ فِيْهِ فَقَالَ : (فَإِنَّهَا لَكُمْ تَطَوُّعٌ). وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ' كَانَ فِيْ وَقْتٍ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِيْهِ الْفَرِيْضَةَ مَرَّتَيْنِ فَيَكُوْنَانِ جَمِيْعًا فَرِيْضَتَيْنِ' ثُمَّ نُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ .فَعَلٰى أَيِّ الْأَمْرَيْنِ كَانَ' فَإِنَّهُ قَدْ نَسَخَهُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا .وَمِمَّنْ قَالَ بِأَنَّهُ لَا يُعَادُ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا الظُّهْرُ' وَالْعِشَاءُ الْآخِرَةُ' أَبُوْ حَنِيْفَةَ' وَأَبُوْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٌ -رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ' عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ'

۲۱۰۴: جابر بن یزید بن اسود اسوائی نے اپنے والد یزید بن اسودؓ سے نقل کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف میں صبح کی نماز پڑھائی جب نماز سے فراغت ہوئی تو اچانک دو آدمیوں پر نگاہ پڑی جو مسجد کے پچھلے حصے میں بیٹھے تھے ان کو لایا گیا تو ان پر کپکپی طاری تھی آپ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی دونوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہم نے اپنے کجاووں کے پاس نماز پڑھ لی آپ نے فرمایا ایسا مت کرو جب تم اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو پھر تم لوگوں میں ایسی حالت میں آؤ کہ وہ نماز میں مصروف ہوں تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لو یہ تمہاری نفل نماز بن جائے گی آپ نے نافلہ یا تطوع کا لفظ فرمایا دونوں کا معنی ایک ہے۔امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ بعض

علماء نے ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھ لے خواہ وہ کوئی سی نماز ہو مگر دوسرے علماء کی جماعت نے فرمایا کہ جس نماز کے بعد نوافل کی اجازت ہے۔ اس میں ان آثار پر عمل میں کچھ حرج نہیں کہ امام کے ساتھ نماز ادا کرلے تاکہ وہ اس کے لیے نفل بن جائیں۔ مگر مغرب میں ایسا نہ کرے کیونکہ اس کو لوٹانا مکروہ ہے اگر وہ اسے لوٹائے گا تو وہ نفل ہیں اور نفل شفعہ شفعہ ہیں طاق نہیں ہوتے اور جن نمازوں کے بعد نوافل کی اجازت نہیں ان میں امام کے ساتھ اعادہ نماز نہ کرے۔ اس لیے کہ یہ ایسے وقت کے نفل ہیں جس میں نوافل کی اجازت نہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں تواتر کے ساتھ مروی ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ جن میں آپ صبح سے لے کر طلوع آفتاب تک اور عصر سے لے کر غروبِ آفتاب میں نفل کی ممانعت فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ طلوع اور غروب پورے طور پر ہو جائے۔ ہم اسناد سے ان روایات کو اسی کتاب میں ذکر کر چکے۔ تو دوسرے قول والوں کے ہاں یہ روایات فصل اوّل میں مذکورہ روایات کی ناسخ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب شروع باب کی بعض احادیث میں یہ موجود ہے ''فصلوها فانها لكم نافلة او قال تطوع'' کہ ان کو پڑھو بے شک وہ تمہارے لیے نافل ہیں وہاں ''لفظنا فله يا تطوع'' فرمایا (ہر دو کا معنی ایک ہے)۔ ان روایاتِ متاخرہ میں نفلوں سے منع فرمایا ان روایات کے استعمال پر بھی اتفاق ہے۔ تو ان کا حکم وہی ہوگا اور یہ گزشتہ روایات کی ناسخ بنیں گی جو ان کے مخالف ہیں۔ بعض روایات میں یہ بات مذکور نہیں ''فانها لكم تطوع'' کہ وہ تمہارے حق میں نفل ہیں۔ تو اس میں احتمال ہے کہ اس کا معنی یہی ہو جو اس میں بیان ہو کہ وہ تمہارے حق میں نفل ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ اس زمانے کی بات ہو جب وہ ایک فرض دو مرتبہ ادا کرتے تھے۔ پس اس صورت میں دونوں نمازیں فرض ہوں گی۔ پھر اس سے روک دیا گیا۔ بہرحال ان میں جس احتمال کو بھی مانیں یہ ان کے لیے ناسخ بنیں گی۔ جن علماء کے نزدیک ظہر و عشاء کے علاوہ دوبارہ اور کوئی بھی نماز درست نہیں ان میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ بھی ہیں۔ روایات درج ذیل ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب٥٦، نمبر٥٧٥، ترمذی فی الصلاة باب ٤٠، نمبر٢١٩، نسائی فی الامامه باب٥٤، مسند احمد ٤/١٦٠۔

حاصلِ روایات : جب آدمی نماز گھر میں پڑھ کر مسجد میں آئے اور لوگوں کو نماز میں مشغول پائے تو اسے جماعت میں شریک ہو جانا چاہئے ان روایات میں کسی نماز کی تعیین نہیں ہے ہر نماز میں شامل ہو سکتا ہے۔

فریق دوم کا مؤقف اور دلیل: ہر نماز جس کے بعد نوافل جائز نہیں ان کے علاوہ مغرب کو چھوڑ کر ہر نماز میں شامل ہو سکتے ہیں کیونکہ مغرب میں شامل ہوگا تو یہ نفل نہیں بن سکتے کیونکہ کوئی نفل طاق نہیں بلکہ وہ تو شفع شفع ہوتے ہیں ہر وہ نماز جس کے بعد نوافل جائز نہیں اس کو دوبارہ امام کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں کیونکہ وہ نفل بنیں گے اور نفل اس وقت ممنوع ہیں جناب رسول اللہ ﷺ سے متواتر روایات ان اوقات میں نوافل کی ممانعت کی وارد ہیں جن میں سے بعض ہم پہلے باب التطوع میں نقل کر آئے ہیں اس باب کی ابتداء میں نقل کردہ بعض روایات تو فصلوها فانها لكم نافلة کے الفاظ وارد ہیں اور اس وقت نفل کی

ممانعت وارد ہے جس پر سب کا اتفاق ہے تو وہ روایات ان کی بھی ناسخ ہیں۔اور جن آثار میں یہ معنی مذکور نہیں ان میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①: یا تو یہی معنی ہے تو وہ نسخ میں داخل ہو گئیں۔

نمبر②: شروع شروع میں ایک فرض دو مرتبہ پڑھنے کی اجازت تھی پھر یہ حکم منسوخ ہوا تو یہ روایات بھی منسوخ شمار ہوں گی۔

نمبر③: یہ احتمال بھی ہے کہ وہ ان نمازوں سے ہو جو لوٹائی جاتی ہیں یعنی ان کے بعد نفل درست ہیں مثلاً ظہر' عشاء۔

فقط ان نمازوں کے لوٹانے کا قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ و ابو یوسف رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ کا قول ہے اور تابعین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت سے بھی یہ بات منقول ہے۔آثار ملاحظہ ہوں۔

۲۱۰۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ حَبِيْبٍ' عَنْ نَاعِمِ بْنِ أُجَيْلٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ' قَالَ : كُنْتُ أَدْخُلُ الْمَسْجِدَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ' فَأَرَى رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' جُلُوْسًا فِيْ آخِرِ الْمَسْجِدِ' وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْهِ' قَدْ صَلَّوْا فِيْ بُيُوْتِهِمْ .فَهٰؤُلَاءِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' كَانُوْا لَا يُصَلُّوْنَ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ' لَمَّا كَانُوْا قَدْ صَلَّوْهَا فِيْ بُيُوْتِهِمْ' وَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ -عِنْدَنَا -عَلٰى نَسْخِ مَا قَدْ كَانَ تَقَدَّمَهُ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' لِأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَدْ ذَهَبَ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا' حَتّٰى يَكُوْنُوْا عَلٰى خِلَافِهِ' وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِمَا قَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُمْ فِيْهِ مِنْ نَسْخِ ذٰلِكَ الْقَوْلِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ مَا

۲۱۰۵: ناعم بن اجیل مولیٰ ام سلمہ کہتے ہیں کہ میں نماز مغرب کے لئے مسجد میں داخل ہوتا تو میں اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کچھ آدمیوں کو دیکھتا کہ وہ مسجد میں پیچھے بیٹھے ہیں اور وہ گھر میں نماز پڑھ کر آئے ہوتے اور لوگ اس وقت نماز میں مشغول ہوتے۔تو یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ ہیں جو کہ مسجد میں آ کر دوسری بار مغرب کی نماز میں شامل نہ ہوتے بلکہ بیٹھ جاتے وہ گھروں میں نماز پڑھ کر آئے ہوتے تھے۔ہمارے ہاں تو یہ عمل جناب رسول اللہ ﷺ کے پہلے قول کے لیے ناسخ ہے۔کیونکہ یہ درست نہیں کہ آپ کے فرمانے کے باوجود وہ اس کے الٹ چلیں۔بلکہ ان کے نزدیک اس کا نسخ لازماً ثابت ہو چکا ہوگا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے یہ بات مروی ہے۔ درج ذیل اثر ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز گھر میں پڑھ کر آتے ادھر اس وقت مسجد میں جماعت ہو رہی ہوتی تھی تو وہ مغرب کی جماعت میں شریک نہ ہوتے پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ جو پہلے حکم تھا اس کا نسخ ان کو معلوم ہو چکا تھا تبھی تو وہ جماعت میں شریک نہ ہوتے تھے۔

٢١٠٦: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ : (إِنْ صَلَّيْتَ فِيْ أَهْلِكَ ثُمَّ أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ، فَصَلِّهَا إِلَّا الصُّبْحَ وَالْمَغْرِبَ، فَإِنَّهُمَا لَا يُعَادَانِ فِيْ يَوْمٍ).

٢١٠٦: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جب تم گھر میں نماز پڑھ چکو تو پھر نماز کو پالو تو صبح اور مغرب کے علاوہ نماز پڑھ لو کیونکہ یہ دونوں نمازیں ایک دن میں لوٹائی نہیں جاتیں۔

تخریج : مصنف ابن ابی شیبہ فی الصلاة ٢٧٧/٢۔

٢١٠٧: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُعَادَ الْمَغْرِبُ إِلَّا أَنْ يَخْشَى رَجُلٌ سُلْطَانًا، فَيُصَلِّيَهَا، ثُمَّ يَشْفَعَ بِرَكْعَةٍ .

٢١٠٧: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ وہ مغرب کا لوٹانا مکروہ قرار دیتے مگر یہ کہ کسی کے دبدبے کا خطرہ ہو تو شامل ہو جائے پھر ایک رکعت ساتھ ملالے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ٧٦/٢۔

نوٹ : یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے عصر و فجر کے بعد نفلی نماز کے سلسلہ میں تفصیلی کلام پہلے ہو چکا اس وجہ سے زیادہ بحث نہیں کی اور روایت بھی کوئی پیش نہیں کی صرف فریق اوّل کی دلیل کا جواب دیا البتہ آخر میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل و قول کو معاون دلیل کے طور پر لائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ هَلْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ أَمْ لَا؟

خطبہ امام کے وقت نماز کا حکم؟

خلاصۃ المرام: خطبہ کے وقت آنے والے کو دو رکعت پڑھنا کیسا ہے۔

نمبر ①: امام شافعی و احمد رحمہما اللہ اس وقت نفل کو مستحب قرار دیتے اور ترک کو مکروہ کہتے ہیں۔

نمبر ②: امام ابو حنیفہ و مالک رحمہما اللہ دو رکعت کو مکروہ تحریمی کہتے ہیں اور بیٹھنے کو لازم قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف و دلائل: خطبہ کے وقت آنے والے کو تحیۃ المسجد ضروری ہیں ترک مکروہ ہے دلائل کے لئے یہ روایات ہیں۔

۲۱۰۸: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : (جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَعَدَ سُلَيْكٌ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ: لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْهُمَا).

۲۱۰۸: ابوالزبیر رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ دے رہے تھے سلیک دو رکعت پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے دو رکعت پڑھ لیں اس نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا اٹھو اور پڑھو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۳۲' مسلم فی الجمعه نمبر٥٤' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲۳۱' نمبر۱۱۱٥' ترمذی فی الجمعه باب۱٥' نمبر٥١٠' نسائی فی السنن الکبری نمبر۱۷۰٤' ابن ماجه فی الاقامه باب۸۷' نمبر۱۱۱۲' مسند احمد ۲۹۷/۳۔

۲۱۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ (رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ) ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۱۰۹: ابوالزبیر رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا جبکہ جمعہ کا دن تھا اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۱۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ

سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ

۲۱۱۰: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو کہتے سنا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۲٤٤/۳۔

۲۱۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ لِيَجْلِسَ).

۲۱۱۱: ابوسفیان نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سلیک غطفانی جمعہ کے دن آیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے پس وہ بیٹھ گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی جمعہ کے دن ایسے حال میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے ہلکی دو رکعت پڑھنی چاہئیں پھر وہ بیٹھ جائے۔

تخریج : روایت نمبر ۲۱۰۸ کی تخریج دیکھو۔ دارقطنی اج ۱۱/۲۔

۲۱۱۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ حَدِيْثَ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ .ثُمَّ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ : جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (قُمْ، يَا سُلَيْكُ، فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، تَجَوَّزْ فِيْهِمَا ثُمَّ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، يَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا).

۲۱۱۲: اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابو صالح کو سنا کہ وہ سلیک غطفانی کی حدیث بیان کرتے ہیں پھر میں نے ابو سفیان سے اس کے بعد یہ سنا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ سلیک غطفانی آیا جبکہ جمعہ کا دن تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو آپ نے اس کو فرمایا اٹھو اے سلیک! اور ہلکی دو رکعت نماز ادا کرو ان میں اختصار کرو پھر فرمایا جب تم میں کا کوئی اس حال میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو اس کو ضرور دو ہلکی پھلکی رکعتیں پڑھنی چاہئے اور ان میں اختصار کرے۔

تخریج : ابو داؤد ۱۵۹/۱۔

۲۱۱۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، (عَنْ سُلَيْكِ بْنِ هُدْبَةَ الْغَطَفَانِيِّ أَنَّهُ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ : أَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَجَوَّزْ

فِيهِمَا).

۲۱۱۳: حسن نے سلیک بن ھد یہ غطفانی سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جمعہ کے دن پہنچا جبکہ آپ منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپ نے فرمایا کیا تم نے دو رکعت پڑھی ہیں؟ میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا دو رکعت اختصار سے پڑھو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۴۴۷۔

۲۱۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عِجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، أَنَّ (رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَنَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا زَالَ يَقُوْلُ ادْنُ حَتَّى دَنَا، فَأَمَرَهُ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ وَعَلَيْهِ خِرْقَةٌ خَلَقٌ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الثَّانِيَةِ، فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ، ثُمَّ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الْجُمُعَةِ الثَّالِثَةِ، فَأَمَرَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ تَصَدَّقُوْا فَأَلْقَوْا الثِّيَابَ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْذِ ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَصَدَّقُوْا، فَأَلْقَى الرَّجُلُ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ ثَوْبَهُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ، فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا. وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَجْلِسَ وَلَا يَرْكَعُ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُلَيْكًا بِمَا أَمَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَطَعَ بِذٰلِكَ خُطْبَتَهُ إِرَادَةً مِنْهُ أَنْ يُعَلِّمَ النَّاسَ كَيْفَ يَفْعَلُوْنَ إِذَا دَخَلُوْا الْمَسْجِدَ، ثُمَّ اسْتَأْنَفَ الْخُطْبَةَ. وَيَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ بَنَى عَلَى خُطْبَتِهِ، وَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنْسَخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ نُسِخَ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ، فَنُسِخَ أَيْضًا فِي الْخُطْبَةِ. وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَمَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ، كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى، وَيَكُوْنَ سُنَّةً مَعْمُوْلًا بِهَا. فَنَظَرْنَا، هَلْ رُوِيَ شَيْءٌ يُخَالِفُ ذٰلِكَ؟

۲۱۱۴: عیاض بن عبداللہ بتلاتے ہیں کہ حضرت ابوسعید الخدریؓ نے بیان فرمایا کہ ایک آدمی مسجد میں اس حال میں داخل ہوا جبکہ آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے اس کو آواز دی اور فرماتے رہے اور قریب آ اور قریب آ۔ یہاں تک کہ وہ قریب آ گیا تو اس کو فرمایا پس اس نے دو رکعت بیٹھنے سے پہلے پڑھیں اور اس کا لباس پھٹے پرانے چیتھڑے تھے پھر اس نے اسی طرح کیا تو آپ نے اس کو اسی طرح حکم دیا پھر اس نے تیسرے جمعہ اسی طرح کیا تو

آپ نے اس کو یہی حکم فرمایا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کا حکم فرمایا لوگوں نے کپڑے ڈالے تو آپ نے اس کو دو کپڑے عنایت فرمائے پھر جب آپ نے دوبارہ صدقہ کا حکم فرمایا تو اس نے اپنا ایک کپڑا ڈال دیا آپ نے ناراضی کا اظہار فرمایا اور اسے لینے کا حکم فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ جمعہ کے دن جو شخص مسجد میں ایسے حال میں آئے کہ جب امام خطبہ میں مصروف ہو تو وہ اس وقت بھی مختصر طور پر دو رکعات پڑھے۔ ان کی مندرجہ بالا روایات ہیں۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس کو مناسب یہ ہے کہ اس وقت جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو بیٹھ جائے اور نفل نہ پڑھے انہوں نے اس کی دلیل دیتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سلیک رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے ہوئے خطبہ روک دیا ہو تاکہ لوگوں کو مسئلہ معلوم ہو جائے کہ داخلہ مسجد کے وقت کیا کرنا چاہیے۔ پھر آپ نے نئے سرے سے خطبہ کو شروع فرمایا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ سابقہ خطبہ پر بناء کی ہو اور یہ واقعہ نماز میں کلام کے نسخ ہونے سے پہلے کا ہو۔ نماز میں کلام جب منسوخ ہوا تو خطبہ میں کلام بھی منسوخ ہو گیا اور عین ممکن ہے کہ آپ نے اس کو اس بناء پر ہی حکم دیا ہو جو قول اوّل فصل اوّل والوں نے بات کہی ہے اور عمل بھی اسی طریق پر ہو۔ چنانچہ اب ہم روایات کو دیکھتے ہیں کہ اس کے موافق یا مخالف عمل تھا۔

تخریج : ترمذی فی ابواب الجمعه باب ۱۵، نمبر ۵۱۱، نسائی فی السنن الکبریٰ کتاب الجمعه نمبر ۱۷۱۹، ابن ماجه فی الاقامه باب ۸۷، نمبر ۱۱۱۳۔

حاصل روایات : جو آدمی جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے وقت آئے اسے دو ہلکی پھلکی رکعت پڑھ کر بیٹھنا چاہیے جیسا کہ ان روایات میں مذکور ہے معلوم ہوا کہ یہ دو رکعت تحیۃ المسجد ضروری ہیں۔

مؤقف فریق ثانی اور ان کے دلائل و جوابات: خطبہ کے دوران آنے والے کو بیٹھنا لازم ہے تحیۃ المسجد نہیں پڑھ سکتا ممنوع ہیں اولاً ان کے مؤقف کا جواب دیا جاتا ہے پھر دلیل پیش کی جائے گی۔

جواب نمبر ①: جناب رسول اللہ ﷺ نے سلیک کو جب حکم فرمایا تو خطبہ کا ارادہ منقطع فرما دیا اور لوگوں کو مسجد میں آنے کے آداب سکھانے لگے کہ جب وہ مسجد میں آئیں تو پہلے انہیں کیا کرنا چاہیے۔

نمبر ②: آپ نے اپنے سابقہ خطبہ پر بنا کی ہو اور یہ واقعہ نماز اور خطبہ میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہو۔

نمبر ③: اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کو دوران خطبہ آپ نے حکم دیا اور یہ اس کے لئے لازم ہو گیا۔

اب غور کرتے ہیں کیا اس کے مخالف روایات موجود ہیں۔ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۱۵: فَإِذَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَنْبِهٖ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ : جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْت وَآنَيْت قَالَ أَبُوْ الزَّاهِرِيَّةِ : وَكُنَّا نَتَحَدَّثُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْإِمَامُ) أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ هٰذَا الرَّجُلَ بِالْجُلُوْسِ' وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالصَّلَاةِ' فَهٰذَا يُخَالِفُ حَدِيْثَ سُلَيْكٍ' وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ' فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ' مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ حَالِ إِبَاحَةِ الْأَفْعَالِ فِي الْخُطْبَةِ قَبْلَ أَنْ يَنْهٰى عَنْهَا' أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ : (فَأَلْقَى النَّاسُ ثِيَابَهُمْ). وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ نَزْعَ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ' وَأَنَّ مَسَّهُ الْحَصٰى وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ' وَأَنَّ قَوْلَهُ لِصَاحِبِهِ (أَنْصِتْ) وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ مَكْرُوْهٌ أَيْضًا .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُلَيْكًا' وَالرَّجُلَ الَّذِيْ أَمَرَهُ بِالصَّدَقَةِ عَلَيْهِ' كَانَ فِيْ حَالٍ الْحُكْمُ فِيْهَا فِيْ ذٰلِكَ' بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِيْمَا بَعْدُ .وَلَقَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ (مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ' فَقَدْ لَغَا).

۲۱۱۵: ابوالزاہریہ حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ میں جمعہ کے دن آپ کے پہلو میں بیٹھتا تھا کہ ایک آدمی لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتا ہوا آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف پہنچائی اور تو آیا (یعنی دیر سے) ابوالزاہریہ کہتے ہیں ہم امام کے نکلنے تک بات کرتے تھے۔ کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ آپ ﷺ نے تو اس کو بیٹھ جانے کا حکم فرمایا نہ کہ نماز پڑھنے کا' تو یہ روایت حضرت سلیک رضی اللہ عنہ والی روایت کے خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ والی روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ اس زمانے کی بات ہے جب خطبہ میں عمل جائز تھا اور اس کی ممانعت نہ کی گئی تھی۔ کیا تم یہ بات نہیں دیکھ پاتے کہ وہ کہہ رہے ہیں ''**فالقی الناس ثیابھم**'' کہ لوگوں نے کپڑے ڈال دیے۔ حالانکہ اس بات پر تو سب مسلمان متفق ہیں کہ آدمی کا اپنے کپڑے ایسے حال میں اُتارنا کہ امام خطبہ دے رہا ہو' مکروہ ہے۔ بلکہ دوران خطبہ کنکروں کو چھونا مکروہ ہے اور خطبہ کے درمیان اپنے ساتھی کو یہ کہہ کر خطاب کرنا کہ خاموش ہو جاؤ یہ مکروہ ہے۔ یہ اس بات کا اہم ثبوت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سلیک رضی اللہ عنہ کو جو حکم فرمایا اور وہ شخص جس کو اس کے لیے کپڑے دینے کا حکم فرمایا یہ اس حکم کے دوران تھا بخلاف اس حکم کے جو اس کے بعد تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ روایات یہ بات ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کو یہ کہے کہ تم خاموش ہو جاؤ تو اس نے لغو کام کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۲۳۲' نمبر۱۱۱۸' ابن ماجه فی الاقامه باب۸۸' مسند احمد ۱۸۸/٤۔

حاصل روایات : اس روایت میں غور کرو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو بیٹھنے کا حکم فرمایا اس کو نماز کا حکم نہیں فرمایا یہ روایت سلیکؓ اور ابوسعیدؓ والی روایت کے خلاف ہے وہ روایات دوران خطبہ ان افعال کی اباحت کو ظاہر کر رہی ہیں اور یہ روایت ممانعت کو ثابت کر رہی ہے اس روایت میں موجود ہے فالقی الناس ثیابھم اور اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے خطبہ کے

وقت اپنا کپڑا کھینچنا ممنوع ہے اسی طرح کنکریوں کا پکڑنا بھی خطبہ میں مکروہ بلکہ زبان سے انصت کا لفظ کہنا بھی دوران خطبہ ممنوع ہے یہ قرائن اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ سلیک کو حکم دینا اور آدمی کے لئے صدقہ کا حکم یہ ممانعت سے پہلے کی بات ہے اور بعد میں منسوخ کر دی گئیں۔

دلیل: جب امام کے خطبہ کے دوران انصت کہنا بھی ممنوع ہے اور لغو حرکت ہے تو اور باتیں تو خود ممنوع ہوں گی۔

ممانعت کلام والی چند روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۱۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : (اِذَا قُلْتُ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتُ).

۲۱۱۶: سعید ابن المسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نے اپنے ساتھی کو دوران خطبہ انصیت کہا تو تم نے لغو حرکت کی لغو بات کہی۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۳٦، مسلم فی الجمعه نمبر۱۲، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۲۲۹، نمبر۱۱۱۲، ترمذی فی الجمعه باب۱٦، نمبر۵۱۲، نسائی فی الجمعه باب۲۲، والعیدین باب۲۱، ابن ماجه فی الاقامه باب۸٦، موطا مالك فی الجمعه نمبر۷، دارمی فی الصلاۃباب۱۹۵، مسند احمد ۲۴۴/۲۔

۲۱۱۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ

۲۱۱۷: ابن جریج نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب آدمی کا اپنے ساتھی کو یہ کہنا کہ تو نے لغو کام کیا اتنی بھی لغو ہے تو فعل و عمل لغو تو بدرجہ اولیٰ لغو ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کو وہ حکم دیا اس وقت شرعی حکم اور تھا اور جب اس کو لغو قرار دیا اس وقت حکم شرعی اور تھا۔ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مروی ہے۔

۲۱۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ، وَعَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ : (اِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَدْ لَغَوْتَ) فَإِذَا كَانَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ (أَنْصِتْ) لَغْوًا، كَانَ قَوْلُ الْإِمَامِ لِلرَّجُلِ (قُمْ فَصَلِّ) لَغْوًا أَيْضًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ كَانَ فِيْهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَمْرُ لِسُلَيْكٍ بِمَا أَمَرَهُ بِهٖ، كَانَ الْحُكْمُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ، بِخِلَافِ الْحُكْمِ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ جَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ لَغْوًا

.وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِثْلِ ذٰلِكَ'

۲۱۱۸: سعید بن المسیب اور عبداللہ بن قارظ دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا امام کے خطبہ کے دوران جمعہ کے دن اگر تم نے اپنے ساتھ کو انصت کہا تو تم نے لغو بات کہی۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو نمبر ۲۱۱۶۔

حاصِلِ روایات : جب آدمی کا اپنے ساتھی کو انصت خاموش' کہنا لغو بات اور حرکت ہے تو امام اگر کسی کو کہے اٹھو اور نماز پڑھو تو یہ بھی وہی حکم رکھتی ہے پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ سلیک والا واقعہ ایک وقت میں وہ حکم تھا پھر جب وہ منسوخ ہوا تو دوسرے کو خاموش کا لفظ بھی لغو قرار دیا گیا۔

دلیل۔اور نسخ کی تائید ان روایات سے ہوتی ہے۔

۲۱۱۹: مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ' وَابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَا : ثَنَا مَكِّیُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ' عَنْ حَرْبِ بْنِ قَيْسٍ' عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّهٗ قَالَ : (جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ' فَتَلَا آيَةً' وَاِلٰی جَنْبِیْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ' فَقُلْتُ لَهٗ : يَا اُبَیُّ' مَتٰی نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ؟ فَاَبٰی اَنْ يُكَلِّمَنِیْ حَتّٰی اِذَا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ' قَالَ : مَا لَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ .ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَجِئْته فَاَخْبَرْته' فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' اِنَّكَ تَلَوْت آيَةً وَاِلٰی جَنْبِیْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ' فَسَاَلْته : مَتٰی نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ؟ فَاَبٰی اَنْ يُكَلِّمَنِیْ' حَتّٰی اِذَا نَزَلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ لَيْسَ لِیْ مِنْ جُمُعَتِیْ اِلَّا مَا لَغَوْت' قَالَ : صَدَقَ' اِذَا سَمِعْتَ اِمَامَك يَتَكَلَّمُ' فَاَنْصِتْ حَتّٰی يَنْصَرِفَ).

۲۱۱۹: حرب بن قیس حضرت ابوالدرداء سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر خطبہ کے لئے بیٹھے اور ایک آیت تلاوت فرمائی میرے پہلو میں ابی بن کعب تشریف فرما تھے میں نے ان کو کہا اے ابی! یہ آیت کب نازل ہوئی انہوں نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا جب تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نہیں اترے پھر کہنے لگے تمہیں تمہارے جمعہ سے سوائے لغو بات کے کچھ حاصل نہیں ہوا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لے گئے تو میں آپ کی خدمت میں آیا اور میں نے اس بات کی اطلاع دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے خطبے میں آیت کی تلاوت فرمائی میرے پہلو میں اس وقت ابی بن کعب بیٹھے تھے میں نے ان سے سوال کیا یہ آیت کب اتری؟ تو ابی نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا جب آپ منبر سے نیچے تشریف لائے تو اس نے مجھے کہا کہ تمہارے جمعہ کا تمہیں سوائے لغو بات کے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ کہا۔ جب تم امام کو کلام کرتے سنو تو خاموش ہو جاؤ یہاں تک امام نماز سے فارغ ہو جائے

تخریج : ابن ماجه في الاقامه باب۸۶' مسند احمد ۱۴۳/۵۔

۲۱۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو' عَنْ أَبِي سَلَمَةَ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَرَأَ سُوْرَةً .فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ مَتَى نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ .فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أُبَيٌّ لِأَبِي ذَرٍّ : مَا لَكَ مِنْ صَلَاتِكَ إِلَّا مَا لَغَوْتَ فَدَخَلَ أَبُوْ ذَرٍّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ أُبَيٌّ). فَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْإِنْصَاتِ عِنْدَ الْخُطْبَةِ' وَجَعَلَ حُكْمَهَا فِيْ ذٰلِكَ' كَحُكْمِ الصَّلَاةِ' وَجَعَلَ الْكَلَامَ فِيْهَا لَغْوًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْهَا مَكْرُوْهَةٌ' فَإِذَا كَانَ النَّاسُ مَنْهِيِّيْنَ عَنِ الْكَلَامِ' مَا دَامَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ' كَانَ كَذٰلِكَ' الْإِمَامُ مَنْهِيًّا عَنِ الْكَلَامِ' مَا دَامَ يَخْطُبُ بِغَيْرِ الْخُطْبَةِ .أَلَا تَرَى أَنَّ الْمَأْمُوْمِيْنَ مَمْنُوْعُوْنَ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ؟ .فَكَذٰلِكَ الْإِمَامُ' فَكَانَ مَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُ الْإِمَامِ فَقَدْ مُنِعَ مِنْهُ الْإِمَامُ .فَكَذٰلِكَ لَمَّا مُنِعَ غَيْرُ الْإِمَامِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ' كَانَ الْإِمَامُ مُنِعَ بِذٰلِكَ أَيْضًا مِنَ الْكَلَامِ فِي الْخُطْبَةِ' بِمَا هُوَ مِنْ غَيْرِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا'

۲۱۲۰: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو آپ ایک سورۃ پڑھی اس پر حضرت ابوذر نے حضرت ابی بن کعب کو کہا یہ سورۃ کب نازل ہوئی تو ابی نے ان کی بات سے اعراض کیا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو مکمل کر لیا تو ابی نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہا تمہیں نماز سے وہی حاصل ہوا جو تم نے لغویات کی۔ اسی وقت ابوذر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی نے سچ کہا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت خاموشی کا حکم فرمایا اور خطبہ کو نماز کی طرح قرار دیا اور اس میں گفتگو کو لغو قرار دیا اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دوران خطبہ نماز مکروہ ہے۔ جب لوگوں کو دوران خطبہ گفتگو کرنا مکروہ ہوئی کہ خطبے کے دوران گفتگو نہیں کر سکتا تو امام بھی جب تک خطبہ دے رہا ہوں اس کے دوران اور گفتگو نہیں کر سکتا۔ کیا تم اس پر توجہ نہیں کرتے کہ مقتدیوں کو دوران نماز کلام سے روکا گیا۔ تو امام کا حکم بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ پس جس بات سے غیر امام کو روکا گیا اس سے امام کو بھی منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح جب غیر امام کو دوران خطبہ گفتگو سے روکا گیا تو امام کو دوران خطبہ گفتگو سے ممانعت ہے۔ روایات درج ذیل ہیں۔

حاصل روایات: خطبہ کے دوران بھی جناب رسول اللہ ﷺ نے خاموشی کا حکم دیا ہے اور اس کا حکم نماز والا قرار دیا اور اس میں گفتگو کو لغو اور مردود قرار دیا اسی وجہ سے تو کلام سے پورے جمعہ کا ثواب ضائع قرار دیا۔ پس اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اس میں نماز بھی مکروہ ہے جب لوگوں کو امام کے خطبہ میں کلام کی ممانعت ہے تو اسی طرح امام کو بھی وہ کلام ممنوع ہے جو خطبہ کے علاوہ ہو جب تک کہ وہ خطبہ دیتا رہے۔

ذرا غور تو کرو کہ مقتدیوں کو نماز میں کلام ممنوع ہے اور امام کو خطبہ میں وہ کلام ممنوع ہے جو خطبہ کے علاوہ ہو۔

دلیل مزید' امام کو علاوہ خطبہ کلام کی ممانعت والی روایات:

۲۱۲۱: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ' وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ' عَنِ الْمُغِيْرَةِ ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ' عَنْ عَلْقَمَةَ ' عَنْ قَرْثَعٍ ' عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ' ثُمَّ قَالَ : أَتَدْرُوْنَ مَا الْجُمُعَةُ قُلْتُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ جُمِعَ فِيْهِ أَبُوْكَ قَالَ : لَا ' وَلٰكِنْ أُخْبِرُكَ عَنِ الْجُمُعَةِ ' مَا مِنْ أَحَدٍ يَتَطَهَّرُ ' ثُمَّ يَمْشِيْ إِلَى الْجُمُعَةِ ' ثُمَّ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ كَفَّارَةً مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا مَا اجْتُنِبَ الْمَقْتَلَةُ).

۲۱۲۱: قرثع نے سلمان ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جمعہ کیا ہے میں نے عرض کیا۔ اللہ ورسولہ اعلم۔ پھر فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ جمعہ کیا ہے میں نے تیسری یا چوتھی مرتبہ دھرانے پر میں نے کہا یہ وہی دن ہے جس میں تمہارے باپ جمع ہوئے آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن میں تمہیں جمعہ کے متعلق بتلاتا ہوں جو آدمی خوب طہارت حاصل کرلے پھر جمعہ کی طرف جائے پھر خاموش رہے یہاں تک کہ امام اپنی نماز مکمل کرلے تو یہ جمعہ کی نماز اس کے اور پہلے جمعہ کے مابین کئے جانے والے گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جبکہ ہلاک کن گناہ یعنی کبیرہ سے بچتا رہے۔

تخریج: مسند احمد ۴۳۹/۵۔

۲۱۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ' عَنْ مُغِيْرَةَ ' عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ . ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۱۲۲: ابوعوانہ نے مغیرہ عن ابی معشر عن ابراہیم نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

۲۱۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ' قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ' وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

وَاسْتَنَّ، وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، ثُمَّ رَكَعَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَرْكَعَ، وَأَنْصَتَ حَتّٰى إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا).

۲۱۲۳: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوامامہ دونوں نے حضرت ابوسعید الخدریؓ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور خوشبو لگائی اگر موجود ہوئی اور اپنے اچھے کپڑے زیب تن کئے پھر نکل کر مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے نہ آیا پھر نماز پڑھی جب تک اللہ نے چاہا کہ وہ نماز پڑھے اور اس وقت تک خاموشی اختیار کرے جب تک امام مسجد سے نہ نکلا تو یہ نماز اس کے ان تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی جو اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے دوران ہوئے (بشرطیکہ کبیرہ سے بچا)

تخریج: ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۷، نمبر۳٤۷۔

۲۱۲۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۱۲۴: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۱۲۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ مَسَّ مِنْ طِيْبِ امْرَأَتِهِ، وَلَبِسَ أَصْلَحَ ثِيَابِهِ، وَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ، وَلَمْ يَلْغُ عِنْدَ الْمَوْعِظَةِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا).

۲۱۲۵: عمرو بن شعیب نے اپنے دادا عبداللہ عمرو سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا پھر بیوی کی خوشبو میں سے خوشبو استعمال کی اور اچھے کپڑے پہنے اور لوگوں کی گردنوں کو پھاند کر آگے نہیں آیا اور وعظ کے وقت لغویات نہ کی تو یہ چیز اس کے اور پچھلے جمعہ کے مابین گناہوں کا کفارہ بن جائے گی۔

تخریج: روایت نمبر۲۱۲۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۱۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ، قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الذِّمَارِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ، وَلَمْ يَلْغُ،

كَانَ لَهُ مَكَانَ كُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)۔

۲۱۲۶: ابوالاشعث صنعانی نے حضرت اوس بن اوسؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے غسل کیا اور کرایا اور جلدی سویرے مسجد کی طرف گیا اور امام کے قریب بیٹھا اور خاموش رہا اور لغو بات نہ کی تو اسے ہر قدم ایک سال کے روزے اور قیام کے عمل کے برابر ثواب ملے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب۱۲۷؛ نمبره ۳٤٥' ترمذی فی الجمعه باب٤' نمبر٤٩٦' مسند احمد ٢٠٩/٢۔

۲۱۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسَى' عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۲۱۲۷: عبداللہ بن عیسیٰ نے یحییٰ بن حارث سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی۔

۲۱۲۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ' عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ' قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِيْ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ' عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَأَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ' ثُمَّ ادَّهَنَ مِنْ دُهْنٍ أَوْ مَسَّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ' ثُمَّ رَاحَ' فَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ' وَصَلَّى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ' ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ' غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا' الْأَمْرُ بِالْإِنْصَاتِ' إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ' فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ مَوْضِعَ كَلَامِ الْإِمَامِ' لَيْسَ بِمَوْضِعِ صَلَاةٍ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ' فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ أَنْ يَخْطُبَ الْإِمَامُ' فَإِنَّ خُطْبَةَ الْإِمَامِ تَمْنَعُهُ مِنَ الصَّلَاةِ' فَيَصِيْرُ بِهَا فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ صَلَاةٍ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ دَاخِلَ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ دَاخِلًا لَهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ صَلَاةٍ' فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُصَلِّيَ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ أَنَّ الْأَوْقَاتَ الَّتِيْ تَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ' يَسْتَوِيْ فِيْهَا مَنْ كَانَ قَبْلَهَا فِي الْمَسْجِدِ' وَمَنْ دَخَلَ فِيْهَا الْمَسْجِدَ فِيْ مَنْعِهَا إِيَّاهُمَا مِنَ الصَّلَاةِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْخُطْبَةُ تَمْنَعُ مَنْ كَانَ قَبْلَهَا فِي الْمَسْجِدِ عَنِ الصَّلَاةِ' كَانَتْ كَذٰلِكَ أَيْضًا' تَمْنَعُ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بَعْدَ دُخُوْلِ الْإِمَامِ فِيْهَا مِنَ الصَّلَاةِ .فَهٰذَا هُوَ وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ' وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَتْ فِيْ ذٰلِكَ آثَارٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۲۱۲۸: عبیداللہ بن ودیعہ نے سلمان الخیرؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب طہارت حاصل کرے پھر جو تیل میسر ہو لگائے یا گھریلو خوشبو لگائے پھر مسجد جائے تو دو آدمیوں

میں تفریق نہ کرے یعنی گھس کر نہ بیٹھے اور جو فرض نماز اس پر مقرر ہے وہ ادا کرے جب امام کلام کرے خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے مابین گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ ان آثار سے بھی خاموش رہنے کا حکم ثابت ہو رہا ہے۔ جبکہ امام گفتگو کر رہا ہو۔ پس اس سے اس پر کھلی دلیل مل گئی کہ امام کے کلام کا مقام وہ نماز کی جگہ نہیں آثار کے معانی کی درستی کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے۔ نظر وفکر کے اعتبار سے ہم غور کرتے ہیں کہ اس بات میں کسی کو اختلاف نہیں کہ جو شخص مسجد میں امام کے خطبہ سے پہلے آ جائے تو امام کا خطبہ اس کو نماز سے روک دیتا ہے اب وہ ایسے مقام ہو جاتا جو نماز نہ پڑھنے کا ہو۔ پس نظر وفکر یہ چاہتا ہے کہ امام کے خطبہ کے دوران داخل ہونے والے شخص کا یہی حال ہو کہ اسے بھی اس وقت میں نماز پڑھنا مناسب نہ ہو۔ بلکہ ہم تو یہاں ایک اتفاقی ضابطہ پاتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں داخل ہوا اور وہ شخص جس نے مسجد میں ہوتے ہوئے ابھی نماز نہ پڑھی ہو وہ اس میں برابر ہیں' جب خطبہ پہلے سے موجود شخص کو نماز سے روکتا ہے تو امام کے افتتاح خطبہ کے بعد آنے والے شخص کو بھی نماز سے روکے گا اس دوران سے متعلق قیاس یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا مسلک بھی یہی ہے اور اس سلسلہ میں متقدمین سے بھی روایات وارد ہوئی ہیں' جو درج ذیل ہیں۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۶' ۱۹' نسائی فی الحج باب۴۲' دارمی فی الصلاة باب۱۹۱' موطا مالك ص۱۸' مسند احمد ۴۳۸/۵۔

خلاصۃ الکلام: ان روایات میں بھی خاموشی کا حکم موجود ہے جبکہ امام کلام کر رہا ہو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام کے کلام کا موقعہ نماز کا موقعہ نہیں ہے آثار و روایات کو پیش نظر رکھ کر جو حکم تھا وہ اب تک واضح کر دیا کہ خطبہ کے وقت گفتگو کی طرح نماز بھی ممنوع ہوگی اور امام کو علاوہ خطبہ اور بات کرنا ممنوع ہوگا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اما وجه النظر سے پیش کی جاتی ہے امام کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے جو آدمی مسجد میں موجود ہو تو جب امام خطبہ شروع کرے تو اسے نماز ممنوع ہے اور وہ خطبے کی وجہ سے نماز کی جگہ میں نہ رہا اور یہ بات بالاتفاق ہے تو اب جو آدمی اس وقت مسجد میں داخل ہو رہا ہو وہ بھی غیر موضع صلاۃ میں ہو جائے گا پس اس کو بھی نماز درست نہ ہوگی۔

ایک قاعدہ:

اور اصل قاعدہ کلیہ یہ ہے: وہ اوقات جن میں نماز ممنوع ہے اس میں پہلے سے موجود یا مسجد میں نیا آنے والا دونوں برابر ہیں دونوں کو نماز منع ہے بالکل اسی طرح خطبہ سے قبل جو مسجد میں موجود ہو جب اس کو نماز ممنوع ہے' نئے آنے والے کا بھی یہی حکم ہوگا کہ اسے نماز ممنوع ہوگی۔

نظری اعتبار سے بھی خطبہ کے وقت کلام و نماز کی ممانعت ثابت ہوگئی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مذہب ہے۔

تائیدی دلیل: آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کے قول وعمل سے ثبوت:

۲۱۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ : قَالَ الشَّعْبِيُّ : أَرَأَيْتُ الْحَسَنَ حِيْنَ يَجِيْءُ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَيُصَلِّي، عَمَّنْ أَخَذَ هٰذَا؟ لَقَدْ رَأَيْتُ شُرَيْحًا إِذَا جَاءَ، وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ لَمْ يُصَلِّ.

۲۱۲۹: توبہ عنبری سے منقول ہے کہ شعبی کہنے لگے کیا تم نے حسن بصری کو دیکھا ہے کہ جب امام خطبہ کے لئے حجرہ سے نکل چکا ہوتو وہ آ کر نماز پڑھتے ہیں انہوں نے یہ چیز کس سے اخذ کی ہے؟ میں نے شریح کو دیکھا کہ جب وہ آتے ہیں اور امام کو حجرہ سے خطبہ کے لئے نکلا دیکھتے ہیں تو نماز نہیں پڑھتے (دو رکعت نفل)

۲۱۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، قَالَ : يَجْلِسُ، وَلَا يُسَبِّحُ، أَيْ : لَا يُصَلِّي.

۲۱۳۰: عقیل نے ابن شہاب سے بیان کیا کہ وہ آدمی جو مسجد میں خطبہ امام کے وقت داخل ہوتو وہ کیا کرے تو انہوں نے فرمایا وہ بیٹھ جائے اور نماز نہ پڑھے۔

۲۱۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ وَلَمْ يُصَلِّ.

۲۱۳۱: خالد حذاء کا بیان ہے کہ ابوقلابہ ایک دن مسجد میں آئے جبکہ جمعہ کا دن تھا اور امام خطبہ دے رہا تھا پس یہ بیٹھ گئے اور نفل نہ پڑھے۔

۲۱۳۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ، قَالَ : أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ : (الصَّلَاةُ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ مَعْصِيَةٌ).

۲۱۳۲: ابومصعب نے عقبہ بن عامر سے نقل کیا کہ امام جب منبر پر ہوتو اس وقت نماز گناہ ہے۔

۲۱۳۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ أَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ، أَنَّ جُلُوْسَ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَكَلَامَهُ يَقْطَعُ الْكَلَامَ. وَقَالَ : إِنَّهُمْ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ حِيْنَ يَجْلِسُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ، فَإِذَا قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ، لَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ حَتّٰى يَقْضِيَ خُطْبَتَيْهِ كِلْتَيْهِمَا، ثُمَّ إِذَا نَزَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَقَضٰى خُطْبَتَيْهِ، تَكَلَّمُوْا.

۲۱۳۳: ابن شہاب کہتے ہیں کہ ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے بیان کیا کہ امام کا منبر پر بیٹھنا نماز کو منقطع کر دیتا ہے اور

اس کا کلام کلام کو منقطع کر دیتا ہے ثعلبہ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے منبر پر بیٹھنے اور مؤذن کے خاموش ہونے تک بات کرتے جب منبر پر کھڑے ہو جاتے تو اس وقت کوئی بھی بات نہ کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے دونوں خطبوں سے فارغ ہو جاتے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ منبر سے اترتے اور خطبہ پورا کر لیتے تو لوگ بات کرتے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۴۵۸/۱۔

۲۱۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ إِزَارٌ وَرِدَاءٌ وَنَعْلَانِ، وَهُوَ مُتَعَمِّمٌ بِعِمَامَةٍ، فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ قَالَ : (السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ) ثُمَّ جَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ.

۲۱۳۴: ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن صفوان کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن مسجد میں آئے اس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے ازار پہنی اور چادر اوڑھ رکھی تھی اور نعل پاؤں میں تھے اور سر پر عمامہ تھا پھر رکن کا استلام کیا اور کہا السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! پھر بیٹھ گئے اور دو رکعت نہ پڑھی۔

۲۱۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : قِيلَ لِعَلْقَمَةَ : أَتَتَكَلَّمُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ؟ أَوْ قَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ؟ قَالَ : لَا. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَقْرَأُ حِزْبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ؟ قَالَ عَسَى : إِنْ يَضُرَّكَ، وَلَعَلَّكَ أَنْ لَا يَضُرَّكَ.

۲۱۳۵: منصور نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ علقمہ سے پوچھا گیا کیا جب امام خطبہ دے رہا ہو یا امام حجرے سے نکل چکا ہو تو بات کی جا سکتی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں تو ان کو ایک آدمی نے کہا کیا میں خطبہ امام کے وقت اپنا وظیفہ پڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا ہو سکتا ہے کہ تمہیں نقصان دے اور شاید کہ تمہیں نقصان نہ دے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۴۵۷/۱۔

۲۱۳۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ، قَالَ : ثَنَا عَطَاءٌ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَكْرَهَانِ الْكَلَامَ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۱۳۶: عطاء کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت کلام کو ناپسند گردانتے تھے جبکہ امام جمعہ کا خطبہ دے رہا ہو۔

۲۱۳۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُصَلِّيَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. فَقَدْ رَوَيْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ خُرُوجَ الْإِمَامِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَأَنَّ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ جَاءَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ، فَجَلَسَ وَلَمْ يَرْكَعْ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَلَا مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ .ثُمَّ قَدْ كَانَ شُرَيْحٌ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَرَوَاهُ الشَّعْبِيُّ، وَاحْتَجَّ عَلَى مَنْ خَالَفَهُ، وَشَدَّ ذٰلِكَ الرِّوَايَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ .ثُمَّ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيحِ، مَا قَدْ وَصَفْنَا، فَلَا يَنْبَغِي تَرْكُ مَا قَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلَا يَجْلِسُ حَتّٰى يَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ) وَذَكَرَ فِي ذٰلِكَ.

۲۱۳۷: سفیان نے لیث انہوں نے مجاہد سے نقل کیا کہ امام کے خطبہ کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ہم ان آثار میں یہ بیان کر چکے کہ امام کا باہر آنا نماز کو منقطع کر دیتا ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن صفوان اس وقت آئے جب حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے پس وہ بیٹھ گئے اور انہوں نے نماز نفل ادا نہ کی۔ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی اس بات کا انکار نہ کیا اور نہ ہی ان کے پاس جو دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے انکار کیا اور نہ تابعین نے انکار کیا' پھر شریح اس کو کرتے تھے اور شعبی نے اس کو روایت کیا اور مخالفین پر بطور حجت پیش کیا اور اس روایت کو مرفوع قرار دیا جس کا تذکرہ ہم نے کر دیا۔ پھر ہم نے قیاس کو بیان کر دیا' پس اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کی طرف رجوع درست نہیں۔ پھر اگر کوئی یہ معترض کہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک وہ دو رکعات ادا نہ کرے اور پھر ان روایات مندرجہ ذیل کو ذکر کیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۴۵۶۔

حاصل آثار:

ان آثار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام کا خروج نماز کو قطع کر دیتا ہے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خطبہ امام کے وقت دو رکعت نہ پڑھنے والے پر نکیر نہ کرنا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ وہ سب اس وقت میں نماز اور کلام کے انقطاع کے قائل تھے پھر شعبی شریح کے عمل کی تصدیق اور حسن بصری کے عمل پر تعجب کا اظہار کر رہے ہیں اور شریح کے عمل کی تصدیق کر رہے ہیں پھر نظر صحیح کا تقاضا بھی یہ ہے پس جو نقل و عقل دونوں سے ثابت ہوا اس کو چھوڑ کر کسی دوسری طرف جانا مناسب نہیں۔

ایک اہم اشکال:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا کرے اب اس میں کسی وقت کی تعیین تو نہیں کی گئی بلکہ عموم ہے۔روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۳۸: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، سَمِعَ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ)

۲۱۳۸: عمرو بن سلیمان نے حضرت ابوقتادہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں جائے تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ٦٠، مسلم فی المسافرین نمبر ٦٩۔

۲۱۳۹: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْعَجْلَانِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .

۲۱۳۹: ابن عجلان نے عامر بن عبداللہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

۲۱۴۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ .

۲۱۴۰: مالک نے عامر بن عبداللہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۱۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ -يَعْنِي إِبْرَاهِيمَ بْنَ أَبِي زَكَرِيَّا- قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ يَنْبَغِي لِمَنْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، أَنْ لَا يَجْلِسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ .قِيلَ لَهُ : مَا فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ، إِنَّمَا هٰذَا عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِي حَالٍ يَحِلُّ فِيهَا الصَّلَاةُ، لَيْسَ عَلٰى مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِي حَالٍ لَا يَحِلُّ فِيهَا الصَّلَاةُ .أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، أَوْ عِنْدَ غُرُوبِهَا، أَوْ فِي وَقْتٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا، أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ، وَأَنَّهُ لَيْسَ مِمَّنْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ لِدُخُولِهِ الْمَسْجِدَ، لِأَنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ حِينَئِذٍ .فَكَذٰلِكَ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ، وَلَيْسَ مِمَّنْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .وَإِنَّمَا دَخَلَ فِي أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ذَكَرْتَ، كُلُّ مَنْ لَوْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَأَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ، كَانَ لَهُ ذٰلِكَ .فَأَمَّا مَنْ لَوْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ ذٰلِكَ، لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ حِينَئِذٍ، فَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي ذٰلِكَ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قِيَاسًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ

الصَّلَاةِ فِيهَا' الَّتِي وَصَفْنَا:

۲۱۴۱: عمرو بن سلیم الزرقی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اس میں اس بات کی دلالت پائی جاتی ہے کہ جو شخص خطبۂ امام کے وقت بھی مسجد میں آئے وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کر لے۔ اس کے جواب میں ہم اس طرح عرض کریں گے کہ اس روایت میں تو اس کا کچھ ثبوت نہیں یہ تو اس وقت داخل ہونے والے کا تذکرہ ہے کہ جب تک نماز درست ہو۔ ایسے وقت میں کہ جب نماز درست نہ ہو داخل ہونے والے کا یہ حکم نہیں ہے۔ کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ جو شخص طلوع آفتاب کے وقت مسجد میں آئے یا اس وقت جب آفتاب غروب ہو رہا ہو یا ان ممنوعہ اوقاتِ نماز میں سے کوئی وقت ہو تو اسے نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ ایسا شخص ان میں شامل نہیں جن کو دخولِ مسجد کے وقت نماز تحیۃ المسجد کا حکم دیا گیا ہو۔ کیونکہ آپ نے ان اوقات میں نماز سے منع فرمایا ہے۔ پس یہی حکم اس شخص کا ہے جو خطبۂ امام کے وقت مسجد میں داخل ہو۔ اسے تحیۃ المسجد نہ پڑھنے چاہئیں اور وہ ان لوگوں میں شامل ہی نہیں جن کو داخلے کے وقت نماز کا حکم ہو۔ اس حکم میں وہ شخص داخل ہے جس کا آپ نے تذکرہ فرمایا۔ جو اس سے پہلے پہلے مسجد میں داخل ہوا تھا' پس اس کو زیادہ بہتر ہے کہ وہ نماز پڑھے اور یہ حکم اس کے لیے ہے۔ رہا وہ شخص جو مسجد میں اس سے پہلے موجود ہوا سے اس وقت نہ پڑھنے چاہئیں وہ اس حکم نفل کا مخاطب نہیں اور اس کو ممنوعہ اوقاتِ نماز پر قیاس کر کے بھی پڑھنا نہ چاہیے جن اوقات کا ہم تذکرہ کر چکے۔

حاصل روایات: ان روایات نے ثابت کر دیا کہ مسجد میں داخل ہونے والے کو بہر صورت دو رکعت پڑھنا ضروری ہیں خواہ امام خطبہ بھی دے رہا ہو یہ حالت بھی اس عموم میں داخل ہے۔

الحل للاشکال:

ان روایات سے تو آپ کا مطلب پورا نہیں ہوتا کیونکہ یہ تو ان لوگوں کے حق میں ہیں جو ان اوقات میں داخل ہوں جن میں نماز ممنوع نہیں یہ حکم ان پر لاگو نہیں ہوتا جو ممنوعہ اوقات میں داخل ہوں۔

ذرا غور فرمائیں جو آدمی مسجد میں طلوع شمس کے وقت داخل ہو یا غروب کے وقت یا نصف النہار کے وقت آئے یعنی ممنوعہ اوقات میں داخل ہو تو اسے ان اوقات میں نماز لازم نہیں اور وہ اس حکم میں داخل نہیں جن کو داخلہ کے وقت نماز کا حکم ہے کیوں کہ خود جناب رسول اللہ ﷺ نے ان اوقات میں فرض سے روک دیا تو نفل کی گنجائش کہاں رہی۔

بالکل اسی طرح امام کے خطبہ کا وقت بھی ان ممنوعہ اوقات میں شامل ہے جن میں مسجد میں داخل ہونے والے کو نماز پڑھنا ممنوع ہے بلکہ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے تحت ہر وہ شخص بھی شامل ہے جو اوقات سے پہلے مسجد میں موجود ہو حالانکہ وہ تو نوافل میں باہر والے کی بنسبت زیادہ قابل ترجیح ہے پس جب اس کو نماز کے ان اوقات میں ممانعت ہے تو اس وقت مسجد میں داخل ہونے کو بھی اس موجود پر قیاس کر کے نماز نہ پڑھنی چاہیے جیسا کہ ممنوعہ اوقات کا حکم ہم ذکر کر چکے۔

خلاصہ: اس باب میں بھی آثار روایات کے دلائل اور نظری دلائل سے مسئلہ کو واضح کرنے کے بعد صحابہ وتابعین کے عمل سے اپنے مسلک کی تائید پیش کی اور پھر آخر میں وارد ہونے والے اشکال کا دفعیہ کیا تاکہ کسی قسم کا خلجان نہ رہے فصل اول کی روایات کا مختصر جواب تو تنسیخ ہے کہ پہلے یہ حکم تھا پھر منسوخ ہوا معلوم ہوا کہ یہ حکم تدریجی طور پر اتارا گیا اور نافذ ہوا۔

بَابُ الرَّجُلُ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ أَيَرْكَعُ أَوْ لَا يَرْكَعُ

جماعت فجر کے وقت سنت کی ادائیگی کا حکم

خلاصۂ الرام:

نمبر ①: فرض فجر شروع ہو جائیں سنت کی نیت باندھ چکا تو پڑھ لے نئے سرے سے نیت باندھنا درست نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے اس کو امام شافعی احمد اہل ظواہر رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد مالک رحمہم اللہ کے ہاں نیت باندھنا جبکہ نماز ملنے کی امید ہو تو جماعت سے عدم اختلاط والی جگہ میں سنت پڑھنا درست ہے۔

مؤقف فریق اوّل اور دلائل: سنت فجر جماعت کے کھڑے ہو جانے پر نہیں ادا کر سکتا ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۱۴۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)..

۲۱۴۲: سلیمان بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۳۸، مسلم فی المسافرین نمبر۶۳، ابو داؤد فی التطوع باب۵، نمبر۱۲۶۶، ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۹۵، نمبر۴۲۱، نسائی فی الاقامہ باب۶۰، ابن ماجه فی الاقامه باب۱۰۳، دارمی فی الصلاۃ باب۱۴۹، مسند احمد ۱۳۳/۲۔

۲۱۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ، قَالَ أَحْمَدُ الْأَصْبَهَانِيُّ : الصَّوَابُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُجَمِّعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَكَرِهُوْا لِلرَّجُلِ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْمَسْجِدِ، وَالْإِمَامُ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِأَنْ يَرْكَعَهُمَا غَيْرُ مُخَالِطٍ لِلصُّفُوْفِ، مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ الرَّكْعَتَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، أَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهِ، أَصْلُهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ .

۲۱۴۳: عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ علماء نے اس روایت پر عمل کرتے ہوئے اس کو ناپسند قرار دیا کہ جو شخص ایسے وقت سنت فجر ادا کرے جب کہ امام نماز فجر شروع کر چکا ہو۔دوسرے علماء نے فرمایا کہ اگر امام کے ساتھ دو رکعت فرض چھوٹنے کا خطرہ نہ ہو تو صفوف سے الگ ان رکعات کی ادائیگی میں چنداں حرج نہیں۔اوّل قول والوں کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ انہوں نے جس روایت کو اپنا مستدل بنایا وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں۔حفاظ حدیث نے عمرو بن دینار سے اسے موقوف نقل کیا ہے جو درج ذیل ہے۔

روایت کا اجمالی جواب:

یہ روایت صرف زکریا بن اسحاق سے مرفوع نقل کی ہے باقی حماد بن سلمہ وغیرہ حفاظ حدیث نے اس کو موقوف نقل کیا ہے پس موقوف روایت کو اختلافی مسائل میں بطور حجت پیش نہیں کیا جا سکتا یہ گویا کلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہے اور عمرو بن دینار نے اسی طرح ہی موقوف نقل کیا ہے۔

نمبر ②: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑی جماعت نے اس روایت کی مخالفت کی ہے جیسا کہ ہم عنقریب نقل کریں گے اگر مرفوع روایت ہوتی تو وہ مخالفت نہ کرتے بقیہ اجتہاد میں تو دوسرے کا اجتہاد مختلف ہو سکتا ہے۔

موقوف روایت یہ ہے۔

۲۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ، فَصَارَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ خَالَفَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ، فِيْ آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۱۴۴: عمرو بن دینار نے عطاء بن یسار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اس کو نقل کیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کو مرفوع نہیں کہا پس یہ موقوف روایت ہوئی۔پس اس روایت کی اصل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع نہ ہوئی بلکہ موقوف

صحابی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہوئی اور دوسری طرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہے۔ان کی مرویات اس باب کے آخر میں مذکور ہوں گی۔

فریق اوّل کی دلیل ثانی:

۲۱۳۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الَّتِيْ أُقِيْمَتْ لَهَا). فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ هٰذَا النَّهْيَ عَنْ أَنْ يُصَلِّيَ غَيْرَهَا فِيْ مَوْطِنِهَا الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ، فَيَكُوْنُ مُصَلِّيْهَا قَدْ وَصَلَهَا بِتَطَوُّعٍ، فَيَكُوْنُ النَّهْيُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ، لَا مِنْ أَجْلِ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْ آخِرِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَتَنَحَّى الَّذِيْ يُصَلِّيْهَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ، فَيُخَالِطُ الصُّفُوْفَ، وَيَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ .وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا.

۲۱۳۵: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو وہی نماز جائز ہے جس کے لئے اقامت کہی گئی ہے یعنی فرض۔ممکن ہے کہ اس ممانعت سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ یہ نماز پڑھ رہا ہے کوئی دوسری نماز بھی پڑھے پس اس صورت میں اس کا پڑھنے والا اس کو نوافل سے ملانے والا ہو گیا' تو ممانعت اس جانب سے آگئی نہ اس بناء پر کہ وہ مسجد کی اس جگہ پڑھ کر وہاں سے ہٹ جائے اور صفوف میں مل جل جائے اور فرائض میں شامل ہو جائے۔پہلے قول والوں نے مزید ان روایات کو بھی مستدل بنایا ہے۔

روایت ہذا کا جواب:

ممکن ہے کہ فلا صلاۃ کی نہی سے مراد یہ ہو کہ جس جگہ نماز پڑھی گئی اس جگہ اور نماز نہ پڑھی جائے تا کہ فرائض کو نوافل سے ملانا لازم نہ آئے تو ممانعت اس لحاظ سے ہے اس بناء پر نہیں کہ وہ مسجد کے آخر میں سنت پڑھے پھر وہاں سے ہٹ کر صفوں میں فرض نماز پڑھے اس کی ممانعت نہیں ہے پس اس روایت سے تو ان کا استدلال ثابت نہیں ہوتا۔

فریق اوّل کی دلیل نمبر ③:

۲۱۳۶: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ : (أُقِيْمَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ، فَأَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَامَ عَلَيْهِ وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ : أَتُصَلِّيْهَا أَرْبَعًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ).

۲۱۴۶: حفص بن عاصم کہتے ہیں کہ مالک بن بحسینہؓ نے بیان کیا کہ فجر کی جماعت کھڑے ہونے کے قریب تھی جناب رسول اللہ ﷺ کا ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزر ہوا جو فجر کی دو رکعت پڑھ رہا تھا پس آپ اس کے پاس کھڑے ہوگئے اور لوگ اس کے گرد جمع ہوگئے آپ نے فرمایا کیا یہ چار پڑھے گا؟ یہ تین مرتبہ فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۳۸' مسلم فی المسافرین نمبر۶۵' دارمی فی الصلاۃ باب ۱٤۹' مسند احمد ٥/٣٤٥۔

اللغات: لاث بہ۔ گھیر لینا۔

۲۱۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ سَعْدٍ .فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ' غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ : وَلَاثَ بِهِ النَّاسُ

۲۱۴۷: شعبہ نے سعد سے بیان کیا انہوں نے اپنے اسناد سے اسی طرح روایت کی البتہ ولاث بہ الناس۔ کے الفاظ نہیں لائے۔

۲۱۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ (ثَلَاثَ مَرَّاتٍ). فَلِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ لِأَنَّهٗ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ' ثُمَّ وَصَلَهُمَا بِصَلَاةِ الصُّبْحِ' مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنَ تَقَدَّمَ أَوْ تَكَلَّمَ .فَإِنْ كَانَ لِذٰلِكَ قَالَ لَهٗ مَا قَالَ' فَإِنَّ هٰذَا حَدِيْثٌ يَجْتَمِعُ الْفَرِيْقَانِ عَلَيْهِ جَمِيْعًا .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ' هَلْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ؟

۲۱۴۸: شعبہ نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ ثلاث مرست کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ مقالہ دوم والوں کی طرف سے جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے اس لیے ناپسند فرمایا کہ اس شخص نے دو رکعت پڑھ کر انہیں نماز صبح کے ساتھ ملا دیا نہ وہاں سے آگے سرکا اور نہ اس نے درمیان میں کوئی گفتگو کی۔ اگر اس بنیاد پر تنبیہ فرمائی تو اس حدیث پر ہر دو فریق کا اتفاق ہو سکتا ہے۔ ہم نے چاہا کہ یہ غور کریں کہ آیا اس دلالت کرنے والی کوئی روایت میسر ہے تو غور کرنے سے یہ روایت ذیل میسر آگئی۔

حاصل روایات:

ان روایات کا حاصل یہ ہے کہ نماز فجر کے ساتھ دو رکعت پڑھنے کو آپ نے فرائض کو دو کی بجائے چار رکعت بنانے والا قرار دے کر ڈانٹا۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ فرائض سے کسی چیز کو نہ ملانا چاہیے تکبیر سے پہلے نماز سنت درست ہوگی۔

جواب روایت:

شاید آپ نے اس شخص کی حرکت کو اس لئے ناپسند فرمایا ہو کہ اس نے بلا فاصلہ دو رکعت نماز صبح سے ملا دی اور درمیان میں نہ تو کلام سے فاصلہ کیا یا اپنی جگہ سے ادھر ادھر ہٹا اگر روایت سے یہی مراد لی جائے تو پھر ہر دو فریق کے ہاں یہ مسلمہ چیز ہے کسی کو

اس سے انکار نہیں تو اختلافی چیز کے لئے اس روایت سے استدلال باقی نہ رہا۔

اب روایات پر نظر دوڑاتے ہیں کہ وہ کس بات کی تصدیق کرتی ہیں۔

۲۱۴۹: فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَنَا' قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ' وَهُوَ مُنْتَصِبٌ أَيْ قَائِمٌ يُصَلِّيْ ثَمَّةَ بَيْنَ يَدَيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ فَقَالَ : لَا تَجْعَلُوْا هٰذِهِ الصَّلَاةَ كَصَلَاةِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَبَعْدَهَا وَاجْعَلُوْا بَيْنَهُمَا فَصْلًا). فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ الَّذِيْ كَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ بُحَيْنَةَ' هُوَ وَصْلُهُ إِيَّاهَا بِالْفَرِيْضَةِ فِيْ مَكَانٍ وَاحِدٍ' لَمْ يَفْصِلْ بَيْنَهُمَا بِشَيْءٍ وَلَيْسَ لِأَنَّهُ كَرِهَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِي الْمَسْجِدِ إِذَا كَانَ فَرَغَ مِنْهَا تَقَدَّمَ إِلَى الصُّفُوْفِ' فَصَلَّى الْفَرِيْضَةَ مَعَ النَّاسِ .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۲۱۴۹: یحییٰ بن ابی کثیر نے محمد بن عبدالرحمٰن سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر عبداللہ بن مالک ابن بحینہ کے پاس سے ہوا وہ کھڑے اس جگہ صبح کی اذان سے پہلے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے فرمایا اس نماز کو ایسا مت بناؤ جیسا کہ نماز ظہر سے پہلے کی نماز ہوتی ہے اور اس کے بعد کی ہوتی ہے بلکہ ان کے مابین فاصلہ کرو۔ پس اس روایت نے یہ بات کھول دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو حضرت بحینہ رضی اللہ عنہ کا فرض اور سنتوں کو ایک جگہ پر ملا کر ادا کرنا پسند نہ آیا کہ ان میں تفریق کرنے والا کوئی عمل پیش نہ آیا۔ آپ نے اس بات کو ناپسند نہیں فرمایا کہ وہ مسجد میں سنتیں پڑھ کر آگے صفوف کی طرف بڑھیں۔ اس ضمن میں اس روایت کے علاوہ بھی روایت آئی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳٤٥/٥۔

حاصل روایات : اس روایت نے ثابت کر دیا کہ ابن بحینہ کی جو بات آپ کو ناپسند ہوئی وہ ایک ہی جگہ میں فرائض کے ساتھ اس کا جمع کرنا تھا یہ وجہ نہ تھی کہ آپ نے ان رکعات کا مسجد میں پڑھنا ناپسند کیا تھا جب اس فارغ ہوئے تو وہ صفوف میں آگے بڑھ گئے اور فرض لوگوں کے ساتھ ادا کئے۔

جواب: اور اس روایت کے علاوہ جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ' عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ' أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ (يَسْأَلُهُ : مَاذَا سَمِعَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعَةَ

فِی الْمَقْصُوْرَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ قُمْتُ لِأَتَطَوَّعَ، فَأَخَذَ بِثَوْبِیْ فَقَالَ : لَا تَفْعَلْ حَتّٰی تَقَدَّمَ أَوْ تُكَلِّمَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ۔

۲۱۵۰: نافع بن جبیر نے مجھے سائب بن یزید کی طرف بھیجا اور ان سے سوال کیا کہ آپ نے جمعہ کے بعد نماز کے متعلق کیا سنا ہے سائب کہنے لگے کہ میں نے معاویہ کے ساتھ مقصورہ (مسجد میں بنایا جانے والا کمرہ مخصوص کمرہ) میں پڑھی جب میں فارغ ہوا تو میں نفلی نماز پڑھنے کھڑا ہوا انہوں نے میرے کپڑے سے پکڑا اور کہا نفل نماز اس وقت تک مت پڑھو یہاں تک کہ تم آگے بڑھو یا کلام کرو پس جناب رسول اللہ ﷺ اس کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجمعہ نمبر ۷۳۔

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ۔

۲۱۵۱: ابوعاصم نے ابن جریج سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اور اسی طرح بیان فرمائی۔

۲۱۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ صَفْوَانَ، مَوْلٰی عُمَرَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا تُكَافِئُوا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِیْ مَقَامٍ وَاحِدٍ)۔ فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ، أَنْ يُوْصِلَ الْمَكْتُوْبَةَ بِنَافِلَةٍ، حَتّٰی يَكُوْنَ بَيْنَهُمَا فَاصِلٌ مِنْ تَقَدُّمٍ إِلٰی مَكَانٍ آخَرَ، أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا۔

۲۱۵۲: صفوان مولیٰ عمر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض نماز کا اس کی مثل سے کثرت میں تقابل مت کرو تسبیحات میں اور مقام میں (بلکہ جگہ اور تعداد طوالت قصر میں فرق کرلیا کرو)۔ پس ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرض و نفل کو ملانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ان کے مابین آگے پیچھے یا اور کسی چیز سے فاصلہ کرلے۔

حاصل روایات:

پس جناب رسول اللہ ﷺ نے ان روایات میں فرض کو نوافل کے ساتھ ملانے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ تقدم و تاخر سے فاصلہ نہ کیا جائے تو اس سے ثابت یہ ہوا کہ ان روایات میں جس وصل کی ممانعت ہے ابن بحینہ کی روایت میں وہی مراد ہے۔

فریق اوّل کی دلیل نمبر ④:

۲۱۵۳: بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ (رَجُلًا جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ) (فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ (خَلْفَ النَّاسِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ .فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، قَالَ : يَا فُلَانُ، اجْعَلْتَ صَلَاتَكَ الَّتِيْ صَلَّيْتُ مَعَنَا، أَوْ الَّتِيْ صَلَّيْت وَحْدَكَ؟).

۲۱۵۳: عاصم احول کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ نماز صبح میں مصروف تھے پس اس نے دو رکعت نماز ادا کی (حماد بن سلمہ کی روایت میں خلف الناس کا لفظ بھی ہے) پھر جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز میں داخل ہو گیا پس جب جناب نبی اکرم ﷺ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا اے فلاں! کیا تم نے وہ نماز جو ہمارے ساتھ پڑھی ہے وہ اپنی نماز قرار دی ہے یا وہ جو اکیلے پڑھی ہے اس کو اپنی نماز قرار دیا ہے؟

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر۶۷' ابو داؤد فی التطوع باب ۵' نمبر ۱۲۶۵۔

۲۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .ح .

۲۱۵۴: ابوبکرہ نے سعید بن عامر سے انہوں نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

۲۱۵۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالُوْا : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا خَلْفَ النَّاسِ وَقَدْ نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا .فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ :(كَانَ خَلْفَ النَّاسِ) أَيْ كَانَ خَلْفَ صُفُوْفِهِمْ، لَا فَصْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَكَانَ شَبِيْهُ الْمُخَالِطِ لَهُمْ، فَذٰلِكَ أَيْضًا دَاخِلٌ فِيْ مَعْنَى مَا بَانَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، وَهٰذَا مَكْرُوْهٌ عِنْدَنَا، وَإِنَّمَا يَجِبُ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَمْشِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ إِلَى أَوَّلِ الْمَسْجِدِ، فَأَمَّا أَنْ يُصَلِّيَهُمَا مُخَالِطًا لِمَنْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ، فَلَا .

۲۱۵۵: حماد بن زید نے عاصم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ انہوں نے یہ دو رکعت لوگوں کے پیچھے ادا کیں' حالانکہ جناب رسالت مآب ﷺ نے اس سے منع فرمایا تھا۔ ان کے خلاف دوسروں نے یہ جوابی دلیل دی ہے کہ عین ممکن ہے کہ آپ کا ارشاد ''کان خلف الناس'' اس سے مراد ان کی صفوف سے متصل کھڑا ہونا ہو کہ جن میں درمیان میں کوئی فاصلہ نہ رہا ہو۔ پس وہ ان کے ساتھ رل مل جانے والوں کی طرح بن گیا۔ پس یہ روایت بھی ابن ابن بحینہ ؓ والی روایت کے ہم معنی ہوگئی اور ہمارے ہاں یہ مکروہ ہے۔ لازم یہ ہے کہ وہ ان رکعات کو مسجد کے آخری حصہ میں ادا کر لے۔ پھر وہاں سے چل کر مسجد کے اگلے حصہ میں آئے۔ جو شخص فرض کو پڑھنے والا ہو اس کے ساتھ رلا ملا کر نہ پڑھنے والا ہو۔

حاصل روایات وطرزِ استدلال:

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے اس آدمی نے وہ دو رکعت لوگوں کے پیچھے پڑھیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو اس سے منع فرمایا یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے مسجد میں جب جماعت کھڑی ہو جائے سنت درست نہیں۔

الجواب من الفریق الثانی:

خلف الناس کا مطلب صفوں سے متصل پڑھنا ہے اور اس کو تو ہم بھی غلط گردانتے ہیں یہ مخالطت ہے اور حدیث ابن بحینہ میں جس کو الگ کا حکم ملا یہ بھی ان میں شامل ہے اور ہمارے ہاں سخت مکروہ ہے ہم بھی مسجد کے پچھلے حصہ میں پڑھنے کا کہتے ہیں پھر وہاں سے چل کر مسجد میں جماعت کے ساتھ شامل ہو۔ اگر متصل صفوف میں پڑھے تو یہ جائز نہیں۔

فاصلہ کے لئے اہتمام:

۲۱۵۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ' عَنْ أَبِیْ ذِئْبٍ' عَنْ شُعْبَةَ' قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ' أَلَا تَتَّقُوْنَ اللّٰهَ' افْصِلُوْا صَلَاتَكُمْ .قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا يُصَلِّی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ إِلَّا فِیْ بَيْتِهٖ' فَأَرَادَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْهُمُ الْفَصْلَ' مِنَ الْفَرِيْضَةِ وَالتَّطَوُّعِ' وَذٰلِكَ الَّذِیْ أُرِيْدَ فِیْ حَدِيْثِ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ' وَابْنِ بُحَيْنَةَ' وَابْنِ سَرْجِسَ .وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَيْضًا الْفَصْلَ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ' بِمَا أَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوَيْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ' وَلَا نَرٰى بَأْسًا لِمَنْ لَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ حَتّٰى جَاءَ الْمَسْجِدَ' وَقَدْ دَخَلَ الْإِمَامُ فِیْ صَلَاةِ الصُّبْحِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِیْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ' ثُمَّ يَمْشِیَ إِلٰى مُقَدَّمِهٖ' فَيُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ .أَلَا تَرٰى أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ فِیْ ظُهْرٍ' أَوْ عَصْرٍ' أَوْ عِشَاءٍ' لَمْ يَكُنْ بِهٖ بَأْسٌ' وَلَا يَكُوْنُ فَاعِلُ ذٰلِكَ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيْضَةٍ' وَتَطَوُّعٍ' فَكَذٰلِكَ إِذَا كَانَ فِیْ صُبْحٍ فَلَا بَأْسَ بِهٖ' وَلَا يَكُوْنُ فَاعِلُهٗ وَاصِلًا بَيْنَ فَرِيْضَةٍ وَتَطَوُّعٍ' وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِیْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جُلَّةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۲۱۵۶: ابوذئب نے شعبہ سے نقل کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ کہا کرتے تھے اے لوگو! کیا تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ اپنے فرائض اور سنن میں فاصلہ کرو شعبہ کہتے ہیں کہ ابن عباس ؓ مغرب کے بعد کی دو رکعت ہمیشہ گھر میں پڑھتے۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں ہمارے ہاں بھی فرائض ونوافل کے مابین فاصلہ مستحب ہے۔ جیسا کہ ان روایات باب میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد معلوم ہو رہا ہے۔ ہم اس میں ایسے آدمی کے لیے کچھ حرج

خیال نہیں کرتے جس نے گھر میں فجر کی دو رکعت ادا نہیں کیں اور وہ مسجد میں ایسے حال میں پہنچا کہ امام نماز میں داخل ہو چکا تھا کہ وہ دو رکعت سنت فجر مسجد کے پچھلے حصہ میں پڑھ لے پھر وہاں سے چل کر مسجد کے اگلے حصہ میں آئے اور لوگوں کے ساتھ نماز میں شمولیت اختیار کر لے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر یہ شخص نماز ظہر وعصر یا عشاء میں ہوتا تو اسے کچھ حرج نہ تھا اور ایسا کرنے والا فرض ونفل کو ملانے والا نہ بنتا تھا۔ پس اسی طرح وہ جب نمازِ صبح کے وقت میں آئے تو سنت کے ادا کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ ایسا کرنے والا بھی فرض ونفل کو ملانے والا نہ بنے گا۔ یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور متقدمین کی ایک بڑی جماعت سے ایسا مروی ہے، جو درج ذیل ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے طرز عمل سے فرائض ونوافل میں فرق وفاصلہ ظاہر کیا اور یہی فاصلہ روایت ابو ہریرہ، ابن بحینہ، ابن سرجس رضی اللہ عنہم کی روایات میں مراد ہے۔ واللہ اعلم۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

نماز صبح کی جماعت کھڑی ہو جائے اور جس شخص نے سنت ادا نہیں کی وہ مسجد کے ایک کنارے پر سنت ادا کر کے مسجد والوں کے ساتھ نماز میں شریک ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

دلیل نمبر ①: اگر ظہر، عصر یا عشاء کی نماز ہو اور کوئی آدمی سنت پڑھ کر یا دو رکعت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو تو کوئی ممانعت نہیں ہے اور ایسا کرنے والے کو کوئی فرض ونفل کا ملانے والا شمار نہیں کرتا بالکل فجر میں بھی یہی حکم ہے اور وہ بھی واصل نہ بنے بشرطیکہ فاصل ہو۔

یہی ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

دلیل نمبر ۲ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کے طرزِ عمل سے اس کی تائید:

۲۱۵۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُوْسٰى، عَنْ أَبِيهِ -حِيْنَ دَعَاهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ -دَعَا أَبَا مُوْسٰى، وَحُذَيْفَةَ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ الْغَدَاةَ، ثُمَّ خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِهِ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ إِلَى أُسْطُوَانَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ فَعَلَ هٰذَا وَمَعَهُ حُذَيْفَةُ وَأَبُوْ مُوْسٰى لَا يُنْكِرَانِ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مُوَافَقَتِهِمَا إِيَّاهُ.

۲۱۵۷: عبداللہ بن ابی موسیٰ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتلایا کہ مجھے حذیفہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے ہاں سے نکلے جبکہ جماعت کھڑی ہوا چاہتی تھی

عبداللہ تو مسجد کے ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر نماز میں شامل ہو گئے۔ یہ حضرت عبداللہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جنہوں نے یہ اپنے والد ابوموسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی معیت میں کیا ان دونوں نے ان کو نہ ٹوکا' پس اس سے ان دونوں کی موافقت ثابت ہو گئی۔

تخریج : عبدالرزاق ۲/۴٤٤۔

حاصل روایات: یہ عبداللہ نے ایسی حالت میں کیا جبکہ حذیفہ اور ابوموسیٰ ان کے ساتھ تھے انہوں نے نکیر نہیں فرمائی پس یہ چیز ان کی موافقت پر دلالت کرتی ہے اگر سنت فجر مسجد کے ایک طرف پڑھ لی جائیں تو حرج نہیں۔

۲۱۵۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ .

۲۱۵۸: عبداللہ بن ابی موسیٰ نے ابن مسعودؓ کے متعلق نقل کیا کہ وہ مسجد میں ایسے وقت داخل ہوئے جب امام نماز میں تھا پس انہوں نے فجر کی دو سنت پڑھی۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے دو رکعت نماز مسجد میں ادا کی جبکہ امام نماز صبح شروع کر چکا تھا اور ان کے مولیٰ شعبہ نے ان سے نقل کیا ہے کہ وہ فرائض و نوافل کے درمیان فاصلے کا حکم فرماتے۔ جب وہ مسجد کے کسی کونے میں نماز فجر کی دو رکعت پڑھ لیتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں فاصلہ کرتے ہوئے داخل ہوتے' پس ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

۲۱۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدُ الْمُؤْمِنَ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ شَقِيقٍ، قَالَ أَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَعَ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَالْإِمَامُ يُصَلِّي .فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَدَخَلَ فِي الصَّفِّ، وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَخَلَ مَعَ الْإِمَامِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَعَدَ ابْنُ عُمَرَ مَكَانَهُ، حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .وَقَدْ رَوٰى شُعْبَةُ مَوْلَاهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ النَّاسَ بِالْفَصْلِ بَيْنَ الْفَرَائِضِ وَالنَّوَافِلِ وَقَدْ عَدَّ نَفْسَهُ -إِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي بَعْضِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ فِي النَّاسِ فِي الصَّلَاةِ -فَاصِلًا بَيْنَهُمَا، فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ .

۲۱۵۹: ابومجلز کہتے ہیں کہ میں فجر کے وقت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ساتھ تھے۔ اس وقت امام نماز پڑھا رہا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو صف میں داخل ہو گئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو رکعت سنت ادا کی پھر امام کے ساتھ نماز میں داخل ہوئے جب سلام پھیرا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا پھر اٹھے اور دو رکعت سنت ادا کی۔

حاصل روایات: یہ ابن عباس ﷺ مسجد میں فجر کی دو رکعت پڑھ رہے ہیں جبکہ امام مسجد میں نماز پڑھا رہا ہے۔

نیز شعبہ مولیٰ ابن عباس ﷺ نے نقل کیا کہ وہ لوگوں کو فرائض ونوافل میں فاصلے کا حکم فرماتے اور انہوں نے اپنے طور پر یہ طے فرمایا تھا کہ جب آدمی فجر کی دو رکعت مسجد کے کسی حصہ میں ادا کرے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے تو یہ شخص فاصلہ کرنے والا سمجھا جائے گا اور ہمارے ہاں بھی یہی ہے۔

ابن عباس ﷺ سے مزید روایت ملاحظہ ہو۔

٢١٦٠: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : أَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيْفٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَالْإِمَامُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلَّى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الرَّكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْإِمَامِ ثُمَّ دَخَلَ مَعَهُمْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ .

٢١٦٠: ابو عثمان انصاری کہتے ہیں کہ ابن عباس ﷺ اس وقت تشریف لائے جبکہ امام فجر کی نماز میں تھا اور آپ نے دو رکعت سنت ادا نہ کی تھیں پس انہوں نے دو رکعت سنت امام کے پیچھے (فاصلہ پر) ادا کیں پھر ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گئے ۔اور حضرت ابن عمر ﷺ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

حضرت ابن عمر ﷺ کی روایت:

٢١٦١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ بَيْتِهِ فَأُقِيْمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَهُوَ فِي الطَّرِيْقِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى الصُّبْحَ مَعَ النَّاسِ .فَهٰذَا وَإِنْ كَانَ لَمْ يُصَلِّهِمَا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدْ صَلَّاهُمَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِإِقَامَةِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَذٰلِكَ خِلَافُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ) إِنْ كَانَ مَعْنَاهُ مَا صَرَفَهُ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .

٢١٦١: محمد بن کعب کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ﷺ اپنے گھر سے نکلے ادھر فجر کی جماعت کھڑی ہوگئی پس آپ نے مسجد میں داخلے سے پہلے دو رکعت راستہ میں ادا فرمائیں پھر مسجد میں داخل ہو کر صبح کی نماز لوگوں کے ساتھ پڑھی۔ یہ ابن عمر ﷺ ہیں اگرچہ انہوں نے مسجد میں نماز نہیں پڑھی مگر انہوں نے مسجد میں جماعت کے کھڑے ہو جانے کے بعد ان کو ادا کیا ہوا اور یہ طرز عمل حضرت ابو ہریرہ ﷺ کے اس قول کے خلاف ہے "اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ الا المکتوبۃ" اگر اس کا معنی وہ لیا جائے جس کی طرف پہلے قول والوں نے اشارہ کیا ہے۔

ایک اشکال:

اس روایت ابن عمر ؓ میں تو مسجد سے باہر سنت کا تذکرہ ہے پس یہ تمہاری دلیل نہ بن سکی۔

جـ: اگرچہ یہ سنت کی دو رکعت مسجد کے باہر پڑھی گئیں مگر یہ جان لینے کے بعد پڑھی گئیں کہ جماعت کھڑی ہوگئی ہے پس ابو ہریرہ ؓ کی اس روایت کے تو یہ خلاف ہے جو فریق اوّل کی دلیل ہے کہ اذا اقیمت الصلاۃ فلا صلاۃ الا المکتوبۃ پس اس روایت ابن عمر ؓ نے بتلایا کہ اقامت صلاۃ کا علم ہو جانے کے باوجود مسجد کے باہر سنت ادا کر کے جماعت میں شامل ہوسکتا ہے پس اس اعتبار سے یہ ایک پہلو دلیل بن گئی۔

ہم تائید جواب میں ابن عمر ؓ کی مزید روایات پیش کرتے ہیں۔

۲۱۶۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُوْلُ : أَيْقَظْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ .

۲۱۶۲: نافع کو میں نے کہتے سنا کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو نماز فجر کے لئے بیدار کیا اس وقت فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی تھی پس انہوں نے اٹھ کر پہلے دو رکعت پڑھیں۔

۲۱۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَاءَ وَالْإِمَامُ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَصَلَّاهُمَا فِيْ حُجْرَةِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ إِنَّهُ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا فِي الْمَسْجِدِ لِأَنَّ حُجْرَةَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۲۱۶۳: زید بن اسلم نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ ایسے وقت آئے جبکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور نماز فجر سے پہلے انہوں نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی تھیں پس آپ نے حضرت حفصہ ؓ کے حجرہ میں ادا فرمائیں۔ پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ ان نوافل کو مسجد میں ادا کیا کیونکہ حضرت حفصہ ؓ کا حجرہ مبارکہ مسجد سے ہے۔ یہ روایت حضرت ابن عباس ؓ والی روایت کے موافق ہے۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ نے جماعت کا پتہ چل جانے کے باوجود حجرہ حفصہ ؓ میں نماز ادا کی اور پھر جماعت میں شرکت کی یہ دلیل ہے کہ جماعت شروع ہو جانے پر سنت ادا کرنے میں حرج نہیں۔

۲۱۶۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ

عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي الصَّلَاةِ.

۲۱۶۴: ابوعبیداللہ نے ابوالدرداءؓ کے متعلق بیان کیا کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے جبکہ لوگ نماز فجر کی صفوں میں ہوتے وہ مسجد کی ایک جانب دو رکعت پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاتے۔

۲۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ: ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

۲۱۶۵: ابوعبیدہ نے عبداللہ بن مسعودؓ کے متعلق بیان کیا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۲۱۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَنُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي آخِرِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

۲۱۶۶: ابوعثمان مہدی کہتے ہیں کہ ہم عمر بن خطاب ؓ کے پاس صبح کی سنتوں سے پہلے آتے اور آپ نماز میں مصروف ہو جاتے پھر ہم دو رکعت مسجد کے آخر میں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاتے۔

۲۱۶۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ ثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: كُنَّا نَجِيءُ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَنَرْكَعُ الرَّكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَدْخُلُ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ.

۲۱۶۷: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر ؓ کے پاس نماز صبح کی حالت میں آتے پس دو رکعت پڑھ کر پھر آپ کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاتے۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۵۷/۲۔

۲۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ: كَانَ مَسْرُوقٌ يَجِيءُ إِلَى الْقَوْمِ، وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِي صَلَاتِهِمْ.

۲۱۶۸: شعبی کہتے ہیں کہ مسروق لوگوں کے پاس اس وقت آتے جبکہ لوگ نماز میں ہوتے اور انہوں نے ابھی فجر کی دو سنت نہ پڑھی ہوتی تھی پس وہ مسجد میں دو رکعت پڑھتے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاتے۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۵۶/۲۔

۲۱۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ.

۲۱۶۹: عاصم احول نے شعبی سے بیان کیا کہ مسروق اسی طرح کرتے البتہ اس روایت میں فی ناحیۃ المسجد کا لفظ ہے۔

تخریج : عبدالرزاق ۴۴۵/۲۔

۲۱۷۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : (إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ تُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلِّهِمَا وَإِنْ كَانَ الْإِمَامُ يُصَلِّيْ ثُمَّ ادْخُلْ مَعَ الْإِمَامِ).

۲۱۷۰: ابراہیم کہتے ہیں کہ حسن سے روایت ہے کہ جب تم مسجد میں ایسی حالت میں آؤ کہ ابھی فجر کی دو سنت نہ پڑھی ہو تو ان کو پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں مصروف ہو جائے پھر ان کے ساتھ نماز میں داخل ہو جاؤ۔

تخریج : عبدالرزاق ۴۴۴/۲۔

۲۱۷۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ : يُصَلِّيْهِمَا فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ الْقَوْمُ فِيْ صَلَاتِهِمْ.

۲۱۷۱: یونس نے حسن کو کہتے سنا کہ ان دو رکعت کو مسجد کے کونے میں پڑھ لو پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤ۔

۲۱۷۲: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ. فَهٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا قَدْ أَبَاحُوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ أَنْ يَرْكَعَهُمَا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ. فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ. وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهُ يَدْخُلُ فِي الْفَرِيْضَةِ وَيَدَعُ الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُمْ قَالُوْا : تَشَاغُلُهُ بِالْفَرِيْضَةِ أَوْلٰى مِنْ تَشَاغُلِهِ بِالتَّطَوُّعِ وَأَفْضَلُ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَوْ كَانَ فِيْ مَنْزِلِهِ فَعَلِمَ دُخُوْلَ الْإِمَامِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ أَنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَرْكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مَا لَمْ يَخَفْ فَوْتَ صَلَاةِ الْإِمَامِ فَإِنْ خَافَ فَوْتَ صَلَاةِ الْإِمَامِ لَمْ يُصَلِّهِمَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا أُمِرَ أَنْ يَجْعَلَهُمَا قَبْلَ الصَّلَاةِ. وَلَمْ يُجْمِعُوْا أَنَّ تَشَاغُلَهُ بِالسَّعْيِ إِلَى الْفَرِيْضَةِ أَفْضَلُ مِنْ تَشَاغُلِهِ بِهِمَا فِيْ مَنْزِلِهِ. وَقَدْ أُكِّدَتَا مَا لَمْ يُؤَكَّدْ شَيْءٌ مِنَ التَّطَوُّعِ وَرُوِيَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ التَّطَوُّعِ أَدْوَمَ مِنْهُ عَلَيْهِمَا وَأَنَّهُ قَالَ : (لَا تَتْرُكُوْهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ). فَلَمَّا كَانَتَا

قَدْ أُكِّدَتَا بِالتَّأْكِيْدِ' وَرَغَّبَ فِيْهِمَا هٰذَا التَّرْغِيْبَ' وَنَهٰى عَنْ تَرْكِهِمَا هٰذَا النَّهْيَ' وَكَانَتَا تُرْكَعَانِ فِي الْمَنَازِلِ قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ' كَانَتَا أَيْضًا -فِي النَّظَرِ -أَنْ تُرْكَعَا فِي الْمَسَاجِدِ' قَبْلَ الْفَرِيْضَةِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۱۷۲:ابن عون نے شعبی انہوں نے مسروق کے متعلق اسی طرح بیان کیا۔

حاصل آثار: یہ تمام اکابر تابعین رحمہم اللہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کہ جو فجر کی دو رکعت کو جماعت کے کھڑے ہو جانے کی صورت میں بھی ادائیگی کی تاکید کرتے تھے اور خود اسی پر عمل پیرا تھے پس ثابت ہوا کہ مسجد کے پچھلی جانب ان دو رکعت کی ادائیگی میں حرج نہیں اگرچہ امام جماعت شروع کر چکا ہو آثار و روایات کے لحاظ سے ہم ثابت کر چکے اب بطریق نظر اس پر نگاہ ڈالیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور فرمائیں کہ جو حضرات فریضہ میں داخل ہونے کو افضل و اولیٰ قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دو رکعت کا ترک کر دینا اس سے اولیٰ ہے کہ فرض کی شمولیت میں تاخیر کی جائے۔

ہم ان سے عرض کرتے ہیں کہ اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مسجد میں موجود ہو اور اسے جماعت کے کھڑے ہونے کا علم ہو گیا اور اسے معلوم ہے کہ وہ فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو سکتا ہے تو اسے فجر کی دو رکعت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہئے اور اگر جماعت کے فوت ہو جانے کا خدشہ ہو تو انہیں ادا نہ کرے کیونکہ اس کو دو فرض سے پہلے ادا کرنے کا حکم ہے۔

اور اس پر اتفاق نہیں کہ فرض کی طرف چل کر آنا اپنے گھر میں دو رکعتوں میں مشغول ہونے سے افضل ہے حالانکہ ان نوافل کی جتنی تاکید ہے کسی نفل نماز کی اس قدر تاکید نہیں ہے اور روایات میں وارد ہے کہ آپ کسی نفل نماز پر اس قدر دوام کرنے والے نہ تھے جس قدر دوام ان پر ثابت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ولا تترکوھما وان طردتکم الخیل۔**

تخریج : ابو داؤد فی التطوع باب۳' نمبر۱۲۵۸' مسند احمد ۴۰۵/۲۔

ان کو ایسی حالت میں بھی مت چھوڑو جبکہ گھوڑوں کے روندنے کا خطرہ لاحق ہو۔ تو جب اس قدر تاکید اور ترغیب ان کے متعلق دلائی گئی اور ان کے چھوڑنے کی ممانعت فرمائی اور یہ دو رکعت گھروں میں فرائض سے قبل پڑھی جاتی ہیں تو پھر فرض سے قبل مسجد میں بھی پڑھی جانی چاہئیں قیاس و نظر یہی کہتے ہیں۔

یہی امام ابوحنیفہ و ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

حاصل نوٹ: یہاں بھی امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے طرز کے مطابق اپنی رائے کے خلاف قول کو ذکر کیا تو ان کے دلائل کے جوابات نقد دیتے چلے گئے ادھار نہیں چھوڑے اور جب میدان صاف ہو گیا تو پھر اپنے دلائل پیش کر کے عمل صحابہ و تابعین سے ان کی

تائید بھی فرمائی اور آخر میں نظری دلیل لائے جس کو تنویر علی الدلیل کہنا چاہئے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

ایک کپڑے میں نماز کا حکم

جب کسی کے پاس دو کپڑے ہوں تو ایک کپڑے میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

نمبر①: حضرت مجاہد ابراہیم رحمہم اللہ نے اس کو مکروہ تحریمی کہا۔

نمبر②: ائمہ اربعہ اور حسن بصری رحمہ اللہ اس پر کچھ حرج قرار نہیں دیا بس زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی (خلاف ادب) کہا ہے۔

مؤقف اول اور دلائل: دو کپڑوں کی موجودگی میں ایک کپڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَسَاهُ وَهُوَ غُلَامٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي مُتَوَشِّحًا فَقَالَ: أَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ؟ قَالَ: بَلَى قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوِ اسْتَعَنْتُ بِكَ وَرَاءَ الدَّارِ أَكُنْتَ لَابِسَهُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ تَزَيَّنَ لَهُ أَمِ النَّاسُ؟ قَالَ نَافِعٌ (بَلِ اللّٰهُ) فَأَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَافِعٌ: قَدِ اسْتَيْقَنْتُ أَنَّهُ عَنْ أَحَدِهِمَا وَمَا أُرَاهُ إِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا يَشْتَمِلْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ، مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ وَلْيَرْتَدِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ ثُمَّ لِيُصَلِّ).

۲۱۷۳: نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے کپڑا پہنایا جبکہ میں بچہ تھا پس اسے توشح (دائیں اور بائیں بغل سے نیچے کپڑے کی اطراف گزار کر کندھوں پر ڈال لیں پھر دونوں طرف کے کنارے سینے پر باندھ لیں) کی حالت میں نماز پڑھتے پایا آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہ تھے اس نے ہاں میں جواب دیا تو فرمایا کیا گھر کے باہر تمہیں کام بھیجا جائے کیا تو ان دونوں کو پہنے گا اس نے کہا جی ہاں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے کہ اس کے لئے زینت کی جائے یا لوگوں کا؟ نافع کہتے ہیں میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا حق زیادہ ہے پس حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بتلائی میرے خیال میں وہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود کی طرح اشتمال (اس طرح کپڑے میں لپٹنا کہ ہاتھ بھی نہ نکل سکیں) جس کے پاس دو کپڑے ہوں وہ ایک کو بطور ازار استعمال کرے اور دوسرے کو اوپر اوڑھ لے اور جس کے پاس دو کپڑے نہ ہوں وہ ازار کے طور پر باندھ لے پھر نماز ادا کرے۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۸۲ نمبر ۶۳۵۔

۲۱۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

۲۱۷۴: حماد بن زید نے ایوب عن نافع پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت ذکر کی ہے۔

تخریج : بیهقی فی السنن ۳۳٤/۲۔

۲۱۷۵: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ : ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَكَّ نَافِعٌ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا حَدَّثَ بِهِ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

۲۱۷۵: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں اس کو مرفوع بیان کروں یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کروں یہ نافع کو شک ہے پھر اسی طرح روایت بیان کی کہ یہ کلام عمر ہے یا کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میرے نزدیک کلام رسول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱٤۸/۲۔

۲۱۷٦: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا أُبَيٌّ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ، فَكَرِهُوا الصَّلَاةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لِمَنْ كَانَ قَادِرًا عَلَى ثَوْبَيْنِ، وَكَرِهُوا الصَّلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ قَادِرًا إِلَّا عَلَى ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُشْتَمِلًا بِهِ مُلْتَحِفًا، قَالُوا : وَلٰكِنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَّزِرَ بِهِ. وَاحْتَجُّوا بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالُوا : هُوَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَكَّ فِيهِ. وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ

۲۱۷٦: نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ آثار و روایات کو سامنے رکھتے ہوئے اس باب کا یہی مطلب ہے۔ اب نظر و فکر سے دیکھتے ہیں۔ بلاشبہ وہ لوگ جو اس طرف گئے ہیں کہ وہ فرائض میں شامل ہو جائے اور دو رکعات فجر کو چھوڑ دے تو ان کا کہنا یہ ہے کہ نوافل میں اس کی مشغولیت سے فرائض کی مشغولیت بہرحال اولیٰ و افضل ہے۔ ان کے بالمقابل یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ اس بات میں سب کا اتفاق ہے کہ اگر یہ شخص اپنے مکان پر ہوتا اور اسے نماز فجر میں اس کو امام کا داخلہ معلوم ہو جاتا تو اسے زیادہ مناسب یہی تھا کہ وہ فجر کی سنتوں میں مشغول ہو جب تک کہ امام کی نماز کے چلے جانے کا خطرہ نہ ہو۔ اگر اسے نماز کی جماعت فوت ہونے کا خطرہ ہو تو پھر ان کو ترک کر دے کیونکہ اسے یہ حکم ہوا ہے کہ وہ ان کو فرائض سے پہلے ادا کر لے اور اس بات پر اتفاق نہیں کہ فرائض کی طرف میں مشغولیت اس کو گھر میں سنن کے پڑھنے سے افضل ہے

اور دوسری بات یہ ہے کہ عام نوافل کی بنسبت ان کی تاکید بھی زیادہ ہے۔ روایات میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان سے زیادہ کسی نفل نماز کی پابندی نہ کرتے تھے اور ان کے متعلق تو یہاں تک فرمایا کہ ان کو مت چھوڑو اگرچہ تمہیں گھوڑے روند ڈالیں۔ پس جب ان کی اس قدر تاکید وترغیب ہے اور ان کو چھوڑنے کی اس انداز سے منع کیا گیا ہے اور فرائض سے پہلے یہ گھروں میں پڑھی جاتی تھیں تو تقاضا قیاس یہ ہے کہ ان کو مساجد میں بھی فرائض سے قبل پڑھا جائے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ کا قول ہے۔

تخریج : محمع الزوائد ۱۸٤/۲' بیھقی ۳۳۳/۲۔

حاصل روایات

ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لئے ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہے اور جس کے پاس ایک کپڑا ہو وہ اس کو اوڑھ لپیٹ کر نماز ادا کرے البتہ زیادہ مناسب یہ ہے کہ اس کو بطور ازار باندھے اور نماز ادا کرے اس روایت کے کلام نبوت ہونے میں کوئی شک نہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ دو کپڑوں کے ہوتے ہوئے ایک کپڑے میں نماز نہایت ناپسند ہے۔

روایت بالا کے مرفوع ہونے کا ثبوت۔

۲۱۷۷: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ' قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ' عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَلْبَسْ ثَوْبَيْهِ' فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ مَنْ يُزَّيَّنَ لَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ ثَوْبَانِ' فَلْيَتَّزِرْ إِذَا صَلَّى' وَلَا يَشْتَمِلُ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ)

۲۱۷۷: نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنا کپڑا پہنے پس اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان کے لئے زینت کی جائے اگر دو کپڑے میسر نہ ہوں تو ایک کپڑے کو بطور ازار استعمال کرے جبکہ وہ نماز پڑھنے لگے اور یہود کی طرح اپنے آپ کو پورے ایک کپڑے میں نہ لپیٹ دے۔ امام طحاوی ﷫ فرماتے ہیں کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ جس شخص کو دو کپڑوں کی قدرت ہو اسے ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہے اور جس شخص کو ایک کپڑے کی قدرت ہو اسے کپڑے کو مکمل طور پر لپیٹ کر پڑھنا مکروہ ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ وہ اسے ازار کے طور پر باندھ لے۔ انہوں نے اس روایت کو بطور دلیل پیش کیا ہے اور کہا کہ یہ جناب نبی اکرم ﷺ سے منقول ہوا ہے اور انہوں نے مندرجہ ذیل روایات ذکر کیں۔

تخریج : بیھقی ۳۲۳/۲۔

۲۱۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ' قَالَ : ثَنَا أُبَيٌّ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ :

(اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَتَّزِرْ وَلْیَرْتَدِ). قَالَ : فَهٰذَا مُوْسٰی بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ مِنْ جُلَّةِ اَصْحَابِ نَافِعٍ وَقُدَمَائِهِمْ فَذَکَرَ ذٰلِکَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَشُکَّ وَوَافَقَهُ عَلٰی ذٰلِکَ تَوْبَةُ الْعَنْبَرِیُّ .قِیْلَ لَهُمْ : فَقَدْ رَوٰی عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَیْرُ نَافِعٍ فَذَکَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۲۱۷۸: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ ازار باندھے اور دوسری چادر اوڑھ لے۔ موسیٰ بن عقبہ رحمہ اللہ یہ نافع کے اجلہ شاگردوں سے ہیں انہوں نے اس روایت کو مرفوعاً بیان کیا ہے اور اس میں شک نہیں کیا اور ان کی موافقت میں تو بہ عنبری نے بھی روایت کو مرفوع بیان کیا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ لو یہ موسیٰ بن عقبہ نافع خلیل المنزلت قدیم شاگردوں سے ہیں انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر کسی شک کے الفاظ کے نقل کی ہے اور حضرت توبۃ عنبری اس سلسلہ میں ان کی روایت کی موافقت کرنے والے ہیں اور ان سے ذکر کا گیا کہ یہ روایت نافع کے علاوہ لوگوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف نقل کی' مرفوع نبوی قرار نہیں دی۔

تخریج : بیهقی ۳۲۳/۲۔

اعتراض:

اس روایت کو نافع کے علاوہ دیگر حضرات نے قول ابن عمر رضی اللہ عنہ قرار دیا ہے نہ کہ مرفوع روایت۔ ثبوت میں ملاحظہ ہو۔

۲۱۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رَاٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا یُصَلِّیْ مُلْتَحِفًا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ -حِیْنَ سَلَّمَ -لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ مُلْتَحِفًا وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لِاَحَدِکُمْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْیَتَّزِرْ بِهٖ .فَهٰذَا سَالِمٌ وَهُوَ اَثْبَتُ مِنْ نَافِعٍ وَاَحْفَظُ اِنَّمَا رَوٰی ذٰلِکَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَرَوَاهُ مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۲۱۷۹: سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھ رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا جبکہ اس نے سلام پھیر لیا ایک کپڑے میں لپٹ کر ہرگز نماز مت پڑھا کرو یہود کی مشابہت مت کرو اگر تمہارے پاس ایک ہی کپڑا ہو تو اس کو

بطور ازار باندھ لو۔یہ سالم ہیں جو نافع سے زیادہ حافظ ضابط ہیں۔انہوں نے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وساطت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موقوف نقل کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے مرفوع نہیں۔ پھر یہ اثر عمر رضی اللہ عنہ ہے حدیث نبوی نہیں ہے اور امام مالکؒ نے اسے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر نقل کیا اور اس کو مرفوع روایت یا قول عمر رضی اللہ عنہ بھی قرار نہیں دیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۷۸/۱۔

لیجئے: یہ سالم بن عبداللہ جو کہ نافع سے زیادہ احفظ واثبت ہیں وہ اس کو عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کر رہے ہیں نہ کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے پس اس کا موقوف ہونا ثابت وظاہر ہوگیا۔

بلکہ امام مالک نے اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اس کو جناب عمر رضی اللہ عنہ یا جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف بھی منسوب نہیں کیا (جس سے اس کا قول ابن عمر رضی اللہ عنہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

روایت مؤطا یہ ہے۔

۲۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَسَا نَافِعًا ثَوْبَيْنِ فَقَامَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ : (احْذَرْ ذٰلِكَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ أَنْ يُتَجَمَّلَ لَهُ). وَخَالَفَ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا

۲۱۸۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے نافع کو دو کپڑے پہنائے مگر وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے لگے تو میں نے ان کو کوسا اور کہا آئندہ اس سے محتاط رہو۔اللہ تعالیٰ کا زیادہ حق ہے کہ اس کے لئے زینت اختیار کی جائے۔

تخریج : موطا و مالك۔

حاصل کلام: یہ ہوگا کہ فریق اوّل کی روایات اول تو موقوف ہیں اور جو ان میں مرفوع ہیں وہ ان کے مقصد کے لئے کافی نہیں پس ایک کپڑے میں نماز کی ممانعت یا توشح واشتمال کی ممانعت شدیدہ ہرگز ثابت نہ سکے گی۔

فریق ثانی کے دلائل اور ان کا موقف:

ایک کپڑے میں نماز درست ہے جبکہ دو کپڑے میسر نہ ہوں۔روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۱۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ فَقَالَ : أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ).

۲۱۸۱: ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم ایک

کپڑے میں نماز پڑھ لیا کریں تو آپ نے فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک دو کپڑے رکھتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ٤' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۲۷۵' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۷۷' نمبر ٦۲۵' مسند احمد ۲۳۰/۲۔

۲۱۸۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ .ح

۲۱۸۲: ابوبکرہ کہتے ہیں ہمیں وہب نے بیان کیا۔

تخریج : الدارمی ۳٦۷/۱۔

۲۱۸۳: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ' قَالَا : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ' عَنْ مُحَمَّدٍ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۸۳: محمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

تخریج : بیھقی ۲۳۵/۲۔

۲۱۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ' وَمَالِكٌ' وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حَفْصَةَ' قَالُوْا : أَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَلَعَمْرِيْ إِنِّيْ لَأَتْرُكُ ثِيَابِيْ فِي الْمِشْجَبِ وَأُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ .

۲۱۸۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میری عمر کی قسم میں ضرور اپنا کپڑا لٹکانے کی لکڑی پر چھوڑ کر ایک کپڑے میں نماز پڑھوں گا۔ (بیان جواز کے لئے)

تخریج : موطا مالک فی الجماعہ نمبر ۳۱۔

۲۱۸۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۲۱۸۵: مالک نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا تذکرہ نہیں کیا۔

تخریج : مسلم ۱۹۸/۱۔

۲۱۸٦: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ' قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۱۸٦: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۳۹/۲۔

۲۱۸۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۱۸۷: قیس بن طلق نے اپنے والد سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۹۲/۱۔

۲۱۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ (شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا، فَلَمَّا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ قَارَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ، فَصَلَّى فِيْهِمَا).

۲۱۸۸: قیس بن طلق سے ان کے والد نے بیان کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ سے کسی آدمی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا ایک کپڑے میں آدمی نماز پڑھے آپ نے اس کو کوئی جواب نہ دیا جب جماعت کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ نے دو کپڑوں کو ملا کر ان میں نماز پڑھی (یعنی ایک ازار باندھ کر اور دوسرے کو اوڑھ کر)

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۷۷، نمبر۶۲۹، المعجم الکبیر ۳۳۵/۸۔

۲۱۸۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، وَقَمِيْصُهُ وَرِدَاؤُهُ فِي الْمِشْجَبِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : أَمَا وَاللّٰهِ مَا صَنَعْتُ هٰذَا إِلَّا مِنْ أَجْلِكُمْ (إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ : نَعَمْ، وَمَتٰى يَكُوْنُ لِأَحَدِكُمْ ثَوْبَانِ؟).

۲۱۸۹: قعقاع بن حکیم کہتے ہیں ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے وہ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی قمیص اور چادر کھونٹے پر لٹکی تھی جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا سنو! یہ کام میں نے تمہاری خاطر کیا (تاکہ تمہارے ذہنوں میں جواز ثابت ہو جائے) بیشک پیغمبر ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا نماز ہو جاتی ہے اور فرمایا کب تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوں گے؟

تخریج : بخاری ۵۳/۱۔

۲۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَةَ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ.

٢١٩٠: سالم نے اپنے والد عبداللہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح بیان کیا جیسا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

لیجئے: یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت فریق اوّل کے ہاں مرکزی حیثیت رکھتی تھی یہ خود ایک کپڑے میں نماز کا جواز ثابت کر رہے ہیں۔

٢١٩١: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ (عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا)

٢١٩١: عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے خود جناب رسول اللہ ﷺ کو امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب٤ نمبر١١ مسلم فی الصلاة فی الصلاة نمبر٢٧٩ ابو داؤد فی الصلاة باب٧٧ موطا مالك نمبر٣٤ مسند احمد ٣/ ١٢٧/ ١٢٨۔

٢١٩٢: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ (عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ).

٢١٩٢: ابوامامہ بن سہل نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

تخریج : ابو داؤد ١/ ٩٢۔

- دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے ملاحظہ ہو۔

٢١٩٣: حَدَّثَنَا : ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ قُتَيْلَةَ قَالَ : أَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ (سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُعَالِجُ الصَّيْدَ أَفَأُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ نَعَمْ وَزِرَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ). فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ فِيْ ثَوْبِ الْوَاحِدِ فَذٰلِكَ يُضَادُّ مَا مَنَعَ الصَّلَاةَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَيَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِهِ عَلٰى حَالِ الْوُجُوْدِ وَحَالِ الْإِعْوَازِ . وَذٰلِكَ (أَنَّ السَّائِلَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُصَلِّيْ أَحَدُنَا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا مُطْلَقًا فَقَالَ : أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟). أَيْ لَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ مَكْرُوْهَةً فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَكُرِهَتْ لِمَنْ لَا يَجِدُ إِلَّا ثَوْبًا وَاحِدًا

فَفِي جَوَابِهِ ذٰلِكَ، مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لِمَنْ يَجِدُ الثَّوْبَيْنِ، كَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، لِمَنْ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ.

٢١٩٣: موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ میں شکار کا سامنا کرتا ہوں کیا میں ایک قمیص میں نماز ادا کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا جی ہاں۔ البتہ اس کے دونوں کناروں کو سی لو اگرچہ کانٹے سے ہو۔ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک کپڑے میں نماز درست ہے۔ پس یہ روایات ان سے متضاد و مخالف ہیں جن میں ایک کپڑے میں نماز سے روکا گیا ہے۔ ان روایات میں اس بات کی دلالت پائی جاتی ہے کہ جب کپڑے میسر ہوں یا تنگ دستی ہو کسی حالت میں بھی حرج نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ سوال کرنے والے نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز کی ادائیگی کر سکتا ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کسی پابندی لگائے جواب دیا کہ تم میں سے ہر ایک کو دو کپڑے میسر ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ اگر ایک کپڑے میں نماز ناپسند و مکروہ ہوتی تو جس کے پاس ایک کپڑا ہوتا اس کی نماز مکروہ ہوتی (نہ کہ دو والے کی)۔ آپ کا جواب اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ جس کے پاس دو کپڑے ہوں اس کے لیے ایک کپڑے میں نماز کا وہی حکم ہے جو اس کے لیے حکم ہے جس کے پاس صرف ایک کپڑا ہے اور اس کے علاوہ موجود نہیں۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ٢، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٧٩، نمبر ٦٣٢، نسائی فی القبلہ باب ١٥، مسند احمد ٤٩/٤۔

حاصل روایات :

ان آثار سے ایک کپڑے میں نماز کی اباحت ثابت ہو رہی ہے یہ ان لوگوں کی بات کے خلاف ہے جو ایک کپڑے میں نماز کو درست نہیں کہتے اور اس سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کپڑا ہونے یا نہ ہونے دونوں صورتوں میں درست ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ سائل نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کیا ہم ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں مطلق فرمایا کیا تم میں سے ہر ایک دو کپڑے پاتا ہے اس مطلق جواب نے دونوں حالتوں کو داخل کر دیا اگر ایک کپڑے میں نماز مکروہ ہوتی تو جو ایک ہی کپڑا پاتا ہو اس کے لئے نماز میں کراہت قرار دی جاتی مگر آپ کے جواب نے یہ ظاہر کر دیا کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے والا جبکہ اس کے پاس دو کپڑے ہوں اور وہ شخص جس کے پاس ایک ہی کپڑا ہو دوسرا نہ ہو دونوں حکم میں برابر ہیں۔

کپڑے کا طریقہ استعمال :

روایات ملاحظہ ہوں۔

٢١٩٤: ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَفْعَلَ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ، أَيَشْتَمِلُ بِهِ أَوْ

يَتَّزِرُ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنِ الْمَقْبُرِيِّ' عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ' عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ' فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَتْ : (فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فَسَكَبَتْ لَهُ غِسْلًا فَاغْتَسَلَ' ثُمَّ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ' مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ رَكَعَاتٍ).

۲۱۹۴: ابومرہ مولیٰ عقیلؒ نے ام ہانیؓ سے طویل روایت میں نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہؓ کو حکم فرمایا انہوں نے آپ کے لئے غسل کا پانی ڈالا پھر آپ نے غسل کیا پھر آپ نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرمائی جو کئی رکعات تھیں اور اس کپڑے کی اطراف کو ایک دوسری جانب کے خلاف باندھنے والے تھے۔

تخریج : مسند احمد ٦/٣٤١' المعجم الكبير ٢٤/٤١٧۔

۲۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو' قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ' عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ فِي الصَّلَاةِ مِثْلَهُ، وَقَالَ : ثَمَانِ رَكَعَاتٍ

۲۱۹۵: ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے ابومرہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں آٹھ رکعات کا تذکرہ بھی ہے۔

۲۱۹۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ مَيْسَرَةَ' وَأَبِي النَّضْرِ' مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ' أَنَّ أَبَا مُرَّةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۱۹۶: ابومرہ نے ام ہانیؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٦/٣٤٢۔

۲۱۹۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ' أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۱۹۷: سعید بن ابی ہند نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ١/١٥٣۔

۲۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ' قَالَ : ثَنَا أَبِيْ' عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ' وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ' عَنْ كُرَيْبٍ' مَوْلَى ابْنِ

عَبَّاسٍ عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بُرْدٍ لَهُ حَضْرَمِيٍّ مُتَوَشِّحًا بِهِ، مَا عَلَيْهِ غَيْرُهُ).

۲۱۹۸: کریب مولیٰ ابن عباس نے ابن عباس سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک حضری چادر پہنے نماز پڑھتے دیکھا اس چادر کے علاوہ آپ پر اور کپڑا نہ تھا (متوشح کا معنی گزر چکا)۔

تخریج : مسند احمد ۲۶۵/۱۔

۲۱۹۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَامِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنِ ابْنٍ لِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ : قَالَ أَبِيْ (أَمَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ).

۲۱۹۹: ایاس بن سلمہ بن اکوع نے حضرت عمار بن یاسرؓ کے کسی بیٹے سے نقل کیا کہ میرے والد نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں لپٹ کر (متوشحا) ہماری امامت کرائی۔

تخریج : مسند احمد ۲۶۵/۱۔

۲۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ (أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ).

۲۲۰۰: ابوسفیان نے حضرت جابر سے نقل کیا کہ مجھے ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو ایک کپڑے میں لپٹ (متوشحا) کر نماز پڑھتے پایا۔

تخریج : ابن ماجہ ۷۳/۱۔

۲۲۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ (أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ مُلْتَحِفًا بِثَوْبِهِ، وَثِيَابُهُ قَرِيْبَةٌ مِنْهُ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ : إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِكَيْمَا تَرَوْا وَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ).

۲۲۰۱: ابوالزبیر مکی کہتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ کی خدمت میں گیا جبکہ وہ نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے ایک کپڑا لپیٹا ہوا (ملتحفا) تھا اور ان کے کپڑے ان کے قریب پڑے تھے پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ میں نے تمہاری خاطر کیا تا کہ تم دیکھ لو بے شک میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : مسلم ۱۹۸/۱۔

۲۲۰۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَتَعَطَّفْ بِهِ).

۲۲۰۲: ابوالزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ موڑ کر دوہرا کرے (تا کہ ستر ظاہر نہ ہو)

تخریج : مسند احمد ۳۲٤/۳۔

۲۲۰۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ (جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ، وَثَوْبُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ).

۲۲۰۳: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا آپ نے اس کپڑے کے دو اطراف کو مخالف کندھوں پر ڈال رکھا تھا اور اس وقت آپ کے کپڑے کھونٹے پر پڑے تھے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۳، ابو داؤد فی النارك باب ٥٦، مسند احمد ۲۳۹/۲۔

۲۲۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، عَنْ (عَاصِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، قَامَ فَصَلَّى وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ بِإِزَارٍ، وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ، فَلَمَّا صَلَّى انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى هٰكَذَا).

۲۲۰۴: عاصم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں جابر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا جب نماز کا وقت ہوا تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اس وقت وہ ایک ازار باندھنے والے تھے حالانکہ ان کے کپڑے کھونٹے پر لٹکے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

تخریج : سابقہ تخریج دیکھیں۔ بیهقی ۲۳۵/۲۔

۲۲۰۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فِيْ بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ).

۲۲۰۵: عروہ نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے ام سلمہ کے مکان پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اس حال میں کہ اس کپڑے کے کنارے اپنے دونوں کندھوں کی اطراف پر ڈالنے

والے تھے۔

تخریج : ابو داؤد ۹۲/۱۔

۲۲۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ (عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُلْتَحِفًا بِهِ، مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْهِ).

۲۲۰۶: ابوامامہ بن سہل نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھتے پایا جبکہ کپڑے کی اطراف دونوں کندھوں پر ڈالی ہوئی تھیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۷۶، نمبر ۶۲۸۔

۲۲۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ .

۲۲۰۷: سلیمان بن حرب بیان کرتے ہیں حماد بن سلمہ نے اپنی اسناد سے بیان کیا۔

۲۲۰۸: ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلَى أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُتَوَشِّحٌ بِبُرْدٍ، فَصَلَّى بِهِمْ).

۲۲۰۸: حسن نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے جبکہ آپ اسامہ پر ٹیک لگانے والے اور ایک چادر میں لپٹنے والے تھے اور آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔

تخریج : مسند احمد ۲۳۹/۳۔

۲۲۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا : أَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ).

۲۲۰۹: عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب تم میں سے کوئی ایک ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو وہ اس کی اطراف کو ایک دوسری سے مختلف کرے (تا کہ ستر ظاہر نہ ہو)۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۵، مسلم فی الزهد نمبر ۴۷، ابو داؤد فی الصلاۃ نمبر ۷۷، مسند احمد ۲، ۲۵۵/۳۱۹۔

۲۲۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ، وَشُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ). فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ' مُتَوَشِّحًا بِهٖ، فِي حَالِ وُجُوْدِ غَيْرِهٖ .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّهٗ صَلّٰى وَثِيَابُهٗ عَلَى الْمِشْجَبِ' فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ' مُتَوَشِّحًا بِهٖ .فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا اتَّسَعَ مِنَ الثِّيَابِ خَاصَّةً' لَا عَلٰى مَا ضَاقَ مِنْهَا' وَيَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى كُلِّ الثِّيَابِ' مَا ضَاقَ مِنْهَا وَمَا اتَّسَعَ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ' فَاِذَا اَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ' قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :

۲۲۱۰: عروہ نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اس طرح کہ آپ نے اس کپڑے کی دونوں طرفوں کو مختلف اطراف میں کر رکھا تھا (جیسا باندھتے وقت کرتے ہیں)

تخریج : سابقہ نمبر ۲۲۰۶ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات و آثار: ان آثار سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایک کپڑے میں نماز بلا کراہت درست ہے اس ایک کپڑے میں لپٹ کر خواہ دوسرا کپڑا موجود ہو ممکن ہے کہ یہ اس کپڑے میں ہو جو کہ وسیع ہو نہ کہ اس میں جو تنگ ہو اور یہ بھی ممکن ہے تنگ و وسیع کی قید نہ ہو جتنا نماز کے لئے کفایت کرنے والا ہو۔

اب ایک جانب کی تعیین کے لئے روایات پر غور کرتے ہیں۔

ان متواتر روایات میں جن کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے کہ دوسرے کپڑے پانے کے باوجود آپ ایک کپڑے میں توشح کر کے نماز پڑھتے اور ایک روایت کے ضمن میں ایسی حالت میں آپ کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے جبکہ آپ کے کپڑے کھونٹے پر لٹکے تھے۔ اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ نماز کھلے کپڑے میں ہو اور تنگ کپڑے میں نہ ہو اور یہ بھی درست ہے کہ ہر کپڑے میں ہو خواہ وہ تنگ ہو یا وسیع۔ پس اس سلسلہ میں غور و فکر کیا تو حضرت ابوزرعہ کی روایت مل گئی جو ذیل میں ہے۔

۲۲۱۱: ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ : ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ' عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ سَعِيْدٍ' قَالَ : ثَنَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ : (اِذَا اتَّسَعَ الثَّوْبُ فَتَعَطَّفْ بِهٖ عَلٰى عَاتِقِكَ' وَاِذَا ضَاقَ فَاتَّزِرْ بِهٖ ثُمَّ صَلِّ). فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ لِاشْتِمَالَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ' وَاَنَّهٗ هُوَ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ اَنْ يُفْعَلَ فِي الثِّيَابِ الَّتِيْ يُصَلِّيْ فِيْهَا' وَاِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ لِضِيْقِ الثَّوْبِ' اتَّزَرَ بِهٖ .وَاحْتَجْنَا اَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ الثَّوْبِ الْوَاسِعِ' الَّذِيْ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَتَّزِرَ بِهٖ، وَيَشْتَمِلَ' هَلْ يَشْتَمِلُ بِهٖ، اَوْ يَتَّزِرُ؟ وَكَيْفَ يَفْعَلُ فَاِذَا يُوْنُسُ؟

۲۲۱۱: شرحبیل بن سعید کہتے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جب کپڑا بڑا ہو تو اسے کندھے پر موڑ لو اور جب چھوٹا ہو تو اس کو بطور ازار باندھ لو پھر نماز ادا کرو۔ اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ اصل مقصود کپڑا لپیٹنا ہے اور جن کپڑوں میں نماز ادا کر رہا ہے۔ نماز والے کپڑوں میں یہی مناسب ہے اور

جب کپڑے کی تنگی کی وجہ سے لپیٹنے کی قدرت نہ ہو تو بطور ازار کے استعمال کر لے۔ اب ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم کھلے کپڑے کا حکم معلوم کریں جس کو آدمی ازار اور اشتمال دونوں طرح استعمال کر سکتا ہو۔ کیا اس میں اشتمال کرے یا ازار کے طور پر استعمال کرے اور کیا کرے چنانچہ ذیل میں روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : تخریج روایت نمبر ۲۲۰۶ کو ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات : اس روایت سے ثابت ہوا کہ اصل مقصود کپڑے کو تمام جسم کو شامل ہونا ہے اور یہی کپڑا مناسب ہے جس میں نماز پڑھی جائے اور اس کی تنگی ہو تو پھر ازار بھی کفایت کر جائے گی۔

اشتمال واتزار کا امتیاز:

روایت ملاحظہ ہوں۔

۲۲۱۲: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يُصَلِّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ).

۲۲۱۲: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی آدمی ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ جس کپڑے کا کوئی حصہ دونوں کندھوں پر نہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ٥، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٧٧، نمبر ٦٢٦، نسائی فی القبلہ باب ١٨۔

۲۲۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح

۲۲۱۳: فہد نے کہا ابو نعیم نے بیان کیا۔

۲۲۱۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۲۱۴: مؤمل نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۲۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ). فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُتَّزِرًا بِهٖ. وَقَدْ جَاءَ عَنْهُ أَيْضًا أَنَّهٗ نَهٰى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيْلِ وَحْدَهٗ، لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ.

۲۲۱۵: ابن جریر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تم میں سے کوئی آدمی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے اس چادر کا کچھ حصہ اپنے دونوں کندھوں پر ڈالنا چاہئے۔ جناب ابو الزناد والی روایت میں

جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے کو بطور ازار باندھ کر نماز سے منع فرمایا ہے اور بات کی بھی ممانعت ہے کہ اکیلے پاجامے میں نماز پڑھے جبکہ اس پر اور کپڑا نہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ٤' ابو داؤد فی الصلاۃ باب٧٧' نسائی فی القبلہ باب ١٤' ابن ماجہ فی الاقامہ باب ٦٩' موطا مالك نمبر ٢٩' مسند احمد ٢/٢٥٥' ٣' ١٠/١٥۔

حاصل روایات : ابی الزناد والی روایت نمبر ۲۲۱۲ میں ایک کپڑے کو بطور ازار کے باندھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا اور ایک روایت میں یہ بھی وارد ہے کہ آپ ﷺ نے تنہا سراویل میں نماز سے منع فرمایا جبکہ اس پر کوئی دوسرا کپڑا نہ ہو اور روایت نمبر ۲۲۱۵ میں کندھوں پر ڈالنے کے بغیر نماز سے منع فرمایا گیا۔

۲۲۱۶: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِیْ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ' عَنْ أَبِی الْمُنِيْبِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَهٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ' وَهٰذَا -عِنْدَنَا -عَلَى الْوُجُوْدِ مَعَهُ لِغَيْرِهِ' فَإِنْ كَانَ لَا يَجِدُ غَيْرَهُ، فَلَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِيْهِ' كَمَا لَا بَأْسَ فِي الثَّوْبِ الصَّغِيْرِ مُتَّزِرًا بِهٖ .فَهٰذَا تَصْحِيْحُ مَعَانِی هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فِیْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ أَصْحَابِهٖ فِیْ ذٰلِكَ آثَارٌ .مِنْهَا

۲۲۱۶: ابوالمنیب نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے بریدہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی کو نقل کیا ہے۔ یہ ہمارے ہاں اس وقت ہے جبکہ دوسرا کپڑا موجود ہو' اگر دوسرا کپڑا بالکل میسر نہ ہو تو پھر اس میں نماز پڑھ لینے میں چنداں حرج نہیں ہے جیسا چھوٹے کو بطور ازار استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ یہ ان آثار کے معانی کی تصحیح کا تقاضا اس باب یہی ہے اور صحابہ کرام ؓ کی روایات اس سلسلہ میں تائید کے طور پر درج ذیل ہیں۔

حاصل کلام : یہ اور اسی طرح کی دیگر روایات ہمارے ہاں دوسرے کپڑے کے وجود کے ساتھ ہیں اور اگر اس کے پاس اور کپڑا بالکل نہ ہو تو اس ایک کپڑے میں نماز پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ چھوٹے کپڑے کو بھی بطور ازار باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ دوسرا کپڑا موجود نہ ہو۔

آثار کو سامنے رکھ کر ان کی تصحیح و تطبیق کا یہی تقاضا ہے جو اس سلسلہ میں ذکر کر دیا۔

آثار صحابہ کرام ؓ:

۲۲۱۷: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ' عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ' (أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' عَاقِدِیْ ثِيَابِهِمْ فِیْ رِقَابِهِمْ' مَا عَلٰى أَحَدِهِمْ إِلَّا ثَوْبٌ

وَاحِدٌ).

۲۲۱۷: ابوحازم کہتے ہیں سہل بن سعد بیان کرتے ہیں کہ کچھ مسلمان آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازوں میں حاضر ہوتے اور انہوں نے اپنے کپڑوں کو گردنوں سے باندھا ہوا ہوتا اور ان کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہوتا تھا۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب۳' ٦' الاذان باب١٣٦' العمل فی الصلاة باب١٤' مسلم فی الصلاة ١٣٣' ابو داؤد فی الصلاة باب٧٨٠' نمبر ٦٣٠' نسائی فی القبله باب١٦' مسند احمد ٤٣٣/٣' ٣٣١/٥۔

۲۲۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ' قَالَ : ثَنَا ثَابِتُ بْنُ الْعَجْلَانِ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ سُلَيْمٌ الْأَنْصَارِيُّ' أَنَّهُ صَلَّى مَعَ أَبِیْ بَكْرٍ فِیْ خِلَافَتِهٖ' سَبْعَةَ أَشْهُرٍ' فَرَأَی أَكْثَرَ مَنْ يُصَلِّیْ مَعَهُ مِنَ الرِّجَالِ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ يُدْعَی بُرْدًا' لَيْسَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ.

۲۲۱۸: ابوعامر سلیم انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے ایام خلافت میں چھ ماہ نماز پڑھی ان کے ساتھ اکثر نماز پڑھنے والوں کو ایک کپڑے میں دیکھا جس کو (برد) چادر بولتے تھے ان پر اس کے علاوہ کپڑا نہ ہوتا تھا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ٢٧٨/١۔

۲۲۱۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِیْ خَالِدٍ' عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِیْ حَازِمٍ' قَالَ : صَلَّى بِنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ' فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ' قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

۲۲۱۹: قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ہمیں خالد بن الولید نے یرموک کے دن نماز پڑھائی جبکہ وہ ایک کپڑے میں لپٹے تھے اور اس کی دونوں اطراف کو مخالف سمت میں باندھا ہوا تھا۔

تخریج : ٢٧٦/١' ابن ابی شیبه۔

۲۲۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ' عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِیْ حَازِمٍ' قَالَ : (أَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَوْمَ الْيَرْمُوْكِ' فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ' قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ' وَخَلْفَهُ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .) فَفِيْمَا قَدْ رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ' مَا يُضَادُّ مَا رَوَيْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .ثُمَّ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ' مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ' فَذٰلِكَ أَوْلَى أَنْ يُؤْخَذَ بِهٖ' مِمَّا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَهٰذَا الَّذِیْ بَيَّنَّا' قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِیْ يُوْسُفَ

وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۲۲۲۰: قیس بن ابوحازم کہتے ہیں کہ ہمیں خالد بن الولید نے یوم یرموک میں نماز پڑھائی آپ نے ایک کپڑا پہن رکھا تھا اوراس کی دونوں اطراف مخالف سمت میں باندھ رکھی تھیں اوران کے پیچھے نماز پڑھنے والے اصحاب محمد ﷺ تھے۔ ان آثار میں جو کچھ ہم نے نقل کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت ہے اور پہلے آثار میں جو کچھ ہے اس کے موافق ہے۔ پس ہم اسی کو اولیٰ ہونے کی بناء پر اختیار کرتے ہیں اور یہ جو ہم نے واضح کیا ہے یہ حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۷۶/۲۔

حاصل کلام: جن اصحاب النبی ﷺ کا ہم نے تذکرہ کیا کہ ایک کپڑے میں نماز درست ہے ان کے متضاد آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو پایا جوفریق اوّل نے پیش کی پھر جناب نبی اکرم ﷺ کے گزشتہ آثار میں وہ چیز مل گئی جو ان کے قول کے موافق تھی پس اس کو اختیار کرنا اولیٰ ہے فقط اس قول کو لینے سے جو فقط عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

گویا عمر رضی اللہ عنہ کے اقوال میں سے وہ قول جو جناب رسول اللہ ﷺ کے قول وعمل کے موافق ہے اس کو لیا جائے گا دوسرا متروک ہوگا۔

یہ جو یہاں تک وضاحت کی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

نوٹ :اس باب میں نقل آثار پر اکتفاء کیا گیا اور فریق اوّل کے جوابات ساتھ ساتھ نپٹا دیئے گئے اور مسئلہ کی ہر ہر جہت پر روایات اور آثار پیش کئے یہ باب بھی نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے موجودہ دور میں غیر مقلدین کا خاصا طبقہ بخاری کی بعض روایات کو جو مزاج کے مطابق ہیں لے کر دوسری بخاری کی روایات کو ترک کرتا ہوا پائیں گے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ

اُونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم

خلاصۃ المرام :

نمبر ①: اونٹوں کے باڑے میں نماز کو امام احمد اسحاق حسن بصری رحمہم اللہ مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔

نمبر ②: بقیہ ائمہ ثلاثہ اور جمہور علماء اس کو جائز قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: اونٹوں کے باڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے جائز نہیں۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۲۲۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَبَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالُوْا : حَدَّثَنَا أَبُوْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ .أَبُو الْعَبَّاسِ الْمِصْرِيُّ' عَنْ زَيْدِ بْنِ جَبِيْرَةَ' عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ' وَالْمَجْزَرَةِ' وَالْمَقْبَرَةِ' وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ' وَالْحَمَّامِ' وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ' وَفَوْقَ بَيْتِ اللّٰهِ).

۲۲۲۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات مقامات پر نماز سے منع فرمایا ہے نمبر ۱ کوڑی نمبر ۲ مذبح خانہ نمبر ۳ قبرستان میں نمبر ۴ راستہ کے درمیان نمبر ۵ حمام میں نمبر ۶ اونٹوں کے باڑے میں نمبر ۷ بیت اللہ کی چھت پر۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱٤١' ابن ماجه فی المساجد باب ٤۔

۲۲۲۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ' قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ' قَالَ : أَنَا الْحَجَّاجُ' قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ' مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ' وَكَانَ ثِقَةً' وَكَانَ الْحَكَمُ يَأْخُذُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ' وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ).

۲۲۲۲: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اونٹوں کے باڑے میں مت پڑھو۔

۲۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ' عَنِ الْأَعْمَشِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى' عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِهَا .قَالَ : لَا قَالَ : أُصَلِّيْ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ؟ قَالَ : لَا قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِهَا؟ قَالَ : نَعَمْ).

۲۲۲۳: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ نے ہاں میں جواب دیا۔ اس نے پوچھا کیا ہم ان کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ فرمایا نہیں۔ اس نے سوال کیا کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ اس نے سوال کیا ان کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ فرمایا جی ہاں۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر۹۷' ابو داؤد فی الطهارة باب ۷۱' ترمذی فی الصلاة باب ۱٤۲' ابن ماجه فی المساجد باب ۱۲' دارمی فی الصلاة باب ۱۱۲' مسند احمد ٤٥١/۲۔

۲۲۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ .ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَا : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا لَمْ تَجِدُوْا إِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاطِنَ الْإِبِلِ، فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ).

۲۲۲۴: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم بکریوں کے باڑے اور اونٹوں کے باڑے کے علاوہ جگہ نہ پاؤ تو بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لو مگر اونٹوں کے باڑے میں مت پڑھو۔

تخریج : ابن ماجه في الطهارة باب۶۷، مسند احمد ۲، ۴۵۱/۴۹۱۔

۲۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَبِيْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أُصَلِّيْ فِيْ مَبَاءَ اتِ الْغَنَمِ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : أُصَلِّيْ فِيْ مَبَاءَ اتِ الْإِبِلِ؟ قَالَ : لَا).

۲۲۲۵: جعفر بن ابی ثور نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ اس نے دوسرا سوال کیا کیا اونٹوں کے باڑے میں پڑھ سکتا ہوں؟ فرمایا نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۵، ۹۲/۱۰۰۔

۲۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۲۲۶: جعفر بن ابی ثور نے جابر بن سمرہؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اونٹوں کے باڑہ میں نماز مکروہ ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔ یہاں تک کہ بعض نے تو اس کے حکم میں غلطی کرتے ہوئے نماز کو فاسد قرار دیا۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ان مواقع میں نماز درست ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ جن روایات میں اونٹ کے باڑوں میں نماز سے منع کیا گیا ہے ان کا معنی مخدوش ہے اور ممانعت کی وجہ میں بھی اشکال ہے۔ پس ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ اونٹوں والے عموماً اونٹ کے قریب ہی پیشاب پاخانہ کرلیا کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے اس کو پلید کر دیتے ہیں۔ اس بناء پر آپ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز سے منع فرمایا نہ کہ کسی اور وجہ سے اور یہ تو

ایسی علت ہے جو ہر مقام پر نماز کے لیے مانع ہے اور بکریوں والے عادت یہ ہے کہ وہ بکریوں کے باڑے کو گندگی سے پاک رکھتے ہیں اور اس میں بول و براز سے باز رہتے ہیں۔ پس ان کے باڑے میں نماز کو درست قرار دیا گیا۔ شریک بن عبداللہ رحمہ اللہ نے اسی طرح کہا ہے اور وہ اس روایت کی یہی تاویل کرتے' اور یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ نماز کی ممانعت کا یہ سبب ہرگز نہیں ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اونٹ اچھل کود کرتے ہیں اور اس میں ہر سامنے آنے والے کو قتل و ہلاک کر ڈالتے ہیں۔ کیا تم یہ روایت میں نہیں پاتے کہ ان کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ جنات سے پیدا کیے گئے اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ''ان اونٹوں کے لیے وحشی پن ہے جیسا جنگل کے جانوروں میں وحشی پن ہوتا ہے'' اور یہ خطرہ بکریوں سے نہیں ہے۔ اس وجہ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز سے ان اونٹوں کی حرکت کی وجہ سے روکا گیا اس بناء پر نہیں کہ ان کے پاس نجاست ہوتی ہے اور بکریوں کے پاس نہیں ہوتی۔ بکریوں کے باڑے میں نماز کو اس وجہ سے درست قرار دیا کیونکہ ان سے وحشی پن کا خطرہ نہیں' جو اونٹوں سے ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۲۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ' وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ مَكْرُوْهَةٌ' وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ' حَتّٰى غَلِطَ بَعْضُهُمْ فِيْ حُكْمِ ذٰلِكَ' فَأَفْسَدَ الصَّلَاةَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَأَجَازُوْا الصَّلَاةَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْطِنِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِيْ نَهَتْ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ' قَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِيْ مَعْنَاهَا' وَفِي السَّبَبِ الَّذِيْ كَانَ مِنْ أَجْلِهِ النَّهْيُ .فَقَالَ قَوْمٌ : أَصْحَابُ الْإِبِلِ مِنْ عَادَتِهِمُ التَّغَوُّطُ بِقُرْبِ إِبِلِهِمْ وَالْبَوْلُ' فَيُنَجِّسُوْنَ بِذٰلِكَ أَعْطَانَ الْإِبِلِ' فَنُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ لِذٰلِكَ' لَا لِعِلَّةِ الْإِبِلِ' وَإِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ الَّتِيْ تَمْنَعُ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْ أَيِّ مَوْضِعٍ مَا كَانَتْ' وَأَصْحَابُ الْغَنَمِ مِنْ عَادَتِهِمْ تَنْظِيْفُ مَوَاضِعِ غَنَمِهِمْ' وَتَرْكُ الْبَوْلِ فِيْهِ وَالتَّغَوُّطُ' فَأُبِيْحَتِ الصَّلَاةُ فِيْ مَرَابِضِهَا لِذٰلِكَ .هٰكَذَا رُوِيَ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يُفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .وَقَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ : لَيْسَ مِنْ قِبَلِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ عِنْدِيْ جَاءَ النَّهْيُ' وَلٰكِنْ مِنْ قِبَلِ أَنَّ الْإِبِلَ يُخَافُ وُثُوْبُهَا فَيَعْطَبُ مَنْ يُلَاقِيْهَا حِيْنَئِذٍ' أَلَا تَرَاهُ قَالَ : فَإِنَّهَا جِنٌّ مِنْ جِنٍّ خُلِقَتْ .وَفِيْ حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ). وَهٰذَا فَغَيْرُ مَخُوْفٍ مِنَ الْغَنَمِ' فَأَمَرَ بِاجْتِنَابِ الصَّلَاةِ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ' خَوْفَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهَا' لَا لِأَنَّ لَهَا نَجَاسَةً لَيْسَتْ لِلْغَنَمِ مِثْلُهَا' وَأُبِيْحَتِ الصَّلَاةُ

فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، لِأَنَّهُ لَا يُخَافُ مِنْهَا مَا يُخَافُ مِنَ الْإِبِلِ.

۲۲۲۷: حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرو مگر اونٹوں کے باڑے میں نماز مت پڑھو۔

تخریج : روایت نمبر۲۲۲۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات :

ان روایات میں اونٹوں کے باڑے میں نماز سے ممانعت واضح طور پر ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان کے باڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

مؤقف ثانی: بکریوں کے باڑے کی طرح اونٹوں کے باڑے میں نماز سے ممانعت واضح طور پر ثابت ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان کے باڑے میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

مؤقف ثانی: بکریوں کے باڑے کی طرح اونٹوں کے باڑے میں نماز سے بھی نماز جائز ہے جن روایات میں ممانعت وارد ہے اس کے اسباب ہیں اگر وہ اسباب پائے جائیں تو نماز ممنوع ورنہ درست ہوگی۔

تلاش اسباب:

نمبر①: بعض لوگوں نے کہا اونٹوں والے غیر محتاط ہوتے ہیں اور باڑے کے قرب و جوار میں پیشاب پاخانہ سے باز نہیں رہتے اس نجاست کی وجہ سے باڑے پلید ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے باڑے کے اندر نماز کی ممانعت کی گئی گویا گندگی سے عدم احتیاط ممانعت کا سبب ہے۔

نمبر②: اور اس کے برخلاف بکری کمزور ہے بکریوں والے ان کے مقامات کو صاف ستھرا رکتے ہیں اور ان باڑوں میں پیشاب پاخانہ خود بھی نہیں کرتے اس وجہ سے ان میں نماز کو مباح قرار دیا گیا یہ شریک بن عبداللہ کی رائے ہے وہ اس روایت کی تاویل یہی کرتے تھے۔

دوسرا سبب: یحییٰ بن آدم کہتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے ممانعت نہیں جو شریک نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اونٹوں سے ہلاکت کا خدشہ ہے یہ کینہ پرور جانور ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں سے اس کو جن قرار دیا اور من جن خلقت کہا گویا شیاطین کی طرح فطرت میں شرارت ہے اور ان کو رافع بن خدیج کی روایت کے مطابق وحشی جانور قرار دیا گیا فرمایا: ان لھذہ الابل او ابدکا وابد الوحش۔ گویا ان کے وحشی پن کا ہر وقت خطرہ ہے اور بکریوں سے چنداں یہ خطرہ نہیں ہے اس وجہ سے اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت کی گئی ہے اس وجہ سے نہیں کہ وہاں نجاست ہے بس بکریوں سے خطرہ جان نہیں تو نماز کی اجازت دی اور اونٹوں سے خطرہ جان کی وجہ سے ممانعت ہے۔

تخریج : ھذاہ الابل اوابد۔ بخاری باب ۱۹۱، مسلم فی الاصاحی نمبر ۲۰، ابو داؤد باب ۱٤، ترمذی فی العید ۱۹، نسائی

فی العید باب ۱۷' ابن ماجه فی الذبائح باب ۹' دارمی فی الاضاحی باب ۱۵' مسند احمد ۴۶۳/۳۔

۲۲۲۸: حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ' عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ الثَّلْجِيِّ' عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ بِالتَّفْسِيرَيْنِ جَمِيعًا.

۲۲۲۸: ابن شجاع ثلجی عن یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ نے دونوں تفسیریں ذکر کی ہیں۔

۲۲۲۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عِيَاضًا قَالَ : إِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ' لِأَنَّ الرَّجُلَ يَسْتَتِرُ بِهَا لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ فَهٰذَا التَّفْسِيرُ مُوَافِقٌ لِتَفْسِيرِ شَرِيكٍ.

۲۲۲۹: معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں کہ عیاض نے کہا اونٹوں کے باڑے میں نماز سے اس لئے منع کیا کیونکہ اونٹوں کے باڑے کو ستر بنا کر آدمی قضاء حاجت کرتا ہے یہ تفسیر تو شریک کے ساتھ شریک ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلیل: اونٹوں کے بارے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں البتہ گزشتہ علل میں سے کوئی پائی جائے تو ممنوع ہوگی گویا ممانعت عارضی ہوگی۔

اُونٹ کو نماز میں سترہ بنانا:

۲۲۳۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ' قَالَا : ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ).

۲۲۳۰: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ کو سامنے بیٹھا کر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے۔

۲۲۳۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ' قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ' قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيلُ' عَنْ زِيَادٍ الْمُصْفَرِّ' عَنِ الْحَسَنِ' عَنِ الْمِقْدَامِ الرَّهَاوِيِّ قَالَ : جَلَسَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ' وَأَبُو الدَّرْدَاءِ' وَالْحَارِثُ بْنُ مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ : أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَلَّى بِنَا إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ؟ فَقَالَ عُبَادَةُ : أَنَا. قَالَ : فَحَدِّثْ. قَالَ : (صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَعِيرٍ مِنَ الْمَغْنَمِ' ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ فَأَخَذَ قُرَادَةً مِنَ الْبَعِيرِ فَقَالَ : مَا يَحِلُّ لِي مِنْ غَنَائِمِكُمْ مِثْلُ هٰذِهِ' إِلَّا الْخُمُسُ' وَهُوَ مَرْدُودٌ فِيكُمْ). فَفِي هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ إِلَى الْبَعِيرِ' فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّلَاةَ إِلَى الْبَعِيرِ جَائِزَةٌ' وَأَنَّهُ لَمْ يَنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ' لِأَنَّهُ لَا يَجُوزُ الصَّلَاةُ بِحِذَائِهَا. وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ الْكَرَاهَةُ لِعِلَّةٍ مَا

يَكُوْنُ مِنَ الْإِبِلِ فِيْ مَعَاطِنِهَا' مِنْ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا مَرَابِضَ الْغَنَمِ' كُلٌّ قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى جَوَازِ الصَّلَاةِ فِيْهَا' وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ الرِّوَايَاتُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَكَانَ حُكْمُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْإِبِلِ فِيْ أَعْطَانِهَا مِنْ أَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ' حُكْمَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ فِيْ مَرَابِضِهَا مِنْ أَبْوَالِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ' لَا فَرْقَ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ نَجَاسَةٍ وَلَا طَهَارَةٍ' لِأَنَّ مَنْ جَعَلَ أَبْوَالَ الْغَنَمِ طَاهِرَةً' جَعَلَ أَبْوَالَ الْإِبِلِ كَذٰلِكَ' وَمَنْ جَعَلَ أَبْوَالَ الْإِبِلِ نَجِسَةً' جَعَلَ أَبْوَالَ الْغَنَمِ كَذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ قَدْ أُبِيْحَتْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ نُهِيَ فِيْهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ' ثَبَتَ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ' لَيْسَ لِعِلَّةِ النَّجَاسَةِ مَا يَكُوْنُ مِنْهَا' إِذْ كَانَ مَا يَكُوْنُ مِنَ الْغَنَمِ' حُكْمُهُ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَلٰكِنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا كَانَ النَّهْيُ' هُوَ مَا قَالَ شَرِيْكٌ' أَوْ مَا قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ .فَإِنْ كَانَ لِمَا قَالَ شَرِيْكٌ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يَكُوْنُ الْغَائِطُ وَالْبَوْلُ' كَانَ عَطَنًا أَوْ غَيْرَهُ .وَإِنْ كَانَ لِمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ' فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَكْرُوْهَةٌ حَيْثُ يُخَافُ عَلَى النُّفُوْسِ' كَانَ .عَطَنًا أَوْ غَيْرَهُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ' فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ' وَأَنَّ الصَّلَاةَ فِيْهَا جَائِزَةٌ' وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ أَعْطَانِ الْإِبِلِ' فَقَدْ رَأَيْنَا حُكْمَ لُحْمَانِ الْإِبِلِ' كَحُكْمِ لُحْمَانِ الْغَنَمِ فِيْ طَهَارَتِهَا' وَرَأَيْنَا حُكْمَ أَبْوَالِهَا كَحُكْمِ أَبْوَالِهَا فِيْ طَهَارَتِهَا أَوْ نَجَاسَتِهَا .فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الصَّلَاةِ فِيْ مَوْضِعِ الْإِبِلِ كَهُوَ فِيْ مَوْضِعِ الْغَنَمِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۲۳۱: حسن نے مقدام رہاوی سے نقل کیا کہ حضرت عبادہ بن صامتؓ اور ابوالدرداءؓ اور حارث بن معاویہؓ اکٹھے بیٹھے تو ابوالدرداءؓ نے پوچھا تم میں سے کسے وہ حدیث یاد ہے جس میں آپ نے مال غنیمت کے ایک اونٹ کا رخ کر کے نماز پڑھائی عبادہؓ نے کہا مجھے یاد ہے پس انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مال غنیمت کے ایک اونٹ کی طرف رخ کر کے (سترہ بنا کر) نماز پڑھائی پھر آپ نے ہاتھ بڑھا کر اس کی ایک چیچڑی پکڑی اور فرمایا میرے لئے تمہارے اس مال غنیمت میں سے اس چیچڑی کے برابر بھی چیز سوائے خمس کے حلال نہیں ہے بقیہ چار حصے وہ تمہیں لوٹا دیے جائیں گے۔ یہ دونوں روایات اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز کو جائز قرار دے رہی ہیں۔ پس اس سے ثابت ہوگیا کہ اونٹ کی طرف نماز کچھ گناہ نہیں اور آپ ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت نہیں فرمائی کہ ان کی محاذات میں نماز نہیں ہوتی۔ رہا یہ احتمال کہ نماز کی ممانعت ان کے باڑوں میں کوئی شئے ہونے کی بناء پر ہو جیسے پیشاب ومینگنی وغیرہ۔ پس ہم نے غور کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ بکریوں کے باڑے

میں نماز پڑھنے کو بالاتفاق جائز قرار دیا جاتا ہے اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے روایات وارد ہوئی ہیں اور اونٹوں کے پیشاب وغیرہ کی وجہ سے جوان کے باڑے کا حکم ہے وہ بکریوں کے باڑے سے چنداں مختلف نہیں ہے۔ ان میں نجاست وطہارت کے متعلق بالکل فرق نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جن علماء نے بکریوں کے پیشاب کو پاک کہا تو وہ اونٹوں کے پیشاب کا بھی یہی حکم بتلاتے ہیں۔ اسی طرح جنہوں نے اونٹوں کے پیشاب کو نجس کہا' انہوں نے بکریوں کے پیشاب کا بھی یہی حکم لگایا۔ پھر جب بکریوں کے باڑے میں نماز کو اسی روایت میں مباح قرار دیا گیا جس میں اونٹوں کے بارے میں نماز کو روکا گیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کی ممانعت ان میں نجاست کی بناء پر نہیں' اس لیے کہ نجاست وطہارت میں دونوں کا حکم یکساں ہے۔ بلکہ ان کے باڑے میں ممانعت کی وجہ وہ ہے جو شریک نے اپنی روایت میں ذکر کی یا یحییٰ بن آدم نے اپنے قول میں بیان کی۔ پس اگر اس علت کو لیں تو پھر جہاں بول وبزار ہوگا اس کے قریب تو نماز مکروہ ہوگی' خواہ وہ کوئی سا باڑہ ہو اور اگر یحییٰ بن آدم والی علت کو اختیار کریں تو نماز وہاں مکروہ ہوگی جہاں جان کو خطرہ ہوگا۔ خواہ وہ کوئی باڑہ ہو۔ روایات کی تصحیح کو سامنے رکھتے ہوئے اس باب کا یہ حکم ہے۔ اب طریق نظر وفکر سے دیکھتے ہیں کہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ بکریوں کے باڑے میں نماز جائز ہے۔ اختلاف صرف اونٹوں کے باڑے میں ہے۔ ہم نے دیکھا کہ ہر دو گوشت کا حکم طہارت میں برابر ہے اور پیشاب کا حکم طہارت ونجاست میں کچھ مختلف نہیں' تو قیاس یہ چاہتا ہے کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز کا حکم بھی بکریوں کے باڑے میں نماز کی طرح ہونا چاہیے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ لیث بن سعد کا تائیدی اثر ملاحظہ فرمائیں۔

اللغات: قرادة۔ چیچڑی۔

تخریج: ابن ماجه فی الجهاد باب ٣٤۔

حاصل روایات:

ان دونوں روایتوں سے اونٹ کی طرف اور ان کے قرب میں نماز پڑھنا درست ثابت ہو گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ اونٹ کے باڑے میں ممانعت کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کے برابر یا سامنے نماز درست نہیں۔

ایک غلط احتمال:

اونٹوں کے ارواث وابوال نجس ہونے کی وجہ سے اونٹوں کے باڑوں میں نماز کی ممانعت کی گئی۔

ازالہ:

جب ہم غور کرتے ہیں تو اس کا سبب ممانعت ہونا فاسد ٹھہرتا ہے کیونکہ بکریاں جن کے باڑوں میں بالاتفاق نماز جائز ہے ان کے اور اونٹوں کے متعلق ابوال وارواث میں کوئی فرق نہیں کیونکہ جن کے ہاں ان کے ابوال نجس نہیں ان کے ہاں اونٹوں کا

حکم بھی یہی ہے اور ارواث کا حکم بھی یکساں ہے جنہوں نے ابوال غنم کو نجس قرار دیا انہوں نے ابوال ابل کو بھی نجس کہا ہے۔

جب بکریوں کے باڑے میں نماز کی اجازت دی گئی اور اونٹوں کے متعلق ممانعت کر دی گئی تو ثابت ہو گیا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز کی ممانعت نجاست کی وجہ سے نہیں ہے جنہوں نے اس کو علت قرار دیا ان کی بات غلط اور علت فاسد ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ نہی کی علت کیا ہے؟

تو جواب یہ ہے کہ نہی کی علت وہی ہے جو یا تو شریک نے ذکر کی یا یحییٰ بن آدم نے بیان کی پس اگر شریک والی علت کو لیں تو پھر اونٹوں کے باڑے ہوں یا دوسری کوئی جگہ جہاں پیشاب و پاخانہ ہو وہاں نماز ممنوع ہے خواہ وہ بکریوں کا باڑہ ہی کیوں نہ ہو۔

اور اگر یحییٰ بن آدم والی علت ہو تو جہاں بھی جان کا خطرہ ہو وہاں نماز ممنوع ہے وہ اونٹوں کا باڑہ ہو یا اور۔

آثار کے معانی کو درست رکھتے ہوئے تو یہی بات درست ماننا پڑے گی کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز ممنوع نہ ہو اگر ہو تو وہ ان علل کی وجہ سے ہوگی پس تمام آثار موافق ہو گئے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر و فکر سے دیکھا تو مرابض غنم بکریوں کے باڑوں کو ایسا مقام پایا جہاں بالاتفاق نماز جائز ہے اونٹوں کے باڑے میں اختلاف ہوا ادھر گوشت کی پاکیزگی میں بکری اور اونٹ یکساں ہیں اسی طرح پیشاب و پاخانہ کی طہارت و نجاست میں برابر ہیں جب ان سب باتوں میں برابر ہیں تو نظر کا تقاضہ یہ ہے کہ اونٹوں کا باڑہ بکریوں کے باڑے کی طرح نماز کے جواز اور عدم جواز میں ہونا چاہیے۔

امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے۔

لیث بن سعد کا ارشاد:

۲۲۳۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ' قَالَ هٰذِهٖ نُسْخَةُ رِسَالَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ إِلَى اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ يَذْكُرُ فِيْهَا : أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ' فَقَدْ بَلَغَنَا أَنَّ ذٰلِكَ يُكْرَهُ' وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ' وَقَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ' وَمَنْ أَدْرَكْنَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ أَرْضِنَا يَعْرِضُ أَحَدُهُمْ نَاقَتَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ' فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا وَهِيَ تَبْعَرُ وَتَبُوْلُ .

۲۲۳۲: ابن ابی مریم کہتے ہیں کہ ہمیں لیث بن سعد نے بتلایا کہ عبداللہ بن نافع رحمہ اللہ کے خط کا ایک نسخہ یہ ہے جو انہوں نے میرے نام لکھا ہے اس میں لکھا ہے کہ تم نے اونٹوں کے باڑے کا تذکرہ کیا ہے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ مکروہ ہے لیث بن سعد کہتے ہیں حالانکہ یہ بات مطلقاً نہیں کہی جا سکتی جبکہ جناب رسول

اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے اسی طرح ابن عمر اور جن کو صحابہ و تابعین میں سے ہم نے پایا ہے وہ اونٹنی کو سترہ بناتے اور اس دوران اونٹنی مینگنیاں اور پیشاب بھی کرتیں تھیں (مگر کسی نے کراہت صلاۃ عند قربہا کا فتویٰ نہ دیا) اس سے معلوم ہوا کہ کراہت کا قول درست نہیں۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اگر لوگوں سے عید کے دن شروع دن میں عید رہ گئی تو وہ اسے اگلے روز عید کے وقت میں ادا کریں۔ یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے اس کی مخالفت میں کہا کہ جب عید کے روز عید فوت ہو جائے اور زوال کا وقت ہو جائے تو عید نہ اس دن زوال کے بعد پڑھی جائے اور نہ اگلے روز۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ہشام سے دیگر روات نے "انه صلی بهم من الغد" کے لفظ نقل نہیں کیے اور یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور رحمہما اللہ یہ بھی ہشام کے شاگرد ہیں مگر ان کی روایت میں بھی یہ الفاظ موجود نہیں' یہ وہ شاگرد ہیں جنہوں نے ہشام کی تدلیس کو واضح کیا ہے۔

نوٹ: اس باب میں فریق ثانی کی طرف سے آثار سے زیادہ دلائل نہیں دیئے گئے نقل کے اعتبار سے یہاں دلائل زیادہ ہونے چاہئیں فریق اوّل کی نقل کا جواب علت کا فقدان قرار دیا گیا حالانکہ علت تو خود قیاسی چیز ہے۔ واللہ اعلم۔ البتہ نظری دلیل لاجواب ہے۔

بَابُ الْإِمَامِ يَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعِيْدِ هَلْ يُصَلِّيهَا مِنَ الْغَدِ أَمْ لَا

عید کی نماز پہلے دن رہ جائے کیا دوسرے دن ہو سکتی ہے؟

خلاصۃ المرام: نماز عید امام احمد رحمہ اللہ کے ہاں فرض اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ واجب قرار دیتے ہیں اور مالک و شافعی رحمہما اللہ سنت موکدہ کہتے ہیں عید اگر پہلے روز نہ پڑھی جا سکے تو دوسرے دن پڑھی جائے گی امام ابو یوسف رحمہ اللہ احمد رحمہ اللہ کا یہ مسلک ہے مگر امام شافعی رحمہ اللہ و مالک رحمہ اللہ کے ہاں دوسرے دن نہیں پڑھ سکتے۔

مسئلہ ثانی میں فریق اوّل: عذر کی وجہ سے عید دوسرے دن پڑھی جا سکتی ہے۔ دلیل یہ ہے۔

۲۲۴۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ' عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ' عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُمُوْمَتِيْ مِنَ الْأَنْصَارِ' (أَنَّ الْهِلَالَ خَفِيَ عَلَى النَّاسِ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحُوْا صِيَامًا فَشَهِدُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ' أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ

الْمَاضِيَةَ .فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالْفِطْرِ، فَأَفْطَرُوْا تِلْكَ السَّاعَةَ، وَخَرَجَ بِهِمْ مِنَ الْغَدِ، فَصَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الْعِيْدِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا : إِذَا فَاتَ النَّاسَ صَلَاةُ الْعِيْدِ فِيْ صَدْرِ يَوْمِ الْعِيْدِ، صَلَّوْهَا مِنْ غَدِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ يُصَلُّوْنَهَا .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ، أَبُوْ يُوْسُفَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : إِذَا فَاتَتِ الصَّلَاةُ يَوْمَ الْعِيْدِ، حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ مِنْ يَوْمِهِ، لَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا فِيْمَا بَعْدَهُ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّ الْحُفَّاظَ مِمَّنْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنْ هُشَيْمٍ، لَا يَذْكُرُوْنَ فِيْهِ أَنَّهُ صَلّٰى بِهِمْ مِنَ الْغَدِ .فَمِمَّنْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنْ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ هٰذَا، يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَهُوَ أَضْبَطُ النَّاسِ لِأَلْفَاظِ هُشَيْمٍ، وَهُوَ الَّذِيْ مَيَّزَ لِلنَّاسِ مَا كَانَ هُشَيْمٌ يُدَلِّسُ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ .

٢٢٣٣: ابوعمیر بن انس بن مالک کہتے ہیں کہ مجھے انصاری پھوپھی سے خبر دی کہ رمضان کی آخری رات چاند لوگوں پر مخفی ہوگیا یہ آپ ﷺ کے زمانے کی بات ہے صبح سب کے روزے تھے زوال آفتاب کے بعد آپ کے پاس گواہی دی گئی کہ گزشتہ رات کو چاند دیکھا گیا ہے پس جناب رسول اللہ ﷺ نے افطار کا حکم دیا لوگوں نے اسی وقت افطار کر دیا اگلے روز آپ ان کو لے کر نکلے اور ان کو نماز عید پڑھائی۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اگر لوگوں سے عید کے دن شروع دن میں عید رہ گئی تو وہ اسے اگلے روز عید کے وقت میں ادا کریں۔ یہ امام ابو یوسف ؒ کا قول ہے۔ دوسروں نے اس کی مخالفت میں کہا کہ جب عید کے روز عید فوت ہو جائے اور زوال کا وقت ہو جائے تو عید نہ اس دن زوال کے بعد پڑھی جائے اور نہ اگلے روز۔ یہ امام ابوحنیفہ ؒ کا قول ہے اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ہشام سے دیگر رواۃ نے ''انہ صلی بھم من الغد'' کے لفظ نقل نہیں کیے اور یحییٰ بن حسان اور سعید بن منصور ؒ یہ بھی ہشام کے شاگرد ہیں مگر ان کی روایت میں بھی یہ الفاظ موجود نہیں' یہ وہ شاگرد ہیں جنہوں نے ہشام کی تدلیس کو واضح کیا ہے۔

امام طحاوی کہتے ہیں جیسا اس روایت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جب لوگوں سے پہلے دن عید رہ جائے تو پھر وہ اگلے دن پڑھیں اور یہ امام ابو یوسف ؒ کی رائے ہے۔

روایت کا جواب:

اس روایت کو ہشیم سے یحییٰ بن حسن اور سعید بن منصور نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے وہ الفاظ **فصلی بھم صلاۃ العید** کے الفاظ نقل نہیں کئے حالانکہ ہشیم کی روایات کے یہی بڑے حافظ ہیں اور انہوں نے ہشیم کی تدلیس کو واضح کیا ہے۔ روایات سعید و یحییٰ ملاحظہ ہوں۔

۲۲۳۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُمُوْمَتِيْ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا : (أُغْمِيَ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ .فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ، ثُمَّ لِيَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ إِلَى مُصَلَّاهُمْ).

۲۲۳۴: ہشیم نے ابوعمیر بن انس سے اورانہوں نے اپنی کسی پھوپھی سے نقل کیا کہ شوال کا چاند نظر نہ آیا ہم نے روزے رکھ لئے دن کے آخری حصہ میں ایک قافلہ آیا اوراس نے اطلاع دی کہ ہم نے کل چاند دیکھا تھا پس جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ آج افطار کر دیں پھر کل اپنی عید کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الصیام باب٦۔

۲۲۳۵: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ، لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَأَمْرُهُ إِيَّاهُمْ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْغَدِ لِعِيْدِهِمْ، قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنْ يَجْتَمِعُوْا فِيْهِ لِيَدْعُوْا، أَوْ لِيَرَى كَثْرَتَهُمْ، فَيَتَنَاهَى ذٰلِكَ إِلَى عَدُوِّهِمْ فَتَعْظُمَ أُمُوْرُهُمْ عِنْدَهُ، لَا لِأَنْ يُصَلُّوْا كَمَا يُصَلَّى لِلْعِيْدِ وَقَدْ رَأَيْنَا الْمُصَلِّيَ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ قَدْ كَانَ أُمِرَ بِحُضُوْرِ مَنْ لَا يُصَلِّيْ.

۲۲۳۵: ہشیم نے ابی بشر سے بھی اس طرح اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔اس کی روایت کی اصل یہ ہے۔ اس طرح نہیں کہ عبداللہ بن صالح نے نقل کیا ہے کہ آپ نے اگلے دن عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا۔اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ ان کو دعا کے لیے جمع کرنا مقصود ہو۔یا تا کہ کفار کے سامنے مسلمانوں کی کثرت کو ظاہر کیا جائے اور دشمن کے دل میں رعب بیٹھے۔اس بناء پر جمع کا حکم نہیں دیا کہ وہ نماز پڑھی جائے جیسے عید کی پڑھی جاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں نماز عید کی دعا میں ایسے لوگوں نفساء حیض وغیرہ کو بھی آنے کا حکم دیا گیا ہے۔ذیل کی روایت دیکھیں۔

یہ اس روایت کی اصل ہے جو ہم نے نقل کر دی اس طرح نہیں جیسا عبداللہ بن صالح سے فریق اوّل نے نقل کی ہے آپ نے ان کو اگلے دن عید کے لئے نکلنے کا حکم فرمایا۔

تاویل: اس کی یہ تاویل ہوسکتی ہے۔

نمبر①: دعا کے لئے جمع ہونا مراد ہو۔

نمبر②: کثرت ظاہر کرنا مقصود ہوتا کہ دشمن کو ان کی کثرت معلوم ہو یہ مقصود نہیں کہ وہ عید کی نماز کے لئے نکلیں۔کیونکہ عیدگاہ کی طرف ان کو بھی نکلنے کا حکم بغیر نماز لازم نہیں۔روایت ملاحظہ ہو۔

۲۲۳۶: حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا مَنْصُوْرٌ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ

أُمِّ عَطِيَّةَ وَهِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ الْحُيَّضَ وَذَوَاتَ الْخُدُوْرِ يَوْمَ الْعِيْدِ فَأَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ) وَقَالَ هُشَيْمٌ : (فَقَالَتْ امْرَأَةٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لِإِحْدَانَا جِلْبَابٌ؟ قَالَ : فَلْتُعِرْهَا أُخْتُهَا جِلْبَابَهَا) فَلَمَّا كَانَ الْحُيَّضُ يَخْرُجْنَ لَا لِلصَّلَاةِ، وَلٰكِنْ لِأَنْ يُصِيْبَهُنَّ دَعْوَةُ الْمُسْلِمِيْنَ احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ بِالْخُرُوْجِ مِنْ غَدِ الْعِيْدِ لِأَنْ يَجْتَمِعُوْا فَيَدْعُوْنَ، فَيُصِيْبُهُمْ دَعْوَتُهُمْ، لَا لِلصَّلَاةِ .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ شُعْبَةُ، عَنْ أَبِىْ بِشْرٍ، كَمَا رَوَاهُ سَعِيْدٌ وَيَحْيَى، لَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ .

۲۲۳۶: حفصہ نے ام عطیہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ حیض والی عورتوں اور نوجوان پردہ دار خواتین کو عید کے لئے نکلنے کا حکم دیتے حائضات تو نماز سے الگ رہتیں مگر دعاء مسلمین اور دیگر بھلائیوں (وعظ و نصیحت) میں شریک رہتیں۔ ہشیم نے کہا کہ ایک عورت کہنے لگی یارسول اللہ ﷺ اگر ہمارے پاس اوڑھنی ہو تب بھی نکلنا ضروری ہے فرمایا وہ سہیلی سے عاریۃً مانگ لے۔ (مگر نکلے ضروری) جب کہ حائضہ عورتوں کو دعا کے لیے نکلنے کا حکم فرمایا نہ کہ نماز کے لیے لیکن مسلمانوں کی دعاؤں میں صرف شمولیت کے لیے۔ اسی طرح احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو عید کے اگلے روز دعا کے لیے جمع ہونے کا حکم فرمایا ہو۔ تاکہ تمام دعا میں شریک ہو سکیں۔
امام شعبہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو ابو بشیر سے سعید و یحییٰ کی طرح روایت کیا ہے اس طرح نہیں جیسے عبداللہ بن صالح رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۱۲، حیض باب ۲۳، عیدین باب ۱۵، الحج باب ۸۱، مسلم فی العیدین نمبر ۱۲: ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۱، ۴۱، ترمذی فی الجمعہ باب ۳۶، نسائی فی الحیض باب ۲۲، ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۶۵، دارمی فی الصلاۃ باب ۲۲۲، مسند احمد ۱۸۴/۶۔

حاصل کلام: جب حائضہ کو بھی مسلمانوں کی دعاؤں میں شامل کرنے کے لئے نکلنے کا حکم ہے تو یہ احتمال پختہ ہو گیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے دوسرے دن لوگوں کو عید کے لئے نکلنے کا حکم دیا تاکہ وہ جمع ہو کر دعا کر سکیں اور ان کی دعا سب کو حاصل ہو جائے نماز کے لئے نہیں۔

اس روایت کو شعبہ نے یحییٰ و سعید کی طرح روایت کیا ملاحظہ ہو۔

۲۲۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِىْ بِشْرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرِ بْنَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .ح

۲۲۳۷: شعبہ نے ابو بشر سے انہوں نے ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۲۲۳۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِىْ بِشْرٍ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ

بِإِسْنَادِهٖ' غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (وَأَمَرَهُمْ إِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَخْرُجُوْا إِلَى مُصَلَّاهُمْ). فَمَعْنَى ذٰلِكَ أَيْضًا مَعْنَى مَا رَوٰى يَحْيٰى وَسَعِيْدٌ' عَنْ هُشَيْمٍ' وَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ .وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَدِيْثِ' مَا يَدُلُّ عَلَى حُكْمِ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْغَدِ' فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ عَلٰى ضَرْبَيْنِ .فَمِنْهَا مَا الدَّهْرُ كُلُّهٗ لَهَا وَقْتٌ' غَيْرَ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ لَا يُصَلِّيْ فِيْهَا الْفَرِيْضَةَ' فَكَانَ مَا فَاتَ مِنْهَا فِيْ وَقْتِهٖ' فَالدَّهْرُ كُلُّهٗ لَهَا وَقْتٌ يُقْضَى فِيْهِ' غَيْرَ مَا نُهِيَ عَنْ قَضَائِهَا فِيْهِ مِنَ الْأَوْقَاتِ .وَمِنْهَا مَا جُعِلَ لَهٗ وَقْتٌ خَاصٌّ' وَلَمْ يُجْعَلْ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَهٗ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ .مِنْ ذٰلِكَ الْجُمُعَةُ' حُكْمُهَا أَنْ يُصَلِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنِ تَزُوْلُ الشَّمْسُ إِلٰى أَنْ يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ' فَإِذَا خَرَجَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ فَاتَتْ وَلَمْ يَجُزْ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ' وَلَا فِيْمَا بَعْدَهٗ .فَكَانَ مَا لَا يُقْضٰى فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ بَعْدَ فَوَاتِ وَقْتِهٖ' لَا يُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ .وَمَا يُقْضٰى بَعْدَ فَوَاتِ وَقْتِهٖ فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ' قُضِيَ مِنَ الْغَدِ' وَبَعْدَ ذٰلِكَ' وَكُلُّ هٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ .وَكَانَتْ صَلَاةُ الْعِيْدِ جُعِلَ لَهَا وَقْتٌ خَاصٌّ' فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ' آخِرُهٗ زَوَالُ الشَّمْسِ' وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى أَنَّهَا إِذَا لَمْ تُصَلَّ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى زَالَتِ الشَّمْسُ أَنَّهَا لَا تُصَلّٰى فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ صَلَاةَ الْعِيْدِ' لَا تُقْضٰى بَعْدَ خُرُوْجِ وَقْتِهَا فِيْ يَوْمِهَا ذٰلِكَ' ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ غَدٍ وَلَا غَيْرِهٖ' لِأَنَّا رَأَيْنَا مَا لِلَّذِيْ فَاتَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ غَدِ يَوْمِهٖ جَائِزٌ لَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ الْيَوْمِ الَّذِيْ وَقْتُهٗ فِيْهِ وَمَا لَيْسَ' لِلَّذِيْ فَاتَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ بَقِيَّةِ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ' فَلَيْسَ لَهٗ أَنْ يَقْضِيَهٗ مِنْ غَدِهٖ .فَصَلَاةُ الْعِيْدِ كَذٰلِكَ' لَمَّا ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى إِذَا فَاتَتْ فِيْ بَقِيَّةِ يَوْمِهَا' ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُقْضٰى فِيْ غَدِهٖ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ' وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى' فِيْمَا رَوَاهُ عَنْ بَعْضِ النَّاسِ' وَلَمْ نَجِدْهُ فِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ يُوْسُفَ عَنْهُ، هٰكَذَا كَانَ فِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۲۳۸: شعبہ نے ابو بشر سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت کی البتہ یہ فرق ہے یہ الفاظ زائد ہیں وامرہم اذا اصبحوا ان یخرجوا الی مصلاہم یہ اصل روایت ہے۔ یہ اس روایت کی اصل ہے اب جبکہ روایت میں کوئی ایسی بات نہیں جو اگلے دن میں عید کی نماز ادا کرنے پر دلالت کرے تو اب اس میں ہم نے غور و فکر کیا تو نماز کو دو قسموں میں تقسیم پایا۔ ان میں بعض تو وہ ہیں کہ جس کے لیے ہر زمانہ وقت ہے۔ البتہ ان اوقات میں ان کو ادا نہ کریں گے جن میں فرائض کی ممانعت ہے۔ پس ان میں سے جو اپنے وقت سے رہ جائے تو تمام زمانہ اس کے لیے وقت ہے۔ اس میں اسے ادا کیا جائے گا صرف ان اوقات میں نہ پڑھیں گے جن میں قضاء کی ممانعت ہے اور بعض وہ نمازیں ہیں کہ جن کا

خاص وقت مقرر ہے۔ ان میں کسی کو جائز نہیں ہے کہ ان کو دوسرے وقت میں ادا کرے ان میں سے ایک جمعہ ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اسے جمعہ کے دن ادا کیا جائے جبکہ سورج ڈھل جائے اور اس کا وقت عصر کے وقت تک رہتا ہے۔ پس جب ظہر کا وقت ختم ہو جائے تو جمعہ فوت ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد اس کو اس دن یا اگلے دن یا بعد میں قضاء نہیں کر سکتا اور وہ نمازیں جن کو فوت ہونے کے بعد اسی دن کے بقیہ وقت اور اگلے دن اور اس کے بعد جب چاہے قضاء کر سکتا ہے۔ یہ سب کے ہاں مسلّم ہے۔ نماز عید کو دیکھیں اس کا ایک مقررہ وقت ہے اور وہ عید والا دن زوال سے پہلے تک کا وقت ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر نماز عید اس دن زوال تک ادا نہ کی تو بقیہ دن کے حصہ میں بھی ادا نہ کی جائے گی۔ پس اس سے اس قدر بات ثابت ہوگئی کہ نماز عید وقت نکل جانے کے بعد اس دن بھی قضاء نہیں کی جا سکتی۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ اگلے روز اور نہ کسی دوسرے دن قضاء ہو سکتی ہے۔ کیونکہ یہ بات تو وہ نماز جو فوت ہونے کے بعد اگلے قضاء کی جا سکے وہ قضاء کے بعد اس دن کے بقیہ میں بھی ادا ہو سکتی ہے جس میں اس کی ادائیگی کا وقت تھا اور جو اس طرح نہیں پس اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اگلے روز قضاء کرے تو نماز بھی یہی حکم رکھتی ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عید دن کے بقیہ حصہ میں قضاء نہیں کی جا سکتی تو اگلے دن قضاء نہ کیا جانا خود ثابت ہو گیا۔ اس باب میں نظر کا تقاضا یہی ہے۔ بعض علماء کی روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی روایات میں تو ہمیں نہیں مل سکا۔ یہ امام احمد رحمہ اللہ کی روایت میں اسی طرح تھا۔

اس روایت کی وہی تاویل ہے جو اوپر یحییٰ والی روایت کی ذکر کردی اب جب کہ اس کے لئے صریح روایت موجود نہیں بلکہ مختلف فیہ ہے تو ہم قیاس و نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

عقلی جواب: غور سے دیکھتے ہیں تو نمازوں کو دو قسم پر پاتے ہیں۔

نمبر ①: جو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے فقط ان اوقات کا استثناء ہے جن میں فرض جائز ہی نہیں پس ان میں سے جو فوت ہو جائے تو تمام زمانہ اس کا ٹائم ہے یعنی قضا کر سکتے ہیں۔

نمبر ②: جن نمازوں کا خاص وقت مقرر کیا گیا اور کسی دوسرے وقت میں وہ پڑھی نہیں جا سکتیں جب یہ وقت نکل جائے تو جمعہ کا دن باقی ہونے کے باوجود اس کو پڑھا نہیں جا سکتا اور نہ ہی کسی دوسرے وقت میں اس کی قضا ہو سکتی ہے۔

پس قاعدہ یہ ہوا کہ جو اپنے وقت سے فوت ہونے کے بعد اس دن میں بھی قضا نہ کی جا سکے تو وہ بعد میں بھی قضا نہیں کی جا سکتی اور جو وقت گزرنے کے بعد اسی دن میں قضا ہو سکے وہ اگلے روز بھی قضا ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی یہ مسلمہ قاعدہ ہے۔

اب نماز عید اس کا ایک خاص وقت ہے اور وہ یوم عید ہے اور اس کی انتہا زوال آفتاب ہے اور اصولاً جب اپنے وقت سے رہ گئی اور بقیہ دن موجود ہوتے ہوئے پڑھی نہیں جا سکتی تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہ اگلے روز بھی قضا نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کی

مشابہت ان نمازوں سے ہے جو وقت نکل جانے کے بعد دن موجود ہونے کے باوجود اس دن قضا نہیں کی جاسکتی تو اگلے روز تو قضا نہ کرنا بدرجہ اولیٰ ہے پس اگلے دن عید کی قضا نہیں۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ کا اپنا جھکاؤ دوسرے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا اعتراف:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی طرف بعض لوگوں نے منسوب کیا وہی ہم نے لکھ دیا مگر امام ابو یوسف کی روایات میں امام صاحب کی طرف اس کی نسبت نہیں پائی جاتی اور امام احمد کی روایت میں اسی طرح ہے۔ (واقعۃً تلاش بسیار پر بھی امام صاحب کا یہ قول کتب احناف میں میسر نہیں ہوا۔ احناف کا فتویٰ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ فریق دوم کے پاس نقلی دلیل موجود نہیں اور عقلی قرائن سے کام نہیں چلتا فریق اوّل کی نقل میں بہت سے عقلی قرائن ثبوت عید کو ظاہر کرتے ہیں ادھر نظری دلیل میں کمزوری ہے کہ جمعہ وعید میں فرق ہے جمعہ کا بدل ہے عید کا بدل نہیں فتدبر۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

کیا بیت اللہ کے اندر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

خلاصۃ الزام:

نمبر ①: بیت اللہ کے اندر امام مالک واحمد رحمہما اللہ کے ہاں نماز درست نہیں۔

نمبر ②: جبکہ ائمہ احناف کے ہاں نماز درست ہے خواہ فرض ہوں یا نفل۔

موقف فریق اوّل ودلائل: بیت اللہ شریف کے اندر نماز درست نہیں دلیل ملاحظہ ہو۔

۲۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ (أَسَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ، وَلَمْ نُؤْمَرْ بِدُخُوْلِهِ؟) يَعْنِي الْبَيْتَ .فَقَالَ : لَمْ يَكُنْ يُنْهَى عَنْ دُخُوْلِهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ : هٰذِهِ الْقِبْلَةُ).

۲۲۳۹: ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہا کیا تم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ بات سنی ہے کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم ملا ہے اس کے اندر داخل کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس پر عطاء نے کہا داخل سے روکا بھی نہیں گیا لیکن میں نے ان کو یہ کہتے سنا ہے کہ اسامہ بن زیدؓ نے بتلایا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے تو

اس کی تمام اطراف میں دعائیں کیں اور اس میں کوئی چیز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لائے اور نکل کر دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ قبلہ ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت نمبر ۳۹۵۔

۲۲۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ، وَلَمْ يُصَلِّ، وَلٰكِنَّهُ لَمَّا خَرَجَ صَلَّى عِنْدَ بَابِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ).

۲۲۴۰: عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس میں نماز ادا نہیں کی لیکن جب نکلے تو بیت اللہ کے دروازہ کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔

۲۲۴۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، قَالَ : أَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، وَفِيْهَا سِتُّ سَوَارِيَ، فَقَامَ إِلَى كُلِّ سَارِيَةٍ كَذَا وَلَمْ يُصَلِّ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِي الْكَعْبَةِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، (وَبِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صَلَّى خَارِجًا مِنَ الْكَعْبَةِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ، وَقَالُوْا : قَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (هٰذِهِ الْقِبْلَةُ) مَا ذَكَرْنَا، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ، هٰذِهِ الْقِبْلَةَ الَّتِيْ يُصَلِّي إِلَيْهَا إِمَامُكُمْ الَّذِيْ تَأْتَمُّوْنَ بِهِ، وَعِنْدَهَا يَكُوْنُ مَقَامُهُ فَأَرَادَ بِذٰلِكَ تَعْلِيْمَهُمْ مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ قَوْلِهِ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى) [البقرة : ۱۲۵] وَلَيْسَ فِيْ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ أَنَّهُ صَلَّى فِيْهَا .فَمِنْ ذٰلِكَ

۲۲۴۱: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اس میں چھ ستون ہیں ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی مگر نماز نہیں پڑھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ کعبہ میں نماز جائز نہیں اور انہوں نے ان آثار کو اپنا مستدل بنایا اور نیز آپ کے اس فرمان کو بھی کہ آپ نے بیت اللہ شریف سے باہر نماز ادا کر کے فرمایا ''ان هذه القبلة'' بیشک یہ قبلہ ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ بیت اللہ کے اندر نماز میں چنداں حرج نہیں اور انہوں نے کہا کہ آپ کا ارشاد ''ان

هذه القبلة''اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے جس کا ہم تذکرہ کر آئے اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ اس سے مراد یہ ہو یہی وہ قبلہ ہے کہ جس کی طرف تمہارا امام نماز پڑھاتا ہے جس کی تم اقتداء کرتے ہو اور وہ بیت اللہ کے قریب کھڑا ہوتا ہے اس سے ان کو اس بات کی تعلیم دینا مقصود تھی جس کا اس نے حکم اس فرمان میں دیا ''واتخذوا من مقام ابراهیم مصلى'' کہ تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا اس میں نماز ترک کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس میں نماز درست نہیں ہے جبکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے کثیر روایات میں وارد ہے کہ آپ نے بیت اللہ شریف میں نماز ادا کی۔ آثار درج ذیل ہیں۔

تخریج : مسلم فی الحج نمبر ۳۹۶۔

حاصل روایات:

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت اللہ کے اندر نماز نہیں آپ نے باہر نکل کر نماز پڑھی اور فرمایا هذه القبلة یہ قبلہ فرمانے سے معلوم ہوا کہ کعبہ سامنے ہو تو نماز درست ہوگی اگر اس کا کچھ حصہ پیچھے ہو تو نماز درست نہ ہوگی۔

فریق ثانی کا مؤقف و دلائل: بیت اللہ میں ہر قسم کی نماز فرض و نوافل درست ہے دلائل یہ ہیں ان کا تذکرہ کرنے سے پہلے فریق اوّل کا مختصر جواب عرض کریں گے۔

جواب: هذه القبلة کا جملہ جس کو آپ نے محل استدلال بنایا اس میں کئی احتمال ہیں۔

نمبر ①: وہ احتمال یہ بھی ہے کہ نماز میں تمام قبلہ سامنے ہونا چاہئے اس کا کوئی حصہ پیچھے نہ ہونا چاہئے۔

نمبر ②: یہ باجماعت نماز کے سلسلہ میں فرمان ہے کہ پورا قبلہ امام کے سامنے ہو پیچھے نہ ہو۔

نمبر ③: یہ اس بات کی خبر اور پیشین گوئی ہے کہ بیت اللہ کا کعبہ وقبلہ ہونا کبھی منسوخ نہ ہوگا اب یہی قبلہ رہے گا باقی مکمل کعبہ کا رخ نہ لازم ہے اور نہ ہو سکتا ہے جس جانب کھڑا ہوگا وہی سامنے ہوگی دوسری سامنے نہ ہوگی اور امام بھی اسی طرح ایک جانب ہی کھڑا ہوگا یہ اسی طرح ہے جیسا فرمایا واتخذوا من مقام ابراهیم مصلى (البقرہ۔۱۲۵) آیت میں جہت مقام ابراہیم مراد ہے عین مقام ابراہیم مراد نہیں۔

جواب نمبر ②: ان روایات میں یہ مذکور ہے کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی تو اس سے نماز کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی۔

ثبوت نماز کے دلائل:

جناب رسول اللہ ﷺ سے متواتر آثار مروی ہیں جن سے آپ کا بیت اللہ میں نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ چند یہ ہیں۔

۲۲۴۲: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِمْ، وَمَكَثَ فِيهَا .قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :

فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ : مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ : جَعَلَ عَمُوْدًا عَلٰى يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَلٰى يَمِيْنِهٖ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰى، وَجَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ).

۲۲۴۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے آپ کے ساتھ اسامہ بن زید بلال عثمان بن طلحہ الحجبی داخل ہوئے اس نے باب کعبہ کو بلند کر دیا اور اس میں کچھ دیر رکے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے بلال سے دریافت کیا جبکہ وہ باہر آئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں کیا کیا؟ تو بلال رضی اللہ عنہ نے بتلایا ایک ستون بائیں طرف اور دو ستون دائیں طرف اور تین ستون پیچھے چھوڑے پھر نماز ادا کی اور آپ کے اور دیوار کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا اس وقت بیت اللہ کی چھت چھ ستونوں پر قائم تھی۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۵۱۔

۲۲۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ، (وَأَنَّهٗ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ) ، إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ كَيْفَ جَعَلَ الْعُمُدَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا مَالِكٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ.

۲۲۴۳: سالم بن عبداللہ اپنے والد سے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ نے یمانی دو ستونوں کے درمیان نماز ادا فرمائی البتہ اس ستون کا تذکرہ نہیں کیا جس کو مالک نے اپنی روایت میں بائیں جانب ذکر کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۵۱، مسلم فی الحج نمبر ۳۸۸۔

۲۲۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهٗ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۲۴۴: سالم نے بتلایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۲۴۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ (أَنَّهٗ صَلّٰى عَلٰى وَجْهِهٖ حِيْنَ دَخَلَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ).

۲۲۴۵: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ بتلایا کہ آپ جب داخل ہوئے تو دو ستون آپ کے دائیں جانب تھے داخل ہو کر سامنے کی جانب نماز ادا فرمائی۔

تخریج : ۹۳/۱، دارمی۔

۲۲۴۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَدِيفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَنَاخَ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ .قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَبَقْتُ النَّاسَ وَقَدْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ فِي الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ مِنْ وَرَاءِ الْبَابِ : أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : صَلّٰى بِحِيَالِكَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ).

۲۲۴۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اسامہ بن زید آپ کے پیچھے سوار تھے اور آپ نے بیت اللہ کے سایہ میں اپنی اونٹنی کو بٹھایا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں لوگوں میں پہلے آیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال اور اسامہ بیت اللہ میں داخل ہو چکے تھے میں نے دروازے کے پیچھے سے بلال سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی؟ انہوں نے بتلایا تمہارے سامنے دو ستونوں کے درمیان میں نماز ادا فرمائی۔

تخریج : مسلم في الحج نمبر ۳۹۰۔

۲۲۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ بِلَالٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ).

۲۲۴۷: عمرو بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی۔

تخریج : ترمذی في الحج باب ٤٦ نمبر ٨٧٤۔

۲۲۴۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي (الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِيْ فَلَقِيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ أَبِيْ وَأَنَا أَسْمَعُ : أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَبِلَالٍ فَلَمَّا خَرَجَ سَأَلْتُهُمَا : أَيْنَ صَلّٰى؟ يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَا عَلٰى جِهَتِهِ).

۲۲۴۸: علاء بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں ابی کے ساتھ تھا پھر ہماری ملاقات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہوگئی۔ حضرت ابی نے ان سے پوچھا جبکہ میں سن رہا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں داخل ہو کر کہاں نماز ادا کی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زید اور بلال کے درمیان بیت اللہ میں داخل ہوئے جب

آپ باہر تشریف لائے تو میں نے ان دونوں سے سوال کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز ادا فرمائی۔ تو دونوں نے جواب دیا سامنے کی جانب۔

۲۲۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ (ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : رَأَيْتُهُ دَخَلَ الْبَيْتَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ مَضٰى حَتّٰى لَزِقَ بِالْحَائِطِ فَقَامَ يُصَلِّي فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهِ، فَصَلّٰى أَرْبَعًا فَقُلْتُ : أَخْبِرْنِيْ أَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ فَقَالَ : هَاهُنَا أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ أَنَّهُ رَأٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى). فَهٰذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَدْ رَوٰى عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْبَيْتِ .فَقَدِ اخْتَلَفَ هُوَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْمَا رَوَيَا عَنْ أُسَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ وَرَوَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا عَنْ بِلَالٍ مِثْلَ مَا رُوِيَ عَنْ أُسَامَةَ .فَكَانَ يَنْبَغِيْ لَمَّا تَضَادَّتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ أُسَامَةَ وَتَكَافَأَتْ أَنْ تَرْتَفِعَ وَيَثْبُتَ مَا رُوِيَ عَنْ بِلَالٍ إِذْ كَانَ لَمْ يَخْتَلِفْ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مُطْلَقًا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي الْكَعْبَةِ).

۲۲۴۹: ابوالشعثاء نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے آپ کو بیت اللہ میں داخل ہوتے دیکھا یہاں تک کہ جب آپ دوستونوں کے درمیان پہنچ گئے تو آپ آگے چلتے رہے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف کی دیوار سے چمٹ گئے پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی پھر میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا پس آپ نے چار رکعت نماز ادا کی میں نے کہا مجھے یہ بتلاؤ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ شریف کی کون سی جگہ نماز ادا فرمائی؟ تو کہنے لگے اس جگہ کے متعلق اسامہ نے بتلایا کہ آپ نے نماز ادا فرمائی۔ یہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کر رہے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ میں نماز ادا کرتے دیکھا۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسامہ سے روایت میں اختلاف کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بلال رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے جیسی اسامہ رضی اللہ عنہ سے۔ پس جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایات متضاد اور مرتفع ہونے اور ثابت ہونے میں برابر ہو گئیں تو بلال رضی اللہ عنہ والی روایت ثابت ہو گئی کیونکہ ان سے روایت اس کے مخالف مروی نہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مطلق ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز ادا فرمائی۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت نمبر ۳۹۲، مسند احمد ۲۰٤/۵۔

حاصل روایات:

یہ اسامہ بن زید انہی سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ میں نماز پڑھتے پایا جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسامہ سے روایت کی مگر اس میں نماز کا انکار کیا گیا ہے اب اسامہؓ کی روایت میں تضاد کی وجہ سے ساقط ہو گا تو بلال رضی اللہ عنہ کی روایت تو اس موضوع پر کافی روایت ہے اس کے متضاد کوئی روایت نہیں پس نماز پڑھنا ثابت ہو جائے گا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مطلق روایات:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مطلقاً بھی روایات وارد ہیں جن میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت اللہ میں نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۲۲۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ -هُوَ ابْنُ جَرِيْرٍ -قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ' قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ' وَسَيَأْتِيْكَ مَنْ يَنْهَاكَ) فَسَمِعَ قَوْلَهُ : (يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا).

۲۲۵۰: سماک الحنفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں نماز پڑھی ہے عنقریب تمہارے پاس وہ بھی آئے گا جو اس سے انکار کرے گا اس نے ان کی بات سن لی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

تخریج : مسند احمد ۲/۲۶۔

۲۲۵۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ' عَنْ سِمَاكٍ الْحَنَفِيِّ' قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : لَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ خَلْفَكَ' وَأْتَمَّ بِهٖ جَمِيْعًا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِثْلُ مَا رَوٰى ابْنُ عُمَرَ عَنْ أُسَامَةَ وَبِلَالٍ .فَمِنْ ذٰلِكَ.

۲۲۵۱: سماک حنفی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ارشاد نقل کیا کہ وہ فرماتے بیت اللہ کے کسی حصہ کو اپنے پیچھے مت کرو بلکہ پورے کو سامنے رکھو! (اور چونکہ بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے پورا کعبہ سامنے نہیں اس لئے اس میں نماز جائز نہیں) مگر یہ ایک قیاس و اجتہاد ہے اور ادھر نص سے ثابت ہے پس جو قول اس کے مطابق ہوگا وہ لیا جائے گا) اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کے علاوہ دوسروں سے بھی اسی طرح روایت ہے جیسا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسامہ و بلال رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہیں۔روایات ذیل میں ہیں۔

سماک کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہ کو میں نے فرماتے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی۔

تخریج : عزاه البدر الی الطبرانی۔

دیگر روایات صحابہ رضی اللہ عنہم سے تائید:

بہت سے صحابہ کرام نے بھی ابن عمرؓ اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہم کی روایات جیسی روایات کی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

۲۲۵۲: مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِیْ صَفْوَانَ، أَوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ : (سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، قَدْ قَدِمَ، فَجَمَعْتُ عَلَیَّ ثِيَابِی، فَوَجَدْتُه قَدْ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ .فَقُلْتُ : أَيْنَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَيْتِ .فَقَالُوْا : تُجَاهَكَ أَیْ وِجَاهَكَ قُلْتُ : كَمْ صَلَّى؟ قَالُوْا : رَكْعَتَيْنِ).

۲۲۵۲: مجاہد نے ابوصفوان یا عبداللہ بن صفوانؓ سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق فتح کے دن سنا کہ آپ تشریف لے آئے ہیں پس میں نے اپنے کپڑے درست کئے اور (حرم میں پہنچا) اس وقت آپ بیت اللہ سے نکل رہے تھے میں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ میں کس جگہ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارے سامنے میں نے پوچھا کتنی نماز ادا کی ہے تو انہوں نے جواب دیا دو رکعت۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۹۲، نمبر ۲۰۲۶۔

۲۲۵۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِیُّ، قَالَ : أَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ (عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ، قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ، كَيْفَ صَنَعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ فَقَالَ : صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ)

۲۲۵۳: مجاہد نے عبدالرحمن بن صفوان سے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا جب جناب رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوا تو کیا کیا؟ تو انہوں نے کہا آپ نے اس میں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۲۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ (عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَفْوَانَ). فَهٰذَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ حُكِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ مَا يُوَافِقُ مَا حَكٰى ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أُسَامَةَ، وَبِلَالٍ، مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبَيْتِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۲۲۵۴: ابوالولید کہتے ہیں کہ جریر بن عبدالحمید نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے صرف عبداللہ بن صفوان کہا یعنی عبدالرحمن کی جگہ۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جن سے اس قول کے موافق قول مروی ہے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

اسامہ و بلال رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف میں نماز ادا کی اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت آئی ہے۔

حاصل کلام: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور حضرت جابر بن عبداللہ کی روایت بھی موافق ہے وہ بھی ملاحظہ کریں۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۲۲۵۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ، عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : (دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ). وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، مِثْلُ ذٰلِكَ .

۲۲۵۵: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن بیت اللہ میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعت نماز ادا کی۔

روایت عثمان بن شیبہ و عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم:

۲۲۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ (عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّجَّاجِ، قَالَ : أَتَيْتُ شَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ فَقُلْتُ : يَا أَبَا عُثْمَانَ إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَلَمْ يُصَلِّ، قَالَ : بَلٰى صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ ثُمَّ أَلْزَقَ بِهِمَا ظَهْرَهُ)

۲۲۵۶: عبدالرحمن بن زجاج کہتے ہیں کہ میں شیبہ بن عثمان کی خدمت میں آیا اور کہا اے ابوعثمان! ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے مگر آپ نے نماز نہیں پڑھی انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے اس میں دو رکعت نماز اگلے دو ستونوں کے درمیان پڑھی پھر ان دونوں ستونوں سے اپنی پشت کو چمٹا لیا۔

۲۲۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۲۵۷: عبدالرحیم بن سلیمان نے عبداللہ بن مسلم سے روایت کی اور اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کی ہے۔

۲۲۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ،

فَصَلّٰی فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ وِجَاهَكَ بَیْنَ السَّارِیَتَیْنِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ یُؤْخَذُ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ تَوَاتُرِ الْاٰثَارِ، فَإِنَّ الْاٰثَارَ قَدْ تَوَاتَرَتْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَلّٰی فِی الْكَعْبَةِ، مَا لَمْ تَتَوَاتَرْ بِمِثْلِهٖ أَنَّهٗ لَمْ یُصَلِّ .وَإِنْ كَانَ یُؤْخَذُ بِأَنْ یُلْقٰی مَا یُزَادُ مِنْهَا، عَمَّنْ یُزَادُ ذٰلِكَ عَنْهُ وَیُعْمَلَ بِمَا سِوٰی ذٰلِكَ فَإِنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ، الَّذِیْ حَكٰی عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، خَرَجَ مِنْهَا وَلَمْ یُصَلِّ .فَقَدْ رَوٰی عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ دَخَلَهَا، صَلّٰی فِیْهَا، فَقَدْ تَضَادَّ ذٰلِكَ عَنْهُ، فَتَنَافَیَا .ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَبِلَالٍ، وَجَابِرٍ، وَشَیْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ، وَعُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، مَا یُوَافِقُ مَا رَوٰی ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أُسَامَةَ فَذٰلِكَ أَوْلٰی مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ أُسَامَةَ .ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ، مَا یَدُلُّ عَلٰی جَوَازِ الصَّلَاةِ فِیْهَا .

۲۲۵۸: عروہ نے عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور سامنے کی جانب دو رکعت نماز دو ستونوں کے درمیان ادا کی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اگر اس باب کو متواتر آثار کی تصحیح سامنے رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر روایات وارد ہوئی ہیں کہ آپ نے کعبہ شریف میں نماز ادا کی اور اس کے بالمقابل بیت اللہ شریف میں نماز ادا نہ کرنے کی روایات اس قدر زیادہ نہیں اور اگر اس لحاظ سے لیا جائے کہ ان میں سے متضاد روایات کو ترک کر کے ان کے علاوہ روایات میں جو کچھ ہے اس کو اختیار کیا جائے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو اس سے نماز پڑھے بغیر باہر تشریف لائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہی سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں داخل ہو کر نماز ادا فرمائی۔ یہ بات پہلی بات سے متضاد ہے۔ پس دونوں نے ایک دوسرے کی نفی کر دی۔ پھر حضرت عمر' بلال' جابر' شیبہ بن عثمان' عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم تمام کی روایات ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے موافقت کرنے والی ہیں جو انہوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ پس ان کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی منفرد روایت سے اولیٰ ہے۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بیت اللہ شریف میں نماز کے جواز کو ثابت کرتا ہے۔

حاصل کلام:

اگر روایات کے تواتر کو دیکھا جائے تو بیت اللہ میں داخلہ کی روایات کثرت سے ہیں اور نماز پڑھنے کو ثابت کرتی ہیں جبکہ

دوسری روایت جونماز کی نفی کرتی ہیں قلیل ہیں تو پھر متواتر روایات کو لیا جائے گا۔

اور اگر تضاد سے تساقط کرنا ہو تو پھر غور کریں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اسامہ بن زید سے داخل ہونے مگر نماز نہ پڑھنے کی روایات لی ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہی اسامہ سے داخل ہو کر نماز پڑھنے کی روایات لی ہیں تو تضاد کو گرا دیں۔

دوسری طرف عمر بلال' جابر' شیبہ بن عثمان' عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم کی روایات اس مضمون کو ثابت کرتی ہیں جو ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے اور ادھر ابن عباس رضی اللہ عنہ اسامہ سے نقل کرنے میں منفرد نظر آتے ہیں تب بھی ابن عمر رضی اللہ عنہ والا مؤقف ثابت ہوتا ہے پھر اس سے چند قدم آگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات وارد ہیں جو بیت اللہ میں نماز کو ثابت کرتی ہیں جو اس مؤقف کو مزید تقویت ہی نہیں دیتیں بلکہ پختہ کرتی ہیں۔

ایسی روایات ملاحظہ ہوں جو نماز کا جواز ثابت کرتی ہیں۔ روایات جواز۔

۲۲۵۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ' عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أُمِّ مَنْصُوْرٍ' قَالَتْ : أَخْبَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ' وَلَّدَتْ عَامَّةَ أَهْلِ دَارِنَا' قَالَتْ : (أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ فَقَالَ : إِنِّي كُنْتُ رَأَيْتُ قَرْنَيِ الْكَبْشِ' حِيْنَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ' فَنَسِيْتُ أَنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَهُمَا فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْبَيْتِ شَيْءٌ يَشْغَلُ مُصَلِّيًا). وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۲۵۹: صفیہ ام منصور کہتی ہیں کہ مجھے بنی سلیم کی ایک عورت نے بیان کیا جو ہمارے گھر میں پیدا ہوئی اور پلی وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن طلحہ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا میں نے دنبے کے دو سینگ بیت اللہ کے اندر لٹکے دیکھے میں یہ بھول گیا کہ تمہیں کہوں کہ ان کو اتار دو کیونکہ بیت اللہ میں ایسی چیز مناسب نہیں جو کسی نمازی کو مشغول کرے۔ ان سے یہ روایت بھی وارد ہوئی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۹۳' نمبر۲۰۳۰۔

مزید روایت ملاحظہ ہو۔

۲۲۶۰: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ' قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ' قَالَ : ثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ' عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ' فَأُصَلِّيَ فِيْهِ' فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ : إِنَّ قَوْمَكِ لَمَّا بَنَوا الْكَعْبَةَ' اقْتَصَرُوْا فِيْ بِنَائِهَا فَأَخْرَجُوا الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ' فَإِذَا أَرَدْتِ أَنْ تُصَلِّيَ فِي الْبَيْتِ' فَصَلِّيْ فِي الْحِجْرِ' فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنْهُ). فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ

الصَّلَاةَ فِي الْحِجْرِ الَّذِيْ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا' تَصْحِيْحُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى إِجَازَةِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا حُكْمُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهِ إِنَّمَا نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْبَيْتَ كُلَّهُ عِنْدَهُمْ قِبْلَةٌ' قَالُوْا : فَمَنْ صَلّٰى فِيْهِ فَقَدِ اسْتَدْبَرَ بَعْضَهُ، فَهُوَ كَمُسْتَدْبِرِ بَعْضَ الْقِبْلَةِ' فَلَا تُجْزِيْهِ صَلَاتُهُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ' أَنَّا رَأَيْنَا مَنِ اسْتَدْبَرَ الْقِبْلَةَ' وَوَلَّاهَا يَمِيْنَهُ أَوْ شِمَالَهُ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ سَوَاءٌ' وَأَنَّ صَلَاتَهُ لَا تُجْزِيْهِ .وَكَانَ مَنْ صَلّٰى مُسْتَقْبِلَ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ أَجْزَأَتْهُ الصَّلَاةُ بِاتِّفَاقِهِمْ' وَلَيْسَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ مُسْتَقْبِلَ جِهَاتِ الْبَيْتِ كُلِّهَا' لِأَنَّ مَا عَنْ يَمِيْنِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنَ الْبَيْتِ' وَمَا عَنْ يَسَارِهِ' لَيْسَ هُوَ مُسْتَقْبِلَهُ وَكَمَا كَانَ لَمْ يَتَعَبَّدْ بِاسْتِقْبَالِ كُلِّ جِهَاتِ الْبَيْتِ فِيْ صَلَاتِهِ' وَإِنَّمَا تَعَبَّدَ بِاسْتِقْبَالِ جِهَةٍ مِنْ جِهَاتِهِ' فَلَا يَضُرُّهُ تَرْكُ اسْتِقْبَالِ مَا بَقِيَ مِنْ جِهَاتِهِ بَعْدَهَا .كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ صَلّٰى فِيْهِ' فَقَدِ اسْتَقْبَلَ إِحْدٰى جِهَاتِهِ' وَاسْتَدْبَرَ غَيْرَهَا .فَمَا اسْتَدْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَا كَانَ عَنْ يَمِيْنِ مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ جِهَاتِ الْبَيْتِ وَعَنْ يَسَارِهِ' إِذَا كَانَ خَارِجًا مِنْهُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَيْضًا قَوْلُ الَّذِيْنَ أَجَازُوْا الصَّلَاةَ فِي الْبَيْتِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ .

۲۲۶۰: علقمہ نے اپنی والدہ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگیں کہ مجھے بیت اللہ کے اندر نماز پسند تھی (میں نے اس کا اظہار کیا) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مقام حطیم میں داخل کر دیا اور فرمایا تمہاری برادری نے جب کعبہ بنایا تو تعمیر میں اتنے حصہ پر اکتفاء کیا اس لئے انہوں نے حطیم کو بیت اللہ سے نکال دیا جب تمہارا ارادہ بیت اللہ میں نماز کا ہو تو حطیم میں نماز پڑھ لیا کرو وہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ نے مقام حجر میں نماز کو جائز قرار دیا جو کہ بیت اللہ کا حصہ ہے۔ پس اس مذکورہ روایت سے ان لوگوں کی بات کی درست ثابت ہوگئی جنہوں نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز کو جائز قرار دیا۔ آثار کے معانی کو درست کرنے کے لحاظ سے اس باب کا یہی حکم ہے۔ رہا نظر وفکر کا معاملہ تو اس سے ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اس میں نماز سے منع کرتے ہیں تو ان کے ہاں ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام کا تمام قبلہ ہے تو جو شخص اس کے اندر نماز پڑھتا ہے تو اس نے بعض حصہ قبلہ کی طرف پشت کی تو گویا وہ قبلہ کے بعض حصہ کو پشت کرنے والا ہے۔ پس اس کی نماز نہ ہو گی۔ اس سلسلہ میں ان کے خلاف دلیل والے کہتے ہیں کہ ہم اس طرح پاتے ہیں کہ جس نے قبلہ کی طرف پیٹھ کی یا دائیں بائیں جانب اس کو رکھا یہ حکم میں سب برابر ہیں اس کی نماز جائز نہ ہوگی اور جو آدمی بیت اللہ شریف کی کسی

ایک جہت کا رُخ کر کے نماز ادا کرے اس کی نماز جائز ہے۔ حالانکہ وہ تو کعبہ کی ایک جہت کی طرف رُخ کرنے والا ہے نہ کہ تمام جہات کی طرف' کیونکہ جو بیت اللہ کا حصہ اس کے دائیں بائیں ہے یہ اس کی طرف منہ کرنے والا نہیں جیسا کہ اس نے نماز میں بیت اللہ کی ایک جہت کی طرف رُخ کر کے عبادت انجام دی ہے نہ کہ تمام جہات کی طرف اور نماز میں تین اطراف کی طرف چہرے کے نہ کرنے سے اس کی نماز میں چنداں فرق نہیں پڑا۔ تو اس پر نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ جس نے بیت اللہ شریف کے اندر نماز ادا کی اس نے بھی ایک جہت کا رُخ کیا اور دوسری جہات کی طرف پشت کی۔ پس جن تین جہات کی طرف اس نے پشت کی وہ اس کے دائیں بائیں جانبوں کی طرح ہوئیں جبکہ وہ بیت اللہ سے باہر نماز ادا کرنے والا ہو۔ اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو بیت اللہ شریف میں نماز کو جائز قرار دینے والے ہیں۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۹۳' نمبر۲۰۳۸' ترمذی فی الحج نمبر٤٨' نمبر٨٧٦۔

حاصل روایات:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حطیم میں جو کہ بیت اللہ کا حصہ ہے نماز پڑھنے کی اجازت دی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا ان روایات نے ثابت کر دیا کہ اجازت نماز والا قول درست وثابت ہے۔

روایات کے معانی کا لحاظ کر کے یہ حکم تو ثابت ہو چکا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جو لوگ نماز سے منع کرتے ہیں وہ یہی کہتے ہیں کہ بیت اللہ سارا سامنے نہیں رہتا جب کہ بیت اللہ پورے کا پورا قبلہ بننا چاہئے اندر نماز پڑھنے والے ایک طرف کو قبلہ بنانے والے ہوں گے اور دوسری طرف بیت اللہ کے کچھ حصے کو پشت کی طرف کرنے والے ہوں گے اسی وجہ سے اس کی نماز درست نہ ہوگی تو جوابا عرض ہے کہ بیت اللہ کی طرف پشت کرنے یا دائیں طرف یا بائیں طرف کرلیں اور قبلہ سامنے نہ رہے تو اس کا حکم یکساں ہے کہ نماز نہیں ہوتی۔ اور جو آدمی قبلہ کی چاروں اطراف میں سے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے اس کی نماز بالاتفاق درست ہے حالانکہ انصاف سے دیکھیں تو یہاں بھی وہ کعبہ کی ایک جہت کو سامنے کرنے والا ہے تمام جہات کعبہ اس کے سامنے نہیں خواہ وہ دائیں بائیں' مشرق ومغرب جس جانب ہو وہ ایک ہی جہت بنے گی جب باہر ہو کر ایک جہت کا استقبال نماز کی صحت کے لئے کافی ہو جاتا ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے تو پھر اندر نماز پڑھنے والا بھی تو ایک جہت کا رخ کرنے والا ہے اس کی نماز کیوں کر درست نہ ہوگی رہی اس کی پشت والی جانب بھی قبلہ آ گیا تو یہ اسی طرح ہے جیسے دائیں جانب یا بائیں جانب قبلہ ہو جائے۔

پس قبلہ میں نماز پڑھنے کا مسئلہ نقل وعقل ہر دو لحاظ سے ثابت ومبرہن ہوا یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان اسی طرف ہے۔

عبداللہ بن زبیر کے عمل سے مزید تائید۔

۲۲۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ، قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، قَالَ : رَأَیْتُ ابْنَ الزُّبَیْرِ یُصَلِّیْ فِی الْحِجْرِ۔

۲۲۶۱: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو مقام حجر میں نماز پڑھتے دیکھا۔

حاصل: اس باب میں بھی اپنے راجح قول کی حمایت میں شاندار دلائل سے صلاۃ فی الکعبہ کو ثابت کیا اور عقلی دلیل اور آثار صحابہ سے خوب واضح کردیا۔

شرح معانی الآثار مترجم

المعروف طحاوی شریف اردو

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

جلد دوم

ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸- اردو بازار لاہور پاکستان
37231788
37211788

شرح معانی الآثار مترجم

المعروف

طحاوی شریف اُردو

جلد دوم

تألیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph: 37211788 - 37231788

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب و سنت
کی
نشر و اشاعت
کے لیے
کوشاں

اشاعت ——— 2012ء

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 37221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸۔ اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان 37211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

خالد مقبول نے آر آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
Ph: 37211788 - 37231788

مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

فہرست

(تابع) كِتَابُ الصَّلٰوةِ

(بقایا) نماز کی کتاب

بَابُ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کا حکم

نمبر ①: امام احمد اور ابراہیم' وکیع رحمہم اللہ کے ہاں صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہے۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ سفیان ثوری رحمہم اللہ کے ہاں نماز فاسد نہیں نہ واجب الاعادہ ہے البتہ کراہت سے خالی نہیں۔

فریق اول کا مؤقف: صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہے۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .ح .

۲۲۶۲: ابوبکرہ نے ابوداؤد نے شعبہ نے بیان کیا۔

۲۲۶۳: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ' قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ' عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ' قَالَ : سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَاشِدٍ' عَنْ وَابِصَةَ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّيْ فِيْ خَلْفِ الصَّفِّ وَحْدَهُ' فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ.

۲۲۶۳: عمرو بن راشد نے وابصہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے دیکھا پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۵۶' نمبر ۲۳۱۔

۲۲۶۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، قَالَ : أَخَذَ بِيَدِيْ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدَةِ، فَأَقَامَنِيْ عَلٰى وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ بِالرَّقَّةِ، فَقَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّ (رَجُلًا صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ).

۲۲۶۴: ہلال بن یسار بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن ابی جعدہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مقام رقہ میں وابصہ بن معبد کے پاس لا کھڑا کیا اور کہا کہ میرے والد نے مجھ کو بتلایا کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۹۹، نمبر ۶۸۲، ترمذی فی الصلاۃ باب ۵۶، نمبر ۲۳۰۔

۲۲۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ السُّحَيْمِيُّ، (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ السُّحَيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ أَحَدَ الْوَفْدِ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى صَلَاتَهُ وَرَجُلٌ فَرْدٌ يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهُ ثُمَّ قَالَ : اسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ، فَلَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ صَفٍّ مُنْفَرِدًا، فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسَاءَ، وَصَلَاتُهُ مُجْزِئَةٌ عَنْهُ وَقَالُوْا : لَيْسَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَا قُلْنَا .وَذٰلِكَ أَنَّكُمْ رَوَيْتُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الَّذِيْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ، لِأَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ .وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ، لِمَعْنًى آخَرَ كَمَا أَمَرَ الَّذِيْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يُعِيْدَهَا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ مِرَارًا فِيْ حَدِيْثِ رِفَاعَةَ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى آخَرَ غَيْرَ ذٰلِكَ، وَهُوَ تَرْكُهُ إِصَابَةَ فَرَائِضِ الصَّلَاةِ .فَيَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا رَوَيْتُمْ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ الَّذِيْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ، لَا لِأَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى آخَرَ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ .وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ مَعْنًى زَائِدٌ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ وَابِصَةَ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ : صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى صَلَاتَهُ، وَرَجُلٌ فَرْدٌ يُصَلِّيْ خَلْفَ الصَّفِّ، فَقَامَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

قَضٰی صَلَاتَهٗ ثُمَّ قَالَ : (اسْتَقْبِلْ فَإِنَّهٗ لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّهٗ أَمَرَهٗ أَنْ یُعِیْدَ الصَّلَاةَ وَقَالَ : (لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ) فَیَحْتَمِلُ أَنْ یَكُوْنَ أَمْرُهٗ إِیَّاهُ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ كَانَ لِلْمَعْنَی الَّذِیْ وَصَفْنَا فِیْ مَعْنَیْ حَدِیْثِ وَابِصَةَ .وَأَمَّا قَوْلُهٗ :(لَا صَلَاةَ لِفَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ) فَیَحْتَمِلُ أَنْ یَكُوْنَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهٖ : (لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یُسَمِّ) وَكَالْحَدِیْثِ الْآخَرِ (لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِی الْمَسْجِدِ) وَلَیْسَ ذٰلِكَ عَلٰی أَنَّهٗ إِذَا صَلّٰی كَذٰلِكَ، كَانَ فِیْ حُكْمِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ، وَلٰكِنَّهٗ قَدْ صَلّٰی صَلَاةً تُجْزِئُهٗ،وَلٰكِنَّهَا لَیْسَتْ بِمُتَكَامِلَةِ الْأَسْبَابِ فِی الْفَرَائِضِ وَالسُّنَنِ، لِأَنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ اتِّصَالُ الصُّفُوْفِ، وَسَدُّ الْفُرَجِ. هٰكَذَا یَنْبَغِیْ لِلْمُصَلِّیْ خَلْفَ الْإِمَامِ أَنْ یَفْعَلَ، فَإِنْ قَصَّرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَدْ أَسَاءَ وَصَلَاتُهٗ تُجْزِئُهٗ وَلٰكِنَّهَا لَیْسَتْ بِالصَّلَاةِ الْمُتَكَامِلَةِ فِیْ فَرَائِضِهَا وَسُنَنِهَا، فَقِیْلَ لِذٰلِكَ (لَا صَلَاةَ لَهٗ) أَیْ لَا صَلَاةَ لَهٗ مُتَكَامِلَةً، كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : (لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ بِالَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِیْنُ الَّذِیْ لَا یُعْرَفُ فَیُتَصَدَّقُ عَلَیْهِ، وَلَا یَسْأَلُ النَّاسَ). فَكَانَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ (لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ بِالَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَتَانِ) إِنَّمَا مَعْنَاهُ : لَیْسَ هُوَ بِالْمِسْكِیْنِ الْمُتَكَامِلِ فِی الْمَسْكَنَةِ، إِذْ هُوَ یَسْأَلُ فَیُعْطٰی مَا یَقُوْتُهٗ وَیُوَارِیْ عَوْرَتَهٗ .وَلٰكِنَّ الْمِسْكِیْنُ الَّذِیْ لَا یَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا یَعْرِفُوْنَهٗ فَیَتَصَدَّقُوْنَ. فَنَفٰی فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ، مَنْ كَانَ مِسْكِیْنًا غَیْرَ مُتَكَامِلِ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ، أَنْ یَكُوْنَ مِسْكِیْنًا .فَیَحْتَمِلُ أَنْ یَكُوْنَ أَیْضًا إِنَّمَا نَفٰی بِقَوْلِهٖ (لَا صَلَاةَ لِمَنْ صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ) مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الصَّفِّ أَنْ یَكُوْنَ مُصَلِّیًا، لِأَنَّهٗ غَیْرُ مُتَكَامِلِ أَسْبَابِ الصَّلَاةِ، وَهُوَ قَدْ صَلّٰی صَلَاةً تُجْزِئُهٗ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَهَلْ تَجِدُوْنَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا شَیْئًا یَدُلُّ عَلٰی مَا قُلْتُمْ؟ .قِیْلَ لَهٗ.

۲۲۶۵: عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان تیمی نے اپنے والد سے نقل کیا (یہ بنوتیم میں سے تھے) کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اس وقت ایک آدمی صف کے پیچھے نماز پڑھ رہا تھا پس جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے رہے یہاں تک کہ اس نے اپنی نماز پوری کی آپ نے فرمایا نماز کو نئے سرے سے پڑھو ایک آدمی کی نماز صف کے پیچھے کامل نہیں ہوتی۔علماء کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ جس شخص نے کسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اس کی نماز باطل ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔دوسرے علماء نے اختلاف کرتے ہوئے کہا جس نے اس طرح کیا اس نے زیادتی کی مگر اس کی نماز جائز ہے اور انہوں نے دوسری بات یہ کہی کہ ان آثار میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو ہمارے قول کے مخالف ہو اور وہ اس لیے کہ جو شخص

صف میں اکیلا نماز پڑھ رہا تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا تو جس طرح یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے اسے اس بناء پر حکم دیا کیونکہ اس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کی تھی تو یہ بھی جائز ہے کہ کسی دوسری وجہ سے اسے نماز لوٹانے کا حکم فرمایا ہو۔ اس کی نظیر وہ شخص ہے جس نے مسجد میں داخلے کے بعد نماز ادا کی تو آپ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ پھر اسے دوبارہ لوٹانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ اس نے یہ نماز لوٹانے کا کام متعدد بار کیا جیسا حضرت رفاعہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ اس نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی تھی بلکہ اور وجہ سے لوٹانے کا حکم فرمایا تھا وہ یہ تھی کہ اس نے فرائض نماز کو درست طور پر ادا نہ کیا تھا۔ پس اسی طرح تمہاری روایت میں بھی جناب رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو نماز کے لوٹانے کا حکم دیا جو صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھ رہا تھا' لوٹانے کا حکم صف کے پیچھے اکیلے نماز کے سبب نہ تھا بلکہ نماز میں کسی دوسری حرکت کی بنیاد پر تھا اور علی بن شیبہ ان کی روایت میں وابصہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے یہ اضافی بات بھی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی جب آپؐ اپنی نماز پوری کر چکے تو ایک شخص کو صف میں تنہا نماز پڑھتے پایا۔ آپؐ اس کی طرف اُٹھ کر گئے اور اس کے نماز مکمل کرنے تک اس کا انتظار فرمایا' پھر فرمایا تم نماز دوبارہ پڑھو اس لیے کہ اکیلے آدمی کی نماز صف کے پیچھے درست نہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں اس کو نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ صف کے پیچھے اکیلے کی نماز درست نہیں۔ پس اس میں نماز کے اعادہ کا حکم ایک تو وہ معنی رکھتا ہے جو وابصہ کی روایت میں پائے جاتے ہیں اور آپ کا فرمان ''**لا صلاۃ لفرد خلف الصف**'' ممکن ہے کہ یہ ان ارشادات کے ہم معنی ہو: (۱) ''**لا وضوء لمن لم یُسمّ**'' اور اس روایت کی طرح (۲) ''**لا صلاۃ لجار المسجد الا فی المسجد**''۔ یہ معنی نہیں کہ جب اس نے نماز پڑھی ہے تو وہ نماز نہ پڑھنے کی طرح ہے۔ لیکن وہ ایسی نماز تو پڑھ چکا جو اس کے لیے کافی تھی مگر وہ فرائض وسنن میں کامل اسباب والی نماز نہیں ہے کیونکہ امام کے ساتھ نماز پڑھنا نماز کی سنتوں سے ہے۔ اسی طرح صفوف کا ملانا اور فاصلے کو پُر کرنا بھی اسی قسم سے ہے' مقتدی کو امام کی اقتداء میں اسی طرح کرنا چاہیے۔ اگر اس نے اس میں کوتاہی کی تو اس نے غلطی کی اور اس کی نماز تو درست ہے مگر وہ سنن وفرائض کے لحاظ سے کامل نہیں۔ اس وجہ سے کہا گیا **لا صلاۃ لہ** یعنی اس کی نماز کامل نہیں جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**لیس المسکین بالذی تردہ المرۃ والتمرتان ولکن المسکین الذی لا یعرف فیتصدق علیہ ولا یسال الناس**'' اس کا معنی یہ ہے کہ وہ مکمل مسکنت والا مسکین نہیں اس لیے کہ وہ لوگوں سے مانگتا ہے' پس لوگ اس کو اتنی مقدار دیتے ہیں جس سے وہ پیٹ بھر سکے اور اپنے ستر کو چھپا سکے لیکن مسکین وہ ہے جو لوگوں سے مانگتا بھی نہیں اور نہ لوگ اس کو مسکین جانتے ہیں کہ اس پر صدقہ کریں۔ پس اس روایت میں اس مسکین کی نفی ہے جس میں مسکنت کے کامل اسباب نہ ہوں کہ وہ کامل مسکین کہلائے۔ پس اس روایت میں یہ احتمال بھی ہے کہ ''**لا صلاۃ لمن صلیّ خلف الصف وحدہ**'' کا معنی یہ ہو کہ وہ جو اکیلا صف

میں نماز پڑھے وہ نمازی نہیں کیونکہ وہ اسباب نماز کو کامل کرنے والا نہیں۔ اس نے تو صرف ایسی نماز پڑھی ہے جو کفایت کرے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی چیز ملتی ہے جو اس پر دلالت کرنے والی ہو؟ اس کے جواب میں کہا جائے گا جی ہاں! روایات درج ذیل ہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامة باب ٥٤' نمبر ١٠٠٣' مسند احمد ٢٣/٤۔

فریق اوّل کی روایت کا جواب:

صف کے پیچھے نماز نہ ہونا دو معنی رکھتا ہے ایک وہ جو آپ نے لیا کہ اس کی نماز نہیں ہوئی۔

نمبر ②: اعادے کا حکم کسی اور وجہ سے فرمایا جیسا کہ دوسری روایت رفاعہ وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما میں بعض صفات صلاۃ میں کمی کی وجہ سے فرمایا ایک مرتبہ نہیں بلکہ تین مرتبہ فرمایا اور اس کا سبب ان روایات میں بعض فرائض صلاۃ کا ترک ہے پس اس روایت میں بھی وہی معنی ہوا اور اس معنی کی تائید علی بن شیبان کی روایت میں موجود ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو اس وقت ایک آدمی کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے پایا تو جناب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس کھڑے رہے یہاں تک کہ اس نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے فرمایا نماز کو دوبارہ پڑھو۔ اس لئے کہ جماعت کی صف کھڑی ہو اور کوئی آدمی پیچھے نماز اکیلا شروع کر دے یہ درست نہیں (اور یہ اجماعی مسئلہ ہے) پس اس سبب سے آپ نے اسے نماز کے اعادہ کا حکم فرمایا۔

حاصل کلام: اس روایت میں نماز لوٹانے کا حکم اس وجہ سے ہے کہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھی ہے جیسا کہ وابصہؓ والی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور **لا صلاة لفرد خلف الصف** میں احتمال یہ ہے کہ اس روایت کی طرح ہو **لا وضوء لمن لم یسم** اور **لا صلاة لجار المسجد الا فی المسجد** تو یہ گویا اس نے نماز نہیں پڑھی کے معنی میں ہے کہ اس کی نماز کامل نہیں۔ اگرچہ ذمہ سے فرض اتر گیا مگر ہر اعتبار سے کامل نہ تھی کیونکہ سنت طریقہ تو امام کے ساتھ صف کا اتصال ہے اور فاصلہ کو ختم کرنا ہے امام کے پیچھے یہ سب باتیں اسے کرنی چاہئیں اگر اس نے ایسا نہ کیا تو نماز ناقص رہی اگر کمال کی نگاہ سے دیکھیں تو کہیں گے اس کی نماز نہیں ہوئی اور بہت سی روایات میں کمال نہ ہونے پر وجود کی نفی کی گئی ہے ارشاد فرمایا۔ **لیس المسکین بالذی ترده التمرة والتمرتان ولکن المسکین الذی لا تعرف یتصدق علیه ولا یسأل الناس۔**

تخریج : بخاری باب٤٨' مسلم فی الزکاة نمبر١٠١' ابو داؤد فی الزکاة نمبر٢٤' نسائی فی الزکاة باب٧٦' دارمی فی الزکاة باب٢۔

اب اس روایت **لیس المسکین** میں موجود مسکین کی نفی نہیں بلکہ کامل مسکنت کی نفی ہے کیونکہ وہ سوال کر کے اپنا کام بنا لیتا ہے اور گزارا چلا لیتا ہے اصل مسکین تو وہ ہے جو کسی سے نہ سوال کرے اور نہ اس کو لوگ پہچان کر صدقہ دیں پس جس طرح روایت میں کمال کی مسکنت نہ ہونے کی وجہ سے اس کی مسکینی کی نفی کی گئی بالکل اسی طرح یہاں بھی نماز میں کمال نہ پائے جانے کی وجہ سے اس کو غیر نمازی کہا حالانکہ وہ بقدر ضرورت نماز پڑھ چکا ہے۔

ایک سوال:

کیا زبان نبوت سے کوئی چیز ایسی مل سکتی ہے جو تمہاری اس بات کی موید ہو۔

حل: جی ہاں یہ روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَنَّ زِيَادَ الْأَعْلَمِ أَخْبَرَهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ، قَالَ : جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ، وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفَسُ، فَرَكَعْتُ دُوْنَ الصَّفِّ، ثُمَّ مَشَيْتُ إِلَى الصَّفِّ .فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، قَالَ : (أَيُّكُمُ الَّذِيْ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ؟ قَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ : أَنَا، قَالَ : زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ).

۲۲۶۶: حسن نے ابوبکرہؓ سے روایت کی میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا جبکہ آپ حالت رکوع میں تھے اور مجھے میرے نفس نے ابھارا پس میں نے صف سے دور رکوع کر لیا پھر میں صف کی طرف چلا جب جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کو مکمل فرمایا تو فرمایا تم میں سے کس نے صف سے الگ رکوع کیا؟ ابوبکرہ کہنے لگے میں نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حرص جماعت زیادہ کرے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۱۴، ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۰۰، نمبر۶۸۳، نسائی فی الامامہ باب۶۳، مسند احمد ۳۹/۵۔

۲۲۶۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۲۶۷: عفان بن مسلم کہتے ہیں کہ ہمیں حماد بن سلمہ نے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

۲۲۶۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ، فَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ .فَلَوْ كَانَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ لَا تُجْزِيْهِ صَلَاتُهٗ، لَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ الصَّفِّ، لَا يَكُوْنُ دَاخِلًا فِيْهَا .أَلَا تَرٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مَكَانٍ قَذِرٍ، أَنَّ صَلَاتَهٗ فَاسِدَةٌ؟ وَمَنِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ عَلٰى مَكَانٍ قَذِرٍ، ثُمَّ صَارَ إِلٰى مَكَانٍ نَظِيْفٍ أَنَّ صَلَاتَهٗ فَاسِدَةٌ فَكَانَ كُلُّ مَنِ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ فِيْ مَوْطِنٍ لَا يَجُوْزُ لَهٗ فِيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِالصَّلَاةِ فِيْهِ

بِكَمَالِهَا، لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ أَبِيْ بَكْرَةَ فِي الصَّلَاةِ دُوْنَ الصَّفِّ دُخُوْلًا صَحِيْحًا، كَانَتْ صَلَاةُ الْمُصَلِّيْ كُلُّهَا دُوْنَ الصَّفِّ، صَلَاةً صَحِيْحَةً. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهٖ (وَلَا تَعُدْ). قِيْلَ لَهٗ: ذٰلِكَ عِنْدَنَا يَحْتَمِلُ مَعْنَيَيْنِ: يَحْتَمِلُ: وَلَا تَعُدْ أَنْ تَرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ حَتّٰى تَقُوْمَ فِي الصَّفِّ، كَمَا قَدْ رَوٰى عَنْهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ.

۲۲۶۸: حسن نے ابوبکرہؓ سے نقل کیا کہ ابوبکرہؓ نے صف سے الگ رکوع کیا تو ان کو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیری جماعت کی حرص میں اضافہ کرے تو دوبارہ ایسا نہ کرنا۔امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں: اس روایت میں یہ ہے کہ اس نے صف سے پہلے رکوع کر لیا تھا۔مگر آپ ﷺ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔پس اگر صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز نہ ہوتی تو نماز میں صف کے پیچھے داخل ہونے والا نماز میں داخل نہ قرار دیا جاتا۔کیا تم غور نہیں کرتے کہ جو شخص گندگی والی جگہ نماز پڑھے اس کی نماز فاسد ہے اور جو شخص گندی جگہ نماز شروع کر کے پھر ستھری جگہ منتقل ہو جائے اس کی نماز بھی فاسد ہے۔پس ہر وہ شخص جس نے نماز کو ایسی جگہ میں شروع کیا تو اسے جائز نہیں کہ وہ اس میں نماز کو اس کے کمال کے ساتھ ادا کر سکے۔وہ نماز میں داخل شمار نہ ہوگا۔پس جب حضرت ابوبکرہ ؓ کا صف میں پہنچنے سے پہلے نماز میں داخلہ درست داخلہ تھا تو نمازی کی تمام نماز صف سے پہلے درست نماز ثابت ہوگئی۔اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ''ولا تعد'' کا کیا مطلب ہے۔تو اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ہمارے ہاں اس کے دو معنی ہیں: (۱) صف میں داخلہ سے پہلے رکوع کرنے والی حرکت آئندہ مت کرنا جب تک کہ تم صف میں نہ پہنچ جاؤ۔جیسا کہ ان سے حضرت ابو ہریرہ ؓ نے روایت کیا ہے ملاحظہ ہو۔

تخریج : نمبر ۲۲۶۶ کو ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: اس ارشاد میں آپ ﷺ نے اکیلے رکوع کرنے والے اور صف سے الگ نماز شروع کرنے والے کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا بلکہ آئندہ ایسا نہ کرنے کی تاکید فرمائی اگر صف سے الگ نیت باندھنا نماز کو باطل کرتا ہے تو جو صف سے دور نماز میں داخل ہونے والا ہے اس کی نماز سرے سے شروع نہ ہونی چاہئے حالانکہ ان کو آپ نے ایسی حرکت دوبارہ نہ کرنے کا حکم دیا۔ اعادہ صلاۃ کا حکم نہیں اس کے لئے قرینہ ان کے شوق جماعت کو آپ نے سراہا اگر وہ داخل نماز ہی نہ ہوتا تو صاف کہہ دیا جاتا جیسا کہ گندی جگہ نماز پڑھنے والے کی نماز کو فاسد قرار دیا گیا۔اگر چہ وہ پلید جگہ شروع کر کے پاک جگہ منتقل ہو جائے کیونکہ جہاں نماز نہ ہو سکتی ہو اگر چہ وہ بظاہر نماز میں داخل بھی ہو جائے تب بھی وہ نماز میں داخل شمار نہیں ہوتا۔

پس جب جناب ابوبکرہؓ کا صف سے الگ نماز میں داخل ہونا صحیح قرار دیا گیا تو صف سے پیچھے دوسری صف میں نماز پڑھنے والے کی ساری نماز ہی درست ہونی چاہئے کیونکہ ابتداء نماز درست ہے تو بناء صلاۃ بھی یقیناً درست ہے۔

اعتراض:

لا تعد۔ یہ اعادہ سے نہ لیا جائے بلکہ عدای یعدو۔ (دوڑنا) سے لیا جائے کہ نماز کے لئے مت دوڑو تب آپ کے جواب کی بنیاد ہی ختم ہوگئی۔

ازالہ:

جناب توجہ فرمائیں۔

نمبر ①: آپ اعادہ والا معنی لیں تو پھر روایت کا مفہوم روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والا ہے کہ صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کرنے والی حرکت دوبارہ مت کرنا صف میں پہنچ کر نماز میں شامل ہو۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

۲۲۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ عَلِیٍّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عِجْلَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا أَتَی أَحَدُکُمُ الصَّلَاةَ فَلَا یَرْکَعْ دُوْنَ الصَّفِّ، حَتّٰی یَأْخُذَ مَکَانَهٗ مِنَ الصَّفِّ). وَیَحْتَمِلُ قَوْلُهٗ (وَلَا تَعُدْ) أَیْ : وَلَا تَعُدْ أَنْ تَسْعَی إِلَی الصَّلَاةِ سَعْیًا یَحْفِزُكَ فِیْهِ النَّفَسُ، کَمَا قَدْ جَاءَ عَنْهُ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْحَدِیْثِ .

۲۲۶۹: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لئے آؤ تو صف سے الگ رکوع میں مت جایا کرو اس وقت رکوع کرو جب صف میں پہنچ جاؤ۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ آئندہ نماز کے لیے یوں دوڑ کر مت آؤ کہ تمہارا سانس ہی پھول جائے۔ جیسا کہ اس کے علاوہ روایات میں موجود ہے۔ جو ذیل میں ہیں۔

نمبر ②: نماز کے لئے ایسا مت دوڑو جس سے سانس چڑھ جائے۔

جیسا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت ہے۔

۲۲۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَمِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِیْهِ .ح .

۲۲۷۰: عبداللہ بن وہب نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا۔

۲۲۷۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِیْمَ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (اِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ، فَمَا أَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَکُمْ

فَأَتِمُّوْا).

۲۲۷۱: سعد بن ابراہیم نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر مت آؤ۔ بلکہ چل کر آؤ اور تم پر سکون لازم ہے پس نماز کا جو حصہ پاؤ وہ (امام کے ساتھ) پڑھ لو اور جو (امام سے) رہ جائے اس کو مکمل کرلو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۸' مسلم فی المساجد ۱۵۲/۱۵۱' ابو داؤد فی الصلاة باب۵٤' نسائی فی الامامه باب۵۷' ابن ماجه فی المساجد باب۱٤' دارمی فی الصلاة نمبر۵۹' موطا مالك فی النداء مسند احمد ۲' ۲۳۸/۲۳۷۔

۲۲۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ' قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ' قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (فَاقْضُوْا).

۲۲۷۲: ابن شہاب نے ابوسلمہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی صرف واتموا کی جگہ فاقضوا کا لفظ ہے معنی یکساں ہے۔

۲۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۲۷۳: محمد بن عمر نے ابوسلمہ سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۲۲۷۴: سعید بن المسیب نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۲۷۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ' عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۲۲۷۵: سعید و ابوسلمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۲۷۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ' قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ' قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ' عَنْ هِشَامٍ' عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۲۲۷۶: ابن سیرین نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۲۷۷: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ. فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۲۷۷: ایوب نے محمد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۲۷۸: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ، وَأْتُوهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ، فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا).

۲۲۷۸: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس کے لئے دوڑتے ہوئے مت آؤ۔ بلکہ سکون سے آؤ وقار سے آؤ۔ پس جو جماعت کا حصہ مل جائے تو اسے پڑھ لو اور جو تم سے رہ جائے اسے مکمل کرلو۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۱۵۲، موطا فی النداء نمبر ٤، مسند احمد ٤٢٧/٢۔

اللغات :ثوب بالصلاۃ۔ جماعت قائم کر دی جائے۔

۲۲۷۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيْهِ، وَإِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ (فَإِنَّ أَحَدَكُمْ فِيْ صَلَاةٍ، مَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ).

۲۲۷۹: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد اور اسحاق بن عبداللہ سے نقل کیا کہ ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح نقل کیا اس میں یہ اضافہ ہے فان احدکم فی صلاۃ ما کان یعمد الی الصلاۃ کہ جب آدمی نماز کا قصد کر لیتا ہے تو نماز میں شمار ہوتا ہے (یعنی اس کو برابر ثواب ملنے لگتا ہے)

تخریج : مسند احمد ٥٢٩/٢، مسلم ٢٢٠/١۔

۲۲۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ : أَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَعْنِيْ : إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَمْشِ عَلَى هَيْئَتِهِ، فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ، وَلْيَقْضِ مَا سُبِقَ بِهِ مِنْهَا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ -وَالنَّظَرُ عِنْدَنَا- يَدُلُّ عَلَى أَنَّ مَنْ صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ، فَصَلَاتُهُ جَائِزَةٌ .وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّيْ وَرَاءَ الْإِمَامِ فِيْ صَفٍّ، فَخَلَا مَوْضِعُ رَجُلٍ أَمَامَهُ أَنَّهُ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَمْشِيَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَقُوْمَ فِيْهِ، وَكَذٰلِكَ

رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۲۲۸۰: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لئے آئے تو وہ اپنی حالت پر چل کر آئے پس اس میں سے جو پائے اسے پڑھ لینا چاہئے (امام کے ساتھ) اور جو رہ جائے تو وہ پوری کرے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں نظر و فکر یہی چاہتے ہیں کہ جو کوئی شخص صف میں اکیلا نماز پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ائمہ کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب کوئی شخص صف سے پیچھے نماز میں مصروف ہو پھر اس کے آگے ایک آدمی کی جگہ خالی ہو جائے تو اسے چل کر وہاں کھڑا ہونا چاہیے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔ ذیل میں دیکھیں۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۶/۳۔

حاصل روایات: کہ صف کے پیچھے آنے والے کو سکون و وقار سے آکر نماز میں شامل ہونا چاہئے اگر وہ جلد بازی سے نماز میں وضو کر کے دور سے شامل ہو گیا تو تب بھی اس کی نماز تو درست ہو جائے گی اس کا شوق قابل تحسین ہے مگر سکون و وقار کو توڑنا مناسب اور اچھی عادت نہیں اس کو ترک کر دینا چاہئے۔ یہ تقاضا اثر ہے اور تقاضائے نظر یہ ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

تقاضائے نظر ہمارے ہاں یہی ہے کہ جو شخص صف میں پیچھے اکیلا امام کی اقتداء میں نماز پڑھے اس کی نماز درست ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں سب متفق ہیں کہ جو شخص امام کے پیچھے صف میں نماز پڑھ رہا ہو۔ ایک آدمی نے اس کے سامنے والی جگہ خالی کر دی (وضو وغیرہ ٹوٹ گیا) اسے مناسب ہے کہ وہ صف میں چل کر اس جگہ کھڑا ہو جائے اور یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۲۲۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ أَنْبَأَنِيْ' قَالَ : سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ : صَلَّيْتُ إِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَرَأَى فِي الصَّفِّ خَلَلًا' فَجَعَلَ يَغْمِزُنِيْ أَنْ أَتَقَدَّمَ إِلَيْهِ' وَجَعَلْتُ إِنَّمَا يَمْنَعُنِيْ أَنْ أَتَقَدَّمَ الضِّيْقُ بِمَكَانِيْ' إِذَا جَلَسَ أَنْ أَبْعُدَ مِنْهُ فَلَمَّا أَنْ رَأَىٰ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ هُوَ .وَالَّذِيْ يَتَقَدَّمُ مِنْ صَفٍّ إِلٰى صَفٍّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا هُوَ فِيْمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِيْ غَيْرِ صَفٍّ' فَلَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ' وَلَمْ يُخْرِجْهُ مِنَ الصَّلَاةِ .فَلَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ لَا تَجُوْزُ إِلَّا بِقِيَامٍ فِيْ صَفٍّ' لَفَسَدَتْ عَلٰى هٰذَا صَلَاتُهُ لَمَّا صَارَ فِيْ غَيْرِ صَفٍّ' وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ أَقَلَّ الْقَلِيْلِ .كَمَا أَنَّ مَنْ وَقَفَ عَلٰى مَكَانٍ نَجِسٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ أَقَلَّ الْقَلِيْلِ' أَفْسَدَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ. فَلَمَّا أَجْمَعُوْا أَنَّهُمْ يَأْمُرُوْنَ هٰذَا الرَّجُلَ بِالتَّقَدُّمِ إِلٰى مَا خَلَا أَمَامَهُ مِنَ الصَّفِّ' وَلَا يُفْسِدُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ، كَوْنُهُ فِيْمَا بَيْنَ الصَّفَّيْنِ فِيْ غَيْرِ صَفٍّ' دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى دُوْنَ

۲۲۸۲: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ مَنْصُوْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ أَنَا وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَأَدْرَكْنَا الْإِمَامَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعْنَا ثُمَّ مَشَيْنَا حَتّٰى اسْتَوَيْنَا بِالصَّفِّ .فَلَمَّا قَضَى الْإِمَامُ الصَّلَاةَ، قُمْتُ لِأَقْضِيَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : قَدْ أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ .

۲۲۸۲: زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں اور ابن مسعودؓ مسجد میں داخل ہوئے ہم نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا ہم نے رکوع کیا پھر ہم چلتے رہے یہاں تک کہ صف میں برابر جا کھڑے ہوئے جب امام نے نماز پوری کی تو میں وہ رکعت پوری کرنے کھڑا ہوا تو عبداللہ نے فرمایا تم نے رکعت کو پالیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۲۹/۱۔

۲۲۸۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ، عَنْ طَارِقٍ، قَالَ : كُنَّا مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جُلُوْسًا فَجَاءَ آذِنُهُ فَقَالَ : قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَقَامَ وَقُمْنَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَرَأَى النَّاسَ رُكُوْعًا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ، فَكَبَّرَ فَرَكَعَ وَمَشٰى، وَفَعَلْنَا مِثْلَ مَا فَعَلَ .فَإِنِ اعْتَلَّ فِيْ هٰذَا مُعْتَلٌّ بِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ صَارَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ صَفًّا .قِيْلَ لَهُ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ ذٰلِكَ .۲۲۸۴: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ : رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ رُكُوْعٌ، فَمَشٰى حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَهُ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ وَهُوَ رَاكِعٌ، كَبَّرَ فَرَكَعَ ثُمَّ دَبَّ وَهُوَ رَاكِعٌ حَتّٰى وَصَلَ الصَّفَّ .

۲۲۸۳: طارق کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن مسعودؓ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ان کو اطلاع دینے والا آیا اور اس نے کہا کہ جماعت کھڑی ہونے والی ہے پس آپ اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھے پس آپ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسجد کی اگلی جانب رکوع کی حالت میں ہیں تو انہوں نے رکوع کیا اور چلنے لگے ہم نے بھی اسی طرح کیا۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۷۱/۹۔

ایک ضمنی اعتراض:

عبداللہ نے یہ اس لئے کیا کہ وہ اور ان کے شاگرد وہ مستقل صف بن گئے تھے تو صف میں شمول تو ہو گیا۔

جواب: اس بات کا جواب حضرت زید بن ثابتؓ کی اس روایت سے واضح ہو جائے گا۔

الصَّفِّ، أَنَّ صَلَاتَهُ مُجْزِئَةٌ عَنْهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ رَكَعُوا دُونَ الصَّفِّ، ثُمَّ مَشَوْا إِلَى الصَّفِّ، وَاعْتَدُّوا بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ الَّتِي رَكَعُوهَا دُونَ الصَّفِّ. فَمِنْ ذَلِكَ

۲۲۸۱: خیثمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز پڑھی انہوں نے صف میں خلل پایا تو مجھے کنکھیوں سے اشارہ کرنے لگے کہ میں اس جگہ کی طرف آگے بڑھ جاؤں اور مجھے جگہ کی تنگی آگے بڑھنے سے مانع تھی جب وہ بیٹھ جاتے تو میں اور دور ہو جاتا جب انہوں نے یہ حالت دیکھی تو خود آگے بڑھ گئے۔ جو شخص ایک صف سے دوسری صف کی طرف بڑھتا ہے جیسا ہم ذکر کر آئے تو وہ دو صفوں کے درمیان ہوتا ہے اگلی یا پچھلی کسی صف میں نہیں ہوتا' تو یہ چیز اس کو نہ نقصان دیتی ہے اور نہ نماز سے نکالتی ہے۔ اگر صف میں برابر کھڑے ہونے سے ہی نماز جائز ہوتی تو اس صورت میں تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی اس لیے کہ وہ صف سے آگے پیچھے جگہ میں چلا گیا۔ اگرچہ یہ عمل قلیل ہے جیسا کہ کوئی ناپاک جگہ پر نماز ادا کرے خواہ وقت کس قدر قلیل ہو تب بھی اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ تو جب اس بات پر تمام کا اجماع ہے کہ وہ ائمہ کرام اس کو آگے بڑھنے کا حکم دیتے ہیں جو اس سے اگلے شخص نے خالی کی ہے اور اس کی نماز ایسا کرنے سے نہیں ٹوٹتی کہ وہ نہ پہلی صف میں ہے اور پچھلی میں' بلکہ ان کے درمیان ہے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس نے صف کے علاوہ نماز پڑھی اس کی نماز درست ہے اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کرنا مروی ہے اور پھر وہ صف کی طرف چل کر گئے پھر انہوں نے جس رکعت کا رکوع صف میں شمولیت سے پہلے کیا تھا اس کو رکعت گردانا۔ چند روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج: مسند ابن ابی شیبہ ۳۲۳/۱۔

جب ایک صف سے دوسری صف کی طرف بڑھنا اس روایت کے مطابق نقصان دہ نہیں اور نماز سے خارج نہیں کرتا پس اگر نماز صرف صف میں ایک جگہ کھڑے ہونے کے بغیر درست نہیں تو پھر ایک صف سے دوسری صف کی طرف بڑھنے والے کی نماز فاسد ہونی چاہیے کیونکہ یہ غیر صف میں ہو گیا اگرچہ قلیل ہی سہی جیسا کہ نجس جگہ پر اقل قلیل وقت کھڑے ہو کر نماز شروع کرنے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

پس جب یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ سب بالاتفاق اس نمازی کو آگے بڑھنے کا حکم دیتے ہیں جو اس کے آگے والے نے خالی کی ہے اور اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی حالانکہ وہ دو صفوں کے درمیان بالکل غیر صف میں ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس نے غیر صف میں نماز پڑھی اس کی نماز درست ہے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے یہ بات ثابت ہے کہ انہوں نے صف کے علاوہ رکوع کیا پھر وہ چل کر صف میں آگئے صف کے علاوہ پڑھی گئی یہ رکعت ان کی نماز میں شمار ہوئی۔

روایت ملاحظہ کریں۔

اگر اس روایت میں کوئی معترض یہ علت نکالے کہ عبداللہ نے یہ اس لیے کیا کیونکہ وہ اوران کے ساتھی مستقل صف بن گئے تھے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ اس سلسلہ میں زید بن ثابت کی روایت بھی آرہی ہے ملاحظہ ہو۔

۲۲۸۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۲۸۴: ابوامامہ بن سہل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابتؓ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ایسے وقت داخل ہوئے جبکہ لوگ رکوع میں جا چکے تھے وہ چلتے رہے جب انہوں نے خیال کیا کہ وہ صف میں یہاں رکوع کی حالت میں مل سکیں گے تو انہوں نے تکبیر کہہ کر رکوع کیا اور رکوع میں آہستہ آہستہ رینگتے ہوئے چلتے گئے یہاں تک کہ صف میں جا ملے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۲۲۹/۱۔

۲۲۸۵: ابن ابی الذئب نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے نقل کیا ہے۔

تخریج : مثله فی البیهقی ۱۵۱/۳۔

۲۲۸۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَرْكَعُ عَلَى عَتَبَةِ الْمَسْجِدِ وَوَجْهُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ، ثُمَّ يَمْشِيْ مُعْتَرِضًا عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَعْتَدُّ بِهَا إِنْ وَصَلَ إِلَى الصَّفِّ أَوْ لَمْ يَصِلْ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَأَنْتُمْ تُخَالِفُوْنَ مَا قَدْ رَوَيْتُمُوْهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَيْدٍ، وَتَقُوْلُوْنَ : لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ. قِيْلَ لَهُ : نَعَمْ، وَلٰكِنِ احْتَجَجْنَا بِذٰلِكَ عَلَيْكَ، لِتَعْلَمَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُمْ لَا يُبْطِلُوْنَ صَلَاةَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ وُصُوْلِهِ إِلَى الصَّفِّ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا الَّذِيْ ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ، حَتّٰى خَالَفْتُمْ عَبْدَ اللّٰهِ وَزَيْدًا؟ قِيْلَ لَهُ : مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (لَا يَرْكَعْ أَحَدُكُمْ دُوْنَ الصَّفِّ، حَتّٰى يَأْخُذَ مَكَانَهُ مِنَ الصَّفِّ) وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ، الْحَسَنُ.

۲۲۸۶: خارجہ بن زید بن ثابت کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ مسجد کی چوکھٹ کے پاس قبلہ رخ ہو کر رکوع کرتے پھر وہ اپنی دائیں مڑتے ہوئے چلتے رہتے پھر اس سے شمار کرتے خواہ صف میں پہنچیں یا نہ پہنچیں۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ تم تو ابن مسعود اور زید ؓ کی عروایت سے مخالفت کرنے والے ہو۔ تمہارا کہنا یہ ہے کہ کسی کو صف سے پہلے رکوع مناسب نہیں۔ اس کو جواب میں کہا جائے گا۔ جی ہاں! مگر ہم نے تو ان روایات سے تمہارے خلاف دلیل حاصل کی تاکہ تمہیں یہ علم ہو جائے کہ تمام صحابہ کرام ؓ صف میں پہنچنے سے قبل نماز میں شامل ہونے والے کی

نماز کو باطل قرار نہ دیتے تھے۔ اگر کسی کو یہ اعتراض ہو کہ ابن مسعود اور زید رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف چل کر تم نے کس روایت کو اختیار کیا ہے؟ ت جواب میں کہا جائے گا۔ ہم نے روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اختیار کیا ہے کہ ''**لا یرکع احدکم دون الصف**'' (الحدیث) کہ تمہارا کوئی شخص صف سے پہلے رکوع میں نہ جائے۔ جب تک کہ وہ صف میں اپنے ٹھکانے نہ پہنچے اور یہ بات حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے بھی کہی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۲۹/۱' باب الرجل یدخل والقوم رکوع۔

حاصل روایات: ان روایات نے ثابت کر دیا کہ ایک آدمی رکوع کی حالت میں ملے یا دو چار ملیں سب کا حکم برابر ہے اور وہ رکعت بھی شمار ہوگی اور رکوع ملنا بھی معتبر خیال کیا جائے گا۔

اعتراض نمبر ④:

زید بن ثابت اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے آثار اس روایت کے خلاف ہیں جس میں یہ فرمایا گیا **لاینبغی لاحد ان یرکع دون الصف**۔

جواب: یہ دونوں آثار اگرچہ اس روایت کے خلاف معلوم ہوتے ہیں مگر ہم نے تو صرف اس غرض سے پیش کئے ہیں کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کی نماز کو باطل قرار نہ دیتے تھے جو صف سے پہلے نماز میں شامل ہو جائے اگرچہ یہ مناسب نہیں مگر ابطال نماز والے قول کی تردید کے لئے کافی ہے۔

احناف پر اشکال:

کہ تم اپنے مسلک میں تو عبداللہؓ اور زیدؓ کے اقوال کے مخالف ہو۔

جواب: ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت نقل کی تم میں کوئی صف کے علاوہ رکوع میں نہ جائے جب تک کہ وہ اپنی جگہ صف میں نہ پہنچ جائے اور ان کے علاوہ یہ حسن بصری رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۲۲۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِیْرِیُّ' قَالَ : حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ' عَنِ الْأَشْعَثِ' عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهٗ كَرِهَ أَنْ یُّرْكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ .وَكُلُّ مَا بَیَّنَّا فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ هٰذَا' وَمِنْ إِجَازَةِ صَلَاةِ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الصَّفِّ' هُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۲۸۷: یحییٰ بن سعید نے اشعث سے انہوں نے حسن بصری رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع مکروہ ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا اور صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز کو درست قرار دیا یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۳۰/۱۔

یہ جو کچھ ہم نے اس باب میں بیان کیا اور صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز کا جواز ثابت کیا یہ سب امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و

محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَيُصَلِّي مِنْهَا رَكْعَةً ثُمَّ تَطْلُعُ الشَّمْسُ

دوران نماز سورج نکل آنے کا حکم

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : رَوٰى عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ) وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ فِي (بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، ثُمَّ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، صَلّٰى إِلَيْهَا أُخْرٰى، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْأَثَرِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ، فَسَدَتْ عَلَيْهِ. وَقَالُوْا : لَيْسَ فِي هٰذَا الْأَثَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، لِأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَدْرَكَ) قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِهِ الصِّبْيَانَ الَّذِيْنَ يَبْلُغُوْنَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَالْحُيَّضَ اللَّاتِيْ يَطْهُرْنَ، وَالنَّصَارٰى الَّذِيْنَ يُسْلِمُوْنَ، لِأَنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ فِي هٰذَا الْأَثَرِ الْإِدْرَاكَ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ، فَيَكُوْنُ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ سَمَّيْنَاهُمْ وَمَنْ أَشْبَهَهُمْ مُدْرِكِيْنَ لِهٰذِهِ الصَّلَاةِ، وَيَجِبُ عَلَيْهِمْ قَضَاؤُهَا وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِهَا أَقَلَّ مِنَ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُصَلُّوْنَهَا فِيْهِ. قَالُوْا : وَهٰذَا الْحَدِيْثُ هُوَ الَّذِيْ ذَهَبْنَا فِيْهِ إِلٰى أَنَّ الْمَجَانِيْنَ إِذَا أَفَاقُوْا، وَالصِّبْيَانَ إِذَا بَلَغُوْا، وَالنَّصَارٰى إِذَا أَسْلَمُوْا، وَالْحُيَّضَ إِذَا طَهُرْنَ، وَقَدْ بَقِيَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْتِ الصُّبْحِ مِقْدَارُ رَكْعَةٍ، أَنَّهُمْ لَهَا مُدْرِكُوْنَ فَلَمْ نُخَالِفْ هٰذَا الْحَدِيْثَ، وَإِنْ خَالَفْنَا تَأْوِيْلَ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى.

امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عطاء بن یسار رحمہ اللہ وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت کو پالیا اس نے نماز فجر کو پالیا اور اس روایت کو باب المواقیت میں ذکر کر آئے۔ پس کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ جس شخص نے نماز صبح کی ایک رکعت طلوع

آفتاب سے پہلے پالی پھر سورج طلوع ہو گیا تو وہ اس کے ساتھ اور رکعت ملا لے اور ان کا مستدل یہ روایت ہے۔
دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا اگر کسی کو نماز کے دوران سورج طلوع ہو جائے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا پہلے قول والے لوگوں کے لیے یہ اثر دلیل نہیں بن سکتا۔ کیونکہ جناب نبی اکرم ﷺ کا فرمان: ''جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت کو پالیا تو اس نے گویا نماز کو پالیا'' اس میں ایک احتمال تو وہ ہے جس کی طرف پہلے قول والے گئے ہیں اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ اس سے مراد وہ بچے ہوں جو حد بلوغت کو طلوع آفتاب سے پہلے پہنچ جائیں اور وہ حائضہ عورتیں ہیں جو طلوع آفتاب سے پہلے پاک ہو جائیں اور ایسے نصرانی مراد ہیں جو طلوع آفتاب سے پہلے اسلام لے آئیں اس لیے کہ اس روایت میں تو ادراک کا ذکر ہے' نماز کا ذکر نہیں۔ پس یہ لوگ جن کا ہم نے نام لیا اور جو ان کے مشابہ ہیں وہ اس نماز کے مدرک بنیں گے اور ان کے ذمہ اس کی ادائیگی لازم ہو جائے گی۔ اگرچہ ان کے پاس اتنی مقدار میں وقت نہ ہو کہ جس میں وہ نماز ادا کر سکتے ہوں۔
اس روایت کے متعلق ہم نے جس بات کو اختیار کیا ہے اس میں اگر ان کو اضافہ ہو جائے مجنون کا جنون جاتا رہا' بچے نے بلوغت کی عمر کو پالیا' عیسائی اسلام لے آیا' حیض والی عورت پاک ہو گئی اور ادھر صبح کے وقت میں سے ایک رکعت کی مقدار وقت باقی تھا تو یہ تمام صبح کی نماز پانے والے شمار ہوں گے۔ پس اس طرح حدیث کا معنی دیگر روایات کے خلاف نہ رہا۔ ہم نے پہلے قول والوں کی تاویل کے خلاف بات کہی ہے نہ کہ حدیث کے خلاف۔ دوسرے قول کے قائلین کے خلاف پہلے قول والے ان روایات سے استدلال کرتے ہیں۔ روایات درج ذیل ہیں۔

خلاصۃ المرام:

نمبر①: دوران نماز اگر سورج نکل آیا تو امام شافعی' مالک' احمد رحمہم اللہ کے ہاں اس کی نماز فاسد نہ ہوگی وہ ایک رکعت ملا کر نماز پوری کرے۔
نمبر②: احناف کے ہاں اس کی نماز فاسد اور واجب الاعادہ ہے۔
مؤقف فریق اوّل: اگر فجر کی نماز ایک رکعت پڑھی اور سورج نکل آیا تو وہ ایک رکعت ملائے اس کی نماز درست ہے واجب الاعادہ نہیں دلائل یہ ہیں۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز صبح کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پالی اس نے گویا نماز کو پالیا۔ مواقیت الصلاۃ میں یہ روایت مذکور ہے۔

تخریج: بخاری فی المواقیت باب۲۸' مسلم فی المساجد نمبر۱٦۳' ابو داؤد فی الصلاۃ بابنمبر۲۳٥' ترمذی فی الصلاۃ باب۲۳' ابن ماجه فی الاقامه باب۹۱۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ جس نے نماز صبح کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پائی پھر سورج طلوع ہو گیا تو وہ اس کے ساتھ

ایک رکعت ملالے اس کی نماز ہو جائے گی آپ ﷺ نے اس کو نماز کا پانے والا قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اگر فجر کی ایک رکعت پڑھی تھی کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی اعادہ ضروری ہے دلائل آتے ہیں اولاً دلیل کا جواب عرض کیا جاتا ہے۔

الجواب نمبر ①: اس روایت میں فریق اوّل کے لئے دلیل تو کیا ہوتی کوئی دلالت بھی موجود نہیں۔ کیونکہ ارشاد نبوت میں **من ادرك من صلاة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك۔**

نمبر ①: اس میں ایک احتمال تو وہ ہے جو تم نے بیان کیا کہ اس نے نماز کو پالیا اس کی نماز مکمل ہو جائے گی فاسد نہ ہوگی۔

احتمال نمبر ②: اس ارشاد سے وہ لوگ مراد ہیں جو نابالغ یا معذور ہوں کہ اگر وہ طلوع آفتاب سے پہلے بالغ ہو جائیں یا حائضہ وغیرہ کا عذر جاتا رہے یا وہ کافر تھے مسلمان ہو گئے اور انہوں نے اتنا وقت پالیا جس میں ایک رکعت پڑھی جاسکتی ہے تو ان لوگوں کو نماز کا پا لینے والا شمار کیا جائے گا اور نماز ان کے ذمہ واجب ہوگی اور اس کی قضاء لازم ہوگی اس لئے یہاں نماز کا صرف تذکرہ نہیں بلکہ ادراک کا تذکرہ ہے اور ادراک اسی کو کہتے ہیں اور اگر اس سے کم وقت ہوگا تو پھر ان کے ذمہ نہ ہوگی تو گویا اس روایت کے مخاطب مخصوص لوگ ہیں۔

جواب نمبر ②: یہ روایت منسوخ ہے جب اوقات ممنوعہ میں نماز پڑھنا منع کر دیا گیا تو وقت اسی میں شامل ہے پس ممنوعہ وقت میں داخل ہونے کی وجہ سے نماز درست نہ ہوگی مزید تفصیل باب مواقیت الصلوٰۃ میں دیکھیں۔

ایک اشکال:

ایسی روایات صراحۃً موجود ہیں جن میں طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت پڑھنے کی صورت میں دوسری رکعت کو ملانے کا حکم موجود ہے جس سے طلوع آفتاب سے پہلے والی رکعت پر دوسری رکعت کی بناء ہو رہی ہے معلوم ہوا نماز درست ہے۔ روایات یہ ہیں۔

۲۲۸۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرٰى).

۲۲۸۸: ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز سے ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پالی تو اسے ایک رکعت اور ملا لینی چاہئے۔

تخریج : بیہقی ۵۵۷/۱۔

۲۲۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ أَدْرَكَ

رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ، وَإِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ). فِيمَا رَوَيْنَا' ذِكْرُ الْبِنَاءِ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ عَلٰى مَا قَدْ دَخَلَ فِيْهِ قَبْلَ طُلُوْعِهَا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ هٰذَا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ .فَإِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ' وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ بِنَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ' وَقَدْ ذَكَرْنَا تِلْكَ الْآثَارَ فِي "بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ . "فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ فِيْهِ الْإِبَاحَةُ' هُوَ مَنْسُوْخٌ بِمَا فِيْهِ النَّهْيُ .فَقَالُوْا : إِنَّمَا النَّهْيُ عَنِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً' لَا عَنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ' وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ .فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَعِنْدَكُمْ -بِمَانِعٍ أَنْ تُقْضٰى صَلَاةٌ فَائِتَةٌ فِيْ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ .فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ' مِنَ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ' لَا يَكُوْنُ مَانِعًا عِنْدَنَا لِأَنْ يَقْضِيَ حِيْنَئِذٍ صَلَاةً فَائِتَةً' إِنَّمَا هُوَ مَانِعٌ مِنْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ خَاصَّةً .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ' أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ الْفَائِتَاتِ' قَدْ دَخَلَتْ فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ' وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا .وَذٰلِكَ أَنَّ

۲۲۸۹: یحییٰ بن کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز عصر کی ایک رکعت ایسے وقت پالی کہ سورج غروب نہ ہوا تھا تو گویا اس کی نماز مکمل ہوگئی اور جب نماز صبح کی ایک رکعت پالی تو گویا اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ان مذکورہ روایات میں اس نماز پر بناء کا تذکرہ ہے جس میں وہ طلوع آفتاب سے پہلے داخل ہوا۔اس بات کو اختیار کرنے والوں کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فعل طلوع آفتاب کے وقت نماز میں داخلے کی ممانعت سے پہلے ہو پھر آپ نے اس کی ممانعت فرمائی اور ممانعت کے سلسلہ میں کثیر تعداد میں روایات وارد ہیں' ہم ان آثار کو باب مواقیت الصلاۃ میں نقل کر آئے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ جس میں پہلے اباحت تھی وہ ممانعت کے بعد منسوخ ہوگیا۔پہلے قول والے کہتے ہیں کہ نوافل کی ممانعت خاص ہے قضاء فرائض کی ممانعت نہیں۔ذرا غور کرو کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب تک نماز کی ممانعت فرمائی ہے اور یہ ہمارے اور تمہارے ہاں فوت شدہ نماز کی قضاء سے ان دونوں اوقات میں ممانعت نہیں۔پس اسی طرح طلوع آفتاب کے وقت تم نے نماز سے ممانعت کی روایت نقل کی ہے وہ بھی ہمارے ہاں قضاء فائتہ سے مانع نہیں بلکہ وہ نفلی نماز سے صرف مانع ہے۔ دوسرے قول کے قائلین پہلے قول والوں کے مخالف دلیل لاتے ہیں اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ جناب رسول

اللہ ﷺ سے ایسی روایات وارد ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ طلوع وغروب آفتاب کے اوقات کی ممانعت میں فوت شدہ فرض نمازیں بھی شامل ہیں۔روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج : بخاری ۷۹/۱' من ادرك ركعة۔

جواب :طلوع آفتاب سے پہلے والی نماز پر بناء کی جو روایات نقل کی گئی ہیں یہ نسخ سے پہلے کی ہیں آپ نے طلوع وغروب ونصف النہار کے وقت نماز سے روک دیا اس لئے ان سے استدلال درست نہیں۔پس یہ بھی احتمال ہے کہ یہ ان سے ہو جس میں اباحت ہے مگر نہی کے ذریعہ وہ بھی منسوخ ہے۔

ضمنی اشکال:

ممانعت والی روایات سے مراد صرف نوافل کی ممانعت ہے نہ کہ فرائض کی جیسا کہ نماز فجر اور عصر کے بعد نوافل کی ممانعت ہے فرائض کی ہرگز نہیں۔

جواب طلوع وغروب اور نصف النہار کے وقت جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر قسم کی نماز سے منع فرمایا جس میں فوت شدہ نمازیں بھی شامل وداخل ہیں۔روایت ملاحظہ ہو۔

۲۲۹۰: عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا' قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ' قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ' عَنِ الْحَسَنِ' عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ' قَالَ : (سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ' أَوْ قَالَ' فِيْ سَرِيَّةٍ' فَلَمَّا كَانَ آخِرُ السَّحَرِ عَرَّسْنَا' فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى أَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ' فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثِبُ فَزِعًا دَهِشًا .فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا مِنْ مَسِيْرِنَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ' ثُمَّ نَزَلْنَا فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ' ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ' فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ .فَقُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا نَقْضِيْهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا' وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ).

۲۲۹۰: حسن سے عمران بن حصینؓ نے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں چلتے رہے یا سریہ میں چلتے رہے جب سحر کا اختتام ہونے لگا تو ہم نے قیام کیا ہم بیدار نہ ہوئے مگر یہ کہ سورج کی دھوپ نے اٹھایا ہم میں سے ہر ایک گھبراہٹ سے کود کر اٹھتا تھا پھر جناب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور ہمیں وہاں سے کوچ کا حکم فرمایا ہم چلتے رہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر ہم اترے لوگوں نے اپنے ضروری کام انجام دے لئے (کجاوے اتار کر خیمے لگا لئے) پھر آپ نے بلالؓ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پس ہم نے دو رکعت ادا کیں پھر آپ نے فجر کی نماز جماعت سے پڑھائی ہم نے پوچھا اے اللہ کے نبی! کیا اسے ہم کل اپنے وقت پر قضاء نہ کر لیتے؟ تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ نے ربا سے منع نہیں کیا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ پھر تم

سے قبول کرے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۳۱۲' نسائی فی المواقیت باب۵۵' مسند احمد ٤٤١/٤۔

۲۲۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ' قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ' عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ' عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ' (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ فِيْ سَفَرٍ' فَنَامَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ فَأَذَّنَ' ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى اشْتَعَلَتِ الشَّمْسُ' ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ' فَصَلَّى الصُّبْحَ).

۲۲۹۱: حسن بصری نے عمران بن حصینؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ کسی سفر میں تھے آپ نماز صبح سے سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا پھر آپ نے اذان کا حکم فرمایا پھر انتظار کیا یہاں تک کہ سورج خوب روشن ہو گیا پھر آپ نے نماز قائم کرنے کا حکم دیا اور صبح کی نماز پڑھائی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب نمبر۱۱' روایت نمبر٤٤٣۔

۲۲۹۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' قَالَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمُنْقِرِيُّ' قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ' قَالَ : ثَنَا (عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ' قَالَ : أَسْرٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَرَّسْنَا مَعَهٗ، فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ' فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمْ' ارْتَحِلُوْا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ فَارْتَحَلَ قَرِيْبًا' ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى).

۲۲۹۲: ابو رجاء عطاردی کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمران بن حصینؓ نے بیان فرمایا کہ ایک رات ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلتے رہے اور صبح کے وقت ہم ایک جگہ رکے ہمیں سورج کی گرمی نے جگایا پس جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ ہماری تو نماز جاتی رہی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری نماز نہیں گئی یہاں سے کوچ کرو پس کوچ کر کے قریب ہی ٹھہرے پھر سواری سے اتر کر آپ نے نماز پڑھائی۔

تخریج : مسلم فی المساجد حدیث نمبر۳۱۳۔

۲۲۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ' قَالَ : أَنَا عَوْفٌ' عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ ' عَنْ عِمْرَانَ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۲۲۹۳: عبدالوہاب نے عوف سے روایت کی انہوں نے ابو رجاء سے انہوں نے عمران رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۲۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ : ثَنَا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : (أَسْرٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ مِنْ غَزَوَاتِهِ، وَنَحْنُ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ .فَقَالَ : إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ بِلَالٌ : أَنَا أُوقِظُكُمْ .فَنَزَلَ الْقَوْمُ فَاضْطَجَعُوا، وَأَسْنَدَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ وَأُلْقِيَ عَلَيْهِمُ النَّوْمُ، فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ، وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ مَا قُلْتُ يَا بِلَالُ؟ .قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ، إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ ' وَرَدَّهَا إِلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ ' فَأَذِّنَ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ فَأَذَّنَهُمْ فَتَوَضَّئُوا، فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ).

۲۲۹۴: حصینؒ بن عبدالرحمٰن نے ابوقتادہؓ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں رات کو ایک غزوہ میں خوب چلایا بعض لوگوں نے درمیان سے کہا کہ اگر آپ قیام کرلیں تو بہتر ہے آپ نے فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ تم نماز سے سو جاؤ گے بلالؓ کہنے لگے کہ میں تم کو جگاؤں گا پس لوگ اتر پڑے اور لیٹ گئے بلال نے اپنی پشت کو کجاوے کے ساتھ لگایا اور ان پر بھی نیند طاری کردی گئی پس لوگ اس وقت بیدار ہوئے جب سورج کا کنارہ طلوع ہو چکا تھا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلالؓ تمہاری وہ بات کہاں گئی جو تم نے کہی تھی؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں تمہاری ارواح کو قبض کر لیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں تمہاری طرف لوٹا دیتے ہیں لوگوں نے نماز کی اجازت مانگی آپ نے ان کو اجازت دے دی پس انہوں نے وضو کیا جب سورج بلند ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فجر کی دو رکعت پڑھی اور فجر کی نماز پڑھائی۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۳۵، نسائی فی الاقامه باب۴۷، مسند احمد ۳۰۷/۵۔

۲۲۹۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا حُصَيْنٌ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۲۹۵: سعید بن منصور نے ہشیم سے انہوں نے حصین سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۲۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِ عَنْ رَوْحٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْفَصْلِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ، فَقَالَ :

(مَنْ الرَّجُلُ؟) فَقُلْتُ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ الْاَنْصَارِيُّ . فَقَالَ : الْقَوْمُ أَعْلَمُ بِحَدِيْثِهِمْ اُنْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي أَحَدُ السَّبْعَةِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ . فَلَمَّا فَرَغْت قَالَ : مَا كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ أَحَدًا يَحْفَظُ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرِي . قَالَ حَمَّادٌ قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۹۶: عبداللہ بن رباح نے ابوقتادہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی جیسی روایت ۲۲۹۰ ہے البتہ اس میں ان کا جناب نبی اکرم ﷺ سے سوال مذکور نہیں ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ عمران بن حصینؓ نے مجھے یہی روایت جامع مسجد میں بیان کرتے سنا تو انہوں نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میں عبداللہ بن رباح انصاری ہوں لوگوں نے کہا میں ان کی بات کو خوب جانتا ہوں تم دیکھ کر بیان کرو اس رات کے سات آدمیوں میں سے میں ایک ہوں جب میں فارغ ہوا تو وہ کہنے لگے میرا خیال تو یہ تھا کہ یہ روایت صرف مجھے ہی معلوم ہے۔ حماد نے عبداللہ بن رباح عن ابی قتادہ عن النبی ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲٤٠/۱ باب قضاء الصلاۃ۔

۲۲۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ : مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا يَنَامُ حَتَّى الصُّبْحِ . فَقَالَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضَرَبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتّٰى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ وَتَوَضَّئُوْا ثُمَّ قَعَدُوْا هُنَيْهَةً ثُمَّ صَلُّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلُّوا الْفَجْرَ).

۲۲۹۷: نافع بن جبیر کہتے ہیں کہ میرے والد نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ سفر میں تھے آپ نے فرمایا آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا اور صبح تک نہ سوئے گا بلالؓ کہنے لگے میں انہوں نے افق سورج کی طرف منہ کیا ان پر نیند طاری ہوگئی یہاں تک کہ سورج کی حرارت نے ان کو جگایا تو آپ اٹھے اور وضو فرمایا اور سب نے وضو کیا پھر تھوڑی دیر بیٹھے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور پھر نماز فجر پڑھائی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٤٠ نسائی فی المواقیت باب ٥٥ مسند احمد ۳٤٤/۳۔

۲۲۹۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَّسَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ هُوَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : هٰذَا مَنْزِلٌ بِهِ شَيْطَانٌ . فَاقْتَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقْتَادَ أَصْحَابُهُ، حَتَّى ارْتَفَعَ الضُّحٰى، فَأَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَاخَ أَصْحَابُهُ، فَأَمَّهُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ). فَلَمَّا رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ لَمَّا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ فَرِيْضَةٌ فَلَمْ يُصَلِّهَا حِيْنَئِذٍ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ قَالَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ (مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا) دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَهْيَهُ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، قَدْ دَخَلَ فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالنَّوَافِلُ، وَأَنَّ الْوَقْتَ الَّذِيْ اسْتَيْقَظَ فِيْهِ، لَيْسَ بِوَقْتٍ لِلصَّلَاةِ الَّتِيْ نَامَ عَنْهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَلِمَ قُلْتُ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَتَرَكْتُ بَعْضَهُ؟ فَقُلْتُ : (مَنْ صَلَّى مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً ثُمَّ غَرَبَتْ لَهُ الشَّمْسُ، أَنَّهُ يُصَلِّيْ بَقِيَّتَهَا). قِيْلَ لَهُ : لَمْ نَقُلْ بِبَعْضِ هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَلَا بِشَيْءٍ مِنْهُ، بَلْ جَعَلْنَاهُ مَنْسُوْخًا كُلَّهُ، بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَبِمَا قَدْ دَلَّ عَلَيْهِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ جُبَيْرٍ، وَعِمْرَانَ، وَأَبِيْ قَتَادَةَ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى أَنَّ الْفَرِيْضَةَ، قَدْ دَخَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ، وَأَنَّهَا لَا تُصَلّٰى حِيْنَئِذٍ، كَمَا لَا تُصَلَّى النَّافِلَةُ .وَأَمَّا الصَّلَاةُ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ لِعَصْرِ يَوْمِهِ، فَإِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا الْكَلَامَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ (بَابِ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ). فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَا وَقْتَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ إِلٰى أَنْ تَرْتَفِعَ، وَقْتًا قَدْ نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ يُنْهٰى فِيْهَا عَنِ الْأَشْيَاءِ، هَلْ يَكُوْنُ عَلَى التَّطَوُّعِ مِنْهَا دُوْنَ الْفَرَائِضِ؟ أَوْ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهِ؟ فَرَأَيْنَا يَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا، وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَنْهُ بِذٰلِكَ، فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ عِنْدَ جَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنْ لَا يُصَامَ فِيْهِمَا فَرِيْضَةٌ، وَلَا تَطَوُّعٌ .فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ، فِيْ وَقْتِ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، الَّذِيْ قَدْ نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهِ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، لَا تُصَلّٰى فِيْهِ فَرِيْضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ، وَكَذٰلِكَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ، عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ .وَأَمَّا نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ لَمْ يُنْهَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهِمَا لِلْوَقْتِ، وَإِنَّمَا نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهِمَا لِلصَّلَاةِ، وَقَدْ رَأَيْنَا ذٰلِكَ الْوَقْتَ يَجُوْزُ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ الْفَرِيْضَةَ وَالصَّلَاةَ الْفَائِتَةَ .فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ هِيَ النَّاهِيَةُ وَهِيَ فَرِيْضَةٌ، كَانَتْ إِنَّمَا يُنْهٰى عَنْ غَيْرِ شَكْلِهَا مِنَ النَّوَافِلِ، لَا عَنِ الْفَرَائِضِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ .

۲۲۹۸: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی راہ میں رات کے پچھلے حصہ میں قیام فرمایا نہ آپ بیدار ہوئے نہ ہی آپ کے اصحاب میں سے کوئی بیدار ہوا یہاں تک کہ سورج کی دھوپ انہیں لگی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں شیاطین ہیں۔ پس جب ہم دیکھتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کو مؤخر فرمایا جب کہ سورج چڑھ آیا' حالانکہ یہ تو فرض نماز ہے آپ نے اس کو مؤخر فرمایا یہاں تک کہ سورج بلند ہوگیا اور دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: ''**من نسی صلاۃ اونام عنہا فلیصلھا اذا ذکرھا**'' (الحدیث) ''جو شخص کوئی نماز بھول جائے یا سونے کی وجہ سے رہ جائے تو اس کو یاد آنے پر ادا کرلے''۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ کا نماز سے طلوع آفتاب کے وقت منع کرنا فرائض ونوافل ہر دو کو شامل ہے اور وہ وقت جس میں بیدار ہوا وہ اس نماز کا وقت ہے جو سونے کی بناء پر چھوٹ گئی ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ جناب آپ نے اس حدیث کا بعض حصہ تو بیان کر دیا مگر بعض کو ترک کر دیا؟ تم نے کہا ''**من صلی من العصر رکعۃ ثم غربت لہ الشمس انہ یصلی بقیتھا**'' ''جس نے نماز عصر کی ایک رکعت ادا کی پھر سورج غروب ہوگیا تو وہ بقیہ نماز ادا کرے''۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا ہم نے نہ تو اس حدیث کا بعض حصہ لیا اور نہ کچھ لیا بلکہ اس مکمل روایت کو اس روایت سے منسوخ تسلیم کرتے ہیں جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے طلوع کے وقت نماز سے منع فرمایا ہے اور اس سے منسوخ جانتے ہیں جس پر حضرت جبیر' عمران' ابوقتادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایت دلالت کرتی ہے کہ فرض بھی ممانعت میں شامل ہے اور ان اوقات میں اسے بھی نہ پڑھا جائے جیسا کہ نوافل نہیں پڑھے جاتے۔ وہی نماز عصر جو غروب آفتاب کے وقت پڑھی جاتی ہے اس کے متعلق ہم باب مواقیت الصلاۃ میں بحث کر آئے۔ روایات کے معانی کی تصحیح کے اعتبار سے یہ اس باب کی وضاحت ہے۔ البتہ نظر وفکر کے لحاظ سے اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ ہم نے دیکھا کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز کی ممانعت ہے جب تک کہ سورج بلند نہ ہو جائے۔ پھر ہم نے ممنوعہ اوقات کو دیکھا کہ آیا وہاں نفل سے منع کیا گیا یا فرائض سے یا ہر دو سے۔ پس ہم عید الفطر اور عید قربان کو دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام میں روزے کی ممانعت فرمائی اور اس پر آپ کی طرف سے دلیل بھی قائم ہوگئی۔ تو تمام علماء کے ہاں ان دنوں میں فرض ونفل دونوں قسم کے روزوں کی ممانعت ہے۔ پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت کی ممانعت بھی اسی طرح کی ہے کہ اس میں فرض ونفل دونوں کی ممانعت ہے۔ غروب آفتاب کے وقت سے متعلق بھی عقل اسی بات کی متقاضی ہے۔ جہاں تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصر کے بعد سے غروب آفتاب اور فجر کے بعد سے طلوع آفتاب تک نماز سے منع کرنے کا معاملہ ہے تو ان دونوں اوقات میں نماز کی ممانعت وقت کی بناء پر نہیں ہے بلکہ ممانعت نماز کی وجہ سے ہے اور ہم اس بات کو پاتے ہیں کہ جس آدمی نے نماز نہ پڑھی ہو تو اس کے لیے درست ہے کہ وہ اس وقت میں فرض وقتی اور سابقہ فوت شدہ نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس جب نماز ہی روکنے والی بن گئی

حالانکہ وہ فرض ہے تو وہ اپنے ساتھ مشابہت نہ رکھنے والی یعنی نفل نماز کے لیے مانع تو بنے گی مگر فرائض کے لیے نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور جلیل القدر تابعی حضرت حکم و حماد کا قول اس کے موافق ہے۔ ملاحظہ ہو۔

پس آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کوچ کیا اور چلتے رہے یہاں تک کہ چاشت کا وقت ہو گیا تو آپ نے اونٹنی بٹھائی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی بٹھا دیں پھر آپ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۳۱۰' نسائی فی المواقیت باب ۵۵' مسند احمد ۴۲۹/۲۔

حاصل کلام:

یہاں جناب نبی اکرم ﷺ نے طلوع آفتاب کے وقت نماز کو مؤخر کیا اور اس وقت ادا نہیں کیا یہاں تک کہ سورج بلند ہوا اور دوسری روایت **من نسی صلاة اونام عنها فلیصلها اذا ذکرها**۔

تخریج : بخاری باب ۳۷' مسلم فی المساجد ۳۱۴/۳۰۹' ترمذی فی الصلاة باب ۱۶' نسائی فی المواقیت باب ۵۲' ابن ماجه فی الصلاة باب ۱۰' ۱۱' موطا فی الوقوت نمبر ۲۵' مسند احمد ۳۱/۳۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت جس نماز کی ممانعت ہے اس میں فرض و نفل دونوں شامل ہیں اور وہ وقت جس میں وہ بیدار ہوا وہ اس نماز کا وقت نہیں جو سونے سے رہ گئی ہے۔

اشکال:

من صلی من العصر رکعة لم غربت له الشمس انه یصلی بقیتها اس روایت کا بعض حصہ آپ نے چھوڑا اور بعض مان لیا۔

جواب : ہم نے اس روایت کے کسی حصہ سے استدلال نہیں کیا بلکہ طلوع الشمس والی روایت سے اس کو منسوخ قرار دیا ہے اور ان روایات سے جن کو ہم نے جبیر' عمران' ابوقتادہ' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے اوپر نقل کیا کہ فرض ایسے وقت میں پہنچ گیا جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی جیسا نفل بھی نہیں پڑھے جاتے۔

غروب آفتاب کے وقت اسی دن کی نماز عصر کے سلسلہ میں ہم باب المواقیت میں مفصل بحث کر آئے ہیں۔

آثار کے معانی کو باہمی قائم رکھنے کے لئے تو یہی معنی لیا جائے گا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

طلوع آفتاب کا وقت بلند ہونے تک ایسا ہے کہ اس میں نماز ممنوع ہے اب ہم دوسرے ممنوعہ اوقات کو دیکھتے ہیں کہ ان میں نفل و فرض کا فرق ہے یا نہیں چنانچہ یوم فطر و نحر کے روزوں کی ممانعت ہے اور سب کے ہاں اتفاق ہے کہ ان دنوں میں فرض و

نفل دونوں ممنوع ہیں۔

پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ طلوع آفتاب کے وقت نماز ممنوع ہونی چاہئے خواہ نفل ہوں یا فرض اور غروب آفتاب کے وقت کا بھی یہی حال ہے البتہ عصر کے بعد غروب تک ممانعت اور فجر کے بعد طلوع تک ممانعت ان میں نماز کی ممانعت وقت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ نماز کی وجہ سے ممانعت ہے اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ ان اوقات میں فرض نماز اور فوت شدہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

تو جب فرض خود مانع ہو تو اپنی شکل سے مختلف کے لئے مانع ہے نہ کہ اپنے ہم شکل کے لئے۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

حکم وحماد رحمہما اللہ کے قول سے تائید:

۲۲۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا، عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ فَيَسْتَيْقِظُ، وَقَدْ طَلَعَ مِنَ الشَّمْسِ شَيْءٌ ؟ قَالَا : لَا يُصَلِّي، حَتّٰى تَنْبَسِطَ الشَّمْسُ .

۲۲۹۹: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حکم وحماد سے کہا کہ جو آدمی نماز سے سو جائے پھر بیدار ہو جبکہ ذرا سا سورج نکل چکا ہو (تو کیا حکم ہے) انہوں نے کہا وہ اس وقت تک نہ پڑھے یہاں تک کہ دھوپ پھیل جائے۔

حاصلِ روایات: نماز اس وقت میں نہیں ہوتی۔ تبھی تو ممانعت کی گئی۔

تخریج : مثله فی مصنفه عبدالرزاق ۲/ ٤۔

البتہ یہ بات پوری سمجھ نہیں آئی عصر تو شروع کر کے غروب ہو تو خرابی نہیں مگر فجر میں طلوع ہو تو وہ فاسد ہو جائے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ صَلَاةِ الصَّحِيْحِ خَلْفَ الْمَرِيْضِ

تندرست کی نماز مریض کے پیچھے

خلاصۃ الزام: معذور جو قیام کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کی اقتداء میں صحت مند کی اقتداء درست ہے یا نہیں اگر درست ہے تو کس طرح۔

نمبر ①: امام احمد رحمہ اللہ کے ہاں معذور کے پیچھے بیٹھ کر اقتداء لازم ہے ورنہ اقتداء درست نہیں۔

نمبر ②: معذور عن القیام کے پیچھے قیام سے اقتداء درست ہے ورنہ نہیں امام ابوحنیفہ وشافعی رحمہما اللہ کا یہ مسلک ہے۔

نمبر ③: امام مالک رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ کے ہاں معذور کی اقتداء درست نہیں۔

موقف فریق اوّل ودلیل: معذور کی اقتداء اسی حالت کے ساتھ درست ہے۔

۲۳۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى ۔ ح ۔

۲۳۰۰: علی بن شیبہ نے یحییٰ بن یحییٰ سے روایت کی ہے۔

۲۳۰۱: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا : ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَأَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهٗ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُوْ بَكْرٍ لِيُسْمِعَنَا ۔فَبَصَرَ بِنَا قِيَامًا فَقَالَ : اجْلِسُوْا أَوْمٰى بِذٰلِكَ إِلَيْهِمْ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ : كِدْتُمْ أَنْ تَفْعَلُوْا فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ بِعُظَمَائِهِمْ ائْتَمُّوْا بِأَئِمَّتِكُمْ فَإِنْ صَلَّوْا قِيَامًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّوْا جُلُوْسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا)۔

۲۳۰۱: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تو ابوبکر تکبیر کہتے تا کہ ہم تکبیر کی آواز سن پائیں پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھڑے دیکھا تو بیٹھنے کا اشارہ کیا جب آپ نے نماز پوری کر لی تو فرمایا قریب ہے کہ تم بھی اپنے بڑوں کے ساتھ فارسیوں رومیوں کے بڑوں جیسا سلوک شروع کر دو اپنے ائمہ کی اقتداء کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کریں تو کھڑے نماز ادا کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو بیٹھ کر ادا کرو۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۸۵۔

۲۳۰۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ قُعُوْدًا ۔فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ : إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعِيْنَ)۔

۲۳۰۲: ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور اس سے گر کر آپ کے چمڑے پر دائیں جانب خراش آ گئی تو آپ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا امام اقتداء کے لئے بنایا گیا ہے جب وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

اللغات : جحش۔ خراش آنا۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۵۱' مسلم فی الصلاۃ نمبر ۷۷' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۶۸' ترمذی فی الصلاۃ نمبر ۱۵۱' نسائی فی الامامہ باب ۴۰' ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۴۳' دارمی فی الصلاۃ باب ۷۱' موطا فی الجماعۃ نمبر ۱۶' مسند احمد

۵۸/٦۔

۲۳۰۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۳۰۳: لیث و یونس نے ابن شہاب سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۳۰۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۳۰۴: حمید نے حضرت انس بن مالکؓ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۳۰۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِهٖ وَهُوَ شَاكٍ، فَصَلّٰى جَالِسًا، فَصَلّٰى خَلْفَهٗ قَوْمٌ قِيَامًا، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ اِجْلِسُوْا) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۳۰۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں نماز ادا فرمائی آپ کو درد کی شکایت تھی پس آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو آپ نے لوگوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نمبر ۲۳۹۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۳۰٦: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۳۰٦: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

تخریج : ۱۵۰/۱، باب صلاۃ التامہ۔

۲۳۰۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَمَنْ عَصَى الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ، فَإِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا)."

۲۳۰۷: ابو علقمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری

اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے گویا میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے گویا میری نافرمانی کی جب امام کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو کھڑے ہو کر ادا کرو اور بیٹھ کر ادا کرے تو بیٹھ کر ادا کرو۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۸۸۔

۲۳۰۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ' عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ، فَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا' فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعِيْنَ).

۲۳۰۸: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام تو اقتداء کے لئے بنایا گیا جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بیٹھ کر پڑھو۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۸۷۔

۲۳۰۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .مِثْلَهٗ .

۲۳۰۹: ابوسلمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه نمبر ۱۲۳۹۔

۲۳۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ .ح ..

۲۳۱۰: ابوبکرہ نے کہا ہمیں عبداللہ بن حمران نے بیان کیا۔

۲۳۱۱: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ' قَالَا : ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ أَبِي الصَّهْبَاءِ الْبَاهِلِيُّ' قَالَ : سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يَوْمًا مِنَ الْأَيَّامِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ، فَقَالَ لَهُمْ "أَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَيْكُمْ؟ "فَقَالُوْا : بَلٰى' نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ .قَالَ : (أَفَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهٖ أَنَّ مَنْ أَطَاعَنِيْ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ؟ قَالُوْا : بَلٰى' نَشْهَدُ أَنَّهٗ مَنْ أَطَاعَك فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ .قَالَ : فَإِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ أَنْ تُطِيْعُوْنِيْ' وَإِنَّ مِنْ طَاعَتِيْ أَنْ تُطِيْعُوْا أَئِمَّتَكُمْ' فَإِنْ صَلَّوْا قُعُوْدًا' فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعِيْنَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ' فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا' فَقَالُوْا : مَنْ صَلّٰى بِقَوْمٍ قَاعِدًا' مِنْ عِلَّةٍ' صَلَّوْا خَلْفَهٗ قُعُوْدًا' وَإِنْ كَانُوْا يُطِيْقُوْنَ الْقِيَامَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : بَلْ يُصَلُّوْنَ خَلْفَهٗ قِيَامًا' وَلَا يَسْقُطُ عَنْهُمْ فَرْضُ الْقِيَامِ' لِسُقُوْطِهٖ عَنْ إِمَامِهِمْ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ' قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .ح .

۲۳۱۱: سالم کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جبکہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے تو آپ نے ان کو فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم گواہ ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں پھر فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی انہوں نے کہا کیوں نہیں ہم گواہ ہیں کہ جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی فرمایا اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سے یہ بات ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت یہ ہے کہ تم اپنے ائمہ کی اقتداء کرو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بیٹھ کر نماز پڑھو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص کسی قوم کو بیماری سے نماز پڑھائے تو ان کو بھی اس کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کرنا چاہیے خواہ وہ قیام کی طاقت رکھتے ہوں۔ اس بات میں دوسروں نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کریں اور ان سے قیام کی فرضیت اس بناء پر ساقط نہیں ہو سکتی کہ ان کے امام سے ساقط ہو گئی ہے۔ ان کی دلیل یہ ابو بشر رقی والی روایت ہے جو ذیل میں ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۳۲۱/۱۲' ترمذی باب ۱۵۰ نمبر ۳۶۱۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام جب عذر سے بیٹھ کر نماز ادا کرے تو اس کی اقتداء کرنے والوں کو اس کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے اگر وہ اس کی مخالفت کریں تو درست نہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل: امام اگر بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اگر بلا وجہ بیٹھیں گے تو نماز درست نہ ہوگی۔

دلائل:

۲۳۱۲: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ .ثَنَا أَسَدٌ' قَالَا : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ' عَنْ أَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ' قَالَ : سَافَرْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى الشَّامِ .فَقَالَ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ' كَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ : اُدْعُوَا لِيْ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَلَا نَدْعُوْ لَكَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ؟ قَالَ : اُدْعُوْهُ. فَقَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَلَا نَدْعُوْ لَكَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ .اُدْعُوْهُ. فَقَالَتْ أُمُّ الْفَضْلِ : أَلَا نَدْعُوْ لَكَ الْعَبَّاسَ عَمَّكَ؟ قَالَ : اُدْعُوْهُ. فَلَمَّا حَضَرُوْا رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ : لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' فَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فَصَلّٰی بِالنَّاسِ .وَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ .فَلَمَّا أَحَسَّهٗ أَبُوْ بَكْرٍ سَبَّحُوْا بِهٖ، فَذَهَبَ أَبُوْ بَكْرٍ يَتَأَخَّرُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَكَ .فَاسْتَتَمَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ انْتَهٰى أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِمٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ .فَأْتَمَّ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأْتَمَّ النَّاسُ بِأَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَمَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ حَتّٰى ثَقُلَ فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَأَنَّ رِجْلَيْهِ لَتَخُطَّانِ بِالْأَرْضِ فَمَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُوْصِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ائْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ .وَهٰذَا مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهٖ مَا قَالَ فِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ .

۲۳۱۲: ارقم بن شرحبیل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ﷠ کے ساتھ مدینہ سے شام کا سفر کیا تو آپ نے فرمایا جب آپ ﷺ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کی وفات ہوئی اس وقت آپ ﷺ حضرت عائشہ ﷝ کے گھر میں تھے آپ نے فرمایا میرے لئے حضرت علی ﷜ کو بلاؤ تو حضرت عائشہ ﷝ نے کہا کیا ہم آپ کے لئے ابوبکر ﷜ کو نہ بلادیں؟ آپ نے فرمایا انہی کو بلاؤ پس حفصہ ﷝ کا بیان ہے کیا ہم آپ کے لئے عمر ﷜ کو نہ بلادیں فرمایا اس کو بلاؤ تو ام فضل کہتی ہیں کیا ہم آپ کے لئے آپ کے چچا عباس کو نہ بلادیں آپ نے فرمایا ان کو بلاؤ جب یہ تمام حضرات آ گئے تو آپ نے فرمایا لوگوں کو ابوبکر نماز پڑھائیں پس ابوبکر ﷜ آگے بڑھے اور انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ امام طحاوی ﷫ کہتے ہیں کہ اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ حضرت ابوبکر ﷜ نے کھڑے ہو کر آپ کی اقتداء کی جبکہ جناب نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر نماز کی امامت فرما رہے تھے۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کا فعل ہے اس کے بعد کہ وہ آپ کا قول ہے جو باب اوّل کی روایات میں گزرا۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے کچھ آرام محسوس کیا تو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر نکلے۔

فلما احسه ابو بکر سبحوا به ایک نسخہ یہ ہے جب ابوبکر ﷜ نے آپ کی آمد کو محسوس کیا اور لوگوں نے بھی سبحان اللہ سبحان اللہ کہا۔

فلما راہ الناس سبحوا بابی بکر۔ یہ دوسرا نسخہ ہے جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے۔

پس ابوبکر پیچھے پیچھے ہٹنے لگے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے ان کو اپنی جگہ رکنے کا اشارہ فرمایا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے قراءت کو وہیں سے شروع فرمایا جہاں سے ابوبکر نے چھوڑی تھی اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ بیٹھے اور ابوبکر ﷜ کھڑے

تھے ابوبکر جناب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز کو مکمل کر لیا تو طبیعت بوجھل ہوگئی تو آپ وہاں سے دو آدمیوں کے سہارے نکلے اس وقت آپ کے پاؤں مبارک زمین پر گھسٹتے جا رہے تھے۔ پس آپ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے کوئی وصیت و نصیحت نہیں فرمائی۔

تخریج : ابن ماجه في الاقامه نمبر ۱۲۳۵۔

تنبیہ طحاوی رحمہ اللہ:

یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کھڑے ہو کر کر رہے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے گزشتہ روایات میں آپ کے جو اقوال گزرے ان کے بعد یہ آپ کا فعل ہے جو بیٹھنے والے کے پیچھے کھڑے ہو کر اقتداء کو ثابت کر رہا ہے۔

۲۳۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ' قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ : أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ : بَلٰى' (كَانَ النَّاسُ عُكُوْفًا فِي الْمَسْجِدِ' يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ' فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ' فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الْأَيَّامِ .ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً' فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ' وَأَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُوْ بَكْرٍ' ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ' فَأَوْمٰى إِلَيْهِ أَلَّا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهٖ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَجَعَلَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ' بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ' وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ .قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ' فَمَا أَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا).

۲۳۱۳: عبید اللہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا میں نے گزارش کی کہ آپ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی بیماری کے سلسلے میں بتلائیں انہوں نے حامی بھر لی۔ لوگ مسجد میں جناب رسول اللہ ﷺ کے گھر سے باہر تشریف لانے کے منتظر تھے تاکہ آپ عشاء کی نماز پڑھائیں پس جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ وہی ان (ایام مرض) میں دنوں نماز پڑھاتے رہے پھر (ایک دن) جناب رسول اللہ ﷺ نے مرض میں کچھ افاقہ محسوس فرمایا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے نماز ظہر کے لئے تشریف لائے اس وقت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے

لگے پس آپ نے ان کی طرف پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ فرمایا اور ان دونوں کو فرمایا مجھے ان کے پہلو میں بٹھا دو ان دونوں نے آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھا دیا پس ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کے مطابق نماز پڑھنے لگے جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے تھے۔ عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور میں نے ان کی تمام روایت ان کو سنائی تو انہوں نے اس میں سے کسی چیز کا انکار نہ کیا۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۹۰' ترمذی فی الصلاۃ بابنمبر ۱۵۱' حدیث نمبر ۳۶۲۶۔

نوٹ :اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت نمبر ۲۳۱۲ کے موجودہ نسخہ کی عبارت بھی درست ہے۔ مترجم

۲۳۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ : ائْتُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ .قَالَتْ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّيْ بِهِمْ، فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيْفٌ وَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعَ النَّاسَ قَالَ : مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَأَمَرُوْا أَبَا بَكْرٍ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ. فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَأَوْمٰى إِلَيْهِ أَنْ صَلِّ كَمَا أَنْتَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ يَقْتَدِيْ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ). فَقَالَ قَائِلُوْنَ : لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الصَّلَاةِ مَأْمُوْمًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۲۳۱۴: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت مرض کی وجہ سے بوجھل ہوگئی تو بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ کو نماز کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لاؤ کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ عمر کو حکم دیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں ابوبکر رضی اللہ عنہ تو بہت رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کی قراءت نہ سن سکیں گے آپ نے باردیگر فرمایا جاؤ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام دیا تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب وہ نماز شروع کر چکے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تخفیف محسوس کی تو دو آدمیوں کا سہارا

لے کر آپ اٹھے جبکہ آپ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی آمد کو محسوس کیا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ جیسا پڑھا رہے ہو پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء کر رہے تھے اس حال میں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے تھے اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کر رہے تھے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اس روایت میں تمہارے لیے کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس روایت کے مطابق اس نماز میں مقتدی تھے اور انہوں نے ان روایتوں کو دلیل بنایا ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۹۵' ابن ماجه فی الصلاۃ نمبر ۱۲۳۴۔

اللغات :ثقل۔ طبیعت کا بوجھل ہونا۔ اسیف۔ جلد رونے اور غم کرنے والا۔ نرم دل۔ تخطان۔ زمین پر خط ڈالنا۔ گھسٹنا۔ حسه۔ محسوس کیا۔

ایک اعتراض:

آپ نے جو روایات ذکر کی ہیں ان میں بظاہر امامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ معلوم ہوتا ہے مگر مندرجہ ذیل روایات سے امامت ابی بکرؓ ثابت ہوتی ہے پس مدعیٰ ثابت نہ ہو سکا روایات یہ ہیں۔

۲۳۱۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَاعِدًا .

۲۳۱۵: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس مرض میں جس میں آپ کی وفات ہوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۵۱' نمبر ۳۶۲۔

۲۳۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ، أَبُوْ قُرَّةَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ أَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، بُرْدٍ، مُخَالِفٌ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَكَانَتْ آخِرَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا).

۲۳۱۶: ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے جس کے دونوں کناروں کو اطراف میں ڈالا ہوا تھا' یہ آخری نماز تھی جو آپ نے ادا فرمائی۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۵۱، نمبر ۳۶۳۔

۲۳۱۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِیَۃُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِیُّ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَۃُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ، عَنْ أَبِیْ بُرْدَۃَ بْنِ أَبِیْ مُوْسٰی، عَنْ أَبِیْهِ، قَالَ : (مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ، فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِیْقٌ، فَقَالَ : مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ یُوْسُفَ). قَالَ : قَامَ أَبُوْ بَكْرٍ فِیْ حَیَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّۃِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ الَّذِیْ قَدْ ذَكَرُوْهُ. وَلٰكِنَّ أَفْعَالَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلَاتِهٖ تِلْكَ تَدُلُّ عَلٰی أَنَّهٗ كَانَ إِمَامًا، وَذٰلِكَ أَنَّ عَائِشَۃَ قَالَتْ، فِیْ حَدِیْثِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا (فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ یَسَارِ أَبِیْ بَكْرٍ) وَذٰلِكَ قُعُوْدُ الْإِمَامِ لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ إِمَامًا لَهٗ، لَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْعُدُ عَنْ یَمِیْنِهٖ. فَلَمَّا قَعَدَ عَنْ یَسَارِهٖ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ عَنْ یَمِیْنِهٖ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ هُوَ الْإِمَامُ، وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ هُوَ الْمَأْمُوْمُ. وَحُجَّۃٌ أُخْرٰی، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ (فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقِرَاءَ ۃِ مِنْ حَیْثُ انْتَهٰی أَبُوْ بَكْرٍ). فَفِیْ ذٰلِكَ مَا یَدُلُّ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَطَعَ الْقِرَاءَ ۃَ، وَقَرَأَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَذٰلِكَ دَلِیْلٌ أَنَّهٗ كَانَ الْإِمَامَ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ، لَمْ یَقْرَأْ، لِأَنَّ تِلْكَ الصَّلَاۃَ كَانَتْ صَلَاۃً یُجْهَرُ فِیْهَا بِالْقِرَاءَ ۃِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا عَلِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَوْضِعَ الَّذِیْ انْتَهٰی إِلَیْهِ أَبُوْ بَكْرٍ مِنَ الْقِرَاءَ ۃِ، وَلَا عَلِمَهٗ مَنْ خَلْفَ أَبِیْ بَكْرٍ. فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاۃَ، كَانَتْ مِمَّا یُجْهَرُ فِیْهَا بِالْقِرَاءَ ۃِ، وَقَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا، وَكَانَ النَّاسُ جَمِیْعًا لَا یَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ الْمَأْمُوْمَ لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ، كَمَا یَقْرَأُ الْإِمَامُ. ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ تِلْكَ الصَّلَاۃِ إِمَامًا. فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ الْآثَارِ. وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَیْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَیْهِ أَنَّ دُخُوْلَ الْمَأْمُوْمِ فِیْ صَلَاۃِ الْإِمَامِ، قَدْ یُوْجِبُ فَرْضًا عَلَی الْمَأْمُوْمِ، وَلَمْ یَكُنْ عَلَیْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ، وَلَمْ نَرَهٗ یُسْقِطُ عَنْهُ فَرْضًا قَدْ كَانَ عَلَیْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ. فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَیْنَا الْمُسَافِرَ یَدْخُلُ فِیْ صَلَاۃِ الْمُقِیْمِ، فَیَجِبُ عَلَیْهِ أَنْ یُصَلِّیَ صَلَاۃَ الْمُقِیْمِ أَرْبَعًا، وَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ وَاجِبًا عَلَیْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ مَعَهٗ، وَإِنَّمَا أَوْجَبَهٗ عَلَیْهِ، دُخُوْلُهٗ مَعَهٗ. وَرَأَیْنَا مُقِیْمًا لَوْ دَخَلَ فِیْ صَلَاۃِ مُسَافِرٍ، صَلّٰی بِصَلَاتِهٖ، حَتّٰی إِذَا فَرَغَ أَتَی بِتَمَامِ صَلَاۃِ الْمُقِیْمِ، فَلَمْ یَسْقُطْ عَنِ الْمُقِیْمِ

فَرْضٌ بِدُخُوْلِهٖ مَعَ الْمُسَافِرِ' وَكَانَ فَرْضُهُ عَلٰى حَالِهٖ غَيْرَ سَاقِطٍ مِنْهُ شَيْءٌ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الصَّحِيْحُ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ فَرْضُ الْقِيَامِ إِذَا دَخَلَ مَعَ الْمَرِيْضِ' الَّذِيْ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ فِيْ صَلَاتِهٖ، أَنْ لَا يَكُوْنَ ذٰلِكَ الدُّخُوْلُ مُسْقِطًا عَنْهُ فَرْضًا كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ فِي الصَّلَاةِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ' فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعَبْدَ الَّذِيْ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ' يَدْخُلُ فِي الْجُمُعَةِ فَيُجْزِيْهِ مِنَ الظُّهْرِ' وَيَسْقُطُ عَنْهُ فَرْضٌ قَدْ كَانَ عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ مَعَ الْإِمَامِ فِيْهَا .قِيْلَ لَهٗ : هٰذَا يُؤَكِّدُ مَا قُلْنَا' وَذٰلِكَ أَنَّ الْعَبْدَ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ جُمُعَةٌ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ فِيْهَا' فَلَمَّا دَخَلَ فِيْهَا مَعَ مَنْ هِيَ عَلَيْهِ' كَانَ دُخُوْلُهٗ إِيَّاهَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلٰى إِمَامِهٖ ' فَصَارَ بِذٰلِكَ إِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ مَا هُوَ وَاجِبٌ عَلٰى إِمَامِهٖ ' فِيْ حُكْمِ مُسَافِرٍ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ دَخَلَ فِي الْجُمُعَةِ' فَقَدْ صَارَتْ وَاجِبَةً عَلَيْهِ لِوُجُوْبِهَا عَلٰى إِمَامِهٖ ' وَصَارَتْ مُجْزِئَةً عَنْهُ مِنَ الظُّهْرِ' لِأَنَّهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا .فَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ' لَمَّا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ بِدُخُوْلِهٖ فِيْهَا أَجْزَأَتْهُ مِنَ الظُّهْرِ' لِأَنَّهَا صَارَتْ بَدَلًا مِنْهَا .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ دُخُوْلَ الرَّجُلِ فِيْ صَلَاةِ غَيْرِهٖ، قَدْ يُوْجِبُ عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِ' قَبْلَ دُخُوْلِهٖ فِيْهَا' وَلَا يَسْقُطُ عَنْهُ' مَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ دُخُوْلِهٖ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّحِيْحَ الَّذِيْ' الْقِيَامُ فِي الصَّلَاةِ وَاجِبٌ عَلَيْهِ' إِذَا دَخَلَ مَعَ مَنْ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ فِيْ صَلَاتِهٖ، لَمْ يَكُنْ يَسْقُطُ عَنْهُ بِدُخُوْلِهٖ مِنَ الْقِيَامِ' مَا كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ .وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ: لَا يَجُوْزُ لِصَحِيْحٍ أَنْ يَأْتَمَّ بِمَرِيْضٍ يُصَلِّيْ قَاعِدًا' وَإِنْ كَانَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ .وَيَذْهَبُ إِلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِيْ مَرَضِهٖ بِالنَّاسِ وَهُمْ قِيَامٌ مَخْصُوْصٌ' لِأَنَّهٗ قَدْ فَعَلَ فِيْهَا مَا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ بَعْدَهٗ أَنْ يَفْعَلَهٗ، مِنْ أَخْذِهٖ فِي الْقِرَاءَةِ' مِنْ حَيْثُ انْتَهٰى أَبُوْ بَكْرٍ' وَخُرُوْجِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الْإِمَامَةِ إِلٰى أَنْ صَارَ مَأْمُوْمًا فِيْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ' وَهٰذَا لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ' بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا فَدَلَّ ذٰلِكَ' عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَدْ كَانَ خُصَّ فِيْ صَلَاتِهٖ تِلْكَ' بِمَا مُنِعَ مِنْهُ غَيْرُهٗ .

۲۳۱۷: ابو بردہ بن ابو موسیٰ نے اپنے والد ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (میں نے کہا) ابوبکر نرم دل آدمی ہیں اس پر بھی آپ نے فرمایا جاؤ لوگوں کو کہو کہ وہ ابوبکر کو نماز پڑھانے کے لئے کہیں تم تو یوسف کو مشورہ دینے والیاں ہو۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی زندگی میں (آپ کے مصلّی پر امامت کے لئے) کھڑے

ہوئے۔ان کے خلاف دلیل یہ ہے اگر چہ یہ روایت جس کا انہوں نے تذکرہ کیا وہ مروی ہے مگر نماز میں جناب رسول اللہ ﷺ کے افعال اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آپ امام تھے (نہ کہ مقتدی) اور وہ اس طرح کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسود والی روایت میں فرمایا (فعقد رسول اللّٰه ﷺ عن یسار ابی بکر) کہ آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے اور یہ امام کے بیٹھنے کا مقام ہے۔اگر جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ امام ہوتے تو جناب نبی اکرم ﷺ ان کے دائیں جانب بیٹھتے اب جبکہ وہ آپ ﷺ ان کے بائیں جانب بیٹھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی دائیں جانب تھے۔تو یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ آپ امام تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔دوسری بات یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں یہ بات ذکر کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قراءت کو وہیں سے شروع فرمایا جہاں تک ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔اس سے یہ دلالت میسر آئی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قراءت کو روک دیا اور جناب نبی اکرم ﷺ نے قراءت شروع فرمائی۔اس سے ثابت ہو گیا کہ آپ امام تھے۔اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ قراءت نہ کرتے کیونکہ وہ ایسی نماز تھی جس میں قراءت کو جہر سے پڑھا جاتا ہے۔اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ مقام قراءت کو نہ جان سکتے کہ کہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قراءت کو چھوڑا ہے اور دوسرے مقتدیوں کو بھی معلوم نہ ہوسکتا۔ ہماری اس وضاحت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ ایسی نماز تھی جس میں بلند آواز سے قراءت کی جاتی ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں قراءت فرمائی اور اس میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے قراءت نہ کرنا چاہیے جیسا امام قراءت کرتا ہو۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس نماز میں امام تھے یہ تو اس باب کے آثار کو پیش نظر رکھتے ہوئے صورت ہے۔باقی نظر وفکر کا طریق پیش کیے دیتے ہیں۔غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بنیادی بات جس پر سب کا اتفاق ہے کہ جب مقتدی امام کے ساتھ نماز میں شمولیت اختیار کر لے تو اس پر امام والے فرض کو لازم کر دیتی ہے جو کہ پہلے اس پر فرض نہ تھے اور ہم یہ مقتدی کے متعلق خیال نہیں کرتے کہ اس پر جو چیز پہلے سے فرض تھی تو یہ داخل ہونا اس کے فرض کو ساقط کر دے گا۔پس اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی مسافر کسی مقیم کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے تو اس کے ذمہ ضروری ہے کہ وہ مقیم والی نماز چار رکعت ادا کر لے حالانکہ اس مقیم امام کی اقتداء سے پہلے اس پر فرض نہ تھی (صرف دو رکعت تھیں) امام کے ساتھ شمولیت نے اس پر لازم کر دی اور ہم نے دیکھا کہ اگر کوئی مقیم کسی مسافر کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے تو وہ اس کی اقتداء میں نماز پڑھتا رہے گا جب امام اپنی نماز کو مکمل کر لے تو یہ مقیم والی نماز کی تکمیل کرے گا۔پس مسافر امام کی اقتداء نے اس کے چار فرض کو گرا کر دو نہیں کر دیا بلکہ وہ فرض اسی طرح رہیں گے ان میں ذرہ بھر حصہ ساقط نہ ہوگا۔پس اس نظر کا تقاضا یہ ہے۔وہ صحت مند آدمی جس پر قیام تھا جب وہ مریض کے ساتھ نماز میں شامل ہوا کہ جس مریض کا قیام والا فرض ساقط ہو چکا تو اس کی نماز میں داخلہ اس فرض کو اس سے ساقط نہ کرے گا جو داخلہ سے پہلے اس پر لازم تھا۔اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ غلام جس پر جمعہ لازم ہی نہیں اگر وہ جمعہ میں شامل

ہو جائے تو وہ اس کی ظہر کی جگہ کفایت کر جائے گا اور ظہر کا فریضہ اس سے ساقط ہو جائے گا اور اس کے ذمہ سے وہ فرض ساقط ہو جائے گا جو امام کے ساتھ نماز میں داخلے سے پہلے اس پر لازم تھا۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ آپ کی یہ بات تو ہمارے قول کی مؤید ہے اور وہ اس طرح کہ غلام پر تو امام کے ساتھ داخلے سے پہلے جمعہ لازم ہی نہ تھا پھر جب وہ امام کے ساتھ نماز میں شامل ہوا تو اس کا نماز میں داخلہ ہی اس پر امام والی بات کو اس پر لازم کر رہا ہے۔ پس وہ اس طرح اس مسافر کے حکم میں ہو گیا کہ جس پر جمعہ فرض نہ تھا مگر وہ امام کے ساتھ جمعہ میں شامل ہو گیا تو اب اس پر وہ چیز واجب ہو گئی جو اس کے امام پر واجب تھی اور اس کا وہ جمعہ ظہر کی بجائے کفایت کر جائے گا کیونکہ وہ ظہر کا بدل بن گیا۔ پس اسی طرح جب غلام پر امام کی نماز میں داخلہ کے بعد جمعہ لازم ہو گیا اور وہ ظہر کی جگہ کفایت کر گیا۔ کیونکہ وہ ظہر کا بدل بن گیا۔ پس ہماری اس بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ اگر کوئی شخص دوسرے کے ساتھ نماز میں شامل ہو گا تو اس کی دو حالتیں ہوں گی بعض اوقات اس سے اس پر وہ چیز واجب ہو جائے گی جو داخلہ سے پہلے اس پر لازم نہ تھی اور جو داخلہ سے پہلے اس کے ذمہ لازم ہو چکی تھی وہ اس کے ذمہ سے ساقط نہ ہو گی (بعض اوقات دوسری صورت ہو گی جو مذکور ہوئی) اس سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ وہ صحت مند جس پر قیام کرنا نماز میں لازم ہے جب وہ اس مریض کے ساتھ نماز میں شامل ہو جس سے فرض قیام ساقط ہے تو امام کے ساتھ نماز میں شمولیت سے اس سے فرض قیام ساقط نہ ہو گا جو کہ پہلے اس پر لازم ہو چکا تھا اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ صحت مند شخص کو ایسے مریض کی اقتداء ہی درست نہیں جو بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اگرچہ وہ رکوع وسجدہ سے نماز ادا کرتا ہو۔ ان کا رجحان اس طرف ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھ کر نماز پڑھنا جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حالت قیام میں تھے یہ آپ کی خصوصیت ہے۔ اس لیے کہ اس میں آپ نے وہ عمل کیا جو آپ کے بعد کسی کو جائز نہیں مثلاً آپ نے قراءت اس جگہ سے شروع فرمائی جہاں تک جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ پہنچے تھے۔ اسی طرح دوسری بات یہ ہے کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایک ہی نماز میں امامت سے نکل کر مقتدی بن گئے اور یہ بات اجماعی ہے کہ یہ عمل آپ کے سواء اور کسی کے لیے جائز نہیں۔ پس اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ یہ عمل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے جو دوسروں کے لیے ممنوع ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۰۱۔

حاصل روایات : ان روایات ثلاثہ سے تو امامت ابوبکر رضی اللہ عنہ معلوم ہوتی ہے اور اس میں تو کسی کو اشکال نہیں وہ بھی کھڑے تھے اور مقتدی بھی کھڑے تھے پس سابقہ روایات سے استدلال باطل ہے۔

جواب : یہ دونوں روایات بلاشبہ موجود ہیں۔

نمبر ①: مگر جن روایات پر اعتراض کیا گیا ان میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو آپ کا امام ہونا ثابت کرتے ہیں آپ بائیں طرف بیٹھے تو امام مقتدی کے بائیں طرف ہوتا ہے اور اسود کی روایت میں فقعد عن یسار ابی بکر کے الفاظ ہیں اگر ابوبکر رضی اللہ عنہ

امام ہوتے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دائیں طرف بیٹھتے آپ کا بائیں طرف بیٹھنا امامت کی واضح دلیل ہے۔
نمبر④: روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قراءت کو وہیں سے شروع کیا جہاں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھوڑی تھی تو ابوبکر کا قراءت روک دینا اور آپ کا قراءت شروع کر دینا یہ امامت کی واضح دلیل ہے اگر ابوبکر امام ہوتے تو آپ جہراً کیوں پڑھتے اور اگر جہری نماز نہ ہوتی تو آپ کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قراءت کا علم کیوں کر ہوتا اور مقتدیوں کو کیسے معلوم ہوتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قراءت منقطع کر دی اور آپ نے شروع کر دی ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت نہیں ہے پس ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں امام تھے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

مقتدی جب امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے تو اس سے مقتدی پر ایسی نماز لازم ہو جاتی ہے جو اس سے پہلے اس پر چنداں فرض نہ تھی جیسا کہ مسافر جب مقیم امام کی اقتداء کرے تو اس پر چار رکعت پوری کرنی لازم ہیں جو کہ اس پر پہلے واجب نہ تھیں اور اگر کسی پر کوئی فرض پہلے سے لازم تھا تو اقتداء امام کی وجہ سے اس میں کمی نہ آئے گی اور نہ وہ ساقط ہوگا جیسا کہ جب مقیم اگر مسافر امام کی اقتداء کرے تو مقیم کو چار رکعت لازم ہوں گی ان میں کمی نہ آئے گی بلکہ امام کی فراغت کے بعد کھڑے ہو کر وہ اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا یہ اس کو لازم ہے۔

اس سے یہ قاعدہ معلوم ہو گیا کہ مقتدی پر اقتداء سے قبل جو فرض واجب ہو وہ اقتداء کے بعد بھی باقی رہتا ہے اقتداء سے ساقط نہیں ہوتا اسی لئے صحت و تندرستی والے پر قیام فرض ہے تو معذور امام کی اقتداء کی وجہ سے فرض قیام مقتدی سے کیوں کر ساقط ہوگا فلہٰذا تندرست مقتدی کا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے۔

ایک ضمنی سوال:

غلام پر جمعہ لازم نہیں ہے اگر وہ جمعہ پڑھ لے تو ظہر کی بجائے اس کو کافی ہو جائے گا اور اس کے ذمہ جو فرض ہے وہ اس سے ساقط ہو جائے گا حالانکہ امام کے ساتھ اس پر جمعہ واجب ہی نہ تھا۔

جواب: جب وہ امام کے ساتھ داخل ہو گیا تو اس پر اس لئے واجب ہوا کہ اس کے امام پر واجب تھا پس وہ ظہر کا بدل بن کر کافی ہوا۔

اسی طرح جب غلام پر جمعہ اس کے جمعہ میں شامل ہونے کی وجہ سے لازم ہوا اور ظہر کی طرف سے بدل کی بناء پر کافی ہوا۔
پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ آدمی جب کسی دوسرے کی نماز میں شامل ہو جائے تو کبھی اس پر وہ لازم ہو جاتا ہے جو اس پر داخلے سے پہلے لازم نہ تھا اور اس سے وہ ساقط نہیں ہوتا جو اس پر پہلے لازم تھا پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ تندرست پر تو قیام پہلے لازم ہے جب وہ اس شخص کے ساتھ نماز میں شامل ہوا جس سے قیام کا فرض ساقط ہے تو اس کے ساتھ نماز میں شامل ہوتے سے اس کا اپنا فرض تو ساقط نہ ہوگا اور وہ قیام ہے۔

یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔ البتہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ تندرست کو مریض کی اقتداء درست نہیں جبکہ وہ رکوع و سجدہ کی طاقت رکھتا ہو۔

اب رہا یہ سوال کہ بہت سی روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایام مرض میں بیٹھ کر صحابہ کو نماز پڑھانا ثابت ہے جبکہ صحابہ کرام قیام کی حالت میں تھے تو وہ فرماتے ہیں کہ یہ بات آپ کے ساتھ مخصوص ہے اس میں کئی ایسے افعال بھی ثابت ہیں جو اور کسی کو جائز نہیں مثلاً آپ نے اسی جگہ سے قراءت شروع کر دی جہاں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چھوڑی اور ایک ہی نماز میں ابوبکر رضی اللہ عنہ امام تھے پھر وہ مقتدی بن گئے اور یہ باتیں سب کے ہاں آپ کے بعد کسی کے لئے جائز نہیں ہیں اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ نماز آپ کے ساتھ مخصوص اور دوسروں کو ایسا کرنا درست نہیں۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ نے فریق ثانی کے موقف کو دلیل سے خوب ثابت و مضبوط کیا مگر اس باب میں ایک انوکھا انداز یہ رکھا کہ امام محمد رحمہ اللہ کا مسلک بیان کر کے فقط ان کی دلیل تو پیش کر دی مگر اس کے متعلق سوال و جواب سے اپنے قلم کو روک لیا شاید ان کا بھی تخصیص کی طرف میلان ہو واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا

نفل پڑھنے والے کی اقتداء میں فرض کا حکم

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، (أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ) ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّيْهَا بِقَوْمِهٖ فِيْ بَنِيْ أَسْلَمَةَ .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْ بَابِ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ يُصَلِّي النَّافِلَةَ، وَيَأْتَمُّ بِهٖ مَنْ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ، وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْأَثَرِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ لِرَجُلٍ أَنْ يُصَلِّيَ فَرِيْضَةً خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيْ نَافِلَةً .وَقَالُوْا : لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ هٰذَا أَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ بِقَوْمِهٖ، كَانَ نَافِلَةً لَهٗ أَوْ فَرِيْضَةً .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ، كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَافِلَةً ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمَهٗ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ فَرِيْضَةً، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْضَةً، ثُمَّ يُصَلِّيْ بِقَوْمِهٖ تَطَوُّعًا كَمَا ذَكَرْتُمْ .فَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ الْمَعْنَيَيْنِ، لَمْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا أَوْلٰى مِنَ الْآخَرِ، وَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَصْرِفَهٗ إِلٰى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْمَعْنَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ .فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى : فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِيْ بَعْضِ الْآثَارِ أَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ بِقَوْمِهٖ هُوَ تَطَوُّعٌ، وَأَنَّ مَا كَانَ يُصَلِّيْهِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْضَةٌ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے پھر لوٹ کر بنوسلمہ میں اپنے لوگوں کو نماز پڑھاتے یہ روایت ہم ''باب القراء ۃ فی صلاۃ المغرب'' میں ذکر کر چکے ہیں۔ (بخاری باب ۶، مسلم نمبر ۱۷۸)۔ بعض علماء کا رجحان اس طرف ہے کہ جو شخص نماز نفل ادا کر رہا ہو تو فرض پڑھنے والا اس کی اقتداء کر سکتا ہے۔ انہوں نے اس روایت کو اپنا مستدل بنایا۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی متنفل کے پیچھے مفترض کو قطعاً نماز درست نہیں اور انہوں نے کہا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ جو کچھ وہ اپنی قوم کو پڑھاتے تھے وہ نفل تھے یا فرض، ممکن ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفل پڑھتے ہوں اور پھر اپنی قوم بنی سلمہ میں آکر ان کو فرض پڑھاتے ہوں۔ اگر یہ بات اسی طرح ہو تو پھر اس روایت میں تمہارے حق کی کوئی دلیل نہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض ادا کرتے ہوں پھر اپنی قوم کو نفل پڑھاتے ہوں جیسا کہ تم کہتے ہو۔ پس جب یہ روایت دو معنوں کا احتمال رکھتی ہے اور ان دونوں احتمالات میں کوئی دوسرے سے اولیٰ نہیں اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کسی دلالت کے بغیر ایک کو ترک کر کے دوسرے کو متعین کر لے۔ چنانچہ پہلے قول والوں نے کہا کہ بعض آثار ایسے ملتے ہیں کہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی قوم کو نماز نفل پڑھاتے تھے اور جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کرتے وہ فرض تھے چنانچہ انہوں نے ذیل کی روایات ذکر کی ہیں۔

خلاصۃ البرام:

نمبر ①: امام شافعی رحمہ اللہ وعطاء رحمہ اللہ فرض پڑھنے والے کو نفل پڑھنے والے کی اقتداء درست ہے۔

نمبر ②: احناف و مالکیہ وحنابلہ کے ہاں مفترض کو متنفل (نفل پڑھنے والا) کی اقتداء درست نہیں۔

مؤقف فریق اوّل: کہ مفترض کو متنفل کی اقتداء درست ہے اس کی دلیل یہ روایت ہے جو باب القراء ۃ فی صلاۃ المغرب میں گزر چکی ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی نماز ادا کرتے پھر لوٹ کر بنی سلمہ میں اپنی قوم کو جماعت کراتے۔

تخریج: بخاری باب ٦٠' مسلم نمبر ۱۷۸۔

حاصل کلام:

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آدمی ایک دفعہ فرض پڑھے پھر نفل پڑھے اور فرض والوں کی امامت کرائے تو ان کی نماز درست ہوگی۔

فریق ثانی کا جواب: فرض اس کے پیچھے درست نہیں جو نفل پڑھتا ہو اس اثر میں کوئی اشارہ نہیں کہ وہ اپنی قوم کو فرض پڑھاتے تھے

یا نفل اس میں کئی احتمال ہیں۔

نمبر①: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ کے ساتھ وہ نفل کی نیت کرتے ہوں اور اپنی قوم کو آ کر فرض پڑھاتے ہوں اگر یہ بات درست ہو تو یہ تمہاری دلیل نہ رہی۔

نمبر②: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھتے ہوں پھر اپنی قوم کو نفل پڑھاتے ہوں جیسا تم نے کہا جب ہر دو احتمال ہیں اور کوئی قرینہ موجود نہیں جو ایک احتمال کو متعین کرے۔

ایک اشکال:

ہم ایسے آثار کی راہنمائی کر سکتے ہیں جو اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کو نفل پڑھاتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض ادا کرتے تھے۔ اثر ملاحظہ ہو۔

۲۳۱۸ : مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ .أَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلٰى قَوْمِهِ فَيُصَلِّيْهَا بِهِمْ هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيْضَةٌ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ كَمَا رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَجَاءَ بِهِ تَامًّا وَسَاقَهُ أَحْسَنَ مِنْ سِيَاقِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فِيْهِ هٰذَا الَّذِيْ قَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ ((هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيْضَةٌ)). فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ قَوْلِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ .فَمِنْ أَيِّ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ كَانَ الْقَوْلُ فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى حَقِيْقَةِ فِعْلِ مُعَاذٍ أَنَّهُ كَذٰلِكَ أَمْ لَا لِأَنَّهُمْ لَمْ يَحْكُوْا ذٰلِكَ عَنْ مُعَاذٍ إِنَّمَا قَالُوْا قَوْلًا عَلٰى أَنَّهُ عِنْدَهُمْ كَذٰلِكَ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْحَقِيْقَةِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .وَلَوْ ثَبَتَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ مُعَاذٍ لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ كَانَ بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخْبَرَهُ بِهِ لَأَقَرَّهُ عَلَيْهِ أَوْ غَيَّرَهُ .وَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا أَخْبَرَهُ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُجَامِعُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَغْتَسِلُوْنَ حَتّٰى يُنْزِلُوْا .فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَأَخْبَرْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَرَضِيَهُ لَكُمْ؟ قَالَ : لَا. فَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حُجَّةً .فَكَذٰلِكَ هٰذَا الْفِعْلُ لَوْ ثَبَتَ أَنَّ مُعَاذًا فَعَلَهُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى

خِلَافِ ذٰلِكَ.

۲۳۱۸: عمرو بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ معاذ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء پڑھتے پھر اپنی قوم کی طرف لوٹ کر ان کو نماز پڑھاتے یہ معاذ کی نفلی نماز ہوتی اور ان کی فرض ہوتی۔ دوسرے قول والوں کے ہاں قول اوّل کے قائلین پر حجت یہ ہے۔ اس روایت کو ابن عیینہ سے عمرو بن دینار سے روایت کیا جیسا کہ ابن جریج نے روایت کیا ہے مگر انہوں نے اس کو روایت ابن جریج سے زیادہ عمدہ اور مکمل ذکر کیا اور دوسرا فریق یہ ہے کہ انہوں نے ''هي له تطوع و لهم فريضة'' کے الفاظ سرے سے نقل ہی نہیں کیے۔ پس اس میں احتمال یہ ہے کہ یہ ابن جریج کا قول ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ عمرو بن دینار کا قول ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو۔ پس ان تینوں حضرات میں سے جس کا بھی قول ہو اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ معاذ رضی اللہ عنہ کے فعل کی حقیقت ہو کہ وہ واقعہ میں اسی طرح تھا یا نہیں' کیونکہ انہوں نے یہ بات معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل نہیں کی انہوں نے ایک بات کہی ہے کہ ہمارے ہاں یہ اسی طرح ہے۔ عین ممکن ہے کہ حقیقت اس کے خلاف ہو۔ اگر بالفرض یہ بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہو جائے تب بھی اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ آپ کے حکم و ارشاد سے تھا اور نہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر وہ آپ ﷺ کو اس کی اطلاع کرتے تو آپ اس پر قائم رکھتے یا کوئی دوسری بات ہوتی۔ لو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے ان کو بتلایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جماع کرتے اور انزال نہ ہونے کی صورت میں غسل نہ کرتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا کہ کیا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع دی اور آپ نے اسے تمہاری خاطر پسند کیا۔ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے فعل کو حجت قرار نہیں دیا۔ پس یہ فعل بھی اسی طرح ہے۔ بالفرض اگر ثابت ہو بھی جائے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسا کیا تو یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ انہوں نے ایسا جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے کیا اور ہم نے تو اس کے خلاف بات پر دلالت کرنے والے کئی ارشادات آپ سے نقل کیے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

اس اثر سے یہ بات معین ہوگئی کہ حضرت معاذ خود نفل پڑھتے اور ان کو فرض پڑھاتے تھے۔

مؤقف فریق ثانی اور دلائل و جوابات دلائل: فرض پڑھنے والے کو نفل والے کی اقتداء جائز نہیں۔

جواب اثر سابق: اس روایت کو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے نہایت کامل انداز سے نقل کیا بلکہ ابن جریج سے بہتر بیان کیا البتہ اس نے اس میں هي له تطوع و لهم فريضة کا لفظ ذکر نہیں کیا پس اب عین ممکن ہے کہ یہ راوی ابن جریج کے الفاظ ہوں یا عمرو بن دینار کے یا جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو۔

ہر سہ صورت میں معاذ کا قول تو نہیں بنتا کیونکہ ان سے نقل نہیں کیا پس انہوں نے اپنے طور پر گمان سے یہ بات کہی ممکن ہے کہ حقیقت اس کے خلاف ہو۔

بالفرض اگر یہ معاذ کا قول بھی ہو تو تب بھی یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ایسے کرتے تھے یا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس کی خبر و طلاع دی تھی کہ آپ اس پر ان کو برقرار رکھیں یا بدل دیں۔

یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں جب ان کو رفاعہ بن رافع نے خبر دی کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جماع کرتے انزال نہ ہونے کی صورت میں غسل نہ کرتے تھے تو عمر رضی اللہ عنہ نے رفاعہؓ سے پوچھا کیا تم نے نبی اکرم ﷺ کو اس کی اطلاع دی اور آپ نے اس پر رضامندی ظاہر فرمائی تو انہوں نے جواب دیا نہیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس دلیل کو ماننے سے انکار کر دیا۔

تخریج : مسند احمد ١١٥/٥۔

پس اس قول و فعل کا بھی حال یہی ہے کہ اگر بالفرض اس کا جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کرنا ثابت ہو بھی جائے تو یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے تھا۔

اس کے خلاف روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۳۱۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ .ح .

۲۳۱۹: فہد نے یحییٰ بن صالح وحاظی سے روایت کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٧٤/٥۔

۲۳۲۰: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ' قَالَا : ثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ' قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ' عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ' (أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ سَلِيْمٌ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ : إِنَّا نَظَلُّ فِي أَعْمَالِنَا' فَنَأْتِي حِيْنَ نُمْسِيْ، فَنُصَلِّيْ فَيَأْتِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ' فَيُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ' فَنَأْتِيْهِ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا .فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ لَا تَكُنْ فَتَّانًا' إِمَّا أَنْ تُصَلِّيَ مَعِيْ، وَإِمَّا أَنْ تُخَفِّفَ عَنْ قَوْمِكَ) .فَقَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لِمُعَاذٍ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ -عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -كَانَ يَفْعَلُ أَحَدَ الْأَمْرَيْنِ' إِمَّا الصَّلَاةَ مَعَهُ، أَوْ بِقَوْمِهِ، وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَجْمَعُهُمَا' لِأَنَّهُ قَالَ : (إِمَّا أَنْ تُصَلِّيَ مَعِيْ) أَيْ وَلَا تُصَلِّ بِقَوْمِكَ (وَإِمَّا أَنْ تُخَفِّفَ بِقَوْمِكَ) أَيْ وَلَا تُصَلِّ مَعِي .فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ' وَكَانَ فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ مَا ذَكَرْنَا' ثَبَتَ بِهٰذَا الْأَثَرِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ لِمُعَاذٍ شَيْءٌ مُتَقَدِّمٌ' وَلَا عَلِمْنَا أَنَّهُ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مِنْهُ شَيْءٌ مُتَأَخِّرٌ' فَيَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَيْنَا .وَلَوْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ' كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى لَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَقْتٍ مَا كَانَتِ الْفَرِيْضَةُ تُصَلّٰى مَرَّتَيْنِ' فَإِنَّ

ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يُفْعَلُ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ فِيْ بَابِ صَلَاةِ الْخَوْفِ .فَفِعْلُ مُعَاذٍ' الَّذِيْ ذَكَرْنَا' يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ قَبْلَ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ' ثُمَّ كَانَ النَّهْيُ فَنَسَخَهُ' وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجْعَلَهُ فِيْ أَحَدِ الْوَقْتَيْنِ إِلَّا كَانَ لِمُخَالِفِهِ أَنْ يَجْعَلَهُ فِي الْوَقْتِ الْآخَرِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ.

وَأَمَّا حُكْمُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ' فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا صَلَاةَ الْمَأْمُوْمِيْنَ مُضَمَّنَةً بِصَلَاةِ إِمَامِهِمْ بِصِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا يُوْجِبُ ذٰلِكَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْإِمَامَ إِذَا سَهَا وَجَبَ عَلٰى مَنْ خَلْفَهُ لِسَهْوِهِ' مَا وَجَبَ عَلَيْهِ' وَلَوْ سَهَوْا هُمْ' وَلَمْ يَسْهُ هُوَ' لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ إِذَا سَهَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْمَأْمُوْمِيْنَ يَجِبُ عَلَيْهِمْ حُكْمُ السَّهْوِ لِسَهْوِ الْإِمَامِ' وَيَنْتَفِيْ عَنْهُمْ حُكْمُ السَّهْوِ بِانْتِفَائِهِ عَنِ الْإِمَامِ' ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ' حُكْمُ الْإِمَامِ فِيْ صَلَاتِهِ، وَكَأَنَّ صَلَاتَهُمْ مُضَمَّنَةٌ بِصَلَاتِهِ .وَلَمَّا كَانَتْ صَلَاتُهُمْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهِ، لَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُوْنَ صَلَاتُهُمْ خِلَافَ صَلَاتِهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ' أَنَّ الْمَأْمُوْمَ لَا يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ صَلَاتُهُ خِلَافَ صَلَاةِ إِمَامِهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَ تَطَوُّعًا خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيْ فَرِيْضَةً' فَكَمَا كَانَ الْمُصَلِّيْ تَطَوُّعًا' يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَأْتَمَّ بِمَنْ يُصَلِّيْ فَرِيْضَةً' كَانَ كَذٰلِكَ' يَجُوْزُ لِلْمُصَلِّيْ فَرِيْضَةً أَنْ يُصَلِّيَهَا خَلْفَ مَنْ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا .قِيْلَ لَهُ : إِنَّ سَبَبَ التَّطَوُّعِ' هُوَ بَعْضُ سَبَبِ الْفَرِيْضَةِ' وَذٰلِكَ أَنَّ الَّذِيْ يَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ' وَلَا يُرِيْدُ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ' مِنْ نَافِلَةٍ وَلَا فَرِيْضَةٍ' يَكُوْنُ بِذٰلِكَ دَاخِلًا فِيْ نَافِلَةٍ' وَإِذَا نَوَى الدُّخُوْلَ فِي الصَّلَاةِ' وَنَوَى الْفَرِيْضَةَ كَانَ بِذٰلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيْضَةِ' فَصَارَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ دَاخِلًا فِي الْفَرِيْضَةِ' بِالسَّبَبِ الَّذِيْ دَخَلَ بِهِ فِي النَّافِلَةِ' وَبِسَبَبٍ آخَرَ' فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ' كَانَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا' وَهُوَ يَأْتَمُّ بِمُصَلٍّ فَرِيْضَةً' هُوَ فِيْ صَلَاةٍ لَهُ فِيْ كُلِّهَا إِمَامٌ' وَالَّذِيْ يُصَلِّيْ فَرِيْضَةً' وَيَأْتَمُّ بِمَنْ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا هُوَ فِيْ صَلَاةٍ لَهُ فِيْ بَعْضِ سَبَبِهَا الَّذِيْ بِهِ دَخَلَ فِيْهَا إِمَامٌ' وَلَيْسَ لَهُ فِيْ بَقِيَّتِهِ إِمَامٌ' فَلَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى بِالنَّاسِ جُنُبًا' فَأَعَادَ وَلَمْ يُعِيْدُوْا' فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ صَلَاتَهُمْ لَمْ تَكُنْ مُضَمَّنَةً بِصَلَاتِهِ. فَقَالَ مُخَالِفُهُمْ : إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَتَحَقَّقْ بِالْجَنَابَةِ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ' فَأَخَذَ لِنَفْسِهِ بِالْحَوْطَةِ' فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْ غَيْرَهُ بِالْإِعَادَةِ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۲۳۲۰: معاذ بن رفاعہ زرقی کہتے ہیں کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی جس کو سلیم کہا جاتا تھا وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی

خدمت میں آیا اور کہنے لگا ہم اپنے کام کاج میں دن گزارتے ہیں شام کے وقت ہم لوٹتے ہیں تو ہم نماز پڑھتے ہیں معاذ آ کر اذان دیتے پس ہم نماز کے لئے آتے ہیں تو وہ طویل قراءت کرتے ہیں تو اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! تم لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرنے والے مت بنو یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھو۔ یا اپنی قوم پر قراءت میں تخفیف کرو۔ پس جناب رسول ﷺ کا معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانا اس پر دلالت کرتا ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کریں یا تو میرے ساتھ نماز پڑھیں یا اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھیں اور ان دونوں کو جمع نہ کریں کیونکہ آپ نے فرمایا: "اما ان تصلی معی" یا تو میرے ساتھ نماز پڑھ یعنی اپنی قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھ "و اما ان تخفف بقومک" یعنی میرے ساتھ نماز نہ پڑھ اور اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔ جب اس اثر اوّل میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد میں سے کوئی چیز نہیں ہے اور ہم نے جو روایت ذکر کی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے معاذ رضی اللہ عنہ کو کوئی بات پہلے نہیں کہی گئی تھی اور جہاں تک ہمارا علم ہے بعد میں بھی کوئی بات معاذ کو نہیں فرمائی کہ جس سے ہمارے خلاف کچھ ثبوت ملتا ہو۔ اگر اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کوئی حکم ہوتا جیسا پہلے قول والوں کا دعویٰ ہے تو اس میں یہ احتمال لازم ہے کہ یہ اس زمانے کی بات ہو جب فرض کو دو مرتبہ پڑھنا درست تھا ابتداء اسلام میں ایسا تھا پھر آپ نے اس کی ممانعت کر دی۔ جیسا کہ تفصیل کے ساتھ مستند روایات ہم "باب صلاۃ الخوف" میں ذکر کر آئے۔ پس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ عمل جس کا شروع باب میں ہم نے تذکرہ کیا اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ یہ ممانعت سے پہلے کا معاملہ ہو۔ پھر نبی نے آ کر اسے منسوخ کر دیا اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ اس کے بعد کا واقعہ ہو کسی فریق کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کو ایک وقت میں مقرر کر کے اپنی دلیل بنائے۔ بلکہ ہر ایک دلیل بنانا برابر ہے۔ آثار کے پیش نظر تو اس باب کا حکم یہی ہے۔ مگر اس کا نظر و فکر کے لحاظ سے جو حکم بنتا ہے وہ پیش خدمت ہے۔ یہ بات تو ہمارے سامنے ہے کہ مقتدیوں کی نماز تو اپنے امام کی نماز سے صحت و فساد کے لحاظ سے ملی ہوئی ہے۔ یہ صحیح فکر کو اس طرح لازم کرتی ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب امام بھول جائے تو اس کا یہ بھولنا اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے پر اس چیز کو لازم کر دے گا جو خود امام پر لازم ہوتی۔ حالانکہ مقتدیوں کو خود بھول تو نہیں ہوئی اور مقتدی بھول جائے تو اس پر اور اس کے امام پر کچھ لازم نہیں۔ پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ امام کے بھول جانے سے مقتدیوں پر سہو کا حکم لگ جاتا ہے اور بھول کا حکم امام سے اُٹھ جائے تو مقتدیوں پر بھی نہیں رہتا۔ اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مقتدیوں کا حکم ان کی اپنی نماز میں ان کے امام کی نماز کا حکم ہے۔ گویا کہ مقتدیوں کی نماز کا وہ ضامن ہے۔ تو جب مقتدیوں کی نماز امام کی نماز سے ملی ہوئی ہے تو پھر یہ درست نہ رہا کہ مقتدیوں کی نماز امام کی نماز کے مخالف ہو۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ مقتدی کی نماز امام کی نماز کے مخالف نہ ہونی چاہیے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ہم یہ بات اتفاقی طور پر پاتے ہیں کہ نفل نماز فرض پڑھنے والے کی اقتداء میں درست ہے۔ پس جس طرح نفل

پڑھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرے تو اسی طرح فرض پڑھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ ان کو نوافل پڑھنے والے کی اقتداء میں ادا کر لے۔اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ نفل کا سبب فرض کے سبب کا بعض حصہ ہے اور وہ اس طرح کہ جو شخص نماز میں داخل ہوا اور اس کی نیت نفل و فرض میں سے کسی کی نہ ہو تو اسے نفل پڑھنے والا شمار کیا جائے گا اور جب اس نے نماز میں داخل ہونے کی نیت کی اور فرض کی نیت کی تو اسے فرض میں داخل ہونے والا شمار کیا جائے گا۔تو گویا جس سبب سے نفل سے میں داخل ہوا اس سبب سے بھی وہ فرض میں داخل ہونے والا ہوگا اور دوسرے سبب سے بھی۔پس جب یہ بات اسی طرح ہی ہے تو وہ شخص جو نفل پڑھ رہا ہو اور وہ فرض ادا کرنے والے کا مقتدی بن جائے تو وہ گویا وہ ایسی نماز میں ہے جس کی تمام رکعات میں وہ مقتدی ہے اور وہ شخص جو فرض پڑھ رہا ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتداء اختیار کرے جو نفل پڑھ رہا ہے تو وہ ایسی نماز میں مشغول ہے کہ جس کے بعض سبب کو اس کا امام پانے والا ہے اس میں تو یہ اس کی اقتداء کرنے والا ہے اور جو سبب اس میں موجود نہیں اس میں یہ اس کا مقتدی نہیں۔پس یہ اقتداء جائز نہیں۔اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی' انہوں نے تو نماز کا اعادہ کیا مگر لوگوں نے اعادہ نہیں کیا۔اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز کی ضامن نہیں ہے۔اس کا جواب قول اوّل والوں کو یہ دیا گیا کہ ان کو جنابت پر یقین نہ تھا کہ وہ نماز سے قبل پیش آئی یا نماز کے بعد۔تو انہوں نے اپنی ذات کے لیے احتیاطی پہلو کو اختیار کیا اور نماز کا اعادہ کر لیا اور لوگوں کو عدم تیقن کی وجہ سے اعادہ کا حکم نہ فرمایا۔آثار ذیل ملاحظہ ہوں۔

تخریج : المعجم الکبیر ٦٧/٧۔

حاصل کلام:

پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں دو میں سے ایک کام کرتے تھے۔

نمبر ①: آپ کے ساتھ نماز یا قوم کے ساتھ نماز۔وہ ان کو جمع نہ کرتے تھے کیونکہ آپ نے فرمایا: **اما ان تصلی معی** یعنی اپنی قوم کو مت نماز پڑھاؤ صرف میرے ساتھ پڑھو۔**واما تخفف بقومك** یعنی میرے ساتھ نماز نہ پڑھو صرف ان کو نماز پڑھاؤ۔

پس جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کوئی بات ایسی ثابت نہیں جس سے ہم پر حجت لازم ہو۔

بالفرض اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کوئی روایت مل جائے تو اس کا تعلق اس زمانے سے ہوگا جب ایک فرض کو دو مرتبہ ادا کیا جا سکتا تھا ابتداء اسلام میں یہ درست تھا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کر دیا اور باب صلاۃ الخوف میں وہ روایات مذکور ہوئیں پس اس کے مطابق معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ فعل نسخ سے پہلے کا ہوگا۔

پھر نبی نے منسوخ کر دیا اور بعد کا بھی احتمال ہے اس کو کسی ایک وقت سے متعلق کرنے کا اختیار کسی کو نہیں جب ایک فریق

ایک وقت مقرر کرے گا تو دوسرے فریق کو دوسرا متعین کرنے کا حق ہے۔
آثار کے پیش نظر تو اس باب کا یہ حکم ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

غور سے دیکھا کہ مقتدیوں کی نماز کے درست و فاسد ہونے کا مدار امام کی نماز پر ہے چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جب امام بھول جائے تو مقتدیوں پر سجدہ سہو لازم ہے جو امام پر لازم ہوا اور اگر مقتدی بھول جائیں اور امام کو بھول نہ ہوئی تو امام پر کچھ بھی لازم نہیں اور نہ مقتدیوں پر۔

پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ مقتدیوں کے سہو کا مدار امام کے سہو پر ہے اور امام پر سہو نہ ہو تو مقتدیوں پر سہو نہیں اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کی نماز کا وہی حکم ہے جو ان کے امام کی نماز کا حکم ہے گویا ان کی نماز امام کی نماز میں متضمن ہے جب امام کی نماز ان کی نماز کو متضمن ہے تو پھر یہ درست نہ ہوا کہ ان کی نماز امام کی نماز کے خلاف ہو پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ مقتدی کے لئے یہ جائز نہیں کہ اس کی نماز اپنے امام کی نماز کے خلاف ہو۔

<u>ایک سرسری اشکال:</u> اس میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ متنفل تو مفترض کے پیچھے اقتداء کر سکتا ہے تو اسی طرح متنفل کے پیچھے بھی مفترض کی اقتداء درست ہونی چاہئے۔

نوافل کا سبب فرائض کے سبب کا بعض حصہ ہے وہ اس طرح کہ جو شخص مطلقاً نماز کی نیت کرے فرض و نفل کی خاص نیت نہ ہو تو وہ نفل پڑھنے والا شمار ہوتا ہے جب فرض نماز میں داخل ہوا تو تب داخل سمجھا جائے گا پس وہ اس سبب اور دیگر سبب سے فرض میں داخل ہونے والا شمار ہو گا جب یہ بات مسلم ہے تو نفل پڑھنے والا جب فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرے گا تو وہ مفترض مکمل نماز میں اس کا امام ہو گا اور جو متنفل مفترض کی اقتداء کرے تو وہ بعض نماز میں تو اپنے امام کا مقتدی ہے اور وہ صرف وہی سبب ہے جس سے وہ نماز میں داخل ہوا اور بقیہ میں امام نہ بنے گا تو اس کا کچھ فائدہ نہ ہو گا۔

ایک اور اشکال:

ہم نے روایات میں یہ بات پائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی تھی معلوم ہونے پر انہوں نے نماز کا اعادہ کیا مگر لوگوں نے اعادہ نہیں کیا اس سے ثابت ہوا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی نماز ان کی نماز کو متضمن نہ تھی۔

: آپ نے احتیاطاً نماز کو دھرایا تھا ان کو یقین نہ تھا کہ یہ جنابت نماز سے پہلے واقع ہوئی یا بعد میں اسی وجہ سے دوسروں کو اعادہ کرنے کا حکم نہیں فرمایا روایت ملاحظہ ہو۔

۲۳۳۱: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ (أَرَانِي قَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ، وَصَلَّيْتُ وَمَا اغْتَسَلْتُ) ثُمَّ قَالَ : (أَغْتَسِلُ مَا رَأَيْتُ وَأَنْضَحُ مَا لَمْ أَرَ) ثُمَّ أَقَامَ

فَصَلّٰی مُتَمَكِّنًا وَقَدِ ارْتَفَعَ الضُّحٰی.

۲۳۲۱: عروہ نے زبید بن الصلت سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرا خیال ہے کہ مجھے احتلام ہوگیا اور مجھے معلوم نہیں ہوسکا اور میں نے بلاغسل نماز پڑھ لی ہے پھر فرمایا میں اس کو دھو لیتا ہوں جو گندگی نظر آتی ہے اور جو نظر نہیں آتی (اس پر وہم ہے تو وہاں ازالہ وہم کے لئے) چھینٹے دے لیتا ہوں پھر اقامت کہہ کر اطمینان سے نماز ادا کی جبکہ چاشت کا وقت ہو چکا تھا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ مختصراً ۱/۳٤٥۔

۲۳۲۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَنَظَرْنَا، فَإِذَا هُوَ قَدِ احْتَلَمَ، فَصَلّٰی وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ : (وَاللّٰهِ مَا أُرَانِي إِلَّا وَقَدِ احْتَلَمْتُ وَمَا شَعَرْتُ، وَصَلَّيْتُ مَا اغْتَسَلْتُ) .قَالَ : فَاغْتَسَلَ وَغَسَلَ مَا رَأٰى فِي ثَوْبِهِ، وَنَضَحَ مَا لَمْ يَرَ، وَأَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ صَلّٰی، بَعْدَمَا ارْتَفَعَ الضُّحٰی، مُتَمَكِّنًا .فَدَلَّ هٰذَا عَلٰی أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ تَيَقَّنَ بِأَنَّ الْجَنَابَةَ كَانَتْ مِنْهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ .وَالدَّلِيلُ عَلٰی أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ يَرٰی أَنَّ صَلَاةَ الْمَأْمُومِ تَفْسُدُ بِفَسَادِ صَلَاةِ الْإِمَامِ

۲۳۲۲: عروہ نے زبید بن الصلت سے نقل کیا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا پس ہم نے دیکھا کہ ان کو تو احتلام ہوا اور انہوں نے نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا اس پر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اللہ کی قسم! مجھے تو احتلام ہوگیا اور مجھے خبر بھی نہیں ہوئی اور میں نے بلاغسل نماز پڑھ لی ہے پھر آپ نے غسل کیا اور کپڑے پر جو نشان دیکھا اس کو دھوڈالا اور جہاں نظر نہ آیا وہاں صرف پانی انڈیل دیا پھر اذان اقامت کہی گئی پھر انہوں نے چاشت کے وقت اطمینان سے نماز ادا کی۔ پس اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یقین نہ تھا کہ جنابت والا معاملہ نماز کے بعد پیش آیا' یا پہلے پیش آیا۔ وہی اس بات کی دلیل کہ عمر رضی اللہ عنہ ان کی رائے بھی یہی تھی کہ مقتدی کی نماز امام کی نماز کے فساد سے فاسد ہو جاتی ہے۔ اثر ذیل پڑھ لو۔

تخریج : موطا مالك ۱۷۔

حاصل آثار:

اس سے معلوم ہوا کہ ان کو یقین نہیں تھا کہ یہ جنابت نماز سے پہلے کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی امام کی نماز کے فساد پر مقتدی کی نماز کو فاسد خیال کرتے تھے۔ اس کی دلیل یہ ہے۔

۲۳۲۳: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا

الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَسِيَ الْقِرَاءَ ةَ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ، فَأَعَادَ بِهِمُ الصَّلَاةَ .فَلَمَّا أَعَادَ بِهِمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصَّلَاةَ لِتَرْكِهِ الْقِرَاءَ ةَ -وَفِيْ فَسَادِ الصَّلَاةِ بِتَرْكِ الْقِرَاءَ ةِ اخْتِلَافٌ -كَانَ إِذَا صَلّٰى بِهِمْ جُنُبًا أَحْرٰى أَنْ يُّعِيْدَ بِهِمُ الصَّلَاةَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ خِلَافُ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ.

۲۳۲۳: ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ مغرب کی نماز میں قراءت بھول گئے پس آپ نے ان کو دوبارہ نماز پڑھائی۔پس جب قراءت کے چھوٹنے کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کا اعادہ کیا (اگرچہ ترک قراءت سے نماز کے فاسد ہونے میں اختلاف ہے) تو جنابت کی حالت میں نماز پڑھانے کے بعد اس کا لوٹانا زیادہ قرین قیاس ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس کے برعکس بھی مروی ہے۔ملاحظہ ہو۔

حاصل اثر:

جب ترک قراءت جس میں اختلاف ہے اس پر بھی نماز کو لوٹاتے ہیں تو جنابت پر نماز کا دھرانا بدرجہ اولیٰ ہے۔

ایک اشکال:

عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے۔وہ یہ ہے۔

۲۳۲۴: مَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : اِنِّيْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَمْ أَقْرَأْ فِيْهَا شَيْئًا .فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَلَيْسَ قَدْ أَتْمَمْتَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ؟ قَالَ : بَلٰى، قَالَ : تَمَّتْ صَلَاتُكَ .قَالَ شُعْبَةُ فَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعَمْرِيُّ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ : مِمَّنْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ؟ فَقَالَ : مِنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قِيْلَ لَهُ : قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتُمْ، وَلٰكِنَّ الَّذِيْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْمَا بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ، مُتَّصِلُ الْإِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ، وَهَمَّامٌ حَاضِرٌ ذٰلِكَ مِنْهُ، فَمَا اتَّصَلَ إِسْنَادُهُ عَنْهُ، فَهُوَ أَوْلٰى أَنْ يُقْبَلَ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَهُ .وَهٰذَا أَيْضًا مِمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ، وَذٰلِكَ لِأَنَّهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ رَجُلًا لَوْ صَلّٰى خَلْفَ جُنُبٍ وَهُوَ يَعْلَمُ بِذٰلِكَ، أَنَّ صَلَاتَهُ بَاطِلَةٌ وَجَعَلُوْا صَلَاتَهُ مُضَمَّنَةً بِصَلَاةِ الْإِمَامِ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ إِذَا كَانَ يَعْلَمُ بِفَسَادِ صَلَاةِ إِمَامِهِ، كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ، إِذَا كَانَ لَا يَعْلَمُ بِهَا .أَلَا تَرٰى أَنَّ الْمَأْمُوْمَ لَوْ صَلّٰى وَهُوَ جُنُبٌ، وَهُوَ يَعْلَمُ، أَوْ لَا يَعْلَمُ، كَانَتْ صَلَاتُهُ بَاطِلَةً .فَكَانَ مَا يُفْسِدُ صَلَاتَهُ

فِيْ حَالِ عِلْمِهٖ بِهٖ، هُوَ الَّذِيْ يُفْسِدُ صَلَاتَهٗ فِيْ حَالِ جَهْلِهٖ بِهٖ وَكَانَ عِلْمُهٗ بِفَسَادِ صَلَاةِ إِمَامِهٖ تَفْسُدُ بِهٖ صَلَاتُهٗ .فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ جَهْلُهٗ بِفَسَادِ صَلَاةِ إِمَامِهٖ فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ طَاوُسٌ وَمُجَاهِدٌ .

۲۳۲۴: محمد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک آدمی نے کہا اگر میں کسی نماز میں قراءت نہ کروں آپ نے فرمایا کیا تم نے رکوع وسجدہ مکمل کیا ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا تیری نماز پوری ہوگئی۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن ابراہیم سے پوچھا تم نے یہ روایت کہاں سے سنی؟ اس نے کہا میں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔ ان کے جواب میں کہا جائے گا کہ جس طرح تم نے روایت نقل کی ہے اس طرح بھی روایت وارد ہوئی ہے لیکن وہ روایت جو ہم نے ان سے نقل کی ہے وہ متصل سند والی ہے۔ اس کا قبول کرنا اس کی بنسبت اولیٰ ہے اور ہمام خود موجود ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ اس کے ساتھ نظر وفکر کی دلالت بھی تائید کرتی ہے۔ وہ اس طرح کہ اس پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص کسی جنابت والے کے پیچھے نماز ادا کرلے اور اس کو اس کا جنبی ہونا معلوم ہو تو اس کی نماز باطل ہے اور تمام نے اس کی نماز کو امام کی نماز کے ساتھ متصل قرار دیا۔ جب یہ بات اسی طرح ہے جبکہ اسے امام کی جنابت کا علم تھا تو جب اس کو علم نہ تھا تب بھی حکم یہی ہونا چاہیے قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ اگر مقتدی نے جنابت کی حالت میں نماز ادا کی اسے معلوم ہو یا نہ ہو اس کی نماز بہر حال باطل ہے۔ تو جو چیز جاننے کے حالت میں اس کی نماز کے لیے مفسد ہے وہی اس کی نماز کے لیے عدم علم کی حالت میں بھی مفسد ہے۔ امام کی نماز کے باطل ہونے کا علم اس کی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ پس فکر ونظر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی نماز کا یہی حکم ہو جبکہ وہ امام کی نماز کے بطلان کا علم نہ رکھتا ہو۔ نظر کا یہی تقاضا ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ، ابویوسف اور محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا ہے اور اکابر تابعین طاؤس ومجاہد رحمہما اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ ذیل میں دیکھیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۴۹/۱۔

جواب : بلاشبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے مگر یہ سند کے لحاظ سے متصل نہیں اور پہلی ہمام والی روایت متصل ہے۔

تقاضائے نظر:

تقاضائے نظر بھی یہی ہے کہ امام کی نماز کے فساد سے مقتدی کی نماز فاسد ہو اس لئے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے اگر کسی آدمی نے ایک جنبی کے پیچھے نماز ادا کی اور اسے یہ بات معلوم تھی تو اس کی نماز باطل ہے اور علماء نے اس کی نماز کو امام کی نماز میں متضمن خیال کیا ہے جبکہ یہ بات اسی طرح ہی ہے کہ جب وہ اپنے امام کی نماز کے فساد کو جانتا ہو تو اس کی نماز فاسد ہے تو عقل یہی کہتی ہے کہ جب وہ نہ جانتا ہو تو تب بھی یہی حکم ہونا چاہیے۔

ذرا توجہ کرو اگر مقتدی جنابت کی حالت میں نماز پڑھے اور اس کو معلوم ہو یا معلوم نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے پس جاننے کی حالت میں اس کی جو نماز باطل ہوئی یہ وہی ہے کہ جس کی نماز نہ جاننے کی صورت میں فاسد ہوتی ہے تو اپنے امام کی نماز کے فساد کا علم اس کی نماز کو فاسد کرنے والا ہے پس نظر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ لاعلمی کی حالت میں بھی اس کی نماز فاسد ہونی چاہئے۔

یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

جلیل القدر تابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے تائید:

۲۳۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ' عَنْ طَاوُسٍ وَمُجَاهِدٍ فِيْ إِمَامٍ صَلّٰى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ' قَالَ : يُعِيْدُوْنَ الصَّلَاةَ جَمِيْعًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ اخْتِلَافِ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِيْنَ. فَمِنْ ذٰلِكَ'

۲۳۲۵: جابر جعفی نے مجاہد و طاؤس رحمہما اللہ سے بیان کیا کہ جو امام لوگوں کو اس حال میں نماز پڑھائے کہ اس کا وضو نہیں تھا تو طاؤس رحمہ اللہ نے جواب دیا وہ تمام نماز کا اعادہ کریں گے۔اور متقدمین کی ایک جماعت سے بھی ایسی چیزیں منقول ہیں جو ہمارے مذہب کی موافقت کرنے والے ہیں جبکہ امام اور مقتدیوں کی نماز مختلف ہو (تو مقتدیوں کو اعادہ کرنا ہوگا)۔

امام و مقتدی کی نمازیں جب مختلف ہوں تو تب بھی اعادہ ضروری ہے۔جیسا یہ روایت ہے۔

۲۳۲۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنْ سُفْيَانَ' عَنْ مَنْصُوْرٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ بِقَوْمٍ هِيَ لَهُ الظُّهْرُ' وَلَهُمُ الْعَصْرُ .قَالَ : يُعِيْدُوْنَ' وَلَا يُعِيْدُ .

۲۳۲۶: منصور نے ابراہیم سے نقل کیا جو آدمی ایسے لوگوں کو نماز ظہر پڑھائے جو نماز عصر پڑھ رہے ہوں ابراہیم کہنے لگے امام کی نماز درست ہے مقتدیوں کی نماز فاسد ہے وہ لوٹائیں گے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۱۱٤۔

۲۳۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ' قَالَ : سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ : جَاءَ عَبَّادٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ' فَوَجَدَهُمْ يُصَلُّوْنَ الْعَصْرَ' فَصَلّٰى مَعَهُمْ' وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهَا الظُّهْرُ' وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الظُّهْرَ .فَلَمَّا صَلَّوْا فَإِذَا هِيَ الْعَصْرُ فَأَتَى الْحَسَنَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ' فَأَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا جَمِيْعًا.

۲۳۲۷: یونس بن عبید کہتے ہیں کہ عباد مسجد میں بارش کے دن آئے ان کو نماز عصر پڑھتے پایا اس نے ان کے ساتھ

نمازظہر کے گمان سے نماز پڑھ لی اور عباد نے اس وقت تک ظہر نہ پڑھی تھی (دل کے اندھیرے سے وقت معلوم نہ ہوا) جب وہ نماز پڑھ چکے (اس نے معلوم کیا) تو وہ عصر تھی عباد نے حسن بصری رحمہ اللہ سے سوال کیا تو فرمایا دونوں نمازیں دوبارہ پڑھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۴۱۴/۱۔

۲۳۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، قَالَ : كَانَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ يَقُوْلَانِ : يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا .قَالَ :

۲۳۲۸: سعید بن ابی عروبہ کہتے ہیں کہ حسن وابن سیرین ایسا ہی فتویٰ دیتے کہ ایسا کرنے والا دونوں دوبارہ پڑھے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۴۱۵/۱۔

۲۳۲۹: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنِ النَّخَعِيِّ، قَالَ : يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا .

۲۳۲۹: ابومعشر نے نخعی سے بیان کیا کہ وہ آدمی دونوں دوبارہ پڑھے۔

۲۳۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : يُصَلِّي الظُّهْرَ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ .

۲۳۳۰: ابن مرزوق نے سعید سے انہوں نے عبداللہ بن عمر اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ پہلے وہ آدمی ظہر پڑھے پھر عصر پڑھے۔

بَابُ التَّوْقِيْتِ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

کیا بعض نمازوں میں قراءت مقرر ہے؟

خلاصۃ المرام : کیا بعض نمازوں کی کچھ سورتیں مسنون ہیں۔

نمبر ①: امام شافعی، احمد، مالک رحمہم اللہ کے ہاں بعض سورتیں مسنون ہیں انہی کے پڑھنے سے سنت ادا ہوگی۔

نمبر ②: احناف کے ہاں یہ سورتیں اور ان کے علاوہ بھی مسنون ہے کسی سورۃ کی تخصیص مکروہ تنزیہی ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: کہ بعض خاص نمازوں میں خاص سورتیں مسنون ہیں ان کے بغیر سنت ادا نہ ہوگی دلیل یہ ہے۔

۲۳۳۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ فِي الْأُوْلٰى بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ

الْغَاشِيَةِ).

۲۳۳۱: عمرو بن عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور قربان کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں الغاشیہ تلاوت فرماتے۔

تخریج : ابن ماجه فی اقامه باب قراة العیدین ۲۱۸۳۔

۲۳۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ (اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَاِذَا اجْتَمَعَ يَوْمُ عِيْدٍ وَيَوْمُ جُمُعَةٍ قَرَأَ بِهِمَا فِيْهِمَا جَمِيْعًا).

۲۳۳۲: حبیب بن سالم نے نعمان بن بشیرؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ غاشیہ تلاوت فرماتے اور جب جمعہ وعیدین جمع ہو جاتے تو دونوں میں پڑھ لیتے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه نمبر٦٣' ترمذی فی العیدین باب ۳۳' نمبر ۵۳۳' ابن ماجه فی الاقامه نمبر ۱۲۸۱۔

۲۳۳۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ الْمُنْتَشِرِ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۳۳۳: جریر بن عبدالحمید نے ابراہیم بن محمد المنتشر سے نقل کیا پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

تخریج : مسلم ۲۸۸/۱' کتاب الجمعه۔

۲۳۳۴: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۲۳۳۴: سالم نے نعمانؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجه ۹۱/۱۔

۲۳۳۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ مِثْلَهٗ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ.

۲۳۳۵: زید بن عقبہ نے حضرت سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے جناب نبی کریم ﷺ سے عیدین کے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں جمعہ کا ذکر نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۳۷' نمبر ۱۱۲۵۔

۲۳۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ' قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۳۳۶: وہبی نے بیان کیا کہ مسعودی نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۳۳۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ' عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ' هُمَا اللَّتَانِ يَنْبَغِيْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ' وَفِي الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ' وَلَا يُجَاوِزُ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ' وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ تَوْقِيْتٌ بِعَيْنِهٖ' لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُجَاوَزَ إِلٰى غَيْرِهٖ' وَلٰكِنْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْرَأَ بِهِمَا' وَلَهٗ أَنْ يَقْرَأَ بِغَيْرِهِمَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ وَابْنَ مَرْزُوْقٍ'

۲۳۳۷: شعبہ نے معبد بن خالد سے انہوں نے زید بن عقبہ فزاری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ یہ دوسورتیں وہ جن کو نماز عیدین اور جمعہ میں فاتحہ الکتاب کے ساتھ پڑھنا چاہیے اور ان کے علاوہ اور سورت نہ پڑھے انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ان نمازوں میں کوئی سورت متعین نہیں اور ان کے علاوہ کسی اور سورت کی قراءت میں کچھ حرج نہیں' بلکہ امام ان دونوں کو بھی پڑھے اور ان کے علاوہ کو بھی پڑھ سکتا ہے۔ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

حاصل روایات: ان آثار سے جب آپ کا مسلسل پڑھنا ثابت ہوا تو اب انہی سورتوں کو عیدین و جمعہ میں پڑھنا چاہیے اور دوسروں کی طرف تجاوز نہ کرنا چاہیے ورنہ سنت کی ادائیگی نہ ہوگی۔

مؤقف فریق ثانی اور دلائل: کسی سورت کی تخصیص کسی نماز کے لئے نہیں ہے کہ اس کی بجائے اور نہ پڑھ سکتا ہو بلکہ جو مذکور ہیں وہ بھی پڑھے اور دیگر بھی پڑھے۔دلائل یہ ہیں۔

۲۳۳۸: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ' قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ' عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنْ (أَبِيْ وَاقِدٍ' قَالَ : سَأَلَنِيْ عُمَرُ بِمَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ' قُلْتُ ق وَ (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ))

۲۳۳۸: عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ ابو واقد کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عیدین میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق پوچھا تو میں نے کہا سورۃ ق اور سورۃ قمر۔

تخریج : مسلم فی العیدین نمبر ۱۵۔

۲۳۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ .ح .قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا

أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ ضَمْرَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا أَبُوْ وَاقِدٍ قَدْ أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ مَا أَخْبَرَ بِهِ، مَنْ رَوٰى الْآثَارَ الْأُوَلَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْجُمُعَةِ بِغَيْرِ مَا ذُكِرَ عَنْهُ أَيْضًا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ،

۲۳۳۹: ابوعاصم نے حضرت انس بن مالکؓ سے اور ضمرہ نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت عمر ؓ نقل کیا کہ انہوں نے ابوواقدؓ سے اسی طرح کا سوال کیا پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ابو واقد نے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے عیدین میں ان کے علاوہ سورتوں کی خبر دی جو پہلے آثار میں وارد ہیں۔ یہ ابو واقد ہیں جو جناب نبی اکرم ﷺ کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ آپ نے عیدین میں ان مذکورہ سورتوں کے علاوہ سورتیں بھی پڑھیں جن کا تذکرہ پہلے آثار میں آچکا۔ چند ذیل میں درج ہیں۔

تخریج : ابو داؤد ۱۶۳/۱' ترمذی ۱۱۹/۱' نسائی ۲۳۲/۱' ابن ماجه ۹۹/۱' مرسلاً۔

مزید روایت ملاحظہ ہو۔

۲۳۴۰: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ : مَاذَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى إِثْرِ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ : (كَانَ يَقْرَأُ بِ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ)).

۲۳۴۰: ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیرؓ سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سورہ جمعہ کے بعد جمعہ کی نماز میں کیا پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا وہ سورۃ غاشیہ پڑھتے تھے۔

تخریج : مسلم ۲۸۸/۱' ابو داؤد ۱۶۹/۱' نسائی ۲۳۲/۱' ابن ماجه ۷۸/۱۔

۲۳۴۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، قَالَ : ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، سَأَلَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ : (مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْجُمُعَةِ؟ قَالَ : الْجُمُعَةَ وَ (هَلْ أَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ)).

۲۳۴۱: ضحاک بن قیس نے نعمان بن بشیرؓ سے پوچھا کہ جمعہ میں حضور ﷺ کیا پڑھتے تھے انہوں نے کہا سورۃ الجمعہ اور الغاشیہ پڑھتے تھے۔

۲۳۴۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسُوْرَةِ الْجُمُعَةِ وَ (إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ))

۲۳۴۲: ابورافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا کہ آپ جمعہ میں سورۃ الجمعہ اور سورۃ المنافقون پڑھتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه نمبر ٦١۔

۲۳۴۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْجُمُعَةِ، غَيْرَ مَا جَاءَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُحْمَلَ ذٰلِكَ عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ. وَلٰكِنَّا نَحْمِلُهُ عَلَى الْإِتِّفَاقِ وَالتَّصَادُقِ، فَنَجْعَلُ ذٰلِكَ كُلَّهُ، قَدْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ بِهٰذَا مَرَّةً، وَبِهٰذَا مَرَّةً، فَحَكٰى عَنْهُ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ مَا حَضَرَهُ مِنْهُ. فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا تَوْقِيْتَ لِلْقِرَاءَةِ فِيْ ذٰلِكَ، وَأَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَقْرَأَ فِيْ ذٰلِكَ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ أَيَّ الْقُرْآنِ شَاءَ. وَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۲۳۴۳: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایات وارد ہوئی ہیں کہ آپ نے عیدین اور جمعہ کی نمازوں میں اس کے علاوہ بھی قراءت کی ہے البتہ وہ پہلے آثار جن میں عدم جواز معلوم ہوتا ہے تو اس کو بجائے اس کے کہ ہم تضاد اور ایک دوسرے کی روایت کی تکذیب پر محمول کریں ہم انہیں ایک دوسرے کی تصدیق پر محمول کریں گے اور تمام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل قرار دیں گے اور وہ اس طرح کہ کبھی آپ نے ان کو پڑھا اور کبھی دوسری سورتوں کو پڑھا۔ روایت میں جو موجود تھے انہوں نے اپنا مشاہدہ نقل کر دیا اور اس میں اس بات کا ثبوت مل گیا کہ کسی نماز کے لیے کوئی قراءت مقرر نہیں ہے اور امام کو اختیار ہے کہ فاتحۃ الکتاب کے ساتھ قرآن مجید کا جونسا حصہ بھی پڑھے درست ہے اور اسی طرح وہ جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ جمعہ کے دن فجر کی نماز میں یہ قراءت کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجمعه روایت نمبر ٦٤۔

حاصل روایات : جمعہ وعیدین میں ان سورتوں کے علاوہ دیگر سورتوں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمایا یہ تضاد پر محمول کرنا مناسب نہیں اس لئے ہم ان روایات میں اور فصل اول کی روایات میں موافقت پیدا کرتے ہیں ہم عرض کرتے ہیں کہ یہ تمام سورتیں آپ نے تلاوت فرمائیں کبھی وہ اور کبھی وہ تو ہر صحابی نے وہ بیان کی جس نماز میں وہ موجود تھے۔ پس اس میں یہ ثبوت مل گیا کہ اس میں قراءت کی توقیت نہیں امام کو فاتحہ الکتاب کے ساتھ قرآن کے جس حصہ سے چاہے پڑھنے کی اجازت ہے۔

مزید روایات تائید کے لئے ملاحظہ فرمائیں۔

۲۳۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ وَشَرِيْكٌ، عَنْ مِخْوَلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .ح .وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ (الم تَنْزِيْلُ) وَ (هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ).

۲۳۴۴: مسلم بطین نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا دوسری سند میں ابو اسحاق نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا جناب نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن نماز صبح میں الم سجدہ اور سورۃ الانسان پڑھتے تھے۔

تخریج : نمسلم فی الجمعه نمبر ٦٤۔

۲۳۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَجَاوَزُ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهٖ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْكِ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : لَا يُقْرَأُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ غَيْرُ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ حَتّٰى لَا يَجُوْزَ خِلَافُ ذٰلِكَ .وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَخْبَرَ مَنْ رَوَاهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ بِهِمَا فِيْهِمَا، كَمَا أَخْبَرَ النُّعْمَانُ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِمَا ذَكَرْنَا .ثُمَّ قَدْ جَاءَ عَنْ غَيْرِهِمَا أَنَّهُ قَرَأَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَرَأَ بِهٰذَا مَرَّةً وَبِهٰذَا مَرَّةً .فَكَذٰلِكَ مَا حُكِيَ عَنْهُ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ قَرَأَ بِهٖ مَرَّةً أَوْ قَرَأَ بِهٖ مِرَارًا ثُمَّ قَرَأَ بِغَيْرِهٖ فَيَحْكِيْ كُلُّ مَنْ حَضَرَهُ مَا سَمِعَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ التَّوْقِيْتِ .وَجَمَعَ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۳۴۵: عزرہ نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آپ ان کے علاوہ نہیں پڑھتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ ان دو سے تجاوز کرنا جائز نہیں بلکہ ان روایات کے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کرنے والوں نے صرف یہ بات بتلائی ہے کہ آپ ﷺ یہ دو سورتیں ان دو موقعوں پر پڑھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت نعمان اور ابن عباس ؓ کی روایات میں صاف مذکور ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ عیدین میں یہ

سورتیں پڑھتے تھے جیسا کہ ہم پہلے بتا آئے' پھر دوسری بات یہ ہے کہ ان کے علاوہ دیگر صحابہ کرام ؓ نے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے ان کے علاوہ سورتیں بھی کبھی پڑھیں اور کبھی انہی کو پڑھا اسی طرح جمعہ کے دن کی فجر میں کی جانے والی قراءت کا معاملہ بھی یہی ہے اس میں احتمال یہ ہے کہ آپ نے ان سورتوں کو ایک مرتبہ پڑھا یا کئی مرتبہ پڑھا پھر ان کے علاوہ اور بھی قرآن مجید کو پڑھا' چنانچہ جو جس موقع پر موجود تھا اس نے جو قراءت سنی اس کو بیان کر دیا اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ سورتیں اس موقع کے لیے متعین ہوگئیں' یہ جتنی باتیں جو ہم نے اس باب میں بیان کی ہیں یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد بن حسن ؒ کا قول ہے۔

تخریج : ٢٨٨/١' کتاب الجمعہ۔

حاصل کلام:

اس روایت میں یہ بالکل ذکر نہیں کہ آپ نماز فجر میں جمعہ کے دن فاتحہ الکتاب کے ساتھ ان دو سورتوں کے علاوہ نہیں پڑھتے تھے کہ جس کی خلاف ورزی درست نہ ہو بلکہ اتنا مذکور ہے کہ یہ دو سورتیں پڑھا کرتے تھے جیسا کہ نعمان' ابن عباس' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے بتلایا کہ آپ عیدین میں یہ پڑھتے تھے پھر ان کے علاوہ بھی روایات میں وارد ہوتیں کہ کبھی وہ اور کبھی سورتیں دوسری پڑھتے تھے یہی حال جمعہ کی قراءت کا ہے اس میں جس نے جس نماز میں شرکت کی وہ ذکر کر دی یہ تمام اقوال جن کی طرف ہم اس باب میں گئے ہیں یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد ؒ کا قول ہے۔

نوٹ : یہ باب بھی نظر طحاوی ؒ سے خالی ہے اس میں روایات کو پیش کرنا مناسب خیال کیا گیا اور پھر ان روایات میں اپنے مزاج کے مطابق تطبیق پیدا فرمائی اور مسئلہ کو واضح کیا کہ راجح قول قرآن مجید کی کسی صورت کی عدم تخصیص ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز

خلاصۃ المرام : مدت اقامت میں احناف پندرہ یوم اور مالکیہ وشوافع چار یوم اور حنابلہ اکیس نمازوں کے قیام کے ارادہ کو معتبر مانتے ہیں۔ نماز کو قصر کرنا آیا عزیمت ہے۔ یا رخصت۔

نمبر ①: امام مالک' شافعی' واحمد ؒ اس کو رخصت وسنت کے درجہ میں مانتے ہیں۔

نمبر ②: احناف عزیمت وفرض کے درجہ میں قرار دیتے ہیں۔

مؤقف فریق اوّل اور دلائل: نماز حالت سفر میں قصر کرنا سنت ہے اور اس کا درجہ رخصت کا ہے خواہ اس کو استعمال کرے یا نہ کرے۔ دلائل یہ ہیں۔

٢٣٤٦: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ' قَالَ : ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ' عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ زِيَادٍ'

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (قَصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَتَمَّ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمُسَافِرَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَتَمَّ صَلَاتَهُ، وَإِنْ شَاءَ قَصَرَهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .

۲۳۴۶: عطاء بن ابی رباح نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں قصر بھی کی اور مکمل بھی پڑھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کچھ علماء اس طرف گئے ہیں کہ مسافر کو اس بات کا اختیار ہے کہ اگر چاہے تو وہ اپنی نماز کو مکمل کر لے اور چاہے تو اس میں قصر کر لے (قصر لازم نہیں)۔ انہوں نے اس روایت کو اپنا مستدل قرار دیا ہے۔

تخریج : دارقطنی فی السنن ۱۸۹/۲' بیهقی فی السنن الکبرٰی ۱۴۱/۳۔

۲۳۴۷: وَبِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ قَالَ : (قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ .فَقَالَ : إِنِّيْ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ). وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَزِيْدَ عَلَى الثِّنْتَيْنِ وَإِنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ فَإِنْ كَانَ قَعَدَ فِي الثِّنْتَيْنِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْعِشَاءِ، قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَصَلَاتُهُ تَامَّةٌ وَإِنْ كَانَ لَمْ يَقْعُدْ فِيْهَا قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَصَلَاتُهُ بَاطِلَةٌ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَدِيْثَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ

۲۳۴۷: یعلی بن منیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلاۃ (النساء: ۱۰۱) اب تو لوگ امن میں ہو گئے (کیا اب بھی قصر ہے) تو انہوں نے کہا مجھے اسی پر تعجب ہوا ہے جس پر تمہیں تعجب ہے پس میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلے میں سوال کیا تو فرمایا یہ صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے پس تم اس کے صدقہ کو قبول کرو۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ مسافر کو دو سے زائد جائز نہیں اگر بالفرض اس نے نماز کو مکمل چار رکعت ادا کر لیا' پس اگر وہ قعدہ اوّل ظہر' عصر' عشاء کی دو رکعتوں میں تشہد کی مقدار بیٹھا تو تب تو اس کی نماز پوری ہو جائے گی اور تشہد کی مقدار اس نے قعدہ نہیں کیا تو اس کی نماز باطل ہے۔ قول اوّل کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل وہ دو روایات ہیں جو اس باب کے شروع میں ہم نقل کر آئے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر٤' ابو داؤد فی الصلاۃ باب٢٦٣' نمبر١١٩٩' ترمذی فی تفسیر سورۃ ٤' باب ٢٠' نسائی فی الخوف باب ١' ابن ماجہ فی الاقامۃ باب٧٣' نمبر١٠٦٥' دارمی فی الصلاۃ باب١٧٩' مسند احمد ٢٥/١۔

حاصل روایات: ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صدقہ ہے اس کو قبول کرنا نہ کرنا اپنی مرضی پر موقوف ہے کرے تو سنت ادا کرنے کا ثواب پالے گا ورنہ اختیار نہ کرنے سے گناہگار نہ ہوگا۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل: قصر کرنا سفر میں لازم ہے اگر چار رکعت میں دو پر قعدہ کیا نماز درست ہو جائے گی اور اگر قعدہ نہیں کیا تو نماز باطل ہوگی۔ دلائل یہ ہیں۔

٢٣٤٨: أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ' قَالَ : ثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ ' قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ' عَنْ مَسْرُوْقٍ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ' فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى إِلَى كُلِّ صَلَاةٍ مِثْلَهَا' غَيْرَ الْمَغْرِبِ' فَإِنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ' وَصَلَاةُ الصُّبْحِ لِطُوْلِ قِرَاءَ تِهَا' وَكَانَ إِذَا سَافَرَ' عَادَ إِلَى صَلَاتِهِ الْأُوْلَى) فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ' رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ' حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى إِلَى كُلِّ صَلَاةٍ مِثْلَهَا وَأَنَّهٗ كَانَ إِذَا سَافَرَ' عَادَ إِلَى صَلَاتِهِ الْأُوْلَى .فَأَخْبَرَتْ أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سَفَرِهٖ كَمَا كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِتَمَامِ الصَّلَاةِ' وَذٰلِكَ رَكْعَتَانِ .فَذٰلِكَ خِلَافُ حَدِيْثِ فَهْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ : (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ' وَقَصَرَ). وَأَمَّا حَدِيْثُ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى احْتَجُّوْا بِالْآيَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهِ' وَهِيَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ) الْآيَةَ .قَالُوْا : فَذٰلِكَ عَلَى الرُّخْصَةِ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي التَّقْصِيْرِ' لَا عَلَى الْحَتْمِ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ' وَهُوَ كَقَوْلِهٖ (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا) فَذٰلِكَ عَلَى التَّوْسِعَةِ مِنْهُ لَهُمْ فِي الْمُرَاجَعَةِ' لَا عَلَى إِيْجَابِهٖ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى أَنَّ هٰذَا اللَّفْظَ قَدْ يَكُوْنُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا' وَيَكُوْنُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى (فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) وَذٰلِكَ عَلَى الْحَتْمِ عِنْدَ جَمِيْعِ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهٗ لَيْسَ لِأَحَدٍ حَجَّ أَوْ اعْتَمَرَ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا .فَلَمَّا كَانَ نَفْيُ الْجُنَاحِ' قَدْ يَكُوْنُ عَلَى التَّخْيِيْرِ' وَقَدْ يَكُوْنُ عَلَى الْإِيْجَابِ' لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلٰى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْمَعْنَى الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ' مِنْ كِتَابٍ' أَوْ سُنَّةٍ' أَوْ إِجْمَاعٍ .وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَقْصِيْرِهٖ فِيْ أَسْفَارِهٖ كُلِّهَا .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

۲۲۴۸: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ اولاً نماز دو دو رکعت فرض ہوئی جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ہر نماز کے ساتھ اس کی مثل ملا کر پڑھی یعنی دو کی چار ہو گئیں البتہ مغرب کی رکعات وہ دن کے وتر ہیں (ان کی تعداد اتنی رہی) اور صبح کی نماز طویل قراءت کی وجہ سے اسی قدر رکھی گئی آپ جب سفر کرتے تو پہلی حالت نماز کی طرف لوٹ آتے۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں' جو یہ بتلا رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعت نماز ادا کرتے رہے یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ہر نماز اس کی مثل تعداد سے تعداد رکعات ملا کر نماز ادا کی اور جب آپ حالت سفر میں ہوتے تو پہلی (مکی) نماز کی طرف لوٹ آتے۔ پس انہوں نے بتلایا کہ آپ سفری نماز اسی قدر پڑھتے تھے جتنی تکمیل سے پہلے تھی اور وہ دو رکعت تھی۔ پس یہ روایت ابتداء باب میں نقل کی جانے والی فہد والی روایت کے خلاف ہے۔ روایت یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں نماز کو پورا بھی پڑھا اور اس میں قصر بھی کی۔ رہی روایت یعلی بن منیہ' تو قول اوّل والوں نے اس روایت میں مذکور آیت سے استدلال کیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ﴿واذا ضربتم فی الارض﴾ (الآیۃ) وہ کہتے ہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت دی گئی ہے کہ خواہ ہم قصر کریں یا نہ کریں' قصر لازم نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ﴿فلا جناح علیہما ان یتراجعا﴾ کی طرح ہے کہ طلاق میں رجوع لازم نہیں' اختیار ہے۔ دوسرے قول والوں کی طرف سے ہماری دلیل یہ ہے کہ لا جناح کا لفظ کبھی تو رخصت کے لیے آتا ہے جیسا قول اوّل والوں نے کہا اور اس کے علاوہ بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما﴾ (الآیۃ) اور تمام علماء اس بات کے قائل ہیں کہ طواف حج یا عمرہ کرنے والے کے لیے لازم ہے۔ پس جب لا جناح کی نفی اختیار و لزوم دونوں کے لیے مستعمل ہے تو پھر کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان دو معنوں میں سے کسی ایک کے لیے بلا دلیل مقرر کر لینا درست نہیں' وہ دلیل کتاب و سنت یا اجماع میں سے ہونا ضروری ہے اور کثیر روایات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اسفار میں قصر کو ثابت کرتے ہیں۔ چند درج ذیل ہیں۔

تخریج : بخاری تقصیر الصلاۃ باب ٥' مسلم فی المسافرین ١' ابو داؤد فی السفر باب ١ نمبر١١٩٨۔

حاصل روایات: یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتلا رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعت ادا کرتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تشریف لائے یہاں ہر نماز میں اس کی مثل سے اضافہ ہوا اور جب آپ سفر کرتے تو پہلی نماز کی طرف لوٹتے اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں نماز مکی زندگی کی طرح پڑھتے تھے اور وہ دو رکعت ہے یہ روایت فہد والی اس روایت کے خلاف ہے جس کو دارقطنی نے نقل کیا ہے۔

فریق اوّل کی طرف سے اشکال یا استدلال:

اذا ضربتم والی آیت رخصت کی طرف اشارہ کرتی ہے جس طرح کہ یہ آیت فلا جناح علیہما ان یتراجعا (البقرہ

۲۳۰) اس میں رجوع کی خاوند کو گنجائش ہے لازم نہیں۔ بالکل اسی طرح آیت میں قصر کی گنجائش ہے لزوم نہیں۔

الجواب بالصواب:

یہ لفظ لا جناح کبھی تو توسع کے لئے آتا ہے اور کبھی لزوم کو ظاہر کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **فلا جناح علیه ان یطوف بهما** (البقرہ ۱۵۸) حالانکہ یہ طواف تمام کے ہاں لازم ہے خواہ حج ہو یا عمرہ دونوں کا رکن ہے پس جب یہ نفی دونوں احتمال رکھتی ہے تو ایک پر محمول بلا دلیل کرنا درست نہیں جو کہ کتاب' سنت و اجماع سے ہو۔ اور ہم تو متواتر آثار ایسے پیش کر سکتے ہیں جو سفر میں ہمیشہ قصر کو ثابت کرتے ہیں پس یہ اس احتمال کے راجح ہونے کی واضح دلیل ہے۔

آثار مرویہ یہ ہیں:

۲۳۴۹: مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ' قَالَ : سَمِعْتُ حَبِيْبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ' عَنِ ابْنِ السِّمْطِ' قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ).

۲۳۴۹: ابن السمط کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا وہ کہتے تھے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھی۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۱۳۔

۲۳۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ' عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ' أَوْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ' قَالَ : (صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِ مِنًى رَكْعَتَيْنِ' وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ' وَمَعَ عُمَرَ رَكْعَتَيْنِ' فَلَيْتَ حَظِّى مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ).

۲۳۵۰: عبدالرحمن بن یزید نے عبداللہ سے روایت کی کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز ادا کی اسی طرح حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے دو دو رکعت پڑھیں کاش میرا نصیب چار رکعات میں سے دو مقبول رکعات ہو جائیں۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاة باب ۲' مسلم فی المسافرین نمبر ۱۹۔

۲۳۵۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالَ : أَنَا حَفْصٌ' عَنِ الْأَعْمَشِ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ (فَلَيْتَ

حَظِّیْ) إِلٰی آخِرِ الْحَدِیْثِ .

۲۳۵۱: عبدالرحمٰن بن یزید نے ابراہیم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں عبداللہ کا یہ قول لیت حظی الی آخر الحدیث ذکر نہیں کیا۔

۲۳۵۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ' عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ' عَنْ حَمَّادٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ' عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ' وَيُفْطِرُ' وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ لَا يَدَعُهُمَا' يَعْنِيْ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِمَا).

۲۳۵۲: علقمہ نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سفر میں روزہ رکھتے تھے اور افطار بھی کرتے۔ اور دو رکعت نماز کو بالکل ترک نہ فرماتے تھے یعنی ان پر اضافہ نہ فرماتے۔

۲۳۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ' عَنْ عَاصِمٍ' عَنْ عِكْرِمَةَ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا' يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ).

۲۳۵۳: عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سفر کیا اور انیس روز قیام فرمایا آپ دو رکعت ادا فرماتے۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاة باب ۱' ترمذی فی ابواب السفر باب ۴۰' نمبر ۵۴۹۔

۲۳۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ . ح .

۲۳۵۴: ابن مرزوق نے وہب سے انہوں نے شعبہ سے روایت نقل کی۔

۲۳۵۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ شُفَيٍّ' قَالَ : جَعَلَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّلَاةِ .فَقَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِهِ' لَمْ يُصَلِّ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ' حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ).

۲۳۵۵: سعید بن شفی کہتے ہیں کہ لوگ حضرت ابن عباس ؓ سے سوال کرنے لگے کہ سفر میں نماز کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا جب جناب رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے نکلتے تو دو رکعت گھر میں واپسی تک دو دو رکعت ادا فرماتے رہتے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب التقصیر فی السفر نمبر ۱۰۶۷۔

۲۳۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ حَيْثُ فَتْحِ مَكَّةَ، خَمْسَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ).

۲۳۵۶: عبیداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر پندرہ روز قیام فرمایا اور آپ نماز قصر پڑھتے رہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه نمبر۱۰۷۶۔

۲۳۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِ مِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّاهَا بَعْدُ أَرْبَعًا). فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ صَلّٰى أَرْبَعًا .وَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ.صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

۲۳۵۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دو رکعت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو رکعت ادا کیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دو رکعت اپنی خلافت کے شروع میں ادا کیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار پڑھیں پس ابن عمر رضی اللہ عنہما جب امام کے ساتھ پڑھتے تو چار پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو پڑھتے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۱۷، ترمذی فی ابواب السفر باب۳۹، نمبر ۵٤٤۔

۲۳۵۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِ مِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ سِتَّ سِنِيْنَ، أَوْ ثَمَانٍ، ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ).

۲۳۵۸: حفص بن عاصم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو رکعت اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ یا آٹھ سال دو رکعت ادا کیں پھر انہوں نے چار پڑھنا شروع کیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر۱۸۔

۲۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ أَنَّ فَتًى سَأَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

السَّفَرِ فَعَدَلَ إِلَى مَوْضِعِ الْعَوْقَةِ فَقَالَ : إِنَّ هٰذَا الْفَتَى' سَأَلَنِيْ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَاحْفَظُوهَا عَنِّي' (مَا سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا إِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ' وَأَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثَمَانِ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ : يَا أَهْلَ مَكَّةَ' قُوْمُوْا فَصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ' فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ .ثُمَّ غَزَا حُنَيْنًا وَالطَّائِفَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ' ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْجِعْرَانَةِ فَاعْتَمَرَ مِنْهَا فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ) ثُمَّ غَزَوْتُ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' وَاعْتَمَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ' وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ' ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ صَلّٰى أَرْبَعًا بِ "مِنًى . "

۲۳۵۹: ابونضرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نوجوان نے عمران بن حصینؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز سفر کے متعلق دریافت کیا تو آپ موضع عوقہ کی طرف مڑ گئے اور فرمایا اس نوجوان نے مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز سفر کے سلسلہ میں سوال کیا ہے تم سب اس کو مجھ سے محفوظ کر لو جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر سفر میں دو رکعت نماز ادا کی ہے جب تک کہ واپسی نہیں ہوتی تھی آپ نے مکہ میں ایام فتح میں اٹھارہ روز قیام فرمایا اور نماز دو رکعت ادا فرمائی پھر آپ نے فرمایا اے اہل مکہ! اٹھو اور دو پچھلی رکعتیں ادا کر لو ہم تو مسافر ہیں پھر آپ نے حنین و طائف کا غزوہ کیا تو دو دو رکعت نماز ادا فرماتے رہے پھر آپ جعرانہ کی طرف لوٹے تو وہاں ذی القعدہ میں عمرہ فرمایا پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوات میں شرکت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عمرے ادا کئے انہوں نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شروع خلافت میں دو رکعت ادا کی پھر عثمان رضی اللہ عنہ اس کے بعد منیٰ میں چار پڑھنے لگے۔

تخریج : ابو داؤد فی السفر باب ۱۰' نمبر ۱۲۲۹' ترمذی فی ابواب السفر باب ۳۹' نمبر ۵۴۵۔

۲۳۶۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ' قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح .

۲۳۶۰: خصیب بن ناصح کہتے ہیں کہ ہمیں وہیب نے انہوں نے ابن جریج سے روایت نقل کی ہے۔

۲۳۶۱: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَهْبٍ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ' وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ' وَابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' قَالَ : قَالَ (صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا' وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ).

۲۳۶۱: محمد بن المنکدر نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز

مدینہ منورہ میں چار رکعت اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا فرمائی۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاۃ باب ۵، مسلم فی المسافرین نمبر ۱۰، ابو داؤد وفی السفر باب ۲ نمبر ۱۲۰۲، ترمذی فی ابواب السفر باب ۳۹ نمبر ۵۴۶۔

۲۳۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۳۶۲: وہیب نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے اور انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۳۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۳۶۳: ابراہیم بن میسرہ نے انس بن مالک سے اور انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۳۶۴: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى رَجَعَ .قُلْتُ : كَمْ أَقَمْتُمْ؟ قَالَ : عَشْرٌ).

۲۳۶۴: ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے سنا کہ ہم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے آپ لوٹنے تک دو دو رکعت ادا فرماتے رہے میں نے پوچھا تم نے کس قدر قیام کیا انہوں نے کہا دس روز۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاۃ باب ۱، مسلم فی المسافرین نمبر ۱۵۔

۲۳۶۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَهُ لِأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۲۳۶۵: یحییٰ بن اسحاق نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی مگر اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کا ذکر نہیں کیا۔

تخریج : دارمی ۱/۴۲۵۔

۲۳۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ شَطْرَ إِمَارَتِهٖ، ثُمَّ أَتَمَّهَا بَعْدَ ذٰلِكَ).

۲۳۶۶: عبداللہ بن ابی سلیم نے انس بن مالک ؓ سے نقل کیا کہ بکیر نے بیان کیا انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابی سلیم سے انہوں نے حضرت انس ؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت ادا کیں اسی طرح ابوبکر ؓ کے ساتھ دو رکعت اور عمر ؓ کے ساتھ دو رکعت اور حضرت عثمان ؓ کے ساتھ خلافت کی ابتداء میں دو رکعت ادا کرتے رہے پھر اس کے بعد انہوں نے نماز پوری شروع کر دی۔

تخریج : نسائی ۲۱۲/۱، باب الصلاة بمنی۔

۲۳۶۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَيْلٰی، عَنِ الْعَوْفِیِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قَالَ : (صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَیْءٌ، وَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ : هِیَ وِتْرُ النَّهَارِ، وَلَا تَنْقُصُ فِیْ سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ، وَصَلَّی الْعِشَاءَ أَرْبَعًا، وَصَلّٰی بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، قَالَ : وَصَلّٰی فِی السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلّٰی بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّی الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَیْءٌ، وَصَلَّی الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّی الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ).

۲۳۶۷: عوفی نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار رکعت نماز ادا کی اور ان کے بعد کوئی چیز نہ تھی اور مغرب کی تین رکعت ادا کیں اور ان کے بعد دو رکعت پڑھیں اور کہا یہ دن کے وتر ہیں جو سفر و حضر میں کم نہیں ہوتے اور عشاء کی نماز چار رکعت ادا کی اور اس کے بعد دو رکعت پڑھیں اور آپ نے سفر میں ظہر دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت ادا کیں اور عصر کی نماز دو رکعت ادا کی اور اس کی بعد کوئی نماز نہ پڑھی (نفل) اور مغرب کی نماز تین رکعت ادا کی اور اس کے بعد دو رکعت ادا کی اور عشاء دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت ادا فرمائیں۔

تخریج : ترمذی فی ابواب السفر باب ٤١، نمبر ٥٥٢۔

۲۳۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِیْ جُحَيْفَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِیْ يُحَدِّثُ (أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ).

۲۳۶۸: عون بن ابی جحیفہ ؒ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے بطحاء میں ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت اور عصر کی نماز دو رکعت پڑھائی جبکہ آپ کے سامنے چھوٹا نیزہ گڑا ہوا تھا اور عورتیں اور گدھے سامنے سے گزر رہے

تھے۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب ٤٠، والصلاۃ باب ٩٠، والمناقب باب٢٣، مسلم فی الصلاۃ ٢٥٢، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ١٠١، ٦٨٨، نسائی فی الصلاۃ باب ١٢، دارمی فی الصلاۃ باب ١٢٤، مسند احمد ٣٠٧/٤۔

۲۳۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنُ أَبِي لَيْلَى، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُسَافِرًا، فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ).

۲۳۶۹: عون بن ابی جحیفہؓ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ سفر کے لئے نکلے اور واپسی تک نماز دو دو رکعت پڑھتے رہے۔

۲۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ .ح .

۲۳۷۰: ابن مرزوق نے وہب سے روایت نقل کی ہے۔

۲۳۷۱: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا وَآمَنُهُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُخْبِرُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرِهِ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِهِ، ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنَّهُمْ كَانُوْا فِي أَسْفَارِهِمْ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْفَصْلِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَمِنْهُ أَيْضًا

۲۳۷۱: شعبہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارثہ بن وہبؓ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی ہم اس وقت اکثریت اور امن میں تھے۔امام طحاوی ﷫ فرماتے ہیں کہ یہ اصحابِ رسول اللہ ﷺ کی عظیم جماعت ہے جو یہ خبر دے رہے ہیں کہ آپؐ اپنے سفر میں گھر واپس آنے تک قصر فرماتے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد صحابہ کرام ﷢ اپنے سفروں میں اسی طرح کرتے تھے۔ ان صحابہ کرام میں حضرت ابوبکر و عمر ﷠ بھی ہیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ٢٠۔

حاصل کلام:

یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ اطلاع اور خبر دے رہے ہیں کہ وہ سفر میں گھر لوٹنے تک قصر نماز پڑھتے تھے اور صحابہ کرام بھی اپنے اسفار میں اسی طرح کرتے تھے اوپر ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کے عمل کا تذکرہ آچکا۔

آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثبوت:

۲۳۷۲: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِمَكَّةَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ : (يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَتِمُّوْا صَلَاتَكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ).

۲۳۷۲: ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں دو رکعت ادا کیں پھر ارشاد فرمایا اے مکہ والو! تم اپنی نماز پوری کرلو ہم تو مسافر لوگ ہیں۔

۲۳۷۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ وَرَوْحٌ وَوَهْبٌ قَالُوْا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِهِ.

۲۳۷۳: اسود نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : امام محمد ۱/ ۵۰ منقطعاً۔

۲۳۷۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَسْلَمَ مَوْلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۳۷۴: اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اسی طرح ذکر کیا ہے کہ جب وہ مکہ تشریف لاتے تو دو رکعت ادا کرتے۔

۲۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

۲۳۷۵: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : الموطا مالك ۱/ ۶۲۔

۲۳۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى صِفِّيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْجِسْرِ وَالْقَنْطَرَةِ.

۲۳۷۶: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کی طرف نکلے تو آپ نے ان کو دو رکعت نماز مقام جسر اور قنطرہ کے مابین پڑھائی۔

تخریج : مصنفہ عبدالرزاق ۵۳۰/۲' ابن ابی شیبہ ۲۰۲/۲۔

۲۳۷۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ عَدِيٌّ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ' عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ' عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ' قَالَ : خَرَجَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ' وَكَانَ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَسَنَّهُمْ' فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ' فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ' فَقَالُوا : تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ .فَقَالَ : مَا أَنَا بِالَّذِي أَتَقَدَّمُ' أَنْتُمَ الْعَرَبُ' وَمِنْكُمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ' فَتَقَدَّمَ بَعْضُ الْقَوْمِ' فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ .فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ سَلْمَانُ : مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ' إِنَّمَا يَكْفِينَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ .

۲۳۷۷: ابولیلیٰ کندی کہتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت کے ساتھ جو کہ تعداد میں تیرہ تھے ایک غزوہ میں روانہ ہوئے سلمانؓ ان میں زیادہ عمر والے تھے پس نماز کا وقت آ گیا اور اقامت کہی گئی تو انہوں نے ابوعبداللہ کو پڑھانے کے لئے کہا انہوں نے جواب دیا میں آگے نہ بڑھوں گا تم عرب ہو اور پیغمبر ﷺ تمہیں سے ہیں پس تم آگے بڑھو کوئی ان میں سے آگے بڑھا اور اس نے چار رکعت نماز پڑھائی جب جماعت ختم ہوئی تو سلمان کہنے لگے ہمیں چار سے کیا واسطہ ہمیں تو چار کی جگہ دو کافی ہیں۔

تخریج : عبدالرزاق ۵۲۰/۲' ابن ابی شیبہ ۲۰۴/۲۔

۲۳۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ' قَالَ : كُنَّا مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي قَرْيَةٍ مِنْ قُرَى الشَّامِ' فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ' فَنُصَلِّي نَحْنُ أَرْبَعًا' فَنَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ' فَيَقُولُ سَعْدٌ : نَحْنُ أَعْلَمُ .

۲۳۷۸: عبدالرحمٰن بن مسور کہتے ہیں کہ ہم سعد بن ابی وقاص ؓ کے ساتھ شام کی ایک بستی میں گئے وہ لوگوں کو دو رکعت پڑھاتے اور ہم چار پڑھتے پس ہم ان سے سوال کرتے تو وہ کہتے ہم خوب جانتے ہیں (کہ سفر میں دو رکعت ہیں)

تخریج : عبدالرزاق ۵۳۵/۲۔

۲۳۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَهُ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ أَسْمَاءَ ' قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ' عَنْ مَالِكٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ' وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ' وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ يَغُوثَ' كَانُوا جَمِيعًا فِي سَفَرٍ' فَكَانَ سَعْدٌ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَيُفْطِرُ' وَكَانَا يُتِمَّانِ الصَّلَاةَ وَيَصُومَانِ .فَقِيلَ لِسَعْدٍ' نَرَاكَ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَتُفْطِرُ وَيُتِمَّانِ .فَقَالَ سَعْدٌ نَحْنُ أَعْلَمُ .

۲۳۷۹: عبدالرحمٰن بن مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص' مسور بن مخرمہ' عبدالرحمٰن بن عبد یغوث رضی اللہ عنہم سب ایک سفر میں اکٹھے تھے سعد نماز میں قصر کرتے اور روزہ افطار کرتے وہ دونوں پوری نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے' کسی نے سعد کو کہا تم نماز میں قصر کرتے ہو اور افطار کرتے ہو اور یہ دونوں پوری نماز پڑھتے ہیں۔ سعد کہنے لگے ہمیں بخوبی علم ہے۔

۲۳۸۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ قَالَ : جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ صَفْوَانَ، فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتْمَمْنَا لِأَنْفُسِنَا أَرْبَعًا .

۲۳۸۰: صفوان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عبداللہ بن صفوان کی عیادت کے لئے آئے تو ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر نماز کا سلام پھیر دیا پس ہم نے اپنے طور پر چار رکعت پوری کر لیں۔

تخریج : ۱/۵۲، الموطا مالک۔

۲۳۸۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّيْ وَرَاءَ الْإِمَامِ بِـ "مِنًى" أَرْبَعًا، وَإِذَا صَلّٰى لِنَفْسِهِ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ .

۲۳۸۱: نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے منیٰ میں چار رکعت پڑھتے اور جب اکیلے پڑھتے تو دو رکعت ادا کرتے۔

۲۳۸۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : أُصَلِّيْ صَلَاةَ سَفَرٍ مَا لَمْ أُجْمِعْ إِقَامَةً، وَإِنْ مَكَثْتُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ لَيْلَةً .

۲۳۸۲: سالم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا میں جب تک فیصلہ اقامت نہیں کرتا اس وقت تک سفری نماز پڑھتا ہوں اگرچہ بارہ راتیں رکا رہوں۔

تخریج : عبدالرزاق ۲/۵۳۳۔

۲۳۸۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ، قَالَ أَتَيْتُ سَالِمًا أَسْأَلُهُ وَهُوَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ : كَيْفَ كَانَ أَبُوْكَ يَصْنَعُ؟ قَالَ : كَانَ إِذَا صَدَرَ الظُّهْرُ، وَقَالَ : نَحْنُ مَاكِثُوْنَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ، وَإِذَا قَالَ : الْيَوْمَ وَغَدًا، أَخَّرَ، وَإِنْ مَكَثَ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً .

۲۳۸۳: ابن ابی نجیح بیان کرتے ہیں کہ میں سالم کے پاس آیا اور ان سے پوچھ رہا تھا اور وہ اس وقت مسجد کے دروازہ کے پاس تھے میں نے کہا تمہارے والد کس طرح کرتے تھے؟ جب ظہر کے شروع وقت میں وہ کہتے ہم قیام کریں گے تو پھر وہ نماز پوری کرتے اور اگر کہتے آج یا کل تو قصر کرتے اگرچہ بیس رات قیام کرتے۔

تخریج : عبدالرزاق ۵۳۹/۲۔

۲۳۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْخَزَّازُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ : صَحِبْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يُصَلِّي الْفَرِيْضَةَ رَكْعَتَيْنِ.

۲۳۸۴: ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رفاقت مکہ سے مدینہ تک کی۔ وہ فرض دو رکعت پڑھتے رہے۔

۲۳۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى شِقِّ سِيْرِيْنَ فَأَمَّنَا فِي السَّفِيْنَةِ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ .

۲۳۸۵: انس بن سیرین کہتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کے ساتھ سیرین کی جانب گئے تو انہوں نے کشتی میں ایک دری پر نماز پڑھائی۔ انہوں نے ظہر دو رکعت پڑھائی پھر اس کے بعد دو رکعت پڑھیں۔

تخریج : المحلی لابن حزم ۱۹۷/۳۔

۲۳۸۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ بِالْأَهْوَازِ صَلَّى الْعَصْرَ قُلْتُ : فَكَمْ صَلَّى؟ قَالَ : رَكْعَتَيْنِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَقْصُرُوْنَ فِي السَّفَرِ وَيُنْكِرُوْنَ عَلَى مَنْ أَتَمَّ .أَلَا تَرَى أَنَّ سَعْدًا لَمَّا قِيْلَ لَهُ .إِنَّ الْمِسْوَرَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدِ يَغُوْثَ يُتِمَّانِ قَالَ : نَحْنُ أَعْلَمُ وَلَمْ يَعْذُرْهُمَا فِيْ إِتْمَامِهِمَا .وَأَنَّ الرَّجُلَ الَّذِيْ قَدَّمَهُ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَعَهُ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : مَا لَنَا وَلِلْمُرَبَّعَةِ إِنَّمَا يَكْفِيْنَا نِصْفُ الْمُرَبَّعَةِ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذَاهِبَهُمْ لَمْ تَكُنْ إِبَاحَةَ الْإِتْمَامِ فِي السَّفَرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ أَتَمَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ الَّذِيْ قَدَّمَهُ سَلْمَانُ وَالْمِسْوَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُمَا صَحَابِيَّانِ فَقَدْ ضَادَّ ذٰلِكَ مَا رَوَاهُ سَلْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ تَابَعَهُ عَلَى تَرْكِ الْإِتْمَامِ فِي السَّفَرِ .قِيْلَ لَهُ : مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمِسْوَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَذٰلِكَ الرَّجُلُ أَتَمَّا لِأَنَّهُمَا لَمْ يَكُوْنَا يَرَيَانِ فِيْ ذٰلِكَ السَّفَرِ قَصْرًا لِأَنَّ مَذْهَبَهُمَا أَنْ لَا تُقْصَرَ الصَّلَاةُ إِلَّا فِيْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ غَزَاةٍ فَإِنَّهُ قَدْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ أَيْضًا غَيْرُهُمَا .فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رُوِيَ عَنْهُمَا مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ ثَبَتَ التَّقْصِيْرُ عَنْ أَكْثَرِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' لَمْ يُجْعَلْ ذٰلِكَ مُضَادًّا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ .إِذْ كَانَ قَدْ يَجُوزُ' أَنْ يَكُونَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ' وَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَدْ صَلّٰى بِ "مِنًى "أَرْبَعًا فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ أَنْكَرَ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَإِنْ كَانَ عُثْمَانُ إِنَّمَا فَعَلَهُ لِمَعْنًى رَآىٰ بِهِ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ' مِمَّا سَنَصِفُهُ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ' إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَلَمَّا كَانَ الَّذِي ثَبَتَ لَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَعَنْ أَصْحَابِهِ، هُوَ تَقْصِيْرُ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ لَا إِتْمَامُهَا' لَمْ يَجُزْ لَنَا أَنْ نُخَالِفَ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَهَلْ رَوَيْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا يَدُلُّكُمْ عَلٰى أَنَّ فَرَائِضَ الصَّلَاةِ رَكْعَتَانِ فِي السَّفَرِ' فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَاطِعًا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُخَالِفُكُمْ؟ .قُلْنَا : نَعَمْ ۔

۲۳۸۶: ازرق بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے ابو برزہ اسلمی کو اہواز میں دیکھا کہ انہوں نے نماز عصر پڑھائی میں نے پوچھا انہوں نے کتنی رکعت پڑھائی تو کہنے لگے دو رکعت۔امام طحاوی میشانیہ فرماتے ہیں کہ یہ اصحابِ رسول اللہ ﷺ جو کہ سفر میں قصر کرتے تھے اور تکمیل کرنے والے پر تنکیر کرتے تھے۔کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب سعد کو یہ کہا گیا کہ مسور اور عبدالرحمن بن عبد یغوث رضی اللہ عنہ پوری نماز پڑھتے ہیں تو فرمایا ہم خوب جانتے ہیں اور آپ نے تکمیل میں ان کو معذور قرار نہیں دیا اور وہ شخص جس کو سلمان رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے آگے کیا اس وقت ان کے ساتھ تیرہ اور اصحابِ رسول اللہ ﷺ تھے۔تو انہوں نے چار رکعت نماز پڑھائی تو سلمان رضی اللہ عنہ ہمیں چار رکعت سے کیا تعلق ہے ہمیں تو چار کا نصف کافی ہے۔وہاں جتنے اصحابِ رسول اللہ ﷺ تھے ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا' تو اس سے یہ ثبوت مہیا ہو گیا ان تمام کے ہاں سفر میں تکمیل نماز نہ تھی۔اگر کوئی معترض یہ کہے کہ اس شخص نے بھی چار رکعت ادا کیں جس کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے مقدم کیا اور مسور رضی اللہ عنہ اور وہ دونوں صحابی ہیں اس شخص نے بھی نماز کو اس لیے مکمل کیا کیونکہ وہ اور مسور سفر میں قصر کے قائل نہ تھے کیونکہ ان کے ہاں تو صرف نماز قصر صرف حج یا عمرہ یا غزوہ میں تھی اور اس بات کو ان کے علاوہ دوسروں نے بھی اختیار کیا جب اس روایت میں احتمال پیدا ہو گیا حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت سے نماز قصر ثابت ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو کچھ مروی ہے اس کو اس کے متضاد قرار نہیں دیا جائے گا اس لیے کہ یہ ممکن ہے کہ اس کی کوئی اور وجہ ہو۔یہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں کہ جنہوں نے منیٰ میں چار رکعت ادا کیں' جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان پر تنکیر کی اور ان کے ساتھ دیگر اصحابِ رسول اللہ ﷺ نے اس کو اوپر قرار دیا' اگرچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے کسی اور وجہ سے کیا جس کی بناء پر انہوں نے نماز میں تکمیل کی۔ ہم عنقریب اپنے موقع پر اسی باب میں بیان کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔پس جب جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نماز سفر میں قصر کا ثبوت مہیا ہو گیا نہ کہ اتمام۔تو ہمیں اس کی مخالفت کر کے کسی اور بات کو اختیار کرنا جائز نہیں۔اگر کوئی شخص یہ کہے کہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی ایسی کوئی بات مروی ہے جو اس بات پر

دلالت کرے کہ سفر میں فرض نماز چار رکعت ہیں' تو یہ تمہارے پاس مخالفین کے لیے دلیل قطعی بن جائے گی۔ ہم کہتے ہیں کہ جی ہاں! (ہمارے پاس ذیل کی روایات ہیں)

حاصل روایات: یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ سفر میں نماز کو قصر کرتے اور جو پوری پڑھتا اس پر تنقید کرتے جیسے سعدؓ سے جب کہا گیا کہ مسور اور عبدالرحمٰن بن یغوث رضی اللہ عنہم تو پوری نماز پڑھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا ہم مسئلے کو خوب جانتے ہیں اور ان کو چار پڑھنے میں معذور قرار نہیں دیا۔ اور وہ شخص جس نے سلمانؓ کے ساتھ چار پڑھائیں تو سلمان نے فرمایا ہمیں چار مناسب نہ تھیں ہمارے لئے دو کافی تھیں۔ حاضرین نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا۔ اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ ان کا طریقہ سفر میں مکمل پڑھنے کا نہ تھا۔

ایک اشکال:

سلمانؓ کے ساتھ والے دو شخص بھی تو صحابی ہیں مگر انہوں نے نماز چار رکعت ادا کی تو انہوں نے سلمان کے متضاد عمل کیا۔

جواب: یہ بات تمہیں فائدہ نہیں دے سکتی کیونکہ عین ممکن ہے کہ مسور اور ان کے ساتھی رضی اللہ کی نظر میں وہ سفر قصر والا نہ ہو اور ان کا خیال ہو کہ غزوہ' حج وعمرہ میں ہی قصر کی جاتی ہے۔ جب یہ احتمال موجود ہے اور ادھر کثرت کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ اور کثیر صحابہ رضی اللہ عنہم سے قصر ثابت ہے تو ان کے عمل کی یہی تاویل مناسب ہے تاکہ ان کا عمل کثیر اکابر صحابہ کے خلاف نہ ہو۔

اور اس کی نظیر وہ عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل ہے کہ انہوں نے منیٰ میں جب چار پڑھائیں اور عبداللہ بن مسعودؓ نے انکار کیا اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے انکار کیا تو انہوں نے اپنے عمل کی علت ظاہر کی کہ میں نے شادی کی ہے جس کی وجہ سے مکہ میں میں مقیم بن گیا۔

پس جب قصر جناب رسول اللہ ﷺ اور کثیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہو گیا تو اب کسی کو اس کی مخالفت درست نہیں۔

سفر میں قصر ہی ہے اس کا فیصلہ کن ثبوت:

۲۳۸۷: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ح .وَثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ .ح .

۲۳۸۷: عبدالعزیز بن معاویہ نے یحییٰ بن حماد سے بیان کیا۔

۲۳۸۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ .

۲۳۸۸: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعت نماز فرض کی اور سفر میں دو رکعت۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ۵' ابن ماجه فی الاقامه باب۷۳' ۱۰۶۸۔

۲۳۸۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَرَوْحٌ' قَالَا : ثَنَا الثَّوْرِيُّ' عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ .ح.

۲۳۸۹: ثوری نے زبید یامی سے بیان کیا۔

۲۳۹۰: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ' عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى' عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلَاةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ' وَالْفِطْرُ رَكْعَتَانِ' وَالْجُمُعَةُ رَكْعَتَانِ وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ' تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرٍ' عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۳۹۰: زبید نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ بیان کیا کہ عید قربان کی نماز دو رکعت اور عید الفطر دو رکعت اور جمعہ دو رکعت اور نماز سفر دو رکعت مکمل ہے ناقص نہیں ہے یہ تمہارے پیغمبر کی زبان سے بتلایا گیا ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب۷۳' ۱۰۶۳' مسند احمد ۳۷/۱۔

۲۳۹۱: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ' وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ' عَنْ زُبَيْدٍ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى' قَالَ : خَطَبَنَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۳۹۱: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن حبان ۱۹۷/۳۔

۲۳۹۲: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ زُبَيْدٍ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى' قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۳۹۲: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ یا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ۱۹۷/۳' نسائی ۲۱۱/۱۔

۲۳۹۳: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ' عَنْ زُبَيْدٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۳۹۳: محمد بن طلحہ نے زبید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۳۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ' قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى' عَنْ سُفْيَانَ' قَالَ : ثَنَا زُبَيْدٌ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى' عَنِ الثِّقَةِ' عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۲۳۹۴: عبدالرحمٰن بن لیلیٰ نے ایک ثقہ آدمی سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بیهقی ۲۸۳/۳۔

۲۳۹۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ' قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ' عَنْ زُبَيْدٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عَنِ الثِّقَةِ .

۲۳۹۵: شریک نے زبید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی البتہ انہوں نے ثقہ سے ذکر نہیں کی۔

تخریج : موارد انطمان للهیثمی ۱۴٤/۱۔

۲۳۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ' قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْتُ : إِنِّيْ أُقِيْمُ بِمَكَّةَ' فَكَمْ أُصَلِّي؟ قَالَ : رَكْعَتَيْنِ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۳۹۶: موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ میں مکہ میں اقامت اختیار کرتا ہوں تو میں کتنی رکعت پڑھوں تو انہوں نے فرمایا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تو دو رکعت ہے۔

تخریج : مسلم ۲٤۱/۱۔

۲۳۹۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ جَمِيْلٍ' قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ' عَنْ جَابِرٍ' عَنْ عَامِرٍ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا : (سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ' وَهِيَ تَمَامٌ).

۲۳۹۷: عامر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم دونوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی مکمل نماز دو رکعت قرار دی ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب۷۳' ۱۰٦٦۔

۲۳۹۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۳۹۸: شعبہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : اسماعیلی۔

۲۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ' عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ سَأَلْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ' فَقَالَ أَخْشَى أَنْ تَكْذِبَ عَلَيَّ رَكْعَتَانِ مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ .

۲۳۹۹: صفوان بن محرز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نماز سفر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا مجھے

خطرہ ہے کہ تو مجھ پر جھوٹ نہ باندھے۔ فرمایا دو رکعت ہیں جس نے مخالفت کی اس نے ناشکری و ناقدری کی۔

تخریج: مصنفه عبدالرزاق ۵۲۰/۲۔

۲۴۰۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُوَرِّقٍ قَالَ : سَأَلَ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۴۰۰: مورق کہتے ہیں کہ صفوان بن محرز نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے اسی طرح کی بات فرمائی۔

تخریج: عبدالرزاق ۵۱۹/۲۔

۲۴۰۱: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ . فَقَالَ : وَمَا يَمْنَعُكَ؟ فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ : أَنَا أُحَدِّثُكَ أَنَا سَأَلْتُ طَاوُسًا عَنْ هٰذَا فَقَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : قَدْ فُرِضَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ فَكَمَا يَتَطَوَّعُ هٰهُنَا قَبْلَهَا وَمِنْ بَعْدِهَا فَكَذٰلِكَ يُصَلِّي فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا .

۲۴۰۱: اسامہ بن زید نے کہا میں نے طاؤس سے سفر میں نوافل کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا تمہیں پڑھنے سے کیا رکاوٹ ہے؟ حسن بن مسلم کہنے لگے میں تمہیں بتلاتا ہوں میں نے طاؤس سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے حضر میں چار رکعت مقرر کی گئیں اور سفر میں دو رکعت مقرر کی گئیں پس جو نفل نماز اس سے پہلے اور بعد یہاں پڑھتا ہے وہ اسی طرح سفر میں ادا کرے گا۔

تخریج: بیہقی ۲۲۵/۳۔

۲۴۰۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : فُرِضَتِ الصَّلَاةُ أَوَّلَ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيْدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ .

۲۴۰۲: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ شروع میں نماز دو دو رکعت مقرر ہوئی حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا اور سفر کی نماز اسی طرح رہی۔

تخریج: بخاری فی تقصیر الصلاة باب ۵، مسلم فی المسافرین نمبر ۲۱، ابو داؤد فی السفر باب ۱، ۱۱۹۸۔

۲۴۰۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ . ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۴۰۳: قعنبی نے کہا ہمیں مالک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی۔

تخریج: ابو داؤد ۱۶۹/۱۔

۲۴۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ (عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ : هَلُمَّ فَكُلْ فَقَالَ : إِنِّي صَائِمٌ .فَقَالَ : أُدْنُ حَتّٰى أُخْبِرَكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ شَطْرَ الصَّلَاةِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالصَّوْمَ عَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ).

۲۴۰۴: ابوقلابہ نے بنی عامر کے ایک شخص سے نقل کیا جو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا کہ آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ۔ کھانا تناول کرلو۔ اس نے عرض کیا کہ میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا قریب ہوتا کہ میں تمہیں روزے کے متعلق بتلا دوں۔ اللہ تعالیٰ نے نماز ایک حصہ مسافر کو معاف کر دیا اور روزہ حاملہ اور دودھ پلانے والی سے ہٹا دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب٤٤ ' ٢٤٠٨ ' ترمذی فی الصوم باب٢١ ' ٧١٥ ' نسائی فی الصیام باب٥١ ' ابن ماجه فی الصیام باب١٢ ' ٦٦٧ ' مسند احمد ٥/٤ ' ٢٩١/٣٤٧۔

۲۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۴۰۵: ابوالعلاء نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے بیان کیا کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۴۰۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ : (أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ : هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ قُلْتُ : إِنِّي صَائِمٌ .فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ).

۲۴۰۶: ابوقلابہ نے ایک آدمی سے بیان کیا وہ کہتا ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی کام آیا آپ اس وقت صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے فرمایا۔ آؤ صبح کا کھانا کھالو۔ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ ہٹا دیا۔

تخریج : نسائی ١/٣١٦۔

۲۴۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ : أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : أَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ .ثُمَّ لَقِيْنَاهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ أَبُوْ قِلَابَةَ حَدِّثْهُ يَعْنِي أَيُّوْبَ .فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

ذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ (وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ).

۲۴۰۷: ابو قلابہ نے بنی قشیر کے ایک شخص سے نقل کیا انہوں نے اپنے چچا سے پھر ہم ان کو ایک دن ملے تو ان کو ابو قلابہ نے کہا وہ روایت ایوب کو بھی بیان کر دو۔ شیخ نے کہا میرے چچا نے مجھ سے بیان کیا کہ میں اپنے اونٹوں کے ساتھ گیا اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا پھر اسی طرح کی روایت بیان کی اور اس میں عن الحامل والمرضع کا اضافہ کیا ہے۔

تخریج : نسائی ۲۲۷۵۔

۲۴۰۸: حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ : أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۴۰۸: عبداللہ بن سوادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے بنو عبداللہ بن کعب بن مالک سے نقل کیا کہ ہم پر جناب رسول اللہ ﷺ کے دستہ نے حملہ کیا۔ پھر اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۳۲۷/۱۔

۲۴۰۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ هَانِءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ بَلْ حُرَيْشٍ قَالَ : (كُنَّا نُسَافِرُ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ : هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ : إِنِّي صَائِمٌ .فَقَالَ : هَلُمَّ أُحَدِّثُكَ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ).

۲۴۰۹: ہانی بن عبداللہ بن الشخیر نے بلحریش کے ایک آدمی سے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے آپ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھالو۔ میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں آپ نے کہا آؤ میں تمہیں روزے کے متعلق بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے اور نماز کے ایک حصہ کو ہٹا لیا ہے۔

تخریج : نسائی ۳۱۶/۱ کتاب الصیام۔

۲۴۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ؛ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ أُمَيَّةَ ؛ أَوْ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ : (قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ؛ فَقَالَ : أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَا يَا أَبَا أُمَيَّةَ؟ فَقُلْتُ : إِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ). فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلَى أَنَّ فَرْضَ

الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ .وَأَنَّهُ فِيْ رَكْعَتَيْهِ كَالْمُقِيْمِ فِيْ أَرْبَعَةٍ .فَكَمَا لَيْسَ لِلْمُقِيْمِ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ صَلَاتِهِ عَلٰى أَرْبَعَةٍ شَيْئًا، فَكَذٰلِكَ لَيْسَ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَزِيْدَ فِيْ صَلَاتِهِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ شَيْئًا .وَكَانَ النَّظَرُ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْفُرُوْضَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهَا، لَا بُدَّ لِمَنْ هِيَ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا ؛ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ خِيَارٌ فِيْ أَنْ لَا يَأْتِيَ بِمَا عَلَيْهِ مِنْهَا .وَكَانَ مَا أُجْمِعَ عَلَيْهِ أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ بِهٖ إِنْ شَاءَ ؛ وَإِنْ شَاءَ لَمْ يَأْتِ بِهٖ، فَهُوَ التَّطَوُّعُ ؛ إِنْ شَاءَ فَعَلَهُ ؛ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ .فَهٰذِهٖ هِيَ صِفَةُ التَّطَوُّعِ، وَمَا لَا بُدَّ مِنَ الْإِتْيَانِ بِهٖ، فَهُوَ الْفَرْضُ، وَكَانَتِ الرَّكْعَتَانِ لَا بُدَّ مِنَ الْمَجِيْءِ بِهِمَا وَمَا بَعْدَهُمَا فَفِيْهِ اخْتِلَافٌ .فَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ : لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُؤْتٰى بِهٖ، وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَجِيْءَ بِهٖ إِنْ شَاءَ، وَلَهُ أَنْ لَا يَجِيْءَ بِهٖ .فَالرَّكْعَتَانِ مَوْصُوْفَتَانِ بِصِفَةِ الْفَرْضِ، فَهُمَا فَرِيْضَةٌ وَمَا بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ مَوْصُوْفٌ بِصِفَةِ التَّطَوُّعِ، فَهُوَ تَطَوُّعٌ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْمُسَافِرَ فَرْضُهُ رَكْعَتَانِ، وَكَانَ الْفَرْضُ عَلَى الْمُقِيْمِ أَرْبَعًا فِيْمَا يَكُوْنُ فَرْضُهُ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ .فَكَمَا لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُقِيْمِ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الْأَرْبَعِ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ تَسْلِيْمٍ، فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ شَيْئًا بِغَيْرِ تَسْلِيْمٍ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ- عِنْدَنَا -فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُتِمُّوْنَ، وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ فَعَلَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى.

۲۴۱۰: ابو قلابہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو امیہ نے یا کسی آدمی نے ابو امیہ سے بیان کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سفر سے واپس آیا تو آپ نے فرمایا اے ابو امیہ! کیا تم صبح کے کھانے کا انتظار نہ کرو گے۔ میں نے عرض کیا میں روزے سے ہوں پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ یہ وہ آثار ہیں جن کو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے یہ تمام اس پر دلالت کرتے ہیں کہ مسافر کے لیے فرض نماز دو رکعت ہے اور وہ اپنی ان دو رکعتوں میں اس مقیم کی طرح ہے جو اپنی چار رکعتوں سے ادائیگی کرنے والا ہو۔ پس جس طرح مقیم کو چار رکعت سے اضافہ اپنی نماز میں درست نہیں اسی طرح مسافر کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی نماز میں دو رکعت سے اضافہ کرے۔

ہمارے نزدیک اس میں نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ فرض نماز کو مکمل پڑھنا تمام کے ہاں متفق علیہ ہے اس میں سے کسی چیز کا چھوڑنا اس شخص کے لیے جائز نہیں جس پر لازم ہو اس پر سب کا اتفاق ہے اور اس کو مکمل ادا کرنا بہر حال ضروری ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے جس چیز کو کرنے یا نہ کرنے میں اختیار ہے وہ نوافل ہیں اور نوافل کا یہی حکم ہے اور جس کا کرنا ضروری ہے وہ فرض ہے اور دو رکعت کا ادا کرنا تو ضروری ہے اور دو کے بعد والی رکعات میں اختلاف ہے۔ بعض لوگوں نے ان کے ادا کرنے کو ضروری قرار دیا اور دوسروں نے کہا کہ مسافر کے

لیے ان دو کی ادائیگی مرضی پر موقوف ہے خواہ ادا کرے یا ادا نہ کرے۔ تو گویا دو رکعت میں فرض کی صفت پائی جاتی ہے اور بعد والی دو رکعت نوافل والی حالت رکھتی ہیں۔ پس وہ نفل ہیں۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مسافر کا اصل فرض دو رکعت ہے اور مقیم کا فرض اس نماز میں چار رکعت' جس میں مسافر کے لیے دو رکعت ہیں۔ پس جس طرح مقیم کے لیے جائز نہیں کہ ایک سلام سے چار رکعت پر کچھ اضافہ کرے بالکل اسی طرح مسافر کے لیے جائز نہیں ہے کہ دو رکعت کے بعد سلام کے بغیر کسی چیز کا اضافہ کرے۔ ہمارے نزدیک اس باب میں نظر و فکر کا تقاضا یہی ہے اور یہی قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ بالفرض اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ وہ نماز تکمیل کرتے تھے اور اس کے ثبوت میں منیٰ میں کیا جانے والا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا عمل پیش کرلے۔

تخریج : بیھقی ٤/٣٩٠۔

حاصل کلام:

یہ آثار جن کو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے نقل کیا ہے یہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ مسافر کا فریضہ دو رکعت ہیں اور وہ اپنی دو رکعتوں کے حق میں مقیم کی طرح ہے۔ پس جس طرح مقیم کو اپنی نماز میں چار پر اضافہ جائز نہیں اسی طرح مسافر کو اپنی دو رکعت پر اضافہ جائز نہیں ہے یہ روایات کے لحاظ سے ذکر کیا گیا ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

جب ہم فرائض پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کا کرنا ضروری ہے کسی کو ان میں کرنے نہ کرنے کا اختیار نہیں ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نوافل کو کرنا نہ کرنا درست ہے یہ نوافل کی صفت ہے اور جس کا بہر صورت کرنا ضروری ہے وہ فرائض ہیں دو رکعتوں کا ادا کرنا تو تمام کے نزدیک لازم ہے اور ان کے علاوہ میں اختلاف ہے کچھ لوگ ان کے کرنے کو لازم قرار دیتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ مسافر کو کرنے نہ کرنے کا اختیار ہے ان دو رکعتوں کی صفت تو فرض ہونا ہے اور وہ دونوں فرض ہیں اور بعد والی رکعتیں تطوع کے حکم میں ہیں۔

پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی مسافر کا فرض دو رکعت اور مقیم پر فرض چار رکعت جہاں مسافر پر دو رکعت ہیں پس جس طرح مقیم کو چار کے بعد بلا تسلیم اور کوئی چیز ان سے ملانی درست نہیں پس اسی طرح مسافر کو بھی مناسب نہیں کہ وہ دو رکعت کے بعد بغیر سلام کے اور کچھ پڑھے اور ملائے۔ نظر کا یہ تقاضا ہے۔

اور یہی ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ایک سوال:

اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت سے چار پڑھنا منقول ہے اور ان میں منجملہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے منیٰ میں دو رکعت کی بجائے چار رکعت ادا کی۔ روایات اتمام یہ ہیں۔

۲۴۱۱: وَمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ : ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ : حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَوَّلُ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أُكْمِلَتْ أَرْبَعًا، وَأُثْبِتَتْ لِلْمُسَافِرِ. قَالَ صَالِحٌ : فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، فَقَالَ : عُرْوَةُ حَدَّثَنِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ أَرْبَعًا.

۲۴۱۱: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ وہ فرماتی ہیں کہ شروع میں نماز دو رکعت فرض ہوئی پھر چار مکمل کی گئی اور مسافر کے لئے اسی طرح قائم رکھی گئی صالح کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کو یہ بات کہی تو انہوں نے کہا مجھے عروہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سفر میں چار رکعت پڑھا کرتی تھیں۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاۃ باب ٥، مسلم فی المسافرین نمبر ١۔

۲۴۱۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ حُذَيْفَةَ مِنَ الْكُوْفَةِ إِلَى الْمَدَائِنِ، أَوْ مِنَ الْمَدَائِنِ إِلَى الْكُوْفَةِ فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ : آذَنُ لَكَ عَلٰى أَنْ لَا تُفْطِرَ وَلَا تَقْصُرَ، قَالَ : قُلْتُ وَأَنَا أَكْفُلُ لَكَ أَنْ لَا أَقْصُرَ وَلَا أُفْطِرَ.

۲۴۱۲: ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میں نے کوفہ سے مدائن جانے کے لئے حضرت حذیفہؓ سے اجازت طلب کی یا مدائن سے کوفہ آنے کی اجازت رمضان میں طلب کی تو انہوں نے کہا کہ میں تمہیں اس شرط پر اجازت دیتا ہوں کہ تو نہ قصر کرے اور نہ افطار کرے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا میں آپ کو ضمانت دیتا ہوں کہ نہ قصر کروں گا اور نہ افطار کروں گا۔

تخریج : عبدالرزاق ٥٢٧/٢۔

۲۴۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ : قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَأَدْرَكْتُ رَكْعَةً مِنَ الْعِشَاءِ، فَصَنَعْتُ شَيْئًا بِرَأْيِي فَسَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ فَقَالَ : أَكُنْتَ تَرٰى أَنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُكَ لَوْ صَلَّيْتَ أَرْبَعًا؟ كَانَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ تُصَلِّيْ أَرْبَعًا، وَتَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ يُصَلُّوْنَ أَرْبَعًا.

۲۴۱۳: روح نے بیان کیا کہ ہمیں ابن عون نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ آیا تو مجھے عشاء کی ایک رکعت ملی میں نے اپنی رائے سے ایک پر عمل کیا پھر میں نے قاسم بن محمد سے سوال کیا تو وہ کہنے لگے کیا تیرا یہ خیال ہے کہ اگر تو چار پڑھ لیتا تو اللہ تعالیٰ تمہیں سزا دیتا؟ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چار پڑھا کرتی تھیں۔ اور مسلمانوں کو چار پڑھنے کا حکم دیتی تھیں۔

۲۴۱۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوَفِّي الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ؟ فَقَالَ : لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ .فَهٰذَا عَطَاءٌ قَدْ حَكٰى ذٰلِكَ عَنْ سَعْدٍ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ وَحَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ .

۲۴۱۴: ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کون سے اصحاب سفر میں پوری نماز کرتے تھے انہوں نے کہا مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی کا علم نہیں۔ یہ عطاء ہیں جو کہ سعد سے اسی طرح روایت کر رہے ہیں حالانکہ حدیث زہری میں ہم سعد سے اس کے خلاف نقل کرآئے ہیں۔ اسی طرح حبیب بن ابی ثابت سے بھی سعدؓ کا قول اس کے خلاف نقل کیا ہے۔

۲۴۱۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حِبَّانَ الْبَارِقِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّيْ مِنْ بَعْثِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَيْفَ أُصَلِّي؟ قَالَ : إِنْ صَلَّيْتُ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِيْ مِصْرٍ وَإِنْ صَلَّيْتَ رَكْعَتَيْنِ فَأَنْتَ مُسَافِرٌ .فَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا .وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ مَذْهَبِهِ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ مَعْنًى سَنُبَيِّنُهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ مَا يَجِبُ بِهِ لِقَوْلِهِ، مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَأَمَّا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَالَّذِيْ ذَكَرْنَا عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ إِتْمَامُهُ الصَّلَاةَ بِ "مِنًى " فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَنْكَرَ التَّقْصِيْرَ فِي السَّفَرِ .وَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : (وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ) الْآيَةَ فَأَبَاحَ اللّٰهُ لَهُمُ التَّقْصِيْرَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا خَافُوْا أَنْ يَفْتِنَهُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا .ثُمَّ أَخْبَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ لَهُمْ وَإِنْ أَمِنُوْا فِيْ حَدِيْثِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ (وَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِ مِنًى رَكْعَتَيْنِ) وَهُمْ أَكْثَرُ مَا كَانُوْا وَآمَنُهُ وَعُثْمَانُ مَعَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَكُنْ إِتْمَامُهُ الصَّلَاةَ بِ "مِنًى "لِأَنَّهُ أَنْكَرَ التَّقْصِيْرَ فِي السَّفَرِ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى

قَدْ اُخْتُلِفَ فِیْهِ.

۲۴۱۵: حبان بارقی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا میں عراق کی طرف جا رہا ہوں میں کس طرح نماز ادا کروں انہوں نے فرمایا اگر تم چار پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر دو پڑھو تو مسافر ہو۔ لو یہ حضرت عثمان بن عفان، عائشہ صدیقہ، حذیفہ بن الیمان اور ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں کہ جن سے سفر میں نماز کی تکمیل سے متعلق منقول ہوئیں۔ ان حضرات میں سے ہر ایک کے پاس اپنے اختیار کردہ عمل کی کوئی نہ کوئی وجہ ہے جس کا عنقریب ہم تذکرہ کریں گے اور بطریق نظر و فکر ہر ایک کے معنی پر جو چیز لازم ہوتی ہے وہ بھی ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ وضاحت سنیے یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے منیٰ میں نماز کو مکمل کیا تو وہ اس بناء پر نہ تھی کہ وہ سفر میں قصر کے قائل نہ تھے اور اس کا قطعاً واہمہ بھی نہیں کیا جا سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿واذا ضربتم فی الارض......﴾ (الآیۃ) اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں قصر کو ان کے لیے اس وقت مباح کیا ہے۔ جبکہ کفار کے فتنہ میں مبتلا کرنے کا خطرہ ہو پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی اطلاع دی کہ یہ ان کے لیے لازم ہے خواہ وہ امن کی حالت میں ہوں۔ یہ بات حضرت یعلی بن منیہ کی روایت میں موجود ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وساطت سے یہ روایت اسی باب کی ابتداء میں مذکور ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز ادا کی جبکہ وہ تعداد میں بھی زیادہ اور خوب امن میں بھی تھے اور اس وقت عثمان بھی ان کے ساتھ تھے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں نماز کو دراز یعنی چار رکعت اس لیے ادا نہیں کیا کہ وہ قصر کا سفر میں انکار کرتے تھے بلکہ اس کی وجہ میں اختلاف کیا گیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

حاصلِ کلام:

یہ عثمان بن عفان، حذیفہ بن یمان، حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم ہیں ان سے سفر میں نماز کو مکمل کرنے کی روایات ہیں۔

ان روایات کا تاویلی معنی:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق تو گزارش یہ ہے کہ ان کا مکمل کرنا اس وجہ سے نہ تھا کہ وہ سفر میں قصر کے قائل نہ تھے اور یہ کیسے تصور کیا جا سکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ واذا ضربتم فی الارض (النساء:۱۰۱) اللہ تعالیٰ نے قصر کو اس آیت میں مباح قرار دیا جبکہ کفار کے فتنے کا خوف دامن گیر ہو اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کے وجوب کی اطلاع دی اور یقیناً وہ یعلی بن منیہ والی روایت ہے جس کو ہم بیان کر آئے وہ امن والے اور اکثریت والے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز دو رکعت پڑھائی اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ پس منیٰ میں ان کا مکمل کرنا اس وجہ سے تو نہیں ہو سکتا کہ وہ قصر کا انکار کرنے والے تھے بلکہ اس بنیاد پر انہوں نے منیٰ میں نماز پوری کی جس کے متعلق مختلف روایات ملتی ہیں۔

۲۴۱۶: فَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيّ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِنَّمَا صَلَّى عُثْمَانُ بِ "مِنًى" أَرْبَعًا لِأَنَّهُ أَزْمَعَ عَلَى الْمُقَامِ بَعْدَ الْحَجِّ .فَأَخْبَرَنَا الزُّهْرِيُّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ إِتْمَامَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ نَوَى الْإِقَامَةَ فَصَارَ إِتْمَامُهُ ذٰلِكَ وَهُوَ مُقِيْمٌ قَدْ خَرَجَ مِمَّا كَانَا فِيْهِ مِنْ حُكْمِ السَّفَرِ وَدَخَلَ فِيْ حُكْمِ الْإِقَامَةِ فَلَيْسَ فِيْ فِعْلِهِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَذْهَبِهِ كَيْفَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ هَلْ هُوَ الْإِتْمَامُ أَوِ التَّقْصِيْرُ .
وَقَدْ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا غَيْرَ ذٰلِكَ.

۲۴۱۶: زہری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان نے منیٰ میں چار پڑھائیں کیونکہ انہوں نے حج کے بعد قیام کا ارادہ کر رکھا تھا۔ پس ہمیں زہری نے اس روایت میں اس بات کی خبر دی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مکمل نماز منیٰ میں اس وجہ سے ادا کی کیونکہ وہ اقامت کی مکہ میں نیت کر چکے تھے۔ پس ان کا مکمل کرنا مقیم ہونے کی وجہ سے تھا۔ پس جب وہ سفر والے حکم سے نکل گئے اور اقامت والے حکم میں داخل ہو گئے تو اب ان کے سفر میں تکمیل کی کوئی دلیل قائم نہ رہی کہ ان کی سفری نماز کیسی تھی' کامل یا قصر والی۔ زہری رحمہ اللہ نے اس کے علاوہ بھی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۲۷۰/۱۔

پس اس روایت میں زہری نے بتلایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ منیٰ میں اقامت کی نیت کر لینے کی وجہ سے مکمل فرض پڑھتے تھے پس بسبب وہ مسافر کے حکم سے نکل گئے اور مقیم بن گئے تو ان کا فعل سفر میں تخییر والوں کی دلیل نہیں بن سکتا۔

۲۴۱۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : أَنَا أَيُّوْبُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : إِنَّمَا صَلّٰى عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِ "مِنًى" "أَرْبَعًا لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوْا أَكْثَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ فَأَحَبَّ أَنْ يُخْبِرَهُمْ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ .فَهٰذَا يُخْبِرُ أَنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ لِيُعَلِّمَ الْأَعْرَابَ بِهِ أَنَّ الصَّلَاةَ أَرْبَعٌ .فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُرِيَهُمْ ذٰلِكَ نَوَى الْإِقَامَةَ فَصَارَ مُقِيْمًا فَرْضُهُ أَرْبَعٌ فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعًا وَهُوَ مُقِيْمٌ بِالسَّبَبِ الَّذِيْ حَكَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَهُوَ مُسَافِرٌ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ .وَالتَّأْوِيْلُ الْأَوَّلُ أَشْبَهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِأَنَّ الْأَعْرَابَ كَانُوْا بِالصَّلَاةِ وَأَحْكَامِهَا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْهَلَ مِنْهُمْ بِهَا وَبِحُكْمِهَا فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُمْ بِأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ حِيْنَئِذٍ أَحْدَثُ عَهْدًا .فَهُمْ كَانُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِلْمِ بِفَرَائِضِ الصَّلَاةِ أَحْوَجُ مِنْهُمْ إِلٰى ذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ وَلٰكِنْ قَصَرَهَا لِيُصَلُّوْا مَعَهُ صَلَاةَ السَّفَرِ عَلٰى حُكْمِهَا وَيُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ الْإِقَامَةِ عَلٰى

حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ، كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَحْرٰى أَنْ لَا يُتِمَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ لِتِلْكَ الْعِلَّةِ، وَلٰكِنَّهُ يُصَلِّيْهَا بِهِمْ عَلٰى حُكْمِهَا فِي السَّفَرِ، وَيُعَلِّمُهُمْ كَيْفَ حُكْمُهَا فِي الْحَضَرِ .فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى مَا صَحَّ مِنْ تَأْوِيْلِ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، إِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ .وَقَدْ قَالَ آخَرُوْنَ إِنَّمَا أَتَمَّ الصَّلَاةَ، لِأَنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ إِلٰى أَنَّهُ لَا يَقْصُرُهَا إِلَّا مَنْ حَلَّ وَارْتَحَلَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا حَدَّثَنَا

۲۴۱۷: زہری بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعت اس لئے ادا کیں کیونکہ بدو اس سال کثرت سے حج میں آئے پس انہوں نے چاہا کہ ان کو بتلا دیا جائے کہ نماز چار رکعت ہے۔زہری رحمہ اللہ نے اس روایت میں خبر دی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعت بدوؤں کو اس بات کی تعلیم دینے کے لیے کیا کہ اصل نماز ظہر وعصر چار چار رکعت ہے۔پس اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جب ان کو تعلیم دینے کا ارادہ کیا تو اقامت کی نیت کر لی جس سے وہ مقیم ہو گئے اور ان کے فرض چار رکعت لازم ہو گئے اس لیے انہوں نے چار رکعت پڑھائی اور وہ اس سبب کے باعث مقیم ہو گئے جس کو معمر نے زہری سے ہی پہلی فصل میں ذکر فرمایا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے مسافر ہونے کی حالت میں اس سبب کی بناء پر نماز کو مکمل فرمایا ہو (کہ شادی کر کے مقیم ہو گئے ہیں)۔ ہمارے نزدیک پہلی تاویل اولیٰ ہے واللہ اعلم۔ کیونکہ بدوؤں کو نماز اور اس کے احکام سے زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں زمانہ جاہلیت کے قریب ہونے کی بناء پر زیادہ ناواقفیت تھی اور سیکھنے اور سکھانے کی ان کو زمانہ عثمانی میں زیادہ ضرورت تھی۔ زمانہ نبوت میں زمانہ عثمانی سے فرائض کے جاننے کی ان کو زیادہ حاجت تھی پس جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس علت کی وجہ سے نمازوں کو پورا نہیں پڑا بلکہ قصر ادا فرمایا تا کہ وہ آپ کے ساتھ نماز سفر اصل حکم کے مطابق ادا کریں اور سفر میں ان کو مقیم کی نماز اس کے طریقہ کے مطابق سکھائیں۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے زیادہ مناسب تھا کہ وہ اس علت کی بناء پر نماز کو پورا نہ پڑھیں بلکہ سفری حکم کے مطابق انجام دیں اور ان کو سکھائیں کہ مقیم کی نماز کس طرح پر ہوتی ہے۔پس بات اسی معنی کی طرف لوٹ آئی جو زہری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور زہری رحمہ اللہ سے ایوب رحمہ اللہ کی روایت کا بھی وہی مفہوم ہوا۔بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ انہوں نے نماز اس بناء پر مکمل کی کیونکہ ان کے نزدیک قصر صرف اس کے لیے ہے جو مسافر ہو ٹھہرنے والا نہ ہو۔انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔روایت ذیل میں ہے۔

تخریج : ابو داؤد ۲۷۰/۱۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ انہوں نے بدوؤں کو بات سمجھانے کے لئے نماز چار رکعت پڑھی۔اور جب ان کو دکھانے کا ارادہ کیا تو اقامت کی نیت سے وہ مقیم بن گئے اور فرض چار رکعت ادا کئے اور سبب وہی تھا جو زہری نے بیان کیا اور ممکن ہے کہ نیت تو نہ کی ہو مگر صرف ان کو دکھانے کے لئے ایسا کیا ہو پہلا جواب ہمارے ہاں زیادہ مناسب ہے کیونکہ بدو جناب رسول

اللہ ﷺ کے زمانہ میں تو زمانہ اسلام کے اس سے بھی زیادہ قریب اور مسائل سے زیادہ ناواقف تھے۔ مگر جناب رسول اللہ ﷺ نے ایسا نہ کیا بلکہ سفر میں قصر ہی کی اور اقامت والی نماز کو اپنے حال پر رکھا پس عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے زیادہ مناسب تھا کہ وہ اس علت کی وجہ سے نماز کو پورا نہ کرتے بلکہ سفر والے حکم کے مطابق ہی ادا کرتے اور ان کو ویسے بتلا دیتے کہ اس کا حضر میں یہ حکم ہے پس اب اس کا معنی بھی وہی لینا ہوگا جو پہلی تاویل کے مطابق ہے۔

بعض علماء کا قول اور انوکھی تاویل:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس سفری نماز میں قصر کے قائل تھے کہ جس میں آدمی اترے اور آرام کر کے پھر وہاں سے کوچ کر جاتے اقامت اختیار نہ کرے۔ اس کا ثبوت یہ روایات ہیں۔

۲۴۱۸: أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ حَمَّادٌ وَأَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ : قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ مَنْ حَمَلَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ وَحَلَّ وَارْتَحَلَ .

۲۴۱۸: قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نماز قصر اس کے لئے مانتے تھے جو زادِ راہ اور مشک اٹھائے پھرے اور اترے اور کوچ کر جائے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۲۳۰/۲۔

۲۴۱۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلٰى عُمَّالِهِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ جَابٍ وَلَا نَاءٍ وَلَا تَاجِرٌ إِنَّمَا يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ مَنْ كَانَ مَعَهُ الزَّادُ وَالْمَزَادُ .

۲۴۱۹: قتادہ نے عیاش بن عبداللہ سے نقل کیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال کی طرف لکھ بھیجا وہ آدمی قصر نہ کرے جو صدقہ وصول کرنے والا' دور جانے والا اور تاجر ہو صرف وہ قصر کرے جس کے ساتھ زادِ سفر اور مشکیزہ ہو۔

تخریج : المحلی ۲۰/۲ ۵۔

۲۴۲۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ وَأَبُوْ عُمَرَ قَالَا : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ أَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ قَالَ : كَتَبَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ إِمَّا لِتِجَارَةٍ وَإِمَّا لِجِبَايَةٍ وَإِمَّا لِحَشْرٍ ثُمَّ يَقْصُرُوْنَ الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا يَقْصُرُ الصَّلَاةَ مَنْ كَانَ شَاخِصًا أَوْ بِحَضْرَةِ عَدُوٍّ .قَالَ : وَكَانَ مَذْهَبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلَاةَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَحْتَاجُ إِلٰى حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ وَمَنْ كَانَ شَاخِصًا فَأَمَّا مَنْ كَانَ فِيْ سَفَرٍ مُسْتَغْنِيًا بِهِ عَنْ حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ فَإِنَّهُ يُتِمُّ الصَّلَاةَ .قَالُوْا :

وَلِهٰذَا أَتَمَّ الصَّلَاةَ بِـ "مِنًى" "لِأَنَّ أَهْلَهَا فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ كَثُرُوْا" حَتّٰى صَارَتْ مِصْرًا" اسْتَغْنَى مَنْ حَلَّ بِهِ عَنْ حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ وَهٰذَا الْمَذْهَبُ عِنْدَنَا فَاسِدٌ لِأَنَّ "مِنًى" "لَمْ تَصِرْ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ" وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ مَكَّةَ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِهَا رَكْعَتَيْنِ" ثُمَّ صَلّٰى بِهَا أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَهُ كَذٰلِكَ" ثُمَّ صَلّٰى بِهَا عُمَرُ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَذٰلِكَ .فَإِذَا كَانَتْ مَكَّةُ مَعَ عَدَمِ احْتِيَاجِ مَنْ حَلَّ بِهَا إِلٰى حَمْلِ الزَّادِ وَالْمَزَادِ" يُقْصَرُ فِيْهَا الصَّلَاةُ" فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْمَوَاطِنِ أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ .فَقَدِ انْتَفَتْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبُ كُلُّهَا بِفَسَادِهَا" عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ أَجْلِ شَيْءٍ مِنْهَا قَصْرُ الصَّلَاةِ" غَيْرَ الْمَذْهَبِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ حَكَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ" فَإِنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ أَجْلِهِ أَتَمَّهَا" وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَنَّ إِتْمَامَهُ لِنِيَّتِهِ الْإِقَامَةَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا فِيْهِ" وَعَلٰى مَا كَشَفْنَا مِنْ مَعْنَاهُ .وَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ حُذَيْفَةَ" فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَيْضًا عَلَى الْإِتْمَامِ فِي السَّفَرِ" كَانَ ذٰلِكَ سَفَرَ طَاعَةٍ أَوْ غَيْرَ طَاعَةٍ ,لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ" كَانَ مِنْ رَأْيِهِ" أَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلَاةَ إِلَّا حَاجٌّ أَوْ مُعْتَمِرٌ أَوْ مُجَاهِدٌ" كَمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَإِنَّهُ .

۲۴۴۰: اسود کہتے ہیں کہ ابن مسعودؓ کے ہاں قصر صرف حاجی معتمر یا مجاہد کے ساتھ خاص ہے۔ پس عین ممکن ہے کہ حذیفہؓ کا بھی یہی خیال ہو۔ اسی کے مطابق انہوں نے تیمی کو حکم فرمایا کہ جب وہ فقط سفر کریں جو حج و جہاد کا نہ ہو تو قصر نہ کریں پس اس کے مطابق اس روایت میں ان کی دلیل نہ رہی جو مسافر کو سفر میں مکمل نماز کا حکم کرتے ہیں۔ ابوالمہلب کہتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے عمال کی طرف لکھ بھیجا کہ کچھ لوگ تجارت یا وصولی خراج کے لئے نکلتے ہیں یا جانور چرانے کے لئے پھر وہ نماز میں قصر کرتے ہیں نماز کو وہ قصر کرے جو پراگندہ حالت یا دشمن کی موجودگی میں سفر کرنے والا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ وہ شخص نماز میں قصر کرے جو زادِراہ اور مشکیزہ ساتھ اُٹھانے والا ہو اور وہ شخص جو گھر سے دُور ہو۔ رہا وہ شخص جو سفر میں زادِراہ اور مشکیزے کا محتاج نہ ہو وہ نماز کو پوری پڑھے اور انہوں نے منیٰ میں اسی بنیاد پر نماز کو پورا کیا کیونکہ منیٰ میں اس وقت کافی آبادی ہوگئی تھی یہاں تک کہ وہ شہر کے حکم میں ہوگیا تھا۔ وہاں اُترنے والا سفری کھانا لینے اور مشکیزہ لینے سے بے نیاز تھا۔ مگر ہمارے ہاں یہ تاویل فاسد ہے کیونکہ منیٰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مکہ سے زیادہ آباد نہ تھا۔ بلکہ زمانہ نبوت والی حالت تھی۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو وہاں دو رکعت ادا فرمائیں پھر وہاں آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد اسی طرح کیا اور جب مکہ مکرمہ میں زادِراہ اور مشکیزہ کی عدم احتیاج کے باوجود آپ نماز قصر پڑھتے رہے تو اس کے مضافاتی علاقے اس

بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ وہاں قصر کی جائے۔ یہ تمام مذاہب فاسد ہونے کی بناء پر منتفی ہو گئے اور ثابت ہو گیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کسی کی بھی بنیاد پر نماز میں قصر نہیں کی تھی۔ البتہ معمر نے زہریؒ سے جو روایت نقل کی ہے اس کی بنیاد پر ان کے مکمل کرنے کو محمول کریں گے اور اسی روایت میں یہ وارد ہے کہ انہوں نے اقامت کی نیت کر لینے کی وجہ سے تکمیل کی جیسا ہم روایت کر آئے اور جیسا کہ ہم نے اس کا معنی واضح کیا۔ رہی وہ روایت جو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کر آئے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ سفر میں اس کو مکمل کیا جائے اور وہ نیکی کا سفر ہو یا گناہ کا۔ کیونکہ اس کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان کا اجتہاد ہو کہ قصر وہ کرے جو سفر حج یا عمرہ یا جہاد میں ہو' جیسا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ذیل میں درج ہے۔

روایت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا حل:

حضرت حذیفہؓ والی روایت جس میں نماز کو مکمل کیا گیا اس میں بھی قصر کو چھوڑنے کی کوئی دلیل نہیں خواہ وہ معصیت کا سفر ہو یا طاعت کا۔ کیونکہ اس میں پہلا احتمال یہ ہے کہ ان کا اجتہاد ہو کہ قصر صرف حاجی یا عمرے والے یا مجاہد کے لئے درست ہے جیسا ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ روایت ابن مسعودؓ ملاحظہ ہو۔

تخریج: عبدالرزاق ۵۲۰/۲۔

حاصل روایات: کہ عثمان رضی اللہ عنہ اس کے متعلق قصر کے قائل تھے جو اپنے ساتھ سامان سفر اور مشکیزہ رکھتا ہو اور جو زادِ راہ سے مستغنی ہو وہ نماز کو مکمل کرے۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس علت کی وجہ سے عثمان رضی اللہ عنہ نماز کو مکمل کرتے تھے کہ ان کے اہل و عیال زیادہ ہونے کی وجہ سے منیٰ ان کے لئے بمنزلہ شہر بن گیا وہ سامان سفر کے ضرورت مند نہ تھے۔

تنقید طحاوی رحمہ اللہ:

ہمارے ہاں یہ قول غلط ہے اور اس کی نسبت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف درست نہیں کیونکہ منیٰ جناب رسول اللہ ﷺ اور عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں آباد شہر نہ تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ وہاں دو رکعت پڑھتے رہے۔ پھر وہاں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے آپ کے بعد قصر ہی پڑھی بلکہ مکہ میں رک کر بھی قصر پڑھی تو مکہ میں رکنے والے کو زادِ راہ اور مشکیزہ اٹھانے کی چنداں ضرورت نہیں مگر پھر بھی وہاں قصر ہی کی جاتی رہی تو اس کے علاوہ مقامات اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ ان میں قصر کی جائے۔

پس ان تمام مذاہب نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عدم قصر کی جو علتیں بیان کیں وہ سب فاسد اور غلط ہیں البتہ معمر نے زہری سے جو علت نقل کی ہے وہی مناسب ہے کہ آپ کا مکمل نماز پڑھنا وہ نیت اقامت کی وجہ سے تھا۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا حل:

کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے سوال کیا کہ میں نے عراق جانا ہے نماز کس طرح ادا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر تو چار پڑھے تو تو اپنے شہر میں ہے اور اگر تو نے دو پڑھیں تو تو مسافر ہے یعنی حالت سفر میں (یعنی جب تو شہر میں رک جائے تو پوری کرو) اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ہاں شہر میں مسافر کی نماز کا یہی حکم تھا کہ پوری پڑھی جائے اور دوران سفر قصر ہی کی جائے گویا صفوان بن محرز کی روایت میں دوران سفر پڑھی جانے والی نماز کا ذکر ہے اسی لئے انہوں نے قصر نہ کرنے کو ناشکری قرار دیا اور یہ جنگل کی نماز ہے اور قصر نہ کرنے والے کو ناشکرا اور ناقدری کرنے والا شمار فرمایا یہ دوران سفر سے متعلق حکم ہے۔ اور حیان والی روایت اس میں مسافر کی شہر کے اندر رہ کر نماز کا حکم ہے۔ اور دلیل آخر باب میں آئے گی۔

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حل:

۲۴۲۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرَى التَّقْصِيْرَ إِلَّا لِحَاجٍّ أَوْ مُعْتَمِرٍ أَوْ مُجَاهِدٍ. فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَذْهَبَ حُذَيْفَةَ، كَانَ كَذٰلِكَ فَأَمَرَ التَّيْمِيَّ إِذْ كَانَ يُرِيْدُ سَفَرًا لَا لِحَجٍّ، وَلَا لِجِهَادٍ، أَنْ لَا يَقْصُرَ الصَّلَاةَ، فَانْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِهٖ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ يَرَى لِلْمُسَافِرِ إِتْمَامَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ. وَأَمَّا مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِنَّ حَدِيْثَ حَيَّانَ هُوَ عَلٰى أَنَّهٗ سَأَلَهٗ وَهُوَ فِيْ مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ، فَقَالَ لَهٗ : إِنِّيْ مِنْ بَعْثِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَكَيْفَ أُصَلِّيْ؟ فَأَجَابَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ : إِنْ صَلَّيْتُ أَرْبَعًا فَأَنْتَ فِيْ مِصْرٍ، وَإِنْ صَلَّيْتُ اثْنَتَيْنِ فَأَنْتَ مُسَافِرٌ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذْهَبَهٗ كَانَ فِيْ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ فِي الْأَمْصَارِ هٰكَذَا. وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ صَفْوَانُ بْنُ مُحْرِزٍ، حِيْنَ سَأَلَهٗ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ فَكَانَ جَوَابُهٗ لَهٗ أَنْ قَالَ : هِيَ رَكْعَتَانِ، مَنْ خَالَفَ السُّنَّةَ كَفَرَ. فَذٰلِكَ، عَلَى الصَّلَاةِ فِيْ غَيْرِ الْأَمْصَارِ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ ذٰلِكَ، وَمَا رَوٰى حَيَّانُ. فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ حَيَّانَ عَلٰى صَلَاةِ الْمُسَافِرِ فِي الْأَمْصَارِ، وَحَدِيْثُ صَفْوَانَ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِيْ غَيْرِ الْأَمْصَارِ، وَسَنُبَيِّنُ الْحُجَّةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ آخِرِهٖ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ.

۲۴۲۱: اسود سے مروی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قصر کو صرف حاجی معتمر اور مجاہد کے ساتھ خاص سمجھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا مذہب اس طرح ہو اسی لیے وہ تیمی کو فرماتے جب حج و جہاد کے علاوہ سفر کرنے لگتے کہ نماز کو قصر نہ کرنا۔ پس ان کی روایت میں ان لوگوں کی دلیل نہ رہی جو مطلق مسافر کے لیے نماز کو پورا پڑھنے کا حکم

ثابت کرتے ہیں۔ رہی وہ روایت جو اس سلسلہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے آئی ہے۔ پس روایت حیان رحمہ اللہ میں اس طرح ہے کہ میں نے ان سے ایک شہر میں سوال کیا کہ میں لشکر کے عراقی دستہ سے ہوں تو میں نماز کس طرح ادا کروں۔ تو انہوں نے فرمایا اگر تم چار پڑھو تو تم شہر میں ہو اور اگر تم دو پڑھو تو پھر تم مسافر ہو۔ اس سے یہ دلالت ملی کہ ان کا مذہب مسافر کی نماز کے سلسلہ میں شہر میں اسی طرح ہے اور صفوان بن محرز کی روایت میں جبکہ اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز سفر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا وہ دو رکعت ہیں جس نے سنت کی خلاف ورزی کی تو اس نے ناشکری کی۔ یہ شہروں کے علاوہ ان کے ہاں نماز کا حکم ہے۔ یہ تاویل اس لیے کی ہے تا کہ یہ روایت حیان والی روایت سے متضاد و متصادم نہ ہو۔ پس روایت حیان کی روایت شہروں میں مسافر کی نماز سے متعلق ہے اور صفوان کی روایت شہروں کے علاوہ مسافر کی نماز سے متعلق ہے۔ ہم اس باب میں عنقریب دلیل ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت یہ ہے۔

۲۴۲۲: فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَنَا ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ : قُلْتُ لِعُرْوَةَ : مَا كَانَ يَحْمِلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلٰى أَنْ تُصَلِّيَ فِي السَّفَرِ أَرْبَعًا؟ فَقَالَ : تَأَوَّلَتْ مَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ فِيْ إِتْمَامِ الصَّلَاةِ بِ "مِنًى . "وَقَدْ ذَكَرْنَا مَا تَأَوَّلَ فِيْ إِتْمَامِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الصَّلَاةَ بِ "مِنًى "فَكَانَ مَا صَحَّ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ أَنَّهُ كَانَ مِنْ أَجْلِ نِيَّتِهِ لِلْإِقَامَةِ .فَإِنْ كَانَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ، كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُتِمُّ الصَّلَاةَ، فَإِنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ لَا يَحْضُرُهَا صَلَاةٌ إِلَّا نَوَتْ إِقَامَةً فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ، يَجِبُ عَلَيْهَا بِهَا إِتْمَامُ الصَّلَاةِ، فَتُتِمُّ الصَّلَاةَ لِذٰلِكَ .فَيَكُوْنُ إِتْمَامُهَا وَهِيَ فِيْ حُكْمِ الْمُقِيْمِيْنَ، لَا فِيْ حُكْمِ الْمُسَافِرِيْنَ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ : كَانَ ذٰلِكَ مِنْهَا، لِمَعْنًى غَيْرِ هٰذَا، وَهُوَ أَنِّيْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ أَبُوْ عُمَرَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ فَكَانَتْ تَقُوْلُ : كُلُّ مَوْضِعٍ أَنْزِلُهُ فَهُوَ مَنْزِلُ بَعْضِ بَنِيَّ، فَتَعُدُّ ذٰلِكَ مَنْزِلًا لَهَا، وَتُتِمُّ الصَّلَاةَ مِنْ أَجْلِهِ. وَهٰذَا -عِنْدِي- فَاسِدٌ، لِأَنَّ عَائِشَةَ وَإِنْ كَانَتْ هِيَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْمُؤْمِنِيْنَ، وَهُوَ أَوْلٰى بِهِمْ مِنْ عَائِشَةَ .فَقَدْ كَانَ يَنْزِلُ فِيْ مَنَازِلِهِمْ، فَلَا يَخْرُجُ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ السَّفَرِ الَّذِيْ يُقْصَرُ فِيْهِ الصَّلَاةُ إِلٰى حُكْمِ الْإِقَامَةِ الَّتِيْ تُكْمَلُ فِيْهَا الصَّلَاةُ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ : كَانَ مَذْهَبُ عَائِشَةَ فِيْ قَصْرِ الصَّلَاةِ أَنَّهُ يَكُوْنُ لِمَنْ حَمَلَ الزَّادَ وَالْمَزَادَ، عَلٰى مَا رَوَيْنَا، عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ تُسَافِرُ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كِفَايَةٍ مِنْ ذٰلِكَ، فَتَرَكَتْ لِهٰذَا الْمَعْنٰى قَصْرَ الصَّلَاةِ .فَلَمَّا تَكَافَأَتْ هٰذِهِ التَّأْوِيْلَاتُ فِيْ فِعْلِ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، لَزِمَنَا أَنْ نَنْظُرَ حُكْمَ قَصْرِ الصَّلَاةِ، مَا يُوْجِبُهُ .فَكَانَ الْأَصْلُ فِيْ

ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا كَانَ مُقِيمًا فِيْ أَهْلِهٖ، فَحُكْمُهٗ فِي الصَّلَاةِ حُكْمُ الْإِقَامَةِ، وَسَوَاءٌ كَانَ فِيْ إِقَامَتِهٖ طَاعَةٌ أَوْ مَعْصِيَةٌ لَا يَتَغَيَّرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حُكْمُهٗ، فَكَانَ حُكْمُهٗ تَمَامَ الصَّلَاةِ يَجِبُ عَلَيْهِ بِالْإِقَامَةِ خَاصَّةً، لَا بِطَاعَةٍ وَلَا بِمَعْصِيَةٍ ثُمَّ إِذَا سَافَرَ، خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْإِقَامَةِ .فَقَدْ جَرٰى فِيْ هٰذَا مِنَ الْإِخْتِلَافِ، مَا قَدْ ذَكَرْنَا .فَقَالَ قَوْمٌ : لَا يَجِبُ لَهٗ حُكْمُ التَّقْصِيْرِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّفَرُ سَفَرَ طَاعَةٍ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : يَجِبُ لَهٗ حُكْمُ التَّقْصِيْرِ فِي الْوَجْهَيْنِ جَمِيْعًا .فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الْإِتْمَامِ يَجِبُ لَهٗ فِي الْإِقَامَةِ بِالْإِقَامَةِ خَاصَّةً، لَا بِطَاعَةٍ وَلَا بِغَيْرِهَا، كَانَ كَذٰلِكَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ التَّقْصِيْرِ يَجِبُ لَهٗ فِي السَّفَرِ بِالسَّفَرِ خَاصَّةً، لَا بِطَاعَةٍ وَلَا غَيْرِهَا، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا وَشَرَحْنَا .وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ التَّقْصِيْرَ إِنَّمَا يَجِبُ لَهٗ بِحُكْمِ السَّفَرِ خَاصَّةً لَا بِغَيْرِهٖ، ثَبَتَ أَنَّهٗ يَقْصُرُ مَا كَانَ مُسَافِرًا فِي الْأَمْصَارِ وَفِيْ غَيْرِهَا لِأَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا تُقْصَرُ فِي السَّفَرِ الَّذِيْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ بِدُخُوْلِهِ الْأَمْصَارَ .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَصَحَّحْنَا، هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۴۴۲: ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے عروہ سے سوال کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سفر میں چار کیوں پڑھیں تو اس نے کہا کہ انہوں نے وہی تاویل کی جو عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں نماز کو مکمل پڑھنے کی کی تھی۔ کہ انہوں نے اقامت کی نیت کر لی تھی اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب نماز کا وقت آتا تو وہ اس مقام پر اقامت کی نیت کر لیتیں تو ان کے قصر چھوڑنے کی وجہ نیت اقامت سے مقیم بن جانا تھا جس کی وجہ سے وہ مقیمین والی نماز پڑھتیں ایسا نہیں تھا کہ وہ مسافرت کی نیت ہوتے ہوئے مکمل پڑھتی تھیں۔ ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے منیٰ میں چار رکعات ادا کرنے کی جو صحیح تاویل نقل کی ہے۔ وہ یہی تھی کہ آپ نے اقامت کی نیت کی تھی۔ پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی نماز کو اسی وجہ سے پوری کرتی ہوں' ہر نماز کے وقت وہ نیت اقامت کر لیتی ہوں۔ جس کی وجہ سے ان پر نماز کو مکمل پڑھنا لازم ہو۔ چنانچہ وہ نماز کو مکمل کرتیں۔ فلہٰذا آپ کا مکمل نماز پڑھنا اس لیے ہوا کہ آپ مقیمین کے حکم میں تھیں' سرے سے مسافرین کے حکم ہی میں نہ تھیں۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ آپ کسی اور وجہ سے نماز پوری پڑھتی تھیں۔ وہ یہ کہ ابو عمر نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ وہ فرماتیں میں مؤمنوں کی ماں ہوں ہر جگہ جہاں اتروں وہ میرے بیٹوں کی منزل و مکان ہے۔ وہ اس کو اپنا ٹھکانہ شمار کر کے نماز کو مکمل کرتیں۔ مگر میں ابو جعفر کے ہاں یہ وجہ فاسد ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بلا شبہ ام المؤمنین ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنزلہ مؤمنوں کے باپ کے ہیں اور آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بنسبت مؤمنوں کے قریب تر ہیں اور آپ ان کے مکانات میں اُترنے کے باوجود آپ کو یہ نزول اجلال مسافروں کے حکم سے نہ نکالتا تھا اور آپ قصر چھوڑ کر مکمل نماز ادا نہ

فرماتے تھے (فتدبر)۔ بعض لوگوں نے یہ کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا مذہب نماز کو قصر کرنے کے سلسلہ میں وہ تھا جو ہم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جو زادِ راہ اور مشکیزہ رکھے اور وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سفر فرماتیں تو ان کی ضرورت نہ ہوتی اسی وجہ سے انہوں نے نماز میں قصر کو ترک فرمایا جب حضرت عثمان اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اقوال میں یہ تاویلات ذکر کی جا چکیں تو اب ہم نظر وفکر کے اعتبار سے جو چیز لازم آتی ہے اس پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہ اصل پایا گیا کہ جب آدمی اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہو تو اس کا حکم اقامت والا ہو جاتا ہے۔ خواہ اقامت اطاعت کی ہو یا گناہ کی ہو اس کا حکم کسی لحاظ سے تبدیل نہ ہوگا۔ پس اسے نماز کو پورا پڑھنے کا حکم دیا جائے گا۔ اس پر اقامت کی وجہ سے نماز خصوصاً کامل فرض لازم ہوں گے نہ کہ طاعت ومعصیۃ کے سبب سے۔ پھر جب وہ سفر کرے گا تو اس کی وجہ سے وہ مقیم کے حکم سے نکل جائے گا اس سلسلہ جو اختلاف تھا جس کا تذکرہ گزشتہ سطور میں کر دیا گیا۔ بعض نے کہا کہ اس پر قصر اس وقت لازم ہے جبکہ یہ سفر بھی اطاعت والا ہو اور دوسروں کا کہنا یہ ہے طاعت ومعصیت کے ہر دو سفروں میں اس کو قصر کرنا ہوگا۔ وہ یہ دلیل دیتے ہیں کہ جب اتمام کا حکم خصوصاً اقامت کی بناء پر تھا اس میں طاعت ومعصیت کا دخل نہ تھا تو قیاس یہی چاہتا ہے کہ قصر کے حکم کا دارومدار بھی سفر پر ہو اس طاعت وغیر طاعت کا کچھ دخل نہ ہو۔ جیسا کہ ہم نے کھول کر بتلایا غور وفکر اسی کا تقاضا کرتے ہیں۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ قصر خصوصی طور پر سفر کی وجہ سے لازم آتا اس میں اور کسی سبب کا دخل نہیں تو اس سے یہ بات پختہ ہوگئی کہ شہروں میں بھی شہر کے علاوہ مقامات میں وہ جب تک مسافر رہے گا وہ قصر کرتا رہے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جس علت کی وجہ سے قصر ہے وہ سفر ہے جس سے شہروں کا داخلہ خارج نہیں کرتا۔ ہم نے جو کچھ اس بات میں بیان کیا اور اس کی تصحیح دلائل سے کی وہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم ۲٤١/١، صلاۃ المسافرین۔

ایک انوکھا قول:

ابو عمر کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں ہر جگہ جہاں میں اتروں وہ میرے بیٹوں کی جگہ ہے پس اس کو اپنا گھر شمار کر کے وہ نماز کو مکمل کرتیں۔

جواب: یہ غلط قول ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ام المؤمنین ہونے کی وجہ سے سفر کی ہر جگہ کو اپنا گھر قرار دینا درست ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو المؤمنین ہیں آپ کو تو بدرجہ اولیٰ حق ہے مگر آپ نے قصر کو ترک نہیں کیا اور کسی کو کیسے درست ہے کہ وہ اس کو وجہ بنا کر ترک قصر اختیار کرے۔ آپ ان مقامات پر اترتے اور سفر میں قصر کرتے اور حکم اقامت والے مقامات میں اقامت کرتے تھے۔ پس یہ قول باطل ہے۔

بعض کا قول:

اس سلسلہ میں بعض نے کہا کہ وہ بھی زاد راہ اور مشکیزہ والے کو مسافر قرار دیتی تھیں جیسا کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کر چکے اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کا سفر اس حالت میں ہوتا کہ یہ سب اسباب مہیا ہوتے تھے۔ پس اسی وجہ سے وہ قصر کو ترک کرتی تھیں۔

ان قابل اعتراض روایات کی تاویل سے فارغ ہو چکے تو اب عقلی اعتبار سے مسئلہ قصر کو عرض کرتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب آدمی گھر میں مقیم ہو تو اس کا حکم نماز کے سلسلہ میں اقامت والا ہے خواہ ان کی اقامت اطاعت کے لئے ہو یا معصیت کے لئے ہو۔ اس کا حکم کسی چیز سے تبدیل نہیں ہو سکتا۔ اس کا حکم نماز کو مکمل پڑھنا ہے جو کہ خاص طور پر اقامت کی وجہ سے لازم ہوا ہے اس کا طاعت و معصیت سے واسطہ نہیں پھر جب اس نے سفر کیا تو اقامت کے حکم سے خارج ہو گیا اور اس میں یہ اختلاف چل نکلا کہ کچھ لوگوں نے کہا کہ قصر کی اجازت اسی وقت ہے جبکہ یہ سفر خاص اطاعت کا ہو دوسروں نے کہا ہر صورت میں اس کو قصر کرنی ہو گی جب اقامت میں طاعت و معصیت کی وجہ سے حکم اقامت یعنی تکمیل صلاۃ نہیں بدلتا تو تقاضا نظر یہ ہے کہ قصر کا حکم بھی سفر میں خاص ہے اس کا طاعت و معصیت سے تعلق نہیں پس اسے بھی نیت معصیت سے بدلنا نہ چاہئے۔

جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ قصر سفر کی وجہ سے ہے کسی اور وجہ سے نہیں تو اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ اس وقت تک قصر کرے گا جب تک وہ حالت سفر میں ہو گا خواہ شہر میں ہو یا جنگل میں کیونکہ قصر کی علت سفر ہے اور کسی شہر میں داخل ہونے سے اس علت سے خارج نہیں ہوتا پس حکم قصر ہی ہو گا۔

اس باب میں جن اقوال کو صحیح قرار دیا وہ امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ الْوِتْرِ هَلْ يُصَلّٰى فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَمْ لَا؟

سفر میں وتر سواری پر پڑھے یا نہ؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: امام مالک و شافعی و احمد رحمہم اللہ کے ہاں وتر چونکہ نفل ہیں اس لئے سواری پر اشارے سے ادا کر سکتے ہیں۔

نمبر ②: احناف کے ہاں وتر واجب ہیں اس لئے سواری پر ادا نہیں کئے جا سکتے۔

مؤقف فریق اوّل اور دلائل:

وتر چونکہ نفل ہیں اس لئے سواری اور زمین پر دونوں طرح درست ہیں۔ روایات یہ ہیں

۲۴۲۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ).

۲۴۲۳: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سواری پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے خواہ سواری جس طرف بھی جائے البتہ سواری پر فرض نماز نہ پڑھتے تھے۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاۃ باب۹، مسلم فی المسافرین نمبر۳۹، ابو داؤد فی السفر باب۸، نمبر۱۲۳٤۔

۲۴۲۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَرِيقَ مَكَّةَ فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ، نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَيْنَ كُنْتَ؟ فَقُلْتُ : خَشِيتُ الْفَجْرَ، فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْت .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَوَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ؟ فَقُلْتُ : بَلٰى وَاللّٰهِ .قَالَ : (فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ).

۲۴۲۴: سعید بن یسار کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ مکہ جا رہا تھا جب مجھے صبح کے نکلنے کا خطرہ ہوا تو میں نے نیچے اتر کر وتر ادا کئے ابن عمر ؓ فرمانے لگے تم کہاں تھے میں نے کہا مجھے پو پھوٹنے کا خطرہ ہوا پس میں نے اتر کر وتر ادا کئے ہیں ابن عمر ؓ فرماتے کیا جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی تیرے لئے اچھا نمونہ نہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اللہ کی قسم! تو ابن عمر ؓ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر ادا فرما لیا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر۳٦۔

۲۴۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، قَالَا : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ). قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ :

۲۴۲۵: سعید بن یسار ابی الحباب نے حضرت ابن عمر ؓ سے نقل کیا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ اپنی سواری پر وتر ادا فرماتے تھے۔ ایک روایت میں روح اور ابراہیم دونوں راوی ہیں دوسری میں صرف

ابراہیم ہے۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر۳۸۔

۲۴۲۶: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيَ الْمُسَافِرُ الْوِتْرَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ، كَمَا يُصَلِّيْ سَائِرَ التَّطَوُّعِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِفِعْلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ بَعْدِهٖ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يُصَلِّيَ الْوِتْرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَأَنَّهٗ يُصَلِّيْهِ عَلَى الْأَرْضِ كَمَا يَفْعَلُ فِي الْفَرَائِضِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۲۴۲۶: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض علماء نے کہا کہ مسافر کو سواری پر وتر ادا کرنے میں چنداں قباحت نہیں' جیسا کہ دیگر نوافل پڑھے جاتے ہیں۔انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول آثار اور فعل ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دلیل بنایا۔دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ کسی کو سواری پر وتر جائز نہیں بلکہ وہ زمین پر ادا کرے گا جیسا فرائض میں کیا جاتا ہے اوران کی دلیل درج ذیل آثار سے ہے۔ یہ اثر اس کے مخالف ہے جس سے اوّل قول والوں نے دلیل اخذ کی ہے اور جس کو ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اپنی روایات بھی اپنے اس قول کے خلاف اور دوسرے قول کی موافقت میں آئی ہیں۔جو درج ذیل ہیں۔

تخریج : مسلم فی المسافرین نمبر۳۱'۳۲۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس طرح نوافل کو سواری پر ادا کر سکتے ہیں خواہ وہ کسی رخ پر جائے بالکل اسی طرح وتروں کی ادائیگی بھی سواری پر درست ہے فرائض کی طرح ان کو زمین پر اتر کر ادا کرنا ضروری نہیں۔

<u>مؤقف فریق ثانی ودلائل</u>: سواری پر وتر جائز نہیں ان کو فرائض کی طرح زمین پر ادا کرنا ضروری ہیں وتر واجب ہیں نفل نہیں ان کا حکم اسی وجہ سے نوافل سے مختلف ہے دلائل یہ روایات ہیں۔

۲۴۲۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَ : ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ (ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَيُوْتِرُ بِالْأَرْضِ، وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ كَذٰلِكَ). فَهٰذَا خِلَافُ مَا احْتَجَّ بِهٖ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ، فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ رُوِيَ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا، مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، مِنْ فِعْلِهٖ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا .

۲۴۲۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کرتے اور وتر زمین پر اتر کر ادا کرتے اور ان کا خیال یہ تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاة باب ۷۔

سابقہ روایات ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب۔

یہ روایت فریق اوّل کی نقل کردہ روایات کے خلاف ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کی تائید میں بہت سی روایات ان کے اپنے عمل کو اس کے مطابق ثابت کرتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ وہ عمل پہلے کا ہے جو کہ منسوخ ہوا قاعدہ معروفہ ہے کہ راوی کا عمل روایت کے خلاف ہو تو یہ نسخ کی دلیل ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۴۲۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، وَبَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَا : ثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى بَعِيْرِهٖ أَيْنَ مَا تَوَجَّهَ بِهٖ، فَإِذَا كَانَ فِي السَّحَرِ، نَزَلَ فَأَوْتَرَ .

۲۴۲۸: مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ سفر میں اپنے اونٹ پر نفل نماز ادا کرتے جدھر وہ چلتا جاتا جب پو پھوٹنے کا وقت ہوتا تو وتر ادا کرتے۔

تخریج : مسند احمد ۴/۲، نمبر ۴۴۷۶، ۳۷۰/۲۔

۲۴۲۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ : صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ .

۲۴۲۹: مجاہد سے روایت ہے کہ میں مکہ سے مدینہ کے درمیان سفر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۳۵/۱۔

۲۴۳۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَحْوَهٗ . قَالُوْا : فَفِيْمَا رَوَيْنَا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ، مِنْ فِعْلِهٖ، مَا يُخَالِفُ مَا رَوَاهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّهُمْ لَا يُعَارِضُوْنَ الزُّهْرِيَّ بِحَنْظَلَةَ . وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ وِتْرِهٖ عَلَى الْأَرْضِ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ، وَلَهٗ أَنْ يُوْتِرَ عَلَى الرَّاحِلَةِ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا عَلَى الْأَرْضِ، وَلَهٗ أَنْ يُصَلِّيَهٗ عَلَى الرَّاحِلَةِ، فَصَلَاتُهٗ إِيَّاهُ عَلٰى

الرَّاحِلَةِ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّ لَهُ اَنْ یُصَلِّیَهُ عَلَی الرَّاحِلَةِ، وَصَلَاتُهُ اِیَّاهُ عَلَی الْاَرْضِ لَا تَنْفِیْ اَنْ یَکُوْنَ لَهُ اَنْ یُصَلِّیَهُ عَلَی الرَّاحِلَةِ .وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ.

۲۴۳۰: مجاہد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ چنانچہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وساطت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیان کیا اور ان کو جو فعل آثار میں نقل کیا وہ پہلے قول والے علماء کے خلاف ہے۔ اوّل قول والوں کے ہاں دلیل یہ ہے کہ وہ روایت زہریؒ کا روایت حنظلہ سے معارضہ نہیں کرتے۔ رہا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل کہ انہوں نے زمین پر وتر ادا کیے تو اس کی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے کہ نوافل کو جس طرح سواری پر پڑھنا درست ہے اسی طرح زمین پر پڑھنا بھی جائز ہے وتر کا بھی یہی حال ہے کہ ان کو سواری پر ادا کرنا دلالت کرتا ہے کہ ان کی ادائیگی پر بھی درست ہے اور زمین پر ان کی نماز وتر سواری والی نماز کے منافی نہیں ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۹۷/۲۔

حاصل روایات: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وتروں کو اونٹ سے نیچے اتر کر اہتمام سے ادا کرتے تھے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ہاں سواری پر وتر درست نہ تھے جو پہلے نقل ہوا وہ پہلے کا ہے۔

اشکال فریق اوّل:

ہم روایت میں حنظلہ کا زہری سے تقابل نہیں کرتے مگر یہ کہنے کا تو حق رکھتے ہیں کہ نوافل کے متعلق آپ کے ہاں بھی سواری پر اور نیچے اتر کر ہر دو طرح درست ہے اسی طرح جہاں انہوں نے سواری پر وتر پڑھے تو اس میں اس کا جواز سواری پر ثابت کیا اور زمین پر اتر کر پڑھے تو اس کا درست ہونا ظاہر کیا زمین پر پڑھنا اس کے ہرگز منافی نہیں کہ وہ سواری پر وتروں کو درست قرار نہ دیتے تھے اور اس کا ثبوت یہ روایت دے رہی ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۲۴۳۱: ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ : کَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ، وَرُبَّمَا نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَی الْاَرْضِ .فَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ مُجَاهِدٌ رَآهُ یُوْتِرُ عَلَی الْاَرْضِ، وَلَمْ یَعْلَمْ کَیْفَ کَانَ مَذْهَبُهٗ فِی الْوِتْرِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ، فَأَخْبَرَ بِمَا رَأٰی مِنْهُ مِنْ وِتْرِهٖ عَلَی الْاَرْضِ .وَوِتْرُهٗ عَلَی الْاَرْضِ فِیْمَا لَا یَنْفِیْ أَنْ یَکُوْنَ قَدْ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الرَّاحِلَةِ أَیْضًا .ثُمَّ جَاءَ سَالِمٌ، وَنَافِعٌ، وَأَبُو الْحُبَابِ، فَأَخْبَرُوْا عَنْهُ أَنَّهٗ کَانَ یُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ.وَالْوَجْهُ عِنْدَنَا فِیْ ذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ یَحْکُمَ الْوِتْرَ وَیُغَلِّظَ أَمْرَهٗ، ثُمَّ أُحْکِمَ بَعْدُ، وَلَمْ یُرَخِّصْ فِیْ تَرْکِهٖ. فَرُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ .

۲۴۳۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق کہا کہ وہ سواری پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے بسا اوقات وہ اتر کر وتر ادا کرتے تھے۔ عین ممکن ہے کہ مجاہد رحمہ اللہ نے ان کو زمین پر وتر ادا کرتے دیکھا اور ان کو یہ معلوم نہ ہو کہ سواری پر ان کے ہاں وتر کا کیا طریقہ ہے۔ پس انہوں نے ان کو زمین پر وتر پڑھتے دیکھا تو وہی نقل کر دیا۔ ان کا زمین پر وتر ادا کرنا اس کے منافی نہیں کہ وہ سواری پر بھی وتر ادا کرتے تھے۔ پھر سالم' نافع' ابوالحباب رحمہ اللہ آئے تو انہوں نے آپ کے سواری پر وتر پڑھنے کی خبر دی۔ ہمارے نزدیک اس کی توجیہ یہ ہے کہ یہ کہنا درست ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر ان دنوں تک پڑھتے رہے جب وتروں کا حکم پختہ نہیں ہوا اور اس کی تاکید نہ آئی تھی' جب ان کی تاکید کر دی گئی تو ان کے چھوڑنے کی رخصت ختم ہو گئی۔ روایات درج ذیل ہیں۔

پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ مجاہد نے ان کو زمین پر تو وتر پڑھتے دیکھا مگر سواری پر وتر پڑھنے سے متعلق ان کا طریقہ اسے معلوم نہ ہوا پس اس نے اپنے علم کے مطابق اطلاع دی اسی طرح ان کے زمین پر وتر پڑھنے میں اس بات کی قطعاً نفی نہ تھی کہ وہ سواری پر وتر پڑھتے تھے پھر سالم' نافع' ابوالحباب رحمہ اللہ نے اطلاع دی کہ وہ سواری پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ پس ثابت ہوا کہ سواری پر وتر درست ہیں۔

حـ ل: ہمارے ہاں اس کی وجہ اصلی یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں وتر سواری پر پڑھتے ہوں گے اور آپ نے ادا فرمائے مگر اس وقت تک وتر کے سلسلہ میں سخت حکم نہ ہوا تھا پھر وتروں کا معاملہ محکم ہوا تو اس سلسلہ میں ترک کی رخصت ختم کر دی گئی۔ یہ روایات اس کی مؤید ہیں۔

۲۴۳۲: مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَهْبٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ الْغَافِقِيُّ' عَنْ عَمِّهِ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ' وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ' فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَوْمَى إِلَيْهَا أَنْ تَنَحَّيْ' وَقَالَ : هٰذِهِ صَلَاةٌ زِدْتُمُوهَا).

۲۴۳۲: ایاس بن عامر نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز ادا فرماتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتیں جب وتروں کا ارادہ فرماتے تو ان کی طرف اشارہ فرماتے کہ آگے سے ہٹ جاؤ اور فرمایا یہ نماز ہے جو تمہیں زائد دی گئی ہے۔

۲۴۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَيُّوْبَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۴۳۳: ابوعبدالرحمٰن المقری نے موسیٰ بن ایوب سے بیان کیا پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۴۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ وَاللَّيْثُ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ'

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَاشِدٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ الْعَدَوِیِّ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ، هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، مَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْوِتْرَ الْوِتْرَ). "

۲۴۳۴: عبداللہ بن ابی راشد نے خارجہ بن حذافہ عدویؓ سے نقل کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ کیا ہے وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور وہ عشاء کی نماز اور طلوع فجر کے درمیان ہے اور وہ نماز وتر ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الوتر باب۱، نمبر۱٤۱۸، ترمذی فی الوتر باب۱، نمبر٤۵۲، ابن ماجه فی الاقامه باب۱۱٤، نمبر۱۱٦۸، درامی فی الصلاة باب۲۰۸۔

۲۴۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِيْبٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۴۳۵: لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۴۳۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ لَهِيْعَةَ أَنَّ أَبَا تَمِيْمٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْجَيْشَانِیَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : أَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (إِنَّ اللّٰهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً فَصَلُّوْهَا، مَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ، الْوِتْرَ الْوِتْرَ)، أَلَا وَأَنَّهُ أَبُوْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیُّ. قَالَ أَبُوْ تَمِيْمٍ، فَكُنْتُ أَنَا وَأَبُوْ ذَرٍّ قَاعِدَيْنِ فَأَخَذَ أَبُوْ ذَرٍّ بِيَدِیْ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى أَبِیْ بَصْرَةَ، فَوَجَدْنَاهُ عِنْدَ الْبَابِ الَّذِیْ عَلَى دَارِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ : يَا أَبَا بَصْرَةَ أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: (إِنَّ اللّٰهَ زَادَكُمْ صَلَاةً فَصَلُّوْهَا، فِيْمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلَى طُلُوْعِ الْفَجْرِ، الْوِتْرَ الْوِتْرَ)؟ فَقَالَ أَبُوْ بَصْرَةَ : نَعَمْ، قَالَ : أَنْتَ سَمِعْتَهُ. قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : أَنْتَ تَقُوْلُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ؟ قَالَ : نَعَمْ. فَأَكَّدَ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَمْرَ الْوِتْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لِأَحَدٍ فِیْ تَرْكِهِ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ، لَيْسَ فِی التَّأْكِيْدِ كَذٰلِكَ. فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وِتْرِهِ، عَلَى الرَّاحِلَةِ، كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ تَأْكِيْدِهِ إِيَّاهُ، ثُمَّ أَكَّدَهُ مِنْ بَعْدُ نَسْخَ ذٰلِكَ. وَقَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ الصَّلَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُصَلِّيَهَا قَاعِدًا، وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ، وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِیْ سَفَرِهِ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ وَالنُّزُوْلَ. وَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّی التَّطَوُّعَ عَلَى الْأَرْضِ

قَاعِدًا' وَيُصَلِّيهِ فِيْ سَفَرِهِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ.فَكَانَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ' هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْهِ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ' وَالَّذِيْ لَا يُصَلِّيْهِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ' هُوَ الَّذِيْ لَا يُصَلِّيْهِ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ' هٰكَذَا الْأُصُوْلُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا .ثُمَّ كَانَ الْوِتْرُ بِاتِّفَاقِهِمْ' لَا يُصَلِّيْهِ الرَّجُلُ عَلَى الْأَرْضِ قَاعِدًا وَهُوَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَهُ فِيْ سَفَرِهِ عَلَى الرَّاحِلَةِ وَهُوَ يُطِيْقُ النُّزُوْلَ .فَمِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ - عِنْدِيْ - ثَبَتَ نَسْخُ الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ' وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ' عَلٰى أَنَّهُ فَرِيْضَةٌ وَلَا تَطَوُّعٌ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۴۳۶: ابوتمیم عبداللہ بن مالک جیشانی نے بتلایا کہ میں نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ مجھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی نے اطلاع دی ہے کہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے پس اس کو پڑھو وہ عشاء اور صبح کے مابین ہے وہ وتر ہے اور سنو وہ راوی ابو بصرہ غفاری ہیں ابوتمیم کہتے ہیں میں اور ابوذر رضی اللہ عنہ اکٹھے بیٹھے تھے ابوذر نے میرا ہاتھ پکڑا ہم دونوں ابوبصرہ کے پاس گئے تو ان کو اس دروازے کے پاس پایا جو عمرو بن عاصؓ کے گھر کے پاس ہے ابوذر کہنے لگے اے ابوبصرہ کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایک نماز کا اضافہ فرمایا ہے وہ عشاء سے طلوع فجر کے درمیان ہے وہ وتر ہے وتر ہے۔ ابوبصرہ کہنے لگے ہاں۔ ابوذر کہنے لگے کیا تم نے آپ سے سنا ہے اس نے کہا ہاں۔ پھر ابوذر نے کہا کیا تم نے کہا ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے انہوں نے کہا جی ہاں۔ ان آثار میں وتروں کی خوب تاکید کر دی اور اس کے چھوڑنے کی کسی کو رخصت نہیں دی' حالانکہ پہلے اس طرح تاکید نہ تھی۔ پس عین ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جن وتروں کا حالت سواری میں معاینہ کیا یہ آپ پر تاکید وتر سے پہلے کا واقعہ ہو۔ پھر آپ نے تاکید کر دی جس سے پہلا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم ایک اتفاقی قاعدہ یہ بھی پاتے ہیں کہ اگر کسی شخص کو فرض نماز میں قیام پر قدرت ہو تو وہ بیٹھ کر نماز فرض ادا نہیں کر سکتا اور اگر سواری سے اُترنے کی طاقت ہو تو وہ سفر میں سواری پر فرض ادا نہیں کر سکتا اور ہمارے پیش نظر یہ بات بھی ہے کہ نوافل زمین پر قیام کی قدرت کے باوجود بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اور حالت سفر میں وہ سواری پر بھی ادا کر سکتا ہے۔ تو جس نماز کو قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے اسی نماز کو سفر میں سواری پر ادا کر سکتا ہے اور جو نماز قیام پر قدرت کے ہوتے ہوئے بیٹھ کر ادا نہیں کر سکتا' اسے حالت سفر میں سواری پر بھی ادا نہیں کر سکتا۔ اس قاعدے پر سب کا اتفاق ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ جب کوئی شخص نماز وتر کھڑے ہو کر ادا کرنے کی قدرت رکھتا ہو تو وہ زمین پر بیٹھ کر ادا نہیں کر سکتا۔ پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب کوئی شخص حالت سفر میں سواری سے نیچے اُتر سکتا ہو وہ نماز وتر سواری پر نہیں پڑھ سکتا۔ تو اس لحاظ سے میرے ہاں وتر کا حکم منسوخ ہے۔ مگر اس میں نماز کے فرض یا نفل ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ یہ ہمارے امام ابوحنیفہ' ابویوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: روایت نمبر ۲۴۳۴ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: ان روایات میں وتروں کی تاکید کردی گئی اور ان کے چھوڑنے کی کسی کو اجازت نہیں رہی یہ سلسلہ شروع میں تھا اس وقت اتنی تاکید بھی نہ تھی۔

پس یہ بالکل درست ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری پر وتر پڑھنا نقل کیا یہ ان تاکیدات سے پہلے تھا پھر جب تاکید کردی گئی تو سواری پر وتروں کا پڑھنا منسوخ کردیا گیا۔

نظر طحاوی یا دلیل عقلی:

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ فرض نماز مرد کو بیٹھ کر پڑھنی درست نہیں جبکہ وہ قیام کی طاقت رکھتا ہو اور اس کا سفر میں سواری پر پڑھنا درست نہیں ہے جبکہ قیام وتروں کی طاقت رکھتا ہو جب ہم نے نوافل پر غور کیا تو ان کو زمین پر بیٹھ کر پڑھنا درست پایا اور سفر میں ان کا سواری پر پڑھنا درست ہے نوافل کو جو بیٹھ کر پڑھ رہا ہے وہ قیام کی طاقت رکھتا ہے اور وہی سفر میں ان کو سواری پر پڑھ رہا ہے اور دوسری طرف جو قیام کی طاقت کے ہوتے ہوئے بیٹھ کر ان کو نہیں پڑھ رہا یہ وہی شخص ہے جو سفر میں ان کو سواری پر نہیں پڑھتا یہ متفقہ اصول ہے۔

اب وتروں پر نظر ڈالیں کہ ان کو بالاتفاق زمین پر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتے جبکہ کھڑے ہونے کی طاقت ہو پس تقاضا نظر یہ ہے کہ سفر میں بھی ان کو سواری پر نہ پڑھا جائے جبکہ اترنے کی طاقت ہو میرے نزدیک وتروں کا نسخ اسی لحاظ سے ثابت ہے۔ اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ یہ فرض ہیں یا نفل ہیں یہی امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشُكُّ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِيْ أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا؟

جب تعداد رکعات میں شک ہو

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: اگر کسی کو اپنی نماز کی تین یا چار رکعت میں شک ہو جائے تو امام حسن بصری و عطاء رحمہما اللہ کے ہاں صرف سجدہ سہو سے نماز پوری کرلے۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ کے ہاں اقل پر عمل کرے اور سجدہ سہو کرے تو نماز درست ہو جائے گی۔

نمبر ③: احناف کے ہاں اقل کی بجائے ظن غالب پر عمل کرے اور اگر ظن برابر ہو تو اقل پر عمل کرے اور سجدہ بھی کرے تب نماز

ہوگی۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: جب نماز میں شک ہو تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز ہو جائے گی۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنُ مُحْرِزٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زَمْعَةَ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ سَعِيْدٍ' وَأَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ' فَخَلَطَ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ' فَلَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى؟ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ).

۲۴۳۷: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے تو اس کی نماز میں خلل ڈالتا ہے پس اس کو یہ خبر نہیں رہتی کہ اس نے کتنی نماز ادا کی ہے پس (اس وقت وہ) دو سجدے بیٹھ کر کرے۔

تخریج : بخاری فی السهو باب۷' مسلم فی المساجد نمبر۸۲' ابو داؤد فی الصلاة باب۱۹۲' نمبر۱۰۳۰' ترمذی فی المواقیت باب۱۷٤'نمبر۳۹۷' نسائی فی السهو باب۲۵' مالك فی السهو نمبر۱' مسند احمد ۲۴۱/۲' ۲۷۳' بلفظ فلبس علیه صلاته فلیلبس علیه۔

۲۴۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۴۳۸: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۴۳۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ' قَالَ : ثَنَا إِدْرِيْسُ بْنُ يَحْيٰى' عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ' قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ شِهَابٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۲۴۳۹: عمرو بن حارث سے ابوشہاب سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۴۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ' عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا) ؟ "ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۴۴۰: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگتا ہے پھر اسے معلوم نہیں رہتا کہ اس نے چار پڑھی ہیں یا تین؟ پھر اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی السهو باب۷' مسلم فی المساجد نمبر۸۳' ابن ماجه فی الاقامة باب۱۳۵' نمبر۱۲۱٦' مسند احمد ۲۸۳/۲۔

۲۴۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۴۴۱: یحییٰ نے ابوسلمہ سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۴۴۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۴۴۲: یحییٰ نے ابوسلمہ سے انہوں نے اپنی سند روایت نقل کی ہے۔

۲۴۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَزَادَ (ثُمَّ يُسَلِّمُ) .

۲۴۴۳: ابوسلمہ نے بیان کیا کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ ثم یسلم کے لفظ زائد ہیں۔

۲۴۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ وَلَّى وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ يَلْتَمِسُ الْخِلَاطَ فَإِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ مَنَّاهُ وَذَكَّرَهُ مِنْ حَاجَتِهِ مَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى لَا يَدْرِيَ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ) .

۲۴۴۴: عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ شیطان جب نماز کی اذان دی جائے تو پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور (ڈر سے) اس کے شرمگاہ سے ہوا نکلتی ہے پھر جب جماعت کھڑی ہو جاتی ہے تو ملاوٹ کرنے کی کوشش کرتا ہے جب تم میں سے کوئی نماز میں مصروف ہو جاتا ہے تو وہ اسے تمنائیں دلاتا ہے اور اس کی وہ ضروریات یاد دلاتا ہے جو یاد نہیں ہوتیں۔ اس کا حال یہ ہو جاتا ہے کہ اس کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعت ادا کی ہیں جب تم ایسی صورت حال پاؤ تو بیٹھ کر دو سجدے (سہو کے) کرو۔

۲۴۴۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا صَلَّى

أَحَدُكُمْ، فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا؟ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا : هٰذَا حُكْمُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ الشَّكُّ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمْ يَدْرِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ؟ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ يَبْنِيْ عَلَى الْأَقَلِّ حَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّهُ قَدْ أَتٰى بِمَا عَلَيْهِ يَقِيْنًا .وَقَالُوْا : لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْمُصَلِّيْ غَيْرُ تَيْنِكَ السَّجْدَتَيْنِ، لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا قَدْ زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَأَوْجَبَ عَلَيْهِ قَبْلَ السَّجْدَتَيْنِ الْبِنَاءَ عَلَى الْيَقِيْنِ، حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِيْنًا زَوَالَ مَا قَدْ كَانَ عَلِمَ وُجُوْبَهُ عَلَيْهِ بِالْيَقِيْنِ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ.

۲۴۴۵: ہلال بن عیاض کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسعید خدریؓ نے بتلایا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اوراسے معلوم نہ رہے کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو اسے بیٹھ کر دوسجدے کر لینے چاہئیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ یہ اس شخص کا حکم ہے جس کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اوراسے معلوم نہ ہو کہ آیا اس نے اس میں اضافہ کیا ہے یا کمی تو قعدہ کی حالت میں سلام پھیر کر اس پر صرف دوسجدے لازم ہیں۔مگر دیگر حضرات نے فرمایا کہ وہ کم رکعات پر بنیاد رکھے تا کہ اسے یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنے ذمہ فریضہ کو ادا کر دیا ہے۔رہی یہ روایت تو اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ نمازی پر ان دوسجدات کے علاوہ کوئی چیز لازم نہیں۔کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت میں اس سے اضافہ بھی مذکور ہے۔آپ نے نمازی پر دوسجدات سے پہلے یہ لازم کر دیا کہ وہ یقین پر بنیاد رکھے تا کہ اسے قطعی طور پر علم ہو جائے کہ اس نے اپنے فریضہ کو صحیح ادا کر دیا ہے۔روایت ذیل میں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۹۲' نمبر ۱۰۲۹' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۷۴' ۳۹۶۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جس کو نماز پڑھتے یہ یاد نہ رہے کہ اس کی تین رکعت ہوئیں یا چار تو اسے سہو کے دوسجدے کر لینے کافی ہیں مزید کسی بات کی حاجت نہیں۔

موقف فریق ثانی ودلیل: جس کو یہ یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار تو وہ اقل کو بنیاد بنائے کہ وہ یقینی ہیں اور بقیہ نماز اس کے مطابق سجدہ سہو سے مکمل کر لے۔

فریق اوّل کا جواب:

ان روایات میں ہرگز ایسی کوئی دلیل نہیں جو یہ بتلائے کہ اس پر سوائے سجدہ سہو کے کوئی چیز لازم نہیں کیونکہ اس سے زائد بات والی روایات موجود ہیں اسے دوسجدوں سے پہلے یقین پر بنا کرنی ہوگی تا کہ اسے معلوم ہو کہ یقینی طور پر اس کے ذمہ کتنی رکعات باقی ہیں۔جیسا کہ یہ روایات شاہد ہیں۔

۲۴۴۶: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ' قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيْلُ الْمَكِّيُّ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ أُذَاكِرُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمْرَ الصَّلَاةِ' فَأَتَى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ' فَقَالَ : أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَا : بَلَى .قَالَ : أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : (اِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَشَكَّ فِي النُّقْصَانِ' فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ). "

۲۴۴۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز کے سلسلہ میں مذاکرہ کر رہا تھا اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آ گئے اور کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے ہم نے کہا کیوں نہیں! کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جب تم میں سے کوئی آدمی نماز ادا کرے اور پھر اسے نماز میں نقصان کا شک گزرے تو وہ نماز پڑھتا رہے یہاں تک کہ اضافہ کا شک ہو جائے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۷٤۔

۲۴۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ' عَنْ كُرَيْبٍ' مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' قَالَ : جَلَسْتُ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : ابْنُ عَبَّاسٍ' هَلْ سَمِعْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ اِذَا نَسِيَ صَلَاتَهُ فَلَمْ يَدْرِ' أَزَادَ أَمْ نَقَصَ مَا أَمَرَ فِيْهِ؟ .قَالَ : قُلْتُ مَا سَمِعْتُ أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ شَيْئًا .قَالَ : لَا وَاللّٰهِ' مَا سَمِعْتُ فِيْهِ شَيْئًا وَلَا سَأَلْتُ عَنْهُ .إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : فِيْمَا أَنْتُمَا؟ فَأَخْبَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : سَأَلْتُ هٰذَا الْفَتَى عَنْ كَذَا فَلَمْ أَجِدْ عِنْدَهُ عِلْمًا .فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ : لٰكِنْ عِنْدِيْ' لَقَدْ سَمِعْتُ ذَاكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ عُمَرُ : أَنْتَ عِنْدَنَا الْعَدْلُ الرَّضِيُّ' فَمَاذَا سَمِعْتَ؟ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (اِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ' فَشَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً' فَإِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ أَوِ الْأَرْبَعِ' فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثًا حَتّٰى يَكُوْنَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ' ثُمَّ يَسْجُدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ). "

۲۴۴۷: کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تو انہوں نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق سنا جو نماز میں بھول جائے اور یہ یاد نہ رہے کہ آیا مامورہ

رکعات میں اس نے اضافہ کیا ہے یا کمی؟ میں نے کہا اے امیر المؤمنین آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں کچھ سنا ہے تو انہوں نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم! نہ میں نے اس سلسلے میں کوئی چیز سنی اور نہ میں نے آپ سے کچھ دریافت کیا۔ اچانک اس وقت عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے اور کہنے لگے تم کس بارے میں گفتگو کر رہے ہو؟ عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بتلایا کہ میں نے اس نوجوان سے یہ دریافت کیا مگر میں نے ان کے پاس کوئی بات اس سلسلے میں نہیں پائی۔ تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ کہنے لگے لیکن میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں سن رکھا ہے عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے تم ہمارے ہاں انصاف والے پسندیدہ آدمی ہو تم بتاؤ تم نے کیا سنا ہے؟ عبدالرحمٰنؓ: میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو جائے ایک اور دو میں شک ہو تو اس کو ایک شمار کرے اور جب تین یا چار میں شک ہو تو ان کو تین قرار دے یہاں تک کہ اضافے کا خیال پیدا ہو جائے پھر سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه نمبر ۱۲۰۹۔

۲۴۴۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِيْنِ وَيَدَعُ الشَّكَّ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ نَقَصَتْ فَقَدْ أَتَمَّهَا وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ الشَّيْطَانَ وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَ مَا زَادَ وَالسَّجْدَتَانِ لَهُ نَافِلَةٌ).

۲۴۴۸: عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اسے معلوم نہ رہے کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ یقین پر بناء کرے اور شک کو چھوڑ دے اگر اس کی نماز کم بنتی ہو تو پوری کرے اور دو سجدے شیطان کو ذلیل کرنے والے ہوں گے اور اگر اس کی نماز پوری تھی تو جو اضافہ ہوا اور دو سجدے اس کی زائد نماز بن جائے گی۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۸۸ ابن ماجه فی الاقامه نمبر ۱۲۱۰۔

۲۴۴۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ).

۲۴۴۹: ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ بیٹھ کر دو سجدے سلام سے پہلے کرے۔

۲۴۵۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ : ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ عَنْ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ (قَبْلَ التَّسْلِيْمِ).

۲۴۵۰: ماجشون نے زید سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ قبل التسلیم کا لفظ نہیں کہا۔

۲۴۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ .ح .

۲۴۵۱: ابن وہب نے کہا کہ مالک نے اپنی سند سے نقل کیا۔

۲۴۵۲: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : أَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَزِيْدُ عَلَى الْآثَارِ الْأُوَلِ، لِأَنَّ هٰذِهِ تُوْجِبُ الْبِنَاءَ عَلَى الْأَقَلِّ، وَالسَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَهِيَ أَوْلٰى مِنْهَا، لِأَنَّهَا قَدْ زَادَتْ عَلَيْهَا .وَقَالَ آخَرُوْنَ : الْحَكَمُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ يَّنْظُرَ الْمُصَلِّيْ إِلٰى أَكْبَرِ رَأْيِهِ فِيْ ذٰلِكَ، فَيَعْمَلُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، بَعْدَ التَّسْلِيْمِ .وَإِنْ كَانَ لَا رَأْيَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، بَنٰى عَلَى الْأَقَلِّ، حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِيْنًا، أَنَّهُ قَدْ صَلّٰى مَا عَلَيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۲۴۵۲: مالک نے زید سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ کا تذکرہ نہیں کیا۔ امام طحاوی مِیْسَلِیْ فرماتے ہیں کہ ان روایات میں پہلی روایات سے اضافہ منقول ہے۔ کیونکہ یہ روایات کم سے کم پر بناء کر کے دو سجدات کو لازم کرتی ہیں۔ پس یہ روایات ان سے اولیٰ ہیں کیونکہ ان میں اضافہ ہے۔ دیگر علماء نے کہا اصل حکم اس کے متعلق یہ ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی غالب رائے پر غور کر کے اس پر عمل پیرا ہو۔ پھر سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کر لے اور اگر اس کی پختہ رائے نہ ہو تو پھر کم رکعات پر بناء کر لے تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے اپنے کامل فرض کو ادا کر دیا ہے۔ ان کی دلیل روایت ذیل ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے بناء علی الاقل یعنی کم تعداد پر بناء کی جائے گی اور دو سجدے بھی ہوں گے یہ روایات پہلی روایات سے اولیٰ ہیں کیونکہ ان میں بناء علی الاقل کا تذکرہ زائد ہے اور ثقہ کا اضافہ درست ہے پس ان کی بجائے ان پر عمل کیا جائے گا۔

فریق ثالث کا مؤقف اور دلائل: نمازی اپنے غالب گمان کو دیکھے اور اس پر عمل کرے اور اگر غالب گمان نہ ہو تو تب بناء علی الاقل کرے اور پھر سلام کے بعد دو سجدے کرے۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۴۵۳: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الشَّكِّ فِي الصَّلَاةِ .فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَإِنْ كَانَتِ التَّطَوُّعَ اسْتَقْبَلْتُ، وَإِنْ كَانَتْ فَرِيْضَةً سَلَّمْتُ وَسَجَدْتُ. قَالَ : فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ : مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

۲۴۵۳: منصور کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا کہ نماز میں شک کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا میں نفلوں میں تو نماز نئے سرے سے شروع کر لیتا ہوں اگر فرض ہوں تو سلام پھیر کر دو سجدے کرتا ہوں۔

۲۴۵۴: حَدَّثَنِیْ عَلْقَمَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (اِذَا سَهَا اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ، فَلْیَتَحَرَّ وَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ).

۲۴۵۴: علقمہ نے حضرت ابن مسعودؓ سے نقل کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے تو وہ تحری کرے اور دو سجدے کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۹۰ نمبر ۱۰۲۰۔

۲۴۵۵: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ : ثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ : ثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : (اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلَمْ یَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی اَمْ اَرْبَعًا؟ فَلْیَنْظُرْ اَحْرٰی ذٰلِكَ اِلَی الصَّوَابِ فَلْیُتِمَّهٗ ثُمَّ لِیُسَلِّمْ ثُمَّ لِیَسْجُدْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ وَیَتَشَهَّدُ وَیُسَلِّمُ).

۲۴۵۵: علقمہ نے عبداللہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز ادا کرے اسے معلوم نہ رہے کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو اسے ان میں سے زیادہ درست کو دیکھنا چاہئے پھر اسے پورا کر کے سلام پھیر دے پھر سہو کے دو سجدے کرے اور تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۸۹ ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۳۳ نمبر ۱۲۰۳۔

۲۴۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَنْصُوْرٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ (وَیَتَشَهَّدُ).

۲۴۵۶: روح بن قاسم نے منصور سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی البتہ "یتشهد" کے لفظ ذکر نہیں کئے۔

۲۴۵۷: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ .فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْعَمَلُ بِالتَّحَرِّیْ. وَتَصْحِیْحُ الْآثَارِ یُوْجِبُ مَا یَقُوْلُ اَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ لِاَنَّ هٰذَا الْمَعْنَی اِنْ بَطَلَ وَوَجَبَ اَنْ لَا یُعْمَلَ بِالتَّحَرِّیْ انْتَفٰی هٰذَا الْحَدِیْثُ .وَاِنْ وَجَبَ الْعَمَلُ بِالتَّحَرِّیْ اِذَا كَانَ لَهٗ رَاْیٌ وَالْبِنَاءُ عَلَی الْاَقَلِّ اِذَا لَمْ یَكُنْ لَهٗ رَاْیٌ اسْتَوٰی حَدِیْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَحَدِیْثُ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَحَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَصَارَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهَا قَدْ جَاءَ فِیْ مَعْنًی غَیْرِ الْمَعْنَی الَّذِیْ جَاءَ فِیْهِ الْآخَرُ .وَهٰكَذَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُخَرَّجَ عَلَیْهِ الْآثَارُ

وَيُحْمَلَ عَلَى الْاِتِّفَاقِ، مَا قُدِرَ عَلَى ذٰلِكَ، وَلَا يُحْمَلُ عَلَى التَّضَادِّ إِلَّا أَنْ لَا يُوْجَدَ لَهَا وَجْهٌ غَيْرُهُ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَمِمَّا يُصَحِّحُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، مَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ بِرَأْيِهِ أَنَّهُ يَتَحَرّٰى .

۲۴۵۷: زائد بن قدامہ نے منصور سے نقل کیا پھرانہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔اس روایت میں تحری پرعمل کا ذکر ہے اور روایات کی تصحیح اس قول کے قائلین کی بات کو لازم کر رہی ہے۔ کیونکہ اگر یہ معنی باطل ہو جائے اور سوچ و بچار ضروری نہ رہے تو اس روایت کی نفی ہو جائے گی اور اگر ہم تحری پرعمل کو لازم قرار دیں جبکہ اس کی ایک رائے ٹھہر جائے اور اگر رائے قرار نہ پائے تو قلیل پر بناء کی جائے تو اس صورت میں روایت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور روایت ابوسعید اور روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ برابر ہو کر ہر روایت کا ایک الگ معنی بن جائے گا جو دوسری میں نہیں۔اس طرح مناسب یہ ہے کہ آثار کو ایسے معنی پر نکالا جائے اور جس حد تک ہو سکے اتفاق پر محمول کیا جائے اور تضاد سے بچا جائے سوائے اس صورت میں کہ جب اس کے علاوہ اور کوئی راہ نہ ملے۔آثار کے معانی کی تصحیح کا یہی تقاضا ہے اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور جس روایت سے ان حضرات کے مذہب کی تائید ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اسناد سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت نقل کی ہے جو اس باب کی ابتداء میں گزری۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے فرمایا کہ وہ تحری کر لے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ تحری پرعمل کیا جائے اور اگر گمان غالب نہ ہو تو پھر اقل پرعمل کیا جائے تمام آثار کی تصحیح تو اس چیز کو لازم کر رہی ہے جو فریق ثالث نے کہی کیونکہ اگر اس مفہوم کو باطل قرار دیا جائے اور تحری کو لازم نہ قرار دیں تو اس حدیث کے مضمون کی نفی ہو جاتی ہے اور اگر اس کی رائے ہو اور اس پرعمل کو لازم قرار دیا جائے اور رائے نہ ہونے کی صورت میں اقل کو بنیاد بنایا جائے تو عبدالرحمٰن بن عوف ابوسعید ابن مسعود رضی اللہ عنہم کی روایات برابر ہو جاتی ہیں پس ان میں سے ہر ایک ایک ایسے معنی میں ہو جاتی ہے جو اس معنی سے مختلف ہے جو دوسری روایت میں وارد ہوا ہے اس طرح آثار کو جہاں تک ممکن ہو اتفاق پر محمول کریں اور تضاد پر حتی الامکان محمول نہ کریں۔

آثار کے معانی کے لحاظ سے اس باب کا حکم یہ ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

اور ایک اور چیز بھی فریق ثالث کے قول کی تصحیح کرتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس باب کے شروع میں نقل کیا ہے پھر انہوں نے اپنی رائے اور اجتہاد سے یہ کہا انه یتحری روایت یہ ہے۔

۲۴۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا شَيْخٌ أَحْسِبُهُ أَبَا زَيْدٍ الْهَرَوِيَّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ إِدْرِيْسُ : أَخْبَرَنِيْ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ قَالَ : قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (فِي الْوَهْمِ يَتَحَرّٰى). وَقَدْ رَوٰى عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۲۴۵۸: شعبہ نے بیان کیا کہ ادریس نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا وہ تحری کرلے خیال میں۔

تخریج : مسند احمد ۳۹/۲۔

اور ابوسعیدؓ کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۴۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ رَجُلٍ سَهَا، فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلّٰى، أَثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا؟ فَقَالَا : يَتَحَرّٰى أَصْوَبَ ذٰلِكَ فَيُتِمَّهُ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

۲۴۵۹: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوسعیدؓ سے ایک آدمی نے پوچھا جو نماز میں بھول گیا اور اسے معلوم نہ رہا کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار۔ دونوں نے کہا وہ ان میں زیادہ بہتر کی تحری کر کے مکمل کرلے پھر بیٹھ کر دو سجدے کرلے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ۸۸۔

۲۴۶۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : فِي الْوَهْمِ يَتَحَرّٰى. قَالَ : قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَاهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هُوَ إِذَا كَانَ لَا يَدْرِيْ أَثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا؟ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدُهُمَا أَغْلَبَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْآخَرِ. وَأَمَّا إِذَا كَانَ أَحَدُهُمَا أَغْلَبَ فِيْ قَلْبِهِ مِنَ الْآخَرِ، عَمِلَ عَلٰى ذٰلِكَ. فَقَدْ وَافَقَ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا جَمَعَ مَا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَجَابَ بِهِ الَّذِيْ سَأَلَهُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْأَخِيْرَةِ، لَا مَا قَالَ مَنْ خَالَفَهُمْ. وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي التَّحَرِّيْ مِثْلَهُ.

۲۴۶۰: سلیمان یشکری نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا وہ خیال میں تحری کرے اس نے پوچھا آپ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ بات کہی ہے انہوں نے جواب دیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔ اس روایت مذکورہ سے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس بات کو نقل کیا ہے وہ اس صورت میں ہے جبکہ اس کو معلوم نہ ہو کہ آیا اس نے تین پڑھی ہیں یا چار؟ اور ان

میں سے کوئی ایک بات اس کے دل میں دوسری سے غالب نہ ہو اور اگر ایک بات دوسری سے غالب ہو تو پھر اسی غالب پر عمل کرے جب ہم نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو جو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی اور جو بات انہوں نے خود ان سے سوال کرنے والوں کے جواب میں کہی اکٹھا کیا گیا تو اس دوسرے قول کے کہنے والوں کے موافق بات بن گئی ان کے مخالف قول کے موفق نہ بن سکی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی تحری سے متعلق اسی قسم کی بات منقول ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس سے یہ ثابت ہوا کہ ابو سعیدؓ نے جو بات پہلے روایت کی ہے وہ اس وقت ہے جبکہ اس کو معلوم نہ ہو کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اور ان میں سے ایک کا دل میں غلبہ نہ ہو لیکن جب ایک کا ظن غالب ہو تو اس پر عمل کرے اس طرح ابو سعیدؓ کی روایت اور آپ سے کیا جانے والا استفسار اور اس کا جواب دونوں موافق ہو جاتے ہیں اور اس طرح فریق ثالث کی بات پختہ نظر آتی ہے البتہ دوسروں کے قول پر روایات کی موافقت نہیں ہوتی اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی تحری کے سلسلہ میں اس طرح کی روایت ہے جس کو ہم نقل کرتے ہیں۔

۲۴۶۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ، قَالَ: أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَأَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

۲۴۶۱: حماد بن سلمہ اور ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۴۶۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ: إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلْيَتَوَخَّ الَّذِيْ يَظُنُّ أَنَّهُ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهِ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ.

۲۴۶۲: سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو تو وہ اپنے گمان کے مطابق تحری کرے پھر نماز ادا کرے اور بیٹھ کر دو سجدے کرے۔

تخریج : موطا مالك في النداء نمبر ٦٣۔

۲۴۶۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَالِمٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۴۶۳: عمر بن محمد نے سالم سے خبر دی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۴۶۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنِ النِّسْيَانِ فِيْ صَلَاةٍ يَقُوْلُ لِيَتَوَخَّ أَحَدُكُمُ الَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَلْيُصَلِّهِ.

۲۴۶۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب ان سے نماز کی بھول کے بارے میں پوچھا جاتا تو

فرماتے کہ جس کو بھول جانے کا گمان ہو وہ تحری کرے اور نماز پوری کرے۔

تخریج : روایت ۲۴۶۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۴۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي التَّحَرِّي فِي الشَّكِّ فِي الصَّلَاةِ بِمِثْلِ مَا فِي حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ عُمَرَ نَفْسِهِ. وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ، أَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَبْلَ دُخُولِهِ فِي الصَّلَاةِ، قَدْ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِأَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، فَلَمَّا شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ جَاءَ بِبَعْضِهَا، وَجَبَ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ، لِيُعْلَمَ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ. فَرَأَيْنَاهُ لَوْ شَكَّ فِي أَنْ يَكُونَ قَدْ صَلَّى، لَكَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ صَلَّى، وَلَا يَعْمَلُ فِي ذٰلِكَ بِالتَّحَرِّي. فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى هٰذَا أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ فِي كُلِّ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَرْضًا، وَعَلَيْهِ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ جَاءَ بِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ الْفَرْضَ عَلَيْهِ غَيْرُ وَاجِبٍ، حَتّٰى يَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ وَاجِبٌ عَلَيْهِ. قِيلَ لَهُ: لَيْسَ هٰكَذَا وَجَدْنَا الْعِبَادَاتِ كُلَّهَا، لِأَنَّا قَدْ تَعَبَّدْنَا أَنَّهُ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْنَا فِي يَوْمِ ثَلَاثِينَ مِنْ شَعْبَانَ، فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ رَمَضَانَ، فَيَجِبُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَعْبَانَ، فَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ، أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْنَا صَوْمُهُ، حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَنَصُومُهُ. وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَا آخِرَ شَهْرِ رَمَضَانَ إِذَا أُغْمِيَ عَلَيْنَا فِي يَوْمِ الثَّلَاثِينَ، فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَيَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ. وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مِنْ شَوَّالٍ فَلَا يَكُونُ عَلَيْنَا صَوْمُهُ، أُمِرْنَا بِأَنْ نَصُومَهُ، حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ لَيْسَ عَلَيْنَا صَوْمُهُ. فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي شَيْءٍ بِيَقِينٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ إِلَّا بِيَقِينٍ. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ مَنْ دَخَلَ فِي صَلَاةٍ بِيَقِينٍ، أَنَّهَا عَلَيْهِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ الْخُرُوجُ مِنْهَا إِلَّا بِيَقِينٍ أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُ الْخُرُوجُ مِنْهَا. وَقَدْ جَاءَ مَا اسْتَشْهَدْنَا بِهِ مِنْ حُكْمِ الْإِغْمَاءِ فِي شَعْبَانَ، وَشَهْرِ رَمَضَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرًا كَمَا ذَكَرْنَاهُ. فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ.

۲۴۶۵: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کو نماز میں شک ہو کہ آیا وہ تحری کرے انہوں نے سابقہ روایت ۲۴۶۲ میں مذکور جواب دیا۔ غور وفکر کے انداز سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ ہمارے پاس متفقہ اصول موجود ہے کہ نماز کی ابتداء سے پہلے اس پر چار رکعات لازم تھیں۔ اب داخلہ کے بعد اس کو شک ہوا تو اس کا حکم جاننے کی غرض سے غور وفکر لازم ہو گیا۔ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اگر اسے نماز کی ادائیگی اور عدم ادائیگی میں شبہ ہوتا تو اس کے لیے پڑھنا ضروری تھا۔ تاکہ یقین سے ادائیگی ثابت ہو جائے۔ فقط تحری کام نہ

دے گی۔ پس اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ تمام فرائض نماز میں فکر یہی فیصلہ کرتی ہے تاکہ ادائیگی یقین سے ثابت ہو جائے۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ فرض اس کے ذمہ اس وقت تک لازم نہیں ہوتا جب تک اس کے فرض ہونے کا یقین نہ ہو۔ تو اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ تمام عبادات اس طرح نہیں پائی جاتیں کیونکہ ہم اس طرح پاتے ہیں کہ اگر تیس شعبان والی رات چاند نظر نہ آیا تو اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہو تو اس لحاظ سے اس کا روزہ فرض ہوگا اور یہ احتمال ہے کہ یہ شعبان کا آخری دن ہو۔ اس اعتبار سے اس کا روزہ لازم نہ ہوگا۔ تو اس سے یہ واضح ہوا کہ رمضان المبارک کا مہینہ ہونے کا کامل یقین نہ ہو تو ہم پر روزہ رکھنا فرض نہ ہوگا۔ بالکل اسی طرح رمضان المبارک کی تیسویں شب چاند نظر نہ آیا تو اس احتمال کی وجہ سے کہ رمضان المبارک کا تیسواں روزہ ہے روزہ رکھنا فرض ہے اور دوسری طرف اس کے یکم شوال ہونے کا احتمال ہے جس کی وجہ سے اس دن کا روزہ ہم پر لازم نہیں۔ مگر اس احتمال کے باوجود روزے کا حکم دیا گیا اور اس کا رکھنا اس وقت تک فرض ہے، جب تک یقین سے اس کی عدم فرضیت کا علم نہ ہو جائے۔ پس جو شخص کسی چیز میں یقین سے داخل ہو تو اس سے یقین ہی کے ساتھ نکلنا ممکن ہے۔ پس اس پر قیاس اس بات کو چاہتا ہے کہ جو آدمی اپنی نماز میں اس یقین سے داخل ہوا کہ وہ اس پر لازم ہے، تو اس کو اس سے اس یقین کے بغیر نکلنا حلال نہیں کہ اب اس کے لیے نکلنا جائز ہو چکا اور ہم نے شعبان کے آخر میں اور رمضان کے اواخر میں چاند نہ نکلنے کے سلسلہ سے جو استدلال کیا ہے اس کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے کثیر روایات وارد ہوئی ہیں۔ روایات درج ذیل ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ بدلیل فریق ثانی:

اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ نماز میں داخلے سے پہلے نمازی پر چار رکعت لازم تھیں اور نماز میں داخل ہونے کے بعد بھی چار لازم رہیں اور نماز کے دوران شک پیدا ہوا تو نظر و فکر کے لحاظ سے اس کا حکم معلوم کرنے کی حاجت پڑی پس ہم نے ایک جز پر غور کیا کہ اگر نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے میں شک پیدا ہو جائے تو حکم یہ ہے کہ وہ نماز کو دوبارہ پڑھے تاکہ یقیناً ادائیگی ہو جائے اس صورت میں تحری سے کام لینا جائز نہیں تو غور سے جب نماز کے ہر جز پر یہ حکم جاری ہو تو اس پر یقین کی صورت اقل پر عمل ہو سکتا ہے نہ کہ تحری۔

اشکال:

نفس نماز کی فرضیت کا علم ہونا یقینی علم کی حد تک ہر نمازی پر واجب نہیں ہے تو جز نماز کے بارے میں بھی یہی حکم باقی رہنا چاہئے اور تحری کی گنجائش ہونی چاہئے۔

جواب: عبادات کی فرضیت کا علم تمام عبادات میں لازم نہیں بلکہ امر تعبدی کے طور پر لازم ہے البتہ بعض عبادات میں علم الیقین کے لازم ہونے کا انکار نہیں کیا جا سکتا مثلاً رویت ہلال میں علم الیقین کا حاصل ہونا ضروری ہے۔ اگر ۲۹ شعبان کو بادل کی وجہ

سے چاند نظر نہ آئے تو تیس کی گنتی پوری کرنی ضروری اور روزہ رکھنا لازم نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ۲۹ رمضان کو بادل وغیرہ کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تو روزوں کی گنتی تیس پوری کرنی لازم ہے افطار ہرگز درست نہیں بلکہ اقل کو مدار بنا کر ایک روزہ ملا کر تیس پورے کئے جائیں گے بالکل اسی طرح جب تعداد رکعات میں اگر تین یا چار میں شک ہو تو اقل پر عمل ہوگا۔ اگرچہ یہ احتمال ہے کہ وہ شوال کا دن ہو جس کا روزہ ہمارے ذمہ لازم نہیں ہے مگر ہم کو اس کا روزہ رکھنے کا حکم ہے تا کہ یہ یقین ہو جائے کہ ہمارے ذمہ اس کا روزہ نہیں پس جو شخص یقین کے ساتھ کسی چیز میں داخل ہوا وہ اس سے یقین کے ساتھ نکلے گا۔

پس تقاضا نظر یہ ہے کہ جو نماز میں یقین سے داخل ہوا اس کو نماز سے یقین سے خروج درست ہے کہ اب وہ نکلنے کے لائق ہو گیا ہے۔ تائید نظر کی روایات۔

اور رمضان کے چاند کے سلسلہ میں جو مثال پیش کی ہے وہ متواتر روایات میں وارد ہے۔

۲۴۶۶: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ' قَالَ : ثَنَا زَكَرِيَّا' عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : إِنِّيْ لَأَعْجَبُ مِنَ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ قَبْلَ رَمَضَانَ' إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا' وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا' فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ).

۲۴۶۶: محمد بن جبیر نے بتلایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو رمضان سے پہلے روزہ رکھتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو افطار کرو اگر چاند غائب ہو جائے تو تیس کی گنتی پوری کرو۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب٥' مسلم فی الصیام نمبر٦'٧' ابو داؤد فی الصوم باب ٤' ترمذی فی الصوم باب٢' نسائی فی الصیام باب٩' ابن ماجه فی الصیام باب٧' دارمی فی الصوم باب٢' مالك فی الصیام نمبر١'٢' مسند احمد ٢/٣'٥'٢٢٩' ٥/٤٢' ٦/١٤٩۔

۲۴۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' قَالَ : ثَنَا عَمْرٌو' عَنْ مُحَمَّدٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۴۶۷: محمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا وہ کہتے ہیں میں نے ان کو فرماتے سنا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۴۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۴۶۸: عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۴۶۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ وَرَوْحٌ قَالَا : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فَقَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۴۶۹: عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۴۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ . ح .

۲۴۷۰: ابوبکرہ نے کہا ہمیں ابوداؤد نے بیان کیا۔

۲۴۷۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ : رَأَيْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَسَأَلَهُ فَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللهَ قَدْ مَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ فَإِذَا أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ).

۲۴۷۱: ابوالبختری کہتے ہیں ہم نے رمضان کا چاند دیکھا تو ہم نے ایک آدمی جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا اس نے ان سے دریافت کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاند کو رؤیت تک دراز کر دیا ہے جب چاند چھپ جائے تو گنتی پوری کرلو۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۲۹/۳۰۔

۲۴۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ).

۲۴۷۲: عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو اگر وہ چھپ جائے تو اس کے لئے گنتی کرو۔

۲۴۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ).

۲۴۷۳: مالک نے خبر دی کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بتلایا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۴۷۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : وَحَدَّثَنِي أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۷۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۲۷۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو' عَنْ أَيُّوبَ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۷۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۲۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَالِمٍ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۲۷۶: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۲۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ' قَالَ : ثَنَا زَكَرِيَّا' قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَذَكَرَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ).

۲۲۷۷: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس انہوں نے اسی طرح روایت بیان کی ہے صرف فعدوا ثلاثین کے الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

۲۲۷۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ' قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ' عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ' عَنِ الشَّعْبِيِّ' عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ (إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَصُمْ ثَلَاثِيْنَ إِلَّا أَنْ تَرَى الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ).

۲۲۷۸: شعبی نے عدی بن حاتم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا جب رمضان آئے تو تیس دن روزہ رکھو ہاں یہ کہ اس سے پہلے اگر تم (۲۹ کو) چاند دیکھ لو۔

۲۲۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُوْ قُرَّةَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا' وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا' فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ' فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ).

۲۲۷۹: سعید بن المسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند (شوال کا) دیکھو تو افطار کرو اور اگر چاند چھپ جائے تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔

۲۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ' قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ'

قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۴۸۰: محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا ہے کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۲۴۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۴۸۱: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۴۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُخْتَلَفُ فِيْهِ؟ تَقُوْلُ فِرْقَةٌ : مِنْ شَعْبَانَ، وَتَقُوْلُ فِرْقَةٌ : مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۴۸۲: محمد بن جابر کہتے ہیں کہ میں نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے ایک آدمی سے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یوم شک کے متعلق کیا خیال ہے کہ کوئی رمضان کہتا ہے کوئی شعبان تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔

۲۴۸۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ، أَوْ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا تَتَقَدَّمُوْا هٰذَا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، وَلَا تُفْطِرُوْا، حَتّٰى تَرَوا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ). فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخُرُوْجِ مِنَ الْإِفْطَارِ الَّذِيْ قَدْ دَخَلُوْا فِيْهِ إِلَّا بِيَقِيْنِ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا مِنْهُ، ثُمَّ لَمْ يُخْرِجْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ أَيْضًا مِنَ الصَّوْمِ الَّذِيْ قَدْ دَخَلُوْا فِيْهِ إِلَّا بِيَقِيْنِ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا مِنْهُ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، مَنْ دَخَلَ فِيْ صَلَاةٍ وَهُوَ مُتَيَقِّنٌ أَنَّهَا عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهَا إِلَّا بِيَقِيْنٍ مِنْهُ أَنَّهَا لَيْسَتْ عَلَيْهِ .

۲۴۸۳: ربعی بن حراش نے ایک آدمی سے یا ایک صحابی سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مہینے سے پہلے روزہ مت رکھو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو یا گنتی کو پورا نہ کرلو اور افطار مت کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھو یا

گنتی نہ پوری کرلو۔ جبکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو افطار سے نکلنے کا حکم نہیں دیا حالانکہ وہ روزے میں یقین کے ساتھ داخل ہوئے تھے تو اب اس سے نکلنا بھی ایسے ہی یقین کے ستھ تھا تو اسی طرح ہوا۔ پس اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جو شخص نماز میں یقین سے داخل ہوتا ہے کہ وہ نماز اس پر فرض ہے۔ تو اس نماز سے اسی وقت نکلے گا کہ جب اسے یقین ہو جائے کہ وہ اس پر لازم نہیں رہی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ٦' نمبر ٢٣٢٦۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوا کہ افطار سے رمضان کی طرف اور رمضان سے افطار کی طرف یقین کے ساتھ نکلیں گے خواہ وہ گنتی سے حاصل ہو یا وہ رویت سے حاصل ہو پس جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو افطار سے یقین کے بغیر نکلنے کی اجازت نہیں دی اسی طرح روزے سے بھی بلا یقین نکلنے کی اجازت نہیں دی تو نظر کا تقاضا یہ ہے کہ نماز کے سلسلہ میں بھی یہ ہونا چاہئے کہ جو شخص نماز میں داخل ہوا ہے وہ یقین کرنے والا ہے پس اس سے وہ یقین کے ساتھ نکلے گا اور وہ اقل مقدار ہے جس پر یقین ہے نہ کہ تحری۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی ؒ کا اپنا رجحان اسی قول کی طرف ہے اس وجہ سے اس کی قیاس بات کے ایک جز کو ثابت کرنے کے لئے اتنی کثیر روایات پیش کیں۔

نوٹ: اس باب میں بھی امام طحاوی ؒ نے نظر کو دو مرتبہ استعمال فرمایا ایک مرتبہ فریق ثالث کے حق میں اور دوسری مرتبہ نظر کو فریق ثانی کے حق میں استعمال کیا اور آخر میں لاکر اس پر ترجیح کی مہر ثبت کی ہے اگرچہ نظر پر بھی نظر ہو سکتی ہے۔

بَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ هَلْ هُوَ قَبْلَ التَّسْلِيْمِ أَوْ بَعْدَهُ؟

سجدۂ سہو سلام سے پہلے یا بعد

خلاصۃ المرام:

سجدہ سہو کے قبل السلام یا بعد السلام میں اختلاف ہے۔

نمبر ①: امام شافعی ؒ قبل السلام کہتے ہیں۔

نمبر ②: امام مالک نماز میں نقصان کی صورت میں قبل السلام اور زیادتی کی صورت میں بعد السلام قرار دیتے ہیں۔

نمبر ③: احناف امام ابوحنیفہ و احمد ؒ بہر صورت بعد السلام مانتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل: سجدہ سہو سلام سے پہلے بہر صورت کیا جائے۔ دلائل ملاحظہ ہوں۔

٢٢٨٣: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، هُوَ ابْنُ بُحَيْنَةَ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، وَنَسِيَ أَنْ يَقْعُدَ، فَمَضٰى فِيْ قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ صَلَاتِهِ).

٢٢٨٣: عبدالرحمٰن اعرج نے عبداللہ بن مالک ان کو ابن بحینہ کہتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ دو رکعتوں میں کھڑے ہوگئے اور قعدہ بھول گئے آپ قیام میں قائم رہے پھر نماز سے فراغت کے بعد دو سجدے کیے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت میں فراغت کا مطلب معلوم نہیں ہوا عین ممکن ہے کہ فراغت سے سلام مراد ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سلام سے پہلے والا تشہد اس سے مراد ہو۔ اس میں غور کے لیے ان روایات کو دیکھیں۔

تخریج : بخاری فی السهو باب ١، مسلم فی المساجد ٨٥/٧٨۔

٢٢٨٥: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ، وَلَمْ يُبَيِّنْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْفَرَاغَ، مَا هُوَ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَاغُ هُوَ السَّلَامُ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَرَاغُ مِنَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ. فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا

٢٢٨٥: عبدالرحمٰن اعرج نے عبداللہ ابن بحینہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ٣٤۔

حاصل روایات : فراغت کے بعد دو سجدے کیے اب فراغت سے کیا مراد سلام سے پہلے والا تشہد ہو چنانچہ روایات سے یہ ظاہر ہو گا۔ روایات ملاحظہ کریں۔

٢٢٨٦: قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ بُحَيْنَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، كَبَّرَ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، أَوْ سَجَدَ بِهِمَا النَّاسُ مَعَهُ، فَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ).

٢٢٨٦: عبدالرحمٰن اعرج نے بتلایا کہ عبداللہ ابن بحینہ نے مجھے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح بیان کیا البتہ اس قدر فرق ہے فلما قضی صلاته سجد سجدتین کبر فی کل سجده وهو جالس قبل ان یسلم او

سجد بهما الناس معه فکان مانسیی من الجلوس کے الفاظ زائد ہیں کہ جب انہوں نے اپنی نماز مکمل کی تو دو سجدے کئے ہر سجدہ میں بیٹھ کر تکبیر کہی اور سلام سے پہلے سجدے کئے یا لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا پس یہ وہ جلسہ ہو گیا جو آپ بھول گئے تھے۔

تخریج : ترمذی ۸۹/۱' کتاب الصلاۃ۔

۲۴۸۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكٌ' وَعَمْرٌو' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ' عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۲۴۸۷: عبدالرحمٰن اعرج نے ابن بحینہؓ سے نقل کیا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

تخریج : مسلم ۲۱۱/۱' ابو داؤد ۱٤۸/۱' نسائی ۱۸۱/۱' بخاری ۱٦۳/۱۔

۲۴۸۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۴۸۸: ابن ابی ذئب نے زہری سے پس انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابن ماجہ ۸٤/۱۔

۲۴۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' قَالَ : ثَنَا الزُّهْرِيُّ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ' قَالَ : (صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً' نَظُنُّ أَنَّهَا الْعَصْرُ' فَقَامَ فِي الثَّانِيَةِ وَلَمْ يَجْلِسْ .فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ' سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ' وَهُوَ جَالِسٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ أَنَّ الْفَرَاغَ الْمَذْكُوْرَ فِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِيْ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ هُوَ قَبْلَ السَّلَامِ .

۲۴۸۹: عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج نے عبداللہ بن بحینہؓ سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی ہمارا خیال ہے کہ وہ نماز عصر تھی آپ دوسری رکعت میں کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں سلام سے پہلے بیٹھ کر دو سجدے کئے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں ان روایات بالا میں جس فراغت کا ذکر ہے اس سے مراد سلام سے پہلے والے دو سجدے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۳٤٥/٥' دارقطنی ۳٦٥/۱۔

حاصل روایات : ان روایات سے سجدہ سہو کا قبل السلام ہونا معلوم ہوا اور فراغت سے مراد سلام سے پہلی والی فراغت ہے۔

۲۴۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ' عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ' عَنْ بُكَيْرٍ' أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَجْلَانَ' مَوْلٰى فَاطِمَةَ حَدَّثَهٗ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ'

مَوْلٰی عُثْمَانَ حَدَّثَهٗ، عَنْ أَبِیْهِ (أَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ أَبِیْ سُفْیَانَ' صَلّٰی بِهِمْ' فَقَامَ وَعَلَیْهِ جُلُوْسٌ' فَلَمْ یَجْلِسْ .فَلَمَّا کَانَ فِیْ آخِرِ صَلَاتِهٖ، سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ أَنْ یُّسَلِّمَ' وَقَالَ : هٰکَذَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصْنَعُ).

۲۴۹۰: محمد بن یوسف مولیٰ عثمان نے اپنے والد سے بیان کیا کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ نے ہمیں نماز پڑھائی وہ کھڑے ہوگئے حالانکہ انہیں بیٹھنا تھا وہ نہ بیٹھے۔ جب نماز کے اختتام پر پہنچے تو سلام سے پہلے دو سجدے کئے اور کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤/ ١٠٠۔

۲۴۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ' قَالَ : أَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِیْ أَیُّوْبَ' وَابْنُ لَهِیْعَةَ' قَالَا : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ' فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ' فَذَهَبَ إِلٰی هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْمٌ فَقَالُوْا : هٰکَذَا سُجُوْدُ السَّهْوِ' وَهُوَ قَبْلَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَا کَانَ مِنْ سُجُوْدِ سَهْوٍ لِلنُّقْصَانِ کَانَ فِی الصَّلَاةِ فَهُوَ قَبْلَ التَّسْلِیْمِ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ بُحَیْنَةَ' وَکَمَا فِیْ حَدِیْثِ مُعَاوِیَةَ .وَمَا کَانَ مِنْ سُجُوْدِ سَهْوٍ' وَجَبَ لِزِیَادَةٍ زِیْدَتْ فِی الصَّلَاةِ' فَهُوَ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِحَدِیْثِ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ خَبَرِ ذِی الْیَدَیْنِ' وَبِحَدِیْثِ الْخِرْبَاقِ وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' فِیْ سُجُوْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ لِسَهْوِهٖ بَعْدَ التَّسْلِیْمِ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۲۴۹۱: یحییٰ بن ابی ایوب اور ابن لھیعہ دونوں نے محمد بن عجلان سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں بعض علماء نے ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا نماز میں نقصان کا سجدہ سہو تو سلام سے پہلے ہوگا جیسا کہ ابن بحینہ کی روایات میں میں ہے اور اسی طرح معاویہ کی روایت میں پایا جاتا ہے اور جو سجدہ سہو کسی اضافہ کی وجہ سے لازم ہوا وہ سلام کے بعد ہوگا۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا جس میں ذوالیدین والا واقعہ مذکور ہے۔ نیز حضرت خرباق اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات سے استدلال کیا جو کہ اس دن آپ نے بھول جانے کی وجہ سے سلام پھیرنے کے بعد ادا فرمائے۔ روایت ذیل میں ہے۔

تخریج : نسائی ١٨٦/١۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے سجدہ سہو قبل السلام ثابت ہوتا ہے پس سجدہ سہو قبل السلام ہی کرنا چاہئے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل: نماز میں نقصان کی صورت میں تو قبل السلام کیا جائے گا جیسا کہ ابن بحینہؓ کی روایت میں ہے

اوراسی طرح معاویہؓ کی روایت میں ہے اوراضافے کی صورت میں سلام کے بعد ہوگا اوراس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۴۹۲: مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ يَعْنِي سَجْدَتَي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ). وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ذِي الْيَدَيْنِ وَكَيْفَ هُوَ فِي " بَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ " إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا : كُلُّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلَاةِ لِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ فَهُوَ بَعْدَ السَّلَامِ .وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ

۲۴۹۲: عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ذوالیدین والے واقعہ کے دن سلام کے بعد دو سہو کے سجدے کئے باب الکلام فی الصلاۃ میں وہ روایت مذکور ہو گی۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ہر وہ سجدہ سہو جو نماز میں نقص یا زیادتی کی بناء پر ہو وہ سلام کے بعد کیا جائے گا۔ دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

حاصل روایات: یہاں طحاوی ؒ نے اشارہ کے طور پر صرف روایت ابو ہریرہ ؓ ذکر کی ہے ورنہ قبل التسلیم کے لئے فصل اول کی روایات سے ان کا استدلال ہے اور بعد التسلیم کے لئے روایت ذوالیدین' حدیث خرباق' روایت ابن عمر ؓ ان کی مستدلات میں شامل ہیں کہ کمی میں سلام سے پہلے اوراضافے میں سلام کے بعد ہوگا۔

<u>فریق ثالث کا مؤقف اوردلائل:</u> نماز میں کمی ہو یا اضافہ ہر دو صورت میں سہو کے دو سجدے سلام کے بعد کئے جائیں گے جیسا یہ روایات شاہد ہیں۔ دلائل۔

۲۴۹۳: بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : (صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَهَا فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحْنَا بِهِ فَمَضَى فَلَمَّا أَتَمَّ الصَّلَاةَ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ).

۲۴۹۳: زیاد بن علاقہ نے مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کی کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جس میں آپ بھول گئے اور دو رکعت پر اٹھ گئے ہم نے سبحان اللہ کہا مگر آپ نے نماز جاری رکھی (واپس تشہد میں نہ لوٹے) جب آپ نماز پوری کر چکے اور سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کئے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۹۵' نمبر ۱۰۳۷۔

۲۴۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۴۹۴: علی بن شیبہ نے کہا ہمیں یزید نے بیان کیا پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی۔

۲۴۹۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ : ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ :

أَنَا الْمُغِيرَةُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۴۹۵: زید بن علاقہ کہتے ہیں ہمیں مغیرہؓ نے بیان کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۴۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَالِكٍ الرُّؤَاسِيُّ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرًا يُحَدِّثُ، (أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ سَهَا فِي السَّجْدَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَسُبِّحَ بِهِ، فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا حَتَّى صَلَّى أَرْبَعًا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ: هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۴۹۶: عامر بیان کرتے ہیں کہ مغیرہؓ پہلے دو سجدوں میں بھول گئے سبحان اللہ کہی گئی وہ مکمل سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ چار رکعت مکمل کی پھر سہو کے دو سجدے کئے اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔

۲۴۹۷: حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ مِثْلَهُ.

۲۴۹۷: قیس بن ابی حازم نے مغیرہؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۲۴۹۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، قَالَ: ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَسَبَّحَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا. فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا اسْتَتَمَّ أَحَدُكُمْ قَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ).

۲۴۹۸: قیس بن ابی حازم نے کہا کہ ہمیں مغیرہ بن شعبہؓ نے نماز پڑھائی وہ دو رکعتوں میں کھڑے ہو گئے پیچھے لوگوں نے سبحان اللہ تو کہی مگر انہوں نے انہیں کھڑے ہو جانے کا اشارہ کیا جب اپنی نماز پوری کر چکے تو سہو کے دو سجدے کئے پھر کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سیدھا کھڑا ہو جائے تو اسے نماز جاری رکھنی چاہئے پھر وہ سہو کے دو سجدے کرے اور اگر وہ بالکل سیدھا کھڑا نہ ہوا ہو تو وہ بیٹھ جائے اس پر سجدہ سہو بھی نہیں ہے۔

تخریج: ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۳۱' نمبر ۱۲۰۸' مسند احمد ۲۵۳/٤۔

۲۴۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَقَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ قَائِمًا، فَقُلْنَا "سُبْحَانَ اللَّهِ" فَأَوْمَى وَقَالَ "سُبْحَانَ اللَّهِ" فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ. فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ، سَجَدَ

سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ' ثُمَّ قَالَ : (صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَاسْتَوٰى قَائِمًا مِنْ جُلُوْسِهِ' فَمَضٰى فِيْ صَلَاتِهٖ .فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ، سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ' ثُمَّ قَالَ : اِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ فَقَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ' فَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا' فَلْيَجْلِسْ' وَلَيْسَ عَلَيْهِ سَجْدَتَانِ' فَإِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا' فَلْيَمْضِ فِيْ صَلَاتِهٖ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ). " فَهٰذَا الْمُغِيْرَةُ' يَحْكِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ سَجَدَ لِلسَّهْوِ' لِمَا نَقَصَهٗ مِنْ صَلَاتِهٖ بَعْدَ السَّلَامِ .وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ' قَدْ تَحْتَمِلُ وُجُوْهًا .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ بُحَيْنَةَ' وَمُعَاوِيَةَ' مِنْ سُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ' عَلٰى كُلِّ سَهْوٍ وَجَبَ فِي الصَّلَاةِ' مِنْ نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ .وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِيْ حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ' مِنْ سُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ' عَلٰى كُلِّ سَهْوٍ أَيْضًا يَكُوْنُ فِي الصَّلَاةِ' يَجِبُ لَهٗ سُجُوْدُ السَّهْوِ مِنْ نُقْصَانٍ أَوْ زِيَادَةٍ .وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ' وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ' وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ سُجُوْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ لِمَا زَادَهٗ فِي الصَّلَاةِ سَاهِيًا. يَكُوْنُ كَذٰلِكَ كُلُّ سُجُوْدٍ وَجَبَ لِسَهْوٍ فَهُنَاكَ يَسْجُدُ' وَلَا يَكُوْنُ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى التَّفْرِقَةِ بَيْنَ السُّجُوْدِ لِلزِّيَادَةِ' وَبَيْنَ السُّجُوْدِ لِنُقْصَانٍ .وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ قَصَدَ بِذٰلِكَ التَّفْرِقَةَ بَيْنَهُمَا. فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ' فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ حَضَرَ سُجُوْدَ سَهْوِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ' لِلزِّيَادَةِ الَّتِيْ كَانَ زَادَهَا فِيْ صَلَاتِهٖ مِنْ تَسْلِيْمِهٖ فِيْهَا' وَكَانَ سُجُوْدُهٗ ذٰلِكَ بَعْدَ السَّلَامِ .فَوَجَدْنَاهُ قَدْ سَجَدَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُقْصَانٍ كَانَ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ السَّلَامِ .

۲۴۹۹: قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ ہمیں مغیرہ بن شعبہؓ نے نماز پڑھائی وہ دو رکعتوں میں (بیٹھنے کی بجائے) کھڑے ہوگئے پس ہم نے سبحان اللہ کہا انہوں نے اشارہ کیا اور سبحان اللہ کہا پھر اپنی نماز کو جاری رکھا جب نماز کو مکمل کر کے سلام پھیرا تو بیٹھ کر سہو کے دو سجدے کئے پھر کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی آپ جلسے سے سیدھے کھڑے ہوگئے اور نماز کے تسلسل کو جاری رکھا پھر جب نماز پوری کر لی تو بیٹھ کر دو سجدے ادا کئے پھر فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھتے ہوئے جلسے سے کھڑا ہو جائے اگر وہ بالکل سیدھا کھڑا نہ ہوا ہو تو وہ بیٹھ جائے اس کے ذمے دو سجدے نہیں اور اگر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا تو اپنی نماز کو جاری رکھے اور بیٹھ کر دو سجدے کرے۔ یہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ نقل کر رہے ہیں کہ آپ نے نماز میں کمی کی وجہ سے سجدہ سہو سلام کے بعد کیا اور ان احادیث میں کئی وجوہ کا احتمال ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد ابن بحینہ

اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایات میں مذکورہ وجہ مراد ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقصان وزیادتی دونوں حالتوں میں سجدہ سہو سلام سے پہلے کیا اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ صورت مراد ہو جو کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے کہ آپ اضافے اور نقصان دونوں حالتوں میں آپ سے سجدہ سہو سلام کے بعد فرمایا اور تیسری صورت وہ بھی مراد ہو سکتی ہے جو کہ روایت حضرت عمران وابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اضافے کا سجدہ سہو سلام کے بعد کیا اسی طرح ہر سجدہ سہو جو واجب ہو خواہ اضافہ کی بناء پر یا نقصان کی وجہ سے بلا تفریق اسے آپ نے سلام کے بعد ادا فرمایا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان دونوں میں فرق کیا ہو۔ جب ہم نے غور کیا تو ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ سہو میں جو ذوالیدین والے دن پیش آیا' خود شریک تھے وہ سجدہ اضافے کی وجہ سے تھا اور سلام کے بعد تھا اور ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پایا کہ انہوں نے آپ کے بعد نقصان کی بناء سلام کے بعد سجدہ کیا۔ روایت ذیل میں ہے۔

تخریج : روایت نمبر ۲۴۹۸ کی تخریج دیکھ لی جائے۔

تمام روایات پر طائرانہ نگاہ

اب تک جس قدر روایات گزری ہیں ان میں یہ احتمالات ہیں۔

نمبر ①: حضرت ابن بحینہ' معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سلام سے پہلے سجدہ کرنا مذکور ہے خواہ وہ سجدہ نقصان کی وجہ سے لازم ہوا یا زیادتی کی وجہ سے ان میں کچھ تفاوت نہیں۔

نمبر ②: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سلام کے بعد سجدہ مذکور ہے خواہ نقصان کی وجہ سے لازم ہوا ہو یا زیادتی سے لازم ہوا ہو۔

نمبر ③: حدیث عمران بن حصین' ابو ہریرہ' ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات میں سجدہ سہو سلام کے بعد ہے خواہ نماز میں زیادتی ہو یا نقصان سجدے کے سلسلے میں کوئی تفاوت وفرق نظر نہیں آتا۔

نمبر ④: فصل ثانی کی روایات میں کمی کی وجہ سے قبل السلام اور زیادتی کی وجہ سے بعد السلام سہو کے دو سجدے ہیں۔

حاصل کلام:

ان تینوں فصول کی روایات میں یہ چار احتمال موجود ہیں اب کسی نتیجے پر پہنچنے کے لئے کسی دلیل شرعی کی ضرورت ہے چنانچہ غور کے بعد آثار صحابہ رضی اللہ عنہم مل گئے جو ایک احتمال کو متعین کر رہے ہیں یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو ذوالیدین کے واقعہ میں موجود ہیں اور نماز میں اضافہ کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ سہو بعد السلام کر رہے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد نماز میں نقصان پر بھی سجدہ سہو سلام کے بعد کر رہے ہیں۔

روایات وآثار صحابہ رضی اللہ عنہم ملاحظہ کریں:

۲۵۰۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادَةَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ : حَدَّثَنِي

عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، الْيَمَامِيُّ، عَنْ ضَمْضَمِ بْنِ جَوْسٍ ، الْحَنَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، فَلَمْ يَقْرَأْ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى شَيْئًا .فَلَمَّا كَانَتِ الثَّانِيَةُ قَرَأَ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْقُرْآنِ، وَسُورَةٍ مَرَّتَيْنِ، فَلَمَّا سَلَّمَ، سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ .فَصَارَ سُجُودُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي قَدْ عَمِلَهُ، لِلزِّيَادَةِ الَّتِي كَانَ زَادَهَا فِي صَلَاتِهِ، وَسُجُودِهِ لَهَا بَعْدَ السَّلَامِ دَلِيْلًا عِنْدَهُ، عَلَى أَنَّ حُكْمَ كُلِّ سُجُودِ سَهْوٍ فِي الصَّلَاةِ مِثْلُهُ. وَقَدْ فَعَلَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ .

۲۵۰۰: حنظلہ بن راہب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں کچھ بھی نہ پڑھا جب دوسری رکعت ہوئی تو اس میں فاتحۃ الکتاب اور ایک سورۃ دو مرتبہ پڑھی جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے ادا کئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ سجدہ جو نماز میں اضافہ کی وجہ سے تھا اور وہ سلام کے بعد کیا' عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کو اس بات کی دلیل سمجھا کہ ہر سہو کا نماز میں یہی حکم ہے اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔

حاصل روایات: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں وہ سجدہ جو روایت ذوالیدین میں اضافہ کی وجہ سے کیا اور وہ سجدہ جو اس نماز میں کیا یہ دلیل بن گئے کہ زیادتی یا کمی کے اعتبار سے سجدے میں فرق نہ ہوگا وہ سلام کے بعد ہی ہوگا۔

۲۵۰۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ ، الْأَحْمَسِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ قَالَ : صَلَّى بِنَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، فَقَالُوا "سُبْحَانَ اللّٰهِ "فَقَالَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ "فَمَضَى، فَلَمَّا سَلَّمَ، سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ سَجَدُوا لِلسَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ .

۲۵۰۱: قیس بن حازم کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی وہ پہلی دو رکعتوں کے تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہوگئے مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا تو انہوں نے سبحان اللہ کہا اور نماز کو جاری رکھا جب سلام پھرا تو سہو کے دو سجدے کئے۔ اور یہ ابن مسعود' ابن عباس' ابن زبیر' انس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے سلام کے بعد سہو کے سجدے کیے۔

حاصل روایات: یہ سعد بن ابی وقاص ہیں جو نماز میں کمی کی صورت میں سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کر رہے ہیں۔

عمل ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

۲۵۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : السَّہْوُ أَنْ یَّقُوْمَ فِیْ قُعُوْدٍ أَوْ یَقْعُدَ فِیْ قِیَامٍ أَوْ یُسَلِّمَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَإِنَّہٗ یُسَلِّمُ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَی السَّہْوِ وَیَتَشَہَّدُ وَیُسَلِّمُ۔

۲۵۰۲: ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے بھولنا یہ ہے کہ آدمی قعود میں کھڑا ہو جائے یا قیام میں بیٹھا رہے یا دو رکعت پر سلام پھیر دے تو ان سب صورتوں میں وہ سلام پھیرے پھر سہو کے دو سجدے کرے اور تشہد پڑھے اور سلام پھیرے۔

تخریج : بیہقی ۲/۴۸٦ عبدالرزاق ۲/۳۱۲۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عمل:

۲۵۰۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُفَیْرٍ فَقَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِیْ أَیُّوْبَ عَنْ قُرَّۃَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَہٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ حَدَّثَہٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: سَجْدَتَا السَّہْوِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۲۵۰۳: عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ انہوں نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔

حضرت عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا عمل:

۲۵۰۴: حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ زَیْدٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَسَلَّمَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ فَقَامَ فَأَتَمَّ الصَّلَاۃَ فَلَمَّا سَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ السَّلَامِ .قَالَ عَطَاءٌ : فَانْطَلَقْتُ إِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَذَکَرْتُ لَہٗ مَا فَعَلَ ابْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَالَ : أَحْسَنَ وَأَصَابَ .

۲۵۰۴: عطاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا لوگوں نے سبحان اللہ کہا وہ کھڑے ہوئے اور نماز کو مکمل کیا جب سلام پھیرا تو سلام کے بعد دو سجدے کئے عطاء کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گیا اور میں نے ان کو ابن زبیر کا عمل بتلایا تو انہوں نے توثیق و تحسین و تصویب فرمائی۔

تخریج : مسند احمد ۱/۳۵۱ مجمع الزوائد ۲/۱۵۰۔

۲۵۰۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَۃَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا ہُشَیْمٌ عَنْ أَبِیْ بِشْرٍ عَنْ یُوْسُفَ بْنِ مَاہِکٍ قَالَ : صَلّٰی بِنَا ابْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فَقَامَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْأُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّہْرِ فَسَبَّحْنَا بِہٖ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَمْ یَلْتَفِتْ إِلَیْہِمْ فَقَضٰی مَا عَلَیْہِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ .

۲۵۰۵: یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابن الزبیرؓ نے نماز پڑھائی تو وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں کھڑے ہو گئے (تشہد نہ پڑھا) ہم نے سبحان اللہ کہا تو انہوں نے سبحان اللہ کہا اور ان کی کوئی پرواہ نہ کی پھر انہوں نے اپنی نماز پوری کی پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کئے۔

تخریج: اخرج نحوہ ابن ابی شیبہ ۳۹۳/۱۔

۲۵۰۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۵۰۶: ہشیم نے کہا ہمیں ابو بشر نے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے۔

تخریج: اخرج نحوہ ابن ابی شیبہ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا عمل:

۲۵۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَهِمُ فِيْ صَلَاتِهٖ، لَا يَدْرِيْ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ؟ قَالَ : يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ.

۲۵۰۷: قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس کو نماز میں یہ معلوم نہ رہے کہ اس نے رکعات کم کر دیں یا زیادہ تو آپ نے فرمایا سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۳۸۵/۱۔

۲۵۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا فُلَيْحٌ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ صَلّٰى وَرَاءَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَوْهَمَ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ.

۲۵۰۸: ضمرہ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کے پیچھے نماز ادا کی ان کو نماز میں شک ہوا تو انہوں نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

تخریج: ابن ابی شیبہ ۳۸۶/۱۔

۲۵۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ، فَاسْتَتَمَّ أَرْبَعًا، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : إِذَا وَهِمْتُمْ، فَافْعَلُوْا هٰكَذَا. وَهٰذَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَدْ حَضَرَ سُجُوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخِرْبَاقِ لِلزِّيَادَةِ الَّتِيْ كَانَ زَادَهَا فِيْ صَلَاتِهٖ بَعْدَ السَّلَامِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ السُّجُوْدَ لِلسَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ "وَلَمْ

يَفْصِلْ بَيْنَ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ لِزِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السُّجُوْدَ الَّذِىْ حَضَرَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّهْوِ الَّذِىْ كَانَ سَهَا حِيْنَئِذٍ فِىْ صَلَاتِهٖ، كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلٰى أَنَّ كُلَّ سُجُوْدٍ لِكُلِّ سَهْوٍ يَكُوْنُ فِى الصَّلَاةِ كَذٰلِكَ أَيْضًا .

۲۵۰۹: عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ دوسری رکعت میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ کہی جب انہوں نے چار مکمل کر لیں تو سلام کے بعد دو سجدے کئے پھر فرمایا جب تمہیں نماز میں وہم ہو جائے تو اسی طرح کیا کرو۔ یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہیں جو سلام کے دو سجدوں میں خرباق رضی اللہ عنہ کے دن حاضر تھے' وہ سجدے اس اضافے کی وجہ سے کیے گئے اور سلام کے بعد کیے گئے۔ پھر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فرمایا کہ وہ سجدے سلام کے بعد ہیں' البتہ انہوں نے اس بات کی تفصیل نہیں کی کہ اضافے کی وجہ سے تھے یا نقصان کی بناء پر۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے بھول کی وجہ سے جو دو سجدے کیے وہ نماز میں ہر قسم کی بھول جو نماز میں پیش آئے اس میں سہو کے دو سجدے ہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱/۳۹۰۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا عمل:

۲۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ' قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ خَالِدًا الْحَذَّاءَ أَخْبَرَهُمْ' عَنْ أَبِىْ قِلَابَةَ' عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ' قَالَ : فِىْ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ' يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ ثُمَّ يُسَلِّمُ .وَقَدْ ذَكَرَ الزُّهْرِىُّ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ سُجُوْدَ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ' فَلَمْ يَأْخُذْ بِهٖ .

۲۵۱۰: ابو قلابہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے سجدہ سہو کے متعلق فرمایا سلام پھیرے پھر سجدہ کرے پھر سلام پھیرے۔ آثار کے پیش نظر اس باب کا یہی حکم ہے۔ نظر و فکر کے لحاظ سے ہم دیکھتے ہیں کہ جو شخص نماز میں بھول جائے اسی وقت سجدہ سہو نہیں کیا جاتا بلکہ اسے تاخیر سے کرنے کو کہا جاتا ہے۔

حاصل روایات : یہ عمران ہیں جنہوں نے خرباق رضی اللہ عنہ کے معاملے کے موقعہ پر اضافے پر سلام کے بعد سجدہ کیا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے فرمایا سہو کے سجدے سلام کے بعد ہیں انہوں نے اس میں زیادتی یا نقصان کا فرق نہیں کیا اس سے یہ بات ثابت ہوگئی جب وہ آپ کے سجدہ سہو میں شریک تھے تو ان کے ہاں یہ بات ثابت تھی کہ سہو کا ہر سجدہ جو نماز میں پیش آئے وہ سلام کے بعد ہوگا۔

عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا عمل:

۲۵۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ : قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ : السُّجُوْدُ قَبْلَ السَّلَامِ؟ فَلَمْ يَأْخُذْ بِهِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا سَهَا فِيْ صَلَاتِهِ، لَمْ يُؤْمَرْ بِالسُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ، سَاعَةَ كَانَ السَّهْوُ، وَأُمِرَ بِتَأْخِيْرِهِ. فَقَالَ قَائِلُوْنَ : إِلٰى مَا بَعْدَ السَّلَامِ، وَقَالَ آخَرُوْنَ : إِلٰى آخِرِ صَلَاتِهِ قَبْلَ السَّلَامِ وَكَانَ مَنْ تَلَا سَجْدَةً فِيْ صَلَاتِهِ، فَوَجَبَ عَلَيْهِ بِتِلَاوَتِهِ أَوْ ذَكَرَ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ، أَنَّ عَلَيْهِ لِمَا تَقَدَّمَ مِنْهَا سَجْدَةً أَنَّهُ يُؤْمَرُ أَنْ يَأْتِيَ بِهَا حِيْنَئِذٍ، وَلَا يُؤْمَرُ بِتَأْخِيْرِهَا إِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ مِنْ صَلَاتِهِ .فَكَانَ مَا يَجِبُ مِنَ السُّجُوْدِ فِي الصَّلَاةِ، يُؤْتٰى بِهِ حَيْثُ وَجَبَ مِنْهَا، وَلَا يُؤَخَّرُ إِلٰى مَا بَعْدَ ذٰلِكَ، وَكَانَ سُجُوْدُ السَّهْوِ قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى تَأْخِيْرِهِ عَنْ مَوْضِعِ السَّهْوِ، حَتّٰى يَمْضِيَ كُلُّ الصَّلَاةِ، لَا السَّلَامُ فَإِنَّهُ قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْ تَقْدِيْمِهِ قَبْلَ السُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ، وَفِيْ تَقْدِيْمِ السُّجُوْدِ لِلسَّهْوِ عَلَيْهِ فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ السَّلَامِ الْمُخْتَلَفِ فِيْهِ، حُكْمَ مَا قَبْلَهُ مِنَ الصَّلَاةِ الْمُجْتَمَعِ عَلَيْهِ .فَكَمَا كَانَ ذٰلِكَ مُقَدَّمًا عَلٰى سُجُوْدِ السَّهْوِ، كَانَ كَذٰلِكَ السَّلَامُ أَيْضًا مُقَدَّمًا عَلٰى سُجُوْدِ السَّهْوِ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۵۱۱: زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز سے پوچھا کیا سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے تو آپ نے اس کو اختیار نہ کیا۔ بعض حضرات نے اسے سلام کے بعد تک مؤخر اور دوسروں نے نماز کے آخر اور سلام سے پہلے تک مؤخر کیا۔ چنانچہ جو شخص سجدہ کی آیت تلاوت کرے یا اس کو یاد آیا کہ اس پر پہلے سجدہ سہو لازم ہے تو اسے اسی وقت ادائیگی کا حکم ہے۔ نماز میں کسی دوسری جگہ کے لیے مؤخر کرنے کا حکم نہیں اور نماز میں سجدہ تلاوت واجب ہو تو اسے اسی وقت ادا کیا جائے گا مؤخر نہ کیا جائے گا۔ البتہ بھول کا سجدہ نماز کے اختتام تک مؤخر کرنے کا حکم ہے اور اس پر تمام متفق ہیں۔ صرف اختلاف اس بات میں ہے کہ سلام سجدے سے پہلے کیا جائے یا سجدہ کو سلام سے مقدم کریں۔ قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ وہ سلام جس میں اختلاف ہے وہ نماز کے اس حصہ کی طرح ہونا چاہیے جس میں اتفاق ہے، جب باقی نماز سجدہ سہو سے پہلے ہے تو سلام بھی اس سے پہلے ہونا چاہیے۔ نظر و فکر اسی کا تقاضا کرتے ہیں۔ ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

تخریج : اخرج فی معناہ ابو داؤد ۱۴۸/۱۔

آثار کے لحاظ سے تو سلام کے بعد سجدے کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب نماز میں کسی کو سہو ہو جائے تو فی الفور سجدہ کا حکم نہیں ہے بلکہ تاخیر سے سجدہ کا حکم ہے اب وہ تاخیر کس قدر ہونی چاہئے اس میں اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ سلام کے بعد تک مؤخر کیا جائے گا اور دوسرے کہتے ہیں کہ سلام سے پہلے تک مؤخر کیا جائے گا تو تاخیر پر اجماع ہوا۔ اب ہم نے نماز میں سجدہ تلاوت کے متعلق غور کیا تو معلوم ہوا کہ موضع تلاوت سے اس کی تاخیر جائز نہیں بلکہ اسی وقت سجدہ کا حکم ہے اور اگر بھول رہ جائے تو دوران نماز میں جب بھی یاد آ جائے اسی وقت کر لیا جائے جیسا پہلے ذکر کیا کہ سجدہ سہو کی تاخیر پر تو سب کا اتفاق ہے فوری طور پر اس کا کرنا جائز نہیں البتہ افعال صلاۃ میں سلام سے بھی اس کو مؤخر کر دیا جائے یا سلام سے پہلے کر لیا جائے اس میں اختلاف ہے۔ ہم نے دیکھا کہ سلام کے علاوہ تمام افعال کو سجدہ پر مقدم کرنا اتفاقی مسئلہ ہے صرف سلام مختلف فیہ ہوا تو مختلف فیہ کو متفق علیہ پر قیاس کرنا ضروری ہے پس تمام افعال صلاۃ سجدہ سہو پر مقدم کئے جانے ضروری ہیں تو سلام بھی تو افعال صلاۃ سے ہے پس اس کو بھی سجدہ سہو پر مقدم کرنا ضروری ہے۔

یہی ہمارے علماء ثلاثہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں اپنے راجح قول کی تائید میں اپنے روایتی انداز سے آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نقل کیا اور نظر کو آخر میں لائے اس سے اشارہ کیا کہ اصل دلیل تو روایات و آثار ہیں قیاس و نظر تو تائیدی دلیل ہے۔

باب الکلام فی الصلوۃ لما یحدث فیہا من السہو

دورانِ نماز امام و مقتدی کا کلام

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: امام و مقتدی کے نماز میں کلام کرنے کے متعلق اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے ہاں اصلاح نماز کے لئے امام و مقتدی کا باہمی کلام یا بھول کر کلام مفسد صلاۃ نہیں ہے۔

نمبر ②: ائمہ احناف کے ہاں ہر قسم کا کلام جو بھول کر کیا جائے یا اصلاح نماز سے متعلق ہو وہ نماز کے لئے مفسد ہے خواہ امام مقتدیوں سے کرے یا مقتدی امام سے ذیل میں ہم مؤقف اور دلائل کی وضاحت کریں گے۔

فریق اوّل کا مؤقف: امام و مقتدی کے نماز میں بھول کر کلام کرنے یا قصداً ایسا کلام کرنے سے جن میں نماز کی اصلاح ہو وہ درست ہے اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

مستدل روایات:

۲۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا شَيْخٌ أَحْسَبُهُ أَبَا زَيْدٍ الْهَرَوِيَّ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ (عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ سَلَّمَ وَانْصَرَفَ .فَقَالَ لَهُ الْخِرْبَاقُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ صَلَّيْتَ ثَلَاثًا قَالَ : فَجَاءَ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ، ثُمَّ سَلَّمَ).

۲۵۱۲: ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی اور تین رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر نماز سے لوٹے تو آپ کو خرباقؓ نے کہا یارسول اللہ ﷺ آپ نے تین رکعت نماز ادا کی ہے عمران کہتے ہیں آپ ﷺ تشریف لائے اور ایک رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیر دیا پھر سہو کے دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا۔

تخریج : مسلم فی المساجد ۱۰۱/۱۰۲۔

۲۵۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : (فَقَامَ إِلَيْهِ الْخِرْبَاقُ وَزَعَمَ أَنَّهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ)

۲۵۱۳: وہیب نے خالد سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی مگر اس میں اس طرح ہے پس خرباق کھڑے ہوئے اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ عصر کی نماز ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۱۸/۱۹۵۔

۲۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : (سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، فَدَخَلَ الْحُجْرَةَ مُغْضَبًا .فَقَامَ الْخِرْبَاقُ رَجُلٌ بَسِيْطُ الْيَدَيْنِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ؟ قَالَ : فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ فَسَأَلَ، فَأُخْبِرَ، فَصَلَّى الرَّكْعَةَ الَّتِيْ كَانَ تَرَكَ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ).

۲۵۱۴: ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے تین رکعت نماز ادا کی پھر حجرہ میں غصے سے داخل ہوئے تو خرباق نے کھڑے ہو کر کہا (یہ لمبے ہاتھوں والا آدمی تھا) یارسول اللہ ﷺ کیا نماز کم ہوگئی راوی کہتے ہیں وہ اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے نکلے اور آپ نے پوچھا تو آپ کو اس کی اطلاع دی گئی پھر آپ نے

چھوڑی ہوئی رکعت پڑھی اور سلام پھیرا پھر دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب۸۸' الاذان باب۶۹' السھو باب٤' الادب باب٤٥' الیمان باب١٥' الاحاد باب١' مسلم فی المساجد ۹۷' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۸۹' ترمذی فی الصلاۃ باب١٧٥' مالك فی النداء ٥٨' مسند احمد ۷۷/۲۔

۲۵۱۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ' فَسَهَا فَسَلَّمَ .فَقَالَ لَهٗ ذُو الْيُدَيْنِ) ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ وَهِشَامٍ .وَحَدِيْثُهُمَا أَنَّهٗ قَالَ : (أَنَقَصَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ : لَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ' ثُمَّ سَلَّمَ' ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ' ثُمَّ سَلَّمَ).

۲۵۱۵: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی دو رکعت پڑھا کر بھول کر سلام پھیر دیا ذوالیدین نے کہا پھر ابن عون و ہشام جیسی روایت نقل کی ہے اور ان کی حدیث یہ ہے کہ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز کم ہو گئی آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر آپ نے دو رکعت اور پڑھائیں پھر سلام پھیرا پھر سہو کے دو سجدے کر کے سلام پھیرا۔

تخریج : بخاری فی السھو باب۳۔

۲۵۱۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ' عَنْ أَيُّوْبَ' عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ' عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ' الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ' وَأَكْثَرُ ظَنِّيْ أَنَّهٗ ذَكَرَ الظُّهْرَ' فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ' ثُمَّ قَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ' فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا' إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى' يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ .قَالَ : وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوْا : أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ' وَفِي النَّاسِ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' وَعُمَرُ' فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ .فَقَامَ رَجُلٌ طَوِيْلُ الْيَدَيْنِ' كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ ذَا الْيَدَيْنِ' فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ : لَمْ أَنْسَ' وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ قَالَ : بَلْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَأَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ : أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ' فَجَاءَ فَصَلّٰى بِنَا الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ' ثُمَّ كَبَّرَ' ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ' ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ' ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَكَبَّرَ).

۲۵۱۶: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پچھلے پہر کی ایک نماز ظہر یا عصر پڑھائی اور میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظہر کا ذکر کیا دو رکعت پڑھائیں پھر آپ مسجد

کے اگلی جانب لکڑی کے پاس کھڑے ہوئے اور اس پر اپنے ہاتھ رکھے اور ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھا آپ کے چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ تیزی کرنے والے لوگوں سے بھی آگے نکل گئے تو لوگوں نے کہا کیا نماز کم ہوگئی اور لوگوں میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے مگر ان دونوں نے رعب نبوت کی وجہ سے بات نہ کی۔ تو ایک لمبے ہاتھوں والا شخص کھڑے ہو کر کہنے لگا آپ اس کو ذوالیدین فرمایا کرتے تھے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا نماز کم کردی گئی یا آپ بھول گئے؟ آپ نے فرمایا نہ میں بھولا اور نہ نماز کم کی گئی اس نے کہا بلکہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بھول گئے۔ پس آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کیا ذوالیدین؟ نے سچ کہا؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ پس آپ واپس تشریف لائے اور ہمیں باقی دو رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا اور تکبیر کہی پھر اسی قدر سجدہ کیا یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی اور اسی جیسا یا اس سے کچھ لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

تخریج: روایت نمبر ۲۵۱٤ کی تخریج ملاحظہ ہو۔ ابو داؤد ۱٤٤/۱' مسلم ۲۱۳/۱۔

۲۵۱۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ: ثَنَا الْخَصِيْبُ' قَالَ: ثَنَا وُهَيْبٌ' عَنْ أَيُّوْبَ' وَابْنِ عَوْنٍ' وَسَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۵۱۷: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پھر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

۲۵۱۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِيْ تَمِيْمَةَ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ' فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ : أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ). ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ' فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ .وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ نَحْوَ مَا ذَكَرَهُ حَمَّادٌ فِيْ حَدِيْثِهِ، مِنْ (قَوْلِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۵۱۸: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات سے واپس لوٹے (یعنی نماز ختم کردی) تو آپ کو ذوالیدین نے کہا کیا نماز کم ہوگئی؟ مابعد حماد بن زید والی روایت کی طرح ہے البتہ اس میں صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہیں لائے۔

تخریج: بخاری ۹٦/۱۔

۲۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ' قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ' عَنْ مُحَمَّدٍ' عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۵۱۹: محمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عزاه العینی الی البزاز۔

۲۵۲۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ، قَالَ : قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ) ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُلْ أَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ "صَلّٰى بِنَا . "

۲۵۲۰: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہمیں پچھلے پہر کی ایک نماز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی پھر اسی طرح روایت بیان کی اور ابوبکرہ نے اس روایت میں "صلی " بنا کے لفظ ذکر نہیں کئے۔

تخریج : بخاری ۱۲٤/۱۔

۲۵۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَبِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ (أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۵۲۱: ابوسلمہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : عزاه العینی الی مسند السراج۔

۲۵۲۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ، مَوْلَى ابْنِ أَبِيْ أَحْمَدَ، قَالَ : سَمِعْتُ (أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

۲۵۲۲: ابن ابی احمد کے مولیٰ ابوسفیان نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر اسی جیسی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۱۳/۱۔

۲۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ : ثَنَا (أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

۲۵۲۳: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج: مسلم ۲۱٤/۱۔

۲۵۲۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ .

۲۵۲۴: ابوبکرہ نے کہا ہمیں ابوداؤد نے بیان کیا۔

تخریج: ابو داؤد ۱٤٥/۱۔

۲۵۲۵: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ فَقِيْلَ لَهُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ : وَمَا ذَاكَ؟ فَأُخْبِرَ بِمَا صَنَعَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ).

۲۵۲۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دورکعت پر سلام پھیر دیا ان سے کہا گیا یارسول اللہ ﷺ کیا نماز کم ہوگئی؟ آپ نے فرمایا یہ پیش نہیں آیا۔ پس آپ کو آپ کے عمل کی اطلاع دی گئی تو آپ نے دورکعت نماز ادا کی پھر سلام پھیرا پھر بیٹھ کر دو سجدے کئے۔

تخریج: نسائی ۱۸۲/۱، ابن ابی شیبه ۳۹۲/۱۔

۲۵۲۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَدْرَكَهُ ذُو الشِّمَالَيْنِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَقَصَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيْتَ؟ فَقَالَ : لَمْ تَنْقُصْ وَلَمْ أَنْسَ . فَقَالَ : بَلٰى وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا : نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ).

۲۵۲۶: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھی (یعنی پڑھائی) اور دورکعت پر سلام پھیر کر نماز پوری کر دی ذوالشمالین نے آپ کو آلیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے؟ آپ نے فرمایا نہ نماز کم ہوئی نہ میں بھولا آپ نے فرمایا کیوں نہیں جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا کچھ تو ہوا ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ذوالیدین نے سچ کہا؟ انہوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! پھر آپ نے لوگوں کو دورکعت نماز پڑھائی۔

تخریج: نسائی ۱۸۲/۱/۱۔

۲۵۲۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ : ثَنَا إِدْرِيْسُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِيْ

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ وَزَادَ (وَسَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ).

۲۵۲۷: ابن ہرمز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا اور یہ الفاظ زائد ہیں سجد سجدتی السہو بعد السلام کہ سلام کے بعد دو سجدے سہو کے لئے۔

۲۵۲۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (انْصَرَفَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ) فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السَّلَامَ الَّذِي قَبْلَ السُّجُوْدِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ لِإِمَامِهِمْ لَمَّا كَانَ مِنْهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَأَنَّ الْكَلَامَ مِنَ الْإِمَامِ وَمِنَ الْمَأْمُوْمِيْنَ فِيْهَا عَلَى السَّهْوِ، لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَاحْتَجُّوْا فِي مَذْهَبِهِمْ فِي كَلَامِ الْمَأْمُوْمِ لِلْإِمَامِ لِمَا قَدْ تَرَكَهُ مِنَ الصَّلَاةِ بِكَلَامِ ذِي الْيَدَيْنِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا وَفِي مَذْهَبِهِمْ فِي الْكَلَامِ عَلَى السَّهْوِ أَنْ لَا يَقْطَعَ الصَّلَاةَ (لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذِي الْيَدَيْنِ لَمْ تَقْصُرْ وَلَمْ أَنْسَ) وَهُوَ يَرٰى أَنَّهُ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ .قَالُوْا : فَلَمَّا بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا صَلّٰى، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ قَاطِعًا عَلَيْهِ، وَلَا عَلٰى ذِي الْيَدَيْنِ الصَّلَاةَ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْكَلَامَ لِإِصْلَاحِ الصَّلَاةِ، مُبَاحٌ فِي الصَّلَاةِ، وَأَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى السَّهْوِ، غَيْرُ قَاطِعٍ لِلصَّلَاةِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، وَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ، وَالتَّهْلِيْلِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِيْهَا بِشَيْءٍ حَدَثَ مِنَ الْإِمَامِ فِيْهَا .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ .

۲۵۲۸: مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت مکمل کیں پھر اسی طرح روایت نقل کی البتہ سجدہ سے پہلے سلام کا ذکر نہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر امام اپنے مقتدیوں سے ایسی گفتگو کرے جو نماز سے متعلق ہو تو اس سے نماز فاسد نہ ہوگی اسی طرح امام اور مقتدیوں کے بھول کر گفتگو کرنے سے بھی نماز نہیں ٹوٹتی۔ انہوں نے اپنی اس بات کے لیے حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو سے استدلال کیا ہے۔ جیسا گزشتہ روایات میں مذکور ہے۔ اسی طرح بھول کر کلام سے امام اور مقتدیوں ہر دو کی نماز نہیں ٹوٹتی۔ اس کی دلیل بھی ذوالیدین کی یہ گفتگو "اقصرت الصلاۃ ام نسیت یا رسول اللّٰہ" اور آپ کا جواب "کل ذلک لم یکن لم تقصر الصلاۃ ولم انس" ہے۔ حالانکہ وہ اس بات کو جان رہا تھا کہ آپ نماز میں نہیں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب آپ نے پڑھی گئی نماز پر بناء کی تو یہ باتیں نہ ذوالیدین کے لیے نماز کو قطع کرنے والی بنیں اور نہ اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ٹوٹی۔ پس اس سے یہ

ثابت ہو گیا کہ نماز میں نماز کی درست کے لیے گفتگو جائز ہے اور بھول چوک کر نماز میں گفتگو کر لینے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا نماز میں کلام تکبیر تہلیل اور قراءت قرآن مجید کے علاوہ جائز نہیں۔ امام کو اگر کوئی چیز پیش آ جائے تو اسے بھی کلام جائز نہیں۔ ان کی دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

تخریج : عزاہ العینی الی البزاز۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ امام کو بھی نماز میں ہونے والی کمی سے متعلق گفتگو اور مقتدیوں کو نماز میں رہ جانے والی کمی سے متعلق گفتگو اور بھول کر کلام قاطع نماز نہیں ہے کیونکہ ذوالیدین کو واضح فرمایا گیا کہ نہ نماز میں کمی ہوئی نہ میں بھولا اور آپ اپنے کو نماز میں یقیناً نہ سمجھتے تھے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ جب جناب نبی اکرم ﷺ نے گزشتہ نماز پر بنا فرمائی ہے اور یہ گفتگو نہ آپ کی نماز کے لئے قاطع بنی اور نہ ذوالیدین کی نماز کے لئے قاطع بنی تو ایسا کلام جو اصلاح نماز سے تعلق رکھتا ہو وہ نماز میں مباح ہے اور بھول کر کلام بھی نماز کے لئے قاطع نہیں ہے۔

<u>مؤقف فریق ثانی اور دلائل</u>: نماز میں امام و مقتدی کے کسی قسم کے کلام سے نماز فاسد ہو جاتی ہے خواہ وہ کلام سہواً یا قصداً۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۵۲۹: بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ' قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ' عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ' عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ' عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِيْ مَيْمُوْنَةَ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ' (عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةٍ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ فَقُلْتُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَحَدَقَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ' فَقُلْتُ : وَاثُكْلَ أُمَّاهُ مَا لَكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ قَالَ : فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيْهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ .فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُوْنَنِيْ سَكَتُّ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ دَعَانِيْ' فَبِأَبِيْ وَأُمِّيْ مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ' أَحْسَنَ تَعْلِيْمًا مِنْهُ' وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِيْ وَلَا كَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ' وَلٰكِنْ قَالَ لِيْ إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيْرُ وَالتَّسْبِيْحُ' وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ).

۲۵۲۹: معاویہ بن حکم سلمی کہتے ہیں میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں تھا جبکہ ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے یرحمک اللہ کہا لوگوں نے مجھے تیز نگاہوں سے دیکھا میں نے کہا تمہاری ماں تمہیں گم کرے تم مجھے اس طرح کیوں دیکھ رہے ہو اس پر لوگوں نے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے جس سے میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرا رہے ہیں تو میں نے خاموشی اختیار کر لی جب جناب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میری ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ سے بہتر تعلیم دینے والا نہیں دیکھا اللہ کی قسم نہ مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ گالم گلوچ کی بلکہ مجھے فرمایا ہماری اس نماز میں لوگوں کی گفتگو میں سے کوئی چیز روا نہیں وہ تکبیر تسبیح تلاوت قرآن مجید کا نام ہے۔

تخریج: مسلم فی المساجد نمبر۳۳' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۶۷' نمبر۹۳۰' نسائی فی السهو باب۲۰' دارمی فی الصلاۃ باب۱۷۷۔

۲۵۳۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ' قَالَا : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ' قَالَ :حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۵۳۰: بشر بن بکر نے اوزاعی سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔کیا تمہیں یہ نظر نہیں آتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو فرمایا جبکہ انہوں نے نماز میں کلام کی۔کہ ہماری اپنی نماز میں لوگوں کی کلام میں سے کوئی چیز جائز نہیں' بلاشبہ وہ تسبیح' تکبیر' قراءۃ قرآن مجید کا نام ہے اور جب آپ نے اس سے یہ بھی بات نہیں فرمائی کہ تمہارے امام نے جو چیز چھوڑ دی ہے تو فلاں چیز اس کی جگہ کام دے سکے گی تم اس سے کلام کرلو۔تو اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ نماز میں تسبیح' تکبیر' قراءت قرآن کے علاوہ جو گفتگو بھی کی جائے گی وہ نماز کو قطع کر دے گی۔پھر آپ نے لوگوں کو اس کے بعد یہ بات سکھائی کہ جب ایسا معاملہ پیش آ جائے تو وہ کیا کریں۔ روایات ذیل میں درج ہیں۔

۲۵۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ' قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ' عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ' عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ' ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهٗ وَزَادَ (فَإِذَا كُنْتُ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَأْنُكَ) .أَوَ لَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' لَمَّا عَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ' إِذْ تَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَهٗ (إِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهٖ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ' إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ' وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ). وَلَمَّا لَمْ يَقُلْ لَهٗ أَوْ يَنُوْبُكَ فِيْهَا شَيْءٌ مِمَّا تَرَكَهٗ إِمَامُكَ' فَتَكَلَّمْ بِهٖ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ بِغَيْرِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ يَقْطَعُهَا .ثُمَّ قَدْ عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ' لِمَا يَنُوْبُهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ .

۲۵۳۱: عطاء بن یسار نے معاویہ بن حکم سلمی سے اپنی اسناد سے روایت بیان کی اس میں یہ اضافہ ہے فاذا کنت فیھا فلیکن ذلك شانك جب تم نماز میں ہوتو تمہارا حال اسی طرح ہونا مناسب ہے۔

حاصل روایات: اس روایت معاویہ میں غور کرو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب علم ہوا کہ معاویہ نے بات کی ہے تو آپ نے فرمایا ہماری نماز کے مناسب نہیں کہ اس میں انسانی گفتگو کی جائے کیونکہ نماز تسبیح و تکبیر اور قراءت قرآن کا نام ہے اور آپ نے ان کو یہ بھی نہیں فرمایا کہ فلاں چیز اس کے قائم مقام ہوگی جو تیرے امام نے ترک کیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تسبیح تکبیر اور قراۃ قرآن کے علاوہ جو بھی کلام ہو وہ نماز کو قطع کر دے گی پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ چیز بتلائی جو اس کا قائم مقام بن سکتی ہے۔

نماز میں پیش آئند چیز کا بدل کیا ہے؟ روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۵۳۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (مَنْ نَابَهُ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، إِنَّمَا التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ، وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ).

۲۵۳۲: ابوحازم نے سہل بن سعدؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کو نماز میں کوئی چیز پیش آجائے تو وہ سبحان اللہ کہے مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تصفیح یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا ہے۔

تخریج : بخاری فی العمل فی الصلاة باب١٦، مسلم فی الصلاة نمبر١٠٢، نسائی فی السهو باب٤، مسند احمد ٣٣٠/٥۔

۲۵۳۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُقْرِءُ، عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ، عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ : (انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَجَاءَ حِيْنَ الصَّلَاةِ، وَلَيْسَ بِحَاضِرٍ، فَتَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّحَ الْقَوْمُ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَثْبُتَ، فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى نَكَصَ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى. فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِأَبِیْ بَكْرٍ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ كَمَا أَمَرْتُكَ قَالَ : لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِیْ قُحَافَةَ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ : فَأَنْتُمْ مَا لَكُمْ صَفَّحْتُمْ؟ قَالُوْا لِنُؤْذِنَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : التَّصْفِيْحُ لِلنِّسَاءِ، وَالتَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ).

۲۵۳۳: ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی سے نقل کیا کہ جناب نبی کریم ﷺ انصار کے کسی قبیلہ کے ہاں صلح کرانے تشریف لے گئے نماز کا وقت آیا آپ موجود نہ تھے تو ابوبکر ؓ بڑھے وہ ابھی اسی حال میں تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے لوگوں نے تصفیح شروع کر دی جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر ؓ کو اپنی جگہ قائم رہنے کا اشارہ فرمایا مگر ابوبکر ؓ نے پیچھے ہٹنے کے علاوہ ہر چیز سے انکار کر دیا پس جناب رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی جب آپ نماز پڑھا چکے تو ابوبکر کو مخاطب کر کے فرمایا جب میں نے تمہیں حکم دیا تو تم اپنی جگہ قائم کیوں نہیں رہے تو انہوں نے کہا ابوقحافہ کے بیٹے کو مناسب نہیں کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھے پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا تم نے تصفیح کیوں کی؟ انہوں نے جواب دیا تا کہ ابوبکر ؓ کو اطلاع ہو جائے آپ نے فرمایا تصفیح عورتوں کے لئے ہے اور مردوں کے لئے تسبیح ہے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب٣٦، نسائی فی السهو باب٤، مسند احمد ٣٣١/٥۔

۲۵۳۴: حَدَّثَنَا نَصْرٌ، قَالَ : الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۲۵۳۴: حصیب نے وہیب بن ابی حازم سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۲۵۳۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ : ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :(مَنْ نَابَهُ فِيْ صَلَاتِهٖ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقَ لِلنِّسَاءِ).

۲۵۳۵: ابوحازم نے سہل بن سعد سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو نماز میں کوئی چیز پیش آئے وہ تسبیح کہے یہ مردوں کے لئے ہے جبکہ تصفیق عورتوں کے لئے ہے۔

تخریج : بخاری فی العمل باب۵‘ الاحکام باب۳۶‘ مسلم فی الصلاۃ نمبر۱۲‘ ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۶۹‘ لنکاح باب۴۹‘ ترمذی فی المواقیت باب۱۵۵‘ نسائی فی السہو باب۱۵‘ الامامہ باب۱۵‘ ابن ماجہ فی الاقامہ باب۶۵‘ دارمی فی الصلاۃ باب۹۵‘ مسند احمد ۲۴۱/۱‘ ۲۹۰/۲۔

۲۵۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ).

۲۵۳۶: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ تسبیح مردوں اور تصفیق عورتوں کے لئے ہے۔

۲۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ). قَالَ الْأَعْمَشُ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ : كَانَتْ أُمِّيْ تَفْعَلُ .

۲۵۳۷: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تسبیح مردوں اور تصفیق عورتوں کے لئے ہے اعمش کہنے لگے میں نے ابراہیم سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا میری والدہ تصفیق کرتی تھی۔

۲۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۵۳۸: محمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۲۵۳۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ غَطَفَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَعَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْ كُلِّ نَائِبَةٍ تَنُوْبُهُمْ فِي الصَّلَاةِ التَّسْبِيْحَ وَلَمْ يُبِحْ لَهُمْ غَيْرَهُ . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ كَلَامَ ذِي الْيَدَيْنِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَلَّمَهُ بِهِ، فِي حَدِيْثِ عِمْرَانَ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا

۲۵۳۹: ابوطفان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات میں نماز کے اندر پیش آنے والی تمام باتوں کے قائم مقام تسبیح کو قرار دیا گیا ہے۔

روایت ذوالیدین کا جواب: فصل اول کی روایات میں ذوالیدین کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کلام جس کا تذکرہ عمران' ابن عمر' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں وارد ہے وہ کلام میں تحریم کا حکم اترنے سے پہلے کا ہے یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

روایات معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ۔

۲۵۴۰: أَنَّ الرَّبِيْعَ الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمًا وَانْصَرَفَ، وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَرَجَعَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلّٰى لِلنَّاسِ رَكْعَةً .فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ، فَقَالُوْا لِي : أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ؟ قُلْتُ : لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ : هُوَ هٰذَا، فَقَالُوْا : هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ) . فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ صَلّٰى مَا كَانَ تَرَكَ مِنْ صَلَاتِهِ .وَلَمْ يَكُنْ أَمْرُهُ بِلَالًا بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَاطِعًا لِصَلَاتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ أَيْضًا مَا كَانَ مِنْ بِلَالٍ مِنْ أَذَانِهِ وَإِقَامَتِهِ قَاطِعًا لِصَلَاتِهِ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ فَاعِلًا لَوْ فَعَلَ هٰذَا الْآنَ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِهِ قَاطِعًا لِلصَّلَاةِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ جَمِيْعَ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاتِهِ، فِي حَدِيْثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيْجٍ هٰذَا، وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَعِمْرَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ كَانَ وَالْكَلَامُ مُبَاحٌ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِيْهَا .فَعَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ، ثُمَّ قَدْ حَدَثَتْ بِهِ تِلْكَ الْحَادِثَةُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ فِيْهَا بِخِلَافِ مَا كَانَ مِنْ عَمَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ .

۲۵۴۰: سوید بن قیس نے بتلایا کہ معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن

نماز پڑھائی اور گھر لوٹ گئے حالانکہ نماز کی ایک رکعت ابھی باقی تھی آپ کو ایک آدمی پیچھے سے جا کر ملا اور عرض پیرا ہوا کہ نماز کی ابھی ایک رکعت باقی ہے پس آپ مسجد کی طرف لوٹے اور بلال کو حکم دیا انہوں نے نماز کی اقامت کہی تو آپ نے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر میں نے لوگوں کو اس کی اطلاع دی تو لوگوں نے مجھے کہا کیا تم اس آدمی کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں لیکن میں نے اسے دیکھا ہے پس اس کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے کہا وہ یہ آدمی ہے تو لوگوں نے کہا یہ تو طلحہ بن عبیداللہ ہیں۔ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بلال کو حکم فرمایا انہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی' پھر آپ نے باقی ماندہ نماز ادا فرمائی۔ تو آپ ﷺ کو بلال کو اذان و اقامت کے لیے کہنا بھی قطع نماز نہ ہوا اور نہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے اذان و اقامت کہنے سے نماز ٹوٹی۔ حالانکہ اس پر تمام متفق ہیں کہ اب اگر کوئی اس طرح کرے اور وہ نماز میں ہو تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ پس اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وہ تمام گفتگو جو روایت ابن عمر' عمران' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم میں موجود ہے۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جبکہ نماز میں گفتگو کی اجازت تھی۔ پھر جب نماز میں کلام کو منسوخ کیا گیا تو ساتھ یہ بھی منسوخ کر دیا گیا۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو وہ سکھایا جو حضرت معاویہ بن حکم اور ابو ہریرہ' سہل بن سعد رضی اللہ عنہم کے کلام میں موجود ہے اور اس پر جو چیز دلالت کرنے والی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ ذوالیدین والے دن بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ پھر خود ان کو اپنی نماز میں جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد یہ واقعہ پیش آیا اس میں انہوں نے اس کے خلاف عمل کیا جو جناب رسول اللہ ﷺ نے ذوالیدین والے واقعہ میں کیا تھا۔ روایت ذیل کو پڑھیں۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بلال کو اذان اور اقامت صلاۃ کا حکم دیا پھر چھوڑی ہوئی نماز ادا کی آپ کا بلال کو اذان و اقامت کا حکم یہ نماز کا قاطع نہ بنے گا اور بلال کی اذان و اقامت وہ بھی نماز کو قطع کرنے والی نہ ہوگی۔ اور سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی اب ایسا کرے تو یہ نماز کے لئے قاطع بنے گا۔

نتیجہ: پس اسے یہ نتیجہ نکلا کہ نماز میں جو کچھ بھی پیش آیا جس کا تذکرہ اس روایت میں ہے یا معاویہ بن خدیج اور ابن عمر' عمران' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں موجود ہے یہ اور کلام نماز میں پہلے مباح تھے پھر کلام کے منسوخ ہونے سے منسوخ ہو گئے پس اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو وہ سکھایا جس کا تذکرہ معاویہ بن حکم سلمی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور سہل بن سعد کی روایت میں پایا جاتا ہے۔

مزید استشہاد:

اس بات پر دلالت کے لئے یہ بات بھی کافی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یوم ذوالیدین میں موجود تھے پھر ان کی اپنی نماز میں جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اسی طرح کا واقعہ پیش آیا تو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ذوالیدین والے دن کے عمل کے خلاف عمل کیا۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۲۵۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: صَلّٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَصْحَابِهٖ فَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقِيْلَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ : إِنِّيْ جَهَّزْتُ عِيْرًا مِنَ الْعِرَاقِ بِأَحْمَالِهَا وَأَحْقَابِهَا حَتّٰى وَرَدْتُ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ .فَدَلَّ تَرْكُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَا قَدْ عَلِمَهٗ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا وَعَمَلُهٗ بِخِلَافِهٖ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ، وَعَلٰى أَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْحَادِثَةِ فِيْ زَمَنِهٖ، بِخِلَافِ مَا كَانَ فِيْ يَوْمِ ذِي الْيَدَيْنِ .وَقَدْ كَانَ فِعْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا أَيْضًا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْنَ قَدْ حَضَرَ بَعْضُهُمْ فِعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَقُوْلُوْا لَهٗ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ خِلَافَ مَا فَعَلْتَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا عَمِلُوْا مِنْ نَسْخِ ذٰلِكَ، مَا قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلِمَهٗ. وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ، وَأَنَّ الْعَمَلَ عَلٰى خِلَافِهٖ، أَنَّ الْأُمَّةَ قَدِ اجْتَمَعَتْ أَنَّ رَجُلًا لَوْ تَرَكَ إِمَامُهٗ مِنْ صَلَاتِهٖ شَيْئًا، أَنَّهٗ يُسَبِّحُ بِهٖ، لِيُعْلِمَ إِمَامَهٗ مَا قَدْ تَرَكَ، فَيَأْتِيْ بِهٖ، وَذُو الْيَدَيْنِ فَلَمْ يُسَبِّحْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَلَا أَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامَهٗ إِيَّاهُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا عَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنَ التَّسْبِيْحِ لِنَائِبَةٍ تَنُوْبُهُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَيْضًا وَعِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلَى النَّسْخِ وَذٰلِكَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ مَضٰى إِلٰى خَشَبَةٍ فِي الْمَسْجِدِ). وَقَالَ عِمْرَانُ : (ثُمَّ مَضٰى إِلٰى حُجْرَتِهٖ). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ قَدْ كَانَ صَرَفَ وَجْهَهٗ عَنِ الْقِبْلَةِ، وَعَمِلَ عَمَلًا فِي الصَّلَاةِ لَيْسَ مِنْهَا، مِنَ الْمَشْيِ وَغَيْرِهٖ فَيَجُوْزُ هٰذَا لِأَحَدٍ الْيَوْمَ أَنْ يُصِيْبَهٗ ذٰلِكَ، وَقَدْ بَقِيَتْ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهٖ بَقِيَّةٌ، فَلَا يُخْرِجُهٗ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : نَعَمْ، لَا يُخْرِجُهٗ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ، لِأَنَّهٗ فَعَلَهٗ وَلَا يَرٰى أَنَّهٗ فِي الصَّلَاةِ .لَزِمَهٗ أَنْ يَقُوْلَ : لَوْ طَعِمَ أَيْضًا أَوْ شَرِبَ وَهٰذِهٖ حَالَتُهٗ، لَمْ يُخْرِجْهُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ، كَذٰلِكَ إِنْ بَاعَ أَوِ اشْتَرٰى، أَوْ جَامَعَ أَهْلَهٗ.فَكَفٰى بِقَوْلِهٖ فَسَادًا أَنْ يَلْزَمَ هٰذَا قَائِلَهٗ.فَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِمَّا ذَكَرْنَا، يُخْرِجُ الرَّجُلَ مِنْ صَلَاتِهٖ، إِنْ فَعَلَهٗ عَلٰى أَنَّهٗ يَرٰى أَنَّهٗ لَيْسَ فِيْهَا كَذٰلِكَ الْكَلَامُ الَّذِيْ لَيْسَ مِنْهَا يُخْرِجُهٗ مِنْ صَلَاتِهٖ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَكَلَّمَ بِهٖ، وَهُوَ لَا يَرٰى أَنَّهٗ فِيْهَا .وَقَدْ زَعَمَ الْقَائِلُ بِحَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ

يَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ، وَيَجِبُ بِهِ الْعَمَلُ، فَقَدْ أَخْبَرَ ذُو الْيَدَيْنِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَخْبَرَهُ بِهِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَأْمُوْنٌ، فَالْتَفَتَ بَعْدَ إِخْبَارِهِ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ : (أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟). فَكَانَ مُتَكَلِّمًا بِذٰلِكَ بَعْدَ عِلْمِهِ بِأَنَّهُ فِي الصَّلَاةِ، عَلَى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ مُخْرِجًا لَهُ مِنَ الصَّلَاةِ .فَقَدْ لَزِمَهُ بِهٰذَا عَلَى أَصْلِهِ، أَنَّ ذٰلِكَ الْكَلَامَ كَانَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : (أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ) قَالُوْا : نَعَمْ .وَقَدْ كَانَ يُمْكِنُهُمْ أَنْ يُوْمِئُوْا إِلَيْهِ بِذٰلِكَ فَيُعْلِمَهُ مِنْهُمْ، فَقَدْ كَلَّمُوْهُ بِمَا كَلَّمُوْهُ بِهِ، عَلَى عِلْمٍ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْإِعَادَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا، مِمَّا كَانَ فِيْ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ، كَانَ قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا قَبْلَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ حَاضِرًا ذٰلِكَ وَإِسْلَامُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ سِنِيْنَ؟ وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ .

۲۵۴۱: عطاء بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی اور دو رکعت پر سلام پھیر دیا اور واپس لوٹ گئے تو لوگوں نے بتلایا تو انہوں نے فرمایا میں نے عراق سے ایک قافلہ ان کے بوجھ اور گھاٹیوں سمیت تیار کر کے مدینہ منورہ پہنچایا پھر آپ نے ان کو چار رکعت نماز پڑھائی تو فاروق رضی اللہ عنہ کا اس فعل کے خلاف کرنا جو ذوالیدین والے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ اس وقت حکم تھا اور نسخ کی وجہ سے اب وہی حکم ہے جو انہوں نے کیا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے تھا جن میں بہت سی تعداد ذوالیدین کے واقعہ میں موجود تھی انہوں نے انکار نہیں کیا اور نہ اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے خلاف قرار دیا اس سے یہ بات مزید روشن ہوگئی کہ ان کو بھی نسخ کا علم ہو چکا تھا جو کہ عمر رضی اللہ عنہ کو تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس پر عمل کو ترک کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ایسے مواقع پر ان کو جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ منسوخ ہو چکا تھا تبھی انہوں نے اس کے خلاف عمل کیا اور آپ کا اس حادثہ کے سلسلہ میں وہی عمل تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا بخلاف اس عمل کے جو حضرت ذوالیدین والے واقعہ میں پیش آیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں کی جبکہ ان میں سے کئی حضرات خود واقعہ ذوالیدین کے موقعہ پر موجود تھے۔ مگر انہوں نے اس عمل میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کی اور یہ بھی نہ کہا کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذوالیدین والے دن کے عمل کے خلاف ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان کو بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح نسخ والے حکم کا علم تھا اور اس کے خلاف حکم پر ہی عمل کیا جائے گا۔ اس بات پر پوری امت کا اتفاق ہے کہ اگر امام نماز

میں سے کوئی چیز ترک کر دے تو وہ تسبیح کہے تا کہ اس کے امام کو اپنی کوتاہی کا علم ہو جائے اور وہ اس کا تدارک کر لے اور حضرت ذوالیدین نے نہ تو تسبیح کہی اور نہ اس کلام کو جناب رسول اللہ ﷺ نے انوکھا سمجھا۔ پس اس سے بھی یہ دلالت میسر آ گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو جو تسبیح وغیرہ نماز میں پیش آنے والی غلطی پر متنبہ کرنے کے لیے سکھائی وہ اس سے بعد کا معاملہ ہے اور حضرت ابو ہریرہ اور عمران رضی اللہ عنہما کی روایات میں ایسی دلالت ملتی ہے جو اس حکم کے نسخ کو ظاہر کرتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا' پھر آپ مسجد میں ایک لکڑی کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ اپنے حجرہ مبارک کی طرف چل دیے۔ اس سے کم از کم یہ دلالت میسر آ گئی کہ آپ کا چہرہ مبارک قبلہ سے پھر گیا اور آپ نے نماز میں ایسا عمل کیا جو نماز کا حصہ نہیں یعنی چلنا وغیرہ۔ پس آپ ہی بتلائیں کہ کیا آج کسی شخص کو یہ بات پیش آ جائے تو اس کی نماز باقی رہ جائے گی اور وہ نماز سے نہ نکلے گا۔ پھر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ہاں اس کا یہ عمل اس کو نماز سے نہ نکالے گا کیونکہ یہ عمل کرتے ہوئے وہ اپنے آپ کو نماز میں مشغول نہیں سمجھتا۔ (ہم جواب میں کہیں گے) اگر بات اسی طرح ہے جیسے آپ کہتے ہیں تو اس کہنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ یہ بھی کہے کہ اگر اس سے کھا پی لیا تو اس کی یہ حالت اسے نماز سے خارج نہ کرے گی۔ اسی طرح اگر اس نے خرید وفروخت کی یا اپنے بیوی سے قربت کی تو تب بھی وہ نماز سے نہ نکلے گا۔ اس قائل کے قول کے فاسد ہونے کے لیے یہ لازم آنے والی بات کافی ہے۔ پس اگر یہ چیزیں اس نمازی کو نماز سے خارج کر دیتی ہیں خواہ اس نے یہ خیال کر کے کی ہیں کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔ جن لوگوں نے اپنی دلیل میں حدیث ذوالیدین کو پیش کیا ان کا خیال یہ ہے کہ خبر واحد سے حجت قائم ہو کر عمل لازم ہو جاتا ہے۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص ہیں وہ صحابی ہونے کے ناطے اس خبر دینے میں مامون ومحفوظ ہیں۔ آپ ﷺ نے ان کے خبر دینے پر دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف التفات فرمائی۔ حضرت ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے کہا "اقصرت الصلاۃ ام نسیت....." (الحدیث) وہ یہ کلام اس حالت میں کر رہے تھے کہ بقول اس قائل کے وہ اپنے آپ کو نماز میں خیال کر رہے تھے۔ پس یہ کلام ان کو نماز سے نکالنے والا نہ تھا۔ تو اصل قاعدہ کے مطابق اس پر یہ لازم آیا کہ یہ گفتگو نماز میں کلام کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ جب آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو فرمایا۔ کیا ذوالیدین نے درست کہا؟ تو انہوں کہا جی ہاں۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ممکن تھا کہ وہ آپ کو اشارہ کر کے بتلا دیتے جس سے آپ کو یہ معلوم ہو جاتا مگر انہوں نے مگر انہوں نے یہ جانتے ہوئے کلام کیا جو کلام کیا کہ وہ نماز میں نہیں۔ آپ نے ان کی اس بات کا انکار نہیں کیا اور نہ ان کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ ذی الیدین کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے۔ وہ نماز میں گفتگو کے منسوخ سے پہلے کی بات ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ یہ نسخ کلام کا حکم ملنے سے پہلے کا واقعہ نہیں کیونکہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس میں خود موجود تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کا زمانہ وفات نبوی

ﷺ سے تین سال پہلے کا ہے۔ جیسا کہ روایت ذیل میں ہے۔

نسخ پر دوسرا استشہاد:

امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی آدمی نماز پڑھے اور اس کا امام نماز میں سے کوئی چیز چھوڑ جائے تو اسے تسبیح کہنی ہوگی تاکہ امام کو معلوم ہو جائے کہ اس سے یہ چیز رہ گئی ہے اور وہ اسے کر لے اور ذوالیدین نے اس دن کوئی تسبیح نہ کہی اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کے کلام اور اس کے ساتھ کلام کو برا خیال نہیں کیا بلکہ دوسروں سے بھی دریافت کیا اس سے یہ دلالت ملتی ہے کہ لوگوں کو غلطی پر خبردار کرنے کے لئے تسبیح کی تعلیم اس سے متاخر ہے۔

ایک اور قرینہ نسخ:

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عمران رضی اللہ عنہما میں بھی نسخ کا قرینہ موجود ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا پھر مسجد میں گڑھی ہوئی ایک لکڑی کے پاس آپ جا کر کھڑے ہو گئے اور عمران کہتے ہیں کہ آپ حجرہ مبارک میں چلے گئے۔ (بخاری باب ۵' مسلم نمبر ۱۰۲)

اس سے ثابت ہوا کہ آپ نے اپنا چہرہ قبلہ سے پھیر لیا تھا اور ایسا عمل کیا تھا جو نماز کا حصہ نہ تھا مثلاً چلنا' لکڑی کے پاس کھڑے ہونا' حجرہ کی طرف جانا وغیرہ۔

آپ خود فیصلہ فرمائیں اگر کسی کو نماز میں کوئی معاملہ پیش آ جائے تو آج یہ سب کچھ جائز ہے حالانکہ اب تک اس کی نماز کا کچھ حصہ باقی ہے کیا یہ حرکات اسے نماز سے خارج نہ کریں گی۔

بالفرض اگر کوئی کہے کہ جی ہاں! یہ چیزیں نماز سے باہر نہ کریں گی کیونکہ جب اس نے یہ کیا تو وہ اپنے آپ کو نماز میں خیال نہیں کرتا تھا۔

تو پھر ہمیں یہ کہنے دیجئے کہ اگر وہ کھا لے اور پی لے اور ایسی حالت بھی پیش آ جائے تو یہ سب اسے نماز سے خارج نہ کریں گی بلکہ اگر اس نے خرید و فروخت اور جماع بھی کر لیا تو کیا تب بھی نماز کے لئے یہ چیزیں مفسد نہ ہوں گی؟ تو اس آدمی کی غلطی اظہر من الشمس ہے۔

پس یہ مذکورہ اشیاء اگر آدمی کو ایسی حالت میں نماز سے خارج کر دیتی ہیں جبکہ وہ یہ خیال کر کے کرے کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔ اسی طرح وہ کلام جو نماز سے نہ ہو وہ اس کو اس کی نماز سے نکال دے گی اگرچہ وہ کلام اس نے یہ نہ سمجھ کر کی ہو کہ وہ نماز میں ہے۔

ایک ضمنی سوال قد زعم الی آخرہ۔ اور جواب۔

حدیث ذوالیدین سے معلوم ہوتا ہے کہ خبر واحد حجت اور قابل استدلال ہے۔

جواب: مگر یہ استدلال کمزور ہے البتہ اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ یہ تو اس صحابی کی خبر کی بات تھی جو جھوٹ سے مامون ہیں عام

لوگوں کی خبر پر اس سے استدلال درست نہیں دوسری بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دوسرے صحابہ سے پوچھا کہ ذوالیدین درست کہہ رہا ہے یا نہیں۔ تو یہ تو خبر واحد کے مستدل نہ ہونے کی دلیل بن گئی حاصل جواب یہ ہوا کہ جب دوران میں کھانا پینا درست نہیں تو کلام بھی درست نہیں یہ زمانہ نسخ سے پہلے کی بات ہے۔

ایک اور جواب سنئے۔

ذوالیدین نے جناب رسول اللہ ﷺ کو مطلع کیا مگر پھر بھی حضور ﷺ نے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو سب نے ذوالیدین کی تصدیق کی حالانکہ اشارے سے بھی معلوم ہوسکتا تھا آپ کا زبانی دریافت کرنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زبانی جواب دینا اور آپ کا ان کو نماز لوٹانے کا حکم نہ دینا یہ سب ایسے معاملات ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ یہ واقعہ کلام فی الصلاۃ کے منسوخ ہونے سے پہلے کا ہے اس لئے اس سے استدلال چنداں درست نہیں۔

ایک اور اشکال:

حدیث ذوالیدین کا نسخ سے پہلے ہونا کیوں کر ممکن ہے کہ وہ واقعہ ذوالیدین میں خود موجود ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو وفات رسول اللہ ﷺ سے تین سال پہلے اسلام لائے پس ذوالیدین کا واقعہ ۷ ہجری کے بعد پیش آیا ہوگا اور کلام فی الصلاۃ تو مکہ مکرمہ میں منسوخ ہو چکا تھا پس حدیث ذوالیدین کو منسوخ نہیں کہا جا سکتا۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۲۵۴۲ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ' قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ' عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ' قَالَ : أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا : حَدِّثْنَا .فَقَالَ : صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ .قَالُوْا : فَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ' وَهُوَ حَضَرَ تِلْكَ الصَّلَاةَ' وَنَسْخُ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ' كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ فِيْ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ' مِمَّا لَمْ يُنْسَخْ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ' إِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ .قِيْلَ لَهٗ : أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ وَقْتِ إِسْلَامِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ' فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتَ .وَأَمَّا قَوْلُكَ إِنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ' كَانَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ' فَمَنْ رَوٰى لَكَ هٰذَا' وَأَنْتَ لَا تَحْتَجُّ إِلَّا بِمُسْنَدٍ' وَلَا تُسَوِّغُ لِخَصْمِكَ الْحُجَّةَ عَلَيْكَ إِلَّا بِمِثْلِهٖ' فَمَنْ أَسْنَدَ لَكَ هٰذَا؟ وَعَمَّنْ رَوَيْتَهٗ ؟ .وَهٰذَا (زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيُّ يَقُوْلُ : كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ' حَتّٰى نَزَلَتْ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ) ، وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا وَصُحْبَةُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَتْ بِالْمَدِيْنَةِ .فَقَدْ ثَبَتَ

بِحَدِيْثِهِ هٰذَا أَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعْدَ قُدُوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ مَعَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَحْضُرْ تِلْكَ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلًا' لِأَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ' مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَحَدُ الشُّهَدَاءِ .قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ .

۲۵۴۲: قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور ہم نے کہا ہمیں حدیث بیان کرو تو وہ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مبارکہ تین سال کی ہے۔انہوں نے یہ کہتے ہوئے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سال صحبت پائی ہے اور وہ اس واقعہ میں موجود تھے اور کلام تو مکی زندگی میں منسوخ ہو چکا تھا۔پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ روایت ذوالیدین والا کلام منسوخ شدہ کلام میں شامل ہو کر منسوخ نہیں ہوا اگر یہ اس سے متاخر اور بعد کو ہے۔اس کے جواب میں ہم اس طرح کہیں گے کہ اسلام ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت بالکل درست ہے۔رہی آپ کی یہ بات کہ نماز میں گفتگو کرنا مکی زندگی میں منسوخ ہو چکا۔یہ روایت تمہیں کس نے بیان کی اور تم تو مرفوع روایت کے علاوہ قبول نہیں کرتے اور اپنے مدمقابل سے بھی اسی طرح کی روایت کے طلبگار ہوتے ہو۔آپ کی اس روایت کا کون راوی ہے بیان کرو؟ لو یہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ انصاری کہہ رہے ہیں کہ ہم نماز میں بات چیت کرلیا کرتے تھے یہاں تک کہ آیت ﴿قوموا للّٰہ قانتین﴾ (الآیۃ) نازل ہوئی تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم ملا اور ہم اس روایت کو دوسری جگہ اپنی اسی کتاب میں نقل کر چکے ہیں۔یہ زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ ہیں جنہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مدینہ منورہ میں میسر آئی۔تو ان کی اس روایت سے ثابت ہوا کہ نماز میں گفتگو کرنا مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر جانے کے بعد ہوا۔نیز یہ بات بھی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نماز میں موجود نہ تھے۔کیونکہ ذوالیدین تو بدر کے شہداء میں سے ہیں' اسی لڑائی میں شہادت پائی۔جیسا محمد بن اسحاق وغیرہ نے لکھا ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہماری اس بات کا شاہد ہے۔ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل یہ ہوا کہ اگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس نماز میں موجود ہیں تو پھر یہ ے ہجری کے بعد کا واقعہ ہے اور نسخ کلام تو مکی زندگی میں ہو چکا تھا۔تو مقدم مؤخر کا ناسخ کیوں کر ہو گیا۔

جواب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اسلام ے ہجری کا ہے اس میں کلام نہیں البتہ کلام کا مکہ میں منسوخ ہونا یہ کسی مستند روایت سے ثابت نہیں بلکہ کلام کا نماز میں منسوخ ہونا روایات سے تو مدینہ منورہ میں معلوم ہوتا ہے جیسا کہ زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں بات کرلیا کرتے تھے یہاں تک کہ آیت وقوموا للّٰہ قانتین (البقرہ ۲۳۸) نازل ہوئی تو ہمیں نماز میں گفتگو سے خاموشی کا حکم ہوا۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۲' مسلم فی المساجد نمبر ۳۵' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۸۰' باب ۳۳۔

اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ تو انصاری صحابی ہیں وہ تو ہجرت مدینہ کے بعد اسلام لائے پس اس روایت نے ثابت کر دیا کہ نسخ کلام مدینہ منورہ میں ہوا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تو سرے سے اس نماز میں موجود نہیں تھے کیونکہ ذوالیدین تو بدر میں شہید ہو گئے جیسا سیرت ابن ہشام میں محمد بن اسحاق نے نقل کیا ہے۔

تائید جواب:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس بات کی تائید کے لئے کافی ہے۔

۲۵۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ' قَالَ : أَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِیِّ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ ذُكِرَ لَهُ حَدِیْثُ ذِی الْیَدَیْنِ' فَقَالَ : كَانَ إِسْلَامُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَمَا قُتِلَ ذُو الْیَدَیْنِ .وَإِنَّمَا قَوْلُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ -عِنْدَنَا -صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ بِالْمُسْلِمِیْنَ' وَهٰذَا جَائِزٌ فِی اللُّغَةِ .وَقَدْ رُوِیَ مِثْلُ هٰذَا عَنِ النِّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ .

۲۵۴۳: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ان کے سامنے ذوالیدین والی حدیث جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے اس کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا اسلام ذوالیدین کی شہادت کے بعد ہے۔البتہ اس اعتراض کا جواب کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کیوں کہا کہ محاورہ میں صلی بنا ای المسلمین کہنا درست ہے یہ نزال بن سبرہ کی روایت اس کی دلیل ہے ثبوت نمبر ا روایت یہ ہے۔

۲۵۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَأَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِیُّ' قَالَا : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ' قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْسَرَةَ' عَنِ (النِّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَإِیَّاكُمْ كُنَّا نُدْعٰی بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ' فَأَنْتُمَ الْیَوْمَ' بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ' وَنَحْنُ بَنُو عَبْدِ اللّٰهِ) یَعْنِیْ لِقَوْمِ النِّزَالِ .فَهٰذَا النِّزَالُ' یَقُوْلُ : قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' وَهُوَ لَمْ یَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' یُرِیْدُ بِذٰلِكَ : قَالَ لِقَوْمِنَا .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ طَاوُسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ' فَلَمْ یَأْخُذْ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ شَیْئًا .وَطَاوُسٌ لَمْ یُدْرِكْ ذٰلِكَ' لِأَنَّ مُعَاذًا إِنَّمَا كَانَ قَدْ قَدِمَ الْیَمَنَ' فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' وَلَمْ یُوْلَدْ طَاوُسٌ حِیْنَئِذٍ' فَكَانَ مَعْنٰی قَوْلِهٖ : (قَدِمَ عَلَیْنَا) أَیْ قَدِمَ بَلَدَنَا .وَرُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ قَالَ : خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ' یُرِیْدُ خُطْبَتَهٗ بِالْبَصْرَةِ .فَالْحَسَنُ لَمْ یَكُنْ بِالْبَصْرَةِ حِیْنَئِذٍ' لِأَنَّ قُدُوْمَهٗ لَهَا إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ صِفِّیْنَ بِعَامٍ .

۲۵۴۴: عبدالملک بن میسرہ نے نزال بن سبرہ سے نقل کیا: قال لنا رسول اللہ ﷺ۔ انا وایاکم کنا ندعی بنی عبد مناف فانتم الیوم بنو عبداللہ ونحن بنو عبداللہ" تولنا سے مراد نزال کی قوم مراد ہے کیونکہ نزال نے تو جناب رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا۔ حضرت طاوس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے سبزیات میں سے کوئی زکوۃ وغیرہ نہیں لی۔ حالانکہ طاوس نے تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہی نہیں پایا۔ کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی یمن آمد جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہوئی اور اس وقت تک طاوس کی پیدائش بھی ہوئی تھی۔ پس ان کے قول "قدم علینا" کا معنی ہمارے علاقہ میں تشریف لائے۔ اسی طرح حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ہمیں عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا۔ اس سے مراد ان کا بصرہ والا خطبہ مراد ہے۔ تو حسن اس وقت بصرہ میں نہ تھے۔ کیونکہ ان کی بصرہ میں آمد جنگ صفین سے ایک سال پہلے ہے۔ خود ان کی زبان سے سنیں روایت ذیل میں ہے۔

دوسرا ثبوت:

طاؤس کہتے ہیں: قدم علینا معاذ بن جبلؓ فلم یأخذ من الخضرات شیئا۔ تو طاؤس نے حضرت معاذ کا زمانہ نہیں پایا کیونکہ معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف آخری وقت میں عامل بنا کر بھیجا اور اس وقت طاؤس پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ تو قدم علینا کا معنی قدم بلدنا وقومنا ہے۔

تیسرا ثبوت:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ خطبنا عتبہ بن غزوان اس سے مراد بصرہ میں حضرت عتبہ کا خطبہ ہے اور اس وقت حسن بصری وہاں موجود نہ تھے بلکہ وہ تو جنگ صفین سے ایک سال پہلے بصرہ آئے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی بات ہے اور عتبہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بصرہ کے گورنر تھے۔

حسن رحمہ اللہ کا بیان:

۲۵۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ: ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ، قَالَ: ثَنَا بْنُ إِدْرِیْسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِیْ رَجَاءٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: مَتٰی قَدِمْتَ الْبَصْرَةَ؟ فَقَالَ: قَبْلَ صِفِّیْنَ بِعَامٍ. فَکَانَ مَعْنٰی قَوْلِ النِّزَالِ (قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَمَعْنٰی قَوْلِ طَاوٗسٍ (قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاذٌ) وَمَعْنٰی قَوْلِ الْحَسَنِ (خَطَبَنَا عُتْبَةُ). إِنَّمَا یُرِیْدُوْنَ بِذٰلِكَ قَوْمَهُمْ وَبَلْدَتَهُمْ، لِأَنَّهُمْ مَا حَضَرُوْا ذٰلِكَ، وَلَا شَهِدُوْهُ. فَکَذٰلِكَ قَوْلُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ حَدِیْثِ ذِی الْیَدَیْنِ (صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) إِنَّمَا یُرِیْدُ صَلّٰی بِالْمُسْلِمِیْنَ لَا عَلٰی أَنَّهُ شَهِدَ ذٰلِكَ، وَلَا حَضَرَهُ. فَانْتَفٰی

بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ قَوْلِهِ (صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِيْ حَدِيْثِ ذِي الْيَدَيْنِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ، بَعْدَ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنَّ نَسْخَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ، كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ أَيْضًا

۲۵۴۵: شعبہ نے ابورجاء سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن رحمہ اللہ سے دریافت کیا تم کب بصرہ میں آئے؟ تو کہنے لگے صفین سے ایک سال پہلے آیا۔ پس حضرت نزال رضی اللہ عنہ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کو فرمایا۔ اسی طرح طاوس رضی اللہ عنہ کے قول کا مطلب ''قدم علینا معاذ رضی اللہ عنہ'' یہ ہے کہ ہمارے علاقہ میں حضرت معاذ تشریف لائے اور حسن رحمہ اللہ کے قول ''خطبنا عتبة رضی اللہ عنہ'' کا مطلب بصرہ والوں کو خطبہ دیا۔ (اور یہ معنی اس لیے لینا پڑا) کیونکہ یہ حضرات ان مواقع میں موجود ہی نہ تھے اور نہ موقعہ پر حاضر تھے۔ پس اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول جو روایت ''ذوالیدین'' میں ہے ''صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' سے مراد مسلمانوں کو نماز پڑھائی' یہ معنی نہیں کہ وہ اس موقعہ پر موجود اور حاضر تھے۔ پس اس سے اس بات کی نفی ہوگئی کہ روایت ذوالیدین کے الفاظ صلی بنا رسول اللہ علیہ السلام سے ایسی دلالت میسر آئے جس سے ثابت ہو کہ یہ نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کے بعد واقعہ پیش آیا اور مدینہ منورہ میں نماز میں کلام کے منسوخ ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

پس نزال کے قول قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طاوس کے قول قدم علینا معاذ رضی اللہ عنہ اور حسن کا قول خطبنا عتبہؓ سے مراد قوم اور شہر کے لوگ ہیں کیونکہ یہ لوگ ان مواقع میں موجود اور حاضر نہ تھے پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کا بھی حدیث ذوالیدین میں صلی بنا کہنا یہی معنی رکھتا ہے ای صلی المسلمین یہ مطلب نہیں کہ وہ خود وہاں موجود تھے اور حاضر تھے پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اسلام سے نسخ کے متعلق استدلال باطل ہوگیا۔

مدینہ منورہ میں نسخ کلام کا مزید ثبوت۔

۲۵۴۶: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، (عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا نَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ). وَأَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَعَلَّهُ فِي السِّنِّ أَيْضًا دُوْنَ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ بِدَهْرٍ طَوِيْلٍ، وَهُوَ كَذٰلِكَ، فَهَا هُوَ ذَا يُخْبِرُ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَدْرَكَ إِبَاحَةَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۲۵۴۶: عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا کہ ہم نماز میں سلام کا جواب دیتے تھے یہاں تک کہ ہمیں اس سے روک دیا گیا۔

خلاصۃ: اور ابو سعیدؓ کی عمر تو زید ارقمؓ سے کافی کم تھی اور وہ بتلا رہے ہیں کہ انہوں نے نماز میں کلام کے مباح ہونے کا زمانہ اور پایا ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت:

۲۵۴۷: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' قَالَ : ثَنَا عَاصِمٌ' عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ' قَالَ : (قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ' وَنَأْمُرُ بِالْحَاجَةِ' فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ' فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ' فَأَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدَثَ فَلَمَّا قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ' قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' نَزَلَ فِيْ شَيْءٌ ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهٖ مَا شَاءَ).

۲۵۴۷: ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں ہم نماز میں کلام کیا کرتے تھے اور ضرورت کا کہہ دیا کرتے تھے جب ہم حبشہ سے آپ کی خدمت میں لوٹے اس وقت آپ نماز ادا فرما رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا میں تو پریشان ہو گیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرے متعلق کوئی چیز اتری ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنا نیا حکم جو چاہتے ہیں بھیجتے ہیں۔ یہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ شاید عمر میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بہت چھوٹے ہوں۔ واقعہ اسی طرح ہے وہ یہ بتلا رہے ہیں کہ انہوں نے نماز میں گفتگو کے مباح ہونے کا زمانہ پایا ہے اور اس سلسلہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی العمل فی الصلاة باب ۲' ابو داؤد فی الصلاة باب ۱٦۹' نمبر ۹۲٤۔

۲۵۴۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ عَاصِمٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَزَادَ (وَأَنَّ مِمَّا أَحْدَثَ قَضٰى أَنْ لَا تَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ). فَقَدْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ' قَدْ نَسَخَ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ' وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى كُلِّ الْكَلَامِ الَّذِيْ كَانُوْا يَتَكَلَّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ' فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَدْخُلُ فِيْهَا الْعِبَادُ' تَمْنَعُهُمْ مِنْ أَشْيَاءَ .فَمِنْهَا الصَّلَاةُ تَمْنَعُهُمْ مِنَ الْكَلَامِ وَالْأَفْعَالِ الَّتِيْ لَا تُفْعَلُ فِيْهَا .وَمِنْهَا الصِّيَامُ' يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ .وَمِنْهَا الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ' يَمْنَعَانِهِمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالطِّيْبِ وَاللِّبَاسِ وَمِنْهَا لِاعْتِكَافُ' يَمْنَعُهُمْ مِنَ الْجِمَاعِ وَالتَّصَرُّفِ .فَكَانَ مَنْ جَامَعَ فِيْ

صِيَامِهٖ أَوْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا - مُخْتَلَفًا فِيْ حُكْمِهٖ. فَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ : لَا يُخْرِجُهٗ ذٰلِكَ مِنْ صِيَامِهٖ، تَقْلِيْدًا لِلْآثَارِ رَوَوْهَا .وَقَوْمٌ يَقُوْلُوْنَ : قَدْ أَخْرَجَهٗ ذٰلِكَ مِنْ صِيَامِهٖ، وَكُلُّ مَنْ جَامَعَ فِيْ حَجَّتِهٖ أَوْ عُمْرَتِهٖ أَوْ اعْتِكَافِهٖ مُتَعَمِّدًا أَوْ نَاسِيًا فَقَدْ خَرَجَ بِذٰلِكَ مِمَّا كَانَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ .فَكَانَ مَا يُخْرِجُهٗ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ يُخْرِجُهٗ مِنْهَا إِذَا فَعَلَهٗ غَيْرَ مُتَعَمِّدٍ وَكَانَ الْكَلَامُ فِي الصَّلَاةِ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ إِذَا كَانَ عَلَى التَّعَمُّدِ كَذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ - أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا يَقْطَعُهَا إِذَا كَانَ عَلَى السَّهْوِ وَيَكُوْنُ حُكْمُ الْكَلَامِ فِيْهَا عَلَى الْعَمْدِ وَالسَّهْوِ سَوَاءً، كَمَا كَانَ حُكْمُ الْجِمَاعِ فِي الْاِعْتِكَافِ وَالْعُمْرَةِ عَلَى الْعَمْدِ وَالسَّهْوِ سَوَاءً .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَقَدْ وَافَقَ مَا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَإِنْ سَأَلَ سَائِلٌ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهٗ لَمْ يَأْمُرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ لَمَّا تَكَلَّمَ فِيْهَا .قِيْلَ لَهٗ ذٰلِكَ لِأَنَّ الْحُجَّةَ لَمْ تَكُنْ قَامَتْ عِنْدَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يَأْمُرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ لِذٰلِكَ .فَأَمَّا مَنْ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ قِيَامِ الْحُجَّةِ بِنَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَهٗ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ وَلٰكِنْ لَمْ يُنْقَلْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِهٖ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ .

۲۵۴۸: سفیان نے عاصم سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ نیا حکم یہ ملا ہے کہ تم نماز میں کلام مت کرو۔ پس اس ارشاد میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی اطلاع دی کہ اللہ تعالیٰ نے نماز میں کلام کو منسوخ کر دیا ہے اور آپ نے اس میں کسی چیز کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ پس اس سے یہ دلالت میسر ہوگئی کہ ہر وہ کلام جس کو وہ نماز میں کرلیا کرتے تھے وہ منسوخ کر دی گئی۔ یہ روایات کے معانی کو درست رکھنے کی ایک صورت ہے۔ البتہ بطور نظر وفکر اس کی صورت یہ ہوگی۔ ہم نے دیکھا کہ بعض چیزوں میں بندے جب داخل ہوتے ہیں تو ان کو بعض چیزوں سے منع کر دیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک نماز ہے کہ یہ کلام اور ان افعال سے روک دیتی ہے جو اس سے غیر متعلق ہیں۔ اسی طرح دوسرے نمبر پر روزہ ہے۔ یہ جماع اور کھانے پینے سے روک دیتا ہے اور تیسرا حج وعمرہ ہیں جو کہ جماع' خوشبو سے لباس سے روک دیتا ہے۔ ایک ان میں سے اعتکاف ہے جو کہ جماع اور تصرفات (تجارت) سے روک دیتا ہے۔ پس جس آدمی نے روزہ کی حالت میں جماع کرلیا یا بھول کر کھا پی لیا اس کا حکم مختلف فیہ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ آثار کی پیروی کرتے ہوئے اس کا روزہ نہ ٹوٹے گا اور بعض

لوگ کہتے ہیں کہ اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور جو شخص حج یا عمرہ یا اعتکاف کی حالت میں جان بوجھ کر یا بھول کر جماع کر لیتا ہے تو وہ ان اعمال سے باہر ہو جائے گا۔ پس جن امور کو جان بوجھ کر کرنے سے وہ عبادت سے خارج ہو جاتا ہے اگر وہ بلاقصد وارادہ بھی کر لے تب بھی وہ اس عبادت سے نکل جاتا ہے اور نماز میں جان بوجھ کر کلام یہ نماز کو توڑ دیتا ہے۔ اس مذکور بات پر قیاس ونظر کا تقاضا یہ ہے کہ جب کلام بھول کر کی جائے تو تب بھی نماز ٹوٹ جائے اور جان بوجھ کر کلام یا بھول کر حکم برابر ہو جیسا کہ اعتکاف وحج وعمرہ میں جماع کا حکم بھول اور قصد میں برابر ہے اور یہ بات معانی آثار کی تصحیح کے موافق ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہ قول ہے۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاوی بن حکم رضی اللہ عنہ کو نماز کے لوٹانے کا حکم نہیں فرمایا جبکہ انہوں نے اس میں گفتگو کی۔ تو ان کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ ان کے ہاں اس وقت تک کلام کے نماز میں حرام ہونے کی حجت قائم نہ ہوئی تھی اس وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اعادہ نماز کا حکم نہیں فرمایا۔ رہا وہ شخص جو کلام کے نماز میں منسوخ ہونے کی حجت کو جان چکا تو اسے کلام کی صورت میں لوٹانا لازم ہے اور اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز کے لوٹانے کا حکم فرمایا ہو مگر ان کی اپنی روایت میں وہ منقول نہ ہوا۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین والے دن سجدہ ہائے سہو بھی نہیں فرمائے۔ مستدل روایت ذیل میں ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر ٣٤۔

حاصل روایات: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں یہ خبر دی ہے کہ نماز میں گفتگو کرنا منسوخ ہو چکا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کسی چیز کو مستثنیٰ نہیں فرمایا اس سے یہ خود بخود ثابت ہو گیا کہ پہلے جو کلام بھی نماز میں کرتے تھے وہ تمام کا تمام منسوخ کر دیا گیا۔

آثار کو سامنے رکھ کر ہم نے ان کے معانی کا قریب ترین مفہوم بیان کر دیا۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

ہم نے غور سے دیکھا کہ تمام عبادات میں داخل ہونے سے جہاں کچھ چیزیں کرنا پڑتی ہیں تو دوسری چیزوں سے روک دیا جاتا ہے مثلاً جب نماز میں داخل ہوں تو کلام اور دیگر افعال کھانا پینا چلنا سب ممنوع قرار دیئے جاتے ہیں۔

جب روزے میں داخل ہوں تو جماع اور کھانے پینے سے روک دیا جاتا ہے۔

جب حج وعمرہ میں داخل ہوں تو جماع، خوشبو اور سلے کپڑوں سے روک دیا جاتا ہے۔

جب اعتکاف میں داخل ہوں تو جماع اور تجارت وغیرہ کی ممانعت کر دی جاتی ہے پس روزے میں جماع کرنے والا یا بھول کر کھانے والے کا حکم بعض کے ہاں یہ ہے کہ اس کا روزہ نہ ٹوٹے گا جیسا کہ آثار میں وارد ہے اور بعض کہتے ہیں اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

حج وعمرہ میں جماع کرنے یا اعتکاف میں جماع کرنے والا خواہ عمداً ہو یا نسیاناً اس کا حج وعمرہ اعتکاف باطل ہو جائے گا اس کے متعلق عمد و غیر عمد کا ایک ہی حکم ہے۔

اب نماز کو لیا تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ نماز میں عمداً کلام تو نماز کو فاسد کر دیتا ہے پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ بھول کر کلام کرنے والے کا بھی یہی حکم ہو اور کلام کا حکم سہو و عمد میں برابر ہے۔

نظر کے اعتبار سے بھی ہم نے آثار کے معانی کے مطابق مسئلہ کو ثابت کر دیا ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی مسلک ہے۔

ایک اشکال:

معاویہ بن حکم سلمی والی روایت میں کلام سے ممانعت تو فرمائی گئی مگر اعادہ کا حکم کیوں نہیں فرمایا۔

جواب: اعادہ کا حکم اس لئے نہیں فرمایا کہ کلام سے ممانعت کا حکم پہلے نہ ہوا تھا جب ممانعت کر دی گئی تو اس کے بعد کرنے والے کو اعادہ کا حکم دیا جائے گا۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو اعادہ کا حکم فرمایا جو اس روایت میں مذکور نہیں اور عدم ذکر عدم وجود کی علامت نہیں ہوتی۔

مسئلہ سجدہ سہو

خلاصۃ المرام: یہاں ایک مسئلہ سجدہ سہو سے متعلق ضمناً ذکر کر رہے ہیں سجدہ سہو کا باب تو گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے صرف یہاں زہری رحمہ اللہ کی تردید کرنا چاہتے ہیں۔

زہری کا قول یہ ہے کہ ذوالیدین والے دن آپ ﷺ نے سجدہ سہو نہیں کیا جیسا اس روایت میں ہے۔

۲۵۴۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ رَبِيْعُ ہِ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا أَخْبَرَنِيْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا يَعْنِيْ سَجْدَةَ السَّهْوِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ .فَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَجِبُ سُجُوْدُ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا فَعَلَ فِيْهَا مَا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَفْعَلَ فِيْهَا .مِثْلَ الْقِيَامِ مِنَ الْقُعُوْدِ أَوِ الْقُعُوْدِ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعِ الْقُعُوْدِ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ مِمَّا لَوْ فُعِلَ عَلَى الْعَمْدِ كَانَ فَاعِلُهُ مُسِيْئًا .فَأَمَّا مَا فُعِلَ فِيْهَا مِمَّا لَيْسَ بِمَكْرُوْهٍ فِيْهَا فَلَيْسَ فِيْهِ سُجُوْدُ السَّهْوِ وَكَانَ حُكْمُ الصَّلَاةِ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ لَا بَأْسَ بِالْكَلَامِ فِيْهَا وَالتَّصَرُّفِ فِيْهَا .فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْهَا عَلَى السَّهْوِ وَكَانَ فَاعِلُهُ عَلَى الْعَمْدِ غَيْرَ مُسِيْءٍ كَانَ فَاعِلُهُ عَلَى السَّهْوِ غَيْرَ وَاجِبٍ سُجُوْدُ السَّهْوِ .فَهٰذَا مَذْهَبُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ يَوْمَئِذٍ .وَهٰذَا حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِىْ بَيَّنَّاهَا فِىْ هٰذَا الْبَابِ .وَكَانَ مَذْهَبُ الَّذِيْنَ ذَكَرُوْا أَنَّهُ سَجَدَ يَوْمَئِذٍ أَنَّ الْكَلَامَ وَالتَّصَرُّفَ وَإِنْ كَانَا قَدْ كَانَا مُبَاحَيْنِ فِى الصَّلَاةِ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْمُبَاحِ يَوْمَئِذٍ أَنْ يُسَلِّمَ فِى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَوَانِ السَّلَامِ .فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِىُّ فِيْهَا سَلَامًا أَرَادَ بِهِ الْخُرُوْجَ مِنْهَا عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ أَتَمَّهَا وَكَانَ ذٰلِكَ مِمَّا لَوْ فَعَلَهُ فَاعِلٌ عَلَى الْعَمْدِ كَانَ مُسِيْئًا لَا فَعَلَهُ عَلَى السَّهْوِ وَجَبَ فِيْهِ سُجُوْدُ السَّهْوِ .وَهٰذَا مَذْهَبُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۲۵۴۹: ابوذئب نے زہری سے نقل کیا ہے کہ میں نے مدینہ منورہ کے اہل علم سے سوال کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ذوالیدین والی یہ خبر نہیں دی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس دن سہو کے سجدے کئے ہوں اس روایت کا مطلب ہمارے ہاں (واللہ اعلم) یہ ہے سجدہ سہو اس وقت لازم ہوتا ہے جبکہ نماز میں ایسا کام کرے جو کرنا مناسب نہ ہو مثلاً قعدے کو چھوڑ کر اٹھ جانا یا قعدے کی جگہ نہ تھی مگر قعدہ کر دیا وغیرہ یعنی ایسے کام کہ اگر وہ جان بوجھ کر اختیار کرے تو وہ گناہگار ہوگا اور اگر اس نے کوئی ایسا فعل کیا جو اس میں مکروہ نہیں تو اس میں سجدہ سہو نہیں ذوالیدین کے دن نماز میں کلام وتصرف میں پابندی نہ تھی جب انہوں نے بھول کر کیا جان بوجھ کر کرنے والا جب گناہگار نہیں تو بھول کر کرنے والے پر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا یہ ان لوگوں کے قول کے مطابق ہے جو اس دن سجدہ سہو کے قائل نہیں یہ مرجوح مذہب ہے۔البتہ جمہور کے نزدیک سجدہ سہو کیا رہا کلام وغیرہ اگر یہ ان دنوں مباح تھیں تو مباح پر سجدہ سہو نہیں مثلاً سلام سے پہلے سلام پھیرنا جب نماز سے نکلنے کی نیت سے سلام پھیرا یہ سمجھتے ہوئے کہ آپ نماز پوری کر چکے اگر اس کو کوئی جان بوجھ کر کرے گا تو وہ گناہگار ہے مگر آپ نے بھول کر کیا تو سہو کا سجدہ لازم ہوا۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے (واللہ اعلم) کہ سجدہ سہو نماز میں اس وقت لازم ہے جب کوئی ایسا عمل کرے جس کا اس مقام پر کرنا درست نہ ہو۔ مثلاً قعدہ کی بجائے قیام کرنا اور قعدہ کے بغیر قعدہ کرنا اور اسی طرح وہ افعال کہ جن کو جان بوجھ کر کرے تو کرنے والا گناہ گار رہوگا۔البتہ جو مکروہ نہ ہوں ان کے کر لینے سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا اور ذوالیدین والے دن نماز میں کلام کرنے اور کلام میں کسی اور قسم کا تصرف کرنے میں کوئی حرج و گناہ نہ تھا اور انہوں نے یہ عمل بھول کر کیا۔ تو جب جان بوجھ کر کرنے والا بھی گناہ گار شمار نہ ہوتا تھا تو بھول کر کرنے پر سجدہ سہو کیوں کر لازم ہوگا یہ ان لوگوں کی بات ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اس نے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس دن سجدہ سہو نہیں کیا اور یہ دلیل بھی انہی لوگوں کی ہے۔ مگر جو حضرات اس دن سجدہ کے قائل ہیں ان کا مذہب یہ ہے کہ اگرچہ اس موقع پر نماز میں کلام وتصرف درست تھا مگر وقت سلام سے پہلے سلام پھیر لینا جائز نہ تھا۔ پس جب جناب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو اس وقت آپ نماز سے باہر آنے کا ارادہ فرما رہے تھے اور یہ ایسی چیز ہے کہ اس کو قصد کے ساتھ کرنے میں گناہ گار رہوتا ہے اور بھول کرنے کی صورت میں سجدہ سہو لازم ہو جاتا ہے اور یہ ان لوگوں کا

قول ہے جو اس روایت پر کلام کرتے ہیں۔

بَابُ الْاِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں اشارہ

خلاصۃ المرام:

نمبر①: نماز کے دوران سلام اور دیگر امور کے لئے اشارہ جس سے مخاطب کو مقصد سمجھ آجائے یہ اہل ظواہر کے ہاں کلام کے حکم میں ہے اور مفسد صلاۃ ہے۔

نمبر②: ائمہ اربعہ کے ہاں مفسد صلاۃ تو نہیں ہے البتہ مکروہ ضرور ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: ایسا اشارہ جس سے اشارہ کا مقصد معلوم ہو جائے وہ مفسد صلاۃ ہے اور اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اعادہ ضروری ہے جیسا اس روایت میں ہے۔

۲۵۵۰: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ، وَمَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ مِنْهُ فَلْيُعِدْهَا). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِشَارَةَ الَّتِي تُفْهَمُ إِذَا كَانَتْ مِنَ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ قَطَعَتْ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ، وَحَكَمُوْا لَهَا بِحُكْمِ الْكَلَامِ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا تَقْطَعُ الْإِشَارَةُ الصَّلَاةَ. وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ

۲۵۵۰: ابو غطفان بن طریف نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تسبیح مردوں کے لئے اور تصفیق عورتوں کے لئے ہے اور جس نے نماز میں ایسا اشارہ کیا جو مقصد کو ظاہر کرتا ہے وہ نماز کا اعادہ کرے۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب کوئی شخص نماز میں ایسا اشارہ کرے جو سمجھا جاتا ہو تو اس سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ انہوں نے اس پر کلام والا حکم لگایا اور انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ان سے اختلاف کرتے ہوئے دوسرے علماء نے کہا کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا۔ ان کی دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

تخریج : روایت نمبر ۲۵۳۵ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ ایسا اشارہ جس سے مقصد معلوم ہو جائے وہ نماز کو فاسد کر دیتا ہے اور اشارے جس کا حکم کلام سے کم تر نہیں ہے۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل:</u> اشارہ کرنے سے نماز تو نہیں ٹوٹتی البتہ مکروہ ضرور ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۵۵۱: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ .ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ' عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتٰى قُبَاءَ' فَسَمِعَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ' فَجَاءُ وْهُ يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ' فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهٖ بَاسِطًا كَفَّهٗ وَهُوَ يُصَلِّيْ).

۲۵۵۱: نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ قبا میں تشریف لائے انصار کو اطلاع ہوئی وہ آ آ کر سلام کرنے لگے آپ اس وقت نماز میں مصروف تھے آپ ﷺ نے ہتھیلی کو دراز کر کے ان کی طرف نماز میں اشارہ فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۶۶' ۹۲۔

۲۵۵۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' عَنْ هِشَامٍ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (فَقُلْتُ لِبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' وَصُهَيْبٍ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ : يُشِيْرُ بِيَدِهٖ).

۲۵۵۲: نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ فرمایا ہے کہ میں نے بلال ؓ سے کہا اور صہیب ؓ سے کہ تم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کس طرح نماز میں ان کے سلام کا جواب دیتے پایا انہوں نے بتلایا آپ ہاتھ سے اشارہ کر رہے تھے۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب ۱٤' نمبر۳۶۸۔

۲۵۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُوْحٍ' عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ' قَالَ : أَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ (فَقُلْتُ لِبِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : كَيْفَ كَانَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟).

۲۵۵۳: ابونوح عبدالرحمٰن بن غزوان نے ہشام بن سعد سے نقل کیا پھر اپنی اسناد سے روایت اسی طرح نقل کی ہے البتہ اس قدر فرق ہے کہ میں نے بلال کو کہا کہ کس طرح ان کو جواب دیتے تھے۔

۲۵۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ .ح .

۲۵۵۴: ابن مرزوق نے ابوالولید سے نقل کیا۔

۲۵۵۵: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيْدٍ' عَنْ بُكَيْرٍ' عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ (صُهَيْبٍ قَالَ : مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ' فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ' فَرَدَّ إِلَيَّ بِإِشَارَةٍ). قَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ لَيْثٌ أَحْسَبُهٗ قَالَ (بِإِصْبَعِهٖ).

۲۵۵۵: نابل صاحب عباء نے ابن عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے صہیبؓ سے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایسے وقت گزرا جب آپ نماز ادا فرما رہے تھے میں نے سلام کیا آپ نے اس کے جواب میں میری طرف اشارہ فرمایا۔

ابن مرزوق کہتے ہیں کہ لیث نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ کہا اپنی انگلی سے اشارہ کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۶۶، نمبر ۹۲۵، دارمی ۳٦٤/۱، نسائی ۱۷۷/۱۔

۲۵۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، (أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بِإِشَارَةٍ وَقَالَ كُنَّا نَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ، فَنُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَقَدْ جَاءَ تْ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا، غَيْرَ مَجِيْءِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ خَالَفَهَا، فَهِيَ أَوْلٰى مِنْهُ .وَلَيْسَتِ الْإِشَارَةُ فِي النَّظَرِ مِنَ الْكَلَامِ فِيْ شَيْءٍ لِأَنَّ الْإِشَارَةَ، إِنَّمَا هِيَ حَرَكَةُ عُضْوٍ، وَقَدْ رَأَيْنَا حَرَكَةَ سَائِرِ الْأَعْضَاءِ غَيْرَ الْيَدِ فِي الصَّلَاةِ، لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَكَذٰلِكَ حَرَكَةُ الْيَدِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِذَا كَانَتِ الْإِشَارَةُ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَكُمْ، قَدْ ثَبَتَ أَنَّهَا بِخِلَافِ الْكَلَامِ وَأَنَّهَا لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ كَمَا يَقْطَعُهَا الْكَلَامُ، وَاحْتَجَجْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْتُمُوْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلِمَ كَرِهْتُمْ رَدَّ السَّلَامِ مِنَ الْمُصَلِّيْ بِالْإِشَارَةِ، وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوَيْتُمُوْهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ؟ وَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً لَكُمْ فِيْ أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَإِنَّهُ حُجَّةٌ عَلَيْكُمْ فِيْ أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا بَأْسَ بِهَا فِي الصَّلَاةِ .قِيْلَ لَهُ : أَمَّا مَا احْتَجَجْنَا بِهٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ أَجْلِهِ، وَهُوَ أَنَّ الْإِشَارَةَ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَدْ ثَبَتَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ عَلٰى مَا احْتَجَجْنَا بِهِ مِنْهَا .وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ إِبَاحَةِ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ رَدِّ السَّلَامِ؟ فَلَيْسَ فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ .وَذٰلِكَ أَنَّ الَّذِيْ فِيْهَا هُوَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَارَ إِلَيْهِمْ .فَلَوْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ تِلْكَ إِشَارَةٌ أَرَدْتُ بِهَا رَدَّ السَّلَامِ عَلٰى مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمَ الْمُصَلِّيْ إِذَا سُلِّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ .وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَقُلْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الْإِشَارَةُ كَانَتْ رَدًّا مِنْهُ لِلسَّلَامِ كَمَا ذَكَرْتُمْ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ مِنْهُ نَهْيًا لَهُمْ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ، وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ، وَاحْتَمَلَتْ مِنَ التَّأْوِيْلِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ، لَمْ يَكُنْ مَا تَأَوَّلَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ أَوْلٰى مِنْهَا، مِمَّا تَأَوَّلَ الْآخَرُ إِلَّا بِحُجَّةٍ

يُفْهِمُهَا عَلَى مُخَالِفِهِ، إِمَّا مِنْ كِتَابٍ، وَإِمَّا مِنْ سُنَّةٍ، وَإِمَّا مِنْ إِجْمَاعٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا دَلِيلُكُمْ عَلَى كَرَاهَةِ ذَلِكَ؟ قِيلَ لَهُ .

۲۵۵۶: عطاء بن یسار نے ابوسعیدؓ سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی نے جناب نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے اس کو اشارہ سے جواب دیا ہم نماز میں سلام کا جواب دے لیتے تھے پھر ہمیں اس سے روک دیا گیا۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ آثار اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ اشارے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور کثیر روایات اس سلسلہ میں آئی ہیں صرف ایک ہی روایت نہیں جیسا کہ روایت بالا ہے جو ان کے خلاف ہے۔ اشارہ عضو کی ایک حرکت ہے۔ یہ کلام نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ دیگر اعضاء جو ہاتھ کے علاوہ ہیں وہ جب حرکت کی وجہ سے نماز کو نہیں توڑتے تو ہاتھ کی حرکت کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر کوئی شخص معترض ہو کہ تمہارے نزدیک جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اشارہ کلام سے الگ چیز ہے اور کلام کی طرح یہ نماز کے لیے قاطع نہیں ہے اور تم نے ان آثار کو دلیل میں پیش کیا۔تو جناب اشارہ سے نمازی کو سلام کا جواب دینے کو تم مکروہ قرار دیتے ہو حالانکہ یہ ان آثار میں جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے جن کو آپ نے اپنی دلیل میں پیش کیا ہے کہ اشارہ نماز کے لیے قاطع نہیں ہے۔تو یہی روایات تمہارے خلاف شاہد ہیں کہ نماز میں اشارہ کرنے میں کچھ قباحت نہیں۔ان کے جواب میں کہا جائے گا۔ کہ ہم نے مندرجہ بالا روایات سے یہ استدلال کیا ہے کہ اشارہ نماز کو نہیں توڑتا اور یہ بات ان روایات سے ثابت ہے جس طرح ہم نے استدلال کیا ہے۔ رہی وہ بات جو تم نے نکالی ہے کہ سلام کا جواب دینے کے لیے اشارہ ہاتھ سے جائز ہے۔تو اس روایت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں۔ وہ اس طرح کہ اس روایت میں تو اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ فرمایا۔پس اگر جناب نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ فرماتے کہ میں نے اس میں اشارہ اس لیے کیا ہے تاکہ اس آدمی کے سلام کا جواب دوں جس نے مجھے سلام کیا ہے تو اس سے ثابت ہو جائے گا کہ نمازی کو جب نماز میں سلام دیا جائے تو اس کا حکم یہ ہے۔ مگر آپ نے اس سلسلہ میں تو کوئی بات نہیں فرمائی۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ اشارہ آپ کی طرف سے سلام کا جواب ہو جیسا کہ تم نے کہا اور دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ نماز کے دوران سلام کی ممانعت ہو۔ جب ان روایات میں ان میں سے کوئی بات ثابت نہیں ہر جماعت کے قول کے مطابق تاویل کا احتمال موجود ہے تو کسی ایک فریق کی تاویل کو قرآن وسنت واجماع کی دلیل کے بغیر بہتر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس کی کراہیت کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے۔تو جواب میں یہ روایت پیش کر دیں گے۔

تخریج : عزاه العينى الى البزار۔

حاصل روایات: اس سے معلوم ہوگیا کہ اشارہ قاطع صلاۃ نہیں ہے اور بہت سی روایات میں وارد ہے کہ اشارہ کلام کی جگہ نہیں یہ ایک عضو کی حرکت ہے نماز میں ہاتھ کے علاوہ اعضاء کی حرکات پائی جاتی ہیں اور ان سے نماز منقطع نہیں ہوتی اسی طرح ہاتھ کی

حرکت سے بھی نماز منقطع نہیں ہوتی۔

ایک سوال:

جب ان روایات سے اشارہ کلام کے حکم میں نہیں اور اس سے نماز منقطع نہیں ہوتی جیسا کہ روایات مذکورہ سے آپ نے استدلال کیا جب آپ نے اشارہ کیا تو تم اسے جائز کہنے کی بجائے مکروہ کیوں کر قرار دیتے ہو اگر یہ عدم قطع صلاۃ میں حجت ہیں تو پھر اشارہ میں کوئی حرج نہ ہونا چاہئے اور تم اس کو مکروہ کہتے ہو۔

[redacted]: ہم نے جو آثار پیش کئے ان میں یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ اشارہ قاطع صلاۃ نہیں اور ہم نے ان آثار سے اتنی ہی دلیل چاہی ہے باقی نماز میں ردسلام کے اشارے کو ان سے مباح ثابت کیا جائے تو اس کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے اس میں صرف اتنی بات ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا۔

اگر آپ فرماتے کہ میرا مقصد اس اشارے سے سلام کا جواب ہے تو پھر اشارے کا مباح ہونا ثابت ہوسکتا تھا کہ ہر نمازی کو جب سلام کیا جائے تو اس کا یہی حکم ہے مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا تو اس میں یہ احتمال پیدا ہوگیا کہ اس اشارے سے مقصود سلام کا جواب مقصود ہو جیسا تم کہتے ہو۔

دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ سلام نہ کرنے کا اشارہ ہو کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں مجھے سلام مت کرو اب ہر دو احتمالوں میں سے ایک کو متعین کرنے کے لئے کتاب و سنت یا اجماع سے دلیل چاہئے اور بعض روایات سے ردسلام کی نفی ثابت ہوتی ہے اس لئے ممانعت کا نچلا درجہ کراہت کو قرار دینا ضروری ٹھہرا۔

[redacted]: کراہت کی دلیل پیش کرو۔

[redacted]: یہ دلیل کراہت کو ثابت کرتی ہے۔

۲۵۵۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمٌ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، قَالَ : (قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ وَنَأْمُرُ بِالْحَاجَةِ وَنَقُوْلُ السَّلَامُ عَلٰى جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِيْكَائِيْلَ وَكُلِّ عَبْدٍ صَالِحٍ يُعْلَمُ اسْمُهُ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَبَشَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَأَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدَثَ .فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَزَلَ فِيْ شَيْءٌ ؟ قَالَ لَا، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ).

۲۵۵۷: ابووائل نے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں ہم نماز میں سلام کا جواب دے لیتے اور ضرورت کی بات کہہ لیتے اور کہتے جبرائیل پر سلام ہو میکائیل پر سلام ہو اور ہر اس صالح بندے پر سلام ہو جس کا نام معلوم ہو خواہ زمین میں ہو یا آسمان میں۔ پس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حبشہ سے آیا تو آپ کو نماز پڑھتے

پایا میں نے آپ کو سلام کیا آپ نے جواب نہ دیا تو میرے اوپر پریشانی طاری ہوگئی جب آپ نے نماز مکمل فرمائی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے متعلق کوئی چیز اتری ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس تازہ حکم کو چاہتے ہیں اتارتے ہیں۔ (یعنی کلام میں ممانعت کا حکم اتار دیا ہے)

تخریج : ای فی التوحید باب ۴۲' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۶۶' نمبر ۹۲۴۔

۲۵۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى' قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ' عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجْتُ فِيْ حَاجَةٍ' وَنَحْنُ يُسَلِّمُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الصَّلَاةِ' ثُمَّ رَجَعْتُ فَسَلَّمْتُ' فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ (إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا).

۲۵۵۸: ابوالاحوص نے عبداللہ ؓ سے روایت کی ہے کہ میں کسی کام سے نکلا ہم نماز میں ایک دوسرے کو سلام کرلیا کرتے تھے پھر میں لوٹا اور میں نے سلام کیا مگر آپ نے جواب نہ دیا اور فرمایا بے شک نماز میں ایک خاص مشغولیت ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر میں)

تخریج : بخاری فی العمل فی الصلاۃ باب ۲' ۱۵' مسلم فی المساجد نمبر ۳۴' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۶۶' نمبر ۹۲۳' ابن ماجه فی الاقامه باب ۵۹' نمبر ۱۰۱۹ مسند احمد ۴۰۹'۳۶/۱۔

۲۵۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ' قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ' عَنْ حَمَّادٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : (قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمْتُ مِنَ الْحَبَشَةِ وَعَهْدِيْ بِهِمْ وَهُمْ يُسَلِّمُوْنَ فِي الصَّلَاةِ' وَيَقْضُوْنَ الْحَاجَةَ' فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّيْ' فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ. فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ لِلنَّبِيِّ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ' وَقَدْ أَحْدَثَ لَكُمْ أَنْ لَا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ' وَأَمَّا أَنْتَ أَيُّهَا الْمُسْلِمُ' فَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ).

۲۵۵۹: ابراہیم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حبشہ سے لوٹا اور میرے زمانے میں نماز میں سلام کرتے تھے اور ضرورت کا کام کہہ لیتے تھے پس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کو سلام کیا جبکہ آپ ﷺ نماز میں مصروف تھے مگر آپ ﷺ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر پر جو نیا حکم چاہتا ہے اتارتا ہے اب نیا حکم تمہارے لئے یہ آیا ہے کہ تم نماز میں کلام مت کرو باقی تم اے سلام کرنے والے پس تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام و رحمت ہو۔

تخریج : بخاری فی التوحید باب نمبر ۴۲' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۶۶' نمبر ۹۲۴۔

۲۵۶۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي الرَّضْرَاضِ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ أُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيَّ. فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الَّذِيْ سَلَّمَ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْهَا، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ فِي الصَّلَاةِ رَدُّ السَّلَامِ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ لَأَغْنَاهُ عَنِ الرَّدِّ عَلَيْهِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ كَمَا يَقُوْلُ الَّذِيْ يَرَى الرَّدَّ فِي الصَّلَاةِ بِالْإِشَارَةِ، وَأَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِمَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِيْ صَلَاتِهِ فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ الرَّدُّ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ صَلَاتِهِ. وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ أَيْضًا عَنْ مُؤَمَّلٍ (فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِيْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدَثَ). فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَدَّ أَصْلًا بِالْإِشَارَةِ وَلَا غَيْرِهَا، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ رَدَّ عَلَيْهِ بِإِشَارَتِهِ، لَمْ يَقُلْ (لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ) وَلَقَالَ (رَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً) وَلَمَّا أَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَخْبَرَ أَنَّهُ أَصَابَهُ مِمَّا قَدُمَ وَمِمَّا حَدَثَ. وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَةَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا) فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ الْمُصَلِّيَ مَعْذُوْرٌ بِذٰلِكَ الشُّغْلِ عَنْ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى الْمُسَلِّمِ عَلَيْهِ، وَنَهْيٌ لِغَيْرِهِ عَنِ السَّلَامِ عَلَيْهِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵۶۰: ابوالرضراض نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتا آپ نماز میں جواب دیتے ایک دن میں نے سلام کیا تو آپ نے جواب نہ دیا میں نے دل میں پریشانی محسوس کی اور اس کا تذکرہ آپ کو کر دیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے نیا حکم اتارتا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نماز سے فراغت کے بعد دیا۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نماز میں آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ کیونکہ اگر نماز ہی میں جواب مرحمت فرما چکے ہوتے تو یہ چیز فراغت کے بعد سلام کے جواب سے بے نیاز کر دیتی جیسا کہ وہ لوگ کہتے ہیں جو اشارہ کے ساتھ سلام کا جواب نماز میں درست مانتے ہیں اور جب نمازی نے سلام کرنے والے کو یہ اشارہ کر دیا تو نماز سے فراغت کے بعد جواب اس پر لازم نہیں ہے اور تو مل رحمہ اللہ نے جو روایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی اس کے الفاظ یہ ہیں: ''فلم یرد علی فاخذ لی ما قدم وما حدث'' آپ نے مجھے جواب نہ دیا تو مجھے اگلی پچھلی پڑ گئی' اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کسی طرح اشارہ وغیرہ سے جواب نہیں دیا۔ کیونکہ اشارہ سے جواب دیا ہوتا تو ''لم یرد علی'' کے الفاظ نہ ہوتے بلکہ کہتے

''ردّ علی اشارة'' اسی وجہ سے ان پر پریشانی سوار ہوگئی اور علی بن شیبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان فی الصلاة شغلا'' نماز میں ایک خاص مشغولیت ہے۔ پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی اس مشغولیت کی وجہ سے سلام کے جواب سے معذور ہے اور دوسرے کو اسی لیے نمازی کو سلام دینے سے منع فرمایا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: پہلے نماز میں سلام کی اجازت تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی ممانعت کر دی اور گزرا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد سلام کا جواب مرحمت فرمایا ابوبکرہ نے ابوداؤد سے بھی روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کیے ہوئے سلام کا جواب بعد میں مرحمت فرمایا۔ یہ ثبوت ہے کہ سلام کے جواب میں اشارہ کرنے کا مقصد سلام کا جواب دینا نہیں تھا اگر ایسا ہوتو بعد میں جواب کی ضرورت نہ تھی جیسا کہ نماز میں جواب سلام کو جائز کرنے والے کہتے ہیں اگر نمازی نے نماز میں اشارہ کر دیا تو نماز سے فراغت کے بعد جواب واجب نہیں۔

ابوبکرہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فلم یرد فاخذنی ماقدم وحدثان الفاظ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اشارہ سے رد سلام مقصود نہ تھا اگر سلام کا جواب ہو جاتا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ لم یرد علی نہ کہتے بلکہ کہتے کہ آپ نے اشارہ سے میرے سلام کا جواب دے دیا اور وہ یہ نہ کہتے کہ مجھے تو اپنی پڑگئی۔

اور علی بن شیبہ کی روایت میں مذکور ہے کہ نماز میں خاص مشغولیت ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازی اس مشغولیت کی وجہ سے سلام کا جواب دینے سے معذور ہے اور دوسرے کو اسے سلام کرنا ممنوع ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی شہادت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا۔

۲۵۶۱: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ' عَنْ اِبْرَاهِيْمَ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَى الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ' نَظِيْرُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵۶۱: ابراہیم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے نماز میں مشغول لوگوں کو سلام کہنا مکروہ قرار دیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا وہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی نظیر ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

۲۵۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ' عَنْ (جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ، فَبَعَثَنِیْ فِیْ حَاجَةٍ، فَانْطَلَقْتُ إِلَیْهَا، ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَیْهِ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ، فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ، وَرَأَیْتُهٗ یَرْکَعُ وَیَسْجُدُ، فَلَمَّا سَلَّمَ، رَدَّ عَلَیَّ).

۲۵۶۲: ابوالزبیر رحمہ اللہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپ نے مجھے کسی کام بھیجا میں چلا گیا پھر میں جب لوٹا تو اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے میں نے سلام کیا آپ نے مجھے جواب نہ دیا میں نے آپ کو رکوع وسجدے کے اشارے کرتے پایا جب آپ نے سلام پھیر دیا تو میرے سلام کا جواب دیا۔

تخریج : مسلم فی المساجد نمبر۳۸، ابو داؤد فی الصلاة باب۱۶۶، نمبر۹۲، ابن ماجه فی الاقامه باب۵۹، فی الاقامه باب۵۹، نمبر۱۰۱۸۔

۲۵۶۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ : (فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ) وَقَالَ :(فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ قَالَ : أَمَا إِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ أَنْ أَرُدَّ عَلَیْكَ إِلَّا أَنِّیْ کُنْتُ أُصَلِّیْ). فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَیْضًا، قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ، وَأَنَّهٗ لَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ رَدَّ عَلَیْهِ .فَالْکَلَامُ فِیْ هٰذَا مِثْلُ الْکَلَامِ فِیْمَا رَوَیْنَاهُ قَبْلَهٗ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَفِیْ حَدِیْثِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (أَمَا إِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ أَنْ أَرُدَّ عَلَیْكَ إِلَّا أَنِّیْ کُنْتُ أُصَلِّیْ) فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ رَدَّ عَلَیْهِ شَیْئًا، فَذٰلِكَ یَنْفِیْ أَنْ یَکُوْنَ رَدَّ عَلَیْهِ بِإِشَارَةٍ أَوْ غَیْرِهَا .

۲۵۶۳: ابوبکرہ نے ابوداؤد سے اس نے ہشام سے بیان کیا انہوں نے اپنی سند سے روایت کی البتہ یہ الفاظ نقل نہیں کئے لم یرد علی بلکہ یہ ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے سے نماز مانع تھی۔ یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو یہ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کا جواب نہ دیا اور جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو تب آپ نے سلام کا جواب دیا۔ پس اس کے متعلق گفتگو سابقہ روایت کی گفتگو کی طرح ہے جس کو حضرت ابن مسود رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے اور روایت جابر رضی اللہ عنہ میں یہ بھی اضافہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اما انه لم یمنعنی ان اردّ علیك الا انی کنت اصلّی'' ''بھئی میں نے نماز میں مصروفیت کی وجہ سے تمہارے سلام کا جواب نہیں دیا'' اور اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ میں نے بالکل تمہارا جواب نہیں دیا۔ اس سے اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ آپ نے اشارہ یا اور کسی طریق سے جواب دیا ہو۔

حاصل روایات: یہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بتلا رہے ہیں کہ آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا اور جب نماز سے فارغ ہو گئے تو سلام کا جواب دیا پس یہ روایت بھی اشارے سے جواب سلام مراد لینے کے خلاف ہے جیسا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے متعلق ہم کہہ چکے۔ جابر میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اما انه لم یمنعنی ان ارد علیك الا انی کنت اصلی اس

میں آپ نے یہ بتلایا کہ مجھ پر سلام کا جواب لازم نہ تھا اس لئے اشارے سے جواب کا کوئی معنی ہی نہیں۔

۲۵۶۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ' قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَیْرِ' (عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ لِبَعْضِ حَاجَتِهٖ' فَجَاءَ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ' فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَسَکَتَ' ثُمَّ أَوْمٰی بِیَدِهٖ' ثُمَّ سَلَّمَ عَلَیْهِ' فَسَکَتَ ثَلَاثًا' فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ : أَمَّا إِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ أَنْ أَرُدَّ عَلَیْكَ إِلَّا أَنِّیْ کُنْتُ أُصَلِّیْ). فَهٰذَا جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَوْمٰی إِلَیْهِ بِیَدِهٖ حِیْنَ سَلَّمَ' ثُمَّ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ أَمَّا إِنَّهٗ لَمْ یَمْنَعْنِیْ أَنْ أَرُدَّ عَلَیْكَ إِلَّا أَنِّیْ کُنْتُ أُصَلِّیْ). فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ رَدَّ عَلَیْهِ فِی الصَّلَاةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْإِشَارَةَ الَّتِیْ کَانَتْ مِنْهُ فِی الصَّلَاةِ' لَمْ تَکُنْ رَدًّا' وَإِنَّمَا کَانَتْ نَهْیًا' وَهٰذَا جَائِزٌ .فَقَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا قَدْ ذَکَرْنَا .وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ۔

۲۵۶۴: ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام بھیجا جب میں آیا تو آپ اونٹنی پر سواری کی حالت میں نماز ادا فرما رہے تھے میں نے سلام کیا آپ خاموش رہے پھر ہاتھ سے اشارہ کیا پھر میں نے سلام کیا آپ تین بار خاموش رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا میں نماز میں تھا اس لئے تیرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو اس روایت میں اطلاع دے رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے وقت ان کی طرف اشارہ کیا' پھر نماز سے فراغت کے بعد فرمایا ''سنو بھئی! مجھے تمہارا جواب دینے سے نماز مانع تھی''۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ میں نے نماز میں سلام کا جواب نہیں دیا۔ اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ آپ نے نماز میں جو اشارہ فرمایا یہ ان کے سلام کا جواب نہ تھا بلکہ یہ ممانعت تھی اور یہ درست ہے اور یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی جیسا ہم نے ذکر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

تخریج : روایت نمبر ۲۵۶۲ کو ملاحظہ کریں۔

یہ حضرت جابر بتلا رہے ہیں کہ جب میں نے سلام کیا تو آپ نے میری طرف اشارہ کیا اور سلام پھیرنے کے بعد فرمایا تیرے سلام کا جواب دینے سے مجھے نماز مانع تھی اس میں آپ نے بتلا دیا نماز میں سلام کا جواب لازم نہیں۔

ان روایات نے یہ بات کھول دی کہ نماز میں جو اشارہ آپ نے فرمایا تھا وہ جواب سلام کے لئے نہ تھا وہ روکنے کے لئے تھا کہ سلام مت کرو اور یہ اشارہ درست ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول:

۲۵۶۵: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ' قَالَ : ثَنَا أَبِیْ قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ' قَالَ :

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سُفْیَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ : مَا اُحِبُّ اَنْ اُسَلِّمَ عَلَی الرَّجُلِ وَهُوَ یُصَلِّیْ، وَلَوْ سَلَّمَ عَلَیَّ لَرَدَدْتُ عَلَیْهِ .

۲۵۶۵: ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میں نماز پڑھنے والے کو سلام کرنا پسند نہیں کرتا اور اگر وہ مجھے سلام کرتا تو میں اس کو لوٹا دیتا (یعنی منع کر دیتا ہوں) یہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ نمازی کو سلام کرنا مکروہ قرار دے رہے ہیں۔ جبکہ انہوں نے خود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں سلام کیا تھا اور آپ نے ان کو اشارہ فرمایا۔ اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کیا جانے والا اشارہ سلام کا جواب ہوتا تو جابر رضی اللہ عنہ کبھی اس کو مکروہ قرار نہ دیتے' کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں کیا' لیکن آپ نے اس کو ناپسند فرمایا۔ آپ کا اس وقت اشارہ نمازی کو سلام کرنے کی ممانعت تھی۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جابر رضی اللہ عنہ نے تو اپنی اس روایت میں فرمایا اگر کوئی مجھے سلام کرے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ تو اس کے جواب میں اس طرح کہیں گے۔ کیا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا کہ میں نماز میں جواب دوں گا۔ تو اس کے متعلق یہ کہنا درست ہو گیا کہ میں نماز سے فراغت کے بعد سلام کا جواب دیتا ہوں اور ان کا طریق اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ روایت ذیل میں ہے۔

۲۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ، قَالَ : ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْکَابَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ کَرِهَ اَنْ یُسَلِّمَ عَلَی الْمُصَلِّیْ، وَقَدْ کَانَ سَلَّمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ، فَاَشَارَ اِلَیْهِ .فَلَوْ کَانَتِ الْاِشَارَةُ الَّتِیْ کَانَتْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَدًّا لِلسَّلَامِ عَلَیْهِ اِذْ لَمَا کَرِهَ ذٰلِکَ، لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْهَهُ عَنْهُ، وَلٰکِنَّهٗ اِنَّمَا کَرِهَ ذٰلِکَ لِاَنَّ اِشَارَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ، کَانَتْ عِنْدَهٗ نَهْیًا مِنْهُ لَهٗ عَنِ السَّلَامِ عَلَیْهِ وَهُوَ یُصَلِّیْ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ قَالَ جَابِرٌ فِیْ حَدِیْثِکُمْ هٰذَا (وَلَوْ سَلَّمَ عَلَیَّ لَرَدَدْتُ) قِیْلَ لَهٗ : اَفَقَالَ جَابِرٌ (لَرَدَدْتُ فِی الصَّلَاةِ) قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ (لَرَدَدْتُ) اَیْ بَعْدَ فَرَاغِیْ مِنَ الصَّلَاةِ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِکَ مِنْ مَذْهَبِهٖ .

۲۵۶۶: ابو معاویہ نے اعمش سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

حاصل روایات: یہ جابر ہیں وہ نمازی کو سلام کرنا مکروہ قرار دے رہے ہیں انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں سلام کیا تو آپ نے اشارہ کر دیا۔

اگر یہ اشارہ سلام کا جواب ہوتا تو جابر رضی اللہ عنہ آپ کو ناپسند کرتے کیونکہ آپ نے اس سے نہ روکا تھا اس کو جابر نے پسند اس لئے کیا کیونکہ آپ کا اشارہ جابر رضی اللہ عنہ کے نزدیک نمازی کو سلام کی ممانعت پر دلالت کرتا تھا۔

اشکال:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے قول میں تو یہ لفظ ہیں کہ اگر مجھ پر کوئی سلام کرتا ہے تو میں جواب دیتا ہوں۔

جواب: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہا ہے کہ میں نماز ہی میں جواب دیتا ہوں اور یہ عین ممکن ہے کہ لرددت ای بعد فراغی من الصلاۃ مراد ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے پہلی روایت میں جس سلام کے لوٹانے کا تذکرہ کیا ہے وہ نماز سے فراغت کے بعد جواب دینا ہے اور یہ اس روایت کو موافق ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے نقل کی اور اس کا معنی اس پر دلالت کر رہا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت آئی ہے۔ جو ذیل میں ہے۔

اور یہ روایت بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

۲۵۶۷: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى عَطَاءً : أَسَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الرَّجُلِ يُسَلِّمُ عَلَيْكَ وَأَنْتَ تُصَلِّيْ فَقَالَ : لَا تَرُدُّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَقْضِيَ صَلَاتَكَ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الرَّدَّ الَّذِيْ أَرَادَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ، هُوَ الرَّدُّ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ، مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَلَّ مِنْ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ .

۲۵۶۷: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا کیا تم نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کا حکم معلوم کیا جو نماز کے دوران تم کو سلام کہے تو کہنے لگے کہ نماز پوری کرنے تک اس کو جواب مت دو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اپنی نماز میں مصروفیت کی حالت میں سلام کرنے والے کے سلام کا جواب نماز میں نہیں دیا بلکہ اس کی حرکت کو ناپسند کرتے ہوئے ہاتھ سے کچوکا دیا۔ جب حضرت ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہما جن دونوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی حالت میں خود سلام کیا تھا۔ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کو ناپسند کیا۔ تو اس سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ آپ کا نماز میں اشارہ سلام کے جواب کی خاطر نہ تھا بلکہ ممانعت کے لیے تھا کیونکہ نماز سلام کی جگہ نہیں، کیونکہ سلام تو کلام ہے۔ اس کا جواب بھی کلام شمار ہوگا۔ پس جب نماز کلام کی جگہ نہیں ہے تو سلام کا جواب بھی کلام ہے۔ تو نماز اس کی جگہ نہیں۔ حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کے اطراف کو پرسکون رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ ذیل کی روایت ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس سے معلوم ہوا کہ جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں رد سے مراد نماز سے فراغت کے بعد جواب دینا ہے یہ جناب رسول

اللہ ﷺ کی روایت کے موافق ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کی تائید ملتی ہے ملاحظہ ہو۔

۲۵۶۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالَ : ثَنَا عَارِمٌ، قَالَ .ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا، وَغَمَزَهُ بِيَدِهٖ. فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا لَمْ يَرُدَّ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلَى الَّذِيْ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِيْهَا، وَلٰكِنَّهُ غَمَزَهُ بِيَدِهٖ عَلَى الْكَرَاهَةِ مِنْهُ لِمَا فَعَلَ .فَلَمَّا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَقَدْ كَانَا سَلَّمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، قَدْ كَرِهَا مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ عَلَى الْمُصَلِّيْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِشَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ قَدْ عَلِمَاهَا مِنْهُ، لَمْ تَكُنْ رَدًّا وَإِنَّمَا كَانَتْ نَهْيًا، لِأَنَّ الصَّلَاةَ لَيْسَتْ بِمَوْضِعِ سَلَامٍ، لِأَنَّ السَّلَامَ كَلَامٌ، فَجَوَابُهُ أَيْضًا كَذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ لَيْسَتْ بِمَوْضِعِ كَلَامٍ، يَكُوْنُ رَدُّ السَّلَامِ لَمْ يَكُنْ أَيْضًا بِمَوْضِعِ سَلَامٍ .وَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْكِيْنِ الْأَطْرَافِ فِي الصَّلَاةِ .

۲۵۶۸: عطاء نے روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایک آدمی نے سلام کیا جبکہ وہ نماز میں مصروف تھے آپ نے اس آدمی کو جواب نہ دیا مگر ہاتھ سے اسے کچوکا لگایا۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سکون کا حکم فرمایا تو اشارہ سے سلام کا جواب اس حکم کی مخالفت ہے۔ کیوں کہ اس میں ہاتھ کا بلند کرنا اور انگلیوں کا حرکت دینا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ نماز میں تسکین کے حکم میں اعضاء واطراف کو نماز میں پرسکون رکھنا بھی شامل ہے۔ یہ قول جو اس باب میں بیان ہوا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل کلام:

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نماز میں سلام کرنے والے کو جواب نہیں دیا بلکہ ناپسند کرتے ہوئے کچوکا لگایا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نماز میں سلام کیا اور آپ ﷺ کے بعد نمازی پر سلام کو ناپسندیدہ قرار دیا۔

اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب نبی اکرم ﷺ کا اشارہ مبارک جس کو انہوں نے معلوم کیا وہ سلام کا جواب نہ تھا بلکہ سلام سے منع کرنا مقصود تھا کیونکہ نماز سلام کی جگہ نہیں اس لئے کہ سلام کلام کی جنس ہے اور سلام کے جواب میں کلام انس ہے۔

اور نماز بالاتفاق کلام کی جگہ نہیں تو سلام کے جواب کی جگہ بھی نہ بنے گی اور جناب رسول اللہ ﷺ نے تو تمام جوڑوں کو سکون واطمینان سے رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔

۲۵۶۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ : (دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ

فَرَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ وَقَدْ رَفَعُوْا اَیْدِیَهُمْ .فَقَالَ : مَالِیْ اَرَاکُمْ تَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَکُمْ کَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شَمْسٍ، اُسْکُنُوْا فِی الصَّلَاةِ). فَلَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالسُّکُوْنِ فِی الصَّلَاةِ، وَکَانَ رَدُّ السَّلَامِ بِالْاِشَارَةِ فِیْهِ خُرُوْجٌ مِنْ ذٰلِکَ، لِاَنَّ فِیْهِ رَفْعَ الْیَدِ وَتَحْرِیْکَ الْاَصَابِعِ، ثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّهٗ قَدْ دَخَلَ فِیْمَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَسْکِیْنِ الْاَطْرَافِ فِی الصَّلَاةِ .وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِیْ بَیَّنَّا فِیْ هٰذَا الْبَابِ، قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ، وَاَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۲۵۶۹: مسیب بن رافع نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور انہوں نے اپنے ہاتھ اٹھا رکھے ہیں آپ نے فرمایا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم نماز میں گھوڑوں کی دموں کی طرح ہاتھوں کو اٹھانے والے ہو نماز میں سکون اختیار کرو۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر ۱۱۹۔

حاصل روایات : جب نماز میں تسکین اطراف کا حکم ہے تو اشارے سے سلام کرنا اس سے نکلنا ہے کیونکہ اس میں ہاتھ بلند ہوتا اور انگلیاں ہلتی ہیں اس سے ثابت ہوا کہ یہ بھی اس روایت کے تحت داخل ہے۔

یہ قول ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷫ کا قول ہے۔

بَابُ الْمُرُوْرِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ هَلْ یَقْطَعُ عَلَیْهِ ذٰلِکَ صَلَاتَهٗ اَمْ لَا؟

نمازی کے سامنے سے گزرنے پر نماز کا حکم

خلاصۃ البرام :

نمبر ①: امام احمد ﷫ اور اصحاب ظواہر نمازی کے آگے سے گزرنے پر نمازی کی نماز کو فاسد قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: دیگر تمام ائمہ ابوحنیفہ مالک وشافعی ﷫ نمازی کے آگے گزرنے سے نماز کو فاسد قرار نہیں دیتے۔

مؤقف فریق اوّل ودلائل: نماز کے آگے سے کسی چیز کا بھی گزرنا اس کی نماز کو فاسد کر دیتا ہے دلیل یہ ہے۔

۲۵۷۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَیْمٌ، عَنْ یُوْنُسَ، وَمَنْصُوْرٌ، عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (لَا یَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَیْءٌ اِذَا کَانَ بَیْنَ یَدَیْهِ کَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ) وَقَالَ : (یَقْطَعُ

الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ). قَالَ (قُلْتُ : يَا أَبَا ذَرٍّ مَا بَالُ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ وَالْأَبْيَضِ؟ فَقَالَ : يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتَنِي عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ شَيْطَانٌ).

۲۵۷۰: عبداللہ بن صامت نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی جبکہ نمازی اور گزرنے والے کے درمیان کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر کوئی بلند چیز ہو اور فرمایا نماز کو عورت' گدھا' سیاہ کتا منقطع کر دیتا ہے۔ عبداللہ ہیں میں نے دریافت کیا اے ابوذر! سیاہ کتے کا سرخ و سفید کے مقابلے میں کیا فرق ہے تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجے! یہ سوال تو وہی ہے جو میں نے خود جناب رسول اللہ ﷺ سے کیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة ۲۶۶/۲۶۵' ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۰۹' مسند احمد ۱۴۹/۵' ۱۶۰' ۱۶۱۔

۲۵۷۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ' عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ)

۲۵۷۱: نافع بن جبیر نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی سترے کی طرف نماز پڑھے تو اسے سترے قریب ہو جانا چاہئے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۰۶' نمبر ۶۹۵۔

۲۵۷۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ' عَنْ شُعْبَةَ' عَنْ قَتَادَةَ' قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' رَفَعَهُ شُعْبَةُ' قَالَ : (يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ' وَالْكَلْبُ).

۲۵۷۲: قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے سنا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے تھے شعبہ نے اسے مرفوع نقل کیا ہے۔

اس میں ہے کہ حائضہ عورت' اور کتا نماز کو توڑ دیتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب ۱۰۹' نمبر ۷۰۳' ابن ماجه فی الاقامه باب ۳۸' نمبر ۹۴۹۔

۲۵۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ' قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ' قَالَ : ثَنَا أَبِي' عَنْ يَحْيَى' عَنْ عِكْرِمَةَ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَحْسَبُهُ قَدْ أَسْنَدَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ' وَالْكَلْبُ وَالْحِمَارُ' وَالْيَهُوْدِيُّ' وَالنَّصْرَانِيُّ.

وَالْخِنْزِيْرُ، وَيَكْفِيكَ إِذَا كَانُوْا مِنْكَ قَدْرَ رَمْيَةٍ، لَمْ يَقْطَعُوْا عَلَيْكَ صَلَاتَكَ).

۲۵۷۳: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے اور میرے خیال میں انہوں نے اس کی اسناد جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی ہے کہ فرمایا حائضہ عورت' کتا اور گدھا نماز کو منقطع کر دیتا ہے اسی طرح یہودی' نصرانی' خنزیر بھی۔ اور ایک تیر پھینکنے کے فاصلے پر ہوں پھر یہ گزر بھی جائیں تو تمہاری نماز منقطع نہ ہوگی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۰۹' نمبر ۷۰٤۔

۲۵۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ' عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ' عَنْ قَتَادَةَ' عَنِ الْحَسَنِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ' وَالْحِمَارُ' وَالْمَرْأَةُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا : يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ' وَالْمَرْأَةُ' وَالْحِمَارُ' إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ .

۲۵۷۴: حسن نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کتا' گدھا' عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ کچھ علماء نے ان آثار کے پیش نظر فرمایا کہ سیاہ کتا' عورت' گدھا جب نمازی کے سامنے سے گزر جائیں تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے کوئی چیز بھی نماز کے لیے گزرنے کی وجہ سے نماز کو توڑنے والی نہیں۔ ان کی دلیل یہ آثار ہیں۔

تخریج : ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۳۸' نمبر ۹٤۹/۹۵۱۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیاہ کتا' عورت اور گدھا نماز کو توڑ دیتے ہیں۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

ان میں سے کوئی چیز بھی آگے سے گزرے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۵۷۵: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنِ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ' وَنَحْنُ عَلٰى أَتَانٍ' وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ' فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ' فَنَزَلْنَا عَنْهَا' وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ' فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا).

۲۵۷۵: عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں اور فضل گدھی پر سوار ہو کر آئے جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو عرفات میں نماز پڑھا رہے تھے ہم بعض صفوف کے آگے سے گزرے پھر اتر گئے اور گدھی کو چرنے چھوڑا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ نہ فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۹۰' مسلم فی الصلاۃ نمبر۲۵۴' ابو داؤد فی الصلاۃ بابنمبر۱۱۲' نمبر۷۱۵' ترمذی فی الصلاۃ باب۱۳۵' نمبر۳۲۷' ابن ماجہ فی الاقامہ باب۳۸' نمبر۹۴۷' مسند احمد ۲۱۹/۱۔

۲۵۷۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : (وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى).

۲۵۷۶: مالک و یونس نے ابن شہاب سے نقل کیا انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ یہ لفظ زائد ہیں: ورسول اللہ ﷺ یصلی بالناس بمنٰی ۔

۲۵۷۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، وَرَوْحٌ، وَوَهْبٌ قَالُوْا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّيْ، وَأَنَا عَلَى حِمَارٍ، وَمَعِيْ غُلَامٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَلَمْ يَنْصَرِفْ) .فَفِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا مَرَّا عَلَى الصَّفِّ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَا مَرَّا عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ دُوْنَ الْإِمَامِ، فَكَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ قَاطِعٍ عَلَى الْمَأْمُوْمِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى حُكْمِ مُرُوْرِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ .وَلٰكِنْ فِيْ حَدِيْثِ صُهَيْبٍ، (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَنْصَرِفْ). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مُرُوْرَ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ أَيْضًا، غَيْرُ قَاطِعٍ لِلصَّلَاةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوٗدَ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فِيْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا مَعَهُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، قَالَ :(وَأَحْسَبُهُ قَدْ أَسْنَدَهُ). فَهٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَصُهَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مُخَالِفٌ لِذٰلِكَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعْلَمَ أَيُّهَا نَسَخَ الْأَمْرَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

۲۵۷۷: صہیب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے اور میں گدھے پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنی ہاشم کا ایک غلام تھا پس آپ نماز سے نہ پھرے۔ حضرت عبیداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ دونوں صف کے آگے سے گزرے تو یہ ممکن ہے کہ ان کا گزر مقتدیوں کے سامنے سے ہو نہ کہ امام کے سامنے سے۔ پس اس سے مقتدیوں کی نماز نہیں ٹوٹتی۔ اس میں گدھے کے امام کے سامنے سے گزرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ مگر حضرت صہیب نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی ہے وہ یہ ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا مگر آپ نماز سے نہ پھرے۔ اس سے اس بات پر دلالت مل گئی کہ امام کے سامنے سے گدھے کے گزر جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ جبکہ فصل اول میں

منقولہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ گدھا وغیرہ اشیاء مذکورہ نماز کو قطع کرنے والی ہیں اور وہ روایت ابن ابی داؤد نے مرفوع بیان کی ہے۔ یہ روایت جس کو صہیب وعبیداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے یہ اس کے خلاف ہے۔ پس اب ہم جاننا چاہتے ہیں کہ یہ معلوم کریں کہ کس نے دوسری کو منسوخ ہوا۔ پس غور کے لیے مندرجہ روایات کو دیکھیں۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۹۰ ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۲ نمبر ۷۱۶۔

عبیداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ہم دونوں صف کے آگے سے گزرے اس میں یہ احتمال ہے کہ مقتدیوں کے آگے سے گزرے ہوں اور اس سے مقتدیوں کی نماز میں فرق نہیں پڑتا اس میں دلیل نہیں کہ گدھے کا امام کے آگے سے گزرنے کا کیا حکم ہے۔ اور روایت صہیب میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے آگے سے گزرا مگر آپ نماز سے نہیں پھرے۔

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حمار اگر امام کے سامنے سے گزرے تو نماز کو قطع کرنے والا نہیں۔

ایک اشکال:

گزشتہ فصل میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں گدھے کے گزرنے کو نماز کا توڑنے والا قرار دیا گیا اور ابن ابی داؤد نے بھی اس کو مسند قرار دیا ہے اور عبیداللہ اور صہیب کی روایت میں اس کا اُلٹ ہے ان میں کون ناسخ ہے۔

[illegible] : ہم روایات کو پیش کر کے غور کرتے ہیں۔

۲۵۷۸: فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ : ثَنَا سِمَاكٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ : ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالُوْا : الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ) وَمَا يَقْطَعُ هٰذَا، وَلٰكِنَّهُ يُكْرَهُ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ قَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ الْحِمَارَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ) فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا رَوٰى عَنْهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَصُهَيْبٌ، كَانَ مُتَأَخِّرًا عَمَّا رَوَاهُ عَنْهُ عِكْرِمَةُ مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْحِمَارَ، أَيْضًا، لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ.

۲۵۷۸: عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں تذکرہ کیا گیا کہ کون سی چیز نماز کو قطع کرنے والی ہے انہوں نے کہا کتا اور گدھا۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: **الیہ یصعد الکلم الطیب** (فاطر۔۱۰) پھر یہ نماز کو نہیں توڑتے البتہ مکروہ ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد فرما رہے ہیں کہ "گدھا نماز کو نہیں توڑتا" اس سے یہ دلالت مل گئی کہ عبیداللہ اور صہیب رحمۃ اللہ علیہما کا روایت متاخر ہے جس کو عکرمہ نے ان سے بیان کیا۔ نیز فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی اس طرح کی روایت کی ہے جو اس پر دلالت

کرتی ہے کہ گدھا بھی نماز کو منقطع نہیں کرتا۔

تخریج : بیھقی فی السنن الکبرٰی ۲/۲۷۷۔

حاصل روایات: یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ فتویٰ دے رہے ہیں کہ گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اس سے ثابت ہوگیا کہ عبیداللہ صہیب کی روایت متاخر روایت ہے۔

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی شہادت:

حضرت فضل رضی اللہ عنہ بھی گدھے کے گزرنے کو قاطع صلاۃ نہیں مانتے۔

۲۵۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ .(الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : زَارَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا، وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارٌ تَرْعَيَانِ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يُزْجَرَا، وَلَمْ يُؤَخَّرَا).

۲۵۷۹: عباس بن عبداللہ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زمین پر تشریف لائے ہمارے پاس ایک کتیا اور گدھا تھا جو چر رہے تھے آپ نے ہمارے ہاں نماز عصر ادا فرمائی اور وہ دونوں آپ کے سامنے تھے نہ ان کو ڈانٹا اور نہ ان کو وہاں سے ہٹایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۱۳، نمبر۷۱۸۔

۲۵۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

۲۵۸۰: ایوب نے محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۲۵۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ ح .

۲۵۸۱: عبداللہ بن صالح نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے نقل کیا۔

۲۵۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ .وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ فِيْ حَدِيْثِهِ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا). فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ، حَدِيْثَ صُهَيْبٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اللَّذَيْنِ قَدَّمْنَا

ذِكْرَهُمَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حُكْمِ مُرُوْرِ الْكَلْبِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، كَيْفَ هُوَ؟ وَهَلْ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ أَمْ لَا؟ .فَكَانَ أَحَدَ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .ثُمَّ قَدْ رَوَيْنَا فِيْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَا مَا قَدْ خَالَفَهُ .ثُمَّ رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْدُ، مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عِكْرِمَةَ عَنْهُ، أَنَّ الْكَلْبَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ، وَعَلَى أَنَّ مَا رَوَاهُ الْفَضْلُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَصَلَ بَيْنَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ مِنْ غَيْرِهِ مِنَ الْكِلَابِ، فَجَعَلَ الْأَسْوَدَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَجَعَلَ مَا سِوَاهُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : (الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ وَجَبَ لَهُ قَطْعُهُ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ عَارَضَ ذٰلِكَ شَيْءٌ ؟ .

۲۵۸۲: عبداللہ بن صالح نے اپنی روایت میں محمد بن عمر بن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔ یہ روایت صہیب و عبیداللہ والی مذکورہ روایت کے موافق ہے جس کا فصل اوّل میں ہم تذکرہ کر آئے۔ ہم دوبارہ کتے کے نمازی کے سامنے سے گزرنے کے مسئلہ کی طرف لوٹتے ہیں کہ اس سے نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی شروع باب میں جو روایت گزری ہے اس سے تو کتا گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر ہم نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی روایت بھی ذکر کی جو اس کے خلاف ہے۔ پھر ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتویٰ ذکر کیا جو عکرمہ کی روایت سے نقل ہوا کہ کتا نماز کو نہیں توڑتا۔ اس سے اس بات کو ثبوت مل گیا کہ ان کے ہاں یہ حکم منسوخ ہو چکا اور فضل رضی اللہ عنہ والی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے متاخر ہے۔ البتہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آپ نے سیاہ اور دیگر کتوں میں فرق کیا' سیاہ کتے کو نماز کے لیے توڑنے والا قرار دیا ان کے علاوہ کو عدم قاطع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو فرمایا: سیاہ کتا شیطان ہے۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ توڑنے کا باعث سیاہ کتے کا شیطان ہونا ہے۔ اب ہم مزید روایات پر نظر ڈالتے ہیں کہ آیا اس کے معارض کوئی روایت موجود ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔ ابن ابی مریم نے اپنی روایت میں محمد بن عمر بن حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پھر اپنی سند سے روایت نقل کی ہے البتہ ان الفاظ کا فرق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔

حاصل کلام:

یہ روایت اور صہیب و عبیداللہ کی وہ روایت جو انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کی ہے اس کے موافق ہے جس میں گدھے کا

گزرنا نماز کو نہ توڑنے والا بتلایا گیا ہے۔

کتے وغیرہ کے گزرنے سے نماز ٹوٹتی ہے یا نہیں:

فصل اول میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت تو ظاہر کرتی ہے کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے مگر فضل کی روایت نمبر ۲۵۷۹ اس کے خلاف گزری پھر جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ کا فتویٰ عکرمہ کی زبان سے فضل کی روایت کی حمایت میں اوپر نقل کیا گیا کہ ان کا گزرنا نماز کو نہیں توڑتا۔

پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان کے ہاں اپنی بات منسوخ ہو چکی اور اب حکم اسی کے مطابق ہے جو روایت فصل میں موجود ہے کہ آپ نے نماز عصر اس حالت میں ادا فرمائی کہ کتا اور گدھا آپ کے سامنے سے ادھر ادھر آ جا رہے تھے۔

ایک سوال:

عام کتے سے نہیں ٹوٹتی مگر سیاہ کتے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

جواب: آپ سے جب اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے اس سے معلوم ہوا کہ ٹوٹنے کا سبب کتا نہیں بلکہ شیطان ہے۔

اب روایات پر غور کرتے ہیں کہ آیا اس کے کوئی روایت معارض موجود ہے یا موافق ہی ملتی ہیں۔

۲۵۸۳: فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَدْرَأْهُ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ).

۲۵۸۳: عبدالرحمٰن نے اپنے والد ابوسعید الخدری سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ کسی کو اپنے سے آگے نہ گزرنے دے اور اسے دور کرے اور ہٹائے جہاں تک ممکن ہو اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑے بے شک وہ شیطان ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاة نمبر۲۵۸' ابو داؤد فی الصلاة باب۱۰۷' نمبر۶۹۷' نسائی فی الاقامه باب۴۸' ابن ماجه فی الاقامه باب۳۹' نمبر۹۵۴' موطا مالك فی اسفر نمبر۳۳' مسند احمد ۳٤/۳' ٤٤۔

۲۵۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ظَفَرٍ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۵۸۴: ابو صالح نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۵۸۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ' عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ' وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ جَمِيعًا' عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِثْلَهُ .فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ : أَنَّ كُلَّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ شَيْطَانٌ' وَقَدْ سَوّٰى فِيْ هٰذَا بَيْنَ بَنِيْ آدَمَ وَبَيْنَ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ .وَقَدْ رَوَوْا مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۵۸۵: زید بن اسلم اور عبدالرحمن بن ابوزید دونوں نے ابوسعید الخدریؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ نماز کے سامنے ہر گزرنے والا شیطان ہے اور اس میں انسان اور آگے گزرنے والے سیاہ کتے کو حکم میں برقرار دیا گیا ہے اور اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمر ؓ نے بھی جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر وہ شے جو نمازی کے سامنے سے گزرے وہ شیطان ہے خواہ وہ انسان ہو یا کتا ہو یا گدھا وغیرہ۔

اس کی نظیر ابن عمر ؓ سے مروی ہے۔

۲۵۸۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ' عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ' عَنْ صَدَقَةَ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ' فَلَا يَدَعَنَّ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ' فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَمَعْنٰى هٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ سَوَاءٌ' وَأَنَّ ابْنَ آدَمَ فِيْ مُرُوْرِهِ بَيْنَ يَدَيْ أَخِيْهِ الْمُصَلِّيْ' مُرُوْرٌ لِقَرِيْنِهِ أَيْضًا' بَيْنَ يَدَيْهِ' وَهُوَ شَيْطَانٌ. "ثُمَّ قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى أَنَّ مُرُوْرَ بَنِيْ آدَمَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ' فِيْ صَلَاتِهِمْ' لَا يَقْطَعُهَا' قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ.

۲۵۸۶: صدقہ نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ کسی کو اپنے سامنے سے مت گزرنے دے اگر گزرنے والا انکار کرے تو اس سے لڑے اس لئے کہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔ امام طحاوی ؒ کہتے ہیں کہ اس روایت کا مطلب اور ابوسعید ؓ والی روایت کا ایک ہی مطلب ہے اور انسان کا نمازی بھائی کے سامنے سے گزرنا وہ قرین شیطان کا گزرنا ہے۔ پھر اس پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ انسانوں کے ایک دوسرے کے سامنے سے گزر جانے سے نماز منقطع نہیں ہوتی اور یہ بات جناب نبی اکرم ﷺ سے متعدد روایات میں آئی ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب۱۰۰' بدء الخلق نمبر۱۱' الحدود باب۳۹' مسلم فی الصلاة نمبر۲۵۸' ابو داؤد فی الصلاة باب۱۰۷' نسائی فی القبلہ باب۸' والقسامة باب۴۷' دارمی فی الصلاة باب۱۲۵' مالک فی السفر نمبر۳۳' مسند احمد ۳۴/۳۔

حاصل روایات: اس روایت اور حدیث ابوسعید کا معنی یکساں ہے کہ انسان گزرے تو اس کے ساتھ بھی شیطان ہے جو نمازی کے سامنے سے اسے گزارتا ہے اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے اگر انسان ایک دوسرے کے سامنے سے گزریں تو اس سے نماز تو نہیں ٹوٹتی اور یہ بات بہت سی روایات سے ثابت ہے۔

انسان کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹنے کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۵۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ' عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ، أَنَّهُ سَمِعَ (الْمُطَّلِبَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ' مِمَّا يَلِيْ بَابَ بَنِيْ سَهْمٍ' وَالنَّاسُ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ' وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ) .

۲۵۸۷: کثیر بن کثیر نے اپنے بعض گھر والے لوگوں سے سنا کہ اس آدمی نے مطلب کو کہتے سنا کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو باب بنی سہم کے پاس نماز پڑھتے دیکھا اور لوگ آپ کے سامنے سے گزر رہے تھے اور آپ کے قبلہ کے درمیان کوئی چیز نہ تھی۔

تخریج : ابن ماجہ فی الاقامہ باب۳۶' نمبر ۹۴۰۔

۲۵۸۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ جَدِّهِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ سُتْرَةٌ). قَالَ سُفْيَانُ : فَحَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ كَثِيْرٍ بَعْدَمَا سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِيْ.

۲۵۸۸: کثیر بن کثیر نے اپنے والد سے' اپنے دادا مطلب بن ابی وداعہ سے نقل کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اتنی بات زائد ہے آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی سترہ نہ تھا۔ سفیان کہتے ہیں کہ ہمیں کثیر بن کثیر نے اس وقت بیان کیا جبکہ میں نے ابن جریج سے یہ روایت سنی کثیر کہنے لگے ہمارے گھر والوں میں سے کسی نے بتلایا ہے میں نے یہ روایت اپنے والد سے براہ راست نہیں سنی۔

۲۵۸۹: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ' قَالَ : أَنَا هِشَامٌ' أُرَاهُ عَنِ ابْنِ عَمِّ الْمُطَّلِبِ ابْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ' عَنْ كَثِيْرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ جَدِّهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۲۵۸۹: کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ اپنے والد اپنے دادا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔

۲۵۹۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ أَنَّهُ قَالَ : (تَذَاكَرُوْا عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوْا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ .فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : لَقَدْ عَدَلْتُمُوْنَا بِالْكِلَابِ وَالْحَمِيْرِ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلٰى وَسَطِ السَّرِيْرِ وَأَنَا عَلَيْهِ مُضْطَجِعَةٌ، وَالسَّرِيْرُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَتَبْدُوْ لِيَ الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَجْلِسَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأُوْذِيَهُ، فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ انْسِلَالًا).

۲۵۹۰: مسروق کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس بات پر مناظرہ کیا کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے تو سب نے کہا کتا گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں۔ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے ہمیں گدھے اور کتے کے برابر بنا دیا جناب رسول اللہ ﷺ چارپائی کے درمیان میں نماز ادا فرماتے اور میں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی میری چارپائی آپ کے اور قبلہ کے درمیان ہوتی تھی اگر اس دوران مجھے کوئی ضرورت پیش آتی تو میں بیٹھنا ناپسند کرتی کہ آپ کو ناگوار گزرے تو میں آپ کے پاؤں کی جانب سے کھسک کر چلی جاتی۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب ۱۰۵، مسلم فی الصلاة نمبر ۲۷۰، مسند احمد ۳۲/۶۔

۲۵۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا بَيْنَهُ، وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُوْمَ، كَرِهْتُ أَنْ أَقُوْمَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا).

۲۵۹۱: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا، وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی جب میں کھڑے ہونے کا ارادہ کرتی تو آپ کے سامنے کھڑے ہونے کی بجائے میں (پاؤں کی جانب سے) کھسک جاتی۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۵۹۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ .ح .

۲۵۹۲: عبداللہ بن مسلمہ کہتے ہیں کہ ہمیں مالک نے ابوالنضر سے روایت کی۔

۲۵۹۳: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، وَأَشْهَبُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ،

عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَمُدُّ رِجْلِيْ فِيْ قِبْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَرَفَعْتُهُمَا، فَإِذَا قَامَ مَدَدْتُهُمَا).

۲۵۹۳: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں اپنی ٹانگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ کی جانب سے پھیلائے رکھتی جبکہ آپ نماز میں مصروف ہوتے جب آپ نے سجدہ کرنا ہوتا تو میرے جسم کو ہاتھ سے دباتے میں ٹانگیں ہٹا لیتی پھر جب آپ قیام کرتے تو میں پھر ٹانگیں بچھا لیتی۔

تخریج: بخاری فی الصلاۃ باب ۱۰۴، مسلم فی الصلاۃ باب ۲۷۲، ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۱، نمبر ۷۱۲، نسائی فی الطہارۃ باب ۱۱۹، موطا مالک فی صلاۃ اللیل نمبر ۲، مسند احمد ۶/۴۴، ۱۴۸، ۲۲۵، ۲۵۵۔

۲۵۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : أَنَا زَائِدَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، قَالَ : (أَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ، وَهِيَ مُعْتَرِضَةٌ أَمَامَهُ فِي الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْتِرَ، غَمَزَهَا بِرِجْلِهِ فَقَالَ تَنَحَّيْ).

۲۵۹۴: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اور میں آپ کے قبلہ والی جانب لیٹی ہوتی تھی جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنے پاؤں سے آپ مجھے دبا کر پیچھے ہٹنے کا اشارہ فرماتے۔

تخریج: ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۱، نمبر ۷۱۴۔

۲۵۹۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْمُقْرِءُ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ عَمِّهِ إِيَاسَ بْنِ عَامِرٍ الْغَافِقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ).

۲۵۹۵: ایاس بن عامر غافقی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان حائل ہوتی تھیں۔

تخریج: بخاری فی الصلاۃ باب ۲۲، مسند احمد ۱/۹۹۔

۲۵۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ، وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، عَلَى الْفِرَاشِ الَّذِيْ يَرْقُدُ عَلَيْهِ هُوَ وَأَهْلُهُ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوْتِرَ أَيْقَظَنِيْ فَأُوْتِرُ).

۲۵۹۶: عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھتے رہتے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی رہتی جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے جب وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے (میں پاؤں سمیٹ لیتی) تو آپ وتر ادا فرماتے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ نمبر۲٦٧' ابن ماجه فی الاقامه باب ٤٠' مسند احمد ٦/٦٤۔

۲۵۹۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ' عَنْ عُرْوَةَ' (عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ' وَهِیَ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ).

۲۵۹۷: عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ رات کو نماز پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے سامنے لیٹی ہوئی تھی۔

تخریج : مسلم فی المسافرین ١٣٥' ابوداؤد فی الصلاۃ باب ١١' مسند احمد ٩ / ٦٤

۲۵۹۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ' قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ' قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ' عَنْ أَبِیْ قِلَابَةَ' عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِیْ سَلْمَةَ' عَنْ (أُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يُفْرَشُ لِیْ حِيَالَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' كَانَ يُصَلِّیْ وَإِنِّیْ حِيَالَهُ).

۲۵۹۸: زینب بنت ابی سلمہ نے حضرت امّ سلمہ ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ اپنے مصلّی کے سامنے میرے لئے بستر بچھاتے اور آپ نماز پڑھتے رہتے اور میں لیٹی رہتی تھی۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ٤٠' ٩٥٧' مسند احمد۔

۲۵۹۹: حَدَّثَنَا صَالِحٌ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : أَنَا الشَّيْبَانِیُّ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ' قَالَ : حَدَّثَتْنِیْ خَالَتِیْ (مَيْمُوْنَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ' قَالَتْ : كَانَ فِرَاشِیْ حِيَالَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُبَّمَا وَقَعَ ثَوْبُهُ عَلَیَّ وَهُوَ يُصَلِّیْ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' بِمَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ بَنِیْ آدَمَ لَا يَقْطَعُوْنَ الصَّلَاةَ .وَقَدْ جُعِلَ كُلُّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِیْ سَعِيْدٍ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْطَانًا .وَأَخْبَرَ أَبُوْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ إِنَّمَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ' لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ .فَكَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِیْ لَهَا جَعَلَهُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ' قَدْ جُعِلَتْ فِیْ بَنِیْ آدَمَ أَيْضًا .وَقَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ لَا يَقْطَعُوْنَ الصَّلَاةَ' فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ مَارٍّ بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ' مِمَّا هُوَ سِوٰى بَنِیْ آدَمَ كَذٰلِكَ أَيْضًا' لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ مَعَ رِوَايَتِهِ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَدْ رَوٰى عَنْهُ

مِنْ قَوْلِهِ مِنْ بَعْدِهِ مَا۔

۲۵۹۹: عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ میری خالہ میمونہ بنت الحارث نے مجھے بیان کیا کہ میرا بستر جناب رسول اللہ ﷺ کے مصلی کے سامنے ہوتا بسا اوقات آپ کا کپڑا مجھ پر آپڑتا جبکہ آپ نماز ادا فرمارہے ہوتے تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ کثیر روایات جو جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں اس بات کو ثابت کررہی ہیں کہ انسان کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ بلکہ ابن عمر اور ابو سعید رضی اللہ عنہما نے اپنی مرویات میں جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ ہر گزرنے والا شیطان ہے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بتلارہی ہے کہ سیاہ کتا نماز کو توڑ دیتا ہے کیونکہ وہ شیطان ہے۔ پس قطع کی علت جس نے نماز کو توڑ دیا' شیطان بتلائی گئی جو حیوان وانسان جو نمازی کے آگے سے گزریں دونوں میں بتلائی اور دوسری روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت ہو چکی کہ انسان کا گزرنا قاطع صلاۃ نہیں ہے اور اس مذکورہ بالا بیان کی درستی کی دلیل یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی وفات کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے کہ مسلمان کی نماز کی کسی چیز کا گزرنا بھی قاطع نماز نہیں ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب۱۰۷' مسلم فی الصلاۃ ۲۷۳' ابن ماجہ فی الاقامه باب ٤٠' نمبر۹۵۸۔

حاصل روایات: ان کثیر روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انسان کے آگے سے گزر نیا لیٹنے سے نماز منقطع نہیں ہوتی اور ابن عمر' ابو سعید رضی اللہ عنہم کی روایات میں تو نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو شیطان کہا گیا ہے اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں سیاہ کتے کو نماز توڑنے والا قرار دیا۔ کیونکہ وہ شیطان ہے اس لئے نماز کو توڑ دیتا ہے اب نماز کو قطع کرنے والی علت تو ہر گزرنے والے میں موجود ہے خواہ وہ انسان ہو یا حیوان اور آپ ﷺ سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ انسانوں کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو انسان کے علاوہ بھی کسی چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جواب:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جو فصل اول میں گزر چکی اسی کے خلاف ان کا فتویٰ مذکور ہے ملاحظہ ہو۔

۲۶۰۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ سَالِمٍ' قَالَ : قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ : أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَيَّاشِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ (يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ). فَقَالَ' ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ) .

۲۶۰۰: سالم کہتے ہیں کہ کسی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عبداللہ بن عیاش بن ربیعہ کہتا ہے کہ کتا اور گدھا نمازی کے آگے سے گزر جائیں تو نماز ٹوٹ جاتی ہے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔ یعنی کسی چیز کا گزرنا۔

۲۶۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَیْءٌ، وَادْرَءُ وْا مَا اسْتَطَعْتُمْ).

۲۶۶۰۱: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ نماز کو کوئی چیز آگے سے گزرنے سے نہیں توڑتی البتہ جہاں تک ممکن ہو اسے ہٹاؤ۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۴، نمبر ۷۲۰۔

۲۶۰۲: حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ قَالَ هٰذَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا كَانَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى صَارَ مَا قَالَ بِهِ مِنْ هٰذَا، أَوْلٰى عِنْدَهُ .مِنْ ذٰلِكَ .وَأَمَّا الْقِتَالُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَأَبِيْ سَعِيْدٍ مِنَ الْمُصَلِّيْ، لِمَنْ أَرَادَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أُبِيْحَ فِيْ وَقْتٍ كَانَتِ الْأَفْعَالُ فِيْهِ مُبَاحَةً فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِنَسْخِ الْأَفْعَالِ فِي الصَّلَاةِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْكَلْبِ غَيْرِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ مُرُوْرَهُ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ الْأَسْوَدِ، هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا؟ فَرَأَيْنَا الْكِلَابَ كُلَّهَا، حَرَامٌ أَكْلُ لُحُوْمِهَا، مَا كَانَ مِنْهَا أَسْوَدُ، وَمَا كَانَ مِنْهَا غَيْرَ أَسْوَدَ، فَلَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ لُحُوْمِهَا لِأَلْوَانِهَا، وَلٰكِنْ لِعِلَلِهَا فِيْ أَنْفُسِهَا .وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا نُهِيَ أَكْلُهُ مِنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَكُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَمِنَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، لَا يَفْتَرِقُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ شَیْءٍ مِنْهَا، لِاخْتِلَافِ أَلْوَانِهَا، وَكَذٰلِكَ أَسْآرُهَا كُلُّهَا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ الْكِلَابِ كُلِّهَا فِيْ مُرُوْرِهَا، بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ سَوَاءً، فَكَمَا كَانَ غَيْرُ الْأَسْوَدِ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ فَكَذٰلِكَ الْأَسْوَدُ .وَلَمَّا ثَبَتَ فِي الْكِلَابِ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا، كَانَ الْحِمَارُ أَوْلٰى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، لِأَنَّهُ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، فَأَجَازَهُ قَوْمٌ، وَكَرِهَهُ آخَرُوْنَ .فَإِذْ كَانَ مَا لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ، لَا يَقْطَعُ مُرُوْرُهُ الصَّلَاةَ، كَانَ مَا اخْتُلِفَ فِيْ أَكْلِ لَحْمِهِ، أَحْرٰى أَنْ لَا يَقْطَعَ مُرُوْرُهُ الصَّلَاةَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، قَدْ ذَكَرْنَا، بَعْدَمَا رُوِيَ عَنْهُمْ، فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُمْ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا .

۲۶۰۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کہہ رہے ہیں۔ یقیناً انہوں نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جو کچھ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا وہ منسوخ ہوا تبھی تو یہ بات ان کے ہاں اس سے بہتر قرار پائی۔ اب رہی وہ روایت جس میں لڑنے کا تذکرہ ہے جس کو ابن عمر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔ اس میں احتمال ہے کہ یہ بھی اس وقت مباح تھا جب نماز میں کئی افعال مباح تھے پھر ان افعال کے منسوخ ہونے سے یہ بھی منسوخ ہو گیا۔ روایات کے معانی کی تصحیح کے لیے تو باب کا یہی مطلب ہے۔ اب نظر و فکر سے اس کو جانچتے ہیں۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ سیاہ کتے کے علاوہ کتا نمازی کے سامنے سے گزرے تو وہ نماز کو نہیں توڑتا۔ اب سیاہ کتے کا حکم دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کس طرح ہے۔ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ تمام کتوں کا گوشت حرام ہے خواہ سیاہ ہو یا سفید وغیرہ اور سیاہ کے علاوہ میں گوشت کی حرمت کا سبب ان کی رنگتوں کا فرق نہیں بلکہ حرمت کا سبب وہ علل ہیں جو ان کی ذات میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح وہ پرندے جو پنجے سے نوچ کر کھانے والے ہیں ان کے گوشت کی حرمت ان کی رنگت کی بناء پر نہیں اور گھریلو گدھے کا حکم ان کے رنگوں کے اختلاف سے مختلف نہیں ہوتا۔ ان کے جھوٹے کا بھی یہی حکم ہے۔ پس اس پر غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ تمام کتے نماز کے سامنے گزرنے میں برابر ہیں تو جس طرح غیر سیاہ کتا نماز کے لیے قاطع نہیں اسی طرح سیاہ کتا بھی قاطع نہیں۔ مذکورہ قیاس کو سامنے رکھتے ہوئے کہا جائے گا کہ گدھا اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا حکم بھی یہی ہو۔ کیونکہ گھریلو گدھے کے گوشت میں بعض لوگوں نے اختلاف کیا' بعض نے اس کو جائز قرار دیا اور دوسروں نے اس کو مکروہ تحریمی قرار دیا۔ پس جب وہ جانور جن کا گوشت تمام مسلمان نہ کھانے پر متفق ہیں اس کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو جس کے گوشت میں اختلاف ہے اس کے گزرنے سے بدرجہ اولیٰ نماز نہ ٹوٹنی چاہیے۔ اس باب میں نظر کا یہی تقاضا ہے اور یہی امام ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک عظیم جماعت سے مروی ہے۔ چند روایات اسی باب کے شروع میں گزریں۔ ان کی مرویات مزید ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتویٰ دے رہے ہیں اور انہوں نے یقیناً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہوگا۔

پس اس میں سابقہ روایت کے منسوخ ہونے کی واضح دلالت ہے کہ جو انہوں نے پہلے سنا تھا یہ اس سے اولیٰ تھا تبھی انہوں نے اختیار کیا۔

مسئلہ قتال کا جواب:

رہا یہ کہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ و ابو سعیدؓ میں گزرنے والے کے ساتھ لڑنے کا حکم ہے تو اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ

اس وقت مباح تھا جب نماز میں کئی اور افعال مباح تھے پھر وہ افعال (کلام وغیرہ) جب منسوخ ہوئے تو یہ بھی منسوخ ہو گیا۔

یہ جو کچھ اب تک کہا گیا یہ آثار کے معانی کے تطبیق کو سامنے رکھ کر کہا گیا۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ سیاہ کتے کے علاوہ اگر کوئی کتا گزرے تو نماز نہیں ٹوٹتی اب ہم نے سیاہ کتے کے متعلق غور کیا کہ اس کا حکم وہی ہے یا مختلف ہے چنانچہ دیکھا کہ تمام کتوں کا گوشت حرام ہے خواہ کالے ہوں یا سرخ اور ان کے گوشت کی حرمت رنگت کی وجہ سے نہیں بلکہ بذات خود دوسری علتوں کی وجہ سے ہے جو دونوں میں پائی جاتی ہے اسی طرح ہر درندے کا گوشت کھانا حرام کیا گیا اور اسی طرح پنجے سے شکار کرنے والے پرندے کا گوشت بھی حرام کیا گیا اس میں گھریلو پالتو گدھے وہ بھی حرمت میں شامل ہیں ان میں کوئی ایسا حرام جانور اور پرندہ نہیں کہ جن میں رنگت کے لحاظ سے حرمت کا فرق ہو بالکل اسی طرح ان کے جھوٹے پانی وغیرہ کا حکم بھی یکساں ہے نیلے پیلے کا چنداں فرق نہیں۔

پس تقاضائے نظر یہ ہے کہ تمام کتوں کے گزرنے کا حکم نمازی کے سامنے سے یکساں ہونا چاہئے کہ اگر سفید کتا نماز کو نہیں توڑتا تو سیاہ کے گزرنے سے بھی نماز نہ ٹوٹنی چاہئے۔ جب کتے کے متعلق یہ بات ثابت ہو چکی تو گدھا اس حکم کا اس سے زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس کے گوشت کے متعلق تو بعض لوگوں سے حلت کا قول کیا ہے اگرچہ جمہور کا مسلک حرمت کا ہی ہے پس جب وہ کتا جس کا گوشت بالاتفاق حرام ہے اس کا گزرنا نماز کو نہیں توڑتا تو جس کے گوشت میں اختلاف ہو وہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز نہ ٹوٹے۔

یہ تقاضائے نظر ہے ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فتاویٰ جات:

۲۶۰۳: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ وَهِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ وَادْرَءُ وْا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ.

۲۶۰۳: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت علی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا مسلمان کی نماز کو کسی کا گزرنا نہیں توڑتا البتہ گزرنے والے کو حتی الامکان روکا جائے۔

۲۶۰۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ الْكَلْبُ وَلَا الْحِمَارُ وَلَا الْمَرْأَةُ وَلَا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الدَّوَابِّ وَادْرَءُ وْا مَا اسْتَطَعْتُمْ.

۲۶۰۴: حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مسلمان کی نماز کو آگے گزرنے سے کتا، گدھا، عورت میں سے

کوئی چیز بھی نہیں توڑتی نہ اور کوئی جانور البتہ گزرنے والے کو حتی الامکان روکا جائے۔

۲۶۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ، فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ .قَالَ : فَمَنَعْتُهُ فَغَلَبَنِيْ إِلَّا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ خَالَ ابْنِهِ، فَقَالَ : لَا يَضُرُّكَ.

۲۶۰۵: شعبہ سے سعید بن ابراہیم انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے ان کے سامنے سے آدمی گزرا انہوں نے اس کو روکا مگر وہ زور سے گزر گیا میں نے یہ بات عثمان رضی اللہ عنہ کو بتلائی (وہ ابراہیم کے ماموں لگتے تھے) تو انہوں نے فرمایا تیری نماز میں فرق نہیں پڑا (ابراہیم کی والدہ ام کلثوم بنت عقبہ حضرت عثمان کی اخیافی بہن تھیں)

۲۶۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ بِشْرَ بْنَ سَعِيْدٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، حَدَّثَاهُ أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، حَدَّثَهُمَا أَنَّهُ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ، فَمَرَّ بِهِ سَلِيْطُ بْنُ أَبِيْ سَلِيْطٍ، فَجَذَبَهُ إِبْرَاهِيْمُ فَخَرَّ فَشُجَّ .فَذَهَبَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لِيْ (مَا هٰذَا؟) فَقُلْتُ : مَرَّ بَيْنَ يَدَيَّ، فَرَدَدْتُهُ، لِئَلَّا يَقْطَعَ صَلَاتِيْ. قَالَ : وَيَقْطَعُ صَلَاتَكَ؟ قُلْتُ : أَنْتَ أَعْلَمُ، قَالَ : إِنَّهُ لَا يَقْطَعُ صَلَاتَكَ .

۲۶۰۶: ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ میں نماز میں مصروف تھا میرے سامنے سے سلیط بن ابی سلیط گزرا۔ ابراہیم نے اس کو کھینچا پس وہ گر پڑے اور ان کے سر پر زخم آ گیا سلیط عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے میری طرف پیغام بھیجا اور مجھے کہا یہ کیا حرکت ہے؟ میں نے کہا یہ میرے سامنے سے گزرا میں نے اس کو روکا تاکہ یہ میری نماز نہ توڑ دے آپ نے فرمایا اس کے گزرنے سے تیری نماز ٹوٹ جائے گی؟ میں نے کہا اس کا تو آپ کو علم ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے گزرنے سے تمہاری نماز نہیں ٹوٹتی تھی۔

۲۶۰۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، قَالَ : ثَنَا الزِّبْرِقَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُوْلُ : لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ .

۲۶۰۷: کعب بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ کو فرماتے سنا کسی کے آگے سے گزر جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔

حاصل روایات: امام طحاوی رحمہ اللہ کا طرز عمل یہ ہے کہ جس مسئلہ کو دلائل سے مبرہن کر کے راجح قول کو ثابت کر چکتے ہیں تو اس پر مزید روشنی ڈالنے کے لئے آخر میں صحابہ و تابعین کے اعمال کو پیش کرتے ہیں یہاں اسی طرح کیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ أَوْ يَنْسَاهَا كَيْفَ يَقْضِيهَا

چھوٹی ہوئی نماز کیسے ادا کی جائے؟

خلاصۃ المرام:

نمبر①: بعض اہل ظواہر جو نماز رہ جائے اس کو دو مرتبہ پڑھنے کو کہتے ہیں ایک جب یاد آئے دوسرے جب اگلے دن اسی نماز کا وقت آئے۔

نمبر②: بعض محدثین کا قول ہے بعد والی نماز کے فرائض سے متصل ادا کرے گا۔

نمبر③: ائمہ اربعہ و جملہ محدثین رحمہم اللہ کے ہاں جس وقت یاد آئے اسی وقت پڑھنی لازم ہے ائمہ ثلاثہ اوقات ممنوعہ میں بھی درست کہتے ہیں مگر احناف اوقات ممنوعہ کے علاوہ میں لازم قرار دیتے ہیں۔

مؤقف فریق اوّل اور دلائل: متروکہ نماز کو دو مرتبہ پڑھنا لازم ہے جب یاد آئے اور جب اگلے روز اس کا وقت آئے۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۶۰۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِيُّ قَالَ : ثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ عَنْ (ذِيْ مِخْبَرِ بْنِ أَخِي النَّجَاشِيِّ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنِمْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَتَنَحَّيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ . قَالَ : فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ أَيْ طَلَعَتْ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الصَّلَاةَ . فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ هٰذِهِ صَلَاتُنَا بِالْأَمْسِ).

۲۶۰۸: بنی ہاشم کے مولیٰ عباس بن عبدالرحمٰن نے ذی مخبر ابن اخی النجاشی سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے پس ہم سو گئے اور سورج کی گرمی سے ہم بیدار ہوئے پھر ہم اس جگہ سے دور ہوئے ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی جب دوسرا دن ہوا اور سورج طلوع ہوا تو بلال کو اذان کا حکم فرمایا انہوں نے اذان دی پھر ان کو اقامت کا حکم فرمایا پس ہمیں نماز پڑھائی جب نماز مکمل ہوگئی تو فرمایا یہ ہماری کل والی نماز ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱ نمبر ٤٤٥۔

۲۶۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ مِجْلَزٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ نَسِیَ صَلَاةً فَلْیُصَلِّهَا اِذَا ذَکَرَهَا مِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ).

۲۶۰۹: ابومجلز نے حضرت سمرہ بن جندب سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ جو آدمی نماز پڑھنا بھول گیا تو اسے اگلے روز میں جب یاد آئے تو پڑھے۔

تخریج: بخاری فی المواقیت باب ۳۸۔

۲۶۱۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ : ثَنَا شُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِیُّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ بِشْرِ ابْنِ الْحَارِثِ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا : هٰکَذَا یَفْعَلُ مَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ اَوْ نَسِیَهَا وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ یُصَلِّیْهَا مَعَ الَّتِیْ تَلِیْهَا مِنَ الْمَکْتُوْبَةِ وَلَیْسَ عَلَیْهِ غَیْرُ ذٰلِکَ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِمَا .

۲۶۱۰: بشر بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے سمرہ بن جندبؓ سے سنا کہ فرماتے تھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص نماز سے سو جائے یا بھول جائے جب یاد آئے پڑھ لے۔ انہوں نے مذکورہ بالا روایات سے استدلال کیا اور ان سے دیگر علماء نے اختلاف کیا اور کہا بلکہ وہ اس کو اپنی قریبی فرض نماز کے فرائض کے ساتھ ادا کر لے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج: مسند احمد ۲۲/۵۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص سو جائے یا بھول کر اس سے نماز رہ جائے تو وہ جب یاد آئے اس وقت ادا کرے اور اگلے روز اسی وقت میں دوبارہ ادا کرے۔

موقف فریق ثانی ودلائل:

متروکہ نماز کو بعد میں آنے والی نماز کے فرائض کے ساتھ ادا کرے صرف ایک مرتبہ ہی ادائیگی لازم ہے۔ دلائل یہ ہیں:

۲۶۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدٍ السَّمُرِیُّ قَالَ : اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ (عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی بَنِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُهُمْ اِذَا شُغِلَ اَحَدُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ نَسِیَهَا حَتّٰی یَذْهَبَ حِیْنُهَا الَّذِیْ تُصَلّٰی فِیْهِ اَنْ یُصَلِّیَهَا مَعَ الَّتِیْ تَلِیْهَا مِنَ الصَّلَاةِ الْمَکْتُوْبَةِ). وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ یُصَلِّیْهَا اِذَا ذَکَرَهَا

وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ أَبِيْ قَتَادَةَ وَعِمْرَانَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَامَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَمَا اسْتَوَتْ وَلَمْ يَنْتَظِرْ دُخُوْلَ وَقْتِ الظُّهْرِ) ، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .

۲۶۱۱: حبیب بن سلیمان نے سلیمان سے انہوں نے حضرت سمرہؓ سے نقل کیا کہ حضرت سمرہؓ نے اپنے بیٹوں کو لکھا جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں اس وقت حکم فرماتے جبکہ ہم میں سے کوئی نماز سے مشغول ہو جاتا (اور وہ نماز اس سے رہ جاتی) یا بھول جاتا اور نماز کا وقت گزر جاتا تو آپ فرماتے اس کو اس نماز کے ساتھ پڑھا جائے جو فرض نماز اس کے قریب ہے' یہ دیگر حضرات نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ بلکہ اسے اسی وقت ادا کر لے جب اسے یاد آئے خواہ اگلی نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے ہی ہو۔ اس پر اس قضاء کے علاوہ کوئی چیز لازم نہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں ابوقتادہ اور عمران اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے استدلال کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز صبح سے سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو آپ نے اس کو سورج کی دھوپ کے برابر ہونے پر ادا فرمالیا' اس میں ظہر کے وقت کے داخل ہونے کا انتظار نہیں کیا۔ ہم اس روایت کو اس کے مکمل اسناد کے ساتھ دوسری جگہ ذکر کر چکے ہیں۔ دیگر روایات درج ذیل ہیں۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲٥٤/۷۔

حاصل روایات: بھول جانے والی نماز آئندہ فرض نماز کے ساتھ ادا کی جائے اور یہ ایک ادائیگی اس پر لازم ہے اور کچھ نہیں۔

مؤقف فریق ثالث: بھولی ہوئی نماز کو جب یاد آئے اسی وقت اوقات مکروہ کو چھوڑ کر ادا کرے قریب والی نماز کا انتظار ضروری نہیں۔

دلائل روایات ابوقتادہ' عمران' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں۔

۲۶۱۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَهٗ فَأَقَامَ فَصَلّٰى بِهِمَ الْمَكْتُوْبَةَ).

۲۶۱۲: یزید بن مریم نے اپنے والد سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز فجر سے سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا آپ ﷺ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان دی پھر دو رکعت سنت ادا فرمائی پھر ان کو اقامت کہنے کا حکم فرمایا انہوں نے اقامت کہی تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرض نماز پڑھائی۔

تخریج : ۱۰۲/۱' نسائی فی المواقیت۔

۲۶۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : أَنَا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ (ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ .فَلَمَّا كُنَّا بِدَهَاسٍ مِنَ الْأَرْضِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ قَالَ بِلَالٌ : أَنَا قَالَ إِذًا تَنَامُ فَنَامَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالُوْا تَكَلَّمُوْا حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اِفْعَلُوْا مَا كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ مَنْ نَامَ أَوْ نَسِيَ). وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۲۶۱۳: عبدالرحمن بن علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں تھے۔ جب ہم ایک ریتلی زمین پر پہنچے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات کون ہماری نگرانی کرے گا بلال نے کہا میں ۔فرمایا پھر تو تو سو جائے گا وہ طلوع آفتاب تک سوتے رہے پس فلاں فلاں بیدار ہوئے انہوں نے آپس میں کہا بات کرو تا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو جائیں چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے تو آپ نے فرمایا تم وہی کرو جو تم کیا کرتے تھے اور ہر نماز سے سونے والا یا بھولنے والا اسی طرح کرتا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس سلسلہ میں روایات وارد ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۰ ٤ ' نمبر٤٤٧ ' مسند احمد ١ ' ٤٦٤/٣٨٦ ۔

۲۶۱۴: مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا). قَالَ هَمَّامٌ : ثُمَّ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَقَالَ : (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي).

۲۶۱۴: قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز بھول گیا اسے اس وقت پڑھ لینی چاہئے جب اسے یاد آئے۔ ہمام راوی کہتے ہیں میں نے قتادہ کو بیان کرتے سنا تو انہوں نے اقم الصلاۃ لذکری کے الفاظ بھی کہے۔

تخریج : بخاری فی المواقیت باب۳۷ ' مسلم فی المساجد ۳۱٤/۳۰۹ ' ۳۱٦/۳۱٥ ' ترمذی فی الصلاة باب۱۷ ' نمبر۱۷۸ ' نسائی فی المواقیت باب۵۲ ' ۵۳ ' ابن ماجه فی الصلاة باب ۱ ' ۱۱ ' ۲٦ ' والاقامه باب۱۲۲ ' موطا مالك ۲۵ ' مسند احمد ۳۱/۳ ۔

۲۶۱۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا).

۲۶۱۵: ابوعوانہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے جو شخص کوئی نماز بھول جائے وہ یاد آنے پر پڑھ لے۔

تخریج : نسائی ۱، ۱۰۰ نحوہ۔

۲۶۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنْ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ قَضَائِهِ، لِأَنَّهُ ذَكَرَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، ثُمَّ أَخْبَرَ بِمَا عَلَيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيثِ، مَا قَدْ زَادَ عَلَى هٰذَا اللَّفْظِ .

۲۶۱۶: عبداللہ بن رباح نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس پر قضاء کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ آپ نے بھولی ہوئی نماز کا تذکرہ فرمایا۔آپ نے جو اس پر لازم ہوتا تھا وہ بتلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے علاوہ بھی روایات ہیں جن میں اس سے اضافہ ہے۔ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز بھولنے والے پر سوائے قضا نماز کے کوئی چیز لازم نہیں ہے۔

یہ روایت اس کے علاوہ الفاظ سے بھی روایت کی گئی ہے اور اس میں بعض لفظ زائد ہیں۔

۲۶۱۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا، لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ). قَالَ : ثُمَّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي).

۲۶۱۷: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز بھول جائے اسے اس نماز کو اس وقت پڑھ لینا چاہیے جب اسے یاد آئے اس پر نماز بھولنے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر میں نے ان کو خود بیان کرتے سنا تو وہ اس میں یہ اضافہ نقل کر رہے تھے۔اقم الصلاۃ لذکری۔

(طٰہٰ : ۱۴)

تخریج : بخاری و مسلم، ابو داؤد۔

۲۶۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ : أَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا، فَإِنَّ كَفَّارَتَهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا). فَلَمَّا قَالَ (لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ) اسْتَحَالَ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ، غَيْرُهُ

لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ غَيْرُهُ إِذًا لَمَا كَانَ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَهَا .وَقَدْ رَوَى الْحَسَنُ عَنْ (عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِيْ حَدِيْثِ النَّوْمِ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّاهَا بِهِمْ .قَالَ : فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' أَلَا نَقْضِيهَا لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ؟ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ؟) وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .فَلَمَّا سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ' فَأَجَابَهُمْ بِمَا ذَكَرْنَا' اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنُوْا عَرَفُوْا أَنْ يَقْضُوهَا مِنَ الْغَدِ إِلَّا بِمُعَايَنَتِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ' أَوْ أَمَرَهُمْ بِهٖ أَمْرًا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى نَسْخِ مَا رَوٰى ذُوْ مِخْبَرٍ وَسَمُرَةُ' وَأَنَّ هٰذَا كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْهُ' فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهُ' لِأَنَّهُ نَاسِخٌ لَهُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ' أَوْجَبَ الصَّلَاةَ لِمَوَاقِيْتِهَا' وَأَوْجَبَ الصِّيَامَ لِمِيْقَاتِهٖ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ثُمَّ جَعَلَ عَلٰى مَنْ لَمْ يَصُمْ شَهْرَ رَمَضَانَ' عِدَّةً مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ' فَجَعَلَ قَضَاءَهُ فِيْ خِلَافِهٖ مِنَ الشُّهُوْرِ' وَلَمْ يَجْعَلْ مَعَ قَضَائِهٖ بِعَدَدِ أَيَّامِهٖ قَضَاءً مِثْلَهَا فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا' أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الصَّلَاةُ إِذَا نُسِيَتْ' أَوْ فَاتَتْ' أَنْ يَكُوْنَ قَضَاؤُهَا يَجِبُ فِيْمَا بَعْدَهَا' وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ وَقْتُ مِثْلِهَا .وَلَا يَجِبُ مَعَ قَضَائِهَا مَرَّةً قَضَاؤُهَا ثَانِيَةً قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الصِّيَامِ الَّذِيْ وَصَفْنَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۲۶۱۸: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کوئی نماز بھول جائے یا اس سے سو جائے اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے جب یاد آئے وہ ادا کرے۔ جب آپ نے یہ فرمایا کہ "لا كفارة لها الا ذلك" کہ اس کا یہی کفارہ ہے۔ تو اب یہ بات ناممکن ہے کہ اس کے ذمہ اس کے علاوہ اور چیز ہو۔ اگر اور کچھ لازم ہوتا تو اسی ہی کو کفارہ قرار نہ دیا جاتا اور حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ اس روایت میں تذکرہ کیا جس میں طلوع آفتاب تک نیند کا تذکرہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی۔ عمران کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اس کو کل اس کے وقت میں قضاء نہ کریں۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ تمہیں ربوا سے منع فرمائیں اور پھر تم سے قبول کریں۔ ہم نے اس روایت کو اس کی اسناد کے ساتھ اس کے علاوہ مقام میں ذکر کیا ہے۔ پس جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال بھی کیا اور آپ نے ان کو مذکورہ جواب عنایت فرمایا تو یہ بات ناممکن ہے کہ انہوں نے قضاء کرنے کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سابقہ عمل یا حکم کے بغیر معلوم کیا ہو۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ ذو مخبر اور سمرہ رضی اللہ عنہما کی روایت کے منسوخ ہونے کی

دلیل ہے اور یہ حکم متاخر ہے اور اس کا ناسخ ہونے کی وجہ سے اس سے اولیٰ ہے۔ آثار کے پیش نظر تو یہ اس باب کا حکم ہے۔ رہا نظر وفکر کے اعتبار سے تو وہ ہم اس طرح پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں اپنے اپنے اوقات پر فرض فرمائی ہیں اور رمضان المبارک کے روزے کو ان کے وقت ماہ رمضان میں لازم فرمایا ہے۔ پھر جو رمضان المبارک کے روزے نہ رکھے اس کے لیے دوسرے دنوں سے گنتی کو مقرر فرمایا تو ان کی قضاء کو رمضان کے علاوہ مہینوں میں قرار دیا اور ان کی قضاء کے بعد اتنی تعداد اور ان کی مثل بطور قضاء رکھنے کا حکم نہیں فرمایا۔ پس غور وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ نماز کا حکم بھی یہی ہو کہ جب وہ بھول جائے کہ اس کی قضاء ہی اس کے ذمہ لازم ہو خواہ اسی جیسی نماز کا وقت نہ داخل ہوا ہو اور اس کی ایک مرتبہ قضاء کے بعد دوسری مرتبہ لازم نہ ہو۔ ہماری مذکورہ بالا بحث سے قیاس ونظر کا یہی تقاضا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ہم نے روزے کے متعلق بیان کیا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ بات مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم ١/٢٤١۔

حاصل روایات: جب اس روایت میں صاف فرما دیا کہ اس پر کفارہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ اس نماز کو پڑھ لے اب یہ بات ناممکن ہے کہ اس کے ذمہ اس نماز پر اور کوئی چیز لازم ہو کیونکہ اگر ہوتی تو پھر یہ نہ فرمایا جاتا کہ نماز پڑھنے کے علاوہ اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

اور حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے حدیث: النوم عن الصلاۃ میں نقل فرمایا کہ سورج طلوع ہو گیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہ نماز پڑھائی عمران کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اس کو اس کے وقت میں کل ادا نہ کریں تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ تمہیں تو سود سے منع فرمائے اور تم سے اس کو پھر قبول کر لے؟ یہ روایت اپنی اسناد کے ساتھ پہلے مذکور ہو چکی ہے جب صحابہ کرام نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں سوال کیا اور آپ نے مذکورہ جواب عنایت فرمایا تو یہ ناممکن ہے کہ وہ یہ سمجھیں کہ وہ اس کو کل قضا کریں گے جبکہ وہ دیکھ چکے کہ آپ نے اس کو ابھی ادا فرمایا ہے یا ان کو ایسا حکم فرمایا ہے جو روایت ذو مخمر اور سمرہ رضی اللہ عنہ کے حکم کو منسوخ ثابت کر رہا ہے اور یہ حکم اس کے بعد کا ہے اور ناسخ ہونے کی وجہ سے اولیٰ ہے۔

آثار کو سامنے رکھ کر یہ بات ہم نے عرض کر دی کہ فریق اوّل وثانی کی روایات منسوخ ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ذرا غور سے نگاہ ڈالیں تو احکام الٰہی کے متعلق یہ بات نظر آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو اوقات پر لازم کیا ہے اور روزے شہر رمضان میں اپنے وقت پر فرض کیے ہیں پھر روزہ نہ رکھ سکنے والے پر رمضان کے دنوں کے برابر گنتی کو لازم کیا گیا ہے اور اس کی قضا علاوہ رمضان کسی بھی ماہ میں ادائیگی کی اجازت دی ہے ان کی قضا میں گنتی کو پورا کرنے کے علاوہ اور دنوں کی قضا کو ساتھ لاگو نہیں فرمایا۔

پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ نماز کو بھول جانے کی صورت میں ادائیگی کرتے ہوئے بھی یہی حکم ہو کہ فقط اتنی قضاء لازم ہو نہ تو اگلے دن اس کے وقت کے داخلے کا انتظار لازم ہو اور نہ ہی اس کی قضا دو مرتبہ لازم ہو نظر و قیاس اسی بات کو چاہتے ہیں جیسا کہ روزے کے بارے میں ذکر کیا گیا یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

اقوال متقدمین سے تائید:

۲۶۱۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَذَكَرَهَا مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهِ مَعَهُ ثُمَّ لِيُصَلِّ الَّتِي نَسِيَ، ثُمَّ لِيُصَلِّ الْأُخْرٰى بَعْدَ ذٰلِكَ).

۲۶۱۹: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جو نماز کو بھول جائے اسے امام کے ساتھ یاد آئے تو اس کے ساتھ وقتی نماز ادا کرے پھر بھولی ہوئی نماز پڑھے پھر دوسری اس کے بعد پڑھے۔

تخریج : دارقطنی فی سننه ۲٤۱/۱، بیهقی فی السنن الکبرٰی ۲۲۱/۲۔

۲۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۶۲۰: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۶۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَقَوْلُهُ (فَلْيُصَلِّهِ مَعَهُ) فَذٰلِكَ مُحْتَمَلٌ -عِنْدَنَا- أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا لَهُ تَطَوُّعٌ.

۲۶۲۱: سعید بن عبدالرحمن نے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح نقل کی البتہ روایت کو مرفوع نقل نہیں کیا۔

فیصلہ: جو اوپر روایت میں گزرا اس میں احتمال ہے کہ اس کو نفلی نماز سمجھ کر پڑھے۔

۲۶۲۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ الظُّهْرَ، فَذَكَرَهَا، وَهُوَ فِي الْعَصْرِ. قَالَ : يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ، ثُمَّ يُصَلِّي الْعَصْرَ.

۲۶۲۲: مغیرہ نے ابراہیم سے خبر دی کہ ایک آدمی نماز بھول گیا اسے عصر کے وقت یاد آیا تو ابراہیم فرمانے لگے وہ

نماز سے لوٹ جائے اور ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر ادا کرے۔

۲۶۲۳: حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا مَنْصُورٌ وَيُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : (يُتِمُّ الْعَصْرَ الَّتِي دَخَلَ فِيهَا، ثُمَّ يُصَلِّي الظُّهْرَ بَعْدَ ذٰلِكَ) .

۲۶۲۳: حسن میشید کہا کرتے تھے کہ یہ آدمی اس عصر کی نماز کو مکمل کرے پھر ظہر اس کے بعد ادا کرے۔

خلاصہ: یہاں بھی امام طحاوی میشید نے فریق ثالث کے مسلک کے رجحان پر کثرت سے دلائل ذکر کئے پھر نظر ڈالی اور تائید کے طور پر صحابہ کرام ﷺ اور تابعین ﷺ کے فتاویٰ جات کو ذکر کیا۔ فجزاہ اللہ عنا و عن جمیع الامۃ۔

بَابُ دِبَاغِ الْمَيْتَةِ، هَلْ يُطَهِّرُهَا أَمْ لَا؟

مردار کا چمڑہ دباغت سے پاک ہوتا ہے یا نہیں؟

امام طحاوی میشید فرماتے ہیں بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ مردار جانور کا چمڑہ پاک نہیں ہوتا خواہ اس کو رنگ لیا جائے اور اس پر نماز بھی درست نہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا جب مردار کے چمڑے یا اس کے پٹھوں کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں ان سے نفع اٹھانے اور ان پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کی دلیل حضرت ابن ابی لیلیٰ ﷺ والی روایت سے ہے۔ جس کو ہم نے ذکر کر دیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ''مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے مت نفع حاصل کرو'' کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک وہ مردار ہے اور اس کو دباغت نہیں دی گئی اس وقت تک اس سے فائدہ حاصل نہ کرو۔ کیونکہ جب مردار کی چربی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے سائل کو اسی طرح کا جواب دیا۔ روایات ذیل میں ہیں۔

خلاصۃ المرام: امام مالک و احمد ﷺ کے ہاں مردار کا چمڑہ پٹھے کی طرح دباغت سے پاک نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہڈی و سینگ بھی ناپاک ہیں۔ نمبر دو احناف و شوافع کے ہاں مردار کی کھال دباغت سے اور پٹھے سب پاک ہو جاتے ہیں البتہ شوافع سینگ وغیرہ کو ناپاک قرار دیتے ہیں۔

<u>فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل:</u> مردار کی کھال دباغت سے ناپاک رہتی ہے اور پٹھے بھی اسی طرح ان سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۶۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَامِرٍ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَكِيمٍ، قَالَ : قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِأَرْضِ جُهَيْنَةَ، وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ).

۲۶۲۴: ابن ابی لیلیٰ نے عبداللہ بن حکیمؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک ہم کو پڑھ کر سنایا گیا ہم

اس وقت جہینہ کے علاقہ میں تھے میں اس وقت بھرپور جوان تھا خط کا مضمون یہ تھا مردار سے دباغت کر کے یا اس کے پٹھے سے ہرگز فائدہ مت اٹھاؤ۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۱۵۱، الذبائح باب ۳، ابو داؤد فی اللباس باب ۳۹، نمبر ۴۱۲۷، ترمذی فی اللباس باب ۷، نمبر ۱۷۲۹، نسائی فی الفرع والعتیرة باب ۴،۵، ابن ماجه فی اللباس باب ۲۶، نمبر ۳۶۱۳، دارمی فی الاضاحی باب ۲۰، مسند احمد ۳۱۰/۴۔

۲۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (جَاءَ نَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۶۲۵: عبدالملک بن ابی عتبہ نے حکم سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: جاءنا کتاب رسول اللہ ﷺ۔

۲۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : (كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۶۲۶: اسباط بن محمد نے شیبانی سے انہوں نے حکم سے روایت نقل کی پھر اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں: کتب الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۶۲۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ (أَشْيَاخُ جُهَيْنَةَ، قَالُوْا : أَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قُرِءَ إِلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ جُلُوْدَ الْمَيْتَةِ لَا تَطْهُرُ، وَإِنْ دُبِغَتْ، وَلَا يَجُوْزُ الصَّلَاةُ عَلَيْهَا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : إِذَا دُبِغَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ أَوْ عَصَبُهَا، فَقَدْ طَهُرَ، وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِهٖ وَالْإِنْتِفَاعِ بِهٖ، وَالصَّلَاةِ عَلَيْهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ، مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى الَّذِيْ ذَكَرْنَا، أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ) فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ مَا دَامَ مَيْتَةً غَيْرَ مَدْبُوْغٍ فَإِنَّهٗ قَدْ كَانَ يَسْأَلُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ لِشَحْمِ الْمَيْتَةِ، فَأَجَابَ الَّذِيْ سَأَلَهٗ بِمِثْلِ هٰذَا .

۲۶۲۷: عبداللہ بن عکیم کہتے ہیں کہ مجھے جہینہ کے شیوخ نے بیان کیا کہ ہمارے پاس جناب رسول اللہ ﷺ کا خط آیا یا ہمارے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کا خط پڑھا گیا کہ مردار کی کسی چیز سے فائدہ مت اٹھاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ

نے سوال کے ذریعہ کہ جس کا جواب جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ تھا کہ "مردار سے نفع حاصل نہ کرو" یہ خبر دی کہ یہ چربی سے فائدہ حاصل کرنے پر محمول ہے۔ مگر جس کو دباغت دی جائے یہاں تک کہ وہ مردار والی حالت سے نکل کر کسی اور معنی کو اختیار کر لے تو وہ پاک ہو جائے گی۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں بہت سے صحیح و متواتر آثار وارد ہوئے ہیں جو اس معنی کی وضاحت کرنے والے ہیں اور اس دباغت سے اس کی پاکیزگی کی خبر دیتے ہیں۔ ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۳۹' نمبر ۴۱۲۸۔

حاصل روایات: مردار کا چمڑہ پاک نہیں ہو سکتا خواہ اس کی دباغت کر لی جائے اور اس سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا اگر اس کو دباغت دے دی جائے تب بھی اس پر نماز درست نہیں۔

موقف فریق ثانی و دلائل: مردار کا چمڑہ دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اسی طرح اس کا پٹھہ بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے تو وہ بھی پاک ہو جاتا ہے اس کو فروخت کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے اور اس پر نماز پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ دلیل یہ ہے۔

سابقہ روایات کا جواب: لا تنتفعوا من المیتة اس روایت کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ جب تک وہ غیر مدبوغ رہیں آپ ﷺ سے مردار کی چربی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے اسی طرح کا جواب دیا یعنی جب تک کھال کے ساتھ چربی لگی ہو تو حرام ہے اور دباغت سے چربی ختم ہو جاتی ہے اسی طرح اس سے مردار کی چربی کی حرمت مراد ہے۔

جیسا اس روایت سے واضح ہو رہا ہے۔

۲۶۲۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ' عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ' عَنْ (جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ نَاسٌ' فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' إِنَّ سَفِيْنَةً لَنَا انْكَسَرَتْ' وَإِنَّا وَجَدْنَا نَاقَةً سَمِيْنَةً مَيْتَةً' فَأَرَدْنَا أَنْ نَدْهُنَ بِهَا سَفِيْنَتَنَا' وَإِنَّمَا هِيَ عُوْدٌ' وَهِيَ عَلَى الْمَاءِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَنْتَفِعُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْمَيْتَةِ).

۲۶۲۸: ابوالزبیر رحمہ اللہ نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے اس وقت کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! ہماری ایک کشتی ٹوٹ گئی ہے ہم نے وہاں موٹی مردار اونٹنی پائی ہے ہم اس کی چربی کشتی پر مل کر اس کے سوراخ بند کرنا چاہتے ہیں اور وہ عود ہے اور کشتی پانی پر ہے آپ ﷺ نے فرمایا مردار کی کسی چیز سے نفع مت اٹھاؤ۔

تخریج : بخاری ۲۹۸/۱' مسلم ۲۳/۲۔

۲۶۲۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' قَالَ : ثَنَا زَمْعَةُ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَأَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسُّؤَالِ الَّذِيْ كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ (لَا تَنْتَفِعُوْا بِالْمَيْتَةِ) جَوَابًا لَهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ بِشُحُوْمِهَا .فَأَمَّا مَا كَانَ يُدْبَغُ مِنْهَا حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَالِ الْمَيْتَةِ وَيَعُوْدَ إِلٰى غَيْرِ مَعْنَى الْأَهُبِ فَإِنَّهُ يَطْهُرُ بِذٰلِكَ .وَقَدْ جَاءَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ صَحِيْحَةُ الْمَجِيْءِ، مُفَسَّرَةُ الْمَعْنٰى تُخْبِرُ عَنْ طَهَارَةِ ذٰلِكَ الدِّبَاغِ .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ

۲۶۲۹:ابوعاصم نے زمعہ سے بیان کیا پھرانہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ **لاتنتفعوا بالمیتہ** کا فرمان چربی کے متعلق کئے جانے والے سوال کا جواب ہے گویا مردار کی چربی سے انتفاع کی ممانعت مذکور ہے باقی دباغت والی کھال و پٹھے تو مردار کی حالت سے نکل جاتے ہیں کچے چمڑے کے حکم میں نہیں رہتے۔

دباغت کے بعد کھال کی طہارت کے سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں جنکا معنی بالکل واضح ہے ہم چند نقل کرتے ہیں۔

۲۶۳۰:مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ لِمَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ : لَوْ أَخَذُوْا إِهَابَهَا فَدَبَغُوْهُ فَانْتَفَعُوْا بِهِ).

۲۶۳۰:عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی تھی آپ نے فرمایا اگر اس کی کھال اتار کر دباغت کر لیتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے تو مناسب تھا۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر۱۰۲ ابو داؤد فی اللباس باب۳۸ نسائی فی الفرع باب۵ مسند احمد ۳۲۹/۴ ۳۳۴۔

۲۶۳۱:حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَنَا أُسَامَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِ شَاةٍ مَاتَتْ : أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ).

۲۶۳۱:عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکری والوں کو کہ جو مر گئی تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتار لی پھر اس کو دباغت دے کر اس سے فائدہ اٹھاتے۔

تخریج : ترمذی فی اللباس باب ۷ ۱۷۲۷۔

۲۶۳۲:حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ مُنْذُ حِيْنٍ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ عَنْ شَاةٍ مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا دَبَغْتُمْ إِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ).

۲۶۳۲: عطاء نے کچھ وقت سے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ روایت نقل کی کہ مجھے میمونہ نے مردہ بکری کے بارے میں بتلایا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے چمڑے کو دباغت کر کے اس سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا۔

تخریج : مسلم فی الحیض نمبر۱۰۳۔

۲۶۳۳: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، وَأَسَدُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : (مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا، فَدَبَغْتُمُوْهُ، فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ).

۲۶۳۳: عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک بکری مرگئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری والوں کو فرمایا تم نے اس کی کھال کیوں نہ اتاری کہ اس کو دباغت دیتے اور فائدہ اٹھاتے۔

تخریج : روایت نمبر۲۶۳۱ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۶۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (مَاتَتْ شَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوْا : إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ : إِنَّ دِبَاغَ الْأَدِيْمِ طُهُوْرُهُ).

۲۶۳۴: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مرگئی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی کھال کو دباغت کر کے اس سے کیوں فائدہ نہ اٹھایا انہوں نے کہا وہ تو مردار ہے آپ نے فرمایا کچے چمڑے کی طہارت دباغت کرنے میں ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۷۲/۱، ۴۷۶/۳، ۶/۵۔

۲۶۳۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ، فَقَدْ طَهُرَ).

۲۶۳۵: عبدالرحمن بن وعلہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچی کھال دباغت دے لی جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے یہ روایت کچھ الفاظ کے فرق سے ان مواضع میں موجود ہے۔

تخریج : مسلم فی الحیض ۱۰۵، ابو داؤد فی اللباس باب۳۸، ترمذی فی اللباس باب۷، نسائی فی الفرع باب۴، دارمی فی الاضاحی باب۲۰، موطا مالک فی العید نمبر۱۷، مسند احمد ۲۱۹/۱، ۲۷۰، ۲۲۷، ۳۴۳، ۳۶۵، ۳۶۹۔

۲۶۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : أَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ

وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِذَا دُبِغَ الْاَدِيْمُ فَقَدْ طَهُرَ).

۲۶۳۶: ابن وعلہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کچے چمڑے کو دباغت دے دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

تخریج: نمبر ۲۶۳۴ کو ملاحظہ کریں۔

۲۶۳۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: أَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ (عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: إِنَّا نَغْزُوْ أَرْضَ الْمَغْرِبِ، وَإِنَّمَا أَسْقِيَتُنَا جُلُوْدُ الْمَيْتَةِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: أَيُّمَا مَسْكٍ دُبِغَ، فَقَدْ طَهُرَ).

۲۶۳۷: عبدالرحمن بن وعلہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا ہم مغرب کی زمین میں جہاد کرتے تھے اور ہمارے مشکیزے مردار جانوروں کی کھالوں کے تھے (کھالوں کو دباغت دینے کے بعد بنائے گئے تھے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس کھال کو دباغت دے دی جائے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

اللغات: مسك۔ چمڑہ۔

۲۶۳۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ: ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، قَالَ: ثَنَا أَبِيْ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْخَيْرِ يُخْبِرُ (عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: إِنَّا نَغْزُوْ هٰذَا الْمَغْرِبَ وَلَهُمْ قِرَبٌ يَكُوْنُ فِيْهَا الْمَاءُ، وَهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الدِّبَاغُ طُهُوْرٌ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ وَعْلَةَ: عَنْ رَأْيِكَ، أَمْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۶۳۸: ابن وعلہ کی روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہم اس مغرب کے علاقہ میں جہاد میں جاتے ہیں ان لوگوں کے پاس مشکیزے ہوتے ہیں جن میں پانی پایا جاتا ہے وہ لوگ بت پرست ہیں ان کے پانی کا کیا حکم ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا دباغت کھال کو پاک کر دیتی ہے ابن وعلہ نے دوسرا سوال کیا یہ تم نے اپنے اجتہاد سے کہا یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا انہوں نے جواب دیا میں نے یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

تخریج: مسلم فی الحیض نمبر ۱۰۷۔

۲۶۳۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ: ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ. ح.

۲۶۳۹: اسد بن موسیٰ نے عبدہ بن سلیمان سے روایت کی ہے۔

۲۶۴۰: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوفِيُّ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى الْعَبْسِيُّ قَالَا جَمِيعًا : عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (عَنْ سَوْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْتَبِذُ فِيهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا).

۲۶۴۰: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے ام المؤمنین سودہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ ہماری ایک بکری مر گئی ہم نے اس کی کھال کو دباغت دی ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی مشک بن گئی۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب ۲۱' نسائی فی الفرع باب ٤' مسند احمد ٤٢٩/٦۔

اللغات :مسك۔ کھال نتتبذ۔ نبیذ کے لئے استعمال کرنا۔شن۔ پرانی مشک۔

۲۶۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (دِبَاغُ الْمَيْتَةِ طُهُوْرُهَا) هٰذَا لَفْظُ مُحَمَّدٍ .وَأَمَّا فَهْدٌ فَقَالَ (دِبَاغُ الْمَيْتَةِ ذَكَاتُهَا).

۲۶۴۱: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ جانور کی کھال کو دباغت دینے سے وہ پاک ہو جاتی ہے۔

یہ روایت محمد کے الفاظ ہیں فہد کے الفاظ یہ ہیں: دباغ المیتة ذکاتها۔

۲۶۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (دِبَاغُ الْمَيْتَةِ طُهُوْرُهَا).

۲۶۴۲: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردار کی کھال کو دباغت دینا اس کو پاک کر دیتا ہے۔

۲۶۴۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ : ثَنَا أَصْحَابُنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۶۴۳: اعمش کہتے ہیں ہمارے اصحاب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۶۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَتْ : لَعَلَّ دِبَاغَهَا يَكُوْنُ طُهُوْرَهَا.

۲۶۴۴: اسود کہتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مردار کی کھال کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ان کی دباغت ان کو یقیناً پاک کر دیتی ہے۔

۲۶۴۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أُمِّهِ (الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ، أَنَّ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا أَنَّهُ مَرَّ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ، يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوْا : إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ : يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ).

۲۶۴۵: عالیہ بنت سبیع (والدہ عبداللہ) کہتی ہیں کہ ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر قریش کے کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو ایک مردار بکری گدھے کی طرح کھینچ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا اگر تم اس کی کھال اتار لیتے انہوں نے کہا یہ مردہ ہے فرمایا اس کو پانی اور بلوط کا چھلکا پاک کر دے گا۔ (یہ دباغت کا ان دنوں طریقہ تھا) القرظ۔ بلوط کا درخت۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب۳۸، نمبر ۴۱۲۶، نسائی فی الفرع باب۵، مسند احمد ۳۳۴/۶۔

۲۶۴۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۶۴۶: عمرو بن حارث اور لیث نے کثیر بن فرقد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ ہیں وہ آثار متواترہ جو دباغت سے چمڑے کی طہارت کو ثابت کرتے ہیں۔ اس کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ چنانچہ یہ عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہیں کیونکہ وہ ان آثار کے خلاف بات کی راہنمائی نہیں کرتی۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ مردار کے چمڑوں کی دباغت کا مباح ہونا اور ان کی طہارت اس دباغت کے ذریعہ یہ مردار کی حرمت سے پہلے تھی۔ تو اس کے مخالف دلیل اور اس کی دلیل کہ یہ حکم مردار کی تحریم کے بعد اور اللہ تعالیٰ کی اس تحریم میں داخل نہیں ہے۔ مندرجہ روایت ہے۔

۲۶۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِقِرْبَةٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ فِيْهَا مَاءٌ، فَقَالَتْ : إِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَدَبَغْتِيهَا؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ .فَقَالَ : دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا). فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً فِي طُهُوْرِ جِلْدِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ وَهِيَ ظَاهِرَةُ الْمَعْنٰى .فَهِيَ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ الَّذِيْ لَمْ يَدُلَّنَا عَلٰى خِلَافِ مَا جَاءَتْ بِهِ هٰذِهِ الْآثَارُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ دِبَاغِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ وَطَهَارَتِهَا بِذٰلِكَ الدِّبَاغِ، إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْمَيْتَةِ، فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْمَيْتَةِ وَأَنَّ هٰذَا كَانَ غَيْرَ دَاخِلٍ فِيْمَا حَرُمَ مِنْهَا أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ .

۲۶۴۷: حارث بن قتادہ نے سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشک منگوائی جو ایک عورت کے پاس تھی اس نے کہا یہ مردہ جانور کی کھال سے ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس کی دباغت کی ہے اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا دباغت اس کو پاک کر دیتی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۳۸، نمبر ۴۱۲۵، نسائی فی الفرع و العتیرة باب ۲۱۔

حاصل روایات: یہ متواتر آثار و روایات میتہ کی کھال کے دباغت کے بعد پاک ہونے پر کھلے طور پر دلالت کر رہے ہیں یہ عبداللہ بن حکیم کی روایت سے اولیٰ تر ہیں جس میں دور تک ان آثار میں پائی جانے والی بات کے خلاف کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

ایک اشکال:

مردار کی کھال کا دباغت سے پاک ہو جانا یہ تحریم میتہ سے پہلے تھا میتہ کی تحریم کے بعد کھال کی تحریم بھی ثابت ہو گئی۔

جواب: تحریم میتہ کا حکم جب نازل ہوا تو اس حکم کا تعلق ان اجزاء سے تھا جو ماکول لہ ہیں غیر ماکول اجزاء تو پہلے کی طرح اصل حکم پر رہے باقی یہ ارشادات تحریم میتہ کے بعد صادر فرمائے گئے ہیں پس تحریم میں تو داخل ہی نہیں۔ جیسا یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

۲۶۴۸: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، قَالَ : ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ .ح .

۲۶۴۸: ابوعوانہ نے سماک بن حرب سے روایت کی ہے۔

۲۶۴۹: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (مَاتَتْ شَاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةُ، تَعْنِي الشَّاةَ، قَالَ : فَلَوْلَا أَخَذْتُمْ مَسْكَهَا؟ .فَقَالَتْ : نَأْخُذُ مَسْكَ شَاةٍ قَدْ مَاتَتْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ (قُلْ لَّا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ) الْآيَةَ، فَإِنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ تَدْبُغُوْهُ فَتَنْتَفِعُوْا بِهِ .قَالَتْ : فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا، فَسَلَخَتْ مَسْكَهَا فَدَبَغَتْهُ، فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ قِرْبَةً، حَتّٰى تَخَرَّقَتْ) : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ، قَرَأَ عَلَيْهَا الْآيَةَ الَّتِيْ نَزَلَ فِيْهَا

تَحْرِيْمُ الْمَيْتَةِ .فَأَعْلَمَهَا بِذٰلِكَ أَنَّ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ بِتِلْكَ الْآيَةِ مِنَ الشَّاةِ حِيْنَ مَاتَتْ إِنَّمَا هُوَ الَّذِىْ يُطْعَمُ مِنْهَا إِذَا ذُكِّيَتْ لَا غَيْرُ' وَأَنَّ الْإِنْتِفَاعَ بِجُلُوْدِهَا إِذَا دُبِغَتْ' غَيْرُ دَاخِلٍ فِىْ ذٰلِكَ الَّذِىْ حَرَّمَ مِنْهَا .وَقَدْ رَوٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيْضًا' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ .

۲۶۴۹: عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سودہؓ کی بکری مرگئی اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بکری مرگئی آپ نے فرمایا تم اس کی کھال کیوں نہ اتار لی؟ اس نے کہا کیا ہم مردہ بکری کی کھال اتار لیں؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ (الانعام۔۱۴۵) اس میں کوئی حرج نہیں کہ تم اس کی کھال کو دباغت دے کر استعمال میں لاؤ۔ سودہ کہنے لگیں میں نے اس کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے کھال اتروا کر اس کو دباغت دی پس اس سے میں نے ایک مشکیزہ بنایا (اس کو استعمال کرتی رہی) یہاں تک کہ وہ پھٹ گئی۔ اس روایت میں اس طرح ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے اس کے سامنے تحریم مردار والی آیت تلاوت فرمائی اور اس کو بتلا دیا اس حکم کے ذریعہ مردار بکری کا کھانا حرام کر دیا گیا خواہ اس کو ذبح کر دیا جائے اس کے علاوہ نہیں اور دباغت کے بعد اس کے چمڑے سے فائدہ حاصل کرنا تو اس حرمت میں شامل نہیں۔ چنانچہ حضرت عبیداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس روایت میں صاف موجود ہے کہ جب حضرت سودہؓ نے سوال کیا تو آپ نے تحریم میتہ والی آیت استشہاد میں پڑھی اور اسے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے اس مردہ بکری سے گوشت کو حرام کیا ہے اگر وہ ذبح کر لی جائے تو گوشت حلال ہوگا آپ نے واضح فرما دیا کہ جب چمڑے کو دباغت دے دی جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے وہ اس تحریم والی آیت کی تحریم میں شامل ہی نہیں اور عبیداللہ بن عبداللہ کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی موجود ہے۔ روایت یہ ہے۔

۲۶۵۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' قَالَ : حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ شَاةً مَيْتَةً أَعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا : إِنَّهَا مَيْتَةٌ' قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا). فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الَّذِىْ حَرُمَ مِنَ الشَّاةِ بِمَوْتِهَا' هُوَ الَّذِىْ يُرَادُ مِنْهَا لِلْأَكْلِ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ جُلُوْدِهَا وَعَصَبِهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ' فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ الْعَصِيْرَ لَا بَأْسَ بِشُرْبِهٖ' وَالْإِنْتِفَاعِ بِهٖ' مَا لَمْ يَحْدُثْ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَمْرِ .فَإِذَا حَدَثَتْ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَمْرِ' حَرُمَ بِذٰلِكَ' ثُمَّ لَا يَزَالُ حَرَامٌ كَذٰلِكَ حَتّٰى تَحْدُثَ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَلِّ

.فَإِذَا حَدَثَتْ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَلِّ حَلَّ .فَكَانَ يَحِلُّ بِحُدُوْثِ الصِّفَةِ' وَيَحْرُمُ بِحُدُوْثِ صِفَةٍ غَيْرِهَا' وَإِنْ كَانَ بَدَنًا وَاحِدًا .فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ' يَحْرُمُ بِحُدُوْثِهِ صِفَةُ الْمَوْتِ فِيْهِ' وَيَحِلُّ بِحُدُوْثِ صِفَةِ الْأَمْتِعَةِ فِيْهِ مِنَ الثِّيَابِ وَغَيْرِهَا فِيْهِ .وَإِذَا دُبِغَ فَصَارَ كَالْجُلُوْدِ وَالْأَمْتِعَةِ' فَقَدْ حَدَثَتْ فِيْهِ صِفَةُ الْحَلَالِ .فَالنَّظْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَحِلَّ أَيْضًا بِحُدُوْثِ تِلْكَ الصِّفَةِ فِيْهِ .وَحُجَّةٌ أُخْرَى : أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' لَمَّا أَسْلَمُوْا' لَمْ يَأْمُرْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرْحِ نِعَالِهِمْ وَخِفَافِهِمْ وَأَنْطَاعِهِمْ' الَّتِيْ كَانُوْا اتَّخَذُوْهَا فِيْ حَالِ جَاهِلِيَّتِهِمْ' وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ مَيْتَةٍ' أَوْ مِنْ ذَبِيْحَةٍ .فَذَبِيْحَتُهُمْ حِيْنَئِذٍ إِنَّمَا كَانَتْ ذَبِيْحَةَ أَهْلِ الْأَوْثَانِ' فَهِيَ -فِيْ حُرْمَتِهَا عَلٰى أَهْلِ الْإِسْلَامِ -كَحُرْمَةِ الْمَيْتَةِ .فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرْحِ ذٰلِكَ' وَتَرْكِ الْإِنْتِفَاعِ بِهٖ ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ قَدْ خَرَجَ مِنْ حُكْمِ الْمَيْتَةِ وَنَجَاسَتِهَا بِالدِّبَاغِ' إِلٰى حُكْمِ سَائِرِ الْأَمْتِعَةِ وَطَهَارَتِهَا .وَكَذٰلِكَ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحُوْا بُلْدَانَ الْمُشْرِكِيْنَ لَا يَأْمُرُهُمْ بِأَنْ يَتَحَامَوْا خِفَافَهُمْ وَنِعَالَهُمْ وَأَنْطَاعَهُمْ وَسَائِرَ جُلُوْدِهِمْ' فَلَا يَأْخُذُوْا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا' بَلْ كَانَ لَا يَمْنَعُهُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ' فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَيْضًا' عَلٰى طَهَارَةِ الْجُلُوْدِ بِالدِّبَاغِ .وَلَقَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۶۵۰: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری پائی جو حضرت میمونہؓ کی لونڈی کو صدقہ میں دی گئی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا انہوں نے کہا کہ وہ مردہ ہے آپ نے فرمایا اس کا کھانا حرام ہے۔اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ بکری کی موت سے جو چیز حرام ہوئی وہ اس کے گوشت کا کھانا ہے نہ کہ پوست اور پٹھا۔آثار کے پیش نظر اس باب کا یہی مفہوم ہے۔البتہ نظر وفکر کے لحاظ سے تو ملاحظہ فرمائیں۔ہم دیکھتے ہیں کہ ایک اتفاقی قاعدہ انگور کے نچوڑ سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے جب تک کہ اس میں شراب کی خصوصیات پیدا نہ ہوں' جب شراب کی صفات اس میں پیدا ہو جائیں تو اس سے وہ حرام ہو جائے گا۔پھر وہ حرام باقی رہے گا جب تک اس میں سرکہ کی صفات پیدا نہ کی جائیں۔پس جب اس میں سرکے والی صفات آ جائیں گی تو وہ حلال ہو جائے گا۔تو گویا وہ چند صفات کے آنے سے حرام ہوا اور جدید صفات کے پیدا ہونے سے حلال ہو گیا' جو پہلے سے مختلف تھیں۔اگرچہ اس کا وجود ایک ہی ہو۔پس غور وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ مردار کے چمڑے کا حال بھی اسی طرح ہو۔کہ جب اس میں صفات میت پیدا ہو جائیں تو حرام ہو جائے اور جب اس میں برتنے کی چیزوں والی صفات آ جائیں تو وہ اس وقت حلال ہو جائیں مثلاً کپڑے وغیرہ۔جب اس میں دباغت کر لی گئی تو وہ چمڑے اور سامان کی طرح ہو گیا۔اس سے اس میں حلت کی

صفت آ گئی۔ اس گزشتہ بات پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس صفت کے آ جانے سے وہ حلال ہو جائے۔ ایک اور دلیل سنیے! ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب اسلام لائے تو آپؐ نے ان کو جوتے اور موزے اور چمڑے پھینک دینے کا حکم نہیں فرمایا جن کو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں حاصل کیا تھا اور بلاشبہ وہ مردار کی کھال یا ذبیحہ کی کھال سے تھے اور ان کا ذبیحہ بھی تو بت پرستوں کا ذبیحہ ہے۔ بت پرستوں کا ذبیحہ مسلمان کے لیے مردار کا حکم رکھتا ہے۔ پس جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پھینکنے کا حکم نہ فرمایا اور ان کو اس سے فائدہ حاصل کرنے دیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ مردار کے حکم سے خارج تھے اور دباغت کی وجہ ان کی نجاست دوسرے سامان کی طرح طہارت میں بدل چکی تھی۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اسی طرح رہتے تھے جب وہ مشرکین کے کسی علاقہ کو فتح کرتے تو آپ انہیں ان کے موزوں، جوتوں، چمڑوں دیگر کھالوں کو پھینکنے کا حکم نہ فرماتے تھے بلکہ ان کو ان میں سے کسی چیز کے استعمال سے نہ روکتے تھے۔ اس میں ان چمڑوں کے دباغت کے ساتھ پاک ہونے کی دلیل ہے۔ یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب ٦١، مسلم فی الحیض نمبر ١٠١، ابو داؤد فی اللباس باب٣٨، نمبر ٤١٢٠، نسائی فی الفرع والعتیرہ باب ٤، ابن ماجہ فی اللباس باب ٢٥، نمبر ٣٦١٠، موطا مالك نمبر١٦۔

حاصل روایات: مرنے سے بکری کا گوشت حرام ہوا اور وہی مراد ہے کھال اور پٹھے تو کھائے نہیں جاتے کہ وہ اس تحریم کے حکم میں آئیں۔

آثار کے طریقہ سے تو اس باب کا یہ حکم ہے۔ بطریق نظر اس کا حکم ہم بیان کئے دیتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ عصیر عنب وغیرہ کو پینا اور اس سے فائدہ حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شراب کی خصوصیات پیدا نہ ہوں جب اس میں شراب کی خصوصیات آ جائیں گی تو وہ حرام ہوگا اور پھر وہ حرام ہی رہے گا یہاں تک کہ اس میں سرکہ کی صفات پیدا نہ ہوں جب سرکہ کی صفات آ جائیں تو حلال ہو جائے گا۔

تو گویا صفات کے پائے جانے سے اس کے حکم حلت وحرمت میں فرق پڑ گیا خواہ وہ ایک ہی شے تھی۔ پس مردار کے چمڑے کا حال بھی کچھ اسی طرح نظر آتا ہے موت کی صفت پیدا ہوتے ہی حرام ہو گیا اور کپڑے وغیرہ استعمالی چیز کی صفت پیدا ہونے سے حلال بن گیا دباغت سے پہلے وہ ناپاک تھا اب دباغت کے بعد وہ پاک ہو گیا۔

نظر ثانی:

جب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جوتے، موزے، بچھانے والے چمڑے پھینکنے کا حکم نہیں فرمایا جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں بنائے تھے حالانکہ وہ مردار جانور یا مذبوحہ جانوروں سے حاصل شدہ کھالوں سے بنے ہوئے تھے

بلکہ ان کا ذبیحہ بھی بتوں کے نام نیازات کا ذبیحہ تھا اور وہ تو مسلمان کے لئے مردار سے کم درجہ نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو پھینکنے دینے اور ان سے انتفاع ترک کرنے کا نہیں فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ دباغت کی وجہ سے نجاست سے خارج ہو چکے تھے اور ان کا حکم عام سامان کی طرح طہارت کا ہو چکا تھا بالکل اسی طرح جب صحابہ کرام نے مشرکین کے علاقوں کو فتح کیا تو ان کے جوتوں' موزوں اور تمام چمڑوں اور بچھانے والے چمڑوں سے بچنے کا حکم نہیں فرمایا کہ ان میں سے کسی چیز کو مت لو بلکہ ان کی کسی ایسی چیز سے نہیں روکا یہ بھی دلیل ہے کہ دباغت سے ان کے چمڑے وغیرہ پاک ہو گئے۔

اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایات اس کی موید ہیں ملاحظہ ہوں۔

۲۶۵۱: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : أَبُوْ غَسَّانَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ' عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى' عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ' عَنْ (جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا نُصِيْبُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَغَانِمِنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْأَسْقِيَةَ' فَنَقْتَسِمُهَا وَكُلُّهَا مَيْتَةٌ' فَنَنْتَفِعُ بِذٰلِكَ) ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَهٰذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ هٰذَا' وَقَدْ حَدَثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ). فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ -عِنْدَهُ- بِمُضَادٍّ لِهٰذَا. فَثَبَتَ أَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ) غَيْرُ مَعْنٰى حَدِيْثِهِ الْآخَرِ' وَأَنَّ الشَّيْءَ الْمُحَرَّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ' هُوَ غَيْرُ الْمُبَاحِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُكَيْمٍ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِمَّا نُهِيَ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ بِهٖ مِنَ الْمَيْتَةِ' وَهُوَ غَيْرُ مَا أَبَاحَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ أُهُبِهَا الْمَدْبُوْغَةِ' حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْآثَارُ' وَلَا يُضَادُّ بَعْضُهَا بَعْضًا .وَهٰذَا الَّذِيْ ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ' مِنْ طَهَارَةِ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ بِالدِّبَاغِ' قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۶۵۱: عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشرکین کے غنائم میں مشکیزے پاتے جو مردار کی کھالوں کے ہوتے ہم ان کو باہمی تقسیم کرتے اور ان سے نفع اٹھاتے۔ اس روایت مذکورہ سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ یہی جابر رضی اللہ عنہ یہاں یہ فرما رہے ہیں اور دوسری طرف یہی اس "لا تنتفعوا......" (الحدیث) والی روایت کے راوی ہیں۔ پس یہ روایت اس روایت کے متضاد نہیں ہو سکتی۔ اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ ان کی "لا تنتفعوا......" (الحدیث) والی روایت کا معنی اس روایت سے مختلف ہے اور میتہ کی جو چیز حرام جس کا اس روایت میں تذکرہ ہے وہ اس چیز میں مذکور مباح چیز سے مختلف ہے۔ اسی طرح عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے جس میں مردار سے نفع اُٹھانا حرام فرمایا وہ اس سے الگ چیز ہے جس کو ان آثار میں مباح قرار دیا گیا یعنی دباغت شدہ کھالیں اور یہ معنی اس لیے مانا

تا کہ آثار کا باہمی تضاد ایک دوسرے سے نہ رہے اور یہ جس کی طرف ہم اس باب میں گئے ہیں یعنی دباغت سے مردار کی کھالوں کا پاک ہو جانا' یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : عزاہ العینی الی البزاز۔

پس یہ روایت اس بات کی واضح دلیل ہے جو ہم نے نظر کے عنوان سے ذکر کی ہے اور یہی حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لا تنتفعوا من المیتہ بشیء کا ارشاد نقل کرنے والے ہیں پس یہ روایت اس کے متضاد اسی صورت میں نہیں بنتی کہ اس چیز میں جس چیز کو مباح کہا گیا ہے وہ اس سے مختلف ہو جس کی اس میں ممانعت کی گئی ہے اور وہ گوشت ہے اور چربی جس کے انتفاع کی اجازت نہیں اور اس روایت میں کھال پٹھے وغیرہ مراد ہیں جو دباغت کے بعد پاک ہونے کی وجہ سے قابل استعمال بن گئے اسی طرح عبداللہ بن حکیم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت کی ہے اس میں مردار کی جس چیز سے انتفاع کی ممانعت کی گئی ہے وہ اس سے مختلف ہے جس کا دوسری احادیث میں اثبات ہے اور وہ چمڑے ہیں جن کو دباغت دے لی جائے یہ معنی اسی لئے لیا گیا تا کہ آثار میں موافقت ہو جائے یہ بات کہ دباغت کے بعد مردار کی کھال پاک ہو جاتی ہے امام ابو حنیفہ و ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

اس باب میں عام عادت کے خلاف طحاوی رحمہ اللہ کے بعد دیگرے دو نظیریں پیش کی ہیں اور دوسری نظر کے سلسلہ میں عمل صحابی کو ذکر کر کے زوردار انداز سے اس کا معمول بہا ہونا واضح کیا ہے۔

بَابُ الْفَخِذِ هَلْ هُوَ مِنَ الْعَوْرَةِ أَمْ لَا

کیا ران ستر میں ہے؟

خلاصۃ المرام :

نمبر ①: داؤد ظاہری وغیرہ کے ہاں ران ستر میں داخل نہیں ہے۔

نمبر ②: تمام ائمہ کے ہاں ران ستر میں داخل ہے۔

مؤقف اول: ران ستر میں داخل نہیں اس لئے اس کا حکم ستر میں وہ نہیں جو مستورہ اعضاء کا ہے دلیل یہ ہے۔

۲۶۵۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ خَالِدٍ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَدِيْنِيِّ' قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ وَضَعَ ثَوْبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ' فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَأْذَنَ' فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ' ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ' ثُمَّ جَاءَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ' وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَيْئَتِهِ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ

فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ فَتَجَلَّلَهُ، فَتَحَدَّثُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا .فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِكَ، وَأَنْتَ عَلَى هَيْئَتِكَ، فَلَمَّا جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَجَلَّلْتَ ثَوْبَكَ .فَقَالَ أَوَ لَا أَسْتَحْيِي مِمَّنْ تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ؟) قَالَتْ : وَسَمِعْتُ أَبِيْ وَغَيْرَهُ، يُحَدِّثُوْنَ نَحْوًا مِنْ هٰذَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْفَخِذَ لَيْسَتْ مِنَ الْعَوْرَةِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ، وَقَالُوْا : قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ، عَلٰى غَيْرِ مَا رَوَاهُ الَّذِيْنَ احْتَجَجْتُمْ بِرِوَايَتِهِمْ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ .

۲۶۵۲: عبداللہ بن سعید المدینی نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنا کپڑا اپنی رانوں کے درمیان رکھا تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی جبکہ آپ اسی حالت میں رہے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو آپ اپنی اسی ہیئت پر رہے پھر کچھ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آئے تو آپ اپنی اسی حالت پر قائم تھے پھر عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اجازت طلب کی تو ان کو اجازت مل گئی اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنا کپڑا لے کر کھلے حصہ کو ڈھانپ لیا یہ حضرات آپ سے باتیں کرتے رہے پھر چلے گئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکر، عمر، علی رضی اللہ عنہم آئے اور آپ کے کچھ اور اصحاب آئے اور آپ اپنی ہیئت پر تشریف فرما رہے جب عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو آپ نے اپنے کھلے حصہ کو ڈھانپ لیا تو آپ نے فرمایا کیا میں اس سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے حیاء کرتے ہیں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے ابیؓ وغیرہ سے بھی سنا کہ وہ بھی اسی طرح بیان کرتے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ران ستر کا حصہ نہیں اور انہوں نے اس روایت بالا کو دلیل بنایا ہے۔ دیگر علماء کی جماعت نے ان سے اختلاف کیا اور فرمایا کہ ران ستر کا حصہ ہے۔ اس روایت کو اہل بیت کی ایک جماعت نے اس سے مختلف انداز میں نقل کیا جو تم نے نقل کر کے دلیل بنایا۔ چنانچہ ہم ان میں بعض کو ذیل میں نقل کرتے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۸۸/۶۔

اللغات :تجلل۔ ڈھانپ لینا۔

حاصل روایات: ران کے کچھ حصہ کا ظاہر ہونا یہ بتلا رہا ہے کہ ران ستر نہیں ہے ورنہ آپ تو کشف ستر کرنے والے نہ تھے۔

مؤقف فریق ثانی و دلائل: ران ستر کا حصہ ہے اور اس کو اسی طرح ڈھانپنا ضروری ہے جس طرح دیگر اعضاء مستورہ کو۔

۲۶۵۳: مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ : أَنَا مَالِكُ بْنُ

أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: (أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ لَابِسٌ مِرْطَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَأَذِنَ لَهُ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ خَرَجَ. ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْتَوَى جَالِسًا، وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ. فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ : مَالَكَ لَمْ تَفْزَعْ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ فَقَالَ : إِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلٌ كَثِيْرُ الْحَيَاءِ، وَلَوْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ، خَشِيْتُ أَنْ يَبْلُغَ فِيْ حَاجَتِهِ).

۲۶۵۳: یحییٰ بن سعید نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین کی چادر اوپر ڈالنے والے تھے آپ نے ان کو اجازت دے دی انہوں نے اپنی ضرورت پیش کی اور چلے گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ اس وقت اسی حال میں تھے آپ نے ان کی ضرورت کو پورا کر دیا پھر وہ نکل کر چلے گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اپنے اوپر اپنے کپڑے سمیٹ لو جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ آپ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اپنے کو اس طرح تیار نہیں کیا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے اپنے کو تیار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان رضی اللہ عنہ بہت شدید حیادار آدمی ہیں اگر اسی حالت میں ان کو اجازت دے دیتا مجھے خطرہ تھا کہ وہ اپنی ضرورت کی بات نہ کہہ سکتے۔

تخریج : بیہقی ۳۲۶/۲۔

۲۶۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۶۵۴: یحییٰ بن سعید بن العاص نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۶۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، قَالَ : ثَنَا عُقَيْلٌ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ (أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۶۵۵: یحییٰ بن سعید بن العاص کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ

کے ہاں آنے کی اجازت مانگی پھراسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم ۲۷۷/۲۔

۲۶۵۶: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ' أَنَّ سَعِيْدَ بْنِ الْعَاصِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' حَدَّثَاهُ (أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ' لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ كَشْفِ الْفَخِذَيْنِ أَصْلًا. وَقَدْ جَاءَ تْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ صِحَاحٌ فِيْهَا أَنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ . فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ .

۲۶۵۶: یحییٰ بن سعید بن العاص کہتے ہیں کہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور عثمان رضی اللہ عنہ دونوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی پھراسی طرح کی روایت کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ اس روایت اصل یہ ہے۔ اس میں رانوں کے ننگا کرنے کا سرے سے تذکرہ ہی نہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر صحیح روایات میں وارد ہوا ہے کہ ران ستر کا حصہ ہے۔ ہم ذیل میں چند درج کرتے ہیں۔

تخریج : ۲۷۷/۲۔

حاصل روایات: اس روایت کی اصل یہ ہے اس میں کشف فخذین کا اس میں سرے سے تذکرہ ہی نہیں کہ اس سے استدلال ہو بلکہ اس کے بالمقابل ران کے ستر ہونے سے متعلق بہت سی روایات وارد ہیں۔

ران ستر ہے روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۶۵۷: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ' قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ' عَنْ سَعِيْدٍ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ' عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ' عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الْفَخِذُ عَوْرَةٌ).

۲۶۵۷: عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ران ستر ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۱۲' ترمذی فی الادب باب ۴۰۔

۲۶۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ أَبِيْ يَحْيٰى' عَنْ مُجَاهِدٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' قَالَ : (خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأٰى فَخِذَ

رَجُلٍ، فَقَالَ فَخِذُ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهٖ)۔

۲۶۵۸: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے ایک آدمی کے ران کو دیکھا تو فرمایا کہ آدمی کا ران اس کا ستر ہے۔

تخریج : بیهقی ۳۲۲/۲، والترمذی ۱۰۷/۲، مثله۔

۲۶۵۹: وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى مَعْمَرٍ بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ، كَاشِفًا عَنْ طَرَفِ فَخِذِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرْ فَخِذَكَ يَا مَعْمَرُ، إِنَّ الْفَخِذَيْنِ عَوْرَةٌ)۔

۲۶۵۹: ابوکثیر نے محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر معمر کے پاس سے ہوا جبکہ وہ مسجد کے صحن میں تھا اور اس کے ران کی ایک جانب کھلی ہوئی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معمر اپنی ران کو ڈھانپ۔ دونوں ران ستر ہیں۔

تخریج : ترمذی فی الادب باب ٤٠، مسند احمد ٤٧٨/٣، ٢٩٠/٥۔

۲۶۶۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِیْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۲۶۶۰: ابوکثیر مولیٰ محمد بن جحش نے محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۶۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِیُّ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ حَازِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِیْ كَثِيْرٍ، مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ (مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْشِیْ فِی السُّوْقِ، فَمَرَّ بِمَعْمَرٍ جَالِسًا عَلٰى بَابِهٖ، مَكْشُوْفَةً فَخِذُهٗ فَقَالَ خَمِّرْ فَخِذَكَ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ)۔

۲۶۶۱: ابوکثیر مولیٰ محمد بن عبداللہ نے محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بازار جا رہا تھا آپ کا گزر معمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا جو اپنے دروازے پر بیٹھے تھے اور ان کی ران کھلی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ران کو ڈھانپ، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ ستر کا حصہ ہے۔

۲۶۶۲: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُحْسِنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ

اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (فَخِذُ الرَّجُلِ مِنْ عَوْرَتِهِ) أَوْ قَالَ (مِنَ الْعَوْرَةِ).

۲۶۶۲: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے عبداللہ بن مسلم بن جرہد نے اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی ران اس کے ستر کا حصہ ہے یا من العورہ کے لفظ فرمائے۔

۲۶۶۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا حَسَنٌ هُوَ ابْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرْهَدٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۶۶۳: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے عبداللہ بن جرہد اسلمی نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۶۶۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ (زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ، أَنَّهُ قَالَ : جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدِيْ، وَفَخِذِيْ مُنْكَشِفَةٌ فَقَالَ خَمِّرْ عَلَيْكَ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ).

۲۶۶۴: ابوالنضر نے زرعہ بن عبدالرحمن بن جرہد نے اپنے والد سے نقل کیا یہ اصحاب صفہ میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف فرما تھے میری ران کھل گئی تو آپ نے فرمایا ران کو ڈھانپ لو کیا تم نہیں جانتے کہ ران ستر ہے۔

۲۶۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى عَنْ مِسْعَرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَمِّهِ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ جَدِّهِ (جَرْهَدٍ، قَالَ : مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ، قَدْ كَشَفْتُ عَنْ فَخِذِيْ فَقَالَ غَطِّ فَخِذَكَ، الْفَخِذُ عَوْرَةٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تُخْبِرُ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ، وَلَمْ يُضَادَّهَا أَثَرٌ صَحِيْحٌ. فَقَدْ ثَبَتَ بِهَا أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ، تَبْطُلُ الصَّلَاةُ بِكَشْفِهَا، كَمَا تَبْطُلُ بِكَشْفِ مَا سِوَاهَا مِنَ الْعَوْرَاتِ. فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ. وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَنْظُرُ مِنَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ لَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا، وَلَا يَنْظُرُ إِلٰى مَا فَوْقَ ذٰلِكَ، مِنْ رَأْسِهَا، وَلَا إِلٰى أَسْفَلَ مِنْهُ، مِنْ بَطْنِهَا، وَظَهْرِهَا، وَفَخِذَيْهَا، وَسَاقَيْهَا، وَرَأَيْنَاهُ فِيْ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلٰى صَدْرِهَا، وَشَعْرِهَا،

وَوَجْهِهَا، وَرَأْسِهَا، وَسَاقِهَا، وَلَا يَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ ذٰلِكَ مِنْ بَدَنِهَا .وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ مِنَ الْأَمَةِ الَّتِيْ لَا مِلْكَ لَهُ عَلَيْهَا، وَلَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَكَانَ مَمْنُوْعًا مِنَ النَّظَرِ مِنْ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ وَمِنَ الْأَمَةِ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِمَحْرَمٍ لَهُ، وَلَا مِلْكَ لَهُ عَلَيْهَا -إِلَى فَخِذِهَا، كَمَا كَانَ مَمْنُوْعًا مِنَ النَّظَرِ إِلَى فَرْجِهَا فَصَارَ حُكْمُ الْفَخِذِ مِنَ النِّسَاءِ، كَحُكْمِ الْفَرَجِ، لَا كَحُكْمِ السَّاقِ .فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ أَيْضًا كَذٰلِكَ، وَأَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ فَخِذِ الرَّجُلِ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ، كَحُكْمِ فَرْجِهِ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ، لَا كَحُكْمِ سَاقِهِ. فَلَمَّا كَانَ النَّظَرُ إِلَى فَرْجِهِ مُحَرَّمًا، كَانَ كَذٰلِكَ النَّظَرُ إِلَى فَخِذِهِ مُحَرَّمًا، وَكَذٰلِكَ كُلُّ مَا كَانَ حَرَامًا عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ مِنْهُ إِلَى ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ، فَحَرَامٌ عَلَى الرِّجَالِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ .وَكُلُّ مَا كَانَ حَلَالًا أَنْ يَنْظُرَ ذُو الْمَحْرَمِ مِنَ الْمَرْأَةِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَهُ الرِّجَالُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ .فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا جَاءَ تْ بِهِ الرِّوَايَاتُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

۲۶۶۵: ابوالزناد نے اپنے چچا زرعہ بن عبدالرحمٰن بن جرہد کے واسطے سے اپنے دادا جرہد سے بیان کیا کہ میرے پاس سے رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا اور میں چادر اوڑھے ہوئے تھا جس سے میری ران ظاہر ہوئی تو آپ نے فرمایا اپنی ران کو ڈھانپ لو ران ستر ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی آثار اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ ران ستر ہے اور ان کے مقابلہ میں کوئی صحیح روایت موجود نہیں ہے۔پس ان آثار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ران ستر ہے اور اس کے کھل جانے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جیسا بقیہ ستر کے مقامات کھل جانے سے نماز باطل ہوتی ہے۔اب رہا غور وفکر کے انداز سے اس بات کو جانچتے ہیں۔ہم یہ بات پاتے ہیں کہ آدمی (ضرورت کے پیش نظر) غیر محرم عورت کے اعضاء چہرے اور ہتھیلیوں پر نگاہ ڈال سکتا ہے۔اس سے اوپر والا حصہ سر اور اس سے نچلے حصہ پیٹ، پشت، ران، پنڈلیوں کو نہیں دیکھ سکتا اور محرم کے لیے اس کے سینے، بال، چہرے، سر، پنڈلیوں تک کو دیکھنا مباح ہے۔ان کے مابین بقیہ بدن کو دیکھنا اسے بھی درست نہیں۔اسی طرح ہم نے دیکھا کہ لونڈی جو غیر کی ملکیت ہو اور ان کے مابین کوئی محرم بھی موجود نہ ہو تو اس کے بھی محرم والے اعضاء کو دیکھ سکتا ہے۔پس محرم عورت اور غیر ملک لونڈی کی ران کو دیکھنا اس طرح ممنوع ہے جیسا کہ اس کی شرمگاہ کو دیکھنا ممنوع ہے۔پس عورتوں کے سلسلہ میں ران اور شرمگاہ کا حکم ایک جیسا ہے۔اس کا حکم پنڈلی والا نہیں۔پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ مردوں کے لیے بھی اسی طرح کا حکم ہو اور آدمی کی ران کو دیکھنا شرمگاہ کے دیکھنے کے حکم میں ہو نہ کہ پنڈلی کی طرح ہو۔پس جب شرمگاہ کی طرف دیکھنا حرام ہے ران کی طرف دیکھنا بھی اسی طرح حرام ہے۔اسی طرح ہر وہ

نیز مرد کو دیکھنا محرم کے معاملے میں حرام ہے تو مردوں کے معاملے میں بھی ایک دوسرے مرد کو ان اعضاء کی طرف دیکھنا حرام ہے اور ہر وہ عضو جو محرم عورت کے لیے محرم مرد کو دیکھنا حلال ہے تو مردوں کو بھی ان اعضاء کو دیکھنا کچھ حرج نہیں رکھتا۔ اس سلسلے میں قیاس یہی چاہتا ہے اور اس کی مؤیدہ روایات ہیں جن کو ہم جناب رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اوپر نقل کر چکے ہیں اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہی ہمارے امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۷۸/۳۔

حاصل روایات: ان تمام آثار مرویہ سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ران ستر کا حصہ ہے اور کوئی صحیح روایت ان کے متضاد موجود نہیں اس سے یہ ثابت ہوا کہ ران ستر ہے اور اس کے کھل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے جس طرح دوسرے مستورہ اعضاء کے کھل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

آثار کی تصحیح کے انداز سے تو یہی بات ثابت ہے اب نظر کے طریق سے ہم ثابت کرتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

شریعت کا حکم یہ ہے کہ غیر محرم عورت کی ہتھیلی' چہرہ' قدم کے علاوہ باقی کسی بھی حصہ کا دیکھنا حرام اور ناجائز ہے اور ذورحم محرم اور دوسرے کی باندی کے سر کے بال' سینہ' پنڈلی' بازو وغیرہ کا دیکھنا مباح اور جائز ہے۔

لیکن ان عورتوں کی فخذ اور ران کا دیکھنا اسی طرح حرام اور ناجائز ہے جس طرح ان کے فرج کا دیکھنا حرام اور ناجائز ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کی ران کا حکم شرمگاہ کی طرح ہے۔ پس اسی طرح مردوں کی ران کا حکم بھی مردوں کی شرمگاہ کی طرح ہوگا کہ جس طرح مردوں کے شرمگاہ کا دیکھنا حرام ہے اسی طرح ان کے ران کا دیکھنا بھی حرام ہوگا فلہٰذا تمام مردوں پر ان کی ران کا چھپانا واجب ہے۔

نیز اس طرح اپنے ذی رحم محرم عورت کے جن اعضاء کا دیکھنا مرد کے لئے حرام ہے دوسرے مرد کے ان اعضاء کا دیکھنا بھی حرام ہوگا۔

ہماری یہ نظر روایات صحیح صریحہ کے عین موافق ہے اس لئے یہی حکم مسلم ہے ہمارے علماء ثلاثہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْأَفْضَلِ فِيْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ هَلْ هُوَ طُوْلُ الْقِيَامِ أَوْ كَثْرَةُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ؟

نفلی نماز میں طول قیام افضل یا کثرت رکوع وسجود

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: امام شافعی' احمد رحمہما اللہ کے ہاں کثرت رکعات اور کثرت سجود زیادہ افضل ہے۔

نمبر ②: امام ابو یوسف امام ابوحنیفہ اور جمہور فقہاء رحمہم اللہ کے ہاں طول قیام افضل ہے امام شافعی واحمد کا قول بھی اسی طرف ہے۔

موقف فریق اوّل: کثرت رکعات اور کثرت سجود افضل ہے دلائل یہ ہیں۔

۲۶۶۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ وَخَدِيْجٌ' عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ' عَنِ (الْمُخَارِقِ' قَالَ : خَرَجْنَا حُجَّاجًا' فَمَرَرْنَا بِالرَّبَذَةِ فَوَجَدْنَا أَبَا ذَرٍّ قَائِمًا يُصَلِّيْ' فَرَأَيْتَهُ لَا يُطِيْلُ الْقِيَامَ' وَيُكْثِرُ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَقُلْتُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ مَا أَلَوْتُ أَنْ أُحْسِنَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَكَعَ رَكْعَةً' وَسَجَدَ سَجْدَةً' رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً' وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ كَثْرَةَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ أَفْضَلُ فِيْ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَ ةِ' وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : طُوْلُ الْقِيَامِ فِيْ ذٰلِكَ أَفْضَلُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ' مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ) وَفِيْ بَعْضِ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ (طُوْلُ الْقِيَامِ). فَفَضَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ إِطَالَةَ الْقِيَامِ عَلٰى كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ .وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ذَرٍّ الَّذِيْ ذَكَرْنَا' خِلَافٌ لِهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ رَكَعَ لِلّٰهِ رَكْعَةً' وَسَجَدَ سَجْدَةً) عَلٰى مَا قَدْ أُطِيْلَ قَبْلَهُ مِنَ الْقِيَامِ .وَيَجُوْزُ أَيْضًا مَنْ (رَكَعَ لِلّٰهِ رَكْعَةً' وَسَجَدَ سَجْدَةً' رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً' وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً) وَإِنْ زَادَ مَعَ ذٰلِكَ طُوْلَ الْقِيَامِ' كَانَ أَفْضَلَ' وَكَانَ مَا يُعْطِيْهِ اللّٰهُ ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ أَكْثَرَ .فَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ' لِئَلَّا يُضَادَّ الْأَحَادِيْثَ الْأُخَرَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ الْآخَرِ' فِيْ

إِطَالَةِ الْقِيَامِ، وَأَنَّهُ أَفْضَلُ مِنْ كَثْرَةِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ. حَدَّثَنِي بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِمَاعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۶۶۲: ابواسحاق نے المخارق سے نقل کیا کہ ہم حج کے لئے روانہ ہوئے تو ہمارا گزر مقام ربذہ کے پاس سے ہوا ہم نے وہاں ابوذر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے دیکھا چنانچہ انہیں دیکھا کہ وہ قیام طویل نہ فرماتے تھے البتہ رکوع وسجدے کثرت سے کرتے تھے میں نے ان سے اس سلسلے میں عرض کیا تو کہنے لگے مجھے اس کو خوب (طویل) کرنے کی پرواہ نہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے ایک رکوع کیا اور ایک سجدہ کیا اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایک درجہ بڑھاتے ہیں اور ایک غلطی معاف فرماتے ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول ہے کہ نفل نماز میں طویل قیام اور قراءت کی نسبت رکوع اور سجدات کی کثرت افضل ہے اور انہوں نے روایت بالا کو دلیل بنایا۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ طویل قیام افضل ہے اور ان کی دلیل وہ روایت ہے جو اسی کتاب میں ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر آئے کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی نماز (نفلی) افضل ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طویل قیام والی۔ بعض روایتوں میں قنوت کا لفظ آیا اور بعض میں قیام کا (ہر دو کا معنی ایک ہی ہے)۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کو کثرت رکوع اور سجود سے افضل قرار دیا اور رہی روایت ابوذر جو ہم نے ذکر کی ہے اس میں ہماری اس بات کے خلاف کوئی چیز نہیں، کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی کہ جس میں آپ نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک رکوع کیا یا ایک سجدہ کیا وہ اس بات پر محمول ہو کہ جو اس سے پہلے لمبا قیام کیا ہوا اور یہ بھی کہنا درست ہے کہ جس نے اللہ کے لیے ایک رکعت ادا کی اور ایک سجدہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کا ایک درجہ بلند کرتے ہیں اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور اگر اس نے اس کے ساتھ ساتھ لمبے قیام کا اضافہ کر لیا تو یہ افضل ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بڑھ کر ثواب دیں گے۔ یہ معنی جو ہم نے بیان کیا اس روایت سے مراد لینا بہتر ہے۔ تاکہ وہ دوسری حدیث کے خلاف نہ ہو جس کو ہم نے پیچھے ذکر کیا۔ جنہوں نے اس طویل قیام کو افضل قرار دیا کہ وہ زیادہ رکوع اور سجود سے بہتر ہے وہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ ہے اور مجھے یہ بات ابن ابی عمران نے نقل کی کہ یہی امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف رحمہما اللہ کا قول بھی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصلاۃ ۲۲۵، عن ثوبان مولی رسول اللّٰہ۔

حاصل روایات: اس روایت سے کثرت سجود رکوع کی افضلیت ثابت ہوتی ہے یہ طول قیام وقراءت سے افضل ہے۔

مؤقف فریق ثانی ودلائل: طول قیام وقراءت نوافل میں کثرت رکوع وسجود سے افضل ہے۔ دلائل یہ ہیں۔

ہم پہلے مسلم فی المسافرین نمبر ۱۶۴ کی روایت نقل کر آئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا گیا کہ نفلی نمازوں میں کون سی نماز

افضل ہے آپ نے فرمایا طویل قیام والی اس میں قنوت اور قیام دونوں لفظ وارد ہیں جن کا معنی ایک ہے تو اس ارشاد میں آپ نے طویل قیام کو کثرت رکوع وسجود سے افضل قرار دیا ہے اب روایات ابوذر رضی اللہ عنہ کا جواب ملاحظہ کریں۔

۳: روایت ابوذر رضی اللہ عنہ میں طویل قیام کے خلاف ایک بات بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ اس ارشاد میں احتمالات ہیں۔

نمبر①: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک رکوع اور ایک سجدہ کیا ان کے ساتھ ساتھ کہ اس نے اس قیام کو لمبا کر لیا اس کو یہ عظیم الشان بدلہ ملے گا۔

نمبر②: جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے ایک رکوع' ایک سجدہ کیا اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کریں گے اور گناہ مٹا دیں گے اور اگر اس سے قیام کو طویل کر لیا تو وہ اور بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر ثواب دیں گے۔

اس حدیث سے یہ معنی لینا اولیٰ ہے تاکہ دوسری احادیث کے خلاف نہ رہے۔

طول قیام کو افضل قرار دینے والوں میں ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس قول کی تائید:

۲۶۶۷ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ' عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ' عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَرْطَاةَ' عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ' (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأٰی فَتًی وَهُوَ یُصَلِّیْ قَدْ أَطَالَ صَلَاتَهٗ. فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْهَا قَالَ مَنْ یَعْرِفُ هٰذَا قَالَ رَجُلٌ : أَنَا' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : لَوْ كُنْتُ أَعْرِفُهٗ لَأَمَرْتُهٗ أَنْ یُطِیْلَ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ' فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ إِذَا قَامَ الْعَبْدُ یُصَلِّیْ أُتِیَ بِذُنُوْبِهٖ، فَجُعِلَتْ عَلٰی رَأْسِهٖ وَعَاتِقَیْهِ' فَكُلَّمَا رَكَعَ أَوْ سَجَدَ' تَسَاقَطَتْ عَنْهُ). فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَفْضِیْلُ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ' عَلَی الْقِیَامِ .فَقِیْلَ لَهٗ : مَا فِیْهِ مَا ذَكَرْتُ، وَإِنَّمَا فِیْهِ' مَا یُعْطَاهُ الْمُصَلِّیْ عَلَی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ مِنْ حَطِّ الذُّنُوْبِ عَنْهُ' وَلَعَلَّهٗ یُعْطٰی بِطُوْلِ الْقِیَامِ' أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا فِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ' فَإِنَّ الَّذِیْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَفْضِیْلِهٖ طُوْلَ الْقِیَامِ' أَوْلٰی مِنْهُ ۔

۲۶۶۷: جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک نوجوان کو نماز پڑھتے دیکھا جو کہ اپنی نماز کو طویل کرنے والا تھا جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس نوجوان سے کون واقف ہے ایک آدمی نے کہا اس کو میں جانتا ہوں عبداللہ کہنے لگے اگر میں اس کو جانتا تو اس کو کہتا کہ یہ رکوع اور سجود کو طویل کرے اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہوں کو لایا جاتا ہے اور وہ اس کے کندھوں پر سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں وہ جب بھی رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو گناہ اس سے گرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس روایت میں تو رکوع اور سجدے کو قیام سے افضل کہا گیا ہے۔ تو اس کو

جواب میں یوں کہا جائے گا کہ بلاشبہ بات ہے جو تم نے ذکر کی۔ دراصل اس روایت میں نمازی کو رکوع اور سجدے پر ملنے والا ثواب اور اس سے مٹائے جانے والے گناہ اس کا تذکرہ ہے اور ممکن ہے کہ طویل قیام سے یہ ثواب اور بھی بڑھ جائے۔ باقی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جو قیام کی فضیلت کو ظاہر کرتی ہے وہ ہر اعتبار سے اولیٰ اور افضل ہے۔

اشکال:

اس روایت سے تو رکوع' سجود کی قیام پر فضیلت معلوم ہو رہی ہے۔

ج نمبر ①:

اس روایت سے رکوع و سجود کی قیام پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی فقط اس میں نماز کے رکوع و سجود کی طوالت پر ملنے والے اجر کا تذکرہ ہے طول قیام اس کے خلاف نہیں۔

ج نمبر ②:

قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو طویل قیام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے اس لئے وہ قول ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اعلیٰ و اولیٰ و افضل ہے اسی کو اختیار کیا جائے۔

تَمَّ كِتَابُ الصَّلَاةِ

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازوں کا بیان

• کتاب الجنائز میں ۱۲ باب اور ۲۱۴ روایات و آثار ہیں

بَابُ الْمَشْيِ فِي الْجَنَازَةِ كَيْفَ هُوَ ؟

جنازہ میں کیسے چلا جائے؟

خلاصۃ المرام: جنازہ قبرستان کی طرف کس رفتار سے لے جایا جائے؟

نمبر ①: امام ابوحنیفہؒ اور ابو یوسفؒ محمدؒ کے ہاں تیز چلا جائے مگر دوڑ سے احتراز کیا جائے۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ اور جمہور کے ہاں جنازہ میانہ رفتار اور نرم گام سے لے جایا جائے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: قبرستان کی طرف میت کو لے جاتے ہوئے حتی الامکان تیزی اختیار کی جائے مگر دوڑ سے بچا جائے تاکہ زیادہ حرکت سے پیٹ سے نجاست نہ خارج ہو جائے۔

دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۶۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ (عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كُنَّا فِيْ جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، أَوْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، فَكَانُوْا يَمْشُوْنَ بِهَا مَشْيًا لَيِّنًا .قَالَ : فَكَانَ أَبُوْ بَكْرَةَ انْتَهَرَهُمْ وَرَفَعَ عَلَيْهِمْ صَوْتَهُ وَقَالَ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا نَرْمُلُ بِهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

۲۶۶۸: عیینہ بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہم ایک جنازہ میں تھے جو کہ عبدالرحمٰن بن سمرہ یا

عثمان بن ابی العاص کا تھا اور وہ لوگ جنازہ لے کر نرم رفتار سے جا رہے تھے تو ابو بکرہ نے ان کو بلند آواز سے ڈانٹا اور کہا کہ ہم نے تو جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنازے میں چلتے ہوئے رمل کی کیفیت سے چلتے تھے (کندھوں کو ہلاتے ہوئے دوڑتے تھے)

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب۴۶' نمبر ۳۱۸۲' نسائی فی الجنائز باب۴۶۔

۲۶۶۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ' عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالْبَقِيْعِ' فَطُلِعَ عَلَيْنَا بِجَنَازَةٍ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا ابْنُ جَعْفَرٍ يَتَعَجَّبُ مِنْ مَشْيِهِمْ بِهَا' فَقَالَ : عَجَبًا لِمَا تَغَيَّرَ مِنْ حَالِ النَّاسِ' وَاللّٰهِ إِنْ كَانَ إِلَّا الْجَمْزَ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُلَاحِيَ الرَّجُلَ فَيَقُوْلُ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ' فَوَاللّٰهِ لَكَأَنَّكَ قَدْ جُمِزَ بِكَ .

۲۶۶۹: ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں عبداللہ بن جعفر کے ساتھ بقیع میں بیٹھا تھا کہ ایک جنازہ سامنے آیا عبداللہ ہماری طرف متوجہ ہوئے وہ ان لوگوں کے چلنے پر متعجب تھے کہنے لگے لوگوں کی حالت کے بدلنے پر تعجب ہے یہ تو تیز دوڑتھی اور آدمی دوسرے کو دور کرتے ہوئے کہتا اے عبداللہ اللہ سے ڈر۔ اللہ کی قسم! تو تو اس طرح ہے گویا کسی سے دوڑ لگا رکھی ہے۔

تخریج : المستدرک ۵۰۷/۱۔

۲۶۷۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُمَامَةَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ' فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَرَّبْتُمُوْهَا إِلَى الْخَيْرِ' وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ' كَانَ شَرًّا تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ) .

۲۶۷۰: ابو امامہ سہل بن حنیف نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جنازے کو تیز لے چلو پس اگر وہ نیک ہے تو تم اسے خیر کے قریب کرنے والے بنو گے اور اگر وہ برا ہے تو تم شر کو اپنے کندھوں سے اتارنے والے ہو گے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب۵۱' مسلم فی الجنائز ۵۰' ۵۱' ابو داؤد فی الجنائز باب۴۶' نسائی فی الاحنائز باب۴۴' ابن ماجه فی الجنائز باب۱۵' موطا مالك فی الجنائز ۵۸' مسند احمد ۲۴۰/۲' ۴۸۸۔

۲۶۷۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِي زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۶۷۱: سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۶۷۲ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۶۷۲: سعید بن المسیّب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۶۷۳ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ، (أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ- قَالَ : أَسْرِعُوْا بِيْ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، قَالَ : قَدِّمُوْنِيْ قَدِّمُوْنِيْ، وَاِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوْءُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ، قَالَ : يَا وَيْلَتِيْ، أَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِيْ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ السُّرْعَةَ فِي السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا : بَلْ يُمْشٰى بِهَا مَشْيًا لَيِّنًا، فَهُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِ ذٰلِكَ . وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۲۶۷۳: عبدالرحمٰن بن مہران نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے جبکہ ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمانے لگے مجھے جلد دفن کے لئے لے جانا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نیک آدمی کو چارپائی پر رکھ دیا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے مجھے آگے بھیجو آگے بھیجو۔ اور جب برے آدمی کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے ہائے میری ہلاکت! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے کہا کہ جنازہ کے ساتھ جلدی چلنا آہستہ چلنے سے افضل ہے۔ انہوں مندرجہ بالا آثار سے دلیل لی ہے۔ دیگر علماء نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوتے کہا کہ مناسب رفتار سے چلنا زیادہ افضل ہے۔

تخریج : بخاری فی الاجنائز باب ۵۱، ۵۳، نسائی فی الجنائز باب ٤٤، مسند احمد ۲۹۲/۲۔

حاصل روایات: ان روایات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ جنازے کو جلد لے جانے کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ نیک کو اس کے ٹھکانے تک پہنچایا جائے اور برے کو اپنے کندھوں سے اتارا جائے۔

اللُّغَاتُ: انتھز۔ ڈانٹنا۔ جمز۔ تیز دوڑنا۔ رمل۔ کندھے ہلا کر دوڑنا۔

فریق ثانی کا مؤقف مع دلائل: جنازے کو آرام سے نرمی کے ساتھ لے کر چلنا چاہئے دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۶۷۴ : حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ وَهُمْ يُسْرِعُوْنَ بِهَا، فَقَالَ لِيَكُنْ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ) . فَلَمْ يَكُنْ -عِنْدَنَا- فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ مَشْيِهِمْ ذٰلِكَ عُنْفٌ، يُجَاوِزُ مَا أُمِرُوْا بِهٖ فِيْ

الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ مِنَ السُّرْعَةِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ : هَلْ نَجِدُ فِيْهِ دَلِيْلًا يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ .فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبُصْرِيُّ۔

۲۶۷۴: لیث بن ابوسلیم کہتے ہیں کہ میں نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ اسے تیز تیز لے جا رہے تھے آپ نے فرمایا تمہیں سکون اختیار کرنا چاہئے۔ ہمارے نزدیک اس روایات میں پہلے قول والوں کے خلاف کوئی دلیل نہیں کیونکہ عین ممکن ہے۔ ان کی چال میں ایسی تیزی ہو جو احادیث سابقہ میں مامور ہے تیزی سے تجاوز کرنے والی۔ پس اس پر ہم غور کرتے ہیں کہ آیا کوئی دلالت اس کے متعلق مل جاتی ہے جو ان میں سے کوئی بات کی طرف راہنمائی کرے چنانچہ عبداللہ بن محمد بصری کی روایت مل گئی۔

تخریج : ابن ماجه في الجنائز ۱۵' نمبر ۱٤۷۹' مسند احمد ٤/٤٠٦۔

فریق اوّل کی طرف سے روایت کا جواب:

یہ روایت فریق ثانی کے حق میں فریق اوّل کے خلاف دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس میں زیادہ تیز رفتاری جس میں وہ مبتلا تھے اس سے روکا گیا ہے اسی سے میت مشک کی طرح اچھل رہی تھی جس سے اس کے پیٹ کے اندر سے کسی نجاست کے نکلنے کا خدشہ تھا جس کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی تیزی سے روک دیا البتہ پہلی روایات میں مناسب انداز والی تیزی کا تذکرہ ہے اور دوڑ کی ممانعت ہے۔ گویا روایت میں تیز چلنے کی مطلقاً نفی نہیں ہے پس ان کا یہ مستدل نہ بنے گی ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے علیکم بالقصد کہ تیز چلنے میں اعتدال برتنا چاہئے۔

۲۶۷۵ : قَدْ حَدَّثَنَا' قَالَ : ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ' قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ' عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ' عَنْ أَبِيْهِ' قَالَ : (مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ يُسْرِعُوْنَ بِهَا الْمَشْيَ وَهُوَ يَمْخُضُ تَمَخُّضَ الزِّقِّ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالْقَصْدِ بِجَنَائِزِكُمْ). فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْمَيِّتَ كَانَ يَتَمَخَّضُ لِتِلْكَ السُّرْعَةِ' تَمَخُّضَ الزِّقِّ .فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَهُمْ بِالْقَصْدِ' لِأَنَّ السُّرْعَةَ' سُرْعَةٌ يُخَافُ مِنْهَا أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمَيِّتِ شَيْءٌ' فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ' فَكَانَ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ مِنَ السُّرْعَةِ' فِي الْآثَارِ الْاُوَلِ' هِيَ أَقْصَدُ مِنْ هٰذِهِ السُّرْعَةِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا' هَلْ رُوِيَ فِيْهِ شَيْءٌ يَدُلُّنَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰى؟

۲۶۷۵: اس روایت میں یہ بات موجود ہے کہ اس تیزی کی وجہ سے میت چارپائی پر اس طرح حرکت کرتی تھی جس طرح مشکیزہ حرکت کرتا ہے۔ تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ ان کو میانہ روی کی تعلیم دی گئی ہو۔ کہ اس طرح کی تیزی سے میت کو کوئی معاملہ پیش آ سکتا ہے۔ پس آپ نے ان کو اس بات سے روک دیا۔ پس سابقہ روایات میں جس تیزی کا حکم ہے وہ اس کے بالمقابل اعتدال والی ہے۔ اب ہم یہ غور کرتے ہیں کہ آیا اس مفہوم پر دلالت

کرنے والی روایت بھی موجود ہے۔ چنانچہ روایت مل گئی۔

اب ہم ایسی روایت تلاش کرتے ہیں جو اس بات کی تصدیق کرے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۲۶۷۶ : فَإِذَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : أَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى الْجَابِرِ، عَنْ أَبِيْ مَاجِدٍ، عَنِ (ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَأَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ، فَقَالَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ، فَإِنْ يَكُ مُؤْمِنًا فَمَا عُجِّلَ فَخَيْرٌ، وَإِنْ يَكُ كَافِرًا فَبُعْدًا لِأَهْلِ النَّارِ) . فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ السَّيْرَ بِالْجَنَازَةِ هُوَ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا- دُوْنَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى، حَتّٰى أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ وَمِثْلُ مَا أَمَرَهُمْ بِهٖ مِنَ السُّرْعَةِ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۶۷۶: ابو ماجد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ہلکی دوڑ سے کم ہو اگر وہ مؤمن صالح ہے تو جس کی طرف اسے لے جاتے ہیں وہ خیر ہے اور اگر وہ کافر ہے تو اہل نار کے لئے ہلاکت ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں بتلایا کہ جنازے اس قدر تیزی سے لے جائیں کہ دوڑنے سے تو کم رفتار ہے۔ پس ہمارے نزدیک یہ رفتار اس سے کم درجہ ہے جس کا مذکورہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ کی روایت میں گزرا۔ یہاں تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ حکم فرمایا جس کا اس روایت میں مذکور ہے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : ترمذی ۱۹٦/۱ ابن ماجه ۱۰٦/۱۔

حاصل روایات: اس روایت میں آپ نے خبر دے دی کہ جنازے کو تیز لے کر تو چلنا چاہئے مگر وہ خبب یعنی ہلکی دوڑ سے کم ہو۔ ہمارے ہاں بھی یہی ہے اس طرح نہیں جیسا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسی تیزی سے روک دیا تو وہ تیزی جو روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں ہے وہی مطلوب ہے۔

اور ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اللغات: المخض۔ زور سے حرکت دینا۔ الزق۔ مشک۔ اقصد۔ میانہ روی۔ بعد۔ ہلاکت و دوری۔

یہ باب بھی نظر طحاویؒ سے خالی ہے اور اس میں اپنے انداز کے خلاف فریق راجح کو پہلے ذکر کیا اور پھر دوسرے فریق مرجوح کو ذکر کر کے فریق اوّل کی طرف سے جواب دیا اور آخر میں راجح قول کی تائید ایک قولی روایت سے کی ہے۔

بَابُ الْمَشْيِ فِي الْجَنَازَةِ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ مِنْهَا ؟

جنازہ میں کہاں چلا جائے؟

خلاصۃ المرام: جنازے سے آگے چلنا چاہیے یا پیچھے جائز تو ہر دو طرح ہے۔افضلیت میں اختلاف ہے۔
نمبر ①: امام مالک شافعی احمد اور جمہور آگے چلنے کو افضل قرار دیتے ہیں۔
نمبر ②: ائمہ احناف جنازے کے پیچھے چلنے کو افضل گردانتے ہیں۔
فریق اوّل کا موقف اور مستدل روایات: جنازے سے آگے چلنا افضل ہے دلائل یہ ہیں۔

۲۶۷۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ) .

۲۶۷۷: سالم نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جنازے سے آگے آگے چلتے دیکھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب۴۵، نمبر۳۱۷۹، ترمذی فی الجنائز باب۲۶، نمبر۱۰۰۷، ابن ماجه فی الاجنائز باب۱۶، نمبر۱۴۸۲، مسند احمد ۲/۸، ۱۲۲۔

۲۶۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ، قَالَ : وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) .

۲۶۷۸: سالم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ جنازہ سے آگے آگے چلتے اور کہتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے اور ابوبکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی طرح کرتے تھے۔

۲۶۷۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَلَامَةُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۶۷۹: ابن شہاب نے سالم سے نقل کیا پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۶۸۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ . ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ

۲۶۸۰: لیث بن سعد نے عقیل بن خالد سے پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۶۸۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ : ثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، قَالَ : ثَنَا

عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، (عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) ، وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ .

۲۶۸۱: ابن شہاب نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کیا کہ وہ جنازہ سے آگے آگے چلتے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ سے آگے چلتے اور ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بھی جنازہ سے آگے چلتے۔ جنازوں کے ساتھ چلنے کا یہی طریقہ ہے۔

تخریج : نسائی فی الجنائز باب۵۸، موطا فی الجنائز نمبر۸، ابو داؤد فی الجنائز باب۴۵، ترمذی فی الجنائز باب۲۶، نمبر۱۰۰۸۔

۲۶۸۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ .ح .

۲۶۸۲: ابن مرزوق کہتے ہیں ہمیں قعنبی نے انہوں نے مالک سے روایت نقل کی۔

۲۶۸۳ :وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ، وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَالْخُلَفَاءُ) . هَلُمَّ جَرًّا إِلَى يَوْمِنَا هٰذَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عُيَيْنَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، قَدْ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ (سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ) فَصَارَ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا مِنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَمَّا رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ شَيْئًا وَغَيْرُهُ عِنْدَهُمْ أَفْضَلُ مِنْهُ لِلتَّوْسِعَةِ .كَمَا قَدْ (تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً) ، وَالْوُضُوْءُ اثْنَتَيْنِ اثْنَتَيْنِ أَفْضَلُ مِنْهُ، وَالْوُضُوْءُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَلٰكِنَّهُ فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ لِلتَّوْسِعَةِ .ثُمَّ قَدْ خَالَفَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيْ إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَهُ .فَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ) ، فَقَطَعَهُ .ثُمَّ رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ :(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ) هٰذَا مَعْنَاهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ

لَفْظُهٗ كَذٰلِكَ، لِأَنَّ أَصْلَ حَدِيْثِهٖ، إِنَّمَا هُوَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ :(كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ، وَكَذٰلِكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) .فَصَارَ هٰذَا الْكَلَامُ كُلُّهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، إِذَا هُوَ مِنْ سَالِمٍ، لَا مِنَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَصَارَ حَدِيْثًا مُنْقَطِعًا، وَفِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ، عَنْ عُقَيْلٍ : وَكَذٰلِكَ السُّنَّةُ فِي اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَسَلَامَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ : فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا حُجَّةَ فِيْهِ لِأَنَّهٗ إِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ سَالِمٍ، أَوْ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، مِمَّا سَنَرْوِيْهِ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى : وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. وَذَكَرُوْا مَا۔

۲۶۸۳: ابن شہاب کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جنازہ سے آگے چلتے ابن عمر ؓ اور خلفاء موجودہ کی یہی کیفیت ہے۔حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ جنازے کے آگے چلنا اس کے پیچھے چلنے سے افضل ہے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔لیکن دوسرے علماء کہتے ہیں کہ آگے کی بجائے پیچھے چلنا زیادہ افضل ہے۔اول قول والوں کے خلاف ان کی دلیل پر ابن عیینہ والی روایت ہے جس کو ہم شروع باب میں ذکر کر آئے اور اس کو زھری نے بھی حضرت عبداللہ ؓ سے روایت کیا ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے دیکھا ہے۔تو اس میں ابن عمرؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ ابوبکر' عمر' عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کے افعال کی خبر دی ہے۔عین ممکن ہے کہ ان حضرات نے یہ عمل بیان جواز کے لئے کیا ہو' جب کہ ان کے نزدیک دوسرا عمل افضل ہو اور یہ عمل امت کی آسانی کے لئے ہو جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔حالانکہ دو دو مرتبہ اعضاء وضو کا دھونا اس سے افضل ہے اور تین تین مرتبہ دھونا ان تمام سے افضل ہے۔مگر آپ نے یہ عمل امت پر سہولت کے لئے کیا۔دوسری بات یہ ہے کہ کہ ابن عیینہ نے زھری کے تمام شاگردوں کے خلاف روایت نقل کی ہے۔مالک نے زھری سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جنازے کے آگے چلتے' تو انہوں نے منقطع روایت ذکر کی پھر اس کو عقیل' یونس نے ابن شھاب سے انہوں نے سالم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر وعثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین جنازے کے آگے آگے چلتے تھے۔اس روایت کا یہ مفہوم ہے اگرچہ الفاظ روایت کی نقل کی ہے کہ ابن عمرؓ جنازے کے آگے چلتے تھے اور جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر' عمر وعثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی طرح کرتے تھے۔پس اس روایت میں یہ تمام کلام سالم کا قول ہے نہ کہ ابن عمرؓ۔پس یہ منقطع روایت ہے۔اور روایت یحییٰ میں جو انہوں نے عقیل سے نقل کی ہے یہ الفاظ

زائد ہیں "فکذالك السنة فی اتباع الجنازہ" یہ عقیل کی اس روایت پر اضافہ ہے جو اس سے لیث وسلامہ سے نقل کی ہے۔اسی طرح روایت میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ سالم یا زھری کا کلام بنتا ہے اور ابن عمرؓ کی روایت ہم عنقریب نقل کریں گے۔ پہلے قول والوں نے کہا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کے متعلق منقول ہے کہ وہ جنازے کے آگے آگے چلتے تھے۔روایات ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات سے جنازے سے آگے چلنا ثابت ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فعل افضل ہے۔

موقف فریق ثانی ودلائل وجوابات:

جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے جیسا کہ ہم روایات نقل کریں گے پہلے سابقہ روایات کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

جواب نمبر:

حدیث ابن عیینہ جو کہ تم ابتداء باب میں نقل کی ہے اس میں ابن عمر ؓ نے صرف جناب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر وعمر ؓ کو جنازے سے آگے چلتے دیکھا اس سے تو زیادہ سے زیادہ بیان جواز ثابت ہوسکتا ہے افضلیت ثابت نہیں ہوتی یہ عمل انہوں نے توسع کے لئے کیا جیسا کہ آپ نے ایک ایک مرتبہ وضو فرمایا حالانکہ عادت مبارکہ تین تین مرتبہ کرنے کی تھی تو گویا توسع کے لئے کیا۔

جواب نمبر۲ قد خالف ابن عیینه:

اس روایت میں ابن عیینہ نے زہری کے تمام شاگردوں کی مخالفت کی ہے نمبرایک امام مالکؒ نے زہری سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جنازہ سے آگے چلتے تھے پھر آپ نے یہ سلسلہ منقطع کردیا۔

نمبر۲: عقیل و یونس نے زہری عن سالم یہ نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر وعثمان ؓ جنازے سے آگے چلا کرتے تھے۔اگرچہ یہ لفظ تو نہیں مگر مفہوم یہی ہے کیونکہ ان کی اصل روایت تو سالم پر موقوف ہے تو اس روایت میں یہ تمام سالم کا کلام ہے ابن عمر ؓ کا بھی نہیں اس لحاظ سے یہ منقطع بن گئی یحییٰ بن ایوب نے عقیل سے یہ نقل کیا کہ اتباع جنائز میں سنت یہی ہے۔یہ الفاظ: لیث و سلامه عن عقیل کی روایت پر اضافہ ہے حاصل یہ ہے کہ یہ روایت زیادہ سالم یا زہری کا کلام بنتا ہے۔جناب رسول اللہ ﷺ کا قول نہ بنا تو دلیل نہ بن سکی اور ابن عمر ؓ کا عمل اس کے خلاف ہم فریق ثانی کے دلائل میں ذکر کریں گے۔ان شاءاللہ۔

اشکال ودلیل فریق اوّل:

بہت سے صحابہ کرامؓ کے متعلق روایات وارد ہیں کہ وہ جنازہ سے آگے چلا کرتے تھے۔روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۶۸۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ رَبِيعَةَ بْنَ هَدِيرٍ يَقُولُ :

رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقْدُمُ النَّاسَ أَمَامَ جَنَازَةِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

۲۶۸۴: ربیعہ بن ہدیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن خطابؓ کو زینبؓ کے جنازے میں لوگوں سے آگے چلتے دیکھا۔

۲۶۸۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۶۸۵: مالک نے ابن المنکدر سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۶۸۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .فَقَالَ : نَعَمْ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمْشِي أَمَامَ الْجَنَازَةِ .

۲۶۸۶: عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر سے جنازہ سے آگے چلنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا میں نے ابن عباس ؓ کو جنازے سے آگے چلتے دیکھا۔

۲۶۸۷ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ أَبَا رَاشِدٍ، مَوْلَى مُعَيْقِيبِ بْنِ أَبِي فَاطِمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَالزُّبَيْرَ بْنِ الْعَوَّامِ يَفْعَلُونَهُ.

۲۶۸۷: عبیداللہ بن مغیرہ کہتے ہیں کہ ابوراشد مولی معیقیب بن ابی فاطمہ نے بتلایا کہ میں نے عثمان بن عفانؓ اور طلحہ بن عبیداللہ زبیر بن العوام ؓ کو جنازے کے آگے چلتا دیکھا۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوا کہ جنازے سے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے اسی طرح دیگر صحابہ کرام کا عمل بھی مذکور ہے۔

۲۶۸۸ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ أَنَّهُ رَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَأَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، وَأَبَا قَتَادَةَ، يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .قَالُوا : فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلَى أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا .قِيلَ لَهُمْ : مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُمْ، وَلٰكِنَّهُ أَبَاحَ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ، وَهٰذَا مِمَّا لَا يُنْكِرُهُ مُخَالِفُهُمْ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ مُبَاحٌ .وَإِنَّمَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَإِيَّاهُ فِي الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ، وَمِنَ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ .فَإِنْ كَانَ عِنْدَكُمْ أَثَرٌ صَحِيحٌ فِيهِ أَنَّ الْمَشْيَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا، ثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قُلْتُمْ، وَإِلَّا فَقَوْلُهُ إِلَى الْآنَ، مُكَافِئٌ لِقَوْلِكُمْ .وَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ.

۲۶۸۸: مولی التوأمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عمرؓ ابو اسید ساعدیؓ ابوقتادہ رضی اللہ عنہم کو جنازہ سے آگے چلتے دیکھا۔ انہوں نے کہ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جنازے سے آگے چلنا پیچھے چلنے سے افضل ہے۔ ان کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ اس میں تو تمہاری مذکورہ بات پر کوئی دلالت نہیں ہے۔ پس اتنی بات ہے کہ اس سے جنازے کے آگے چلنا مباح ثابت ہوگیا۔ جس کا ان کے مخالفین انکار نہیں کرتے۔ اس لئے کہ اختلاف تمہارے اور ان کا افضلیت میں ہے کہ آگے چلنا یا پیچھے چلنا افضل ہے۔ پس اگر تمہارے پاس کوئی جنازے سے آگے چلنے کی افضلیت کو ظاہر کرتا ہے تو پھر آگے چلنا افضل ہو۔ ورنہ تو ان کا "قولہ الا الآن" ورنہ یہ تمہارے قول کے برابر ہے۔ اگر وہ اس روایت کو دلیل میں پیش کریں۔

۲۶۸۹: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : لَيْسَ مِنَ السُّنَّةِ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ .قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَالْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، مِنْ خَطَأِ السُّنَّةِ .قِيْلَ لَهُمْ : هٰذَا كَلَامُ ابْنِ شِهَابٍ، فَقَوْلُهُ فِيْ ذٰلِكَ، كَقَوْلِكُمْ، اِذْ كَانَ لِمُخَالِفِهٖ وَمُخَالِفِكُمْ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِ وَعَلَيْكُمْ، مَا سَنَذْكُرُهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الْآثَارِ، هَلْ فِيْهِ شَيْءٌ يُبِيْحُ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَاِذَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ.

۲۶۸۹: ابن شہاب کہتے ہیں جنازے کے پیچھے چلنا سنت نہیں ہے۔ ابن شہاب کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جب پیچھے چلنا سنت نہیں تو خلاف سنت ہے یہ تو ابن شہاب زہری کا قول ہے جو کہ نہ اثر صحابی ہے نہ قول رسول ہے پس فریق ثانی کے اپنے قول کے برابر ہے جس کو ان کے خلاف حجت میں پیش نہیں کر سکتے۔ ہم تو جنازے کے پیچھے چلنے کا سنت ہونا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عمل صحابہؓ سے ثابت کرتے ہیں۔ روایت یہ ہے۔ اس کو ربیع اور ابن ابی داؤد نے نقل کیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا خلاف سنت ہے۔ اس روایت کے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ ابن شہاب کا کلام ہے اور اس سلسلہ میں اس کا اور تمہارا قول برابر ہے۔ اس لئے کہ اس کے اور تمہارے مخالفین کے پاس اس کے خلاف دلیل موجود ہے۔ ہم عنقریب اس لائیں ہے۔ اب ہم دوبارہ اس باب کے آثار کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ آیا ان آثار میں کوئی ایسی چیز ملتی ہے جو جنازے کے پیچھے چلنے کو مباح ثابت کرے۔ تو ربیع جیزی اور ابن ابی داود کی روایات مل گئیں۔ ان تمام صحابہ کرام کا یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ آگے چلنا افضل ہے۔

الجواب۔ قیل لھم......:

ان آثار سے بھی اباحت اور جواز کا ثبوت تو ملتا ہے جس کا کوئی بھی منکر نہیں کلام تو افضلیت میں ہے جس کی کوئی صریح دلیل نہیں مل رہی ورنہ فریق ثانی کی بات تو تمہارے برابر ہے۔

اشکال:

جنازے کے پیچھے چلنا خلاف سنت ہے اور ابن شہاب زہری بھی یہی کہتے ہیں پس خلاف سنت کو موافق سنت کا مقابل کیسے قرار دیں گے روایت ملاحظہ ہو۔

۲۶۹۰: قَدْ حَدَّثَنَا' قَالَا : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ' قَالَ: أَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ' وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' كَانُوْا يَمْشُوْنَ أَمَامَ الْجِنَازَةِ وَخَلْفَهَا) .

۲۶۹۰: ابن شہاب نے انسؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جنازے کے آگے اور پیچھے بھی چلتے تھے۔

تخریج : ترمذی فی الجنائز باب۲٦' نمبر ۱۰۰۱' ابن ماجہ فی الجنائز باب۱٦' نمبر۱٤۸۳۔

۲۶۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ' عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ' ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِيْ خَلْفَ الْجِنَازَةِ' كَمَا كَانَ يَمْشِيْ أَمَامَهَا .فَإِنْ كَانَ مَشْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' أَمَامَ الْجِنَازَةِ حُجَّةً لَكُمْ أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا' فَكَذٰلِكَ مَشْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَلْفَهَا' حُجَّةٌ لِمُخَالِفِكُمْ عَلَيْكُمْ أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا' فَقَدِ اسْتَوٰى خَصْمُكُمْ' وَأَنْتُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ' فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْهِ عَلَيْهِ .

۲۶۹۱: محمد بن بکر برسانی نے یونس بن یزید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جنازے کے پیچھے چلتے جیسا کہ آگے چلتے اگر جنازے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا جازے سے آگے چلنا تمہاری دلیل ہے اور یہ پیچھے چلنے سے افضل ہے۔تو اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کا پیچھے چلنا تمہارے مخالفین کی دلیل ہے۔اور آگے چلنے سے ان کے ہاں افضل ہے۔اب اس سلسلے میں تم اور تمہارا حزب مکالف برابر ہوگیا۔پس اب تمہاری دلیل میں ان کے خلاف کوئی حجت نہ رہی۔

تخریج : ترمذی ۱/۱۹٦۔

حاصل روایات: اس روایت کے پیچھے چلنے کا سنت رسول اللہ ﷺ اور سنت خلفاء راشدین ہونا ثابت کردیا اب مخالفین کے خلاف تمہارے پاس افضلیت کی کوئی وجہ موجود نہیں آگے اور پیچھے چلنے ہردو کا مباح ہونا اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۲۶۹۲ :وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' وَابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَا : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ' عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ' وَالْمَاشِيْ' حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا) . فَأَبَاحَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ' كَمَا أَبَاحَ الْمَشْيَ أَمَامَهَا .وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا مَا يَدُلُّ عَلَى الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ' مَا هُوَ ؟ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا مَعْنَاهُ' قَرِيْبٌ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ الْمُغِيْرَةِ' وَلَمْ يَذْكُرْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۶۹۲: زیاد بن جبیر نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے چلے پیدل جہاں چاہے چلے۔اس روایت میں بھی جناب رسول اللہ ﷺ نے جنازے کے پیچھے چلنے کو مباح قرار دیا۔جیسا کہ آگے چلنے کو مباح قرار دیا ان روایات میں کسی ایک کے دوسرے سے افضل ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور حضرت انس بن مالک ؓ سے ایسی روایت آتی ہے جس کا مفہوم روایت مغیرہ ؓ کے قریب ہے مگر اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب۴۵' نمبر۳۱۸۰' ترمذی فی الجنائز باب۴۲' نمبر۱۰۳۱' ابن ماجه فی الجنائز باب۱۵' نمبر۱۴۸۱۔

حاصل روایات: اس روایت میں فرمان نبوت سے جنازے کے آگے پیچھے چلنے کی اباحیت ثابت ہوئی پس خلاف سنت کہنا درست نہ رہا۔ان میں سے کسی روایت میں بھی آگے چلنے کی افضلیت مذکور نہیں۔حضرت انسؓ کی روایت بھی اس مفہوم کی مذکور ہے مگر اس میں مگر وہ مرفوع نہیں ہے۔روایت یہ ہے۔

۲۶۹۳ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ' قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَيَّاشٍ' عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ' عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' فِي الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ .قَالَ : إِنَّمَا أَنْتُمْ مُشَيِّعُوْنَ لَهَا' فَامْشُوْا بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا' وَعَنْ يَمِيْنِهَا وَشِمَالِهَا .

۲۶۹۳: حمید الطویل نے انس بن مالکؓ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جو جنازے کے پیچھے چلے تو انہوں نے فرمایا تم تو جنازے کی مشایعت کرتے ہو اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں چل سکتے ہو۔

۲۶۹۴ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ' قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ' عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۲۶۹۴: ایوب نے حمید الطویل سے انہوں نے انسؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

حاصل یہ ہے: کہ اس روایت موقوفہ سے بھی جنازے کے آگے پیچھے دائیں بائیں چلنے کی وسعت ثابت ہوئی افضلیت والا مقصود حاصل نہ ہوا۔

فریق ثانی کے مزید دلائل: جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہے۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۶۹۵ : مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ اللَّخْمِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقْرِنٍ، قَالَ : سَمِعْتُ (الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ) . فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَالْمُتَّبِعُ الْمَشْيَ، هُوَ الْمُتَأَخِّرُ عَنْهُ، لَا الْمُتَقَدِّمُ أَمَامَهُ، فَفِيمَا ذَكَرْنَا، مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى فَسَادِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ مِنْ خَطَإِ السُّنَّةِ .

۲۶۹۵: معاویہ بن سوید بن مقرن کہتے ہیں میں نے براء بن عازبؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم جنازے کے پیچھے چلا کریں۔ اس روایت میں یہ فرمایا کہ آپ نے ان کو جنازے کے پیچھے چلنے کا حکم فرمایا۔ اور پیچھے چلنے والا جنازے سے متاخر ہوتا ہے۔ آگے اور مقدم نہیں۔ اس روایت میں زھری کے قول کی غلطی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جنازے کے پیچھے چلنا خلاف سنت ہے۔

تخریج : بخاری ۱۶۵/۱۔

حاصل روایات: اس روایت میں جنازے کے پیچھے چلنے کا حکم زبان نبوت سے ثابت ہو رہا ہے اتباع اور المتبع المشی کا معنی پیچھے چلنے والا ہی آتا ہے۔

اس ارشاد سے زہری کے قول کا غلط ہونا ثابت ہو گیا جو کہ جنازے کے پیچھے چلنا خلاف سنت کہہ رہے تھے۔ پس وہی افضل ہے جس کا حکم رسول اللہ ﷺ فرمائیں۔ مزید روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۶۹۶ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا تَقُولُ فِي الْمَشْيِ أَمَامَ الْجَنَازَةِ ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا، كَفَضْلِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى التَّطَوُّعِ). قَالَ: قُلْتُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا، فَقَالَ (إِنَّمَا يَكْرَهَانِ أَنْ يُحْرِجَا النَّاسَ) .

۲۶۹۶: عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ میں نے علیؓ سے پوچھا آپ جنازے سے آگے چلنے کے متعلق کیا فرماتے ہیں تو علیؓ فرمانے لگے پیچھے چلنا آگے چلنے سے اتنا افضل ہے جتنا کہ فرض نماز نفل سے افضل ہے میں نے دوسرا سوال کیا میں نے تو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو جنازہ کے آگے چلتے دیکھا ہے تو فرمایا وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ لوگوں کو تنگی

میں مبتلا کریں (یعنی سب لوگ ان کے ساتھ چلنا پسند کرتے جس سے مجمع کو تکلیف ہوتی تو انہوں نے آگے چل کر اس تنگی سے لوگوں کو محفوظ کر دیا)۔

۲۶۹۷ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِيْ فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ خِرَاشٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : كُنْتُ أَمْشِيْ فِيْ جَنَازَةٍ فِيْهَا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ . فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشِيَانِ أَمَامَهَا، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَمْشِيْ خَلْفَهَا يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ. فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَمَا إِنَّ فَضْلَ الرَّجُلِ يَمْشِيْ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، عَلَى الَّذِيْ يَمْشِيْ أَمَامَهَا، كَفَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ، وَإِنَّهُمَا لَيَعْلَمَانِ مِنْ ذٰلِكَ مِثْلَ الَّذِيْ أَعْلَمُ، وَلٰكِنَّهُمَا سَهْلَانِ يُسَهِّلَانِ عَلَى النَّاسِ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَفْضِيْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، عَلَى الْمَشْيِ أَمَامَهَا .وَقَوْلُهٗ (إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَعْلَمَانِ مِثْلَ مَا أَعْلَمُ، وَإِنَّهُمَا إِنَّمَا يَتْرُكَانِ ذٰلِكَ لِلتَّسْهِيْلِ عَلَى النَّاسِ، لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهٖ) . وَهٰذَا مِمَّا لَا يُقَالُ بِالرَّأْيِ، إِنَّمَا يُقَالُ وَيُعْلَمُ، بِمَا قَدْ وَقَفَهُمْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَّمَهُمْ إِيَّاهُ مِنْ ذٰلِكَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ مَا رَوَيْنَا، أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا .

۲۶۹۷: ابن ابزی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں جنازہ میں جا رہا تھا جس میں ابوبکر و عمر و علی رضی اللہ عنہم بھی تھے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تو جنازے سے آگے تھے اور علیؓ اس کے پیچھے چل رہے تھے اور میرا ہاتھ ان کے ہاتھ میں تھا تو علیؓ نے فرمایا سنو! آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ جنازے کے پیچھے چلے اور آگے چلنے والے کے مقابلے میں اس کو اتنی فضیلت حاصل ہے جس قدر جماعت کی نماز کو منفرد کی نماز پر فضیلت حاصل ہے اور وہ دونوں حضرات اس بات کو جانتے ہیں جیسا میں جانتا ہوں مگر وہ لوگوں کے لئے سہولت پیدا کرتے ہیں۔ اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنازے سے پیچھے چلنے کو آگے سے افضل قرار دیا اور اس کا یہ قول کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو اسی طرح جانتے تھے جیسے میں جانتا ہوں۔ انہوں نے لوگوں کی سہولت کے لئے اسے ترک کیا۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ اسے دوسرے افضل مانتے تھے اور یہ بات رائی و قیاس سے معلوم نہیں ہو سکتی۔ یہ جناب رسول اللہ کے بتلانے اور سکھانے سے ہی معلوم ہو سکتی ہے۔ ان روایات کی تصحیح کے انداز سے معلوم ہوا کہ جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں زبان علیؓ سے جنازے کے پیچھے چلنے کو آگے چلنے پر فضیلت دی گئی ہے اور پھر ان کی زبان سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عمل کی تاویل بھی واضح کر دی گئی ہے کہ وہ فضیلت سمجھ کر نہیں چلتے بلکہ لوگوں کی سہولت ان کو پیش نظر ہے۔

علیؓ کا یہ فضیلت دینا اور پھر اس کا حوالہ دینا کہ وہ دونوں حضرات بھی جانتے ہیں یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ علم ان کو زبان نبوت سے حاصل ہوا۔اس کی مزید تائید ملاحظہ ہو۔

۲۶۹۸ : وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْیَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِیُّ، فَقَالَ : ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ : خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ عَلٰی جَنَازَةٍ فَرَاٰی مَعَهَا نِسَاءً، فَوَقَفَ ثُمَّ قَالَ : رُدَّهُنَّ، فَإِنَّهُنَّ فِتْنَةُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ ثُمَّ مَضٰی، فَمَشٰی خَلْفَهَا .فَقُلْتُ : یَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، كَیْفَ الْمَشْیُ فِی الْجَنَازَةِ ؟ .أَمَامَهَا أَمْ خَلْفَهَا ؟ .فَقَالَ : أَمَا تَرَانِیْ أَمْشِیْ خَلْفَهَا ؟ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، لَمَّا سُئِلَ عَنِ الْمَشْیِ فِی الْجَنَازَةِ، أَجَابَ سَائِلَهٗ، إِنَّهٗ خَلْفَهَا، وَهُوَ الَّذِیْ رَوَیْنَا عَنْهُ فِی الْبَابِ الْأَوَّلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَمْشِیْ أَمَامَهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ عَلٰی جِهَةِ التَّخْفِیْفِ عَلَی النَّاسِ، لِیُعَلِّمَهُمْ أَنَّ الْمَشْیَ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَإِنْ كَانَ أَفْضَلَ مِنَ الْمَشْیِ أَمَامَهَا، لَیْسَ هُوَ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَلَا مِمَّا یُحْرَجُ تَارِكُهٗ، وَلٰكِنَّهٗ مِمَّا لَهٗ أَنْ یَفْعَلَهٗ، وَیَفْعَلَ غَیْرَهٗ .وَكَذٰلِكَ مَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ، ، فَرَوٰی عَنْهُ سَالِمٌ أَنَّهٗ كَانَ یَمْشِیْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰی إِبَاحَةِ الْمَشْیِ أَمَامَهَا، لَا عَلٰی أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْیِ خَلْفَهَا، ثُمَّ رَوٰی عَنْهُ نَافِعٌ أَنَّهٗ مَشٰی خَلْفَهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَیْضًا عَلٰی إِبَاحَتِهِ الْمَشْیَ خَلْفَهَا، لَا عَلٰی أَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ مِنْ غَیْرِهٖ. فَلَمَّا سَأَلَهٗ، أَخْبَرَهٗ بِالْمَشْیِ الَّذِیْ یَنْبَغِیْ لَهٗ أَنْ یَفْعَلَ فِی الْجَنَازَةِ خَلْفَهَا، عَلٰی أَنَّهٗ هُوَ الَّذِیْ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ غَیْرِهٖ. وَقَدْ رَوَیْنَا فِیْ حَدِیْثِ الْبَرَاءِ (أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ)، وَالْأَغْلَبُ مِنْ مَعْنٰی ذٰلِكَ، هُوَ الْمَشْیُ خَلْفَهَا أَیْضًا .فَصَارَ بِذٰلِكَ مِنْ حَقِّ الْجَنَازَةِ، اتِّبَاعُهَا وَالصَّلَاةُ عَلَیْهِ إِنْ كَانَ یُصَلِّیْ عَلَیْهَا یَكُوْنُ فِیْ صَلَاتِهٖ عَلَیْهَا مُتَأَخِّرًا عَنْهَا .فَالنَّظْرُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ یَكُوْنَ الْمُتَّبِعُ لَهَا فِی اتِّبَاعِهٖ لَهَا، مُتَأَخِّرًا عَنْهَا، فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ مَعَ مَا قَدْ وَافَقَهٗ مِنَ الْآثَارِ .

۲۶۹۸: نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں ایک جنازہ کے لئے ان کے ساتھ نکلا انہوں نے جنازے کے ساتھ عورتوں کو پایا تو وہ رک گئے پھر فرمایا ان کو واپس کر دو یہ زندہ اور مردہ دونوں کے لئے فتنہ ہیں پھر چل دیئے اور پیچھے چلے میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! جنازے کے پیچھے چلنا کیسا ہے؟ آگے یا پیچھے چلیں۔فرمایا کیا تم مجھے پیچھے چلتا نہیں دیکھ رہے۔تو یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ جب ان سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے متعلق سوال ہو انہوں نے سائل کو اپنے چلنے کا عمل مسائل کے سامنے رکھ دیا۔یہ ابن عمرؓ ہیں باب کے شروع میں روایت کر رہے

تھے کہ آپ جنازے لے کر آگے آگے چلتے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ کا آگے چلنا لوگوں کے لئے حکم میں تخفیف کی غرض سے تھا تاکہ لوگوں کو سکھا دیا جائے اصل تو جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے مگر وہ لازم نہیں اور نہ ہی اس کا ترک کرنے والا گناہ کا مرتکب ہے بلکہ وہ ان کاموں سے ہے جس کو اختیار کرنا یا اس کے علاوہ کا اختیار کرنا درست ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق اسی طرح مروی ہے۔ سالمؒ بیان کرتے ہیں کہ وہ جنازے کے آگے چلتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آگے چلنا مباح ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ یہ پیچھے چلنے سے افضل ہے۔ پھر ان سے نافع نے بیان کیا کہ وہ جنازے کے پیچھے چلتے تھے۔ اس سے بھی یہ دلالت میسر آئی کہ پیچھے چلنا مباح ہے۔ یہ معنی نہیں کہ یہ آگے چلنے سے افضل ہے۔ پھر جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتلایا کہ جنازے ساتھ کس طرح چلنا چاہیے تو انہوں نے پیچھے چلنا بتلایا اور یہ کہ دوسری طرح چلنے سے یہ افضل ہے۔ ہم نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جنازہ میں پیچھے چلنے کا حکم فرمایا اور اس کا غالب مفہوم پیچھے چلنا ہے۔ پس یہ جنازے کا حق بن گیا۔ کہ پیچھے چلا جائے اور نماز جنازہ پڑھی جائے اور نماز جنازہ میں اس سے پیچھے رہے۔ پس اس پر غور وفکر کا تقاضہ یہ ہے کہ پیچھے جانے والا بھی جنازے کے پیچھے چلے۔ قیا س کا تقاضہ یہی ہے اس کے ساتھ ساتھ کہ آثار بھی اس کے مؤید ہیں'

لیجئے یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جن کے قول کو فریق اوّل سے پیش کیا تھا خود ان کا فتویٰ اور عمل جنازہ میں پیچھے چلنے کا ہے اس سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فصل اول میں جو بات نقل کی ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلنے سے لوگوں کو سہولت ہو جائے نہ یہ کہ یہ افضل ہے اور اگر اس کا مطلب یہ نہ بھی مانو۔ تب بھی اس قدر تو ثابت ہوگا کہ آگے نہ چلنے والا گناہگار نہیں کبھی اس کو کرے کبھی دوسرا عمل کرے بالکل اسی طرح سالم والی روایت کا مفہوم بھی یہی ہے کہ آگے چلنا بھی جائز و مباح ہے اور ثبوت یہ ہے کہ نافع ان کا پیچھے چلنا ثابت کر رہے ہیں اس سے بس اباحیت ثابت ہوگی نہ کہ افضلیت۔ پھر جب ان سے سوال ہوا تو انہوں نے پیچھے چلنے کا حکم فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ یہی ان کے ہاں افضل ہے۔ اور ہم نے براء بن عازبؓ سے اتباع جنائز والی روایت نقل کر دی جس کا معنی جنازے کے پیچھے چلنا متبادر ہے پس اس سے جنازہ کا یہ حق بن گیا کہ وہ اس کے پیچھے جائے اس پر نماز ادا کرے اور نماز میں بھی جنازہ مقدم ہوگا اور یہ متاخر ہوگا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتباع جنازہ کا حکم دیا تو معلوم ہوا کہ جنازے کا پیچھا کیا جائے پیچھے چلا جائے۔ تبع متاخر ہوتا ہے اور متبع مقدم ہوتا ہے تو اس سے معلوم ہے کہ جب جنازے کو تبع کیا گیا تو چلنے والا پیچھے چلے گا تو وہ تبع بنے گا اور جنازہ متبع ہوگا پس نظر کے اعتبار سے بھی پیچھے چلنا افضل ہوا۔

اس کی تائید میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ملاحظہ کریں۔

۲۶۹۹ : وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

شَرِيْكٍ الْعَامِرِيِّ، قَالَ : سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ أَبِيْ رَبِيْعَةَ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لَهُ نَصْرَانِيَّةٍ مَاتَتْ .فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : تَأْمُرُ بِأَمْرِكَ وَأَنْتَ بَعِيْدٌ مِنْهَا ثُمَّ تَسِيْرُ أَمَامَهَا، فَإِنَّ الَّذِيْ يَسِيْرُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ لَيْسَ مَعَهَا .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ أَنَّ الَّذِيْ يَسِيْرُ أَمَامَ الْجَنَازَةِ لَيْسَ مَعَهَا .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ، وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَصْلَ حَدِيْثِ سَالِمٍ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ ؟ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَوْقُوْفًا أَوْ كَمَا رَوَاهُ عُقَيْلٌ وَيُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ مَوْقُوْفًا .لَا كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ مَرْفُوْعًا .

۲۶۹۹: حارث بن ابی ربیعہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا میری نصرانی ام ولد مر گئی اس کا کیا حکم ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کے بارے میں (دفن وغیرہ کا) حکم دو لیکن تم اس سے دور رہو پھر اس کے جنازے کے آگے چلو کیونکہ آگے چلنے والا وہ جنازے کے ساتھ شمار نہیں ہوتا۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جو کہ یہ بتلا رہے ہیں کہ جنازے سے آگے چلنے والا گویا جنازہ کے ساتھ جانے والا نہیں اور یہ بات اس وقت تک کہنا ممکن نہیں جب کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے سے آگے چلتے دیکھا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سالم والی روایت کی اصل وہ جو ہم نے باب کے شروع میں مالک کے واسطے سے زھری سے موقوف نقل کی ہے یا جیسا عقیل و یونس نے زھری کی وساطت سے سالم سے موقوف نقل کی ہے۔ اس طرح نہیں جیسا ابن عیینہ نے زھری کے واسطہ سے مرفوعا نقل کیا ہے۔

لو سنو! یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تو جنازے سے آگے چلنے والے کو جنازہ کے ساتھ نہ جانے والا فرما رہے ہیں پس یہ ناممکن ہے کہ وہ ایسی بات اپنی طرف سے کہیں جبکہ فصل اول کی روایات میں وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازے سے آگے چلنا نقل کر چکے ہیں اس سے یہ ثابت ہوا کہ سالم والی روایت کی اصل وہ ہے جو امام مالک نے زہری سے نقل کی ہے۔ وہ موقوف ہے مرفوع روایت نہیں ہے۔

مزید ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت دیکھیں۔

۲۷۰۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ يَحْيٰى، عَنْ (مُجَاهِدٍ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا جَالِسًا، فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ قَالَ : قُمْ، فَإِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ مَرَّتْ عَلَيْهِ .فَقِيْلَ : هَلْ لَكَ أَنْ تَتْبَعَهَا، فَإِنَّ فِيْ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ أَجْرًا ؟ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِيْ مَعَهَا، فَنَظَرَ فَرَأٰى نَاسًا، فَقَالَ : مَا أُولٰئِكَ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ ؟ قُلْتُ : هُمْ أَهْلُ الْجَنَازَةِ،

فَقَالَ : مَا هُمْ مَعَ الْجَنَازَةِ، وَلٰكِنْ كَتِفَيْهَا أَوْ وَرَاءَ هَا .فَبَيْنَمَا هُوَ يَمْشِيْ اِذْ سَمِعَ رَانَّةً فَاسْتَدَارَنِيْ وَهُوَ قَابِضٌ عَلٰى يَدِيْ فَاسْتَقْبَلَهَا، فَقَالَ لَهَا شَرًّا، حَرَمْتِيْنَا هٰذِهِ الْجَنَازَةَ اذْهَبْ يَا مُجَاهِدُ، فَإِنَّكَ تُرِيْدُ الْأَجْرَ، وَهٰذِهِ تُرِيْدُ الْوِزْرَ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَتْبَعَ الْجَنَازَةَ مَعَهَا رَانَّةٌ) . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْمَشْيُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ أَفْضَلَ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا ؟ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ زَيْنَبَ، يُقَدِّمُ النَّاسَ أَمَامَهَا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَصْلًا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأَبَاحَهُ لِمَنْ مَشٰى خَلْفَهَا .قِيْلَ لَهُ : وَكَيْفَ يَجُوْزُ مَا ذَكَرْتُ؟ .وَقَدْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِنَّهُمَا -يُرِيْدُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - يَعْلَمَانِ أَنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا، ثُمَّ يَفْعَلُ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْتُ؟ وَلٰكِنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ - عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - لِعَارِضٍ، إِمَّا لِنِسَاءٍ كُنَّ خَلْفَهَا، فَكَرِهَ لِلرِّجَالِ مُخَالَطَتَهُنَّ، فَأَمَرَهُمْ بِتَقَدُّمِ الْجَنَازَةِ لِذٰلِكَ الْعَارِضِ لَا لِأَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ خَلْفَهَا .وَقَدْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَذْكُرُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَنْ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا ذَكَرَهُ عَلِيٌّ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۲۷۰۰: مجاہد کہتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا ابن عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے پھر فرمایا تم بھی اٹھو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک یہودی کا جنازہ گزرتے وقت کھڑے ہوتے دیکھا ان سے سوال ہوا کیا تم کو ان کے ساتھ جانا مناسب ہے اس لئے جنازے کے ساتھ جانے میں ثواب ہے؟ (وہ اٹھ کر چل دیئے) ہم دونوں اس کے ساتھ چلتے گئے آپ کی نظر جنازہ کے آگے کچھ لوگوں پر پڑی میں نے کہا یہ جنازہ والے کے متعلقین ہیں یہ لوگ جنازہ کے ساتھ نہیں۔ وہ لوگ ساتھ ہیں جو اس کے دونوں اطراف اور پیچھے ہیں چلتے ہوئے انہوں نے ایک رونے والی عورت کو سنا میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھمایا اور اس کے سامنے کر کے فرمایا تو بہت بری ہے کہ اس جنازہ کے اجر سے محروم کر رہی ہے اے مجاہد جاؤ! تو تو اجر کا خواستگار تھا اور یہ گناہ چڑھا رہی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جنازے کے ساتھ جانے سے روکا ہے جس کے ساتھ بین کرنے والی ہو۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے۔ حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی موجودگی حضرت زینب کے جنازے میں لوگوں کو اس سے آگے بڑھاتے تھے۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ پیچھے چلنے کی کوئی اصل نہ پاتے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو آپ پیچھے چلنے کو بھی مباح قرار دیتے؟ اس کے جواب میں اس طرح عرض کریں گے کہ تمہاری یہ بات کیسے درست ہے۔ حالانکہ حضرت علی

رضی اللہ عنہ کا قول گزرا کہ ان دونوں حضرات کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگوں کو سکھاتے ہیں کہ جنازے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے۔ پھران کا یہ طرز عمل اختیار کرنا تو اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے۔(واللہ اعلم) کہ یہ کسی عارضہ کی وجہ سے تھا۔خواہ ان عورتوں کی وجہ سے جوان کے پیچھے تھیں تو آپ نے مردوں عورتوں کے اختلاط کو ناپسند کیا۔اس سے انہوں نے مردوں کو جنازے سے آگے بڑھ جانے کا حکم فرمایا۔تو اس کا سبب یہ عارضہ تھا نہ یہ کہ یہ چلنے سے افضل ہے۔ میں نے یونس سے سنا کروہ ابن وھب سے یہ بیان کرتے اور کہتے کہ اس نے یہ بات خود کہنے والے سے سنی۔اس حدیث کا یہ معنی کرنا زیادہ بہتر ہے تا کہ یہ اس روایت کے خلاف نہ ہو۔جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سابقہ سطور میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر کیا ہے۔

اللغات: کنفیھا۔دونوں اطراف۔رابہ۔بین کرنے والی عورت۔استدار۔گھمایا۔

تخریج : ابن ماجه فی الجنائز باب۵۷' مسند احمد ۴۲۷/۲' ۵۲۸۔

ایک اہم سوال:

جنازہ میں پیچھے چلنے کو کس طرح افضل کہا جا سکتا ہے جبکہ ام المؤمنین زینبؓ کے جنازے میں حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں لوگوں کو جنازے سے آگے چلنے کا حکم فرمایا اگر وہ پیچھے چلنے کو افضل سمجھتے تو وہ آگے چلنے کا کیوں حکم فرماتے اس سے تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ وہ پیچھے چلنے کو درست نہ سمجھتے تھے۔

الجواب:

تمہارا یہ کہنا درست نہیں ہے کیونکہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما جانتے ہیں کہ جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے پھر عمر رضی اللہ عنہ کی بات کا یہ مطلب تم کس طرح لے سکتے ہو عمر رضی اللہ عنہ آگے چلنے کا حکم یا تو اس لئے دیا کہ کچھ عورتیں وہاں چلی آ رہی تھیں مردوں کے ساتھ ان کے اختلاط کو روکنے کے لئے مردوں کو آگے چلنے کا حکم فرمایا اس لئے نہیں کہ وہ آگے چلنے کو افضل قرار دیتے تھے مشہور تابعی اسودؒ کا طرز عمل اس کی تصدیق کرتا ہے۔

حاصل اثر: یہ اسودؒ ہیں' جنہوں نے ابن مسعودؓ عمر فاروق' علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی طویل صحبت پائی ہے وہ جنازے سے آگے اسی وقت چلتے ہیں جب کوئی عارضہ پیش آ جاتا ہے ورنہ پیچھے چلتے ہیں بس گزشتہ روایت کا مفہوم بھی یہی ہوگا اور عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کو جو جنازہ زینب میں پیش آیا اسی قسم کے عارضہ پر محمول کریں گے۔

مزید تائید ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۰۱ :وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ' عَنْ مُغِيْرَةَ' عَنْ اِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : كَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَاءٌ أَخَذَ بِيَدِيْ' فَتَقَدَّمْنَا نَمْشِيْ أَمَامَهَا' فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ' مَشَيْنَا خَلْفَهَا .فَهٰذَا الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ -عَلٰى طُوْلِ صُحْبَتِهٖ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ' وَعَلٰى صُحْبَتِهٖ

لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـقَدْ كَانَ قَصْدُهُ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ إِلَى الْمَشْيِ خَلْفَهَا' إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ لَهُ عَارِضٌ فَمَشٰى أَمَامَهَا لِذٰلِكَ الْعَارِضِ' لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ أَفْضَلُ عِنْدَهُ مِنْ غَيْرِهِ. فَكَذٰلِكَ عُمَرُ' مَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيمَا فَعَلَهُ فِي جَنَازَةِ زَيْنَبَ' هُوَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى ـعِنْدَنَا ـوَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۲۷۰۱: محمد نے ابراہیم سے نقل کیا کہ جب جنازے کے ساتھ عورتیں ہوتیں تو اسود میرے ہاتھ کو پکڑتے ہم ان کے آگے چلنے کے لئے آگے بڑھ جاتے۔ اور جب جب عورتیں نہ ہوتیں تو ہم جنازے پیچھے چلتے۔ یہ اسود بن یزید ہیں جنہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طویل صحبت اٹھائی اور ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی صحبت بھی ملی ان کا طریقہ جنازہ میں پیچھے چلنے کا تھا سوائے اس صورت کے جب کوئی عارضہ پیش آ جائے۔ تو وہ اس عارضہ کی بناء پھر آگے چلتے اس بناء پر نہیں کہ یہ آگے چلنا پیچھے چلنے سے ان کے ہاں افضل ہے۔ پس اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں کیا اس کا یہی مطلب ہمارے نزدیک ہے واللہ اعلم۔

۲۷۰۲ : وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ' قَالَ : ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ' قَالَ : ثَنَا مَنْصُوْرٌ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ .ح .

۲۷۰۲: فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ ہمیں منصور نے ابراہیم سے روایت نقل کی۔

۲۷۰۳ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ' عَنْ مُغِيْرَةَ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ السَّيْرَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ .فَهٰذَا إِبْرَاهِيْمُ يَقُوْلُ هٰذَا' وَإِذَا قَالَ (كَانُوْا) فَإِنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ' فَقَدْ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ هٰذَا' ثُمَّ يَفْعَلُوْنَهُ لِلْعُذْرِ' لِأَنَّ ذٰلِكَ هُوَ أَفْضَلُ مِنْ مُخَالَطَةِ النِّسَاءِ إِذَا قَرُبْنَ مِنَ الْجَنَازَةِ' فَأَمَّا إِذَا بَعُدْنَ مِنْهَا' أَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَاءٌ' فَإِنَّ الْمَشْيَ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا وَعَنْ يَمِيْنِهَا' وَعَنْ شِمَالِهَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ' وَأَبِي يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۷۰۳: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ یہ حضرات شاگردان عبداللہ جنازہ کے آگے چلنا مکروہ خیال کرتے تھے۔ یہ ابراہیم ہیں جو اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلا رہے ہیں وہ سب جنازے سے آگے چلنے کو ناپسند قرار دیتے اور اگر کبھی کرتے تو وہ کسی خاص عذر کی بناء پر کرتے کیونکہ اس وقت عورتوں کی مخالطت سے جنازے سے آگے چلنا افضل ہے جب عورتیں نہ ہوں یا دور ہوں تو پھر پیچھے چلنا افضل ہے اس سے کہ آگے یا دائیں بائیں چلے۔
یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تشریح: اس باب میں امام نے مسلک راجح کو روایات اور جوابات سے خوب پختہ و مبرہن کیا ہے اور نظر کے بعد معمول کے مطابق اقوال تابعین سے مؤید کر دیا اس باب میں صرف افضل و غیر افضل کا اختلاف ہے۔

بَابُ الْجَنَازَةِ تَمُرُّ بِالْقَوْمِ أَيَقُوْمُوْنَ لَهَا أَمْ لَا ؟

جنازہ گزرنے پر کھڑا ہونا کیسا ہے؟

خلاصۃ المرام: جنازہ جب گزر رہا ہوتو اس وقت اسے دیکھ کر کھڑے ہونے کا حکم باقی ہے یا منسوخ ہو چکا۔

نمبر①: امام شافعیؒ کے ہاں جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونا مستحب ہے۔

نمبر۲: ائمہ احناف اور مالک و احمد کھڑے ہونے کے حکم کو منسوخ مانتے ہیں امام احمد کھڑے ہونے نہ ہونے میں اختیار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: جناب رسول اللہ ﷺ سے کھڑے ہونے کا ثبوت ہے اس لئے کھڑے ہونا مستحب ہے دلائل ملاحظہ ہوں۔

۲۷۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ بْنِ مَنَاحٍ أَنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا .

۲۷۰۴: موسیٰ بن عمران نے نقل کیا کہ ابان بن عثمان کے پاس سے جنازہ گزرا وہ جنازے کی خاطر کھڑے ہو گئے۔

تخریج : مسند احمد ٦٤/١۔

۲۷۰۵ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا دُحَيْمٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۲۷۰۵: سعید بن مسلمہ نے اسماعیل بن امیہ سے اپنی اسناد کے ساتھ یہ اثر اسی طرح نقل کیا ہے البتہ یہ اضافہ بھی ہے کہ میں نے عثمانؓ کو ایسا کرتے دیکھا اور انہوں نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ بھی ایسا کرتے تھے۔

تخریج : مسندالبزار ٢١/٢۔

۲۷۰۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ أَوْ تُخَلِّفَكُمْ) .

۲۷۰۶: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے عامر بن ربیعہؓ سے نقل کیا کہ جناب اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ جنازہ کندھوں سے اتار دیا جائے یا آگے نکل جائے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب٤٧، ٤٨، مسلم فی الجنائز نمبر٧٣، ٧٨، ابو داؤد فی الجنائز باب٤٣، نمبر٣١٧٢، ترمذی

فی الجنائز باب ۱ ٥' نمبر ۱۰٤۲، نسائی فی الجنائز باب ٤٤' ٤٥' ٤٦' ابن ماجه فی الجنائز باب ۳٥' نمبر ۱٥٤۲' مسند احمد ۲٥/۳' ٤۱۔

۲۷۰۷ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۷۰۷: ابراہیم بن ابی الوزیر نے کہا ہمیں سفیان نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۷۰۸ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ' عَنِ ابْنِ عَوْنٍ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' عَنْ (عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ' قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَأَيْتَ جَنَازَةً فَقُمْ) .

۲۷۰۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے عامر بن ربیعہؓ سے نقل کیا ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو جنازہ دیکھے تو کھڑا ہو جا۔

تخریج : عزاره العینی الی الطبرانی۔

۲۷۰۹ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ' قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ' عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰى تُوْضَعَ أَوْ تُخَلِّفَكُمْ) .

۲۷۰۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے عامر بن ربیعہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جب تم جنازہ دیکھو تو اس کے لئے کھڑے ہو جاؤ جب تک کہ وہ زمین پر رکھ نہ دیا جائے یا تم سے گزر نہ جائے۔

تخریج : مسند احمد ٤٤٥/۳۔

۲۷۱۰ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ' عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۲۷۱۰: نافع نے ابن عمر انہوں عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ترمذی نسائی نحوه۔

۲۷۱۱ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' وَمُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ' قَالَا : حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمَعَافِرِيُّ' عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو' أَنَّهٗ قَالَ : (سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُّ بِنَا جَنَازَةُ الْكَافِرِ فَنَقُوْمُ لَهَا ؟ قَالَ نَعَمْ فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُوْمُوْنَ لَهَا إِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ إِعْظَامًا لِلَّذِیْ يَقْبِضُ النُّفُوْسَ) .

۲۷۱۱: ابوعبدالرحمٰن نے عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہمارے پاس سے کافر کا جنازہ گزرے تو کیا اس کے لئے کھڑے ہوں گے؟ فرمایا ہاں۔ تم اس میت کے لئے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ تم (اس فرشتے کے لئے) کھڑے ہوتے ہو جو جان قبض کرتا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۶۸/۲۔

۲۷۱۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ . ح .

۲۷۱۲: ابوبکرہ نے ابوداؤد سے اسی طرح اپنی سند سے بیان کیا۔

۲۷۱۳ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَيْلٰى قَالَ : (قَعَدَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا .فَقِيْلَ لَهُمَا : إِنَّهٗ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ أَیْ مَجُوْسِیٌّ .فَقَالَا : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهٗ : إِنَّهٗ يَهُوْدِیٌّ فَقَالَ أَلَيْسَ مَيِّتًا ؟ أَوْ لَيْسَ نَفْسًا ؟) .

۲۷۱۳: ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہؓ قادسیہ میں بیٹھے تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے ان سے کہا گیا یہ مجوسی کا جنازہ ہے تو دونوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے آپ کو بتلایا گیا یہ یہودی کا جنازہ ہے تو فرمایا کیا وہ مردہ نہیں؟ یا کیا وہ جاندار نہیں؟

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۴۹ مسلم فی الجنائز نمبر ۸۱۔

۲۷۱۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهٗ لِجَنَازَةٍ حَتّٰى تَوَارَتْ).

۲۷۱۴: ابوالزبیر نے جابر ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک جنازہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ (اس وقت تک کھڑے رہے) یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے غائب ہو گیا۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر ۷۹۔

۲۷۱۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا أَبَانُ . ح .

۲۷۱۵: مسلم بن ابراہیم نے ابان سے نقل کیا۔

۲۷۱۶ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِیْ

كَثِيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ (جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقُمْنَا لِنَحْمِلَهَا، فَإِذَا جَنَازَةٌ يَهُوْدِيٌّ أَوْ يَهُوْدِيَّةٍ فَقُلْنَا : يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ أَوْ يَهُوْدِيَّةٍ فَقَالَ إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا) .

۲۷۱۶: موسیٰ بن اسماعیل نے ابان سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عن عبیداللہ بن مقسم سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب کہ آپ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا ہم اٹھانے کے لئے کھڑے ہوئے تو معلوم ہوا کہ یہ یہودی مرد یا عورت کا جنازہ ہے ہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ یہودی مرد یا عورت کا جنازہ ہے فرمایا بلاشبہ موت گھبراہٹ ہے جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

تخریج : ابو داؤد ۲/۲ ٥٤۔

۲۷۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنَ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۷۱۷: ولید نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۷۱۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ (أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مُرَّ عَلٰى مَرْوَانَ بِجَنَازَةٍ فَلَمْ يَقُمْ .فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقَامَ مَرْوَانُ) .

۲۷۱۸: شعبی نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مروان پر ایک جنازہ گزارا گیا وہ اس کے لئے کھڑا نہ ہوا تو ابو سعید کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزارا گیا تو آپ اس کے لئے کھڑے ہو گئے تو مروان (یہ سن کر) کھڑا ہو گیا۔

تخریج : مسند احمد ٤٧/٣۔

۲۷۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ) .

۲۷۱۹: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ جو جنازے کے پیچھے جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے

جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھ دیا جائے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۴۸، مسلم فی الجنائز نمبر۷۶، ۷۷، ابو داؤد فی الجنائز باب ۴۳، نمبر۳۱۷۳۔

۲۷۲۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمٌ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۷۲۰: ابوسلمہ نے ابوسعید الخدریؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۷۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى ح.

۲۷۲۱: ولید نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۷۲۲ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَعِيدٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۷۲۲: یحییٰ نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۲۷۲۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ عَلَى جَنَازَةٍ وَلَمْ يَمْشِ مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى تَغِيبَ عَنْهُ، وَإِنْ مَشَى مَعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تُوْضَعَ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَاتَّبَعُوْهَا وَجَعَلُوْهَا أَصْلًا وَقَلَّدُوْهَا، وَأَمَرُوْا مَنْ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ أَنْ يَقُوْمَ لَهَا حَتَّى تَتَوَارَى عَنْهُ، وَمَنْ مَشَى مَعَهَا أَنْ لَا يَقْعُدَ حَتَّى تُوْضَعَ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَيْسَ عَلَى مَنْ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ أَنْ يَقُوْمَ لَهَا، وَلِمَنْ تَبِعَهَا أَنْ يَجْلِسَ، وَإِنْ لَمْ تُوْضَعْ .وَقَالُوْا : أَمَّا قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ الْيَهُوْدِيِّ فِي الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، وَسَهْلُ بْنِ حُنَيْفٍ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّ مِنْ حُكْمِ الْجَنَائِزِ أَنْ يُقَامَ لَهَا، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ .وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ۔

۲۷۲۳: سعید بن مرجانہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جنازہ پڑھے اور اس کے ساتھ نہ جانا ہو تو اسے اس وقت تک کھڑا رہنا چاہئے یہاں تک کہ وہ نظروں سے غائب ہو جائے اور اگر ساتھ جائے تو جنازے کے زمین پر رکھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء نے ان آثار کی اتباع کی اور ان کو اصل قرار دیکر ان کی تقلید کی اور انہوں نے کہا کہ جس شخص کے پاس سے جنازہ گزرے اسے اس وقت تک کھڑا رہنا چاہیے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو اور اس کے ساتھ چلنے والا

جنازہ رکھنے سے پہلے نہ بیٹھے۔ دیگر علماء نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا جس کے پاس سے جنازہ گزرے اسے کھڑے ہونے کی حاجت نہیں اور اس کے ساتھ چلنے والوں کو جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھنا جائز ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ جناب رسول اللہ ﷺ یہودی کے جنازے کے لئے کھڑے ہوتے جیسا قیس بن سعد اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما کی روایات میں ہے۔ آپ کا کھڑا ہونا جنازے کی وجہ سے نہ تھا۔ جنازے کے لئے کھڑا ہونا چاہیے مگر کسی اور وجہ سے نہ کہ اس بناء پر اور نہوں نے۔

حاصل روایات: ان روایات سے جنازے کے لئے کھڑا ہونا ثابت ہوا ہے اور اگر ساتھ نہ جانا چاہتا ہو تو غائب ہونے تک کھڑا رہے اور اگر ساتھ جائے تو جب تک جنازہ رکھا نہ جائے اس وقت تک نہ بیٹھے۔

<u>مؤقف فریق ثانی و دلائل و جوابات:</u> جس کے پاس سے جنازہ گزرے وہ کھڑا نہ ہو اور جنازہ رکھے جانے سے پہلے بھی بیٹھ سکتا ہے۔

پہلے فریق اوّل کی پیش کردہ روایات کا جواب دیا جاتا ہے۔

<u>جواب نمبر ①:</u> قیام النبی...... سے دیا کہ آپ ﷺ یہودی کے جنازے کے لئے بطور تکریم نہ کھڑے ہوئے تھے بلکہ ایک خاص وجہ سے کھڑے ہوئے جو اس روایت میں موجود ہے۔

۲۷۲۴ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَوْ عَنْ أَحَدِهِمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَامَ لَهَا وَقَالَ آذَانِيْ رِيْحُهَا) . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ قِيَامَهُ كَانَ لَمَّا آذَاهُ رِيْحُهَا لِيَتَبَاعَدَ عَنْهُ، لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ مِنْ قِيَامِهٖ لِجَنَازَةٍ (إِنَّمَا كَانَ) لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا .

۲۷۲۴: محمد بن عمر نے حسن اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے یا ایک سے نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ اس کی وجہ سے کھڑے ہو گئے اور فرمایا مجھے اس کی بدبو نے تکلیف پہنچائی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہو گیا کہ آپ کا قیام اس کی ایذاء دینے والی بدبو کی وجہ سے تھا اکرام کے لئے نہ تھا۔

<u>جواب نمبر ②:</u> یہود کے متعلق تو یہ علت معلوم ہو گئی اب رہا مسلمانوں کے جنازے کے لئے کھڑا ہونا تو اس کی علت اس روایت سے معلوم ہو رہی ہے ملاحظہ کریں۔

۲۷۲۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ (أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَلَمْ يَقُمِ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْحَسَنِ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ عَلَيْهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ ؟ .فَقَالَ : نَعَمْ' وَقَالَ الْحَسَنُ لِلْعَبَّاسِ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ عَلَيْهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ) . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ' إِنَّمَا كَانَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا' لَا لِأَنَّ مِنْ سُنَّتِهَا أَنْ يُقَامَ لَهَا .وَأَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ' وَمِنْ تَرْكِ الْقُعُوْدِ إِذَا اتُّبِعَتْ' حَتّٰى تُوْضَعَ' فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ' ثُمَّ نُسِخَ .

۲۷۲۵: قتادہ نے حسن سے روایت کی ہے کہ عباس بن عبدالمطلب اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو اس کے لئے عباس تو کھڑے ہو گئے مگر حسن کھڑے نہ ہوئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے حسن کو کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے تو حسنؓ نے کہا جی ہاں۔ حسنؓ نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس لئے کھڑے ہوتے تھے) کہ آپ نے اس پر جنازہ پڑھنا ہوتا تھا عباس رضی اللہ عنہ نے کہا بات تو ایسے ہی ہے۔ یہ روایت اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کھڑا ہونا جنازہ پڑھنے کے لئے تھا۔ اس وجہ سے نہیں کہ یہ جنازہ کے سنن میں سے ہے ۔باقی جو آپ جنازہ کے لئے قیام کا تم نے ذکر کیا ہے اور جب جنازہ کے ساتھ جاتے تو رکھنے سے پہلے نہ بیٹھے یہ حکم پہلے موجود تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ روایات ملاحظہ کریں۔

حاصلِ روایات: اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ جنازہ کے لئے کھڑے ہوتے تا کہ اس پر نمازِ جنازہ پڑھیں اس وجہ سے نہیں کہ کھڑا ہونا جنازے کی سنتوں میں سے ہے۔

اس موقف پر دلائل: جنازے کے لئے کھڑے ہونے کا حکم جن روایات میں وارد ہے وہ منسوخ نہیں اسی طرح جنازے کے ساتھ جانے والا اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے اس پر مندرجہ ذیل روایات شاہد ہیں۔

۲۷۲۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ' عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو' عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى تُوْضَعَ' وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ' ثُمَّ قَعَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ' وَأَمَرَهُمْ بِالْقُعُوْدِ) .

۲۷۲۶: مسعود بن حکم نے حضرت علیؓ سے نقل کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ کے ساتھ کھڑے رہتے جب تک کہ وہ رکھ نہ دیا جاتا اور لوگ بھی کھڑے رہتے پھر اس کے بعد آپ بیٹھتے اور صحابہ کرام کو بھی بیٹھنے کا حکم فرماتے۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر ۸۳/۸۲۔

۲۷۲۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَبَحْرٌ' قَالَا : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ

ابْنَ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۷۲۷: مسعود بن حکم زرقی نے حضرت علیؓ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۷۲۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ (أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ).

۲۷۲۸: مسعود بن حکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جنازہ میں ہمیں قیام کا حکم فرمایا پھر آپ بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب ٤٣، نمبر ٣١٧٥ ترمذی فی الجنائز باب ٥٢، نمبر ١٠٤٤۔

۲۷۲۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، (عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ مَسْعُوْدِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : شَهِدْتُ جَنَازَةً بِالْعِرَاقِ، فَرَأَيْتُ رِجَالًا قِيَامًا يَنْتَظِرُوْنَ أَنْ تُوْضَعَ، وَرَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُشِيْرُ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ بَعْدَ الْقِيَامِ).

۲۷۲۹: اسماعیل بن حکم زرقی سے اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں عراق میں ایک جنازے میں حاضر ہوا میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ منتظر ہیں کہ جنازہ رکھا جائے اور وہ تب بیٹھیں اور حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ ان کو اشارہ فرما رہے ہیں کہ بیٹھ جاؤ جناب رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہونے کا حکم دینے کے بعد بیٹھنے کا حکم فرمایا ہے۔

۲۷۳۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ (عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقُمْنَا، وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا). فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقِيَامَ لِلْجَنَازَةِ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ. فَقَالَ قَوْمٌ : إِنَّمَا نُسِخَ ذٰلِكَ لِخِلَافِ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۷۳۰: مسعود بن حکم نے حضرت علیؓ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کھڑے دیکھا تو کھڑے ہو گئے اور جب بیٹھے دیکھا تو بیٹھ گئے۔ ان مذکورہ روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جنازہ کے لئے قیام تھا پھر منسوخ ہوا بعض علماء نے کہا کہ یہ اہل کتاب کی مخالفت کی بناء پر منسوخ ہوا اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اولاً جنازے کے لئے قیام کا حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا بعض لوگوں نے ان روایات کی وجہ سے قیام کے منسوخ ہونے کی وجہ یہود کی مخالفت بتلائی ہے۔

۲۷۳۱: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِيْ أُمَيَّةَ، عَنْ (عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّبَعَ جَنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ. قَالَ : فَعَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الْيَهُوْدِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هٰكَذَا نَفْعَلُ. قَالَ : فَجَلَسَ النَّبِيُّ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ) . وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيْثُ -عِنْدَنَا- يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ۔

۲۷۳۱: جنادہ بن ابی امیہ نے عبادہ بن صامتؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کسی جنازہ کے ساتھ جاتے تو لحد میں رکھنے تک نہ بیٹھتے تھے۔ایک دن ایک یہودی عالم آپ کو ملا تو فرمایا اے محمد ﷺ ہم بھی اسی طرح کرتے ہیں عبادہ کہتے ہیں آپ بیٹھ گئے اور فرمایا ان کی مخالفت کرو۔ یہ روایت ہمارے اس بات پر دلالت نہیں کرتی جس کو انہوں نے اختیار کیا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ مروی ہے۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر ۸٤۔

مگر اس روایت میں بتلائی گئی وجہ اس موضوع پر کمزور دلیل ہے کیونکہ آپ ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ جس کسی معاملے میں وحی ابھی نازل نہ ہوتی اور مشرکین واہل کتاب کا عمل باہمی متضاد ہوتا تو آپ اہل کتاب کے موافق عمل فرماتے رہتے تا آنکہ اس کے متعلق کوئی وحی اترتی تو پھر اس کے حکم کو اپناتے جیسا کہ یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۲۷۳۲: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ) . وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدُلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ. ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ.

۲۷۳۲: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ بالوں کو کھلا چھوڑا کرتے تھے اور مشرکین مانگ نکالتے تھے اور اہل کتاب بھی اپنے بالوں کو کھلا چھوڑتے تھے آپ ﷺ اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے جب تک اس میں کوئی حکم نہ اترتا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے سر میں مانگ نکالنی شروع فرمائی۔ (جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم مل گیا)

تخریج : بخاری فی المناقب باب۲۳، مناقب الانصار باب۵۲، مسلم فی الفضائل نمبر۹۰، ابو داؤد فی الترجل باب۱۰، نمبر٤١٨٨، نسائی فی الزینہ باب ٦١، ابن ماجہ فی اللباس باب٣٦، نمبر٣٦٣٢، مسند احمد ١، ٢٨٧ / ٣٢٠۔

۲۷۳۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ : ثَنَا سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتْبَعُ أَهْلَ الْكِتَابِ حَتّٰى يُؤْمَرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ . فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنَ الْقُعُوْدِ فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ هُوَ بِخِلَافِ أَهْلِ الْكِتَابِ قَبْلَ أَنْ يُؤْمَرَ بِخِلَافِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِأَنَّ حُكْمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى شَرِيْعَةِ النَّبِيِّ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهُ حَتّٰى يَحْدُثَ لَهُ شَرِيْعَةٌ تَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) . وَلٰكِنَّهُ تَرَكَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا- وَاللّٰهُ أَعْلَمُ حِيْنَ أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ شَرِيْعَةً فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ الْقُعُوْدُ بِنَسْخِ مَا قَبْلَهَا وَهُوَ الْقِيَامُ . وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْمَذْهَبُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۲۷۳۳: عقیل بن ابن شہاب سے اس نے کہا عبیداللہ نے مجھے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ پس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ آپ اہل کتاب والی بات کو اپناتے یہاں تک کہ اس کے خلاف کا حکم ملتا۔ تو یہ بات ناممکن ہے کہ آپ کو حدیث عبادہ میں جو بیٹھنے کا حکم ملا وہ اہل کتاب کے طریقہ کی مخالفت کی وجہ سے ہو اور وہ اس سے پہلے ہو کہ آپ کو ان کی مخالفت کا حکم نہ ہوا ہو۔ کیونکہ آپ نے جس بات کا حکم دیا وہ کسی پہلے پیغمبر کی شریعت کا حکم ہو۔ یہاں تک کہ اس کے لئے منسوخ کرنے والا نیا حکم آئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: "اولٰئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده" ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی۔ پس ان کی ہدایت کی اقتداء کرو۔ مگر ہمارے نزدیک اس کا ترک (واللہ اعلم) اس وقت ہوا جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی شریعت کا حکم دیا۔ تو بیٹھنے کی وجہ پہلے حکم کا منسوخ ہونا ہے جو کہ قیام ہے۔ اور یہ طریقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

حاصل روایات: ان دونوں روایتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ آپ اہل کتاب کی موافقت کو مشرکین کے بالمقابل ترجیح دیتے جب تک کہ اس کے خلاف وحی سے حکم نہ آتا۔ پس اس اعتبار سے یہ ناممکن ہے کہ حدیث عبادہؓ میں قعود والا حکم ان کی مخالفت کی وجہ سے دیا اور وحی سے حکم نہ ہوا بلکہ اس کی حکم کی وجہ سابقہ حکم کا منسوخ ہونا ہی ہے سابقہ انبیاء علیہم السلام کے متعلق فرمان الٰہی ہے۔ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده (انعام۔۹۰) تو آپ کے چھوڑنے کی وجہ سابقہ کی تنسیخ ہے نہ کہ یہود کی مخالفت۔ اور اس کا ثبوت حضرت علیؓ کی اس روایت سے ہوتا ہے۔

۲۷۳۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ : (كُنَّا قُعُوْدًا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةً فَمَرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقُمْنَا فَقَالَ : مَا هٰذَا الْقِيَامُ ؟ فَقُلْتُ : مَا تَأْتُوْنَا بِهِ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ أَوْ يَهُوْدِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ فَقُوْمُوْا فَإِنَّكُمْ لَسْتُمْ لَهَا تَقُوْمُوْنَ إِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ .فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : إِذَا صَنَعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً وَاحِدَةً كَانَ يَتَشَبَّهُ بِأَهْلِ الْكِتَابِ فِي الشَّيْءِ فَإِذَا نُهِيَ عَنْهُ تَرَكَهُ). فَأَخْبَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ قَامَ مَرَّةً فِيْ بَدْءِ أَمْرِهِ عَلَى التَّشَبُّهِ مِنْهُ بِأَهْلِ الْكِتَابِ وَعَلَى الِاقْتِدَاءِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى أَحْدَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ خِلَافَ ذٰلِكَ وَهُوَ الْقُعُوْدُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ وَجْهَ حَدِيْثِ عُبَادَةَ .

۲۷۳۴: مجاہد نے ابن سخرہ سے نقل کیا کہ ہم علیؓ کے ساتھ ایک جنازہ کی انتظار میں بیٹھے تھے کہ وہاں سے ایک اور جنازہ گزرا تو ہم کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا تم کیوں کھڑے ہوئے میں نے کہا اے اصحاب محمد ﷺ تم اس سلسلے میں ہمیں کیا فرماتے ہو تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی مسلمان یا یہودی یا نصرانی کا جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ کیونکہ تم اس شخص کے لئے کھڑے نہیں ہوتے ہو بلکہ تم ان فرشتوں کے لئے کھڑے ہوئے ہو جو اس کے ساتھ ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں اس بات کی خبر دی کہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ ابتداء میں ایک مرتبہ کھڑے ہوتے اس کا مقصد اہل کتاب کے ساتھ مشابہت تھی اور اپنے سے پہلے انبیاء اسلام کے طریقے کی پیروی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے خلاف نیا حکم دے دیا اور وہ بیٹھنے کا حکم تھا۔اس سے وہ بات ثابت ہوئی جس کی طرف ہم حدیث عبادہ کا رخ موڑا ہے۔حضرت علیؓ فرمانے لگے ایک مرتبہ یہ عمل رسول اللہ ﷺ نے کیا اور آپ کی عادت مبارکہ اہل کتاب سے مشابہت کی تھی جب اس سے روک دیا جاتا تو آپ اسے چھوڑ دیتے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ٤٩۔

حاصل روایات: اس روایت میں علیؓ نے واضح بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ابتداء میں ایک مرتبہ اہل کتاب کی مشابہت میں کھڑے ہوئے اور پہلے انبیاء علیہم السلام کی اقتداء کرتے ہوئے یہ کیا یہاں تک کہ اس کے خلاف حکم آیا اور وہ بیٹھنے کا حکم تھا۔
پس اس سے حدیث عبادہؓ کی صحیح توجیہ ہوگئی۔

ایک اور دلیل:

۲۷۳۵ :وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ : تَذَاكَرْنَا الْقِيَامَ إِلَى الْجَنَازَةِ وَعِنْدَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : قَدْ كُنَّا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : ذٰلِكَ وَأَنْتُمْ يَهُوْدٌ. فَمَعْنٰى هٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى شَرِيْعَتِهِمْ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِشَرِيْعَةِ الْإِسْلَامِ فِيْهِ .وَقَدْ ثَبَتَ بِمَا

وَصَفْنَا فِی هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا نَسْخَ مَا رَوَيْنَاهُ فِی أَوَّلِهِ، مِنَ الْآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ بِالْآثَارِ الَّتِی رَوَيْنَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ .

۲۷۳۵: زید بن وہب کہتے ہیں کہ ہم نے باہمی جنازہ کے لئے قیام کے سلسلہ میں مذاکرہ کیا اس وقت ہمارے پاس علیؓ موجود تھے تو ابومسعود ؓ نے کہا ہم تو کھڑے ہوتے تھے تو علیؓ نے فرمایا یہ تو یہود کا طرز عمل ہے کیا تم یہود ہو یعنی یہ حکم پہلے تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اس بات میں جو کچھ ہم نے بیان کیا اس سے شروع والے آثار جو جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں جن میں جنازے کے لئے قیام کا تذکرہ ہے ان آثار کی وجہ سے منسوخ ہیں جن کا ہم نے تذکرہ کیا۔

مندرجہ ذیل روایات بھی نسخ کی موید ہیں۔

۲۷۳۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِی أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أُنَيْسِ بْنِ أَبِی يَحْيٰی، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِی يَقُوْلُ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُوْنَ قَبْلَ أَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ هٰذَا، وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ .فَدَلَّ تَرْكُهُ لِذٰلِكَ إِلٰی مَا كَانَ يَفْعَلُ، عَلٰی ثُبُوْتِ نَسْخٍ، فَأَخَذَهُ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ .

۲۷۳۶: انیس بن ابی یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ ابن عمر ؓ اور دیگر اصحاب نبی ﷺ جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے تھے۔ یہ ابن عمر ؓ جو پہلے یہ عمل کرتے تھے اور عامر بن ربیعہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی اس کے خلاف نقل کیا ہے۔ پس اس سے جو پہلے کرتے تھے اس کے منسوخ ہونے کا ثبوت مل گیا تبھی تو عامر بن ربیعہ رضی اللہ نے اس نئے حکم کو اختیار کیا۔

حاصل: یہ ابن عمر ؓ ہیں جو پہلے کھڑے ہونے کا عمل کرتے تھے پھر جب نسخ کا حکم ہوا تو اس کے خلاف یہ بیٹھنے لگے۔ عامر بن ربیعہ ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کے خلاف روایت نقل کی ہے۔

حاصل: اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ پہلا حکم منسوخ ہوا تبھی تو عامرؓ نے یہ حکم اپنایا یہ تابعی کا عمل بھی نقل کیا جا رہا ہے۔

۲۷۳۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَيْضًا، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقَاسِمَ كَانَ يَجْلِسُ قَبْلَ أَنْ تُوْضَعَ الْجَنَازَةُ، وَلَا يَقُوْمُ لَهَا، وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْمُوْنَ لَهَا إِذَا رَأَوْهَا، وَيَقُوْلُوْنَ : فِی أَهْلِكَ مَا أَنْتَ فِی أَهْلِكَ مَا أَنْتَ. فَهٰذِهِ عَائِشَةُ تُنْكِرُ الْقِيَامَ لَهَا أَصْلًا، وَتُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ أَفْعَالِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ .وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی يَذْهَبُوْنَ فِی كُلِّ

مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ إِلٰى مَا قَدْ بَيَّنَّا نَسْخَهُ، لِمَا قَدْ خَالَفَهُ وَبِهِ نَأْخُذُ

۲۷۳۷: عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں کہ قاسم جنازہ رکھنے سے پہلے بیٹھ جاتے اور کھڑے نہ ہوتے اور اس کے متعلق عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے کہ وہ فرمایا کرتی تھیں زمانہ جاہلیت میں لوگ جنازے کو دیکھ کر اس کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اس طرح کہتے: فی اهلك ماانت فی اهلك ماانت تو اپنے گھر میں نہیں گھر میں نہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا تو جنازے کے لئے قیام کا بالکل انکار کرتی تھیں اور بتلاتیں کہ یہ اہل جاہلیت کا طرز عمل ہے۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جو بالکل قیام کا انکار کرنے والی ہیں اور بتلا رہی ہیں کہ یہ زمانہ جاہلیت کے افعال سے ہیں۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اس طرف گئے ہیں کہ یہ حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اسی کو ہم اختیار کرنے والے ہیں۔ ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نوٹ: یہ باب بھی نظر طحاویؒ سے خالی ہے جنازے کے لئے کھڑا ہونا منسوخ ہو چکا ہے اس پر عمل کرنا درست نہیں البتہ یہ بات ضمناً جان لینا مناسب ہے کہ جنازے کو لے جانے والے میت کو قبر میں رکھنے سے پہلے بلا کراہت احناف و شوافع و مالکیہ کے ہاں بیٹھ سکتے ہیں البتہ امام احمد بن حنبل کے ہاں میت کو قبر میں رکھنے سے پہلے ان کا بیٹھ جانا مکروہ ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ عَلَى الْمَيِّتِ أَيْنَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَقُوْمَ مِنْهُ

امام جنازے میں کہاں کھڑا ہو؟

خلاصۃ الزام: امام کو جنازہ پڑھاتے وقت میت کے کس عضو کے برابر کھڑے ہو کر جنازہ پڑھانا چاہئے اس کے متعلق کتب مذاہب میں باہمی متضاد قول منقول ہیں صاحب نخب الافکار کا قول تقریباً جامع معلوم ہوتا ہے۔ (۱) امام ابوحنیفہ احمد رحمہم اللہ کے ہاں مرد و عورت کے سینہ کے برابر کھڑے ہوں گے۔ (۲) امام شافعی ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کے ہاں عورت کی کمر اور مرد کے سر کے برابر کھڑے ہوں گے۔ نخب الافکار جلد ۴ ص ۱۹۳۔

<u>فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل</u>: مرد و عورت کے سینہ کے برابر کھڑا ہوا جائے اس کو احناف نے مفتی بہ قرار دیا ہے دلائل یہ روایات ہیں۔

۲۷۳۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: (صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُمِّ كَعْبٍ، مَاتَتْ وَهِيَ نُفَسَاءُ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا وَسَطَهَا).

۲۷۳۸: عبداللہ بن بریدہ نے سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ام

کعب کا جنازہ پڑھا جو کہ حالت نفاس میں فوت ہو گئیں تھیں آپ جنازے کے لئے میت کے درمیان یعنی سینہ کے برابر کھڑے ہوئے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ٦٣ مسلم فی الجنائز نمبر ٨٧' ابو داؤد فی الجنائز باب ٥٢' نمبر ٣١٩٥' ترمذی فی الجنائز باب ٤٥' نمبر ١٠٣٥' ابن ماجہ فی الجنائز باب ٢١' نمبر ١٤٩٣' مسند احمد ١٩'١٤/٥۔

۲۷۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ' قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ' قَالَ : ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا : هٰذَا هُوَ الْمَقَامُ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِلْمُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَقُوْمَهٗ مِنَ الْمَرْأَةِ وَمِنَ الرَّجُلِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' وَقَالُوْا: أَمَّا الْمَرْأَةُ فَهٰكَذَا يَقُوْمُ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهَا' وَأَمَّا الرَّجُلُ فَعِنْدَ رَأْسِهٖ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ۔

۲۷۳۹: ہمام نے حسین المعلم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ علیہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں جنازہ پڑھنے والا مرد وعورت کے لئے کھڑا ہوگا۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کیا اور کہا کہ عورت کے لئے تو اسی طرح کھڑے ہوں گے البتہ مرد کے لئے اس کے سر کے پاس کھڑے ہوں گے اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرد وعورت کے لئے امام کے کھڑے ہونے کی جگہ اس کا سینہ ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل: عورت کے لئے تو درمیان میں کھڑے ہوں گے مگر مرد کے لئے اس کے سر کے برابر کھڑے ہوں گے یہ امام شافعی ابو یوسف رحمہم اللہ کا موقف ہے دلیل یہ ہے۔

۲۷۴۰ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ' قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَالِبٍ' قَالَ :(رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ' فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهٖ' وَجِيْءَ بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ' فَقَامَ عِنْدَ وَسَطِهَا .فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ : يَا أَبَا حَمْزَةَ' هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ؟ قَالَ : نَعَمْ' فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ' فَقَالَ : احْفَظُوْا) .

۲۷۴۰: ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک آدمی کا جنازہ پڑھا تو آپ اس کے سر کے برابر کھڑے ہوئے اور ان کے پاس عورت کا جنازہ لایا گیا تو آپ درمیان میں کھڑے ہوئے۔ علاء بن زیاد نے کہا اے ابو حمزہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے؟ انہوں نے کہا جی ہاں اس کے بعد علاء بن زیاد ہماری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تم اچھی طرح اس بات کو یاد کرلو۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب ٥٢' نمبر ٣١٩٤۔

۲۷۴۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ' قَالَ : أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

.وَزَادَ (فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ : (يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَرْأَةِ حَيْثُ قُمْتَ، وَمِنَ الرَّجُلِ حَيْثُ قُمْتَ ؟ قَالَ : نَعَمْ)).

۲۷۴۱: یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ہمیں ہمام نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ یہ اضافہ ہے کہ علاء بن زیاد نے کہا اے ابوحمزہ! کیا اسی طرح جناب رسول اللہ عورت کے لئے وہیں کھڑے ہوتے جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کے لئے جہاں تم کھڑے ہوئے وہیں کھڑے ہوتے تھے انہوں نے کہا جی ہاں۔

تخریج : ترمذی فی الجنائز باب ۴۵' نمبر ۱۰۳۴' ابن ماجه فی الجنائز باب ۲۱' نمبر ۱۴۹۴۔

۲۷۴۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ، وَعَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَبَيَّنَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ الرَّجُلِ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِنَ الْمَرْأَةِ مِنْ وَسَطِهَا، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ، فَوَافَقَ حَدِيْثَ سَمُرَةَ فِيْ حُكْمِ الْقِيَامِ مِنَ الْمَرْأَةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهَا كَيْفَ هُوَ، وَزَادَ عَلَيْهِ حُكْمَ الرَّجُلِ فِي الْقِيَامِ مِنْهُ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ، فَهُوَ أَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ .وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْمَا حَدَّثَنِيْ بِهِ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِيْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَأَمَّا قَوْلُهُ الْمَشْهُوْرُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَمِثْلُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ۔

۲۷۴۲: ابوغالب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدمی کے لئے سر کے پاس اور عورت کے سرین کے برابر کھڑے ہوتے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں بیان کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرد کے پاس کھڑے ہوتے اور عورت کے لئے قد کے درمیان میں جیسا کہ سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ پس یہ روایت سمرہ والی روایت کے موافق ہے کہ عورت کی نماز جنازہ کے وقت کہاں کھڑے ہوں اور اس میں مرد پر نمازِ جنازہ کے وقت قیام کا اضافہ ہے۔ پس یہ عمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے اور ابی عمران کے بقول یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک ہے۔ اور مجھے یہ محمد بن شجاع نے حسن بن ابی مالک کی وساطت سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے۔ البتہ ان کا مشہور قول تو امام ابوحنیفہ، محمد رحمہما اللہ کے قول کے مطابق ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب ۵۲' ۳۱۹۴۔

امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ نے اس روایت میں یہ بتلا دیا کہ مرد کے لئے سر کے پاس آپ کھڑے ہوتے اور عورت کے لئے درمیان میں جیسا کہ حدیث سمرہؓ میں ہے۔ گویا عورت کے سلسلہ میں تو دونوں روایات کا حکم ایک دوسرے کی

روایت کے موافق ثابت ہو گیا البتہ انسؓ کی روایت میں مرد کے سلسلہ میں اضافہ ہے پس یہ روایت سمرہ کی روایت سے اولیٰ ہے اور امام ابو یوسفؒ کا قول بھی حسن بن ابی مالک کے بیان کے مطابق یہی ہے۔ البتہ ان کا مشہور قول امام ابوحنیفہؒ اور محمدؒ کے قول کے مطابق ہے جیسا کہ اس اثر میں ملاحظہ کریں۔

۲۷۴۳ : حَدَّثَنِيْ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : يَقُوْمُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ بِحِذَاءِ الصَّدْرِ .وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ بَيْنَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافًا .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ .

۲۷۴۳: محمد بن الحسن نے ابو یوسفؒ سے انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے نقل کیا کہ مرد و عورت کے سینہ کے برابر کھڑے ہوں اور محمدؒ اللہ نے امام ابوحنیفہ ابو یوسف رحمہما اللہ کے مابین کوئی اختلاف ذکر نہیں کیا اور یہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے۔

حاصل اثر: یہ ہے کہ امام ابو یوسفؒ کا قول امام صاحب کے موافق ہے اور امام ابراہیم نخعیؒ کا قول بھی یہی ہے جیسا کہ یہ اثر دلالت کرتا ہے۔

۲۷۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغِيْرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : يَقُوْمُ الرَّجُلُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَازَةِ عِنْدَ صَدْرِهَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَحَبُّ إِلَيْنَا لِمَا قَدْ شَدَّهُ مِنَ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۷۴۴: شریک بن عبداللہ بن مغیرہ نے ابراہیمؒ سے نقل کیا کہ امام جنازہ میں میت کے سینہ کے برابر کھڑا ہو۔ حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ پہلا قول ہمیں پسند ہے اس لئے اس کی تائید میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آثار وارد ہوتے ہیں۔

طحاویؒ کی ترجیح:

پہلا قول ہمارے نزدیک اولیٰ اور اعلیٰ ہے کیونکہ آثار روایات کے لحاظ سے وہ زیادہ پختہ ہے (البتہ اگر جنازے زیادہ ہو جائیں تو امام کے قریب افضل میت کو کیا جائے اور متعدد کو ایک بار پڑھا جائے یا الگ الگ پڑھا جائے ہر دو درست ہیں)۔

نوٹ: اس باب میں بھی نظر طحاویؒ نہیں ہے اور یہاں بھی عام ترتیب کے خلاف راجح قول کو پہلے ذکر کیا حالانکہ عام طور پر صاحب کتاب فریق مرجوح کو پہلے اور آخر میں راجح کو ذکر کرتے ہیں اس باب میں بھی اختلاف راجح مرجوح سے زائد نہیں۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ هَلْ يَنْبَغِيْ أَنْ تَكُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ أَوْ لَا؟

جنازہ مسجد میں پڑھا جائے یا نہ؟

خلاصۃ المرام: مسجد میں نمازِ جنازہ کا کیا حکم ہے؟

نمبر ①: امام شافعیؒ واحمدؒ مسجد میں جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج قرار نہیں دیتے جبکہ تلویث کا خطرہ نہ ہو۔

نمبر ②: احنافؒ مالکیہ نمازِ جنازہ مسجد میں مکروہ قرار دیتے ہیں خواہ جو صورت ہو۔

مؤقف فریق اوّل: مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مندرجہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

۲۷۴۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، (أَنَّ عَائِشَةَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ، قَالَتْ : أَدْخِلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا .فَقَالَتْ : لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ) .

۲۷۴۵: ابوسلمہ بن عبدالرحمن روایت کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاصؓ کی وفات ہوئی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ان کا جنازہ مسجد میں داخل کرو تاکہ میں بھی اس پر نماز پڑھ سکوں تو لوگوں نے ان پر نکیر کی۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضاءؓ کا جنازہ مسجد میں پڑھا تھا۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر۹۹، ابو داؤد فی الجنائز باب ۵۰ نمبر۳۱۸۹، ۳۱۹۰، ترمذی فی الجنائز باب۴۴، نمبر۱۰۳۳، ابن ماجہ فی الجنائز باب۲۹، نمبر۱۵۱۸۔

۲۷۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۲۷۴۶: مالک نے ابوالنضرؒ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

۲۷۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَرَتْ بِسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنْ يُمَرَّ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِ عَنْ يَعْقُوْبَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا

الْحَدِيْثَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسَاجِدِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا۔

۲۷۴۷: عباد بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حکم فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص کا جنازہ مسجد میں لایا جائے پھر یعقوب راوی جیسی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت علماء نے اس روایت کو اختیار کیا ان کا کہنا یہ ہے کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھے لینے میں کچھ حرج نہیں انہوں نے اس سلسلہ میں مندرجہ روایات سے استدلال کیا۔

تخریج : اخرجۃ الاربعۃ۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں جنازے پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں ورنہ عائشہ رضی اللہ عنہا مسجد میں پڑھنے کا حکم نہ دیتیں نیز انہوں نے سہیل بن بیضاء کے جنازے کا حوالہ دیا جو خود مستقل ثبوت ہے۔

اور انہوں نے یہ دلیل بھی دی ہے۔

<u>مؤقف فریق ثانی</u>: مسجد میں نماز جنازہ ہر طور مکروہ ہے جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے۔

۲۷۴۸ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ صَلَّى عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوا الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسَاجِدِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ۔

۲۷۴۸: عبدالعزیز بن محمد نے مالک بن انس رحمہ اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں پڑھا گیا۔دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوتے ہوئے کہا کہ مساجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے اورانہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۲۷۴۹ :بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ .ح .

۲۷۴۹: اسد نے ابن ابی الذئب سے انہوں نے صالح مولی التوأمہ سے نقل کیا ہے۔

۲۷۵۰ :وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ صَلَّى عَلٰى جَنَازَةٍ فِيْ مَسْجِدٍ فَلَا شَيْءَ لَهٗ) . فَلَمَّا اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَكَانَ فِيْمَا رَوَيْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ إِبَاحَةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسَاجِدِ وَفِيْمَا رَوَيْنَا فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ كَرَاهَةُ ذٰلِكَ احْتَجْنَا إِلٰى كَشْفِ ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ الْمُتَأَخِّرَ مِنْهُ فَنَجْعَلَهٗ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى

أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا تَرَكُوْا الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ، بَعْدَ أَنْ كَانَتْ تُفْعَلُ فِيْهِ، حَتَّى ارْتَفَعَ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِهِمْ، وَذَهَبَتْ مَعْرِفَةُ ذٰلِكَ مِنْ عَامَّتِهِمْ .فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهَا، لِكَرَاهَةٍ حَدَثَتْ، وَلٰكِنْ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا، لِأَنَّ لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى جَنَائِزِهِمْ، وَلَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا عَلَيْهَا فِيْ غَيْرِهٖ. وَلَا يَكُوْنُ صَلَاتُهُمْ فِيْ غَيْرِهٖ دَلِيْلًا عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِيْهِ .كَمَا لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُمْ فِيْهِ دَلِيْلًا عَلَى كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِيْ غَيْرِهٖ. فَقَالَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ سَعْدٌ مَا قَالَتْ لِذٰلِكَ .وَأَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ النَّاسُ، وَهُمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ .وَكَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْخَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ سَمِعَهُ مِنْهُ فِيْ ذٰلِكَ، وَأَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ فِي الْمَسْجِدِ، بَعْدَ أَنْ كَانَ يَفْعَلُهَا فِيْهِ، تَرْكُ نَسْخٍ .فَذٰلِكَ أَوْلَى مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ لِأَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَالِ الْإِبَاحَةِ الَّتِيْ لَمْ يَتَقَدَّمْهَا نَهْيٌ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِخْبَارٌ عَنْ نَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ تَقَدَّمَتْهُ الْإِبَاحَةُ .فَصَارَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْلَى مِنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، لِأَنَّهُ نَاسِخٌ لَهُ .وَفِيْ إِنْكَارِ مَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا عَلِمُوْا فِيْ ذٰلِكَ، خِلَافَ مَا عَلِمَتْ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا .وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَرَاهَتِهَا، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَمُحَمَّدٍ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ الْإِمْلَاءِ رَوَوْا عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا كَانَ مَسْجِدٌ قَدْ أُفْرِدَ لِلصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ، فَلَا بَأْسَ بِأَنْ يُصَلِّيْ عَلَى الْجَنَائِزِ فِيْهِ .

۲۷۵۰: صالح بن ابی صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جس نے کسی میت پر مسجد میں جنازہ پڑھا اس کو کچھ ثواب نہیں۔ جب اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقولہ روایات مختلف ہیں۔ پہلی روایات میں صراحت کے ساتھ مسجد میں نماز جنازہ کا تذکرہ ہے اور دوسری فصل میں مذکورہ روایت کراہت ظاہر کرتی ہیں۔ اس وجہ سے ہمیں ضرورت پڑی تاکہ یہ معلوم ہو کہ متاخر روایات کونسی ہیں اور ان کو پہلی روایات کا ناسخ قرار دیں۔ پس جب روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام نے مسجد میں نماز جنازہ کو ترک کر دیا تھا۔ جب کہ پہلے مسجد میں یہ عمل ہوتا تھا۔ پھر ان کے فعل سے اٹھ گیا اور عام لوگوں میں اس کی

پہچان بھی نہ رہی۔ تو یہ سلسلہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں کسی کراہت جدیدہ کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ ان کے ہاں یہ اس لئے تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مسجد میں نماز جنازہ کی بھی اجازت تھی اور اس کے علاوہ دوسری جگہ بھی پڑھ سکتے تھے اور ان کا دوسری جگہ ادا کرنا مسجد میں پڑھنے کی کراہت کا ثبوت نہیں۔ جیسا کہ اس کا عکس مسجد میں پڑھنا دوسری جگہ پڑھ لینے کی کراہت پر دلیل نہ تھی۔ پس انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن یہ بات فرمائی تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رحمہم اللہ اس کا انکار کیا۔ اور حضرت ابوھریرہ نے مسجد میں نماز جنازہ کے پڑھنے کے حکم منسوخ ہونے کے سلسلہ میں خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد میں پہلے جنازہ ادا کرنا اور پھر اس کو چھوڑنا یہ اس کے نسخ کا ثبوت ہے اور یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں جناب رسول اللہ کے اس فعل کی خبر دی ہے جو مباح ہونے کی حالت میں تھا اور اس وقت تک ممانعت کی اطلاع ہے جس سے پہلے جواز تھا پس حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ اس کے لئے ناسخ ہے اور یہ صحابہ کرام کا اس عمل سے انکار اس بات کی دلیل ہے کہ ان کو ام المؤمنین کے قول کے خلاف علم تھا۔ اگر ان کو معلوم نہ ہوتا تو وہ مخالفت نہ کرتے اور یہ جو ہم نے مسجد میں نماز جنازہ کی کراہت اور ممانعت کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کا قول ہے۔ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے۔ البتہ اطلاع کرنے والوں نے امام ابو یوسفؒ سے اس طرح نقل کیا کہ آپ نے فرمایا جب مسجد خاص جنازہ کی نماز کے لئے بنائی گئی ہو تو اس میں نماز جنازہ پڑھنے میں کچھ حرج نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب ۵۰ نمبر ۳۱۹۱ ابن ماجه فی الجنائز باب ۲۹ نمبر ۱۵۱۷ باختلاف یسیر من اللفظ۔

کشفِ حقیقت:

جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات جنازے کے مسجد میں مباح اور مکروہ کے سلسلہ میں مختلف ہوگئیں تو اب ناسخ و منسوخ کو پہچاننا ضروری ہے۔

روایت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد میں جنازہ ہوتا تھا پھر فعلی طور پر متروک ہوگیا اور عام لوگوں نے اس کو جان لیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں یہ ترک کراہت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اپنے جنازے کے وہ ولی ہیں ان کو مسجد سے باہر پڑھنے یا مسجد میں پڑھنے کا اختیار حاصل ہے کسی اور جگہ پر ان کا نماز پڑھنا مسجد میں جنازے کی کراہت کی دلیل نہیں جیسا کہ ان کا نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا دوسری جگہ پڑھنے کی کراہت کی دلیل نہیں اسی لئے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ کی وفات پر وہ بات فرمائی جو اوپر مذکور ہوئی۔

مگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس قول پر نکیر فرمائی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد میں نماز جنازہ کے حکم کا منسوخ ہونا معلوم تھا اور وہ جانتے تھے کہ آپ کا یہ چھوڑنا پہلے حکم کو منسوخ کرنے والا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ان کا قول اس لئے اولیٰ ہے کہ اس روایت میں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے جو اباحت کے زمانہ سے متعلق ہے

جبکہ ممانعت نہ ہوئی تھی اور نمبر ۲ روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس لئے بھی اولیٰ ہے کہ وہ ناسخ اور متاخر ہے۔

نمبر ۴: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار اس بات کی دلیل ہے کہ وہ اس کا منسوخ ہونا جانتے تھے اگر نہ جانتے تو انکار نہ کرتے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس کا علم نہ تھا۔

نماز جنازہ کے مسجد میں ممنوع ہونے کا یہ قول ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ محمدؒ ابو یوسفؒ کا قول ہے۔

البتہ امالی ابو یوسفؒ میں ایک مزید مسئلہ تحریر کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مسجد خاص جنائز کے لئے بنائی گئی ہو تو اس میں جنازہ ادا کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

نوٹ: امام طحاویؒ نے یہاں امام محمدؒ کے نام کو ابو یوسفؒ سے مقدم نقل کیا کیونکہ ان کا اس مسئلہ میں ایک گونہ اختلاف تھا اس کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آخر میں ان کا قول بمع اختلاف ذکر کر دیا اس باب میں جواز اور شدید کراہت کا اختلاف ہے یہ باب نظر طحاویؒ سے خالی ہے۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَائِزِ كَمْ هُوَ؟

جنازہ میں کتنی تکبیرات ہیں؟

خلاصۃ المرام: جنازہ میں کتنی تکبیرات ہیں۔

نمبر ۱: امام ابو یوسفؒ زفرؒ کے ہاں نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات ہیں۔

نمبر ۲: تمام ائمہ اور جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں چار تکبیرات ہیں جو کہ فرض ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: جنازہ میں پانچ تکبیرات ہیں جیسا کہ ان روایات میں پایا جاتا ہے۔

۲۷۵۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۷۵۱: ابوبکرہ نے ابوداؤد سے نقل کیا۔

۲۷۵۲: ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا وَهْبٌ، قَالَا: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنَائِزِنَا فَيُكَبِّرُ أَرْبَعًا. فَكَبَّرَ يَوْمًا خَمْسًا، فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ، فَقَالَ: (كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا). وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهِ، فَقَالَ: (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا أَوْ كَبَّرَهَا).

۲۷۵۲: ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقمؓ ہمارے جنازوں پر چار تکبیرات کہا کرتے تھے ایک دن انہوں نے پانچ تکبیرات کہیں تو ان سے دریافت کیا گیا تو ابوبکرہ کی روایت میں ان سے یہ جواب نقل کیا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ تکبیرات کہیں۔ اور ابن مرزوق کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیرات

کہا کرتے تھے یا کہیں۔

تخریج : ابو داؤد باب ٥٤، نمبر٣١٩٧، ترمذی فی الجنائز باب٣٧، نمبر١٠٢٣، ابن ماجه فی الجنائز باب٢٥، نمبر١٥٠٥۔

۲۷۵۳ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا (عَبْدُ الْأَعْلٰى أَنَّهُ صَلّٰى خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا .فَسَأَلَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، فَأَخَذَ بِيَدِهٖ، فَقَالَ : أَنَسِيْتَ ؟ قَالَ : لَا، وَلٰكِنِّيْ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَا أَتْرُكُهُ أَبَدًا) .

۲۷۵۳: عبدالاعلیٰ نے بیان کیا کہ میں نے زید بن ارقمؓ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز ادا کی تو انہوں نے پانچ تکبیرات کہیں ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے پوچھا تو انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا کیا تم بھول گئے؟ اس نے کہا نہیں لیکن میں نے اپنے خلیل ابوالقاسم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے پانچ تکبیرات کہی ہیں میں ان کو کبھی نہ چھوڑوں گا۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر٧٢۔

۲۷۵۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ (يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ التَّيْمِيِّ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عِيْسٰى مَوْلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، عَلٰى جَنَازَةٍ، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ : مَا وَهِمْتُ وَلَا نَسِيْتُ، وَلٰكِنِّيْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ، وَوَلِيُّ نِعْمَتِيْ، يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ : مَا وَهِمْتُ وَلَا نَسِيْتُ، وَلٰكِنِّيْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ هِيَ أَرْبَعٌ، لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُزَادَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَلَا يُنْقَصَ مِنْهُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ۔

۲۷۵۴: یحییٰ بن عبداللہ تیمی کہتے ہیں کہ میں حذیفہ بن یمان کے مولیٰ عیسیٰ کے ساتھ ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو عیسیٰ نے اس پر پانچ تکبیرات کہیں پھر ہماری طرف توجہ کر کے فرمایا نہ مجھے وہم ہوا اور نہ میں بھولا بلکہ میں اسی طرح تکبیرات کہہ رہا ہوں جیسے میرے مولیٰ و محسن حذیفہ بن یمان نے ایک جنازہ کی نماز ادا کی اور اس پر پانچ تکبیرات کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا نہ مجھے وہم ہوا اور نہ میں بھولا بلکہ میں نے اسی طرح تکبیرات کہی ہیں جیسا جناب رسول اللہ ﷺ نے کہی تھیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے یہ کہا ہے کہ

جنازے کی تکبیرات پانچ ہیں انہوں نے ان روایات سے دلیل حاصل کی ہے۔مگر دیگر علماء نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ تکبیرات چار ہیں ان سے کمی اور اضافہ درست نہیں۔انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه فی الجنائز ۳۰۳/۳۔

حاصل روایات : ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنازہ کی پانچ تکبیرات ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ و تابعین سے ثابت ہیں پس اتنی کہی جائیں گی۔

مؤقف فریق ثانی: جنازے کی تکبیرات چار ہیں اس سے زیادہ نہ کہی جائیں۔مندرجہ ذیل روایات اس کو ثابت کرتی ہیں۔

۲۷۵۵ : بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ' قَالَ : ثَنَا هُدْبَةُ ' قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ (شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ ' فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا) .

۲۷۵۵: یحییٰ بن کثیر نے عبداللہ بن ابی قتادہؓ سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں اس جنازے میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا جو آپ نے ایک میت کا ادا کیا تو اس میں چار تکبیرات کہیں۔

۲۷۵۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ' قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ' عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حِبَّانَ ' عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى النَّجَاشِيِّ أَرْبَعًا) .

۲۷۵۶: سعید بن میناء نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے جنازے میں چار تکبیرات کہیں۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب٦٤ ' مسلم فی الجنائز نمبر٦٤۔

۲۷۵۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ' قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ .ح .

۲۷۵۷: ابوالولید نے شریک سے روایت نقل کی ہے۔

۲۷۵۸ : وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' قَالَ : ثَنَا سَعِيدٌ ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ .ح .

۲۷۵۸: سعید نے ہشیم سے روایت نقل کی ہے۔

۲۷۵۹ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ' عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ ' عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ' عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى قَبْرِ فُلَانَةَ ' فَكَبَّرَ أَرْبَعًا) .

۲۷۵۹: خارجہ بن زید نے زید بن ثابتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فلانہؓ کی قبر پر نماز پڑھی تو

چار تکبیرات کہیں۔

۲۷۶۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ قَالَ : ثَنَا سُوَيْدٌ أَبُو حَازِمٍ قَالَ : حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَرْبَعًا) .

۲۷۶۰: عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیرات کہیں۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر ۶۵۔

۲۷۶۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ : (تُوُفِّيَ أَبُو شُرَيْحَةَ فَصَلَّى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا .فَقُلْنَا : مَا هٰذَا ؟ فَقَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ) .

۲۷۶۱: سلمان مؤذن کہتے ہیں کہ ابوشریحہ کی وفات ہوئی تو زید بن ارقم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور اس پر چار تکبیرات کہیں' ہم نے کہا یہ کیا ہے تو انہوں نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا۔

۲۷۶۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِيهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُودُ فُقَرَاءَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهُ أُخْبِرَ بِامْرَأَةٍ مَاتَتْ فَدَفَنُوهَا لَيْلًا فَلَمَّا أَصْبَحَ آذَنُوهُ فَمَشَى إِلَى قَبْرِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا)

۲۷۶۲: زہری نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فقراء اہل مدینہ کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے آپ کو ایک عورت کے متعلق بتلایا گیا کہ وہ فوت ہوگئی ہے اور صحابہ کرام نے اسے رات کو دفن کر دیا ہے جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام نے اس کی اطلاع دی پس آپ اس کی قبر کی طرف تشریف لے گئے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیرات کہیں۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۶۴' مسلم فی الجنائز نمبر ۶۸' ترمذی فی الجنائز باب ۴۷' نمبر ۱۰۳۷۔

۲۷۶۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا أَبِي قَالَ : سَمِعَ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۷۶۳: زہری نے ابوامامہ سے انہوں نے کسی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۷۶۴ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَجَرِيِّ

قَالَ : (صَلّٰی بِنَا ابْنُ أَبِیْ أَوْفٰی عَلٰی ابْنَةٍ لَهُ فَکَبَّرَ عَلَیْهَا أَرْبَعًا ثُمَّ وَقَفَ فَانْتَظَرْنَا بَعْدَ الرَّابِعَةِ تَسْلِیْمَهُ، حَتّٰی ظَنَنَّا أَنَّهُ سَیُکَبِّرُ الْخَامِسَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ : أَرَاکُمْ ظَنَنْتُمْ أَنِّیْ سَأُکَبِّرُ الْخَامِسَةَ وَلَمْ أَکُنْ لِأَفْعَلَ ذٰلِکَ وَهٰکَذَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ) .

۲۷۶۴: ابراہیم الہجری کہتے ہیں کہ ہمیں ابن ابی اوفیؓ نے اپنی ایک بیٹی کی نماز جنازہ پڑھائی تو اس پر انہوں نے چار تکبیرات کہیں پھر رک گئے تو ہم نے چوتھی تکبیر کے بعد سلام کا انتظار کیا یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان گزرا کہ وہ پانچویں تکبیر کہیں گے پھر انہوں نے سلام پھیرا پھر کہنے لگے میرا خیال ہے کہ تم نے گمان کیا کہ میں پانچویں تکبیر کہوں گا مگر میں ایسا کرنے والا نہیں اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے پایا ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الجنائز باب ٢٤ نمبر ١٥٠٣۔

۲۷۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْحَوْضِیُّ قَالَ . ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْهَجَرِیِّ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .

۲۷۶۵: خالد بن عبداللہ نے الہجری سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۷۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْهَجَرِیِّ فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۲۷۶۶: شعبہ نے الہجری سے پھر انہوں نے اپنی اسند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۷۶۷ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعٰی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَکَبَّرَ عَلَیْهِ أَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتٍ).

۲۷۶۷: سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی اس دن اطلاع دی جس دن اس کا انتقال ہوا پھر آپ عیدگاہ کی طرف نکلے اور صحابہ کرام کو صف میں کھڑا کیا اور جنازہ میں چار تکبیرات کہیں۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ٦٤ مسلم فی الجنائز ٦٣/٦٢ ترمذی فی الجنائز باب ٣٧١ نمبر ١٠٢٢۔

۲۷۶۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۷۶۸: سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی

ہے۔

۲۷۶۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۲۷۶۹: سعید بن المسیب نے بعض اصحاب نبی ﷺ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۲۷۷۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ أَبِيْ غَالِبٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ عَلَى الْمَيِّتِ) . وَقَالُوْا فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا قَبْلَ الْمَرَّةِ الَّتِيْ كَبَّرَ فِيْهَا خَمْسًا .وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَقَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ خِلَافَهُ إِلَّا لِمَعْنًى قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ .وَهُوَ مَا رَوَاهُ عَنْهُ سُلَيْمَانُ الْمُؤَذِّنُ فِيْ صَلَاتِهٖ عَلٰى أَبِيْ شُرَيْحَةَ فِيْ تَكْبِيْرِهٖ عَلَيْهِ أَرْبَعًا .وَيَحْتَمِلُ تَكْبِيْرُهُ عَلٰى تِلْكَ الْجَنَازَةِ خَمْسًا، أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِأَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ الْمَيِّتِ أَنْ يُكَبَّرَ عَلَيْهِ خَمْسًا، لِأَنَّهُ مِنْ أَهْلِ "بَدْرٍ "فَإِنَّهُمْ كَانُوْا يُفَضَّلُوْنَ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ، عَلٰى مَا يُكَبَّرُ عَلٰى غَيْرِهِمْ .

۲۷۷۰: ابو غالب نے انسؓ سے کہ جناب نبی اکرم ﷺ میت پر چار تکبیرات کہتے تھے۔ ان علماء نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جو شروع باب میں مذکور ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ چار تکبیرات کہتے تھے اس مرتبہ کے علاوہ جب انہوں نے پانچ کہیں۔ اور یہ کہنا ممکن نہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو جو عمل کرتے دیکھا اس کے خلاف عمل کیا ہو اور وہ وہی روایت ہے جس کو ربیع موذن نے ابوشریحہ رضی اللہ عنہ کے جنازے کے سلسلہ میں ہے کہ آپ نے اس میں چار تکبیرات پڑھیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس جنازہ میں پانچ تکبیرات پڑھے ہوں۔ اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کا ان پر پانچ تکبیرات کہنا اس میت کی وجہ سے ہو سکتا ہے کیونکہ وہ بدری ہیں اور وہ اہل بدر کو دوسروں پر تکبیرات سے فضیلت دیتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب۵۳، نمبر۳۱۹۴، ابن ماجه فی الجنائز باب۲۱، نمبر۱۴۹۴۔

راجح ومرجوح کے مابین محاکمہ:

حضرت زید بن ارقمؓ کی پہلی روایت سے جنازے پر چار تکبیر پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس موقع سے پہلے جس میں انہوں نے پانچ تکبیرات کہیں اور یہ تو جائز نہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کا اور فعل کرتے دیکھا ہو اور وہ اس کے خلاف کریں یہ بھی

ہوسکتا ہے کہ جب انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دوسرا عمل کرتے دیکھا ہو اور وہ ابوشریحہؓ والا واقعہ ہے کہ ان پر آپ نے چار تکبیرات کہیں اب اس جنازے پر پانچ تکبیریں کہنا یہ دو احتمال رکھتا ہے۔

نمبر ۲: خاص اس میت کا یہی حکم ہو کہ اس پر پانچ تکبیرات کہی جائیں کیونکہ وہ اہل بدر میں سے ہو اہل بدر کے متعلق صحابہ کرام میں ایک تکبیر زیادہ کہنے کا طریقہ تھا۔

۲۷۷۱ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ .ح .

۲۷۷۱: ابوبکرہ نے ابوداؤد سے روایت نقل کی۔

۲۷۷۲ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ : قَالَ عُمَرُ : كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ خَمْسٌ وَأَرْبَعٌ، فَأَمَرَ عُمَرُ النَّاسَ بِأَرْبَعٍ -يَعْنِيْ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ . -

۲۷۷۲: سعید بن المسیّب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ چار اور پانچ تکبیرات تھیں مگر عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ میں چار کا حکم فرمایا۔

۲۷۷۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدٍ (يَعْنِي ابْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ) عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُوْنَ فِي التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَائِزِ، لَا تَشَاءُ أَنْ تَسْمَعَ رَجُلًا يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ سَبْعًا، وَآخَرَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ خَمْسًا، وَآخَرَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا إِلَّا سَمِعْتَهُ، فَاخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ، فَكَانُوْا عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى قُبِضَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَأَى اخْتِلَافَ النَّاسِ فِيْ ذٰلِكَ، شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ جِدًّا، فَأَرْسَلَ إِلَى رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ : إِنَّكُمْ -مَعَاشِرَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -مَتٰى تَخْتَلِفُوْنَ عَلَى النَّاسِ، يَخْتَلِفُوْنَ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَمَتٰى تَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى أَمْرٍ يَجْتَمِعُ النَّاسُ عَلَيْهِ؛ فَانْظُرُوْا أَمْرًا تَجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَكَأَنَّمَا أَيْقَظَهُمْ .فَقَالُوْا : نِعْمَ مَا رَأَيْتَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَأَشِرْ عَلَيْنَا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : بَلْ أَشِيْرُوْا أَنْتُمْ عَلَيَّ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ .فَتَرَاجَعُوا الْأَمْرَ بَيْنَهُمْ، فَأَجْمَعُوْا أَمْرَهُمْ عَلٰى أَنْ يَجْعَلُوا التَّكْبِيْرَ عَلَى الْجَنَائِزِ، مِثْلَ التَّكْبِيْرِ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ، أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ، فَأُجْمِعَ أَمْرُهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَدَّ الْأَمْرَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى أَرْبَعِ تَكْبِيْرَاتٍ بِمَشُوْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ وَهُمْ حَضَرُوْا

مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَوَاهُ حُذَيْفَةُ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَكَانَ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ أَوْلٰى مِمَّا قَدْ كَانُوْا عَلِمُوْا .فَذٰلِكَ نَسْخٌ لِمَا قَدْ كَانُوْا عَلِمُوْا، لِأَنَّهُمْ مَأْمُوْنُوْنَ عَلٰى مَا قَدْ فَعَلُوْا كَمَا كَانُوْا مَأْمُوْنِيْنَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَوْا . وَهٰكَذَا كَمَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْقِيْتِ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ، وَتَرْكِ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ .فَكَانَ إِجْمَاعُهُمْ عَلٰى مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ حُجَّةً وَإِنْ كَانُوْا قَدْ فَعَلُوْا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ. فَكَذٰلِكَ مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فَهُوَ حُجَّةٌ وَإِنْ كَانُوْا قَدْ عَلِمُوْا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ. وَمَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ، وَأَجْمَعُوْا عَلَيْهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ نَاسِخٌ لِمَا قَدْ كَانَ فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ نَاسِخًا، وَقَدْ كَبَّرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۲۷۷۳: حماد نے ابراہیمؒ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور لوگوں کا جنازہ کی تکبیرات کے متعلق اختلاف تھا کسی سے سات' کسی سے پانچ اور کسی سے چار تکبیرات کی بات سنتا تھا ان کی حالت زمانہ ابوبکرؓ تک یہی رہی جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور لوگوں کو اس میں مختلف پایا ان پر ان کا اختلاف گراں گزرا تو آپ نے اصحاب رسول ﷺ کی مجلس شوریٰ کو بلایا اور فرمایا تم وہ لوگ ہو جن کو صحبت نبوت میسر آئی ہے جب تم لوگوں میں اختلاف ہوگا تو بعد والے لوگ بھی اختلاف کریں گے اور جب تم ایک بات پر اتفاق کر لو گے تو اور لوگ بھی ایک بات پر جمع ہو جائیں گے تم اجتماعی بات دیکھو گویا ان کو خبردار کیا انہوں نے کہا آپ کی رائے بہت خوب ہے آپ ہمیں اشارہ فرمائیں تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بلکہ تم مجھے مشورہ دو میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں۔ چنانچہ انہوں نے معاملے کو ایک دوسرے پر لوٹایا اور اس بات پر اتفاق کیا کہ جنازے کی تکبیرات عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی طرح (ایک رکعت میں) چار تکبیرات ہوں اور اس پر سب کا اتفاق ہو گیا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس سلسلہ میں معاملے کو چار تکبیرات کی طرف اصحاب رسول اللہ ﷺ کے مشورہ سے لوٹایا حالانکہ وہ حضرت حذیفہ اور زید ارقم رضی اللہ عنہ والی روایت میں مذکور نبوی عمل کے وقت خود موجود تھے۔ پس انہوں نے جو کچھ کیا وہ ان کے ہاں اس سے اولیٰ تھا جس کو وہ جانتے تھے۔ پس یہ اس کے تھے ناسخ ہوا جس کو وہ جانتے تھے کیونکہ وہ اپنے اس فعل میں بھی مامون تھے۔ یہ اسی طرح ہے جیسا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد شراب کی حد مقرر کرنے میں اتفاق کیا اور ام ولدہ کی فروخت ترک کرنے پر اجماع کیا۔ ان کا اجماع اس بات کے لئے ہے جس پر انہوں نے اتفاق کیا وہ حجت ہے۔ اگرچہ انہوں نے زمانہ نبوت میں اس کے خلاف کیا تھا۔ پس اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد

جنازے کی چار تکبیرات پر انہوں نے اجماع کرلیا وہ بھی محبت ہے اگر چہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے جو جانا اور جو کیا وہ اس کے خلاف تھا اور جس بات کو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد اجماع کیا وہ اس کے لئے ناسخ تھا جو آپ ﷺ نے کہا اگر کوئی معترض کہے کہ یہ کس طرح ناسخ بن سکتا ہے۔ جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کے بعد چار سے زائد تکبیرات کہیں اور اس سلسلہ میں ذیل کے آثار پیش کیے۔

تخریج : مصنفه ابن ابی شیبه ۴۹۵/۲۔

حاصل اثر : اس اثر سے معلوم ہوا کہ جنازے کی چار تکبیرات پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا تھا اور عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کے مشورہ سے معاملے کو چار تکبیرات کی طرف لوٹا دیا حالانکہ تمام صحابہ کرام یا ان میں سے اکثریت اس موقعہ پر موجود تھی جو حذیفہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہے جو کچھ انہوں نے کہا وہ اس سے اولیٰ تھا جس کو وہ جانتے تھے اور یہ اس کے لئے نسخ تھا جو وہ جانتے تھے کیونکہ جو کچھ انہوں نے کیا وہ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط نسبت کرنے میں مامون و محفوظ ہیں جس طرح کہ وہ آپ سے روایت کرنے میں محفوظ ہیں کہ وہ کوئی غلط بات آپ کی طرف منسوب کریں اور اس اجماع کی دوسری نظیر حد شراب اور ام ولدہ کی بیع کے ترک پر اجماع کرنے کی طرح ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ اجماع حجت ہے اگر چہ زمانہ رسول اللہ ﷺ میں ان میں سے بعض نے اس کے خلاف بھی عمل کیا ہو تکبیرات جنازہ کی تعداد پر اجماع اسی قسم سے ہے اور یہ آپ کے ایک قول و عمل پر اجماع ہے۔

اگر چہ پہلے بعض ایک فعل کو اپناتے تھے تو دوسرے دوسرے فعل کو اور یہ اجماع چونکہ آپ کے آخری عمل کو دیکھ کر کیا گیا اس لئے یہ پہلے عمل کا ناسخ ہے۔

ایک اہم اشکال:

چار تکبیرات والی روایت کس طرح ناسخ ہے اگر زائد تکبیرات والی روایات منسوخ ہوتیں تو حضرت علیؓ سہل بن حنیفؓ کے جنازے پر چار سے زائد تکبیرات نہ کہتے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۲۷۷۴: مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ' قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ' قَالَ : ثَنَا عَامِرٌ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّ عَلِيًّا صَلّٰى عَلٰى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ' فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا.

۲۷۷۴: عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ علیؓ نے سہل بن حنیف کی نماز جنازہ پڑھی تو چھ تکبیرات کہیں۔ ان سے کہا جائے گا۔ انہوں نے یہ اس لئے کیا کیونکہ وہ صحابی اہل بدر سے تھے اور ان پر نماز جنازہ پڑھنے میں یہی حکم تھا اور دوسروں پر پڑھی جانے والی نماز میں ان پر زیادہ تکبیرات پڑھی جائیں گی۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۲۷۷۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ' قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى' قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ' قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى عَلٰى قَتَادَةَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا. قِيْلَ لَهُ : إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ

لِأَنَّ أَهْلَ بَدْرٍ كَانَ كَذٰلِكَ حُكْمُهُمْ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ، يُزَادُ فِيهَا مِنَ التَّكْبِيرِ، عَلَى مَا يُكَبَّرُ عَلَى غَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ .وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ۔

۲۷۷۵: موسیٰ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ علیؓ نے قتادہ کی نماز جنازہ میں سات تکبیرات کہیں۔

حل اشکال:

حضرت علیؓ نے یہ عمل بدری صحابہ کرام کی فضیلت کے پیش نظر کیا اہل بدر کی نماز جنازہ کا یہی حکم ہے دوسروں کے جنازہ کی نسبت ان پر زائد تکبیر کہی جائے گی اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۲۷۷۶ :أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيَّ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى جَنَازَةٍ، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ (إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ) ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ عَلَى جَنَائِزَ، كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَيْهَا أَرْبَعًا .

۲۷۷۶: عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ میں نے علیؓ کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے پانچ تکبیرات کہیں پھر متوجہ ہو کر فرمایا یہ بدری صحابی ہیں پھر میں نے علیؓ کے ساتھ کئی جنازے ادا کئے مگر ان میں آپ نے چار تکبیرات کہیں۔

۲۷۷۷ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ : صَلَّى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ سِتًّا، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ : إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ .

۲۷۷۷: عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ علیؓ نے سہل بن حنیفؓ کی نماز جنازہ ادا کی اس پر چھ تکبیرات کہیں پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ اہل بدر سے ہے۔

۲۷۷۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : أَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ : كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا، وَعَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا، وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا .فَهٰكَذَا كَانَ حُكْمُ الصَّلَاةِ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ .

۲۷۷۸: عبد خیر نے روایت کی ہے کہ علیؓ اہل بدر پر چھ تکبیرات سے جنازہ پڑھتے اور دیگر اصحاب نبی ﷺ پر پانچ اور عام لوگوں پر چار تکبیرات سے جنازہ پڑھتے تھے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سے زائد تکبیرات اصحاب بدر کے اعزاز کے لئے پڑھی جاتی تھیں اور عام لوگوں پر چار تکبیر سے جنازہ حضرت علیؓ کا معمول تھا اصحاب بدر کی یہ خصوصیت مسلم ہے جیسا اس اثر میں ہے۔

۲۷۷۹ :وَقَدْ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ جَعْفَرٍ' قَالَ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ' قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ' قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ' وَهَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ' وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ' فَكَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعًا .قَالَ هَمَّامٌ : وَجَمَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ النَّاسَ عَلٰى أَرْبَعٍ إِلَّا عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ' فَإِنَّهُمْ كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ عَلَيْهِمْ خَمْسًا' وَسَبْعًا' وَتِسْعًا .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا إِنَّمَا كَانُوْا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ الْأَرْبَعِ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا كَانَ عَلٰى غَيْرِ أَهْلِ بَدْرٍ' وَتَرَكُوْا حُكْمَ أَهْلِ بَدْرٍ عَلٰى مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ .فَمَا رُوِيَ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَرْقَمَ' مِمَّا ذَكَرْنَا' إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ كَانَ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ' فِيْمَا نَرٰى' وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۲۷۷۹: سلیمان بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے اسود بن یزید ہمام بن حارث اور ابراہیم نخعیؒ کے پیچھے نمازِ جنازہ ادا کی یہ سب چار تکبیر سے جنازہ ادا کرتے تھے۔ ہمام کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اہل بدر کے علاوہ بقیہ امت پر نمازِ جنازہ کے لئے صحابہ کرام کو جمع کیا گویا اہل بدر اس عموم سے مستثنیٰ ہیں اصحاب بدر پر خصوصیت کے ساتھ پانچ' سات' نو تکبیرات بھی پڑھی گئی ہیں۔ مذکورہ روایات سے یہ دلالت مل گئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں اجماع کیا کہ تکبیرات چار ہیں اور یہ حکم کو چار سے زیادہ پر برقرار رکھا پس جو روایت ہم نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے وہ اس لئے نقل کی ہے کہ انہوں نے یہی رخ اختیار کیا ہے۔ جیسا ہماری رائے ہے (واللہ اعلم)

حاصل روایات: ان روایات سے اہل بدر پر چار سے زائد تکبیرات کا ثبوت ملتا ہے جبکہ دیگر پر علیؓ کا عمل بھی چار تکبیر پڑھنے کا تھا پس فاروق اعظمؓ کے زمانے میں اہل بدر کے علاوہ دوسرے لوگوں کے جنازے پر چار تکبیر کا اتفاق ہوا تھا اور جن صحابہ کرام سے چار سے زائد تکبیرات منقول ہیں وہ بدریین صحابہ کی خصوصیت کی وجہ سے ہے فلہٰذا ان کے عمل سے اس اجماع پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اب زید بن ارقم اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کی روایت کا آسان محمل نکل آیا اور چار تکبیر کا حکم ثابت رہا۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ایک روایت اور اس کا مفہوم۔

۲۷۸۰ :وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' وَقَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ' قَالَ : أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ' عَنِ الشَّعْبِيِّ' عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ' قَالَ : قَدِمَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ' فَمَاتَ لَهُمْ مَيِّتٌ' فَكَبَّرُوْا عَلَيْهِ خَمْسًا' فَأَرَدْتُ أَنْ لَا أُحَيِّيَهُمْ' فَأَخْبَرْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' فَقَالَ : لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مَعْلُوْمٌ .فَهٰذَا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِي اخْتِلَافِ حُكْمِ الصَّلَاةِ عَلَى الْبَدْرِيِّيْنَ' وَعَلٰى غَيْرِهِمْ .فَكَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ أَرَادَ بِقَوْلِهِ (لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ مَعْلُوْمٌ) أَيْ لَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ

يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا' لَا يُجَاوَزُ إِلَى غَيْرِهِ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ.

۲۷۸۰: شعبی نے علقمہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ اہل شام میں سے کچھ لوگ آئے ان میں ایک آدمی کا انتقال ہو گیا انہوں نے اس کے نماز جنازہ میں پانچ تکبیرات کہیں میں نے چاہا کہ میں ان سے جھگڑوں تو میں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو خبر دی تو انہوں نے کہا اس میں کوئی چیز مقرر نہیں۔ اس میں احتمال یہ ہے بدر یین کے متعلق نماز میں تکبیرات کا اختلاف اور اسی طرح غیر بدر یین کے متعلق ایسا نہیں کہ جس سے دوسرے کی طرف تجاوز نہ ہو سکتا ہو۔ اس میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں دوسروں کی تجاوز نہ کر سکتے ہوں بلکہ تمام لوگوں پر نماز میں تکبیر کہی جائے گی۔ یہ روایت دیگر الفاظ سے بھی مروی ہے۔

اللُّغَاتُ: الاحبهم۔ جھگڑنا۔

لیس فیه شیء معلوم اس قول میں ایک احتمال یہ ہے کہ تکبیرات جنازہ میں بدر یین اور غیر بدر یین کے متعلق تعداد تکبیر کا اختلاف ہے اس لئے اس میں ایک ایسی مقررہ حد نہیں کہ جس کی خلاف ورزی درست نہ ہو۔

یہ روایت دوسری سند سے اس طرح ہے۔

۲۷۸۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ' قَالَ : ثَنَا الشَّيْبَانِيُّ' قَالَ : ثَنَا عَامِرٌ' عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ' فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ (إِذَا تَقَدَّمَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا بِمَا كَبَّرَ' فَإِنَّهُ لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ) . وَهٰذَا -عِنْدَنَا -مَعْنَاهُ مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا' لِأَنَّ الْإِمَامَ قَدْ يُصَلِّي حِينَئِذٍ عَلَى الْبَدْرِيِّينَ وَعَلَى غَيْرِهِمْ. فَإِنْ صَلَّى عَلَى الْبَدْرِيِّينَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِمْ كَمَا يُكَبِّرُ عَلَى الْبَدْرِيِّينَ' وَذٰلِكَ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ' فَكَبِّرُوا مَا كَبَّرَ. وَإِنْ صَلَّى عَلَى غَيْرِ الْبَدْرِيِّينَ' فَكَبَّرَ أَرْبَعًا كَمَا يُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ' فَكَبِّرُوا كَمَا كَبَّرَ' لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ فِي التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى جَمِيعِ النَّاسِ مِنَ الْبَدْرِيِّينَ وَغَيْرِهِمْ' لَا يُجَاوَزُ ذٰلِكَ إِلَى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ.

۲۷۸۱: عامر نے علقمہ بن قیس سے نقل کیا کہ میں نے یہ بات عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بتلائی تو انہوں نے فرمایا جب کوئی دوسرا امامت کرائے تو جتنی تکبیرات وہ کہے اتنی تم کہو کیونکہ لا وقت ولا عدد۔ اس کا وقت و عدد متعین نہیں مطلب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ امام بدر یین پر نماز پڑھ رہا ہو اور ان کی وجہ سے تکبیرات میں اضافہ نو تک درست ہے تو تم بھی اقتداء میں اتنی تکبیرات سے جنازہ ادا کرو یا غیر بدری صحابہ کرام پر نماز پڑھ رہا ہو تو وہ چار پڑھے تو جتنی تکبیرات وہ کہے تم اتنی کہو اس نماز کا کوئی وقت متعین نہیں اور تمام لوگ خواہ وہ بدری ہوں یا غیر بدری ان میں تکبیر کی کوئی ایسی

تعداد نہیں کہ جس سے دوسرے کی طرف تجاوز نہ ہو سکے بلکہ بدر یین میں دوسروں کی نسبت زیادہ پڑھی جائیں گی۔
یہی روایت ایک اور سند اور متن کے ساتھ۔

۲۷۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : التَّكْبِيْرُ عَلَى الْجَنَازَةِ لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ إِنْ شِئْتَ خَمْسًا وَإِنْ شِئْتَ سِتًّا .فَهٰذَا مَعْنَاهُ غَيْرُ مَعْنٰى مَا حَكٰى عَامِرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ وَمَا حَكٰى عَامِرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ مِنْ هٰذَا فَهُوَ أَثْبَتُ لِأَنَّ عَامِرًا قَدْ لَقِيَ عَلْقَمَةَ وَأَخَذَ عَنْهُ أَبُوْ إِسْحَاقَ فَلَمْ يَلْقَهُ وَلَمْ يَأْخُذْ عَنْهُ وَلِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي التَّكْبِيْرِ أَنَّهُ أَرْبَعٌ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ .

۲۷۸۲ : علقمہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جنازہ کی تکبیر نہ اس کا وقت ہے اور نہ گنتی اگر چاہو تو پانچ اور اگر چاہو تو چھ۔ اسکا معنیٰ اس کے علاوہ ہے جو عامر نے بیان کیا اور عامر کی علقمہؒ سے روایت زیادہ پختہ ہے کیونکہ عامر کی تو علقمہ سے ملاقات ثابت ہے اور ابواسحاق کی اس سے ملاقات بھی ثابت نہیں اور نہ اس نے اس سے روایت بھی حاصل نہیں کی کیونکہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ان سے چار تکبیرات نقل کی گئی ہیں۔

حاصل روایات: اس روایت کا عامر کی روایت کے مقابلہ میں معنی مختلف ہے مگر عامر کی روایت اس سے پختہ ہے کیونکہ عامر کی خود علقمہ سے ملاقات اور حصول علم ثابت ہے جبکہ ابواسحاق کی علقمہ سے ملاقات ہی ثابت نہیں چہ جائیکہ حصول روایت ہو پس یہ روایت منقطع ہے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری روایت میں چار تکبیرات کا تذکرہ ہے وہ یہ روایت ہے۔

۲۷۸۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ (اَلتَّكْبِيْرُ عَلَى الْجَنَائِزِ أَرْبَعٌ كَالتَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ) .

۲۷۸۳ : علی بن اقمر نے ابوعطیہ سے انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ عیدین کی طرح جنازے کی چار تکبیرات ہیں۔

۲۷۸۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ .ح .

۲۷۸۴ : فہد نے ابونعیم سے روایت کی ہے۔

۲۷۸۵ : وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْعِيْدَيْنِ أَرْبَعٌ كَالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ .

۲۷۸۵ : علی بن اقمر نے ابوعطیہ انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عیدین کی تکبیرات چار ہیں جیسا کہ نماز جنازہ میں۔

۲۷۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ

فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ لَمَّا سُئِلَ عَنِ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَخْبَرَ أَنَّهُ أَرْبَعٌ وَأَمَرَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ عَلْقَمَةَ أَنْ يُكَبِّرُوْا مَا كَبَّرَ أَئِمَّتُهُمْ .فَلَوِ انْقَطَعَ الْكَلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ لَكَانَ وَجْهُ حَدِيْثِهِ عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّ أَصْلَ التَّكْبِيْرِ عِنْدَهُ أَرْبَعٌ وَعَلٰى أَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ مَنْ يُكَبِّرُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ كَبَّرَ كَمَا كَبَّرَ إِمَامُهُ لِأَنَّهُ قَدْ فَعَلَ مَا قَدْ قَالَهُ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ يَذْهَبُ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ وَلٰكِنَّ الْكَلَامَ لَمْ يَنْقَطِعْ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ (لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ) . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَعْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ (لَا وَقْتَ عِنْدِيْ لِلتَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ وَلَا عَدَدَ) عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَهْلِ بَدْرٍ وَغَيْرِهِمْ .أَيْ لَا وَقْتَ وَلَا عَدَدَ فِي التَّكْبِيْرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّاسِ جَمِيْعًا وَلٰكِنْ جُمْلَتُهُ لَا وَقْتَ لَهَا وَلَا عَدَدَ إِنْ كَانَ أَهْلُ بَدْرٍ -هٰكَذَا حُكْمُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ وَالصَّلَاةِ عَلٰى غَيْرِهِمْ عَلٰى مَا رَوٰى عَنْهُ أَبُوْ عَطِيَّةَ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَكْثَرِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاتِهِمْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ أَنَّهُمْ كَبَّرُوْا فِيْهَا أَرْبَعًا .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

۲۷۸۶: شعبہ نے علی بن اقمر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ یہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہ جب ان سے جنازے کی تکبیرات کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے تو وہ چار بتلاتے ہیں اور روایت علقمہ میں ان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اسی قدر تکبیرات کہیں جتنی ان کے ائمہ کہیں اگر بات یہاں پر ختم ہو جاتی تب بھی ہمارے ہاں ان کے کلام کی توجیہ ہے۔ کہ اصل تکبیرات ان کے ہاں چار ہیں اور وہ شخص جو چار سے زیادہ تکبیرات پڑھنے والا ہو تو اس کی اقتداء میں امام کی طرح تکبیرات کہے کیونکہ اس نے وہ فعل کیا جس کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے۔ امام ابو یوسف اسی قول کو اختیار کرتے تھے۔ مگر بات یہاں تک منقطع نہیں ہوتی بلکہ انہوں نے کہا اس نماز کا نہ وقت ہے اور نہ عدد تکبیرات ہے۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ان کے قول "لا وقت عندی للتکبیر فی الصلاۃ علی الجنائز ولا عدد" الحدیث کا معنیٰ وہی ہے جو ہم نے اہل بدر اور دیگر کے متعلق ذکر کیا ہے یعنی تمام لوگوں پر نماز جنازہ میں تکبیر کے لئے وقت وعدد۔ اب ان کا جملہ لا وقت لها ولا عدد کا مطلب یہ ہے کہ جب اہل بدر ہوں تو پھر تکبیرات میں وقت وعدد نہیں ان پر نماز کا حکم اسی طرح ہے اور دوسروں پر نماز اسی طرح پڑھی جائے گی جیسا ابو عطیہ نے نقل کیا۔ تاکہ کسی روایت کا تضاد نہ رہے۔ پھر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثریت کو پایا کہ وہ جنائز میں چار تکبیرات کہتے تھے۔ چند روایات درج ذیل ہیں۔

حاصل کلام: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جنازے کی تکبیرات کا سوال ہوتا ہے تو وہ چار بتلاتے ہیں اور حدیث علقمہ میں ان کو ائمہ کی اقتداء میں اسی قدر تکبیرات کا حکم فرماتے ہیں اگر بات یہاں تک ختم ہو جاتی تو ان کی بات کا مفہوم ہمارے ہاں یہ تھا کہ اصل تو چار تکبیرات ہیں اور اگر کوئی پانچ تکبیرات والے امام کی اقتداء کرے تو اقتداء وہ زائد تکبیرات کہہ لے اور ہمارے بعض علماء جیسے

امام ابو یوسفؒ اسی کے قائل ہیں مگر بات تو اس سے کچھ آگے ہے کہ انہوں نے لا وقت ولا عدد بھی فرمایا ہے تو اب اس کلام کا مطلب یہ ہے میرے نزدیک نماز جنازہ میں تکبیر کا کوئی وقت نہیں۔ اہل بدر پر ان کے لحاظ سے اور دوسروں پر چار تکبیر ہوں گی یعنی تمام لوگوں پر جنازے کی تکبیرات میں وقت و عدد یعنی اگر وہ اہل بدر ہوں گے تو یہی حکم ہوگا اور دوسروں پر نماز کی تکبیرات میں ابوعطیہ والی روایت کا لحاظ ہوگا تا کہ دونوں روایات میں تضاد نہ رہے مطلب یہ ہے لا وقت و لا عدد والی روایت اصحاب بدر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ خاص ہے اور ابوعطیہ والی روایت میں عام لوگوں کا حکم بیان فرمایا۔

دلیل کا نیا انداز:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جنازے پڑھائے اور ان کے جنازے پڑھے گئے انہوں نے چار تکبیرات کا اہتمام کیا جیسا ان روایات سے ظاہر ہے۔

۲۷۸۷ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، جَمَعَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ، فَأَخْبَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِمَا رَأَى، وَبِمَا سَمِعَ، فَجَمَعَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيْرَاتٍ كَأَطْوَلِ الصَّلَوَاتِ، صَلَاةِ الظُّهْرِ .

۲۷۸۷: ابووائل کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کر کے پوچھا کہ جنازے کی تکبیرات کتنی ہیں ہر ایک نے جو سنا تھا اور دیکھا تھا بتلا دیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چار تکبیرات پر جمع کر دیا جو طویل پڑھی جانے والی ظہر کے برابر طویل ہوں گی۔ یہ روایت اس کے خلاف ہے جو رائے حضرت عمر اور علی رضی اللہ عنہما اہل بدر کے سلسلہ میں رکھتے تھے کہ ان پر چار سے زیادہ تکبیرات کہی جا ئیں۔

۲۷۸۸ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى، قَالَ : صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى زَيْنَبَ بِالْمَدِيْنَةِ، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا .

۲۷۸۸: عبدالرحمن بن ابزی کہتے ہیں کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ام المومنین زینبؓ پر مدینہ میں نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے چار تکبیرات کہیں۔

۲۷۸۹ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا عُمَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى يَزِيْدَ بْنِ الْمُكَفِّفِ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا .

۲۷۸۹: عمیر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے علیؓ کے ساتھ یزید بن المکفف پر نماز جنازہ ادا کی تو انہوں نے چار تکبیرات کہیں۔

۲۷۹۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ: ثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ عُمَيْرٍ مِثْلَهُ.

۲۷۹۰: ابوبکرہ نے ابواحمد سے انہوں نے مسعر انہوں نے عمیر سے اسی طرح روایت کی۔

۲۷۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ: ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيْدٍ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۷۹۱: اسماعیل بن ابی خالد نے کہا کہ میں نے عمیر بن سعید سے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۷۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ: ثَنَا قَبِيْصَةُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

۲۷۹۲: اعمش نے عمیر بن سعید سے انہوں نے علیؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۷۹۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، صَلّٰى عَلٰى جَنَائِزِ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيْهِ، وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِمْ أَرْبَعًا.

۲۷۹۳: موسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں عثمان بن عفانؓ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک تھا انہوں نے مردوں اور عورتوں کا اکٹھا جنازہ پڑھایا مردوں کو اپنے قریب اور عورتوں کو قبلہ کے قریب کیا پھر ان پر چار تکبیرات کہیں۔

۲۷۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا.

۲۷۹۴: زید بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ؓ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی تو انہوں نے اس میں چار تکبیریں کہیں۔

۲۷۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: ثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، وَكَانَ مِنْ كُبَرَاءِ الْأَنْصَارِ وَعُلَمَائِهِمْ، وَأَبْنَاءِ الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا، مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْإِمَامُ، ثُمَّ يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ سِرًّا فِيْ نَفْسِهِ، ثُمَّ يَخْتِمَ الصَّلَاةَ فِي التَّكْبِيْرَاتِ الثَّلَاثِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ الَّذِيْ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ أُمَامَةَ مِنْ ذٰلِكَ، لِمُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الْفِهْرِيِّ، فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ مِثْلَ الَّذِيْ حَدَّثَكَ أَبُوْ أُمَامَةَ.

۲۷۹۵: ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے بتلایا یہ انصار کے سرداروں اور علماء سے تھے اور ان کے والد بدری صحابی تھے انہوں نے بتلایا کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتلایا کہ امام جنازے میں پہلی تکبیر کہے پھر فاتحہ الکتاب دل میں پڑھے پھر نماز کو تین مزید تکبیرات سے مکمل کرے۔

زہری کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ کی بات محمد بن سوید فہری کو بتلائی تو وہ کہنے لگے میں نے ضحاک بن قیس کو سنا کہ وہ حبیب بن مسلمہ سے اسی طرح بیان کرتے تھے جیسا تم ابوامامہ سے بیان کرتے ہو۔

۲۷۹٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَبَّرَ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْبَعًا .وَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرَيَانِهِ فِيْ أَهْلِ بَدْرٍ' أَنْ يُكَبِّرَ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ مَا جَاوَزَ الْأَرْبَعَ .

۲۷۹٦: ابواسحاق نے حسن بن علیؓ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے علیؓ پر چار تکبیرات کہیں۔

نوٹ: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور علیؓ کا عمل اس روایت کے خلاف ہے جو پہلے مذکور ہوئی کہ وہ اہل بدر پر چار سے زیادہ تکبیرات کے قائل تھے کیونکہ حسنؓ نے اپنے والد کے سلسلہ میں ان کے عمل وفرمان کی ترجمانی کی ہے۔

۲۷۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ' قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ' عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ' قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلٰى جَنَازَةٍ' فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا' وَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلٰى جَنَازَةٍ' فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا .

۲۷۹۷: ثابت بن عبید کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابتؓ کے پیچھے ایک جنازہ کی نماز ادا کی تو انہوں نے چار تکبیرات کہیں اور میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے جنازہ پڑھا تو انہوں نے بھی چار تکبیرات کہیں۔

۲۷۹۸ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ' قَالَ : حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ سَعْدٍ' قَالَ : صَلّٰى بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ .

۲۷۹۸: شرحبیل بن سعد کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پڑھایا تو انہوں نے چار تکبیرات کہیں۔

۲۷۹۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ' قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَلٰى جَنَازَةٍ .قَالَ (اجْتَمَعْتُمْ ؟) فَقُلْنَا : نَعَمْ' فَكَبَّرَ أَرْبَعًا .

۲۷۹۹: مہاجر ابوالحسن نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازبؓ کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے فرمایا

تم جمع ہو چکے ہم نے کہا جی ہاں تو انہوں نے چار تکبیرات سے نماز ادا کی۔

۲۸۰۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى جَنَائِزَ مِنْ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ، فَسَوّٰى بَيْنَهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرُوْنَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ، قَدْ كَانُوْا يُكَبِّرُوْنَ فِي صَلَاتِهِمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ غَيْرُهُمْ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ حُكْمُ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ، وَأَنَّ مَا زَادَ عَلَى التَّكْبِيرَاتِ الْأَرْبَعِ، فَإِنَّمَا كَانَ لِمَعْنًى خَاصٍّ، خُصَّ بِهِ بَعْضُ الْمَوْتٰى، مِمَّنْ ذَكَرْنَا، مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، عَلَى سَائِرِ النَّاسِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّكْبِيرَ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا، مِنْ بَعْدِ أَهْلِ بَدْرٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .وَكَانَ مَذْهَبُ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَسُفْيَانَ، وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَائِزِ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ .

۲۸۰۰: عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کئی لوگوں کے جنازے اکٹھے ادا کیے جن میں مرد اور عورتیں شامل تھیں انہوں نے ان کو برابر رکھا اور چار تکبیرات کہیں۔ یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کا تذکرہ ان آثار میں کیا گیا۔ وہ اپنی نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہتے تھے۔ پھر اس سلسلہ میں ان پر کوئی نکیر نہ کرتا تھا۔ پس اس سے ثبوت مل گیا کہ جنازے کی تکبیرات کا یہی حکم تھا اور جو چار سے زائد تکبیرات ہیں ان کی خاص وجہ ہے جس کے لئے بعض مرنے والے مخصوص ہیں جن کا ہم نے اہل بدر میں سے تذکرہ کیا بقیہ لوگوں کی بجائے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ جنازہ کی تکبیرات چار ہیں جو تمام لوگوں کے لئے لازم ہیں علاوہ اہل بدر کے جب تک دنیا باقی ہے۔ امام ابو حنیفہ سفیان ابو یوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا مذہب تکبیرات میں یہی ہے اور امام محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

حاصل روایات: یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازوں میں چار تکبیرات ہی کہہ رہے ہیں اور دوسرا کوئی نکیر و تنقید بھی نہیں کر رہا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جنازہ کی تکبیرات کا یہی حکم ہے اور جو چار سے زائد منقول ہیں اس کی خاص وجہ ہے اور وہ اہل بدر کی خصوصیت ہے اب اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ قیامت تک آنے والے سب لوگوں کے لئے سوائے بدر کے چار تکبیرات ہی کہی جائیں گی۔

یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد بن الحسن رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

اقوال تابعین رحمہم اللہ سے تائید:

مشہور تابعی محمد بن حنفیہ بھی اسی کے قائل تھے اثر ملاحظہ ہو۔

۲۸۰۱ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا أَبُو حَمْزَةَ عِمْرَانُ بْنُ أَبِي عَطَاءٍ، قَالَ : شَهِدْتُ وَفَاةَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ، فَوَلِيَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا .

۲۸۰۱: عمران بن ابی عطاء کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت طائف میں موجود تھا ان کے ولی محمد بن حنفیہ تھے انہوں نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیرات کہیں۔

۲۸۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي عَطَاءٍ، قَالَ : صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا .

۲۸۰۲: عمران بن ابی عطاء کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ کے پیچھے نماز جنازہ ادا کی جو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ تھی انہوں نے اس میں چار تکبیرات کہیں۔

نوٹ: یہ باب بھی نظر طحاویؒ سے خالی ہے البتہ چار تکبیرات کے سلسلہ میں کثرت سے روایات ذکر کیں اور صحابہ کرام اور تابعین کے عمل سے اس کو خوب مضبوط کیا فریق اوّل کی طرف سے دو صحابہ اور فریق ثانی کی طرف سے دس صحابہ کی روایات ذکر کی ہیں اور نو صحابہ کرام کا عمل ذکر کیا ہے اور اجماع صحابہ کو ایک مستقل دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشُّهَدَاءِ

شہداء پر نماز جنازہ کا حکم

خلاصۃ المرام: شہید وہ شخص ہے جو کفار کے مقابلہ میں غزوہ میں شہید ہو پھر ظلماً قتل ہونے والا وغیرہ افراد شہداء کے حکم میں داخل ہیں۔ شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی گئی اس لئے شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی البتہ امام شافعی و احمد نے دوبار پڑھنے کی اباحت نقل کی ہے جبکہ احناف اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں البتہ جواز میں اختلاف نہیں شہید کو کفن تو دیا جائے مگر غسل نہ دیا جائے۔

(۱) امام شافعی، مالک و احمد رحمہم اللہ کے ہاں نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے گی جیسا کہ غسل نہیں دیا جاتا۔ (۲) اور ائمہ احناف کے ہاں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: جس طرح شہید کو غسل کی ضرورت نہیں اسی طرح نماز جنازہ کی بھی ضرورت نہیں۔ دلائل یہ ہیں۔

۲۸۰۳ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمَرَ بِدَفْنِ قَتْلَى أُحُدٍ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا : لَا يُصَلِّيْ عَلَى مَنْ قُتِلَ مِنَ الشُّهَدَاءِ فِي الْمَعْرَكَةِ وَلَا عَلَى مَنْ جُرِحَ مِنْهُمْ فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُحْمَلَ مِنْ مَكَانِهِ كَمَا لَا يُغَسَّلُ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يُصَلِّيْ عَلَى الشَّهِيْدِ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى مُخَالِفِهِمْ أَنَّ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ إِنَّمَا هُوَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ. فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تَرْكُهُ ذٰلِكَ لِأَنَّ سُنَّتَهُمْ أَنْ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ كَمَا كَانَ مِنْ سُنَّتِهِمْ أَنْ لَا يُغَسَّلُوْا. وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَصَلَّى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ لِمَا كَانَ بِهِ حِيْنَئِذٍ مِنْ أَلَمِ الْجِرَاحِ وَكَسْرِ الرُّبَاعِيَّةِ وَمَا أَصَابَهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.

۲۸۰۳: عبدالرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولین احد کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا ان کو نہ غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۷٤' ترمذی فی الجنائز باب٤٦' نمبر ۱۰۳٦' ابن ماجه فی الجنائز باب۲۸' نمبر ۱٥۱٤۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شہداء کو جس طرح غسل نہیں دیا جاتا اسی طرح ان کی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جائے گی یہی قول اہل مدینہ نے اختیار کیا ہے۔

روایت کا جواب:

روایت جابر رضی اللہ عنہ میں دو احتمال ہیں:

نمبر ①: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز جنازہ نہیں پڑھی کیونکہ جس طرح ان کا غسل نہیں اسی طرح نماز جنازہ نہیں۔

نمبر ②: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس نماز جنازہ تو نہ پڑھی مگر دوسروں نے نماز جنازہ پڑھی کیونکہ آپ کو شدید زخم تھے اور ایک دانت بھی ٹوٹ گیا تھا۔

احد میں زخموں کی حالت کو یہ روایات ظاہر کرتی ہیں۔

۲۸۰٤: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ. قَالَ سَعِيْدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ : سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ. وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ (عَنْ سَهْلٍ إِنَّهُ سُئِلَ عَنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ؟ قَالَ سَهْلٌ : كُسِرَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ وَجُرِحَ وَجْهُهُ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَغْسِلُهُ وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ. فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيْدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلَى

جُرْحِهٖ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ) . يَخْتَلِفُ لَفْظُ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ وَسَعِيْدٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، وَالْمَعْنٰى وَاحِدٌ.

۲۸۰۴: ابوحازم نے سعید سے روایت کی ہے کہ میں نے سہل بن سعد سے سنا ہے ابن ابی حازم نے سہل سے نقل کیا سہل سے احد کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کے چہرے کے زخم کے متعلق پوچھا گیا کہ اس کا کس طرح علاج کیا گیا؟ تو سہل نے کہا آپ کے سر کا خود ٹوٹ گیا اور سامنے والا دانت بھی ٹوٹا۔ اور چہرہ مبارک (خود کی کڑیوں کے گھسنے سے) زخمی ہو گیا حضرت فاطمہؓ زخم کو دھو رہی تھیں اور علیؓ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے خون گھٹنے کی بجائے بڑھ رہا ہے تو چٹائی کا ٹکڑا لے کر اس کو جلایا اور اس کی راکھ زخم پر چمٹا دی جس سے خون رک گیا۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے مذکورہ الصدر روایت کو اختیار کر کے کہا کہ معرکہ میں شہید ہونے والے پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے گی اور نہ اس پر جو میدان جنگ میں زخمی ہوا اور اپنے مقام کی طرف انتقال سے پہلے مر جائے جیسا کہ اسے غسل نہیں دیا جاتا اور یہ اہل مدینہ کا قول ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا بلکہ شہید پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور ان کی اپنے مخالفین کے خلاف دلیل یہ ہے۔ کہ جابر رضی اللہ عنہ والی مذکورہ روایت کا جملہ "ان النبی لم یصل علیھم" اس کا معنیٰ ممکن ہے یہ ہو کہ آپ نے ان پر نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے جیسا کہ ان کے ہاں یہ طریقہ تھا کہ ان کو غسل نہ دیا جاتا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے خود ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی بلکہ دوسری نے نمازِ جنازہ پڑھی کیونکہ آپ کو زخموں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی آپ کا باعیہ دانت ٹوٹ گیا اور مشرکین کی طرف سے سخت ایذاء پہنچی تھی۔ ابن ابی حازم اور سعید کے الفاظ تو مختلف ہیں مگر مفہوم ایک ہے۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۲۶، والجھاد باب۸۰، ۸۵، والطب باب۲۷، مسلم فی الجھاد نمبر۱۰۱، ترمذی فی تفسیر سورۃ نمبر۳، باب۱۰، ۱۱، ابن ماجہ فی الطب باب۱۵، والفتن باب۲۳، مسند احمد ۳۱/۱، ۳۳، ۹۹، ۲۵۳، ۲۸۸۔

نوٹ : ابوحازم اور سعید کے الفاظ تو مختلف ہیں مگر معنیٰ و مفہوم ایک ہے۔

اللغات : البیضۃ۔ خود۔ رباعیۃ۔ سامنے کے دانت۔ المجن۔ ڈھال۔

۲۸۰۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصِيْبَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي وَجْهِهٖ فَجُرِحَ، وَأَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَتَهٗ، أَحْرَقَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيْرٍ، فَجَعَلَتْهُ رَمَادًا وَأَلْصَقَتْهُ عَلٰى وَجْهِهٖ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى قَوْمٍ، أَدْمَوْا وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ).

۲۸۰۵: ابوحازم نے سہل سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کو احد کے دن چہرے پر زخم آیا آپ کی بیٹی فاطمہؓ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر اس کی راکھ کو چہرے کے زخم پر چپکا دیا آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے اللہ تعالیٰ کا

غضب اس قوم پر نازل ہو جنہوں نے اپنے پیغمبر کے چہرے کو زخمی کر دیا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۲٤، مسلم فی الجهاد نمبر ۱۰۲، مسند احمد ۲۸۸/۱۔

۲۸۰٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ : أَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : (هُشِّمَتِ الْبَیْضَةُ عَلٰی رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ أُحُدٍ وَکُسِرَتْ رُبَاعِیَتُهٗ، وَجُرِحَ وَجْهُهٗ).

۲۸۰٦: ابوحازم نے سہل بن سعد سے نقل کیا کہ آپ کے سر مبارک پر خود ٹوٹ گیا اور آپ کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے اور چہرہ مبارک احد کے موقعہ پر زخمی ہو گیا۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب ۸۵، مسلم فی الجهاد نمبر ۱۰۱، ابن ماجه فی الطب باب ۱۵، مسند احمد ۱، ۳۳/۳۱۔

۲۸۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلٰی قَوْمٍ أَدْمَوْا وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) وَکَانُوْا أَدْمَوْا وَجْهَهٗ یَوْمَئِذٍ وَهَشَّمُوْا عَلَیْهِ الْبَیْضَةَ وَکَسَرُوْا رُبَاعِیَتَهٗ.

۲۸۰۷: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایسی قوم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ٹوٹے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو خون آلود کر دیا) انہوں نے آپ کے چہرے کو خون آلود کر دیا اور خود ٹوٹ کر چہرے میں گھس گئی اور انہوں نے آپ کا دانت توڑ دیا۔

تخریج : روایت نمبر ۲۸۰٦ کو ملاحظہ کرو۔

۲۸۰۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُسِرَتْ رُبَاعِیَتُهٗ یَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهٗ فَجَعَلَ یَسْلُتُ الدَّمَ عَلٰی وَجْهِهٖ وَیَقُوْلُ کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوْا وَجْهَ نَبِیِّهِمْ وَکَسَرُوْا رُبَاعِیَتَهٗ وَهُوَ یَدْعُوْهُمْ إِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَیْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَیْءٌ). فَیَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَخَلَّفَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَیْهِمْ لِأَلَمِ مَا نَزَلَ بِهٖ وَصَلّٰی عَلَیْهِمْ غَیْرُهٗ.

۲۸۰۸: ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سامنے والا دانت احد کے دن ٹوٹ گیا اور چہرہ مبارک زخمی کر دیا گیا آپ اپنے چہرے سے خون پونچھ رہے تھے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے وہ قوم کیونکر کامیاب ہو گی جنہوں نے اپنے پیغمبر کے چہرے کو زخمی کر دیا اور ان کے سامنے والے دانت کو توڑ دیا حالانکہ وہ ان

کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلا رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ ۔(آل عمران ۱۲۸)
پس یہ کہنا بھی درست ہے کہ آپ ﷺ درد کی وجہ سے ان پر جنازہ پڑھنے میں شامل نہ ہوئے ہوں اور دوسروں نے
ان پر نمازِ جنازہ پڑھی ہو۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۲۱' مسلم فی الجهاد نمبر ۱۰۳' ترمذی فی تفسیر سورۃ ۳' باب ۱۰' ۱۱' ابن ماجه فی الفتن باب ۲۳' مسند احمد ۹۹/۳' ۱۷۸' ۲۵۳' ۲۸۸۔

اللُّغَاتِ: شج وجهه۔ چہرے کا زخمی ہونا۔ یسلت الدم۔ خون پونچھنا۔ الامر۔ اختیار۔

حاصل روایات: آپ کے سر چہرے پر شدید زخموں کا آنا ان روایات سے معلوم ہو رہا ہے ان شدید زخموں کی وجہ سے عین ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے نمازِ جنازہ بذات خود نہ پڑھی ہو اور دوسروں کو پڑھنے کا حکم فرمایا اور انہوں نے پڑھی ہو اگرچہ ابن وہب کی روایت اس طرح مذکور ہے۔

۲۸۰۹ : وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوْا' وَدُفِنُوْا بِدِمَائِهِمْ' وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَنْفِي الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ غَيْرِهٖ. فَنَظَرْنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ' كَيْفَ هُوَ ؟ وَهَلْ زِيْدَ عَلَى ابْنِ وَهْبٍ فِيْهِ شَيْءٌ ؟

۲۸۰۹: ابن وہب نے اپنی سند سے انس بن مالک ؓ سے نقل کیا ہے کہ شہداء احد کو غسل نہ دیا گیا بلکہ ان کے خون سمیت ان کو دفن کر دیا گیا اور ان پر نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھی گئی۔ اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ نے ان میں سے کسی پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی صرف حضرت حمزہ ؓ پر پڑھی اور ان پر اس لئے پڑھی کیونکہ وہ شہداء احد میں سب سے افضل تھے۔ پس اگر شہداء کے متعلق طریقہ جنازہ نہ پڑھنے کا ہوتا تو آپ حمزہ ؓ پر بھی جنازہ نہ پڑھتے جیسا کہ ان کو غسل نہ دیا تھا۔ اس لئے کہ شہداء کے متعلق طریقہ یہی تھا کہ ان کو غسل نہ دیا جاتا تھا۔ اس روایت یہ جو کچھ ہے کہ حضرت حمزہ ؓ پر نمازِ جنازہ پڑھی دوسروں پر نہ پڑھی۔ اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ زخموں اور تکلیف کی شدت کی وجہ سے ان پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور دیگر لوگوں نے ان پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ حالانکہ یہ روایات میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ ؓ اور تمام شہداء پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

تخریج : بخاری فی الجنائز ۷۲/۷۴' المغازی باب ۲۶' ابو داؤد فی الجنائز باب ۲۷' نمبر ۳۱۳۵' ترمذی فی الجنائز باب ۴۶' نمبر ۱۰۳۶' نسائی فی الجنائز باب ۶۲' الجهاد باب ۲۷' ابن ماجه فی الجنائز باب ۲۸' مسند احمد ۲۴۷/۱' ۴۳۱/۵۔

بظاہر یہ روایت فریق اوّل کی واضح دلیل ہے کہ ان پر نمازِ جنازہ نہیں مگر اس کے متعلق ہم عرض کرتے ہیں کہ اس روایت کو ابن وہب کے علاوہ دیگر رواۃ نے اس کو کس طرح نقل کیا ہے تاکہ بات کھل جائے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ:

۲۸۱۰ : فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ : أَنَا أُسَامَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ، وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ تَجْزَعَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُوْنِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ .فَكَفَّنَهُ فِيْ نَمِرَةٍ، إِذَا خَمَّرَ رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا خَمَّرَ رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَخَمَّرَ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرَهُ وَقَالَ أَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يُصَلِّ يَوْمَئِذٍ، عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرَ حَمْزَةَ، فَإِنَّهُ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَهُوَ أَفْضَلُ شُهَدَاءِ (أُحُدٍ) . فَلَوْ كَانَ مِنْ سُنَّةِ الشُّهَدَاءِ أَنْ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِمْ، لَمَا صَلّٰى عَلٰى حَمْزَةَ، كَمَا لَمْ يُغَسِّلْهُ، إِذْ كَانَ مِنْ سُنَّةِ الشُّهَدَاءِ أَنْ لَا يُغَسَّلُوْا .وَصَارَ مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى عَلٰى حَمْزَةَ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى غَيْرِهٖ. فَهٰذَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى غَيْرِهٖ، لِشِدَّةِ مَا بِهٖ مِمَّا ذَكَرْنَا، وَصَلّٰى عَلَيْهِمْ غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ .وَقَدْ جَاءَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَئِذٍ، عَلٰى حَمْزَةَ، وَعَلٰى سَائِرِ الشُّهَدَاءِ .

۲۸۱۰: عثمان بن عمر نے اپنی سند سے انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر میدان احد میں حمزہؓ کے جسد کے پاس سے ہوا ان کے ناک، کان ہونٹ کاٹ کر ان کا مثلہ کیا گیا تھا تو آپ نے فرمایا اگر مجھے صفیہ کی گھبراہٹ کا خطرہ نہ ہوتا تو میں اس کو اسی طرح چھوڑتا یہاں تک کہ پرندوں اور درندوں کے پیٹ سے ان کا حشر ہوتا آپ نے حمزہؓ کو دھاری دار چادر سے کفن دیا جس سے سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ظاہر ہو جاتا ان کے سر کو ڈھانپ دیا گیا اور ان کے علاوہ کسی اور شہید احد پر آپ نے نماز جنازہ نہ پڑھی اور فرمایا میں قیامت کے دن تمہارا گواہ ہوں گا۔ یہ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم ہیں دونوں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت کی مخالفت کر رہے ہیں اور اسی طرح کی روایت حضرت ابو مالک غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب ۲۷، نمبر ۳۱۳۶، ترمذی فی الجنائز باب ۳۱، نمبر ۱۰۱۶۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے حمزہؓ کے علاوہ کسی احد کے شہید پر نماز جنازہ نہیں پڑھی مگر ان پر پڑھی اور حمزہؓ شہداء احد میں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں اگر شہید کی نماز جنازہ نہیں تھی تو آپ حمزہؓ پر نماز نہ پڑھتے جیسا کہ ان کو غسل نہ دیا گیا کیونکہ غسل نہ دینا یہ سنت شہداء تو ہے اب آپ کا ان پر نماز پڑھنا اور دوسروں پر نہ پڑھنا یہ احتمال رکھتا ہے۔

احتمال نمبر②: آپ کو زخموں کی وجہ سے دوسروں پر نماز پڑھنے کی تاب نہ تھی اس لئے صحابہ کرام نے دیگر تمام پر نماز جنازہ پڑھی۔
حالانکہ دیگر روایات حدیث یہ ثابت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حمزہؓ اور تمام شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی ہے۔
روایات ملاحظہ ہو۔

۲۸۱۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ' عَنْ مِقْسَمٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ عَشَرَةٌ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ' وَعَلٰى حَمْزَةَ' ثُمَّ يُرْفَعُ الْعَشَرَةُ' وَحَمْزَةُ مَوْضُوْعٌ' ثُمَّ يُوْضَعُ عَشَرَةٌ' فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ' وَعَلٰى حَمْزَةَ مَعَهُمْ) .

۲۸۱۱: مقسم نے ابن عباس ﷠ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے احد کے دن دس دس شہداء کو رکھا جاتا اور ان پر نماز پڑھی جاتی اور حمزہ پر بھی پھر دس کو اٹھالیا جاتا اور حمزہ کو وہیں رہنے دیا جاتا پھر اور دس رکھے جاتے اور ان پر نماز پڑھی جاتی اور حمزہ پر ان کے ساتھ نماز پڑھی جاتی۔

تخریج : ابن ماجه فی الجنائز باب۲۸' نمبر۱۵۱۳۔

۲۸۱۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ' عَنْ مِقْسَمٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ بِالْقَتْلٰى' فَجَعَلَ يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ' فَيُوْضَعُ تِسْعَةٌ وَحَمْزَةُ' فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ' ثُمَّ يُرْفَعُوْنَ وَيُتْرَكُ حَمْزَةُ' ثُمَّ يُجَاءُ بِتِسْعَةٍ' فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِمْ سَبْعًا حَتّٰى فَرَغَ عَنْهُمْ) .

۲۸۱۲: مقسم نے ابن عباس ﷠ سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا مقتولین کو لایا جائے آپ ان پر نماز پڑھنے لگے حمزہؓ کا جسد پڑا تھا نو اور لائے جاتے اور ان پر سات تکبیرات کہی جاتی تھیں پھر ان کو اٹھالیا جاتا اور حمزہؓ کو وہیں چھوڑ دیا جاتا پھر اور نو لائے جاتے اور ان پر تکبیرات کہی جاتیں یہاں تک کہ آپ جنازے سے فارغ ہو گئے۔

۲۸۱۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ' عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ' عَنْ أَبِيْهِ' يَعْنِيْ (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ بِحَمْزَةَ فَسُجِّيَ بِبُرْدِهِ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهِ' فَكَبَّرَ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ' ثُمَّ أُتِيَ بِالْقَتْلٰى يُصَفُّوْنَ' وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَعَلَيْهِ مَعَهُمْ). فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ' وَابْنُ الزُّبَيْرِ' قَدْ خَالَفَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا أَيْضًا عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْغِفَارِيِّ .

۲۸۱۳: یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد (دادا) عبداللہ بن زبیر سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن حکم فرمایا کہ حمزہ کے جسم کو چادر سے ڈھانپ دیا جائے پھران پرنماز جنازہ پڑھی اور نو تکبیرات کہیں پھر دیگر مقتولین کو صف میں رکھ دیا جاتا اوران پر اور حمزہؓ پر نماز جنازہ پڑھی جاتی۔

حاصل کلام: یہ ابن عباس ؓ اور ابن زبیر ؓ اپنی روایت میں انس بن مالک کی روایت کے خلاف نقل کر رہے ہیں اوران کے علاوہ ابو مالک غفاریؓ بھی ابن عباس ؓ کے حامی نظر آتے ہیں۔روایت ابو مالک ملاحظہ ہو۔

۲۸۱۴ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ إِيَاسٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ الْغِفَارِيَّ، قَالَ : (كَانَ قَتْلَى أُحُدٍ يُؤْتَى بِتِسْعَةٍ وَعَاشِرُهُمْ حَمْزَةُ، فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يُحْمَلُوْنَ، ثُمَّ يُؤْتَى بِتِسْعَةٍ، فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ، حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ، بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ بِثَمَانِ سِنِيْنَ) .

۲۸۱۴: حصین بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے ابو مالک غفاریؓ سے سنا فرماتے تھے کہ مقتولین احد میں نو نو کر لایا جاتا اوران میں دسویں حمزہؓ تھے ان پر رسول اللہ ﷺ نماز جنازہ پڑھتے پھر انہیں اٹھالیا جاتا پھر نو اور لائے جاتے آپ ان پر اور حمزہؓ جو اپنی جگہ پڑے تھے نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تمام پر نماز جنازہ پڑھی اور عقبہ بن عامر کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مقتولین احد پر آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۱۷، ابو داؤد فی الجنائز باب ۷۰، نمبر ۳۲۲٤۔

عقبہ بن عامرؓ کی روایت بھی اس کی موید ہے۔ملاحظہ ہو۔

۲۸۱۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو، وَابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ : (إِنَّ آخِرَ مَا خَطَبَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى شُهَدَاءِ أُحُدٍ، ثُمَّ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ لَكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ) .

۲۸۱۵: ابوالخیر نے عقبہ بن عامر ؓ کو کہتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھنے کے بعد منبر پر چڑھ کر ہمیں آخری خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب۶۱، والمناقب باب۲۵، المغازی باب۱۷، ۲۷، والرقاق باب۷، ۵۳، نسائی فی الجنائز باب۶۱، مسند احمد ۱٤۹/٤۔

اللغات: فرط۔ استقبالی۔

۲۸۱۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ' عَنْ أَبِي الْخَيْرِ' عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا' فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ' صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ) . فَفِيْ حَدِيْثِ عُقْبَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ' بَعْدَ مَقْتَلِهِمْ بِثَمَانِ سِنِيْنَ) ، فَلَا يَخْلُو صَلَاتُهُ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ أَحَدِ ثَلَاثَةِ مَعَانٍ : إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ سُنَّتُهُمْ كَانَتْ أَنْ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ' ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ الْحُكْمُ بَعْدُ' بِأَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ .أَوْ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ صَلَّاهَا عَلَيْهِمْ تَطَوُّعًا' وَلَيْسَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ أَصْلٌ فِي السُّنَّةِ وَالْإِيْجَابِ .أَوْ يَكُوْنَ مِنْ سُنَّتِهِمْ أَنْ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ بِحَضْرَةِ الدَّفْنِ' وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ بَعْدَ طُوْلِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ .لَا يَخْلُو فِعْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الثَّلَاثَةِ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ' فَوَجَدْنَا أَمْرَ الصَّلَاةِ عَلٰى سَائِرِ الْمَوْتٰى' هُوَ أَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ قَبْلَ دَفْنِهِمْ .ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي التَّطَوُّعِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ أَنْ يُدْفَنُوْا' وَبَعْدَمَا يُدْفَنُوْنَ' فَجَوَّزَ ذٰلِكَ قَوْمٌ وَكَرِهَهُ آخَرُوْنَ .فَأَمْرُ السُّنَّةِ فِيْهِ أَوْكَدُ مِنَ التَّطَوُّعِ لِاجْتِمَاعِهِمْ عَلَى السُّنَّةِ وَاخْتِلَافِهِمْ فِي التَّطَوُّعِ .فَإِنْ كَانَ قَتْلٰى أُحُدٍ مِمَّنْ تَطَوَّعَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ كَانَ فِيْ ثُبُوْتِ ذٰلِكَ ثُبُوْتُ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ أَوَانِ وَقْتِ التَّطَوُّعِ بِهَا عَلَيْهِمْ وَكُلُّ تَطَوُّعٍ' فَلَهُ أَصْلٌ فِي الْفَرْضِ .فَإِنْ ثَبَتَ أَنَّ تِلْكَ الصَّلَاةَ كَانَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا تَطَوَّعَ بِهِ، فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ سُنَّةٌ' كَالصَّلَاةِ عَلٰى غَيْرِهِمْ .وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُمْ عَلَيْهِمْ' لِعِلَّةِ نَسْخِ فِعْلِهِ الْأَوَّلِ' وَتَرْكِهِ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ' فَإِنَّ صَلَاتَهُ هٰذِهِ عَلَيْهِمْ' تُوْجِبُ أَنَّ مِنْ سُنَّتِهِمُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ' وَأَنَّ تَرْكَهُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ عِنْدَ دَفْنِهِمْ مَنْسُوْخٌ .وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ عَلَيْهِمْ' إِنَّمَا كَانَتْ لِأَنَّ هٰكَذَا سُنَّتُهُمْ' أَنْ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ إِلَّا بَعْدَ هٰذِهِ الْمُدَّةِ' وَأَنَّهُمْ خُصُّوْا بِذٰلِكَ' فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ سَائِرِ الشُّهَدَاءِ ' أَنْ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ مِثْلِ هٰذِهِ الْمُدَّةِ .وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ سَائِرُ الشُّهَدَاءِ يُعَجَّلُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ غَيْرَ شُهَدَاءِ أُحُدٍ' فَإِنَّ سُنَّتَهُمْ كَانَتْ تَأْخِيْرَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ بِكُلِّ هٰذِهِ الْمَعَانِيْ أَنَّ مِنْ سُنَّتِهِمْ ثُبُوْتَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ إِمَّا بَعْدَ حِيْنٍ وَإِمَّا قَبْلَ الدَّفْنِ .ثُمَّ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَ الْمُخْتَلِفِيْنَ فِيْ وَقْتِنَا هٰذَا' إِنَّمَا هُوَ فِيْ إِثْبَاتِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ قَبْلَ الدَّفْنِ' أَوْ فِيْ تَرْكِهَا أَلْبَتَّةَ. فَلَمَّا ثَبَتَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ' الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ بَعْدَ الدَّفْنِ كَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ قَبْلَ الدَّفْنِ أَحْرٰى وَأَوْلٰى. ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ شُهَدَاءِ أُحُدٍ أَنَّهُ صَلّٰى عَلَيْهِمْ.

۲۸۱۶: ابوالخیر نے عقبہ بن عامرؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر نکلے اور اہل احد پر نماز جنازہ اسی طرح ادا کی جس طرح میت پر کی جاتی ہے۔ آپ کا ان پر اس وقت میں نماز جنازہ پڑھنا تین معانی کا احتمال رکھتا ہے۔ نمبر ۱ یا تو ان کے ہاں طریقہ یہ تھا کہ ان پر نماز نہ پڑھی جاتی تھی پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا نمبر ۲ یا وہ نماز جو ان پر پڑھی گئی وہ نفلی تھی اور اصل میں ان پر نہ نماز مسنون ہے نہ واجب۔ نمبر ۳ یا ان کے ہاں یہ طریقہ ہو کہ دفن کے وقت نماز نہ پڑھتے ہوں اور ان پر طویل مدت کے نماز پڑھتے ہوں۔ آپ کا یہ عمل مبارک ان تین معانی میں ایک احتمال ضروری رکھتا ہے۔ پس ہم نے جانچا تو ہم نے یہ بات پائی کہ نماز کا حکم تو عام مردوں پر ہے اور وہ اس طرح ہے کہ تدفین سے پہلے ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے پھر لوگوں نے دفن سے قبل اور بعد اس کے نفل ہونے میں کلام کیا ہے۔ بعض علماء نے اس کو درست قرار دیا جب کہ دوسروں نے اس کو ناپسند کیا۔ سنت سے اس کا حکم نفل سے مؤکد ہے کیونکہ سنت ہونے پر اجماع ہے البتہ نفل ہونے میں اختلاف ہے۔ پس اگر مقتولین احد پر نماز نفلی نماز تھی تو پھر اس نماز کے ثبوت سے نفل کا وقت آنے سے قبل نماز کا ان پر سنت ہونا ثابت ہو رہا ہے۔ اور قاعدہ یہ ہے کہ ہر نفل کی فرض میں اصل پائی جاتی ہے۔ پس اگر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جائے جناب رسول اللہ ﷺ کی وہ نماز نفلی تھی اور آپ نے بطور نفل پڑھی تھی۔ تو یہ اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ نماز سنت ہو۔ جیسا کہ دوسروں پر نماز ہے۔ اور اگر ان پر نماز جنازہ پہلے فعل کے منسوخ ہونے کی بناء پر ہو اور ان پر نماز چھوڑنے کی وجہ ہو۔ تو آپ کا ان پر نماز پڑھنا اس بات کو لازم کرتا ہے کہ ان کے ہاں طریقہ ان پر نماز پڑھنے کا تھا اور دفن کے وقت ان پر نماز جنازہ کا ترک والا عمل منسوخ ہو چکا ہے۔ اور اگر آپ کا ان پر نماز پڑھنا اس بناء پر تھا کہ ان کے ہاں طریقہ یہی تھا کہ ان پر نماز اتنی مدت کے بعد پڑھی جائے اور یہ ان کی خصوصیت تھی۔ تو اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ تمام شہداء کا یہی حکم ہو کہ اتنا وقت گزر جانے کے بعد ان پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور عین ممکن ہے کہ تمام شہداء پر جو شہداءِ اُحد کے علاوہ ہوں جلد نماز پڑھی جاتی ہو اور ان کے ہاں تاخیر کا طریقہ ہو۔ بہر صورت یہ معانی شہداء پر نماز جنازہ کو ثابت کرتے ہیں خواہ کچھ وقت کے بعد ہو یا دفن سے پہلے ہو۔ پھر آج تک اختلاف کرنے والوں میں یہ بات چلی آرہی ہے کہ وہ دفن سے قبل ان کے لئے پایہ ثبوت کو پہنچ گئی یا قطعاً اسے چھوڑ دیا پس جب اس روایت نے دفن کے بعد بھی نماز ان پر ثابت کر دی تو اس سے بہتر یہ ہے کہ دفن سے پہلے پڑھی جائے۔ پھر آپ ﷺ سے شہداءِ اُحد کے علاوہ شہداء پر نماز جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

عقبہ کی دوسری روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مقتولین احد پر ان کے قتل کے آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی۔

تخریج: ابو داؤد فی الجنائز باب ۷۰، نمبر ۳۲۲۳۔

روایات میں محاکمہ:

آٹھ سال بعد نماز پڑھنے میں تین احتمال ہیں۔

نمبر①: شہداء پر نماز نہ پڑھنے کا طریقہ اولاً تھا اس لئے اس وقت نہ پڑھی پھر یہ منسوخ ہوا تو آپ کو نماز کا حکم ہوا آپ نے نمازِ جنازہ پڑھی۔

نمبر②: یہ دوبارہ پڑھی جانے والی نماز فرض نہ تھی بلکہ نفلی تھی فرض پہلے پڑھی جا چکی تھی گویا اس وقت تک نمازِ جنازہ کے سنت یا وجوب میں کوئی اصل نہ تھی۔

نمبر③: تدفین کے وقت شہداء پر نماز نہ پڑھی جاتی ہو کچھ مدت گزرنے کے بعد پڑھی جاتی ہو جب آپ کا یہ فعل ان میں سے کوئی ایک احتمال رکھتا ہے اس بات کا اعتبار کرتے ہوئے ہم نے دیکھا کہ نمازِ جنازہ کا حکم دفن سے پہلے تمام اموات کے متعلق پایا جاتا ہے البتہ دفن سے پہلے دوسری مرتبہ بطور نفل نمازِ جنازہ میں بعض لوگوں نے جائز قرار دیا اور دوسروں سے مکروہ قرار دیا اسی طرح دفن کے بعد بھی بطور تطوع نمازِ جنازہ میں یہی اختلاف پایا جاتا ہے۔

پہلا جنازہ جو کہ سنت طریقہ ہے وہ زیادہ موکد ہے کیونکہ اس پر تو سب کا اتفاق ہے اور نفل میں اختلاف ہے۔

اگر شہداء ان لوگوں سے ہیں جن پر بطور نفل نمازِ جنازہ پڑھی جاتی ہے تو اس نفل کے ثبوت کی وجہ سے ان پر نفل نماز سے پہلے ان پر نمازِ جنازہ کی مسنون نیت ثابت ہو جائے گی اس لئے کہ ہر نفل کے لئے فرض میں اصل ہوتی ہے اگر عقبہ بن عامرؓ کی روایت والی نماز حضور علیہ السلام کی طرف سے بطور نفل ثابت ہوتی ہے تو تمام اموات کی طرح شہداء کی نمازِ جنازہ کا مسنون ہونا ثابت ہو جائے گا۔

اور اگر شہداء کا دفن کر دینا بغیر نماز کے پہلے مقرر تھا تو یہ بات لازم آئے گی کہ آٹھ سال بعد آپ کا وہاں جا کر نماز پڑھنا پہلے حکم کو منسوخ کرنے والا ہے۔

اور اگر آٹھ سال بعد نماز پڑھنا شہداء کی نماز کا طریقہ تھا تو یہ شہداء کی خصوصیات سے ہے تو پھر یہ امکان ہے کہ ہر شہید کا حکم یہی ہو کہ سات یا آٹھ سال بعد اس کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے یا پھر یہ مان لیا جائے کہ شہداء احد کے علاوہ شہداء کا یہ حکم نہیں بلکہ دفن سے پہلے بعجلت تمام ان کی نماز پڑھی جائے جو صورت بھی مانیں شہداء پر نماز کا ثبوت مل جائے گا۔

پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ شہداء پر نماز مسنون طریقہ ہے اور یہ ثابت ہے خواہ مدت کے بعد یا دفن سے پہلے اب اس مختلف فی مسئلہ میں جب دفن کے بعد نماز ثابت ہو چکی تو دفن سے پہلے ان پر نماز پڑھنا تو بدرجہ اولیٰ ثابت ہو جائے گا اس بات کے ثبوت کے لئے مندرجہ ذیل روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۸۱۷: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ' قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ' قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ عَمَّارٍ' أَخْبَرَهٗ، عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ' (أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ وَقَالَ : أُهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهٖ. فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةٌ' غَنِمَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْيَاءَ ' فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهٗ فَأَعْطٰى أَصْحَابَهٗ مَا قَسَمَ لَهٗ وَكَانَ يَرْعٰى ظَهْرَهُمْ

فَلَمَّا جَاءَ دَفَعُوْهُ إِلَيْهِ فَقَالَ : مَا هٰذَا ؟ قَالُوْا : قِسْمٌ قَسَمَهُ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ، مَا هٰذَا ؟ قَالَ : قَسَمْتُهُ لَكَ .قَالَ : مَا عَلٰى هٰذَا اتَّبَعْتُكَ، وَلٰكِنِّيْ اتَّبَعْتُكَ أَنْ أُرْمَى هَاهُنَا -وَأَشَارَ إِلٰى حَلْقِهٖ. بِسَهْمٍ فَأَمُوْتَ وَأَدْخُلَ الْجَنَّةَ .فَقَالَ: إِنْ تَصْدُقِ اللّٰهَ يَصْدُقْكَ .فَلَبِثُوْا قَلِيْلًا ثُمَّ نَهَضُوْا إِلَى الْعَدُوِّ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ، قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ .فَقَالَ النَّبِيُّ : أَهُوَ هُوَ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ .قَالَ : صَدَقَ اللّٰهَ فَصَدَقَهُ وَكَفَّنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُبَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ .فَكَانَ مِمَّا ظَهَرَ مِنْ صَلَاتِهٖ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ، خَرَجَ مُهَاجِرًا فِيْ سَبِيْلِكَ، فَقُتِلَ شَهِيْدًا، أَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْهِ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، إِثْبَاتُ الصَّلَاةِ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ لَا يُغَسَّلُوْنَ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، لَمْ يُغَسِّلِ الرَّجُلَ وَصَلّٰى عَلَيْهِ .فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمَ الشَّهِيْدِ الْمَقْتُوْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِي الْمَعْرَكَةِ، يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يُغَسَّلُ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمَيِّتَ حَتْفَ أَنْفِهٖ، يُغَسَّلُ وَيُصَلّٰى عَلَيْهِ، وَرَأَيْنَاهُ إِذَا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَمْ يُغَسَّلْ، كَانَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ .فَكَانَتِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ مُضَمَّنَةً بِالْغُسْلِ الَّذِيْ يَتَقَدَّمُهَا .فَإِنْ كَانَ الْغُسْلُ قَدْ كَانَ، جَازَتِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ غُسْلٌ، لَمْ تَجُزِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ .ثُمَّ رَأَيْنَا الشَّهِيْدَ قَدْ سَقَطَ أَنْ يُغَسَّلَ، فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَسْقُطَ مَا هُوَ مُضَمَّنٌ بِحُكْمِ الْغُسْلِ .فَفِيْ هٰذَا مَا يُوْجِبُ تَرْكَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى، وَهُوَ أَنَّا رَأَيْنَا غَيْرَ الشَّهِيْدِ يُغَسَّلُ، لِيُطَهَّرَ، وَهُوَ قَبْلَ أَنْ يُغَسَّلَ فِيْ حُكْمِ غَيْرِ الطَّاهِرِ، لَا يَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ وَلَا دَفْنُهُ عَلٰى حَالِهٖ تِلْكَ، حَتّٰى يُنْقَلَ عَنْهَا بِالْغُسْلِ .ثُمَّ رَأَيْنَا الشَّهِيْدَ لَا بَأْسَ بِدَفْنِهٖ عَلٰى حَالِهٖ تِلْكَ قَبْلَ أَنْ يُغَسَّلَ، وَهُوَ فِيْ حُكْمِ سَائِرِ الْمَوْتَى الَّذِيْنَ قَدْ غُسِّلُوْا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الصَّلَاةُ عَلَيْهِمْ فِيْ حُكْمِ سَائِرِ الْمَوْتَى الَّذِيْنَ قَدْ غُسِّلُوْا .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَعَ مَا قَدْ شَهِدَ لَهٗ مِنَ الْآثَارِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۸۱۷: ابن ابی عمار نے بتلایا کہ شداد بن الہاد فرماتے تھے کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا ایمان لا کر ساتھ ہو لیا اور کہنے لگا میں آپ کے ساتھ چلوں گا جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے متعلق ایک آدمی کو خصوصی ہدایت فرمائی جب غزوہ پیش آیا اور مال غنیمت میں کچھ مال آیا آپ نے تقسیم کیا تو تقسیم میں اس کا حصہ اس

کے ساتھیوں کو دیا وہ ان کے اموال واشاء کا خیال رکھتا تھا جب وہ گلے کی نگہبانی سے واپس لوٹا تو انہوں نے اس کو وہ حصہ دیا اس سے پوچھا یہ کیا ہے۔ انہوں نے بتلایا تیرا حصہ ہے وہ لے کر جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا۔ یہ تیرا حصہ ہے۔ اس نے کہا میں نے اس کی خاطر آپ کی پیروی نہیں کی بلکہ میں تو اس لئے آپ کے ساتھ آیا کہ میری طرف کافر تیر پھینکیں اور وہ میرے حلق میں لگ جائے اور اس سے میری موت واقع ہو جائے اور میں جنت میں چلا جاؤں آپ نے فرمایا اگر تو نے اللہ تعالیٰ سے سچا وعدہ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں سچا کر دے گا صحابہ کرام تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دشمن کی طرف گئے اس کو وہیں تیر لگا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا صحابہ کرام اس کو آپ کی خدمت میں اٹھا لائے۔ آپ نے پوچھا کیا یہ وہی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اس نے اللہ تعالیٰ سے سچا وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اسے سچا کر دیا آپ ﷺ نے اس کو اپنے جبہ مبارک میں کفن دیا پھر اس کو سامنے کیا اور نماز جنازہ پڑھی۔ آپ کی ان دعاؤں میں سے جو اس کے لئے مانگیں ایک یہ تھی۔ اللھم ان ہذا عبدک خرج مہاجرا فی سبیلک فقتل شہیدا انا شہید علیہ۔ اے اللہ تیرا یہ بندہ تیری راہ میں مہاجر بن کر نکلا پھر شہادت کی موت پائی میں اس پر گواہ ہوں۔ اس روایت میں ان شہداء کی نماز جنازہ کا ثبوت مل رہا ہے جن کو غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس شخص کو غسل نہیں دیا مگر اس پر جنازہ پڑھا پس اس حدیث نے ثابت کر دیا کہ میدان جنگ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جانے والے کا یہی حکم ہے۔ کہ اس پر جنازہ تو پڑھیں مگر غسل نہ دیں۔ اس باب کے آثار کے معانی کی تصحیح تو اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ رہا غور و فکر کا معاملہ تو ملاحظہ ہو۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ طبعی موت کے ساتھ فوت ہونے والے پر غسل و جنازہ دونوں ہیں اور یہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ جب ان کی نماز جنازہ بلا غسل ادا کر دی جائے تو یہ جنازہ نہ پڑھنے کے حکم میں ہے۔ تو گویا اس کی نماز اس کے اس غسل کو اپنے اندر سمیٹنے والی ہے جو اسے نماز سے پہلے دیا جاتا ہے اگر غسل ہوا تو جنازہ درست اور اگر غسل نہ کرایا گیا تو نماز جنازہ ہی درست نہ ہوتی۔ دوسری طرف شہید پر نگاہ ڈالی کہ اس سے غسل تو ساقط ہو گیا۔ قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ جو چیز غسل سے متعلق ہو غسل کے ترک سے اسے بھی ترک کر دیا جائے۔ تو اس قیاس سے نماز جنازہ کا ترک لازم آتا ہے۔ مگر یہاں ایک بات اس سے مختلف ہے وہ یہ ہے کہ جو شخص شہید نہ ہو اس کو غسل اس لئے دیا جاتا ہے تا کہ اسے پاک کیا جائے وہ غسل سے پہلے حکما غیر طاہر ہوتا ہے پس اس پر نماز جنازہ مناسب نہیں اور نہ اس کو اس حالت میں دفن مناسب ہے۔ یہاں تک کہ غسل کے ذریعہ اس حالت کو بدلا جائے۔ پھر شہید کو دیکھا کہ اسے غسل سے پہلے دفن میں چنداں حرج نہیں اور وہ اس حالت میں ان اموات کے حکم میں ہے جن کو غسل دیا گیا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ ان پر جنازہ کا حکم وہی ہو جو عام مردوں کا ہے جن کو غسل دیا گیا ہو۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور بہت سے آثار اس کے مؤید ہیں۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا بھی قول یہی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں ان شہداء پر جن کو غسل نہیں دی جاتی ان پر نماز جنازہ کا ثبوت ملتا ہے آپ نے اس کو غسل نہیں دلایا

اورنماز جنازہ ادافرمائی۔

آثار کے پیش نظر تو اس باب کا یہی حکم ثابت ہوتا ہے کہ شہداء احد پر آٹھ سال بعد والی نماز نفل ہو یا فرض بہرصورت شہداء پر نماز جنازہ کے ثبوت کے لئے کافی ہے اور اس روایت نے عام شہداء پر نماز جنازہ کو ثابت کر دیا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

وہ آدمی جو اپنی طبعی موت مرتا ہے تو اس کو غسل دے کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اگر بلاغسل اس کی نماز پڑھیں گے تو وہ نہ پڑھنے کے حکم میں ہے کیونکہ بلاغسل میت نماز جنازہ درست نہیں اور یہ غسل نماز سے پہلے ہوگا تب نماز ہوگی گویا نماز غسل کے ضمن میں آ گئی اگر غسل ہو چکا تو نماز درست اور اگر غسل نہیں تو اس پر نماز جنازہ درست نہیں۔

شہید کی موت غیر طبعی ہے اس پر غسل کے ساقط ہونے میں سب کا اتفاق ہے تو وہ نماز جو غسل کے ضمن میں تھی اس کو بھی ساقط ہونا چاہئے تھا مگر تھوڑا سا غور کیا جائے تو فرق واضح ہو جائے گا کہ عام میت کو غسل اس لئے دیا جاتا ہے تا کہ پاک ہو جائے اور غسل سے پہلے وہ پاک شمار نہیں ہوتا پس اس کو بغیر غسل و نماز دفن کرنا درست نہ ہوگا تا کہ غیر طہارت طہارت میں بدل جائے اور اس کے بالمقابل شہید کو بلاغسل دفن کرنے پر اتفاق ہے وہ بلاغسل اس میت کے حکم میں آ گیا ہے جس کو غسل دے کر پاک کر لیا گیا ہو پس نظر و قیاس کا تقاضہ یہ ہے غسل کے بغیر شہید کی نماز وہی حکم رکھتی ہے جو عام میت کی غسل کے بعد ہوتی ہے پس جب وہ بلاغسل غسل کے حکم میں ہے تو عام اموات کی طرح اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور آثار بھی اسی کے شاہد ہیں ایک فتویٰ نقل کیا جاتا ہے۔

حضرت عبادہ بن اوفی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

۲۸۱۸ : وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَسْأَلُ عُبَادَةَ بْنِ أَوْفَى النُّمَيْرِيَّ عَنِ الشُّهَدَاءِ يُصَلَّى عَلَيْهِمْ، فَقَالَ عُبَادَةُ : نَعَمْ .فَهٰذَا عُبَادَةُ بْنُ أَوْفَى يَقُوْلُ هٰذَا وَمَغَازِي أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ جُلُّهَا هُنَاكَ نَحْوَ الشَّامِ، فَلَمْ يَكُنْ يَخْفَى عَلَى أَهْلِهِ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ بِشُهَدَائِهِمْ مِنَ الْغُسْلِ وَالصَّلَاةِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ .

۲۸۱۸: مکحول نے عبادہ بن اوفیؓ سے شہداء کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا نماز پڑھی جائے گی۔ یہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی بڑی جنگیں ملک شام کی جانب لڑی گئیں۔ وہاں کے ساکنین پر یہ بات مخفی نہ تھی کہ وہ شہداء کے کفن دفن غسل کے متعلق کیا عمل کرتے تھے۔

حاصل روایات: یہ عبادہؓ وہ صحابی ہیں جو شام میں سکونت پذیر ہو گئے اور وہاں کی جنگوں میں کثرت سے شرکت کی ان پر شہداء کا

حال کس طرح مخفی رہ سکتا ہے پس ان کا فتویٰ مشاہداتی وزن بھی رکھتا ہے۔ واللہ اعلم۔

نوٹ: اس باب میں شہداء کی نمازِ جنازہ کے ثبوت میں چار صحابہ سے روایات پیش کی گئیں ابن عباس ابن زبیر ابو مالک غفاری عبادہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہم اور ایک محاکمہ جس سے روایات کا جواب دیا گیا اور نظر طحاویؒ سے باب کو مکمل کیا خصوصی عادت کے مطابق ایک صحابی کے فتویٰ پر باب کو ختم کیا یہ فتویٰ درحقیقت نظر کی تائید کے لئے لایا گیا ہے۔

بَابُ الطِّفْلِ يَمُوْتُ، أَيُصَلَّى عَلَيْهِ أَمْ لَا ؟

نابالغ پر نمازِ جنازہ ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: حضرت سعید بن جبیرؒ وغیرہ نابالغ بچوں پر نماز کو مشروع قرار نہیں دیتے۔

نمبر ②: تمام ائمہ وجمہور فقہاء کے ہاں نابالغ بچوں کی نماز تو بالغوں کی طرح لازم ہے البتہ شافعیہ ومالکیہ کے ہاں بچے کا چیخ مارنا ضروری ہے تب نماز پڑھی جائے گی ائمہ احناف وشوافع صرف زندہ پیدا ہونے پر اکتفاء قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: نابالغ بچے پر چنداں نمازِ جنازہ کی ضرورت نہیں دلائل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۲۸۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَنَ ابْنَهُ إِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ).

۲۸۱۹: عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بیٹے ابراہیم کو نمازِ جنازہ پڑھائے بغیر دفن کر دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب۴۹' نمبر۳۱۸۷۔

۲۸۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يُصَلَّى عَلَى الطِّفْلِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَرَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ـ

۲۸۲۰: محمد بن یحییٰ نیسا بوری نے یعقوب سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ بچوں کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے گی اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت بھی لی۔

۲۸۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ جِحَاشٍ، وَكَانَ ابْنَ أَخِي سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ : مَاتَ ابْنٌ لِسَمُرَةَ، قَدْ كَانَ سَقِيَ، فَسَمِعَ بُكَاءً، فَقَالَ : (مَا هٰذَا؟) فَقَالُوْا عَلٰى فُلَانٍ مَاتَ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ دَعَا بِطَسْتٍ وَتَقِيْرٍ فَغَسَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَكُفِّنَ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ لِمَوْلَاهُ فُلَانٍ : انْطَلِقْ بِهٖ إِلٰى حُفْرَتِهٖ، فَإِذَا وَضَعْتَهٗ فِيْ لَحْدِهٖ، فَقُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَطْلِقْ عُقَدَ رَأْسِهٖ وَعُقَدَ رِجْلَيْهِ، وَقُلْ : " اللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ "قَالَ : وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

۲۸۲۱: عثمان بن جحاش یہ سمرہ بن جندب کے بھتیجے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ سمرہ کا ایک بیٹا فوت ہوگیا جس نے پانی کا گھونٹ پیا تھا سمرہ نے رونے کی آواز سنی تو پوچھا یہ آواز کیسی ہے انہوں نے کہا یہ فلاں پر رونے کی آواز ہے جس کی وفات ہوگئی آپ نے اس زوروالی آواز سے منع کر دیا پھر ایک تھال یا لکڑی کا برتن منگوایا اوراپنے سامنے اس کو غسل دلایا پھر ان کے سامنے کفن دیا گیا پھر اپنی لونڈی کو فرمایا اس کو اس کی قبر کی طرف لے جاؤ جب لحد میں رکھو تو کہنا : بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ! پھر اس کے سر کی اور پاؤں کی گرہ کھول دینا اوراس طرح کہنا: اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ۔ عثمان کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

۲۸۲۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ يَعْنِيْ عَنْ خِلَاسٍ، عَنِ ابْنِ جِحَاشٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ صَبِيًّا لَهٗ مَاتَ، فَقَالَ : اِدْفِنُوْهُ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِ، فَإِنَّهٗ لَيْسَ عَلَيْهِ إِثْمٌ، ثُمَّ ادْعُوا اللّٰهَ لِأَبَوَيْهِ أَنْ يَجْعَلَهٗ لَهُمَا فَرَطًا وَسَلَفًا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ يُصَلِّىْ عَلَى الطِّفْلِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا۔

۲۸۲۲: ابن جحاش نے سمرہ بن جندبؓ سے نقل کیا کہ ان کا ایک بچہ فوت ہوگیا تو انہوں نے کہا اس کو دفن کر دو اور اس پر نماز جنازہ مت پڑھو یہ بے گناہ ہے پھر اس کے والدین کے لئے دعا کرنا کہ وہ اس کو ان کا استقبالی اور ذخیرہ بنائے۔ اور دیگر علماء نے ان کی مخالفت کی ہے اور فرمایا بلکہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے ان کا استدلال اس طرح ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ نابالغ بچوں پر نماز جنازہ نہ پڑھی جائے بلکہ اس کے بغیر دفن کر دیا جائے گا۔

فریق ثانی کا موقف:

نابالغ بچے پر نماز جنازہ اسی طرح پڑھی جائے گی جیسے بالغ پر پڑھی جاتی ہے البتہ اس میں آثار زندگی کا وجود ضروری ہے اس کی تائید مندرجہ روایات سے ہے۔

۲۸۲۳ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : (جَاءَ تِ الْأَنْصَارُ بِصَبِيٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ : وَقِيلَ لَهُ : هَنِيئًا لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لَمْ يَعْمَلْ سُوءً ا قَطُّ، وَلَمْ يُدْرِكْهُ، عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ .فَقَالَ : أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْجَنَّةَ، خَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ، وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ) .

۲۸۲۳: عائشہ بنت طلحہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انصار ایک بچے کو آپ کی خدمت میں لائے تا کہ اس پر جنازہ پڑھا جائے میں نے کہا یا اس کو کہا گیا خوش نصیب ہے کہ اس نے کوئی برا عمل نہیں کیا اور نہ برے عمل کو پایا یہ جنت کی چڑیا ہے آپ نے فرمایا کیا کچھ اور بھی۔ اللہ تعالیٰ نے جب جنت بنائی اور جنت کے اندر رہنے والے بنائے جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے اور آگ کو بنایا اور آگے والے لوگ بنائے جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی اصلاب میں تھے۔

تخریج : مسلم في القدر ۳۰، ۳۱، نسائي في الجنائز باب۵۸، ابن ماجه في المقدمة باب ۱۰، مسند احمد ۶/۴۱، ۲۰۸۔

۲۸۲۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ (أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَيْرِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، حِينَ تُوُفِّيَ فَأَتَاهُمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَاءَ هُ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَرَاءَ أَبِي طَلْحَةَ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ غَيْرُهُمْ) ، وَإِنَّمَا كَانَ تَزَوُّجُ أَبِي طَلْحَةَ وَأُمِّ سُلَيْمٍ بَعْدَ قُدُومِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ بِمُدَّةٍ، وَعُمَيْرٌ وَلَدُهُ مِنْهَا فِي ذٰلِكَ النِّكَاحِ، تُوُفِّيَ وَهُوَ طِفْلٌ، فَهٰذَا أَخُوهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ يَذْكُرُ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِ) .

۲۸۲۴: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ابوطلحہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمیر بن ابی طلحہ پر نماز جنازہ کے لئے بلایا جب اس کی وفات ہوگئی آپ تشریف لائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے ابوطلحہ آپ پیچھے تھے اور امّ سلیم ابوطلحہ کے پیچھے تھیں ان کے ساتھ اور کوئی شامل نہ تھا ابوطلحہ نے امّ سلیم سے شادی اس وقت کی جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ آئے کچھ وقت گزر گیا اور یہ عمیر اسی نکاح کے بعد پیدا ہوئے اور بچپن میں وفات پا گئے یہ ان کا بھائی عبداللہ بیان کر رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر کی نماز جنازہ پڑھی۔

۲۸۲۵ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيْدِ الْجُبَيْرِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيْهِ فِيْمَا يَحْسِبُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَشُكُّ فِي أَبِيْهِ خَاصَّةً عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (الطِّفْلُ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ).

۲۸۲۵: زیاد بن جبیر بن حیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں (عبدالعزیز راوی کو ان کے والد کے متعلق شک ہے) وہ مغیرہ بن شعبہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچے پر نماز پڑھی جائے گی۔

تخریج : ترمذی فی الجنائز باب۴۲ نسائی فی الجنائز باب۵۵ ۵۶ ۵۹ ابن ماجه فی الجنائز باب۲۶ نمبر۱۵۰۷ مسند احمد ۲۴۷/۴ ۲۵۲۔

۲۸۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَحَقُّ مَنْ صَلَّيْتُمْ عَلَيْهِ أَطْفَالُكُمْ). وَقَدْ قَالَ عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ صَلّٰى عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ) وَلَمْ يَكُنْ لِيَقُوْلَ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ.

۲۸۲۶: عامر نے براءؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے بچے تمہاری نماز جنازہ کے زیادہ حقدار ہیں اور عامر شعبی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی نماز جنازہ پڑھی۔
امام طحاویؒ فرماتے ہیں عامر شعبیؒ بھی تو جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت کر رہے ہیں جبکہ ان کے ہاں یہ چیز ثابت شدہ ہے۔

۲۸۲۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : (مَاتَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۲۸۲۷: شعبی کہتے ہیں کہ ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اس وقت ان کی عمر چھ ماہ تھی تو ان پر جناب نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی۔

تخریج : ابن ماجه فی الجنائز باب۲۷ ۱۵۱۱/۱۵۱۰۔

۲۸۲۸ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا) .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِثْبَاتُ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ .فَلَمَّا تَضَادَّتِ الْآثَارُ فِيْ ذٰلِكَ وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ إِلٰى مَا عَلَيْهِ عَمَلُ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْ قَدْ جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَاتُهُمْ فَيُعْمَلُ عَلٰى ذٰلِكَ وَيَكُوْنُ نَاسِخًا لِمَا

خَالَفَهُ .فَكَانَتْ عَادَةُ الْمُسْلِمِينَ الصَّلَاةَ عَلٰى أَطْفَالِهِمْ فَثَبَتَ مَا وَافَقَ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ وَانْتَفٰى مَا خَالَفَهُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَطْفَالَ يُغَسَّلُوْنَ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى ذٰلِكَ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْبَالِغِيْنَ كُلُّ مَنْ غُسِّلَ مِنْهُمْ صُلِّيَ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُغَسَّلْ مِنَ الشُّهَدَاءِ فَفِيْهِ اخْتِلَافٌ .فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَكَانَ الْغُسْلُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا وَبَعْدَهُ صَلَاةٌ وَقَدْ يَكُوْنُ الصَّلَاةُ وَلَا غُسْلَ قَبْلَهَا .فَلَمَّا كَانَ الْأَطْفَالُ يُغَسَّلُوْنَ كَمَا يُغَسَّلُ الْبَالِغُوْنَ ثَبَتَ أَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِمْ كَمَا يُّصَلِّيْ عَلَى الْبَالِغِيْنَ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ وَافَقَ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَةُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْأَطْفَالِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۸۲۸: شریک نے جابر سے اس نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے البتہ روایت میں اتنا فرق ہے کہ اس نے سولہ ماہ کہا ہے یا اٹھارہ ماہ کہا ہے۔ یہ آثار بچوں پر نماز جنازہ کو ثابت کرتے ہیں۔پس روایات میں ظاہری طور پر تضاد ہے۔تو یہ غور کرنا چاہیے کہ مسلمانوں کا معمول کیا چلا آ رہا ہے۔تاکہ اس پر عمل کیا جائے اور وہ دوسرے حکم کا ناسخ ہو۔تو مسلمانوں کی عادت بچوں پر نمازِ جنازہ کا ادا کرنا ہے۔پس جو روایات اس کے مطابق ہیں وہ ثابت ہو گئیں اور مخالف روایات کی خود نفی ہو گئی آثار کے پیش نظر اس باب کا حکم یہ ہے باقی نظر وفکر کے لحاظ سے اس کی صورت یہ ہے ہم دیکھتے ہیں کہ مرنے والے بچوں کو بالاتفاق غسل دیا جاتا ہے اور یہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ جن بالغین کو غسل دیتے ہیں ان پر نمازِ جنازہ بھی پڑھتے ہیں۔اور جن کو غسل نہیں دیا جاتا (جیسے شہداء) تو ان کی نمازِ جنازہ میں اختلاف ہے پس بعض کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور بعض کی نہ پڑھی گئی۔پس جہاں غسل ہے اس کے بعد نماز ہے اور بعض اوقات جنازہ تو پڑھتے ہیں۔مگر اس سے پہلے غسل نہیں ہوتا۔تو جب بچوں کو بھی بڑوں کی طرح غسل دیا جاتا ہے۔تو اس سے ثابت ہوا کہ بالغوں کی طرح ان کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے اس باب میں قیاس اسی بات کو چاہتا ہے اور مسلمانوں کا معمول بھی اسی طرح ہے۔چنانچہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے اور یہی بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے بھی مروی ہے۔

حاصل روایات: ان آثار میں بچوں پر نمازِ جنازہ کا ثبوت موجود ہے اب ان روایات کا تقاضا تو یہی ہے کہ بچوں پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔

امت کے اجماعی عمل سے تائیدی دلیل۔

اب آثار میں متضاد روایات ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کے عمل پر نگاہ ڈالی جائے گی جو کہ ان کی عادت ثانیہ کے طور پر

منقول چلا آرہا ہے یہ عمل خود اس بات کا شاہد ہوگا کہ پہلا حکم منسوخ ہے مسلمانوں کی شروع زمانہ سے عادت چلی آرہی ہے کہ وہ بچوں پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں پس جو آثار اس کے مطابق ہیں وہ ثابت وقائم ہیں جبکہ دوسرے منفی ہیں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ علیہ :

مسلمان بالاتفاق مرنے والے چھوٹے بچوں کو غسل وکفن دیتے ہیں اور بالغوں کے متعلق غسل وکفن کے بعد نماز جنازہ سب کے ہاں مسلم ہے اور شہداء جن کو غسل نہیں دیا جاتا ان کی نماز جنازہ میں اختلاف ہے بعض ان پر نماز کے قائل ہیں جبکہ دوسرے نہیں۔اور جن کو غسل دیا جاتا ہے ان کی نماز تو بہر حال پڑھی جاتی ہے اگر چہ کبھی نماز پڑھی جاتی ہے اور غسل نہیں دیا جاتا (جیسے شہداء)

نتیجہ : پس نتیجہ یہ نکلا کہ جب بچوں کو بالغوں کی طرح غسل دیا جاتا ہے تو ان پر نماز بدرجہ اولیٰ ثابت ہونی چاہئے جیسا کہ بالغوں پر نماز پڑھی جاتی ہے۔

پس بتقاضائے نظر بھی بچوں پر نماز کا ثبوت مل گیا امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

عمل صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ سے تائید:

۲۸۲۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ صَلّٰى فِي الدَّارِ عَلٰى مَوْلُوْدٍ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ فَحُمِلَ فَدُفِنَ.

۲۸۲۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان فرمایا انہوں نے ایک گھر میں ایک نومولود پر نماز جنازہ پڑھی پھر اس کو اٹھانے اور دفن کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۸۳۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ وُرِثَ وَصُلِّيَ عَلَيْهِ.

۲۸۳۰: عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا جب بچہ پیدائش کے بعد چیخ مارے تو وہ وارث بھی بن جاتا ہے اور اس پر نماز جنازہ بھی پڑھی جاتی ہے۔

تخریج : ترمذی فی الجنائز باب ۴۳ نمبر ۱۰۳۲ ابن ماجہ فی الجنائز باب ۲۶ نمبر ۱۵۰۸۔

۲۸۳۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ أَبِي مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتُفْتِيَ فِي صَبِيٍّ مَوْلُوْدٍ مَاتَ : أَيُصَلّٰى عَلَيْهِ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۲۸۳۱: ابو منصور نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ان سے کسی نے دریافت کیا اگر کوئی بچہ مرجائے تو کیا اس پر نماز

جنازہ پڑھی جائے گی انہوں نے کہا جی ہاں۔

۲۸۳۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى عَلٰى مَنْفُوْسٍ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً قَطُّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ (اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ) .

۲۸۳۲: یحییٰ بن سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے اس جان (نابالغ بچے) پر نمازِ جنازہ پڑھی جس نے کبھی غلطی نہ کی تھی میں نے سنا کہ وہ اس طرح دعا کر رہے ہیں: **اللّٰھم اعذہ من عذاب القبر۔**

تخریج : بیهقی ۱۵/٤۔

حاصل آثار: ان روایات سے صحابہ کرام کا نمازِ جنازہ پڑھنا ثابت ہوتا ہے۔

نوٹ: فصل اول کی روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہیں جبکہ فصل ثانی میں حضرت عائشہ' عبداللہ بن ابی طلحہ' براء بن عازب' مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کی روایات جنازہ کی نماز کو ثابت کرنے والی ہیں نفی والی روایات مضمون کے اعتبار سے غیر مفصل ہیں جبکہ فصل ثانی کی روایات صریح ہیں نیز تابعین کے آثار اور صحابہ کرام کے اقوال و اعمال سے بھی فصل ثانی کی روایات کا مضمون ثابت ہوتا ہے۔ نظر سے بھی اسی کی معاونت ملتی ہے پس بچے پر نمازِ جنازہ کا ثبوت بے غبار ہو گیا۔

بَابُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ بِالنِّعَالِ

قبرستان میں جوتے سمیت چلنا

خلاصۃ المرام: ① قبرستان میں جوتوں سمیت چلنے کو امام احمدؒ اور ظاہریہ نے ممنوع و مکروہ قرار دیا ② اور امام ابوحنیفہ' مالک و شافعی رحمہم اللہ کے ہاں اس میں کوئی کراہت نہیں۔

<u>فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل</u>: قبرستان میں جوتے سمیت نہ چلنا چاہئے یہ ممنوع اور سخت مکروہ ہے دلیل یہ روایت ہے۔

۲۸۳۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ سُمَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ بَشِيْرُ بْنُ نَهِيْكٍ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَمْشِيْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِيْ نَعْلَيْنِ، فَقَالَ : وَيْحَكَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ).

۲۸۳۳: بشیر بن نہیک نے بشیر بن خصاصیہؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ جوتوں سمیت قبور کے درمیان چل رہا تھا تو آپ نے فرمایا تیرا ناس ہو اے سبتی نعل والے اپنے جوتے کو اتار

دے۔

تخریج : ابو داؤد في الجنائز باب۷٤' نمبر۳۲۲۰' نسائی فی الجنائز باب۱۰۷' ابن ماجه فی الجنائز باب٤٦' مسند احمد ۸۳/۵' ۸٤' نمبر۲۲٤۔

۲۸۳۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِیُّ' قَالَ : ثَنَا وَكِیْعٌ' عَنِ الْأَسْوَدِ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ' فَكَرِهُوا الْمَشْیَ بِالنِّعَالِ بَیْنَ الْقُبُوْرِ. وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ بِخَلْعِ النَّعْلَیْنِ' لَا لِأَنَّهٗ كَرِهَ الْمَشْیَ بَیْنَ الْقُبُوْرِ بِالنِّعَالِ' لٰكِنْ لِمَعْنًی آخَرَ' مِنْ قَذَرٍ رَآهُ فِیْهِمَا' یُقَذِّرُ الْقُبُوْرَ .وَقَدْ رَأَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' صَلّٰی وَعَلَیْهِ نَعْلَاهُ' ثُمَّ أُمِرَ بِخَلْعِهِمَا فَخَلَعَهُمَا' وَهُوَ یُصَلِّیْ' فَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰی كَرَاهَةِ الصَّلَاةِ فِی النَّعْلَیْنِ' وَلٰكِنَّهٗ لِلْقَذَرِ الَّذِیْ كَانَ فِیْهِمَا .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یَدُلُّ عَلٰی إِبَاحَةِ الْمَشْیِ بَیْنَ الْقُبُوْرِ بِالنِّعَالِ .

۲۸۳۴: وکیع نے اسود سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس روایت کواختیار کرتے ہوئے جوتوں سمیت قبروں کے درمیان چلنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے اس آدمی کو کسی اور وجہ سے جوتا اتار کر قبور کے درمیان چلنے کا حکم دیا ہو مثلاً کوئی گندگی وغیرہ اس کے جوتے کے ساتھ لگی ہو۔اس بناء پر نہیں کہ قبرستان میں جوتا اتار کر چلنا چاہیے۔ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جوتے کے ساتھ نماز پڑھا رہے تھے پھر آپ کو اس کے اتارنے کا حکم دیا تو آپ نے جوتے نماز کے دوران ہی اُتار دیے۔یہ اس بناء پر نہیں کہ جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ ہے بلکہ چلتے ہوئے کہیں ان کے ساتھ گندگی لگ گئی (جس سے اتارنے کا حکم ہوا) دوسری طرف جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات منقول ہیں جو جوتوں سمیت قبور کے درمیان چلنے کو درست ثابت کرتی ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قبور کے درمیان جوتے سمیت چلنا سخت ناپسندیدہ ہے آپ نے فوراً جو اتارنے کا حکم فرمایا پس قبور کے درمیان چلتے ہوئے جوتے کا استعمال درست نہیں۔

<u>فریق ثانی کا موقف:</u> قبور کے درمیان جوتوں سمیت چلنے میں کوئی حرج نہیں دلائل درج ذیل ہیں پہلے سابقہ روایات کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

[illegible]: جناب رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو جوتے اتارنے کا حکم فرمایا اس کی وجہ امر شرعی نہیں بلکہ دوسری وجہ ہو سکتی ہے یعنی ان کے جوتے میں گندگی لگی ہو جس کی وجہ سے اسے جوتا اتارنے کا حکم فرمایا اور اس کی نظیر وہ روایت ہے جس میں وارد ہے کہ جناب

رسول اللہ ﷺ جوتے سمیت نماز پڑھ رہے تھے جبرائیل امین علیہ السلام نے جوتا اتارنے کا حکم دیا آپ نے اتار دیا جبکہ آپ نماز میں مصروف تھے یہ اس وجہ سے نہیں اتارا بلکہ جوتے سے گندگی چمٹی ہوئی تھی جس کی وجہ سے جوتا اتارا یہاں بھی جوتوں میں نجاست ہوگی جس کی بناء پر آپ نے اتارنے کا حکم فرمایا۔

جوتے سمیت قبور کے درمیان چلنے کی اباحت پر روایات ملاحظہ فرمائیں:

۲۸۳۵ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو' عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فِي الْمُؤْمِنِ إِذَا دُفِنَ فِيْ قَبْرِهِ (وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِكُمْ حِيْنَ تُوَلُّوْنَ عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ) .

۲۸۳۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے مؤمن کو دفن کرنے کے متعلق طویل روایت نقل کی ہے آپ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بے شک وہ تمہارے جوتوں کی کھٹ کھٹاہٹ کو سنتا ہے جبکہ تم واپس لوٹتے ہو۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ٦٧' مسلم فی الجنة نمبر ٧١' ابو داؤد فی السنة باب ٢٤' مسند احمد ٢٣٣/٢۔

۲۸۳٦ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ' قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۸۳٦: عبدالوہاب بن عطاء کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عمرو نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۸۳۷ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ' عَنْ سُفْيَانَ' عَنِ السُّدِّيِّ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ .مِثْلَهُ .فَهٰذَا يُعَارِضُ الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ' إِذَا كَانَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .وَلٰكِنَّا لَا نَحْمِلُهُ عَلَى الْمُعَارَضَةِ' وَنَجْعَلُ الْحَدِيْثَيْنِ صَحِيْحَيْنِ' فَنَجْعَلُ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَدِيْثِ بَشِيْرٍ' لِلنَّجَاسَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِي النَّعْلَيْنِ' لِئَلَّا يُنَجِّسَ الْقُبُوْرَ' كَمَا قَدْ نُهِيَ أَنْ يُتَغَوَّطَ عَلَيْهَا' أَوْ يُبَالَ .وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَةِ الْمَشْيِ بِالنِّعَالِ الَّتِيْ لَا قَذَرَ فِيْهَا بَيْنَ الْقُبُوْرِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ' مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ' مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ نَعْلَيْهِ' وَمِنْ خَلْعِهِ إِيَّاهُمْ فِيْ وَقْتِ مَا خَلَعَهُمَا لِلنَّجَاسَةِ الَّتِيْ كَانَتْ فِيْهِمَا' وَمِنْ إِبَاحَةِ النَّاسِ الصَّلَاةَ فِي النِّعَالِ.

۲۸۳۷: سدی نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت پہلی روایت کے معارض ہے جب کہ اس کا معنیٰ وہی لیا جائے جو قول اول کے قائلین نے اختیار کیا ہے۔ مگر ہم اس کو معارضہ پر محمول نہیں کرتے بلکہ دونوں روایات کو درست قرار دیتے ہیں۔ پس بشیر رضی اللہ عنہ والی روایت کو نعلین کو گندگی سے ملوث ہونے کی حالت پر محمول کرتے ہیں تاکہ قبرستان میں نجاست نہ پھیلے جیسا کہ قبرستان میں بول و براز سے منع کیا گیا ہے اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صاف جوتوں کے ساتھ قبرستان میں جایا جاسکتا ہے۔ آثار کے معانی کی تصحیح کی یہی صورت ہے اور نعلین میں نماز پڑھنے سے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر روایات وارد ہوئی ہیں اور آپ کا ان کو اتارنا اس نعلین کے ساتھ لگنے والی نجاست کی وجہ سے تھا ورنہ نعلین پاک میں نماز مباح ہے مندرجہ روایات کو ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: یہ روایات پہلی روایات کے معارض ہیں جبکہ ان روایات کا مفہوم وہ لیا جائے جو فریق اوّل نے کہا ہے اور اگر دونوں احادیث میں تطبیق دی جائے کہ حضرت بشیرؓ والی روایت میں ممانعت کو ان لوگوں سے متعلق کیا جائے جن کے جوتے میں نجاست لگی ہو تا کہ اس سے قبور ملوث نہ ہوں جیسا کہ قبور پر پیشاب و پاخانہ سے منع کیا گیا ہے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو صاف جوتے کے ساتھ چلنے کی اباحت پر محمول کیا جائے۔

آثار کے معانی کو سامنے رکھ کر یہ بات ہم نے ذکر کردی۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آثار متواترہ وارد ہیں جو نعلین کے پہننے کی حالت میں نماز فرض کے جواز کو ثابت کر رہے ہیں صرف وہ ایک موقعہ ہے جب کہ نعلین سے نجاست لگ جانے کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دوران نماز اتار دیا تھا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۸۳۸: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ : قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (خَلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْلَيْهِ، وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَخَلَعَ مَنْ خَلْفَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى خَلْعِ نِعَالِكُمْ؟ قَالُوْا : رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا فَقَالَ إِنَّ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ فِيْ أَحَدِهِمَا قَذَرًا، فَخَلَعْتُهُمَا لِذٰلِكَ، فَلَا تَخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ).

۲۸۳۸: علقمہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں جوتے نماز کے دوران اتار دیئے تو صحابہ کرام نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ (نماز کے بعد) آپ نے فرمایا تم نے اپنے جوتے کیوں اتارے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نے آپ کو جوتے اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اتار دیئے آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتلایا کہ میرے ایک جوتے کے ساتھ نجاست لگی ہے تو میں نے دونوں اس وجہ سے اتار دیئے (کہ معلوم نہیں کہ کون سے جوتے کے ساتھ نجاست ہے) تم اپنے جوتے مت اتارو یعنی تمہیں اپنے

جوتے نہ اتارنے چاہئے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۸۸' نمبر ٦٥٠' مسند احمد ۹۲/۳۔

۲۸۳۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ' سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَزْدِيِّ' قَالَ : (سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ) .

۲۸۳۹: ابوسلمہ سعید بن یزید ازدی کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کیا جناب رسول اللہ ﷺ نعلین میں نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

تخریج : بخاری ۵٦/۱' مسلم ۲۰۸/۱' ترمذی ۹۲/۱' نسائی ۱۲۵/۱۔

۲۸۴۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ' قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ' عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ' أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَتٰى أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ' فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ .فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : تَقَدَّمْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' فَإِنَّك أَقْدَمُ سِنًّا' وَأَعْلَمُ .فَقَالَ : تَقَدَّمْ أَنْتَ' فَإِنَّمَا أَتَيْنَاك فِيْ مَنْزِلِكَ وَمَسْجِدِكَ' فَأَنْتَ أَحَقُّ' فَتَقَدَّمَ أَبُوْ مُوْسٰى' فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ .فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ : مَا أَرَدْتَ إِلَى خَلْعِهِمَا أَبِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى أَنْتَ ؟ لَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْخُفَّيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ) .

۲۸۴۰: ابواسحاق نے علقمہ سے نقل کیا (اسحاق کا سماع علقمہ سے ثابت نہیں) کہ عبداللہ ؓ ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس آئے اور نماز کا وقت آ گیا تو ابوموسیٰ نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن امامت کراؤ کیونکہ تم زیادہ علم اور زیادہ عمر والے ہو انہوں نے کہا تم آگے بڑھو اس لئے کہ ہم آپ کے ٹھکانے اور نماز کی جگہ میں آئے ہیں اور آپ زیادہ حقدار ہیں تو ابوموسیٰ اشعری آگے بڑھے اور انہوں نے اپنے نعل اتارے جب سلام پھیرا تو عبداللہ کہنے لگے تمہارا ان جوتوں کے اتارنے کا کیا مقصد تھا کیا تم طویٰ کی مقدس وادی میں تھے؟ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے خفین اور نعلین سمیت نماز ادا کرتے دیکھا۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب٦٦' نمبر ۱۰۳۹۔

۲۸۴۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِيْ نَعَامَةَ' عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ' قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ' فَلْيَنْظُرْ فِيْ نَعْلَيْهِ' فَإِنْ كَانَ فِيْهِمَا أَذًى أَوْ قَذَرٌ' فَلْيَمْسَحْهُمَا' ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا)

۲۸۴۱: ابونضرہ نے ابوسعید خدریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مسجد میں آؤ تو اپنے جوتوں کو دیکھ لیا کرو اگر ان میں گندگی چمٹی ہو تو صاف کر لو پھر ان میں نماز پڑھ لو۔

تخریج : مسند احمد ۹۲/۳۔

۲۸۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ' عَنْ (رَجُلٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ' قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ أَنْ يُصَلُّوْا فِيْ نِعَالِهِمْ ؟ فَقَالَ : مَا فَعَلْتُ، غَيْرَ أَنِّيْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْحُرْمَةِ' رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ' وَأَنَّ نَعْلَيْهِ عَلَيْهِ) .

۲۸۴۲: بنی حارث بن کعب کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ میں جناب ابو ہریرہؓ کے ساتھ بیٹھا تھا تو ایک آدمی کہنے لگا اے ابو ہریرہؓ کیا تم نے لوگوں کو جوتوں میں نماز پڑھنے سے روکا ہے تو انہوں نے جواب دیا میں نے ایسا نہیں کیا مجھے اس حرمت کے رب کی قسم ہے میں نے خود جناب نبی اکرم ﷺ کو اس مقام پر اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۱۷۹/۲' عبدالرزاق ۳۸۵/۱' مثلہ۔

۲۸۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ نَعْلَيْهِ) .

۲۸۴۳: عبدالملک کہتے ہیں کہ مجھے اس نے بتلایا جس نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے نعلین میں نماز ادا فرمائی۔

۲۸۴۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ' عَنْ زِيَادٍ الْحَادِيْ' قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۸۴۴: زیاد الحادی کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے خود سنا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۸۴۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ' قَالَ : ثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْأَنْصَارِيُّ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ' قَالَ : (قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ' مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' صَلّٰى فِيْ نَعْلَيْهِ) .

۲۸۴۵: محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی حبیبہ سے پوچھا گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی کون سی بات تمہیں

یاد ہے انہوں نے کہا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین میں نماز ادا کی۔

تخریج : مسند احمد ٣٣٤/٤۔

۲۸۴۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلّٰى حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا).

۲۸۴۶: عمرو بن شعیب نے اپنے والد و دادا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ننگے پاؤں اور جوتے سمیت نماز ادا کی۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۸۸، نمبر٦٥٣، نسائی فی السهو باب١٠٠، ابن ماجه فی الاقامه باب٦٦، نمبر١٠٣٨، مسند احمد ١٧٤/٢، ٢٠٦۔

۲۸۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ ابْنَ حُرَيْثٍ يَقُوْلُ : (رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْنِ مَخْصُوْفَتَيْنِ).

۲۸۴۷: سدی کہتے ہیں کہ مجھے اس نے بتلایا جس نے ابن حریث سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو اپنے چمڑہ چڑھے ہوئے نعلین میں نماز پڑھتے دیکھا۔

تخریج : ابن ابی شیبه ١٧٩/٢۔

۲۸۴۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، وَأَبُو الْوَلِيْدِ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِي الْوَلِيْدِ، قَالَ : (سَمِعْتُ رَجُلًا جَدُّهُ أَوْسُ بْنُ أَبِيْ أَوْسٍ، قَالَ : كَانَ جَدِّيْ يُصَلِّيْ فَيَأْمُرُنِيْ أَنْ أُنَاوِلَهُ نَعْلَيْهِ، فَيَنْتَعِلَ وَيَقُوْلَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ نَعْلَيْهِ).

۲۸۴۸: نعمان بن سالم نے حدیث وہب میں عمرو بن اوس اور حدیث ابوالولید میں بیان کیا کہ میں نے اس آدمی سے سنا جس کا دادا اوس بن ابی اوس ہے کہ میرے دادا نماز پڑھنے لگتے تو مجھ سے جوتا منگواتے اور اس کو پہن کر کہتے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھتے دیکھا۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب٦٦، نمبر١٠٣٧۔

۲۸۴۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ أَبُوْ بَكْرَةَ، عَنْ وَهْبٍ.

۲۸۴۹: ابن مرزوق نے وہب سے پھر ابوبکرہ نے جو وہب سے نقل کیا اسی طرح روایت کی ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۱۲۹/۲۔

۲۸۵۰ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ الطَّائِفِيَّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ أَوْ أَوْسِ بْنِ أُوَيْسٍ قَالَ : (أَقَمْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِصْفَ شَهْرٍ فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ مُقَابَلَتَانِ).

۲۸۵۰: عبدالملک یعنی ابن المغیرہ طائفی نے اوس بن اوس یا اوس بن اویس سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نصف ماہ رہا میں نے دیکھا کہ آپ جوتوں سمیت نماز ادا فرما رہے ہیں وہ جوتے تسمہ دار ہیں۔

تخریج : مسند احمد۔

۲۸۵۱ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ (وَفْدَ ثَقِيْفٍ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا : فَرَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْ وَعَلَيْهِ نَعْلَانِ مُقَابَلَتَانِ) . فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ الْمَسَاجِدِ بِالنِّعَالِ غَيْرَ مَكْرُوْهٍ وَكَانَتِ الصَّلَاةُ بِهَا أَيْضًا غَيْرَ مَكْرُوْهَةٍ كَانَ الْمَشْيُ بِهَا بَيْنَ الْقُبُوْرِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُوْنَ مَكْرُوْهًا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۲۸۵۱: عبدالملک نے سعید بن فیروز سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وفد ثقیف جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ ہم نے آپ کو دو تسمہ دار جوتوں میں نماز پڑھتے دیکھا۔ جب مساجد میں جوتوں کے ساتھ داخلہ مکروہ نہیں اور جوتوں کیساتھ نماز بھی مکروہ نہیں تو ان جوتوں کے ساتھ قبور کے درمیان چلنا زیادہ مناسب ہے کہ مکروہ نہ ہو۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : المعجم الکبیر ۲۱۹/۱۔

حاصل روایات: ان تمام روایات میں آپ ﷺ کا فرض و نفل نماز نعلین سمیت پڑھنا ثابت ہو رہا ہے تو اس میں کوئی کراہت کا شائبہ نہیں اور مسجد میں جوتوں سمیت داخل ہونا بھی درست ہے تو قبور کے درمیان چلنا بدرجہ اولیٰ درست اور غیر ممنوع اور غیر مکروہ ہوگا۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اللغات: نعلین سبتیین۔ سبت مقام کے بنے ہوئے جوتے۔ نعلین مخصوفین۔ دوہرے چمڑے والا جوتا۔ نعلان مقابلتان۔ تسمہ دار جوتے۔

نوٹ: اس باب میں فریق اوّل کی تو صرف ایک روایت حضرت شعبہؓ والی پیش کی گئی جو کہ محتمل ہے اور اس کے بالمقابل ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت واضح ہے مزید دس صحابہ کی روایت جوتوں سمیت نماز اور مسجد میں، داخلے کو ثابت کر رہی ہیں تو قبرستان میں چلنا کوئی مسجد سے اعلیٰ نہیں کہ جوتا جائز ہو اور مسجد میں تو درست ہو پس یہ باب مکروہ تحریمی اور اس کے بالمقابل بلا کراہت اباحت کا باب ہے۔

بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

رات کو تدفین

خلاصۃ المرام: ① امام حسن بصریؒ اور سعید بن المسیب کے ہاں رات کو دفن مکروہ ہے ② جبکہ تمام ائمہ کے ہاں میت کو رات کے وقت دفن میں کوئی کراہت نہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: رات کو دفن کرنا مکروہ ہے جیسا کہ ان روایات میں موجود ہے۔

۲۸۵۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ : ثَنَا نَصْرُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ (رَجُلًا مِنْ بَنِي عُذْرَةَ دُفِنَ لَيْلًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا) .

۲۸۵۲: نصر بن راشد نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ بنی عذرہ کا ایک آدمی رات کو دفن کر دیا گیا اور اس پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ نہ پڑھی تو آپ نے رات کو دفن سے روک دیا۔

تخریج : ابن ماجه في الجنائز باب ۳۰ نمبر ۱۵۲۱۔

۲۸۵۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا تَدْفِنُوا مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَكَرِهَ قَوْمٌ دَفْنَ الْمَوْتٰى فِي اللَّيْلِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ بَأْسًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۲۸۵۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں کو رات کے وقت دفن مت کرو۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض علماء نے میت کو رات میں دفن کرنے کو مکروہ قرار دیا اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کیا ان کا ہاں کو دفن میں کچھ بھی حرج نہیں ان کی دلیل مندرجہ روایات ہیں۔

تخریج : ابن ماجه في الجنائز باب ۳۰ نمبر ۱۵۱۹۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہو رہا ہے کہ میت کی رات کو تدفین ممنوع و مکروہ ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلیل:

رات کو دفن میں کچھ کراہت نہیں جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہوگا۔

۲۸۵۴: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : (رُئِيَ فِي الْمَقْبَرَةِ لَيْلًا نَارٌ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَبْرٍ، وَهُوَ يَقُولُ : نَاوِلُوْنِي صَاحِبَكُمْ).

۲۸۵۴: عمرو بن دینار نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ رات کو قبرستان میں آگ کی روشنی نظر آئی اچانک دیکھنے پر معلوم ہوا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں کھڑے ہیں اور فرما رہے ہیں اپنے ساتھی کو مجھے پکڑاؤ۔

تخریج : ترمذی فی الجنائز باب ٦٣ نمبر ١٠٥٧۔

۲۸۵۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ (هُوَ الرَّجُلُ الَّذِيْ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ .وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ لَيْسَ مِنْ طَرِيْقِ كَرَاهَةِ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ، وَلٰكِنْ لِإِرَادَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى جَمِيْعِ مَوْتَى الْمُسْلِمِيْنَ لِمَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ بِصَلَاتِهِ عَلَيْهِمْ .

۲۸۵۵: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ مجھے جابر بن عبداللہ نے بتلایا یا میں نے جابر سے سنا ہے پھر روایت اسی طرح نقل کی البتہ یہ اضافہ ہے کہ وہ وہی شخص تھا جو بلند آواز سے قرآن پڑھتا تھا۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رات میں دفن مباح ہے یہ کہنا ممکن ہے کہ اول میں مذکورہ روایت میں رات کو دفن کی کراہت نہ ہو۔ بلکہ مقصد یہ ہو مسلمان مرنے والوں پر نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ لوگوں کے سامنے ظاہر کیا جائے کیونکہ آپ کی نماز جنازہ ان کے لئے اضافہ خیر وفضیلت کا باعث تھی۔

جواب روایت (۱): دفن کی ممانعت والی روایت میں دفن کی ممانعت کراہت تدفین کی وجہ سے نہیں بلکہ آپ کی طبیعت میں یہ بات تھی کہ تمام اموات کی نماز جنازہ آپ خود ادا فرمائیں کیونکہ اس میں جو خیر وبرکت ہے وہ اور کسی کی نماز جنازہ میں نہیں ہے جیسا فرمایا ان صلاتك سكن لهم آپ کی دعا ان کے سکون واطمینان کا باعث ہے۔

روایات سے تصدیق:

۲۸۵۶: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

حَكِيْمِ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَاتَ اِلَّا آذَنْتُمُوْنِيْ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ، فَاِنَّ صَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ رَحْمَةٌ) .

۲۸۵۶: عثمان بن حکیم انصاری نے خارجہ بن زید بن ثابتؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھے ہر فوت ہونے والے مسلمان کی اطلاع دو تا کہ میں اس پر نماز جنازہ پڑھوں میری نماز ان کے لئے رحمت ہے۔

تخریج : نسائی فی الجنائز باب ۹٤، ابن ماجه فی الجنائز باب ۳۲، مسند احمد ۳۸۸/٤۔

۲۸۵۷ : وَكَمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَقْبَرَةَ فَصَلّٰى عَلٰى رَجُلٍ بَعْدَمَا دُفِنَ وَقَالَ : مُلِئَتْ هٰذِهِ الْمَقْبَرَةُ نُوْرًا بَعْدَ اَنْ كَانَتْ مُظْلِمَةً عَلَيْهِ) . فَيَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِنَهْيِهِ عَنْ دَفْنِ الْمَوْتٰى فِي اللَّيْلِ، لِيَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْهِمْ، فَيُصِيْبُوْنَ بِصَلَاتِهِ مَا وَصَفْنَا مِنَ الْفَضْلِ .وَقَدْ قِيْلَ : اِنَّهُ اِنَّمَا نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِمَعْنًى غَيْرِ هٰذَا .

۲۸۵۷: ابورافع نے ابو ہریرہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے آپ قبرستان میں داخل ہوئے اور وہاں ایک آدمی کی قبر پر دفن کے بعد نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا یہ قبر اس کے لئے روشنی سے بھر دی گئی اس سے پہلے وہ اندھیر تھی۔ آپ ﷺ نے ان کو رات کے وقت مردوں کو دفن سے اس لئے منع فرمایا تا کہ آپ خود ان پر جنازہ پڑھیں اور آپ کے نماز پڑھنے سے ان کو سعادت میسر ہو اور یہ بھی کیا گیا کہ یہ ممانعت دفن کسی اور وجہ سے تھی۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر ۷۱۔

حاصل روایات: اس سے ثابت ہو گیا کہ ممانعت رات کے وقت دفن کی اس لئے فرمائی تا کہ کوئی میت آپ کی نماز جنازہ سے محروم نہ رہ جائے اور اس نماز جنازہ سے ان کو خوش نصیبی میسر ہو۔

جواب نمبر ②: کچھ لوگ اپنی اموات کو اچھی طرح کفن نہ دیتے تھے اور رات کو جیسے کیسے ہوتا دفن کر دیتے تو آپ نے رات کے وقت دفن کی ممانعت فرما دی تا کہ ان لوگوں کی غلط حرکت کا خاتمہ ہو۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۲۸۵۸ : حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، (اَنَّ قَوْمًا كَانُوْا يُسِيْئُوْنَ اَكْفَانَ مَوْتَاهُمْ، فَيَدْفِنُوْنَهُمْ لَيْلًا، فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَفْنِ اللَّيْلِ) .فَاَخْبَرَ الْحَسَنُ اَنَّ النَّهْيَ عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا اِنَّمَا كَانَ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ، لَا لِاَنَّ اللَّيْلَ يُكْرَهُ الدَّفْنُ فِيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ .

۲۸۵۸: اشعث نے حسنؒ سے روایت کی کہ کچھ لوگ اپنے اموات کے کفن اچھے طریقہ سے نہ دیتے تھے اور اسی

طرح میت کورات کے وقت دفن کر کے پیچھا چھڑاتے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے رات کی تدفین سے ممانعت کر دی۔ حسنؒ نے بتلایا کہ رات کے وقت دفن سے ممانعت اس وجہ سے تھی اس بناء پر نہیں کہ رات کو دفن میں کچھ کراہت ہے اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت آئی ہے۔

حاصل روایات: کہ رات کو تدفین کی ممانعت کا سبب یہ تھا اس وجہ سے نہیں کہ رات کو تدفین ممنوع و مکروہ ہے۔

روایتِ جابر رضی اللہ عنہ سے وضاحت:

۲۸۵۹ : حَدَّثَنَا رَوْحٌ هُوَ ابْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ، فَكُفِّنَ غَيْرَ طَائِلٍ، وَدُفِنَ لَيْلًا فَزَجَرَ أَنْ يُقْبَرَ رَجُلٌ لَيْلًا لِكَيْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذٰلِكَ وَقَالَ : إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ). فَجَمَعَ فِي هٰذَا - يَعْنِي الْحَدِيثَ - الْعِلَّتَيْنِ اللَّتَيْنِ قِيلَ إِنَّ النَّهْيَ كَانَ مِنْ أَجْلِهِمَا، فَلَا بَأْسَ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَوْتٰى بِاللَّيْلِ وَدَفْنِهِمْ فِيهِ أَيْضًا. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَقَدْ فُعِلَ ذٰلِكَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِنَ بِاللَّيْلِ.

۲۸۵۹: زبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا اور ایک صحابہ کا تذکرہ ہوا جنہوں نے وفات پائی اور ان کو اچھی طرح کفن نہیں دیا گیا اور رات ہی کو دفن کر دیا گیا آپ نے اس بات پر ڈانٹا کہ رات کو دفن کیا جائے تاکہ اسکی نماز جنازہ پڑھی جائے ہاں کوئی مجبوری ہو تو الگ بات ہے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا ذمہ لے تو اس کو اچھے انداز سے کفن دے۔ اس روایت وہ دونوں علتیں جمع کر دی گئیں جن کی بناء پر ممانعت کی جاتی ہے۔ پس رات کے وقت میت پر نماز میں کچھ حرج نہیں اسی طرح دفن میں بھی۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی تدفین رات کے وقت میں ہوئی۔

تخریج : مسلم في الجنائز نمبر ۴۹۔

حاصل روایات: اس روایت میں ممانعت کی دونوں وجوہ کو اپنے اندر جمع کر دیا ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ میت پر نہ تو نماز جنازہ میں رات کے وقت کچھ حرج ہے اور نہ ہی ان کے دفن میں کوئی شرعی قباحت پائی جاتی ہے۔

یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

تدفین رسول اللہ ﷺ سے استشہاد:

جناب رسول اللہ ﷺ کو رات کے وقت دفن کیا گیا جیسا کہ اس روایت میں وارد ہے۔

۲۸۶۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

إِسْحَاقَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِيْ فِيْ آخِرِ اللَّيْلِ اللَّيْلَةَ الْأَرْبِعَاءَ .وَهٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ مِنْ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّفْنِ لَيْلًا إِنَّمَا كَانَ لِعَارِضٍ، لَا لِأَنَّ اللَّيْلَ يُكْرَهُ الدَّفْنُ فِيْهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِعَارِضٍ .وَقَدْ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ : (ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ، وَأَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا : حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى يَمِيْلَ، وَحِيْنَ تَضِيْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ) وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوٰى هٰذِهِ الْأَوْقَاتِ بِخِلَافِهَا فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَوْتٰى وَدَفْنِهِمْ فِي الْكَرَاهَةِ .

۲۸۶۰: عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہمیں دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم نہ ہوا یہاں تک کہ ہم نے کدالوں کی آوازیں بدھ کی رات کے آخری حصہ میں سنیں۔ یہ تمام عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں ہوا۔ ان میں سے کسی نے بھی انکار نہ کیا۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ رات کو دفن کی ممانعت والا ارشاد کسی عارضہ کی بناء پر تھا۔ یہ وجہ نہ تھی کہ رات کو دفن میں کچھ قباحت ہے جب کہ وہ عارضہ نہ ہو۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ تین اوقات ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں ہمیں نماز سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع فرمایا کہ ہم ان اوقات میں اپنے مردوں کو دفن کریں: ① جب کہ سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند نہ ہو جائے۔ ② دوپہر کا وقت ہو یہاں تک کہ ڈھل جائے۔ ③ سورج غروب ہو رہا ہو یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے۔ اس روایت کو اسناد کے ساتھ اپنی اسی کتاب میں ذکر آئے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ان اوقات کے علاوہ اوقات میں میت پر نماز و تدفین میں کراہت نہیں۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۲/۳' مسلم ابو داؤد ترمذی ابن ماجه اخرجه۔

یہ دفن کا معاملہ تمام صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا اس پر کسی نے نکیر نہیں کی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ رات کو دفن کی ممانعت کسی عارضہ سے تھی اس بناء پر نہیں کہ رات کو دفن کرنا ممنوع ہے اگر اس کو عارضہ کی وجہ سے تسلیم نہ کریں تو عقبہ بن عامر کی روایت موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہمیں نماز پڑھنے' میت کو دفن کرنے سے منع فرمایا وہ اوقات یہ ہیں طلوع آفتاب کے وقت جب تک کہ وہ بلند نہ ہو جائے اور دوپہر کے وقت جب تک ڈھل نہ جائے جب کہ غروب ہو رہا ہو یہاں تک کہ مکمل طور پر غروب نہ ہو جائے۔

تخریج : یه روایت مسلم فی المسافرین ۲۹۳' ابو داؤد نمبر ۳۱۹۲' نسائی فی المواقیت باب ۳۱' ترمذی فی الجنائز باب ٤١' ابن ماجه ١٥١٩' دارمی باب ١٤٢' مسند احمد ١٥٢/٤۔

یہ روایت دلالت کرتی ہیں کہ ان کے علاوہ اوقات میں موتی پر نماز اور دفن میں کوئی کراہت نہیں اور رات تو ان کے علاوہ اوقات سے ہے۔

عمل صحابہ سے استشہاد:

۲۸۶۱ :وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ' عَنْ عُقَيْلٍ ح .

۲۸۶۱: عبداللہ بن بکیر نے لیث سے انہوں نے عقیل سے روایت نقل کی ہے۔

۲۸۶۲ :وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ' عَنْ مَعْمَرٍ' قَالَا جَمِيعًا' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عُرْوَةَ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَفَنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَيْلًا .

۲۸۶۲: زہری نے عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ علیؓ نے فاطمہؓ کو رات کے وقت دفن کیا۔

تخریج : مسلم فی الجهاد نمبر ۵۲۔

۲۸۶۳ :وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ' وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَا : ثَنَا أَبُو صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ' عَنْ عُقَيْلٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَرَ بِالدَّفْنِ فِي اللَّيْلِ بَأْسًا وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ' وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۸۶۳: لیث نے عقیل عن زہری پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں جو رات کے وقت تدفین میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے اور اس پر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور نہ ان کے علاوہ کسی نے اس پر اعتراض کیا۔

۲۸۶۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْلًا .

۲۸۶۴: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکرؓ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔

تخریج : ابن ابی شیبہ ۳۲/۳۔

۲۸۶۵ :وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ' قَالَ : ثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ' قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ أَيُقْبَرُ بِاللَّيْلِ؟ فَقَالَ : نَعَمْ' قُبِرَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاللَّيْلِ

.فَلَا نَرٰی بِالدَّفْنِ لَیْلًا بَأْسًا .وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۲۸۶۵: موسیٰ بن علی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عقبہ کے حوالہ سے سنا کہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کیا رات کو دفن کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ابو بکرؓ کو رات کے وقت دفن کیا گیا۔ہم رات کے وقت دفن میں کچھ حرج خیال نہیں کرتے اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابن ابی شیبه ۳۱/۳۔

حاصل روایات: یہ علی مرتضیٰؓ اور دیگر صحابہ کرام کا عمل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ رات کو دفن کرنے میں کوئی سی کراہت بھی نہیں یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں ثابت کیا کہ فریق اوّل کی روایات معلل ہیں اور اس کے علاوہ فریق ثانی کی روایات موضوع کو صراحۃً ثابت کرتی ہیں اور عمل صحابہ اس پر شاہد ہے پس رات کی تدفین میں کچھ قباحت نہیں یہ باب بھی نظر طحاویؒ سے خالی ہے۔

بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَی الْقُبُوْرِ

قبور پر بیٹھنا

قبر پر قضائے حاجت یا سونے کے لئے بیٹھنا تو بالاتفاق ممنوع ہے البتہ ایصال ثواب کے لئے بیٹھنے کے متعلق اختلاف ہے۔

نمبر①: امام احمد' حسن بصری' شوافع کے ہاں قبر پر اس غرض سے بیٹھنا ممنوع و مکروہ ہے۔

نمبر②: احناف و مالکیہ کے ہاں اس میں کراہت اور ممانعت نہیں ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: قبر پر بیٹھنا مطلقاً ممنوع ہے۔مندرجہ روایات اس کا ثبوت ہیں۔

۲۸۶۶ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِیْ إِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنْ أَبِیْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِیِّ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ (لَا تُصَلُّوْا إِلَی الْقُبُوْرِ، وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَیْهَا) .

۲۸۶۶: واثلہ بن اسقع نے ابو مرثد غنویؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا قبور کی طرف نماز مت پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر۹۷، ۹۸، ابو داؤد فی الجنائز باب۷۳، نمبر۳۲۲۹، ترمذی فی الجنائز باب۵۷، نمبر۱۰۵۰، نسائی فی القبله باب۱۱۔

۲۸۶۷ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ بِشْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيَّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۸۶۷: عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بشر بن عبیداللہ الحضرمی سے سنا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۸۶۸ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ بَكْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ بِشْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۸۶۸: عبدالرحمٰن بن یزید نے بشر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۸۶۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ بِشْرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبَا إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ أَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ.

۲۸۶۹: بشر نے ابوادریس خولانی کو کہتے سنا کہ میں نے واثلہ بن اسقع کو کہتے سنا ہے کہ ابومرثد غنوی کہا کرتے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس طرح فرماتے سنا ہے۔

۲۸۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ السُّلَمِيِّ، ثُمَّ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ : (رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ : أَنْزِلْ عَنِ الْقَبْرِ، لَا تُؤْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ، فَلَا يُؤْذِيْكَ).

۲۸۷۰: نضر بن عبیداللہ سلمی ثم الانصاری نے عمرو بن حزمؓ سے روایت کی ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک قبر پر بیٹھا دیکھا تو فرمایا قبر والے کو مت ایذاء دو اور نہ یہ تمہیں ایذا پہنچائے۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر ٩٤، ترمذی فی الجنائز باب٥٨، نمبر١٠٥٢، نسائی فی الجنائز باب٩٦/٩٨، ابن ماجه فی الجنائز باب٤٣، مسند احمد ٢٩٥/٣۔

۲۸۷۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ، وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا، وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا، وَالْبِنَاءِ عَلَيْهَا).

۲۸۷۱: ابوالزبیر نے جابر ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قبور کو چونا گچ کرنے اور ان پر لکھنے اور

ان پر بیٹھنے اور تعمیر کرنے سے منع فرمایا۔

۲۸۷۲ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهَا .

۲۸۷۲: حفص نے ابو جریج سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۸۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا مُسْلِمٌ' قَالَ : ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ' عَنْ نَصْرِ بْنِ رَاشِدٍ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ نَجْلِسَ عَلَى الْقُبُوْرِ).

۲۸۷۳: نصر بن راشد نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور پر بیٹھنے کی ممانعت فرمائی۔

۲۸۷۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ' قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ' عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ح .

۲۸۷۴: عبدالعزیز بن مسلم نے سہیل بن ابی صالح سے روایت کی ہے۔

۲۸۷۵ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ سُهَيْلٍ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تُحَرِّقَ ثِيَابَهٗ' وَتَخْلُصَ إِلٰى جِلْدِهٖ، خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوْهَا' وَكَرِهُوْا مِنْ أَجْلِهَا الْجُلُوْسَ عَلَى الْقُبُوْرِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : لَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ لِكَرَاهَةِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْقَبْرِ' وَلٰكِنَّهٗ أُرِيْدَ بِهِ الْجُلُوْسُ لِلْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ' وَذٰلِكَ جَائِزٌ فِي اللُّغَةِ' يُقَالُ : جَلَسَ فُلَانٌ لِلْغَائِطِ' وَجَلَسَ فُلَانٌ لِلْبَوْلِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۲۸۷۵: سہیل بن ابی صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی انگارے پر بیٹھے یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑوں کو جلا ڈالے اور اس کے چمڑے تک پہنچ جائے یہ قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے ان آثار کو سامنے رکھ کر ان کی تقلید اختیار کی اور ان کی وجہ سے قبور پر بیٹھنے کو مکروہ قرار دیا۔ جب کہ دیگر علماء نے ان کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ یہ بیٹھنا اس بناء پر ممنوع نہیں کہ قبر پر بیٹھنا ممنوع ہے۔ بلکہ بیٹھنے سے مراد پیشاب و پائخانہ کے لئے بیٹھنا مراد ہے۔

تخریج : مسلم فی الجنائز نمبر ۹۶' ابو داؤد فی الجنائز باب ۷۳' نمبر ۳۲۲۸' ابن ماجه فی الجنائز نمبر ۱۵۶۶۔

حاصل روایات: ان روایات سے قبور پر بیٹھنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اور یہ ممانعت عام ہے بلکہ اس پر وعید بھی موجود ہے پس

قبر پر کسی طور پر بیٹھنا بھی ممنوع ہوگا۔

فریق ثانی کا موقف اور دلیل: قبور پر ایصال ثواب کے لئے بیٹھنا درست ہے جس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۸۷۶ : بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ : هَلُمَّ يَا ابْنَ أَخِي، أُخْبِرْكَ إِنَّمَا (نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْقُبُورِ لِحَدَثِ غَائِطٍ، أَوْ بَوْلٍ) . فَبَيَّنَ زَيْدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، الْجُلُوسَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ مَا هُوَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ .

۲۸۷۶: ابوامامہ نے زید بن ثابت سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا۔اے بھتیجے! آؤ میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ آپ ﷺ نے قبور پر جس بناء پر بیٹھنے سے منع کیا ہے اس سے پیشاب و پائخانہ کے لئے بیٹھنا مراد ہے۔اس روایت میں حضرت زید رضی اللہ عنہ نے واضح کر دیا کہ پہلے آثار میں جس بیٹھنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے اس کی حقیقت کیا ہے ۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح مروی ہے ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: پہلی روایات میں جس بیٹھنے کی ممانعت ہے اس کو زیدؓ نے بتلا دیا کہ وہ قضائے حاجت کے لئے بیٹھنا ہے لہٰذا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔وہ ملاحظہ کرلیں۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۲۸۷۷ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ أَخْبَرَهُمْ، قَالَ : إِنَّمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ جَلَسَ عَلَى قَبْرٍ يَبُولُ عَلَيْهِ، أَوْ يَتَغَوَّطُ، فَكَأَنَّمَا جَلَسَ عَلَى جَمْرَةِ نَارٍ) .

۲۸۷۷: محمد بن کعب القرظی نے بتلایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی قبر پر پیشاب یا پائخانہ کے لئے بیٹھے وہ گویا کہ آگ کے انگارے پر بیٹھنے والا ہے۔

۲۸۷۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ قَعَدَ عَلَى قَبْرٍ، فَتَغَوَّطَ عَلَيْهِ أَوْ بَالَ، فَكَأَنَّمَا قَعَدَ عَلَى جَمْرَةٍ) . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْجُلُوسَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ، هُوَ هٰذَا الْجُلُوسُ، فَأَمَّا الْجُلُوسُ لِغَيْرِ ذٰلِكَ، فَلَمْ يَدْخُلْ فِي ذٰلِكَ النَّهْيِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

۲۸۷۸: محمد بن کعب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبر پر پیشاب یا پاخانہ کرنے بیٹھا وہ گویا انگارے پر بیٹھا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ بیٹھنا جس کی ممانعت آثار والی میں پائی گئی ہے وہ یہی بیٹھنا ہے۔ اس کے علاوہ بیٹھنا ممانعت میں داخل نہیں اور یہ قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے اور حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حاصل روایات: یہ کہ قبور پر جس بیٹھنے کی ممانعت ہے وہ پیشاب و پاخانہ کے لئے بیٹھنا ہے البتہ اس کے علاوہ بیٹھنا وہ اس میں داخل نہیں۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے تائید:

۲۸۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَوْلًى لِآلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ .وَقَالَ الْمَوْلٰى : كُنْتُ أَبْسُطُ لَهُ فِي الْمَقْبَرَةِ فَيَتَوَسَّدُ قَبْرًا ثُمَّ يَضْطَجِعُ .

۲۸۷۹: یحییٰ بن ابی محمد نے آل علی کے کسی غلام سے روایت کی کہ علی قبور پر بیٹھ جاتے علی عند کے معنی میں زیادہ بہتر ہے قبر کے پاس بیٹھنا غلام کہتا ہے میں قبرستان میں ان کے لئے چادر بچھا دیتا وہ قبر سے ٹیک لگا لیتے پھر وہیں لیٹ جاتے۔ (یہ روایت مجہول راوی سے مروی ہے)

۲۸۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ ۔

۲۸۸۰: نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما قبور پر بیٹھ جایا کرتے تھے یعنی قبور کے پاس۔

نوٹ: ان روایات سے واقعتہ فریق ثانی کا موقف صراحۃ ثابت نہیں ہوتا اور قضائے حاجت کے لئے بیٹھنا تو بالاتفاق ممنوع ہے موقعہ نزاع میں ایصال ثواب کے لئے بیٹھنا ہے جو کہ کسی صراحت سے ثابت نہیں۔ فی الجملہ روایات سے یہ موقف کمزور نظر آتا ہے۔ (واللہ اعلم مترجم)

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

اس میں ۱۰ اباب اور ۲۰۸ روایات وآثار ہیں

تمہید:

زکوٰۃ اسلام کا اہم رکن ہے حضرت صدیق اکبرؓ نے نماز وزکوٰۃ کے درمیان ماننے اور نہ ماننے سے فرق کرنے والے کے خلاف اعلان جہاد فرمایا قرآن مجید میں ان دونوں ارکان کو اکٹھا ذکر کیا گیا ہے اسی وجہ سے فقہاء رحمہم اللہ قرآن مجید کے انداز کو دیکھ کر کتاب الصلاۃ کے بعد کتاب الزکوٰۃ کو لاتے ہیں۔

اس کا لغوی معنی نمو اضافہ اور ستھرائی و پاکیزگی ہے اس کے وجوب کے لئے مال کی ایک مخصوص مقدار مقرر ہے اس سے پہلے لازم نہیں اور جس کے پاس اتنی مقدار نہ ہو اس پر لازم نہیں اس کی ادائیگی کے لئے مال کا الگ حساب کرتے ہوئے تمام مقدار میں نیت زکوٰۃ کر لینا ہے یا وقتی طور پر ادائیگی کے وقت نیت کرنا جس مال میں سے دی جائے اس کا قرضے اور ضروریات سے فارغ ہونا شرط ہے دنیا میں اس کی ادائیگی فریضہ کی ادائیگی اور آخرت میں عظیم اجر کا استحقاق ہے اس کے دینے کا مقصد بخل اور حب مال میں افراط کا ازالہ کرنا ہے اور محتاجوں کی ضروریات کی کفالت ہے اس کی رکنیت کا منکر کافر ہے۔

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِیْ هَاشِمٍ

بنی ہاشم پر صدقہ

خلاصۃ المرام: ① محتاج کو جو شے اجر وثواب کی خاطر دی جائے وہ صدقہ ہے ② اور ہدیہ جو عطیہ اضافہ محبت کے لئے دیا

جائے ﴿۳﴾ اور ہبہ بلاعوض کوئی چیز کسی کو دے دینا ہے اور زکوٰۃ وہ مال جو مال نامی پر سال گزرنے کے بعد اڑھائی فیصد کے حساب سے کسی غیر ہاشمی مسلمان فقیر کو دیا جائے بنی ہاشم سے مراد زکوٰۃ کے سلسلہ میں نمبرا حضور ﷺ کی مؤنث اولاد نمبر۲ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نمبر۳ حضرت حارث نمبر۴ حضرت علیؓ عقیلؓ جعفرؓ کی اولاد مراد ہوگی بنولہب اور بنو مطلب اس میں شامل نہ ہوں گے۔ بنی ہاشم کو ہدیہ تو دیا جاسکتا ہے زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی خواہ بنی ہاشم ہی کو اپنی زکوٰۃ ہو نفلی صدقہ ان کے لئے بلا اختلاف جائز ہے موالی بنی ہاشم بھی صدقات واجبہ میں اپنے آقاؤں کے حکم میں ہوں گے زکوٰۃ وصدقات کو۔

نمبر①: زکوٰۃ وصدقات کو بعض علماء نے خمس کے ختم ہوجانے کی وجہ سے جائز قرار دیا ہے۔

نمبر②: اور ائمہ اور تمام محدثین کے ہاں بنی ہاشم کو صدقات واجبہ اور زکوٰۃ دینا ناجائز اور حرام ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف:

خمس کا سلسلہ جب بنی ہاشم کے لئے بند ہوگیا تو زکوٰۃ وصدقات ان کے لئے حلال اور درست ہیں دلیل یہ روایت ہے۔

۲۸۸۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنِ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (قَدِمَتْ عِيْرٌ الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَرٰى مِنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَاعًا فَبَاعَهُ بِرِبْحِ أَوَاقٍ فِضَّةً فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلٰى أَرَامِلِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ قَالَ : لَا أَعُوْدُ أَنْ أَشْتَرِيَ بَعْدَهَا شَيْئًا أَبَدًا وَلَيْسَ ثَمَنُهُ عِنْدِيْ).

۲۸۸۱: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ ایک قافلہ مدینہ میں آیا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ سامان خریدا پھر کئی اوقیہ چاندی کے بدلے فروخت کیا اور اس چاندی کو بنی عبدالمطلب کی رانڈ عورتوں پر خرچ کیا پھر فرمایا میں آئندہ ایسی کوئی چیز کبھی نہ خریدوں گا جس کی قیمت میرے پاس نہ ہو۔ (اوقیہ چالیس درہم کی مقدار ہے)۔

تخریج : ابو داؤد فی البویع باب۹' نمبر۳۳۴۴' مسند احمد ۱/۲۳۵۔

حاصل روایات: اس روایت میں تصدق کا لفظ صدقہ پر دلالت کر رہا ہے معلوم ہوتا ہے کہ بنی عبدالمطلب کی بیوہ عورتوں پر صدقہ لگ سکتا ہے تبھی آپ نے عنایت فرمایا۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل:

بنی ہاشم پر صدقات حرام ہیں وہ اغنیاء کی طرح ہیں خواہ فقراء ہوں یا اغنیاء اور بنی ہاشم کے علاوہ جو چیز اغنیاء کے لئے حلال ہے وہ بنی ہاشم کے فقراء اور اغنیاء کے لئے حلال ہے آئندہ سطور میں دلائل پیش ہوں گے اس سے پہلے روایت سابقہ کا جواب ملاحظہ ہو۔

الجواب: روایت میں تصدق کا لفظ احتمال رکھتا ہے اس لئے ان کے موضوع پر دلیل نہیں بن سکتا آپ نے جو صدقہ ان بیواؤں و

بیکسوں پر کیا وہ فرض نہ ہو بلکہ نفلی ہو ہم کئی اغنیاء کو دیکھتے ہیں کہ کوئی آدمی ان کے غلام ولونڈیوں پر صدقہ کرتا ہے اور وہ غنی کے لئے بھی حلال ہو جاتا ہے کیونکہ غلام کا مال آقا کو حلال ہے کیونکہ اغنیاء اور بنی ہاشم کو صدقات فرضیہ' کفارات وصدقات جن سے تقرب الی اللہ مقصود ہو (نذر نیاز وغیرہ) وہ حرام ہیں۔

رہا تبرعات اور ہبات وعطیات وہ تو درست ہیں اگر چہ ان کو صدقات کا نام دیا جاتا ہے تو جو مال اغنیاء پر حرام نہیں وہ بنی ہاشم پر بھی حرام نہیں اسی وجہ سے شروع باب والی روایت میں صدقہ سے ہبہ وتبرع مراد ہے اگر چہ لفظ تصدق کا ہے۔

دلیل نمبر ①: کیونکہ ابن عباس ﷺ کی یہ روایت موجود ہے۔

۲۸۸۳ : قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَبَاحُوا الصَّدَقَةَ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ .وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ الصَّدَقَةُ مِنَ الزَّكَوَاتِ وَالتَّطَوُّعِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ' وَهُمْ كَالْاَغْنِيَاءِ فَمَا حَرُمَ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَهِىَ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ حَرَامٌ' فُقَرَاءَ كَانُوْا أَوْ أَغْنِيَاءَ .وَكُلُّ مَا يَحِلُّ لِلْاَغْنِيَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِىْ هَاشِمٍ' فَهُوَ حَلَالٌ لِبَنِىْ هَاشِمٍ فُقَرَائِهِمْ وَأَغْنِيَائِهِمْ .وَلَيْسَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِى الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ' لِاَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا تَصَدَّقَ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَرَامِلِ بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ تَحْرُمُ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ فِىْ قَوْلِ مَنْ يُحَرِّمُهَا عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ جَعَلَهَا مِنْ جِهَةِ الصَّدَقَةِ الَّتِىْ تَحِلُّ لَهُمْ .فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْاَغْنِيَاءَ مِنْ غَيْرِ بَنِىْ هَاشِمٍ قَدْ يَتَصَدَّقُ الرَّجُلُ عَلٰى أَحَدِهِمْ بِدَارِهٖ أَوْ بِعَبْدِهٖ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا' وَلَا يُحَرِّمُهُ عَلَيْهِ مَالُهُ .فَكَانَ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِمَالِهٖ مِنَ الصَّدَقَاتِ' هُوَ الزَّكَوَاتُ وَالْكَفَّارَاتُ وَالصَّدَقَاتُ الَّتِىْ يُتَقَرَّبُ بِهَا إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى .فَأَمَّا الصَّدَقَاتُ الَّتِىْ يُرَادُ بِهَا طَرِيْقُ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّيَتْ صَدَقَاتٍ فَلَا' فَكَذٰلِكَ بَنُوْ هَاشِمٍ حَرُمَ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنَ الصَّدَقَاتِ مِثْلُ مَا حَرُمَ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ .فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يَحْرُمُ عَلَى الْاَغْنِيَاءِ بِأَمْوَالِهِمْ' فَإِنَّهُ لَا يَحْرُمُ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ بِقَرَابَتِهِمْ .فَلِهٰذَا جَعَلْنَا مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَرَامِلِهِمْ مِنْ جِهَةِ الْهِبَاتِ وَإِنْ سُمِّىَ ذٰلِكَ صَدَقَةً' وَهٰذَا الَّذِىْ يَنْبَغِىْ أَنْ يُحْمَلَ تَأْوِيْلُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ عَلَيْهِ' لِاَنَّهُ قَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا قَدْ ـ: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ وَحَمَّادٌ ابْنَا زَيْدٍ' عَنْ أَبِىْ جَهْضَمٍ مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ' عَنْ (عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَىْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثِ أَشْيَاءَ : إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ' وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ' وَأَنْ لَا نُنْزِىَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ).

۲۸۸۲: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گئے انہوں نے کہا ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کے ساتھ باقی لوگوں میں سے خاص کیا ہے کامل طور پر وضو کرنا صدقہ نہ کھانا گدھے کی جفتی گھوڑے پر نہ کرائیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کچھ علماء اس طرف گئے ہیں چنانچہ انہوں نے بنی ہاشم کے لئے صدقات کو مباح قرار دیا ہے۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے کہا کہ زکاۃ اور نفلی صدقات بنی ہاشم پر درست نہیں وہ مالداروں کی طرح ہیں جو مالداروں پر حرام وہی ان پر بھی حرام ہے خواہ بنو ہاشم تنگ دست ہوں یا مالدار اور ہر وہ چیز جو بنی ہاشم کے علاوہ مالداروں کے لئے درست ہے وہ بنی ہاشم کے فقراء واغنیاء سب پر حلال ہے۔ ہمارے نزدیک اس قول کے قائلین کے لئے اس روایت میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق یہ کہنا درست ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بنی عبد المطلب کی بیوہ عورتوں کو صدقہ دیا ہو اس صدقے کے طور پر نہ دیا ہو جو بنی ہاشم پر حرام ہے بقول ان لوگوں کے جو ان پر حرام قرار دیتے ہیں بلکہ اس صدقہ کے طور پر دیا ہو جو ان کے لئے حلال ہے۔ اس لئے کہ ہم غیر بنی ہاشم کے مالداروں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بعض دوسروں کو اپنا مکان یا غلام صدقہ کر دیتے ہیں پس یہ اس لینے والے کے لئے جائز وحلال ہے اور یہ چیز اس پر اس کے مال کو حرام نہیں کرتا۔ اس کا وہ مال جو اس پر حرام ہے وہ صدقات زکوٰۃ کفارات اور ایسے صدقات تقرب الی اللہ کے لیے دیے جاتے ہیں۔ رہے ایسے صدقات جن سے مقصود ہبہ کرنا ہو خواہ اس کو صدقے کا نام بھی دے دیا جائے وہ حرام نہیں ہوتا۔ بعینہ یہی صورت بنو ہاشم کے سلسلہ میں ہے کہ ان پر قرابت کی وجہ سے صدقات اسی طرح حرام ہیں جیسا اغنیاء پر ان کے مال کے پائے جانے کی صورت میں ہے۔ رہے وہ صدقات جو اغنیاء پر ان کے مالوں کی موجودگی میں حرام نہیں وہ بنی ہاشم پر بھی قرابت کی وجہ سے حرام نہیں اسی وجہ سے ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس صدقہ کو جو آپ نے بیوگان پر کیا ہبہ کی مد سے شمار کرتے اگرچہ نام اس کا صدقہ رکھا گیا ہے اور اس حدیث اول کی یہ تاویل مناسب ہے کیونکہ یہ روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس طرح نقل کی گئی ہے۔

تخریج : ابوداؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷' نمبر۸۰۸' ترمذی فی الجهاد باب۲۳' نمبر۱۷۰۱' نسائی فی الطهارة باب۱۰۵' العیل باب۱۰' مسند احمد ۷۸/۱' ۹۵' ۲۳٤' ۲٤۹۔

۲۸۸۳ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ' عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۸۸۳: حماد بن زید نے ابو جہضم سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۸۸۴ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ' قَالَ : ثَنَا مُرَجَّى بْنُ رَجَاءٍ' عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ يُخْبِرُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْتَصَّہُمْ أَنْ لَا یَأْکُلُوا الصَّدَقَۃَ .فَلَیْسَ یَخْلُو الْحَدِیْثُ الْأَوَّلُ مِنْ أَنْ یَکُوْنَ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا فِی الْفَصْلِ الْأَوَّلِ، فَیَکُوْنُ مَا أَبَاحَ لَہُمْ فِیْہِ، غَیْرَ مَا حَرَّمَ عَلَیْہِمْ فِیْ ہٰذَا الْحَدِیْثِ الثَّانِیْ، وَیَکُوْنُ مَعْنٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِنْہُمَا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا .أَوْ یَکُوْنُ الْحَدِیْثُ الْأَوَّلُ یُبِیْحُ مَا مَنَعَ مِنْہُ ہٰذَا الْحَدِیْثُ الثَّانِیْ، فَیَکُوْنُ ہٰذَا الْحَدِیْثُ الثَّانِیْ نَاسِخًا لَہٗ، لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَبَّاسٍ یُخْبِرُ فِیْہِ بَعْدَ مَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہُمْ مَخْصُوْصُوْنَ بِہٖ دُوْنَ النَّاسِ، فَلَا یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ إِلَّا وَہُوَ قَائِمٌ فِیْ وَقْتِہٖ ذٰلِکَ .فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِیْ إِبَاحَۃِ الصَّدَقَۃِ عَلَیْہِمْ بِصَدَقَاتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .فَذَکَرَ مَا

۲۸۸۴: مرجی بن رجاء نے ابوجہضم سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس روایت میں خبر دے رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بات کے ساتھ خاص کیا کہ وہ صدقہ نہ کھائیں۔ پس پہلی روایت اس سے خالی نہیں کہ اس کا معنیٰ وہ کیا جائے جو ہم نے فصل اول میں بیان کیا تو اس صورت میں جس چیز کو ان کے لئے مباح کیا ہے وہ اس کے علاوہ ہے جو ان کے لئے اس دوسری روایت ذکر کی گئی اور ہر روایت کا مفہوم اپنے اپنے مقام پر درست رہا۔ یا پھر اس طرح کہا جائے کہ اول روایت میں اس صدقے کو مباح قرار دیا جب کہ اس دوسری روایت سے روک دیا پس اس صورت میں یہ ناسخ ہوگی کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد بتلا رہے ہیں کہ ہم بنی ہاشم کے لئے دوسروں کو چھوڑ کر یہ چیز خاص کی گئی اور یہ اسی صورت میں تسلیم کیا جا سکتا ہے جب کہ یہ ان کے زمانہ میں قائم و موجود ہو اگر کوئی معترض صدقہ کے مباح ہونے کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات کو دلیل بناتے اور ان روایات کو پیش کرے۔

حاصل روایات: یہ روایات تو صدقے کو حرام قرار دے رہی ہیں اور پہلی روایت انہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صدقے کو حلال قرار کیسے دے سکتی ہے کہ ایک آدمی دو متضاد باتیں کہہ رہا ہے ان دونوں کی مطابقت کی صورت وہی ہے جو گزشتہ سطور میں مذکور ہوئی کہ وہاں صدقہ سے تبرعات مراد لئے جائیں۔

اب دونوں روایات اپنے اپنے مقامات پر درست رہیں۔ یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حدیث اول میں جس چیز کو مباح قرار دیا گیا دوسری روایت میں اس کو حرام کہا گیا تو پہلا حکم منسوخ ہو گیا اور اس کے لئے قرینہ یہ ہے کہ یہ فتویٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما آپ کی وفات کے بعد کا ہے اور وہ تبھی خبر دے رہے ہیں جبکہ وہ اس بات پر قائم ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ کے خمس کو بنی ہاشم پر صدقہ فرمایا اس سے کسی کو انکار نہیں جیسا ان روایات میں وارد ہے۔

۲۸۸۵ : حَدَّثَنَا فَہْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِہَابٍ، عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الزُّبَیْرِ أَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا

أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلٰى أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفَاطِمَةُ حِيْنَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكَ، وَمَا بَقِیَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّا لَا نُوْرَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ) إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ فِیْ هٰذَا الْمَالِ. وَإِنِّیْ وَاللّٰهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِیْ كَانَتْ عَلَيْهِ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِیْ ذٰلِكَ بِمَا عَمِلَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۸۸۵: عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کی طرف پیغام بھیجا وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اپنی وراثت مانگ رہی تھیں جو کہ مال فئی کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو دی تھیں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا اس وقت رسول اللہ ﷺ کا صدقہ کا مال جو مدینہ اور فدک اور خمس خیبر سے بچا تھا وہ مانگ رہی تھیں تو ابوبکرؓ نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم وارث نہیں بنائے جاتے جو مال ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے البتہ آل محمد ﷺ کو اس مال میں خرچہ ملے گا میں اللہ کی قسم! جناب رسول اللہ ﷺ کے صدقات کو ان کی اس حالت سے نہ بدلوں گا جس حالت میں وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھے اور ان کے متعلق میں وہ عمل جاری رکھوں گا جو ان میں جناب رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الخمس باب ۱' فضائل اصحاب باب ۱۲' المغازی باب ۱٤' ۳۸' والنفقات باب ۳' والفرائض باب ۳' والاعتصام باب ٥' مسلم فی الجهاد ٤٩/٥٠' ٥١' ٥٢' ٥٤' ٥٦' ابو داؤد فی الامارہ باب ۱۹' ترمذی فی اسیر باب ٤٤' نسائی فی الفئی باب ۹' ١٦' موطا مالك نمبر ۲۷' مسند احمد ۱' ٤' ٦' ۹' ۱۰' ٤٨' ٤٩' ٦٠' ١٦٢' ١٧٩' ٢٠٨' ٢/٤٠٣' ٦/١٤٥' ٢٦٢۔

۲۸۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ.

۲۸۸۶: ابن مرزوق اور ابوداؤد دونوں نے عبداللہ بن صالح سے نقل کیا۔

۲۸۸۷: وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۲۸۸۷: لیث کہتے ہیں کہ مجھے عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۸۸۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِیٍّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِیُّ، قَالَ أَرْسَلَ إِلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ الْمَدِيْنَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ فَاقْسِمْهُ فِيْهِمْ .فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَهُ يَرْفَأُ فَقَالَ : هٰذَا عُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدٌ وَالزُّبَيْرُ وَلَا أَدْرِيْ، أَذَكَرَ طَلْحَةَ أَمْ لَا يَسْتَأْذِنُوْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ : ائْذَنْ لَهُمْ .قَالَ ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ : هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ : ائْذَنْ لَهُمَا .فَلَمَّا دَخَلَ الْعَبَّاسُ قَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ فِيْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ .فَقَالَ الْقَوْمُ : اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ (أَيْ أَسْأَلُكُمْ بِاللّٰهِ) الَّذِيْ بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ) قَالُوْا : قَدْ قَالَ ذٰلِكَ .ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَا : نَعَمْ .قَالَ : فَإِنِّيْ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خَصَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ غَيْرَهُ فَقَالَ (مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ) . فَكَانَتْ هٰذِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً ثُمَّ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَلَقَدْ قَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِهِ رِزْقَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مِنْهُ فَجَمَعَ مَالَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ (أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ بَعْدَهُ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ) ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .

۲۸۸۸: معمر نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان نصری سے وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے بلوایا اور فرمایا مدینہ منورہ میں تمہاری قوم کے کچھ لوگ آئے ہیں ہم نے ان کو کچھ عطیہ دیا ہے وہ تم ان میں تقسیم کر دو اسی دوران یرفاء آ گیا اور اس نے کہا یہ عثمان عبدالرحمٰن سعد زبیر رضی اللہ عنہم اور مجھے یاد نہیں کہ طلحہ کا نام لیا یا نہیں وہ آپ کے پاس داخلے کی اجازت چاہ رہے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت ہے راوی کہتا ہے پھر ہم کچھ دیر ٹھہرنے پائے تھے تو یرفاء نے کہا یہ عباس رضی اللہ عنہ و علی آپ کے ہاں آنے کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو جب عباس رضی اللہ عنہ آئے تو کہنے لگے اے امیر المؤمنین! میرے اور اس شخص کے درمیان فیصلہ کیجئے وہ اس وقت دونوں بنی نضیر کے اموال فئی پر نگران مقرر تھے دوسرے حضرات نے بھی کہا ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں اور رضامندی کرا دیں عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم وارث نہیں بنائے جاتے جو ہم چھوڑتے ہیں

وہ صدقہ ہوتا ہے ان سب نے کہا واقعی آپ نے یہ بات فرمائی ہے پھر خاص طور پر ان دونوں کو خطاب کر کے بھی یہی فرمایا ان دونوں نے بھی اس کا اقرار کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی چیز سے خاص کیا ہے جو اس نے اور کسی کو نہیں دی فرمایا: ﴿مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ﴾ (الحشر:۹) اور وہ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور مال فئی دے دیا تم نے اس پر گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں۔ پس یہ مال خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو گئے آپ نے ان اموال کو تمہیں چھوڑ کر جمع نہیں کیا اور نہ اپنے کو تم پر ترجیح دی بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے درمیان تقسیم کیا اور تم میں بھیجا اور پھیلایا یہاں تک کہ اس میں سے یہ مال باقی رہ گیا آپ اس میں سے اپنے اہل پر سال کے دوران خرچ کرتے پھر جو بچ جاتا وہ جمع کر دیتے وہ اللہ تعالیٰ کا مال جمع ہوتا (یعنی بیت المال میں جمع کر دیتے) جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان اموال میں نائب وولی ہوں میں ان میں وہی کروں گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر روایت اسی طرح ذکر کیا۔

تخریج : مسلم فی الجهاد نمبر ٤٨۔

اللغات: الرضخ۔ عطیہ۔ افاء۔ بطور فئی دینا۔

۲۸۸۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ وَأَثْبَتَ أَنَّ طَلْحَةَ كَانَ فِي الْقَوْمِ وَلَمْ يَقُلْ "وَبَثَّهَا فِيْكُمْ."

۲۸۸۹: عمرو بن دینار نے ابن شہاب سے نقل کیا پھر اسناد سے اسی طرح روایت کی البتہ فرق یہ ہے کہ طلحہ کو آنے والوں میں ثابت کیا اور بثها فیکم کے لفظ نہیں کہے۔

۲۸۹۰ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَا : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ : فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا عَلٰى أَهْلِهٖ.

۲۸۹۰: مالک بن انس نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی البتہ: فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا عَلٰى أَهْلِهٖ کے الفاظ مختلف ہیں۔

۲۸۹۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ سُفْيَانَ وَوَرْقَاءَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَقْسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ أَهْلِيْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ) . قَالُوْا : فَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهَا كَانَتْ صَدَقَاتٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِهٖ (بَعْدَ مُؤْنَةِ عَامِلِيْ) وَعَامِلُهٗ لَا يَكُوْنُ إِلَّا وَهُوَ حَيٌّ .قَالُوْا : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا

قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ حَلَالٌ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَهُ وَفِيهِمْ فَاطِمَةُ بِنْتُهُ، قَدْ كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ مِنْ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى إِبَاحَةِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ لَهُمْ، فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ كَصَدَقَاتِ الْأَوْقَافِ، وَقَدْ رَأَيْنَا ذٰلِكَ يَحِلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَوْقَفَ دَارَهُ عَلٰى رَجُلٍ غَنِيٍّ، أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَا يَمْنَعُهُ ذٰلِكَ غِنَاهُ، وَحُكْمُ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ مِنَ الزَّكَوَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ، وَمَا يَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَكَذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ ذٰلِكَ لَهُمْ حَلَالٌ وَحُكْمُهُ خِلَافُ حُكْمِ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَا .ثُمَّ قَدْ جَاءَتْ بَعْدُ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِتَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ .فَمِمَّا جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ.

۲۸۹۱: عبدالرحمٰن الاعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وراثت دینار کی صورت میں تقسیم نہ ہوگی میرے اہل وعیال کے خرچہ اور میرے گھریلو کام کرنے والوں کی اعانت کے علاوہ صدقہ ہے۔انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ وہ اموال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں صدقات تھے اس لئے کہ اس روایت میں آپ کا ارشاد ''بعد مونة عاملی'' موجود ہے اور آپ کا عامل ہونا وہ آپ کی حیات مبارکہ ہی میں ہوسکتا ہے۔ان آثار میں ایسی دلالت ملتی ہے جو اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ صدقات بنی ہاشم کے لئے حلال ہے۔کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل اور ان میں آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہے۔وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اس صدقہ سے کھاتے تھے۔تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ تمام صدقات کی طرح ان پر حلال تھا۔پس ان کے خلاف اس سلسلہ میں حجت یہ ہے۔کہ یہ صدقہ صدقات اوقاف کی طرح ہے۔اور ہم جانتے ہیں کہ یہ مالداروں کے لئے بھی حلال ہیں۔کیا تم نہیں جانتے کہ اگر ایک آدمی اپنا مکان ایک غنی پر وقف کر دیا۔تو یہ جائز ہے اور اس کا غناء اس کے استعمال سے مانع نہ بنے گا اور اس کا حکم تمام صدقات جو زکوٰۃ و کفارات اور وہ صدقات جو تقرب الی اللہ کے لئے دیے جائیں ان سے مختلف ہے۔پس اسی طرح جو شخص بنی ہاشم سے ہو اس کے لئے حلال ہے اور اس کا حکم دیگر صدقات سے الگ ہے جن کا ہم نے تذکرہ کیا۔پھر اس کے بعد جناب ہاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنی ہاشم کے لئے صدقہ کی حرمت ثابت ہے۔ ذیل میں وہ مدرج ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ان اموال کا صدقات ہونا معلوم ہوتا ہے اس کا ایک قرینہ مونت عاملین وہ عاملین آپ کی زندگی میں کام کرنے والے لوگ تھے ان اموال سے آپ کے اہل استعمال کرتے تھے ان میں فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھیں جب وہ ان صدقات سے کھاتے تھے تو بنی ہاشم کے لئے حلال تھے تبھی ان کو استعمال کرتے تھے پس ثابت ہوا کہ بھی صدقات ان کے لئے حلال ہیں۔

الجواب: ان صدقات کی حیثیت صدقات اوقاف جیسی تھی اور اوقاف کے صدقات اغنیاء کو بھی حلال ہیں جیسے کہ آدمی اگر اپنا گھر کسی غنی آدمی کو وقف کر دے تو یہ جائز ہے اور اس کی غناء اس میں مانع نہ ہوگی اور اس کا حکم زکوۃ و کفارات کے صدقات سے مختلف ہے بالکل اسی طرح یہ بنی ہاشم کے لئے بھی حلال ہے۔

حرمت صدقہ کا ثبوت:

روایات متواترہ جن سے بنی ہاشم پر صدقات کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔

۲۸۹۲ :مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ السَّعْدِيِّ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، مَا تَحْفَظُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : أَذْكُرُ أَنِّي أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِي فِيْ، فَأَخْرَجَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ .قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا عَلَيْكَ فِي هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ ؟ قَالَ إِنَّا -آلَ مُحَمَّدٍ -لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ) .

۲۸۹۲: ابوالجوزاء اسعدی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو کہا تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی بات یاد ہے تو وہ کہنے لگے مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے صدقہ کی ایک کھجور کو منہ میں ڈال لیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لعاب سمیت نکال کر پھینک دیا ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس بچے کے اس ایک کھجور کھانے سے آپ پر کیا گناہ تھا؟ آپ نے فرمایا ہم آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

تخریج : مسلم في الزكوة نمبر١٦١، ١٦٨، نسائي في الزكوة باب٩٥، ٩٧، ٩٨، مالك في الصدقه نمبر١٣، مسند احمد ٢٠٠/١، ٣٢٩، ٢٧٩/٢، ٤٤٤، ٤٧٦، ٤٤٨/٣، ٤٩٠، ١٨٦/٤، ٣٤٨، ١٠/٦، ٣٩٠۔

۲۸۹۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ شَيْبَانَ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ (وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهِ) .

۲۸۹۳: ربیعہ بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا پھر انہوں نے اسی طرح جواب دیا البتہ اتنا فرق ہے ولا لاحد من اہلہ کے الفاظ زائد ہیں۔

۲۸۹۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (اُسْتُعْمِلَ أَرْقَمُ بْنُ أَرْقَمَ الزُّهْرِيُّ عَلَى الصَّدَقَاتِ، فَاسْتَتْبَعَ أَبَا رَافِعٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ : يَا أَبَا رَافِعٍ، إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) .

۲۸۹۴: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ارقم بن ارقم زہری کو صدقات پر عامل بنایا گیا تو اس نے ابو رافع کو ساتھ چلنے کے لئے کہا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے فرمایا اے ابو رافع آل محمد پر صدقہ حرام ہے اور قوم کا مولیٰ انہی میں سے ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوۃ باب ۲۹' نمبر ۱٦٥٠۔

۲۸۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ' قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ' عَنْ مَالِكٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ : (اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَا : لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ' وَأَصَابَا مَا يُصِيْبُ النَّاسُ .قَالَ : فَبَيْنَمَا هُمَا فِيْ ذٰلِكَ' جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' فَوَقَفَ عَلَيْهِمَا' فَذَكَرَا لَهُ ذٰلِكَ .فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَا تَفْعَلَا' فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ .فَقَالَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ : مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هٰذَا إِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا' فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاهُ عَلَيْكَ .فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَا أَبُوْ حَسَنٍ أَرْسِلَاهُمَا' فَانْطَلَقَا' فَاضْطَجَعَ .فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ' سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ' فَقُمْنَا عِنْدَ بَابِهَا حَتّٰى جَاءَ ' فَأَخَذَ بِآذَانِنَا وَقَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ .ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ' وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ' فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ' ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ' وَقَدْ بَلَغْنَا النِّكَاحَ' وَقَدْ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ' فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّوْنَ' وَنُصِيْبُ كَمَا يُصِيْبُوْنَ .فَسَكَتَ حَتّٰى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ' وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تَلْمَعُ إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ .فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِيْ لِآلِ مُحَمَّدٍ' إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ' أُدْعُوَا لِيْ مَحْمِيَةَ وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ .فَجَاءَ اهُ فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَنْكَحَهُ .وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ فَأَنْكَحَنِيْ. وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا). فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ أَصْدَقَ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ' وَحُكْمُهُ حُكْمُ الصَّدَقَاتِ .قِيْلَ لَهُ : قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى الَّذِيْ فِي الْخُمُسِ' وَذٰلِكَ خَارِجٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ الْمُحَرَّمَةِ .عَلَيْهِمْ' لِأَنَّهُ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ أَوْسَاخَ النَّاسِ' وَالْخُمُسُ لَيْسَ كَذٰلِكَ .

۲۸۹۵: عبداللہ بن عبداللہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب نے بیان کیا کہ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے

مجھے بیان کیا کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب دونوں نے کہا کہ اگر ہم دو ان دولڑکوں یعنی مجھے اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو صدقات پر مقرر کر دیں تو وہ فرض ادا کریں گے جو لوگ ادا کرتے ہیں اور وہ تنخواہ وغیرہ پا لیں گے جو دیگر عاملین کو ملتی ہے وہ دونوں اسی گفتگو میں مصروف تھے کہ علی بن ابی طالب آ گئے اور ان کے پاس کھڑے ہو گئے دونوں نے اس بات کا تذکرہ ان سے کیا تو علیؓ نے کہا تم مت یہ بات کرو اللہ کی قسم آپ ایسا بالکل نہ کریں گے۔ حضرت ربیعہ بن حارث کہنے لگے تم تو ہم سے حسد کی بناء پر یہ بات کہتے ہو اللہ کی قسم! تم نے دامادی رسول پائی تو ہم نے ہرگز حسد نہ کیا۔ حضرت علیؓ کہنے لگے میں ابوالحسن ہوں (میں حسد نہیں کر سکتا) تم دونوں ان کو بھیج کر دیکھ لو۔ علیؓ لیٹ گئے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھ لی تو ہم حجرے کی طرف آپ سے پہلے پہنچ گئے اور دروازے کے پاس جا کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ تشریف لائے تو آپ نے ہمارے کانوں کو پکڑ کر فرمایا اس بات کو تم دونوں دل سے نکال دو جو تم اپنے سینے میں جمع کرنے والے ہو پھر آپ حجرہ میں داخل ہوئے اور ہم بھی داخل ہو گئے اس دن آپ زینب بنت جحشؓ کے مکان میں تھے ہم نے گفتگو میں ایک دوسرے پر بھروسہ کیا پھر ہم میں سے ایک نے بات کی اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں میں سب سے زیادہ محسن اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور ہم بالغ ہو چکے ہیں ہم اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ ہمیں کسی صدقہ کا عامل مقرر فرما دیں ہم لوگوں سے جمع کر کے اسی طرح ادا کریں گے جیسے دوسرے ادا کرتے ہیں اور ہمیں عمل کی تنخواہ مل جائے گی جیسے دوسروں کو ملتی ہے آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ یہاں تک کہ ہم نے آپ سے (دوبارہ) گفتگو کا ارادہ کیا اور پردے پیچھے زینبؓ ہمیں اشارہ کر رہی تھیں (کہ بات نہ کرنا) پھر آپ نے فرمایا صدقہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائق نہیں یہ لوگوں کی میل کچیل ہے۔ محمیہؓ (یہ خمس کے نگران تھے) کو بلاؤ اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بلا لاؤ وہ دونوں آ گئے تو آپ نے محمیہ کو فرمایا تم اس لڑکے سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو یعنی فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ پس انہوں نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث کو کہا تم اس لڑکے سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دو چنانچہ انہوں نے میرا نکاح کر دیا اور محمیہؓ کو فرمایا ان دونوں کو خمس میں سے اتنی رقم مہر کے لئے دے دو۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ان کا مہر خمس میں سے دیا گیا اور خمس کا حکم بھی صدقات جیسا ہے۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ عین ممکن ہے کہ یہ ذوی القربیٰ کے حصہ سے ہو جو کہ خمس میں مقرر ہے اور یہ ان صدقات سے خارج ہے جن کو حرام کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ ان پر لوگوں کی میل کچیل حرام کی ہے اور خمس ان میں سے نہیں ہے۔

تخریج : مسلم فی الزکوٰۃ نمبر ١٦٧۔

حاصل روایات: کہ صدقات آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درست نہیں خمس میں سے ان کو کھانے کے لئے دیا جائے گا۔

اللُّغَاتُ : لقاسۃ۔ حسد۔ تصوران۔ دل میں بات جمع کرنا۔ تلمع۔ اشارہ جو ہاتھ یا کپڑے سے کیا جائے۔ تواکل الکلام۔ بھروسہ کرنا۔ اصدق۔ مہر ادا کر دو۔ اوساخ۔ میل کچیل۔

ـــ: خمس کا حکم بھی تو صدقات جیسا ہے اس میں سے فضل اور عبدالمطلب کی بیویوں کا مہر ادا کیا گیا اس سے صدقات سے فائدہ اٹھانے کا جواز مل رہا ہے۔

ـــ: خمس میں ذوالقربیٰ کا حصہ بھی تو ہے اس میں سے دیا گیا ہوگا اور یہ حصہ تو محرم صدقات سے خارج ہے کیونکہ لوگوں کی میل کچیل ان پر حرام ہے اور خمس اس میں سے نہیں ہے اور خمس تو ہبہ اور ہدیہ کی قسم سے ہے وہ بلاشبہ آپ کے لئے درست ہے جیسا کہ یہ روایات مؤید ہیں۔

۲۸۹۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ' قَالَ أَنَا شَرِيْكٌ ' عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ ' عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ' عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَرَدَّهَا ' وَأَتَيْتُهُ بِهَدِيَّةٍ فَقَبِلَهَا) .

۲۸۹۶: ابوالطفیل نے سلمانؓ سے روایت کی کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں صدقہ لایا تو آپ نے اس کو واپس کر دیا اور نہ لیا اور آپ کی خدمت میں ہدیہ لایا تو اسے قبول فرمالیا۔

۲۸۹۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ إِسْحَاقَ ' عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ ' عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ' قَالَ : حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ' وَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ' ذَكَرَ فِيْهِ (أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا ' قَالَ : فَلَمَّا أَمْسَيْتُ جَمَعْتُ مَا كَانَ عِنْدِيْ ، ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِقُبَاءَ ' فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ لَيْسَ بِيَدَيْكَ شَيْءٌ وَأَنَّ مَعَكَ أَصْحَابًا لَكَ ' وَأَنْتُمْ أَهْلُ حَاجَةٍ وَغُرْبَةٍ ' وَقَدْ كَانَ عِنْدِيْ شَيْءٌ وَضَعْتُهُ لِلصَّدَقَةِ ' فَلَمَّا ذُكِرَ لِيْ مَكَانُكُمْ رَأَيْتُكُمْ أَحَقَّ بِهٖ ، ثُمَّ وَضَعْتُهُ لَهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا أَوْ أَمْسِكْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بَعْدَ أَنْ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَدْ جَمَعْتُ شَيْئًا ' فَقُلْتُ : رَأَيْتُكَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ' وَقَدْ كَانَ عِنْدِيْ شَيْءٌ أَحْبَبْتُ أَنْ أُكْرِمَكَ بِهٖ كَرَامَةً لَيْسَتْ بِصَدَقَةٍ ' فَأَكَلَ وَأَكَلَ أَصْحَابُهٗ) .

۲۸۹۷: محمود بن لبید نے ابن عباس ؓ نے نقل کیا کہ مجھے سلمانؓ نے بیان کیا اور طویل روایت ذکر کی اس میں بیان کیا کہ میں غلام تھا جب شام کا وقت ہوا تو جو میرے پاس تھا میں نے اسے جمع کیا پھر میں نکلا یہاں تک کہ آپ کی خدمت میں پہنچا اس وقت آپ قباء میں تھے میں جب پہنچا تو صحابہ کرام کی ایک جماعت آپ کے ساتھ تھی میں نے کہا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ آپ کے پاس کوئی چیز نہیں اور آپ کے کچھ ساتھی بھی آپ کے ساتھ ہیں اور تم مسافر اور ضرورت مند لوگ ہو میرے پاس صدقے کی چیز پڑی تھی جب میرے سامنے تمہاری حالت ذکر کی گئی تو مجھے تم سب سے زیادہ حقدار نظر آئے پھر میں نے وہ چیز آپ کے سامنے رکھ دی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو تم

خود کھالو یا اپنے پاس محفوظ رکھ لو۔ پھر میں اس وقت آپ کی خدمت میں آیا جب آپ مدینہ منتقل ہو چکے تھے اور میں نے کچھ چیزیں جمع کر لی تھیں میں نے کہا میں نے آپ کو صدقہ نہ کھانے والا پایا میرے پاس ایسی چیز موجود تھی جس سے میرا دل چاہا کہ آپ کا اکرام کروں یہ صدقہ نہیں ہے پس آپ نے خود کھایا اور آپ کے اصحاب نے کھایا۔

۲۸۹۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ .فَقَالَ لِأَبِيْ رَافِعٍ : اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا .فَقَالَ : حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ إِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ، لَا يَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ) .

۲۸۹۸: ابن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ نے اپنے والد ابو رافع سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ پر عامل مقرر فرمایا اس نے ابو رافع کو کہا تم میرے ساتھ چلو تا کہ تمہیں بھی اس سے فائدہ ہو اس نے جانے کی حامی بھر لی تو آپ ﷺ سے اجازت کے لئے آئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا آل محمد ﷺ کے لئے صدقہ حلال نہیں اور قوم کا مولیٰ انہی میں شمار ہوتا ہے یعنی تمہارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

تخریج : نمبر ۲۸۸۲ کی تخریج ملاحظہ کرلیں۔

۲۸۹۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ : (دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَتْ إِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ هُرْمُزُ، أَوْ كَيْسَانُ، أَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَدَعَانِيْ فَجِئْتُ .فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ إِنَّا -أَهْلَ بَيْتٍ -قَدْ نُهِيْنَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ).

۲۸۹۹: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں ام کلثوم بنت علیؓ کی خدمت میں گیا تو کہنے لگیں ہمارے غلام ہرمز یا کیسان نے بتلایا کہ اس کا گزر جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ہوا تو آپ نے مجھے بلایا میں حاضر ہو گیا تو فرمایا اے ابو فلاں ہم (اہل بیت) کو صدقہ سے منع کیا گیا ہے اور قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے پس تم صدقہ نہ کھانا۔

۲۹۰۰ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ .

۲۹۰۰: حسین بن نصر نے شبابہ بن سوار سے روایت نقل کی۔

۲۹۰۱ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ .ح .

۲۹۰۱: محمد بن خزیمہ نے علی بن جعد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۹۰۲ :وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالُوا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ، فَأَدْخَلَهَا فِيْ فِيْهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ أَلْقِهَا أَلْقِهَا، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ).

۲۹۰۲: محمد بن زیاد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حسن بن علیؓ نے صدقات کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے لی اوراسے اپنے منہ میں ڈال لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو باہر پھینک دو پھینک دو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

تخریج : بخاری فی الزکوۃ باب ٦٢، مسلم فی الزکوۃ نمبر ١٦١۔

۲۹۰۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِالشَّيْءِ سَأَلَ أَهَدِيَّةٌ هُوَ أَمْ صَدَقَةٌ؟ فَإِنْ قَالُوْا : هَدِيَّةٌ، بَسَطَ يَدَيْهِ، وَإِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْا).

۲۹۰۳: بہز بن حکیم نے اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے کیا یہ ہدیہ ہے یا صدقہ ہے؟ اگر کہتے کہ ہدیہ ہے تو آپ اپنا دست اس کو استعمال کے لئے دراز فرماتے اور اگر وہ کہتے کہ صدقہ ہے تو صحابہ کرام کو فرماتے اس کو کھالو۔

تخریج : بخاری فی الھبه باب٧، ترمذی فی الزکوۃ باب ٢٥، نمبر٦٥٦، نسائی فی الزکوۃ باب٩٨، مسند احمد ٤٩٠/٣، ٥/٥۔

۲۹۰۴ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ إِبِلٍ سَائِمَةٍ (فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ، مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا أَيْ طَالِبَ أَجْرِهِ فَلَهُ أَجْرُهَا، وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنَّا مِنْهَا شَيْءٌ).

۲۹۰۴: بہز بن حکیم نے اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ چرنے والے اونٹوں میں سے چالیس میں ایک بنت لبون ہے جس نے حلال اجر کے لئے دیا تو اس کا اجر اسے ملے گا اور جس نے نہ دیا ہم اس سے وصول کریں گے۔ اور اس کے بقیہ اونٹ میں سے کوئی چیز لینی حصول نہیں وہ ہمارے رب کی پختہ بات میں بات ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ٥' نسائی فی الزکوٰۃ باب ٤'٧' دارمی فی الزکوٰۃ باب ٣٦' مسند احمد ٢/٥' ٤۔

۲۹۰۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَا : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ قَتَادَةَ' عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ فِی الطَّرِيْقِ بِالتَّمْرَةِ' فَمَا يَمْنَعُهُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً) .

۲۹۰۵: قتادہ نے انسؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے گزرنے والے راستہ میں اگر کوئی کھجور پڑی ہوتی تو آپ اسے اس لئے نہ اٹھاتے کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الزکوٰۃ نمبر١٦٦' ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب٢٩' نمبر١٦٥١۔

۲۹۰۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ' قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى' عَنْ سُفْيَانَ' قَالَ : ثَنَا مَنْصُوْرٌ' عَنْ طَلْحَةَ' عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى تَمْرَةً فَقَالَ لَوْلَا أَنِّیْ أَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا) .

۲۹۰۶: طلحہ نے انسؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک کھجور راستہ میں پائی آپ نے فرمایا اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اسے کھالیتا۔

تخریج : مسلم فی الزکوٰۃ ١٦٤/١٦٥۔

۲۹۰۷ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيْرُ .ح .

۲۹۰۷: علی بن معبد نے حکم بن مروان الضریر سے بیان کیا۔

۲۹۰۸ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ' قَالَ : ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ السَّعْدِيُّ' قَالَ : حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِیْ سَنَةِ تِسْعِيْنَ' قَالَ ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ فِیْ حَدِيْثِهِ ابْنَةُ طَلْقٍ تَقُوْلُ : ثَنَا (رُشَيْدُ بْنُ مَالِكٍ أَبُوْ عَمِيْرَةَ' قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَصَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ ؟ قَالَ : بَلْ صَدَقَةٌ' فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَیِ الْقَوْمِ وَالْحَسَنُ يَتَعَفَّرُ بَيْنَ يَدَيْهِ' فَأَخَذَ الصَّبِيُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِیْ فِيْهِ .فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهُ وَجَعَلَ يَتَرَفَّقُ بِهِ' فَأَخْرَجَهَا فَقَذَفَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّا -آلَ مُحَمَّدٍ -لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ) .

۲۹۰۸: معروف بن واصل السعدی کہتے ہیں کہ ہمیں حفصہؓ نے ۹۰ھ میں بیان کیا ابن ابی داؤد نے اپنی روایت میں کہا کہ طلاق کی بیٹی کہتی ہے کہ ہمیں رشید بن مالک ابوعمیر نے بیان کیا کہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک کھجور کا تھال لایا گیا آپ نے دریافت فرمایا کیا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اس نے کہا صدقہ۔ آپ نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا اور حسن آپ کے سامنے مٹی میں کھیل رہے تھے بچے نے ایک کھجور منہ میں رکھ لی جناب

رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی اس کے منہ میں ڈالی اور اس سے نرمی کرنے لگے تا کہ وہ نکال دے تو اس نے نکال دی آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

تخریج : مسند احمد ۴۹۰/۳۔

۲۹۰۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْأَوْدِيُّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ، فَتَنَاوَلَ الْحَسَنِ تَمْرَةً، فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيْهِ وَقَالَ إِنَّا -أَهْلَ بَيْتٍ- لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ أَوْ لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ).

۲۹۰۹: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ بیت الصدقہ میں داخل ہوا حسن نے ایک کھجور اٹھالی آپ ﷺ نے اسے ان کے منہ سے نکال دیا اور فرمایا ہم اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں یا فرمایا ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۲۹۱۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (إِنَّا -أَهْلَ بَيْتٍ- لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ) وَلَمْ يَشُكَّ.

۲۹۱۰: محمد بن سعید نے کہا ہمیں شریک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ اس میں لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ کے الفاظ ہیں اور شک کا لفظ موجود نہیں۔

۲۹۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّيْ لَأَنْقَلِبُ إِلٰى أَهْلِيْ فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلٰى فِرَاشِيْ فِيْ بَيْتِيْ، فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً فَأُلْقِيْهَا).

۲۹۱۱: ہمام بن منبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں بعض اوقات گھر آتا ہوں تو اپنے بستر پر ایک کھجور گری ہوئی پاتا ہوں میں اسے کھانے کے لئے اٹھاتا ہوں پھر اس خطرے سے اس کو میں ڈال دیتا ہوں کہ کہیں صدقہ نہ ہو۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ٤، واللقطه باب ٦، مسلم فی الزکوٰۃ نمبر ۱۶۳۔

۲۹۱۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْخُرَاسَانِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ (جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ ؟ قَالَ : صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلٰى أَصْحَابِكَ .قَالَ ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَرَفَعَهَا .فَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهِ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ ؟ قَالَ هَدِيَّةٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ انْبَسِطُوْا) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا قَدْ جَاءَتْ بِتَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا نَسَخَهَا وَلَا عَارَضَهَا إِلَّا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ مِمَّا لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى مُخَالَفَتِهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : تِلْكَ الصَّدَقَةُ إِنَّمَا هِىَ الزَّكَاةُ خَاصَّةً فَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ فَلَا بَأْسَ بِهٖ. قِيْلَ لَهٗ : فِىْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا قَدْ دَفَعَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ وَذٰلِكَ مَا فِىْ حَدِيْثِ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ (أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أُتِىَ بِالشَّىْءِ سَأَلَ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْا) وَاسْتَغْنٰى بِقَوْلِ الْمَسْئُوْلِ (إِنَّهُ صَدَقَةٌ) عَنْ أَنْ يَسْأَلَهُ صَدَقَةٌ مِنْ زَكَاةٍ أَمْ غَيْرِ ذٰلِكَ ؟ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ سَائِرِ الصَّدَقَاتِ فِىْ ذٰلِكَ سَوَاءٌ .وَفِىْ حَدِيْثِ سَلْمَانَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : فَجِئْتُ فَقَالَ (أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَقُلْتُ بَلْ صَدَقَةٌ لِأَنَّهُ بَلَغَنِىْ أَنَّكُمْ قَوْمٌ فُقَرَاءُ) فَامْتَنَعَ مِنْ أَكْلِهَا لِذٰلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ سَلْمَانُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ عَبْدًا مِمَّنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ زَكَاةٌ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ كُلَّ الصَّدَقَاتِ مِنَ التَّطَوُّعِ وَغَيْرِهِ قَدْ كَانَ مُحَرَّمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى سَائِرِ بَنِىْ هَاشِمٍ . وَالنَّظَرُ أَيْضًا يَدُلُّ عَلَى اسْتِوَاءِ حُكْمِ الْفَرَائِضِ وَالتَّطَوُّعِ فِىْ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا غَيْرَ بَنِىْ هَاشِمٍ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَالْفُقَرَاءِ -فِى الصَّدَقَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ وَالتَّطَوُّعِ -سَوَاءٌ مَنْ حَرُمَ عَلَيْهِ أَخْذُ صَدَقَةٍ مَفْرُوْضَةٍ حَرُمَ عَلَيْهِ أَخْذُ صَدَقَةٍ غَيْرِ مَفْرُوْضَةٍ .فَلَمَّا حَرُمَ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ أَخْذُ الصَّدَقَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ حَرُمَ عَلَيْهِمْ أَخْذُ الصَّدَقَاتِ غَيْرِ الْمَفْرُوْضَاتِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ وَأَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ اُخْتُلِفَ عَنْ أَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ فَرُوِىَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : لَا بَأْسَ بِالصَّدَقَاتِ كُلِّهَا عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ .وَذَهَبَ فِىْ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -إِلٰى أَنَّ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا كَانَتْ حَرُمَتْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَا جُعِلَ لَهُمْ فِى الْخُمُسِ مِنْ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى .فَلَمَّا انْقَطَعَ ذٰلِكَ عَنْهُمْ وَرَجَعَ إِلٰى غَيْرِهِمْ بِمَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حَلَّ لَهُمْ بِذٰلِكَ مَا قَدْ كَانَ مُحَرَّمًا عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَا قَدْ كَانَ أُحِلَّ لَهُمْ .وَقَدْ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِىْ يُوْسُفَ عَنْ أَبِىْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ مِثْلَ قَوْلِ أَبِىْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : أَفَتَكْرَهُهَا

عَلٰی مَوَالِیْهِمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ لِحَدِیْثِ اَبِیْ رَافِعِ الَّذِیْ قَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ' وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِیْ کِتَابِ الْاِمْلَاءِ ' وَمَا عَلِمْتُ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِنَا خَالَفَهُ فِیْ ذٰلِكَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ : اَفَتَکْرَهُ لِلْهَاشِمِیِّ اَنْ یَعْمَلَ عَلَی الصَّدَقَةِ ؟ قُلْتُ : لَا .فَاِنْ قَالَ : وَلِمَ وَفِیْ حَدِیْثِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ الَّذِیْ ذَکَرْتُ مَنْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهُمَا مِنْ ذٰلِكَ قُلْتُ :مَا فِیْهِ مَنْعٌ مِنْ ذٰلِكَ' لِاَنَّهُمْ سَاَلُوْهُ اَنْ یَسْتَعْمِلَهُمْ عَلَی الصَّدَقَةِ' لِیَسُدُّوْا بِذٰلِكَ فَقْرَهُمْ' فَسَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقْرَهُمْ بِغَیْرِ ذٰلِكَ .وَقَدْ یَجُوْزُ اَیْضًا اَنْ یَکُوْنَ اَرَادَ بِمَنْعِهِمْ اَنْ یُوَکِّلَهُمْ عَلَی الْعَمَلِ عَلٰی اَوْسَاخِ النَّاسِ' لَا لِاَنَّ ذٰلِكَ یَحْرُمُ عَلَیْهِمْ' لِاجْتِعَالِهِمْ مِنْهُ عِمَالَتَهُمْ عَلَیْهِ .وَقَدْ وَجَدْنَا مَا یَدُلُّ عَلٰی هٰذَا .

۲۹۱۲: حسین بن واقد کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ سلمان الفارسی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت گرامی میں آئے جبکہ آپ مدینہ منورہ تشریف لائے وہ ایک دسترخوان میں تازہ کھجور لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سلمان یہ کیا ہے انہوں نے کہا صدقہ ہے جو آپ کی خدمت میں لایا ہوں آپ کے صحابہ کی خدمت میں لایا ہوں آپ نے فرمایا اسے اٹھالو ہم صدقہ نہیں کھاتے تو سلمان نے اس کو سامنے سے اٹھالیا اگلے دن بھی اسی طرح دسترخوان میں تازہ کھجور لائے اور آپ کے سامنے دسترخوان بچھادیا آپ نے دریافت کیا اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ ہدیہ ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمایا اس کو پھیلاؤ اور کھاؤ۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ تمام آثار آمدہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہے اور ہمیں کوئی ایسی نص معلوم نہیں جو ان کی ناسخ ہو اور ایسی نص بھی معلوم نہیں جو ان کے معارض ہو۔ سوائے اس روایت کے جس کچھ شروع باب میں ہم نے ذکر کیا اس میں اس کے صدقہ کوئی دلیل نہیں ہے اگر کسی کو یہ اعتراض ہو کہ اس صدقہ سے مراد تو خاص زکوۃ ہے۔ تو اس کے علاوہ صدقات میں تو کچھ حرج نہیں اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ ان آثار میں اس کا جواب موجود ہے اور وہ اس طرح کہ بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ والی روایت میں آیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے ہاں جب کوئی چیز لائی جاتی تو آپ دریافت فرماتے کیا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے۔ پھر اگر وہ کہتے کہ صدقہ ہے۔ تو آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرماتے اسے کھاؤ اور اپنی اس بات کو کہ یہ صدقہ ہے۔ اس استفسار سے بے نیاز قرار دیتے کہ یہ زکوۃ ہے یا اور کچھ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ تمام صدقات کا حکم یکساں ہے اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ میں آیا ہے کہ آپ نے دریافت فرمایا اهدیة ام صدقة تو میں نے کہا بلکہ صدقہ ہے۔ کیونکہ مجھے یہ معلوم ہوا کہ تمہارے ہاں تنگدستی ہے آپ نے اس بناء پر استعمال نہیں فرمایا اس وقت حضرت سلمان رضی اللہ عنہ غلام تھے جن پر زکوۃ سرے سے لازم نہیں ہوتی ۔اس سے معلوم ہوا ان کے تمام صدقات نفلی تھے اور وہ آپ پر اور تمام بنی ہاشم پر حرام تھے غور وفکر بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ فرائض

نوافل کا حکم اس سلسلہ میں برابر ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ بنی ہاشم کے مالدار اور فقراء صدقات فرضیہ اور نفلیہ میں یکساں ہیں۔ خواہ وہ ہوں کہ جن پر صدقات فرضیہ کا لینا حرام ہے تو ان پر صدقات نفلیہ کا لینا بھی حرام قرار دیا گیا۔ پس جب بنی ہاشم پر فرضی صدقات کا لینا حرام قرار ہو گیا تو غیر فرضی صدقات کا لینا بھی ان پر حرام قرار دیا۔ اس باب میں نظر وفکر اس کے متقاضی ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے اس سلسلہ میں مختلف روایات آئی ہیں ایک روایت یہ ہے کہ بنی ہاشم کے لئے ان تمام صدقات کے استعمال میں کچھ حرج نہیں۔ ہمارے نزدیک اس طرف جانے کی وجہ یہ ہے کہ ان کے لئے صدقات اس وجہ سے حرام کیے جائیں کیوں کہ خمس غنیمت میں ان کا حصہ مقرر کیا گیا یعنی ذوی القربیٰ کا حصہ۔ پس جب ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے منقطع ہو گیا۔ تو (علامت حرمت ختم ہونے سے) ان کے لئے جو حرام ہوا تھا وہ ان کے لئے حلال ہو گیا اور یہ امام ابو یوسفؒ نے امام ابوحنیفہؒ سے نقل کی ہے۔ یہ ابو یوسفؒ کے قول کی طرح ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ اگر کوئی معترض یہ کہے۔ کیا موالی کے متعلق اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جی ہاں۔ اس کی دلیل حضرت ابورافع کی وہ روایت ہے جسے ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے اور یہ بات امام ابو یوسفؒ نے کتاب الاملاء میں کہی ہے اور اصحاب احناف کے متعلق مجھے تو معلوم نہیں کہ کسی نے اس سے اختلاف کیا ہو۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کیا آپ کے ہاں ہاشمی کا صدقات پر عامل بننا مکروہ ہے؟ میں عرض کرتا ہوں کہ نہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ کیونکر ممنوع نہیں جبکہ ربیعہ بن حارث اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما جن کے متعلق تم نے خود نقل کیا کہ آپ نے ان کو عامل بننے سے منع فرمایا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ اس روایت میں منع والی کوئی بات موجود نہیں۔ کیونکہ انہوں نے آپ سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ ان کو صدقات پر عامل بنائیں تا کہ اس سے ان کے فقر کا ازالہ ہو۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تنگدستی کا ازالہ عامل بنانے کے بغیر ہی کر دیا اور یہ بھی کہنا درست ہے کہ آپ کے روکنے کا مقصد یہ ہو کہ آپ ان کو لوگوں کی میل کچیل پر نگران کرنا نہ چاہتے ہوں۔ یہ معنی نہیں کہ عامل بننا ان پر حرام تھا اور ان کے عمل کی تنخواہ اسی میں سے ادا کرنا تھی اور ہم ایسی روایات پاتے ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں جو ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: ان تمام آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی ہاشم پر صدقہ حرام ہے ان کے معارض یا ان کی تنسیخ کرنے والی کوئی روایت نہیں۔ اور جو روایت فریق اوّل نے دلیل بنائی تھی اس کی حقیقت ذکر کر کے جواب دے دیا گیا۔

ایک اشتباہ:

کہ بنی ہاشم پر جو صدقہ حرام ہے وہ فقط زکوٰۃ ہے دیگر صدقات کی حرمت ثابت نہیں پس دوسرے صدقات میں چنداں قباحت نہیں۔

ازالہ:

روایت بہز بن حکیم میں اس کا جواب ظاہر ہے کہ آپ ﷺ لانے والے کو کہتے ہیں کہ کیا یہ صدقہ ہے یا ہدیہ اور وہ اگر ہدیہ کہتا ہے آپ استعمال فرماتے ہیں اگر صدقہ کہتا ہے تو صحابہ کرام کو فرماتے ہیں کہ تم کھاؤ یہ سوال نہیں فرماتے کہ یہ صدقہ از قسم زکوٰۃ ہے یا دیگر تو معلوم ہوا کہ زکوٰۃ کے علاوہ صدقات بھی حرمت میں برابر کے شامل ہیں۔ نیز روایت سلمان میں آپ نے هدية ام صدقة؟ کا استفسار فرمایا انہوں نے صدقہ بتلایا تو آپ نے اس کے کھانے سے اعراض فرمایا سلمان ان دنوں فارسی غلام تھے اور ابھی مجوسی تھی اس پر زکوٰۃ کے وجوب کا کوئی معنی نہیں اس سے بھی قرینہ مل گیا کہ تمام قسم کے صدقات آپ ﷺ اور بنی ہاشم پر حرام ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر کا تقاضا یہ ہے کہ غیر بنی ہاشم کے اغنیاء و فقراء جب صدقات مفروضہ اور تطوع کے حکم میں برابر ہیں تو صدقہ فرضیہ جس پر حرام ہو اس پر نفلیہ کا لینا حرام ہونا چاہئے پس جب بنی ہاشم پر فرضی صدقات کا استعمال حرام ہے تو ان پر نفلی صدقات کا لینا بھی حرام ہے۔

نظر کا یہی تقاضا ہے اور امام ابو یوسف، محمد اور امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے متعلق ایک قول یہ ہے کہ بنی ہاشم پر تمام قسم کے صدقات صرف کرنے میں حرج نہیں۔ اور ہمارے ہاں ان پر صدقات کی حرمت کی وجہ خمس میں ذوی القربیٰ کے حصہ کا مقرر رہنا تھا جب وہ منقطع ہو کر دوسروں کی طرف لوٹ گیا اور وفات رسول اللہ ﷺ سے ان پر جو چیز آپ کی وجہ سے حرام تھی وہ حلال ہوگئی اور سلیمان بن شعیب نے ان کا ایک قول امام ابو یوسفؒ کی طرح نقل کیا ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

نظر در نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ائمہ احناف کی طرف نفلی صدقات کی حرمت کا قول درست نہیں جمہور فقہاء احناف نے نفلی صدقات کو غنی اور ہاشمی کے لئے حلال قرار دیا اسی طرح امام صاحب کی طرف یہ نسبت بھی محل نظر ہے کہ خمس غنیمت کا سلسلہ ختم ہو جانے کی وجہ سے اب ہر قسم کے صدقات ہاشمیوں کو حلال ہیں یہ درست نظر نہیں آتا کیونکہ اوساخ انجاس ہونے والی علت تو فرض صدقات میں اب بھی پائی جاتی ہے پھر حکم کس طرح منقطع ہوا۔ البتہ آخر میں امام ابو یوسف کے مشہور قول کو اختیار کرنے کا اشارہ کر کے پہلی بات کی مجمل تردید کر دی حالانکہ اوپر تو تینوں ائمہ کا قول یکساں نقل کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

ایک اشکال:

بنی ہاشم پر تو صدقات واجبہ حرام ہیں مگر موالی بنی ہاشم کا حرمت میں وہی حکم ہے یا ان سے مختلف ہے۔

الجواب: ابورافع والی روایت اس سلسلہ میں واضح طور پر آپ نے فرمایا: مولی القوم من انفسھم اس لئے آزاد کردہ غلاموں پر صدقات کی حرمت ثابت رہے گی امام ابو یوسفؒ کی کتاب الاملاء میں مذکور ہے احناف میں اس کے متعلق کسی کا اختلاف میرے علم میں نہیں۔

[illegible]: بنی ہاشم عامل بن کر اجرت میں زکوٰۃ لے سکے گا یا نہیں۔

[illegible]: بنی ہاشم عامل بن جائے تب بھی صدقات واجبہ میں سے اس کو لینا جائز نہیں احناف کا فتویٰ عدم جواز پر ہی ہے۔

مگر امام طحاویؒ کی رائے اس سلسلہ میں جواز کی ہے اس پر وارد اشکالات کا وہ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اشکال اول: ربیعہؓ بن حارث اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو عامل مقرر فرمایا اور نہ صدقات واجبہ میں سے دیا بلکہ نکاح کر کے ان کے مہر خمس میں سے ادا کروا دیئے اگر عامل بننا حلال تھا تو آپ نے کیوں نہ بنایا۔

حل اشکال: آپ نے عامل بنانے سے انکار نہیں فرمایا روایت میں کوئی ایسی بات موجود نہیں انہوں نے اپنے فقر کے ازالہ کے لئے عامل بننے کا کہا آپ نے ان کے فقر کا ازالہ عمل کے بغیر کر دیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس لئے منع کر دیا ہو کہ تم لوگوں کی میل کچیل کھاؤ گے جبکہ تمہارے پاس طیب چیز موجود ہے اس لئے نہیں کہ ان کا عامل صدقہ بن کر اجرت لینا حرام تھا اور یہ بات ان روایات سے ثابت ہے۔

۲۹۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَزِيْنٍ عَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ (عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ لِلْعَبَّاسِ سَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلُكَ عَلَى الصَّدَقَاتِ .فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَسْتَعْمِلَكَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوْبِ النَّاسِ) . أَفَلَا تَرٰى أَنَّهُ إِنَّمَا كَرِهَ لَهُ الِاسْتِعْمَالَ عَلٰى غُسَالَةِ ذُنُوْبِ النَّاسِ لَا لِأَنَّهُ حَرَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ لِحُرْمَةِ الْإِجْتِعَالِ مِنْهُ عَلَيْهِ .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَكْرَهُ لِبَنِيْ هَاشِمٍ أَنْ يَعْمَلُوْا عَلَى الصَّدَقَةِ إِذَا كَانَتْ جُعَالَتُهُمْ مِنْهَا قَالَ "لِأَنَّ الصَّدَقَةَ تَخْرُجُ مِنْ مَالِ الْمُتَصَدِّقِ إِلَى الْأَصْنَافِ الَّتِيْ سَمَّاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَمْلِكُ الْمُصَدِّقُ بَعْضَهَا وَهِيَ لَا تَحِلُّ لَهُ .وَاحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِحَدِيْثِ أَبِيْ رَافِعٍ حِيْنَ سَأَلَهُ الْمَخْزُوْمِيُّ أَنْ يَخْرُجَ مَعَهُ لِيُصِيْبَ مِنْهَا وَمُحَالٌ أَنْ يُصِيْبَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا بِعِمَالَتِهِ عَلَيْهَا وَاجْتِعَالِهِ مِنْهَا .وَخَالَفَ أَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ أَنْ يَجْتَعِلَ مِنْهَا الْهَاشِمِيُّ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَجْتَعِلُ عَلٰى عَمَلِهِ وَذٰلِكَ قَدْ يَحِلُّ لِلْأَغْنِيَاءِ .فَلَمَّا كَانَ هٰذَا لَا يَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ الَّذِيْنَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ غِنَاهُمُ الصَّدَقَةَ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ لَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ الَّذِيْ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ نَسَبُهُمْ أَخْذَ الصَّدَقَةِ .وَقَدْ رُوِيَ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَصَدَّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهُ وَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ

وَلَنَا هَدِيَّةٌ).

۲۹۱۳: ابورزین نے علیؓ سے نقل کیا کہ میں نے عباس رضی اللہ عنہ سے کہا تم جناب رسول اللہ ﷺ کو کہو کہ تمہیں صدقات کا عامل بنادیں عباس رضی اللہ عنہ نے مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا میں تمہیں لوگوں کے گناہوں کے دھون پر عامل بنانے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان کو اس بنا پر عامل بنانا ناپسند کیا کہ یہ لوگوں کے گناہوں کی میل ہے اس بناء پر نہیں کہ وہ ان پر حرام ہے اور اس پر عامل بنائی کر اس میں سے ان کو وظیفہ دینا حرام ہے۔ اور امام ابویوسف رحمہ اللہ بنی ہاشم کو عامل بنانا ناپسند کرتے تھے جب کہ ان کی تنخواہ اسی میں سے ہو۔ انہوں نے اس کی دلیل یہ بیان کی کہ بعض اوقات صدقہ صدقہ دینے والے کی اپنے مال میں سے نکل کر ان اصناف طرف چلا جاتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تذکرہ فرمایا ہے۔ اور صدقہ کرنے والا ان میں سے بعض کا مالک ہوتا ہے حالانکہ وہ اس کے لئے حرام ہے انہوں نے دوسری دلیل حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی روایت دی جب کہ مخذومی نے ان کو کہا کہ وہ بھی ان کے ساتھ جائیں تا کہ وہ بھی اس میں سے حصہ پاتے اور وہ حصہ اس کی کارکردگی اور تنخواہ ہی کا تھا۔ دیگر علماء نے امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے اس سلسلہ میں اختلاف کیا اور انہوں نے فرمایا کہ ہاشمی کو اس تنخواہ دی جاسکتی ہے۔ کیونکہ وہ تو اپنے عمل کی مزدوری لیتا ہے اور یہ تنخواہ تو مالدار کو بھی درست ہے۔ جن کے غناء نے ان پر صدقے کو حرام کر دیا ہے۔ تو نظر وفکر کا رتقاضہ یہ ہے کہ بنی ہاشم پر حرام نہ ہو۔ جن پر نسب صدقات لینے کو حرام کر رہا تھا۔ اور جناب نبی اکرم ﷺ سے اس صدقہ کے متعلق منقول ہے جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا پر کیا گیا تھا کہ اپ نے اس کو کھایا اور فرمایا وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان کو اس لئے عامل بنایا ناپسند فرمایا کہ وہ اموال لوگوں کے گناہوں کا دھون ہیں اس وجہ سے نہیں کہ عامل بنانا اور اس میں سے ان کو اجرت لینا حرام ہے۔

مذاہبِ ائمہ:

نمبر ①: امام ابویوسفؒ کے ہاں بنی ہاشم کو عامل صدقات بنانے کے باوجود مد زکوٰۃ سے تنخواہ لینا مکروہ تحریمی ہے۔

نمبر ②: دیگر تمام ائمہ کے ہاں ہاشمی کو عامل بن جانے کی صورت میں صدقات واجبہ سے تنخواہ درست ہے۔

فریق اوّل کی دلیل: صدقہ صدقہ کرنے والے کے مال سے نکلتا ہے اور پھر ان آٹھ اقسام میں تقسیم کر دیا جاتا ہے جن کا تذکرہ انما الصدقات آیت میں پایا جاتا ہے اس طرح صدقہ کرنے والے تنخواہ کی صورت اپنے ہی دیئے ہوئے صدقہ میں سے بعض کا مالک بن جاتا ہے حالانکہ اپنے صدقے کو واپس کرنا اس پر حلال نہیں ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ابورافعؓ نے جب بنی مخزوم کے آدمی کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے ان کو اس سے منع فرما دیا اگر اس تنخواہ میں کراہت نہ ہوتی تو آپ منع نہ فرماتے روایت ابورافعؓ گزشتہ صفحات میں موجود ہے۔

فریق ثانی کا موقف: کہ بنی ہاشم میں سے اگر کسی کو عامل مقرر کر دیا جائے تو اس کو اس مال یعنی صدقات واجبہ سے تنخواہ درست

ہے دلیل اور فریق اوّل کا جواب عرض کیا جاتا ہے۔

فریق اوّل کا جواب: بنی ہاشم کے سلسلہ میں اگر وہ اپنے بعض صدقے کا مالک بن جاتا ہے اور یہ کراہت کی وجہ ہے تو غنی اگر عامل بن جائے تو اس کے متعلق بعینہ یہی صورت پیش آتی ہے حالانکہ غنی عامل کو صدقات واجبہ سے تنخواہ لینا بالاتفاق درست ہے پس جب اغنیاء کے لئے یہ حلال ہے تو بنی ہاشم کے لئے بھی حلال ہوگا وہ اس کے عمل کا بدلہ ہے باقی ابورافعؓ کو عمل اور اس کی تنخواہ کے حرام ہونے کی وجہ سے نہیں روکا بلکہ غسالۃ الناس اور گھٹیا ہونے کی وجہ سے نامناسب سمجھا کہ یہ ان کے مرتبہ کے مناسب نہیں۔

دلیل نمبر ①: مالدار کو جب تنخواہ درست ہے جبکہ ان پر صدقات واجب کے حرام ہونے کی وجہ مالداری ہے تو بتقاضائے نظر بنو ہاشم کو بھی یہ تنخواہ درست ہونی چاہئے کیونکہ ان کی وجہ حرمت تو نسب تھی۔

دلیل نمبر ②: حضرت بریدہؓ کو کسی نے کوئی چیز کھانے کی بطور صدقہ دی تو آپ ﷺ نے فرمایا بریرہؓ کے لئے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لئے یہ ہدیہ ہے آپ نے اس کو استعمال فرمایا یہ بریرہؓ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی تھیں انہوں نے اس کو پھر آزاد فرما دیا تھا روایت یہ ہے۔

۲۹۱۴ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ (دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي الْبَيْتِ، رِجْلُ شَاةٍ مُعَلَّقَةٌ، فَقَالَ مَا هٰذِهٖ؟ فَقُلْتُ : تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا .فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَشُوِيَتْ) .

۲۹۱۴: اسود نقل کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جناب نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے بکری کی ایک دستی لٹکی ہوئی تھی آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ میں نے کہا یہ بریرہ کو بطور صدقہ ملی تھی اس نے ہمیں ہدیہ کی ہے تو آپ نے فرمایا وہ اس پر تو صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ (کا حکم رکھتی) ہے پھر اس کو بھوننے کا حکم فرمایا وہ بھونی گئی (آپ نے تناول فرمائی)۔

تخریج : بخاری فی الزکوٰۃ باب۶۱، ۶۲، الھبہ باب۷، النکاح باب۱۸، الطلاق باب۱۴، ۱۷، الفرائض باب۱۹، مسلم فی الزکوٰۃ ۱۷۰/۱۷۱، العتق ۱۰، ۱۱، ۱۴، ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب۳۰، نسائی فی الزکوٰۃ باب۹۹، الطلاق باب۶، ۲۹، ۳۰، والعمرٰی باب۵، البیوع باب۷۸، ابن ماجہ فی الطلاق باب۲۹، دارمی فی الطلاق باب۱۵، موطا مالك ۲۵، مسند احمد ۱، ۲۸۱، ۳۶۱، ۳، ۱۱۷، ۱۳۰، ۶، ۴۶، ۱۱۵۔

۲۹۱۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيْهَا

لَحْمٌ ؟ .قَالُوْا : بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَلٰکِنَّ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ، وَاَنْتَ لَا تَأْکُلُ الصَّدَقَةَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَیْهَا، وَهُوَ لَنَا هَدِیَّةٌ) .

۲۹۱۵: قاسم بن محمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہنڈیا گوشت کے لئے ابل رہی تھی اور گھر کے لئے سالن تیار ہو رہا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہنڈیا میں گوشت تو نہیں پک رہا؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں۔ ہنڈیا میں گوشت ہی ہے مگر یہ گوشت بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا اور آپ صدقہ کھاتے نہیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اس کے لئے صدقہ ہے ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۹۱۶ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ رَبِیْعَةَ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۹۱۶:سلیمان بن بلال نے ربیعہ سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۹۱۷ :حَدَّثَنَا عَلِیٌّ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ عِکْرَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (تُصُدِّقَ عَلٰی بَرِیْرَةَ بِصَدَقَةٍ فَأَهْدَتْ مِنْهَا لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ لَنَا هَدِیَّةٌ، وَلَهَا صَدَقَةٌ) .

۲۹۱۷:عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ بریرہؓ کو صدقہ دیا گیا وہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ کر دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا وہ ہمارے لئے ہدیہ اور اس کے حق میں صدقہ ہے۔

تخریج : روایت ۲۹۱۵ کو ملاحظہ کریں۔

۲۹۱۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِیُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُبَیْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ (جُوَیْرِیَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، قَالَتْ : تُصُدِّقَ عَلٰی مَوْلَاةٍ لِیْ بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ، فَدَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَکُمْ مِنْ عَشَاءٍ ؟ .فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَوْلَاتِیْ فُلَانَةُ تُصُدِّقَ عَلَیْهَا بِعُضْوٍ مِنْ لَحْمٍ، فَأَهْدَتْهُ لِیْ وَأَنْتَ لَا تَأْکُلُ الصَّدَقَةَ .فَقَالَ قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا فَهَاتِیْهِ أَیْ نَاوِلِیْنِیْهِ فَأَکَلَ مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) .

۲۹۱۸: عبید بن السباق نے جویریہ بنت الحارثؓ سے نقل کیا کہ میری ایک لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا بطور صدقہ دیا گیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس شام کے کھانے میں سے کوئی چیز ہے؟ میں نے گزارش کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری فلاں لونڈی کو گوشت کا ایک ٹکڑا صدقہ کے طور پر دیا

گیا اس نے وہ مجھے ہدیہ میں دیا ہے اور آپ تو صدقہ کی چیز نہیں کھاتے آپ نے فرمایا وہ صدقہ اپنے مقام پر پہنچ چکا (اور پھر آگے ہدیہ کیا جا چکا) پس وہ تم لے آؤ آپ نے اس میں سے کچھ کھایا۔

تخریج : بخاری فی الزکوۃ باب ٦٤' مسلم فی الزکوۃ نمبر ١٦٩۔

۲۹۱۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' قَالَ : الزُّهْرِيُّ' قَالَ : أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ السَّبَّاقِ' عَنْ جُوَيْرِيَةَ مِثْلَهُ .

۲۹۱۹: زہری نے عبید بن السباق انہوں نے جویریہؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۲۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ' قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ' قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ' عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ' عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ : (دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ : لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بُعِثَتْ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا) .

۲۹۲۰: حفصہ بنت سیرین نے ام عطیہؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ عائشہ ؓ کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز کھانے کی پڑی ہے تو انہوں نے کہا اور تو کوئی چیز نہیں بس نسیبہ نے اس بکری میں سے کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپ نے اس کو بطور صدقہ دی تھی تو وہ گوشت پڑا ہے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا وہ اپنے ٹھکانے پہنچ چکی (یعنی مستحق تک صدقہ پہنچنے پر وہ اس میں سے جس کو چاہے دے وہ ہر ایک کو حلال ہے)

تخریج : نمبر ۲۹۱۹ کو ملاحظہ کریں۔

۲۹۲۱ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ' عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ' عَنْ أَبِي مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ يَسَارٍ' عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ' عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ غَنَمًا مِنَ الصَّدَقَةِ' فَأَرْسَلَ إِلَى زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ بِشَاةٍ مِنْهَا' فَأَهْدَتْ زَيْنَبُ مِنْ لَحْمِهَا لَنَا .فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمُونَا ؟ قُلْنَا : لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ' فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا آنِفًا أُدْخِلَ عَلَيْكُمْ .قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَاكَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي أَرْسَلْتَ بِهَا إِلَى زَيْنَبَ مِنَ الصَّدَقَةِ' وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ' فَلَمْ نُحِبَّ أَنْ نُمْسِكَ مَا لَا تَأْكُلُ مِنْهُ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَدْرَكْته لَأَكَلْتُ مِنْهُ). فَلَمَّا كَانَ مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ جَائِزًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلُهُ لِأَنَّهُ إِنَّمَا مَلَكَهُ بِالْهَدِيَّةِ' جَازَ أَيْضًا لِلْهَاشِمِيِّ أَنْ يَجْتَعِلَ مِنَ الصَّدَقَةِ' لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَمْلِكُهُ بِعَمَلِهِ' لَا بِالصَّدَقَةِ .فَهَذَا هُوَ النَّظَرُ' وَهُوَ أَصَحُّ مِمَّا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُ

اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ .

۲۹۲۱: عبداللہ بن وہب نے امّ سلمہ ام المومنین ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کی بکریاں تقسیم کیں اور ایک بکری زینب ثقفیہ ؓ کو بھیجی تو زینب ثقفیہ نے اس کا گوشت ہماری طرف بطور ہدیہ بھیجا پس جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا کیا تمہارے ہاں کوئی ایسی چیز موجود ہے جو تم ہمیں کھلاؤ؟ ہم نے عرض کی اللہ کی قسم! یارسول اللہ ﷺ ہمارے پاس کوئی چیز نہیں آپ نے فرمایا کیا میں نے وہ گوشت نہیں دیکھا جو تمہارے ہاں بھیجا گیا ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! وہ اسی بکری کا گوشت ہے جو زینب کو بطور صدقہ دی گئی تھی اور آپ صدقہ نہیں کھاتے ہم نے پسند نہ کیا کہ ہم اس چیز کو اپنے پاس روک رکھیں جس کو آپ استعمال نہیں فرماتے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اسے پالیتا تو ضرور کھاتا۔ پس جب بریرہ ؓ پر کیا جانے والا صدقہ آپ ؐ پر حلال ہے۔ آپ نے اس کو استعمال فرمایا کیونکہ ہدیہ کے سبب آپ اس کے مالک بن گئے تو ہاشمی کے لئے بھی جائز ہے کہ وہ صدقات سے تنخواہ حاصل کرے وہ اپنے عمل کی وجہ سے اس کا مالک بن جائے گا۔ صدقہ کے سبب نہیں۔ نظر کے اعتبار سے یہی حکم ہے اور وہ اس سے زیادہ درست ہے جس کو امام ابو یوسف ؒ نے اختیار کیا۔

حاصل روایات اور نظر طحاوی رحمہ اللہ: ان روایات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا خود اس گوشت کا کھانا مذکور ہے جو صدقہ سے تھا پھر جس پر صدقہ کیا گیا اس نے ہدیہ کر دیا آپ نے اس کو استعمال فرمایا تو جب بریرہؓ پر صدقہ کی جانے والی چیز کا نبی اکرم ﷺ کے لئے استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ تبدل ملک سے حکم میں تبدیلی آ گئی تو بالکل اسی طرح ہاشمی کو عامل بن جانے کی صورت میں تنخواہ درست ہوگی کیونکہ وہ اپنے عمل کے بدلے اس کا مالک بنا ہے۔ نظر کا تقاضا بھی یہی ہے پس فریق ثانی کا موقف امام ابو یوسفؒ کے موقف سے زیادہ مضبوط اور مدلل ہے۔ اور امام طحاویؒ کا اس میں رجحان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ صاحب درمختار نے امام ابو یوسفؒ کے قول کو راجح کہا ہے واللہ اعلم۔

نسیبہ یہ ام عطیہ بنت کعبؓ کا نام ہے بڑی شان والی صحابیہ ہیں زینب ثقفیہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی زوجہ محترمہ کا نام ہے۔

بَابُ ذِی الْمِرَّةِ السَّوِیِّ الْفَقِیْرِ هَلْ یَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ أَمْ لَا؟

تندرست کمانے کے لائق فقیر کو صدقہ جائز ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: صحیح تندرست فقیر کو زکوٰۃ اور صدقہ واجبہ دینا جائز نہیں ہے اس کو امام احمد، شافعی رحمہم اللہ نے اختیار فرمایا ہے۔

نمبر۲: ائمہ احناف اور امام مالک رحمہم اللہ کے ہاں فقیر خواہ تندرست ہو یا معذور سب کے لئے جائز ہے کہ وہ صدقات واجبہ لے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: تندرست فقیر کو صدقہ واجبہ دینا جائز نہیں ہے دلیل یہ ہے۔

۲۹۲۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : سَمِعْتُ رَيْحَانَ بْنَ يَزِيْدَ، وَكَانَ أَعْرَابِيًّا صَدُوْقًا، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ (وَلَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ) .

۲۹۲۲: سعد بن ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے ریحان بن یزید سے سنا کہ ایک دیہاتی بہت صدقہ دینے والا تھا تو عبداللہ بن عمرو نے اس کو فرمایا مالدار اور تندرست طاقت ور فقیر کو صدقہ حلال نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوۃ باب ٢٤، ترمذی فی الزکوۃ باب ٢٣، نسائی فی الزکوۃ باب ٩٠، ابن ماجه فی الزکوۃ باب ٢٦، دارمی فی الزکوۃ باب ١٥، مسند احمد ١٦٤/٢، ١٩٢، ٦٢/٤، ٣٧٥/٥۔

اللغات: ذو مرۃ۔ طاقتور۔ السوی۔ تندرست، سالم بدن والا۔

۲۹۲۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ ذٰلِكَ .

۲۹۲۳: سعد نے بنی عامر کے ایک آدمی سے اس نے عبداللہ بن عمرو کو کہتے پایا اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۲۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ .ح .

۲۹۲۴: ابن مرزوق نے ابوحذیفہ سے روایت کی۔

۲۹۲۵ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۲۹۲۵: ریحان بن یزید نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، عَنْ سِمَاكٍ أَبِيْ زُمَيْلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ هِلَالٍ : قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۹۲۶: سماک ابی زمیل نے بنی ہلال کے ایک شخص سے اس نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا پھر ایسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ

حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

۲۹۲۷: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۲۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۲۹۲۸: سالم بن ابوالجعد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۲۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ، وَجَعَلُوْهُ فِيْهَا، كَالْغَنِيِّ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا: كُلُّ فَقِيْرٍ مِنْ قَوِيٍّ وَزَمِنٍ، فَالصَّدَقَةُ لَهُ حَلَالٌ، وَذَهَبُوْا فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ إِلَى أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ) أَيْ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ، كَمَا تَحِلُّ لِلْفَقِيْرِ الزَّمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْدِرُ عَلَى غَيْرِهَا، فَيَأْخُذُهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ وَعَلَى الْحَاجَةِ، مِنْ جَمِيْعِ الْجِهَاتِ مِنْهُ إِلَيْهَا. فَلَيْسَ مِثْلُهُ ذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ الْقَادِرِ عَلَى اكْتِسَابِ غَيْرِهَا فِيْ حِلِّهَا لَهُ، لِأَنَّ الزَّمِنَ الْفَقِيْرَ، يَحِلُّ لَهُ مِنْ قِبَلِ الزَّمَانَةِ، وَمِنْ قِبَلِ عَدَمِ قُدْرَتِهِ عَلَى غَيْرِهَا. وَذُو الْمِرَّةِ السَّوِيُّ إِنَّمَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ خَاصَّةً، وَإِنْ كَانَا جَمِيْعًا قَدْ يَحِلُّ لَهُمَا أَخْذُهَا، فَإِنَّ الْأَفْضَلَ لِذِي الْمِرَّةِ السَّوِيِّ تَرْكُهَا. وَالْأَكْلُ مِنَ الْاِكْتِسَابِ بِعَمَلِهِ. وَقَدْ يُغَلَّظُ الشَّيْءُ مِنْ هٰذَا، فَيُقَالُ: لَا يَحِلُّ، أَوْ لَا يَكُوْنُ كَذَا، عَلَى أَنَّهُ غَيْرُ مُتَكَامِلِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ بِهَا يَحِلُّ ذٰلِكَ الْمَعْنَى، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى قَدْ يَحِلُّ بِمَا دُوْنَ تَكَامُلِ تِلْكَ الْأَسْبَابِ. مِنْ ذٰلِكَ، مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ وَلَا بِالَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ). فَلَمْ يَكُنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَسْأَلُ خَارِجًا مِنْ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ وَأَحْكَامِهَا، حَتّٰى لَا يَحِلَّ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ، وَحَتّٰى لَا يُجْزِءَ مَنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا شَيْئًا، مِمَّا أَعْطَاهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِمِسْكِيْنٍ مُتَكَامِلٍ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ. فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ) أَيْ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ جَمِيْعِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ بِهَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ تَحِلُّ لَهُ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْبَابِ. وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى

لِمَذْهَبِهِمْ أَيْضًا۔

۲۹۲۹: ابو غسان نے ابوبکر بن عیاش سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ صدقہ تندرست وصحت مند طاقت والے آدمی کو دینا درست نہیں اور انہوں نے اس مالدار کی طرح قرار دیا اور آثار بالا سے استدلال کیا۔ان کی اس بات سے علماء کی دوسری جماعت نے اختلاف کیا اور فرمایا فقیر خواہ صحت مند ہو یا اپاہج اس کے لئے صدقہ حلال ہے۔انہوں نے ان آثار متقدمہ کی تاویل کرتے ہوئے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی **لا تحل الصدقه لذی مرة سوی** الحدیث کا مطلب یہ ہے کہ صدقہ اس کے لیے اس طرح جائز نہیں جس طرح ایک اپاہج کے لیے جائز ہے جو کہ کمانے کی قدرت نہیں رکھتا اور حاجت مند ہونے کی بناء پر لیتا ہے اور وہ ہر اعتبار سے محتاج ہے۔پس جو شخص صحت منداور طاقتور ہے وہ حالت صدقہ میں اپاہج فقیر کی طرح نہیں اس کے لئے تو اپاہج ہونا کمانے کی قدرت نہ ہونے کی بناء پر صدقہ حلال ہے اور تندرست فقیر کے لئے صرف محتاجی کی وجہ سے حلال ہے۔اگر چہ صدقہ تو دونوں کے لئے حلال ہے مگر تندرست وصحت مند کے لئے بہتر یہ ہے کہ وہ صدقہ نہ لے بلکہ اپنے کام سے کمائی کر کے کھائے یہ افضل و بہتر ہے۔بعض اوقات مختلف احکام میں اس لئے سختی اختیار کی جاتی ہے اور یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ حلال نہیں (کہ اس کے لئے بہتر ہوتا) یا اس وجہ اس میں حلال ہونے کے اسباب پورے نہیں اگر چہ اسباب پورے نہ ہونے کی صورت میں اسے صدقہ لینا درست ہے۔چنانچہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد اسی قسم سے ہے۔**لیس المسکین بالطواف ولا بالذی ترده** ...... پس وہ مسکین جو لوگوں سے سوال کرے وہ اسباب مسکینی سے نہ تو خارج ہے اور نہ اس کے احکام سے الگ کر کے کہ یہ کہا جائے کہ اس کو صدقہ لینا حلال نہیں اور دینے والے کا صدقہ بھی نہیں ہوگا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے۔کہ وہ ایسا مسکین نہیں ہے کہ جس میں مسکینی کے اسباب کامل طور پر موجود ہوں۔پس اسی طرح یہ ارشاد **لا تحل الصدقة لذی مرة سوی**) کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لئے تمام اسباب حلت کے اعتبار سے حلال نہیں اگر چہ ان میں سے بعض اسباب کے پائے جانے کی وجہ سے صدقہ اس کو حلال ہو۔اول قول کے قائلین نے اپنے استدلال کے لئے ان روایات کو بھی اختیار کیا جو ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: صحت مند تنومند والے فقیر کو صدقہ واجبہ دینا جائز اور حلال نہیں ہے۔

مؤقف فریق ثانی: ہر فقیر جو تندرست ہو یا لولا لنگڑا اس کو صدقہ واجبہ زکوٰۃ وغیرہ حلال ہے مندرجہ روایات کا پہلے جواب ذکر کریں گے پھر دلائل نقل کریں گے۔

الجواب: **لاتحل الصدقة لذی مرة** اس کا معنی یہ ہے کہ یہ صدقہ اسکے لئے ہر اعتبار سے اس طرح درست نہیں جس طرح اپاہج کو دیا جانے والا صدقہ کیونکہ وہ تمام اعتبارات سے مستحق ہے اور فقط فقیر ہونے کی وجہ سے حقدار بنا ہے اس کو کمانے کی قوت حاصل نہیں جبکہ اس کو وہ قوت حاصل ہے اگر چہ اس کا لے لینا اس کو درست ہے مگر افضل یہ ہے کہ وہ نہ لے بلکہ اپنی کمائی کے مال

سے کھائے اور ایسے مواقع میں سختی کے طور پر لاتحل کا لفظ استعمال کیا گیا اسی طرح لا یکون کذا کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے جس سے یہ اشارہ کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس شے میں یہ سارے اسباب نہیں ہیں اگرچہ بعض اسباب کی وجہ سے وہ چیز درست ہے جیسا کہ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے لیس المسکین الحدیث کہہ کر در در پھرنے والے اور مانگنے کے عادی شخص سے مسکینی کی نفی فرمائی ہے حالانکہ ظاہری اسباب میں سے اکثر اسباب تو اس میں جمع ہیں مگر بعض نہ پائے جانے سے مسکنت کی نفی فرمائی حالانکہ یہاں مقصود اس عادت کی حوصلہ شکنی ہے جو گداگری کی صورت میں نمایاں ہے حقیقی مسکین اس کو قرار دیا گیا جو بالکل سوال نہ کرے بلکہ اپنی مسکنت کو چھپائے پھرتا ہے اب اس روایت میں لیس المسکین سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اس کو صدقہ لینا حلال نہیں یا اس کو صدقہ دینا جائز نہیں گویا کمال مسکنت کی نفی مراد ہے بالکل اسی طرح لاتحل الحدیث کی نفی سے کامل اسباب حلت کی نفی ہے۔

اشکال:

آپ ﷺ کے ارشادات میں صدقہ کے سلسلہ میں وارد ہے لاحق فیھا لقوی مکتسب اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تندرست کمائی کے قابل تن و توش والے کو صدقہ لینے کا قطعاً استحقاق نہیں روایات یہ ہیں۔

۲۹۳۰ :بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، قَالَ : (حَدَّثَنِي رَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي، أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا، فَرَفَعَ الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ، فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ قَوِيَّيْنِ فَقَالَ : إِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ، وَلَا حَقَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ، وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ).

۲۹۳۰: عبیداللہ بن علوی بن الخیار نے بیان کیا کہ مجھے میری قوم کے دو آدمیوں نے بتلایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت آئے جب آپ صدقات کی تقسیم فرما رہے تھے ہم نے آپ سے صدقے کا سوال کیا تو آپ نے پہلے نگاہ اٹھائی پھر جھکا لی اور دیکھا کہ ہم مضبوط اور طاقت ور ہیں تو فرمایا اگر تم دونوں چاہتے ہو تو میں دے دیتا ہوں مگر اس صدقہ میں کسی مالدار اور کمائی کرنے والے طاقت ور کا حق نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ۲۴، نمبر ۱۷۳۳، نسائی فی الزکوٰۃ باب ۹۱، مسند احمد ۵/۴، ۲۲۴/۳۶۲۔

۲۹۳۱ :حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۹۳۱: لیث نے ہشام بن عروہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۹۳۲ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَهَمَّامٌ، عَنْ هِشَامٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالُوا : فَقَدْ قَالَ لَهُمَا (لَا حَقَّ فِيهَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ) فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى

أَنَّ الْقَوِيَّ الْمُكْتَسِبَ لَا حَظَّ لَهُ فِي الصَّدَقَةِ، وَلَا تُجْزِءُ مَنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا شَيْئًا .فَالْحُجَّةُ لِلْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ، أَنَّ قَوْلَهُ (إِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ) أَيْ إِنَّ غِنَاكُمَا يَخْفٰى عَلَيَّ، فَإِنْ كُنْتُمَا غَنِيَّيْنِ، فَلَا حَقَّ لَكُمَا فِيهَا، وَإِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ، لِأَنِّي لَمْ أَعْلَمْ بِغِنَاكُمْ، فَمُبَاحٌ لِي إِعْطَاؤُكُمَا، وَحَرَامٌ عَلَيْكُمَا أَخْذُ مَا أَعْطَيْتُكُمَا إِنْ كُنْتُمَا تَعْلَمَانِ مِنْ حَقِيقَةِ أُمُورِكُمَا فِي الْغِنَى، خِلَافَ مَا أَرَى مِنْ ظَاهِرِكُمَا الَّذِي اسْتَدْلَلْتُ بِهِ عَلَى فَقْرِكُمَا .فَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهِ (أَنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ وَلَا حَقَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ) . وَأَمَّا قَوْلُهُ (وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ) فَذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَا حَقَّ لِلْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ مِنْ جَمِيعِ الْجِهَاتِ الَّتِي يَجِبُ الْحَقُّ فِيهَا، فَعَادَ مَعْنٰى ذٰلِكَ إِلٰى مَعْنٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِ (وَلَا لِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ) . وَقَدْ يُقَالُ : " فُلَانٌ عَالِمٌ حَقًّا "إِذَا تَكَامَلَتْ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي بِهَا يَكُونُ الرَّجُلُ عَالِمًا، وَلَا يُقَالُ "هُوَ عَالِمٌ حَقًّا "إِذَا كَانَ دُونَ ذٰلِكَ، وَإِنْ كَانَ عَالِمًا .فَكَذٰلِكَ لَا يُقَالُ "فَقِيرٌ حَقًّا " إِلَّا لِمَنْ تَكَامَلَتْ فِيهِ الْأَسْبَابُ الَّتِي يَكُونُ بِهَا الْفَقِيرُ فَقِيرًا، وَإِنْ كَانَ فَقِيرًا، وَلِهٰذَا قَالَ لَهُمَا (وَلَا حَقَّ فِيهَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ) أَيْ : وَلَا حَقَّ لَهُ فِيهَا، حَتّٰى يَكُونَ بِهِ مِنْ أَهْلِهَا حَقًّا، وَهُوَ قَوِيٌّ مُكْتَسِبٌ .وَلَوْلَا أَنَّهُ يَجُوزُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِعْطَاؤُهُ لِلْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ، إِذَا كَانَ فَقِيرًا، لَمَا قَالَ لَهُمَا (إِنْ شِئْتُمَا فَعَلْتُ). وَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارُ، لِأَنَّهَا إِنْ حُمِلَتْ عَلٰى مَا حَمَلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى، ضَادَّتْ سِوَاهَا، مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۹۳۲: حماد بن سلمہ اور ہمام نے ہشام سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے۔قول اول والوں نے اس طرح استدلال کیا ہے۔کہ آپ نے ان کوفرمایا کہ اس صدقہ میں طاقت ورکمائی کرنے والے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ طاقت ورکمائی کرنے والے کا صدقہ میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اس کو دینے والے کا حصہ ادا ہوگا۔دوسرے علماء کی دلیل یہ ہے۔کہ آپ نے ان کوفرمایا ان شئتما فعلت و لا حق فيها لغنی ''یعنی تمہاری مالداری میرے سامنے ظاہر نہیں ہے۔اگر تو تم مالدار ہوتو تمہارا اس سے کچھ حق نہیں اور اگر تم چاہتے ہو (اور اپنے کو مستحق خیال کرتے ہو) تو میں دے دیتا ہوں کیونکہ مجھے تمہارے غناء کا علم نہیں پس مجھے تو جائز ہے کہ میں تمہارے ظاہر کو دیکھ کر دے دوں اور اگر تم دونوں اپنے کو حقیقتاً غنی جانتے ہوئے لیتے ہوتو میں جو کچھ دوں گا وہ تم پر حرام ہے۔اس لئے کہ وہ تمہارے ظاہر کے خلاف ہے جس سے استدلال کر کے میں نے تمہیں فقیر خیال کیا (اور دے رہا ہوں) پس یہ اس ارشاد ان شئتما فعلت و لا حق فيها لغنی' الحدیث کا مطلب ہے۔رہا آپ کا ارشاد''و لا لقوی مکتسب'' پس یہ اس لحاظ سے ہے کہ طاقت ورکمانے والا تمام جہات سے اس صدقے کا

حقدار نہیں (اگرچہ بعض جہات اس میں موجود ہیں) پس اس روایت کا مفہوم اس روایت کے مفہوم کی طرح ہو گیا ولا لذی مرۃ قوی) جو ہم نے بیان کر آئے محاورہ میں کہتے ہیں" فلان عالم حقًا" جبکہ اس میں وہ تمام اسباب کمال جمع ہوں جن سے کامل عالم ہوتا ہے۔اس کو ہو عالم حقًا نہیں کہتے جس میں تمام اسباب علم جمع نہ ہوں اگرچہ وہ عالم ہو پس اسی طرح یہ نہیں کہتے:"هو فقير حقًا" کہ وہ واقعی فقیر ہے جب تک کہ اس میں تمام اسباب فقر موجود نہ ہو۔اگرچہ وہ محتاج وفقیر ہو۔اسی وجہ سے آپ ﷺ نے ان کو فرمایا لا حق فيها لقوی مكتب' یعنی اس کا اس میں کچھ حق نہیں جب تک کہ وہ اس کے واقعی مستحق لوگوں میں سے نہ ہو جائے اگرچہ وہ طاقتور کمائی کرنے والا ہو۔اگر طاقتور کمانے والے کو دینا جائز نہ ہوتا جب کہ وہ فقیر محتاج ہو تو آپ ان کو ہرگز یہ نہ فرماتے" ان شئتما فعلت' 'اگر تم چاہتے ہو تو میں معاونت کر دیتا ہوں۔ان آثار کا یہ سب سے بہتر مفہوم ہے کیونکہ اگر قول اول والوں کی بات پر محمول کیا جائے تو ان روایات کے علاوہ بقیہ تمام روایات جو جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہیں باہمی متضاد ہو جائیں گی ذیل کی روایات ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: آپ کا یہ فرمانا: لا حق لغنی و لا لقوی مكتسب اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ تندرست وتوانا کو صدقہ واجبہ لینا حلال وجائز نہیں ہے اور دینے والے کو دینا درست نہیں ہے۔

الجواب: ان شئتما فعلت و لا حق فيها لغنی اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا غنی ہونا میرے سامنے مخفی ہے اگر تم دونوں مالدار ہو تو تمہیں اس کا لینا درست نہیں ہے اور اگر تم چاہتے ہو اور اپنا محتاج ہونا ظاہر کرتے ہو تو تم پر اعتماد کر کے میں تمہیں دے دیتا ہوں کیونکہ تمہارا حال مجھ پر مخفی ہے ایسی صورت میں مجھے دینا تمہیں مباح ہے مگر صدقہ کا لینا تم پر حرام ہے اگر تم دونوں یہ جانتے ہوئے کہ مالدار ہو اور یہ مال وصول کرتے ہو۔

و لا لقوی مكتسب طاقتور کمانے والے کا اس مال میں حق نہیں کیونکہ تمام اعتبارات سے وہ مستحق نہیں اس سے زیادہ ضرورت مند لوگ موجود ہیں پس اس کا معنی و لا لذی مرہ والا بن جائے گا۔اسی طرح کامل فقیر اسے کہا جائے گا جس میں تمام اسباب فقر موجود ہوں اسی وجہ سے ان کو فرمایا کہ اس میں تندرست کمائی والے کا کوئی حق نہیں جب تک کہ وہ مستحقین میں شامل نہ ہو جائے بلکہ طاقتور کمائی والا ہو اگر ان کو طاقتور ہونے کی وجہ سے باوجود فقیر ہونے کے دینا درست نہ ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے ان شئتما فعلت کہ اگر پسند کرتے ہو تو دے دیتا ہوں ان الفاظ سے مفت خوری اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کی عادت کا قلع قمع مقصود ہے کیونکہ بے نیازی بہترین عادت ہے اس مضمون پر روایت کو محمول کرنے کی وجہ سے روایات کا مفہوم باہمی متضاد نہ ہوگا بلکہ ان میں مضبوط موافقت پیدا ہو جائے گی۔

بے نیازی کی عمدہ عادت پر چند استشہادات:

۲۹۳۳ : فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ (عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : نَزَلْتُ دَارَ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ بِالْمَدِيْنَةِ فَضَمَّنِي وَإِيَّاهُ

الْمَجْلِسُ، فَقَالَ : أَصْبَحُوْا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبُوْا عَلٰى بَطْنِهِ حَجَرًا مِنَ الْجُوْعِ .فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَوْ أُمُّهُ : لَوْ أَتَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتَهُ، فَقَدْ أَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ، وَأَتَاهُ فُلَانٌ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ .فَقُلْتُ : لَا وَاللّٰهِ، حَتّٰى أَطْلُبَ، فَطَلَبْتُ، فَلَمْ أَجِدْ شَيْئًا، فَاسْتَبَقْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ : مَنِ اسْتَغْنٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَأَلَنَا إِمَّا أَنْ نَبْذُلَ لَهُ وَإِمَّا أَنْ نُوَاسِيَهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ عَنَّا وَاسْتَغْنٰى أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّنْ سَأَلَنَا .قَالَ : فَرَجَعْتُ، فَمَا سَأَلْتُ أَحَدًا بَعْدُ، فَمَا زَالَ اللّٰهُ يَرْزُقُنَا حَتّٰى مَا أَعْلَمُ بَيْتًا فِي الْمَدِيْنَةِ أَكْبَرَ سُؤَالًا مِنَّا) .

۲۹۳۳: ہلال بن حسین کہتے ہیں کہ میں ابوسعید خدریؓ کے ہاں مدینہ میں گیا میں ان کی مجلس میں بیٹھا تھا تو کہنے لگے کہ گھر والوں نے ایک صبح کو اس حالت میں پایا کہ ابوسعید نے پیٹ پر بھوک سے پتھر باندھ رکھے تھے اس پر ان کی بیوی یا والدہ نے کہا اگر تم جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاتے تو مناسب تھا آپ کے ہاں فلاں شخص گیا آپ نے اس کو دے دیا اور فلاں شخص نے سوال کیا آپ نے اسے دے دیا میں نے ان سے کہا اللہ کی قسم! میں پہلے تلاش کروں گا اگر نہ ملی تو پھر جاؤں گا میں نے کھانے کی چیز تلاش کی مجھے کوئی چیز نہ ملی میں آپ کی خدمت میں پہنچا اس وقت آپ خطبہ میں یہ ارشاد فرما رہے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ سے غنا طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو سوال سے بچتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچاتا ہے جو شخص ہم سے مانگے گا ہم یا تو اس کو دے دیں گے یا اس سے ہمدردی کا اظہار کریں گے (اگر نہ ہوگا) جو ہم سے سوال کرنے سے بچے گا اور غناء اختیار کرے گا وہ ہمیں ان کی بنسبت زیادہ پسند ہے جو ہم سے سوال کریں گے ابوسعید کہنے لگے میں یہ سن کر واپس لوٹا اس کے بعد میں نے کسی سے نہ مانگا اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس وقت سے رزق عنایت فرما رہے ہیں یہاں تک کہ مدینہ منورہ میں میرے علم کے مطابق کوئی گھر ایسا نہیں جہاں اس قدر کثرت سے سوال کرنے والے آتے ہوں جتنے ہمارے ہاں آتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الرقاق باب ۲۰، الزکوٰۃ باب ۱۸، ۵، مسلم فی الزکوٰۃ نمبر ۱۲٤، ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ۲۸، ترمذی فی البر باب ۷٦، دارمی فی الزکوٰۃ باب ۱۸، موطا مالک فی الصلاۃ ۷، مسند احمد ۱۲/۳، ٤٤، ٤۷، ۹۳، ٤۳٤۔

۲۹۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ مُرَّةَ، (عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : أَعْوَزْنَا مَرَّةً، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْنٰى أَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ .قَالَ : قُلْتُ فَلَأَسْتَعِفَّ فَيُعِفَّنِي اللّٰهُ، وَلَأَسْتَغْنِ فَيُغْنِيَنِي اللّٰهُ .قَالَ : فَوَاللّٰهِ مَا كَانَ إِلَّا أَيَّامٌ حَتّٰى إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ زَبِيْبًا فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ، ثُمَّ قَسَمَ شَعِيْرًا، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا مِنْهُ ثُمَّ سَالَتْ عَلَيْنَا الدُّنْيَا، فَغَرَّقَتْنَا إِلَّا مَنْ عَصَمَ

اللہ)۔

۲۹۳۴: حلال بن مرہ نے ابو سعید خدریؓ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ ہمیں شدید محتاجی نے آلیا تو میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے اس کا تذکرہ کیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو سوال سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے محفوظ کر دیں گے اور جو غناء اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی بنا دیں گے اور جو ہم سے سوال کرے گا ہم اسے دے دیں گے ابو سعید کہتے ہیں میں نے سوال سے دامن کو بچا لیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے سوال سے محفوظ رکھا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے غنا مانگا اس نے مجھے غناء عنایت فرما دیا ابو سعید کہتے ہیں ابھی چند دن گزرے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کشمش تقسیم فرمائی تو اس میں سے کچھ ہمارے ہاں بھیجی پھر جو تقسیم کیے اس میں سے کچھ ہماری طرف بھیجے پھر تو ہم پر دنیا بہہ پڑی اور اس نے ہمیں ڈبو دیا مگر وہ بچا جس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا۔

۲۹۳۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ' قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ' عَنْ قَتَادَةَ' عَنْ هِلَالِ بْنِ حُصَيْنٍ أَخِيْ بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (مَنْ سَأَلَنَا أَعْطَيْنَاهُ) وَيُخَاطِبُ بِذٰلِكَ أَصْحَابَهُ' وَأَكْثَرُهُمْ صَحِيْحٌ لَا زَمَانَةَ بِهٖ إِلَّا أَنَّهُ فَقِيْرٌ' فَلَمْ يَمْنَعْهُمْ مِنْهَا لِصِحَّتِهِمْ' فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَفَضَّلَ مَنِ اسْتَعَفَّ وَلَمْ يَسْأَلْ' عَلٰى مَنْ سَأَلَ' فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ لِذٰلِكَ' وَلَوْ سَأَلَهُ لَأَعْطَاهُ' إِذْ قَدْ كَانَ بَذَلَ ذٰلِكَ لَهُ' وَلِأَمْثَالِهٖ مِنْ أَصْحَابِهٖ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ' مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

۲۹۳۵: ہلال بن حصین جو بنی مرہ بن عباد کے بھائی ہیں انہوں نے ابو سعید خدریؓ اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے ابن ابی داؤد نے اس کی تصحیح کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' یہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں کہ جو شخص ہم سے مانگے گا ہم اسے دیں گے۔ اکثر صحابہ کرام تندرست و توانا اور صحت مند تھے۔ معذور و اپاہج نہ تھے۔ وہ تنگ دست تھے تو ان کی صحت مندی کی وجہ سے آپ نے ان سے صدقہ کو روکا اور نہ حرام قرار دیا۔ تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی جو ہم نے اوپر ذکر کی آپ نے سوال نہ کرنے کو افضل قرار دیا مگر سوال کرنے والے سے نہیں پوچھا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے سوال سے بچتے ہوئے سوال نہیں کیا اگر وہ سوال کرتے تو آپ ان کو ضرور عنایت فرماتے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدل ان کو عنایت کر دیا اور اسی طرح اور بھی ان کے ساتھی تھے جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کے علاوہ سند سے روایت وارد ہے جو ہماری اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات میں جہاں غنا اختیار کرنے اور سوال سے بچنے کی خوبی بیان کی گئی ہے وہاں دوسری طرف یہ اشارہ بھی مل رہا ہے کہ ہم سے سوال کرے گا ہم اس کو دے دیں گے صحابہ کرام کی اکثریت صحت مند تھی کئی حضرات ان میں فقیر محتاج تھے تو ان کی صحت وتندرستی یہ فقر کے ہوتے ہوئے استحقاق صدقہ سے مانع نہ تھی ابو سعیدؓ کا کمال استغناء ثابت ہو رہا ہے سوال نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا اگر سوال کرتے تو جناب رسول اللہ ﷺ ضرور عنایت فرما دیتے پس ثابت ہوا کہ فقیر وغریب جو تندرست و قوی ہو اس کو تندرست وقوی کو صدقہ لینا دینا جائز ہے۔

اس پر مستدل دیگر روایات ملاحظہ ہوں۔

۲۹۳۶ :حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ (زِيَادَ بْنَ الْحَارِثِ الصُّدَائِيَّ يَقُوْلُ : أَمَّرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمِيْ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَعْطِنِيْ مِنْ صَدَقَاتِهِمْ، فَفَعَلَ وَكَتَبَ لِيْ بِذٰلِكَ كِتَابًا. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهٖ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ مِنَ السَّمَاءِ، فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا الصُّدَائِيُّ قَدْ أَمَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمِهٖ، وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ أَمَّرَهُ وَبِهٖ زَمَانَةٌ .ثُمَّ قَدْ سَأَلَهُ مِنْ صَدَقَةِ قَوْمِهٖ، وَهِيَ زَكَاتُهُمْ فَأَعْطَاهُ مِنْهَا، وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْهُ لِصِحَّةِ بَدَنِهٖ. ثُمَّ سَأَلَهُ الرَّجُلُ الْآخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنْ كُنْتَ مِنَ الْأَجْزَاءِ الَّذِيْنَ جَزَّأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّدَقَةَ فِيْهِمْ أَعْطَيْتُكَ مِنْهَا) . فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حُكْمَ الصَّدَقَاتِ إِلٰى مَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ بِقَوْلِهٖ (إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ) الْآيَةَ " .فَكُلُّ مَنْ وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ الْمُصَنَّفِ مِنْ تِلْكَ الْأَصْنَافِ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ الَّذِيْنَ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِيْ كِتَابِهٖ، وَرَسُوْلُهٗ فِيْ سُنَّتِهٖ، زَمِنًا كَانَ أَوْ صَحِيْحًا .وَكَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا، فِي الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ قَوْلِهٖ (لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ) مَا حَمَلْنَاهَا عَلَيْهِ، لِئَلَّا يَخْرُجَ مَعْنَاهَا مِنَ الْآيَةِ الْمُحْكَمَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا، وَلَا مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الْأُخَرِ الَّتِيْ رَوَيْنَا .وَيَكُوْنُ مَعْنٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ، مَعْنًى وَاحِدًا يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا .ثُمَّ قَدْ رَوٰى قَبِيْصَةُ بْنُ الْمُخَارِقِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۲۹۳۶: زیاد بن نعیم کہتے ہیں کہ میں نے زیاد بن حارث صدائی کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے میری

قوم پر امیر بنایا میں نے عرض کیا مجھے ان کے صدقات میں سے کچھ عنایت فرمائیں آپ نے دے دیا اور میرے لئے اس سلسلے میں ایک تحریر کروا کر عنایت فرمایا اس وقت آپ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے صدقہ میں سے کچھ دیں پس جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی اور غیر نبی کے فیصلے کو صدقات کے سلسلہ میں پسند نہیں کیا یہاں تک کہ آسمان سے اس کے متعلق فیصلہ اتار دیا اور اس کو آٹھ اقسام پر بانٹ دیا اگر تم ان میں سے ہو تو میں تجھے دے دیتا ہوں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حضرت صدائی رضی اللہ عنہ ہیں جن کو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی قوم پر عامل بنایا اور یہ بات ناممکن ہے کہ آپ اس کو امیر بنائیں اور وہ اپاہج ہوں۔ آپ سے انہوں نے اپنی قوم کے صدقات میں سوال کیا اور وہ اس قوم کے اموال زکوٰۃ تھے تو آپ نے ان کو اس میں سے عنایت فرمایا اور ان کے قوی و صحت مند ہونے کی وجہ سے منع نہ فرمایا۔ پھر اس کے بعد دوسرے آدمی نے سوال کیا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر تم ان لوگوں میں شامل ہو جن پر اللہ تعالیٰ نے صدقہ کو تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں تمہیں اس میں سے دیتا ہوں۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم ان لوگوں کی طرف لوٹا دیا جن کی اللہ تعالیٰ نے لوٹایا ہے۔ **انما الصدقات للفقراء والمساکین**...... پس ہر وہ شخص جو ان اصناف کے تحت داخل ہو گا اس پر صدقہ درست ہو گا۔ جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب اور اس کے رسول اللہ ﷺ اپنی سنت میں فرماتے ہیں خواہ وہ شخص اپاہج ہو یا تندرست۔ ہمارے لئے فصل اول میں مذکورہ آثار میں وہی معنیٰ **لا تحل الصدقة**...... کا لینا مناسب ہے جو ہم نے بیان کیا ہے۔ تاکہ اس کا مفہوم آیت محکمہ اور دیگر احادیث باہر نہ نکلے۔ بلکہ تمام کا معنیٰ ایک ہو جو ایک دوسرے پر صادق آسکے دوسری بات یہ ہے کہ حضرت قبیصہ بن المخارق رضی اللہ عنہ کی جناب رسول اللہ ﷺ سے منقولہ روایت بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوۃ باب ۲٤' نمبر ۱٦۳۰۔

حاصل روایات: یہ زیاد بن حارث کو جناب رسول اللہ ﷺ نے صداء قبیلہ کا امیر مقرر فرمایا پھر انہوں نے آپ سے قوم کے صدقات سے کچھ سوال کیا تو آپ نے عنایت فرما دیا ان کے تندرست ہونے کی وجہ سے ممانعت نہیں فرمائی پھر دوسرے نے سوال کیا تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو مستحقین سے ہے تو میں تجھے دے دیتا ہوں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی زکوٰۃ کے حقدار انہی کو قرار دیا جن کو قرآن مجید نے مستحق کہا۔ **انما الصدقات للفقراء الایة (التوبه ٦٠)** ان اصناف میں سے جس میں وہ شامل ہو گا مستحق بن جائے گا خواہ وہ لنگڑا ہو یا صحت مند۔

پس بہتر یہ ہے کہ فصل اول کی روایات کو اسی پر محمول کیا جائے جو معنی ہم کر آئے ہیں تاکہ روایات کا توافق ہو جائے اور سب کا ایک معنی ہو کر روایات اکٹھی ہو سکیں اور ان کا معنی ایک دوسرے سے متضاد ہونے کی بجائے ایک دوسرے کی تصدیق کرے۔

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ کی روایت۔

۲۹۳۷ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ' عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ' (عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ أَنَّهُ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ' فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فِيْهَا فَقَالَ نُخْرِجُهَا عَنْكَ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ' أَوْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ .يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حَرُمَتْ إِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ' رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ' وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ' أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ' وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتّٰى تَكَلَّمَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ أَنْ حَلَّتْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ' أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ' وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهُوَ سُحْتٌ) .

۲۹۳۷: کنانہ بن نعیم نے قبیصہ بن مخارقؓ سے نقل کیا ہے کہ میں نے ایک ذمہ داری اٹھائی اوراس سلسلہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کو صدقہ کے اونٹوں سے لے لینا۔ ابل الصدقہ یا نعم الصدقہ کا لفظ فرمایا۔

پھر فرمایا اے قبیصہ سوال تین آدمیوں کو درست ہے۔

نمبر①: جس آدمی نے کسی کی ضمانت اٹھائی وہ اس پر پڑ گئی وہ اس وقت تک سوال کر سکتا ہے جب تک اس کی ادائیگی کرنا ہوگی۔

نمبر②: وہ آدمی جس کو کوئی آسمانی آفت پہنچی جس سے اس کا مال جاتا رہا اس کو اس وقت تک سوال درست ہے یہاں تک کہ گزر اوقات یا مناسب گزارا پالے پھر وہ رک جائے۔

نمبر③: وہ آدمی جس کو کوئی ضرورت پیش آئی اس نے اپنی قوم کے تین عقل مند آدمیوں سے اس کے پیش آنے کی بات کی اس سے وہ محتاج ہو گیا تو اس کو اس وقت تک سوال درست ہے جب تک مناسب گزر اوقات نہ پالے یا ضرورت پوری ہو جائے پھر وہ سوال سے رک جائے ان کے علاوہ سوال جہنم کی آگ ہے۔

تخریج : مسلم فی الزکوٰۃ ١٠٩' ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب٢٦' نمبر١٦٤٠' نسائی فی الزکوٰۃ باب ٨٠' دارمی فی الزکوٰۃ باب٣٧' مسند احمد ٤٧٧/٣۔

۲۹۳۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ هَارُوْنَ بْنِ رِئَابٍ' عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ الْعَدَوِيِّ' عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۲۹۳۸: کنانہ بن نعیم عدوی نے قبیصہ بن المخارقؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

تخریج : روایت نمبر ۲۹۳۸ کی ملاحظہ ہو۔

۲۹۳۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ هَارُوْنَ بْنِ

رِئَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، وَزَادَ (رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ عَنْ قَوْمِهِ أَرَادَ بِهَا الْإِصْلَاحَ) . فَأَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ لِذِي الْحَاجَةِ أَنْ يَسْأَلَ لِحَاجَتِهِ، حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحْرُمُ بِالصِّحَّةِ إِذَا أَرَادَ بِهَا الَّذِيْ تُصُدِّقَ بِهَا عَلَيْهِ سَدَّ فَقْرٍ .وَإِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ يُرِيْدُ بِهَا غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ التَّكَثُّرِ وَنَحْوِهِ، وَمَنْ يُرِيْدُ بِهَا ذٰلِكَ، فَهُوَ مِمَّنْ يَطْلُبُهَا لِسِوَى الْمَعَانِي الثَّلَاثَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، الَّذِيْ ذَكَرْنَا، فَهُوَ عَلَيْهِ سُحْتٌ .وَقَدْ رَوٰى سَمُرَةُ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۹۳۹: حماد بن سلمہ نے ہارون بن رئاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ کسی آدمی نے کسی قوم کا ذمہ اصلاح کے لئے اٹھایا۔ اس ارشاد میں جناب رسول اللہ ﷺ نے حاجت والے کے لئے مباح کر دیا کہ وہ اپنی حاجت کے متعلق سوال کرے اور اس وقت تک سوال کرسکتا ہے جب تک کہ مناسب گزر اوقات یا بہتر حالت گزران نہ پالے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ صدقہ صحت کی وجہ سے حرام نہیں ہوتا جب کہ وہ شخص جس کو صدقہ دیا گیا ہے وہ اپنی فقر والی حالت کا ازالہ چاہتا ہو۔ وہ بلاشبہ اس پر اس وقت حرام ہوگا جب کہ اس کا مقصد مال میں کثرت کرنا وغیرہ ہو اور جس کا یہ ارادہ ہو وہ ان لوگوں سے ہے۔ جو ان مقاصد کے علاوہ مانگنے والوں سے ہے جن کا تذکرہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ والی روایت میں فرمایا وہ صدقہ اس مانگنے والے کے لیے نری آگ ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جو ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے حاجت مند کے لئے سوال کو درست قرار دیا یہاں تک کہ وہ مناسب گزر اوقات پالے اور اس کی ضرورت پوری ہو جائے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صدقہ صحت مند ہونے کی وجہ سے حرام نہیں ہوتا جبکہ اس سے اس کی ضرورت فقر کو پورا کرنا مقصود ہو حرام اس وقت ہے جبکہ اس سے مال کو بڑھانے وغیرہ کا ارادہ کیا جائے اور جو آدمی اس کے علاوہ کسی غرض کے لئے حاصل کرتا ہے وہ اس کے لئے آگ اور حرام ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی روایت۔

۲۹۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (السَّائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ، فَمَنْ شَاءَ أَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهِ، وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ، أَوْ يَسْأَلَ فِيْ أَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا) .

۲۹۴۰: زید بن عقبہ کہتے ہیں کہ میں نے سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے سوال کرنے والا اپنے چہرے کو نوچنے والا ہے جو آدمی نوچنے کے آثار کو اپنے چہرے پر باقی رکھے اور جو چاہے سوال نہ کر کے اس کو بچائے البتہ جو آدمی مرتبہ والے حاکم سے سوال کرے یا ایسے معاملے میں سوال کرے جس میں کوئی چارہ کار نہ ہو۔ (تو درست ہے)۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوۃ باب ۲۶، نمبر ۱۶۳۹، نسائی فی الزکوۃ باب ۹۲، مسند احمد ۹۴/۲، ۱۹/۵، ۲۲۔

۲۹۴۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۲۹۴۱: وہب نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۹۴۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ أَبَاحَ هٰذَا الْحَدِيْثُ الْمَسْأَلَةَ فِيْ كُلِّ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فِيْهِ، فَدَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ مَا أُبِيْحَتْ فِيْهِ الْمَسْأَلَةُ فِيْ حَدِيْثِ قَبِيْصَةَ، وَزَادَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَيْهِ، مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأُمُوْرِ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا، وَفِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْمَسْأَلَةِ بِالْحَاجَةِ خَاصَّةً، لَا بِالزَّمَانَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى.

۲۹۴۲: زید بن عقبہ نے سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں ہر ایسے کام کے سلسلہ میں سوال کو درست قرار دیا جہاں سوال لازم ہو۔ اس میں وہ بات بھی شامل ہے جس میں حضرت قبیصہ ؓ کی روایت میں مانگنا مباح قرار دیا گیا۔ اس روایت میں کچھ اضافہ ہے جو کہ نہایت ضروری ہیں ان میں خاص طور پر ضرورت کے پیش نظر مانگنا ہے۔ اپاہج ہونا نہیں اور حضرت انس ؓ نے بھی جناب نبی اکرم ﷺ سے اس طرح کی روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات : اس روایت نے ہر ایسے موقع کے لئے سوال کو جائز کر دیا جس کے بغیر چارہ نہ ہو ان میں جہاں وہ لوگ شامل ہیں جو سابقہ روایت قبیصہؓ میں موجود ہیں اور اس میں ایک اور کا اضافہ فرمایا کہ ایسا کام کہ جس میں کام کہ جن میں سوال کے علاوہ چارہ کار نہ ہو اس سے یہ صاف معلوم ہوا کہ سوال کا مباح ہونا ضرورت خاصہ فقر وغیرہ کی بنیاد پر ہے اس کا دارومدار اپاہج پن اور بیمار ہونا نہیں۔

حضرت انسؓ کی روایت۔

۲۹۴۳ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَجُلًا مِنَ

الْاَنْصَارِ، اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ. فَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثٍ، لِغُرْمٍ مُوْجِعٍ، أَوْ دَمٍ مُفْظِعٍ، أَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَكُلُّ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ، مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ، فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ أَيْضًا فِيْ مَعْنٰى حَدِيْثِ سَمُرَةَ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۲۹۴۳: ابوبکر حنفیؒ نے نقل کیا کہ ایک انصاری جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا سوال تین آدمیوں کو جائز ومناسب ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ تمام ضروری امور حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے معنی میں داخل ہیں اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بھی جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی اسی طرح کی بھی روایت کی ہے۔

نمبر ①: تکلیف دہ چٹی کا شکار ہونے والا۔
نمبر ②: دم دیت قتل جس میں قاتل کے ورثاء کے پاس دینے کو مال نہ ہو۔
نمبر ③: فقر جو سخت ہونے کی وجہ سے پریشانی میں مبتلا کردے۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوۃ باب۲۶، نمبر۱۶۴۱، ترمذی فی الزکوۃ باب۲۳، نمبر۶۵۳، ابن ماجه فی التجارات باب۲۵، مسند احمد ۳، ۱۱۴/۱۲۷۔

امام طحاویؒ فرماتے ہیں یہ تمام چیزیں جو اس حدیث میں مذکور ہیں یہ اس حکم کے تحت داخل ہیں جن کا تذکرہ سمرہ اور قبیصہؓ کی روایت میں ہوا ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت۔

۲۹۴۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عِمْرَانَ الْبَارِقِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، أَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ، أَوْ يَكُوْنَ لَهُ جَارٌ فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، فَيُهْدِيَ لَهُ، أَوْ يَدْعُوَهُ) .

۲۹۴۴: عطیہ بن سعد نے ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ کسی مالدار کو اس وقت حلال ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد میں) ہو یا پھر سفر میں ہو یا اس کا پڑوسی ہو اس کو مستحق ہونے کی وجہ سے صدقہ دیا جائے اور وہ اس کو ہدیہ میں دے یا اسکی دعوت کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوۃ باب۲۵، نمبر۱۶۳۷، ابن ماجه فی الزکوۃ باب۲۷، نمبر۱۸۴۱۔

۲۹۴۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَأَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ لِلرَّجُلِ، إِذَا كَانَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوْ ابْنِ السَّبِيلِ. فَقَدْ جَمَعَ ذٰلِكَ الصَّحِيحَ، وَغَيْرَ الصَّحِيحِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا، عَلَى أَنَّ الصَّدَقَةَ، إِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ، كَانَتْ مَعَهُ الزَّمَانَةُ، أَوْ لَمْ تَكُنْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۹۴۵: عطیہ نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو جو مسافر ہو یا جہاد میں ہو صدقہ دینا جائز قرار دیا اس میں صحت مند اور بیمار کو جمع فرمایا اس سے اس بات کا ثبوت مل گیا کہ صدقہ فقر و احتیاج کی وجہ سے جائز ہوتا ہے۔خواہ وہ معذور ہو یا نہ ہو۔حضرت وھب بن خنبش ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس طرح روایت کی ہے۔ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے غیر تندرست و صحت مند کا لحاظ کئے بغیر صدقے کا حقدار مجاہد مسافر کو بھی قرار دیا ہے۔اس سے ثابت ہوگیا کہ صدقہ کے لئے محتاج ہونا چاہئے اپاہج لنگڑا اندھا ہونا ضروری نہیں۔

حضرت وہب بن خنبشؓ کی روایت۔

۲۹۴۶ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَهْبٍ، قَالَ : (جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ، فَسَأَلَهُ رِدَاءَهُ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، فَذَهَبَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا مِنْ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ لَهُ، فَإِنَّهُ خُمُوشٌ فِي وَجْهِهِ، وَرَضْفٌ يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، إِنْ قَلِيلًا فَقَلِيلٌ، وَإِنْ كَثِيرًا فَكَثِيرٌ) . فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ تَحِلُّ بِالْفَقْرِ، وَالْغُرْمِ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهَا تَحِلُّ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ خَاصَّةً، وَلَا يَخْتَلِفُ فِي ذٰلِكَ الزَّمِنُ وَلَا غَيْرُهُ.

۲۹۴۶: شعبی نے وہبؓ سے نقل کیا کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا جبکہ آپ عرفات میں وقوف فرما رہے تھے اس نے آپ سے اوڑھنے والی چادر مانگی آپ نے اس کو عنایت فرما دی وہ لے کر چلا گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سوال۔اس روایت میں جناب نبی اکرم ﷺ نے خبر دی کہ فقر و احتیاج کی وجہ سے سوال کیا جائز ہو جاتا ہے۔اسی طرح تو یہ اس بات کا ثبوت ہے۔کہ ان دو حالتوں میں خصوصاً سوال درست و حلال ہو جاتا ہے اس میں معذوری وغیرہ کا فرق نہیں ہے۔مزید روایات ذیل میں ہیں۔

نمبر ①: شدید فقر جو ہلاک کن ہو۔

نمبر ②: رسوا کن چٹی کی صورت میں درست ہے۔جس نے مالدار بننے کے لئے سوال کیا وہ اس کے چہرے پر خراش ہوگا۔اور جہنم کا گرم پتھر ہوگا جس کو وہ کھائے گا اگر تھوڑا ہوگا تو تھوڑا اور زیادہ سوال ہوگا تو زیادہ گرم پتھر کھانا پڑے گا۔

تخریج : ترمذی فی الزکوۃ باب ۲۳ نمبر ۶۵۳۔
اللُّغَاتُ : الرضف۔ گرم پتھر۔ مدقع ذلیل کرنے والا۔ مفظع۔ رسوا کن۔ ثری۔ بثری۔ مالدار ہونا۔
حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہوا کہ سوال فقر سے درست ہوتا ہے یا چٹی پڑ جانے سے جائز ہے یہ کھلی دلیل ہے کہ یہ حلت ان اسباب کی بناء پر ہے اس میں معذور واپاہج ہونے یا صحت مند ہونے کا دخل نہیں۔
حضرت حبشی بن جنادہؓ کی روایت۔

۲۹۴۷ : وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ نَنَا مُخَوَّلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ) .

۲۹۴۷: ابواسحاق نے حبشی بن جنادہؓ سے نقل کیا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے محتاجی کے بغیر سوال کیا وہ گویا انگارے کھا رہا ہے۔
تخریج : ابن ماجه فی الزکوۃ باب ۲٦ نمبر ۱۸۳۸۔
حاصل روایات : یہ حبشی بن جنادہؓ ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے جو بات بیان کی وہ ان پہلی روایات کے عین موافق ہے کہ سوال کا استحقاق فقر کے باعث ہے نہ کہ کسی اور سبب سے۔

۲۹۴۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَهٰذَا حُبْشِيٌّ قَدْ حَكٰى هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَافَقَ مَا حَكٰى مِنْ ذٰلِكَ، مَا حَكَاهُ الْآخَرُوْنَ، مِنْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ إِنَّمَا تَحِلُّ بِالْفَقْرِ .وَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ أَيْضًا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ مُتَوَاتِرَةً .

۲۹۴۸: ابوغسان نے اسرائیل سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کی۔ تو یہ حبشیؓ ہیں جو جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کر رہے ہیں کہ فقر کے بغیر مانگنے والا شعلے کھانے والا ہے تو یہ ارشاد دوسرے قول والوں کی بات کے موافق ہے کہ فقر سے سوال درست ہو جاتا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے کثیر روایات وارد ہیں چند ملاحظہ ہوں۔

مزید استشہاد کے لئے آثار نبویہ ﷺ

۲۹۴۹ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .ح .
۲۹۴۹: حسین بن نصر نے فریابی سے نقل کیا۔
۲۹۵۰ : وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، قَالَا جَمِيْعًا : عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ

جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً، وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ إِلَّا جَاءَ تْ شَيْنًا، أَوْ كُدُوْحًا، أَوْ خُدُوْشًا، فِيْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .قِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَاذَا غِنَاهُ؟ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا وَحِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ) .

۲۹۵۰: عبدالرحمٰن بن یزید نخعی نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی بندہ ایسی حالت میں سوال کرتا ہے جبکہ اس کے پاس ایسی چیز موجود ہے جو اس کو مستغنی کر سکتی ہے وہ اس کے لئے قیامت کے دن چہرے پر خراش وزخم ہوگا کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس کی غناء کیا ہے فرمایا پچاس درہم اور اس کا حساب سونے سے ہوگا۔

تخریج : ابن ماجه في الزكوة باب ٢٦، نمبر ١٨٤٠ـ

۲۹۵۱ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ (كُدُوْحًا فِيْ وَجْهِهٖ) وَلَمْ يَشُكَّ وَزَادَ (فَقِيْلَ لِسُفْيَانَ : لَوْ كَانَتْ مِنْ غَيْرِ حَكِيْمٍ ؟ فَقَالَ : حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، مِثْلَهٗ) .

۲۹۵۱: یحییٰ بن آدم نے سفیان سے نقل کی پھر اپنی اسناد سے روایت کی البتہ صرف کدوحاً کا لفظ بولا ہے اور یہ اضافہ ہے سفیان سے کہا گیا اگر یہ غیر حکیم سے روایت ہو؟ تو انہوں نے فرمایا ہم اس کو زبید عن محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے اسی طرح روایت کریں گے۔

۲۹۵۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ .قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا ظَهْرُ غِنًى؟ قَالَ أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِهٖ مَا يُغَدِّيْهِمْ، أَوْ مَا يُعَشِّيْهِمْ) .

۲۹۵۲: ابو کبشہ سلولی نے کہا مجھے سہل بن الحنظلیہ نے بیان کیا اس نے کہا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص مالدار ہو کہ لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے وہ اپنے لئے جہنم کے انگاروں کا ڈھیر بنا رہا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مالداری کیا ہے؟ فرمایا وہ جانتا ہو کہ اس کے اہل میں اتنی چیزیں ہیں جو ان کو صبح یا شام کافی ہو سکتی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد في الزكوة باب ٢٤، نمبر ١٦٢٩ـ

۲۹۵۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ شَيْنًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

۲۹۵۳: معدان بن ابی طلحہ نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس وقت سوال کیا جبکہ اس کے پاس اتنا مال تھا جو اس کو دوسروں سے بے پروا کرنے والا ہے قیامت کے دن اس کے چہرے پر عیب ہوگا۔

تخریج : دارمی فی الزکوٰۃ باب۱۷، مسند احمد ۲۸۱/۵۔

۲۹۵۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ : قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ).

۲۹۵۴: عبدالرحمن بن ابی سعید نے اپنے والد ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس وقت سوال کیا جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت تھی اس نے اصرار سے مانگا۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ۲٤، نمبر۱٦۲۸۔

۲۹۵۵ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ عُمَارَةَ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا هُوَ جَمْرٌ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ).

۲۹۵۵: ابوزرعہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لوگوں سے مال بڑھانے کے لئے مانگا وہ مال انگارہ ہے خواہ اس کو تھوڑا طلب کرے یا زیادہ۔

تخریج : ابن ماجه فی الزکوٰۃ باب۱٦، نمبر۱۸۳۸۔

۲۹۵٦ :حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ (عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ : نَزَلْتُ وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي :اذْهَبْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلْهُ لَنَا شَيْئًا نَأْكُلُهُ وَجَعَلُوا يَذْكُرُونَ حَاجَتَهُمْ .فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ رَجُلًا يَسْأَلُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا أَجِدُ مَا أُعْطِيكَ فَوَلَّى الرَّجُلُ وَهُوَ مُغْضَبٌ وَهُوَ يَقُولُ : لَعَمْرِي إِنَّكَ لَتُفَضِّلُ مَنْ شِئْتَ .فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَيَغْضَبُ عَلٰى أَنْ لَا أَجِدَ مَا أُعْطِيْهِ، مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ، وَعِنْدَهُ أُوقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَأَلَهَا إِلْحَافًا .قَالَ الْأَسَدِيُّ : فَقُلْتُ لِلَقْحَةٍ لَنَا خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ قَالَ : وَالْأُوقِيَّةُ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا، قَالَ : فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ .فَقَدِمَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِشَعِيْرٍ وَزَبِيْبٍ وَزُبْدٍ، فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتّٰى أَغْنَانَا اللّٰهُ).

۲۹۵۶: عطاء بن یسار نے بنی اسد کے ایک آدمی سے نقل کیا کہ میں اپنے اہل وعیال سمیت بقیع غرقد میں اترا مجھے میرے گھر والوں نے کہا تم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اوران سے کھانے کی کوئی چیز مانگ لاؤ اور گھر والے اپنی ضروریات ذکر کرنے لگے پس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا میں نے آپ کے ہاں ایک سائل کو پایا جو کہہ رہا تھا مجھے کچھ دو اور آپ فرما رہے تھے میرے پاس تجھے دینے کو کچھ نہیں وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا اور وہ ناراضی سے کہہ رہا تھا۔ میری عمر کی قسم! تم جس پر چاہتے ہو مہربانی کرتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اس بات پر ناراض ہے کہ میں اسے دینے کے لئے کچھ نہیں پاتا جس آدمی نے ایسے وقت سوال کیا جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ یا بدل ہو تو وہ اصرار سے سوال کرنے والوں میں شمار ہوگا اسدی کہتے ہیں کہ میں نے کہا ہمارے پاس اوقیہ سے بہتر گابھن اونٹنی موجود ہے جبکہ اوقیہ چالیس درہم کے برابر وزن چاندی کو کہا جاتا ہے اسدی کہتے ہیں میں لوٹ آیا اور آپ سے سوال نہ کیا۔ اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کشمش آئی اس کو ہم میں تقسیم فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غنی کر دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ۲٤ نمبر ۱٦۲۷۔

۲۹۵۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (الْأَيْدِيْ ثَلَاثٌ : فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا، وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيْهَا، وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَاسْتَعْفِفْ مَا اسْتَطَعْتَ، وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ وَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَكَانَتِ الْمَسْأَلَةُ الَّتِيْ أَبَاحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا هِيَ لِلْفَقْرِ لَا غَيْرِهِ. وَكَانَ تَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ -عِنْدَنَا- يُوْجِبُ أَنَّ مَنْ قَصَدَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ (لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ) ، هُوَ غَيْرُ مَنِ اسْتَثْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ خَنْبَشٍ بِقَوْلِهِ (إِلَّا مِنْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ) وَأَنَّهُ الَّذِيْ يُرِيْدُ بِمَسْأَلَتِهِ أَنْ يُكْثِرَ مَالَهُ، وَيَسْتَغْنِيَ مِنْ مَالِ الصَّدَقَةِ، حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ، وَتَتَّفِقَ مَعَانِيْهَا وَلَا تَتَضَادَّ .وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ وُجُوْهَ هٰذِهِ الْآثَارِ، هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

فَإِنْ سَأَلَ سَائِلٌ عَنْ مَعْنَى حَدِيْثِ عُمَرَ الْمَرْوِيِّ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْوٍ مِنْ هٰذَا .

۲۹۵۷: ابوالاحوص نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ تین قسم ہیں۔ ①: اللہ کا ہاتھ تو بلندیوں والا ہے۔ ②: دینے والے کا ہاتھ جو اس (ید اللہ) کے قریب ہے۔ ③: سائل کا ہاتھ نیچا ہے اور قیامت تک نیچا ہے جہاں تک ہو سکے سوال سے بچو اپنے نفس کو عاجز مت قرار دے گزر اوقات موجود ہو تو تو قابل ملامت نہیں جب تیرے پاس مال آجائے تو اس کا اثر تم پر نظر آنا چاہئے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سوال صرف فقر کی وجہ سے مباح ہے نہ کچھ اور تو روایات کے معانی کی درستی کا تقاضہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا: لا تحل الصدقة لذی مرة سوی...... تو اس سے مراد وہ لوگ نہیں کہ جن کو روایت وہب بن خنبش میں الآمن فقر مدقع او غرم مفظع سے مستثنیٰ فرمایا ہے بلکہ وہ شخص مراد ہے جو سوال کر کے مال کی کثرت اور مال صدقہ سے مالدار بننا چاہتا ہے تاکہ یہ روایات درست ثابت ہوں اور ان کے معانی یکساں ہو کر تضاد ختم ہو اور ان روایات سے جن وجوہ کو ہم نے ذکر کیا وہی درست مفہوم ہے اور یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔ اگر معترض یہ کہے عمر رضی اللہ عنہ والی روایت کا پھر کیا مفہوم بنے گا۔ جو ذیل میں ہے۔

تخریج: مسلم فی الزکوٰۃ نمبر ۹۴، ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ۲۸، ۱۶۴۸/۱۶۴۹۔

حاصل روایات: ان روایات مزیدہ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سوال کی اباحت کا سبب فقر ہے تندرست و معذور کا اس میں فرق نہیں ہے۔

ان آثار کے معانی میں تطبیق کا راستہ وہی بہتر ہے جو ہم نے اختیار کیا ہے کہ لاتحل الصدقه لذی مرة سوی میں جس کا قصد کیا گیا ہے وہ اس وہب بن خنبش والی روایت کے مستثنیات سے الگ ہیں اور جن کے لئے حرام کیا گیا وہ وہی لوگ ہیں جو مال کو بڑھانے کی غرض سے سوال کریں اور مالدار بننے کے لئے سوال کریں بھوک کو روکنے سد رمق والے لوگ اس میں شامل نہیں ان کو تندرست ہوں یا بیمار سوال حلال ہے۔

یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ و ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ایک اہم اشکال:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب حیثیت کو تنخواہ مال زکوٰۃ سے مالدار ہونے کے باوجود لینا درست ہے جبکہ گزشتہ روایات میں گزر اوقات والے کو لینے پر عذاب کی دھمکی دی گئی ہے روایت عمر رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

۲۹۵۸: وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :

ثَنَا السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ أَنْ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزّٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : (أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِيْ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا، فَإِذَا أُعْطِيْتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا) فَقَالَ : نَعَمْ .فَقَالَ عُمَرُ : فَمَا تُرِيْدُ إِلٰى ذٰلِكَ ؟ قُلْتُ : إِنَّ لِيْ أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا أَتَّجِرُ، وَأُرِيْدُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَالَتِيْ صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ .فَقَالَ عُمَرُ : فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّيْ قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِيْ أَرَدْتَ، وَقَدْ (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِي الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ : أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّيْ، حَتّٰى أَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ، وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ). قَالَ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَحْرِيْمُ الْمَسْأَلَةِ أَيْضًا .قِيْلَ لَهُ : لَيْسَ هٰذَا عَلٰى أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ، إِنَّمَا هٰذَا عَلَى الْأَمْوَالِ الَّتِيْ يَقْسِمُهَا الْإِمَامُ عَلَى النَّاسِ، فَيَقْسِمُهَا عَلٰى أَغْنِيَائِهِمْ وَفُقَرَائِهِمْ .كَمَا فَرَضَ عُمَرُ لِأَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ دَوَّنَ الدَّوَاوِيْنَ، فَفَرَضَ لِلْأَغْنِيَاءِ مِنْهُمْ وَلِلْفُقَرَاءِ، فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَمْوَالُ يُعْطَاهَا النَّاسُ، لَا مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ، وَلٰكِنْ لِحُقُوْقِهِمْ فِيْهَا .فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ، حِيْنَ أَعْطَاهُ الَّذِيْ كَانَ أَعْطَاهُ مِنْهَا قَوْلَهُ : (أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّيْ) . أَيْ : إِنِّيْ لَمْ أُعْطِكَ ذٰلِكَ لِأَنَّكَ فَقِيْرٌ، إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى آخَرَ غَيْرِ الْفَقْرِ .ثُمَّ قَالَ لَهُ (خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ) فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ، لِأَنَّ الْفَقِيْرَ لَا يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الصَّدَقَاتِ مَا يَتَّخِذُهُ مَالًا، كَانَ ذٰلِكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ مِنْهُ أَوْ عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ .ثُمَّ قَالَ : " فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ الَّذِيْ هٰذَا حُكْمُهُ، وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ، أَيْ تَأْخُذُهُ بِغَيْرِ إِشْرَافٍ .وَالْإِشْرَافُ : أَنْ تُرِيْدَ بِهِ مَا قَدْ نُهِيْتَ عَنْهُ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ (وَلَا مُشْرِفٍ) أَيْ : وَلَا تَأْخُذُ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ أَكْثَرَ مِمَّا يَجِبُ لَكَ فِيْهَا، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ شَرَفًا فِيْهَا (وَلَا سَائِلٍ) أَيْ : وَلَا سَائِلٍ مِنْهَا مَا لَا يَجِبُ لَكَ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ -عِنْدَنَا - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .فَأَمَّا مَا جَاءَ فِيْ أَمْوَالِ الصَّدَقَاتِ، فَقَدْ أَتَيْنَا بِمَعَانِيْ ذٰلِكَ، فِيْمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ، مِنْ هٰذَا الْبَابِ .

۲۹۵۸: عبداللہ بن السعدی نے بتلایا کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی خلافت کے زمانہ میں گیا تو انہوں نے مجھے فرمایا کیا میں نے تجھے نہیں بتلایا کہ تم لوگوں کے اعمال کے ذمہ دار بنتے ہو اور جب تمہیں تنخواہ دی جاتی ہے تو تم اس کو ناپسند کرتے ہو میں نے کہا جی ہاں! تو عمر کہنے لگے تیرے تنخواہ واپس کرنے سے کیا مقصد ہے میں نے کہا

میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں تجارت بھی کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میری تنخواہ مسلمانوں پر صدقہ بن جائے عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ایسا نہ کرو میں نے بھی وہی ارادہ کیا جو تو نے ظاہر کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطیہ دیتے تو میں کہتا جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے اس کو دے دیں یہاں تک کہ ایک مرتبہ مجھے مال دیا تو میں نے یہی بات کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے لو اور اپنے پاس جمع کر لو تمہارے پاس جو مال (بلا اشراف) بلا سوال اور بلا توقع آ جائے تو اس کو لے لو۔ جو ایسا نہ ہو تو اس کی طلب میں اپنے کو مت لگاؤ۔ اگر کوئی معترض کہے کہ اس روایت میں بھی سوال کی ممانعت ہے۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا اس روایت میں اموال صدقہ نہیں بلکہ اس سے وہ اموال مراد ہیں جن کو حاکم اغنیاء اور فقراء میں تقسیم کرتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اموال مقرر کیے اور وہ ان میں سے اغنیاء اور فقراء سب کو تقسیم فرماتے۔ یہ اموال ان کی محتاجی کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے حقوق کے بناء پر ان کو دیا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطیہ دیا اور انہوں نے واپس کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ناپسند فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند کو دے دیا جاتے تو آپ نے فرمایا یہ تمہارے فقیر کی وجہ سے نہیں دیا جا رہا بلکہ یہ اسکے علاوہ بات کے پیش نظر ہے۔ پھر آپ نے ان کو فرمایا اس مال کو لے کر اسے اپنی ملکیت بناؤ۔ اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ مال صدقات سے نہ تھا۔ کیونکہ محتاج کے لئے تو مناسب نہیں کہ وہ مال کو اکٹھا کرنے کے لئے صدقہ لے۔ خواہ وہ سوال کر کے حاصل کرے یا بغیر سوال اسے دیا جائے۔ پھر آپ نے ان کو یہ بھی فرمایا کہ جو اس قسم کا مال تمہارے پاس آئے اور تم اس کی طرف امید باندھنے والے نہ ہو تو اسے لے لو اور اشراف یہ ہے کہ تم اس مال کی طمع رکھنے والے ہو جس سے تمہیں روکا گیا ہے اور لا مشرف کا قول اس بات کا بھی احتمال رکھتا ہے۔ کہ اس میں اس بات کی ممانعت ہے کہ مسلمانوں کے اموال میں سے اپنے حصہ سے زائد نہ لو۔ اگر لو گے تو وہ دوسروں پر برتری بن جائے گی جو کہ درست نہیں' ولا سائل: کا مطلب یہ ہے کہ تم مت اس مال کا سوال کرو جو تمہارا حق نہیں بنتا۔ ہمارے ہاں اس باب کی یہ صورت ہے۔ واللہ اعلم باقی جو آثار اموال صدقہ کے سلسلہ میں آئے ہیں ان کے معانی کی وضاحت اس باب کی پہلی سطور میں کر آئے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ۲۸' نمبر ۱۶۴۷۔

حاصل روایات: اس روایت سے بھی مطلق سوال کی حرمت ثابت ہوتی ہے۔

الجواب: اول تو یہ مال صدقات سے متعلق نہیں بلکہ اس کا تعلق اس مال سے ہے جو امام المسلمین لوگوں کے اغنیاء وفقراء سب پر تقسیم کرتا ہے وہ مراد ہے۔ اس کی نظیر وہ اموال ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور عطیہ سال میں مقرر فرمایا اس میں ان کے فقراء واغنیاء سب کو برابر دیا جاتا تھا یہ انکے حق کی وجہ سے دیا جاتا اس میں فقر کا لحاظ نہ تھا۔

پس اسی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو ناپسند فرمایا آپ کے فرمان کا مقصد یہ تھا کہ یہ مال تمہیں

فقر کی وجہ سے نہیں دیا جا رہا بلکہ یہ اور وجہ سے دیا جا رہا ہے پھر فرمایا اس کو لے کر اپنے مال میں جمع کر لو اس سے یہ واضح ہو گیا کہ وہ مال مال صدقات سے نہ تھا کیونکہ فقیر کو بھی صدقات سے وہ مال لینے کی اجازت نہیں جس پر وہ امیر بن سکے خواہ سوال سے ہو یا غیر سوال سے۔

پھر فرمایا جو مال اس قسم کا ہو اور تیرا میلان اس کی طرف نہ ہو تو اسے لے لو۔

اللغات: اشراف۔ جو چیز ممنوع ہو اس کا ارادہ کرنا۔ ولا مشرف۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ جس قدر تیرا وظیفہ بنایا گیا ہے اسی کو باقی رکھو یہ باعث مشرف ہوگا ولا سائل کا معنی جو تمہارا حق نہیں اس کو مت مانگو ہمارے ہاں اس روایت کا یہی مطلب ہے صدقات کے سلسلہ میں ہم پہلے بات کہہ چکے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاویؒ اپنے دلائل کی روایات کا مفہوم ساتھ ساتھ بتلاتے گئے ہیں بلا ضرورت مانگنے پر وعید کی روایات کو چار صحابہ سے اور پھر چھ صحابہ کرام سے پیش کیا اور روایت عمر رضی اللہ عنہ اور وعید والی روایت میں شاندار تطبیق پیش کر کے ان کا محل متعین کیا ہے۔ اپنے مؤقف کو پوری قوت سے پیش کیا ہے یہ اختلاف جواز عدم جواز کا ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةُ هَلْ يَجُوزُ لَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا زَكَاةَ مَالِهَا أَمْ لَا ؟

کیا بیوی اپنے خاوند کو اپنے مال کی زکوٰۃ دے سکتی ہے؟

خلاصۃ البرام: بیوی اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے یا نہیں اس میں امام ابو یوسف' محمد' شافعی رحمہم اللہ کے ہاں بیوی اپنے خاوند کو اپنے مال سے زکوٰۃ دے سکتی ہے اور زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

نمبر ۲: جبکہ امام ابو حنیفہ و مالک رحمہما اللہ کے ہاں بیوی خاوند کو زکوٰۃ نہیں دے سکتی اگر دے دی تو ادا نہ ہوگی۔

فریق اوّل کا مؤقف و دلائل: بیوی اپنے خاوند کو اپنے مال سے زکوٰۃ دے سکتی ہے۔ دلیل یہ روایت ہے۔

۲۹۵۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ' قَالَ : ثَنَا أَبِيْ' عَنِ الْأَعْمَشِ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ' عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ' عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ' قَالَ : فَذَكَرْتُهٗ لِإِبْرَاهِيْمَ' فَحَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ' عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ' عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ' عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ' مِثْلَهٗ سَوَاءً. قَالَتْ : (كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ) . (وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِهَا فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللّٰهِ : سَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' أَيُجْزِءُ عَنِّيْ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ' وَعَلٰى أَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ مِنَ

الصَّدَقَةِ ؟ قَالَ : سَلِيْ أَنْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِيْ .فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْتُ : سَلْ لَنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ يُجْزِءُ عَنِّيْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ فِيْ حِجْرِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ ؟ وَقُلْنَا : لَا تُخْبِرْ بِنَا .قَالَتْ : فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ مَنْ هُمَا ؟ قَالَ : زَيْنَبُ، قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ ؟ قَالَ : امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ نَعَمْ يَكُوْنُ لَهَا أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْمَرْأَةَ جَائِزٌ لَهَا أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهَا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ، أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُعْطِيَ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهَا، كَمَا لَا يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى، فِيْ حَدِيْثِ زَيْنَبَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ، أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ حَضَّ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الزَّكٰوةِ .

۲۹۵۹: عمرو بن حارث نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب ثقفیہؓ سے نقل کیا (یہ روایت شقیق عن عمرو اور ابو عبید عن عمرو دونوں اسناد سے ایک جیسی ہے۔ زینب کہتی ہیں کہ مجھے حضور ﷺ نے مسجد میں دیکھ کر فرمایا تم عورتیں صدقہ کرو خواہ اپنے زیورات سے کرنا پڑے یہ زینب اپنے خاوند عبداللہ اور پرورش میں لئے ہوئے چند یتامیٰ پر اپنا مال خرچ کرتیں انہوں نے اپنے خاوند عبداللہ کو کہا کیا میرے لئے تجھ پر صدقہ خرچ کرنا درست ہو جائے گا اور اسی طرح ان زیر پرورش یتیموں پر؟ (انہوں نے تو دریافت نہ کیا) پس میں خود جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچی تو وہاں ایک اور انصاری عورت اپنی ضرورت کی خاطر آپ کے دروازہ پر تھی دونوں کا کام ایک تھا ہمارے پاس سے بلال کا گزر ہوا تو میں نے کہا کہ ہماری طرف سے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر دو کیا مجھے صدقہ کا مال اپنے خاوند اور زیر سرپرستی یتامیٰ پر خرچ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تم ہمارے نام مت بتلانا زینب کہتی ہیں وہ داخل ہوئے اور آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا وہ دونوں کون کون ہیں؟ انہوں نے کہا وہ زینب ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کون سی زینب ہے؟ انہوں نے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی! آپ نے فرمایا ہاں اس کو قرابت اور صدقے دونوں کا اجر ہوگا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس سے یہ استدلال کیا کہ عورت اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے سکتی ہے اور یہ قول امام ابو یوسف، محمد رحمہما اللہ نے اختیار کیا۔ دیگر علماء نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ کسی عورت کو جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کو زکوٰۃ دے جیسا کہ کسی مرد کو جائز نہیں کہ وہ اپنی بیوی کو زکوٰۃ دے اور پہلے قول والوں کے خلاف انہوں نے اسی حدیث زینب رضی اللہ عنہا سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہ صدقہ جس پر اس حدیث

میں آمادہ کیا گیا وہ زکوۃ کے علاوہ ہے اور اس کی وضاحت اس روایت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الزکوٰۃ باب۳۳' ٤٨' مسلم فی العیدین نمبر٤' والزکوٰۃ ٤٦' ترمذی فی الزکوٰۃ باب۱۲' نسائی فی الزکوٰۃ باب۱۹' ۸۲' دارمی فی الصلاۃ باب۲۲٤' الزکوٰۃ باب۲۳' مسند احمد ۳۷٦/۱۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ بیوی کو اپنے خاوند پر زکوۃ خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اسے زیادہ ثواب ملے گا اور زکوۃ بھی ادا ہو جائے گی۔

استدلال کا جواب: لفظ صدقہ سے استدلال کر کے زکوۃ مراد لینا اس روایت میں درست نہیں بلکہ اس سے غیر واجب صدقات مراد ہیں جس کی دلیل یہ روایت ہے ملاحظہ کریں۔

۲۹٦۰ : وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' (عَنْ رَيْطَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ' امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ' وَكَانَتِ امْرَأَةً صَنْعَاءَ ' وَلَيْسَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَالٌ' فَكَانَتْ تُنْفِقُ عَلَيْهِ وَعَلٰى وَلَدِهٖ مِنْهَا .فَقَالَتْ : لَقَدْ شَغَلْتَنِي -وَاللّٰهِ -أَنْتَ وَوَلَدُكَ عَنِ الصَّدَقَةِ' فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَتَصَدَّقَ مَعَكُمْ بِشَيْءٍ .فَقَالَ مَا أُحِبُّ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكِ فِيْ ذٰلِكَ أَجْرٌ' أَنْ تَفْعَلِي .فَسَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ وَهُوَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' إِنِّيْ امْرَأَةٌ ذَاتُ صَنْعَةٍ' أَبِيْعُ مِنْهَا' وَلَيْسَ لِوَلَدِي وَلَا لِزَوْجِيْ شَيْءٌ' فَشَغَلُوْنِيْ فَلَا أَتَصَدَّقُ' فَهَلْ لِيْ فِيْهِمْ أَجْرٌ ؟ .فَقَالَ لَكِ فِيْ ذٰلِكَ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتُ عَلَيْهِمْ' فَأَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ' مِمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ زَكَاةٌ .وَ (رَيْطَةُ هٰذِهٖ هِيَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ' لَا نَعْلَمُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ غَيْرُهَا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ كَانَتْ تَطَوُّعًا كَمَا ذَكَرْنَا' قَوْلُهَا (كُنْتُ امْرَأَةً صَنْعَاءَ ' أَصْنَعُ بِيَدِيْ فَأَبِيْعُ مِنْ ذٰلِكَ' فَأُنْفِقُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ) . فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ' وَفِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ' جَوَابًا لِسُؤَالِهَا هٰذَا .وَفِيْ حَدِيْثِ رَيْطَةَ هٰذَا (كُنْتُ أُنْفِقُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ' وَعَلٰى وَلَدِهٖ مِنِّيْ) . وَقَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُنْفِقَ عَلٰى وَلَدِهَا مِنْ زَكَاتِهَا .فَلَمَّا كَانَ مَا أَنْفَقَتْ عَلٰى وَلَدِهَا لَيْسَ مِنَ الزَّكَاةِ' فَكَذٰلِكَ مَا أَنْفَقَتْ عَلٰى زَوْجِهَا لَيْسَ هُوَ أَيْضًا مِنَ الزَّكٰوةِ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ أَنَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ أَبَاحَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْفَاقَهَا عَلٰى زَوْجِهَا' كَانَتْ مِنْ غَيْرِ الزَّكٰوةِ .

۲۹٦۰: عبیداللہ نے رائطہ بنت عبداللہ جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی تھی روایت کی ہے یہ بہت دستکار عورت تھی اور

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بالکل مال نہ تھا یہ اپنی محنت کے کام سے ان پر اور اپنی اولاد پر خرچ کرتی تھیں ایک دن کہنے لگیں مجھے تو اور تیری اولاد نے صدقہ سے مشغول کر دیا میں تمہارے خرچ کے ہوتے ہوئے صدقہ نہیں کر سکتی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر اس خرچہ کا تمہیں اجر نہ ملے تو پھر میں اس خرچ کرنے کو پسند نہیں کرتا (یعنی تم نہ کرو) جناب عبداللہ نے اور زینبؓ دونوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ میں دستکار عورت ہوں وہ چیزیں میں فروخت کرتی ہوں میرے خاوند اور اولاد کے پاس مال نہیں ان پر خرچ نے مجھے صدقے سے روک دیا ہے میں صدقہ نہیں کر سکتی کیا مجھے ان پر خرچ میں اجر وثواب ملے گا یا نہیں؟ آپ نے فرمایا تمہیں اس میں اجر ملے گا جو ان پر خرچ کرو گی تم خرچ کرتی رہو۔ اس روایت میں اس بات کی وضاحت ہے کہ وہ صدقہ زکوٰۃ سے نہ تھا اور ریطہ یہ وہی زینب ہیں جو کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ ہمارے علم میں یہ بات نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی زینب کے علاوہ کوئی اور بیوی ہو۔ اور اس بات کی دلیل کہ وہ صدقہ نفلیہ تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ان کا یہ قول ہے **کنت امراة صنعاء اصنع بیری فابیع من ذلك فانفق علی عبد الله**" کہ میں دست کاری سے واقف عورت تھی پس میں اپنے ہاتھ سے کام کر کے اس کو فروخت کرتی اور اسے اپنے اوپر اور عبداللہ پر خرچ کرتی۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد جو اس روایت اور اس سے پہلی روایت میں وارد ہے وہ اس کے اسی کمائی کے مال سے متعلق سوال ہے اور اس حدیث ریطہ میں یہ الفاظ "**کنت انفق من ذلك علی عبد الله وعلی ولده منی**" کہ اس سے عبداللہ اور اپنی اولاد پر خرچ کرتی ہوں۔ اور اس پر تو تمام کا اجماع ہے کہ عورت کو اپنی اولاد پر زکوٰۃ کا خرچ کرنا جائز نہیں ہے پس جب وہ اس میں سے اپنی اولاد پر خرچ کرتی ہیں تو اس کا زکوٰۃ سے نہ ہونا ظاہر ہوا پس اسی طرح جو وہ عبداللہ پر خرچ کرتی ہیں وہ بھی زکوٰۃ سے نہ ہوا اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں جو جناب نبی اکرم ﷺ سے وارد ہوئی ہے۔ وہ بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ وہ صدقہ جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے لئے مباح قرار دیا کہ وہ اپنے خاوند پر خرچ کرے وہ زکوٰۃ کے علاوہ تھا۔ روایت ذیل میں ہے۔

تخریج : بخاری فی الزکوٰة باب ٤٦۔

حاصل روایات: اس صدقہ سے مراد زکوٰۃ نہیں بلکہ نفلی صدقات ہیں جیسا کہ اس قرینہ سے ظاہر ہوتا ہے میں ایک دستکار عورت ہوں اس کمائی سے میں اپنے خاوند اور اولاد پر صرف کرتی ہوں اب زکوٰۃ تو سال کے بعد آتی ہے جب بھی کوئی کمائی کرے اس وقت ہی لازم تو نہیں ہو جاتی پس آپ ﷺ کا ارشاد پہلی روایت کے لئے کافی جواب ہے کہ تمہیں ان پر مال خرچ کرنے سے دوہرا ثواب ملے گا خرچ کرتی رہو پس جس خرچہ کی آپ نے اجازت مرحمت فرمائی وہ زکوٰۃ نہ تھا اور غیر زکوٰۃ کے صرف میں کسی کو اختلاف نہیں بلکہ ہمارے پاس تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے جو اس بات پر صاف دلالت کرتی ہے کہ زینب ثقفیہؓ کے لئے مباح کیا جائے والا خرچہ وہ زکوٰۃ نہ تھا روایت آتی ہے۔

فریق ثانی کا موقف اوردلیل: زکوۃ کواپنے خاونداوراولاد پرصرف کرنا جائزنہیں اگرصرف کیا توزکوۃ ادانہ ہوگی۔

۲۹۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ نُبَيْهٍ الْكَعْبِيِّ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ يَوْمًا، فَأَتَى عَلَى النِّسَاءِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ بِعُقُولِ ذَوِي الْأَلْبَابِ مِنْكُنَّ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَتَقَرَّبْنَ إِلَى اللّٰهِ بِمَا اسْتَطَعْتُنَّ. وَكَانَ فِي النِّسَاءِ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَانْقَلَبَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرَتْهُ بِمَا سَمِعَتْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَتْ حُلِيًّا لَهَا. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْنَ تَذْهَبِينَ بِهٰذَا الْحُلِيِّ؟ فَقَالَتْ : أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ، لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ لَا يَجْعَلَنِي مِنْ أَهْلِ النَّارِ. قَالَ : هَلُمِّي بِذٰلِكَ وَيْلَكِ تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيَّ وَعَلَى وَلَدِي فَقَالَتْ : لَا وَاللّٰهِ، حَتّٰى أَذْهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَهَبَتْ تَسْتَأْذِنُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ هٰذِهِ زَيْنَبُ تَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ هِيَ؟ قَالُوا : امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ. فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ : إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ مَقَالَةً، فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ مَسْعُودٍ فَحَدَّثْتُهُ، فَأَخَذْتُ حُلِيِّي أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكَ، رَجَاءَ أَنْ لَا يَجْعَلَنِي اللّٰهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيَّ وَعَلَى بَنِيَّ، فَإِنَّا لَهُ مَوْضِعٌ، فَقُلْتُ لَهُ : حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقِي بِهِ عَلَيْهِ وَعَلَى بَنِيهِ، فَإِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ).

۲۹۶۱: مقبری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح کی نماز سے لوٹے تو مسجد میں عورتوں والی جگہ سے گزر ہوا تو آپ نے ان کو فرمایا۔ اے عورتوں کی جماعت میں خیال کرتا ہوں کہ تم دین و عقل میں ناقص ہو مگر بڑے بڑے عقلاء کی عقلوں کو اڑا دیتی ہو اور میں نے دیکھا کہ تمہاری اکثریت جہنم میں قیامت کے دن ہوگی پس تمہیں مناسب ہے کہ جس قدر ہو سکے تم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ ان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی بھی تھیں وہ عبداللہ کی طرف لوٹ آئیں اور ان کو اس بات کی اطلاع دی جو اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور اپنے زیورات لئے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے یہ زیور کہاں لے جاؤ گی اس نے جواب دیا میں اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کروں گی شاید کہ میں اس سے جہنم سے بچ جاؤں عبداللہ کہنے لگے اس کو روکو! تمہارا ناس ہو! اور مجھ پر اور میری اولاد پر خرچ کرو زینب کہنے لگی اللہ کی قسم میں ایسا نہ کروں گی جب تک کہ میں

ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں نہ لے جاؤں۔ چنانچہ وہ گئیں اور آپ ﷺ سے اجازت طلب کی جو حضرات اندر تھے انہوں نے بتلایا کہ زینب آئی ہیں! اور آپ کے ہاں آنے کی اجازت چاہتی ہیں آپ نے فرمایا یہ کون سی زینب ہے؟ انہوں نے بتلایا یہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں (اجازت ملنے پر) وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں داخل ہوئیں۔ اور عرض کی میں نے آپ کا ارشاد سنا ہے میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہاں گئی اور اس کو آپ کی بات ذکر کی پھر میں اپنا زیور لائی ہوں تا کہ اس سے میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور آپ کا قرب (تعمیل ارشاد) حاصل کروں اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ مجھے جہنم سے محفوظ کر دے۔ مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتا ہے کہ اس مال کو مجھ پر اور میری اولاد پر خرچ کرو میں اس کا حقدار ہوں میں نے اس کی بات سن کر کہا یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک جناب رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ لے لوں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس پر اور اس کی اولاد پر خرچ کرو وہ اس کے خرچ کا محل ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲/۳۷۳، ۳۷۴۔

۲۹۶۲ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَبَيَّنَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ (تَصَدَّقْنَ) فِي الصَّدَقَةِ، التَّطَوُّعِ الَّتِي تُكَفِّرُ الذُّنُوْبَ .وَفِي حَدِيْثِهِ قَالَ (فَجَاءَ بِحُلِيٍّ لَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ هٰذَا أَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُوْلِهِ .فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقِيْ بِهِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَلَى بَنِيْهِ، فَإِنَّهُمْ لَهُ مَوْضِعٌ) فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّدَقَةِ بِكُلِّ الْحُلِيِّ، وَذٰلِكَ مِنَ التَّطَوُّعِ، لَا مِنَ الزَّكَاةِ، لِأَنَّ الزَّكَاةَ لَا تُوْجِبُ الصَّدَقَةَ بِكُلِّ الْمَالِ، وَإِنَّمَا تُوْجِبُ الصَّدَقَةَ بِجُزْءٍ مِنْهُ .فَهٰذَا أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلَى فَسَادِ تَأْوِيْلِ أَبِي يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ ذَهَبَ إِلَى قَوْلِهِ لِلْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .فَقَدْ بَطَلَ بِمَا ذَكَرْنَا، أَنْ يَكُوْنَ فِي حَدِيْثِ زَيْنَبَ مَا يَدُلُّ أَنَّ الْمَرْأَةَ تُعْطِيْ زَوْجَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهَا إِذَا كَانَ فَقِيْرًا .وَإِنَّمَا نَلْتَمِسُ حُكْمَ ذٰلِكَ بَعْدُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَشَوَاهِدِ الْأُصُوْلِ، فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا الْمَرْأَةَ -بِاتِّفَاقِهِمْ -لَا يُعْطِيْهَا زَوْجُهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ، وَإِنْ كَانَتْ فَقِيْرَةً، وَلَمْ تَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ كَغَيْرِهَا، لِأَنَّا رَأَيْنَا الْأُخْتَ يُعْطِيْهَا أَخُوْهَا مِنْ زَكَاتِهِ إِذَا كَانَتْ فَقِيْرَةً، وَإِنْ كَانَ عَلَى أَخِيْهَا أَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا، وَلَمْ تَخْرُجْ بِذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ مَنْ يُعْطَى مِنَ الزَّكٰوةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الَّذِيْ يَمْنَعُ الزَّوْجَ مِنْ إِعْطَاءِ زَوْجَتِهِ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ، لَيْسَ هُوَ

وُجُوْبَ النَّفَقَةِ لَهَا عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّهُ السَّبَبُ الَّذِیْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَصَارَ ذٰلِكَ كَالنَّسَبِ الَّذِیْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ فِیْ مَنْعِ ذٰلِكَ إِيَّاهُ مِنْ إِعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّكٰوةِ. فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ سَبَبَ الْمَرْأَةِ الَّذِیْ مَنَعَ زَوْجَهَا أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ وَإِنْ كَانَتْ فَقِيْرَةً هُوَ كَالسَّبَبِ الَّذِیْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ الَّذِیْ يَمْنَعُهُ مِنْ إِعْطَائِهِمَا مِنْ زَكَاتِهِ، وَإِنْ كَانَا فَقِيْرَيْنِ، وَرَأَيْنَا الْوَالِدَيْنِ لَا يُعْطِيَانِهِ أَيْضًا مِنْ زَكَاتِهِمَا، إِذَا كَانَ فَقِيْرًا، فَكَانَ الَّذِیْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ وَالِدَيْهِ مِنَ النَّسَبِ يَمْنَعُهُ مِنْ إِعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّكَاةِ، وَيَمْنَعُهُمَا مِنْ إِعْطَائِهِ مِنَ الزَّكٰوةِ. فَكَذٰلِكَ السَّبَبُ الَّذِیْ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ، لَمَّا كَانَ يَمْنَعُهُ مِنْ إِعْطَائِهِمَا مِنَ الزَّكَاةِ، كَانَ أَيْضًا يَمْنَعُهَا مِنْ إِعْطَائِهِ مِنَ الزَّكٰوةِ. وَقَدْ رَأَيْنَا هٰذَا السَّبَبَ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ يَمْنَعُ مِنْ قَبُوْلِ شَهَادَةِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ، فَجُعِلَا فِیْ ذٰلِكَ كَذَوِی الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ، الَّذِیْ لَا يَجُوْزُ شَهَادَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ وَرَأَيْنَا أَيْضًا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، لَا يَرْجِعُ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهِ، فِیْ قَوْلِ مَنْ يُجِيْزُ الرُّجُوْعَ فِی الْهِبَةِ فِيْمَا بَيْنَ الْقَرِيْبَيْنِ. فَلَمَّا كَانَ الزَّوْجَانِ فِيْمَا ذَكَرْنَا، قَدْ جُعِلَا كَذَوِی الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فِيْمَا مُنِعَ فِيْهِ مِنْ قَبُوْلِ الشَّهَادَةِ، وَمِنَ الرُّجُوْعِ فِی الْهِبَةِ، كَانَا فِی النَّظَرِ أَيْضًا فِیْ إِعْطَاءِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ مِنَ الزَّكٰوةِ كَذٰلِكَ. فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۹۶۲: ابوسعید المقبری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں واضح کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد "تصدقی" میں صدقہ نفلی کا ارادہ فرمایا جو کہ گناہوں کا کفارہ بنتا ہے۔اوران کی روایت میں ہے **فجاء ت بحلی لها الی رسول الله ﷺ فقالت یا رسول الله خذ هذا اتقرب به الی الله عزوجل والی رسوله فقال لها رسول الله ﷺ تصدقی به علی عبد الله وعلی بنیه فانهم له موضع**) زینب اپنے تمام زیورات لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگیں یا رسول اللہ ان زیورات سے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں ۔تو ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو ابن مسعود اور اس کی اولاد پر صرف کرو وہ اس کے خرچ کا محل ہیں۔تو یہ تمام زیورات صدقہ نفلیہ ہی ہوسکتا ہے۔زکوٰۃ نہیں ہوسکتی کیونکہ زکوٰۃ میں تمام مال کا خرچ لازم نہیں ہوتا بلکہ اس کے (چالیسویں) حصہ کا خرچ لازم ہے۔یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام ابو یوسف اور دیگر حضرات جو ان کے حامی ہیں ان کا پہلی روایت سے یہ استدلال غلط ہے اور جو ہم نے مذکورہ بحث کی ہے اس سے اس حدیث زینب رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ کہی گئی بات باطل ہوگئی کہ عورت اپنے خاوند کو جب کہ وہ محتاج ہو زکوٰۃ دے سکتی ہے۔اب ہم اس کا حکم نظر وفکر سے

تلاش کرتے ہیں اور اصول کے شواہد سے اسے جانچتے ہیں۔پس ہم نے دیکھا کہ بالا تفاق عورت کو اس کا خاوند زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔اگرچہ وہ محتاج ہو۔وہ اس سلسلہ میں دیگر عورتوں کی طرح نہیں کیونکہ ہم نے دیکھا کہ بہن اگر محتاج ہو تو اس کا بھائی اسے زکوٰۃ دے سکتا ہے۔اگرچہ اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ بہن پر خرچ کرے مگر اس کے باوجود وہ ان لوگوں سے نہیں نکلتی جن کو زکوٰۃ دی جاتی ہے۔پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بیوی کو خاوند کے زکوٰۃ دینے سے رکاوٹ یہ بات نہیں کہ خاوند پر اس کا خرچہ لازم ہے۔بلکہ اصل وجہ ان کے مابین زکوٰۃ سے مانع وہ رشتہ ازدواج ہے جو کہ اس نسبی رشتہ کی طرح بن گیا جو اس کے اور والدین کے مابین ہے اور ان کو زکوٰۃ دینے سے مانع ہے۔اگرچہ وہ محتاج ہوں۔اور اسی طرح والدین بھی اپنی زکوٰۃ اولاد کو نہیں دے سکتے اگرچہ وہ محتاج ہی کیوں نہ ہو۔پس یہ نسبی رشتہ بیٹے کے لئے مانع ہے کہ وہ والدین کو زکوٰۃ دے اور والدین کے لئے جارح ہے کہ وہ اپنی اولاد کو زکوٰۃ دیں۔پس اسی طرح وہ سبب جو میاں بیوی میں پایا جاتا ہے جب مرد کے لئے مانع ہے کہ وہ عورت کو اپنی زکوٰۃ دے تو وہ عورت کے لیے بھی مانع ہے کہ وہ اپنی زکوٰۃ شوہر کو دے اور ہم دیکھتے ہیں کہ یہی سبب میاں بیوی کے مابین اس بات سے مانع ہے کہ ایک کی گواہی دوسرے کے حق میں قبول کی جائے' اس سلسلے میں وہ دونوں ذی رحم محرم کی طرح قرار دیئے گئے ہیں وہ ذی رحم کہ جن کی گواہی ایک دوسرے کے لئے جائز نہیں۔اور ہم نے یہ بھی دیکھا کہ انہوں نے جو ایک دوسرے کو ھبہ کیا ہو ایک دوسرے کی طرف نہ لوٹا دیں گے۔یہ ان لوگوں کے نزدیک ہے جو اقرباء کے مابین ھبہ کے رجوع کو جائز قرار دیتے ہیں جب میاں بیوی اس حال میں ہوئے اور ان کو ذی رحم محرم کی طرح عدم قبول شہادت میں قرار دیا گیا۔اور ھبہ کے رجوع میں بھی۔تو قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک دوسرے کو زکوٰۃ دینے میں وہ یہی حکم رکھتے ہیں۔نظر کا تقاضا یہی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مسلک ہے۔

حاصل روایات: اس تفصیلی روایت سے ثابت ہوگیا تصدقی سے نفلی صدقہ جس سے سیئات کا کفارہ ہو وہی مراد ہے زکوٰۃ تو خود فرض ہے اور ایک روایت میں فجاء ت بحلی لها الی رسول الله ﷺ الحدیث کہ وہ اپنے زیورات لے کر آپ کی خدمت میں آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ ﷺ یہ زیورات لے لیں اس سے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا اس کو تم عبداللہ اور اس کی اولاد پر صرف کرو وہ اس کے حقدار ہیں۔یہ فرمان ان تمام زیورات سے متعلق ہے اور یہ نفلی صدقہ ہی ہوسکتا ہے زکوٰۃ نہیں بن سکتی کیونکہ زکوٰۃ میں مال کا چالیسواں حصہ دیا جاتا ہے کل مال نہیں دیا جاتا۔اس سے بھی امام ابو یوسفؒ وغیرہ کی تاویل کا غلط ہونا ثابت ہوتا ہے اس سے یہ قول تو بالکل غلط ثابت ہوگیا کہ عورت اپنی زکوٰۃ اپنے خاوند یا اولاد کو دے حضرت زینبؓ کی روایت میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اب ہم اصول کے مزید شواہد تلاش کرتے ہیں تا کہ اس کے لحاظ سے ہم استدلال کر سکیں چنانچہ اس بات پر سب کو متفق پایا گیا ہے کہ خاوند اپنی بیوی کو زکوۃ نہیں دے سکتا خواہ فقیر محتاج ہو کیونکہ عورت کا حکم اس سلسلے میں دوسروں کی طرح نہیں ہے جیسا کہ بہن کو اس کا بھائی جب کہ وہ فقیرہ ہو تو دے سکتا ہے اگرچہ بھائی کا حق بنتا ہے کہ وہ اپنی بہن پر خرچ کرے اس حق خرچہ کے باوجود وہ مستحقین سے خارج نہیں ہوتی۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ خاوند کو زکوۃ اپنی بیوی کو دینا اس لئے ممنوع نہیں کہ خاوند کے ذمہ اس کا خرچہ لازم ہے بلکہ اس کا سبب وہ رشتہ زوجیت ہے جو دونوں کے مابین پایا جاتا ہے پس بیوی بھی ان نسبی رشتوں کی طرح ہوگئی جو ممانعت زکوۃ میں رشتہ نسب کی وجہ سے شامل ہوتے ہیں ان کا فقر ان کو اس کی زکواۃ کا حقدار نہیں بنا سکتا۔

جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ خاوند کی زکوۃ عورت پر اسی وجہ سے نہیں لگ سکتی کیونکہ ان میں رشتہ زوجیت پایا گیا خواہ وہ عورت فقیرہ کیوں نہ ہو اور اس سبب نے ان میں ولدیت والے سبب کا مفہوم پیدا کر دیا کہ خواہ والد کتنا غریب ہو بیٹا اس کو زکوۃ نہیں دے سکتا دوسری طرف والدین بھی اپنی زکوۃ بیٹے کو نہیں دے سکتے جبکہ وہ فقیر ہو کیونکہ یہاں بھی رشتہ نسب ہی زکوۃ کے دینے میں مانع ہے بالکل اسی طرح بیوی اور خاوند میں بھی رشتہ زوجیت عورت کی زکوۃ کے لئے مانع ہے کہ وہ خاوند کو دے سکے۔

نظیر نظر یا دلیل آخر:

خاوند اور بیوی میں رشتہ زوجیت اس بات سے مانع ہے کہ ان میں سے کسی کی گواہی دوسرے کے حق میں قابل قبول نہیں اس میں ان کو ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا گیا ہے جن میں سے کسی کی شہادت دوسرے کے خلاف یا حق میں قابل قبول نہیں۔ اور وہ لوگ جو ہبہ میں رجوع کے قائل ہیں وہ بھی ذی رحم کے درمیان رجوع ہبہ کے قائل نہیں ہیں پس جب قبول اور شہادت میں یہ ذی رحم کی طرح ہیں تو نظر کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر ایک زکوۃ دینے میں بھی ماں باپ اور بیٹے کی طرح قرار پائیں گے۔

یہ نظر و نظیر کا تقاضا ہے۔

امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

تخریج: اس باب میں پیش کیا جانے والا اختلاف جواز اور عدم جواز کا ہے امام طحاویؒ نے فریق اوّل کی دلیل پیش کر کے پھر اس کا جواب اور فریق ثانی کے نقل و عقل سے دلائل پیش کیے ہیں بلکہ نظر کی نظیر پیش کر کے بھی بات کو مزید روشن کیا ہے امام طحاویؒ کا اپنا رجحان بھی فریق ثانی کا قول معلوم ہوتا ہے۔

بَابُ الْخَيْلِ السَّائِمَةِ هَلْ فِيهَا صَدَقَةٌ أَمْ لَا ؟

چرنے والے گھوڑوں کی زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

خلاصۃ المرام: جن گھوڑوں کو خود چارہ ڈالا جائے اور جہاد اور گھریلو استعمال کے لئے ہوں ان میں بالکل زکوۃ نہیں اور تجارتی گھوڑوں میں بالاتفاق زکوۃ ہے جن گھوڑوں کا گھریلو چارے پر گزارا ہو خواہ نسل کے لئے پالیں ان پر بھی زکوۃ نہیں اسی طرح جہادی گھوڑوں پر بھی زکوۃ نہیں چرنے والے تجارتی گھوڑوں پر بالاتفاق زکوۃ ہے اور فقط نر ہی ہوں تب بھی زکوۃ نہیں البتہ ایسے گھوڑے جن کا چرنے پر گزر ہو اور نر و مادہ دونوں ہوں اور نسل کشی کے لئے پالے جائیں۔ ① ان میں امام ابوحنیفہؒ و زفرؒ کے ہاں زکوۃ لازم ہے ② اور ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے ہاں زکوۃ لازم نہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل:

جو گھوڑے چرنے والے نر و مادہ نسل کشی کے لئے پالیں ان پر ایک دینار سالانہ سے زکوۃ دی جائے گی۔ یہ روایت دلیل ہے۔

۲۹۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْخَيْلَ فَقَالَ هِيَ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَالرَّجُلُ يَتَّخِذُهَا تَكَرُّمًا وَتَجَمُّلًا وَلَا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِهَا وَبُطُونِهَا فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا).

۲۹۶۳: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کا ذکر فرمایا کہ وہ تین قسم ہیں۔

نمبر①: آدمی کے لئے اجر کا باعث ہے۔

نمبر②: آدمی کے لئے باعث ستر ہے۔

نمبر③: آدمی کے لئے بوجھ ہے وہ گھوڑا جو ستر کا باعث ہے وہ جس کو عزت و جمال کے لئے پالا ہوا اور اس میں وہ گھوڑے کا حق نہ بھولتا ہو اس کو خوب خوراک اور مناسب سواری و بار برداری کرتا ہو جو تنگ دست ہو یا خوش حال۔ (اجر والا جو جہاد وغیرہ دینی مقاصد کے لئے پالا جائے اور بوجھ وہ گھوڑا جو ریا کاری اور دکھلاوے کے لئے پالا جائے)۔

تخریج : بخاری فی الشرب باب۱۲ والجهاد باب۴۸ والمناقب باب۲۸ و تفسیر سورة نمبر۹۹ باب۱ والاعتصام باب۲٤ مسلم فی الزكوة نمبر۲٤ ۲٦ ترمذی فی فضائل الجهاد باب۱۰ نسائی فی الخیل باب۱ ابن ماجه فی الجهاد باب۱٤ مالك فی الجهاد ۳ مسند احمد ۲٦۲/۲ ۳۸۳۔

۲۹۶۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا فِي ظُهُوْرِهَا) فَقَطْ .

۲۹۶۴: ابوصالح السمان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ لفظ مختلف ہیں اس نے اس کی گردن کے سلسلہ میں اس کا حق اور اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھلایا۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۹۶۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى وُجُوْبِ الصَّدَقَةِ فِي الْخَيْلِ، إِذَا كَانَتْ ذُكُوْرًا وَإِنَاثًا، وَكَانَ صَاحِبُهَا يَلْتَمِسُ نَسْلَهَا .وَاحْتَجُّوْا فِي إِيْجَابِهِمُ الزَّكَاةَ فِيْهَا بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا) . قَالُوْا : فَفِي هٰذَا دَلِيْلٌ أَنَّ لِلّٰهِ فِيْهَا حَقًّا، وَهُوَ كَحَقِّهِ فِي سَائِرِ الْأَمْوَالِ الَّتِي يَجِبُ فِيْهَا الزَّكَاةُ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۲۹۶۵: ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ گھوڑوں میں صدقہ لازم ہے جب کہ نر و مادہ دونوں مخلوط ہوں اور ان کا مالک ان کی نسل کشی چاہتا ہو۔ انہوں نے وجوب زکوٰۃ کے لئے اس ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے استدلال کیا "ولم ینس حق اللہ فیہا" ان کا کہنا ہے۔اس میں دلیل ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔وہ لزوم زکوٰۃ میں دیگر اموال کی طرح ہیں اور انہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے بھی استدلال کیا جو ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ولم ینس حق اللہ فیہا کا جملہ اس لئے لایا گیا کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا حق واجب بتلایا جائے اگر وہ اس کا خیال نہ کرے گا تو اس پر بوجھ رہے گا اللہ تعالیٰ کا حق تمام اموال میں زکوٰۃ ہے تو اس میں بھی اللہ تعالیٰ کا حق یہی ہوگا پس زکوٰۃ لازم ہوگی اس کی شہادت حضرت علیؓ کے عمل سے ملتی ہے ملاحظہ ہو۔

۲۹۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ، قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَهُ، قَالَ : رَأَيْتُ أَبِي يُقَوِّمُ الْخَيْلَ، وَيَدْفَعُ صَدَقَتَهَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۲۹۶۶: زہری نے سائب بن یزید سے نقل کیا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ گھوڑے رکھتے تھے اور ان کی زکوٰۃ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجتے تھے۔

۲۹۶۷ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنَ الْفَرَسِ عَشَرَةً، وَمِنَ الْبِرْذَوْنِ خَمْسَةً.

۲۹۶۷: قتادہ نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک عربی گھوڑے سے دس درہم اور فارسی اور چھوٹے گھوڑے سے پانچ درہم سالانہ وصول کرتے تھے۔

۲۹۶۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا، أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَزُفَرُ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، مِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، فَقَالُوْا : لَا صَدَقَةَ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ أَلْبَتَّةَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهِ لِقَوْلِهِمْ، مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا) أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَقُّ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ .فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۹۶۸: ابوعمر اور حجاج بن منہال دونوں نے حماد بن سلمہؒ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔اس قول کو جن علماء نے اختیار کیا وہ امام ابوحنیفہ اور زفر رحمہما اللہ ہیں۔دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کیا ان کا امام ابویوسف اور محمد بن الحسن رحمہما اللہ ہیں انہوں نے کہا کہ چرنے والے گھوڑوں میں بالکل زکوۃ نہیں۔اول قول کے قائلین کے خلاف اسی روایت کے الفاظ "لم ینس حق اللہ فیھا" سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ یہ کہنا درست ہے کہ اس حق سے مراد زکوۃ کے علاوہ ہو چنانچہ جناب رسول اللہ سے مروی ہے۔ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات و آثار: ان روایات میں اللہ تعالیٰ کے جس حق کا ذکر ہے وہ زکوۃ ہے کیونکہ اس کے علاوہ اموال میں اور کوئی حق لازم نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عمل نے اس کی توثیق کر دی پس چرنے والے نر مادہ گھوڑوں پر زکوۃ ہوگی۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل: چرنے والے گھوڑے جو نسل کشی کے لئے رکھے جائیں ان میں زکوۃ نہیں ہے۔

سابقہ دلیل کا جواب: حق اللہ جس کا تذکرہ روایت میں پایا جاتا ہے زکوۃ کے علاوہ بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ یہ روایت ظاہر کر رہی ہے۔

۲۹۶۹ :مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: (فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكٰوةِ وَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ (لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ) . فَلَمَّا رَأَيْنَا الْمَالَ قَدْ جُعِلَ فِيْهِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ، احْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَقُّ، الَّذِيْ ذَكَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فِي الْخَيْلِ هُوَ ذٰلِكَ الْحَقُّ أَيْضًا. وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ الزَّكَاةَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِنَّمَا هُوَ فِي الْخَيْلِ الْمُرْتَبِطَةِ، لَا فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ. وَحُجَّةٌ أُخْرٰى، أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْإِبِلَ السَّائِمَةَ أَيْضًا فَقَالَ (فِيْهَا حَقٌّ) فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ مَا هُوَ فَقَالَ "(إِطْرَاقُ فَحْلِهَا، وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا، وَمَنِيْحَةُ سَمِيْنِهَا)".

۲۹۶۹: عامر نے فاطمہ بنت قیسؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا مال میں زکوٰۃ کے علاوہ حق ہے اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: لیس البر ان تولو وجوھکم (البقرہ: ۱۷۷) ہم جانتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ حق بھی رکھا گیا ہے۔ تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اس سے گھوڑوں میں جو حق ذکر کیا گیا ہے وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہو۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ ؓ کی جو روایت ذکر کی گئی ہے وہ باندھنے والے گھوڑوں سے متعلق ہے چرنے والوں سے متعلق نہیں ہے۔ ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چرنے والے اونٹوں کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا ان میں حق ہے' پھر آپ سے اس حق کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: نر اونٹ جفتی کے لئے دینا اور پانی کے لئے عاریتاً ڈول دے دینا' اور دودھ والا جانور استعمال کے لئے دے دینا۔

تخریج: ابن ماجه فی الزکوٰۃ باب ۳۔

جب مال میں زکوٰۃ کے علاوہ حق بتلایا گیا ہے تو حق اللہ سے مراد جو گھوڑوں کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا وہ وہی زکوٰۃ کے علاوہ ثابت ہونے والا حق ہے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ ابو ہریرہ ؓ والی روایت میں جن کا تذکرہ ہے اس سے باندھ کر چارہ ڈالے جانے والے گھوڑے مراد ہیں اس سے چرنے والے گھوڑے مراد ہی نہیں باندھے جانے والے گھوڑوں میں تو بالاتفاق زکوٰۃ نہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چرنے والے اونٹوں کا بھی تذکرہ فرمایا اور ان کے متعلق فرمایا ان میں حق ہے پھر اس حق کا سوال کیا گیا کہ وہ کیا ہے؟ تو فرمایا نر گھوڑے کو جفتی کے لئے آزاد چھوڑنا اس کو پانی پلانے کے لئے ڈول عاریتاً دے دینا اس میں سے موٹے کو استعمال کے لئے دینا۔

تخریج: مسلم فی الزکوٰۃ نمبر ۲۸۔

اسی روایت کو جابر ؓ نے بھی نقل کیا۔

۲۹۷۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا كَانَتِ الْإِبِلُ أَيْضًا فِيْهَا حَقٌّ غَيْرُ الزَّكَاةِ، احْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، الْخَيْلُ. وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهِ، مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ أَيْضًا عِنْدَنَا، لِأَنَّ عُمَرَ لَمْ يَأْخُذْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ، عَلٰى أَنَّهُ وَاجِبٌ

عَلَيْهِمْ .وَقَدْ بَيَّنَ السَّبَبَ الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ أَخَذَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، حَارِثَةُ بْنُ مُضَرِّبٍ.

۲۹۷۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ جب اونٹوں میں بھی زکوٰۃ کے علاوہ حق ہے۔ تو یہ احتمال ہے کہ گھوڑوں میں بھی اسی طرح ہو۔ رہی وہ روایت جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک اس میں ان کے حق میں کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس لئے نہیں لیا کہ وہ ان کے ذمہ واجب ہے۔ حارثہ بن مضرب نے آپ سے وہ سبب بھی کھول دیا جس کی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے لیا تھا۔ روایت ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: یہ ہے جب اونٹوں میں بھی زکوٰۃ کے علاوہ حق ہے تو گھوڑوں کے متعلق بھی یہی احتمال ہے پس حق سے زکوٰۃ کو متعین مراد لینا درست نہ رہا۔

دوسری دلیل کا جواب: روایت عمر رضی اللہ عنہ میں بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ گھوڑوں میں زکوٰۃ لازم ہے کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ کے لینے سے یہ کہاں لازم آیا کہ وہ زکوٰۃ تھی ہم حارثہ بن مضرب کی روایت پیش کرتے ہیں جو گھوڑوں پر وصول کئے جانے والے اس مال کی حقیقت پر روشنی ڈالے گی۔ ملاحظہ ہو۔

۲۹۷۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمَعْرُوْفُ بِسُحَيْمٍ الْحَرَّانِيُّ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَأَتَاهُ أَشْرَافٌ مِنْ أَشْرَافِ أَهْلِ الشَّامِ، قَالُوْا : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا دَوَابَّ وَأَمْوَالًا، فَخُذْ مِنْ أَمْوَالِنَا صَدَقَةً تُطَهِّرُنَا بِهَا، وَتَكُوْنُ لَنَا زَكَاةً .فَقَالَ : هٰذَا شَيْءٌ لَمْ يَفْعَلْهُ اللَّذَانِ كَانَا قَبْلِيْ، وَلٰكِنِ انْتَظِرُوْا حَتّٰى أَسْأَلَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَأَلَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا : حَسَنٌ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاكِتٌ لَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَهُمْ .فَقَالَ : مَا لَكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ لَا تَتَكَلَّمُ قَالَ : قَدْ أَشَارُوْا عَلَيْكَ، وَلَا بَأْسَ بِمَا قَالُوْا، إِنْ لَمْ يَكُنْ أَمْرًا وَاجِبًا وَلَا جِزْيَةً رَاتِبَةً يُؤْخَذُوْنَ بِهَا .قَالَ : فَأَخَذَ مِنْ كُلِّ عَبْدٍ عَشَرَةً، وَمِنْ كُلِّ فَرَسٍ عَشَرَةً، وَمِنْ كُلِّ هَجِيْنٍ ثَمَانِيَةً، وَمِنْ كُلِّ بِرْذَوْنٍ أَوْ بَغْلٍ، خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فِي السَّنَةِ، وَرَزَقَهُمْ كُلَّ شَهْرٍ، وَلِلْفَرَسِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، وَالْهَجِيْنِ ثَمَانِيَةً، وَالْبَغْلِ خَمْسَةً، وَالْمَمْلُوْكِ جَرِيْبَيْنِ كُلَّ شَهْرٍ .فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ مَا أَخَذَ مِنْهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَجْلِهِ، مَا كَانَ أَخَذَ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ زَكَاةً وَلٰكِنَّهَا صَدَقَةٌ غَيْرُ زَكَاةٍ .وَقَدْ قَالَ لَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ هٰذَا لَمْ يَفْعَلْهُ اللَّذَانِ كَانَا قَبْلِيْ، يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

لَمْ يَأْخُذَا، مِمَّا كَانَ بِحَضْرَتِهِمَا مِنَ الْخَيْلِ صَدَقَةً وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَى عُمَرَ مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ، أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَدَلَّ قَوْلُ عَلِيٍّ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : (قَدْ أَشَارُوْا عَلَيْكَ، إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً رَاتِبَةً وَخَرَاجًا وَاجِبًا ")، وَقَبُوْلُ عُمَرَ ذٰلِكَ مِنْهُ، أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا كَانَ أَخَذَ مِنْهُمْ بِسُؤَالِهِمْ إِيَّاهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْهُ، فَيَصْرِفَهُ فِي الصَّدَقَاتِ، وَأَنَّ لَهُمْ مَنْعَ ذٰلِكَ مِنْهُ مَتٰى أَحَبُّوْا، ثُمَّ سَلَكَ عُمَرُ بِالْعَبِيْدِ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ، مَسْلَكَ الْخَيْلِ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِدَلِيْلٍ عَلٰى أَنَّ الْعَبِيْدَ الَّذِيْنَ لِغَيْرِ التِّجَارَةِ، يَجِبُ فِيْهِمْ صَدَقَةٌ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ عَلَى التَّبَرُّعِ مِنْ مَوَالِيْهِمْ بِإِعْطَاءِ ذٰلِكَ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ) .

۲۹۷۱: ابواسحاق نے حارثہ بن مضرب سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا جب اہل شام کے شرفا آپ سے ملے تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنینؓ ہمارے بہت سے چوپائے اور مال ہیں آپ ہمارے اموال سے صدقہ وصول کر کے ان مالوں کو پاک کر دیں اور وہ ہمارے لئے پاکیزگی اور نمو کا باعث بنے اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کام مجھ سے پہلے دونوں ہستیوں نے نہیں کیا لیکن تم انتظار کرو میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں استفسار کرتا ہوں انہوں نے ان سے سوال کیا ان میں علیؓ بھی تھے سب نے کہا ٹھیک ہے مگر حضرت علیؓ خاموش تھے ان کے ساتھ جواب میں شریک نہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا! ابوالحسن تم کیوں بات نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب میں کہا انہوں نے آپ کو مشورہ دے دیا اور جو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر یہ واجبی حکم نہ ہو اور نہ جزیہ مقررہ ہو جو ان سے لیا جاتا ہے حارثہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ہر غلام پر دس اور ہر گھوڑے پر دس درہم اور مخلط نسل گھوڑے پر آٹھ اور فارسی گھوڑے اور خچر پر پانچ پانچ درہم سالانہ اور ان کو ہر ماہ خالص نسل گھوڑے پر دس درہم مخلط نسل گھوڑے کے لئے آٹھ اور فارسی گھوڑے اور خچر پھر پانچ خچر کے لئے پانچ درہم ماہانہ اور غلام کو دو جریب جو ہر ماہ دینے کرنے کا حکم فرمایا۔ یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے جو اپنے طور پر لیا تھا وہ زکوٰۃ نہ تھی بلکہ وہ زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ تھا اور وصول کرنے سے پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا یہ وہ عمل ہے جو کہ مجھ سے پہلے دو ہستیوں نے نہیں کیا یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں کی زکوٰۃ نہیں لی اور جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا بھی کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے انکار نہیں کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جو بات فرمائی وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ قد اشار و اعلیك ان لم یکن جزیة راتبة و خراجاً واجبام (صحابہ کرام نے آپ کو مشورہ دیا ہے (اس کو لے لیا جائے) اگر یہ بطور واجب جزیہ اور خراج کے نہ ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اس کو قبول کرنا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ان کے مطالبے پر لیا تھا کہ ان سے وصول کر کے اس کو

صدقات میں شامل کرلیں اوران کواس کے روکنے کا اختیار تھا جب بھی ان کو پسند ہو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غلاموں کے سلسلہ میں یہی راہ اختیار فرمائی اور یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ تجارت کے علاوہ غلاموں پر صدقہ لازم ہے۔ آپ نے تو ان کے اموال سے جو کچھ لیا وہ نفلی صدقہ اور عطیہ کے طور پر تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی جناب رسول اللہ سے اسی طرح کی بات نقل کی ہے کہ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوۃ معاف کردی

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو مقرر کیا وہ زکوۃ نہیں تھی بلکہ اس کے علاوہ صدقہ تھا۔

اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا یہ فعل مجھ سے پہلے دونوں ہستیوں نے نہیں کیا اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ صدقہ جناب ابو بکرؓ نے ان سے وصول نہیں کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ بات کہی اور ان پر کسی نے نکیر نہیں فرمائی اور زکوۃ تو اللہ تعالیٰ کا فریضہ ہے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ نے کبھی نہیں چھوڑا۔

اسی طرح علیؓ کا قول کہ ان کا مشورہ صائب ہے بشرطیکہ یہ خراج لازمہ اور مقررہ جزیہ نہ ہو اور عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کے مطالبے پر ان سے لیا خود لاگو نہیں کیا اور صدقات کے مواقع میں اس کو صرف کیا اور ان کو اپنی مرضی کے مطابق روکنے کی اجازت دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے گھوڑوں اور غلاموں میں ایک ہی طریقہ اختیار فرمایا اور یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ غلام جو تجارت کے لئے نہ ہو ان میں زکوۃ لازم ہے بلکہ یہ تو ان کے آقاؤں کی طرف سے بطور تبرع تھا اور اس سلسلے میں حضرت علیؓ کی روایت جو انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل فرمائی وہ واضح ثبوت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کا صدقہ تم سے معاف کردیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکوۃ باب٥' نمبر١٥٧٤' ترمذی فی الزکوۃ باب٣' نمبر٦٢٠' نسائی فی الزکوۃ باب١٨' ابن ماجه فی الزکوۃ باب٤' دارمی فی الزکوۃ باب٧' مسند احمد ١' ١١٢/١٨' ١٤٦/١٤٨' ١٣٢' ١٤٥۔

۲۹۷۲ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ' قَالَ : ثَنَا أَبِيْ' عَنِ الْاَعْمَشِ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ' عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ' عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۹۷۲: اسی روایت کو عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج بین السطور کو ملاحظہ کریں۔

۲۹۷۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ' وَشَرِيْكٌ' عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ' عَنِ الْحَارِثِ' عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۲۹۷۳: دوسری سند سے حارث نے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

۲۹۷۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِيْ عُبَادَةَ' قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْلَهٗ .فَذٰلِكَ أَيْضًا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْخَيْلِ صَدَقَةٌ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ قَرَنَ مَعَ ذٰلِكَ الرَّقِيْقَ، فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ لَا يَنْفِيْ أَنْ تَكُوْنَ الصَّدَقَةُ وَاجِبَةً فِي الرَّقِيْقِ إِذَا كَانُوْا لِلتِّجَارَةِ، فَكَذٰلِكَ لَا يَنْفِيْ ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ الزَّكَاةُ وَاجِبَةً فِي الْخَيْلِ إِذَا كَانَتْ سَائِمَةً .وَكَمَا كَانَ قَوْلُهٗ (قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الرَّقِيْقِ) إِنَّمَا هُوَ عَلَى الرَّقِيْقِ لِلْخِدْمَةِ خَاصَّةً، فَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ (قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ) إِنَّمَا هُوَ عَلٰى خَيْلِ الرُّكُوْبِ خَاصَّةً .قِيْلَ لَهٗ : هٰذَا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْتُ، وَإِذَا بَطَلَ أَنْ يَنْتَفِيَ الزَّكَاةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، انْتَفَتْ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَهٗ، مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ حَارِثَةَ، لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِعُمَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا، كَانَ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَلٰى نَفْيِ الزَّكٰوةِ مِنْهَا، وَإِنْ كَانَتْ سَائِمَةً .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَعْنَاهُ قَرِيْبٌ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِ عَاصِمٍ، وَالْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۲۹۷۴: ابواسحاق نے حارث سے انہوں نے جناب علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح نقل کیا ہے یہ تمام روایات بھی گھوڑوں میں صدقہ فرضیہ کی نفی کرتی ہیں۔ یہ روایت بھی گھوڑوں میں زکوٰۃ کے لازم ہونے کے منافی ہے اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ان کو غلاموں کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے اور جب غلام تجارت کے لئے ہوں تو اس وقت وجوب زکوٰۃ کی نفی نہیں ہوتی اسی طرح چرنے والے گھوڑوں سے بھی زکوٰۃ کی نفی نہیں ہوتی اور آپ کا ارشاد گرامی کہ میں نے تم سے صدقہ کو معاف کر دیا یہ خدمت کے غلاموں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اسی طرح آپ کا ارشاد تم سے گھوڑوں کا صدقہ معاف کر دیا یہ سواری کے گھوڑوں کے ساتھ خاص ہے۔ اس کے جواب میں عرض کریں گے۔ اگر آپ نے جو احتمال ذکر کیا یہ بھی بجا ہے۔ جب روایت سے زکوٰۃ کا انتفاء باطل ہوا تو جو ہم نے سابقہ سطور میں ذکر کیا اس سے اس کی نفی ہو جائے گی اور حدیث حارثہ میں یہ واضح طور پر موجود ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر یہ بطور فرض جزیہ یا خراج کے طور پر وصول نہ کیا جائے تو اس کے لینے میں حرج نہیں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول سے گھوڑوں کی زکوٰۃ کی نفی مراد ہے اگر چہ وہ چرنے والے ہوں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے ہم معنیٰ روایت وارد ہوئی ہے۔۔ جو کہ حدیث عاصم اور حارث کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملتی جلتی ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

اس روایت پر اشکال:

گھوڑوں اور غلاموں کو اکٹھا ذکر فرمایا گیا ہے اور غلاموں میں جب تجارت کے ہوں تو زکوٰۃ لازم ہے اور اس ارشاد سے ان کی نفی نہیں ہوتی تو گھوڑے جب چرنے والے ہوں تو ان کی صدقہ واجبہ سے نفی کس طرح ثابت ہوگی۔

ازالہ:

ہم نے تسلیم کرلیا کہ اس سے زکوٰۃ کی نفی نہیں ہوتی تو زکوٰۃ کی نفی حدیث سے ثابت ہو رہی ہے کیونکہ اس میں یہ بات واضح موجود ہے کہ حضرت علیؓ نے عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کہی اس سے ثابت ہوا کہ علیؓ کے ہاں جناب رسول اللہ ﷺ کے قول کا مطلب ان سے سائمہ ہونے کے باوجود زکوٰۃ کی نفی تھی اور خود ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے جس کا معنی عاصم' حارث عن علیؓ والی روایت کے قریب قریب ہیں۔

وہ روایت یہ ہے:

۲۹۷۵ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ ' عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ).

۲۹۷۵: عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے پر صدقہ (واجبہ) نہیں ہے۔

تخریج : بخاری فی الزکوٰۃ باب٤٨' مسلم فی الزکوٰۃ ٨' ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب١١' ١٥٩٥' ترمذی فی الزکوٰۃ باب٨' نمبر٦٢٨' نسائی فی الزکوٰۃ باب١٦' ١٧' ابن ماجہ فی الزکوٰۃ باب١٥' دارمی فی الزکوٰۃ باب١٠' موطا مالك ٣٧' فی الزکوٰۃ مسند احمد ٢' ٢٤٢/٤١٠' ٤٢٠/٤٣٢' ٤٧٠/٤٧٧۔

۲۹۷۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ' قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' عَنْ سُلَيْمَانَ ' عَنْ عِرَاكٍ ' عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۲۹۷۶: عراک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۲۹۷۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ' قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۹۷۷: سفیان نے عبداللہ بن دینار سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۹۷۸ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ' قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ' قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۹۷۸: مالک نے عبداللہ بن دینار پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی۔

۲۹۷۹ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ فُلَيْحٍ ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ' عَنْ

سُلَيْمَانَ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ بِلَالِ بْنِ فُلَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۹۷۹: احمد بن علی بن بلال بن فلیح نے عبداللہ بن دینار سے روایت کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۸۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ عِرَاكٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۹۸۰: مکحول نے عراک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۸۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ، عَنْ أَبِيْهِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ . فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ، دَلِيْلٌ عَلٰى وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ، وَكَانَ فِيْهَا مَا يَنْفِي الزَّكَاةَ مِنْهَا، ثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ الَّذِيْنَ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا زَكَاةً . فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ . وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الَّذِيْنَ يُوْجِبُوْنَ فِيْهَا الزَّكَاةَ، لَا يُوْجِبُوْنَهَا حَتّٰى تَكُوْنَ ذُكُوْرًا وَإِنَاثًا، يَلْتَمِسُ مِنْهَا صَاحِبُهَا نَسْلَهَا، وَلَا تَجِبُ الزَّكَاةُ فِيْ ذُكُوْرِهَا خَاصَّةً، وَلَا فِيْ إِنَاثِهَا خَاصَّةً، وَكَانَتِ الزَّكَوَاتُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا فِي الْمَوَاشِي السَّائِمَةِ، تَجِبُ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ، ذُكُوْرًا كَانَتْ كُلُّهَا، أَوْ إِنَاثًا . فَلَمَّا اسْتَوٰى حُكْمُ الذُّكُوْرِ خَاصَّةً فِيْ ذٰلِكَ، وَحُكْمُ الْإِنَاثِ خَاصَّةً، وَحُكْمُ الذُّكُوْرِ وَالْإِنَاثِ، وَكَانَتِ الذُّكُوْرُ مِنَ الْخَيْلِ خَاصَّةً، وَالْإِنَاثُ مِنْهَا خَاصَّةً لَا تَجِبُ فِيْهَا زَكَاةٌ - كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ - الْإِنَاثُ مِنْهَا وَالذُّكُوْرُ إِذَا اجْتَمَعَتْ، لَا تَجِبُ فِيْهَا زَكَاةٌ . وَحُجَّةٌ أُخْرٰى، أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ، لَا زَكَاةَ فِيْهَا، وَإِنْ كَانَتْ سَائِمَةً، وَالْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ، فِيْهَا الزَّكَاةُ إِذَا كَانَتْ سَائِمَةً، وَإِنَّمَا الْاِخْتِلَافُ فِي الْخَيْلِ . فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّ الصِّنْفَيْنِ هِيَ بِهٖ أَشْبَهُ، فَنَعْطِفُ حُكْمَهٗ عَلٰى حُكْمِهٖ، فَرَأَيْنَا الْخَيْلَ ذَوَاتِ حَوَافِرَ، وَكَذٰلِكَ الْحَمِيْرَ وَالْبِغَالَ، هِيَ ذَوَاتُ حَوَافِرَ أَيْضًا، وَكَانَتِ الْمَوَاشِيْ مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْإِبِلِ، ذَوَاتِ أَخْفَافٍ، فَذُو الْحَافِرِ بِذِي الْحَافِرِ أَشْبَهُ مِنْهُ بِذِي الْخُفِّ . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا زَكَاةَ فِي الْخَيْلِ، كَمَا لَا زَكَاةَ فِي الْحَمِيْرِ وَالْبِغَالِ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَهُوَ أَحَبُّ الْقَوْلَيْنِ إِلَيْنَا، وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ .

۲۹۸۱: حماد بن زید نے خثیم بن عراک عن ابیہ سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ پس جب ان تمام آثار میں چرنے والے گھوڑوں کی زکوۃ کے سلسلہ میں کوئی بات نہیں بلکہ ان میں اس کے بالمقابل

زکوٰۃ کی نفی پائی جاتی ہے۔ان آثار کی تصحیح کے تقاضے سے ان حضرات کا قول ثابت ہوگیا جو ان میں زکوٰۃ کے قائل نہیں۔آثار کے طریقے سے اس بات کی صورت یہ ہے۔باقی نظر وفکر کے لحاظ سے اس کی وضاحت اس طرح ہے ۔ہم دیکھتے ہیں کہ جو حضرات ان میں زکوٰۃ کے قائل ہیں وہ صرف اس صورت میں لازم کہتے ہیں جب نر مادہ مخلوط ہوں اور ان کے مالک کا مقصد بھی نسل کشی ہو۔اگر فقط نر ہوں یا فقط مادہ ہوں تو ان میں ان کے ہاں بھی زکوٰۃ لازم نہیں حلانکہ جن جانوروں کی زکوٰۃ پر اتفاق ہے۔مثلاً اونٹ گائے' بکری وغیرہ تو ان کے نر مادہ دونوں میں لازم ہے۔جب ان جانوروں میں زکوٰۃ کا حکم ایک جیسا ہے خواہ نر ہوں یا مادہ یا مخلوط۔حکم یکساں ہے۔صرف نر گھوڑوں اور صرف مادہ میں زکوٰۃ لازم نہیں تو قیاس یہی چاہتا ہے کہ مخلوط میں بھی زکوٰۃ لازم نہ ہو۔دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ گدھے اور خچر میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ وہ چرنے والے ہوں۔جب کہ اونٹ گائے بکریاں چرنے والے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے۔اختلاف گھوڑوں میں ہے۔اب ہم دیکھتے ہیں کہ گھوڑے ان دونوں میں سے کس کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتے ہیں تا کہ ان کا حکم اس کے ساتھ ملایا جائے۔پس ہم جانتے ہیں کہ گھوڑا سم والا جانور ہے ور گدھے اور خچر بھی سم والے ہیں جب کہ گائے' بکری اور اونٹ موزے اور (کھر والے) جانور ہے پس سم والے جانور کی سم والے جانور سے مشابہت بنسبت موزے والے زیادہ ہے۔پس اس سے یہ ثابت ہوا' کہ خچر اور گدھے کی طرح گھوڑے میں بھی زکوٰۃ نہیں یہ قول امام ابو یوسف' محمد رحمہما اللہ کا ہے اور ہمارے ہاں ایسے قول زیادہ پسندیدہ ہے اور یہ قول حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی مروی ہے۔ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: جب ان منقولہ روایات میں چرنے والے گھوڑوں پر وجوب زکوٰۃ کا ثبوت نہیں تو یہ گھوڑے بھی ان میں شامل ہو گئے جن پر سے زکوٰۃ کی نفی کی گئی ہے اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہوگئی جو زکوٰۃ خیل کی نفی کرتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

گھوڑوں کے متعلق بعض حضرات زکوٰۃ کو لازم کرتے ہیں اور دوسرے لازم نہیں کرتے جب تک کہ نر و مادہ مخلوط نہ ہوں اور مالک کا مقصد پالنے سے نسل کشی ہو اور اگر فقط نر ہوں تو زکوٰۃ لازم نہیں اسی طرح اگر مادہ ہوں تب بھی لازم نہیں اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جن جانوروں پر زکوٰۃ لازم ہے وہ سال بھر یا اس کا اکثر حصہ چرنے والے ہی ہیں۔مثلاً اونٹ' گائے' بکری خواہ تمام نر ہوں یا مادہ حکم میں فرق نہیں جب گھوڑوں میں نر کا حکم خاص ہوگیا اور مادہ کا حکم بھی خاص ہوگیا کہ زکوٰۃ لازم نہیں ہوتی تو مخلوط میں بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہونی چاہئے تا کہ حکم مختلف نہ ہو بلکہ ایک ہی رہے۔

ایک اور نظری دلیل ملاحظہ ہو۔

• گدھے اور خچر میں بالاتفاق زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ سائمہ ہوں اور اونٹ' بکری' گائے میں زکوٰۃ ہے جبکہ وہ سائمہ ہوں گھوڑے میں اختلاف ہے اب ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں گھوڑے کی مشابہت کس سے زیادہ ہے چنانچہ گھوڑا کھر والا جانور ہے اور گدھے اور خچر بھی اسی طرح اسی نوع کے ہیں اور گائے' بکری' اونٹ ذات الاخفاف سے ہیں (مگر یہ درست نہیں صرف اونٹ

ذات الاخفاف سے ہے) صرف گائے' بکری کے کھر درمیان سے پھٹے ہوتے ہیں اور گھوڑے کے کھر پھٹے ہوئے نہیں اب ذات الاخفاف کو حکم میں ذات الاخفاف کے مشابہ ہونا چاہئے اور ذات الحوافر کو ذات الحوافر کے ساتھ حکم میں مطابقت ہونی چاہئے۔ تو جس طرح خچر اور گدھے میں زکوٰۃ نہیں گھوڑے میں بھی زکوٰۃ نہیں ہونی چاہئے۔

یہ امام ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور دونوں میں سے ہمیں زیادہ پسند یہی قول ہے۔

تابعین کے قول سے تائید:

۲۹۸۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ' وَقَالَ : قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ' أَعَلَى الْبَرَاذِيْنِ صَدَقَةٌ ؟ فَقَالَ : أَوَ عَلَى الْخَيْلِ صَدَقَةٌ ؟

۲۹۸۴: شعبہ نے عبداللہ بن دینار سے نقل کیا کہ میں نے سعید بن المسیبؒ سے دریافت کیا کیا چھوٹے گھوڑوں پر زکوٰۃ فرض ہے؟ انہوں نے کہا کیا عربی گھوڑوں پر زکوٰۃ ہے یعنی نہیں ہے۔

تخریج : مصنفه ابن ابی شیبه۔

لُوٹ: اس باب میں زکوٰۃ کے لزوم عدم لزوم کا اختلاف ہے فریق ثانی کے دلائل کو بڑی زور وقوت سے پیش کیا ہے نظر ثانی میں کافی کمزوری ہے اگر یہ قول ثبوت میں قوی بھی ہو مگر احتیاط امام صاحب کے قول میں ہے۔

بَابُ الزَّكَاةِ هَلْ يَأْخُذُهَا الْإِمَامُ أَمْ لَا ؟

کیا امام زکوٰۃ وصول کرے گا؟

خلاصۃ البرام: اموال ظاہرہ مال مویشی اور عشری زمین کو کہتے ہیں اور اموال باطنہ سونا' چاندی' نقدی اور مالی تجارت کو کہا جاتا ہے صدقات واجبہ کو حاکم مسلمان کا نمائندہ وصول زبردستی کر سکتا ہے یا نہیں۔ ① حضرت حسن بصری' ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے ہاں مسلمان حاکم زکوٰۃ زبردستی وصول نہیں کر سکتا لوگ خود حاکم تک پہنچائیں یا اس کا عامل لے یا لوگ غرباء تک خود پہنچادیں ہر دو باتیں برابر ہیں۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء حاکم وقت کو اس سلسلے میں مختار مانتے ہیں احناف کے ہاں اموال ظاہرہ و باطنہ میں فرق نہیں وہ خود وصول کر کے بیت المال میں جمع کرے یا لوگوں کو فقراء تک پہنچانے کی خود اجازت دے دے۔

فریق اوّل کا موقف:

اموالِ زکوٰۃ میں حاکم کو زبردستی زکوٰۃ وعشر وصول کرنے کا اختیار نہیں لوگوں کی مرضی پر موقوف ہے خود بنفس نفیس دیں یا حاکم کے نمائندہ کو دیں دلیل یہ ہے۔

۲۹۸۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ (أَنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ قَدِمُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُحْشَرُوْا وَلَا تُعْشَرُوْا) .

۲۹۸۳: حسین نے عثمان بن ابی العاصؓ سے نقل کیا کہ وفد ثقیف جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا اپنے اموال و مواشی کو عامل کے لئے جمع مت کرو کہ وہ اس میں سے زکوٰۃ وصول کرلے اور عشر ادا کرنا تم پر لازم نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الامارہ باب ۲۶' مسند احمد ۲۱۸/۴۔

اللغات: لا تحشروا۔ عامل کے لئے اموال کو ایک جگہ جمع کرنا۔ لاتعشروا۔ عشر ادا مت کرو۔

۲۹۸۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ احْمَدُوا اللّٰهَ إِذْ رَفَعَ عَنْكُمُ الْعُشُوْرَ) .

۲۹۸۴: عمرو بن حریث نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہل عرب اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرو اس لئے کہ اس نے تم سے عشر کو اٹھالیا ہے۔

۲۹۸۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۲۹۸۵: عمرو بن حریث نے سعید بن زیدؓ سے انہوں نے کہا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے آپ نے اسی طرح فرمایا جیسا روایت بالا میں گزرا۔

۲۹۸۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَالْحِمَّانِيُّ قَالَا : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي أُمِّهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَتَوَلَّى عَلَى أَخْذِ صَدَقَاتِهِمْ وَلٰكِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءُوْا أَدَّوْهَا إِلَى الْإِمَامِ فَتَوَلَّى وَضْعَهَا فِي مَوَاضِعِهَا الَّتِي أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا وَإِنْ شَاءُوْا فَرَّقُوْهَا فِي تِلْكَ الْمَوَاضِعِ . وَلَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَأْخُذَهَا

مِنْهُمْ بِغَيْرِ طِيْبِ أَنْفُسِهِمْ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۲۹۸۶: حرب بن عبیداللہ نے اپنے دادا ابوامیہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں پر عشر نہیں عشور تو اہل ذمہ پر ہیں۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ امام المسلمین کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی شخص کو مسلمانوں سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر کرے۔ بلکہ مسلمان اس میں خودمختار ہیں کہ اگر وہ چاہیں تو امام کو دیں پھر وہ مذکورہ مصارف پر خرچ کرے جہاں اللہ تعالیٰ نے صرف کا حکم دیا ہے اور اگر وہ چاہیں تو خود خرچ کریں امام کو ان کی مرضی کے خلاف لینے کا قطعاً حق نہیں بنتا۔ انہوں مندرجہ بالا روایات جو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں ان سے استدلال کیا اور اسی طرح ان آثار سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وارد ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج: ابو داؤد فی الامارة باب۳۳، ترمذی فی الزکوٰة باب ۱۱، مسند احمد ۴۳۳، ۳۲۳/۴۷۴۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حاکم وقت کو اختیار نہیں کہ وہ مسلمانوں پر کسی کو زبردستی مسلط کر کے ان سے عشر وصول کرے البتہ بطیب خاطر اگر وہ دیں یا خود صدقات کے مقامات پر لگائیں تو یہ ان کی مرضی پر موقوف ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس کا مؤید ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان:

۲۹۸۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ: أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ، أَكَانَ عُمَرُ يُعَشِّرُ الْمُسْلِمِيْنَ؟ قَالَ: لَا. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا: لِلْإِمَامِ أَنْ يُوَلِّيَ أَصْحَابَ الْأَمْوَالِ صَدَقَاتِ أَمْوَالِهِمْ، حَتّٰى يَضَعُوْهَا مَوَاضِعَهَا، وَلِلْإِمَامِ أَيْضًا أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْهَا مُصَدِّقِيْنَ، حَتّٰى يَعْشُرُوْهَا، وَيَأْخُذُوا الزَّكَاةَ مِنْهَا. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لَهُمْ، أَنَّ الْعُشْرَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَهُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ، هُوَ الْعُشْرُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْخَذُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ خِلَافُ الزَّكَاةِ، وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ الْمَكْسَ، وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا۔

۲۹۸۷: مسلم بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کیا عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں سے عشر وصول کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں۔ دیگر حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ امام المسلمین کو اس بات کا اختیار ہے کہ مال والوں کو خود ان مصارف زکوٰۃ پر صرف کی اجازت دے اور اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ عامل وساعی بھیج کر ان سے زکوٰۃ کو وصول کرے۔ قول اوّل کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے

مسلمانوں سے جو عشر معاف فرمایا اس سے مراد وہ ٹیکس تھا جو زمانہ جاہلیت میں سردار وصول کرتے تھے۔ وہ زکوٰۃ نہ تھی بلکہ وہ ٹیکس ہی کہلاتا تھا اور یہی وہ روایت ہے جس کو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ روایت ذیل میں ہے۔

حاصل اثر: اس اثر کا حاصل بھی یہی ہے کہ مسلمانوں پر عشر نہیں نہ ان سے وصول کیا جائے گا۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل و جواب:

امام اموال ظاہرہ و باطنہ کی زکوٰۃ عامل کے ذریعہ زبردستی بھی وصول کر سکتا ہے بشرطیکہ بیت المال ہو اور وہ اس میں جمع کرائی جائے اس پر یہ روایات شاہد ہیں۔

اولاً فریق اوّل کے قول کا جواب پیش کرتے ہیں۔

الجواب: گزشتہ روایات میں جس کی ممانعت مذکور ہے وہ وہی عشر ہے جو جاہلیت میں وصول کیا جاتا تھا یہ مکس کہلاتا تھا یہ اسی طرح کا ظالمانہ ٹیکس تھا جیسا آج کل کے ظالمانہ ٹیکس ہیں اسلام نے اس کا خاتمہ کر دیا اس کا زکوٰۃ و عشر اسلامی سے کوئی تعلق نہیں۔ اور عقبہ بن عامرؓ کی روایت میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

روایت حضرت عقبہ بن عامرؓ:

۲۹۸۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ) يَعْنِي :عَاشِرًا .فَهٰذَا هُوَ الْعَشْرُ الْمَرْفُوعُ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَّا الزَّكَاةُ فَلَا .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا

۲۹۸۸: عبدالرحمٰن بن شماسہ نے عقبہ بن عامرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹیکس لینے والا جنت میں نہ جائے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الامارة باب۷، دارمی فی الزکوٰة باب۲۸، مسند احمد ٤، ١٤٣/١٥٠۔

یہی وہ زمانہ جاہلیت کا عشر (یعنی سردار کا آمدنی میں دسواں حصہ) ہے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا زکوٰۃ کا اس سے کچھ تعلق نہیں دوسری روایات میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۲۹۸۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، (عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَخْوَالِهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الصَّدَقَةِ، وَعَلَّمَهُ الْإِسْلَامَ، وَأَخْبَرَهُ بِمَا يَأْخُذُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلَّ الْإِسْلَامِ قَدْ عَلِمْتَهُ إِلَّا الصَّدَقَةَ، أَفَأَعْشِرُ الْمُسْلِمِينَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُعَشَّرُ الْيَهُودِ

وَالنَّصَارٰی) . فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ عَلَی الصَّدَقَةِ، وَأَمَرَهٗ أَنْ لَا یُعَشِّرَ الْمُسْلِمِیْنَ، وَقَالَ لَهٗ : إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعُشُوْرَ الْمَرْفُوْعَةَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ، هِیَ خِلَافُ الزَّکٰوةِ .وَمِمَّا یُبَیِّنُ ذٰلِكَ أَیْضًا.

۲۹۸۹: عطاء بن السائب نے حرب بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے اخوال میں سے ایک آدمی سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو صدقہ کا عامل مقرر فرمایا اور اس کو اسلام کے احکام سکھائے اور اسے بتلایا اتنا کچھ تم نے لینا ہے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے صدقے کے سواء سارا اسلام سکھا دیا کیا میں عشر وصول کروں گا؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ پر دسواں حصہ ہے۔اس روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدقات پر مقرر فرمایا اور ان کو حکم فرمایا کہ وہ مسلمانوں دسواں کے حصہ وصول نہ کریں اور ارشاد فرمایا ٹیکس تو یہود و نصاری پر ہوتے ہیں۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ وہ عشر جس کی معافی کا اعلان فرمایا وہ زکوٰۃ سے الگ چیز ہے۔اس کی وضاحت حسین بن نصر کی روایت سے ہوتی ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو صدقات کا عامل بنایا اور مسلمانوں سے عشر نہ وصول کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ عشور تو یہود و نصاریٰ پر ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں سے جو عشر اٹھایا گیا وہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے اس سلسلہ میں مندرجہ روایت اس کی وضاحت کرتی ہے روایت یہ ہے۔

۲۹۹۰ :أَنَّ حُسَیْنَ بْنَ نَصْرٍ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ، قَالَ : أَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، (عَنْ حَرْبِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ، عَنْ خَالٍ لَهٗ مِنْ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ، قَالَ : أَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهٗ عَنِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ أَعْشُرُهُنَّ ؟ قَالَ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی، وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ) . فَدَلَّ هٰذَا عَلٰی أَنَّ الْعُشْرَ الَّذِیْ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ، الْمَأْخُوْذَ مِنَ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی، هُوَ خِلَافُ الزَّکَاةِ، لِأَنَّ مَا یُؤْخَذُ مِنَ النَّصَارٰی وَالْیَهُوْدِ مِنْ ذٰلِكَ، إِنَّمَا هُوَ حَقٌّ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَاجِبٌ عَلَیْهِمْ، کَالْجِزْیَةِ الْوَاجِبَةِ لَهُمْ عَلَیْهِمْ، وَالزَّکَاةُ لَیْسَتْ کَذٰلِكَ، لِأَنَّهَا إِنَّمَا تُؤْخَذُ طَهَارَةً لِرَبِّ الْمَالِ، وَهُوَ مُثَابٌ عَلٰی أَدَائِهَا .وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی لَیْسَ مَا یُؤْخَذُ مِنْهُمْ مِنَ الْعُشْرِ، طَهَارَةً لَهُمْ، وَلَا هُمْ مُثَابُوْنَ عَلَیْهِ .فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مَا یُؤْخَذُ مِنْهُمْ، مِمَّا لَا ثَوَابَ لَهُمْ عَلَیْهِ، وَأَقَرَّ ذٰلِكَ عَلَی الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی .

۲۹۹۰: حرب بن عبیداللہ ثقفی نے اپنے ماموں سے جو بکر بن وائل سے ہیں بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ سے اونٹوں اور بکریوں کے عشر کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا

یہ عشور تو یہود و نصاریٰ پر ہیں مسلمانوں پر واجب نہیں۔اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ دسواں حصہ مسلمانوں پر لازم نہیں اور وہ یہود و نصاریٰ سے وصول کیا جاتا ہے وہ زکوٰۃ کے خلاف ہے۔کیونکہ جو کچھ یہود نصاریٰ سے لیا جاتا ہے وہ مسلمانوں کا حق ہے اوران پر جزیہ کی طرح لازم ہے حالانکہ زکوٰۃ کی یہ صورت نہیں ہے۔کیونکہ وہ مالدار کے مال پاکیزگی کے لیے لی جاتی ہے اوراس کی ادائیگی پر ثواب ہے جس کو یہود نصاریٰ سے جو دسواں حصہ وصول کیا جاتا ہے وہ ان کی طہارت کا باعث نہیں اور نہ ہی ان کو اس پر کچھ ثواب ہے۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں سے وہ چیز ہٹادی جس میں ان کو کچھ ثواب نہیں اور یہود و نصاریٰ پر قائم رہنے دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الامارہ باب۳۳' ترمذی فی الزکوٰۃ باب ۱۱' مسند احمد ۴۷۴/۳' ۳۲۲/۴۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ اس سے مراد وہ عشر ہے جو مسلمانوں پر لازم نہیں اور وہ یہود و نصاریٰ سے وصول کیا جاتا تھا یہ زکوٰۃ سے مختلف ہے یہ اس جزیہ کی طرح ہے جو ان پر واجب ہے حالانکہ زکوٰۃ تو اس طرح نہیں کیونکہ زکوٰۃ تو مسلمانوں کے اموال کی پاکیزگی کے لئے لی جاتی ہے اور دینے والے کو ثواب بھی ملتا ہے اور یہود و نصاریٰ سے لیا جانے والا جزیہ نہ تو ان کے اموال کی طہارت کا باعث ہے اور نہ ان کو اس کی ادائیگی پر کچھ ثواب ہے چنانچہ ان سے لئے جانے والے ٹیکس کو مسلمانوں سے ختم کر دیا جن میں کوئی ثواب نہ تھا اور یہود و نصاریٰ پر اسے برقرار رکھا گیا۔

۲۹۹۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ' (أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ إِلٰى أَيُّوْبَ بْنِ شُرَحْبِيْلَ أَنْ خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ' مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِيْنَارًا' دِيْنَارًا' وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِيْنَارًا' دِيْنَارًا' إِذَا كَانُوْا يُدِيْرُوْنَهَا' ثُمَّ لَا تَأْخُذْ مِنْهُمْ شَيْئًا حَتّٰى رَأْسِ الْحَوْلِ' فَإِنِّيْ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' يَقُوْلُ ذٰلِكَ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَدِّقِيْنَ أَنْ يَأْخُذُوْا مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا ذَكَرْنَا' وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الذِّمَّةِ مَا وَصَفْنَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' مَا قَدْ وَافَقَ هٰذَا .

۲۹۹۱: عبدالرحمٰن بن مہران کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے ایوب بن شرحبیل کو لکھا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس دینار پر ایک دینار اور اہل کتاب سے ہر بیس دینار ہر ایک دینار جب کہ وہ دینا چاہتے ہوں پھر سال کے گزرنے تک ان سے کچھ مت لو میں نے یہ باتیں اس سے سنی ہیں جس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ یہی فرما رہے تھے۔پس اس روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ لینے والوں کو فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے اموال سے وہی وصول کریں جس کا ہم نے تذکرہ کیا اور اہل ذمہ کے مال میں سے وہ جو ہم کہہ آئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح فرمایا جو ہم ذکر کیا ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں آپ ﷺ نے عاملوں کو حکم فرمایا ہے کہ وہ مسلمانوں کے اموال سے چالیسواں اور ذمیوں کے

اموال سے بیسواں حصہ وصول کریں۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بھی اس کے موافق ہے ملاحظہ ہو۔

۲۹۹۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ : أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ (إِنْ كُنْتُ أَرَىٰ أَنِّي لَوْ أَمَرْتُكَ أَنْ تَعَضَّ عَلَى حَجَرٍ كَذَا وَكَذَا ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي لَفَعَلْتَ أَخْبَرْتُ لَكَ عَمَلًا فَكَرِهْتَه أَوْ أَكْتُبُ لَكَ سُنَّةَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ؟ قَالَ : قُلْتُ أُكْتُبْ لِي سُنَّةَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قَالَ : فَكَتَبَ خُذْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ مِنْ كُلِّ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَمِمَّنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ دِرْهَمًا .قَالَ : قُلْتُ مَنْ لَا ذِمَّةَ لَهُ ؟ قَالَ : الرُّوْمُ كَانُوْا يَقْدُمُوْنَ مِنَ الشَّامِ .فَلَمَّا فَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ مُنْكِرٌ كَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً وَإِجْمَاعًا مِنْهُمْ عَلَيْهِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَنَّهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَى أَرْبَابِ الْمَوَاشِي السَّائِمَةِ حَتّٰى يَأْخُذَ مِنْهُمْ صَدَقَةَ مَوَاشِيْهِمْ إِذَا وَجَبَتْ فِيْهَا الصَّدَقَةُ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُ فِي ثِمَارِهِمْ ثُمَّ يَضَعُ ذٰلِكَ فِي مَوَاضِعِ الزَّكَوَاتِ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَأْبَى ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ بَقِيَّةُ الْأَمْوَالِ أَنَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَأَمْوَالَ التِّجَارَاتِ كَذٰلِكَ .فَأَمَّا مَعْنَى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى) .فَعَلٰى مَا قَدْ فَسَّرْتُهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَحْكِي ذٰلِكَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الضَّرِيْرِ .وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ فِي تَفْسِيْرِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُشُوْرٌ إِنَّمَا الْعُشُوْرُ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى) مَعْنًى غَيْرُ الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ بِمُرُوْرِهِمْ عَلَى الْعَاشِرِ فِي أَمْوَالِهِمْ مَا لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا عَلَيْهِمْ لَوْ لَمْ يَمُرُّوْا بِهَا عَلَيْهِ لِأَنَّ عَلَيْهِمُ الزَّكَاةَ عَلَى أَيِّ حَالٍ كَانُوْا عَلَيْهَا .وَالْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَوْ لَمْ يَمُرُّوْا بِأَمْوَالِهِمْ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِمْ فِيْهَا شَيْءٌ .فَالَّذِي رَفَعَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ هُوَ الَّذِي يُوْجِبُهُ الْمُرُوْرُ بِالْمَالِ عَلَى الْعَاشِرِ وَلَمْ يُرْفَعْ ذٰلِكَ عَنِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى .

۲۹۹۲: انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میری طرف انس بن مالکؓ نے پیغام بھیجا میں نے تاخیر کر دی انہوں نے دوبارہ پیغام بھیجا تو میں حاضر ہوا انس کہنے لگے مجھے خیال آیا کہ میں تجھے حکم دیتا کہ فلاں فلان پتھر چباؤ تاکہ تم مجھے راضی کرو تو ایسا حکم دے سکتا تھا میں نے تمہیں ایک بات بتلائی اور تو نے اسے ناپسند کیا' کیا میں تمہیں عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ لکھ دوں' میں نے عرض کیا کہ آپ مجھے عمر رضی اللہ عنہ کا طریقہ لکھ دو۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ لکھ کر دیا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس پر ایک درہم اور ذمیوں سے ہر بیس پر ایک درہم لو اور جو ذمی نہیں ہیں ان کے ہر دس دراہم سے ایک درہم لو ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا غیر ذمی سے مراد کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا رومی لوگ جو شام سے اسلامی مملکت میں داخل ہوتے تھے وہ مراد ہیں (ان سے ہر گزرنے پر یہ ٹیکس لیا جائے گا) جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں اس کو نافذ کیا تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے ان کی مخالفت نہ کی تو یہ اس معاملے میں دلیل اور اجماع صحابہ کرام ہے۔ آثار کے طریق سے اس باب کی وضاحت اسی طرح ہے اب رہا نظر وفکر کے طور پر تو اس کی وضاحت اس طرح ہے۔ ہم یہ بات جانتے ہیں کہ امام چرنے والے جانوروں کے مالکوں کے ہاں کسی بھی بھیج سکتا ہے جب کہ ان میں زکوۃ لازم ہو۔ اسی طرح وہ پھلوں کے سلسلہ میں بھی کر سکتا ہے۔ پھر وہ اس زکوۃ کو مصارف زکوۃ پر خرچ کرے گا جن کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے۔ اس سے تو کسی کو قطعاً انکار نہیں۔ پس قیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ بقیہ اموال سونا' چاندی' تجارتی اموال بھی اسی طرح ہوں۔ باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ مسلمانوں پر دسواں نہیں بلاشبہ دسواں تو یہود ونصاریٰ پر ہے۔ اس کی وضاحت سابقہ سطور میں کی جا چکی طحاوی کہتے ہیں میں نے خود ابوبکرہ کی سند سے اس کو ابو عمر الضریر سے نقل کیا ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ یحییٰ بن آدم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول: **لیس علی المسلمین عشور**...... کا معنیٰ ہمارے معنیٰ سے مختلف نقل کیا ہے اور وہ اس طرح کہ مسلمانوں پر عاشر کے پاس سے گزرنے پر کچھ لازم نہ آئے گا۔ جب تک ان پر گزر جانے کے بغیر واجب نہ ہو۔ کیونکہ ان کے ذمہ تو صرف زکوۃ ہے۔ وہ کسی بھی حالت میں ہو اور یہود ونصاریٰ اگر عاشر کے پاس سے نہ گزریں تو ان پر بھی کچھ لازم نہ ہوگا۔ پس وہ چیز جو مسلمانوں سے ہٹالی گئی تو وہی ہے جو مال کے ساتھ عاشر کے قریب گزرنے سے لازم ہوتی ہے اور وہ یہود ونصاریٰ سے نہیں ہٹائی گئی۔

حاصل روایات: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ کیا اور کسی نے انکار نہیں کیا تو یہ دلیل اجماعی بن گئی آثار سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

دلیل نظری:

اس بات میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ حاکم ارباب مویشی کی طرف جو کہ چرنے والے ہوں عامل بھیجے تاکہ وہ ان سے مویشیوں کی زکوۃ وصول کرے جب زکوۃ ان پر لازم ہو جائے پھلوں کے سلسلہ میں بھی یہی حکم ہے پھر اس زکوۃ کو ان مقامات پر

صرف کرے جن کا اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم فرمایا ہے کوئی مسلمان اس کا انکار نہ کرے پس جب ان اموال کا یہ حکم اتفاقی ہے تو نظر کا تقاضا یہ ہے کہ سونے اور چاندی اور مال تجارت کا بھی یہی حکم ہو۔

باقی جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد: **لیس علی المسلمین عشور انما العشور علی الیھود و النصاریٰ** اس کے متعلق پہلے ذکر کر چکے کہ اس سے مراد وہ ٹیکس ہے جو ان پر لگایا جاتا ہے اسلامی عشر و زکوٰۃ مراد نہیں ہے اور یہ وضاحت میں نے ابوبکرہ سے خود سنی ہے وہ اسے ابو عمر الضریر کی طرف نسبت کر کے بیان کرتے تھے۔

یہی امام ابو حنیفہؒ وابو یوسفؒ ومحمدؒ کا قول ہے۔

لیس علی المسلمین عشور کا ایک اور معنیٰ:

یحییٰ بن آدمؒ فرماتے ہیں کہ اس ارشاد کا معنی یہ ہے کہ مسلمانوں کا جب عاشر یا مرور کے پاس سے گزر ہو تو ان پر عشر کی ادائیگی اس وقت تک لازم نہیں جب تک کہ ان پر سال نہ گزرا ہو۔ اگر سال پورا ہو کہ زکوٰۃ لازم ہو جائے تو زکوٰۃ لازم ہو جائے گی اگر عاشر نہ وصول کرے تو وہ از خود ادا کرے مگر اس کے بالمقابل اگر یہود و نصاریٰ کا گزر عاشر وغیرہ کے پاس سے ہو تو خواہ ان کے مال پر سال گزرا ہو یا نہ گزرا ہو تب بھی ان کو عشر لازم ہے مگر وہ پوری مملکت میں پھرنے کے لئے ایک چوکی پر ادا کیا جائے گا اور اگر وہ عاشر کے پاس سے نہ گزرے تو یہ عشر بھی لازم نہ ہوگا اس سے یہ ثابت ہوا کہ فصل اول کی روایات میں عشر سے یہود و نصاریٰ کا یہ عشر مراد ہے جس کو مسلمانوں سے ختم کر دیا گیا مگر وہ غیر مسلموں پر لاگو ہے۔

بَابُ ذَوَاتِ الْعَوَارِ هَلْ تُؤْخَذُ فِيْ صَدَقَاتِ الْمَوَاشِيْ أَمْ لَا ؟

صدقات میں کس طرح کے جانور لئے جائیں؟

خلاصۃ المرام: اس باب کو یہاں اس لئے قائم فرمایا تاکہ بتلایا جائے کہ ساعی و عامل کو صدقات میں کس قسم کے جانور وصول کرنے چاہئیں۔ اس کے متعلق علماء کی دو رائے ہیں۔

نمبر ①: امام مالک اور ظاہریہ کے ہاں جوان سال اونٹ، بوڑھے اونٹ اور عیب دار اونٹ تینوں ملا کر لئے جائیں گے۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں عمدہ اوسط، گھٹیا درجہ کے جانوروں میں سے درمیانے درجے کے جانور لئے جائیں گے نہ اعلیٰ اور نہ بالکل ادنیٰ جیسا کہ صاف ارشادات نبوت میں موجود ہے۔ **ایاکم و کرائم اموالھم (مسلم)**

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: جوان سال بوڑھے اور عیب دار ملا کر لئے جائیں۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۲۹۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ : ثَنَا عُيَيْنَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : (بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ : خُذْ الشَّارِفَ وَالْبِكْرَ وَذَوَاتِ الْعَيْبِ وَلَا تَأْخُذْ حَزَرَاتِ النَّاسِ) . قَالَ هِشَامٌ :

أرٰى ذٰلِكَ لِيَسْتَأْلِفَهُمْ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ ذٰلِكَ.

۲۹۹۳: ہشام نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے شروع اسلام میں (جب مدینہ منورہ میں زکوٰۃ فرض ہوئی) ایک عامل بھیجا اور اس کو فرمایا ان کے اموال سے بوڑھی اونٹنی اور جوان سال اونٹ اور عیب والے جانور وصول کرنا لوگوں کے اعلیٰ اموال سے مت لینا۔ ہشام راوی کہتے ہیں میرے خیال میں یہ ان کو مانوس کرنے کے لئے شروع میں فرمایا آئندہ ایک طریقہ جاری ہوا۔

اللغات: الشارف۔ بوڑھی اونٹنی۔ خزرات۔ عمدہ مال البکر۔ جوان سال اونٹ۔

۲۹۹۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ: ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ: ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَقْلِيْدِ هٰذَا الْخَبَرِ وَقَالُوْا: هٰكَذَا يَنْبَغِيْ لِلْمُصَدِّقِ أَنْ يَأْخُذَ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: لَا يَأْخُذُ فِي الصَّدَقَاتِ ذَاتَ عَيْبٍ وَإِنَّمَا يَأْخُذُ عِدْلًا مِنَ الْمَالِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۲۹۹۴: ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے جو اسی طرح ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک گروہ علماء نے اس روایت کو اختیار کیا اور کہا کہ صدقہ کی وصولی کرنے والے کو اسی طرح لینا چاہیے۔ مگر دیگر حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا زکوٰۃ میں عیب والا جانور نہ لیا جائے بلکہ درمیانی قسم کا جانور وصول کرے ان کی دلیل یہ روایت ذیل ہے۔

تخریج: بخاری فی الزکوٰۃ باب ۴۱، ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ۵، ترمذی فی الزکوٰۃ باب ۴، ابن ماجہ فی الزکوٰۃ باب ۱۰، نمبر ۱۸۰۰، ابن ابی شیبہ۔

حاصل روایات: عامل ان اموال میں سے تمام اقسام کے جانور لے عیب دار، درمیانے، بوڑھے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل: درمیانی قسم کا جانور لیا جائے گا عیب والا نہ لیا جائے گا یہ روایت دلیل ہے۔

۲۹۹۵: بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ (أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اُسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ. هٰذِهٖ فَرِيْضَةٌ يَعْنِي الصَّدَقَةَ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهٖ فَذَكَرَ فَرَائِضَ الصَّدَقَةِ وَقَالَ لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ).

۲۹۹۵: ثمامہ بن عبداللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلافت کے زمانہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو

بحرین کی طرف روانہ کیا اوران کو یہ خط تحریر کر کے دیا یہ صدقہ فرض ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر مقرر کرنے کا حکم فرمایا ہے پس جو آدمی اس کو اسی انداز سے طلب کرے اس کو دے دو اور جو اس سے زیادہ کا مطالبہ کرے اس کو نہ دیا جائے پھر آپ نے اس میں صدقے کے فرائض ذکر کیے اور فرمایا صدقہ میں بوڑھی اونٹنی نہ لی جائے اور نہ عیب والا جانور لیا جائے اور نہ بکریوں کا جفتی کرنے والا نر لیا جائے۔

۲۹۹۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰی، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَۃَ قَالَ : ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ، عَنْ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابًا إِلٰی أَهْلِ الْیَمَنِ فِیْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ، فَكَتَبَ فِیْهِ لَا یُؤْخَذُ فِی الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَیْسُ الْغَنَمِ) . فَهٰكَذَا كَانَتْ كُتُبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ تَجْرِیْ مِنْ بَعْدِهٖ، وَكَتَبَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰی نَسْخِ مَا فِیْ حَدِیْثِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّذِیْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِیْ هٰذَا الْبَابِ .وَفِیْهِ أَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی تَقْدِیْمِهٖ بِمَا رَوَیْنَاهُ بَعْدَهٗ، وَهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَبْعَثُ مُصَدِّقًا فِیْ صَدْرِ الْإِسْلَامِ، فَأَمَرَهٗ بِذٰلِكَ) ، وَنُسِخَ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا فِیْ كِتَابِ أَبِیْ بَكْرٍ لِأَنَسٍ، وَفِیْ كِتَابِ عَمْرِو ابْنِ حَزْمٍ .وَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۲۹۹۶: زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد اور اپنے دادا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کے نام ایک خط لکھا اس میں فرائض وسنن دونوں کو ذکر فرمایا اس میں یہ بھی لکھا صدقات میں بہت بوڑھا جانور اور عیب دار جانور اور جفتی نر نہ لیا جائے اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خطوط اور علی ؓ کے خطوط چلتے رہے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت صدیقہ ؓ کی روایت میں جو کچھ مذکور ہے جو کہ اس باب کے شروع میں لکھا گیا ہے وہ منسوخ ہے۔ نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ حضرت صدیقہ ؓ نے جو فرمایا۔ کہ ''ان رسول اللہ کان یبعث مصدقا فی صدر الاسلام فامرہ بذلك'' کہ جناب رسول اللہ ﷺ شروع اسلام میں مصدق کو بھیجتے اور اس کو حکم دیتے یہ منسوخ ہے اور یہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے خط اور حضرت عمرو بن حزم ؓ کے خطوط میں مذکورہ احکام سے منسوخ ہوا۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد ؒ کا یہی قول ہے۔

حاصل کلام: روایت عائشہ ؓ جو مذکور ہے یہ خطوط اس کے نسخ کی دلیل ہیں اور اسی روایت میں خود صراحت موجود ہے کہ یہ

بات بالکل ابتدائی دور کی بات ہے صدیق اکبرؓ اور عمرو بن حزمؓ کے خطوط اس کے بعد ہیں وہ اس قول کے منسوخ ہونے کا ثبوت ہیں یہ اوپر جو ہم ذکر کر آئے یہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

مویشیوں کے متعلق نصاب میں ذرا سی تفصیل ہے اونٹوں کا نصاب ۵ پر ایک بکرے سے شروع ہوتا ہے ایک سو بیس میں دو حقے لازم آتے ہیں بشرطیکہ سائمہ ہوں گائے اور بھینس میں بیس نصاب ہے اور اس پر ایک سال کا بچھڑا لازم ہے پھر ساٹھ میں دو تبیعے ہیں پھر دس پر فریضہ بدلتا رہے گا بکریوں کا نصاب چالیس پر ایک بکرا پھر ایک سو بیس کے بعد دو بکریاں لازم ہوں گی جن لوگوں کے جانور چرنے میں اکٹھے ہوں تو نصاب میں وہ الگ الگ شمار ہوں گے اور جو ملک میں مشترک ہوں ان پر مشترک طور پر صدقہ لیا جائے گا الگ الگ کر کے نصاب کو ضائع نہ کیا جائے گا۔

نوٹ: اس باب میں نسخ وغیر نسخ کا اختلاف ہے اور حضرت عمرو بن حزمؓ کو یہ خط کیوں کہ وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے لکھا گیا اس لئے اس کے مندرجات اس سے ماقبل کے یقیناً ناسخ ہوں گے کیونکہ زمانہ ناسخ و منسوخ کی واضح تعیین ہے۔

بَابُ زَكٰوةِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ

اراضی کی پیداوار میں عشر کا وجوب

خلاصۃ الزام: غلہ کی کتنی مقدار میں عشر لازم ہوگا۔

نمبر ①: ائمہ ثلاثہ اور ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ غلہ کی مقدار میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں مانتے پانچ وسق موجود وزن میں نو کوئنٹل ۴۴ کلو ۸۷ گرام ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہؒ و ابراہیم نخعی حمادؒ کے ہاں عشر ہر صورت میں لازم ہے خواہ پیداوار کم ہو یا زیادہ۔

فریق اوّل کا موقف و دلائل: پانچ وسق تک پیداوار اراضی کے پہنچنے کے بغیر زکوٰۃ نہیں ہے دلائل یہ روایات ہیں ملاحظہ ہوں۔

۲۹۹۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ).

۲۹۹۷: عروہ بن یحییٰ مازنی نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ وسق سے کم مقدار اور پانچ اونٹ سے کم اونٹوں میں پانچ اوقیہ سے کم مقدار چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

تخریج : بخاری فی الزکوٰۃ باب ٤، ٣٢، البیوع باب ٨٣، المساقاۃ باب ١٧، مسلم فی الزکوٰۃ نمبر ١، ٣، ٤، ٦، البیوع نمبر ٧١، ابو داؤد فی الزکوٰۃ باب ٢، ١، البیوع باب ٢، ٩٨، ٢٩٦، ترمذی فی الزکوٰۃ باب ٧، والبیوع باب ٦٣، نسائی فی الزکوٰۃ باب ٥، ١٨، ٢١، ابن ماجه فی الزکوٰۃ باب ٦، دارمی فی الزکوٰۃ باب ١١، موطا فی الزکوٰۃ نمبر ١، ٢، البیوع نمبر ١٤، مسند احمد

۲/۹۲، ۳/۶، ۵۹، ۶۰۔

۲۹۹۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ' قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۹۹۸: یحییٰ بن سعید نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۲۹۹۹ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ' قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ' عَنْ عَمْرٍو ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۲۹۹۹: یحییٰ بن سعید نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۰۰۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ' وَمَالِكٌ ' وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ' وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ' أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيٰى حَدَّثَهُمْ ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۰۰۰: سفیان ثوری اور عبداللہ بن عمر' مالک' یحییٰ بن عبداللہ نے عمرو بن یحییٰ سے روایت کی انہوں نے اپنی اسناد سے نقل کی ہے۔

۳۰۰۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ' قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ' عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۰۰۱: روح بن قاسم نے عمرو بن یحییٰ سے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۰۰۲ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ' عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ ' عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۰۰۲: محمد بن یحییٰ نے یحییٰ بن عمارہ سے انہوں نے ابوسعیدؓ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۰۰۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ ' عَنْ أَبِيْهِ ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۰۰۳: محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن مازنی نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۰۰۴ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا صَدَقَةَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ أَوِ الْكَرْمِ حَتّٰى يَكُوْنَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَلَا فِي الرِّقَةِ حَتّٰى تَبْلُغَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ) .

۳۰۰۴: عمرو بن دینار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھیتی کی کسی چیز یا انگور میں اس وقت تک عشر نہیں جب تک پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے اور نہ غلام میں یہاں تک کہ دوسو درہم تک پہنچ جائے۔

۳۰۰۵ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ) .

۳۰۰۵: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق سے کم پیداوار میں زکوۃ نہیں۔

تخریج : روایت نمبر ۲۹۹۷ ملاحظہ ہو۔

۳۰۰۶ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى الْأَشْيَبُ، قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَا خَمْسِ أَوَاقٍ، وَلَا خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ) .

۳۰۰۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۵ سے کم تعداد اونٹوں میں زکوۃ نہیں اور نہ ہی پانچ سے کم اوقیہ اور پانچ وسق سے کم میں زکوۃ ہے۔

۳۰۰۷ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا لَيْثٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۰۰۷: عبدالوارث نے کہا ہمیں لیث پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

۳۰۰۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۳۰۰۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سی اسی طرح کی روایت کی مگر مرفوع بیان نہیں کی۔

۳۰۰۹ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ،

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۰۰۹: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۳۰۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ، فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ، فَكَتَبَ فِيهِ مَا سَقَتِ السَّمَاءُ أَوْ كَانَ سَيْحًا، أَوْ بَعْلًا فِيهِ الْعُشْرُ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ أَوْ بِالدَّالِيَةِ، فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ). قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ، فَقَالُوا: لَا تَجِبُ الصَّدَقَةُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، حَتّٰى يَكُونَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ. وَكَذٰلِكَ كُلُّ شَيْءٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْأَرْضُ، مِثْلُ: الْحِمَّصِ، وَالْعَدَسِ، وَالْمَاشِ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ، فَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْهُ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذَا الْمِقْدَارَ أَيْضًا. وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُو يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَأَهْلُ الْمَدِينَةِ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ، فَأَوْجَبُوا الصَّدَقَةَ فِي قَلِيلِ ذٰلِكَ أَوْ كَثِيرِهِ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ.

۳۰۱۰: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد اپنے دادا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض وسنن تھے اور اس میں یہ بھی لکھا تھا جس کو بارش سیراب کرے یا بہتا پانی سیراب کرے یا کھجور کا درخت نہر کے کنارے ہو اس میں عشر ہے جبکہ پانچ وسق کو پہنچ جائے اور جو اسی یا راہٹ سے پلایا جائے اس میں نصف عشر ہے بشرطیکہ مقدار پانچ وسق تک پہنچ جائے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو اختیار کیا کہ گندم جو کھجور کشمش جب تک پانچ وسق نہ ہوں ان میں صدقہ نہیں۔ اسی طرح ہر وہ چیز جو زمین سے نکلے مثلاً چنا مسور ماش وغیرہ اجناس میں بھی پانچ وسق کی مقدار سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اس قول کو امام ابو یوسف محمد اور اہل مدینہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔ مگر علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے قلیل وکثیر میں صدقے کو لازم کیا ہے۔

اللغات: الرشاء۔ ڈول ورسی سے سیراب ہو۔ بعل۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ زمینی پیداوار میں چنا مسور ماش وغیرہ ان میں سے کسی بھی چیز میں صدقہ لازم نہیں جب تک پانچ وسق نہ ہو جائیں پانچ وسق کی مقدار متعین ہے اس سے کم پیداوار میں عشر نہیں ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل: زمین کی پیداوار جو بھی ہو اس میں عشر ہے کسی مقدار کی پابندی نہیں جیسا یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

۳۰۱۱ : بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، (عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ : بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ، فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ، وَمِمَّا سُقِيَ بَعْلًا نِصْفَ الْعُشْرِ).

۳۰۱۱: ابووائل نے معاذ بن جبلؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف عامل بنا کر بھیجا اور حکم فرمایا کہ جس زمین کو بارش کا پانی سیراب کرے اس میں عشر ہے اور جو راہٹ سے سیراب ہو اس میں نصف عشر ہے۔

تخریج : ابن ماجه في الزكوٰة باب۱۷، نمبر۱۸۱۸۔

۳۰۱۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۰۱۲: عبدالحمید بن صالح نے ابوبکر بن عیاش سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۰۱۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشُوْرُ، وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشُوْرِ).

۳۰۱۳: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا جس کو بارش کا پانی سیراب کرے ان میں عشر ہے اور جو اونٹنی سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔

اللغات: السانیه جمع السوانی راہٹ چلانے والی اونٹنی۔

تخریج : بخاری في الزكوٰة باب۵۷، مسلم في الزكوٰة۸، ابو داؤد في الزكوٰة باب۱۲، نسائی في الزكوٰة باب۲۵، ابن ماجه في الزكوٰة باب۱۷، دارمی في الزكوٰة باب۲۹، مسند احمد ۳٤۱/۳، ۳۵۳۔

۳۰۱۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ فِيْمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُوْنُ، أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا يُسْقٰى بِالسَّمَاءِ الْعُشُوْرَ وَفِيْمَا سُقِيَ بِالنَّاضِحِ نِصْفَ الْعُشُوْرِ).

۳۰۱۴: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے کہ جس کو نہریں اور چشمے سیراب کریں یا اس کو بادل سیراب کرے ان میں عشر ہے اور جس کو اونٹ راہٹ سے پلائیں ان میں

نصف عشر ہے۔

تخریج : بخاری فی الزکوٰۃ باب ۵۵' ترمذی فی الزکوٰۃ باب ۱۴۔

اللُّغَاتُ :عشری بارش سے سیراب ہونے والی کھیتی۔الناضح۔راہٹ والا اونٹ۔

۳۰۱۵ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ' قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَالِمٍ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۰۱۵:سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۰۱۶ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَالِمٍ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۰۱۶:سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۰۱۷ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ' أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (فِيْمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ' وَفِيْمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشُوْرِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ مَا ذُكِرَ فِيْهَا' وَلَمْ يُقَدِّرْ فِيْ ذٰلِكَ مِقْدَارًا .فَفِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ فِيْ كُلِّ مَا خَرَجَ مِنَ الْأَرْضِ' قَلَّ أَوْ كَثُرَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ مِمَّنْ يَذْهَبُ إِلٰى قَوْلِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ : إِنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِيْ رَوَيْتَهَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ' غَيْرُ مُضَادَّةٍ لِلْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْتَهَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ' إِلَّا أَنَّ الْأُوْلٰى مُفَسَّرَةٌ' وَهٰذِهِ مُجْمَلَةٌ' فَالْمُفَسَّرُ مِنْ ذٰلِكَ أَوْلٰى مِنَ الْمُجْمَلِ .قِيْلَ لَهُ : هٰذَا مُحَالٌ' لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ' أَنَّ ذٰلِكَ الْوَاجِبَ مِنَ الْعُشْرِ' أَوْ نِصْفِ الْعُشْرِ' فِيْمَا يُسْقٰى بِالْأَنْهَارِ أَوْ بِالْعُيُوْنِ أَوْ بِالرِّشَاءِ أَوْ بِالدَّالِيَةِ' فَكَانَ وَجْهُ الْكَلَامِ عَلٰى كُلِّ مَا خَرَجَ مِمَّا سُقِيَ بِذٰلِكَ .وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنْتُمْ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَدَّ مَاعِزًا عِنْدَ مَا جَاءَ ' فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ' ثُمَّ رَجَمَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ) . وَرَوَيْتُمْ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُنَيْسٍ أُغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا' فَإِنِ اعْتَرَفَتْ' فَارْجُمْهَا) . فَجَعَلْتُمْ هٰذَا دَلِيْلًا' عَلٰى أَنَّ الِاعْتِبَارَ بِالْإِقْرَارِ بِالزِّنَا مَرَّةً وَاحِدَةً' لِأَنَّ ذٰلِكَ ظَاهِرُ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا) . وَلَمْ تَجْعَلُوْا

حَدِيْثَ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرَ، قَاضِيًا عَلٰى حَدِيْثِ أُنَيْسٍ الْمُجْمَلِ، فَيَكُوْنُ الِاعْتِرَافُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ حَدِيْثِ أُنَيْسٍ الْمُجْمَلِ، هُوَ الِاعْتِرَافَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ حَدِيْثِ مَاعِزٍ الْمُفَسَّرِ. فَإِذْ كُنْتُمْ قَدْ فَعَلْتُمْ هٰذَا فِيْمَا ذَكَرْنَا، فَمَا تُنْكِرُوْنَ عَلٰى مَنْ فَعَلَ فِيْ أَحَادِيْثِ الزَّكَوَاتِ مَا وَصَفْنَا، بَلْ حَدِيْثُ أُنَيْسٍ أَوْلٰى أَنْ يَكُوْنَ مَعْطُوْفًا عَلٰى حَدِيْثِ مَاعِزٍ، لِأَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ الِاعْتِرَافَ. وَإِقْرَارُهُ مَرَّةً وَاحِدَةً لَيْسَ هُوَ اعْتِرَافًا بِالزِّنَا الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ مُخَالِفِكُمْ. وَحَدِيْثُ مُعَاذٍ وَابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِي الزَّكَاةِ، إِنَّمَا فِيْهِ ذِكْرُ إِيْجَابِهَا فِيْمَا سُقِيَ بِكَذَا، وَفِيْمَا سُقِيَ بِكَذَا. فَذٰلِكَ أَوْلٰى أَنْ يَكُوْنَ مُضَادًّا لِمَا فِيْهِ ذِكْرُ الْأَوْسَاقِ، مِنْ حَدِيْثِ أُنَيْسٍ، لِحَدِيْثِ مَاعِزٍ. وَقَدْ حُمِلَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَذَهَبَ فِيْ مَعْنَاهُ إِلٰى مَا وَصَفْنَا، إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ، وَمُجَاهِدٌ.

۳۰۱۷: ابوالزبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کو ندی اور بادل سیراب کرے اس میں عشر ہے اور جس کو راہٹ سے پلایا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں ان روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش سے سیراب ہونے والی کھیتی میں صدقے کو لازم فرمایا اس میں کسی مقدار کی تعیین نہیں فرمائی۔ اس سے یہ دلالت ملتی ہے کہ زمین سے نکلنے والی ہر چیز پر صدقہ لازم ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ تم نے اس فصل میں جن روایات کو نقل کیا وہ شروع باب کی روایات سے متضاد نہیں بس یہ کہہ سکتے ہیں کہ پہلی روایات میں یہ وضاحت ہے اور ان میں اجمال پس مفصل مجمل سے اولیٰ ہیں۔ اس شخص کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ بات ناممکن ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان روایات میں یہ خبر دی کہ دسواں یا بیسواں حصہ ان اراضی میں لازم ہے۔ جن کو چشموں' ڈولوں اور راہٹ سے سیراب کیا جائے۔ اب رہا ان احادیث کو مجمل اور ان کو مفسر قرار دینا تو ہر مقام پر یہ محمول نہیں کیا جاتا ہاں فریق اوّل کے ہاں مفسر کا متروک ہو کر مجمل پر عمل ہونا تسلیم شدہ ہے ملاحظہ کریں ماعز اسلمیؓ کا اقرار زنا چار مرتبہ ہے اور اس کو مسلم نے فی الحدود ص ۱۷ میں نقل کیا ہے اور دوسری طرف انیس بن ضحاک اسلمیؓ کی روایت میں عورت والے واقعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل صبح جا کر اس عورت سے دریافت کر لو اگر وہ اقرار کر لے تو اس کو رجم کر دینا مسلم فی الحدود نمبر ۲۵ میں یہ روایت موجود ہے چنانچہ اس عورت نے اقرار کیا تو اس کو سنگسار کر دیا گیا تمہارے ہاں حدیث انیسؓ کے پیش نظر چار مرتبہ اقرار ضروری نہیں بلکہ ایک مرتبہ کو کافی کہتے ہو اس قاعدہ کو باب الزکوٰۃ میں کیوں مسلم نہیں مانتے ہو کہ مجمل کو مفسر پر محمول کر کے اقرار کو چار مرتبہ ضروری قرار نہیں دیتے تو یہاں بھی ان روایات کو جو بقول تمہارے مجمل ہیں اسی عام پر حکم پر رکھیں گے اور تخصیص مقدار والی روایات پر محمول نہ کریں گے پس روایات

معاذ ابن عمر جابر جو ہر پیداوار میں عشر ثابت کرتی ہیں خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ انہی کو افضل قرار دے کر ان کو معمول بہا ٹھہرایا جائے گا او ساق والی روایات سے استدلال درست نہ ہوگا چنانچہ تابعین میں امام ابراہیم و مجاہد رحمہم اللہ نے اسی کے موافق فتویٰ اختیار کیا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے جس کو بارش سے سیرابی ملے خواہ وہ مقدار میں قلیل ہو یا کثیر اس میں عشر ہے اس کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے۔

اشکال:

فصل اول کی روایات تو مفصل ہیں اور فصل ثانی کی روایات مجمل ہیں تو مجمل کو مفسر پر محمول کرنا چاہئے پس پانچ وسق سے کم مقدار میں عشر واجب نہیں ہوگا۔

حل اشکال:

یہ بات ناممکن ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں بتلایا کہ عشر یا نصف عشر کا وجوب ہر اس مال میں ہے جو نہر یا چشمہ یا ڈول یا راہٹ سے سیراب کیا گیا ہو اور ہر اس مقدار کے لئے ہے جو ان پانیوں سے سیراب ہوئی ہو۔

اب رہا ان احادیث کو مجمل اور ان کو مفسر قرار دینا تو ہر مقام پر یہ محمول نہیں کیا جاتا ہاں فریق اوّل کے ہاں مفسر کا متروک ہو کر مجمل پر عمل ہونا تسلیم شدہ ہے ملاحظہ کریں ماعز اسلمیؓ کا اقرار زنا چار مرتبہ ہے اور اس کو مسلم نے فی الحدود ص ۷ میں نقل کیا ہے اور دوسری طرف انیس بن ضحاک اسلمیؓ کی روایت میں عورت والے واقعہ میں آپ ﷺ نے فرمایا کل صبح جا کر اس عورت سے دریافت کرلو اگر وہ اقرار کرلے تو اس کو رجم کر دینا مسلم فی الحدود نمبر ۲۵ میں یہ روایت موجود ہے چنانچہ اس عورت نے اقرار کیا تو اس کو سنگسار کر دیا گیا تمہارے ہاں حدیث انیسؓ کے پیش نظر چار مرتبہ اقرار ضروری نہیں بلکہ ایک مرتبہ کو کافی کہتے ہو اس قاعدہ کو باب الزکوٰۃ میں اس قاعدہ کو کیوں مسلم نہیں مانتے ہو کہ مجمل کو مفسر پر محمول کر کے اقرار کو چار مرتبہ ضروری قرار نہیں دیتے تو یہاں بھی ان روایات کو جو بقول تمہارے مجمل ہیں اسی عام پر حکم پر رکھیں گے اور تخصیص مقدار والی روایات پر محمول نہ کریں گے پس روایات معاذ ابن عمر جابر رضی اللہ عنہم جو ہر پیداوار میں عشر ثابت کرتی ہیں خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ انہی کو افضل قرار دے کر ان کو معمول بہا ٹھہرایا جائے گا او ساق والی روایات سے استدلال درست نہ ہوگا چنانچہ تابعین میں امام ابراہیم و مجاہد رحمہم اللہ کو اسی کے موافق فتویٰ دیتے ہوئے پاتے ہیں جو چند سطور کے بعد ہم نقل کریں گے۔

نیز فریق ثانی کی روایات کو قبولیت حاصل ہوئی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے عمال کو اس کے مطابق حکم فرمایا۔

پانچ وسق والی روایت کا حکم ساعی و مصدق کو ہے کہ اگر وہ غلہ کی مقدار اس سے کم پائے تو صدقہ وصول نہیں کر سکتا بلکہ مالک خود فقراء میں تقسیم کر دے۔

ابراہیم و مجاہد کی روایات یہ ہیں۔

۳۰۱۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ : اَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ (فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ الصَّدَقَةُ).

۳۰۱۸: شریک نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا ہر چیز جو زمین نکالے اس میں صدقہ ہے۔

۳۰۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَعْيَنَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ زَكٰوةِ الطَّعَامِ فَقَالَ (فِيْمَا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ) .وَالنَّظَرُ الصَّحِيْحُ اَيْضًا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الزَّكَوَاتِ تَجِبُ فِي الْاَمْوَالِ وَالْمَوَاشِيْ فِيْ مِقْدَارٍ مِنْهَا مَعْلُوْمٍ بَعْدَ وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ وَهُوَ الْحَوْلُ فَكَانَتْ تِلْكَ الْاَشْيَاءُ تَجِبُ بِمِقْدَارٍ مَعْلُوْمٍ وَوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ .ثُمَّ رَاَيْنَا مَا تُخْرِجُ الْاَرْضُ يُؤْخَذُ مِنْهُ الزَّكَاةُ فِيْ وَقْتِ مَا تُخْرِجُ وَلَا يُنْتَظَرُ بِهِ وَقْتٌ .فَلَمَّا سَقَطَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَقْتٌ يَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ بِحُلُوْلِهِ سَقَطَ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ مِقْدَارٌ يَجِبُ الزَّكَاةُ فِيْهِ بِبُلُوْغِهِ .فَيَكُوْنُ حُكْمُ الْمِقْدَارِ وَالْمِيْقَاتِ فِيْ هٰذَا سَوَاءً اِذَا سَقَطَ اَحَدُهُمَا سَقَطَ الْاٰخَرُ كَمَا كَانَا فِي الْاَمْوَالِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا سَوَاءً لِمَا ثَبَتَ اَحَدٌ ثَبَتَ الْاٰخَرُ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۰۱۹: خصیف نے مجاہد سے نقل کیا کہ میں نے ان سے کھانے کی اشیاء کے صدقہ سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اس کے قلیل و کثیر میں عشر اور نصف عشر ہے۔ درست غور و فکر بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ اموال اور مویشیوں میں زکوٰۃ کی مقررہ مقدار سال گزرنے کے بعد لازم ہے۔ تو ان اشیاء میں ایک مقدار معلوم ایک مخصوص وقت میں لازم ہے پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ زمین کی پیداوار میں جو زکوٰۃ لی جاتی ہے وہ اسی وقت ہے جب وہ پیداوار ہو اس کے لئے کسی وقت کا انتظار نہیں کیا جاتا جب اس کی زکوٰۃ کے لئے وقت ساقط ہو گیا تو اس کی مقدار واجب بھی ساقط ہونی چاہیے جس تک پہنچنے پر زکوٰۃ دی جائے۔ پس اس میں وقت و مقدار کا حکم یکساں ہوگا جب ایک ساقط ہوگا تو دوسرا بھی ساقط ہو جائے گا۔ جیسا کہ مذکورہ اموال میں یہ دونوں چیزیں برابر ہیں۔ کہ جب ایک ثابت ہو تو دوسری بھی ثابت ہو جائے نظر کا یہی تقاضا ہے۔ یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جانوروں اور اموال تجارت اور اموال باطنہ میں وجوب زکوٰۃ کے لئے سال گزرنے کی شرط ہے مالک نصاب ہونا کافی نہیں ہے اور پیداوار زمینی میں وجوب عشر کے لئے سال بھر گزرنے کی شرط کسی کے ہاں بھی نہیں بلکہ جس وقت پیداوار تیار ہو جائے اسی وقت لازم ہے اور مویشی اور اموال تجارات میں بھی حولان حول کی شرط ہے اور مقدار نصاب بھی شرط کی گئی ہے پس

پیداوارِ اراضی میں جس طرح سال گزرنے کی شرط نہیں ہے بالکل اس میں نصاب کی مقدار کی شرط پانچ وسق وہ بھی نہ ہوگی۔ جس میں ایک شرط لازم ہوتی ہے اس میں دوسری شرط بھی ساتھ لازم ہوتی ہے اور جس میں ایک شرط نہیں ہے اس میں دوسری شرط بھی ساتھ لازم نہیں ہوگی۔

یہی امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے اور احوط مسلک یہی ہے۔

اصطلاحات کی وضاحت:

وسق: ایک وسق کا وزن ایک کوئنل ۸۸ کلو ۹۵۶ گرام ۸۰۰ ملی گرام ہوتا ہے ۵ وسق کا وزن ۹ کوئنل ۴۴ کلو ۴ ۸۷ گرام۔

صاع: ۱۲ ماشہ کے تولہ سے ۲۷۰ تولہ ہوتا ہے۔ ۳ کلو ۱۴۹ گرام ۸۰۰ ملی گرام ہے۔

تولہ: ۱۲ ماشے۔ ۱۱ گرام ۶۶۴ ملی گرام ہے۔ ایضاح النوادر ص ۱۸ ج ۱۔

اوقیہ: ۴۰ درہم ۵ اوقیہ۔ ۲۰۰ درہم۔

ا۔ تولہ۔ ۱۲۲ گرام ۴۷۲ ملی گرام جبکہ تولہ ۱۲ ماشہ کا ہو۔ (مترجم)

نوٹ: فریق اوّل کی روایات پانچ صحابہ سے مروی ہیں اور فریق ثانی کی روایات تین صحابہ کرام سے مروی ہیں فریق دوم کی روایات میں معاذ بن جبلؓ کی روایت کی وجہ سے وزن زیادہ ہے کیونکہ وہ وفات سے تھوڑے دنوں پہلے کی ہے واللہ اعلم بالصواب امام طحاویؒ کا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے۔

بَابُ الْخَرْصِ

کھیتی یا پھل کا اندازہ کرنا

خلاصۃ الزام: امام مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ کے ہاں پکنے کے قریب جب پھل وغیرہ پہنچ جائیں تو اس وقت ماہرین کو بھیج کر ان میں اندازہ کیا جائے جب عشر مقدار مقرر ہو جائے تو اس کا تیسرا یا چوتھا حصہ مؤنث کے نام سے چھوڑ دیا جائے باقی حکومت وصول کرے وہ چوتھائی بعض کے ہاں عشر سے مستثنیٰ ہے جبکہ بعض کے نزدیک بذات خود اس کا عشر نکال کر مالک فقراء کو دے۔

نمبر②: پھل تیار ہونے پر کٹ جائیں تو اس وقت اندازہ کیا جائے اور ثلث یا ربع خرچہ اہل وعیال کے لئے مستثنیٰ کر دیا جائے گا۔ (بذل)

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل:

جب کھیتی پکنے کے قریب ہو جائے تو اس وقت اندازہ ماہرین سے کرایا جائے اور ثلث و ربع مستثنیٰ ہوگا اس کا عشر وہ ذاتی طور پر فقراء کو دے گا۔

۳۰۲۰ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى أَنَّ لِرَبِّ الْأَرْضِ، مَا عَلَى السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ، وَطَائِفَةٍ مِنَ التِّبْنِ، لَا أَدْرِيْ كَمْ هُوَ ؟ قَالَ نَافِعٌ : فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ، وَأَنَا مَعَهُ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى خَيْبَرَ يَهُوْدَ، عَلٰى أَنَّهُمْ يَعْمَلُوْنَهَا وَيَزْرَعُوْنَهَا، عَلٰى أَنَّ لَهُمْ نِصْفَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، عَلٰى أَنْ نُقِرَّكُمْ فِيْهَا مَا بَدَا لَنَا . قَالَ : فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَصَاحُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَرْصِهِ؟ . فَقَالَ لَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ : أَنْتُمْ بِالْخِيَارِ، إِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَهِيَ لَنَا، نَخْرُصُهَا وَنُؤَدِّيْ إِلَيْكُمْ نِصْفَهَا . فَقَالُوْا : بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوَاتُ، وَالْأَرْضُ) .

۳۰۲۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زمین ٹھیکہ پر دی جاتی تھی اس کا طریقہ یہ تھا کہ زمین کے مالک کو اتنی مقدار ملے گی جتنی کھیت کے پانی کے کنارے کے قریب ہے اور کچھ بھوسہ دیا جائے گا مجھے معلوم نہیں اس کی مقدار کیا تھی نافع کہتے ہیں کہ رافع بن خدیج آئے اور میں ان کے ساتھ تھا تو انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے یہود کو خیبر کی زمینیں اس شرط پر عنایت فرمائیں کہ وہ کام کریں گے اور کھیتی لگائیں گے اور کل پیداوار کا نصف مسلمانوں کو دیں گے خواہ غلہ ہو یا پھل اور جب تک مناسب ہوگا ہم تمہیں یہاں ٹھہرائیں گے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کو اندازہ کرنے کے لئے مقرر فرمایا تو انہوں نے ان کے اندازے کی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فریاد کی؟ تو جناب عبداللہ نے فرمایا تمہیں اس میں اختیار ہے اگر چاہو تم لے لو اور اگر ہم چاہیں گے ہم لے لیں گے ہم اندازہ کریں گے اور اس کا نصف جو بنے گا وہ تمہیں ادا کر دیں گے وہ کہنے لگے یہی وہ عدل وانصاف ہے جس کی وجہ سے آسمان وزمین قائم ہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الزکاۃ باب۱۸، نمبر ۱۸۲۰۔

۳۰۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا كَانُوْا، وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ . فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ، أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ، قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللّٰهِ، وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللّٰهِ، وَلَيْسَ يَحْمِلُنِيْ بُغْضِيْ إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيْفَ عَلَيْكُمْ، وَقَدْ خَرَصْتُ عَلَيْكُمْ بِعِشْرِيْنَ أَلْفِ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَلِيْ) .

۳۰۲۱: ابوالزبیر نے جابرؓ سے روایت کی ہے اللہ تعالیٰ نے مال فئی کے طور پر خیبر عنایت فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان زمینوں پر برقرار رکھا جیسا پہلے تھے اور اس پیداوار کو اپنے اور ان کے مابین بانٹ لیا پھر آپ نے عبداللہ بن رواحہؓ کو بھیجا انہوں نے اندازہ لگایا پھر فرمایا اے یہود! تم میرے ہاں مخلوق میں مبغوض ترین لوگ ہو تم نے انبیاء علیہم السلام کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے مگر میرا بغض تمہارے متعلق مجھے اس بات پر آمادہ نہ کرے گا کہ میں ظلم کروں میں نے تمہارے متعلق اندازہ لگایا کہ کھجور کی مقدار بیس ہزار وسق ہوگی اگر تم چاہو تم لے لو اور اگر چاہو مجھے دے دو۔

۳۰۲۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ: ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، (عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ زَبِيبًا، كَمَا يَخْرُصَ الرُّطَبَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ، أَنَّ الثَّمَرَةَ الَّتِي يَجِبُ فِيهَا الْعُشْرُ، هٰكَذَا حُكْمُهَا، تُخْرَصُ وَهِيَ رُطَبٌ تَمْرًا، فَيُعْلَمُ مِقْدَارُهَا، فَتُسَلَّمُ إِلٰى رَبِّهَا، وَيُمَلَّكُ بِذٰلِكَ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيهَا، وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ مِثْلُهَا مَكِيْلَةً ذٰلِكَ تَمْرًا، وَكَذٰلِكَ يُفْعَلُ فِي الْعِنَبِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ وَقَالُوْا: لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ الثَّمَرَةَ كَانَتْ رُطَبًا فِيْ وَقْتِ مَا خُرِصَتْ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ رُطَبًا حِيْنَئِذٍ، فَتُجْعَلَ لِصَاحِبِهَا حَقَّ اللّٰهِ فِيهَا بِمَكِيْلَةِ ذٰلِكَ تَمْرًا يَكُوْنُ عَلَيْهِ نَسِيْئَةً. وَقَدْ (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا)، (وَنَهٰى عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيْئَةً)، وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ عَنْهُ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ الصَّحِيْحَةُ، قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، وَلَمْ يَسْتَثْنِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا. فَلَيْسَ وَجْهُ مَا رَوَيْنَا فِي الْخَرْصِ عِنْدَنَا، عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ، وَلٰكِنَّ وَجْهَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ- أَنَّهُ إِنَّمَا أُرِيْدَ بِخَرْصِ ابْنِ رَوَاحَةَ، لِيُعْلَمَ بِهِ مِقْدَارَ مَا فِيْ أَيْدِي كُلِّ قَوْمٍ مِنَ الثِّمَارِ، فَيُؤْخَذُ مِثْلُهُ بِقَدْرِهِ فِيْ وَقْتِ الصِّرَامِ، لَا أَنَّهُمْ يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا مِمَّا يَجِبُ لِلّٰهِ فِيهِ بِبَدَلٍ لَا يَزُوْلُ ذٰلِكَ الْبَدَلُ عَنْهُمْ. وَكَيْفَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ؟ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تُصِيْبَ بَعْدَ ذٰلِكَ آفَةٌ فَتُتْلِفَهَا، أَوْ نَارٌ فَتُحْرِقَهَا، فَتَكُوْنُ مَا يُؤْخَذُ مِنْ صَاحِبِهَا بَدَلًا مِنْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيهَا مَأْخُوْذًا مِنْهُ، بَدَلًا مِمَّا لَمْ يُسَلَّمْ لَهُ. وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا أُرِيْدَ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ مَا ذَكَرْنَا، وَكَذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ، فَهُوَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا. وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۳۰۶۲: سعید بن المسیب سے عتاب بن اسیدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ انگور کا اندازہ کشمش کے طور پر لگایا جائے جیسا کہ تازہ کھجور سے کھجور کا اندازہ کیا جاتا ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا علماء کی ایک جماعت نے فرمایا کہ جس پھل میں عشر واجب ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ جب وہ تر کھجور کی صورت میں ہو تو اس کی مقدار معلوم کر لی جائے اور اس کے مالک کے ان کو سپرد کر دیا جائے اس سے ان میں اللہ تعالیٰ کا حق اس مالک پر لازم ہو جائے گا۔ جب وہ پک جائیں اسی کیل سے کھجور اس پر لازم ہوگی انگوروں کے سلسلہ میں بھی اسی طرح کیا جائے گا۔ انہوں نے ان آثار کو دلیل نہ بنایا مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے اس کو مکروہ قرار دیا اور کہا کہ ان آثار میں اس سلسلہ کی کوئی بات نہیں ہے کہ کھجور کو تر حالت میں اندازہ کیا جائے۔ نہ تو حدیث ابن عمر میں اور نہ جابر رضی اللہ عنہ میں تو پھر یہ کہنا کیسے درست ہوا کہ تر کھجور سے ہی ان کھجوروں کے مالک پر کیل کے ذریعے سے حق لازم کر دیا جائے اور وہ پکی ہوئی کھجور تو اس کے ذمہ ادھار ہو جائے گی حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے درخت کے اوپر کھجور کے بدلے میں کھجور کو کیل کرنے سے منع فرمایا اسی طرح آپ نے تر کھجوروں کو خشک کھجور کے بدلے ادھار فروخت سے منع فرمایا اور اس سلسلے میں بہت ساری صحیح روایات وارد ہیں جن کو ہم نے اپنی اسی کتاب میں دوسرے مقام پر ذکر کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی صورت کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔ فلہٰذا ہمارے ہاں اندازہ کرنے کے سلسلے میں وہ صورت نہیں ہے جو تم نے بیان کی ہے بلکہ ہمارے اس کہنے کا مطلب یہ ہے (واللہ اعلم) کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ سے اندازہ لگوانے کا مطلب یہی تھا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ جماعت کے پاس کتنا پھل ہے تاکہ کٹائی کے وقت اتنا پھل ان سے لے لیا جائے۔ اس کا یہ معنی نہیں ہے کہ وہ اندازہ کرنے سے اس چیز کے مالک بن گئے جس میں اللہ کا حق ان پر واجب ہو گیا اور جس کا بدل ادا کرنا ان کو ضروری ہو گیا۔ آپ ہی فرمائیں کہ یہ کس طرح جائز ہے کہ اس کے بعد کہ آفت سے وہ پھل ہلاک ہو جائے یا آگ سے جل جائے تو گویا مالک سے ایسی چیز کا بدل لیا جا رہا ہے جو اس نے وصول ہی نہیں کی۔ پس اس اندازہ سے وہی مراد ہے جو ہم نے مراد لیا اور حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کی روایت میں اسی بات کا تذکرہ ہے جو ہم نے بیان کی اور یہ روایت بھی اس پر دلالت کر رہی ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الزکاۃ باب ۱٤، نمبر ۱٦۰۳۔

حاصل روایات: کھجور کا اندازہ رطب (تازہ کھجور) کی صورت میں لگایا جائے گا اور انگور کا اندازہ بھی بطور کشمش لگایا جائے گا مکمل تیار ہونے کا انتظار نہ کیا جائے گا جیسا کہ آثار بالا اس پر دلالت کرتے ہیں۔

فریق ثانی کا موقف:

جب پھل اور کھیتی کٹ جائے اس وقت ان کا اندازہ کیا جائے گا پہلے اندازہ نہ کیا جائے گا۔

سابقہ موقف کا جواب:

فریق اول کے استدلال کے لئے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور جابرؓ کی روایات میں کوئی گنجائش نہیں اور ہو بھی کیسے سکتی ہے کھجور تو ابھی رطب حالت میں ہے اور اس کے بدلے میں پختہ کھجور دی جارہی ہے اور رطب ابھی درختوں کی ٹہنیوں پر ہے یہ بیع مزابنہ بن جائے گی جو کہ شرع میں ممنوع ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی اس وقت بیع سے منع فرمایا جبکہ ابھی وہ درخت سے اتاری نہ گئی ہو اور رطب کو پکی کھجور کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے اور اس سلسلہ میں کئی روایات وارد ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے عشر میں کوئی چیز مستثنیٰ نہیں کی ہے۔

خرص کی وجہ وہ نہیں جو تم بیان کرتے ہو بلکہ اس کی وجہ دیگر ہے تاکہ ہمیں ان پھلوں کے متعلق اندازہ ہو جائے کہ ان کے پاس ہمارے پھل کتنے ہیں جب پھل توڑا جائے تو اس اندازہ کے مطابق ان سے لے لیا جائے یہ مطلب نہیں کہ وہ اس میں سے اللہ تعالیٰ کے حق کے مالک بن جائیں ایسے بدل کے ذریعہ مالک بن جائیں جو بدل ان سے زائل نہ ہو۔

اور اس کو درست کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ ابھی پھل اپنی میعاد کو نہیں پہنچا اس دوران اگر پھل کسی آفت سے تباہ ہو جائے یا بگولہ سے جل جائے تو اللہ تعالیٰ کے حق کا ہم نے وہ بدل وصول کر لیا جو مال ابھی مالک کے سپرد نہیں ہوا اور نہ اس کو پہنچا تو یہ وصولی کس چیز پر ہوگی۔

بلکہ خرص سے مراد وہی ہے کہ مزارع اور کارندہ اس میں خیانت کا مرتکب نہ ہو اسی وجہ سے اتنے دنوں کی مؤنت اس کے لئے مستثنیٰ کی گئی روایت عتاب بن اسیدؓ کا بھی یہی معنی ہے اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

روایت سہل بن حثمہؓ۔

۳۰۲۴ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا، وَدَعُوا الثُّلُثَ، فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ، فَدَعُوا الرُّبُعَ) .فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ فِيْ وَقْتِ مَا يُؤْخَذُ الزَّكَاةُ، لِأَنَّ ثَمَرَتَهُ لَوْ بَلَغَتْ مِقْدَارَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ، لَمْ يُحَطَّ عَنْهُ شَيْءٌ مِمَّا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهَا، فَأُخِذَ مِنْهُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهَا بِكَمَالِهِ، هٰذَا مِمَّا اتَّفَقَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ .وَلٰكِنَّ الْحَطِيْطَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّمَا هِيَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ مَا يَأْكُلُ مِنَ الثَّمَرَةِ أَهْلُهَا، قَبْلَ أَوَانِ أَخْذِ الزَّكٰوةِ مِنْهَا .فَأَمَرَ الْخُرَّاصَ أَنْ يُلْقُوْا مِمَّا يَخْرُصُوْنَ، الْمِقْدَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، لِئَلَّا يُحْتَسَبَ بِهِ عَلَى أَهْلِ الثِّمَارِ فِيْ وَقْتِ أَخْذِ الزَّكٰوةِ مِنْهُمْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ الْخُرَّاصَ بِذٰلِكَ أَيْضًا .

۳۰۲۴: عبدالرحمٰن بن مسعود بن دینار نے سہل بن ابی حثمہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم

اندازہ کرلو تو کم از کم ثلث کو چھوڑ دو اور اگر تم ثلث نہ چھوڑ دتو ربع تو ضرور چھوڑ دو۔ ہمیں معلوم ہو گیا کہ یہ اس وقت کا حکم نہیں جب زکوۃ لی جائے کیونکہ جب پھل کی مقدار اتنی ہو جائے جس پر زکوۃ لازم ہے تو جتنی زکوۃ لازم ہے اس سے کم نہیں کیا جا سکتا بلکہ پورے واجب کو وصول کیا جائے گا اس پر پوری امت کا اتفاق ہے تو اس روایت میں جتنی مقدار کو چھوڑنے کا تذکرہ ہے تو وہ اس وقت کی بات ہے جب زکوۃ کی ادائیگی سے پہلے مالکوں کو اس سے کھانے کی ضرورت پڑتی ہے تو اندازہ لگانے والے کو حکم دے دیا کہ پھل کی جس مقدار کا وہ اندازہ لگائیں اس میں ثلث یا ربع کو چھوڑ دیں تا کہ باغات کا عشر وصول کرتے ہوئے اس کو حساب میں شامل نہ کیا جائے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اندازہ لگانے والے کو اس بات کا حکم فرماتے تھے جیسا کہ اگلے اثر سے واضح ہے۔

تخریج : ترمذی فی الزکاۃ باب۱۷ نمبر۶۴۳، نسائی فی الزکاۃ باب۲۶، دارمی فی البیوع باب۷۶، مسند احمد ۴۴۸/۳، ۲/۴، ۳۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اندازہ اس وقت نہیں جبکہ زکوۃ لی جاتی ہے کیونکہ اگر وہ پھل اسی اندازے کے مطابق کٹنے کے وقت نکل آیا تو اس وقت اس میں سے کچھ کم نہ کیا جائے گا اس کے تمام پر عشر ہوگا اس پر تو تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے۔

بقیہ وہ کمی جس کا تذکرہ اس روایت میں وارد ہے وہ پھل کے پکنے کے قریب قریب ہونے کے موقعہ پر ہے اور وہ زکوۃ سے پہلے کا زمانہ ہے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ اندازے کا حکم اسے کٹائی سے پہلے ہے اسی لئے خراص کو ثلث یا ربع منہا کرنے کا حکم دیا تا کہ وہ بوقت زکوۃ اس میں شمار نہ ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے کہ وہ خراص کو یہ حکم فرماتے تھے۔

۳۰۲۴ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ' عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ' قَالَ : بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَهْلَ بْنَ أَبِيْ حَثْمَةَ يَخْرُصُ عَلَى النَّاسِ' فَأَمَرَهُ - إِذَا وَجَدَ الْقَوْمَ فِيْ نَخْلِهِمْ- أَنْ لَا يَخْرُصَ عَلَيْهِمْ مَا يَأْكُلُوْنَ' فَهٰذَا أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَيْضًا فِيْ صِفَةِ خَرْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

۳۰۲۴: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سہل بن حثمہ کو حکم دیا وہ لوگوں کے پھلوں کا اندازہ لگائے اور فرمایا جب لوگوں کو کھجوروں میں پاؤ تو جو وہ کھالیں اس کو خرص میں شمار نہ کرو۔ یہ ہماری بات کی دلیل ہے اور حضرت ابو حمید ساعدی نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی بات نقل کی ہے۔

حاصل روایات: یہ روایت بھی کھلی دلیل ہے کہ وہاں اندازہ کٹنے سے قبل مراد ہے جبکہ پھل کھانے کے قابل ہو جائے اسی لئے کھانے پینے کو مستثنیٰ کر دیا اور حضرت ابوحمید ساعدی کی روایت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خرص کے سلسلہ میں اس کی مؤید ہے۔

روایت ابوحمید ساعدیؓ۔

۳۰۲۵ : وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ' وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ' قَالَا : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ .ح .وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ' قَالَا : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ' قَالَا : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ' قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْمَازِنِيُّ' عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ' (عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ' قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَأَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةِ امْرَأَةٍ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْهَا فَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَصْنَاهَا عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ أَحْصِيْهَا حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَيْكِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَلَمَّا قَدِمْنَاهَا سَأَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ تَمْرُهَا ؟ قَالَتْ : عَشْرَةَ أَوْسُقٍ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهُمْ خَرَصُوْهَا وَأَمَرُوْهَا بِأَنْ تُحْصِيَهَا حَتّٰى يَرْجِعُوْا إِلَيْهَا .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهَا لَمْ تُمَلَّكْ بِخَرْصِهِمْ إِيَّاهَا مَا لَمْ تَكُنْ مَالِكَةً لَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ .وَإِنَّمَا أَرَادُوْا ذٰلِكَ أَنْ يَعْلَمُوْا مِقْدَارَ مَا فِيْ نَخْلِهَا خَاصَّةً' ثُمَّ يَأْخُذُوْنَ مِنْهَا الزَّكَاةَ فِيْ وَقْتِ الصِّرَامِ' عَلٰى حَسَبِ مَا يَجِبُ فِيْهَا .فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنٰى فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عِنْدَنَا' وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ فِي الْخَرْصِ غَيْرَ هٰذَا الْقَوْلِ' قَالُوْا : إِنَّهٗ قَدْ كَانَ فِيْ أَوَّلِ الزَّمَانِ يَفْعَلُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى مِنْ تَمْلِيْكِ الْخُرَّاصِ أَصْحَابَ الثِّمَارِ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا' وَهِيَ رُطَبٌ' بِبَدَلٍ يَأْخُذُوْنَهٗ مِنْهُمْ تَمْرًا' ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِنَسْخِ الرِّبَا فَرُدَّتِ الْأُمُوْرُ إِلٰى أَنْ لَا يُؤْخَذَ فِي الزَّكَوَاتِ إِلَّا مَا يَجُوْزُ فِي الْبِيَعَاتِ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۳۰۲۵: سہل بن سعد الساعدی نے ابوحمید الساعدیؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں نکلے ہمارا گزر وادی القریٰ میں ایک عورت کے کھجوروں کے باغ کے پاس سے ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اندازہ کرو ہم نے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کا اندازہ دس وسق سے لگایا آپ نے فرمایا اس کو اتنی مقدار میں جمع کر کے رکھنا ہم واپسی پر ان شاء اللہ تعالیٰ وصول کر لیں گے جب ہم تبوک سے واپس لوٹے تو اس عورت سے جناب رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کھجور کی کتنی مقدار حاصل ہوئی اس نے کہا دس وسق۔ اس روایت میں بھی یہ بات بتلائی گئی کہ انہوں نے اندازے کا حکم دیا اور اسے واپسی تک محفوظ کرنے کا حکم فرمایا اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ اندازہ کرنے کی وجہ سے وہ عورت اس کی مالک نہیں بنی اگر وہ پہلے سے اس کی مالک نہ ہو صرف اس اندازے سے مقصد یہ تھا کہ کھجوروں کی وہ مقدار معلوم ہو جائے پھر وہ کٹائی کے وقت جتنی اس کے اندر زکوۃ بنتی ہے اتنی وہ وصول کر لے۔ ہمارے نزدیک ان آثار کا یہی مطلب ہے۔ واللہ اعلم۔ بعض لوگوں نے ''خرص'' کے

بارے میں ایک دوسرے قول کو اپنایا ہے کہ یہ شروع زمانہ میں تو تھا جیسا کہ اوّل قول والے علماء نے کہا کہ اندازہ کرنے والے لوگ پھل والوں کو اللہ کے حق کا مالک بنا دیتے تھے جب کہ ابھی کھجور تر حالت میں ہوتی تھی اور پھر وہ اس کے بدلے میں ان سے خشک کھجور لے لیا کرتے تھے پھر یہ حکم سود کے منسوخ ہونے سے منسوخ ہو گیا اور تمام معاملات اس طرف لوٹا دیئے گئے کہ زکوۃ میں وہ چیز لی جائے جس کی خرید و فروخت درست ہو جیسا کہ یہ روایت بتلا رہی ہے۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب ٥٦۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ رطب کی حالت میں اندازہ کیا گیا اور اس کو کھجور خشک کر کے جمع کرنے کا حکم فرمایا اور واپسی پر وصولی کا وعدہ فرمایا اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہ عورت خرص سے ان کی مالک نہ بنی بلکہ اس خرص کا مقصد یہ تھا کہ کھجوروں کی مقدار کا اندازہ ہو جائے پھر کٹائی کے موقعہ پر اس سے زکوۃ وصول کر لی جائے گی جتنی اس کے ذمہ بنے گی۔ آثار سامنے رکھتے ہوئے یہی مفہوم ہے۔ بعض علماء نے خرص کی تشریح ایک دوسرے انداز سے کی ہے۔

خرص کی دوسری توجیہہ:

فریق اوّل نے جو روایات پیش کی ہیں شروع میں خراص کے اندازے کے بعد وہ مالک بن جاتا تھا جبکہ رطب ہی ہوتی تھی اور وہ اس کے بدلے تمر لے لیتے تھے مگر جب سود کو منسوخ کیا تو اس حکم کو بھی منسوخ کر دیا گیا اور معاملہ اس طرف لوٹا دیا گیا کہ جن چیزوں کی بیع جائز و درست ہے ان پر ہی زکوۃ وصول کی جائے مندرجہ روایات شاہد ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔

روایات جابرؓ۔

۳۰۲۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَرْصِ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ هَلَكَ الثَّمَرُ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ مَالَ أَخِيْهِ بِالْبَاطِلِ) . فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ . وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الزَّكَاةَ تَجِبُ فِيْ أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ مِنْهَا : الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَالثِّمَارُ الَّتِيْ تُخْرِجُهَا الْأَرْضُ وَالنَّخْلُ وَالشَّجَرُ وَالْمَوَاشِي السَّائِمَةُ . فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ عَلٰى مَالِهِ وَهُوَ ذَهَبٌ أَوْ فِضَّةٌ أَوْ مَاشِيَةٌ سَائِمَةٌ فَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ الْمُصَدِّقُ عَلٰى مَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْبِيَاعَاتُ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ . أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ دَرَاهِمِهِ الزَّكَاةُ فَبَاعَ ذٰلِكَ مِنْهُ الْمُصَدِّقُ بِذَهَبٍ نَسِيْئَةً أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ . كَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ مِنْهُ بِذَهَبٍ ثُمَّ فَارَقَهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ . وَكَذٰلِكَ لَوْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ مَاشِيَتِهِ الزَّكَاةُ ثُمَّ سَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ الْمُصَدِّقُ بِبَدَلٍ مَجْهُوْلٍ أَوْ بِبَدَلٍ مَعْلُوْمٍ إِلٰى أَجَلٍ مَجْهُوْلٍ فَذٰلِكَ كُلُّهُ حَرَامٌ غَيْرُ جَائِزٍ . فَكَانَ

كُلُّ مَا حَرُمَ فِي الْبِيَاعَاتِ فِي بَيْعِ النَّاسِ ذٰلِكَ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ، قَدْ دَخَلَ فِيْهِ حُكْمُ الْمُصَدِّقِ فِي بَيْعِهِ إِيَّاهُ مِنْ رَبِّ الْمَالِ الَّذِيْ فِيْهِ الزَّكَاةُ الَّتِيْ يَتَوَلَّى الْمُصَدِّقُ أَخْذَهَا مِنْهُ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ فِي الْأَمْوَالِ الَّتِيْ وَصَفْنَا، كَانَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الثِّمَارِ .لَكِمَا لَا يَجُوْزُ بَيْعُ رُطَبٍ بِتَمْرٍ نَسِيئَةً فِي غَيْرِ مَا فِيْهِ الصَّدَقَاتُ، فَكَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فِيْمَا فِيْهِ الصَّدَقَاتُ، فِيْمَا بَيْنَ الْمُصَدِّقِ، وَبَيْنَ رَبِّ الْمَالِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ أَيْضًا إِلَى مَا صَرَفْنَا إِلَيْهِ الْآثَارَ الْمَرْوِيَّةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا .فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۰۲۶: ابوالزبیر نے جابرؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خرص سے منع فرمایا اور فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر پھل برباد ہو جائے کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے بھائی کا مال ناجائز ذریعہ سے کھاؤ۔ یہ تو آثار کے انداز سے اس باب کی وضاحت ہے۔ باقی غور وفکر کے طور پر اس کا حکم اس طرح ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ زکوٰۃ مختلف اشیاء میں لازم ہوتی ہے۔ان میں سونا' چاندی' پھل جو زمین سے (غلہ جات کی صورت میں) نکلیں۔ کھجور اور دیگر پھل اور چرنے والے مویشی وغیرہ۔اس پر سب کا اجماع ہے کہ اگر کسی شخص پر اس کے مال میں جب کہ وہ سونا' چاندی' چرنے والے جانور ہوں اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو ایسی چیز اس کے بدلے میں دے جس کی بیع جائز نہیں تو یہ مصدق کو جائز نہیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اگر کسی آدمی کے دراہم میں زکوٰۃ لازم ہوتی ۔زکوٰۃ لینے والے نے اس سے سونے کے بدلے ادھار خرید لی۔ تو یہ بھی جائز نہیں۔اسی طرح اگر اس نے اسے سونے کے بدلے خرید لیا۔ پھر قبضہ سے پہلے جدا ہو گئے تو یہ بھی جائز نہیں اسی طرح اگر اس کے مویشیوں میں زکوٰۃ لازم ہوتی۔ پھر عامل نے اس کو بدل نامعلوم جو نامعلوم مدت کے لئے ہے اس کو دے دیا یہ سب حرام اور ناجائز صورتیں ہیں تو ہر وہ چیز کو جس کا لوگوں کو باہمی خرید وفروخت کرنا حرام ہے۔تو صدقہ وصول کرنے والا اس مال کے مالک سے جس میں زکوٰۃ لازم ہوئی اور یہ مصدق اس کی وصول کا ذمہ دار بنا وہ چیز بھی اسی حکم میں شامل ہے۔ پس جب یہ باتیں جن کا تذکرہ ہوا اموال مذکور کے سلسلہ میں اسی طرح ہیں۔تو نظر کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ پھلوں کا حکم بھی اسی طرح ہو۔ پس جس طرح تر کھجور کو پختہ کھجور کے بدلے صدقات کے علاوہ مواقع میں ادھار فروخت نہیں کیا سکتا۔ بالکل اسی طرح وہ اموال جن میں صدقات ہیں صدقہ وصول کرنے والے اور مال کے مالک کے مابین ان کی فروخت درست نہیں۔ اس باب میں نظر کا یہی تقاضا ہے۔ یہ لوٹ کر مضمون وہی بن گیا جس کا تذکرہ آثار مرویہ میں کیا گیا ہے۔ہم انہی کو اختیار کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۹٤/۳۔

گویا آثار سے ہم نے اپنے مؤقف کو ثابت کر دیا کہ زکوٰۃ کٹائی کے بعد وصول کی جائیگی اب ہم دلیل عقلی پیش کرتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

زکوٰۃ مختلف چیزوں میں فرض ہوتی ہے مثلاً سونا' چاندی' زمینی پیداوار پھل' غلہ' درخت' چرنے والے مویشی وغیرہ اس میں سب کا اتفاق ہے کہ جس مال میں جو چیز لازم ہو وہی عامل کو دے اور جن میں بیع جائز نہ ہو وہ دینا جائز نہیں ذرا غور فرمائیں کہ اگر دراہم میں زکوٰۃ لازم ہوئی ہو مصدق نے سونے کے بدلے ادھار اس کو بیچ دیا تو یہ جائز نہیں اور اگر اس نے اسی طرح خرید لیا پھر قبضہ سے پہلے جدا ہو گیا تب بھی جائز نہیں اسی طرح اگر مواشی کی زکوٰۃ لازم ہوئی پھر اس نے مصدق کے سپرد کر دیئے مگر رقم ملے نہ کی یا رقم تو معلوم تھی مگر مدت نامعلوم تھی یہ سب صورتیں حرام ہیں حاصل یہ ہوا کہ عقد بیع میں جو جہالت حرام اور ناجائز ہے وہی مقدار زکوٰۃ اور مقدار عشر میں بھی حرام اور ناجائز ہے اور جس طرح بیع سلم میں مسلم فیہ کی مقدار کا نامعلوم ہونا جائز نہیں اسی طرح مقدار زکوٰۃ اور عشر کی ناواقفی ناجائز ہے فلہٰذا نامعلوم مقدار کا عوض جائز نہیں جیسا سابقہ مثالوں سے معلوم ہو چکا۔

اس سے ثابت ہوا کہ بیع کے سلسلہ میں جو جہالت جائز نہیں وہی زکوٰۃ وعشر کے سلسلہ میں بھی جائز نہیں جس طرح تمام اموال میں بیع کے موقع پر بدل یا مدت کی جہالت اس کی درستی کو مانع ہے اسی طرح زمین کی پیداوار اور درختوں کے پھلوں کی زکوٰۃ وعشر میں جہالت اس کی درستی کے خلاف اور اس کو ناجائز قرار دیتی ہے پس خرص کو معیار قرار دے کر حتمی زکوٰۃ وعشر کا فیصلہ درست نہیں ہوگا۔

ہمارے علماء ثلاثہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔

نوٹ: اس بات میں امام طحاویؒ نے تطبیق کی جو شکل ذکر فرمائی اس سے تمام روایات اپنے اپنے مقام پر درست رہتی ہیں کہ خرص تو رطب کی صورت میں ہوگا اور اسی لئے ثلث یا ربع مزارع کو چھوڑا جائے گا توڑنے اور کٹنے کے بعد تو تمام کی زکوٰۃ وصول کی جائے گی۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مِقْدَارِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر

خلاصۃ الباب: صدقۃ الفطر کی مقدار تمام اشیاء میں گندم اور آٹے کے علاوہ مکمل ایک صاع ہے مثلاً کھجور' کشمش' جو' جوار وغیرہ گندم و آٹا کے متعلق اختلاف ہے۔

نمبر ①: امام مالک و شافعی رحمہم اللہ کے نزدیک گندم و آٹا میں ایک صاع لازم ہے۔

نمبر ②: احناف اور جمہور فقہاء گندم اور اس کے آٹے سے نصف صاع ہے اور امام ابوحنیفہ کے ہاں تو کشمش میں بھی نصف صاع ہے امام احمد کا قول بھی یہی ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل:

گندم اور آٹا میں بھی دیگر اشیاء کی طرح ایک صاع لازم ہے ان میں تفاوت نہ ہوگا۔
دلیل یہ روایات ہیں:

۳۰۲۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ عَنْ (أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنَّا نُعْطِيْ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ).

۳۰۲۷: عیاض بن عبداللہ بن سعید نے ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ ہم صدقۃ الفطر رمضان میں طعام سے ایک صاع اور کھجور' جو اور پنیر میں سے ایک ایک صاع دیا کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب ۷۵' مسلم فی الزکاۃ نمبر ۱۷۔

۳۰۲۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ (أَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ : كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ).

۳۰۲۸: عیاض بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے ابوسعیدؓ کو فرماتے سنا کہ ہم طعام یا جو یا کھجور یا پنیر یا کشمش سے ایک ایک صاع صدقۃ الفطر نکالتے تھے۔

۳۰۲۹ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ : ثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ (أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِمَّا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ وَإِمَّا صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا فَكَانَ فِيْمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ فَقَالَ أَدُّوْا مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ).

۳۰۲۹: عیاض بن عبداللہ بن سعد نے ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں صدقۃ الفطر گندم یا کھجور یا جو یا کشمش یا پنیر میں سے ایک ایک صاع نکالا کرتے تھے ہم اسی طرح نکالتے رہے یہاں تک کہ امیر معاویہؓ حج یا عمرہ کے لئے آئے تو انہوں نے لوگوں سے کہا تم شام کی گندم کے دو مد دیا کرو وہ جو کے ایک صاع کے برابر ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکاۃ باب ۲۰' نمبر ۱۶۱٦' ابن ماجہ فی الزکاۃ باب ۲۱' نمبر ۱۸۲۹۔

۳۰۳۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضٍ فَذَكَرَ

بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۰۳۰: داؤد بن قیس نے عیاض بن عبداللہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۰۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: أَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: ثَنَا دَاوُدُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَزَادَ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ (أَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُ).

۳۰۳۱: عثمان بن عمر نے داؤد سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں تو اب تک اسی طرح گندم کا بھی ایک ہی نکالتا ہوں جیسا پہلے نکالتا تھا۔

۳۰۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ (: كَانُوْا فِيْ صَدَقَةِ رَمَضَانَ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ أَقِطٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ زَبِيْبٍ قُبِلَ مِنْهُ.)

۳۰۳۲: عیاض نے ابوسعیدؓ سے روایت کی ہے کہ صدقۃ الفطر میں جو شخص جو کا صاع لاتا اس سے قبول کر لیا جاتا اور جو پنیر کا صاع لاتا وہ اس سے قبول کر لیا جاتا اور کھجور کا صاع لاتا تو اس سے قبول کر لیا جاتا اور جو کشمش کا صاع لاتا وہ اس سے قبول کر لیا جاتا۔

۳۰۳۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ح.

۳۰۳۳: ربیع المؤذن نے شعیب بن لیث سے نقل کی ہے۔

۳۰۳۴: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَا: ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ (أَبَا سَعِيْدٍ قَالَ إِنَّمَا كُنَّا نُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعَ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ فَلَمَّا كَثُرَ الطَّعَامُ فِيْ زَمَنِ مُعَاوِيَةَ جَعَلُوْهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ).

۳۰۳۴: عیاض بن عبداللہ نے بیان کیا کہ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم کھجور کا ایک صاع اسی طرح جو، پنیر کا ایک ایک صاع نکالتے تھے اس کے علاوہ نہ نکالتے تھے جب گندم امیر معاویہ کے زمانے میں زیادہ ہوئی تو لوگوں نے گندم کے دو مد مقرر کر دیے۔

تخریج: بخاری فی الزکاۃ نمبر ۷۶۔

۳۰۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ: ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ (عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ:

لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ .فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ ؟ فَقَالَ : لَا، تِلْكَ قِيْمَةُ مُعَاوِيَةَ، لَا أَقْبَلُهَا، وَلَا أَعْمَلُ بِهَا) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ، فَقَالُوْا فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الْحِنْطَةِ، أَعْطَاهَا صَاعًا، وَكَذٰلِكَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنَ الشَّعِيْرِ، أَوِ التَّمْرِ، أَوِ الزَّبِيْبِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : يُعْطِىْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ، نِصْفَ صَاعٍ، وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ مِنَ الْأَصْنَافِ الَّتِىْ ذَكَرْنَا، صَاعًا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى، أَنَّ حَدِيْثَ أَبِىْ سَعِيْدٍ الَّذِىْ احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ، إِنَّمَا فِيْهِ إِخْبَارٌ عَمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ كَانُوْا يُعْطُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ مَا عَلَيْهِمْ، وَيَزِيْدُوْنَ فَضْلًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ .وَقَدْ رُوِىَ عَنْ غَيْرِ أَبِىْ سَعِيْدٍ فِى الْحِنْطَةِ، خِلَافُ مَا رُوِىَ عَنْ أَبِىْ سَعِيْدٍ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ .ح .

۳۰۳۵: عیاض بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوسعید الخدریؓ سے سنا جبکہ ان سے صدقۃ الفطر کا سوال ہوا کہ میں تو آج بھی وہی نکالتا ہوں جو جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نکالا کرتا تھا وہ کھجور' جو' کشمش' پنیر ہر ایک میں سے ایک ایک صاع ہے ایک آدمی نے کہا یا گندم کے دو مد؟ تو آپ نے فرمایا نہیں یہ معاویہ نے قیمت لگائی ہے میں اس کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی میں اس پر عمل کروں گا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علما کی ایک جماعت نے ان آثار کو اختیار کرتے ہوئے کہا جو شخص صدقۃ الفطر گندم سے ادا کرنا چاہے تو وہ گندم کا ایک صاع اور جو یا کھجور اور کشمش دینا چاہیے تو وہ بھی اسی قدر ہوں گے۔مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ گندم سے نصف صاع صدقۃ الفطر دے اور جو وغیرہ سے پورا صاع ادا کرے۔قول اول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی جس روایت سے استدلال کیا اس میں تو اس بات کی اطلاع ہے جو وہ دیا کرتے تھے اور اس میں یہ کہنا ممکن ہے کہ وہ اس میں سے وہ بھی دیتے تھے جو ان پر لازم تھا اور کچھ زائد اپنے طور پر دیتے ہوں اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام سے گندم کے متعلق اس کے خلاف روایت وارد ہے۔ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ گندم' پنیر' کشمش' جو ان میں سے ہر چیز کا ایک صاع صدقۃ الفطر میں دیا جائے گا کسی چیز میں باہمی تفاوت نہیں ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

گندم سے نصف صاع اور بقیہ تمام چیزوں سے ایک صاع دیا جائے گا۔

روایت ابوسعیدؓ سے استدلال کا جواب: حضرت ابوسعید الخدریؓ والی روایت میں جو مقدار مذکور ہے وہ صحابہ کرام کے عمل کو ظاہر کرتی ہے صحابہ کرام اس لازم مقدار کے علاوہ بھی دیتے ہوں گے جو ان پر لازم تو نہ تھا مگر تبرعاً دیتے تھے اور ابوسعیدؓ سے گندم سے متعلق اس کے خلاف روایت وارد ہے وہ وہی روایت ہے جس کو ربیع موذن نے اسد سے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے نمبر ۳۰۳۹۔

مستدلات فریق ثانی:

۳۰۳۶ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ .وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ' عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ' عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ' (عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' قَالَتْ كُنَّا نُؤَدِّيْ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ).

۳۰۳۶: فاطمہ بنت المنذر نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدقۃ الفطر گندم کے دو مد نکالا کرتے تھے۔

۳۰۳۷ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَا : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ' أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِيْ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تُخْرِجُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِهَا' الْحُرِّ مِنْهُمْ وَالْمَمْلُوْكِ' مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ' أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ بِالْمُدِّ' أَوْ بِالصَّاعِ الَّذِيْ يَتَبَايَعُوْنَ بِهِ).

۳۰۳۷: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنے گھر کے آزاد و غلام کی طرف سے گندم کے دو مد یا کھجور کا ایک صاع دیتے تھے یہ ادائیگی اس مد یا صاع کے ذریعہ ہوتی جس سے وہ تجارت میں کام لیتے تھے۔

۳۰۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ' قَالَ : ثَنَا سَلَامَةُ' عَنْ عَقِيْلٍ' عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ (أَسْمَاءَ' قَالَتْ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ .) فَهٰذِهٖ أَسْمَاءُ تُخْبِرُ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' زَكَاةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ .وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنُوْا يَفْعَلُوْنَ هٰذَا إِلَّا بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' لِأَنَّ هٰذَا لَا يُؤْخَذُ -حِيْنَئِذٍ -إِلَّا مِنْ جِهَةِ تَوْقِيْفِهٖ إِيَّاهُمْ عَلٰى مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ .فَتَصْحِيْحُ مَا رُوِيَ عَنْ أَسْمَاءَ ' وَمَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، أَنْ يُجْعَلَ مَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ عَلٰى مَا

ذَكَرَتْ (يَعْنِيْ أَسْمَاءَ) هُوَ الْفَرْضَ، وَمَا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ زِيَادَةً عَلٰى ذٰلِكَ، هُوَ تَطَوُّعٌ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ،

۳۰۳۸: عروہ نے اسماءؓ سے روایت کی ہے کہ ہم صدقۃ الفطر جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو مد نکالتے تھے۔ یہ حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ بتلا رہی ہیں کہ صحابہ کرام زمانہ نبوت میں صدقۃ الفطر گندم کے دو مد ادا کرتے تھے اور یہ بات ناممکن ہے کہ صحابہ کرام یہ عمل جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کے بغیر کرتے ہوں۔ کیونکہ اسوقت یہ آپ ﷺ سے حاصل کر کے جوان پر واجب ہوتا وہ کرتے تھے۔ پس حضرت اسماء اور حضرت ابوسعید ؓ کی روایات کی تصحیح اسی طرح ممکن ہے کہ حضرت ابوسعید والی روایت میں مذکورہ مقدار کو نفل پر محمول کیا جائے اور حضرت اسماء ؓ والی روایت کو فرضی صدقہ پر محمول کریں اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

حاصل روایات: یہ اسماء بنت ابی بکرؓ بتلا رہی ہیں کہ وہ زمانہ نبوت میں صدقۃ الفطر گندم سے دو مد نکالا کرتے تھے یہ بات ناممکن ہے کہ وہ اپنی مرضی سے نکالتے ہوں کیونکہ صدقۃ الفطر توقیفی ہے اجتہادی نہیں۔

تطبیق:

حضرت اسماءؓ اور ابوسعید خدریؓ کی روایات میں موافقت کی صورت یہ ہے کہ اسماءؓ نے جو ذکر کیا یہ مقدار فرض ہے اور ابو سعیدؓ کی روایت میں جس کا تذکرہ ہے وہ تبرعا اور تطوعا ہے۔

اس کی دلیل ابوبکرہؓ کی روایت ہے۔

۳۰۳۹ :قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلٰى أَبِيْ سَعِيْدٍ : أَنِ ابْعَثْ إِلَيَّ بِزَكَاةِ رَقِيْقِكَ .فَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ لِلرَّسُوْلِ : إِنَّ مَرْوَانَ لَا يَعْلَمُ، إِنَّمَا عَلَيْنَا أَنْ نُعْطِيَ لِكُلِّ رَأْسٍ، عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ .فَهٰذَا أَبُوْ سَعِيْدٍ، قَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا، بِمَا عَلَيْهِ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ، عَنْ عَبِيْدِهٖ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَأَنَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِمَّا زَادَ عَلٰى ذٰلِكَ، كَانَ اخْتِيَارًا مِنْهُ، وَلَمْ يَكُنْ فَرْضًا .وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا فَرَضَهُ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ، مُوَافَقَةً لِهٰذَا أَيْضًا .

۳۰۳۹: یونس نے حسن سے نقل کیا کہ مروان نے ابوسعیدؓ کی طرف پیغام بھیجا کہ اپنے غلام کی زکوۃ فطر بھیج دو تو ابو سعیدؓ نے قاصد کو کہا مروان کو علم نہیں ہمارے ذمہ لازم ہے کہ ہم ہر شخص کی طرف سے صدقۃ الفطر گندم کا ایک صاع یا نصف صاع گندم ادا کریں۔ یہ حضرت ابوسعید ؓ ہیں جو یہ بتاتے ہیں کہ ان پر غلام کا صدقہ فطر کتنی مقدار میں ہے۔ یہ بھی تو اس بات پر دلیل ہے۔ جو کچھ ان سے زیادہ دینے کے بارے میں مروی ہے تو وہ ان کی اختیار بات تھی ان پر فرض نہ تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ اور اس کے موافق جناب رسول اللہ سے روایات بھی آتی ہیں ذیل

میں ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: اس روایت میں تو ابو سعیدؓ نے زکوٰۃ فطر گندم سے نصف صاع بتلایا ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ فریق اوّل کی نقل کردہ روایات میں فرض سے زائد بطور تطوع اور تبرع دیا گیا ہے وہ فرض مقدار نہیں ہے اس کی موافقت میں روایات وارد ہیں۔

صدقۃ الفطر کے وجوب کی روایات۔

۳۰۴۰ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَارِمٌ .ح .

۳۰۴۰: ابراہیم بن مرزوق نے عارم سے روایت نقل کی ہے۔

۳۰۴۱ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ : فَعَدَلَهُ النَّاسُ بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ) .

۳۰۴۱: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام کی طرف سے جو کا ایک صاع کھجور کا ایک صاع مقرر کیا لوگوں نے اس کا معادلہ دو مد گندم سے کر لیا۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب۷۷/۷۶ مسلم فی الزکاۃ ۱۵/۱۴ ابو داؤد فی الزکاۃ باب ۲۰ نمبر ۱۶۱۱ ترمذی فی الزکاۃ باب ۳۵ نمبر ۶۷۶ ابن ماجہ فی الزکاۃ باب ۲۱ نمبر ۱۸۲۶۔

۳۰۴۲ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۰۴۲: نافع نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۰۴۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ .

۳۰۴۳: نافع نے ابن عمر ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۰۴۴ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا : ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ التَّعْدِيْلَ .

۳۰۴۴: نافع نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی البتہ تعدیل کا تذکرہ نہیں ہے۔

۳۰۴۵ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ . ح .

۳۰۴۵: ابن وہب سے خبر دی کہ مالک نے ہمیں خبر دی ہے۔

۳۰۴۶ :وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَأُنْثٰى، مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ) .

۳۰۴۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ لفظ مختلف ہیں: عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ وَأُنْثٰى، مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کے الفاظ زائد ہیں۔

تخریج : روایت ۳۰۴۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۳۰۴۷ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ طَارِقٍ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، عَلٰى كُلِّ إِنْسَانٍ، ذَكَرٍ حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ، مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .) قَالَ : وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ (فَجَعَلَ النَّاسُ عَدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ) . فَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (فَجَعَلَ النَّاسُ عَدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ) إِنَّمَا يُرِيْدُ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ يَجُوْزُ تَعْدِيْلُهُمْ، وَيَجِبُ الْوُقُوْفُ عِنْدَ قَوْلِهِمْ .فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ مِثْلُ ذٰلِكَ فِيْ كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ، أَنَّهُ قَالَ لِيَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ (إِنِّيْ أَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَ أَقْوَامًا شَيْئًا، ثُمَّ يَبْدُوْ لِيْ فَأَفْعَلُ، فَإِذَا رَأَيْتَنِيْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَأَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ، كُلُّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيْرٍ) . وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى، مِنْ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ، وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ أَيْضًا، وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ، أَنَّهَا مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ أَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُمْ هُمَ الْمُعَدِّلُوْنَ لِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْحِنْطَةِ، بِالْمِقْدَارِ مِنَ الشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا، وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ إِلَّا بِمُشَاوَرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْمَاعِهِمْ لَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .فَلَوْ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ لَنَا فِيْ مِقْدَارِ مَا يُعْطٰى مِنَ الْحِنْطَةِ فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ إِلَّا هٰذَا التَّعْدِيْلُ، لَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -حُجَّةً عَظِيْمَةً فِيْ ثُبُوْتِ ذٰلِكَ الْمِقْدَارِ مِنَ الْحِنْطَةِ، وَأَنَّهُ نِصْفُ صَاعٍ .فَكَيْفَ وَقَدْ رُوِيَ -مَعَ ذٰلِكَ -عَنْ أَسْمَاءَ، أَنَّهَا كَانَتْ

تُخْرِجُ ذٰلِكَ الْمِقْدَارَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا .ثُمَّ قَدْ رُوِىَ فِىْ غَيْرِ هٰذِهِ الْاٰثَارِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ اَيْضًا .فَمِنْ ذٰلِكَ.

۳۰۴۷: نافع نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ فطر کھجور سے ایک صاع اور ایک صاع جو ہر انسان آزاد و غلام پر مسلمانوں میں سے فرض کی۔ عبداللہ کہا کرتے تھے کہ لوگوں نے اس کے بدلے دو مد گندم مقرر کر لی۔ پس ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول فجعل الناس عدلہ مدین من حنطۃ' الناس سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کا اسے برابر ٹھہرانا جائز ہے اور ان کے قول پر رک جانا ضروری ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کفارہ قسم کے سلسلہ میں اسی طرح کا قول منقول ہے۔ کہ انہوں نے یسار بن نمیر کو فرمایا کہ میں قسم اٹھا لیتا ہوں کہ بعض لوگوں کو کچھ نہ دوں گا۔ پھر میرے سامنے یہ بات آتی ہے کہ مجھے ان کو دینا چاہیے تو ان کو دیتا ہوں۔ پس جب تم مجھے ایسا کرتے ہوئے پاؤ تو میری طرف سے دس مساکین کو کھانا کھلا دو کہ ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو دو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح کی روایت آئی ہے جس کو اپنے موقعہ پر ہم اپنی اس کتاب میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ اور حضرت عمر اور حضرت ابوبکر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے صدقۃ الفطر کے متعلق اسی طرح کی روایت آئی ہے کہ اس کی مقدار گندم سے نصف صاع ہے۔ یہ روایات عنقریب ہم اسی باب میں ذکر کریں گے۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ وہ گندم کی اس مقدار کو جو اور کھجور کے برابر قرار دینے والے تھے جس کا ہم نے تذکرہ کیا اور وہ ایسا اصحاب رسول اللہ ﷺ کے مشورے اور اتفاق سے کرتے تھے۔ پس اگر گندم کی اس مقدار کے متعلق صدقۃ الفطر میں کھجور وغیرہ کے متعلق برابری کی یہی روایات ہوتیں۔ تو دلیل کے لئے کافی تھیں کہ وہ مقدار نصف صاع ہے۔ مگر اس کے ساتھ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت موجود ہے کہ وہ زمانہ نبوت میں یہی مقدار دیتی تھیں۔ پھر اس سلسلہ اور بھی آثار جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق مروی ہیں جن میں بعض ذیل میں ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کا مطلب الناس سے اصحاب رسول اللہ ﷺ مراد ہیں جن کی تعدیل درست ہے ان کے قول پر اکتفا لازم ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کفارہ قسم میں مروی ہے کہ انہوں نے یسار بن نمیر کو فرمایا میں بعض اوقات یہ قسم اٹھاتا ہوں کہ بعض لوگوں کو کچھ نہ دوں پھر میرے سامنے کوئی بات آتی ہے تو میں کر دیتا ہوں جب میں دیکھتا ہوں کہ میں نے اپنی قسم کے خلاف کر دیا تو میں دس مساکین کو کھانا کھلا دیتا ہوں ہر مسکین کو نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا جو دیتا ہوں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت وارد ہے جس کو ہم اپنے مقام پر اس کتاب میں ذکر کریں گے (ان شاء اللہ) اور ابوبکر و عمر عثمان رضی اللہ عنہم سے صدقۃ الفطر میں منقول ہے کہ وہ گندم سے نصف صاع ہے آئندہ ذکر کریں گے۔

اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم کے متعلق جو اور کھجور کے مقابلے میں تعدیل والی بات وہ مشورہ سے ہوئی اور اس پر صحابہ کرام کا اجماع ہوا اگر اور کوئی روایت نہ بھی ہوتی یہ اجماع صحابہ کرام ہمارے لئے کافی حجت تھا اور یہ گندم کے نصف صاع صدقۃ الفطر ہونے میں عظیم حجت ہے اس اجماع کے ساتھ حضرت اسماءؓ کی روایت گزری کہ ہم نصف صاع گندم صدقہ فطر میں

جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ادا کیا کرتے تھے اس کے علاوہ بھی ایسے آثار موجود ہیں جو اس بات کو صراحت سے ثابت کرتے ہیں۔

تائیدی آثار وروایات ملاحظہ ہوں جن میں تین مرفوع سات موقوف ہیں۔

۳۰۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صَاعٌ مِنْ بُرٍّ، أَوْ قَمْحٍ، عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ، حُرٍّ، أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ، وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ، فَيَرُدُّ عَلَيْهِ مِمَّا أَعْطَى .

۳۰۴۸: زہری نے ثعلبہ بن ابی صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کی طرف سے خواہ وہ آزاد ہو یا غلام مرد ہو یا عورت۔ جو غنی ہیں ان کا تزکیہ ہو جائے گا اور فقیر کو اللہ تعالیٰ جو اس نے دیا ہے لوٹا دے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکاۃ باب ۲۱، نمبر ۱۶۱۹۔

۳۰۴۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صَغِيرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَدُّوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَالَ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ، غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ) .

۳۰۴۹: زہری نے ثعلبہ نے ابی صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقۃ الفطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا آدھا صاع گندم ہر انسان کی طرف سے ادا کرو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مالدار ہو یا فقیر۔

۳۰۵۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (زَكَاةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ، صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُهُ) .

۳۰۵۰: زہری نے عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ صدقۃ الفطر ہر آزاد و غلام، مرد و عورت، بچے بوڑھے مالدار و فقیر کی طرف سے کھجور کا ایک صاع اور گندم کا نصف صاع ادا کرو۔

معمر کا قول:

معمر کہتے ہیں کہ مجھے زہری سے یہ بات پہنچی ہے کہ وہ اس کو مرفوع بیان کرتے تھے۔

۳۰۵۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : قَالَ اللَّيْثُ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَعُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ (، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ) .

۳۰۵۱: ابن شہاب نے سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صدقۃ الفطر گندم کے دو مد مقرر کیے ہیں۔

۳۰۵۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۰۵۲: عبداللہ بن یوسف نے لیث سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا۔

۳۰۵۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ قَالَ : أَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهٗ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يَقُوْلُوْنَ : (أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ بِمُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ .)

۳۰۵۳: ابن شہاب نے نقل کیا ہے کہ سعید بن المسیب کہا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ صدقۃ الفطر کھجور کا ایک صاع یا دو مد گندم کے ادا کیے جائیں گے۔

۳۰۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَتَبَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ قَالُوْا : (أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ بِصَاعٍ مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ) .

۳۰۵۴: ابن شہاب نے سعید بن المسیب اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عقبہ اور قاسم و سالم ان تمام سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صدقۃ الفطر کے متعلق حکم فرمایا کہ جو کا ایک صاع یا گندم کے دو مد ادا کیے جائیں۔

۳۰۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۰۵۵: ابن شہاب نے سعید اور عبیداللہ اور قاسم سالم سے نقل کیا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کا ارشاد اس

طرح بیان فرمایا ہے۔

۳۰۵۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ (سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ : كَانَتِ الصَّدَقَةُ تُعْطٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ .) فَقَدْ جَاءَ تْ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِنْطَةِ، بِمِثْلِ مَا عَدَلَهُ النَّاسُ بَعْدَهُ، وَأَبُوْ سَعِيْدٍ، فَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ رَأْيِهِ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ، وَلَمْ يُخَالِفْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ قَوْلِهٖ (تِلْكَ قِيْمَةُ مُعَاوِيَةَ، لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا) لِأَنَّهٗ فِيْ ذٰلِكَ، لَمْ يُنْكِرِ الْقِيْمَةَ، وَإِنَّمَا أَنْكَرَ الْمُقَوِّمَ .فَهٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ، وَقَدْ ذَكَرْنَا بَعْضَ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ .

۳۰۵۶: عبدالخالق شیبانی نے سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر' عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں نصف صاع گندم سے دیا جاتا تھا۔ گندم کے متعلق یہ روایات جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہوتی ہیں یہ اسی طرح ہیں جیسا کہ آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے برابری قائم کی اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی رائے بھی اس کے موافق موجود ہے۔ اور وہ قول اس کے مخالف نہیں جو حضرت عیاض بن عبداللہ نے ان سے نقل کیا ہے کہ "**تلك قيمة معاويه لا اقبلها ولا اعمل بها**" کہ یہ معاویہ نے قیمت مقرر کی ہے میں اس کو نہ قبول کرتا ہوں اور نہ اس پر عمل کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے اس قیمت کا انکار نہیں کیا بلکہ قیمت لگانے والے کا انکار کیا۔ صدقۃ الفطر کے متعلق تو یہ بات آپ ﷺ سے مروی ہے۔ حضرت ابوبکر' عمر و عثمان رضی اللہ عنہم سے جو اس سلسلہ میں وارد ہوا ہے وہ بھی ہم نے ذکر کیا ہے اور ان کی مزید روایات بھی اس کی موافقت کرنے والی ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

حاصل روایات و آثار: گندم کے متعلق مندرجہ بالا روایات جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے یہ اسی طرح ہیں جس طرح کہ فریق اوّل کی تعدیل والی روایات ہیں بلکہ حضرت ابوسعیدؓ کی روایت ان کے موافق موجود ہے اب رہی وہ روایت جس کو عیاض بن عبداللہ نے اس طرح بیان کیا **تلك قيمة معاويه لا اقبلها ولا اعمل بها** تو ان روایات کو سامنے رکھ کر اس کی تاویل یہ ہو سکتی ہے کہ انہوں نے قیمت کا انکار نہیں کیا بلکہ قیمت لگانے والے کا انکار کیا۔

گندم کے سلسلہ میں آثار سے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے اس کو خود کسی نے مقرر نہیں کیا یہ توقیفی چیز ہے۔

آثار وفتاویٰ جات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تائید:

۳۰۵۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ، وَهِلَالُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَا : أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ دَفَعَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاعَ بُرٍّ بَيْنَ اثْنَيْنِ .

۳۰۵۷: عاصم احول نے ابوقلابہ سے نقل کیا کہ مجھے اس نے بتلایا جس نے ابوبکرؓ کو خود دو آدمیوں کی طرف سے گندم کا ایک صاع بطور صدقۃ الفطر ادا کیا۔

۳۰۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ، قَالَ : أَنَا حَمَّادٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، قَالَ : ذَهَبْتُ أَنَا وَالْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ إِلٰى زِيَادِ بْنِ النَّضْرِ، فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : (إِنِّيْ رَجُلٌ مَمْلُوْكٌ، فَهَلْ فِيْ مَالِيْ زَكَاةٌ ؟) . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (إِنَّمَا زَكَاتُكَ عَلٰى سَيِّدِكَ، أَنْ يُؤَدِّيَ عَنْكَ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، أَوْ تَمْرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ) .

۳۰۵۸: عبداللہ بن نافع نے اپنے والد نافع سے نقل کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا صدقۃ الفطر کتنا ہے جبکہ میں غلام ہوں؟ تو آپ نے فرمایا تیرا صدقۃ الفطر تیرے آقا پر ہے کہ وہ ہر فطر کے موقعہ پر ایک صاع جو سے یا نصف صاع گندم سے ادا کرے۔

۳۰۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ صُعَيْرٍ، قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نِصْفَ صَاعٍ .

۳۰۵۹: زہری نے ثعلبہ بن ابی صُعیر سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہم گندم کا نصف صاع صدقۃ الفطر کے طور پر ادا کیا کرتے تھے۔

۳۰۶۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، قَالَ : خَطَبَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ : (أَدُّوْا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، عَنْ كُلِّ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ، حُرٍّ وَمَمْلُوْكٍ، ذَكَرٍ وَأُنْثٰى) .

۳۰۶۰: ابوقلابہ نے ابی الاشعث سے نقل کیا کہ عثمان بن عفانؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ صدقۃ الفطر کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع ہر چھوٹے بڑے' آزاد غلام مرد وعورت کی طرف سے ادا کرو۔

۳۰۶۱ :حَدَّثَنَا اَبُوْ زُرْعَةَ : عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ .فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ خَطَبَهُمْ فَقَالَ : (اَدُّوْا زَكَاةَ الْفِطْرِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرَهُ ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ .فَهٰذَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰى ذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرْنَا .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۳۰۶۱: ابوزرعہ عبدالرحمن بن عمرو دمشقی کہتے ہیں ہمیں قواریری نے اپنی اسناد سے بیان کیا کہ عثمانؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا صدقۃ الفطر گندم کے دو مد ادا کرو قواریری نے اس کے علاوہ اشیاء کا تذکرہ نہیں کیا جن کا تذکرہ ابن ابی داؤد نے کیا ہے۔ یہ حضرت ابوبکر و عمر و عثمان ﷺ ہیں کہ جن کا اس بات پر اتفاق ہے۔ جیسا ہم نے ذکر کیا اور حضرت ابن عباس ﷺ سے بھی اس کی مثل مروی ہے۔

حاصل روایات: آثار بالا سے ثابت ہوگیا کہ ابوبکر و عمر عثمان ﷺ کا اس پر اتفاق ہے کہ گندم سے صدقۃ الفطر نصف صاع ہے اور ابن عباس ﷺ کا قول بھی اس کے موافق ہے ملاحظہ ہو۔

قول ابن عباس ﷺ:

۳۰۶۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (اَمَرْتُ اَهْلَ الْبَصْرَةِ اِذْ كُنْتُ فِيْهِمْ اَنْ يُعْطُوْا عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ) وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَغَيْرِهٖ مِنَ التَّابِعِيْنَ.

۳۰۶۲: عطاء نے ابن عباس ﷺ سے نقل کیا کہ میں نے اہل بصرہ کو حکم دیا جبکہ میں وہاں مقیم (گورنر) تھا کہ وہ ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام کی طرف سے گندم دو مد بطور صدقۃ الفطر ادا کریں۔ اس کی مثل حضرت عمر بن عبدالعزیز وغیرہ تابعین ﷺ سے بھی مروی ہے۔

اقوال تابعین ﷺ سے تائید:

۳۰۶۳ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ : ثَنَا عَوْفٌ قَالَ : كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كِتَابًا فَقَرَاَهٗ عَلٰى مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ وَاَنَا اَسْمَعُ : (اَمَّا بَعْدُ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُخْرِجُوْا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ) .

۳۰۶۳: عوف بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے عدی بن ارطاۃ کی طرف لکھا اور انہوں نے وہ عمر کا خط بصرہ کے منبر پر سنایا میں ان سامعین میں موجود تھا حمد و صلاۃ کے بعد! تمام مسلمانوں کو حکم دو کہ وہ صدقۃ الفطر گندم سے

نصف صاع اور کھجور سے ایک صاع نکالیں۔

۳۰۶۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ : أَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَمُجَاهِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۳۰۶۴: منصور نے ابراہیم ومجاہد رحمہم اللہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۰۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ (فِيْ زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَى الْحِنْطَةِ وَالْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ) .

۳۰۶۵: منصور نے مجاہد سے صدقۃ الفطر کے متعلق نقل کیا ہے کہ گندم کے علاوہ ہر چیز سے ایک صاع نکالا جائے اور گندم سے نصف صاع ادا کیا جائے۔

۳۰۶۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ زَكَاةِ رَمَضَانَ قَالَ : (صَاعُ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ) .

۳۰۶۶: قتادہ نے سعید بن المسیب سے صدقۃ الفطر کے متعلق نقل کیا کہ کھجور سے ایک صاع یا گندم سے نصف صاع۔

۳۰۶۷ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أُرَاهُ عَفَّانَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فَقَالُوْا (نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ) . فَهٰذَا كُلُّ مَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَعَنْ تَابِعِيْهِمْ مِنْ بَعْدِهِمْ كُلُّهَا عَلٰى أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوَى الْحِنْطَةِ صَاعٌ . وَمَا عَلِمْنَا أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنَ التَّابِعِيْنَ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُخَالِفَ ذٰلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ صَارَ إِجْمَاعًا فِيْ زَمَنِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِلٰى زَمَنِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ . ثُمَّ النَّظَرُ أَيْضًا قَدْ دَلَّ ذٰلِكَ وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهَا مِنَ الشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ صَاعٌ . فَنَظَرْنَا فِيْ حُكْمِ الْحِنْطَةِ فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ تُؤَدّٰى عَنْهَا التَّمْرُ وَالشَّعِيْرُ كَيْفَ هُوَ ؟ فَوَجَدْنَا كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ الْإِطْعَامَ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأَصْنَافِ أَيْضًا ثُمَّ اخْتُلِفَ فِيْ مِقْدَارِهَا مِنْهَا . فَقَالَ قَوْمٌ مِقْدَارُ ذٰلِكَ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِنَ الْحِنْطَةِ مُدٌّ مِثْلُ نِصْفِ ذٰلِكَ . وَقَالَ آخَرُوْنَ : بَلْ هُوَ مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ وَمِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ صَاعٌ . وَكُلُّهُمْ قَدْ عَدَلَ الْحِنْطَةَ بِمِثْلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ فَكَانَ

النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ، إِذَا كَانَتْ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعًا مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيْرِ، أَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْحِنْطَةِ مِثْلُ نِصْفِ ذٰلِكَ، وَهُوَ نِصْفُ صَاعٍ. فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا، وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا جَاءَتْ بِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۰۶۷: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حکم اور حماد اور عبدالرحمٰن بن القاسم تینوں سے صدقۃ الفطر کے متعلق دریافت کیا تو سب کا جواب یہ تھا کہ گندم سے نصف صاع نکالا جائے گا۔ یہ تمام روایات باب جن کو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد آپ کے صحابہ کرام اور ان کے بعد تابعینؒ سے نقل کیا ان سے ثابت ہوتا ہے کہ گندم کی صدقۃ الفطر میں مقدار نصف صاع ہے اور گندم کے علاوہ صاع ہے اور ہمارے علم میں کوئی صحابی رسول اللہ ﷺ اور کوئی تابعیؒ ایسا نہیں ہے جس نے اس کے خلاف روایت کی ہو۔ پس کسی کو جائز نہیں کہ وہ اس کی مخالفت کرے کیونکہ خلفاء اربعہ ؓ کے زمانہ میں اس پر اجماع رہا اور تابعین کے زمانہ تک اسی طرح رہا۔ پھر قیاس بھی اس کا مؤید ہے وہ اس طرح کہ ہم جانتے ہیں کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جو اور کھجور کی مقدار فطر ایک صاع ہے۔ پھر ہم نے ان چیزوں میں گندم کا حکم معلوم کیا جن میں جو اور کھجور دی جاتی ہے کہ ان کی کیفیت کیا ہے۔ ہم نے یہ بات پائی کہ قسم کے کفارات میں انہی اقسام سے کھانا کھلانے کا حکم ہے۔ پھر اس کی مقدار میں اختلاف ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی مقدار کھجور اور جو سے نصف صاع اور گندم سے اس کا نصف یعنی ایک مد ہے۔ مگر دوسرے حضرات کا کہنا ہے کہ گندم سے صرف نصف صاع اور بقیہ اشیاء سے کامل صاع ہے۔ ان تمام نے گندم کے مقابلے میں دوگنا کھجور اور جو مقرر کیے ہیں۔ تو غور وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ جب صدقۃ الفطر کھجور اور جو سے ایک صاع ہے تو گندم اس کا نصف یعنی نصف صاع ہو۔ اس باب میں قیاس اسی کو چاہتا ہے۔ اور آثار مذکورہ بھی اس کے مؤید ہیں اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف، محمد ؒ کا قول بھی یہی ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

حاصل روایات: اس باب میں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مرفوع روایات اور صحابہ کرام کے آثار اور جلیل القدر تابعین کے آثار نقل کیے ہیں جو اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ گندم سے صدقۃ الفطر نصف صاع ہے جبکہ اس کے علاوہ سے ایک صاع دیا جائے گا اور یہ توقیفی ہے ہماری معلومات میں کسی صحابی رسول ﷺ اور تابعی کا قول اس کے خلاف نظر نہیں آیا۔

اب کسی کو جائز نہیں کہ وہ اس کی مخالفت کرتے ہوئے من مانی کرے اور اس پر ابوبکر و عمر و عثمان ؓ کے زمانہ میں اجماع ہو گیا اور تابعین کے زمانہ تک اس اجماع کی خلاف ورزی نظر نہیں آتی۔

اب بطریق نظر اس کو ملاحظہ کرتے ہیں تو وہ بھی اس کے عین موافق نظر آتا ہے وہ آئندہ سطور میں لکھا جاتا ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ علیہ:

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جو اور کھجور سے ایک صاع صدقۃ الفطر ہو گا مگر گندم کے متعلق اختلاف ہوا کہ اس کی مقدار

کیا ہے تو ہم نے دوسرے مواقع پر نگاہ ڈالی کہ گندم اور دوسری اشیاء باہمی موازنہ میں کس طرح استعمال کی جاتی ہیں۔

چنانچہ کفارات قسم کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے ان تمام اصناف سے طعام دینا جائز ہے پھر مقدار میں اختلاف ہوا بعض نے کہا کہ کھجور' جو تو نصف صاع اور گندم کا ایک مد وہ نصف صاع کے برابر و مماثل ہے۔

دوسروں نے کہا کہ گندم نصف صاع اور اس کے علاوہ کامل صاع دیئے جائیں گے اب اس مثال سے ظاہر ہو رہا ہے کہ سب نے گندم کو کھجور اور جو کے مقابلے نصف قرار دیا ہے پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ صدقۃ الفطر میں جب کھجور اور جو کا ایک صاع ہے تو گندم لازماً نصف صاع ہی ہونی چاہئے یہ نظر بھی آثار کے موافق و مؤید ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہ ہمارے ائمہ ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

صدقۃ الفطر کی حیثیت:

علامہ عینیؒ کے بقول شوافع و مالکیہ اور اہل ظواہر کے ہاں یہ سنت ہے مگر جمہور مالکیہ اور شوافع و حنابلہ نووی کے قول کے مطابق اس کی فرضیت کے قائل ہیں اور احناف کے ہاں یہ واجب ہے۔

وجوب صدقۃ الفطر کی حیثیت:

ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے ہاں تو جس کے پاس ایک دن رات کی خوراک موجود ہے اس پر بھی لازم ہے احناف کے ہاں ضروریات اصلیہ کے علاوہ وقتی طور پر نصاب کی مقدار صدقۃ الفطر کو لازم کر دیتی ہے نصاب نامی شرط نہیں ہے۔ صدقۃ الفطر کی مقدار اجتہادی نہیں بلکہ توقیفی ہے اگرچہ زمانہ حال میں اشیاء کی قیمتوں میں خاصا تفاوت ہے مگر اس کی مقدار جن جن اشیاء میں جو مقرر ہے وہی رہے گی صحابہ کرام نے جن ممالک پر حکمرانی کی ان میں کھجور کے مقابلے گندم کثرت سے تھی مگر انہوں نے اس مقدار میں تبدیلی نہیں کی جیسے کہ مصر وغیرہ۔

نوٹ: امام طحاویؒ نے مرفوع روایات کے علاوہ خلفاء راشدین کے فتاویٰ اور تابعین سے بطور نمونہ چار تابعین کے فتاویٰ نقل کیے ہیں جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ گندم کے نصف صاع کی مقدار صحابہ کرام اور تابعین کے زمانہ سے معروف چلی آ رہی ہے خود تجویز کردہ نہیں۔

بَابُ وَزْنِ الصَّاعِ كَمْ هُوَ؟

صاع کا وزن کتنا؟

خلاصۃ المرام: صاع کی مقدار میں اختلاف ہے جو کہ گہری نگاہ ڈالنے سے لفظی رہ جاتا ہے اس کو سامنے رکھ کر عرض کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ' محمد' ابراہیم' نخعی رحمہم اللہ کے ہاں صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔

نمبر ۲: امام ابو یوسف' شافعی و مالک' احمد رحمہم اللہ کے ہاں پانچ رطل اور ثلث رطل صاع کا وزن ہے۔

دراصل عراقی آٹھ رطل کا وزن ایک ہزار چالیس درہم کے مساوی ہے اسی طرح مدنی ۵ رطل اور ثلث کا بھی ایک ہزار چالیس درہم کے برابر وزن ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل: عراقی صاع کا وزن آٹھ رطل ہے اس سے کم زیادہ نہیں دلیل یہ روایت ہے۔

۳۰۶۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ، وَسُلَیْمَانُ ابْنُ بَکَّارٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِیُّ، قَالُوْا : ثَنَا یَعْلَی بْنُ عُبَیْدٍ، عَنْ مُوْسَی الْجُهَنِیِّ، عَنْ (مُجَاهِدٍ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰی عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَاسْتَسْقٰی بَعْضُنَا فَأُتِیَ بِعُسٍّ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا . قَالَ مُجَاهِدٌ فَحَزَرْتُهُ فِیْمَا أَحْزِرُ، ثَمَانِیَةَ أَرْطَالٍ، تِسْعَةَ أَرْطَالٍ، عَشَرَةَ أَرْطَالٍ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلٰی أَنَّ وَزْنَ الصَّاعِ ثَمَانِیَةُ أَرْطَالٍ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ، وَقَالَ : لَمْ یَشُکَّ مُجَاهِدٌ فِی الثَّمَانِیَةِ، وَإِنَّمَا شَکَّ فِیْمَا فَوْقَهَا، فَثَبَتَ الثَّمَانِیَةُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ، وَانْتَفٰی مَا فَوْقَهَا، وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ . وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : وَزْنُهُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثُ رَطْلٍ، وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِکَ أَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَقَالُوْا : هٰذَا الَّذِیْ کَانَ یَغْتَسِلُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَاعٌ وَنِصْفٌ . وَذَکَرُوْا فِیْ ذٰلِکَ مَا۔

۳۰۶۸: موسیٰ جہنی نے مجاہد سے نقل کیا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم میں سے بعض نے پانی مانگا تو انہوں نے بڑی ہنڈیا یا بڑا پیالہ منگوایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس جیسے برتن کی مقدار پانی سے غسل فرما لیتے تھے میں نے اس کو ماپا تو پیمائش میں وہ آٹھ رطل، نو رطل، دس رطل کے برابر تھا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ صاع کا وزن آٹھ رطل ہے۔ انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ امام مجاہدؒ نے اٹھ رطل میں شک ظاہر نہیں کیا البتہ زائد میں شک ظاہر کیا تو اس روایت نے آٹھ رطل کو ثابت اور زائد کی نفی کر دی۔ اس بات کو اختیار کرنے والوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ صاع کا وزن پانچ رطل اور ۱/۳ رطل ہے۔ امام ابو یوسف بھی اس قول کو اختیار کرنے والے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ آپ جس پانی سے غسل فرماتے وہ ڈیڑھ صاع تھا اور انہوں نے ذیل کی روایات ذکر کیں۔

تخریج : نسائی فی الطهارة باب۱۴۳، مسند احمد ۵/۶۔

اللغات: العس بڑی ہنڈیا یا بہت بڑا پیالہ۔

حاصل روایات: صاع کا وزن آٹھ رطل ہے جیسا اس روایت میں موجود ہے مجاہد کو نو اور دس میں شک ہے مگر آٹھ تو متعین ہے پس

صاع کا وزن آٹھ رطل ہوا۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل و جواب</u>: صاع کا وزن ۵ رطل اور ثلث رطل ہے اور یہی وہ پانی کی مقدار ہے جس سے جناب نبی اکرم ﷺ غسل فرماتے تھے اور اس کی مقدار ڈیڑھ صاع ہے جیسا ان روایات میں ہے۔

۳۰۶۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ' قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ' عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عُرْوَةَ' عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ' أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ الْفَرَقُ) .

۳۰۶۹: زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ؓ سے نقل کیا کہ میں اور جناب رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے اور وہ الفرق ہے۔

تخریج : بخاری فی الغسل باب۲' مسلم فی الحیض ۴۰/۴۱' ابو داؤد فی الطہارۃ باب۹۶' نسائی فی الطہارۃ باب۱۴۳' ۱۴۴' الغسل باب۸' دارمی فی الوضو باب۶۸' مالک فی الطہارۃ ۶۸ موطا مالک فی الطہارۃ نمبر۶۸' مسند احمد ۳۷/۱' ۱۹۹۔

۳۰۷۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ' قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عُرْوَةَ' عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ وَاحِدٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ)

۳۰۷۰: زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ؓ سے نقل کیا ہے کہ میں اور جناب رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے جس کو الفرق کہتے تھے۔

تخریج : سابقہ تخریج نمبر ۳۰۷۰ ملاحظہ ہو۔

۳۰۷۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ' قَالَ : حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهٗ .قَالُوْا : فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِیْ رُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ' هُوَ وَهِيَ مِنَ الْفَرَقِ' وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ' كَانَ مَا يَغْتَسِلُ بِهٖ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاعًا وَنِصْفًا .فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ' كَانَ الصَّاعُ ثُلُثَيْهَا' وَهُوَ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ' وَثُلُثُ رِطْلٍ' وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ أَيْضًا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ حَدِيْثَ عُرْوَةَ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّمَا فِيْهِ ذِكْرُ الْفَرَقِ الَّذِیْ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' وَهِيَ لَمْ تَذْكُرْ مِقْدَارَ الْمَاءِ الَّذِیْ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ' هَلْ هُوَ مِلْؤُهٗ' أَوْ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ

بِمِلْئِهِ، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَهِيَ بِأَقَلَّ مِنْ مِلْئِهِ، مِمَّا هُوَ صَاعَانِ، فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغْتَسِلًا بِصَاعٍ مِنْ مَاءٍ، وَيَكُوْنُ مَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ مُوَافِقًا لِمَعَانِي الْأَحَادِيْثِ الَّتِي رُوِيَتْ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ. فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ.

۳۰۷۱: لیث بن سعد نے کہا کہ مجھے ابن شہاب نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ان حضرت کا کہنا یہ ہے کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ ایک فرق پانی سے غسل کرتے تھے اور فرق کی مقدار تین صاع ہے۔ تو غسل کے لئے ہر ایک کا پانی 1½ صاع ہوا۔ جب یہ آٹھ رطل ہوا۔ تو ایک صاع اس کے دوثلث کے برابر ہوا اور وہ مقدار (۵) پانچ رطل اور ⅓ رطل ہے۔ یہ قول کو اہل مدینہ کا بھی ہے۔ اول قول والے ان کے خلاف دلیل دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت عروہ نے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔ اس میں اس فرق (مقدار) کا ذکر ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور خود عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا غسل کرتے تھے مگر اس میں پانی کی مقدار کا تذکرہ نہیں' آیا وہ بھرا ہوا ہوتا تھا یا اس سے کم؟ ممکن ہے کہ وہ بھرے ہوئے سے غسل فرماتے ہوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے غسل کے وقت وہ بھرا ہوا نہ ہو یعنی وہ دوصاع ہو اور ہر ایک کا غسل ایک صاع پانی سے ہو۔ اس صورت میں اس روایت کا مفہوم ان روایات کے موافق ہو جائے گا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ آپ ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں ذیل کی روایات پر نظر ڈالیں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ رضی اللہ عنہا ایک فرق سے غسل فرماتے تھے فرق تین صاع کا ہوتا ہے تو ہر ایک کے لئے غسل پر صرف ہونے والا پانی ڈیڑھ صاع بنا جب اس کو آٹھ رطل کا تسلیم کریں تو صاع اس کے دوثلث ہوا حالانکہ وہ تو پانچ رطل اور ثلث رطل ہے اور یہ اہل مدینہ کا قول ہے پس آٹھ رطل ڈیڑھ صاع ہوا جبکہ صاع ۵ رطل اور ثلث رطل ہے۔

فریق اوّل کا جواب: یہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں فرق کا تذکرہ ہے جس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرمایا کرتے تھے مگر روایت میں پانی کی مقدار کا تذکرہ نہیں کہ وہ بھرا ہوتا تھا یا اس میں کچھ پانی ہوتا تھا ہر دو احتمال ہیں۔ ① فرق نامی برتن پورا بھرا ہوا ہو۔
نمبر ②: کم بھرا ہو اور اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عائشہ رضی اللہ عنہا غسل کرتے ہوں اور وہ کم بھرے کی مقدار دوصاع ہو تو ہر ایک ایک صاع پانی سے غسل کرنے والے تھے اس صورت میں یہ روایت ان روایات کے موافق ہو جائے گی جن میں ایک صاع کا ذکر آیا ہے جیسا کہ یہ روایت ہے۔

۳۰۷۲: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ: أَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ).

۳۰۷۲: صفیہ بنت شیبہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب۴۷' مسلم فی الحیض ۵۱' ابو داؤد فی الطهارة باب ٤٤' ترمذی فی الطهارة باب٤٢' ونسائی فی المیاه باب۱۳' ابن ماجه فی الطهارة باب۱' دارمی فی الوضو باب۲۳' مسند احمد ۳۰۳/۳' ٦' ۱۳۳/۲۸۰' ۲۱۹۔

۳۰۷۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عُرْوَةَ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِثْلَهُ .

۳۰۷۳: زہری نے عروہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۰۷۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ' عَنْ مُسْلِمٍ (يَعْنِي الْمُلَائِيَّ) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنْ عَلْقَمَةَ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .)

۳۰۷۴: علقمہ نے نقل کیا ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

۳۰۷۵ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ' قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ' عَنْ قَتَادَةَ' عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِقَدْرِ الصَّاعِ' وَيَتَوَضَّأُ بِقَدْرِ الْمُدِّ) .

۳۰۷۵: صفیہ بنت شیبہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع کی مقدار سے غسل اور مد کی مقدار سے وضو فرماتے تھے۔

۳۰۷۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا مُسْلِمٌ' قَالَ : ثَنَا أَبَانُ' عَنْ قَتَادَةَ' عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ) .

۳۰۷۶: صفیہ بنت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاع کے ساتھ غسل کرتے اور مد کے ساتھ وضو کرتے تھے۔

۳۰۷۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ' عَنْ سَعِيْدٍ' عَنْ قَتَادَةَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : بِالْمُدِّ وَنَحْوِهِ.

۳۰۷۷: سعید نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ لفظ مختلف ہیں بالمد و نحوہ۔

۳۰۷۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيعِ ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ' قَالَ : ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ' قَالَ : حَدَّثَتْنِي أُمِّي ' عَنْ مُعَاذَةَ ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ' وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ) .

۳۰۷۸: معاذہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور صاع سے غسل فرماتے تھے۔

۳۰۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ' قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ' قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ ' عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ ' قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ عَتِيكٍ ' قَالَ : (سَأَلْنَا أَنَسًا عَنِ الْوُضُوْءِ الَّذِي يَكْفِي الرَّجُلَ مِنَ الْمَاءِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ مِنْ مُدٍّ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ' وَعَسَى أَنْ يَفْضُلَ مِنْهُ .قَالَ سَأَلْنَاهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ : كَمْ يَكْفِي مِنَ الْمَاءِ ؟ قَالَ : الصَّاعُ ' فَسَأَلْتُ عَنْهُ : أَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرُ الصَّاعِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ' مَعَ الْمُدِّ .)

۳۰۷۹: عبداللہ بن جبیر بن عتیک کہتے ہیں کہ ہم نے انس سے پوچھا کہ وضو کے لئے کتنا پانی کفایت کرے گا تو کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے کامل وضو کرتے اور ایسا بھی ہوتا کہ اس سے بچ جاتا پھر ہم نے ان سے سوال کیا کہ غسل جنابت کے لئے کتنا پانی کفایت کر جائے گا تو انہوں نے کہا ایک صاع۔ میں نے ان سے پوچھا یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صاع کا تذکرہ موجود ہے انہوں نے کہا ہاں مد سمیت تذکرہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب ۴۹' مسلم فی الحیض ۵۱۔

۳۰۸۰ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ' عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ' عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ' قَالَ : (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ ' وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ) .

۳۰۸۰: سالم بن ابی الجعد نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مد سے وضو اور صاع سے غسل کرتے تھے۔

۳۰۸۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ' قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ ' قَالَ : ثَنَا بِشْرٌ ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ رَيْحَانَةَ ' عَنْ سَفِينَةَ ' مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ (كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسِّلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْمَاءِ ' وَيُوَضِّئُهُ الْمُدُّ مِنَ الْمَاءِ) . فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' كَانَ يَغْتَسِلُ بِصَاعٍ ' وَلَيْسَ فِيهِ

مِقْدَارٌ وَزْنِ الصَّاعِ كَمَا هُوَ ؟ وَفِيْ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ذِكْرُ وَزْنِ مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ، وَهُوَ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ .وَفِيْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ هُوَ الْفَرَقُ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ مَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنْهُ خَاصَّةً وَلَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِيْ كَانَا يَغْتَسِلَانِ بِهٖ. وَفِي الْآثَارِ الْأُخَرِ ذِكْرُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِيْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ، وَأَنَّهٗ كَانَ صَاعًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ لَمَّا صَحَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ وَجُمِعَتْ وَكُشِفَتْ مَعَانِيْهَا -أَنَّهٗ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرَقُ وَبِصَاعٍ وَزْنُهٗ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۳۰۸۱: ابوریحانہ نے سفینہ مولیٰ امّ سلمہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ پانی کا ایک صاع آپ کو غسل کرا دیتا اور پانی کا ایک مد وضو کرا دیتا۔ یہ روایات بتلا رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے مگران روایات میں صاع کا وزن مذکور نہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی وہ روایت جس کو مجاہدؒ نے نقل کیا اس میں مقدار کا ذکر موجود ہے۔ کہ جس سے آپ غسل فرماتے تھے اور وہ آٹھ رطل ہے اور وہ روایت جس کو عائشہ صدیقہ ؓ سے عروہؒ نے نقل کیا۔ وہ یہ ہے کہ میں اور جناب رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کرتے تھے وہ فرق ہے۔ تو اس روایت میں غسل والے برتن کا تذکرہ ہے مقدار کا ذکر نہیں جس سے غسل کیا جاتا تھا۔ دوسری روایات میں پانی کی وہ مقدار مذکور ہے جس سے آپ غسل کرتے تھے کہ وہ ایک صاع تھا پس اس سے ثابت ہوگیا جب کہ یہ آثار درست ہیں ان کو اکٹھا کر کے ان کے معانی کو کھولا گیا تو وہ یہی تھے کہ آپ فرق نامی برتن سے غسل فرماتے اور ایک صاع سے غسل فرماتے جس کا وزن آٹھ رطل ہے۔ پس اس سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ثابت ہوگیا اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے اور حضرت انس ؓ سے بھی ایسی روایات وارد ہیں جو اس مفہوم کو ثابت کرتی ہیں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک صاع سے غسل فرماتے تھے اور ان روایات میں صاع کا وزن مذکور نہیں جیسا کہ مجاہد کی اس روایت میں موجود ہے جو عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ غسل کا پانی آٹھ رطل ہوتا تھا اور عروہ عن عائشہ ؓ والی روایت میں آپ دونوں کا فرق نامی برتن سے غسل کرنا مذکور ہے۔ اور اس روایت میں دونوں کے غسل کا تذکرہ ہے مگر پانی کی مقدار مذکور نہیں ہے۔

اور دوسرے آثار میں غسل کے پانی کی مقدار مذکور ہے کہ وہ ایک صاع تھا اب اس سے مندرجہ ذیل نتائج نکل آئے جبکہ ان آثار کو جمع کیا اور ان کی حقیقت کو جانچا کہ آپ ایک فرق سے غسل فرماتے اور اس صاع سے جس کا وزن آٹھ رطل تھا اس سے امام ابوحنیفہؒ اور محمدؒ کا قول ثابت ہوا۔ بلکہ انس بن مالکؓ سے بھی اس معنی کی تائید مذکور ہے۔

روایت انس رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو:

۳۰۸۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ الْحِمَّانِیُّ، قَالَ : ثَنَا شَرِیْكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی، عَنِ ابْنِ جُبَیْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَهُوَ رَطْلَانِ) .

۳۰۸۲:ابن جبیر نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضوفرماتے جس کی مقدار دورطل تھی۔

تخریج : ترمذی فی الصلاۃ باب۷٦' نمبر ٦٠٩۔

۳۰۸۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا شَرِیْكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِیْسٰی، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ "یَعْنِی بْنَ جُبَیْرٍ "عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، یَتَوَضَّأُ بِرَطْلَیْنِ، وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ) . فَهٰذَا أَنَسٌ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ مُدَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَطْلَانِ، وَالصَّاعُ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ .فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ الْمُدَّ رَطْلَانِ، ثَبَتَ أَنَّ الصَّاعَ ثَمَانِیَةُ أَرْطَالٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَدْ رُوِیَ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا، فَذَكَرَ .

۳۰۸۳:عبداللہ بن جبیرؒ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رطل سے وضواور ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جو یہ بتلاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مد دو رطل اور صاع چار مد کا تھا۔پس یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایک مد۔دو رطل ہے تو یہ خود ثابت ہوگیا کہ ایک صاع آٹھ رطل ہوتا ہے۔اگر کوئی معترض یہ کہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف بھی مروی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب٤٤' نمبر ٩٥۔

حاصل روایات: انس رضی اللہ عنہ کی ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مد دو رطل کا تھا اور صاع چار مد کا تھا پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ مد دو رطل کا ہے تو صاع کا آٹھ رطل ہونا ثابت ہوگیا۔

ایک اشکال:

اس روایت کے خلاف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ملاحظہ ہو۔

۳۰۸۴ :مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ الطَّیَالِسِیُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَیْرٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ (إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَتَوَضَّأُ بِالْمَكُّوْكِ، وَیَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَاكِیّ) . قَالَ : فَهٰذَا الْحَدِیْثُ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ الْأَوَّلَ .قِیْلَ لَهٗ : مَا فِیْ هٰذَا -عِنْدَنَا -خِلَافٌ لَهٗ، لِأَنَّ حَدِیْثَ شَرِیْكٍ إِنَّمَا فِیْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ' وَقَدْ وَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ' عَتَبَةُ بْنُ أَبِىْ حَكِيْمٍ فَرَوٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا رَوٰى شُعْبَةُ مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ' احْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِالْمَكُّوْكِ' الْمُدَّ' لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْمُدَّ مَكُّوْكًا' فَيَكُوْنُ الَّذِىْ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهٖ مُدًّا' وَيَكُوْنُ الَّذِىْ يَغْتَسِلُ بِهٖ خَمْسَةَ مَكَاكِيَّ' يَغْتَسِلُ بِأَرْبَعَةٍ مِنْهَا' وَهِىَ أَرْبَعَةُ أَمْدَادٍ' وَهِىَ صَاعٌ' وَيَتَوَضَّأُ بِآخَرَ' وَهُوَ مُدٌّ .فَجَمَعَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهٖ لِلْجَنَابَةِ' وَمَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ لَهَا .وَأَفْرَدَ فِىْ حَدِيْثِ عُتْبَةَ' مَا كَانَ يَغْتَسِلُ بِهٖ لَهَا خَاصَّةً' دُوْنَ مَا كَانَ يَتَوَضَّأُ بِهٖ' وَأَنَّ ذٰلِكَ الْوُضُوْءَ لَهَا أَيْضًا .وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِىْ عِمْرَانَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ ابْنَ الثَّلْجِيِّ يَقُوْلُ : إِنَّمَا قَدْرُ الصَّاعِ عَلٰى وَزْنِ مَا يَعْتَدِلُ كَيْلُهٗ وَوَزْنُهٗ مِنَ الْمَاشِ وَالزَّبِيْبِ وَالْعَدَسِ' فَإِنَّهٗ يُقَالُ : إِنَّ كَيْلَ ذٰلِكَ وَوَزْنَهٗ سَوَاءٌ .

۳۰۸۴: عبداللہ بن عبداللہ بن جبیر کہتے ہیں میں نے انس بن مالک ؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک مکوک سے وضواور پانچ مکاکی سے غسل فرماتے تھے۔کوئی معترض یہ کہے کہ یہ روایت پہلی حدیث کے خلاف ہے اس کے جواب میں یہ کہیں گے۔ ہمارے ہاں تو اس روایت میں کوئی بات اس کے خلاف نہیں کیونکہ حضرت شریک ؓ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور حضرت عتبہ بن حکیم عبداللہ بن جبیر ؓ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں۔ جب شعبہ نے عبداللہ بن جبیر ؓ سے مذکورہ روایت نقل کی تو اب اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ مکوک سے مراد مد ہو۔ کیونکہ وہ مد کو مکوک کہتے تھے پس آپ کے وضو کی مقدار ایک مد تھی اور غسل والا پانی پانچ مکوک ہوتا تھا۔ان میں سے چار سے غسل فرماتے اور وہ چار مد ہیں اور یہی صاع ہیں اور باقی سے وضوفرماتے اور وہ ایک مد ہوتا۔پس اس طرح اس روایت میں جنابت کے لئے وضواور غسل کو اکٹھا ذکر کیا گیا اور حدیث عتبہ ؓ میں فقط غسل جنابت کا ذکر کیا وضو نہیں اور اسی غسل جنابت میں وضو بھی ہو جاتا تھا۔ میں نے ابن ابی عمران ؒ کو کہتے سنا کہ میں نے ابن ثلجی ؒ کو کہتے سنا کہ صاع کے وزن کا اندازہ لگایا گیا تو اس کا وزن و ماپ ماش' کشمش' مسور کے برابر ہے اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ اس کا وزن اور ماپ برابر ہے۔

تخریج : مسلم فى الحيض نمبر۵' ابو داؤد فى الطهارة باب ۴۴' ترمذى فى الجنة باب ۷۶' نسائى فى الطهارة باب ۱۴۳/۵۸' والمياه باب ۱۳' دارمى فى الوضو باب ۲۳' مسند احمد ۳' ۱۱۶/۱۱۲' ۲۸۲' ۲۹۰۔

ازالہ:

اس روایت میں کوئی بات بھی ان روایات کے مخالف نہیں ہے کیونکہ شریک راوی والی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا مد کے ساتھ وضوفرمانا مذکور ہے اور یہ اس کے موافق ہے اور اس کی موافقت میں عتبہ بن ابی حکیم کی عبداللہ بن جبیر سے اسی طرح

کی روایت ہے۔

پس جب شعبہ نے عبداللہ بن جبیر سے گزشتہ روایات کی طرح روایت کر دی تو اس روایت میں احتمال پیدا ہو گیا کہ مکوک سے مراد مد ہے کیونکہ وہ لوگ مکوک اور مد کو ایک دوسرے پر بولتے تھے پس جس سے وضو فرماتے تھے جب اس کی مقدار مد ثابت ہو گئی تو پانچ مکاکی سے غسل کرتے ان میں چار سے غسل یہ چار مد ہوتے اور وہی ایک صاع بنا اور بقیہ سے وضو کرتے اور وہ مد ہوا پس اس روایت میں جنابت کے لئے آپ کا وضو فرمانا اور غسل کرنا دونوں مذکور ہوئے۔

اور حدیث عتبہ میں فقط غسل کا تذکرہ ہے وضو کا تذکرہ نہیں اور یہ وضو بھی غسل ہی کی خاطر ہوتا تھا۔

میں نے ابن ابی عمران کو کہتے سنا کہ ابن ثلجی کہا کرتے تھے صاع کا لفظ اس وزن پر بولا گیا جو ماش' زبیب' دال کی پیائش میں اس کے برابر ہو جیسا کہ امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے۔

۳۰۸۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ' قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ' وَبِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ جَمِيْعًا' عَنْ أَبِي يُوْسُفَ قَالَ (قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَأَخْرَجَ إِلَيَّ مَنْ أَثِقُ بِهِ صَاعًا' فَقَالَ : هٰذَا صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَدَّرْتُهُ' فَوَجَدْتُهُ خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثَ رَطْلٍ) . وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ' يَقُوْلُ (يُقَالُ إِنَّ الَّذِيْ أَخْرَجَ هٰذَا لِأَبِيْ يُوْسُفَ .هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ) . وَسَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَذْكُرُ' أَنَّ مَالِكًا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ' فَقَالَ : (هُوَ تَحَرِّيْ عَبْدِ الْمَلِكِ لِصَاعِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ). فَكَانَ مَالِكٌ لَمَّا ثَبَتَ عِنْدَهُ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ تَحَرَّى ذٰلِكَ مِنْ صَاعِ عُمَرَ' وَصَاعُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' صَاعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قُدِّرَ صَاعُ عُمَرَ' عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ .

۳۰۸۵: علی بن صالح اور بشر بن الولید دونوں نے بیان کیا کہ امام ابو یوسفؒ نے فرمایا میں خود مدینہ منورہ آیا (تا کہ صاع کی تحقیق کروں تو امام مالک نے) میری قابل اعتماد شخصیت نے صاع نکال کر دکھایا اور کہنے لگے یہ جناب نبی اکرم ﷺ کا صاع ہے تو میں نے اس کو ماپا تو ۵ رطل اور ثلث رطل پایا ابن ابی عمران نے قابل اعتماد آدمی کا نام مالک بن انس بتلایا ہے اور ابو حازم کو میں نے کہتے سنا کہ جب مالک سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا یہ جانچ پڑتال کرنے والا عبدالملک تھا اور اس نے عمر رضی اللہ عنہ کے صاع کے سلسلہ میں تحری کی تھی جب مالک کے ہاں یہ بات ثابت ہو گئی کہ عبدالملک سے صاع عمر کی تحری کی اور صاع عمر ہی صاع نبی ﷺ تھا اور صاع عمر کا اندازہ اس کے خلاف تھا جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

۳۰۸۶ :فَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ' عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ' عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ الْحَجَّاجِيُّ (صَاعُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ).

۳۰۸۶: ابو اسحاق نے موسیٰ بن طلحہ سے روایت کی ہے عمر رضی اللہ عنہ کا صاع الحجاجی تھا۔

۳۰۸۷ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَهُ : ثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : عَيَّرْنَا صَاعَ عُمَرَ فَوَجَدْنَاهُ حَجَّاجِيًّا وَالْحَجَّاجِيُّ عِنْدَهُمْ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ بِالْبَغْدَادِيِّ .

۳۰۸۷: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ ہم نے صاع عمر رضی اللہ عنہ کی پیمائش واندازہ کیا تو اسے حجاجی پایا حجاجی ان کے ہاں آٹھ رطل بغدادی کا ہوتا ہے۔

۳۰۸۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُغِيرَةَ وَعُبَيْدَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : وَضَعَ الْحَجَّاجُ قَفِيزَهُ عَلَى صَاعِ عُمَرَ .فَهَذَا أَوْلَى مِمَّا ذَكَرَ مَالِكٌ مِنْ تَحَرِّي عَبْدِ الْمَلِكِ لِأَنَّ التَّحَرِّيَ لَيْسَ مَعَهُ حَقِيقَةٌ وَمَا ذَكَرَهُ إِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْعِيَارِ مَعَهُ حَقِيقَةٌ .فَهَذَا أَوْلَى وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ .

۳۰۸۸: مغیرہ اور عبیدہ نے ابراہیم سے بیان کیا کہ حجاج نے اپنا قفیز صاع عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق بنایا۔ یہ اس سے بہتر ہے جس کا تذکرہ امام مالکؒ نے کیا کہ عبدالملک نے تحری کی۔ کیونکہ سوچ و بچار میں حقیقت نہیں اور جو بات حضرت ابراہیمؒ اور موسیٰ بن طلحہؒ نے ذکر کی ہے۔ اس کے ساتھ حقیقت ہے۔ جو کہ اولیٰ ہے وباللہ التوفیق۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ تحری عبدالملک والی روایت سے یہ بات جس کو ابراہیم اور موسیٰ بن طلحہ نے اندازہ سے تعبیر کیا ہے یہ اولیٰ و اعلیٰ ہے پس اصل کے لحاظ سے صاع کا وزن ۵ رطل اور ثلث رطل ہوا اور یہی مقدار عراقی و بغدادی صاع کے لحاظ سے آٹھ رطل ہے۔ پس اختلاف صرف نزاع لفظی ہوا نہ کہ حقیقی۔

نوٹ: اس باب میں امام ابوحنیفہؒ کے اسم گرامی کو دو مرتبہ لائے گزشتہ اوراق میں ایسا نہیں ہوا دلائل کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ امام صاحب کے قول کو راجح قرار دینا چاہتے ہیں اسی لئے ضمنی طور پر بھی اس کے لئے روایات کثرت سے ذکر کر دیں۔

كِتَابُ الصِّيَامِ

روزوں کا بیان

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِیْ یَحْرُمُ فِیْهِ الطَّعَامُ عَلَی الصِّیَامِ

جس وقت روزہ دار پر کھانا حرام ہے اس کے بیان میں

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: معمر واعمش کے ہاں صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب تک کھانے پینے کی اجازت ہے۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء ومحدثین کے ہاں صبح صادق کے بعد کھانا پینا جماع جائز نہیں ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل:

صبح صادق کے بعد طلوع آفتاب تک کھانے کی اجازت ہے جس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۳۰۸۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ، قَالَ: تَسَحَّرْتُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَی الْمَسْجِدِ، فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ حُذَیْفَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ، فَأَمَرَ بِلِقْحَةٍ فَحُلِبَتْ، وَبِقِدْرٍ فَسُخِّنَتْ، ثُمَّ قَالَ كُلْ فَقُلْتُ إِنِّیْ أُرِیْدُ الصَّوْمَ قَالَ: وَأَنَا أُرِیْدُ الصَّوْمَ. قَالَ: فَأَكَلْنَا، ثُمَّ شَرِبْنَا، ثُمَّ أَتَیْنَا الْمَسْجِدَ، فَأُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ: هٰكَذَا فَعَلَ بِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ صَنَعْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: بَعْدَ الصُّبْحِ؟ قَالَ: بَعْدَ الصُّبْحِ، غَیْرَ أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ حُذَیْفَةَ

أَنَّهُ أَكَلَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ وَيَحْكِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ، فَهُوَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّهُ قَالَ (إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَأَشْرَبُوْا، حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ) . وَأَنَّهُ قَالَ (لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُوْرِهٖ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا يُؤَذِّنُ لِيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ، وَلِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ) ثُمَّ وَصَفَ الْفَجْرَ بِمَا قَدْ وَصَفَهُ بِهٖ. فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ هُوَ الْمَانِعُ لِلطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ، مِمَّا يَمْنَعُ مِنْهُ الصَّائِمُ .فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مُخَالِفَةٌ لِحَدِيْثِ حُذَيْفَةَ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ حُذَيْفَةَ عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ- أَنْ يَكُوْنَ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ قَوْلِهٖ تَعَالٰى (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ) .

۳۰۸۹: زر بن حبیش سے روایت ہے کہ میں نے سحری کا کھانا کھایا پھر میں مسجد کی طرف روانہ ہو گیا میں حضرت حذیفہؓ کے مکان کے پاس سے گزرا تو ان کے ہاں مکان میں داخل ہوا انہوں نے ایک اونٹنی کا دودھ دھونے کا حکم دیا وہ دوھا گیا اور ہانڈی گرم کی گئی پھر مجھے فرمانے لگے کھاؤ میں نے کہا میں نے کہا میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا میں بھی روزہ رکھنا چاہتا ہوں پھر ہم نے کھایا اور مسجد میں آئے تو جماعت کھڑی ہو گئی حذیفہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ ایسا ہی کیا یا یہ کہا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایسا کیا میں نے تعجب سے پوچھا کیا صبح کے بعد بھی کھانے کی اجازت ہے بس سورج نکلنے کی کسر باقی ہے۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت میں مذکور ہے کہ میں نے طلوع فجر کے بعد کھایا اور میرا روزے کا ارادہ تھا اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی اس طرح کی روایت کی ہے۔حالانکہ جناب رسول اللہ سے اس کے خلاف روایات بھی آتی ہیں اور وہ وہی روایات ہیں جن کو ہم پہلے ذکر کر آئے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔بلال رضی اللہ عنہ تو رات ہی کو اذان دے دیتا ہے۔تم اس وقت تک کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام کلثوم اذان دے" اور یہ بھی فرمایا: **لا یمنعن احد کھر**...... ہرگز تمہیں بلال کی اذان سحری سے نہ روکے اس لئے کہ وہ تو اذان دیتے ہیں تا کہ سونے والا جاگ جائے اور قیام والا واپس لوٹ آئے ۔پھر فجر کی تعریف فرمائی جس طرح فرمائی۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ صبح کا وجود کھانے اور پینے اور دیگر اشیاء جو روزہ دار کے لئے ممنوع ہیں ان کے لئے رکاوٹ ہے۔ یہ روایات مذکورہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ والی روایت کے خلاف ہیں اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ والی روایت کی یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے (واللہ اعلم) یہ حکم آیت **کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل**...... کے نزول سے پہلے کی بات ہے۔جیسا ذیل

کی روایات مشیر ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۳۹٦/۵۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ حذیفہؓ روزے کا ارادہ ہونے کے باوجود صبح صادق کے بعد کھایا پیا اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی اسی طرح کی بات نقل کی ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

صبح صادق کے بعد کھانا' پینا اور جماع سب ناجائز ہیں اس سے روزہ باقی نہ رہے گا اس کے کچھ دلائل کی روایات جو اوقات اذان کے سلسلہ میں بیان کی گئیں جیسے آپ نے فرمایا بلال رات کو اذان دے دیتے ہیں تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان دیں۔ بخاری فی الصوم باب ۱۷ اسی طرح فرمایا تمہیں اذان بلال سحری سے منع نہ کر دے وہ اس لئے اذان دیتے ہیں تاکہ سونے والا بیدار ہو جائے اور قیام کرنے والا لوٹ آئے۔ مسلم فی الصیام نمبر ۳۹' پھر آپ نے صبح صادق کی بھی وضاحت فرمائی ان روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ صبح صادق کا طلوع کھانے پینے وغیرہ سے مانع ہے۔

روایات حذیفہؓ کے متعلق جواب یہ ہے۔

نمبر ①: یہ اس آیت کے نزول سے پہلے کی بات ہے **کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض**...... (البقرہ ۱۸۷) اُتری جیسا کہ ان روایات سے بھی ایسے اشارات ملتے ہیں۔

۳۰۹۰ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسٰى، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : أَنَا حُصَيْنٌ وَمُجَالِدٌ' عَنِ الشَّعْبِيِّ' قَالَ : أَخْبَرَنَا (عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ' قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمَ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) عَمَدْتُ إِلٰى عِقَالَيْنِ' أَحَدُهُمَا أَسْوَدُ' وَالْآخَرُ أَبْيَضُ' فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا' فَلَا يَتَبَيَّنُ لِي الْأَبْيَضُ مِنَ الْأَسْوَدِ .فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ' فَقَالَ إِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ' إِنَّمَا ذٰلِكَ بَيَاضُ النَّهَارِ وَسَوَادُ اللَّيْلِ .)

۳۰۹۰: شعبی نے عدی بن حاتمؓ سے نقل کیا کہ جب وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض (البقرہ۔۱۸۷) آیت اتری تو میرے پاس سیاہ و سفید دو عقال تھے میں نے ان پر نگاہ ڈالنا شروع کی مجھے سفید سے سیاہ ممتاز نہ ہو رہا تھا صبح کے وقت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی آپ نے فرمایا تیرا تکیہ تو بڑا عریض ہے اس سے مراد دن کا سپید اور رات کا اندھیرا ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورة ۲' باب ۲۸' مسلم فی الصیام ۳۳' ابو داؤد فی الصوم باب ۱۷' دارمی فی الصوم باب ۷۔

۳۰۹۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : ثَنَا حُصَيْنٌ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيٍّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۳۰۹۱: شعبی نے عدی سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۰۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ الْأَوْدِيُّ، عَنْ حُصَيْنٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۰۹۲: عبداللہ بن ادریس اودی نے حصین سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۳۰۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ (وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) جَعَلَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ، فَيَضَعُهُمَا تَحْتَ وِسَادَةٍ فَيَنْظُرُ مَتٰى يَسْتَبِيْنُهُمَا فَيَتْرُكُ الطَّعَامَ .قَالَ : فَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ، وَنَزَلَتْ (مِنَ الْفَجْرِ) . فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ هٰذِهِ الْآيَةِ قَدْ كَانَ أَشْكَلَ عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا بَيَّنَ، وَحَتّٰى أَنْزَلَ (مِنَ الْفَجْرِ) بَعْدَمَا قَدْ كَانَ أَنْزَلَ (حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) فَكَانَ الْحُكْمُ أَنْ يَأْكُلُوْا وَيَشْرَبُوْا، حَتّٰى يَتَبَيَّنَ ذٰلِكَ لَهُمْ، حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِقَوْلِهٖ (مِنَ الْفَجْرِ) عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، مَا قَدْ بَيَّنَهٗ سَهْلٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا رَوٰى حُذَيْفَةُ مِنْ ذٰلِكَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَ نُزُوْلِ تِلْكَ الْآيَةِ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تِلْكَ الْآيَةَ، أَحْكَمَ ذٰلِكَ، وَرَدَّ الْحُكْمَ إِلٰى مَا بَيَّنَ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۰۹۳: ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے نقل کیا ہے کہ جب آیت: وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم ...... (البقرہ:۱۸۷) نازل ہوئی تو لوگ سیاہ اور سفید دھاگہ لے کر تکیے کے نیچے رکھتے اور ان کو دیکھتے رہتے جب ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے تو اس وقت کھانا چھوڑتے۔ سہل کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وضاحت فرما دی اور "من الفجر" کے الفاظ اُتار دیئے۔ جب اس آیت کا حکم صحابہ پر قابل اشکال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مِنَ الْفَجْرِ سے اس کی وضاحت کردی کہ صبح کے اچھی طرح سپید ہونے تک کھا پی سکتے ہو اور پہلے حکم کو منسوخ کر دیا جیسا کہ ہم حضرت سہل ؓ کی روایت کے ضمن میں ذکر کر آئے ہیں اور دوسرا احتمال وہ بھی ہے جو پیچھے ہم نے ذکر کیا کہ حضرت حذیفہ ؓ والی روایت کا حکم نزول آیت سے پہلے کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اتار دی تو اس حکم کو اصل کی طرف لوٹا کر محکم کر دیا جیسا کہ ذیل کی روایت واضح کر رہی ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ١٦، مسلم دی الصیام نمبر ٣٤۔

حاصل روایات: جب اس آیت نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے لئے اشکال پیدا کیا تو اللہ تعالیٰ نے وضاحت کر دی اور "من الفجر" کے الفاظ اتارے اس کے بعد کہ حتیٰ یتبین لکم الخیط الابیض (البقرہ ۱۸۷) پہلے کھانے پینے کا حکم تھا یہاں تک کہ "من الفجر" سے اس کو منسوخ کر دیا اور روایت نمبر ۳۰۹۳ میں یہ مذکور ہوا۔

نمبر ۲: دوسرا احتمال یہ ہے کہ حذیفہؓ نے جو بات نقل کی وہ نزول آیت سے پہلے کی ہو جب آیت اتار کر وضاحت کر دی اور اس حکم کو محکم کر دیا۔

اور اس سلسلہ میں یہ روایت مؤید ہے۔

۳۰۹۴: مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَیَّةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ وَالْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ قَالَا : ثَنَا مُلَازِمُ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ السُّحَیْمِیُّ قَالَ : حَدَّثَنِیْ جَدِّیْ قَیْسُ بْنُ طَلْقٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَهِیْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ وَاَشَارَ بِیَدِهٖ وَاَعْرَضَهَا) . فَلَا یَجِبُ تَرْكُ آیَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی نَصًّا وَاَحَادِیْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً قَدْ قَبِلَتْهَا الْاُمَّةُ وَعَمِلَتْ بِهَا مِنْ لَدُنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَوْمِ ـ اِلٰی حَدِیْثٍ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ مَنْسُوْخًا بِمَا ذَكَرْنَاهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۳۰۹۴: قیس بن طلق کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ جناب نبی اللہ ﷺ نے فرمایا تم کھاتے پیتے رہو تمہیں اوپر کو چڑھنے والی روشنی نہ روکے۔ اس وقت تک کھاؤ یہاں تک کہ سامنے چوڑائی میں سرخی ظاہر ہو اور دست مبارک سے اس کی چوڑائی کی طرف اشارہ کیا۔ تو اس سے قرآن مجید کی کسی نص یا حدیث متواتر میں سے کسی کا ترک بھی لازم نہیں آتا جن احادیث کو امت نے آج تک قبول کر کے اس پر عمل قائم کیا ہوا ہے اور عین ممکن ہے کہ یہ روایت اس آیت سے منسوخ ہو جیسا کہ ہم اسی باب میں ذکر کر آئے۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: اس روایت اور دیگر روایات اور آیت سے صبح صادق کے بعد کھانے کی اجازت کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے روایات حذیفہؓ کے بالمقابل نہ تو کسی آیت کا نسخ لازم آتا ہے بلکہ امت کا متواتر اجماعی عمل روایت حذیفہ کے نسخ کا منہ بولتا ثبوت ہے اس لئے اس روایت پر عمل ہرگز درست نہ ہوگا بلکہ نصوص متواترہ امت کے اجماعی عمل اور اشارۃ النص پر ہی عمل کیا جائے گا۔

یہ امام ابوحنیفہؒ وابو یوسف محمدؒ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں پہلی مرتبہ تذکرہ مذاہب کے بغیر روایت کا ذکر کر کے اس کا نسخ روایات و اجماع امت سے ثابت کیا

ہے باقی سنداً بھی یہ روایت درجہ رابع کی کتب سے متعلق ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْوِي الصِّيَامَ بَعْدَمَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ

طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت

خلاصۃ المرام: قضاء رمضان' نذر غیر معین اور کفارہ کے روزوں کی نیت سب کے ہاں بالاتفاق رات سے کرنا شرط ہے ورنہ روزہ ادا نہ ہوگا البتہ نفلی روزے کے متعلق ① امام مالک رات سے نیت کو ضروری قرار دیتے ہیں اور ② باقی تمام ائمہ کے نزدیک رات کو نیت ضروری نہیں ماقبل الزوال تک نیت کی جاسکتی ہے اور ① رمضان المبارک اور نذر معین کے روزے میں ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ رات سے نیت ضروری قرار دیتے ہیں ورنہ روزہ درست نہ ہوگا ② مگر احناف ان میں بھی نوافل کی طرح زوال سے پہلے تک نیت کو درست مانتے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل:

رمضان المبارک کے وقتی روزے' نذر معین میں رات سے نیت لازم ہے نفل کی طرح زوال آفتاب تک نیت کی رخصت ہرگز نہیں ان کا حکم نوافل سے مختلف ہے دلیل یہ روایت ہے۔

روایت حفصہ رضی اللہ عنہا۔

۳۰۹۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ' وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَالِمٍ' عَنْ أَبِيهِ' عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ' فَلَا صِيَامَ لَهُ).

۳۰۹۵: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے حفصہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ جس نے فجر سے پہلے رات کو نیت نہ کی اس کا کوئی روزہ نہیں۔

تخریج : نسائی فی الصیام باب۶۸' دارمی فی الصوم باب ۱۰۔

۳۰۹۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۰۹۶: عبداللہ بن یوسف نے ابن لہیعہ سے نقل کیا پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۰۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا لَمْ يَنْوِ الدُّخُولَ فِي الصِّيَامِ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ' لَمْ يُجْزِهِ أَنْ يَصُومَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ' بِنِيَّةٍ

تَحْدُثُ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : هٰذَا الْحَدِيْثُ لَا يَرْفَعُهُ الْحُفَّاظُ الَّذِيْنَ يَرْوُوْنَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَيَخْتَلِفُوْنَ عَنْهُ فِيْهِ اخْتِلَافًا يُوْجِبُ اضْطِرَابَ الْحَدِيْثِ بِمَا هُوَ دُوْنَهُ. وَلٰكِنْ - مَعَ ذٰلِكَ - نُثْبِتُهُ، وَنَجْعَلُهُ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ، وَهُوَ الصَّوْمُ الْفَرْضُ، الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا، مِثْلَ الصَّوْمِ فِي الْكَفَّارَاتِ، وَقَضَاءِ رَمَضَانَ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ.

۳۰۹۷: لیث بن سعد نے یحییٰ بن ایوب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت اس طرف رائے رکھتی ہے کہ اگر کوئی آدمی طلوع فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے تو اس دن اس کے بعد نیت کر کے روزہ رکھنا اس کو جائز نہیں۔ مذکورہ بالا روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے۔ جبکہ علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ پہلی بات یہ ہے کہ ابن شہاب سے جن حفاظ محدثین نے روایت نقل کی ہے وہ اس کو مرفوع نقل نہیں کرتے اور اس کے بارے میں ایسا اختلاف ذکر کرتے ہیں جو نیچے والے حضرات میں حدیث کے اضطراب کا باعث ہے۔ مگر اس کمزوری کے باوجود ہم اسے تسلیم کرتے ہوئے خاص روزے سے متعلق کرتے ہیں یعنی وہ فرض روزہ جو اپنے معینہ دنوں کی بجائے دیگر دنوں میں رکھا جائے جیسا کہ کفارات اور قضائے رمضان کے روزے۔ رہا حدیث کا حفاظ کے ہاں اختلاف تو وہ مندرجہ روایات سے ظاہر ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رات سے روزے کی نیت ضروری ہے ورنہ روزہ درست نہ ہوگا۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

رمضان المبارک اور نذر معین کے روزے کی نیت رات سے کرنا ضروری ہے نفل کی طرح اس کی نیت میں زوال آفتاب تک تاخیر نیت جائز نہیں ہے دلائل آئندہ سطور میں مذکور ہیں۔ اولاً سابقہ روایت کا جواب ملاحظہ ہو۔

سابقہ روایت سے استدلال کا جواب:

نمبر①: اس روایت کا دارومدار ابن شہاب پر ہے اور ان کے چار شاگرد اس روایت کو نقل کرتے ہیں امام مالک، ابن عیینہ، معمر، عبداللہ بن ابی بکر رحمہم اللہ ہیں۔ عبداللہ بن ابی بکر کے علاوہ بقیہ سب نے اس کو موقوف نقل کیا صرف انہوں نے مرفوع نقل کیا یہ روایت حفاظ حدیث کی نقل کے خلاف ہونے کی وجہ سے قابل استدلال نہ ہوگی۔

موقوف یہ روایت ہے:

۳۰۹۸: فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ رِوَايَةِ الْحُفَّاظِ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَمِنَ اخْتِلَافِهِمْ عَنْهُ فِيْهِ۔

۳۰۹۸: مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت شروع باب میں مذکور ہوئی ہے۔

۳۰۹۹ : فَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بِذٰلِكَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۳۰۹۹: ابن عیینہ نے عن ابن شہاب سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت حفصہ سے انہوں نے بھی مرفوع نقل نہیں کی۔

۳۱۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، بِذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۳۱۰۰: معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے بھی مرفوع نقل نہیں کی۔

ان تینوں حفاظ حدیث کے علاوہ بھی اس روایت کو نقل کیا گیا ہے اور اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ ہے ام المومنین کا تذکرہ سند میں نہیں کیا گویا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی موقوف منقول ہے۔

ملاحظہ ہو:

۳۱۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ . فَهٰذَا مَالِكٌ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَهُمُ الْحُجَّةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ إِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَمَا ذَكَرْنَا . وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرُ هٰؤُلَاءِ، عَلٰى خِلَافِ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ أَيْضًا .

۳۱۰۱: صالح بن ابی الاخضر نے ابن شہاب سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نہ تو روایت کو مرفوع قرار دیا اور نہ ام المومنین حفصہ کا ذکر کیا۔ یہ امام مالک اور معمر و ابن عیینہ ہیں جو کہ امام زہری کی اسناد میں حجت سمجھے جاتے ہیں ان تینوں کا ہی اس کی سند میں اختلاف ہے اور عبداللہ بن ابی بکر نے بھی زہری سے اس کو اس طرح نقل کیا ہے۔

۳۱۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ بِذٰلِكَ، وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۳۱۰۲: صالح بن ابی الاخضر نے ابن شہاب سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے وہب بن ابی وداعہ سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے بھی موقوف نقل کی ہے۔

۳۱۰۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِذٰلِكَ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ

ثُمَّ قَدْ رَوَاهُ نَافِعٌ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِذٰلِكَ وَلَمْ يَذْكُرْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۳۱۰۳: موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن رضی اللہ عنہ سے اس طرح موقوف نقل کی ہے۔ پھر اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع نے نقل کیا اور انہوں نے بھی نہ تو حضرت حفصہ کا واسطہ ذکر کیا اور نہ اس کو مرفوع نقل کیا۔

حاصل روایات: ان اسناد بالا نے یہ حقیقت کھول دی کہ یہ روایت موقوف ہے مرفوع نہیں اس کو خواہ ام المؤمنین حفصہؓ پر موقوف مانا جائے یا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف تسلیم کیا جائے مرفوع روایات کے بالمقابل اسے تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

جواب نمبر ۲: اس روایت سے مراد قضاء رمضان نذر غیر معین اور صوم کفارہ ہیں اب یہ موقوف بھی اپنے مقام پر معمول بھی رہے گی۔

دلائل:

۳۱۰۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ قَالَ: ثَنَا مَالِكٌ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ. فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ إِبَاحَةِ الدُّخُوْلِ فِي الصِّيَامِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ.

۳۱۰۴: حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی ہے اس روایت کی اصل ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طلوع فجر کے بعد روزے میں داخل ہونے کا ارشاد منقول ہے ذیل میں ملاحظہ ہو۔

۳۱۰۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالُوْا: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ (عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ؟ فَقُلْتُ: لَا قَالَ فَإِنِّيْ صَائِمٌ).

۳۱۰۴: عائشہ بنت طلحہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاص کھانے کو پسند فرماتے تھے ایک دن آپ تشریف لائے اور فرمایا کیا وہ کھانا تمہارے پاس موجود ہے میں نے عرض کیا نہیں فرمایا پھر میں نے روزہ کی نیت کر لی۔

تخریج: مسلم فی الصیام نمبر ۱۷۰ ابو داؤد فی الصوم باب ۷۲ نمبر ۲۴۵۵ ابن ماجہ فی الصیام باب ۲۶۔

۳۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ قَالَ: ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ طَلْحَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. فَذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلَى خَاصٍّ مِنَ الصَّوْمِ أَيْضًا وَهُوَ التَّطَوُّعُ يَنْوِيْهِ الرَّجُلُ بَعْدَمَا يُصْبِحُ فِيْ صَدْرِ

النَّهَارِ الْاَوَّلِ .وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ.

۳۱۰۵: ثوری نے طلحہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ یہ ہمارے ہاں صوم نفلی کے ساتھ خاص ہے کہ صبح کرنے کے بعد دن کے پہلے حصے میں اس کی نیت کر سکتا ہے اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی بہت بڑی جماعت نے اس پر عمل کیا ہے۔ چنانچہ یہ آثار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات میں نفلی روزہ مراد ہے اور اس میں رات کو نیت کرنا سوائے امام مالک کے سب کے ہاں درست ہے۔

عمل صحابہ رضی اللہ عنہم سے تصدیق:

۳۱۰۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ ثُمَّ اَرَادَ الصَّوْمَ بَعْدَمَا اَصْبَحَ فَاِنَّهُ بِاَحَدِ النَّظَرَيْنِ).

۳۱۰۶: ابوالاحوص نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی روزے کا ارادہ رکھتا ہو اور صبح ہو چکی تو وہ دو حال میں ہے ایک جس کو چاہے اپنائے۔

۳۱۰۷ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (مَتٰى اَصْبَحْتَ يَوْمًا فَاَنْتَ عَلٰى اَحَدِ النَّظَرَيْنِ مَا لَمْ تَطْعَمْ اَوْ تَشْرَبْ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ) .

۳۱۰۷: ابوالاحوص نے عبداللہ سے نقل کیا کہ جب تو اس حال میں صبح کرے کہ تیرے سامنے دو صورتیں ہیں جب تک کہ کھایا پیا نہ جائے روزہ رکھ لو یا روزہ نہ رکھو۔

۳۱۰۸ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ .

۳۱۰۸: ابواسحاق نے حارث اعور سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ .

۳۱۰۹: سعید بن عبیدہ نے ابوعبدالرحمٰن سے نقل کیا کہ حذیفہؓ خیال ہوا کہ میں (نفلی) روزہ رکھوں اس وقت سورج ڈھل چکا تھا تو انہوں نے روزہ رکھ لیا۔

۳۱۱۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ، رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ، أَنَّهُ لَزِمَ غَرِيْمًا لَهُ، فَأَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : إِنِّيْ لَزِمْتُ غَرِيْمًا لِيْ مِنْ مُرَادٍ إِلَى قَرِيْبٍ مِنَ الظُّهْرِ، وَلَمْ أَصُمْ، وَلَمْ أُفْطِرْ .قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ .

۳۱۱۰: سلمہ بن کھیل نے مستورد سے نقل کیا کہ بنی اسد کے ایک آدمی نے بنی اسد کے ایک آدمی سے نقل کیا کہ اس نے اپنے قرضہ والے کو پکڑا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے ظہر کے قریب تک اپنے قرض والے کو لازم پکڑنا ہے میں نے نہ تو روزہ رکھا ہے اور نہ کچھ کھایا پیا ہے انہوں نے فرمایا تمہاری مرضی ہے روزہ رکھ لو یا افطار کرلو۔

۳۱۱۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : إِنِّيْ تَسَحَّرْتُ، ثُمَّ بَدَا لِيْ أَنْ أُفْطِرَ .قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ، كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَجِيْءُ فَيَقُوْلُ (هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ ؟) فَإِنْ قَالُوْا (لَا) قَالَ (إِنِّيْ صَائِمٌ)

۳۱۱۱: ابو بشر کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے انس بن مالک سے کہا میں نے سحری کھائی پھر میرا دل چاہا کہ میں افطار کر لوں (اور روزہ نہ رکھوں) انہوں نے کہا اگر تم چاہو تو افطار کرلو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر میں آتے اور کہتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ اگر وہ نفی میں جواب دیتے تو یہ کہتے میں نے روزہ رکھ لیا۔

۳۱۱۲ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ الرَّحَبِيُّ، عَنْ شَهْرِ بْنِ أَبِيْ حُبَيْشٍ، وَلَمْ يَكُنْ بَقِيَ مِمَّنْ شَهِدَ قَتْلَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غَيْرُهُ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَصْبَحَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ قُتِلَ فِيْهِ فَقَالَ : إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتَيَانِيْ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، فَقَالَا لِيْ (يَا عُثْمَانُ إِنَّكَ مُفْطِرٌ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ) (وَإِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ الصِّيَامَ)

۳۱۱۲: محمد بن یزید رحبی نے شہر بن ابی حبیش سے نقل کیا قتل عثمان کے موقعہ پر جو موجود ہے ان میں سے اس کے سواء اور کوئی نہ بچا کہ حضرت عثمان کی شہادت کے دن صبح کی اور فرمانے لگے میں نے خواب دیکھا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم اجمعین آج رات میرے پاس آئے اور دونوں کہنے لگے اے عثمان رات کی افطاری تمہاری ہمارے ہاں ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے لئے روزہ کو لازم کرلیا۔

۳۱۱۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ حَتّٰى يُظْهِرَ، ثُمَّ يَقُوْلُ (وَاللّٰهِ لَقَدْ

أَصْبَحْتُ، وَمَا أُرِيْدُ الصَّوْمَ، وَمَا أَكَلْتُ مِنْ طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ مُنْذُ الْيَوْمِ، وَلَأَصُوْمَنَّ يَوْمِيْ هٰذَا).

۳۱۱۳: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ صبح سے دو پہر تک وقت گزر جاتا پھر فرماتے جب صبح ہوتی تو میں روزے سے نہ تھا لیکن میں نے آج اب تک کچھ کھایا پیا نہیں میں آج ضرور روزہ رکھوں گا۔

۳۱۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَأْتِيْ أَهْلَهُ مِنَ الضُّحَى فَيَقُوْلُ : هَلْ عِنْدَكُمْ غَدَاءٌ؟ فَإِنْ قَالُوْا "لَا "صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ.

۳۱۱۴: قتادہ نے انس بن مالکؓ سے نقل کیا کہ ابوطلحہ چاشت کے وقت اپنے گھر تشریف لاتے اور فرماتے کیا تمہارے ہاں صبح کا کھانا موجود ہے؟ اگر وہ نفی میں جواب دیتے تو اس دن کا روزہ رکھ لیتے۔

۳۱۱۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْفَيْضِ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سِيَارٍ الدِّمَشْقِيَّ، قَالَ : سَاوَمَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَجُلًا بِفَرَسٍ، فَحَلَفَ أَنْ لَا يَبِيْعَهُ .فَلَمَّا مَضَى، قَالَ : تَعَالَ إِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُؤَثِّمَكَ، إِنِّيْ لَمْ أَعُدِ الْيَوْمَ مَرِيْضًا، وَلَمْ أُطْعِمْ مِسْكِيْنًا، وَلَمْ أُصَلِّ الضُّحٰى، وَلٰكِنِّيْ بَقِيَّةَ يَوْمِيْ صَائِمٌ .

۳۱۱۵: عبداللہ بن سیار دمشقی کہتے ہیں کہ ابوالدرداءؓ نے ایک آدمی سے گھوڑے کا سودا کیا اس آدمی نے قسم اٹھائی کہ میں اسے فروخت نہ کروں گا۔ جب وہ چل دیا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا میں تمہیں گناہ میں ڈالنا نہیں چاہتا میں آج کسی مریض کی عیادت نہ کروں گا اور کسی مسکین کو کھانا نہ کھلاؤں گا اور چاشت کے نفل نہ پڑھوں گا لیکن میں بقیہ دن روزہ رکھوں گا۔

۳۱۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، قَالَ : حَدَّثَتْنَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَجِيْءُ فَيَقُوْلُ : (هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ؟) فَإِنْ قَالُوْا (لَا) قَالَ : (إِنِّيْ صَائِمٌ).

۳۱۱۶: ایوب نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں ام الدرداءؓ نے بیان کیا کہ ابوالدرداءؓ باہر سے تشریف لاتے اور فرماتے کیا آپ کے ہاں کھانا موجود ہے؟ اگر گھر والے نفی میں جواب دیتے تو کہتے میں نے روزہ رکھ لیا۔

۳۱۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۳۱۱۷: عبداللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ ابوایوب انصاریؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

۳۱۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ : زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .فَهٰذَا

الصِّيَامُ الَّذِي يُجْزِءُ فِيهِ النِّيَّةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، الَّذِي جَاءَ فِيهِ الْحَدِيثُ، الَّذِي ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمِلَ بِهِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ، هُوَ صَوْمُ التَّطَوُّعِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا (أَنَّهُ أَمَرَ النَّاسَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ بَعْدَمَا أَصْبَحُوا أَنْ يَصُومُوا) ، وَهُوَ حِينَئِذٍ عَلَيْهِمْ صَوْمُهُ فَرْضٌ، كَمَا صَارَ صَوْمُ رَمَضَانَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَرْضًا، وَرُوِيَتْ عَنْهُ فِي ذَلِكَ آثَارٌ سَنَذْكُرُهَا فِي بَابِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فِيمَا بَعْدَ هَذَا الْبَابِ، مِنْ هَذَا الْكِتَابِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .فَلَمَّا جَاءَ تْ هَذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا، لَمْ يَجُزْ أَنْ يُجْعَلَ بَعْضُهَا مُخَالِفًا لِبَعْضٍ، فَتَنَافَى، وَيَدْفَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا، مَا وَجَدْنَا السَّبِيلَ إِلَى تَصْحِيحِهَا، وَتَخْرِيجِ وَجْهِهَا .فَكَانَ حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِي هَذَا الْبَابِ، فِي صَوْمِ التَّطَوُّعِ، فَكَذَلِكَ وَجْهُهُ عِنْدَنَا .وَكَانَ مَا رُوِيَ فِي عَاشُورَاءَ فِي الصَّوْمِ الْمَفْرُوضِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي بِعَيْنِهِ. فَكَذَلِكَ حُكْمُ الصَّوْمِ الْمَفْرُوضِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ جَائِزٌ أَنْ يُعْقَدَ لَهُ النِّيَّةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ .وَمِنْ ذَلِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَهُوَ فَرْضٌ فِي أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا كَيَوْمِ عَاشُورَاءَ إِذَا كَانَ فَرْضًا فِي يَوْمٍ بِعَيْنِهِ. فَكَمَا كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يُجْزِءُ مَنْ نَوَى صَوْمَهُ بَعْدَمَا أَصْبَحَ، فَكَذَلِكَ شَهْرُ رَمَضَانَ يُجْزِءُ مَنْ نَوَى صَوْمَ يَوْمٍ مِنْهُ كَذَلِكَ .وَبَقِيَ بَعْدَ هَذَا مَا رَوَيْنَا فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ -عِنْدَنَا -فِي الصَّوْمِ الَّذِي هُوَ خِلَافُ هَذَيْنِ الصَّوْمَيْنِ، مِنْ صَوْمِ الْكَفَّارَاتِ، وَقَضَاءِ شَهْرِ رَمَضَانَ، حَتَّى لَا يُضَادَّ ذَلِكَ شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي هَذَا الْبَابِ وَغَيْرِهِ. وَيَكُونُ حُكْمُ النِّيَّةِ الَّتِي يَدْخُلُ بِهَا فِي الصَّوْمِ، عَلَى ثَلَاثَةِ أَوْجُهٍ .فَمَا كَانَ مِنْهُ فَرْضًا فِي يَوْمٍ بِعَيْنِهِ، كَانَتْ تِلْكَ النِّيَّةُ مُجْزِئَةً قَبْلَ دُخُولِ ذَلِكَ الْيَوْمِ فِي اللَّيْلِ، وَفِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَيْضًا وَمَا كَانَ مِنْهُ فَرْضًا لَا فِي يَوْمٍ بِعَيْنِهِ، كَانَتِ النِّيَّةُ الَّتِي يَدْخُلُ بِهَا فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قَبْلَهُ، وَلَمْ تَجُزْ بَعْدَ دُخُولِ الْيَوْمِ .وَمَا كَانَ مِنْهُ تَطَوُّعًا كَانَتِ النِّيَّةُ الَّتِي يَدْخُلُ بِهَا فِيهِ فِي اللَّيْلِ الَّذِي قَبْلَهُ، وَفِي النَّهَارِ الَّذِي بَعْدَ ذَلِكَ .فَهَذَا هُوَ الْوَجْهُ الَّذِي يُخَرَّجُ عَلَيْهِ الْآثَارُ الَّتِي ذَكَرْنَا، وَلَا تَتَضَادُّ، فَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ .وَإِلَى ذَلِكَ كَانَ يَذْهَبُ أَبُو حَنِيفَةَ، وَأَبُو يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللَّهُ .إِلَّا أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ (مَا كَانَ مِنْهُ يُجْزِءُ فِيهِ النِّيَّةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، مِمَّا ذَكَرْنَا، فَإِنَّهَا تُجْزِءُ فِي صَدْرِ النَّهَارِ الْأَوَّلِ، وَلَا تُجْزِءُ فِيمَا بَعْدَ ذَلِكَ) .

۳۱۱۸: ابن جریج نے بیان کیا کہ عطاء کا خیال یہ ہے کہ ابوایوبؓ ایسا کرتے تھے۔ یہ روزے جن میں طلوع فجر کے

بعد نیت کرنا درست ہے ان کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے روایت آئی ہے اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے بعد اس پر عمل کیا ہے اور یہ نفلی روزہ ہی ہے۔ چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ عاشوراء کے دن جناب نبی اکرم ﷺ نے صبح کے بعد لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا اور یہ روزہ اس وقت ان پر فرض تھا جس طرح رمضان کا روزہ بعد میں فرض ہوا اور اس سلسلے میں ہم روایات اسی کتاب میں ذکر کریں گے۔ پس جب یہ آثار جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح ثابت ہیں جیسا ہم نے بیان کیا تو ان کو ایک دوسرے کا متضاد قرار دینا بھی درست نہیں کیونکہ اس طرح سے وہ ایک دوسرے کے منافی ہو کر ایک دوسرے ہی کی تردید کریں گی جس سے ہم صحیح معانی کو نہیں نکال سکیں گے۔ اسی وجہ سے ہم نے اس باب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت جس کو ذکر کر آئے ہیں وہ نفلی روزے سے متعلق ہے جیسا ہم نے بیان کر دیا۔ ہمارے ہاں اس کا یہی معنیٰ ہے اور عاشورہ کے سلسلہ میں آنے والی روایت وہ معین دن میں فرضی روزے سے متعلق ہے۔ معین دنوں کے فرض روزے کی نیت طلوع فجر کے بعد بھی ہو سکتی ہے۔ رمضان المبارک کے روزوں کا یہی حکم ہے۔ کیونکہ وہ بھی معین دنوں کی طرح معین فرض روزے ہیں۔ پس جس طرح عاشورہ کے دن طلوع فجر کے بعد روزے کی نیت درست تھی رمضان المبارک کے روزے کا حکم بھی یہی ہے۔ کہ اس کا روزہ جائز ہوگا۔ اب رہی وہ روایت جس کو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ تو ہمارے ہاں اس کا تعلق ان دو اقسام یعنی کفارے اور قضاء رمضان کے روزے سے متعلق ہے اور معنیٰ اس وجہ سے اختیار کیا تاکہ یہ روایت دیگر روایات کے خلاف نہ ہو جو اس باب میں مذکور ہوئیں۔ پس روزے کی نیت کے سلسلہ میں تین صورتیں ہوتیں نمبر ۱ وہ روزے جو مقررہ دنوں میں فرض ہیں ان کو رات کی نیت اور دن کی نیت سے بھی ادا کیا جا سکتا ہے نمبر ۲ وہ روزے غیر معینہ دنوں میں فرض ہیں ان کی نیت رات کو صرف ہو سکتی ہے۔ طلوع فجر کے بعد نہیں جا سکتی۔ اور نفلی روزے کی نیت سابقہ رات اور آئندہ دن (کے نصف) میں کی جا سکتی ہے۔ یہی وہ صورت ہے جس میں آثار پر عمل ہو سکتا ہے اور کسی میں تضاد نہیں ہوتا اور اس پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے البتہ امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ جن روزوں میں طلوع فجر کے بعد نیت کرنا درست ہے ان میں دن کے ابتدائی حصہ میں نیت کی جا سکتی ہے۔ اور اس کے بعد درست نہیں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات میں طلوع فجر کے بعد روزہ کی نیت کرنے کا تذکرہ اور صحابہ کرام کا عمل اسی کی تائید کرتا ہے یہ نفلی روزہ ہے۔

دوسری طرف یوم عاشورہ کے روزے کے سلسلہ میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے طلوع آفتاب کے بعد اس کے روزہ کی نیت کا حکم فرمایا تھا اور ان دنوں یہ روزہ فرض تھا جیسا کہ بعد میں رمضان فرض ہوا اس سلسلہ کی روایات ہم یوم عاشورہ کے باب میں ذکر کریں گے۔

یہ مذکورہ بالا آثار ہم نے ذکر کر دیئے اس میں یہ طرز عمل تو درست نہیں کہ بعض آثار کو ایک دوسرے کے مخالف قرار دے کر بعض کو رد کریں اور دوسروں کو قبول کریں اور موافقت کی صورت نہ پائیں۔

پس روایت عائشہ رضی اللہ عنہا تو نفلی روزے کے سلسلہ میں ہے اور یوم عاشورہ والی روایت فرض روزہ کے معین دن میں ہونے سے متعلق ہے۔

پس جس طرح عاشورہ کے روزہ کی نیت طلوع آفتاب کے بعد درست ہے رمضان المبارک کا روزہ یہی حکم رکھتا ہے طلوع فجر کے بعد نیت کر سکتا ہے۔

اب رہی روایت حفصہ جو شروع باب میں مذکور ہوئی وہ ان دونوں کے مخالف ہے اس کو صوم کفارات اور قضاء رمضان پر محمول کریں گے اب اس طرح تمام روایات میں توافق پیدا ہو گیا۔

روزہ میں نیت سے داخلہ کی تین صورتیں:

① جو روزے معین دنوں کے ہیں ان کی نیت تو اگلے دن کے لئے رات سے اور دن کے وقت بھی نیت درست ہے۔

② فرض غیر معین میں رات سے نیت ضروری ہے دن کو جائز نہیں ہے۔

③ اور نفلی روزے کی نیت رات سے کرو یا نصف یوم سے پہلے کر لو ہر دو طرح درست ہے۔

یہ تطبیق جو ہم نے پیش کی ہے اس سے روزہ سے متعلق تمام روایات اپنے مقام پر فٹ ہو گئیں تضاد باقی نہیں رہا ہمارے ہاں یہی اولیٰ ہے۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بس اس میں اس قدر اور اضافہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد زوال سے پہلے تک تو ان میں نیت درست ہے جن میں نیت طلوع کے بعد کی جا سکتی ہے البتہ پچھلے پہر نیت درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَعْنٰی قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : شَهْرَا عِيْدٍ، لَا يَنْقُصَانِ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ

عیدین کے مہینے رمضان و ذی الحجہ کم نہیں ہوتے

خلاصۃ المرام: اس باب سے صرف اس ارشاد نبوت کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں اس میں علماء کی تین جماعتیں ہیں۔

نمبر ①: امام احمد فرماتے ہیں کہ ایک سال میں یہ دو مہینے ۲۹ کے نہیں ہوتے۔ ایک ۲۹ تو دوسرا تیس کا ہو گا۔

نمبر ②: امام اسحاقؒ کہتے ہیں ثواب کے لحاظ سے ان میں کمی نہیں آتی خواہ ۲۹ کے ہوں یا تیس کے۔

نمبر ③: جمہور فقہاء نے دونوں اقوال کو جمع کیا کہ ایک سال میں دونوں مہینے ۲۹ کے نہیں ہوتے اور اگر ایک انتیس کا ہو تب بھی

ثواب میں کمی نہیں آتی امام طحاوی کا رجحان تیسرے قول کی طرف معلوم ہوتا ہے۔

۳۱۱۹ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَا : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : أَنَا حَمَّادٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (شَهْرَا عِيْدٍ، لَا يَنْقُصَانِ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ) .

۳۱۱۹: عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ عید کے دو مہینے کم نہیں ہوتے یعنی رمضان وذوالحجہ۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۲، مسلم فی الصیام ۳۱/۳۲، ابو داؤد فی الصوم باب٤، ترمذی فی الصوم باب٨، ابن ماجه فی الصوم باب٩، مسند احمد ٥، ٤٨/٣٨، ٥١/٥۔

۳۱۲۰ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، أَنَّ هٰذَيْنِ الشَّهْرَيْنِ، لَا يَنْقُصَانِ، فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِيْ مَعْنٰى ذٰلِكَ .فَقَالَ قَوْمٌ : لَا يَنْقُصَانِ، أَيْ لَا يَجْتَمِعُ نُقْصَانُهُمَا فِيْ عَامٍ وَاحِدٍ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَنْقُصَ أَحَدُهُمَا .وَهٰذَا قَوْلٌ قَدْ دَفَعَهُ الْعِيَانُ، لِأَنَّا قَدْ وَجَدْنَاهُمَا يَنْقُصَانِ فِيْ أَعْوَامٍ، وَقَدْ يُجْمَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا .فَدَفَعَ ذٰلِكَ قَوْمٌ، بِهٰذَا وَبِحَدِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، أَنَّهُ قَالَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ : (صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ). وَبِقَوْلِهِ : (إِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، وَقَدْ يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ) .فَأَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ .وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .وَذَهَبَ آخَرُوْنَ إِلَى تَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا، وَقَالُوْا : أَمَّا قَوْلُهُ (صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ، وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ) فَإِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، وَقَدْ يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ، فَذٰلِكَ كُلُّهُ كَمَا قَالَ، وَهُوَ مَوْجُوْدٌ فِي الشُّهُوْرِ كُلِّهَا .وَأَمَّا قَوْلُهُ (شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ، رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ) فَلَيْسَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلٰى نُقْصَانِ الْعَدَدِ، وَلٰكِنَّهُمَا فِيْهِمَا مَا لَيْسَ فِيْ غَيْرِهِمَا مِنَ الشُّهُوْرِ، فِيْ أَحَدِهِمَا الصِّيَامُ، وَفِي الْآخَرِ الْحَجُّ .فَأَخْبَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا لَا يَنْقُصَانِ، وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، وَهُمَا شَهْرَانِ كَامِلَانِ، كَانَا ثَلَاثِيْنَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، لِيُعْلَمَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْأَحْكَامَ فِيْهِمَا، وَإِنْ كَانَا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ، مُتَكَامِلَةٌ فِيْهِمَا، غَيْرُ نَاقِصَةٍ عَنْ حُكْمِهَا إِذَا كَانَا ثَلَاثِيْنَ ثَلَاثِيْنَ .فَهٰذَا وَجْهُ تَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ

ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۳۱۲۰: عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت میں مذکور ہے کہ یہ دو مہینے کم نہیں ہوتے لوگوں نے اس روایت کے معنیٰ میں کافی کلام کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ ایک سال کے اندر یہ مہینے اکٹھے کم نہیں ہوتے یہ ممکن ہے کہ ان میں سے ایک کم ہو۔ اس قول کو مشاہدے نے مسترد کر دیا کیونکہ ہم یہ بات پاتے ہیں کہ یہ کئی سالوں میں اکٹھے کم ہوتے اور بعض اوقات ان میں سے ہر ایک میں یہ بات پائی جاتی ہے۔ دوسرے لوگوں نے اس کا جواب اس روایت سے دیا جس کو دوسرے موقع پر ہم نے ذکر کیا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ رمضان المبارک کا روزہ چاند دیکھ کر رکھو اور افطار رمضان بھی چاند دیکھ کر کرو۔ اگر چاند تم پر غائب رہے تو مہینے کی گنتی تیس دن سے پوری کرلو اور آپ کا دوسرا یہ ارشاد کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے۔ تو اس میں آپ نے یہ بات واضح کر دی کہ مہینے کا کم ہونا ہر ماہ میں پایا جانا ممکن ہے۔ ہم ان روایات کو اسناد کے ساتھ اپنے موقعہ پر لائیں گے ان شاء اللہ۔ مگر علماء کی دوسری جماعت نے ان روایات کی تصحیح اس طرح کی ہے۔ کہ آپ ﷺ کے یہ فرمانے کا مطلب یہ ہے مہینہ گھٹتا اور بڑھتا ۲۹، ۳۰ کا ہوتا رہتا ہے۔ یہ سب مہینوں کے لئے برابر ہے۔ رہا خصوصی طور پر ان دو مہینوں کے متعلق یہ فرمانا کہ کم نہیں ہوتے اس سے گنتی میں کمی مراد نہیں بلکہ ان مہینوں میں جو اعمال ہوادا کیے جاتے ہیں ایک میں روزے اور دوسرے میں حج۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ یہ دونوں کم نہیں ہوتے اگرچہ انتیس کے ہوں بلکہ یہ دونوں مہینے کامل ہیں خواہ تیس تیس کے ہوں یا انتیس انتیس دن کے ہوں۔ تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے احکام انتیس یا تیس ہونے سے ناقص نہیں ہوتے یعنی ان کا ثواب کامل و مکمل رہتا ہے۔ اس باب کے آثار کی تصحیح اسی طرح سے ہو سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

<u>مؤقف اول:</u> کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ کے نہیں ہوتے ایک ۲۹ کا ہوگا تو دوسرا تیس کا ہوگا۔

<u>الجواب نمبر ①:</u> اس قول کو بڑے علماء نے مسترد کر دیا کہ بارہا دونوں مہینے ۲۹ کے ہوئے اور کبھی دونوں تیس کے ہوئے تجربہ نے اس معنی کو مسترد کر دیا۔

<u>نمبر ②:</u> بعض نے کہا کہ اس حدیث کی وجہ سے یہ مفہوم غلط ثابت ہوتا ہے **صوموا لرؤیته و افطر والرؤیته فان غم علیکم فعدوا ثلاثین**" بخاری فی الصوم

باب ۱۱: مسلم فی الصیام ۱۸/۱۹، اور آپ کا یہ ارشاد: **ان الشهر قد یکون تسحار وعشرین وقد یکون ثلاثین**" کہ مہینہ کبھی ۲۹ اور کبھی تیس کا ہوتا ہے اور یہ ہر مہینے سے متعلق ہے کسی کی تخصیص نہیں فرمائی پس سابقہ مطلب اس کے خلاف ہونے کی وجہ سے غلط ہوا۔

ایک اور جماعت کا قول یہ ہے کہ یہ تمام آثار درست ہیں آپ کا ارشاد **صوموا الرؤیته وافطر والرؤیته** مہینہ کبھی ۲۹

اور کبھی تیس کا ہوتا ہے اور یہ بات مہینوں میں اسی طرح موجود ہے رہا۔ شہر عید لا ینقصان اس سے مراد گنتی کی کمی نہیں ہے بلکہ ان میں دو ایسی عبادات پائی جاتی ہیں جو دوسرے مہینوں میں نہیں پائی جاتیں روزے اور حج۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو خبر دی کہ یہ دونوں مہینے ثواب کے لحاظ سے کامل ہیں جو گنتی میں ۲۹ کے ہوں یا تیس کے ان کے احکام اسی طرح ثابت ہیں خواہ گنتی میں کم ہو جائیں۔

نوٹ: اس آخری توجیہ سے تمام آثار اپنے اپنے مقام پر درست رہتے ہیں واللہ اعلم۔

یہ باب بھی مذاہب کا نام لئے بغیر ذکر کیا ہے اور آخری قول کا انداز اس کے رجحان کو ظاہر کرتا ہے اور امام موصوف کا میلان بھی اسی کی طرف ہے۔

بَابُ الْحُكْمِ فِيْ مَنْ جَامَعَ أَهْلَهٗ فِيْ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا

روزے میں جان بوجھ کر جماع کر لینے کا حکم

خلاصۃ البرام: کفارہ صوم میں ائمہ ثلاثہ مؤمن غلام کا آزاد کرنا ضروری قرار دیتے ہیں احناف کے ہاں کوئی سا غلام کافی ہے اسی طرح کفارہ میں گندم کی مقدار ائمہ ثلاثہ ربع صاع ۴/۱ بھی کافی قرار دیتے ہیں مگر احناف نصف صاع کی مقدار کو لازم کہتے ہیں اور کھانے پینے سے روزے کو اگر فاسد کر دیا تو امام شافعی و احمد صرف قضاء کو واجب کہتے ہیں جبکہ حنفیہ اور مالکیہ قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب قرار دیتے ہیں اور بھول کر کھانے پینے اور جماع سے امام احمد مظاہر یہ قضاء کے ساتھ کفارہ کو لازمی مانتے ہیں مگر احناف و شوافع کسی چیز کو لازم نہیں مانتے بلکہ روزے کو درست کہتے ہیں اب رہا کہ جماع سے روزے کو توڑنے میں کفارہ اور اس کی ترتیب یہ ہے۔

نمبر ①: امام عبداللہ مصری کے ہاں مفارہ نہیں صرف قضا ضروری ہے۔

نمبر ②: مالکیہ و حنابلہ قضاء و کفارہ دونوں کو لازم کہتے ہیں مگر کفارہ میں ترتیب کو ضروری نہیں کہتے۔

نمبر ③: احناف شوافع قضاء و کفارہ اور کفارہ میں ترتیب کو لازم کہتے ہیں یہاں یہی آخری مسئلہ زیر بحث آئے گا۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: جان بوجھ کر جماع سے صرف قضا ضروری ہے کفارہ لازم نہیں مستدل یہ روایت ہے۔

۳۴۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهٗ أَنَّهٗ احْتَرَقَ، فَسَأَلَهٗ عَنْ أَمْرِهٖ فَقَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ . فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرْقَ، فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ : أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ ؟ فَقَامَ الرَّجُلُ . فَقَالَ : تَصَدَّقْ بِهٰذَا) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ

مَنْ وَقَعَ بِأَهْلِهٖ فِيْ رَمَضَانَ، فَعَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ، فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ غَيْرُ الصَّدَقَةِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً، أَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، أَيَّ ذٰلِكَ مَا شَاءَ فَعَلَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ .

۳۱۲۱: عباد بن عبداللہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ کے سامنے اس نے بیان کیا کہ وہ تباہ ہو گیا ہے آپ نے اس کے معاملے کی تفصیل دریافت کی تو اس نے بتلایا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عرق نام کا برتن لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں آپ نے فرمایا محترق کہاں ہے؟ وہ کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا لو اس کو صدقہ کر دو۔ امام طحاوی فرماتے ہیں بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے جماع کرے اس پر صدقہ لازم ہے۔ اس صدقہ کے علاوہ اس پر کچھ کفارہ نہیں۔ انہوں نے اپنی دلیل میں اس اوپر والی روایت سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۲۹، مسلم فی الصیام ۸۵، ابو داؤد فی الصوم باب ۳۸۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اپنی بیوی سے رمضان میں جماع کرے اس پر قضاء لازم ہوگی کفارہ نہ ہوگا صرف صدقہ کرے گا جس کی مقدار بھی متعین نہیں جیسا کہ ایک مکتل کھجور اس کے لئے کافی قرار دی گئی۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل:

رمضان کا روزہ جس نے جماع سے توڑا اس پر قضاء اور کفارہ دونوں لازم ہیں مگر کفارے میں اسے تینوں میں سے جس کا چاہے اختیار ہے ترتیب لازم نہیں ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۱۲۲ :بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ، فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا، فَقَالَ : لَا أَجِدُ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ، فَقَالَ : خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ. فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ لَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّيْ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهٗ، ثُمَّ قَالَ : كُلْهُ).

۳۱۲۲: حمید بن عبدالرحمن نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے رمضان کا روزہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں توڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک گردن آزاد کرنے یا مسلسل دو ماہ روزہ رکھنے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کا حکم فرمایا اس نے کہا میرے پاس ان کی طاقت نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کھجوروں کا ٹوکرا لایا گیا تو

آپ نے اسے فرمایا یہ لو اور اس کو صدقہ کر دو اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سے زیادہ کسی کو محتاج نہیں پاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر ہنسے کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر فرمایا تم اسے کھالو۔

۳۱۲۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً أَوْ صِيَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .) قَالُوْا : فَإِنَّمَا أَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا أَعْطَاهُ مِمَّا أَمَرَهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ، بَعْدَ أَنْ أَخْبَرَهُ بِمَا عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ، مِمَّا بَيَّنَهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ هٰذَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ أَيْضًا، فَقَالُوْا : بَلْ يعتِقِ رَقَبَةً إِنْ كَانَ لَهَا وَاجِدًا، أَوْ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، إِنْ كَانَ لِلرَّقَبَةِ غَيْرَ وَاجِدٍ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ ذٰلِكَ، أَطْعَمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمَا ذَكَرُوْا .وَأَصْلُ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ فِيْهِ مِنَ التَّبْدِئَةِ بِالرَّقَبَةِ إِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ لَهَا وَاجِدًا، وَالتَّثْنِيَةِ بِالصِّيَامِ بَعْدَهَا، إِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ لِلرَّقَبَةِ غَيْرَ وَاجِدٍ، وَالتَّثْلِيْثِ بِالْإِطْعَامِ بَعْدَهُمَا إِنْ كَانَ الْمُجَامِعُ ؛ لَهُمَا غَيْرَ وَاجِدٍ، هٰكَذَا أَصْلُ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ فِيْ ذٰلِكَ .كَذٰلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ سَائِرُ النَّاسِ غَيْرَ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ، وَبَيَّنُوْا فِيْهِ الْقِصَّةَ بِطُوْلِهَا كَيْفَ كَانَتْ، وَكَيْفَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَفَّارَةِ فِيْ ذٰلِكَ .

۳۱۲۳: حمید بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم دیا جس نے رمضان کا روزہ توڑ دیا تھا کہ وہ گردن آزاد کرے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جو کچھ دیا وہ اسے صدقہ کرنے کے لئے دیا یہ اس کے بعد ہے کہ آپ نے اسے بتلایا کہ اس پر کیا لازم ہے۔ وہ وہی ہے جس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث میں بیان فرمایا۔ مگر علماء کی ایک اور جماعت ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کو غلام میسر ہو تو اسے آزاد کرے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو دو ماہ مساکین کو کھانا کھلائے اور انہوں نے اپنی دلیل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ روایت پیش کی ہے جس کا فصل اول میں ہم نے تذکرہ کیا ہے اور اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی شامل ہے جیسا انہوں نے ذکر کیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی اصل گردن کی آزادی سے ابتداء کرتا ہے جب کہ جماع کرنے والے کو میسر ہو۔ دوسرے نمبر پر روزہ ہے جب کہ جماع کرنے والا غلام نہ رکھتا ہو پھر تیسرا نمبر کھانا کھلانا ہے۔ اگر جماع کرنے والے کے پاس ان دونوں میں سے کوئی نہ ہو۔ اس روایت کی اصل جیسی

اصل زہری والی روایت کی بھی ہے۔ مالک بن جریج رحمۃ اللہ علیہما کے علاوہ رواۃ نے زہری سے اسی طرح روایت کی ہے ۔انہوں نے طویل قصہ تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارے کا حکم کس طرح دیا۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اسے دیا اور اس کے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا وہ اس کو اس کی اطلاع دینے کے بعد کہ اس پر یہ یہ چیزیں لازم ہیں جیسا کہ روایت ابو ہریرہؓ میں مذکور ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ ان میں سے کسی ایک چیز کا کرنا اس کے ذمہ تھا جس کو چاہے وہ اختیار کرے ان میں ترتیب کی پابندی نہیں ۔اَوْ تخییر کو ظاہر کرتا ہے۔

موقف فریق ثالث:

کہ جماع سے روزہ توڑنے والے پر قضاء و کفارہ ضروری ہے اور ہر سہ میں ترتیب ضروری ہے کہ اولاً گردن آزاد کرے اگر میسر آئے اور اگر میسر نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور اگر اس کی استطاعت نہیں تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے۔

موقف ثانی اور اول کا جواب:

روایت عائشہ رضی اللہ عنہا مجمل ہے اور روایت ابو ہریرہؓ مفصل ہے پس مجمل کو مفصل پر محمول کیا جائے گا اور اس مفصل روایت کو مالک' ابن جریج نے اپنے استاذ زہری سے نقل کیا مگر دیگر تمام شاگردوں نے زہری سے جو روایت نقل کی ہے اس میں پوری ترتیب کی وضاحت ہے اس لئے اس طویل روایت کو اختیار کریں گے جس کو دیگر ائمہ نے زہری سے نقل کیا ہے ہم وہ تفصیلی روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۱۴۴ : حَدَّثَنِیْ فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (أَنَّ أَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ .فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیْلَكَ مَا لَكَ قَالَ .وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِیْ وَأَنَا صَائِمٌ فِیْ رَمَضَانَ .فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا ؟ فَقَالَ : لَا .فَقَالَ : فَهَلْ تَسْتَطِیْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ؟ قَالَ : لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ فَهَلْ تَجِدُ طَعَامَ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا ؟ قَالَ : لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. فَبَیْنَمَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِیْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ : الْمِكْتَلُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیْنَ السَّائِلُ آنِفًا ؟ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ. فَقَالَ الرَّجُلُ : أَعَلٰى أَهْلٍ أَفْقَرَ مِنِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا یُرِیْدُ الْحَرَّتَیْنِ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَیْتِیْ.

فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ) . قَالَ : فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .

۳۱۲۴: عبدالرحمن بن خالد نے ابن شہاب سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے ایک آدمی آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا تم پر افسوس ہے تم کیا کہتے ہو اس نے کہا کہ میں نے رمضان کے روزے کی حالت میں بیوی سے جماع کر لیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا کیا تم گردن آزاد کرنے کے لئے پاتے ہو اس نے کہا نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے کی طاقت پاتے ہو اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا کیا تم ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی طاقت پاتے ہو اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسا نہیں کر سکتا اس پر جناب رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے ہم اسی حالت میں تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا آپ نے دریافت فرمایا ابھی سوال کرنے والا کہاں ہے؟ یہ کھجور لے کر اس کو صدقہ کر دو۔

وہ آدمی کہنے لگا کیا میں ان لوگوں پر تقسیم کروں جو مجھ سے زیادہ فقیر محتاج ہوں؟ اللہ کی قسم مدینہ کے دونوں سنگلاخوں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج کوئی نہیں۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ یہ سن کر ہنس دیئے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

راوی کہتے ہیں کہ کفارہ گردن آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہوا۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۳۱۔

۳۱۲۵ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ : أَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَهٰذَا هُوَ الْحَدِيْثُ عَلٰى وَجْهِهِ، وَإِنَّمَا جَاءَ حَدِيْثُ مَالِكٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ فِيْ ذٰلِكَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَلٰى لَفْظِ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ، فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ : فَصَارَتِ الْكَفَّارَةُ إِلٰى عِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ إِطْعَامِ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا .فَالتَّخْيِيْرُ هُوَ كَلَامُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا تَوَهَّمَ، مَنْ لَمْ يَحْكِهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۱۲۵: شعیب نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت اپنے اصل انداز سے ہے البتہ اس میں مالک اور ابن جریج کی روایت زہری سے زہری کے الفاظ سے جو اس حدیث میں آتے ہیں آئی ہے۔ پس کفارہ گردن آزاد کرنے یا دو ماہ کے مسلسل روزے یا ساٹھ مساکین پر مشتمل ہے اور جن لوگوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں تخییر کا ذکر کیا انہوں نے اپنے وہم کے مطابق اسے زہری کا کلام قرار دیا ہے۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ اس روایت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ تخییر کے الفاظ جو امام مالک اور ابن جریج رحمہم اللہ کی روایت میں

موجود ہیں وہ کلام زہری ہے جیسا کہ کلام زہری اس روایت میں موجود ہے باقی کلام رسول اللہ ﷺ میں تو ترتیب ہے تخییر کا لفظ موجود نہیں ہے جیسا کہ زہری سے دیگر جن رواۃ نے نقل کیا تخییر کے بغیر نقل کیا ہے۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۳۱۲۶ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ (فَصَارَتْ سُنَّةً) إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ .

۳۱۲۶: سفیان بن عینیہ نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے فقط ''فصارت سنۃ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔

۳۱۲۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۱۲۷: حجاج بن منہال نے سفیان سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۲۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِي، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۱۲۸: نعمان بن راشد نے زہری سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

۳۱۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۱۲۹: محمد بن ابی حفصہ نے ابن شہاب سے روایت اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح نقل کی ہے۔

۳۱۳۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، وَقَالَ (خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا تَمْرًا) وَلَمْ يَشُكَّ .

۳۱۳۰: منصور نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے صرف انہوں نے بغیر شک کے پندرہ صاع کھجور نقل کی ہیں۔

۳۱۳۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ : سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. فَقَالَ : حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْأَصْعَ .فَكَانَ مَا

رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ مَا فِي الْحَدِيْثَيْنِ الْاَوَّلَيْنِ ، لِاَنَّ فِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ (اَتَجِدُ رَقَبَةً ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ .قَالَ : مَا اَسْتَطِيْعُ ، قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؟) . فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَهٗ بِكُلِّ صِنْفٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَصْنَافِ الثَّلَاثَةِ لِمَا لَمْ يَكُنْ وَاجِدًا لِلصِّنْفِ الَّذِيْ ذَكَرَهٗ لَهٗ قَبْلَهٗ.فَلَمَّا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ اَنَّهٗ غَيْرُ قَادِرٍ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرْقٍ فِيْهِ تَمْرٌ ، فَكَانَ ذِكْرُ الْعَرْقِ وَمَا كَانَ مِنْ دَفْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُ اِلَى الرَّجُلِ ، وَاَمْرِهٖ اِيَّاهُ بِالصَّدَقَةِ ـ هُوَ الَّذِيْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ بَدَاْنَا بِرِوَايَتِهٖ. فَحَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا اَوْلٰى مِنْهُ ، لِاَنَّهٗ قَدْ كَانَ قَبْلَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا شَيْءٌ قَدْ حَفِظَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَلَمْ تَحْفَظْهُ عَائِشَةُ ، فَهُوَ اَوْلٰى ، لِمَا قَدْ زَادَهٗ.وَاَمَّا حَدِيْثُ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ ، فَهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا ، وَقَدْ بَيَّنَّا الْعِلَّةَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَفَّارَةِ فِي الْاِفْطَارِ بِالْجِمَاعِ فِي الصِّيَامِ ، فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، مَا فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ وَمَنْ وَافَقَهُمَا ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَاَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

۳۱۳۱: اوزاعی نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے اپنی بیوی سے رمضان میں جماع کیا تو انہوں نے مجھے اس طرح روایت بیان کی کہ مجھے حمید بن عبدالرحمن بن عوف نے بیان کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی مگر صاع کی مقدار کا تذکرہ نہیں کیا۔ تو جو کچھ ہم نے اس روایت میں ذکر کیا اس میں پہلی دو روایات بھی شامل ہو گئیں ۔ کیونکہ اس میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کیا تمہارے پاس آزادی کے لئے گردن موجود ہے ۔ اس نے جواب دیا نہیں ۔ آپ نے فرمایا دو ماہ کے روزے رکھو اس نے عرض کیا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ۔ آپ نے فرمایا ساٹھ مساکین کو کھانا دو' تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تینوں اقسام میں سے ہر ایک کا حکم اس صورت میں دیا کہ جب وہ ان سے پہلی کو نہ پائے پس جب اس شخص نے یہ خبر دی کہ وہ ان میں سے کسی کی قدرت نہیں رکھتا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کے بعد کھجوروں کا ٹوکرا آیا ۔ تو ٹوکرے کا تذکرہ اور اس کا آدمی کے حوالے کرنا اور اس کے صدقہ کا حکم تو روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں بھی موجود ہے جس کا شروع میں ہم تذکرہ کر آئے ۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت اس سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جس بات کا تذکرہ ہے وہ وہی روایت ہے جس سے ہم نے ابتداء کی ہے ۔ پس روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سے اولیٰ اور بہتر ہے ۔ کیونکہ پہلے کی وہ بات جو حدیث عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا میں ہے اس کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو یاد رکھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یاد نہیں رکھا۔ پس روایت ابو ہریرہ صدیقہ اولیٰ ہے اس لئے کہ اس میں اضافہ ہے رہی روایت مالک وابن جریج تو ان دونوں زہری ہی سے روایت کی ہے جیسا ہم نے ذکر کر دیا اور اس کی وجہ سے اسی باب میں ذکر دی۔ اس سے وہ کفارہ ثابت ہوا جو رمضان المبارک میں جماع کی صورت میں لازم ہوتا جیسا کہ حضرت منصور اور ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہما اور ان کے موافق حضرات نے زہری کی وساطت سے حمید سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: جو روایت ہم نے نقل کی ہے اس میں وہ دونوں پہلی احادیث داخل ہیں جو شروع باب میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہیں۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو اس نے کہا میں اس کی استطاعت نہیں پاتا آپ نے فرمایا پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاؤ' تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تین اقسام کا حکم فرمایا اور جب پہلی قسم کا میسر نہ ہونا معلوم ہوا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری اور پھر تیسری قسم ذکر فرمائی۔ جب اس نے سب سے عجز کا اظہار کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا کھجور لائی گئی پھر ٹوکرے اور اس کی کھجوروں کے عنایت فرمانے کا تذکرہ ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر اسی کو صدقہ کا حکم فرمایا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں بھی اسی کا تذکرہ ہے تو اس روایت میں جس قدر تفصیل ہے وہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں محفوظ نہیں ہے اور ثقہ راوی کا اضافہ بالاتفاق معتبر ہے اور مالک وابن جریج والی روایت کی وجہ بھی ہم ذکر کر آئے۔

پس اس سے ثابت ہو گیا کہ رمضان کے روزہ کو جماع سے توڑنے میں کفارہ کی کیفیت وہی ہوگی جو روایت منصور ابن عیینہ اور ان کے موافق رواۃ سے ذکر کی ہے۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ کا قول ہے یعنی ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ۔

بَابُ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزے کا حکم

خلاصۃ المرام: سفر میں روزہ سے متعلق علماء کی معروف رائے یہ ہیں:

نمبر ①: حضرت حسن بصریؒ اور اہل ظواہر سفر میں روزے کو ناجائز قرار دیتے ہیں رکھ لیا تو اس کا اعادہ واجب ہے۔

نمبر ②: امام احمد و شعبی و مجاہد رحمہم اللہ کے ہاں روزہ ناجائز تو نہیں مگر افضل روزہ نہ رکھنا ہے اگر رکھ لیا تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔

نمبر ③: عبداللہ بن مبارک اور سفیان ثوری رحمہم اللہ روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں کی حیثیت برابر ہے۔

نمبر ④: امام ابوحنیفہ و شافعی و مالک رحمہم اللہ کے ہاں روزے میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: سفر میں روزہ جائز نہیں رکھ لیا تو اعادہ لازم ہے حتی قال بعضھم سے یہی لوگ مراد ہیں۔ دلیل یہ ہے۔

۳۱۳۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَ مَا هٰذَا ؟ .فَقَالُوْا : صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ) .

۳۱۳۲: محمد بن عمرو بن الحسن نے جابرؓ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے لوگوں کا اکٹھ دیکھا کہ ایک آدمی ہے اور اس پر لوگ سایہ کرنے والے ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ روزہ دار ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۳۶' مسلم فی الصیام ۹۲' ابو داؤد فی الصوم باب۱۸' نسائی فی الصیام باب۴۶' ابن ماجه فی الصیام باب ۱۱' دارمی فی الصوم باب۱۵' مسند احمد ۴۳۴/۵،۲۹۹/۳۔

۳۱۳۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۱۳۳: ابوالولید نے شعبہ سے روایت اپنی اسناد سے نقل کی ہے۔

۳۱۳۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فِيْ سَفَرٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا ؟ .قَالُوْا : صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا).

۳۱۳۴: محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک درخت کے سایہ کے نیچے سے ہوا جس پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جارہا تھا تو آپ نے فرمایا یہ کس مقصد کے لئے ہے؟ انہوں نے بتلایا یارسول اللہ ﷺ یہ روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ نیکی نہیں تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو جو اس نے عنایت کی ہے قبول کرو۔

۳۱۳۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ).

۳۱۳۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۳۱۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ: ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ).

۳۱۳۶: صفوان نے ام الدرداء سے انہوں نے کعب بن عاصم اشعریؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

۳۱۳۷: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ).

۳۱۳۷: صفوان بن عبداللہ نے ام الدرداءؓ سے انہوں نے کعب بن عاصمؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

۳۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ: ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ (أَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ). قَالَ سُفْيَانُ: فَذُكِرَ لِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَقُوْلُ، وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَا مِنْهُ (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْإِفْطَارِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ، زَعَمُوْا أَنَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الصِّيَامِ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ، حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ مَنْ صَامَ فِي السَّفَرِ لَمْ يُجْزِهِ الصَّوْمُ، وَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ فِي أَهْلِهِ، وَرَوَوْهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۳۱۳۸: سفیان کہتے ہیں کہ میں نے زہری کو کہتے سنا کہ وہ فرماتے تھے مجھے صفوان بن عبداللہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ بعض علماء اس بات کو اختیار کرنے والے ہیں کہ رمضان المبارک میں جو شخص سفر کرے اسے افطار کرنا روزے کی بنسبت افضل ہے انہوں نے ان آثار بالا کو اپنی دلیل میں پیش کیا۔ جب کہ دوسروں نے کہا جس نے سفر رمضان میں اختیار کیا اور روزہ رکھا اس کا روزہ درست نہ ہوگا۔ اور وہ گھر جا کر اس کی قضاء کرے اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اثر قرار دیا ہے۔

تخریج: مسند احمد ۴۳۴/۵۔

سفیان کہتے ہیں کہ مجھے جتلایا گیا کہ زہری کہا کرتے تھے میں نے خود نہیں سنالیس من ید ...... یہ بلا الف لام لائے یا الف اور میم لے آئے ہیں یہ دونوں طرح درست ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ درست نہیں اور اگر کسی نے رکھ لیا تو اس پر قضا لازم ہوگی کیونکہ روزہ پایا ہی نہ گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہ ارشاد اس مفہوم کی تائید کرتے ہیں۔

۳۱۳۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَقِیْلٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ' عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَ رَجُلًا صَامَ فِی السَّفَرِ أَنْ یُعِیْدَ وَرَوَوْهُ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَیْضًا .

۳۱۳۹:عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جس نے سفر میں روزہ رکھا تھا روزہ لوٹانے کا حکم فرمایا اور اس باب کو ابو ہریرہؓ سے بھی روایت کیا ہے۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

۳۱۴۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِیْلَ النَّهْدِیُّ' قَالَ : ثَنَا زُهَیْرٌ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْكَرِیْمِ الْجَزَرِیُّ' عَنْ عَطَاءٍ ' عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : صُمْتُ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ' فَأَمَرَنِیْ أَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ أُعِیْدَ الصِّیَامَ فِیْ أَهْلِی .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : إِنْ شَاءَ صَامَ' وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ' وَلَمْ یُفَضِّلُوْا فِیْ ذٰلِكَ فِطْرًا عَلٰی صَوْمٍ' وَلَا صَوْمًا عَلٰی فِطْرٍ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰی أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی' فِیْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَیْهِمْ' فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ) أَنَّهٗ قَدْ یَحْتَمِلُ غَیْرَ مَا حَمَلُوْهُ عَلَیْهِ .یَحْتَمِلُ (لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِیْ هُوَ أَبَرُّ الْبِرِّ' وَأَعْلٰی مَرَاتِبِ الْبِرِّ' الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ' وَإِنْ كَانَ الصَّوْمُ فِی السَّفَرِ بِرًّا إِلَّا أَنَّ غَیْرَهٗ مِنَ الْبِرِّ' أَبَرُّ مِنْهُ). كَمَا قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ بِالطَّوَّافِ الَّذِیْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ' وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ .قَالُوْا : فَمَنِ الْمِسْكِیْنُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِیْ یَسْتَحْیِیْ أَنْ یَسْأَلَ' وَلَا یَجِدُ مَا یُغْنِیْهِ' وَلَا یُفْطَنُ لَهٗ فَیُعْطٰی).

۳۱۴۰:عطاء نے محرر بن ابی ہریرہؓ سے نقل کیا کہ میں نے سفر میں رمضان کا روزہ رکھا تو مجھے ابو ہریرہؓ نے گھر پہنچنے پر روزہ لوٹانے کا حکم دیا۔اور علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس کی مرضی پر موقوف ہے خواہ روزہ رکھے یا افطار کرے انہوں افطار کو روزہ پر فضیلت نہیں دی اور نہ روزے کو افطار پر۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کی وہ دلیل ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد میں ہے۔لیس من البر الصیام من السفر ۔ کہ

اس میں ایک احتمال تو یہ ہے جو پہلے قول والوں نے لیا ہے اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کوئی اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں اور اعلیٰ مراتب والی نیکی نہیں کہ آدمی سفر میں روزہ رکھے اگرچہ روزہ رکھنا سفر میں مطلقاً نیکی ہے۔ مگر دوسری نیکیاں اس سے بڑھ کر ہیں اور اس کی نظیر آپ ﷺ کا ارشاد ہے **لیس المسکین با لطواف الذی تردہ التمرۃ و التمرتان و اللقمۃ و اللقمتان**۔ کہ کامل مسکین وہ نہیں جو لوگوں پر گھومتا پھرے اور اس کو ایک کھجور اور دو کھجور اور ایک لقمہ اور دو لقمے دے کر لوٹا دیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ ﷺ مسکین کون ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس کو سوال سے حیا آتی ہے مگر اس کے پاس اتنا مال نہیں جو اس کو دوسروں سے بے نیاز کر دے اور لوگ اس کو مسکین بھی نہیں جانتے کہ اس کو دیں یعنی اس میں کامل مسکین کی نفی کی گئی ہے۔

ان روایات وفتاویٰ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھ لینے سے روزے کا دوبارہ رکھنا ضروری ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

اور دلیل سفر میں روزہ رکھنا درست ہے روزہ رکھنا نہ رکھنا برابر ہے۔

دلیل: سطور بالا میں مذکور تمام روایات ان کی مستدل ہیں **لیس من البر الصیام فی السفر** اس روایت میں اور احتمال بھی ہے البر سے کمال بر کی نفی مراد ہو تو روزہ کے کمال کی سفر میں نفی کی ہے۔ اس بات کی نفی نہیں کہ مطلقاً رکھنے والے کا روزہ ہی نہ ہوگا اور دوبارہ قضا کرنا پڑے گا گویا اس میں اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا برابر قرار دیا گیا اور اس کی نظیر یہ روایت ہے **لیس المسکین بالطواف الذی تردہ التمرۃ و التمرتان و اللقمہ و اللقمتان** کہ وہ شخص مسکین نہیں جو لوگوں کے ہاں جائے اور ایک دو لقمے یا کھجوریں اس کو واپس کر دیں یعنی ہر ایک سے مانگتا پھرے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ پھر مسکین کون ہے تو فرمایا جو لوگوں سے سوال کرنے میں حیاء کرے اور اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کو مستغنی کر دے اور نہ اس کو غریب سمجھا جاتا ہو کہ اسے کوئی دے دے اس روایت کو (بخاری فی الزکاۃ باب ۵۵' مسلم فی الزکاۃ نمبر ۱۰۱' ابوداؤد فی الزکاۃ باب ۲۴) نے نقل کیا ہے۔

اس مفہوم کی تائید یہ روایات کرتی ہیں۔

۳۱۴۱ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ' قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنِ الْهَجَرِيِّ' عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۱۴۱: ابوالاحوص نے عبداللہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

۳۱۴۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۱۴۲: سفیان نے ابراہیم ہجری سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے ذکر کیا ہے۔

۳۱۴۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ' عَنْ أَبِيْ

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۱۴۳: ابوالولید نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۱۴۴: اعرج نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۴۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ (لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ) عَلٰى مَعْنٰى إِخْرَاجِهِ إِيَّاهُ مِنْ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ (لَيْسَ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَكَامِلُ الْمَسْكَنَةَ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَكَامِلَ الْمَسْكَنَةِ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ وَلَا يُعْرَفُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ). فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ) لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى إِخْرَاجِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ بِرًّا وَلٰكِنَّهُ عَلٰى مَعْنٰى (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِيْ هُوَ أَبَرُّ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ) ، لِأَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْإِفْطَارُ هُنَاكَ أَبَرَّ مِنْهُ إِذَا كَانَ عَلَى التَّقَوِّيْ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ. فَهٰذَا مَعْنًى صَحِيْحٌ وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذِهِ الْآثَارِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هِيَ وَغَيْرُهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا.

۳۱۴۵: اعرج نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ آپ ﷺ کے ارشاد لیس المسکین بالطواف کا معنی یہ نہیں کہ اس میں مسکینی کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ کامل مسکنت والا مسکین نہیں کامل مسکنت والا مسکین وہ ہے جو نہ تو لوگوں سے سوال کرتا ہے اور نہ اس کو لوگ مسکین سمجھتے ہیں کہ اس کو صدقہ دیں پس اسی طرح روایت لیس من البر الصیام فی السفر (الحدیث) اس میں روزے کو مطلقاً نیکی سے نہیں نکالا گیا بلکہ اس کو اعلیٰ درجے کی نیکی سے نکالا گیا ہے کیونکہ بسا اوقات افطار کرنا اس سے زیادہ نیکی ہے مثلاً جب کہ دشمن سے سامنے کا خطرہ ہو وغیرہ۔ یہی مطلب درست ہے اور اس معنیٰ سے یہ زیادہ بہتر ہے جس پر قول اول والوں نے محمول کیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے تاکہ اس باب کی منقولہ روایات میں تضاد نہ رہے۔ چنانچہ ان روایات کو ملاحظہ فرمائیں۔

حاصل روایات: یہی ہے کہ مسکنت کی نفی سے تمام اسباب مسکنت کی نفی مراد نہیں بلکہ اس سے کامل المسکنت شخص مراد ہے بالکل اسی طرح لیس من البر والی روایت میں روزے کو مطلق نیکی کے کام سے نکالنا مقصود نہیں بلکہ کامل بر کی نفی ہے کہ سفر میں روزہ کامل نیکی نہیں کیونکہ سفر کے بعض مواقع ایسے ہیں جہاں افطار اس سے زیادہ بڑی نیکی بن جاتی ہے مثلاً جب دشمن کا سامنا مقصود ہو۔

یہ معنی درست ہے اور اس معنی سے اولیٰ ہے جس پر فریق اوّل نے محمول کیا ہے اور اس کا مقصد روایات سے تضاد کا دور کرنا ہے۔

بعض اوقات سفر میں روزے سے افطار کے بڑھ جانے کا ثبوت۔

۳۱۴۶ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِي رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، ثُمَّ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ مَعَهُ، وَكَانُوا يَأْخُذُونَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .)

۳۱۴۶: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے انہوں نے روزے رکھے یہاں تک کہ آپ مقام کدید میں پہنچے پھر آپ نے افطار کر دیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ افطار کر دیا صحابہ کرام آپ کے حکم میں سے جو نیا ہوتا اس کو اختیار کرنے والے تھے (کیونکہ وہ سابقہ کا ناسخ ہوتا)

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۳٤، مسلم فی الصیام ۸۸، ابو داؤد باب ٤٣۔

۳۱۴۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا : أَنَا ابْنُ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۱۴۷: مالک و ابن جریج دونوں نے کہا کہ ہمیں ابن شہاب نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۴۸ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ . غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (حَتَّى أَتَى عُسْفَانَ).

۳۱۴۸: منصور نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے صرف یہاں کدید کی بجائے عسفان کا تذکرہ ہے۔

۳۱۴۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۱۴۹: ابوداؤد نے شعبہ سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے۔

۳۱۵۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۱۵۰: منصور نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۵۱ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ : ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ، فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ . فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ، فَأَمْسَكَهُ فِيْ يَدِهٖ، حَتّٰى رَآهُ النَّاسُ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَوْلَهُ، ثُمَّ شَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَفْطَرَ، فَنَاوَلَهُ رَجُلًا إِلٰى جَنْبِهٖ فَشَرِبَ . فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ .)

۳۱۵۱: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال رمضان میں مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور کدید تک پہنچنے تک روزے رکھتے رہے آپ کو اطلاع ملی کہ لوگوں پر روزہ گراں ہو گیا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ کا پیالہ منگوایا اور اس کو اپنے ہاتھ میں تھاما۔ یہاں تک کہ لوگوں نے دیکھ لیا آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے پھر اس کو پیا اور روزہ افطار کر دیا پھر اس پیالے کو آپ کے ایک جانب شخص نے لے کر پی لیا۔

۳۱۵۲ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَافَرَ فِيْ رَمَضَانَ، فَاشْتَدَّ الصَّوْمُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ، فَجَعَلَتْ رَاحِلَتُهُ تَهِيْمُ بِهٖ تَحْتَ الشَّجَرِ . فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهٖ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ، فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ عَلٰى يَدِهٖ، أَفْطَرُوْا) .

۳۱۵۲: ابوالزبیر نے جابرؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں سفر کیا آپ کے صحابہ میں سے ایک پر روزہ گراں ہوا اس کی اونٹنی اس کو لے کر درخت کے نیچے گھومنے لگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے ایک برتن منگوایا جب لوگوں نے آپ کے دست اقدس میں برتن دیکھا تو انہوں نے بھی افطار کر دیا۔

۳۱۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْهَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ، فَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ . فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ، يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلَ، فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ . فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوْا بَعْدُ، فَقَالَ أُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ) .

۳۱۵۳: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح والے سال رمضان میں روانہ ہوئے آپ کراع غمیم کے مقام تک روزے سے رہے اور لوگ بھی روزہ رکھتے رہے آپ کو اطلاع ملی کہ روزہ لوگوں پر گراں ہو گیا ہے۔ وہ آپ کے فعل کے منتظر ہیں آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا اس

وقت عصر کے بعد کا وقت تھا۔ آپ نے لوگوں کو دیکھتے ہوئے نوش فرمالیا۔ پھر آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگوں نے اس کے بعد بھی روزے رکھے ہیں تو آپ نے فرمایا: اولئک العصاۃ وہ نافرمان ہیں۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر ۹۰۔

۳۱۵۴ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ' عَنْ (قَزْعَةَ' قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ .فَقَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ' فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ وَنَصُوْمُ' حَتّٰى بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ' وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ. فَأَصْبَحْنَا' مِنَّا الصَّائِمُ' وَمِنَّا الْمُفْطِرُ' ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا' فَقَالَ إِنَّكُمْ تُصَبِّحُوْنَ عَدُوَّكُمْ' وَالْفِطْرُ أَقْوٰى لَكُمْ' فَأَفْطِرُوْا فَكَانَتْ عَزِيْمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ لَقَدْ رَأَيْتُنِیْ أَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ وَبَعْدَ ذٰلِكَ) .

۳۱۵۴: قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعیدؓ سے رمضان کے روزہ سے متعلق دریافت کیا کہ وہ سفر میں درست ہے یا نہیں تو وہ کہنے لگے ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح والے سال رمضان المبارک میں ہی مکہ کی طرف نکلے تھے جناب رسول اللہ ﷺ بھی روزہ رکھتے رہے اور ہم بھی یہاں تک کہ ایک منزل پر پہنچے تو آپ نے فرمایا اب تم اپنے دشمن سے بالکل قریب پہنچ گئے ہو اس وقت افطار تمہارے لئے زیادہ قوت کا باعث ہے ہم نے اس حال میں صبح کی کہ بعض ہم میں سے روزہ رکھنے والے اور بعض افطار کرنے والے تھے پھر ہم چلتے رہے اور ایک پڑاؤ پر آپ نے فرمایا صبح تمہارا دشمن سے سامنا ہوگا اس لئے افطار زیادہ قوت کا باعث ہے پس تم افطار کر دو یہ جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حتمی بات تھی۔

پھر اس کے بعد میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے اپنے کو روزہ رکھتے اور افطار کرتے دونوں حالتوں میں پایا۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۱۰۲' ابو داؤد فی الصوم باب۴۳۔

۳۱۵۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ' قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ' قَالَ : حَدَّثَنِیْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ، فَشَقَّ عَلَيْهِمُ الصَّوْمُ' فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ' فَشَرِبَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ' وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ) .

۳۱۵۵: بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس ؓ سے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے صحابہ بھی آپ کے ساتھ تھے ان پر روزہ گراں گزرا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور اس

حال میں پانی پیا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور لوگ اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔

۳۱۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ . ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ)

۳۱۵۶: ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو مقام عرج میں دیکھا گرمی کا موسم تھا اور آپ اپنے سر مبارک پر پانی ڈال رہے تھے پیاس یا گرمی کی شدت سے آپ پانی ڈال رہے تھے پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ مقام کدید میں پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر دیا۔

۳۱۵۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ : ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ (أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ مَضَتَا مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صُوَّامًا حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ فَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ فَأَصْبَحْنَا وَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ . فَلَمَّا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ أَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ إِثْبَاتُ جَوَازِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ تَرْكُهُ إِيَّاهُ إِبْقَاءً عَلٰى أَصْحَابِهِ. أَفَيَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ فِي ذٰلِكَ الصَّوْمِ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِرًّا ؟ لَا يَجُوْزُ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ بِرٌّ . وَقَدْ يَكُوْنُ الْإِفْطَارُ أَبَرَّ مِنْهُ إِذَا كَانَ يُرَادُ بِهِ الْقُوَّةُ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ الَّذِي أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالْفِطْرِ مِنْ أَجْلِهِ. وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ) عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرْنَا . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ فِطْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهُ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ بَعْدَ صَوْمِهِ وَصَوْمِهِمُ الَّذِي لَمْ يَكُنْ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ . نَاسِخٌ لِحُكْمِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ أَصْلًا . قِيْلَ لَهُ : وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ ؟ وَفِي حَدِيْثِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ الَّذِي قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي السَّفَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ مُبَاحٌ . وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ فِي إِفْطَارِ النَّبِيِّ مَا ذَكَرْنَا.

۳۱۵۷: قزعہ بن یحییٰ نے ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب (مکہ کی طرف)

نکلے تو تیسری تاریخ رمضان المبارک کی تھی ہم روزہ کے ساتھ سفر کرتے رہے یہاں تک کہ مقام کدید میں پہنچے تو آپ ﷺ نے ہمیں افطار کا حکم فرمایا اگلی صبح ہم میں بعض روزہ دار تھے اور بعض افطار کرنے والے تھے جب ہم مرالظہران میں پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے دشمن کا سامنا کرنے کی اطلاع دی اور ہمیں افطار کا حکم دیا۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ سفر میں روزہ جائز ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کو صحابہ کی دشواری کے پیش نظر چھوڑا۔ تو آپ ہی بتلایئے کہ کیا یہ کہنا درست ہے کہ یہ روزہ نیکی نہیں ہے یہ کہنا بالکل جائز نہیں روزہ نیکی ہے۔ لیکن افطار اس سے بڑی نیکی ہے جب کہ اس افطار سے مقصود دشمن سے مقابلہ کے لئے اپنے کو تیار کرنا ہو۔ چنانچہ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا۔ لیس من البر الصیام فی السفر۔ اس ارشاد کا یہی مفہوم ہے پھر اگر کوئی معترض یہ کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا روزہ رکھنے کے بعد افطار کرنا اور صحابہ کو اس کا حکم کرنا وہ روزہ کہ جس سے آپ نے پہلے ان کو منع نہیں کیا تھا تو قطعی طور پر سفر میں روزہ کے حکم کو منسوخ کرنے والا ہے۔ تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ آپ کے پاس اپنی بات کی کیا دلیل ہے حالانکہ حضرت ابو سعید خدری والی روایت جس کو ہم پہلی فصل میں ذکر آئے اس میں یہ بات موجود ہے کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں اس کے بعد بھی روزے رکھتے رہے۔ تو اس روایت سے یہ دلالت مل گئی۔ کہ سفر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے روزہ افطار کرنے کے بعد بھی روزہ مباح تھا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس افطار والی روایت کے رواۃ میں سے ایک ہیں وہ بھی یہی بات فرماتے ہیں۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : نمبر ۳۱۵۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی ہے اور صحابہ کرام کی خاطر اس کو افطار فرما دیا پس یہ کہنا درست نہیں کہ سفر میں روزہ نیکی ہی نہیں روایت میں نیکی سے کمال بر مراد لیا جائے گا اور کبھی افطار کرنا اس سے زیادہ نیکی بن جاتی ہے جبکہ دشمن سے مقابلہ ہو جیسا کہ آپ ﷺ نے افطار کا حکم فرمایا اس موقعہ کے باوجود جنہوں نے روزہ رکھا تھا ان کو فرمایا لیس من البر الحدیث اور دوسرے ارشاد میں ان کو عصاۃ فرمایا موقعہ و محل کے اعتبار سے یہ روایت اپنے محل میں واضح ہے۔

ایک ضمنی اشکال:

آپ ﷺ کا خود افطار کرنا اور صحابہ کرام کو افطار کا حکم دینا واضح کرتا ہے کہ سفر کے روزے کو یہ چیز مطلقاً منسوخ کرنے والی ہے۔

ازالہ:

تم اپنی بات کی دلیل پیش کرو حالانکہ حدیث ابو سعیدؓ میں اس کے خلاف موجود ہے کہ آپ اس کے بعد سفر میں روزہ رکھ بھی

لیتے اور افطار بھی کر لیتے تھے اس روایت سے ثابت ہوا کہ یہ ناسخ نہیں بلکہ آپ کا عمل اس کا موضح ہے کہ باہمت کو روزہ رکھنا چاہئے اگر چھوڑے تب بھی مباح ہے اور یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس روایت کے راوی ہیں انہوں نے بھی کہی ہے۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہو۔

۳۱۵۸ :مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ مَالِكٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (إِنَّمَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ التَّيْسِيْرَ عَلَيْكُمْ، فَمَنْ يَسُرَ عَلَيْهِ الصِّيَامُ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ يَسُرَ عَلَيْهِ الْفِطْرُ فَلْيُفْطِرْ) .

۳۱۵۸: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں افطار کا حکم دے کر تم پر آسانی فرمائی ہے۔ پس جس کو ہمت ہو وہ روزہ رکھے اور جس کو افطار میں آسانی ہو وہ افطار کرے۔

۳۱۵۹ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ) . فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَجْعَلْ إِفْطَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ صِيَامِهِ فِيْهِ، نَاسِخًا لِلصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، وَلٰكِنَّهُ جَعَلَهُ عَلَى جِهَةِ التَّيْسِيْرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا مَعْنَى قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الَّذِيْ ذَكَرْتَهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ (وَكَانُوْا يَأْخُذُوْنَ بِالْأَحْدَثِ فَالْأَحْدَثِ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ؟ .قِيْلَ لَهُ : مَعْنٰى ذٰلِكَ -عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا عَلِمُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ أَنَّ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يُفْطِرَ فِي السَّفَرِ، كَمَا لَيْسَ لَهُ أَنْ يُفْطِرَ فِي الْحَضَرِ .وَكَانَ حُكْمُ الْحَضَرِ وَحُكْمُ السَّفَرِ فِيْ ذٰلِكَ -عِنْدَهُمْ -سَوَاءً حَتّٰى أَحْدَثَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْفِعْلَ الَّذِيْ أَبَاحَ لَهُمُ الْإِفْطَارَ فِيْ أَسْفَارِهِمْ، فَأَخَذُوْا ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ لَهُمُ الْإِفْطَارَ عَلَى الْإِبَاحَةِ، وَلَهُمْ تَرْكُ الْإِفْطَارِ .فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا، وَيَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ وَصَفْنَا، وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ قَرِيْبًا، مِمَّا ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَهُ، مِثْلُ مَعْنَاهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۳۱۵۹: منصور نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا ہے کہ اگر چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کرے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر میں روزہ رکھنے کے بعد افطار کر لینے کو آئندہ سفر میں روزے کو ناسخ نہیں بنایا بلکہ اس کو سہولت کا حکم قرار دیا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ ابن عباس کی روایت جو عبداللہ بن عبداللہ نے ان سے نقل کی ہے اس کے یہ الفاظ : کا نوایا خذون

بالا حدث فالاحدث من امر رسول اللہ ﷺ۔ کہ صحابہ کرام جناب رسول اللہ ﷺ کے نئے سے نئے حکم کو اختیار کرنے والے تھے۔ تو ان کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ واللہ اعلم کہ صحابہ کرام کو اس سے پہلے معلوم نہیں تھا کہ مسافر سفر میں افطار کر سکتا ہے جیسا کہ اس کو اقامت کی حالت میں روزہ کے ترک کی اجازت نہیں ہے اور حضر اور سفر کا حکم ان کے ہاں یکساں تھا۔ یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ نیا فعل کیا جس نے ان کے لیے سفر کے لئے افطار کو مباح کر دیا پس ان نے اس حکم کو اس طور پر اختیار کیا کہ ان کے لیے افطار بھی مباح ہے اور ترک افطار بھی۔ حضرت ابن عباس کی روایت کا یہی معنی ہے اور اس پر دوسری دلالت وہ ہے جس کو ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے اور ہم نے اس کے قریب قریب روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے نقل کر آئے ہیں جس کو ہم نے اور اسی کے قریب حضرت ابن عباس سے بھی منقول ہے پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس مفہوم کی روایت آئی ہے جس کو ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پہلے ذکر کر آئے ہیں۔

حاصل کلام: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو جناب رسول اللہ ﷺ کے افطار کو ناسخ قرار نہیں دیا بلکہ اس کو امت کی سہولت والی جانب قرار دیا ہے۔

اشکال:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کا کیا معنی ہے کانوا یاخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول اللہ ﷺ؟ اس سے تو نسخ کا ثبوت مل رہا ہے۔

ازالہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے صحابہ کرام کو معلوم نہ تھا کہ مسافر کو حالت سفر میں افطار کی اجازت ہے جیسا کہ صحت کے ساتھ گھر میں موجود ہوتے ہوئے وہ افطار نہیں کر سکتا۔ حکم سفر و سفر اولاً برابر تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے افطار کو سفر میں مباح قرار دیا پس صحابہ کرام نے اسی کو اختیار کیا کہ سفر میں روزے رکھنا اور افطار کرنا مباح قرار دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کا یہی مطلب ہے اور اس پر خود ان کا وہ قول بھی دلالت کر رہا ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کردہ روایت بھی دلالت کر رہی ہے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے خود یہی معنی اس قول کا بیان فرمایا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۳۱۶۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ الْاَحْوَلُ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنْ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فِي السَّفَرِ فَقَالَ (الصَّوْمُ اَفْضَلُ).

۳۱۶۰: عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رمضان میں سفر کی حالت میں روزے کا کیا حکم

ہےتو انہوں نے فرمایا روزہ افضل ہے۔

۳۱۶۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ (إِنْ أَفْطَرْتَ فَرُخْصَةٌ، وَإِنْ صُمْتَ فَالصَّوْمُ أَفْضَلُ) .

۳۱۶۱: حسن بن صالح نے عاصم سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا اگر تم افطار کرو تو تیرے لئے رخصت ہے اور اگر روزہ رکھو تو روزہ افضل ہے۔

۳۱۶۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ (إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ، وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ) . وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَيْضًا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ دَفْعِهِمُ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ .) قَالُوْا : فَلَمَّا كَانَ الصِّيَامُ مَوْضُوْعًا عَنْهُ، كَانَ إِذَا صَامَهُ، فَقَدْ صَامَهُ، وَهُوَ غَيْرُ مَفْرُوْضٍ عَلَيْهِ، فَلَا يُجْزِيْهِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الصِّيَامُ الَّذِيْ وَضَعَهُ عَنْهُ هُوَ الصِّيَامُ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ فِيْ تِلْكَ الْأَيَّامِ، كَمَا لَا بُدَّ لِلْمُقِيْمِ مِنْ ذٰلِكَ، وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ (وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ) . أَفَلَا تَرٰى أَنَّ الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ إِذَا صَامَتَا رَمَضَانَ أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِمَا أَوْ أَنَّهُمَا لَا تَكُوْنَانِ، كَمَنْ صَامَ قَبْلَ وُجُوْبِ الصَّوْمِ عَلَيْهِ بَلْ جَعَلَ مَا يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَيْهِمَا بِدُخُوْلِ الشَّهْرِ، فَجَعَلَ لَهُمَا، تَأْخِيْرَهُ لِلضَّرُوْرَةِ وَالْمُسَافِرُ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلُهُمَا .وَهٰذَا أُوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْأَثَرُ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهُ مِنَ الْآثَارِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ، الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا -أَنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَبَاحَ لَهُمُ الْإِفْطَارَ فِي السَّفَرِ يَصُوْمُوْنَ فِيْهِ .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۳۱۶۲: عاصم نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ اگر تم چاہو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو افطار کرو مگر روزہ افضل ہے۔ان روایات میں سے جن سے پہلے قول والوں نے سفر میں روزے کے متعلق اس روایت کو بھی پیش کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ وضع عن المسافر الصیام کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے کو اٹھا لیا ہے انہوں نے اس سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ جب اللہ نے اس سے روزے کو اٹھا لیا اور اس نے اگر روزہ رکھ لیا تو اس نے صرف روزہ رکھا جو کہ اس پر فرض نہیں تھا پس وہ فرضی روزے کی جگہ کام نہیں دے گا۔دوسرے علماء کی طرف سے ان کے جواب میں یہ کہا گیا کہ عین ممکن ہے کہ جس روزے کو اس سے ہٹایا گیا وہ وہی روزہ ہو جس کو انہی دنوں میں رکھنا

ضروری تھا جیسا کہ مقیم کے لیے ضروری ہے کہ وہ رمضان کے انہی دنوں میں روزے رکھے اور یہ روایت ہمارے اس مفہوم پر دلالت کر رہی ہے کیا ہم نہیں جانتے ہو کہ حاملہ اور مرضعہ سے بھی روزے کو اٹھالیا گیا ہے تو جناب کیا فرماتے ہیں کہ اگر حاملہ اور مرضعہ رمضان المبارک کا روزہ رکھ لیں تو ان کے لیے کافی ہو جائے گا؟ یا وہ ان لوگوں کی طرح نہیں ہوں گی کہ جس نے روزے کے لازم ہونے سے پہلے روزے کو رکھ لیا۔ بلکہ مہینے کے داخل ہوتے ہی ان پر روزہ لازم ہو جاتا ہے۔ البتہ ضرورت کی وجہ سے ان کے لئے تاخیر کی اجازت دی گئی۔ مسافر کا حال بھی اس سلسلے میں انہی کی طرح ہے اور اس معنیٰ پر اس اثر کو محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ یہ اثر اس باب میں مذکورہ روایات کے خلاف نہ ہو اور پہلے قول والوں کے خلاف ایک اور دلیل بھی موجود ہے جس کو ہم بیان کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کے بعد بھی روزہ رکھتے رہے کہ جب آپ ﷺ نے ان کے لئے سفر میں افطار کو مباح کر دیا چنانچہ اس سلسلہ کی روایات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

اشکال ثالث:

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے **ان اللہ وضع عن المسافر الصیام۔**

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب۴۳ ترمذی فی الصوم باب ۲۱ نسائی فی الصیام باب ۵۰ ابن ماجه فی الصیام باب۱۲ مسند احمد ۳۴۷/۴، ۲۹/۵۔

جب اس روایت کے مطابق روزہ اس سے ہٹالیا گیا جب وہ روزہ رکھے بھی تو وہ ایسا روزہ رکھ رہا ہے جو اس پر فرض نہیں۔ پس اس کا فرض سمجھ کر رکھنا جائز نہ ہوگا۔

ازالہ:

یہ عین ممکن ہے کہ یہ روزہ جو اس سے ہٹایا گیا وہ روزہ ہو جس کے رکھنے کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو جیسا کہ مقیم صحیح کو روزہ کے بغیر چارہ کار نہیں اور خود اس روایت میں **عن الحامل والمرضع** کے الفاظ اس مفہوم کی تائید کرتے ہیں آپ غور کریں کہ حاملہ اور مرضعہ اگر رمضان کا روزہ رکھ لیں تو کفایت کر جائے گا وہ ان کی طرح ہرگز شمار نہ ہوں گی جو وجوب صوم سے پہلے روزہ رکھ لیں بلکہ ان کا وہی روزہ شمار ہوگا جو مہینہ کے داخل ہونے کی صورت میں ہوتا ہے یعنی فرض روزہ اور تاخیر کے لئے ان کے حق میں گنجائش رکھی گئی اور مسافر کو ان کی مثل قرار دیا گیا یہ تاویل اس بات سے بہتر ہے کہ روایات کو باہمی متضاد ماننا پڑے۔

سفر میں روزے کے مباح ہونے کے مزید دلائل ملاحظہ ہوں۔

۳۱۴۳ : مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالُوْا : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَيَّانَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ : (قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهٖ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ

حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ لَيَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى رَأْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ).

۳۱۶۳: عثمان بن حیان دمشقی نے ام الدرداءؓ سے نقل کیا کہ ابوالدرداءؓ فرماتے تھے ہم نے اپنے کو جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک سخت گرم دن میں سفر میں پایا۔ گرمی اس قدر شدید تھی کہ لوگ سخت حرارت کی وجہ سے گرمی سے حفاظت کے لئے سروں پر ہاتھ رکھ رہے تھے اور ہم میں سے صرف جناب رسول اللہ ﷺ اور عبداللہ بن رواحہ روزے سے تھے۔

تخریج: بخاری فی الصوم باب ۳۵' مسلم فی الصیام ۱۰۸/۱۰۹۔

۳۱۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ (جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَلَمْ يَكُنْ يَعِيْبُ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ).

۳۱۶۴: ابونضرہ نے جابرؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے ہم میں سے بعض روزہ سے تھے اور بعض افطار کرنے والے تھے اور کوئی ایک دوسرے پر نکتہ چینی نہ کرتا تھا (کہ تو نے روزہ کیوں رکھا اور کیوں نہیں رکھا)

تخریج: مسلم فی الصیام ۹۷۔

۳۱۶۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ (أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لِتِسْعِ عَشْرَةَ أَوْ لِسَبْعِ عَشْرَةَ، مِنْ رَمَضَانَ، فَصَامَ صَائِمُوْنَ، وَأَفْطَرَ مُفْطِرُوْنَ، فَلَمْ يَعِبْ هٰؤُلَاءِ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، وَلَا هٰؤُلَاءِ عَلٰى هٰؤُلَاءِ).

۳۱۶۵: ابونضرہ نے ابوسعید الخدریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ۱۹ رمضان یا سترہ رمضان کو فتح مکہ کے دن موجود تھے بعض روزہ رکھنے والوں نے روزہ رکھا اور افطار کرنے والوں نے افطار کیا لیکن کسی نے ایک دوسرے کو عیب نہیں لگایا (روزہ رکھنے نہ رکھنے کا)

تخریج: مسلم فی الصیام ۹۳' ۹۴۔

۳۱۶۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ: (لِاثْنَتَيْ عَشْرَةَ).

۳۱۶۶: سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ انہوں نے

۱۲رمضان بتلایا۔

۳۱۶۷ :حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (لِثَمَانِ عَشْرَةَ) .

۳۱۶۷: ہشام بن ابوعبداللہ نے قتادہ سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی تاریخ ۱۸ رمضان بتلائی۔

۳۱۶۸ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۱۶۸: وہب نے ہشام سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

۳۱۶۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَتْحَ مَكَّةَ

۳۱۶۹: مسلم بن ابراہیم نے ہشام سے روایت نقل کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ فتح مکہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

۳۱۷۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ (أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ، فَمِنَّا الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَأَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ ، وَمِنَّا مَنْ يَسْتُرُ الشَّمْسَ بِيَدِهِ، فَسَقَطَ الصُّوَّامُ، وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ، فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ، وَسَقَوْا الرِّكَابَ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ بِالْأَجْرِ الْيَوْمَ) .

۳۱۷۰: مورق عجلی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں گئے ہم ایک پڑاؤ میں اترے سخت گرمی کا موسم تھا ہم سے بعض روزے سے تھے اور بعض افطار کرنے والے تھے وہ دن سخت گرمی کا تھا اور ہماری اکثریت کپڑوں والوں سے سایہ حاصل کرنے والی تھی اور بعض دھوپ کو اپنے ہاتھ سے روکنے والے تھے۔ (منزل پر پہنچ کر) تو روزہ دار گر پڑے اور بے روزہ اٹھے انہوں نے خیمے نصب کئے اور سواریوں کو پانی پلایا اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تو افطار کرنے والے اجر میں بڑھ گئے۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۱۰۰۔

۳۱۷۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ) . فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ

إِفْطَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرِهِ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ لَيْسَ عَلَى الْمَنْعِ مِنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، وَأَنَّهُ عَلَى الْإِبَاحَةِ لِلْإِفْطَارِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَامَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ .

۳۱۷۱: حمید الطویل نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں سفر کیا روزہ دار افطار والے کی عیب جوئی کرنے والا نہ تھا۔ ہم نے گذشتہ سطور میں جو آثار ذکر کیے وہ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا افطار کرنا اور صحابہ کرام کو افطار کا حکم دینا وہ سفر میں روزہ کی ممانعت کے لئے نہ تھا بلکہ اس سے افطار کا ان کے لئے مباح کرنا مقصود تھا' جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزہ رکھنے اور افطار کرنے ہر دو کی روایات وارد ہیں۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۳۷'

حاصل روایات: ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر میں روزے سے روکنا اس لئے تھا تا کہ سفر میں افطار کی اجازت ثابت ہو جائے اور جو لوگ سختی سے روزہ کو سفر میں لازم کرنے والے تھے ان پر واضح ہو جائے کہ ہر دو صورت جائز ہیں بقدر ہمت جس کو اختیار کیا جائے مباح ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود بنفس نفیس سفر میں افطار اور روزہ دونوں طرح کے ثبوت ملتے ہیں۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۳۱۷۲ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ' عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ' عَنْ حَمَّادٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنْ عَلْقَمَةَ' عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ) .

۳۱۷۲: علقمہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ رکھتے اور افطار کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۸۹' ابن ماجه فی الصیام باب ۱۰۔

۳۱۷۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ' قَالَ : ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ' عَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ زِيَادٍ' عَنْ عَطَاءٍ' عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ) . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَصُوْمَ' وَلَهُ أَنْ يُفْطِرَ .وَقَدْ (سَأَلَ حَمْزَةُ الْأَسْلَمِيُّ' رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ' فَقَالَ لَهُ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ' وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ).

۳۱۷۳: عطاء نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ بھی رکھا اور افطار بھی کیا ہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنا اور چھوڑنا بھی جائز ہے اور حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر کے روزے سے متعلق وال کیا تو آپ نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھ لو اور

اگر چاہو تو افطار کرو۔ روایات ذیل میں درج ہیں۔

حاصل روایات: اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں اختیار حاصل ہے خود حمزہ اسلمیؓ نے سفر میں روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا اگر چاہو تو روزہ رکھ لو اور اگر چاہو تو افطار کر لو۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۳۳، مسلم فی الصوم ۱۰۳، ابو داؤد فی الصوم باب ۴۳، ترمذی فی الصوم باب ۱۹۔

۳۱۷۴ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، وَهِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ .

۳۱۷۴: سلیمان بن یسار نے حمزہ بن عمرو اسلمیؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۷۵ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ أَبِيْ أَنَسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، مِثْلَهُ .

۳۱۷۵: سلیمان بن یسار نے حمزہ بن عمرو اسلمیؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۷۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُوْمُ فِي السَّفَرِ ؟ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ .فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ) . فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِكَ، وَالْفِطْرَ لِمَنْ شَاءَ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِهٰذَا وَبِمَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَهُ أَنَّ صَوْمَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ جَائِزٌ .وَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا فَضْلَ لِمَنْ صَامَ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ، عَلٰى مَنْ أَفْطَرَ وَقَضَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .وَقَالُوْا : لَيْسَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلَ مِنَ الْآخَرِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِتَخْيِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو، بَيْنَ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ، وَالصَّوْمِ، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِأَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ، أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ .وَقَالُوْا لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا (لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَخْيِيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَمْزَةَ، بَيْنَ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ، وَالْفِطْرِ .دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدُهُمَا أَفْضَلَ مِنَ الْآخَرِ، وَلٰكِنْ إِنَّمَا خَيَّرَهُ بِمَا لَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ، مِنَ الْإِفْطَارِ وَالصَّوْمِ، وَقَدْ رَأَيْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ يَجِبُ بِدُخُوْلِهِ الصَّوْمُ عَلَى الْمُسَافِرِيْنَ، وَالْمُقِيْمِيْنَ جَمِيْعًا إِذَا كَانُوْا مُكَلَّفِيْنَ) . فَلَمَّا كَانَ دُخُوْلُ رَمَضَانَ، هُوَ الْمُوْجِبُ لِلصِّيَامِ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا، كَانَ مَنْ عَجَّلَ مِنْهُمْ أَدَاءَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ، أَفْضَلَ، مِمَّنْ أَخَّرَهُ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ، أَفْضَلُ مِنَ الْفِطْرِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ،

وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ نَفَرٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ .

۳۱۷۶: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ حمزہ اسلمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ یہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا یہ تمہاری مرضی ہے روزہ رکھ لو یا نہ رکھو بلکہ افطار کرلو۔ یہ جناب رسول اللہ ہیں کہ آپ نے سفر میں روزہ کے رکھنے کو مباح قرار دیا۔ اس سے اور جو ہم نے اس سے پہلے ذکر کیا۔ یہ بات ثابت ہوگئی کہ رمضان المبارک کا روزہ سفر میں درست ہے۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص رمضان المبارک میں سفر کے دوران روزہ رکھے اور وہ شخص جو رمضان کا روزہ سفر کی وجہ سے بعد میں قضاء کرے ان کے روزے برابر ہیں کوئی ایک دوسرے سے افضل نہیں ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے میں حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اختیار دینے سے استدلال کیا ہے۔ کہ آپ نے ان میں سے کسی ایک کا حکم نہیں فرمایا۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ رمضان المبارک کا روزہ حالت سفر میں اس کے افطار سے افضل ہے۔ انہوں نے پہلے قول والوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ جو کچھ تم نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو روزہ رکھنے اور چھوڑنے کا اختیار دیا اس میں کسی کو دوسرے پر افضل نہ ہونے کی کوئی دلیل نہیں بلکہ آپ نے ان کو رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار دیا اور ہم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ ماہ رمضان کی آمد پر مکلفین پر روزہ فرض ہو جاتا ہے جب روزہ فرض ہوا تو ادائیگی میں جلدی کرنے والا اس کو مؤخر کرنے والے سے افضل ہے۔ پس اس مذکورہ بات سے ثابت ہوگیا سفر میں روزہ رکھنا اس کے ترک سے افضل ہے اور امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے اور تابعین کی ایک جماعت اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

حاصل روایات: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کو مباح قرار دیا ان روایات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ سفر میں روزہ جائز ہے گناہ نہیں۔

فریق ثالث کا مؤقف اور دلیل: سفر میں روزہ رکھنا یا نہ رکھنا دونوں حالتیں برابر ہیں ان میں سے کسی کو دوسرے پر افضلیت نہیں دی جا سکتی دلیل میں حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت جو اوپر گزری کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ان شئت فصم وان شئت فافطر ۳۱۷۶** سے جواب مرحمت فرمایا جس سے دونوں حالتوں کی برابری ظاہری ہوتی ہے کسی کی برتری ثابت نہیں ہوتی۔

فریق رابع کا مؤقف اور دلائل اور سابقہ اقوال کے جوابات:

رمضان المبارک کے مہینے میں مسافر کا روزہ رکھنا اس کے افطار سے بہتر ہے۔

سابقہ اقوال کا جواب: تم نے حضرت حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی روایت سے جو تخییر اخذ کی ہے کہ سفر میں روزہ اور فطر برابر ہے یہ درست نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی مرضی پر عمل کا اختیار دیا خواہ افطار کرے یا روزہ رکھے باقی ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ رمضان کی

آمد سے مسافرین اور مقیم تمام پر روزہ فرض ہو جاتا ہے جبکہ وہ بالغ ہوں تو دخول رمضان تمام پر روزے کو لازم کرنے والا ہے تو جو آدمی اپنے فریضہ کی جلد ادائیگی چاہتا ہو تو اپنے فریضہ میں تاخیر کرنے والے سے افضل ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ روزہ سفر میں افطار سے افضل ہے۔

اور یہ ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تائیدی اقوال تابعین رحمہم اللہ:

حضرت انس بن مالکؓ سے بھی یہ قول مروی ہے اور اسی طرح تابعین کی ایک عظیم جماعت اسی پر عمل پیرا ہے۔

۳۱۷۷ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ حَمَّادٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ' قَالَ (الصَّوْمُ اَفْضَلُ' وَالْاِفْطَارُ رُخْصَةٌ) يَعْنِيْ : فِي السَّفَرِ.

۳۱۷۷: حماد نے سعید بن جبیرؒ سے نقل کیا کہ سفر میں روزہ افضل اور افطار رخصت ہے۔

۳۱۷۸ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ حَمَّادٍ' عَنْ اِبْرَاهِيمَ' وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ' وَمُجَاهِدٍ اَنَّهُمْ قَالُوْا فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ (اِنْ شِئْتَ صُمْتَ' وَاِنْ شِئْتَ اَفْطَرْتَ' وَالصَّوْمُ اَفْضَلُ).

۳۱۷۸: حماد نے ابراہیم اور سعید بن جبیر اور مجاہد رحمہم اللہ سے نقل کیا کہ سفر میں روزہ اگر چاہو تو رکھ لو اور چاہو افطار کر لو مگر روزہ افضل ہے۔

۳۱۷۹ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا حَبِيْبٌ' عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ' قَالَ : سُئِلَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صِيَامِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ .فَقَالَ (يَصُوْمُ مَنْ شَاءَ اِذَا كَانَ يَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ' مَا لَمْ يَتَكَلَّفْ اَمْرًا يَشُقُّ عَلَيْهِ' وَاِنَّمَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْاِفْطَارِ' التَّيْسِيْرَ عَلٰى عِبَادِهِ) .

۳۱۷۹: عمرو بن ھرم کہتے ہیں کہ جابر بن زید سے پوچھا گیا کہ رمضان کے دوران سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ تو فرمایا۔ اگر طاقت رکھتا ہو تو جو چاہے روزہ رکھے جب تک کہ کسی امر میں تکلف سے کام نہ لینا پڑے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں افطار کی اجازت سے بندوں پر آسانی فرمائی ہے۔

۳۱۸۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : اَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ' عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَصُوْمُ فِي السَّفَرِ فِي الْحَرِّ .فَقُلْتُ : مَا حَمَلَهَا عَلٰى ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : اِنَّهَا كَانَتْ تُبَادِرُ .فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَرَى الْمُبَادَرَةَ بِصَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ' اَفْضَلَ مِنْ تَاْخِيْرِ ذٰلِكَ اِلَى الْحَضَرِ .وَكَانَ اَيْضًا'

مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ مَنْ كَرِهَ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ.

۳۱۸۰: قاسم بن محمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا وہ گرمی کے اسفار میں بھی روزہ رکھتی تھیں میں نے پوچھا ان کو اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے جواب دیا وہ اعمال میں جلدی کرنے والی تھیں۔ تو یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو رمضان المبارک کے روزے کو سفر میں جلدی رکھنے کو گھر پہنچ کر اسے تاخیر سے رکھنے سے افضل جانتی تھیں۔ جو لوگ سفر میں روزے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے اس روایت سے بھی استدلال کیا۔

حاصل روایات: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان المبارک میں سفر میں روزہ رکھنے والی تھیں اس سے عمل میں سبقت اور مبادرت مقصود تھی اور یہ گھر میں واپس آکر ادا کرنے سے افضل و اعلیٰ تھا تبھی تو وہ اس پر عمل پیرا تھیں۔

ضمنی اشکال:

مندرجہ ذیل روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ افضل کیا ہوتا بلکہ ناپسند اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کے خلاف ہے۔

روایت یہ ہے۔

۳۱۸۱: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ .ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ مَنْصُوْرٍ الْكَلْبِيِّ أَنَّ دِحْيَةَ بْنَ خَلِيْفَةَ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهٖ بِدِمَشْقَ إِلٰى قَدْرِ قَرْيَةِ عُقْبَةَ فِيْ رَمَضَانَ فَأَفْطَرَ وَمَعَهُ أُنَاسٌ وَكَرِهَ آخَرُوْنَ أَنْ يُفْطِرُوْا .فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى قَرْيَتِهٖ قَالَ (وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ أَرَاهُ : إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوْا عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ) يَقُوْلُ ذٰلِكَ لِلَّذِيْنَ صَامُوْا ثُمَّ قَالَ (اللّٰهُمَّ اقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ) . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ اسْتَحَبُّوا الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ دِحْيَةَ إِنَّمَا ذَمَّ مَنْ رَغِبَ عَنْ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ فَمَنْ صَامَ فِيْ سَفَرِهٖ كَذٰلِكَ فَهُوَ مَذْمُوْمٌ وَمَنْ صَامَ فِيْ سَفَرِهٖ غَيْرَ رَاغِبٍ عَنْ هَدْيِهٖ بَلْ عَلَى التَّمَسُّكِ بِهَدْيِهٖ فَهُوَ مَحْمُوْدٌ۔

۳۱۸۱: منصور کلبی روایت کرتے ہیں حضرت دحیہ کلبیؓ اپنی بستی سے نکلے جو دمشق میں واقع تھی آپ قریہ عقبہؓ جو معمولی فاصلہ کی مقدار پر واقع تھی رمضان میں سفر کرنا چاہتے تھے انہوں نے افطار کیا اور کچھ لوگ بھی ان کے ساتھ تھے جنہوں نے افطار کیا اور دوسروں نے افطار نہ کیا جب وہ اپنی بستی کی طرف لوٹے تو کہنے لگے اللہ کی قسم میں نے آج ایسا معاملہ دیکھا ہے میرے تو خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ مجھے دیکھنے کا موقعہ ملے گا۔ پس جو لوگ سفر میں روزے بہتر قرار دیتے ہیں اس روایت میں ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت کلبی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی جنہوں

نے جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام ؓ کی سیرت سے اعراض کیا پس جس شخص نے اپنے سفر میں صحابہ کرام اور جناب رسول اللہ ﷺ کی سیرت سے اعراض کرتے ہوئے روزہ رکھا وہ قابل مذمت ہے اور جو شخص اپنے سفر میں آپ کے عمل سے گریز نہ کرتے ہوئے بلکہ اس کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے روزہ رکھے تو وہ قابل تعریف ہے۔

کچھ لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل سے منہ موڑ لیا۔ (یہ بات آپ نے ان لوگوں کو کہی جنہوں نے روزہ رکھا تھا پھر کہنے لگے اللھم اقبضنی الیك)

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت دحیہؓ نے ان لوگوں کی مذمت فرمائی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کی خلاف ورزی کر کے سفر میں روزہ رکھا پس جو شخص سفر میں روزہ رکھے وہ قابل مذمت ہے نہ کہ قابل مدح۔ پس سفر میں روزے کی افضلیت کہاں رہی۔

ح: گزشتہ روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے سفر میں اس کا جواز اور مباح ہونا تو ثابت ہو چکا جس سے مذمت والا پہلو ختم ہو گیا وہ ان صحابیؓ کا اجتہاد ہے باقی افضلیت کے ثبوت کے لئے آخر میں روایت پیش کرتے ہیں۔

۳۱۸۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ، قَالَ : أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيْ مُرَاوِحٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ (حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ أَسْرُدُ الصِّيَامَ، أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّمَا هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْعِبَادِ، مَنْ قَبِلَهَا فَحَسَنٌ جَمِيْلٌ، وَمَنْ تَرَكَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ) . قَالَ : وَكَانَ حَمْزَةُ يَصُوْمُ الدَّهْرَ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ، وَكَانَ أَبُوْ مُرَاوِحٍ كَذٰلِكَ، وَكَانَ عُرْوَةُ كَذٰلِكَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ، وَأَنَّ الْإِفْطَارَ إِنَّمَا هُوَ رُخْصَةٌ .

۳۱۸۲: ابومراوح اسلمی نقل کرتے ہیں کہ صحابی رسول حضرت حمزہ بن عمرو اسلمیؓ نے خود سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہوں اس لئے حالت سفر میں بھی روزہ رکھتا ہوں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر میں روزہ کے افطار کی بندوں کو رخصت ملی ہے جس نے اس کو قبول کر لیا تو بہت اچھا اور خوب ہے اور جس نے اس کو ترک کیا (روزہ رکھا) اس پر کوئی گناہ نہیں۔ پس جو کچھ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا کہ روزہ سفر میں افطار سے افضل ہے اور بلاشبہ افطار کی رخصت ہے۔

عروہؒ کا بیان ہے کہ حمزہ ہمیشہ سفر و حضر میں روزہ رکھتے اور ابومراوح بھی اسی طرح روزہ رکھتے بلکہ خود عروہ بھی اسی طرح کرتے۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر ۱۰۷۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوا کہ روزہ سفر میں افطار سے افضل ہے اور افطار تو رخصت ہے۔

روایت عائشہ رضی اللہ عنہا ملاحظہ ہو۔

۳۱۸۳ :وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، قَالَ : أَنَا حَيْوَةُ، قَالَ : أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَانَتْ تَصُوْمُ الدَّهْرَ، فِي السَّفَرِ، وَالْحَضَرِ .

۳۱۸۳:عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیشہ روزہ رکھتیں خواہ سفر ہو یا حضر۔

تَنْبِيْه :اس باب میں فریق اوّل کے ساتھ تو جائز و ناجائز کا اختلاف ہے جبکہ بقیہ تین فریق کا اختلاف افضل وغیر افضل کا ہے طحاویؒ کا رجحان سب سے آخری قول کی طرف ہے اس لئے اس کے متعلق اگر کسی روایت سے ذرا اشکال ہوا تو وہ بھی نقل کر کے جواب میں روایت ذکر کر دی ایسا معلوم دیتا ہے کہ یہ روایت تکمیل باب سے پہلے یاد آئی اس لئے وہیں ذکر کر کے جواب دے دیا۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن کا روزہ

خُلاصَۃُ الْمَرام :عرفہ کا دن اسلام میں ایک عظیم مقام رکھتا ہے اس کو قرآن مجید میں یوم مشہود فرمایا گیا ہے احناف و شوافع اس کو جمعہ کے دن سے افضل ٹھہراتے ہیں جبکہ حنابلہ جمعہ کو افضل مانتے ہیں اس دن کا روزہ حجاج و غیر حجاج کے لئے یوم النحر کے روزے کی طرح ممنوع ہے۔① یہ ظاہریہ کا قول ہے② مگر ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین حاجی کے لئے عرفات میں روزے کو مکروہ کہتے ہیں مگر غیر حاجی کے لئے اس دن کے روزے کو افضل و باعث ثواب قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل:

عرفہ کے دن کو صاف صاف عید کا دن فرمایا گیا اور عید کے دن روزہ حرام ہے پس اس دن بھی حجاج و غیر حجاج کے لئے روزہ حرام ہے۔دلیل ملاحظہ ہو۔

۳۱۸۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ .ح .وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ .

۳۱۸۴:بشر بن بکر نے فہد سے انہوں نے ابونعیم سے روایت نقل کی ہے۔

۳۱۸۵ :ح وَحَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، قَالُوْا : ثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُقْبَةَ .وَقَالَ بَكْرٌ وَصَالِحٌ فِيْ حَدِيْثِهِمَا : قَالَ : سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (إِنَّ أَيَّامَ الْأَضْحَى وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ،

وَيَوْمَ عَرَفَةَ، يَوْمُ عِيدِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَكَرِهُوْا بِهٖ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَجَعَلُوْا صَوْمَهُ كَصَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِنَهْيِهٖ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ، لِأَنَّهُ هُنَاكَ عِيْدٌ وَلَيْسَ فِيْ غَيْرِهٖ كَذٰلِكَ، وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۳۱۸۵: بکر وصالح نے اپنی روایات میں اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے عقبہ اورانہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ ایام اضحیٰ اورایام تشریق اور یوم عرفہ یہ سب عید کے ایام ہیں اہل اسلام کے لئے کھانے پینے کے دن ہیں۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس روایت کواختیار کرتے ہوئے کہا کہ عرفہ کے دن کا روزہ مکروہ ہے اوراس کو وہ یوم نحر کے روزے کی طرح قرار دیتے ہیں۔دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مراد میدان عرفات میں روزہ رکھنے کی ممانعت ہو۔کیونکہ وہاں وہ عید کی ہے جب کہ دوسرے مقامات پر اس طرح نہیں اورحضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کواسی طرح بیان فرمایا روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر۱٤۲، ابو داؤد فی الاضاحی باب۱۰، ترمذی فی الصوم باب۵۸، نسائی فی الحج باب۱۵۳، والفرع والعتیرۃ باب۲، والایمان باب۷، ابن ماجہ فی الصیام باب۳۵، دارمی فی الصوم باب٤۷، موطا مالک نمبر۱۳۵، مسند احمد ۱۵۲/٤، ۷۵/۵، ۲۲٤۔

مؤقف فریق ثانی ودلائل وجوابات:

حجاج کے لئے عرفہ کے روز عرفات میں روزہ مکروہ ہے تاکہ وقوف میں خلل نہ آئے البتہ دیگر مقامات میں روزہ افضل ہے۔

سابقہ مؤقف کا جواب:

روایت میں ممانعت کا تعلق میدان عرفات میں موجود حجاج سے متعلق ہے دوسرے مقامات پر وہ وجہ نہیں پائی جاتی تو حکم نہ لگے گا دوسرے مقام کے لئے وہ عید نہیں اور ابوہریرہؓ کی روایت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

روایت ابوہریرہؓ ملاحظہ ہو۔

۳۱۸۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ، وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَا : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ .ح .

۳۱۸۶: محمد بن ادریس مکی اورابن ابی داؤد دونوں نے سلیمان بن حرب سے روایت نقل کی ہے۔

۳۱۸۷ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَا : ثَنَا حَوْشَبُ بْنُ عَقِيْلٍ، عَنْ مَهْدِيٍّ الْهَجَرِيِّ،

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ : (كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي بَيْتِهِ، فَحَدَّثَنَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ) . فَأَخْبَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّهْيَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنَّمَا هُوَ بِعَرَفَةَ خَاصَّةً .فَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا.

۳۱۸۷: عکرمہ کہتے ہیں کہ ہم ابو ہریرہؓ کے ساتھ ان کے گھر میں بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں عرفہ کے دن روزے سے منع فرمایا۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن روزے کی جو ممانعت فرمائی ہے وہ میدان عرفات کے ساتھ خاص ہے۔ اول قول والوں نے اس روایت کو بھی اپنی دلیل میں پیش کیا ہے روایت ذیل میں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب٦٣' ابن ماجه فی الصیام باب ٤٠ ۔

حاصل روایات: اس روایت میں ابو ہریرہؓ نے بتلایا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خاص میدان عرفات میں عرفہ کے دن روزے سے منع کیا ہے پس غیر حجاج کو عرفات یا دیگر مقامات پر روزے کی ممانعت نہ ہوگی۔

اشکال:

انہوں نے اس روایت کو بھی دلیل بنایا ہے۔

۳۱۸۸ :بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : (لَمْ يَصُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُوْ بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَوْمَ عَرَفَةَ) . قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا أَيْضًا -عِنْدَنَا- عَلَى الصِّيَامِ يَوْمَ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۳۱۸۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر وعمر اور عثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین میں سے کسی نے بھی عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا۔ ان کے جواب میں ہم کہیں گے اس روایت سے مراد ہمارے ہاں میدان عرفات میں روزہ کی ممانعت ہے اور اس کا ثبوت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس روایت ذیل سے واضح ہوتی ہے۔

ازالہ:

ہمارے ہاں اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ موقف عرفات میں ان میں سے کسی نے بھی روزہ نہیں رکھا اور دوسرے مقام کے روزے کی اس سے نفی ثابت نہیں ہوتی خود عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ معنی اس روایت کے علاوہ میں ذکر کیا ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہو۔

۳۱۸۹ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ نَجِیْحٍ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ رَجُلٍ (أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ بِالْمَوْقِفِ، فَقَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَصُمْهُ وَمَعَ أَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ یَصُمْهُ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ یَصُمْهُ، وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ یَصُمْهُ، وَأَنَا لَا أَصُوْمُهُ، وَلَا آمُرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ، فَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَصُمْهُ). فَبَیَّنَ هٰذَا الْحَدِیْثُ أَنَّ مَا رَوَی نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هُوَ عَلَی الصَّوْمِ فِی الْمَوْقِفِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِی الْأَمْرِ بِصَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ۔

۳۱۸۹: عبداللہ بن ابی نجیح نے اپنے والد سے انہوں نے ایک آدمی سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ عرفہ کے دن میدان عرفات میں روزے کا کیا حکم تو انہوں نے جواب دیا ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدان عرفات کی طرف نکلے آپ روزے سے نہ تھے اور ابوبکر کے ساتھ میدان عرفات کی طرف نکلے انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عثمانؓ کے ساتھ نکلے اور انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور میں بھی روزہ نہیں رکھتا اور تجھے روزہ کا حکم نہیں کرتا اور نہ اس سے روکتا ہوں اگر تم مناسب سمجھو تو روزہ نہ رکھو۔ تو اس روایت نے واضح کر دیا کہ سابقہ روایت میں نافع نے جو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرفہ کے روز روزہ کی نفی کی ہے اس کا تعلق موقف عرفات سے ہے۔ مزید ثبوت میں روایت ذیل ملاحظہ کریں۔

تخریج : ترمذی فی الصوم باب ٤٧۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس روزے کی عرفہ کے دن ممانعت ہے وہ میدان عرفات میں روزہ رکھنا ہے جو کہ کسی نے نہیں رکھا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ کے روزے کا ثبوت:

۳۱۹۰ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، قَالَ : ثَنَا رَقَبَةُ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَیْمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، سُئِلَ عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَیَوْمِ عَرَفَةَ، فَأَمَرَ بِصِیَامِهِمَا .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَوَابِ صَوْمِ یَوْمِ عَرَفَةَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَأَبِیْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِیِّ.

۳۱۹۰: جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا جبکہ ان سے جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے ان دونوں دنوں کے روزے کا حکم فرمایا۔ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب منقول ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوقتادہ انصاریؓ دونوں کی روایات میں وارد ہے۔

روایت ابوقتادہ انصاریؓ یہ ہے۔

۳۱۹۱ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ : يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ) .

۳۱۹۱: عبداللہ بن محمد نے ابوقتادہ انصاریؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب۴۶۔

۳۱۹۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّيْ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ فِيْ صِيَامِ يَوْمِ عَرَفَةَ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ، وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ)

۳۱۹۲: عبداللہ بن معبد زمانی نے ابوقتادہؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ یوم عرفہ کے روزے پر ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف کر دے گا۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشوراء کا روزہ واجب ہے اور صبح کے بعد آپ ﷺ کا ان کو روزے کا حکم دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ جب کوئی دن روزے کا مقرر ہو اور رات کو نیت نہ کی جا سکے تو صبح کے بعد قبل الزوال وہ نیت کر سکتا ہے جب کہ اہل علم نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ یوں عاشوراء کے روزے کے سلسلہ میں اس سے زائد روایات بھی وارد ہیں۔

تخریج : ابن ماجہ فی الصیام باب ۴۰۔

۳۱۹۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَرِيْزٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ : (سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ، قَالَ : كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعْدِلُهُ بِصَوْمِ سَنَةٍ) . فَثَبَتَ بِهٰذَا الْأَثَرِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّرْغِيْبُ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كُرِهَ مِنْ صَوْمِهِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ، هُوَ لِلْعَارِضِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ، لِشِدَّةِ تَعَبِهِمْ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۱۹۳: ابوحریز بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کو کہتے سنا کہ ایک آدمی نے ابن عمر ؓ سے پوچھا کہ یوم عرفہ کا روزہ کیا مقام رکھتا ہے تو کہنے لگے ہم اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سال کے روزے کے برابر سمجھتے تھے۔ جناب رسول اللہ کے متعلق اس اثر سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی ترغیب ثابت ہوئی۔ پس اس سے

ثبوت مل گیا کہ پہلی روایات کے مطابق اس دن روزہ رکھنے کی کراہت اس وجہ سے ہے جو ہم نے بیان کی ہے یعنی وقوف عرفات کیونکہ اس میں کافی مشقت ہے۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عرفہ کے دن کا روزہ عرفات کے علاوہ دوسرے مقام پر بڑا درجہ رکھتا ہے۔ جیسا کہ ان دو ترغیبی روایات سے ثابت ہوتا ہے اور جن روایات سے ممانعت معلوم ہوتی ہے وہ کسی عارضہ کی وجہ سے ہے مثلاً وقوف عرفات وغیرہ میں کیونکہ وہاں مشقت شدید ہوتی ہے۔

ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

عاشورہ کے دن کا روزہ

خلاصۃ المرام: دس محرم الحرام کو عاشورہ کہا جاتا ہے اس کی وجہ تسمیہ خواہ دس انبیاء علیہم السلام پر اکرام خداوندی کا نزول ہو یا اور کچھ۔ اس میں بڑے بڑے واقعات پیش آئے جیسے غرق فرعون وغیرہ بعض فقہاء نے اس دن کھانے کی گھر میں وسعت کو مستحب کہا ہے نزول رمضان سے پہلے یہ روزہ فرض تھا اب یہ استحباب کے درجہ میں ہے نزول سے قبل کی حیثیت واضح کرنے کے لئے یہ باب لایا گیا ہے امام ابوحنیفہ واحمد رحمہم اللہ کے ہاں اس کا روزہ رمضان سے پہلے فرض تھا اب مستحب ہے۔

نمبر ۲: رمضان سے پہلے بھی مسنون تھا اب استحباب کے درجہ میں ہے۔

نمبر ۳: بالقصد تنہا عاشورہ کا روزہ مکروہ ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

<u>مؤقف فریق اوّل و دلائل:</u> نزول رمضان سے قبل اس کا روزہ فرض تھا اب فرضیت منسوخ ہو کر استحباب رہ گیا دلائل یہ روایات ہیں۔

۳۱۹۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ (حَبِيْبِ بْنِ هِنْدِ بْنِ أَسْمَاءَ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى قَوْمِيْ مِنْ أَسْلَمَ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ فَلْيَصُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ وَجَدْتَ مِنْهُمْ قَدْ أَكَلَ مِنْ صَدْرِ يَوْمِهٖ، فَلْيَصُمْ آخِرَهٗ).

۳۱۹۴: حبیب بن ہند بن اسماء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے میری قوم اسلم کی طرف روانہ فرمایا تو فرمایا ان کو کہو کہ وہ عاشورہ کے دن کا روزہ رکھیں جس کو تم اس حالت میں پاؤ کہ وہ شروع دن میں کھا چکا ہے تو وہ دن کے آخری حصہ تک کھانے سے رکا رہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ٦٩۔

۳۱۹۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ قَتَادَةَ' (عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلْمَةَ الْخُزَاعِيِّ' هُوَ اَبُو الْمِنْهَالِ' عَنْ عَمِّهٖ قَالَ : غَدَوْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ 'وَقَدْ تَغَدَّيْنَا' فَقَالَ : أَصُمْتُمْ هٰذَا هٰذَا الْيَوْمَ ؟ فَقُلْنَا : قَدْ تَغَدَّيْنَا' قَالَ : فَأَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ) .

۳۱۹۵: عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی یہی ابن المنہال ہیں انہوں نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے کہ ہم صبح سویرے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دن عاشورہ تھا اور ہم نے صبح کا کھانا کھالیا تھا آپ نے فرمایا کیا تم نے آج کا روزہ رکھا ہے؟ ہم نے کہا ہم تو صبح کا کھانا کھا چکے ہیں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اپنا بقیہ دن (بغیر کھائے پیئے) پورا کرو۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ٦٥' نمبر ٣٤٤٧' ابن ماجه فی الصیام باب ٤١' مسند احمد ٤٠٩/٥۔

۳۱۹۶ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ قَتَادَةَ' قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ' يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهٖ' وَكَانَ مِنْ أَسْلَمَ' (أَنَّ أُنَاسًا أَتَوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْضَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ : أَصُمْتُمَ الْيَوْمَ ؟ فَقَالُوْا : لَا' وَقَدْ أَكَلْنَا فَقَالَ : فَصُوْمُوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ وُجُوْبُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ' وَفِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِصَوْمِهٖ' بَعْدَمَا أَصْبَحُوْا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ فِيْ يَوْمٍ عَلَيْهِ صَوْمُهُ بِعَيْنِهٖ ؛ وَلَمْ يَكُنْ نَوٰى صَوْمَهُ مِنَ اللَّيْلِ ؛ أَنَّهُ يُجْزِيْهِ أَنْ يَنْوِيَ صَوْمَهُ بَعْدَمَا أَصْبَحَ' إِذَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ الزَّوَالِ' عَلٰى مَا قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ مَا زَادَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا.

۳۱۹۶: قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالمنہال کو اپنے چچا سے یہ بات بیان کرتے سنا یہ اسلم قبیلہ سے تھے کہ کچھ لوگ عاشورہ کے روز جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے آپ نے ان کو فرمایا کیا تم نے روزہ رکھا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں ہم تو کھانا کھا چکے آپ نے فرمایا اپنا بقیہ دن (کھانے پینے سے) رکے رہو۔

تخریج : اسی طرح کی روایت ابو داؤد فی الصوم باب ٦٥' نسائی فی الصیام باب ٦٥' ابن ماجه فی الصیام باب ٤١' مسند احمد ٧٨/٤' ٤٠٩/٥۔

حاصلِ روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عاشورہ کے دن کے روزہ کا جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا جبکہ وہ کھانا کھا چکے تھے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص اس روز کو شروع میں پائے اس پر معینہ دن کا روزہ لازم ہے اور جو رات کو نیت نہ کر سکے اگر کچھ نہ کھایا پیا ہو تو وہ روزہ کی نیت کر سکتا ہے اور یہ زوال سے پہلے تک گنجائش ہے۔

اس سلسلہ کی مزید روایات

۳۱۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ ؛ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ ؛ قَالَ : سَأَلْتُهَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ . فَقَالَتْ : (بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمْصَارِ مَنْ كَانَ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَقُمْ عَلَى صَوْمِهِ، وَمَنْ كَانَ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ آخِرَ يَوْمِهِ) فَلَمْ نَزَلْ نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُهُ صِبْيَانَنَا وَهُمْ صِغَارٌ وَنَتَّخِذُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ ؛ فَإِذَا سَأَلُونَا الطَّعَامَ أَعْطَيْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ . فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُمْ كَانُوا يَمْنَعُونَ صِبْيَانَهُمُ الطَّعَامَ وَيُصَوِّمُونَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ . وَهٰذَا -عِنْدَنَا- غَيْرُ جَائِزٍ ، لِأَنَّ الصِّبْيَانَ غَيْرُ مُتَعَبَّدِينَ بِصِيَامٍ وَلَا بِصَلَاةٍ ، وَلَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ . وَكَيْفَ يَكُونُونَ مُتَعَبَّدِينَ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ، وَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُمُ الْقَلَمَ ؟ .

۳۱۹۷: خالد بن ذکوان کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذؓ سے یوم عاشورہ کے متعلق دریافت کیا تو وہ کہنے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہروں میں آدمی روانہ کر کے حکم فرمایا۔ جس نے صبح روزہ کی حالت میں کی ہے وہ اپنے روزے پر قائم رہے اور جس نے صبح کے وقت کچھ کھا پی لیا ہے وہ اپنے دن کا اجر پورا کرے (یعنی دن کو کھانے سے گریز کرے) چنانچہ ہم یہ روزہ رکھتے رہے اور ہمارے بچے بھی رکھتے رہے حالانکہ وہ چھوٹے تھے اور ہم ان کو بہلانے کے لئے کھلونے دیتے جو کہ اون سے بہلاوے کے لئے بنائے جاتے تا کہ وہ کھانے سے رکے رہیں (یہ بچوں میں روزہ کا شوق پیدا کرنے کے لئے)۔ پس اس روایت سے یہ معلوم ہوا کہ وہ بچوں سے کھانے کو روک کر ان سے عاشوراء کا روزہ رکھوائے ہمارے ہاں یہ طریق درست نہیں۔ کیونکہ بچے تو نماز روے کے مکلف نہیں وہ ان عبادات کے کس طرح ذمہ دار ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مرفوع القلم قرار دیا۔

تخریج : مسلم فی الصیام روایت ۳۶۔

تنبیہ : اس روایت میں بچوں کے روزے رکھنے کا ذکر ہے بچوں پر غیر مکلف ہونے کی وجہ سے روزہ فرض نہیں ہے البتہ ترغیب اور روزے کے شوق کو تیز کرنے کے لئے ایسا کرنا درست ہے جیسا کہ دس سال کے بچوں کو مار کر نماز پڑھانے کا حکم ہے البتہ اس سے فرضیت روزہ پر استدلال چنداں درست نہیں کیونکہ بچے تو مرفوع القلم ہیں جیسا اس روایت میں موجود ہے۔

۳۱۹۸ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ ، عَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَكْبَرَ ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ ، وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يُفِيقَ) .

۳۱۹۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمی

مرفوع القلم ہیں بچہ یہاں تک کہ وہ بالغ ہو اور سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو اور مجنون سے یہاں تک کہ اس کو افاقہ ہو۔ عاشوراء کے دن کے روزہ کی منسوخی کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے صحیح روایات مروی ہیں ۔ذیل میں ملاحظہ کی جائیں۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ۱۱' والحدود باب ۲۲' ابو داؤد فی الحدود باب ۱۷' نسائی فی الطلاق باب ۲۱' ابن ماجه فی الطلاق باب ۱۵' دارمی فی الحدود باب ۱' مسند أحمد ۱۱۸/۱' ۱۰۱/٦۔

۳۱۹۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ اِبْرَاهِيْمَ' عَنِ الْاَسْوَدِ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِثْلَهٗ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ نَسْخِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ صَحِيْحَةٌ .

۳۱۹۹: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

نسخ فرضیت کی روایات:

۳۲۰۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ' قَالَ : ثَنَا الْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ' عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ' عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ' قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ' وَعِنْدَهٗ رُطَبٌ' فَقَالَ : (اُدْنُهْ) فَقُلْتُ : اِنَّ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ ' وَأَنَا صَائِمٌ' فَقَالَ (اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ أُمِرْنَا بِصِيَامِهٖ قَبْلَ رَمَضَانَ) .

۳۲۰۰: شقیق بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس عاشورہ کے دن گیا ان کے ہاں تازہ کھجور پڑی تھی وہ فرمانے لگے قریب آ جاؤ میں نے کہا یہ عاشورہ کا دن ہے اور میں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں اس دن کے روزے کا حکم رمضان کی فرضیت سے پہلے تھا۔

۳۲۰۱ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ' قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ' عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ' عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ' قَالَ : أَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ يَأْكُلُ' فَقَالَ لَهٗ : هَلُمَّ' فَقَالَ : اِنِّيْ صَائِمٌ' فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ (كُنَّا نَصُوْمُهٗ' ثُمَّ تُرِكَ) يَعْنِيْ : يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ .

۳۲۰۱: قیس بن سکن نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا جبکہ وہ کھانا کھا رہے تھے انہوں نے کہا آ جاؤ! اس آدمی نے کہا میں روزے سے ہوں اس کو عبداللہ نے فرمایا ہم یہ روزہ رکھتے تھے پھر یہ چھوڑ دیا گیا۔

تخریج : مسلم فی الصوم نمبر ۱۲۳۔

۳۲۰۲ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ

اللَّيْثُ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ ، قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، فَقَالَ مَنْ شَاءَ صَامَ عَاشُوْرَاءَ ، وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ) .

۳۲۰۲: عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے روزہ کا حکم دیا اور یہ رمضان کی فرضیت سے پہلے کی بات ہے جب رمضان فرض ہوا تو پھر اختیار دیا گیا کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۳۸، مسلم فی الصیام نمبر ۱۱٦، نسائی فی الصیام باب ۵۵ ٦۱، موطا مالك ۳٤۔

۳۲۰۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ وَشُعَيْبٌ، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ، أَنَّ عِرَاكًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۳۲۰۳: عروہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۲۰۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عَلَيْهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ، لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عَلَيْهِ) .

۳۲۰۴: ابوثور نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے روزہ کا حکم فرماتے اور اس کی خوب نگرانی واہتمام فرماتے تھے پھر جب رمضان المبارک فرض ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حکم فرمایا اور نہ منع فرمایا اور نہ اہتمام فرمایا اور نہ دیکھ بھال فرمائی۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر ۱۲۵۔

۳۲۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ (أُمِرْنَا بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ نُؤْمَرْ، وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ، وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ) .

۳۲۰۵: ابوعمارہ نے قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہمیں رمضان کی فرضیت سے پہلے روزے کا حکم تھا جب رمضان فرض ہو گیا تو ہمیں نہ حکم دیا گیا اور نہ منع کیا گیا مگر ہم اس کو ادا کرتے رہے۔

تخریج : اسی طرح کی روایت بخاری فی الصوم باب۱، ٦۹، مسلم فی الصیام ۱۱۳/۱۱٦، ابو داؤد فی الصوم باب٦۳، دارمی

فی الصوم باب٤٦' مالك فی الصوم ٣٣۔

٣٢٠٦ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : سَمِعْتُ الْحَكَمَ' قَالَ : سَمِعْتُ' الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ' عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ' عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ' مِثْلَهُ .

٣٢٠٦: عروہ بن شرحبیل نے قیس بن سعد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٣٢٠٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ' عَنْ شُعْبَةَ' عَنِ الْحَكَمِ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ نَسْخُ وُجُوْبِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ ' وَدَلِيْلُ أَنَّ صَوْمَهُ قَدْ رُدَّ إِلَى التَّطَوُّعِ' بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرْضًا .وَقَدْ رُوِيَتْ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ أُخَرُ' فِيْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ صَوْمَهُ' كَانَ اخْتِيَارًا' لَا فَرْضًا.

٣٢٠٧: حکم نے قاسم بن مخیمرہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ان روایات میں عاشوراء کے دن روزہ کا منسوخ ہونا مذکور ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اس دن کے روزے کو نفل قرار دیا گیا جب کہ یہ پہلے فرض تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے علاوہ روایات بھی وارد ہیں جو اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ اس روزہ کے رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار تھا فرض نہ تھا۔ان میں سے چند ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوا کہ رمضان المبارک کی فرضیت سے پہلے یہ روزہ فرض تھا پھر فرضیت منسوخ ہو کر دوبارہ تطوع اور نفل کی طرف لوٹ آیا۔

موقف فریق ثانی:

یہ روزے فرض نہ تھے نہ ہوئے کہ ان کے منسوخ ہونے کی نوبت آئی بس جو حیثیت پہلے تھی وہی باقی رہی شروع میں بھی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار تھا تو آخر میں بھی یہی رہا۔

جیسا کہ ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے۔

٣٢٠٨ : .فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَا : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ (لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ' وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ' فَسَأَلَهُمْ ؛ فَقَالُوْا : هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ أَظْهَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى فِرْعَوْنَ .فَقَالَ أَنْتُمْ أَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْهُمْ' فَصُوْمُوْهُ) فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' إِنَّمَا صَامَهُ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ إِظْهَارِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ' فَذٰلِكَ عَلَى الِاخْتِيَارِ' لَا عَلَى الْفَرْضِ .

٣٢٠٨: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ نے یہود

کوعاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے پایا آپ نے ان سے دریافت کیا (کہ یہ روزہ کیوں کر رکھتے ہو) تو انہوں نے کہا اس دن اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عنایت فرمایا تو آپ نے فرمایا تم ان کی نسبت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہو۔ پس تم روزہ رکھو۔ اس روایت نے واضح کر دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ اس شکریہ میں رکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرعون پر جناب موسیٰ علیہ السلام کو غلبہ عنایت فرمایا۔ پس اس روزے میں اختیار ہوا نہ کہ فرضیت۔ ذیل کی روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۶۹، مسلم فی الصیام ۱۲۷۔

حاصل روایات: اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہود شکریہ کا روزہ رکھتے تھے اور اس طرح کے روزے تو اختیاری ہوتے ہیں نہ کہ فرض۔

ابن عباس ؓ کی روایت ملاحظہ ہو۔

۳۲۰۹ :وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ يَزِيْدَ، أَنَّهُ سَمِعَ (ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ عَلٰى غَيْرِهٖ، إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، أَوْ شَهْرَ رَمَضَانَ) .

۳۲۰۹: ابو یزید کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس ؓ کو فرماتے سنا کہ میرے علم میں نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس دن کے روزہ کا جس قدر اہتمام فرماتے تھے اور کسی (نفلی) روزہ کا اتنا اہتمام نہ ہوتا تھا یا پھر رمضان کا اہتمام ہوتا۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۱۳۱۔

۳۲۱۰ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِیُّ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ أَبِیْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ : حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِیْ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَيْسَ لِيَوْمٍ فَضْلٌ عَلٰى يَوْمٍ فِی الصِّيَامِ، إِلَّا شَهْرَ رَمَضَانَ، وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ) .

۳۲۱۰: عبیداللہ بن ابی یزید نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل فرمایا کہ کسی دن کے روزے کو دوسرے دن کے روزے پر فضیلت حاصل نہیں سوائے رمضان المبارک اور عاشورہ کے روزے کے۔

۳۲۱۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ (الْحَكَمَ بْنَ الْأَعْرَجِ، يَقُوْلُ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبِرْنِیْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ .قَالَ عَنْ أَیِّ بَالِهٖ تَسْأَلُ ؟ قُلْتُ : أَسْأَلُ عَنْ صِيَامِهٖ، أَیَّ يَوْمٍ أَصُوْمُ ؟ قَالَ إِذَا أَصْبَحْتَ مِنْ تَاسِعَةٍ، فَأَصْبِحْ صَائِمًا .قُلْتُ :

كَذٰلِكَ كَانَ يَصُوْمُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ نَعَمْ .) فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رُوِىَ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ .وَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صَوْمِهٖ، ذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ اخْتِيَارًا لَا فَرْضًا' مَا قَدْ رَوَاهُ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ إِخْبَارِهٖ بِالْعِلَّةِ الَّتِى مِنْ أَجْلِهَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ .

۳۲۱۱: حکم بن اعرج کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ مجھے یوم عاشورہ کے متعلق بتلائیں تو وہ کہنے لگے کیا تم اس کے روزے سے متعلق پوچھتے ہو کہ میں کس دن روزہ رکھوں تو فرمانے لگے جب تم نویں کی صبح کرو تو روزہ رکھو۔ میں نے پوچھا؟ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے اس پر انہوں نے کہا جی ہاں! تو یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت گزری کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ کا روزہ نفلی تھا نہ کہ فرض۔ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ نے ان روایات میں جو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہیں۔ ان میں اس علت کو واضح کیا جس کی بناء پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا۔ روایت ملاحظہ کریں۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر ۱۳۲' ابو داؤد فی الصوم باب ٦٤۔

حاصل روایات : یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتلا رہے ہیں کہ وہ عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے یہ بھی دلیل ہے کہ روزہ اختیاری تھا فرض نہ تھا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سعید بن جبیر والی روایت میں مذکور علت بھی اس بات کی مؤید نظر آتی ہے۔

۳۲۱۲ :وَقَدْ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ' قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ' عَنْ جَابِرٍ' عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ' عَنْ أَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' عَنْ عَلِيٍّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ) . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَيْضًا' مِنْ أَجْلِ الْمَعْنَى الَّذِىْ ذَكَرَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۳۲۱۲: ابوعبدالرحمن نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ اس روایت میں جو کچھ مذکور ہے ممکن ہے کہ یہ اسی بنیاد پر ہو جو روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں منقول ہوئی یعنی رکھنے نہ رکھنے کا اختیار تھا تاکید نہ تھی۔

۳۲۱۳ :وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ' قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ ثُوَيْرٍ' قَالَ : سَمِعْتُ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ : هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْهُ' فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِصَوْمِهٖ). فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِلْعِلَّةِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا أَيْضًا .

۳۲۱۳: ثویر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر سے میں نے سنا یہ عاشورہ کا دن ہے پس تم روزہ رکھو اس لئے کہ جناب

رسول اللہ ﷺ اس کے روزے کا حکم فرماتے تھے۔

امام طحاویؒ فرماتے ہیں ممکن ہے کہ یہ روزے کا حکم اس علت کی بناپر ہو جس کا ہم نے تذکرہ کیا۔

۳۲۱۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ : ثَنَا مَزِيْدَةُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ عُثْمَانَ اسْتَعْمَلَ أَبَا مُوْسٰى عَلَى الْكُوْفَةِ فَقَالَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ (صُوْمُوْا هٰذَا الْيَوْمَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُهُ) . فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا .

۳۲۱۴: مزیدہ بن جابر نے اپنی والدہ سے نقل کیا کہ عثمانؓ نے ابوموسیٰؓ کو کوفہ کا عامل بنایا تو انہوں نے عاشورہ کے دن کہا آج کے دن روزہ رکھو اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے۔

اس روایت میں بھی وہی احتمال ہے جو روایت ابن عباس ؓ میں ہم نے ذکر کیا۔

۳۲۱۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ) فَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ الَّذِيْ قَبْلَهُ.

۳۲۱۵: ہبیرہ بن خالد نے اپنی بیوی سے نقل کیا اس نے ازواج النبی ﷺ میں سے کسی سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نو ذی الحجہ اور یوم عاشورہ ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتے تھے یہ روایت بھی ماقبل کی طرح ہے۔

۳۲۱۶ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قَدْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا يَصُوْمُهُ الْيَهُوْدُ وَيَتَّخِذُوْنَهُ عِيْدًا فَصُوْمُوْهُ أَنْتُمْ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَوْمِهِ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ كَانَتْ تَصُوْمُهُ .وَقَدْ أَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثِهِ بِالْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَصُوْمُهُ أَنَّهَا عَلَى الشُّكْرِ مِنْهُمْ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ إِظْهَارِهِ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا صَامَهُ كَذٰلِكَ وَالصَّوْمُ لِلشُّكْرِ اخْتِيَارٌ لَا فَرْضٌ .

۳۲۱۶: ابن شہاب نے ابوموسیٰؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عاشورہ کا دن وہ تھا جس میں یہود روزہ رکھتے تھے اور اس کو عید کے طور پر مناتے تھے پس تم بھی روزہ رکھو۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ جناب رسول اللہ نے اس دن کے روزے کا حکم فرمایا اور یہود یہ روزہ اس شکریہ کے طور پر رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو

فرعون پر غلبہ عنایت فرمایا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طور پر روزہ رکھا اور شکر کا روزہ اختیار ہوتا ہے نہ کہ فرض۔
ذیل کی روایات۔ ملاحظہ کریں۔ اس روایت میں آپ نے ان کو روزے کا حکم فرمایا جس کا مقصد گناہوں کا کفارہ اور ثواب کا حصول تھا اور یہ ہماری پیش کردہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اس بات پر شکر گزاری کرتے ہوئے روزہ رکھتے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے ادا کرتے ہو کہ موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ذریعہ شکر یہ ادا کیا پس اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ گزشتہ سال کے گناہ مٹا دیتے ہوں

تخریج : بخاری فی الصوم باب ٦٩' مسلم فی الصیام ١٢٩۔

حاصل روایات: روایات بالا اور خصوصاً یہ روایت ظاہر کر رہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کا اس لئے حکم فرمایا کیونکہ یہودی نجات بنی اسرائیل اور غرق فرعون کی خوشی میں یہ روزہ رکھتے تھے گویا یہ صوم تشکر تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بطور تشکر رکھنے کا حکم فرمایا تشکر میں تو اختیار رہتا ہے نہ کہ فرضیت۔

۳۲۱۷ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ لَمْ يُحِبَّ فَلْيَدَعْهُ).

۳۲۱۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تم میں روزہ رکھنا پسند کرے تو وہ عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو نہ چاہے نہ رکھے۔

تخریج : مسلم فی الصیام ١١٧' ١١٨' ابو داؤد فی الصوم باب ٦٤' ابن ماجه فی الصیام باب ٤١۔

۳۲۱۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ (إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُوْمُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُوْمَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ)

۳۲۱۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جو آدمی چاہے پس اس کا روزہ رکھ لے اور جو چھوڑنا چاہے وہ چھوڑ دے۔

تخریج : سابقه تخریج نمبر ٣٢١٨۔

۳۲۱۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ غَيْلَانَ بْنَ جَرِيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قُلْتُ (الْأَنْصَارِيِّ ؟) قَالَ : الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ (إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ).

۳۲۱۹: عبداللہ بن معبد نے ابوقتادہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے عاشورہ کے

روزے کے متعلق فرمایا میں اللہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعہ ایک سال پہلے کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔

تخریج : مسلم فی الصیام ١٩٦، ١٩٧، ابو داؤد فی الصوم باب٥٣، ترمذی فی الصوم باب٤٦، ابن ماجه فی الصیام باب٤٠، مسند احمد ٣٠٨/٥۔

۳۲۲۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : سَمِعْتُ غَيْلَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۲۲۰: وہب بن جریر نے اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے غیلان سے سنا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۲۲۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنَ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ أَمَرَهُمْ بِصَوْمِهٖ احْتِسَابًا لِمَا ذَكَرَ فِيْهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ، وَلَيْسَ هٰذَا بِمُخَالِفٍ -عِنْدَنَا- لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، لِأَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ يَصُوْمُهٗ شُكْرًا لِلّٰهِ، لَمَّا أَظْهَرَ مُوْسٰى عَلٰى فِرْعَوْنَ، فَيَشْكُرُ اللّٰهُ بِهٖ، مَا شَكَرَهٗ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ، فَيُكَفِّرُ بِهٖ عَنِ السَّنَةِ الْمَاضِيَةِ.

۳۲۲۱: مہدی بن میمون اور حماد بن زید نے غیلان سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت ذکر کی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں احتساب کا تذکرہ ہے مگر یہ حدیث ابن عباس کے خلاف نہیں کیونکہ حصول ثواب کی غرض تو شکر کے روزے سے بھی پوری ہوتی ہے اور اس شکر یہ کی وجہ سے سال گزشتہ کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہوں کیونکہ لئن شکرتم لازیدنکم (الایہ) کا وعدہ بھی تو موجود ہے پس اس سے بھی وجوب ثابت نہ ہوا۔

۳۲۲۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَا : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ "هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ، وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهٗ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ ." فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ (وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهٗ) أَيْ صِيَامُ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ .وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا نَفْيُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ كَانَ كُتِبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذٰلِكَ الْعَامَ مِنَ الْأَعْوَامِ، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ .فَقَدْ ثَبَتَ نَسْخُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ الَّذِيْ كَانَ فَرْضًا، وَأَمَرَ بِذٰلِكَ عَلَى الِاخْتِيَارِ، وَأَخْبَرَ بِمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الثَّوَابِ فَصَوْمُهٗ حَسَنٌ، وَهُوَ الْيَوْمُ الْعَاشِرُ، قَدْ

قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ حَدِیْثِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ' وَذَكَرَ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا.

۳۲۲۲: حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حج والے سال حضرت معاویہؓ سے سنا جبکہ وہ منبر پر خطبہ میں کہہ رہے تھے اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس دن کے متعلق کہتے سنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا گیا جو چاہے اس کا روزہ رکھ لے اور جو چاہے وہ افطار کرے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے قول ولم یکتب علیکم صیامہٗ' سے اس دن کا روزہ اس سال کا مراد لیا ہو۔ اس میں اس بات کی نفی نہیں کہ یہ پہلے گذشتہ سالوں میں فرض تھا پھر یہ منسوخ کیا گیا۔ جیسا کہ پہلی مذکورہ روایات میں گزرا۔ پس یوم عاشوراء کے دن روزہ منسوخ ہوا۔ اس کے بعد کہ یہ پہلے فرض تھا اور اس کا حکم اختیاری کر دیا گیا اور اس کے ثواب کی اطلاع دی' اس کا روزہ رکھنا بہت بہتر ہے اور وہ دسویں تاریخ کا روزہ ہے۔ حکم بن اعرج والی روایت میں یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا گیا اور جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی روایت کیا گیا اور جناب رسول اللہ ﷺ سے مزید روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ٦٩' مسلم فی الصیام ١٢٦۔

حاصل روایات: اس روایت بالا میں لم یکتب علیکم صیامہ کے الفاظ سے مراد اس دن کا روزہ اس سال فرض نہیں کیا گیا اس میں فرض ہو کر منسوخ ہونے کی نفی نہیں بلکہ حضرت معاویہ اس کی موجودہ حالت بتلا رہے ہیں کہ اب اس کے روزے کی حیثیت فرضیت والی نہیں ہے باقی فرض ہو کر نسخ کی روایت گزشتہ سطور میں ذکر کی جا چکی ہیں اب روزہ رکھ لیا جائے تو ثواب ہے نہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ یہ دسویں کا دن ہی ہے اس سے نویں تاریخ مراد لینا درست نہیں ہے۔

روایت ملاحظہ ہو۔

۳۲۲۳ :مَا حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ' قَالَ : ثَنَا اَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَیْرٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَئِنْ عِشْتُ الْعَامَ الْقَابِلَ' لَاَصُوْمَنَّ یَوْمَ التَّاسِعِ یَعْنِیْ عَاشُوْرَاءَ) .

۳۲۲۳: عبداللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو میں نویں تاریخ یعنی عاشورہ کا روزہ رکھوں گا۔

تخریج : مسلم فی الصیام ١٣٤' ابو داؤد فی الصوم باب ٦٥' ابن ماجہ فی الصیام باب ٤١۔

۳۲۲۴ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ' وَاَبُوْ دَاوُدَ' قَالَا : ثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ' فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ

مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (لَأَصُوْمَنَّ عَاشُوْرَاءَ ' يَوْمَ التَّاسِعِ).

۳۲۲۴: ابو عامر اور ابو داؤد دونوں نے ابن ابی ذئب سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا صرف فرق یہ ہے کہ لأصومن عاشوراء پہلے اور یوم التاسع بعد میں لائے۔

۳۲۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ .فَقَوْلُهُ (لَأَصُوْمَنَّ عَاشُوْرَاءَ ' يَوْمَ التَّاسِعِ) إِخْبَارٌ مِنْهُ عَلٰى أَنَّهُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ' وَقَوْلُهُ (لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ) يَحْتَمِلُ (لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ مَعَ الْعَاشِرِ) أَيْ لِئَلَّا أَقْصِدَ بِصَوْمِي إِلٰى يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ بِعَيْنِهِ' كَمَا يَفْعَلُ الْيَهُوْدُ وَلٰكِنْ أَخْلِطُهُ بِغَيْرِهِ' فَأَكُوْنُ قَدْ صُمْتُهُ' بِخِلَافِ مَا تَصُوْمُهُ يَهُوْدُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى .

۳۲۲۵: روح نے ابن ابی ذئب سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت اسی طرح نقل کی جیسا حدیث سلیمان میں وارد ہے۔ آپ کے ارشاد: ''لا صومن عاشوراء یوم التاسع'' اس میں آپ نے یہ خبر دی کہ یہ دن عاشورہ کا دن ہے اور نویں تاریخ کے روزہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ میں نویں تاریخ کو دسویں کے ساتھ ملا کر روزہ رکھوں گا تا کہ دسویں دن کے روزہ رکھنے سے یہود جیسا قصد نہ ہونے پاتے کہ وہ صرف دسویں کا روزہ رکھتے ہیں بلکہ میں اسے دوسرے روزے سے ملا کر رکھوں گا تا کہ میرا روزہ یہود کے روزہ سے مختلف رہے۔ حضرت ابن عباس ؓ سے اس معنی کی روایات وارد ہیں جو ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: ان روایات میں نویں کو عاشورہ کہا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں دسویں کے ساتھ نویں کو ملا کر روزہ رکھوں گا تا کہ یہود کی مخالفت ہو جائے وہ فقط دسویں کا روزہ رکھتے ہیں اور ابن عباس ؓ نے گزشتہ روایات کا خود معنی یہی بتلایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۳۲۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ (خَالِفُوا الْيَهُوْدَ' وَصُوْمُوْا يَوْمَ التَّاسِعِ وَالْعَاشِرِ) . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ' قَدْ صَرَفَ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَئِنْ عِشْتُ إِلٰى قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ يَوْمَ التَّاسِعِ) إِلٰى مَا صَرَفْنَاهُ إِلَيْهِ .وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۳۲۲۶: عطا نے ابن عباس ؓ کو فرماتے سنا یہود کی مخالفت کرو اور نویں اور دسویں کا روزہ ملا کر رکھو۔ اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت ابن عباس ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد لئن عشت لاصومن یوم التاسع کا معنیٰ وہی لیا ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے اور یہ معنیٰ جناب رسول اللہ ﷺ سے بھی مروی ہے جیسا کہ ذیل کی روایت میں ہے۔

حاصل روایات: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نویں کا روزہ بھی ساتھ رکھوں گا اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ مفہوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے پیش نظر کیا ہے۔ وہ ارشاد یہ ہے۔

۳۲۲۷ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ صُوْمُوْهُ وَصُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا وَلَا تَتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ)

۳۲۲۷: داؤد بن علی نے اپنے والد سے اور اپنے ابن دادا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشورہ کے روزے کے متعلق نقل کیا ہے کہ اس کا روزہ رکھو اور اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھو اور یہود کی مشابہت مت اختیار کرو۔

۳۲۲۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَا ذَكَرْنَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِصَوْمِ التَّاسِعِ أَنْ يُدْخِلَ صَوْمَهُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فِي غَيْرِهِ مِنَ الصِّيَامِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ مَقْصُوْدًا إِلَى صَوْمِهِ بِعَيْنِهِ . كَمَا جَاءَ عَنْهُ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ .

۳۲۲۸: ابوشہاب نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی اور انہوں نے پھر اپنی اسناد سے نقل کی ہے۔ پس اس روایت سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہوگئی کہ نویں تاریخ کے روزے سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ عاشوراء کے روزے کو دوسرے میں داخل کر دیا جائے تاکہ معین دن کا روزہ مقصود نہ رہے جیسا کہ جمعہ کے روزے کے بارے میں آیا ہے جو ذیل کی روایات سے معلوم ہو رہا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یوم تاسع یعنی نویں تاریخ کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد میں اس لئے فرمایا تاکہ اس کے روزہ کو بھی یوم عاشورہ میں داخل فرمائیں تاکہ معینہ دن کا روزہ ہی مقصود نہ رہے اور یہ اسی طرح ہے جیسا کہ جمعہ کے دن کے روزہ کے سلسلہ میں وارد ہے۔

روایت یہ ہے۔

۳۲۲۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ أَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مُسَيَّبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : (دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ . فَقَالَ لَهَا أَصُمْتِ أَمْسِ ؟ قَالَتْ : لَا قَالَ أَفَلَا تَصُوْمِيْنَ غَدًا ؟ قَالَتْ : لَا قَالَ فَأَفْطِرِيْ إِذًا) .

۳۲۲۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جویریہؓ کے ہاں جمعہ کے دن تشریف

لے گئے وہ روزے سے تھیں آپ نے فرمایا کیا تم نے کل گزشتہ روزہ رکھا ہے اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم کل روزہ رکھوگی؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر افطار کردو (کیونکہ تم نے جمعہ کے روزے کو اپنی طرف سے لازم قرار دے دیا)

تخریج : بخاری فی الصوم باب ٦٣۔

۳۲۳۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوْبَ الْعَتَكِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جُوَيْرِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۲۳۰: قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوایوب عتکی کو جویریہؓ سے یہ روایت نقل کرتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور پھر گزشتہ روایت کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۲۳۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَهَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۲۳۱: شعبہ اور حماد بن سلمہ اور ہمام نے قتادہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

۳۲۳۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ يَوْمًا، أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا).

۳۲۳۲: ابوسلمہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم جمعہ کے دن مت روزہ رکھو مگر یہ کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھو۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ٦٣، مسلم فی الصیام ١٤٧۔

۳۲۳۳ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ مَعْنَاهُ.

۳۲۳۳: عبدالملک بن عمیر کہتا ہے کہ میں نے بنی حارث بن کعب کے ایک آدمی سے سنا جو ابوہریرہؓ سے پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کے ہم معنی روایت نقل کرتا تھا۔

۳۲۳۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ

زِيَادٍ الْحَارِثِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۲۳۴: عبدالملک بن عمیر نے زید حارثی سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ، قَالَ: ثَنَا أَبِيْ، قَالَ: سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ (نُهِيَ عَنْهُ إِلَّا فِيْ أَيَّامٍ مُتَتَابِعَةٍ). ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا فِيْ أَيَّامٍ قَبْلَهُ، أَوْ بَعْدَهُ).

۳۲۳۵: قاسم بن سلام بن مسکین نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے حسن سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اس سے منع کیا گیا ہے مگر یہ کہ پے در پے روزوں کے دوران آ جائے پھر کہنے لگے کہ مجھے ابورافع نے ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن (خصوصاً) روزہ رکھنے سے منع فرمایا البتہ اس سے ایک یا کئی دن پہلے یا بعد روزہ رکھا جائے۔

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ حُذَيْفَةَ الْبَارِقِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ جُنَادَةَ بْنَ أَبِيْ أُمَيَّةَ الْأَزْدِيَّ حَدَّثَهُ، (أَنَّهُمْ دَخَلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ طَعَامًا فَقَالَ كُلُوْا فَقَالُوْا: نَحْنُ صِيَامٌ. فَقَالَ أَصُمْتُمْ أَمْسِ قَالُوْا: لَا، قَالَ أَفَصَائِمُوْنَ غَدًا؟ قَالُوْا: لَا قَالَ فَأَفْطِرُوْا).

۳۲۳۶: حذیفہ بارقی نے بیان کیا کہ جنادہ بن ابی امیہ ازدیؓ نے بتلایا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جمعہ کے دن حاضر ہوئے ہمارے سامنے کھانا رکھا گیا اور آپ نے فرمایا کھاؤ۔ ہم نے عرض کیا ہم روزے سے ہیں آپ نے پوچھا کیا تم نے کل گزشتہ کا روزہ رکھا ہے ہم نے عرض کیا نہیں پھر آپ نے فرمایا کیا تمہارا کل روزہ رکھنے کی نیت ہے کہا گیا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر افطار کر دو۔

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ لُدَيْنٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيْرِ وَقَعْتَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيْدُكُمْ، فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ، يَوْمَ صِيَامِكُمْ، إِلَّا أَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ، أَوْ بَعْدَهُ). فَكَمَا كُرِهَ أَنْ يُقْصَدَ إِلٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِعَيْنِهِ بِصِيَامٍ إِلَّا أَنْ يُخْلَطَ بِيَوْمٍ قَبْلَهُ، أَوْ بِيَوْمٍ بَعْدَهُ، فَيَكُوْنُ قَدْ دَخَلَ فِيْ صِيَامٍ، حَتّٰى صَارَ مِنْهُ. وَكَذٰلِكَ -عِنْدَنَا- سَائِرُ الْأَيَّامِ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَقْصِدَ إِلٰى صَوْمِ يَوْمٍ مِنْهَا بِعَيْنِهِ، كَمَا لَا

يَنْبَغِيْ أَنْ يُقْصَدَ إِلَى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ ' أَوْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِأَعْيَانِهِمَا .وَلٰكِنْ يَقْصِدُ إِلَى الصِّيَامِ فِيْ أَيِّ الْأَيَّامِ كَانَ .وَإِنَّمَا أُرِيْدَ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْكَرَاهَةِ الَّتِي وَصَفْنَا' التَّفْرِقَةُ بَيْنَ شَهْرِ رَمَضَانَ' وَبَيْنَ سَائِرِ مَا يَصُوْمُ النَّاسُ غَيْرَهُ .لِأَنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ مَقْصُوْدٌ بِصَوْمِهِ إِلَى شَهْرٍ بِعَيْنِهِ' لِأَنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى عِبَادِهِ، صَوْمُهُمْ إِيَّاهُ بِعَيْنِهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ مِنْهُمْ' بِمَرَضٍ' أَوْ سَفَرٍ' وَغَيْرُهُ مِنَ الشُّهُوْرِ لَيْسَ كَذٰلِكَ .فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَدْ بَيَّنَّاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَشَرَحْنَاهُ

۳۲۳۷: عامر بن لدین اشعری کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا تم نے جاننے والے سے پوچھا۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جمعہ کا دن تمہاری عید ہے پس اپنی عید کے دن کو اپنے روزے کا دن مت بناؤ۔ البتہ اگر اس سے پہلے یا بعد روزہ رکھو اور (ساتھ ملا کر اس کا روزہ رکھو تو درست ہے) تو جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ کوئی شخص جمعہ کے روزہ کو مقصود بنا کر رکھے۔ البتہ یہ صورت ہو سکتی ہے کہ بعد یا پہلے کا دن روزہ بھی رکھ لے۔ اس طرح وہ مسلسل روزوں میں شامل ہو جائے گا۔ ہمارے نزدیک تمام دنوں کا یہی حکم ہے کسی معین دن کا قصد کرنا مناسب نہیں جیسا کہ عاشوراء یا جمعہ کے دن کا روزہ قصد کر کے رکھنا مناسب نہیں بلکہ جس دن چاہے روزہ رکھنے کا ارادہ کر لے۔ رہی وہ کراہت جس کا ہم نے تذکرہ کیا تو اس کا مقصد یہ ہے کہ رمضان المبارک اور دوسرے دنوں میں فرق کرنا چاہیے کیونکہ رمضان المبارک میں روزہ رکھنا معین طور پر مقصود ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کو فرضی روزہ کے لئے معین فرما دیا جس کو صرف بیماری اور سفر کے عذر کی وجہ سے چھوڑا جا سکتا ہے مگر دوسرے مہینوں کا معاملہ اس طرح نہیں عاشوراء کے روزے کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کے جو ارشاد آتے ہیں ان کا مطلب وہی ہے جس کی تشریح ہم اس باب میں کر چکے ہیں۔

حاصل روایات: جس طرح ان روایات میں جمعہ کے نفلی روزہ کو مقصود بالذات بنا کر رکھنے کی ممانعت کی گئی بالکل اسی طرح عاشورہ کے روزے کو مقصود بالذات بنا کر رکھنے کی ممانعت کی گئی ہاں اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا بعد کو ملا لیا جائے تو پھر دوسرے روزوں میں داخل ہونے کی وجہ سے درست ہو جائے گا۔

ہمارے ہاں تو تمام نفلی روزوں کے سلسلہ میں یہی حکم ہے کہ ان میں سے کسی دن کو مقصود بنا کر روزہ رکھو کہ اس کے علاوہ کو نہ شامل کرے بلکہ عملی طور پر درست نہ سمجھے تو یہ جائز نہیں ہے اس سے ہماری مراد کراہت ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا تا کہ رمضان المبارک اور دیگر غیر فرضی روزے مقصود بالذات ہیں اس لئے کہ وہ فریضہ خداوندی ہے اور اس معین مہینہ کے روزے بندوں پر لازم ہیں ہاں اگر کوئی عذر مرض' سفر وغیرہ کا پیش آئے وہ الگ بات ہے کسی دوسرے مہینہ یا دن کو معین کر کے اس کا روزہ ہمیشہ لازم کر لینے کی اجازت نہیں ہے یہ صورت ان روایات کی ہے جو یوم عاشورہ کے سلسلہ میں وارد ہوئی ہیں ہم نے

ضروری وضاحت کردی ہے۔

نوٹ: امام طحاویؒ نے فرضیت صوم عاشورہ کے نسخ کے بعد استحباب پر پانچ صحابہ کی روایات پیش کی ہیں اور جو ابتداء فرضیت کے ہی قائل نہیں۔ان کے ہاں اب بھی پہلی حالت استحباب پر باقی ہے اس کے لئے آٹھ صحابہ سے روایات نقل کی ہیں اور ایک دن پہلے یا بعد ملا کر اب بھی اس کا روزہ رکھنے میں عدم حرج کی روایات پانچ صحابہ سے ذکر کی ہیں۔

امام طحاویؒ کا رجحان بقائے استحباب کے ساتھ ساتھ اس طرف ہے کہ اس دن کا اکیلا روزہ مکروہ ہے بعض روایات مسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ قریش بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے (مسلم ۳۵۸ ج ۱) اور دوسری روایات میں یہود مدینہ کو روزہ رکھتے دیکھنے کی روایت ہے تو ان میں چنداں تضاد نہیں عام مسلمانوں کو مدینہ منورہ میں جا کر معلوم ہوا کہ آپ ﷺ مکہ میں بھی رکھتے تھے۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

ہفتہ کے دن کا روزہ

خلاصۃ المرام: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جمعہ کے دن کو خصوصی فضیلت والا بنا کر اُمت مسلمہ کو عنایت کیا گیا اسی طرح یہود کے لئے ہفتہ اور نصاریٰ کے لئے اتوار کا دن ان کے ہاں باعظمت شمار ہوتا ہے۔ ① اس دن کے روزے کا حکم مجاہدؒ طاؤس اور ابراہیم رحمہم اللہ کے ہاں کراہت تحریمی کا ہے ② اور ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں روزہ درست ہے۔ ③ البتہ احناف کے ہاں ایک دن آگے پیچھے ساتھ ملانے کے بغیر روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل:

ہفتہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے دلیل یہ روایت ہے۔

۳۲۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ هُوَ إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ، عَنْ أُخْتِهِ (الصَّمَّاءِ ، قَالَتْ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمَنَّ يَوْمَ السَّبْتِ فِيْ غَيْرِ مَا افْتُرِضَ عَلَيْكُنَّ، وَلَوْ لَمْ تَجِدْ إِحْدَاكُنَّ إِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ، أَوْ عُوْدَ عِنَبٍ، فَلْتَمْضُغْهُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَكَرِهُوْا صَوْمَ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهِ بَأْسًا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّهُ قَدْ جَاءَ الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يُصَامَ قَبْلَهُ يَوْمٌ، أَوْ بَعْدَهُ يَوْمٌ .) وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فَالْيَوْمُ الَّذِيْ بَعْدَهُ، هُوَ يَوْمُ السَّبْتِ .فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فِيْ هٰذَا إِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ

تَطَوُّعًا، وَهِيَ أَشْهَرُ وَأَظْهَرُ فِي أَيْدِي الْعُلَمَاءِ، مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الشَّاذِّ الَّذِي قَدْ خَالَفَهَا .وَقَدْ (أَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَحَضَّ عَلَيْهِ) ، وَلَمْ يَقُلْ إِنْ كَانَ يَوْمَ السَّبْتِ فَلَا تَصُوْمُوْهُ .فَفِي ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى دُخُوْلِ كُلِّ الْأَيَّامِ فِيْهِ .وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا) وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَفِي ذٰلِكَ أَيْضًا، التَّسْوِيَةُ بَيْنَ يَوْمِ السَّبْتِ، وَبَيْنَ سَائِرِ الْأَيَّامِ .وَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا بِصِيَامِ أَيَّامِ الْبِيْضِ وَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ.

۳۲۳۸: خالد بن معدان نے عبداللہ بن بسر سے انہوں نے اپنی بہن صماء بنت بسرؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہفتے کے دن کا روزہ فرض روزوں کے علاوہ مت رکھو اگر اس دن کوئی چیز کھانے کی میسر نہ ہو تو درخت کا چھلکا یا انگور کی لکڑی لے کر اس کو چبالو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس روایت کے پیش نظر یہ بات اختیار کی کہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ہفتے کے دن روزہ رکھنے میں کچھ حرج نہیں۔ پہلے قول کے قائلین کے خلاف ان کی دلیل وہ روایت ہے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے مگر یہ کہ ایک دن اس سے پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ رکھا جائے۔ یہ روایت ہم اسی کتاب میں گذشتہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں۔ تو جمعے کے بعد والا دن یہی ہفتہ کا دن بنتا ہے۔ ان روایات میں ہفتے کے دن روزہ رکھنے کا جواز ملتا ہے اور یہ روایت محدثین کے ہاں اس شاذ روایت سے زیادہ مشہور ہے جو اس کے خلاف وارد ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے روزہ کی اجازت ہی مرحمت نہیں فرمائی بلکہ اس کی ترغیب بھی فرمائی۔ مگر آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اگر یہ دن ہفتے والے دن کے برابر آ جائے تو روزہ مت رکھو۔ تو اس میں اس بات کا خود ثبوت مل گیا کہ تمام دنوں کا روزہ رکھنا اس میں شامل ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ بات فرمائی کہ اللہ کے ہاں محبوب روزہ داؤد علیہ السلام کا ہے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے ہم اپنی اسی کتاب میں اس روایت کو اسناد کے ساتھ نقل کریں گے (ان شاء اللہ) اس میں ہفتے کا دن اور دوسرے دن کے برابر ہیں۔ ایک بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیض کے دنوں کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ جیسا ذیل کی روایت میں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ۵۲، ترمذی فی الصوم باب ۴۳، ابن ماجه فی الصیام باب ۳۸، باختلاف یسیر من اللفظ۔

حاصل روایات : یہ کہ اس دن کے روزے کی اس سختی سے ممانعت فرمائی گئی کہ اگر کھانے کی کوئی چیز میسر نہ ہو تو لکڑی چبا کر افطار کر لینے کی تاکید فرمائی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس دن کا روزہ شدید کراہت رکھتا ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل وجوابات:

اس دن کے روزے میں کراہت نہیں آگے پیچھے ایک دن ساتھ ملالیا جائے تو بہت بہتر ہے۔

سابقہ موقف کا جواب:

جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں جمعہ کے دن اکیلا روزہ رکھنے کی ممانعت وارد ہے البتہ اس سے پہلے ایک دن یا بعد والا دن ملالیا جائے تو قباحت نہیں گزشتہ سطور میں یہ روایت مذکور ہے اب جمعہ کے بعد والا دن ساتھ ملا کر رکھنے کی اجازت دی تو جمعہ کے بعد ہفتہ ہی ہے تو ہفتے کے روزے کا جواز تو ثابت ہو گیا حرمت کی نفی تو ثابت ہو گئی۔ نیز یہ روایت جس سے ہفتہ کے دن کا روزہ مباح ثابت ہو رہا ہے یہ مشہور روایت ہے اور فریق اوّل کی مستدل تو شاذ روایت ہے پس اس کے مقابل نہ ہونے کی وجہ سے قابل عمل نہ ہوگی۔

دوسرا زاویہ نگاہ:

مزید ملاحظہ کریں عاشورہ کے روزے پر آمادہ کیا مگر اس میں یہ تو بالکل نہیں کہا کہ اگر ہفتہ کا دن اس دن میں پڑ جائے تو تم روزہ نہ رکھو ایسا نہ کہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام ایام اس حکم میں داخل ہیں عاشورہ کا روزہ تو نفل ہے جس کا ہفتہ کے دن ثبوت مل رہا ہے۔ پس ہفتہ کے روزہ کی ممانعت تحریمی ثابت نہ رہی۔

ایک اور زاویہ نگاہ سے:

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ: **احب الصیام الی اللہ عزوجل صیام داؤد کان یصوم یوما و یفطر یوما** تو ظاہر ہے کہ یہ روزے نفلی تھے اور ایک دن افطار اور ایک دن روزہ رکھنے میں دو ہفتوں کے دوران ایک مرتبہ تو ہفتہ کا دن ضرور آئے گا اس روایت سے ہفتہ اور دیگر ایام میں کم از کم برابری کا ثبوت مہیا ہوتا ہے۔

تخریج: یہ روایت بخاری باب ۵۶' احادیث الانبیاء باب ۳۷' مسلم فی الصیام ۱۸۱' ابو داؤد فی الصوم باب ۵۳' نسائی فی الصیام باب ۷۵' ابن ماجہ فی الصیام باب ۳۱' مسند احمد ۱۵۸/۲' ۲۹۷/۵ میں موجود ھے۔

ذرا غور فرمائیں: ایام بیض کے روزے ان کا جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اور آپ سے ان کا خود رکھنا بھی ثابت ہے مگر ان روایات میں یہ استثناء کہیں نہیں کہ اگر ہفتہ کا دن آ جائے تو روزہ مت رکھو اس سے ثابت ہوا کہ ہفتہ کے روزہ کی ممانعت تحریمی نہیں ہو سکتی ایام بیض کی روایات' بخاری باب الصوم

تخریج: بخاری فی الصوم باب ۶۰' ابو داؤد فی الصوم باب ۶۷' نسائی فی الصیام باب ۷۰' ابن ماجہ فی الصیام باب ۲۹' دارمی فی الصوم باب ۳۸' مسند احمد ۵/٤' ۲۸/۱٦٥۔ میں موجود ہیں۔

نیز صماء بنت بسر والی روایت شاذ اور مضطرب ہے جس سے کیا جانے والا استدلال اتنی صریح روایات کے بالمقابل کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

ایام بیض کے سلسلہ کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۳۲۳۹ :مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَحَكِيْمٌ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَمَرَهُ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ) .

۳۲۳۹: ابن حوتکیہ نے ابوذرؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو تیرہ' چودہ' پندرہ تاریخ کے روزہ کا حکم فرمایا۔

۳۲۴۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ : ثَنَا أَنَسُ بْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قَتَادَةَ بْنِ مِلْحَانَ الْقَيْسِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَصُوْمَ لَيَالِيَ الْبِيْضِ، ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ، وَقَالَ هِيَ كَهَيْئَةِ الدَّهْرِ) وَقَدْ يَدْخُلُ السَّبْتُ فِيْ هٰذِهِ، كَمَا يَدْخُلُ فِيْهَا غَيْرُهُ، مِنْ سَائِرِ الْأَيَّامِ .فَفِيْهَا أَيْضًا إِبَاحَةُ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ تَطَوُّعًا .وَلَقَدْ أَنْكَرَ الزُّهْرِيُّ حَدِيْثَ الصَّمَّاءِ فِيْ كَرَاهَةِ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ، وَلَمْ يَعُدَّهُ مِنْ حَدِيْثِ أَهْلِ الْعِلْمِ، بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ بِهِ.

۳۲۴۰: انس بن سیرین نے عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں ایام بیض میں یعنی تیرہ' چودہ' پندرہ تاریخ کو روزہ کا حکم فرماتے تھے اور آپ فرماتے یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ اس میں ہفتہ دوسرے دنوں کی طرح داخل ہے اور اس سے ہفتے کے دن کے نفلی روزہ کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے ہفتے کے دن روزے کی کراہت والی حضرت صماء والی روایت کو منکر قرار دیا اور اس کی پہچان کے بعد اس کو اہل علم کی روایت میں شمار نہیں کیا جیسا کہ اگلے اثر سے ثابت ہو رہا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ٦٧' نمبر ٣٤٤٩۔

حاصل روایات : ایام بیض میں روزے کا حکم فرمایا تو کبھی نہ کبھی تو ان دنوں میں ہفتہ ضرور آتا ہے اس سے کراہت تحریمی کی نفی ہو کر یوم سبت میں روزے کی اباحت ثابت ہوگئی۔

امام زہریؒ نے یوم سبت کے دن روزہ کی ممانعت والی روایت کا انکار کیا ہے' چنانچہ ان سے جب اس کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کو ثقہ راویوں کی روایت قرار نہیں دیا۔

۳۲۴۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ، فَقَالَ (لَا بَأْسَ بِهِ) . فَقِيْلَ لَهُ : فَقَدْ رُوِيَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَرَاهَتِهِ، فَقَالَ ذَاكَ حَدِيْثٌ حِمْصِيٌّ. فَلَمْ يَعُدَّهُ الزُّهْرِيُّ حَدِيْثًا يُقَالُ بِهِ، وَضَعَّفَهُ. وَقَدْ يَجُوْزُ عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، إِنْ كَانَ ثَابِتًا، أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْ صَوْمِهِ، لِئَلَّا يُعَظَّمَ بِذٰلِكَ، فَيُمْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ فِيْهِ، كَمَا يَفْعَلُ الْيَهُوْدُ. فَأَمَّا مَنْ صَامَهُ لَا لِإِرَادَةِ تَعْظِيْمِهِ، وَلَا لِمَا تُرِيْدُ الْيَهُوْدُ بِتَرْكِهَا السَّعْيَ فِيْهِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَخَّصَ فِي صِيَامِ أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا مَقْصُوْدَةٍ بِالصَّوْمِ، وَهِيَ أَيَّامُ الْبِيْضِ، فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا بَأْسَ بِالْقَصْدِ بِالصَّوْمِ إِلٰى يَوْمٍ بِعَيْنِهِ. قِيْلَ لَهُ : إِنَّهُ قَدْ قِيْلَ إِنَّ أَيَّامَ الْبِيْضِ إِنَّمَا أُمِرَ بِصَوْمِهَا، لِأَنَّ الْكُسُوْفَ يَكُوْنُ فِيْهَا، وَلَا يَكُوْنُ فِي غَيْرِهَا، وَقَدْ أُمِرْنَا بِالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِالصَّلَاةِ وَالْعَتَاقِ (لَيْلَتَهُ) وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ أَعْمَالِ الْبِرِّ عِنْدَ الْكُسُوْفِ. فَأَمَرَ بِصِيَامِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ بِرًّا مَفْعُوْلًا بِعَقِبِ الْكُسُوْفِ، فَذٰلِكَ صِيَامٌ غَيْرُ مَقْصُوْدٍ بِهِ إِلٰى يَوْمٍ بِعَيْنِهِ فِي نَفْسِهِ. وَلٰكِنَّهُ صِيَامٌ مَقْصُوْدٌ بِهِ فِي وَقْتٍ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعَارِضٍ كَانَ فِيْهِ، فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ. كَذٰلِكَ أَيْضًا يَوْمُ الْجُمُعَةِ إِذَا صَامَهُ رَجُلٌ شُكْرًا لِعَارِضٍ، مِنْ كُسُوْفِ شَمْسٍ أَوْ قَمَرٍ، أَوْ شُكْرًا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ، وَإِنْ لَمْ يَصُمْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ يَوْمًا .

۳۲۴۱: لیث نے بیان کیا کہ زہری سے یوم سبت کے روزے سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کچھ قباحت نہیں سائل نے کہا کہ اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے کراہت کی روایت منقول ہے تو انہوں نے فرمایا وہ حمصی روایت ہے اس کو انہوں نے روایت ہی شمار نہیں کیا کہ جس پر ضعف کا حکم لگائیں۔ ہمارے نزدیک اگر یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے تو اس کے متعلق یہ کہنا ممکن ہے (واللہ اعلم) کہ اس دن روزہ رکھنے کی اس وجہ سے ممانعت فرمائی تاکہ کہیں اس دن کی تعظیم کی خاطر یہ اس دن کھانے پینے اور جماع سے نہ رک جائے جیسا یہود کے ہاں مروج ہے۔ اگر ترک سے یہ مقصود نہ ہو تو پھر روزے میں کچھ قباحت نہیں۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ معین دنوں کے روزہ کی بالقصد اجازت دی گئی ہے اور وہ ایام بیض کے روزے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ بالقصد کسی دن کو متعین کر کے روزہ رکھنے میں کچھ حرج نہیں اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ کہ ایام بیض کے روزے کا حکم ایک قول کے مطابق اس وجہ سے دیا گیا کیونکہ سورج گرہن انہی دنوں میں (عموماً) ہوتا ہے۔ دوسرے دنوں میں نہیں ہوتا اور اس موقعہ پر ہمیں نماز اور غلاموں کو آزاد کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا حکم ہے۔ تو ان دنوں میں روزے کا حکم ہے تاکہ کسوف کے بعد یہ نیک عمل ہو۔ معینہ دنوں میں روزے مقصود نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایسے روزے ہیں جن سے بارگاہ الٰہی میں شکر مقصود ہے جو ایک عارضہ کی وجہ سے ادا کیا جا رہا ہے پس ان میں کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح جمعہ کا روزہ بھی جب کوئی شخص کسی عارضہ کسوف و خوف کی وجہ سے بطور شکریہ رکھے یا مطلق شکریہ

مقصود ہو اس میں کچھ حرج نہیں اگر اس کے بعد یا پہلے روزہ نہ رکھے۔

ایک تاویل:

بصورت تسلیم ہم کہیں گے کہ اس کے روزے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس کی تعظیم پیدا نہ ہو اور یہود کی طرح مسلمان اس دن کھانے پینے اور جماع کو غلط قرار نہ دے پس البتہ جو شخص اس کی تعظیم کا خیال کئے بغیر روزہ رکھے اور یہود کی باتوں کا خیال کئے بغیر روزہ رکھے اس میں کچھ کراہت نہیں ہے۔

اشکال:

روزے کے لئے ایام کو مقصد بنا کر روزہ رکھنے میں کوئی حرج نظر نہیں آتا جبکہ ایام بیض کے روزے بطور نمونہ موجود ہیں۔تو اسی طرح بالقصد کسی معینہ دن کا روزہ ضمنی نہ ہوا۔ پس بالقصد ہفتہ کا دن معین کر کے روزہ ممنوع نہ ہوا۔

ازالہ:

ایام بیض میں روزے رکھنے کا حکم اس وجہ سے ہوا کیونکہ چاند گرہن انہی دنوں میں ہوتا ہے اس کے علاوہ میں نہیں ہوتا اور کسوف کے موقعہ پر ہمیں اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل ہونے والے اعمال نماز غلام آزاد کرنا وغیرہ کا حکم دیا گیا ہے پس ان ایام میں روزے کا حکم دیا تا کہ کسوف کے بعد یہ نیک اعمال ہوں ذاتی اعتبار سے یہ مقصود بالذات دن کے روزے نہیں بلکہ اس دن کو اللہ تعالیٰ کے شکریہ کے لئے بوجہ عارضہ مقصود بنایا گیا ہے پس ان کے رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ کسی عارضہ کی وجہ سے بطور شکریہ رکھے جیسے سورج، چاند گرہن یا بارگاہ الٰہی میں بطور تشکر رکھے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے خواہ اس سے پہلے اور بعد روزہ نہ رکھے۔

یہ باب امام طحاویؒ نے روایت کا جواب دینے میں زیادہ تر وقت صرف کیا اپنے مؤقف کی روایات کم تعداد میں ذکر کی ہیں اور الزامی جوابات بھی ایک گونہ اصل دلیل کا کام دیتے ہیں اصل جب کراہت میں تحریمی ہونے کا ثبوت مسترد کر دیا گیا تو اب اصل کا ثبوت خود مہیا ہو گیا اس باب میں بھی ائمہ احناف کی طرف منسوب کر کے کوئی قول پیش نہیں کیا گیا۔

بَابُ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلٰى رَمَضَانَ

نصف شعبان کے بعد روزہ

خلاصۃ المرام: نصف شعبان کے بعد رمضان کی آمد آمد ہوتی ہے اس لئے نصف شعبان کے بعد ① بعض ائمہ حسن بصری، ابن سیرین، عطاء رحمہم اللہ نے بہر حال روزہ مکروہ قرار دیا ہے۔

نمبر ②: جبکہ ائمہ اربعہ اور تمام فقہاء و محدثین نے نصف شعبان کے بعد روزے میں کسی قسم کا حرج قرار نہیں دیا۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل:

نصف شعبان کے بعد روزہ مکروہ ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۲۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْقَاصُّ، قَالَ : ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى رَمَضَانَ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ الصَّوْمِ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى رَمَضَانَ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهِ، وَهُوَ حَسَنٌ غَيْرُ مَنْهِيٍّ عَنْهُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۲۴۲: علاء بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نصف شعبان کے بعد رمضان تک کوئی روزہ نہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کرام نے نصف سے رمضان المبارک تک روزے کو مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے اس روایت کو اپنی دلیل میں پیش کیا ہے۔ دیگر علماء کرام نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ تمام شعبان کے روزے رکھنے میں کچھ حرج نہیں خوب ہے اور اس کی ممانعت نہیں ان روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب۱۳' باختلاف سیرین اللفظ ترمذی فی الصوم باب۳۸' باختلاف لفظ یسیر۔

حاصل روایات: نصف شعبان کے بعد روزہ رکھنا درست نہیں ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف:

نصف شعبان کے بعد رمضان سے پہلے روزہ رکھنا کسی قسم کے حرج سے خالی ہے اس لئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود روزہ رکھنا ثابت ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۳۲۴۳ : بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ) .

۳۲۴۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو (روزے کے ذریعہ) رمضان سے ملاتے تھے۔

۳۲۴۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ،

عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَةَ، عَنْ (أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ) .

۳۲۴۴: ابوسلمہ نے ام سلمہ ام المؤمنین ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کبھی دو ماہ کے مسلسل روزے سوائے شعبان رمضان کے رکھتے نہیں پایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب۱۲' ترمذی فی الصوم باب۳۷۔

۳۲۴۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْغُصْنِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ، لَا يَدَعُهُمَا فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَأَيْتُكَ لَا تَدَعُ صَوْمَ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ .قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ ؟ قُلْتُ : يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، قَالَ ذَاكَ يَوْمَانِ، تُعْرَضُ فِيْهَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ) .

۳۲۴۵: ابوسعید مقبری نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہر جمعہ سے (سات دنوں میں سے) دو دن کے روزے رکھتے اوران کو ترک نہ فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہر جمعہ کے دنوں میں دو دن کا روزہ ضرور رکھتے ہیں اوران کو ترک نہیں فرماتے آپ نے فرمایا کون سے دو دن؟ میں نے کہا سوموار اور جمعرات آپ نے فرمایا یہ دو دن ایسے ہیں جن میں بندوں کے اعمال رب العالمین کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں پس میں نے پسند کیا کہ میرا عمل بھی ایسی حالت میں پیش ہو کہ میں روزے سے ہوں۔

تخریج : ترمذی فی الصوم باب٤٤' ابن ماجه فی الصیام باب٤٢۔

۳۲۴۶ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا ثَابِتٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .وَزَادَ (قَالَ : (وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ، مَا يَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَأَيْتُكَ تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ، مَا لَا تَصُوْمُ مِنْ غَيْرِهٖ مِنَ الشُّهُوْرِ قَالَ هُوَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ، بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ) .

۳۲۴۶: عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہمیں ثابت نے بیان کیا پھر ثابت نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اوراس میں یہ اضافہ ہے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو کسی ماہ میں اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنا کہ آپ شعبان میں رکھا کرتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے دیکھا کہ آپ شعبان میں اتنے زیادہ روزے رکھتے ہیں جو دوسرے مہینوں میں نہیں رکھتے آپ نے فرمایا یہ وہ شان والا مہینہ ہے جس کے متعلق لوگ غفلت کا شکار ہیں یہ

رجب و رمضان کے درمیان میں واقع ہے اس میں اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال ایسی حالت میں پیش ہوں کہ میں روزے کی حالت میں ہوں۔

تخریج : نسائی فی الصیام باب ۷۰' مسند احمد ۲۰۱/۵۔

۳۲۴۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ مَرْيَمَ' قَالَ : أَنَا نَافِعٌ' عَنْ يَزِيْدَ' يَعْنِي يَزِيْدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُسَامَةَ' أَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ (مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ' مَا كَانَ يَصُوْمُ فِيْ شَعْبَانَ' كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيْلًا' بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ).

۳۲۴۷: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی ماہ میں اتنے روزے نہ رکھا کرتے تھے جتنے کہ شعبان میں رکھتے تھے آپ چند دن چھوڑ کر سارا شعبان روزے سے گزارتے بلکہ اس طرح کہہ لو کہ سارا شعبان ہی روزے رکھتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ۵۹' ترمذی فی الصوم باب ۳۷۔

۳۲۴۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ' قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ' عَنْ يَحْيَى' عَنْ أَبِي سَلَمَةَ' قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُوْمُ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِيْ شَعْبَانَ' فَإِنَّهُ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ).

۳۲۴۸: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال میں شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے نہ رکھتے تھے بلکہ اس طرح کہہ سکتے ہیں کہ آپ تمام شعبان روزہ رکھتے تھے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو نمبر ۳۲۴۸۔

۳۲۴۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا بِشْرٌ' عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى' قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ' قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۲۴۹: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی پھر اسی طرح بیان کی ہے۔

۳۲۵۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : حَدَّثَنَا عَمِّيْ' قَالَ : ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ' عَنْ (أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ' وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ' وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ' أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ).

۳۲۵۰: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے سلسلہ میں

دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں آپ جب روزہ رکھنا شروع فرماتے تو ہم محسوس کرتیں کہ اب آپ افطار نہ فرمائیں گے اور جب افطار کرتے تو اس طرح لگتا کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے آپ شعبان کے روزے رکھتے یا شعبان کے اکثر دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ۵۹۔

۳۲۵۱ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ الرِّشْكُ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِیَّةِ قَالَتْ : (سُئِلَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ؟ قَالَتْ نَعَمْ .فَقِیْلَ لَهَا : مِنْ أَیِّهِ .قَالَتْ : مَا كَانَ یُبَالِیْ مِنْ أَیِّ الشَّهْرِ صَامَهَا) قَالُوْا : فَفِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنْ لَا بَأْسَ بِصَوْمِ شَعْبَانَ كُلِّهٖ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْأَوَّلِیْنَ عَلَیْهِمْ أَنَّ الَّذِیْ رُوِیَ فِیْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ إِنَّمَا هُوَ إِخْبَارٌ عَنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِمَّا فِیْهِ النَّهْیُ إِخْبَارٌ عَنْ قَوْلِهٖ فَكَانَ یَنْبَغِیْ أَنْ یُصَحَّحَ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعًا .فَجُعِلَ مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مُبَاحًا لَهٗ وَمَا نَهٰی عَنْهُ كَانَ مَحْظُوْرًا عَلٰی غَیْرِهٖ فَیَكُوْنُ حُكْمُ غَیْرِهٖ فِیْ ذٰلِكَ خِلَافَ حُكْمِهٖ حَتّٰی یَصِحَّ الْحَدِیْثَانِ جَمِیْعًا وَلَا یَتَضَادَّانِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّ فِیْ حَدِیْثِ أُسَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ فِیْ شَعْبَانَ (هُوَ شَهْرٌ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْ صَوْمِهٖ) فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ صَوْمَهُمْ إِیَّاهُ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْطَارِ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیْضًا مَا یَدُلُّ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا۔

۳۲۵۱: معاذہ عدویہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ ؓ سے پوچھا کیا جناب رسول اللہ ﷺ ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھتے تھے پھر پوچھا گیا یہ کس ماہ کی بات ہے؟ کہنے لگیں آپ اس بات کی پرواہ نہ کرتے تھے کہ کس ماہ میں رکھ رہے ہیں (یعنی ہر ماہ میں رکھتے تھے) وہ علماء ان روایات کو سامنے رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تمام شعبان کے روزے رکھنے میں قباحت نہیں۔ ان روایات کا جواب دیتے ہوئے فریق اوّل نے کہا کہ ان روایات میں تو عمل رسول اللہ ﷺ مذکور ہے اور پہلی روایات جن میں ممانعت مذکور ہے وہ آپ کا قول ہے تو دونوں روایات کی تطبیق وتصحیح کا تقاضا ہے کہ عمل کو آپ سے مخصوص قرار دیا جائے اور ممانعت امت کے لئے تسلیم کی جائے۔ پس دوسروں کا حکم آپ ﷺ سے الگ ہوا تاکہ دونوں روایات میں تصحیح ثابت ہو کر تضاد نہ رہے۔ دوسرے قول والوں کی طرف سے ان کے خلاف دلیل یہ ہے حضرت اسامہ نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ جس میں لوگ روزہ رکھنے سے غافل ہیں'' تو اس ارشاد سے دلالت حاصل ہوگئی کہ اس میں لوگوں کو روزہ رکھنا افطار سے افضل ہے اور جناب رسول اللہ کا ارشاد اس بات کی تائید کرتا ہے روایات ذیل ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: ان روایات میں اس بات کا ثبوت مہیا ہوگیا کہ آپ شعبان میں روزے رکھتے بلکہ کثرت سے رکھتے تھے پس شعبان میں روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

فریق اوّل کا اشکال:

یہ تمام روایات جو آپ نے ذکر کی ہیں ان میں جناب رسول اللہ ﷺ کے فعل کی خبر ہے اور فعل میں تو تخصیص کا احتمال ہے پس یہ فعل تو آپ کی ذات سے خاص ہوا اور پہلی روایت میں آپ کے قول وارشاد کا ذکر ہے پس ممانعت کا تعلق امت سے ہے اس لئے یہ روایات ہمارے مؤقف کے حق میں ہیں ان میں سے کوئی روایت ہمارے مؤقف کے خلاف نہیں۔

الجواب:

آپ کا یہ جواب کافی نہیں ہر فعل رسول اللہ ﷺ آپ کے ساتھ خاص نہیں جب تک کہ اس میں تخصیص کی خاص دلیل نہ پائی جائے جبکہ یہاں تخصیص کی بجائے حکم کے عام ہونے کا ثبوت مل رہا ہے مثلاً روایت اسامہ میں وارد ہے "هو شهر يغفل الناس عن صومه" اس روایت میں واضح اشارہ ہے کہ لوگوں کا روزہ رکھنا اس ماہ میں ان کے افطار سے بہتر ہے اور اس کے متعلق یہ کہنا درست نہ رہا کہ یہ آپ کی خصوصیت ہے باقی صراحت کے ساتھ دیگر روایات میں یہ بات پائی جاتی ہے۔

۳۲۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوْسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ) .

۳۲۵۲: ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کے فرض روزوں کے بعد (نفلی روزوں میں) سب سے زیادہ فضیلت والے روزے ماہ شعبان کے ہیں۔

۳۲۵۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ مُوْسَى عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : (سُئِلَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ ؟ يَعْنِي بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ صَوْمُ شَعْبَانَ تَعْظِيْمًا لِرَمَضَانَ) .

۳۲۵۳: ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سے روزے افضل ہیں؟ یعنی رمضان کے بعد۔ آپ نے فرمایا شعبان کے روزے رمضان کی عظمت کی خاطر رکھنا سب سے افضل ہے۔

تخریج : ترمذی فی الزکاۃ باب ۲۸۔

۳۲۵۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ : أَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ ؟ قَالَ : لَا .قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ) .

۳۲۵۴: مطرف بن عبداللہ بن شخیر نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے شعبان کے آخری دنوں میں روزہ رکھا ہے۔اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا جب رمضان مکمل کرلو تو پھر دو روزے رکھو۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۶۲، مسلم فی الصیام نمبر۱۹۹، ابو داؤد فی الصوم باب۸، مسند احمد ۴۲۸/۴، ۴۴۴۔

اللغات: سَرَرِ شعبان۔ شعبان کی آخری راتیں۔

۳۲۵۵ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ : أَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (صُمْ يَوْمًا) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَهٰذَا فِي آخِرِ شَعْبَانَ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مَا قَدْ وَافَقَ فِعْلَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا.

۳۲۵۵: مطرف بن عبداللہ اور یہی ابن شخیر ہیں انہوں نے عمرانؓ سے نقل کیا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کیا صرف فرق یہ ہے۔"صم یوما" یومین کی بجائے مذکور ہے۔اور یہ روایت بھی وارد ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔یہ شعبان کا اواخر ہے۔ان آثار میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو وہ حکم فرمایا جو آپ کے فعل کے مناسب ہے نیز آپ سے اس سلسلہ کی روایات بھی آئی ہیں۔ذیل میں موجود ہیں۔

۳۲۵۶ :مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ)

۳۲۵۶: ابوسلمہ نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ مت رکھو البتہ اس شخص کے ان دنوں میں یہ روزہ آ جائے جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو وہ روزہ رکھ لے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۴، مسلم فی الصیام ۲۱، ابو داؤد فی الصیام باب۴، ۱۱، ترمذی فی الصوم باب۲، ۴، ۳۸، نسائی فی الصیام باب۱۳، ۳۱، ابن ماجه فی الصیام باب۵، دارمی فی الصوم ۲، ۴، مسند احمد ۲/۱، ۲۲۱، ۲۳۴، ۴۷۷/۴۰۸۔

۳۲۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۲۵۷: مسلم بن ابراہیم نے ہشام سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۲۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۳۲۵۸: ابوسلمہ نے ابوہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے اسی طرح روایت بیان فرمائی۔

۳۲۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِيْ سَلْمَةَ قَالَ : سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۲۵۹: ابوسلمہ نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۲۶۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ وَهِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۲۶۰: حسین المعلم اور ہشام بن ابی عبداللہ نے یحییٰ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۲۶۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ يَعْنِيْ يَحْيَى بْنَ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۳۲۶۱: ابوسلمہ نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۲۶۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهٗ أَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْهُ) دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى دَفْعِ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَعَلٰى أَنَّ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلٰى رَمَضَانَ حُكْمُ صَوْمِهٖ حُكْمُ صَوْمِ سَائِرِ الدَّهْرِ الْمُبَاحِ صَوْمُهٗ فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلَى الْإِشْفَاقِ مِنْهُ عَلٰى صُوَّامِ رَمَضَانَ لَا لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ وَكَذٰلِكَ نَأْمُرُ مَنْ كَانَ الصَّوْمُ بِقُرْبِ رَمَضَانَ يَدْخُلُهٗ بِهٖ ضَعْفٌ يَمْنَعُهٗ مِنْ صَوْمِ رَمَضَانَ أَنْ لَا يَصُوْمَ حَتّٰى يَصُوْمَ رَمَضَانَ لِأَنَّ صَوْمَ رَمَضَانَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْ صَوْمٍ مَا لَيْسَ عَلَيْهِ صَوْمُهٗ فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهٗ مِنْ

هٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أَمَرَ بِهٖ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۳۲۶۲: عبدالوہاب نے محمد بن عمرو سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ پس جب جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ: "الا ان یوافق ذلك صوما كان يصومه احد كم فليصمه" مگر یہ کہ اس روزے کے موافق ہو جائے جس کو وہ رکھتا رہتا ہے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ اس روایت نے اول قول والوں کی بات کی تردید کر دی اور یہ بات بھی ثابت کر دی کہ نصف شعبان کے بعد رمضان تک روزہ رکھنے کا حکم بقیہ دنوں کے روزہ کی طرح ہے۔ تو جب یہ معنیٰ ثابت ہو گیا تو اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس ممانعت کا تذکرہ ہے جسے شروع باب میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے رمضان المبارک کا روزہ رکھنے والوں کے لئے کمزوری کا قطرہ محسوس کیا اور کوئی اس کی وجہ نہیں اسی طرح ہم بھی اس آدمی کو جو روزہ رکھنے کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے۔ یہی حکم دیتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک تک روزہ نہ رکھے کیونکہ رمضان المبارک کا روزہ تو اس غیر فرضی روزے سے افضل ہے۔ (کہیں رمضان کا روزہ کمزوری کی وجہ سے نہ چھوٹ جائے) تو اس روایت کو اس معنیٰ پر محمول کریں گے تاکہ دیگر روایات کے متضاد نہ ہو اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت جو جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے اس میں یہ دلالت پائی جاتی ہے۔ روایات ذیل میں درج ہیں۔

حاصل روایات: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارشاد میں یہ بات فرما دی ہاں اگر وہ آخری دن کا روزہ اگر تم میں سے کسی کے ہمیشہ رکھے جانے والے روزے کے دن کے موافق آ جائے تو وہ روزہ رکھے اس سے فریق اوّل کے ہر دو دعووں کی تردید ہوتی ہے کہ نصف شعبان سے ابتداء رمضان تک روزہ رکھنا آپ کی خصوصیت ہے اور دوسروں کے لئے درست نہیں۔ اور ان روایات سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ ایام ممنوعہ کے علاوہ بقیہ تمام دنوں میں نفلی روزہ درست ہے جب یہ معنی ثابت ہو گیا تو اب نہی والی روایت جو ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اس کا مطلب یہ ہوگا کہ رمضان کا روزہ رکھنے والے پر شفقت کرتے ہوئے آپ نے چند دن رمضان سے قبل روزہ رکھنے کی ممانعت فرمائی تاکہ یہ نفلی روزے کی وجہ سے نقاہت کا شکار ہو کر فرضی روزہ سے محروم نہ رہ جائے نفلی روزے تو بعد میں رکھے جا سکتے ہیں رمضان المبارک کا روزہ چھوٹ جانے پر اپنا بدل نہیں رکھتا اس معنی پر روایت کو محمول کیا جائے گا تاکہ روایات میں باہمی تضاد نہ ہو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ بات موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔ صیام داؤد علیہ السلام۔

۳۲۶۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)

۳۲۶۳: ثقیف کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا' جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو تمام صیام میں زیادہ محبوب داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

تخریج: بخاری فی الصوم باب٥٦' احادیث الانبیاء باب٣٧' مسلم فی الصیام ١٨١/١٨٨' ٢٠١/٢٠٢' ابو داؤد فی الصوم باب٥٣' نسائی فی الصیام باب٧٥' ابن ماجه فی الصیام باب٣١' مسند احمد ١٥٨/٢' ٥' ٢٩٧/٣١١۔

۳۲۶۴ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ : ثَنَا آدَمُ .

۳۲۶۴: بکر بن ادریس نے آدم سے روایت نقل کی ہے۔

۳۲۶۵ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْفَيَّاضِ قَالَ : سَمِعْتُ عِيَاضًا قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۲۶۵: عیاض نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۲۶۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ) .

۳۲۶۶: عمرو بن اوس نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب روزے داؤد علیہ السلام کے ہیں وہ آدھا زمانہ روزے رکھتے تھے یعنی ایک دن چھوڑ کر۔

۳۲۶۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ يَعْنِي إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فَسَأَلَهُ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ عَشَرَةُ أَيَّامٍ قَالَ : زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ فَإِنِّيْ بِيْ قُوَّةً قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ تِسْعَةُ أَيَّامٍ قَالَ : زِدْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّ بِيْ قُوَّةً قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ ثَمَانِيَةُ أَيَّامٍ)

۳۲۶۷: شعیب نے اپنے والد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے نفلی روزوں کے سلسلہ میں دریافت کیا آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو تمہارے لئے دس دن ہیں یعنی مہینے میں تین دن روزے رکھ لیا کرو میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے میں اس سے

زائد کی قوت پاتا ہوں آپ نے فرمایا پھر دو دن روزہ رکھو اور تیرے لئے نو دن ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے زیادہ کی قوت پاتا ہوں انہوں نے کہا تین دن روزے رکھو اور تیرے لئے آٹھ دن ہیں۔

۳۲۶۸ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَةُ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ فَشَدَّدْتُ عَلٰى نَفْسِي فَشَدَّدَ عَلَيَّ .فَقُلْتُ : إِنِّي أُطِيْقُ غَيْرَ ذٰلِكَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ .فَقَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قُلْتُ : وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ نَبِيِّ اللّٰهِ .قَالَ نِصْفَ الدَّهْرِ)

۳۲۶۸: ابوسلمہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صوم الدھر کی طرح بن جائے گا پس میں نے اپنے اوپر سختی کی تو مجھ پر سختی کر دی گئی میں نے کہا میں تو اسکے علاوہ کی طاقت رکھتا ہوں جو اس سے زیادہ ہو۔ تو آپ نے فرمایا تو تم اللہ تعالیٰ کے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام والے روزے رکھو میں نے کہا وہ صوم داؤد کیا ہیں آپ نے فرمایا وہ آدھا زمانہ کے روزے ہیں یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۳۲۶۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا بِشْرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيٰى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۲۶۹: اوزاعی نے یحییٰ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۲۷۰ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُوْلُ لَأَصُوْمَنَّ الدَّهْرَ فَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ .قُلْتُ : فَإِنِّي أُطِيْقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ)

۳۲۷۰: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری یہ بات پہنچی کہ میں یہ کہتا ہوں میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا تم ہر ماہ میں تین دن روزہ رکھا کرو میں نے کہا میں تو اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو میں نے کہا میں اس سے زائد کی ہمت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو یہ صوم داؤد ہیں اور یہ تمام (نفلی) روزوں میں متوسط درجہ کے روزے ہیں۔

۳۲۷۱ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيْدًا أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ :

أَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۲۷۱: ابوسلمہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے متعلق اطلاع ملی پھر انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی۔

۳۲۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۲۷۲: ابوسلمہ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۲۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ وَرَوْحٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ هِلَالٍ أَوْ هِلَالِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : سَمِعْتُ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا .قُلْتُ : إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا)

۳۲۷۳: طلحہ بن ہلال یا ہلال بن طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے عبداللہ! ہر ماہ میں تین دن روزے رکھا کرو ارشاد الٰہی ہے من جاء بالحسنة فله عشر امثالها۔ (الانعام۱۶) نیکی کرنے والے کو دس گنا بدلہ ملے گا میں نے عرض کی! میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو تم داؤد علیہ السلام والے روزے رکھا کرو وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۳۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ : ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْكَ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَحَدَّثَنَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمُهُ قَالَ : فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أُدْمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَالَ لِيْ إِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَخَمْسَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَسَبْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَتِسْعَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : فَأَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : أَظُنُّهُ قَالَ : ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا صِيَامَ فَوْقَ صِيَامِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ)

۳۲۷۴: ابوالملیح نے بیان کیا کہ میں ابو قلابہ کے والد زید بن عمرو کے ساتھ عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں گیا تو انہوں نے ہمیں بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے میرے روزے کا تذکرہ ہوا تو آپ میرے ہاں تشریف لائے میں نے آپ کے لئے چمڑے کا گدا بچھایا جس میں کھجور کا چھلکا بھرا تھا آپ زمین پر بیٹھ گئے اور مجھے فرمایا اے عبداللہ! تمہیں ہر ماہ تین دن کے روزے کافی ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! (میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا پھر پانچ دن۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) آپ نے فرمایا پھر سات دن میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا پھر نو دن۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) تو آپ نے فرمایا گیارہ دن۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! (میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں) کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے تیرہ دن فرمائے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اس سے زائد کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا۔ پھر کوئی روزہ صیام داؤد علیہ السلام سے افضل نہیں آدھا زمانہ۔ ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

۳۲۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَصُوْمُ ؟ قُلْتُ : أَصُوْمُ فَلَا أُفْطِرُ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ : إِنِّيْ أَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : فَلَمْ يَزَلْ يُنَاقِصُنِيْ وَأُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ فَصُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ صَوْمَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ) .

۳۲۷۵: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیسے روزے رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ میں روزے مسلسل رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تم ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھا کرو۔ میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں عبداللہ! کہتے ہیں آپ مجھ سے سوال جواب کرتے رہے یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پھر تم اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین روزے رکھو اور وہ صیام داؤد علیہ السلام ہیں ایک دن کا روزہ اور ایک دن کا افطار۔

۳۲۷۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَاصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ ؟ قَالَ : قُلْتُ إِنِّيْ أَقْوٰى قَالَ إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ نَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ وَهَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ قَالَ : قُلْتُ : إِنِّيْ أَقْوٰى قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ : قُلْتُ : إِنِّيْ أَقْوٰى قَالَ فَصُمْ صَوْمَ أَخِيْ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى) .

۳۲۷۶: ابوالعاص نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے بتلایا نہیں گیا کہ تم ہمیشہ روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا میں اس کی ہمت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تم ایسا کرو گے تو نفس تھک جائے گا اور آنکھ دھنس جائے گی میں نے کہا میں اس کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا پھر تین دن کے روزے ہر ماہ میں رکھو میں نے کہا میں اس کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا پھر میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو وہ ایک دن افطار کرتے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے۔ اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو فرار اختیار نہ کرتے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۵۹' احادیث الانبیاء باب۳۷' مسلم فی الصیام ۱۸۸' نسائی فی الصیام باب۷۸۔

۳۲۷۷ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ أَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ لَا یُتَّهَمُ فِی الْحَدِیْثِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۲۷۷: حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ میں نے ابوالعباس سے سنا یہ ایک مکی آدمی تھا شاعر تھا مگر احادیث کی نقل میں متہم نہیں تھا وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سنا پھر انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی۔

۳۲۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا شُرَیْحٌ قَالَ : ثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ : أَنَا حُصَیْنٌ وَمُغِیْرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۲۷۸: مجاہد نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھو پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

۳۲۷۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ غَیْلَانَ بْنَ جَرِیْرٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِیِّ عَنْ أَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ : (سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَمَّنْ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا .قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَیْفَ مَنْ یَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمَیْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّیْ طُوِّقْتُ عَلٰى ذٰلِكَ) فَلَمَّا أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ صَوْمَ یَوْمٍ وَإِفْطَارَ یَوْمٍ مِنْ سَائِرِ الدَّهْرِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ صَوْمَ مَا بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِمَّا قَدْ دَخَلَ فِیْ إِبَاحَةِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۲۷۹: عبداللہ بن معبد الزمانی نے ابوقتادہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق

دریافت کیا گیا جوایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ داؤد علیہ السلام والے روزے ہیں اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آدمی کیسا ہے جو ایک دن روزہ رکھتا اور دو دن افطار کرتا ہے آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی طاقت پاتا۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آثارِ متواترہ میں ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کی ہمیشہ اجازت مرحمت فرمائی۔ تو اس سے واضح دلالت مل گئی کہ اس اباحت میں شعبان کا آخری آدھا حصہ بھی داخل ہے۔ جس کی رخصت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو دی ہے۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۱۹۶ ابو داؤد فی الصوم باب ۵۳ ابن ماجہ فی الصیام باب ۳۱ مسند احمد ۳۱۱/۵۔

حاصل روایات: ان آثارِ متواترہ میں ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کو جب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے لئے مباح قرار دیا گیا ہے اور تمام دنوں کے لئے ایسا کرنے کی اجازت دی گئی ہے تو نصف شعبان کے دن بھی اس میں شامل ہیں ورنہ استثناء کیا جاتا جو کہ کسی روایت میں موجود نہیں پس نفلی روزے کی اباحت ایام ممنوعہ کے علاوہ تمام دنوں میں ثابت ہوگئی۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تنبیہ : اس باب میں بھی کراہت اور اباحت کا اختلاف ہے امام طحاویؒ کا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبان کے روزے رکھنے کو نو روایات سے پیش کیا اور شعبان کے روزے کی فضیلت والی روایات کو پانچ اسناد سے ذکر کیا پھر آخر میں صیام داؤد کی افضلیت کو جو شعبان وغیر شعبان سب کو شامل ہے سولہ اسناد سے نقل کیا ہے جس سے اباحت خوب ثابت ہوگئی۔

بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لئے بوسہ کا حکم

خلاصۃ المرام : بوس و کنار سے مذی کا خروج ہو جائے تو امام مالک واحمد کے ہاں روزہ ٹوٹ جائے گا البتہ کفارہ لازم نہ ہوگا اور امام ابوحنیفہ و شافعیؒ کے ہاں روزہ تو نہ ٹوٹے گا البتہ مکروہ ہو جائے گا اور اگر بوس و کنار سے انزال ہو جائے تو پھر بالاتفاق روزہ بھی ٹوٹ جائے گا اور قضا لازم آئے گی کفارہ نہ ہوگا اور اگر نہ انزال ہو اور نہ مذی خارج ہو تو اس بوس و کنار کا کیا حکم ہے؟

① ابراہیم نخعی روزہ کے فساد اور امام مالک کراہت تحریمی کا قول کرتے ہیں ② اور امام ابوحنیفہ کے ہاں نفس پر قابو والے کو بالکراہت درست ہے امام احمد کے ہاں بلا کراہت درست ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل:

امام ابراہیم اور مالکؒ کے ہاں اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے یا کم از کم کراہت تحریمی کا ارتکاب لازم آتا ہے۔ دلائل یہ

ہیں۔

۳۲۸۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْ يَزِيْدَ الضَّبِّيِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ قَالَتْ : (سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ أَفْطَرَا جَمِيْعًا) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا : لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُقَبِّلَ فِيْ صَوْمِهِ وَإِنْ قَبَّلَ فَقَدْ أَفْطَرَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا

۳۲۸۰: ابو یزید ضبی نے میمونہ بنت سعدؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روزہ دار کے لئے بوسہ سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا دونوں کا روزہ ٹوٹ گیا۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے روایت بالا کو اختیار کر کے کہا کہ روزہ کی حالت میں بوسہ کی اجازت نہیں اگر اس نے بوسہ لیا تو اس کا روزہ جاتا رہا اور انہوں مزید ان روایات کو بھی دلیل میں پیش کیا روایات ذیل میں درج ہیں۔

تخریج : ابن ماجہ فی الصیام باب ۱۹۔

۳۲۸۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِيْ أُسَامَةَ : أَحَدَّثَكُمْ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ ؟ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ عُمَرُ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ فَرَأَيْتُهُ لَا يَنْظُرُنِيْ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنِيْ؟ قَالَ : " أَلَسْتَ الَّذِيْ تُقَبِّلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ "فَقُلْتُ : وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّيْ لَا أُقَبِّلُ بَعْدَ هٰذَا وَأَنَا صَائِمٌ فَأَقَرَّ بِهِ ثُمَّ قَالَ "نَعَمْ "وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۳۲۸۱: سالم نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ عمر ؓ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ میری طرف دیکھتے ہی نہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرا کیا معاملہ ہے؟ (کہ جس سے آپ اعراض فرما رہے ہیں) آپ نے فرمایا کیا تو وہی نہیں جو روزے کی حالت میں بوسہ لیتا ہے؟ میں نے کہا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں آئندہ روزہ کی حالت میں کبھی بوسہ نہ لوں گا میں اس پر برقرار رہوں گا تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اور انہوں نے اس سلسلہ میں ابن مسعود ؓ کی ان روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

۳۲۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ هَانِءٍ وَكَانَ يُسَمَّى الْهِزْهَازَ قَالَ : سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ (يَقْضِيْ يَوْمًا آخَرَ)

۳۲۸۲: ھانی جس کا لقب ہزھاز ہے کہتے ہیں کہ عبداللہ سے روزہ دار کے بوسہ کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا وہ اس روزے کی قضا کرے۔

۳۲۸۳ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الْهِزْهَازِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهٗ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا بِمَا رُوِیَ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ .

۳۲۸۳: سفیان نے منصور سے انہوں نے ھلال عن ھزھاز سے انہوں نے عبداللہؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۲۸۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ اَنَّ عُمَرَ كَانَ یَنْهٰی عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ.

۳۲۸۴: سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ سے منع فرماتے تھے۔

۳۲۸۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زَاذَانَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : لَاَنْ اَعَضَّ عَلٰی جَمْرَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُقَبِّلَ وَاَنَا صَائِمٌ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا بِمَا رُوِیَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ .

۳۲۸۵: عمران بن مسلم نے زاذان سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی انگارے کو منہ میں ڈالوں یہ مجھے روزہ کی حالت میں بوسہ سے زیادہ محبوب ہے۔

۳۲۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰی بْنُ اَعْیَنَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِیْمِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ فِی الرَّجُلِ یُقَبِّلُ امْرَاَتَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ : یَنْقُضُ صَوْمَهٗ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ یَرَوْا بِالْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ بَاْسًا اِذَا لَمْ یُخَفْ مِنْهَا اَنْ تَدْعُوَهٗ اِلٰی غَیْرِهَا مِمَّا یُمْنَعُ مِنْهُ الصَّائِمُ .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِیْمَا احْتَجَّ بِهٖ عَلَیْهِمْ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی اَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبَاحَتِهِ الْقُبْلَةَ لِلصَّائِمِ مَا هُوَ اَظْهَرُ مِنْ حَدِیْثِ مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ وَاَوْلٰی اَنْ یُؤْخَذَ بِهٖ وَهُوَ مَا۔

۳۲۸۶: سعید بن المسیب سے عبدالکریم نے سوال کیا کہ روزہ دار کے بوسہ کا کیا حکم ہے تو فرمایا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ روزہ دار کے لئے بوسہ میں کچھ حرج نہیں بشرطیکہ اس کو خطرہ نہ ہو کہ وہ ان چیزوں میں مبتلا ہو جائے گا جو روزہ دار کے لئے ممنوع ہیں۔ قول اول والوں کے خلاف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو حضرت میمونہ بنت سعد کی روایات سے زیادہ ظاہر اور استدلال کے لئے زیادہ بہتر ہیں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات و آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ دار کو بوسہ ممنوع ہے اور ایسا کرنے کی صورت میں اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل اور سابقہ دلائل کے جوابات:

روزہ دار کو بوسہ میں حرج نہیں جبکہ اس سے روزہ دار کے کسی ممنوعہ چیز میں ابتلاء کا خطرہ نہ ہو۔

الجواب نمبر ①: میمونہ بنت سعدؓ کی روایت سے زیادہ واضح اور پختہ روایات بوسہ کی اباحت کو ثابت کرتی ہیں پس ان کو اختیار کرنا اس سے زیادہ اولیٰ ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۳۲۸۷ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ (عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَعَلْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ فَقُلْتُ : لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِيْمَ ؟) .

۳۲۸۷: جابر بن عبداللہ نے عمر بن خطابؓ سے نقل کیا ایک دن مجھے نشاط آئی تو میں نے روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لے لیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا آج میں نے بڑا گناہ کیا ہے کہ روزے کی حالت میں میں نے بوسہ لے لیا اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر تم روزہ کی حالت میں مضمضہ کرو تو میں نے کہا اس میں تو کچھ حرج نہیں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو پھر بوسہ سے کیا حرج لازم آئے گا۔ یعنی کچھ حرج نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب۳۳' دارمی فی الصوم باب ۳۱' مسند احمد ۱ ۲۱٬ ۵۲۔

اللغات: ھشت۔ خوشی میں آنا۔ نشاط میں آنا۔

۳۲۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : أَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ مَعْرُوْفٌ لِلرُّوَاةِ وَلَيْسَ كَحَدِيْثِ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ سَعْدٍ الَّذِيْ رَوَاهُ عَنْهَا أَبُوْ يَزِيْدَ الضَّبِّيُّ وَهُوَ رَجُلٌ لَا يُعْرَفُ فَلَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُعَارَضَ حَدِيْثُ مَنْ ذَكَرْنَا بِحَدِيْثِ مِثْلِهِ مَعَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُهُ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنًى خِلَافِ مَعْنَى حَدِيْثِ عُمَرَ هٰذَا وَيَكُوْنُ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ فِيْهِ جَوَابًا لِسُؤَالٍ سُئِلَ فِيْ صَائِمَيْنِ بِأَعْيَانِهِمَا عَلٰى قِلَّةِ ضَبْطِهِمَا لِأَنْفُسِهِمَا فَقَالَ ذٰلِكَ فِيْهِمَا أَيْ أَنَّهُ إِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ مِنْهُمَا فَقَدْ كَانَ مَعَهَا غَيْرُهَا مِمَّا قَدْ

يَضُرُّهُمَا وَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنَاهُ حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهُ وَأَمَّا حَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ فَلَيْسَ أَيْضًا إِسْنَادُهُ كَحَدِيْثِ بُكَيْرٍ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَا لِأَنَّ عُمَرَ بْنَ حَمْزَةَ لَيْسَ مِثْلَ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ جَلَالَتِهِ وَمَوْضِعِهِ مِنَ الْعِلْمِ وَإِتْقَانِهِ مَعَ أَنَّهُمَا لَوْ تَكَافَئَا لَكَانَ حَدِيْثُ بُكَيْرٍ أَوْلَاهُمَا لِأَنَّهُ قَوْلٌ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَقَظَةِ وَذٰلِكَ قَوْلٌ قَدْ قَامَتْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلٰى عُمَرَ وَحَدِيْثُ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى قَوْلٍ حَكَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ وَذٰلِكَ مِمَّا لَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ فَهُمَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ أَوْلٰى مِمَّا لَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عُمَرَ قَدْ حَدَّثَ عَنْ أَبِيْهِ بِمَا حَكَاهُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ أَبِيْهِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ.

۳۲۸۸: شبابہ بن سوار کہتے ہیں کہ ہمیں لیث بن سعد نے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی۔ یہ روایت صحیح سند اور معروف روات والی ہے یہ میمونہ بنت سعد والی روایت کی طرح نہیں جس کو ابو یزید ضبی جیسے غیر معروف آدمی نے روایت کیا ہے۔ پس یہ اس روایت کی معارض نہیں بن سکتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ عین ممکن ہے کہ اس کا مفہوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت کے خلاف ہو۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب ان دو مخصوص روزہ داروں متعلق ہو جن کا اپنے اوپر پورا قابو نہ تھا۔ تو ان دونوں کے متعلق یہ بات فرمائی۔ کہ جب اس مزاج کے لوگ بوسہ لیں تو یہ بوسہ ان کے لئے دوسرے شرع کے خلاف کاموں میں ابتلاء کے خطرے کی وجہ سے نقصان دہ ہوگا۔ اس روایت یہ مفہوم اس بات سے اولیٰ ہے جس پر اس کو محمول کیا گیا ہے تاکہ یہ روایت دیگر روایات سے متضاد نہ ہو۔ اسی طرح حضرت عمر بن حمزہ کی روایت اپنی سند کے لحاظ سے حضرت بکیر کی روایت جیسی نہیں جس کو ہم نے نقل کیا ہے۔ کیونکہ حضرت عمر بن حمزہ اپنے مقام علمی اور عظمت وشان اور ثقاہت میں بکیر بن عبد اللہ کے برابر نہیں اگر بالفرض برابر مان بھی لیں پھر بھی بکیر کی روایت دونوں میں سے اولیٰ ہے۔ کیونکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت بیداری کا قول ہے۔ اور اس روایت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف حجت قائم ہو چکی ہے اور حضرت عمر بن حمزہ والی روایت وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں مذکورہ واقعہ ہے اور ایسی روایت جس سے حجت قائم ہوتی ہو وہ اس روایت سے اولیٰ ہے جس سے دلیل نہ بن سکتی ہو۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے وہی بات نقل کی جو ان کو عمر بن حمزہ نے اپنی حدیث میں کہی پھر اپنے والد کے بعد اس کے خلاف فتویٰ دیا ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ روایت صحیح الاسناد ہے اور ان کے راوی بھی معروف ہیں اس کے برخلاف میمونہ والی روایت میں ابو یزید ضبی نامی راوی آج تک معلوم نہیں ہو سکا کہ کون ہے پس متروک و مجہول روات والی روایت اس صحیح روایت کی مقابل نہ ہوگی اگر بالفرض اس کو درست مان لیں تو وہ عمومی حکم کو ثابت نہیں کر سکتی بلکہ اس کا معنی یہ ہوگا کہ خاص ایسے آدمیوں نے اس کے متعلق پوچھا جو نفس پر قابو نہ رکھ سکتے تھے تو آپ نے ان کو یہ جواب دیا پس اس طرح یہ روایت اس صحیح روایت کے متضاد بھی نہ رہے گی۔

نمبر②: عمر بن حمزہ والی روایت کی اسناد بھی حدیث بکیر جیسی نہیں ہیں کیونکہ عمر بن حمزہ بکیر سے جلالت علم واتقان میں کم درجہ ہے۔

اگر بالفرض اس سے چشم پوشی کر لیں تب بھی حدیث بکیر اس روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ وہ بیداری میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اور اس کے بالمقابل خواب کی بات ہے جس سے کسی کے خلاف حجت قائم نہیں کی جاسکتی۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس روایت میں تو عمر رضی اللہ عنہ سے یہ بات نقل کر رہے ہیں مگر خود فتویٰ اس کے خلاف دے رہے ہیں معلوم ہوتا ہے ان کے نزدیک بھی یہ فتویٰ اس روایت سے اولیٰ ہے۔

فتویٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۳۲۸۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَأَرْخَصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا كَانَ -عِنْدَهُ- أَوْلٰى مِمَّا حَدَّثَهُ بِهِ عُمَرُ مِمَّا ذَكَرَهُ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ فِي حَدِيثِهِ .وَأَمَّا مَا قَدِ احْتَجُّوا بِهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا خِلَافُ ذٰلِكَ

۳۲۸۹: مورق نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ان سے روزہ دار کے بوسہ کے سلسلہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے بوڑھے کے حق میں اس کی اجازت دی اور جوان کے حق میں ممانعت فرمائی اور ناپسند قرار دیا۔ اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ یہ ان کے ہاں اس سے بہتر تھا۔ جوان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کی اور جس کو عمر بن حمزہ اپنی روایت میں لائے۔ باقی قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ جس کو انہوں نے اپنا مستدل بنایا تو ان سے اس کے خلاف روایت بھی مروی ہے جیسا ذیل میں ہے۔

اس فتویٰ سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ عمر بن حمزہ والی منامی روایت سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں یہ عمل اولیٰ و بہتر تھا۔

نمبر③: روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا جواب یہ ہے کہ راوی کا خود اپنا عمل اس روایت کے خلاف ہے اس روایت کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ملاحظہ فرمائیں۔

۳۲۹۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُبَاشِرُ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَدْ تَكَافَأَ هٰذَا الْحَدِيثُ وَمَا رَوَى الْهُزْهَازُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَمَّا مَا ذَكَرُوهُ مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيِّبِ أَنَّهُ يَنْقُضُ صَوْمَهُ فَإِنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَشْبِيهِهِ ذٰلِكَ بِالْمَضْمَضَةِ أَوْلٰى مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ ثُمَّ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا سَنَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْهُمْ فِي

آخِرِ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ .وَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً بِأَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَمِنْ ذٰلِكَ.

۳۲۹۰: حکیم بن جابر کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیوی سے روزہ کی حالت میں بوس وکنار کرتے تھے۔تو ان کی یہ روایت اور ہزہاز والی روایت دونوں ایک دوسری کے خلاف ہوگئیں۔اب رہا ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول کو بوس وکنار والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد میں اس کو کلی سے مشابہت دی وہ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے بہتر ہے۔پھر اس کو صحابہ کرام کی ایک جماعت نے نقل کیا جس کو باب کے اخیر میں ہم ذکر کریں گے ان شاء اللہ) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے متواتر روایات آئی ہیں کہ آپ حالت روزہ میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

اب عمل راوی جب فتویٰ کے خلاف ہوا تو وہ روایت متروک ومنسوخ ہوئی۔

نمبر④: سعید بن المسیب کا فتویٰ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سعید کا یہ فتویٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مضمضہ والے ارشاد کے خلاف ہے اس لئے مسترد ہوگا اور سعید بن المسیب کی روایت سے جو عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردار ومسترد ہوگا۔

مستدل روایات ملاحظہ ہوں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کا بوسہ لیتے تھے۔

۳۲۹۱ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصِيْبُ مِنَ الرُّءُوْسِ وَهُوَ صَائِمٌ)

۳۲۹۱: عبداللہ بن شقیق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں چہرے سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

اللغات: یصیب من الرؤس۔یہ چہرہ کے بوسہ سے کنایہ ہے۔چہرہ سر کا حصہ ہے۔

۳۲۹۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ أَيُّوْبَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَمَا دَرَيْتُ مَا هُوَ حَتّٰى قِيْلَ : الْقُبْلَةُ

۳۲۹۲: عبداللہ بن شقیق نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اسی طرح نقل کی

ہے عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں میں اس کنایہ کو نہ سمجھ سکا یہاں تک کہ بتلایا گیا کہ اس سے (قُبلہ یعنی بوسہ مراد ہے۔

۳۲۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا الْوَهْبِيُّ هُوَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ (عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ) .

۳۲۹۳: زینب بنت ابی سلمہ نے ام سلمہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں اسے بوسہ دے لیا کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۲٤' مسلم فی الصیام ٦٢' ٦٣' ابو داؤد فی الصوم باب٣٤' دارمی فی المقدمه باب٥٣' الوضو باب١٠٧' الصوم باب ٢١' مسند احمد ٣٩/٦' ٢٨٠۔

۳۲۹۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۲۹۴: یحییٰ نے ابو سلمہؓ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۲۹۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ (عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَبَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ) .

۳۲۹۵: زینب بنت ابی سلمہ نے ام سلمہؓ سے نقل کیا وہ فرماتی ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں بوسہ دیا۔

۳۲۹۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : أَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخَ قَالَ : (أَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ : إِنَّ زَوْجِيْ يُقَبِّلُنِيْ وَأَنَا صَائِمَةٌ .فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَأَنَا صَائِمَةٌ)

۳۲۹۶: عبداللہ بن فروخ کہتے ہیں کہ ایک عورت ام سلمہؓ کی خدمت میں آئی کہ میرا خاوند مجھے اس حال میں بوسہ دیتا ہے کہ میں روزہ سے ہوتی ہوں تو ام سلمہؓ نے جواب دیا جناب رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لیتے تھے اور میں بھی روزے سے ہوتی تھی۔

۳۲۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهٗ قَبَّلَ وَهُوَ صَائِمٌ) .

۳۲۹۷: شتیر بن شکل نے حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق نقل کیا کہ آپ روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر۷۳۔

۳۲۹۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُسْلِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۲۹۸: ابوعوانہ نے منصور سے انہوں نے مسلم سے روایت نقل کی اور اپنی اسناد سے اسی طرح نقل کی ہے۔

۳۲۹۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ أَخْبَرَهٗ (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ).

۳۲۹۹: علی بن حسین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۶۹/۷۲، ۷۳۔

۳۳۰۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ.

۳۳۰۰: علی بن حسین نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۳۰۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ.

۳۳۰۱: ابوسلمہ نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۳۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ : أَنَا سَعِيْدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ.

۳۳۰۲: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۳۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۳۰۳: حماد نے ہشام سے روایت نقل کی ہے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۳۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ :

حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا مِثْلَہٗ وَزَادَ (وَکَانَتْ تَقُوْلُ : وَاَیُّکُمْ اَمْلَکُ لِاَرَبِہٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؟) .

۳۳۰۴: عبیداللہ بن عمر نے قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح سے روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں تم میں سے کون ہے جس کو اپنی خواہش پر اس طرح کنٹرول ہو جس طرح آپ کو تھا؟

تخریج : بخاری فی الحیض باب۵' الصوم باب۲۳' مسلم فی الحیض حدیث نمبر۲' الصیام ۶۴' ۶۵' ابو داؤد فی الطهارة باب۱۰۶' الصوم باب۳۳' ترمذی فی الصوم باب۳۲' ابن ماجه فی الطهارة باب۱۰۶' الصیام باب۱۹' مسند احمد ۴۰/۶' ۹۸' ۱۱۳' ۱۲۶' ۲۰۱' ۲۰۴' ۲۰۶' ۲۱۶' ۲۳۰۔

اللغات: املک زیادہ قدرت والا۔ لِاَرَبِہٖ: حاجت۔

۳۳۰۵ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیُّ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ قَالَ : قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَحَدَّثَکَ اَبُوْکَ (عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ) ؟ قَالَ : فَطَأْطَأَ (اَیْ خَفَضَ) رَأْسَہٗ وَاسْتَحْیَا قَلِیْلًا وَسَکَتَ ثُمَّ قَالَ (نَعَمْ)

۳۳۰۵: سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن قاسم سے کہا کیا تمہارے والد نے تمہیں کوئی عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ دے لیا کرتے تھے؟ سفیان کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنا سر شرم سے جھکایا اور کچھ دیر خاموشی کے بعد فرمایا جی ہاں۔ درست ہے۔

۳۳۰۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ھُوَ ابْنُ مَیْمُوْنٍ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ : ثَنَا الْوَلِیْدُ ھُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ یَحْیٰی.

۳۳۰۶: ابوسلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں اس کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۳۳۰۷ : قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ (عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُھَا وَھُوَ صَائِمٌ) حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ ثَنَا بِشْرٌ ھُوَ ابْنُ بَکْرٍ قَالَ : ثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ .

۳۳۰۷: ابن بکر نے اوزاعی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۳۰۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِیْ

اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلْمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۳۳۰۸: ابوسلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۳۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ : عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : جَمَعَ لِي أَبِي أَهْلِي فِي رَمَضَانَ فَأَدْخَلَهُمْ عَلَيَّ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْقُبْلَةِ يَعْنِي لِلصَّائِمِ فَقَالَتْ لَيْسَ بِذٰلِكَ بَأْسٌ قَدْ كَانَ مَنْ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ يُقَبِّلُ) .

۳۳۰۹: نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میرے والد نے میرے گھر والوں کو رمضان میں میرے ساتھ جمع کیا اور میرے ہاں داخل کیا میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور ان سے بوسہ کے متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ روزہ دار کو درست ہے تو انہوں نے جواب دیا اس میں حرج نہیں اور لوگوں میں سب سے بہتر ہستی وہ بھی روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے (یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۳۳۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ) .

۳۳۱۰: یحییٰ بن سعید نے عمرۃ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۳۳۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقَبِّلَنِي فَقُلْتُ : إِنِّي صَائِمَةٌ فَقَالَ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَبَّلَنِي).

۳۳۱۱: طلحہ بن عبیداللہ بن معمر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ فرماتی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بوسہ دینے کا ارادہ فرمایا تو میں نے کہا میں روزہ سے ہوں آپ نے فرمایا میں بھی روزہ سے ہوں پھر آپ نے میرا بوسہ لیا۔

۳۳۱۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَنِعُ مِنْ وُجُوْهِنَا وَهُوَ صَائِمٌ).

۳۳۱۲: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ روزہ کی حالت میں جناب رسول اللہ ﷺ کو ہمارے چہرہ سے کوئی چیز نہ روکتی تھی (یعنی بوسے سے)

۳۳۱۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ (الْأَسْوَدِ قَالَ : انْطَلَقْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَسْأَلُهَا عَنِ الْمُبَاشَرَةِ ثُمَّ خَرَجْنَا وَلَمْ نَسْأَلْهَا .فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ .قَالَتْ : نَعَمْ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ) فَسُؤَالُ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَخْبَرَتْهُ بِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِمَّا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَمَّا رُوِيَ عَنْهُ مِمَّا خَالَفَ ذٰلِكَ

۳۳۱۳: اسود کہتے ہیں کہ میں اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے کہ ہم عائشہ رضی اللہ عنہا سے جسم سے جسم ملانے کے متعلق دریافت کریں پھر ہم بغیر پوچھے واپس آ گئے مگر پھر ہم نے لوٹ کر پوچھا اے امّ المؤمنین! کیا جناب رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اپنا جسم جسم سے ملاتے تھے انہوں نے کہا جی ہاں! مگر آپ اپنی خواہش پر سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کو اس سلسلہ میں کوئی چیز معلوم نہ تھی پھر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتلائی۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جو ان سے اس کے موافق مروی ہے وہ بعد میں ہے اور جو اس کے مخالف مروی ہے وہ پہلے کی بات ہے۔

تخريج : بخارى فى الصوم باب ۲۳' بسلم فى الصيام نمبر ۶۸' ابن ماجه فى الصيام باب ۲۰۔

نکتہ: عبداللہ رضی اللہ عنہ کا استفسار بتلا رہا ہے کہ ان کے پاس اس سلسلہ کی پہلے کوئی روایت موجود نہ تھی یہاں تک کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اس کی اطلاع دی اس سے معلوم ہوا کہ ان کی جو روایت اس کے خلاف ہے وہ اس مسئلہ کے معلوم کرنے سے پہلے کی ہے اور جو موافق ہے وہ اس سے بعد کی ہے۔

۳۳۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ (الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ قَالَا : سَأَلْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ؟ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَ لِأَرَبِهِ مِنْكُمَا أَوْ لِأَمْرِهِ) الشَّكُّ مِنْ أَبِيْ عَاصِمٍ .

۳۳۱۴: اسود و مسروق کہتے ہیں کہ ہم دونوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ اپنے جسم کو جسم سے روزے کی حالت میں ملاتے (بوس و کنار کرنا) تو انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ لیکن آپ تم میں سب سے

زیادہ اپنی خواہش پر قدرت رکھتے تھے۔ابو عاصم راوی کو ارب یا امرہ میں شبہ ہے۔

۳۳۱۵ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعٌ عَنْ حُرَیْثِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ (عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا قَبَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَاشَرَنِیْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَمَّا اَنْتُمْ فَلَا بَأْسَ بِهٖ لِلشَّیْخِ الْکَبِیْرِ الضَّعِیْفِ) .

۳۳۱۵:مسروق نے عائشہ ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں بارہا مجھ سے بوس و کنار کیا ہے مگر تم میں (یعنی تمہارے لئے اجازت نہیں) البتہ زیادہ بوڑھے کے لئے حرج نہیں۔

۳۳۱۶ :حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا اَسَدٌ قَالَ : ثَنَا شَیْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ هُوَ الْاَوْدِیُّ قَالَ : (سَاَلْنَا عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ) .

۳۳۱۶:عمرو بن میمون الاودی کہتے ہیں کہ ہم نے عائشہ ؓ سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جو روزہ کی حالت میں بوسہ لے تو فرمانے لگیں جناب رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیتے تھے۔

۳۳۱۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ زِیَادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُنِیْ وَاَنَا صَائِمَةٌ) .

۳۳۱۷:عمرو بن میمون نے عائشہ ؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

۳۳۱۸ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰی بْنُ عَلِیٍّ قَالَ : سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ : حَدَّثَنِی (اَبُوْ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : بَعَثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِلٰی اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلْهَا اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَاِنْ قَالَتْ لَا فَقُلْ : اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ .فَاَتَیْتُ اُمَّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَبْلَغْتُهَا السَّلَامَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقُلْتُ : اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ؟ فَقَالَتْ : لَا فَقُلْتُ : اِنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّهٗ کَانَ یُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَعَلَّهٗ اَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ یَتَمَالَکُ عَنْهَا حُبًّا اَمَّا اِیَّایَ فَلَا) . وَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْاٰثَارُ عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْقُبْلَةَ غَيْرُ مُفْطِرَةٍ لِلصَّائِمِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ خُصَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (وَأَيُّكُمْ كَانَ أَمْلَكَ لِأَرَبِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟) قِيْلَ لَهُ : إِنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهَا لَا تَأْمَنُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَأْمَنُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمَنُهُ عَلٰى نَفْسِهٖ لِأَنَّهُ كَانَ مَحْفُوْظًا وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ الْقُبْلَةَ عِنْدَهَا لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ (فَأَمَّا أَنْتُمْ فَلَا بَأْسَ بِهٖ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ الضَّعِيْفِ) أَرَادَتْ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يُخَافُ مِنْ أَرَبِهٖ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَنْ لَمْ يَخَفْ مِنَ الْقُبْلَةِ وَهُوَ صَائِمٌ شَيْئًا آخَرَ وَأَمِنَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَنَّهَا لَهُ مُبَاحَةٌ وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْهَا فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَتْ -جَوَابًا لِذٰلِكَ السُّؤَالِ -(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ) . فَلَوْ كَانَ حُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهَا خِلَافَ حُكْمِ غَيْرِهٖ مِنَ النَّاسِ إِذًا لَمَا كَانَ مَا عَلِمَتْهُ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِمَا سُئِلَتْ عَنْهُ مِنْ فِعْلِ غَيْرِهٖ وَقَدْ سَأَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَمَّا جَمَعَ لَهُ أَبُوْهُ أَهْلَهُ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ فَقَالَتْ (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ) . وَهٰذَا عِنْدَنَا لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْمَنُ عَلَيْهِ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى اسْتِوَاءِ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَائِرِ النَّاسِ -عِنْدَهَا -فِيْ حُكْمِ الْقُبْلَةِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا الْخَوْفُ عَلٰى مَا بَعْدَهَا مِمَّا تَدْعُوْ إِلَيْهِ وَهُوَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذٰلِكَ لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْجِمَاعَ وَالطَّعَامَ وَالشَّرَابَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ حَرَامًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صِيَامِهٖ كَمَا هُوَ حَرَامٌ عَلٰى سَائِرِ أُمَّتِهٖ فِيْ صِيَامِهِمْ ثُمَّ هٰذِهِ الْقُبْلَةُ قَدْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا فِيْ صِيَامِهٖ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ أَيْضًا حَلَالًا لِسَائِرِ أُمَّتِهٖ فِيْ صِيَامِهِمْ أَيْضًا وَيَسْتَوِيْ حُكْمُهُ وَحُكْمُهُمْ فِيْهَا كَمَا يَسْتَوِيْ فِيْ سَائِرِ مَا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلَى اسْتِوَاءِ حُكْمِهٖ وَحُكْمِ أُمَّتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ.

۳۳۱۸: ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص کہتے ہیں کہ مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے امّ سلمہؓ کی خدمت میں بھیجا کہ ان سے پوچھ آئیں کہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے چنانچہ میں امّ سلمہؓ کی خدمت میں آیا اور ابن عمر کا سلام ان کو پہنچایا۔ اور میں نے کہا کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ

لے لیا کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں کو خبر دی ہے کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے وہ کہنے لگیں شاید ان سے متعلق ایسا ہو کیونکہ اس کی محبت کے بارے میں آپ اختیار نہ رکھتے تھے (یعنی ان سے شدید محبت تھی) یعنی ان کا بوسہ لیا ہو عین ممکن ہے مگر میرے سلسلہ میں یہ بات پیش نہیں آئی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ حالت روزہ میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اس سے یہ ثبوت میسر آ گیا کہ بوسہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی۔ کیا تم حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کو نہیں جانتے **وایکم کان املك لا ربه من رسول الله** صلی اللہ علیہ وسلم'' کہ تم میں سے کس کو آپ کی طرح اپنے اوپر قابو ہے۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول اس بات پر دلالت کر رہا ہے ان کو ان لوگوں کے نفوس کے سلسلہ میں اطمینان نہ تھا۔ جو اطمینان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس پر تھا کیونکہ آپ معصوم و محفوظ تھے۔ رہی اس بات کی دلیل کہ بوسہ آپ کے ہاں افطار صوم کا باعث نہ تھا۔ گذشتہ سطور میں ذکر کیا **فاما انتم فلا باس به للشیخ الکبیر۔ الحدیث** باقی رہے تم تو بوڑھے کمزور کے لئے کچھ حرج نہیں۔ ان کا مقصد اس سے یہ ہے کہ جس کو اپنے متعلق شہوت کا ڈر نہ ہو اور اسے اپنے اوپر اطمینان ہو تو بوسہ اس کے لئے جائز ہے۔ ہم نے بعض روایات انہی سے ذکر کیں کہ ان سے روزہ دار کے بوسہ سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم لوگوں کے متعلق اس سے مختلف ہوتا تو پھر وہ اس کا جواب آپ عمل سے ظاہر ہونے والا نہ دیتیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس وقت سوال کیا جب کہ ان کے والد نے ان کے گھر والوں کو رمضان المبارک میں ایک جگہ جمع کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ''**کان رسول الله** صلی اللہ علیہ وسلم **یفعل ذلك**'' کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل کرتے تھے۔ ہمارے ہاں اس کی تاویل یہ ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مطمئن تھیں۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگوں کا حکم بوسہ کے سلسلہ میں برابر ہے جب کہ اس کو اس بات کا خوف نہ ہو جس کی طرف بوسہ دعوت دیتا ہے۔ اور نظر کے لحاظ سے بھی اسی طرح حکم رکھتا ہے کیونکہ ہم یہ بات پاتے ہیں کہ روزے کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھانا، پینا اور جماع اسی طرح حرام تھا جیسا دوسرے لوگوں پر۔ پھر یہ بوسہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال تھا۔ تو نظر و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہماری مذکورہ بات کے مطابق یہ تمام لوگوں کے لئے بھی جائز و حلال ہو اور آپ کا حکم اور باقی امت کا حکم اس میں برابر ہو جیسا بقیہ امور میں برابر ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات مروی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس میں آپ کا اور امت کا حکم برابر ہے۔ ذیل میں ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ بوسہ سے روزہ نہیں ٹوٹتا جبکہ اس سے کسی اگلے فعل کا ارتکاب نہ کرے اور نہ اس میں مبتلا ہو۔

سرسری اشکال:

یہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے جیسا کہ ایکم کان املك لاربه من رسول الله ﷺ؟ کے لفظ اس پر دلیل ہیں۔

الجواب بالصواب:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ان کے نفوس پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہی اور ظاہر ہے کہ ان کو بھی اپنے نفوس پر وہ اعتماد حاصل نہ تھا جو جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنی ذات پر تھا کیونکہ آپ تو معصوم ومحفوظ من اللہ تھے۔

باقی بوسہ ان کے ہاں بھی روزہ کے لئے مفطر نہ تھا جیسا فاما انتم۔ فلا بأس به للشیخ الکبیر الضعیف کا قول بتلا رہا ہے ان کی مراد یہ تھی کہ آپ کو اپنی خواہش کے سلسلہ میں خطرہ نہ تھا چنانچہ جس کو خطرہ نہ ہو کہ اس کی خواہش غالب آ کر اگلے کام میں مبتلا کر دے گی تو اس کے لئے مباح اور جائز ہے بعض آثار میں ان سے سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے اگر ان کے ہاں اور لوگوں کا حکم الگ ہوتا تو وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا فعل ان کے جواب میں نقل نہ فرمائیں یہ فعل نقل کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دوسرے لوگوں کا بھی حکم یہی ہے اور عبداللہ بن عمر نے خود اپنے متعلق اس قسم کا سوال کیا تو انہوں نے فعل رسول اللہ ﷺ سے جواب دیا معلوم ہوا کہ دوسرے لوگوں کا حکم بھی یہی تھا کہ بوسہ مفطر صوم نہیں ہے۔

اور ہمارے ہاں یہ حکم اس لئے تھا کہ آپ کو اپنی خواہش پر پوری قدرت تھی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات سے یہ دلالت بھی ملتی ہے کہ جب خواہش کا خوف نہ ہو تو یہی حکم ہے اور خوف ہو تو باز رہے جس طرح روایات سے یہ بات ثابت ہے تقاضائے نظر بھی اسی طرح ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ علیہ:

روزے کی حالت میں کھانا' پینا' جماع یہ سب چیزیں جس طرح جناب رسول اللہ ﷺ پر حرام تھیں اسی طرح تمام امت پر بھی روزے کی حالت میں یہ حرام ہیں اور روزے کی حالت میں جب بوس وکنار آپ کے لئے حلال ہے تو بلا کراہت امت کے لئے بھی حلال ہونا چاہئے پس جس طرح جماع میں حکم یکساں ہے اسی طرح بوسہ میں بھی حکم یکساں ہونا چاہئے۔ یہ روایات مزید اس پر دلالت کرتی ہیں۔

۳۳۱۹ :مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ (أَنَّ رَجُلًا قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَوَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ وَجْدًا شَدِيْدًا فَأَرْسَلَ امْرَأَتَهُ تَسْأَلُ لَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَدَخَلَتْ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا

فَأَخْبَرَتْهَا أُمُّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فَرَجَعَتْ فَأَخْبَرَتْ بِذٰلِكَ زَوْجَهَا فَزَادَهُ شَرًّا وَقَالَ : لَسْنَا مِثْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِلُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِهِ مَا شَاءَ ثُمَّ رَجَعَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَوَجَدَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ ؟ فَأَخْبَرَتْهُ أُمُّ سَلْمَةَ فَقَالَ أَلَا أَخْبَرْتِيهَا أَنِّيْ أَفْعَلُ ذٰلِكَ .فَقَالَتْ أُمُّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : قَدْ أَخْبَرْتُهُ، فَذَهَبَتْ إِلَى زَوْجِهَا فَأَخْبَرَتْهُ فَزَادَهُ شَرًّا وَقَالَ يُحِلُّ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ مَا شَاءَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّيْ لَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمُكُمْ بِحُدُوْدِهِ). " فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ.

۳۳۱۹: زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا پھر اسے اس کا بہت غم ہوا اس نے اپنی بیوی کو بھیجا تا کہ وہ اس سلسلہ میں پوچھے۔ وہ ام سلمہؓ ام المؤمنین کی خدمت میں گئی اور اس کا تذکرہ کیا تو ام سلمہؓ نے اسے اطلاع دی کہ آپ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے۔ وہ لوٹ کر اپنے خاوند کے ہاں آئی اور اس کو اطلاع دی مگر اس بات نے اس کے غم کو اور بڑھا دیا وہ کہنے لگا ہم تو جناب رسول اللہ ﷺ کی طرح نہیں اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے لئے جو چیز چاہے حلال کرے وہ عورت دوبارہ لوٹ کر ام سلمہؓ کی خدمت میں گئی تو اس نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ان کے مکان میں پایا آپ نے فرمایا اس عورت کا کیا معاملہ ہے ام سلمہؓ نے آپ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اس کو نہیں بتلایا کہ میں ایسا کرتا ہوں ام سلمہؓ کہنے لگیں میں نے اس کو اطلاع دی ہے مگر یہ اپنے خاوند کے ہاں گئی اور اس کو اس بات کی اطلاع دی تو اس کے غم میں اضافہ ہوا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ تو اپنے رسول اللہ ﷺ کے لئے جو چاہے حلال کر دے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ کو غصہ آ گیا اور فرمایا میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سب سے زیادہ اس کی حدود سے واقف ہوں۔ اس سے بات پر دلالت مل گئی جو ہم نے بیان کی ہے۔ آثار کو سامنے رکھتے ہوئے اس باب کی یہی صورت ہے اور یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور متقدمین سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ آثار ذیل میں ہیں۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر ۷٤۔

حاصل روایات: یہ روایت دلالت کر رہی ہے کہ جو حکم اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ہے وہی حکم دیگر افراد کا بھی ہے آثار کے لحاظ سے اس باب کا یہ حکم ہم نے ثابت کر دیا۔

ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

آثار صحابہؓ سے تائید:

۳۳۲۰ : مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ سَالِمٍ الدَّوْسِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ : أَتُبَاشِرُ وَأَنْتَ صَائِمٌ ؟ فَقَالَ (نَعَمْ) .

۳۳۲۰: سالم دوسی کہتے ہیں سعد بن ابی وقاصؓ سے کسی نے سوال کیا کیا روزہ کی حالت میں بوس وکنار کرتے ہو انہوں نے کہا۔ہاں۔

۳۳۲۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ فِيهَا لِلشَّيْخِ وَكَرِهَهَا لِلشَّابِّ .

۳۳۲۱: عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ابن عباس ﷺ سے روزہ کے بوسہ کے سلسلہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بوڑھے کو اجازت دی اور نوجوان کے لئے اس کو ناپسند قرار دیا۔

۳۳۲۲ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَائِشَةَ بِنْتَ طَلْحَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْنُوَ مِنْ أَهْلِكَ فَتُقَبِّلَهَا ؟) قَالَ : أُقَبِّلُهَا وَأَنَا صَائِمٌ .قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (نَعَمْ) .

۳۳۲۲: عائشہ بنت طلحہ نے بتلایا کہ میں ام المؤمنین عائشہ ؓ کے ہاں تھی اس وقت میرا خاوند عبداللہ بن عبدالرحمٰن ان کے ہاں آیا وہ روزہ سے تھا تو حضرت عائشہ ؓ نے اسے فرمایا تمہیں اپنے اہل سے قریب ہو کر اس کو بوسہ لینے میں کون سی چیز مانع ہے تو عبداللہ نے کہا کیا روزہ کی حالت میں میں اس کا بوسہ لوں؟ عائشہ ؓ نے فرمایا۔ہاں۔

۳۳۲۳ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ عِقَالٍ أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (مَا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنْ امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ ؟) قَالَتْ (فَرْجُهَا) فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُولُ فِيمَا يَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ مِنْ امْرَأَتِهِ وَمَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الْقُبْلَةَ كَانَتْ مُبَاحَةً عِنْدَهَا لِلصَّائِمِ الَّذِي يَأْمَنُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَكْرُوهَةً لِغَيْرِهِ لَيْسَ لِأَنَّهَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ إِذَا فَعَلَهَا مِنْ أَنْ تَغْلِبَهُ شَهْوَتُهُ حَتّٰى يَقَعَ فِيمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ.

۳۳۲۳: حکیم بن عقال کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ روزے کی حالت میں مجھ پر میری بیوی کی کون سی چیز حرام ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ شرمگاہ۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو یہ بتلا رہی ہیں کہ روزہ دار کو اپنی بیوی سے کیا چیز حرام ہے اور کیا چیز جائز و حلل ہے جس کو ہم نے ذکر کر دیا۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ان کے ہاں اس روزہ دار کے لئے بوسہ جائز تھا جس کو اپنے اوپر اطمینان اور دوسرے کے لئے مکروہ تھا۔ یہ بات نہیں کہ وہ اس پر حرام تھا۔ لیکن اس بات کے پیش نظر کہ جب وہ بوسہ لے گا اور اسے اپنے اوپر اطمینان نہیں تو اس پر اس کی شہوت غالب آ کر وہ اس کو حرام میں مبتلا کر دے گی۔

حاصل روایات: یہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرما رہی ہیں کہ روزہ دار کے لئے جماع کے علاوہ اپنی بیوی سے ہر چیز حلال ہے پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان کے ہاں بوسہ اس کے لئے مباح تھا جس کو اپنے نفس پر قابو ہو اور جس کو قابو نہ ہو اس کے لئے وہ درست قرار نہ دیتی تھیں اس بناء پر نہیں کہ وہ بوسہ اس کے لئے حرام ہے بلکہ اس وجہ سے کہ کہیں وہ غلبہ شہوت میں حرام کا ارتکاب نہ کر بیٹھے گویا احتیاطاً ممانعت فرماتی تھیں۔

۳۳۲۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيِّ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ - وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ وَجْهَهُ - أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوْنَ الصَّائِمَ عَنِ الْقُبْلَةِ وَيَقُوْلُوْنَ إِنَّهَا تَجُرُّ إِلٰى مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهَا فَقَدْ بَيَّنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ كَرِهَهَا مَنْ كَرِهَهَا لِلصَّائِمِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ خَوْفُهُمْ عَلَيْهِ مِنْهَا أَنْ يَجُرَّهُ إِلٰى مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْهَا فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ إِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ مَنَعُوْهُ مِنْهَا أَنَّهَا لَهُ مُبَاحَةٌ .

۳۳۲۴: ابن شہاب نے ثعلبہ بن صعیر عذری سے نقل کیا ابن ابی مریم نے اس طرح کہا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے پر مسح کیا تھا اور اس نے بتلایا کہ میں نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ روزہ دار کو بوسہ سے منع کرتے تھے اور کہتے یہ چیز اس سے بڑے فعل کی طرف کھینچ کر لے جانے والی ہے۔ اس روایت میں اس مطلب کو واضح طور پر ذکر کر دیا گیا جس کی بناء پر بوسے کو روزہ دار کے لئے منع کیا گیا اور جن کے لئے ناپسند کیا گیا وہ اس بات کا خوف ہے کہ یہ بوسہ ان کو اس سے بڑی بات میں مبتلا نہ کر دے۔ اس سے یہ دلیل مل گئی کہ جب بات نہ پائی جاتی ہو تو وہ بوسہ اس کے لئے مباح ہوگا۔

حاصل روایات: اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ ممانعت کی وجہ اور کراہت کی وجہ حرمت نہیں بلکہ اس کی وجہ روزہ دار کا اس کی وجہ سے اس سے بڑے فعل میں ابتلاء کا خطرہ ہے یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ جس میں یہ وجہ نہ پائی جائے اس پر ممانعت کا حکم نہ لگے گا بلکہ اس کے لئے مباح ہوگا۔

۳۳۲۵ :وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الدِّمَشْقِيُّ الْعَطَّارُ قَالَ : ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قُبْلَةِ الصَّائِمِ .فَقَالَ عَلِيٌّ (يَتَّقِي اللّٰهَ وَلَا يَعُودُ) فَقَالَ عُمَرُ : إِنْ كَانَتْ هٰذِهِ لَقَرِيبَةٌ مِنْ هٰذِهِ فَقَوْلُ عَلِيٍّ (يَتَّقِي اللّٰهَ وَلَا يَعُودُ) يَحْتَمِلُ (وَلَا يَعُودُ لَهَا ثَانِيَةً) أَيْ لِأَنَّهَا مَكْرُوهَةٌ لَهُ مِنْ أَجْلِ صَوْمِهِ وَيَحْتَمِلُ (وَلَا يَعُودُ) أَيْ يُقَبِّلُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ مِنْهُ فَيَتَحَرَّكُ لَهُ شَهْوَتُهُ فَيُخَافُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مُوَاقَعَةُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَقَوْلُ عُمَرَ (هٰذِهِ قَرِيبَةٌ مِنْ هٰذِهِ) أَيْ أَنَّ هٰذِهِ الَّتِي كَرِهْتَهَا لَهُ قَرِيبَةٌ مِنَ الَّتِي أَبَحْتَهَا لَهُ أَوْ إِنَّ هٰذِهِ الَّتِي أَبَحْتَهَا لَهُ قَرِيبَةٌ مِنَ الَّتِي كَرِهْتَهَا لَهُ فَلَا دَلَالَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَلٰكِنَّ الدَّلَالَاتِ فِيمَا قَدْ تَقَدَّمَهُ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَهُ .

۳۳۲۵: ابوحیان تیمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روزہ دار کے بوسہ کے سلسلہ میں سوال کیا تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور دوبارہ ایسا نہ کرے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان کانت ہذہ لقریبۃ من ہذہ تو علی رضی اللہ عنہ نے دوبارہ یہی جملہ فرمایا۔ اس روایت میں اگر چہ کوئی دلالت ایسی نہیں لیکن اس سے پہلی روایات میں ایسی دلالتیں موجود ہیں جو ہم پہلے ذکر کر چکے

یتقی اللہ و لا یعود اس جملے میں دو احتمال ہیں۔

نمبر ①: کہ ایک دفعہ بوس و کنار کرلیا تو دوبارہ نہ کرے کیونکہ روزے کی وجہ سے یہ مکروہ ہے۔

نمبر ②: ایک بوسہ دے دیا تو بس بار بار بوسہ نہ شروع کر دے کہ یہ چیز اس کی شہوت کو ابھار دے گی اور کہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیز میں مبتلا نہ ہو جائے۔ قول عمر رضی اللہ عنہ ہذہ قریبۃ من ہذہ آپ کا قول تو اس کے قریب ہے جس کو میں نے مکروہ سمجھا ہے۔

نمبر ②: میں نے جس کو مباح قرار دیا ہے وہ آپ کے اس قول کے قریب ہے جس کو آپ نے مکروہ قرار دیا ہے۔

یہ مجمل مکالمہ ہے جس سے کوئی بات ظاہر نہیں ہوتی مگر ماقبل آثار اور صحابہ کرام کے ارشادات میں ایسے دلائل ہیں جو کسی مزید دلیل کے محتاج نہیں ہیں۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الصَّائِمِ يَقِيْءُ

روزہ دار کو قے آئے

خلاصۃ الزام: منہ بھر کر قے جان بوجھ کر کر ڈالی یا منہ بھر کر قے بلا قصد آئی مگر قصداً اسے لوٹا لیا ان دونوں صورتوں میں سب کے ہاں بالاتفاق روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس کے علاوہ جتنی صورتیں ہیں ان میں اختلاف ہے۔

نمبر ①: امام اوزاعی وعطا کے ہاں قے بلا اختیار یا بالاختیار خواہ کم ہو یا زیادہ بہر حال اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔
نمبر ②: اوپر مذکور دونوں صورتیں اور بالقصد جان بوجھ کر کم مقدار قے میں امام ابو یوسف تو روزہ کو فاسد نہیں مانتے جبکہ امام محمد کے ہاں روزہ فاسد ہو جاتا ہے ان تینوں صورتوں کے علاوہ بقیہ صورتوں میں روزے کے فساد اور عدم فساد میں اختلاف ہے امام اوزاعی ہر حال میں فساد صوم کے قائل ہیں جبکہ دیگر تمام ائمہ فقہاء روزہ کو فاسد نہیں مانتے۔
فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: قے کم ہو یا زیادہ بالقصد ہو یا بلا اختیار اس سے بہر حال روزہ ٹوٹ جاتا ہے دلائل یہ روایات ہیں۔

۳۳۲۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا أَبِیْ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ (أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ) قَالَ : فَلَقِیْتُ ثَوْبَانَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقِیِّ فَقَالَ (صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهٗ وَضُوْءَ هٗ)

۳۳۲۶: معدان بن ابی طلحہ نے ابوالدرداءؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے قے کی پس روزہ افطار کر دیا معدان کہتے ہیں کہ میں ثوبانؓ سے ملا وہ جامع مسجد دمشق میں تھے تو انہوں نے کہا ابوالدرداءؓ نے درست کہا ہے میں نے ہی آپ کے لئے وضو کا پانی ڈالا۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ۳۲' دارمی فی الصوم باب ۲٤' مسند احمد ۱۹٥/٥' ٤٤٣/٦۔

۳۳۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ حُسَیْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَعِیْشَ بْنِ الْوَلِیْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ قَالَ ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ أَبُوْ مَعْمَرٍ هٰکَذَا قَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ۔

۳۳۲۷: معدان بن طلحہ نے ابوالدرداء سے روایت نقل کی پھر اسی طرح بیان کی ابن ابی داؤد نے کہا کہ ابو معمر نے کہا اسی طرح عبدالوارث' عبداللہ بن عمرو نے کہا۔

۳۳۲۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ الْجُوْدِیِّ عَنْ بَلْجٍ رَجُلٍ مِنْ مَهْرَةَ عَنْ أَبِیْ شَیْبَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ : قُلْتُ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَأَفْطَرَ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ الصَّائِمَ اِذَا قَاءَ فَقَدْ أَفْطَرَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : إِنِ اسْتَقَاءَ أَفْطَرَ وَإِنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ لَمْ یُفْطِرْ وَقَالُوْا : قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ قَوْلُهٗ (قَاءَ

فَأَفْطَرَ) أَيْ قَاءَ فَضَعُفَ فَأَفْطَرَ وَقَدْ يَجُوْزُ هٰذَا فِي اللُّغَةِ وَاحْتَجَّ الْأَوَّلُوْنَ لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا.

۳۳۲۸: ابوشیبہ مہری کہتے ہیں کہ میں نے ثوبان سے کہا ہم کو جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سناؤ انہوں نے کہا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے قے کی پھر روزہ افطار کر دیا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ روزہ دار جو جب قے آ گئی تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔ انہوں نے اپنی دلیل میں اس روایت کو پیش کیا ہے' دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا' اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو اس کا روزہ جاتا رہا اور اس کو قے آ گئی تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹا۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو قے آئی پھر آپ نے روزہ افطار کر دیا روزہ قے سے ٹوٹا تو تبھی بعد میں آپ نے مفطرات کو استعمال فرمایا ورنہ ضرورت نہ تھی۔

الجواب: ان روایات میں تو مذکور نہیں کہ قے سے روزہ ٹوٹ گیا بلکہ بعد میں آپ نے افطار کر دیا تو اس سے یہ تو لازم نہ آیا کہ قے سے روزہ ٹوٹا ہے بلکہ عین ممکن ہے قے آئی جس کی وجہ سے کمزوری ضعف پیدا ہوا تو آپ نے روزہ افطار کر دیا اور لغوی اعتبار سے یہ اطلاق ہوتا رہتا ہے۔

فریق اوّل کی دلیل ثانی:

۳۳۲۹: بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ: ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ بِنِ عُبَيْدٍ قَالَ: (دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا أَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ قِئْتُ).

۳۳۲۹: حنش نے فضالہ بن عبید سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا ہم میں سے بعض نے کہا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ نے آج روزہ نہیں رکھا آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ لیکن مجھے قے آ گئی۔

تخریج: ابن ماجه في الصيام باب ١٦' مسند احمد ١٨/٦' ٢١/٢٠۔

۳۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ. ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ.

۳۳۳۰: محمد بن خزیمہ کہتے ہیں ہمیں حجاج نے بیان کیا۔

۳۳۳۱: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالُوْا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ مَرْزُوْقٍ عَنْ حَنَشٍ عَنْ فَضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قِيْلَ لَهُمْ: وَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ الْأَوَّلِ يَجُوْزُ (وَلٰكِنِّيْ قِئْتُ فَضَعُفْتُ عَنِ الصَّوْمِ فَأَفْطَرْتُ) وَلَيْسَ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْقَيْءَ كَانَ مُفْطِرًا لَهُ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّهُ قَاءَ فَأَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حُكْمِ الصَّائِمِ إِذَا قَاءَ أَوِ اسْتَقَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُفَسِّرًا.

۳۳۳۱: حنش نے فضالہ بن عبیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ان دونوں روایات میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ قے سے روزہ ٹوٹا۔البتہ اس میں اتنی بات ہے کہ آپ نے قے کی پھر اس کے بعد روزہ افطار کر دیا اور قے آنے اور جان بوجھ کر کرنے میں روزے کے حکم سے متعلق آپ ﷺ سے واضح روایت وارد ہے۔ذیل میں ملاحظہ ہو۔

الجواب: ان روایات کا مفہوم بھی تو وہی ہے کہ مجھے قے آئی جس کی وجہ سے ضعف پیدا ہوا پس میں نے افطار کر لیا تفصیلی روایات ہمارے اس جواب کی مؤید ہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف:

اگر کوئی جان بوجھ کر منہ بھر کر قے کر دے تو اس کا روزہ ٹوٹ گیا اور قے آ گئی تو اس کا روزہ نہ ٹوٹے گا۔دلائل یہ ہیں۔

۳۳۳۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ) " فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ كَيْفَ حُكْمُ الصَّائِمِ إِذَا ذَرَعَهُ الْقَيْءُ أَوِ اسْتَقَاءَ وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ تُحْمَلَ الْآثَارُ عَلٰى مَا فِيْهِ اتِّفَاقُهَا وَتَصْحِيْحُهَا لَا عَلٰى مَا فِيْهِ تَنَافِيْهَا وَتَضَادُّهَا فَيَكُوْنُ مَعْنَى الْحَدِيْثَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَعْنَاهُمَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ وَأَمَّا حُكْمُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْقَيْءَ حَدَثًا فِيْ قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَغَيْرَ حَدَثٍ فِيْ قَوْلِ الْآخَرِيْنَ وَرَأَيْنَا خُرُوْجَ الدَّمِ كَذٰلِكَ وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الصَّائِمَ إِذَا فَصَدَ عِرْقًا أَنَّهُ لَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ مُفْطِرًا وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَتْ بِهٖ عِلَّةٌ فَانْفَجَرَتْ عَلَيْهِ دَمًا مِنْ مَوْضِعٍ مِنْ بَدَنِهٖ فَكَانَ خُرُوْجُ الدَّمِ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْنَا مِنْ بَدَنِهٖ وَاسْتِخْرَاجُهُ إِيَّاهُ سَوَاءٌ فِيْمَا ذَكَرْنَا وَكَذٰلِكَ هُمَا فِي الطَّهَارَةِ .وَكَانَ خُرُوْجُ الْقَيْءِ مِنْ غَيْرِ اسْتِخْرَاجٍ مِنْ صَاحِبِهٖ إِيَّاهُ لَا يَنْقُضُ الصَّوْمَ فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ خُرُوْجُهُ بِاسْتِخْرَاجِ صَاحِبِهٖ إِيَّاهُ كَذٰلِكَ لَا يَنْقُضُ الصَّوْمَ فَلَمَّا كَانَ الْقَيْءُ لَا يُفْطِرُهُ فِي النَّظَرِ كَانَ مَا ذَرَعَهُ مِنَ الْقَيْءِ أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَلٰكِنَّ اتِّبَاعَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَامَّةِ الْعُلَمَاءِ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ

الْمُتَقَدِّمِیْنَ

۳۳۳۲: محمد بن سیرین نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو قے پیش آئے اور وہ روزے سے تھا تو اس پر روزے کی قضا نہیں (اس کا روزہ باقی ہے) جس نے خود جان بوجھ کرقے کی تو وہ قضا کرے (کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا) اس روایت نے یہ بات کھول دی کہ جب قے آ جائے یا جب وہ جان بوجھ کرقے کرڈالے دونوں کا کیا حکم ہے اور بہتر یہ ہے کہ آثار کو ایسی بات پر محمول کریں جس میں روایات کے معانی میں باہمی تضاد نہ ہو۔ آثار کے معانی کی تصحیح کے پیش نظر اس باب کی یہی صورت ہے۔ باقی نظر وفکر کے لحاظ سے اس کا حکم اس طرح ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ بعض علماء قے کو حرث میں شمار کرتے اور دوسرے کہتے ہیں کہ وہ حرث نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ خون نکلنے کا حکم بھی اسی طرح ہے۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہے۔ اگر روزہ دار اپنی رگ سے خون نکلوائے تو اس سے روزہ نہیں جاتا۔ اسی طرح کسی تکلیف کی وجہ سے اگر جسم کے کسی حصہ سے خون نکلے تو اس ضمن میں خون کا نکلنا اور نکالنا دونوں برابر ہیں اور طہارت کے سلسلہ میں بھی دونوں برابر ہیں۔ اور قے جب تک خود نہ نکالی جائے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ اسی طرح خود قے کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ جب قیاس کے مطابق اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو وہ قے جو غالب آئے اور مجبور کردے اس سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر غور وفکر کے انداز سے لیا جائے تو اس لحاظ سے بھی اس کا حکم یہی ہے مگر جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کی اتباع زیادہ بہتر ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ اور عام علماء کا قول ہے اور متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی بات منقول ہے۔ آثار متقدمین ذیل میں ہیں۔

اللُّغَاتُ: ذرعه غالب آ جائے، زبردستی نکل جائے۔ استقاء جان بوجھ کرقے کی۔ یقض قضاء کرے۔

تخریج: ابو داؤد فی الصوم باب۳۲' ترمذی فی الصوم باب۲۵' ابن ماجه فی الصیام باب۱۶' دارمی فی الصوم باب۲۵' مالك فی الصیام ۴۷' مسند احمد ۴۹۸/۲۔

سب سے بہتر طریق:

امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ سب سے بہتر یہ ہے کہ آثار کو ایسی بات پر محمول کریں جو اتفاقی ہو ایسی بات پر محمول نہ کرنا چاہئے جس سے روایات میں تضاد ومنافات پیدا ہو۔ چنانچہ پہلی دو روایات کا معنی وہی ہے آپ کو قے آ گئی جس سے ضعف ہوا تو آپ نے روزہ افطار کرلیا اس سے روایات میں تضاد پیدا نہیں ہوتا اسی طرح جان بوجھ کرقے کرنے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

آثار کے پیش نظر اس باب کا یہی حکم ہے۔ طریق نظر سے بھی ملاحظہ فرمائیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

قے کو بعض ائمہ حدث (وضو توڑنے والی) مانتے ہیں اور دوسروں کے ہاں یہ حدث نہیں اسی طرح خون کا جسم کے کسی حصہ سے نکلنا بعض کے ہاں حدث بعض کے ہاں حدث کا سبب نہیں۔ اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ جب روزہ دار فصد کروائے تو اس کا روزہ نہ ٹوٹے گا اسی طرح حکم ہے جب اس کو کوئی تکلیف ہو اور بدن کی کسی جگہ سے خون پھوٹ پڑا تو یہی حکم ہے۔

تو خون کا جسم کے کسی مقام سے نکلنا اور نکلوانا دونوں حکم میں برابر ہیں کہ مفطر صوم نہیں تو طہارت کے متعلق بھی یہی حکم ہونا چاہئے۔

پس قے کا نکلنا بغیر کسی قصد و ارادہ کے روزے کو نہ توڑے گا تو نظر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا زبردستی نکالنا بھی اسی طرح روزے کو نہ توڑے مگر ہم نے اس میں نص پر عمل کرتے ہوئے قیاس کو چھوڑ دیا اس کو ناقص بوجہ نص کہا اور بلاقصد کو اپنے اصل پر باقی رکھا کہ زبردستی نکلنے والی قے سے زیادہ مناسب ہے کہ روزہ نہ ٹوٹے۔

ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے اور عام علماء بھی یہی کہتے ہیں۔

اقوال متقدمین سے شہادت:

۳۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ (مَنِ اسْتَقَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ).

۳۳۳۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کیا کہ جس نے روزے کی حالت میں جان بوجھ کر قے کی اس پر قضا لازم ہے اور جس کو قے خود پیش آ گئی اس پر قضا نہیں یعنی اس کا روزہ درست ہے۔

۳۳۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ.

۳۳۳۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلْمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مِثْلَهٗ.

۳۳۳۵: حماد بن سلمہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ.

۳۳۳۶: حجاج نے حماد سے انہوں نے حمید سے انہوں نے حسن بصریؒ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۳۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حِبَّانَ السُّلَمِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِثْلَهُ.

۳۳۳۷: حجاج نے حماد سے انہوں نے حبان سلمی سے انہوں نے قاسم بن محمدؒ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

حاصل: اس مسئلہ میں بھی روزے کے فساد اور عدم فساد کا اختلاف ہے نص صریح کی وجہ سے مجمل نصوص کو اس پر محمول کر کے عمل کیا گیا ہے۔ یہاں قیاس نص کے مخالف آیا تو نص کو ترجیح دے کر قیاس کو ترک کر دیا گیا۔

بَابُ الصَّائِمِ يَحْتَجِمُ

روزہ دار جو سینگی لگوائے

خلاصۃ الرام: روزے کی حالت میں پچھنے لگوانے سے روزہ میں فساد و کراہت ہے یا دونوں میں سے کچھ بھی نہیں۔ چنانچہ امام احمد بن حنبل اور اوزاعی رحمہم اللہ کے ہاں پچھنے لگوانے سے دونوں کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔

ائمہ احناف اور دیگر تمام ائمہ کے ہاں پچھنے لگوانے بلا کراہت درست ہیں کسی کا روزہ بھی فاسد نہیں ہوتا۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: پچھنے لگانے اور لگوانے والا اگر دونوں روزہ دار ہوں تو ان کے روزے فاسد ہو جائیں گے قضا لازم ہوگی۔

مستدل روایات:

۳۳۳۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي مُوْسٰى وَهُوَ يَحْتَجِمُ لَيْلًا فَقُلْتُ : لَوْلَا كَانَ هٰذَا نَهَارًا فَقَالَ (أَتَأْمُرُنِي أَنْ أُهْرِيْقَ دَمِي وَأَنَا صَائِمٌ) . وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ) "

۳۳۳۸: ابورافع کہتے ہیں کہ میں ابوموسیٰؓ کی خدمت میں گیا وہ رات کو سینگی لگوا رہے تھے میں نے کہا یہ دن کو کیوں نہ لگوائی تو کہنے لگے کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میرا خون روزے کی حالت میں بہایا جائے حالانکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: افطر الحاجم والمحجوم۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۳۲' ابو داؤد فی الصوم باب۲۸' ترمذی فی الصوم باب۵۹' ابن ماجہ فی الصیام باب۱۸ دارمی فی الصوم باب۲۶' مسند احمد ۳۶۴/۲' ۴۶۵/۳' ۱۲۳/۴' ۱۲۴' ۲۱۰/۵' ۱۲/۶' ۱۵۷۔

۳۳۳۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ).

۳۳۳۹: عمرو بن شعیب نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنگی لگوانے اور لگانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۳۳۴۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا: ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: شَهِدَ عِنْدِيْ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمَ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ الْأَشْجَعِيِّ أَنَّهُ قَالَ: (مَرَّ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَحْتَجِمُ لِثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ)

۳۳۴۰: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میرے پاس اہل بصرہ کے ایک گروہ نے گواہی دی جس میں حسن بن ابی الحسن بھی تھے کہ معقل اشجعیؓ نے بتایا کہ میرے پاس سے جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا اور میں پچھنے لگوا رہا تھا۔ یہ اٹھارہ رمضان کی بات ہے تو آپ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۳۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ).

۳۳۴۱: عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ جاتا رہا۔

۳۳۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: ثَنَا سَعِيْدٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۳۴۲: سعید بن عامر کہتے ہیں کہ ہمیں سعید نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۳۴۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَابُلُتِّيُّ قَالَ: ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ عَنْ ثَوْبَانَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ فَمَرَّ بِرَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ).

۳۳۴۳: ابو اسماء رحبی نے ثوبانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اٹھارہ رمضان کو نکلے آپ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو سینگی لگوا رہا تھا تو آپ نے فرمایا حاجم و محجوم کا روزہ جاتا رہا۔

۳۳۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ حَدَّثَهُ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۳۴۴: ابو قلابہ نے بیان کیا کہ ابو اسماء نے مجھے بیان کیا کہ ثوبانؓ جو مولیٰ رسول اللہ ﷺ ہیں انہوں نے مجھے بیان کیا ہے پھر اسی طرح روایت ذکر کی ہے۔

۳۳۴۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ).

۳۳۴۵: عطاء نے عائشہ ؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افطر الحاجم والمحجوم

۳۳۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِيْ رَمَضَانَ عَلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فَقَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ)

۳۳۴۶: اشعث صنعانی نے شداد بن اوسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر رمضان میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو سینگی لگوا رہا تھا تو آپ نے فرمایا: افطر الحاجم والمحجوم۔

۳۳۴۷ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۳۳۴۷:

۳۳۴۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمُسْتَحْجِمُ)

۳۳۴۸:

۳۳۴۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ . فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْحِجَامَةَ تُفْطِرُ الصَّائِمَ حَاجِمًا

كَانَ أَوْ مَحْجُوْمًا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا تُفْطِرُ الْحِجَامَةُ حَاجِمًا وَلَا مَحْجُوْمًا وَقَالُوْا : لَيْسَ فِيْمَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ (أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ) مَا يَدُلُّ أَنَّ ذٰلِكَ الْفِطْرَ كَانَ مِنْ أَجْلِ الْحِجَامَةِ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُمَا أَفْطَرَا بِمَعْنًى آخَرَ وَصَفَهُمَا بِمَا كَانَا يَفْعَلَانِهٖ حِيْنَ أَخْبَرَ عَنْهُمَا بِذٰلِكَ كَمَا يَقُوْلُ (فَسَقَ الْقَائِمُ) لَيْسَ إِنَّهٗ فَسَقَ بِقِيَامِهٖ وَلٰكِنَّهٗ فَسَقَ بِمَعْنًى غَيْرِ الْقِيَامِ وَقَدْ رُوِىَ عَنْ أَبِى الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَىٰ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى۔

۳۳۴۹: سعید بن میسّب نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: **افطر الحاجم و المحجوم**۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ سینگی لگانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے انہوں نے ان آثار کو اپنا مستدل بنایا اور دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔(ان روایات کے جواب میں انہوں نے کہا) کہ ان روایات میں ''**افطر الحاجم و المحجوم**'' میں تو اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ سینگی لگانے کی وجہ سے ٹوٹا۔عین ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے کسی اور بناء پر ان کے روزہ ٹوٹنے کا ذکر فرمایا ہو۔مگر بیان کرتے ہوئے ان کے وقتی عمل کا ذکر کیا۔جیسا کوئی اس طرح کہے کہ کھڑا ہونے والا فاسق ہوگیا۔اس کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ وہ کھڑا ہونے کی وجہ سے فاسق ہوا بلکہ فسق کی اور کوئی وجہ ہے اس مفہوم کو ابوالاشعث صنعانی نے بھی اپنی روایت میں ذکر کیا ہے اور وہ اس حدیث میں من جملہ رواۃ کے ہیں' روایت ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سینگی لگوانے اور لگانے والا اگر دونوں روزہ دار ہوں تو دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ان پر قضا لازم ہوگی۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل و جواب:

سینگی لگوانے اور لگانے والے میں سے کسی کا بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔جب ٹوٹا نہیں تو قضا کیسی۔باقی روایت کے سلسلہ میں گزارش یہ ہے۔

الجواب: اس روایت سے آپ کا استدلال درست نہیں کیونکہ یہ روایت اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ یہ سینگی لگانا یا لگوانا۔روزہ ٹوٹنے کا باعث ہے ممکن ہے کہ افطار تو کسی اور سبب سے ہو اور آپ نے موقعہ کے فعل کو افطار سے تعبیر کر دیا جیسا کہ ابوالاشعث صنعانی کی روایت خود اس پر دلالت کرتی ہے جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا **افطر الحاجم و المحجوم**۔کیونکہ وہ دونوں اس وقت غیبت میں مصروف تھے اور افطار سے بھی وہ افطار مراد نہیں جو کھانے پینے اور جماع سے ہوتا ہے بلکہ افطار اس اعتبار سے فرمایا کہ ان کا عمل ضائع ہوگیا ان کا روزہ رکھنا اور افطار کرنا برابر ٹھہرا۔یہ غیبت والا افطار قضا کا باعث نہیں۔روایت یہ ہے۔

۳۳۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ رَبِيْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ قَالَ : إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ) لِأَنَّهُمَا كَانَا يَغْتَابَانِ وَهٰذَا الْمَعْنٰى مَعْنًى صَحِيْحٌ وَلَيْسَ إِفْطَارُهُمَا ذٰلِكَ كَالْإِفْطَارِ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَالْجِمَاعِ وَلٰكِنَّهُ حَبِطَ أَجْرُهُمَا بِاغْتِيَابِهِمَا فَصَارَا بِذٰلِكَ مُفْطِرَيْنِ لَا أَنَّهُ إِفْطَارٌ يُوْجِبُ عَلَيْهِمَا الْقَضَاءَ وَهٰذَا كَمَا قِيْلَ : الْكَذِبُ يُفْطِرُ الصَّائِمَ لَيْسَ يُرَادُ بِهِ الْفِطْرُ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْقَضَاءَ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى حُبُوْطِ الْأَجْرِ بِذٰلِكَ كَمَا يُحْبَطُ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ .وَهٰذَا نَظْرُ مَا حَمَلْنَاهُ نَحْنُ عَلَيْهِ مِنَ التَّأْوِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رَوٰى جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرَ

۳۳۵۰: ابوالاشعث صنعانی کہتے ہیں بلاشبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے افطرالحاجم والمحجوم فرمایا کیونکہ وہ دونوں غیبت میں مصروف تھے۔روایت کا یہ معنیٰ درست ہے اوران دونوں کا افطاراس طرح کا نہیں جیسا کھانے' پینے اور جماع کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بلکہ غیبت کے سبب انکا ثواب جاتا رہا اس طرح وہ روزہ توڑنے والے قرار پائے۔ یہ توڑنا اس طرح کا نہیں جس سے قضاء لازم ہوتی ہو اور یہ اسی طرح ہے جیسے کہا جائے کہ جھوٹ روزہ دار کا روزہ توڑ دیتا ہے۔اس سے مراد قضاء لازم آنے والا ٹوٹنا نہیں بلکہ اس سے اجر کا ضائع ہونا مراد ہے جیسا بظاہر کھانے پینے سے روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اجر بھی پھوٹ جاتا ہے۔ یہ مذکورہ تاویل جیسی نظر ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے اس سلسلہ میں ایک اور معنی بھی نقل کیا ہے۔ذیل کی روایات میں ملاحظہ ہو۔

یہ مفہوم درست ہے جیسا کہتے ہیں الکذب یفطر الصائم اس سے وہ افطار مراد نہیں ہوتا جس سے قضا لازم ہوتی ہے بلکہ ضیاع اجر والا افطار مراد ہے جیسا کہ کھانے پینے سے روزہ بظاہراً بھی ٹوٹ جاتا ہے اور اجر بھی حبط ہو جاتا ہے۔

اصحاب رسول اللہ ﷺ سے روایت کا ایک اور معنیٰ:

۳۳۵۱ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيْ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ (إِنَّمَا كَرِهْنَا أَوْ كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ)

۳۳۵۱: ابوالمتوکل ناجی نے ابوسعیدالخدریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم نے سینگی کو اس لئے ناپسند کیا کہ یہ ضعف و کمزوری کا باعث بنتی ہے تو گویا ضعف کا باعث ہونے کی وجہ سے اس کو مفطر کہہ دیا گیا۔

۳۳۵۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ : سَأَلَ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ (هَلْ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ ؟) قَالَ (لَا إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ) .

۳۳۵۲: حمید کہتے ہیں کہ ثابت بنانی نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا تم روزہ دار کے لئے سینگی کو ناپسند کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں۔ البتہ کمزوری کی وجہ سے ناپسند کرتے تھے۔

۳۳۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ قَالَ : سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ (مَا كُنْتُ أَرَى الْحِجَامَةَ تُكْرَهُ لِلصَّائِمِ إِلَّا مِنَ الْجَهْدِ)

۳۳۵۳: حمید الطویل کہتے ہیں کہ انس بن مالکؓ سے پوچھا گیا کہ روزہ دار کے لئے سینگی کا کیا حکم ہے تو فرمایا میں سینگی کو روزہ دار کے لئے اس لئے ناپسند کرتا ہوں کہ اس سے کمزوری و مشقت پیدا ہوتی ہے۔

۳۳۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (مَا كُنَّا نَدَعُ الْحِجَامَةَ إِلَّا كَرَاهَةَ الْجَهْدِ).

۳۳۵۴: سلیمان بن المغیرہ نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم تھکن و تکلیف کی ناپسندیدگی کی وجہ سے روزہ دار کے لئے سینگی کو ترک کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۳۲' ابو داؤد فی الصوم باب ۳۰۔

۳۳۵۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَسَالِمٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَمُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَلَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (إِنَّمَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ الضَّعْفِ) فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَلٰى أَنَّ الْمَكْرُوْهَ مِنْ أَجْلِهِ الْحِجَامَةُ فِي الصِّيَامِ هُوَ الضَّعْفُ الَّذِيْ يُصِيْبُ الصَّائِمَ فَيُفْطِرُ مِنْ أَجْلِهِ بِالْأَكْلِ وَالشُّرْبِ وَقَدْ رُوِيَ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا الْمَعْنٰى عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

۳۳۵۵: ابراہیم ولیث نے مجاہد سے انہوں عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں روزہ دار کے لئے سینگی کو اس لئے ناپسند کرتا ہوں کہ اس سے ضعف پیدا نہ ہو جائے۔ روایات سے یہ وضاحت مل گئی کہ روزے کی حالت سینگی لگوانے کی کراہت کا اصل باعث وہ کمزوری ہے جو اس کی بناء پر پیش آتی ہے اور وہ اس کمزوری کے لئے کھانے کی بناء پر روزہ توڑ دیتا ہے۔ حضرت ابوالعالیہؒ نے بھی قریباً اسی مفہوم کو ذکر کیا ہے۔ روایت ذیل میں ہے۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ روزے میں سینگی کے ناپسند ہونے کی وجہ ضعف کا خطرہ ہے جو کہ خون کے نکلنے کی وجہ سے روزہ دار کو پیش آتا ہے اور اس کے ازالہ کے لئے پھر وہ کھا پی کر روزہ افطار کر دیتا ہے گویا یہ سبب کا سبب ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔

تابعین رحمہم اللہ سے اس معنی کی تصدیق:

۳۳۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ أَنَّ أَبَا الْعَالِيَةِ قَالَ (إِنَّمَا كُرِهَتْ مَخَافَةَ أَنْ يُغْشٰى عَلَيْهِ) قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ أَبَا قِلَابَةَ فَقَالَ لِي إِنْ غُشِيَ عَلَيْهِ يُسْقَى الْمَاءَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا بِعَيْنِهٖ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ۔

۳۳۵۶: حماد نے عاصم احول سے بیان کیا کہ ابوالعالیہ کہنے لگے میں سینگی کو روزہ دار کے لئے اس وجہ سے ناپسند کرتا ہوں کہ کہیں اس کی وجہ سے اس پر غشی نہ آجائے حماد کہتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ کو یہ بات بیان کی تو وہ مجھے فرمانے لگے اگر اس پر غشی طاری ہو جائے تو اس کو پانی پلایا جائے۔ یہی مفہوم من وعن سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بیان کیا ہے۔

سالم بن عبداللہ کا قول:

۳۳۵۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَهُوَ يَذْكُرُ قَوْلَ النَّاسِ (أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ) فَقَالَ الْقَاسِمُ : لَوْ أَنَّ رَجُلًا حَجَمَ يَدَهُ أَوْ بَعْضَ جَسَدِهٖ مَا يُفْطِرُهُ ذٰلِكَ فَقَالَ سَالِمٌ : إِنَّمَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ مَخَافَةَ أَنْ يُغْشٰى عَلَيْهِ فَيُفْطِرَ وَالْمَعْنَى الَّذِي رُوِيَ فِي تَأْوِيْلِ ذٰلِكَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ كَأَنَّهٗ أَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّ الضَّعْفَ لَوْ كَانَ هُوَ الْمَقْصُوْدَ بِالنَّهْيِ إِلَيْهِ لَمَا كَانَ الْحَاجِمُ دَاخِلًا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا كَانَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ قَدْ جُمِعَا فِي ذٰلِكَ أَشْبَهَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى وَاحِدٍ هُمَا فِيْهِ سَوَاءٌ مِثْلُ الْغِيْبَةِ الَّتِي هُمَا فِيْهَا سَوَاءٌ كَمَا قَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُمَا قَالَا (إِنَّمَا كُرِهَتْ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ أَيْضًا)

۳۳۵۷: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد کو افطر الحاجم والمحجوم کا تذکرہ کرتے سنا تو قاسم کہنے لگے اگر کوئی آدمی اس کے ہاتھ یا جسم کے کسی حصہ پر سینگی لگائے تو یہ چیز اس کے روزے کو نہ توڑے گی سالم کہنے لگے میں تو روزہ دار کے لئے سینگی اس لئے ناپسند کرتا ہوں کہ کہیں اس کی وجہ سے روزہ دار پر غشی نہ آجائے اور پھر اسے روزہ توڑنا پڑے۔ حضرت اشعث کی تاویل میں جس معنیٰ کو ذکر کیا گیا وہ زیادہ بہتر ہے۔ اسلئے کہ اگر ممانعت کی وجہ کمزوری ہوتی تو سینگی لگانے والا اس میں شامل نہ ہوتا۔ پھر جب اس میں سینگی لگانے اور لگوانے والا شامل ہیں تو وہ بات سب سے بہتر ہوگی جو ان دونوں میں پائی جائے گی مثلاً غیبت دونوں میں برابر ہے۔ جیسا کہ ابوالاشعث نے فرمایا اور حضرت شعبی اور ابراہیم سے بھی مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ کمزوری کی وجہ سے مکروہ ہے۔ روایات

ذیل میں ہیں۔

استدراک: ابوالاشعث کی اس تاویل میں ضعف کو مقصود مانا جائے تو پھر مجوم تو اس کا شکار ہے مگر حاجم پر وہ درست نہ بیٹھے گی البتہ جو تاویل ان دونوں کو جمع کرنے والی ہے وہ غیبت وغیرہ والی ہے کہ توبیخ کے طور پر دونوں کو فرمایا اور غیبت میں تو شریک بھی دونوں ہیں۔

ابراہیم وشعبی رحمہما اللہ کا قول:

۳۳۵۸ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ : سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ (إِنَّمَا كُرِهَتْ مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ).

۳۳۵۸: اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ سینگی کا کیا حکم ہے تو انہوں نے کہا میں کمزوری کے پیدا ہو جانے کی وجہ سے اس کو ناپسند کرتا ہوں۔

۳۳۵۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ .وَقَالَ الشَّعْبِيُّ (إِنَّمَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِأَنَّهَا تُضْعِفُهُ) وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ.

۳۳۵۹: داؤد نے شعبی سے خبر دی کہ حسن بن علی ؓ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی شعبی کہنے لگے میں تو سینگی کو اس لئے ناپسند کرتا ہوں کیونکہ اس سے ضعف پیدا ہوتا ہے۔

اباحت حجامت پر دلیل نبوی ﷺ:

۳۳۶۰ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ)

۳۳۶۰: عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور آپ اس وقت روزے سے تھے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب ۱۱' ابو داؤد فی الصوم باب۲۸' ۲۹' ۳۰' ترمذی فی الصوم باب۶۱/۵۹' ابن ماجہ فی الصیام باب۱۸' مالك فی الصیام ۳۲/۳۰۔

۳۳۶۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَهُوَ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ : أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۳۶۱: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۳۶۲ :حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِی ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۳۳۶۲: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۳۶۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ الشَّهِیْدِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ).

۳۳۶۳: میمون بن مہران نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں جبکہ آپ روزے سے تھے سینگی کھنچوائی۔

۳۳۶۴ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ)

۳۳۶۴: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی جبکہ آپ مدینہ اور مکہ کے درمیان میں روزے سے تھے اور احرام باندھ رکھا تھا۔

۳۳۶۵ :حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْیَابِیُّ.

۳۳۶۵: حسین بن نصر نے کہا کہ ہمیں فریابی نے بیان کیا۔

۳۳۶۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَأَبُوْ حُذَیفَةَ قَالُوْا : حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۳۶۶: ابو عاصم اور ابو حذیفہ نے بیان کیا کہ سفیان نے یزید سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۳۶۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِی زِیَادٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ)

۳۳۶۷: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

۳۳۶۸ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ

بْنُ أَبِيْ زِيَادٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .وَزَادَ (وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ) .

۳۳۶۸: عبدالعزیز بن مسلم کہتے ہیں کہ ہمیں یزید بن ابی زیاد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور یہ اضافہ ہے وھو صائم محرم کہ آپ روزے سے تھے اور احرام باندھا ہوا تھا۔

۳۳۶۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ) .

۳۳۶۹: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی جبکہ آپ احرام کی حالت میں روزے سے تھے اور یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان کا واقعہ ہے۔

۳۳۷۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ أَبَا طَيْبَةَ حَجَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ) وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَعْطَاهُ .فَدَلَّ فِعْلُهُ هٰذَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّ الْحِجَامَةَ لَا تُفْطِرُ الصَّائِمَ وَلَوْ كَانَتْ مِمَّا يُفْطِرُ الصَّائِمَ إِذًا لَمَا احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا خُرُوْجَ الدَّمِ أَغْلَظَ أَحْوَالِهِ أَنْ يَكُوْنَ حَدَثًا يَنْتَقِضُ بِهِ الطَّهَارَةُ وَقَدْ رَأَيْنَا الْغَائِطَ وَالْبَوْلَ خُرُوْجُهُمَا حَدَثٌ يَنْتَقِضُ بِهِ الطَّهَارَةُ وَلَا يَنْقُضُ الصِّيَامَ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الدَّمُ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَأَيْنَا الصَّائِمَ لَا يُفْطِرُهُ فَصْدُ الْعِرْقِ فَالْحِجَامَةُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۳۳۷۰: عاصم نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ابوطیبہ نے آپ کی سینگی لگائی جبکہ آپ روزے سے تھے پھر آپ نے اس کو اس کی سینگی لگانے کی اجرت عنایت فرمائی اگر اجرت حرام ہوتی تو آپ اس کو عنایت نہ فرماتے۔ آپ کا یہ فعل اس پر دلالت کرتا ہے کہ سینگی سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر اس سے روزہ ٹوٹتا تو آپ سینگی نہ لگواتے جب کہ آپ تو روزے سے تھے۔ آثار وروایات کی درستی کے لحاظ سے اس باب کی یہی صورت ہے۔ باقی نظر وفکر کے لحاظ سے ہم یہ بات پاتے ہیں کہ خون نکلنے کی سخت ترین صورت یہ ہے کہ اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے اسی طرح بول و براز کے نکلنے سے بھی وضوٹوٹ جاتا ہے مگر روزہ نہیں ٹوٹتا پس غور وفکر اسی بات کو چاہتا ہے کہ خون کا بھی یہی حکم ہو اور ہم یہ بھی پاتے ہیں اگر رگ میں سے خون نکالا جاتے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو قیاس یہی چاہتا ہے کہ سینگی سے روزہ نہ ٹوٹے امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۳۹' ۹۵' والاجاره باب۱۷' والطب باب۱۳' مسلم فی المساقاة ۶۲' ابو داؤد فی البیوع

باب۳۸' ترمذی فی البیوع باب۴۸' دارمی فی البیوع باب۷۹' مالکفی الستیلذان ۲۶' مسند احمد ۳/ ۱۰۰' ۱۷۴' ۱۸۲۔

البتہ روزے کا تذکرہ صحاح میں موجود نہیں ہے جبکہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں موجود ہے نمبر ۳۳۶۱۔

حاصل روایات: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حجامت کرانا یہ دلالت کررہا ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر اس سے روزہ ٹوٹتا ہوتا تو آپ سینگی نہ لگواتے جبکہ آپ روزہ کی حالت میں تھے نمبر ۳۳۶۰ میں صراحت سے موجود ہے۔

تصحیح آثار کے طور پر تو یہ صورت ذکر کردی اب طریق نظر سے ملاحظہ کرلیں۔

نظر طحاوی بقلم طحاویؒ:

خروج دم کی سب سے سخت حالت یہ ہے کہ اس سے وضوٹوٹ جائے اور طہارت ختم ہو جائے اور پیشاب و پاخانہ کے خروج سے بھی طہارۃ ٹوٹ جاتی ہے مگر ان سے روزہ نہیں ٹوٹتا نظر کا تقاضا یہ ہے کہ خون بھی اسی طرح ہو اور ہم نے نگاہ دوڑائی تو دیکھا کہ رگ کے فصد سے روزہ نہیں ٹوٹتا پس پچھنے اور سینگی بھی ظاہر میں اسی طرح ہے بلکہ اس سے کم تر ہے۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا بھی یہی قول ہے۔

تائیدی اقوال تابعین رحمہم اللہ:

۳۳۷۱: وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَا لَا يَرَيَانِ بِالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا وَقَالَا : أَرَأَيْتَ لَوْ اِحْتَجَمَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ أَكَانَ ذٰلِكَ يُفْطِرُهُ؟

۳۳۷۱: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سالم بن عبداللہ اور قاسم بن محمد دونوں روزہ دار کے حق میں سینگی لگوانے میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے۔ اور وہ کہا کرتے تھے کہ تم بتلاؤ اگر ہتھیلی کی پشت پر سینگی لگوائی جائے تو کیا یہ اس کے روزے کو توڑ دے گی؟ (جب اس کو کوئی بھی مفطر صوم خیال نہیں کرتا تو اسی طرح پشت و کمر وغیرہ پر سینگی سے کیوں کر ٹوٹ جائے گا۔

حُلٰاصَۃُ: اس باب میں روزے کے فساد و عدم فساد کا اختلاف ہے امام طحاویؒ کی رائے فریق ثانی کے ساتھ ہے اس لئے سات صحابہ سے نقل کردہ روایت کا جواب خوب تطبیقی انداز سے دیا پھر تین صحابہ سے دس اسناد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کی حالت سینگی لگوانے کا ثبوت پیش کیا۔ پھر تائید میں نظری دلیل اور اقوال تابعین کو ذکر کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصْبِحُ فِي يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ جُنُبًا هَلْ يَصُوْمُ أَمْ لَا ؟

جنابت والا روزہ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کی اس کا روزہ درست ہے یا نہیں۔

نمبر ①: حسن بصری عطاء بن رباح رحمہم اللہ وغیرہ نے طلوع فجر تک غسل کو مؤخر کرنے کی صورت میں روزے کو درست قرار نہیں دیا قضاء لازم ہوگی۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ جمہور صحابہ وتابعین نے اس کے روزے کو ہر حال میں درست قرار دیا خواہ غفلت ونسیان سے غسل میں تاخیر کرے یا قصداً تاخیر کی ہو۔

فریق اوّل کا مؤقف ودلائل: جو شخص جنابت سے صبح کرے اور صبح صادق سے قبل غسل نہ کرے اس کا روزہ درست نہ ہوگا اسے روزے کی قضا لازم ہے۔

۳۳۷۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ : أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ : كُنْتُ أَنَا وَأَبِي عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ فَذَكَرَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ : " مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ "فَقَالَ مَرْوَانُ : أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتَذْهَبَنَّ إِلٰى أُمَّيِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُهُمَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ : فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قَالَ : (يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّا كُنَّا عِنْدَ مَرْوَانَ فَذُكِرَ لَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ (مَنْ أَصْبَحَ جُنُبًا أَفْطَرَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِئْسَ مَا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَتَرْغَبُ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ؟ "فَقَالَ : لَا وَاللّٰهِ .قَالَ : " (فَأَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ) . قَالَ : ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا إِلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا قَالَتَا فَقَالَ مَرْوَانُ : أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَتَرْكَبَنَّ دَابَّتِي فَإِنَّهَا بِالْبَابِ فَلْتَذْهَبَنَّ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيْقِ فَلْتُخْبِرَنَّهُ بِذٰلِكَ فَرَكِبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

وَرَكِبْتُ مَعَهُ حَتّٰى أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتَحَدَّثَ مَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سَاعَةً ثُمَّ ذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (لَا عِلْمَ لِيْ بِذٰلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيْهِ مُخْبِرٌ).

۳۳۷۲: سمی مولیٰ ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو کہتے سنا کہ میں اور میرے والد دونوں مروان بن حکم حاکم مدینہ کے ہاں تھے اس کے ہاں یہ تذکرہ چلا کہ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جس نے صبح صادق جنابت کی حالت میں کی اس کا روزہ نہ ہوگا۔

مروان نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم دونوں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام المؤمنین ام سلمہؓ کے ہاں جاؤ اور ان دونوں سے اس کے متعلق پوچھ کر آ ؤ چنانچہ عبدالرحمٰن گئے اور میں بھی ان کے ساتھ گیا ہم دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے اور عبدالرحمٰن نے سلام پیش کیا پھر کہا۔ اے ام المؤمنین! ہم مروان کے ہاں تھے ان کے ہاں ابو ہریرہؓ کی یہ بات ذکر کی گئی کہ جس نے جنابت کی حالت میں صبح کی اس کا روزہ درست نہیں ہوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے عبدالرحمٰن! ابو ہریرہؓ نے غلط کہا کیا تم اس سے اعراض کرو گے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے؟ عبدالرحمٰن نے جواب دیا نہیں۔ اللہ کی قسم!

وہ کہنے لگیں میں گواہی دیتی ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماع اہل کے ساتھ جنابت کی حالت میں صبح کرتے نہ کہ احتلام سے پھر آپ اس دن کا روزہ اسی حالت میں رکھتے۔

عبدالرحمٰن کہتے ہیں پھر وہاں سے نکلے اور ام سلمہؓ کی خدمت میں پہنچے اور ان سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے وہی کہا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا۔

پھر ان کے ہاں سے نکل کر ہم مروان کے پاس آئے اور عبدالرحمٰن نے امہات المؤمنین کا قول اس کے سامنے نقل کیا۔

تو مروان نے کہا۔ اے ابو محمد میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم میرے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ وہ دروازہ کے باہر موجود ہے اور مقام عقیق میں ابو ہریرہؓ کی زمین پر جا کر ان کو اس بات کی اطلاع دو۔

چنانچہ عبدالرحمٰن سوار ہوئے اور میں بھی ان کے ساتھ سوار ہوا یہاں تک کہ ہم ابو ہریرہؓ کی خدمت میں آئے عبدالرحمٰن نے پہلے ان کے ساتھ کچھ دیر باتیں کیں پھر ان کے سامنے اس مسئلہ کا تذکرہ کیا۔

ابو ہریرہؓ کہنے لگے مجھے اس بات کا کچھ علم نہیں مجھے تو ایک بتلانے والے نے بتلایا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۲۲' مسلم فی الصیام ۷۵' مسند احمد ۳۴/۶' ۳۶۔

۳۳۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ : أَصْبَحْتُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِيْدُ الصَّوْمَ فَأَتَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِيْ "أَفْطِرْ" فَأَتَيْتُ مَرْوَانَ فَسَأَلْتُهُ وَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ : (كَانَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ جِمَاعٍ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ) .فَرَجَعَ إِلَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ائْتِ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبِرْهُ فَأَتَاهُ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ : (أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حَدَّثَنِيْهِ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۳۳۷۳: رجاء بن حیوہ نے یعلی بن عقبہ سے نقل کیا کہ میں نے جنابت کی حالت میں صبح کی ہے اور میں روزہ رکھنا چاہتا تھا چنانچہ میں ابو ہریرہؓ کی خدمت میں آیا اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا تم افطار کرو یعنی تمہارا روزہ نہ ہو گا۔

پھر میں مروان کے پاس آیا اور میں نے اس سے پوچھا اور میں نے اس کو ابو ہریرہؓ کے قول کی اطلاع دی تو انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث کو عائشہ ؓ کی خدمت میں بھیج کر ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے جبکہ جماع کے غسل سے آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے تھے پھر آپ اس دن کا روزہ بھی رکھ لیتے۔ پس عبدالرحمٰن مروان کی طرف لوٹ کر آیا اور اس کو اس بات کی اطلاع دی تو اس نے کہا تم ابو ہریرہؓ کی خدمت میں جاؤ اور ان کو اطلاع دے دو عبدالرحمٰن ابو ہریرہؓ کی خدمت میں گئے اور ان کو اطلاع دی تو انہوں نے کہا میں نے جو بات بیان کی ہے وہ میں نے خود جناب نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنی ہے بلکہ مجھے تو فضل بن عباس نے جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کی ہے۔

۳۳۷۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا ابْنُ عَوْنٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ ابْنُ عَوْنٍ : فَقُلْتُ لِرَجَاءٍ مَنْ حَدَّثَكَ عَنْ يَعْلَى؟ قَالَ : إِيَّايَ حَدَّثَ يَعْلَى .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلَى مَا رَوَى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الْفَضْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا بِهِ وَقَلَّدُوْهُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : يَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مَا رَوَيْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۳۷۴: یزید بن ہارون نے ابن عونؒ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے حضرت ابو ہریرہ ؓ والی ان روایات کو لیا جن کو فضل ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا اور اسی کو اپنایا۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ وہ غسل کرے اور اس دن کا روزہ رکھے اور اس سلسلہ میں انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ اور سلمہ ؓ کی روایات جو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں ان سے استدلال کیا ہے۔

ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے رجاء کو کہا تمہیں یعلیٰ سے یہ بات کس نے بیان کی اس نے کہا مجھے خود یعلیٰ نے یہ بات بیان کی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات بالا سے جن کو ابو ہریرہؓ نے نقل کیا معلوم ہوتا ہے کہ جو آدمی جنابت کی حالت میں صبح صادق کرے وہ روزہ نہیں رکھ سکتا اگر رکھے گا تو اس کا روزہ نہ ہوگا بلکہ فاسد ہوگا کچھ لوگوں نے اسی کو اختیار کر کے اپنایا۔

فریق ثانی کا موقف:

جنابت کی حالت میں صبح صادق کرنے والے کا روزہ ہر حال میں درست ہے اس کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہؓ کی روایات شاہد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۳۳۷۵: وَإِلَى مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوْحٌ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَغْدُو إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ) فَأَخْبَرْتُهُ مَرْوَانَ فَقَالَ : ائْتِ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبِرْهُ بِذٰلِكَ فَقُلْتُ : إِنَّهُ لِيْ صَدِيْقٌ فَأَعْفِنِيْ فَقَالَ : عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَأْتِيَنَّهُ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِيْ إِلَى أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَعْلَمُ مِنِّيْ .قَالَ شُعْبَةُ : وَفِي الصَّحِيْفَةِ "أَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ ."

۳۳۷۵: حکم کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو اپنے والد سے یہ بات بیان کرتے سنا کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین کی خدمت میں گیا انہوں نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر غسل فرماتے پھر مسجد کی طرف اس حالت میں جاتے کہ آپ کے سر مبارک سے غسل کے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہوتے تھے پھر آپ اس دن کا روزہ بھی رکھ لیتے۔

پس میں نے اس بات کی اطلاع مروان کو دی تو اس نے کہا تم ابو ہریرہؓ کے ہاں جاؤ اور ان کو اس بات کی اطلاع دو۔ میں نے کہا وہ میرے دوست ہیں اس لئے ان کے ہاں جانے سے میں معذرت کرتا ہوں مروان نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور بضرور جاؤ۔ چنانچہ میں اور میرے والد دونوں ابو ہریرہؓ کی خدمت میں آئے اور میں نے ان کو اس کی اطلاع دی تو ابو ہریرہؓ کہنے لگے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا مجھ سے زیادہ علم والی ہیں شعبہ کہتے ہیں رجسٹر میں اس طرح ہے اعلم برسول اللہ منی کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ جاننے والی ہیں۔

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ : أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَخِيهِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ كَانَ يَصُومُ وَلَا يُفْطِرُ فَدَخَلَ عَلٰى أَبِيهِ يَوْمًا وَهُوَ مُفْطِرٌ فَقَالَ لَهُ : مَا شَأْنُكَ الْيَوْمَ مُفْطِرًا ؟ قَالَ : إِنِّي أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَلَمْ أَغْتَسِلْ حَتّٰى أَصْبَحْتُ فَأَفْتَانِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ أُفْطِرَ فَأَرْسَلُوْا إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَسْأَلُوْنَهَا فَقَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَغْتَسِلُ بَعْدَمَا يُصْبِحُ ثُمَّ يَخْرُجُ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً فَيُصَلِّي لِأَصْحَابِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ) .

۳۳۷۶: عمر بن عبدالرحمٰن نے اپنے بھائی ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے متعلق نقل کیا کہ وہ مسلسل روزہ رکھتے اور افطار نہ کرتے ایک دن وہ اپنے والد کی خدمت میں گئے اور انہوں نے روزہ نہیں رکھا تھا تو ابوبکر نے کہا کیا معاملہ ہے کہ تم نے آج روزہ نہیں رکھا؟ وہ کہنے لگے مجھے جنابت کی حالت نے آلیا اور میں غسل نہ کر سکا یہاں تک کہ پو پھوٹ پڑی اور مجھے ابوہریرہؓ نے فتویٰ دیا کہ میں روزہ نہیں رکھ سکتا۔

سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آدمی بھیجا ان سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنابت کی حالت پیش آئی پھر آپ صبح کے طلوع ہونے کے بعد غسل فرماتے پھر نماز کے لئے اس حال میں نکلتے کہ آپ کے سر مبارک سے غسل کے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہوتے تھے اور آپ اپنے صحابہ کرام کو نمازِ فجر پڑھاتے پھر اس دن کا روزہ بھی رکھ لیتے۔

۳۳۷۷ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بَعَثَهُ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَلَقِيْتُ غُلَامَهَا نَافِعًا يَعْنِي أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ : فَأَرْسَلْتُهُ إِلَيْهَا فَرَجَعَ إِلَيَّ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهَا قَالَتْ : (إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا) ثُمَّ أَتَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا غُلَامَهَا ذَكْوَانَ أَبَا عَمْرٍو فَأَخْبَرَتْهُ (أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا) فَأَتَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ : (أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتَأْتِيَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ فَلَتُخْبِرَنَّهُ بِقَوْلِهِمَا فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ) فَقَالَ : (هُنَّ أَعْلَمُ)

۳۳۷۷: ابوعیاض نے عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے نقل کیا کہ مروان بن حکم نے مجھے امّ سلمہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ میں ان کے غلام نافع کو ملا یعنی امّ سلمہؓ کے غلام نافع کو۔ اور میں نے اس کو ان کی خدمت میں بھیجا وہ میرے پاس لوٹ کر آیا اور مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلا احتلام جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر صبح روزہ بھی رکھ لیتے پھر یعنی میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا اور ان کے ہاں ان کے غلام

ذکوان ابوعمرو کو بھیجا تو انہوں نے بتلایا کہ نبی اللہ ﷺ بلا احتلام جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر صبح کو روزہ بھی رکھتے چنانچہ میں مروان کے پاس آیا اور اس کو اس کی اطلاع دی تو اس نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور ابوہریرہؓ کی خدمت میں جاؤ اور ان کو عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے قول کی اطلاع دو چنانچہ میں ان کی خدمت میں پہنچا اور ان کو اس کی اطلاع دی تو انہوں نے سن کر فرمایا وہ مجھ سے زیادہ آپ کی ذات گرامی کو جاننے والی ہیں۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر۷۷۔

۳۳۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ) .

۳۳۷۸: سمی نے ابوبکر سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کرتے پھر اس دن کا روزہ رکھ لیتے۔

۳۳۷۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : ((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَصُوْمُ يَوْمَهُ)).

۳۳۷۹: عمارہ نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز فجر کے لئے نکلتے اور غسل جنابت کے پانی کے قطرات آپ کے سر مبارک سے ٹپک رہے ہوتے تھے پھر آپ اس دن روزہ بھی رکھتے تھے۔

تخریج : ابن ماجہ فی الصیام باب۲۷۔

۳۳۸۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَصُوْمُ) .

۳۳۸۰: ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہؓ امہات المؤمنین سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کو جنابت کی حالت میں فجر کا وقت ہو جاتا پھر آپ روزہ بھی رکھ لیتے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۲۲' مسلم فی الصیام ۷۶' ۷۷۔

۳۳۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمَا حَدَّثَتَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْلَهُ.

۳۳۸۱: عبدالرحمان بن حارث بن ہشام نے ابوبکر بن عبدالرحمن عن ابیہ سے روایت کی اس نے حضرت عائشہ و امّ سلمہ رضی اللہ عنہا امہات المومنین سے نقل کیا کہ ان دونوں نے اس کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۳۳۸۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ (فِيْ رَمَضَانَ) .

۳۳۸۲: عبدربہ بن سعید نے ابوبکر بن عبدالرحمن نے عائشہ و امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اس میں صرف ''فی رمضان'' کا اضافہ ہے۔

۳۳۸۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۳۸۳: سمی نے ابوبکر سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۳۸۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۳۸۴: ابواسحاق نے اسود سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۳۸۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۳۳۸۵: عطاء نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۳۸۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

۳۳۸۶: ابوصالح نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۳۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ

۳۳۸۷: ابن ابی ملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

۳۳۸۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ : أَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَيْضًا

۳۳۸۸: عامر بن ابی امیہ نے ام سلمہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو نقل کیا ہے۔

۳۳۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۳۸۹: ہمام نے قتادہ سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۳۹۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۳۹۰: سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۳۹۱ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .ح وَ

۳۳۹۱: ابوبکرہ نے روح سے اس نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

۳۳۹۲ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ هُوَ ابْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ (فَرَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فُتْيَاهُ عَلَى هٰذَا الْخَبَرِ) قَالُوا : فَلَمَّا تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجُزْ لَنَا خِلَافُ ذٰلِكَ إِلَى غَيْرِهِ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنْ قَالُوا : هٰذَا الَّذِي رَوَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِنَّمَا أَخْبَرَتَا بِهِ عَنْ فِعْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرَ الْفَضْلُ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَ حُكْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِهِمَا وَيَكُونُ حُكْمُ سَائِرِ النَّاسِ عَلَى مَا ذَكَرَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُونُ الْخَبَرَانِ غَيْرَ مُتَضَادَّيْنِ عَلَى مَا يُخَرَّجُ عَلَيْهِ مَعَانِي الْآثَارِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِينَ عَلَيْهِمْ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الَّذِي رَوَى حَدِيثَ الْفَضْلِ وَقَدْ رَجَعَ عَنْ فُتْيَاهُ إِلَى قَوْلِ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَدَّ ذٰلِكَ أَوْلَى مِمَّا حَدَّثَهُ الْفَضْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا حُجَّةٌ فِي هٰذَا الْبَابِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى : أَنَّا قَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى حُكْمِ النَّاسِ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا كَحُكْمِهِ.

۳۳۹۲: شعبہ نے قتادہ سے پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے اپنے فتویٰ کو چھوڑ کر اس روایت کو اختیار کر لیا۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ روایات کثرت کے ساتھ وارد ہیں تو اب کے خلاف دوسری طرف جانا جائز نہیں۔ اول قول کے قائلین نے اپنے قول کی حمایت میں دوسرے قول والوں کے خلاف یہ دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ اور امّ سلمہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ایک عمل کی اطلاع دی گئی ہے۔ دوسری طرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف خبر نقل کی ہے۔ تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے وہی عمل ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور امّ سلمہ رضی اللہ عنہما کی روایات میں مذکور ہے اور امت کے لئے وہ عمل ہے جو روایت حضرت فضل رضی اللہ عنہ میں منقول ہے۔ جب یہ معنیٰ آثار کا لیا جائے تو روایات کا باہمی تضاد نہیں رہتا مگر دوسرے حضرات کی طرف سے ان کے جواب میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہی حضرت فضل رضی اللہ عنہ جن سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے آپ کی وفات کے بعد ایسا فتویٰ دیا جو حضرت عائشہ صدیقہ اور امّ سلمہ رضی اللہ عنہما کے قول کے بالکل موافق ہے اور خود فضل رضی اللہ عنہ نے اس کو اس سے اولیٰ قرار دیا جو انہوں نے خود جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا تھا۔ پس اس باب میں یہی دلیل ہے۔ اس سلسلہ کی دوسری دلیل یہ ہے۔ کہ اس معاملے میں وہی حکم عام لوگوں کا ہے جو کہ آپ کے لئے ہے۔ جیسا مندرجہ روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

حاصل روایات: ان متواتر روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جنابت سے صبح کرنے والے کا روزہ درست ہے ان متواتر روایات کی خلاف ورزی درست نہیں۔

سرسری اشکال:

فریق اوّل نے کہا کہ ان روایات میں حضرت عائشہ وامّ سلمہ رضی اللہ عنہما نے فعل رسول اللہ ﷺ نقل کیا جبکہ وہ آپ کے ساتھ مخصوص ہے۔

اور اس کے بالمقابل روایت ابو ہریرہؓ عن فضلؓ میں قول رسول اللہ ﷺ ہے جو امت کے لئے حکم ہے پس یہ تمام روایات تو ہمارے مدعیٰ کے خلاف نہیں اور کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔

ج: ابو ہریرہؓ جو اس کے راوی ہیں انہوں نے خود اپنی بات سے امہات المؤمنینؓ کے قول کی طرف رجوع کر لیا ان کا یہ رجوع فضلؓ کی روایت سے اولیٰ ہے پس ہماری دلیل اپنے مقام پر قائم رہی جبکہ فریق اوّل کی دلیل کی بنیاد ہی ختم ہوگئی ہم جناب رسول اللہ ﷺ سے اس حکم کا عام ہونا ثابت کرتے ہیں وہ بھی ملاحظہ کر لیں۔

۳۳۹۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ

أَبِیْ یُوْنُسَ مَوْلٰی عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَی الْبَابِ وَأَنَا أَسْمَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِیْدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَأَنَا أُصْبِحُ جُنُبًا وَأَنَا أُرِیْدُ الصَّوْمَ فَأَغْتَسِلُ وَأَصُوْمُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَسْتَ مِثْلَنَا قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنِّیْ لَأَرْجُوْ أَنْ أَکُوْنَ أَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَکُمْ بِمَا أَتَّقِیْ) فَلَمَّا کَانَ جَوَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ السَّائِلِ هُوَ إِخْبَارَهُ عَنْ فِعْلِ نَفْسِهٖ فِیْ ذٰلِكَ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُکْمَهُ فِیْ ذٰلِكَ وَحُکْمَ غَیْرِهٖ سَوَاءٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِیْقِ تَصْحِیْحِ مَعَانِی الْآثَارِ وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ فِیْ ذٰلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَیْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ صَائِمًا لَوْ نَامَ نَهَارًا فَأَجْنَبَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا یُخْرِجُهُ عَنْ صَوْمِهٖ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَنَّهٗ هَلْ یَکُوْنُ دَاخِلًا فِی الصَّوْمِ وَهُوَ کَذٰلِكَ ؟ أَوْ یَکُوْنُ حُکْمُ الْجَنَابَةِ إِذَا طَرَأَتْ عَلَی الصَّوْمِ خِلَافَ حُکْمِ الصَّوْمِ إِذَا طَرَأَ عَلَیْهَا ؟ فَرَأَیْنَا الْأَشْیَاءَ الَّتِیْ تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِی الصَّوْمِ مِنَ الْحَیْضِ وَالنِّفَاسِ إِذَا طَرَأَ ذٰلِكَ عَلَی الصَّوْمِ أَوْ طَرَأَ عَلَیْهِ الصَّوْمُ فَهُوَ سَوَاءٌ أَلَا تَرٰی أَنَّهٗ لَیْسَ لِحَائِضٍ أَنْ تَدْخُلَ فِی الصَّوْمِ وَهِیَ حَائِضٌ وَأَنَّهَا لَوْ دَخَلَتْ فِی الصَّوْمِ طَاهِرًا ثُمَّ طَرَأَ عَلَیْهَا الْحَیْضُ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ أَنَّهَا بِذٰلِكَ خَارِجَةٌ مِنَ الصَّوْمِ فَکَانَتِ الْأَشْیَاءُ الَّتِیْ تَمْنَعُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِی الصَّوْمِ هِیَ الْأَشْیَاءَ الَّتِیْ إِذَا طَرَأَتْ عَلَی الصَّوْمِ أَبْطَلَتْهُ .وَکَانَتِ الْجَنَابَةُ إِذَا طَرَأَتْ عَلَی الصَّوْمِ بِاتِّفَاقِهِمْ جَمِیْعًا لَمْ تُبْطِلْهُ فَالنَّظَرُ عَلٰی مَا ذَکَرْنَا أَنْ یَکُوْنَ کَذٰلِكَ إِذَا طَرَأَ عَلَیْهَا الصَّوْمُ لَمْ تَمْنَعْ مِنَ الدُّخُوْلِ فِیْهِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَدْ وَافَقَ مَا رَوَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ وَعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

۳۳۹۳: ابو یونس مولیٰ عائشہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جبکہ وہ دروازے کے باہر کھڑا تھا اور میں اندر کی جانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب سن رہی تھی۔ میں جنابت کی حالت میں صبح کروں اور میرا روزہ رکھنے کا ارادہ ہو تو کیا درست ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنابت کی حالت میں صبح کرتا ہوں اور میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں تو میں غسل کرتا ہوں اور روزے کی نیت کر لیتا ہوں اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہم جیسے نہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دیں یہ بات سن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور فرمایا اللہ کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ میں تم میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور زیادہ تقویٰ والی چیزوں کو تم سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو اپنے فعل کی اطلاع دی تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں آپ کا اور دوسروں کا حکم برابر تھا۔ اس باب کے معانی کی

تصحیح کے لحاظ سے اس باب کی یہ صورت تھی البتہ غور وفکر کے لحاظ سے اس کا حکم کچھ اس طرح ہے۔ کہ ہمیں یہ بات معلوم ہے کہ اس بات پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ اگر روزہ دار کو دن کے اوقات میں احتلام پیش آ جائے تو اس سے اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔ پس اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ حالت جنابت میں روزہ کی ابتداء کرنے والے اور اس کا حکم اس کے موافق ہے یا خلاف کہ جو دن کے وقت حالت جنابت والا ہو جاتا ہے۔ ہم نے غور کیا کہ کون کون سی چیزیں روزے میں داخلے کے لئے مانع ہیں ان میں سے حیض ونفاس ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ حائضہ اور نفساء روزہ نہیں رکھ سکتی اگر یہ چیزیں اسے حالت روزہ میں پیش آ جائیں تو اس کے روزے کو توڑ دیتی ہیں۔ اس پر تمام متفق ہیں کہ روزہ کی حالت میں جنابت والی حالت سے روزہ نہیں ٹوٹتا قیاس کا تقاضا ہمارے مذکورہ بیان کے مطابق یہی ہے کہ روزے کی ابتداء کے لئے جنابت مانع نہیں ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایات کے مطابق ہے۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۷۹' ابو داؤد فی الصوم باب ۳۶' مالك فی الصیام ۹' مسند احمد ۶/۶۷' ۱۲۲' ۲۴۵' ۲۲۶۔

حاصل روایات : جب اس سائل کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سوال کا جواب دیا تو یہ آپ کی طرف سے اس بات کی اطلاع ہے کہ جو میرا فعل ہے اور اس کا جو حکم ہے بعینہ تمہارے اس فعل کا حکم وہی ہے اس میں کچھ فرق نہیں۔

آثار کے معنی کی تصحیح کے لئے تو ہم نے روایات میں پوری تطبیق کر دی البتہ نظری طریق سے بھی فریق ثانی کی بات بھاری ہے اور درست ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ :

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر روزہ دار کو دن میں احتلام ہو جائے تو اس کا روزہ فاسد نہ ہوگا اب ذرا توجہ فرمائیں کہ آیا جنابت کی حالت میں وہ روزے میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں کیا اس بات میں کوئی فرق نمایاں طور پر نظر آتا ہے کہ جب روزے پر جنابت کی حالت ڈالی جائے تو جو روزے کا حال رہتا ہے آیا وہی رہتا ہے جبکہ جنابت پر روزے کو ڈالا جائے یا مختلف ہو جاتا ہے۔

ذرا غور کریں حائض روزے میں داخل نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ حائض ہے اور اگر وہ طہارت کی حالت میں روزے میں داخل ہوئی مگر اسی دن اس کو حیض شروع ہو گیا تو حیض کی وجہ سے وہ روزے سے نکل جائے گی۔

نتیجہ : پس نتیجہ یہ نکلا کہ وہ اشیاء جو روزے میں داخل ہونے سے رکاوٹ ہیں وہی جب روزے پر طاری ہو جائیں تو روزے کو باطل کرتی ہیں۔ اور جو ایسی نہیں ان کا یہ حکم نہیں پس جنابت جب روزے پر طاری ہوئی تو بالاتفاق روزہ قائم رہا باطل نہ ہوا پس نظر کا تقاضہ یہ ہے کہ جب جنابت پر روزہ طاری کیا جائے گا تو وہ جنابت روزے میں داخل ہونے کے لئے رکاوٹ نہ بنے گی۔

پس تقاضا نظر نے بھی روایت عائشہ وام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ثابت کر دیا

یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

حاصل: اس باب میں بھی روزے کے فساد اور عدم فساد کا اختلاف ہے فریق اوّل کی طرف سے ایک دلیل اور اشکال ہے فریق دوم کی طرف سے جواب اور دلائل اور فریق اوّل کا رجوع تک منقول ہے پھر آخر میں نظری دلیل ہے البتہ اقوال کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدْخُلُ فِي الصِّيَامِ تَطَوُّعًا ثُمَّ يُفْطِرُ

نفل روزہ توڑنے سے قضا ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: امام شافعی وامام مالک رحمہم اللہ دیگر علماء کے ہاں نفلی روزہ عذر یا بلا عذر توڑنے سے قضا لازم نہ ہوگی۔

نمبر ۲: اکابر صحابہ امام ابوحنیفہ و مالک رحمہم اللہ کے ہاں نفل روزہ عذر و بلا عذر توڑنے میں بہرصورت قضاء لازم ہوگی۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: نفلی روزے کا حکم نفل والا ہے اس کو توڑنے اور مکمل کرنے کا مکمل اختیار ہے بلا عذر توڑنے سے بھی قضا لازم نہ ہوگی کہ اپنے اصل سے نہ بدلے گا دلائل یہ ہیں۔

۳۳۹۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ .

۳۳۹۴: ابن مرزوق نے ابوالولید الطیالسی سے نقل کیا۔

۳۳۹۵ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ .

۳۳۹۵: علی بن شیبہ نے روح بن عبادہ سے نقل کیا۔

۳۳۹۶ : وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالُوْا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ أُمِّ هَانِءٍ أَوْ ابْنِ بِنْتِ أُمِّ هَانِءٍ عَنْ (أُمِّ هَانِءٍ قَالَتْ : دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِيْ فَضْلَ شَرَابِهٖ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّيْ كَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ سُؤْرَكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ قَضَاءِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَصُوْمِيْ يَوْمًا مَكَانَهٗ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيْهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيْهِ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَزَعَمُوْا أَنَّ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَوْمٍ تَطَوُّعًا ثُمَّ أَفْطَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ عُذْرٍ أَوْ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ أَنَّهٗ لَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : عَلَيْهِ قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهٗ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ حَدِيْثَ أُمِّ هَانِءٍ إِنَّمَا رَوَاهُ كَمَا ذَكَرُوْا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُهٗ مِمَّنْ لَيْسَ فِي الضَّبْطِ بِدُوْنِهٖ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ

۳۳۹۶: سماک بن حرب نے ہارون بن ام ہانی یا ابن بنت ام ہانی عن ام ہانی نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئی میں روزے سے تھی آپ ﷺ نے اپنا جوٹھا پانی مجھے عنایت فرمایا تو میں نے پی لیا پھر میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے تو روزہ رکھا تھا مگر میں نے آپ کے جوٹھے کو مسترد کرنا مناسب نہ سمجھا آپ نے فرمایا۔ اگر تمہارا روزہ قضاء رمضان کا ہے تو اس کی جگہ ایک روزہ رکھ لینا اور اگر وہ نفلی روزہ ہے تو تمہاری مرضی ہے قضا کرلو یا نہ قضا کرو۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ جو شخص نفلی روزہ رکھے پھر اسے توڑ دے اس پر قضاء نہیں مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے ایک دن کا روزہ قضاء کرنا ہو گا۔ اوّل قول کے قائلین کے متعلق ان کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت کو حماد بن سلمہ نے روایت کیا ہے۔ جب کہ ان کے برابر درجہ کے حفاظ اس کے خلاف روایت کرتے ہیں۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۱۶۹' ابو داؤد فی الصوم باب ۷۲' ترمذی فی الصوم باب ۳٤' مسند احمد ۳٤۳/۶' ٤۲٤۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ نفلی روزہ عذر و بلا عذر توڑنے کی صورت میں اس کی قضالازم نہیں ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

نفلی روزے کو رکھنے کے بعد اگر توڑ دیا جائے تو قضا لازم آئے گی مندرجہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

سابقہ موقف کا جواب:

مندرجہ بالا روایت کو حماد بن سلمہ سے نقل کیا گیا ہے جبکہ حماد کے علاوہ دیگر روات نے اس سے مختلف انداز سے نقل کیا ہے جو ضبط و اتقان میں حماد کے برابر کے لوگ ہیں۔

روایت ملاحظہ ہو۔

۳۳۹۷ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ .

۳۳۹۷: احمد بن داؤد نے مسدد سے نقل کیا۔

۳۳۹۸ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِئٍ سَمِعَهُ مِنْهَا قَالَتْ (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَنَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُهُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَكَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ فَضْلَ سُؤْرِهِ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا تَقْضِيْنَ عَنْكَ شَيْئًا ؟ قَالَتْ : لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ) .

۳۳۹۸: احمد بن داؤد نے المقدمی سے دونوں نے ابوعوانہ عن سماک بن حرب عن ابن ام ہانی نے اپنی دادی ام ہانی سے خود سن کر بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس فتح مکہ کے دن مشروب لایا گیا پس آپ نے وہ مجھے دیا تو میں نے پی لیا حالانکہ میں نے اس وقت روزہ رکھا تھا مگر میں نے آپ کے بچے ہوئے پانی کو مسترد کرنا پسند نہ کیا۔

پھر میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے تو روزہ رکھا تھا آپ نے فرمایا اپنی طرف سے کیا قضا کرلوگی تو میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا (پھر تمہیں گناہ نہیں) پس نقصان وہ نہیں۔

تخریج : سابقہ روایت نمبر ۳۳۹۷ کی تخریج ملاحظہ ہو۔ مسلم ۱۶۹۔

۳۳۹۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .ح

۳۳۹۹: اسد بن موسیٰ نے ابوعوانہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۴۰۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الرَّجُلِ مِنْ آلِ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ جَدَّتِهٖ (أُمِّ هَانِءٍ قَالَتْ : دَخَلْتُ أَنَا وَفَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَجَلَسْتُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ وَأَنَا صَائِمَةٌ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُرَانِيْ إِلَّا قَدْ أَثِمْتُ أَوْ أَتَيْتُ حِنْثًا عَرَضْتَ عَلَيَّ وَأَنَا صَائِمَةٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ .فَقَالَ هَلْ كُنْتِ تَقْضِيْنَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ .فَقَالَتْ : لَا قَالَ فَلَا بَأْسَ)

۳۴۰۰: سماک بن حرب نے آل جعدہ بن ہبیرہ کے ایک آدمی سے اس نے اپنی دادی ام ہانیؓ سے نقل کیا کہتی ہیں کہ میں اور فاطمہ فتح مکہ کے روز جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گئیں میں آپ کے دائیں جانب بیٹھ گئی آپ نے پانی منگوایا اور اس میں سے کچھ پیا پھر مجھے عنایت فرمایا تو میں نے پی لیا حالانکہ میں روزے سے تھی میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میرے خیال میں میں نے گناہ کا ارتکاب کیا یا میری قسم ٹوٹ گئی ہے آپ نے مجھے پانی دیا جبکہ میں روزے سے تھی تو میں نے اسی طرح واپس کرنا ناپسند کیا آپ نے فرمایا کیا تم رمضان کے روزے کی قضا کر رہی تھی؟ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تم پر کوئی حرج نہیں۔

۳۴۰۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ .ح

۳۴۰۱: فہد نے حسن بن ربیع سے روایت کی ہے۔

۳۴۰۲ : وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِءٍ عَنْ أُمِّ هَانِءٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ (فَلَا يَضُرُّكِ) فَقَدْ خَالَفَ مَا رَوٰى قَيْسٌ وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَأَبُوْ الْأَحْوَصِ مَا رَوٰى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ لِأَنَّ حَمَّادًا قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ (إِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُوْمِيْ يَوْمًا مَكَانَهٗ وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيْهِ وَإِنْ شِئْتِ لَا تَقْضِيْهِ) فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجِبُ الْقَضَاءُ عَلَيْهَا إِذَا كَانَ تَطَوُّعًا وَقَالَ

الْآخَرُوْنَ فِيْ حَدِيْثِهِمْ (أَتَقْضِيْنَ شَيْئًا مِنْ رَمَضَانَ ؟ قَالَتْ : لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ) أَيْ أَنَّكِ لَسْتِ بِآثِمَةٍ فِيْ إِفْطَارِكِ مِنْ هٰذَا التَّطَوُّعِ وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهَا قَضَاءُ يَوْمٍ مَكَانَهُ فَقَدْ اضْطَرَبَ حَدِيْثُ سِمَاكٍ هٰذَا ثُمَّ نَظَرْنَا هَلْ رَوٰى عَنْ غَيْرِهِ مِمَّا فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟

۳۴۰۲: سماک نے ابن ام ہانی سے اس نے ام ہانیؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اس میں فقط اتنا فرق ہے۔ فلا یضرک اس سے تمہارا کچھ نقصان نہ ہوگا۔ یعنی گناہ نہ ہوگا۔ پس جو قیس' ابوعوانہؒ اور ابوالاحوصؒ نے روایت کیا وہ حماد بن سلمہؒ کی روایت کے خلاف ہے۔ کیونکہ حماد کی روایت میں ہے: **ان كان قضاء من شهر رمضان فصومي يو مام مالكانه'**...... کہ اگر وہ قضاء رمضان کا روزہ ہو تو اس کی جگہ ایک روزہ رکھنا اور اگر نفلی روزہ ہو تو قضاء کرنے یا نہ کرنے میں تمہاری مرضی ہے اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی قضاء نہیں۔ مگر دیگر حضرات اپنی روایت میں کہتے ہیں کہ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تم رمضان کے روزے کی قضاء کر رہی ہو۔ تو اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لو۔ اور اگر نفلی روزہ ہے تو خواہ تو قضاء کر لے یا نہ کرے'' پس نفل میں قضاء کا مرضی پر موقوف ہونا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ قضاء لازم نہ ہو اور دوسرے حضرات نے اپنی روایت کے الفاظ'' **القضين شيئا من رمضان؟قالت: لا قال لا يضرك**) کیا تم نے رمضان کے کسی روزے کی قضاء کی ہے انہوں نے کہا تو آپ نے فرمایا اس سے تمہیں کچھ نقصان نہیں (کیونکہ تاخیر میں کچھ حرج نہیں ہے) مطلب یہ ہے۔ کہ تم اپنے اس نفلی روزے کو افطار کر لینے میں گنہ گار نہیں ہو اور اس میں اس بات کی نفی نہیں ہے کہ اس پر ایک دن کی قضاء اس کی جگہ لازم ہو۔ سماک راوی کی یہ روایت مضطرب ہے۔ پھر ہم نے دیگر روایات پر نظر ڈالی کہ آیا اُن میں سے کسی میں ان باتوں میں سے کسی پر کچھ دلالت ملتی ہو۔ تو یہ ربیع الجیزی کی روایت مل گئی۔ ذیل میں ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: قیس' ابوعوانہ' ابوالاحوص کی روایات حماد بن سلمہ کی روایت کے خلاف ہیں وہاں ان **كان قضاء من رمضان' فصومي يوما مكانه وان كان تطوعا۔ فان شئت فاقضيه وان شئت فلا تقضيه**'' اس سے قضا کا اس پر لازم نہ ہونا صاف معلوم ہو رہا ہے جبکہ نفلی روزہ ہو اور دیگر روایت کے الفاظ **أتقضين شيئا من رمضان؟ قالت لا۔ قال فلا يضرك۔** مطلب یہ ہے کہ تم افطار کی وجہ سے گناہ گار نہیں ہو۔ اس میں قضا کی نفی نہیں۔ پس سماک کی یہ روایت مضطرب ہے پس اس سے عدم قضا پر استدلال درست نہیں ہے اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا کوئی روایت ایسی ملتی ہے۔ جو ان میں سے کسی ایک طرف کو متعین کر دے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۳۴۰۳: فَإِذَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَصْبَحْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَائِمَتَيْنِ مُتَطَوِّعَتَيْنِ فَأُهْدِيَ لَنَا طَعَامٌ فَأَفْطَرْنَا عَلَيْهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ اقْضِيَا يَوْمًا مَكَانَهُ) فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ الْإِفْطَارِ فِي الصَّوْمِ التَّطَوُّعِ أَنَّهُ مُوْجِبٌ لِلْقَضَاءِ فَكَانَ مِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ فَسَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَصْلَهُ لَيْسَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ مَوْقُوْفٌ عَلٰى مَنْ دُوْنَ عُرْوَةَ وَذٰلِكَ أَنَّ يُوْنُسَ۔

۳۴۰۳: ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں نے اور حفصہؓ نے نفلی روزے رکھ لئے ہمارے پاس ہدیہ کے طور پر کھانا بھیجا گیا (انہوں نے کھانے پر مجبور کیا) تو ہم نے آپ سے اس سلسلہ میں استفسار کیا آپ نے فرمایا اس کی جگہ ایک دن قضا کر لینا۔ اس روایت میں اس بات کی دلیل مل گئی کہ نفلی روزہ افطار کر لینے کی صورت میں قضاء واجب ہے۔ رہی وہ روایت جس کو قول اول کے قائلین نے دلیل بنایا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت میں شدید کمزوری ہے کہ اس کی اصل حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں بلکہ یہ عروہ سے نچلے رواۃ پر موقوف ہے۔ ذیل کا اثر ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ۷۳' ترمذی فی الصوم باب ۳۶۔

حاصل روایات: اس روایت میں صاف دلیل ہے کہ نفلی روزے میں افطار کرنے سے قضا لازم ہے۔

روایت زہری پر اشکال:

اس روایت کا مدار زہری پر ہے اور زہری نے اس کو عروہ سے نقل کیا مگر زہری خود معترف ہے کہ میں نے عروہ سے یہ روایت نہیں سنی جیسا کہ ہم مندرجہ روایات سے ثابت کرتے ہیں۔

۳۴۰۴ : حَدَّثَنَا قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَصْبَحَتَا صَائِمَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ قَالُوْا : فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ قَالُوْا : وَقَدْ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ ذٰلِكَ : هَلْ سَمِعَهُ مِنْ عُرْوَةَ ؟ فَقَالَ : لَا وَذَكَرُوْا مَا

۳۴۰۴: ابن وہب نے خبر دی کہ مالک نے ابن شہاب سے نقل کیا کہ عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما کہتی ہیں کہ ہم نے روزے کی حالت میں صبح کی پھر اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔

یہ اس حدیث کی اصل ہے زہری سے خود دریافت کیا گیا کہ کیا اس نے عروہ سے سنا ہے تو اس نے نفی میں جواب دیا۔

۳۴۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ (سُئِلَ الزُّهْرِيُّ) عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَصْبَحْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَائِمَتَيْنِ) فَقِيْلَ لَهُ : أَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ ؟ فَقَالَ : لَا ۔

۳۴۰۵: ابن عیینہ کہتے ہیں کہ زہری سے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق دریافت کیا گیا کہ اصبحت انا وحفصہؓ صائمتین" کیا تم سے عروہ نے بیان کی ہے انہوں نے کہا نہیں۔

۳۴۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ : أَحَدَّثَكَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ (مَنْ أَفْطَرَ مِنْ تَطَوُّعِهِ فَلْيَقْضِهِ) ؟) فَقَالَ : لَمْ أَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ حُدِّثْتُ فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ

۳۴۰۶: ابن جریج کا بیان ہے کہ میں نے ابن شہاب کو کہا کیا تمہیں عروہ بن زبیر نے عائشہ عن النبی ﷺ؟ روایت بیان کی ہے کہ من افطر من تطوعه فليقضه تو اس نے کہا میں نے عروہ سے اس سلسلہ میں کوئی بات نہیں سنی لیکن مجھے کسی نے سلیمان بن عبدالملک کی خلافت کے زمانہ میں یہ بات بیان کی۔

۳۴۰۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ (وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي فِي خِلَافَةِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أُنَاسٌ عَنْ بَعْضِ مَنْ كَانَ يَسْأَلُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) أَنَّهَا قَالَتْ (أَصْبَحْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا صَائِمَتَيْنِ) ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ يَعْنِي نَحْوَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ الْجِيْزِيِّ فَقَدْ فَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِمَا قَدْ دَخَلَ فِي إِسْنَادِهِ مِمَّا ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۳۴۰۷: ابوبکرہ نے روح سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے لیکن مجھے خلافت سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں ایسے شخص نے بتلائی جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتا رہتا تھا کہ انہوں نے فرمایا اصبحت انا و حفصة صائمتين" پھر انہوں نے ربیع الجیزی کی طرح روایت بیان کی۔ یہ روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کے علاوہ دوسری سند سے مروی ہے۔

پس یہ روایت مجہول راوی کی وجہ سے ساقط اعتبار ہوگئی قابل استدلال نہ رہی اور دوسرے اعتبار سے موقوف ثابت ہوتی ہے تو موقوف روایت سے کیونکر استدلال درست ہوگا۔

ت :وقدروی فی ذلك سے دیا گیا۔

اس روایت کو اس سند کے علاوہ دوسری سند سے نقل کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۳۴۰۸ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ رَبِيْعٍ الْجِيْزِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (فَبَدَرَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالْكَلَامِ وَكَانَتِ ابْنَةَ أَبِيْهَا).

۳۴۰۸: جریر بن حازم نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے جیسا کہ ربیع الجیزی کی روایت ہے صرف ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ فبدرتنی حفصہؓ بالکلام وکانت ابنۃ ابیھا' کہ حفصہؓ نے

کلام میں مجھ سے سبقت کی آخر وہ عمر کی بیٹی ہے۔

۳۴۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمِصْرِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْ إِفْسَادِ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ قَدْ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ مَوْقُوْفًا لَيْسَ فِيْهِ عَمْرَةُ.

۳۴۰۹: احمد بن عیسیٰ مصری نے ابن وہب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے یہ روایت عمرہ کے واسطہ کے بغیر بھی مذکور ہے۔

۳۴۱۰ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ الرَّمَادِيُّ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِذٰلِكَ يَعْنِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ عَمْرَةَ فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا فِيْ هٰذَا مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ.

۳۴۱۰: حماد بن زید عن یحییٰ بن سعید نے عمرہ کے تذکرہ کے بغیر موقوف نقل کی ہے۔ یہ اس روایت کی اصل ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس سند کے علاوہ مروی ہے۔

مگر موقوف ہونا چنداں نقصان دہ نہیں کیونکہ دوسری سند سے مرفوع منقول ہے وہ روایت یہ ہے۔

۳۴۱۱ : مَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ حَيْسًا فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ كُنْتُ أُرِيْدُ الصَّوْمَ وَلٰكِنْ قَرِّبِيْهِ سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ) قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ إِدْرِيْسَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ عَامَّةَ مُجَالَسَتِي إِيَّاهُ لَا يَذْكُرُ فِيْهِ (سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ) ثُمَّ إِنِّيْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ قَبْلَ أَنْ يَمُوْتَ بِسَنَةٍ فَأَجَازَ فِيْهِ (سَأَصُوْمُ يَوْمًا مَكَانَ ذٰلِكَ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ وُجُوْبِ الْقَضَاءِ وَفِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا قَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ أُمِّ هَانِءٍ مَا يُخَالِفُ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فَأَقَلُّ أَحْوَالِ حَدِيْثِ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ يَكُوْنَ مَوْقُوْفًا عَلٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُمَا وَقَدْ وَافَقَهُ حَدِيْثٌ مُتَّصِلٌ وَهُوَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ فَالْقَوْلُ بِذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْحَدِيْثِ أَوْلٰى مِنَ الْقَوْلِ بِخِلَافِهِ وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تَجِبُ عَلَى الْعِبَادِ بِإِيْجَابِهِمْ إِيَّاهَا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ مِنْهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَكَانَ مَنْ أَوْجَبَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى

نَفْسِهِ فَقَالَ (لِلّٰهِ عَلَيَّ كَذَا وَكَذَا) وَجَبَ عَلَيْهِ الْوَفَاءُ بِذٰلِكَ .وَرَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَدْخُلُ فِيهَا الْعِبَادُ فَيُوْجِبُوْنَهَا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ بِدُخُوْلِهِمْ فِيهَا مِنْهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالْحَجُّ وَمَا ذَكَرْنَا فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِيْ حَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ ثُمَّ أَرَادَ إِبْطَالَهَا وَالْخُرُوْجَ مِنْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَكَانَ بِدُخُوْلِهِ فِيهَا فِيْ حُكْمِ مَنْ قَالَ (لِلّٰهِ عَلَيَّ حَجَّةٌ) فَعَلَيْهِ الْوَفَاءُ بِهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّمَا مَنَعْنَاهُ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْهُمَا لِأَنَّهُ لَا يُمْكِنُهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا إِلَّا بِتَمَامِهَا وَلَيْسَتِ الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُمَا قَدْ يَبْطُلَانِ وَيَخْرُجُ مِنْهُمَا بِالْكَلَامِ وَالطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالْجِمَاعِ قِيْلَ لَهُ : إِنَّ الْحَجَّةَ وَالْعُمْرَةَ وَإِنْ كَانَا كَمَا ذَكَرْتُ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاكَ تَزْعُمُ أَنَّ مَنْ جَامَعَ فِيْهِمَا فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُمَا وَالْقَضَاءُ يَدْخُلُ فِيْهِ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنْهُمَا فَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيْهِ الدُّخُوْلَ فِيْ قَضَائِهِمَا إِنْ شَاءَ أَوْ أَبٰى مِنْ أَجْلِ إِفْسَادِهِ لَهُمَا فَهٰذَا الَّذِيْ يَقْضِيْهِ بَدَلٌ مِنْهُ مِمَّا كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ بِدُخُوْلِهِ فِيْهِ لَا بِإِيْجَابٍ كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَوْ كَانَ الْعِلَّةُ فِيْ لُزُوْمِ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ إِيَّاهُ حِيْنَ أَحْرَمَ بِهِمَا وَبُطْلَانِ الْخُرُوْجِ مِنْهُمَا هِيَ مَا ذَكَرْتُ مِنْ عَدَمِ رَفْضِهِمَا وَلَوْلَا ذٰلِكَ كَانَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهُمَا كَمَا كَانَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ بِمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ تَخْرُجُ مِنْهُمَا إِذًا لَمَا وَجَبَ عَلَيْهِ قَضَاؤُهُمَا لِأَنَّهُ غَيْرُ قَادِرٍ عَلٰى أَنْ لَا يَدْخُلَ فِيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ مُبْطِلٍ عَنْهُ وُجُوْبَ الْقَضَاءِ وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ كَمَنْ عَلَيْهِ قَضَاءُ حَجَّةٍ قَدْ أَوْجَبَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَفْسِهِ بِلِسَانِهِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ مَنْ دَخَلَ فِيْ صَلَاةٍ أَوْ صِيَامٍ فَأَوْجَبَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَفْسِهِ بِدُخُوْلِهِ فِيْهِ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهُ فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُ وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا : وَقَدْ رَأَيْنَا الْعُمْرَةَ مِمَّا قَدْ يَجُوْزُ رَفْضُهَا بَعْدَ الدُّخُوْلِ فِيْهَا فِيْ قَوْلِنَا وَقَوْلِكَ وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ (قَوْلِهِ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعِيْ عَنْكِ الْعُمْرَةَ وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ) وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمْ يَكُنْ لِلدَّاخِلِ فِي الْعُمْرَةِ إِذَا كَانَ قَادِرًا عَلٰى رَفْضِهَا وَالْخُرُوْجِ مِنْهَا أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَيُبْطِلَهَا ثُمَّ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَضَاؤُهَا .وَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِيْهَا بِغَيْرِ إِيْجَابٍ مِنْهُ لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ الْخُرُوْجُ مِنْهَا قَبْلَ تَمَامِهَا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ فَإِنْ خَرَجَ مِنْهَا فَأَبْطَلَهَا بِعُذْرٍ أَوْ بِغَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهَا فَالصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ أَيْضًا فِي النَّظَرِ كَذٰلِكَ لَيْسَ لِمَنْ دَخَلَ فِيْهِمَا الْخُرُوْجُ مِنْهُمَا وَإِبْطَالُهُمَا إِلَّا مِنْ عُذْرٍ وَإِنْ خَرَجَ مِنْهُمَا قَبْلَ إِتْمَامِهِ إِيَّاهُمَا بِعُذْرٍ أَوْ بِغَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ قَضَاؤُهُمَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۳۴۱۱: طلحہ بن یحییٰ بن طلحہ نے اپنی پھوپھی عائشہ بنت طلحہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کے لئے حلوا چھپا کر رکھا ہے آپ نے فرمایا میں روزے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن لاؤ (میں استعمال کرتا ہوں) میں اس کے بدلے کسی اور دن روزہ رکھ لوں گا۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے عام طور پر مجالس میں یہ روایت سنی وہ اس میں: "ساصوم یوما مکان ذلك" کے الفاظ بیان نہیں کرتے تھے پھر میں نے وفات سے ایک سال پہلے ان کو یہ روایت سنائی تو انہوں نے ساصوم یوما فکان ذلک" کے اضافہ کو درست قرار دیا۔ اس روایت میں قضاء کے واجب ہونے کا ذکر ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی ان کے موافق ہے اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کی روایت میں اس کے خلاف کوئی بات نہیں باقی حضرت عروہ اور عمرہ والی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی روایت کم از کم ان سے نیچے والے رواۃ پر موقوف ہے اور اس کے موافق حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا کی متصل روایت ہے۔ پس حدیث کے اصول کے لحاظ سے یہ اس کے خلاف قول اختیار کرنے سے اولیٰ ہے۔ اس سلسلہ میں نظر وفکر کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ بعض امور بندے پر لازم کرنے سے لازم ہو جاتے ہیں۔ ان میں سے نماز' روزہ' حج' عمرہ اور صدقہ ہے۔ تو جو شخص اس میں سے کسی چیز کے متعلق یہ کہے کہ "للہ علیّ کذا وکذا" کہ مجھ پر اللہ کے لئے ان میں سے فلاں چیز اس طرح اس طرح ہے۔ تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس نذر کو پورا کرے اور بعض ایسے امور ہیں کہ بندے ان میں داخل ہو کر ان کو اپنے اوپر واجب کرنے والے ہیں مثلاً نماز' حج اور جن کا ہم نے ذکر کیا۔ پس جو شخص حج یا عمرہ میں داخل ہو کر پھر ان کو باطل کرنے کا ارادہ کرے یا ان سے نکلنا چاہے۔ تو اس کے لئے اس کا اختیار نہیں۔ تو اس کو شروع کرنے سے اس آدمی کے حکم میں ہو گیا جس نے کہا: "لله علی حجة" کہ اللہ تعالیٰ کے لئے مجھ پر حج لازم ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ہم نے اس کو نکلنے سے اس وجہ سے روکتے ہیں کیونکہ ان کو مکمل کرنے کے بغیر وہ اس سے باہر نہیں آ سکتا اس کے بخلاف روزے اور نماز کی یہ صورت نہیں اس لئے کہ وہ بعض اوقات گفتگو' کھانے' پینے اور جماع کے ساتھ بھی ان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں ہم کہیں گے اگرچہ حج وعمرہ کی صورت تو اسی طرح ہے جیسا تم کہتے ہو۔ مگر ہم یہ جانتے ہیں۔ کہ بقول تمہارے جو شخص ان میں جماع کرے اس پر ان کی قضاء لازم ہے اور قضاء میں اس وقت داخل ہوگا جب کہ وہ ان سے نکلے تم نے اس پر قضاء کرنا لازم کر دیا خواہ وہ چاہے یا نہ چاہے اس لئے کہ اس نے دونوں کو فاسد کر دیا ہے۔ یہ قضاء تو اس کا بدل ہے جو اس میں داخل ہونے کی وجہ سے اس کے ذمہ واجب ہو چکا تھا۔ اس کے محض واجب کر دینے سے نہیں۔ اگر حج وعمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حج وعمرہ کے اس کے ذمہ لازم ہونے اور ان سے الگ نہ ہونے کا سبب وہی ہے جو تم نے ذکر کیا کہ وہ ان کو ترک نہیں کر سکتا اور اگر یہ علت مذکورہ نہ ہوتی تو اسے فراغت جائز تھی جیسا کہ وہ نماز'

روزے وغیرہ اشیاء کو چھوڑ سکتا ہے۔ تو اس صورت میں اس پر ان کی قضاء لازم نہ ہوگی کیونکہ وہ اس قضاء کو شروع کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ پس جب اس کی عدم قدرت اس کے ذمہ سے قضاء کو باطل نہیں کرتی اور اس کا حال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس کے ذمہ ایسے حج کی قضاء ہو جس کو اس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے اوپر زبان سے لازم کیا ہو۔ نظر کا بھی یہی تقاضا ہے کہ جو آدمی نماز' روزے کو شروع کرے اور ان کو شروع کر کے رضائے الٰہی کے لئے اپنے اوپر لازم کرے پھر ان سے نکل جائے تو اس پر قضاء لازم ہوگی اور اس کو یہ کہا جائے گا کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ عمرہ ان کاموں میں سے ہے جس کو ہمارے اور تمہارے نزدیک شروع کرنے کے بعد چھوڑ نا جائز ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا عمرہ چھوڑ کر حج کا احرام باندھو۔ تو یہ چیز جناب رسول اللہ ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ ہم اس روایت کو اسی کتاب میں اس کے مقام پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ پس یہ بات نہیں ہے کہ جو شخص عمرہ میں داخل ہو اور عمرہ کرنے کی قدرت بھی ہو اور وہ اسے جان بوجھ چھوڑ دے تو اس پر قضاء لازم نہ ہو اور وہ شخص جو اپنے اوپر لازم کرنے کے بغیر اس کو شروع کرے تو وہ بغیر عذر کے اسے مکمل کرنے کے بغیر چھوڑ نہیں سکتا اور اگر وہ کسی عذر یا بلا عذر اسے ترک کر دے تو اس پر قضاء ہے۔ تو نظر کا تقاضا یہی چاہتا ہے کہ نماز اور روزے کا یہی حکم ہو کہ جو شخص ان کو شروع کر دے اس کو بلا عذر چھوڑ نا جائز نہیں اور بلا عذر چھوڑنے سے قضاء لازم ہوگی۔ اس باب میں نظر کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول بھی اسی طرح ہے اور بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ مروی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۱۶۹/۱۷۰' ابو داؤد فی الصوم باب ۷۱' نسائی فی الصیام باب ۶۷' مسند احمد ۴۹/۶' ۲۰۷۔

حاصل روایات: اس روایت میں قضا کا لازم ہونا ثابت ہو رہا ہے اور یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے موافق ہے اور ام ہانی رضی اللہ عنہا والی روایت میں اس کے خلاف کوئی چیز موجود نہیں ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ یہ روایت موقوف ہے تو اس میں کچھ قباحت نہیں جبکہ مرفوع روایت عائشہ بنت طلحہ اس کے موافق ہے پس یہ قول اس کے مخالف قول سے بہتر ہے جبکہ وہاں نہ مرفوع روایت ہے اور نہ موقوف۔ دوسری بات یہ ہے کہ جریر بن حازم کی روایت سے موقوف ہونے میں جو جہالت تھی اس کا ازالہ ہونے کی وجہ سے یہ روایت مرفوع کی طرح ہوگئی پس اس پر اشکال درست نہیں اب نظر کے لحاظ سے اس بات کو بیان کیا جاتا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ :

بندوں پر اشیاء کے وجوب کی دو صورتیں ہیں نمبرا وجوب قولی اور وجوب فعلی اور یہ ان عبادات' نماز' صدقہ' روزہ' حج' عمرہ سب میں درست ہے چنانچہ جو آدمی اس طرح کہے :لله علی کذا و کذا تو سب کے ہاں اس پر اس کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے یہ تو قول سے اپنے اوپر لازم کرنا ہے بالکل اسی طرح ان افعال میں داخل ہو کر ان کو لازم کر لینا مثلاً حج' عمرہ ان میں جو احرام باندھ کر داخل ہو جائے اس کی تکمیل سب مانتے ہیں اور ان کی تکمیل اسی طرح ضروری قرار دیتے ہیں جس طرح کوئی......علی

حجة کہہ کراس پر لازم ہو جاتا ہے اب نماز اور روزے کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کہ جب عملاً ان میں داخل ہو جائے تو توڑ دینے سے اس پر تکمیل لازم ہونی چاہئے۔

ایک اشکال:

حج وعمرہ جن کی ابتداء کے بعد تکمیل کو لازم کیا جاتا ہے کیونکہ ان کو شروع کرنے کے بعد نکلنے کی اور کوئی صورت نہیں سوائے اس کے کہ وہ ان کو پورا کرے مثلاً احرام باندھنے والا اگر حج کو فاسد کر دیتا ہے تو اسے حج کے ارکان میں آخر تک شرکت کرنا لازم ہے اسی جگہ احرام کو توڑ نہیں سکتا۔ اگر چہ اگلے سال اس پر حج کی قضا بھی لازم ہے۔

باقی رہی نماز وروزہ تو ان میں نکلنے کا راستہ موجود ہے جب چاہے نکل جائے پس ان کو اس پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے جو کسی طرح درست نہیں۔

ج: حج وعمرہ کا حکم اگر چہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا تاہم اس بات کو آپ بخوبی جانتے ہیں کہ جس شخص نے جماع کر کے اپنے حج وعمرہ کو فاسد کر دیا ہے اس پر دونوں کی قضا لازم ہے اور قضا کا لازم ہونا اور قضا میں اس کا مصروف ہونا اسی وقت ممکن ہے جبکہ پہلے ان سے خارج ہو یقیناً آپ نے حاجی اور معتمر کے ہر فاسد شدہ حج یا عمرہ کی قضا کو لازم کر دیا ہے حاجی یا عمرہ کرنے والے کے حج یا عمرہ کو فاسد کر دینے کی وجہ سے حاجی یا عمرہ کرنے والا قضا کرنا چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو بہرصورت اس کو قضا کرنا پڑے گا فلہذا حج وعمرہ جن کو وہ قضا کر رہا ہے یہ اس اصل حج وعمرہ کا بدل ہے جو اس پر داخل ہونے یا شروع کرنے کی وجہ سے لازم ہو چکا تھا۔ بطور نذر داخل ہونے سے پہلے اپنے اوپر واجب کرنے کی وجہ سے نہیں ہے یعنی لزوم قول کی وجہ سے لازم نہیں ہوا بلکہ فعلی طور پر لازم کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہے۔

پس جس وقت حج وعمرہ کا احرام باندھا تھا اس وقت سے حج یا عمرہ اس پر لازم ہو جائے اور ان دونوں کو چھوڑ دینے کے عدم جواز کی علت وہی ہوئی جو تم نے ذکر کی اور اگر علت مذکورہ نہ ہوتی تو حج یا عمرہ کرنے والے کو حج وعمرہ سے اسی وقت خارج ہو جانا جائز ہوتا جس طرح نمازی کے لئے نماز سے اور روزہ دار کے لئے روزہ سے امور مفسدہ کے پیش آنے پر نکلنا جائز ہو جاتا ہے۔

اس صورت میں تو اس کی قضا بھی اس پر لازم نہ ہوئی اس لئے کہ وہ ارکان حج یا عمرہ سے نکلنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

پس جب فاسد کرنے والے معاملات سے حج یا عمرہ کو فاسد کرنے کے بعد رکان حج کی تکمیل میں باقی رہنا اس پر قضا کے وجوب کو باطل نہیں کرتا اور وہ اس شخص کے حکم میں ہو جاتا ہے جس نے نذر وغیرہ سے اپنے اوپر اس کو لازم یا واجب کر لیا ہو جس کی وجہ سے اس پر حج کی تکمیل لازم ہو چکی ہے۔

بالکل اسی طرح نظر وقیاس کا تقاضہ یہ ہے کہ جس نے نماز وروزہ کو شروع کے بعد فاسد کر دیا ہو اس پر قضا لازم واجب ہو جائے۔

ایک اور انداز سے:

عمرہ کا احرام باندھ لینے کے بعد سب کے ہاں اس کا چھوڑ دینا درست ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات ثابت ہے جیسا کہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں وارد ہے کہ آپ نے اس کو فرمایا تم عمرہ کو ترک کر دو اور حج کے ارکان مکمل کرنے کے بعد احرام کھول دو چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا مگر اس کے باوجود جو آدمی عمرہ ادا کر سکتا ہے اس کو عمرہ ترک کرنے کی اجازت نہیں ہے اگر اس نے ترک کر دیا تو قضا لازم ہو جائے گی پس معلوم ہوا کہ نفلی عمرہ شروع کرنے کے بعد فاسد کرنے سے قضا لازم ہو جاتی ہے اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ اعذار مختلف ہیں بعض اعذار طبعیہ اور فطریہ ہیں جس طرح حیض و نفاس تو اس قسم کے عذر پیش آنے کی صورت میں ترک عمرہ سے قضا لازم نہیں ہے دوسری قسم کے وہ اعذار ہیں جو خارجی اسباب سے پیش آئیں اژدحام' بھیڑ کی وجہ سے طواف و سعی کی قدرت نہ پا سکا اور عرفات کا دن آ گیا اور یہ عمرہ چھوڑ کر چلا گیا تو اس قسم کے اعذار کی صورت میں ترک عمرہ قضا کو لازم کرنے والا ہے۔ پس اس قسم کے اعذار پیش آ جائیں اور عمرہ ترک ہو جائے تو عمرہ کی قضا لازم ہو گی۔ تیسری قسم کے عذر وہ ہیں جو اپنے اختیار میں ہیں مثلاً نفلی عمرہ کا احرام باندھا پھر شہوت نے غلبہ کیا عمرہ ادا کرنے سے قبل جماع کر لیا تو قضا واجب ہے تو بالکل اسی پر قیاس کرتے ہوئے نفل نماز و نفل روزہ بھی شروع سے واجب ہو جاتے ہیں پس جو شخص ان دونوں کو شروع کرے اس کے لئے بلا عذر شدید کے باطل کرنا جائز نہیں ہے اور اگر عذر یا بلا عذر تکمیل سے پہلے باطل کر دے گا تو اس پر قضا و لازم ہو جائے گی نظر کا تقاضا بھی یہی ہے اور ہمارے علماء امام ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول بھی یہی ہے۔

اصحاب رسول اللہ ﷺ سے تائیدی دلیل:

۳۴۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَ أَصْحَابَهُ أَنَّهُ صَائِمٌ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِمْ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالُوْا : أَوَ لَمْ تَكُ صَائِمًا ؟ قَالَ (بَلَى وَلٰكِنِّي مَرَّتْ جَارِيَةٌ لِي فَأَعْجَبَتْنِي فَأَصَبْتُهَا وَكَانَتْ حَسَنَةً هَمَمْتُ بِهَا وَأَنَا قَاضِيْهَا يَوْمًا آخَرَ).

۳۴۱۲: سعید بن ابی الحسن نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے اپنے احباب کو بتلایا کہ ان کا روزہ ہے پھر گھر سے باہر تشریف لائے تو ان کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے تھے انہوں نے کہا کیا آپ روزہ سے نہ تھے انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن میرے پاس سے میری لونڈی کا گزر ہوا تو وہ مجھے پسند آئی میں نے اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اس کا قصد کیا اور قربت کر لی بقیہ میں اپنے روزے کی اور دن قضا کر لوں گا۔

۳۴۱۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ الْجَصَّاصِ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِيْنَ قَالَ : صُمْتُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَجَهَدَنِي الصَّوْمُ فَأَفْطَرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ (يَوْمًا آخَرَ مَكَانَهُ).

۳۴۱۳: زیاد بن جصاص نے انس بن سیرین سے بیان کیا کہ میں نے عرفہ کے دن روزہ رکھا مجھے روزے نے پریشان کیا تو میں نے روزہ افطار کر دیا چنانچہ اس کے متعلق میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا اس کی جگہ دوسرے دن سے قضا کرلو۔

حاصل روایات: نفل روزے کو توڑ دینا تو درست ہے مگر اس کی قضا لازم ہوگی۔

بَابُ الصَّوْمِ يَوْمَ الشَّكِّ

یوم شک کا روزہ

خلاصۃ الزام: انتیس کو مطلع صاف نہ ہو اور چاند کا کوئی شرعی ثبوت نہ ہو تو اگلے دن کو یوم شک کہا جائے گا۔ آیا اس دن نفل روزہ رکھنا درست ہے یا نہیں۔

نمبر ①: امام شافعیؒ اور سفیان ثوریؒ ابن مبارک یوم شک میں نفل روزہ مطلقاً مکروہ قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: امام ابو حنیفہؒ احمدؒ مالک رحمہم اللہ بھی نفل روزہ کے جواز کے قائل ہیں۔ باقی رمضان کی نیت سے روزہ مکروہ تحریمی ہوگا اور امام شافعی کے ہاں درست ہی نہ ہوگا قضا رمضان وغیرہ کی نیت سے روزہ سب کے ہاں مکروہ ہے شک والی نیت سے بالکل روزہ نہ ہوگا رمضان اور نفل کے درمیان دائر نیت سے بھی مکروہ ہے۔ خواص یا معمول والے روزہ رکھ سکتے ہیں۔ مطلق نفل کے متعلق اختلاف یہ ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف:

یوم شک میں نفل روزہ کسی بھی نیت سے مکروہ ہے۔ دلیل یہ روایت ہے۔

۳۴۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا : أَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ الْاَزْدِيُّ الْاَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ لِلْقَوْمِ : كُلُوْا فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَقَالَ : إِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ : عَمَّارٌ : مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَكَرِهَ قَوْمٌ صَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِصَوْمِهِ تَطَوُّعًا بَأْسًا قَالُوْا : وَإِنَّمَا الصَّوْمُ الْمَكْرُوْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الصَّوْمُ عَلٰى أَنَّهُ مِنْ رَمَضَانَ. فَأَمَّا تَطَوُّعًا فَلَا بَأْسَ بِهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ قَوْلِهِ (لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ

يَصُوْمُهٗ أَحَدُكُمْ فَلْيَصُمْهُ).

۳۳۱۴: عمرو بن قیس نے ابواسحاق سے انہوں نے صلہ سے نقل کیا کہ ہم عمار بن یاسرؓ کے ہاں تھے چنانچہ ایک بھنی ہوئی بکری لائی گئی تو انہوں نے لوگوں کو فرمایا کھاؤ اس وقت قوم میں سے ایک آدمی ایک طرف ہوگیا اور کہنے لگا میں روزے سے ہوں تو عمارؓ نے فرمایا جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے شک کے دن روزے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ مگر دوسروں نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ نفلی روزہ رکھ لینے میں کچھ حرج نہیں' ان کا کہنا یہ ہے کہ جس مکروہ روزے کا تذکرہ اس روایت میں ہے وہ رمضان المبارک کی نیت سے روزہ رکھنا ہے۔ جب کہ نفلی روزے میں کچھ قباحت نہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے استدلال کیا ہے جس کو ہم دوسرے مقام پر ذکر کر چکے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ نے فرمایا ''**لا تتقدموا رمضان بيوم ولا بيومين الا ان يوافق ذلك صومًا كان يصومه احدكم فليصمه**'' کہ رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ وہ اس روزے کے موافق ہو جاتے جو وہ رکھتا تھا تو وہ روزہ رکھ لے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصوم باب ۱۰' ترمذی فی الصوم باب ۳۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کا مطلب یہی ہے کہ اس دن کا روزہ رکھنا مطلقاً مکروہ ہے اور نفلی روزہ تو خاص طور پر منع ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف:

نفلی روزہ کی نیت سے روزے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔

روایت بالا کا مفہوم:

فریق اوّل نے نفلی روزے کے سلسلے میں اس سے جو استدلال کیا وہ درست نہیں روایت سے اس روزے کی ممانعت کی گئی ہے جو رمضان کی نیت سے رکھا جائے گا اور اس کی کراہت میں تو کوئی شبہ نہیں باقی نفلی روزے کے جواز کی دلیل یہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لاتتقدموا رمضان بيوم ولا بيومين الا ان يوافق ذلك صومًا كان يصومه احدكم فليصمه**''۔ رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ وہ تم میں کسی کی عادت کے موافق آ جائے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۱٤' مسلم فی الصیام روایت ۲۱' ابو داؤد فی الصوم باب ۷' ترمذی فی الصوم باب ۲' ٤' ۳۸۔

یعنی رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ مت رکھو مگر اس صورت میں کہ روزے رکھنے کی عادت ہو اور اس عادت کے موافق وہ دن بھی آ گیا تو اس کو رکھ لے۔

حاصل کلام: یہ ہے کہ رمضان کی نیت سے تو شک کے دن روزہ درست نہیں البتہ نفلی روزے میں کوئی حرج نہیں ہے واللہ اعلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ مِنَاسِكَ الْحَجِ

حج کے افعال کا بیان

بَابُ الْمَرْأَةِ لَا تَجِدُ مَحْرَمًا هَلْ يَجِبُ عَلَيْهَا فَرْضُ الْحَجِّ أَمْ لَا ؟

جس عورت کو محرم میسر نہ ہو کیا اس پر حج ہے؟

خلاصۃ المرام: روزے کے بعد اس کا لانا مناسب ہے روزے سال میں ایک مرتبہ فرض ہیں تو یہ عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے حج کا معنی قصد کرنا ہے مگر شرع میں مخصوص ایام میں مخصوص افعال کے ساتھ بیت اللہ الحرام کا قصد کرنا حج کہلاتا ہے گزشتہ اقوام میں بھی حج تھا اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے عملی اعتراف کا نام حج ہے کہ کفن پہن کر اس کے دروازے کا سوالی بنتا ہے یہ فنائیت کا انتہائی مقام ظاہر کرتا ہے ہجرت سے قبل ہر سال آپ نے بھی حج کیا البتہ ۹ ھ میں حج فرض ہونے کے بعد آپ نے صرف حجۃ الوداع ہی کیا بیت المعمور کی سیدھ میں زمین پر بننے والا اولین گھر بیت اللہ ہے زمین کا اولین حصہ جس کو پانی سے ظاہر کیا گیا وہ بیت اللہ والا حصہ ہے حج کے لازم ہونے کے لئے مالدار آزاد مسلمان ہونے کے ساتھ راستے کا پرامن ہونا اور صحت مند ہونا ضروری ہے اولین فرصت میں حج ادا کرنا چاہئے استطاعت کے باوجود تاخیر سے گناہ گار ہوگا مگر حج قضا نہ ہوگا عمرہ سنت مؤکدہ ہے امام شافعیؒ اس کو واجب کہتے ہیں موجودہ باب میں عورت کے سفر کی شرعی حیثیت اور پھر سفر حج میں محرم لازم ہوگا یا محرم کے نہ پائے جانے کی صورت میں اس سے حج ساقط ہوگا اس مسئلہ میں شدید اختلافی آرا ہیں امام طحاوی نے چھ مذاہب کی طرف اشارات کئے ہیں۔

نمبر ①: عامر شعبی واہل ظواہر کے ہاں عورت کو بلا محرم شرعی مطلقا سفر حج ہو یا دیگر جائز نہیں۔
نمبر ②: عطاءؒ ایک ۲۳ کلومیٹر منزل سے کم مسافت بلا محرم وزوج کر سکتی ہے اس سے زیادہ نہیں۔
نمبر ③: ایک دن رات سے کم مسافت بلا محرم وزوج کر سکتی ہے خواہ قابل اطمینان عورتوں اور مردوں کے ساتھ ہو یہ امام شافعیؒ و مالکؒ کا مسلک ہے متاخرین احناف کا فتویٰ اسی کے موافق ہے۔
نمبر ④: حسن بصریؒ وقتادہؒ کے ہاں دو دن رات کی مسافت بلا محرم جائز ہے۔
نمبر ⑤: امام ابوحنیفہؒ وابو یوسفؒ ومحمدؒ تین دن رات کا سفر بلا محرم وزوج کر سکتی ہے اگر اس سے زیادہ مسافت ہو تو حج بھی بلا محرم فرض نہ ہوگا۔
نمبر ⑥: زہریؒ اور امام شافعیؒ و مالکؒ کے ہاں بلا محرم وزوج اس کے سفر میں حج نہیں امام احمد کا قول بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔
فریق اوّل: بغیر محرم شرعی عورت کا سفر کسی بھی غرض سے ہو جائز نہیں اس کو طحاویؒ نے فذهب قوم الى ان المرأة تسافر سے ذکر کیا ہے۔

۳۴۱۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ اَبَا مَعْبَدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : (خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ لَا تُسَافِرِ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا يَدْخُلْ عَلَيْهَا رَجُلٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ .فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدِ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ اَحُجَّ بِامْرَاَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ)

۳۴۱۵: عمرو نے ابو معبد مولیٰ ابن عباس ؓ کو کہتے سنا کہ ابن عباس ؓ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک کہ اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو اور نہ اس کے پاس کوئی آدمی جائے جب تک کہ اس کے ساتھ اس کا ذی محرم نہ ہو ایک آدمی اٹھا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں فلاں غزوہ میں مکاتب بنایا گیا ہوں اور میں اپنی بیوی کے ساتھ حج کا ارادہ کرتا ہوں اس سوال کے جواب میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاة باب٤، والصید باب٢٦، والصلاة فی مسجد مکه باب٦، والصوم باب٦٧، مسلم فی الحج ٤١٣، ٤٢٤، ترمذی الرضاع باب١٥، ابن ماجه فی المناسك باب٧، مالك فی الاستیذان ٣٧، مسند احمد ٢٢/١، ١٣/٢، ١٩، ٣٤/٣، ٤٥، ٥٢، ٧١، ٧٧۔

۳۴۱۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۴۱۶: ابن وہب نے ابن جریج سے انہوں نے عمرو سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۴۱۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۴۱۷: ابن جریج نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابومعبد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۴۱۸ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا تُسَافِرُ سَفَرًا قَرِيْبًا وَلَا بَعِيْدًا إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُوْنَ الْبَرِيْدِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ بَرِيْدًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۴۱۸: سعید بن ابی سعید المقبری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اس وقت تک سفر نہ کرے جب تک اس کے ساتھ ذی رحم محرم نہ ہو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ عورت بلامحرم سفر نہ کرے خواہ وہ سفر قریب ہو یا دور۔ ان کی مستدل یہ روایات ہیں مگر دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ عورت ایک برید کے برابر سفر محرم کر سکتی ہے اور ایک برید سے زیادہ سفر محرم کے بغیر درست نہیں ان کی دلیل ان روایات سے ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ کسی عورت کو کسی حال میں دور یا نزدیک تھوڑا یا زیادہ سفر بلامحرم نہ کرنا چاہئے ان روایات میں ممانعت مطلق ہے پس بلامحرم عورت کو سفر میں نہ جانا چاہئے۔

فریق ثانی کا موقف:

ایک برید سے کم سفر تو بلامحرم جائز ہے اس سے زائد جائز نہیں اس کو طحاوی نے خالفهم فی ذلك آخرون سے ذکر کیا ہے۔

۳۴۱۹ :بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ هُوَ الضَّرِيْرُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : أَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تُسَافِرُ امْرَأَةٌ بَرِيْدًا إِلَّا مَعَ زَوْجٍ أَوْ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ)

۳۴۱۹: سعید بن ابی سعید المقبری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت ایک برید تک سفر نہ کرے جب تک کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا ذی رحم محرم نہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۲۔

۳۴۲۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قَالُوْا : فَفِيْ تَوْقِيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرِيْدَ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مَا دُوْنَهُ بِخِلَافِهِ.وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : إِذَا كَانَ سَفَرٌ هُوَ دُوْنَ الْيَوْمِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِلَا مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ يَوْمًا فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۴۲۰: معلیٰ بن اسد کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالعزیز بن المختار نے انہوں نے سہیل سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ایک برید کے فاصلہ کو مقرر کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ اس سے کم فاصلہ کا حکم اس کے خلاف ہے۔مگر دوسرے حضرات نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب ایک دن سے کم سفر ہو تو عورت محرم کے بغیر بھی سفر کر سکتی ہے مگر ایک دن یا زیادہ کا سفر ہو تو محرم کے بغیر سفر نہیں کر سکتی۔انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حاصل روایات: ایک برید سے کم سفر میں محرم کی ضرورت نہیں اس سے زائد سفر میں محرم ضروری ہے اس میعاد کو مقرر کرنا اس سے کم مقدار کو خارج اور بقیہ تمام کو داخل کرتا ہے۔

فریق ثالث کا موقف:

اگر سفر ایک دن رات سے کم ہو تو بلا محرم سفر درست ہے اس سے زائد ہو تو بلا محرم جائز نہیں آج کل کے فساد زمانہ کی وجہ سے متاخرین احناف نے اسی پر فتویٰ دیا ہے اسی کو طحاویؒ نے خالفهم فی ذلك آخرون سے تعبیر کیا ہے۔دلائل یہ روایات ہیں۔

۳۴۲۱ :بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُسَافِرُ يَوْمًا فَمَا فَوْقَهُ إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ حُرْمَةٍ)

۳۴۲۱: ابوسعید نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایک دن یا اس سے زائد کا سفر بلا ذی رحم محرم کرے۔

۳۴۲۲ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ (فَمَا فَوْقَهُ)

۳۴۲۲: ابن ابی ذئب نے مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا البتہ ''فما فوقہ'' کے الفاظ نقل نہیں کئے۔

۳۴۲۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۴۲۳: مالک نے سعید مقبری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۴۲۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ .ح

۳۴۲۴: حسین بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا ان کو ابن ابی ذئب نے خبر دی۔

۳۴۲۵ : وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالُوْا : فَفِيْ تَوْقِيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ بِخِلَافِهٖ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : كُلُّ سَفَرٍ هُوَ دُوْنَ اللَّيْلَتَيْنِ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَهٗ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ لَيْلَتَيْنِ فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَهٗ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۳۴۲۵: ابن ابی ذئب نے مقبری عن ابیہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ایک دن کو متعین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم مدت کا حکم اس کے خلاف ہے۔ مگر دیگر علماء نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ دو راتوں سے کم مدت کا سفر عورت بغیر محرم کر سکتی ہے مگر دو راتوں سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر درست نہیں۔ ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: ان روایات میں ایک دن کی تعیین اس بات کو ثابت کرتی ہے اس سے کم سفر ہو تو پھر محرم کے بغیر سفر کر سکتی ہے۔

فریق رابع کا موقف و دلائل:

. ہر وہ سفر جس کی مقدار دو راتوں سے کم ہو اس کے لئے بلا محرم سفر درست ہے دو راتیں یا اس سے زائد سفر بلا محرم نہیں کر سکتی یہ حسن و قتادہ کا قول ہے ان کا تذکرہ خالفھم فی ذلك آخرون سے کیا ہے۔

۳۴۲۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ مَوْلٰى زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيْرَةَ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا مَعَ زَوْجٍ أَوْ ذِيْ مَحْرَمٍ) .

۳۴۲۶: قزعہ مولیٰ زیاد نے ابو سعید الخدریؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ کوئی عورت دو راتوں کی راہ اس وقت تک سفر مت کرے جب تک اس کے ساتھ اس کا خاوند نہ ہو یا ذی رحم محرم نہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الصید باب ۲۶' مسلم فی الحج ۴۱۹/۴۱۶۔

۳۴۲۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالُوْا : فَفِيْ تَوْقِيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ مَا هُوَ دُوْنَهُمَا بِخِلَافِ حُكْمِهِمَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : كُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ وَكُلُّ سَفَرٍ يَكُوْنُ دُوْنَ ذٰلِكَ فَلَهَا أَنْ تُسَافِرَ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۴۲۷: علی بن معبد نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے عبدالملک سے پس انہوں نے اسی طرح اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے دو کا وقت مقرر فرمایا اس سے یہ دلیل مل گئی کہ اس سے کم وقت کا سفر اور حکم رکھتا ہے۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ہر وہ سفر جو تین ایام یا اس سے زیادہ کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی اور اس سے کم مدت کا سفر وہ بلا محرم کر سکتی ہے اور انہوں نے اس روایت کو اپنا مستدل بنایا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات میں دو راتوں کی تعیین اس بات کی دلیل ہے کہ اس سے کم سفر ہو تو ذی رحم محرم کی حاجت نہیں اور اگر اتنا یا اس سے زیادہ ہو تو یہ جائز نہیں

فریق خامس کا موقف:

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کے ہاں تین دن رات سے کم کی مسافت کے لئے سفر میں محرم کی ضرورت نہیں اس سے زائد کے لئے لازم ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۴۲۸ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ)

۳۴۲۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن کا سفر بغیر محرم کے کرے۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاۃ باب ٤' مسلم فی الحج ٤١٣۔

۳۴۲۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۴۲۹: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے عبداللہ نے جناب

رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۴۳۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ أَبِیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (لَا یَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ مَسِیْرَةَ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ إِلَّا مَعَ رَجُلٍ یَحْرُمُ عَلَیْهَا نِكَاحُهٗ) .

۳۴۳۰: ابوصالح نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر کسی ایسے شخص کے بغیر کرے جس کا اس سے نکاح جائز نہیں۔

تخریج : مسلم فی الحج ۴۲۲۔

۳۴۳۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ عِیْسَی وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (لَا تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ابْنُهَا أَوْ أَخُوهَا أَوْ ذُو رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهَا) غَیْرَ أَنَّ ابْنَ نُمَیْرٍ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ (فَوْقَ ثَلَاثٍ)

۳۴۳۱: ابوصالح نے ابوسعید الخدریؓ سے روایت کی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی عورت تین دن کا سفر اپنے خاوند یا بیٹے یا بھائی یا ذی رحم محرم کے ساتھ کرے ابن نمیر نے کہا فوق ثلاث تین دن سے زائد۔

تخریج : مسلم فی الحج ۴۲۳، ابو داؤد فی المناسك باب ۲، ابن ماجه فی المناسك باب ۷۔

۳۴۳۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِیْ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ (سَفَرَ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ) .

۳۴۳۲: ابی نے اعمش سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی اور یہ الفاظ ہیں سفر ثلاثہ ایام۔ تین دن کا سفر۔

۳۴۳۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُوْسٰی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ أَبُوْ سَلْمَةَ قَالَ : ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا سُهَیْلٌ عَنْ أَبِیْهِ وَعَنِ الْمَقْبُرِیِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهٗ قَالَ (لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ إِلَّا مَعَ بَعْلٍ أَوْ ذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ) قَالُوْا : فَفِیْ تَوْقِیْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الثَّلَاثَ فِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّ حُكْمَ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِ بِخِلَافِ ذٰلِكَ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِیْفَةَ وَأَبُوْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی فَقَدْ اتَّفَقَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَحْرِیْمِ السَّفَرِ ثَلَاثَةَ أَیَّامٍ عَلَی الْمَرْأَةِ بِغَیْرِ ذِیْ مَحْرَمٍ وَاخْتَلَفَتْ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِ فَنَظَرْنَا فِیْ

ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا النَّهْيَ عَنِ السَّفَرِ بِلَا مَحْرَمٍ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا ثَابِتًا بِهٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا وَكَانَ تَوْقِيْتُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةَ السَّفَرِ دُوْنَ الثَّلَاثِ لَهَا بِغَيْرِ مَحْرَمٍ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانَ لِذِكْرِهِ الثَّلَاثَ مَعْنًى .وَنَهَى نَهْيًا مُطْلَقًا وَلَمْ يَتَكَلَّمْ بِكَلَامٍ يَكُوْنُ فَضْلًا وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ الثَّلَاثَ لِيُعْلَمَ أَنَّ مَا دُوْنَهَا بِخِلَافِهَا وَهٰكَذَا الْحَكِيْمُ يَتَكَلَّمُ بِمَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِهِ لِيُغْنِيَهُ عَنْ ذِكْرِ مَا يَدُلُّ كَلَامُهُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ بِالْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِهِ وَهٰذَا تَفَضُّلٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ إِذْ آتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ طَبْعِ غَيْرِهِ الْقُوَّةُ عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَا كُنَّا فِيْهِ فَلَمَّا ذَكَرَ الثَّلَاثَ وَثَبَتَ بِذِكْرِهِ إِيَّاهَا إِبَاحَةُ مَا هُوَ دُوْنَهَا ثُمَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ مَنْعِهَا مِنَ السَّفَرِ مِنْ دُوْنِ الثَّلَاثِ مِنَ الْيَوْمِ وَالْيَوْمَيْنِ وَالْبَرِيْدِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْ تِلْكَ الْآثَارِ وَمِنَ الْأَثَرِ الْمَرْوِيِّ فِي الثَّلَاثِ مَتٰى كَانَ بَعْدَ الَّذِيْ خَالَفَهُ نَسَخَهُ إِنْ كَانَ النَّهْيُ عَنْ سَفَرِ الْيَوْمِ بِلَا مَحْرَمٍ بَعْدَ النَّهْيِ عَنْ سَفَرِ الثَّلَاثِ بِلَا مَحْرَمٍ فَهُوَ نَاسِخٌ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَبَرُ الثَّلَاثِ هُوَ الْمُتَأَخِّرَ عَنْهُ فَهُوَ نَاسِخٌ لَهُ فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ أَحَدَ الْمَعَانِي الَّتِيْ دُوْنَ الثَّلَاثِ نَاسِخَةٌ لِلثَّلَاثِ أَوْ الثَّلَاثُ نَاسِخَةٌ لَهَا فَلَمْ يَخْلُ خَبَرُ الثَّلَاثِ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْمُتَقَدِّمَ أَوْ يَكُوْنَ هُوَ الْمُتَأَخِّرَ .فَإِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَقَدِّمَ فَقَدْ أَبَاحَ السَّفَرَ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ بِلَا مَحْرَمٍ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَهُ النَّهْيُ عَنْ سَفَرِ مَا هُوَ دُوْنَ الثَّلَاثِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ فَحَرَّمَ مَا حَرَّمَ الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ وَزَادَ عَلَيْهِ حُرْمَةً أُخْرٰى وَهُوَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الثَّلَاثِ فَوَجَبَ اسْتِعْمَالُ الثَّلَاثِ عَلٰى مَا أَوْجَبَهُ الْأَثَرُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهِ .وَإِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَأَخِّرَ وَغَيْرُهُ الْمُتَقَدِّمَ فَهُوَ نَاسِخٌ لِمَا تَقَدَّمَهُ وَالَّذِيْ تَقَدَّمَهُ غَيْرُ وَاجِبِ الْعَمَلِ بِهِ فَحَدِيْثُ الثَّلَاثِ وَاجِبٌ اسْتِعْمَالُهُ عَلَى الْأَحْوَالِ كُلِّهَا وَمَا خَالَفَهُ فَقَدْ يَجِبُ اسْتِعْمَالُهُ إِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَأَخِّرَ وَلَا يَجِبُ إِنْ كَانَ هُوَ الْمُتَقَدِّمَ فَالَّذِيْ قَدْ وَجَبَ عَلَيْنَا اسْتِعْمَالُهُ وَالْأَخْذُ بِهِ فِي الْوَجْهَيْنِ أَوْلٰى مِمَّا قَدْ يَجِبُ اسْتِعْمَالُهُ فِيْ حَالٍ وَتَرْكُهُ فِيْ حَالٍ وَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَ لَهَا أَنْ تَحُجَّ إِذَا كَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْحَجِّ مَسِيْرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ، فَإِذَا عَدِمَتِ الْمَحْرَمَ وَكَانَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ مَكَّةَ الْمَسَافَةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فَهِيَ غَيْرُ وَاجِدَةٍ لِلسَّبِيْلِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهَا الْحَجُّ بِوُجُوْدِهِ وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ (لَا بَأْسَ بِأَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ) وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۳۴۳۳: سہیل نے اپنے والد اور مقبری سے دونوں نے ابو ہریرہؓ اور ابو ہریرہؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوئی

عورت تین رات سے زیادہ سفر نہ کرے مگر کہ اس کے ساتھ اس کا خاوند یا ذی رحم محرم ہو۔ان علماء کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں تین دن کی تعیین فرمائی ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس سے کم کا حکم اس کے خلاف ہے۔حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔تو ان تمام آثار میں یہ بات بالاتفاق ثابت ہے کہ عورت کے لئے تین دن کا سفر بلامحرم تین دن سے کم میں اختلاف ہے ہم نے اس میں غور کر کے دیکھا کہ محرم کے بغیر تین دن یا اس سے زائد سفر کی ممانعت ان روایات سے ثابت ہے اور ان روایات میں تین دن کا تعین یہ ظاہر کرتا ہے۔کہ عورت تین دن سے کم مدت کا سفر بغیر محرم کے کر سکتی ہے اگر یہ بات نہ ہوتی تو تین دن کے تعین کا چنداں فائدہ نہ ہوتا ممانعت تو مطلق ہے اور آپ نے کوئی کلام نہیں فرمایا بلکہ صرف تین کا ذکر کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ اس سے کم مدت کا حکم اس کے خلاف ہے۔دانا آدمی کی گفتگو اسی طرح کی ہوتی ہے جو غیر پر بھی دلالت کرتی ہے اور جس پر اس کا کلام دلالت کرتا ہے تا کہ اس کے بیان کی ضرورت نہ رہے اور جو بات اس کے غیر پر دلالت نہیں کرتی اس کے ساتھ وہ کلام نہیں کرتا۔حالانکہ وہ اس بات پر قادر ہوتا ہے کہ ایسی گفتگو کرے جو اس کے غیر پر بھی دلالت کرے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے پیغمبر ﷺ پر احسان ہے کہ آپ کو جوامع کلم کا وصف خاص عنایت فرمایا جب کہ کسی دوسرے کی فطرت میں یہ قوت مطابقت نہیں۔ہم دوبارہ زیر بحث موضوع کی طرف آتے ہیں کہ جب آپ نے تین کا ذکر فرمایا تو اس سے کم مدت کے سفر کا جواز خود ثابت ہو گیا۔ پھر آپ سے ایک دن دو دن اور ایک برید سفر کی ممانعت بھی روایات میں آئی ہے۔ان تمام روایات میں اور تین دن کے متعلق روایت میں سے جو بعد میں ثابت ہوگی وہ ماقبل کم مدت کے لئے ناسخ ہوگی۔اگر بلامحرم عورت کے ایک دن سفر کی ممانعت تین دن سفر والی روایت سے مؤخر ہو تو وہ اس کے لئے ناسخ ہوگی اور تین دن والی روایت بعد والی ثابت ہو تو یہ ناسخ ہوگی۔اس سے ثابت ہوا کہ تین دن سے کم مدت کے سلسلہ میں جو کچھ روایات میں آیا ہے۔ان میں سے کوئی روایت تین دن کے لئے ناسخ نہ ہوگی اور تین دن والی ان کے لیے ناسخ ہوگی۔تین دنوں کے متعلق روایات ان دو باتوں سے خالی نہیں وہ مقدم ہوگی یا مؤخر۔اگر وہ مقدم ہو بلامحرم تین دن کا سفر جائز ہوگا پھر بلامحرم تین دن سے کم مدت کے سفر کے سلسلہ میں ممانعت وارد ہوئی ہے۔اس سے وہ کچھ حرام ہوا جو پہلی روایت سے حرام تھا اور مزید ایک حرمت بڑھ گئی اور وہ یہ مدت ہے جو اس کے اور تین دنوں کے درمیان ہے۔پس تین کا استعمال اس پر لازم ہوا جیسا کہ مذکورہ روایت اس کے وجوب کو ثابت کرتی ہے۔اور اگر وہ متاخر ہو اور اس کے علاوہ روایات مقدم ہو تو یہ ان مقدم روایات کی ناسخ ہوگی اور مقدم پر عمل لازم نہ ٹھہرے گا۔پس تین پر عمل تو بہر حال واجب ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ اگر متاخر ہے۔تو اس پر عمل لازم ہے۔مگر مقدم ہونے کی صورت میں اس پر عمل لازم نہیں۔تو وہ بات جس پر عمل کرنا اور اس کو اختیار کرنا دونوں صورتوں میں واجب ہے اور وہ اس سے اولیٰ ہے۔جس پر عمل کسی صورت میں واجب ہوتا ہے اور کسی صورت میں واجب نہیں ہوتا۔جو کچھ ہم نے

عرض کیا اس کے ثابت ہونے کی صورت میں اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کے مسکن اور مقام حج کے درمیان تین دن کا فاصلہ ہو تو محرم کے بغیر اس کو حج کرنا جائز نہیں اور اگر کہ مکرمہ اور اس کے مابین مذکورہ مسافت تو وہ راستہ کی طاقت رکھنے والوں میں شامل نہ ہوگی جس کے پائے جانے کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے۔ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ عورت کو بلا محرم سفر حج میں کچھ حرج نہیں ہے۔ انہوں نے دو روایات سے استدلال کیا ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: تین دن کو خاص طور پر ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تین سے کم کا حکم اس کے خلاف ہے ان تمام روایات میں تین کی تعیین کھلے طور پر موجود ہے جبکہ دیگر روایات جو اس سے کم مدت کو بیان کر رہی ہیں وہ مختلف ہیں۔

سابقہ روایات کا جواب: جن کو فریق اوّل' دوم' سوم' چہارم میں پیش کیا ہے ان تمام روایات میں غور سے معلوم ہوتا ہے کہ بغیر محرم کے جس سفر کی ممانعت ہے وہ تین دن یا اس سے زائد سفر سے متعلق ہیں۔

آپ ﷺ کا تین دن مقرر کرنا اس بات کو خود ثابت کر رہا ہے کہ تین دن رات سے کم مسافت وہ بغیر محرم کر سکتی ہے اگر اس بات کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر تین دن کی قید کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا پس اس قید کا تقاضہ یہی ہے کہ تین دن سے کم سفر کو بلا محرم مباح قرار دیا جائے اور تین دن اور اس سے زائد سفر کو ناجائز قرار دیا جائے۔

ممانعت مطلق ہے اور زائد سے متعلق کلام نہیں فرماتی لیکن تین کا ذکر اس لئے کر دیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ اس سے کم میں حکم اس کے خلاف ہے حکیم کا کلام اسی طرح ہوتا ہے کہ دوسری بات کے ذکر پر دلالت کرتے ہوئے اس کے تذکرے سے بے نیاز کر دیتی ہے اور وہ ایسی کلام نہیں کرتا جس میں دوسری چیزوں کے متعلق دلالت نہ ہو اور آپ کو ایسی کلام پر قدرت تھی جو دوسری بات پر دلالت کرنے والی ہو یہ آپ کا معجزہ ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم سے نوازا ہے جس کی کسی دوسرے میں طاقت نہیں۔

اب ہم اصل بات کی طرف لوٹتے ہیں کہ تین کا تذکرہ کر کے اس سے کم کا مباح ہونا ثابت کر دیا تو تین والی روایات کے تذکرہ نے اس کم والی روایات میں مذکورہ مدت کو منسوخ کر دیا مگر نسخ کے لئے تو مقدم و مؤخر کا معلوم ہونا ضروری ہے اگر تین سے کم مدت والی روایات کا زمانہ بعد کا ثابت ہو جائے تو وہ ناسخ بن جائیں گی اور اگر ثلاث والی روایات کا زمانہ بعد والا ثابت ہو جائے تو وہ ناسخ بن جائیں گے ان دونوں باتوں کو سامنے رکھ کر تین والی روایات کی دو صورتیں بنیں گی۔ مقدم ہو یا مؤخر۔

اگر مقدم مانیں تو تین دن سے کم مدت والا سفر بغیر محرم کے مباح ہو گیا پھر اس سے کم مدت کی ممانعت بغیر محرم کے ثابت ہوئی تو اس سے تین دن کا سفر بلا محرم حرام تھا اب اس پر حرمت میں اضافہ ہوا کہ تین کی بجائے دو کی حرمت رہ گئی تو تین کی حرمت تو اپنے مقام پر برقرار رہی۔ اور اگر تین کو زمانہ کے لحاظ سے متاخر مانیں اور دوسروں کو مقدم مانیں کہ اولاً ایک دن کی اباحت پھر دو دن کی کر دی گئی اور پھر اس کو بڑھا کر تین دن کر دیا گیا تو یہ تمام کی ناسخ بن جائے گی تو اس صورت میں بھی تین سے کم واجب العمل نہ رہیں۔

پس اس سے تین والی روایت ہر حال میں واجب العمل رہی اور دوسری روایات تین والی روایت سے متاخر ہوں تو واجب العمل رہیں اور اگر مقدم ہوں تو واجب العمل نہ رہیں اب ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم اس روایت کو لیں جو ہر صورت میں قابل استعمال ہے بجائے اس کے کہ ایسی روایت اختیار کریں جو بعض صورتوں میں قابل استعمال ہو اور بعض میں نہ ہو اب جب کہ ہم تین دن والی روایت کو ثابت کر چکے تو اس سے یہ دلیل میسر آ گئی کہ عورت کو اس وقت تک حج جائز نہیں جبکہ اس کا سفر بیت اللہ سے تین دن رات یا اس سے زائد ہو جب تک کہ اس کے ساتھ اس کا محرم نہ ہو اگر محرم نہ ہو اور فاصلہ تین دن رات کا ہو تو وہ ان لوگوں میں شمار ہوگی جو استطاعت نہیں رکھتے اور جب استطاعت ہوگی تو حج لازم ہوگا۔

فریق سادس کا مؤقف: ابن شہاب زہری وغیرہ کا ہے کہ بلا محرم شرعی عورت کو عام سفر اور سفر حج کی اجازت ہے بلکہ نیک مرد یا دیگر عورتوں کے ساتھ وہ سفر کر سکتی ہے۔ دلیل یہ ہے۔

۳۴۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْهَا تَقُوْلُ فِي الْمَرْأَةِ تَحُجُّ وَلَيْسَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ فَقَالَتْ : مَا لِكُلِّهِنَّ ذُوْ مَحْرَمٍ

۳۴۳۴: ابن شہاب نے عمرہ سے اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتی تھیں عورت اس وقت بھی حج کرے جبکہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو کیونکہ ہر عورت کو محرم میسر نہیں۔

۳۴۳۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُخْبِرَتْ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُفْتِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَا يَصْلُحُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ) " فَقَالَتْ (مَا لِكُلِّهِنَّ ذُوْ مَحْرَمٍ) فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ حُجَّةٌ عَلٰى كُلِّ مَنْ خَالَفَهَا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ الْحَجَّ لَمْ يَدْخُلْ فِي السَّفَرِ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ فِيْ تِلْكَ الْآثَارِ فَالْحُجَّةُ عَلٰى ذٰلِكَ الْقَائِلِ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ إِذْ يَقُوْلُ : خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ .فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : إِنِّيْ أَرَدْتُ أَنْ أَحُجَّ بِامْرَأَتِيْ وَقَدْ اكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا قَالَ أُحْجُجْ بِامْرَأَتِكَ) فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا لَا يَنْبَغِيْ لَهَا أَنْ تَحُجَّ إِلَّا بِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَمَا حَاجَتُهَا إِلَيْكَ لِأَنَّهَا تَخْرُجُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَنْتَ فَامْضِ لِوَجْهِكَ فِيْمَا اكْتُتِبْتَ" فَفِيْ تَرْكِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَهُ بِذٰلِكَ وَأَمْرِهِ أَنْ يَحُجَّ مَعَهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهَا لَا يَصْلُحُ لَهَا الْحَجُّ إِلَّا بِهِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : قَدْ رَوَيْتُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ (لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ) وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذَلِكَ قَدْ ذَكَرَ.

۳۴۳۵: ابن شہاب نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ ؓ سے نقل کیا کہ ابوسعید خدری ؓ فتویٰ دیتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کے لئے اس وقت تک سفر درست نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس پر عائشہ ؓ نے فرمایا ہر عورت کا تو محرم نہیں ہوتا۔ ان مستدلین کے خلاف دلیل وہ کثیر روایات ہیں جن کو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ حج کا سفر اس سفر میں شامل ہی نہیں جس کی بلا محرم ممانعت کی گئی ہے تو ان کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ حضرت ابن عباس ؓ کی وہ روایت جو اس باب کی ابتداء میں مذکور ہو چکی ہے وہ تمہارے جواب کے لئے کافی ہے کہ اس میں مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا عورت اپنے محرم ہی کے ساتھ سفر کرے۔ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ حضرت میں اپنی بیوی سمیت حج کرنا چاہتا ہوں اور فلاں غزوہ میں میرا نام درج کیا گیا ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ عورت کو اپنے محرم کے بغیر حج درست نہ تھا اگر یہ بات نہ ہوتی تو جناب رسول اللہ ﷺ اس کو فرما دیتے کہ اسے تو تیری ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ حج کرے گی تو اپنے مقررہ غزوہ کی طرف چلے جا۔ آپ کے غزوہ ترک کرانے اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کا حکم دینے میں دلیل یہ ہے کہ اس کو حج اپنی بیوی کے ساتھ ضروری ہے۔ (ممکن ہے پھر محرم میسر نہ ہو) ایک معترض کا کہنا یہ ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت تین دن کی مسافت پر محرم کے علاوہ سفر نہ کرے۔ مگر ان کا اپنا فتویٰ اس کے مخالف ہے ملاحظہ ذیل ہو۔

ج: حضرت عائشہ ؓ کا قول جب متواتر روایات مرفوعہ کے خلاف ہے تو اس کو ترک کر دیا جائے گا اور ان روایات کو لیا جائے گا نیز موقعہ قیاس کا نہیں پس نقل کو ترجیح حاصل ہوگی۔

سرسری اشکال:

ان روایات میں جس سفر کی ممانعت کی گئی ہے وہ عام سفر ہیں حج ان میں داخل نہیں وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔

ج: سفر حج کا اس سے مستثنیٰ کہنا درست نہیں ہم باب کی ابتداء میں روایات ابن عباس ؓ نقل کر آئے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر سوال کیا کہ میں اپنی بیوی کے ساتھ حج کر ارادہ رکھتا ہوں اور فلاں غزوہ میں میں نے اپنے آقا سے مکاتبت کر لی ہے تو کیا بدل کتابت کو جمع کرنا زیادہ ضروری ہے یا میں حج پر چلا جاؤں آپ نے فرمایا تم حج پر جاؤ۔

اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت کو بلا محرم حج درست نہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ اس کو فرماتے کہ تم ا ، ضرورت نہیں وہ مسلمانوں کے قافلہ کے ساتھ حج کرے آپ کا اسے اپنی بیوی کے ساتھ حج کا حکم دینا یہ اس بات کی کھلی

دلیل ہے کہ اس کا حج محرم کے بغیر نہ ہوگا۔

دوسرا اشکال:

تم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا عورت تین دن رات کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ حالانکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ اس کے خلاف منقول ہے۔ وہ ملاحظہ کرلیں۔

۳۴۳۶ : مَاحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمَوَالِيَاتُ لَهُ لَيْسَ مَعَهُنَّ ذُو مَحْرَمٍ قِيْلَ لَهُ : مَا هٰذَا بِخِلَافٍ لِمَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّا لَمْ نَرْوِ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيًا أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ سَفَرًا أَيَّ سَفَرٍ كَانَ إِلَّا بِمَحْرَمٍ وَلٰكِنَّا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ فَكَانَ ذٰلِكَ نَاهِيًا لَهَا عَنِ السَّفَرِ الَّذِيْ مِقْدَارُ مَسَافَتِهِ الثَّلَاثُ إِلَّا بِمَحْرَمٍ وَمُبِيْحًا لِمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهُ مَسَافَةً بِغَيْرِ مَحْرَمٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ السَّفَرُ الَّذِيْ كَانَ يُسَافِرُهُ مَعَهُ هٰؤُلَاءِ الْمَوَالِيَاتُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ هُوَ السَّفَرُ الَّذِيْ لَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَجَّ آخَرُوْنَ فِيْ إِبَاحَةِ السَّفَرِ لِلْمَرْأَةِ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ بِمَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُسَافِرُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ۔

۳۴۳۶ : نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی آزاد کردہ لونڈیوں کے ساتھ سفر کرتے تھے جبکہ ان کے ساتھ ان کا کوئی محرم نہ ہوتا تھا حالانکہ آزاد کردہ لونڈی تو غیر محرم کے حکم میں ہے۔ اس کے جواب میں ہم یہ عرض کریں گے کہ یہ روایت اس کے مخالف جو ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ سے ہم نے مطلق ممانعت نقل نہیں ہے کہ عورت کوئی سا سفر بھی بلامحرم نہ کرے بلکہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کی ہے کہ آپ نے عورت کو محرم کے علاوہ تین دن کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے تو اس میں محرم کے بغیر تین دن کی مسافت پر سفر کرنے کی ممانعت ہے اور اس سے کم مسافت کا سفر درست ہے۔ تو عین ممکن ہے کہ ان کے ساتھ محرم کے بغیر لونڈیوں کا سفر وہ سفر ہو جو جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کردہ ممانعت میں داخل نہیں۔ دوسرے علماء نے بلامحرم سفر کے مباح پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت پیش کی ہے کہ وہ بلامحرم سفر کرتی تھیں روایت ذیل میں ہے۔

ج: یہ روایت اس کے خلاف نہیں چونکہ جناب نبی اکرم ﷺ سے جو روایت نقل کی گئی ہے اس میں یہ مذکور نہیں کہ ہر تھوڑے زیادہ سفر کے لئے محرم لازم ہے بلکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ والی روایت میں تین دن رات کی ممانعت ہے اور اس سے کم سفر کے مباح ہونے میں کلام نہیں پس سفر جس کا تذکرہ آپ کی پیش کردہ روایت میں ہے وہ مباح سفر سے ہے پس دونوں میں تضاد نہیں۔

ایک اور اشکال:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر محرم عورت کو مطلقاً سفر درست ہے۔

ج: روایت یہ ہے۔

۳۴۳۷ : فَحَدَّثَنِیْ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِیِّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ حَکَّامٍ الرَّازِیِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ (هَلْ تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ بِغَیْرِ مَحْرَمٍ ؟) فَقَالَ : لَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِیْرَةَ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ فَصَاعِدًا إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ أَبُوْهَا أَوْ ذُوْ رَحِمٍ مِنْهَا قَالَ حُکَّامٌ : فَسَأَلْتُ الْعَرْزَمِیَّ فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ .

۳۴۳۷: یہ روایت حکام الرازی نے محمد بن مقاتل رازی سے نقل کی ہے کہ میں نے ابوحنیفہؒ سے پوچھا کہ کیا عورت بغیر محرم کے سفر کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین دن رات کا سفر عورت اپنے خاوند یا والد یا ذی رحم محرم کے ساتھ کرے حکام کہتے ہیں میں نے عرزمی سے سوال کیا تو اس نے کہا اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور یہ روایت نقل کر دی۔

۳۴۳۸ : حَدَّثَنِیْ عَطَاءٌ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا کَانَتْ تُسَافِرُ بِلَا مَحْرَمٍ قَالَ : فَأَتَیْتُ أَبَا حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ یَدْرِ الْعَرْزَمِیُّ مَا رَوٰی کَانَ النَّاسُ لِعَائِشَةَ مَحْرَمًا فَمَعَ أَیِّهِمْ سَافَرَتْ فَقَدْ سَافَرَتْ مَعَ مَحْرَمٍ وَلَیْسَ النَّاسُ لِغَیْرِهَا مِنَ النِّسَاءِ کَذٰلِكَ وَکُلُّ الَّذِیْ أَثْبَتْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ مَنْعِ الْمَرْأَةِ مِنَ السَّفَرِ مَسِیْرَةَ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ وَمِنْ إِبَاحَةِ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لَهَا مِنَ السَّفَرِ بِغَیْرِ مَحْرَمٍ وَمِنْ أَنَّ الْمَرْأَةَ لَا یَجِبُ عَلَیْهَا فَرْضُ الْحَجِّ إِلَّا بِوُجُوْدِهَا الْمَحْرَمَ مَعَ وُجُوْدِ سَائِرِ السَّبِیْلِ الَّذِیْ یَجِبُ بِوُجُوْدِهَا فَرْضُ الْحَجِّ .قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَأَبِیْ یُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۳۴۳۸: عطاء نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ وہ بغیر محرم کے سفر کرتی تھیں راوی کہتا ہے میں ابوحنیفہؒ کے پاس آیا اور ان کو اس کی اطلاع دی تو ابوحنیفہؒ نے فرمایا عرزمی کو اس روایت کا مفہوم سمجھ نہ آیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو سب کی ماں تھیں اور تمام لوگ ان کے محرم تھے تو ان میں سے جس کے ساتھ انہوں نے سفر کیا تو محرم کے ساتھ کیا دوسری عورتوں کا حکم ان جیسا نہیں۔ پس ان کے فعل سے استدلال باطل ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ ثابت کیا کہ

عورت تین دن کا سفر بلا محرم نہیں کر سکتی اور اس سے کم سفر بلا محرم بھی درست ہے۔اسی طرح عورت پر حج کی فرضیت کی شرط محرم کا وجود ہے اور یہ استطاعت سبیل میں شامل ہے جس کی وجہ سے اس پر حج فرض ہوتا ہے۔امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

حاصل روایات: اس باب میں تین دن یا اس سے زیادہ بلا محرم سفر کی ممانعت اور اس سے کم سفر کا بلا محرم جواز اور اگر حج کا سفر زیادہ ہو تو اس عورت پر حج لازم نہیں یہ سب ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔۷ شوال ۱۴۲۸ھ۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي يَنْبَغِي لِمَنْ أَرَادَ الْإِحْرَامَ أَنْ لَا يَتَجَاوَزَهَا

میقات احرام

خلاصۃ المرام: مواقیت یہ میقات کی جمع ہے۔احرام باندھنے کا وقت یا جگہ کو کہا جاتا ہے حج میں ارکان امام شافعیؒ کے ہاں احرام وقوف عرفات سعی صفا مروہ طواف وحلق۔مگر امام مالکؒ نے حلق کے بغیر چار ارکان بتلائے امام ابوحنیفہؒ کے ہاں احرام شرط اور سعی واجب ہے اور ارکان حج وقوف عرفات اور طواف زیارت ہیں۔میقات احادیث کی رو سے چھ ہیں۔

نمبر①: اہل مدینہ اور اس طرف سے آنے والے تبوک اردن ینبوع وغیرہ کے لوگوں کا میقات ذوالحلیفہ ہے۔

نمبر②: جبل قرن یہ عرفات سے طائف کی طرف پڑتا ہے ریاض اور خلیجی ممالک سے آنے والوں کا میقات ہے۔

نمبر③: جحفہ اس کو رابغ بھی کہا جاتا ہے یہ شام مصر الجزائر سوڈان افریقی ممالک کا میقات ہے۔براعظم یورپ کا میقات بھی یہی ہے۔

نمبر④: یلملم بحری راستہ سے جدہ جہاز جو پاکستان ہند برما بنگلہ دیش ملائشیا انڈونیشیاء آسٹریلیائی علاقوں اور اہل یمن کا میقات ہے۔

نمبر⑤: اہل مدین کا میقات وادی عقیق ہے۔

نمبر⑥: ذات عرق اس کے متعلق اختلاف ہے۔① امام شافعیؒ سفیان ابن سیرین کے ہاں اہل عراق وادی عقیق سے احرام باندھیں افضل یہی ہے ان کا میقات مقرر نہیں ہے مگر ② امام ابوحنیفہ مالک احمد اور جمہور فقہاء رحمہم اللہ ذات عرق کو متعین میقات مانتے ہیں۔یہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اس باب میں اسی سے متعلق بحث کی گئی ہے یہی چائنا خراسان ازبکستان روس وغیرہ ممالک کا میقات ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: اہل عراق وغیرہ کا میقات مقرر نہیں ان کو وادی عقیق سے احرام باندھنا افضل ہے البتہ وہ جس میقات سے گزریں ان کے لئے وہی میقات ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۴۳۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ) وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ قِيْلَ لَهُ : فَالْعِرَاقُ؟ قَالَ : لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ عِرَاقٌ۔

۳۴۳۹: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے یلملم اور یہ میں نے ان سے نہیں سنا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اہل عراق کے لئے تو انہوں نے فرمایا ان دنوں عراق (کا علاقہ اسلام میں) نہ تھا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۷، ۹، والصید باب۱۸، مسلم فی الحج ۱۱/۱۲، ابو داؤد فی المناسك باب۸، نسائی فی المناسك باب۱۹/۲۰، ۲۱/۲۲، دارمی فی المناسك باب۵، مسند احمد باب۱/۲۳۸، ۲/۴۶، ۵۸، ۸۱، ۱۸۱، ۱۰۷۔

۳۴۴۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ عَلَى أَنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ لَا وَقْتَ لَهُمْ فِي الْإِحْرَامِ كَوَقْتِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا : كَذٰلِكَ سَائِرُ الْأَحَادِيْثِ الْأُخَرُ الْمَرْوِيَّةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِ مَوَاقِيْتِ الْإِحْرَامِ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا لِلْعِرَاقِ ذِكْرٌ ثُمَّ ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۳۴۴۰: جریر بن عبدالحمید نے صدقہ بن یسار سے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اسی طرح بیان کرتے تھے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا کہنا ہے کہ اہل عراق کا کوئی میقات نہیں جیسا دیگر شہروں کے میقات مقرر ہیں اور انہوں نے دلیل میں اس روایت کو پیش کیا۔ اسی طرح دیگر احادیث جن میں مواقیت کا تذکرہ ان میں عراق کا کہیں تذکرہ نہیں پایا جاتا۔ پھر ذیل کی روایات ذکر کیں۔

۳۴۴۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ ثُمَّ قَالَ : فَهِيَ لَهُنَّ وَلِكُلِّ مَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُوْنَ الْمِيْقَاتِ فَمِنْ حَيْثُ يَشَاءُ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ)۔

۳۴۴۱: عبداللہ بن طاؤس نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کے لئے

یلملم مقرر فرمایا پھر فرمایا کہ یہ ہراس شخص کے لئے میقات ہیں جس کا ان پر گزر ہو جو آدمی میقات کے اندر کا رہنے والا ہو وہ جہاں سے چاہے احرام باندھے یہاں تک کہ اہل مکہ پر آئے یعنی حرم سے باہر تک۔

٣٤٤٢ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ : سَأَلْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْ امْرَأَةٍ حَاجَّةٍ مَرَّتْ بِالْمَدِينَةِ فَأَتَتْ (ذَا الْحُلَيْفَةِ) وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهَا يُجْزِئُهَا لَوْ تَقَدَّمَتْ إِلَى الْجُحْفَةِ فَأَحْرَمَتْ مِنْهَا فَقَالَ عَمْرٌو : نَعَمْ حَدَّثَنَا طَاوُسٌ وَلَا تَحْسَبَنَّ فِينَا أَحَدًا أَصْدَقَ لَهْجَةً مِنْ طَاوُسٍ قَالَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِهِ (فَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ) إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ قَالُوا فَكَذٰلِكَ أَهْلُ الْعِرَاقِ مَا أَتَوْا عَلَيْهِ مِنْ هٰذِهِ الْمَوَاقِيتِ فَهُوَ وَقْتٌ لَهُمْ وَمَا سِوَاهَا فَلَيْسَ بِوَقْتٍ لَهُمْ وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا

٣٤٤٢: جعفر بن برقان کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن دینار سے پوچھا کہ اس عورت کا کیا حکم ہے جو ذوالحلیفہ سے گزرے تو وہ حج کا احرام باندھے یا نہیں تو انہوں نے کہا اس کو گزر جانا چاہئے اگر وہ جحفہ سے گزرے تو وہاں سے احرام باندھ لے عمرو کہنے لگے ہمیں طاؤس نے بیان کیا اور طاؤس سے زیادہ سچی بات والا کوئی نہیں وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میقات مقرر فرمائے پھر اسی طرح روایت نقل کی البتہ انہوں نے فمن کان اھلہ سے لیکر آخر تک جملہ نقل نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ اہل عراق کا گزر ان مذکورہ مواقیت میں سے جس سے ہو تو وہی ان کی میقات ہوگی دوسری نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں یہ روایت بھی ذکر کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ٩۔

٣٤٤٣ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : "(يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)

٣٤٤٣: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے اہل شام جحفہ سے اور اہل نجد قرن سے احرام باندھیں عبداللہ کہتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

تخریج : بخاری فی الحج باب٨' مسلم فی الحج ١٣' ترمذی فی الحج باب١٧' نسائی فی المناسك باب١٧' ١٨/٢١' ابن ماجه فی المناسك باب١٣' مالك فی الموطا الحج باب٢٢' مسند احمد ١/٣٣٢' ٢/٤٨' ٥٥' ٦٥۔

۳۴۴۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ .ح .

۳۴۴۴:ابن مرزوق نے وہب سے انہوں نے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

۳۴۴۵ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ .ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : (وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ) .

۳۴۴۵: نافع نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن دینار سے سنا انہوں نے ابن عمر ؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اوراہل شام کے لئے جحفہ اوراہل نجد کے لئے قرن اوراہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمایا۔

تخریج : روایت نمبر ۳٤٤٠ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۳۴۴۶ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ مِيْقَاتُ أَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتُ عِرْقٍ وَقَّتَ ذٰلِكَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا وَقَّتَ سَائِرَ الْمَوَاقِيْتِ لِأَهْلِهَا وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۳۴۴۶: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا اہل عراق کا میقات نے ذات عرق ہے۔جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کواس کے لئے دیگر مواقیت کی طرح مقرر فرمایا' روایات ذیل ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل عراق کے لئے کوئی میقات مقرر نہیں جس میقات پران کا گزر ہوگا وہی ان کا میقات ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

اہل عراق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے میقات مقرر فرمایا ہے جس طرح دیگر میقات مقرر فرمائے ہیں اوروہ ذات عرق ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔

۳۴۴۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْقُطْرُبُلِّيُّ وَهِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ الْمَدَائِنِيُّ قَالَا : ثَنَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ)

۳۴۴۷: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام و مصر کے لئے جحفہ اور اہل عراق کے لئے ذات عرق اور اہل یمن کے لئے یلملم میقات مقرر فرمائے۔

تخریج : مسلم فی الحج باب ۱۶' ابو داؤد فی المناسك باب ۸۔

۳۴۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ : سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهٰى أُرَاهُ يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْآخَرُ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)

۳۴۴۸: ابوالزبیر نے جابرؓ سے روایت کی کہ انہوں نے سنا کہ احرام باندھنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں نے سنا پھر آخر تک روایت بیان کی میرا خیال ہے کہ اس سے مراد جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہے کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ اور دوسرے راستے سے جائیں تو جحفہ اور اہل عراق ذات طرق سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں۔

۳۴۴۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ).

۳۴۴۹: عطاء نے جابرؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل عراق کے لئے ذات عرق میقات مقرر کیا۔

۳۴۵۰ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ (رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْبَصْرَةِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْمَدَائِنِ الْعَقِيْقَ مَوْضِعٌ قُرْبَ ذَاتِ عِرْقٍ) فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ وَقْتِ أَهْلِ الْعِرَاقِ كَمَا ثَبَتَ مِنْ وَقْتِ مَنْ سِوَاهُمْ بِالْآثَارِ الَّتِي قَبْلَهَا .وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَوْقِيْتِهِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا ثُمَّ قَدْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ.

۳۴۵۰: ہلال بن زید کہتے ہیں کہ مجھے انس بن مالک نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل بصرہ کے لئے ذات عرق اور اہل مدائن کے لئے عقیق (یہ ذات عرق کے قریب جگہ ہے) کو میقات مقرر فرمایا۔ان روایات سے اہل عراق کے لئے بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی جانب سے میقات کا مقرر ہونا دیگر مواقیت کی طرح ثابت ہوگیا۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ جو جناب نبی اکرم ﷺ سے اہل عراق کیلئے مقررہ میقات کا ذکر فرما رہے ہیں اور آپ کے بعد وہ نقل کر رہے ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات سے اہل عراق کے لئے ذات عرق کا میقات ثابت ہوگیا جیسا کہ دیگر مواقیت ثابت ہیں۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ والی روایت: اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ خود ذات عرق کو اہل عراق کا میقات تسلیم کر رہے ہیں جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔

۳۴۵۱: مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ الطَّائِفِ قَرْنَ) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : وَقَالَ النَّاسُ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ ذَاتِ عِرْقٍ .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ قَالُوْا ذٰلِكَ وَلَا يُرِيْدُ ابْنُ عُمَرَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا أَهْلَ الْحُجَّةِ وَالْعِلْمِ بِالسُّنَّةِ وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنُوْا قَالُوْا ذٰلِكَ بِآرَائِهِمْ لِأَنَّ هٰذَا لَيْسَ مِمَّا يُقَالُ مِنْ جِهَةِ الرَّأْيِ وَلٰكِنَّهُمْ قَالُوْا بِمَا أَوْقَفَهُمْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَائِلٌ : وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ يَوْمَئِذٍ مَا وَقَّتَ وَالْعِرَاقُ إِنَّمَا كَانَتْ بَعْدَهُ؟ قِيْلَ لَهُ : كَمَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ مَا وَقَّتَ وَالشَّامُ إِنَّمَا فُتِحَتْ بَعْدَهُ فَإِنْ كَانَ يُرِيْدُ بِمَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ مَنْ كَانَ فِي النَّاحِيَةِ الَّتِي افْتُتِحَتْ حِيْنَئِذٍ مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَكَذٰلِكَ يُرِيْدُ بِمَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ مَنْ كَانَ فِي النَّاحِيَةِ الَّتِي افْتُتِحَتْ حِيْنَئِذٍ مِنْ قِبَلِ الْعِرَاقِ مِثْلَ جَبَلِ طَيِّءٍ وَنَوَاحِيْهَا .وَإِنْ كَانَ مَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الشَّامِ إِنَّمَا هُوَ لَمَّا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الشَّامَ سَتَكُوْنُ دَارَ إِسْلَامٍ فَكَذٰلِكَ مَا وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ إِنَّمَا هُوَ لَمَّا عَلِمَ بِالْوَحْيِ أَنَّ الْعِرَاقَ سَتَكُوْنُ دَارَ إِسْلَامٍ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ فِيْ زَكَوَاتِهِمْ مَعَ ذِكْرِهِ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الشَّامِ فِيْ زَكَوَاتِهِمْ

۳۴۵۱: میمون بن مہران نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ' اہل شام کے لئے جحفہ اور اہل یمن کے لئے یلملم اور اہل طائف کے لئے قرن کو میقات مقرر فرمایا۔ابن

عمر کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ اہل مشرق کے لئے ذات عرق ہے۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی مراد لوگوں سے یہاں اہل علم وتقویٰ ہیں اور یہ بات ممکن نہیں کہ انہوں نے یہ اپنی رائے سے کہی ہے۔ کیونکہ یہ اجتہادی چیزوں سے نہیں' بلکہ انہوں نے وہی بات کہی جس کی اطلاع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دی۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ نے اہل عراق کے لئے میقات مقرر کیا جب کہ عراق اس وقت تک اہل اسلام کے پاس نہ تھا۔ اس جواب یہ ہے کہ اہل شام کے لئے میقات مقرر فرمایا حالانکہ شام دور صدیقی میں فتح ہوا۔ اصل مقصد اہل شام کے میقات کا یہ تھا کہ جو اس جانب بسنے والے لوگ ہیں۔ اسی طرح عراق کے میقات سے جانب عراق مراد ہے۔ مثلاً طی کے پہاڑ اور ان کے اطراف اور اگر اہل شام کے لئے میقات کی تقرری وحی الٰہی سے ہوئی تو وحی سے یہ علم ہوا کہ عنقریب شام دارالاسلام ہوگا۔ پس اہل عراق کے میقات کا بھی یہی حال ہے کہ آپ کو وحی سے معلوم ہوا کہ عراق عنقریب اہل عراق اپنی زکوٰۃ میں وہ کچھ کریں گے جو اہل شام اپنی زکوٰۃ کے سلسلہ میں کریں گے۔ ذیل کی روایت ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ خود بتلا رہے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ اہل مشرق کے لئے ذات عرق ہے۔ الناس سے یہاں عام لوگ ہرگز مراد نہیں یہ توقیفی چیز ہے اور اہل علم ہی اس سے مراد ہیں تو وہ اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلانے پر موقوف ہے۔

ایک اعتراض:

یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عراق کے لئے میقات مقرر کر دیا حالانکہ اس وقت اہل عراق مسلمان ہی نہ تھے۔

[redacted]: اس وقت اہل شام بھی مسلمان نہ تھے جیسا ان کے لئے میقات مقرر کیا اسی طرح اہل عراق کے لئے میقات مقرر فرمایا ممالک کی وہ اطراف اہل جزیرۃ العرب کے لئے تو موجود تھیں تمام لوگ جزیرہ عرب کے میقات کے اندر تو نہیں رہتے تھے۔ اہل شام سے مراد شام والی جانب مراد ہے اور اہل عراق والی جانب کا کچھ علاقہ آپ کے زمانے میں فتح ہوا تھا مثلاً جبل طیی اور ان کے اطراف' اہل شام کے لئے میقات اس لئے اگر مقرر فرمایا کہ وہ عنقریب مسلمان ہوں گے تو اہل عراق کے لئے بھی ان کے مسلمان ہونے کی خوشخبری وحی سے مل چکی تھی اسی طرح زکوٰۃ کے سلسلہ میں بھی انہوں نے اسی طرح کرنا تھا جس طرح کہ اہل شام نے کرنا تھا۔ ان روایات کو ملاحظہ کریں۔

۳۴۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبُغْدَادِيُّ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ .ح.

۳۴۵۲: عبدالعزیز بغدادی نے احمد بن یونس سے روایت نقل کی ہے۔

۳۴۵۳: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْوُحَاظِيُّ .ح

۳۴۵۳: ابن ابی داؤد نے وحاظی سے روایت کی۔

۳۴۵۴: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالُوْا : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنَعَتِ الْعِرَاقُ قَفِيْزَهَا وَدِرْهَمَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ كَمَا بَدَأْتُمْ) " ثُمَّ يَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِيْ قِصَّةِ الْحَدِيْثِ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَ مَا سَيَفْعَلُهُ أَهْلُ الْعِرَاقِ مِنْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ عِرَاقٌ وَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ فِيْ أَهْلِ الشَّامِ وَأَهْلِ مِصْرَ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ الشَّامُ وَمِصْرُ لِمَا أَعْلَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَوْنِهِمَا مِنْ بَعْدِهٖ فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرَهُ مِنَ التَّوْقِيْتِ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ مَعَ ذِكْرِهِ التَّوْقِيْتَ لِغَيْرِهِمَ الْمَذْكُوْرِيْنَ هُوَ لِمَا أَخْبَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ بَعْدِهٖ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنْ تَثْبِيْتِ هٰذِهِ الْمَوَاقِيْتِ الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا لِأَهْلِ الْعِرَاقِ وَلِمَا ذَكَرْنَا مَعَهُمْ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۴۵۴: ابوصالح نے ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل عراق اپنے قفیز اور درہم کو روک لیں گے اہل شام اپنے مد اور دینار کو روک لیں گے اور اہل مصر اپنے اردب اور دینار کو روک لیں گے اور تم لوگ لوٹ جاؤ گے جیسا تمہاری ابتداء ہوئی اور تم لوٹ جاؤ گے جیسا تمہاری ابتداء ہوئی اور تم لوٹ جاؤ گے جیسے تمہاری ابتداء ہوئی پھر اس پر ابو ہریرہؓ کا گوشت وخون گواہ ہے وہ ایک دوسرے سے آگے بڑھیں گے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ تذکرہ فرمایا کہ عنقریب اہل عراق زکوٰۃ کا انکار کریں گے۔ حالانکہ اس وقت عراق مسلمانوں کے پاس نہ تھا اور اسی طرح اہل شام کے اور اہل مصر کے متعلق آپ نے ان کے مسلمانوں کے پاس ہونے سے پہلے خبر دی اس بناء پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلایا کہ یہ آپ کے بعد (آپ کی امت کے پاس) ہوں گے اور اہل عراق کے لئے آپ نے میقات کا دیگر مواقیت کے ساتھ ذکر فرمایا اور وہ اللہ تعالیٰ کے خبر دینے سے تھا کہ وہ عنقریب ہوگا۔ یہ اہل عراق کے لئے میقات کا ثبوت دیگر مواقیت سمیت یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے طرز عمل کے بارے میں وحی سے بتلایا کہ وہ زکوٰۃ کو روک لیں گے۔ حالانکہ اس وقت تک اہل عراق نہ تھے اسی طرح اہل شام مصر کا تذکرہ ان کے مسلمان ہونے سے پہلے فرمایا کیونکہ اُن کا حلقہ اسلام میں آنا آپ کو وحی سے بتلا دیا گیا تھا۔ بالکل میقات کا معاملہ اسی طرح ہے کہ وہ وحی الٰہی سے ان کے مسلمان ہونے سے پہلے بتلا دیا۔ ان مواقیت کا ثبوت اہل عراق سمیت جس کا ہم نے تذکرہ کیا یہ ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ

ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: اس باب میں بھی نظر کا دخل نہیں کیونکہ میقات کی تقرری وحی الٰہی سے ہوئی ہے ایک بھی روایت ثبوت مدعا کے لئے کافی جبکہ دوسری طرف انکار ہے روایت نہیں۔ اس زمانہ میں اہل عراق کا پیانہ جو قفیز تھا جس کی مقدار آٹھ مُد کے برابر تھی اور سکے کے طور پر درہم استعمال ہوتا تھا اہل شام کا پیانہ مُدئی کہلاتا تھا جو پندرہ مُد کے برابر تھا اور رائج الوقت سکہ دینار کہلاتا تھا اور اہل مصر کے پیانے کا نام اردب تھا جو چوبیس صاع کے برابر تھا اور سکے کو وہ بھی دینار کہتے تھے۔

میقات: احرام باندھنے کے مقامات۔ ان مقامات سے بلا احرام تجاوز کرنے والے پر دم لازم ہے اگر آگے دوسرا میقات ہے تب تو مکروہ تحریمی ہے احرام عظمت حرم کے لئے باندھا جاتا ہے۔

بَابُ الْإِهْلَالِ مِنْ أَيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ ؟

احرام کہاں سے باندھا جائے؟

خلاصۃ المرام: احرام میقات یا اس سے پہلے گھر سے باندھ لیا جائے بلا کراہت درست ہے اس کو امام ابوحنیفہؒ و شافعیؒ نے اختیار کیا مگر امام مالک کے ہاں میقات پر احرام افضل ہے اہل مدینہ کا میقات بالاتفاق ذوالحلیفہ ہے مگر اس میں کون سی جگہ افضل ہے امام عطاء و اوزاعی رحمہم اللہ جبل بیداء پر احرام باندھنے کو افضل گنتے ہیں۔

نمبر ۲: امام ابوحنیفہؒ و احمدؒ اور مالکؒ و شافعیؒ کے ہاں مسجد ذوالحلیفہ سے احرام افضل ہے۔

نمبر ۳: امام مالکؒ و شافعیؒ کا قول ثانی یہ ہے کہ اونٹنی پر سوار ہو کر احرام افضل ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل:

جبل بیداء سے احرام باندھنا افضل ہے جیسا کہ آپ نے سواری پر سوار ہو کر جبل بیداء پر چڑھ کر احرام باندھا۔ **ذهب قوم الی هذا** سے اس قول کی طرف اشارہ ہے۔

۳۴۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أُتِيَ بِرَاحِلَتِهٖ فَرَكِبَهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ) .

۳۴۵۵: ابو حسان نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ذوالحلیفہ میں نماز ادا فرمائی پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ بیداء مقام پر چڑھ گئی تو آپ نے تلبیہ کہا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۲۳، ۲٤، والجهاد باب۵۳، مسلم فی الحج ۲۰ / ۲۱، ابو داؤد فی المناسك باب۱٤ / ۲۱، نسائی فی المناسك باب۵٤ / ۵٦، دارمی فی المناسك باب۸۲، مالك فی الحج ۲۹ / ۳۳، مسند احمد ۱ / ۲٦۰، ۲ / ۱۸،

۔۳۲۰/۳

۳۴۵۶ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ رَكِبَ نَاقَتَهُ الْقَصْوَاءَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ) .

۳۴۵۶: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابرؓ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنی اونٹنی قصواء پر سوار ہوئے جب وہ بیداء پر چڑھ گئی تو آپ نے تلبیہ کہا۔

۳۴۵۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ هُوَ ابْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ سَمِعَهُ يُخْبِرُ عَنْ (إِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذِى الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَاسْتَحَبُّوا الْإِحْرَامَ مِنَ الْبَيْدَاءِ لِإِحْرَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ مِنْهَا لَا لِأَنَّهُ قَصَدَ أَنْ يَكُوْنَ إِحْرَامُهُ مِنْهَا خَاصَّةً لِفَضْلٍ فِي الْإِحْرَامِ مِنْهَا عَلَى الْإِحْرَامِ مِمَّا سِوَاهَا وَقَدْ رَأَيْنَاهُ فَعَلَ أَشْيَاءَ فِيْ حَجَّتِهِ فِيْ مَوَاضِعَ لَا لِفَضْلٍ قَصَدَهُ فِيْ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ مِمَّا يَفْضُلُ بِهِ غَيْرُهَا مِنْ سَائِرِ الْمَوَاضِعِ مِنْ ذٰلِكَ نُزُوْلُهُ بِالْمُحَصَّبِ مِنْ مِنًى فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ سُنَّةٌ وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى آخَرَ قَدْ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْهِ مَا هُوَ ؟ فَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۴۵۷: عطاء بن ابی رباح نے جابرؓ سے نقل کیا کہ وہ ذوالحلیفہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے تلبیہ کو بیان کر رہے تھے کہ جب آپ اونٹنی پر درست ہو کر بیٹھ گئے۔ حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مقام بیداء میں احرام باندھنے کو پسند کرتے ہیں کیونکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے وہیں سے احرام باندھا۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ عین ممکن ہے۔ کہ آپ نے احرام اس نیت سے نہ باندھا ہو کہ وہاں سے احرام باندھنا دوسرے مقامات سے زیادہ افضل ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج میں بعض مقامات پر بعض امور انجام دیے مگر ان کا مقصد یہ نہ تھا کہ وہ مقامات دوسرے مقامات سے افضل ہیں ان میں ایک منی کی وادی محصب میں اترنا بھی ہے۔ لوگوں نے اس کی حقیقت کے متعلق مختلف کلام کیا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مقام بیداء پر تلبیہ کہا ہے اس لئے وہاں سے احرام

کے لئے تلبیہ کہنا افضل ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل:

مسجد ذوالحلیفہ سے احرام افضل ہے نوافل پڑھنے کے فوراً بعد تلبیہ کہے۔ خالفهم فی ذلك سے اسی طرف اشارہ ہے۔

فریق اوّل کی دلیل کا جواب:

مقام بیداء پر تشریف لے جا کر آپ نے اگر احرام باندھا بھی ہے تو اس بنا پر نہیں کہ وہ احرام کی افضل جگہ ہے بلکہ اس کی مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ بلند مقام سے زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کے احرام اور تلبیہ کو دیکھ سکیں اس کی بہت سی نظیریں افعال حج میں ملتی ہیں مثلاً طواف زیارت کے لئے جب آپ منیٰ سے مکہ تشریف لائے تو آپ نے بطن محصب میں نزول اجلال فرمایا تا کہ طواف زیارت کے لئے سامان کو ہلکا کر لیا جائے۔ چنانچہ ابو رافع کو آپ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو انہوں نے بطن محصب میں لگا دیا چنانچہ آپ وہیں اتر پڑے تو جس طرح وادی محصب میں اترنا اس بناء پر نہیں تھا کہ یہاں اترنا مسنون ہے بلکہ دوسری مصلحت کی خاطر تھا بالکل اسی طرح مقام بیداء پر تلبیہ کی بھی اور مصلحت تھی نہ کہ افضلیت۔ جیسا کہ یہ روایات اس کو ثابت کرتی ہیں۔

۳۴۵۸ :مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلًا نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِلْخُرُوجِ وَلَمْ يَكُنْ عُرْوَةُ يُحَصِّبُ وَلَا أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) وَرُوِيَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّمَا أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضْرِبَ لَهُ الْخَيْمَةَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي بِمَكَانٍ بِعَيْنِهِ فَضَرَبْتُهَا بِالْمُحَصَّبِ.

۳۴۵۸: ہشام بن عروہ نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتی تھیں کہ یہ ایک اترنے کا ٹھکانہ تھا جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے اترے کیونکہ (طواف زیارت سے فراغت کے بعد منیٰ کی طرف) نکلنے کے لئے یہ آسان ترین راستہ ہے عروہ اور اسماء بنت ابی بکر بطن محصب میں نہ ٹھہرتے تھے۔ اور ابو رافع سے روایت ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ لگانے کا حکم دیا اور کسی مقام کو معین نہیں فرمایا۔ میں نے محصب میں خیمہ لگا دیا تو آپ وہیں فروکش ہو گئے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۱٤۸، مسلم فی الحج نمبر ۳۳۹۔

۳۴۵۹ :حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۳۴۵۹: صالح بن کیسان نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابو رافع سے روایت نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۳٤۲۔

۳۴۶۰ :مَا حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ یَعْنِیْ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ (إِنَّمَا کَانَتِ الْمُحَصَّبُ لِأَنَّ الْعَرَبَ کَانَتْ تَخَافُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَیَرْتَادُوْنَ فَیَخْرُجُوْنَ جَمِیْعًا فَجَرَی النَّاسُ عَلَیْهَا) .

۳۴۶۰: شعبہ مولیٰ ابن عباس ؓ روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس ؓ نے کہا کہ کہ مقام محصب کو اس لئے منتخب فرمایا گیا کیونکہ عرب کے بعض قبائل کو ایک دوسرے سے خطرہ تھا وہ رائد روانہ کرتے پھر اکٹھے ہو کر نکلتے۔لوگوں کی یہ عادت تھی۔

تخریج : مسلم فی الحج ۳٤۱۔

۳۴۶۱ :حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِی ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَی التَّوْأَمَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ غَیْرَ أَنَّهٗ قَالَ : " قَدْ کَانَتْ تَمِیْمٌ وَرَبِیْعَةُ یَخَافُ بَعْضُهَا بَعْضًا . "

۳۴۶۱: صالح مولی التوءمہ نے ابن عباس ؓ سے اسی طرح روایت نقل کی اور اس میں بھی ذکر کیا کہ بنو تمیم اور ربیعہ ایک دوسرے سے خطرہ محسوس کرتے تھے۔

۳۴۶۲ :حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (لَیْسَ الْمُحَصَّبُ بِشَیْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) فَلَمَّا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَصَّبَ وَلَمْ یَکُنْ ذٰلِكَ التَّحْصِیْبُ لِأَنَّهٗ سُنَّةٌ فَکَذٰلِكَ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ أَحْرَمَ حِیْنَ صَارَ عَلَی الْبَیْدَاءِ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ وَقَدْ أَنْکَرَ قَوْمٌ أَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ مِنَ الْبَیْدَاءِ وَقَالُوْا : مَا أَحْرَمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۳۴۶۲: عطاء نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ محصب میں اترنا کوئی ثواب کی چیز نہیں یہ اترنے کی جگہ ہے جہاں جناب رسول اللہ ﷺ نے نزول اجلال فرمایا۔جناب رسول اللہ ﷺ نے وادی محصب میں قیام فرمایا اور یہ قیام محصب اس کے سنت ہونے کی بناء پر نہ تھا۔پس اسی طرح جائز ہے کہ آپ نے بیداء میں پہنچ کر احرام باندھا ہو۔ دیگر جماعت علماء نے مقام بیداء کے احرام کا انکار کیا بلکہ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے مسجد کے پاس سے احرام باندھا اور حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے اسے روایت کیا ہے۔روایت ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: جب آپ کا محصب میں اترنا خود محصب کے اترنے کی سنیت کے لئے نہ تھا پس اسی طرح درست ہے کہ آپ نے

آپ ﷺ کے احرام باندھنے کے متعلق اختلاف کیا ہے بعض نے کہا مسجد سے باندھا بعض نے کہا جب اونٹنی پر سیدھے بیٹھ گئے اور وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور بعض نے کہا جب آپ مقام بیداء پر پہنچے اس وقت احرام باندھا تو ابن عباس ؓ فرمانے لگے آؤ میں تمہیں وجہ اختلاف کی نشاندہی کرتا ہوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے احرام باندھا جن لوگوں نے آپ کو اس وقت دیکھا انہوں نے اس کو بیان کر دیا۔ پھر جب آپ اونٹنی پر برابر بیٹھ گئے تو اس وقت تلبیہ کہا تو اس موقعہ پر جن لوگوں نے دیکھا انہوں نے پہلے آپ کا تلبیہ نہ سنا تھا تو انہوں نے بیان کر دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابھی احرام باندھا ہے پھر جب آپ بیداء پہاڑی پر چڑھے تو تلبیہ کہا اس وقت ان لوگوں نے دیکھا جنہوں نے پہلی دو مرتبہ نہ دیکھا تھا تو انہوں نے مقام بیداء سے احرام کی خبر دی درحقیقت آپ ﷺ کا احرام باندھنا وہ مسجد ہی سے تھا۔ تو حضرت ابن عباس ؓ نے وہ وجہ بیان کر دی جس سے ان میں اختلاف پیدا ہوا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کا احرام باندھنا جس سے حج کی ابتداء ہوتی ہے اور آدمی حج میں داخل ہو جاتا ہے وہ مسجد ہی سے تھا۔ اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں ہم اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں آدمی کے لئے مناسب یہ ہے کہ جب وہ احرام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز ادا کرے پھر ان کے بعد وہ احرام باندھے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا اور یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور حسن بن محمدؒ نے اس سلسلہ میں کچھ روایت کیا ہے جو ابن عباس ؓ سے مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۲۱۔

حاصل روایات: حضرت ابن عباس ؓ کی روایت میں یہ بتلا دیا گیا کہ اصل اختلاف کا سبب کیا تھا اور آپ نے احرام دراصل مسجد ہی سے باندھا تھا ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب آدمی احرام باندھے تو دو رکعت نماز ادا کرے پھر ان کے بعد تلبیہ کہے یہی مسنون طریق احرام ہے۔

یہی قول امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

تائیدی قول:

امام حسن بن محمد بن علیؒ نے ابن عباس ؓ جیسی بات کہی ہے۔

۳۴۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ أَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ يَقُوْلُ : (كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ وَقَدْ أَهَلَّ حِيْنَ جَاءَ الْبَيْدَاءَ) .

۳۴۷۳: حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن محمد بن علیؒ کو کہتے سنا یہ سب آپ نے کیا آپ نے اس وقت بھی تلبیہ کہا جب اونٹنی آپ کو لے کر اٹھ کھڑی ہوئی اور اس وقت بھی تلبیہ کہا جب آپ مقام بیداء پر بلند ہوئے۔

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّهُ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً) قَالَ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ .

۳۴۶۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ اس وقت تلبیہ کہتے جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بھی اسی پر تھا۔

۳۴۶۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : (بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتّٰى أَصْبَحَ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ)

۳۴۶۸: محمد بن منکدر نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں رات گزاری جب صبح ہوگئی اور آپ اپنی اونٹنی پر درست ہو کر بیٹھ گئے تو آپ نے تلبیہ کہا۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۲۱۔

۳۴۶۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْأَزْرَقُ قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .قَالُوْا : وَيَنْبَغِيْ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا تَنْبَعِثُ بِهِ نَاقَتُهُ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۳۴۶۹: ابن شہاب نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ اور انہوں نے کہا مناسب یہ ہے کہ یہ اس کے بعد ہو کہ آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر اٹھ کھڑی ہو اور انہوں نے مندرجہ روایات کو ذکر کیا ہے۔

۳۴۷۰ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ)

۳۴۷۰: عبید بن جریج نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبیہ کہتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی سیدھی کھڑی نہ ہو جاتی۔

۳۴۷۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ) فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ ؟

۳۳۷۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکاب میں پاؤں مبارک رکھا اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو ذوالحلیفہ سے آپ نے احرام باندھا۔ پس جب وہ اس سلسلہ میں مختلف ہیں تو اب ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ یہ اختلاف کس جگہ سے آیا ہے۔

اللغات: الغرز۔ اونٹنی کی رکاب۔ جو چمڑے یا بالوں کی رسی سے بنی ہو۔ انبعث۔ اٹھنا۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۷۔

مقام اختلاف کی تلاش:

اب ہم نے غور کیا تو تین باتیں سامنے آئیں ایک جماعت نے کہا مسجد ذوالحلیفہ سے آپ نے احرام باندھا۔

نمبر ②: اونٹنی پر پورے طور پر بیٹھ گئے تب احرام باندھا۔

نمبر ③: بیداء پہاڑی پر چڑھ کر احرام باندھا۔

اس سلسلے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان پڑھئے۔

۳۳۷۲ :فَإِذَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوْفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا إِمْلَاءً قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : كَيْفَ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ إِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ طَائِفَةٌ : أَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ : حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ. وَقَالَتْ طَائِفَةٌ : حِيْنَ عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ. فَقَالَ : سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِيْ مُصَلَّاهُ فَشَهِدَهُ قَوْمٌ فَأَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ أَهَلَّ فَشَهِدَهُ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوْهُ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى فَقَالُوْا : أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَأَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ فَشَهِدَهُ قَوْمٌ لَمْ يَشْهَدُوْهُ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فَقَالُوْا : أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعَةَ فَأَخْبَرُوْا بِذٰلِكَ وَإِنَّمَا كَانَ إِهْلَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُصَلَّاهُ) فَبَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْوَجْهَ الَّذِيْ مِنْهُ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ وَأَنَّ إِهْلَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي ابْتَدَأَ الْحَجَّ وَدَخَلَ بِهِ فِيْهِ كَانَ فِيْ مُصَلَّاهُ .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَيَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُحْرِمُ فِيْ دُبُرِهِمَا كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۳۳۷۲: خصیف نے سعید بن جبیر سے انہوں نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں نے

احرام اس وقت باندھا جبکہ بیداء پر چڑھے اس وجہ سے نہیں کہ وہ مسنون تھا۔

فریق ثانی کی مزید دلیل:

جناب رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ سے احرام باندھا۔ وقد انکر قوم سے انہی کی طرف اشارہ ہے۔ دلیل یہ روایت ہے۔

۳۴۶۳ : حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ مُوْسٰی ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِیْهِ أَنَّهٗ قَالَ (بَیْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِیْ تُكَذِّبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ) یَعْنِیْ مَسْجِدَ ذِی الْحُلَیْفَةِ.

۳۴۶۳: موسیٰ بن عقبہ نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ تمہارا یہ بیداء جس سے تم جناب رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولتے ہو جناب رسول اللہ ﷺ نے مسجد سے احرام باندھا ہے یعنی مسجد ذوالحلیفہ سے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۳' ابو داؤد فی المناسك باب ۲۱' ترمذی فی الحج باب ۸۔

۳۴۶۴ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنْ مُوْسٰی فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۴۶۴: مالک نے بتلایا کہ مجھے موسیٰ نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کیا۔

۳۴۶۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِیْبُ قَالَ : ثَنَا وُهَیْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوْسٰی فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالُوْا : وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ بَعْدَمَا رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ مَا

۳۴۶۵: وہیب بن خالد نے موسیٰ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ اور آپ نے یہ اس کے بعد کیا کہ جب آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو گئے اور اس کی دلیل مندرجہ روایات ہیں۔

فریق ثالث کا موقف: اونٹنی پر درست طور پر سوار ہو کر تلبیہ کہنا افضل ہے اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۴۶۶ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّیُّ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَیْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِیْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً).

۳۴۶۶: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس وقت تلبیہ کہا جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۸۔

۳۴۶۷ : حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

بَابُ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ هِيَ؟

تلبیہ کی کیفیت کیا ہوگی؟

خلاصۃ الزام: تلبیہ کو امام ابوحنیفہؒ نے شرط و فرض احرام قرار دیا اور امام مالک نے واجب کہا جبکہ شافعیؒ و احمدؒ نے سنت قرار دیا اور اہل ظواہر نے رکن حج قرار دیا ہے۔ ① الفاظ تلبیہ میں امام ابوحنیفہ شافعی و احمد رحمہم اللہ کے ہاں تعظیم باری کے الفاظ سے اضافہ درست ہے۔

نمبر ②: امام مالک وابو یوسف وطحاوی رحمہم اللہ ان منصوص الفاظ پر اضافے کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف:

تلبیہ کے الفاظ پر تعظیم باری تعالیٰ کے الفاظ سے اضافہ درست ہے اس قول کی نسبت امام طحاویؒ امام محمدؒ اور ثورؒ و اوزاعیؒ کی طرف درست مانتے ہیں۔

تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:

۳۳۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ) ۔

۳۳۷۴: عبدالرحمٰن بن یزید نے عبداللہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا "لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک"

تخریج : بخاری فی الحج باب۲۶' مسلم فی الحج نمبر۱۴۷' ۲۶۹' ۲۷۱' ابو داؤد فی المناسك باب۲۲' ترمذی فی الحج باب۹۷' نسائی فی المناسك باب۵۴' ۶۰' ابن ماجه فی المناسك باب۱۵' ۸۴' دارمی فی المناسك باب۱۳' ۱۵' مسند احمد ۳۰۲/۱' ۳۷۴' ۳/۲' ۷۶' ۱۹۱/۵' ۳۹۰/۶۔

۳۳۷۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (إِنِّي لَأَحْفَظُ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي) فَذَكَرَ ذٰلِكَ أَيْضًا

۳۳۷۵: ابوعطیہ کہتے ہیں کہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کس طرح تلبیہ کہتے پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا۔

۳۳۷۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَزَادَ (وَالْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ) .

۳۴۷۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ اسی طرح تھا۔ البتہ "والملک لاشریک لک" کا اضافہ ہے۔

۳۴۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : أَنَا أَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۳۴۷۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

۳۴۷۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمَدِيْنِيُّ قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَبّٰى فِيْ حَجَّتِهٖ كَذٰلِكَ أَيْضًا) .

۳۴۷۸: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابرؓ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج میں اسی طرح تلبیہ کہا۔

۳۴۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شَرْقِيُّ بْنُ قَطَامِيٍّ قَالَ : أَنَا أَبُوْ طَلْقٍ الْعَائِذِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ شُرَحْبِيْلَ بْنَ الْقَعْقَاعِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَعْدِ يْكَرِبَ يَقُوْلُ : لَقَدْ رَأَيْتُنَا مُنْذُ قَرِيْبٍ وَنَحْنُ إِذَا حَجَجْنَا نَقُوْلُ : لَبَّيْكَ تَعْظِيْمًا إِلَيْكَ عُذْرًا هٰذِيْ زَبِيْدُ قَدْ أَتَتْكَ قَسْرًا تَغْدُوْ بِهِمْ مُضَمَّرَاتٌ شَزْرًا يَقْطَعْنَ خَبْتًا وَجِبَالًا وَعْرًا قَدْ خَلَّفُوا الْأَنْدَادَ خِلْوًا صِفْرًا وَنَحْنُ الْيَوْمَ نَقُوْلُ كَمَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ : قُلْتُ كَيْفَ عَلَّمَكُمْ ؟ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ عَلٰى مِثْلِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .فَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا عَلٰى أَنَّهٗ هٰكَذَا يُلَبّٰى بِالْحَجِّ غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوْا : لَا بَأْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَزِيْدَ فِيْهَا مِنَ الذِّكْرِ لِلّٰهِ مَا أَحَبَّ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدٍ وَالثَّوْرِيِّ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ .

۳۴۷۹: ابوطلق عائذی کہتے ہیں کہ میں نے شرحبیل بن قعقاع سے کہتے سنا کہ میں نے عمرو بن معدیکرب کو کہتے سنا کہ زمانہ قریب (جاہلیت) میں جب ہم حج کرتے تو اس طرح کہتے۔ ①: ہم تیری عظمت کے لئے تیری دعوت بار بار قبول کرتے ہیں اور یہ قبیلہ زبید تیری بارگاہ میں مجبور ہو کر حاضر ہوا ہے۔ ②: ان کو پتلی کمر والے گھوڑے سختی کے ساتھ ان کو صبح سویرے لے کر چلے ہیں وہ گھوڑے ہلاکتوں اور دشوار گزار گھاٹیوں کو طے کرنے والے ہیں۔ ③: انہوں نے اپنے معبودوں کو بالکل خالی چھوڑ دیا ہے۔ اب ہم وہی کہتے ہیں جو ہمیں سکھایا گیا ہے۔ شرحبیل کہتے ہیں کہ میں نے کہا کس طرح تم کو سکھایا چنانچہ انہوں نے اس طرح بیان کیا جس طرح حدیث

میں آیا ہے مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ حج کا تلبیہ اسی طرح کہتے تھے۔البتہ بعض لوگوں نے کہا کہ آدمی کے لئے کچھ حرج نہیں کہ اس میں ذکر کے کچھ الفاظ کا اضافہ کرے جو اسے پسند ہوں یہ امام محمد ثوری اوزاعی رحمہم اللہ کا قول ہے اور انہوں نے مندرجہ روایت سے استدلال کیا۔

فریق اوّل کے موقف کی دلیل:

۳۴۸۰ : بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ .ح .وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلْمَةَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ : إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَهُ. وَقَالَ أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ) .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۳۴۸۰: عبداللہ بن فضل نے عبدالرحمن اعرج سے اور انہوں نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ وہ فرماتے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا۔ "لبیک الہ الحق لبیک" اور انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت ابن عمر ؓ سے بھی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : نسائی فی المناسك باب ٥٤' ابن ماجه فی المناسك باب ١٥۔

ابن عمر ؓ کی روایت:

۳۴۸۱ :مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ . ح . وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا أَيُّوْبُ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ قَالُوْا جَمِيْعًا عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَزِيْدُ فِي التَّلْبِيَةِ عَلَى التَّلْبِيَةِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ) قَالُوْا : فَلَا بَأْسَ أَنْ يُزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ مِثْلُ هٰذَا وَشِبْهِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُزَادَ فِي التَّلْبِيَةِ عَلٰى مَا قَدْ عَلَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ ثُمَّ فَعَلَهُ هُوَ فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ وَلَمْ يَقُلْ لِمَنْ عَلَّمَهُ وَهُوَ نَاقِصٌ عَنِ التَّلْبِيَةِ وَلَا قَالَ لَهُ (لَبِّ بِمَا شِئْتَ) مِمَّا هُوَ مِنْ جِنْسِ هٰذَا بَلْ عَلَّمَهُ كَمَا عَلَّمَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْعَلَ فِيْهَا مِمَّا سِوَى التَّكْبِيْرِ فَكَمَا لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَتَعَدّٰى فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهُ فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَتَعَدّٰى فِي التَّلْبِيَةِ شَيْئًا مِمَّا عَلَّمَهُ .وَقَدْ رُوِيَ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا عَنْ

سَعْدٍ

۳۳۸۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ بھی پڑھتے۔ لبیك لبیك لبیك سعدیك والخیر بیدیك' لبیك والرغباء الیك والعمل۔ وہ علماء کہتے ہیں کہ اس قسم کے الفاظ کو تلبیہ میں بڑھانے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ مگر دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جو تلبیہ سکھایا اس میں اضافہ مناسب نہیں ہے۔ ہم نے اسے حضرت عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا ہے۔ پھر آپ نے اس پر عمل بھی کیا جیسا دیگر روایات میں ہے اور آپ نے جس کو سکھایا تو اسے ناقص نہیں سکھایا اور نہ یہ فرمایا کہ اس کی قسم سے جو چاہو کہہ لو۔ بلکہ اس کو نماز کی تکبیر کی طرح سکھایا جس طرح وہاں تکبیر کے علاوہ عمل مناسب نہیں اسی طرح تلبیہ بھی سکھاتے ہوئے الفاظ پر اضافہ مناسب نہیں جیسا کہ وہاں تکبیر کے سکھاتے ہوئے الفاظ پر اضافہ مناسب نہیں اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مالك في الحج ۲۸' دارمي في المناسك باب ۱۳' نمبر ۳٤' مسند احمد ۷۷/۲۔

حاصل روایات: ان دونوں آثار صحابہ کرام سے ثابت ہوتا ہے کہ اس پر تعظیم کے الفاظ سے اضافہ درست ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور استدلال: تلبیہ میں اسی پر اکتفار کیا جائے گا جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا اور بتلایا جیسا کہ شروع باب کی روایات میں تلبیہ مذکور ہے۔

فریق اوّل کا جواب: بعض صحابہ کرام سے یہ روایات اگرچہ منقول ہیں مگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ سکھاتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ جس طرح چاہو تلبیہ پڑھ لو بلکہ نماز کی تکبیر اور التحیات کی طرح اس کو بھی اسی طرح سکھایا پس اس پر ذرا بھی اضافہ نہ کیا جائے گا بلکہ انہی الفاظ پر اکتفاء ہوگا۔

فریق ثانی کے لئے سعدؓ کا تائیدی ارشاد:

۳۳۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْهِ أَنَّهٗ سَمِعَ رَجُلًا یُلَبِّیْ یَقُوْلُ (لَبَّیْكَ ذَا الْمَعَارِجِ لَبَّیْكَ) قَالَ سَعْدٌ : مَا هٰكَذَا كُنَّا نُلَبِّیْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .فَهٰذَا سَعْدٌ قَدْ كَرِهَ الزِّیَادَةَ عَلٰی مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُمْ مِنَ التَّلْبِیَةِ فَبِهٰذَا نَأْخُذُ۔

۳۳۸۲: عبداللہ بن ابی سلمہ نے عامر بن سعد عن ابیہ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو تلبیہ کے یہ الفاظ کہتے سنا: لبیك ذاالمعارج لبیك' تو سعدؓ نے اس کو فرمایا ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس طرح

تلبیہ نہ کہتے تھے۔حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے سکھائے ہوئے تلبیہ پر اضافے کو ناپسند فرمایا۔ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

حاصل روایات: حضرت سعدؓ کا اس کی اس حرکت کو ناپسند کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس تلبیہ پر اضافہ درست نہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے۔ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاویؒ نے قول ثانی کو راجح قرار دیا اور یہ امام ابو یوسفؒ کا قول ہے اور احتیاط اسی میں ہے۔

بَابُ التَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت خوشبو کا حکم

خلاصۃ المرام: احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے میں تو کوئی اختلاف نہیں۔البتہ اختلاف اس میں ہے کہ ایسی خوشبو جس کا رنگ واثر باقی رہے وہ درست ہے یا نہیں امام مالک، عطاء رحمہم اللہ کے ہاں احرام کے وقت ایسی خوشبو کا استعمال جس کا رنگ بعد میں باقی رہے اس کا استعمال مکروہ ہے۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ اور ابن عباس وعبداللہ بن زبیر ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہم کے ہاں مطلقاً خوشبو لگانا درست ہے کچھ حرج نہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل: احرام کے وقت ایسی خوشبو جس کا رنگ چڑھ جائے یا تہہ جم جائے اس کا استعمال کرنا مکروہ ہے۔

دلیل:

۳۴۸۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ قَالَ : سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ وَهُوَ مُصْفِرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ أَحْرَمْتُ وَأَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ (انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتُ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ). فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَكَرِهُوْا بِهِ التَّطَيُّبَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَقَالُوْا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۳۴۸۳: عطاء نے صفوان بن یعلی بن امیہ سے انہوں نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اس وقت آیا جب آپ جعرانہ میں تھے اس نے اونی جبہ پہن رکھا تھا اور اس کی داڑھی اور سر پر زرد رنگ تھا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں احرام باندھنا چاہتا ہوں اور میری حالت آپ دیکھ رہے ہیں۔آپ نے فرمایا جبہ اتارو اور زردی کو دھو ڈالو اور جو حج میں کیا جاتا ہے وہی عمرہ میں کرو یعنی احرام باندھ کر طواف و سعی۔بعض علماء نے اس روایت کو اختیار کرتے ہوئے احرام کے وقت خوشبو کو مکروہ قرار دیا ہے اور انہوں نے

حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما کی روایات کو اختیار کرتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۷' مسلم فی الحج ۹/ ۱۰' نسائی فی المناسك باب ٤٤' مسند احمد ٤/ ٢٢٤۔

۳۴۸۴ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَجَدَ رِيْحَ طِيْبٍ وَهُوَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ : مِمَّنْ هٰذِهِ الرِّيْحُ الطَّيِّبَةُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ (مِنِّيْ) فَقَالَ عُمَرُ : مِنْكَ لَعَمْرِىْ مِنْكَ لَعَمْرِىْ .فَقَالَ مُعَاوِيَةُ (لَا تُعَجِّلْ عَلَيَّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا طَيَّبَتْنِيْ وَأَقْسَمَتْ عَلَيَّ) . فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : (وَأَنَا أُقْسِمُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ إِلَيْهَا فَتَغْسِلَهُ عِنْدَهَا فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَغَسَلَهُ فَلَحِقَ النَّاسَ بِالطَّرِيْقِ)

۳۴۸۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عمر بن خطابؓ نے ذوالحلیفہ میں خوشبو کی مہک محسوس کی آپ نے فرمایا یہ پاکیزہ خوشبو کدھر سے آ رہی ہے تو معاویہ کہنے لگے مجھ سے آ رہی ہے تو عمر کہنے لگے میری عمر کی قسم تجھ سے' تجھ سے۔تو معاویہ کہنے لگے۔اے امیر المؤمنینؓ! جلدی مت کرو۔ام حبیبہؓ ام المؤمنین نے مجھے خوشبو لگائی ہے اور مجھے قسم دی ہے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم ضرور واپس لوٹ کر انہی کے ہاں اس کو دھو کر آؤ جناب معاویہ ان کے پاس لوٹ کر گئے اور اس کو دھو کر پھر لوگوں سے راستہ میں آ ملے۔

۳۴۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۴۸۵: حجاج نے حماد سے انہوں نے ایوب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۴۸۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۳۴۸۶: مالک نے نافع سے انہوں نے اسلم سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۴۸۷ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ.

۳۴۸۷: نافع نے اسلم سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۴۸۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ فَرَأَى رَجُلًا يُرِيْدُ أَنْ يُحْرِمَ وَقَدْ دَهَنَ رَأْسَهٗ فَأَمَرَ بِهٖ فَغَسَلَ رَأْسَهٗ بِالطِّيْنِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَلَمْ يَرَوْا بِالتَّطَيُّبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ بَأْسًا .فَقَالُوْا :

أَمَّا حَدِيثُ يَعْلَى فَلَا حُجَّةَ فِيهِ لِمَنْ خَالَفَنَا وَذٰلِكَ أَنَّ الطِّيبَ الَّذِي كَانَ عَلَى ذٰلِكَ الرَّجُلِ إِنَّمَا كَانَ صُفْرَةً وَهُوَ خَلُوقٌ فَذٰلِكَ مَكْرُوهٌ لِلرَّجُلِ لَا لِلْإِحْرَامِ وَلٰكِنَّهُ لِأَنَّهُ مَكْرُوهٌ فِي نَفْسِهِ فِي حَالِ الْإِحْلَالِ وَفِي حَالِ الْإِحْرَامِ وَإِنَّمَا أُبِيحَ مِنَ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ مَا هُوَ حَلَالٌ فِي حَالِ الْإِحْلَالِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ يَعْلَى مَا بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ الَّذِي أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ بِغَسْلِهِ كَانَ خَلُوقًا.

۳۴۸۸: اعد بن ابراہیم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں عثمانؓ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھا انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ سر پر تیل لگائے ہوئے احرام باندھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ حضرت عثمان نے اس کو مٹی کے ساتھ سر دھونے کا حکم دیا (تاکہ چکناہٹ کے اثرات ختم ہو جائیں) اس نے مٹی سے اپنا سر دھویا۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے احرام کے وقت خوشبو میں کوئی حرج قرار نہیں دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت یعلی ؓ والی روایت میں قول اول کے قائلین کے حق میں کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس شخص نے تو زرد رنگ کی خلوق نامی خوشبو لگا رکھی تھی۔ اور وہ مرد کے لئے ویسے ہی حرام ہے۔ احرام کی وجہ سے ممنوع نہیں وہ مطلق طور پر مرد کے لئے ناجائز ہے خواہ حالت احرام ہو یا نہ۔ احرام کے وقت وہ خوشبو درست ہے جو غیر احرام کی حالت میں جائز ہو۔ حضرت یعلی ؓ کی روایت میں ہے کہ وہ خوشبو جس کو دھونے کا حکم دیا وہ خلوق تھی۔ جیسا ذیل کی روایات میں ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل و جوابات: احرام باندھتے وقت خوشبو لگانے میں کچھ قباحت نہیں ہے۔ احرام باندھنے کے بعد خوشبو حرام ہے۔

سابقہ موقف کا جواب: یعلی بن امیہ والی روایت میں جس خوشبو کا ذکر ہے وہ زرد رنگ کی خوشبو ہے جو عورتوں کے ساتھ خاص ہے مردوں کے لئے اس کا استعمال مکروہ ہے۔ اس کا نام خلوق ہے تو ممانعت اس کی وجہ سے فرمائی احرام کی وجہ سے نہ فرمائی۔ جب بلا احرام وہ درست نہیں تو احرام باندھتے وقت بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگی احرام کے وقت وہ خوشبو لگانا درست ہے جو بلا احرام لگائی جا سکتی ہے اور یعلی بن امیہ کی روایت میں یہ بات واضح ہوتی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۳۴۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَشَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَ الْجُبَّةَ وَيَمْسَحَ خَلُوقَهُ وَيَصْنَعَ فِي عُمْرَتِهِ مَا يَصْنَعُ فِي حَجَّتِهِ).

۳۴۸۹: عطاء نے یعلی بن منیہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ عمرے کا تلبیہ کہہ رہا ہے اور اس نے جبہ بھی پہن رکھا ہے اور کچھ خلوق بھی لگا رکھی ہے پس آپ نے اسے جبہ اتارنے اور خلوق کو

پونچھنے کا حکم فرمایا اور یہ حکم فرمایا وہ اپنے عمرہ میں اسی طرح کرے جیسا حج میں کرتے ہیں یعنی احرام وغیرہ باندھے جیسے حج میں باندھتے ہیں۔

تخریج : مسلم فی الحج ۷۔

۳۴۹۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۴۹۰: عطاء نے یعلیٰ بن منیہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۴۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (وَاغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الْخَلُوقِ أَوِ الصُّفْرَةِ).

۳۴۹۱: عطاء نے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ یہ الفاظ زائد ہیں اپنے سے زردی یا خلوق کا اثر دھوڈال۔

۳۴۹۲ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَمَنْصُورٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ (أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ وَعَلَيَّ جُبَّتِي هٰذِهِ وَعَلَى جُبَّتِهِ رَدْوَعٌ مِنْ خَلُوقٍ وَالنَّاسُ يَسْخَرُونَ مِنِّي فَأَطْرَقَ عَنْهُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اخْلَعْ عَنْكَ هٰذِهِ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ هٰذَا الزَّعْفَرَانَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ) فَبَيَّنَتْ لَنَا هٰذِهِ الْآثَارُ أَنَّ ذٰلِكَ الطِّيبَ الَّذِي أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَسْلِهِ كَانَ خَلُوقًا وَذٰلِكَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ فِي حَالِ الْإِحْلَالِ وَحَالِ الْإِحْرَامِ فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِأَمْرِهِ إِيَّاهُ بِغَسْلِهِ لَمَّا كَانَ مِنْ نَهْيِهِ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ لَا لِأَنَّهُ طِيبٌ تَطَيَّبَ بِهِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ ثُمَّ حَرَّمَهُ عَلَيْهِ الْإِحْرَامُ. فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَهْيِهِ الرِّجَالَ عَنِ التَّزَعْفُرِ.

۳۴۹۲: عطاء نے یعلیٰ بن امیہ سے نقل کیا کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ! میں نے احرام باندھنا ہے اور میں نے یہ جبہ پہن رکھا ہے اور میرا جبہ زعفران سے لت پت ہے اور لوگ مجھ سے تمسخر کرتے ہیں آپ نے اس سے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکایا پھر فرمایا اپنے جبہ کو اتار دو اور اپنے سے یہ زعفران دھوڈالو اور اپنے عمرہ میں وہی کچھ کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو (یعنی احرام طواف' سعی) ہمیں ان آثار

نے واضح کر دیا کہ وہ خوشبو جس کو دھونے کا حکم فرمایا وہ خلوق تھی ۔ یہ خوشبو تو احرام اور غیر احرام ہر دو حالت میں ممنوع ہے۔ تو یہ عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کو دھونے کا حکم اس لئے دیا ہو کہ مرد کو زعفران لگانے کی ممانعت فرمائی ہے۔ اس بناء پر نہیں کہ یہ وہ خوشبو تھی جو احرام سے پہلے لگائی جاتی ہے پھر احرام نے اس کو نا جائز بنا دیا۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے مردوں کو لگانے سے اس طرح منع فرمایا جیسا مندرجہ روایات میں ہے۔

اللغات: ردعه۔ زعفران میں لت پت ہونا۔

تخریج : بخاری فی العمره باب ۱۰، مسند احمد ۲۲۴/٤، مسلم فی الحج ٦، ابو داؤد فی المناسك باب ۳۰، نسائی فی الحج باب ٥٠۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوا کہ جس خوشبو کو جناب رسول اللہ ﷺ نے دھونے کا حکم دیا وہ خلوق تھی اور خلوق کو احرام کے بغیر بھی استعمال کرنا جائز نہیں احرام میں کیونکر جائز ہوتا۔

دوسرا جواب: آپ ﷺ نے اس کو دھونے کا اس لئے حکم فرمایا کیونکہ آپ نے مردوں کو زعفران کا رنگ لگانے سے منع فرمایا ہے اس وجہ سے نہیں کہ وہ خوشبو ہے جس کو بطور خوشبو استعمال کریں تو بلا احرام جائز ہے بلکہ مردوں کو اس کا استعمال بلا احرام بھی درست نہیں پس دھونے کا حکم زعفرانی رنگ میں لت پت ہونے کی وجہ سے تھا اس وجہ سے نہیں کہ وہ خوشبو ہے جس کا احرام کے وقت لگانا درست نہ ہو مندرجہ ذیل روایات مرد کے لئے زعفران میں لت پت ہونے کا ثبوت ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

ممانعت تزعفر کی روایات:

۳۴۹۳ : فَإِنَّ ابْنَ أَبِي دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ)

۳۴۹۳: عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد اپنے آپ کو زعفران کے رنگ میں رنگ لے۔

۳۴۹۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ).

۳۴۹۴: عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفران میں لت پت ہونے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ۳۳، مسلم فی اللباس ۷۷، ابو داؤد فی الترجل باب ۸، ترمذی فی الادب باب ٥١، نسائی فی الزینه باب ۷۳۔

۳۴۹۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۴۹۵: حجاج نے حماد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۴۹۶ :حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ (أُرَاهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : (نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ)

۳۴۹۶: عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو زعفران میں لت پت ہونے سے منع فرمایا۔

۳۴۹۷ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ عَنِ التَّزَعْفُرِ)

۳۴۹۷: عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران میں لت پت ہونے سے منع فرمایا۔

۳۴۹۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَا : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ) قَالَ عَلِيٌّ : فِيمَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ خَاصَّةً ثُمَّ لَقِيتُ إِسْمَاعِيلَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ وَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا بِهِ عَنْهُ فَقَالَ لِي : لَيْسَ هٰكَذَا حَدَّثْتُهُ إِنَّمَا حَدَّثْتُهُ (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ) قَالَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ : أَرَادَ بِذٰلِكَ أَنَّ النَّهْيَ الَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ وَقَعَ عَلَى الرِّجَالِ خَاصَّةً دُونَ النِّسَاءِ .

۳۴۹۸: عبدالعزیز بن صہیب نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران میں لت پت سے منع فرمایا۔ علی بن جعد کہتے ہیں جیسا کہ ابن ابی عمران نے خاص طور پر ذکر کیا ہے کہ پھر میں اسماعیل بن ابراہیم سے ملا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا اور میں نے ان کو بتلایا کہ شعبہ نے ہمیں اس طرح بیان کیا ہے۔ تو وہ مجھے کہنے لگے میں نے تو ان کو اس طرح بیان نہیں کیا میں نے ان کو اس طرح بیان کیا: ان رسول اللہ نہیان یتزعفر الرجل" ابن ابی عمران کہنے لگے اسماعیل کی مراد یہ تھی کہ میں نے جو روایت نقل کی تھی اس کا مفہوم یہ تھا کہ زعفران میں لت پت ہونے کی ممانعت مردوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ عورتوں سے اس کا تعلق نہیں جیسا کہ پہلی روایت کے عموم سے ممانعت کا ثبوت جنب کے لئے ہو رہا ہے۔

۳۴۹۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءٍ

بْنِ السَّائِبِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ (عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ : إِنَّكَ امْرَأَةٌ ؟ فَقَالَ : لَا قَالَ : اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ)

۳۴۹۹: ابوحفص بن عمرو نے یعلی سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے میرا گزر ہوا اور میں نے خلوق لگا رکھی تھی۔ آپ نے فرمایا کیا تو عورت ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تو آپ نے فرمایا جا کر خلوق کو دھو ڈالو۔

تخریج : ترمذی فی الادب باب ۵۱' نسائی فی الزینه باب ۳٤۔

مگر اس میں الفاظ یہ ہیں "ان النبی ﷺ ابصر رجلا متخلقا فقال اذهب فاغسله"

۳۵۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ح .

۳۵۰۰: ابوبکر نے ابو عامر سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۰۱ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ عَنْ يَعْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .هٰكَذَا قَالَ أَبُوْ بَكْرَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ وَقَالَ عَلِيٌّ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبَا عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ الثَّقَفِيَّ .

۳۵۰۱: شعبہ نے عطاء بن سائب سے انہوں نے ثقیف کے ایک آدمی سے اس نے یعلی بن امیہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ابوبکرہ نے اپنی روایت میں اسی طرح کہا ہے۔ اور علی بن جعد نے عطاء بن سائب سے اپنی روایت کو ابوحفص بن عمرو سے نقل کیا ہے اور ابوعمرو بن حفص ثقفی ہے۔ (دوسرا نسخہ اوابا عمرو بن حفص کا ہے)

۳۵۰۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَوْ مَطَرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ أَلَا وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ)

۳۵۰۲: سعید نے قتادہ یا مطر سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار! مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں خوشبو ہو مگر رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو مہک نہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الترجل باب ۸۔

۳۵۰۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ : ثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

۳۵۰۳: حمید نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۰۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمِ الْعَلَوِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : (جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ صُفْرَةٌ فَلَمَّا قَامَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمَرْتُمْ هٰذَا يَدَعُ هٰذِهِ الصُّفْرَةَ) قَالَ : (وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَاجِهُ الرَّجُلَ لِشَيْءٍ فِي وَجْهِهِ)

۳۵۰۴: سالم علوی نے انس بن مالکؓ سے کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس پر زردی کا نشان تھا جب وہ اٹھ کر چل دیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم اس آدمی کو کہتے کہ یہ اس زردی کو چھوڑ دیتا تو مناسب تھا راوی کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ (حیاء کی وجہ سے) اس آدمی کو آمنے سامنے کچھ نہ فرماتے۔

۳۵۰۵ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدَّيْهِ قَالَا : سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ رَجُلٍ وَفِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ)..

۳۵۰۵: ربیع بن انس نے اپنے دونوں دادوں سے بیان کیا دونوں نے ابوموسیٰؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آدمی کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کے جسم پر خلوق کا کچھ بھی اثر ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الترجل باب۸' مسند احمد ۴۰۳/۴۔

۳۵۰۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ وَأَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ : اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ فَذَهَبْتُ فَأَخَذْتُ شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُ بِهِ وَضَرَهُ). فَنَهٰى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا عَنِ التَّزَعْفُرِ فَإِنَّمَا أَمَرَ الرَّجُلَ الَّذِي أَمَرَهُ بِغَسْلِ طِيبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فِي حَدِيثِ يَعْلٰى لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مِنْ طِيبِ الرِّجَالِ وَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى حُكْمِ مَنْ أَرَادَ الْإِحْرَامَ هَلْ لَهُ أَنْ يَتَطَيَّبَ بِطِيبٍ يَبْقَى عَلَيْهِ بَعْدَ الْإِحْرَامِ أَمْ لَا ؟ وَأَمَّا مَا رَوَوْهُ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي ذٰلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُمَا فِي ذٰلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۳۵۰۶: اسحٰق بن سوید نے ام حبیبہؓ سے اس شخص کے متعلق نقل کیا ہے جو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک غرض سے اس حالت میں آیا کہ خلوق لگائے ہوئے تھا آپ نے اسے فرمایا جاؤ اور اسے دھوؤ۔ چنانچہ وہ گیا اور

اسے دھو کر واپس آیا تو آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے دھو ڈالو۔ وہ گیا اور اس کی چکناہٹ اور میل کچیل کا پیچھا کرنے لگا۔ ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو زعفران کے لگانے کی ممانعت فرمائی حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق آپ نے ایک آدمی کو خوشبو دھونے کا حکم فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مردوں کی خوشبو نہ تھی۔ ان کی اس روایت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ جو شخص احرام باندھنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ اس قسم کی خوشبو جس کا اثر باقی رہ سکتا ہے لگا سکتا ہے یا نہیں۔ رہی وہ روایات جن کو انہوں نے حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں ان سے اختلاف کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الترجل باب ۸۔

حاصل روایات: ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے زعفران میں مرد کو لت پت ہونے سے منع فرمایا اور یعلی والی روایت میں ممانعت کی وجہ مردوں کے لئے اس کے استعمال کا درست نہ ہونا ہے یہ وجہ نہیں کہ احرام باندھتے ہوئے احرام میں لگا سکتا ہے یا نہیں لگا سکتا خواہ اس کا اثر اس کے بعد باقی رہنے والا ہو یا نہ رہنے والا ہو پس یعلی والی روایت فریق اول کا مستدل بننے کے مناسب نہیں ہے اب روایات عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی روایات تو وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف ہیں جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

۳۵۰۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ : انْطَلَقْتُ حَاجًّا فَرَافَقَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ قَالَ : (اغْسِلُوْا رُءُ وْسَكُمْ بِهٰذَا الْخِطْمِيِّ الْأَبْيَضِ وَلَا يَمَسَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ غَيْرَهُ) فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .فَقَدِمْتُ مَكَّةَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَأَمَّا ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ : " مَا أُحِبُّهُ " .وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَأُضَمِّخُ بِهٖ رَأْسِيْ ثُمَّ أُحِبُّ بَقَاءَ هُ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ خَالَفَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَابْنَ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَتِهٖ.

۳۵۰۷: عیینہ بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں حج کو گیا میرے ساتھ عثمان بن ابی العاص تھے جب احرام کا وقت آیا تو وہ کہنے لگے تم لوگ اپنے سروں کو سفید خطمی سے دھو لو اور اس کے علاوہ تم کسی چیز کو مت چھونا۔ مجھے اس کے متعلق اشکال ہوا چنانچہ میں مکہ پہنچا تو میں نے ابن عمر ابن عباس رضی اللہ عنہم سے پوچھا ابن عمر کا جواب یہ تھا کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا باقی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں تو اس کو خوب سر پر ملوں گا پھر میں چاہوں گا کہ یہ میرے سر پر باقی رہے۔ تو یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت عمرؓ عثمان اور ابن عمر اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی ہے اور اس سلسلہ میں جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کی اباحت و جواز پر روایات وارد ہیں۔

حاصل روایات: اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابن عمر، عمر، عثمان، عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم کی مخالفت کی ہے اوران کی یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کے موافق ہے۔

روایات ملاحظہ ہوں۔

۳۵۰۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ يَعْنِىْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَأَنِّىْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ)

۳۵۰۸: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ گویا میں اس وقت بھی اس منظر کو دیکھ رہی ہوں کہ آپ نے احرام باندھا ہوا ہے اور خوشبو کی چمک ابھی تک آپ کی مانگ میں دکھائی دے رہی ہے۔ (جو احرام باندھنے سے پہلے لگائی تھی)

تخریج : بخاری فی الغسل باب۱۹، والحج باب۱۸، واللباس باب۷۰ مسلم فی الحج ۳۹/۴۰، ۴۱/۴۲، ۴۳، ابو داؤد فی المناسک باب۱۰، نسائی فی المناسک باب۴۱/۴۲، ابن ماجه فی المناسک باب۱۸، مسند احمد ۴۱/۶، ۱۰۹/۲۵۰، ۲۰۹/۲۵۴، ۲۲۴/۲۲۰، ۲۵۴/۲۶۴، ۲۶۷/۲۸۰۔

۳۵۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ.

۳۵۰۹: عبداللہ بن رجاء نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۱۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَأَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَا : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۵۱۰: ہشام بن ابوعبداللہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۱۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَمَّادٍ وَعَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۵۱۱: حماد نے عطاء بن سائب سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۱۲ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِىُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْهَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۵۱۲: عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۱۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِىْ إِسْحَاقَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا تَجِدُ مِنَ الطِّيْبِ قَالَتْ : حَتّٰى إِنِّيْ لَأَرٰى وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ)

۳۵۱۳: عبدالرحمٰن بن اسود نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عمدہ ترین قسم کی خوشبو لگایا کرتی تھی یہاں تک کہ میں خوشبو کی چمک آپ کی مانگ اور داڑھی کے بالوں میں نمایاں پاتی۔

۳۵۱۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَ : أَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهٖ).

۳۵۱۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے کے وقت غالیہ نامی عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔

۳۵۱۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَخِيْهِ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهٖ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ.

۳۵۱۵: عروہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہاں کی عمدہ ترین خوشبو لگایا کرتی تھی۔

تخریج : مسلم فی الحج ۳۷' مسند احمد ۱۳/٦' ۱٦٢' ۲۰۷' ۲۰۹' ۲٤٥' ۲٥٤' ۲٥٨۔

۳۵۱۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ لِإِحْرَامِهٖ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ).

۳۵۱۶: قاسم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے پہلے خود خوشبو اپنے ہاتھ سے لگائی۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۸' مسلم فی الحج ۳۲/۵۳۔

۳۵۱۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهٗ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ أَحْرَمَ) قَالَ

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ : وَحَدَّثَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .

۳۵۱۷: قاسم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ وہ فرماتی تھیں جب آپ نے احرام باندھا تو میں نے خود آپ کو خوشبو لگائی۔ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ابوبکر بن حزم سے عمرہ نے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو بیان فرمایا ہے۔

۳۵۱۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۵۱۸: قاسم نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .

۳۵۱۹: شعبہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۲۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا أَفْلَحُ هُوَ ابْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۵۲۰: قاسم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۲۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۵۲۱: عبدالرحمن بن القاسم نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهٖ وَلِحِلِّهٖ) .

۳۵۲۲: قاسم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کی تیاری کے موقعہ پر احرام سے فراغت کے وقت خوشبو لگائی۔

تخریج : مسلم فی الحج ۳۱۔

۳۵۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَتْ : بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ إِحْلَالِهِ وَقَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ) .

٣٥٢٣: عروہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ میں نے ان سے دریافت کیا تم نے کس چیز سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی تو فرمانے لگیں! آپ کو احرام باندھنے سے پہلے اور احرام سے فراغت کے بعد عمدہ قسم کی خوشبو لگائی۔

٣٥٢٤ : حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَرَمِهِ وَلِحِلِّهِ)

٣٥٢٤: عطاء نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد خود خوشبو لگائی۔

٣٥٢٥ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : (قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَتِهِ الطِّيْبَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَأَنَّهُ قَدْ كَانَ يَبْقٰى فِيْ مَفَارِقِهِ بَعْدَ الْإِحْرَامِ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِمَّا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٣٥٢٥: عطاء نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگایا کرتی تھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر روایات سے احرام کے وقت میں خوشبو کے لگانے کا جواز و اباحت ثابت ہو رہی ہے اور احرام کے باندھنے کے بعد بھی آپ کی چوٹی پر باقی رہتی تھی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی یہی بات مروی ہے جیسا کہ ہم نے اس باب میں روایت کیا ہے اور دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس سلسلہ میں روایات آئی ہیں۔

حاصل روایات: ان کثیر روایات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگائی ہے اور احرام کے بعد بھی خوشبو کی چمک آپ کے سر مبارک کی مانگ میں باقی رہتی تھی اور یہی بات پہلے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے نقل کر آئے ہیں۔

اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل و فتویٰ سے استشہاد:

٣٥٢٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ أَبُو الْكَرَوَّسِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :

حَدَّثَنِی مَیْمُوْنُ بْنُ یَحْیٰی بْنُ مُسْلِمِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُکَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : سَمِعْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَیْدٍ یَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ سَعْدٍ تَقُوْلُ :(کُنْتُ اُشْبِعُ رَاْسَ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ لِحَرَمِهٖ بِالطِّیْبِ).

۳۵۲۶: مخرمہ بن بکیر نے اپنے والد سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے نقل کیا وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے عائشہ بنت سعد کو کہتے سنا کہ میں سعد بن ابی وقاصؓ کا سر خوشبو سے خوب رنگ دیا کرتی تھی جبکہ وہ احرام باندھنا چاہتے تھے۔

۳۵۲۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ : ثَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ : حَدَّثَتْنِیْ دُرَّةُ قَالَتْ : (کُنْتُ اُشْبِعُهٗ بِالْغَالِیَةِ اُغَلِّفُ رَاْسَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا بِالْمِسْکِ وَالْعَنْبَرِ عِنْدَ اِحْرَامِهَا) .

۳۵۲۷: درہ بیان کرتی ہیں کہ میں احرام کے وقت حضرت عائشہ ؓ کا سر غالیہ نامی خوشبو سے پر کر دیتی تھی اور کستوری اور عنبر سے ان کا سر احرام کے وقت چپکا دیتی۔

۳۵۲۸ :حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ .ح .

۳۵۲۸:ابوالبر البرقی نے حجاج بن محمد سے۔

۳۵۲۹ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ : اَخْبَرَتْنِیْ حَکِیْمَةُ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ ابْنَةُ اَبِیْ حَکِیْمٍ عَنْ اُمِّهَا ابْنَةِ النَّجَّارِ اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنَّ یَجْعَلْنَ عَصَائِبَ فِیْهِنَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ فَیَعْصِبْنَ بِهَا اَسَافِلَ شُعُوْرِهِنَّ عَلٰی جِبَاهِهِنَّ قَبْلَ اَنْ یُحْرِمْنَ ثُمَّ یُحْرِمْنَ کَذٰلِکَ یَزِیْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهٖ فِیْ قِصَّةِ الْحَدِیْثِ

۳۵۲۹:ابی حکیم کی بیٹی حکیمہ اپنی والدہ ابنۃ النجار سے بیان کیا کہ ازواج مطہرات ایسی پٹیاں باندھتیں جن میں ورس اور زعفران ہوتی وہ ان کو اپنے بالوں کے نیچے پیشانیوں پر احرام سے پہلے باندھ لیتیں۔ پھر احرام باندھتیں۔ حدیث کے واقعہ میں روات میں سے ہر ایک دوسرے پر اضافہ کرتا ہے۔

۳۵۳۰ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا وُهَیْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ کَانَ یَتَطَیَّبُ بِالْغَالِیَةِ الْجَیِّدَةِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ فَهٰذَا قَدْ جَاءَ فِیْ ذٰلِکَ عَمَّنْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یُوَافِقُ مَا قَدْ رَوَتْهُ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَطْیِیْبِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ وَبِهٰذَا

كَانَ يَقُولُ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَبُو يُوسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَأَمَّا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَإِنَّهُ كَانَ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ وَابْنِ عُمَرَ مِنْ كَرَاهَتِهِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُ فِي ذٰلِكَ أَنَّ مَا ذُكِرَ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ تَطْيِيبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْإِحْرَامِ إِنَّمَا فِيهِ أَنَّهَا كَانَتْ تُطَيِّبُهُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ .فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ كَانَتْ تَفْعَلُ بِهِ هٰذَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ إِذَا أَرَادَ الْإِحْرَامَ فَيَذْهَبُ بِغَسْلِهِ عَنْهُ مَا كَانَ عَلَى بَدَنِهِ مِنْ طِيبٍ وَيَبْقَى فِيهِ رِيحُهُ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ (قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي حَدِيثٍ كُنْتُ أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِهِ بَعْدَمَا أَحْرَمَ) قِيلَ لَهُ : قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ وَقَدْ غَسَلَهُ كَمَا ذَكَرْنَا وَهٰكَذَا الطِّيبُ رُبَّمَا غَسَلَهُ الرَّجُلُ عَنْ وَجْهِهِ أَوْ عَنْ يَدِهِ فَيَذْهَبُ وَيَبْقَى وَبِيصُهُ .فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا نَظَرْنَا هَلْ فِيمَا رُوِيَ عَنْهَا شَيْءٌ يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ ؟

۳۵۳۰: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے پھر انہوں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ غالیہ نامی عمدہ خوشبو احرام باندھنے کے وقت لگاتے تھے۔ یہ آثار جن کا ہم نے تذکرہ کیا جن کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کیا وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگاتے تھے۔ امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف رحمہما اللہ کا قول یہی ہے۔ البتہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں حضرت عمرو عثمان، عثمان بن ابی العاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات کو اپنا کر اس کو مکروہ قرار دیا اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ ہے کہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں آپ کو خوشبو لگانے کا تذکرہ ہے وہ ارادہ احرام کے موقعہ کی بات ہے، عین ممکن ہے کہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ایسا کرتی ہوں پھر احرام باندھتے وقت آپ اس کو دھو ڈالتے ہوں اور دھونے سے خوشبو چلی جاتی اور صرف مہک باقی رہ جاتی ہو۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں یہ ہے کنت اری و بیص الطیب فی مفارقه بعد ما احرم" کہ میں آپ کے سر مبارک پر خوشبو کی چمک پائی تھی۔ تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ممکن ہے کہ دھونے کے بعد وہ باقی رہتی ہو جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور خوشبو کا معاملہ یہی ہے کہ بسا اوقات آدمی اس کو اپنے چہرے یا ہاتھ سے دھو ڈالتا ہے وہ زائل ہو جاتی ہے مگر اس کی چمک باقی رہتی ہے۔ پس جب روایت میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا تو اب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ آیا اس پر دلالت کرنے والی بات ان سے مروی ہے۔ چنانچہ روایت "ظهر" مل گئی۔

حاصل آثار: یہ تمام آثار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے موافق ہیں جو انہوں نے آپ کے احرام باندھنے کے وقت خوشبو کے سلسلہ میں نقل کی ہے۔ اور اس قول کو امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

امام محمدؒ کا قول: فریق اوّل کی طرف سے فریق ثانی کے دلائل کا جواب دیا جا رہا ہے۔

فتاویٰ صحابہ کا جواب: امام محمدؒ کا قول حضرت عمر، عثمان اور عثمان بن ابی العاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے مطابق ہے کہ وہ سب احرام کے وقت خوشبو کو مکروہ خیال کرتے تھے۔ کراہت والے قول میں زیادہ احتیاط ہے تا کہ یہ اپنے احرام کو خطرے کے مقام پر کھڑا کرنے والا نہ ہو۔

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جواب: حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں احرام کے وقت خوشبو لگانا مذکور ہے تو اس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ احرام سے پہلے ہوا اور احرام سے پہلے عین ممکن ہے کہ آپ غسل کر لیتے ہوں اور اس غسل کی وجہ سے بدن سے تمام خوشبو اتر جاتی ہو اور فقط خوشبو رہ جاتی ہو۔

اس جواب پر اشکال:

روایت میں تو صاف لفظ موجود ہے کہ میں آپ کی مانگ پر خوشبو کی چمک دیکھتی تھی تو یہ صرف خوشبو نہ ہوئی بلکہ خوشبو کا بقیہ اثر ہوا اس سے اس تاویل کا غلط ہونا ثابت ہوا۔

جواب اشکال:

یہ عین ممکن ہے کہ اس کو دھو ڈالا ہو اور یہ پانی کا اثر ہو بسا اوقات آدمی اپنے چہرے یا ہاتھ سے خوشبو کو دھو ڈالتا ہے اور اس کی چمک پھر بھی باقی رہتی ہے۔ اب روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں جب احتمال پیدا ہو گیا تو ہم نے روایات میں تلاش کیا جو کہ ان دونوں احتمالات میں ایک کو متعین کر دے۔ چنانچہ یہ روایت ہے۔

۳۵۳۱ : فَإِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ : مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا يَنْضَحُ مِنِّي رِيحُ الطِّيبِ .فَأَرْسَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَعْضَ بَنِيهِ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِيُسْمِعَ أَبَاهُ مَا قَالَتْ قَالَ : (فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ فَأَصْبَحَ مُحْرِمًا) فَسَكَتَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ بَيْنَ إِحْرَامِهِ وَبَيْنَ تَطْيِيبِهَا إِيَّاهُ غُسْلٌ لِأَنَّهُ لَا يَطُوفُ عَلَيْهِنَّ إِلَّا اغْتَسَلَ .فَكَأَنَّهَا إِنَّمَا أَرَادَتْ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الِاحْتِجَاجَ عَلَى مَنْ كَرِهَ أَنْ يُوجَدَ مِنَ الْمُحْرِمِ بَعْدَ إِحْرَامِهِ رِيحُ الطِّيبِ كَمَا كَرِهَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَمَّا بَقَاءُ نَفْسِ الطِّيبِ عَلَى بَدَنِ الْمُحْرِمِ بَعْدَمَا أَحْرَمَ وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا تَطَيَّبَ بِهِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ فَلَا تَفْقَهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَإِنَّ مَعْنَاهُ مَعْنًى لَطِيفٌ .فَقَدْ بَيَّنَّا وُجُوهَ هٰذِهِ الْآثَارِ فَاحْتَجْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ

نَعْلَمَ كَيْفَ وَجْهُ مَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الِاخْتِلَافِ مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ. فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْإِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ لُبْسِ الْقُمُصِ وَالسَّرَاوِيلَاتِ وَالْخِفَافِ وَالْعَمَائِمِ وَيَمْنَعُ مِنَ الطِّيبِ وَقَتْلِ الصَّيْدِ وَإِمْسَاكِهِ. ثُمَّ رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا أَوْ سَرَاوِيلًا قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ أَحْرَمَ وَهُوَ عَلَيْهِ أَنَّهُ يُؤْمَرُ بِنَزْعِهِ وَإِنْ لَمْ يَنْزِعْهُ وَتَرَكَهُ عَلَيْهِ كَانَ كَمَنْ لَبِسَهُ بَعْدَ الْإِحْرَامِ لُبْسًا مُسْتَقْبَلًا فَيَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ لَوِ اسْتَأْنَفَ لُبْسَهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ. كَذٰلِكَ لَوْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ وَهُوَ حَلَالٌ فَأَمْسَكَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ أَحْرَمَ وَهُوَ فِي يَدِهِ أُمِرَ بِتَخْلِيَتِهِ وَإِنْ لَمْ يُخَلِّهِ كَانَ إِمْسَاكُهُ إِيَّاهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِصَيْدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ الْمُتَقَدِّمِ كَإِمْسَاكِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِصَيْدٍ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ إِحْرَامِهِ. فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الطِّيبُ مُحَرَّمًا عَلَى الْمُحْرِمِ بَعْدَ إِحْرَامِهِ كَحُرْمَةِ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ كَانَ ثُبُوتُ الطِّيبِ عَلَيْهِ بَعْدَ إِحْرَامِهِ وَإِنْ كَانَ قَدْ تَطَيَّبَ قَبْلَ إِحْرَامِهِ كَتَطَيُّبِهِ بِهِ بَعْدَ إِحْرَامِهِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا بَيَّنَّا. فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۳۵۳۱: ابراہیم بن محمد بن المنتشر نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے خوشبو کے متعلق سوال کیا کہ آیا احرام کے وقت لگانا درست ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح کے وقت احرام باندھوں اور مجھ سے خوشبو مہک رہی ہو۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے کسی بیٹے کو عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا تاکہ ان کا ارشاد معلوم ہو تو اس بیٹے نے نقل کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ نے اپنی ازواج کے ہاں چکر لگایا پھر صبح کو احرام باندھا تو یہ سن کر ابن عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں اس بات کی دلالت موجود ہے کہ آپ کے احرام باندھنے اور خوشبو لگانے کے مابین غسل کا فاصلہ پایا گیا کیونکہ آپ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس غسل کے بغیر نہ جاتے تھے۔ تو گویا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان روایات سے ان لوگوں کے خلاف استدلال کیا ہے جو اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ احرام کے بعد اس سے خوشبو آئے جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کو پسند نہ فرمایا۔ باقی احرام کے بعد محرم کے جسم پر خوشبو کا باقی رہنا جب کہ اس نے احرام سے پہلے خوشبو لگائی ہو۔ پس اس روایت کا معنی ہماری سمجھ میں نہیں آتا اس لئے کہ اس کا معنی نہایت لطیف ہے۔ ہم ان آثار کی وجوہ بیان کر چکے پس ہمیں اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ ہم بطریق نظر اس اختلاف کی صورت معلوم کریں پس ہم نے پڑتال کی تو ہم نے احرام کو قمیض' پاجامہ' موزہ' پگڑی کا مانع پایا اور خوشبو شکار کرنے اور اس کے قتل سے بھی مانع پایا۔ پھر ہم نے جانا کہ اگر آدمی قمیض' پاجامہ احرام سے پہلے پہن لے پھر احرام باندھے اور وہ پاجامہ پہنے ہو تو اسے اس کے اتار ڈالنے کا کہا جائے گا۔ اگر وہ اسے نہ اتارے اور اپنے جسم پر باقی رہنے دے تو اس کا حال اسی طرح شمار ہوگا جیسا اس نے

احرام کے بعد مستقبل کے لباس کے طور پر پہن رکھا ہے۔ اس پر وہ چیز لازم ہوگی جو بعد میں پہننے سے لازم آتی ہے جب کہ وہ احرام کے بعد دوبارہ سلے ہوئے کپڑے پہن لے۔ اسی طرح اگر اس نے شکار کر لیا جب کہ وہ حل میں تھا اور وہ اس وقت حلال تھا پھر اسے تھامے رکھا۔ پھر اس نے احرام باندھ لیا تو اس شکار کو اپنے ہاتھ سے چھوڑنے کا کہا جائے گا۔ اگر اس نے شکار نہ چھوڑا تو اس کا حکم احرام کے بعد شکار کرنے والے کی طرح ہے۔ جس شکار کو احرام باندھنے کی حالت میں پکڑا۔ اسی طرح خوشبو محرم کے لئے حرام ہے جیسا یہ چیزیں حرام ہیں تو اس پر خوشبو کا باقی رہنا خواہ اس نے احرام سے پہلے خوشبو لگائی ہو وہ احرام کے بعد خوشبو لگانے کی طرح ہے۔ قیاس و نظر کا یہی تقاضا ہے۔ جیسا کہ ہم نے وضاحت کر دی۔ اس باب میں قیاس یہی ہے اور اسی کو ہم (طحاوی رحمۃ اللہ علیہ) نے اختیار کیا اور یہ امام محمد بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۴۷/۴۹۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے احرام اور خوشبو کے درمیان غسل کا فاصلہ ہے کیونکہ جب آپ عورتوں کے ہاں جاتے تو پھر غسل جنابت بھی ضرور کرتے تھے (مگر عورتوں کے ہاں جانے سے ان سے قربت کرنا کیسے لازم ہوا کہ غسل کو لازم مان لیا جائے) اس اعتبار سے یہ تمام روایات اس کے خلاف حجت ہیں جو احرام کے بعد محرم سے خوشبو کے آنے کو بھی مکروہ خیال کرتے ہیں جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مکروہ خیال کرتے تھے۔ احرام کے بعد نفس خوشبو کا رہ جانا اگرچہ اس نے احرام سے پہلے لگائی ہو وہ ہم اس حدیث سے نہیں سمجھتے اس کا معنی ایک لطیف معنی ہے ان آثار کی وجوہ تو ہم بیان کر چکے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ :

ہم دیکھتے ہیں کہ احرام میں قمیص' پاجامہ' موزہ' پگڑی' خوشبو' شکار کرنا اور اس کو روک کر رکھنا سب ناجائز ہیں۔

پھر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ جب کوئی آدمی قمیص یا پاجامہ احرام سے پہلے پہن لے اور پھر وہ احرام اسی طرح باندھ لے کہ وہ پاجامہ پہنے ہوئے ہو تو اس کو پاجامہ اتارنے کے لئے کہا جائے گا اگر وہ اتار دے تو ٹھیک ورنہ پاجامہ کو اسی طرح باقی رکھنے کی صورت میں اس کا حکم اسی طرح ہوگا جیسا کسی نے احرام باندھ کر پاجامہ پہن لیا ہو اس صورت میں اس پر دم لازم آتا ہے تو اس حالت کو باقی رکھنے سے بھی دم لازم ہوگا جیسا کہ نئے سرے سے پہننے سے لازم آتا ہے۔

بالکل اسی طرح اگر اس نے حلال ہونے کی حالت میں حرم سے باہر شکار کیا پھر اس کو اس نے اپنے پاس محبوس رکھا پھر احرام باندھ لیا۔ جبکہ وہ شکار زندہ اس کے پاس محبوس تھا تو اس کو حکم دیا جائے گا کہ وہ شکار کو چھوڑ دے اگر اس نے نہ چھوڑا تو اس کا احرام کے بعد شکار کو پکڑنا جو حکم رکھتا وہی حکم اس پکڑے ہوئے شکار کو اپنے ہاں محبوس رکھنے کا ہے ان میں کوئی تفاوت نہیں بلکہ ہر دو حالتوں میں دم لازم ہوگا۔

پس اس کو سامنے رکھتے ہوئے احرام کے بعد احرام سے پہلے لگائی ہوئی خوشبو کا باقی رکھنا احرام کے بعد خوشبو لگانے کی طرح ہے۔ قیاس و نظر کا یہی تقاضا ہے اور یہ امام محمدؒ کا قول ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

نوٹ: اس موقعہ پر بھی طحاویؒ کا قول جمہور احناف کے خلاف ہے روایات کی تاویلات میں کچھ زبردستی نظر آتی ہے۔ روایت کے اعتبار سے شیخین کا قول زیادہ مضبوط نظر آتا ہے۔ واللہ اعلم۔

وللناس فیما یعشقون مذاهب۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

ضرورتِ شدیدہ میں محرم کے لباس پہن لینے کا حکم

خلاصۃ الزام: احرام کی حالت میں ضرورت شدیدہ کی بناء پر اگر کسی حاجی نے سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو کفارہ لازم ہوگا یا نہیں۔

① امام شافعی احمد رحمہم اللہ کے ہاں ضرورت شدیدہ سے کپڑا پہننا جائز ہے اور اس پر کچھ کفارہ لازم نہیں۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہؒ و مالک رحمہم اللہ کے ہاں ضرورت شدیدہ کی وجہ سے کپڑا اور موزہ استعمال تو کر سکتے ہیں مگر اس کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل:

ضرورت شدیدہ کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا اور موزہ پہنا جا سکتا ہے اور اس کی وجہ سے کسی قسم کا کفارہ لازم نہ ہوگا۔ جیسا کہ یہ روایات ثابت کرتی ہیں۔

۳۵۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ .ح

۳۵۳۲: ابن مرزوق نے ابوالولید اور سلیمان بن حرب سے روایت کی ہے۔

۳۵۳۳: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالُوْا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يَقُوْلُ (مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا لَبِسَ سَرَاوِيْلًا وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ)

۳۵۳۳: جابر بن زید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میدان عرفات میں یہ فرماتے سنا جس کو تہبند میسر نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتا نہ ہو وہ موزے پہن لے۔

تخریج: باختلاف یسیر من اللفظ۔ بخاری فی اللباس باب ۳۷/۱٤، والصید باب ۱٦/۱٥، مسلم فی الحج ٥/٤، ابو داؤد فی المناسک باب ۳۲، نسائی فی المناسک باب ۳۲، والزینه باب ۹۹، ابن ماجه فی المناسک باب ۹، دارمی فی المناسک باب ۹، مسند احمد ۱، ۲۱٥/۲۲۱، ۲۷۹/۲۸٥۔

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ

بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ (عَرَفَةَ) .

۳۵۳۴: جابر بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی مگر عرفہ کا ذکر نہیں کیا۔

۳۵۳۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : أَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۵۳۵: سعید بن منصور نے ہشیم سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۳۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۳۵۳۶: جابر بن زید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ (وَهُوَ يَخْطُبُ) .

۳۵۳۷: جابر بن زید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما پھر انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی ہے البتہ انہوں نے ہو یخطب کے الفاظ نقل نہیں کئے۔

۳۵۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : أَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. قُلْتُ (وَلَمْ يَقُلْ يُقَطِّعُهُمَا ؟) قَالَ (لَا) .

۳۵۳۸: ابوالشعثاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے اسی طرح روایت بیان کی ہے کہ میں نے آپ کو خطبہ دیتے سنا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا! کیا آپ نے **یقطعھما** نہیں کہا۔ انہوں نے کہا نہیں۔

۳۵۳۹ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيْزِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلًا) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْمٌ فَقَالُوْا : مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ لَبِسَ سَرَاوِيْلًا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذَلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوْا : أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ لُبْسِ الْمُحْرِمِ الْخُفَّ وَالسَّرَاوِيْلَ عَلَى الضَّرُوْرَةِ فَنَحْنُ نَقُوْلُ بِذَلِكَ وَنُبِيْحُ لَهُ لُبْسَهُ لِلضَّرُوْرَةِ الَّتِي هِيَ بِهِ. وَلَكِنَّا نُوْجِبُ عَلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ الْكَفَّارَةَ وَلَيْسَ فِيْمَا رَوَيْتُمُوْهُ نَفْيٌ لِوُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ وَلَا فِيْهِ وَلَا فِي قَوْلِنَا خِلَافٌ لِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ .لِأَنَّا لَمْ نَقُلْ : لَا يَلْبَسُ الْخُفَّيْنِ إِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ وَلَا السَّرَاوِيْلَ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا .وَلَوْ قُلْنَا ذَلِكَ كُنَّا مُخَالِفِيْنَ لِهَذَا الْحَدِيْثِ وَلَكِنَّا قَدْ أَبَحْنَا لَهُ اللِّبَاسَ كَمَا أَبَاحَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْجَبْنَا عَلَيْهِ مَعَ ذَلِكَ الْكَفَّارَةَ بِالدَّلَائِلِ الْقَائِمَةِ الْمُوْجِبَةِ لِذَلِكَ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ) عَلَى أَنْ يَقْطَعَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْكَعْبَيْنِ فَيَلْبَسُهُمَا كَمَا يَلْبَسُ النَّعْلَيْنِ .وَقَوْلُهُ (مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَيَلْبَسْ سَرَاوِيْلًا) عَلَى أَنْ يَشُقَّ السَّرَاوِيْلَ فَيَلْبَسُهُ كَمَا يَلْبَسُ الْإِزَارَ .فَإِنْ كَانَ هَذَا الْحَدِيْثُ أُرِيْدَ بِهِ هَذَا الْمَعْنَى فَلَسْنَا نُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ بِذَلِكَ وَنُثْبِتُهُ .وَإِنَّمَا وَقَعَ الْخِلَافُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فِي التَّأْوِيْلِ لَا فِي نَفْسِ الْحَدِيْثِ لِأَنَّا قَدْ صَرَفْنَا الْحَدِيْثَ إِلَى وَجْهٍ يَحْتَمِلُهُ فَاعْرِفُوْا مَوْضِعَ خِلَافِ التَّأْوِيْلِ مِنْ مَوْضِعِ خِلَافِ الْحَدِيْثِ فَإِنَّهُمَا مُخْتَلِفَانِ وَلَا تُوْجِبُوْا عَلَى مَنْ خَالَفَ تَأْوِيْلَكُمْ خِلَافًا لِذَلِكَ الْحَدِيْثِ .وَقَدْ بَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ ذَلِكَ .

۳۵۳۹: ابوالزبیر نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جوتا نہ پائے وہ موزے پہن لے اور جس کو تہبند میسر نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض علماء نے اس بات کو اختیار کیا جس شخص کو چادر میسر نہ ہو اور وہ احرام باندھنا چاہتا ہو تو وہ پاجامہ پہن لے اس پر کچھ لازم نہ آئے گا اور جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اس کے ذمہ کوئی ضمان لازم نہ ہوگا مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جو کچھ تم نے محرم کی مجبوری کے سلسلہ میں شلوار اور موزے کے پہننے کا ذکر کیا ہے ہم بھی اسے تسلیم کرتے ہیں اور تمہاری پیش کردہ روایت میں کفارے کی نفی نہیں ہے۔ اور اس میں اور ہمارے قول میں کوئی باہمی تضاد نہیں پایا جاتا کیونکہ ہم یہ تو نہیں کہتے کہ جوتے اور ازار کے نہ ملنے کی صورت میں وہ موزے اور پاجامہ نہ پہنے۔ اگر ہم یہ بات کہتے تو تب ہماری بات روایت کے مخالف ہوتی۔ مگر ہم نے اس کے لئے اس لباس کو جائز رکھا ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے پہننا درست قرار دیا ہے۔ پھر دیگر دلائل سے اس پر کفارے کو لازم قرار دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کہ جو شخص جوتے نہ پائے وہ موزے پہنے میں یہ احتمال ہے کہ جوان کو استعمال کرے وہ ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ کر جوتے کی طرح بنا لے اور استعمال کرے۔ اور آپ کے ارشاد گرامی

کہ جس کو ازار میسر نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے اس میں بھی احتمال ہے کہ وہ اسے کاٹ کر ازار کی طرح بنالے اگر اس حدیث کا یہ مفہوم لیا جائے تو یہ ہمارے ذرہ بھر خلاف نہیں ہے ہم تو اس کے قائل اور اس کو ثابت کرنے والے ہوں گے تو ہمارے اور تمہارے درمیان صرف تاویل میں فرق ہوا نفس روایت میں اختلاف نہ ہوا کیونکہ ہم نے اس کا وہ مفہوم لیا جس کا اس میں احتمال ہے تمہیں چاہیے کہ حدیث سے اختلاف اور تاویل سے اختلاف میں واضح فرق کو پہچانو۔ یہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں جو تمہاری تاویل سے اختلاف کرتا ہے تو اسے حدیث کا مخالف قرار دیتے ہو۔ ہماری تائید کی بعض باتیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ان روایات میں ملاحظہ کریں۔

تخریج : مسلم فی الحج ٥۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس کو تہبند میسر نہ ہو اور وہ احرام باندھنا چاہتا ہو تو وہ پاجامہ پہن لے اسی طرح جس کو جوتا مہیا نہ ہو تو وہ احرام کی حالت میں موزے پہن لے اس کو کچھ بھی کفارہ ادا نہ کرنا پڑے گا۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل و جوابات: محرم اگر ازار اور نعل میسر نہ آنے کی وجہ سے پاجامہ اور موزہ استعمال کرے تو جائز اور درست ہے اور ضرورت کا تقاضا ہے لیکن اس کے باوجود اس پر کفارہ لازم ہوگا۔

مؤقف اول کا جواب نمبر ①: سابقہ تمام روایات میں کوئی ایسی روایت نہیں جو کفارہ کی نفی کرتی ہو ان میں صرف مجبوری کی حالت میں ان کے استعمال کا جواز مذکور ہے اور ہمارے مؤقف کی نفی نہیں پس ہمارے ثبوت کفارہ کی روایات اپنے مقام پر ثابت رہیں گی۔

جواب نمبر ②: من لم یجد نعلین فلیلبس خفین کہ جس کے پاس جوتا نہ ہو وہ موزے کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر جوتے کی طرح بنالے اور پہنے رکھے اور اسی طرح سراویل کو چیر کر ازار کی طرح بنالے اور پہنے رکھے اس میں کفارہ بھی نہ ہوگا اور اس کا کام بھی بن جائے گا اب روایات ہمارے مؤقف کے عین مطابق بن گئی گویا اصل اختلاف نفس روایت میں نہیں بلکہ تاویل روایت میں ہے ہم نے حدیث کو محتمل معانی کی طرف پھیر کر روایات میں موافقت پیدا کرلی اور تمہاری تاویل کو تسلیم کرنے کی صورت میں ان روایات کی کھلی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔

ہمارے اس دوسرے جواب کی تائید عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے ہو رہی ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۳۵۴۰ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : قَالَ أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا ؟ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)

۳۵۴۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جب ہم احرام باندھیں تو کیا پہنیں تو آپ نے فرمایا پگڑیاں' پاجامے' ٹوپیاں' موزے مت پہنو البتہ وہ آدمی جس کے ہاں جوتے نہ ہوں وہ اپنے موزے ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے۔

تخریج : بخاری فی الصید باب۱۳' ۱۵/۱۳' والحج باب ۲۱' باب۹' موطا مالك فی الحج ۸' مسند احمد ۲۹/۲' ۳۲/۳۴' ۱۱۹/۷۷۔

۳۵۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۵۴۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۵۴۲: حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۵۴۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴۴ : حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .

۳۵۴۴: زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۵۴۵: ابن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ .ح .

۳۵۴۶: حجاج نے عبدالعزیز بن مسلم سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴۷ : وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ قَالَا جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ .

۳۵۴۷: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَشُقَّهُمَا مِنْ عِنْدِ الْكَعْبَيْنِ) فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُبْسِ الْخُفَّيْنِ الَّذِىْ أَبَاحَهُ لِلْمُحْرِمِ كَيْفَ هُوَ وَأَنَّهُ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ .وَلَمْ يُبَيِّنِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ حَدِيْثِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَحَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَوْلَاهُمَا .وَإِذَا كَانَ مَا أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِ مِنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ هُوَ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ فَكَذٰلِكَ مَا أَبَاحَ لَهُ مِنْ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ هُوَ بِخِلَافِ مَا يَلْبَسُ الْحَلَالُ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِى الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ فَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوْا فِيْمَنْ وَجَدَ إِزَارًا أَنَّ لُبْسَ السَّرَاوِيْلِ لَهُ غَيْرُ مُبَاحٍ لِأَنَّ الْإِحْرَامَ قَدْ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَذٰلِكَ مَنْ وَجَدَ نَعْلَيْنِ فَحَرَامٌ عَلَيْهِ لُبْسُ الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِىْ لُبْسِ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الضَّرُوْرَةِ كَيْفَ هُوَ ؟ وَهَلْ يُوْجِبُ كَفَّارَةً أَوْ لَا يُوْجِبُهَا؟ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْإِحْرَامَ يَنْهٰى عَنْ أَشْيَاءَ قَدْ كَانَتْ مُبَاحَةً قَبْلَهُ مِنْهَا : لُبْسُ الْقَمِيْصِ وَالْعَمَائِمِ وَالْخِفَافِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ وَالْبَرَانِسِ .وَكَانَ مَنِ اضْطُرَّ فَوَجَدَ الْحَرَّ فَغَطّٰى رَأْسَهُ وَوَجَدَ الْبَرْدَ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ أَنَّهُ قَدْ فَعَلَ مَا هُوَ مُبَاحٌ لَهُ فِعْلُهُ وَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ مَعَ ذٰلِكَ وَحَرُمَ عَلَيْهِ الْإِحْرَامُ أَيْضًا حَلْقُ الرَّأْسِ إِلَّا مِنْ ضَرُوْرَةٍ .وَكَانَ مَنْ حَلَقَ رَأْسَهُ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَقَدْ فَعَلَ مَا هُوَ لَهُ مُبَاحٌ وَالْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ .فَكَانَ حَلْقُ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ فِىْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ -إِذَا أُبِيْحَ فِىْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ لَمْ يَكُنْ إِبَاحَتُهُ تُسْقِطُ الْكَفَّارَةَ بَلِ الْكَفَّارَةُ فِىْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَاجِبَةٌ فِىْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ كَهِىَ فِىْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ .وَكَذٰلِكَ لُبْسُ الْقَمِيْصِ الَّذِىْ حَرُمَ عَلَيْهِ فِىْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ .فَإِذَا كَانَتِ الضَّرُوْرَةُ فَأُبِيْحَ ذٰلِكَ لَهُ لَمْ يَسْقُطْ بِذٰلِكَ الضَّمَانُ فَكَانَتِ الْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَاجِبَةً فِىْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فَلَمْ يَكُنِ الضَّرُوْرَةُ فِىْ شَىْءٍ مِمَّا ذَكَرْنَا تُسْقِطُ كَفَّارَةً كَانَتْ تَجِبُ فِىْ شَىْءٍ فِىْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ وَإِنَّمَا تُسْقِطُ الْآثَامَ خَاصَّةً .فَكَذٰلِكَ الضَّرُوْرَاتُ فِىْ لُبْسِ الْخِفَافِ وَالسَّرَاوِيْلَاتِ لَا تُوْجِبُ سُقُوْطَ الْكَفَّارَاتِ الَّتِىْ كَانَتْ تَجِبُ لَوْ لَمْ تَكُنْ تِلْكَ الضَّرُوْرَاتُ وَلٰكِنَّهَا تَرْفَعُ الْآثَامَ خَاصَّةً .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ وَأَبِىْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ - رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۵۴۸: عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جوتے نہ پائے وہ ٹخنوں کی جگہ سے ان کو چیر دے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موزے پہننے کی خبر دے رہے ہیں کہ محرم ان کو کس طرح استعمال کرے اور یہ طریقہ غیر محرم کے پہننے کے طریقہ کے خلاف ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں اس قسم کی کوئی بات بیان نہیں فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہر روایت سے اولیٰ ہے۔ تو جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں کو محرم کے لئے پہننے کا طریقہ بتلا دیا جو غیر محرم سے مختلف ہے۔ تو بالکل اسی طرح اس کے لئے پاجامہ پہننے کا جو طریقہ بتلایا گیا ہے وہ غیر محرم سے مختلف ہے۔ روایات کی تصحیح کے طریقہ پر یہ بیان و وضاحت ہے جہاں تک قیاس و نظر کا تعلق ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے کہ ازار پہننے والے کو پاجامہ کا استعمال جائز نہیں۔ کیونکہ یہ احرام کے خلاف ہے اسی طرح جس کو جوتا میسر ہو اس کے لئے موزوں کا استعمال درست نہیں ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ بوقت ضرورت ان کے پہننے کا طریق کار کیا ہے اور کیا اس سے کفارہ لازم ہوگا یا نہیں؟ ہم نے پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ احرام کی وجہ سے بعض چیزیں ممنوع تھیں۔ ان میں قمیص، پگڑیاں، موزے دستانے، پاجامہ، شلوار وغیرہ شامل ہیں۔ اب جو شخص گرمی سے مجبوری ہو کر سر کو ڈھانپ لے یا سردی کی وجہ سے کپڑے پہن لے۔ اس نے ایسا کام کیا ہے جو اس کے لئے جائز مگر اس پر کفارہ تو لازم ہوگا۔ اور احرام کے پیش نظر اس پر سر کا مونڈوانا بھی حرام ہے۔ اب جو شخص ضرورت کی وجہ سے سر منڈوائے گا وہ ایک جائز کام کرتا ہے۔ مگر اس پر کفارہ لازم ہوتا ہے۔ محرم کے لئے ضرورت میں جو چیز جائز ہوگی تو عدم ضرورت میں وہ عدم جواز کی طرف لوٹے گی۔ تو اس محرم سے یہ چیز کفارے کو ساقط نہ کرے گی۔ بلکہ عدم ضرورت کی طرح سر منڈانے میں جو کفارہ آتا ہے۔ وہ ضرورت کے وقت منڈانے میں اسی طرح لازم رہے گا۔ قمیص کے متعلق بھی یہی احتمال ہے کہ بلا ضرورت اس کا پہننا ناجائز ہے جب ضرورت میں اس کو جائز قرار دیا جائے گا تو اس سے ضمان ساقط نہ ہوگی اور یہ سب صورتیں اس پر کفارے کو واجب قرار دیں گی۔ پس جب کفارہ ضرورت کے بغیر کسی عمل سے لازم آتا ہے۔ تو وہ ضرورت کی بناء پر ساقط نہ ہوگا۔ صرف ان کا گناہ نہ ہوگا۔ اسی طرح موزوں، پاجاموں کے پہننے کی صورت ان سے کفارے کو ساقط نہ کرے گی۔ جو کفارہ کو بلا ضرورت استعمال سے لازم آتا ہے۔ یہ اس سے گناہ کو زائل کر دیتی ہے۔ اس باب میں نظر کا تقاضہ ہے یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۷/۲۔

حاصل روایات: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں محرم کے لئے موزے پہننے کی کیفیت ذکر کی ہے جبکہ اس کے بالمقابل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس وضاحت سے خالی ہے جب ان چیزوں کو محرم کے لئے پہننا درست قرار دیا گیا تو ان کے پہننے کا طریق کار بھی بتلا دیا اور وہ حلال کی صورت میں پہننے کا جو طریق کار ہے اس کے خلاف ہے اسی طرح جو سراویل پہننے کی اجازت دی وہ

حلال ہونے کی صورت میں پہنے جانے والے سراویل سے مختلف ہے۔

آثار کے طریقہ سے یہ بات اسی طرح ثابت ہو رہی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم نے غور و فکر کیا تو اس میں کسی قسم کا اختلاف نہ پایا کہ جس آدمی کو ازار میسر ہو وہ سراویل نہیں پہن سکتا نہ اس کے لئے جائز ہے اس میں اس کا احرام مانع ہے۔

اسی طرح جس کو جوتے میسر ہوں اسے بلاضرورت موزوں کا استعمال جائز نہیں ہے۔ اب ہم نے ضرورۃً اس کے استعمال پر غور کیا کہ آیا اس سے کفارہ لازم آنا چاہئے یا نہیں۔

چنانچہ ہم نے دیکھا احرام نے کئی ایسی چیزوں سے منع کر دیا ہے جو پہلے مباح تھیں مثلاً قمیص' پگڑی' ٹوپی' موزے' شلوار' پاجامہ وغیرہ اب جو شخص گرمی یا سردی سے مجبور ہو گیا اور اس نے مجبوری میں ان چیزوں کو استعمال کیا تو اس نے مباح فعل کیا مگر اس کے باوجود اس پر کفارہ ہوگا۔ اسی طرح احرام کی حالت میں سر کا منڈوانا بھی حرام ہے ہاں اگر اس سے ضرورۃً سر منڈوایا تو اس پر کفارہ واجب ہوگا اگرچہ اس نے فعل مباح کو اختیار کیا۔

نتیجہ: اب اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ سر کا منڈوانا جو محرم کے لئے ضرورۃً جائز قرار دیا گیا وہ کفارے کو ساقط نہیں کرتا بلکہ بہر صورت کفارہ لازم آتا ہے خواہ ضرورت کی حالت ہو یا بلاضرورت۔

بالکل اسی طرح قمیص کا پہننا بلاضرورت حرام ہے جب ضرورت نے اس کے لئے اس کا استعمال مباح قرار دیا تو کفارہ اس سے ساقط نہ ہو بلکہ ہر صورت میں کفارہ لازم رہا۔ ضرورت سے صرف گناہ کو ساقط کیا۔ اسی طرح شلوار' موزہ کے سلسلہ میں ان کا ضرورۃً استعمال کفارات کو ساقط نہ کرے گا جو کفارات عدم ضرورت کے استعمال سے لازم آئے بلکہ صرف ضرورت گناہ کو ساقط کرے گی۔

اس باب میں نظر کا بھی یہی تقاضہ ہے یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ لُبْسِ الثَّوْبِ الَّذِیْ قَدْ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ فِی الْاِحْرَامِ

کیا محرم زعفران سے رنگا کپڑا پہن سکتا ہے

خلاصۃ الزام:

نمبر ①: عروہ اور مجاہد رحمہم اللہ اور ابن حزمؒ کے ہاں ورس و زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کا استعمال مطلقاً ناجائز ہے۔
نمبر ②: ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے ہاں اگر اس کپڑے کو دھو کر صاف کر لیا تو محرم کو بلا کراہت پہننا جائز اور درست ہے۔
فریق اوّل کا موقف اور دلائل: ورس و زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کا استعمال محرم کے لئے خواہ اس کو دھولیا جائے تب بھی جائز نہیں ہے۔ جیسا ان روایات سے ثابت ہوتا ہے۔

۳۵۴۹: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَأَبُوْ صَالِحٍ کَاتِبُ اللَّیْثِ قَالَا : ثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (لَا تَلْبَسُوْا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ) یَعْنِیْ فِی الْاِحْرَامِ.

۳۵۴۹: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا احرام میں اس کپڑے کو مت استعمال کرو جس کو ورس و زعفران نے چھوا ہو۔

تخریج : بخاری فی العلم باب ٥٣' والصلاة باب ٩' الحج باب ٢١' ٢٣' واللباس باب ١٣' ١٤' ١٥٠' مسلم فی الحج ١' ٢' ابو داؤد فی المناسك باب ٣١' ترمذی فی الحج باب ١٨' نسائی فی المناسك باب ٢٨/٣٠' ٣١' ابن ماجه فی المناسك باب ١٩' دارمی فی المناسك باب ٩' موطا مالك ٨' مسند احمد ٢/ ٤٠٨' ٥٤' ٥٦' ٥٩' ٦٣' ٦٥' ٧٧۔

۳۵۵۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۵۵۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۵۵۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۳۵۵۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذِهِ الْاٰثَارِ فَقَالُوْا : کُلُّ ثَوْبٍ مَسَّهٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ فَلَا یَحِلُّ لُبْسُهٗ فِی الْاِحْرَامِ وَاِنْ غُسِلَ لِاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُبَیِّنْ فِیْ هٰذِهِ الْاٰثَارِ مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ یُغْسَلْ فَنَهْیُهٗ عَلٰی ذٰلِكَ کُلِّهٖ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَا غُسِلَ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰی صَارَ لَا یَنْفَضُ فَلَا بَأْسَ بِلُبْسِهٖ فِی الْاِحْرَامِ لِاَنَّ الثَّوْبَ الَّذِیْ صُبِغَ اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ لُبْسِهٖ فِی الْاِحْرَامِ لَمَّا کَانَ قَدْ دَخَلَهٗ مِمَّا هُوَ حَرَامٌ عَلَی الْمُحْرِمِ فَاِذَا غُسِلَ فَخَرَجَ ذٰلِكَ مِنْهُ ذَهَبَ الْمَعْنَی الَّذِیْ کَانَ لَهُ النَّهْیُ وَعَادَ الثَّوْبُ اِلٰی اَصْلِهِ الْاَوَّلِ قَبْلَ اَنْ یُصِیْبَهٗ ذٰلِكَ الَّذِیْ غُسِلَ مِنْهُ .وَقَالُوْا : هٰذَا کَالثَّوْبِ الطَّاهِرِ یُصِیْبُهُ النَّجَاسَةُ فَیَنْجُسُ بِذٰلِكَ فَلَا تَجُوْزُ الصَّلَاةُ فِیْهِ فَاِذَا غُسِلَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِنْهُ النَّجَاسَةُ طَهُرَ وَحَلَّتِ الصَّلَاةُ فِیْهِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ اَنَّهُ اسْتَثْنٰی مِمَّا حَرَّمَهٗ عَلَی الْمُحْرِمِ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ (اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ غَسِیْلًا) .

۳۵۵۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس آثار کو اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ جس کپڑے میں ورس وزعفران لگی ہو اس کا استعمال احرام میں درست نہیں ہے۔خواہ اسے دھوڈالا جائے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں دھوئے جانے والا کپڑے کو نہ دھوئے جانے والے سے الگ ذکر نہیں فرمایا پس ممانعت دونوں ہی قسموں سے متعلق ہوگئی۔مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا جس کپڑے کو دھولیں اور اس سے مہک ختم ہو جائے اسے حالت احرام میں استعمال کرنا چنداں حرج نہیں رکھتا اور ورس وزعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کی ممانعت کا سبب یہ کہ وہ ایسا کپڑا پہن کر احرام میں داخل ہو رہا ہے۔جس کا استعمال محرم پر حرام ہے۔جب وہ دھوڈالا گیا تو وہ اس حکم سے نکل گیا اور وجہ ممانعت جاتی رہی اور کپڑا اپنی اصل حالت میں لوٹ آیا جو کہ اس سے پہنچنے سے پہلے کی حالت تھی۔اس کپڑے کا حال اس پاک کپڑے جیسا ہے کہ جس کو نجاست لگ گئی تو اس کے ساتھ نماز جائز نہ رہی جب نجاست سے پاک کر دیا گیا اور نجاست کو زائل کر دیا تو وہ پاک ہو گیا۔اس کے ساتھ نماز جائز ہوگی۔اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہے کہ آپ نے محرم پر حرام ہونے والی صورت سے اس کو مستثنیٰ کر کے بیان فرمایا اور فرمایا مگر اس صورت میں کہ اسے دھوڈالا جائے۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ہر وہ کپڑا جس کو زعفران یا ورس نے چھوا ہو خواہ اسے دھولیا جائے یا نہ دھویا جائے ہر صورۃ میں اس کا استعمال ناجائز ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کپڑے کے مغسول وغیر مغسول ہونے میں کوئی فرق نہیں فرمایا۔

فریق ثانی کا موقف:

ورس وزعفران جس کپڑے کو لگ جائے اور اس کو دھوڈالا جائے یہاں تک کہ وہ نہ جھڑے تو محرم کو اسے احرام میں استعمال کرنا درست ہے کیونکہ دھوڈالنے کی وجہ سے وہ ممانعت والی وجہ ختم ہوگئی اور کپڑا اپنی اس حالت پر آ گیا جو زعفران سے پہلے تھی اور اس کی مثال اس پاک کپڑے جیسی ہے جس کو نجاست پہنچنے سے وہ نجس ہوگیا اس میں نماز ناجائز ہوگئی پھر جب اسے دھولیا گیا اور نجاست کا اثر اس سے جاتا رہا تو وہ کپڑا پاک ہوگیا اور اس میں نماز بھی درست وجائز ہوگئی اور جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس کے استثناء کا ثبوت بھی ملتا ہے۔"الا ان یکون غسیلًا"

روایت ملاحظہ ہو۔

۳۵۵۳ :حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْاَزْدِيُّ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ .ح .

۳۵۵۳: یحییٰ بن عبدالحمید ازدی نے ابومعاویہ سے نقل کیا۔

۳۵۵۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ : ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ وَزَادَ (اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ غَسِيْلًا) . قَالَ ابْنُ اَبِيْ عِمْرَانَ : وَرَاَيْتُ يَحْيٰى بْنَ مَعِيْنٍ وَهُوَ يَتَعَجَّبُ مِنَ الْحِمَّانِيِّ اَنْ يُحَدِّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ (هٰذَا عِنْدِيْ) . ثُمَّ وَثَبَ مِنْ فَوْرِهٖ فَجَاءَ بِاَصْلِهٖ فَاَخْرَجَ مِنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ كَمَا ذَكَرَهُ يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ فَكَتَبَهُ عَنْهُ يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا اسْتِثْنَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُسْلَ مِمَّا قَدْ مَسَّهُ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ .وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ - رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى -وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۳۵۵۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے جو ہم اس باب کے شروع میں ذکر کر آئے مگر اس میں یہ اضافہ موجود ہے۔''الا ان یکون غسیلًا'' تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ورس اور زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے سے دھلے ہوئے کپڑے کو مستثنیٰ فرمایا۔امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہ قول مروی ہے۔ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تحقیق: ابن ابی عمران کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین کو دیکھا کہ وہ حمانی سے تعجب کر رہے تھے جبکہ وہ اس روایت کو بیان کر رہا تھا تو عبدالرحمٰن بن صالح ان کو کہنے لگے یہ روایت تو میرے پاس بھی موجود ہے پھر فوراً اٹھ کر گئے اور اپنے اصل مخطوطہ کو لے آئے اور اس سے یہ حدیث نکال کر ان کو دکھائی جس کی سند یہ تھی۔یحیٰی حمانی عن ابی معاویہ الی آخر الحدیث تو

یحییٰ بن معین نے اس سے یہ روایت لکھ لی۔

تخریج : مسند احمد ٤١/٢۔

حاصل روایات: اس روایت سے جناب رسول اللہ ﷺ کو ورس وزعفران والے دھوئے ہوئے کپڑے کو مستثنیٰ کرنا ثابت ہو گیا۔
یہی قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

اقوالِ متقدمین سے استشہاد:

٣٥٥٥ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ : إِنِّىْ أُرِيْدُ أَنْ أُحْرِمَ وَلَيْسَ لِى إِلَّا هٰذَا الثَّوَابُ ثَوْبٌ مَصْبُوْغٌ بِزَعْفَرَانٍ. قَالَ : آللّٰهُ مَا تَجِدُ غَيْرَهُ ؟ فَحَلَفَ فَقَالَ : (اغْسِلْهُ وَأَحْرِمْ فِيْهِ) .

٣٥٥٥: ابو بشر نے سعید بن المسیب کے متعلق نقل کیا کہ ان کے پاس ایک آدمی آ کر کہنے لگا میں احرام باندھنا چاہتا ہوں اور میرے پاس صرف یہ زعفران سے رنگا ہوا کپڑا ہے انہوں نے قسم دے کر کہا کیا تم اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتے ہو کہ تمہارے پاس اس کے سوا کوئی کپڑا نہیں ہے تو اس نے قسم اٹھائی تو آپ نے فرمایا اس کو دھو ڈالو اور پھر اسے احرام میں استعمال کرو۔

٣٥٥٦ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ : إِذَا كَانَ فِى الثَّوْبِ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ فَغُسِلَ فَلَا بَأْسَ أَنْ يُحْرِمَ فِيْهِ .

٣٥٥٦: لیث نے طاؤس سے نقل کیا کہ جب کپڑے پر ورس وزعفران ملا جلا لگ گیا پھر اس نے اسے دھو ڈالا تو اس کپڑے کو احرام میں استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

٣٥٥٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ فِى الثَّوْبِ يَكُوْنُ فِيْهِ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ فَغُسِلَ (إِنَّهُ لَمْ يَرَ بَأْسًا أَنْ يُحْرِمَ فِيْهِ) .

٣٥٥٧: مغیرہ نے ابراہیم نخعیؒ سے ایسے کپڑے کے متعلق دریافت کیا گیا جس میں زعفران یا ورس لگ گیا ہو اور پھر اس کو دھو لیا گیا۔ تو اس کو احرام کے لئے استعمال کر لینے میں حرج نہیں ہے۔

نوٹ: اس باب میں بھی جواز اور عدم جواز کا اختلاف ہے اس باب میں روایات وآثار پر اکتفا کیا گیا یہ باب بھی نظر سے خالی ہے استثناء والی روایت کے بعد مجمل روایات کی تفصیل ہو جانے سے تمام روایات میں شاندار تطبیق ہو گئی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ كَيْفَ يَنْبَغِىْ لَهُ

أَنْ يَخْلَعَهُ ؟

حالت احرام میں پہنے ہوئے کپڑے کو کیسے اتارے؟

خلاصۃ المرام: جس شخص نے احرام اس حالت میں باندھا کہ اس نے قمیص یا جبہ پہن رکھا تھا اب اس کو کس طرح اتارا جائے اس میں دو مذاہب ہیں۔

نمبر①: ابراہیم نخعیؒ اور شعبیؒ کہتے ہیں کہ اس کو معتاد طریقہ سے اتار نہیں سکتا بلکہ گریبان پھاڑ کر پاؤں کی طرف سے نکالا جائے کیونکہ سر کی طرف سے نکالنے میں دو جرم ہوئے ایک سلا ہوا کپڑا احرام میں پہننا اور دوسرا سر کو ڈھانپنا۔

نمبر②: ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کے ہاں جبے کو پھاڑنے کی ضرورت نہیں عادت کے مطابق سر کی طرف سے اتارنا درست ہے۔

فریق اول کا مؤقف اور دلائل وشواہد: کہ اگر احرام اس حالت میں باندھا کہ جبہ بھی زیب تن تھا اب اس کو اتارنا ضروری ہے اتارنے کے لئے گریبان کو پھاڑ کر اتارا جائے گا۔ معتاد طریقہ سے اتارنا درست نہیں۔

دلیل یہ روایت ہے۔

۳۵۵۸ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ لَبِيبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ (جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَدَّ قَمِيصَهُ مِنْ جَيْبِهِ حَتّٰى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ بِبُدْنِي الَّتِي بَعَثْتُ بِهَا أَنْ يُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَيُشْعَرَ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيصِي وَنَسِيتُ لَمْ أَكُنْ لِأُخْرِجَ قَمِيصِي مِنْ رَأْسِي) وَكَانَ بَعَثَ بِبُدْنِهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِي لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَخْلَعَهُ كَمَا يَخْلَعُ الْحَلَالُ قَمِيصَهُ لِأَنَّهُ إِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ غَطّٰى رَأْسَهُ وَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَأَمَرَ بِشَقِّهِ لِذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يَنْزِعُهُ نَزْعًا وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ (يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ الَّذِي أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا نَزْعًا) وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِي بَابِ التَّطْيِيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ .فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثُ جَابِرٍ الَّذِي ذَكَرْنَا وَإِسْنَادُهُ أَحْسَنُ مِنْ إِسْنَادِهِ. فَإِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ تُثْبِتُ الْإِسْنَادَ فَإِنَّ حَدِيْثَ يَعْلٰى مَعَهُ مِنْ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ مَا لَيْسَ مَعَ حَدِيْثِ جَابِرٍ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طُرُقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الَّذِيْنَ كَرِهُوْا نَزْعَ الْقَمِيْصِ إِنَّمَا كَرِهُوْا ذٰلِكَ لِأَنَّهُ يُغَطِّي رَأْسَهُ إِذَا نَزَعَ قَمِيصَهُ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلْ يَكُوْنُ تَغْطِيَةُ

الرَّأْسِ فِي الْإِحْرَامِ عَلَى كُلِّ الْجِهَاتِ مَنْهِيًّا عَنْهَا أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ نُهِيَ عَنْ لُبْسِ الْقَلَانِسِ وَالْعَمَائِمِ وَالْبَرَانِسِ فَنُهِيَ أَنْ يُلْبِسَ رَأْسَهُ شَيْئًا كَمَا نُهِيَ أَنْ يُلْبِسَ بَدَنَهُ الْقَمِيصَ .وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ لَوْ حَمَلَ عَلَى رَأْسِهِ شَيْئًا ثِيَابًا أَوْ غَيْرَهَا لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَأْسًا وَلَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ فِيمَا قَدْ نُهِيَ عَنْ تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ بِالْقَلَانِسِ وَمَا أَشْبَهَهَا لِأَنَّهُ غَيْرُ لَابِسٍ مَكَانَ النَّهْيِ إِنَّمَا وَقَعَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى تَغْطِيَةِ مَا يُلْبِسُهُ الرَّأْسَ لَا عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا يُغَطَّى بِهِ. وَكَذٰلِكَ الْأَبْدَانُ نُهِيَ عَنْ إِلْبَاسِهَا الْقَمِيصَ وَلَمْ يُنْهَ عَنْ تَخْلِيلِهَا بِالْأُزُرِ .فَلَمَّا كَانَ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ النَّهْيُ مِنْ هٰذَا فِي الرَّأْسِ إِنَّمَا هُوَ الْإِلْبَاسُ لَا لِتَغْطِيَةِ الَّتِي لَيْسَتْ بِإِلْبَاسٍ وَكَانَ إِذَا نَزَعَ قَمِيصَهُ فَلَاقَى ذٰلِكَ رَأْسَهُ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِإِلْبَاسٍ مِنْهُ لِرَأْسِهِ شَيْئًا إِنَّمَا ذٰلِكَ تَغْطِيَةٌ مِنْهُ لِرَأْسِهِ .وَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النَّهْيَ عَنْ لُبْسِ الْقَلَانِسِ لَمْ يَقَعْ عَلَى تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ وَإِنَّمَا وَقَعَ عَلَى إِلْبَاسِ الرَّأْسِ فِي حَالِ الْإِحْرَامِ مَا يُلْبَسُ فِي حَالِ الْإِحْلَالِ .فَلَمَّا خَرَجَ بِذٰلِكَ مَا أَصَابَ الرَّأْسَ مِنَ الْقَمِيصِ الْمَنْزُوعِ مِنْ حَالِ تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا ثَبَتَ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ اخْتَلَفَ الْمُتَقَدِّمُوْنَ فِي ذٰلِكَ .

۳۵۵۸: عبدالملک بن جابر نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا' آپ نے اپنا قمیص گریبان سے پھاڑ ڈالا یہاں تک کہ اس کو اپنے پاؤں کی طرف سے نکالا تو لوگوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی قربانی کے اونٹوں سے متعلق ان کو حکم دیا ہے جن کو آج قلادہ ڈالنے کے لئے بھیجا ہے اور اس لئے بھیجا تا کہ ان کو اس طرح اشعار کیا جائے تو میں نے اپنا قمیص پہنا اور میں اسے اتارنا بھول گیا اب میں اپنا قمیص سر کی جانب سے نہ نکالوں گا۔ آپ اس وقت اپنی قربانی کے جانور بھیج چکے تھے اور مدینہ منورہ میں ہی اقامت اختیار کرنے والے تھے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے اس کو اختیار کرتے ہوئے فرمایا کہ محرم کو قمیص اس طرح نہ اتارنی چاہیے جس طرح غیر محرم اتارتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے اس کا سر ڈھانکا جائے گا اور یہ ناجائز ہے۔ پس اس کو کہا جائے گا کہ وہ اسے پھاڑ ڈالے۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے جس طرح چاہے اتار لے ان کی دلیل حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے۔ کہ انہوں نے احرام باندھا اور اس وقت وہ جبہ پہنے ہوئے تھے پھر وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو اتارنے کا حکم فرمایا اور یہ بات ہم باب التطیب عند الاحرام میں ذکر کر آئے ہیں مگر حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اس کے خلاف ہے اور اس کی سند بھی اس سے مضبوط وقوی ہے۔ اگر دونوں روایات کا صحت کے لحاظ سے توازن کریں تو حضرت یعلی رضی اللہ عنہ کی روایت کو وہ

مقام حاصل ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو حاصل نہیں ہے۔ اور نظر وفکر کے لحاظ سے اس کی وضاحت اس طرح کہ جو لوگ قمیص کو اتارنا ناپسند کرتے ہیں ان کے ہاں اس کی وجہ یہ ہے کہ قمیص اتارتے وقت وہ سر کو ڈھانپ لے گی اب ہم اس بات کو جانچتے ہیں کہ آیا احرام کی ہر صورت میں سر ڈھانپنا ممنوع ہے یا نہیں چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ محرم کو ٹوپی، پگڑی اور کوٹ وغیرہ کے ذریعہ ڈھانپنے سے تو منع کیا گیا ہے اور اس پر کوئی چیزیں پہن لینے کی بھی ممانعت کی گئی۔ جس طرح بدن پر قمیص کے پہننے سے منع کیا گیا اور ہم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ اگر محرم سر پر کوئی کپڑا رکھے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور یہ سر کو ٹوپی کے ساتھ ڈھانپنے کے حکم میں نہیں کیونکہ وہ اسے پہننے والا نہیں ہے۔ تو ممانعت کی صورت یہ ہوگی کہ جو شخص اس کو پہن کر سر کو ڈھانپے محض ڈھانپنا تاوان کا سبب نہیں۔ بالکل اسی طرح جسم پر قمیص پہننے کی ممانعت ہے ڈھانپنے کی نہیں احرام کی چادر سے جسم ڈھانپنے میں کچھ حرج نہیں۔ تو جب ممانعت پہننے کی ہے اس ڈھانپنے کی نہیں ہے جس کو پہننا قرار نہ دیا جائے جب قمیص اتاری جائے گی تو وہ سر کو ملے گی تو اس کو پہننا کوئی شمار نہیں کرتا بلکہ یہ تو سر کو ڈھانپنا ہے۔ پس یہ ممنوع نہ ہوگا۔ اس تمام بحث سے یہ بات ہوئی کہ ٹوپی پہننے کی ممانعت میں سر کا کپڑے سے ڈھانپ شامل نہیں ہے۔ سر پر ایسی چیز پہننا ممنوع ہے جو احرام کے علاوہ حالت میں پہنی جاتی ہے۔ جبکہ قمیص اتارتے وقت سر سے ٹکرانے کی صورت ڈھانپنے کا اطلاق نہیں ہوتا جو کہ ممانعت میں شامل ہو۔ پس قیاس کے لحاظ سے بھی اس میں کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا۔ یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ البتہ متقدمین کے اقوال اس سلسلہ میں مختلف منقول ہیں۔ ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

اللغات: قد قمیصه۔ پھاڑنا۔

تخریج: مسند احمد ۳/ ۴۰۰۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ اگر محرم احرام باندھتے وقت قمیص اتارنا بھول گیا تو اب وہ قمیص کو معتاد طریقہ سے نہ اتارے بلکہ اسے پھاڑ کر پاؤں کی جانب سے نکالے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل واجوبہ:

قمیص کو معتاد طریقہ سے اتارنے میں چنداں قباحت نہیں ہے اور اس کی دلیل باب التطیب عندالاحرام میں یعلی بن امیہؓ والی روایت گزری ہے کہ انہوں نے احرام باندھا اور جبہ زیب تن رہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا تو آپ نے اسے اتارنے کا حکم فرمایا پھاڑنے کا حکم نہیں فرمایا۔

سابقہ مؤقف کا جواب:

یہ روایت یعلی سند کے اعتبار سے روایت جابر رضی اللہ عنہ سے بدرجہا بہتر ہے پس مضبوط روایت کو چھوڑ کر کمزور روایت کو اختیار کرنا درست نہیں۔

دوسرا جواب:......نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم نے غور کیا کہ سر کا ڈھانپنا ہر اعتبار سے ممنوع ہے یا نہیں۔ چنانچہ نظر ڈالنے سے معلوم ہوا کہ محرم کو ٹوپی پگڑی وغیرہ پہننا ممنوع ہے اور سر پر کسی ایک بھی چیز کا پہننا اسی طرح ممنوع ہے جیسا کہ بدن پر قمیص کا استعمال ممنوع ہے محرم کے متعلق جب سوچ وفکر کی تو اس طرح معلوم ہوا کہ اگر محرم اپنے سر پر کپڑوں کی گٹھڑی یا اور کوئی چیز اٹھاتا ہے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور یہ اس میں شامل نہیں جو کہ سر کو ٹوپی رومال وغیرہ سے ڈھانپا جاتا ہے کیونکہ اس کو کوئی بھی پہننے والا نہیں کہتا تو ممانعت کا حکم اس سے متعلق ہے جو چیز پہننے میں شمار ہوئی کسی دوسری چیز پر یہ حکم نہیں لگتا جو کہ سر کو ڈھانپے۔

بالکل اسی طرح قمیص کا پہننا ممنوع ہے ازار بنا کر اس کے کھولنے سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

حاصل کلام: یہ ہوا کہ سر کے سلسلہ میں احرام کے وقت کسی چیز کا پہننا ممنوع ہے اور قمیص اتارتے ہوئے سر کو ڈھانپنے کی صورت پیش آئے گی پہننے کی نہ ہوگی اور یہ بات پہلے ثابت ہو چکی ہے کہ ٹوپیاں پہننے کی تو ممانعت ہے سر ڈھانپے یا اس پر سایہ کرنے کی ممانعت نہیں ہے اور سر پر پہننے والی وہی چیز حالت احرام میں پہننے میں شمار ہوگی جو حالت احرام میں پہننے کے دائرہ میں شامل ہے۔

سر سے کھینچی جانے والی قمیص جب احلال کی صورت میں پہننے میں شامل نہیں تو حالت احرام میں بھی وہ پہننے والی چیزوں میں شمار نہ ہوگی پس اس سے ثابت ہوا کہ قمیص کو اتارنے میں کوئی حرج نہیں قیاس ونظر بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

متقدمین کے اقوال میں اختلاف:

۳۵۵۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ .وَأَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوْا : إِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ فَلْيَخْرِقْهُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ .

۳۵۵۹: یونس نے حسن بن محمد بن علیؒ سے اسی طرح روایت کی ہے اور مغیرہ نے ابراہیم و شعبی دونوں سے نقل کیا کہ جب آدمی احرام باندھ لے اور وہ قمیص پہننے والا ہو تو اسے چاہئے کہ اسے پھاڑ کر اس سے نکل جائے۔

۳۵۶۰ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ ..

۳۵۶۰: شریک نے سالم سے انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۵۶۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ : اِذَا أَحْرَمَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ قَالَ أَحَدُهُمَا : يَشُقُّهُ وَقَالَ الْآخَرُ : يَخْلَعُهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ ..

۳۵۶۱: مغیرہ وحماد دونوں نے ابراہیم سے نقل کیا کہ جب کسی نے اس حالت میں احرام باندھ لیا کہ اس کے جسم پر قمیص موجود تھی تو ایک نے کہا اس کو پھاڑ ڈالے دوسرے نے کہا اس کو پاؤں کی جانب سے اتار دے۔

۳۵۶۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ (أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِعَهَا) قَالَ قَتَادَةُ : قُلْتُ لِعَطَاءٍ : إِنَّمَا كُنَّا نَرٰى أَنْ يَشُقَّهَا فَقَالَ عَطَاءٌ (إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ)

۳۵۶۲: قتادہ نے عطاء بن ابی رباح سے نقل کیا کہ ایک آدمی جس کا نام یعلیٰ بن امیہ تھا انہوں نے اس حالت میں احرام باندھا کہ ان پر جبہ تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے جبہ اتارنے کا حکم فرمایا قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے پوچھا ہمارے خیال میں تو اسے قمیص پھاڑ دینا چاہئے تو عطاء کہنے لگے: "ان اللہ لا یحب الفساد" اللہ تعالیٰ بلاوجہ بگاڑ کو پسند نہیں فرماتے۔

۳۵۶۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ قَالَ : يَخْلَعُهُ فَهٰذَا عَطَاءٌ وَعِكْرِمَةُ قَدْ خَالَفَ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيَّ وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَذَهَبَا إِلٰى مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنْ حَدِيْثِ يَعْلٰى.

۳۵۶۳: ابوسلمہ ازدی کہتے ہیں کہ میں نے عکرمہ کو فرماتے سنا جبکہ ان سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو اس حالت میں احرام باندھے کہ اس نے قباء پہن رکھی ہو تو وہ کہنے لگے اسے اتار دے۔ یہ عطاء' عکرمہ کے اقوال ابراہیم' شعبی' ابن جبیر رحمہم اللہ سے مختلف ہیں۔ اول دو کا رُجحان روایت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی طرف ہے جو کہ ہمارا مؤقف ہے۔

حاصل روایات: عطاء وعکرمہ کا قول ابراہیم' شعبی اور سعید بن جبیر کے خلاف ہے اور وہ دونوں اسی طرف گئے ہیں جو روایت یعلیٰ بن امیہ میں وارد ہے۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِهٖ مُحْرِمًا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حجۃ الوداع میں آپ نے کون سا احرام باندھا؟

خلاصۃ البرام: زمانہ اسلام سے پہلے حج کے مہینوں میں عمرہ کو افجر الفجور کہا جاتا تھا اسلام نے اس کو باطل کر دیا۔ ① امام مالک کے ہاں تو اب بھی حج کے مہینوں میں عمرہ مکروہ ہے ② مگر شافعی واحمد رحمہم اللہ نے سال کی ہر گھڑی میں بلا کراہت جواز

ثابت کیا ہے۔ ③ امام ابوحنیفہ صرف یوم عرفہ یوم نحر اور ایام تشریق میں عمرے کو ارکان حج میں امکان خلل کی وجہ سے مکروہ قرار دیتے ہیں حج کی اول قسم کو افراد کہا جاتا ہے مکہ سے باہر والے لوگ کسی بھی میقات سے فقط حج کا احرام باندھیں اور طواف قدوم کے بعد احرام میں رہیں یوم نحر میں رمی جمرہ عقبہ کے بعد احرام کھولیں۔ اس پر قربانی لازم نہیں ایک طواف اور ایک سعی لازم ہے۔

نمبر ②: دوسری قسم حج تمتع ہے میقات سے عمرہ کا احرام باندھ لیں افعال عمرہ کے بعد حلال ہو جائیں پھر ایام حج میں گھر یا بیت اللہ شریف سے حج کا احرام باندھیں یوم نحر کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد دم تمتع ادا کر کے حلال ہوں۔

نمبر ③: تیسری قسم قران ہے حج و عمرہ کا اکٹھا احرام میقات سے باندھیں افعال عمرہ کر کے احرام نہ کھولیں اسی احرام سے حج ادا کریں پھر یوم نحر میں رمی کے بعد دم شکر سے فارغ ہو کر احرام کھولیں اس پر دو طواف اور دو سعی لازم ہوتی ہیں ان میں سب سے افضل یہ تیسری قسم ہے اسی بات کو ثابت کرنے کے لئے یہ باب قائم کیا گیا ہے اس مسئلہ سے متعلق علماء کے تین مذاہب معروف ہیں۔

نمبر ①: امام مالک ابراہیم نخعی مجاہد رحمہم اللہ حج افراد کو سب سے افضل قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: امام احمد شافعی اور حسن بصری رحمہم اللہ کے ہاں تمتع سب سے افضل ہے۔ ③ ائمہ احناف اور سفیان ثوری قران کو افضل قرار دیتے ہیں۔ تفصیلی روایات ملاحظہ ہوں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل:

حج افراد سب سے افضل ہے جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہو رہا ہے ذھب قوم سے یہی لوگ مراد ہیں۔

۳۵۶۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ)

۳۵۶۴: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد فرمایا ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج باب ۱۲۲، ابو داؤد فی المناسك باب ۲۳۔

۳۵۶۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ هُوَ ابْنُ مُوْسٰى -قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نَرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ)

۳۵۶۵: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ ہم مدینہ منورہ سے نکلے اور ہمارا خیال یہی تھا کہ آپ فقط حج کریں گے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۱۷، ابو داؤد فی المناسك باب ۲۳۔

۳۵۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ، عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، فَحَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَلَمْ يَحِلَّ، حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ)۔

٣٥٦٦: عروہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حجۃ الوداع کے سال نکلے ہم میں بعض وہ تھے جو عمرہ کا احرام باندھنے والے تھے اور دوسرے حج وعمرہ کا احرام باندھنے والے تھے اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ہی کا احرام باندھا پھر جنہوں نے فقط عمرہ کا احرام باندھا وہ عمرہ کر کے حلال ہو گئے اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھا وہ حلال نہ ہوئے یہاں تک کہ یوم نحر آیا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب٣٤، مسلم فی الحج١١٨۔

٣٥٦٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِيْ عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَبْدَأَ بِالْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَلْيَفْعَلْ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ)۔

٣٥٦٧: علقمہ بن ابی علقمہ نے اپنی والدہ سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن حکم فرمایا جو شخص عمرے کی ابتداء حج سے پہلے چاہتا ہو وہ کرے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔

تخریج : مسلم فی الحج ١١٤۔

٣٥٦٨ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ)

٣٥٦٨: منصور بن عبدالرحمن نے اپنی والدہ سے انہوں نے اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا احرام باندھنے والے تھے۔

تخریج : مسند احمد ٦/٣٥٠۔

٣٥٦٩ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الطَّوِيْلِ، فَقَالَ (فَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّوْحِيدِ، وَلَمْ يَزِدْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ شَيْئًا، وَلَسْنَا نَنْوِىْ إِلَّا الْحَجَّ، وَلَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ)

۳۵۶۹: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے طویل روایت میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اکیلا حج کا احرام باندھا اور اس پر کچھ بھی اضافہ نہیں فرمایا ہم صرف حج ہی کی نیت کرتے تھے اور عمرہ کو نہ جانتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۴۷۔

۳۵۷۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِى اللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ (جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَقَالُوْا : الْإِفْرَادُ أَفْضَلُ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ، وَقَالُوْا : بِهِ كَانَ أَحْرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : اَلتَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَفْضَلُ مِنَ الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ، وَقَالُوْا : هُوَ الَّذِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَذَكَرُوْا فِىْ ذٰلِكَ.

۳۵۷۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھنے والے تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا بعض علماءؒ نے اس بات کو اختیار کیا کہ حج افراد تمتع اور قران سے افضل ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اس کا احرام باندھا تھا۔ علماء کی دوسری جماعت نے فرمایا تمتع اس عمرہ کے ساتھ حج سے ملا ہو ہے۔ یہ افراد قران سے افضل ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ حجۃ الوداع میں آپ ﷺ نے یہی اختیار فرمایا اور ذیل کی روایات پیش کی جاتی ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ نے حج افراد کا احرام باندھا اور افضلیت اسی قسم میں ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے اختیار فرمایا پس حج افراد کا سب سے افضل ہونا ثابت ہوگیا۔

فریق ثانی کا موقف اور دلیل و جواب:

حج تمتع سب سے افضل ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع فرمایا جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے۔

۳۵۷۱ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ : اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِ (عُسْفَانَ) وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : مَا تُرِيْدُ إِلٰى أَمْرٍ قَدْ فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ : دَعْنَا مِنْكَ، فَقَالَ : إِنِّىْ لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَدَعَكَ، ثُمَّ أَهَلَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِىْ طَالِبٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهِمَا جَمِيْعًا۔

۳۵۷۱: سعید بن المسیب روایت کرتے ہیں کہ علی وعثمان رضی اللہ عنہما مقام عُسفان میں جمع ہوئے جبکہ عثمانؓ حج تمتع سے روک رہے تھے تو علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تمہارا اس بات سے منع کرنے کا کیا مقصد ہے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا تو انہوں نے کہا تم ہمیں مت کچھ کہو تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں اس حالت میں چھوڑ نہیں سکتا پھر علی رضی اللہ عنہ نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۳٤۔

۳۵۷۲ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ : (حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ ؟ قَالَ : بَلٰى)

۳۵۷۲: سعید بن المسیب سے روایت ہے کہ عثمانؓ نے حج کیا تو ان کو علی رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں!

۳۵۷۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ' عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ' وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ : (لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ) فَقَالَ سَعْدٌ (بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِيْ) فَقَالَ الضَّحَّاكُ (فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ) فَقَالَ سَعْدٌ (قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ)

۳۵۷۳: محمد بن عبداللہ بن حارث نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ اور ضحاک بن قیسؓ سے اسی وقت سنا جبکہ معاویہ بن ابی سفیان نے حج کروایا وہ دونوں حج تمتع کا ذکر کر رہے تھے۔ تو ضحاک کہنے لگے حج وعمرہ تو وہی جمع کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناواقف ہو۔ اس پر سعد کہنے لگے۔ اے بھتیجے تم نے بہت غلط بات کی۔ تو ضحاک نے سن کر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے تو اس کے جواب میں سعد کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تمتع کیا تو ہم نے آپ کے ساتھ تمتع کیا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الحج باب۱۲' نسائی فی المناسك باب ۵۰۔

۳۵۷۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ' قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۵۷۴: بشر بن عمر کہتے ہیں کہ ہمیں مالک نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۷۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ، قَالَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ : فَعَلْنَاهَا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ بِالْعَرْشِ يَعْنِيْ مُعَاوِيَةَ، يَعْنِيْ (عُرُوْشَ بُيُوْتِ مَكَّةَ)

۳۵۷۵: غنیم بن قیس نے بیان کیا کہ میں نے سعد بن مالک سے حج تمتع کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا ہم نے یہ کیا ہے۔ جبکہ معاویہ بیوت مکہ میں شرک کی حالت میں تھا (ابھی اسلام نہ لائے تھے)

تخریج: مسلم فی الحج ۱٦٤، مسند احمد ۱/۱۸۱۔

۳۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ الْقُرِّيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ (أَهَلَّ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ هُوَ بِالْعُمْرَةِ، فَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ لَمْ يَحِلَّ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَحَلَّ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ، مِمَّنْ مَعَهُمَا الْهَدْيُ، فَلَمْ يَحِلَّا)

۳۵۷۶: شعبہ نے مسلم القری سے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور آپ نے خود عمرہ کا احرام باندھا پس جن کے ساتھ ہدی تھے وہ حلال نہ ہوئے اور جن کے ساتھ ہدی کا جانور نہ تھا وہ حلال ہو گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور طلحہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں سے تھے جن کے ساتھ ہدی تھی اس لئے آپ نے احرام نہیں کھولا۔

تخریج: ابو داؤد فی المناسك باب ٢٤، باختصار۔

۳۵۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حَمْزَةَ، عَنْ لَيْثٍ هُوَ ابْنُ أَبِيْ سُلَيْمٍ ح

۳۵۷۷: ابوحمزہ نے لیث سے انہوں نے ابن ابی سلیم سے روایت نقل کی ہے۔

۳۵۷۸: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوٗسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ، وَأَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ، وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ) قَالَ سُلَيْمَانُ فِيْ حَدِيْثِهِ (وَأَوَّلُ مَنْ نَهٰى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ)

۳۵۷۸: لیث نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر نے تمتع کیا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی اور عمر رضی اللہ عنہ نے وفات تک تمتع کیا اور عثمان رضی اللہ عنہ نے وفات تک تمتع کیا۔

سلیمان نے اپنی روایت میں ذکر کیا کہ سب سے پہلا شخص جس نے تمتع سے منع کیا وہ معاویہؓ ہیں۔

تخریج : ترمذی فی الحج باب ۱۲' نسائی فی المناسك باب ۵۰۔

۳۵۷۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ' قَالَ : تَمَتَّعْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ' فَقَالُوْا (هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ' تَقْدَمُ ثُمَّ تَطُوْفُ ثُمَّ تُحِلُّ)

۳۵۷۹: عبداللہ بن شریک روایت کرتے ہیں کہ میں نے حج تمتع کیا تو میں نے ابن عمر' ابن عباس' ابن الزبیر رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تو سب نے کہا تم نے سنت نبوت کو پالیا آگے بڑھو پھر طواف کرو (اور سعی کر کے) احرام کھول دو۔

۳۵۸۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ' قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ' غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ أَبُوْ غَسَّانَ : أَظُنُّهُ قَالَ (لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ افْعَلْ كَذَا' ثُمَّ أَحْرِمْ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ وَافْعَلْ كَذَا' وَافْعَلْ كَذَا)

۳۵۸۰: ابو غسان نے شریک سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی بس اتنا فرق ہے کہ ابو غسان نے بیان کیا کہ میرے خیال میں ان کے الفاظ یہ تھے: "لسنة نبيك افعل كذا ثم احرم يوم التروية" اور یہ کرو اور یہ کرو۔ (انہوں نے عمرہ اور حج کے افعال کی وضاحت کردی)۔

۳۵۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ' قَالَ : تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ عَنْهَا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِيْ بِهَا فَتَمَتَّعْتُ فَنِمْتُ فَأَتَانِيْ آتٍ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ (عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ' وَحَجٌّ مَبْرُوْرٌ) فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ (اللّٰهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ' أَوْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۳۵۸۱: شعبہ ابوحمزہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج تمتع کا ارادہ کیا تو مجھے کچھ لوگوں نے روکا تو میں نے ابن عباسؓ سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے تمتع کرنے کا حکم فرمایا پس میں نے تمتع کیا اور مجھے نیند آ گئی تو مجھے خواب آیا تو کسی کہنے والے نے آواز دی۔ تمہارا عمرہ مقبول اور حج مبرور کی بشارت ہو۔ اس کے بعد بیدار ہو کر میں ابن عباسؓ کی خدمت میں آیا اور ان کو اس کی اطلاع دی تو کہنے لگے اللہ اکبر یہ جناب ابوالقاسم یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

۳۵۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ هُوَ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ سَالِمٍ قَالَ (إِنِّيْ لَجَالِسٌ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ' فَسَأَلَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ (حَسَنٌ جَمِيْلٌ) فَقَالَ : فَإِنَّ

أَبَاكَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ (وَيْلَكَ، فَإِنْ كَانَ أَبِيْ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، وَقَدْ فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَ بِهِ، فَبِقَوْلِ أَبِيْ تَأْخُذُ، أَمْ بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟) قَالَ : بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ (قُمْ عَنِّيْ) .

۳۵۸۲: زہری نے سالم سے روایت کی ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا جبکہ ان کے پاس ایک شامی آدمی آیا اور ان سے حج تمتع کے متعلق سوال کیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ بہت خوب اور عمدہ ہے اس نے کہا تمہارے والد تو اس سے منع کرتے تھے۔ تو انہوں نے کہا تم پر افسوس! اگر بالفرض میرے والد نے منع کیا ہو اور ادھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا ہو تو کس کی بات کو لے گا۔ اس نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو اختیار کروں گا اس پر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا بس یہاں سے چلے جاؤ!

تخریج : ترمذی فی الحج باب ۱۲۔

۳۵۸۳ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدٰى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ)

۳۵۸۳: سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں تمتع کیا اور ہدی کے جانوروں کو ذوالحلیفہ سے روانہ کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ سے ابتداء کی پھر حج کا احرام باندھا اور لوگوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو عمرہ کے ساتھ ملا کر کرنے کا نفع اٹھایا۔

۳۵۸۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِيْ أَخْبَرَنِيْ بِهِ) سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ خِلَافَ هٰذَا فَرَوَيْتُمْ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ) وَرَوَيْتُمْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ) وَرَوَيْتُمْ عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، أَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ) قِيْلَ لَهُ : قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِفْرَادُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ هٰذَا، عَلٰى مَعْنًى لَا يُخَالِفُ مَعْنٰى مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْإِفْرَادُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ الْقَاسِمُ، عَنْ عَائِشَةَ، إِنَّمَا أَرَادَتْ بِهِ إِفْرَادَ الْحَجِّ فِيْ وَقْتِ مَا أَحْرَمَ، وَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْرَمَ بَعْدَ خُرُوْجِهِ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ فَأَرَادَتْ أَنَّهُ لَمْ يَخْلِطْهُ فِيْ وَقْتِ إِحْرَامِهِ بِهِ، بِإِحْرَامٍ بِعُمْرَةٍ، كَمَا فَعَلَ غَيْرُهُ، مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ وَأَمَّا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَإِنَّهَا أَخْبَرَتْ أَنَّ مِنْهُمْ، مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ لَا حَجَّةَ مَعَهَا، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، يَعْنِيْ مَقْرُوْنَتَيْنِ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ التَّمَتُّعَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ قَدْ كَانُوْا أَحْرَمُوْا بِالْعُمْرَةِ، أَحْرَمُوْا بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ، لَيْسَ حَدِيْثُهَا هٰذَا، يَنْفِيْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَأَنَّهَا قَالَتْ (وَأَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا) ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَجُّ الْمُفْرَدُ، بَعْدَ عُمْرَةٍ قَدْ كَانَتْ تَقَدَّمَتْ مِنْهُ مُفْرَدَةً فَيَكُوْنُ قَدْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ ثُمَّ أَحْرَمَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَجَّةٍ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، حَتّٰى تَتَّفِقَ هٰذِهِ الْآثَارُ، وَلَا تَتَضَادَّ فَأَمَّا مَعْنٰى مَا رَوَتْ أُمُّ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ وَلَمْ يَعْتَمِرْ) ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَعْتَمِرْ فِيْ وَقْتِ إِحْرَامِهِ بِالْحَجِّ كَمَا فَعَلَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهُ، وَلٰكِنَّهُ اعْتَمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

۳۵۸۴: عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج تمتع کی خبر دی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا جیسا کہ مجھے سالم نے عبداللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ہم نے اس باب کی ابتداء میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس کے خلاف روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد فرمایا ہے اور دوسری روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح نقل کی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع والے سال نکلے ہم میں سے بعض نے عمرے اور بعض نے حج وغیرہ اور بعض نے فقط حج کا احرام باندھا ہوا تھا۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فقط حج کا احرام باندھا۔'' اسی طرح تیسری روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع والے سال حج افراد کا احرام باندھا اور عمرہ نہیں کیا۔'' اس کو جواب میں یہ کہا جائے گا وہ افراد جس کا تذکرہ ان روایات مذکورہ بالا میں ہے۔ ممکن

ہے کہ وہ افراد اس طرح کا ہو جو زہریؒ کی اس روایت کے مفہوم کے مخالف نہ ہو۔ جو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے اور عین ممکن ہے کہ وہ اس طرح ہو کہ جس افراد کو قاسم نے پہلی روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا ہے اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب آپ نے احرام باندھا تو حج افراد کا باندھا اگر چہ اس سے فراغت کے بعد عمرہ کا احرام باندھا ہو بلکہ ان کی مراد یہ کہ حج کے احرام کے ساتھ عمرے کے احرام کو نہیں ملایا جیسا کہ آپ کے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا۔ رہی دوسری روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس میں انہوں نے یہ خبر دی ہے' کہ ان میں سے بعض نے فقط عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے فقط حج کا احرام باندھا۔ اس روایت میں تمتع کا تذکرہ نہیں ہے تو عین ممکن ہے۔ کہ جنہوں نے پہلے عمرے کا احرام باندھا انہوں نے اس کے بعد حج کا احرام بھی باندھا ہو' ان کی اس روایت میں اس بات کی کچھ بھی نفی نہیں ہے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا تو یہ فرما رہی ہیں واھل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج مفردا'' تو یہ کہنا ممکن ہے کہ اس سے مراد وہ حج مفرد ہو۔ اس عمرہ کے بعد جو آپ نے پہلے فقط عمرے ہی کا احرام باندھا جیسا کہ قاسم و محمد بن عبدالرحمٰن کی روایات میں ہے کہ پھر آپ نے اس کے بعد حج کا احرام باندھا۔ جیسا کہ زہری والی روایت میں عروہ سے منقول ہے۔ (یہ اس لئے کہا) تا کہ آثار متفق ہو جائیں اور ان میں تضاد نہ رہے۔ رہی ام علقمہ نے جو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ: (ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افرد الحج ولم یعتمر) تو عین ممکن ہے کہ اس سے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہو کہ آپ نے حج کا احرام باندھتے وقت عمرہ نہیں کیا جیسا کہ آپ کے ساتھ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا۔ بلکہ اس کے بعد عمرہ کیا۔

حاصل روایات: ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج حج تمتع تھا۔

ایک اشکال:

شروع باب میں تم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت جس کو قاسم نے نقل کیا اس میں واضح طور پر موجود ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا۔

نمبر ②: اسی طرح عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت۔

نمبر ③: ام علقمہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات ان تمام رویات میں تو حج افراد کا واضح تذکرہ ہے۔ اور عمرہ نہ کرنے کا صاف ذکر ہے۔

ج:

نمبر ①: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے حج کے احرام کے ساتھ ملا کر عمرے کا احرام نہیں باندھا حج کا پہلے احرام باندھا پھر عمرے کا احرام باندھا دوسروں کی طرح نہیں کیا کہ جنہوں نے دونوں کا احرام ملا کر باندھا تھا فقط حج کے احرام کو افراد لحج سے تعبیر کیا۔ ارکان عمرہ کی ادائیگی کے بعد حج کا احرام باندھنا یا حج کا احرام باندھ کر پھر عمرہ کا احرام باندھنا یہ تمتع

کے منافی نہیں ہے۔

نمبر ②: روایت عروہ میں حضرت عائشہؓ سے یہ بتلایا کہ بعض نے فقط عمرے کا احرام باندھ رکھا تھا حج کا احرام ساتھ نہ تھا اور بعض نے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھ رکھا تھا یعنی دونوں کا اکٹھا احرام باندھا اور بعض نے فقط حج کا احرام تمتع کے تذکرہ کے بغیر باندھا اس کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا انہوں نے اس کے بعد حج کا احرام فراغت عمرہ کے بعد باندھ لیا تو یہ روایت حج تمتع کی بالکل نفی نہیں کرتی۔

نمبر ③: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت اهل رسول اللہ ﷺ بالحج مفردًا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ عمرہ الگ سے مکمل کرنے کے بعد اس حج کا احرام باندھا اس لئے اس کو مفرد سے تعبیر کیا' مفرد عمرے کا تذکرہ روایت قاسم اور محمد عن عروہ میں موجود ہے پھر حج کا احرام مفرد باندھا جیسا کہ روایت زہری میں وارد ہے۔ اس سے ان روایات کے مابین اختلاف نہ رہا۔

نمبر ④: روایت ام علقمہ: ان رسول اللّٰہ افرد بالحج ولم یعتمر" اس کا معنی یہ ہے کہ حج کے احرام کے وقت آپ نے عمرہ نہیں کیا جیسا کہ آپ کے بعض اصحاب نے کیا بلکہ پہلے عمرہ الگ احرام سے آپ کر چکے تھے تو حج کے ساتھ عمرہ نہیں کیا۔ یا مطلب یہ ہے۔ حج کے احرام سے آپ نے عمرہ نہیں کیا بلکہ حج کے بعد عمرہ کیا جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۳۵۸۵ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ' قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ' عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ' أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ لَمَّا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ (صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هٰهُنَا وَنَحْنُ خِفَافُ الْحَقَائِبِ' قَلِيْلٌ ظُهُوْرُنَا قَلِيْلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' وَالزُّبَيْرُ' وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ' فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ' أَحْلَلْنَا' ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ) فَهٰذِهِ أَسْمَاءُ تُخْبِرُ أَنَّ مَنْ كَانَ حِيْنَئِذٍ اِبْتَدَأَ بِعُمْرَةٍ' فَقَدْ أَحْرَمَ بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ' فَصَارَ بِهَا مُتَمَتِّعًا

۳۵۸۵: ابوالاسود سے روایت ہے کہ اسماء بنت ابی بکرؓ کے مولیٰ عبداللہ نے بیان کیا کہ اس نے اسماء سے سنا جبکہ ان کا گزر وادی حجون سے ہوا تو وہ کہنے لگیں اللہ تعالیٰ کے رسول پر رحمتیں نازل ہوں۔ ہم آپ کے ساتھ یہاں اترے ہمارے پاس سامان کم اور سواریاں تھوڑی تھیں۔ زادِ راہ بھی تھوڑا تھا میں اور میری بہن عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا اور زبیر اور فلاں فلاں ہمارے ساتھ تھے جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو ہم نے احرام کھول دیا پھر شام کو حج کا احرام باندھ لیا۔ یہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اس بات کی خبر دے رہی ہیں کہ جن حضرات نے اس وقت عمرہ سے ابتداء کی تھی انہوں نے اس کے بعد حج کا حرام باندھا تو اس کے ذریعہ وہ متمتع ہوگئے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۹۳' ابن ماجه فی المناسك باب ۴۱۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ اسماء خبر دے رہی ہیں کہ جنہوں نے عمرہ سے ابتداء کی تھی انہوں نے اس کے بعد حج کا احرام باندھا اس

سے وہ متمتع بن گئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا۔

فریق ثانی کی تمتع پر دلالت کرنے والی دیگر روایات:

۳۵۸۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ، قَالَ : (تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ فِيْهَا الْقُرْآنُ، فَلَمْ يَنْهَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ، ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ)

۳۵۸۶: مطرف نے عمران سے روایت کی کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا اور اس دوران قرآن مجید اترا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمتع سے منع نہیں کیا اور نہ اس میں سے کوئی چیز منسوخ کی اب اس کے بعد جو آدمی اپنی رائے سے جو کہتا ہے کہتا رہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۳۶۔

۳۵۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ (تَمَتَّعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ الْحَجِّ، فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهَا وَلَمْ يُنْزِلِ اللّٰهُ فِيْهَا نَهْيًا)

۳۵۸۷: حسن نے عمران بن حصین ؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حج تمتع کیا اور آپ نے ہمیں اس سے نہ روکا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے اس میں کوئی وحی اتاری۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب ٤٠۔

۳۵۸۸ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : (تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ، خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ الْقُرْآنَ هُوَ الْقُرْآنُ، وَإِنَّ الرَّسُوْلَ هُوَ الرَّسُوْلُ، وَإِنَّهُمَا كَانَتَا مُتْعَتَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مُتْعَةُ الْحَجِّ، فَافْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ، وَالْأُخْرٰى مُتْعَةُ النِّسَاءِ، فَأَنْهٰى عَنْهَا وَأُعَاقِبُ عَلَيْهَا)

۳۵۸۸: ابونضرہ نے جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت کی کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تمتع کیا جب عمر ؓ والی بنے تو لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا قرآن قرآن ہے اور رسول رسول ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو حصے تھے ایک حصۃ الحج پس تم اپنے حج و عمرہ میں فصل کرو۔ وہ تمہارے حج کے لئے تکمیل کا باعث ہے اور عمرہ زیادہ مکمل کرنے والا ہے اور دوسرا عورتوں کا متعہ ہے پس میں اس سے روکتا ہوں اور اس پر سزا دوں گا۔

تخریج : مسلم فی الحج ١٤٥۔

۳۵۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ عَاصِمٍ' عَنْ أَبِیْ نَضْرَةَ' عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (مُتْعَتَانِ فَعَلْنَاهُمَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ نَعُدْ إِلَیْهِمَا) وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ مَا یَدُلُّ عَلٰی أَنَّهٗ کَانَ کَذٰلِكَ أَیْضًا

۳۵۸۹: ابونضرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دومتعے ایسے ہیں جن کو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کیا ہمیں عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے روک دیا اب ہم ان کی طرف لوٹ نہیں سکتے۔ اور جناب رسول اللہ سے بھی ایسی روایات ہیں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ آپ بھی اسی حالت میں تھے۔

۳۵۹۰ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ' عَنْ (حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ' وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ ؟ فَقَالَ : إِنِّیْ لَبَّدْتُ رَأْسِیْ، وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ، فَلَا أَحِلُّ حَتّٰی أَنْحَرَ) فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِیْثُ أَنَّهٗ کَانَ مُتَمَتِّعًا لِأَنَّ الْهَدْیَ الْمُقَلَّدَ لَا یَمْنَعُ مِنَ الْحِلِّ إِلَّا فِی الْمُتْعَةِ خَاصَّةً هٰذَا إِنْ کَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْهُ بَعْدَ طَوَافِهٖ لِلْعُمْرَةِ وَقَدْ یُحْتَمَلُ أَیْضًا أَنْ یَّکُوْنَ هٰذَا الْقَوْلُ کَانَ مِنْهُ قَبْلَ أَنْ یُحْرِمَ بِالْحَجِّ' وَقَبْلَ أَنْ یَطُوْفَ لِلْعُمْرَةِ' فَکَانَ ذٰلِكَ حُکْمَهٗ، لَوْلَا سِیَاقُهُ الْهَدْیَ' یَحِلُّ کَمَا یَحِلُّ النَّاسُ' بَعْدَ أَنْ یَطُوْفَ فَلَمْ یَطُفْ' حَتّٰی أَحْرَمَ بِالْحَجِّ' فَصَارَ قَارِنًا فَلَیْسَ یَخْلُو حَدِیْثُ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا الَّذِیْ ذَکَرْنَا' مِنْ أَحَدِ هٰذَیْنِ التَّأْوِیْلَیْنِ وَعَلٰی أَیِّهِمَا کَانَ فِی الْحَقِیْقَةِ' فَإِنَّهٗ قَدْ نَفٰی قَوْلَ مَنْ قَالَ (إِنَّهٗ کَانَ مُفْرِدًا بِحَجَّةٍ لَمْ یَتَقَدَّمْهَا عُمْرَةٌ' وَلَمْ یَکُنْ مَعَهَا عُمْرَةٌ) وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : بَلِ الْقِرَانُ فِیْ ذٰلِكَ بَیْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ أَفْضَلُ مِنْ إِفْرَادِ الْحَجِّ' وَمِنَ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَی الْحَجِّ وَقَالُوْا : کَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَذَکَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ.

۳۵۹۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی لوگ تو عمرہ کر کے حلال ہو گئے مگر آپ نے اپنے عمرے کا احرام نہیں کھولا تو آپ نے فرمایا۔ میں نے بالوں کو تلبید کر دی ہے (ذرا سی گوند وغیرہ لگانا تا کہ بال جمے رہیں منتشر نہ ہوں اس کو تلبید کہتے ہیں) اور میں نے اپنے ہدی کو قلادہ ڈال دیا (قلادہ۔ ہدی کے گلے میں ڈالا جانے والا پٹا یا چمڑہ وغیرہ) میں اس وقت تک حلال نہ ہوں گا یہاں تک کہ میں قربانی کو ذبح نہ کر لوں۔ تو یہ روایت اس بات پر دلالت کر رہی ہے کہ آپ تمتع کرنے والے تھے۔ اس لئے کہ قلادہ والا ہدی حلال ہونے سے صرف تمتع کی صورت میں مانع ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ بات عمرے کا طواف کر لینے کے بعد فرمائی اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کا یہ ارشاد احرام حج سے پہلے کا ہو اور عمرے کا طواف کرنے سے بھی پہلے فرمایا ہو۔ پس یہی اس کا حکم تھا۔ اگر آپ نے ہدی روانہ نہ کی ہوتی تو آپ دوسرے حضرات کی طرح احرام کو طواف کے بعد کھول دیتے۔ تو آپ نے طواف نہ کیا بلکہ اس سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا پس اس سے آپ قارن بن گئے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا والی مذکورہ روایت میں ان دو میں سے ایک تاویل پائی جاتی ہے خواہ حقیقت میں جو صورت بھی ہو۔ پس اس سے ان لوگوں کے قول کی تو نفی ہوگئی کہ جنہوں نے یہ کہا کہ آپ نے حج افراد کیا اور اس سے پہلے عمرہ نہیں کیا اور نہ اس کے ساتھ عمرہ کیا جب کہ دیگر علماء کی جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا قران یعنی حج وعمرہ کو ملانا افضل ہے۔ یہ حج افراد و تمتع دونوں سے افضل ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ نے حجۃ الوداع میں اسی طرح کیا تھا۔ انہوں نے مندرجہ روایات کو ذکر کیا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ٣٤، ١٠٧/١٢٦، المغازی باب٧٧، واللباس باب٦٩، مسلم فی الحج ١٧٧/٢٧٥، ١٧٩، ابو داؤد فی المناسك باب ٢٤، نسائی فی المناسك باب ٦١/٤٠، ابن ماجه فی المناسك باب ٧٢، مالك فی الحج ١٨٠، مسند احمد ٢٨٣/٦۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ تمتع کرنے والے تھے کیونکہ متمتع اگر ہدی روانہ کر دے تو وہ افعال عمرہ کے بعد بھی احرام نہیں کھول سکتا اور اگر یہ بات طواف عمرہ کے بعد فرمائی ہو یا احرام بالحج سے پہلے فرمائی ہو یا طواف عمرہ سے پہلے فرمائی ہو بہرصورت حکم یہی ہوگا اگر آپ ہدی روانہ فرماتے تو آپ اسی طرح عمرہ کے بعد احرام کھول دیتے جیسے دوسرے لوگوں نے کیا اور آپ حج کا احرام باندھنے تک طواف نہ کرتے تو آپ قارن بن جاتے۔ (قارن حج وعمرہ اکٹھا کرنے والا) اب دونوں تاویلات میں جو بھی اختیار کی جائے اس سے حج افراد والی بات تو ختم ہوگئی۔

فریق ثالث کا مؤقف اور دلائل و جوابات:

حج افراد و تمتع سے افضل قران ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں قران ہی کیا۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے ثابت ہوتا ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

٣٥٩١ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ أَبِيْ لُبَابَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ شَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ (أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا) ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ لَهُ إِهْلَالِيْ فَقَالَ : (هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ أَوْ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

٣٥٩١: شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بنی تغلب کے ایک آدمی نے بیان کیا جس کو ابن معبد کہتے تھے کہ میں نے حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھا جب میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے ان کو اپنا احرام بتلایا تو انہوں نے فرمایا تو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راستہ پانے والا ہے یا کہا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پانے والا ہے۔

٣٥٩٢ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ' عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْاَعْمَشِ' عَنْ أَبِىْ وَائِلٍ' مِثْلَهُ

٣٥٩٢: منصور واعمش نے ابووائل سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

٣٥٩٣ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' قَالَ : أَنَا مَنْصُوْرٌ' قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ أَنَّ الصَّبِيَّ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

٣٥٩٣: شعبہ نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے نقل کیا کہ وہ اس طرح بیان کرتے تھے کہ الصبی نے اسی طرح روایت نقل کی۔

٣٥٩٤ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' قَالَ : أَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ' عَنْ أَبِىْ وَائِلٍ مِثْلَهُ.

٣٥٩٤: حماد نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابووائل سے اسی طرح روایت بیان کی۔

٣٥٩٥ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ' عَنْ أَبِىْ وَائِلٍ مِثْلَهُ.

٣٥٩٥: حماد نے عاصم بن بھدلہ عن ابی وائل سے اسی طرح روایت نقل کی۔

٣٥٩٦ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ' قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ' عَنِ الْحَكَمِ' قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ' فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

٣٥٩٦: شعبہ نے حکم سے انہوں نے ابووائل سے سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

٣٥٩٧ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنِ الْحَكَمِ' عَنْ أَبِىْ وَائِلٍ مِثْلَهُ.

٣٥٩٧: شعبہ نے حکم سے انہوں نے ابووائل سے اسی طرح روایت کی۔

٣٥٩٨ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الرَّبِيْعِ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْاَحْوَصِ' عَنِ الْاَعْمَشِ' عَنْ أَبِىْ وَائِلٍ قَالَ : قَالَ الصَّبِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ فَقَالَ الَّذِيْنَ أَنْكَرُوا الْقِرَانَ' إِنَّمَا قَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ عَلَى الدُّعَاءِ مِنْهُ لَهُ لَا عَلَى تَصْوِيْبِهِ إِيَّاهُ فِىْ فِعْلِهِ إِيَّاهُ فِىْ فِعْلِهِ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ' مِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ مِنْ عُمَرَ عَلَى جِهَةِ الدُّعَاءِ .

٣٥٩٨: ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے وہ کہتے ہیں کہ صبی بن معبد نے کہا پھر اسی طرح بیان کیا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے حج قران کا انکار کیا وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول: "هديت بسنة نبيك"

اس سے اس کے لئے دعا مقصود ہے فعل کو درست قرار دینا نہیں۔ان کے خلاف یہ دلیل موجود ہے کہ یہ بطور دعا نہیں (بلکہ تصویب فعل مراد تھی) روایت ذیل میں ہے۔

حدیث لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ کا معنی:

اس جملہ کا معنی تمتع و افراد کو افضل کہنے والوں نے یہ لے لیا کہ یہ دعائیہ جملہ ہے کہ تم نے اچھا نہیں کیا اللہ تعالیٰ تمہیں سنت نبوی کی ہدایت فرمائے مگر زیادہ درست یہ ہے کہ یہ جملہ آپ نے ان کے فعل کی تصدیق و تحسین کے لئے فرمایا۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۳۵۹۹ :أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ' قَالَ : ثَنَا أَبِيْ' قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ' قَالَ : حَدَّثَنِي الصُّبَيّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ (كُنْتُ حَدِيْثَ عَهْدٍ بِنَصْرَانِيَّةٍ فَلَمَّا أَسْلَمْتُ لَمْ آلُ أَنْ أَجْتَهِدَ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ جَمِيْعًا فَمَرَرْتُ بِالْعُذَيْبِ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ' وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ' فَسَمِعَانِيْ وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : أَيُّهُمَا جَمِيْعًا ؟ وَقَالَ الْآخَرُ دَعْهُ فَهُوَ أَضَلُّ مِنْ بَعِيْرِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ وَكَانَ بَعِيْرِيْ عَلَى عُنُقِي فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّهُمَا لَمْ يَقُوْلَا شَيْئًا هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ).

۳۵۹۹: شقیق نے صبی بن معبد سے نقل کیا کہ میں نیا نیا مسلمان ہوا اور نصرانیت کو چھوڑا۔ میں نے دین میں کوشش سے کوئی کمی نہ چھوڑی پس میں نے حج و عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا۔ میں مقام عذیب میں سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے گزرا انہوں نے مجھ سے سنا کہ میں حج و عمرہ کا اکٹھا تلبیہ کہتا ہوں۔تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ان دونوں میں کون ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونے والا ہے؟ دوسرے نے کہا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو یہ تو اپنے اونٹ سے زیادہ گمراہ ہے۔صبی کہتے ہیں یہ بات سن کر میں چل دیا۔میرا اونٹ بڑا تیز رفتار تھا چنانچہ میں مدینہ منورہ پہنچا اور عمر بن خطابؓ سے ملا اور ان سے سارا ماجرا کہہ سنایا تو انہوں نے فرمایا۔ان دونوں نے کسی کام کی بات نہیں کہی تو نے اپنے پیغمبر ﷺ کی سنت کو پالیا ہے۔

تخریج : ابن ماجه في المناسك باب ۳۸۔

۳۶۰۰ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ' قَالَ : أَنَا وَكِيْعٌ' قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ' عَنْ شَقِيْقٍ' عَنِ الصُّبَيّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ (أَهْلَلْتُ بِهِمَا جَمِيْعًا فَمَرَرْتُ بِسَلْمَانَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ' فَعَابَا ذٰلِكَ عَلَيَّ) فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ (إِنَّهُمَا لَمْ يَقُوْلَا شَيْئًا هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَلَّ قَوْلُهٗ (هُدِيْتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ) بَعْدَ قَوْلِهٖ (إِنَّهُمَا لَمْ يَقُوْلَا شَيْئًا) أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ عَلَى التَّصْوِيْبِ مِنْهُ' لَا عَلَى الدُّعَاءِ وَقَدْ رُوِيَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا

۳۶۰۰: شقیق نے صبی بن معبد سے نقل کیا کہ میں نے حج وعمرہ کا اکٹھا احرام باندھا تو میرا گزر سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے پاس سے ہوا ان دونوں نے اس سلسلے میں مجھے قصوروار گردانا جب میں عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان کو میں نے سارا واقعہ سنایا تو انہوں نے فرمایا ان دونوں نے غلط بات کہی ہے تم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو پالیا ہے۔ تو آپ کے هدیت لسنة نبیك' سے جو کہ آپ نے (انهما لم یقولا شیًا) بعد فرمایا یہ درحقیقت ان کے فعل کی تصویب و تصدیق تھی دعا مقصود نہ تھی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔ ذیل میں روایات ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: انهما لا یقولا شیئاً کے بعد هدیت لسنة نبیك ان کے قول کی تصدیق ہے نہ کہ کلمہ دعائیہ جیسا کہ دوسرے فریق نے سمجھا۔

اس مفہوم کی تصدیقی روایات:

ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کے اقوال۔

۳۶۰۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ' قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ' قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ' عَنْ عِكْرِمَةَ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْعَقِيْقِ يَقُوْلُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّيْ فَقَالَ صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ : عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ)

۳۶۰۱: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مقام عقیق میں سنا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے آنے والے میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے کہا تم اس وادی مبارک میں نماز نفل ادا کرو اور اس طرح کہو میں عمرہ کو حج میں داخل کرتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۳٤' ابو داؤد فی المناسك باب ۲٤۔

۳۶۰۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَأَخْبَرَ عُمَرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَتَاهُ آتٍ مِنْ رَبِّهٖ فَقَالَ لَهٗ قُلْ (عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ) فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أُمِرَ أَنْ يَجْعَلَ عُمْرَةً فِيْ حَجَّةٍ' اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فَعَلَ خِلَافًا لِمَا أُمِرَ بِهٖ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُنْقَلَ هٰذَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ ؟ وَقَدْ ذَكَرْتُمْ ذٰلِكَ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ ؟

اس میں ایک احتمال تو یہ ہے جو پہلے قول والوں نے لیا ہے اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کوئی اعلیٰ درجے کی نیکی نہیں اور اعلیٰ مراتب والی نیکی نہیں کہ آدمی سفر میں روزہ رکھے اگرچہ روزہ رکھنا سفر میں مطلقاً نیکی ہے۔ مگر دوسری نیکیاں اس سے بڑھ کر ہیں اور اس کی نظیر آپ ﷺ کا ارشاد ہے **لیس المسکین با لطواف الذی تردہ التمرۃ و التمرتان واللقمۃ واللقمتان** ۔ کہ کامل مسکین وہ نہیں جو لوگوں پر گھومتا پھرے اور اس کو ایک کھجور اور دو کھجور اور ایک لقمہ اور دو لقمے دے کر لوٹا دیا جائے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر یا رسول اللہ ﷺ مسکین کون ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جس کو سوال سے حیا آتی ہے مگر اس کے پاس اتنا مال نہیں جو اس کو دوسروں سے بے نیاز کر دے اور لوگ اس کو مسکین بھی نہیں جانتے کہ اس کو دیں یعنی اس میں کامل مسکین کی نفی کی گئی ہے۔

ان روایات وفتاویٰ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں روزہ رکھ لینے سے روزے کا دوبارہ رکھنا ضروری ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

اور دلیل سفر میں روزہ رکھنا درست ہے روزہ رکھنا نہ رکھنا برابر ہے۔

دلیل: سطور بالا میں مذکور تمام روایات ان کی متدل ہیں **لیس من البر الصیام فی السفر** اس روایت میں اور احتمال بھی ہے البر سے کمال بر کی نفی مراد ہو تو روزہ کے کمال کی سفر میں نفی کی ہے۔ اس بات کی نفی نہیں کہ مطلقاً رکھنے والے کا روزہ ہی نہ ہوگا اور دوبارہ قضا کرنا پڑے گا گویا اس میں اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا برابر قرار دیا گیا اور اس کی نظیر یہ روایت ہے **لیس المسکین بالطواف الذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمہ واللقمتان** کہ وہ شخص مسکین نہیں جو لوگوں کے ہاں جائے اور ایک دو لقمے یا کھجوریں اس کو واپس کر دیں یعنی ہر ایک سے مانگتا پھرے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ پھر مسکین کون ہے تو فرمایا جو لوگوں سے سوال کرنے میں حیاء کرے اور اس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اس کو مستغنی کر دے اور نہ اس کو غریب سمجھا جاتا ہو کہ اسے کوئی دے دے اس روایت کو (بخاری فی الزکاۃ باب ۵۵' مسلم فی الزکاۃ نمبر ۱۰۱' ابوداؤد فی الزکاۃ باب ۲۴) نے نقل کیا ہے۔

اس مفہوم کی تائید یہ روایات کرتی ہیں۔

۳۱۴۱ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ' قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنِ الْهَجَرِیِّ' عَنْ أَبِی الْأَحْوَصِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۳۱۴۱: ابوالاحوص نے عبداللہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

۳۱۴۲ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ' قَالَ : ثَنَا قَبِیْصَةُ' قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ' عَنْ اِبْرَاهِیْمَ الْهَجَرِیِّ' فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۱۴۲: سفیان نے ابراہیم ہجری سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے ذکر کیا ہے۔

۳۱۴۳ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِی ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ' عَنْ أَبِی الْوَلِیْدِ' عَنْ أَبِیْ

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: سفر میں روزہ جائز نہیں رکھ لیا تو اعادہ لازم ہے حتی قال بعضهم سے یہی لوگ مراد ہیں۔
دلیل یہ ہے۔

۳۱۳۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَاٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَسَأَلَ مَا هٰذَا ؟ .فَقَالُوْا : صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُوْمُوْا فِي السَّفَرِ) .

۳۱۳۲: محمد بن عمرو بن الحسن نے جابرؓ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے آپ نے لوگوں کا اکٹھ دیکھا کہ ایک آدمی ہے اور اس پر لوگ سایہ کرنے والے ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ یہ روزہ دار ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر میں تمہارا روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۳۶ مسلم فی الصیام ۹۲ ابو داؤد فی الصوم باب۱۸ نسائی فی الصیام باب۴۶ ابن ماجه فی الصیام باب ۱۱ دارمی فی الصوم باب۱۵ مسند احمد ۴۳۴/۵۶۲۹۹/۳۔

۳۱۳۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۱۳۳: ابوالولید نے شعبہ سے روایت اپنی اسناد سے نقل کی ہے۔

۳۱۳۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : (مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فِيْ سَفَرٍ فِيْ ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا ؟ .قَالُوْا : صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ فَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّتِيْ رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوْهَا).

۳۱۳۴: محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک درخت کے سایہ کے نیچے سے ہوا جس پر پانی کا چھڑکاؤ کیا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا یہ کس مقصد کے لئے ہے؟ انہوں نے بتلایا یارسول اللہ ﷺ یہ روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ نیکی نہیں تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو جو اس نے عنایت کی ہے قبول کرو۔

۳۱۳۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْأَبْرَشُ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ

جاتا رہا پھر منسوخ ہو گیا عنقریب ہم اس کے نسخ کی روایات کا ذکر کریں گے۔اسی کو عمر رضی اللہ عنہ نے قانونی شکل دے کر اس کے کرنے والوں کو باز رہنے کے لئے سزا مقرر فرمائی۔

البتہ وہ حج جس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے فمن تمتع بالعمرة الى الحج الاية البقره ۱۹۶)اس کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود کیا بلکہ آپ کے صحابہ کرام نے بھی کیا اس سے عمر رضی اللہ عنہ کا روکنا ناممکن ہے بلکہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو مستحب قرار دے کر اس پر لوگوں کو آمادہ کیا ہے۔

استحباب تمتع کی روایات کا عمر رضی اللہ عنہ سے ثبوت ملاحظہ ہو۔

۳۶۰۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، قَالَ : سَمِعْت طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : يَقُوْلُوْنَ : إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (لَوِ اعْتَمَرْتُ فِيْ عَامٍ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ حَجَجْتُ لَجَعَلْتُهَا مَعَ حَجَّتِيْ)

۳۶۰۵: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے تمتع سے منع کر دیا ہے۔ حالانکہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اگر میں ایک سال میں دو مرتبہ عمرہ کرلوں پھر میں اسی سال حج بھی کروں تو میں عمرے کو حج کے ساتھ بھی ملا لوں گا۔

۳۶۰۶ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهٰى عَنِ التَّمَتُّعِ، وَذَكَرَ عَنْهُ أَنَّهُ اِسْتَحَبَّ الْقِرَانَ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِيْ تَوَعَّدَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ فَعَلَهَا بِالْعُقُوْبَةِ، هِيَ الْمُتْعَةُ الْأُخْرٰى فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَمَرَ بِإِفْرَادِ الْحَجِّ، وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ.

۳۶۰۶: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق تمتع کی ممانعت کا انکار فرماتے ہیں اور ان کے متعلق ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے قران کو ناپسند فرمایا۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس تمتع کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دھمکایا اور ڈرایا وہ دوسرا تمتع ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ آپ کے متعلق مروی ہے کہ آپ نے حج افراد کیا اور یہ روایت پیش کرے۔

حاصل روایات: یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے فصل اول کی روایت میں متعہ کی نفی کرنے پر عمر رضی اللہ عنہ پر تعجب کیا مگر اس روایت میں وہی ان سے قران یا تمتع کو مستحب قرار دے رہے ہیں معلوم ہوا کہ جس متعہ سے عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا اور کرنے والوں کو سزا

کی دھمکی دی وہ تمتع وہ نہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ بلکہ وہ اور چیز ہے۔ جس کو منسوخ کر دیا گیا۔ لفظی تشابہ سے بعض لوگوں نے وہی سمجھ لیا۔

اشکال ثانی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف حج تمتع کے استحباب کی نسبت کس طرح درست ہے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ تو لوگوں کو حج افراد کی ترغیب و تحریص دلاتے تھے جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

تحریض افراد کی عمری روایات:

۳۶۰۷: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ' قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى' قَالَ : سَمِعْتُ سُوَيْدًا يَقُوْلُ : سَمِعْت عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ (أَفْرِدُوْا بِالْحَجِّ) قِيْلَ لَهُ : لَيْسَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا - عَلٰى كَرَاهَتِهٖ' لِمَا سِوَى الْإِفْرَادِ مِنَ التَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ' وَلٰكِنَّهٗ لِإِرَادَتِهٖ مَعْنًى آخَرَ سِوٰى ذٰلِكَ' قَدْ بَيَّنَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۳۶۰۷: ابراہیم بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے سوید سے سنا وہ کہا کرتے تھے کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے کہ حج افراد کیا کرو۔ اسکے جواب میں یہ کہا جائیگا۔ ہمارے ہاں اس کا مطلب افراد کے علاوہ یعنی تمتع و قران کو ناپسند کرنا نہیں بلکہ آپ نے ایک دوسرا مفہوم مراد لیا ہے جس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح بیان کرتے ہیں۔

ح : حج افراد کا حکم دینا اس بنیاد پر ہرگز نہ تھا کہ وہ قران و تمتع کو ناپسند قرار دیتے تھے بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ چاہتے تھے لوگ سال کے بقیہ ایام میں بھی بیت اللہ میں آئیں اور وہاں لوگوں کی ہر زمانہ میں کثرت رہے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی روایات میں یہ بات بیان کی ہے۔

روایات ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۳۶۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ' قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ ح

۳۶۰۸: ابن مرزوق نے بشر بن عمر سے انہوں نے مالک سے روایت نقل کی ہے۔

۳۶۰۹: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (افْصِلُوْا بَيْنَ حَجِّكُمْ وَعُمْرَتِكُمْ' فَإِنَّهٗ أَتَمُّ لِحَجِّ أَحَدِكُمْ' وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِهٖ أَنْ يَعْتَمِرَ فِيْ غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ)

۳۶۰۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اپنے حج و عمرہ کو الگ کیا کرو یہ چیز تمہارے عمرے کو اور حج کو زیادہ مکمل کرنے والی ہے اور عمرے کو زیادہ مکمل کرنے والی ہے کہ اگر وہ اشہر حج کے علاوہ میں عمرہ کرے۔

وقت عصر کے بعد کا وقت تھا۔ آپ نے لوگوں کو دیکھتے ہوئے نوش فرمالیا۔ پھر آپ کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگوں نے اس کے بعد بھی روزے رکھے ہیں تو آپ نے فرمایا: اولئک العصاۃ وہ نافرمان ہیں۔

تخریج : مسلم فی الصیام نمبر ۹۰۔

۳۱۵۴ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ' قَالَ : أَخْبَرَنِیْ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ ' عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ ' عَنْ (قَزْعَةَ ' قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا سَعِیْدٍ عَنْ صِیَامِ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ .فَقَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ عَامَ الْفَتْحِ ' فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ وَنَصُوْمُ ' حَتّٰی بَلَغَ مَنْزِلًا مِنَ الْمَنَازِلِ فَقَالَ إِنَّکُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّکُمْ ' وَالْفِطْرُ أَقْوٰی لَکُمْ. فَأَصْبَحْنَا ' مِنَّا الصَّائِمُ ' وَمِنَّا الْمُفْطِرُ ' ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا ' فَقَالَ إِنَّکُمْ تُصَبِّحُوْنَ عَدُوَّکُمْ ' وَالْفِطْرُ أَقْوٰی لَکُمْ ' فَأَفْطِرُوْا فَکَانَتْ عَزِیْمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ أَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِکَ وَبَعْدَ ذٰلِکَ) .

۳۱۵۴: قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعیدؓ سے رمضان کے روزہ سے متعلق دریافت کیا کہ وہ سفر میں درست ہے یا نہیں تو وہ کہنے لگے ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فتح والے سال رمضان المبارک میں ہی مکہ کی طرف نکلے تھے جناب رسول اللہ ﷺ بھی روزہ رکھتے رہے اور ہم بھی یہاں تک کہ ایک منزل پر پہنچے تو آپ نے فرمایا اب تم اپنے دشمن سے بالکل قریب پہنچ گئے ہو اس وقت افطار تمہارے لئے زیادہ قوت کا باعث ہے ہم نے اس حال میں صبح کی کہ بعض ہم میں سے روزہ رکھنے والے اور بعض افطار کرنے والے تھے پھر ہم چلتے رہے اور ایک پڑاؤ پر آپ نے فرمایا صبح تمہارا دشمن سے سامنا ہوگا اس لئے افطار زیادہ قوت کا باعث ہے پس تم افطار کر دو یہ جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حتمی بات تھی۔

پھر اس کے بعد میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے اپنے کو روزہ رکھتے اور افطار کرتے دونوں حالتوں میں پایا۔

تخریج :مسلم فی الصیام ۱۰۲' ابو داؤد فی الصوم باب ۴۳۔

۳۱۵۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ' قَالَ : أَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ ' قَالَ : حَدَّثَنِیْ حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ أَنَّ بَکْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا یَقُوْلُ (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَمَعَهٗ أَصْحَابُهٗ ' فَشَقَّ عَلَیْهِمُ الصَّوْمُ ' فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ ' فَشَرِبَ وَهُوَ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ ' وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ إِلَیْهِ) .

۳۱۵۵: بکر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور آپ کے صحابہ بھی آپ کے ساتھ تھے ان پر روزہ گراں گزر رہا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور اس

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَهُ.

۳۱۴۳: ابوالولید نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۱۴۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۱۴۴: اعرج نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۱۴۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ. فَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ (لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ) عَلٰى مَعْنٰى إِخْرَاجِهِ إِيَّاهُ مِنْ أَسْبَابِ الْمَسْكَنَةِ كُلِّهَا، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ (لَيْسَ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَكَامِلُ الْمَسْكَنَةَ، وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الْمُتَكَامِلَ الْمَسْكَنَةِ، الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ، وَلَا يُعْرَفُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ). فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ) لَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى إِخْرَاجِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ بِرًّا، وَلٰكِنَّهُ عَلٰى مَعْنٰى (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الَّذِيْ هُوَ أَبَرُّ الْبِرِّ، الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ). لِأَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْإِفْطَارُ هُنَاكَ أَبَرَّ مِنْهُ إِذَا كَانَ عَلَى التَّقَوِّيْ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ. فَهٰذَا مَعْنًى صَحِيْحٌ، وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذِهِ الْآثَارِ حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هِيَ وَغَيْرُهَا، مِمَّا قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا.

۳۱۴۵: اعرج نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ آپ ﷺ کے ارشاد لیس المسکین بالطواف کا معنی یہ نہیں کہ اس میں مسکینی کا کوئی سبب نہیں پایا جاتا بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ کامل مسکنت والا مسکین نہیں کامل مسکنت والا مسکین وہ ہے جو نہ تو لوگوں سے سوال کرتا ہے اور نہ اس کو لوگ مسکین سمجھتے ہیں کہ اس کو صدقہ دیں پس اسی طرح روایت لیس من البر الصیام فی السفر (الحدیث) اس میں روزے کو مطلقاً نیکی سے نہیں نکالا گیا بلکہ اس کو اعلیٰ درجے کی نیکی سے نکالا گیا ہے کیونکہ بسا اوقات افطار کرنا اس سے زیادہ نیکی ہے مثلاً جب کہ دشمن سے سامنے کا خطرہ ہو وغیرہ۔ یہی مطلب درست ہے اور اس معنی سے یہ زیادہ بہتر ہے جس پر قول اول والوں نے محمول کیا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے تاکہ اس باب کی منقولہ روایات میں تضاد نہ رہے۔ چنانچہ ان روایات کو ملاحظہ فرمائیں۔

حاصل روایات: یہی ہے کہ مسکنت کی نفی سے تمام اسباب مسکنت کی نفی مراد نہیں بلکہ اس سے کامل المسکنت شخص مراد ہے بالکل اسی طرح لیس من البر والی روایت میں روزے کو مطلق نیکی کے کام سے نکالنا مقصود نہیں بلکہ کامل بر کی نفی ہے کہ سفر میں روزہ کامل نیکی نہیں کیونکہ سفر کے بعض مواقع ایسے ہیں جہاں افطار اس سے زیادہ بڑی نیکی بن جاتی ہے مثلاً جب دشمن کا سامنا مقصود ہو۔

صِيَامٌ.

۳۶۱۲: صدقہ بن یسار کہتے ہیں کہ ذوالحجہ کے عشرہ اول میں عمرہ کرنا مجھے بقیہ ذوالحجہ کے دنوں میں عمرہ سے زیادہ محبوب ہے۔ میں نے یہ بات نافع کو بیان کی تو انہوں نے اس بات کی تصدیق کی اور فرمایا وہ عمرہ جس میں ہدی اور روزہ ہو وہ بغیر ہدی اور بغیر روزے والے عمرے سے بہتر ہے۔

۳۶۱۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ (حَجَجْنَا وَفِينَا رَجُلٌ أَعْجَمِيٌّ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَعِبْنَا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَسَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْنَا : إِنَّ رَجُلًا مِنَّا لَبَّى بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَمَا كَفَّارَتُهُ؟ قَالَ رَجَعَ بِأَجْرَيْنِ وَتَرْجِعُونَ بِأَجْرٍ وَاحِدٍ)

۳۶۱۳: عطاء بن سائب نے کثیر بن جمہان سے نقل کیا کہ ہم نے حج کیا اور ہم میں ایک غیر فصیح آدمی تھا اس نے حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ کہا ہم نے اسے عار دلائی پھر ہم نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک آدمی نے ہمارے قافلہ میں حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ کہا ہے اس پر کیا کفارہ لازم ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اس کو دو اجر ملیں گے اور تم ایک اجر لے کر لوٹو گے۔

۳۶۱۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (وَاللّٰهِ لَأَنْ أَعْتَمِرَ قَبْلَ الْحَجِّ وَأُهْدِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَمِرَ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ) فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا قَدْ فَضَّلَ الْعُمْرَةَ الَّتِي فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ الَّتِي فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى صِحَّةِ مَا رَوَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا فِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِذًا لَمَا قَالَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ سَمِعَ أَبَاهُ قَالَهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُهُ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ وَلَا يَدْفَعُهُ عَنْهُ دَافِعٌ وَهُوَ أَيْضًا فَلَا يَدْفَعُهُ عَنْهُ وَلَا يَقُولُ لَهُ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فَعَلَ هٰذَا وَلٰكِنَّ الْمَحْكِيَّ فِي ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ إِرَادَةُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يُزَارَ الْبَيْتُ وَبَاقِي الْكَلَامِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَلَامُ سَالِمٍ خَلَطَهُ الزُّهْرِيُّ بِرِوَايَتِهِ فَلَمْ يَتَمَيَّزْ فَأَمَّا قَوْلُهُ (إِنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ لَا تَتِمُّ إِلَّا بِالْهَدْيِ لِمَنْ يَجِدُ الْهَدْيَ أَوْ بِالصِّيَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْهَدْيَ) فَثَبَتَ بِذٰلِكَ تَمَامُ الْعُمْرَةِ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ وَاجِبٍ فِيهَا وَأَوْجَبَ النُّقْصَانَ فِي الْعُمْرَةِ الَّتِي فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ إِذَا كَانَ وَاجِبًا فِيهَا وَهٰذَا كُلُّهُ إِذَا كَانَ الْحَجُّ يَتْلُوهَا فَإِنَّ الْحَجَّةَ

عَلٰی مَنْ ذَهَبَ إِلٰی ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنَّا رَأَيْنَا الْهَدْيَ الَّذِيْ يَجِبُ فِي الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ' يُؤْكَلُ بِاتِّفَاقِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ جَمِيْعًا' وَرَأَيْنَا الْهَدْيَ الَّذِيْ يَجِبُ لِنُقْصَانٍ فِي الْعُمْرَةِ أَوْ فِي الْحَجَّةِ' لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ بِاتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا فَلَمَّا كَانَ الْهَدْيُ الْوَاجِبُ فِي الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ يُؤْكَلُ مِنْهُ' ثَبَتَ أَنَّهُ غَيْرُ وَاجِبٍ' لِنُقْصَانٍ فِي الْعُمْرَةِ' أَوْ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا' لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لِنُقْصَانٍ' لَكَانَ مِنْ أَشْكَالِ الدِّمَاءِ الْوَاجِبَةِ لِلنُّقْصَانِ' وَلَكَانَ لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ كَمَا لَا يُؤْكَلُ مِنْهَا' وَلٰكِنَّهُ دَمُ فَضْلٍ' وَإِصَابَةُ خَيْرٍ.

۳۶۱۴: صدقہ بن یسار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اللہ کی قسم حج سے پہلے میں عمرہ کروں اور ہدی روانہ کروں یہ مجھے ذوالحجہ میں حج کے بعد عمرے سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہے۔تو یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو حج کے مہینوں میں عمرے کو دوسرے مہینوں سے افضل قرار دے رہے ہیں۔پس یہ اس بات کے درست ہونے کی دلالت ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ۔ کیونکہ اگر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وہ بات سنتے جو عقیل والی روایت میں بواسطہ زہری نقل کی گئی ہے۔تو وہ قطعاً اس کے خلاف نہ فرماتے کیونکہ انہوں نے اپنے والد سے سنا ہوتا جو بات آپ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں ارشادفرمائی اور کسی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اور نہ رد کیا اور وہ اس کی تردید کرتے ہوئے یہ نہ فرماتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو کچھ بیان کیا گیا وہ اسی وجہ سے تھا کہ آپ کا یہ ارادہ تھا کہ بیت اللہ شریف کی بار بار زیارت کی جائے اور باقی کلام تو حضرت سالم کا کلام ہے جس کو زہری نے اپنی روایت میں مخلوط کر کے ذکر کر دیا اور دونوں کے مابین اس نے امتیاز نہیں کیا۔رہا ان کا قول **ان العمرة في اشهر الحج لا تتم الا بالهدی** الحدیث کہ عمرہ تو حج کے زمانہ میں ھدی کے ساتھ یا اس کے بدل روزے سے مکمل ہوتا ہے کہ ہدی کی طاقت نہ رکھتا ہو۔پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ایام حج کے علاوہ میں عمرہ مکمل ہو جاتا ہے جب کہ وہ (ہدی) اس میں واجب نہ ہو اور اس عمرہ میں نقص رہ جاتا ہے جو اشہر حج میں ہو اور اس میں اس نے ہدی کو اپنے اوپر واجب کیا ہو۔ یہ تمام صورتیں تب ہیں جب کہ حج عمرے کے بعد ہو۔جو لوگ اس قول کے قائل ہیں ہمارے ہاں ان کے خلاف دلیل یہ ہے (واللہ اعلم) ہم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ تمتع اور قران کی واجب ہدی کا گوشت بالاتفاق کھایا جاتا ہے متقدمین اس پر متفق ہیں۔ دوسری طرف ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہ ہدی جو حج یا عمرہ میں کسی کوتاہی کی بناء پر لازم آتی ہے اسے بالاتفاق محرم نہیں کھا سکتا۔پس جب یہ ھدی متعہ وقرآن والی کھائی جاتی ہے تو معلوم ہوا یہ حج وعمرہ کے کسی نقصان کی وجہ سے ھدی نہیں دی جا رہی اگر یہ نقصان کی وجہ سے ہوتی تو یہ ان واجب خونوں کی طرح ہوتا اور اس کو متمتع کیلئے کھانا درست نہ ہوتا جیسا دوسرے ہدایا کو کھایا نہیں جا سکتا بلکہ یہ شکرانے کا دم ہے جو خیر کے میسر آنے کی وجہ سے ہے۔

بالا حدث فالاحدث من امر رسول اللهﷺ۔ کہ صحابہ کرام جناب رسول اللہ ﷺ کے نئے سے نئے حکم کو اختیار کرنے والے تھے۔ تو ان کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ واللہ اعلم کہ صحابہ کرام کو اس سے پہلے معلوم نہیں تھا کہ مسافر سفر میں افطار کر سکتا ہے جیسا کہ اس کو اقامت کی حالت میں روزہ کے ترک کی اجازت نہیں ہے اور حضر اور سفر کا حکم ان کے ہاں یکساں تھا۔ یہاں تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ نیا فعل کیا جس نے ان کے لیے سفر کے لئے افطار کو مباح کر دیا پس ان نے اس حکم کو اس طور پر اختیار کیا کہ ان کے لیے افطار بھی مباح ہے اور ترک افطار بھی۔ حضرت ابن عباس کی روایت کا یہی معنیٰ ہے اور اس پر دوسری دلالت وہ ہے جس کو ہم نے پہلے بیان کر دیا ہے اور ہم نے اس کے قریب قریب روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم ﷺ سے نقل کر آئے ہیں جس کو ہم نے اور اسی کے قریب حضرت ابن عباس سے بھی منقول ہے پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس مفہوم کی روایت آئی ہے جس کو ہم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پہلے ذکر کر آئے ہیں۔

حاصل کلام: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تو جناب رسول اللہ ﷺ کے افطار کو ناسخ قرار نہیں دیا بلکہ اس کو امت کی سہولت والی جانب قرار دیا ہے۔

اشکال:

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کا کیا معنی ہے کانوا یأخذون بالاحدث فالاحدث من امر رسول اللہ ﷺ؟ اس سے تو نسخ کا ثبوت مل رہا ہے۔

ازالہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے صحابہ کرام کو معلوم نہ تھا کہ مسافر کو حالت سفر میں افطار کی اجازت ہے جیسا کہ صحت کے ساتھ گھر میں موجود ہوتے ہوئے وہ افطار نہیں کر سکتا۔ حکم سفر و سفر اولاً برابر تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے افطار کو سفر میں مباح قرار دیا پس صحابہ کرام نے اسی کو اختیار کیا کہ سفر میں روزے رکھنا اور افطار کرنا مباح قرار دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول کا یہی مطلب ہے اور اس پر خود ان کا وہ قول بھی دلالت کر رہا ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کردہ روایت بھی دلالت کر رہی ہے۔ پھر انس رضی اللہ عنہ نے خود یہی معنی اس قول کا بیان فرمایا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۳۱۶۰ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ الْأَحْوَلُ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنْ صَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ (الصَّوْمُ أَفْضَلُ).

۳۱۶۰: عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رمضان میں سفر کی حالت میں روزے کا کیا حکم

حال میں پانی پیا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور لوگ اس منظر کو دیکھ رہے تھے۔

۳۱۵۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ فِي الْحَرِّ وَهُوَ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ .ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَ الْكَدِيْدَ أَفْطَرَ)

۳۱۵۶: ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ایک سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو مقام عرج میں دیکھا گرمی کا موسم تھا اور آپ اپنے سر مبارک پر پانی ڈال رہے تھے پیاس یا گرمی کی شدت سے آپ پانی ڈال رہے تھے پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ مقام کدید میں پہنچے تو آپ نے روزہ افطار کر دیا۔

۳۱۵۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ : ثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ (أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَيْلَتَيْنِ مَضَتَامِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صُوَّامًا حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ فَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ فَأَصْبَحْنَا وَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ .فَلَمَّا بَلَغْنَا مَرَّ الظَّهْرَانِ أَعْلَمَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ وَأَمَرَنَا بِالْإِفْطَارِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِثْبَاتُ جَوَازِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ تَرْكُهُ إِيَّاهُ إِبْقَاءً عَلٰى أَصْحَابِهِ. أَفَيَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ فِيْ ذٰلِكَ الصَّوْمِ : إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِرًّا ؟ لَا يَجُوْزُ هٰذَا وَلٰكِنَّهُ بِرٌّ .وَقَدْ يَكُوْنُ الْإِفْطَارُ أَبَرَّ مِنْهُ إِذَا كَانَ يُرَادُ بِهِ الْقُوَّةُ لِلِقَاءِ الْعَدُوِّ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِالْفِطْرِ مِنْ أَجْلِهِ. وَلِهٰذَا الْمَعْنٰى قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -(لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ) عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ فِطْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرَهُ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ بَعْدَ صَوْمِهِ وَصَوْمِهِمُ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ يَنْهَاهُمْ عَنْهُ .نَاسِخٌ لِحُكْمِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ أَصْلًا .قِيْلَ لَهُ : وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ ؟ وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا أَنَّهُ كَانَ يَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي السَّفَرِ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ بَعْدَ إِفْطَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرِ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ مُبَاحٌ .وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ إِفْطَارِ النَّبِيِّ مَا ذَكَرْنَا.

۳۱۵۷: قزعہ بن یحییٰ نے ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب (مکہ کی طرف)

اپنے اجتہاد کو اجتہاد عثمان پر ترجیح دینا اس بات کی دلیل تھی کہ وہ قران کی فضیلت جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت جانتے تھے۔

قران کے متعلق روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۳۶۱۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ : ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْجُحْفَةِ وَعُمْرَتَهُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ وَعُمْرَتَهُ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَعُمْرَتَهُ مَعَ حَجَّتِهٖ وَحَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً) فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ ؟) قِيْلَ لَهٗ : قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ فِيْ بَدْءِ أَمْرِهٖ بِعُمْرَةٍ فَمَضٰى فِيْهَا مُتَمَتِّعًا بِهَا ثُمَّ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ قَبْلَ طَوَافِهٖ فَكَانَ فِيْ بَدْءِ أَمْرِهٖ مُتَمَتِّعًا وَفِيْ آخِرِهٖ قَارِنًا فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ بِتَمَتُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْفِيَ قَوْلَ مَنْ كَرِهَ الْمُتْعَةَ وَأَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الثَّانِيْ بِقِرَانِهٖ عَلٰى مَا كَانَ صَارَ إِلَيْهِ أَمْرُهٗ بَعْدَ إِحْرَامِهٖ بِالْحَجَّةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَمَتِّعًا بَعْدَ إِحْرَامِهٖ بِالْعُمْرَةِ إِلٰى أَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ قَارِنًا۔

۳۶۱۸: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کئے نمبرایک عمرۃ جحفہ نمبر۲ عمرۃ القضاۃ نمبر۳ عمرہ جعرانہ نمبر۴ حجۃ الوداع کا عمرہ جو حج کے ساتھ کیا اور حج ایک ہی فرمایا یعنی حجۃ الوداع۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت تم نے کس طرح قبول کر لی جبکہ تم فصل اول میں ان سے یہ نقل کر چکے ہو (ان رسول الله ﷺ تمتع) کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا۔ تو اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ یہ کہنا درست ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کی ابتداء میں عمرہ کا احرام باندھا اور اس میں متمتع کی حیثیت سے چلتے رہے پھر آپ نے طواف سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو آپ اپنے معاملے کی ابتداء میں متمتع تھے اور حج کے سلسلہ میں اختتام کے اعتبار سے آپ قارن تھے۔ پس ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی فصل اول والی روایت میں یہ خبر دی کہ آپ نے تمتع کیا تا کہ ان لوگوں کے قول کی نفی ہو جائے جو تمتع کو مکروہ قرار دیتے ہیں اور اس دوسری روایت میں اس بات کی اطلاع دی کہ آپ نے قران کیا اس لئے کہ حج کا احرام باندھنے کے بعد آپ قارن بن گئے تھے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ ابتداء امر میں احرام عمرہ کے بعد متمتع تھے اور جب آپ نے حج کا احرام باندھا تو آپ اس سے قارن بن گئے۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ۳۵، مسلم فی الحج ۲۱۷/۲۲۰، ابو داؤد فی المناسک باب ۷۹، ترمذی فی الحج باب ۶،

۷' ابن ماجه فی المناسك باب ۵۰' مسند احمد ۲٤٦/۱' ۳۲۱۔

ایک اشکال:

ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت کس طرح قران پر محمول کرتے ہو جبکہ تم نے فصل اول میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تمتع کی روایت نقل کی ہے۔

ج:

فصل اول کی روایات میں ابتداء کا تذکرہ ہے جبکہ آپ نے احرام باندھا اور اسی حالت پر چلتے رہے پھر آپ نے طواف سے قبل حج کا احرام باندھ لیا تو آپ ابتداء میں متمتع تھے اور انتہا میں قارن تھے گویا روایت اول میں تمتع کی خبر دے کر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی بات کی نفی کی جو تمتع کو ناپسند کرتے تھے اور اس روایت ثانیہ سے آپ کے قران کی خبر دی کہ احرام کی یہ اختتامی حالت تھی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں ابتداء احرام عمرہ کے بعد متمتع تھے پھر جب حج کا احرام باندھ لیا تو آپ قارن بن گئے۔

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

۳۷۱۹ :وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا النُّفَيْلِيُّ' قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ' عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : (سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ : كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : مَرَّتَيْنِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اعْتَمَرَ ثَلَاثًا سِوٰى عُمْرَتِهِ الَّتِيْ قَرَنَهَا بِحَجَّتِهِ) فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ هٰذَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ؟ وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا قَدْ رَوَيْتُمْ مِنْ إِفْرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتُّعِهِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ ؟ قِيْلَ لَهُ : ذٰلِكَ عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ- عَلٰى نَظِيْرِ مَا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَيَكُوْنُ مَا عَلِمَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ابْتَدَأَ فَأَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ' وَلَمْ يَقْرُنْهَا حِيْنَئِذٍ بِحَجَّةٍ' فَمَضٰى فِيْهَا عَلٰى أَنْ يَحُجَّ وَقْتَ الْحَجِّ' فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُتَمَتِّعًا بِهَا ثُمَّ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ فِيْ إِحْرَامِهِ بِهَا لَمْ يَبْتَدِءْ مَعَهَا إِحْرَامًا بِعُمْرَةٍ' فَصَارَ بِذٰلِكَ قَارِنًا لَهَا إِلٰى عُمْرَتِهِ الْمُتَقَدِّمَةِ فَقَدْ كَانَ فِيْ إِحْرَامِهِ عَلٰى أَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ' كَانَ فِيْ أَوَّلِهِ مُتَمَتِّعًا' ثُمَّ صَارَ مُحْرِمًا بِحَجَّةٍ أَفْرَدَهَا فِيْ إِحْرَامِهِ' فَلَزِمَتْهُ مَعَ الْعُمْرَةِ الَّتِيْ كَانَ قَدَّمَهَا' فَصَارَ فِيْ مَعْنَى الْمُقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ وَأَرَادَتْ -يَعْنِيْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا- بِذِكْرِهَا الْإِفْرَادَ' خِلَافًا لِلَّذِيْنَ يَرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِهِمَا

۱۲ رمضان بتلایا۔

۳۱۶۷ :حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ (لِثَمَانِ عَشْرَةَ) .

۳۱۶۷: ہشام بن ابوعبداللہ نے قتادہ سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی تاریخ ۱۸ رمضان بتلائی۔

۳۱۶۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ: ثَنَا هِشَامٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۱۶۸: وہب نے ہشام سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

۳۱۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فَتْحَ مَكَّةَ

۳۱۶۹: مسلم بن ابراہیم نے ہشام سے روایت نقل کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ فتح مکہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

۳۱۷۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، عَنْ (أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَنَزَلْنَا فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ، فَمِنَّ الصَّائِمُ، وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَنَزَلْنَا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَأَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ، وَمِنَّا مَنْ يَسْتُرُ الشَّمْسَ بِيَدِهٖ، فَسَقَطَ الصُّوَّامُ، وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ، فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ، وَسَقَوُا الرِّكَابَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ بِالْأَجْرِ الْيَوْمَ) .

۳۱۷۰: مورق عجلی نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں گئے ہم ایک پڑاؤ میں اترے سخت گرمی کا موسم تھا ہم سے بعض روزے سے تھے اور بعض افطار کرنے والے تھے وہ دن سخت گرمی کا تھا اور ہماری اکثریت کپڑوں والوں سے سایہ حاصل کرنے والی تھی اور بعض دھوپ کو اپنے ہاتھ سے روکنے والے تھے۔(منزل پر پہنچ کر) تو روزہ دار گر پڑے اور بے روزہ اٹھے انہوں نے خیمے نصب کئے اور سواریوں کو پانی پلایا اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج تو افطار کرنے والے اجر میں بڑھ گئے۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۱۰۰۔

۳۱۷۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ، عَنْ (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ) . فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، أَنَّ مَا كَانَ مِنْ

ہےتو انہوں نے فرمایا روزہ افضل ہے۔

۳۱۶۱ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ (إِنْ أَفْطَرْتَ فَرُخْصَةٌ، وَإِنْ صُمْتُ فَالصَّوْمُ أَفْضَلُ) .

۳۱۶۱: حسن بن صالح نے عاصم سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا اگر تم افطار کرو تو تیرے لئے رخصت ہے اور اگر روزہ رکھو تو روزہ افضل ہے۔

۳۱۶۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ عَاصِمًا يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ (إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ، وَالصَّوْمُ أَفْضَلُ) . وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَيْضًا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْ دَفْعِهِمُ الصَّوْمَ فِي السَّفَرِ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ، مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ .) قَالُوْا : فَلَمَّا كَانَ الصِّيَامُ مَوْضُوْعًا عَنْهُ، كَانَ إِذَا صَامَهُ، فَقَدْ صَامَهُ، وَهُوَ غَيْرُ مَفْرُوْضٍ عَلَيْهِ، فَلَا يُجْزِيْهِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الصِّيَامُ الَّذِي وَضَعَهُ عَنْهُ، هُوَ الصِّيَامُ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ لَهُ مِنْهُ بُدٌّ فِيْ تِلْكَ الْأَيَّامِ، كَمَا لَا بُدَّ لِلْمُقِيْمِ مِنْ ذٰلِكَ، وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ (وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ) . أَفَلَا تَرٰى أَنَّ الْحَامِلَ وَالْمُرْضِعَ إِذَا صَامَتَا رَمَضَانَ أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِمَا أَوْ أَنَّهُمَا لَا تَكُوْنَانِ، كَمَنْ صَامَ قَبْلَ وُجُوْبِ الصَّوْمِ عَلَيْهِ بَلْ جَعَلَ مَا يَجِبُ الصَّوْمُ عَلَيْهِمَا بِدُخُوْلِ الشَّهْرِ، فَجَعَلَ لَهُمَا، تَأْخِيْرَهُ لِلضَّرُوْرَةِ وَالْمُسَافِرُ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلُهُمَا .وَهٰذَا أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْأَثَرُ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ غَيْرَهُ مِنَ الْآثَارِ الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى الَّتِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهَا لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ، الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا -أَنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَبَاحَ لَهُمُ الْإِفْطَارَ فِي السَّفَرِ يَصُوْمُوْنَ فِيْهِ .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۳۱۶۲: عاصم نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ اگر تم چاہو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو افطار کرو مگر روزہ افضل ہے۔ان روایات میں سے جن سے پہلے قول والوں نے سفر میں روزے کے متعلق اس روایت کو بھی پیش کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ان اللہ وضع عن المسافر الصیام کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزے کو اٹھا لیا ہے انہوں نے اس سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ جب اللہ نے ان سے روزے کو اٹھا لیا اور اس نے اگر روزہ رکھ لیا تو اس نے صرف روزہ رکھا جو کہ اس پر فرض نہیں تھا پس وہ فرضی روزے کی جگہ کام نہیں دے گا۔دوسرے علماء کی طرف سے ان کے جواب میں یہ کہا گیا کہ عین ممکن ہے کہ جس روزے کو اس سے ہٹایا گیا وہ وہی روزہ ہو جس کو انہی دنوں میں رکھنا

پڑھتے ہوئے مکہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا' مروہ کے درمیان سعی کی۔ اور اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کیا اور نہ قربانی کی اور نہ حلق کرایا۔ اور جو چیزیں احرام میں حرام ہیں ان میں سے کسی چیز کو حلال نہیں کیا یہاں تک کہ یوم النحر آ گیا (افعال حج ادا کیے) پھر حلق کیا اور انہوں نے خیال کیا کہ انہوں نے طواف حج کو اپنے پہلے طواف میں پورا کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کیا۔ (ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اجتہاد یہی ہے کہ قران میں ایک طواف وسعی ہے' احناف کے ہاں اس میں دو طواف اور دو سعی ہیں)

۳۶۲۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ' عَنْ نَافِعٍ (أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ' وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' إِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ' ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدًا' أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ وَأَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ فَانْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا' حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ' فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' وَلَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ' وَلَمْ يَنْحَرْ' وَلَمْ يَحْلِقْ' وَلَمْ يُقَصِّرْ' وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حُرِّمَ عَلَيْهِ' حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ' فَنَحَرَ' وَحَلَقَ وَرَاٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَكَذٰلِكَ فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ ؟ فَجَوَابُنَا لَهُ فِيْ ذٰلِكَ' مِثْلُ جَوَابِنَا لَهُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا.

۳۶۲۲: نافع نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سال حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج نے ابن الزبیر پر حملہ کیا۔ لوگوں نے کہا کہ لڑائی کا خطرہ ہے اور وہ لوگ تمہیں بیت اللہ سے روک دیں گے۔ تو انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں میرے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ میں اس طرح کروں گا جیسا جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو لازم کر لیا پھر وہاں سے نکلے یہاں تک کہ بیداء ٹیلے کی پشت پر پہنچے تو کہنے لگے حج وعمرہ کا معاملہ تو یکساں ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو لازم کر لیا۔ اور مقام قدید سے ہدی کو خرید کر ساتھ چلایا۔ پھر دونوں کا تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے مابین سعی کی اور اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا اور نہ قربانی کی نہ سر منڈایا اور نہ قصر کیا۔ اور احرام کے خلاف کوئی چیز اختیار نہ کی احرام پر قائم رہے (افعال حج ادا کیے) یہاں تک کہ یوم نحر آ گیا تو

قربانی ذبح کی اور سر منڈایا اور انہوں نے خیال کیا کہ انہوں نے طواف قدوم کر کے حج وعمرہ دونوں کے طواف کو پورا کر لیا ہے اور کہنے لگے اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت تم نے کیونکر قبول کر لی جب کہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے ان کی سند سے یہ روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے تمتع کیا ہے' تو اس کے جواب میں ہم وہی کہیں گے جو پہلے روایت حضرت ابن عباس' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کے سلسلہ میں ہم کہہ آئے ہیں۔

اس روایت پر ضمنی اعتراض:

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت قران کے سلسلہ میں کس طرح قبول کی جا سکتی ہے جبکہ ان سے تمتع کی روایات ابھی چند صفحات پہلے گزریں۔

ج: اس موقعہ پر ہم تو وہی جواب عرض کریں گے جو روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا دے آئے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر کر دیا گیا جس کا حاصل یہی ہے کہ پہلے تو انہوں نے افراد کا تذکرہ ان لوگوں کے لئے کر دیا جو شروع میں حج وعمرہ کا احرام باندھنے کے قائل تھے پھر تمتع کا سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ اکیلے حج کا احرام باندھا اور یہ احرام افعال عمرہ کی ادائیگی سے پہلے باندھنے کی وجہ سے قران بن گیا۔

روایت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے قران کا ثبوت:

عبداللہ بن شخیر نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ کہتے سنا۔

سرسری اشکال:

یہ روایت کس طرح قابل قبول ہوگی جبکہ خود عمران فصل ثانی میں تمتع کی روایت نقل کر آئے۔

ج: اس روایت کا جواب وہی ہے جو حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں دیا جا چکا کہ ابتداء میں آپ متمتع تھے انتہاء میں آپ قارن بن گئے۔

ثبوت قران کے لئے عمران بن حصین کی روایت:

۳۶۲۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ' عَنْ سَعِيْدٍ' عَنْ قَتَادَةَ' عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ' (عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ) فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عِمْرَانَ أَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ)' فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ ؟ فَجَوَابُنَا لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ' مِثْلُ جَوَابِنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

۳۶۲۳: عبداللہ بن شخیر نے عمران بن حصینؓ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج وعمرہ کا تلبیہ کہتے سنا ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے شروع باب میں یہ روایت کی ہے۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمتع' الحدیث کہ آپ نے حج تمتع کیا تو اب یہ روایت قران کیسے قابل قبول ہوگی۔ اس کے جواب میں وہی کہا جائے گا جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے سلسلہ میں مذکور ہوا۔

اشکال:

اس روایت کو آپ قران کی کس طرح دلیل بنا سکتے ہیں جبکہ گزشتہ فصل میں ان کی روایت تمتع کے ثبوت میں پیش کی گئی ہے۔

حل اشکال:

اس کا جواب ہم عرض کر چکے کہ ابتداء میں اگر آپ متمتع تھے اس لئے انہوں نے اس روایت میں تمتع کا ذکر کیا اور انتہا کے لحاظ سے قارن تھے اس لئے قران کا ذکر اس روایت میں آیا۔

قران کے ثبوت میں روایات انس رضی اللہ عنہ:

۳۶۲۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ' عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَبَّى بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَقَالَ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ) فَذَكَرَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ذَهَلَ أَنَسٌ ، (إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ' وَأَهْلَلْنَا بِهٖ مَعَهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُحْلِلْ) قَالَ بَكْرٌ : فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَزَلْ يَذْكُرُ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ.

۳۶۲۴: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ اور حج کا تلبیہ کہا اور اس طرح کہا لبیك بعمرہ و حجة۔ بکر بن عبداللہ مزنی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول بیان کیا تو انہوں نے کہا انس رضی اللہ عنہ کو ذھول ہو گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ احرام حج باندھا۔ جب ہم مکہ میں پہنچے تو آپ نے فرمایا جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ (افعال عمرہ کر کے) حلال ہو جائے۔

بکر مزنی کہتے ہیں کہ میں نے واپس لوٹ کر اس کا تذکرہ انس رضی اللہ عنہ کے سامنے کیا وہ وفات تک اس قول کا تذکرہ کرتے رہے۔

۳۶۲۵ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ، قَالَ : وَحَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَهُ قَالَ : بَكْرٌ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ ((ذَهَلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ، وَأَهْلَلْنَا بِهِ)

۳۶۲۵: بکر بن عبداللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے بکر کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس کیا تو انہوں نے کہا انس کو ذھول ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور ہم نے بھی حج کا احرام باندھا۔

۳۶۲۶ :حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ هُوَ ابْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا حُمَيْدٌ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهٖ وَزَادَ (فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْىٌ فَلْيُحْلِلْ وَكَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْىٌ فَلَمْ يَحِلَّ)

۳۶۲۶: یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ ہمیں حمید نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ) تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا جن کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدی تھی اس لئے وہ حلال نہیں ہوئے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس بات کا انکار کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا" ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں یہی تھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا پھر بعد میں اس کو عمرہ بنالیا اور اس کے ساتھ حج کو ملایا پس آپ اس وقت قارن بن گئے تو ان کے نزدیک ابتداء احرام میں آپ مفرد تھے۔ پھر دوسری طرف حضرت انس رضی اللہ عنہ سے متواتر روایات ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا احرام اکٹھا باندھا۔

۳۶۲۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ بَكْرٍ قَالَ : أَخْبَرْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِقَوْلِ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ (نَسِيَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ بَكْرٌ لِأَنَسٍ : إِنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَسِيَ فَقَالَ أَنْ يَعُدُّوْنَا إِلَّا صِبْيَانًا، بَلْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ مَعًا) أَفَلَا تَرٰى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنَّمَا أَنْكَرَ عَلٰى أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَوْلَهُ (إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا ؟) وَإِنَّمَا كَانَ الْأَمْرُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، ثُمَّ صَيَّرَهَا عُمْرَةً بَعْدَ ذٰلِكَ، وَأَضَافَ إِلَيْهَا حَجَّةً، فَصَارَ حِيْنَئِذٍ قَارِنًا فَأَمَّا فِي بَدْءِ

إِحْرَامِهِ، فَإِنَّهُ كَانَ - عِنْدَهُ - مُفْرِدًا، ثُمَّ قَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِدُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا جَمِيْعًا

۳۶۲۷: حمید نے بکر مزنی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو انس رضی اللہ عنہ کے قول کی اطلاع دی تو انہوں نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ کو بھول لگی ہے۔ بکر نے واپس لوٹ کر انس رضی اللہ عنہ کو بتلایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں کہ انس بھول گئے تو انس کہنے لگے وہ بچے ہونے کی وجہ سے ہم پر تجاوز کرتے ہیں بلکہ میں نے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے سنا ''لبیك بعمرة و حجة معا''۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۸۵۔

حاصل روایات: ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ کی اس بات کا انکار کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا اکٹھا احرام باندھا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں بات یہ تھی کہ پہلے آپ مفرد تھے پھر اس کو عمرہ بنالیا اور اس کے ساتھ حج کو ملالیا تو آپ اس وقت قارن بن گئے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک شروع میں آپ حج افراد والے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بہت سی روایات اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا احرام باندھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مزید روایات ملاحظہ ہوں

۳۶۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا حِبَّانُ، قَالَ: ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: ثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، جَمَعَ بَيْنَهُمَا).

۳۶۲۸: ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اونٹنی پر بیٹھ کر مقام بیداء میں پہنچے تو آپ نے حج وعمرہ دونوں کو جمع کیا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۲۷۔

۳۶۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح

۳۶۲۹: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۶۳۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِيْ قَزَعَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ)

۳۶۳۰: ابوقزعہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ''لبیک بعمرۃ و حجۃ''

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۲٤۔

۳۶۳۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: ثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۶۳۱: ثابت بنانی نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۶۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۶۳۲: حماد نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۶۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو هُوَ الرَّقِّيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَحُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ (أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَرُكْبَتِي تَمَسُّ رُكْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَالُوا يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ)

۳۶۳۳: حمید بن ہلال نے انس رضی اللہ عنہ روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا پیچھے بیٹھنے والا سوار تھا اور میرا گھٹنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کو چھونے والا تھا اور تمام زور زور سے حج وعمرہ کا اکٹھا تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

۳۶۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَبِحَجَّةٍ مَعًا)

۳۶۳۴: یحییٰ بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ''لبیک بعمرۃ وبحجۃ معا''۔

۳۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ ح

۳۶۳۵: ابوامیہ کہتے ہیں میں نے عمرو بن عاصم کلابی سے بیان کیا۔

۳۶۳۶: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ، قَالَ: ثَنَا الْخَصِيبُ، قَالَا: ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةً مِنَ الْجُحْفَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْجِعْرَانَةِ، وَعُمْرَةً حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ، وَحَجَّ حَجَّةً وَاحِدَةً)

۳۶۳۶: قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام جحفہ سے عمرے کا احرام باندھا اور

ایک عمرہ القضاۃ کیا ایک عمرہ جعرانہ سے ادا فرمایا ایک عمرہ جہاں حنین کی غنیمتیں تقسیم فرمائیں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ کیا اور آپ نے ایک ہی حج ادا فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسک باب ۷۹۔

۳۶۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى وَابْنُ نُفَيْلٍ قَالَا : ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ، عَنْ (أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا نَصْرُخُ بِالْحَجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ، لَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً وَلٰكِنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ، وَقَرَنْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى صِحَّةِ قَوْلِ مَنْ أَخْبَرَ مَنْ فَعَلَهٗ بِمَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ.

۳۶۳۷: ابو اسماء نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم (مدینہ سے) نکلے اور ہم صرف حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے جب ہم مکہ پہنچے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عمرہ بنانے کا حکم دیا اور فرمایا۔ اگر مجھے اس بات کا پہلے علم ہوتا جو اب مجھے معلوم ہوئی (کہ تم سب پریشان ہو گے) تو میں بھی اس کو عمرہ بنالیتا لیکن میں نے ہدی روانہ کی ہے اور حج و عمرہ کو جمع کر لیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ آپ نے حج و عمرہ ملا کر کیا اس سے اس بات کی صحت کی دلالت مل گئی جنہوں نے اس کے موافق قول کیا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات اور خصوصاً اس آخری روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج و عمرہ ملا لیا تھا اس سے ان لوگوں کے قول کی تصدیق ہوتی ہے جو آپ کے حج کو حج قران مانتے ہیں۔

قرآن کے متعلق مزید کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گواہی:

۳۶۳۸ : وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح

۳۶۳۸: یونس نے عبداللہ بن یوسف سے بیان کیا۔

۳۶۳۹ : وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبٌ، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَبِيْ عِمْرَانَ، أَنَّهٗ قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ مَوَالِيْ فَدَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (أَهِلُّوْا يَا آلَ مُحَمَّدٍ بِعُمْرَةٍ فِيْ حَجَّةٍ) وَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ ذٰلِكَ.

۳۶۳۹: اسلم ابی عمران کہتے ہیں کہ میں نے اپنے موالی کے ساتھ حج ادا کی تو میں امّ سلمہ کی خدمت میں آیا اور ان کو یہ کہتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والو! تو اس طرح احرام باندھو حج و عمرہ

کی ساتھ نیت کرتے ہیں یہ بھی سابقہ روایت کی طرح ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۹۷/٦۔

۳٦۴۰ :وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ' وَأَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح

۳٦۴۰: حمانی نے ابوخالد سے انہوں نے ابومعاویہ سے روایت نقل کی ہے۔

۳٦۴۱ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ' قَالَ : ثَنَا أَبِيْ' قَالُوْا جَمِيْعًا : عَنِ الْحَجَّاجِ' عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ)

۳٦۴۱: حسن بن سعد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کیا کہ آپ نے حج وعمرہ میں قران کیا۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب۳۸۔

۳٦۴۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَا : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ' قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادَ' قَالَ : سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ (دَخَلَتَ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ) قَالَ : وَقَرَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَدْ اخْتَلَفُوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِحْرَامِهِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ' مَا كَانَ فَقَالُوْا : مَا رَوَيْنَا' وَتَنَازَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا عَلٰى أَحَدِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ الثَّلَاثَةِ' إِمَّا مُتَمَتِّعٌ' وَإِمَّا مُفْرِدٌ' وَإِمَّا قَارِنٌ فَأَوْلٰى بِنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلٰى مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ وَنَكْشِفَهَا' لِنَعْلَمَ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيْهَا' وَنَقِفَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى إِحْرَامِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ' فَوَجَدْنَا الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ : إِنَّهُ أَفْرَدَ يَقُوْلُوْنَ : كَانَ إِحْرَامُهُ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا' لَمْ يَكُنْ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ إِحْرَامٌ بِغَيْرِهِ وَقَالَ آخَرُوْنَ : بَلْ قَدْ كَانَ قَبْلَ إِحْرَامِهِ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ' ثُمَّ أَضَافَ إِلَيْهَا هٰذِهِ الْحَجَّةَ' هٰكَذَا يَقُوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا : قَرَنَ وَلَقَدْ أَخْبَرَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِهِ' وَهُوَ أَحَدُ الَّذِيْنَ قَالُوْا : (إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ) ، (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ) وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ' وَهُوَ أَيْضًا مِمَّنْ قَالَ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ بِالْحَجِّ فِيْ أَوَّلِ إِحْرَامِهِ) فَكَانَ بَدْءُ إِحْرَامِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ' وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بَعْدَ

خُرُوْجِهٖ مِنَ الْمَسْجِدِ وَقَدْ بَيَّنَّا عَنْهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّهٗ قَدْ كَانَ أَحْرَمَ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّهٗ قَرَنَ، سَمِعُوْا تَلْبِيَتَهٗ فِي الْمَسْجِدِ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ سَمِعُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ تَلْبِيَتَهُ الْأُخْرَى، خَارِجًا مِنَ الْمَسْجِدِ بِالْحَجِّ خَاصَّةً فَعَلِمُوْا أَنَّهٗ قَرَنَ، وَسَمِعَهُ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّهٗ أَفْرَدَ وَقَدْ لَبّٰى بِالْحَجِّ خَاصَّةً، وَلَمْ يَكُوْنُوْا سَمِعُوْا تَلْبِيَتَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ بِالْعُمْرَةِ، فَقَالُوْا أَفْرَدَ وَسَمِعَهٗ قَوْمٌ أَيْضًا وَقَدْ لَبّٰى فِي الْمَسْجِدِ بِالْعُمْرَةِ، وَلَمْ يَسْمَعُوْا تَلْبِيَتَهٗ بَعْدَ خُرُوْجِهٖ مِنْهُ بِالْحَجِّ، ثُمَّ رَأَوْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ، مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ، وَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَهُمْ -بَعْدَ خُرُوْجِهٖ مِنَ الْعُمْرَةِ فَقَالُوْا تَمَتَّعَ فَرَوٰى كُلُّ قَوْمٍ مَا عَلِمُوْا وَقَدْ دَخَلَ جَمِيْعُ مَا عَلِمَهُ الَّذِيْنَ قَالُوْا أَفْرَدَ، وَمَا عَلِمَهُ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّهٗ تَمَتَّعَ فِيْمَا عَلِمَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّهٗ قَرَنَ، لِأَنَّهُمْ أَخْبَرُوْا عَنْ تَلْبِيَتِهٖ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ عَنْ تَلْبِيَتِهٖ بِالْحَجَّةِ بِعَقِبِ ذٰلِكَ فَصَارَ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ وَمَا رَوَوْا، أَوْلٰى مِمَّا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ خَالَفَهُمْ وَمَا رَوَوْا ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَفْعَالَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ كَانَ قَارِنًا، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَخْتَلِفُ عَنْهُ أَنَّهٗ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهٗ أَنْ يُحِلُّوْا إِلَّا مَنْ كَانَ سَاقَ مِنْهُمْ هَدْيًا وَثَبَتَ هُوَ عَلٰى إِحْرَامِهٖ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُ إِلَّا فِيْ وَقْتِ مَا يَحِلُّ الْحَاجُّ مِنْ حَجِّهٖ وَقَالَ (لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهٗ هَدْيٌ، فَلْيَحْلِلْ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً) هٰكَذَا حَكَاهُ عَنْهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ مِمَّنْ يَقُوْلُ : إِنَّهٗ أَفْرَدَ، وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ وَمَا رُوِيَ فِيْهِ فِيْ بَابِ فَسْخِ الْحَجِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَوْ كَانَ إِحْرَامُهٗ ذٰلِكَ كَانَ بِحَجَّةٍ، لَكَانَ هَدْيُهُ الَّذِيْ سَاقَهٗ تَطَوُّعًا، فَهَدْيُ التَّطَوُّعِ لَا يَمْنَعُ مِنَ الْإِحْلَالِ الَّذِيْ يَحِلُّهُ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ وَلَكَانَ حُكْمُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَإِنْ كَانَ قَدْ سَاقَ هَدْيًا -كَحُكْمِ مَنْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا، لِأَنَّهٗ لَمْ يَخْرُجْ عَلٰى أَنْ يَتَمَتَّعَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْهَدْيُ لِلْمُتْعَةِ، فَتَمْنَعُهٗ مِنَ الْإِحْلَالِ الَّذِيْ كَانَ يَحِلُّهٗ، لَوْ لَمْ يَسُقْ هَدْيًا أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ خَرَجَ يُرِيْدُ التَّمَتُّعَ فَأَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، أَنَّهٗ إِذَا طَافَ لَهَا، وَسَعٰى، وَحَلَقَ، حَلَّ مِنْهَا، وَلَوْ كَانَ سَاقَ هَدْيًا لِمُتْعَتِهٖ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ، وَلَوْ سَاقَ هَدْيًا تَطَوُّعًا، حَلَّ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنَ الْعُمْرَةِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هَدْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا كَانَ قَدْ مَنَعَهٗ مِنَ الْإِحْلَالِ، وَأَوْجَبَ ثُبُوْتَهٗ عَلَى الْإِحْرَامِ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ، أَنَّ حُكْمَهٗ، غَيْرُ حُكْمِ هَدْيِ التَّطَوُّعِ، فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ : إِنَّهٗ كَانَ مُفْرِدًا وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، (عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا، وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِك ؟ فَقَالَ إِنِّيْ قَلَّدْت هَدْيِي وَلَبَّدْتُ رَأْسِي، فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ) فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَعَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْهَدْيَ، كَانَ هَدْيًا بِسَبَبِ عُمْرَةٍ يُرَادُ بِهَا قِرَانٌ أَوْ مُتْعَةٌ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ دَلَّ حَدِيْثُهَا هٰذَا، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ بِمَكَّةَ، لِأَنَّهُ كَانَ مِنْهُ بَعْدَمَا حَلَّ النَّاسُ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ، أَوْ لَمْ يَطُفْ فَإِنْ كَانَ قَدْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ مِنْ بَعْدُ، فَإِنَّمَا كَانَ مُتَمَتِّعًا، وَلَمْ يَكُنْ قَارِنًا، لِأَنَّهُ إِنَّمَا أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ طَوَافِ الْعُمْرَةِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ طَافَ قَبْلَ ذٰلِكَ، حَتّٰى أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ، فَقَدْ كَانَ قَارِنًا، لِأَنَّهُ قَدْ لَزِمَتْهُ الْحَجَّةُ قَبْلَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا، كَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ هٰذِهِ الْآثَارَ، عَلٰى مَا فِيْهِ اتِّفَاقُهَا، لَا عَلٰى مَا فِيْهِ تَضَادُّهَا فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ، وَرَوَيْنَا عَنْهُمْ أَنَّهُ قَرَنَ، وَقَدْ ثَبَتَ مِنْ قَوْلِهِ مَا يَدُلُّ، عَلٰى أَنَّهُ قَدِمَ مَكَّةَ، وَلَمْ يَكُنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَإِنْ جَعَلْنَا إِحْرَامَهُ بِالْحَجَّةِ، كَانَ قَبْلَ الطَّوَافِ لِلْعُمْرَةِ، ثَبَتَ الْحَدِيْثَانِ جَمِيْعًا، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ مُتَمَتِّعًا إِلٰى أَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ، فَصَارَ قَارِنًا وَإِنْ جَعَلْنَا إِحْرَامَهُ بِالْحَجَّةِ، كَانَ بَعْدَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ، جَعَلْنَاهُ مُتَمَتِّعًا، وَنَفَيْنَا أَنْ يَكُوْنَ قَارِنًا، فَجَعَلْنَاهُ مُتَمَتِّعًا فِيْ حَالٍ، وَقَارِنًا فِيْ حَالٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ طَوَافَهُ لِلْعُمْرَةِ، كَانَ بَعْدَ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كَانَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَارِنًا فَقَالَ قَائِلٌ : مِمَّنْ كَرِهَ الْقِرَانَ وَالتَّمَتُّعَ، لِمَنِ اسْتَحَبَّهُمَا : اعْتَلَلْتُمْ عَلَيْنَا بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ) فِيْ إِبَاحَةِ الْمُتْعَةِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، وَإِنَّمَا تَأْوِيْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ، مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ.

۳۶۴۲: نزال بن سبرہ کہتے تھے کہ میں نے سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا عمرہ قیامت تک کے لئے حج میں داخل ہوگیا اور یہ بھی کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں قران کیا۔ علماء نے جناب رسول اللہ کے احرام سے متعلق جو حجۃ الوداع میں آپ نے باندھا اختلاف کیا ہے کہ وہ کیسا تھا جو ہم نے گذشتہ سطور میں بیان کیا وہ انہوں نے کہا اور باہمی اختلاف کیا جو مذکور ہوا اگر ہمارے علم کی حد تک یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ آپ تین میں سے کسی ایک حالت پر تھے۔ خواہ وہ تمتع کی ہو یا افراد یا قران کی ہو۔ ہمارے لئے مناسب ترین بات یہی ہے کہ پہلے ہم روایات کے معانی کو واضح کریں تا کہ موقعہ اختلاف کی

تعین ہواور آپ کے احرام سے متعلق معلوم ہو جائے کہ کون سا تھا۔ پس ہم نے پڑتال کی تو معاملے کو اس طرح پایا ① جو حضرات حج افراد کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں آپ نے حج افراد کا احرام باندھا اس سے پہلے اور کوئی احرام نہ تھا۔ ② آپ نے اس احرام حج سے قبل عمرے کا احرام باندھا پھر اس کے ساتھ اس حج کو ملایا۔ اسی طرح وہ لوگ کہتے ہیں جو اس بات کے قائل ہیں کہ آپ نے قران کیا۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ جو افراد کے قائلین سے ہیں کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما جو کہتے ہیں کہ آپ نے حج افراد کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا پہلا احرام مسجد کے قریب سے باندھا۔ تو حاصل یہ ہے کہ حضرات ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم کے بیان کے مطابق آپ کے احرام کی ابتداء مسجد سے باہر آ جانے کے بعد ہوئی۔ ان حضرات سے ہم اپنی اس کتاب میں ثابت کر چکے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد مسجد میں احرام باندھا۔ تو اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ جن لوگوں نے قران کا قول کیا انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرے کا تلبیہ سنا۔ پھر انہوں نے مسجد کے باہر دوسرا تلبیہ حج کے لئے سنا۔ پس انہوں نے اس سے جان لیا کہ آپ نے قران فرمایا اور جن لوگوں نے افراد کا قول اختیار کیا۔ انہوں نے فقط حج کا تلبیہ سنا۔ انہوں نے اس سے پہلے والا عمرے کا تلبیہ نہیں سنا تھا۔ اس لئے انہوں نے حج افراد کا قول کر دیا۔ اور ایک اور جماعت نے مسجد میں آپ کو عمرے کا تلبیہ کہتے سنا اور نکلنے کے بعد حج کا تلبیہ آپ کی زبان سے نہ سنا پھر انہوں نے اس کے بعد دیکھا کہ آپ نے حجاج کی طرح میدان عرفات میں وقوف فرمایا وغیرہ اور دیگر اعمال ادا فرمائے۔ تو ان کے ہاں آپ کا یہ عمل عمرے سے فراغت کے بعد تھا۔ پس انہوں نے تمتع کا قول کر دیا۔ گویا جس جماعت نے جو جانا وہ روایت کر دیا۔ پس ان لوگوں کی بات جنہوں نے افراد و تمتع کہا ان لوگوں کی بات میں شامل ہوگئی جنہوں نے قرآن کا قول کیا۔ کیونکہ انہوں نے پہلے عمرے اور اس کے بعد حج کے تلبیہ کی اطلاع دی۔ پس انہوں نے اپنے مؤقف سے متعلق جو روایت کی وہ ان کے مخالف روایت کرنے والوں سے اولیٰ و اعلیٰ قرار پائی۔ ③ پھر ہم نے یہ دیکھا کہ آپ کے افعال قارن ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ اس طرح کہ جب اس سب کا اتفاق ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں پہنچے تو آپ نے صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ جو لوگ ہدی لانے والے ہیں ان کے علاوہ باقی لوگ (عمرہ کر کے) احرام کھول دیں آپ نے بھی اپنا احرام برقرار رکھا اور اسے صرف اس وقت کھولا جب حج کرنے والا حج کا احرام کھولتا ہے۔ اور یہ بات ارشاد فرمائی: **لو استقبلت من امری ماستدبرت ماسقت الھدی**...... اگر مجھ پر یہ بات پہلے ظاہر ہوتی جو بعد کو ظاہر ہوئی تو میں اس کو عمرہ بنا لیتا۔ پس جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اس کو عمرہ بنا لے'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ روایت آپ سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ وہ تو حج افراد کے قائلین سے ہیں۔ ہم عنقریب اس روایت کو اور جو روایات فسخ حج کے سلسلہ میں مروی ہیں ذکر کریں گے۔ اگر آپ کا یہ احرام فقط حج کا ہوتا تو پھر ہدی کا لے جانا نفلی تھا اور نفلی ھدی احرام عمرہ کے کھولنے سے

مانع نہیں ہے جس طرح ہدی نہ لے جانے والا کھولتا ہے اور آپ کا حکم بھی ھدی نہ لے جانے والے کی طرح ہوتا خواہ آپ ھدی اپنے ساتھ لائے تھے۔ کیونکہ اس طرح وہ متمتع ہونے سے نہ نکلے گا۔ پس اس کی یہ ھدی متعہ کی بن جائے گی اور اسے حلال ہونے سے مانع بن جائے گی جو کہ اس کے لئے حلال تھا اگر وہ ہدی نہ لاتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی شخص تمتع کا ارادہ کر کے جائے اور عمرے کا احرام باندھے۔ جب وہ عمرے کا طواف کرتا اور سعی کر لیتا ہے اور حلق کروا کر حلال ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اپنے ساتھ ہدی لایا ہو تو یوم نحر سے پہلے حلال نہ ہوگا اور اگر اس نے نفلی ھدی چلائی تھی تو عمرہ سے فراغت کے بعد یوم نحر سے پہلے ہی وہ حلال ہو جائے گا۔ پس اس سے بات ثابت ہوئی کہ جب آپ ﷺ کی ھدی احرام کے کھولنے میں رکاوٹ تھی اور اس نے آپ پر احرام کو یوم نحر تک کے لئے لازم کر دیا تو اس کا حکم نفلی ھدی کے حکم جیسا نہ تھا۔ پس اس سے ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو کہتے ہیں کہ آپ حج افراد کے کرنے والے تھے اور ہم نے اس باب میں پہلے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کی ہے۔ کہ میں نے دریافت کیا کہ لوگوں کا کیا معاملہ ہے کہ انہوں نے احرام کھول دیے اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ آپ نے فرمایا میں نے تو اپنی ھدی کو قلادہ ڈالا اور اپنے سر کو تلبید کی ہے۔ پس میں قربانی کرنے تک احرام نہ کھولوں گا۔ پس اس سے وہ دلالت مل گئی جو ہم نے ذکر کی نیز یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ ہدی عمرے کی وجہ سے تھی خواہ حج سے قران مراد میں یا تمتع۔ پس اس سلسلہ میں غور کیا تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی رایت اس کا ثبوت ہے کہ آپ ﷺ نے یہ جواب مکہ میں دیا۔ کیونکہ یہ بات آپ کے احرام کھولنے کے بعد فرمائی اور یہ بھی ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہلے طواف کر لیا پھر احرام حج باندھا تو آپ تمتع تھے قارن نہ تھے کیونکہ آپ نے عمرہ کے طواف سے فراغت پا کر پھر حج کا احرام باندھا اور اگر آپ نے حج کا احرام باندھنے سے پہلے طواف نہ کیا تھا۔ تو آپ قارن تھے کیونکہ آپ پر طواف عمرہ سے پہلے حج لازم ہو چکا تھا۔ پس جب اس بات کا احتمال ہوا تو ہمیں سب سے اول یہ چاہیے کہ ان روایات کو متفق علیہ بات پر حمل کریں نہ کہ متضاد قول پر۔ پس ہم نے حضرت علی، ابن عباس، عمران بن حصین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے تمتع کیا اور انہی سے ہم نے روایات نقل کیں کہ آپ نے قرآن کیا۔ اور یہ بات تو آپ کے ارشاد سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ آپ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو اس سے پہلے آپ نے حج کا احرام نہ باندھا تھا۔ پس اگر ہم آپ کے احرام حج کو عمرہ سے پہلے قرار دیں تو وہ احادیث جمع ہو جائیں گی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ احرام حج تک متمتع تھے پھر آپ قارن ہوئے اور اگر ہم آپ کے احرام حج کو طواف عمرہ کے بعد قرار دیں تو آپ کو متمتع قرار دیں گے اور آپ کے قارن ہونے کی نفی کریں گے۔ پس اس طرح آپ کو ایک حالت میں متمتع اور دوسری حالت میں قارن قرار دیں گے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ کا عمرہ کے لئے طواف احرام حج باندھنے کے بعد تھا اور اس سے ثابت ہو جائے گا کہ آپ حجۃ الوداع میں قارن تھے۔ قرآن و تمتع کو جن حضرات نے مکروہ قرار دیا انہوں نے ان کے پسند کرنے

والوں پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ تم نے آیت فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الھدی...... کو اباحت تمتع کے لئے بطور دلیل پیش کیا ہے حالانکہ یہ اس طرح نہیں ہے۔ اس آیت کی تفسیر تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: ان صحابہ کی روایات سے بھی آپ کا حج قران ہی ثابت ہوتا ہے۔

آپ نے کونسا احرام باندھا؟

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقعہ پر احرام میں اختلاف ہے چنانچہ کسی نے فقط عمرہ کسی نے حج مفرد کسی نے حج وعمرہ کا ذکر کیا ہے جیسا کہ تفصیل سے روایات ملاحظہ کر لی گئیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کی تینوں میں سے ایک حالت تھی۔ نمبر۱ مفرد نمبر۲ متمتع نمبر۳ قارن۔ پس زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم ان آثار کی چھان بین کر کے اختلافی مقام کو واضح کریں کہ یہ اختلاف کہاں سے پیدا ہوا تا کہ آپ کے احرام کے متعلق صحیح بات پر مطلع ہوں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت کہتی ہے کہ آپ نے حج افراد کا احرام باندھا اور آپ کا اس کے علاوہ اس سے پہلے احرام نہ تھا۔

دوسروں نے کہا آپ نے حج کا احرام باندھنے سے پہلے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا پھر حج کے احرام کو اضافی ملایا ہے اسی طرح وہ لوگ کہتے ہیں جو قران کے قائل ہیں۔

حالانکہ جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں بتلایا اور وہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط حج کا احرام باندھا جب آپ کی اونٹنی بیداء ٹیلہ پر بلند ہوئی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے ابتداء حج مفرد کا احرام باندھا۔ اور اس وقت تلبیہ کہا جب آپ مسجد کے پاس تھے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ کے ہاں آپ کے احرام کی ابتداء مسجد سے نکلنے کے بعد ہوئی۔ ہم پہلے واضح کر آئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز کے بعد احرام باندھ لیا۔

پس اب اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ جن لوگوں نے قران کا قول کیا ہے انہوں نے آپ کا تلبیہ مسجد کے اندر سنا پھر انہوں نے آپ کا تلبیہ دوسری بار مسجد سے باہر خاص طور پر حج کے بارے میں سنا۔

نتیجہ: تو انہوں نے اس سے نتیجہ نکالا کہ آپ نے قران کیا ہے اور جنہوں نے حج کو مفرد قرار دیا انہوں نے صرف حج کا تلبیہ سنا انہوں نے اس سے پہلے فقط عمرہ والا تلبیہ نہ سنا تھا تو انہوں نے حج کے متعلق کہہ دیا کہ آپ نے حج افراد کیا ہے۔

کچھ وہ لوگ تھے جنہوں نے مسجد میں آپ کا فقط عمرے والا تلبیہ سنا اور مسجد سے باہر نکل کر آپ کے تلبیہ حج کو نہ سنا تھا۔ پھر انہوں نے آپ کو افعال حج ادا کرتے پایا مثلاً وقوف عرفات وغیرہ تو ان کے ہاں آپ کے یہ افعال عمرہ سے فراغت کے بعد تھے۔ اس لئے انہوں نے تمتع کا قول کر دیا گویا جو کسی نے جانا اپنے علم کے مطابق روایت کر دیا جن لوگوں نے قران کا قول کیا

تھا۔ان کی بات میں افراد وتمتع دونوں داخل وشامل ہو گئے کیونکہ ان کو آپ کے پہلے تلبیہ عمرہ اوراس کے بعد تلبیہ حج کا علم تھا پس یہ ان لوگوں کا قول ان تمام اقوال کا جامع ہونے کی وجہ سے افراد وتمتع والوں سے بہتر واولیٰ ٹھہرا۔

ایک اور انداز سے نظر دوڑائیں: جناب رسول اللہ ﷺ کے افعال حج پر غور کیا تو وہ قران والے نظر آئے اس میں تمام روات متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے مکہ پہنچ کر اپنے صحابہ کرام کو فرمایا کہ وہ احرام کو کھول دیں صرف وہ احرام میں رہے جو ہدی لایا ہو۔آپ ہدی لائے تھے اس لئے آپ اپنے احرام پر قائم رہے اس احرام کو اسی وقت کھولا جب یوم نحر کو حجاج کھولتے ہیں اور آپ نے فرمایا۔اگر مجھے اپنے معاملے کا انجام پہلے معلوم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں اس کو عمرہ بنا کر احرام سے فارغ ہو جاتا پس جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اس کو عمرہ بنا لے جابر بن عبداللہؓ کی روایت میں اسی طرح وارد ہیں حالانکہ جابر ؓ ہی آپ کے بارے میں حج افراد کی روایت نقل کر رہے ہیں۔ہم مزید فسخ حج میں ذکر کریں گے۔

پس اگر یہ آپ کا احرام فقط حج ہی کا ہوتا تو آپ کا ہدی تطوع تھا اور ہدی تطوع کا اصول یہ ہے کہ وہ احلال سے مانع نہیں بنتا جبکہ وہ اس کے ساتھ نہ ہو۔اگر ہدی روانہ کر بھی دیا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو ہدی روانہ نہ کرنے والے کا ہوتا ہے کیونکہ اس نے ہدی کو تمتع کے لئے نہیں نکالا پس یہ ہدی تمتع بن کر اسے احلال سے روک دے گی جو احلال ہدی نہ لے جانے کی صورت میں درست تھا۔

غور فرمائیں اگر کوئی آدمی تمتع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو پھر اس نے عمرے کا احرام باندھ لیا جب وہ اس کا طواف وسعی کر چکا تو حلق کروا کر اس سے حلال ہو گیا اور اگر اس نے قربانی کا جانور ساتھ لیا تھا تو پھر حلال نہیں ہو سکتا یوم نحر کو حلق کرا کر حلال ہو سکے گا اور اگر اس نے نفلی ھدی روانہ کی ہے تو پھر یوم نحر سے پہلے ہی افعال عمرہ کے بعد احرام سے فارغ ہو سکتا ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ کے ہدایا نے آپ کو احلال سے روک دیا اور یوم نحر تک احرام پر قائم رہنے کو ثابت کر دیا تو آپ کے ان ہدایا کا حکم ہدی تطوع سے الگ ہو گیا اس سے ان لوگوں کا قول نادرست ہو گیا جو کہتے ہیں کہ آپ کا حج مفرد تھا۔
نیز ہم حضرت حفصہؓ کی روایت ذکر کر چکے کہ انہوں نے احرام کھول دیئے اور آپ نے اپنے عمرہ کا احرام نہیں کھولا تو آپ نے ان کو جواباً فرمایا میں نے اپنے ہدی کو قلادہ ڈالا اور سر کے بالوں میں تلبیہ کی ہوئی ہے پس میں ہدایا کو نحر کرنے کے بغیر احرام سے فارغ نہ ہوں گا اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ ہدی اس عمرہ کے باعث ہے جس سے قران مراد لیا جائے یا متعہ۔
ہم نے مزید غور فکر کیا تو ان کی روایت میں یہ بات مل گئی کہ آپ ﷺ نے یہ بات مکہ پہنچ کر فرمائی اور یہ ارشاد اس وقت فرمایا جبکہ لوگ عمرہ سے فارغ ہو گئے۔

اب ایک اور قابل غور پہلو ملاحظہ ہو۔

یہ دونوں احتمال ہیں کہ آپ نے پہلے طواف کر لیا ہو اور پھر یہ فرمایا ہو یا طواف سے پہلے یہ بات فرمائی ہو۔
اگر طواف کی ادائیگی کے بعد حج کا احرام باندھا تو پھر آپ کا متمتع ہونا واضح ہو گیا اور قران ثابت نہ ہو سکا کیونکہ آپ نے عمرہ کے ارکان سے فراغت کے بعد احرام حج باندھا۔

اور اگر ارکان عمرہ کی ادائیگی سے پہلے آپ نے حج کا احرام باندھ لیا ہو تو آپ کا قران ثابت ہو گیا کیونکہ آپ نے عمرہ کی ادائیگی سے پہلے حج کو لازم کر لیا۔

ان دو احتمالات کی موجودگی میں ہماری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم آثار کو تضاد کی بجائے تطبیق کی طرف لائیں۔

فیصلہ کی گھڑی آن پہنچی: پس علی بن ابی طالب' ابن عباس' عمران بن حصین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم کی روایات گزریں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا اور ہم نے ان کی روایات قران کے سلسلہ میں بھی نقل کی ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اپنے مقام پر ثابت ہو چکا کہ آپ مکہ تشریف لائے اور اس وقت تک آپ نے حج کا احرام نہ باندھا تھا۔

تو ہم نے صورت تطبیق یہ دی کہ آپ نے جو احرام باندھا وہ عمرہ کے لئے تھا اس طرح دونوں احادیث اپنے اپنے مقام پر ثابت رہیں گی آپ اس وقت تک متمتع تھے یہاں تک کہ آپ نے حج کا احرام باندھا تو آپ قارن بن گئے ہم نے آپ کے احرام حج کو عمرہ کے احرام کے بعد قرار دیا ہے اور آپ کو متمتع قرار دیا ہے اور آپ سے قران کی ایک حالت میں نفی کی ہے پس ایک حالت میں آپ کو متمتع اور ایک حال میں قارن قرار دیا ہے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کا پہلا طواف عمرہ کا تھا اور احرام کے بعد آپ کا طواف وہ حج کا تھا اس سے یہ بات عیاں ہو گئی کہ آپ حجۃ الوداع میں قارن تھے۔

ایک اہم ترین اشکال:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں: فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ [البقرہ ۱۹۶] فرمایا اس سے تم نے تمتع کے مباح اور درست ہونے کا استدلال کیا ہے حالانکہ اس سے وہ تمتع مراد نہیں جو تم مراد لے رہے ہو بلکہ اس سے مراد وہ ہے جو عبداللہ بن زبیر نے قسم کھا کر بیان کیا۔ کہ احرام حج باندھ کر چل دیا راستہ میں دشمن نے روکا یہاں تک کہ ایام حج گزر گئے دشمن سے چھوڑا یہ اسی احرام سے عمرہ کر کے حلال ہوا گویا اس احصار والے احرام سے عمرے کا فائدہ اٹھایا یہ تمتع آیت میں مراد ہے۔ "کما قال ابن الزبیر رضی اللہ عنہ" روایت ملاحظہ ہو۔

۳۶۴۳: فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَا : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ' قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ' عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ' قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ' أَلَا إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا التَّمَتُّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ' كَمَا تَصْنَعُوْنَ' وَلٰكِنَّ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ حَاجًّا' فَيَحْبِسَهُ عَدُوٌّ' أَوْ مَرَضٌ' أَوْ أَمْرٌ يُعْذَرُ بِهٖ حَتّٰى تَذْهَبَ أَيَّامُ الْحَجِّ فَيَأْتِيَ الْبَيْتَ فَيَطُوْفَ بِهٖ سَبْعًا' وَيَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' وَيَتَمَتَّعَ بِحِلِّهٖ إِلَى الْعَامِ الْمُقْبِلِ' فَيَحُجَّ وَيُهْدِيَ)

۳۶۴۳: اسحاق بن سوید نقل کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے سنا وہ کہہ رہے تھے اے

لوگو! تمتع وہ نہیں جو تم عمرے کو حج کے ساتھ ملا کر کرتے ہو بلکہ تمتع بالعمرہ الی الحج کا مصداق یہ ہے کہ آدمی حج کا احرام باندھ کر روانہ ہو پھر اسے دشمن یا مرض یا عذر روک دے تا آنکہ ایام حج گزر جائیں۔ پھر وہ آزاد ہو کر بیت اللہ میں آئے اور اس کا طواف وسعی کر کے حلال ہو جائے اور آئندہ سال وہ حج بھی کرے اور دم احصار کی ہدی بھی روانہ کرے۔

۳۶۴۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ فَهٰذَا تَأْوِيْلُ هٰذِهِ الْآيَةِ قِيْلَ لَهُمْ : لَئِنْ وَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ تَأْوِيْلُهَا كَذٰلِكَ لِقَوْلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَإِنَّ تَأْوِيْلَهَا أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُوْنَ كَذٰلِكَ لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أَصْحَابِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِثْلِ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُمَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ.

۳۶۴۴: حماد نے اسحاق بن سوید سے روایت نقل کی انہوں نے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ جب اس آیت کا مصداق اس قسم کا تمتع ہے تو اس کو تمتع حج بالعمرہ کی دلیل بنا کر پیش کرنا درست نہ ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب اس آیت کی تفسیر یہ ہے تو ان کو جواب میں عرض کیا جائے گا کہ اگر اس آیت کی یہ تفسیر ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق لازم ہے تو جناب وہ روایات جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائیں اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے روایت کی ہیں جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر اصحاب تو ان روایات کی روشنی میں اس تاویل کا نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ ذیل کی روایات ملاحظہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب توجیہ اکابر صحابہ کی توجیہ کے خلاف ہے اور خود سیاق آیت کے بھی خلاف ہے جیسا کہ ہم عنقریب ثابت کریں گے۔

روایات صحابہ کرام ملاحظہ ہوں۔

۳۶۴۵ :وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَوْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ قَالَ (أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَأَدْرَكْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : إِنِّيْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ أَفَأَسْتَطِيْعُ أَنْ أَضُمَّ إِلَيْهِ؟) فَقَالَ (لَا لَوْ كُنْتَ أَهْلَلْتَ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَرَدْتَ أَنْ تُضِيْفَ إِلَيْهَا الْحَجَّ فَعَلْتَ)

۳۶۴۵: مالک بن حارث نے ابونصر سے نقل کیا کہ میں نے حج کا احرام باندھا پھر مجھے علی مرتضیٰ مل گئے میں نے ان سے دریافت کیا میں نے حج کا احرام باندھ لیا ہے۔ کیا میں اس کے ساتھ عمرے کو ملا سکتا ہوں تو انہوں نے فرمایا

نہیں۔البتہ اگر تو نے عمرے کا احرام باندھا ہوتا پھر تیرا ارادہ حج کو اس کے ساتھ ملانے کا ہوتا تو تو کر سکتا تھا۔

۳۶۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِىْ زِيَادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ : كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَسَمِعْنَا رَجُلًا يَهْتِفُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَنْ هٰذَا ؟) قَالُوْا : عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَكَتَ

۳۶۴۶: علی بن حسین نے مروان بن حکم سے نقل کیا کہ ہم عثمانؓ کے ساتھ ہم نے ایک آدمی کی آواز سنی جو بلند آواز سے حج وعمرے کا تلبیہ کہہ رہا ہے۔عثمان نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے بتلایا یہ علی ؓ ہیں تو عثمانؓ خاموش ہو گئے۔

۳۶۴۷ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ، فَنَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَبّٰى بِهِمَا، فَأَنْكَرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (إِنَّ أَفْضَلَنَا فِىْ هٰذَا الْأَمْرِ، أَشَدُّنَا اتِّبَاعًا لَهٗ)

۳۶۴۷: جری بن کلیب اور عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ عثمانؓ نے خطبہ دیا انہوں نے تمتع سے منع کیا تو علی ؓ کھڑے ہوئے اور حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ کہا اس کو عثمانؓ نے ناپسند کیا تو علی ؓ نے فرمایا اس معاملے میں ہم میں افضل وہ ہے جو آپ کی اتباع میں زیادہ مضبوط ہے۔

۳۶۴۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (لَوْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، طُفْتُ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، وَلٰكِنْتُ مُهْدِيًا) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ صَرَفَ تَأْوِيْلَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ) إِلٰى خِلَافِ مَا صَرَفَهٗ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَهُوَ أَصَحُّ التَّأْوِيْلَيْنِ عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، لِأَنَّ فِى الْآيَةِ مَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ تَأْوِيْلِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ (فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْىِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِى الْحَجِّ) وَالصِّيَامُ فِى الْحَجِّ، لَا يَكُوْنُ بَعْدَ فَوْتِ الْحَجِّ، وَلٰكِنَّهٗ قَبْلَ فَوْتِهٖ ثُمَّ قَالَ (وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ، ذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) فَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَعَلَ الْمُتْعَةَ، وَأَوْجَبَ فِيْهَا مَا أَوْجَبَ عَلٰى مَنْ فَعَلَهَا إِذَا لَمْ يَكُنْ أَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ أَنَّ مَنْ كَانَ أَهْلُهٗ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، أَوْ غَيْرَ حَاضِرِى الْمَسْجِدِ، فَفَاتَهُ الْحَجُّ، أَنَّ

حُكْمَهُ فِي ذٰلِكَ وَحُكْمَ غَيْرِهِ سَوَاءٌ وَأَنَّ بِحُضُوْرِ أَهْلِهِ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ لَا يُخَالِفُ بِبُعْدِهِمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْمُتْعَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ هِيَ الَّتِي يَفْتَرِقُ فِيْهَا مَنْ كَانَ أَهْلُهُ بِحَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ بِغَيْرِ حَضْرَةِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَذٰلِكَ فِي التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ الَّتِي كَرِهَهَا مُخَالِفُنَا وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۴۸: سلیمان یشکری نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔ اگر میں حج وعمرہ کا احرام باندھوں اور ان کے لئے میں ایک طواف کروں تو میں ضرور سیدھی راہ پانے والا ہوں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہم نے تذکرہ کیا انہوں نے آیت: ﴿فمن تمتع بالعمرہ......﴾ کی تاویل وتفسیر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی تفسیر سے مختلف کی ہے ہمارے ہاں یہ تاویل اس سے بدرجہ اولیٰ ہے (واللہ اعلم) کیونکہ خود آیت کریمہ میں ہی تفسیر ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے درست نہ ہونے کی دلیل موجود ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھائے وہ جو جانور میسر ہو وہ لے جائے اور جس کو میسر نہ ہو وہ ایام حج میں تین دن کے روزے رکھے اور وہ روزے حج کے فوت ہونے کے بعد نہیں بلکہ پہلے رکھے جاتے ہیں پھر ارشاد فرمایا کہ سات روزے گھر لوٹ کر رکھو یہ کل دس مکمل ہوئے یہ اس شخص کے لئے اجازت ہے جس کا گھر مسجد حرام کے پاس نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ تمتع اور اس کے کرنے والے پر جو چیز لازم ہوتی ہے اس کو ان لوگوں کے لئے مقرر فرمایا جو مکہ مکرمہ کے رہائشی نہ ہو ں اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ مکی اور غیر مکی سے اگر حج فوت ہو جائے تو ان کا ایک ہی حکم ہے۔ مسجد حرام سے قرب کی بناء پر اس کا حکم اس حکم کے خلاف نہ ہوگا جو مسجد حرام سے دور رہنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ اس آیت کریمہ میں جس تمتع کا تذکرہ ہے۔ یہ وہی ہے جس میں حرم اور غیر اہل حرم سے مختلف ہے۔ اور یہ حج کے ساتھ عمرہ ملا کر کرنے والا تمتع ہے جس کو فریق معترض مکروہ قرار دیتے ہیں روایت ابن عباس ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: ان تمام اصحاب کرام نے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ کی تفسیر وہی قرار دی جو اس کے الفاظ کے [illegible]یب تر ہے کہ اس سے حج تمتع ہی مراد ہے یہ دونوں میں اعلیٰ تاویل ہے جو سیاق آیت کے مطابق ہے۔ کیونکہ تمتع کرنے والے کو [illegible]ی نہ ہونے کی صورت میں حج کے دنوں میں تین روزے اور گھر آ کر سات روزے رکھنے کا حکم ہے اور حج کو فوت ہونے کی [illegible]ت میں تو یہ ممکن ہی نہیں رہتا۔ دوسرا تمتع کی اجازت باہر والے شخص کو دی گئی۔ مسجد حرام کے رہنے والے کو نہیں دی گئی۔

اور پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس سے حج فوت ہو جائے خواہ وہ حرم مکہ کا مقیم ہو یا باہر سے آنے والا مسا[illegible] دونوں کا حکم یکساں ہے۔ دونوں کے حکم میں کوئی فرق نہیں۔ اگلے سال ان کو حج کرنا ہوگا۔ اور اس آیت میں تمتع کا حق صرف [illegible] کو دیا گیا جو باہر سے آنے والے ہوں مسجد حرام کے پاس ہونے والے مراد نہیں اور یہ صورت حج تمتع میں ہو سکتی ہے جس کو ا[illegible]

صحابہ کرام نے بیان کیا۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ تاویل میں ممکن نہیں۔

ایام حج میں عمرہ کرنے کی وجہ:

اہل جاہلیت محرم کو صفر قرار دیتے اور کہتے اذا برا الدبر و عفا الاثرو انسلخ صفر۔ حلت العمرة لمن اعتمر" جب سواری کا زخم درست ہو جائے اور نشان مٹ جائے صفر گزر جائے تو تب عمرہ حلال ہے۔ حج کے مہینوں میں عمرے کو بڑا گناہ قرار دیتے جیسا کہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے۔

۳۶۴۹ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُوْرِ قَالَ : وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُوْلُوْنَ : إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ وَانْسَلَخَ صَفَرْ حَلَّتَ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعِهِ وَهُمْ مُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ حِلٍّ نَحِلُّ ؟ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ) فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا فَسَخَ الْحَجَّ إِلَى الْعُمْرَةِ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ خِلَافَ مَا كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلِيَعْلَمُوْا أَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ مُبَاحَةٌ كَهِيَ فِيْ غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ إِحْرَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ بِحَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا مَا رَوَيْتُمْ عَنْهُ مِنْ تَمَتُّعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِرَانِهِ قِيْلَ لَهُ : مَا فِيْ هٰذَا خِلَافٌ لِذٰلِكَ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ إِحْرَامُهُ أَوَّلًا كَانَ بِحَجَّةٍ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَفَسَخَ ذٰلِكَ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَقَامَ عَلَيْهَا عَلٰى أَنَّهَا عُمْرَةٌ وَقَدْ عَزَمَ أَنْ يُحْرِمَ بَعْدَهَا بِحَجَّةٍ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ مُتَمَتِّعًا ثُمَّ لَمْ يَطُفْ لِلْعُمْرَةِ حَتّٰى أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ قَارِنًا فَهٰذِهِ وُجُوْهُ أَحَادِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ صَحَّتْ وَالْتَأَمَتْ عَلٰى أَنَّ الْقِرَانَ كَانَ قَبْلَهُ التَّمَتُّعُ وَالْإِفْرَادُ فَلَمْ تَتَضَادَّ إِلَّا أَنَّ فِيْ قَوْلِهِ (لَوْلَا أَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ كَمَا حَلَّ أَصْحَابِيْ) دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ سِيَاقَهُ الْهَدْيَ قَدْ كَانَتْ فِيْ وَقْتٍ قَدْ أَحْرَمَ فِيْهِ بِعُمْرَةٍ يُرِيْدُ بِهَا التَّمَتُّعَ إِلَى الْحَجَّةِ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَكَانَ هَدْيُهُ ذٰلِكَ تَطَوُّعًا وَالتَّطَوُّعُ مِنَ الْهَدْيِ غَيْرُ مَانِعٍ مِنَ الْإِحْلَالِ الَّذِيْ يَكُوْنُ لَوْ لَمْ يَكُنِ الْهَدْيُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ إِحْرَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوَّلًا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ أَتْبَعَهَا حَجَّةً عَلَى السَّبِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ وَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا إِبَاحَةَ الْعُمْرَةِ فِيْ أَشْهُرِ الْحَجِّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ هَلِ الْهَدْيُ

الْوَاجِبُ فِي الْقِرَانِ كَانَ لِنُقْصَانٍ دَخَلَ الْعُمْرَةَ أَوِ الْحَجَّةَ إِذَا قُرِنَتَا أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَا ذٰلِكَ الْهَدْيَ يُؤْكَلُ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

۳۶۴۹: عبداللہ بن طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ (اہل جاہلیت) عمرے کو حج کے مہینوں میں عظیم ترین گناہ قرار دیتے تھے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو فسخ کر کے عمرہ کے ساتھ ملا لیا تاکہ وہ لوگوں کو جاہلیت کے طرز عمل کے خلاف بات سکھلائیں اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حج کے مہینوں میں اسی طرح مباح ہے جیسا کہ حج کے مہینوں کے علاوہ مہینوں میں مباح ہے اگر کوئی معترض یہ کہے کہ جناب اس روایت نے تو ثابت کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج، حج افراد تھا اور یہ بات تو اس روایت کے خلاف ہے جو تم پہلے ثابت کر چکے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حج تمتع اور قران تھا۔ اسکے جواب میں یہ عرض کیا جائے گا۔ کہ اس میں کچھ قباحت نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام ابتداء میں حج افراد کا ہو جب آپ مکہ تشریف لائے تو آپ نے اس کو فسخ کر کے عمرہ میں تبدیل کر لیا پھر اس احرام عمرہ میں قائم رہے اور آپ عمرہ کے بعد حج کا پختہ ارادہ فرما چکے تھے تو آپ اس میں تمتع بن گئے۔ پھر آپ نے عمرہ کا طواف اس وقت تک نہ کیا یہاں تک کہ حج کا احرام باندھا پس اس سے آپ قارن بن گئے۔ یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی صورتیں ہیں جو کہ صحیح ہو گئیں اور آپس میں موافق ہو گئیں اس طرح کہ قران سے پہلے تمتع اور افراد تھا۔ پس ان روایات میں تضاد نہ رہا البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ آپ نے فرمایا: "لو لا انی سقت الهدی لحللت کما حل اصحابی" "اگر میں نے ہدی روانہ نہ کی ہوتی تو میں بھی عمرے سے حلال ہو جاتا جیسا کہ میرے اصحاب نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا" یہ ارشاد اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کا ہدی روانہ کرنا ایسے وقت میں تھا جب کہ آپ کا عمرہ کا احرام باندھنے والے تھے اور آپ کا ارادہ اس سے حج تمتع کا تھا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر آپ کی ہدی نفلی ٹھہرتی ہے اور نفلی ہدی عمرے سے حلال ہونے کے لئے رکاوٹ نہیں ہے جیسا اس کے لئے کوئی مانع نہیں جو ہدی نہ رکھتا ہو۔ پس اس سے دلالت میسر آ گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام پہلے تو عمرہ کے لئے تھا پھر حج کے لئے اس طریق سے ہو گیا جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں بیان کیا اور ہمارے اس بیان سے حج کے مہینوں میں عمرہ کی اباحت بھی ثابت ہو گئی۔ اب ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم غور کریں کہ آیا قران میں جو قربانی واجب ہوتی ہے وہ اس نقصان کی بناء پر ہے جو نقصان حج و عمرہ کو ملانے کی وجہ سے ہوا یا کچھ اور۔ پس ہم جانتے ہیں کہ اس ھدی کا گوشت کھایا جاتا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح اپنے ہدایا کا گوشت کھایا تھا روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۳٤، مناقب الانصار باب۲٦، مسلم فی الحج ۱۹۸، نسائی فی المناسك باب۷۷، مسند احمد ۱/ ۲۵۲۔

اس رسم بد کو باطل کرنے کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۴ ذوالحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے تشریف لائے تو آپ نے صحابہ

کرام کواسے فسخ کر کے عمرہ بنانے کا حکم دیا۔صحابہ کرام نے عرض کیا کون سے حل میں اہم اتریں گے؟ آپ نے فرمایا۔حل تمام کا تمام اترنے کی جگہ ہے۔

حاصل روایات: یہ ہوا کہ ابن عباس ﷠ نے یہ خبر دی کہ آپ نے حج کو فسخ کر کے عمرے کو اختیار کیا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ ایام حج میں عمرہ نہ ممنوع ہے اور نہ گناہ ہے۔بلکہ حج کے مہینوں کے علاوہ دنوں کی طرح ایام حج میں بھی عمرہ درست ہے۔

اس پر ایک اشکال:

ابن عباس ﷠ کی اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا حج حج مفرد تھا۔حالانکہ یہ بات ان روایات کے خلاف ہے جو ابن عباس ﷠ سے حج تمتع کے متعلق مذکور ہو چکیں۔

ج: یہ بات اس کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ جائز ہے کہ پہلے آپ کا احرام حج کا ہو اور اسی حالت میں آپ مکہ تشریف لائے۔پھر آپ نے اس رسم کے ابطال کے لئے حج کو فسخ کر کے عمرے کا احرام باندھ لیا ہو۔پھر عمرے کی حالت میں اقامت اختیار کی ہو اور اس کے بعد حج کا پختہ ارادہ کیا ہو۔تو اس حالت میں آپ متمتع ہوئے پھر عمرہ کا طواف کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو اس سے قارن بن گئے۔اس طرح سے ابن عباس ﷠ کی تمام روایات باہمی مل گئیں اور درست ہو گئیں اور ان میں کوئی تضاد باقی نہ رہا۔کہ قران ہی پہلے تمتع اور افراد تھا۔

البتہ **لو لا انی سقت الھدی لحللت الحدیث** یہ جملہ دلالت کر رہا ہے کہ ہدی اس وقت روانہ فرمائی جب آپ عمرے کا احرام باندھ چکے تھے اس سے مراد حج تمتع ہے اگر آپ احرام کھول دیتے تو پھر یہ نفلی ہدی کہلاتی۔نفلی ہدی حلال ہونے سے مانع نہیں ہے جیسا ہدی نہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا احرام پہلے عمرے کا تھا پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھا ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر آئے حج کے مہینوں میں عمرہ کا جواز ثابت ہو گیا۔

دم قران پر ایک نظر:

قران میں واجب ہونے والی ہدی پر ہم نے غور کیا کہ یہ جبر نقصان کی ہدی ہے جو حج وعمرہ کو ملانے کی وجہ سے لازم آیا یا یہ دم شکر ہے جو دو عبادات کی اکٹھی توفیق میسر آنے کی وجہ سے ادا کیا گیا ہے چنانچہ ہم نے دیکھا کہ یہ ہدی کھائی جاتی ہے۔جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔

جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۳۶۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ قَالَ : (وَكَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ، مِائَةَ بَدَنَةٍ، فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ، وَنَحَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعَةً وَثَلَاثِيْنَ، فَأَشْرَكَ عَلِيًّا فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ أَخَذَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِضْعَةً فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ، فَأَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا) فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِمَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ، أَنَّهُ قَرَنَ وَأَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ هَدْيٌ، ثُمَّ أَهْدَى هٰذِهِ الْبُدْنَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا، فَأَكَلَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ مَا وَصَفْنَا، ثَبَتَ بِذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْأَكْلِ مِنْ هَدْيِ الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْهَدْيُ، مِمَّا يُؤْكَلُ مِنْهُ، اعْتَبَرْنَا حُكْمَ الدِّمَاءِ الْوَاجِبَةِ لِلنُّقْصَانِ، هَلْ هِيَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَا الدَّمَ الْوَاجِبَ مِنْ قَصِّ الْأَظَافِرِ، وَحَلْقِ الشَّعْرِ، وَالْجِمَاعِ، وَكُلُّ دَمٍ يَجِبُ لِتَرْكِ شَيْءٍ مِنَ الْحَجَّةِ، لَا يُؤْكَلُ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ، فَكَانَ كُلُّ دَمٍ وَجَبَ لِإِسَاءَةٍ أَوْ لِنُقْصَانٍ، لَا يُؤْكَلُ مِنْهُ، وَكَانَ دَمُ الْمُتْعَةِ وَالْقِرَانِ، يُؤْكَلُ مِنْهُمَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا وَجَبَا لِمَعْنًى، خِلَافِ الْإِسَاءَةِ وَالنُّقْصَانِ فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ عَلٰى مَنْ كَرِهَ الْقِرَانَ وَالتَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ثُمَّ الْكَلَامُ بَعْدَ ذٰلِكَ، بَيْنَ الَّذِيْنَ جَوَّزُوا التَّمَتُّعَ وَالْقِرَانَ فِيْ تَفْضِيْلِ بَعْضِهِمَ الْقِرَانَ عَلَى التَّمَتُّعِ، وَفِيْ تَفْضِيْلِ الْآخَرِيْنَ التَّمَتُّعَ عَلَى الْقِرَانِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَكَانَ فِي الْقِرَانِ تَعْجِيْلُ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ، وَفِي التَّمَتُّعِ تَأْخِيْرُهُ، فَكَانَ مَا عُجِّلَ مِنَ الْإِحْرَامِ بِالْحَجِّ، فَهُوَ أَفْضَلُ وَأَتَمُّ لِذٰلِكَ الْإِحْرَامِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ) قَالَ (إِتْمَامُهُمَا أَنْ تُحْرِمَ بِهِمَا مِنْ دُوَيْرَةِ أَهْلِكَ)

۳۶۵۰: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے طویل حدیث میں بیان کیا کہ جناب علی ؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے یمن سے ہدی کے جانور لائے ان کی تعداد ایک سو اونٹ تھی پس جناب رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ اونٹ اپنے دست اقدس سے نحر فرمائے اور علی ؓ نے سینتیس ذبح کیے آپ ﷺ نے ان کو اپنی ہدی میں شریک فرمایا پھر ان میں سے ہر ایک اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا لیا اور اس کو ایک ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ اور علی ؓ نے اس گوشت میں سے کچھ گوشت کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ جب ہماری سابقہ گفتگو سے آپ کا قارن ہونا ثابت ہو گیا اور آپ پر یہ ھدی اسی بناء پر تھی۔ پھر آپ نے اپنے مذکورہ ہدایا ذبح کیے اور ہر اونٹ کے گوشت سے تھوڑا تھوڑا گوشت تناول فرمایا۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ تمتع و قران کی ہدی کا گوشت کھانا جائز ہے۔ پس جب یہ ہدی ان قربانیوں میں سے تھی جن کا گوشت کھایا جاتا ہے تو ہم نے نقصان کی بناء پر لازم ہونے والی قربانیوں پر غور کیا کہ ان کا حکم اس طرح ہے یا اس سے مختلف تو ہم نے یہ بات پائی کہ ناخن تر

شوانے' بال کاٹنے اور جماع کی وجہ سے واجب شدہ قربانی اور ہر وہ قربانی جو کسی عمل کے ترک پر لازم ہوئی ہو اس میں سے کھانا جائز نہیں۔ جب قربانی کسی گناہ کے ارتکاب یا کسی باعث لازم ہو تو سے کھانا جائز نہیں۔ اور تمتع وقران کی قربانی سے کھایا جاسکتا ہے۔ تو اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ قربانیاں گناہ یا ترک عمل کے علاوہ اور کسی وجہ سے لازم ہوتی ہیں۔ پس یہ ان لوگوں کے خلاف پختہ دلیل ہے۔ جو حج وعمرہ کے قران وتمتع کو مکروہ جانتے ہیں۔ اب اس کے بعد تمتع وقران کو جائز قرار دینے والوں کے مابین اختلاف ہے۔ بعض علماء نے قران کو تمتع پر اور دوسروں نے تمتع کو قران پر فضیلت دی ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں غور کر کے دیکھا کہ قران کی صورت میں حج کا احرام جلد باندھا جاتا ہے اور تمتع کی صورت میں اس احرام میں تاخیر ہوتی ہے۔ وہ حج جس کا احرام جلد باندھا جائے وہ افضل اور زیادہ کامل ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد و اتمع الحج و العمرة لله..... کے متعلق اس طرح تفسیر وارد ہے کہ اس کا اتمام یہ ہے کہ اپنے گھر سے احرام باندھ لے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ٥٦' ابن ماجه فی المناسك باب ٨٤' دارمی فی المناسك باب ٣٤۔

حاصل کلام: جب پہلے آپ کے حج سے متعلق ثابت ہو چکا کہ وہ قران تھا اور یہ ہدایا دم قران تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اونٹ سے گوشت لے کر استعمال فرمایا۔ تو اس سے ہدی تمتع اور قران کے گوشت کو کھانے کی اباحیت ثابت ہوئی جب یہ ان ہدایا میں سے ہوا کہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ تو اب دم جبر پر غور کیا کہ ان کو کھانا درست ہے یا نہیں چنانچہ ناخن اتارنے' بال مونڈنے' جماع کرنے' حج کی کسی ضروری چیز کو چھوڑ دینے پر جتنے دم دیئے جاتے ہیں ان کا کھانا درست نہیں۔ اور دم تمتع وقران کو کھانا جائز ہے۔ تو اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ دونوں دم جبر نہیں ہیں بلکہ دم شکر ہیں اس سے ان لوگوں کی بات نادرست ثابت ہوئی جو قران وتمتع کو جائز قرار نہیں دیتے۔

قران وتمتع میں افضلیت کا فیصلہ نظری دلیل سے:

تمتع وقران میں افضل کون ہے روایات سے ہم ثبوت دے چکے اب دلیل سے جب ہم دیکھتے ہیں کہ قران میں حج کا احرام جلد باندھا جاتا ہے جبکہ تمتع میں آٹھویں کو باندھا جاتا ہے تو وہ حج جس میں احرام جلد باندھا جائے وہ اس حج سے افضل ہے جس میں احرام تاخیر سے باندھا جائے علی رضی اللہ عنہ کا قول اس آیت کی تفسیر "و اتموا الحج و العمرة لله" (البقرہ۔١٩٦) میں وارد ہے کہ اتمام سے مراد یہ ہے کہ ان کا احرام اپنے گھر سے ہی باندھ لے۔

روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ ہے:

٣٦٥١ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' عَنْ شُعْبَةَ' عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ' عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا كَانَ فِي الْقِرَانِ تَقْدِيْمُ الْاِحْرَامِ بِالْحَجِّ عَلَى الْوَقْتِ الَّذِيْ يُحْرِمُ بِهٖ فِي التَّمَتُّعِ' كَانَ الْقِرَانُ أَفْضَلَ مِنَ التَّمَتُّعِ وَكُلَّمَا أَثْبَتْنَا وَصَحَّحْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ' هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۶۵۱: شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن سلمہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ جب قران میں احرام حج تمتع کے احرام سے مقدم ہے تو قران افضل ہے اور جو کچھ ہم نے اس باب میں ثابت وصحیح قرار دیا وہ امام ابوحنیفہ ابویوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

حاصل روایات: جب قران میں احرام حج اس وقت سے پہلے باندھ لیا جاتا ہے جو کہ حج تمتع میں ہوتا ہے تو قران تمتع سے افضل ہوا یہ جن روایات کو ہم نے تطبیق سے ترجیح دی اور دلائل ترجیح وافر مقدار میں ذکر کر دیئے یہ ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس باب میں جہاں جہاں اشکال پیش کر کے جوابات دیئے گئے ہیں دراصل یہ ان صحابہ کرام سے وارد ہونے والی ان روایات کا روایات سے جواب ہے اور پھر اشکال کی صورت میں ذکر کر کے مزید روایات سے تائید کر کے جواب یہ سونے پر سہاگہ امام طحاوی رحمہ اللہ کی کوشش کا محور یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ روایات میں تطبیق پیدا ہو کر موافقت پیدا ہو جائے تا کہ کسی روایت کا قصداً ترک لازم نہ آئے۔ بہت کم محدثین اس گھاٹی کو اپنانے والے ہیں۔ للہ درہ ما احسن طریقہ۔ اس باب میں قران وتمتع کو افراد پر فضیلت اور قران وتمتع کا جواز اور اشہر حج میں عمرے کا جواز اور ہدی تمتع وقران کے کھانے کا جواز جیسے اہم مسائل پر بحث کر کے آخر میں قران کی تمتع پر افضلیت کو ثابت کر کے باب ختم کیا لفظ متعہ کا استعمال نمبرا حج کا احرام باندھ کر پھر مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف وسعی کر کے حلق کے بعد احرام کھول دیا جائے یہ پہلے جائز تھا پھر منسوخ ہو چکا۔

نمبر②: حج کا احرام باندھ کر پھر اسے فسخ کر کے عمرہ کا احرام باندھ کر سعی وحلق کے بعد احرام کھول دیا جائے یہ بھی پہلے جائز تھا پھر منسوخ ہوا۔

نمبر③: موسم حج میں احرام باندھے پھر روک لیا جائے تا آنکہ ایام حج گزر جائیں پھر چھوٹنے پر عمرہ کے افعال ادا کر کے احرام کھول دے۔

نمبر④: میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کے افعال ادا کرے پھر حلال ہو جائے اور ایام حج میں حج کا احرام باندھے۔

نمبر⑤: متعہ النساء یہ بھی حرام ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس متعہ پر وعید ہے وہ پہلی تینوں منسوخ اقسام اور یہ پانچویں قسم مراد ہے۔ چوتھی قسم ہرگز مراد نہیں ہے۔

بَابُ الْهَدْيِ يُسَاقُ لِمُتْعَةٍ أَوْ قِرَانٍ هَلْ يُرْكَبُ أَمْ لَا ؟

ہدی پر سواری کا کیا حکم ہے؟

خلاصۃ المرام: ① ہدی کے جانور کا دودھ استعمال کرنا بلا کراہت جائز ہے کذا قال احمدؒ۔ ② مگر ائمہ ثلاثہ کے ہاں دودھ کا استعمال درست نہیں اگر کر لیا تو تاوان لازم ہوگا البتہ امام مالک تاوان کے قائل نہیں۔ ① ہدی کے جانور پر سواری اسحاق بن راہویہ کے ہاں بلا کراہت جائز ہے ② جبکہ ائمہ اربعہ کے ہاں بلا ضرورت سواری کرنا جائز نہیں۔ ضرورت شدیدہ کی صورت

میں جائز ہے۔ اگر اس سے جانور میں کمزوری آئی تو تاوان ادا کرے گا۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل:

ہدی قران وتمتع پر بلا کراہت سواری درست ہے اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۶۵۲ :حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا بدنَةٌ، قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ)

۳۶۵۲: اعرج نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ہدی کے جانور کو ہانک رہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ یہ ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا۔ تم اس پر سوار ہو جاؤ! تم پر افسوس ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۰۳، ۱۱۲/۱۰۳ والوصایاباب۱۲، الادب باب۹۵، مسلم فی الحج ۳۷۱/۳۷۳، ابو داؤد فی ناسك باب۱۷، ترمذی فی الحج باب۷۲، نسائی فی الحج باب۷۳/۷٤، ابن ماجه فی المناسك باب۱۰۰، دارمی فی المناسك باب۶۹، مالك فی الحج ۱۳۵، مسند احمد ۲٤٥/۲، ۲٤۷۳، ٤٧٨، ٩٩/٣، ١٠٦، ٢٣٤، ٢٥١، ٢٧٦، ٢٩١۔

۳۶۵۳ :حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۶۵۳: ابن عجلان نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۶۵۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمِّهِ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ "ارْكَبْهَا وَيْحَكَ "

۳۶۵۴: موسیٰ بن یسار نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ البتہ اس میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے اس کو تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا تم پر تعجب ہے سوار ہو جاؤ۔

۳۶۵۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، هُوَ ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوْقُ بَدَنَةً، قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ ارْكَبْهَا)

۳۶۵۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک آدمی کے پاس سے ہوا جو ہدی کو ہانک رہا تھا آپ نے اسے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا یہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا تب بھی سوار

ہو جاؤ۔

۳۶۵۶ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۶۵۶: موسیٰ بن ابوعثمان نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۳۶۵۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ : ثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ ارْكَبْهَا بِسَيْرِهَا الَّذِىْ فِىْ عُنُقِهَا قَالَ : فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُسَايِرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ عُنُقِهَا نَعْلٌ).

۳۶۵۷: عکرمہ نے ابو ہریرہؓ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا وہ ہدی کو چلا رہا ہے آپ نے اسے فرمایا تو سوار ہو جا اس نے کہا وہ تو ہدی کا جانور ہے آپ نے فرمایا تو اس کی گردن والی علامت کے باوجود سوار ہو جا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے اس کو دیکھا کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس کو چلا رہا تھا اس حال میں کہ اس کی گردن میں ہدی کی علامت ''نعل'' پڑی ہوئی تھی۔

۳۶۵۸ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً، قَالَ (ارْكَبْهَا، وَمَا أَنْتُمْ بِمُسْتَنِّيْنَ سُنَّةً أَهْدَى مِنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

۳۶۵۸: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ قربانی کے جانور کو ہانک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس پر سوار ہو جاؤ۔ تمہیں سنت محمد ﷺ سے بہتر اپنانے کی راہ نہ ملے گی۔

۳۶۵۹ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ ارْكَبْهَا)

۳۶۵۹: حمید الطویل نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو ہدی کے ایک اونٹ کو چلا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ اس نے کہا یہ تو ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے باوجود اس پر سوار ہو جاؤ۔

۳۶۶۰ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ الْبَصْرِيُّ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا

هِشَامٌ وَشُعْبَةُ، قَالَا : ثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا سَاقَ بَدَنَةً لِمُتْعَةٍ أَوْ قِرَانٍ أَنَّ لَهُ أَنْ يَرْكَبَهَا، وَاحْتَجُّوا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : إِنَّمَا كَانَ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضُرٍّ رَآهُ مِنَ الرَّجُلِ، فَأَمَرَهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ لِذٰلِكَ وَهٰكَذَا نَقُوْلُ نَحْنُ : لَا بَأْسَ بِرُكُوْبِهَا فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ، وَلَا يَجُوْزُ فِيْ حَالِ الْوُجُوْدِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ لِلضَّرُوْرَةِ كَمَا قَالُوْا، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لَا لِلضَّرُوْرَةِ، وَلٰكِنْ لِأَنَّ حُكْمَ الْبُدْنِ كُلِّهَا كَذٰلِكَ، تُرْكَبُ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ، وَفِيْ حَالِ الْوُجُوْدِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ،

۳۶۶۰: ہشام شعبہ دونوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔امام طحاوی کہتے ہیں کہ جب ایک آدمی تمتع یا قران کی ھدی روانہ کرے تو وہ اس پر سواری کر سکتا ہے اس قول کو علماء کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔اور انہوں نے اس سلسلہ میں ان آثار کو بطور دلیل کے پیش کیا۔اور دیگر حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس آدمی کی شدید حاجت کو دیکھ کر خاص اجازت تھی اور اس کو یہ حکم دیا اور ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں کہ ضرورت کے وقت اس پر سواری کرنے میں کچھ حرج نہیں مگر دوسری سواری کی موجودگی میں یہ درست نہیں ہے پس اس روایت میں یہ احتمال پیدا ہو گیا کہ یہ حکم آپ نے ضرورت کے پیش نظر دیا جیسا کہ دوسرے قول والوں نے کہا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ضرورت کی وجہ سے نہ ہو۔لیکن تمام ہدیا کے جانوروں کا حکم ہے کہ ضرورت کے وقت ان پر سواری کی جا سکتی ہے۔پس اب ہم اس میں غور کرتے ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات میں ہدی پر سواری کا آپ حکم فرما رہے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں خواہ ضرورت ہو یا نہ ہو۔

فریق ثانی کا موقف:

ہدی کے جانور پر سواری بلا ضرورت ناجائز ہے ضرورت شدیدہ ہو تو تب جائز ہے۔اور اگر سوار ہونے سے جانور کو نقصان ہوا تو اس کا ضمان لازم ہوگا۔

سابقہ موقف کا جواب:

ان روایات میں جس شخص کو آپ نے سواری کا حکم دیا وہ ضرورۃً ہے۔ضرورت کو عام قانون کے طور پر استعمال نہیں کر سکتے۔اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ضرورت کی خاطر نہ ہو۔اب اس کے لئے روایات پر نظر ڈالتے ہیں کہ وہ کس جانب کی تصدیق کرتی ہیں۔

۳۶۶۱: فَإِذَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ' عَنْ حُمَيْدٍ' عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهِدَ' قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ' قَالَ ارْكَبْهَا)

۳۶۶۱: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے ایک آدمی کو ہدی کا جانور ہانکتے دیکھا وہ آدمی تھکاوٹ سے چور چور تھا۔ آپ نے فرمایا۔ سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ ہدی کا جانور ہے۔

۳۶۶۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ' وَالنُّفَيْلِيُّ' قَالَا : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ' قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ' عَنْ ثَابِتٍ' عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَكَأَنَّهُ رَأَى بِهٖ جَهْدًا فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ : إِنَّهَا بَدَنَةٌ' قَالَ ارْكَبْهَا' وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً) وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَرْفٌ يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا.

۳۶۶۲: ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ہدی کا جانور ہانک رہا ہے آپ نے اس آدمی کو سخت مشقت میں پایا۔ تو اسے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ اس نے کہا وہ ہدی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جاؤ۔ اگرچہ وہ ہدی کا جانور ہے۔ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسے الفاظ موجود ہیں جو اسی مفہوم کو ظاہر کرتے ہیں۔ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہو۔

۳۶۶۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' عَنِ الْحَجَّاجِ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ إِذَا سَاقَ بَدَنَةً فَأَعْيٰى (ارْكَبْهَا' وَمَا أَنْتُمْ بِمُسْتَنِّيْنَ سُنَّةً أَهْدٰى مِنْ سُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا أَمَرَ بِهٖ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَخْبَرَ أَنَّهُ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ رُكُوْبُ الْبُدْنَةِ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ' هَلْ نَجِدُ لَهٗ ذِكْرًا فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ الْآثَارِ'

۳۶۶۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ اس آدمی کے بارے میں جو ہدی بھیجے اور وہ تھکاوٹ سے عاجز آ جائے تو وہ اس پر سوار ہو جائے اور تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے بہتر طریقہ نہ ملے گا۔ اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس بات کا حکم دیا اور جس کے متعلق یہ اطلاع دی کہ وہ حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ وہ یہی ہے کہ ضرورت کے وقت ھدی کے جانور پر سواری درست ہے۔ اب ہم بلا ضرورت ھدی کے جانور پر سواری کا حکم تلاش کرتے ہیں کیا دوسرے آثار میں اس کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ روایت ذیل میں ہے۔

۳۶۶۴ :فَإِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ارْكَبُوا الْهَدْيَ بِالْمَعْرُوْفِ، حَتّٰى تَجِدُوْا ظَهْرًا)

۳۶۶۴: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہدی پر مناسب انداز سے سواری کرتے رہو یہاں تک کہ تم سواری پالو۔

تخریج : مسلم فی الحج ۳۷۵۔

۳۶۶۵ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ح

۳۶۶۵: یزید بن سنان کہتے ہیں کہ ہمیں ابن ابی مریم نے بیان کیا۔

۳۶۶۶ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، (عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رُكُوْبِ الْهَدْيِ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا، حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا) فَأَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ رُكُوْبَهَا فِي حَالِ الضَّرُوْرَةِ، وَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا ارْتَفَعَتِ الضَّرُوْرَةُ وَوُجِدَ غَيْرُهَا فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا حُكْمُ الْهَدْيِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ، تُرْكَبُ لِلضَّرُوْرَاتِ، وَتُتْرَكُ لِارْتِفَاعِ الضَّرُوْرَاتِ ثُمَّ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، كَيْفَ هُوَ ؟ فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ عَلَى ضَرْبَيْنِ فَمِنْهَا مَا الْمِلْكُ فِيْهِ مُتَكَامِلٌ، لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ يُزِيْلُ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ أَحْكَامِ الْمِلْكِ، كَالْعَبْدِ الَّذِيْ لَمْ يُدَبِّرْهُ مَوْلَاهُ، وَكَالْأَمَةِ الَّتِيْ لَمْ تَلِدْ مِنْ مَوْلَاهَا، وَكَالْبَدَنَةِ الَّتِيْ لَمْ يُوْجِبْهَا صَاحِبُهَا فَكُلُّ ذٰلِكَ جَائِزٌ بَيْعُهُ، وَجَائِزٌ الْاِنْتِفَاعُ بِهٖ، وَجَائِزٌ تَمْلِيْكُ مَنَافِعِهٖ بِإِبْدَالٍ، وَبِلَا إِبْدَالٍ وَمِنْهَا مَا قَدْ دَخَلَهُ شَيْءٌ مَنَعَ مِنْ بَيْعِهٖ وَلَمْ يُزِلْ عَنْهُ حُكْمُ الْاِنْتِفَاعِ بِهٖ، مِنْ ذٰلِكَ أُمُّ الْوَلَدِ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ لِمَوْلَاهَا بَيْعُهَا، وَالْمُدَبَّرُ فِيْ قَوْلِ مَنْ لَا يَرٰى بَيْعَهُ فَذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِالْاِنْتِفَاعِ بِهٖ وَبِتَمْلِيْكِ مَنَافِعِهٖ لِلَّذِيْ يُرِيْدُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا بِبَدَلٍ، أَوْ بِلَا بَدَلٍ فَكَانَ مَالُهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهٖ، فَلَهُ أَنْ يُمَلِّكَ مَنَافِعَهُ مَنْ شَاءَ بِإِبْدَالٍ، وَبِلَا إِبْدَالٍ ثُمَّ رَأَيْنَا الْبَدَنَةَ إِذَا أَوْجَبَهَا رَبُّهَا، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يُؤَاجِرَهَا وَلَا يَتَعَوَّضَ بِمَنَافِعِهَا بَدَلًا فَلَمَّا كَانَ لَيْسَ لَهُ تَمْلِيْكُ مَنَافِعِهَا بِبَدَلٍ، كَانَ كَذٰلِكَ لَيْسَ لَهُ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا، وَلَا يَكُوْنُ لَهُ الْاِنْتِفَاعُ بِشَيْءٍ إِلَّا شَيْءٍ لَهُ التَّعَوُّضُ بِمَنَافِعِهٖ إِبْدَالًا مِنْهَا فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ

۳۶۶۶: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے رکوب ہدی کے سلسلہ میں روایت کیا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اس پر خوش اسلوبی سے سواری کرو جب کہ تم مجبور ہو جاؤ۔ یہاں تک کہ تمہیں اور سواری میسر ہو جائے۔ پس اس روایت میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے وقت سواری کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ضرورت پورا ہونے پر روک دیا۔ اور دوسری بات پائی گئی پس آثار کے پیش نظر تو ھدی کا حکم یہی ہے۔ کہ ان پر ضرورت کے لئے سواری کی جاسکتی ہے اور اختتام ضرورت پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اب بطور نظر وفکر اس کا حکم دیکھنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا ہوگا۔ ہم نے اشیاء کو دو قسم پر پایا بعض اشیاء وہ ہیں جن میں ملک کامل ہے۔ اور اس میں کوئی چیز ملک کے حکم کو زائل نہیں کر سکتی مثلاً وہ غلام جس کو آقا نے مدبر نہ بنایا ہو۔ اور وہ لونڈی جس سے آقا کی اولاد نہ ہوئی ہو۔ اسی طرح وہ ہدی کا جانور جس کی قربانی کو ھدی روانہ کرنے والے نے اپنے اوپر لازم نہ کیا ہو۔ ان سب کا فروخت کرنا اور ان سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے اور تبادلے میں ان کے منافع کا کسی کو مالک بنانا بھی جائز ہے اور بلا بدل بھی مالک منافع بنایا جاسکتا ہے اور دوسری قسم وہ ہے کہ جس میں کسی ایسی چیز کی مداخلت کی وجہ سے اس کی بیع کو ناجائز قرار دیا مگر اس سے مالک کی ملک زائل نہیں ہوئی اور نہ اس سے نفع اٹھانے کا حکم زائل ہوا ان میں سے ام والد ہے کہ اس کے آقا کو اس کی فروخت درست نہیں ہے۔ اسی طرح مدبران لوگوں کے بقول جو اس کی بھی بیع کے قائل نہیں۔ ان سے انتفاع میں کچھ حرج نہیں جو شخص ان چیزوں سے نفع حاصل کرنا چاہے خواہ بدل کے ذریعہ یا بلا بدل وہ ان کے منافع کا مالک بن جائے گا اور ان سے نفع اٹھانے میں کچھ حرج نہیں وہ اس کا مال ہے وہ اس سے نفع اٹھا سکتا ہے اور اس کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کے منافع کا مالک بدلے کے ساتھ یا بلا بدل کے جس کو چاہے بنائے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں ہدی کو اس کے مالک نے اپنے اوپر لازم کیا پس سب کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ اس کو اجرت پر نہیں دے سکتا اور نہ اس کے منافع کا بدل لے سکتا ہے۔ پس جب بدل کے ساتھ اس کے منافع کا مالک بنانا جائز نہیں تو ان سے نفع اٹھانا بھی جائز نہیں پس اس چیز سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے۔ جس کے منافع کے عوض و بدلہ کا لین دین جائز ہو۔ قیاس کا یہی تقاضہ ہے اور امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج: مسلم فی الحج ۳۷۵ ابو داؤد فی المناسک باب۱۷ نسائی فی المناسک باب۷۶۔

ان روایات کا حاصل یہ ہے کہ ضرورت شدیدہ کی صورت میں تو جائز ہے اور جب ضرورت ختم ہو جائے اور دوسری سواری مل جائے تو پھر سواری کرنا منع ہے۔

پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہدی کا یہ حکم آثار کے طریقہ پر ہے۔ ضرورت کے وقت سواری بلا ضرورت سواری درست نہیں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

دلیل نمبر ①: غور کرنے سے معلوم ہوا کہ مملوکہ اشیاء کی دو قسمیں ہیں۔ نمبر ا وہ اشیاء جن کی ملک کامل ہے اور کوئی چیز ایسی داخل

نہیں کی جو احکام ملک میں سے کسی چیز کو زائل کر سکے جیسے مطلق غلام جو مدبر نہ ہو لونڈی جو ام ولد نہ ہو اور ہدی کا جانور جس کو نذر وغیرہ سے واجب نہ کیا ہو۔ ان سب کی فروخت بھی جائز اور ان سے فائدہ حاصل کرنا بھی جائز ہے۔ اور کرایہ بھی دینا جائز ہے اور بغیر عوض کے استعمال کے لئے دینا بھی درست ہے۔ نمبر۲ دوسری قسم وہ اشیاء جس پر کوئی ایسی چیز داخل ہوگئی جس نے اس کی بیع کو روک دیا مگر انتفاع کو برقرار رکھا جیسے ام ولد کے آقا کو اس کی فروخت درست نہیں اسی طرح بعض علماء کے ہاں مدبر کی بیع بھی جائز نہیں۔ ان سے انتفاع بھی درست ہے اور ان کے منافع کا کسی کو مالک بنانا جو ان سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہو خواہ تملیک منافع بالبدل ہوں یا بلا بدل ہوں جائز ہے۔

اب اصول یہ نکل آیا جس چیز سے پورے طور پر انتفاع کر سکتا ہے تو اس کے منافع کا بالبدل یا بلا بدل مالک بھی بنا سکتا ہے۔ وہ مملوک اشیاء جن کو اجارہ پر دے کر ان کے عوض سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں ان سے بلاضرورت خود خدمت لینا بھی جائز نہیں۔ پھر جب ہدی کے جانور کو اجارہ پر دے کر اس کے بدل سے فائدہ اٹھانا جائز نہیں۔ اس پر سب کا اتفاق ہے تو اس سے از خود فائدہ اٹھانا بھی بلاضرورت جائز نہ ہونا چاہئے۔ پس بلاضرورت ہدی کے جانور سے سواری کا کام لینا درست نہ ہوگا نظر کا تقاضا یہی ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

علماء متقدمین سے ثبوت:

۳۶۶۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' أَرَاهُ عَنْ مُغِيْرَةَ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' قَالَ : لَا يَشْرَبُ لَبَنَ الْبُدْنَةِ' وَلَا يَرْكَبُهَا إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ إِلٰى ذٰلِكَ.

۳۶۶۷: شعبہ نے بیان کیا میرے خیال میں اس نے مغیرہ سے اور اس نے ابراہیم سے نقل کیا کہ ہدی کی اونٹنی کا دودھ نہ پیا جائے اور نہ اس پر سواری کرے مگر اس صورت میں جبکہ مجبور ہو جائے۔

۳۶۶۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ' عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : الْبُدْنَةُ إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهَا سَائِقُهَا' رَكِبَهَا رُكُوْبًا غَيْرَ قَادِحٍ

۳۶۶۸: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب ہدی کے جانور کا چلانے والا سواری کے لئے ضرورت محسوس کرے تو اس پر اس طرح کی سواری کر سکتا ہے جو تکلیف دہ نہ ہو۔

۳۶۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ قَيْسٍ' عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهٗ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى)

۳۶۶۹: حجاج نے کہا ہمیں حماد نے قیس سے انہوں نے عطاء سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

﴿لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى﴾ [الحج : ۳۳]

دلیل نمبر ④: اس آیت کی تفسیر میں متقدمین نے نقل فرمایا ہے۔

۳۶۷۰ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ ح

۳۶۷۰: ابن ابی نجیح نے مجاہد سے لکم فیھا منافع ...... کی تفسیر میں نقل کیا کہ منافع میں ان کی پشت اور دودھ اور اون بال ہیں جن کا استعمال ہدی بنالینے سے پہلے پہلے جائز ہے۔

۳۶۷۱ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، عَنْ سُفْيَانَ وَحِبَّانَ، عَنْ حَمَّادٍ، كِلَيْهِمَا، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ (لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى) قَالَ : فِيْ ظُهُوْرِهَا وَأَلْبَانِهَا، وَأَصْوَافِهَا، وَأَوْبَارِهَا، حَتّٰى تَصِيْرَ بُدْنًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ (لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى) قَالَ : هِيَ الْإِبِلُ يُنْتَفَعُ بِهَا حَتّٰى تُقَلَّدَ

۳۶۷۱: ابن ابی نجیح نے مجاہد سے لکم فیھا منافع الایہ کی تفسیر میں لکھا ہے اس سے مراد اونٹ ہیں جن سے منافع کی اس وقت تک اجازت ہے جب تک ان کو ہدی نہ بنایا جائے۔

۳۶۷۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ (لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى) قَالَ : إِنْ احْتَاجَ إِلَى ظَهْرِهَا رَكِبَ وَإِنْ احْتَاجَ إِلَى لَبَنِهَا شَرِبَ، يَعْنِي الْبُدْنَ

۳۶۷۲: منصور نے ابراہیم سے لکم فیھا منافع ...... کے متعلق نقل کیا ہے۔ کہ اگر ضرورت ہو تو ان پر سواری درست ہے اسی طرح اگر ضرورت پڑ جائے تو دودھ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کو کن جانوروں کا قتل جائز ہے؟

خلاصۃ البرام: محرم کے لئے حالت احرام میں اور حلال کے لئے حدود حرم میں ان جانوروں کے قتل کا ثبوت احادیث سے ملتا ہے۔ ۱: سانپ ۲: چوہا ۳: بچھو ۴: گرگٹ ۵: چیل ۶: گندگی کھانے والا کوا ۷: کاٹنے والا کتا۔ (کذا فی مسلم ج ا' نسائی جلد نمبر ۲)

کلب عقور سے کیا مراد ہے۔

نمبر ①: امام مالک و شافعیؒ کے ہاں اس سے ہر کاٹنے والا درندہ مراد ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کے ہاں اس سے کاٹنے والا کتا مراد ہے مگر ذئب و بھیڑیا بھی اس کی طرح ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل:

کلب عقور سے مراد کوئی خاص حیوان نہیں بلکہ ہر قسم کے ایذا دینے اور کاٹنے والے جانور شیر وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

۳۶۷۳ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ' قَالَ : أَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَجْلَانِ' عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ' عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ' عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ مَالِكٍ وَاللَّیْثِ' یَعْنِیْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ یُقْتَلْنَ فِی الْحَرَمِ : الْعَقْرَبُ' وَالْحِدَأُ' وَالْغُرَابُ' وَالْفَأْرَةُ' وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ) إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ (وَالْحَیَّةُ وَالذِّئْبُ وَالْکَلْبُ الْعَقُوْرُ)

۳۶۷۳: ابوصالح نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔ جو کہ حدیث مالک و لیث کی طرح ہے۔ یعنی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پانچ جانوروں کو حرم میں بھی قتل کر دو۔ بچھو چیل' کوا' چوہا' کاٹنے والا کتا۔ البتہ انہوں نے اپنی روایت میں سانپ' بھیڑیا اور کاٹنے والا کتا کہا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصید باب۷' مسلم فی الحج ۶۷/۷۳' ۷۶/۷۹' ابو داؤد فی المناسك باب۳۹' نسائی فی الحج باب۸۲/۸۳' ۱۱۳/۱۱۴' ۱۱۶/۱۱۹' مالك فی الحج ۸۸/۸۹' ۹۰' مسند احمد ۲' ۸/۳۲' ۶۵/۷۷۔

۳۶۷۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَیْفَةَ' قَالَ : ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ' عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ' عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ' عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (الْکَلْبُ الْعَقُوْرُ : الْأَسَدُ)

۳۶۷۴: ابوصالح نے ابوہریرہؓ سے نقل کیا کاٹنے والا کتا سے شیر مراد ہے۔

۳۶۷۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ' قَالَ : حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ أَسْلَمَ' عَنِ ابْنِ سِیْلَانَ' عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی هٰذَا فَقَالُوْا : الْکَلْبُ الْعَقُوْرُ الَّذِیْ أَبَاحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهٗ، هُوَ الْأَسَدُ' وَکُلُّ سَبُعٍ عَقُوْرٍ' فَهُوَ دَاخِلٌ فِیْ ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : الْکَلْبُ الْعَقُوْرُ هُوَ الْکَلْبُ الْمَعْرُوْفُ' وَلَیْسَ الْأَسَدُ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ وَقَالُوْا : لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْکَلْبَ الْعَقُوْرَ هُوَ الْأَسَدُ' وَإِنَّمَا ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیْضًا' مَا یَدْفَعُ ذٰلِكَ' وَهُوَ مَا

۳۶۷۵: ابن سیلان نے ابو ہریرہؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔امام طحاوی فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کاٹنے والا کتا جس کے قتل کو محرم کے لئے جائز قرار دیا وہ شیر ہے بلکہ ہر درندہ عقور (کاٹنے والا) ہونے کی وجہ سے اس میں داخل ہے۔مگر دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ''الکلب العقور'' سے وہ یہی مشہور کتا مراد ہے۔شیر کا اس سے کچھ تعلق نہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اس میں یہ آپ نے کہیں نہیں فرمایا کہ کاٹنے والے کتے سے شیر مراد ہے بلکہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات پائی ہیں جو اس کی تردید کررہی ہیں۔روایات ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: کلب عقور جس کے قتل کو محرم کے لئے مباح کیا اس سے مراد شیر ہے۔اور ہر درندہ کاٹنے والا ہے اور وہ اس حکم میں داخل ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف:

کلب معقر سے معروف کاٹنے والا کتا ہی مراد ہے اس سے اسد مراد نہیں۔

سابقہ مؤقف کا جواب:

روایت ابو ہریرہؓ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں کہ کلب عقور شیر ہے بلکہ یہ ابو ہریرہؓ کا کلام ہے۔اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں بھی ایسی چیزیں موجود ہیں جو اس بات کی تردید کرتی ہیں۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۳۶۷۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ : (سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبُعِ فَقُلْتُ : آكُلُهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : أَصَيْدٌ هِيَ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَقُلْتُ : وَسَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ).

۳۶۷۶: عبدالرحمن بن ابی عمار نے بتلایا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے کہا کیا میں اس کو کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا کیا وہ شکار ہے انہوں نے کہا ہاں۔میں نے کہا کیا تم نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو انہوں نے کہا ہاں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب ۳۱۔

۳۶۷۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ وَشَيْبَانُ وَهُدْبَةُ، قَالُوْا : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ح

۳۶۷۷: حبان شیبان اور ہدبہ سب نے بیان کیا کہ ہمیں جریر بن حازم نے بیان کیا۔

۳۶۷۸ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ح

۳۶۷۸:علی بن شیبہ نے ابوغسان سے روایت کی ہے۔

۳۶۷۹ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الصَّيْدِ وَجَعَلَ فِيْهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا) .

۳۶۷۹:ابن ابی عمار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ شکار میں سے ہے اور اس کو قتل کرنے کی صورت میں آپ نے ایک مینڈھا ذبح کرنے کا حکم دیا۔

تخریج : ابو داؤد في الاطعمه باب۳۱' ترمذی فی الاطعمه باب٤' ابن ماجه في الصيد باب١٥' دارمی فی المناسك باب٩٠۔

۳۶۸۰ :حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَجَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ أَنَّهُ (سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبُعِ فَقَالَ : آكُلُهَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : أَصَيْدٌ هِيَ ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : أَسَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ : نَعَمْ)

۳۶۸۰:عبدالرحمن بن ابی عمار نے جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق سوال کیا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

تخریج : ترمذی فی الاطعمه باب٤۔

۳۶۸۱ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ ح

۳۶۸۱:یزید بن سنان نے حبان سے روایت کی ہے۔

۳۶۸۲ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَا : ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَزَادَ وَجَعَلَ فِيْهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا مُسِنًّا وَتُؤْكَلُ

۳۶۸۲:عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ

اضافہ ہے آپ نے اس میں مقرر فرمایا کہ جب محرم اس کو قتل کر دے تو وہ جرمانہ میں ایک دنبہ دے اور اس کو کھایا جائے گا۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب ۹۰۔

۳۶۸۳ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قُضِيَ فِى الضَّبُعِ -إِذَا قَتَلَهَا الْمُحْرِمُ -بِكَبْشٍ فَلَمَّا كَانَتِ الضَّبُعُ هِيَ سَبُعٌ وَلَمْ يُبِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَهَا وَجَعَلَهَا صَيْدًا وَجَعَلَ عَلٰى قَاتِلِهَا الْجَزَاءَ ، دَلَّنَا ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ لَيْسَ هُوَ السَّبُعَ وَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ هُوَ الْكَلْبُ الَّذِىْ تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَلِمَ لَا تُبِيْحُوْنَ قَتْلَ الذِّئْبِ ؟ قِيْلَ لَهُ : لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يُقْتَلْنَ فِى الْحِلِّ وَالْحَرَمِ) فَذَكَرَ الْخَمْسَ مَا هُنَّ فَذِكْرُ الْخَمْسِ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ غَيْرَ الْخَمْسِ حُكْمُهُ غَيْرُ حُكْمِهِنَّ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهِ الْخَمْسَ مَعْنًى فَالَّذِيْنَ أَبَاحُوْا قَتْلَ الذِّئْبِ أَبَاحُوْا قَتْلَ جَمِيْعِ السِّبَاعِ وَالَّذِيْنَ مَنَعُوْا قَتْلَ الذِّئْبِ حَظَرُوْا قَتْلَ سَائِرِ السِّبَاعِ غَيْرَ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ خَاصَّةً وَقَدْ ثَبَتَ خُرُوْجُ الضَّبُعِ مِنَ الْقَتْلِ وَلَمْ يَكُنْ كَلْبًا عَقُوْرًا وَثَبَتَ أَنَّ الْكَلْبَ الْعَقُوْرَ هُوَ الْكَلْبُ الَّذِىْ تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ فَأَمَّا مَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يُقْتَلُ فِى الْإِحْرَامِ وَالْحَرَمِ.

۳۶۸۳: عطاء نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے بجو کے سلسلہ میں اس وقت ایک دنبہ دینے کا فیصلہ فرمایا جبکہ ایک محرم نے اس کو قتل کر دیا۔ جب بجو درندہ ہونے کے باوجود جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے قتل کو مباح قرار نہیں دیا بلکہ اس کو شکار قرار دیا اور اس کے قاتل پر ضمان واجب کر دی تو اس سے یہ دلالت میسر آئی کہ کٹ کھنا درندہ نہیں ہے اور اس سے اس بات کا نادرست ہونا ثابت ہوا جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہی ہے اور اس کتے سے یہی معروف کتا مراد ہوگا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم پھر بھیڑیے کے قتل کو کیونکہ جائز قرار نہیں دیتے تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کیوں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں جو حل و حرم دونوں میں قتل کیے جائیں گے۔ آپ نے ان پانچ کا ذکر فرمایا کہ وہ کیا ہیں پس انہی پانچ کا تذکرہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ پانچ کے علاوہ کا حکم ان سے مختلف ہے ورنہ پانچ کے تذکرہ کا کوئی فائدہ نہیں رہے وہ لوگ جنہوں نے بھیڑیے کے قتل کو مباح قرار دیا انہوں نے تمام درندوں کا مارنا جائز قرار دیا اور وہ لوگ جنہوں نے بھیڑیے کے قتل کو ناجائز قرار دیا انہوں نے تمام درندوں کے قتل سے روکا ہے سوائے کاٹنے والے کتے کے اور بجو کے قتل کا حکم سے

خارج ہونا ثابت ہو چکا وہ کاٹنے والا کتا نہیں اور یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ کاٹنے والے کتے سے معروف کتا مراد ہے۔ باقی آپ ﷺ نے حرم اور احرام میں قتل کیے جانے والے جانوروں کا خود ذکر فرمایا ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج : مالك فی الحج ۲۳۰۔

حاصلِ کلام: بجو درندہ ہے مگر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل کو جائز قرار نہیں دیا اور اس کو شکار قرار دیا اور اس کے قاتل پر جرمانہ مقرر فرمایا۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ کلب عقور وہ درندوں میں شمار نہیں۔ جبکہ بجو درندہ ہو کر شکار کے حکم میں داخل ہو گیا تو پھر کلب عقور بول کر تمام درندے کس طرح مراد ہو سکتے ہیں۔ پس کلب عقور سے وہی معروف کتا ہی مراد ہوگا نہ کہ کچھ اور۔ کیونکہ درندوں کے قتل کے حلال ہونے کا مسئلہ قیاسی نہیں بلکہ توقیفی ہے۔

ایک اشکال: لِمَ لا تبیحون قتل الذئب سے:

بھیڑیئے کے قتل کو کیوں حلال نہیں کیا گیا جبکہ یہ انتہائی خطرناک ہے۔

الجواب: لانّ النبی ﷺ سے:

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خمسٌ من الدواب الحدیث آپ نے خاص طور پر پانچ کا نام لیا اس سے ظاہر فرما دیا کہ ان کا حکم اور دوسروں کا حکم مختلف ہے۔ ورنہ پانچ کے عدد کو ذکر کا کوئی مطلب نہیں۔ پس وہ لوگ جنہوں نے بھیڑیئے کے قتل کو مباح قرار دیا تو انہوں نے تمام درندوں کے قتل کو مباح کہا ہے اور وہ لوگ جنہوں نے بھیڑیئے کے قتل سے ممانعت کی ہے انہوں نے تمام درندوں سے سوائے کاٹنے والے کتے کے ممانعت کی ہے اور سابقہ روایات سے بجو کا اس سے مستثنیٰ ہونا ثابت ہو چکا۔ کلب عقور اس استثناء میں شامل نہیں اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ کلب عقور سے یہی معروف کتا مراد ہے۔

حرم اور احرام میں قتل کئے جانے والے جانوروں کی جناب نبی اکرم ﷺ نے نشان دہی خود فرمائی ہے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

زبانِ نبوت سے نشاندہی:

۳۶۸۴: فَمَا حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : قَالَتْ حَفْصَةُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ، الْغُرَابُ، وَالْحِدَأُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ)

۳۶۸۴: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ حفصہؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار جانور ایسے

ہیں جو محرم بھی قتل کرسکتا ہے کوا' چیل' چوہا' بچھو' کاٹنے والا کتا۔

تخریج : نمبر ۳۶۷۴ ملاحظہ کریں۔

۳۶۸۵ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ' قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ : قَالَتْ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۳۶۸۵: سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حفصہؓ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

۳۶۸۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' قَالَ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَمَّا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ : أَخْبَرَتْنِيْ إِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ يَأْمُرُ' ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۳۶۸۶: ابوعوانہ نے بیان کیا کہ ہمیں زید بن جبیرؒ نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ محرم کون سے جانوروں کو قتل کرسکتا ہے تو انہوں نے فرمایا مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حکم فرماتے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۶۸۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو' قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ' فَذَكَرَ مِثْلَهٗ

۳۶۸۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ محرم کن جانوروں کو قتل کرسکتا ہے۔ پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۳۶۸۸ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ' قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ' قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ

ح

۳۶۸۸: عبدالاعلیٰ بن حماد نے وہیب سے انہوں نے ایوب سے روایت نقل کی ہے۔

۳۶۸۹ :وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ : قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ أَيُّوْبَ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِثْلَهٗ .

۳۶۸۹: حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۳۶۹۰ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۶۹۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۶۹۱ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۶۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۶۹۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۶۹۲: نافع اور عبداللہ بن دینار دونوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۶۹۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۶۹۳: ایوب نے نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۶۹۴ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ، قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ : قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۶۹۴: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۶۹۵ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شُعْبَةُ : قُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ (نَعَمْ، وَهُوَ مُتَنَاقِلٌ مِثْلَهُ)

۳۶۹۵: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے شعبہ کہتے ہیں میں نے ان سے سوال کیا تم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ وہ اس طرح نقل کرنے والے ہیں۔

۳۶۹۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

٣٦٩٦: سعید بن المسیب نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

٣٦٩٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (الْغُرَابُ الْأَبْقَعُ)

٣٦٩٧: مسلم بن ابراہیم نے کہا ہمیں شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے البتہ غراب کے ساتھ الابقع کی قید بھی لگی ہوئی ہے۔

٣٦٩٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ : الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ)

٣٦٩٨: ہشام نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ فاسق جاندار ہیں جن کو حل وحرم میں قتل کیا جائے گا۔ کاٹنے والا کتا' چوہا' چیل' بچھو' کوا۔

تخریج : مسلم فی الحج ٦٧/٦٨، ٦٩' نسائی فی المناسك باب١١٣/١١٤، ١١٨، ١١٩/١١٩' ابن ماجه فی المناسك باب ٩١' مالك فی الحج ، ٩٠' مسند احمد ٣٣/٦، ٨٧/٩٧، ٢٥٩/٢٦١۔

٣٦٩٩ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْفَأْرَةَ الْفُوَيْسِقَةَ) قَالَ يَزِيْدُ : وَعَدَّ غَيْرَ هٰذَا فَلَمْ أَحْفَظْ قَالَ قُلْتُ : وَلِمَ سُمِّيَتِ الْفَأْرَةُ (الْفُوَيْسِقَةُ ؟) قَالَ :(اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ أَخَذَتْ فَأْرَةٌ فَتِيْلَةً لِتُحْرِقَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَتَلَهَا وَأَحَلَّ قَتْلَهَا لِكُلِّ مُحْرِمٍ أَوْ حَلَالٍ) فَهٰذَا مَا أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُحْرِمِ قَتْلَهُ فِيْ إِحْرَامِهِ وَأَبَاحَ لِلْحَلَالِ قَتْلَهُ فِي الْحَرَمِ وَعَدَّ ذٰلِكَ خَمْسًا فَذٰلِكَ يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ أَشْكَالِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ هٰذِهِ الْخَمْسِ هٰذِهِ إِلَّا مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَاهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَأَيْنَا الْحَيَّةَ مُبَاحًا قَتْلُهَا فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ كَذٰلِكَ جَمِيْعُ الْهَوَامِّ فَإِنَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَقْرَبَ خَاصَّةً فَجَعَلْتُمْ كُلَّ الْهَوَامِّ كَذٰلِكَ فَمَا تُنْكِرُوْنَ أَنْ يَكُوْنَ السِّبَاعُ كَذٰلِكَ أَيْضًا فَيَكُوْنُ مَا ذُكِرَ إِبَاحَةُ قَتْلِهِ مِنْهُنَّ إِبَاحَةَ مِثْلِهِ لِقَتْلِ جَمِيْعِهِنَّ ؟ قِيْلَ لَهُ : قَدْ أَوْجَدْنَاكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصًّا فِي

الضَّبُعُ، وَهِيَ مِنَ السِّبَاعِ، أَنَّهَا غَيْرُ دَاخِلَةٍ فِيمَا أَبَاحَ قَتْلَهُ مِنَ الْخَمْسِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ قَتْلَ سَائِرِ السِّبَاعِ بِإِبَاحَتِهِ قَتْلَ الْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَإِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ خَاصًّا مِنَ السِّبَاعِ ثُمَّ قَدْ رَأَيْنَاهُ أَبَاحَ مَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا قَتْلَ الْغُرَابِ وَالْحِدَأِ، وَهُمَا مِنْ ذَوِي الْمِخْلَبِ مِنَ الطَّيْرِ، وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ بِذٰلِكَ كُلَّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، لِأَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْعِقَارِبَ وَالصَّقْرَ وَالْبَازِيَ، ذُو مِخْلَبٍ، وَأَنَّهُمْ غَيْرُ مَقْتُولِينَ فِي الْحَرَمِ، كَمَا يُقْتَلُ الْغُرَابُ وَالْحِدَأُ وَإِنَّمَا الْإِبَاحَةُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلِ الْغُرَابِ وَالْحِدَأِ عَلَيْهِمَا خَاصَّةً لَا عَلَى مَا سِوَاهُمَا مِنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَأَجْمَعُوا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ قَتْلَ الْعَقْرَبِ فِي الْإِحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَأَجْمَعُوا أَنَّ جَمِيعَ الْهَوَامِّ مِثْلُهَا وَأَنَّ مُرَادَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ قَتْلِ الْعَقْرَبِ، إِبَاحَةُ قَتْلِ جَمِيعِ الْهَوَامِّ فَذُو النَّابِ مِنَ السِّبَاعِ بِذِي الْمِخْلَبِ مِنَ الطَّيْرِ أَشْبَهَ مِنْهُ بِالْهَوَامِّ مَعَ مَا قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ، وَشَدَّهُ مَا رَوَاهُ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ الضَّبُعِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُكْمَ الضَّبُعِ كَمَا ذَكَرْتُ، لِأَنَّهَا تُؤْكَلُ، فَأَمَّا مَا كَانَ لَا يُؤْكَلُ مِنَ السِّبَاعِ، فَهُوَ كَالْكَلْبِ قِيلَ لَهُ : قَدْ غَلِطْتَ فِي التَّشْبِيهِ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ قَتْلَ الْغُرَابِ وَالْحِدَأَةِ وَالْفَأْرَةِ، وَأَكْلُ لُحُومِ هٰؤُلَاءِ مُبَاحٌ عِنْدَكُمْ، فَلَمْ يَكُنْ إِبَاحَةُ أَكْلِهِنَّ مِمَّا يُوجِبُ حُرْمَةَ قَتْلِهِنَّ فَكَذٰلِكَ الضَّبُعُ لَيْسَ إِبَاحَةُ أَكْلِهَا أَوْجَبَ حُرْمَةَ قَتْلِهَا، وَإِنَّمَا مَنَعَ مِنْ قَتْلِهَا أَنَّهَا صَيْدٌ، وَإِنْ كَانَتْ سَبُعًا فَكُلُّ السِّبَاعِ كَذٰلِكَ إِلَّا الْكَلْبَ الَّذِي خَصَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمَا خَصَّهُ بِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَكَيْفَ تَكُونُ سَائِرُ السِّبَاعِ كَذٰلِكَ، وَهِيَ لَا تُؤْكَلُ ؟ قِيلَ لَهُ : قَدْ يَكُونُ مِنَ الصَّيْدِ مَا لَا يُؤْكَلُ، وَمُبَاحٌ لِلرَّجُلِ صَيْدُهُ لِيُطْعِمَهُ كِلَابَهُ، إِذَا كَانَ فِي الْحِلِّ حَلَالًا وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الْحَيَّةِ أَيْضًا فِي الْحَرَمِ

۳۶۹۹: ابن ابی نعیم نے ابوسعید الخدریؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا محرم سانپ، بچھو، چوہا، چوہیا کو قتل کر سکتا ہے۔ یہ وہ حیوانات ہیں جن کے قتل کو جناب نبی اکرم ﷺ نے محرم کے لئے ان کا قتل مباح قرار دیا اور حرم میں بھی ان کے قتل کو مباح قرار دیا اور پانچ کو آپ نے شمار کیا۔ پس اس سے ان کے ہم شکل کے حکم کا یہی ہونے کی نفی ہوگئی مگر یہ کہ جس کے متعلق اتفاق ہو جائے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مراد یہی ہے۔ اگر معترض کہے کہ ہم جانتے ہیں کہ ان تمام صورتوں میں سانپ کا قتل جائز ہے۔ اسی طرح تمام حشرات ارضی کا حکم ہے۔ باقی جناب نبی اکرم ﷺ نے ان میں سے صرف خصوصیت سے بچھو کو ذکر کیا اور تم نے حشرات الارض

کے متعلق یہی قول کیا پھر تم اس بات کا کیوں انکار کرتے ہو کہ درندوں کے لئے یہ حکم نہیں۔ جن جانوروں کے قتل کو مباح قرار دیا گیا تو ان کے مثل جانوروں کے قتل کا حکم انہی جیسا ہونا چاہیے۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ ہم نے تو آپ کے سامنے بجو کے متعلق نص پیش کی حالانکہ وہ درندہ ہے اور وہ ان پانچ میں داخل نہیں جن کے قتل کو آپ نے جائز قرار دیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے کتے کا ذکر کرتے وقت دیگر تمام درندے مراد نہیں لیے بلکہ خاص درندے مراد لیے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ آپ نے کوے اور چیل کا قتل جائز قرار دیا اور یہ دونوں پنجے سے شکار کرنے والے پرندوں سے ہیں اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ آپ نے تمام پنجے والے پرندے مراد نہیں ہیں کیونکہ اس پر سب متفق ہیں کہ عقاب، شکرا اور باز باوجودیکہ پنجے والے پرندے ہیں مگر ان کے حرم میں قتل کا حکم نہیں جیسا کہ کوے اور چیل کو قتل کیا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف کوے اور چیل کے قتل کو خصوصاً مباح قرار دیا ان کے علاوہ ہر پنجے والا پرندہ مراد نہیں ہے۔ اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ بچھو کا قتل حرم واحرام دونوں میں جائز ہے اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ تمام حشرات اس کی مثل ہیں اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھو کے قتل کی اباحت سے تمام حشرات الارض کے قتل کو مباح کرنا ہے اور کچلیوں والے درندے پنجے والے پرندوں کے ساتھ حشرات کی بنسبت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے اس کو واضح کیا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت صحیح نے اس بات کو اور زیادہ پختہ کر دیا ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس میں بجو کا حکم بیان فرمایا۔ کیونکہ اسے کھایا جاتا ہے، باقی رہے وہ درندے جن کو کھایا نہیں جاتا ان کا حکم کتے جیسا ہے اس کے جواب میں یہ کہیں گے۔ کہ تم نے تشبیہ میں غلطی کی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چیل، کوے اور چوہیا کا قتل جائز قرار دیا اور تمہارے ہاں تو ان کے گوشت کا کھانا جائز ہے تو ان کے کھانے کی اباحت نے ان کے قتل کی حرمت کو لازم نہیں کیا پس اسی طرح بجو کے کھانے کا جواز بھی اس کے حرمت قتل کو واجب نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے قتل کی ممانعت شکار ہونے کی وجہ سے ہے۔ اگرچہ وہ درندہ ہے۔ پس ہر درندے کا حکم سوائے کتے کے یہی ہے۔ کتے کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم میں سے خاص فرمایا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے تمام درندے اس کی مثل کس طرح ہوگئے حالانکہ وہ تو کھائے نہیں جاتے تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ بعض اوقات ایسی چیزیں بھی شکار ہوتی ہیں جن کو کھایا نہیں جاتا مگر آدمی کو ان کا شکار اپنے کتوں کو کھلانے کے لئے حلال ہے۔ جب کہ وہ حل میں احرام سے باہر ہو اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سانپ کے قتل میں روایت وارد ہے ذیل میں ملاحظہ ہوں۔ اور یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں کہ ابن ابی نعیم نے ان کے علاوہ بھی شمار کئے مگر وہ مجھے یاد نہ رہے۔ میں نے ابن ابی نعیم سے پوچھا (فارہ) چوہیا کو فویسقہ کیوں کہا گیا انہوں نے جواب دیا کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو دیکھا کہ چوہیا چراغ کی بتی کو تھامے ہوئے ہے تا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کو آگ لگائے آپ جلدی سے اٹھے اور اس کو ہلاک کر دیا اور

اس کے قتل کو محرم وغیر محرم کے لئے جائز قرار دیا۔

تخریج : نسائی فی المناسك باب۸۸' ابن ماجه فی المناسك باب ۹۱' مسند احمد ۸۰/۳۔

حاصل روایات: یہی وہ وجہ ہے جس سے آپ ﷺ نے محرم کو احرام کی حالت میں ان کے قتل کو جائز کر دیا اور حرم میں حلال کے لئے ان کا قتل درست قرار دیا اور ان کی تعداد پانچ بتلائی اس سے اس بات کی نفی ہوتی ہے کہ ان کے ہم شکلوں کا یہی حکم ہو۔ البتہ جس کو جناب رسول اللہ ﷺ مراد لے کر ان میں شامل فرمائیں۔

ایک اشکال: قد رأینا الحیة مباحًا:

جب سانپ کا قتل بھی مباح ہے اور دوسرے حشرات الارض کا قتل بھی جائز ہے حالانکہ روایت میں صرف بچھو کا تذکرہ ہے۔ تو بقیہ کا قتل مثلیت کی وجہ سے ثابت ہوا۔ یہاں مثلیت درست ہے۔ درندوں میں مثلیت کیوں نہیں چل سکتی؟ وجہ فرق کیا ہے؟

الجواب: قدا وجدنا......:

نمبر①: بجو جا سباع سے ہے اس کو درندہ ہونے کے باوجود سباع میں شمار نہیں فرمایا بلکہ اس کے قتل پر جرمانہ رکھا گیا وہ ان پانچ میں بھی شامل نہیں جن کا قتل مباح ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ تمام درندوں کا قتل مقصود نہیں بعض درندوں کا قتل مراد ہے جن سے عموماً واسطہ پڑتا ہے۔

نمبر②: پھر ہم نے دیکھا کہ کوے' چیل کے قتل کا خاص طور پر حکم فرمایا حالانکہ یہ دونوں پنجے سے نوچنے والے پرندے ہیں اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس سے تمام پنجے سے نوچنے والے پرندے مراد نہیں ہیں اور نہ حل وحرم میں ان کا قتل درست ہے۔ اور اس پر اجماع ہے کہ پنجے سے نوچنے والے پرندوں میں باز اور شکرہ شامل ہیں مگر ان کو حرم میں قتل نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ کوا اور چیل۔

بلاشبہ کوے اور چیل کو خاص طور پر قتل کا حکم ان کے ساتھ خاص ہے ہر پنجے والے پرندے پر یہ حکم نہ لگے گا۔

نمبر③: اس پر بھی اتفاق ہے کہ بچھو کو احرام اور حرم میں قتل کا حکم ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ تمام کیڑے مکوڑے اس کی مثل ہیں اور آپ کا اس کے قتل کو مباح قرار دینا ان کے قتل کی اجازت دینا ہے اور کچلیوں والے درندے' پنجے سے نوچنے والے پرندوں کے ساتھ کیڑوں مکوڑوں کی بنسبت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ کہ جو ان کے متعلق بیان کر دیا اور اس کو جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نے جو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بجو کے متعلق ذکر کی ہے اور پختہ کر دیا۔

اشکال۔جعل النبی ﷺ......:

جناب رسول اللہ ﷺ نے بجو کا جو حکم بیان فرمایا ہے اس پر دوسرے درندوں کو قیاس نہیں کر سکتے کیوں کہ یہ ماکول اللحم ہے اور دوسرے درندے اس طرح نہیں ہیں۔

الجواب۔قد غلطت......:

تم نے تشبیہ کا غلط پہلو اختیار کیا کیونکہ ہم نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کوے چیل چوہا کے قتل کو مباح قرار دیا۔ حالانکہ ان کا گوشت تم اہل ظواہر کے ہاں کھانا درست ہے تو ان کے گوشت کی اباحت ان کے قتل کی حرمت کو لازم نہیں کرتی۔ بالکل اسی طرح بجو کے گوشت کو کھانے کی اباحت اس کے قتل کی حرمت کو لازم کرنے والی نہیں۔ بلکہ اس کو شکار قرار دے کر اس کے قتل کی ممانعت کر دی گئی۔ اگر یہ درندہ ہے تو تمام درندوں کا حکم یہی ہے۔سوائے اس کلب عقور کے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے خاص کر دیا۔

اشکال: کیف تکون سائر السباع:

تمام درندے بجو کی طرح کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ وہ ماکول اللحم ہے باقی درندے حکم میں اس کے ساتھ مشابہت رکھنے والے کس طرح ہوئے جبکہ اس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور وہ غیر ماکول ہیں۔

الجواب: قد یکون من الصید:

بعض شکار ایسے ہوتے ہیں جو ماکول اللحم نہیں مگر مسلمان کو ان کا شکار اس لئے حلال کیا گیا تا کہ وہ اپنے کتوں کو کھلائے۔ جبکہ وہ حل میں حلال ہو۔

جناب رسول اللہ ﷺ سے سانپ کے متعلق روایت ثابت ہے کہ اس کو حرم میں بھی قتل کیا جائے۔روایت یہ ہے۔

۳۷۰۰ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَنَحْنُ بِمِنًى) فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ سَائِرَ الْهَوَامِّ، مُبَاحٌ قَتْلُهُ فِي الْإِحْرَامِ وَالْحَرَمِ وَجَمِيْعُ مَا صَحَّحْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى، غَيْرَ الذِّئْبِ فَإِنَّهُمْ جَعَلُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ كَالْكَلْبِ سَوَاءً .

۳۷۰۰: اسود نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے سانپ کو قتل کا حکم دیا جبکہ ہم منیٰ میں تھے۔اس سے اس بات پر دلالت مل گئی کہ حالت احرام اور حرم میں بھی تمام حشرات کو مارنا جائز ہے۔اس باب میں جن روایات کی تصحیح بیان کی ہے وہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔البتہ انہوں نے بھیڑیئے کو کتے کی طرح قرار دیا ہے

تخریج : بخاری فی الصید باب ۷۔

اس سے ثابت ہوا کہ تمام کیڑے مکوڑے بچھو کے حکم میں داخل ہیں اور ان کا قتل مباح ہے۔

اس باب میں وہ تمام روایات جن کو بیان کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔البتہ بھیڑیے کے علاوہ کوانہوں نے کلب عقور کی طرح قرار دیا ہے۔

بَابُ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فِي الْحِلِّ هَلْ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَمْ لَا؟

کیا محرم کسی کا کیا ہوا شکار کھا سکتا ہے؟

خلاصۃ المرام: حدود حرم کا شکار محرم وغیر محرم ہر ایک کے لئے مردار کے حکم میں ہے اسی طرح محرم کا حالت احرام میں شکار خواہ کسی صورت کا ہو مردار کا حکم رکھتا ہے۔

پھر شکار کا بدلہ لازم ہے۔البتہ ائمہ ثلاثہ مثل صوری میں صوری کو اور بقیہ میں معنوی کو لازم کہتے ہیں جبکہ امام ابوحنیفہ بہر طور مثل معنوی کے قائل ہیں۔اب رہا یہ مسئلہ کہ اگر غیر محرم حدود حرم سے باہر شکار کر کے لائے تو محرم کے لئے اس کا استعمال درست ہے یا نہیں اس میں امام شعبی لیث و مجاہد رحمہم اللہ شکار کا گوشت محرم کے لئے کھانا ناجائز قرار دیتے ہیں خواہ اس کا اس میں دخل ہو یا نہ۔

نمبر②: امام مالک و شافعی احمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جو شکار محرم کی خاطر کیا جائے وہ بھی مردار ہے۔اگر وہ اس کے لئے نہ ذبح کیا جائے تو اس کا گوشت اس کے لئے حلال ہے۔

نمبر③: ائمہ احناف کے ہاں جس شکار میں محرم کا دخل نہ ہو خواہ محرم کی خاطر ہو اس کا کھانا حلال ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف:

محرم کے لئے کسی قسم کے شکار کا گوشت استعمال کرنا درست نہیں خواہ اس کی خاطر ذبح کیا جائے یا نہ۔قالوا لا یحل سے یہی لوگ مراد ہیں۔

دلائل:

۳۷۰۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ح

۳۷۰۱: ربیع المؤذن نے اسد سے روایت بیان کی ہے۔

۳۷۰۲: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ (أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَزَلَ قُدَيْدًا فَأُتِيَ

بِالْحَجَلِ فِي الْجِفَانِ شَائِلَةً بِأَرْجُلِهَا، فَأَرْسَلَ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَهُ وَالْخَبَطُ يَتَحَاتُّ مِنْ يَدَيْهِ، فَأَمْسَكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَشْجَعَ ؟ هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ بِبَيْضَاتٍ وَتَتْمِيرٍ، أَيْ بِحَمِيرِ وَحْشٍ فَقَالَ أَطْعِمْهُنَّ أَهْلَكَ، فَإِنَّا حُرُمٌ قَالُوْا : نَعَمْ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا : لَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ صَيْدٍ قَدْ ذَبَحَهُ حَلَالٌ، لِأَنَّ الصَّيْدَ نَفْسَهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ، فَلَحْمُهُ أَيْضًا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا.

۳۷۰۲: عبداللہ بن حارث بن نوفل بیان کرتے ہیں کہ عثمانؓ مقام قدید میں اترے تو ان کے پاس چکور ایک بڑے برتن میں لائے گئے جبکہ ان پرندوں کے پاؤں اوپر کو اٹھ رہے تھے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا وہ جب آئے تو ان کے ہاتھوں سے پتے گر رہے تھے۔ پس علی رضی اللہ عنہ (اس کے کھانے سے) رک گئے اور لوگ بھی رک گئے تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ یہاں قبیلہ اشجع کا کوئی شخص موجود ہے؟ کیا تم جانتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بدو چند انڈے اور کچھ کھجوریں یا حمار وحشی کا چھوٹا بچہ شکار کر کے لایا تھا آپ نے فرمایا یہ اپنے گھر والوں کو کھلاؤ ہم تو احرام کی حالت میں ہیں۔ اشجع کے لوگوں نے کہا یہ بات بالکل درست ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس روایت کو اختیار کرتے ہوئے کہا کسی محرم کو شکار کا گوشت دوست نہیں خواہ اسے غیر محرم نے ذبح کیا ہو کیونکہ اس پر حرام ہے اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ٤٠، مسند احمد ١٠٤/١۔

اللغات : الحجل۔ یہ حجلہ کی جمع ہے۔ چکور کونج، الجفان جمع جفنۃ بڑا پیالہ۔ شائلة بارجلها۔ اوپر کو پاؤں اٹھانا۔ الخبط۔ جھڑنے والے پتے، یتحات۔ گرنا عبداللہ بن حارث۔ یہ حضرت عثمان کی طرف سے طائف کے گورنر تھے۔ امسك۔ کھانے سے رکنا۔ حمیرۃ الوحش۔ جنگلی گدھے کا بچہ۔

۳۷۰۳ : بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَحْمِ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ)

۳۷۰۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا گوشت لایا گیا جبکہ آپ احرام کی حالت میں تھے آپ نے اس کو استعمال نہ فرمایا۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب ٩٢، مسند احمد ١٠٥/١۔

۳۷۰۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ الْجَدَلِيِّ، عَنِ

الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ وَشِيقَةُ ظَبْيٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ) قَالَ يُوْنُسُ : سَمِعْتُهُ كُلَّهُ مِنْ سُفْيَانَ غَيْرَ قَوْلِهِ (وَشِيقَةُ) فَإِنِّيْ لَمْ أَفْهَمْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَحَدَّثَنِيْهِ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْهُ وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذِكْرُ عِلَّةِ رَدِّهِ لَحْمَ الصَّيْدِ مَا هِيَ ؟ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا دَلَالَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَحَدٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ رَأْيِهَا فِي الصَّيْدِ يَصِيْدُهُ الْحَلَالُ فَيَذْبَحُهُ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ لِلْمُحْرِمِ

۳۷۰۴: حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کی حالت میں ہرن کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہدیہ کیا گیا تو آپ نے اسے واپس فرما دیا۔ اس روایت میں آپ کے گوشت کو رد کرنے کی علت مذکور نہیں ہے۔ یہ احتمال بھی ہے کہ یہ احرام کی علت سے ہو دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ اس کے علاوہ اور وجہ ہو۔ اس روایت میں کسی ایک مؤقف پر دلالت نہیں ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکار کے متعلق مروی ہے کہ جس شکار کو غیر محرم شکار کرے اور وہی ذبح کرے محرم کو اس کے کھانے میں چنداں حرج نہیں۔

یونس راوی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے یہ تمام روایت سنی ہے البتہ وشیقہ کا لفظ مجھے سمجھ نہ آیا ہمارے بعض دیگر دوستوں نے مجھے ان کی طرف سے نقل کیا۔

تخریج : مسند احمد ٦، ٤٠، ٢٢٥۔

اللُّغَاتُ: وشیقہ۔ گوشت کا وہ ٹکڑا جس کو خرابی سے بچانے کے لئے آدھا بھون کر سفر میں ساتھ لیا جائے تاکہ موقعہ بموقعہ استعمال ہو سکے۔ بعض نے خشک گوشت کا ٹکڑا مراد لیا ہے۔

سابقہ مؤقف کا جواب: لیس فی ھذا الحدیث...... اس روایت میں گوشت کو واپس کرنے کی علت مذکور نہیں کہ اسے شکار ہونے کی وجہ سے مسترد کیا اور احرام کی وجہ سے واپس کیا یا کسی اور وجہ سے۔ پس شکار کے گوشت کے محرم کے لئے حرام ہونے کی اس میں کوئی دلیل موجود نہیں ہے بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل اس کے خلاف موجود ہے۔

روایات عائشہ رضی اللہ عنہا ملاحظہ ہوں

۳۷۰۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ شَيْخٌ كَخَيْرِ الشُّيُوْخِ يُقَالُ لَهُ (عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْفُرَيْعِيُّ) قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شِمَاسٍ يَقُوْلُ : أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا عَنْ لَحْمِ الصَّيْدِ يَصِيْدُهُ الْحَلَالُ ثُمَّ يُهْدِيْهِ لِلْمُحْرِمِ فَقَالَتْ اخْتَلَفَ فِيْهِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْهُمْ مَنْ حَرَّمَهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَحَلَّهُ، وَمَا أَرَى بِشَيْءٍ مِنْهُ بَأْسًا

۳۷۰۵: عبداللہ بن شماس کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا اور ان سے شکار کے اس گوشت کو حکم دریافت کیا جو حلال آدمی محرم کو بطور ہدیہ بھیجے تو انہوں نے فرمایا اس میں اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اختلاف کیا ہے بعض نے اس کو حلال کہا اور میرے ہاں بھی اس میں کوئی حرج نہیں۔

۳۷۰۶ : **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ' أَوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ' رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ تَيْمٍ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِمَاسٍ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' لَمْ يَكُنْ رَدُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الصَّيْدِ عَلَى الْحَلَالِ عِنْدَهَا عَلٰى مَا قَدْ دَلَّهَا عَلٰى حُرْمَتِهٖ عَلَى الْمُحْرِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا.**

۳۷۰۶: عبداللہ بن شماس نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرما رہی ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے شکار کا گوشت حلال کو اس لئے رد نہ کیا تھا کہ جو اس کی محرم کے لئے حرمت پر دلالت کرے۔ البتہ انہوں اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

حاصل روایات: یہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں وہ بیان کر رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شکار کا گوشت واپس نہیں فرمایا چہ جائیکہ وہ اسے محرم کے لئے حرام قرار دیں۔

فریق اوّل کی دلیل ثانی:

۳۷۰۷ : **بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ' عَنْ طَاوُسٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ (حَدَّثْتَنِيْ أَنْتَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ' فَلَمْ يَقْبَلْهُ)**

۳۷۰۷: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے زید بن ارقم کو کہا تم نے مجھے بیان کیا تھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا جبکہ آپ ﷺ حالت احرام میں تھے آپ نے اسے قبول نہیں فرمایا۔

۳۷۰۸ : **حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ' عَنْ طَاوُسٍ' قَالَ : لَمَّا قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ أَتَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : (أَهْدٰى رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنِّيْ حَرَامٌ).**

۳۷۰۸: طاؤس سے روایت ہے کہ جب زید بن ارقم آئے تو ان کے پاس ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکار کا گوشت بطور ہدیہ لایا گیا آپ ﷺ نے اس کو مسترد فرمایا اور فرمایا میں احرام کی حالت میں ہوں۔

تخریج : مسلم فی الحج ٥٥۔

۳۷۰۹ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ (ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ هَلْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَلَمْ يَقْبَلْهُ؟ قَالَ نَعَمْ) فَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَدَّ ذٰلِكَ الْعُضْوَ عَلَى الَّذِيْ أَهْدَاهُ إِلَيْهِ، لِأَنَّهُ حَرَامٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۳۷۰۹: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے زید بن ارقمؓ کو کہا کیا آپ کو معلوم ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکار کا ایک عضو پیش کیا گیا جبکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ مگر آپ نے اسے قبول نہ فرمایا تو زید کہنے لگے: جی ہاں۔ (یہ روایت بھی پہلی روایت کی طرح ہے)۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے اس گوشت کو ہدیہ دینے والے کی طرف واپس کر دیا کیونکہ وہ حرام تھا۔ ان کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ یہ مضطرب روایت ہے۔ بعض رواۃ نے تو اسے مذکورہ صورت میں روایت کیا جب کہ دوسروں نے اس کو اس طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی طرف حمار وحشی ہدیہ میں بھیجا گیا تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسک باب ٤٠۔

۳۷۱۰ :بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ (الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، قَالَ : مَرَّ بِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِالْأَبْوَاءِ وَبِوَدَّانَ، فَأَهْدَيْتُ لَهُ لَحْمَ حِمَارِ وَحْشٍ، فَرَدَّهُ عَلَيَّ، فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِيْ، قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ، وَلٰكِنَّا حُرُمٌ)

۳۷۱۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صعب بن جثامہؓ سے روایت کی کہ میں مقام ابواء اور ودان میں تھا میرے پاس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا آپ کو حمار وحشی کا گوشت ہدیہ میں پیش کیا گیا تو آپ نے مجھے واپس کر دیا جب واپس کرنے کی کراہت میرے چہرے پر محسوس فرمائی تو فرمایا۔ ہم واپس نہ کرتے اگر احرام میں نہ ہوتے۔

تخریج : ابن ماجہ فی المناسک باب ۹۲۔

۳۷۱۱ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَقِيْلَ لَهُمْ : هٰذَا حَدِيْثٌ مُضْطَرِبٌ، قَدْ رَوَاهُ قَوْمٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : إِنَّمَا أُهْدِيَ إِلَيْهِ حِمَارًا وَحْشِيًّا

۳۷۱۱: اسحاق بن راشد نے زہری سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۷۱۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِهِ عَنْ سُفْيَانَ.

۳۷۱۲: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ صعب بن جثامہؓ نے ایک حمار وحشی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا پھر سفیان کی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الصید باب ٦، مسلم فی الحج ٥٠۔

۳۷۱۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۷۱۳: ابن ابی ذئب نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۷۱۴ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ فَفِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ، أَنَّ الْهَدِيَّةَ الَّتِيْ رَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّعْبِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهٗ حَرَامٌ، كَانَتْ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ، فَإِنَّ هٰذَا لَا يَخْتَلِفُ أَحَدٌ فِيْ حُرْمَتِهٖ عَلَى الْمُحْرِمِ، غَيْرَ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَزَادَ فِيْهِ حَرْفًا، عَلٰى مَا رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ، بَيَّنَ بِذٰلِكَ الْحَرْفِ أَنَّ الْحِمَارَ كَانَ مَذْبُوْحًا.

۳۷۱۴: شعیب بن لیث نے اپنے والد سے انہوں نے ابن شہاب زہری سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ وہ ہدیہ جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے صعب ؓ کی طرف محرم ہونے کی وجہ سے واپس فرمایا۔ وہ گورخر تھا اگر یہ اسی طرح ہو تو پھر اس کے محرم پر حرام ہونے میں کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ البتہ ابن جبیرؒ نے ابن عباس ؓ سے اس طرح روایت کیا کہ عبیداللہ نے ایک حرف کا اضافہ کر دیا اور اس حرف سے واضح کر دیا کہ وہ گورخر ذبح کیا ہوا تھا۔ روایات ذیل میں ہیں۔

۳۷۱۵ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ (الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهٗ، وَكَانَ مَذْبُوْحًا).

۳۷۱۵: ابوالہذیل نے معبد بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ صعب بن جثامہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک حمار وحشی بطور ہدیہ پیش کیا آپ نے اس کو واپس کر دیا اور وہ ذبح شدہ تھا۔

۳۷۱۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا يَقْطُرُ دَمًا، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ إِنِّيْ حَرَامٌ) فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مَذْبُوْحًا، وَقَدْ رَدَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ حَرَامٌ وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ أَوْ فَخِذَ حِمَارٍ۔

۳۷۱۶: سعید بن جبیر نے ابن عباس ؓ سے نقل کیا کہ صعب بن جثامہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک حمار وحشی پیش کیا جس سے خون کے قطرات ٹپک رہے تھے۔آپ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا اور فرمایا میں حالت احرام میں ہوں۔اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ ذبح کیا ہوا تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے محرم ہونے کی وجہ سے واپس کر دیا اور ابن جبیر ؓ نے ابن عباس ؓ سے یہ بھی روایت کی ہے۔کہ وہ گورخر کی سرین یا ران تھی۔

تخریج : مسلم فی الحج ۵۳۔

۳۷۱۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عَامِرٍ، وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ، وَهُوَ بِقُدَيْدٍ، يَقْطُرُ دَمًا، فَرَدَّهُ)

۳۷۱۷: سعید بن جبیر نے ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ صعب بن جثامہؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حمار وحشی کی ایک ران بطور ہدیہ بھیجی جبکہ آپ مقام قدید میں تھے اس ران سے خون ٹپک رہا تھا آپ ﷺ نے واپس فرمادی۔

تخریج : مسلم فی الحج ۵۴۔

۳۷۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (رِجْلُ حِمَارٍ).

۳۷۱۸: منصور نے حکم بن عتیبہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی البتہ اس میں رِجْلُ حِمَار کے لفظ لائے ہیں۔

۳۷۱۹ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَحَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَحَدُهُمَا عَجُزُ حِمَارٍ وَقَالَ الْآخَرُ فَخِذُ حِمَارِ وَحْشٍ،

يَقْطُرُ دَمًا، فَرَدَّهُ) فَقَدْ اتَّفَقَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ الصَّعْبِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَدِّهِ الْهَدِيَّةَ عَلَيْهِ، أَنَّهَا كَانَتْ فِيْ لَحْمِ صَيْدٍ غَيْرِ حَيٍّ، فَذٰلِكَ حُجَّةٌ لِمَنْ كَرِهَ لِلْمُحْرِمِ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ، وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ تَوَلّٰى صَيْدَهُ وَذَبْحَهُ، حَلَالًا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ

۳۷۱۹: سعید بن جبیر نے ابن عباس ﷺ سے روایت کی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حمار وحشی کی ران بھیجی جس سے خون ٹپک رہا تھا آپ نے واپس کر دی ایک راوی نے عجز حمار اور دوسرے نے فخذ حمار کہا۔ حضرت ابن عباس ﷺ سے حدیث صعب ﷺ میں روایات اس پر متفق ہیں کہ آپ نے ھدیہ واپس فرمایا اور وہ ھدیہ اس شکار کا گوشت تھا نہ کہ زندہ حیوان۔ پس اس میں ان حضرات کی دلیل نکل رہی ہے جنہوں نے شکار کا گوشت محرم کے لئے مکروہ قرار دیا ہے خواہ اس شکار کا کرنے والا اور ذبح کرنے والا غیر محرم ہو اور جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایات وارد ہیں روایات ملاحظہ ہوں۔ علماء کی ایک جماعت نے اس بات کو اختیار کر کے کہا کہ ہر وہ شکار جو محرم کی خاطر کیا جائے خواہ اس کا شکار کرنے والا غیر محرم ہو مگر وہ شکار محرم کے لئے حرام ہے جیسا کہ وہ شکار حرام ہے جس کو محرم خود شکار کرے۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہر وہ شکار جس کو غیر محرم نے شکار کیا ہو اس کا گوشت غیر محرم و محرم کے لئے حلال ہے۔ ان کی دلیل مطلب کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے: "اویصادلکم" اس میں ایک احتمال یہ ہے "او یصادلکم بامر لکم" وہ تمہارے لئے تمہارے حکم سے شکار کیا جائے۔ پس اگر یہ اسی طرح ہے تو ان کے ہاں اس کا حکم یہی ہے کہ ہر وہ شکار جس کو غیر محرم شکار کرے مگر محرم کے حکم سے اس کی خاطر کرے تو وہ بھی محرم کے لئے حرام ہے۔ حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت سی احادیث آئی ہیں جو شکار کے گوشت کو محرم کیلئے حلال ثابت کرتی ہیں جس شکار کو غیر محرم نے شکار کیا ہو اور اس میں محرم کا حکم شامل نہ ہو اور اس کی اعانت سے شکار کیا گیا ہو۔

حاصل روایات: ان روایات کو ملاحظہ کر لیا۔ زید بن ارقمؓ کی روایت مجمل ہے اس میں واضح نہیں کہ کیوں مسترد فرمایا۔ ممکن ہے رد کرنے کی وجہ دوسری ہو۔ پس وہ بھی فریق اوّل کی مستدل نہیں اور حضرت صعب بن جثامہؓ کی روایت سے بھی استدلال درست نہیں کیونکہ وہ مضطرب ہے۔ اضطراب ملاحظہ ہو۔

اس روایت کو نقل کرنے والے ابن عباس ﷺ ہیں ان سے ان کے دو شاگرد عبید اللہ بن عبداللہ اور سعید بن جبیر نقل کرنے والے ہیں۔ اور ان دونوں کی روایت کا مدار ابن شہاب پر ہے ابن شہاب کے چار شاگرد سفیان بن عیینہ' اسحاق بن راشد' مالک' ابن ابی ذئب رحمہم اللہ ہیں۔ ان میں سفیان و اسحاق کے الفاظ لحم حمار فردہ کے الفاظ ہیں۔ اور مالک و ابن ابی ذئب کے الفاظ حمارا وحشیا یعنی زندہ شکاری جانور ہے۔

<u>دوسرا اضطراب</u>: سعید کے تین شاگرد ابوالھذیل' حبیب بن ابی ثابت' حکم بن عتیبہ ہیں۔ ان میں پہلے دو ابوالھذیل اور حبیب

نے پورا جانور ہدیہ کرنے کو بیان کیا گویا آپ کے لئے ذبح کیا گیا۔
تیسرا اضطراب: حکم نے سرین یاران کا تذکرہ کیا۔ان شدید اضطرابات کی وجہ سے یہ متعین نہیں ہوسکتا ہے۔زندہ شکار پیش ہوا یا ذبح شدہ۔پس یہ روایت بھی قابل استدلال نہ رہی۔

فریق ثانی کا موقف اور دلیل:

محرم کے لئے اگر شکار کیا جائے تو اس کا استعمال حرام ہے۔البتہ ویسے شکار کا گوشت کھانا جائز ہے۔جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے۔دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۷۲۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لَحْمُ الصَّيْدِ حَلَالٌ لَكُمْ، وَأَنْتُمْ حُرُمٌ، مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ)

۳۷۲۰: مطلب بن عبداللہ بن حنطب نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا شکار کا گوشت تمہارے لئے حلال ہے جبکہ تم حالت احرام میں ہو۔جب کہ تم نے شکار نہ کیا ہو یا تمہارے لئے شکار نہ کیا گیا ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ٤٠، ترمذی فی الحج باب ٣٥، نسائی فی المناسك باب ٨١، مسند احمد ٣٦٢/٣، ٣٨٧.

۳۷۲۱ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۳۷۲۱: عمرو بن ابی عمرو نے ایک انصاری سے روایت کی ہے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۷۲۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَقَالُوْا : كُلُّ صَيْدٍ صِيْدَ مِنْ أَجْلِ مُحْرِمٍ، وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ صَادَهُ حَلَالٌ، فَهُوَ حَرَامٌ عَلٰى ذٰلِكَ الْمُحْرِمِ، كَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مَا تَوَلّٰى هُوَ صَيْدَهُ بِنَفْسِهِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : كُلُّ صَيْدٍ صَادَهُ حَلَالٌ، فَلَحْمُهُ حَلَالٌ لِكُلِّ مُحْرِمٍ وَحَلَالٌ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ

الْمُطَّلِبِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا، أَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (أَوْ یُصَادَ لَکُمْ) یُحْتَمَلُ أَنْ یَکُوْنَ أَرَادَ بِهِ "أَوْ یُصَادَ لَکُمْ بِأَمْرِکُمْ "فَإِنْ کَانَ ذٰلِكَ کَذٰلِكَ، فَإِنَّهُمْ أَیْضًا کَذٰلِكَ یَقُوْلُوْنَ : کُلُّ صَیْدٍ صَادَهُ حَلَالٌ لِمُحْرِمٍ بِأَمْرِهٖ، فَهُوَ حَرَامٌ عَلٰی ذٰلِكَ الْمُحْرِمِ، وَقَدْ رُوِیَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِیْثُ جَاءَتْ مَجِیْئًا مُتَوَاتِرًا فِیْ إِبَاحَةِ لَحْمِ الصَّیْدِ الَّذِیْ قَدْ صَادَهُ الْحَلَالُ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ یَکُنْ صَادَهُ بِأَمْرِهٖ، وَلَا بِمَعُوْنَتِهٖ إِیَّاهُ عَلَیْهِ.

۳۷۲۲: مطلب نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: ہر وہ شکار جو محرم کی خاطر شکار نہ کیا جائے یا اس کے شکار کرنے میں اس کا اشارہ کنایہ شامل نہ ہو وہ حلال ہے' تائید مزید......

● اور جو محرم کی خاطر کیا جائے وہ حلال نہیں جیسا کہ روایات بالا سے ثابت ہو رہا ہے۔

فریق ثالث کا مؤقف اور دلائل وجوابات:

ہر وہ شکار جس کو غیر محرم نے شکار کیا ہو وہ محرم وغیر محرم ہر ایک کے لئے حلال ہے۔

سابقہ مؤقف کا جواب:

ان یصاد لکم کی روایت دو احتمال رکھتی ہے یعنی تمہارے حکم اور مشورہ سے شکار کیا جائے تو اس کے حرام ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔

● کیونکہ اس میں اس کا دخل ہو گیا اور وہ احتمال بھی ہے مگر ضعیف ہے کیونکہ پہلے احتمال کی تائید میں بہت سی روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۳۷۲۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّیْمِیِّ عَنْ أَبِیْهِ (عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : کُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِیَ لَهٗ طَیْرٌ، وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَکَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَیْقَظَ طَلْحَةُ، وَقُدِّمَ بَیْنَ یَدَیْهِ، أَکَلَهٗ فِیْمَنْ أَکَلَهٗ وَقَالَ أَکَلْتُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ)

۳۷۲۳: عبدالرحمن بن عثمان کہتے ہیں کہ ہم طلحہ بن عبیداللہ کے ساتھ تھے ہم احرام کی حالت میں تھے۔ ہمارے لئے پرند ہدیہ کئے گئے اس وقت طلحہ رضی اللہ عنہ سو رہے تھے ہم میں سے بعض نے کھایا اور دوسروں نے پرہیز کیا۔ جب وہ بیدار ہوئے اور وہ ان کے سامنے رکھے گئے تو انہوں نے کھانے والوں کی طرح کھایا۔ اور فرمایا میں نے یہ

گوشت جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں بھی کھایا۔

تخریج : مسلم فی الحج ٦٥۔

۳۷۲۴ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلْمَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَهْزٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالرَّوْحَاءِ فَإِذَا هُوَ بِحِمَارٍ وَحْشٍ عَقِيْرٍ فِيْهِ سَهْمٌ قَدْ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ حَتّٰى يَجِيْءَ صَاحِبُهُ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : هِيَ رَمْيَتِيْ فَكُلُوْهُ، فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَقْسِمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ، ثُمَّ سَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْأَثَايَةِ إِذَا هُوَ بِظَبْيٍ مُسْتَظِلٍّ فِيْ حُقْفِ جَبَلٍ فِيْهِ سَهْمٌ وَهُوَ حَيٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ قِفْ هَاهُنَا لَا يَرَاهُ أَحَدٌ حَتّٰى تَمْضِيَ الرِّفَاقُ)

۳۷۲۴: عمیر بن سلمہ نے بنو بہز کے ایک آدمی سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مقام روحاء کے پاس سے گزرے۔ اچانک ایک حمار وحشی جو کہ لنگڑا ہو چکا تھا اور تیر اس کی ٹانگ میں موجود تھا اس کی جان نکل چکی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اس کو اس وقت چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا شکاری آ جائے۔ اسی وقت ایک بہزی آ نکلا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے تیر سے شکار ہوا ہے۔ آپ اس کو استعمال فرمائیں۔ آپ ﷺ نے ابوبکرؓ کو حکم دیا کہ اپنے رفقاء میں تقسیم کر دیں اس وقت وہ تمام احرام کی حالت میں تھے پھر آپ روانہ ہو گئے اور مقام اثابہ میں پہنچے تو ایک ہرن پہاڑی کے غار میں سایہ لے رہا تھا تیر اس کو لگا ہوا تھا اور وہ ابھی زندہ تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو فرمایا تم یہاں کھڑے ہو جاؤ تاکہ اس کو کوئی نہ دیکھے اور قافلہ کے ساتھی گزر جائیں (کیونکہ اگر کوئی محرم اس پر تعرض کرے گا تو کسی کے لئے حلال نہ رہے گا)

۳۷۲۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۷۲۵: یحییٰ بن سعید نے محمد بن ابراہیم سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۷۲۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ : أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ (عُمَيْرِ بْنِ سَلْمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَفْنَاءِ الرَّوْحَاءِ وَهُوَ مُحْرِمٌ، إِذَا حِمَارٌ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ، فَيُوْشِكُ صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ، هُوَ الَّذِيْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، شَأْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَسَّمَهُ بَيْنَ النَّاسِ) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ مَا فِي حَدِيْثِ يَزِيْدَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ

۳۷۲۶: عیسیٰ بن طلحہ نے عمیر بن سلمہ ضمیری سے روایت کی ہے کہ اسی دوران کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روحاء کے میدان میں جا رہے تھے اس وقت آپ ﷺ احرام سے تھے۔ اچانک آپ کی نگاہ ایک وحشی گدھے پر پڑی جس کی کھونچیں کٹی ہوئیں تھیں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اسی حال میں چھوڑ دو شاید اس کا مالک شکاری آ جائے۔ اچانک ایک بہزی آدمی آ نکلا اسی نے اس کی کھونچیں کاٹی تھیں۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ حمار وحشی آپ کو ہدیہ ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے ابو بکرؓ کو حکم دیا تو انہوں نے لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر انہوں نے اسی طرح روایت کی ہے جیسا کہ یزید بن ہارون سے یزید نے روایت کی ہے۔

تخریج : ۳۷۲۵ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۳۷۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَفِي حَدِيْثِ طَلْحَةَ وَعُمَيْرِ بْنِ سَلْمَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَبَاحَ لِلْمُحْرِمِيْنَ أَكْلَ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِي تَوَلَّى صَيْدَهُ الْحَلَالُ فَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ عَلِيٍّ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَالصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَ طَلْحَةَ وَحَدِيْثَ عُمَيْرِ بْنِ سَلْمَةَ هٰذَيْنِ لَيْسَ فِيْهِمَا دَلِيْلٌ عَلَى حُكْمِ الصَّيْدِ إِذَا أَرَادَ الْحَلَالُ بِهِ الْمُحْرِمَ فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ

۳۷۲۷: لیث نے ابن الہاد سے پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔ حضرت طلحہ اور عمیر بن سلمہ ؓ کی وہ روایت جو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی اس میں محرم کے لئے شکار کے گوشت کا کھانا حلال قرار دیا گیا جس شکار کو کسی حلال نے کیا ہو اور یہ روایت حضرت علیؓ زید بن ارقم اور صعب بن جثامہ ؓ کی ان روایات کے خلاف ہے جو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہیں البتہ روایت طلحہ اور عمیر بن سلمہ ؓ میں اس بات کا کوئی حکم موجود نہیں جب کہ کوئی شکار غیر محرم نے محرم کی نیت سے کیا ہو۔ پس اس میں ہم نے جانچ پڑتال کی تو یہ روایات مل گئیں جو ذیل میں درج ہیں۔

حاصل روایات: طلحہ اور عمیر بن سلمہؓ کی روایات میں اتنی بات ثابت ہو چکی ہے کہ حلال کا کیا ہوا شکار محرم کو کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اور یہ روایتیں حضرت زید بن ارقم اور صعب بن جثامہ ؓ کی روایات کے خلاف ہیں۔ البتہ اس بات کی دلیل چاہئے کہ اگر حلال محرم کا ارادہ کر کے شکار کرے تو وہ اس کے لئے حلال ہوگا یا نہیں۔ چنانچہ آئندہ سطور میں ہم اس کی دلیل پیش کریں گے۔

۳۷۲۸ :حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ الرَّقَّامُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : (بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ عَلَى الصَّدَقَةِ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ حَتّٰى نَزَلُوْا عُسْفَانَ فَإِذَا هُمْ بِحِمَارِ وَحْشٍ قَالَ : وَجَاءَ أَبُوْ قَتَادَةَ وَهُوَ حِلٌّ فَنَكَسُوْا رُءُ وْسَهُمْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُحِدُّوْا أَبْصَارَهُمْ فَيَفْطِنَ فَرَآهُ فَرَكِبَ فَرَسَهُ وَأَخَذَ الرُّمْحَ فَسَقَطَ مِنْهُ فَقَالَ نَاوِلُوْنِيْهِ فَقَالُوْا:مَا نَحْنُ بِمُعِيْنِيْكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَعَقَرَهُ فَجَعَلُوْا يَشْوُوْنَ مِنْهُ ثُمَّ قَالُوْا : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَالَ : وَكَانَ تَقَدَّمَهُمْ فَلَحِقُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَلَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا) .

۳۷۲۸: عبیداللہ بن عیاض بن عبداللہ نے ابوسعید انصاریؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوقتادہ انصاریؓ کوصدقات پر عامل مقرر فرمایا۔ آپ ﷺ اورصحابہ کرام احرام باندھ کر روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ مقام عسفان میں پہنچ گئے اچانک ایک وحشی گدھا سامنے آیا۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ ابوقتادہؓ آئے وہ غیرمحرم تھے صحابہ کرام نے شکار کی طرف نگاہ دوڑانے سے اپنی نگاہیں ہٹالیں کہ ابوقتادہ کوخبر کا ذریعہ نہ بنے۔ ابوقتادہ تو شکار کو پہلے دیکھ چکے تھے وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنا نیزہ لیا وہ گر پڑا انہوں نے کہا مجھے پکڑا دو۔ انہوں نے کہا ہم اس سلسلہ میں تیری کوئی مدد کرنے والے نہیں انہوں نے شکار پر حملہ کر کے اس کو شکار کرلیا بعض اس میں سے گوشت لے کر بھوننے لگے۔ پھر کہنے لگے ہمارے درمیان جناب رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ اور آپ ﷺ ان سے کچھ آگے بڑھ گئے تھے وہ آپ ﷺ سے جا ملے اور آپ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ ﷺ نے اس میں کوئی حرج قرار نہ دیا۔

تخریج : بخاری فی الصید باب۲' مسلم فی الحج ۵۶۔

حاصل روایات: حضرت ابوقتادہؓ کو عامل مقرر فرمایا تھا وہ اس علاقہ کی طرف جا رہے تھے اور راستہ اکٹھا تھا یا عمرۃ القضاۃ کے موقعہ پر آپ ﷺ نے خود دشمنوں کی شرارتوں کے خطرے کے پیش نظر ان کو اس بات کی نگرانی پر مقرر کیا تھا۔ مسلم جلد ایک کی روایت سے عمرۃ الحدیبیہ کا واقعہ لگتا ہے واللہ اعلم۔

۳۷۲۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ : أَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ (عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ عَلٰى فَرَسٍ وَهُوَ حَلَالٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مُحْرِمُوْنَ فَبَصُرَ بِحِمَارِ وَحْشٍ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيْنُوْهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ فَصَرَعَ أَتَانًا فَأَكَلُوْا مِنْهُ).

۳۷۲۹: عباد بن تمیم نے ابوقتادہؓ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے گھوڑے پر سوار تھا میں نے احرام نہیں باندھا تھا اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام احرام سے تھے۔ ابوقتادہ نے ایک حمار وحشی دیکھا آپ نے صحابہ کرام کو ان کی کسی قسم کی اعانت سے منع فرما دیا۔ انہوں نے حملہ کر کے اس کو بچھا لیا اور وہ شکار ہمارے پاس لائے سب نے اس میں سے کھایا۔

تخریج : مسلم فی الحج ٦٠۔

۳۷۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ' (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ' عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي قَوْمٍ مُحْرِمِينَ' وَلَيْسَ هُوَ مُحْرِمًا وَهُمْ يَسِيرُونَ' فَرَأَى حِمَارًا' فَرَكِبَ فَرَسَهُ فَصَرَعَهُ' فَأَتَوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَشَرْتُمْ أَوْ صِدْتُمْ أَوْ قَتَلْتُمْ ؟ قَالُوْا : لَا' قَالَ فَكُلُوْا).

۳۷۳۰: عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد ابوقتادہؓ سے بیان کیا کہ میں محرمین کے ساتھ چل رہا تھا اور احرام باندھے ہوئے نہیں تھا۔ ہم چلے جا رہے تھے ابوقتادہ نے ایک حمار وحشی دیکھا وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اسے شکار کر لائے صحابہ کرام اس کو آپ ﷺ کی خدمت میں لائے اور آپ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا یا شکار کیا یا قتل کیا؟ انہوں نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا پس اس کو کھاؤ۔

تخریج : مسلم فی الحج ٦١' نسائی فی المناسك باب ٨١' دارمی فی المناسك باب ٢٢' مسند احمد ٣٠٢/٥۔

۳۷۳۱ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ' عَنْ أَبِي النَّضْرِ' عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ' (عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهِ' ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ' فَأَبَوْا' فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ' فَأَبَوْا' فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبٰى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' سَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللّٰهُ)

۳۷۳۱: نافع مولیٰ ابوقتادہ نے ابوقتادہ بن ربعیؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا مکہ کے کسی راستہ میں وہ اپنے محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔ یہ غیر محرم تھے چنانچہ انہوں نے ایک حمار وحشی دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے پھر اپنے ساتھیوں سے کہا کہ وہ ان کو ان کا کوڑا پکڑا دیں انہوں نے انکار کر دیا پھر اپنے نیزے کے متعلق سوال کیا انہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا۔ انہوں نے اپنا نیزہ اور کوڑا خود لے کر شکار پر

حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا۔ اس شکار میں سے بعض نے کھایا اور بعض نے انکار کر دیا جب یہ حضرات جناب رسول اللہ ﷺ کو جا ملے تو آپ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ تو تمہارا لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۸۸' والذبائح باب۱۱/۱۰' مسلم فی الحج ۵۷' ابو داؤد فی المناسك باب ۴۰' ترمذی فی الحج باب ۲۵' نسائی فی المناسك باب۷۸' دارمی فی الفرائض باب ۲۱' مالك فی الحج ۷۶' مسند احمد ۳۰۱/۵۔

۳۷۳۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ ، وَزَادَ (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ ؟ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ لَمْ يَصِدْهُ فِيْ وَقْتِ مَا صَادَهُ إِرَادَةٌ مِنْهُ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ خَاصَّةً وَإِنَّمَا أَرَادَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ وَلِأَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهُ) فَقَدْ أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَهُ وَلَهُمْ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ عَلَيْهِمْ لِإِرَادَتِهِ أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ مَعَهُ وَفِيْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُمْ فَقَالَ (أَشَرْتُمْ أَوْ صِدْتُمْ أَوْ قَتَلْتُمْ ؟ قَالُوْا : لَا قَالَ فَكُلُوْا) فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوْا شَيْئًا مِنْ هٰذَا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِمْ بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ وَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ (أَوْ يُصَادَ لَكُمْ) أَنَّهُ عَلٰى مَا صِيْدَ لَهُمْ بِأَمْرِهِمْ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۷۳۲: عطاء بن یسار نے ابی قتادہؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت موجود ہے؟ ہم جان چکے تھے کہ ابوقتادہؓ نے ایسے وقت میں فقط آپ کے لئے شکار نہیں کیا بلکہ آپ ﷺ اور آپ کے ان اصحابؓ کے لئے کیا جو آپ کے ساتھ تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس شکار کو اپنے اور اپنے اصحاب کے لئے مباح قرار دیا اور ابوقتادہ کے اس ارادہ کی وجہ سے کہ یہ آپ اور آپ کے اصحاب کے لئے ہوگا آپ نے ان کو حرام قرار نہیں دیا اور عثمان بن عبداللہ کی روایت میں یہ لفظ ہیں (اشرتم او صدتم او قتلتم قالوا لا قال فکلوا) کیا تم نے شکار کے لئے اشارہ کیا یا خود شکار کیا یا تم نے شکار خود قتل کیا تو انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا اسے کھاؤ اس سے یہ دلالت میسر آئی کہ ان کے لئے حرام اس وقت ہوگا جب کہ وہ ان مذکورہ بالا چیزوں میں سے کوئی ایک کریں۔ اس کے علاوہ وہ شکار ان کے لئے حرام نہ ہوگا۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب جو حدیث عمرو مولیٰ مطلب

میں آیا ہے (اویصاد لکم) کہ اس سے محرم کے حکم سے شکار کرنا مراد ہے۔ آثار کو سامنے رکھتے ہوئے اس باب کا یہی حکم ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۳۳۔

حاصل روایات : آپ ﷺ نے یہ شکار اپنے اوران کے لئے مباح قرار دیا اوران پر حرام قرار نہیں دیا باوجودیکہ حضرت ابوقتادہؓ نے عبداللہ بن موہب کی روایت میں تو یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ کیا تم نے شکار کی طرف اشارہ کیا' شکار کیا یا شکار کو قتل کیا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا پس اس کو کھاؤ۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان پر حرام ہونے کی صورت یہ ہے کہ جب وہ ان تینوں کاموں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کریں اس کے علاوہ ان پر حرام نہ ہو گا۔

اس میں یہ دلیل مل گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کا مطلب جو کہ روایت عمر و مولیٰ المطلب میں موجود ''اویصادلکم'' یعنی ان کے کہنے پر ان کے لئے شکار کیا گیا ہو۔

آثار مرویہ کے لحاظ سے تو یہی مفہوم ہوگا اس قول کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اختیار فرمایا ہے۔

۳۷۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ اسْتَفْتَاهُ فِي لَحْمِ الصَّيْدِ وَهُوَ مُحْرِمٌ' فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهِ قَالَ : فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَسْأَلَةِ الرَّجُلِ فَقَالَ : بِمَا أَفْتَيْتَهُ ' فَقُلْتُ : بِأَكْلِهِ فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَفْتَيْتَهُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ' لَعَلَوْتُكَ بِالدِّرَّةِ إِنَّمَا نُهِيْتَ أَنْ تَصْطَادَهُ.

۳۷۴۳ : یحییٰ بن ابی سلمہ نے ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ ایک شامی آدمی نے مجھ سے احرام کی حالت میں شکار کے گوشت سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اسے استعمال کرنے کا حکم دیا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں پھر میں عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان کو اس مسئلہ کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا تم نے پھر کیا فتویٰ دیا تو میں نے کھانے کا کہا۔ اس پر وہ فرمانے لگے مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تو اس کے علاوہ فتویٰ دیتا تو میں درہ سے تمہاری خدمت کرتا۔ بلاشبہ تمہیں اس کے شکار سے روکا گیا ہے۔

۳۷۴۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ' عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (لَفَعَلْتُ بِكَ) يَتَوَعَّدُهُ.

۳۷۴۴ : سعید بن المسیب نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے اسی طرح روایت بیان کی۔ البتہ یہ الفاظ زائد ہیں۔ اگر تو اس کے خلاف فتویٰ دیتا تو میں تمہیں سمجھ لیتا (ڈرایا)

۳۷۳۵ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۷۳۵: ابن شہاب نے سالم سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بیان کرتے پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی ہے۔

۳۷۳۶ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِيُعَاقِبَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فُتْيَاهُ فِي هٰذَا' بِخِلَافِ مَا يَرَى' وَالَّذِي عِنْدَهُ فِي ذٰلِكَ مِمَّا يُخَالِفُ مَا أَفْتَى بِهِ رَأْيًا وَلٰكِنَّ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -لِأَنَّهُ قَدْ كَانَ أَخَذَ عِلْمَ ذٰلِكَ مِنْ غَيْرِ جِهَةِ الرَّأْيِ

۳۷۳۶: لیث نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ذاتی فتویٰ پر سزا نہ دیتے تھے۔ بس اس رائے پر سزا دیتے جس میں وہ سمجھتے کہ یہ رائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل کے خلاف جا رہی ہے۔ (اور اس رائے دینے والے کو وہ معلوم نہیں اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول و فعل دیکھا اور سنا ہے) بقیہ اجتہادی مسائل میں وہ کبھی سزا نہ دیتے۔

۳۷۳۷ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ مَنْصُوْرٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ كَعْبًا سَأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّيْدِ يَذْبَحُهُ الْحَلَالُ فَيَأْكُلُهُ الْحَرَامُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (لَوْ تَرَكْتَه لَرَأَيْتُكَ لَا تَفْقَهُ شَيْئًا) وَقَدْ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ الْمُخَالِفُوْنَ لِهٰذَا الْقَوْلِ.

۳۷۳۷: اسود سے روایت ہے کہ کعبؓ نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس شکار کے متعلق پوچھا جس کو حلال ذبح کرے اور محرم اس کو کھائے یا نہیں تو آپ نے فرمایا اگر تم اس کو چھوڑ دو گے تو میں سمجھوں گا کہ تم میں کچھ سمجھ بوجھ نہیں۔ اس قول کے مخالف حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ والی اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

ایک اشکال:

حرم علیکم صید البر مادمتم حرمًا (المائدہ.۹٦) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شکار اور اس کے گوشت کو محرم کے لئے حرام قرار دینے میں اس آیت سے استدلال کیا تو اب آیت کے مطلق حکم کو احادیث سے کیوں کر مقید کیا جا سکتا ہے۔ تفصیلی روایت پہلے بھی گزری دوبارہ درج کی جا رہی ہے۔

۳۷۳۸ :بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي

زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا، قُرِّبَ إِلَيْهِمْ طَعَامٌ قَالَ : فَرَأَيْتُ جَفْنَةً كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَرَاقِيبِ الْيَعَاقِيبِ، فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَامَ، فَقَامَ مَعَهُ نَاسٌ قَالَ فَقِيلَ : وَاللّٰهِ مَا أَشَرْنَا، وَلَا أَمَرْنَا، وَلَا صِدْنَا فَقِيلَ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَامَ هٰذَا وَمَنْ مَعَهُ إِلَّا كَرَاهِيَةً لِطَعَامِك فَدَعَاهُ فَقَالَ : مَا كَرِهْتُ مِنْ هٰذَا ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ، وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ : فَذَهَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى أَنَّ الصَّيْدَ وَلَحْمَهُ حَرَامٌ عَلَى الْمُحْرِمِ قِيلَ لَهُمْ : فَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ تَوَاتَرَتْ الرِّوَايَاتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبُوا إِلَيْهِ وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا) يَحْتَمِلُ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ، هُوَ أَنْ يَصِيدُوهُ أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ) فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي هٰذِهِ الْآيَةِ عَنْ قَتْلِ الصَّيْدِ وَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الْجَزَاءَ فِي قَتْلِهِمْ إِيَّاهُ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الَّذِي حُرِّمَ عَلَى الْمُحْرِمِينَ مِنَ الصَّيْدِ، هُوَ قَتْلُهُ وَقَدْ رَأَيْنَا النَّظَرَ أَيْضًا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا، وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ الصَّيْدَ يُحَرِّمُهُ الْإِحْرَامُ عَلَى الْمُحْرِمِ، وَيُحَرِّمُهُ الْحَرَمُ عَلَى الْحَلَالِ وَكَانَ مَنْ صَادَ صَيْدًا فِي الْحِلِّ فَذَبَحَهُ فِي الْحِلِّ، ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْحَرَمَ، فَلَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ إِيَّاهُ فِي الْحَرَمِ وَلَمْ يَكُنْ إِدْخَالُهُ لَحْمَ الصَّيْدِ الْحَرَمَ كَإِدْخَالِهِ الصَّيْدَ نَفْسَهُ وَهُوَ حَيٌّ الْحَرَمَ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ كَذٰلِكَ، لَنُهِيَ عَنْ إِدْخَالِهِ وَلَصُنِعَ مِنْ أَكْلِهِ إِيَّاهُ فِيهِ كَمَا يُمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ، وَلَكَانَ إِذَا أَكَلَهُ فِي الْحَرَمِ، وَجَبَ عَلَيْهِ مَا وَجَبَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ فَلَمَّا كَانَ الْحَرَمُ لَا يَمْنَعُ مِنْ لَحْمِ الصَّيْدِ الَّذِي صِيدَ فِي الْحِلِّ، كَمَا يَمْنَعُ مِنَ الصَّيْدِ الْحَيِّ، كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ الْإِحْرَامُ أَيْضًا، يَحْرُمُ عَلَى الْمُحْرِمِ الصَّيْدُ الْحَيُّ، وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ لَحْمُهُ إِذَا تَوَلَّى الْحَلَالُ ذَبْحَهُ، قِيَاسًا، وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْمُحْرِمِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۷۳۸: عبداللہ بن حارثؓ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ ہم عثمان وعلی رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے جب ہم فلاں فلاں مقام پر پہنچے تو ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے ایک بڑا پیالہ دیکھا گویا اس کا منظر اب بھی

میرے سامنے ہے کہ نر چکوروں کی ایڑیاں نظر آ رہی ہیں۔ جب علی رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے ساتھ تھوڑے سے لوگ اٹھ گئے ان سے کہا گیا اللہ کی قسم ہم نے نہ اشارہ کیا اور نہ ہم نے شکار کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا گیا کہ یہ لوگ تمہارے کھانے سے نفرت کی وجہ سے اٹھ گئے ہیں۔ حضرت عثمانؓ نے ان کو بلا بھیجا اور پوچھا آپ نے کھانے میں سے کون سی چیز ناپسند کی؟ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: احل لکم صید البحر وطعامه الی حرم علیکم صید البر مادمتم حرما (المائدہ:۹۶) یہ آیت پڑھ کر چلے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ علی رضی اللہ عنہ کے ہاں محرم پر شکار کا گوشت بہرصورت حرام تھا۔ ان کے جواب میں کہا جائے گا۔ کہ ان کی اس رائے کے خلاف حضرت عمر طلحہ عائشہ صدیقہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت سے روایات وارد ہوئی ہیں جو ان حضرات کے قول کے موافق ہیں۔ رہی آیت **و حرم علیکم صید البر مادمتم حرمًا**) اس میں احتمال ہے کہ شکار میں سے جو ان پر حرام ہوا وہ خود ان کا اپنے طور پر شکار کرنا ہو۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں نظر نہیں ڈالتے :**یآیھا الذین امنوا تقتلوا الصید**..... اے ایمان والو! تم احرام کی حالت میں شکار مت کرو۔ جو شخص تم میں سے جان بوجھ کر شکار کرے گا تو وہ اس کا بدلہ اسی جیسے چوپائے سے دے'' تو اللہ تعالیٰ نے شکار کے قتل سے محرم کو منع فرمایا اور اس کے قتل میں ان پر جزاء کو لازم کیا۔ اس بات سے یہ دلالت میسر ہوئی کہ محرم پر شکار کا قتل حرام ہے اور نظر کا بھی یہی تقاضا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ احرام کی وجہ سے محرم پر شکار حرام ہوا ہے اور غیر محرم پر شکار کو حرم کی حدود حرام کرنے والی ہیں۔ وہ شخص جس نے حرم سے باہر میں شکار کیا اور پھر اسے حرم کی حدود سے باہر ہی ذبح کیا پھر اس گوشت کو حرم میں داخل کیا تو حرم کے اندر اس گوشت کے کھانے میں کچھ حرج نہیں اور اس کا حرم میں شکار کے گوشت کو لانا حرم کے اندر شکار کو بنفس نفیس لانے کی طرح نہیں ہے جب کہ وہ شکار زندہ ہوا گر شکار زندہ ہو تو اس کا حرم میں داخلہ بھی ممنوع ہے اور حرم میں اس کے گوشت کا کھانا بھی ممنوع ہے اور حرم میں اس کے کھانے سے وہی واجب ہوتا ہے جو شکار کے قتل میں واجب ہوتا ہے۔ پس جب حرم اس شکار کے گوشت سے منع نہیں کرتا جو غیر حرم میں شکار کیا گیا ہو۔ جیسا کہ زندہ شکار سے روکا جاتا ہے تو اس میں نظر وفکر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ احرام کا حکم بھی یہی ہو کہ محرم پر زندہ شکار تو حرام ہو اور شکار کا گوشت حرام نہ ہو بشرطیکہ اس کو غیر محرم نے شکار کر کے ذبح کیا ہو قیاس ونظر یہی چاہتے ہیں۔ اس باب میں نظر یہی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس اجتہادی تفسیر کے بالمقابل حضرت عمر طلحہ عائشہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی تفسیر اس کے خلاف ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کثیر روایات ان کی موافقت کر رہی ہیں آیت کو روایت سے مقید نہیں کیا بلکہ دوسری آیت سے مقید ہے۔ یا ایھا الذین امنوا لاتقتلوا الصید وانتم حرم ..... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شکار کرنے کی ممانعت مراد ہے جس کے ارتکاب پر جزاء لازم کی گئی ہے روایات حدیث نے آیت کے اس مفہوم کو مزید صاف کر دیا اب محرم کے لئے قتل صید تو حرام ہی رہا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب غور کیا تو اس بات پر اتفاق نظر آیا کہ شکار کو محرم پر حرام کرنے والا احرام ہے اور حلال پر شکار کو حرام کرنے والا حرم ہے۔جس شخص نے حلال ہونے کی حالت میں حل میں شکار کیا پھر اس کو حرم کی سرزمین میں لے آیا اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں خواہ حل میں کھائے یا حرم میں شکار کے گوشت کو حرم میں داخل کرنے کا وہ حکم نہ ہوا جو شکار کو زندہ حرم میں داخل کرنے کا ہے کیونکہ اس کو زندہ داخل کرنے کی صورت میں اس کا کھانا بھی اسی طرح ممنوع ہوگا جیسا کہ اس کو حرم میں شکار کرنا ممنوع ہے اگر اس نے اس کو حرم میں کھایا تو اس پر وہی ضمان لازم ہوگا جو شکار کرنے پر لازم آتا ہے۔

نتیجہ: پس نتیجہ یہ نکلا کہ جب حل میں کیے جانے والے شکار کے گوشت کو حرم استعمال سے نہیں روکتا جیسا کہ زندہ شکار سے روکتا ہے تو نظر کا تقاضا یہ ہے کہ احرام کا حکم بھی یہی ہونا چاہئے کہ اسے گوشت کھانا ممنوع نہ ہو مگر زندہ کا شکار کرنا ممنوع رہے بشرطیکہ وہ شکار اس نے خود ذبح نہ کیا ہو بلکہ کسی حلال نے کیا ہو۔نظر وقیاس کا یہی تقاضا ہے۔

امام ابوحنیفہ ابویوسف ومحمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اس میں طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فریق ثالث کو ترجیح دیتے ہوئے بہت سی روایات مسئلہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے پیش کیں آخر میں نظر سے کام لیا اس باب کا اختلاف بھی جواز اور عدم جواز کا ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

زیارت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کا کیا حکم ہے؟

خلاصۃ المرام: بارہ مواقع میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے ان میں چار مواقع پر صرف ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں بقیہ سات مواقع پر ہاتھ اٹھا کر دعا بھی کی جاتی ہے۔

چار مواقع: تکبیر تحریمہ، تکبیرات عیدین، تکبیر قنوت، استلام حجر اسود کے وقت۔

سات مواقع: صفا پر، مروہ پر، وقوف عرفات کے دن، وقوف مزدلفہ کے وقت، جمرہ اولیٰ اور وسطیٰ کی رمی کے بعد، نماز استسقاء کے بعد، نماز کسوف کے بعد۔

مختلف فیہ موقعہ: بیت اللہ شریف پر نگاہ پڑتے وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا۔ابراہیم نخعیؒ اور سعیدؒ کے ہاں بیت اللہ شریف پر نگاہ کے وقت ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا مسنون اور مستحب ہے۔ائمہ احناف اور مالک وحنبل کے ہاں اٹھا کر دعا کرنا مکروہ ہے۔مگر صاحب بذل نے امام ابوحنیفہ وشافعی رحمہم اللہ کی طرف کراہت کی نسبت کا انکار کیا بلکہ قول اول کی تائید کی ہے۔واللہ اعلم۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: بیت اللہ شریف پر نگاہ پڑنے کا موقعہ قبولیت دعا کا موقعہ ہے اس لئے یہاں دعا اور ہاتھ اٹھانا مسنون ومستحب ہے۔دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۷۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَکَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (تُرْفَعُ الْأَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ، فِی افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، وَعِنْدَ الْبَیْتِ، وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَبِعَرَفَاتٍ وَبِالْمُزْدَلِفَةِ، وَعِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ)

۳۷۳۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حکم عن مقسم سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات مقامات پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے نماز کی افتتاحی تکبیر میں، بیت اللہ کے پاس، صفا پر، مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں، رمی جمرتین کے بعد۔

۳۷۴۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِیُّ، قَالَ : ثَنَا الْمُحَارِبِیُّ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَکَانَ هٰذَا الْحَدِیْثُ مَأْخُوْذًا بِهٖ، لَا نَعْلَمُ أَحَدًا خَالَفَ شَیْئًا مِنْهُ، غَیْرَ رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الْبَیْتِ، فَإِنَّ قَوْمًا ذَهَبُوْا إِلٰی ذٰلِكَ، وَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَکَرِهُوْا رَفْعَ الْیَدَیْنِ عِنْدَ رُؤْیَةِ الْبَیْتِ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ

۳۷۴۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو اپنایا گیا ہے ہمارے علم میں نہیں کہ کسی نے اس کے جزء سے اختلاف کیا سوائے بیت اللہ کے پاس ہاتھ اٹھانے کے۔ اس میں بعض علماء کہتے ہیں کہ ہاتھ اٹھاتے جائیں گے۔ اور ان کی دلیل یہ روایت ہے اور دیگر حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جب بیت اللہ کو دیکھیں تو اس وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے اور انہوں نے مندرجہ ذیل سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلیل:

بیت اللہ کو دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے۔ دلیل یہ ہے۔

۳۷۴۱: بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِیْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِیِّ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ (جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهٗ سُئِلَ، عَنْ رَفْعِ الْأَیْدِیْ عِنْدَ الْبَیْتِ فَقَالَ : ذَاكَ شَیْءٌ یَفْعَلُهُ الْیَهُوْدُ، قَدْ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ) فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُخْبِرُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الْیَهُوْدِ، وَلَیْسَ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، وَأَنَّهُمْ قَدْ حَجُّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَفْعَلْ ذٰلِكَ فَإِنْ کَانَ هٰذَا الْبَابُ یُؤْخَذُ

مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ، فَإِنَّ هٰذَا الْإِسْنَادَ أَحْسَنُ مِنْ إِسْنَادِ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ، فَإِنَّ جَابِرًا قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِهِ عَلَى الْاِقْتِدَاءِ مِنْهُ بِهِمْ، إِذْ كَانَ حُكْمُهُ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى شَرِيْعَتِهِمْ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ، حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ شَرِيْعَةً تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُمْ، ثُمَّ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَالَفَهُمْ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِذًا مِنْ مُخَالَفَتِهِمْ فَحَدِيْثُ جَابِرٍ أَوْلٰى، لِأَنَّ فِيْهِ مَعَ تَصْحِيْحِ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ النَّسْخَ لِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الرَّفْعَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلَى ضَرْبَيْنِ، فَمِنْهُ رَفْعٌ لِتَكْبِيْرِ الصَّلَاةِ، وَمِنْهُ رَفْعٌ لِلدُّعَاءِ فَأَمَّا مَا لِلصَّلَاةِ، فَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَأَمَّا مَا لِلدُّعَاءِ ، فَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَبِجَمْعٍ وَ (عَرَفَةَ) وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ فَهٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ بِعَرَفَةَ.

۳۷۴۱: مہاجر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے بیت اللہ کے پاس ہاتھ اٹھانے سے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا یہ وہ چیز ہے جو یہود کرتے تھے ہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا آپ نے یہ نہیں کیا۔ یہ جابر رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات کی نشاندہی فرمار ہے ہیں کہ یہ یہود کا فعل ہے۔ اہل اسلام کا فعل نہیں ہے۔ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا اور آپ نے یہ فعل نہیں کیا اور اس باب کو سند کے لحاظ سے لیا جائے۔ تو اس روایت کی سند شروع باب میں مذکور روایت کی سند سے اعلیٰ ہے اور اگر اس کو آثار کے معانی کی تصحیح کے طور پر لیا جائے تو جابر رضی اللہ عنہ سے یہ اطلاع دی کہ یہ یہود کا فعل اور طرز عمل ہے۔ عین ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اقتداء کے طور پر شروع میں حکم فرمایا ہو۔ اس لئے کہ آپ ان کے اہل کتاب ہونے کی وجہ سے ان کے طریقے کا حکم فرماتے جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی شریعت کو منسوخ کرنے والا حکم نہ ملتا۔ پھر آپ نے حج کیا اور ان کی مخالفت فرمائی اور ہاتھ نہیں اٹھائے۔ پس جابر رضی اللہ عنہ کی روایت اولیٰ ہے کیونکہ اس میں ان دونوں روایات کی تصحیح کے ساتھ ساتھ ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایات کی تنسیخ بھی پائی جاتی ہے۔ اور اگر فکر و نظر کے لحاظ سے لیں۔ تو ہم یہ بات پاتے ہیں کہ اس حدیث میں مذکور ہاتھ اٹھانا دو قسم پر ہے۔ ① نماز کی تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانا ہے۔ ② دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا ہے۔ جس رفع یدین کا تعلق نماز سے ہے تو وہ ابتداء نماز میں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اور جس رفع یدین کا تعلق دعا سے ہے تو اس کا تعلق صفا' مروہ مزدلفہ' عرفات اور دونوں جمرات کے پاس ہاتھ اٹھانا ہے اور یہ سب کے ہاں متفق علیہ ہے۔ جیسا اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

میدان عرفات میں ہاتھ اٹھانے کا تذکرہ ہے۔

تتمہ دلیل: اگر اس بات کو اسناد کے لحاظ سے جانچا جائے تو حدیث ثانی کی سند پہلی سے اعلیٰ ہے اور اگر معانی آثار کی تصحیح کا لحاظ کیا جائے تب بھی یہ روایت بہتر ہے کیونکہ ممکن ہے کہ ابتداء اس کا حکم ملا ہو کیونکہ یہ ان کی شریعت کے مطابق ہے جب اللہ تعالیٰ نے شریعت محمدیہ کے احکام اتار دیئے تو دوسرے احکام کی طرح یہ بھی منسوخ ہو گیا جناب رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ ہجری میں وفات سے ۸۰ روز پہلے حج کیا ہے جبکہ شریعت کی تکمیل کا اعلان کر دیا گیا اور آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے تو معلوم ہوا کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا پس جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو لیا جائے تو تینوں روایات میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ یا دلیل ثانی:

مذکورہ روایت میں جس ہاتھ اٹھانے کا ذکر ہے اس کی دو قسمیں ہیں تکبیر صلاۃ کے لئے' دعا کے لئے۔

پس ان میں سے جس کا تعلق نماز سے ہے وہ افتتاح نماز کے لئے رفع یدین ہے اور جو دعا کے لئے تو وہ صفاء' مروہ' عرفات' مزدلفہ' جمرتین کے پاس ہاتھ اٹھانا متفق علیہ ہے۔ عرفات کے رفع یدین کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت بھی ثابت ہے۔ روایت یہ ہے۔

۳۷۴۲ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : أَنَا حَمَّادٌ' عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِعَرَفَةَ وَكَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ نَحْوَ ثُنْدُوَتِهِ) فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا' فَرَأَيْنَا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى ذٰلِكَ' ذَهَبُوْا أَنَّهُ لَا لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ' وَلٰكِنْ لِتَعْظِيْمِ الْبَيْتِ وَقَدْ رَأَيْنَا الرَّفْعَ بِعَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ' وَعِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ' وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' إِنَّمَا أَمَرَ بِذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الدُّعَاءِ فِي الْمَوْطِنِ الَّذِيْ جَعَلَ ذٰلِكَ الْوُقُوْفَ فِيْهِ لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ وَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ صَارَ إِلٰى عَرَفَةَ' أَوْ مُزْدَلِفَةَ' مَوْضِعِ رَمْيِ الْجِمَارِ' أَوِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ' أَنَّهُ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ لِتَعْظِيْمِ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ رَفْعَ الْيَدَيْنِ لَا يُؤْمَرُ بِهٖ فِيْ هٰذِهِ الْمَوَاطِنِ إِلَّا لِعِلَّةِ الْإِحْرَامِ' وَلَا يُؤْمَرُ بِهٖ فِيْ غَيْرِ الْإِحْرَامِ' كَانَ كَذٰلِكَ' لَا يُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ لِرُؤْيَةِ الْبَيْتِ فِيْ غَيْرِ الْإِحْرَامِ فَإِذَا ثَبَتَ أَنْ لَا يُؤْمَرَ بِذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ الْإِحْرَامِ' ثَبَتَ أَنْ لَا يُؤْمَرَ بِهٖ أَيْضًا فِي الْإِحْرَامِ وَحُجَّةٌ أُخْرَى : أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَا يُؤْمَرُ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَهُ فِي الْإِحْرَامِ' مَا كَانَ مَأْمُوْرًا بِالْوُقُوْفِ عِنْدَهُ' مِنَ الْمَوَاطِنِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا وَقَدْ رَأَيْنَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ جَمْرَةً كَغَيْرِهَا مِنَ الْجِمَارِ .غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُوْقَفُ عِنْدَهَا' فَلَمْ يَكُنْ هُنَاكَ رَفْعٌ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْبَيْتُ' لَمَّا لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وُقُوْفٌ' أَنْ لَا يَكُوْنَ عِنْدَهُ رَفْعٌ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ وَهٰذَا الَّذِيْ أَثْبَتْنَاهُ بِالنَّظَرِ' هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ'

رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ.

۳۷۴۲: بشر بن حرب نے جناب ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ عرفات میں دعا فرما رہے تھے اور آپ کے دست مبارک سینہ تک اٹھے تھے۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ بیت اللہ شریف کے دیدار کے وقت ہاتھ اٹھانا آیا وہ اسی طرح ہے یا نہیں جن حضرات نے اس کو اختیار کیا ہے وہ اس کو احرام کی وجہ سے نہیں بلکہ بیت اللہ کی تعظیم کی خاطر مانتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ میدان عرفات اور مزدلفہ اور منیٰ میں جمرتین کے پاس اسی طرح صفا اور مروہ پر جہاں وقوف کیا جاتا ہے۔ وہاں ہاتھ اٹھانے کا حکم احرام کی وجہ سے دیا گیا ہے کیونکہ ان مقامات میں وقوف احرام کی ہی وجہ سے ہے۔ ہم یہ بات پاتے ہیں کہ اگر کوئی غیر محرم عرفات یا مزدلفہ جمرتین صفا و مروہ کے پاس جائے تو وہ کسی چیز کی تعظیم کے لئے وہاں ہاتھ نہ اٹھائے گا۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان مقامات پر ہاتھوں کے اٹھانے کا حکم صرف احرام کی وجہ سے دیا گیا۔ یہ حکم غیر احرام میں نہ ہوگا۔ اسی طرح بیت اللہ کو دیکھتے وقت بھی رفع یدین کا حکم نہ دیا جائے گا جب کہ آدمی احرام میں نہ ہو۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ احرام کے علاوہ میں یہ حکم نہ دیا جائے گا تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ احرام کی حالت میں بھی اس کا حکم بھی نہ دیا جائے گا۔ ایک اور دلیل یہ ہے۔ کہ ہم یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ جن مقامات پر رفع یدین کا حکم ہوا ہے ان مقامات پر وقوف کا حکم بھی ملا ہے ان مقامات کا تذکرہ ہم کر چکے۔ ہم یہ بات بھی پاتے ہیں کہ جمرہ عقبہ بھی بقیہ جمرتین کی طرح ہے مگر اس کے پاس وقوف نہیں پس وہاں رفع یدین نہیں۔ پس اس پر غور وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ جب بیت اللہ کے پاس وقف نہیں تو اس کے پاس رفع یدین بھی نہیں قیاس ونظر اسی کو چاہتے ہیں اور یہ جو چیز ہم نے نظر سے پیش کی یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی یہ منقول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۳/۳۔

حاصل روایات: مندرجہ بالا دونوں قسم کے رفع یدین کو سامنے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ آیا بیت اللہ کے پاس ہاتھوں کا اٹھانا ان میں سے کون سی قسم سے متعلق ہے جو لوگ اس رفع یدین کے قائل ہیں وہ یہ مانتے ہیں کہ یہ رفع یدین تعظیم بیت اللہ کے لئے ہے احرام کی وجہ سے نہیں۔ عرفات میں ہاتھ اٹھانا اسی طرح مزدلفہ میں اور جمرتین کے پاس اور صفا اور مروہ پر یہ تمام وہ مقامات ہیں جن کا وقوف احرام کی وجہ سے مقرر ہوا اور وہاں دعا کا حکم بھی اسی وجہ سے ہوا۔

ہم نے غور کیا کہ اگر کوئی غیر محرم صفا مروہ رمی جمار مزدلفہ وعرفات میں جائے تو ان مقامات پر ان کی تعظیم کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا نہ کرے گا۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان مقامات میں رفع یدین کا سبب احرام ہے۔ غیر احرام میں اس کا حکم نہ ہوگا بلکہ اسی طرح رؤیت بیت اللہ کے وقت غیر احرام میں ہاتھ نہ اٹھائے جائیں گے جب غیر حرام میں اس کا حکم نہ دیا جائے گا تو احرام میں بھی حکم نہ دیا جائے گا۔

نظر کا دوسرا انداز:

جن مقامات پر رفع یدین کا حکم ہوا وہ احرام کی وجہ سے ہے اور وہ مواقع مخصوص ہیں۔ قیاس کا دخل نہیں دیکھیں کہ جمرہ عقبہ بھی دوسرے جمرات کی طرح ہے البتہ اس کے پاس کھڑا نہیں ہوا جاتا مگر وہاں رفع یدین کا حکم نہیں ہے۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ بیت اللہ کے پاس بھی وقوف نہیں تو اس کے پاس رفع بھی نہیں۔ یہ بات جو ہم نے نظر سے ثابت کی ہے یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے مگر طحاوی رحمہ اللہ نے رؤیت بیت اللہ کے وقت ہاتھ اٹھانے کو مستحب لکھا ہے۔

متقدمین سے تائید:

۳۷۴۳ :مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ (تُرْفَعُ الْأَيْدِيْ فِيْ سَبْعِ مَوَاطِنَ : فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، وَفِي التَّكْبِيْرِ لِلْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ، وَفِي الْعِيْدَيْنِ، وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَبِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ، وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ) قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ : فَأَمَّا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فِي الْعِيْدَيْنِ، وَفِي الْوِتْرِ، وَعِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ، فَيَجْعَلُ ظَهْرَ كَفَّيْهِ إِلَى وَجْهِهِ، وَأَمَّا فِي الثَّلَاثِ الْأُخَرِ، فَيَسْتَقْبِلُ بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، فَقَدْ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَأَمَّا التَّكْبِيْرَةُ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ، فَإِنَّهَا تَكْبِيْرَةٌ زَائِدَةٌ فِيْ تِلْكَ الصَّلَاةِ، وَقَدْ أَجْمَعَ الَّذِيْنَ يَقْنُتُوْنَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ عَلَى الرَّفْعِ مَعَهَا فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ كُلُّ تَكْبِيْرَةٍ زَائِدَةٍ فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ، فَتَكْبِيْرُ الْعِيْدَيْنِ الزَّائِدُ فِيْهَا عَلٰى سَائِرِ الصَّلَاةِ، كَذٰلِكَ أَيْضًا وَأَمَّا عِنْدَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ جُعِلَ تَكْبِيْرًا يُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ، كَمَا يُفْتَتَحُ بِالتَّكْبِيْرِ الصَّلَاةُ وَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا.

۳۷۴۳: طلحہ بن مصرف نے ابراہیم نخعیؒ کے متعلق بیان کیا کہ انہوں نے فرمایا سات مقام پر ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔ تکبیر افتتاح' تکبیر قنوت وتر' عیدین' استلامِ حجر کے وقت' صفا مروہ پر' عرفات میں' جمرتین کے پاس۔ امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں عیدین میں یا وتر یا استلام حجر کے وقت تو اپنی ہتھیلیوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف کرے اور تین دوسرے مقامات پر اپنی ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو اپنے چہرے کی طرف کرے۔ افتتاح نماز میں تو تمام مسلمانوں کا رفع یدین پر اتفاق ہے اور تکبیر قنوت وتر میں یہ تکبیر زائد ہے جو لوگ رکوع سے پہلے قنوت مانتے ہیں وہ اس کے ساتھ رفع یدین کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ ہر نماز جس میں زائد تکبیرات ہوں اس میں رفع یدین ہو۔ تکبیرات عیدین زائد ہیں جو بقیہ نمازوں سے زائد ہیں۔ ان میں حکم اسی طرح ہے۔ باقی حجر

اسود کو بوسہ دینے کے وقت پس یہ تکبیر افتتاح طواف کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ جیسا کہ تکبیر سے نماز کا افتتاح کیا جاتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کا حکم فرمایا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر کا تقاضا یہ ہے کہ ہر وہ تکبیر جو نماز میں زائد ہو اس کا یہی حکم ہے کہ اس کے لئے ہاتھ اٹھائے جائیں گے تکبیر عیدین وہ تمام نمازوں کی تکبیر سے زائد ہے اس لئے اس میں بھی ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔ باقی رہا استلام حجر تو اس کو تکبیر افتتاح نماز کی طرح قرار دیا جس طرح کہ تکبیر سے طواف شروع کرتے ہیں جیسا کہ تکبیر سے نماز کو شروع کیا جاتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۳۷۴۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيْرًا كَانَ عَلَى مَكَّةَ مِنْ طَرَفِ الْحَجَّاجِ عَنْهَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ يَقُوْلُ (كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا قَوِيًّا وَكَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا حَفْصٍ أَنْتَ رَجُلٌ قَوِيٌّ وَإِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنِ فَتُؤْذِي الضَّعِيْفَ فَإِذَا رَأَيْتَ خَلْوَةً فَاسْتَلِمْهُ وَإِلَّا فَكَبِّرْ وَامْضِ)

۳۷۴۴: ابو یعفور عبدی کہتے ہیں کہ میں نے مکہ کے گورنر سے سنا جو کہ ۷۳ھ میں حجاج کی طرف سے حاکم تھا وہ کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ ایک طاقتور آدمی تھے اور وہ رکن حجر پر لوگوں سے مزاحمت کرتے تھے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کو کہا اے ابو حفص! تم طاقت ور آدمی ہو تم رکن کے پاس بھیڑ بناؤ گے پس اس طرح تم کمزور کو ایذا دو گے پس اگر خالی جگہ پاؤ تو استلام کر لو ورنہ تکبیر کہہ کر آگے روانہ ہو جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۲۸/۱۔

۳۷۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ قَالَ : وَكَانَ الْحَجَّاجُ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى مَكَّةَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ فَلَمَّا جَعَلَ ذٰلِكَ التَّكْبِيْرَ يُفْتَتَحُ بِهِ الطَّوَافُ كَالتَّكْبِيْرِ الَّذِي جُعِلَ يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ أُمِرَ بِالرَّفْعِ فِيْهِ كَمَا يُؤْمَرُ بِالرَّفْعِ فِي التَّكْبِيْرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَلَا سِيَّمَا إِذْ قَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ صَلَاةً

۳۷۴۵: ابو یعفور نے خزاعہ کے ایک آدمی سے بیان کیا جس کو حجاج نے مکہ پر عامل بنایا تھا پھر اس نے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ پس جب یہ تکبیر افتتاح طواف کے لئے مقرر کی گئی ہے اس تکبیر کی طرح جو نماز کو شروع کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے تو اس میں ہاتھ اٹھانے کا حکم ہے جیسا کہ نماز کو شروع کرنے والی تکبیر میں رفع یدین کا حکم ہے۔ خصوصاً جب کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ کے طواف کو بمنزلہ نماز قرار دیا ہے۔

حاصل کلام: سابقہ روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ طواف کی ابتداء بھی تکبیر سے ہوگی اور اس کی ابتداء میں افتتاح نماز کی طرح

تکبیر کہی جائے گی تو اس میں تکبیر صلاۃ کی طرح ہاتھ اٹھائے جائیں گے اور خاص طور پر اس وجہ سے بھی اٹھائے جائیں کیونکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے طواف بیت اللہ کو نماز قرار دیا۔

۳۷۴۶ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ح

۳۷۴۶: ربیع المؤذن سے اسد سے روایت کی ہے۔

۳۷۴۷ : وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا : ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ، إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّ لَكُمُ النُّطْقَ، فَمَنْ نَطَقَ فَلَا يَنْطِقْ إِلَّا بِخَيْرٍ) فَهٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي لَهَا وَجَبَ الرَّفْعُ فِيْمَا زَادَ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ وَأَمَّا الرَّفْعُ عَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَبِجَمْعٍ، وَ (عَرَفَاتٍ) وَعِنْدَ الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَ مَنْصُوْصًا فِي الْخَبَرِ الْأَوَّلِ وَهٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الَّتِي ثَبَّتْنَاهَا، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۷۴۷: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ طواف بیت اللہ نماز کی طرح ہے بس فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں گفتگو کو حلال قرار دیا ہے پس جو شخص گفتگو کرے وہ بھلائی کی بات کرے۔ یہ وہ علت ہے جس کی بناء پر حدیث اول سے زائد مذکورہ مقامات پر ہاتھ اٹھانا واجب ہے۔ باقی صفا' مروہ' مزدلفہ وعرفات اور جمرتین کے پاس کے ہاتھوں کا اٹھانا یہ خبر اول کی نص میں موجود ہے۔ یہ اس روایت کا معنی ہے جس کو ہم کھول دیا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

تخریج : دارمی فی المناسك باب ۳۲۔

حاصل کلام: یہ ہے کہ اس علت کی وجہ سے ہاتھ اٹھانے کا حکم اس مقام پر لازم ہوا دوسرے مقامات پر ہاتھ اٹھانا جیسے صفا' مروہ' عرفات' جمرتین کے پاس' تو یہ نص میں وارد ہیں۔

ان آثار کے یہ معانی جن کو ہم نے ثابت کیا ہے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں رمل کا حکم

خلاصۃ المرام : رمل سینہ تان کر تیز چلنے کو کہتے ہیں اس کا حکم عمرۃ القضاۃ کے موقعہ پر مشرکین کے اعتراض کے ازالہ کے لئے ہوا بعد میں اس کو ہمیشہ کے لئے باقی رکھا گیا عمرۃ القضاۃ کے موقع پر مشرکین کا قیام جبل قیقعان پر تھا جو باب مدینہ اور باب

حدیبیہ کے مقابل رکن شامی وعراقی کی طرف واقع ہے رمل کا حکم مکی اور آفاقی ہر ایک کے لئے ہر اس طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو رمل کا حکم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور ان کے شاگردوں کے ہاں زمانہ نبوت کے ساتھ خاص تھا مگر ائمہ اربعہ اور جمہور کے ہاں قیامت تک باقی ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل:

رمل کا حکم زمانہ نبوت کے ساتھ خاص تھا جو وقتی علت کے پیش نظر تھا علت جانے سے حکم بھی جاتا رہا دلیل یہ ہے۔

۳۷۴۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَاصِمِ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ قَالَ : صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قُلْتُ : مَا صَدَقُوْا وَمَا كَذَبُوْا ؟ قَالَ صَدَقُوْا رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَكَذَبُوْا لَيْسَتْ بِسُنَّةٍ إِنَّ قُرَيْشًا قَالَتْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ : دَعُوْا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ حَتّٰى يَمُوْتُوْا مَوْتَ النَّغَفِ فَلَمَّا صَالَحُوْهُ عَلٰى أَنْ يَجِيْءَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَيُقِيْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ بِمَكَّةَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ وَالْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى جَبَلِ قُعَيْقِعَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّمَلَ فِي الطَّوَافِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا إِنَّمَا كَانَ الرَّمَلُ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ أَنَّ بِهِمْ قُوَّةً وَأَنَّهُمْ لَيْسُوْا بِضُعَفَاءَ لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ سُنَّةٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۳۷۴۸: ابوالطفیل کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ میں رمل کیا اور یہ سنت ہے انہوں نے کہا انہوں نے سچ کہا اور جھوٹ بولا۔ میں نے کہا کون سی بات انہوں نے درست کہی اور کون سی جھوٹی کہی۔ انہوں نے جواب دیا کہ اتنی بات تو درست ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے طواف بیت اللہ میں رمل کیا اور اس بات میں جھوٹ بولا کہ یہ سنت ہے یہ سنت نہیں ہے۔ قریش نے حدیبیہ کے زمانہ میں کہا تھا محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کو چھوڑ دو یہاں تک کہ نتھنوں کے کیڑے کی طرح مر جائیں۔ جب انہوں نے صلح کر لی کہ مسلمان اگلے سال عمرہ کے لئے آئیں اور تین روز تک وہ مکہ میں قیام کریں تو جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام آئے اس وقت مشرکین جبل قیقعان پر چڑھ گئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو فرمایا بیت اللہ کے پہلے تین چکروں میں رمل کرو اور یہ ہمیشہ کی سنت نہیں ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء اس طرف گئے کہ طواف میں رمل سنت نہیں ہے اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے اور کہا کہ یہ صرف مشرکین کے سامنے قوت کے مظاہرہ کے لئے تھا کہ ہم کمزور نہیں ہیں۔ اس بنا پر نہیں کہ یہ ایک

مستقل طریقہ ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۳۷' ابو داؤد فی المناسک باب ۵۰۔

۳۷۴۹ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ أَيُّوْبَ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ : إِنَّهٗ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ' فَلَمَّا قَدِمُوْا قَعَدَ الْمُشْرِكُوْنَ مِمَّا يَلِي الْحَجَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ' وَأَنْ يَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِأَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الْأَرْبَعَةَ إِلَّا إِبْقَاءً عَلَيْهِمْ)

۳۷۴۹: سعید بن جبیر نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام سمیت مکہ میں تشریف لائے مشرکین نے کہا کچھ لوگ آ رہے ہیں جن کو یثرب کے بخاروں نے کمزور کر دیا ہے جب وہ آ گئے تو مشرکین مقام حجر کے قریب بیٹھ گئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو پہلے تین چکروں میں رمل کا حکم فرمایا اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان آرام سے چلنے کا حکم فرمایا اور ابن عباس ؓ کہنے لگے ان کو چار چکروں میں رمل کا حکم بطور شفقت نہیں فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۵۵' والمغازی باب ۴۳' مسلم فی الحج ۴۰' ابو داؤد فی المناسک باب ۵۰' نسائی فی المناسک باب ۱۵۵' مسند احمد ۱' ۲۹۰/۲۹۵' ۳۰۶/۳۷۳۔

۳۷۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ قَالَ : ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ' عَنْ (أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَأَنَّهَا سُنَّةٌ قَالَ : صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا' قَدْ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ' وَلَيْسَتْ بِسُنَّةٍ' وَلٰكِنْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ عَلٰى قُعَيْقِعَانَ' وَبَلَغَهٗ أَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ : إِنَّ بِهٖ وَبِأَصْحَابِهٖ هُزَالًا فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ ارْمُلُوْا' أَرُوْهُمْ أَنَّ بِكُمْ قُوَّةً فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِلَى الرُّكْنِ الْيَمَانِيِّ' فَإِذَا تَوَارٰى عَنْهُمْ مَشٰى) قَالُوْا : فَلَا تَرٰى أَنَّهٗ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْشُوْا فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ' فِيْمَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ حَيْثُ لَا يَرَاهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ' وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوْا فِيْمَا بَقِيَ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْوَاطِ لِيُرُوْهُمْ فَلَمَّا كَانَ قَدْ أَمَرَهُمْ بِالرَّمَلِ حَيْثُ يَرَوْنَهُمْ' وَبِتَرْكِهٖ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُمْ' ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّمَلَ كَانَ مِنْ أَجْلِهِمْ' لَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهٗ سُنَّةٌ قَالُوْا : وَمِمَّا دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ لَمَّا حَجَّ' وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۷۵۰: ابوالطفیل کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا تمہاری قوم کا خیال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں رمل کیا اور یہ سنت ہے انہوں نے جواب دیا انہوں نے کچھ سچ اور کچھ جھوٹ بولا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ میں رمل کیا مگر یہ سنت نہیں ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف لائے' مشرکین جبل قیقعان پر چڑھ گئے آپ کو یہ اطلاع ملی کہ مشرکین کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کو کمزوری نے آلیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو رمل کا حکم فرمایا کہ مشرکین کو دکھاؤ کہ ہم میں کوئی کمی نہیں آئی پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود سے رکن یمانی تک رمل فرماتے۔ پھر جب ان سے چھپ جاتے تو اپنی حالت پر چلتے۔ اول فریق کے علماء کہتے ہیں کہ کیا تم یہ بات نہیں پاتے کہ آپ نے ان کو پہلے تین چکروں دو ارکان کے درمیان معمول کے مطابق چلنے کا حکم فرمایا جہاں مشرکین ان کو نہ دیکھتے تھے اور چکر کے بقیہ حصہ میں ان کو رمل کا حکم فرمایا تا کہ کفار کو (قوت) دکھائیں پس جب ان کو رمل کا حکم صرف اسی جانب تھا جہاں مشرکین ان کو دیکھتے تھے اور جہاں نہ دیکھتے وہاں رمل کو ترک کرتے تھے تو اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ رمل ان کفار کی وجہ سے تھا۔ اس طور پر نہ تھا کہ یہ طواف کا ایک مستقل طریقہ ہے۔ انہوں نے دوسری دلیل دیتے ہوئے کہا کہ آپ نے حج کے موقعہ پر ایسا نہیں کیا اور اس میں انہوں نے یہ روایات ذکر کیں۔

تخریج : فی الحج ۲۳۷' مسند احمد ۱' ۲۳۸/۲۲۹۔

حاصل روایات: غور کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تین چکروں میں رکن یمانی اور رکن حجر کے درمیان جہاں مشرکین ان کو نہ دیکھتے تھے چلنے کا حکم فرمایا اور ان چکروں کے بقیہ حصہ میں مشرکین کو دکھانے کے لئے رمل کا حکم فرمایا پس جب رمل کا حکم ان کو دکھانے کے لئے کیا اور جہاں وہ نہ دیکھتے تھے وہاں رمل کو چھوڑ دیا تو اس سے ثابت ہوا رمل انہی کی وجہ سے تھا اس وجہ سے نہ تھا کہ یہ سنت ہے اور اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ حج کے موقعہ پر آپ نے رمل نہیں کیا جیسا اس روایت میں ہے۔

۳۷۵۱ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا قَيْسٌ' عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيِّبِ' عَنِ الْحَكَمِ' عَنْ مُجَاهِدٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ فِي الْعُمْرَةِ' وَمَشٰى فِي الْحَجِّ) أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْمُلْ فِيْ حَجِّهِ حَيْثُ عُدِمَ الَّذِيْنَ مِنْ أَجْلِهِمْ رَمَلَ فِيْ عُمْرَتِهِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : الرَّمَلُ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُوَلِ سُنَّةٌ' لَا يَنْبَغِي تَرْكُهَا فِي الْحَجِّ' وَلَا فِي الْعُمْرَةِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۷۵۱: مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ میں رمل کیا اور حج میں عام معمول کے مطابق چلے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسک باب ۵۱' کی طرح روایت ھے۔

حاصل روایات: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں رمل نہیں کیا کیونکہ یہ مشرکین کی وجہ سے کیا اور اب مکہ دارالاسلام بن چکا تھا اور

مشرک مسلمان بن چکے تھے۔ پس اس کا مسنون ہونا ثابت نہ ہوا۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلیل:

پہلے تین چکروں میں رمل سنت ہے حج میں اس کو چھوڑنا جائز نہیں اور نہ ہی عمرہ میں اس کو چھوڑنا درست ہے دلائل یہ ہیں اور یہ سابقہ روایات ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب بھی ہیں۔

۳۷۵۲ :بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ فَرَمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعَةَ أَشْوَاطٍ) فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا وَقَدْ كَانَ فِيْ بَعْضِهَا حَيْثُ يَرَاهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَفِيْ بَعْضِهَا حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ فَفِيْ رَمَلِهِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَجْلِهِمْ رَمَلَ وَلٰكِنْ لِمَعْنًى آخَرَ.

۳۷۵۲: ابوالطفیل نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرہ کیا تو بیت اللہ کے طواف میں رمل فرمایا یہ رمل پہلے تین چکروں میں تھا اور بقیہ چار چکروں میں اپنی رفتار سے چلے۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام چکروں میں رمل فرمایا اور بعض میں تو اس جگہ جہاں مشرکین دیکھ لیں اور بعض میں اس جگہ جہاں وہ نہ دیکھتے تھے۔ آپ کے اس مقام پر رمل میں جہاں مشرکین نہ دیکھتے تھے اس بات کی دلیل ہے کہ یہ ان کی وجہ سے نہ تھا بلکہ کسی اور مقصد کی خاطر تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۵۰۔

اسلوب روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام چکروں میں رمل فرمایا بعض میں ایسی جگہ ہیں کہ بین دیکھ لیں اور بعض میں ہے کہ جہاں مشرکین نہ بھی دیکھتے ہوں آپ کے اس جگہ رمل کرنے میں جہاں مشرکین نہ دیکھتے ۔ یہ ثابت ہوتا ہے کہ رمل فقط انہی کی خاطر نہ تھا بلکہ اس کی اور وجہ بھی تھی۔

۳۷۵۳ :وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ (رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ) ، فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِثْلُ الَّذِيْ قَبْلَهُ.

۳۷۵۳: ابوالطفیل کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر سے حجر تک رمل کیا یہ روایت پہلی روایت کی طرح ہے۔

۳۷۵۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ نَافِعٍ قَالَ (كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَيَمْشِيْ أَرْبَعًا عَلٰى هَيْنَتِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ)

۳۷۵۴: نافع نے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تین چکروں میں حجر سے حجر تک رمل کرتے تھے اور چار چکروں میں اپنے انداز سے چلتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۳۳۔

۳۷۵۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَفَّانَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْمُلُ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ) فَهٰذَا مِثْلُ الَّذِيْ قَبْلَهُ أَيْضًا وَقَدْ اسْتَدَلَّ بِذٰلِكَ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، فَفَعَلَهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّهُ فَعَلَهُ فِيْ حَجٍّ وَلَا فِيْ عُمْرَةٍ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَاجٌّ، فَخَالَفَ ذٰلِكَ مَا رَوٰى عَنْهُ مُجَاهِدٌ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ فِيْ عُمْرَةٍ فَيَكُوْنُ مَذْهَبُهُ كَانَ أَنْ يَرْمُلَ فِي الْعُمْرَةِ، وَلَا يَرْمُلَ فِي الْحَجَّةِ وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى ثُبُوْتِ الرَّمَلِ، وَأَنَّهُ سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، حَيْثُ لَا عَدُوَّ يُرِيْهِ قُوَّتَهُ فَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ، مَا

۳۷۵۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حجر سے حجر تک رمل کرتے یہ روایت بھی پہلی روایت کی طرح ہے۔اس روایت سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے استدلال کیا ہے۔انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح کیا جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ہاں اتنی بات ہے کہ روایت میں یہ مذکور نہیں کہ آپ نے یہ حج میں کیا یا عمر میں۔یہ ممکن ہے کہ حج کی حالت میں کیا ہو۔اس صورت میں یہ مجاہد والی روایت کے خلاف ہوگا۔اور عین ممکن ہے کہ یہ عمرہ میں کیا ہو تو اس صورت میں ان کا مذہب عمرہ میں رمل ہ تھا اور حج میں رمل کا نہ تھا اور جو بات ثبوت رمل پر دلالت کرتی ہے۔وہ یہ ہے کہ یہ حج وعمرہ میں پہلے سے چلا آ رہا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں بھی اسے کیا جب کہ وہاں کوئی دشمن نہ تھا جس کے سامنے قوت کا مظاہرہ کرنا ہو۔اس سلسلہ میں یہ روایات ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات : ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں عمرہ جعرانہ کا تذکرہ ہے اور مؤقف اول میں مذکورہ روایت کا تعلق عمرۃ القضاۃ یا حدیبیہ سے ہے حنین کے غنائم کے بعد والا یہ عمرہ سابقہ علت کے ختم ہونے کے باوجود رمل کو ثابت کر رہا ہے۔پس ابن عباس رضی اللہ عنہما کی پہلی روایت سے استدلال درست نہیں اسی طرح روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مجاہدؒ والی روایت کے خلاف خود ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فعل

مذکور ہے راوی کا عمل روایت کے خلاف اس کے سابقہ روایت پر اعتماد کو ختم کر دیتا ہے اور اگر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ ثابت ہو جائے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں رمل فرمایا تو سرے سے وہ روایت باطل ہو جائے گی۔ چنانچہ یہ روایت اس کو ثابت کرتی ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۳۷۵۶ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعٰى ثَلَاثَةً وَمَشٰى أَرْبَعَةً حِيْنَ قَدِمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ كَانَ اعْتَمَرَ)

۳۷۵۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین میں سعی کی (رمل کیا) اور چار چکروں میں اپنی حالت کے مطابق چلے جبکہ آپ نے حج وعمرہ کیا اور جب آپ نے عمرہ کیا۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۳۱۔

۳۷۵۷ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَمَلَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ)

۳۷۵۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت نے ثابت کر دیا کہ حج وعمرہ دونوں میں رمل سنت ہے اور آپ نے خود کیا ہے پس مجاہد والی روایت سے استدلال کرنا باطل ہے۔

فریق ثانی کی دلیل مزید:

۳۷۵۸ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشٰى أَرْبَعًا)

۳۷۵۸: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں سات چکر لگائے ان میں سے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں اپنی حالت کے مطابق چلتے رہے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۵۰۔

۳۷۵۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۷۵۹: حاتم بن اسماعیل نے جعفر بن محمد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ اور اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۷۶۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ فِيْ ثَلَاثَةٍ مِنْهُنَّ، مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ) فَلَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ رَمَلَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، وَلَا عَدُوَّ، ثَبَتَ أَنَّهٗ لَمْ يَفْعَلْهُ، إِذَا كَانَ الْعَدُوُّ مِنْ أَجْلِ الْعَدُوِّ وَلَوْ كَانَ فَعَلَهٗ إِذْ كَانُوْا مِنْ أَجْلِهِمْ، لَمَا فَعَلَهٗ فِيْ وَقْتِ عَدَمِهِمْ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّمَلَ فِي الطَّوَافِ مِنْ سُنَنِ الْحَجِّ الْمَفْعُوْلَةِ فِيْهِ، الَّتِيْ لَا يَنْبَغِيْ تَرْكُهَا وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ.

۳۷۶۱: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کے سات چکر لگائے ان میں سے تین میں رمل کیا جو کہ حجر سے حجر تک تھا۔ پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ نے حجۃ الوداع میں رمل کیا جب کہ اس وقت کوئی دشمن نہ تھا تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ جب آپ نے پہلے کیا تو دشمن کی وجہ سے نہیں کیا اگر ان کی وجہ سے کیا ہوتا تو ان کے نہ ہونے کی حالت میں آپ اس کو اختیار نہ فرماتے پس اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ طواف میں رمل ہے اور یہ حج کے اندر کیے جانے والے ان اعمال سے ہے جن کا ترک کرنا مناسب نہیں ہے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے بعد اسے کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۳۵' ترمذی فی الحج باب ۳٤' ابن ماجه فی المناسك باب ۲۹۔

حاصل روایات : جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں رمل کرنا ثابت ہوگیا جبکہ اس وقت دشمن کا کوئی نام ونشان نہ تھا تو اس سے یہ خود ثابت ہوگیا کہ دشمن کی موجودگی میں جو کیا وہ فقط دشمن کی وجہ سے نہ تھا اگر یہ فقط کفار کی خاطر کیا جانے والا فعل ہوتا تو ان کی عدم موجودگی میں اس کو انجام دینے کی چنداں حاجت نہ تھی اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ رمل طواف میں کرنا سنن حج سے ہے اور اس کا کرنا بہر صورت ضروری ہے۔

اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رمل کا ثبوت:

۳۷۶۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحُنَيْنِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ،

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ (فِيمَا الرَّمَلُ الْآنَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ) وَقَدْ نَفَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الشِّرْكَ وَأَهْلَهُ عَلَى ذٰلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا عَمِلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۷۶۱: زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا اب رمل کیوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے شرک اور اہل شرک کی بیخ کنی کر دی یعنی عملی طور پر اس کی عقلی وجہ کوئی نہیں مگر ہم کسی ایسے عمل کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں جس کو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا اور آپ کے ساتھ کیا۔

تخریج: ابو داؤد فی المناسك باب ۵۰۔

۳۷۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ (لَمَّا حَجَّ عُمَرُ، رَمَلَ ثَلَاثًا) وَهٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُنْكِرُهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ

۳۷۶۲: عطاء نے یعلی بن امیہؓ سے نقل کیا کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو تین چکروں میں رمل کیا۔

حاصل روایات: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ عمل کیا اور کسی نے نکیر نہیں کی جو اس بات کی دلیل ہے کہ رمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ثابت ہے اور یہ سنت مستمرہ ہے پس اس سے اس کی سنیت کا ثبوت مل گیا۔

۳۷۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ (قَدِمْتُ مَكَّةَ مُعْتَمِرًا، فَتَبِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا)

۳۷۶۳: شقیق سے مسروق سے نقل کیا کہ میں مکہ میں عمرہ کے لئے آیا پس میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے چل دیا وہ مسجد میں داخل ہوئے اور طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں اپنی رفتار سے چلے۔

۳۷۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، طَافَ بِالْبَيْتِ، وَرَمَلَ، ثُمَّ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِذَا لَبَّى بِهَا مِنْ مَكَّةَ، لَمْ يَرْمُلْ بِالْبَيْتِ، وَأَخَّرَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ، وَكَانَ لَا يَرْمُلُ يَوْمَ النَّحْرِ فَفِي هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمُلُ فِي الْحَجَّةِ إِذَا كَانَ إِحْرَامُهُ بِهَا مِنْ غَيْرِ مَكَّةَ فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَخْلُوْ مَا رَوَاهُ عَنْهُ مُجَاهِدٌ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ، إِمَّا أَنْ يَكُونَ مَنْسُوخًا، فَمَا نَسَخَهُ فَهُوَ أَوْلَى مِنْهُ أَوْ يَكُونُ غَيْرَ صَحِيحٍ عَنْهُ، فَهُوَ أَحْرَى أَنْ لَا يُعْمَلَ بِهِ، وَأَنْ يَجِبَ الْعَمَلُ بِخِلَافِهِ وَلَمَّا ثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الرَّمَلِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ عَدَمِ الْمُشْرِكِينَ، وَعَنْ أَصْحَابِهِ مِنْ

بَعْدِهٖ فِی الْاَشْوَاطِ الْاُوَلِ الثَّلَاثَةِ ثَبَتَ اَنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّةِ الطَّوَافِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ وَاَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِنَ الرِّجَالِ تَرْكُهٗ اِذَا كَانَ قَادِرًا عَلَيْهِ وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۷۶۴: نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب مکہ تشریف لائے تو بیت اللہ کا طواف کرتے اور رمل کرتے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے اور جب مکہ سے احرام باندھتے تو پھر رمل نہ کرے اور صفا و مروہ کی سعی کو یوم نحر پر مؤخر کرتے اور نحر کے دن طواف زیارت میں رمل نہ کرتے تھے۔ اس روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ ثبوت مل رہا ہے کہ وہ حج میں اس وقت رمل نہ کرتے تھے جب کہ ان کا احرام غیر مکی ہوتا۔ یہ روایت اس کے خلاف ہے جو مجاہدؒ نے ان کے واسطہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔ مجاہدؒ نے جو بات نقل کی وہ دو حال سے خالی نہیں نمبر ۱ وہ منسوخ ہے اور اس کی ناسخ اس سے اولیٰ ہے نمبر ۲ یہ ان سے صحیح سند سے ثابت نہیں پس ایسی روایت قابل عمل نہ ہوئی اور اس کے خلاف روایت پر عمل واجب ہوا۔ جب مذکور رمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے نہ ہونے کی حالت میں ثابت ہو گیا اور وہ بھی پہلے تین چکروں میں تو اس سے یہ بات پختہ ہو گئی کہ یہ طواف قدوم میں سنت ہے اور کسی مرد کو اس کا ترک مناسب نہیں جب کہ اسے اس کی قدرت ہو یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ طرز عمل معلوم ہو رہا ہے کہ جب مکہ کے باہر سے احرام باندھتے تو طواف میں رمل کرتے اور جب مکہ سے احرام حج باندھتے تو اس کے طواف میں رمل نہ کرتے۔

یہ روایت اس کے خلاف ہے جو فصل اول میں ان سے مجاہدؒ نے نقل کی ہے اب روایت مجاہد کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر ①: اس کو منسوخ تسلیم کیا جائے پس ناسخ روایت اس سے اولیٰ و اعلیٰ ہے۔

نمبر ②: سرے سے وہ روایت ہی درست نہیں پس اس پر عمل کرنا مناسب نہیں اس کے مخالف روایت جو کہ ثابت ہے اس پر عمل لازم ہے۔

جب سال مشرکین کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام سے رمل ثابت ہے اور پہلے تین چکروں میں ثابت ہے اور طواف قدوم کی سنت ہے تو اب کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ قدرت کے باوجود اس کو ترک کرے۔

یہی ہمارے ائمہ ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَلَمُ مِنَ الْأَرْكَانِ فِي الطَّوَافِ

کن ارکان کا استلام ہے؟

خلاصۃ المرام: استلام ہاتھ سے چھونے اور ہاتھ پھیرنے کو کہتے ہیں اور تقبیل بوسہ دینے کو کہا جاتا ہے۔ حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام ہے اور تقبیل فقط حجر اسود کی ہے یا چاروں ارکان کا استلام ہے۔ ① حضرت معاویہ حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہم اور عروہ و سوید رحہم اللہ چاروں ارکان کا استلام مسنون قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: حضرت عمر ابن عباس رضی اللہ عنہم اور ائمہ اربعہ جمہور فقہاء حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام مسنون مانتے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل:

بیت اللہ شریف کے طواف کے وقت چاروں ارکان کا استلام کیا جائے گا۔ دلیل یہ ہے۔

۳۷۶۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (كُنَّا نَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا).

۳۷۶۵: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا کہ ہم تمام ارکان کا استلام کیا کرتے تھے۔

۳۷۶۶ : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ، فَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَسْتَلِمَ أَرْكَانَهُ كُلَّهَا، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا : لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْتَلِمَ مِنَ الْأَرْكَانِ فِي الطَّوَافِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ .وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا

۳۷۶۶: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جو شخص بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔ اسے چاہیے کہ وہ اس کے تمام ارکان کو بوسہ دیا اور انہوں نے اس کی دلیل میں مذکورہ بالا روایت کو پیش کیا۔ مگر علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا طواف میں دو یمانی ارکان کو بوسہ دے جائے گا اور انہوں نے ذیل کی روایات سے استدلال کیا ہے۔

حاصل روایات: اس اثر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا تمام ارکان کو استلام کرنا ثابت ہو رہا ہے۔

فریق ثانی کا موقف اور دلائل: صرف رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام درست اور مسنون ہے بقیہ کا نہیں۔ یہ روایات ثبوت ہیں۔

۳۷۶۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ دَاوُدَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَمُرُّ بِهٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْأَسْوَدِ وَالْيَمَانِيِّ إِلَّا اسْتَلَمَهُمَا فِي الطَّوَافِ وَلَا يَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الْآخَرَيْنِ).

۳۷۶۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر طواف میں جب رکن حجر اور یمانی کے پاس سے ہوتا تو آپ ان کا استلام فرماتے اور دوسرے دو ارکان کا استلام نہ فرماتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۴۷۔

۳۷۶۸ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۳۷۶۸: یزید بن سنان نے ابو عاصم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت ذکر کی ہے۔

۳۷۶۹ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ح .

۳۷۶۹: یزید اور ابن مرزوق دونوں نے ابو الولید طیالسی سے روایت کی ہے۔

۳۷۷۰ : وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ (لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ) .

۳۷۷۰: ابن شہاب نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کے دو ارکان یمانی کے علاوہ کسی رکن کو ہاتھ لگاتے نہیں دیکھا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۵۹' مسلم فی الحج ۲۴۲۔

۳۷۷۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دَارِ الْجُمَحِيِّيْنَ).

۳۷۷۱: سالم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارکان بیت اللہ میں سے رکن اسود اور جو رکن دار جمحیین کے قریب ہے (رکن یمانی) ان کا استلام فرماتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۴۳۔

۳۷۷۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ . فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۳۷۷۲: لیث نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۷۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَّيْنِ). فَقَالَ (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' لَا يَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ).

۳۷۷۳: عبید بن جریج نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا تم صرف دو یمانی ارکان کا استلام کرتے ہو تو انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں ارکان کے علاوہ اور کسی رکن کو چھوتے نہیں دیکھا۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۴۵۔

۳۷۷۴: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ : ثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ الْجَزَرِيُّ' عَنْ خُصَيْفٍ' عَنْ مُجَاهِدٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ (مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ' طَافَ بِالْبَيْتِ الْحَرَامِ' فَجَعَلَ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِمَ تَسْتَلِمُ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ' وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا ؟ .فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُوْرٌ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ) قَالَ : صَدَقْتَ). فَهٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا' تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ فِيْ طَوَافِهِ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ .وَمَعَ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنَ التَّوَاتُرِ' مَا لَيْسَ مَعَ الْأَثَرِ الْأَوَّلِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِمَنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا' عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلٰى مَنْ خَالَفَهَا -أَنَّ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ' هُمَا مَبْنِيَّانِ عَلٰى مُنْتَهَى الْبَيْتِ مِمَّا يَلِيْهِمَا' وَالْآخَرَانِ لَيْسَا كَذٰلِكَ' لِأَنَّ الْحِجْرَ وَرَاءَ هُمَا' وَهُوَ مِنَ الْبَيْتِ' وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ' لِأَنَّهُ لَيْسَ بِرُكْنٍ لِلْبَيْتِ .فَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الرُّكْنَانِ الْآخَرَانِ' لَا يُسْتَلَمَانِ' لِأَنَّهُمَا لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجْرِ' أَنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ.

۳۷۷۴: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور تمام ارکان کو بوسہ دینے لگے۔تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ان دو عراقی ارکان کا تم کیوں استلام کرتے ہو۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا استلام نہ کرتے تھے۔تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا بیت اللہ کا کوئی حصہ مہجور و متروک نہیں ہے۔ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة...... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے درست کہا۔(یعنی غلطی کو تسلیم کرلیا) یہ تمام آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے طواف دو یمانی ارکان کے علاوہ کسی رکن کا استلام نہ فرماتے تھے دوسری بات یہ ہے کہ ان آثار میں وہ تواتر ہے جو پہلے اثر کو حاصل نہیں اور ہمارے ہاں ایک دلیل (واللہ اعلم) یہ بھی ہے جس کو اس قول ثانی کے قائلین

اول قول والے کے خلاف اختیار کرتے ہیں۔ کہ یمانی ارکان بیت اللہ کی اصل حد پر تعمیر کیے گئے ہیں جب کہ دوسرے دونوں ارکان اس طرح نہیں کیونکہ مقام حجران کے پچھلی جانب ہے حالانکہ وہ بیت اللہ کا حصہ ہے اور اس پر اس کا اتفاق ہے کہ ارکان یمانی کے مابین بیت اللہ کے حصہ کا استلام نہ کیا جائے گا کیونکہ وہ بیت اللہ کے ارکان نہیں۔ پس نظر وفکر میں یہ بات آتی ہے کہ دوسرے ارکان کا بھی یہی حکم ہو کہ ان کا استلام نہ ہو کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کے ارکان نہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ سے حجر (حطیم) کے متعلق مروی ہے کہ وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے۔

حاصل روایات: یہ تمام آثار اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ استلام صرف دو ارکان کا ہے اور وہی جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور پھر ان آثار کے ساتھ امت کا متواتر عمل ایک مستقل دلیل ہے جس کی پشتی بانی دلیل اول کو قطعاً حاصل نہیں ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ یا دلیل ثانی:

غور سے دیکھا جائے تو یہ بات صاف معلوم ہوگی کہ رکن حجر اور یمانی دونوں اپنی اصل جگہ پر قائم ہیں جو کہ بیت اللہ کے مشرقی جانب آخری کونے ہیں مگر اس کے برخلاف ارکان عراقی وشامی وہ دیوار کا حصہ ہیں بیت اللہ شریف کی حدود اس سے آگے حطیم سمیت ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ استلام ارکان کا ہے۔ دیوار کا نہیں ہے اسی وجہ سے ارکان یمانی کے درمیان دیوار کے حصہ کو استلام کرنے کا کوئی بھی قائل نہیں۔ تو جب وہ رکن اصل نہیں بلکہ دیوار کا حصہ ہیں ان کا استلام نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ وہ ارکان بیت حقیقۃً نہیں۔ اور حجر اسود کے رکن بیت ہونے کا ثبوت بہت سی روایات سے ملتا ہے ہم ان کو یہاں درج کرتے ہیں۔

حطیم کے بیت اللہ کا حصہ ہونے کی روایات:

۳۷۷۵ : مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ، فَقَالَ : هُوَ مِنَ الْبَيْتِ .فَقُلْتُ : مَا مَنَعَهُمْ أَنْ يُدْخِلُوْهُ فِيْهِ؟ قَالَ عَجَزَتْ بِهِمَ النَّفَقَةُ).

۳۷۷۵: اسود بن یزید نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے حجر اسود کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا یہ بیت اللہ کا حصہ ہے میں نے پوچھا پھر انہوں نے اس کو بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا خرچہ کی تنگی نے ان کو اس سے عاجز کر دیا کہ وہ اس کو تعمیر میں شامل کریں۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب ۳۱۔

۳۷۷۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنِ

الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : (قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ ؟ قَالَ نَعَمْ .قُلْتُ : مَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوْهُ فِي الْبَيْتِ .قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمَ النَّفَقَةُ .فَقُلْتُ : مَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعٌ ؟ قَالَ فَعَلَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَاءُ وْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَاءُ وْا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ ذٰلِكَ لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْحِجْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ).

۳۷۷۶: اسود بن یزید سے روایت ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے متعلق دریافت کیا کہ کیا وہ بیت اللہ کا حصہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ میں نے کہا پھر انہوں نے اسے بیت اللہ کی عمارت میں کیونکر داخل نہ کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ تمہاری قوم کے پاس رقم ختم ہوگئی میں نے پوچھا بیت اللہ کا دروازہ اتنا بلند کیوں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری قوم نے اپنی برتری برقرار رکھنے کے لئے کیا تاکہ جس کو وہ چاہیں داخل ہونے دیں جس کو وہ نہ چاہیں داخل نہ ہونے دیں اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوتی جس سے مجھے خطرہ ہے کہ ان کے دل اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے تو میرا خیال تھا کہ میں حطیم کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور دروازہ کو زمین کے برابر کر دیتا۔

تخریج: بخاری فی الحج باب ۴۲، والمتنی باب ۹، مسلم فی الحج ۴۰۵، دارمی فی المناسك باب ۴۴۔

۳۷۷۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ : حَدَّثَتْنِي (عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا وَلَزِدْتُ سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ فِي الْبَيْتِ إِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْهُ لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ).

۳۷۷۷: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوتی۔ تو میں کعبہ کو گرا کر اس کا دروازہ زمین سے چمٹا دیتا اور اس کے دو دروازے مشرقی اور مغربی جانب بنا دیتا اور چھ ہاتھ حصہ جو بیت اللہ سے چھوٹ گیا ہے وہ اس میں شامل کر دیتا۔ جب قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی تو ان کے ہاں خرچہ کم ہوگیا۔

تخریج: بخاری فی الحج باب ۴۲، مسلم فی الحج ۴۰۱، نسائی فی المناسك باب ۱۲۵، دارمی فی المناسك باب ۴۴، مسند احمد ۶/۱۷۹، ۲۳۹۔

۳۷۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ

أَبِي قَزَعَةَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ يَقُولُ : سَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ : (إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ). فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ (لَا تَقُلْ ذٰلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُهُ) قَالَ : وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْكَ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ لَتَرَكْتُهُ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْحِجْرَ مِنَ الْبَيْتِ وَأَنَّ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِهِ لَيْسَا بِرُكْنَيْنِ لِلْبَيْتِ ثَبَتَ أَنَّهُمَا كَمَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ .فَكَمَا كَانَ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ لَا يُسْتَلَمُ فَكَذٰلِكَ هٰذَانِ أَيْضًا -فِي النَّظَرِ- لَا يُسْتَلَمَانِ .وَقَدِ اسْتَدَلَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَا اسْتَدْلَلْنَا بِهِ مِنْ هٰذَا فِي تَرْكِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِلَامَ ذَيْنِكَ الرُّكْنَيْنِ .

۳۷۷۸: ابوقزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اس نے کہا ابن زبیر کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرے کہ وہ امّ المؤمنین ؓ کے متعلق جھوٹ بولتا تھا کہ میں نے امّ المؤمنین سے سنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے عائشہ ؓ اگر تمہاری قوم کفر کے قریب زمانہ والی نہ ہوتی تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور اس میں حطیم کو داخل کر دیتا۔ حارث بن عبدالرحمن بن ربیعہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ اس طرح نہ کہیں یہ بات تو میں نے خود امّ المؤمنین سے سنی ہے۔ اس پر عبدالملک کہنے لگا۔ کاش یہ بات میں تم سے اس سے پہلے سن لیتا تو میں اسے نہ گراتا۔ جب یہ بات ثابت شدہ حقیقت بن گئی کہ مقام حجر یہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہے اس سے متصل دونوں ارکان بیت اللہ کے اصل ارکان نہیں تو یہ خود ثابت ہو گیا کہ وہ دونوں ارکان یمانی ارکان کے مابین دیوار کی طرح ہیں جیسا کہ اس کا استلام نہیں اسی طرح اس کا بھی استلام نہیں نظر وفکر اسی کے متقاضی ہیں کہ ان کا استلام نہ کیا جائے۔ ان دو ارکان کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کے استلام نہ کرنے کے سلسلہ میں حضرت ابن عمر ؓ نے اسی طرح سے ہمارے والا استدلال کیا۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۴۸' الحج باب۴۲' مسلم فی الحج ۴۰۴' نسائی فی المناسك باب۱۲۵' دارمی فی المناسك باب ٤٤' مسند احمد ٦' ٢/٥٧' ١' ٢٥٤/ ٢٦٢۔

حاصل روایات: جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حطیم بیت اللہ کا حصہ ہے اور رکن شامی وعراقی یہ حقیقی رکن نہیں ہیں۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ اسی طرح ہیں جیسا کہ ارکان یمانیہ کے درمیان کا حصہ ہے جس طرح وہ حصہ کسی کے نزدیک قابل استلام نہیں اسی طرح یہ بھی قابل استلام نہیں۔ نظر کا تقاضا یہ ہے کہ ان کا استلام نہ کیا جائے۔ ان دونوں ارکان کا استلام چھوڑنے پر حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اسی طرح استدلال کیا ہے۔

استدلال ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۳۷۷۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَلَمْ تَرَى أَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوا الْكَعْبَةَ، اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ. قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ). قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يَتِمَّ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ). فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ مَا ذَكَرْنَا، وَأَنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ يَسْتَلِمَ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۷۷۹: عبداللہ بن محمد بن ابی بکرؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تو نہیں دیکھتی کہ جب تمہاری قوم قریش نے کعبہ تعمیر کیا تو انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے اسے کم کر دیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہ لوٹا دیں؟ آپ نے فرمایا۔ اگر وہ (قریش) نئے نئے مسلمان نہ ہوئے اور ان کا کفر والا زمانہ قریب نہ ہوتا (تو میں ایسا کر دیتا) اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اگر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ حطیم کے قریب والے ارکان کا استلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے ترک فرمایا کیونکہ بیت اللہ شریف ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہیں (اور یہ رکن اپنے مقام پر نہیں ہیں پس قابل استلام نہیں)۔ ان آثار سے یہ بات ثابت ہوئی کہ بیت اللہ کے ارکان میں سے صرف دو یمانی ارکان کا استلام ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

پس آثار سے یہ بات ثابت ہوئی کہ صرف ارکان یمانیہ کا استلام کیا جائے گا۔

یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ اور تمام فقہاء کا قول ہے۔

حاصل: اس باب کا اختلاف بھی جائز ناجائز کا ہے ارکان یمانیہ کے سوا دوسرے ارکان کا استلام جائز نہیں ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ لِلطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ

طواف کی نماز صبح وعصر کی نماز کے بعد پڑھی جاسکتی ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام :ہر طواف کے بعد دو رکعت امام احمد و مالک کے ہاں مسنون اور احناف کے نزدیک واجب ہیں۔ مسلسل کئی طواف کی نماز اکٹھی کراہت تنزیہی کے ساتھ درست ہے یہ دو رکعت حطیم کعبہ یا مقام ابراہیم کے پاس یا مسجد میں جہاں جگہ ملے جائز ہیں۔ سعی کے بعد دو نفل مستحب ہیں اور مطلب بن ابی وداعہ کی روایت سے ثابت ہیں۔ طواف میں نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ نہیں طواف کی رکعات فجر وعصر کے بعد ① امام احمد وشافعی رحمہم اللہ کے ہاں بلا کراہت درست ہیں اور ② احناف کے معروف مسلک کے مطابق مکروہ تحریمی ہیں ③ اور ابراہیم نخعی اور سفیان وعطاء، خود طحاوی رحمہم اللہ کے ہاں اصفرار سے پہلے تک بلا کراہت جائز ہیں۔

فریق اوّل کا موقف ودلیل:

طواف کی دو رکعات عصر وفجر کے بعد بلا کراہت درست ہیں دلیل یہ ہے۔

۳۷۸۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ بَابَاهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ : (يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا يَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ، مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ).

۳۷۸۰: ابن باباہ نے جبیر بن مطعمؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! تم تو کسی کو اس بیت اللہ کا طواف کرنے سے مت روکو اور نہ نماز سے روکو خواہ وہ کسی وقت نماز ادا کرے رات کا وقت ہو یا دن کا۔

۳۷۸۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، قَالَ : ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَرْدَانُبَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (يَا بَنِيْ عَبْدَ مَنَافٍ إِنْ وَلِيْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ، فَلَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ، مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ لِلطَّوَافِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، فَلَا يَمْنَعُ مِنْ ذٰلِكَ، عِنْدَهُمْ، وَقْتٌ مِنَ الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهَا، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لِأَنَّ مَا أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا، وَأَمَرَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ بَنِيْ عَبْدِ

مَنَافٍ أَنْ لَا يَمْنَعُوْا أَحَدًا مِنْهُ مِنَ الطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ' هُوَ الطَّوَافُ عَلٰى سَبِيْلِ مَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُطَافَ' وَالصَّلَاةُ عَلٰى سَبِيْلِ مَا يَنْبَغِيْ أَنْ تُصَلّٰى' فَأَمَّا عَلٰى مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا' أَوْ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ' أَوْ جُنُبًا' أَنَّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَمْنَعُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ' لِأَنَّهُ طَافَ عَلٰى غَيْرِ مَا يَنْبَغِي الطَّوَافُ عَلَيْهِ .وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَاخِلٍ فِيْمَا أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَمْنَعُوْا مِنْهُ مِنَ الطَّوَافِ .فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ (لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا يُصَلِّيْ) هُوَ عَلٰى مَا قَدْ أُمِرَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّهَارَةِ' وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ' وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ قَدْ أُبِيْحَتِ الصَّلَاةُ فِيْهَا' فَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ' فَلَا .وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْيًا عَامًّا' عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ' وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا' وَنِصْفَ النَّهَارِ' وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ' وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ' وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ذُكِرَتْ بِأَسَانِيْدِهَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .فَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا

۳۷۸۱: عطاء نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بنی عبد مناف! اگر تم اس معاملے کے ذمہ دار ہو تو کسی کو اس گھر کا طواف کرنے اور کسی بھی وقت میں نماز پڑھنے سے مت روکو۔ خواہ وہ دن رات کی کوئی سی گھڑی ہو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے یہ موقف اختیار کیا کہ طواف کی نماز دن اور رات کے کسی وقت میں پڑھی جا سکتی ہے اس کے لئے کوئی ممنوع وقت نہیں خواہ وہ ممنوعہ اوقات سے ہو۔ ان کی دلیل یہ مذکورہ بالا آثار ہیں۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ ان آثار میں کوئی اثر بھی آپ کی دلیل نہیں بن سکتا۔ کیوں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی عبدالمطلب اور بنی عبد مناف کو یہ فرمایا اے بنی عبدالمطلب و بنی عبد مناف تم کسی کو طواف اور نماز سے مت منع کرو۔ اس نماز و طواف سے مراد وہ نماز و طواف ہے جو اس طریق پر ہو جو مناسب ہے کہ نماز پڑھی جائے اور جیسا مناسب ہے طواف کیا جائے۔ باقی جو اس کے علاوہ ہے وہ درست نہیں۔ کیا تم یہ بات نہیں پاتے کہ اگر کوئی شخص بیت اللہ شریف کا ننگا طواف کرلے یا بلاوضو کرلے یا جنابت کے ساتھ طواف کرے تو ان متولیوں کو لازم ہے کہ اسے منع کریں کیونکہ وہ غیر مناسب انداز سے طواف کر رہا ہے اور یہ اس ممانعت میں داخل نہیں کہ جس کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ نے ترک کا حکم فرمایا۔ پس اسی طرح آپ کا ارشاد (لا تمنعوا احداً یصلی) کی مراد بھی یہی ہے کہ جو اس طریقے سے نماز ادا کر رہا ہو جس شرائط و آداب سے ادائیگی کا حکم ہے مثلاً طہارت' ستر عورت اور استقبال قبلہ نماز کے اوقات مباحہ کا لحاظ کر کے نماز پڑھی جائے۔ باقی جو ان کا لحاظ کیے بغیر ادا کرے وہ مراد نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے طلوع و غروب

اور نصف النھار کے اوقات میں نماز کی عمومی نفی فرمائی اسی طرح نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کے بعد غروب آفتاب تک نماز (نفل) سے روکا گیا اور یہ کثیر و متواتر روایات ہیں جو اسی کتاب میں اپنے موقعہ پر مذکور ہیں اہل مقالہ اول نے اپنے استدلال کے لئے ان روایات کا سہارا لیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۵۲' ترمذی فی الحج باب۴۲' نسائی فی المواقیت باب۴۱' ابن ماجه فی الاقامه باب۱۴۹' دارمی فی المناسك باب۹۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ بیت اللہ شریف میں جس طرح طواف کی دن رات کی ہر گھڑی میں اجازت ہے اسی طرح نماز کی بھی ہر وقت اجازت ہے نماز فرض و نفل' واجب میں سے کوئی ہو۔ طواف کی دو رکعت کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں خواہ کسی وقت فارغ ہوں۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلیل:

نماز عصر و فجر کے بعد طلوع و غروب تک طواف کی دو رکعات پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

سابقہ مؤقف کا جواب:

ان دونوں روایات میں تمہارے استدلال کی کوئی بات نہیں بلکہ اس سے مراد طواف کا جو طریق کار مناسب ہے اس کے مطابق اور نماز کا جو طریق کار مقرر ہے اس کے مطابق ادا کرنا مراد ہے جن اوقات میں دوسرے مقامات میں نماز درست ہے ان میں یہاں بھی درست ہے اور جن اوقات میں دوسرے مقام پر نماز ممنوع ہے یہاں بھی ممنوع ہے اور ان اوقات ممنوعہ میں روکنا یہ اس ممانعت میں داخل نہیں۔ ذرا غور کرو کہ بیت اللہ کا بغیر کپڑوں کے ننگے طواف کرنا حرام ہے۔ اسی طرح بلاوضو یا جنابت کی حالت میں ناجائز ہے ان چیزوں کے پیش آنے کی صورت میں وہ طواف کرنے والے کو روک سکتے ہیں یہ ممانعت میں شامل نہیں ہے اسی طرح نماز کے لئے طہارت' ستر عورت' استقبال قبلہ اور اوقات مباحہ کا ہونا جس طرح دوسری جگہ شرط ہے یہاں بھی شرط ہے اگر کوئی بلا استقبال قبلہ نماز پڑھے تو اسے روکا جائے گا یہ اس نہی میں داخل نہ ہوگا۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز سے اور اسی طرح نصف النہار کے وقت اور صبح کے بعد طلوع تک اور عصر کے بعد غروب تک نماز سے منع فرمایا ہے پس یہ طواف کی رکعات اس ممانعت میں شامل ہوں گی اور ان کی ادائیگی ان اوقات خمسہ میں نہ ہوگی۔

فریق اوّل کی ایک اور مستدل روایت:

۳۷۸۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ' عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ' عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ' قَالَ : طَافَ أَبُو الدَّرْدَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ' وَصَلّٰى قَبْلَ مَغَارِبِ الشَّمْسِ .فَقُلْتُ : أَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُوْنَ (لَا

صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ). فَقَالَ : إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ لَيْسَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ .فَقَالُوْا : فَقَدْ دَلَّ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ لِلطَّوَافِ لَمْ يَدْخُلْ فِيْهَا نَهْيٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ ذَكَرْتُمْ .قِيْلَ لَهُمْ : فَأَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَاكُمْ تَكْرَهُوْنَ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهَا لِغَيْرِ الطَّوَافِ، لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ تِلْكَ الْأَوْقَاتِ، وَلَا تُخْرِجُوْنَ حُكْمَ مَكَّةَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَأَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَدْ أَخْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي احْتَجَجْتُمْ بِهِ حُكْمَ مَكَّةَ مِنْ حُكْمِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ سِوَاهَا فِي الْمَنْعِ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِيْ ذٰلِكَ، وَأَخْبَرَ أَنَّ النَّهْيَ لَمْ يَدْخُلْ حُكْمُهَا فِيْهِ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا أُرِيْدَ بِهِ مَا سِوَاهَا مَعَ أَنَّهُ قَدْ خَالَفَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِيْ ذٰلِكَ، عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۳۷۸۲: ابوالزبیر نے عبداللہ بن باباہ سے روایت کی ہے کہ ابوالدرداءؓ نے عصر کے بعد طواف کیا اور غروب آفتاب سے پہلے طواف کی دو رکعت ادا کرلیں میں نے کہا تم اصحاب محمد ﷺ کہتے ہو کہ عصر کے بعد غروب تک کوئی نماز نہیں ہوتی۔ تو انہوں نے فرمایا۔ اس شہر مکہ کا حکم عام شہروں والا نہیں ہے۔ قول اول کے قائلین کا کہنا یہ ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی روایت اس پر دلالت کر رہی ہے کہ طواف والی نماز اس نہی میں داخل ہی نہیں جس میں اوقات مذکورہ میں نماز ممنوع ہے۔ ان کے جواب میں ہم عرض کریں گے۔ کہ تم بھی اس حدیث کے مطابق عمل پیرا نہیں ہو کیونکہ ہم یہ بات پاتے ہیں کہ تم از خود مکہ شریف میں ان ممنوعہ اوقات میں دیگر نمازوں کی ادائیگی مکروہ جانتے ہو اس لئے کہ جناب رسالت مآب ﷺ نے ان اوقات میں نماز کی ممانعت فرمائی ہے اور اس سلسلہ میں تم مکہ مکرمہ کا حکم دوسرے شہروں سے الگ قرار نہیں دیتے ہو۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے تو اسی روایت سے تمام نمازوں کے سلسلہ میں مکہ کے حکم کو دوسرے شہروں سے الگ قرار دیا ہے اور یہ صاف بتلایا کہ نہی میں مکہ مکرمہ شامل و داخل نہیں ہے۔ بلکہ ممانعت میں دوسرے شہر مراد ہیں۔ اور ایک بات یہ بھی ہے۔ حضرت ابوالدرد رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس معاملے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اختلاف کیا ہے۔

حاصل روایات: ابوالدرداءؓ کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ طواف کی رکعات ان اوقات کی نہی میں داخل نہیں ہیں۔

اس روایت کا جواب: حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت میں تو رکعات طواف کے علاوہ دیگر تمام نمازوں کے سلسلہ میں کسی بھی وقت طلوع و غروب و زوال میں پڑھنے کا جواز نکل رہا ہے۔ حالانکہ فریق اوّل تو اس کا قائل نہیں۔ صرف طواف کی رکعات کے سلسلہ میں اس بات کا قائل ہوا ہے تو ان نمازوں کے استثنا کی وجہ بتلائیں یا پھر اس روایت سے استدلال چھوڑ دیں اس روایت کے بالمقابل حضرت عمرؓ معاذ بن عفراء ابن عمر رضی اللہ عنہم کا عمل موجود ہے جو عصر و فجر کے بعد طواف کی رکعات کی ممانعت ثابت کر رہا ہے

پس طواف کی رکعات کے لئے مکہ مکرمہ کا اس حکم سے استثناء روایت ابوالدرداء سے ثابت نہیں ہوسکتا۔

روایات حضرت عمر، معاذ، ابن عمر رضی اللہ عنہم :

۳۷۸۳ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ : طَافَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْبَيْتِ بَعْدَ الصُّبْحِ فَلَمْ يَرْكَعْ، فَلَمَّا صَارَ بِذِي طُوًى وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ، صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

۳۷۸۳: عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے صبح کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور رکعات طواف ادا نہ کیں روانہ ہو کر جب مقام ذی طویٰ میں پہنچ گئے اور سورج طلوع ہو چکا تو دو رکعت نماز ادا کی۔

۳۷۸۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، مِثْلَهُ. فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَرْكَعْ حِينَئِذٍ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ وَقْتَ صَلَاةٍ، وَأَخَّرَ ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَصَلّٰى، وَهٰذَا بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ عِنْدَهُ وَقْتَ صَلَاةٍ لِلطَّوَافِ، لَصَلّٰى، وَلَمَا أَخَّرَ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ حِينَئِذٍ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ مِثْلُ ذٰلِكَ، وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ. وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۳۷۸۴: ابن شہاب نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس وقت نماز ادا نہ کی کیوں کہ وہ ان کے ہاں نماز کا وقت نہ تھا اور اس کو مؤخر کیا یہاں تک کہ ان کے ہاں نماز کا وقت ہو گیا اور یہ فعل حضرت عمر رضی اللہ عنہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑی جماعت کی موجودگی میں انجام دیا اور ان میں سے کسی نے انکار نہ کیا۔ اگر وہ ان کے ہاں رکعات طواف کا وقت ہوتا تو آپ اس وقت میں ادا فرماتے اور مؤخر نہ کرتے کیونکہ جو شخص طواف کرے تو اس کے بلا عذر نماز طواف کو مؤخر نہ کرنا چاہیے۔ حضرت معاذ بن عفراء اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح منقول ہے اور اسی کتاب میں ہم یہ پہلے بیان کر آئے ہیں۔

حاصل روایات: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس وقت رکعات طواف ادا نہیں کیں کیونکہ ان کے ہاں وہ نماز کا وقت نہ تھا اور اس کو مؤخر کیا یہاں تک کہ نماز کا وقت آیا تو انہوں نے نماز ادا کی اور یہ بہت سے صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا لیکن کسی نے ان پر نکیر نہیں کی اگر وہ وقت طواف کی نماز کا ہوتا تو وہ ضرور نماز ادا کر لیتے اور مقام ذی طویٰ تک مؤخر نہ کرتے کیونکہ جو بیت اللہ کا طواف کرے اسے کسی عذر کے بغیر اس نماز کو مؤخر کرنا درست نہیں ہے اور اسی طرح کی روایت حضرت معاذ بن عفراء سے بھی منقول گزشتہ اوراق میں ذکر کر چکے۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہم یہاں درج کرتے ہیں۔

۳۷۸۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ : أَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدِمَ مَكَّةَ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَطَافَ وَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا بَعْدَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ .وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ) ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِكَ فِي سَائِرِ الْبُلْدَانِ سَوَاءٌ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَا نَهٰى عَنْهُ مِنَ الصَّلَوَاتِ، فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِيْ نَهٰى عَنِ الصَّلَوَاتِ فِيْهَا، فِيْ سَائِرِ الْبُلْدَانِ كُلِّهَا عَلَى السَّوَاءِ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ لِلطَّوَافِ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهَا .ثُمَّ افْتَرَقَ الَّذِيْنَ خَالَفُوْا أَهْلَ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى فِرْقَتَيْنِ .فَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْهُمْ : لَا يُصَلِّى فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْسَةِ الْأَوْقَاتِ لِلطَّوَافِ، كَمَا لَا يُصَلِّى فِيْهَا لِلتَّطَوُّعِ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ وَافَقَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ، مَا رَوَيْنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَقَالَتْ فِرْقَةٌ : يُصَلِّى لِلطَّوَافِ بَعْدَ الْعَصْرِ، قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ، قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلَا يُصَلِّى لِذٰلِكَ فِي الْأَوْقَاتِ الثَّلَاثَةِ الْبَوَاقِي الْمَنْهِيِّ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْهَا، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ، مُجَاهِدٌ، وَإِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ، وَعَطَاءٌ .

۳۷۸۵: حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز صبح کے وقت مکہ میں آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا مگر نماز طواف اس وقت ادا نہ کی یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا۔اس پر نظر کا تقاضا یہ ہے کہ ان اوقات ممنوعہ میں نمازوں کی ممانعت کا تعلق تمام شہروں سے برابر ہو۔اس سے ان لوگوں کا قول نادرست ثابت ہوا جو رکعات طواف کی ادائیگی کو اوقات ممنوعہ میں جائز قرار دیتے ہیں ۔پھر وہ حضرات جنہوں نے قول اول کے قائلین سے اختلاف کیا ان کی دو جماعتیں ہوگئیں۔ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ طواف کی ان رکعات کو ان پانچوں اوقات میں سے کسی میں بھی ادا نہ کیا جائے گا جیسا کہ نوافل کو ان پانچ اوقات میں پڑھا نہیں جاتا اور یہ قول امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے اور حضرت عمر معاذ بن عفراء اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کا قول بھی روایات میں اسی طرح ہے۔ان میں سے دوسری جماعت نے کہا کہ طواف کی رکعات کو عصر کے بعد سورج کے زرد ہونے سے پہلے ادا کر سکتے ہیں اور اسی طرح صبح کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے بھی ادا کر سکتے ہیں البتہ باقی تین اوقات میں ان کی ادائیگی نہیں کی جا سکتی یہ مجاہد ابراہیم نخعی عطاء اور تابعین رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے بھی ثابت ہے کہ نماز فجر اور نماز عصر کے بعد اوقات ممنوعہ عن النفل میں نماز طواف درست نہیں۔

نظری دلیل:

نظر کا تقاضا بھی یہی ہے کیونکہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے یوم فطر ونحر کے روزے سے منع فرمایا اور سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ حکم مکہ سمیت تمام شہروں کا ہے پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ جن اوقات میں نمازوں سے منع کیا گیا ہے یہ ممانعت بھی تمام شہروں کو شامل ہو۔ اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہوگئی جو نماز طواف کو اوقات ممنوعہ میں جائز قرار دینے والے ہیں۔

اب فریق ثانی میں دو جماعتیں بن گئیں ایک جماعت جس میں ائمہ احناف رحمہم اللہ ہیں کہ ان پانچ اوقات میں رکعات طواف بھی ادا نہیں کی جاسکتیں جیسا کہ نوافل ادا نہیں کیے جاسکتے اس کی دلیل میں حضرت عمرؓ معاذ بن عفراء اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں۔

جبکہ دوسری جماعت جس میں امام مجاہدؒ ابراہیم نخعیؒ عطاء رحمہم اللہ شامل ہیں وہ کہتے ہیں کہ اوقات ثلاثہ میں تو ان رکعات کو ادا نہیں کیا جاسکتا البتہ عصر کے بعد اصفرار آفتاب سے پہلے اور فجر کے بعد طلوع سے پہلے تک رکعات طواف کو ادا کیا جاسکتا ہے۔

اقوال مجاہدؒ ابراہیم وعطاء رحمہم اللہ:

۳۷۸۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' عَنْ مُغِيرَةَ' عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ (طُفْ وَصَلِّ مَا كُنْتُ فِيْ وَقْتٍ' فَإِذَا ذَهَبَ الْوَقْتُ فَأَمْسِكْ).

۳۷۸۶: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا طواف کرو اور نماز پڑھو جب تک وقت کی حدود میں ہو جب وقت چلا جائے تو رک جاؤ۔

۳۷۸۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ غَنِيَّةَ' عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ' عَنْ عَطَاءٍ' مِثْلَهُ.

۳۷۸۷: عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۷۸۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ' وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ' عَنْ مُجَاهِدٍ' قَالَ (طُفْ). قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ (بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ' وَصَلِّ مَا كُنْتُ فِيْ وَقْتٍ) وَقَالَ ابْنُ رَجَاءٍ : فِيْ وَقْتِ صَلَاةٍ .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۳۷۸۸: عثمان بن اسود نے مجاہد سے نقل کیا انہوں نے فرمایا طواف کرو عبیداللہ نے پوچھا صبح کے بعد اور عصر کے بعد اور جب تک وقت ہو نماز پڑھو۔ اور ابن رجاء نے نماز کے وقت کے اندر۔ اور اسی طرح کی روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے بھی ہے۔

۳۷۸۹ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي غُنَيَّةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَطُوْفُ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَيُصَلِّيْ مَا كَانَتِ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ حَيَّةً، فَإِذَا اصْفَرَّتْ وَتَغَيَّرَتْ، طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، حَتّٰى يُصَلِّيَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يُصَلِّيْ وَيَطُوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ، وَيُصَلِّيْ مَا كَانَ فِيْ غَلَسٍ، فَإِذَا أَسْفَرَ، طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، ثُمَّ يَجْلِسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَيُمْكِنَ الرُّكُوْعُ.

۳۷۸۹: مجاہد سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما عصر کے بعد طواف کرتے اور جب تک سورج سفید درست رہتا نماز پڑھتے رہتے جب زرد پڑ جاتا اور اس میں تبدیلی پیدا ہو جاتی تو وہ ایک طواف کرتے یہاں تک کہ نماز مغرب ادا کرتے پھر نماز طواف ادا کرتے اور پھر صبح کے بعد طواف کرتے اور اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کرتے جب روشنی ہو جاتی تو ایک طواف کرتے پھر طلوع آفتاب تک بیت اللہ میں بیٹھتے یہاں تک کہ نماز ممکن ہو جاتی۔

۳۷۹۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ : أَنَا مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ وَعَطَاءٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَطُوْفُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَبَعْدَ الْعَصْرِ أُسْبُوْعًا، وَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، مَا كَانَ فِيْ وَقْتِ صَلَاةٍ .فَهٰذَا عَطَاءٌ قَدْ قَالَ بِرَأْيِهِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا يَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ، مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ). فَقَدْ حُمِلَ ذٰلِكَ، عَلٰى خِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .وَكَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ -لَمَّا اخْتَلَفُوْا هٰذَا الِاخْتِلَافَ- أَنَّا رَأَيْنَا طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَهَا، وَنِصْفَ النَّهَارِ، يَمْنَعُ مِنْ قَضَاءِ الصَّلَوَاتِ الْفَائِتَاتِ، وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَرْكِهِ قَضَاءَ الصُّبْحِ الَّتِيْ نَامَ عَنْهَا إِلٰى ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ وَبَيَاضِهَا). فَإِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا يَنْهٰى عَنْ قَضَاءِ الْفَرَائِضِ الْفَائِتَاتِ، فَهُوَ عَنِ الصَّلَوَاتِ لِلطَّوَافِ أَنْهٰى .وَقَدْ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ (ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ، وَأَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا، حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ، وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ) وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .فَإِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْأَوْقَاتُ تَنْهٰى عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ، فَالصَّلَاةُ لِلطَّوَافِ أَيْضًا كَذٰلِكَ، وَكَذٰلِكَ كَانَتِ الصَّلَاةُ بَعْدَ الْعَصْرِ قَبْلَ تَغَيُّرِ الشَّمْسِ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ قَبْلَ

طُلُوْعِ الشَّمْسِ' مُبَاحَةً عَلَى الْجَنَائِزِ' وَمُبَاحَةً فِيْ قَضَاءِ الصَّلَاةِ الْفَائِتَةِ' وَمَكْرُوْهَةً فِي التَّطَوُّعِ' وَكَانَ الطَّوَافُ يُوْجِبُ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَكُوْنَ وُجُوْبُهَا كَوُجُوْبِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهَا بَعْدَ وُجُوْبِهَا' كَحُكْمِ الْفَرَائِضِ الَّتِيْ قَدْ وَجَبَتْ' وَحُكْمِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ الَّتِيْ قَدْ وَجَبَتْ .فَتَكُوْنُ الصَّلَاةُ لِلطَّوَافِ' تُصَلّٰى فِيْ كُلِّ وَقْتٍ يُّصَلّٰى فِيْهِ عَلَى الْجَنَائِزِ' وَتُقْضٰى فِيْهِ الصَّلَاةُ الْفَائِتَةُ' وَلَا تُصَلّٰى فِيْ كُلِّ وَقْتٍ لَا يُّصَلّٰى فِيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ' وَلَا تُقْضٰى فِيْهِ صَلَاةٌ فَائِتَةٌ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا' فِيْ هٰذَا الْبَابِ' عَلٰى مَا قَالَ عَطَاءٌ' وَإِبْرَاهِيْمُ' وَمُجَاهِدٌ' وَعَلٰى مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَإِلَيْهِ نَذْهَبُ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ .وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۷۹۰: سالم وعطاء بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما صبح کے بعد طواف کرتے اور عصر کے بعد ایک ہفتہ طواف کرتے اور جب تک نماز کا وقت ہوتا طواف کی دو رکعت ادا کرتے یہ عطاء ہیں انہوں نے یہ اپنے اجتہاد سے کہا جو ہم نے بیان کیا ہے حالانکہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فصل اول میں روایت نقل کی ہے۔ جو اس کے خلاف ہے مگر ان کی رائے اس کے خلاف تھی جس کا اظہار انہوں نے مندرجہ بالا اثر میں کر دیا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جناب رکعات طواف کے سلسلہ میں اختلاف ہوا تو ہم نے اس کو پاٹنے کے لئے غور کیا کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب اور نصف النہار' فوت شدہ نمازوں کو ادائیگی سے روک دیتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نماز فجر کی قضا میں یہی منقول ہے کہ آپ ارتفاع آفتاب تک رکے رہے جب قضا فرائض ممنوع ہوئے تو طواف کی رکعات بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوں گی اور عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی روایت تین اوقات کے متعلق گزر چکی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں نماز پڑھنے اموات کو دفن کرنے (نماز جنازہ پڑھنا مراد ہے کیونکہ نماز کے بعد دفن ہوگا) جبکہ سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب دوپہر کا وقت یہاں تک کہ زوال ہو جائے اور جب سورج غروب کی طرف جھک رہا ہو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔ (مسلم فی المسافرین ۲۹۳) گزشتہ صفحات میں اوقات مکروہ کے باب میں یہ روایت ذکر ہو چکی۔

جب ان تین اوقات میں نماز جنازہ سے بھی روک دیا گیا تو طواف کی رکعات بھی لازماً ممنوع ہوں گی اسی طرح عصر کے بعد اصفرار آفتاب سے پہلے نماز اور صبح کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نماز۔ ان دو اوقات میں نوافل کی ممانعت کر دی گئی مگر جنائز کو مباح کر دیا گیا اور فوت شدہ نمازوں کو بھی مباح قرار دیا گیا طواف کی رکعات نفل نہیں بلکہ واجب ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا وجوب نماز جنازہ کی طرح ہے۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ وجوب کے بعد ان کا حکم فرائض کی طرح ہو جو کہ لازم ہیں اور نماز جنازہ کی طرح ہو جو کہ واجب و لازم ہے۔ پس نماز طواف ہر اس وقت میں پڑھی جا سکتی ہے جس میں جنازہ جائز ہو سکتا ہے اور فوت

شدہ نماز قضاء کی جاسکتی ہے اور ان اوقات میں نہیں پڑھ سکتے جن میں نہ جنازہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ نماز فائتہ ادا ہوسکتی ہے نظر کا یہی تقاضا ہے اس کو عطاء ابراہیم ومجاہد نے اختیار کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہمارا اپنار جحان بھی یہی ہے اور سفیان ثوری کا قول یہی ہے اور یہ ائمہ احناف کے قول کے خلاف ہے ہمارے متاخرین علماء میں علامہ عبدالحیؒ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔

تو ضیح : امام طحاوی رحمہ اللہ نے اب تک جہاں اپنا رجحان ظاہر کیا وہاں صرف اشارہ اور کنایہ استعمال کیا مگر یہ پہلا موقعہ ہے کہ انہوں نے "الیہ نذھب" کہہ کر اپنے رجحان کی ترجمانی کی۔ کعات طواف کا وجوب بھی اسی کا متقاضی ہے۔

بَابُ مَنْ أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ فَطَافَ لَهَا قَبْلَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ

حج کا احرام باندھ کر وقوف عرفات سے پہلے طواف کرنے کا کیا حکم ہے؟

خلاصۃ المرام : احرام حج باندھ کر پھر اس احرام کو فسخ کر کے عمرہ کا احرام باندھ کر ارکان عمرہ ادا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ① امام احمد عطاء رحمہم اللہ احرام کو فسخ کر کے عمرے کا احرام باندھنا درست ہے ② جبکہ امام ابوحنیفہ مالک شافعی رحمہم اللہ کے ہاں فسخ حج الی العمرہ کسی حال میں جائز نہیں۔ احرام حج کو باقی رکھ کر یوم نحر کی رمی کے بعد احرام کھولنا واجب ہے۔

یہ عطاء رحمہ اللہ نے مذکورہ بات اپنے اجتہاد سے کہی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: (لا تمنعوا احد أ یطوف بھذا البیت ویصلی ای ساعة شاء من لیل ونھار) کسی کو بھی اس گھر کے طواف اور نماز سے دن اور رات کی کسی گھڑی میں مت منع کرو اور اس ارشاد نبوت کو اول قول والوں کے خلاف محمول کیا گیا ہے۔ جب کہ ان کے مابین یہ اختلاف پایا جاتا ہے تو اس میں ہم نظر وفکر سے جانچتے ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب اور نصف النہار یہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء سے بھی مانع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل نماز فجر کی قضاء کے سلسلہ میں یہی ہے کہ آپ نے سورج کے بلند اور سفید ہونے کا انتظار کیا جب فوت شدہ فرائض ممنوع ہیں تو طواف کی نماز تو ان اوقات میں بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگی اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں ہمیں نماز ادا کرنے اور مردوں کو دفن کرنے (یعنی نماز جنازہ پڑھنے (سے منع فرمایا جب ① کہ سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور جب دوپہر کا وقت ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور جب سورج غروب کی طرف جھک رہا ہو یہاں تک کہ وہ غروب جائے۔ ہم نے یہ روایت اسناد کے ساتھ اسی کتاب میں ذکر کی ہے۔ جب ان اوقات میں نماز جنازہ بھی ممنوع ہے۔ تو رکعات طواف بھی اسی طرح ہیں اور اس طرح نماز عصر کے بعد سورج کی زردی سے پہلے اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب سے پہلے نماز جنازہ فوت شدہ نماز فجر جائز ہے اور نوافل مکروہ ہیں طواف کی وجہ سے نماز اسی طرح واجب ہے جیسا کہ نماز جنازہ۔ پس نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا حکم وجوب کے بعد ان فرائض جیسا ہو جو لازم ہو چکے اور نماز جنازہ جیسا حکم ہو جو واجب ہو چکی پس طواف کی رکعات ان تمام اوقات میں پڑھی جاسکتی ہیں جن میں جنازہ کی نماز پڑھی جاسکتی ہے اور فوت شدہ نماز ان میں ادا ہوسکتی ہے اور ان اوقات میں درست نہیں جن میں نماز جنازہ نہیں پڑھی جاسکتی اور نہ اس میں فوت شدہ نماز ادا ہوسکتی ہو۔ اس باب میں ہمارے

ہاں نظر کا یہی تقاضا ہے۔ جیسا کہ عطاء اور ابراہیم اور مجاہد رحمہم اللہ کا قول ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے اور اسی کی طرف میرا (طحاوی) رجحان ہے اور یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے اور یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے قول کے خلاف ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلائل:

حج کے احرام کو اپنی مرضی سے فسخ کرنا اور اس پر عمرے کا احرام باندھنا درست ہے اس میں کچھ قباحت نہیں دلیل یہ ہے۔

۳۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ : (لَا يَطُوْفُ أَحَدٌ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُهُ إِلَّا حَلَّ بِهِ). قُلْتُ لَهُ : مِنْ أَيْنَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَأْخُذُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : مِنْ قِبَلِ قَوْلِهِ تَعَالٰى (ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ). فَقُلْتُ لَهُ : (فَإِنَّمَا ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ) قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَرَاهُ قَبْلَ الْمُعَرَّفِ وَبَعْدَهُ. قَالَ : (وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَأْخُذُهَا مِنْ (أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحِلُّوْا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ) قَالَهَا فِيْ غَيْرِ مَرَّةٍ).

۳۷۹۱: عطاء نے خبر دی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے جو حاجی بیت اللہ کا طواف نہیں کرتا وہ اس سے حلال ہو سکتا ہے میں نے ان کو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ کہاں سے اخذ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کے قول ثم محلها الی البیت العتیق الحج۔۳۳) میں نے کہا یہ تو عرفات کے بعد کا تذکرہ ہے تو کہنے لگے ابن عباس رضی اللہ عنہ کا خیال تھا کہ یہ عرفات سے پہلے اور بعد دونوں طرح درست ہے اور کہنے لگے ابن عباس رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس امر سے اخذ کرتے تھے جو آپ نے حجۃ الوداع میں حلال ہونے کا حکم دیا اور آپ نے یہ بات مجھے کئی مرتبہ فرمائی۔

۳۷۹۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : أَضْلَلْتَ النَّاسَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ : وَمَا ذَاكَ يَا عُرَيَّةُ ؟ قَالَ : تُفْتِي النَّاسَ أَنَّهُمْ إِذَا طَافُوْا بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلُّوْا وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَجِيْئَانِ مُلَبِّيَيْنِ بِالْحَجِّ فَلَا يَزَالَانِ مُحْرِمَيْنِ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : بِهٰذَا ضَلَلْتُمْ ؟ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُوْنِيْ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ : (إِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا أَعْلَمَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ).

۳۷۹۲: ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ عروہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! تم نے لوگوں کو گمراہ کر دیا انہوں نے کہا اے عریہ وہ کیا ہے؟ عروہ نے کہا تم لوگوں کو فتویٰ دیتے ہو کہ جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لیں تو حلال ہو جائیں گے حالانکہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے اور یوم نحر تک احرام میں رہتے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے اس سے تو تم گمراہ ہوئے میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کرتا ہوں اور تم مجھے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی بات کرتے ہو۔

عروہ کہنے لگے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو تم سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق واقفیت تھی۔

تخریج: بخاری فی الحج باب ۳٤۔

۳۷۹۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الرَّقَاشِيَّ، أَنَّ (رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَفَشَّتْ عَنْكَ ؟ أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ ؟ قَالَ : سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمْتُمْ).

۳۷۹۳: ابوحسان رقاشی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کیا فتویٰ ہے جو تیری طرف سے مشہور ہوا کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کر لیا وہ حلال ہو گیا۔ وہ کہنے لگے یہ تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اگرچہ تم کو ناپسند ہو۔

۳۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ح .

۳۷۹۴: علی بن معبد نے شبابہ بن سوار سے روایت نقل کی۔

۳۷۹۵: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ح .

۳۷۹۵: حسین بن نصر نے عبدالرحمن بن زیاد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۷۹٦: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ، قَالُوْا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِيْ : بِمَ أَهْلَلْتَ؟ قَالَ قُلْتُ : أَهْلَلْت كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ أَحْسَنْتُ، طُفْ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحِلَّ) فَفَعَلْت .فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَيْسٍ فَفَلَّتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ، حَتّٰى كَانَ زَمَانُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَالَ رَجُلٌ : يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ، رُوَيْدًا بَعْضَ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ

بَعْدَكَ فَقُلْتُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ فِيهِ فَائْتَمُّوا .فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ أَتَيْتُهُ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : (إِنْ تَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ يَأْمُرُنَا بِالْإِتْمَامِ وَإِنْ تَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْىُ مَحِلَّهُ).

۲۷۹۶: ابن شہاب نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا جبکہ آپ ﷺ اپنی اونٹنی بطحاء میں بٹھانے والے تھے آپ ﷺ نے فرمایا تم نے کیا کیا احرام باندھا؟ میں نے کہا میں نے وہی احرام باندھا جو اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ﷺ نے باندھا آپ ﷺ نے فرمایا تم نے خوب کیا۔ بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا مروہ کی سعی کر کے حلال ہو جاؤ۔ میں نے ایسا ہی کیا پھر میں قیس کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے تھوڑے سے بال لئے (کاٹے) میں لوگوں کو یہی فتویٰ دیتا رہا کہ حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ یہاں تک کہ عمر ؓ کا زمانہ آیا تو ایک شخص نے کہا اے عبداللہ بن قیس اپنے فتویٰ کو چھوڑ دو تمہیں معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین نے تیرے بعد کون سی نئی بات پیدا کی چنانچہ میں نے کہا اے لوگو! میں نے جن کو فتویٰ دیا سو دیا اب امیر المؤمنین تشریف لا رہے ہیں ان کی اقتداء کرو پس جب عمر ؓ آ گئے تو میں ان کی خدمت میں آیا اور اس بات کا ان کے سامنے تذکرہ کیا تو عمر ؓ فرمانے لگے ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں تکمیل کا حکم دیا ہے اور سنت رسول اللہ ﷺ کو اپنانا چاہئے جناب رسول اللہ ﷺ اس وقت تک حلال نہ ہوئے یہاں تک کہ ہدی اپنے حلال کے مقام تک نہیں پہنچی یعنی نحر کے دن رمی کے بعد۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۳۲' مسلم فی الحج ۱۵۴۔

۲۷۹۷ :حَدَّثَنَا رَبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمَدِيْنِيُّ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ : (إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ .فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ ، حَتّٰى إِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَيَنْزِلُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيْلَهُ مَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ، فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِيْ يُهِلُّوْنَ بِهٖ، وَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا، وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ.

قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا آخِرَ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ قَالَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا سُقْتُ الْهَدْيَ، وَلَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ كَانَ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً .فَحَلَّ النَّاسُ، وَقَصَّرُوْا إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ .فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عُمْرَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا، أَمْ لِلْأَبَدِ ؟ فَقَالَ : فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ فِي الْأُخْرٰى فَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ، هٰكَذَا، فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ .فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا، إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَقَوْلُ سُرَاقَةَ هٰذَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ، يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهٖ عُمْرَتَنَا هٰذِهٖ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ لِلْأَبَدِ، أَوْ لِعَامِنَا هٰذَا، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْرِفُوْنَ الْعُمْرَةَ فِيْمَا مَضٰى فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَيَعُدُّوْنَ ذٰلِكَ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُوْرِ .فَأَجَابَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "هِيَ لِلْأَبَدِ . "

۳۷۹۷: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ہم جابر بن عبداللہؓ کے ہاں گئے اوران سے جناب رسول اللہ ﷺ کے حج کے سلسلہ میں پوچھا تو کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نو سال مدینہ منورہ میں ٹھہرے اور آپ نے حج نہیں کیا۔ پھر دسویں سال آپ ﷺ نے لوگوں میں حج کا اعلان کر دیا کہ میں حج کو جا رہا ہوں یہ خبر سن کر بہت سے لوگ مدینہ منورہ پہنچے ان کی طلب یہ تھی کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی راہنمائی میں حج کریں چنانچہ ہم نکلے یہاں تک کہ ذوالحلیفہ میں پہنچے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی۔ پھر آپ قصواء پر سوار ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ جب مقام بیداء پر بلند ہوئے اور رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان تھے اوران پر قرآن مجید اترتا تھا اور آپ ﷺ اس کی تفسیر جانتے تھے جس پر آپ ﷺ نے عمل کیا ہم نے اس پر عمل کیا آپ ﷺ نے اکیلا احرام باندھا اور لوگوں نے یہی احرام باندھا جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی کسی چیز کی تردید نہیں فرمائی آپ ﷺ نے تلبیہ لازم کرلیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صرف حج کی نیت کرنے والے تھے ہم عمرہ کو نہ جانتے تھے یہاں تک کہ جب ہم نے مروہ کا آخری چکر لگایا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی اس بات کا پہلے علم ہوتا جو بعد کو معلوم ہوا تو میں ہدی ساتھ نہ لاتا اور میں اس کو عمرہ بنالیتا پس جس کے ساتھ ہدی موجود نہیں وہ حلال ہو جائے اوراس کو عمرہ بنالے پھر لوگوں نے احرام کھول لئے اور قصر کرلیا سوائے جناب رسول اللہ ﷺ اوران لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی موجود تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کا جناب اکرم ﷺ سے سوال اور جناب رسول اللہ ﷺ کا ان کو جواب یک یہ احتمال رکھتا ہے کہ ہمارا یہ عمرہ حج کے مہینوں میں ہمیشہ کے لئے ہو یا ہمارے اسی سال کے لئے ہو۔ کیونکہ وہ لوگ حج کے مہینوں میں عمرے کو درست قرار نہ دیتے تھے بلکہ اس کو افجر الفجور قرار دیتے تھے۔

تو جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کو جواب دیا کہ یہ ہمیشہ کے لئے اشہر حج میں ہے۔

اس وقت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا یہ عمرہ فقط ہمارے اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا اور فرمایا عمرہ حج میں اس طرح داخل ہو چکا۔ یہ بات دو مرتبہ فرمائی پس تمام لوگوں نے احرام کھول دیئے اور قصر کرا لئے سوائے نبی اکرم ﷺ کے اور وہ جن کے پاس ہدی کے جانور موجود تھے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۴۷' ابو داؤد فی المناسك باب ۲۳۔

طحاوی رحمہ اللہ کا قول:

سراقہ کا سوال اور جناب رسول اللہ ﷺ کا جواب اس بات کا احتمال رکھتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ ہمارا یہ عمرہ ہمیشہ کے لئے یا صرف ہمارے اس سال کے لئے حج میں داخل ہوا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ کے لئے۔ کیونکہ وہ لوگ عمرے کو حج کے مہینوں میں گناہ کا کام سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی۔

۳۷۹۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ سُرَاقَةَ وَلَا جَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ .

۳۷۹۸: ابن الہاد نے جعفر بن محمد سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت ذکر کی البتہ اس میں سراقہ کا سوال اور جناب نبی اکرم ﷺ کا جواب مذکور نہیں ہے۔

۳۷۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ .فَلَمَّا طَافُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا عُمْرَةً) فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ لَبَّوْا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ قَدِمُوْا فَطَافُوْا بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُوْفُوْا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

۳۷۹۹: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے جبکہ ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے جب آپ نے طواف اور سعی کر لی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو عمرہ بنالو جب ترویہ کا دن آیا تو انہوں نے حج کا تلبیہ کہا۔ جب نحر کا دن آیا وہ آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی نہ کی۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۲۳۔

۳۸۰۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ

عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ قُلْنَا : أَيُّ حِلٍّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ، فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ، لَصَنَعْتُ مِثْلَ الَّذِيْ تَصْنَعُوْنَ).

۳۸۰۰: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ آئے یہ ۴ ذی الحجہ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا ہم نے کہا کیسا حلال ہوں؟ آپ نے فرمایا مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔ اگر مجھے اس معاملے کا پہلے علم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں اسی طرح کرتا جیسا تم کرنے والے ہو۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۳٤' مسلم فی الحج ۱۳۸/۱۳٦' ابو داؤد فی المناسك باب۲۳' نسائی فی الحج باب۷۷/۵۸' مسند احمد ۲۹۲/۳۔

۳۸۰۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّعَيْنِيُّ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا مُوْسٰى بْنُ أَعْيَنَ' عَنْ خُصَيْفٍ' عَنْ عَطَاءٍ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (لَمَّا قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ' سَأَلَ النَّاسَ بِمَا أَحْرَمْتُمْ ؟ فَقَالَ أُنَاسٌ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَقَالَ آخَرُوْنَ قَدِمْنَا مُتَمَتِّعِيْنَ وَقَالَ آخَرُوْنَ أَهْلَلْنَا بِإِهْلَالِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ قَدِمَ وَلَمْ يَسُقْ هَدْيًا فَلْيَحْلِلْ' فَإِنِّيْ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ' حَتّٰى أَكُوْنَ حَلَالًا .فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' عُمْرَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا' أَمْ لِلْأَبَدِ ؟ فَقَالَ بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ).

۳۸۰۱: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں مکہ پہنچے تو لوگوں سے سوال کیا تم نے کیا احرام باندھا؟ کچھ لوگوں نے کہا ہم نے حج کا احرام باندھا ہے دوسروں نے کہا ہم نے تمتع کا ارادہ کیا اور کچھ لوگوں نے کہا ہم نے وہی احرام باندھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آپ نے ان سے فرمایا جو حج کے لئے آیا اور اس نے ہدی روانہ نہیں کی وہ حلال ہو جائے میں اگر اپنے معاملے کو پہلے جانتا ہوتا جو مجھے بعد میں معلوم ہوا تو میں بھی ہدی روانہ نہ کرتا یہاں تک کہ میں حلال ہو جاتا اس پر سراقہ بن مالک نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہمارا یہ عمرہ ہمارے اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے (حج کے ساتھ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱٤۱۔

۳۸۰۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ' قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ' عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ (أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَلْنَا مَعَهُ بِالْحَجِّ خَالِصًا' حَتّٰى إِذَا قَدِمْنَا مَكَّةَ رَابِعَةَ ذِي الْحِجَّةِ' فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ هَدْيًا أَنْ يَحِلَّ' قَالَ : وَلَمْ يَعْزِمْ فِيْ أَمْرِ النِّسَاءِ .قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَقُلْنَا تَرَكْنَا' حَتّٰى إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسُ لَيَالٍ' أَمَرَنَا نَحِلُّ' فَنَأْتِيَ عَرَفَاتٍ وَالْمَذْيُ يَقْطُرُ مِنْ مَذَاكِيْرِنَا' وَلَمْ يَحْلِلْ هُوَ' فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَاقَ الْهَدْيَ .فَبَلَغَ قَوْلُنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَقَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ' فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ' ثُمَّ ذَكَرَ الَّذِيْ بَلَغَهُ مِنْ قَوْلِهِمْ فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّيْ أَصْدَقُكُمْ وَأَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَبَرُّكُمْ' وَلَوْلَا أَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا أَهْدَيْتُ). قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا فَحَلَلْنَا .

۳۸۰۲: عطاء بن ابی رباح نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا اور ہم نے آپ کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا یہاں تک کہ جب ہم مکہ پہنچے تو چار ذی الحجہ تھی ہم نے طواف اور سعی صفاء مروہ کی۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا جس نے ہدی روانہ نہیں کی وہ حلال ہو جائے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ ﷺ نے عورتوں کے متعلق کوئی مستقل بات نہیں فرمائی۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے کہا ہم تو چھوڑ دیئے گئے جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان پانچ راتیں رہ گئیں تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم حلال ہو جائیں ہم نے کہا ہم عرفات میں آئیں گے اس حال میں کہ مذی ہمارے مذاکیر سے ٹپک رہی ہو گی آپ ﷺ نے احرام نہ کھولا اس لئے کہ آپ ہدی روانہ کر چکے تھے۔

ہماری بات جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچ گئی آپ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر آپ ﷺ نے اس بات کا تذکرہ کیا جو ہماری طرف سے پہنچی تھی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں تم میں سب سے زیادہ سچا اور سب سے زیادہ تقویٰ والا ہوں اور سب سے زیادہ نیکی والا ہوں اگر میں نے ہدی روانہ نہ کی ہوتی تو میں ضرور حلال ہو جاتا۔ اور اگر مجھے اپنے اس معاملے کا پہلے علم ہوتا جو بعد کو علم ہوا تو میں ہدی روانہ ہی نہ کرتا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کا یہ حکم سنا اور مان لیا اور احرام کھول دیا۔

۳۸۰۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا مَكِّيٌّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ' قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا وَهُوَ يُخْبِرُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَمَرَنَا بَعْدَمَا طُفْنَا أَنْ نَحِلَّ' وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا أَرَدْتُمْ أَنْ تَنْطَلِقُوْا إِلَى مِنًى' فَأَهِلُّوْا) فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ) .

۳۸۰۳: ابوالزبیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ جناب نبی اکرم ﷺ کے حج کے متعلق اطلاع

دے رہے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں طواف کے بعد حلال ہونے کا حکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا۔ جب تم منیٰ کا ارادہ کرو تو احرام باندھ لو چنانچہ ہم نے بطحاء سے احرام باندھا۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۳۹۔

۳۸۰۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ' قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ' عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ' عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ (أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِی الْحُلَيْفَةِ بِالْحَجِّ خَالِصًا' لَا نَخْلِطُهُ بِعُمْرَةٍ .فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ' فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ' وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً' وَأَنْ نَخْلُوَ إِلَى النِّسَاءِ .فَقُلْنَا : لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسُ لَيَالٍ' فَنَخْرُجُ إِلَيْهَا وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّیْ لَأَبَرُّكُمْ وَأَصْدَقُكُمْ' فَلَوْلَا الْهَدْیُ' لَحَلَلْتُ .فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُتْعَتُنَا هٰذِهٖ' لِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ). فَكَانَ سُؤَالُ سُرَاقَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَذْكُوْرُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ' إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمُتْعَةِ' أَیْ : إِنَّا قَدْ صَارَتْ حَجَّتُنَا الَّتِیْ كُنَّا دَخَلْنَا أَوَّلًا' عُمْرَةً' ثُمَّ قَدْ أَحْرَمْنَا بَعْدَ حِلِّنَا مِنْهَا بِحَجَّةٍ فَصِرْنَا مُتَمَتِّعِيْنَ' فَمُتْعَتُنَا هٰذِهٖ لِعَامِنَا هٰذَا خَاصَّةً' فَلَا نَفْعَلُ ذٰلِكَ فِيْمَا بَعْدُ أَمْ لِلْأَبَدِ ؟ فَنَتَمَتَّعُ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ' كَمَا تَمَتَّعْنَا فِیْ عَامِنَا هٰذَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ لِلْأَبَدِ . "وَلَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ لَهُمْ فِيْمَا بَعْدُ أَنْ يَحِلُّوْا مِنْ حَجَّةٍ قَبْلَ عَرَفَةَ' لِطَوَافِهِمْ بِالْبَيْتِ' وَلِسَعْيِهِمْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .وَسَنَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَعْدَ هٰذَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْإِحْلَالَ الَّذِیْ كَانَ مِنْهُمْ قَبْلَ عَرَفَةَ' خَاصًّا لَهُمْ' لَيْسَ لِمَنْ بَعْدَهُمْ' وَنَضَعُهُ فِیْ مَوْضِعِهٖ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۳۸۰۴ : عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ سے فقط حج کا احرام باندھا اس میں ہم نے عمرہ کی ملاوٹ نہ کی۔ ذی الحجہ کی چار تاریخ کو ہم مکہ پہنچے جب ہم طواف سے فارغ ہو چکے اور صفاء و مروہ کے مابین سعی بھی کر لی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم اس کو عمرہ بنالیں اور عورتوں سے خلوت کی بھی اجازت دی۔ ہم نے کہا ہمارے اور عرفہ کے درمیان اب صرف پانچ راتیں باقی ہیں تو کیا ہم عرفات اس حالت میں جائیں گے کہ ہمارے مذاکیر سے منی کے قطرات ٹپک رہے ہوں گے اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم میں سب سے زیادہ نیک اور سچا ہوں۔ اگر ہدی نہ ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ یہ بات سن کر سراقہ بن مالک کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اس کو ہمارے اس سال کے لئے

تمتع بنادیا یا ہمیشہ ہمیش کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ تو حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کا وہ سوال جو اس روایت میں مذکور ہے۔ وہ حج تمتع سے متعلق تھا یعنی ہم اپنے اس حج میں سے پہلے عمرہ میں داخل ہوئے پھر اس سے حلال ہونے کے بعد ہم نے حج کا احرام باندھا اس سے ہم متمتع بن گئے تو کیا یہ ہمارا تمتع اس سال کے ساتھ خاص ہے کہ اسے آئندہ نہ کریں یا ہمیشہ کے لئے ہے ہم عمرہ کو حج کے ساتھ کریں گے جیسا اس سال ہم نے تمتع کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ اسی طرح ہے۔ یہ بات اس طرح نہ تھی کہ ان کے لئے جائز ہے کہ وہ حج سے عرفات سے پہلے ہی طواف بیت اللہ سعی صفا و مروہ کر کے فارغ ہو جائیں عنقریب ہم اپنی اسی کتاب میں یہ ذکر کریں گے کہ اُن کا یہ حلال ہونا جو عرفہ سے پہلے پیش آیا یہ انہی کے ساتھ خاص تھا یہ بعد والوں کے لئے درست نہیں ہم اسے اس کے موقعہ پر بیان کریں گے۔

تخریج : ابن ماجه في المناسك باب ٤١۔

قول طحاوی رحمہ اللہ:

اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ سراقہ رضی اللہ عنہ کا سوال متعہ حج کے سلسلہ میں تھا کہ ہمارا یہ حج جس کی ابتداء ہم نے عمرہ سے کی پھر ہم اس سے حلال ہو کر حج کا احرام باندھیں گے تو اس سے ہم متمتع ہو جائیں گے کیا یہ تمتع ہمارے اسی سال کے ساتھ خاص ہے کہ بعد میں ہم نہیں کر سکتے یا ہمیشہ کے لئے ہے کیا ہم عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع کریں جیسا کہ ہم نے اس سال تمتع کیا؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے لئے بعد میں یہ حکم ہے کہ حج کے احرام سے عرفہ سے پہلے طواف بیت اللہ اور سعی صفا سے حلال ہوں۔ عنقریب ہم جناب رسول اللہ ﷺ سے ذکر کریں گے کہ حکم انہی کے لئے خاص تھا بعد والوں کے لئے نہ تھا۔ ہم یہ اپنے موقعہ پر ذکر کریں گے۔

۳۸۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِيَّ وَأَصْحَابَهُ قَدِمُوْا مَكَّةَ مُلَبِّيْنَ بِالْحَجِّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ).

۳۸۰۵: بکر بن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام مکہ میں حج کا تلبیہ کہتے ہوئے آئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو چاہے اس کو عمرہ بنا لے البتہ وہ شخص عمرہ نہیں بنا سکتا جس کے ساتھ ہدی ہو۔

۳۸۰۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَطَافَ مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ

وَأَصْحَابِهٖ، فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ).

۳۸۰۶: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ہم مدینہ سے نکلے ہمارے خیال میں صرف حج تھا جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پہنچے اور طواف کر کے آپ نے احرام نہ کھولا اور آپ کے ساتھ ہدی تھی آپ کے ساتھ جو اصحاب اور ازواج تھیں انہوں نے بھی طواف کیا پس وہ تو حلال ہو گئے جن کے ساتھ ہدی نہ تھی۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۳٤۔

۳۸۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَ : ثَنَا دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ (أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : خَرَجْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا طُفْنَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمَّا كَانَ عَشِيَّةُ عَرَفَةَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ).

۳۸۰۷: ابونضرہ نے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے جب ہم مکہ پہنچ گئے اور طواف کر لیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو عمرہ بنا لو۔ سوائے اس شخص کے کہ جس کے پاس ہدی ہو۔ جب عرفہ کی رات ہوئی تو ہم نے حج کا احرام باندھا۔

۳۸۰۸ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهٖ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : (قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ، وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ الْهَدْيُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهٖ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحْلِلْ). قَالَتْ : فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ عَامَئِذٍ هَدْيٌ، فَأَحْلَلْتُ .

۳۸۰۸: عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ حج کا تلبیہ کہتے آئے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہدی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو فرمایا۔ جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جائے۔ اسماء کہتی ہیں کہ میرے پاس اس سال ہدی نہ تھی اس لئے میں نے احرام کھول دیا۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب ٤١۔

۳۸۰۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى أَصْبَحَ، فَلَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ، رَكِبَ

رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا انْبَعَثَتْ بِهِ، سَبَّحَ وَكَبَّرَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلُّوا) ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ .

۳۸۰۹: ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مدینہ منورہ میں چار رکعت ادا فرمائی اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی اور وہیں رات گزاری جب صبح ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا فرما چکے تو اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب اونٹنی آپ کو لے کر اٹھ کھڑی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح اور تکبیر کہی جب اونٹنی مقام بیداء پر بلند ہوئی تو تسبیح و تکبیر کو اکٹھا کہا جب ہم مکہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ وہ احرام کھول دیں اور جب ترویہ کا دن آئے تو احرام حج باندھ لیں۔

تخریج : بخاری فی الصحیح باب ۲۷۔

۳۸۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي مَلِيحٍ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : (حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَنْزِعُ ثِيَابَهَا .فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ قَالَتْ : أُنْبِئْتُ أَنَّكَ قَدْ أَحْلَلْتَ وَأَحْلَلْتَ أَهْلَكَ .فَقَالَ : أَحَلَّ مَنْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَمْ نَحْلِلْ لِأَنَّ مَعَنَا هَدْيًا حَتَّى تَبْلُغَ عَرَفَاتٍ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوْهَا، وَقَالُوْا : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ وُقُوْفِهِ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَكُنْ سَاقَ هَدْيًا، فَقَدْ حَلَّ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَيْسَ لِأَحَدٍ دَخَلَ فِي حَجَّةٍ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا إِلَّا بِتَمَامِهَا، وَلَا يُحِلُّهُ مِنْهَا شَيْءٌ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ، مِنْ طَوَافٍ وَلَا غَيْرِهِ. وَقَالُوْا : أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ) فَهٰذَا فِي الْبُدْنِ لَيْسَ فِي الْحَاجِّ، وَمَعْنَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ هَاهُنَا هُوَ الْحَرَمُ كُلُّهُ، كَمَا قَالَ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى : (حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ) فَالْحَرَمُ هُوَ مَحِلُّ الْهَدْيِ، لِأَنَّهُ يُنْحَرُ فِيْهِ، فَأَمَّا بَنُو آدَمَ، فَإِنَّمَا مَحِلُّهُمْ فِي حَجِّهِمْ يَوْمُ النَّحْرِ .وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنَ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِهِ أَصْحَابَهُ بِالْحِلِّ مِنْ حَجِّهِمْ، بِطَوَافِهِمُ الَّذِي طَافُوْهُ قَبْلَ عَرَفَةَ، فَإِنَّ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -كَانَ خَاصًّا لَهُمْ فِي حَجَّتِهِمْ تِلْكَ، دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ بَعْدَهُمْ .وَالدَّلِيْلُ عَلَى ذٰلِكَ مَا.

۳۸۱۰: ابوملیح نے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو احرام کے کپڑے اتارتے ہوئے پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ نے احرام کھول دیا اور آپ کے گھر والوں نے بھی احرام کھول دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ حلال ہوئے ہیں جن کے پاس ہدی کا جانور نہیں ہے باقی ہم حلال نہ ہوں گے کیونکہ ہمارے پاس ہدی ہیں۔ ہم تو

عرفات پہنچ کر (یعنی یوم نحر کو ہدی نحر کر کے احرام کھولیں گے) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض نے ان آثار کو اختیار کرتے ہوئے کہا کہ جس نے وقوف عرفات سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر لیا اور اس نے ہدی روانہ نہ کیا تھا وہ احرام سے فارغ ہو گیا۔ مگر دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ جو شخص حج کا احرام باندھ لے اسے تکمیل کے بغیر اس سے نکلنا جائز نہیں اور نحر کے دن سے پہلے اس کو طواف وغیرہ کوئی چیز بھی احرام سے فارغ نہیں کر سکتی اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ تم نے جو اللہ تعالیٰ کا ارشاد (ثم محلها الى البيت العتيق) ذکر کیا ہے یہ تو ہدایا سے متعلق ہے نہ کہ حجاج سے اور البیت العتیق سے مراد مکمل سرزمین حرم ہے۔ جیسا کہ دوسری آیت میں آیا ہے۔ (حتى يبلغ الهدى محله) پس سرزمین حرم وہ ہدی کے ذبح ہونے کی جگہ ہے کیونکہ وہیں اس کو نحر کیا جائے گا۔ البتہ انسان (حجاج) کے حج سے حلال ہونے کی جگہ نحر کا دن ہے۔ رہے وہ آثار جن کو جناب رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام کے سلسلہ میں ہم نے ذکر فرمایا کہ وہ طواف کے ذریعہ اپنے حج سے حلال ہو گئے وہ طواف جو انہوں نے عرفہ سے قبل کیا تھا ہمارے نزدیک یہ ان کی خصوصیت صرف اس حج کے لئے تھی۔ بعد والے لوگوں کے لئے یہ حکم نہیں اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنہوں نے احرام حج یا عمرہ باندھا ہو اور ساتھ ہدی نہ ہو تو طواف وسعی کے بعد وہ اپنے احرام کو کھول سکتا ہے۔ یعنی حج کے احرام کو تبدیل کر کے عمرہ بنا سکتا ہے جیسا کہ یہاں ان سب لوگوں نے کیا جن کے پاس ہدی نہ تھی۔

مؤقف فریق ثانی:

حج کا احرام باندھ لینے کے بعد اس کو مکمل کرنے سے پہلے بدلنے کا حق نہیں یوم نحر سے پہلے اس کے لئے کوئی صورت حلال ہونے کی نہیں خواہ ہدی ساتھ ہو یا نہ ہو۔ البتہ عمرہ والا اپنے احرام سے فارغ ہو سکتا ہے۔

سابقہ مؤقف کا جواب نمبر ①:

باقی تم نے :ثم محلها الى البيت العتيق۔ (الحج: ۳۳) اس آیت کو پیش کیا تو اس سے استدلال درست نہیں کیونکہ یہ قربانی کے جانوروں کے متعلق ہے حجاج کے متعلق نہیں ہے اور بیت عتیق سے سارا حرم مراد ہے۔ جیسا کہ دوسری آیت میں فرمایا حتى يبلغ الهدى محله (البقرہ: ۱۹۶) تو یہاں بالاتفاق حرم مراد ہے کیونکہ ہدی حرم میں نحر کی جاتی ہے البتہ انسان کا حلال ہونا تو یوم نحر ہی کو ہے۔

نمبر ②: جو روایات ذکر کی گئی ہیں کہ صحابہ کرامؓ اپنے حج سے حلال ہوئے اور اس کا سبب وہ طواف تھا جو انہوں نے عرفہ سے پہلے ادا کیا تو یہ صحابہ کرام کے لئے خصوصی حکم اس موقعہ پر نازل ہوا بعد والے لوگوں کے لئے نہیں اور اس کی دلیل ملاحظہ ہو۔

۳۷۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ

الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : (قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ فَسْخَ حَجِّنَا هٰذَا، لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً .قَالَ : بَلْ لَكُمْ خَاصَّةً).

۳۸۱۱: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن نے ابن بلال بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے گزارش کی یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کا خیال یہ ہے کہ ہمارا یہ حج فسخ ہو جائے گا اور یہ فسخ ہمارے ساتھ خاص ہوگا یا عام لوگوں کے لئے یہی حکم ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ تمہارے ساتھ خاص ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب۴۲۔

۳۸۱۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ : ثَنَا مَنْصُورٌ، قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ .

۳۸۱۲: ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے حارث بن بلال بن حارث مزنی سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۸۱۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، قَالَ : أَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ (أَبِي ذَرٍّ قَالَ : إِنَّمَا كَانَ فَسْخُ الْحَجِّ لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۳۸۱۳: عیسیٰ بن یونس نے یحییٰ بن سعید انصاریؒ سے انہوں نے مرقع بن صیفی انہوں نے ابوذرؓ سے روایت کی ہے کہ حج کا فسخ صرف ان سواروں کے ساتھ خاص تھا جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج کیا تھا۔

۳۸۱۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ : (كَانَ مَا أَمَرَنَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلْنَا مَكَّةَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ أَنَّ تِلْكَ كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً رُخْصَةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُونَ النَّاسِ) .

۳۸۱۴: مرقع اسدی نے ابوذر غفاریؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مکہ میں داخل ہوئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اس حج کو عمرہ بنالیں اور ہم حلال ہو جائیں اور یہ رخصت جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے خاص ہمارے لئے تھی بعد والے لوگوں کے لیے نہ تھی۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب۴۲۔

۳۸۱۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ، هُوَ ابْنُ غِيَاثٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

سَعِيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُرَقَّعُ الْاَسَدِيُّ قَالَ : قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ (لَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ، مَا كَانَ لِاَحَدٍ اَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخَهَا بِعُمْرَةٍ اِلَّا الرَّكْبُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۳۸۱۵: مرقع اسدی کہتے ہیں کہ ابوذر غفاریؓ نے فرمایا اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کسی کے لئے جائز نہیں تھا کہ وہ حج کا احرام باندھے پھر اس کو فسخ کر کے اس کو عمرہ بنا لے یہ ان سواریوں اور قافلے کے لئے خاص حکم تھا جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں حج ادا کیا تھا۔

۳۸۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ : اَخْبَرَنِي الْمُرَقَّعُ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ : (مَا كَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَنَا اَنْ يُحْرِمَ بِالْحَجِّ، ثُمَّ يَفْسَخَهُ بِعُمْرَةٍ).

۳۸۱۶: مرقع نے ابوذر غفاریؓ سے بیان کیا کہ ہمارے بعد کسی کو اجازت نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھے پھر اس کو فسخ کر کے عمرہ بنا لے۔

۳۸۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْاَكْرَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ فِيْ مُتْعَةِ الْحَجِّ (لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهَا فِيْ شَيْءٍ).

۳۸۱۷: ابراہیم تیمی اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے متعہ حج کے سلسلہ میں فرمایا یہ تم لوگوں کے لئے نہیں اور نہ تم اس میں سے کچھ اختیار کر سکتے ہو۔

۳۸۱۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، قَالَ : ثَنَا اَبِيْ، قَالَ : ثَنَا الْاَعْمَشُ، قَالَ : حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ : (اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ لَنَا خَاصَّةً، اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَةَ الْحَجِّ).

۳۸۱۸: ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ابوذرؓ نے فرمایا کہ متعہ حج ہمارے لئے خاص تھا یعنی اصحاب رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت تھی (متعہ حج سے مراد حج کا احرام باندھ کر پھر اس کو عمرہ بنا لینا اور پھر ترویہ کے دن حج کا احرام باندھنا)

۳۸۱۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، وَهُوَ الْاَعْمَشُ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ (يَعْنِي الْفَسْخَ).

۳۸۱۹: شجاع بن الولید نے سلیمان بن مہران سے انہی کو اعمش کہتے ہیں پھر اعمش نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے البتہ اس روایت میں فسخ کے لفظ کا اضافہ ہے۔

۳۸۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اِسْحَاقَ،

عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : (سُئِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ : كَانَتْ لَنَا، لَيْسَتْ لَكُمْ).

۳۸۲۰: ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عثمانؓ سے متعۃ الحج کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ ہمارے ساتھ خاص تھا تمہارے لئے یہ حکم نہیں۔

۳۸۲۱ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، وَصَالِحُ بْنُ مُوْسَى الطَّلْحِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : (سُئِلَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَوْ سَأَلْتُهُ).

۳۸۲۱: صالح بن موسیٰ طلحی نے معاویہ بن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ انہوں نے اتنا فرق کیا ہے۔ "سئل عثمانؓ یاسألتہ"

۳۸۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ : ثَنَا دَاوُدُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : " قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطِيْبًا حِيْنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ : (إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ رَخَّصَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ، أَلَا وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ بِهِ، فَأَحْصِنُوْا فُرُوْجَ هٰذِهِ النِّسَاءِ، وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ، كَمَا أَمَرَكُمْ).

۳۸۲۲: ابونضرہ کا بیان ہے کہ میں نے ابوسعید خدریؓ کو فرماتے سنا کہ عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے جبکہ وہ خلافت پر متمکن ہوئے تو انہوں نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کے لئے جو چاہی رخصت عنایت فرمائی۔ سنو! خبردار۔ اب جناب رسول اللہ ﷺ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ تم ان عورتوں کی عزت کی حفاظت کرو اور اپنے حج وعمرہ کو اسی طرح پورا کرو جس طرح تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

۳۸۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : (قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، أَحْرَمْنَا بِالْحَجِّ) ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ رَخَّصَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا شَاءَ، فَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَيَدْخُلُ فِيْ هٰذَا أَيْضًا، حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۳۸۲۳: ابونضرہ نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا تلبیہ کہتے آئے جب ہم مکہ پہنچے اور بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ سے فارغ ہوئے (تو ہم نے احرام کھول دیئے) پھر جب ترویہ کا دن آیا تو ہم نے حج کا احرام باندھا پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو جو چاہا رخصت دی اور جس موقعہ پر چاہا دی۔ اب تم اپنے حج و عمرہ کی تکمیل کرو یعنی ان کو فسخ کرنے کا تمہیں اختیار نہیں ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس حکم میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ والی روایت بھی داخل ہے۔ جس کو اس باب کے شروع میں ہم ذکر کر آئے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۱۱/۲۱۲، مسند احمد ۵/۳، ۷۱، ۷۵، ۲۶۶/۱۴۸۔

طحاوی رحمہ اللہ کا قول:

اس رخصت کو خاص کرنے کے لئے بطور ثبوت وہ روایت بھی دلیل ہے جس کو ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا اور ہم نے اس باب کی فصل اول میں بیان کی ہے۔

۳۸۲۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِیْ نَضْرَةَ (عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : مُتْعَتَانِ فَعَلْنَاهُمَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُمَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَنْ نَعُوْدَ إِلَيْهِمَا).

۳۸۲۴: ابونضرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو ایسے متعے ہیں جن کو زمانہ نبوت میں ہم نے کیا اور ان سے عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا پس ہم ہرگز ان کی طرف نہ لوٹیں گے۔

۳۸۲۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ عَنْ بَعْضِ أَجْدَادِهٖ، أَوْ أَعْمَامِهٖ، أَنَّهٗ قَالَ : (مَا كَانَ لِأَحَدٍ بَعْدَنَا أَنْ يُحْرِمَ بِالْحَجِّ ثُمَّ يَفْسَخَهٗ بِعُمْرَةٍ)

۳۸۲۵: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں مجھے کثیر بن عبداللہ نے خبر دی یہ مزینہ سے ہیں انہوں نے اپنے کسی دادا سے یا چچاؤں سے بیان کیا کہ ہمارے بعد کسی کو یہ جائز نہیں کہ وہ حج کا احرام باندھے پھر اس کو فسخ کر کے عمرہ بنالے۔

۳۸۲۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِیُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ صَاحِبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .فَقَدْ بَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ ذٰلِكَ الْفَسْخَ الَّذِیْ كَانَ أَمَرَ بِهٖ أَصْحَابَهٗ خَاصًّا لَهُمْ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ بَعْدَهُمْ وَخَالَفَنَا بِمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَمَّنْ ذَكَرْنَا فِیْ هٰذَا الْفَصْلِ مِنْ

أَصْحَابِهِ لِأَنَّ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا- مِمَّا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا قَالُوْهُ بِآرَائِهِمْ، وَإِنَّمَا قَالُوْهُ مِنْ جِهَةِ مَا وَقَفُوْا عَلَيْهِ، فَهُمْ فِيْمَا قَالُوْا فِيْ ذٰلِكَ، كَمَنْ أَضَافَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ، أَنَّ الْخُرُوْجَ بِالْحَجِّ، لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ .وَقَدْ أَنْكَرَ قَوْمٌ فَسْخَ الْحَجِّ، وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۳۸۲۶: کثیر بن عبداللہ نے بکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ہلالؓ سے اسی طرح روایت بیان کی (گزشتہ سند کا اجمال دور کردیا) جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں واضح فرمادیا۔ کہ فسخ جس کا آپ نے اپنے صحابہ کرام کو حکم فرمایا یہ ان کے ساتھ خاص تھا۔ ان کے بعد کسی کے لئے یہ درست نہیں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں صحابہ کرام کے آثار کو بھی ملا دیا ہے کیونکہ یہ بات اپنی رائے سے کہنا ممکن نہیں۔ وہ روایات اس باب کی ابتداء میں ہم ذکر کر آئے ہیں صحابہ کرام نے یہ باتیں آپ سے اطلاع پانے کے بعد ذکر کی ہیں۔ گویا انہوں نے آپ ہی کی طرف نسبت کر کے یہ بات بیان کی ہے۔ ان آثار کی تصحیح سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حج سے خروج طواف بیت اللہ ہی سے ہوسکتا ہے۔ بعض حضرات نے حج کے فسخ کا انکار کیا اور یہ روایات اپنی دلیل میں ذکر کیں۔

حاصل روایات: ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ یہ فسخ کا حکم صحابہ کرام کے ساتھ خاص تھا بعد والے لوگوں کے لئے درست نہیں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات اور صحابہ کرام کے آثار اس سلسلہ میں ملا کر بیان کئے کیونکہ یہ توقیفی چیز ہے جس کو اپنی رائے سے کہنا ممکن نہیں اور اجتہاد کا اس میں کوئی دخل نہیں پس ان کا قول اس سلسلہ میں اسی روایت کی طرح ہے جس کی نسبت جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف کر کے بیان کی جائے۔

ان آثار سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ حج سے خروج طواف بیت اللہ کے بغیر ممکن نہیں۔ بعض نے فسخ حج کا انکار کیا اور انہوں نے اپنے استدلال میں مندرجہ ذیل روایات کو پیش کیا ہے۔

استدلال: فسخ حج کا قول درست نہیں یوم نحر تک سب بدستور سابقہ احرام میں رہے یہ روایات اس کی مؤید ہیں۔

۳۸۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّاجًا، فَمَا حَلَلْنَا مِنْ شَيْءٍ أَحْرَمْنَا بِهِ، حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ). فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى مَنِ احْتَجَّ بِهٰذَا أَنَّ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ رَوٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ قَدِمُوْا مَكَّةَ مُلَبِّيْنَ بِالْحَجِّ، فَقَالَ : مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ) وَقَدْ ذُكِرَ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَفِيْ هٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا إِنْ شَاءُوا" إِلَّا أَنَّهُ عَزَمَ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ .فَيَجُوزُ أَنْ يَكُونُوا لَمْ يَحِلُّوا، وَقَدْ كَانَ لَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا، فَقَدْ عَادَ ذٰلِكَ إِلَى فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ شَاءَ أَنْ يَفْسَخَهُ إِلَى عُمْرَةٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا فِي ذٰلِكَ مَا

۳۸۲۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہم حج کا ارادہ رکھتے تھے ہم نے کوئی احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ نحر کا دن آیا۔ جن حضرات نے روایت بالا کو اپنے استدلال میں پیش کیا ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ میں حج کا تلبیہ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا جو پسند کرے اس کو عمرہ بنالے البتہ وہ شخص جس کے ساتھ ہدی کا جانور ہو۔ اور یہ روایت اپنی اسناد کے ساتھ اسی باب میں مذکور ہو چکی۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے یہ مقرر فرمایا کہ اگر وہ پسند کریں تو حلال ہو جائیں بلکہ آپ نے ان پر یہ بات مؤکد کر دی۔ پس یہ کہنا بھی درست ہے کہ انہوں نے احرام نہ کھولا اور ان کے لئے احرام کھولنا درست تھا۔ تو یہ بات حج کے فسخ ہی کی طرف لوٹی کہ جو چاہے اسے فسخ کرے اور عمرہ بنالے اور اس سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت آئی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

ل: اس روایت کو عبداللہ بن رجاء نے انہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل فرمایا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے اس کو عمرہ بنالے البتہ وہ آدمی عمرہ بنا کر احرام نہیں کھول سکتا جس کے پاس ہدی ہو۔ یہ دونوں روایات میں تعارض ہوا تو اب تطبیق کی صرف ایک شکل ہے وہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو عمرہ بنا کر حلال ہونے کو لازم نہیں فرمایا بلکہ رخصت کے درجہ میں رکھا کہ جو چاہے ایسا کرے اور جو چاہے اپنے احرام پر قائم رہے اور یوم نحر کے دن حلال ہو چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رخصت کو استعمال نہیں کیا بلکہ احرام پر قائم رہے تو پہلی روایت میں بیان واقعہ ہے اور اشکال والی روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا عمل مذکور ہے۔ اب تضاد روایات ختم ہو گیا۔

اشکالِ ثانی۔ روایات عائشہ رضی اللہ عنہا سے استدلال:

۳۸۲۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : (خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ). فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَحَلَّ، وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ .فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ عِنْدَهَا كَمَا

كَانَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ' فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا الْأَصْلَ أَنَّ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَطَافَ لَهَا وَسَعٰى' أَنَّهُ قَدْ فَرَغَ مِنْهَا وَلَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَيَحِلَّ' هٰذَا إِذَا لَمْ يَكُنْ سَاقَ هَدْيًا .وَرَأَيْنَاهُ إِذَا كَانَ قَدْ سَاقَ هَدْيًا لِمُتْعَةٍ فَطَافَ لِعُمْرَتِهٖ وَسَعٰى' لَمْ يَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِهٖ' حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ' فَيَحِلُّ مِنْهَا وَمِنْ حَجَّتِهٖ إِحْلَالًا وَاحِدًا' وَبِذٰلِكَ جَاءَتِ السُّنَّةُ (عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَابًا لِحَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا قَالَتْ لَهٗ مَا بَالُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ .قَالَ : إِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ، وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ، فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ) فَكَانَ الْهَدْيُ الَّذِيْ سَاقَهٗ لِمُتْعَتِهِ الَّتِيْ لَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فِيْهَا هَدْيٌ إِلَّا بِأَنْ يَحُجَّ بَعْدَهَا' يَمْنَعُهٗ مِنْ أَنْ يَحِلَّ بِالطَّوَافِ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ' لِأَنَّ عَقْدَ إِحْرَامِهٖ هٰكَذَا كَانَ' أَنْ يَدْخُلَ فِيْ عُمْرَةٍ فَيُتِمَّهَا' فَلَا يَحِلَّ مِنْهَا حَتّٰى يُحْرِمَ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَحِلَّ مِنْهَا وَمِنَ الْعُمْرَةِ الَّتِيْ قَدَّمَهَا قَبْلَهَا مَعًا .وَكَانَتِ الْعُمْرَةُ لَوْ أَمَرَهُمْ بِهَا مُنْفَرِدَةً' حَلَّ مِنْهَا بِفَرَاغِهٖ مِنْهَا إِذَا حَلَقَ' وَلَمْ يَنْتَظِرْ بِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ .وَكَانَ إِذَا سَاقَ الْهَدْيَ لِحَجَّةٍ' يُحْرِمُ بِهَا بَعْدَ فَرَاغِهٖ مِنْ تِلْكَ الْعُمْرَةِ' بَقِيَ عَلٰى إِحْرَامِهٖ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ .فَلَمَّا كَانَ الْهَدْيُ الَّذِيْ هُوَ مِنْ سَبَبِ الْحَجِّ' يَمْنَعُهُ الْإِحْلَالَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ' كَانَ دُخُوْلُهٗ فِي الْحَجِّ أَحْرٰى أَنْ يَمْنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ إِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا عِنْدَنَا' وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۸۲۸: عروہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں روانہ ہوئے یہ حجۃ الوداع والے سال کی بات ہے ہم میں سے بعض تو عمرے کا احرام باندھنے والے تھے اور بعض حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھنے والے تھے اور بعض صرف حج کا احرام باندھنے والے تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا۔ تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا وہ طواف وسعی کے بعد حلال ہو گئے اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا یا حج وعمرہ کو جمع کیا وہ یوم نحر تک حلال نہ ہوئے۔ عین ممکن ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا بھی اس کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح قرار دیتی ہوں۔ جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا۔ روایات کے معانی کی تصحیح کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی توجیہ یہی ہے۔ اب غور وفکر کے لحاظ سے جانچتے ہیں۔ ہم نے یہ قاعدہ پایا کہ جس آدمی نے احرام عمرہ باندھا اور اس کے لئے اس نے طواف وسعی کی تو وہ اس سے فارغ ہو گیا اسے سر منڈانا اور احرام کھولنا دونوں درست ہیں شرط یہ ہے کہ اس نے ہدی روانہ نہ کی ہو اور ہم یہ بات بھی پاتے ہیں کہ عمرہ کے لئے طواف وسعی کرنے کے بعد ہدی بھیجنے والا شخص نحر کے دن تک اپنے احرام سے فارغ نہیں ہو سکتا وہ حج وعمرہ کے دونوں احرام

سے بیک وقت نکلے گا۔ جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ لوگوں نے تو احرام عمرہ کھول دیا اور آپ نے نہیں کھولا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے سر پر گوند لگا رکھی ہے اور میں نے ہدی کو قلادہ ڈالا ہے۔ پس میں نحر کرنے تک احرام نہ کھولوں گا۔ آپ نے تمتع کے لئے ہدی چلائی تھی جو حج کے علاوہ آپ پر لازم نہ تھی اسی وجہ سے آپ نے حج کے بعد احرام نہ کھولا۔ یہاں تک کہ نحر کا دن آیا۔ کیونکہ اس طرح احرام باندھنے سے آپ پر لازم ہو چکا تھا کہ عمرہ کے احرام کو مکمل کریں یہاں تک کہ حج کا احرام باندھیں۔ پھر اس سے اور پہلے والے احرام عمرہ سے بیک وقت باہر آئیں اور اگر آپ صرف عمرہ ہی کا احرام باندھے ہوتے تو اس سے فراغت کے بعد سر منڈوا کر آپ احرام کھول دیتے۔ اور قربانی کے دن کا انتظار نہ کرتے اور حج کے لئے ہدی چلانے کی صورت میں اس عمرہ سے فراغت کے بعد اس حج کا احرام باندھتے تو نحر کے دن تک احرام اسی طرح برقرار رہتا پس جب حج کی وجہ سے ہدی ہے تو حج شروع کرنے کی وجہ سے زیادہ مناسب ہے کہ یوم نحر سے پہلے احرام نہ کھولا جائے۔

ہمارے ہاں قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۱۸' ابو داؤد فی المناسک باب۲۳' ابن ماجه فی المناسك باب۳۷۔

طریق استدلال:

اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فسخ حج بالعمرہ کا حکم نہیں دیا گیا۔

ج : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت گزشتہ اوراق میں گزر چکی کہ جن لوگوں نے حج کا احرام باندھا تھا اور ہدی روانہ نہ کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طواف وسعی کے بعد احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔ یہ روایت جو اشکال میں پیش کی گئی مجمل ہے اس میں ہدی روانہ نہ کرنے والوں کا حکم واضح نہیں کیا گیا۔ مجمل کو تفصیلی روایت پر پیش کیا جائے گا اس سے اشکال پیش ہی نہ آئے گا۔

معانی آثار کے پیش نظر اس باب میں یہ بات ثابت ہوئی۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر کے طریقہ سے اس کی توجیہ یہ ہے کہ ہم نے یہ قانون اور اصول پایا ہے کہ جو شخص عمرہ کا احرام باندھ لیتا ہے اس کے لئے طواف وسعی کر کے حلال ہو جانا جائز ہے جبکہ ہدی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو جب اپنے ساتھ دم تمتع کا جانور لائے تو یوم النحر سے پہلے طواف وسعی کے بعد احرام کھول دینا جائز نہیں ہے۔ بلکہ یوم النحر میں حج وعمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ کھول دے گا اور اسی کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مروی ہے جو حضرت حفصہ کے سوال کے جواب میں واقع ہوئی ہے اس وقت حضرت حفصہ نے عرض کیا کہ حضرت تمام لوگوں نے احرام کھول دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کیوں نہیں کھولا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ میں نے سر پر تلبید کر رکھی ہے اور قربانی کے ہدی کو قلادہ ڈالا ہے (جو اس کے روانہ کرنے کی علامت ہے) اس لئے میں قربانی کرنے تک حلال نہیں ہو سکتا۔ فلہٰذا اس نیت سے تمتع کی قربانی کو ساتھ لانا کہ اس کے لانے کے بعد حج کرنا ہے یہی چیز اس کو یوم

نحر تک حلال ہونے سے روک دے گی کیونکہ اس طرح کے احرام سے عمرہ میں داخل ہو کر ارکان عمرہ ادا کرنے کے بعد حلال ہونا جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ حج کا احرام باندھ لے اور حج و عمرہ دونوں کے احرام سے ایک ساتھ حلال ہو۔ اور اگر تنہا عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو تو صرف ارکان عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کو کھول دینا جائز ہے اس صورت میں یوم نحر کا انتظار کرنے کی حاجت نہیں ہے اور اگر اپنے ساتھ حج کے لئے ہدی کا جانور بھی لائے تو اس عمرہ کے ارکان ادا کر کے احرام کی حالت میں یوم نحر تک قائم رہنا ضروری ہے اور جب ہدی جو کہ اسباب حج سے ہے وہ یوم نحر سے پہلے طواف کر لینے کے باوجود حلال ہونے میں رکاوٹ بن جاتی ہے تو با قاعدہ احرام کے ذریعہ حج میں داخل ہو جانے کی صورت میں یوم نحر سے پہلے احرام کھولنے کی ممانعت بدرجہ اولیٰ ثابت ہو جائے گی۔

نظر و قیاس اسی کے متقاضی ہیں۔

ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

تخریج: اگرچہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس باب کو طویل کیا مگر اصل مسئلہ کی تنقیح اس کے بغیر ممکن نہ تھی اس تطویل پر تعریض بے جا ہے۔ فقط حج کا احرام اس کی روایات عمرہ و حج تمتع کی روایات فسخ حج کا ثبوت اس پر روایات سے اشکالات اور روایات سے ان کے جوابات دینے کے بعد اب ابتداء آپ نے احرام عمرہ باندھا ہو یا حج آپ کی خصوصیت فسخ حج والی بات سے حج قران والا معاملہ بالکل واضح کر دیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْقَارِنِ، كَمْ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهِ وَلِحَجَّتِهِ؟

۳۸۲۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ، قَالَا : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ لَهُمَا طَوَافٌ وَاحِدٌ، وَسَعْيٌ وَاحِدٌ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالُوْا : عَلَى الْقَارِنِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، طَوَافٌ وَاحِدٌ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهُ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : بَلْ يَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا، وَيَسْعَىٰ لَهُمَا سَعْيًا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ خَطَأٌ أَخْطَأَ فِيْهِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا أَصْلُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ نَفْسِهِ، هٰكَذَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ، وَهُمْ مَعَ هٰذَا، فَلَا يَحْتَجُّوْنَ بِالدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَصْلًا فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ فِيْ هٰذَا .فَأَمَّا مَا رَوَاهُ الْحُفَّاظُ مِنْ ذٰلِكَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَمَا

۳۸۲۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص حج اور عمرہ کو جمع کرے تو اسے ایک طواف

اور ایک ہی سعی کافی ہے' پھر وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگا جب تک کہ وہ دونوں کے افعال سے فارغ نہ ہو جائے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے اس روایت سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ قارن پر حج و عمرہ کا طرف ایک طواف ہے اس سے زائد طواف نہیں دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ ہرایک کیلئے ایک ایک طواف لازم ہے اور ہرایک کی ایک ایک سعی کرے۔ان کی دلیل یہ ہے۔کہ اس حدیث میں دراور دی راوی سے خطاء واقع ہوئی ہے کہ اس نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف مرفوع کردیا حالانکہ اصل یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اثر ہے حفاظ نے اس کو اسی طرح بتلایا ہے اور دوسری بات دراوردی ان کے ہاں قابل حجت نہیں ہے خصوصا جو وہ عبیداللہ کی روایت سے نقل کرے۔پس اس سے انکا استدلال نہایت کمزور ہے' عبداللہ سے حفاظ نے اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے۔

۳۸۳۰ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ .عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ (اِذَا قَرَنَ' طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا' فَاِذَا فَرَّقَ' طَافَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا وَسَعْيًا) . فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَوٰى اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مَا يَعُوْدُ مَعْنَاهُ اِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ .وَقَدْ ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ.

۳۸۳۰:عبیداللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ فرمایا کرتے تھے جب حج قران کرے تو وہ ان دونوں کے لئے ایک طواف کرے اور جب جدا جدا کرے تو ہرایک کیلئے ایک طواف اور سعی الگ الگ کرے۔اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ایوب بن موسیٰ بن عقبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے جس کا معنیٰ دراوردی والی روایت کی طرف لوٹتا ہے۔اس سلسلہ میں یہ روایت ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی المناسك باب ۳۹۔

حاصل روایات: یہ ہوا کہ دراوردی نے روایت میں غلطی کی ہے۔جبکہ حفاظ دوسری طرح روایت کرتے ہیں۔

ایک اشکال:

آپ تو دراوردی کی غلطی بتلا رہے ہیں جبکہ موسیٰ بن عقبہ اور ایوب بن موسیٰ نے بھی نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ اسی کے ہم معنی روایت نقل کی ہے تو دراوردی کی خطاء ثابت نہ ہوئی۔موسیٰ بن عقبہ اور ایوب بن موسیٰ کی روایت یہ ہے۔

۳۸۳۱ :مَا حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ' عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ نَافِعٍ' (اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ مُهِلًّا بِعُمْرَةٍ' مَخَافَةَ

الْحَصْرِ، ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمَا إِلَّا وَاحِدًا، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ قَرَنْتُ إِلَى عُمْرَتِي حَجَّةً ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ : هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۳۸۳۱: ایوب بن موسیٰ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ مدینہ منورہ سے مکہ کی طرف عمرہ کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے احصار کا خطرہ تھا پھر فرمانے لگے عمرے اور حج کا معاملہ تو یکساں ہے۔ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو ملالیا ہے پھر مکہ پہنچے تو ان کے لئے ایک طواف کیا پھر کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا۔

۳۸۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، نَحْوَهُ. قَالُوْا : فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا مَا رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قِيْلَ لَهُمْ : فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ تَقْبَلُوْا هٰذَا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ؟

۳۸۳۲: موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے کہا دراوردی کی روایت کے یہ روایت موافق ہوگئی ہے ان سے کہا جائے گا کہ تمہارا اسے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قبول کرنا کس طرح درست ہوا جب کہ ان کی روایت موجود ہے ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ دراوردی کی بات درست ہے۔

الجواب:

۳۸۳۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ) . فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مُتَمَتِّعًا، وَأَنَّهُ بَدَأَ فَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ .

۳۸۳۳: ابن شہاب نے کہا کہ مجھے سالم نے بتلایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا یعنی حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج کو ملایا اور ذوالحلیفہ سے ہدی روانہ کی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے

کے تلبیہ سے ابتداء کی پھر حج کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرے کے ساتھ حج کو ملایا۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول اللہ ﷺ سے خبر دے رہے ہیں کہ آپ حجۃ الوادع میں تمتع کرنے والے تھے اور آپ نے ابتداء میں عمرہ کا احرام باندھا۔

حاصل روایات: یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما خبر دے رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں متمتع تھے اور آپ ﷺ نے ابتداء عمرے کے احرام سے کی۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ٢٤۔

۳۸۳۴ : وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ قَدِمُوْا مَكَّةَ مُلَبِّيْنَ بِالْحَجِّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ) . فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ بَكْرٍ هٰذَا' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ' وَهُوَ مُلَبٍّ بِالْحَجِّ .وَقَدْ أَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِ سَالِمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ' فَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ .فَهٰذَا مَعْنَاهُ -عِنْدَنَا' وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنَّهُ كَانَ أَحْرَمَ أَوَّلًا بِحَجَّةٍ' عَلٰى أَنَّهَا حَجَّةٌ' ثُمَّ فَسَخَهَا فَصَيَّرَهَا عُمْرَةً' فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ' ثُمَّ تَمَتَّعَ بِهَا إِلَى الْحَجِّ' حَتّٰى يَصِحَّ حَدِيْثُ سَالِمٍ وَبَكْرٍ هٰذَيْنِ' وَلَا يَتَضَادَّانِ .وَفَسْخُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهُ وَأَمَرَ بِهِ أَصْحَابَهُ' هُوَ بَعْدَ طَوَافِهِمْ بِالْبَيْتِ' قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ فَسْخِ الْحَجِّ' فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هَاهُنَا .فَاسْتَحَالَ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الطَّوَافُ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ لِلْعُمْرَةِ' الَّتِي انْقَلَبَتْ إِلَيْهَا حَجَّتُهُ مُجْزِيًا عَنْهُ' مِنْ طَوَافِ حَجَّتِهِ الَّتِيْ أَحْرَمَ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ .وَلٰكِنَّ وَجْهَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا' وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنَّهُ لَمْ يَطُفْ لِحَجَّتِهِ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ' لِأَنَّ الطَّوَافَ الَّذِيْ يُفْعَلُ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي الْحَجَّةِ' إِنَّمَا يُفْعَلُ لِلْقُدُوْمِ' لَا لِأَنَّهُ مِنْ صُلْبِ الْحَجَّةِ .فَاكْتَفَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالطَّوَافِ الَّذِيْ كَانَ فَعَلَهُ بَعْدَ الْقُدُوْمِ فِيْ عُمْرَتِهِ عَنْ إِعَادَتِهِ فِيْ حَجَّتِهِ.وَهٰذَا مِثْلُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا مِنْ فِعْلِهِ .

۳۸۳۴: بکر بن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ میں حج کا تلبیہ کہتے ہوئے پہنچے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چاہے وہ اس کو عمرہ بنالے البتہ جس کے ساتھ ہدی ہو وہ عمرہ نہیں بنا سکتا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بکر بن عبداللہ کی روایت میں خبر دی ہے کہ آپ ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ حج کا تلبیہ کہنے والے تھے اور سالمؒ والی روایت میں انہوں نے خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ

نے ابتداء عمرہ کے احرام سے فرمائی۔ ہمارے ہاں اس روایت کا معنیٰ (واللہ اعلم) یہ ہے کہ پہلے آپ حج کا احرام باندھنے والے تھے کہ وہ مطلق حج ہے پھر اس کو فسخ کر دیا اسے عمرہ بنالیا اور عمرے کا تلبیہ کہا۔ پھر آپ نے اسکے ساتھ حج کا فائدہ حاصل کیا تاکہ سالم وبکر کی دونوں روایات درست ہو جائیں اور ان میں باہمی تضاد نہ رہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حج کا ارادہ کیا تھا اس کو فسخ کر دیا اور اپنے صحابہ کرام کو بھی اسی کا حکم فرمایا اور یہ ان کے طواف بیت اللہ کے بعد کی بات ہے۔ ہم نے فسخ حج میں اس کی تفصیل کر کے دوبارہ تذکرہ سے بے نیاز کر دیا ہے۔ یہ بات تو ناممکن ہے کہ آپ کا وہ طواف جسے آپ نے عمرہ کے لئے کیا جسکو آپ نے حج میں تبدیل کر لیا وہ اس کیلئے بھی کافی ہو اور اس حج کے لئے بھی مکتفی بنے جس کا احرام آپ نے بعد کو باندھا لیکن ہمارے ہاں اس کی وجہ (واللہ اعلم) یہ ہے کہ آپ نے یوم نحر سے قبل اپنے حج کا طواف نہیں کیا کیونکہ وہ طواف جو یوم نحر سے پہلے حج میں کیا جاتا ہے وہ تو طواف قدوم ہے اور اسی لئے کیا جاتا ہے۔ وہ حج کا رکن نہیں ہے۔ پس ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس طواف پر اکتفاء کیا جو آپ نے قدوم کے بعد اس عمرہ کے لئے کیا جس کو آپ نے حج سے بدل لیا اور یہ اسی طرح ہے جیسا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا اپنا فعل مروی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ۲۸/۲۔

حاصل روایات: اب اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تلبیہ حج کے ساتھ داخل ہوئے جبکہ روایت سالم میں یہ آیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی ابتداء عمرہ سے فرمائی۔

طریق تطبیق: ہمارے ہاں ان کا مفہوم یہ ہے کہ ابتداء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اس طور پر کہ وہ فقط حج ہے پھر اس کو فسخ کیا اور اس کو عمرہ بنالیا اور عمرہ کا تلبیہ کہا پھر اس کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع بنایا اب اس طرح دونوں روایات کا تضاد ختم ہو گیا۔ مندرجہ بالا صورت سے یہ بات ناممکن ہو جاتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ پہنچ کر جو طواف وسعی فرمائی وہ اس حج کے لئے کافی تھی جس کا احرام ہی بعد میں باندھا اور یہ اسی وقت درست ہو سکتا ہے جب اس بات کو مان لیا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا طواف وسعی یوم نحر کو ادا فرمایا رہا وہ طواف وسعی جو یوم نحر سے پہلے کی وہ طواف قدوم سے تھی حج کے لئے نہ تھی اور یہاں انہوں نے صرف طواف قدوم پر اکتفا فرمایا اور حج میں طواف کا اعادہ نہیں کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اشکال میں پیش کردہ روایت میں صرف ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل ثابت ہو رہا ہے اور انہوں نے اپنے عمل کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل سے تشبیہ دی تو وہ صرف عمرے کو حج کے ساتھ ملانے والے عمل میں موافقت کا بیان ہے۔ اور اس کی مثال ابن عمر رضی اللہ عنہما کے عمل میں ایوب بن موسیٰ کی روایت میں موجود ہے۔

روایات ایوب بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ:

۳۸۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِذَا لَبّٰى مِنْ

مَكَّةَ بِهَا، لَمْ يَرْمُلْ بِالْبَيْتِ وَأَخَّرَ الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ، وَكَانَ لَا يَرْمُلُ يَوْمَ النَّحْرِ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا أَحْرَمَ بِالْحَجَّةِ مِنْ مَكَّةَ، لَمْ يَطُفْ لَهَا إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ .فَكَذَلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِحْرَامِهِ بِالْحَجَّةِ الَّتِي أَحْرَمَ بِهَا بَعْدَ فَسْخِ حَجَّتِهِ الْأُوْلَى، لَمْ يَكُنْ طَافَ لَهَا إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ .فَلَيْسَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُكْمِ طَوَافِ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ، شَيْءٌ .وَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَيْضًا، خَطَأُ الدَّرَاوَرْدِيِّ فِي حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللَّهِ الَّذِي وَصَفْنَاهُ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا

۳۸۳۵: ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب آپ مکہ آتے تو طواف میں رمل کرتے پھر سعی صفا مروہ کرتے اور جب مکہ سے احرام باندھتے تو تم طواف میں رمل نہ کرتے اور سعی صفا و مروہ کو موخر کرتے تآنکہ نحر کا دن آتا تو سعی کرتے اور یوم نحر کے طواف میں رمل نہ کرتے۔ اس سے یہ دلالت حاصل ہوگئی کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ سے احرام باندھتے تو یوم نحر تک طواف نہ کرتے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اسی طرح اپنے اس حج کے سلسلہ میں روایت وارد ہوئی ہے جس کا آپ نے پہلے حج کو فسخ کرنے کے بعد احرام باندھا۔ آپ نے اس کے لئے یوم نحر تک طواف نہ کیا۔ پس روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس طواف کا کوئی حکم موجود نہیں ہے جو قارن اپنے حج و عمرہ کے لئے کرے۔ جو کچھ ہم نے سابقہ سطور میں ذکر کیا اس سے دراوردی نے عبیداللہ کی روایت میں جو خطاء کی ہے وہ ثابت ہوگئی اور قول کے قائلین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو بھی دلیل میں نے پیش کیا۔

حاصل روایات: اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ سے حج کا احرام باندھتے تو یوم نحر تک طواف کو موخر کرتے اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا جو احرام باندھا جو کہ عمرے کے بعد اور پہلے حج کو فسخ کرنے کے بعد تھا تو اس کا طواف نحر کے دن فرمایا۔

پس ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں قارن کے عمرہ اور حج کے سلسلہ میں کوئی بات نہیں ہے اس بات سے دراوردی کی وہ غلطی جو اس سے روایت عبیداللہ میں کی ہے واضح ہوگئی۔

فریق اوّل کی ایک اور دلیل:

۳۸۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ .ح .

۳۸۳۶: ابن مرزوق نے بشر بن عمر سے انہوں نے مالک سے روایت کی ہے۔

۳۸۳۷: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،

فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا . فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ، وَدَعِي الْعُمْرَةَ . فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ) . قَالَتْ (فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوْا، ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ . وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّمَا طَافُوْا لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا) . قَالُوْا : فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ قَالَتْ (وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا) وَهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِأَمْرِهِ كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ . فَفِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ، عَلٰى أَنَّ عَلَى الْقَارِنِ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا، لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ لِمُخَالِفِهِمْ، أَنَّا قَدْ رَوَيْنَا عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ تَمَتَّعَ، وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ) . وَالْمُتَمَتِّعُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ الَّذِيْ يُهِلُّ بِحَجَّةٍ بَعْدَ طَوَافِهِ لِلْعُمْرَةِ . ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ فَأَخْبَرَتْ أَنَّهُمْ دَخَلُوْا فِيْ إِحْرَامِهِمْ كَمَا يَدْخُلُ الْمُتَمَتِّعُوْنَ . قَالَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا) . وَلَمْ يُبَيِّنْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، الْمَوْضِعَ الَّذِيْ قَالَ لَهُمْ هٰذَا الْقَوْلَ فِيْهِ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَالَهُ لَهُمْ قَبْلَ دُخُوْلِ مَكَّةَ، أَوْ بَعْدَ دُخُوْلِ مَكَّةَ قَبْلَ الطَّوَافِ، فَيَكُوْنُوْنَ قَارِنِيْنَ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ الْعُمْرَةَ، الَّتِيْ كَانُوْا أَحْرَمُوْا بِهَا قَبْلَهَا . وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَالَ لَهُمْ ذٰلِكَ بَعْدَ طَوَافِهِمْ لِلْعُمْرَةِ، فَيَكُوْنُوْنَ مُتَمَتِّعِيْنَ بِتِلْكَ الْحَجَّةِ الَّتِيْ أَمَرَهُمْ بِالْإِحْرَامِ بِهَا . فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَا فِيْ حَدِيْثَيْهِمَا، اللَّذَيْنِ رَوَيْنَاهُمَا عَنْهُمَا، فِيْ بَابِ فَسْخِ الْحَجِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِيْ آخِرِ طَوَافٍ عَلَى الْمَرْوَةِ . فَعَلِمْنَا أَنَّ قَوْلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ حَدِيْثِ مَالِكٍ . وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوْا بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ أَنَّهَا تَعْنِيْ جَمْعَ

مُتْعَةٍ' لَا جَمْعَ قِرَانٍ' قَالَتْ (فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا) أَيْ : فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا بَعْدَ جَمْعِهِمْ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ' الَّتِيْ كَانُوْا قَدْ طَافُوْا لَهَا طَوَافًا وَاحِدًا' لِأَنَّ حَجَّتَهُمْ تِلْكَ الْمَضْمُوْمَةَ مَعَ الْعُمْرَةِ' كَانَتْ مَكِّيَّةً' وَالْحَجَّةُ الْمَكِّيَّةُ لَا يُطَافُ لَهَا قَبْلَ عَرَفَةَ' إِنَّمَا يُطَافُ لَهَا بَعْدَ عَرَفَةَ' عَلٰى مَا كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ .فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ' وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذٰلِكَ لِنَفْيِ التَّضَادِّ عَنْهُ' إِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا صَحَّحْنَا مِنْ ذٰلِكَ .فَلَيْسَ شَيْءٌ مِنْ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى حُكْمِ الْقَارِنِ حَجَّةً كُوْفِيَّةً' مَعَ عُمْرَةٍ كُوْفِيَّةٍ كَيْفَ طَوَافُهُ لَهُمَا' هَلْ هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ' أَوْ طَوَافَانِ ؟ وَاحْتَجَّ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ الْقَارِنَ يَجْزِيْهِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافٌ وَاحِدٌ أَيْضًا' بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ .ح .

۳۸۴۷: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس ہدی ہو وہ حج کا احرام باندھے پھر اس سے اسی وقت حلال ہو جب دونوں سے حلال ہوتے ہیں۔ میں مکہ میں پہنچی تو ایام حیض شروع ہو گئے اور میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی اور نہ صفا مروہ کر سکی۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا اپنا سر کھول دو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لینا اور عمرہ کو ترک کر دو۔ پس جب میں نے حج ادا کر لیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جناب عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا چنانچہ میں نے عمرے کا احرام باندھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تیرے عمرے کی جگہ عمرہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جنہوں نے کہا ہے۔ واما الذین جمعوا بین الحج والعمرۃ..... اور وہ لوگ جنہوں نے حج و عمرہ کو اکٹھا کیا وہ ایک طواف کریں گے صحابہ کرام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے اور وہ آپ کے حکم سے یہ افعال کر رہے تھے۔ اس روایت سے یہ دلالت مل رہی ہے کہ قارن پر اپنے حج و عمرہ کی وجہ سے ایک طواف لازم ہے اس کے علاوہ اس پر کوئی طواف نہیں ہے۔ پس ہماری ان کے خلاف دلیل یہ ہے۔ کہ عقیل نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا۔ اور تمتع کرنے والے اپنے عمرہ سے فارغ ہو کر حج کا تلبیہ کہے مالک کی سند سے مروی روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معیت میں حجۃ الوداع کے لئے روانہ ہوئے ہم نے عمرہ کا احرام باندھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ وہ احرام میں تمتع کرنے والے کی طرح داخل ہوئے۔ وہ کہتی ہیں پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس ھدی ہو وہ حج کا تلبیہ عمرہ کے ساتھ ہی کہے پھر وہ اس احرام سے باہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ دو احراموں سے حلال نہ ہو جائے۔ اس روایت میں اس جگہ کی نشاندہی نہیں فرمائی کہ آپ نے یہ بات کس وقت فرمائی۔ یہ ممکن ہے کہ آپ نے یہ بات داخلہ مکہ سے پہلے فرمائی یا داخلہ کے بعد اور طواف سے پہلے

فرمائی پس اس صورت میں وہ اس حج کو عمرہ کے ساتھ ملانے والے ہوں گے جس کا پہلے احرام باندھا تھا۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے ان کو طواف عمرہ کے بعد ارشاد فرمایا ہو۔ پس اس صورت میں اس حج کی وجہ سے تمتع کرنے والے ہوں گے وہ حج کہ جس کے احرام کا آپ نے ان کو حکم فرمایا پس اس میں ہم نے غور کیا تو حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت مل گئیں جن کو باب فسخ الحج میں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات مروہ کی سعی کے آخری چکر میں فرمائی۔ پس اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں جو مالک نے نقل کی ہے: اما الذین جمعوا بین العمرۃ الحج'' پھر وہ لوگ جنہوں عمرہ اور حج کو جمع کیا تو ان کی مراد جمع سے تمتع سے جمع کرنا ہے قران سے جمع کرنا نہیں ہے۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے ایک طواف کیا یعنی حج و عمرہ جمع کرنے کے بعد انہوں نے ایک طواف کیا کیونکہ ان حج عمرہ کے ساتھ ملا ہوا تھا اور وہ حج بھی مکی تھا اور مکی حج کے لئے عرفہ سے پہلے کوئی طواف نہیں ہے اس کے لئے عرفہ کے بعد اسی طرح طواف کیا جائے گا جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کرتے تھے جیسا کہ ہم نے ان سے روایات ذکر کیں۔ پس روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معنیٰ بھی اسی طرف لوٹ آیا جو تصحیح آثار اور نفی تضاد کے لئے ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ تو اس میں اس قارن کا کوئی حکم موجود نہیں جو کہ کوفہ وغیرہ سے حج قران کرے کہ وہ ایک طواف کرے یا دو۔ وہ لوگ جو قارن کے لئے حج و عمرہ کا ایک طواف قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انہوں نے طواف سعی کر کے احرام کھول دیا پھر انہوں نے ایک اور طواف کیا جبکہ وہ منیٰ سے حج کر کے لوٹے (طواف زیارت) البتہ وہ لوگ جنہوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا تو انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

تخریج : بخاری فی الحیض باب۱۵/۱۶' والحج باب۳۱' والعمرہ باب۷/۵' المغازی باب۷۷' مسلم فی الحج ۱۱۱/۱۱۳' ۱۱۵' ابو داؤد فی المناسك باب۲۳' نسائی فی الطهارة باب۱۵۰' والمناسك ۲۲۳' مسند ۱۶۴/۶' ۱۷۷' ۱۹۱' ۲۴۶۔

حاصل روایات: اس روایت میں دونوں فریق تمتع کرنے والے ہیں مگر انہوں نے ایک طواف کیا ہے حالانکہ وہ حج و عمرہ کو جمع کرنے والے ہیں اور یہ وہ لوگ تھے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو جو حکم فرماتے وہ وہی کرتے اس سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ قارن پر اس کے حج و عمرہ کی وجہ سے ایک طواف لازم ہوتا ہے۔

الجواب:

ہم اس سے پہلے ذکر کر آئے کہ زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا روایت میں یہ مذکور ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں متمتع تھے اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا اور تمتع کے متعلق تو سب کو معلوم ہے کہ جو شخص حج کا احرام اس وقت باندھے جبکہ وہ عمرے کا طواف کر چکا ہو تو اس کو ایک طواف یوم نحر کو کرنا ہوگا۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مالک عن زہری عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ ہم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر نکلے ہم نے عمرے کا احرام باندھا اس میں انہوں نے یہ خبر دی کہ وہ احرام میں تمتع کرنے والوں کی طرح داخل ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو وہ حج مع العمرہ کا احرام باندھ لے پھر اس سے حلال نہ ہو جب تک کہ دونوں سے حلال نہ ہو جائے (یوم نحر کو)

اس روایت میں یہ واضح نہیں فرمایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ بات کس مقام پر فرمائی۔

نمبر①: یہ بھی عین ممکن ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے فرمایا ہو۔

نمبر②: مکہ مکرمہ میں داخلہ کے بعد مگر طواف سے قبل ان دونوں صورتوں میں وہ قارن بن جائیں گے کیونکہ عمرہ کے احرام سے انہوں نے حج کو ملا لیا۔

نمبر③: اور یہ بھی ممکن ہے کہ طواف عمرہ کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ بات فرمائی ہو۔ اس صورت میں وہ متمتع ہوں گے کیونکہ عمرہ سے فارغ ہو کر حج کا احرام باندھا ہے اب ہم نے روایات پر غور کیا کہ کون سا احتمال ان میں درست ہے تو ہم نے جابر بن عبداللہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت پائی جن کو باب فسخ الحج میں ذکر کیا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات طواف مروہ سے فراغت کے بعد فرمائی۔

اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ روایت مالک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول اور وہ لوگ کہ جنہوں نے حج و عمرہ کو جمع کیا ہے اس جمع سے ان کی مراد جمع تمتع ہے جمع قران نہیں ہے پس انما طافوا طوافا واحدا کا مطلب یہ ہوگا کہ انہوں نے صفا و مروہ کی سعی کے بعد جمع کر کے پھر ایک طواف اور ایک سعی کی اس لئے کہ اس اعلان اور حکم کے بعد جس حج کا احرام باندھا تھا وہ حج مکی ہے حج مدنی نہیں اور حج مکی کے متعلق اتفاق ہے کہ وقوف عرفات کے بعد ہوتا ہے جیسا کہ ایوب بن موسیٰ کی روایت میں گزرا ہے۔ اب ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات کا حاصل یہ ہوا کہ قارن کا تذکرہ ہی نہیں کیونکہ آفاقی جب حدود مکہ میں داخلے سے پہلے عمرے کے ساتھ حج کو ملا لے گا تو اس کے اوپر کتنے طواف و سعی ہیں اسی میں اختلاف ہے جبکہ ان روایات میں اس کا کچھ ذکر ہی نہیں اس لئے ان سے قارن کے طواف پر استدلال ہی درست نہیں اور حج کوفی سے مراد آفاقی یعنی باہر سے آنے والا ہی مراد ہے۔

فریق اوّل کی دلیل ثالث:

اس روایت کو بھی قارن کے ذمہ ایک طواف و سعی پر استدلال کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

۳۸۳۸ : وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَكَّةَ، فَإِنَّ طَوَافَكِ يَكْفِيكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ) . قَالُوا : فَقَدْ أَخْبَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الَّذِيْ عَلَيْهَا لِحَجَّتِهَا وَعُمْرَتِهَا طَوَافٌ وَاحِدٌ. قِيْلَ لَهُمْ : لَيْسَ هٰكَذَا لَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْتُمُوْهُ إِنَّمَا لَفْظُهُ أَنَّهُ قَالَ (طَوَافُكِ لِحَجِّكِ يَجْزِيْكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ) فَأَخْبَرَ أَنَّ الطَّوَافَ الْمَفْعُوْلَ لِلْحَجِّ يَجْزِيْكَ عَنِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَأَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ هٰذَا إِنَّمَا تَقُوْلُوْنَ إِنَّ طَوَافَ الْقَارِنِ طَوَافٌ لِقِرَانِهِ لَا لِحَجَّتِهِ دُوْنَ عُمْرَتِهِ وَلَا لِعُمْرَتِهِ دُوْنَ حَجَّتِهِ مَعَ أَنَّ غَيْرَ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ مِنْ أَصْحَابِ عَطَاءٍ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ بِعَيْنِهِ عَنْ عَطَاءٍ عَلٰى مَعْنًى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى.

۳۸۳۸: عطاء نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا جب تم مکہ لوٹ جاؤ تمہارا یہ طواف تمہارے حج وعمرہ کے لئے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی ہے کہ اس کے حج وعمرہ کی وجہ سے اس پر ایک طواف لازم ہوگا اس کے جواب میں ان کو کہا جائے گا۔ اس روایت کے الفاظ اس طرح نہیں جیسا کہ تم نے روایت پیش کی اس کے الفاظ اس طرح ہیں **طوافك لحجك يجزيك لحجك وعمرتك**) کہ تمہارا حج کا طواف تمہارے حج وعمرہ کے لئے کافی ہو جائے گا۔ اس میں اس بات کی اطلاع دی ہے کہ وہ حج کے لئے کیا جانے والا طواف تمہارے حج وعمرہ کے لئے کفایت کرے گا اور تمہارے ہاں یہ بات نہیں بلکہ تم تو کہتے ہو کہ قارن کا طواف اس کے حج وعمرہ کے لئے کافی ہے۔ مگر تم یہ نہیں کہتے بلکہ تم کہتے ہو کہ قارن کا طواف اس کے حج کے لئے نہیں عمرے کے بغیر اور نہ فقط عمرہ کا بغیر حج کے ہے اور یہ بات بھی ہے کہ ابن ابی نجیح جو عطاء کے شاگردوں سے ہیں کے علاوہ دیگر نے اس روایت کو علماء سے بعینہ اس کے علاوہ مفہوم میں ذکر کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب٥٣' مسند احمد ١٢٣/٦' ٢٥٣۔

طریق استدلال: اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے حج وعمرہ کرنے والے پر ایک طواف ہے۔

الجواب:

جن الفاظ سے آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت نقل کر رہے ہیں وہ اس روایت کے الفاظ نہیں بلکہ روایت کے الفاظ اس طرح ہیں "**طوافك لحجك يجزيك و عمرتك**" یعنی تمہارے حج کا طواف تمہارے حج وعمرہ کے لئے کافی ہے حالانکہ تم بھی اس کے قائل نہیں ہو بلکہ تم کہتے ہو قارن کا طواف تو حج قران ہی کے لئے ہوگا یعنی ایک طواف ہوگا یہ مطلب نہیں کہ عمرہ کی نیت نہ ہو بلکہ صرف حج کی۔ اور یہ بھی نہیں کہ طواف حج کی نیت تو نہیں مگر صرف عمرے کی نیت سے طواف کیا جائے تو وہ دونوں کو کافی ہو جائے۔ عطاء بن ابی رباح کے دو شاگرد اس روایت کو نقل کر رہے ہیں مذکور بالا اشکال والی روایت عبداللہ بن ابی نجیح نے نقل کی یہ بہت مختصر روایت ہے دوسرے شاگرد عبدالملک ہیں ان کی روایت مفصل ہے اس کو ملاحظہ کر لینے کے بعد کوئی اعتراض باقی

نہیں رہتا۔ روایت یہ ہے۔

۳۸۳۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : أَنَا حَجَّاجٌ' وَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ' عَنْ عَطَاءٍ ' (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' أَكُلُّ أَهْلِكَ يَرْجِعُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ غَيْرِيْ؟ قَالَ انْفِرِيْ فَإِنَّهُ يَكْفِيكِ) . قَالَ حَجَّاجٌ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : أَلَحَّتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' فَأَمَرَهَا أَنْ تَخْرُجَ إِلَى التَّنْعِيمِ' فَتُهِلَّ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ' وَبَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ' فَأَهَلَّتْ مِنْهُ بِعُمْرَةٍ' ثُمَّ قَدِمَتْ فَطَافَتْ وَسَعَتْ وَقَصَّرَتْ' وَذَبَحَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ : ذَبَحَ عَنْهَا بَقَرَةً فَأَخْبَرَ عَبْدُ الْمَلِكِ' عَنْ عَطَاءٍ ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِقِصَّتِهَا بِطُوْلِهَا' وَأَنَّهَا إِنَّمَا أَحْرَمَتْ بِالْعُمْرَةِ فِيْ وَقْتٍ مَا كَانَ لَهَا أَنْ تَنْفِرَ بَعْدَ فَرَاغِهَا مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ' وَأَنَّ الَّذِيْ ذُكِرَ أَنَّهُ يَكْفِيْهَا' هُوَ الْحَجُّ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ' لَا الطَّوَافُ .فَقَدْ بَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءٍ هٰذَا حُجَّةٌ فِيْ حُكْمِ طَوَافِ الْقَارِنِ كَيْفَ هُوَ .وَاحْتَجَّ مَنْ ذَهَبَ أَيْضًا فِي الْقَارِنِ أَنَّهُ يَطُوْفُ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا.

۳۸۳۹: عبدالملک نے عطاء سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گزارش کی کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کی تمام ازواج حج وعمرہ دونوں کی سعادت سے بہرہ ور ہو کر لوٹیں گی مگر میں اس سے محروم رہوں گی تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا تم کوچ کرو تمہارے لئے حج ہی دونوں کی جگہ کافی ہے اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے اصرار کیا جیسا کہ حجاج راوی نے عطاء سے اپنی روایت میں الحت علی رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں تو آپ ﷺ نے ان کو مقام تنعیم سے احرام عمرہ باندھنے کا حکم فرمایا اور ان کے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو ان کے ساتھ بھیجا وہاں سے انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا پھر انہوں نے آ کر طواف وسعی کی اور قصر کی۔ ان کی طرف سے جناب رسول اللہ ﷺ نے دم شکر دیا۔ عبدالملک کی روایت میں گائے ذبح کرنے کا ذکر ہے۔ پس عبدالملک نے اپنی روایت میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کا واقعہ تفصیل سے لکھا ہے۔ انہوں نے عمرہ کا احرام اس وقت باندھا جب کہ وہ حج وعمرہ سے فارغ ہو کر کوچ کرنے والی تھیں اور یہ بھی ذکر کیا گیا کہ ان کو یہی کافی ہے تو مطلب حج ہے جو حج وعمرہ کی طرف سے کافی تھا نہ کہ طواف۔ پس روایت عطاء میں طواف قارن کے حکم سے متعلق اس سے استدلال باطل ہو گیا کہ اس کی کیفیت کیا تھی اور وہ لوگ جو حج وعمرہ کا ایک طواف مانتے ہیں انہوں نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۳۴' مسلم فی الحج ۱۲۸' مسند احمد ۱۲۲/۶۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوا کہ حج سے فراغت کے بعد یہ بات آپ نے فرمائی کہ تمہارا یہ حج تمہارے حج وعمرہ کی طرف سے کافی ہے اس سے طواف ہرگز مراد نہیں۔ پس قارن کے طواف کے سلسلہ میں اس کو دلیل بنانا باطل ہے۔

فریق اوّل کی دلیل رابع:

قارن کے لئے ایک طواف اور ایک سعی پر اس روایت سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔

۳۸۴۰ : بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : وَأَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : (دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ، فَقَالَ مَا لَكِ تَبْكِيْنَ .قَالَتْ : أَبْكِيْ لِأَنَّ النَّاسَ حَلُّوْا، وَلَمْ أُحْلِلْ، وَطَافُوْا بِالْبَيْتِ وَلَمْ أَطُفْ، وَهٰذَا الْحَجُّ قَدْ حَضَرَ كَمَا تَرٰى فَقَالَ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَاغْتَسِلِيْ وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ، ثُمَّ حُجِّيْ، وَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ، وَلَا تُصَلِّيْ قَالَتْ : فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَلَمَّا طَهُرْتُ قَالَ طُوْفِيْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَدْ حَلَلْتُ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ .فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اِنِّيْ أَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عُمْرَتِيْ أَنِّيْ لَمْ أَكُنْ طُفْتُ حَتّٰى حَجَجْتُ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ) .

۳۸۴۰: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ عائشہ ؓ کے پاس آئے تو وہ رو رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا تم کیوں رو رہی ہو؟ کہنے لگیں میں اس لئے رو رہی ہوں کہ لوگوں نے احرام کھول دیئے اور میں نے احرام نہیں کھولا۔ انہوں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور میں نے طواف نہیں کیا۔ اور یہ حج کا موقعہ سر پر ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو بناتِ آدم کو لازم ہے۔ تم غسل کر کے حج کا احرام باندھ لو۔ پھر حج کرو اور جو حجاج عمل انجام دیتے ہیں تم بھی کرتی رہو۔ بس کہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور نہ نماز پڑھنا۔ عائشہ صدیقہ ؓ کہتی ہیں میں نے اسی طرح کیا جب میں پاک ہوگئی تو آپ نے فرمایا تم بیت اللہ کا طواف اور سعی کرلو پھر تم اپنے حج وعمرہ سے حلال ہو چکی میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے دل میں اپنے عمرے کے متعلق تکلیف محسوس کرتی ہوں اس لئے کہ میں نے حج تک طواف نہ کیا تھا۔ (پھر آپ نے عبدالرحمٰن کو حکم فرمایا اس نے تنعیم کے مقام سے عمرہ کرایا۔

تخریج : بخاری فی الحیض باب ۱'۷' الحج باب ۸۱' مسلم فی الحج ۱۱۹/ ۱۲۰' ابو داؤد فی المناسک باب ۲۳' نسائی فی الطهارة باب ۲۸۲' المناسك باب ۵۱' والحیض باب ۱' ابن ماجه فی المناسك باب ۳۶' دارمی فی المناسك باب ۳۱' مالك فی الحج ۲۲۴' مسند احمد ۳۹/۶' ۲۱۹' ۲۷۳۔

۳۸۴۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .قَالُوْا : فَقَدْ أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ، أَنْ تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَتَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ تَحِلَّ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ الْقَارِنِ فِيْ طَوَافِهِ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ، هُوَ كَذٰلِكَ، وَأَنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ، لَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنَ الطَّوَافِ غَيْرُهُ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى أَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا، قَدْ رُوِيَ عَلٰى غَيْرِ مَا ذَكَرْنَا ..

۳۸۴۱: ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔انہوں نے کہا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا جب کہ وہ عمرہ وحج کا احرام باندھے ہوئے تھیں کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفاء مروہ کے مابین سعی کرے پھر حلال ہو'' پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ طواف میں قارن کا حکم حج وعمرہ دونوں کے لئے ہے اور وہ اسی طرح ایک طواف ہے۔اس طواف کے علاوہ اس پر اور کوئی چیز نہیں ہے۔اس قول کے قائلین کے خلاف دلیل یہ ہے کہ یہ روایت اس مذکورہ طریق کے علاوہ دوسرے انداز سے بھی روایت کی گئی ہے۔

حاصل روایات: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو احرام کی حالت میں عمرے اور حج کا حکم دیا اور بیت اللہ کے طواف وسعی کرنے کے بعد حلال ہونے کا حکم فرمایا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ قارن کو اپنے حج وعمرہ کی طرف سے ایک طواف وسعی کافی ہے دوسرا کوئی طواف اس کے ذمہ نہیں ہے۔

الجواب:

اس روایت کو دوسری اسناد سے اس طرح بیان کیا گیا ہے تا کہ اس سند کی کمزوری ظاہر ہو جائے۔ روایت عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔

۳۸۴۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَا : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، (عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُهْلِلْ بِالْعُمْرَةِ .قَالَتْ كُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَحِضْتُ، وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِيْ، وَأَمْتَشِطَ، وَأَدَعَ عُمْرَتِيْ) .

۳۸۴۲: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو چاہے حج کا احرام باندھے اور جو چاہے عمرے کا احرام باندھے۔عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان میں سے تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا۔مگر مجھے حیض شروع ہوا اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور مجھے حکم فرمایا کہ اپنا سر

کھول لوں اور کنگھی کروں اور اپنے عمرے کو چھوڑ دوں۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۱۵۔

۳۸۴۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ' عَنْ إِسْرَائِيلَ' عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ' عَنْ عَائِشَةَ' مِثْلَهُ .

۳۸۴۳: عکرمہ نے عائشہ ؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۸۴۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ' عَنْ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ' مِثْلَهُ .فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا - حِيْنَ حَاضَتْ - أَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا' وَذٰلِكَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا .فَكَيْفَ يَكُوْنُ طَوَافُهَا فِي حَجَّتِهَا الَّتِي أَحْرَمَتْ بِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ' يُجْزِءُ عَنْهَا مِنْ حَجَّتِهَا تِلْكَ' وَمِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِي قَدْ رَفَضَتْهَا ؟ هٰذَا مُحَالٌ .وَقَدْ رَوَى الْأَسْوَدُ عَنْهَا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا.

۳۸۴۴: ابن ابی ملیکہ نے عائشہ ؓ سے روایت کی ہے۔اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حیض آنے پر اسے حکم دیا کہ وہ اپنا عمرہ چھوڑ دے اور یہ اس کے طواف سے پہلے کی بات ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ اس حج کا طواف پہلے کرلیں جس کا احرام بعد میں باندھا اور وہ طواف اس کے حج وعمرہ کی طرف سے کافی ہو جائے جس عمرہ کو اس نے مجبوراً چھوڑ دیا۔یہ ناممکن بات ہے۔اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کو حکم فرمایا جب کہ ان کو ایام حیض پیش آ گئے کہ وہ عمرہ کو ترک کر دے اور یہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کے طواف سے پہلے کی بات ہے۔پس کس طرح ان کا وہ طواف جو انہوں نے حج کے لئے کرنا تھا اور اس کا احرام بعد میں باندھا وہ اس حج کے طواف اور اس عمرہ کے طواف کی جگہ کام دے گا جس عمرہ کو انہوں نے فسخ کر دیا۔یہ بات ناممکن ہے اور اسود رحمہ اللہ نے بھی ان سے اس سلسلہ میں روایت نقل کی ہے۔روایت اسودؒ ذیل میں ہے۔

۳۸۴۵ :مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ' قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ' عَنْ مَنْصُوْرٍ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ' عَنِ الْأَسْوَدِ' عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ' فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ' طَافَ وَلَمْ يَحِلَّ' كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ' فَطَافَ مَنْ مَعَهُ مِنْ نِسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ، فَحَلَّ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ .قَالَ : وَحَاضَتْ هِيَ قَالَتْ فَقَضَيْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا' فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ' قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ' وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجٍّ ؟ .قَالَ أَمَا كُنْتُ طُفْتُ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا ؟ قَالَتْ : قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقِي مَعَ أَخِيْكَ إِلَى التَّنْعِيْمِ' فَأَهِلِّي

بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهَا قَدْ كَانَتْ خَرَجَتْ مِنْ عُمْرَتِهَا الَّتِيْ صَارَتْ، مَكَانَ حَجَّتِهَا بِفَسْخِ الْحَجِّ بِحَيْضَتِهَا إِلٰى عَرَفَةَ قَبْلَ طَوَافِهَا لَهَا ,لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا "أَمَا كُنْتُ طُفْتُ لَيَالِيَ قَدِمْنَا ؟ "أَيْ : لَوْ كُنْتُ طُفْتُ، كَانَتْ قَدْ تَمَّتْ لَكِ عُمْرَتُكِ مَعَ حَجَّتِكِ الَّتِيْ قَدْ فَرَغْتُ مِنْهَا .فَلَمَّا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ طَافَتْ لَيَالِيَ قَدِمُوْا، جَعَلَهَا -بِمَا فَعَلَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ لِحَجِّهَا، مِنْ وُقُوْفِهَا بِعَرَفَةَ، أَوْ تَوَجُّهِهَا إِلَيْهَا - خَارِجَةً مِنْ عُمْرَتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَمِرَ أُخْرٰى مَكَانَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ .فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُوْلَ إِنَّ طَوَافَهَا بِالْبَيْتِ لِحَجَّةٍ هِيَ فِيْهَا، يَكُوْنُ لِتِلْكَ الْحَجَّةِ، وَلِعُمْرَةٍ أُخْرٰى قَدْ خَرَجَتْ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ ؟ هٰذَا عِنْدَنَا مُحَالٌ .وَقَدْ رَوَى الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ ذٰلِكَ، مَا

۳۸۴۵: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہم مدینہ منورہ سے نکلے اور ہمارا خیال فقط حج ہی کا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اور طواف کر کے حلال نہ ہوئے آپ کے پاس ہدی تھی پس آپ کے ساتھ ازواج اور اصحاب نے طواف کیا۔ وہ حلال ہو گئے جن کے پاس ہدی نہیں تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حیض کے ایام شروع ہوئے پس ہم نے اپنے حج کے احکام ادا کیے جب ایام تشریق کے بعد والی رات آئی (لیلۃ الحصبہ اس رات کو منیٰ سے واپسی پر محصب میں اترتے ہیں) تو میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کے اصحاب تو حج و عمرہ کے ساتھ واپس جائیں اور میں فقط حج کے ساتھ لوٹ جاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نے ان راتوں میں طواف نہیں کیا جب ہم مکہ آئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم جاؤ اور عمرہ کا احرام باندھو پھر تم فلاں فلاں جگہ پہنچ جاؤ۔ یہ روایت اس بات پر دلالت کر رہی ہے۔ کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا اپنے عمرہ سے نکل گئیں جو فسخ حج کے سبب ان کے حج کی جگہ حیض کے پیش آنے کی بناء پر آیا تھا اس لئے کہ وہ اس عمرے کا طواف کیے بغیر عرفات کی طرف گئیں۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تو اس عمرے سے فارغ ہو گئی ہے جب کہ اس نے اطلاع دی کہ میں نے مکہ پہنچنے کی راتوں میں طواف نہیں کیا تھا آپ نے ان کے ان افعال کو جو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حج کے لئے کیے مثلاً وقوف عرفات یا اس کی طرف روانہ ہونا وغیرہ ان کو عمرہ سے نکالنے والا قرار دیا۔ اسی وجہ سے آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اس کی جگہ مقام تنعیم سے احرام عمرہ باندھے۔ اب اس قائل کو کس طرح یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ ان کا طواف حج کے لئے تھا۔ اور وہ اس بعد والے حج اور دوسرے عمرے کے لئے کافی ہو جائے گا حالانکہ وہ اس عمرے سے تو وہ پہلے نکل چکیں۔ ہمارے ہاں یہ بات ناممکن ہے اور قاسم بن محمد نے بھی اس سلسلہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ٣٤، مسلم فی الحج ١٢٨، ابو داؤد فی المناسك باب ٢٣۔

حاصل روایات: یہ روایت دلالت کر رہی ہے کہ وہ اپنے اس عمرہ سے نکل گئی تھیں جو حج کے فسخ کے بعد انہوں نے باندھا تھا اور نکلنے کا سبب حیض تھا۔ حیض عرفات سے پہلے پیش آیا اور عمرہ کا طواف بھی ابھی نہ کیا تھا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اما کنت طفت بالبیت لیالی قدمنا؟ یعنی اگر تو نے حیض سے قبل طواف کر لیا ہوتا تو تیرا عمرہ تیرے حج کے ساتھ پورا ہو جاتا جس سے تو فارغ ہو چکی۔

جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اطلاع دی کہ ان راتوں میں میں نے طواف نہیں کیا تو حج کے لئے کئے جانے والے افعال وقوف عرفات وغیرہ کو عمرہ سے خارج قرار دیا اور تنعیم سے الگ عمرہ کرنے کا حکم دیا۔

اب اس کے باوجود پھر کسی کو کیا حق ہے کہ وہ یہ کہے کہ ان کا حج والا طواف حج کا بھی تھا اور اس عمرے کا بھی تھا جس کو حیض کی وجہ سے وہ فسخ کر چکی تھیں اور نکل چکی تھیں ہمارے ہاں تو یہ ناممکن بات ہے۔ عبدالرحمٰن بن قاسم عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ملاحظہ ہو۔

۳۸۴۶: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا جِئْنَا سَرِفَ طَمِثْتُ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ ؟ فَقُلْتُ : لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَحُجَّ الْعَامَ، أَوْ لَمْ أَخْرُجِ الْعَامَ، قَالَ لَعَلَّكِ نُفِسْتِ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ فَإِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِيْ مَا يَفْعَلُ الْحُجَّاجُ، غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ . قَالَتْ : فَلَمَّا جِئْنَا مَكَّةَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَهُ، وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَذِي الْيَسَارَةِ، ثُمَّ أَهَلُّوْا بِالْحَجِّ . فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ، طَهُرْتُ، فَأَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْتُ فَأُتِيَ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا ؟ فَقَالُوْا : أَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ، فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَرْدَفَنِيْ خَلْفَهُ، فَإِنِّيْ أَذْكُرُ أَنِّيْ كُنْتُ أَنْعَسُ، فَيَضْرِبُ وَجْهِيْ مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ، حَتّٰى جِئْنَا التَّنْعِيْمَ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، جَزَاءَ عُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوْا بِهَا) فَهٰذَا مِثْلُ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَهُ، وَقَدْ رَوَاهُ عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَبْيَنَ مِنْ ذٰلِكَ .

۳۸۴۶: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم حج ہی کا تذکرہ کرنے والے تھے جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آنے لگا

پس جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا کیوں روتی ہو میں نے کہا میں تو خواہش رکھتی ہوں کاش کہ میں اس سال حج نہ کرتی یا اس سال حج کے لئے نہ نکلتی آپ نے فرمایا شاید تمہیں ایام آگئے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنات آدم کی مجبوری ہے۔ تم وہی کرو جو حجاج کرتے ہیں البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا عائشہ صدیقہ کہتی ہیں جب ہم مکہ پہنچ گئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو فرمایا اس کو عمرہ بنا لو تو سب لوگوں نے احرام کھول دیا سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی اور آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہدی کے جانور تھے اسی طرح ابوبکر و عمر، عثمان رضی اللہ عنہم اور صاحب وسعت اصحاب رضی اللہ عنہم کے پاس بھی پھر انہوں نے حج کا احرام باندھا جب یوم نحر آیا میں نے غسل طہارت کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے مکہ بھیجا میں نے طواف زیارت کیا تو گائے کا گوشت لایا گیا میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی ہدی دی ہے جب واپسی کی رات آئی میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لوگ حج و عمرہ کے ساتھ لوٹیں گے اور میں صرف حج کے ساتھ لوٹوں گی تو آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حکم فرمایا انہوں نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا مجھے اچھی طرح یاد پڑتا ہے کہ میں سانس لیتی تو وہ میرا چہرہ کجاوے کی پچھلی جانب مارتے۔ (مراد تیز رفتاری سے سواری کو چلانا ہے) یہاں تک کہ ہم تنعیم میں آئے پس میں نے عمرے کا احرام باندھا یہ اس عمرے کی جگہ تھا جو لوگوں نے عمرہ کیا تھا یہ روایت پہلی روایت کی طرح ہے۔

تخریج : بخاری فی الحیض باب۷، مسلم فی الحج ۱۲۰، دارمی فی المناسك باب۸۲، مسند احمد ۲۷۳/۶۔

عروہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت اور زیادہ وضاحت سے بیان کی ہے۔ روایت عروہ یہ ہے۔

۳۸۴۷ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ : خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِلْهِلَالِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِالْعُمْرَةِ، فَلْيُهِلَّ، فَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُهِلُّ بِالْحَجِّ، لِأَنَّ مَعِي الْهَدْيَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، وَأَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ، فَوَافَانِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعِي عَنْكِ عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي شَعْرَكِ، وَامْتَشِطِي، ثُمَّ لَبِّي بِالْحَجِّ فَلَبَّيْتُ بِالْحَجِّ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَطَهُرَتْ، أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَذَهَبَ بِي إِلَى التَّنْعِيْمِ، فَلَبَّيْتُ بِالْعُمْرَةِ) ، قَضَاءً لِعُمْرَتِهَا. فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ أَنَّ حَجَّتَهَا كَانَتْ مَفْصُوْلَةً مِنْ عُمْرَتِهَا، قَدْ كَانَتْ فِيْمَا بَيْنَهُمَا، نَقَضَتْ شَعْرَهَا وَامْتَشَطَتْ. فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ طَوَافُهَا لِحَجَّتِهَا، الَّتِي بَيْنَهَا وَبَيْنَ عُمْرَتِهَا مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِحْلَالِ يُجْزِئُ عَنْهَا لِعُمْرَتِهَا وَلِحَجَّتِهَا ؟ هٰذَا

مُحَالٌ وَهُوَ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِيهِ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقِصَّةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ حَلَّتْ بَيْنَ عُمْرَتِهَا وَحَجَّتِهَا وَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي هٰذَا بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَبْلَ دُخُولِهَا فِي حَجَّتِهَا أَنْ تَدَعَ عُمْرَتَهَا وَأَنْ تَفْعَلَ مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ بِمَا ذَكَرَتْ فِي حَدِيثِهَا .وَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ الْحَجَّاجُ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا كَمَا رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ .وَاحْتَجَّ أَيْضًا الَّذِينَ قَالُوا : يَطُوفُ الْقَارِنُ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا.

۳۸۴۷: ہشام بن عروہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ ہم چاند کی تاریخ کے مطابق نکلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا جو چاہے حج کا احرام باندھے اور جو چاہے عمرہ کا احرام باندھے باقی میں تو حج کا احرام باندھوں گا اس لئے کہ میرے ساتھ ہدی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم میں سے بعض لوگوں نے حج کا احرام باندھا اور بعض نے عمرے کا اور میں نے عمرے کا احرام باندھا۔مگر عرفہ کے دنوں میں مجھے حیض آنے لگا۔تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے عمرہ کو ترک کر دو اور اپنے بالوں کو کھول ڈالو۔اور کنگھی کر لو پھر حج کا تلبیہ کہو پس میں نے حج کا تلبیہ کہا۔جب منی سے واپسی کی رات آئی اور میں حیض سے پاک ہو گئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا وہ مجھے تنعیم لائے پس میں نے عمرہ کا تلبیہ اپنے عمرے کی قضا کے لئے کہا۔پس حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کر دیا کہ میرا حج عمرہ سے الگ تھا اور ان دونوں کے مابین انہوں نے اپنے بالوں کو کنگھی کی اور کھولا۔تو اب آپ ہی فرمائیں کہ یہ کس طرح جائز ہے کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طواف ان کے حج کے لئے تھا وہ حج جو کہ اس حج اور ان کے عمرے کے مابین تھا کہ وہ طواف ان کے حج وعمرہ دونوں کے لیے کافی ہو یہ بالکل ناممکن ہے اور یہ روایت ابوالزبیر کی روایت سے اولیٰ ہے جو انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کیونکہ اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے صرف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ذکر کیا ہے اور عمرہ اور حج کے مابین احرام کھولنے کا تذکرہ نہیں ہے۔جب کہ اس روایت میں حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج شروع کرنے سے قبل ترک عمرہ اور احرام سے خارج لوگوں والے افعال کا حکم فرمایا اور میں نے اسی طرح کیا جیسا کہ روایت میں مذکور ہے اور اس سے یہ دلالت میسر آ گئی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عطا والی روایت تو حجاج وعبدالملک والی روایت کی طرح ہے ابن ابی نجیح کی طرح نہیں۔جو لوگ قارن کے لئے حج وعمرہ کا ایک ہی طواف مانتے ہیں ان کی مستدل روایت ذیل میں ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۱۱۵' ابو داؤد فی المناسك باب۲۳' نسائی فی المناسك باب۴۸' مسند احمد ۱۹۱/۶۔

حاصل روایات: اس روایت میں جناب عائشہ رضی اللہ عنہا نے واضح کیا ہے کہ میں نے عمرے سے علیحدگی اختیار کر لی تھی اور حج اور سابقہ

احرام عمرہ کے درمیان بالوں کو کھول کر کنگھی بھی کی تھی۔

پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ان کا یہ طواف حج کے لئے تھا جس کے اور عمرے کے درمیان بالکل بال کھول کر کنگھی کرنے کا بھی معاملہ ہوا ہے کیا یہ طواف ان کے حج وعمرہ دونوں کے لئے کفایت کر سکتا ہے؟ یہ ناممکن بات ہے یہ ابوالزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے اولیٰ ہے اس لئے کہ اس میں جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے عمرہ اور حج کے درمیان حلال نہیں ہوئیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس روایت میں اطلاع دی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کو حج میں داخلے سے پہلے اپنے سابقہ عمرہ کو چھوڑنے کا حکم فرمایا تھا اور ان افعال کا حکم فرمایا جو حلال کرتا ہے اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا وہ درست ہے جس کو حجاج وعبدالملک نے عطاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کیا ہے نہ کہ وہ جس کو ابو نجیح نے بیان کیا اب حاصل یہ ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا طواف حج فسخ شدہ عمرہ کی طرف سے کفایت کرنے والا نہیں کیونکہ عمرہ حج سے بالکل الگ ہے پس اس روایت سے استدلال درست نہیں۔

<u>فریق اوّل کی دلیل خامس:</u> اس روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حج قران کرنے والے کو ایک طواف وسعی کافی ہے۔

۳۸۴۸ : بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ' قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ' عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ' فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا) . قِيْلَ لَهُمْ : مَا أَعْجَبَ هٰذَا' إِنَّكُمْ تَحْتَجُّوْنَ بِمِثْلِ هٰذَا' وَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ جَابِرٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ) . (وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ' وَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ' وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ' عَنْ عَطَاءٍ' عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَدِمُوْا صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ' فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً' وَهُوَ عَلَى الصَّفَا فِيْ آخِرِ طَوَافٍ) ، فَكَيْفَ تَقْبَلُوْنَ مِثْلَ ذٰلِكَ' وَتَدَّعُوْنَ مِثْلَ هٰذَا ؟ فَإِنِ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۸۴۸: ابوالزبیر رحمہ اللہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج وعمرہ میں قران کیا اور ان کے لئے ایک طواف کیا۔ ان کے جواب میں کہا جائے گا۔ نہایت عجیب بات ہے کہ تم اس جیسی روایت سے استدلال کرتے ہو۔ حالانکہ تم جعفر کی سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ذکر کر چکے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا اور ابن جریج اور اوزاعی اور عمرو بن دینار اور قیس بن سعد کی جابر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ذکر کر چکے کہ وہ چوتھی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو جناب رسول اللہ نے اسے عمرہ بنانے کا حکم دیا اس وقت آپ صفا پر طواف کے آخری چکر میں تھے' تم اس جیسی روایت کس طرح قبول کرتے ہو اور اس جیسا دعویٰ کر رہے ہو۔ فریق اوّل سے اس روایت کو بھی فریق ثانی کے خلاف دلیل میں پیش کیا۔

تخریج : ترمذی فی الحج باب ۱۰۲۔

ل: عجیب بات ہے کہ تم اس قسم کی روایت سے استدلال کرتے ہو حالانکہ تم جعفر بن محمد عن جابر رضی اللہ عنہ روایت کر چکے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں افراد کیا۔

نمبر ۴: ابن جریج واوزاعی عمرو بن دینار کی روایت سے جواب ابن جریج' اوزاعی' عمرو بن دینار' قیس بن سعدان سب نے عطاء عن جابر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ہم چار ذی الحجہ کو حج کا تلبیہ کہتے ہوئے مکہ پہنچے ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو عمرہ بنا لینے کا حکم فرمایا اور یہ اس وقت فرمایا جب آپ صفا پر اپنا آخری چکر مکمل فرما رہے تھے۔ آپ ابوالزبیر کی روایت ان اساطین علم کے مقابلے میں قبول کر رہے ہیں۔ دلیل میں تعارض کی وجہ سے استدلال درست نہیں۔

ایک اور اشکال: یہ روایت فریق ثانی کے خلاف ہے:

۳۸۴۹ : بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ' قَالَ : ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوْفٍ' عَنْ عَطَاءٍ' عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى طَوَافٍ وَاحِدٍ .قِيْلَ لَهُمْ : إِنَّمَا يَعْنِيْ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٰذَا الطَّوَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ عَنْهُ أَبُو الزُّبَيْرِ .

۳۸۴۹: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ایک طواف سے زیادہ طواف نہ کرتے تھے۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ اس طواف سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مراد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے۔ اور یہ بات ان سے ابوالزبیرؒ نے بیان کی ہے۔ روایت ذیل میں ہے۔

ل: ابوالزبیر کی روایت خود اس کی وضاحت کے لئے کافی ہے کہ اس سے مراد صفا مروہ کے مابین سعی مراد ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۳۸۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ' عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ' سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ (لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا) .وَإِنَّمَا أَرَادَ جَابِرًا بِهٰذَا' أَنْ يُخْبِرَهُمْ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' لَا يُفْعَلُ فِيْ طَوَافِ يَوْمِ النَّحْرِ' وَلَا فِيْ طَوَافِ الصَّدْرِ' كَمَا يُفْعَلُ فِي طَوَافِ الْقُدُوْمِ .وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا' دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا عَلَى الْقَارِنِ مِنَ الطَّوَافِ لِعُمْرَتِهٖ وَحَجَّتِهٖ' هُوَ طَوَافٌ وَاحِدٌ' أَوْ طَوَافَانِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ صَحَّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ فِي الْقَارِنِ' أَنَّهٗ يَطُوْفُ لِعُمْرَتِهٖ وَحَجَّتِهٖ طَوَافًا وَاحِدًا' فَإِلٰى قَوْلِ مَنْ تُخَالِفُوْنَ قَوْلَهٗ فِيْ ذٰلِكَ ؟ قِيْلَ لَهٗ : إِلٰى قَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' وَعَبْدِ اللّٰهِ .

۳۸۵۰: ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا و مروہ کے درمیان ایک طواف کیا ہے۔ اس سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ ان کو بتلانا چاہتے ہیں صفا و مروہ کی سعی یوم نحر کے طواف میں نہیں کی جاتی اور نہ طواف صدر میں کی جاتی ہے۔ جیسا طواف قدوم میں کی جاتی ہے مگر اس

روایت کے کسی حصہ میں یہ ثبوت نہیں ہے کہ قارن پر اس کے حج وعمرہ کا ایک طواف ہے یا دو طواف ہیں۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قارن کے متعلق صحیح روایت میں ثابت ہے کہ وہ اپنے حج وعمرہ میں ایک طواف کرتے تھے۔ تو اس سلسلہ میں ان کا قول ترک کر کے ان کے خلاف کس کا قول لیتے ہو۔ تو ان کو جواب میں کہا جائے گا۔ ہم ان کا قول چھوڑ کر حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے قول کو اختیار کرتے ہیں۔ جو کہ ذیل میں مذکور ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے جابر رضی اللہ عنہ یہ خبر دینا چاہتے ہیں کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی یوم نحر والے طواف میں نہیں کی جاتی اور نہ طواف صدر میں کی جاتی ہے جیسا کہ طواف قدوم میں کی جاتی ہے۔

پس اس روایت میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ قارن پر اس کے حج وعمرہ کا ایک طواف یا دو طواف لازم ہیں۔ پس یہ اشکال بھی بے حقیقت ہے۔

اشکال دوم: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ قارن اپنے حج قران میں ایک طواف کرے گا اس میں ان کے قول کو کس کے مخالف قرار دو گے۔

ج: حج قران میں دو طواف اور دو سعی کے لئے ہم حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کو اختیار کریں گے چنانچہ قول علیؓ ملاحظہ ہو۔

۳۸۵۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، أَوْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ، قَالَ : أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ، فَأَدْرَكْتُ عَلِيًّا فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّيْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ، أَفَأَسْتَطِيْعُ أَنْ أُضِيْفَ إِلَيْهِ عُمْرَةً .قَالَ (لَا، لَوْ كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ تَضُمَّ إِلَيْهَا الْحَجَّ، ضَمَمْتُهُ). قَالَ : قُلْتُ، كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا أَرَدْتُ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : تَصُبُّ عَلَيْكَ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تُحْرِمُ بِهِمَا جَمِيْعًا، وَتَطُوْفُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا طَوَافًا .

۳۸۵۱: ابونصر کہتے ہیں کہ میں نے حج کا احرام باندھنے کا ارادہ کیا میری حضرت علیؓ سے ملاقات ہوگئی میں نے ان سے مسئلہ دریافت کیا۔ کیا میں اس کے ساتھ عمرہ کو ملا سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تو نے عمرے کا احرام باندھا ہوتا پھر تم حج کا ارادہ کر لیتے تو یہ ملانا جائز تھا۔ میں نے پوچھا۔ اگر میرا یہ ارادہ بن جائے تو میں کس طرح ادا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ اپنے اوپر پانی کا لوٹا بہا کر غسل کر لو پھر دونوں کا اکٹھا احرام باندھ لو اور ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک ایک طواف کرو۔

۳۸۵۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ دَاوُدَ، قَالَ مَنْصُوْرٌ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ، فَقَالَ : مَا كُنَّا نُفْتِي النَّاسَ إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ، فَأَمَّا الْآنَ، فَلَا .

۳۸۵۲: ابونصر سلمی نے حضرت علیؓ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
ابوداؤد کہتے ہیں کہ منصور نے کہا میں نے اس روایت کا تذکرہ جابر ؒ کے سامنے کیا تو فرمانے لگے ہم تو ایک طواف کا فتویٰ دیتے اب دو طواف کا فتویٰ دیا کریں گے۔

۳۸۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَمَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُذَيْنَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۸۵۳: عبدالرحمن بن اُذینہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے سوال کیا تو انہوں نے اسی طرح روایت بیان کی۔

۳۸۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۳۸۵۴: ابوعوانہ نے سلیمان سے انہوں نے پھر اپنی اسناد سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔

۳۸۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ، مِثْلَهُ. قَالَ مَنْصُوْرٌ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ : مَا كُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ، فَأَمَّا الْآنَ، فَلَا.

۳۸۵۵: ابوعوانہ نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابونصر سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔
منصور کہتے ہیں میں نے مجاہد کو یہ بات بیان کی تو کہنے لگے میں تو لوگوں کو ایک طواف کا فتویٰ دیتا تھا اب میں وہ فتویٰ نہ دوں گا (یعنی اس سے رجوع کرتا ہوں)

۳۸۵۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ. ح.

۳۸۵۶: ابوعمران نے شجاع بن مخلد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۸۵۷ : وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَا : ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا (الْقَارِنُ يَطُوْفُ طَوَافَيْنِ، وَيَسْعَى سَعْيَيْنِ). فَهٰذَا عَلِيٌّ وَعَبْدُ اللّٰهِ، قَدْ ذَهَبَا فِيْ طَوَافِ الْقَارِنِ إِلَى خِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ، وَجَبَتْ عَلَيْهِ بِمَا فِيْهَا مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ،

وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَا قَدْ حُرِّمَ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ بِهَا، مِنَ الْكَفَّارَاتِ، مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ. كَذٰلِكَ إِذَا أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَجَبَتْ عَلَيْهِ أَيْضًا بِمَا فِيهَا مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَا حُرِّمَ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ بِهَا مِنَ الْكَفَّارَاتِ، مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ. وَكَانَ إِذَا جَمَعَهُمَا، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ فِي حُرْمَتَيْنِ، حُرْمَةِ حَجٍّ، وَحُرْمَةِ عُمْرَةٍ. فَكَانَ يَجِيءُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَجِبَ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ، وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَاتِ، فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ، الَّتِي حُرِّمَتْ عَلَيْهِ فِيهَا، مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لَهَا، لَوْ أَفْرَدَهَا. فَأُدْخِلَ عَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ فَقِيلَ : فَقَدْ رَأَيْنَا الْحَلَالَ يُصِيبُ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ، لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ، وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ يُصِيبُ صَيْدًا فِي الْحِلِّ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ الْجَزَاءُ لِحُرْمَةِ الْحَرَامِ. وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ إِذَا أَصَابَ صَيْدًا فِي الْحَرَمِ، وَجَبَ عَلَيْهِ جَزَاءٌ وَاحِدٌ، لِحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ، وَدَخَلَ فِيهِ حُرْمَةُ الْجَزَاءِ، لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ. وَهُوَ فِي وَقْتِ مَا أَصَابَ ذٰلِكَ الصَّيْدَ فِي حُرْمَتَيْنِ، فِي حُرْمَةِ إِحْرَامٍ، وَحُرْمَةِ حَرَمٍ، فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْحُرْمَتَيْنِ، مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لَهَا لَوْ أَفْرَدَهَا. قَالُوا : فَكَذٰلِكَ الْقَارِنُ، فِيمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْ عُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ، لَوْ أَفْرَدَهَا، لَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ لَمَّا جَمَعَهُمَا إِلَّا مِثْلُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي أَحَدِهِمَا، وَيَدْخُلُ مَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهِ لِلْأُخْرٰى، لَوْ كَانَتْ مُفْرَدَةً فِي ذٰلِكَ. قِيلَ لَهُ : إِنَّكُمْ لَمْ تَقْطَعُوا أَنَّ مَا يَجِبُ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِ الصَّيْدَ فِي الْحَرَمِ، جَزَاءٌ وَاحِدٌ. وَقَدْ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ، وَأَبُو يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ : إِنَّ الْقِيَاسَ كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ذٰلِكَ، أَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ جَزَاءَانِ جَزَاءٌ لِحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ، وَجَزَاءٌ لِحُرْمَةِ الْحَرَمِ، وَأَنَّهُمْ إِنَّمَا خَالَفُوا ذٰلِكَ اسْتِحْسَانًا. وَلٰكِنَّا، لَا نَقُولُ فِي ذٰلِكَ، كَمَا قَالُوا، بَلِ الْقِيَاسُ عِنْدَنَا فِي ذٰلِكَ، مَا ذَكَرُوا أَنَّهُمُ اسْتَحْسَنُوهُ. وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ، أَنَّهُ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَلَا يَجْمَعَ بَيْنَ حَجَّتَيْنِ، وَلَا بَيْنَ عُمْرَتَيْنِ. فَكَانَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بِإِحْرَامٍ وَاحِدٍ، بَيْنَ شَكْلَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ، فَيَدْخُلَ بِذٰلِكَ فِيهِمَا، وَلَا يَجْمَعَ بَيْنَ شَيْئَيْنِ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ. فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ، كَانَ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ أَيْضًا بِأَدَائِهِ جَزَاءً وَاحِدًا، مَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِحُرْمَتَيْنِ مُخْتَلِفَتَيْنِ، وَحُرْمَةِ الْحَرَمِ، الَّتِي لَا يُجْزِءُ فِيهَا الصَّوْمُ، وَحُرْمَةِ الْإِحْرَامِ الَّتِي يُجْزِءُ فِيهَا الصَّوْمُ، وَيَكُونُ بِذٰلِكَ الْجَزَاءِ الْوَاحِدِ مُؤَدِّيًا، عَمَّا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِمَا. فَلَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَجْمَعَ بِأَدَائِهِ جَزَاءً وَاحِدًا، عَمَّا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتَيْنِ مُؤْتَلِفَتَيْنِ مِنْ شَكْلٍ وَاحِدٍ، وَهُمَا حُرْمَةُ

الْعُمْرَةِ وَحُرْمَةُ الْحَجِّ .كَمَا لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَدْخُلَ بِإِحْرَامٍ وَاحِدٍ فِي حُرْمَةِ شَيْئَيْنِ مُؤْتَلِفَيْنِ .وَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا كَذٰلِكَ وَكَانَ الطَّوَافُ لِلْحَجَّةِ وَالطَّوَافُ لِلْعُمْرَةِ مِنْ شَكْلٍ وَاحِدٍ لَمْ يَكُنْ بِطَوَافٍ وَاحِدٍ دَاخِلًا فِيهِمَا وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الطَّوَافُ مُجْزِئًا عَنْهُمَا وَاحْتَاجَ أَنْ يَدْخُلَ فِي كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دُخُولًا عَلَى حِدَةٍ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يَجْمَعُهُ بِإِحْرَامٍ وَاحِدٍ مِنَ الْحَجَّةِ وَالْعُمْرَةِ الْمُخْتَلِفَيْنِ وَمِمَّا ذَكَرْنَا مِمَّا لَا يَجْمَعُهُ مِنَ الْحَجَّتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ وَالْعُمْرَتَيْنِ الْمُؤْتَلِفَتَيْنِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ مِنْ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا يَطُوفُ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَيَسْعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا لَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ .قِيلَ لَهُ : قَدْ رَأَيْنَاهُ يَحِلُّ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ إِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ لَا يَجْزِيهِ فِيهِمَا إِلَّا طَوَافَانِ مُخْتَلِفَانِ .وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ لَهَا وَسَعَى وَسَاقَ الْهَدْيَ ثُمَّ حَجَّ مِنْ عَامِهِ فَصَارَ بِذٰلِكَ مُتَمَتِّعًا أَنَّهُ كَانَ حُكْمُهُ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَحْلِقَ حَلْقًا وَاحِدًا فَيَحِلُّ بِذٰلِكَ مِنْهُمَا جَمِيعًا .فَكَانَ يَحِلُّ بِحَلْقٍ وَاحِدٍ مِنْ إِحْرَامَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا مُتَفَرِّقًا .وَلَمْ يَكُنْ مَا وَجَبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْحَلْقِ مُوجِبًا أَنَّ حُكْمَ الطَّوَافِ لَهُمَا كَانَ كَذٰلِكَ وَأَنَّهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَلْ هُوَ طَوَافَانِ .فَكَذٰلِكَ مِمَّا ذَكَرْنَا مِنْ حَلْقِ الْقَارِنِ لِعُمْرَتِهِ وَحَجَّتِهِ حَلْقًا وَاحِدًا لَا يَجِبُ بِهِ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ لِحُكْمِ طَوَافِهِ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا .وَلَمَّا كَانَ قَدْ يَحِلُّ فِي الْإِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا مُتَفَرِّقًا بِحَلْقٍ وَاحِدٍ كَانَ فِي الْإِحْرَامَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ دَخَلَ فِيهِمَا دُخُولًا وَاحِدًا أَحْرَى أَنْ يَحِلَّ مِنْهُمَا كَذٰلِكَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ عَلَى مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَبْدِ اللّٰهِ مِنْ وُجُوبِ الطَّوَافِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجَّةِ وَعَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ النَّظَرِ عَلَى ذٰلِكَ مِنْ وُجُوبِ الْجَزَاءِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهِمَا .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۸۵۷: زیاد بن مالک نے علیؓ اور ابن مسعود سے روایت نقل کی ہے کہ قارن دو طواف اور دو سعی کرے گا۔ یہ حضرت علی وابن مسعود رضی اللہ عنہما ہیں جو قارن کے متعلق اس بات کے قائل ہیں کہ وہ دو طواف کرے گا اور دو سعی اس پر لازم ہوگی۔ بحث ونظر کے لحاظ سے اس کی صورت یہ ہوگی کہ ہم اس بات کو پاتے ہیں کہ جب اس نے اپنے حج کا احرام باندھا تو اس پر طواف بیت اللہ اور سعی صفا ومروہ واجب ہوگئی اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں اس پر لازم ہوئی ہیں ان کی خلاف ورزی سے اس پر کفارات بھی لازم ہو گئے۔ جیسا کہ عمرے کا احرام باندھنے والے پر لازم ہوتے ہیں اور اس پر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی بھی لازم ہوگئی اور احرام کی بے حرمتی میں جو چیزیں لازم

آتی ہیں وہ کفارات اس پر لازم ہو گئے ہیں جو حج وعمرہ کرنے والے پر لازم ہوتے ہیں اور جب اس نے دونوں کو جمع کر لیا تو سب کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ دو احراموں میں ہے۔ایک احرام حج اور دوسرا احرام عمرہ اور قیاس ونظر تو یہی کہتے ہیں کہ اس پر ان میں سے ہر ایک کی وجہ سے طواف وسعی لازم ہو اور اسی طرح دیگر بے حرمتی کے کفارات نے اسے بچنا ضروری تھا اور اگر وہ حج افراد کرتا تو اس پر یہ لازم ہوتے۔اس قول پر اعتراض کیا گیا ہے کہ ہم یہ بات پاتے ہیں کہ اگر غیر محرم حرم میں شکار کرے تو حرم کی بے حرمتی سے اس پر بدلہ لازم ہوتا ہے اور یہ بات بھی پاتے ہیں کہ محرم اگر حرم میں شکار کرے تو اس پر ایک جزاء احرام کی بے حرمتی کی وجہ سے لازم آتی ہے۔تو احرام کی بے حرمتی اور حرم کی بے حرمتی میں ایک سزا لازم ہوتی ہے یہاں ہر حرمت کی وجہ سے اس پر دو سزائیں لازم نہ ہوں گی جو ان کے الگ ہونے کی وجہ سے لازم ہوتی ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ قارن کا بھی یہی حکم ہے۔کہ اس کے مفرد حج پر جو چیز لازم آتی ہے دونوں کو جمع کرنے کی صورت میں بھی وہی واجب ہوگا جو ایک میں واجب ہوتا تھا اور وہ ایک دوسرے میں داخل ہو جائیں گے جیسا کہ اگر وہ مفرد ہونے کی صورت میں تھا۔اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ کہ تم کیسے قطعی طور پر کہتے ہو کہ محرم کے حرم میں شکار کرنے پر ایک بدلہ لازم ہوتا ہے جب کہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ نے فرمایا ہے۔ان کے ہاں قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر دو جزاء لازم ہوں ایک حرمت احرام کی وجہ سے اور دوسری حرمت حرم کی بناء پر مگر انہوں نے بطور استحسان اس کی مخالفت کی ہے۔مگر ہم اس سلسلہ میں ان کی طرح نہیں کہتے۔بلکہ ہمارے ہاں قیاس وہ ہے جس کو انہوں نے خلاف قیاس قرار دیا ہے۔اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قاعدہ اتفاقی ہے کہ انسان کو حج وعمرہ کو اکٹھا کرنا درست ہے مگر دو حج یا دو عمرے جمع نہیں کر سکتا۔اس کے لئے یہ تو جائز ہے کہ ایک احرام میں دو مختلف شکلوں کو جمع کرے۔اور اس صورت میں وہ دونوں میں داخل ہو سکے گا مگر ایک قسم کی دو عبادتوں کو اسے جمع کرنا درست نہیں جب یہ بات اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کی ہے۔تو اس کے لیے جائز ہے کہ اپنی ادائیگی میں دو مختلف حرمتوں سے لازم ہونے والا کفارہ ایک بدلے میں جمع کرے۔ایک حرم کی حرمت ہے کہ جس میں روزہ رکھنا درست نہیں اور دوسری حرمت احرام ہے جس میں روزہ درست ہے۔اور وہ حرمت احرام جس میں روزہ جائز ہے تو اس جزاء سے وہ ان دونوں کی وجہ سے لازم ہونے والی جزاء کو ادا کرنے والا شمار ہوگا۔مگر اس کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔کہ دو ملی ہوئی حرمتوں پر ایک ہی بدلہ ادا کرے ایک حرمت عمرہ اور دوسری حرمت حج جیسا کہ وہ ایک احرام کے ساتھ دو ملی ہو حرمتوں میں داخل نہیں ہو سکتا۔جب یہ مذکورہ بات اسی طرح ہے۔تو حج کا طواف اور عمرہ کا طواف ایک شکل کی وجہ سے ایک دوسرے کے طواف میں داخل نہ ہوگا اور یہ طواف دونوں کی طرف سے کفایت کرنے والا ہوگا۔بلکہ اس بات کی ضرورت ہوگی کہ ان دونوں میں سے ہر ایک میں الگ الگ داخل ہوگا۔قیاس ونظر کا تقاضا یہی ہے جس کو ہم نے ذکر کیا ہے۔کہ ایک احرام سے حج وعمرہ جو باہم مختلف ہیں دونوں کو جمع کر سکتا ہے۔یہ ان میں سے ہے جن کو وہ جمع کر سکتا ہے اور دو حج اور دو عمرے ملا کر ایک

احرام میں جمع نہیں کیے جا سکتے۔ اگر کوئی اعتراض کرے ہم یہ بات تو پاتے ہیں حج وعمرہ کے احرام سے ایک حلق کے ذریعہ باہر آ جاتا ہے اور اس پر ایک حلق کے علاوہ کچھ لازم نہیں پس اسی طرح یہاں بھی طواف وسعی ایک ایک مرتبہ ہو اور چیز لازم نہ ہو۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دو مختلف احراموں سے ایک حلق سے باہر آ جاتا ہے۔ جن میں اس پر دو مختلف طواف لازم ہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص عمرے کا احرام باندھے اور اس کے لئے طواف وسعی کرے اور ہدی بھی روانہ کرے پھر اسی سال حج بھی کرے تو اس سے وہ متمتع بن جائے گا۔ اور اس کو نحر کے دن ایک مرتبہ سر منڈانا لازم ہے اور اس کی وجہ سے وہ دونوں مختلف احراموں سے فارغ ہو جائے گا۔ حالانکہ ان میں وہ الگ الگ داخل ہوا اور اس پر ایک حلق کا حکم اس پر ایک طواف کو لازم کرنے والا نہ ہوگا بلکہ اس پر دو طواف آئیں گے۔ پس اسی طرح قارن کا حلق بھی ایک دفعہ حج عمرہ دونوں کے لئے ہوگا مگر اس سے یہ لازم نہ آئے گا کہ اس کے ذمہ ایک طواف لازم ہو۔ جب دونوں احرام جن میں متفرق طور پر داخل ہوا ایک حلق سے باہر آ سکتا ہے۔ تو پھر وہ دونوں احرام جن میں ایک ہی مرتبہ داخل ہوا اس میں بدرجہ اولیٰ ایک حلق سے باہر آ سکتا ہے۔ اس باب میں تقاضائے قیاس یہی ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر ایک یعنی عمرہ اور حج کے لئے ایک ایک طواف لازم ہوگا۔ جیسا کہ ہم نے قیاس میں وجوب جزاء کے سلسلہ میں ذکر کیا ہے اور ان کی حرمت توڑنے میں جزاء الگ الگ ہوگی اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: یہ حضرت علیؓ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ جو طواف قارن میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں۔ پس ان دو حضرات کا فتویٰ راجح ہوگا۔

فریق اوّل کی آخری نظری دلیل:

جب کوئی آدمی حج وعمرہ کا احرام باندھ لے تو اس پر طواف وسعی واجب ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ جو چیزیں احرام سے حرام کی ہیں ان کا ارتکاب نہ کرے اگر وہ ارتکاب کرے تو اس پر کفارہ لازم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح جب اس نے عمرے کا احرام باندھا تو اس پر طواف وسعی لازم ہوئے اور احرام کی خلاف ورزی میں کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔ اور جب اس نے ان دونوں کو جمع کر لیا تو سب کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ دو احراموں میں ہے۔ نمبرا: ایک حرمت حج اور دوسرا حرمت عمرہ۔ تقاضا نظر تو یہی ہے کہ ہر ایک کی وجہ سے ایک ایک طواف وسعی لازم ہو اور کفارات والے افعال کے ارتکاب سے الگ الگ جرمانہ لازم ہو۔ جیسا اگر الگ صرف حج کا احرام باندھا جاتا یا فقط عمرہ کا احرام باندھا جاتا تو ہر ایک کی طرف سے الگ الگ طواف وسعی اور الگ الگ جرمانہ لازم ہوتا مگر جرمانہ کے حق میں ایک کو دوسرے میں داخل تسلیم کیا مفرد بالحج کی طرح ایک کفارہ لازم کیا گیا اس کی نظیر یہ ہے کہ اگر حلال نے حدود حرم کے شکار کو مار ڈالا تو حرمت حرم کی وجہ سے اس پر ایک جرمانہ لازم آئے گا اور اسی طرح اگر محرم حج یا عمرہ نے حرم سے باہر شکار مار ڈالا تو حرمت احرام کی وجہ سے اس پر ایک جرمانہ

لازم ہوگا لیکن اگر محرم نے حدود حرم کے شکار کو قتل کر دیا تو حرمت حرم اور احرام کی وجہ سے بظاہر اتو دو جرمانے لازم ہونے چاہئیں مگر دو لازم نہیں بلکہ حرمت حرم اور احرام دونوں کے جرم میں تداخل مان کر ایک ہی جرمانہ لازم کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح قارن جو حج وعمرہ کو جمع کرنے والا ہے اس کے اعمال میں تداخل مان کر ایک طواف وسعی لازم ہوگی۔ جیسا کہ جرم کی صورت میں ایک جرمانہ لازم آتا ہے۔ پس اس نظر سے ثابت ہوا کہ طواف وسعی بھی قارن کے ذمہ ایک ہی لازم ہوگی۔

الجواب للنظر:

جناب یہ تم قطعی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ قارن پر ایک جرمانہ لازم آتا ہے بلکہ ائمہ احناف کے ہاں تو دو جزائیں آنی چاہیں البتہ اس قیاس کی مخالفت بطور استحسان کی ہے اور استحسان کے طور پر ایک جرمانہ لازم کیا گیا ہے۔

مگر ہم اس سے فروتر کہتے ہیں کہ اس میں ایک قاعدہ کلیہ کو سامنے رکھو کہ حج وعمرہ کو جمع کرنا جائز ہے مگر دو حج یا دو عمرے کو جمع کرنا بالاتفاق جائز نہیں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مختلف شکلوں کو ایک احرام میں جمع کر سکتے ہیں۔ مگر دو متحد شکلوں کو ایک احرام میں جمع کرنا درست نہیں ہے۔ فلہٰذا جس طرح ایک احرام میں دو متحد شکلوں کو جمع نہیں کیا جا سکتا اسی طرح دو مختلف شکلوں کو ایک احرام میں جمع کرنا جائز ہے تو بالکل اسی طرح دو مختلف حرمتوں کی حالت میں لازم ہونے والا جرمانہ جرم کی وجہ سے ایک جرم شمار ہو کر ایک ہوگا اور حرمت احرام اور حرمت حرم میں باہمی فرق ہے۔

نمبر①: حرمت حرم کی وجہ سے جو جرمانہ لازم ہوتا ہے وہ روزے کی صورت میں ادا نہیں کیا جا سکتا مگر حرمت احرام کا جرمانہ روزے کی صورت میں ادا کرنا درست ہے۔

اس کے بالمقابل حرمت عمرہ اور حرمت حج دونوں دو متحد حرمتیں ہیں یعنی دونوں میں حرمت کا باعث احرام ہے۔ تو جس طرح ایک صنف کی دو متحد شکلوں کو ایک احرام میں جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ دو حج یا دو عمرے کو ایک ساتھ جمع کرنا جائز نہیں ہے۔ اور دو الگ اصناف کے دو مختلف معاملوں کو ایک احرام میں جمع کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ عمرہ اور حج کو ایک ساتھ ایک احرام سے بھی ادا کرنا جائز ہے تو اسی طرح دو مختلف حرمتیں یعنی حرمت احرام اور حرمت حرم کے تاوان کو بھی ایک دوسرے میں داخل کر کے جمع کرنا تو جائز ہوگا مگر دو متحد حرمتوں یعنی احرام حج اور حرمت احرام عمرہ کے تاوان کو ایک دوسرے میں داخل کر کے جمع کرنا جائز نہیں ہوگا۔ جب یہ ضابطہ اسی طرح ثابت ہوا تو اب طواف حج اور طواف عمرہ جو کہ شکل واحد کی قسم سے ہیں دونوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے ایک ہی طواف کرنا دونوں کی طرف سے کفایت نہ کرے گا پس اصل قیاس یہ ہے کہ جو ہم نے عرض کیا نہ کہ وہ جو تم پیش کر رہے ہو۔

آخری اشکال:

قارن کے لئے حج وعمرہ میں ایک حلق کافی ہے تو اسی طرح طواف وسعی بھی ایک کافی ہونی چاہئے۔

حل اشکال:

آپ نے طواف کو حلق پر قیاس کیا یہ قیاس ہی درست نہیں قارن کو حج وعمرہ میں ایک حلق بلاشبہ کافی ہے مگر طواف کا یہ حکم نہیں کیونکہ اگر کوئی شخص ایام حج میں عمرہ کا احرام باندھ لیتا ہے اور ہدی بھی روانہ کرتا ہے تو ارکان عمرہ کی ادائیگی کے بعد وہ احرام نہیں کھول سکتا۔ بلکہ اسی حالت میں حج کا احرام باندھ کر ارکان حج ادا کرنے کے بعد نحر کے دن حج وعمرہ دونوں کی طرف سے ایک حلق کرا کر احرام کھول دے گا۔ حالانکہ اس پر عمرہ اور حج میں سے ہر ایک کے لئے الگ الگ طواف اور الگ الگ سعی کرنا ضروری تھی تو جب دونوں کے لئے ایک حلق وہاں کافی ہوا یہاں بھی کافی ہوا مگر وہ دو طواف لازم ہوئے تو یہاں ایک طواف پر اکتفاء کیسے درست ہوا۔

حاصل کلام: یہ ہوا کہ جس طرح تمتع بالہدی میں ایک حلق کی وجہ سے ایک طواف کافی نہیں ہو سکتا بلکہ دو ہی لازم ہوں گے اسی طرح قارن کے لئے بھی ایک حلق کی وجہ سے ایک طواف کافی نہ ہوگا بلکہ دو طواف وسعی کرنا لازم ہوں گے اور اسی طرح ایک جنایت میں دو جرمانے لازم ہوں گے۔ نمبر ایک حرمت عمرہ کو خراب کرنے کا اور دوسرا حرمت حج کو توڑنے کا ہمارے ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

نوٹ: یہ باب ایسا ہے کہ جس میں طحاویؒ نے اپنے دلائل ذکر نہیں کئے بس ان کے دلائل کے جوابات پر اکتفا کیا درحقیقت ان کے اعتراضات کے جوابات ہی دفاعی اور الزامی دلائل ہیں۔ اب تک کتاب میں اس طرح کا کوئی باب نہیں گزرا جس میں فریق ثانی کی طرف سے کوئی دلیل ذکر نہ کی گئی بلکہ پیش آنے والے اعتراضات کے جوابات ہوں۔ واللہ اعلم۔

بَابُ حُكْمِ الْوُقُوْفِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

وقوف مزدلفہ کا حکم

خلاصۃ المرام: مزدلفہ میں وقوف کے سلسلہ میں تین مسالک منقول ہیں:

نمبر ①: حسن بصری ابراہیم نخعی رحمہم اللہ کے ہاں وقوف مزدلفہ رکن اور فرض ہے۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء محدثین کے ہاں وقوف مزدلفہ واجب یا سنت مؤکدہ ہے۔

نمبر ③: عطاء واوزاعی رحمہم اللہ کے ہاں وقوف مزدلفہ سنت مؤکدہ ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل:

وقوف مزدلفہ رکن ہے اگر فوت ہو جائے تو حج ادا نہ ہوگا۔ ذهب قوم الى ان الوقوف سے پہلا فریق ہی مراد ہے۔

دلائل:

۳۸۵۸ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ (عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ وَقَدْ أَنْضَيْتُ رَاحِلَتِيْ؟ فَقَالَ : مَنْ صَلَّى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَقَدْ وَقَفَ مَعَنَا قَبْلَ ذٰلِكَ وَأَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ).

۳۸۵۸: شعبی نے عروہ بن مصرسؓ سے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا جبکہ آپ مزدلفہ میں تھے میں نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ کیا میرا حج قبول ہوگا جب کہ میں نے چلا چلا کر اپنی اونٹنی کو کمزور کر ڈالا آپ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (نماز فجر) ادا کی اور اس سے پہلے اس نے ہمارے ساتھ وقوف مزدلفہ کیا اور وہ عرفات سے ہو کر لوٹا خواہ دن رات کی کسی گھڑی میں ہو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس نے اپنے میل کچیل کو دور کر لیا یعنی احرام کھول کر مونچھیں ناخن بال وغیرہ لے لئے اور میل کچیل دور کر لی۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب٦٨، ترمذی فی الحج باب٥٧، نسائی فی الحج باب٢١١، ابن ماجه فی المناسك باب٥٧، مسند احمد ٤، ١٥/٢، ٢٦١۔

۳۸۵۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : أَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ وَإِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ .وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ وَدَاوُدَ بْنِ أَبِىْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۳۸۵۹: ابن ابی السفر اور اسماعیل بن ابی خالد نے شعبی سے اور انہوں نے عروہ بن مضرس عن النبی ﷺ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳۸۶۰ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَابْنِ أَبِىْ زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَدَاوُدَ بْنِ أَبِىْ هِنْدَ قَالَ : سَمِعْتُ (عُرْوَةَ بْنَ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامِ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُزْدَلِفَةَ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ، وَوَاللّٰهِ مَا جِئْتُ حَتّٰى أَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَأَنْضَيْتُ رَاحِلَتِيْ، وَمَا تَرَكْتُ جَبَلًا مِنْ هٰذِهِ الْجِبَالِ إِلَّا وَقَدْ وَقَفْتُ عَلَيْهِ، فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، صَلَاةَ الْفَجْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَقَدْ كَانَ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا، فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضٰى تَفَثَهُ). قَالَ

سُفْيَانُ، وَزَادَ زَكَرِيَّا فِيهِ، وَكَانَ أَحْفَظَ الثَّلَاثَةِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ : (فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَيْتُ هٰذِهِ السَّاعَةَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ، قَدْ أَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ، وَأَتْعَبْتُ نَفْسِيْ، فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ ؟ فَقَالَ : مَنْ شَهِدَ مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ، وَوَقَفَ مَعَنَا حَتّٰى نُفِيْضَ، وَقَدْ كَانَ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ، مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَقَضٰى تَفَثَهُ). قَالَ سُفْيَانُ : وَزَادَ دَاوُدَ بْنُ أَبِيْ هِنْدَ، قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْوُقُوْفَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَرْضٌ، لَا يَجُوْزُ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ.وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ) وَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ .وَقَالُوْا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ الْمَش وَ الْحَرَامَ، كَمَا ذَكَرَ عَرَفَاتٍ، وَذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سُنَّتِهِ، فَحُكْمُهُمَا وَاحِدٌ، لَا يُجْزِءُ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : أَمَّا الْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ، فَهُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِيْ لَا يُجْزِءُ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ، وَأَمَّا الْوُقُوْفُ بِمُزْدَلِفَةَ، فَلَيْسَ كَذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوْا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ) لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ عَلَى الْوُجُوْبِ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا ذَكَرَ الذِّكْرَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُقُوْفَ، وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَوْ وَقَفَ بِمُزْدَلِفَةَ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ حَجَّهُ تَامٌّ .فَإِذَا كَانَ الذِّكْرُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْكِتَابِ، لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ، فَالْمَوْطِنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ ذٰلِكَ الذِّكْرُ فِيْهِ، الَّذِيْ لَمْ يُذْكَرْ فِي الْكِتَابِ، أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُوْنَ فَرْضًا .وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَشْيَاءَ فِيْ كِتَابِهِ مِنَ الْحَجِّ، وَلَمْ يُرِدْ بِذِكْرِهَا إِيْجَابَهَا، حَتّٰى لَا يُجْزِءَ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهَا فِيْ قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَوْ حَجَّ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَنَّ حَجَّهُ قَدْ تَمَّ، وَعَلَيْهِ دَمٌ مَكَانَ مَا تَرَكَ مِنْ ذٰلِكَ .فَكَذٰلِكَ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ فِيْ كِتَابِهِ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى إِيْجَابِهِ حَتّٰى لَا يُجْزِءَ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ.وَأَمَّا مَا فِيْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا قَالَ فِيْهِ : (مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهِ، وَقَدْ كَانَ أَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضٰى تَفَثَهُ). فَذَكَرَ الصَّلَاةَ، وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى أَنَّهُ لَوْ بَاتَ بِهَا، وَوَقَفَ وَنَامَ عَنِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يُصَلِّهَا مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى فَاتَتْهُ، أَنَّ حَجَّهُ تَامٌّ .فَلَمَّا كَانَ حُضُوْرُ الصَّلَاةِ

مَعَ الْإِمَامِ الْمَذْكُورُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ الَّذِي لَا يُجْزِءُ الْحَجُّ إِلَّا بِإِصَابَتِهِ، كَانَ الْمَوْطِنُ الَّذِي تَكُونُ فِيهِ تِلْكَ الصَّلَاةُ، الَّذِي لَمْ يُذْكَرْ فِي الْحَدِيثِ، أَحْرٰى أَنْ لَا يَكُونَ كَذٰلِكَ .فَلَمْ يَتَحَقَّقْ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْفَرْضِ إِلَّا لِعَرَفَةَ خَاصَّةً .وَقَدْ رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيْلِيُّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۳۸۶۰: داؤد بن ابی ہند نے عروہ بن مضرس بن روس بن حارثہ بن لائم الطائی کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں جبال طے سے آیا ہوں میں اس حالت میں پہنچا ہوں کہ میں نے اپنی اونٹنی کو تھکا دیا اور سواری کو کمزور کر ڈالا اور میں نے ان پہاڑوں میں سے ہر ایک پر وقوف کیا ہے کیا میرا حج ہو گیا؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے ہماری اس نماز میں شرکت کی یعنی مزدلفہ میں نمازِ فجر پڑھی اور اس سے پہلے عرفات سے ہو کر لوٹا ہو خواہ دن میں یا رات میں تو اس کا حج پورا ہوا اور اس کی میل کچیل دور ہوئی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں' بعض علماء نے اس قول کو اختیار کیا کہ وقوف مزدلفہ فرض ہے اور جب تک وہاں قیام نہ کرے حج درست نہ ہوگا۔انہوں نے اپنی دلیل اس آیت **فاذا افضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام**) اور اس مذکورۃ الصدر روایت سے لی۔انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں مشعر حرام کا ذکر فرمایا ہے۔جیسا کہ عرفات کا تذکرہ فرمایا ہے اور آپ نے حدیث میں اس کا تذکرہ فرمایا اور دونوں کا حکم تو ایک جیسا ہے۔حج دونوں کو پانے کے بغیر درست نہ ہوگا۔دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے۔کہ وقوف عرفات تو حج کا اصل رکن ہے۔اس کو پالینے کے بغیر حج درست نہیں رہا وقوف مزدلفہ وہ اس حکم میں نہیں ہے اور اس سلسلہ میں ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہی ارشاد ہے: **فاذا افضتم من عرفات فاذكرو الله عند المشعر الحرام**......اس آیت میں مزدلفہ کے وجوب کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو آیت ذکر کا تذکرہ فرمایا ہے۔وقوف کا تو تذکرہ بھی نہیں اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر وہ مزدلفہ میں وقوف کرے مگر اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے تو اس کا حج پھر بھی پورا ہے۔اس لئے کہ آیت میں مذکورہ ذکر یہ حج کے فرائض سے نہیں ہے۔جب وہ مقام کہ جہاں یہ ذکر کیا جاتا ہے۔وہ کتاب اللہ میں مذکور نہیں تو زیادہ مناسب یہ ہے کہ وہاں کا وقوف فرض نہ ہو۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی اشیاء کا تذکرہ حج کے سلسلہ میں فرمایا مگر ان کے تذکرہ سے ثبوت فرضیت مراد نہیں کہ اس کے پالینے کے بغیر حج ہی درست نہ ہو۔یہ کسی عالم کا قول تو کجا کسی معان کو بھی یہ قول نہیں کہ اس کا حج نہ ہو۔ان میں سے یہ آیت ہے: "**ان الصفا والمروه من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما**" اس میں صفا مروہ کی سعی کا تذکرہ فرمایا اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کسی شخص نے حج کیا اور صفا و مروہ کا طواف نہ کیا تو اس کا حج تام ہو جائیگا اور ترک سعی کی وجہ سے اس پر دم لازم ہوگا۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مشعر حرام کا تذکرہ فرمایا یہ اسکے وجوب کی دلیل نہیں ہے کہ اسکا حج ہی اسکے بغیر درست نہ ہو۔رہی روایت عروہ بن مضرس رحمہ اللہ تو اس میں بھی اوّل قول

والوں کی کوئی دلیل نہیں ہے اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا جس نے ہمارے ساتھ ہماری یہ نماز ادا کی اور وہ اس سے پہلے دن اور رات کی کسی گھڑی میں عرفات میں حاضر ہوا اس کا حج مکمل ہو گیا۔ وہ اپنی میل کچیل اتارے۔ آپ نے نماز کا تذکرہ فرمایا اور اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ اگر وہ مزدلفہ میں رات گزارے اور نماز سے سو رہا اور امام کے ساتھ نماز میں شریک نہ ہوا یہاں تک کہ وہ نماز فوت ہو گئی تو اس کا حج کامل ہے۔ پس جب امام کے ساتھ مزدلفہ والی نماز میں حاضری حج کا رکن نہیں ہے کہ اس کے بغیر حج نہ ہوتا ہو۔ تو وہ مقام جہاں یہ نماز پڑھی جاتی ہے اس کا حدیث میں تذکرہ بھی نہیں وہ زیادہ مناسب ہے کہ اس کا وقوف رکن حج نہ ٹھہرے۔ پس اس روایت سے مزدلفہ کی فرضیت ثابت نہ ہو سکی صرف عرفہ کی فرضیت ثابت ہو رہی ہے اور عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی اس طرح روایت نقل کی ہے۔ جو اس پر دلالت کرتی ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ زکریا نے جو کہ اس حدیث کے تینوں روات میں زیادہ حافظہ والے راوی ہیں یہ بھی ذکر کیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اس وقت جبال طے سے آیا ہوں میں نے اپنی اونٹنی کو تھکا دیا اور اپنے نفس کو بھی عاجز کر دیا کیا میرا حج مقبول ہوگا آپ نے فرمایا جو شخص ہمارے ساتھ اس نماز میں حاضر ہوا اور ہمارے لوٹنے تک اس نے ہمارے ساتھ وقوف کیا اور وہ اس سے پہلے عرفات میں وقوف کر چکا تھا خواہ رات یا دن کی کسی گھڑی میں ہو پس اس کا حج مکمل ہوا اور اس نے اپنی میل کچیل کو دور کیا۔ سفیانؒ کہتے ہیں داؤد بن ابی ہند نے یہ الفاظ زیادہ نقل کئے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا جب کہ فجر چمک اٹھی تھی پھر اسی طرح باقی روایت بیان کی۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۲۸؛ ترمذی فی الحج باب۵۷، نسائی فی المناسك باب۲۱۱، دارمی فی المناسك باب۵٤، مسند احمد ٤/۲٦۱۔

اللغات :انضیت راحلتی۔ میں نے سواری کو کمزور کر دیا۔ **قضی تفثه**۔ میل کچیل دور کرنا۔ **اکللت راحلتی**۔ عاجز و ماندہ کرنا۔ **برق الفجر**۔ فجر کا روشن ہونا۔ **اتعبت**۔ تھکانا۔

حاصل روایات : ان روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وقوف عرفات کی طرح وقوف مزدلفہ بھی لازم ہے ان دونوں کو آپ ﷺ نے تکمیل حج کا حصہ بتلایا۔ دونوں کو ایک ہی انداز میں ذکر فرمایا۔ نیز قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عندالمشعر الحرام** (البقرہ آیت ۱۹۸) اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عرفات کی طرح مشعر حرام کا بھی اسی طرح ذکر فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں رکن ہیں ان دونوں کو پا لینے کے بغیر حج نہ ہوگا جس طرح وقوف عرفات کے فوت ہونے سے حج فوت ہو جاتا ہے اسی طرح وقوف مزدلفہ کے فوت ہونے سے حج فوت ہو جاتا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل و جوابات:

وقوف مزدلفہ واجب یا کم از کم سنت مؤکدہ ہے۔ **خالفهم فی ذلك آخرون** سے یہی مراد ہیں۔ امام مالک کے ہاں یہاں لحہ بھر اترنے کے بغیر گزرا تو دم لازم امام شافعی نصف رات سے پہلے منیٰ چلا گیا تو دم لازم بعد میں گیا تو دم نہ آئے گا امام ابو

حنیفہ کے ہاں رات گزارنا سنت اور طلوع فجر کے بعد طلوع آفتاب سے ذرا پہلے تک وقوف واجب ہے۔ اس کے فوت ہونے پر دم لازم ہے۔

سابقہ مؤقف کا جواب: آیت جس کو استدلال میں پیش کیا گیا اس میں وقوف مزدلفہ کی فرضیت پر کوئی دلیل نہیں ہے اس لئے کہ آیت کریمہ میں صرف تذکرہ فرمایا گیا ہے وقوف کا تو ذکر بھی نہیں اور اس میں ذکر کا حکم فرمایا گیا ہے اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے مزدلفہ میں وقوف کیا اور اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کیا تب بھی اس کا حج تام ہے۔ تو ذکر کا ذکر موجود ہے مگر وہ فرض نہیں تو وقوف جس کا ذکر بھی نہیں وہ کیسے فرض ہو گیا اللہ تعالیٰ نے حج کے اور کئی مناسک کا تذکرہ قرآن مجید میں فرمایا ہے مگر ان کے تذکرہ سے بالاتفاق ان کا وجوب مراد نہیں ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ان الصفا والمروہ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر الایہ (البقرہ آیت ۱۵۸) تو کسی کے ہاں بھی صفا مروہ ایسا رکن نہیں کہ اس کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہو بلکہ اس کے بغیر حج تام ہو جاتا ہے۔ البتہ اس کے ترک سے ایک دم لازم ہے تو جس طرح صفا و مروہ کی سعی قرآن مجید میں مذکور ہونے کے باوجود فرض نہیں ہے۔ وقوف مزدلفہ بھی فرض نہ ہوگا اگرچہ مشعر حرام کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔

روایت عروہ بن مضرس ؓ کا جواب: اس روایت میں بھی وقوف مزدلفہ کی فرضیت پر کوئی دلیل نہیں ہے اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ہمارے ساتھ نماز فجر پڑھی اور اس سے پہلے وہ عرفات سے ہو کر آیا تھا خواہ دن کے کسی حصہ میں یا اس رات کے کسی حصہ میں تو اس کا حج تمام ہوا اور اس نے اپنی میل کچیل کو دور کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں نماز فجر کا ذکر فرمایا ہے حالانکہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے مزدلفہ میں رات گزاری اور وقوف کیا مگر نماز سے سویا رہا اور امام کے ساتھ نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ نماز فوت ہو گئی تو اس کا حج کامل ہو گیا جب وہ نماز جس کا تذکرہ روایت میں موجود ہے جب امام کے ساتھ فوت ہو جانے کی حالت میں تب بھی حج کامل ہو جاتا ہے تو روایت مذکورہ میں مذکور نماز جب حج کا رکن نہیں تو وہ مقام جہاں یہ نماز پڑھی جاتی ہے اس کا رکن حج نہ ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگا۔

اس حدیث سے تو صرف وقوف عرفات کا رکن حج ہونا ثابت ہو رہا ہے اور عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے۔ جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

فریق ثانی کی دلیل نمبر ①:

روایت عبدالرحمٰن دیلی رضی اللہ عنہ۔

۳۸۶۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ قَالَ: (رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِعَرَفَاتٍ، فَأَقْبَلَ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَسَأَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ. فَقَالَ: الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَمَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ أَيَّامَ مِنًى ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ) ثُمَّ أَرْدَفَ خَلْفَهُ رَجُلًا يُنَادِيْ بِذٰلِكَ).

۳۸۶۱: بکیر بن عطاء نے عبدالرحمن بن دیلیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو عرفات میں وقوف کی حالت میں دیکھا کچھ نجد کے لوگ آگے بڑھے اور انہوں نے حج کے سلسلہ میں سوالات کئے آپ نے فرمایا۔ حج یوم عرفہ ہے جس نے دسویں کی نماز صبح سے پہلے پہلے مزدلفہ کو پالیا اس نے حج کو پالیا۔ منیٰ تین دن ایام تشریق ہیں جس نے پہلے دو دنوں میں جلدی کی (یعنی ۱۱' ۱۲ کو رمی کر لی اور پھر مکہ لوٹ گیا) تو اس پر کچھ گناہ نہیں جو تیسرے دن بھی ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں (البقرہ ۲۰۳) پھر آپ ﷺ نے اپنے پیچھے ایک آدمی کو بٹھایا جو لوگوں میں اس کا اعلان کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۶۸' ترمذی فی الحج باب۵۷' ابن ماجه فی المناسك باب۵۷۔

۳۸۶۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ أَهْلِ نَجْدٍ' وَلَا إِرْدَافَهُ الرَّجُلَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَهْلَ نَجْدٍ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَجِّ' فَكَانَ جَوَابُهُ لَهُمْ (الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ) وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ جَوَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْجَوَابُ التَّامُّ' الَّذِيْ لَا نَقْصَ فِيْهِ' وَلَا فَضْلَ' لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ آتَاهُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَخَوَاتِمَهُ فَلَوْ كَانَ عِنْدَمَا سَأَلُوْهُ عَنِ الْحَجِّ أَرَادُوْا بِذٰلِكَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ فِي الْحَجِّ' لَكَانَ يَذْكُرُ عَرَفَةَ' وَالطَّوَافَ' وَمُزْدَلِفَةَ' وَمَا يُفْعَلُ مِنَ الْحَجِّ .فَلَمَّا تَرَكَ ذٰلِكَ فِيْ جَوَابِهِ إِيَّاهُمْ' عَلِمْنَا أَنَّ مَا أَرَادُوْا بِسُؤَالِهِمْ إِيَّاهُ عَنِ الْحَجِّ' هُوَ مَا إِذَا فَاتَ' فَاتَ الْحَجُّ' فَأَجَابَهُمْ بِأَنْ قَالَ (الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ) . فَلَوْ كَانَتْ مُزْدَلِفَةُ كَعَرَفَةَ' لَذَكَرَ لَهُمْ مُزْدَلِفَةَ' مَعَ ذِكْرِهِ عَرَفَةَ' وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ عَرَفَةَ خَاصَّةً' لِأَنَّهَا صُلْبُ الْحَجِّ' الَّذِي إِذَا فَاتَ' فَاتَ الْحَجُّ .ثُمَّ قَالَ كَلَامًا مُسْتَأْنَفًا' لِيَعْلَمَ النَّاسُ أَنَّ مَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا' قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ' فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ' لَيْسَ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ أَدْرَكَ جَمِيْعَ الْحَجِّ' لِأَنَّهُ قَدْ ثَبَتَ فِيْ أَوَّلِ كَلَامِهِ (الْحَجُّ عَرَفَةَ) فَأَوْجَبَ بِذٰلِكَ أَنَّ فَوْتَ عَرَفَةَ' فَوْتُ الْحَجِّ .ثُمَّ قَالَ (وَمَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ' فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ) لَيْسَ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَجِّ شَيْءٌ' لِأَنَّ بَعْدَ ذٰلِكَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ' وَهُوَ وَاجِبٌ لَا بُدَّ مِنْهُ' وَلٰكِنْ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ' بِمَا تَقَدَّمَ لَهُ مِنَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ .فَهٰذَا أَحْسَنُ مَا خُرِّجَ مِنْ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ' وَصُحِّحَتْ عَلَيْهِ وَلَمْ تَتَضَادَّ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ' فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ لِلضَّعَفَةِ أَنْ يَتَعَجَّلُوْا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ .وَكَذٰلِكَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ' وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا' إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَرَخَّصَ لِسَوْدَةَ فِيْ تَرْكِ الْوُقُوْفِ بِهَا .

۳۸۶۲: بکیر بن عطاء نے عبدالرحمن بن یعمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے مگر اس میں اہل نجد کے سوال کا تذکرہ نہیں اور نہ اس بات کا تذکرہ ہے کہ اعلان کے لئے آپ ﷺ نے کسی کو پیچھے بٹھایا۔ اس روایت میں ہم یہ بات پاتے ہیں کہ اہل نجد نے جناب رسول اللہ ﷺ سے حج کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حج عرفہ کا نام ہے اور یہ بات بخوبی جانتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا جواب ایسا کامل جواب ہے جس میں کسی کمی اور اضافے کی گنجائش نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جوامع الکلم کا معجز عنایت فرمایا تھا۔ اور شاندار اختتام بھی۔ اگر ان حضرات کا سوال حج کے وقت یہ ارادہ ہوتا کہ حج میں کیا کیا ضروری امور ہیں تو آپ عرفہ' طواف' مزدلفہ کا ذکر فرماتے اور جو دیگر افعال حج میں ادا کیے جاتے ہیں جب آپ نے ان تمام کا تذکرہ ترک فرمایا تو اس سے ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کے رہ جانے سے حج رہ جاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ان کو جواب دیا: الحج یوم عرفۃ۔ کہ حج یوم عرفہ کی حاضری ہے۔ اگر مزدلفہ عرفہ کی طرح ہوتا تو آپ لازماً اس کی طرح اس کا بھی تذکرہ فرماتے۔ آپ نے خصوصاً عرفہ کا تو ذکر فرمایا مگر مزدلفہ کا نہیں کیونکہ حج کا اصل رکن یہی ہے کہ جس کے رہ جانے سے حج رہ جاتا ہے۔ پھر آپ نے بطور جملہ مستانفہ کلام فرمایا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ جس نے مزدلفہ کو طلوع فجر سے پہلے پہلے پالیا۔ اس نے گویا حج کو پالیا اس ادراک کا یہ معنیٰ نہیں ہے کہ اس نے تمام حج کو پالیا کیونکہ شروع کلام میں یہ ثابت ہو چکی "الحج عرفۃ" تو اس کلام سے آپ نے فوات عرفہ کو فوت حج قرار دیا پس اس سے یہ لازم آیا کہ عرفات کا فوت ہو جانا حج کے رہ جانے کا باعث ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جس نے مزدلفہ کو نماز صبح سے پہلے پالیا تو اس نے حج کو پالیا اسکا یہ مطلب نہیں کہ اب اس کا کوئی فرض حج باقی نہیں رہا۔ کیونکہ ابھی تو طواف زیارت باقی ہے جو کہ واجب ہے اور اس کا کرنا ضروری ہے۔ لیکن اس نے حج کو پالیا یعنی جو پہلے وقوف عرفات کر لیا اس نے اس سے حج کو تو پالیا۔ ان آثار کے معانی کو اس انداز سے اختیار کرنا نہایت شاندار ہے۔ اس سے تضاد باقی نہیں رہتا۔ باقی نظر و فکر کے انداز سے اس کی صورت یہ ہے۔ کہ یہ بات پاتے ہیں کہ اس پر تمام متفق ہیں کہ کمزور لوگوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو روانہ کر دیا جائے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے غلمان بنی عبدالمطلب کے متعلق یہی حکم فرمایا ہم ان شاء اللہ اس روایت کو اپنے موقعہ لائیں گے اور حضرت سودہ ؓ کو ترک وقوف کی رخصت مرحمت فرمائی جیسا اس روایت ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل نجد نے جناب رسول اللہ ﷺ سے حج کے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا "الحج یوم عرفۃ" ہم اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ آپ کا جواب کامل جواب ہے جس میں نہ کمی ہے اور نہ اضافہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جوامع الکلم سے نوازا تھا اگر حج کے متعلق سوال کرتے ہوئے وہ ان تمام چیزوں کا سوال کرتے جو حج کی ضروریات ہیں تو آپ ان کے سامنے عرفات' طواف' مزدلفہ اور دیگر مناسک حج کا ذکر فرماتے۔

مگر آپ ﷺ نے ان کے جواب میں تمام باتوں کو چھوڑ کر صرف عرفات کا ذکر فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سوال حج کی

ایسی چیز سے متعلق تھا جس کے فوت ہونے سے حج فوت ہو جاتا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جواب مرحمت فرمایا "الحج یوم عرفة" اگر مزدلفہ بھی عرفات کی طرح ہوتا تو آپ مزدلفہ کا ذکر بھی ساتھ فرماتے مگر آپ نے عرفہ کا خاص طور پر ذکر فرمایا کیونکہ وہ حج کا اصل رکن ہے جس کے فوت ہونے سے حج فوت ہو جاتا ہے پھر آپ نے الگ سے فرمایا نماز صبح سے پہلے مزدلفہ کو پالیا تو اس نے حج کو پالیا اس کا یہ معنی نہیں کہ اب حج کا کوئی عمل اس کے ذمہ باقی نہیں رہا کیونکہ اس کے بعد طواف زیارت باقی ہے جو کہ واجبات حج سے ہے لیکن اس نے حج کو پالیا اس وجہ سے کہ اس کا مرکزی رکن وقوف عرفات ادا کر چکا۔

بلکہ روایت میں ایک جملہ خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ مزدلفہ کے وقوف کے لئے عرفات کا وقوف تلازم کے طور پر ذکر کیا۔ کہ اگر وہ وقوف عرفات نہ پائے اور مزدلفہ کا وقوف پالے تب بھی حج نہیں ملے گا ارشاد یہ ہے: **وقف معنا حتی نفیض وقد کان وقف قبل ذلك لعرفة من لیل او نهار فقدتم حجه** "قد کان وقف جملہ حالیہ ہے گویا وقوف مزدلفہ کے ساتھ یہ حال نہ ہوگا تو پھر حج تمام نہ ہوگا فتدبر۔ مذکورہ بالا توجیہ سے آثار کا تعارض وتضاد جاتا رہے گا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس بات پر سب متفق ہیں کہ ضعیف وکمزور لوگ بوڑھے عورتیں بچے رات ہی جلدی کر کے منیٰ پہنچ جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو منیٰ کی طرف رات ہی روانہ فرما دیا تھا۔ عنقریب وہ روایات آئیں گی۔ اسی طرح سودہؓ کو بھاری جسم ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ ترک کر کے منیٰ آنے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ روایت یہ ہے۔

۳۸۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ سَوْدَةُ الْمَرْأَةُ ثَبِطَةً ثَقِيلَةً فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ أَنْ تَقِفَ فَأَذِنَ لَهَا وَلَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْته فَأَذِنَ لِي) . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَسَقَطَ عَنْهُمَ الْوُقُوفُ بِمُزْدَلِفَةَ لِلْعُذْرِ وَرَأَيْنَا عَرَفَةَ لَا بُدَّ مِنَ الْوُقُوفِ بِهَا وَلَا يَسْقُطُ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ .فَمَا سَقَطَ بِالْعُذْرِ فَهُوَ الَّذِي لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَمَا لَا بُدَّ مِنْهُ فَلَا يَسْقُطُ بِعُذْرٍ وَلَا بِغَيْرِهِ فَهُوَ الَّذِي مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ .أَلَا تَرٰى أَنَّ طَوَافَ الزِّيَارَةِ هُوَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَأَنَّهُ لَا يَسْقُطُ عَنِ الْحَائِضِ بِالْعُذْرِ وَأَنَّ طَوَافَ الصَّدْرِ لَيْسَ مِنْ صُلْبِ الْحَجِّ وَهُوَ يَسْقُطُ عَنِ الْحَائِضِ بِالْعُذْرِ وَهُوَ الْحَيْضُ .فَلَمَّا كَانَ الْوُقُوفُ بِمُزْدَلِفَةَ مِمَّا يَسْقُطُ بِالْعُذْرِ كَانَ مِنْ شَكْلِ مَا لَيْسَ بِفَرْضٍ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا وَصَفْنَا .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۸۶۳: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے سودہؓ نے بھاری بھرکم جسامت کی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ سے منیٰ لوٹنے کی اجازت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مرحمت فرمادی اور میری بھی تمنا

تھی کہ کاش میں بھی اجازت طلب کر لیتی تو مجھے بھی اجازت مل جاتی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں آپ ﷺ نے ان کے لئے عذر کی وجہ سے وقوف مزدلفہ کو ساقط کر دیا اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ وقوف عرفہ کسی سے بھی عذر کی وجہ سے بھی ساقط نہیں۔ پس جس کو ساقط کیا گیا معلوم ہوا وہ رکن حج نہیں اور جس کو ساقط نہیں کیا وہ رکن حج ہوا اسی وجہ سے کسی بھی عذر سے وہ ساقط نہ ہوا اور نہ بلا عذر ساقط ہوا ذرا توجہ تو کرو۔ کہ طواف زیادہ بھی ارکان حج سے ہے' اسی لئے وہ حائض سے بھی باوجود عذر کے ساقط نہیں اور طواف ساقط ہو جاتا ہے۔پس جب یہ بات دیکھی کہ وقوف مزدلفہ تو عذر سے ساقط ہو جاتا ہے اور یہ اس کی صورت ہے جو فرض نہیں پس اس سے یہ ثابت ہو گیا جو ہم نے بیان کیا اور وہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۹۸' مسلم فی الحج ۲۹۴/۲۹۳' نسائی فی الحج باب۲۰۹/۲۱۴' ابن ماجه فی المناسك باب۶۲' دارمی فی المناسك باب۵۳' مسند احمد ۶' ۹۴/۳۰' ۱۳۳/۹۴' ۲۱۴/۱۶۴۔

قول طحاویؒ:

عذر کی وجہ سے ان سے وقوف مزدلفہ کو ساقط فرما دیا اور عرفات کے بارے میں ہم دیکھتے ہیں کہ اس کا وقوف کسی سے بھی ساقط نہیں فرمایا نہ بچے سے نہ عورت سے نہ لنگڑے نہ اپاہج سے معلوم ہوا عرفات عذر کی وجہ سے ساقط بھی نہیں ہو سکتا اور جو عذر کی وجہ سے ساقط ہو جائے وہ حج کا بنیادی رکن نہیں کہ جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو وہ عذر و بلا عذر کسی صورت سے ساقط نہیں ہوتا پس وہی حج کا بنیادی رکن ہے غور کرو کہ طواف زیارت وہ حج کا رکن ہے وہ حائضہ عورت سے بھی ساقط نہیں ہوتا بہر صورت کرنا پڑتا ہے۔اور طواف صدر وہ ارکان حج سے نہیں وہ عذر حیض کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

پس جب وقوف مزدلفہ عذر کمزوری کی وجہ سے ساقط ہوا تو یہ ان کے ساتھ ہوا جو کہ فرض نہیں۔ گویا تقاضائے نظر سے بھی مزدلفہ کا وقوف فرض ثابت نہیں ہوتا یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ :اس باب میں وقوف مزدلفہ کی عدم فرضیت پر دو دلیلیں پیش کی گئی ہیں اور فریق اوّل کے جوابات دے کر اس بات کو بے غبار ثابت کیا ہے۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ كَيْفَ هُوَ ؟

مزدلفہ میں جمع بین الصلاتین کا حکم

خلاصۃ المرام :باب کے عنوان سے تو صرف مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کا مسئلہ بیان کرنا مقصود ہے مگر ضمناً اس عنوان کے تحت جمع بین الصلاتین فی العرفات بھی ذکر کر دیا جائے گا اسی طرح منیٰ میں قصر صلاۃ کا مسئلہ بھی مذکور ہو گا عرفات کے میدان میں مسافر امام تو بالاتفاق دو رکعت پڑھائے گا اور اس کی اقتداء میں مسافر تو قصر کریں گے مقیمین کے متعلق امام مالک قصر کے قائل ہیں البتہ ائمہ ثلاثہ قصر کی بجائے اتمام کو لازم کہتے ہیں موجودہ زمانہ میں امام حج مسافر ہے اس لئے مسافروں کو جماعت

کے ساتھ قصر لازم ہے۔عرفات میں عصر کو ظہر کے وقت میں جمع تقدیم کے ساتھ امام ابوحنیفہ احمدٗ مالک کے ہاں ایک اذان اور دو اقامتوں سے ادا کریں گے۔امام مالک کے مشہور قول میں دو اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کی جائیں گی۔اب رہا مزدلفہ میں جمع تاخیر ہوگی مغرب کو عشاء کے وقت ادا کریں گے۔① امام مالک دو اذان اور دو اقامت سے نماز کو واجب کہتے ہیں۔

نمبر ②: احناف کے ہاں ایک اذان اور ایک اقامت سے دونوں نمازیں ادا کی جائیں گی۔

نمبر ③: امام احمدٗ شافعی کے ہاں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ دونوں نمازیں ادا کی جائیں۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل: مغرب وعشاء کو جمع تاخیر کے ساتھ دو اذان اور دو اقامت سے ادا کریں ذهب قوم الى هذين سے یہی مراد ہیں۔دلائل یہ ہیں۔

۳۸۶۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : أَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ (خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا أَتَىٰ جَمْعًا صَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا) .

۳۸۶۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کی طرف نکلا جب ہم مزدلفہ میں آئے آپ نے دو نمازیں پڑھائیں ہر ایک ایک اذان اور اقامت سے ادا فرمائی اور ان کے درمیان کوئی نماز (نفلی) نہیں پڑھی۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۹۸۔

۳۸۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَاتَيْنِ مَرَّتَيْنِ بِجَمْعٍ كُلُّ صَلَاةٍ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ فَزَعَمُوْا أَنَّ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ' يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ بِأَذَانَيْنِ وَإِقَامَتَيْنِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : أَمَّا الْأُوْلٰى مِنْهُمَا فَتُصَلّٰى بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَأَمَّا الثَّانِيَةُ فَتُصَلّٰى بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ .وَقَالُوْا : أَمَّا مَا كَانَ مِنْ فِعْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمِنْ تَأْذِيْنِهِ لِلثَّانِيَةِ فَإِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ لِأَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوْا تَفَرَّقُوْا لِعَشَائِهِمْ فَأَذَّنَ لِيَجْمَعَهُمْ .وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ نَحْنُ إِذَا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنِ الْإِمَامِ لِعَشَاءٍ أَوْ لِغَيْرِهِ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ لِيَجْتَمِعُوْا لِأَذَانِهِ. فَهٰذَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ فِيْ هٰذَا عَنْ عُمَرَ وَالَّذِيْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَهُوَ مِثْلُ هٰذَا أَيْضًا .

۳۸۶۵: اسود نے روایت کی ہے کہ میں نے جناب عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ میں دو مرتبہ دو نمازیں پڑھیں۔ہر نماز اذان و اقامت کے ساتھ پڑھی مگر شام کا کھانا ان دونوں کے درمیان تناول کیا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

بعض علماء نے ان روایات کو سامنے رکھ کر یہ خیال کیا کہ مغرب وعشاء مزدلفہ میں دو اذان اور دو اقامت سے جمع کی جائیں گی۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ان میں سے پہلی نماز تو ایک اذان اور اقامت پڑھی جائے گی۔ باقی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عشاء کے لئے اذان دلانا اس لئے تھا کہ لوگ کھانا کھانے کے لئے منتشر ہو گئے تو ان کو جمع کرنے کے لئے اذان دلوائی اور ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں جب لوگ امام سے منتشر ہو جائیں تو ان کے جمع کرنے کے لئے اذان دی جا سکتی ہے۔ خواہ کھانے یا کسی دوسری ضرورت کے لئے منتشر ہوں۔ پس آپ نے موذن کو حکم دیا تا کہ اذان کی وجہ سے وہ جمع ہو جائیں اور اسی طرح کی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل مروی ہے روایت ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مزدلفہ میں مغرب وعشاء الگ الگ اذان واقامت سے ادا کی جائیں گی۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلیل و جواب: ایک اذان اور ایک اقامت سے دونوں نمازوں کو ادا کیا جائے گا ان دونوں نمازوں میں سنن سے بھی فاصلہ نہ کیا جائے گا۔

فریق اوّل کا جواب: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کی تاویل یہ ہے کہ آپ نے کھانے کا فاصلہ فرمایا اور لوگ اس کے لئے منتشر ہو گئے تھے تو ان کو جمع کرنے کے لئے اذان دوبارہ دلوائی اور اب بھی اگر لوگ حاجات کے لئے منتشر ہو جائیں تو ان کو جمع کرنے کے لئے اذان دی جا سکتی ہے۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کی تاویل یہی ہے کہ انہوں نے عشاء کا کھانا مغرب کے بعد تناول فرمایا تو لوگوں کے منتشر ہونے کی وجہ سے اذان دلوائی گئی۔ اس لئے ان دونوں افعال سے ہر ایک نماز کے لئے اذان واقامت کے ضروری ہونے پر استدلال درست نہیں ہے۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

۳۸۶۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَادَ يَجْعَلُ الْعَشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ هٰذَا، إِلٰى مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا .ثُمَّ نَظَرْنَا مَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ إِذَا صَلَّيْنَا مَعًا، كَيْفَ نَفْعَلُ فِيْهِمَا۔

۳۸۶۶: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز مزدلفہ میں ادا کرتے مگر دونوں نمازوں کے درمیان کھانا تناول فرماتے تو اس روایت کا مفہوم بھی فعل عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہو گیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت کا معنیٰ لوٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح ہو گیا۔ پھر ہم نے ان دونوں کو اکٹھا پڑھنے کے سلسلہ میں مروی روایات میں غور کیا کہ ان کو اکٹھا پڑھنے کا کیا طریقہ ہوگا۔ روایات ذیل میں ہیں۔

بلا فصل پڑھنے کی روایات:

۳۸۶۷ : فَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهٗ

صَلّٰى مَعَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ .ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ .

۳۸۶۷: حکم کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر کے ساتھ مزدلفہ میں نماز مغرب تین رکعت اور عشاء دو رکعت ادا کی انہوں نے (ایک اذان) ایک اقامت سے دونوں نمازیں ادا کیں پھر کہنے لگے ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی طرح کرتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر اسی طرح کیا۔ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بتلا رہے ہیں کہ آپ نے ان دونوں نمازوں کو ادا کیا اور ان کے مابین اذان نہیں کہی اور نہ اقامت کہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان الفاظ کے علاوہ الفاظ سے بھی روایت آئی ہے۔

۳۸۶۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ .ثُمَّ حَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ .

۳۸۶۸: حکم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن حبیبؒ کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب تین رکعت اور عشاء دو رکعت ادا فرمائی۔ اور اقامت ایک ہی کہی پھر انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طرح کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طرح کیا۔

۳۸۶۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَا : صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ بِإِقَامَةٍ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْعِشَاءِ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَنَعَ بِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ بِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۳۸۶۹: سلمہ بن کھیل اور حکم بن عتیبہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر نے ہمیں نماز مغرب تین رکعت ایک اقامت کے ساتھ پڑھائی جب سلام پھیرا تو اٹھ کر عشاء دو رکعت پڑھائی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ انہوں نے اس مقام پر اسی طرح کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ ہمیں اسی طرح نماز پڑھائی۔

تخریج : ترمذی فی حج باب ۵۶۔

۳۸۷۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : شَهِدْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَقَامَ بِجَمْعٍ الصَّلَاةَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ (أَذَّنَ) فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِالْإِقَامَةِ الْأُوْلَى، وَحَدَّثَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صَنَعَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ هٰذَا، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۳۸۷۰: حکم بیان کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ میں موجود تھا انہوں نے جماعت کرائی اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا اذان دو پھر مغرب تین رکعت پھر اٹھے اور عشاء دو رکعت پڑھائی نئی اقامت نہیں کہی سابقہ اقامت پر اکتفار کیا۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس جگہ اسی طرح کیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طرح کیا۔

۳۸۷۱ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ) .

۳۸۷۱: سعید بن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب و عشاء کی نماز مزدلفہ میں ایک اقامت سے پڑھائی۔

تخریج : بخاری فی تقصیر الصلاة باب ٦، مسلم فی الحج ٢٨٨ ۔

۳۸۷۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۳۸۷۲: عبداللہ بن مالک نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۸۷۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ .ح .

۳۸۷۳: ابن مرزوق نے ابو عامر انہوں نے سفیان سے روایت نقل کی ہے۔

۳۸۷۴ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ، (عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا، وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ .فَقِيْلَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا هٰذَا .فَقَالَ : صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ) .

۳۸۷۴: عبداللہ بن مالک نے کہا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز مغرب تین رکعت اور عشاء دو رکعت ایک

اقامت سے ادا کیں۔ان سے سوال ہوا کہ اے ابوعبدالرحمٰن! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے یہ دونوں نمازیں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس جگہ ایک اقامت سے ادا کیں۔

۳۸۷۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ، (عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : صَلَّى بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ بِإِقَامَةٍ لَيْسَ مَعَهَا أَذَانٌ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : الصَّلَاةُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ .فَقَالَ لَهُ مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟ قَالَ صَلَّيْتُ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ، لَيْسَ مَعَهُمَا أَذَانٌ) .

۳۸۷۵: مالک بن حارث کہتے ہیں کہ ہمیں ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں نماز مغرب تین رکعت صرف اقامت سے پڑھائی اذان نہ دی پھر سلام پھیر کر فرمایا نماز حاضر ہے پھر کھڑے ہو کر عشاء دو رکعت پڑھائی پھر سلام پھیرا ان کو مالک بن حارث نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن یہ کیسی نماز ہے؟ انہوں نے کہا میں نے یہ دونوں نمازیں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس جگہ ادا کیں ان کے ساتھ اذان نہ تھی۔

۳۸۷٦: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ ثِقَةٌ، مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعَلِيٌّ الْأَزْدِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ .فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا، وَلَمْ يُؤَذِّنْ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ يُقِمْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا شَيْءٌ بِلَفْظٍ، غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

۳۸۷٦: مجاہد کہتے ہیں کہ مجھے چار آدمیوں نے بیان کیا ان میں سعید بن جبیر اور علی ازدی رحمہم اللہ ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مزدلفہ میں نماز مغرب و عشاء ایک اقامت سے ادا کیں۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۸۸۔

حاصل روایات: یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق خبر دے رہے ہیں کہ انہوں نے یہ نمازیں اسی طرح ادا کیں ان کے درمیان اذان نہیں دی اور نہ اقامت کہی۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات جو دیگر الفاظ سے مروی ہیں۔

۳۸۷۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا، لَمْ يُنَادِ فِيْ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِالْإِقَامَةِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلٰى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا) .

۳۸۷۷: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مغرب وعشاء کی نماز مزدلفہ میں اکٹھی پڑھائی ان دونوں میں سے کسی کے لئے اذان نہیں دی فقط اقامت کہی اور ان کے مابین تسبیح (نوافل) سے بھی فاصلہ نہیں کیا اور نہ ان کے بعد نوافل ادا کئے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۸۷' ابن ماجه فی المناسك باب ۶۰۔

۳۸۷۸ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ' عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ (لَمْ يُنَادِ بَيْنَهُمَا' وَلَا عَلٰى إِثْرِ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِإِقَامَةٍ) . وَهٰكَذَا حِفْظِيْ عَنْ يُوْنُسَ' عَنِ ابْنِ وَهْبٍ' غَيْرَ أَنِّيْ وَجَدْتُهٗ فِيْ كِتَابِيْ نَصَصْتُهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .

۳۸۷۸: عبداللہ بن نافع نے ابن ابی ذئب سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ اتنا فرق ہے۔ یہ کہا کہ ان کے درمیان اذان نہیں دی اور نہ ان میں سے کسی ایک کے بعد سوائے اقامت کے اور کچھ نہیں کہا۔

قول طحاویؒ:

یونس عن ابن وہب کی روایت میری یادداشت میں اسی طرح ہے البتہ مخطوطہ میں پہلی روایت کی طرح ہے۔

۳۸۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ سَالِمٍ' عَنْ أَبِيْهِ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِجَمْعٍ' لَمْ يُنَادِ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِإِقَامَةٍ' وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا) . فَقَوْلُهٗ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ (وَلَمْ يُنَادِ فِيْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا إِلَّا بِإِقَامَةٍ) فَذٰلِكَ مُحْتَمِلٌ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْإِقَامَةَ الَّتِيْ أَقَامَهَا لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا .وَيَحْتَمِلُ الْإِقَامَةَ الَّتِيْ أَقَامَهَا لَهُمَا' غَيْرَ أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلَى الْإِقَامَةِ الَّتِيْ أَقَامَهَا' لِيَتَّفِقَ مَعْنٰى ذٰلِكَ' وَمَعْنٰى مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَ ذٰلِكَ' عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ' وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ' مَا يُوَافِقُ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۳۸۷۹: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں دونمازوں کو جمع کیا ان میں سے ہر ایک میں اذان نہیں دی فقط اقامت کہی۔ اور ان کے درمیان کوئی نفل نماز ادا نہیں کی۔ اس روایت میں ان کا یہ قول (ولم یناد فی کل واحدة منهما الا باقامة) کہ اقامت کے علاوہ ان میں سے کسی میں بھی اذان نہیں دی گئی'' اس میں دو احتمال ہیں نمبر ۱ اس سے مراد وہ اقامت ہے جو ہر ایک

کے لئے کہی گئی نمبر۲ اس سے وہ اقامت مراد ہو جو دونوں کے لئے کہی گئی۔ البتہ ہمارے ہاں اس کا بہتر مطلب یہ ہے کہ اس سے وہ اقامت مراد لیجائے جس سے دونوں نمازوں کو قائم کیا گیا تا کہ اس روایت اور اس قبل منقولہ روایات کا معنی متضاد نہ ہو۔ ابن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو ایوب انصاری اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اس کے موافق روایت نقل کی ہے۔

الم ینادی فی کل واحدة منهما الا باقامة اس جملے میں دو احتمال ہیں نمبر ایک ہر ایک کے لئے اقامت کہی۔ نمبر دو دونوں کے لئے ایک اقامت کہی۔ ہم دوسرا معنی لیتے ہیں تا کہ سعید بن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جو روایت نقل کی ہے اس کے ساتھ اس کی موافقت ہو جائے۔

اور ابو ایوب انصاریؓ براء بن عازبؓ سے اس کے موافق روایات وارد ہیں۔ روایت ابو ایوب انصاریؓ۔

۳۸۸۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرُّوْمِيُّ قَالَ : أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ : أَنَا غَيْلَانُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ (صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ) .

۳۸۸۰ : عبداللہ بن یزید انصاری نے ابو ایوب انصاریؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب وعشاء کی نمازیں مزدلفہ میں ایک اقامت سے پڑھیں۔

روایت براء رضی اللہ عنہ۔

۳۸۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ : أَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ يُصَلِّي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَالثَّانِيَةَ بِإِقَامَةٍ بِلَا أَذَانٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۳۸۸۱ : عبداللہ بن یزید نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا بلکہ پہلی اذان واقامت اور دوسری نماز فقط اقامت سے ادا کی جائے گی اور انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب وعشاء کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے پڑھی جائیں گی۔

فریق ثالث کا مؤقف: ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھی جائیں گی۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۸۸۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ، بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَى مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ. وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْأَوَّلَ مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِعَرَفَةَ يُؤَذَّنُ لَهَا وَيُقَامُ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُجْمَعَانِ بِجَمْعٍ.

۳۸۸۲: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مزدلفہ میں تشریف لائے تو وہاں مغرب وعشاء ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کیں۔اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب وعشاء ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ کے ساتھ ادا کیں اور یہ روایت مالک بن حارث نے جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اس کے خلاف ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔دونوں نمازیں جن کو عرفہ میں جمع کیا جاتا ہے۔اس کے لئے ایک اذان اور اقامت کہی جاتی ہے۔پس نظر وفکر کا تقاضا یہی ہے کہ دونوں نمازیں جن کو مزدلفہ میں جمع کیا جاتا ہے۔ان کا حکم پہلی نمازوں جیسا ہو۔

حاصل روایات: یہ روایت مالک بن حارث نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو روایت کی ہے اس کے خلاف ہے اس میں ایک اذان اور دو اقامت کا تذکرہ ہے اور اس بات پر اتفاق ہے کہ عرفات میں جو نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں ان کے لئے ایک اذان اور اقامت کہی جاتی ہے پس اسے سامنے رکھتے ہوئے مزدلفہ میں جمع کی جانے والی نمازوں کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے۔

۳۸۸۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ: (دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةَ فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ. فَرَكِبَ حَتّٰى جَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ فَنَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ، فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا). فَقَدِ اخْتُلِفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ هَلْ صَلَّاهُمَا مَعًا؟ أَوْ عَمِلَ بَيْنَهُمَا عَمَلًا؟ فَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَأُسَامَةَ. وَاخْتُلِفَ عَنْهُ كَيْفَ صَلَّاهُمَا؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بِأَذَانٍ وَإِقَامَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَيْسَ مَعَهُمَا أَذَانٌ فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ يُجْمَعُ بَيْنَهُمَا بِمُزْدَلِفَةَ وَهُمَا الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ، كَمَا يُجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ وَهُمَا الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ فَكَانَ هٰذَا الْجَمْعُ فِيْ هٰذَيْنِ الْمَوْطِنَيْنِ جَمِيْعًا لَا يَكُوْنُ إِلَّا لِمُحْرِمٍ فِيْ حُرْمَةِ الْحَجِّ فَلَا يَكُوْنُ لِحَلَالٍ وَلَا لِمُعْتَمِرٍ غَيْرِ حَاجٍّ وَكَانَتِ الصَّلَاتَانِ بِعَرَفَةَ تُصَلّٰى أَحَدُهُمَا فِيْ إِثْرِ صَاحِبَتِهَا وَلَا يُعْمَلُ بَيْنَهُمَا عَمَلٌ وَكَانَتَا يُؤَذَّنُ

لَهُمَا أَذَانًا وَاحِدًا، وَيُقَامُ لَهُمَا إِقَامَتَيْنِ كَمَا يُفْعَلُ بِعَرَفَةَ سَوَاءً . هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَيَذْهَبُوْنَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِمُزْدَلِفَةَ إِلٰى أَنْ يَجْعَلُوْا ذٰلِكَ بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ، وَيَحْتَجُّوْنَ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ . وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَذْهَبُ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ يُصَلِّيَهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَا أَذَانَ مَعَهُمَا، عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ مِنْ هٰذَا، أَحَبُّ إِلَيْنَا، لِمَا شَهِدَ لَهُ النَّظَرُ، ثُمَّ وَجَدْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَدْ عَادَ إِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۳۸۸۳: کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت نقل کی ہے کہ کریب نے اسامہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے روانہ ہوئے جب گھاٹی میں پہنچے تو سواری سے اتر کر پیشاب سے فراغت حاصل کی پھر پورا وضو نہیں کیا صرف ہاتھ دھوئے میں نے کہا نماز قریب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز تمہارے آگے یعنی مزدلفہ میں پڑھی جائے گی پھر آپ سوار ہوئے یہاں تک کہ مزدلفہ میں تشریف لائے اور اتر کر پورا وضو فرمایا پھر نماز پڑھائی مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد ہر آدمی نے اپنے اونٹ کو اپنے ٹھکانے پر بٹھایا پھر عشاء کی جماعت کھڑی کی گئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔ ان کے درمیان کوئی چیز (نماز نفل) نہیں پڑھی گئی۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی نماز کے سلسلہ میں مختلف روایات وارد ہیں کہ آیا آپ نے ان کو اکٹھا ادا فرمایا یا ان کے مابین بھی کوئی عمل کیا اس سلسلہ میں روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما مذکورہ اور روایت اسامہ رضی اللہ عنہ آتی ہیں ان سے بھی مختلف روایت ہے کہ آپ نے ان دونوں نمازوں کو کس طرح پڑھا۔ نمبر ا بعض نے کہا ایک اذان و اقامت کے ساتھ نمبر ۲ ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ نمبر ۳ بعض نے کہا ایک اقامت سے بغیر اذان ادا فرمائیں۔ جب ان روایات میں اس قدر اختلاف ہے۔ تو دونوں نمازیں مغرب و عشاء کو مزدلفہ میں اکٹھا پڑھا جائے۔ جیسا کہ عرفہ میں ظہر و عصر کو جمع کرتے ہیں۔ یہ دونوں جمع ان دونوں مقامات میں حرمت حج کے لئے صرف محرم کے لئے ہے۔ یہ کسی عمرہ کرنے والے یا حلال کے لئے جائز نہیں اور دونوں کے لیے ایک اذان دی جائے گی اور دو اقامتیں کہی جائیں گی۔ جیسا کہ عرفہ میں کیا جاتا ہے۔ اس باب میں باب نظر و فکر کا یہی تقاضا ہے اور یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عرفات میں دونوں نمازوں کو مذکورہ صورت میں جمع کرتے ہیں اور مزدلفہ میں دونوں نمازوں کی جمع اس طرح مانتے ہیں کہ اذان اور اقامت ایک کہی جائے گی۔ اور ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان دونوں نمازوں کو بلا اذان مگر ایک اقامت سے پڑھا جائے گا۔ جیسا کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور وہ روایت جو ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ یہ قول ہمیں پسند ہے اس لئے کہ نظر و فکر اس کے لئے شاہد ہے

پھر ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پائی اور اس کا مفہوم بھی روایت جابر رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ آیا۔

تخریج : مسلم في الحج ٢٧٦۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ :

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مزدلفہ کی نمازوں کے متعلق مختلف روایات وارد ہوئی ہیں کہ آیا ان دونوں کو اکٹھا ادا کیا گیا یا ان کے درمیان کوئی اور عمل کیا۔ ہم نے اس سلسلہ میں یہ اسامہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات ذکر کی ہیں۔ جن سے دونوں کے درمیان کوئی نہ کوئی ثابت ہو رہا ہے۔ اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ ان کے پڑھنے کی کیفیت کیا ہے۔ بعض نے اذان و اقامت نقل کی۔ بعض نے ایک اذان اور دو اقامتیں نقل کیں بعض نے فقط اقامت نقل کی جس کے ساتھ اذان بھی نہ تھی۔ جب اس قدر اختلاف پایا گیا تو ہم نے غور کیا کہ دو نمازیں عرفات اور مزدلفہ میں جمع کی جاتی ہیں۔ عرفات میں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ دونوں نمازیں ادا ہوتی ہیں۔ تو مزدلفہ میں جمع تاخیر ہے تو مغرب وعشاء کو اسی طرح ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرنا مسنون ہوگا تا کہ دو جمعوں کی کیفیت ایک رہے۔ کیونکہ یہ دونوں جمعیں محرم بالحج کے لئے خاص ہیں۔ عمرہ کرنے والا یا حلال ان کو جمع نہیں کر سکتا۔ ان کو ادا کرتے ہوئے جس طرح عرفات میں درمیان میں کوئی عمل نہیں کیا جاتا اسی طرح مزدلفہ میں بھی ادائیگی کے وقت کوئی عمل درمیان میں انجام نہ دیا جائے۔

نظر کا تقاضا یہی ہے۔ یہ نظر امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ ان کے ہاں عرفات میں تو ایک اذان اور دو اقامت ہیں مگر مزدلفہ میں وہ اس کے قائل نہیں بلکہ ایک اذان اور ایک اقامت کے قائل ہیں ان کے ہاں اس کے ثبوت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے جس کو سفیان ثوریؒ نے نقل کیا ہے کہ مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو صرف ایک اذان اور ایک اقامت سے ادا کیا جائے گا۔

حالانکہ سفیان ثوریؒ تو صرف ایک اقامت کے قائل ہیں اذان کو بھی ضروری قرار نہیں دیتے اس کے ثبوت میں بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت پیش کرتے ہیں جو فصل ثانی میں گزری ہے۔ اور ہم فصل ثالث میں بیان کردہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کرتے ہیں اور یہ روایت موافق قیاس ہونے کی وجہ سے قابل ترجیح ہوگی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے۔ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

٣٨٨٤ : وَذٰلِكَ أَنَّ هَارُوْنَ بْنَ كَامِلٍ وَفَهْدًا' حَدَّثَانَا قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ' قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ' قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ' وَهِيَ الْمُزْدَلِفَةُ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا' ثُمَّ سَلَّمَ' ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ' ثُمَّ سَلَّمَ' لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ) فَهٰذَا يُخْبِرُ أَنَّهُ صَلَّاهُمَا بِإِقَامَتَيْنِ .وَقَدْ وَجَدْنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَفْسِهِ مِمَّا لَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَذَّنَ لَهُمَا .

۳۸۸۴: سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں جمع فرمایا مغرب تین رکعت ادا فرمائی پھر سلام پھیرا پھر عشاء کی اقامت کہی اور اس کو دو رکعت ادا کیا پھر سلام پھیرا ان کے درمیان کوئی نماز نہ تھی۔ یہ روایت خبر دے رہی ہے کہ آپ نے دو اقامتوں سے دونوں نمازوں کو ادا کیا اور ہمیں یہ روایت بھی ملی ہے جس کو انہوں نے مرفوع قرار نہیں دیا کہ ان دونوں نمازوں کے لئے ابن عمر ؓ نے اذان کہی۔

حاصل روایات: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس نماز کو دو قافلوں سے ادا کیا۔ ابن عمر ؓ نے اس میں یہ بھی بیان نہیں کیا کہ آپ نے ان دونوں کے لئے اذان دی گئی ہو۔

۳۸۸۵ :حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : اَنَا بِشْرٌ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، بِأَذَانٍ وَاِقَامَةٍ، وَلَمْ يَجْعَلْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .فَكَانَ مُحَالًا اَنْ يَكُوْنَ اَدْخَلَ فِيْ ذٰلِكَ اَذَانًا اِلَّا وَقَدْ عَلِمَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا أَحَبُّ اِلَيْنَا، لِمَا شَهِدَ لَهٗ مِنَ النَّظَرِ .

۳۸۸۵: سعید بن جبیر نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مغرب وعشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا اور ایک اذان اور اقامت کہی ان کے درمیان اور کوئی چیز نہیں کی۔ اور یہ بات ناممکن ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھے بغیر اذان کہی ہو اور جو کچھ ہم نے حضرت جابر ؓ سے روایت کیا ہے وہ ہمارے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے اس لئے کہ قیاس اس کا مؤید ہے۔

حاصل روایات: یہ بات ناممکن ہے کہ انہوں نے اپنی طرف سے اس میں اذان داخل کر دی ہو سوائے اس کے کہ انہوں نے اسے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کو جانا ہو۔ حاصل یہ ہوا کہ ابن عمر ؓ کی روایات میں باہمی تعارض پایا جاتا ہے۔ مگر جابر ؓ کی روایت میں موجود نہیں اسی لئے ہم نے اس کو راجح قرار دیا ہے۔ اور نظر کا تقاضا بھی یہی ہے۔

نوٹ: اس باب میں طحاوی کا رجحان فریق ثالث کی طرف ہے اسی وجہ سے اس کی ترجیح کے لئے آخری دم تک زور لگایا اور آخر میں ابن عمر ؓ کی روایت میں تعارض والی بات کی وجہ سے اس کو مرجوع قرار دیا حالانکہ کثرت طرق سے فریق ثانی کا موقف مضبوط ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ وَقْتِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لِلضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ يُرَخَّصُ لَهُمْ فِيْ تَرْكِ الْوُقُوْفِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

کمزور لوگ جمرہ عقبہ کی کس وقت رمی کریں؟

خلاصۃ المرام: جمرہ عقبہ کی رمی میں ضعیف مردوں عورتوں بچوں کو کس حد تک گنجائش ہے۔ منیٰ کی طرف مزدلفہ سے انہیں رات کو آنے کی اجازت ہے مگر طلوع فجر سے پہلے رمی میں اختلاف ہے۔

نمبر ①: امام شافعیؒ درست قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ کے ہاں طلوع فجر سے پہلے جائز نہیں بعد میں طلوع آفتاب سے پہلے مکروہ ہے۔ طلوع آفتاب کے بعد مسنون ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: معذور اور کمزور عورتوں کو طلوع آفتاب سے پہلے جمرہ عقبہ کی رمی جائز ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۸۸۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ .

۳۸۸۶: ابن مرزوق نے ابوعامر سے روایت نقل کی ہے۔

۳۸۸۷ :وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ وَهْبٍ' عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ' عَنْ شُعْبَةَ' مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ' (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كُنْتُ فِيْمَنْ بَعَثَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ مَعَ الْفَجْرِ) .

۳۸۸۷: شعبہ مولیٰ ابن عباس نے ابن عباس ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں بھی ان میں شامل تھا جن کو جناب رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (کی رات کو مزدلفہ سے منیٰ بھیج دیا) پس ہم نے جمرہ عقبہ کی رمی فجر کے ساتھ ہی کر لی۔

۳۸۸۸ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الصُّفَيْرِ' عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ اذْهَبْ بِضُعَفَائِنَا وَنِسَائِنَا' فَلْيُصَلُّوْا الصُّبْحَ بِمِنًى' وَلْيَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يُصِيْبَهُمْ دَفْعَةُ النَّاسِ) . قَالَ : فَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ بَعْدَمَا كَبِرَ' وَضَعُفَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ لِلضَّعَفَةِ أَنْ يَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ' وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ أَنْ يَرْمُوْهَا حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ' فَإِنْ رَمَوْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ' أَجْزَأَتْهُمْ وَقَدْ أَسَاءُوْا .وَقَالُوْا : لَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ مَوْلَاهُ' أَنَّهُمْ رَمَوا الْجَمْرَةَ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ بِذٰلِكَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ بِالتَّوَهُّمِ مِنْهُمْ أَنَّهُ وَقْتُ الرَّمْيِ لَهَا' وَوَقْتُهُ فِي الْحَقِيْقَةِ غَيْرُ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَطَاءٌ عَنْهُ' فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ وَقْتَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ' هَلْ هُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ ؟ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ؟ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا.

۳۸۸۸: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ کی رات فرمایا تم ہمارے کمزوروں اور عورتوں کو لے جاؤ تا کہ وہ صبح کی نماز منیٰ میں ادا کریں اور جمرہ عقبہ کی رمی اس سے پہلے پہلے ادا کرلیں کہ لوگوں کی بھیڑ ان کو پہنچے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ کمزور لوگ طلوع صبح صادق کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکریاں مار سکتے ہیں اور انہوں نے مذکورۃ الصدر روایت کو اپنا مستدل بنایا ہے۔ مگر دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ طلوع آفتاب تک کنکریاں مارنا مناسب نہیں ہے اگر انہوں نے اس سے پہلے کنکریاں ماردیں تو وہ کافی ہو جائیں گی مگر وہ غلطی کرنے والے ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ روایت شعبہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے طلوع صبح صادق کے وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے کنکریاں ماری تھیں۔ عین ممکن ہے کہ انہوں نے یہ خیال کر کے کنکریاں ماریں کہ یہ مارنے کا وقت ہے۔ جب کہ حقیقت میں اس کا وقت اس کے علاوہ ہو اور عطاء رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جو روایت کیا ہے اس میں بھی جمرہ عقبہ کی کنکریوں کا وقت مذکور نہیں کہ آیا وہ طلوع آفتاب سے پہلے تھا یا بعد اول قول کے قائلین نے اپنے موقف کے لئے اس روایت کو بھی اپنا مستدل بنایا ہے۔ روایت ذیل میں ہے۔
راوی کہتے ہیں کہ عطاء کبر وضعف کی عمر میں اسی طرح کرتے تھے۔

فریق ثانی کا موقف اور جوابات و دلائل:

طلوع آفتاب سے پہلے رمی درست نہیں اگر رمی کرلی تو کفایت کر جائے گی مگر مکروہ ہے طلوع فجر سے قبل تو جائز ہی نہیں۔
سابقہ موقف کا جواب: ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس کا تذکرہ نہیں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے جمرہ عقبہ کی رمی کی اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے طلوع فجر سمجھ کر رمی کی ہو اور فجر اس وقت تک طلوع نہ ہوئی ہو احتمال کی وجہ سے حجت نہ بنی۔
روایت عطاء میں سرے سے رمی جمرہ عقبہ کا وقت مذکور ہی نہیں کہ آیا وہ طلوع آفتاب کے بعد تھی یا پہلے۔ پس یہ روایت مستدل ہی نہیں۔

فریق اوّل کی ایک اور مستدل روایت:

۳۸۸۹: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ، فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ، وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ. فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوْا رَمَوا الْجَمْرَةَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : رَخَّصَ لِأُولٰئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى، أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ فِيْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ حِيْنَئِذٍ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ الرُّخْصَةُ الَّتِيْ كَانَ رَخَّصَهَا لَهُمْ هِيَ الدَّفْعُ، مِنْ مُزْدَلِفَةَ بِلَيْلٍ خَاصَّةً .وَاحْتَجُّوْا أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۳۸۸۹: سالم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے اہل میں عورتوں اور بچوں کو پہلے بھیج دیتے کہ وہ مشعر حرام و مزدلفہ میں وقوف کرتے اور اللہ تعالیٰ کا تھوڑی دیر ذکر کرتے پھر امام حج کے وقوف سے پہلے منیٰ کو روانہ ہو جاتے اور اس کے چلنے سے پہلے جاتے۔ ان میں بعض تو نمازِ فجر کے وقت منیٰ پہنچ جاتے اور بعض اس سے کچھ دیر بعد اور جب وہ آ جاتے اسی وقت جمرہ کی رمی کر لیتے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے۔ قول اول کے قائلین کے خلاف دوسرے قول والوں کی دلیل یہ ہے۔ کہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں یہ بات قطعاً مذکور نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جمرہ عقبہ کی کنکریاں مارنے کی رخصت دی۔ عین ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صرف مزدلفہ سے رات کے جانے کی اجازت دی ہو۔ انہوں نے اس سلسلہ میں ذیل کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

بخاری فی الحج باب۹۸، مسلم فی الحج مسلم فی الحج ۳۰۴، ترمذی فی الحج باب۵۸، مسند احمد ۳۲٦/۱۔

ل: اس میں رخصت کی وضاحت نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے منیٰ رات کو آنے یا رمی جمرہ عقبہ کی۔ یہ عین ممکن ہے کہ اس سے مزدلفہ سے پہلے منیٰ آنے کی رخصت مراد ہو۔ (ویسے سیاق روایت سے رمی جمرہ ہی مراد معلوم ہوتی ہے)

فریق اوّل کی ایک مزید دلیل:

۳۸۹۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ مَوْلَى (أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَيْ بُنَيَّ، هَلْ غَابَ الْقَمَرُ لَيْلَةَ جَمْعٍ ؟ وَهِيَ تُصَلِّيْ، وَنَزَلَتْ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ .قَالَ : قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ : أَيْ بُنَيَّ، هَلْ غَابَ الْقَمَرُ ؟ أَوْ قَدْ غَابَ، فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ : فَارْتَحِلُوْا إِذًا، فَارْتَحَلْنَا بِهَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِيْ مَنْزِلِهَا .فَقُلْتُ لَهَا : أَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ : كَلَّا يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ) . فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ التَّغْلِيسَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدَّفْعِ مِنْ مُزْدَلِفَةَ، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ التَّغْلِيسَ فِي الرَّمْيِ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لَهُمْ فِي التَّغْلِيسِ لَمَّا سَأَلَهَا عَنِ التَّغْلِيسِ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ وَقْتَ رَمْيِهِمْ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

۳۸۹۰: عبداللہ مولیٰ اسماء بنت ابی بکرؓ روایت کرتے ہیں کہ اسماء فرماتیں اے بیٹے! کیا مزدلفہ کی رات کا چاند

غروب ہوگیا ہے وہ اس وقت نماز ادا فرما رہی تھیں وہ مزدلفہ میں اتریں۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے کہا۔ نہیں۔ پھر انہوں نے کچھ دیر نماز پڑھی پھر کہنے لگیں۔ اے بیٹے۔ کیا چاند غروب ہوگیا یا قریب الغروب ہے میں نے کہا جی ہاں تو فرمانے لگیں۔ پھر تم کوچ کرو۔ ہم نے ان کے ساتھ کوچ کیا یہاں تک (منیٰ پہنچ کر) انہوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کی پھر اپنے ٹھکانے پر پہنچ کر فجر کی نماز ادا کی۔ عبداللہ کہتے ہیں میں نے ان سے کہا اے محترمہ! تو نے بہت اندھیرے میں روانگی اختیار کی۔ وہ کہنے لگیں اے بیٹے ایسا نہیں! جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کوچ کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس روایت میں یہ احتمال بھی ہے کہ آپ ﷺ نے اندھیرے میں مزدلفہ سے واپسی کا حکم فرمایا ہو اور یہ بھی جائز ہے کہ کنکریاں مارنے کے وقت اندھیرا مراد ہو۔ اس لئے کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے ان کے پوچھنے پر بتلایا کہ آپ نے ان کو اندھیرے میں کنکریاں مارنے کی اجازت دی ہے۔ اور ان لوگوں کی دلیل جن کے ہاں طلوع آفتاب کے بعد جمرہ کی رمی ہے۔ انہوں نے اس روایت ذیل سے استدلال کیا ہے۔

ج: تغلیس کے متعلق دو احتمال ہیں۔

نمبر①: مزدلفہ سے روانگی میں تغلیس مراد ہو۔

نمبر②: رمی میں تغلیس مراد ہو کہ جب انہوں نے سوال کیا تو آپ نے اجازت مرحمت فرما دی ہو۔ جب احتمال پیدا ہوا تو استدلال درست نہ رہا۔

فریق ثانی کے دلائل:

۳۸۹۱: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ : ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : أَنَا كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ نِسَاءَهُ وَثَقَلَهُ صَبِيحَةَ جَمْعٍ أَنْ يُفِيضُوا مَعَ أَوَّلِ الْفَجْرِ بِسَوَادٍ وَلَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ إِلَّا مُصْبِحِينَ) . فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْإِفَاضَةِ مَعَ أَوَّلِ الْفَجْرِ وَأَنْ لَا يَرْمُوا حَتّٰى يُصْبِحُوا . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي أَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيهِ لَيْسَ أَوَّلُهُ طُلُوعَ الْفَجْرِ وَلٰكِنَّ أَوَّلَهُ الْإِصْبَاحُ الَّذِي بَعْدَ ذٰلِكَ .

۳۸۹۱: کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی عورتوں اور بوجھ کے متعلق مزدلفہ کی صبح کو حکم فرماتے کہ وہ اندھیرے میں فجر کے پہلے وقت میں روانہ ہو جائیں مگر رمی جمرہ صبح کے وقت کریں۔ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو فجر کی ابتداء میں لوٹنے اور صبح کے وقت رمی کا حکم فرمایا تھا۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ کنکریاں مارنے کا یہ وقت طلوع فجر نہیں بلکہ صبح کا ابتدائی حصہ ہے جو صبح صادق کے بعد ہوتا ہے۔ روایت ذیل ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس روایت میں بتلا دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اول فجر کے وقت روانگی کی اجازت کے ساتھ رمی جمرہ

میں صبح کی قید کا اضافہ فرمادیا۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ طلوع فجر کے جس پہلے وقت میں ان کو رمی کا حکم دیا اس کی ابتداء صبح ہے جو کہ فجر کے بعد ہوتی ہے۔

۳۸۹۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : أَنَا الْحَجَّاجُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فِي الثَّقَلِ وَقَالَ : لَا تَرْمُوا الْجِمَارَ حَتّٰى تُصْبِحُوْا) . فَاحْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْإِصْبَاحُ، هُوَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ، وَاحْتُمِلَ أَنْ يَكُوْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

۳۸۹۲: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سامان کے ساتھ بھیج دیا اور فرمایا صبح سے پہلے رمی جمار مت کرو۔عین ممکن ہے کہ اس سے طلوع آفتاب مراد ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے پہلے کا وقت ہو۔پس ہم نے اس کے متعلق بحث وکرید کی۔

تخریج : بخاری فی الصید باب٦٥، مسلم فی الحج ٣٠٣، ترمذی فی الحج باب٥٨، مسند احمد ١، ٢٧٢/٢٤٥، ٣٤٦/٣٣٤۔

الاصباح اس میں دو احتمال ہیں طلوع آفتاب، طلوع فجر کے بعد کا وقت۔اب ان دونوں احتمالوں میں تعیین کی ضرورت ہے چنانچہ روایت ملاحظہ ہو۔

۳۸۹۳ : فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ يَا بَنِيْ أَخِي تَعَجَّلُوْا قَبْلَ حَازِمِ النَّاسِ، وَلَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ) .

۳۸۹۳: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی ہاشم! اے میرے بھائی کی اولا دلوگوں کے تنگ باندھنے (کوچ کرنے) سے پہلے کوچ کرو مگر طلوع آفتاب سے پہلے رمی مت کرو۔

۳۸۹۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ، لَيْلَةَ جَمْعٍ .قَالَ : فَأَتَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْسَانًا مِنْهُمْ، فَحَرَّكَ فَخِذَهُ وَقَالَ لَا تَرْمِيَنَّ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ) .

۳۸۹۴: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ مزدلفہ کی رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کمزوروں کو

پہلے بھیج دیا۔ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان میں سے ایک انسان کے پاس آئے اور اس کے ران کو حرکت دی اور فرمایا جمرہ عقبہ کو ہرگز رمی نہ کرنا جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو چکے۔

تخریج : بخاری فی الحج ۹۸' مسلم فی الحج ۳۰٤' ترمذی فی الحج باب۵۸' مسند احمد ۱' ۳٤٤/۳۲٦۔

۳۸۹۵ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى .ح .

۳۸۹۵:عمرو بن یونس نے یحییٰ بن عیسیٰ سے روایت نقل کی ہے۔

۳۸۹٦ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ .ح .

۳۸۹٦:ابن مرزوق نے محمد بن کثیر سے روایت نقل کی ہے۔

۳۸۹۷ :وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالُوْا : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ' عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ (عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ' مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ' فَجَعَلَ يَلْطَخُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ : أَيْ بَنِيَّ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ) .

۳۸۹۷:سلمہ بن کہیل نے حسن عرنی سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بنی عبدالمطلب کے چھوٹے بچے مزدلفہ کی رات ہی کو آ گئے۔آپ ﷺ ہماری رانوں کو تھپکی دینے لگے۔اور فرمانے لگے۔اے بچو! جمرہ عقبہ کی رمی طلوع آفتاب سے پہلے مت کرنا۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب٦٥' نسائی فی المناسك باب۲۲۲' ابن ماجه فی المناسك باب٦۲' مسند احمد ۱' ۳۱۱/۲۳٤۔

اللغات: یلطخ۔تھپکی لگانا۔

۳۸۹۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ لَيْلٰى' قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ' قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى' عَنِ الْحَكَمِ' عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : فَكَانَ يَأْخُذُ بِعَضُدِ كُلِّ إِنْسَانٍ مِنَّا .

۳۸۹۸:مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ آپ ﷺ ہر ہر انسان کے بازو سے پکڑ کر فرماتے۔

۳۸۹۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ' عَنْ سُفْيَانَ' عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ' عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ' عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَفَضْنَا مِنْ جَمْعٍ' فَلَمَّا أَنْ صِرْنَا بِمِنًى' قَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْمُوْا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ) . فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَقْتَ الْاِصْبَاحِ الَّذِيْ أَمَرَهُمْ بِالرَّمْيِ فِيْهِ، فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا، وَأَنَّهُ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ. فَهٰذَا الْحَدِيْثُ هُوَ أَوْلَى مِنْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، لِأَنَّ هٰذَا قَدْ تَوَاتَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِأَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِيَّاهُمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا. وَلِأَنَّ الْإِفَاضَةَ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِنَّمَا رَخَّصَ لِلضُّعَفَاءِ فِيْهَا لَيْلًا، لِئَلَّا يُصِيْبَهُمْ حُطَمَةُ النَّاسِ فِيْ وَقْتِ إِفَاضَتِهِمْ فَإِذَا صَارُوْا إِلَى مِنًى "أَمْكَنَهُمْ مِنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ، بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، قَبْلَ مَجِيْءِ النَّاسِ، مَا يُمْكِنُ غَيْرَ الضُّعَفَاءِ إِذَا جَاءُوْا وَلِأَنَّ غَيْرَ الضُّعَفَاءِ، إِنَّمَا يَأْتُوْنَهُمْ فِيْ وَقْتِ مَا يُفِيْضُوْنَ، وَذٰلِكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، هٰكَذَا أَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۹۹: حسن عرنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ہم مزدلفہ سے لوٹے۔ جب ہم منیٰ سے روانہ ہونے لگے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلوع آفتاب سے پہلے رمی مت کرو۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت کی وضاحت فرمائی جس میں ان کو کنکریاں مارنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اور ہم اس روایت کو اسی فصل میں پہلے ذکر کر آئے اور وہ وقت طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔ پس یہ روایت شعبہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ نے ان کو مذکورہ بات کا حکم فرمایا اور مزدلفہ سے واپسی کا اجازت نامہ تو کمزور لوگوں کے لئے تھا تاکہ بھیڑ بھاڑ سے بچ جائیں۔ پس منیٰ میں پہنچ جانے کے بعد ان کو لوگوں کے پہنچنے سے پہلے طلوع آفتاب کے بعد کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا ہے۔ جب طاقتور آ جائیں تو پھر ضعفاء کو کنکریاں مارنا ممکن نہیں رہتا اور طاقتور لوگ طلوع کے بعد آتے ہیں اور یہ وقت تو طلوع آفتاب سے پہلے کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسی طرح حکم فرمایا۔

حاصل روایات: اس سے معلوم ہوا کہ اس الاصباح سے مراد جس میں رمی کا حکم فرمایا وہ طلوع آفتاب کے بعد کا وقت ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۱۰۰، مسلم فی المساجد ۲۸۷، ابو داؤد فی المناسك باب ٤، ترمذی فی الحج باب ۵۸/ ٦۰، نسائی فی الحج باب ۲۱۳۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح سے مراد طلوع آفتاب ہے یہ روایت شعبہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے اولیٰ ہے کیونکہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تواتر سے پہنچی ہے۔

نمبر ۲: کمزوروں کو تو رات لوٹنے کی اس لئے اجازت مرحمت فرمائی تاکہ وہ لوگوں کی بھیڑ سے بچ جائیں جب وہ رات کو منیٰ پہنچ چکیں گے تو وہ جمرہ عقبہ کی رمی لوگوں کے پہنچنے سے پہلے کر لیں گے کیونکہ لوگوں کی آمد پر ان کو رمی ممکن نہیں۔ یہ ضعفاء کے علاوہ دوسروں کے لئے نہیں کیونکہ وہ تو طلوع آفتاب سے پہلے لوٹیں گے ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح حکم فرمایا۔ یہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

۳۹۰۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ح .

۳۹۰۰:وہب نے شعبہ سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت نقل کی ہے۔

۳۹۰۱ :وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِجَمْعٍ، فَقَالَ : (إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَيَقُوْلُوْنَ أَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ، فَأَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ) .

۳۹۰۱:ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے روایت نقل کی ہے کہ ہم عمر فاروقؓ کے ساتھ مزدلفہ میں وقوف کرنے والے تھے۔انہوں نے فرمایا اہل جاہلیت طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے نہ لوٹتے تھے اور وہ کہا کرتے تھے۔اے جبل ثبیر تو سورج کی چمک دکھا۔اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے لوٹے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۰۰، ترمذی فی الحج باب۶۰، نسائی فی المناسك باب۲۱۳، ابن ماجه فی المناسك باب۶۱، دارمی فی المناسك باب۵۵، مسند احمد ۱، ۴۲/۳۹، ۵۰/۵۲۔

۳۹۰۲ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ .ح .

۳۹۰۲:ربیع المؤذن سے کہا ہمیں اسد نے بیان کیا۔

۳۹۰۳ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِجَمْعٍ، فَقَالَ : إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا لَا يُفِيضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَيَقُوْلُوْنَ "أَشْرِقْ ثَبِيْرُ كَيْمَا نُغِيْرُ" وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَأَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ بِقَدْرِ صَلَاةِ الْمُسَافِرِ، صَلَاةَ الصُّبْحِ .فَلَمَّا كَانَ غَيْرُ الضُّعَفَاءِ إِنَّمَا يُفِيضُوْنَ مِنْ مُزْدَلِفَةَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ بِهٰذِهِ الْمُدَّةِ الْيَسِيْرَةِ أَمْكَنَ الضُّعَفَاءَ الَّذِيْنَ قَدْ تَقَدَّمُوْهُمْ إِلَى "مِنًى "أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَبْلَ مَجِيْءِ الْآخَرِيْنَ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَكُنْ لِلرُّخْصَةِ لِلضُّعَفَاءِ أَنْ يَرْمُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مَعْنًى، لِأَنَّ الرُّخْصَةَ إِنَّمَا تَكُوْنُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا لِلضَّرُوْرَةِ، وَهٰذَا لَا ضَرُوْرَةَ فِيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ فِيْ تَأْخِيْرِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ إِلَى طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۹۰۳:ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے روایت کی ہے کہ ہم عمر ؓ کے ساتھ مزدلفہ میں وقوف کرنے والے تھے تو آپ نے فرمایا اہل جاہلیت طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے نہ لوٹتے تھے اور ان کا مقولہ یہ تھا۔اے جبل ثبیر

چمک دکھا تا کہ ہم کوچ کریں جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور طلوع آفتاب سے پہلے روانہ ہوئے۔ جتنی دیر میں مسافر نماز صبح پڑھتا ہے۔ جب کہ لوگ مزدلفہ سے طلوع آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے لوٹتے تھے تو کمزور لوگ جو پہلے منیٰ میں آ جاتے تو ان کے لئے دوسرے لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مارنا ممکن ہو جاتا فلہذا کمزور لوگوں کو طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت کا کوئی مطلب نہیں۔ کیونکہ ایسے مواقع میں کسی خاص ضرورت کی بناء پر اجازت دی جاتی ہے اور یہاں چنداں حاجت نہیں۔ اس سے وہ بات ثابت ہوگئی جو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے دوران ذکر کی ہے۔ کہ جمرہ عقبہ کی کنکریاں کو طلوع آفتاب تک مؤخر کیا جائے اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اب جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ مزدلفہ سے واپسی طلوع آفتاب سے پہلے ہوگی اور دوسروں کی آمد سے پہلے منیٰ پہنچنے کی اجازت ہے مگر رمی کرنے کی اجازت نہیں کہ وہ طلوع آفتاب سے پہلے کر لیں کیونکہ اس موقعہ کی رخصت ضرورت کے لئے ہے اور رمی میں چنداں ضرورت نہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں طلوع آفتاب کے بعد رمی کا ذکر ہے وہی درست ہے۔ اور ہمارے ائمہ ثلاثہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لَيْلَةَ النَّحْرِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ

طلوع فجر سے پہلے جمرہ عقبہ کی کنکریوں کا حکم

خلاصۃ المرام: طلوع فجر سے پہلے رات ہی کو معذور لوگ جمرہ عقبہ کی رمی کر سکتے ہیں یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

نمبر ②: ائمہ ثلاثہ کے ہاں معذورین کے لئے جمرہ عقبہ کی رمی طلوع فجر سے پہلے جائز نہیں اگر انہوں نے کر لی تو اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم لازم ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل:

طلوع فجر سے پہلے رمی جمرہ عقبہ کر لینے میں معذورین کو کچھ حرج نہیں ان پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ دلیل یہ ہے۔

۳۹۰۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ التَّيْمِيُّ قَالَ: أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ (أَنَّ يَوْمَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَارَ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ جَمْعٍ أَنْ تُفِيضَ، فَرَمَتْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَصَلَّتَ الْفَجْرَ بِمَكَّةَ) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ، لَيْلَةَ النَّحْرِ، قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، جَائِزٌ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَالُوْا: لَا يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ صَلَّتَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ إِلَّا وَقَدْ كَانَ رَمْيُهَا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ لِبُعْدِ مَا بَيْنَ الْمَوْضِعَيْنِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ

فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْمِيَهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، وَمَنْ رَمَاهَا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَرْمِ، وَعَلَيْهِ أَنْ يُعِيْدَ الرَّمْيَ فِيْ وَقْتِ الرَّمْيِ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، كَانَ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ دَمٌ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، فَرُوِيَ عَنْهُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، وَرُوِيَ عَنْهُ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ .

۳۹۰۴: عروہ بیان کرتے ہیں کہ امّ سلمہؓ کی باری کا دن یوم نحر والا تھا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ مزدلفہ کی رات لوٹ جائے جمرہ عقبہ کی رمی کو انہوں نے رات کو انجام دیا اور نماز فجر مکہ میں ادا کی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ نحر کی رات جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا طلوع آفتاب سے پہلے جائز ہے اور انہوں نے اس سلسلہ میں اس روایت کو اپنا مستدل بنایا ہے اور یہ فرمایا کہ حج کی نماز مکہ مکرمہ میں اسی صورت میں پڑھی جا سکتی ہے کہ انہوں نے طلوع فجر سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماری ہوں۔ اس لئے کہ دونوں مقامات کے مابین فاصلہ پایا جاتا ہے مگر دیگر حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی شخص کو طلوع فجر سے پہلے کنکریاں مارنا درست نہیں ہے اور جس نے کنکریاں مارلیں وہ ایسا ہے کہ اس نے سرے سے کنکریاں نہیں ماریں۔ اور اسے ضروری ہے کہ وہ کنکریوں کے وقت میں دوبارہ کنکریاں مارے۔ اور اگر اس نے دوبارہ کنکریاں نہ ماریں تو اس پر دم لازم ہوگا۔ ان کی دلیل اس کے متعلق یہ ہے کہ اس حدیث میں حضرت ھشام بن عروہ رحمہ اللہ سے مختلف الفاظ مروی ہیں۔ ان سے وہ الفاظ بھی مروی ہیں جو ہم نے ابھی ذکر کیے مگر اس کے خلاف بھی روایت انہی سے وارد ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں فجر کی نماز تبھی ممکن ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی رات کو کر لی جائے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ طلوع فجر سے قبل رمی جمرہ عقبہ درست ہے۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف اور جوابات و دلائل:</u> طلوع فجر سے پہلے کسی کو رمی جمرہ عقبہ کی اجازت نہیں اگر کر لی تو اعادہ ضروری اگر اعادہ نہ کیا تو دم لازم ہے اس روایت کا جواب یہ ہے۔

①: اس روایت کے راوی ہشام بن عروہ ہیں۔ ان کی دونوں روایات میں تعارض ہے دوسری روایت یہ ہے۔

۳۹۰۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ (عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ تُوَافِيَ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ) . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِمَا أَمَرَهَا بِهِ مِنْ هٰذَا، يَوْمَ النَّحْرِ فَذٰلِكَ عَلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ وَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ وَقَدْ عَجَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْعَضًا مِنْ أَزْوَاجِهِ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَكَانَ مُضِيُّهُمْ إِلَى "مِنًى" وَبِهَا صَلَّوْا صَلَاةَ

الصُّبْحَ، وَلَمْ يَتَوَجَّهُوْا، حِيْنَئِذٍ، إِلَى مَكَّةَ .فَمِمَّا رُوِىَ فِيْ ذٰلِكَ، مَا

۳۹۰۵:عروہ نے زینب بنت ابی سلمہ عن ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کو حکم فرمایا کہ وہ آپ کے ساتھ صبح کی نماز مکہ میں ادا کرے۔اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ ؓ کو جو حکم دیا سو دیا۔ یہ صبح کی نماز یوم نحر سے اگلے روز کی ہے اور یہ پہلی روایت کے خلاف ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ام سلمہ ؓ سمیت اپنی ازواج مطہرات منی کی طرف جلدی جانے کا حکم فرمایا تھا اور وہاں ان تمام نے نمازِ فجر ادا فرمائی اور اسی وقت وہ مکہ کی طرف روانہ نہ ہوتے۔ذیل کی روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۹۱/٦۔

تو ان دونوں روایات میں تضاد ہے کہ ایک میں فجر کی نماز دسویں صبح کو مکہ میں پڑھنے کا حکم ہے اور دوسری میں گیارہ تاریخ کی فجر مکہ مکرمہ میں پڑھنے کا حکم ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو ام سلمہؓ سمیت منیٰ کی طرف جانے کا حکم فرمایا تھا اور ان تمام نے فجر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی ہے اور اسی وقت وہ مکہ کی طرف روانہ نہیں ہوئے۔اس کی موید یہ روایتیں بھی ہیں۔

۳۹۰٦ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ (سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ، اسْتَأْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصَلِّيَ يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِ مِنًى فَأَذِنَ لَهَا) وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ ثَبِطَةً فَوَدِدْتُ أَنِّيْ اسْتَأْذَنْته كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ .

۳۹۰٦:عبدالرحمٰن بن القاسم نے اپنے والد سے روایت نقل کی انہوں نے حضرت عائشہ ؓ سے کہ سودہ بنت زمعہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی کہ وہ صبح کی نماز منیٰ میں پڑھ لیں تو آپ نے اجازت دیدی وہ بھاری جسامت والی عورت تھیں میرا بھی دل چاہا کہ میں بھی آپ سے اجازت لے لوں جیسا انہوں نے اجازت لی ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۹۸، مسلم فی الحج ۲۹۳/۲۹٤، نسائی فی الحج باب۲۰۹/۲۱٤، ابن ماجه فی المناسك باب٦۲، دارمی فی المناسك باب٥۳، مسند احمد ٦، ۹٤/۳۰، ۱۳۳/۹۹۔

۳۹۰۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ أَنَّهُ سَمِعَ (أُمَّ حَبِيْبَةَ تَقُوْلُ : كُنَّا نُغَلِّسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى) . فَفِيْ هٰذَا أَنَّهُمْ كَانُوْا يُفِيضُوْنَ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، فَهٰذَا أَبْعَدُ لَهُمْ مِمَّا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ فِيْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ أَنَّهَا رَمَتْ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَنْزِلِهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ : لَقَدْ غَلَّسْتِنَا فَقَالَتْ : (رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلظُّعُنِ) . فَأَخْبَرَتْ أَنَّ مَا قَدْ كَانَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ لِلظُّعُنِ، هُوَ الْإِفَاضَةُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي وَقْتٍ مَا يَصِيْرُوْنَ إِلَى "مِنًى" فِي حَالٍ مَا لَهُمْ أَنْ يُصَلُّوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ .وَلَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا، لَمْ يَكُنِ الْعَمَلُ بِمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ أَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ .وَقَدْ ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ فِي حَدِيْثِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِتَعْجِيْلِهٖ أُمَّ سَلْمَةَ إِلٰى حَيْثُ عَجَّلَهَا، لِأَنَّهُ يَوْمُهَا أَيْ لِيُصِيْبَ مِنْهَا فِي يَوْمِهَا ذٰلِكَ، مَا يُصِيْبُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ النَّحْرِ، فَلَمْ يَبْرَحْ بِـ "مِنًى"، وَلَمْ يَطُفْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ إِلَى اللَّيْلِ .

۳۹۰۷: سالم بن شوال نے ام حبیبہؓ سے سنا کہ وہ فرماتی تھیں ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اندھیرے میں مزدلفہ سے منیٰ چلی جاتیں تھیں۔اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ طلوع فجر کے بعد منیٰ کی طرف واپس آتے تھے اور یہ روایت اول کے مخالف ہے اور اس سے پہلے باب میں حضرت اسماء ؓ کی روایت کے ضمن میں ذکر کیا کہ انہوں نے کنکریاں ماریں اور پھر وہ اپنی منزل کی طرف لوٹ آئیں پھر نمازِ فجر ادا کی تو ان کو عبداللہ نے کہا کہ آپ نے ہمیں اندھیرے میں اٹھا دیا تو انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو کوچ کی اجازت دی ہے۔تو حضرت اسماء ؓ نے بتلا دیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو جس بات کی اجازت دی وہ مزدلفہ سے واپسی تھی تا کہ وہ منیٰ پہنچ کر صبح کی نماز ادا کر سکیں۔جب ہشام رحمہ اللہ کی روایت میں یہ اضطراب مذکورہ پایا گیا تو پھر حماد بن سلمہ کی روایت پر عمل محمد بن حازم رحمہ اللہ کی روایت سے اولیٰ نہ ہوگا۔حالانکہ حماد بن سلمہ رحمہ اللہ نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے امّ سلمہ ؓ کو اس لئے جلد جانے کا حکم فرمایا کہ وہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ ان سے ازدواجی تعلق چاہتے تھے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس دن ابھی منیٰ سے کوچ نہیں فرمایا تھا اور نہ ہی آپ نے رات تک طواف زیارت کیا تھا۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۹۹۔

حاصل روایات: یہ روایت بتلا رہی ہے کہ وہ طلوع فجر کے بعد روانہ ہوتے اور شروع باب والی روایت اس کے خلاف ہے اور اس سے پہلے باب میں اسماءؓ کی روایت بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے رمی کی پھر اپنے ٹھکانہ پر لوٹ کر نمازِ فجر ادا کی تو ان کو عبداللہؓ نے کہا (اماں جان!) آپ نے اندھیرے میں جلد روانگی اختیار کی ہے تو اسماءؓ نے جواب دیا جناب رسول اللہ ﷺ نے کوچ کی ہمیں رخصت دی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان کو ایسے وقت کوچ کی اجازت دی تھی کہ وہ نماز صبح منیٰ میں ادا کریں۔اب روایت ہشام بن عروہ میں اضطراب ثابت ہوا تو حماد بن سلمہ کی روایت پر عمل کرنا محمد بن حازم کی روایت پر عمل سے بہتر نہ رہا۔اور حماد بن سلمہ کی روایت میں یہ ہے کہ امّ سلمہؓ کی تعجیل کا مقصد یہ تھا کہ وہ یوم نحر سے اگلے دن مکہ پہنچ جائیں۔تا کہ ان کی باری کا حق ادا ہو اور اس کی ادائیگی جناب رسول اللہ ﷺ کے منیٰ جانے رمی کرنے اور پھر نحر کر کے طواف زیارت کرنے پر موقوف ہے حالانکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ابھی مزدلفہ میں ہی تشریف فرما تھے۔نہ منیٰ گئے نہ نحر کیا نہ طواف زیارت۔

یہ روایت اس بات کی تصدیق کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت رات کو کیا۔

۳۹۰۸ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ طَاوُسٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَادَةِ إِلَى اللَّيْلِ) .

۳۹۰۸: ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف زیارت کو رات تک مؤخر فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۲۹، ابو داؤد فی المناسك باب۸۲، ترمذی فی الحج باب۸۰، ابن ماجه فی المناسك باب۷۷، مسند احمد ۱/۲۸۸، ۳۰۹، ۲۱۵/۲٤۳۔

۳۹۰۹ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : (أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ) ، فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَطُفْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى اللَّيْلِ، اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ بِهِ -إِلَى حُضُوْرِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَى مَكَّةَ قَبْلَ ذٰلِكَ -حَاجَةٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُرِيْدُهَا لِأَنَّهُ فِيْ يَوْمِهَا، وَلِيُصِيْبَ مِنْهَا مَا يُصِيْبُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، وَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا إِلَّا بَعْدَ الطَّوَافِ .فَأَشْبَهَ الْأَشْيَاءِ -عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنْ يَكُوْنَ أَمْرُهَا أَنْ تُوَافِيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِمَكَّةَ فِيْ غَدِ يَوْمِ النَّحْرِ، فِيْ وَقْتٍ يَكُوْنُ فِيْهِ حَلَالًا بِمَكَّةَ، وَقَدْ عَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ وَقْتَ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ، بِفِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۳۹۰۹: عبدالرحمٰن بن القاسم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے آخر میں (مکہ) کی طرف لوٹے۔جب کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم نحر کی رات تک طواف زیارت بھی نہ کیا تھا۔تو بات ناممکن ہے کہ آپ کو اس طواف سے قبل حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کوئی حاجت ہو۔کیونکہ یہ ان کی باری کا دن تھا اور آپ نے ان سے وہی بات چاہی جو ایک مرد اپنی بیوی سے چاہتا ہے اور یہ طواف زیارت کے بعد ہی حلال ہو سکتا تھا ہمارے ہاں سب سے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے (واللہ اعلم) کہ آپ نے ان کو یہ حکم فرمایا کہ وہ یوم نحر کے دوسرے دن مکہ مکرمہ میں نماز فجر ادا کریں' جب کہ آپ مکہ میں احرام سے فارغ ہو چکے ہوں گے۔اور مسلمانوں نے آپ کے کنکریاں مارنے کا عمل جمرہ عقبہ کی رمی سے معلوم کر لیا تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۷۷، مسند احمد ٦/ ٩٠۔

حاصل روایات: جب اس روایت سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر رات تک ابھی طواف زیارت نہ کیا تھا تو یہ ناممکن

بات ہے کہ یوم نحر کی صبح آپ ام سلمہؓ کے ساتھ مکہ میں موجود ہوں کیونکہ ان کو فرمانے کا مقصد ان کے حق کی ادائیگی تھی جو طواف زیارت سے قبل ممکن ہی نہیں۔

پس اس کی سب سے بہتر توجیہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے یوم سے اگلے دن مکہ میں ملاقات کا وعدہ فرمایا جبکہ آپ احرام سے فارغ ہو جائیں گے اور مسلمانوں نے جمرہ عقبہ کی رمی کا وقت یوم نحر کو جناب رسول اللہ ﷺ کے فعل سے معلوم کر لیا۔ جیسا کہ یہ روایات اس کی تائید کر رہی ہیں۔

۳۹۱۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَمَا سِوَاهَا بَعْدَ الزَّوَالِ) .

۳۹۱۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یوم نحر چاشت کے وقت جمرہ عقبہ کی رمی فرمائی اور ان کے علاوہ جمرات کی رمی زوال کے بعد فرمائی۔

۳۹۱۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۳۹۱۱: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۳۹۱۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ : أَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ . فَعَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِي رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ الْجِمَارَ، هُوَ وَقْتُهَا . فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ، هَلْ رَخَّصَ لِلضَّعَفَةِ فِي الرَّمْيِ قَبْلَ ذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ فَوَجَدْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَقَدَّمَ إِلٰى ضَعَفَةِ بَنِي هَاشِمٍ، حِيْنَ قَدَّمَهُمْ إِلٰى "مِنًى" "أَنْ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ إِلَّا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ . فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ الضَّعَفَةَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ، أَنْ يَتَقَدَّمُوْا عَلٰى غَيْرِ الضَّعَفَةِ، وَأَنَّ وَقْتَ رَمْيِهِمْ جَمِيْعًا، وَقْتٌ وَاحِدٌ، وَهُوَ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ . فَهٰذَا هُوَ وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ . وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ لِلْيَوْمِ الثَّانِي بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فِي اللَّيْلِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ، أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجْزِيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ رَمْيُهُ لَهَا فِيْ يَوْمِهَا . فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هِيَ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ، لَا يَجُوْزُ أَنْ تُرْمٰى إِلَّا فِيْ يَوْمِهَا، وَإِنْ كَانَ بَعْضُ يَوْمِهَا فِيْ ذٰلِكَ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ الْيَوْمِ الثَّانِي الرَّمْيُ فِيْهِ أَفْضَلُ مِنَ الرَّمْيِ فِيْ بَعْضِهِ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى . وَقَدْ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ بِخَطِّهِ عَنِ الْأَثْرَمِ، مِمَّا

ذَكَرَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُوَيْدٍ أَنَّ الْأَثْرَمَ أَجَازَهُ لِمَنْ كَتَبَهُ مِنْ خَطِّهِ ذٰلِكَ، وَأَجَازَهُ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَثْرَمِ، يَعْنِيْ (أَبَا بَكْرٍ) قَالَ : قَالَ لِيْ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، يَعْنِيْ (أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ) رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ زَيْنَبَ، (عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تُوَافِيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ) ، وَلَمْ يُسْنِدْ ذٰلِكَ، غَيْرُ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ خَطَأٌ .قَالَ أَحْمَدُ : وَقَالَ وَكِيْعٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ مُرْسَلًا (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تُوَافِيَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمَكَّةَ) ، أَوْ نَحْوَ هٰذَا .قَالَ : وَهٰذَا أَيْضًا عَجَبٌ قَالَ أَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ : وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَصْنَعُ بِمَكَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ ذٰلِكَ .قَالَ : فَجِئْتُ إِلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تُوَافِيَ لَيْسَ شَأْنَهُ قَالَ : وَفَرْقٌ بَيْنَ ذِيْ وَيَوْمِ النَّحْرِ صَلَاةُ الْفَجْرِ بِالْأَبْطَحِ .قَالَ : وَقَالَ لِيْ يَحْيٰى : سَلْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ، هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : هٰكَذَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ (تُوَافِيْ) . ثُمَّ قَالَ لِيْ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ : رَحِمَ اللّٰهُ يَحْيٰى، مَا كَانَ أَضْبَطَهُ، وَأَشَدَّهُ (كَانَ مُحَدِّثًا) وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، فَأَحْسَنَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ .

۳۹۱۲: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔پس مسلمانوں کو معلوم ہو گیا کہ وہ وقت جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ کی رمی کی ہے وہی اس کا وقت ہے۔اب ہم اس پر غور کرنا چاہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضعفاء کو رمی کی پہلے اجازت مرحمت فرمائی ہے یا نہیں۔پس ہم آپ کی طرف سے یہ پیش رفت ان کو روانہ کرنے سے پہلے فرماتے ہیں کہ تم منیٰ میں جمرہ کی رمی طلوع آفتاب سے پہلے نہ کرنا پس اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ ان کو رمی کی رخصت نہ دی تھی۔البتہ وہ طاقتور لوگوں سے آگے بڑھ جائیں مگر رمی کا وقت ان کا اور ان کا ایک ہے اور وہ طلوع آفتاب ہے۔آثار کو سامنے رکھیں تو اس باب کی یہی صورت ہے۔البتہ بطریق نظر و فکر دیکھتے ہیں۔کہ اس بات پر تمام کا اتفاق ہے کہ دوسرے دن جمرہ عقبہ کی رمی یوم نحر سے اگلے روز طلوع آفتاب سے پہلے رات کے وقت میں ہے اور یہ اس وقت تک درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ آپ کی رمی جمرہ عقبہ کی رمی کے دن میں ہی ہو۔اگرچہ اس دن کا بعض حصہ یوم ثانی کے بعض حصہ سے افضل ہے اور اس میں رمی کرنا بعض دن میں رمی سے افضل ہے۔میں نے عبداللہ بن سوید کی کتاب میں خود ان کے خط سے اثرم (ابو بکر) سے یہ منقول دیکھا کہ اثرم نے اس لکھنے والے کو بھی اجازت دی ہے اور عبداللہ نے اسی وساطت سے ہمیں میں اجازت دی۔کہ مجھے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ابو معاویہ کی سند سے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ وہ نحر کے دن مکہ میں ملاقات کرے' اس روایت کو ابو معاویہ کے علاوہ کسی نے مرفوع قرار نہیں دیا امام احمد ہیں یہ روایت درست نہیں۔وکیع نے اس کو مرسل

نقل کیا کہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ نحر کے روز مکہ میں ملاقات کرے یا اسی طرح کے الفاظ ہیں اور یہ بھی عجیب بات ہے۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نحر کے روز مکہ میں کیا کرتا تھا یا اسی طرح کے الفاظ فرمائے۔ گویا امام احمدؒ نے اس کا انکار کیا ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر میں یحییٰ بن سعید سے ملا اور ان سے یہ سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ہشام والی یہ روایت آپ کی شان کے مناسب نہیں اور آپ نے تو نحر کے روز مقام ابطح میں نماز فجر ادا کی۔ پھر یحییٰ مجھے کہنے لگے اس کے متعلق عبدالرحمٰن بن مہدی سے بھی پوچھ لو۔ تو میں نے عبدالرحمٰن سے پوچھا تو انہوں یحییٰ کی موافقت کرتے ہوئے کہا سفیان سے روایت اسی طرح ہے۔ پھر میں ابوعبداللہ امام احمد رحمہ اللہ کے پاس آیا تو انہوں نے یحییٰ کے حفظ وضبط کی تعریف فرمائی اور خوب تعریف فرمائی۔

حاصل روایات: مسلمانوں کو آپ ﷺ کے فعل مبارک سے معلوم ہو گیا کہ جمرہ عقبہ کی رمی کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے۔ آثار سے اب تک جمرہ عقبہ کی رمی کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ثابت ہوا۔ یہ فریق ثانی کی گویا دلیل اول ہے۔

دلیل ثانی۔ نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی دوسرے دن رات کو طلوع فجر سے پہلے پہلے ہے اور یہ رمی اس وقت درست ہے جبکہ یہ رمی اپنے وقت مقررہ پر ہو۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ یوم نحر کی رمی بھی اسی طرح اپنے مقررہ وقت پر ہونی چاہئے اور وہ یوم نحر ہے۔ اور یوم نحر کے کسی حصہ میں اس کی رمی اگلے دن اس کی رمی کرنے سے افضل ہے۔

یہ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

استدراک:

میں نے عبداللہ بن سوید کی کتاب میں ان کے اپنے خط سے اثرم سے منقول پایا کہ ابوعبداللہ یعنی احمد بن حنبلؒ نے مجھے فرمایا۔ ہمیں ابومعاویہ نے ہشام بن عروہ عن ابیہ عن زینب عن ام سلمہؓ روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ان سے یوم نحر کے دن مکہ میں ملاقات کا وعدہ فرمایا۔ یہ روایت ابومعاویہ کے علاوہ اور کسی نے مرفوع بیان نہیں کی۔ یہ روایت خطاء پر محمول ہے اس کو وکیع نے مرسل ذکر کیا ہے اور یہ بھی عجیب ہے امام احمد فرمانے لگے جناب نبی اکرم ﷺ نے یوم نحر کو مکہ میں صبح کے وقت کیا کرتا تھا۔

اثرم کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا روایت میں واضح فرق ہے۔ کیونکہ یوم نحر کو جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر مقام ابطح (مزدلفہ) میں ادا فرمائی۔ پھر یحییٰ کہنے لگے تم عبدالرحمٰن بن مہدی سے بھی دریافت کرو۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے یحییٰ بن سعید کی موافقت فرماتے ہوئے کہا سفیان نے ہشام عن ابیہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوبکر اثرم کہتے ہیں میں امام احمدؒ کی خدمت میں لوٹا اور اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے یحییٰ کے ضبط کی تحسین وتعریف فرمائی۔

نوٹ: اس باب کا زیادہ تر مضمون گزشتہ باب میں بیان ہو چکا تھا ان روایات کو دوبارہ لانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ تائیدی

روایات اور نظری دلیل پر اکتفاء کیا گیا ہے۔ آخر میں سند کی تحقیق نے بات کو صاف کر دیا کہ وہ روایت ہی سرے سے قابل اعتبار نہیں۔ اس لئے جواب کی ضرورت نہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَدَعُ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْمِيهَا بَعْدَ ذٰلِكَ

جمرہ عقبہ کی رمی نحر کے دن کی بجائے بعد میں کرنے کا کیا حکم ہے؟

خلاصۃ المرام: جمرہ عقبہ کی رمی کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے غروب کے بعد کیا حکم ہے اس میں تین قول ہیں۔

نمبر ①: نحر کے دن غروب آفتاب کے بعد رمی سے ایک دم بھی لازم ہو جائے گا اس کو امام مالک وسفیان رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: غروبِ آفتاب کے بعد گیارہ کی صبح صادق تک کراہت کے ساتھ رمی درست ہے اگر اس سے بھی مؤخر کیا تو دم لازم ہوگا اور یوم ثالث کے غروب سے پہلے تک یہی حکم ہے بعد میں صرف دم لازم ہوگا اس کو امام ابوحنیفہؒ نے اختیار کیا۔

نمبر ③: امام شافعی احمد ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کے ہاں یوم ثانی کی صبح صادق سے لے کر یوم ثالث کے غروب آفتاب تک رمی میں کراہت تو ہے مگر دم نہیں البتہ یوم ثالث کے غروب آفتاب پر دم لازم ہوگا۔

فریق اوّل وثانی کا مؤقف اور دلیل: یوم نحر کے غروب آفتاب سے صبح صادق تک امام مالکؒ کے ہاں دم لازم نہ ہوگا البتہ یوم ثانی کی صبح صادق سے یوم ثالث کے غروب تک بالاتفاق رمی کے ساتھ دم بھی لازم ہوگا۔ دلیل یہ روایت ہے۔

۳۹۱۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "(الرَّاعِيْ يَرْعٰى بِالنَّهَارِ وَيَرْمِيْ بِاللَّيْلِ)". قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلٰى أَنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلَالَةً عَلٰى أَنَّ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَقْتٌ وَاحِدٌ لِلرَّمْيِ فَقَالَ (إِنْ تَرَكَ رَجُلٌ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ، ثُمَّ رَمَاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ بَعْدَهُ، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَرْمِهَا، حَتّٰى أَصْبَحَ مِنْ غَدِهٖ، رَمَاهَا، وَعَلَيْهِ دَمٌ لِتَأْخِيْرِهٖ إِيَّاهَا إِلٰى خُرُوْجِ وَقْتِهَا، وَهُوَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِئِذٍ). وَخَالَفَهُ فِيْ ذٰلِكَ، أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فَقَالَا : إِذَا ذَكَرَهَا فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ الرَّمْيِ، رَمَاهَا وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ، مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهٖ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْهَا حَتّٰى مَضَتْ أَيَّامُ الرَّمْيِ فَذَكَرَهَا، وَلَمْ يَرْمِهَا كَانَ عَلَيْهِ فِيْ تَرْكِهَا دَمٌ .وَاحْتَجَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ.

۳۹۱۳: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرواہے دن کو اونٹ چرائیں اور رات کو رمی کریں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ دلالت میسر آ رہی ہے کہ دن اور رات یہ رمی کا وقت ہے۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص جمرہ عقبہ کی رمی یوم نحر کو ترک کر دے پھر اس نے گیارہ کی رات کو رمی کر لی تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں اور اگر اس نے رات کو رمی نہ کی یہاں تک کہ گیارہ کی صبح ہو گئی تو اس پر ایک قربانی لازم ہو گی کیونکہ اس نے خروج وقت تک اس کو مؤخر کر دیا اور وہ گیارہ تاریخ کی طلوع فجر ہے۔ امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جب اسے یہ رمی ایام رمی میں سے کسی دن میں یاد آ گئی اور اس نے کنکریاں ماریں تو اس پر کوئی چیز لازم نہ ہو گی بعد میں یاد آئی تو اب کنکریاں نہ مارے اس پر رمی کے ترک کی وجہ سے دم کفارہ لازم ہے۔ انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔

حاصل روایات: جب چرواہوں کو غروب کے بعد اجازت دی گئی تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دوسرے دن کی صبح صادق تک اس پر کوئی چیز نہیں۔ البتہ دوسرے دن کی صبح جانے پر تاخیر کا دم لازم ہو گا۔

فریق ثالث کا مؤقف اور دلیل:

یوم ثالث تک ایام رمی ہیں اس تک رمی کو مؤخر کرنے سے اس پر کوئی چیز لازم نہ ہو گی البتہ ایام رمی گزرنے سے اس پر دم لازم ہو گا دلیل یہ روایت ہے۔

۳۹۱۴: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَتَعَاقَبُوْا، فَكَانُوْا يَرْمُوْنَ غُدْوَةَ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَدَعُوْنَ لَيْلَةً وَيَوْمًا، ثُمَّ يَرْمُوْنَ مِنَ الْغَدِ) .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَرْمُوْنَ غُدْوَةَ يَوْمِ النَّحْرِ ثُمَّ يَدَعُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً، ثُمَّ يَرْمُوْنَ الْغَدَ .فَقَدْ كَانُوْا يَرْمُوْنَ رَمْيَ الْيَوْمِ الثَّانِيْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُوْجِبٍ عَلَيْهِمْ دَمًا، وَلَا بِمُوْجِبٍ أَنَّ حُكْمَ الْيَوْمِ الثَّالِثِ فِي الرَّمْيِ لِلْيَوْمِ الثَّانِيْ، خِلَافُ حُكْمِ الْيَوْمِ الرَّابِعِ .فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ مَنْ تَرَكَ رَمْيَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ، فَذَكَرَهَا فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنَّهُ رَمٰى وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .ثُمَّ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ يَشْهَدُ لِهٰذَا قَوْلٌ أَيْضًا، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تُفْعَلُ فِي الْحَجِّ، الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتٌ لَهَا، مِنْهَا السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَطَوَافُ الصَّدْرِ، وَمِنْهَا أَشْيَاءُ تُفْعَلُ فِيْ وَقْتٍ خَاصٍّ، هُوَ وَقْتُهَا خَاصَّةً مِنْهَا رَمْيُ الْجِمَارِ .فَكَانَ مَا الدَّهْرُ وَقْتٌ لَهُ مِنْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ مَتٰى فُعِلَ، فَلَا شَيْءَ عَلٰى فَاعِلِهِ مَعَ فِعْلِهِ إِيَّاهُ، مِنْ دَمٍ وَلَا غَيْرِهِ. وَمَا كَانَ مِنْهَا لَهُ وَقْتٌ خَاصٌّ مِنَ الدَّهْرِ، إِذَا لَمْ يُفْعَلْ فِيْ وَقْتِهِ، وَجَبَ عَلٰى تَارِكِهِ الدَّمُ .فَكَانَ مَا كَانَ مِنْهَا يُفْعَلُ لِبَقَاءِ وَقْتِهِ، فَلَا شَيْءَ

عَلَى فَاعِلِهِ غَيْرُ فِعْلِهِ إِيَّاهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا لَا يُفْعَلُ لِعَدَمِ وَقْتِهِ، وَجَبَ مَكَانَهُ الدَّمُ .وَكَانَتْ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ إِذَا رُمِيَتْ مِنْ غَدِ يَوْمِ النَّحْرِ قَضَاءٌ عَنْ رَمْيِ يَوْمِ النَّحْرِ، فَقَدْ رُمِيَتْ فِي يَوْمٍ هُوَ مِنْ وَقْتِهَا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أُمِرَ بِرَمْيِهَا كَمَا لَا يُؤْمَرُ تَارِكُهَا إِلَّا بَعْدَ انْقِضَاءِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ بِرَمْيِهَا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي مِنْ أَيَّامِ النَّحْرِ، هُوَ وَقْتٌ لَهَا، وَقَدْ ذَكَرْنَا مِمَّا قَدْ أَجْمَعُوا عَلَيْهِ أَنَّ مَا فُعِلَ فِي وَقْتِهِ مِنْ أُمُورِ الْحَجِّ فَلَا شَيْءَ عَلَى فَاعِلِهِ، وَكَانَ كَذٰلِكَ هٰذَا الرَّامِي لَهَا، لَمَّا رَمَاهَا فِي وَقْتِهَا، فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّمَا أَوْجَبْنَا عَلَيْهِ الدَّمَ بِتَرْكِهِ رَمْيَهَا يَوْمَ النَّحْرِ وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي بَعْدَهُ لِلْإِسَاءَةِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ .قِيلَ لَهُ : فَقَدْ رَأَيْنَا تَارِكَ طَوَافِ الصَّدْرِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَتَارِكَ السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ مُسَاءَلَتَيْنِ وَأَنْتَ تَقُولُ : إِنَّهُمَا إِذَا رَجَعَا فَفَعَلَا مَا كَانَا تَرَكَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ إِسَاءَتَهُمَا لَا تُوجِبُ عَلَيْهِمَا دَمًا، لِأَنَّهُمَا قَدْ فَعَلَا مَا فَعَلَا مِنْ ذٰلِكَ فِي وَقْتِهِ .فَكَذٰلِكَ الرَّامِي الْيَوْمَ الثَّانِيَ مِنْ أَيَّامِ مِنًى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، لَمَّا كَانَ وَجَبَ عَلَيْهِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ رَامِيًا لَهَا فِي وَقْتِهَا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ غَيْرُ رَمْيِهَا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا الْبَابِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۹۱۴: ابوالبداح نے عاصم بن عدیؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے چرواہوں کو رخصت دی کہ وہ باری باری آئیں وہ یوم نحر کی صبح کو رمی کر رہے تھے اور ایک دن رات چھوڑ کر پھر وہ اگلے روز رمی کر رہے تھے۔اس روایت میں غدوۃ یوم النحر کہ انہوں نے یوم نحر کی صبح کو کنکریاں ماریں پھر ایک دن چھوڑ کر اگلی صبح کو کنکریاں مارتے تھے۔گویا انہوں نے دوسرے دن کی رمی تیسرے دن کی اور اس سے ان پر دم لازم نہ ہوا اور اس سے یہ بھی لازم نہیں کہ دوسرے دن کی کنکریوں کو اگر تیسرے دن مارلیا یا چوتھے دن مارلیا تو اس سے کچھ لازم نہیں آتا ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جس شخص نے جمرہ عقبہ کی کنکریاں نحر کے دن ترک کر دیں اور اسے پھر ایام تشریق میں یاد آیا کہ اس پر کنکریاں ابھی رہ گئی ہیں تو اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔نظر وفکر بھی اس قول کی تائید کرتے ہیں اور اس کی صورت یہ ہے کہ ہم دیکھتے کہ حج میں بعض اعمال ایسے ہیں جو ایام حج میں ہر گھڑی کیے جاسکتے ہیں ان میں سے سعی صفا اور مروہ اور طواف صدر ہیں۔اور بعض وہ اعمال ہیں جو مخصوص اوقات میں کیے جاسکتے ہیں ان میں جمرات کی کنکریاں ہیں۔پس ان میں سے وہ اشیاء جن کا زمانہ مقرر ہے وہ اگر اس وقت سے ہٹائیں گے تو اس کے تارک پر قربانی لازم ہوگی اور جس کا وقت مقرر نہیں اسے کسی وقت میں کر لینے سے کچھ بھی لازم نہ آئے گا۔اور ان میں سے جو افعال اپنے باقی وقت میں کیے جاسکتے ہوں ان افعال میں ان افعال کی بقیہ وقت میں ادائیگی کے علاوہ اور کچھ لازم نہ ہوگا اور وہ افعال جو اس طرح ہوں کہ وقت نہ ہونے کی وجہ سے ادا نہ کیے جاسکتے ہوں تو ان کی جگہ قربانی لازم ہوگی۔جمرہ عقبہ کو جب یوم نحر سے اگلی صبح کنکریاں یوم نحر کے بدلے میں ماری گئیں تو گویا یہ کنکریاں اپنے وقت

میں ماری گئیں اگر یہ کنکریاں درست نہ ہوتیں تو چرواہوں کو اگلے روز میں مارنے کا حکم نہ ہوتا۔ جیسا کہ ان کنکریوں کے چھوڑنے والے کو ایام تشریق کے بعد کنکریاں مارنے کا حکم نہ دیا جائے گا۔ پس جب دوسرا دن ایام نحر میں وہ رمی کا وقت ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ امور حج میں جو چیز اپنے وقت میں انجام دیجائے گی تو اس پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔ اور یہ کنکریاں مارنے والا اسی طرح ہے کہ اس نے کنکریاں اس کے وقت میں ماری ہیں۔ پس اس پر کچھ لازم نہ ہوگا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہم نے اس پر دم اس لئے لازم کیا ہے کیونکہ اس نے نحر کے دن رمی کو ترک کیا ہے اور بعد والی رات کو بھی اس نے کنکریاں ترک کر کے گناہ کیا ہے اس لئے دم لازم ہوا۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ ہم جانتے ہیں کہ جس آدمی نے طواف صدر چھوڑ دیا اور وہ اپنے گھر لوٹ آیا۔ اسی طرح صفا مروہ کی سعی ترک کی اور گھر لوٹ آیا۔ ان دونوں مسائل میں اس کا ترک گناہ ہے۔ مگر آپ ان پر دم کو لازم نہیں کرتے کیونکہ ان دونوں نے جو فعل کیا وہ اپنے وقت میں کیا۔ پس اسی طرح دوسرے دن کنکریاں مارنے والا اگر چہ وہ یوم نحر کی کنکریاں مارنے والا ہوا اپنے وقت میں کنکریاں مارنے والا ہے اس لئے اس پر کچھ لازم نہ آئے گا۔ پس فقط کنکریاں ہی لازم ہوں گی۔ نظر و فکر اسی کو چاہتے ہیں اور یہی امام ابو یوسف و محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ٥/٤٥٠۔

حاصل روایات : اس روایت میں غدوۃ یوم النحر ثابت کر رہا ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی انہوں نے وقت پر کر لی البتہ اس کے بعد کی رمی ایک دن رات چھوڑ کر کی۔ یوم ثانی کی رمی یوم ثالث میں کی۔ اور اس میں کوئی دم لازم نہیں دوسرے اور تیسرے دن کی رمی میں کوئی فرق نہیں۔ البتہ یوم رابع کا حکم مختلف ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جمرہ عقبہ کی رمی اگر یوم نحر کو نہ کی جائے پھر اس کو ایام تشریق میں یاد آنے پر کر لی تو اس پر بھی کچھ لازم نہیں۔

دلیل ثانی۔ نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ :

حج میں کئی کام ایسے ہیں جن کے لئے وقت کی کھلی چھٹی ہے کہ ان کو کسی وقت انجام دینے سے وہ ادا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً صفا و مروہ کی سعی' طواف صدر۔ دوسرے نمبر پر وہ کام ہیں جن کا خاص وقت مقرر ہے ان میں رمی جمار ہے۔ پس جس فعل کا کوئی خاص وقت نہیں اس کے کسی وقت کر لینے میں کوئی دم لازم نہیں آتا۔ اور اس کے بالمقابل جن کا وقت مقرر ہے۔ جب ان کو وقت پر نہ کیا جائے تو دم لازم آتا ہے۔ پھر ان میں سے جن کا وقت باقی ہوتا ہے تو بقاء وقت کی وجہ سے تاخیر کے باوجود ان پر کوئی چیز لازم نہیں آتی اب اس فعل کو انجام دینا ضروری ہوتا ہے اور اگر ان کا وقت ہی باقی نہ رہے تو پھر اس کی جگہ دم لازم ہو جاتا ہے۔

اب یہاں جمرہ عقبہ کی رمی جب اگلے روز یوم نحر کی قضاء کے طور پر کر لی گئی تو رمی کا وقت باقی ہونے کی وجہ سے گویا وہ اپنے وقت پر ہوگئی۔ اگر اس کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر اس کی رمی کی اجازت نہ دی جاتی جیسا کہ ایام تشریق کے ختم ہونے پر اس کی رمی کا حکم نہیں دیا جاتا بلکہ رمی کا حکم ہوتا ہے۔

پس جب ایام نحر کا دوسرا دن رمی کا وقت ہے تو سابقہ قاعدہ کے مطابق جو امور اپنے وقت میں کر لئے جائیں ان پر کوئی ضمان لازم نہیں۔ یہ رمی کرنے والے بھی انہی میں شامل ہیں۔ اس لئے کہ اس نے اپنے وقت میں رمی کی ہے پس اس پر کچھ لازم نہیں۔

ایک اشکال:

یوم نحر کی رمی چھوڑ دینے کی وجہ سے اس پر دم لازم کیا گیا کیونکہ اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ رمی کا وقت نکل گیا۔

الجواب:

اگر کسی شخص نے طواف صدر چھوڑ دیا یا صفا و مروہ کے درمیان سعی چھوڑ دی اور وہ اپنے گھر واپس لوٹ آیا تو یہ دونوں گناہ گار تو ہوں گے مگر ان کے ارتکاب کراہت کی وجہ سے ان پر کچھ جرمانہ لازم نہ آئے گا۔ اور اگر وہ لوٹ کر طواف صدر اور سعی صفا و مروہ کر لیں تو تب بھی تاخیر کی وجہ سے ان پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے اس وقت کے اندر اس کو ادا کر لیا۔ تو جس طرح طواف صدر اور سعی میں تاخیر سے گناہ تو ہوگا مگر کوئی جرمانہ لازم نہ ہوگا یہی حکم یوم نحر کی رمی کو ایام تشریق تک مؤخر کرنے کا ہے۔ کہ تاخیر سے لازم تو کچھ نہ ہوگا البتہ تاخیر کا گناہ ہوگا۔

امام ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نوٹ: امام طحاویؒ نے بھی اسی دوسرے قول کو اختیار کر کے راجح قرار دیا ہے اور آج کل کے حالات میں اسی قول پر فتویٰ دینا چاہئے کیونکہ رمی جمرہ عقبہ کے ہجوم میں ہر سال کئی جانیں تلف ہو جاتی ہیں۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ مَتٰى يَقْطَعُهَا الْحَاجُّ

حاجی کب تلبیہ بند کرے؟

خلاصۃ الزام:

نمبر ①: احناف، شوافع و حنابلہ سب کے ہاں استلام حجر اسود یعنی ابتداء طواف کے وقت تلبیہ منقطع کر دے۔

نمبر ②: امام مالکؒ کے ہاں حدود حرم میں داخل ہوتے ہی تلبیہ ختم کر دے یہ عمرہ کا احرام باندھنے والے کا حکم ہے۔ البتہ محرم بالحج کے متعلق تین قول معروف ہیں۔

نمبر ①: امام مالکؒ و حسن بصریؒ کے ہاں جب منیٰ سے عرفات جائے تو تلبیہ بند کر دے۔

نمبر ②: اوزاعیؒ اور ابن شہابؒ کے ہاں عرفات میں زوال کے بعد وقوف کے وقت تلبیہ ختم کرے۔

نمبر۳: امام ابوحنیفہ وشافعی احمد رحمہم اللہ کے ہاں جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ جاری رکھے گا۔ رمی سے ختم کر دے گا۔

فریق اوّل وثانی کا موقف:

وقوف عرفات کے وقت یا اس کی طرف روانگی سے تلبیہ ختم کر دیا جائے گا۔ ان کو نقال قوم سے ذکر کیا گیا ہے۔ دلائل یہ ہیں۔

۳۹۱۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلْمَةَ، هُوَ الْمَاجِشُوْنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلْمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيْحَةَ عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُهِلُّ، وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ، فَأَمَّا نَحْنُ فَكُنَّا نُكَبِّرُ، وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : الْعَجَبُ لَكُمْ، كَيْفَ لَمْ تَسْأَلُوْهُ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ فِيْ ذٰلِكَ)

۳۹۱۵: عبداللہ بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عرفہ کی صبح کے وقت موجود تھے۔ ہم میں بعض لا الہ الا اللہ اور بعض اللہ اکبر پڑھنے والے تھے البتہ ہم تکبیر کہتے تھے جبکہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا تم پر تعجب ہے کہ تم نے یہ کیوں نہ پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کر رہے تھے۔

تخریج : مسند احمد ۲/ ۳۰، ۱٤۷۔

۳۹۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : أَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ (أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ، فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلَى التَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ، وَكَانَ إِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ) .

۳۹۱۶: ہشام نے عروہ سے روایت کی انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی۔ کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر آپ کے پیچھے سوار تھا۔ یہ عرفہ کی شام کی بات ہے آپ صرف تکبیر وتہلیل پڑھتے تھے۔ اور جب وہ راستے میں وسعت پاتے تو تیز چلتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۹۲، مسلم فی الحج ۲۸۳، ابو داؤد فی المناسک باب٦۳، نسائی فی المناسک باب۲۰۵/۲۱٤، ابن ماجہ فی المناسک باب۵۸، مالک فی الحج ۱۷٦، مسند احمد ۵، ۲۰۲/۲۰۵، ۲۱۰۔

۳۹۱۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ (مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُمَا غَادِيَانِ إِلٰى عَرَفَةَ -كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ : كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا، فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ، فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ) .

۳۹۱۷: محمد بن ابی بکر ثقفی نے انس بن مالکؓ سے سوال کیا جبکہ یہ دونوں عرفات کی طرف جا رہے تھے۔ تم جناب رسول اللہ ﷺ کی معیت میں آج کے دن کیا کرتے تھے۔ تو انہوں نے جواب میں فرمایا۔ تہلیل کہنے والا تہلیل اور تکبیر والا تکبیر پڑھتا آپ کسی کو نہ روکتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۸٦' مسلم فی الحج ۲۷٤' مالك فی الحج ٤٣' مسند احمد ۱۱۰/۳' ۲٤۰۔

۳۹۱۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ فُدَیْكٍ قَالَ : حَدَّثَنِی (عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ قَالَ : أَدْرَكْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ' وَنَحْنُ غَادِیَانِ مِنْ مِنًی إِلٰی عَرَفَاتٍ فَقُلْتُ لَهٗ : كَیْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ ؟ فَقَالَ : سَأُخْبِرُكَ' كُنْتُ فِیْ رَكْبٍ' فِیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ' فَكَانَ یُهِلُّ الْمُهِلُّ' فَلَا یُنْكِرُ عَلَیْهِ' وَیُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ' فَلَا یُنْكِرُ عَلَیْهِ' وَلَسْتُ أُثْبِتُ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ) .

۳۹۱۸: عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ کو پالیا جبکہ ہم منیٰ سے عرفات جا رہے تھے میں نے کہا آپ آج کی صبح کیا کرتے تھے انس کہنے لگے میں تمہیں ابھی بتلاتا ہوں۔ میں اس قافلہ میں تھا جس میں جناب رسول اللہ ﷺ تھے آپ تہلیل و تکبیر کہنے والے کو منع نہ فرماتے۔ مگر مجھے پختہ یاد نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے۔

تخریج : ۳۹۱۸ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔

۳۹۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِی ابْنُ لَهِیْعَةَ' عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْإِهْلَالِ یَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ : كُنَّا نُهِلُّ مَا دُوْنَ عَرَفَةَ' وَنُكَبِّرُ یَوْمَ عَرَفَةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ الْحَاجَّ لَا یُلَبِّیْ بِعَرَفَةَ' وَاخْتَلَفُوْا فِیْ قَطْعِهِ لِلتَّلْبِیَةِ مَتٰی یَنْبَغِیْ أَنْ یَكُوْنَ ؟ فَقَالَ قَوْمٌ : حِیْنَ یَتَوَجَّهُ إِلٰی عَرَفَاتٍ' وَقَالَ قَوْمٌ : حِیْنَ یَقِفُ بِعَرَفَاتٍ' وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : بَلْ یُلَبِّی الْحَاجُّ حَتّٰی یَرْمِیَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَقَالُوْا : لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِی احْتَجَجْتُمْ بِهَا عَلَیْنَا' لِأَنَّ الْمَذْكُوْرَ فِیْهَا أَنَّ بَعْضَهُمْ كَانَ یُكَبِّرُ' وَبَعْضَهُمْ كَانَ یُهِلُّ لَا یَمْنَعُ أَنْ یَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ وَلَهُمْ أَنْ یُلَبُّوْا فَإِنَّ الْحَاجَّ -فِیْمَا قَبْلَ یَوْمِ عَرَفَةَ -لَهٗ أَنْ یُكَبِّرَ' وَلَهٗ أَنْ یُهِلَّ' وَلَهٗ أَنْ یُلَبِّیَ' فَلَمْ یَكُنْ تَكْبِیْرُهٗ وَتَهْلِیْلُهٗ' یَمْنَعَانِهِ مِنَ التَّلْبِیَةِ .فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَهْلِیْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَكْبِیْرِهٖ یَوْمَ عَرَفَةَ' لَا یَمْنَعُ ذٰلِكَ مِنَ التَّلْبِیَةِ .وَقَدْ جَاءَ تْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ' بِتَلْبِیَتِهٖ بَعْدَ عَرَفَةَ إِلٰی أَنْ رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

۳۹۱۹: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ سے پوچھا کہ عرفہ کے دن تہلیل کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا ہم عرفات سے ادھر تک تہلیل اور عرفہ کے دن تکبیر کہتے تھے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء کا رجحان یہ ہے کہ حاجی عرفہ میں تلبیہ نہ کہے۔ اس بارے میں اختلاف کیا گیا کہ تلبیہ کب منقطع کیا جائے؟ نمبر ا بعض لوگ کہتے ہیں جب عرفات کی طرف روانہ ہو۔ نمبر ۲ وقوف عرفات کے وقت انہوں نے مندرجہ بالا آثار سے استدلال کیا دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا حاجی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہے اور ان آثار کے جواب میں یہ کہا کہ ان آثار میں تمہارے حق میں کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ اس لئے کہ ان آثار میں تو صرف اس قدر بات ہے کہ بعض لوگ تکبیر کہتے اور بعض لوگ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور یہ بات اس سے مانع نہیں کہ انہوں نے یہ بھی کہا ہو اور تلبیہ بھی پڑھا ہو۔ کیونکہ حجاج تکبیر، تہلیل اور تلبیہ نویں ذی الحجہ سے پہلے کہہ سکتا تھا۔ اس کی تکبیر و تہلیل تلبیہ سے مانع نہ تھے۔ اسی طرح تم نے جو نویں ذوالحجہ کو جو تکبیر و تہلیل کا ذکر کیا وہ تلبیہ سے مانع نہیں جبکہ نو ذوالحجہ کے بعد کنکریاں مارنے تک تلبیہ کے متعلق جناب نبی اکرم ﷺ سے متواتر روایات مروی ہیں۔ روایات ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حاجی عرفہ میں تلبیہ نہ پڑھے۔ البتہ اس کو ترک کے متعلق بعض نے روانگی عرفات کا وقت اور بعض نے وقوف عرفات بتلایا ہے۔

فریق ثالث کا موقف:

رمی جمرہ عقبہ کے وقت تلبیہ منقطع کیا جائے گا۔ اس سے پہلے تلبیہ تکبیر و تہلیل سب درست ہے۔

سابقہ موقف کا جواب: ان روایات میں انقطاع کا وقت وقوف عرفات یا روانگی عرفات ہے اس کی کوئی دلیل موجود نہیں تکبیر و تہلیل کا پڑھنا جس کا تذکرہ روایات بالا میں پایا جاتا ہے وہ تلبیہ کے خلاف نہیں۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ و تہلیل وہ بھی تلبیہ سے قطعاً مانع نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے عرفات کے بعد تلبیہ کے ثبوت کی کثرت سے روایات وارد ہیں۔ چند مذکور ذیل ہیں۔

۳۹۲۰: فَمِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : وَقَفْتُ مَعَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَانَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا هٰذَا ؟ فَقَالَ : كَانَ أَبِيْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .قَالَ : فَرَجَعْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : صَدَقَ، أَخْبَرَنِي الْفَضْلُ أَخِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتَّى انْتَهٰى، أَوْلَاهَا، وَكَانَ رَدِيْفَهُ).

۳۹۲۰: عکرمہ کہتے ہیں کہ میں حسین بن علیؓ کے ساتھ وقوف کر رہا تھا وہ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہے۔ میں نے پوچھا۔ اے عبداللہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا میرے والد ایسا کرتے تھے اور انہوں نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ میں ابن عباس ؓ کی خدمت میں آیا اور میں نے ان کو اس کی اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا۔ حسینؓ نے سچ کہا مجھے میرے بھائی فضلؓ نے اطلاع دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ آخر تک تلبیہ کہتے رہے۔ اور ان کی بات اولیٰ ہے کیونکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اونٹنی پر سوار تھے۔

۳۹۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ).

۳۹۲۱: سعید بن جبیر نے ابن عباس ؓ سے روایت کی انہوں نے فضلؓ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہا۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسک باب۲۷' نسائی فی المناسک باب۲۱٦' ابن ماجه فی المناسک باب٦۹' مسند احمد ۱' ۲۱۰/۲۱٦/۲۸۳/۳٤٤۔

۳۹۲۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ قَالَ : كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۳۹۲۲: سعید بن جبیرؒ نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے فضلؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی پر پیچھے سوار تھا۔ پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى ح.

۳۹۲۳: محمد بن عمرو نے یحییٰ بن عیسیٰ سے۔

۳۹۲۴: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ).

۳۹۲۴: سعید بن جبیر نے ابن عباس ؓ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہا۔

تخریج : روایت۳۹۲۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۳۹۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ

، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْفَضْلِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۹۲۵: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما انہوں نے فضل رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۹۲۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : أَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ (ثُوَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ .قَالَ : وَلَمْ يَسْمَعِ النَّاسَ يُلَبُّوْنَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ أَنَسِيْتُمْ ؟ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ) .

۳۹۲۶: ثویر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے عبداللہ کے ساتھ حج کیا آپ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔ عبداللہ نے لوگوں کا عرفہ کی شام تلبیہ نہ سنا تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! کیا تم بھول گئے مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو خود جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے دیکھا۔

۳۹۲۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَلَمَّا أَفَاضَ إِلٰى جَمْعٍ، جَعَلَ يُلَبِّيْ فَقَالَ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوْا ؟ ثُمَّ لَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ .

۳۹۲۷: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ کے ساتھ حج کیا جب وہ مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے تو تلبیہ پڑھنے لگے۔ ایک بدو نے کہا تو عبداللہ کہنے لگے کیا لوگ بھول گئے یا گمراہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے تلبیہ کہا یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

۳۹۲۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِيْ ذُبَابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ : (لَبّٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلٰى عَرَفَاتٍ .فَقَالَ أُنَاسٌ : مَنْ هٰذَا الْأَعْرَابِيُّ .فَالْتَفَتَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ : أَضَلَّ النَّاسُ أَمْ نَسُوْا ؟ وَاللّٰهِ مَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ إِلَّا أَنْ يَخْلِطَ ذٰلِكَ بِتَهْلِيْلٍ أَوْ بِتَكْبِيْرٍ) .

۳۹۲۸: مجاہد نے عبداللہ بن سخبرہ سے روایت کی کہ عبداللہ نے اس وقت تلبیہ کہا جب کہ وہ عرفات کی طرف جا رہے تھے۔

کچھ لوگوں نے کہا یہ بدو کون ہے؟ میں عبداللہ کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں نے کہا کیا لوگ بھول گئے یا گمراہ ہو گئے؟ اللہ کی

قسم رسول اللہ ﷺ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔البتہ کبھی تہلیل اور تکبیر بھی ملا لیتے تھے۔

۳۹۲۹ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ، قَالَ : ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ (ابْنِ سَخْبَرَةَ قَالَ : غَدَوْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ غَدَاةَ جَمْعٍ، وَهُوَ يُلَبِّي فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَضَلَّ النَّاسُ أَمْ نَسُوْا ؟ أَشْهَدُ لَكُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَبّٰى حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ) .

۳۹۲۹: مجاہد مکی نے ابن سخبرہ سے روایت کی ہے کہ میں صبح سویرے مزدلفہ کی صبح کو عبداللہؓ کے پاس گیا تو تلبیہ پڑھ رہے تھے اس پر ابن مسعود ؓ نے فرمایا کیا لوگ بھول گئے یا گمراہ ہو گئے میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے آپ تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے۔

۳۹۳۰ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ الْأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : قَالَ (عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يُلَبِّيْ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) .

۳۹۳۰: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود ؓ کہنے لگے جبکہ ہم مزدلفہ میں تھے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس جگہ لبیک اللہم لبیک کہتے سنا۔اس وقت سورہ بقرہ کی بعض آیات اتاری گئیں۔

تخریج : مسلم فی الحج ۲۶۹/۲۷۰، ۲۷۱، نسائی فی المناسك باب۲۱۲، مسند احمد ۳۷٤/۱۔

۳۹۳۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْأَوَّلِ الْأَحْوَلُ، قَالَا : ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ بِإِسْنَادِهِ .

۳۹۳۱: یحییٰ بن آدم نے سفیان سے انہوں نے حصین سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۳۹۳۲ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ، قَالَ : سَمِعْتُ يُوْنُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : (كَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مِنًى، فَكِلَاهُمَا قَالَا لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ) . فَقَدْ جَاءَ تْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَصَحَّ مَجِيْئُهَا، وَلَمْ يُخَالِفْهَا، عِنْدَنَا، مَا قَدَّمْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ، لِمَا قَدْ شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا .وَهٰذَا (الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَدْ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِيْنَ دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ، وَقَدْ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ يُلَبِّي حِينَئِذٍ وَبَعْدَ ذٰلِكَ) . وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ (أُسَامَةَ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَلَمْ يَكُنْ يَزِيْدُ التَّهْلِيْلَ وَالتَّكْبِيْرَ فَدَلَّتْ تَلْبِيَتُهُ بِعَرَفَةَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يُلَبِّيَ أَيْضًا بِعَرَفَةَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ تَكْبِيْرُهُ وَتَهْلِيْلُهُ بِعَرَفَةَ كَمَا كَانَ لَهُ قَبْلَهَا لَا أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَ التَّلْبِيَةِ تَهْلِيْلًا وَتَكْبِيْرًا) . أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ : (لَبَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ) ، إِلَّا أَنَّهُ رُبَّمَا كَانَ خَلَطَ ذٰلِكَ بِتَكْبِيْرٍ وَتَهْلِيْلٍ .فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كَانَ يَخْلِطُ التَّكْبِيْرَ بِالتَّهْلِيْلِ، وَكَانَ التَّهْلِيْلُ وَالتَّكْبِيْرُ، لَا يَدُلَّانِ عَلٰى أَنْ لَا تَلْبِيَةَ فِيْ وَقْتِهَا، وَالتَّلْبِيَةُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ كَانَ وَقْتَ تَلْبِيَتِهِ. فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ وَقْتَ التَّلْبِيَةِ إِلٰى أَنْ يَرْمِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ مَا صَحَّحْتُ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارَ وَذَكَرَ.

۳۹۳۲: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔اسامہ بن زیدؓ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے مزدلفہ تشریف لے جا رہے تھے۔ پھر آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ سے منیٰ تک پیچھے بٹھا لیا۔ دونوں نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہتے رہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک آپ تلبیہ پڑھتے رہے اور یہ روایات صحیح و درست ہیں اور وہ روایات جو شروع باب میں آئی ہیں اور ہم نے ان کی وضاحت کی ہے۔وہ اس کے خلاف نہیں۔ یہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے جب کہ آپ عرفات سے روانہ ہوئے۔ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات کے اس موقعہ پر اور بعد میں بھی تلبیہ کہتے سنا اور ہم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ میں عرفات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور آپ اس وقت صرف تکبیر وتہلیل کہہ رہے تھے اور عرفہ کے بعد آپ کا تلبیہ کہنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عرفات میں بھی تلبیہ کہہ سکتے تھے اور آپ کا عرفات میں تکبیر وتہلیل اسی طرح تھا جیسا کہ آپ سے پہلے کہتے تھے ایسا نہیں کہ آپ نے تکبیر وتہلیل تلبیہ کی جگہ کہی۔کیا تم دیکھتے کہ وہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کی کنکریاں مارنے تک تلبیہ کہتے رہے۔البتہ بعض اوقات درمیان میں تکبیر وتہلیل کہتے تھے۔تو اس میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کی اطلاع دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تکبیر کو تہلیل سے ملا دیتے تھے اور یہ اس بات کی دلالت نہیں کہ اس وقت میں تلبیہ نہیں ہے اور تلبیہ کا وجود یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ تلبیہ کا وقت ہے۔پس ان آثار کی تصحیح سے معلوم ہو گیا کہ یوم نحر کو جمرہ عقبہ کنکریاں مارنے تک تلبیہ کا وقت ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان روایات کے خلاف روایات بھی وارد ہیں جو ذیل میں درج ہیں۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۲۲' ۹۳' ۹۹' ۱۰۱' مسلم فی الحج ۲۶۷/۲۶۶' ترمذی فی الحج باب۷۸' نسائی فی المناسك باب۲۰۴/۲۲۹' ابن ماجه فی المناسك باب۶۹' دارمی فی المناسك باب۶۰' مسند احمد ۱۱۴/۱' ۲۱۰' ۲۱۴/۲' ۲۲۶۔

حاصل روایات : ان آثار سے ثابت ہو رہا ہے کہ آپ ﷺ نے جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہا سابقہ روایات فصل اول اس کے خلاف نہیں کیونکہ ان میں تہلیل و تکبیر کا تذکرہ ہے۔ اور وہ تلبیہ کے خلاف نہیں جیسا پہلے ذکر کر آئے۔ یہ فضلؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے مزدلفہ سے منیٰ واپسی تک ردیف تھے وہ بھی عرفہ سے بعد تلبیہ کو بیان کر رہے ہیں۔ اور اسامہؓ کی روایت عرفات میں تلبیہ کو ثابت کرتی ہے۔ کبھی آپ تلبیہ کبھی تہلیل اور کبھی تکبیر کہتے تھے یہ نہیں کہ تلبیہ کی جگہ تہلیل و تکبیر کہتے تھے۔ بلکہ ابن مسعود ؓ کی روایت میں اور صاف فرمایا کہ آپ ﷺ تکبیر و تہلیل سے ملا کر اور کبھی الگ تلبیہ رمی جمرہ عقبہ تک کرتے رہے۔ معلوم ہوا کہ یہ تمام وقت تلبیہ تکبیر و تہلیل کا ہے۔

پس ثابت ہو گیا کہ جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہنا چاہئے۔

سرسری اشکال:

بعض صحابہ کرام ؓ کا عمل اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ یہ روایات ذکر کی جا رہی ہیں۔

۳۹۳۳ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ' قَالَ : أَنَا مُوْسٰی بْنُ یَعْقُوْبَ' عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ' عَنْ عَمِّهٖ' عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ' عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ کَانَ یُهِلُّ یَوْمَ عَرَفَةَ حَتّٰی یَرُوْحَ .

۳۹۳۳ : عامر بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے والد سے نقل کیا کہ عمر ؓ لا الہ الا اللہ عرفہ کے دن پڑھتے رہتے یہاں تک کہ وہاں سے لوٹتے۔

۳۹۳۴ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ' عَنْ أَبِیْهِ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا کَانَتْ تَتْرُکُ التَّلْبِیَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَی الْمَوْقِفِ .فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰی أَنَّ الْقَاسِمَ' لَمْ یُخْبِرْ فِیْ حَدِیْثِهِ الَّذِیْ رَوَیْنَاهُ عَنْهُ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : إِنَّ التَّلْبِیَةَ تَنْقَطِعُ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ .وَإِنَّمَا أَخْبَرَ عَنْ فِعْلِهَا فَقَالَ : کَانَتْ تَتْرُکُ التَّلْبِیَةَ إِذَا رَاحَتْ إِلَی الْمَوْقِفِ .فَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ تَکُوْنَ کَانَتْ تَفْعَلُ ذٰلِکَ' لَا عَلٰی أَنَّ وَقْتَ التَّلْبِیَةِ قَدِ انْقَطَعَ' وَلٰکِنْ لِأَنَّهَا تَأْخُذُ فِیْمَا سِوَاهَا مِنَ الذِّکْرِ' مِنَ التَّکْبِیْرِ وَالتَّهْلِیْلِ' کَمَا لَهَا أَنْ تَفْعَلَ ذٰلِکَ قَبْلَ یَوْمِ عَرَفَةَ أَیْضًا' وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِکَ دَلِیْلًا عَلَی انْقِطَاعِ التَّلْبِیَةِ' وَخُرُوْجِ وَقْتِهَا. وَکَذٰلِکَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ' عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِکَ أَیْضًا' وَهُوَ مِثْلُ هٰذَا .

۳۹۳۴ : عبدالرحمٰن بن قاسم نے عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ وہ جب موقف عرفات کی طرف روانہ ہوتیں تو

تلبیہ چھوڑ دیتیں۔ان کے خلاف دوسرے قول والوں کی دلیل یہ ہے کہ قاسم رحمہ اللہ نے اپنی اس روایت میں یہ بات نہیں بتلائی کہ ''وقوف عرفات سے پہلے تلبیہ قطع کر دیا جائے۔صرف حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فعل کا ذکر کیا گیا ہے اور کہا کہ جب حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا موقف کی طرف جاتیں تو تلبیہ ترک کر دیتیں۔عین ممکن ہے کہ آپ یہ عمل اس لئے نہ کرتی ہوں کہ تلبیہ کا وقت ختم ہوگیا بلکہ اس کے علاوہ تکبیر وتہلیل اذکار کو اختیار کرتی تھیں جیسا کہ عرفہ کے دن سے پہلے آپ کر سکتی تھیں۔پس یہ ترک تلبیہ اور اس کے وقت چلے جانے کا ثبوت نہیں ہے۔اسی طرح ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو نقل کیا وہ بھی اس کیمثل ہے۔ملاحظہ ہو۔

ح: اس روایت میں تو ان کے قول کی نہیں بلکہ فعل کی خبر دی گئی اس لئے اس میں یہ احتمال موجود ہے کہ وہ اسے وقتی طور پر کرتی ہوں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ وہ اسے اس لئے ترک کرتی تھیں کہ تلبیہ کا وقت ختم ہوگیا اور عبداللہ بن زبیر کی روایت جو عمر رضی اللہ عنہ سے متعلق ہے اس کی یہی تاویل مناسب ہے کہ وہ وقتی طور پر اسی کو پڑھتے یہ نہیں کہ تلبیہ کا وقت جاتا رہا۔واللہ اعلم۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا اس کے خلاف عمل:

۳۹۳۵ :وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ' قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ' قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : حَجَجْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ .فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَخَطَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِعَرَفَةَ' فَلَمَّا لَمْ يَسْمَعْهُ يُلَبِّي' صَعِدَ إِلَيْهِ الْأَسْوَدُ فَقَالَ : مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُلَبِّيَ ؟ فَقَالَ : أَوَ يُلَبِّي الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِيْ مِثْلِ مَقَامِك هٰذَا .قَالَ الْأَسْوَدُ : نَعَمْ' سَمِعْت عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُلَبِّيْ فِيْ مِثْلِ مَقَامِكَ هٰذَا' ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى صَدَرَ بَعِيْرُهُ عَنِ الْمَوْقِفِ' قَالَ : فَلَبَّى ابْنُ الزُّبَيْرِ .

۳۹۳۵: عبدالرحمن بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے اسود کے ساتھ حج کیا جب عرفہ کا دن آیا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے عرفات میں خطبہ دیا جب اسود نے ان سے تلبیہ نہ سنا تو اسود ان کی طرف گئے اور کہنے لگے تلبیہ کیوں نہیں کہتے؟ تو انہوں نے کہا کیا آدمی اس مقام پر بھی تلبیہ کہے گا؟ تو اسود کہنے لگے جی ہاں۔میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس مقام پر تلبیہ کہتے سنا پھر وہ موقف سے لوٹنے تک تلبیہ کہتے رہتے۔یہ بات سن کر ابن زبیر تلبیہ پڑھنے لگے۔

۳۹۳۶ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ' عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ' قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَ (إِنَّ هٰذَا يَوْمُ تَسْبِيْحٍ وَتَكْبِيْرٍ وَتَهْلِيْلٍ' فَسَبِّحُوْا وَكَبِّرُوْا' فَجَدَّ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَسْوَدَ يُحَرِّشُ النَّاسَ' حَتّٰى صَعِدَ إِلَيْهِ' وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَبّٰى عَلَى الْمِنْبَرِ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ) فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ (لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ) . أَفَلَا تَرٰى أَنَّ الْأَسْوَدَ لَمَّا أَخْبَرَ ابْنَ الزُّبَيْرِ بِتَلْبِيَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

فِيْ مِثْلِ يَوْمِهِ ذٰلِكَ' قَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ وَأَخَذَ بِهِ فَلَبّٰى' وَلَمْ يَقُلْ لَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ (إِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا يُلَبِّيْ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ) عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَلٰكِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا حَضَرَ مِنْ عُمَرَ تَرْكَ التَّلْبِيَةِ يَوْمَئِذٍ' وَلَمْ يُخْبِرْهُ عُمَرُ أَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ إِنَّمَا كَانَ مِنْهُ لِخُرُوْجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ ابْنِ الزُّبَيْرِ لِخُرُوْجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ .فَلَمَّا أَخْبَرَهُ الْأَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِأَنَّهُ لَبّٰى يَوْمَئِذٍ' عَلِمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ ذٰلِكَ الْوَقْتَ الَّذِيْ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَبّٰى فِيْهِ' وَقْتٌ لِلتَّلْبِيَةِ' وَأَنَّ ذٰلِكَ التَّرْكَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ عُمَرَ إِنَّمَا كَانَ لِغَيْرِ خُرُوْجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ' فَتَوَهَّمَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هُوَ أَنَّهُ لِخُرُوْجِ وَقْتِ التَّلْبِيَةِ' وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَلَبّٰى وَرَأٰى أَنَّ مَا أَخْبَرَهُ بِهِ الْأَسْوَدُ عَنْ عُمَرَ' مِنْ تَلْبِيَتِهِ أَوْلٰى مِمَّا رَآهُ هُوَ مِنْهُ فِيْ تَرْكِ التَّلْبِيَةِ .

۳۹۳۶: عبدالرحمٰن بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر کو سنا کہ وہ عرفہ کے دن خطبہ دے رہے ہیں اس میں فرمانے لگے یہ تسبیح تہلیل کا دن ہے اس میں تسبیح وتہلیل خوب کرو۔ لوگوں کو چیرتے ہوئے جلدی سے اسود میری طرف بڑھے یہاں تک کہ منبر پر چڑھ گئے اس وقت ابن زبیر رضی اللہ عنہ بھی منبر پر تھے اور کہنے لگے۔ میں عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ آج کے دن منبر پر بھی تلبیہ کہتے تھے۔ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ یہ سن کر کہنے لگے لبیک اللھم لبیک۔ کیا تم یہ معلوم نہیں کر رہے کہ جب اسود رحمہ اللہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو صرف عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بتلایا کہ اس جیسے دن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلبیہ کہتے تھے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات کو قبول کر لیا اور تلبیہ کہا' ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسود کو یہ نہیں کہا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے تلبیہ نہیں کہا۔ جیسا کہ عامر بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا مگر ابن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس وقت حاضر ہوئے جب انہوں نے تلبیہ ترک کیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ نہیں بتلایا کہ میں نے اس کا وقت ختم ہونے کی وجہ سے تلبیہ ترک کیا ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ تلبیہ کا وقت نکل جانے کے سبب ترک تھا۔ پس جب اسود رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ اطلاع دی کہ آپ نے اس دن بھی تلبیہ کہا ہے۔ تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس وقت تلبیہ نہیں کہا یہ وقت تلبیہ کا ہے اور ان کے ترک تلبیہ کی وجہ خروج وقت نہیں بلکہ دوسری وجہ تھی۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو وقتی طور پر نہ پڑھنے سے یہ خیال ہوا کہ وہ ترک وقت تلبیہ کے نکل جانے کی بناء پر ہے حالانکہ ایسا نہیں تھا پس انہوں نے تلبیہ کہا انہوں نے سمجھ لیا کہ اسود رحمہ اللہ نے جو عمر رضی اللہ عنہ کے تلبیہ سے متعلق فرمایا ہے۔ وہ اس روایت سے جو ترک تلبیہ سے متعلق اسودؒ کا قول اولیٰ ہے۔ روایت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: ذرا غور کرو کہ اسود نے جب ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی کہ عمر رضی اللہ عنہ یہاں تلبیہ کہتے تھے تو انہوں نے تلبیہ کہنا شروع کر دیا۔ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ نے انکار نہیں کیا کہ میں نے تو عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ تلبیہ نہ کہتے تھے۔ جیسا کہ عامر بن عبداللہ بن زبیر کی روایت میں عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق گزرا لیکن ابن الزبیر رضی اللہ عنہ جس وقت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے تلبیہ ترک کر دیا

مگر عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ تو نہیں بتلایا کہ یہ تلبیہ کا وقت نہیں یا اس کا وقت جاتا رہا۔ حالانکہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کو ان کے ترک سے یہ بات سمجھ آئی مگر جب اسود نے ان کو فعل عمری سے خبردار کیا تو انہوں نے فوراً قبول کر لیا اور سمجھ لیا کہ میرا علم ان کے متعلق درست نہ تھا۔ وہ ترک وقت تلبیہ کے خروج کی وجہ سے نہیں تھا۔ اسی لئے انہوں نے قبول کر کے تلبیہ کہنا شروع کر دیا پس یہ اسود والی روایت اس سے اولیٰ واعلیٰ ہے بلکہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے فعل سے خود اس کا شافی وکافی جواب ہے۔

۳۹۳۷ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ ' قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ ' قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ أَبِیْ خَالِدٍ ' عَنْ وَبَرَةَ قَالَ : صَعِدَ الْأَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ إِلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ وَهُوَ عَلَی الْمِنبَرِ یَوْمَ عَرَفَةَ ' فَسَارَّهُ بِشَیْءٍ ' ثُمَّ نَزَلَ الْأَسْوَدُ وَلَبَّی ابْنُ الزُّبَیْرِ ' فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّ الْأَسْوَدَ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ .

۳۹۳۷: وبرہ کہتے ہیں کہ اسود بن یزید ابن الزبیر کے منبر پر بیٹھنے کی حالت میں منبر پر چڑھے اور یہ عرفہ کے دن کی بات ہے اور ان کے کان میں کوئی بات کہی پھر اسود نیچے اترے اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہ نے تلبیہ شروع کر دیا لوگوں نے خیال کیا کہ اسود نے ان کو اس بات کا حکم دیا ہے۔

۳۹۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ' عَنْ قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ ' عَنْ عَطَاءٍ ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُلَبِّیْ غَدَاةَ الْمُزْدَلِفَةِ .

۳۹۳۸: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عمر ابن الخطاب کو مزدلفہ کی صبح تلبیہ پڑھتے دیکھا۔

۳۹۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ' عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ ' قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِعَرَفَةَ فَلَبَّی عَبْدُ اللّٰهِ ' فَلَمْ یَزَلْ عَبْدُ اللّٰهِ یُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ . فَقَالَ رَجُلٌ : مَنْ هٰذَا الَّذِیْ یُلَبِّیْ فِیْ هٰذَا الْمَوْضِعِ ؟ قَالَ : وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فِیْ تَلْبِیَتِهِ شَیْئًا مَا سَمِعْتُهُ مِنْ أَحَدٍ (لَبَّیْكَ عَدَدَ التُّرَابِ) . فَفِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ یُلَبِّیْ بِعَرَفَةَ وَهُوَ عَلَی الْمِنبَرِ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ بَعْدِهِ لَمَّا أَخْبَرَهُ الْأَسْوَدُ بِهٖ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ' وَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ ' فَذٰلِكَ إِجْمَاعٌ وَحُجَّةٌ ' وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ . فَثَبَتَ بِفِعْلِ مَنْ ذَكَرْنَا ' لِمُوَافَقَتِهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ فِعْلِهِ ذٰلِكَ - أَنَّ التَّلْبِیَةَ فِی الْحَجِّ لَا تَنْقَطِعُ ' حَتّٰی تُرْمٰی جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ ' وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ' وَأَبِیْ یُوْسُفَ ' وَمُحَمَّدٍ ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی .

۳۹۳۹: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں عبداللہ کے ساتھ عرفات میں موجود تھا عبداللہ نے تلبیہ کہا اور وہ تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے ایک آدمی کہنے لگا یہاں یہ تلبیہ پڑھنے والا کون ہے؟ عبداللہ نے اپنے تلبیہ میں ایسی چیز کہی جو میں نے کسی سے نہیں سنی وہ یہ کلمات تھے: لبیک عدد التراب ان روایات میں یہ بات

موجود ہے کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ عرفہ میں منبر پر تلبیہ کہتے تھے اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی معلوم ہونے پر اس عمل کو اپنایا جب کہ حضرت اسود رحمہ اللہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ بتلایا تو اطراف والوں میں سے کسی شخص نے ان پر اعتراض نہ کیا پس یہ اجماع اور مستقل دلیل ہے۔ یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہی طرز اختیار کیا۔ تو جن لوگوں کا ہم نے تذکرہ کیا تو چونکہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی ہے۔ پس ان کے عمل نے یہ ثابت کر دیا کہ جمرہ عقبہ کی کنکریاں یوم نحر کے دن مارنے تک تلبیہ کو ترک نہ کیا جائے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

حاصل آثار: ان آثار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عرفات میں عمر رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور انکے بعد ابن الزبیر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا جب ان کو اسود نے عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق اطلاع دی۔ اس بات کو کسی نے ناپسند نہیں کیا یہ اجماع اور حجت ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی اس کو کر رہے ہیں اس سے ثابت ہوا کہ ان کا فعل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے موافق ہے حج میں رمی جمرہ عقبہ تک تلبیہ روکا نہ جائے گا یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ اللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ مَتٰى يَحِلَّانِ لِلْمُحْرِمِ ؟

محرم کب لباس وخوشبو استعمال کرسکتا ہے؟

خلاصۃ المرام: طواف زیارت سے پہلے سلا ہوا کپڑا اور خوشبو دونوں کا استعمال درست نہیں اس کو ابن الزبیر رضی اللہ عنہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: امام مالک وحسن بصری رحمہم اللہ سلا ہوا کپڑا تو حلق کے بعد جائز مگر خوشبو طواف زیارت سے پہلے جائز نہیں۔

نمبر ③: ائمہ ثلاثہ جمہور فقہاء ومحدثین رحمہم اللہ رمی وحلق کے بعد سلا کپڑا اور خوشبو دونوں کو جائز قرار دیتے ہیں البتہ جماع طواف زیارت کے بعد درست ہے۔

فریق اوّل کا موقف:

رمی وحلق کے بعد سلا ہوا کپڑا اور خوشبو جائز نہیں۔ دلیل یہ روایت ہے۔

۳۹۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جُدَافَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ وَهْبٍ (أَنَّ عُكَّاشَةَ بْنَ وَهْبٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِخَالُهُ آخَرَ، جَاءَ اهَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَلْقَيَا قَمِيْصَهَا فَقَالَتْ : مَالَكُمَا ؟ فَقَالَا : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ أَفَاضَ مِنْ هُنَا فَلْيُلْقِ ثِيَابَهُ) وَكَانُوْا تَطَيَّبُوْا وَلَبِسُوْا الثِّيَابَ .

۳۹۴۰: عروہ نے جدافہ بنت وہب جو کہ عکاشہ بن وہب کی (ماں شریک) بہن ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ عکاشہ بن وہب صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کا دوسرا بھائی عکاشہ بن محصن (ماں شریک بھائی) میرے خیمے میں آئے جبکہ یوم نحر کا سورج ڈوب چکا تھا اور انہوں نے اپنے قمیص نکال رکھے تھے۔ میں نے پوچھا تمہیں کیا ہوا؟ دونوں نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یہاں سے مکہ طواف زیارت (شام سے پہلے) نہ کر سکا وہ اپنے سلے کپڑے اتار دے حالانکہ یہ اپنے قمیصوں کو خوشبو لگا کر پہن چکے تھے۔

۳۹۴۱ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ (أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ عَكَّاشَةُ بْنُ مُحْصَنٍ وَآخَرُ فِيْ مِنًى مَسَاءَ يَوْمِ الْأَضْحَى فَنَزَعَا ثِيَابَهُمَا، وَتَرَكَا الطِّيْبَ .فَقُلْتُ : مَالَكُمَا ؟ فَقَالَا : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مَنْ لَمْ يُفِضْ إِلَى الْبَيْتِ مِنْ عَشِيَّةِ هٰذِهِ، فَلْيَدَعِ الثِّيَابَ وَالطِّيْبَ) .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ فَقَالُوْا : لَا يَحِلُّ اللِّبَاسُ وَالطِّيْبُ لِأَحَدٍ، حَتّٰى يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ، وَذٰلِكَ حِيْنَ يَطُوْفُ طَوَافَ الزِّيَارَةِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : إِذَا رَمَى وَحَلَقَ، حَلَّ لَهُ اللِّبَاسُ .وَاخْتَلَفُوْا فِي الطِّيْبِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : حُكْمُهُ حُكْمُ اللِّبَاسِ، فَيَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ اللِّبَاسُ، وَقَالَ آخَرُوْنَ : حُكْمُهُ حُكْمُ الْجِمَاعِ، فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ الْجِمَاعُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۹۴۱: عروہ نے ام قیس بنت محصن (یہ عکاشہ کی حقیقی بہن ہیں) کہتی ہیں کہ میرے ہاں عکاشہ بن محصن آئے اور ان کے ساتھ دوسرا صاحب بھی تھا۔ یہ یوم نحر کو منیٰ میں شام کا وقت تھا (ان دونوں نے سلے کپڑے پہن رکھے تھے) ان کو اتارا ہوا تھا اور خوشبو کو چھوڑ دیا تھا۔ میں نے ان کو کہا تم دونوں کو کیا ہوا دونوں کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا ہے کہ جو شام تک طواف زیارت کے لئے مکہ نہیں گیا وہ سلے کپڑے اتار دے اور خوشبو ترک کر دے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ لباس اور خوشبو کسی شخص کے لئے اس وقت تک حلال نہیں جب تک کہ اس کے لئے عورتیں حلال نہ ہو جائیں اور یہ اس وقت حلال ہے جب وہ طواف زیارت سے فارغ ہو جائے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت کو استدلال میں پیش کیا ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب وہ کنکریاں مار کر حلق کرے تو اس کو لباس پہننا جائز ہے۔ البتہ خوشبو کے سلسلہ میں اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ یہ لباس کا حکم رکھتی ہے اور لباس کی طرح اس کا لگانا بھی جائز ہے۔ جبکہ دوسرے علماء نے کہا کہ اس کا حکم جماع کی طرح ہے پس جماع کے حلال ہونے تک خوشبو حلال نہیں ان کی دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

فریق ثانی وثالث کا موقف اور دلیل:

رمی وحلق کے بعد اس کو لباس درست ہے البتہ خوشبو میں فریق ثانی اس کو ناجائز قرار دیتا ہے اور فریق ثالث لباس کی طرح

قرار دے کر جائز کہتا ہے۔

فریق ثالث کی دلیل یہ روایت ہے۔

۳۹۴۲ : بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ، فَقَدْ حَلَّ الطِّيْبُ وَالثِّيَابُ وَكُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ).

۳۹۴۲: عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمی اور حلق کر چکو تو تمہارے لئے سلے کپڑے اور خوشبو حلال اور ہر چیز حلال ہے سوائے عورتوں کے۔

۳۹۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا الْحُجَّاجُ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۹۴۳: زہری نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۹۴۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ حِيْنَ حَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ). قَالَ أُسَامَةُ : وَحَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۹۴۴: قاسم بن محمد نے رائشہؓ سے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلال ہونے پر خوشبو لگائی۔ اور یہ طواف زیارت سے پہلے کی بات ہے اسامہ کہنے لگے مجھے ابوبکر بن حزم عن عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل فرمائی۔

۳۹۴۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۹۴۵: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت بیان فرمائی۔

۳۹۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۳۹۴۶: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل فرمائی۔

۳۹۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ . ح .

۳۹۴۷: ابن مرزوق نے بشر بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

۳۹۴۸ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۹۴۸: سفیان نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔

۳۹۴۹ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِثْلَهٗ .

۳۹۴۹: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۹۵۰ : حَدَّثَنَا فَهْد قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۹۵۰: زہیر نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۳۹۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ' عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ' عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِثْلَهٗ. فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّطَيُّبِ بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ' قَبْلَ طَوَافِ الزِّيَارَةِ' بِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ .فَقَدْ عَارَضَ ذٰلِكَ حَدِيْثَ ابْنِ لَهِيْعَةَ الَّذِيْ بَدَأْنَا بِذِكْرِهٖ فِيْ هٰذَا الْبَابِ فَهٰذِهٖ أَوْلٰى لِأَنَّ مَعَهَا مِنَ التَّوَاتُرِ وَصِحَّةِ الْمَجِيْءِ ' مَا لَيْسَ مَعَ غَيْرِهَا مِثْلُهٗ. ثُمَّ قَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ' غَيْرَ أَنَّهٗ زَادَ عَلَيْهِ مَعْنًى آخَرَ

۳۹۵۱: سالم بن عبداللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اطلاع دے رہی ہیں کہ آپ نے کنکریاں مارنے اور حلق کے بعد طواف زیارت سے قبل خوشبو لگائی' جیسا مذکور ہے۔ یہ روایت ابن لہیعہ کی روایت کے خلاف جس کو ابتداء میں ذکر کیا گیا۔ مگر یہ روایت اولیٰ ہے کیونکہ تواتر صحت میں دوسری روایت اس کی مماثل نہیں۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت وارد ہے۔ مگر انہوں نے ایک اور مفہوم کا اضافہ کیا ہے۔ روایت ملاحظہ کریں۔

حاصل روایات: یہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو خود رمی و حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگا رہی ہیں۔

سابقہ مؤقف کا جواب: فصل اول کی روایت جس کو ابن لہیعہ کی سند سے مؤقف اول میں پیش کیا گیا یہ روایت اس سے سند کے

اعتبار سے قوی تر ہے یہ جس تواتر سند سے ثابت ہے وہ نہیں پس اس کو ترجیح ہوگی۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تائیدی روایات:

۳۹۵۲ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ ح .

۳۹۵۲:ابوبکرہ نے مومل سے روایت نقل کی ہے۔

۳۹۵۳ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِذَا رَمَيْتُمُ الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ .فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : وَالطِّيْبُ .فَقَالَ : أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَمِّخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ أَفَطِيْبٌ هُوَ) ؟ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ إِبَاحَةِ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ إِذْ رَمَيْتُ الْجَمْرَةَ وَلَا يَذْكُرُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَلْقَ .وَفِيْهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَمِّخُ رَأْسَهُ بِالْمِسْكِ وَلَمْ يُخْبِرْ بِالْوَقْتِ الَّذِيْ فَعَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْحَلْقِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَهُ إِلَّا أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا يُوَافِقُ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا عَلٰى مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ .فَيَكُوْنُ مَا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ رَمْيِهِ الْجَمْرَةَ وَحَلْقِهِ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعَدُّ بِرَأْيِهِ إِذَا رَمَى فَقَدْ حَلَّ لَهُ بِرَمْيِهِ أَنْ يَحْلِقَ حَلَّ لَهُ أَنْ يَلْبَسَ وَيَتَطَيَّبَ .وَهٰذَا مَوْضِعٌ يَحْتَمِلُ النَّظَرَ وَذٰلِكَ أَنَّ الْإِحْرَامَ يَمْنَعُ مِنْ حَلْقِ الرَّأْسِ وَاللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ حَلْقُ الرَّأْسِ إِذَا حَلَّ حَلَّتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ وَاحْتُمِلَ أَنْ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَكُوْنَ الْحَلْقُ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْمُعْتَمِرَ يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ فِيْ عُمْرَتِهِ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ بِإِحْرَامِهِ فِيْ حَجَّتِهِ.ثُمَّ إِذَا رَأَيْنَاهُ إِذَا طَافَ : بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَلَا يَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ وَلَا الطِّيْبُ وَلَا اللِّبَاسُ حَتّٰى يَحْلِقَ .فَلَمَّا كَانَتْ حُرْمَةُ الْعُمْرَةِ قَائِمَةً حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَلَا يَكُوْنُ إِذَا حَلَّ لَهُ أَنْ يَحْلِقَ فِيْ حُكْمِ مَنْ حَلَّ لَهُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ اللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحَجَّةِ لَا يَجِبُ لِمَا حَلَّ لَهُ الْحَلْقُ فِيْهَا أَنْ يَحِلَّ لَهُ شَيْءٌ مِمَّا سِوَاهُ مِمَّا كَانَ حَرُمَ عَلَيْهِ بِهَا حَتّٰى يَحْلِقَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي الْعُمْرَةِ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ جَمِيْعًا وَبَيْنَ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى حَدِيْثِ

عُكَّاشَةَ .فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ يَحِلُّ لَهُ النِّسَاءُ ، وَالطِّيبُ، وَاللِّبَاسُ، وَالصَّيْدُ، وَالْحَلْقُ، وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ الَّتِي تَحْرُمُ عَلَيْهِ بِالْإِحْرَامِ، فَإِذَا أَحْرَمَ، حَرُمَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ كُلُّهُ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ، وَهُوَ الْإِحْرَامُ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَمَا حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ أَنْ يَحِلَّ مِنْهَا أَيْضًا بِسَبَبٍ وَاحِدٍ، وَاحْتُمِلَ أَنْ يَحِلَّ مِنْهَا بِأَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةٍ، إِحْلَالًا بَعْدَ إِحْلَالٍ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَرَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ إِذَا رَمٰى، فَقَدْ حَلَّ لَهُ الْحَلْقُ، هٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَأَجْمَعُوْا أَنَّ الْجِمَاعَ حَرَامٌ عَلَيْهِ عَلٰى حَالَتِهِ الْأُوْلٰى، فَثَبَتَ أَنَّهُ حَلَّ مِمَّا قَدْ كَانَ حَرُمَ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ بِأَسْبَابٍ مُخْتَلِفَةٍ .فَبَطَلَ بِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْنَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْحَلْقَ يَحِلُّ لَهُ إِذَا رَمٰى، وَأَنَّهُ مُبَاحٌ لَهُ بَعْدَ حَلْقِ رَأْسِهِ أَنْ يَحْلِقَ مَا شَاءَ مِنْ شَعْرِ بَدَنِهِ، وَيَقُصَّ أَظْفَارَهُ، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ، هَلْ حُكْمُ اللِّبَاسِ حُكْمُ ذٰلِكَ أَوْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْجِمَاعِ، فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ الْجِمَاعُ ؟ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ، فَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ بِالْحَجِّ إِذَا جَامَعَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ، فَسَدَ حَجُّهُ، وَرَأَيْنَاهُ إِذَا حَلَقَ شَعْرَهُ أَوْ قَصَّ أَظْفَارَهُ، وَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فِدْيَةٌ، وَلَمْ يَفْسُدْ بِذٰلِكَ حَجُّهُ. وَرَأَيْنَا لَوْ لَبِسَ ثِيَابًا قَبْلَ وُقُوْفِهِ بِعَرَفَةَ، لَمْ يَفْسُدْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ إِحْرَامُهُ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فِدْيَةٌ .فَكَانَ حُكْمُ اللِّبَاسِ، قَبْلَ عَرَفَةَ، مِثْلَ حُكْمِ قَصِّ الشَّعْرِ وَالْأَظْفَارِ، لَا مِثْلَ حُكْمِ الْجِمَاعِ .فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهُ أَيْضًا بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ كَحُكْمِهَا، لَا كَحُكْمِ الْجِمَاعِ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَأَيْنَا الْقُبْلَةَ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ، بَعْدَ أَنْ يَحْلِقَ، وَهِيَ قَبْلَ الْوُقُوْفِ بِعَرَفَةَ، فِيْ حُكْمِ اللِّبَاسِ، لَا فِيْ حُكْمِ الْجِمَاعِ، فَلِمَ لَا كَانَ اللِّبَاسُ بَعْدَ الْحَلْقِ أَيْضًا كَهِيَ ؟ قِيْلَ لَهُ : إِنَّ اللِّبَاسَ بِالْحَلْقِ، أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْقُبْلَةِ، لِأَنَّ الْقُبْلَةَ هِيَ بَعْضُ أَسْبَابِ الْجِمَاعِ، وَحُكْمُهَا حُكْمُهُ، تَحِلُّ حَيْثُ يَحِلُّ، وَتَحْرُمُ حَيْثُ يَحْرُمُ، فِي النَّظَرِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا .وَالْحَلْقُ وَاللِّبَاسُ لَيْسَا مِنْ أَسْبَابِ الْجِمَاعِ إِنَّمَا هُمَا مِنْ أَسْبَابِ إِصْلَاحِ الْبَدَنِ، فَحُكْمُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِحُكْمِ صَاحِبِهِ، أَشْبَهُ مِنْ حُكْمِهِ بِالْقُبْلَةِ، فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِاللِّبَاسِ بَعْدَ الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ .وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ.

۳۹۵۳: حسن عرنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب تم جمرہ عقبہ کی رمی کرلو تو عورتوں کے علاوہ تمہارے لئے ہر چیز حلال ہو جاتی ہے ان کو ایک آدمی نے پوچھا کیا خوشبو بھی۔ تو انہوں نے فرمایا میں نے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کا سر مبارک کستوری سے لت پت تھا۔ تم بتلاؤ کیا وہ خوشبو ہے؟ اس روایات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول کہ عورتوں کے سواء ہر چیز حلال ہو گئی جب کہ جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماری ہیں'' ذکر کیا

ہے۔انہوں نے اس روایت سر منڈانے کا تذکرہ نہیں کیا اور اس روایت یہ بات بھی موجود ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ کو دیکھا کہ آپ نے سر مبارک پر کستوری لگائی مگر اس روایت میں یہ اطلاع موجود نہیں کہ آپ نے یہ عمل کس وقت کیا۔عین ممکن ہے کہ آپ نے سر منڈانے سے پہلے یہ فعل کیا ہو اور عین ممکن ہے کہ حلق کے بعد ایسا کیا ہو۔زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ اس اجمال کو اسی وضاحت پر محمول کریں جو اس روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں ہے ۔نہ کہ اس کے خلاف۔پس اس صورت میں یہ جمرہ کی کنکریوں اور حلق کے بعد ہو گا جیسا حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ذکر کیا۔پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ جب رمی کر لی تو رمی سے ہی یہ حلال ہو گیا کہ وہ حلق کروائے اور اس کے لئے لباس وخوشبو درست ہو گئے۔یہ موقعہ غور وفکر کا ہے۔کہ احرام تو سر منڈانے اور لباس پہننے اور خوشبو سے روکتا ہے۔پس یہ اس بات پر محمول کیا جائے کہ جب سر منڈانا جائز ہو گیا تو تمام چیزیں اسے جائز ہو گئیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اس وقت تک حلال نہیں جب تک حلق کروا نہیں لیتا۔جب اس بات کو جانچا تو یہ معلوم ہوا کہ عمرہ کرنے والے پر وہی چیزیں حرام ہوتی ہیں' جو احرام حج سے حرام ہوتی ہیں۔پھر دوسری بات یہ بھی پائی کہ جب اس نے طواف اور سعی صفا ومروہ کر لیا تو اسے سر منڈانا درست ہو جاتا ہے مگر عورتیں اس کے لئے حلال نہیں ہوتیں اور نہ خوشبو لگانا اور نہ لباس پہننا جائز ہوتا ہے جب تک سر نہ منڈوالے۔پس جب عمرہ کی حرمت قائم ہے تو حلق حلال ہو گیا۔مگر جواز حلق سے وہ اس آدمی کے حکم میں نہیں جس کو لباس اور خوشبو جائز ہوا اور حج میں بھی اسی طرح ہے۔کہ جب حلق جائز ہوا تو اس کی وجہ سے احرام کی وجہ سے جو امور حرام ہوتے تھے وہ سب جائز نہیں ہو جاتے۔وہ تب حلال ہوتے ہیں جب سر منڈا لے۔یہ اس بات پر قیاس کیا ہے جو سب کے ہاں عمرہ میں اتفاقی ہے۔اب ہم ان دونوں اول قول والے لوگوں کے اقوال کی طرف لوٹتے ہیں جنہوں نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی روایت اختیار کی ہے۔پس ہم نے یہ بات پائی کہ احرام سے پہلے آدمی کے لئے عورتوں کے پاس جانا' خوشبو ملنا' لباس پہننا اور شکار کرنا' سر منڈانا اور وہ تمام اشیاء کرنا جائز ہے۔جو احرام کی وجہ سے حرام ہو جاتی ہیں۔پھر جب وہ احرام باندھ لیتا ہے تو ایک سبب سے اس پر یہ تمام کام حرام ہو جاتے ہیں۔اور وہ احرام ہے۔پس یہ احتمال ہے کہ جیسا ایک سبب سے حرام ہوتے تو ایک سبب سے حلال ہو جاتے ہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ مختلف چیزوں سے حلال ہوں ہم نے اسے جانچا تو اس پر اجماع پایا کہ جب اس نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی تو اسکے لئے حلق جائز ہو گیا اس پر تو کسی بھی فرد مسلمان کو اختلاف نہیں اور اس پر اتفاق ہے کہ پہلی حالت میں اس کے لیے جماع حرام ہے۔پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ امور جو اس پر ایک سبب سے حرام ہوتے ہیں مختلف اسباب سے وہ ان سے حلال ہو جاتا ہے۔اس سے مذکورہ علت باطل ہو گئی۔پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ رمی سے حلق درست ہو جاتا ہے تو سر منڈانے کے بعد جسم کے ہر حصہ کے بال مونڈنا جائز ہو جاتے ہیں۔اور اسی طرح ناخن ترشوانا بھی۔اب ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا لباس کا حکم یہی ہے یا اس سے مختلف جماع کی طرح ہے۔کہ وہ جماع کے جواز تک جائز نہ ہو گا۔ہم نے غور کیا کہ حج کا احرام باندھنے والا اگر عرفات سے قبل جماع کرے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ومعروف ہے کہ اگر وہ اپنے بال' ناخن ترشوائے تو اس

پر فدیہ ضروری ہو جائے گا مگر حج فاسد نہ ہوگا۔ اگر اس نے وقوف عرفات سے پہلے کپڑے پہن لیے تو اس سے اس کا احرام فاسد نہ ہوگا البتہ فدیہ لازم ہو جائے گا پس معلوم ہو گیا کہ لباس کا حکم وقوف عرفات سے پہلے پہلے بال کاٹنے اور ناخن تراشنے کی طرح ہے۔ جماع جیسا نہیں تو قیاس اس بات کا متقاضی ہے کہ رمی وحلق کے بعد اس کا حکم ان دونوں جیسا ہو جماع جیسا نہ ہو قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ اعتراض کرے کہ ہم جانتے ہیں کہ محرم کو حلق کے بعد بوسہ حرام ہے اور وقوف سے پہلے یہ لباس کی طرح ہے جماع کی طرح نہیں تو حلق کے بعد بھی مناسب یہ ہے کہ لباس بوسہ کے حکم جیسا ہو۔ تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا۔ کہ لباس بوسہ کے مقابلے میں سر منڈانے کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ کیونکہ بوسہ اسباب جماع سے شمار ہوتا ہے تو اس کا حکم جماع کے حکم کی طرح ہوگا۔ جب وہ حلال ہوگا تو یہ بھی حلال ہوگا۔ جب وہ حرام ہوگا تو یہ بھی حرام ہوگا اور غور وفکر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حلق اور لباس دونوں جماع کے اسباب سے نہیں بلکہ وہ درستی بدن کے من جملہ اسباب سے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کا حکم ایک دوسرے سے ملانا زیادہ مناسب ہے' بجائے اس کے کہ اسے بوسہ کے ساتھ ملائیں۔
اس تمام بحث سے ثابت ہو گیا کہ کنکریاں مارنے اور سر منڈانے کے بعد لباس زیب تن کرنے میں کچھ حرج نہیں۔
کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی یہ منقول ہے ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس روایت میں رمی جمرہ کا تذکرہ ہے اور اس کے بعد ہر چیز سوائے عورتوں کے حلال ہونے کا ذکر ہے مگر حلق کا تذکرہ نہیں۔ اسی طرح آپ کے سر مبارک کے خوشبو سے لت پت ہونے کا ذکر کیا مگر اس کا وقت نہیں بتلایا۔ یہ حلق سے پہلے اور بعد دونوں امکان رکھتا ہے البتہ سابقہ روایت کی موافقت کا تقاضا یہ ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی اور حلق کے بعد کی بات ہے جیسا کہ روایت عائشہ رضی اللہ عنہا میں مذکور ہے پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے خیال اور رائے سے یہ فرمایا کہ رمی کے بعد حلق درست ہے اور اس کے لئے لباس پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہے۔

نظر کا تقاضا:

غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ احرام نے حلق سر' لباس' خوشبو سب کو حرام کر دیا۔ پس یہ قرین قیاس ہے کہ جب سر منڈوانا جائز ہو جائے تو یہ سب جائز ہو جائیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ حلق تک حلال نہ ہوں۔ ہم نے اعتبار کرتے ہوئے دیکھا کہ معتمر پر اس کے احرام سے وہ تمام چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حج کے احرام سے حرام ہوتی ہیں عمرے میں غور کیا کہ سعی صفا و مروہ کے بعد حلق بھی حلال ہو گیا مگر عورتیں' خوشبو' لباس حلق کے بعد حلال ہوتا ہے۔
پس جب عمرہ کی حرمت باقی ہے تو اس کے لئے حلق کروانا تو حلال ہے مگر حلق کے حلال ہونے سے وہ حلال کے حکم میں نہیں ہوا کہ اس کو لباس وخوشبو حلال ہو۔ اسی طرح یہ بھی پسندیدہ نہیں کہ اب اس کو حلق درست ہو گیا اور اس کے ماسواء چیزیں بھی حلال ہو گئیں جب تک کہ وہ حلق نہ کروالے۔ نظر کا تقاضا یہی ہے۔
نظر ثانی: احرام سے پہلے اس کو عورتیں' خوشبو' لباس' شکار' حلق یہ سب چیزیں حلال تھیں جب احرام باندھ لیا تو احرام سے سب حرام ہو گئیں۔ اب احرام کھولتے وقت دو احتمال ہیں۔ نمبر ایک کہ تمام یکبارگی حلال ہو جائیں۔ نمبر دو یکے بعد دیگرے حلال

ہوں۔غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ جب وہ رمی کرے تو اس کو حلق حلال ہو جاتا ہے اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ جماع حرام ہے۔پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ ایک سبب کے حرام ہونے والی اشیاء مختلف طور پر حلال ہوئیں پس یکبارگی حلال ہونے کا احتمال باطل ہوا۔

اب جبکہ رمی سے اس کو حلق حلال ہوا ہے تو اسے جسم کے تمام بال مونڈنے درست ہیں۔اسی طرح ناخن کاٹنا نہانا وغیرہ۔
اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس کا حکم جماع کی طرح ہے یا نہیں کہ جب جماع حلال ہو تو یہ حلال ہو۔

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ محرم بالحج وقوف عرفات سے پہلے جماع کرے تو اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے مگر بال کاٹنے یا ناخن کاٹنے سے حج فاسد نہیں ہوتا صرف فدیہ لازم آتا ہے اسی طرح اگر اس نے کپڑا پہن لیا پھر بھی حج فاسد نہ ہوگا اور نہ احرام۔البتہ فدیہ لازم ہوگا۔

نتیجہ: اب نتیجہ یہ نکلا کہ لباس اور بال کاٹنے کا حکم وقوف عرفات سے پہلے برابر ہے مگر جماع کا حکم ان دونوں سے مختلف ہے۔پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ رمی و حلق کے بھی ایک جیسا رہے گا جماع کی طرح نہ ہوگا۔پس رمی و حلق کے بعد لباس وطیب کا ایک حکم ہوگا۔

ایک اشکال بارد:

محرم کو بیوی کا بوسہ حرام ہے اور حلق کے بعد بھی حرام ہے وقوف عرفات سے پہلے یہ لباس کے حکم میں تھا جماع کے حکم میں نہ تھا پس حلق کے بعد بھی لباس جائز نہ ہونا چاہئے۔بلکہ بوسے کی طرح حرام ہونا چاہئے۔

لباس کی مشابہت حلق کے ساتھ بوسے کی بنسبت زیادہ ہے اور قبلہ کی مشابہت لباس کے مقابلہ میں جماع سے زیادہ ہے کیونکہ **ج**: قبلہ اسباب جماع سے ہے تو جب جماع حرام ہے تو اسباب جماع بھی حرام ہونے چاہئیں اور جہاں جماع حلال ہوگا وہاں قبلہ بھی حلال ہوگا۔لباس و حلق یہ اسباب جماع سے نہیں ہے بلکہ اصلاح بدن کے اسباب سے ہے فلہٰذا لباس کو حلق کے ساتھ زیادہ مشابہت کی وجہ سے حلق کے بعد پہننے کا جواز ہونا چاہئے پس ثابت ہوا کہ حلق کے بعد لباس میں حرج نہیں بوسہ میں حرج ہے۔

فریق ثانی کی ایک دلیل:

۳۹۵۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ، مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا حَلَقْتُمْ وَرَمَيْتُمْ، فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ .

۳۹۵۴: طاؤس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم حلق و رمی کر لو تو ہر چیز حلال ہوگئی سوائے عورتوں اور خوشبو کے۔

۳۹۵۵ :حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ .

۳۹۵۵: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۹۵۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ بِعَرَفَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۳۹۵۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عرفات میں خطبہ دیا اور پھر اسی طرح روایت بیان فرمائی۔

۳۹۵۷ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَمُوسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَشَارِبِهِ وَلِحْيَتِهِ يَعْنِي قَبْلَ أَنْ يَزُورَ .فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَبَاحَ لَهُمْ إِذَا رَمَوْا وَحَلَقُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَقَدْ خَالَفَهُ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِي الطِّيبِ خَاصَّةً .فَأَمَّا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا ابْنُ الزُّبَيْرِ

۳۹۵۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے ناخن کاٹتے اور مونچھوں کو کاٹتے اور داڑھی کے (زائد) بال طواف زیارت سے پہلے کاٹتے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو ان کے لئے رمی جمرہ عقبہ اور حلق کے بعد عورتوں اور خوشبو کے علاوہ ہر چیز کو حلال قرار دے رہے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ' ابن زبیر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم خوشبو کے سلسلہ میں ان سے اختلاف کیا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایات گزر چکیں۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت ذیل میں ہے۔

حاصل روایات: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمی و حلق کے بعد ان کے لئے تمام چیزوں کے حلال ہونے کا اعلان کرنے کے لئے صرف عورتوں اور خوشبو کو مستثنیٰ کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ خوشبو بھی طواف زیارت سے پہلے درست نہیں۔

موقف فریق ثانی کا جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا' ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت کی ہے جیسا کہ پہلے روایات فصل ثانی میں گزر چکی ہیں اس روایت کو فعل و قول عمر رضی اللہ عنہ پر ترجیح ہوگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف جماع کو مستثنیٰ فرمایا۔ پس مرفوع روایت بالمقابل اس قول کو چھوڑا جائے گا۔

جواب کی تائید میں ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ:

۳۹۵۸ :فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ

يَقُوْلُ : إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الْكُبْرٰى فَقَدْ حَلَّ لَهٗ مَا حَرُمَ عَلَيْهِ إِلَّا النِّسَاءَ، حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ، وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا .

۳۹۵۸: قاسم بن محمد نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جب جمرہ عقبہ کی رمی کر لی گئی تو عورتوں کے علاوہ ہر چیز اس کو حلال ہوگئی اور وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہوں گی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی باتیں مروی ہیں جو اس پر بھی دلالت کرتی ہیں۔

۳۹۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوٗسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ مِثْلَ الَّذِىْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِى الْفَصْلِ الَّذِىْ قَبْلَ هٰذَا : قَالَ : (فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ) . فَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَحَقُّ أَنْ يُؤْخَذَ بِهَا مِنْ سُنَّةِ عُمَرَ . وَالنَّظَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِىْ هٰذَا، يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا لِأَنَّ حُكْمَ الطِّيْبِ بِحُكْمِ اللِّبَاسِ أَشْبَهُ مِنْ حُكْمِهٖ بِحُكْمِ الْجِمَاعِ، لَمَا قَدْ فَسَّرْنَا مِمَّا تَقَدَّمَ فِىْ هٰذَا الْبَابِ . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ .

۳۹۵۹: طاؤس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر جو پہلے اوپر روایت گزری اسی طرح انہوں نے فرمایا: تو یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمی جمرہ عقبہ کے بعد اور مکہ کی طرف روانگی سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ جناب عمر رضی اللہ عنہ کے فعل سے زیادہ اتباع کی حقدار ہے۔ اس سلسلہ میں نظر وفکر بھی دلالت کرتے ہیں کیونکہ خوشبو کا حکم لباس کے ساتھ جماع کی نسبت زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اسی باب میں پہلے تفسیر کی ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور یہ قول تابعین کی ایک جماعت سے بھی منقول ہے۔

اور تقاضائے نظر میں بھی خوشبو کا لباس کے ساتھ زیادہ مشابہ ہونا ہم بیان کر چکے ہیں۔

یہی قوم ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اور تابعین کی ایک جماعت کا قول بھی یہی ہے۔

اقوال تابعین سے تائید:

۳۹۶۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ، قَالَ : ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِىْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، قَالَ : دَعَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَوْمَ النَّحْرِ، أَرْسَلَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَخَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَابْنِ شِهَابٍ، فَسَأَلَهُمْ عَنِ الطِّيْبِ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ يُفِيْضَ . فَقَالُوْا (أَتَتَطَيَّبُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟) إِلَّا أَنَّ عَبْدَ

اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَجُلًا قَدْ رَأَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ أَنَاخَ فَنَحَرَ وَحَلَقَ ثُمَّ مَضَى مَكَانَهُ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ .

۳۹۶۰: ابوبکر بن حزم کہتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن عبدالملک نے یوم نحر کو بلایا اور عمر بن عبدالعزیز' قاسم بن محمد' سالم بن عبداللہ' عبداللہ بن عبداللہ عبداللہ بن عمر اور خارجہ بن زید' ابن شہاب رحمہم اللہ کو بلایا اور ان سب سے دریافت کیا کہ طواف زیارت کے لئے جانے سے قبل خوشبو کا کیا حکم ہے انہوں نے کہا۔ سب نے کہا آپ خوشبو لگائیں یعنی یعنی سب نے اثبات میں جواب دیا مگر عبداللہ بن عبداللہ نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہ آدمی تھے جنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کر لی تو اپنی سواری کو بٹھایا۔ پھر آپ نے قربانی کی اور حلق کرایا پھر اپنی جگہ تشریف لے گئے اور بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے۔ یعنی خوشبو نہیں لگائی۔

۳۹۶۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَرَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَخَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ -بَعْدَ أَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَحَلَقَ -عَنِ الطِّيْبِ فَنَهَاهُ سَالِمٌ وَرَخَّصَ لَهُ خَارِجَةُ .

۳۹۶۱: ربیعہ بن ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ ولید بن عبدالملک نے سالم بن عبداللہ' خارجہ بن زید بن ثابت سے پوچھا کہ حلق و رمی جمرہ عقبہ کے بعد خوشبو کا کیا حکم ہے تو سالم نے منع کیا اور خارجہ نے اجازت دی مگر سالم کا یہ فتویٰ اوپر والے سالم کے فتویٰ کے خلاف ہے البتہ خارجہ کا اس کے مطابق ہے۔

اس باب میں فریق ثالث کا مؤقف دلیل و نظر دونوں کے لحاظ سے مضبوط ہے۔ طحاویؒ نے اس کو دو نظروں اور تابعین کے فتاویٰ سے مزید پختہ کیا ہے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيْضُ بَعْدَمَا طَافَتْ لِلزِّيَارَةِ قَبْلَ أَنْ تَطُوْفَ لِلصَّدْرِ

طواف صدر سے پہلے اگر عورت حائضہ ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

خلاصۃ المرام: عارضہ حیض کی وجہ سے طواف صدر کا ترک جائز نہیں دم لازم ہوگا اس کو سالم بن عبداللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین نے عارضہ حیض کی وجہ سے طواف وداع کو بلادم ساقط قرار دیا۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: طواف صدر کرنے سے پہلے اگر کسی عورت کو حیض آئے تو وہ فراغت تک مکہ قیام کرے ترک کی صورت میں ایک دم لازم ہے جس کو حرم میں ذبح کرنا لازم ہے۔ دلیل یہ ہے۔

۳۹۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنِ

الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الزَّجَّاجِ عَنْ (الْحَارِثِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ امْرَأَةٍ حَاضَتْ قَبْلَ أَنْ تَطُوْفَ قَالَ : تَجْعَلُ آخِرَ عَهْدِهَا الطَّوَافَ قَالَ : هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَأَلْتُهُ .فَقَالَ لِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : رَأَيْتُ تَكْرِيْرَكَ لِحَدِيْثٍ سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْمَا أُخَالِفَهُ).

۳۹۶۲: حارث بن اوس ثقفی کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب ؓ سے اس عورت کے متعلق سوال کیا جس کو طواف سے پہلے حیض آجائے تو انہوں نے فرمایا اس کو طواف وداع کرنا ہوگا اور کہنے لگے مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے سوال کرنے پر اسی طرح جواب مرحمت فرمایا پھر مجھے عمر ؓ فرمانے لگے۔ میں دیکھتا ہوں کہ تو مجھ سے بار بار وہ چیز پوچھتا ہے جس کو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا ہے تاکہ کہیں میں اس کی مخالفت کروں (مگر یہ ممکن نہیں)۔

۳۹۶۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَفَّانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ . "

۳۹۶۳: عفان نے ابوعوانہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے سند میں حارث بن عبداللہ بن اوس کا نام لیا ہے۔

۳۹۶۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ فِيْ إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ تَحِيْضُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا : لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْفِرَ حَتّٰى يَطُوْفَ طَوَافَ الصَّدْرِ وَلَمْ يَعْذِرُوْا فِيْ ذٰلِكَ حَائِضًا بِحَيْضِهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَهَا أَنْ تَنْفِرَ وَإِنْ لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ وَعَذَرُوْهَا بِالْحَيْضِ .هٰذَا إِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۳۹۶۴: ولید نے ابوعوانہ سے پھر اپنی اسناد سے ابن مرزوق کی طرح اپنی سند ومتن سے روایت نقل کی صرف فرق یہ ہے کہ "سالت عمرؓ عن المرأة تطوف بالبیت ثم تحیض" کے الفاظ ہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء اس روایت کو اختیار کرنے والے ہیں وہ فرماتے ہیں۔ اس وقت تک کسی کو واپس گھر لوٹنے کی اجازت نہیں جب تک طواف صدر نہ کرلے اور انہوں نے حائضہ کو حیض کی وجہ سے معذور قرار نہیں دیا۔ علماء کی دوسری جماعت نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا۔ عورت حائضہ کو کوچ کی اجازت ہے۔ اگرچہ طواف صدر

نہ کیا ہو اور اس عورت کو عذر حیض ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ وہ طواف زیارت سے فارغ ہو چکی ہو۔ ان کی دلیل ذیل کی روایات ہیں۔

حاصل روایات: اگر کوئی عورت حائضہ ہونے کی وجہ سے طواف صدر چھوڑ دے تو اس پر دم لازم ہوگا۔

فریق ثانی کا مؤقف:

اگر طواف زیارۃ کے بعد حیض آیا تو طواف صدر اس سے عذر کی بناء پر ساقط ہوگا اور اس پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۳۹۶۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ ابْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُوْنَ مِنْ كُلِّ وَجْهٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ)

۳۹۶۵: طاؤس نے ابن عباس ﷺ سے روایت کی لوگ حج کے بعد ہر طرف سے کوچ کر جاتے تھے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی اس وقت تک کوچ نہ کرے جب تک بیت اللہ کے ساتھ اس کا آخری عہد نہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الحج ۳۷۹' ابو داؤد فی المناسك باب۸۳' ابن ماجه فی المناسك باب۸۲' دارمی فی المناسك باب۸۵' مسند احمد ۲۲۲۔

۳۹۶۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُوْنَ آخِرَ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ .

۳۹۶۶: طاؤس نے ابن عباس ﷺ سے روایت کی ہے کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا گھر لوٹنے سے پہلے بیت اللہ کے ساتھ آخری عہد ہو ہاں حائضہ عورت کے لئے اس میں تخفیف کر دی گئی۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۱٤٤' مسلم فی الحج ۳۸۰۔

۳۹۶۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ : قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنْتَ الَّذِيْ تُفْتِي الْحَائِضَ أَنْ تَصْدُرَ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ "نَعَمْ . "قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ فَقَالَ : سَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ هَلْ أَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصْدُرَ ؟ فَسَأَلَ الْمَرْأَةَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ " مَا أُرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ . "

۳۹۶۷: طاؤس سے روایت ہے کہ زید بن ثابتؓ نے ابن عباس ﷺ کو کہا تم فتویٰ دیتے ہو کہ تم لوٹ جاؤ اس سے پہلے کہ تم نے طواف وداع کیا ہو۔ ابن عباس ﷺ نے کہا ہاں میں نے کہا ہے زیدؓ کہنے لگے ایسا مت کرو۔ تو

ابن عباس ﷺ کہنے لگے فلاں انصاریہ سے پوچھو کیا اس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے لوٹنے کا حکم فرمایا تھا یا نہیں؟ زیدؓ نے اس عورت سے پوچھا پھر واپس لوٹ کر کہنے لگے تم نے بالکل سچ کہا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۲۶/۱، ۳۴۸۔

۳۹۶۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي رَزِيْنٍ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ (زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَمَا تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ .فَقَالَ زَيْدٌ : يَكُوْنُ آخِرُ عَهْدِهَا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : تَنْفِرُ إِذَا شَاءَ تْ .فَقَالَتَ الْأَنْصَارُ : لَا نُتَابِعُكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَنْتَ تُخَالِفُ زَيْدًا .فَقَالَ : سَلُوْا صَاحِبَتَكُمْ أُمَّ سُلَيْمٍ فَسَأَلُوْهَا فَقَالَتْ : حِضْتُ بَعْدَمَا طُفْتُ يَوْمَ النَّحْرِ، فَأَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْفِرَ، وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الْخَيْبَةُ لَكِ، حَبَسْتِ أَهْلَنَا .فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْفِرَ) .

۳۹۶۸: عکرمہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت اور ابن عباس ﷺ نے طواف زیارت کے بعد جس عورت کو حیض آ جائے اس کے متعلق اختلاف کیا تو زیدؓ کہنے لگے اسے طواف وداع ضروری ہے ابن عباس ﷺ کہنے لگے۔ اگر وہ پسند کرے تو کوچ کر سکتی ہے۔ انصار کہنے لگے۔ اے ابن عباس ﷺ ہم تمہاری بات نہیں مانیں گے کیونکہ تم زید کی مخالفت کر رہے ہو۔ ابن عباس ﷺ کہنے لگے تم امّ سلیم انصاریہؓ سے دریافت کر لو۔ انہوں نے امّ سلیمؓ سے سوال کیا تو کہنے لگیں طواف زیارت کے بعد مجھے حیض شروع ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ تم کوچ کرو۔ حضرت صفیہؓ کو حیض شروع ہو گیا تو عائشہ ﷺ کہنے لگیں تمہارا برا ہو تم نے ہمارے گھر والوں کو روک لیا۔ اس بات کا تذکرہ جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ہوا تو آپ نے کوچ کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۴۳۱/۶۔

۳۹۶۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ (أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا حَاضَتْ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْفِرَ) .

۳۹۶۹: قتادہ نے انسؓ سے انہوں نے امّ سلیمؓ سے روایت کی کہ ان کو طواف زیارت کے بعد حیض شروع ہوا تو ان کو جناب رسول اللہ ﷺ نے کوچ کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۲۵۴/۶۔

۳۹۷۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ (لَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْ يَنْفِرَ، رَأَىٰ صَفِيَّةَ عَلٰى بَابِ خِبَائِهَا، كَئِيبَةً حَزِيْنَةً وَقَدْ حَاضَتْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قَالَتْ : نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ إِذًا) .

۳۹۷۰: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا ارادہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خیمہ کے دروازے پر دیکھا کہ وہ غمگین، پریشان تھیں اس حال میں کہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو ہمیں روکے گی! کیا تم طواف زیارت کر چکی ہو؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کوچ کرو۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ۱۵۱، مسلم فی الحج ۳۸۷، مسند احمد ۱۷۵/۶۔

اللغات : الخباء خیمہ خواہ وہ چمڑے، اون، بالوں کا بنا ہو۔

۳۹۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۳۹۷۱: عبداللہ بن رجاء نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۹۷۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ التَّغْلِبِيُّ الْكُوْفِيُّ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسٰى عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ .

۳۹۷۲: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

۳۹۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۳۹۷۳: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۳۹۷۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ.

۳۹۷۴: ہشام بن عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۳۹۷۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۳۹۷۵: مالک نے ہشام بن عروہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۳۹۷۶ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ' عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' نَحْوَهٗ.

۳۹۷۶: ابوسلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۳۹۷۷ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' أَنَّ (صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضَتْ' فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ فَقَالَ : أَحَابِسَتُنَا هِيَ فَقُلْتُ : إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ .فَقَالَ فَلَا إِذًا) .

۳۹۷۷: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ صفیہ بنت حیی ام المؤمنین کو حیض آنے لگا تو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر فرمائی تو آپ نے فرمایا کیا وہ ہمیں روکے گی۔ میں نے کہا۔ وہ طواف زیارت کر چکی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کوئی بات نہیں۔ یعنی کوچ کر سکتی ہیں۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۲۹' ۱۳۴/۱۲۹' ۱۵۱/۱۴۵' مسلم فی الحج ۳۸۴/۱۲۸' ابو داؤد فی المناسك باب۸٤' ترمذی فی الحج باب۹۷' ابن ماجه فی المناسك باب۸۳' مالك فی الحج ۲۲۶/۲۲۵' ۲۲۸' مسند احمد ٦' ۳۹/۳۸' ۱۹۳/۱۷۵' ۲۲٤/۱۲۳' ۳٤۱/۲۵۳۔

اللغات :أحابستنا۔ کیا تو ہمیں روکے گی۔

۳۹۷۸ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا أَفْلَحُ' عَنِ الْقَاسِمِ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' نَحْوَهٗ.

۳۹۷۸: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۹۷۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ' عَنْ عَمْرَةَ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' نَحْوَهٗ.

۳۹۷۹: عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۹۸۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ' قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ' عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ' وَسُلَيْمَانَ خَالِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ طَاوُسٍ' قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ قَرِيْبًا مِنْ سَنَتَيْنِ' يَنْهٰى أَنْ تَنْفِرَ الْحَائِضُ' حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرَ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ .ثُمَّ قَالَ : نُبِّئْتُ أَنَّهٗ قَدْ رَخَّصَ لِلنِّسَاءِ .

۳۹۸۰: طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قریباً دو سال سے حائضہ کو طواف صدر کرنے کے بغیر لوٹنے کی اجازت نہ دیتے تھے۔ پھر کہنے لگے مجھے بتلایا گیا ہے کہ عورتوں کو رخصت دی گئی ہے۔

۳۹۸۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ' قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ' قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ' عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ طَاوُسُ الْيَمَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَسْأَلُ عَنْ حَبْسِ النِّسَاءِ عَنِ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا حِضْنَ قَبْلَ النَّفْرِ وَقَدْ أَفَضْنَ يَوْمَ النَّحْرِ .فَقَالَ : إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُخْصَةً لِلنِّسَاءِ ، وَذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِعَامٍ) .

۳۹۸۱: طاوس یمانی سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ ان سے آخری طواف بیت اللہ یعنی طواف صدر کے متعلق پوچھا گیا جبکہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں تو کہنے لگے عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو رخصت دی ہے۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وفات سے ایک سال پہلے کا واقعہ ہے۔

۳۹۸۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ (ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْحَائِضِ إِذَا أَفَاضَتْ أَنْ تَنْفِرَ .قَالَ طَاوُسٌ : وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بَعْدُ يَقُوْلُ تَنْفِرُ ، رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) .

۳۹۸۲: طاوس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ حائضہ عورتوں کو طواف افاضہ کے لئے رخصت دیتے تھے۔ طاوس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے سنا کہ وہ کوچ نہ کرے پھر ان سے سنا کہ وہ کہتے تھے وہ کوچ کر جائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی ہے۔

۳۹۸۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ أَيُّوْبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوْبَ الْمَعْرُوْفُ بِابْنِ خَلَفٍ الطَّبَرَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ (ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ ، فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ ، رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) . فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّ الْحَائِضَ لَهَا أَنْ تَنْفِرَ قَبْلَ أَنْ تَطُوْفَ طَوَافَ الصَّدْرِ إِذَا كَانَتْ قَدْ طَافَتْ طَوَافَ الزِّيَارَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ طَاهِرًا .وَرَجَعَ قَوْمٌ إِلَى ذٰلِكَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّنْ قَدْ كَانَ قَالَ بِخِلَافِهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَجَعَلَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْحَائِضِ ، رُخْصَةً وَإِخْرَاجًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُكْمِهَا ، مِنْ حُكْمِ سَائِرِ النَّاسِ فِيْمَا كَانَ أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ مِنْ ذٰلِكَ .بِذٰلِكَ نَسْخُ هٰذِهِ الْآثَارِ لِحَدِيْثِ الْحَارِثِ بْنِ أَوْسٍ ، وَمَا كَانَ ذَهَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا الَّذِيْ بَيَّنَّا ، هُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ،

وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۳۹۸۳: عیسیٰ بن یونس نے عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جس نے اس بیت اللہ کا حج کیا تو اس کو طواف وداع کرنا چاہئے۔ سوائے حائضہ عورتوں کے ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے کہ وہ لوٹ جائیں۔ یہ آثار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت کر رہے ہیں کہ حائضہ طواف صدر سے پہلے کوچ کر سکتی ہے۔ جب کہ طہارت کی حالت میں وہ طواف زیارت کر چکی ہو اور حضرت زید بن ثابت اور ابن عمر رضی اللہ عنہما جو کہ پہلے اس کے خلاف رائے رکھتے تھے انہوں نے اس طرف رجوع کیا اور حائض کے لئے رخصت کو تسلیم کیا ہے اور جو چیز دوسروں پر واجب ہوتی تھی' اس سے ان عورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت اور قول عمر رضی اللہ عنہ سے ان روایات کا منسوخ ہونا معلوم ہوگیا۔ یہ جس قول کی ہم نے وضاحت کی ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضات کو طواف صدر سے لوٹنے کی اجازت مرحمت فرمائی مگر اس کی شرط یہ ہے کہ وہ طواف زیارت کر چکی ہوں۔

اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ جماعت جو اس بات کے معلوم ہونے سے پہلے اس کے خلاف فتویٰ دیتے تھے مثلاً زید بن ثابت' ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے رجوع فرمالیا جیسا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ نقل کر چکے ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ آثار حدیث حارث بن اوس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو منسوخ کرنے والے ہیں۔

یہ جو اوپر بیان کیا کہ حائضہ کو طواف صدر کئے بغیر لوٹنے کی رخصت ہے یہ ہمارے ائمہ ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ قَدَّمَ مِنْ حَجِّهٖ نُسُكًا قَبْلَ نُسُكٍ

مناسک حج کے آگے پیچھے کرنے کا حکم

خلاصۃ المرام: رمی جمرہ عقبہ' قربانی' حلق' طواف زیارت میں ترتیب امام شافعی' احمد' صاحبین' جمہور علماء رحمہم اللہ کے ہاں واجب نہیں مسنون ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ اور مالک رحمہم اللہ کے ہاں تینوں میں ترتیب واجب ہے خلاف ورزی سے دم لازم آئے گا۔

فریق اوّل کا موقف: جمرہ عقبہ کی رمی' قربانی' حلق ان تینوں میں ترتیب نہ مفرد بالحج کے لئے لازم ہے اور نہ قارن کے لئے امام شافعی' احمد' صاحبین' جمہور علماء رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں۔

۳۹۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ' قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ مَسْرُوْقٍ الثَّوْرِيُّ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ' عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ' فَقَالَ : يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ : احْلِقْ وَلَا حَرَجَ .قَالَ : وَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ) . " قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ فَقَالَ : (احْلِقْ وَلَا حَرَجَ) .فَاحْتَمِلَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ اِبَاحَةً مِنْهُ لِلطَّوَافِ قَبْلَ الْحَلْقِ وَتَوْسِعَةً مِنْهُ فِیْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْحَاجِّ اَنْ يُقَدِّمَ مَا شَاءَ مِنْ هٰذَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهٖ وَفِيْهِ اَيْضًا اَنَّ آخَرَ جَاءَهُ فَقَالَ : اِنِّیْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ : (ارْمِ وَلَا حَرَجَ) . فَذٰلِكَ اَيْضًا يَحْتَمِلُ مَا ذَكَرْنَا فِیْ جَوَابِهٖ فِی السُّؤَالِ الْاَوَّلِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ .

۳۹۸۴: عبیداللہ بن ابی رافع نے علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں نے طواف زیارت حلق سے پہلے کرلیا آپ ﷺ نے فرمایا حلق کراؤ اوراس میں کچھ گناہ نہیں علیؓ کہتے ہیں کہ دوسرا آدمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ میں نے رمی جمرہ سے پہلے ذبح کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا رمی کرلو اور کوئی حرج نہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے حلق سے پہلے طواف کے متعلق پوچھا گیا۔ تو فرمایا حلق کرلو اوراس میں کچھ حرج نہیں۔ اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ حلق سے پہلے طواف کرنا جائز ہو اور اس سلسلے میں آپ کی طرف سے وسعت دی گئی ہو اور آپ نے حاجی کو اجازت دی ہو کہ ان دو افعال میں سے جس کو چاہے دوسرے پر مقدم کرے اوراس روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ دوسرے نے آ کر کہا کہ میں نے رمی سے پہلے جانور ذبح کرلیا تو آپ نے فرمایا رمی کرلو اور کچھ حرج نہیں اوراس میں وہ احتمال بھی ہے جو ہم نے اس کے جواب میں سوال اول میں ذکر کیا اور حضرت ابن عباس ﷺ سے بھی کچھ مروی ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۲۵ ۱۳۱/۱۸۱' مسلم فی الحج ۳۳۱/۳۲۷' ابو داؤد فی المناسك باب۸۷' ترمذی فی الحج باب ۷۶/۴۵' ابن ماجه فی المناسك باب۷۴' دارمی فی المناسك باب۶۵' مالك فی الحج ۲۴۲' مسند احمد ۱' ۲۵۸/۲۱۶' ۲' ۱۹۲/۱۵۹' ۳' ۳۸۵/۳۲۶۔

حاصل روایات: امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے حلق سے پہلے طواف کے متعلق سوال ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا حلق کرالو اور کوئی حرج نہیں۔

امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ اس میں احتمال یہ ہے کہ حلق سے پہلے طواف کا مباح ہونا ظاہر فرمایا گیا ہو اور اس میں وسعت دینا مقصود ہو کہ جس کو چاہیں ایک دوسرے سے مقدم کریں۔

اور روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ دوسرا آیا اور کہنے لگا میں نے رمی سے پہلے ذبح کرلیا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا رمی کرو اور کوئی گناہ نہیں۔

اس میں بھی وہی احتمال ممکن ہے کہ حجاج پر توسع مقصود ہوتا کہ جس کو چاہیں مقدم و مؤخر کریں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت جوانہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے وہ اس کی تائید کرتی ہے۔

۳۹۸۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ فَقَالَ : لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ) .

۳۹۸۵: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا جو ذبح سے پہلے حلق کرے یا حلق سے پہلے ذبح کرے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ حرج نہیں کچھ حرج نہیں۔

۳۹۸۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى فِي النَّحْرِ، وَالْحَلْقِ، وَالرَّمْيِ، وَالتَّقْدِيمِ، وَالتَّأْخِيرِ ، فَقَالَ لَا حَرَجَ) :

۳۹۸۶: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں عرض کیا گیا کہ نحر، حلق، رمی میں تقدیم وتاخیر کا کیا حکم ہے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۳۹۸۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَمَّنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ (لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ) فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا يَحْتَمِلُهُ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

۳۹۸۷: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم نحر کو کسی چیز کی تقدیم وتاخیر کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحرج سے جواب مرحمت فرمایا۔ پس اس روایت میں پہلی روایت والا احتمال ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کچھ مروی ہے۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۳۹۸۸ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَبَحْت قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ .قَالَ آخَرُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، حَلَقْت قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ .قَالَ آخَرُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، طُفْتُ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ) . فَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ، وَالْكَلَامُ فِيهِ مِثْلُ

الْكَلَامِ فِيمَا قَبْلَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ.

۳۹۸۸: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے کہا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمی سے پہلے میں ذبح کر بیٹھا فرمایا رمی کرلو کوئی حرج نہیں۔ دوسرے نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح سے پہلے میں نے حلق کروا لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرلو کوئی حرج نہیں۔ تیسرے نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح سے پہلے میں نے طواف زیارت کرلیا ہے فرمایا ذبح کرو کوئی حرج نہیں۔ یہ روایت بھی ماقبل کی طرح ہے اور اس کے متعلق بھی وہی بات کہی جائے گی۔ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ نے بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں روایت کی ہے۔

روایت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ:

۳۹۸۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ، هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ الْكُوفِيُّ قَالَ: ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ (أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسُئِلَ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ فَقَالَ لَا حَرَجَ. فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ رُفِعَ الْحَرَجُ إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ أَخِيهِ شَيْئًا ظُلْمًا فَذٰلِكَ الْحَرَجُ) فَهٰذَا أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ. وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ (لَا حَرَجَ) هُوَ عَلَى الْإِثْمِ أَيْ لَا حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْتُمُوهُ مِنْ هٰذَا لِأَنَّكُمْ فَعَلْتُمُوهُ عَلَى الْجَهْلِ مِنْكُمْ بِهِ، لَا عَلَى التَّعَمُّدِ بِخِلَافِ السُّنَّةِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي ذٰلِكَ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ذٰلِكَ مُبَيَّنًا وَمَشْرُوحًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۹۸۹: زیاد بن علاقہ نے اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا ذبح سے پہلے حلق یا حلق سے پہلے ذبح کا کیا حکم ہے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ جب لوگوں نے سوالات کی کثرت کردی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! تنگی اٹھالی گئی۔ البتہ جو شخص اپنے بھائی سے زبردستی قرض لے اس میں حرج ہے۔ یہ روایت بھی ماقبل کی طرح ہے۔ ہوسکتا ہے کہ لاحرج کا معنی گناہ نہ ہونا مراد ہو یعنی جو تم نے کیا اس پر کچھ گناہ نہیں۔ کیونکہ تم نے ناواقفی میں کیا' جان بوجھ کر خلاف سنت نہیں کیا پس اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں اس سلسلہ میں واضح اور کھلی روایات بھی مروی ہیں۔

سابقہ روایت کا جواب:

جہاں ان روایات میں وہ احتمال ہے جو فریق اوّل نے لیا وہاں دوسرا احتمال بھی ہے کہ حرج گناہ کے معنی میں ہو۔ اس کا تم پر گناہ نہیں کیونکہ تم نے ناواقفی سے کیا جان بوجھ کر نہیں کیا گناہ جان بوجھ کر کرنے والے پر ہے اور ناواقفیت سے کرنے میں نفی

اثم کے ساتھ نفی جرمانہ لازم نہیں۔

ثبوتِ نسیان پر توضیحی روایات:

۳۹۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ثَابِتٍ' مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ' قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ' أُرَاهُ' عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ' عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ' عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ' عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فِیْ حَجَّتِهٖ فَقَالَ إِنِّیْ رَمَيْتُ وَأَفَضْتُ، وَنَسِيْتُ وَلَمْ أَحْلِقْ قَالَ : فَاحْلِقْ وَلَا حَرَجَ .ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ إِنِّیْ رَمَيْتُ وَحَلَقْتُ، وَنَسِيْتُ أَنْ أَنْحَرَ قَالَ فَانْحَرْ وَلَا حَرَجَ) .

۳۹۹۰: عبیداللہ بن ابی رافع نے علیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے اپنے حج کے متعلق سوال کیا کہ میں نے رمی کی اور طواف زیارت کرلیا اور حلق کرانا بھول گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا حلق کروالو اور کچھ مضائقہ نہیں۔ پھر دوسرا آدمی آیا اور وہ کہنے لگا میں نے رمی' حلق کرلیا مگر نحر کرنا بھول گیا آپ ﷺ نے فرمایا نحر کروا اور کچھ مضائقہ نہیں۔

۳۹۹۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا وَيُوْنُسَ حَدَّثَاهُ' عَنِ ابْنِ شِهَابٍ' عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو' أَنَّهُ قَالَ : (وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهُ. فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْت قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ' فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ .فَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْت قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ' قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ' إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ) .

۳۹۹۱: عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لئے رکے تاکہ لوگ پوچھ لیں تو ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ مجھے پتہ بھی نہ چلا اور میں نے ذبح سے پہلے حلق کروالیا آپ نے فرمایا ذبح کروا اور کچھ گناہ نہیں۔ ایک اور آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ مجھے شعور بھی نہیں ہوا کہ میں نے رمی سے پہلے نحر کرلیا ہے آپ نے فرمایا۔ رمی کرلو اور کچھ حرج نہیں اس دن کسی بھی چیز کی تقدیم وتاخیر سے متعلق جو سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کرڈالو اور کوئی حرج نہیں۔

۳۹۹۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو' قَالَ : (سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : حَلَقْت قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ' قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ .قَالَ آخَرُ : ذَبَحْت قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ' قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ) .

۳۹۹۲: عیسیٰ بن طلحہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا میں نے ذبح سے پہلے حلق کروالیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا ذبح کرواور کچھ حرج نہیں۔ دوسرے نے کہا میں نے رمی سے پہلے ذبح کرلیا آپ ﷺ نے فرمایا رمی کرلواور کچھ حرج نہیں۔

۳۹۹۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِیْ رَبَاحٍ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، يَعْنِیْ : (أَنَّهُ وَقَفَ لِلنَّاسِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلُوْنَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ : لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِیَ، قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ .قَالَ آخَرُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ : فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ : افْعَلْ وَلَا حَرَجَ) .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَسْقَطَ الْحَرَجَ عَنْهُمْ فِیْ ذٰلِكَ لِلنِّسْيَانِ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُمْ، حَتّٰى يَكُوْنَ لَهُمْ مُبَاحٌ أَنْ يَفْعَلُوْا ذٰلِكَ فِی الْعَمْدِ .وَقَدْ رَوَى أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیُّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۳۹۹۳: عطاء بن ابی رباح نے جابر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ لوگوں کے لئے رکے تو لوگ آپ ﷺ سے سوال کرنے لگے۔ایک آدمی نے آکر پوچھا مجھے علم نہیں تھا اور میں نے رمی سے پہلے نحر کرلیا آپ ﷺ نے فرمایا رمی کرلواور کوئی حرج نہیں۔دوسرے نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے یاد بھی نہ رہا اور میں ذبح سے پہلے حلق کرلیا آپ ﷺ نے فرمایا ذبح کرواور کوئی حرج نہیں۔جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس دن جس نے کسی چیز کے مقدم ومؤخر کرنے کا سوال کیا آپ ﷺ نے ان کو افعل ولاحرج سے جواب دیا۔تو یہ مذکورہ بیان اس بات پر دال ہے کہ آپ نے بھول کی وجہ سے ان سے گناہ کو دور فرمایا۔یہ مطلب نہیں کہ یہ ان کے لئے مباح و جائز ہو کہ اگر جان بوجھ کرلیں تو جائز ہو جائے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس سلسلہ میں دو آیت کی جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

امام طحاویؒ فرماتے ہیں ان تمام روایات میں حرج کی نفی فرمائی اس کی وجہ بھول جانا ہے اس کی وجہ یہ نہیں کہ ان کو ایسا کرنا مباح ہے کہ جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ جان بوجھ کر بھی ایسا کرنا درست ہے۔

روایت ابوسعید خدریؓ کی دلالت بھی یہی ہے۔

۳۹۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ، قَالَ : ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَیٍّ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبُوْ زُبَيْدٍ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ : (سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْنَ الْجَمْرَتَيْنِ، عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِیَ، قَالَ لَا حَرَجَ وَعَنْ رَجُلٍ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِیَ، قَالَ لَا حَرَجَ ثُمَّ قَالَ عِبَادَ اللّٰهِ، وَضَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَرَجَ وَالضِّيْقَ،

وَتَعَلَّمُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ) . أَفَلَا تَرٰى أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِتَعَلُّمِ مَنَاسِكِهِمْ، لِأَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُحْسِنُوْنَهَا، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَرَجَ وَالضِّيْقَ الَّذِيْ رَفَعَهُ اللّٰهُ عَنْهُمْ، هُوَ لِجَهْلِهِمْ بِأَمْرِ مَنَاسِكِهِمْ، لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا .

۳۹۹۴: ابوزبید نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس وقت سوال کیا گیا جب کہ آپ دونوں جمروں کے درمیان تھے کہ رمی سے پہلے حلق کرلیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا کچھ گناہ نہیں۔ اور اس آدمی کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے رمی سے پہلے ذبح کرلیا آپ ﷺ نے فرمایا کچھ گناہ نہیں پھر فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تم سے تنگی اور گناہ ہٹایا ہے (جو کام بھول چوک سے ہو جائے) مگر اپنے حج کے احکام سیکھو وہ تمہارے دین کا حصہ ہیں۔ کیا تمہیں یہ معلوم نہیں کہ آپ نے ان کو احکام حج سیکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ ان کو اچھی طرح ادا نہ کرتے تھے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جو تنگی اور گناہ اللہ تعالیٰ نے ان سے دور کی ہے وہ احکام حج سے ناواقفی کی وجہ سے تھا کسی اور وجہ سے نہیں اور حضرت اسامہ بن شریک ؓ کی مذکورۃ الصدر روایت اس پر دال ہے۔

تخریج : ابن ماجه باب الطلب ۱۔

امام طحاویؒ فرماتے ہیں کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ آپ ﷺ ان کو مناسک حج سیکھنے کی بھی تاکید فرما رہے ہیں کیونکہ وہ ان کو اچھی طرح نہ جانتے تھے اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرج و تنگی جس کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی ہوئی وہ مناسک سے ناواقفیت کی وجہ سے تھی اس کی دیگر کوئی وجہ نہ تھی۔ اس سے پہلے اسامہ بن شریکؓ کی روایت بھی اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۳۹۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ (أَنَّ الْأَعْرَابَ، سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ أَشْيَاءَ، ثُمَّ قَالُوْا : هَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا ؟ وَهَلْ عَلَيْنَا حَرَجٌ فِيْ كَذَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَفَعَ الْحَرَجَ عَنْ عِبَادِهِ، إِلَّا مَنِ اقْتَرَضَ مِنْ أَخِيْهِ شَيْئًا مَظْلُوْمًا، فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرِجَ وَهَلَكَ) . أَفَلَا تَرٰى أَنَّ السَّائِلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانُوْا أَعْرَابًا، لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَنَاسِكِ الْحَجِّ ؟ فَأَجَابَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهٖ "لَا حَرَجَ "عَلَى الْإِبَاحَةِ مِنْهُ لَهُمْ، التَّقْدِيْمُ فِيْ ذٰلِكَ وَالتَّأْخِيْرُ فِيْمَا قَدَّمُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَأَخَّرُوْا .ثُمَّ قَالَ لَهُمْ مَا ذَكَرَ أَبُوْ سَعِيْدٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ "وَتَعَلَّمُوْا مَنَاسِكَكُمْ . "ثُمَّ قَدْ جَاءَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا .

۳۹۹۵: زیاد بن علاقہ نے اسامہ بن شریکؓ سے نقل کی کہ بدو لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوالات کئے پھر کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اس کی وجہ سے ہمیں کیا گناہ بھی ہوگا کیا اس میں گناہ ہوگا؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے تنگی کو اٹھا دیا (بھول کر ہونے والی غلطی کا گناہ) مگر وہ شخص جو اپنے مسلمان بھائی سے ظلم کے طور پر قرض لے اس میں گناہ اور ہلاکت ہے۔ کیا یہ تمہارے علم میں نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرنے والے دیہاتی تھے ان کو حج کے احکام کا علم نہ تھا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو لاحرج کا جواب مرحمت فرمایا۔ کہ کچھ گناہ نہیں۔ یعنی تمہاری تقدیم وتاخیر درست ہے۔ پھر ان کو وہ بات فرمائی جس کو حضرت ابو سعید ؓ نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا حج کے احکام سیکھو۔ پھر حضرت ابن عباس ؓ سے بھی اس مفہوم کی روایت ہے۔

تخریج : ۳۹۹۱ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔

ذرا غور فرمائیں: جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنے والے لوگ دیہاتی تھے جن کو مناسک حج کا پورا علم نہ تھا جناب رسول اللہ ﷺ نے لاحرج کے ساتھ جواب دیا کہ جو تقدیم وتاخیر کی وہ ان کے لئے معاف ہے پھر آپ ﷺ نے بقول ابو سعید فرمایا تم اپنے مناسک حج کا علم حاصل کرو۔ ابن عباس ؓ کی روایت بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہے۔

فریق ثانی کی دلیل روایت ابن عباس ؓ:

۳۹۹۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا مِنْ حَجِّهِ أَوْ أَخَّرَهُ، فَلْيُهْرِقْ لِذٰلِكَ دَمًا) .

۳۹۹۶: مجاہد نے ابن عباس ؓ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی چیز مقدم ومؤخر کی ہو وہ ایک جانور ذبح کرے۔

۳۹۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ، يُوْجِبُ عَلٰى مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهٖ أَوْ أَخَّرَهُ دَمًا، وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ مِنْ أَمْرِ الْحَجِّ إِلَّا قَالَ "لَا حَرَجَ". "فَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَهُ مَعْنَى الْإِبَاحَةِ فِيْ تَقْدِيْمِ مَا قَدَّمُوْا، وَلَا فِيْ تَأْخِيْرِ مَا أَخَّرُوْا، مِمَّا ذَكَرْنَا، إِذْ كَانَ يُوْجِبُ فِيْ ذٰلِكَ دَمًا. وَلٰكِنْ كَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَهُ، عَلٰى أَنَّ الَّذِيْ فَعَلُوْهُ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ عَلَى الْجَهْلِ مِنْهُمْ بِالْحُكْمِ فِيْهِ كَيْفَ هُوَ؟ فَعَذَرَهُمْ بِجَهْلِهِمْ وَأَمَرَهُمْ فِي الْمُسْتَأْنَفِ أَنْ يَتَعَلَّمُوْا مَنَاسِكَهُمْ. وَتَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِيْ

الْقَارِنِ إِذَا حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ .فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ (عَلَيْهِ دَمٌ) وَقَالَ زُفَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (عَلَيْهِ دَمَانِ) . وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ (لَا شَيْءَ عَلَيْهِ) وَاحْتَجَّا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِيْنَ سَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ، عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا فِي الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ، وَبِجَوَابِهِ لَهُمْ أَنْ لَا حَرَجَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، مَا ذَكَرْنَا مِنْ شَرْحِ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى، وَهِيَ أَنَّ السَّائِلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمْ يَعْلَمْ، هَلْ كَانَ قَارِنًا أَوْ مُفْرِدًا، أَوْ مُتَمَتِّعًا فَإِنْ كَانَ مُفْرِدًا فَأَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَزُفَرُ، لَا يُنْكِرَانِ أَنْ يَكُوْنَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ دَمٌ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الذَّبْحَ الَّذِيْ قَدَّمَ عَلَيْهِ الْحَلْقَ، ذَبْحٌ غَيْرُ وَاجِبٍ، وَلٰكِنْ كَانَ أَفْضَلَ لَهُ أَنْ يُقَدِّمَ الذَّبْحَ قَبْلَ الْحَلْقِ، وَلٰكِنَّهُ إِذَا قَدَّمَ الْحَلْقَ أَجْزَأَهُ، وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .وَإِنْ كَانَ قَارِنًا، أَوْ مُتَمَتِّعًا، فَكَانَ جَوَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي التَّقْدِيْمِ فِي الْحَجِّ وَالتَّأْخِيْرِ، أَنَّ فِيْهِ دَمًا، وَأَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ "لَا يَدْفَعُ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ "لَا حَرَجَ "لَا يَنْفِيْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وُجُوْبَ الدَّمِ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَنْفِيْهِ، عِنْدَ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَزُفَرَ، رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَكَانَ الْقَارِنُ ذَبْحُهُ ذَبْحٌ وَاجِبٌ عَلَيْهِ، يَحِلُّ بِهِ. فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ يَحِلُّ بِهَا الْحَاجُّ إِذَا أَخَّرَهَا، حَتّٰى يَحِلَّ، كَيْفَ حُكْمُهَا .فَوَجَدْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَالَ (وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ) فَكَانَ الْمُحْصَرُ يَحْلِقُ بَعْدَ بُلُوْغِ الْهَدْيِ مَحِلَّهُ، فَيَحِلُّ بِذٰلِكَ، وَإِنْ حَلَقَ قَبْلَ بُلُوْغِهِ مَحِلَّهُ، وَجَبَ عَلَيْهِ دَمٌ وَهٰذَا إِجْمَاعٌ .فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، الْقَارِنُ إِذَا قَدَّمَ الْحَلْقَ قَبْلَ الذَّبْحِ، الَّذِيْ يَحِلُّ بِهِ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ دَمٌ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .فَبَطَلَ بِهٰذَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَثَبَتَ مَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، أَوْ مَا قَالَ زُفَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَإِذَا هٰذَا الْقَارِنُ قَدْ حَلَقَ رَأْسَهُ فِيْ وَقْتٍ، الْحَلْقُ عَلَيْهِ حَرَامٌ، وَهُوَ فِيْ حُرْمَةِ حَجَّةٍ، وَفِيْ حُرْمَةِ عُمْرَةٍ .وَكَانَ الْقَارِنُ مَا أَصَابَ فِيْ قِرَانِهِ، مِمَّا لَوْ أَصَابَهُ وَهُوَ فِيْ حَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ، أَوْ عُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ، وَجَبَ عَلَيْهِ دَمٌ، فَإِذَا أَصَابَهُ وَهُوَ قَارِنٌ، وَجَبَ عَلَيْهِ دَمَانِ، فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ حَلْقُهُ أَيْضًا قَبْلَ وَقْتِهِ، يُوْجِبُ عَلَيْهِ أَيْضًا دَمَيْنِ، كَمَا قَالَ زُفَرُ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ، فَوَجَدْنَا الْأَشْيَاءَ الَّتِيْ تُوْجِبُ عَلَى الْقَارِنِ دَمَيْنِ، فِيْمَا أَصَابَ فِيْ قِرَانِهِ هِيَ الْأَشْيَاءُ الَّتِيْ لَوْ أَصَابَهَا

وَهُوَ فِيْ حُرْمَةِ حَجَّةٍ أَوْ فِيْ حُرْمَةِ عُمْرَةٍ وَجَبَ عَلَيْهِ دَمٌ .فَإِذَا أَصَابَهَا فِيْ حُرْمَتِهِمَا وَجَبَ عَلَيْهِ دَمَانِ كَالْجِمَاعِ وَمَا أَشْبَهَهُ وَكَانَ حَلْقُهُ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ بِسَبَبِ الْعُمْرَةِ خَاصَّةً وَلَا بِسَبَبِ الْحَجِّ خَاصَّةً إِنَّمَا وَجَبَ عَلَيْهِ بِسَبَبِهِمَا وَبِحُرْمَةِ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا لَا بِحُرْمَةِ الْحَجَّةِ خَاصَّةً وَلَا بِحُرْمَةِ الْعُمْرَةِ خَاصَّةً .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ حُكْمِ مَا يَجِبُ بِالْجَمْعِ هَلْ هُوَ شَيْئَانِ أَوْ شَيْءٌ وَاحِدٌ ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَحْرَمَ بِحَجَّةٍ مُفْرَدَةٍ أَوْ بِعُمْرَةٍ مُفْرَدَةٍ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَإِذَا جَمَعَهُمَا جَمِيْعًا وَجَبَ عَلَيْهِ لِجَمْعِهِ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ يَجِبُ عَلَيْهِ فِيْ إِفْرَادِهِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا فَكَانَ ذٰلِكَ الشَّيْءُ دَمًا وَاحِدًا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْحَلْقُ قَبْلَ الذَّبْحِ الَّذِيْ مَنَعَ مِنْهُ الْجَمْعُ بَيْنَ الْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ فَلَا يَمْنَعُ مِنْهُ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا لَوْ كَانَتْ مُفْرَدَةً أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْ يَجِبُ بِهِ فِيْهِ دَمٌ وَاحِدٌ .فَيَكُوْنُ أَصْلُ مَا يَجِبُ عَلَى الْقَارِنِ فِيْ انْتِهَاكِهِ الْحُرَمَ فِيْ قِرَانِهِ أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا كَانَ مِنْ تِلْكَ الْحُرَمِ تُحَرَّمُ بِالْحَجَّةِ خَاصَّةً وَبِالْعُمْرَةِ خَاصَّةً .فَإِذَا جُمِعَتَا جَمِيْعًا فَتِلْكَ الْحُرْمَةُ مُحَرَّمَةٌ لِشَيْئَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فَيَكُوْنُ عَلٰى مَنِ انْتَهَكَهُمَا كَفَّارَتَانِ .وَكُلُّ حُرْمَةٍ لَا تُحَرِّمُهَا الْحَجَّةُ عَلَى الْاِنْفِرَادِ وَلَا الْعُمْرَةُ عَلَى الْاِنْفِرَادِ يُحَرِّمُهَا الْجَمْعُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا انْتُهِكَتْ فَعَلَى الَّذِيْ انْتَهَكَهَا دَمٌ وَاحِدٌ لِأَنَّهُ انْتَهَكَ حُرْمَةً حَرُمَتْ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ وَاحِدٍ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَبِهِ نَأْخُذُ.

۳۹۹۷: ایوب نے سعید بن جبیرؒ سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یہ ابن عباس ؓ ہیں جو اس آدمی پر قربانی کو لازم کر رہے ہیں جس نے حج کے اعمال میں تقدیم وتاخیر کرے اور آپ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ اس حجۃ الوداع کے دن اگر آپ سے کسی حکم حج کی تاخیر وتقدیم کا پوچھا گیا تو یہی جواب دیا لاحرج'' تو گویا ان کے ہاں اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ تقدیم وتاخیر مباح ہے۔ اس لئے کہ وہ فتوی میں اس پر قربانی لازم کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کے ہاں اس کا مطلب یہ تھا کہ جن حضرات نے حجۃ الوداع کے موقع پر ایسا کیا وہ حکم سے ناواقف تھے آپ نے علم نہ ہونے کی وجہ سے ان کو معذور قرار دیا اور ان کو حکم فرمایا کہ وہ مناسک کو آئندہ سیکھ لیں۔ لوگوں نے قارن سے متعلق گفتگو کی ہے جو کہ ذبح سے پہلے سر منڈائے۔ ① امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا اس پر ایک قربانی ہوگی۔ ② امام زفر رحمہ اللہ اس پر دو قربانی لازم کرتے ہیں۔ ③ ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ فرماتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہیں۔ امام ابو یوسف' محمد رحمہما اللہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد سے استدلال کیا ہے جو آپ نے سائلین سے لاحرج'' فرمایا۔ گذشتہ سطور میں ہم اس کو ذکر کر آئے۔ امام ابوحنیفہ اور زفر رحمہما اللہ کی طرف سے ان کے خلاف وہ دلیل ہے جو ہم نے آثار کی تشریح میں ذکر کی ہے اور مزید دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کرنے والے کے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ وہ قارن' متمتع'

مفرد میں سے کون سا تھا۔ اگر مفرد تھا تو امام ابوحنیفہ وزفر اس پر عدم وجوب قربانی کے منکر نہیں کیونکہ جس قربانی پر اس نے حلق کو مقدم کیا وہ لازم نہ تھی بلکہ اسے افضل یہ تھا کہ وہ ذبح کے بعد حلق کرے مگر جب اس نے حلق کو پہلے کرایا تو یہ اس کے لئے کافی ہے اور اس پر کچھ لازم نہ ہوگا اور اگر وہ قارن یا متمتع ہے۔ تو جناب نبی اکرم ﷺ کا جواب وہی معنیٰ رکھتا ہے۔ جو ہم پہلے ذکر کر آئے کہ تقدیم و تاخیر احکام حج میں ابن عباس رضی اللہ عنہما دم کو لازم فرماتے اور آپ ﷺ کے فرمان لاحرج میں اس کی نفی نہیں جب ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں آپ کا قول "لا حرج" وجوب قربانی کی نفی نہیں کرتا۔ تو امام ابوحنیفہ وزفر کے ہاں بھی وہ نفی نہ کرے گا۔ اور قارن کا ذبیحہ واجب ذبیحہ تھا وہ اس کے ذریعہ احرام سے نکلتا ہے۔ اب ہم اس پر غور کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کیا امور ہیں۔ جن کے ذریعہ حاجی احرام سے باہر آتا ہے۔ کہ اگر وہ ان کو مؤخر کرے اور احرام سے نکل گیا تو پھر اس کا کیا حکم ہوگا۔ ہم نے قرآن میں فرمان الٰہی پایا **ولا تحلقوا رء وسکم حتی یبلغ الھدی محله......** کہ قربانی کے قربان گاہ تک پہنچنے سے پہلے تم سر نہ منڈواؤ۔ پس وہ شخص جس کو حج میں رکاوٹ آ جائے وہ ھدی کے قربان گاہ تک پہنچنے پر حلق کرواتا ہے اور اس کے ساتھ وہ احرام سے فارغ ہو جاتا ہے اور اگر اس نے قربانی کے حرم تک پہنچنے -۔ پہلے حلق کروالیا تو اس پر دم لازم ہے اور اس پر تمام کا اتفاق ہے۔ پس ہم نے اس میں غور و فکر کیا تو معلوم ہوا کہ اس قارن نے ایسے وقت سر منڈوایا ہے جب سر منڈوانا اس پر حرام تھا یعنی وہ حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں ہو۔ قارن جب ایسا عمل کرے کہ اگر وہ حج مفرد والا کرتا تو اس پر ایک قربانی لازم ہوتی یا فقط عمرہ کرتا تو ایک دم آتا جب وہ قارن اس کا مرتکب ہوا تو اس پر دو قربانیاں لازم ہوں گی۔ اب اس میں یہ احتمال ہوا کہ وقت سے پہلے حلق پر بھی اسے دو قربانیاں لازم ہونی چاہییں۔ جیسا کہ امام زفر رحمہ اللہ کا قول ہے اب ہم نے اس میں غور و فکر کیا کہ بعض امور میں قارن پر دو قربانیاں لازم کرتے ہیں جبکہ وہ قران کے احرام میں کرے اور اگر وہ اشیاء احرام حج یا فقط عمرہ والا کرے تو اس پر ایک قربانی لازم ہے۔ پس اب قارن نے اس کا ارتکاب دونوں احراموں میں کیا تو اس پر دو دم ہیں مثلاً جماع اور اس کے مشابہ امور اور اس کا حلق ذبح سے پہلے عمرہ کی وجہ سے حرام نہیں ہوتا اور نہ حج کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ بلکہ یہ دونوں کی وجہ سے لازم ہوا بلکہ جمع کرنے کی حرمت سے حرام ہوا۔ فقط حج یا فقط عمرہ اس کو حرام نہیں کرتے۔ اب ہم حج و عمرہ کے جمع کرنے کی صورت میں کیا چیز لازم آتی ہے۔ اس پر غور کرنا چاہتے ہیں' کیا یہ دو چیزیں ہیں یا ایک ہی ہے۔ غور سے معلوم ہوا کہ جب کوئی حج یا عمرہ کا صرف احرام باندھے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے اور جب اس نے دونوں کو جمع کر لیا۔ تو اس کے جمع کی وجہ سے وہ چیز لازم آتی ہے جو انفرادی طور پر ان کی ادائیگی نے لازم نہیں ہے۔ اور وہ ایک قربانی ہے۔ پس نظر و فکر چاہتے ہیں کہ حلق جو ذبح سے پہلے ہو جس کو حج و عمرہ کے اکٹھ نے منع کیا ہے۔ اگر ان میں سے ایک ہوتا تو وہ اس سے منع نہ کرتا۔ اگر وہ افراد ہوتا تو اس پر ایک دم لازم ہوتا۔ تو وہ اصل جس کی بے حرمتی پر قران میں جو چیز لازم ہوتی ہے۔ تو اس پر غور کرنا ہوگا کہ وہ حرمت حج اور عمرہ جب جمع ہوں تو ان کی وجہ سے خاص ہے۔ اور یہ حرمت دو مختلف چیزوں کی وجہ سے ہوئی پس ان دونوں کی خلاف ورزی پر دو کفارے لازم ہوں گے' اور ہر وہ حرمت جو صرف حج یا صرف عمرہ سے نہیں ہوتی وہ ان دونوں کے اجتماعی طور پر

کرنے سے پیدا ہوتی ہے' پس جو شخص اسے توڑ دے گا اس پر ایک قربانی لازم ہوگی۔ اس لئے کہ اس نے ایسی حرمت کو پامال کیا ہے جو ایک سبب سے حرام ہوتی تھی۔ نظر کا اس باب میں یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

امام طحاویؒ کا قول:

یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو تقدیم و تاخیر کرنے والے پر دم کو لازم قرار دے رہے ہیں اور یہ بھی ان رواۃ میں سے ہیں جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر پوچھی جانے والی چیز کا جواب "لاحرج" نقل کرنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ "لاحرج" کا معنی ان کے ہاں مباح کرنے کا نہ تھا بلکہ گناہ کی نفی کا تھا اور جرمانے کا لازم ہونا گناہ کے اٹھائے جانے کے خلاف نہیں ہے ورنہ وہ اس میں دم کو لازم قرار نہ دیتے اسی لئے تو ان کی ناواقفی کی بناء پر گناہ کو اٹھا لیا گیا اور لوٹاتے ہوئے فرمایا اپنے حج کے احکام سیکھو۔

قارن کے متعلق اختلاف کی وضاحت:

نمبر ۱: امام ابوحنیفہؒ نے قارن کے مناسک کو آگے پیچھے کرنے کی صورت میں اس پر ایک دم لازم کیا ہے یعنی ایک دم جرمانہ دوسرا دم شکرانہ۔

نمبر ۲: امام زفرؒ اس پر جرمانے کے دو دم لازم قرار دیتے ہیں۔

نمبر ۳: امام ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ اس پر کسی چیز کو لازم قرار نہیں دیتے ان کے دلائل فصل اول میں مندرج "لاحرج" والی روایات ہیں۔

مگر امام ابوحنیفہؒ اور زفر رحمہم اللہ کی جانب سے ایک روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی دلیل کے طور پر کافی ہے کہ جس میں انہوں نے دم کو لازم قرار دیا ہے۔

دوسری دلیل یہ ہے ماقبل جو روایات گزریں ان میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کرنے والے لوگوں کے متعلق یہ قطعاً وضاحت نہیں ہے کہ وہ مفرد' متمتع' قارن میں سے کس قسم میں ہیں۔

پس اگر وہ مفرد بالحج ہے تو ابوحنیفہؒ اور زفرؒ اس کے منکر نہیں ہیں کہ ان پر دم لازم نہیں ہوتا کیونکہ جس قربانی پر حلق کو مقدم کیا گیا وہ غیر واجب قربانی ہے البتہ اس کو بھی افضل یہی ہے کہ وہ حلق سے پہلے ذبح کرے اور اگر اس نے مقدم کر ہی لیا تو کفایت کر جائے گا اور اس پر دم لازم نہ ہوگا۔

اور اگر وہ قارن یا متمتع ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب "لاحرج" اس سے گناہ کی نفی کرنا مقصود ہوگی اور رہا جرمانہ اس کا تذکرہ ان روایات میں نہیں بلکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات میں ہے اور یہ دونوں روایات ایک دوسرے کے خلاف نہیں ہیں۔ پس "لاحرج" دم کی نفی نہیں کرنا اور وجوب دم سے "لاحرج" کی مخالفت لازم نہیں آتی۔ پس قارن پر دم لازم ہوگا۔

نظرِ اوّل:

ہم جب ان اشیاء پر نگاہ ڈالتے ہیں کہ جن سے حاجی حلال ہو جاتا ہے اگر ان کو مؤخر کر دے کہ ان کا حکم کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ: ''ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ'' (البقرہ:۱۹۶) اس آیت میں دم احصار کا ذکر ہے کہ محصر اس وقت تک حلق نہیں کر سکتا جب تک کہ ہدی حدود حرم میں نہ پہنچ جائے جب پہنچ گیا تو وہ حلال ہو جائے اور اگر اس نے ہدی کے حرم میں پہنچنے سے پہلے حلق کروادی تو اس پر دم لازم ہو جائے گا اس پر سب کا اتفاق ہے۔

پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ قارن کا حکم بھی یہی ہونا چاہئے جبکہ وہ حلق کو ذبح پر مقدم کر دے پس بتقاضائے نظر فریق ثالث یعنی صاحبین کا دعویٰ درست نہ رہے گا اور فریق اوّل و دوم کا دعویٰ قائم و ثابت ہو جائے گا۔

نظرِ ثانی۔فنظرنا فی ذلك سے اسی کو ذکر کیا:

جب قارن ایسے وقت میں حلق کرے گا جس میں حلق کرنا اس پر حرام ہے تو ارتکاب حرمت کی وجہ سے اس پر جرمانہ لازم ہو گا مگر جب وہ حرام کا ارتکاب کر رہا تھا اس وقت وہ دو حرمتوں کے دائرہ میں داخل تھا۔ایک حرمت حج اور دوسرا حرمت عمرہ۔پس اکیلے حج یا عمرہ کرنے والے پر جب ایک دم لازم ہوتا ہے تو قارن پر دو حرمتوں کی وجہ سے دو دم لازم ہوں گے۔اب توجہ طلب یہ ہے کہ وقت سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے ایک دم لازم ہو گا یا دو۔تو جب حرمتیں دو ہیں تو دم بھی دو ہوں گے۔حج کے اعمال پر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ جن کاموں میں مفرد بالحج یا معتمر پر ایک دم لازم ہوتا ہے مثلاً جماع وغیرہ تو قارن پر ان صورتوں میں دو دم لازم آتے ہیں کیونکہ وہ تو ایک حرمت کی مخالفت کرنے والا ہے اور یہ دو حرمتوں کی مخالفت کرنے والا ہے اور قارن نے ذبح سے پہلے حلق کر کے حرمت عمرہ اور حرمت حج دونوں کو پامال کیا اس لئے اس پر دو دم ہی لازم ہونے چاہئیں۔

نظرِ ثالث'فاردنا ان ننظر سے اسی کو بیان فرمایا:

غور فرمائیں کہ حج و عمرہ اکٹھا ایک چیز ہے یا الگ الگ دو چیزیں ہیں معلوم ہوا کہ اگر فقط حج کا احرام باندھتا یا فقط عمرہ کا احرام باندھتا تو اس پر کوئی قربانی لازم نہ تھی اور اگر دونوں کو جمع کر لیا خواہ ایک احرام میں یا دو احراموں میں تو اس پر ایک قربانی واجب ہو جاتی ہے اور اس کا سبب دونوں کو جمع کرنا ہے۔پس معلوم ہوا حج و عمرہ کو جمع کرنا سبب ہے اور جمع کی وجہ سے قارن پر ایک دم شکر ضروری ہوتا ہے۔بالکل اسی طرح ذبح سے پہلے حلق کرنے میں حرمت بھی جمع ہو گئی اس لئے ایک دم ہی لازم ہو گا کیونکہ مفرد بالحج یا معتمر پر تو حلق و ذبح میں تقدیم و تاخیر سے کوئی چیز لازم نہیں آتی۔تو قارن پر دو تاوان کیسے لازم کر دیئے جائیں گے حرمت جمع کی وجہ سے اس پر صرف ایک ہی جرمانہ لازم آئے گا۔

ایک کلیہ: ہر وہ حرمت جس کی مخالفت کی وجہ سے مفرد یا معتمر پر ایک دم واجب ہوتا ہے اس کو خراب کرنے اور اس کی مخالفت کی وجہ سے قارن پر دو مختلف حرمتوں کی وجہ سے دو کفارے واجب ہوں گے۔اور ہر وہ حرمت جس کو صرف حج یا صرف عمرہ حرام نہیں کرتا اس کی مخالفت کی وجہ سے مفرد یا معتمر پر کوئی جرمانہ لازم نہیں ہوتا ہے مگر حج و عمرہ کو جمع کرنا اس کو حرام کر رہا ہے تو اس کی

مخالفت کی وجہ سے جمع بین الحج والعمرہ کرنے والے قارن پر صرف ایک جرمانہ اور ایک دم لازم ہوتا ہے۔اس لئے کہ جمع کا سبب ایک سبب ہے اس لئے جرمانہ بھی ایک ہی ہونا چاہئے اور حلق کو ذبح پر مقدم کرنے میں مفرد بالحج پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوتا ہے اس وجہ سے قارن پر صرف ایک جرمانہ لازم ہوسکتا ہے۔اس باب میں نظر کا یہی تقاضا ہے۔

اور امام ابوحنیفہؒ کا یہی قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاویؒ نے ابوحنیفہؒ کے قول کو پہلے ذکر کیا اور دلائل میں اپنے سابقہ طرز سے امام صاحب کے مسلک کی ترجیح کے لئے آخر میں لا کر اس کو راجح قرار دیا۔

بَابُ الْمَكِّيِّ يُرِيْدُ الْعُمْرَةَ مِنْ أَيْنَ يَنْبَغِيْ لَهُ أَنْ يُحْرِمَ بِهَا

مکی کو کہاں سے احرام باندھنا بہتر ہے

خلاصۃ المرام: مکی کو عمرہ کا احرام باندھنا ہو تو بالاتفاق اس کا حل میں جانا لازم ہے۔البتہ مقام میں اختلاف ہے۔

نمبر ①: عمرو بن دینار اور بعض فقہاء مکی کے لئے تنعیم سے احرام کو لازم قرار دیتے ہیں کسی اور جگہ سے ممنوع ہے۔

نمبر ②: ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء اور محدثین حل کے کسی بھی مقام سے احرام کو جائز قرار دیتے ہیں اس میں کسی قسم کی کراہت بھی نہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: مکی کو احرام عمرہ کے لئے صرف تنعیم سے احرام باندھنا ضروری ہے اور کسی مقام سے مکروہ ہوگا جیسا کہ آفاقی کو بلا احرام میقات سے تجاوز درست نہیں ہے۔

۳۹۹۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ (عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَأَعْمَرَهَا).

۳۹۹۸: عمرو بن اوس کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ نے بتلایا کہ مجھے جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں عائشہ ؓ کو پیچھے بٹھا کر تنعیم کی طرف لے جاؤں اور ان کو وہاں سے عمرہ کراؤں۔

۳۹۹۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: أَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهِكٍ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَرْدِفْ أُخْتَكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ، فَإِذَا هَبَطْتَ بِهَا مِنَ الْأَكَمَةِ، فَمُرْهَا فَلْتُحْرِمْ، فَإِنَّهَا عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْعُمْرَةَ لِمَنْ كَانَ بِمَكَّةَ، لَا وَقْتَ لَهَا غَيْرُ التَّنْعِيْمِ، وَجَعَلُوا التَّنْعِيْمَ خَاصَّةً، وَقْتًا لِعُمْرَةِ أَهْلِ

مَكَّةَ، وَقَالُوْا : لَا يَنْبَغِيْ لَهُمْ أَنْ يُجَاوِزُوْهُ، كَمَا لَا يَنْبَغِيْ لِغَيْرِهِمْ أَنْ يُجَاوِزُوْا مِيقَاتًا، مِمَّا وَقَّتَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُرِيْدُ الْإِحْرَامَ إِلَّا مُحْرِمًا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : وَقْتُ أَهْلِ مَكَّةَ الَّذِيْ يُحْرِمُوْنَ مِنْهُ بِالْعُمْرَةِ، الْحِلُّ، فَمِنْ أَيِّ الْحِلِّ أَحْرَمُوْا بِهَا أَجْزَأَهُمْ ذٰلِكَ، وَالتَّنْعِيْمُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْحِلِّ -عِنْدَهُمْ -فِيْ ذٰلِكَ، سَوَاءٌ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَدَ إِلَى التَّنْعِيْمِ فِيْ ذٰلِكَ، لِأَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْحِلِّ مِنْهَا، لَا لِأَنَّ غَيْرَهُ مِنَ الْحِلِّ لَيْسَ هُوَ فِيْ ذٰلِكَ، كَهُوَ .وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ التَّوْقِيْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ فِي الْعُمْرَةِ وَأَنْ لَا يُجَاوِزُوْهُ لَهَا إِلٰى غَيْرِهِ. فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۳۹۹۹: حفصہ بنت عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو فرمایا تم اپنی بہن کو پیچھے سوار کرو اور تنعیم سے عمرہ کراؤ۔ جب تم ان کے ساتھ ٹیلوں سے اتر جاؤ تو ان کو حکم دو کہ وہ احرام باندھ لے یہ مقبول عمرہ ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے اس بات کو اختیار کیا کہ مکی کے لئے تنعیم کے علاوہ میقات نہیں مکہ والوں کے لئے تنعیم ہی میقات ہے۔ وہ لوگ جو احرام کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو اس مقام سے بلا احرام گزرنا اسی طرح جائز نہیں جس طرح دیگر مواقیت سے بلا احرام گزرنے درست نہیں مگر دیگر حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اہل مکہ کی میقات احرام کے لئے حل ہے۔ حرم کے باہر جس جگہ سے بھی احرام باندھے اس کے لئے کافی ہے اس سلسلہ میں تنعیم اور دیگر مقامات برابر ہیں۔ ان کے ہاں اس کی دلیل یہ ہے کہ ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے تنعیم کا نام قریب ہونے کی وجہ سے لیا اس کا یہ معنیٰ ہرگز نہیں کہ دیگر مقامات اس کی طرح نہیں نمبر۲ دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ آپ نے اہل مکہ اس میقات بنانے کا ارادہ فرمایا ہو تا کہ وہ اللہ سے دوسری جگہوں کی طرف تجاوز نہ کریں پس اس میں غور کیا تو یزید بن سنان کی روایت سامنے آئی۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ۸۰، دارمی فی المناسك باب ٤١، مسند احمد ١٩٨/١۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات میں عمرہ کے لئے تنعیم کا حکم فرمایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ مکی کو تنعیم سے عمرہ کرنا لازم ہے اور کسی جگہ سے اس کو عمرہ کرنا درست نہیں۔

فریق ثانی کا موقف:

مکی کو حل کے کسی بھی مقام سے عمرہ درست ہے اس میں کسی قسم کی کراہت لازم نہیں آتی۔

سابقہ موقف کا جواب:

تنعیم کا نام اس وقت اس لئے لیا گیا کیونکہ قریب ترین حل یہی ہے اس وجہ سے نہیں کہ دوسرے کسی حل سے عمرہ جائز نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ مکہ والوں کے لئے یہ مقرر کرنا ہو کہ اس سے آگے وہ احرام کے لئے اور کسی مقام کی طرف تجاوز نہ کریں اب

ان دونوں باتوں کو روایات کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

۴۰۰۰ : فَإِذَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ' صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ' عَنْ أَبِيْ مُلَيْكَةَ' عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ' وَأَنَا أَبْكِيْ فَقَالَ مَا ذَاكَ ؟ قُلْتُ : حِضْتُ قَالَ فَلَا تَبْكِيْ' اِصْنَعِيْ مَا يَصْنَعُ الْحَاجُّ .فَقَدِمْنَا مَكَّةَ' ثُمَّ أَتَيْنَا مِنًى ثُمَّ غَدَوْنَا إِلَى عَرَفَةَ' ثُمَّ رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ تِلْكَ الْأَيَّامَ' فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ ارْتَحَلَ فَنَزَلَ الْحَصْبَةَ .قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا نَزَلَهَا إِلَّا مِنْ أَجْلِيْ' فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ' فَقَالَ احْمِلْ أُخْتَكَ فَأَخْرِجْهَا مِنَ الْحَرَمِ .قَالَتْ' وَاللّٰهِ مَا ذَكَرَ الْجِعْرَانَةَ' وَلَا التَّنْعِيْمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَكَانَ أَدْنَانَا مِنَ الْحَرَمِ' التَّنْعِيْمَ' فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ' فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ' وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ' ثُمَّ أَتَيْنَاهُ' فَارْتَحَلَ .فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْصِدْ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يُعَمِّرَهَا إِلَّا إِلَى الْحِلِّ' لَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنْهُ بِعَيْنِهِ خَاصًّا)' وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ بِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ التَّنْعِيْمَ' لِأَنَّهُ كَانَ أَقْرَبَ الْمَحَلِّ إِلَيْهِمْ' لَا لِمَعْنًى فِيْهِ يَبِيْنُ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْحِلِّ غَيْرُهُ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ وَقْتَ أَهْلِ مَكَّةَ لِعُمْرَتِهِمْ' هُوَ الْحِلُّ' وَأَنَّ التَّنْعِيْمَ فِيْ ذٰلِكَ وَغَيْرَهُ سَوَاءٌ' وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۴۰۰۰: ابوملیکہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میرے ہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ مقام سرف میں' میں رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا حیض آ گیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روؤ۔تم وہ تمام اعمال کرو جو حاجی کرتا ہے چنانچہ ہم مکہ میں پہنچے پھر منیٰ میں آئے۔ پھر صبح عرفات کی طرف روانہ ہوئے پھر ہم نے جمرہ کی ان ایام میں رمی کی جب روانگی کا دن آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وادی محصب میں نزول فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری وجہ سے اترے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اپنی بہن کو سواری پر حرم سے باہر لے جاؤ۔اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ کا ذکر نہیں فرمایا اور نہ تنعیم کا۔اور یہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔مقام تنعیم حرم کے سب سے قریب تھا پس میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر ہم آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ فرمایا۔تو حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو عمرہ کرانے کا ارادہ فرمایا تو فقط حل کا ارادہ فرمایا کسی مقام معین کا قصد نہیں فرمایا۔حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے تنعیم کا قصد کیا کہ وہ حل میں سب سے قریب ترین جگہ ہے۔اس بناء پر نہیں کہ وہ کسی بناء پر دوسرے مقامات سے ممتاز ہے۔پس اس سے ثابت ہو گیا کہ مکی کے لیے عمرہ کی میقات حل ہے اور اس سلسلہ میں تنعیم اور دیگر مقامات میں کچھ فرق نہیں اور یہ تمام امام ابوحنیفہ' ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی الحیض باب ۱' ۷' والحج باب ۳۳' والعمرہ باب ۹' ابو داؤد فی المناسك باب ۲۳' نسائی فی الطهارة

باب۱۸۲' والحیض باب ۱' والحج باب ۵۱' ابن ماجه فی المناسك باب۳٦' مسند احمد ٦' ۲۱۹ /۲٤٥' ۲۷۳۔

حاصل روایات: اس روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کے لئے کسی معینہ جگہ کا تذکرہ نہیں فرمایا بس حل کا ارادہ فرمایا عبدالرحمٰن مجھے تنعیم لائے کیونکہ یہ جگہ حل میں حرم سے سب سے زیادہ قریب ہے یہ مطلب نہیں کہ عمرے کے لئے تنعیم کی خصوصیت ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اہل مکہ کا میقات احرام حل ہے۔ اس میں تنعیم یا دیگر مقامات حل برابر ہیں۔

یہی ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ کا مؤقف ہے۔

بَابُ الْهَدْيِ يُصَدُّ عَنِ الْحَرَمِ هَلْ يَنْبَغِيْ أَنْ يُذْبَحَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ أَمْ لَا؟

دم احصار کو غیر حرم میں ذبح کر سکتے ہیں یا نہیں؟

خلاصۃ البرام: دم پانچ قسم کے ہوتے ہیں: ① کسی زمانہ اور مکان سے خاص نہیں مثلاً ② دم نذر وہ دم جو زمانہ کے ساتھ خاص ہو مثلاً قربانی کا دم' ③ وہ دم جو مکان و زمان دونوں سے خاص ہے مثلاً دم تمتع و قران' ④ وہ دم جو مکان سے خاص ہو دم جنایات' ⑤ بعض کے ہاں مکان سے خاص بعض کے ہاں نہیں۔ دم احصار کے متعلق ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کے ہاں جہاں احصار ہو وہیں ذبح کر سکتے ہیں۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ' حسن بصری' عطاء رحمہم اللہ کے ہاں حدود حرم میں لے جا کر ذبح کرنا ضروری ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: دم احصار کو حدود حرم میں داخل کر کے ذبح کی ضرورت نہیں جہاں احصار ہو وہیں ذبح کر سکتے ہیں دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۰۰۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ' عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ' عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ' عَنْ (أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ أَسْأَلُهُ عَنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْهَدْيَ إِذَا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ' نُحِرَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ' وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ' وَقَالُوْا : لَمَّا (نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ إِذْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ) ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ لِمَنْ مُنِعَ مِنْ إِدْخَالِ هَدْيِهِ الْحَرَمَ أَنْ يَذْبَحَهُ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ نَحْرُ الْهَدْيِ إِلَّا فِي الْحَرَمِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ) فَكَانَ

الْهَدْیُ قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَلَغَ الْكَعْبَةَ فَهُوَ كَالصِّيَامِ الَّذِیْ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُتَتَابِعًا فِیْ كَفَّارَةِ الظِّهَارِ، وَكَفَّارَةِ الْقَتْلِ، فَلَا يَجُوْزُ غَيْرَ مُتَتَابِعٍ، وَإِنْ كَانَ الَّذِیْ وَجَبَ عَلَيْهِ غَيْرُ مُنْطِيقٍ الْإِتْيَانَ بِهٖ مُتَتَابِعًا، فَلَا تُبِيْحُهُ الضَّرُوْرَةُ أَنْ يَصُوْمَهُ مُتَفَرِّقًا. فَكَذٰلِكَ الْهَدْیُ الْمَوْصُوْفُ بِبُلُوْغِ الْكَعْبَةِ، لَا يُجْزِءُ الَّذِیْ هُوَ عَلَيْهِ كَذٰلِكَ، وَإِنْ صُدَّ عَنْ بُلُوْغِ الْكَعْبَةِ لِلضَّرُوْرَةِ، أَنْ يَذْبَحَهُ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِیْ نَحْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ الْهَدْیِ الَّذِیْ نَحَرَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ، لَمَّا صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ، وَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهٖ بِقَدِيْدٍ أَنَّ قَوْمًا زَعَمُوْا أَنَّ نَحْرَهُ إِيَّاهُ كَانَ فِی الْحَرَمِ.

۴۰۰۱: سباع بن ثابت نے ام کرز سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حدیبیہ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ سے پوچھا ہدایا کے گوشت کا حکم کیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ ھدی روک لیے جانے کے بعد حرم سے باہر ذبح کریں گے۔ انہوں نے مذکورۃ الصدر روایت کو مستدل بنایا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ہدایا کو حدیبیہ میں نحر کیا تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ جس کو روکا جائے وہ ہدی کو غیر حرم میں ہی ذبح کردے۔ مگر دیگر جماعت علماء نے ان کی بات سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ہدایا کو حرم کی حدود میں ہی ذبح کیا جا سکتا ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ھدیا بالغ الکعبہ کہ وہ ہدی کعبہ تک پہنچنے والی ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو ھدی فرمایا جو کعبہ تک پہنچتی ہو وہ ان دونوں کی طرح ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے کفارہ قتل وظہار میں تسلسل کے ساتھ رکھنے کا حکم فرمایا ہے اگر ان کو بلا تسلسل رکھا جائے تو جائز نہ ہونگے۔ اگر وہ شخص اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے ضرورت کے طور پر متفرق رکھنا درست نہیں۔ اسی طرح وہ ہدی جو بیت اللہ تک پہنچنے کے ساتھ متصف ہے اگر اس کو روک دیا جائے تو جس شخص پر وہ ہدی لازم ہوئی وہ ضرورت کے طور پر بھی اسے دوسری جگہ ذبح نہیں کر سکتا۔ پس وہ ہدی جو روک لی گئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے حدیبیہ میں ذبح کر قدید کے مقام پر اس کا گوشت صدقہ کیا اس کے متعلق قول اول کے قائلین کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ایک جماعت کے خیال میں آپ نے اسے حدود حرم میں ذبح کیا تھا۔ روایت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تخریج : نسائی فی العقبه باب ٤۔

حاصل روایات: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ہدایا کو حدیبیہ میں ذبح کردیا تھا جبکہ آپ کو مشرکین نے حرم میں داخلہ سے روک دیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ ہدی کو احصار کے بعد وہیں ذبح کر دینا کافی ہے حرم کی حدود میں داخل کرنا ضروری نہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلیل وجوابات:

دم احصار کا حرم میں داخل کر کے ذبح کرنا ضروری ہے اس کی دلیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ھدیًا بالغ

الکعبة" (المائدہ:۹۵) اللہ تعالیٰ نے ہدی کو مسلسل روزوں کی طرح قرار دیا ہے جو کہ کفارہ ظہار میں رکھے جائیں اسی طرح کفارہ قتل کے روزے۔ ان میں تتابع شرط ہے۔ بلاتسلسل وہ روزے جائز اور مشروع نہیں خواہ وہ کسی ایسے شخص پر کفارہ لازم ہوا ہو جو پے درپے روزے کی طاقت نہیں رکھتا اس کو عذر اور ضرورت کی وجہ سے متفرق روزے رکھنے جائز نہیں ہیں تو ہدی احصار کا حکم بھی یہی ہے کہ اس میں احصار کی وجہ حدود حرم سے باہر ذبح کرنا جائز نہ ہوگا بلکہ حدود حرم میں داخل کرنا ضروری ہے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: "كان من الحجة على اهل المقالة" سے بیان کیا یہ کہنا ہرگز درست نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہدایا کو وہیں ذبح کر کے ان کا گوشت مقام قدید کے لوگوں کو صدقہ کر دیا تھا کیونکہ اس کے بالمقابل حضرت ناجیہ بن جندب اسلمیؓ کی روایت موجود ہے جس سے ان کا حرم کے اندر لے جا کر ذبح کرنا ثابت ہوتا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۰۰۲ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا مِخْوَلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مِخْوَلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ (نَاجِيَةَ بْنِ جُنْدُبِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ صُدَّ الْهَدْيُ، فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ بِالْهَدْيِ فَلْأَنْحَرْهُ فِي الْحَرَمِ .قَالَ وَكَيْفَ تَأْخُذُ بِهِ؟ قُلْت آخُذُ بِهِ فِيْ أَوْدِيَةٍ، لَا يَقْدِرُوْنَ عَلَيَّ فِيْهَا فَبَعَثَهُ مَعِيْ حَتّٰى نَحَرْتُهُ فِي الْحَرَمِ) . فَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ هَدْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ، نُحِرَ فِي الْحَرَمِ. وَقَالَ آخَرُوْنَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى دُخُوْلِ الْحَرَمِ. قَالُوْا : وَلَمْ يَكُنْ صُدَّ إِلَّا عَنِ الْبَيْتِ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۴۰۰۲ مجزاۃ بن زاہر بیان کرتے ہیں کہ ناجیہ بن جندب اسلمیؓ نے (اپنے والد سے) روایت نقل کی ہے کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے ہدایا کو روک لیا گیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ ہدایا روانہ کر دیں میں ان کو حرم میں ضرور نحر کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ کس طرح کرو گے میں نے کہا میں ان کو ایسی وادیوں میں سے لے جاؤں گا جن میں وہ مجھ پر قابو نہ پا سکیں گے چنانچہ آپ ﷺ نے ہدایا ان کے ساتھ بھیج دیئے انہوں نے لے جا کر حرم میں ذبح کر دیئے۔ یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ھدی حرم میں ذبح کی گئی۔ بعض دیگر حضرات کا کہنا ہے کہ آپ حدیبیہ میں تھے اور حرم میں داخلے کی قدرت تھی اور آپ کو رکاوٹ تو کعبۃ اللہ سے تھی۔ ان کا استدلال اس طرح ہے ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ ہدایا کو حرم میں لے جا کر ذبح کرنا ضروری ہے ورنہ ناجیہ بن جندب کے لے جانے کی چنداں ضرورت نہ تھی معلوم ہو گیا کہ آپ کے ہدایا حرم میں ذبح کئے گئے۔

(روایت میں عن ابیہ کا لفظ یا مجزاۃ کے بعد ہے یا وہم راوی سے زائد لکھا گیا ہے۔ ناجیہ خود صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں)

دوسرا جواب: جناب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ میں حدود حرم سے متصل تھے اور آپ کو تو بیت اللہ میں داخل ہونے سے روکا گیا تھا حدود حرم سے نہیں جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے ملاحظہ ہو۔

۴۰۰۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالْحُدَيْبِيَةِ خِبَاؤُهُ فِي الْحِلِّ وَمُصَلَّاهُ فِي الْحَرَمِ) . فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ صُدَّ عَنِ الْحَرَمِ وَأَنَّهُ كَانَ يَصِلُ إِلَى بَعْضِهِ. وَلَا يَجُوْزُ فِيْ قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِمَنْ قَدَرَ عَلَى دُخُوْلِ شَيْءٍ مِنَ الْحَرَمِ أَنْ يَنْحَرَ هَدْيَهُ دُوْنَ الْحَرَمِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِالْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصِلُ إِلَى بَعْضِ الْحَرَمِ اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ نَحْرُ الْهَدْيِ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ لِأَنَّ الَّذِيْ أَبَاحَ نَحْرَ الْهَدْيِ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ إِنَّمَا يُبِيْحُهُ فِيْ حَالِ الصَّدِّ عَنِ الْحَرَمِ فِيْ حَالِ الْقُدْرَةِ عَلَى دُخُوْلِهِ. فَانْتَفَى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ الْهَدْيَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَقَدْ احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ تَجْوِيْزِ نَحْرِ الْهَدْيِ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ بِمَا

۴۰۰۳: عروہ نے مسور بن مخرمہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں تھے اور آپ کا خیمہ تو حل میں تھا مگر مصلیٰ نماز حرم کی حدود میں تھا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب نبی اکرم ﷺ حرم سے نہ روکے گئے تھے کسی بھی عالم نے آج تک نہیں کہا کہ جو شخص حرم میں مطلقاً داخل ہو سکے تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی ہدی حرم کے علاوہ نحر کرے۔ مذکورہ بیان سے ثابت ہوا کہ آپ کو حرم سے رکاوٹ نہیں ہوئی تھی۔ حرم کے کچھ حصہ تک آپ پہنچ چکے تھے اور کسی بھی فقیہ کے ہاں کسی شخص کے لئے حرم سے باہر ہدی کا ذبح کرنا درست نہیں جو حرم کے کسی بھی حصہ میں داخلہ کی قدرت رکھتا ہو۔ جب مذکورہ روایت نے ثابت کر دیا کہ آپ ﷺ حرم کے بعض حصے تک پہنچ چکے تھے تو یہ بات ناممکن ہے کہ آپ نے حرم سے باہر قربانی کی ہو۔ کیونکہ حرم سے باہر ہدی کے نحر کا جواز اس صورت میں ہے جب حرم سے رکاوٹ ہو۔ حرم میں داخلہ کی طاقت میسر ہونے کی صورت میں جائز نہیں۔ پس اس بیان سے اس چیز کی نفی ہوگئی کہ آپ نے حرم سے باہر ہدی ذبح کی یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور بعض حضرات نے غیر محرم میں ھدی کے ذبح پر اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ جناب نبی اکرم ﷺ حرم کے بعض حصہ میں داخل ہوئے تو یہ ناممکن ہے کہ ہدی کو غیر حرم میں ذبح کیا ہو کیونکہ جو لوگ ہدی کو حرم کے علاوہ جگہ میں ذبح کرنا جائز قرار دیتے ہیں وہ تو احصار کی حالت میں جائز کہتے ہیں اور یہاں تو حرم میں دخول کی قدرت تھی بیت اللہ میں داخلہ کی رکاوٹ تھی۔

اس سے وہ بات غلط ثابت ہوئی کہ آپ ﷺ نے ہدی کو غیر حرم میں ذبح کیا تھا۔

یہ ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ایک اشکال: قد احتج قوم سے ذکر کیا:

بعض لوگوں نے اس روایت کو غیر حرم میں ہدایا کے ذبح پر بطور دلیل پیش کیا ہے۔

۴۰۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِيْ أَسْمَاءَ ' مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاشْتَكَى الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسُّقْيَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَأَصَابَهُ بِرْسَامٌ فَأَوْمَى إِلَى رَأْسِهِ فَحَلَقَ عَلَى رَأْسِهِ وَنَحَرَ عَنْهُ جَزُوْرًا فَأَطْعَمَ أَهْلَ الْمَاءِ .

۴۰۰۴: یعقوب بن خالد نے ابو اسماء مولیٰ عبداللہ بن جعفرؓ سے نقل کیا کہ میں عثمان و علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا حسنؓ مقام سقیاء میں احرام کی حالت میں بیمار ہو گئے ان کو برسام ہو گئی انہوں نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو علیؓ نے ان کے سر کو مونڈ دیا اور ان کے صدقہ کے طور پر اونٹ ذبح کر کے مقام سقیاء کے لوگوں کو کھلائے۔

۴۰۰۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَأَنَّ الْحَسَنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مُحْرِمًا .فَاحْتَجُّوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا نَحَرَ الْجَزُوْرَ دُوْنَ الْحَرَمِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَا يُبِيْحُوْنَ لِمَنْ كَانَ غَيْرَ مَمْنُوْعٍ مِنَ الْحَرَمِ أَنْ يَذْبَحَ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَإِنَّمَا يَخْتَلِفُوْنَ إِذَا كَانَ مَمْنُوْعًا عَنْهُ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا نَحَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ وَهُوَ وَاصِلٌ إِلَى الْحَرَمِ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِهِ مَعْنًى آخَرَ مِنَ الصَّدَقَةِ عَلَى أَهْلِ ذٰلِكَ الْمَاءِ وَالتَّقَرُّبِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِذٰلِكَ مَعَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ الْهَدْيَ .فَكَمَا يَجُوْزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ هَدْيٌ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَكَذٰلِكَ يَجُوْزُ لِمَنْ حَمَلَهُ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِهَدْيٍ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ بَدَأْنَا بِالنَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ وَذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هٰهُنَا .

۴۰۰۵: مالک نے یحییٰ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے البتہ اس میں عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور نہ اس بات کا تذکرہ ہے کہ حسن رضی اللہ عنہ محرم تھے۔ انہوں نے اس روایت کو اپنی دلیل بنایا ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اونٹ کو ذبح کیا اور وہ علاقہ حرم کا نہ تھا۔ جواب یہ ہے کہ جس کو حرم میں پہنچانے کی ممانعت نہ ہو وہ اس کے لئے غیر حرم میں ذبیحہ کو مباح قرار نہ دیتے تھے۔ جب حرم میں پہنچنا اس کے لئے منع ہو تو اس میں ان کا اختلاف تھا۔ مذکورہ بات سے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اس اونٹ کو غیر حرم میں ذبح کر دیا جیسا کہ روایت میں ہے حالانکہ وہ حرم میں پہنچ سکتے تھے۔ تو معلوم ہوا ان کا مقصود اس سے ھدی نہ تھا۔ بلکہ وہ

صدقہ کی قسم تھی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث میں کہیں نہیں کہ اس سے هدی مراد تھی ۔ جس طرح اس سے هدی مراد لینا درست ہے جنہوں نے هدی مراد لی اسی طرح اس کا اس پر حمل کرنا بھی درست ہے کہ وہ ہدی نہ تھی اس سلسلہ میں شروع باب میں بیان کردہ نظر اعادہ سے ہمیں بے نیاز کرنے والی ہے۔

حاصل روایات: ان دونوں روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ علیؓ نے اونٹ ذبح کیا اور حرم کے علاوہ ذبح کیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ دم احصار کا حرم میں پہنچانا ضروری نہیں۔

ح: تمہارے ہاں جب حرم تک پہنچا جا سکتا ہو تو حرم میں ذبح کرنا چاہئے اور جب ممکن نہ ہو تو پھر تم اختلاف کرتے ہو اور یہاں تو پہنچنے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی احصار نہ تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ نے جب غیر حرم میں ذبح کر دیا حالانکہ وہ حرم تک پہنچ سکتے تھے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہدی نہ تھی انہوں نے صدقہ کیا تھا تا کہ وہاں کے غرباء کھائیں اور اس سے قرب الٰہی بھی حاصل ہو صدقہ بلاء کو دفع کرتا ہے۔ اس روایت میں تو یہ کہیں نہیں ہے کہ وہ مذبوحہ جانور ہدی تھی اگر تم ہدی پر محمول کرو گے تو ہم اس کو غیر ہدی پر محمول کریں گے۔ یہاں نظری دلیل کی ضرورت نہیں۔ جو پہلے ذکر کیا وہ کفایت کرنے والا ہے۔

اس روایت کو سنن بیہقی نے اس طرح نقل کیا کہ عبداللہ بن جعفر حضرت عثمانؓ کے قافلہ میں حج کو جا رہے تھے حضرت حسینؓ بھی ساتھ تھے وہ راستہ میں بیمار ہوئے ان کو غشی اور دوران سر کی تکلیف ہوئی تو حضرت عثمانؓ نے ان کو مقام عرج تک پہنچایا وہاں بیماری سے شدت اختیار کی عبداللہ تیمارداری کے لئے وہاں ٹھہر گئے اور مدینہ منورہ اطلاع بھجوائی حضرت علیؓ اور اسماء بنت عمیسؓ وہاں پہنچے حضرت عثمانؓ حج کے لئے مکہ روانہ ہو گئے حضرت علیؓ نے پہنچ کر ایک اونٹ ذبح کر کے حضرت حسینؓ کا سر منڈوا دیا۔

(سنن بیہقی)

بَابُ الْمُتَمَتِّعِ الَّذِیْ لَا یَجِدُ هَدْیًا وَلَا یَصُوْمُ فِی الْعَشْرِ

جس متمتع کے پاس ہدی نہ ہو اور نہ روزے رکھے اس کا کیا حکم ہے؟

خلاصۃ المرام: جس کو دم شکر میسر نہ ہو اور اس نے عشرہ ذی الحجہ میں تین روزے بھی نہ رکھے ہوں تو ایام تشریق میں وہ روزے رکھ سکتا ہے یا اس پر دم ہی ضروری ہوگا۔ امام مالک واحمد وشافعی رحمہم اللہ کے ہاں اگر دم شکر نہ پانے کی وجہ سے عشرہ ذی الحجہ میں تین روزے نہیں رکھے وہ امیر غریب ایام تشریق میں روزے رکھ سکتا ہے اور اگر وہ بھی گزر گئے تو امیر پر دم لازم ہوگا اور غریب بعد میں بھی رکھ سکتا ہے۔

نمبر ②: دم شکر کے روزے اگر عشرہ ذی الحجہ میں نہیں رکھے تو ایام تشریق میں نہیں رکھ سکتا تو حلق سے پہلے قربانی لازم اگر وہ بھی نہیں کی تو اس پر دو دم لازم ہوں گے ایک دم جرمانہ دوسرا دم شکرانہ۔ یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل: قارن ومتمتع نے عشرہ ذی الحجہ میں تین روزے دم سے عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں رکھے تو ایام تشریق میں رکھے اور اگر اس وقت بھی نہیں رکھے تو اگر امیر ہے تو دم لازم ہوگا اور غریب بعد میں رکھ سکتا ہے۔ دلیل یہ ہے

فذهب قوم سے اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

۴۰۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَامٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدَ الْهَدْيَ، وَلَمْ يَصُمْ فِي الْعَشْرِ أَنَّهُ يَصُوْمُ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ) .

۴۰۰۶: سالم نے اپنے والد سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر متمتع ہدی نہ پائے اور عشرہ ذی الحجہ میں روزے بھی نہ رکھے تو ایام تشریق میں روزے رکھ لے۔

اللغات: ایام تشریق۔ گیارہ' بارہ' تیرہ ذی الحجہ کو ایام تشریق کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ قربانیوں کا گوشت دھوپ میں ڈال کر سکھایا جاتا تھا۔

۴۰۰۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ (ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا : لَمْ يُرَخِّصْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ إِلَّا لِمُحْصَرٍ أَوْ مُتَمَتِّعٍ) .

۴۰۰۷: سالم نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ ایام تشریق کے دنوں میں صرف محصر اور متمتع کو روزہ رکھنے کی اجازت دی گئی ہے۔

۴۰۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُمَا كَانَا يُرَخِّصَانِ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، وَلَمْ يَكُنْ صَامَ قَبْلَ عَرَفَةَ، أَنْ يَصُوْمَ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، وَأَبَاحُوْا صِيَامَ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ لِلْمُتَمَتِّعِ، وَالْقَارِنِ، وَالْمُحْصَرِ إِذَا لَمْ يَجِدُوْا هَدْيًا، وَلَمْ يَكُوْنُوْا صَامُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ، صَامُوْا هٰذِهِ الْأَيَّامَ، وَمَنَعُوْا مِنْهَا مَنْ سِوَاهُمْ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَيْسَ لِهٰؤُلَاءِ وَلَا لِغَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَصُوْمُوْا هٰذِهِ الْأَيَّامَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ، وَلَا فِيْ تَطَوُّعٍ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ .وَلٰكِنْ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَالْقَارِنِ الْهَدْيُ ؑ لِمُتْعَتِهِمَا وَقِرَانِهِمَا، وَهَدْيٌ آخَرُ، لِأَنَّهُمَا حَلَّا بِغَيْرِ هَدْيٍ وَلَا صَوْمٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۰۸: عروہ نے عائشہ ؓ سے روایت کی ہے اور سالم نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ وہ عائشہ

تصدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اس متمتع کو ایام تشریق میں روزے کی اجازت دیتے تھے جو ہدی نہ رکھتا ہو اور پہلے دس دنوں میں روزے نہ رکھ سکا ہو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء نے ان روایات کو اختیار کرتے ہوئے متمتع' قارن اور محصر کے لئے ایام تشریق کے روزوں کو جائز قرار دیا۔ جب کہ ان کے پاس ھدی نہ ہو اور انہوں نے حج سے پہلے والا روزہ بھی نہ رکھا ہو۔ ان کے علاوہ لوگوں کو ان دنوں میں روزے کی ممانعت ہے۔ ان کا استدلال ان روایات سے ہے۔ مگر دیگر حضرات نے ان سے مخالفت کرتے ہوئے فرمایا۔ ان لوگوں اور دیگر لوگوں کو ایام تشریق میں کفارہ یا نفلی یا قضاء کسی قسم کا روزہ رکھنا درست نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ البتہ متمتع وقارن پر دو دو قربانیاں لازم ہوں گی ایک قرآن وتمتع کی وجہ سے اور دوسری ہدی اور روزے کے بغیر احرام سے باہر آنے کی وجہ سے واجب ہوگی۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات سے استدلال کیا ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

حاصل روایات: متمتع اگر دم شکر نہ رکھتا ہو اور عشرہ ذی الحجہ میں روزے بھی نہ رکھے ہوں تو ایام تشریق میں اس کو تین دن روزے کی اجازت ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلیل وجواب: جس متمتع کو دم شکر کی توفیق نہ ہو اور وہ ایام عشرہ میں تین روزے بھی نہیں رکھ سکا تو اب وہ ایام تشریق میں روزے نہیں رکھ سکتا بلکہ حلق سے پہلے اس پر دم لازم ہے اگر اس نے حلق کروالیا تو پھر دو دم لازم ہو جائیں گے۔ ایام تشریق میں کفارات وتطوع ہر قسم کے روزے ممنوع ہیں۔ دلائل یہ ہیں۔

۴۰۰۹ : بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ قَالَ : ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (خَرَجَ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ، أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ).

۴۰۰۹: بشر بن سحیم اسلمی نے علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا منادی ایام تشریق میں نکل کر یہ اعلان کرنے لگا کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۴۰۱۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ : ثَنَا (إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُنَادِيَ أَيَّامَ مِنًى، أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ، فَلَا صَوْمَ فِيْهَا) يَعْنِيْ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ.

۴۰۱۰: اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاصؓ نے اپنے والد' اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ منیٰ کے دنوں میں' میں اعلان کردوں کہ یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں ان میں

روزہ نہیں ہے یعنی ایام تشریق میں۔

۴۰۱۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِیْ لَيْلٰی ' عَنْ عَطَاءٍ ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ ' أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ) .

۴۰۱۱: عطاء نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۱۴۳۲' ابو داؤد فی الاضاحی باب ۱۰' ترمذی فی الصوم باب۵۸' نسائی فی الحج باب۱۹۳' والفرع والعتیرة باب۲' ابن ماجه فی الصیام باب۳۵' دارمی فی الصوم باب۴۸/۴۷' مالك فی الحج ۱۳۵' مسند احمد ۲۲۹/۲' ۴۵۲/۳' ۴۸' ۳۳۵' ۵' ۷۵' ۷۶۔

۴۰۱۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ ' عَنِ ابْنِ الْهَادِ ' عَنْ (أَبِیْ مُرَّةَ ' مَوْلٰی عَقِيْلِ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ' عَلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ' وَذٰلِكَ الْغَدَ أَوْ بَعْدَ الْغَدِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰی ' فَقَرَّبَ إِلَيْهِمْ عَمْرٌو ' طَعَامًا . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَفْطِرْ فَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ ' الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِفِطْرِهَا ، أَوْ يَنْهَانَا عَنْ صِيَامِهَا فَأَفْطَرَ عَبْدُ اللّٰهِ ' فَأَكَلَ ' وَأَكَلْتُ) .

۴۰۱۲: ابو مرہ مولیٰ عقیل بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عبداللہ بن عمرو بن العاص عمرو بن عاص کے پاس داخل ہوئے یہ یوم نحر کے بعد دوسرا یا تیسرا دن تھا تو عمروؓ نے ان کے سامنے کھانا رکھا۔ عبداللہ کہنے لگے میں روزہ دار ہوں تو عمرو کہنے لگے افطار کرو یہ وہ دن ہیں جن کے متعلق روزے کی ممانعت جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے یا افطار کا حکم فرمایا ہے تو عبداللہ نے افطار کر لیا اور انہوں نے کھایا اور میں نے بھی کھایا۔

۴۰۱۳ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : حَدَّثَنِیْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ ' أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ دَخَلَ عَلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ' فَدَعَاهُ إِلَی الْغَدَاءِ فَقَالَ (إِنِّیْ صَائِمٌ) ثُمَّ الثَّانِيَةَ كَذٰلِكَ ' ثُمَّ الثَّالِثَةَ . فَقَالَ : لَا ' إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ : فَإِنِّیْ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ' يَعْنِی النَّهْیَ ' عَنِ الصِّيَامِ أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ .

۴۰۱۳: سعید بن کثیر نے بتلایا کہ جعفر بن مطلب نے مجھے بتلایا کہ عبداللہ بن عمرو بن العاص عمرو بن العاصؓ کے ہاں گئے انہوں نے ان کو صبح کے کھانے کی دعوت دی تو عبداللہ کہنے لگے۔ میں روزہ سے ہوں پھر دوسری مرتبہ کہا تو انہوں نے پھر وہی جواب دیا پھر تیسری مرتبہ کہا تو پھر انہوں نے وہی جواب دیا تو انہوں نے کہا میں نہیں کھاؤں گا

مگر یہ کہ آپ نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو تو عمرو کہنے لگے میں نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ممانعت فرماتے تھے کہ ان دنوں میں روزہ رکھا جائے۔

۴۰۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهٗ أَنْ يُنَادِیَ فِیْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ) .

۴۰۱۴: سالم نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن حذافہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ایام تشریق میں اعلان کر دوں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۴۰۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ : ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِی الْأَخْضَرِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ أَنْ يَطُوْفَ فِیْ أَيَّامِ مِنًى أَلَا لَا تَصُوْمُوْا هٰذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللّٰهِ) .

۴۰۱۵: سعید بن المسیب نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ کو حکم دیا کہ وہ ایام منیٰ میں منیٰ میں چکر لگا کر یہ اعلان کرے کہ ان دنوں میں روزہ مت رکھو یہ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دن ہیں۔

۴۰۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ، أَيَّامُ أَكْلٍ، وَشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ) .

۴۰۱۶: حضرت ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایام تشریق کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کی یاد کے دن ہیں۔

۴۰۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِی الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ، عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ .

۴۰۱۷: ابو الملیح هذلی نے نبیشہ ہذلیؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۰۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهٗ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ عَمْرٌو : وَقَدْ سَمَّاهُ نَافِعٌ فَنَسِيْتُهٗ، (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِیْ غِفَارٍ يُقَالُ لَهٗ بِشْرُ بْنُ سُحَيْمٍ :

ثُمَّ فَنَادِ فِي النَّاسِ : إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ فِيْ أَيَّامِ مِنًى) .

۴۰۱۸: نافع بن جبیر نے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے کہ عمرو کہتے ہیں کہ نافع نے ان کا نام نافع لیا ہے کہ میں اس کو بھول گیا جناب نبی اکرم ﷺ نے بنی غفار کے ایک شخص کو فرمایا جس کا نام بشر بن سحیم تھا کہ جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو۔ یہ کھانے پینے کے دن ہیں یہ ایام منیٰ میں اعلان کرایا گیا۔

۴۰۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۰۱۹: نافع بن جبیر نے بشر بن سحیم سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۰۲۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا شُعْبَةُ ح .

۴۰۲۰: یزید بن ہارون نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

۴۰۲۱ : وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۰۲۱: نافع بن جبیر نے بشر بن سحیم سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۰۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ قَالَ : ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ وَمَرْزُوْقٌ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ قَالَا : ثَنَا يَزِيْدُ الرَّقَاشِيُّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ الثَّلَاثَةِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ) .

۴۰۲۲: یزید الرقاشی نے روایت کی ہے کہ انس بن مالکؓ نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یوم نحر کے بعد تین دن ایام تشریق میں روزے کی ممانعت فرمائی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۷۷/۴۔

۴۰۲۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ يَزِيْدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ .

۴۰۲۳: یزید الرقاشی نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۰۲۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ (مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيِّ قَالَ : بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوَذِّنُ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ بِمِنًى لَا يَصُوْمُ مِنْ أَحَدٍ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ)

۴۰۲۴: عبدالرحمٰن بن جبیر نے معمر بن عبداللہ عدوی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے منیٰ میں ایام تشریق میں بھیجا کہ میں اعلان کردوں ان دنوں میں کوئی روزہ نہ رکھے یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

تخریج: مسند احمد ٥/٢٢٤۔

٤٠٢٥: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ: ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَا: ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، وَقَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ، يُحَدِّثَانِ عَنْ (أُمِّ الْفَضْلِ امْرَأَةِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ، فَسَمِعْتُ مُنَادِيًا يَقُوْلُ: إِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ طُعْمٍ، وَشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللّٰهِ. قَالَتْ: فَأَرْسَلْتُ رَسُوْلًا: مَنِ الرَّجُلُ، وَمَنْ أَمَرَهُ؟ فَجَاءَ نِي الرَّسُوْلُ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ ابْنُ حُذَافَةَ يَقُوْلُ: أَمَرَنِي بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ).

۴۰۲۵: سلیمان بن یسار اور قبیصہ بن دویب دونوں نے ام الفضل زوجہ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں تھے یہ ایام تشریق کے دن تھے میں نے ایک منادی کو اعلان کرتے سنا یہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں ام فضل کہتی ہیں میں نے قاصد بھیج کر پتہ کروایا کہ تم کون ہو اور تمہیں کس نے حکم دیا ہے؟ قاصد لوٹ کر آیا اور اس نے مجھے بیان کیا کہ میرا نام حذافہ ہے اور مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا ہے۔

تخریج: مسند احمد ٢/٣٩، ٢٢٩، ٣٨٧۔

٤٠٢٦: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ: ثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْمُنْذِرُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدَةَ الزُّرَقِيِّ عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: (بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي أَوْسَطِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، يُنَادِي فِي النَّاسِ لَا تَصُوْمُوْا فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ).

۴۰۲۶: عمرو بن خالدہ زرقی نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ علی بن ابی طالب کو ایام تشریق کے دوران بھیجا کہ وہ لوگوں میں اعلان کردیں ان دنوں میں روزہ مت رکھو یہ کھانے پینے اور جماع کے دن ہیں۔

٤٠٢٧: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا الْوَهْبِيُّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ (مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي قَالَتْ: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ، حَتّٰى قَامَ إِلَى شِعْبِ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأَيَّامِ صَوْمٍ، إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ، وَشُرْبٍ، وَذِكْرٍ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)

۴۰۲۷: مسعود بن حکم زرقی کہتے ہیں کہ مجھے میری والدہ نے بیان کیا گویا یہ منظر اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے کہ علی بن ابی طالبؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے سفید خچر پر سوار ہو کر شعب انصار میں اعلان کر رہے ہیں اے مسلمانو! یہ روزے کے دن نہیں بلکہ کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔

۴۰۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ : حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ (ابْنَ الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ يَقُوْلُ :

۴۰۲۸: سلیمان بن یسار کا خیال یہ ہے کہ اس نے ابن حکم زرقی کو کہتے سنا کہ میرے والد نے بیان کیا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے انہوں نے ایک سوار کو بلند آواز سے چیخ چیخ کر یہ اعلان کرتے سنا کوئی آدمی ہرگز ان دنوں روزہ نہ رکھے یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۴۰۲۹ : حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَسَمِعُوْا رَاكِبًا وَهُوَ يَصْرُخُ : لَا يَصُوْمَنَّ أَحَدٌ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أُكُلٍ وَشُرْبٍ).

۴۰۲۹: سلیمان بن یسار نے بیان کیا کہ مسعود نے اپنی والدہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۰۳۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنْ مَسْعُوْدًا حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ، نَحْوَهُ.

۴۰۳۰: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے یوسف بن مسعود بن حکم زرقی کو کہتے سنا کہ مجھے میری دادی نے بیان کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۰۳۱ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِهْرِيُّ قَالَ : أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ يُوْسُفَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ يَقُوْلُ : حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۰۳۱: مسعود بن حکم انصاری نے ایک صحابی رسول سے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ کو حکم فرمایا کہ منیٰ کے دنوں میں اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر لوگوں میں زور زور سے اعلان کر دے۔ خبردار ان دنوں میں کوئی روزہ نہ رکھے یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان کو اپنی اونٹنی پر سوار یہ اعلان کرتے سنا۔

حاصل روایات: ان آثار و روایات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ ایام تشریق میں قیام منیٰ کے دوران ہر قسم کے حجاج کو روزے کی ممانعت ہے خواہ وہ متمتع ہوں یا قارن۔ ان میں سے کسی کو مستثنیٰ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ کسی کو ان دنوں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں۔ اشکال۔ فان قال قائل سے ذکر کیا:

ان روایات کو فصل اول کی روایات پر ترجیح کی کیا وجہ ہے ورنہ روایت و استدلال میں تو دونوں برابر ہیں۔

ج:

نمبر ①: روایت اولیٰ میں یحییٰ بن سلام راوی ہے جو کہ نہایت درجہ ضعیف ہے وہ اپنے ضعف سے اپنے قدموں پر کھڑا نہیں ہوسکتا روایت کو کیا قائم کرے گا ایسے منکر و متروک کی روایت قابل اعتبار نہیں دوسرا محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی ضعیف راوی ہے۔
نمبر ②: دوسری روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کی ہے اور ان کا اجتہاد ہے۔ فصیام ثلاثة ایام فی الحج کے عموم سے ایام تشریق مستثنیٰ ہیں ان کو اس کی اطلاع نہیں ہوسکی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنی روایت فریق ثانی کی حمایت میں موجود ہے فلہذا اس سے استدلال درست نہ رہا۔
معانی آثار کے لحاظ سے اس باب کا یہ حکم ہے۔

نظر طحاوی۔ و من طریق النظر سے بیان کیا:

اس پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ ایام نحر میں کسی قسم کا روزہ جائز نہیں ہے اور قرآن مجید کی آیت فصیام ثلاثة ایام فی الحج (الایة) میں یوم نحر سے پہلے تین روزے رکھنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور یوم نحر یوم عرفہ سے قبل کے دنوں کی بنسبت ایام تشریق کے مقابلہ میں زیادہ قریب ہے تو جب یوم نحر عشرہ ذی الحجہ کے قریب تر ہونے کے باوجود اس بات کا حقدار نہیں کہ متمتع یا قارن یا محصر ان میں روزہ رکھے۔ تو ایام تشریق جو ایام حج یعنی عشرہ ذی الحجہ سے دور ہیں ان میں قارن محصر و متمتع کو روزہ رکھنا بدرجہ اولیٰ ناجائز و ممنوع ہوگا فلہذا یوم نحر کے روزہ کی ممانعت ہی ایام تشریق کے روزہ کی ممانعت کو لازم کرنے والی ہے۔ پس ایام تشریق کا روزہ جائز نہ ہوگا۔

ایام نحر اور عیدین ایام تشریق میں ممانعت صوم کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۰۳۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ (مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ أَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهُ أَيَّامَ مِنًى فَيَصِيْحُ فِي النَّاسِ : أَلَا لَا يَصُوْمَنَّ أَحَدٌ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ .قَالَ : فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ يُنَادِيْ بِذٰلِكَ) . قَالُوْا : فَلَمَّا ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَكَانَ نَهْيُهُ عَنْ ذٰلِكَ بِ (مِنًى) وَالْحُجَّاجُ مُقِيْمُوْنَ بِهَا وَفِيْهِمَ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ وَلَمْ يَسْتَثْنِ مِنْهُمْ مُتَمَتِّعًا وَلَا قَارِنًا دَخَلَ الْمُتَمَتِّعُوْنَ وَالْقَارِنُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ النَّهْيِ أَيْضًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : لِمَ صَارَ هٰذَا أَوْلَى مِمَّا رَوَيْتُمْ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ؟ قِيْلَ لَهُ : مِنْ قِبَلِ صِحَّةِ مَا جَاءَ فِيْ هٰذَا وَتَوَاتُرِ الْآثَارِ بِهِ وَفَسَادِ مَا جَاءَ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .مِنْ ذٰلِكَ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَلَّامٍ عَنْ شُعْبَةَ فَهُوَ حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ لَا يُثْبِتُهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالرِّوَايَةِ لِضَعْفِ يَحْيَى بْنِ سَلَّامٍ عِنْدَهُمْ

وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَفَسَادِ حِفْظِهِمَا، مَعَ أَنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ أَطْعَنَ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ بِشَيْءٍ، وَلٰكِنْ ذَكَرْتُ مَا تَقُولُ أَهْلُ الرِّوَايَةِ فِي ذٰلِكَ .وَمِنْ ذٰلِكَ حَدِيثُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمَا قَالَا : (لَمْ يُرَخَّصْ لِأَحَدٍ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُحْصَرٍ أَوْ مُتَمَتِّعٍ) . فَقَوْلُهُمَا ذٰلِكَ، يَجُوزُ أَنْ يَكُونَا عَنَيَا بِهٰذِهِ الرُّخْصَةِ، مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ (فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ) فَعَدَّا هَا أَيَّامَ التَّشْرِيقِ، مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ فَقَالَا : رُخِّصَ لِلْحَاجِّ الْمُتَمَتِّعِ وَالْمُحْصَرِ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ لِهٰذِهِ الْآيَةِ .وَلِأَنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ، عِنْدَهُمَا، مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ، وَخَفِيَ عَلَيْهِمَا مَا كَانَ مِنْ تَوْقِيفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ مِنْ بَعْدُ، عَلَى أَنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ لَيْسَتْ بِدَاخِلَةٍ فِيمَا أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَهُ مِنْ ذٰلِكَ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيقِ تَصْحِيحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوا أَنَّ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يُصَامُ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ إِلَى أَيَّامِ الْحَجِّ أَقْرَبُ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، لِمَا جَاءَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِهِ، مِمَّا سَنَذْكُرُهُ فِي هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى .فَكَمَا كَانَ نَهْيُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، يَدْخُلُ فِيهِ الْمُتَمَتِّعُونَ وَالْقَارِنُونَ وَالْمُحْصَرُونَ، كَانَ كَذٰلِكَ نَهْيُهُ عَنْ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، يَدْخُلُونَ فِيهِ أَيْضًا .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ.

۴۰۳۲: ابن ازہر کے مولیٰ ابوعبید کہتے ہیں کہ میں علی وعثمان رضی اللہ عنہما کے ساتھ عید میں موجود تھا وہ نماز پڑھ کر لوٹتے پھر لوگوں کو وعظ ونصیحت کرتے میں نے ان کو یہ تقریر کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے روزے سے منع فرمایا ہے۔ یوم نحر اور یوم فطر۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ جب ان روایات سے ایام تشریق میں روزے کی مخالفت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوگئی۔ اور آپ نے لوگوں کو منیٰ میں منع فرمایا جب کہ حجاج وہاں قیام پذیر تھے ان میں متمتع، قارن بھی لوگ تھے۔ آپ نے کسی متمتع اور قارن کا استثناء بھی نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اس ممانعت میں تمتع اور قارن سب شامل ہیں۔ اگر کوئی معترض کہے کہ ان روایات کی دوسری روایات سے اور اولویت کی کیا وجہ ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائیگا کہ ان روایات کا تواتر اور صحت وجہ ترجیح ہے اور اسی طرح پہلی روایات میں وارد کمزوریاں ہیں۔ ان کمزور روایات میں یحییٰ بن سلام کی روایت ہے، حالانکہ وہ حدیث منکر ہے۔ محدثین یحییٰ بن سلام اور ابن ابی لیلیٰ کے ضعف کی وجہ سے اس روایت کو درست قرار نہیں دیتے۔ مجھے کسی اہل علم پر طعن پسند نہیں مگر اہل روایت نے جو کہا ہے اس کو بیان کرنا میرا فرض ہے۔ انہیں میں یزید بن سنان کی روایت ہے۔ جس کو ہم نے اس کے حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ محصر و متمتع کے علاوہ کسی کے لیے بھی ایام تشریق میں روزے کی اجازت نہیں۔ عین ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے اس قول

سے وہ بات مراد لی ہو جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ذکر فرمایا (فصیام ثلاثة ایام فی الحج) پس حج کے دنوں میں تین دن کے تو روزے ہیں۔ انہوں نے ایامِ تشریق کو ایام حج سے قرار دیا اور فرمایا کہ متمتع و محصر کو اس آیت میں ایام تشریق میں روزے کی اجازت دی گئی کیونکہ ان کے ہاں یہ دن ایام حج میں سے ہیں۔ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد جو آپ نے منیٰ میں لوگوں کو فرمایا کہ یہ ان ایام میں سے نہیں جن میں روزہ رکھنا درست ہے۔ روایات کی تصحیح کے لحاظ سے اس باب کا یہ حکم ہے۔ نظر و فکر کے لحاظ سے اس باب کی وضاحت اس طرح ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ ایام قربانی میں کسی قسم کا روزہ درست نہیں اور وہ ایام تشریق کی نسبت ایام حج کے قریب تر ہے۔ اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس دن میں روزہ کو منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ ان شاء اللہ آئندہ مذکور ہوگا۔ جس طرح اسی نہی میں متمتع اور قارن اور محصر تمام داخل ہیں ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی ممانعت بھی ان تمام کو شامل ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے یوم نحر کے روزہ کی ممانعت والی روایات ذیل میں ہیں۔

۴۰۳۳: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : أَنَا ابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ (أَبِیْ عُبَيْدٍ مَوْلَى بْنِ أَزْهَرَ قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَانَا يُصَلِّيَانِ ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ يُذَكِّرَانِ النَّاسَ فَسَمِعْتُهُمَا يَقُوْلَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ يَوْمِ النَّحْرِ وَيَوْمِ الْفِطْرِ) حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ (أَبِیْ عُبَيْدٍ قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ الْفِطْرِ وَيَوْمُ النَّحْرِ . فَأَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا يَوْمُ النَّحْرِ فَيَوْمٌ تَأْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ) .

۴۰۳۳: ابوعبید کہتے ہیں کہ میں عمر بن خطابؓ کے ساتھ عید میں حاضر ہوا وہ فرمانے لگے ان دونوں میں جناب رسول اللہ ﷺ نے روزے سے منع فرمایا ہے یعنی یوم الفطر یوم نحر۔ یوم فطر تو روزے سے افطار کا دن ہے اور یوم نحر وہ دن ہے جس میں تم اپنی قربانی کے گوشت کھاتے ہو۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ٦٦ مسلم فی الصیام ١٣٨ مالك فی العیدین ٥ والحج ١٣٧۔

۴۰۳۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : أَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُجَمِّعٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِیْ عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : صَلَّيْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ .

۴۰۳۴: عبدالرحمٰن بن عوف کے مولیٰ ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید ادا کی پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۰۳۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ' قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ ' عَنْ عَمْرَةَ ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ (نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ ' يَوْمِ الْفِطْرِ ' وَيَوْمِ النَّحْرِ)

۴۰۳۵: عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے دو دن کے روزے سے منع فرمایا یوم فطر اور یوم نحر۔

۴۰۳۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ' عَنْ قَتَادَةَ ' عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ' عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۰۳۶: ابونضرہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۰۳۷ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ' قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ السَّمَّانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۰۳۷: ابوصالح سمان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے سنا ہے۔

۴۰۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ' قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ' عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ ' عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ' عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۰۳۸: یزید الرقاشی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۰۳۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ' عَنِ الْأَعْرَجِ ' عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ' عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۰۳۹: اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۰۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ' قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ' عَنْ قَزَعَةَ ' عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ خَارِجًا مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمَ فِيهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ ' لِمَا قَدْ أَخْرَجَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَيَّامِ الَّتِي يُصَامُ فِيهَا ' بِنَهْيِهِ عَنْ صَوْمِهِ - كَانَ كَذٰلِكَ أَيَّامُ التَّشْرِيقِ خَارِجَةً مِنْ أَيَّامِ الْحَجِّ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُتَمَتِّعِ الصَّوْمَ فِيهَا بَدَلًا مِنَ الْهَدْيِ لِمَا قَدْ أَخْرَجَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَيَّامِ الَّتِي تُصَامُ بِنَهْيِهِ ' عَنْ صَوْمِهَا . فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ ' لَيْسَ

لِأَحَدٍ صَوْمُهَا، فِي مُتْعَةٍ، وَلَا قِرَانٍ، وَلَا إِحْصَارٍ، وَلَا غَيْرِ ذَٰلِكَ مِنَ الْكَفَّارَاتِ، وَلَا مِنَ التَّطَوُّعِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ، وَأَبِي يُوسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۴۰۴۰: قزعہ نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ پس جب یوم نحر ان کے ایام حج سے خارج ہے جن میں متمتع کو ہدی نہ ہونے کی وجہ سے روزہ رکھنے کا حکم ہے۔ کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع کر کے اسے ان ایام سے خارج کر دیا جن میں روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح ایام تشریق بھی اس سے خارج ہیں جن میں متمتع کو روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ان دنوں میں روزے کی ممانعت فرمائی ہے۔ ان دنوں کو روزہ رکھنے والے دنوں سے خارج کر دیا ہے۔ ہمارے مذکورہ بیان سے ثابت ہوا کہ ایام میں کسی شخص کو کسی قسم کا رزوہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ خواہ وہ متمتع ہو یا قران والا یا محصر یا کفارے کا روزہ یا نفل کا روزہ رکھنے والا ہو۔ ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول اسی طرح ہے حضرت عمر ؓ سے مروی روایت اس پر دلالت کر رہا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: جب یوم نحر ایام حج سے خارج ہے جن میں متمتع کو روزہ رکھنے کی ہدی کے بدلے اجازت دی ہے جب اس دن کو خارج کیا گیا تو ایام تشریق بھی ایام حج والی اس آیت سے خارج ہیں کیونکہ ان دنوں میں آپ ﷺ نے روزے کی ممانعت فرمائی ہے اس سے ثابت ہوا کہ کسی کو ایام تشریق کا روزہ رکھنا جائز نہیں ہے خواہ حج تمتع ہو یا قران یا احصار کی صورت ہو۔ اور نہ ہی کفارات و تطوع کے روزے ان میں درست ہیں۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

قول عمر رضی اللہ عنہ سے تائید:

۴۰۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ : أَنَا حَجَّاجٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، إِنِّيْ تَمَتَّعْتُ، وَلَمْ أُهْدِ، وَلَمْ أَصُمْ فِي الْعَشْرِ .فَقَالَ : "سَلْ فِي قَوْمِكَ "ثُمَّ قَالَ : يَا "مُعَيْقِيْبُ، أَعْطِهِ شَاةً . "أَفَلَا تَرٰى أَنَّ عُمَرَ لَمْ يَقُلْ لَهُ : فَهٰذِهِ أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ، فَصُمْهَا .فَدَلَّ تَرْكُهُ ذٰلِكَ وَأَمْرُهُ إِيَّاهُ بِالْهَدْيِ أَنَّ أَيَّامَ الْحَجِّ عِنْدَهُ، الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّمَتُّعَ بِالصَّوْمِ فِيْهَا، هِيَ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ، وَأَنَّ يَوْمَ النَّحْرِ، وَمَا بَعْدَهُ مِنْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، لَيْسَ مِنْهَا .

۴۰۴۱: عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیب سے نقل کیا ہے کہ ایک آدمی جناب عمر ؓ کی خدمت میں نحر کے دن آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین میں نے حج تمتع کیا ہے اور ہدی نہیں دی اور نہ ہی ایام عشر میں روزے رکھے ہیں پھر

فرمایا اپنی قوم سے مانگو! پھر فرمایا اے معیقیب! اس کو ایک بکری دے دو۔ کیا تم اس بات کو نہیں پاتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ نہیں فرمایا کہ یہ ایام تشریق ہیں تو ان کا روزہ رکھ لے۔ اس بات کا ترک اور اسے ھدی کا حکم اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے ہاں وہ ایام حج جن میں متمتع کو روزہ کی اجازت ہے وہ ایام نحر سے پہلے پہلے ہیں اور یوم نحر اور اس کے بعد والے ایام تشریق اس حکم میں نہیں ہیں۔

حاصل روایات: یہاں عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ نہیں فرمایا کہ یہ ایام تشریق ہیں ان کے روزے رکھ لو بلکہ دم کو لازم قرار دے کر خود اپنی طرف سے اس کو بکری عنایت کی۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہدی نہ دینے پر متمتع کے لئے دم متعین ہو جاتا ہے ہدی کے بدلے روزے کی اجازت کا تعلق ایام نحر سے پہلے تک ہے۔ ایام تشریق یا اس کے بعد اس کی اجازت نہیں۔

بَابُ حُكْمِ الْمُحْصَرِ بِالْحَجِّ

حاجی محصر کا کیا حکم ہے؟

خلاصۃ الرام:

احصار: اثناء سفر حج میں رکاوٹ کو احصار کہتے ہیں اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی۔

نمبر①: محصر پر قضا لازم ہوگی یا نہیں امام شافعی و مالک رحمہم اللہ کے ہاں اگر حج فرض نہ ہوا ہو تو قضا حج لازم نہیں۔

نمبر②: امام احمد' مجاہد رحمہم اللہ کہتے ہیں اس پر حج کی قضا لازم ہے حضرت عمر' زید بن ثابت رضی اللہ عنہما اور ائمہ احناف ایک حج و عمرہ کو لازم قرار دیتے ہیں۔

نمبر②: محصر تو بلا دم حلال ہو جائے گا البتہ محصر بالحج کو صرف حج اور محصر بالعمرہ کو عمرہ لازم ہوگا اس کو ابو ثور رحمہ اللہ نے اختیار کیا۔ تمام ائمہ رحمہم اللہ بغیر دم حلال ہونے کو جائز قرار نہیں دیا۔

نمبر③: اسباب احصار کیا ہیں ائمہ ثلاثہ نے فقط دشمن کو سبب حصر قرار دیا ہے۔ امام ابوحنیفہ و صاحبین کے ہاں اسباب احصار دشمن' بادشاہ' ہڈی کا ٹوٹنا' ڈسنا' خرچہ ختم ہو۔ یہ تمام اسباب احصار ہیں۔

نمبر④: محصر بالعمرہ کو احصار کے ختم ہونے تک احرام میں رہنا ضروری ہے حلال ہونا جائز نہیں یہ ابن سیرین کا قول ہے۔ دشمن و مرض کی وجہ سے احصار سے حلال ہونا جائز ہے اس کا حکم محصر بالحج والا ہے یہ ائمہ اربعہ کا قول ہے۔

نمبر⑤: محصر حلق کرے گا یا نہیں۔ محصر پر ہدی کے ذبح کے بعد حلق لازم نہیں اس کو امام ابوحنیفہ' محمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔ محصر کو حلق مسنون ہے یہ ابو یوسف' عطاء کا مختار ہے۔ امام مالک احمد شافعی رحمہم اللہ کے ہاں ہدی کے بعد حلق لازم ہے۔

عنوان نمبر ۲ محصر بلا دم حلال ہوگا یا نہیں:

فریق اوّل: محصر کو بلا دم حلال ہونا جائز ہے جس میں احصار ہوا اس کی قضا لازم ہے۔ دلیل یہ ہے۔

۴۰۴۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ (الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ عَرِجَ أَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى . قَالَ : فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَا : صَدَقَ) .

۴۰۴۲: عکرمہ نے حجاج بن عمرو انصاری سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو لنگڑا ہو یا ہڈی ٹوٹ گئی وہ گویا حلال ہو گیا اس کے ذمہ دوسرا حج ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہؓ کو بیان کی تو دونوں نے کہا انہوں نے سچ بولا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسک باب۴۳، ترمذی فی الحج باب۹۴، نسائی فی المناسک باب۱۰۲، ابن ماجه فی المناسک باب۸۵، دارمی فی المناسک باب۵۷، مسند احمد ۴۵/۳۔

۴۰۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ "ذَكَرَ عِكْرِمَةُ ذٰلِكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ."

۴۰۴۳: ابو عاصم نے حجاج الصواف سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ البتہ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا۔ "ذکر عکرمہ ذلک لابن عباس وابو ہریرہ رضی اللہ عنہم" ۔

۴۰۴۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ : أَنَا سَأَلْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ عَمْرٍو عَمَّنْ حُبِسَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ . فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَا : صَدَقَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُحْرِمَ بِالْحَجِّ أَوْ بِالْعُمْرَةِ إِذَا كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ حِيْنَئِذٍ فَعَلَيْهِ قَضَاءُ مَا حَلَّ مِنْهُ إِنْ كَانَتْ حَجَّةً فَحَجَّةٌ وَإِنْ كَانَتْ عُمْرَةً فَعُمْرَةٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَنْحَرَ عَنْهُ الْهَدْيَ فَإِذَا نَحَرَ عَنْهُ الْهَدْيَ حَلَّ . وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۰۴۴: عکرمہ نے عبداللہ بن رافع مولیٰ امّ سلمہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج بن عمرو سے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کو احرام کی حالت میں قید کر دیا جائے تو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کر دی میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہؓ کو یہ بات بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ بعض علماء اس بات کو اختیار کرنے والے ہیں کہ محرم حج و عمرہ لنگڑا ہو جائے یا اس کا

پاؤں ٹوٹ جائے تو وہ اسی وقت احرام سے نکل جاتا ہے اور اس پر اس کی قضاء ہے جس سے وہ نکلا۔ اگر حج ہے تو حج اور اگر عمرہ ہے تو عمرہ لازم ہوگا اور اس روایت کو انہوں نے استدلال میں پیش کیا۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا وہ اس وقت احرام سے نہ نکلے گا جب تک اس کی طرف سے ھدی ذبح نہ کی جائے۔ جب ھدی کا جانور نحر کا کر دیا گیا تو وہ حلال ہو جائے گا۔ اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ محرم بالحج یا بالعمرہ جب لنگڑا ہو جائے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے اس وقت اس پر قضا لازم ہے اور وہ اس احرام سے حلال ہو جاتا ہے اور حج و عمرہ جو بھی ہو اس کی قضا لازم ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل: محصر کو بلا دم حلال ہونا جائز نہیں۔ دلائل یہ روایات ہیں۔

۴۰۴۵: بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الرُّوْمِيِّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الثَّوْرِ، قَالَ : أَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ) .

۴۰۴۵: عروہ نے مسور بن مخرمہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے دن حلق سے پہلے نحر کیا اور اپنے اصحاب کو اس کا حکم فرمایا۔

تخریج : بخاری فی المحصر باب۳: ابن ماجه فی المناسك باب۷۴، مالك فی الحج ۱۴۵، مسند احمد ۷۶/۱، ۱۵۷، ۳۲۷/۴۔

۴۰۴۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، قَالَ : حَدَّثَنِي مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، يَقُوْلُ : قَالَ (ابْنُ عُمَرَ : إِذَا عَرَضَ لِلْمُحْرِمِ عَدُوٌّ، فَإِنَّهُ يَحِلُّ حِيْنَئِذٍ، قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَبَسَتْهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ فِيْ عُمْرَتِهٖ، عَنِ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ وَحَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، ثُمَّ رَجَعُوْا، حَتّٰى اعْتَمَرُوْا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ .فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ بِالْاِخْتِصَارِ فِيْ عُمْرَتِهٖ، بِحَصْرِ الْعَدُوِّ إِيَّاهُ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ) .دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ كَذٰلِكَ حُكْمَ الْمُحْصَرِ، لَا يَحِلُّ بِالْإِحْصَارِ حَتّٰى يَنْحَرَ الْهَدْيَ .وَلَيْسَ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ أَوَّلُ خِلَافٍ لِهٰذَا عِنْدَنَا، لِأَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ، فَقَدْ حَلَّ) فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ، فَقَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يَحِلَّ، لَا عَلٰى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ بِذٰلِكَ مِنْ إِحْرَامِهٖ .وَيَكُوْنُ هٰذَا كَمَا يُقَالُ "قَدْ حَلَّتْ فُلَانَةُ لِلرِّجَالِ "إِذَا خَرَجَتْ مِنْ عِدَّةٍ عَلَيْهَا مِنْ زَوْجٍ قَدْ كَانَ لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ، لَيْسَ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهَا قَدْ حَلَّتْ لَهُمْ، فَيَكُوْنُ لَهُمْ وَطْؤُهَا وَلٰكِنْ عَلٰى مَعْنٰى أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُمْ أَنْ

يَتَزَوَّجُوهَا تَزَوُّجًا' يَحِلُّ لَهُمْ وَطْؤُهَا .هٰذَا كَلَامٌ جَائِزٌ مُسْتَسَاغٌ .فَلَمَّا كَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَا' وَجَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ' مَا قَدْ وَصَفْنَا ثَبَتَ بِذٰلِكَ هٰذَا التَّأْوِيْلُ .وَقَدْ بَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ بِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ). فَلَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى الْمُحْصَرَ أَنْ لَا يَحْلِقَ رَأْسَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ' عُلِمَ بِذٰلِكَ أَنَّهٗ لَا يَحِلُّ الْمُحْصَرُ مِنْ إِحْرَامِهٖ إِلَّا فِيْ وَقْتِ مَا يَحِلُّ لَهٗ حَلْقُ رَأْسِهٖ. فَهٰذَا قَدْ دَلَّ عَلَيْهِ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ التَّأْوِيْلِ أَيْضًا' أَنَّ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو قَدْ ذَكَرَ عِكْرِمَةُ أَنَّهٗ حَدَّثَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا : صَدَقَ .فَصَارَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ' وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَيْضًا .وَقَدْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْمُحْصَرِ' مَا قَدْ وَافَقَ التَّأْوِيْلَ الَّذِيْ صَرَفْنَا إِلَيْهِ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ .وَدَلَّ عَلَيْهِ'

۴۰۴۶: نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب محرم کو دشمن روک دے تو وہ اس وقت حلال ہو جائے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا جبکہ کفار قریش نے عمرہ کرنے سے روک دیا اور بیت اللہ سے منع کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ہدایا کو نحر کیا اور احرام کھول دیئے پھر واپس لوٹے اگلے سال عمرہ کیا۔ جب جناب رسول اللہ اس وقت تک اپنے اس عمرہ سے حلال نہ ہوئے جس میں آپ کو روک لیا گیا تھا یہاں تک کہ آپ ہدی کو نحر کیا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ محصر کا حکم یہی ہے۔ کہ جب تک وہ اپنے ھدی کو نحر نہ کرے اسے حلال ہونا درست نہیں ہے۔ اور شروع میں جو روایت ہم نے ذکر کی ہے اس میں ہمارے نزدیک اس کے خلاف کوئی بات نہیں ہے۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "من کراوعرج فقد حل" میں ایک احتمال یہ ہے کہ اس کا معنیٰ ہو کہ اس کے لئے جائز ہے۔ کہ وہ حلال ہو جائے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ اس سے حلال ہو گیا اور اسی طرح ہے جیسا محاورہ میں کہتے ہیں فلانۃ حلت للا جال" جب کہ وہ عدت پوری کرے جو سابقہ خاوند کی طرف سے اس پر لازم تھی۔ اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ وہ ان کے لئے حلال ہے اور وہ اس سے وطی کر سکتے ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ اس سے نکاح کر سکتے ہیں جس سے ان کے لئے وطی حلال ہو جائے گی۔ یہ کلام محاورے میں درست اور مسلم ہے۔ پس جب اس روایت میں اس بات کا احتمال ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی میں مسور والی روایت میں موجود ہے۔ تو یہ تاویل مزید پختہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: **فان احصرتم فما استیسر من الهدی ولا تحلقوا رؤ سکم حتی یبلغ الهدی محله**..... جب اس آیت میں محصر کو یہ حکم دیا گیا ہے کو وہ ھدی کے نحر کی جگہ پہنچنے سے پہلے اپنے سر کو نہ منڈوائے۔ اس وقت فارغ ہوگا۔ جب اسے منڈانا

حلال ہوگا۔ اس پر قرآن مجید کی آیت دلالت کر رہی ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے زمانہ میں اس پر عمل کیا اور اس کی صحت پر یہ دلیل بھی ہے کہ حجاج بن عمرو سے مذکور ہے کہ میں نے ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ بات ذکر کی تو انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے محصر کے متعلق اس تاویل کے موافق بات فرمائی ہے۔ روایت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: آپ ﷺ نے نحر کر کے حلق کیا اور اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے اس سے یہ ثابت ہوا کہ محصر صرف احصار سے حلال نہیں ہوتا بلکہ نحر ہدی سے حلال ہوگا۔

سابقہ مؤقف کا جواب:

جو روایات بیان کی گئیں وہ مؤقف ثانی کے خلاف نہیں کیونکہ ان اعراض والے کو حلال ہونا جائز ہے یہ معنی نہیں کہ وہ اسی کی وجہ سے حلال ہو گیا اور یہ اسی طرح ہے جیسے معتدہ عورت کو کہتے ہیں ''قدحلت فلانة للرجال'' یعنی اختتام عدت کی تعبیر ہے یہ مطلب نہیں کہ ان کو اس سے وطی حلال ہو گئی بلکہ مطلب یہ کہ ان کو اس سے نکاح کرنا حلال ہو گیا اور وطی جائز ہو گئی جب اس روایت میں احتمال پیدا ہو گیا۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کا عمل عروہ عن المسور نقل ہو چکا تو اس سے یہ تاویل ثابت ہو گئی یعنی شرائط کے ساتھ محصر حلال ہو سکتا ہے اور وہ شرط نحر ہے۔

دلیل ثانی: اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں احصار والے کو حکم فرمایا ہے کہ وہ ہدی کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے وہ حلق نہ کرے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ محصر ایسے وقت میں حلال ہو سکتا ہے جس میں اس کو حلق راس جائز ہو اور حلق راس کا دارومدار نحر ہدی پر ہے۔ پس ہدی سے پہلے حلال ہونا لازم نہ ہوا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور حدیبیہ کے موقعہ پر فعل رسول اللہ ﷺ دلالت کر رہا ہے۔

اور اس تاویل کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے۔ حجاج بن عمرو کو جب عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہؓ کے سامنے بیان کیا تو دونوں نے تصدیق کی تو یہ روایت تین صحابہ کرام سے مروی ہوگئی۔ محصر کے متعلق خود ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی اسی تاویل کے موافق آیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۰۴۷ : مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ (وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ) . قَالَ : إِذَا أُحْصِرَ الرَّجُلُ بَعَثَ الْهَدْيَ . وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ بِهٖ أَذًى مِنْ رَأْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ) فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ . فَإِنْ عَجَّلَ فَحَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ، فَعَلَيْهِ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقَ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ، كُلُّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعٍ أَوِ النُّسُكُ شَاةٌ . فَإِذَا أَمِنَ مِمَّا كَانَ بِهٖ (فَمَنْ تَمَتَّعَ

بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ) فَإِنْ مَضَى مِنْ وَجْهِهِ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَإِنْ أَخَّرَ الْعُمْرَةَ إِلَى قَابِلٍ فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ (فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ) آخِرُهَا يَوْمُ عَرَفَةَ (وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ) قَالَ : فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ : هٰذَا قَوْلُ عَبَّاسٍ وَعَقَدَ ثَلَاثِيْنَ .

۴۰۴۷: اعمش نے ابراہیم عن علقمہ نقل کیا ہے۔ واتموا الحج والعمرہ للہ فان احصرتم فمااستیسر من الھدی (البقرہ ۱۹۶) علقمہ کہنے لگے جب آدمی احصار میں آجائے تو ہدی روانہ کردے ولا تحلقوا رؤسکم الایۃ تو صیام سے آیت میں تین دن کے روزے مراد ہیں اگر کسی نے ہدی پہنچنے سے پہلے حلق کروالی تو اس پر فدیہ لازم ہوگا خواہ روزے رکھے یا صدقہ کرے یا دم دے یعنی تین روزے یا چھ مساکین پر صدقہ کہ ہر مسکین کو نصف صاع صدقۃ الفطر کی مقدار دے یا بکری ذبح کرے۔

جب وہ احصار سے چھوٹ گیا جس نے حج و عمرہ دونوں کا فائدہ اٹھایا یعنی دونوں کا احرام باندھا تھا مگر احصار پیش آنے سے ایام حج گزرے اور یہ احرام کے ساتھ رکا رہا اور چھوٹنے پر عمرہ کرلیا تو پھر اس پر صرف حج لازم ہوگا اور اگر اس نے عمرہ بھی نہ کیا تو اگلے سال حج و عمرہ دونوں کرے گا اور جو ہدی میسر ہو وہ دے گا اگر ہدی نہ ہو تو ایام حج سے پہلے تین دن کے روزے رکھے گا جن میں آخری روزہ یوم عرفہ کا ہوسکتا ہے اور سات فراغت حج کے بعد۔ ابراہیم کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا مکمل قول ہے۔

۴۰۴۸ : حَدَّثَنَا أَبُو شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى، قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَالَ : فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا (فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ) قَالَ : " مِنْ حَبْسٍ أَوْ مَرَضٍ "قَالَ إِبْرَاهِيمُ : فَحَدَّثْتُ بِهِ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ : هٰكَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يَجْعَلْهُ يَحِلُّ مِنْ إِحْرَامِهِ بِالْإِحْصَارِ حَتّٰى يَنْحَرَ عَنْهُ الْهَدْيَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : (مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ) . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَى "فَقَدْ حَلَّ "عِنْدَهُ أَيْ : لَهُ أَنْ يَحِلَّ عَلَى مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِي ذٰلِكَ، وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

۴۰۴۸: ابراہیم نے علقمہ سے بیان کیا کہ وہ "فان احصرتم" کے متعلق فرمانے لگے اس سے مراد قید کیا جانے والا یا بیمار ہے۔ ابراہیم کہنے لگے میں نے یہ روایت سعید بن جبیر کو بیان کی تو فرمانے لگے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی فرمایا ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے رکاوٹ ہوجانے کی وجہ سے اس کو نحر ہدی کے بعد حلال کی

اجازت دی اور جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد: "من کسر اوعرج فقد حل" یہ دلالت کر رہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ گویا اس وقت حلال ہو گیا یعنی اس کے لئے حلال ہونا درست ہو گیا جس کی طرف ہم گئے ہیں اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے بھی روایات آتی ہیں۔

حاصل روایات: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے احرام سے فراغت کے لئے ہدی کے نحر کرنے کو لازم قرار دیا اب معلوم ہوتا ہے کہ "فقد حل" والی روایت کا یہ مفہوم نہیں جو ظاہر سے معلوم ہوتا ہے ورنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ نہ کہتے پس ثابت ہوا کہ حل کا معنی فقد حل۔ یعنی حلال ہونا اس کے لئے جائز ہو گیا۔

اور فقط اتنی بات نہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کو نقل کیا بلکہ دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے یہ منقول ہے۔

دلیل آخر:

روایت ملاحظہ ہو۔

۴۰۴۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ شَدَّادٍ الْعَبْدِيُّ، صَاحِبُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : لُدِغَ صَاحِبٌ لَنَا بِذَاتِ التَّنَانِيْنِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ بِعُمْرَةٍ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا، فَلَقِيْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْنَا لَهٗ أَمْرَهٗ .فَقَالَ : يَبْعَثُ بِهَدْيٍ، وَيُوَاعِدُ أَصْحَابَهٗ مَوْعِدًا، فَإِذَا نَحَرَ عَنْهُ حَلَّ .

۴۰۴۹: منصور نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے نقل کیا کہ مقام تنانین میں ہمارے ایک ساتھی کو سانپ نے ڈس لیا وہ احرام میں تھا ہم پر یہ بات گراں گزری ہم ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ملے اور اس کا معاملہ ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ ہدی روانہ کر دے اور اپنے ساتھیوں سے ایک دن طے کرے جب اس کی طرف سے ہدی ذبح کر دی جائے تو یہ حلال ہو جائے گا۔

۴۰۵۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَلِيٌّ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ "ثُمَّ عَلَيْهِ عُمْرَةٌ بَعْدَ ذٰلِكَ . "

۴۰۵۰: عمارہ بن عمیر نے عبدالرحمن بن یزید سے نقل کیا عبداللہ فرمانے لگے پھر اس پر اس (مرض سے شفایابی) کے بعد عمرہ ہے۔

۴۰۵۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۴۰۵۱: ابوعوانہ نے سلیمان الاعمش سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۰۵۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ

اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : أَهَلَّ رَجُلٌ مِنَ النَّخَعِ بِعُمْرَةٍ يُقَالُ لَهُ عُمَيْرُ بْنُ سَعِيْدٍ فَلُدِغَ فَبَيْنَمَا هُوَ صَرِيعٌ فِي الطَّرِيْقِ اِذْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ رَكْبٌ فِيهِمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلُوْهُ .فَقَالَ : ابْعَثُوْا بِالْهَدْيِ وَاجْعَلُوْا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ يَوْمًا أَمَارَةً فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَلْيَحْلِلْ .الْحَكَمُ : وَقَالَ عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ حَدَّثَكَ بِهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَعَلَيْهِ الْعُمْرَةُ مِنْ قَابِلٍ .قَالَ : شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَهُ بِهِ، مِثْلَ مَا حَدَّثَ الْحَكَمُ سَوَاءً .

۴۰۵۲: ابراہیم عبدالرحمٰن بن یزید سے بیان کرتے تھے کہ ایک نخعی نے عمرے کا احرام باندھا اس کا نام عمیر بن سعید تھا اس کو سانپ نے ڈس لیا وہ راستہ میں بیمار پڑ گیا تو اچانک ایک قافلہ سامنے آیا جس میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے ان سے سوال کیا کہ اس کا کیا حکم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہدی روانہ کر دو اور اس کے مابین ایک مقررہ دن طے کر لو جب وہ دن آجائے تو یہ حلال ہو جائے۔

حکم کہنے لگے عمارہ بن عمیر نے کہا تمہیں عبدالرحمٰن بن یزید سے یہ روایت اس طرح بیان کی تھی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو آئندہ سال عمرہ لازم ہے۔ شعبہ کہنے لگے میں نے یہ روایت اسی طرح سلیمان سے سنی جس طرح حکم نے بیان کی تھی۔

۴۰۵۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : الْمُحْصَرِ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَإِنْ اُضْطُرَّ إِلٰى شَيْءٍ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الَّتِي لَا بُدَّ لَهُ مِنْهَا وَالدَّوَاءِ ' صَنَعَ ذٰلِكَ وَافْتَدٰى .فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الرِّوَايَاتِ أَيْضًا عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ مَا تَأَوَّلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ الْحَجَّاجِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ .ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذِهِ فِي الْإِحْصَارِ الَّذِي هٰذَا حُكْمُهُ، بِأَيِّ شَيْءٍ هُوَ ؟ أَوْ بِأَيِّ مَعْنًى يَكُوْنُ .فَقَالَ قَوْمٌ : يَكُوْنُ بِكُلِّ حَابِسٍ يَحْبِسُهُ مِنْ مَرَضٍ أَوْ غَيْرِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .وَقَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : لَا يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ الَّذِي حُكْمُهُ مَا وَصَفْنَا إِلَّا بِالْعَدُوِّ خَاصَّةً وَلَا يَكُوْنُ بِالْأَمْرَاضِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ .

۴۰۵۳: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرمانے لگے محصر اس وقت حلال ہو گا جب بیت اللہ کا طواف کرے گا اور صفا و مروہ کی سعی کرے گا اور اگر وہ مرض کی وجہ سے کسی کپڑے اور دوا کے استعمال پر مجبور ہو گا تو جتنا مجبور ہے اتنا کرے اور اس کا فدیہ دے گا۔ ان روایات سے بھی ہماری تاویل کے موافق بات اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوئی اور حدیث حجاج بن عمرو میں بھی یہ بات مذکور ہوئی ہے۔ اس کے بعد اس بارے میں

اختلاف ہے کہ یہ کس احصار کا حکم ہے اور وہ احصار کس چیز سے ہو اور کس مفہوم میں ہو۔تو ایک گروہ علماء کا قول یہ ہے کہ ہر رکاوٹ مرض وغیرہ اس کا سبب ہو سکتا ہے۔امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہ قول ہے اور ہم نے اسی باب میں حضرت ابن مسعود ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔مگر دیگر علماء کہتے ہیں کہ احصار جو ہم نے بیان کیا وہ دشمن والا احصار ہے مرض والا احصار نہیں ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہی قول ہے۔

حاصل روایات: حجاج کی روایت کی جو تاویل ہم نے پیش کی ہے اس کے مطابق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی روایات ہم نے نقل کر دیں۔

عنوان ثالث۔احصار کن چیزوں سے ثابت ہوگا:

فریق اوّل کا موقف: احصار صرف دشمن سے ہوتا ہے اور کوئی چیز مثلاً مرض وغیرہ اسباب احصار سے نہیں ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۰۵۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُوْ شُرَيْحٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .قَالَ : لَا يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ إِلَّا مِنْ عَدُوٍّ .

۴۰۵۴:نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ احصار صرف دشمن سے ہو سکتا ہے۔

۴۰۵۵ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ : مَنْ حُبِسَ دُوْنَ الْبَيْتِ بِمَرَضٍ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .فَلَمَّا وَقَعَ فِيْ هٰذَا هٰذَا الْاِخْتِلَافُ وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدِيْثِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى) ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِحْصَارَ يَكُوْنُ بِالْمَرَضِ كَمَا يَكُوْنُ بِالْعَدُوِّ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ إِحْصَارَ الْعَدُوِّ يَجِبُ بِهِ لِلْمُحْصَرِ الْإِحْلَالُ كَمَا قَدْ ذَكَرْنَا .وَاخْتَلَفُوْا فِي الْمَرَضِ فَقَالَ قَوْمٌ : حُكْمُهُ حُكْمُ الْعَدُوِّ فِيْ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ قَدْ مَنَعَهُ مِنَ الْمُضِيِّ فِي الْحَجِّ كَمَا مَنَعَهُ الْعَدُوُّ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : حُكْمُهُ بَائِنٌ مِنْ حُكْمِ الْعَدُوِّ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ مَا أُبِيْحَ بِالضَّرُوْرَةِ مِنَ الْعَدُوِّ هَلْ يَكُوْنُ مُبَاحًا بِالضَّرُوْرَةِ بِالْمَرَضِ أَمْ لَا ؟ .فَوَجَدْنَا الرَّجُلَ إِذَا كَانَ يُطِيْقُ الْقِيَامَ كَانَ فَرْضًا أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا وَإِنْ كَانَ يَخَافُ إِنْ قَامَ أَنْ يُعَايِنَهُ الْعَدُوُّ فَيَقْتُلَهُ أَوْ كَانَ الْعَدُوُّ قَائِمًا عَلٰى رَأْسِهِ فَمَنَعَهُ مِنَ الْقِيَامِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ قَدْ حَلَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا وَسَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ .وَأَجْمَعُوْا أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَصَابَهُ مَرَضٌ أَوْ زَمَانَةٌ

فَمَنَعَهُ ذٰلِكَ مِنَ الْقِيَامِ، أَنَّهُ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْقِيَامِ، وَحَلَّ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ إِذَا أَطَاقَ ذٰلِكَ، أَوْ يُوْمِءُ إِنْ كَانَ لَا يُطِيْقُ ذٰلِكَ .فَرَأَيْنَا مَا أُبِيْحَ لَهُ مِنْ هٰذَا بِالضَّرُوْرَةِ مِنَ الْعَدُوِّ، قَدْ أُبِيْحَ لَهُ بِالضَّرُوْرَةِ مِنَ الْمَرَضِ وَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا حَالَ الْعَدُوُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَاءِ ،سَقَطَ عَنْهُ فَرْضُ الْوُضُوْءِ، وَيَتَيَمَّمُ وَيُصَلِّيْ .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ الَّتِيْ قَدْ عُذِرَ فِيْهَا بِالْعَدُوِّ، قَدْ عُذِرَ فِيْهَا أَيْضًا بِالْمَرَضِ، وَكَانَ الْحَالُ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً .ثُمَّ رَأَيْنَا الْحَاجَّ الْمُحْصَرَ بِالْعَدُوِّ، قَدْ عُذِرَ فَجُعِلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ يَفْعَلَ مَا جُعِلَ لِلْمُحْصَرِ أَنْ يَفْعَلَ، حَتّٰى يَحِلَّ وَاخْتَلَفُوْا فِي الْمُحْصَرِ بِالْمَرَضِ .فَالنَّظْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ مَا وَجَبَ لَهُ مِنَ الْعُذْرِ بِالضَّرُوْرَةِ بِالْعَدُوِّ، يَجِبُ لَهُ أَيْضًا بِالضَّرُوْرَةِ بِالْمَرَضِ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ سِوَاهُ، كَمَا كَانَ حُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً، فِي الطِّهَارَاتِ، وَالصَّلَوَاتِ .ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْمُحْرِمِ بِعُمْرَةٍ، يُحْصَرُ بِعَدُوٍّ أَوْ بِمَرَضٍ. فَقَالَ قَوْمٌ : يَبْعَثُ بِهَدْيٍ وَيُوَاعِدُهُمْ أَنْ يَنْحَرُوْهُ عَنْهُ، فَإِذَا نَحَرَ حَلَّ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : بَلْ يُقِيْمُ عَلٰى إِحْرَامِهِ أَبَدًا، وَلَيْسَ لَهَا وَقْتٌ كَوَقْتِ الْحَجِّ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهُ يَحِلُّ مِنْهَا بِالْهَدْيِ، مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ (لَمَّا أُحْصِرَ بِعُمْرَةٍ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، حَصَرَتْهُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ، فَنَحَرَ الْهَدْيَ، وَحَلَّ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ الْإِحْصَارُ) ، إِذْ كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا كَوَقْتِ الْحَجِّ، بَلْ جَعَلَ الْعُذْرَ فِي الْإِحْصَارِ بِهَا، كَالْعُذْرِ فِي الْإِحْصَارِ بِالْحَجِّ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهَا فِي الْإِحْصَارِ فِيْهِمَا سَوَاءٌ، وَأَنَّهُ يَبْعَثُ الْهَدْيَ حَتّٰى يَحِلَّ بِهِ مِمَّا أُحْصِرَ بِهِ مِنْهُمَا .إِلَّا أَنَّ عَلَيْهِ فِي الْعُمْرَةِ قَضَاءَ عُمْرَةٍ، مَكَانَ عُمْرَتِهِ، وَعَلَيْهِ فِي الْحَجَّةِ، حَجَّةً مَكَانَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةً لِإِحْلَالِهِ .وَقَدْ رَوَيْنَا فِي الْعُمْرَةِ أَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ الْمُحْرِمُ مُحْصَرًا بِهَا، مَا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظْرُ فِيْ ذٰلِكَ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ قَدْ فُرِضَتْ عَلَى الْعِبَادِ، مِمَّا جُعِلَ لَهَا وَقْتٌ خَاصٌّ، وَأَشْيَاءُ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ، مِمَّا جُعِلَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتًا لَهَا .مِنْهَا الصَّلَوَاتُ، فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ فِيْ أَوْقَاتٍ خَاصَّةٍ، تُؤَدّٰى فِيْ تِلْكَ الْأَوْقَاتِ بِأَسْبَابٍ مُتَقَدِّمَةٍ لَهَا، مِنَ التَّطَهُّرِ بِالْمَاءِ، وَسَتْرِ الْعَوْرَةِ .وَمِنْهَا الصِّيَامُ فِيْ كَفَّارَاتِ الظِّهَارِ وَكَفَّارَاتِ الصِّيَامِ، وَكَفَّارَاتِ الْقَتْلِ، جُعِلَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُظَاهِرِ، وَالْقَاتِلِ لَا فِيْ أَيَّامٍ بِعَيْنِهَا، بَلْ جُعِلَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقْتًا لَهَا، وَكَذٰلِكَ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ جَعَلَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْحَانِثِ فِيْ يَمِيْنِهِ، وَهِيَ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ

.ثُمَّ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ الصَّلَوَاتُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ، وَالْأَسْبَابُ الْمَفْعُوْلَةِ فِيْهَا فِيْ ذٰلِكَ، عُذْرًا إِذَا مُنِعَ مِنْهُ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لَهٗ فِيْ عَدَمِ الْمَاءِ، مِنْ سُقُوْطِ الطَّهَارَةِ بِالْمَاءِ وَالتَّيَمُّمِ .وَمِنْ ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِلَّذِيْ مُنِعَ مِنْ سَتْرِ الْعَوْرَةِ أَنْ يُصَلِّيَ بَادِيَ الْعَوْرَةِ .وَمِنْ ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِمَنْ مُنِعَ مِنَ الْقِبْلَةِ أَنْ يُصَلِّيَ إِلٰى غَيْرِ قِبْلَةٍ .وَمِنْ ذٰلِكَ مَا جُعِلَ لِلَّذِيْ مُنِعَ مِنَ الْقِيَامِ، أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا، يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ، فَإِنْ مُنِعَ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا، أَوْمَأَ إِيْمَاءً، فَجُعِلَ لَهٗ ذٰلِكَ .وَإِنْ كَانَ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ مِنَ الْوَقْتِ مَا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ ذٰلِكَ الْعُذْرُ، وَيَعُوْدُ إِلٰى حَالِهٖ قَبْلَ الْعُذْرِ، وَهُوَ فِي الْوَقْتِ، لَمْ يَفُتْهُ .وَكَذٰلِكَ جُعِلَ لِمَنْ لَا يَقْدِرُ عَلَى الصَّوْمِ فِي الْكَفَّارَاتِ الَّتِيْ أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فِيْهَا الصَّوْمَ، لِمَرَضٍ حَلَّ بِهٖ مِمَّا قَدْ يَجُوْزُ بُرْؤُهٗ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَرُجُوْعُهٗ إِلٰى حَالِ الطَّاقَةِ لِذٰلِكَ الصَّوْمِ، فَجُعِلَ ذٰلِكَ لَهٗ عُذْرًا فِيْ إِسْقَاطِ الصَّوْمِ عَنْهُ بِهٖ، وَلَمْ يُمْنَعْ مِنْ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ مَا جُعِلَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّوْمِ لَا وَقْتَ لَهٗ .وَكَذٰلِكَ فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْإِطْعَامِ فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْعِتْقِ فِيْهَا، وَالْكِسْوَةِ، إِذَا كَانَ الَّذِيْ فُرِضَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُعْدِمًا .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَجِدَ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَيَكُوْنَ قَادِرًا عَلٰى مَا أَوْجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ، مِنْ غَيْرِ فَوَاتٍ لِوَقْتِ شَيْءٍ مِمَّا كَانَ أُوْجِبَ عَلَيْهِ فِعْلُهٗ فِيْهِ .فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ يَزُوْلُ فَرْضُهَا بِالضَّرُوْرَةِ فِيْهَا، وَإِنْ كَانَ لَا يَخَافُ فَوْتَ وَقْتِهَا، فَجُعِلَ ذٰلِكَ مَا خِيْفَ فَوْتُ وَقْتِهٖ، سَوَاءٌ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِيْ أَوَاخِرِ أَوْقَاتِهَا، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ، الْعُمْرَةُ، وَإِنْ كَانَ لَا وَقْتَ لَهَا أَنْ يُبَاحَ فِي الضَّرُوْرَةِ فِيْهَا، مَا يُبَاحُ بِالضَّرُوْرَةِ فِيْ غَيْرِهَا، مِمَّا لَهٗ وَقْتٌ مَعْلُوْمٌ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا، قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّهٗ قَدْ يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ بِالْعُمْرَةِ، كَمَا يَكُوْنُ الْإِحْصَارُ بِالْحَجِّ سَوَاءً .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِي الْمُحْصَرِ إِذَا نَحَرَ هَدْيَهٗ، هَلْ يَحْلِقُ رَأْسَهٗ أَمْ لَا ؟ .فَقَالَ قَوْمٌ : لَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَحْلِقَ لِأَنَّهٗ قَدْ ذَهَبَ عَنْهُ النُّسُكُ كُلُّهٗ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : بَلْ يَحْلِقُ، فَإِنْ لَمْ يَحْلِقْ، حَلَّ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ، أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ يَحْلِقُ وَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، كَمَا يَجِبُ عَلَى الْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ، أَنَّهٗ قَدْ سَقَطَ عَنْهُ بِالْإِحْصَارِ، جَمِيْعُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ، مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَذٰلِكَ مِمَّا يَحِلُّ الْمُحْرِمُ بِهٖ مِنْ إِحْرَامِهٖ .أَلَا تَرٰى أَنَّهٗ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ، حَلَّ لَهٗ أَنْ يَحْلِقَ،

فَيَحِلُّ لَهُ بِذٰلِكَ الطِّيْبُ وَاللِّبَاسُ وَالنِّسَاءُ .قَالُوْا : فَلِمَا كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا يَفْعَلُهُ حَتّٰى يَحِلَّ فَسَقَطَ ذٰلِكَ عَنْهُ كُلُّهُ بِالْاِحْصَارِ سَقَطَ اَيْضًا عَنْهُ سَائِرُ مَا يَحِلُّ بِهِ الْمُحْرِمُ بِسَبَبِ الْاِحْصَارِ هٰذِهِ حُجَّةٌ لِاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ تِلْكَ الْاَشْيَاءَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَمْيِ الْجِمَارِ قَدْ صُدَّ عَنْهُ الْمُحْرِمُ وَحِيْلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، فَسَقَطَ عَنْهُ اَنْ يَفْعَلَهُ.وَالْحَلْقُ لَمْ يَحُلْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ، وَهُوَ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يَفْعَلَهُ.لَمَا كَانَ يَصِلُ اِلٰى اَنْ يَفْعَلَهُ، فَحُكْمُهُ فِيْهِ فِيْ حَالِ الْاِحْصَارِ كَحُكْمِهِ فِيْهِ حَالَ الْاِحْصَارِ .وَمَا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَفْعَلَهُ فِيْ حَالِ الْاِحْصَارِ فَهُوَ الَّذِيْ يَسْقُطُ عَنْهُ بِالْاِحْصَارِ فَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا .وَاِذَا كَانَ حُكْمُهُ فِيْ وَقْتِ الْحَلْقِ عَلَيْهِ وَهُوَ مُحْصَرٌ كَحُكْمِهِ فِيْ وُجُوْبِهِ عَلَيْهِ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ كَانَ تَرْكُهُ اِيَّاهُ اَيْضًا وَهُوَ مُحْصَرٌ كَتَرْكِهِ اِيَّاهُ وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَرٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى اَنَّ حُكْمَ الْحَلْقِ بَاقٍ عَلَى الْمُحْصَرِيْنَ كَمَا هُوَ عَلٰى مَنْ وَصَلَ اِلَى الْبَيْتِ.

۴۰۵۵: سالم نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ جس کو مرض پیش آ جائے اور وہ بیت اللہ تک نہ پہنچ سکے تو وہ حلال نہ ہوگا جب تک کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور صفا مروہ کے مابین سعی نہ کرے۔ جب یہ مسئلہ مختلف فیہ ہوا اور گ ہم پہلے حجاج بن عمرو والی روایت جس کو ابن عباس وابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا' کہ آپ نے فرمایا ''من کسر او عرج فقد حل'' کے ضمن میں ذکر آئے' کہ اس پر دوسرا حج لازم ہے۔اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ دشمن کے احصار کی طرح بیماری کا احصار بھی ہے۔اس باب کے معانی کی تصحیح کے لحاظ سے اس باب کی وضاحت اسی طرح ہے۔اب رہا طریق غور وفکر تو اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ دشمن کی وجہ سے احصار (روک) کی صورت میں محصر پر احرام کھولنے کا وجوب تو سب کے ہاں اتفاقی ہے۔جیسا مذکور ہوا اختلاف تو صرف مرض وغیرہ کے متعلق ہے۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کا حکم دشمن کے حکم جیسا ہے اور اس کا حج کے لئے رکاوٹ بننا دشمن کی رکاوٹ کی طرح ہے۔مگر دیگر حضرات کا کہنا ہے کہ اس کا حکم اس سے الگ ہے۔اب ہم یہ غور کرنا چاہتے ہیں کہ جو کام دشمن کے باعث جائز ہے۔وہ بیماری کی وجہ سے جائز ہو سکتا ہے یا نہیں۔ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتا ہو تو اس پر کھڑے ہو کر نماز لازم ہے اور اس کو یہ ڈر ہو کہ دشمن اس کو دیکھتے ہی قتل کر دے گا یا دشمن سر پر کھڑا ہوا اور وہ اسے روکے۔تو تمام اسباب پر متفق ہیں کہ وہ بیٹھ کر نماز پڑھے گا اور اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔اور اس پر سب متفق ہیں کہ اگر کوئی بیمار یا شل ہو جائے اور اس کی بناء پر کھڑے ہونے سے عاجز ہو تو اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔اور اسے بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔وہ رکوع کرے اور سجدہ کرے اگر ان کی استطاعت ہو ورنہ اشارے سے نماز پڑھے گر طاقت نہ ہو تو اشارہ کرے۔پس ہم

نے یہ جان لیا کہ جو چیز دشمن کی ضرورت سے جائز ہوئی وہ مرض کی وجہ سے بھی جائز ہوئی اور بات بھی پاتے ہیں کہ جب دشمن پانی اور اس آدمی کے درمیان حامل ہو جائے تو اس سے وضو کی فرضیت جاتی رہتی ہے اور وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ اسی طرح اگر اسے نقصان دینے والی بیماری ہو تو وضو کی فرضیت اس سے ساقط ہو جائے گی اور وہ تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔ یہ سب صورتیں جن میں وہ دشمن کی وجہ سے معذور ہو اوہ بیماری کی وجہ سے عذر میں ایک جیسا حکم رکھتا ہے۔ ہم یہ بھی بات پاتے ہیں کہ وہ حاجی جس کو دشمن روک لے وہ معذور قرار پاتا ہے۔ اسے وہ عمل کرنے کا حکم ہے جو محصر کو کرنا چاہیے۔ یہاں تک کہ وہ احرام کھول دے۔ جب کہ بیماری کی وجہ سے رکنے والے محصر کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے۔ تو جو ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا ہے کہ دشمن کی وجہ سے ضرورت کے پیش نظر جو عمل لازم ہے وہ بیماری کی وجہ سے ضرورت کے طور پر واجب ہوگا اور ان دونوں کا حکم اسی طرح ایک جیسا ہوگا۔ جیسا کہ طہارت و نماز میں دونوں کا حکم یکساں ہے۔ پھر اس کے بعد اس شخص کے متعلق اختلاف ہے جس نے عمرے کا احرام باندھا اور بیماری یا دشمن کی وجہ سے وہ محصر ہو گیا۔ ایک جماعت علماء کا کہنا یہ ہے کہ وہ ہدی روانہ کرے اور ان سے وعدہ لے کہ وہ اس ذبح کر دیں گے۔ پس جب انہوں نے نحر کر دیا تو وہ احرام سے فارغ ہو جائے گا۔ دیگر علماء کا کہنا ہے کہ وہ احرام کو باندھے رہے۔ اس کے لئے حج کی مثل وقت مقرر نہیں۔ جو لوگ ھدی کے ساتھ احرام سے نکلنے کے قائل ہیں ان کی دلیل وہ روایت ہے جس کو ہم جناب رسول اللہ ﷺ سے اس باب کی ابتداء میں نقل کر آئے۔ کہ جب آپ کو قریش نے روک لیا تو آپ نے ھدی ذبح کر کے احرام کھول دیا اور احصار کے ختم ہونے کا انتظار نہ کیا کہ اس کا حج کی طرح وقت مقرر نہیں۔ بلکہ رکاوٹ کو اسی طرح عذر قرار دیا جس طرح حج میں رکاوٹ عذر ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رکاوٹ کی صورت میں اس کا حکم یکساں ہے کہ وہ ہدی روانہ کرے اور دونوں سے حلال ہو جائے۔ البتہ عمرہ کی صورت میں عمرے کی قضاء لازم ہے اور حج کی صورت میں اس پر ایک حج اور احرام کھولنے کی وجہ سے ایک عمرہ لازم ہوگا۔ عمرہ کے سلسلہ میں ہم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت پہلے نقل کی ہے۔ کہ عمرہ کا محرم بھی احصار والا ہو سکتا ہے۔ روایات کے انداز سے اس باب کی یہ وضاحت ہے البتہ بطریق نظر و فکر اس کی وضاحت اس طرح ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض چیزیں بندوں پر فرض ہیں جن کا خاص وقت مقرر ہے اور بعض فرض امور تمام عمر کیے جاتے ہیں ان میں سے نمازیں ہیں یہ خاص اوقات میں لازم ہیں اور ان اوقات میں پیشگی اسباب کی وجہ سے ادا کیے جاتے ہیں مثلاً پانی سے طہارت کا حصول ستر ڈھانپنا' انہی امور میں سے ظہار کے کفارے روزے کے کفارے اور قتل کے کفارے ہیں۔ جو کہ ظہار کرنے والے پر مقررہ دنوں میں لازم ہیں بلکہ زندگی میں جب چاہے ان کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح قسم کا کفارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قسم کو توڑنے والے پر لازم کیا ہے۔ اور یہ دس مساکین کو کھانا کھلانا یا ان کو لباس پہنانا یا ایک غلام کو آزاد کرنا ہے۔ پھر جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے نماز کو پہلے پائے جانے والے اسباب اور نماز کے اندر پائے جانے والے اسباب سے فرض فرمائی ہے۔ جب ان امور سے رکاوٹ ہو جائے تو اس کو عذر قرار دیا ہے۔ ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ جب کسی کو پانی نہ ملے تو اس سے پانی سے طہارت کرنا ساقط ہو جاتا ہے اور تیمم کرنا پڑتا ہے

اوران میں سے ایک یہ ہے کہ جب ستر ڈھانپنے کو کچھ نہ ملے تو ننگے نماز ادا کرے اور ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جو قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکتا ہو وہ غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ لے اور جس کو قیام میں رکاوٹ ہو وہ بیٹھ کر رکوع و سجود سے نماز ادا کرے اور یہ بھی نہ کر سکے تو اشارے سے پڑھ لے۔ اس کو اس بات کی اجازت ہے اگر چہ اس قدر وقت باقی ہو جس میں یہ عذر ختم ہو جائے اور وہ عذر سے پہلے والی حالت کی طرف لوٹ آئے اور ابھی وقت نہ نکلا ہو۔ اسی طرح جس شخص پر کفارے کے روزے ہیں اور کسی مرض کی وجہ سے روزے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو شخص معذور قرار پائے گا۔ حالانکہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ درست ہو جائے اور اس کی اپنی حالت پر لوٹ آئے اور اس کو روزے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو۔ کیونکہ اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ اسی طرح کفاروں کی صورت میں کھانا کھلانے' غلام آزاد کرنے اور لباس پہنانے کا بھی حکم ہے اگر ان میں سے کسی ایک پر قدرت نہ ہو تو دوسرے پر اس کی قدرت شمار ہوگی اور آئندہ حاصل ہونے والی کسی وقت کی قوت کا لحاظ نہ ہوگا۔ جب امور مذکورہ کی فرضیت جب ضرورت کے وقت ساقط ہو جاتی ہے۔ خواہ وقت کے فوت ہونے کا خطرہ نہ ہو تو یہ امور اور جن امور میں وقت نکلنے کا خطرہ ہوتا ہے دونوں کا حکم ایک جیسا ہے۔ تو ان مذکورہ امور کا تقاضا یہ ہے کہ عمرہ کہ جس کا وقت مقرر نہیں اس کے لئے بھی وہ چیز ہو جو ان امور کے لئے جائز ہے جن کے اوقات مقرر ہیں اس سے ان لوگوں کا مسلک ثابت ہو گیا جو حج کے احصار کو عمرہ کے احصار جیسا شمار کرتے ہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ پھر اس سلسلہ میں فقہاء کرام مختلف ہیں کہ جب رکاوٹ والے شخص کی ہدی ذبح ہو جائے تو وہ سر منڈوا سکتا ہے یا نہیں ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ اس پر ہدی لازم ہی نہیں کیونکہ اس پر سے تمام افعال حج ساقط ہو گئے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما اسی بات کے قائل ہیں۔ مگر دوسرے حضرات کا کہنا ہے کہ وہ حلق کروائے اور اگر وہ حلق نہ بھی کروائے تو بھی وہ احرام کھول سکتا ہے اور اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا اور امام ابو یوسف اسی قول کو اختیار کرنے والے ہیں۔ اور بعض علماء کا کہنا یہ ہے کہ اس پر حلق ضروری ہے جیسا کہ حاجی اور معتمر پر حلق واجب ہے۔ اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہما کی دلیل یہ ہے احصار نے حج کے تمام مناسک کو ساقط کر دیا اور یہ وہ امور ہیں جن کے ساتھ محرم احرام سے باہر آتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب یوم نحر کو محرم بیت اللہ کا طواف کرتا ہے۔ تو اس کے لئے حلق جائز ہو جاتا ہے اور اس کے لئے خوشبو' لباس' جماع جائز ہو جاتا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ جب حلق ان معاملات سے ہے کہ جن کو حاجی احرام کو کھولنے سے پہلے انجام دیتا ہے اور احصار سے ان امور کو ساقط کر دیا۔ تو وہ امور خود ساقط ہو جائیں گے جن کو احصار کی وجہ سے محرم چھوڑ دیتا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ' محمد رحمۃ اللہ علیہما کی دلیل ہے۔ دوسرے حضرات یہ دلیل دیتے ہیں کہ بیت اللہ کا طواف سعی صفا' مروہ جمرات کو کنکریاں مارنے سے محرم کو رکاوٹ ہو گئی اور اس کے ان امور میں احصار حائل ہو گیا۔ تو اس وجہ سے ان امور کی انجام دہی ساقط ہو گئی' مگر حلق اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں وہ اس کو بجالانے پر قدرت رکھتا ہے۔ تو وہ جو عمل کر سکتا ہے احصار کی صورت میں اس کا وہی حکم ہوگا جو حالت احصار کے علاوہ ہے اور جس کو وہ حالت احصار میں انجام نہیں دے سکتا وہ احصار کی وجہ سے ساقط ہو گئے ہیں ہمارے ہاں قیاس یہی ہے۔ پس جب احصار کی صورت میں وجوب حلق کا حکم وہی ہے جو

احصار کے علاوہ ہے۔ تو اس کے چھوڑنے کا حکم بھی وہی ہوگا جو محصر نہ ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں روایت وارد ہے' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ محصر پر حلق کا حکم اسی طرح باقی ہے جیسا کہ اس شخص پر باقی ہے۔ جو بیت اللہ شریف تک پہنچتا ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ احصار صرف دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے مرض پیش آنا احصار میں شمار نہ ہوگا اور اس کو وہیں احرام میں درست ہونے تک ضروری ہے پھر عمرہ مکمل کر کے وہ حلال ہو سکے گا یہ ضروری ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف:

احصار جس طرح دشمن کے روکنے سے ہوتا ہے مرض وغیرہ بھی احصار کا باعث ہیں اس کے دلائل ابن عباس' ابن مسعود' حجاج بن عمرو رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں جن میں مرض' سانپ کا ڈسنا وغیرہ مذکور ہے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: فلما وقع سے ذکر کیا۔

گزشتہ روایات ابن عباس' ابن مسعود' حجاج رضی اللہ عنہم میں مرض لاحق ہونا' عضو ٹوٹنا' پاؤں لوٹنا صاف مذکور ہے اور اس کا حلال ہونا درست ہے اور اگلے سال اس پر حج لازم ہوگا (اگر احرام حج ہو) اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ احصار جس طرح دشمن کی وجہ سے ہوتا ہے اسی طرح مرض کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔

روایات کی تصحیح کے لحاظ سے اس بات کا مفہوم یہی ہوگا اب نظری طریقہ سے ہم دیکھیں گے۔

جواب ثانی۔ نظر طحاوی رحمہ اللہ علیہ:

اس بات کو سب تسلیم کرتے ہیں کہ دشمن کا احصار محصر کے لئے حلال کو لازم کرنے والا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دشمن کی رکاوٹ تو اتفاقی طور پر اسباب احلال سے ہے البتہ مرض وغیرہ کے متعلق اختلاف ہے کہ وہ اسباب احلال سے ہے یا نہیں۔ ایک فریق اس کو اسباب احلال سے قرار دیتا ہے جبکہ مرض ایسا شدید ہو اور بیت اللہ تک پہنچنے میں رکاوٹ بن جائے تو یہ اسباب احصار سے ہے اور دوسرا فریق اس کو اسباب احلال قرار نہیں دیتا۔

اب اس پر نظر ڈالنے کے دو انداز ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ کیا وہ اشیاء جو دشمن کی وجہ سے درست ہو جاتی ہیں وہ مرض کی وجہ سے بھی مباح اور درست ہوتی ہیں یا نہیں۔ دیکھنے سے معلوم ہوا اگر کسی شخص کو قیام پر قدرت حاصل ہو تو اس پر نماز میں قیام لازم و فرض ہے لیکن اگر قیام سے دشمن کے دیکھنے کا خطرہ ہو یا دشمن سر پر کھڑا ہے اور اس کو قیام سے روک رہا ہے تو اس صورت میں سب کے ہاں قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور وہ بیٹھ کر نماز ادا کر سکتا ہے اس پر بھی سب متفق ہیں کہ اگر کسی کو شدید مرض لاحق ہو گیا یا پہلے سے وہ اپاہج اور معذور ہے تو اس پر قیام فرض نہیں ہے وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا بالکل اسی طرح رکوع وسجدہ کی طاقت نہ ہو تو ان کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے اور اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرنا جائز ہے۔ اب اس سے معلوم ہو گیا کہ جو چیزیں دشمن کی وجہ سے مباح ہو جاتی ہیں وہ بیماری کی وجہ سے بھی مباح ہو جاتی ہیں۔ فلہذا جس طرح احصار دشمن سے حلال ہونا درست ہے اسی طرح

مرض کے احصار سے بھی حلال ہونا جائز ہونا چاہئے۔

دوسرا انداز۔ ورأینا الرجل سے شروع ہوتا ہے۔

جب نمازی اور وضو کے پانی کے درمیان دشمن حائل ہو جائے تو اس نماز پر وضو فرض نہیں رہتا اس کو تیمم جائز ہے۔ اسی طرح اگر سخت بیماری کی وجہ سے پانی کا استعمال نقصان دے تو وضو کی فرضیت ساقط ہو کر تیمم جائز ہو جاتا ہے۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ ان تمام امور میں دشمن کی وجہ سے جس طرح معذور خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مرض کی وجہ سے بھی معذور سمجھا جاتا ہے۔ جب محصر بالعدو بالاتفاق معذور قرار دے کر اس کو حلال ہونا جائز قرار دیا جاتا ہے تو محصر بالمرض کو بھی معذور قرار دے کر حلال ہونا اس کے لئے بھی جائز ہونا قیاس کا تقاضا ہے۔

عنوان رابع محصر بالعمرة

فریق اوّل جو عمرہ کا احرام باندھنے والا ہو وہ احصار میں آ جائے تو اس کو حلال ہونا جائز نہیں بلکہ اپنے احرام میں باقی رہے یہاں تک کہ احصار ختم ہو اور پھر وہ عمرہ کرے یہ ابن سیرین کا قول ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اس کا حکم احصار میں محصر بالحج جیسا ہے ہدی روانہ کر کے وقت مقررہ آنے پر حلال ہو جائے عمرے کے بعد میں قضا لازم ہے جیسا کہ اس پر حج میں حج کی قضا لازم ہے کیونکہ ان کے احرام پورے نہ کر سکا۔ دلائل یہ ہیں۔

نمبر①: کفار قریش نے آپ کو حدیبیہ میں روک دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدی کو نحر کیا اور عمرے سے حلال ہو گئے اور احصار کے ختم ہونے کا انتظار نہیں کیا کیونکہ عمرہ کا کوئی وقت نہیں سال کے کسی موقعہ پر بھی ہو سکتا ہے البتہ عذر احصار کو احصار حج کی طرح قرار دیا گیا اور آئندہ اس پر عمرہ لازم کر دیا گیا جیسا کہ احصار حج میں وقت چلا جائے تو اگلے سال حج ضروری ہے کیونکہ احرام کی تکمیل سے پہلے وہ حلال ہو گیا اور محرم کو بھی احصار پیش آ جاتی ہے جیسا روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں سانپ کے ڈسنے کا واقعہ مذکور ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ علیہ:

بندوں پر دو قسم کی چیزیں فرض ہوتی ہیں نمبر ایک جن کا خاص وقت مقرر کیا گیا۔ نمبر دو تمام اوقات میں ان کی ادائیگی ہو سکتی ہے اول قسم مثلاً نمازوں کے خاص اوقات ہیں ان اوقات میں ان کی شرائط سے ان کو ادا کیا جا سکتا ہے جیسے طہارت' ستر عورت وغیرہ دوسری قسم کی مثال کفارات قتل وظہار ہیں ان کا دارومدار قائل ومظاہر پر ہے جب چاہے ادا کرے کفارہ قسم کا بھی یہی حال ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچوں نمازوں کے اوقات متعین ہیں مگر اعذار پیش آنے کی صورت میں بعض فرائض ساقط ہو جاتے ہیں۔ مثلاً وضو' ستر عورت' قیام' رکوع' سجدہ' سمت قبلہ وغیرہ وقت میں گنجائش کے باوجود عذر پیش آنے کی وجہ سے یہ ساقط نہیں ہے اور عذر قابل قبول ہے کیونکہ وہ قطعی و یقینی ہے بالکل اسی طرح کفارات ظہار و قتل میں اگر وقتی قدرت نہیں تو روزے کی طرف سے فدیہ دے کر بری الذمہ ہو جائے گا اگرچہ روزے رکھنے کی طاقت آنے کا امکان موجود ہے تو امکان قدرت کی وجہ سے اس کو غیر معذور قرار نہیں دیا جاتا بلکہ معذور سمجھ کر عوض قبول کرتے ہیں۔

اب ثابت ہوا کہ خواہ احکامات کا وقت متعین ہو یا غیر متعین اعذار کی وجہ سے فرضیت ساقط ہو جاتی ہے خواہ وقت کے فوت ہونے کا خطرہ ہو یا نہ ہو دونوں میں حکم یکساں لگایا جاتا ہے۔ پس نظر و قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ عمرہ کا اگرچہ وقت متعین نہیں ہے۔ مگر عذر کی صورت میں اس سے ادائیگی فرض کو ساقط کر دے گی پس ثابت ہوا کہ احصار میں حج و عمرہ کا حکم یکساں ہے وقتی ادائیگی کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔

ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

عنوان خامس محصر ذبح کے بعد حلق کرے یا نہ:

فریق اوّل: ہدی کے ذبح کر دینے کے بعد اس پر حلق راس لازم نہیں دم سے حلال ہو چکا یہ امام ابوحنیفہ محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

دلیل یہ ہے: احصار کی وجہ سے اس کے حج و عمرہ کے تمام مناسک ساقط ہو گئے مثلاً طواف سعی وغیرہ اور یہی چیزیں ہیں جن کی ادائیگی سے وہ حلال ہوتا تھا غور فرمائیں جب اس نے نحر کے دن طواف زیارت کر لیا تو اس کو سر منڈوانا درست ہے اور خوشبو و لباس اور نساء بھی حلال ہو جائیں گی جب رمی جمرہ طواف سعی وغیرہ سب اس سے ساقط ہو گئے تو حلق بطریق اولیٰ ساقط ہونا چاہئے۔

فریق ثانی و ثالث کا مؤقف وجواب: نحر کے بعد حلق مسنون ہے اور بعض نے واجب قرار دیا ہے۔ دلیل سے پہلے سابقہ مؤقف کا جواب عرض کرتے ہیں۔ محصر کو حالت احصار میں طواف وسعی رمی جمار وغیرہ امور ادائیگی نہ کر سکنے کی وجہ سے ساقط ہوئے ہیں مگر اس امر کے کرنے میں تو کوئی رکاوٹ نہیں اس کو قدرت کے باوجود کیونکر ساقط کیا جائے۔ پس جن امور میں رکاوٹ ہے وہ ساقط اور جن میں رکاوٹ نہیں وہ اسی طرح لازم رہیں گے پس آپ کی دلیل کا اعتبار نہیں۔

دلیل نمبر ①: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایت وارد ہے جو محصر پر حلق کے حکم کے باقی رہنے پر دلالت کرتی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۰۵۶ : وَذٰلِكَ أَنَّ رَبِيْعًا الْمُؤَذِّنَ حَدَّثَنَا' قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ' قَالَ : ثَنَا' أَبُوْ إِسْحَاقَ' قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ' عَنْ مُجَاهِدٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ (: حَلَقَ رِجَالٌ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ' وَقَصَّرَ آخَرُوْنَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ : يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' وَالْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ : يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ' وَالْمُقَصِّرِيْنَ ؟ قَالَ : وَالْمُقَصِّرِيْنَ .قَالُوْا : فَمَا بَالُ الْمُحَلِّقِيْنَ ظَاهَرْتَ لَهُمْ بِالتَّرَحُّمِ ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ لَمْ يَشُكُّوْا) .

۴۰۵۶: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ بعض لوگوں نے حدیبیہ کے دن حلق کیا اور بعض نے قصر

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ محلقین پر رحمت فرمائے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! والمقصرین؟ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا اللہ تعالیٰ محلقین پر رحمت فرمائے انہوں پھر کہا یارسول اللہ ﷺ والمقصرین؟ آپ نے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ محلقین پر رحمت فرمائے انہوں نے پھر کہا یارسول اللہ ﷺ والمقصرین؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اور مقصرین پر رحمت فرمائے۔

انہوں نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے محلقین کے لئے کھل کر رحمت کی دعا فرمائی آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے حرف شکایت زبان سے نہیں نکالا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۲۷' مسلم فی الحج ۳۱۶/۳۱۷' ۳۲۰/۳۲۱' ابو داؤد فی المناسك باب۷۸' ترمذی فی الحج باب۴۷' ابن ماجه فی المناسك باب۷۱' دارمی فی المناسك باب۶۴' مالك فی الحج ۱۸۴' مسند احمد ۱' ۲۱۶/۳۵۳' ۲' ۱۶/۳۴' ۳' ۲۰/۸۹' ۴' ۷۰/۱۶۵' ۵' ۳۸۱' ۶' ۳۹۳/۴۰۲۔

۴۰۵۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ' عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۴۰۵۷: ابن ادریس نے ابواسحاق سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۰۵۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنَ' قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ' عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ' عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ' عَنْ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيِّ' قَالَ : ثَنَا (أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ' قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَغْفِرُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ' لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَالْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً) .

۴۰۵۸: ابوابراہیم انصاری نے ابوسعید الخدریؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ حدیبیہ کے دن محلقین کے لئے تین مرتبہ اور مقصرین کے لئے ایک مرتبہ استغفار فرما رہے تھے۔

۴۰۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْجَزَّارُ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ' قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ أَنَّ أَبَا إِبْرَاهِيْمَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ (أَنَّ الرَّسُوْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ' اسْتَغْفَرَ لِلْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً' وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً .وَحَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ رُءُوْسَهُمْ' غَيْرَ رَجُلَيْنِ' رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ' وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَلَمَّا حَلَقُوْا جَمِيْعًا إِلَّا مَنْ قَصَّرَ مِنْهُمْ' وَفَضَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَقَ مِنْهُمْ عَلٰى مَنْ قَصَّرَ' ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ كَانَ عَلَيْهِمُ الْحَلْقُ وَالتَّقْصِيْرُ' كَمَا كَانَ عَلَيْهِمْ لَوْ وَصَلُوْا إِلَى الْبَيْتِ' وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا كَانُوْا فِيْهِ إِلَّا سَوَاءً وَلَا كَانَ لِبَعْضِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ فَضِيْلَةٌ عَلٰى بَعْضٍ .فَفِيْ تَفْضِيْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ' الْمُحَلِّقِيْنَ عَلَى الْمُقَصِّرِيْنَ' دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ' كَغَيْرِ الْمُحْصَرِيْنَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ

الْحَلْقِ أَوِ التَّقْصِيرِ لَا يُزِيْلُهُ الْإِحْصَارُ ' وَاللّٰهَ أَسْأَلُهُ التَّوْفِيقَ .

۴۰۵۹: ابوابراہیم انصاری نے ابوسعید الخدریؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والے سال محلقین کے لئے ایک مرتبہ اور مقصرین کے لئے ایک مرتبہ استغفار فرمایا اور جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کی اکثریت نے اپنے سروں کو حلق کروائے۔ صرف دو آدمیوں نے قصر کیا ایک انصاری اور ایک قریشی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب بعض کے علاوہ تمام نے حلق کروایا اور جناب رسول اللہ نے قصر والوں پر حلق والوں کی فضیلت ذکر فرمائی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ ان پر قصر لازم تھا۔ جیسا کہ ان کے کعبہ شریف پر پہنچنے کی صورت میں لازم ہوتا۔ اگر یہ بات نہ پائی جاتی تو وہ برابر شمار ہوتے اور ایک دوسرے پر فضیلت نہ ہوتی جناب رسول اللہ ﷺ نے حلق کرانے والوں کو قصر والوں سے افضل قرار دیا۔ اس میں یہ دلیل ہے کہ وہ اس سلسلہ میں غیر محصر لوگوں کی طرح تھے جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ احصار (روک لیا جانا) قصر و حلق کے حکم کو زائل نہیں کرتا واللہ اسالہ التوفیق

حاصل روایات: استدلال طحاویؒ۔ جب اکثریت سے حلق کروائے اور صرف دو نے قصر کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حلق والوں کو قصر والوں پر فضیلت دی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان پر حلق و قصر بھی لازم تھا اگر وہ بیت اللہ تک پہنچ پاتے اور گھر تک پہنچنے میں اگر رکاوٹ نہ ہوتی تو سب برابر تھے۔

آپ ﷺ کا محلقین کو مقصرین پر فضیلت دینا اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ وہ حلق میں غیر محصرین کی طرح تھے۔ اس کو قدرت ہوتے ہوئے انہوں نے انجام دیا۔

پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حلق و تقصیر کو احصار زائل نہیں کرتا۔

اس باب میں طحاویؒ نے بعض عنوانات کو اپنے طرز سے ہٹ کر دلائل کو مقدم و مؤخر بنایا ہے ہم نے ان کے طرز کا لحاظ کر کے ان کو ذکر کر دیا ہے مگر اس سے روایات کے نمبر میں کوئی فرق نہیں آنے دیا بلکہ وہ اپنے تسلسل کے مطابق ہیں۔ آخری عنوان میں امام طحاویؒ کا رجحان فریق دوم کی طرف ہے اسی لئے ہم نے ان کے مؤقف کو بعد میں ذکر کیا ہے اگرچہ دلائل میں امام طحاویؒ نے یہاں اپنے طرز کا لحاظ کیا ہے۔

بَابُ حَجِّ الصَّغِيرِ

کیا بچے کا حج جائز ہے؟

خلاصۃ الکلام: بچے کا حج تو بالاتفاق معتبر ہے مگر حجۃ الاسلام کی طرف سے اس کا یہ حج واقع ہوگا یا بلوغت کے بعد اسے دوبارہ حج کرنا ہوگا بعض محدثین کے ہاں اس کا یہ حج فرضی شمار ہوگا۔

نمبر ۲: تمام ائمہ جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں اس کا حج تو معتبر ہے مگر حج فرضی کے لئے کافی نہ ہوگا۔

<u>فریق اوّل کا مؤقف اور دلیل</u>: بچے کا حج معتبر ہے بلوغت کے بعد اسے دوبارہ حج کی ضرورت نہیں۔دلیل یہ روایت ہے۔

۴۰۶۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ' قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ' قَالَ : حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبِيٍّ هَلْ لِهٰذَا مِنْ حَجٍّ ؟ قَالَ : نَعَمْ ' وَلَكِ أَجْرٌ) .

۴۰۶۰: ابراہیم بن عقبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بچے کے متعلق سوال کیا۔کیا اس کا حج ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔اور تمہیں اس کا اجر ملے گا۔

تخریج : مسلم فی الحج ۴۰۹/۴۱۰' ابو داؤد فی المناسك باب۸' ترمذی فی الحج باب۸۳' نسائی فی الحج باب۱۵' ابن ماجه فی المناسك باب ۱۱' مالك فی الحج ۲۴۴' مسند احمد ۱' ۲۱۹/۲۴۴' ۳۴۳/۳۴۴۔

۴۰۶۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۰۶۱: مالک نے ابراہیم بن عقبہ سے روایت کی پھر اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۴۰۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ ' قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنُ ' عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ ' فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الصَّبِيَّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ بُلُوْغِهِ ' أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ مِنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ ' وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ بُلُوْغِهِ ' وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يُجْزِيْهِ مِنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ ' وَعَلَيْهِ بَعْدَ بُلُوْغِهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عِنْدَنَا ' عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى ' أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّ لِلصَّبِيِّ حَجًّا ' وَهٰذَا مِمَّا قَدْ أَجْمَعَ النَّاسُ جَمِيْعًا عَلَيْهِ ' وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا أَنَّ لِلصَّبِيِّ حَجًّا ' كَمَا أَنَّ لَهُ صَلَاةً ' وَلَيْسَتْ تِلْكَ الصَّلَاةُ بِفَرِيْضَةٍ عَلَيْهِ .فَكَذٰلِكَ أَيْضًا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ حَجٌّ ' وَلَيْسَ ذٰلِكَ الْحَجُّ بِفَرِيْضَةٍ عَلَيْهِ ' وَإِنَّمَا هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا حَجَّ لِلصَّبِيِّ .فَأَمَّا مَنْ يَقُوْلُ : إِنَّ لَهُ حَجًّا ' وَإِنَّهُ غَيْرُ فَرِيْضَةٍ ' فَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ' وَإِنَّمَا خَالَفَ تَأْوِيْلَ مُخَالِفِهِ خَاصَّةً .وَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هُوَ الَّذِيْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدْ صَرَفَ هُوَ ' حَجَّ الصَّبِيِّ إِلٰى غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ' وَأَنَّهُ لَا يَجْزِيْهِ بَعْدَ بُلُوْغِهِ مِنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ .

۴۰۶۲: عبدالعزیز بن عبداللہ الماجشون نے ابراہیم بن عقبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب اس بچے کا اپنا حج ہے تو بلوغ کے بعد اس کو دوبارہ حج لازم نہ ہوگا۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلیل وجواب:

حج اسلام کی طرف سے بچے کا حج کفایت نہ کرے گا بلکہ بلوغت کے بعد اس پر حج لازم ہوگا۔

مؤقف اول کا جواب:

اس روایت میں تو اتنی بات مذکور ہے کہ کیا بچے کے لئے حج ہے یعنی وہ حج کر سکتا ہے جیسا کہ اس کے لئے نماز ہے حالانکہ وہ نماز فرض نہیں ہے اس کو سب تسلیم کرتے ہیں اسی طرح یہ درست ہے کہ اس کے لئے حج ہو اور وہ فرض نہ ہو یہ روایت تو ان کے خلاف دلیل ہے جو سرے سے بچے کے حج کے قائل نہیں۔ باقی رہے وہ لوگ جو بچے کے حج کے قائل ہیں مگر اس کو حج فرض قرار نہیں دیتے اس روایت میں ان کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما جو اس روایت کے راوی ہیں وہ بچے کے حج کو فرض قرار نہیں دیتے بلکہ بلوغت کے بعد دوبارہ حج کا حکم فرماتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ تم نے روایت کا جو معنی لیا وہ درست نہیں۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ ہے۔

۴۰۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : (يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَسْمِعُوْنِي مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا تَخْرُجُوْا تَقُوْلُوْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَيُّمَا غُلَامٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ فَقَدْ قَضَى حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَدْرَكَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ وَأَيُّمَا عَبْدٍ حَجَّ بِهِ أَهْلُهُ فَمَاتَ فَقَدْ قَضَى حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الْحَجُّ).

۴۰۶۳: ابوالسفر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہے اے لوگو! میری بات سنو تم کیا کہتے ہو اور صحیح بات سے مت نکلنا تم کہتے ہو کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہے کہ جس بچے نے اپنے اہل کے ساتھ حج کیا پھر وہ فوت ہو گیا تو اس نے گویا حجۃ الاسلام ادا کر لیا۔ اگر انہوں نے پا لیا تو اس پر حج لازم ہے۔ جس غلام کو اس کے مالک نے حج کرایا پھر وہ مر گیا تو اس کا فرض حج پورا ہو گیا اور اگر اسے آزاد کر دیا گیا تو اس کے ذمہ حج ہوگا۔

۴۰۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ الْحُلِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْمَمْلُوْكِ إِذَا حَجَّ ثُمَّ عَتَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟ قَالَ : عَلَيْهِ الْحَجُّ أَيْضًا وَعَنِ الصَّبِيِّ يَحُجُّ ثُمَّ يَحْتَلِمُ قَالَ : يَحُجُّ أَيْضًا .وَقَدْ زَعَمْتُمْ أَنَّ مَنْ رَوَى حَدِيْثًا فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيْلِهِ، فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَا .فَيَجِبُ عَلَى أَصْلِكُمْ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلَى مَعْنَى مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا الَّذِيْ دَلَّ عَلَى أَنَّ ذٰلِكَ

الْحَجَّ لَا يُجْزِيْهِ مِنْ حَجَّةِ الْإِسْلَامِ ؟ قُلْتُ؟ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ' عَنِ الصَّغِيْرِ حَتّٰى يَكْبَرَ) وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ' مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ثَبَتَ أَنَّ الْقَلَمَ عَنِ الصَّبِيِّ مَرْفُوْعٌ' ثَبَتَ أَنَّ الْحَجَّ عَلَيْهِ غَيْرُ مَكْتُوْبٍ' وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ صَبِيًّا لَوْ دَخَلَ فِيْ وَقْتِ صَلَاةٍ فَصَلَّاهَا' ثُمَّ بَلَغَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِهَا أَنَّ عَلَيْهِ أَنْ يُعِيْدَهَا' وَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلِّهَا .فَلَمَّا ثَبَتَ ذٰلِكَ مِنِ اتِّفَاقِهِمْ' ثَبَتَ أَنَّ الْحَجَّ كَذٰلِكَ' وَأَنَّهُ إِذَا بَلَغَ وَقَدْ حَجَّ قَبْلَ ذٰلِكَ' أَنَّهُ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَحُجَّ' وَعَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَأَيْنَا فِي الْحَجِّ حُكْمًا يُخَالِفُ حُكْمَ الصَّلَاةِ' وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَوْجَبَ الْحَجَّ عَلٰى مَنْ وَجَدَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا' وَلَمْ يُوْجِبْهُ عَلٰى غَيْرِهِ. فَكَانَ مَنْ لَمْ يَجِدْ سَبِيْلًا إِلَى الْحَجِّ' فَلَا حَجَّ عَلَيْهِ' كَالصَّبِيِّ الَّذِيْ لَمْ يَبْلُغْ .ثُمَّ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ مَنْ لَمْ يَجِدْ سَبِيْلًا إِلَى الْحَجِّ' فَحَمَلَ عَلٰى نَفْسِهِ وَمَشٰى حَتّٰى حَجَّ' أَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيْهِ' وَإِنْ وَجَدَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا بَعْدَ ذٰلِكَ' لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ ثَانِيَةً لِلْحَجَّةِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ حَجَّهَا قَبْلَ وُجُوْدِهِ السَّبِيْلَ .فَكَانَ النَّظَرُ -عَلٰى ذٰلِكَ -أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الصَّبِيُّ إِذَا حَجَّ قَبْلَ الْبُلُوْغِ' فَفَعَلَ مَا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ' أَجْزَاهُ ذٰلِكَ' وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ أَنْ يَحُجَّ ثَانِيَةً بَعْدَ الْبُلُوْغِ .قِيْلَ لَهُ : إِنَّ الَّذِيْ لَا يَجِدُ السَّبِيْلَ' إِنَّمَا سَقَطَ الْفَرْضُ عَنْهُ لِعَدَمِ الْوُصُوْلِ إِلَى الْبَيْتِ' فَإِذَا مَشٰى فَصَارَ إِلَى الْبَيْتِ' فَقَدْ بَلَغَ الْبَيْتَ' وَصَارَ مِنَ الْوَاجِدِيْنَ لِلسَّبِيْلِ' فَوَجَبَ الْحَجُّ عَلَيْهِ لِذٰلِكَ' فَلِذٰلِكَ قُلْنَا إِنَّهُ أَجْزَاهُ حَجَّةً' وَلِأَنَّهُ صَارَ بَعْدَ بُلُوْغِهِ الْبَيْتَ' كَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ هُنَالِكَ' فَعَلَيْهِ الْحَجُّ .وَأَمَّا الصَّبِيُّ فَفَرْضُ الْحَجِّ غَيْرُ وَاجِبٍ عَلَيْهِ' قَبْلَ وُصُوْلِهِ إِلَى الْبَيْتِ' وَبَعْدَ وُصُوْلِهِ إِلَيْهِ' لِرَفْعِ الْقَلَمِ عَنْهُ فَإِذَا بَلَغَ بَعْدَ ذٰلِكَ' فَحِيْنَئِذٍ وَجَبَ عَلَيْهِ فَرْضُ الْحَجِّ .فَلِذٰلِكَ قُلْنَا : إِنَّ مَا قَدْ كَانَ حَجَّهُ قَبْلَ بُلُوْغِهِ' لَا يُجْزِيْهِ' وَأَنَّ عَلَيْهِ أَنْ يَسْتَأْنِفَ الْحَجَّ بَعْدَ بُلُوْغِهِ' كَمَنْ لَمْ يَكُنْ حَجَّ قَبْلَ ذٰلِكَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ' وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۰۶۴: یونس بن عبید صاحب الحلی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے غلام کے متعلق سوال کیا کہ جب غلام حج کرے پھر آزاد کر دیا جائے؟ فرمایا اس پر حج لازم ہوگا۔ میں نے بچے کے متعلق پوچھا کہ وہ بچپن میں حج کرے پھر بالغ ہو؟ تو آپ نے فرمایا اس پر حج لازم ہے۔ تمہارے ہاں یہ بات مانی ہوئی ہے کہ حدیث کا راوی اس کی مراد کو زیادہ جانتا ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اس روایت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب کے شروع میں روایت کیا پھر انہوں نے وہ بات فرمائی جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔ تو تمہارے ضابطے کے مطابق یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت پر دلیل ہونی چاہیے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ حج

فریضہ اسلام کی جگہ کافی نہیں ہے۔تو اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ تین آدمی مرفوع القلم ہیں نمبرا بچہ یہاں تک کہ بڑا ہو جائے (الحدیث) یہ روایت اپنی اسناد کے ساتھ اسی کتاب میں دوسرے موقع پر درج ہے۔ جب بچہ مرفوع القلم ہے۔تو یہ خود ثابت ہو گیا کہ اس کا حج فرض نہیں ہے اور اس پر اجماع ہے کہ اگر کوئی بچہ نماز کے وقت نماز ادا کرے۔ پھر اس نماز کے وقت میں بالغ ہو جائے تو اسے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اور وہ نماز نہ پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا۔ جب سب کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ تو یہ ثابت ہوا کہ حج کا حکم بھی یہی ہے اور جب وہ حج کے بعد بالغ ہو تو وہ حج نہ کرنے والے کے حکم میں ہو گا اور اس پر دوبارہ حج فرض ہوگا۔اگر کوئی معترض یہ کہے کہ حج کا حکم نماز کے حکم سے مختلف ہے۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ حج تو اس پر فرض ہے جو وہاں پہنچنے کی طاقت واستطاعت رکھتا ہے۔اس کے سواء دوسرے پر فرض نہیں۔عدم استطاعت والے پر فرض نہیں جیسا کہ بچے کے بلوغ تک اس پر فرض نہیں پھر ان علماء کا اس پر اجماع ہے۔جس شخص کے پاس خرچہ سفر نہ ہو اور وہ اپنے کو مشقت میں ڈال کر پیدل حج کرے۔تو یہ اس لے لئے کافی ہے۔اگر اس کے بعد اس کو طاقت میسر آ بھی جائے تب بھی اس پر حج فرض نہ ہوگا۔ پہلا حج اس نے عدم استطاعت میں کیا۔اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کا حکم بھی یہی ہو۔کہ جب بلوغت سے پہلے اس نے حج کر لیا اور اس وقت اس پر فرض نہ تھا تو یہ اس کے لئے کافی ہونا چاہیے بلوغت کے بعد اسے حج کی ضرورت نہ ہونی چاہیے۔اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت نہیں رکھتا اس سے فرضیت کے ساقط ہونے کی وجہ یہ ہے کہ بیت اللہ تک پہنچ نہیں سکتا۔پس اگر پیدل چل کر بیت اللہ تک پہنچ جائے وہاں تک پہنچنے والوں کی طاقت حاصل کرنے والوں میں بن جائے اس وجہ سے اس پر حج لازم ہوگا۔اسی وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ یہ حج اس کے لئے کافی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ بیت اللہ پہنچنے پر وہ وہاں کا ساکن شمار ہوگا اور اس پر حج لازم ہوگا لیکن بچے پر بیت اللہ تک پہنچنے سے پہلے اور بعد دونوں صورتوں میں حج لازم نہیں۔ کیونکہ وہ مرفوع القلم ہے۔جب وہ اس کے بعد بالغ ہوگا تو اس پر حج فرض ہوگا۔اسی وجہ سے تو ہم کہتے ہیں جس نے قبل البلوغ حج کیا وہ اس کے لئے کفایت نہ کرے گا۔اسے نئے سرے سے حج لازم ہوگا۔جیسا وہ شخص کرتا ہے جس نے اس سے پہلے حج نہ کیا جو۔اس باب میں قیاس یہی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: راوی حدیث کو خوب جانتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ روایت کی جو مذکور ہوئی پھر یہ فتویٰ دیا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ روایت کا جو معنی تم لے رہے ہو وہ درست نہیں۔

ایک اشکال:

آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ بچے کا حج حجۃ الاسلام کی طرف سے کفایت نہ کرے گا۔

⑦: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین قسم کے لوگ ہیں جو احکام کے مکلف نہیں ہیں اگر وہ ادا کریں تو یہ ان کی طرف سے نفل ہوگا۔ایک بچہ دوسرا مجنون تیسرا سونے والا۔

تخریج : بخاری کتاب الطلاق باب ۱۱' الحدود باب ۲۲' ابو داؤد باب ۱۷' ترمذی فی الحدود باب ۱' نسائی فی الطلاق باب ۲۱' ۲' ابن ماجه فی الطلاق باب ۱۵' دارمی فی الحدود باب ۱' مسند احمد ۱۱۶/۱' ۱۰۰/۶۔

پس بچہ جب فرائض کا مکلف نہیں تو حج بھی فریضہ ہے اس لئے جب وہ حج کرے گا تو اس کی طرف سے نفل ہوگا جس طرح بچہ فرض نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کے بعد نماز کے وقت کے اندر بالغ ہو جائے تو اس پر نماز کا اعادہ ہے اور وہ نماز نہ پڑھنے والے کے حکم میں ہو جاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے پس اسی طرح حج کا بھی حکم ہوگا کہ بلوغت کے بعد اس کا حج اسی طرح ہے جیسے اس نے حج نہیں کیا۔ فلہٰذا اس پر دوسرا حج لازم ہوگا۔

دوسرا اشکال:

آپ نے بچے کے حج کو بچے کی نماز پر قیاس کیا یہ قیاس مع الفارق ہے نماز کے لئے زادراہ کی شرط نہیں حج کے لئے بالغ ہونے کے باوجود زادراہ کی شرط لازم ہے کیونکہ بالغ ہونے کے بعد اگر زادراہ میسر نہیں مگر وہ پیدل حج کرے اور پھر امیر ہو جائے تو آپ اس پر حج کو دوبارہ لازم نہیں کرتے بلکہ اسی کو شمار کرتے ہیں تو حج کو حج پر قیاس کرو نہ کہ نماز پر۔ پس بچے کا حج جو بچپن میں کیا وہ حجۃ الاسلام شمار ہونا چاہئے۔

۲ : آپ نے غیر مکلف کو غیر مستطیع پر قیاس کیا جو کہ درست نہیں غیر مستطیع پر حج فرض نہ ہونے کی وجہ بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت نہ ہونا ہے جب اس نے مشقت اٹھا کر پیدل اس رکاوٹ کو دور کر لیا تو اب رکاوٹ ختم ہونے کی وجہ سے اس پر حج فرض ہو گیا۔ اور مکہ پہنچ کر وہ مکی کے حکم میں ہو گیا اہل مکہ پر حج کے لئے راستہ کی سہولت شرط نہیں جب یہ اس کے حق میں ہوا تو سہولت اس کے لئے شرط نہیں۔ جس طرح مشقت سے حج کرے گا ادا ہو جائے گا بخلاف بچے کے وہ تو بیت اللہ میں پہنچے یا نہ پہنچے بہر صورت غیر مکلف ہے فلہٰذا بلوغت کے بعد جب وہ فرض کا مخاطب بنے گا تو اس پر حج فرض ہوگا اور اسی وقت کی ادائیگی حجۃ الاسلام کی ادائیگی شمار ہوگی۔

اس باب میں نظر کا بھی یہی تقاضا ہے اور یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

بَابُ دُخُوْلِ الْحَرَمِ' هَلْ يَصْلُحُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ؟

کیا بلا احرام حرم میں داخلہ درست ہے؟

خلاصۃ المرام : جو شخص حج و عمرہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو اسے تو بلا احرام حرم میں داخلہ جائز ہے مگر وہ شخص جو حرم میں داخل ہونا چاہتا ہے وہ میقات سے بلا احرام حدود حرم میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں۔

نمبر ۱ : ابن شہاب حسن بصری' شافعی و مالک رحمہم اللہ کے ہاں بلا احرام میقات سے تجاوز درست ہے۔

نمبر ۲ : عطاء نخعی و طاؤس طحاوی رحمہم اللہ کے ہاں بلا احرام میقات سے تجاوز جائز نہیں ہے۔

نمبر③: میقات کے باہر والے لوگوں کو بلا احرام داخلہ جائز ہے۔
نمبر④: امام احمد' شافعی و مالک رحمہم اللہ کے ہاں بلا احرام میقات کے باہر والوں کو داخل حرم ہونا ناجائز ہے۔
فریق اوّل: بلا احرام میقات سے تجاوز درست ہے اس پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔ دلیل۔

۴۰۶۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ' قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ح .

۴۰۶۵: علی بن معبد نے معلّٰی بن منصور سے روایت کی ہے۔

۴۰۶۶ :وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ ح .

۴۰۶۶: علی بن عبدالرحمٰن نے علی بن حکیم ازدی سے روایت کی ہے۔

۴۰۶۷ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ' قَالُوْا : ثَنَا شَرِيْكٌ' عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ' عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ' عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ' وَعَلٰى رَأْسِهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ) .

۴۰۶۷: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ مکہ کے دن مکہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

تخریج : مسلم فی الحج باب ۴۵۱/۴۵۲' ابو داؤد فی اللباس باب۶' ۲۰' ۲۱' ترمذی فی اللباس باب ۱۱' والجهاد باب۹' تفسیر سورہ ۶۹' باب۲' نسائی فی المناسك باب۱۰۷' والنسائی فی الزینه باب۱۰۹' ابن ماجه فی الاقامة باب۸۵' واللباس باب۱۴/۱۵' والجهاد باب۲۲' دارمی فی المناسك باب۸۸' مسند احمد ۳' ۳۶۳/۳۸۷۔

۴۰۶۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ح .وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ' قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ' قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ' عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ' عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' مِثْلَهُ.

۴۰۶۸: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۰۶۹ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ' قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ح .

۴۰۶۹: ابن وہب نے بیان کیا کہ مالک نے ان کو بیان کیا ہے۔

۴۰۷۰ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ' قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ' قَالَ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ' عَنِ الزُّهْرِيِّ' عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ' وَعَلٰى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ' فَلَمَّا كَشَفَ الْمِغْفَرَ عَنْ رَأْسِهِ قِيْلَ لَهُ : إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ' فَقَالَ اقْتُلُوْهُ). قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِدُخُوْلِ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ' وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ' فَقَالُوْا : لَا يَصْلُحُ لِأَحَدٍ كَانَ مَنْزِلُهُ مِنْ وَرَاءِ الْمِيْقَاتِ إِلَى الْأَمْصَارِ أَنْ يَدْخُلَ

مَكَّةَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ .وَاخْتَلَفَ هٰؤُلَاءِ ' فَقَالَ بَعْضُهُمْ : وَكَذٰلِكَ النَّاسُ جَمِيعًا' مَنْ كَانَ بَعْدَ الْمِيقَاتِ وَقَبْلَ الْمِيقَاتِ' غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ خَاصَّةً .وَقَالَ آخَرُوْنَ : مَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ فِي بَعْضِ الْمَوَاقِيْتِ أَوْ فِيْمَا بَعْدَهَا إِلَى مَكَّةَ' فَلَهُ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ .وَمَنْ كَانَ مَنْزِلُهُ قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ' لَمْ يَدْخُلْ مَكَّةَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ' وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ' أَبُوْ حَنِيْفَةَ' وَأَبُوْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : أَهْلُ الْمَوَاقِيْتِ حُكْمُهُمْ حُكْمُ مَنْ كَانَ قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ' وَجَعَلَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ' وَأَبُوْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٌ حُكْمَ أَهْلِ الْمَوَاقِيْتِ' كَحُكْمِ مَنْ كَانَ مِنْ وَرَائِهِمْ إِلَى مَكَّةَ .وَلَيْسَ النَّظَرُ فِي هٰذَا -عِنْدَنَا -مَا قَالُوْا' أَنَّا رَأَيْنَا مَنْ يُرِيْدُ الْإِحْرَامَ' إِذَا جَاوَزَ الْمَوَاقِيْتَ حَلَالًا' حَتّٰى فَرَغَ مِنْ حَجَّتِهِ' وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى الْمَوَاقِيْتِ' كَانَ عَلَيْهِ دَمٌ .وَمَنْ أَحْرَمَ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ' كَانَ مُحْسِنًا' وَكَذٰلِكَ مَنْ أَحْرَمَ قَبْلَهَا' كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا .فَلَمَّا كَانَ الْإِحْرَامُ مِنَ الْمَوَاقِيْتِ' فِي حُكْمِ الْإِحْرَامِ مِمَّا قَبْلَهَا' لَا فِي الْإِحْرَامِ مِمَّا بَعْدَهَا' ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ الْمَوَاقِيْتِ كَحُكْمِ مَا قَبْلَهَا' لَا كَحُكْمِ مَا بَعْدَهَا .فَلَا يَجُوْزُ لِأَهْلِهَا مِنْ دُخُوْلِ الْحَرَمِ إِلَّا مَا يَجُوْزُ لِأَهْلِ الْأَمْصَارِ الَّتِيْ قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ .فَانْتَفٰى بِهٰذَا مَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ حُكْمِ أَهْلِ الْمَوَاقِيْتِ .وَاحْتَجْنَا إِلَى النَّظَرِ فِي الْأَخْبَارِ' هَلْ فِيْهَا مَا يَدْفَعُ دُخُوْلَ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ ؟ وَهَلْ فِيْهَا مَا يُنْبِءُ عَنْ مَعْنًى' فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ' يَجِبُ بِذٰلِكَ الْمَعْنٰى أَنَّ ذٰلِكَ الدُّخُوْلَ الَّذِيْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ خَاصٌّ لَهُ .فَاعْتَبَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ.

۴۰۷۰: زہری نے انسؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ اور مغفر تھا جب آپ ﷺ نے مغفر ہٹا دیا تو آپ کو بتلایا گیا کہ ابن خطل کعبہ شریف کے پردوں کو تھامنے والا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے اس بات کو اختیار کیا کہ بلا احرام حرم میں جانے میں کچھ حرج نہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مندرجہ بالا روایات کو مستدل قرار دیا ہے۔ مگر دیگر حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کا گھر میقات سے باہر ہو اس کا بلا احرام مکہ میں داخلہ درست نہیں ہے۔ پھر ان حضرات میں یہ اختلاف ہے کہ بعض تو اہل مکہ کے علاوہ تمام لوگوں کا حکم یہی بتلاتے ہیں۔ خواہ وہ میقات کے اندر ہوں یا باہر۔ دوسرے حضرات کا کہنا یہ ہے کہ جب کسی کا گھر میقات پر ہو یا اس کے اندر مکہ والی جانب ہو۔ وہ بلا احرام داخل ہو سکتا ہے اور جس کا گھر میقات سے باہر ہو وہ بلا احرام اندر نہیں آ سکتا۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد ؒ نے اختیار کیا۔ دوسرے حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اہل میقات کا حکم آفاقی کا ہے۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ نے اہل میقات کو ان لوگوں میں شامل کیا جو میقات کے اندر مکہ

کی جانب رہتے ہیں۔مگر امام طحاوی رحمہ اللہ کے ہاں ان کا یہ قول قیاس کے مطابق نہیں ہے۔اس لئے کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ جو احرام کا ارادہ کرے اور پھر بلا احرام میقات سے گزر جائے یہاں تک کہ وہ حج سے فارغ ہو جائے اور میقات کی طرف لوٹ کر احرام نہ باندھا ہو تو اس پر قربانی لازم ہے۔اور اسی طرح جو اس سے پہلے احرام باندھ لے وہ بھی نیکوکار ہے۔جب میقات سے احرام باندھنا اس کے باہر سے احرام باندھنے جیسا ہے اندر سے احرام باندھنے کی طرح نہیں تو میقات کا حکم ماقبل کی طرح ہے مابعد جیسا نہیں پس میقات والوں کے لئے حرم میں داخلہ اس حالت میں جائز جس حالت میں میقات سے آفاقی داخل ہو سکتے ہیں۔اس بحث سے حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کے قول کی نفی ثابت ہوگئی۔اب ہمیں احادیث میں غور کی ضرورت ہے کیا ان میں کوئی ایسی بات ہے جو احرام کے بغیر حرم میں داخلہ کو مانع ہے اور کیا ان میں اب گزشتہ دو روایات کے معنیٰ پر کچھ دلالت مل سکے گی۔جس سے یہ معلوم ہو کہ حرم مکہ میں آپ کا بلا احرام داخلہ وہ آپ کے ساتھ تو خاص تھا۔ہم نے اس پر غور کیا تو ذیل کی روایات سامنے آئیں۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۶۹' والمغازی باب۴۸' واللباس باب۱۷' مسلم فی الحج ۴۵۰' ابو داؤد فی الجهاد باب۱۱۷' ترمذی فی الجهاد باب۱۸' نسائی فی لامناسك باب۱۰۷' ابن ماجه فی الجهاد باب۱۸' دارمی فی المناسك باب۸۸' والسیر باب ۲۰' مالك فی الحج ۲۴۷' مسند احمد ۳' ۱۰۹/۱۶۴' ۱۸۰/۱۸۶' ۲۳۲/۲۴۰۔

اللغات :المغفر۔خود۔العمامه۔پگڑی۔

حاصل روایات:ان روایات سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلا احرام مکہ میں داخلہ ثابت ہو رہا ہے خود کا پہننا اس کی واضح علامت ہے۔

فریق ثانی وثالث ورابع کا مؤقف: کہ سرزمین حرم میں بلا احرام داخلہ جائز نہیں البتہ اس میں اختلاف ہے کہ قبل المیقات یا بعد المیقات یکساں ہے یا نہیں۔

نمبر①:بعض نے یکساں قرار دیا۔

نمبر②:میقات کے اندر والے کا حکم مکی کا ہے۔باہر والے کا آفاقی کا حکم ہے۔

نمبر③:میقات سے پہلے گھر والے کو بلا احرام داخلہ درست نہیں یہ ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نمبر④:اہل میقات کا حکم بھی آفاقی والا ہے مگر امام ابوحنیفہؒ اور صاحبینؒ نے اہل مواقیت کو میقات کے اندر والوں میں شامل کیا۔

احناف کے ایک قول کی تردید:اہل میقات کو احناف نے حل والوں میں شامل کیا مگر یہ درست معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اگر میقات سے باہر کا آدمی حج کے ارادے سے جائے بلا احرام میقات سے تجاوز کر جائے اور پھر احرام باندھ کر حج کرے اور اس سے فارغ ہو جائے احرام کے لئے میقات نہ لوٹے تو اس پر صرف دم لازم ہے اور جو میقات سے احرام باندھے وہ سنت پر عمل کرنے والا ہے۔میقات سے بہت پہلے باندھ لے یہ بھی مسنون طریقہ ہے میقات کا احرام جب میقات سے پہلے احرام باندھنے کی طرح ہے تو اہل میقات کا حکم آفاقی کا ہوگا نہ کہ حل والوں جیسا فلہٰذا۔جس طرح میقات کے باہر والے بلا احرام حرم میں داخل نہیں ہو

سکتے اسی طرح اہل میقات کو بھی بلا احرام داخل ہونا جائز نہیں اس قیاس سے احناف کے اس قول کی تردید ہوتی ہے۔
فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انسؓ کی روایت کا مطلب درست طور پر جاننے کے لئے دیگر روایات پر غور کرنا ہوگا تاکہ دخول حرم بلا احرام کی مدافعت میں کوئی اور روایات بھی ان کی معاون ہیں یا نہیں اگر نہیں تو ان کا مفہوم کیا ہے۔ بلا احرام دخول مکہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا کچھ وقت کے لئے وہاں کی حرمت آپ کے لئے اٹھائی گئی پھر قیامت تک کے لئے قائم کر دی گئی۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۰۷۱: فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَ : ثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ، وَوَضَعَهَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْأَخْشَبَيْنِ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يَرْفَعُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لَا غِنَى لِأَهْلِ مَكَّةَ عَنْهُ لِبُيُوتِهِمْ وَقُبُورِهِمْ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ).

۴۰۷۱: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس دن سے حرمت والا بنایا جس دن آسمان و زمین' سورج و چاند کو بنایا اور کعبۃ اللہ کو ان دو پہاڑوں اخشبین یعنی جبل ابو قیس اور جبل قیقعان کے درمیان رکھا۔ یہ مجھ سے قبل کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا۔ اس کے گھاس کو نہ کاٹا جائے گا اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے اس کی گری پڑی چیز کو نہ اٹھائے ہاں وہ آدمی اٹھا سکتا ہے جو اعلان کرنے والا ہو۔ عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے مگر اذخر اس لئے کہ اہل مکہ کو اپنے گھروں اور قبور کے لئے اس کی اشد ضرورت ہے اس پر آپ نے فرمایا مگر اذخر کو کاٹنے کی اجازت ہے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب۷۶' والعلم باب۳۹' والصید باب۹/ ۱۰' واللقطه باب۷' والمغازی باب۵۳' مسلم فی الحج ۴۴۵/۴۴۷' ابو داؤد فی المناسك باب۸۹' نسائی فی الحج باب ۱۱۰' ۱۲۰' ابن ماجه فی المناسك باب۱۰۳' مسند احمد ۱' ۲۵۳/۲۵۹' ۱۹۹/۳۔

اللغات: اخشبان۔ یہ دو پہاڑوں کو کہتے ہیں۔ ابوقبیس' قیقعان۔ الاختلاء۔ کاٹنا۔ خلا۔ تر گھاس۔ لایعضد۔ نہ کاٹنا۔ لقطه۔ گری پڑی چیز منشد۔ گمشدہ کا اعلان کرنے والا۔ الاذخر۔ عمدہ خوشبو والی نبات ہے۔

۴۰۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى، عَنْ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي

سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ النَّاسُ، فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَلَا يَعْضُدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا، فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ : قَدْ حَلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ، وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِيْ سَاعَةً).

۴۰۷۲: سعید المقبری نے ابوشریح کعبیؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا۔ لوگوں نے اسے حرام نہیں کیا جس کو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان ہو وہ اس میں کوئی خون نہ بہائے اور ہرگز اس کا درخت نہ کاٹے اگر کوئی رخصت پسند یہ کہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لئے حلال کیا (تو میرے لئے کیوں حلال نہیں) (تو تم اسے کہنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) اس کو اللہ تعالیٰ نے میرے لئے تھوڑی دیر کے لئے حلال کیا اور لوگوں کے لئے حلال نہیں کیا۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۳۷، والصید باب۸، ۹، والمغازی باب ۵۱، مسلم فی الحج ۴۴۶، ترمذی فی الحج باب۱، الدیات باب۱۳، نسائی فی المناسك باب ۱۱۱، مسند احمد ۳۱/۴، ۳۲، ۴۸۵/۶۔

۴۰۷۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ (أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ : لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ الْبَعْثَ إِلَى مَكَّةَ لِغَزْوِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ أَبُوْ شُرَيْحٍ فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى نَادِيْ قَوْمِهِ فَجَلَسَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ. قَالَ : فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرٌو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمَّا جَاوَبَهُ بِهِ عَمْرٌو .قَالَ : قُلْتُ إِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ مَكَّةَ، فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، خَطَبَنَا فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ مَكَّةَ، يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ مِنْ حَرَامِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ فِيْهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ، وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ، غَضَبًا عَلَى أَهْلِهَا، أَلَا ثُمَّ قَدْ عَادَتْ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، فَمَنْ قَالَ لَكُمْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحَلَّهَا فَقُوْلُوْا لَهُ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهِ، وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ .فَقَالَ لِيْ : انْصَرِفْ أَيُّهَا الشَّيْخُ، فَنَحْنُ أَعْرَفُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ، إِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ خَرِبَةٍ، وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ .قُلْتُ : قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا، كُنْتَ غَائِبًا، وَقَدْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا، وَقَدْ أَبْلَغْتُكَ).

۴۰۷۳: سعید مقبری نے ابوشریح خزاعیؓ سے روایت کی ہے جب عمرو بن سعید نے ایک دستہ عبداللہ بن زبیر ؓ سے لڑائی کے لئے بھیجا تو ابوشریح خود عمرو بن سعید کے پاس گئے اور جو جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا وہ اس کو سنایا پھر اپنی قوم کی مجلس میں آ بیٹھے تو میں ان کے پاس اٹھ کر گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا چنانچہ انہوں نے مجھے وہی روایت سنائی جو عمرو بن سعید کو سنائی اور وہ بھی بتلایا جو عمرو نے جواب دیا اور کہنے لگے ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے اس وقت ساتھ تھے جب مکہ فتح ہوا جب فتح مکہ سے اگلا دن آیا تو آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرمت والا بنایا جب سے آسمان و زمین کو پیدا کیا وہ اللہ تعالیٰ کے محترم مقامات سے ہے جو قیامت تک محترم رہیں گے۔ کسی شخص کو جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتا ہو۔ کہ وہ اس میں کوئی خون بہائے اور نہ یہ جائز ہے کہ کوئی درخت کاٹے۔ اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں فرمایا اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہیں اور میرے لئے بھی صرف ایک گھڑی کے لئے حلال فرمایا اور اس کا سبب اہل مکہ مشرکین پر غضب کا اظہار تھا۔ خبردار سنو! پھر اس کی حرمت پہلے کی طرح واپس لوٹ آئی ہے جو شخص تمہیں کہے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو حلال کیا تو اس کو یہ جواب دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کے لئے اس کو حلال کیا ہے اس کو تیرے لئے حلال نہیں کیا۔ سعید کہتے ہیں ابوشریح کہنے لگے میری بات سن کر عمرو بن سعید کہنے لگا اے بوڑھے! تم لوٹ جاؤ ہم تیری نسبت اس کی حرمت سے زیادہ واقف ہیں یہ خون بہانے والے سے نہیں روکتا اور نہ خون خرابہ کرنے والے سے روکتا ہے اور نہ امیر کی اطاعت سے نکلنے والے سے روکتا ہے میں نے کہا میں موجود تھا تو غائب تھا ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے غائب کو پہنچانے کا حکم فرمایا تھا اور وہ میں نے پہنچا دیا۔

تخریج: بخاری فی اعلم باب۳۷' والعید باب۸/ ۱۰' والمغازی باب ۵۱' مسلم فی الحج ٤٤٦' ترمذی فی الحج باب ۱' نسائی فی المناسك باب ۱۱۱' مسند احمد ٤' ۳۲/۳۱۔

اللُّغَاتْ: سافك۔ خون بہانے والا۔ خربه۔ خرابی والا۔ خالع۔ بیعت توڑنا۔

۴۰۷۴ : حَدَّثَنَا بَحْرٌ، هُوَ ابْنُ نَصْرٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۰۷۴: ابوسعید المقبری نے ابوشریح خزاعیؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۰۷۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ : أَنَا ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : (وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُونِ، ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ، لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَمَا أُحِلَّتْ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَهِيَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهِ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)

۴۰۷۵: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حجون کے مقام پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا۔ اللہ کی قسم اے مکہ تو اللہ تعالیٰ کی زمین میں سب سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین میں سب سے زیادہ محبوب سرزمین ہے۔ تو مجھ سے پہلے بھی کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی حلال کیا گیا اور یہ مکہ اس گھڑی کے بعد قیامت تک حرام ہے۔

تخریج: ۴۰۷۲، ۴۰۷۳، ۴۰۷۴ روایات کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۰۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ التَّبُوْذَكِيُّ قَالَا: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۰۷۶: حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

۴۰۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ: ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: (لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ ثَقِيْفٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهُ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ).

۴۰۷۷: ابوسلمہ نے ابو ہریرہؓ سے بیان کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر مکہ کو فتح کر دیا تو بنو ہذیل نے بنو ثقیف کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور یہ قتل ایک مقتول کے بدلے میں تھا جس کا واقعہ زمانہ جاہلیت میں پیش آیا تھا۔

جناب نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی والوں کو روک دیا اور اپنے رسول اللہ ﷺ اور مؤمنوں کو ان پر غلبہ و تسلط عنایت فرمایا۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا میرے لئے دن کی ایک گھڑی حلال ہوا اور بلاشبہ اس گھڑی یہ حرام ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے گا اور نہ اس کا کانٹا توڑا جائے گا اور اس کی گری پڑی چیز کو نہ اٹھایا جائے گا مگر اعلان کرنے والے کے لئے۔

تخریج: بخاری فی العلم باب۳۹، القطة باب۷، الشروط باب۱۵، مسلم فی الحج ۴۴۷، ابو داؤد فی المناسك باب۸۹، والجهاد باب۱۵۶، مسند احمد ۲۳۸/۲۔

۴۰۷۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ قَالَ وَلَا يُلْتَقَطُ

ضَالَّتَهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ) . فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَكَّةَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلَهُ، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَهُ وَأَنَّهَا إِنَّمَا أُحِلَّتْ لَهُ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حَرَامًا كَمَا كَانَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ دَخَلَهَا يَوْمَ دَخَلَهَا .وَهِيَ لَهُ حَلَالٌ، فَكَانَ لَهُ بِذٰلِكَ دُخُوْلُهَا، بِغَيْرِ إِحْرَامٍ، وَهِيَ بَعْدُ حَرَامٌ، فَلَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ إِلَّا بِإِحْرَامٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : إِنَّ مَعْنَى مَا أُحِلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا، هُوَ شَهْرُ السِّلَاحِ فِيْهَا لِلْقِتَالِ وَسَفْكِ الدِّمَاءِ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُ .هٰذَا مُحَالٌ، إِنْ كَانَ الَّذِيْ أُبِيْحَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا، هُوَ مَا ذَكَرْتَ خَاصَّةً، إِذْ لَمْ يَقُلْ "وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ . "وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَوْ غَلَبُوْا عَلَى مَكَّةَ، فَمَنَعُوا الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهَا، حَلَالٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ قِتَالُهُمْ، وَشَهْرُ السِّلَاحِ بِهَا وَسَفْكُ الدِّمَاءِ، وَأَنَّ حُكْمَ مَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ إِبَاحَتِهَا، فِيْ حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ بِهِ فِيْهَا، وَأُحِلَّتْ لَهُ مِنْ أَجْلِهِ، لَيْسَ هُوَ الْقِتَالَ .وَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْقِتَالَ، ثَبَتَ أَنَّهُ الْإِحْرَامُ .أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ، لِأَبِيْ شُرَيْحٍ (إِنَّ الْحَرَمَ لَا يَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ، وَلَا مَانِعَ خَرِبَةٍ، وَلَا خَالِعَ طَاعَةٍ) جَوَابًا لَمَا حَدَّثَهُ بِهِ أَبُوْ شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَبُوْ شُرَيْحٍ، وَلَمْ يَقُلْ لَهُ (إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِمَا حَدَّثْتُكَ عَنْهُ، أَنَّ الْحَرَمَ قَدْ يُجِيْرُ كُلَّ النَّاسِ ") وَلٰكِنَّهُ عَرَفَ ذٰلِكَ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ .وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَدْ رَوَى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ : مِنْ رَأْيِهِ (لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْحَرَمَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ) وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى .فَدَلَّ قَوْلُهُ هٰذَا، أَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا أُحِلَّتْ لَهُ لَيْسَ هُوَ عَلَى إِظْهَارِ السِّلَاحِ بِهَا، وَإِنَّمَا هُوَ عَلَى مَعْنًى آخَرَ .لِأَنَّهُ لَمَّا انْتَفَى هٰذَا الْقَوْلُ، وَلَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ وَغَيْرُ الْقَوْلِ الْآخَرِ، ثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ .ثُمَّ احْتَجْنَا بَعْدَ هٰذَا إِلَى النَّظَرِ فِيْ حُكْمِ مَنْ هُمْ بَعْدَ الْمَوَاقِيْتِ إِلَى مَكَّةَ، هَلْ لَهُمْ دُخُوْلُ الْحَرَمِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ أَمْ لَا ؟ .فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَرَادَ دُخُوْلَ الْحَرَمِ، لَمْ يَدْخُلْهُ إِلَّا بِإِحْرَامٍ، وَسَوَاءٌ أَرَادَ دُخُوْلَ الْحَرَمِ لِإِحْرَامٍ، أَوْ لِحَاجَةٍ غَيْرِ الْإِحْرَامِ .وَرَأَيْنَا مَنْ أَرَادَ دُخُوْلَ تِلْكَ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ بَيْنَ الْمَوَاقِيْتِ، وَبَيْنَ الْحَرَمِ لِحَاجَةٍ، أَنَّ لَهُ دُخُوْلَهَا بِغَيْرِ إِحْرَامٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ إِذَا كَانَتْ تُدْخَلُ لِلْحَوَائِجِ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ، كَحُكْمِ مَا قَبْلَ الْمَوَاقِيْتِ، وَأَنَّ أَهْلَهَا لَا يَدْخُلُوْنَ الْحَرَمَ

إِلَّا كَمَا يَدْخُلُهُ مَنْ كَانَ أَهْلُهُ وَرَاءَ الْمَوَاقِيْتِ إِلَى الْآفَاقِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ عِنْدِيْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ خِلَافُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَذٰلِكَ أَنَّهُمْ إِنَّمَا قَلَّدُوْا فِيْمَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا.

۴۰۷۸: حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں ان الفاظ کا فرق ہے۔ "ان اللہ عزوجل حبس عن اهل مكة الفيل" اور یہ بھی فرق ہے۔ "ولا یلتقط ضالتها الا لمنشد" ان روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اطلاع دی ہے کہ آپ سے پہلے اور بعد کسی کے لئے بھی مکہ حلال نہیں ہوا۔ آپ کے لئے بھی دن کی ایک گھڑی حلال ہوا پھر قیامت تک اس کی حرمت واپس لوٹ آئی۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جب آپ اس میں داخل ہوئے تو وہ آپ کے لئے حلال تھا اس وجہ سے آپ بلا احرام داخل ہوئے۔ لیکن اس کے بعد وہ حرم ہے کسی کو بلا احرام داخلے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ آپ کے لئے حلال ہونے کا تو مطلب یہ ہے کہ اس میں خون ریزی اور ہتھیار نکالا ہے اور کوئی مطلب نہیں۔ اس کے جواب میں کہیں گے۔ کہ یہ بات ناممکن ہے کیونکہ اگر صرف اسی مقصد کے لئے حلال ہوا ہوتا تو آپ یہ نہ فرماتے کہ میرے بعد کسی کے لئے حلال نہیں اور ہم اس بات کو پاتے ہیں کہ تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر مشرکین کا مکہ پر غلبہ ہو جائے اور وہ مسلمانوں وہاں سے روک دیں تو مسلمانوں سے لڑنا اور ہتھیار نکالنا اور ان کا خون بہانا جائز ہے اس سلسلہ میں تو اس کے جواز کا حکم وہی ہے جو آپ کے لئے تھا۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جو بات خاص تھی اور جب لڑائی کی نفی ہوگئی تو اس کا احرام ہونا خود ثابت ہو گیا۔ کیا یہ بات تمہارے سامنے نہیں کہ حضرت عمرو بن سعید نے حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کو کہا کہ حرم کسی خون ریز تخریب کار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ اطاعت سے نکلنے والے کو پناہ دیتا ہے تو حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ نے ان کی بات سے انکار نہیں کیا اور یہ نہیں کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہی ہے جو میں نے بیان کی" کہ مکہ ہر قسم کے لوگوں کو پناہ دیتا ہے۔ بلکہ انہوں نے اس کو پہچانا اور اس کا انکار نہ کیا۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کی ہے پھر اپنی رائے واجتہاد سے فرمایا کہ کوئی حرم میں بلا احرام نہ داخل ہو ہم اس بات کو اس کے موقعہ پر لائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ان کا یہ قول اس بات پر دال ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کے حلال ہونے کا مطلب ہتھیاروں کے ظاہر کرنے پر محمول نہیں بلکہ اس سے دوسرا معنیٰ مراد ہے۔ جب اس قول کی نفی ہوگئی اور دوسرا سبب پایا نہیں جاسکتا تو احرام کا ہونا خود ثابت ہو گیا۔ اب ہمارے لئے یہ لازم ہے کہ میقات کے اندر کا علاقہ مکہ تک کیا حکم رکھتا ہے۔ کیا ان کے احرام کے بغیر حرم میں داخلہ درست ہے یا نہیں ہم نے یہ بات پائی کہ جب کوئی حرم میں داخلے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ بلا احرام داخل نہیں ہوتا خواہ وہ حرم میں احرام کا ارادہ رکھتا ہو یا دیگر کوئی عمل کرنا چاہتا ہو اور یہ بھی ہمارے سامنے ہے کہ جو شخص مواقیت اور حرم کے درمیان والے مقامات میں جانا چاہے۔ وہ بلا احرام جا سکتا ہے۔ اس سے ثابت ہو کہ جب ان مقامات میں ضرورت کے لئے جائے تو بلا احرام

جائے گا۔ جیسا کہ مواقیت سے پہلے کا حکم ہے اور وہاں کے رہنے والے حرم میں اسی طرح داخل ہوں جس طرح میقات سے باہر کے آفاقی لوگ داخل ہوتے ہیں۔ اس باب میں امام طحاوی کے نزدیک قیاس یہی ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہ اللہ کے قول کے خلاف ہے۔ روایات ذیل میں ہیں۔

تخریج : ٤٠٧٨ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : ان آثار میں جناب رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور نہ بعد میں کسی کے لئے حلال ہے آپ کے لئے دن کے ایک حصہ میں حلال کیا گیا۔ پھر اس کی حرمت واپس لوٹ آئی جیسا کہ پہلے تھی اور وہ قیامت تک باقی رہے گی۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ آپ جب اس میں داخل ہوئے تو وہ آپ کے لئے حلال تھا اور اس لئے اس میں اس طرح داخل ہوئے۔ اس کے بعد پہلے کی طرح حرام ہوگیا پس اس میں کسی کو بلا احرام داخلہ جائز نہ ہوگا اگر داخل ہوگا تو دم حرمت کو توڑنے کی وجہ سے بطور تاوان دینا پڑے گا۔

اشکال:

تم نے حلت مکہ کو عموم پر محمول کیا یہ درست نہیں بلکہ حلت مکہ سے مراد اس میں قتال کی حلت' ہتھیار اٹھانے کا جواز' خون کے بہانے کا جواز مراد ہے ہر طرح کی حلت مراد نہیں کہ اس سے تم بلا احرام داخلہ کی حلت ثابت کر کے پھر حرمت دخول بلا احرام کو ثابت کرسکو۔

ج : آپ کا یہ اشکال درست نہیں اگر صرف قتال وغیرہ کی حلت مراد ہو تو اس میں آپ کی خصوصیت نہیں رہتی کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے اگر بالفرض مشرکین کا مکہ پر غلبہ ہو جائے۔ (خدانخواستہ) اور وہ مسلمانوں کو وہاں سے نکال باہر کریں تو حصول غلبہ کے لئے ان سے قتال اور ان کا قتل اور ہتھیار اٹھانے جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہوگا اور قتال کی اباحیت تو اس سلسلہ میں آپ کے بعد بھی اسی طرح ہوگی جیسے آپ ﷺ کے لئے تھی۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ''لایحل لاحد بعدی'' کا کلمہ فرمایا۔ تو وہ آپ کی خصوصیت ہے اور وہ حلت عامہ ہے جس میں بلا احرام داخلہ بھی شامل ہے صرف قتال نہیں۔ ورنہ یہ جملہ بلا فائدہ ہوگا۔

ذرا غور کرو۔ عمرو بن سعید نے ابوشریح کو یہ کہا کہ حرم خون بہانے والے۔ خرابی مچانے والے اور امیر کی اطاعت سے علیحدگی والے کو نہیں روکتا۔ تمہاری اس روایت کی وجہ سے جو تم نے بیان کی تو ابوشریح نے اس کی بات پر نکیر نہیں کی اور نہ یہ کہا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس روایت سے یہ مراد لی ہے کہ حرم کبھی تمام قسم کے لوگوں کو پناہ دیتا ہے لیکن اس کو جانا اور اس کی بات پر نکیر نہیں فرمائی۔

اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کو ملاحظہ کرو کہ وہ فرماتے ہیں کوئی شخص حرم میں بلا احرام داخل نہ ہو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سے جو روایت انہوں نے نقل کی ہے اس سے مراد اظہار اسلحہ اور قتال نہیں بلکہ دوسرا معنی مراد ہے۔ جب اس

معنی کی نفی ہوگئی تو دوسرا معنی جو ان کے فتویٰ میں مذکور ہے خود ثابت ہو گیا۔
عنوان خامس: اہل مواقیت کو حل والوں کی طرح مکہ میں بلا احرام داخلہ کی اجازت کے قول پر تنقید۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب کوئی آدمی حرم میں داخل ہونا چاہتا ہو تو اسے احرام سے داخل ہونا ہوگا۔ خواہ احرام کے لئے حرم میں داخل ہونا چاہتا ہو یا احرام کے علاوہ تجارت وغیرہ کی غرض ہو۔

اسی طرح جو آدمی ان مقامات میں داخل ہونا چاہے جو حل میں واقع ہیں اور وہ کسی ضرورت ذاتی سے حل میں داخلہ چاہتا ہو تو بلا احرام اس کا داخلہ درست ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان مقامات کا حکم جبکہ ذاتی ضرورت سے داخل ہو تو بلا احرام کا ہے اور یہی حکم میقات سے باہر کا ہے ان مقامات کے رہنے والے حرم میں اسی طرح داخل ہوں گے جس طرح میقات سے باہر رہنے والے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حل والوں کا حکم حرم میں داخلہ کے لئے آفاقی والا ہے۔ اس باب میں بلحاظ نظر یہی حکم ہے اور یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے قول کے خلاف ہے۔ انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

دلائل احناف:

۴۰۷۹ :مَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ : أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهٗ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَمَّا بَلَغَ قُدَيْدًا بَلَغَهٗ عَنْ جَيْشٍ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، فَرَجَعَ فَدَخَلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ .

۴۰۷۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے جب مقام قدید میں پہنچے تو ان کو اطلاع ملی مدینہ پر لشکر حملہ آور ہو گیا تو وہ بلا احرام مکہ میں داخل ہوئے۔

۴۰۸۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ، وَهُوَ يُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ .فَلَمَّا كَانَ قَرِيْبًا، لَقِيَهٗ جَيْشُ ابْنِ دُلْجَةَ، فَرَجَعَ، فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا .

۴۰۸۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ مکہ سے نکلے اور مدینہ منورہ جا رہے تھے جب وہ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو ابن دلجہ کا لشکر ملا۔ وہ وہاں سے واپس لوٹے اور مکہ میں بلا احرام داخل ہو گئے۔

۴۰۸۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِقُدَيْدٍ بَلَغَهٗ خَبَرٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ، فَرَجَعَ، فَدَخَلَ مَكَّةَ حَلَالًا، فَقَلَّدُوْا ذٰلِكَ وَاتَّبَعُوْهُ، وَكَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَنَا -خِلَافَ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ

ذٰلِكَ، مَا يُخَالِفُ هٰذَا.

۴۰۸۱: نافع نے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ سے روانہ ہوئے جب مقام قدید میں پہنچے تو ان کو اطلاع ملی کہ وہاں فوج کشی ہوگئی ہے تو وہ واپس لوٹے اور مکہ میں بلا احرام داخل ہوئے۔ ان ائمہ احناف نے ان روایات کو اپنایا اور ان کی اتباع کی اور نظر وفکر کا تقاضا ہمارے ہاں اس کے خلاف تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ دیگر حضرات سے اس کے خلاف روایات موجود ہیں۔ ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: مقام قدید حل میں واقع ہے کیونکہ میقات مدینہ تو ذوالحلیفہ ہے تو حل سے حرم میں داخلہ کے لئے انہوں نے احرام نہیں باندھا اس سے ثابت ہوا کہ حل والے کا حکم مکی جیسا ہے۔ احناف نے اسی لئے یہ قول اختیار کیا۔

اس دلیل کا جواب:

یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ دوسروں سے اس کے مخالف مروی ہے مثلاً ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

۴۰۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ : قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ إِلَّا أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ إِلَّا حَرَامًا). فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : فَإِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ مَكَّةَ قَرِيبًا ؟ قَالَ : نَعَمْ، يَقْضِيْ حَاجَتَهُ، وَيَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهَا عُمْرَةً.

۴۰۸۲: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ مکی کے لئے عمرہ جائز نہیں صرف اس صورت میں عمرہ کرسکتا ہے جبکہ وہ حرم سے نکلے اور پھر حرم میں احرام سے داخل ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا اگر ایک آدمی مکہ سے قریبی علاقہ میں نکل کر گیا تو تب بھی عمرہ کرسکتا ہے انہوں نے فرمایا جی ہاں وہ اپنی ضرورت بھی پوری کرے اور اپنا عمرہ بھی پورا کرے۔

۴۰۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْحَرَمَ إِلَّا بِإِحْرَامٍ .فَقِيلَ : وَلَا الْحَطَّابُوْنَ ؟ قَالَ : وَلَا الْحَطَّابُوْنَ، قَالَ : ثُمَّ بَلَغَنِيْ بَعْدُ أَنْ رَخَّصَ لِلْحَطَّابِيْنَ.

۴۰۸۳: عطاء کہتے ہیں کہ حرم میں صرف احرام سے داخل ہو۔ ان سے پوچھا گیا کیا لکڑہارے بھی؟ فرمایا ہاں لکڑھاروں کا بھی یہی حکم ہے۔ کہتے ہیں پھر مجھے یہ اطلاع ملی کہ انہوں نے لکڑہاروں کو رخصت دے دی۔

۴۰۸۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ (لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ إِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ).

۴۰۸۴: عطاء بن ابی رباح نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے مکہ میں آنے والا تاجر یا حاجت مند صرف احرام سے داخل ہو۔

۴۰۸۵ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ' قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ' قَالَ : أَنَا يُوْنُسُ' عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ .

۴۰۸۵: ہشیم نے یونس سے انہوں نے حسن سے روایت کی ہے کہ (حسن) وہ یہ کہا کرتے تھے۔

۴۰۸۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ' قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ' قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ قَيْسٍ' عَنْ عَطَاءٍ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ (لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحْرِمًا) .

۴۰۸۶: عطاء نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے کوئی شخص مکہ میں بلا احرام داخل نہ ہو۔ اگر کوئی شخص یہ بات کہے' کیا وہ شخص جو مواقیت کے اندر والی جانب مکہ کی طرف ہو وہ تمتع کر سکتا ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ اس کا حکم اس میں مکہ والوں کے خلاف ہے اور یہ بات ائمہ احناف کے قول کے خلاف ہے۔ مگر ہمارے ہاں قیاس اسی بات کا متقاضی ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ ہمارے نزدیک ''حاضری المسجد الحرام'' سے صرف خاص مکی لوگ مراد ہیں' یہ قول جو ہم نے اختیار کیا ہے اس کو نافع مولیٰ ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج نے اختیار کیا ہے۔

۴۰۸۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ' قَالَ : ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ' عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ (لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحْرِمًا) . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : أَفَيَجُوْزُ لِمَنْ كَانَ بَعْدَ الْمَوَاقِيْتِ إِلٰى مَكَّةَ أَنْ يَتَمَتَّعَ ؟ قِيْلَ لَهُ : نَعَمْ' وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا خِلَافُ أَهْلِ مَكَّةَ' وَهٰذَا أَيْضًا خِلَافُ قَوْلِ أَصْحَابِنَا' وَلٰكِنَّهُ النَّظَرُ -عِنْدَنَا -عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا' وَحَاضِرُو الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ -عِنْدَنَا - أَهْلُ مَكَّةَ خَاصَّةً .وَقَدْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ الَّذِيْ ذَهَبْنَا إِلَيْهِ -فِيْ هٰذَا -نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ' وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ .

۴۰۸۷: افلح بن حمید نے قاسم بن محمد سے روایت کی کہ وہ فرماتے تھے کوئی شخص مکہ میں بلا احرام داخل نہ ہو۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حل میں رہنے والا یا آفاقی تاجر' غیر تاجر مکہ میں بلا احرام داخل نہیں ہو سکتا۔

ایک اشکال:

کیا میقات کے اندر (حل میں رہنے والا) تمتع کر سکتا ہے یا نہیں اگر تمتع اس کے لئے جائز نہ ہو تو وہ مکی کے حکم میں ہیں اور اگر جائز ہو تو پھر آفاقی کے حکم میں ہیں۔

ج: اہل حل کے لئے تمتع سب کے ہاں جائز ہے اور اس حکم میں وہ اہل مکہ کے خلاف ہیں یہ بھی ہمارے علماء کے قول کے

مخالف ہے لیکن نظر کا تقاضا یہی ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے۔ حاضروا المسجدالحرام۔ ہمارے نزدیک اس کی تفسیر خاص اہل مکہ ہیں اور تفسیر میں یہ قول نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبدالرحمٰن الاعرج کا بھی ہے اس تفسیر سے یہ ثابت ہوا کہ اہل مکہ کا حکم خاص ہے اہل حل کا حکم الگ ہے۔ هذا هو المقصود هاهنا۔

نافع رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۴۰۸۸ : حَدَّثَنَا يُونُسُ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ : أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يَسْأَلُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) أَجَوْفَ مَكَّةَ أَمْ حَوْلَهَا ؟ قَالَ : جَوْفَ مَكَّةَ، وَقَالَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ .

۴۰۸۸: مخرمہ بن بکیر کہتے ہیں کہ میں نے نافع مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا جب ان سے ''ذلك لمن لم يكن اهله حاضرى المسجدالحرام'' (البقرہ ۱۹۶) کے متعلق پوچھا گیا کیا مکہ کے اندرون لوگ مراد ہیں یا اطراف مکہ کے لوگ بھی؟ تو انہوں نے فرمایا اندرون مکہ کے لوگ مراد ہیں۔ اور یہ عبدالرحمٰن الاعرج نے بھی بات فرمائی۔

تعمیر کعبہ کے مراحل عشرہ:

نمبر ①: تخلیق انسانی سے پہلے فرشتوں نے تعمیر کی۔
نمبر ②: آدم علیہ السلام نے دنیا میں اترنے کے بعد تعمیر کی۔
نمبر ③: حضرت شعیب علیہ السلام نے تعمیر کی۔
نمبر ④: ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کی۔
نمبر ⑤: عمالقہ کی تعمیر۔
نمبر ⑥: تعمیر بنوجرہم۔
نمبر ⑦: تعمیر قصی بن کلاب۔
نمبر ⑧: تعمیر قریش۔
نمبر ⑨: تعمیر عبداللہ بن زبیر۔
نمبر ⑩: تعمیر حجاج۔ (تاریخ مکہ)

گیارہویں مرتبہ سلطان مرادخان ۱۰۴۰ھ اکثر حصہ کو منہدم کر کے تعمیر کیا البتہ حجر اسود والا حصہ قد آدم اسی طرح قائم رہا۔
(تاریخ تقویم ج ۳)

حاصل روایات : گویا امام طحاویؒ کے ہاں آفاقی' اہل میقات' اہل حل تینوں کو حرم میں بلا احرام داخل ہونا جائز نہ ہوگا اور احناف کے نزدیک صرف آفاق والوں کے لئے داخلہ حرم کے لئے احرام لازم ہے بلا احرام میقات سے تجاوز نہیں کر سکتے اور اہل حرم اور اہل میقات حج وعمرہ کی نیت سے حرم میں بلا احرام داخل نہیں ہو سکتے تجارت وغیرہ کی غرض سے داخل ہو سکتے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوَجِّهُ بِالْهَدْيِ إِلٰى مَكَّةَ وَيُقِيمُ فِيْ أَهْلِهٖ هَلْ يَتَجَرَّدُ إِذَا قَلَّدَ الْهَدْيَ ؟

ہدی روانہ کر کے وطن میں ٹھہرنے سے محرم ہوگا یا نہیں؟

ہدایا کو قلادہ تو سب کے ہاں مسنون مگر اشعار کے متعلق ائمہ ثلاثہ اور صاحبین مسنون ہونے کے قائل ہیں۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہؒ اس کو مکروہ کہتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ و مالکؒ کے ہاں چھوٹے جانوروں کا قلادہ نہ ثابت ہے نہ مسنون البتہ امام شافعیؒ احمدؒ کے ہاں قلائد غنم بھی مسنون ہے۔ ہدی کا جانور قلادہ ڈال کر روانہ کر دیا جائے تو امام شعبہؒ حسن بصری اور عطاءؒ مجاہد رحمہم اللہ کے ہاں وہ محرم ہو جائے گا اور تمام احکامات محرم اس پر لاگو ہو جائیں گے۔ ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء و محدثین کے ہاں محرمات احرام ہدی کے ساتھ جانے سے لازم ہوتے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف ہدی کو قلادہ ڈالنے یا اشعار کرنے سے محرم پر احرام کی تمام پابندیاں لازم ہو جاتی ہیں۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۰۸۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَطَاءٍ ابْنِ أَبِيْ لَبِيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : (كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَقَدَّ قَمِيْصَهُ مِنْ جَيْبِهٖ، حَتّٰى أَخْرَجَهُ مِنْ رِجْلَيْهِ .فَنَظَرَ الْقَوْمُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ أَمَرْتُ بِبَدَنِي الَّتِي بُعِثَتْ بِهَا أَنْ تُقَلَّدَ الْيَوْمَ وَتُشْعَرَ عَلٰى مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَلَبِسْتُ قَمِيْصِيْ وَنَسِيْتُ، فَلَمْ أَكُنْ لِأُخْرِجَ قَمِيْصِيْ مِنْ رَأْسِيْ وَكَانَ بَعَثَ بِبَدَنِهٖ لَأَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ) . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بُعِثَ بِالْهَدْيِ وَأَقَامَ فِيْ أَهْلِهٖ فَقَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ أَنَّهُ يَتَجَرَّدُ فَيُقِيْمُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ مِنْ حَجِّهِمْ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

۴۰۸۹: عبدالملک بن جابر نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ آپ نے اپنا قمیص گریبان سے پھاڑ دیا یہاں تک کہ اس کو اپنے دونوں پاؤں کی طرف سے نکالا۔ لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے بدنہ کے متعلق جس کو میں نے روانہ کرنا تھا حکم دیا کہ آج فلاں مقام پر اس کو اشعار کیا جائے پس میں نے اپنا قمیص بھول کر پہن لیا چنانچہ میں نے پسند نہ کیا کہ قمیص کو

سر سے نکالوں (اس لئے قدموں کی طرف سے نکالا) آپ ﷺ نے بدنہ روانہ کر کے مدینہ منورہ میں قیام فرمایا تھا۔

تخریج : مسند احمد ۴۰۰/۳۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

۴۰۹۰ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ، كَتَبَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ (عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ أَهْدٰى هَدْيًا، حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ، وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيٍ، فَاكْتُبِيْ إِلَيَّ بِأَمْرِكِ، أَوْ مُرِيْ صَاحِبَ الْهَدْيِ .فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِيْ، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ)

۴۰۹۰: عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھ بھیجا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو ہدی روانہ کرے تو اس پر محرم والی پابندیاں لازم ہو جاتی ہیں اور وہ ان کا لحاظ ہدی کے ذبح ہونے تک کرے گا۔ میں نے ہدی روانہ کر دی اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ آپ اپنا ارشاد میری طرف لکھ بھیجیں یا ہدی والے کو حکم فرما دیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (لکھ بھیجا) کہ بات اس طرح نہیں جس طرح ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہی۔ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے قلادے بناتی تھی پھر وہ قلادے اپنے دست اقدس سے ہدی کو ڈالتے اور ان کو میرے والد محترم کی معیت میں روانہ کرتے مگر اس کے باوجود آپ پر ہدی کے ذبح ہونے تک کوئی چیز حرام نہ ہوتی۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۰۶، ۱۱۱/۱۰۶، مسلم فی الحج ۳۶۴/۳۶۲، ابو داؤد فی المناسك باب۱۶، نسائی فی المناسك باب۶۶، مسند احمد ۶، ۲۲٤/۷۸۔

۴۰۹۱ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدٌ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ : أَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ (كَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا بَعَثَ هَدْيَهُ وَهُوَ مُقِيْمٌ، أَمْسَكَ عَمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ).

۴۰۹۱: نافع کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنی ہدی روانہ کرتے تو گھر میں مقیم رہتے۔ مگر محرم کی طرح ہدی کے ذبح ہونے تک ان تمام چیزوں سے احتراز کرتے جن سے محرم کرتا ہے۔

۴۰۹۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ، أَمْسَكَ عَنِ النِّسَاءِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا : لَا يَجِبُ عَلٰى أَحَدٍ تَجْرِيْدٌ وَلَا تَرْكُ شَيْءٍ مِمَّا يَتْرُكُهُ الْمُحْرِمُ إِلَّا بِدُخُوْلِهِ فِي الْإِحْرَامِ إِمَّا بِالْحَجِّ، وَإِمَّا بِالْعُمْرَةِ .وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ، مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فِيْمَا أَجَابَتْ بِهٖ زِيَادًا .

۴۰۹۲: نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ جب وہ اپنی ہدی بھیجتے تو بیویوں کے قریب نہ جاتے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہدی کو روانہ کرنے والا گھر میں محرم کی طرح پابندیاں کرے گا جب ہدی کے ذبح کا دن آجائے گا تو وہ ان پابندیوں سے نکلے گا۔

فریق ثانی کا مؤقف: فقط ہدی روانہ کرنے یا قلادہ ڈالنے سے کوئی محرم نہیں بنتا نہ اس پر وہ پابندیاں لازم ہوتی ہیں جب تک وہ احرام نہ باندھے اور ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو خواہ حج کا قصد کر کے یا عمرہ کا۔

دلائل یہ روایات ہیں۔

اوپر ۴۰۹۱ نمبر روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خط ذکر کیا گیا وہ اس سلسلہ کی پہلی دلیل ہے۔

۴۰۹۳ :وَبِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، قَالَ : أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ (مَسْرُوْقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ إِنَّ رِجَالًا هَاهُنَا يَبْعَثُوْنَ بِالْهَدْيِ إِلَى الْبَيْتِ، وَيَأْمُرُوْنَ الَّذِيْ يَبْعَثُوْنَ مَعَهٗ بِمَعْلَمٍ لَهُمْ يُقَلِّدُوْنَهَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ، فَلَا يَزَالُوْنَ مُحْرِمِيْنَ، حَتّٰى يَحِلَّ النَّاسُ .فَصَفَّقَتْ بِيَدِهَا، فَسَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ، فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ، فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْكَعْبَةِ، وَيُقِيْمُ فِيْنَا، لَا يَتْرُكُ شَيْئًا مِمَّا يَصْنَعُ الْحَلَالُ، حَتّٰى يَرْجِعَ النَّاسُ) .

۴۰۹۳: مسروق نے روایت کی ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا بعض لوگ یہاں ہدی کو بیت اللہ کی طرف روانہ کرتے ہیں اور وہ ان لوگوں کو جن کے ساتھ ہدی روانہ کرتے باقاعدہ دن متعین کرتے ہیں پھر خود احرام کی حالت میں رہتے ہیں یہاں تک کہ حج والے حلال ہو جائیں۔

مسروق کہتے ہیں کہ میں نے خود سنا کہ انہوں نے پردے کے پیچھے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہنے لگیں۔ (تعجباً) سبحان اللہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے قلادے اپنے ہاتھ سے بٹتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کعبہ کی طرف روانہ کرتے تھے اور خود گھر میں مقیم رہتے اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے حلال بنائی ہے ان میں سے کسی بھی چیز کو لوگوں کے لوٹنے تک ترک نہ فرماتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۰۷/۱۱۰، مسلم فی الحج ۳۵۹/۳۶۰، ابو داؤد فی المناسك باب۱۶، ترمذی فی الحج باب ۷۰، نسائی فی المناسك باب۶۵/۶۹، ابن ماجه فی المناسك باب ۹۴، دارمی فی المناسك باب۸۶۔

۴۰۹۴ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ، فَذَكَرَ

بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۰۹۴: دیگر اسناد سے بھی بعینہ مروی ہے۔

۴۰۹۵ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، قَالَ : أَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ بِيَدِي لِبُدْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَبْعَثُ بِالْهَدْيِ وَهُوَ مُقِيمٌ بِالْمَدِينَةِ، وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ الْمُحِلُّ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الْبَيْتِ).

۴۰۹۵: مسروق نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں اپنے ہاتھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے قلادے بٹتی پھر آپ (وہ قلادہ ڈال کر) ہدی روانہ فرماتے اور مدینہ منورہ میں آپ مقیم رہتے اور وہ تمام کام جو احرام نہ باندھنے والا بیت اللہ تک پہنچنے سے پہلے کرتا ہے وہ تمام کام کرتے۔

۴۰۹۶ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ (عَائِشَةَ قَالَتْ لَرُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيُقَلِّدُهُ ثُمَّ يَبْعَثُهُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ).

۴۰۹۶: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ بسا اوقات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے قلادے بناتی آپ اس کو قلادہ ڈالتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں مقیم رہتے اور کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جن سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۰۷، مسلم فی الحج ۳۵۹، ابو داؤد فی المناسك باب۱٦، ترمذی فی الاضاحی باب۲۲، نسائی فی الحج باب٦٥، مسند احمد ٦، ۸۲/۳٦، ۲۲٤/۱۹۱، ابن ماجه فی المناسك باب۹٤/۹٦، دارمی فی المناسك باب۸٦۔

۴۰۹۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ (عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَتُرْسِلُ أَوْ قَالَتْ فَنُرْسِلُ بِهَا، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ، لَمْ يَحْرُمْ مِنْهُ شَيْءٌ)

۴۰۹۷: اسود بن یزید نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہم بکری کو قلادہ ڈال کر روانہ کرتے یا کہا اس کے ساتھ روانہ کر دیتے اس حال میں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال حالت میں مقیم رہتے اور کسی چیز کو بھی اپنے اوپر حرام نہ کرتے۔

تخریج : مسلم فی الحج ۳٦۸، نسائی فی المناسك باب٦۹، مسند احمد ٦/ ۲۵۰۔

۴۰۹۸ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ

(عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيْمُ، لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ) .

۴۰۹۸: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے بسا اوقات میں قلادہ ہدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بناتی آپ اس کو قلادہ ڈالتے پھر اس کو روانہ کر کے خود مقیم رہتے اور محرم جن چیزوں سے اجتناب کرتا ہے ان میں سے کسی چیز سے اجتناب نہ کرے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب آدمی ہدی روانہ کردے اور گھر میں مقیم رہے اور ہدی کو اشار کر کے قلادہ ڈالے تو وہ محرم کی طرح سلے کپڑے نہ پہنے یہاں تک کہ لوگ اپنے حج کے احرام سے باہر آئیں انہوں اس روایت سے استدلال کیا ہے اور اسے حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کیا۔ روایت ذیل میں ملاحظہ کریں۔

تخریج : ٤٠٩٧ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۰۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۰۹۹: حماد بن زید نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۰۰ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۱۰۰: وہیب نے منصور سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهُ .

۴۱۰۱: حماد نے ہشام عن ابیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۰۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، مِثْلَهُ .

۴۱۰۲: عروہ عمرہ دونوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۰۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، مِثْلَهُ .

۴۱۰۳: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۰۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

۴۱۰۴: ہشام نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۰۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ.

۴۱۰۵: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۱۰۶ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَا : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ : ثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ.

۴۱۰۶: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۱۰۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ.

۴۱۰۷: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۰۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۰۸: لیث نے عبدالرحمٰن بن القاسم سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک کوئی شخص حج کا احرام نہ باندھے اسے ان سلے کپڑے پہننا یا ان چیزوں کا ترک جن کو محرم میں چھوڑتا ہے لازم نہیں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ جو ہم نے زیاد کے جواب میں ذکر کی گئی ہے۔

۴۱۰۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَزَادَ (وَلَا نَعْلَمُ الْمُحْرِمَ يُحِلُّهٗ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ).

۴۱۰۹: اوزاعی نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی پھر اس میں یہ اضافہ ہے۔ ولا نعلم المحرمہ بحلہ الا الطواف بالبیت۔

۴۱۱۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنِ ابْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ الَّتِيْ فِيْهِ عَلٰى مَا قَبْلَهٗ. فَقَدْ تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ عَائِشَةَ بِمَا ذَكَرْنَا بِمَا لَمْ يَتَوَاتَرْ عَنْ غَيْرِهَا بِمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ. فَإِنْ كَانَ هٰذَا يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْأَسَانِيْدِ فَإِنَّ إِسْنَادَ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ لَا تَنَازُعَ بَيْنَ أَهْلِ

الْعِلْمِ فِيْهِ .وَلَيْسَ حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ كَذٰلِكَ لِأَنَّ مَنْ رَوَاهُ دُوْنَ مَنْ رَوَى حَدِيْثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ ظُهُوْرِ الشَّيْءِ وَتَوَاتُرِ الرِّوَايَةِ بِهِ، فَإِنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ أَيْضًا أَوْلَى لِأَنَّ ذٰلِكَ مَوْجُوْدٌ فِيْهِ وَمَعْدُوْمٌ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ إِلٰى حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُوْنَ (إِنَّ الْحُرْمَةَ الَّتِيْ تَجِبُ عَلٰى بَاعِثِ الْهَدْيِ بِتَقْلِيْدِهِ إِيَّاهُ وَإِشْعَارِهِ فَيَحِلُّ عَنْهُ إِذَا حَلَّ النَّاسُ بِغَيْرِ فِعْلٍ يَفْعَلُهُ هُوَ فَيَحِلُّ بِهِ) . فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْإِحْرَامِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَحْرَمَ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَقَدْ صَارَ مُحْرِمًا إِحْرَامًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ وَرَأَيْنَاهُ غَيْرَ خَارِجٍ مِنْ ذٰلِكَ الْإِحْرَامِ إِلَّا بِأَفْعَالٍ يَفْعَلُهَا فَيَحِلُّ بِهَا مِنْهُ وَلَا يَحِلُّ بِغَيْرِهَا .أَلَا تَرٰى أَنَّهُ إِذَا كَانَ حَاجًّا فَلَمْ يَقِفْ بِعَرَفَةَ حَتّٰى مَضَى وَقْتُهَا أَنَّ الْحَجَّ قَدْ فَاتَهُ وَلَا يَحِلُّ إِلَّا بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْحَلْقِ أَوِ التَّقْصِيْرِ .وَلَوْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ وَفَعَلَ جَمِيْعَ مَا يَفْعَلُهُ الْحَاجُّ غَيْرَ الطَّوَافِ الْوَاجِبِ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ أَبَدًا حَتّٰى يَطُوْفَ الطَّوَافَ الْوَاجِبَ .وَكَذٰلِكَ الْعُمْرَةُ لَا يَحِلُّ مِنْهَا أَبَدًا إِلَّا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَالسَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالْحَلْقِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَكَانَتْ هٰذِهِ أَحْكَامَ الْإِحْرَامِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ مُرُوْرُ مُدَّةٍ وَإِنَّمَا يُخْرِجُهُ مِنْهُ الْأَفْعَالُ .وَكَانَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْهَدْيَ وَهُوَ يُرِيْدُ التَّمَتُّعَ فَطَافَ لِعُمْرَتِهِ وَسَعَى لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَفْرَغَ مِنْ حَجِّهِ وَيَنْحَرَ الْهَدْيَ .فَكَانَتْ هٰذِهِ حُرْمَةً زَائِدَةً لِسَبَبِ الْهَدْيِ لِأَنَّهُ لَوْلَا الْهَدْيُ لَكَانَ إِذَا طَافَ لِعُمْرَتِهِ وَسَعَى حَلَقَ وَحَلَّ لَهُ فَإِنَّمَا مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ الْهَدْيُ الَّذِيْ سَاقَهُ ثُمَّ كَانَ إِحْلَالُهُ مِنْ تِلْكَ الْحُرْمَةِ أَيْضًا إِنَّمَا يَكُوْنُ بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ لَا بِمُرُوْرِ وَقْتٍ .فَكَانَ هٰذَا الْإِحْرَامُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهِ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ بِمُرُوْرِ الْأَوْقَاتِ وَلَا بِأَفْعَالِ غَيْرِهِ وَلٰكِنْ بِأَفْعَالٍ يَفْعَلُهَا هُوَ .وَكَأَنَّ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيٍ وَأَقَامَ فِيْ أَهْلِهِ وَأَمَرَ أَنْ يُقَلَّدَ وَيُشْعَرَ فَوَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ التَّجْرِيْدُ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُوْجِبُ ذٰلِكَ يَحِلُّ مِنْ تِلْكَ الْحُرْمَةِ لَا بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ وَلٰكِنْ فِيْ وَقْتِ مَا يَحِلُّ النَّاسُ .فَخَالَفَ ذٰلِكَ الْإِحْرَامَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَجِبْ ثُبُوْتُهُ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَثْبُتُ الْأَشْيَاءُ الْمُخْتَلَفُ فِيْهَا إِذَا أَشْبَهَتِ الْأَشْيَاءَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهَا .فَإِذَا كَانَتْ غَيْرَ مُشْبِهَةٍ لَهَا لَمْ يَثْبُتْ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَعَهَا التَّوْقِيْتُ الَّذِيْ يَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ فَيَجِبُ الْقَوْلُ بِهَا لِذٰلِكَ .فَإِذَا وَجَبَ ذٰلِكَ انْتَفَى الِاخْتِلَافُ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا صِحَّةُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَفَسَادُ قَوْلِ مَنْ

خَالَفَ ذٰلِكَ إِلٰى حَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ' وَأَبِيْ يُوْسُفَ' وَمُحَمَّدٍ' رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۱۱۰: عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا اسی طرح روایت کی ہے البتہ ماقبل والا اضافہ نقل نہیں کیا۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایات کثرت سے مروی ہیں ان کے خلاف دوسری روایات اس قدر کثرت سے وارد نہیں ہیں۔ اگر صحت سند کا لحاظ کیا جائے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات صحیح السند نہیں ہیں۔ اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی روایت اس درجہ کی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے روات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے روات سے کم درجہ کے ہیں۔ اور اگر اسے کسی چیز کو صاف طور پر ظاہر ہونے اور کثرت روایت کا لحاظ کیا جائے تو پھر بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت اولیٰ ہے۔ یہ چیز حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے اور روایت جابر رضی اللہ عنہ میں موجود نہیں ہے اور اگر اس مسئلہ کو قیاس کے طور پر معلوم کریں تو ہم یہ بات پاتے ہیں کہ جو لوگ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو لیتے ہیں۔ ان الحرمۃ التی تجب۔ الحدیث کہ ھدی والے پر جو قلادہ ڈالنے اور اشعار کی وجہ سے حرمت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے وہ کسی عمل کے بغیر باہر آ جائے گا جب لوگ احرام سے فارغ ہو جائیں گے۔ پس ہم یہ نظر ڈالنا چاہتے ہیں کہ جس احرام پر اتفاق ہے اس کی کیا صورت ہے۔ چنانچہ ہم نے نظر ڈالی کہ جو شخص حج وعمرہ کا احرام باندھتا ہے۔ تو اس قسم کے احرام سے محرم بن جاتا ہے جس پر سب کا اتفاق ہے اور یہ بات جانی پہچانی ہے کہ وہ اس احرام سے بعض افعال سے باہر آتا ہے۔ ان کے علاوہ وہ احرام سے نکل نہیں سکتا۔ کیا یہ بات نہیں کہ جب وہ حج کر رہا ہو پس وہ عرفات میں وقوف نہ کرے یہاں تک کہ اس کا وقت گزر جائے تو اس کا حج فوت ہو جاتا ہے اور وہ اپنے احرام سے طواف بیت اللہ' سعی صفا مروہ اور حلق یا قصر سے نکل سکتا ہے۔ اگر اس نے وقوف عرفات کر لیا اور حجاج کے تمام افعال انجام دیے۔ مگر طواف زیارت نہ کیا تو اس کے لئے عورتیں حلال نہ ہوں گی یہاں تک کہ وہ طواف کرے۔ اسی طرح عمرہ سے بھی اسی صورت میں فارغ ہو سکتا ہے جب بیت اللہ شریف کا طواف اور صفا مروہ کی سعی اور حلق کو کر لے۔ یہ اس احرام کے احکام ہیں جس پر سب کا اتفاق ہے۔ وقت کا گزرنا احرام سے نکلنے کا باعث نہیں بن سکتا۔ بلکہ اس سے نکلنے کے لئے مخصوص افعال ہیں جن کو انجام دینا پڑتا ہے۔ جو شخص عمرے کا احرام باندھ کر ھدی روانہ کرے اور اس کا ارادہ حج تمتع کا بھی ہو پس وہ عمرے کے لئے طواف وسعی کرے۔ وہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو لے اور قربانی نہ کرے وہ احرام سے نکل نہیں سکتا۔ تو یہ حرمت زائدہ ھدی کی وجہ سے آئی ہے۔ اگر ھدی نہ ہوتی تو جب اس نے طواف وسعی صفا مروہ کر لی اور سر منڈوا لیتا تو وہ احرام سے نکل جاتا۔ اس نکلنے سے اس کی روانہ کردہ ہدی رکاوٹ بنی۔ پھر اس احرام سے بھی خاص فعل کے ذریعہ نکلتا ہے فقط وقت گزرنے سے نہیں۔ یہ متفق علیہ احرام کے احکامات ہیں۔ جس سے باہر آنے کے لئے وقت کا گزرنا کافی نہیں اور نہ دیگر افعال جو مخصوص افعال سے باہر آتا ہے۔ جو شخص ہدی روانہ کر کے گھر میں مقیم رہے اور اسے قلادہ ڈالنے اور اشعار کا حکم دے تو ان لوگوں کے ہاں جو اس کی وجہ سے سلا ہوا لباس درست

قرار نہیں دیتے اسے ان سلے لباس (دو چادروں) میں رہنا ہوگا۔اس حرمت سے وہ کسی عمل کے ذریعہ باہر نہیں آ سکتا بلکہ لوگوں کے احرام میں نکلنے پر یہ بھی احرام سے نکل جائے گا۔تو یہ احرام اتفاقی احرام کے خلاف ہے۔اس طرح اس احرام کا ثبوت لازم نہ ہوگا۔کیونکہ جن چیزوں میں اختلاف ہے وہ اس صورت میں ثابت ہوتی ہیں جب وہ اتفاقی اشیاء کے ساتھ مشابہت رکھتی ہوں۔جب ان کے مشابہ نہ ہوں گی تو ثابت کیوں کر ہوں گی البتہ ان کے متعلق ایسی واقفیت ہونی چاہیے جو دلیل کا کام دے سکے۔اس وقت اس کو ماننا لازم ہوگا۔پس جب یہ بات واجب ہوگی تو پھر اختلاف والی بات کی نفی ہو جائے گی۔ہماری مذکورہ بحث سے ان حضرات کا قول درست ثابت ہوا جنہوں نے روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اختیار کیا اور ان کے خلاف جن حضرات نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ان کا قول نادرست ثابت ہوا۔حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے۔

حاصل روایات: وجوہ ترجیح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کو دو وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔نمبر ایک اسناد کی صحت کے اعتبار سے وہ روایات اصح ہیں جن کی صحت سند میں کسی کو اعتراض نہیں دوسرا جابر بن عبداللہ کی روایت اس درجہ کی نہیں۔تیسرا شئی کے ظہور کے لحاظ سے اگر اس روایت کو دیکھا جائے تب بھی روایت عائشہ رضی اللہ عنہا اولیٰ ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ روایت جابر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے وہ آدمی جو ہدی روانہ کرے اس پر تمام محرمات احرام ثابت ہو جاتی ہیں وہ اس وقت ان محرمات سے نکلے گا جب ہدی کو ذبح کر دیا جائے گا اور حجاج کرام طواف زیارت کر کے تمام محرمات سے نکل جائیں گے۔وہ شخص بغیر کچھ کئے احرام کی پابندیوں سے نکل جائے گا۔

ذرا غور کی بات یہ ہے کہ اس احرام کو دیکھا جائے جس میں سب کا اتفاق ہے کہ اس میں بھی ایسا ہے یا نہیں۔محرم بالحج یا بالعمرہ ایسے احرام میں داخل ہوتے ہیں جس میں کسی کو اختلاف نہیں۔وہ اس احرام سے اس وقت نکلے گا جب کچھ خاص افعال کو انجام دے گا۔ان افعال کو کرنے کے بغیر وہ احرام سے نکل نہیں سکتا۔

اب ذرا غور کریں کہ حاجی سے وقوف عرفات فوت ہو جائے تو اس سے حج فوت ہو جاتا ہے مگر وہ حلال نہیں ہوگا بلکہ دیگر حجاج کی طرح طواف زیارت سعی صفا و مروہ رمی جمار حلق وغیرہ کے افعال کر لے گا تو تب حلال ہوگا اور اگر وقوف میسر آ گیا اور اس نے طواف زیارت کے علاوہ تمام افعال مکمل کر لئے تو طواف سے پہلے عورت حلال نہ ہوگی۔عمرہ میں بھی طواف وسعی وحلق کے بغیر عمرہ سے حلال نہیں ہو سکتا۔

حاصل یہ ہے کہ وہ احرام جس کے متعلق سب کا اتفاق ہے اس میں زمانے کا گزرنا اور وقت کا چلے جانا حلال ہونے کا سبب نہیں بلکہ افعال مخصوصہ کی ادائیگی وہ حلال ہونے کا ذریعہ ہوگی۔جو شخص حج تمتع کے ارادہ سے عمرہ کا احرام باندھ کر ہدی روانہ کرتا ہے اس کے بعد عمرہ کے لئے طواف وسعی سے فراغت حاصل کر لیتا ہے تو اس کے لئے ارکان حج اور ذبح ہدی سے پہلے

حلال ہونا جائز نہیں ہے اور متمتع پر ہدی کے روانہ کرنے کی وجہ سے جو ایک زائد حرمت ہے۔ کیونکہ سوق ہدی نہ ہوتی تو حلال ہو جانا اس کے لئے جائز ہوتا پھر اس زائد حرمت سے بھی مخصوص افعال کی ادائیگی اختیار کرنے کے بعد حلال ہونا درست ہے۔ اوقات کے گزر جانے کی وجہ سے حلال نہ ہوگا۔

پس اس سے یہ معلوم ہوا کہ جب متفق علیہ احرام سے حلال ہونے کا دارومدار خاص افعال کی ادائیگی ہے۔ اوقات کا گزرنا نہیں تو اپنے وطن میں رہ کر ہدی روانہ کرنے کی وجہ سے تجرید اور محرمات احرام کا چھوڑنا فریق اول کے ہاں واجب ہے ہدی روانہ کرنے والا اس حرمت سے افعال مخصوصہ ادا کرنے کے بغیر محض وقت گزرنے سے حلال ہو جائے گا۔

اس اختلافی احرام کا یہ طریقہ متفق علیہ احرام کے طریقہ کے خلاف ہے اس لئے ہدی بھیجنے والے پر حرمت کا ثبوت نہ ہوگا۔ کیونکہ قاعدہ واصول یہ ہے کہ مختلف فیہا اور مختلف فیہ احکام تب ثابت ہوتے ہیں جبکہ وہ احکام متفق علیہ کے ساتھ مشابہت اختیار کریں اور یہاں مشابہت کا وجود نہیں۔ اس لئے حرمت ثابت نہ ہوگی البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ احکام مختلف فیہا پر حجت قائم ہونے تک موقوف رہیں گے۔ جب ضابطہ سے یہ بات ثابت ہوگئی تو اختلاف بھی ختم ہو جائے گا اور فریق ثانی جو روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حجت پیش کرتے ہیں ان کا قول ثابت و صحیح ہو جائے گا۔ اور فریق اوّل کا قول دلیل نظری نادرست ٹھہرے گا۔

ہمارے علماء ثلاثہ یعنی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فریق ثانی کی ایک اور دلیل روایت ابن زبیر رضی اللہ عنہ۔

۴۱۱۱: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ' عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ' عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ' أَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا مُتَجَرِّدًا بِالْعِرَاقِ قَالَ : فَسَأَلْتُ النَّاسَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَمَرَ بِهَدْيِهِ أَنْ يُقَلَّدَ' فَلِذٰلِكَ تَجَرَّدَ .قَالَ رَبِيْعَةُ : فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ : بِدْعَةٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ .وَلَا يَجُوْزُ عِنْدَنَا أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَلَفَ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّهُ بِدْعَةٌ' إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ السُّنَّةَ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۴۱۱۱: ابراہیم بن حارث تیمی نے ربیعہ بن عبداللہ بن ہدیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عراق میں ایک متجرد آدمی دیکھا تو اس کے متعلق لوگوں سے پوچھا انہوں نے کہا اس نے اپنے ہدی کو قلادہ ڈالنے کا حکم دیا ہے اس وجہ سے اس نے تجرد اختیار کیا ہے۔ ربیعہ کہنے لگے کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو ملا تو وہ کہنے لگے۔ رب کعبہ کی قسم یہ بدعت ہے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا قسم اٹھانا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہ فعل خلاف سنت اور بدعت ہے۔

۴۱۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ' عَنْ أَيُّوْبَ' عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ' عَنِ الرَّجُلِ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ' أَيُمْسِكُ عَنِ النِّسَاءِ ؟ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَا عَلِمْنَا الْمُحْرِمَ يَحِلُّ' حَتّٰى يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ .فَمَعْنٰى هٰذَا' أَنَّ الْمُحْرِمَ الَّذِيْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النِّسَاءُ ' هُوَ الَّذِيْ يَحِلُّ مِنْ ذٰلِكَ' بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ هٰذَا' لَا طَوَافَ عَلَيْهِ فَلَا مَعْنٰى لِاجْتِنَابِهِ ذٰلِكَ .وَهٰذَا

خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۴۱۱۲: ایوب نے ابوالعالیہ سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ہدی روانہ کرنے والا کیا عورتوں کے پاس نہ جائے۔ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے ہم نے ایسا محرم نہیں دیکھا جو بلا طواف حلال ہو جاتا ہو۔اس قول کا مفہوم یہ ہے کہ جس محرم پر عورتیں حرام ہیں یہ وہی ہے جو اس حرمت سے تب نکلتا ہے جب کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرلے اور وہ شخص جو ھدی روانہ کرتا ہے اور گھر مقیم ہے اس پر طواف نہیں پس اس کے سلے کپڑوں سے اجتناب کا کوئی مطلب نہیں۔یہ روایت اس کے خلاف ہے جو شروع باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔

حاصل روایات: ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جس محرم کے لئے عورتیں حرام ہوتی ہیں وہ تو وہی ہیں جو بیت اللہ کے طواف سے حلال ہوتا ہے جب اس کے ذمہ طواف نہیں تو اس کے محرم کی طرح محرمات احرام سے اجتناب کا کوئی معنی نہیں۔یہ ارشاد اس روایت کے خلاف ہے جو باب کے شروع میں ہم نے نقل کی ہے معلوم ہوا کہ وہ روایت قابل استدلال نہیں کیونکہ فتویٰ راوی اس کے خلاف ہے۔پس عدم حرمت کی روایت معتبر ہوگی۔

امام طحاوی کا طرز یہ ہے کہ وہ راجح اقوال وروایات میں ہمیشہ ایسی روایات لانے کی کوشش کرتے ہیں جو انہی رواۃ سے ہوں جن کی روایات مرجوح قول میں مذکور ہوں تا کہ کسی نئی دلیل کے بغیر خود بخود روایت سابقہ کا جواب ہو جائے۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

کیا محرم کو عقد نکاح درست ہے؟

خلاصۃ المرام: حالت احرام میں وطی یا دواعی وطی تو بالاتفاق حرام وممنوع ہیں مگر اس بارے میں اختلاف ہے۔کہ محرم نکاح کا عقد اور پیغام نکاح دے سکتا ہے یا نہیں۔اس میں دو مذہب منقول ہیں۔

نمبر ①: ائمہ ثلاثہ سعید بن المسیب سالم بن عبداللہ رحمہم اللہ کے ہاں عقد نکاح اور پیغام نکاح دونوں حرام و ناجائز ہیں اگر نکاح کیا تو درست نہ ہوگا۔

نمبر ②: ائمہ احناف اور عطاء ابراہیم سفیان رحمہم اللہ کے ہاں پیغام نکاح اور عقد نکاح ہر دو جائز و درست ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: محرم کو حالت احرام میں نکاح اور پیغام نکاح دونوں حرام و ناجائز ہیں اگر نکاح کیا تو وہ باطل ہے۔دلیل یہ ہے۔

۴۱۱۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا وَابْنَ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَاهُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ، وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ).

۴۱۱۳: ابان بن عثمانؓ نے کہا کہ میں نے اپنے والد عثمان بن عفانؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کر کے دے اور نہ پیغام نکاح دے۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۴۱/۴۲، ۴۲/۴۳، ۴۴ ابو داؤد فی المناسک باب۳۸، ترمذی فی الحج باب ۲۳، نسائی فی المناسک باب ۹۱ والنکاح باب۳۸، ابن ماجه فی النکاح باب ۴۵، دارمی فی النکاح باب۱۷، مالک فی الحج ۷۰/۷۳، مسند احمد ۵۷/۱، ۶۴/۶۵، ۶۸/۷۳۔

۴۱۱۴ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ "وَلَا يَخْطُبُ . "

۴۱۱۴: مالک نے نافع انہوں نے ابن عمر ﷺ سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے البتہ "لا یخطب" کے الفاظ موجود نہیں۔

۴۱۱۵ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ نَبِيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : (لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ) .

۴۱۱۵: ابان بن عثمان نے عثمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ نکاح کرے نہ پیغام نکاح دے۔

۴۱۱۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ الْقَطَّانُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ ثَمَّ لَمْ يَقُلْ "وَلَا يَخْطُبُ . "

۴۱۱۶: ابان بن عثمان نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے "لا یخطب" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۴۱۱۷ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى الْمَكِّيُّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَبِيْهٌ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ) قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمٌ فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ أَنْ يَنْكِحَ وَلَا يُنْكِحَ وَلَا يَخْطُبَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا نَرٰى بِذٰلِكَ كُلِّهٖ بَأْسًا لِلْمُحْرِمِ وَلٰكِنَّهٗ إِنْ تَزَوَّجَ فَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا حَتّٰى يَحِلَّ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۴۱۱۷: نبیہ نے ابان بن عثمانؓ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عثمانؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ محرم نہ نکاح کرے اور نہ نکاح کر کے دے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں بعض علماء نے اس روایت کو اختیار کرتے ہوئے یہ کہا کہ محرم نہ نکاح کر سکتا ہے اور نہ کسی کا نکاح کر کے دے سکتا ہے اور نہ منگنی کا پیغام دے سکتا ہے۔ دیگر علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ محرم کے لیے یہ سب چیزیں جائز ہیں لیکن اگر محرم شادی کرے تو جب تک حلال نہ ہو جائے دخول نہ کرے اور انہوں نے مذکورہ روایات سے استدلال کیا ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ محرم کو نکاح کرنا نکاح کر کے دینا اور پیغام نکاح سب ممنوع ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور دلائل و جوابات:

محرم کو عقد نکاح اور نکاح کر کے دینے اور پیغام نکاح میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دلائل یہ ہیں۔

۴۱۱۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح.

۴۱۱۸: یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے۔

۴۱۱۹: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : ثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيْحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ حَرَامٌ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثًا فَأَتَاهُ حُوَيْطِبُ بْنُ عَبْدِ الْعُزّٰى فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالُوْا إِنَّهُ قَدِ انْقَضَى أَجَلُكَ فَاخْرُجْ عَنَّا. فَقَالَ وَمَا عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَكْتُمُوْنِي فَعَرَّسْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ، فَصَنَعْنَا لَكُمْ طَعَامًا فَحَضَرْتُمُوْهُ. فَقَالُوْا : لَا حَاجَةَ لَنَا فِي طَعَامِكَ، فَاخْرُجْ عَنَّا. فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ بِمَيْمُوْنَةَ، حَتّٰى عَرَّسَ بِهَا بِسَرِفٍ).

۴۱۱۹: مجاہد و عطاء نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میمونہ ؓ سے نکاح کیا اور اس وقت آپ حالت احرام میں تھے پھر آپ ﷺ نے مکہ میں تین روز قیام فرمایا اور وہیں آپ کے پاس حویطب بن عبدالعزیٰ قریش کا ایک وفد لے کر تیسرے دن حاضر ہوا تو وہ کہنے لگے آپ کا وقت ختم ہو گیا آپ یہاں سے نکل جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا کچھ نقصان نہ تھا اگر تم مجھے اپنے درمیان چھوڑتے تو ہم تمہارے لئے کھانا تیار کرتے اور تم اس میں شرکت کرتے وہ کہنے لگا ہمیں تمہارے کھانے کی چنداں حاجت نہیں بس تم یہاں سے نکل جاؤ۔

پس اللہ کے نبی ﷺ میمونہ ؓ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ مقام سرف میں ان کے ساتھ شب زفاف گزاری۔

۴۱۲۰ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ : ثَنَا رِيَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوْفٍ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ) ..

۴۱۲۰: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ بنت حارث سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔

تخریج : بخاری فی الصید باب۱۲' النکاح باب۳۰' المغازی باب۴۳' مسلم فی النکاح ۴۷/۴۶' ۴۸' ابو داؤد فی المناسک باب۲۱ /۳۸' ترمذی فی الحج باب۲۴' نسائی فی المناسک باب۹۰' دارمی المناسک باب۲۱' مسند احمد ۲۶۶/۲۴۵' ۳۳۳/۳۳۰' ۳۳۶' ۳۴۶' ۳۵۱' ۳۵۴' ۳۶۰' ۳۶۱۔

۴۱۲۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۴۱۲۱: عبداللہ بن طاؤس نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۱۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۴۱۲۲: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۱۲۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ .ح .

۴۱۲۳: ربیع المؤذن نے اسد سے روایت کی ہے۔

۴۱۲۴ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ .

۴۱۲۴: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۱۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَفَهْدٌ قَالَا، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ .ح .

۴۱۲۵: ابوبکرہ اور فہد دونوں نے ابراہیم بن بشار سے روایت نقل کی ہے۔

۴۱۲۶ : وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ . قَالَ عَمْرٌو :

۴۱۲۶: عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۱۲۷: فَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَهُوَ حَلَالٌ) . قَالَ عَمْرٌو : فَقُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا يَدْرِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْأَصَمِّ أَعْرَابِيٌّ بَوَّالٌ أَتَجْعَلُهُ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ ؟

۴۱۲۷: عمرو بن دینار کہتے ہیں مجھے زہری عن یزید بن اصمؒ نے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح کیا اور وہ میری خالہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت حلال میں تھے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے زہری کو کہا یزید بن اصمؒ بہت پیشاب کرنے والا بدو کیا جانتا ہے کیا تم اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے برابر قرار دیتے ہو۔

۴۱۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ (تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ نِسَائِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ) .

۴۱۲۸: مسروق نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی سے حالت احرام میں نکاح فرمایا۔

۴۱۲۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا كَامِلٌ أَبُوْ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ (تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ) . فَقَالَ لَهُمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى : وَمَنْ يُتَابِعُكُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ؟ وَهٰذَا أَبُوْ رَافِعٍ وَمَيْمُوْنَةُ يَذْكُرَانِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ وَهُوَ حَلَالٌ فَذَكَرُوْا .

۴۱۲۹: ابوصالح نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں میمونہ سے نکاح کیا۔ ان کو فریق اوّل نے کہا کہ کون اس قول میں تمہارے پیچھے چلے گا۔ کہ تم کہتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے نکاح حالت احرام میں کیا۔ لو یہ ابو رافع اور میمونہ دونوں بیان کر رہے ہیں یہ نکاح والا سلسلہ آپ نے اس وقت کیا جب آپ احرام میں نہ تھے۔ چنانچہ انہوں نے ذیل کی روایات ذکر کیں۔

ایک اشکال:

حضرت ابو رافعؓ اور میمونہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حالت حلال میں نکاح فرمایا ہے اور ابو رافعؓ یہ درمیان میں پیغام لے جانے والے تھے۔ پس حالت احرام میں نکاح کیوں کر ثابت ہو سکتا ہے جبکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو موقعہ پر

موجود نہ تھے۔ روایت ابورافع یہ ہے۔

۴۱۳۰: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ (أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا، وَكُنْتُ الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا) .

۴۱۳۰: سلیمان بن یسار نے ابورافع سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اوران کے ساتھ شب زفاف حلال ہونے کی حالت میں گزاری اور میں آپ ﷺ اوران کے مابین وکیل تھا۔

تخریج : ترمذی فی الحج باب۲۳، دارمی فی المناسك باب ۲۱، مسند احمد ۳۹۲/۶۔

۴۱۳۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ، وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَا : ثَنَا أَسَدٌ .ح .

۴۱۳۱: ربیع المؤذن اور ربیع الجیزی دونوں نے کہا کہ ہمیں اسد نے بیان کیا۔

۴۱۳۲: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ (مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفٍ، وَنَحْنُ حَلَالَانِ، بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ) وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ خُزَيْمَةَ (بَعْدَ أَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ) .

۴۱۳۲: حبیب بن میمون بن مہران نے یزید بن اصم سے انہوں نے میمونہ بنت الحارث سے نقل کیا وہ فرماتی ہیں کہ مجھ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے مقام سرف میں نکاح کیا اس وقت ہم حلال تھے اور یہ مکہ سے واپسی کا موقعہ تھا ابن خزیمہ بن خزیمہ نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے۔ بعدان رجع من مکۃ۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۳۸، دارمی فی المناسك باب ۲۱، مسند احمد ۶، ۳۳۲/۳۳۳، ۳۳۵۔

۴۱۳۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا فَزَارَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ : (أَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا) . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ إِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ وَاسْتِقَامَتِهِ، وَهٰكَذَا مَذْهَبُهُمْ، فَإِنَّ حَدِيْثَ أَبِيْ رَافِعٍ الَّذِيْ ذَكَرُوْا، فَإِنَّمَا رَوَاهُ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، وَمَطَرٌ عِنْدَهُمْ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ .وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكٌ، وَهُوَ أَضْبَطُ مِنْهُ، وَأَحْفَظُ، فَقَطَعَهُ .

۴۱۳۳: یزید بن اصم کہتے ہیں کہ مجھے میمونہ بنت حارث نے خبر دی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حلال ہونے کی

حالت میں ان سے نکاح فرمایا۔ان کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ اگر اس مسئلہ کو صحت سند کے لحاظ سے لیں اور فریق اوّل کا مسلک یہی ہے تو حضرت ابو رافع کی روایت جوان کی طرف سے مذکور ہوئی۔اس کو مطر وراق نے روایت کیا ہے اور فریق اوّل والوں کے ہاں مطر ایسا راوی نہیں جس کی روایت قابل استدلال ہو اور دوسری طرف اس کو مالکؒ نے روایت کیا جو ضبط وحفظ میں ان سے بڑھ کر ہیں انہوں نے اس روایت کو منقطع روایت کیا ہے۔

تخریج : ابن ماجه في النكاح باب ٤٥۔

حل اشکال:

اس بات کو اگر روایت کی اسناد اور استقامت اسناد کے لحاظ سے لیا جائے اور فریق اوّل کے ہاں یہ مسلم ہے تو روایت ابو رافع جس کا تذکرہ اوپر کی سطور میں ہوا جس کو مطر الوراق اور مطر (ان کے ہاں) وہ اس مقام مرتبہ میں نہیں ہے جن کی روایت سے احتجاج کیا جاتا ہے۔ذرا توجہ فرمائیں کہ اس روایت کو مشہور امام حدیث امام مالکؒ جو اس سے بڑے ضابط' حافظ ہیں انہوں نے اس تفصیل سے نقل کیا ہے جو اس بات کو بالکل قطع کر دیتی ہے۔روایت مالکؒ یہ ہے۔

۴۱۳۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ' أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ' عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ (أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' بَعَثَ أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ' وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ' فَزَوَّجَاهُ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ' وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ' قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ) . وَحَدِيْثُ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ' فَقَدْ ضَعَّفَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فِيْ خِطَابِهِ لِلزُّهْرِيِّ' وَتَرَكَ الزُّهْرِيُّ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ' وَأَخْرَجَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ' وَجَعَلَهُ أَعْرَابِيًّا بَوَّالًا' وَهُمْ يُضَعِّفُوْنَ الرَّجُلَ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ' وَبِكَلَامِ مَنْ هُوَ أَقَلُّ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَالزُّهْرِيِّ .فَكَيْفَ وَقَدْ أَجْمَعَا جَمِيْعًا عَلَى الْكَلَامِ بِمَا ذَكَرْنَا' فِيْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ ؟ وَمَعَ هٰذَا فَإِنَّ الْحُجَّةَ عِنْدَكُمْ' فِيْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ' هُوَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ' وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُنْقَطِعًا .

۴۱۳۴: مالک نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے غلام ابو رافع اور ایک انصاریؓ کو بھیجا انہوں نے میمونہ بنت الحارث کو آپ کی طرف سے پیغام نکاح دیا اس وقت آپ مدینہ منورہ میں تھے اور عمرۃ القضاۃ کے لئے روانہ نہیں ہوئے تھے۔روایت یزید بن اصمؒ کو عمرو بن دینارؒ نے زہری کے ساتھ گفتگو میں ضعیف قرار دیا ہے۔زہری نے منکر قرار دے کر اس کو ترک کر دیا اور اس کو اہل علم سے نکالتے ہوئے اس کو بہت پیشاب کرنے والا دیہاتی قرار دیا اور فریق اوّل کے لوگ تو اس سے کم درجہ کے کلام سے بھی ضعیف قرار دے دیتے ہیں۔اور اس کے ساتھ یہ بات بھی ہے۔تمہارے ہاں میمون بن مہران کے سلسلہ میں جعفر بن برقان حجت ہیں حالانکہ یہ روایت منقطع روایت کی گئی ہے۔

جواب نمبر ②: یزید بن اصمؒ کی روایت کو عمرو بن دینار نے زہری کے ساتھ گفتگو میں کمزور قرار دیا اور زہری نے ان کے جواب

میں انکار نہیں فرمایا عمرو نے اس کو اہل علم سے خارج کر کے کثرت سے پیشاب والا بدو شمار کیا ہے اور فریق اوّل تو اس سے کم تنقید پر آدمی کو ضعیف قرار دے دیتے ہیں خواہ تنقید والے عمرو بن دینار اور زہری کے پایہ کے لوگ نہ بھی ہوں اب جناب کا کیا خیال ہے جب کہ دونوں عظیم ثقہ محدث اس کو نقد و تبصرہ میں ہوال قرار دے رہے ہیں۔

نمبر ②: یہاں یزید بن اصمؒ کی روایت کو بر سبیل تسلیم مانتے ہوئے عرض کرتے ہیں یزید بن اصم کی یہ روایت حبیب بن میمون بن مہران سے مروی ہے حالانکہ ان کی روایت جعفر بن برقان عن میمون بن مہران عن یزید بن اصمؒ زیادہ معتبر ہے۔اس روایت یزید بن اصم پر موقوف ہے جیسا کہ میمون بن مہران اور عطاء بن ابی رباحؒ کے درمیان مناظرہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔روایت یہ ہے۔

۴۱۳۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ : ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَ : (كُنْتُ عِنْدَ عَطَاءٍ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : هَلْ يَتَزَوَّجُ الْمُحْرِمُ ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ : مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ النِّكَاحَ، مُنْذُ أَحَلَّهُ. قَالَ مَيْمُوْنٌ : فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَتَبَ إِلَيَّ : أَنْ سَلْ يَزِيْدَ بْنَ الْأَصَمِّ، أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ، حَلَالًا، أَوْ حَرَامًا ؟ فَقَالَ يَزِيْدُ : تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. فَقَالَ عَطَاءٌ : مَا كُنَّا نَأْخُذُ هٰذَا إِلَّا عَنْ مَيْمُوْنَةَ، كُنَّا نَسْمَعُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ) . فَأَخْبَرَ جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُوْنَ بْنِ مِهْرَانَ، بِالسَّبَبِ الَّذِيْ لَهُ وَقَعَ إِلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ يَزِيْدَ، لَا عَنْ مَيْمُوْنَةَ، وَلَا عَنْ غَيْرِهَا ثُمَّ حَاجَّ مَيْمُوْنٌ بِهِ عَطَاءً، فَذَكَرَهُ عَنْ يَزِيْدَ، وَلَمْ يُجَوِّزْهُ بِهِ. فَلَوْ كَانَ عِنْدَهُ، عَمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ، لَاحْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِ، لِيُؤَكِّدَ بِذٰلِكَ حُجَّتَهُ. فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، لَا عَنْ غَيْرِهِ وَالَّذِيْنَ رَوَوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، أَهْلُ عِلْمٍ. وَأَثْبَتُ أَصْحَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءٌ، وَطَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ، وَعِكْرِمَةُ، وَجَابِرُ بْنُ زَيْدٍ. وَهٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ أَئِمَّةٌ فُقَهَاءُ يُحْتَجُّ بِرِوَايَاتِهِمْ وَآرَائِهِمْ الَّذِيْنَ نَقَلُوْا عَنْهُمْ. فَكَذٰلِكَ أَيْضًا مِنْهُمْ، عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، وَأَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ نَجِيْحٍ. فَهٰؤُلَاءِ أَيْضًا أَئِمَّةٌ يُقْتَدَى بِرِوَايَتِهِمْ. ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا، وَمَا قَدْ وَافَقَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَرَوَى ذٰلِكَ عَنْهَا، مَنْ لَا يَطْعَنُ أَحَدٌ فِيْهِ، أَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ. فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ أَئِمَّةٌ يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهِمْ. فَمَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ أَوْلٰى مِمَّا رَوَى، مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِمْ فِي الضَّبْطِ، وَالثَّبَتِ، وَالْفِقْهِ، وَالْأَمَانَةِ. وَأَمَّا حَدِيْثُ

عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِنَّمَا رَوَاهُ نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ وَلَيْسَ كَعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَلَا كَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَلَا كَمَنْ رَوٰى مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَلَيْسَ لِنُبَيْهٍ أَيْضًا مَوْضِعٌ فِي الْعِلْمِ كَمَوْضِعِ أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا .فَلَا يَجُوْزُ إِذْ كَانَ كَذٰلِكَ أَنْ يُعَارِضَ بِهِ جَمِيْعُ مَنْ ذَكَرْنَا مِمَّنْ رَوٰى بِخِلَافِ الَّذِيْ رَوٰى هُوَ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .فَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْمُحْرِمَ حَرَامٌ عَلَيْهِ جِمَاعُ النِّسَاءِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ عَقْدُ نِكَاحِهِنَّ كَذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ لَا بَأْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ بِأَنْ يَبْتَاعَ جَارِيَةً وَلٰكِنْ لَا يَطَؤُهَا حَتّٰى يَحِلَّ .وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ طِيْبًا لِيَتَطَيَّبَ بِهِ بَعْدَمَا يَحِلُّ وَلَا بَأْسَ بِأَنْ يَشْتَرِيَ قَمِيْصًا لِيَلْبَسَهُ بَعْدَمَا يَحِلُّ .وَذٰلِكَ الْجِمَاعُ وَالتَّطَيُّبُ وَاللِّبَاسُ حَرَامٌ عَلَيْهِ كُلُّهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ .فَلَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ تَمْنَعُهُ عَقْدَ الْمِلْكِ عَلَيْهِ .وَرَأَيْنَا الْمُحْرِمَ لَا يَشْتَرِيْ صَيْدًا فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ عَقْدِ نِكَاحٍ كَحُكْمِ عَقْدِ شِرَاءِ الصَّيْدِ أَوْ حُكْمِ عَقْدِ شِرَاءِ مَا وَصَفْنَا مَا سِوٰى ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا مَنْ أَحْرَمَ وَفِيْ يَدِهِ صَيْدٌ أُمِرَ أَنْ يُطْلِقَهُ وَمَنْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ ، وَفِيْ يَدِهِ طِيْبٌ أُمِرَ أَنْ يَطْرَحَهُ عَنْهُ وَيَرْفَعَهُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَالصَّيْدِ الَّذِيْ يُؤْمَرُ بِتَخْلِيَتِهِ وَيُتْرَكُ حَبْسُهُ .وَرَأَيْنَاهُ إِذَا أَحْرَمَ وَمَعَهُ امْرَأَةٌ لَمْ يُؤْمَرْ بِإِطْلَاقِهَا بَلْ يُؤْمَرُ بِحِفْظِهَا وَصَوْنِهَا فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ فِيْ ذٰلِكَ كَاللِّبَاسِ وَالطِّيْبِ لَا كَالصَّيْدِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِي اسْتِقْبَالِ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهَا فِيْ حُكْمِ اسْتِقْبَالِ عَقْدِ الْمِلْكِ عَلَى الثِّيَابِ وَالطِّيْبِ الَّذِيْ يَحِلُّ لَهُ بِهِ لُبْسُ ذٰلِكَ وَاسْتِعْمَالُهُ بَعْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْإِحْرَامِ .فَقَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَأَيْنَا مَنْ تَزَوَّجَ أُخْتَهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ كَانَ نِكَاحُهُ بَاطِلًا وَلَوِ اشْتَرَاهَا كَانَ شِرَاؤُهُ جَائِزًا فَكَانَ الشِّرَاءُ يَجُوْزُ أَنْ يُعْقَدَ عَلٰى مَا لَا يَحِلُّ وَطْؤُهُ وَالنِّكَاحُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُعْقَدَ إِلَّا عَلٰى مَنْ يَحِلُّ وَطْؤُهَا وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ جِمَاعُهَا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَحْرُمَ عَلَيْهِ نِكَاحُهَا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّائِمَ وَالْمُعْتَكِفَ حَرَامٌ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْجِمَاعُ .وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ حُرْمَةَ الْجِمَاعِ عَلَيْهِمَا لَا يَمْنَعُهُمَا مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ لِأَنْفُسِهِمَا إِذْ كَانَ مَا حَرَّمَ الْجِمَاعَ عَلَيْهِمَا مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ حُرْمَةُ دِيْنٍ كَحُرْمَةِ حَيْضِ الْمَرْأَةِ الَّذِيْ لَا يَمْنَعُهَا مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلٰى نَفْسِهَا .فَحُرْمَةُ الْإِحْرَامِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَقَدْ رَأَيْنَا الرَّضَاعَ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ تَزْوِيْجُ الْمَرْأَةِ لِمَكَانِهِ إِذَا طَرَأَ عَلَى النِّكَاحِ فَسَخَ النِّكَاحَ

وَكَذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ اسْتِقْبَالُ النِّكَاحِ عَلَيْهِ .وَكَانَ الْإِحْرَامُ إِذَا طَرَأَ عَلَى النِّكَاحِ لَمْ يَفْسَخْهُ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ لَا يَمْنَعُ اسْتِقْبَالَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْجِمَاعِ بِالْإِحْرَامِ كَحُرْمَتِهٖ بِالصِّيَامِ سَوَاءٌ .فَإِذَا كَانَتْ حُرْمَةُ الصِّيَامِ لَا تَمْنَعُ عَقْدَ النِّكَاحِ فَكَذٰلِكَ حُرْمَةُ الْإِحْرَامِ لَا تَمْنَعُ عُقْدَةَ النِّكَاحِ أَيْضًا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۱۳۵: جعفر بن برقان نے میمون بن مہران سے نقل کیا کہ میں عطاءؒ کے ہاں تھا تو ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا محرم شادی کر سکتا ہے؟ عطاء کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے جب سے نکاح حلال کیا ہے پھر حرام نہیں کیا۔ میمون کہنے لگے۔ میں نے کہا عمر بن عبدالعزیز نے میری طرف لکھا کہ یزید بن اصم سے پوچھا گیا۔ کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے جب میمونہ ؓ سے نکاح کیا تو کیا آپ حلال کی حالت میں تھے یا حالت احرام میں تھے؟ میمون کہنے لگے کہ یزید نے جواب دیا آپ ﷺ نے اس سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا۔ عطاءؒ نے کہا ہم تو یہ روایت میمونہ ؓ سے نقل کرتے تھے ہم سنا کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے احرام کی حالت میں نکاح کیا۔ جعفر بن برقانؒ نے میمون بن مہرانؒ سے نقل کرتے ہوئے وہ سبب ذکر کیا جس سے یہ روایت یزید بن اصمؒ سے ان تک پہنچی۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ یزید کا قول ہے۔ حضرت میمونہ ؓ کا قول نہیں ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کا ہے۔ پھر میمونؒ نے عطاءؒ سے بحث کرتے وقت یزید کی یہ روایت نقل کی تو انہوں نے اس کو قبول نہ کیا۔ اگر یہ ان کے ہاں اوپر تک روایت جاتی تو میمون اس سے ضرور استدلال کرتے اور اس سے اپنی دلیل کو مضبوط بنا لیتے۔ پس اس روایت کی اصل اتنی ہے کہ یہ صرف یزید بن اصمؒ سے مروی ہے اور کسی سے نہیں۔ اور جن لوگوں نے یہ روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا وہ اہل علم ہیں اور حضرت ابن عباس ؓ کے معتبر شاگرد سعید بن جبیر اور عطاء طاؤس‘ مجاہد عکرمہ‘ جابر بن زید رحمہم اللہ ہیں یہ تمام فقاہت کے ائمہ ہیں ان کی آراء سے استدلال کیا جاتا ہے۔ ان سے نقل کرنے والے ایوب سختیانی اور عبداللہ بن ابی نجیح رحمہم اللہ ہیں۔ یہ بھی ائمہ علما مقتداء علم ہیں ان کی روایات کو مسلم مانا جاتا ہے۔ جن کی اقتداء کی جاتی ہے۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے بھی روایت ابن عباس ؓ کی موافقت میں روایت آتی ہے اور اس روایت کے روات وہ حضرات ہیں جو کسی کے ہاں بھی مطعون نہیں‘ حضرت ابوعوانہ مغیرہ سے وہ ابوالضحیٰ سے اور وہ مسروقؒ سے روایت کرتے ہیں یہ تمام ایسے ائمہ ہیں جن کی روایت سے استدلال کیا جاتا ہے۔ پس ان کی روایات ان حضرات کی روایات کے مقابل اولیٰ ہیں جو کہ ضبط پختگی‘ فقاہت اور امانت میں ان کے برابر نہیں ہیں۔ رہی حضرت عثمان ؓ کی روایت اس کو نبیہ بن وھب نے روایت کیا جو کہ درجہ میں عمرو بن دینار کے برابر نہیں اور اسی وہ جابر بن زید کو بھی نہیں پہنچ سکتے اور نہ ان کو پہنچ سکتے ہیں‘ جو ان کے موافق مسروق کی وساطت سے حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور نبیہ بن وھب کا کوئی علمی مقام نہیں جیسا مذکورۃ الصدر لوگوں کا ہے۔ جب کہ روایت کی صورت حال یہ ہے تو پھر وہ حضرات ان مذکورہ رواۃ کے مقابل نہیں ہو سکتے۔ روایات کو سامنے رکھ کر یہ اس باب کی صورت ہے۔ باقی قیاس تو اس کی تفصیل یہ ہے کہ محرم پر عورتوں سے جماع حرام ہے۔ تو اس کا احتمال ہے کہ عقد نکاح کا حکم اسی طرح ہو۔ جب ہم نے اس سلسلہ میں غور و خوض کیا تو ان کو اس سلسلہ میں متفق پایا کہ محرم پر لونڈی خریدنے میں چنداں حرج نہیں مگر احرام سے نکلنے تک اس سے جماع نہیں کر سکتا۔ خوشبو کی خریداری میں کچھ حرج نہیں مگر احرام میں استعمال نہیں کر سکتا بلکہ بعد میں کرے گا۔ قمیص کی خرید میں کچھ حرج نہیں مگر اس کا پہننا احرام سے فراغت کے بعد ہوگا۔ یہ جماع' خوشبو' لباس تمام اس پر حرام ہیں مگر ان کی حرمت عقد ملکیت کے لیے رکاوٹ نہیں ہے۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ محرم شکار کی خریداری نہیں کر سکتا پس اس سے یہ احتمال پیدا ہو سکتا ہے کہ نکاح کا حکم شکار کے خریدنے کی طرح ہو یا مطلق خرید و فروخت کا ہو۔ جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ پس ہم نے اس میں غور کیا تو ہمارے سامنے یہ بات آئی کہ جو شخص احرام باندھے اور اس وقت اس کے قبضہ میں شکار ہو۔ تو اسے چھوڑنے کا حکم دیا جائے گا۔ اسی طرح جس نے احرام باندھا اور اس نے قمیص زیب تن کر رکھی ہو اور اس کے ہاتھ میں خوشبو ہو۔ تو اسے حکم کیا جائے گا کہ وہ اسے پھینک دے اور قمیص کو اتار دے اور یہ شکار کی طرح نہیں ہے کہ جس کا چھوڑنے کا حکم کیا جائے گا اور اسے قید بھی نہ کیا جائے گا اور ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے احرام باندھا اور اس کے ساتھ بیوی تھی تو اسے اس کو آزاد کرنے کا حکم نہ دیا جائے گا بلکہ اس کی حفاظت و صیانت کا حکم دیا جائے گا عورت کی حیثیت اس کے لئے لباس و خوشبو جیسی ہوگی شکار جسی نہ ہوگی۔ پس نظر و فکر کا تقاضا تو یہی ہے کہ عقد نکاح کرنا کپڑے اور خوشبو کی خریداری کے عقد کی طرح ہے۔ وہ کپڑا کہ جس کا استعمال احرام سے خروج کے بعد اس کو درست ہے۔ ایک معترض کا کہنا یہ ہے ہم نے دیکھا کہ جس شخص نے رضاعی بہن سے نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے اور اگر اس نے اس کو خرید لیا تو اس کی خریداری درست ہے' اور یہ عقد شراء درست ہے اور عقد شراء اس لونڈی کا بھی درست ہے جس سے قربت حلال نہ ہو حالانکہ نکاح کا عقد اسی سے منعقد ہوتا ہے جس سے وطی حلال ہو۔ اور محرم کو بیوی سے حالت احرام میں جماع حرام ہے۔ پس نظر و فکر کا تقاضا تو یہ ہے کہ اس سے نکاح بھی حرام ہو۔ فریق اوّل کے خلاف فریق ثانی کی دلیل یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ روزہ دار' معتکف ہر دو کے لئے بیوی سے جماع حرام ہے اور سب کا اس پر اتفاق ہے کہ ان کے لئے جماع کی حرمت اپنے عقد نکاح سے مانع نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان پر جماع کی حرمت وہ دینی حرمت ہے جیسا کہ حیض کی حالت میں عورت کی حرمت ہے اور یہ حیض عقد نکاح سے عورت کو مانع نہیں ہے۔ تو قیاس و نظر میں احرام کی حرمت بھی اسی طرح ہے۔ ہم نے نگاہ دوڑائی تو ہم نے دیکھا کہ رضاع کے ہوتے ہوئے اس عورت سے نکاح درست نہیں۔ اگر وہ نکاح پر طاری ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔ اسی طرح اس پر نکاح کا کرنا درست نہیں اور احرام جب نکاح پر

طاری ہوتو وہ نکاح کو فسخ نہیں کرتا پس نظر وفکر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ عقد نکاح کے پیش آنے سے مانع نہیں ہے اور جماع کی حرمت احرام کے ساتھ روزے کی حرمت کی طرح ہے اور دونوں برابر ہیں۔ پس جب حرمت روزہ عقد نکاح سے رکاوٹ نہیں تو حرمت احرام کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ بھی عقد نکاح سے مانع نہیں ہے۔ اس باب میں تقاضا نظر یہی ہے اور یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔

حاصل روایات: پس جعفر بن برقان نے میمون بن مہران سے تو وہ سبب بیان کیا ہے جس کی وجہ سے ان تک یہ روایت یزید بن اصم سے پہنچی ہے اور واقعہ میں یزید کا قول ہے۔ پھر میمون نے اسی کو عطاءؒ کے بالمقابل بطور حجت پیش کیا۔ تو یزید ہی سے نقل کیا اور عطاءؒ نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ اگر میمون کے پاس اس سے اوپر کا واسطہ ہوتا تو وہ عطاءؒ کے خلاف اس کو حجت میں پیش کرتے تاکہ ان کی دلیل پختہ ہو جاتی۔ یہ اس روایت کی یزید بن اصم سے اصل ہے کسی اور سے اس طرح مروی نہیں۔

نمبر④: جو حضرات حالت احرام میں عقد نکاح کی روایت نقل کرتے ہیں وہ تمام اعلیٰ درجہ کے اہل علم ہیں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ثقہ قابل اعتماد شاگردوں سے ہیں مثلاً سعید بن جبیر عطاء طاؤس مجاہد عکرمہ جابر بن زید رحمہم اللہ یہ ائمہ حدیث وفقہ وتفسیر و حدیث ہیں ان کی روایات کو حجت قرار دیا جاتا ہے۔ ان کے بالمقابل یزید بن اصم کی کیا حیثیت ہے۔

نمبر④: ان سے نیچے جن رواۃ نے اس روایت کو بیان کیا وہ عمرو بن دینار ایوب سختیانی عبداللہ بن ابی نجیح رحمہم اللہ ہیں یہ بھی ائمہ حدیث وفقہ ہیں۔

نمبر⑤: پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے جو روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی موید ہے اور اس روایت کے راوی مطعون نہیں ہیں ابوعوانہ عن مغیرہ عن ابی الضحیٰ عن مسروق یہ تمام ائمہ حدیث ہیں جن کی روایت مانی جاتی ہے۔ تو ان کی روایت ان سے بڑھ کر قابل حجت ہے جو ان کی طرح ضابط ثقہ فقیہ وامین نہیں ہیں۔

ان ترجیحات سے ثابت ہوا کہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما قابل اخذ ہے نہ کہ اس کے بالمقابل روایت۔

فریق اوّل کی پیش کردہ روایت کا جواب:

اب ہم فریق اوّل کی پیش کردہ دوسری روایت کو پرکھتے ہیں نبیہ بن وہب کا علم میں وہ مقام نہیں جو کہ عمرو بن دینار اور جابر بن زید کا ہے پس اس کے بالمقابل اس کے رواۃ ثقہ تر ہیں اس لئے ان کی روایت ان کے بالمقابل اثقہ وافضل ہوگی اور فریق اوّل کی روایت معتبر نہ ہوگی۔ آثار کے لحاظ سے اس باب کا یہ حکم ہے۔

دلیل ثانی۔ نظر طحاوی رحمہ اللہ علیہ:

محرم کے لئے بالاتفاق جماع حرام ہے اب احتمال یہ ہے کہ عقد نکاح بھی اسی طرح حرام ہو تو اس سلسلہ میں قیاس کر کے دیکھا کہ اس پر تمام متفق ہیں کہ محرم کو حالت احرام میں باندی خریدنے کی اجازت ہے مگر اس سے وطی حرام ہے۔ حلال ہونے کے بعد استعمال کے لئے خوشبو کا خریدنا درست ہے اگرچہ وقتی استعمال خوشبو ناجائز ہے۔ اسی طرح حلال ہونے کے بعد پہننے

کے لئے لباس کا خریدنا جائز ہے البتہ پہننا جائز نہیں۔

لباس' خوشبو کا استعمال جماع یہ تمام حالت احرام میں ممنوع ہیں اس کے باوجود ان اشیاء کو خریدنا جائز ہے۔ان کے استعمال کا حرام ہونا ان کے عقد ملکیت کے خلاف نہیں ہے۔

محرم کو حالت احرام میں شکار کا خریدنا ناجائز ہے۔عقد نکاح کے متعلق دو احتمال سامنے آئے۔اگر یہ شکار خریدنے کی طرح ہو تو ناجائز ہونا چاہئے دوسرا عقد شراء جاریہ کی طرح ہو تو جائز ہونا چاہئے۔

غور کرنے سے معلوم ہوا کہ عقد نکاح شراء عبد و جاریہ کی طرح ہے۔شراء صید کی طرح نہیں ہے۔اب ہم نے دیکھا کہ اگر کوئی احرام باندھ رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں شکار ہے تو اسے شکار کو آزاد کر دینا ضروری ہے اور اگر اس کے جسم پر کرتا ہے یا خوشبو ہے تو وہ کرتے کو اتار دے خوشبو رکھ دے شکار کی طرح پھینکنے کا حکم نہیں ہے بلکہ ان کی حفاظت کا حکم ہے اور شکار کی حفاظت جائز نہیں ہے اسی طرح کسی کے پاس بیوی ہو تو اسے چھوڑنے کا حکم نہیں بلکہ اس کی حفاظت کا حکم ہے۔

پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ عقد نکاح کا حکم شراء عبد و جاریہ اور شراء لباس کی طرح ہو۔شکار کی خریداری جیسا نہ ہو۔فلہٰذا جس طرح احرام سے نکلنے کے بعد وطی کے لئے باندی خریدنا اور حلال ہو کر استعمال میں لانے کے لئے خوشبو اور لباس کا خریدنا جائز ہے بالکل اسی طرح احرام کی حالت میں نکاح کرنا تاکہ حلال ہونے کے بعد حقوق زوجیت ادا کرے یہ جائز ہے۔

سرسری اشکال:

آپ کا لونڈی' لباس' خوشبو کے شراء پر عقد نکاح کو قیاس کرنا درست نہیں کیونکہ عقد شراء میں بعض ایسی عورتیں ہیں کہ جن کی خریداری درست ہونے کے باوجود ان سے جماع حرام ہے تو جو پہلے ہی حرام ہے اس کو وقتی حرام پر قیاس کرنا درست نہیں مثلاً رضاعی بہن کی خریداری تو درست ہے مگر اس سے جماع و نکاح پہلے ہی حرام ہے۔حرمت ابدیہ ہے تو اجنبیہ کے نکاح کی وقتی حرمت کو اس پر کس طرح قیاس کرنا درست ہوگا۔

حل اشکال لفرع الاتقال:

ذرا توجہ تو فرمائیں روزہ دار اور معتکف پر جماع حرام ہے مگر حرمت جماع روزہ دار اور معتکف پر عقد نکاح کی حرمت کو لازم قرار نہیں دیتا بلکہ حالت صوم اور حالت اعتکاف میں عقد نکاح بالاتفاق جائز ہے یہ حرمت حرمت دین کی قسم سے ہے جیسا کہ حیض کی حالت میں عورت سے جماع حرام ہے مگر عقد نکاح حرام نہیں ہے۔

تو جس طرح روزہ دار اور معتکف پھر جماع کی حرمت' حرمت عقد کو لازم نہیں کرتی اسی طرح محرم پر جماع کی حرمت عقد نکاح کی حرمت کو لازم نہیں کرے گی اور جس طرح حالت حیض میں جماع کا حرام ہونا حائضہ عورت کے ساتھ عقد نکاح کو حرام قرار نہیں دیتا بالکل اسی طرح محرم پر جماع کا حرام ہونا اس کے عقد نکاح کو حرام نہ کرے گا۔

مزید توجہ سے نگاہ ڈالنے سے سمجھ آیا کہ وہ رضاعت جس کی وجہ سے عورت سے نکاح جائز نہیں ہوتا جب یہی رضاعت حالت نکاح میں ثابت ہو جائے گی تو اس سے نکاح قائم نہ رہے گا بلکہ فسخ ہو جائے گا اور از سر نو نکاح کرنا بھی جائز نہ ہوگا جیسا کہ صغیرہ بیوی کو شوہر کی ماں دودھ پلا دے تو عقد نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔

مگر جب نکاح کی حالت میں احرام ثابت ہو جائے تو اس سے نکاح فسخ نہ ہوگا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ احرام مستقل طور پر عقد نکاح کے لئے بھی رکاوٹ نہیں ہے اور احرام کی وجہ سے وقتی طور پر جماع کی حرمت اس طرح ہے جس طرح کہ روزے کی وجہ سے جماع کی حرمت ہو جاتی ہے تو جس طرح حرمت روزہ عقد نکاح کو روکنے والا نہیں ہے تو اسی طرح حرمت احرام بھی عقد نکاح کے لئے مانع نہیں ہے۔ قیاس و نظر کے موافق یہی بات ہے اور ہمارے ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

فتاویٰ جات صحابہ کرام سے تائید:

۴۱۳۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمُ .

۴۱۳۶: سلیمان الاعمش نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے کہ محرم عقد نکاح کر لے۔

۴۱۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حَبِيبِ الْمُعَلِّمِ وَقَيْسٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَتَزَوَّجَ الْمُحْرِمَانِ .

۴۱۳۷: حبیب المعلم قیس عبدالکریم تمام نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ محرم کے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ خیال کرتے تھے۔

۴۱۳۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ فَقَالَ : وَمَا بَأْسٌ بِهٖ، هَلْ هُوَ إِلَّا كَالْبَيْعِ .

۴۱۳۸: عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نکاح محرم کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں وہ تو بیع و شراء کی طرح ہے۔

ایک لطیفہ۔ مقام سرف کا شرف:

بیت اللہ شریف سے یہ مقام ۱۲ کلومیٹر اور مقام تنعیم سے مدینہ کی جانب دس کلومیٹر پر واقع ہے۔ عمرۃ القضاء کے موقعہ پر مکہ

مکرمہ میں داخلہ سے پہلے مقام سرف میں جناب رسول اللہ ﷺ نے بحالت احرام نکاح فرمایا۔ عمرہ سے فراغت کے بعد تیسرے روز اسی مقام پر آپ ﷺ نے شب زفاف فرمائی اسی مقام پر حضرت میمونہ ؓ کا انتقال ہوا اور اسی جگہ ان کی قبر ہے۔

هذا آخر ما كتبنا لترجمة الطحاوی المعروف بشرح معانی الآثار للامام الجليل ابو جعفر احمد بن محمد الازدی الحجری المصری الطحاوی الحنفی المتوفی ۳۲۱ھ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم وصلى الله على حبيبه محمد اطيب خلقه بافضل الصلوات والسلام وعلى اصحابه واله الذين هم خلاصة العرب العرباء وخير الخلائق بعد الانبياء (عليهم الصلوة والسلام)

شمس الدين خادم علوم الدين

بدار العلوم المدينه جنيوت ۲ ذيقعده ۱۴۲۸ھ

عند صلاة العشاء ليوم الاربعاء

شرح معانی الآثار مترجم

المعروف طحاوی شریف اردو

جلد سوم

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ المحدثین مولانا شمس الدین صاحب

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار لاہور پاکستان

37231788
37211788

شرح معانی الآثار مترجم

المعروف طحاوی شریف اُردو

جلد سوم

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph: 37211788 - 37231788

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت
کی
نشرواشاعت
کے لیے
کوشاں

اشاعت ——— 2012ء

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 37224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور 37221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان 37211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہِ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

خالد مقبول نے آر آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
Ph: 37211788 - 37231788

فہرست

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کا بیان

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيْهِ وَخِطْبَتِهِ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيْهِ

کسی مسلمان کے سودے پر سودا اور منگنی پر منگنی کرنا ممنوع ہے

خلاصۃ الزام: علماء کی اس سلسلہ میں دو آراء ہیں:

نمبر①: کسی مسلمان کی منگنی پر منگنی کا پیغام مطلقاً ممنوع ہے جس کی دلیل حضرت ابن عمر، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم کی روایات ہیں اس کو ظاہریہ نے اختیار کیا۔

نمبر②: ائمہ احناف اور تمام دیگر ائمہ کے ہاں منگنی کے پیغام پر پیغام درست ہے بشرطیکہ ادھر مکمل جھکاؤ نہ ہو۔ ان کی مستدل ۴۱۵۵ تا آخر روایات ہیں۔

۴۱۴۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ .

۴۱۴۰: حضرت نافع رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے سودے پر نہ تو سودا کرے اور نہ ہی اس کی منگنی کے پیغام پر پیغام دے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب٤٥، والبیوع باب٥٨، واشروط باب٨، مسلم فی البیوع ٨، فی النکاح ٤٩/٣٨، ابو داؤد فی النکاح باب١٧، ترمذی فی النکاح باب٣٨، نسائی فی البیوع باب١٩، ابن ماجه فی النکاح باب١٠، دارمی فی النکاح باب٧، مالك فی النکاح باب١، ٢، مسند احمد ١٢٢/٢، ١٢٢، ٤٦٢، ٤٨٧، ٥٥٨، ١١/٥۔

۴۱۴۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۱۴۱: امام مالک رحمہ اللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : موطا مالك ١، ٢، ١٢۔

۴۱۴۲: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ، قَالَ حَدَّثَنِی یَزِیْدُ بْنُ أَبِی حَبِیْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَّاسَةَ الْمُهْرِیِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ یَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُؤْمِنُ أَخُو الْمُؤْمِنِ، لَا یَحِلُّ لَهُ أَنْ یَبْتَاعَ عَلٰی بَیْعِ أَخِیْهِ حَتّٰی یَذَرَ أَیْ یَتْرُكَ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ أَخِیْهِ حَتّٰی یَذَرَ .

۴۱۴۲: جناب عبدالرحمٰن بن شمامہ مہری رحمہ اللہ نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو مسلمان بھائی کے سودے پر سودا نہ کرنا چاہئے جب تک کہ وہ اس کو چھوڑ نہ دے یا خرید نہ لے اور کسی مسلمان بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دینا چاہئے یہاں تک کہ وہ اس پیغام کو ترک نہ کر دے۔

تخریج : مسلم فی النکاح روایت ٥٦۔

۴۱۴۳: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِیْعَةَ ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ أَبِی حَبِیْبٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۴۳: ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب رحمہ اللہ سے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اس کی مثل ذکر کیا ہے۔

۴۱۴۴: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ، وَلَا یَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰی خِطْبَةِ أَخِیْهِ حَتّٰی یَتْرُكَ الْخَاطِبُ أَوْ یَأْذَنَ لَهٗ فَیَخْطُبَ .

۴۱۴۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ایک دوسرے کے سودے پر سودا مت کرو اور نہ اپنے مسلمان بھائی کی منگنی کے پیغام پر دوسرا پیغام بھیجے جب تک کہ پہلا شخص اسے چھوڑ دے یا اجازت دے دے تو پھر وہ پیغام دے سکتا ہے۔

تخریج : ٤١٤٠ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۱۴۵: حَدَّثَنَا :أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُومُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ.

۴۱۴۵: داؤد ابن صالح بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے۔

اللغات :المساومه۔ سودا بازی کرنا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب٥٧' ابن ماجه فی التجارات باب١٣' مسند احمد ٢' ٤١١/٣٩٣' ٤٢٧' ٤٥٧' ٥٢٩/٥١٦۔

۴۱۴۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، هُوَ ابْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، يَعْنِي أَنَّهُ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ ، حَتّٰى يَنْكِحَ ، أَوْ يَتْرُكَ .

۴۱۴۶: سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے یعنی انہوں نے فرمایا تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ یا تو خود نکاح کر لے یا بالکل چھوڑ دے (تو پھر پیغام دینا درست ہے)

تخریج : اخرجه البخاری فی النکاح باب٤٥۔

۴۱۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ .

۴۱۴۷: محمد رحمہ اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے اور نہ ہی اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔

تخریج : روایت ٤١٤٥ کی تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

۴۱۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۱۴۸: علاء بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۴۹: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۱۴۹: ابوصالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۵۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، حَتّٰى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ .

۴۱۵۰: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے یہاں تک کہ وہ خود نکاح کر لے یا چھوڑ دے۔

تخریج : روایت ۴۱۴۶ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۱۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ .

۴۱۵۱: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ دے۔

۴۱۵۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۱۵۲: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۵۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا كَثِيْرٍ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَامُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ، حَتّٰى يَشْتَرِيَ ، أَوْ يَتْرُكَ ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ، حَتّٰى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ .

۴۱۵۳: ابو کثیر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے یہاں تک کہ وہ یا تو خرید لے یا ترک کر دے اور نہ ہی کسی مسلمان کی منگنی پر منگنی کرے یہاں تک کہ وہ یا تو نکاح کرے یا بالکل چھوڑ دے۔

تخریج : بخاری فی الشروط باب ۱۱، والبیوع باب ۵۸، مسلم فی البیوع ۹/۱۰، ۱۲، نسائی فی البیوع باب ۱۹/۱۶، مسند احمد ۲، ۴۸۹/۴۵۷۔

۴۱۵۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ ، وَلَا يَخْطُبْ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا وَقَالُوْا :لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَسُوْمَ بِشَيْءٍ قَدْ يُسَاوِمُ بِهٖ غَيْرُهٗ حَتّٰى يَتْرُكَهُ الَّذِيْ قَدْ سَاوَمَ بِهٖ .فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ أَنْ يَخْطُبَ امْرَأَةً قَدْ خَطَبَهَا غَيْرُهٗ، حَتّٰى يَتْرُكَهَا الْخَاطِبُ لَهَا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :إِنْ كَانَ الْمُسَاوِمُ أَوِ الْخَاطِبُ قَدْ رُكِنَ إِلَيْهِ، فَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَسُوْمَ عَلٰى سَوْمِهٖ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَتِهٖ، حَتّٰى يَتْرُكَ .قَالُوْا :وَهٰذَا السَّوْمُ وَالْخِطْبَةُ الْمَذْكُوْرَانِ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الْمَنْهِيُّ عَنْهُمَا ، إِنَّمَا النَّهْيُ فِيْهَا عَمَّا ذَكَرْنَاهُ .فَأَمَّا مَنْ سَاوَمَ رَجُلًا بِشَيْءٍ ، أَوْ خَطَبَ إِلَيْهِ امْرَأَةً هُوَ وَلِيُّهَا ، فَلَمْ يُرْكَنْ إِلَيْهِ، فَمُبَاحٌ لِغَيْرِهٖ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَسُوْمَ بِمَا سَاوَمَ بِهٖ ، وَيَخْطُبَ بِمَا خَطَبَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ .

۴۱۵۴: مولیٰ عبداللہ بن عامر بن کریز نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ ایک دوسرے کی منگنی کے پیغام پر پیغام نکاح بھیجے۔ امام طحاوی نے ان ہی روایات سے استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ایک چیز کا سودا کر چکا ہو تو دوسرے کو اس پر سودا نہ کرنا چاہئے اگر وہ اپنا سودا چھوڑ دیتا ہے تو پھر سودا کرنا جائز ہے بالکل اسی طرح کسی عورت کو اگر کسی مسلمان نے پیغام نکاح دیا ہو تو جب تک وہ اپنا پیغام نکاح ترک نہ کرے دوسرے کو پیغام پر پیغام درست نہیں ہے۔ فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ اگر بولی لگانے والا یا پیغام نکاح بھیجنے والا اس سودے کی طرف مکمل طور پر جھک چکا ہو تو کسی دوسرے کو اس کی بولی پر بولی لگانا یا منگنی کا پیغام دینا جائز نہیں جب تک کہ پہلا اس کو ترک نہ کر دے۔ جس سودے پر سودے کی ممانعت کی گئی ہے اس سے مراد وہی ہے جس کی طرف پہلے خریدار کا مکمل رجحان ہو چکا ہو اسی طرح منگنی کے پیغام پر بھی وہی پیغام ممنوع ہے جس کا وہ خود ولی ہے اور اس کا جھکاؤ اگر پیغام دینے والے کی طرف ہی ہے اور اگر اس کا جھکاؤ نہ ہو تو اس کو پیغام دینا ممنوع نہیں ہے اور انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

فریق اوّل: نے ان ہی روایات سے استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان ایک چیز کا سودا کر چکا ہو تو دوسرے کو اس پر سودا نہ کرنا چاہئے اگر وہ اپنا سودا چھوڑ دیتا ہے تو پھر سودا کرنا جائز ہے بالکل اسی طرح کسی عورت کو اگر کسی مسلمان نے پیغام نکاح دیا ہو تو

جب تک وہ اپنا پیغام نکاح ترک نہ کرے دوسرے کو پیغام پر پیغام درست نہیں ہے۔

فریق ثانی کا موقف: یہ ہے کہ اگر بولی لگانے والا یا پیغام نکاح بھیجنے والا اس سودے کی طرف مکمل طور پر جھک چکا ہو تو کسی دوسرے کو اس کی بولی پر بولی لگانا یا منگنی کا پیغام دینا جائز نہیں جبکہ پہلا اس کو ترک نہ کر دے۔

فریق اول کا جواب: مذکورہ بالا روایات میں جس سودے پر سودے کی ممانعت کی گئی ہے اس سے مراد وہی ہے جس کی طرف پہلے خریدار کا مکمل رجحان ہو چکا ہو اسی طرح منگنی کے پیغام پر بھی وہی پیغام ممنوع ہے جس کا وہ خود ولی ہو اور اس کا جھکاؤ پیغام دینے والے کی طرف ہو اور اگر اس کا جھکاؤ نہ ہو تو اس کو پیغام دینا ممنوع نہیں ہے۔

فریق دوم کی مستدل روایات درج ذیل ہیں۔

۴۱۵۵: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ : سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُوْلُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُك فَآذِنِيْنِيْ . قَالَتْ : فَخَطَبَنِيْ خُطَّابٌ جَمْعُ خَاطِبٍ فِيْهِمْ مُعَاوِيَةُ ، وَأَبُو الْجَهْمِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُعَاوِيَةَ خَفِيْفُ الْحَالِ أَيْ فَقِيْرٌ وَأَبُو الْجَهْمِ يَضْرِبُ النِّسَاءَ أَوْ فِيْهِ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَاءِ ، وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ .

۴۱۵۵: ابوبکر بن ابی جہم کہتے ہیں کہ میں نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اطلاع کر دینا (جب عدت اختتام پذیر ہوئی تو میں نے آپ کو اطلاع کر دی) تو میری طرف کئی لوگوں کے پیغامات نکاح پہنچے جن میں معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم رضی اللہ عنہ بھی تھے (میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ کمزور حالات والا ہے (تنگ درست ہے) ابوجہم عورتوں کو مارتا ہے یا اس کے مزاج میں عورتوں سے متعلق سختی پائی جاتی ہے البتہ تم اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کرلو۔

اللغات: خطاب۔ جمع خاطب پیغام نکاح دینے والا۔

تخریج : مسلم فی الرضاع ۱۱۵' مسند احمد ۴۱۱/۶۔

۴۱۵۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، نَحْوَهُ.

۴۱۵۶: ابوبکر بن جہم نے حضرت فاطمہ بنت حبیش سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۱۵۷: ابوسلمہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۱۵۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ، خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ ، كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْنَ أَنْتَ مِنْ أُسَامَةَ ؟ .

۴۱۵۸: ابوسلمہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جب میری عدت ختم ہوئی تو ابوجہم اور معاویہ رضی اللہ عنہما نے مجھے پیغام نکاح بھیجا تو ان میں سے ہرایک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا اسامہ سے کیا مقابلہ؟

۴۱۵۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ : لَمَّا حَلَلْتُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ لَهٗ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ ، وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ مِنْ عَاتِقِهٖ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ، وَلٰكِنْ انْكِحِيْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ .قَالَتْ :فَكَرِهْته ، ثُمَّ قَالَ انْكِحِيْ أُسَامَةَ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا ، وَاغْتَبِطْتُ بِهٖ ـ

۴۱۵۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے نقل کیا جب میری عدت کے ایام ختم ہوئے تو میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم دونوں کی طرف سے مجھے پیغام نکاح آیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوجہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی نہیں اتارتا۔ باقی رہا معاویہ تو وہ تنگدست وفقیر ہے اس کے پاس کچھ بھی مال نہیں لیکن تم اسامہ بن زید سے نکاح کرلو۔ فاطمہ کہتی ہیں میں نے ناپسند کیا تو آپ نے فرمایا اسامہ سے نکاح کرلو۔ پس میں نے اسامہ سے نکاح کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے اسی میں بھلائی ڈال دی اس کی وجہ سے مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

اَللُّغَاتِ: اغتبطت۔ قابل رشک ہونا۔

تخریج : مسلم فی الرضاع ۱۰۱' ابو داؤد فی الطلاق باب ۳۹' موطا مالك فی الطلاق ٦٧' مسند احمد ٦/٤١٢۔

۴۱۶۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ :لَمَّا حَلَلْتُ ، خَطَبَنِيْ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ .فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :انْكِحِيْ أُسَامَةَ فَكَرِهْتَهٗ، فَقَالَ انْكِحِيْهِ فَنَكَحْتُهٗ.

۴۱۶۰: محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جب میری عدت ختم ہوگئی تو معاویہ

اور قریش کے ایک اور آدمی نے مجھے پیغام نکاح دیا تو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اسامہ سے نکاح کرلو میں نے اس بات کو پسند نہ کیا تو مجھے بار دیگر فرمایا تم اس سے نکاح کرلو تو میں نے اس سے نکاح کرلیا۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ۳۰' ابو داؤد فی الطلاق باب۳۹' ترمذی فی النکاح باب۳۷' نسائی فی النکاح باب ۲۰' ۲۲' موطا مالك فی الطلاق ٦٧' مسند احمد ٦' ٤١١/٤١٢۔

۴۱۶۱: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ خَطَبَهَا ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُزَوِّجُكِ رَجُلًا أُحِبُّهُ؟ فَقَالَتْ :بَلٰى، فَزَوَّجَهَا أُسَامَةَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَلَمَّا خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلٰى أُسَامَةَ ، بَعْدَ عِلْمِهٖ بِخِطْبَةِ مُعَاوِيَةَ وَأَبِي الْجَهْمِ إِيَّاهَا ، كَانَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ تِلْكَ الْحَالَ يَجُوْزُ لِلنَّاسِ أَنْ يَخْطُبُوْا فِيْهَا، وَثَبَتَ أَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ بِالْآثَارِ الْأُوَلِ ، خِلَافُ ذٰلِكَ ، فَيَكُوْنُ مَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ، مَا فِيْهِ الرُّكُوْنُ إِلَى الْخَاطِبِ ، وَمَا ذَكَرْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، مَا لَيْسَ فِيْهِ رُكُوْنٌ إِلَى الْخَاطِبِ، حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ ، وَتَتَّفِقَ مَعَانِيْهَا ، وَلَا تَتَضَادَّ .وَكَذٰلِكَ الْمُسَاوَمَةُ هِيَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا ، قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ .

۴۱۶۱: مجاہد بن سعید بن عامر نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ قریش کے ایک آدمی نے مجھے پیغام نکاح دیا تو میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہارا نکاح ایسے شخص سے نہ کر دوں جس سے مجھے زیادہ محبت ہے؟ تو میں نے گزارش کی کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے میرا نکاح اسامہ سے کر دیا۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو اسامہ کے لئے پیغام نکاح دیا جبکہ آپ کو معاویہ وابوجہم رضی اللہ عنہما کے پیغامات نکاح کا علم تھا تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وہ ایسی حالت تھی جس میں پیغام نکاح کی ممانعت نہ تھی جبکہ پہلے آثار وروایات اس کے مخالف ہیں پس ان آثار کی توجیہ کی صورت یہ ہوگی کہ ان میں جس پیغام کی ممانعت کا تذکرہ ہے اس سے مراد وہی ہے جس میں پیغام دینے والے کی طرف جھکاؤ پایا جاتا ہو اور جہاں پیغام والے کی طرف رجحان نہ ہو وہ بعد والی روایات میں مراد ہے اس طرح آثار میں تضاد باقی نہیں رہتا اور آثار باہم متفق نظر آتے ہیں۔ اس طرح سودے پر سودا کرنے کا مطلب بھی یہی ہے۔ مندرجہ ذیل روایات اس بات کو ثابت کرتی ہیں۔

تبصرہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

جب جناب رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو اسامہ کے لئے پیغام نکاح دیا جبکہ آپ کو معاویہ وابوجہم رضی اللہ عنہما کے

پیغامات نکاح کا علم تھا تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ وہ ایسی حالت تھی جس میں پیغام نکاح کی ممانعت نہ تھی جبکہ پہلے آثار وروایات اس کے مخالف ہیں پس ان آثار کی توجیہ کی صورت یہ ہوگی کہ ان میں جس پیغام کی ممانعت کا تذکرہ ہے اس سے مراد وہی ہے جس میں پیغام دینے والے کی طرف جھکاؤ پایا جاتا ہو اور جہاں پیغام والے کی طرف رجحان نہ ہو وہ بعد والی روایات میں مراد ہے اس طرح آثار میں تضاد باقی نہیں رہتا اور آثار باہم متفق نظر آتے ہیں اور سودا پر سودا کرنے کے سلسلہ میں یہی معنی مراد ہے اور مندرجہ ذیل روایت اس کی مؤید ہے۔

۴۱۶۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْأَخْضَرُ بْنُ عَجْلَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَقَدْ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ أَهْلِ بَيْتٍ ، مَا أُرٰى أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِمْ حَتّٰى يَمُوْتَ بَعْضُهُمْ جُوْعًا ، قَالَ انْطَلِقْ هَلْ تَجِدُ مِنْ شَيْءٍ .فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِحِلْسٍ وَقَدَحٍ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا الْحِلْسُ، كَانُوْا يَفْتَرِشُوْنَ بَعْضَهُ وَيَلْتَفُّوْنَ بِبَعْضِهِ، وَهٰذَا الْقَدَحُ كَانُوْا يَشْرَبُوْنَ فِيْهِ .فَقَالَ مَنْ يَأْخُذُهُمَا مِنِّيْ بِدِرْهَمٍ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا ، فَقَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ ؟ فَقَالَ رَجُلٌ :أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ ، قَالَ هُمَا لَكَ .فَدَعَا بِالرَّجُلِ فَقَالَ اشْتَرِ بِدِرْهَمٍ طَعَامًا لِأَهْلِكَ، وَبِدِرْهَمٍ فَأْسًا ثُمَّ ائْتِنِيْ فَفَعَلَ ، ثُمَّ جَاءَ ، فَقَالَ انْطَلِقْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعَنْ فِيْهِ شَوْكًا وَلَا حَطَبًا ، وَلَا تَأْتِنِيْ إِلَّا بَعْدَ عَشْرٍ فَفَعَلَ، ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ بُوْرِكَ فِيْمَا أَمَرْتَنِيْ بِهٖ .قَالَ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِيْ وَجْهِكَ نُكَتٌ مِنَ الْمَسْأَلَةِ ، أَوْ خُمُوْشٌ مِنَ الْمَسْأَلَةِ الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ .فَلَمَّا أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْمُزَايَدَةَ ، وَفِيْ ذٰلِكَ سَوْمٌ بَعْدَ سَوْمٍ إِلَّا أَنَّ مَا تَقَدَّمَ عَنْ ذٰلِكَ السَّوْمِ سَوْمٌ لَا رُكُوْنَ مَعَهُ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ مَا نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَبَانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَعْنٰى مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنْ سَوْمِ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ .وَبِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، مَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ خِطْبَةِ الرَّجُلِ ، عَلٰى خِطْبَةِ أَخِيْهِ وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ صَحَّحْنَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارَ ، فِيْمَا أَبَحْنَا فِيْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ ، وَفِيْمَا مَنَعْنَا فِيْهِ مِنَ السَّوْمِ وَالْخِطْبَةِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِجَازَةِ بَيْعِ مَنْ يَزِيْدُ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

۴۱۶۲: ابو بکر حنفی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک انصاری آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے فاقہ کی شکایت ظاہر کی پھر دوبارہ لوٹ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسے گھر والوں کی جانب سے حاضر ہوا کہ جن کے متعلق میرا خیال یہ ہے کہ جب میں ان کے ہاں لوٹ کر جاؤں گا تو بعض بھوک سے مر چکے ہوں گے آپ نے فرمایا جاؤ اور جا کر دیکھو ان کے ہاں کوئی چیز موجود ہے وہ چلا گیا اور پھر اپنے ساتھ ایک ٹاٹ اور پیالہ لے کر واپس لوٹا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ٹاٹ ہے جس کا کچھ حصہ گھر والے بچھاتے اور باقی اوپر ڈالتے ہیں اور یہ پیالہ ہے جس سے وہ پیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں اشیاء کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلے میں خرید لے گا؟ ایک شخص کہنے لگا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے زیادہ کون دے گا دوسرا اصحابی کہنے لگا میں دو درہم کے بدلے لیتا ہوں آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں تمہاری ہیں۔ پھر آپ نے اس آدمی کو بلایا اور فرمایا ایک درہم کا اپنے گھر والوں کے لئے کھانا خریدو! اور ایک درہم کی کلہاڑی لو۔ پھر اسے میرے پاس لے آؤ! چنانچہ اس نے اسی طرح کیا کچھ دیر بعد وہ آیا تو آپ نے فرمایا تم وادی کی طرف جاؤ اور اس میں کوئی کانٹا اور لکڑی مت رہنے دو اور میرے پاس دس دن بعد آؤ۔ اس نے اسی طرح کیا پھر آیا اور کہنے لگا جو آپ نے حکم فرمایا ہے اس میں برکت ہوئی ہے آپ نے فرمایا یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن آؤ اور تمہارے چہرے پر سوال کرنے کی وجہ سے نشانات یا خراشیں پڑی ہوں (دونوں الفاظ میں کون سا ہے اس میں محمد بن بحر راوی کو شک ہوا ہے) جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں چیز کی قیمت بڑھانے کی اجازت فرمائی ہے تو یہ سودے پر سودے کی قسم سے ہو گیا تو اس سے ثابت ہوا کہ پہلے سودے میں بتلائی جانے والی قیمت ایسی قیمت تھی جس کی طرف مالک ولی کو جھکاؤ نہ تھا اس سے دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ جس سودے پر سودے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی اس میں یہ قسم داخل نہیں بلکہ یہ اس کے علاوہ ہے۔ پس اس روایت نے جس سودے پر سودے کی ممانعت فرمائی اس کی وضاحت کر دی اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت سے جس پیغام نکاح پر پیغام کی ممانعت ہے اس کا مفہوم بھی واضح ہو گیا۔ یہ مفہوم جس سے ہم نے منگنی اور سودے کی روایات کے جواز و منع کو بیان کیا ہے یہ امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور اس کی اجازت کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تابعین رحمہم اللہ کا عمل موجود ہے۔ ذیل میں ملاحظہ ہو۔

تبصرہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے فرمایا یہ دونوں اشیاء کون شخص مجھ سے ایک درہم کے بدلے میں خرید لے گا؟ ایک شخص کہنے لگا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سے زیادہ کون دے گا دوسرا اصحابی کہنے لگا میں دو درہم کے بدلے لیتا ہوں آپ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں تمہاری ہیں۔

پھر آپ نے اس آدمی کو بلایا اور فرمایا ایک درہم کا کھانا اپنے گھر والوں کے لئے خریدو! اور ایک درہم کی کلہاڑی لو۔ پھر اسے میرے پاس لے آؤ! چنانچہ اس نے اسی طرح کیا کچھ دیر بعد وہ آیا تو آپ نے فرمایا تم وادی کی طرف جاؤ اور اس میں کوئی کانٹا اور لکڑی مت رہنے دو اور میرے پاس دس دن بعد آؤ۔ اس نے اسی طرح کیا پھر آیا اور کہنے لگا جو آپ نے حکم فرمایا ہے اس میں برکت ہوئی ہے آپ نے فرمایا یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت کے دن آؤ اور تمہارے چہرے پر سوال کرنے کی وجہ سے نشانات یا خراشیں پڑی ہوں (دونوں الفاظ میں کون سا ہے اس میں محمد بن بکر راوی کو شک ہوا ہے)

خلاصۂ روایت: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں چیز کی قیمت بڑھانے کی اجازت فرمائی ہے تو یہ سودے پر سودے کی قسم سے ہوگیا تو اس سے ثابت ہوا کہ پہلے سودے میں بتلائی جانے والی قیمت ایسی قیمت تھی جس کی طرف مالک دل کو جھکا ؤ نہ تھا اس سے دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ جس سودے پر سودے سے آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی اس میں یہ قسم داخل نہیں بلکہ یہ اس کے علاوہ ہے۔ پس اس روایت نے جس سودے پر سودے کی ممانعت فرمائی اس کی وضاحت کر دی اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی روایت سے جس پیغام نکاح پر پیغام کی ممانعت ہے اس کا مفہوم بھی واضح ہوگیا۔

یہ مفہوم جس سے ہم نے منگنی اور سودے کی روایات کے جواز ومنع کو بیان کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تابعین رحمہم اللہ سے اس کی تائید:

جناب نبی اکرم ﷺ کے بعد بھی اس قسم کی بیع کا جواز ثابت ہوتا ہے جیسا کہ یہ روایات شاہد ہیں۔

۴۱۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، قَالَ :أَدْرَكْتُ النَّاسَ يَبِيعُوْنَ الْغَنَائِمَ ، فِيمَنْ يَزِيدُ .

۴۱۶۳: لیث بن سعد نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ ہم نے لوگوں کو دیکھا کہ غنائم کے امـ لوگ ان کو فروخت کرتے ہیں جو زیادہ قیمت دیتے ہیں۔

۴۱۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُوسُفُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَسُوْمَ عَلَى سَوْمِ الرَّجُلِ إِذَا كَانَ فِي صَحْنِ السُّوْقِ ، يَسُوْمُ هٰذَا وَهٰذَا ، فَأَمَّا إِذَا خَلَا بِهِ رَجُلٌ ، فَلَا يَسُوْمُ عَلَيْهِ .

۴۱۶۴: ابن ابی نجیح نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ کسی شخص کی بولی دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ بازار میں ہو ہر ایک بھاؤ لگائے۔ اگر علیحدگی میں سودا کرے تو پھر یہ اس کے سودے پر سودا نہ کرے۔

تشریح: اس باب میں بھی امام طحاوی رحمہ اللہ فریق ثانی کے مؤقف کو راجح قرار دے کر ثابت کیا البتہ اس میں نظری دلیل پیش نہیں کی۔

بَابُ النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيِّ عَصَبَةٍ

عصبہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح

خلاصۃ المرام: اس میں علماء کی دو رائے ہیں۔

نمبر ①: ولی عصبہ کے بغیر نکاح منعقد نہ ہو جائے گا اس کو ائمہ ثلاثہ اور حسن بصری وسفیان رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: ولی کی اجازت کے بغیر کفو میں نکاح درست ہوگا غیر کفو میں ان کو حق اعتراض ہے اس کو ائمہ احناف اور زہری، شعبی اوزاعی، قاسم رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (نخبہ والتعلیق)

فریق اوّل کا مؤقف: عورت کو اجازت نہیں کہ وہ بغیر ولی کی اجازت کے اپنا نکاح کرے اگر اس نے نکاح کر لیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔

۴۱۶۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ يَعْلَى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ، فَإِنْ أَصَابَهَا فَلَهَا مَهْرُهَا ، بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا ، فَإِنْ اِشْتَجَرُوْا ، فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ.

۴۱۶۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ جو عورت ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے اگر مرد نے اس سے قربت بھی کر لی تو اس عورت کو مہر ملے گا کیونکہ اس نے اس کی شرمگاہ کو استعمال کیا پھر اگر ان میں باہمی اختلاف ہو جائے تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی (نسباً) موجود نہ ہو۔

تخریج : ترمذی فی النکاح باب۱۵، ابن ماجہ فی النکاح باب۱۵، دارمی فی النکاح باب۱۱، مسند احمد ٦/٤٧، ٦٦، ١٦٦، ابو داؤد فی النکاح باب۹، دارمی فی النکاح باب۱۱۔

۴۱۶۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۱۶۶: یحییٰ بن سعید نے ابن جریج سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۱۶۷: حجاج بن ارطاۃ نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۱۶۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۶۸: جعفر بن ربیعہ نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۱۶۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا قَوْمٌ ، فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ تَزْوِيجُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا: لِلْمَرْأَةِ أَنْ تُزَوِّجَ نَفْسَهَا مِمَّنْ شَاءَتْ ، وَلَيْسَ لِوَلِيِّهَا أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِيْ ذٰلِكَ إِذَا وَضَعَتْ نَفْسَهَا حَيْثُ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَضَعَهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ جُرَيْجٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى ، قَدْ ذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّهٗ سَأَلَ عَنْهُ ابْنَ شِهَابٍ ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ .

۴۱۶۹: ابن لہیعہ نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے انہوں نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا رجحان یہ ہے کہ کسی عورت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لینا جائز نہیں اس قول کو ہمارے ائمہ میں سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا آثار سے استدلال کیا ہے۔علماء کی دوسری جماعت نے بالغہ عورت کو اپنے نکاح کا اختیار دیا ہے ولی کو اس کے اس حق میں تعرض کی اجازت نہیں مگر اس میں اس شرط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ عورت اس مقام پر نکاح کرے جہاں نکاح مناسب ہو (کفو میں)۔مندرجہ باالا روایت جو ابن جریج کے حوالہ سے مذکور ہوئی ہے یہ خود ثابت نہیں اس کے متعلق جب ابن شہاب زہری سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس کی پہچان سے انکار کر دیا۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد</u>: علماء کی ایک جماعت کا رجحان یہ ہے کہ کسی عورت کو ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لینا جائز نہیں اس قول کو ہمارے ائمہ میں سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا آثار سے استدلال کیا ہے۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف</u>: علماء کی دوسری جماعت نے بالغہ عورت کو اپنے نکاح کا اختیار دیا ہے ولی کو اس کے اس حق میں تعرض کی اجازت نہیں مگر اس میں اس شرط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ عورت اس مقام پر نکاح کرے جہاں نکاح مناسب ہو (کفو میں)

<u>فریق اوّل کا جواب</u>: مندرجہ بالا روایت جو ابن جریج کے حوالہ سے مذکور ہوئی ہے یہ خود ثابت نہیں اس کے متعلق جب ابن

شہاب زہری سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس سے لاعلمی کا اظہار کیا (پس مرکزی راوی کے انکار سے روایت قابل حجت نہ رہی)۔

اعتراض: یحییٰ بن معین نے ابن علیہ عن ابن جریج اس روایت کی خبر دی ہے (پس زہری کے انکار پر اس کو ساقط الاعتبار کہنا درست نہیں)۔

جواب: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محدثین کرام تو اس سے کم درجہ کا عیب نکلنے پر روایت کو ترک کر دیتے ہیں جبکہ یہاں حجاج بن ارطاۃ کا زہری سے سماع ہی ثابت نہیں اور حجاج زہری سے جو بھی روایت کریں وہ مرسل شمار ہوتی ہے اور مرسل فریق اول کے ہاں قابل حجت نہیں چہ جائیکہ بنیادی دلیل میں اس کو پیش کیا جائے۔

نمبر ۲: ابن لہیعہ اس روایت کی سند میں پایا جاتا ہے اور فریق اوّل موقعہ حجت میں ابن لہیعہ کی روایت کو قبول نہیں کرتے تو خود ایسی روایت سے استدلال کیونکر کرتے ہیں جس میں ابن لہیعہ موجود ہے۔

نمبر ۳: اگر بالفرض زہری سے یہ روایت ثابت بھی ہو جائے اور نیچے والی سے قطع نظر کر لی جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس کے خلاف موجود ہے جو ہم پیش کئے دیتے ہیں۔

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

۴۱۷۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ، عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :وَهُمْ يُسْقِطُوْنَ الْحَدِيْثَ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، فَلَا يُثْبِتُوْنَ لَهُ سَمَاعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَحَدِيْثُهُ عَنْهُ عِنْدَهُمْ ، مُرْسَلٌ ، وَهُمْ لَا يَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ ، وَابْنُ لَهِيعَةَ ، فَهُمْ يُنْكِرُوْنَ عَلَى خَصْمِهِمُ الْاِحْتِجَاجَ عَلَيْهِمْ بِحَدِيْثِهِ، فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهِ عَلَيْهِ فِي مِثْلِ هٰذَا ؟ ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ مَا رَوَوْا مِنْ ذٰلِكَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، لَكَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ .

۴۱۷۰: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محدثین کرام تو اس سے کم درجہ کا عیب نکلنے پر روایت کو ترک کر دیتے ہیں جبکہ یہاں حجاج بن ارطاۃ کا زہری سے سماع ہی ثابت نہیں اور حجاج زہری سے جو بھی روایت کریں وہ مرسل شمار ہوتی ہے اور مرسل فریق اوّل کے ہاں قابل حجت نہیں چہ جائیکہ بنیادی دلیل میں اس کو پیش کیا جائے۔ ابن لہیعہ اس روایت کی سند میں پایا جاتا ہے اور فریق اوّل موقعہ حجت میں ابن لہیعہ کی روایت کو قبول نہیں کرتے تو خود ایسی روایت سے استدلال کیونکر کرتے ہیں جس میں ابن لہیعہ موجود ہے۔ اگر بالفرض زہری سے یہ روایت ثابت بھی ہو جائے اور نیچے والی سے قطع نظر کر لی جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس کے خلاف موجود ہے جو ہم پیش کئے دیتے ہیں۔

تخریج : موطا مالك فی الطلاق ۱۵۔

اللغات :یفتات علیه۔ رائے کو مسلط کرنا۔

۴۱۷۱: حَدَّثَنَا یُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا زَوَّجَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، الْمُنْذِرَ بْنَ الزُّبَیْرِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ غَائِبٌ بِالشَّامِ .فَلَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ :أَمِثْلِی یُصْنَعُ بِهٖ هٰذَا، وَیُفْتَاتُ عَلَیْهِ؟ فَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ عَنِ الْمُنْذِرِ فَقَالَ الْمُنْذِرُ :إِنَّ ذٰلِكَ بِیَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ :مَا كُنْتُ أَرُدُّ أَمْرًا قَضَیْتُهٗ ، فَقَرَّتْ حَفْصَةُ عِنْدَهٗ، وَلَمْ یَكُنْ ذٰلِكَ طَلَاقًا .

۴۱۷۱: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حفصہ بنت عبدالرحمٰن کا نکاح منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کر دیا اس وقت حضرت عبدالرحمٰن موجود نہ تھے بلکہ وہ شام میں تھے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو (ناراضی سے) فرمایا کیا میرے جیسے آدمی سے یہ معاملہ کیا جاتا ہے کہ میری رائے کے بغیر کام کیا جائے پس عائشہ رضی اللہ عنہا نے منذر کی طرف سے گفتگو کی۔ تو منذر نے کہا کہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے اس پر عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایسے کام کو بالکل رد نہ کروں گا جو تم نے کر دیا پس حفصہ کو منذر کے نکاح میں رہنے دیا اور عبدالرحمٰن کا یہ قول طلاق نہ ہوا (یعنی نکاح ثابت و برقرار رہا)۔

۴۱۷۲: وَحَدَّثَنَا یُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی اللَّیْثُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۷۲: لیث نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

حاصل روایات : تین اسناد کے ساتھ پیش کی جانے والی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اس کو جائز سمجھا اور اس عقد سے تملیک بضعہ کو جائز قرار دیا جو ہمارے ہاں ثبوت نکاح اور اس کے ثبوت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور یہ بات قطعاً غیر ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لا نکاح الا بولی کو جانتے ہوئے اس کو بغیر ولی کے جائز قرار دیا ہو پس اس بات سے زہری کی روایت کا نقص ظاہر ہو گیا۔

فریق اوّل کی طرف سے دوسرا اعتراض: اس روایت میں نقص نکل آیا تو کیا ہوا ابو اسحاق نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اسی مضمون کی روایت نقل کی ہے جو ہم پیش کر رہے ہیں۔

روایت ابو بردہ رضی اللہ عنہ:

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي حَنْظَلَةُ وَأَفْلَحُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، فِي حَفْصَةَ ، بِمِثْلِ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ رَأَتْ أَنَّ تَزْوِيجَهَا بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِغَيْرِهِ جَائِزٌ ، وَرَأَتْ ذٰلِكَ الْعَقْدَ مُسْتَقِيمًا حَتّٰى أَجَازَتْ فِيهِ التَّمْلِيكَ الَّذِي لَا يَكُونُ إِلَّا عَنْ صِحَّةِ النِّكَاحِ وَثُبُوتِهِ، اسْتَحَالَ -عِنْدَنَا -أَنْ يَكُونَ تَرَى ذٰلِكَ .وَقَدْ عَلِمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي ذٰلِكَ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ ،

۴۱۷۳: حنظلہ اور افلح نے قاسم بن محمد سے حفصہ بنت عبدالرحمن سے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ تین اسناد کے ساتھ پیش کی جانے والی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی عدم موجودگی میں ان کی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اس کو جائز سمجھا اور اس عقد سے تمسیک بضعہ کو جائز قرار دیا جو ہمارے ہاں ثبوت نکاح اور اس کے ثبوت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور یہ بات قطعاً غیر ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لانکاح الا بولی کو جانتے ہوئے اس کو بغیر ولی کے جائز قرار دیا ہو پس اس بات سے زہری کی روایت کا نقص ثابت ہو گیا۔ اوّل قول والوں نے اپنی دلیل میں اس روایت کو پیش کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب۳۶' ابو داؤد فی النکاح باب۱۹' ترمذی فی النکاح باب ۱٤' ۱۷' ابن ماجه فی النکاح باب ۱۵' دارمی فی النکاح باب ۱۱' مسند احمد ۱/ ۲۵۰' ٤/ ۳۹٤' ٤۱۸' ٦/ ۲٦۰۔

الجواب بالصواب:

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت فریق اوّل کے ضابطہ کے مطابق استدلال کے لئے کافی نہیں کیونکہ اسرائیل سے زیادہ حفظ وضبط و اتقان والے روات مثلاً سفیان' شعبہ وغیرہ نے اس کو اسحاق سے انقطاع کے ساتھ نقل کیا ہے تو منقطع روایت سے استدلال درست نہ ہوا۔

شعبہ وسفیان کی روایات ملاحظہ ہوں:

۴۱۷۴: بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ أَيْ إِلَّا بِإِذْنِهِ . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ ، عَلٰى أَصْلِهِمْ أَيْضًا ، لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ وَذٰلِكَ أَنَّ مَنْ هُوَ

أَثْبَتُ مِنْ إِسْرَائِيلَ ، وَأَحْفَظُ مِنْهُ، مِثْلَ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ ، قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مُنْقَطِعًا .

۴۱۷۴: ابواسحاق نے حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ ان کے اصول کے مطابق استدلال کے لئے کافی نہیں کیونکہ اسرائیل سے زیادہ حفظ وضبط واتقان والے رواۃ مثلاً سفیان' شعبہ وغیرہ نے اس کو اسحاق سے انقطاع کے ساتھ نقل کیا ہے تو منقطع روایت سے استدلال درست نہ ہوا۔

۴۱۷۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ .

۴۱۷۵: شعبہ نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں۔

حاصل جواب:

یہ ہے کہ اصل کے لحاظ سے یہ روایت حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے جس کو شعبہ و سفیان نے اپنی سند سے روایت کیا ہے۔ ہر دو راوی اکیلے اکیلے بھی اسرائیل کے خلاف حجت ہیں تو جب دونوں جمع ہوں تو پھر ان کی روایت اسرائیل کے خلاف حجت کیوں نہ ہوگی۔

ایک اوراعتراض: لیجئے ابوعوانہ رحمہ اللہ نے اس روایت کو اسرائیل کی طرح مرفوعاً نقل کیا پھر آپ اس کو منقطع کیوں کر کہہ سکتے ہیں۔

روایت ابوعوانہ ملاحظہ ہو:

۴۱۷۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. فَصَارَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِرِوَايَةِ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا -عِنْدَهُمْ -حُجَّةٌ عَلَى إِسْرَائِيلَ ، فَكَيْفَ إِذَا اجْتَمَعَا جَمِيعًا .فَإِنْ قَالُوْا :فَإِنَّ أَبَا عَوَانَةَ قَدْ رَوَاهُ مَرْفُوْعًا ، كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيلُ .وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ ،

۴۱۷۶: سفیان ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے تو اصل کے لحاظ سے یہ روایت حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے جس کو شعبہ وسفیان نے اپنی سند سے روایت کیا ہے۔ ہر دو راوی اکیلے اکیلے بھی اسرائیل کے خلاف

حجت ہیں تو جب دونوں جمع ہوں تو پھر ان کی روایت اسرائیل کے خلاف حجت کیوں نہ ہوگی۔

۴۱۷۷: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ وَأَبُوْ عَوَانَةَ .ح .وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ .ح .

۴۱۷۷: فہد نے ابوغسان سے انہوں نے ابوعوانہ سے بسند دیگر۔صالح بن عبدالرحمٰن نے سعید بن منصور سے انہوں نے ابوعوانہ سے۔

۴۱۷۹: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ . قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَلٰكِنَّا نَظَرْنَا فِيْ أَصْلِ ذٰلِكَ ، فَإِذَا هُوَ عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، فَرَجَعَ حَدِيْثُ أَبِيْ عَوَانَةَ أَيْضًا إِلٰى حَدِيْثِ إِسْرَائِيْلَ .

۴۱۷۸: ابوالولید نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس روایت کوابوعوانہ نےنقل کیا ہےمگر جب سند پرنگاہ ڈالی تو ابوعوانہ نے بھی اسرائیل سے ہی روایت کی ہے پس دوبارہ لوٹ کر معاملہ تو اسرائیل پر چلا گیا۔

تخریج : ابو عوانہ۔

حاصل: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اس روایت کوابوعوانہ نےنقل کیا ہےمگر جب سند پرنگاہ ڈالی تو ابوعوانہ نے بھی اسرائیل سے ہی روایت کی ہے پس دوبارہ لوٹ کر معاملہ تو اسرائیل پر آ گیا۔ملاحظہ فرمائیں۔

روایات ابوعوانہ عن اسرائیل:

۴۱۷۹: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ ، عِنْدَ أَبِيْ عَوَانَةَ فِيْ هٰذَا، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، شَيْءٌ .فَإِنْ قَالُوْا :فَإِنَّهٗ قَدْ رَوَاهُ قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ أَيْضًا ، كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۴۱۷۹: معلّٰی بن منصور رازی نے ابوعوانہ سے انہوں نے اسرائیل عن ابی اسحاق سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اب اس بات کی تو نفی ہوگئی کہ ابوعوانہ کے پاس ابواسحاق کی طرف سے کسی اور سند سے کوئی چیز پہنچی ہو۔اسرائیل نے فقط ابواسحاق سے یہ روایت نقل نہیں کی بلکہ قیس بن ربیع نے بھی بالکل روایت

اسرائیل کی طرح نقل کی ہے۔

حاصل روایات: پس اب اس بات کی تو نفی ہوگئی کہ ابوعوانہ کے پاس ابواسحاق کی طرف سے کسی اور سند سے کوئی چیز پہنچی ہو۔

اعتراض ثالث:

اسرائیل نے فقط ابواسحاق سے یہ روایت نقل نہیں کی بلکہ قیس بن ربیع نے بھی بالکل روایت اسرائیل کی طرح نقل کی ہے۔

روایت ابن ربیع ملاحظہ ہو:

۴۱۸۰: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ الْكُوفِيُّ .ح .وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوْسٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيْلَ لَهُمْ :صَدَقْتُمْ ، قَدْ رَوَاهُ قَيْسٌ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَقَيْسٌ -عِنْدَهُمْ -دُوْنَ إِسْرَائِيْلَ ، فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُوْنَ إِسْرَائِيْلُ مُضَادًّا لِسُفْيَانَ وَلِشُعْبَةَ ، كَانَ قَيْسٌ أَحْرَى أَنْ لَا يَكُوْنَ مُضَادًّا لَهُمَا فَإِنْ قَالُوْا :فَإِنَّ بَعْضَ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ سُفْيَانَ مَرْفُوْعًا ، كَمَا رَوَاهُ إِسْرَائِيْلُ وَقَيْسٌ ، وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ :

۴۱۸۰: فہد نے محمد بن صلت کوفی سے۔ابوالولید نے قیس بن ربیع سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لا نکاح الا بولی اجازت ولی کے بغیر نکاح نہیں۔ یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ اس روایت کو قیس نے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح تم نے اس کو نقل کیا ہے مگر قیس سے اسرائیل کی توثیق تو کیا ہوتی وہ تو مرتبہ میں اسرائیل سے بھی کم درجہ ہے جب اسرائیل خود سفیان و شعبہ کے مقابل نہیں تو جو ان سے کم تر ہے وہ ان کا مقابل کیونکر ہوگا۔اس روایت کو سفیان کے بعض شاگردوں نے اس طرح بیان مرفوع کیا ہے جس طرح کہ اسرائیل اور قیس رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔ یہ بات شک سے بالاتر ہے کہ اس روایت کو قیس نے اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح تم نے اس کو نقل کیا ہے مگر قیس سے اسرائیل کی توثیق تو کیا ہوتی وہ تو مرتبہ میں اسرائیل سے بھی کم درجہ ہے جب اسرائیل خود سفیان وشعبہ کے مقابل نہیں تو جو ان سے کم تر ہے وہ ان کا مقابل کیونکر ہوگا۔اس روایت کو سفیان کے بعض شاگردوں نے اس طرح مرفوع بیان کیا ہے جس طرح کہ اسرائیل اور قیس رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے اور وہ روایت درج ذیل ہے۔

۴۱۸۱: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوْسٰى،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ صَدَقْتُمْ ، قَدْ رَوَى هٰذَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَلٰكِنَّكُمْ لَا تَرْضَوْنَ مِنْ خَصْمِكُمْ بِمِثْلِ هٰذَا إِنْ احْتَجُّوْا عَلَيْهِ بِمَا رَوَاهُ أَصْحَابُ سُفْيَانَ أَوْ أَكْثَرُهُمْ عَنْهُ، عَلٰى مَعْنًى ، وَيَحْتَجُّ هُوَ عَلَيْكُمْ بِمَا رَوَاهُ بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، بِمَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى ، وَتَعُدُّوْنَ الْمُحْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ هٰذَا جَاهِلًا بِالْحَدِيْثِ ، فَكَيْفَ تُسَوِّغُوْنَ أَنْفُسَكُمْ عَلٰى مُخَالِفِكُمْ مَا لَا يُسَوِّغُوْنَهُ عَلَيْكُمْ ؟ إِنَّ هٰذَا لَجَوْرٌ بَيِّنٌ وَمَا كَلَامِيْ فِيْ هٰذَا إِرَادَةٌ مِنِّي الْإِزْرَاءَ عَلٰى أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ ، وَلَا أَعُدُّ مِثْلَ هٰذَا طَعْنًا .وَلٰكِنِّيْ أَرَدْتُ بَيَانَ ظُلْمِ هٰذَا الْمُحْتَجِّ ، وَإِلْزَامَهُ مِنْ حُجَّةِ نَفْسِهِ مَا ذَكَرْتُ ، وَلٰكِنِّي أَقُوْلُ : إِنَّهُ لَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ لِمَا قَالَ الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِهِ لِقَوْلِهِمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ مَعَانِيَ .فَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا إِنَّ ذٰلِكَ الْوَلِيَّ هُوَ أَقْرَبُ الْعَصَبَةِ إِلَى الْمَرْأَةِ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْوَلِيُّ ، مَنْ تُوَلِّيْهِ الْمَرْأَةُ مِنَ الرِّجَالِ ، قَرِيْبًا كَانَ مِنْهَا أَوْ بَعِيْدًا .وَهٰذَا الْمَذْهَبُ يَصِحُّ بِهِ قَوْلُ مَنْ يَقُوْلُ :لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَتَوَلّٰى عَقْدَ نِكَاحِ نَفْسِهَا ، وَإِنْ أَمَرَهَا وَلِيُّهَا بِذٰلِكَ ، وَلَا عَقْدَ نِكَاحِ غَيْرِهَا ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَوَلّٰى ذٰلِكَ إِلَّا الرِّجَالُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مِثْلُ ذٰلِكَ .

۴۱۸۲: بشر بن منصور نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ان کے جواب میں کہا جائیگا کہ تم نے بالکل درست کہا کہ بشر بن منصور نے سفیان سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جس طرح تم نے بیان کیا مگر فریق ثانی کی طرف سے اگر سفیان کے اکثر شاگردوں نے ایک روایت بیان کی ہو اور بشر بن منصور جیسا راوی دوسرے شاگردوں کے خلاف روایت کر رہا ہو تو تم فریق ثانی کی بشر بن منصور والی روایت کو کبھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہو گے بلکہ ایسی روایت بیان کرنے والے کو حدیث سے جاہل و ناواقف قرار دو گے تو جو چیز اپنے حق میں قبول نہیں کرتے دوسروں کے حق میں وہ کیوں استعمال کرتے ہو کیا یہ ظلم نہیں اور کھلی زیادتی نہیں۔میرے اس کلام سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ میں (نعوذ باللہ) ان روات پر الزام لگا رہا ہوں اور اس قسم کی بات کو میں طعن شمار بھی نہیں کرتا بلکہ اس سے مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ فریق اوّل نے جو کچھ کہا ہے یہ اس کے اپنے بیان کا لازمہ ہے۔میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ثابت ہو جائے کہ ولی کے بغیر نکاح درست نہیں تو پھر بھی فریق اوّل کے لئے استدلال کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ اس کے معنی میں کئی احتمالات ہیں: نمبر ①: ولی سے قریب ترین عصبہ مراد ہے جیسا کہ تم نے مراد لیا ہے۔نمبر ②: ولی سے عورت کا مرد رشتہ دار

مراد ہو خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہو یا نہ ہو اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اس آدمی کا قول بالکل درست ہے جس کے ہاں عورت اپنا نکاح نہیں کر سکتی اگر چہ ولی اسے اس بات کی اجازت بھی دے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کا نکاح کر سکتی ہے کیونکہ ولایت نکاح صرف مردوں کو حاصل ہوتی ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس سلسلہ میں روایت ہے۔

جواب: یہ بات بالکل درست ہے کہ بشر بن منصور نے سفیان سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جس طرح تم نے بیان کیا مگر فریق ثانی کی طرف سے اگر سفیان کے اکثر شاگردوں نے ایک روایت بیان کی ہو اور بشر بن منصور جیسا راوی دوسرے شاگردوں کے خلاف روایت کر رہا ہو تو تم فریق ثانی کی بشر بن منصور والی روایت کو کبھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ ہوں گے بلکہ ایسی روایت بیان کرنے والے کو حدیث سے جاہل و ناواقف قرار دو گے تو جو چیز اپنے حق میں قبول نہیں کرتے دوسروں کے حق میں وہ کیوں استعمال کرتے ہو کیا یہ ظلم اور کھلی زیادتی نہیں۔

معذرت: میرے اس کلام سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ میں (نعوذ باللہ) ان روات پر الزام لگا رہا ہوں اور اس قسم کی بات کو میں طعن شمار بھی نہیں کرتا بلکہ اس سے مقصود یہ ظاہر کرنا ہے کہ فریق اوّل نے جو کچھ کہا ہے یہ اس کے اپنے بیان کا لازمہ ہے۔

برسبیل اعتراف: میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ثابت ہو جائے کہ ولی کے بغیر نکاح درست نہیں تو پھر بھی فریق اوّل کے لئے استدلال کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ اس کے معنی میں کئی احتمالات ہیں۔

احتمال نمبر ①: ولی سے قریب ترین عصبہ مراد ہے جیسا کہ تم نے مراد لیا ہے۔

نمبر ②: ولی سے عورت کا ہر رشتہ دار مراد ہو خواہ وہ قریبی رشتہ دار ہو یا نہ ہو اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے اس آدمی کا قول بالکل درست ہے جس کے ہاں عورت اپنا نکاح نہیں کر سکتی اگر چہ ولی اسے اس بات کی اجازت بھی دے اور نہ ہی وہ کسی دوسرے کا نکاح کر سکتی ہے کیونکہ ولایت نکاح صرف مردوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے واضح ہوتا ہے۔

۴۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِىٍّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَنْكَحَتْ رَجُلًا مِنْ بَنِىْ أَخِيهَا جَارِيَةً مِنْ بَنِىْ أَخِيهَا فَضَرَبَتْ بَيْنَهُمَا بِسِتْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَتْ ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ اِلَّا النِّكَاحُ ، أَمَرَتْ رَجُلًا فَأَنْكَحَ ، ثُمَّ قَالَتْ : لَيْسَ اِلَى النِّسَاءِ النِّكَاحُ . وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا قَوْلُهُ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ الْوَلِيُّ هُوَ الَّذِىْ اِلَيْهِ وِلَايَةُ الْبُضْعِ مِنْ وَالِدِ الصَّغِيْرَةِ ، أَوْ مَوْلَى الْاَمَةِ أَوْ بَالِغَةٍ حُرَّةٍ لِنَفْسِهَا .فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَعْقِدَ نِكَاحًا عَلٰى بُضْعٍ اِلَّا وَلِيُّ، ذٰلِكَ الْبُضْعِ، وَهٰذَا جَائِزٌ فِى اللُّغَةِ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ . فَقَالَ قَوْمٌ :وَلِيُّ الْحَقِّ ، هُوَ

الَّذِی لَهُ الْحَقُّ ، فَإِذَا کَانَ مَنْ لَهُ الْحَقُّ یُسَمَّی وَلِیًّا ، کَانَ مَنْ لَهُ الْبُضْعُ أَیْضًا یُسَمَّی وَلِیًّا لَهُ. فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ هٰذِهِ التَّأْوِیْلَاتِ ، انْتَفٰی أَنْ یُصْرَفَ اِلٰی بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ ، اِلَّا بِدَلَالَةٍ تَدُلُّ عَلٰی ذٰلِكَ ، اِمَّا مِنْ کِتَابٍ وَاِمَّا مِنْ سُنَّةٍ ، وَاِمَّا مِنْ اِجْمَاعٍ وَاحْتَجَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ لِقَوْلِهِمْ اَیْضًا ،

۴۱۸۳: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس طرح روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کسی بھتیجے اور بھتیجی کا باہم نکاح کیا تو انہوں نے ان دونوں کے درمیان پردہ ڈال کر گفتگو کی یہاں تک کہ جب نکاح کے سوا کوئی بات باقی نہ رہی تو ایک مرد کو حکم دیا چنانچہ اس نے نکاح کر دیا پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عورتوں کو نکاح کر کے دینے کا کوئی اختیار نہیں۔ سے مراد وہ ہے جس کو ولایت بضع حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً چھوٹی بچی کے لئے والد یا لونڈی کے لئے اس کا مالک یا بالغہ حرہ بذات خود۔ پس اس احتمال کے مطابق مطلب یہ ہوا کہ بضع کا عقد نکاح صرف وہی کر سکتا ہے جس کو بضع کی ولایت حاصل ہوگی اور لغوی اعتبار سے ولایت کا یہ معنی درست ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے **فلیملل ولیه بالعدل** پس چاہئے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھوائے۔ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ ولی حق اس کو کہا جاتا ہے جو صاحب حق ہو اب اس اطلاق کے مطابق جب صاحب حق کو بھی ولی کہا جا سکتا ہے تو جس کو ولایت بضعہ حاصل ہو اس کو تو بدرجہ اولیٰ ولی کہا جائے گا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب **لا نکاح الا بولی** میں ولی کا لفظ ان تمام معانی کا احتمال رکھتا ہے تو کسی ایک معنی کو ترک کر کے دوسرا معنی اس وقت تک نہیں لے سکتے جب تک قرآن مجید' سنت و اجماع سے اس پر دلیل نہ پائی جاتی ہو۔ جو حضرات نکاح کو ولی کے بغیر جائز قرار نہیں دیتے ان کی دلیل اس روایت سے بھی ہے۔

نمبر ③: ولی سے مراد وہ ہے جس کو ولایت بضع حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً چھوٹی بچی کے لئے والد یا لونڈی کے لئے اس کا مالک یا بالغہ حرہ بذات خود۔ پس اس احتمال کے مطابق مطلب یہ ہوا کہ بضع کا عقد نکاح صرف وہی کر سکتا ہے جس کو بضع کی ولایت حاصل ہوگی اور لغوی اعتبار سے ولایت کا یہ معنی درست ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے **فلیملل ولیه بالعدل** پس چاہئے کہ اس کا ولی انصاف سے لکھوائے۔

ایک جماعت کا قول: یہ کہ ولی حق اس کو کہا جاتا ہے جو صاحب حق ہو اب اس اطلاق کے مطابق جب صاحب حق کو بھی ولی کہا جا سکتا ہے تو جس کو ولایت بضعہ حاصل ہو اس کو تو بدرجہ اولیٰ ولی کہا جائے گا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جب **لا نکاح الا بولی** میں ولی کا لفظ ان تمام معانی کا احتمال رکھتا ہے تو ان میں سے کسی ایک احتمال کو مراد لینے کے لئے کتاب و سنت اجماع کی دلیل ہونا ضروری ہے۔

ایک اور روایت سے فریق اوّل کا استدلال:

۴۱۸۴: بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ . ح

۴۱۸۴: محمد بن سعید نے شریک سے نقل کی۔

۴۱۸۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنِ ابْنِ أَخِيْ مَعْقِلٍ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أُخْتَهُ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ ، فَطَلَّقَهَا ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، فَأَبٰى عَلَيْهِ مَعْقِلٌ ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ . قَالُوْا : فَلَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِيَّهَا بِتَرْكِ عَضْلِهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ إِلَيْهِ عَقْدَ نِكَاحِهَا وَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا- قَدْ يَحْتَمِلُ مَا قَالُوْا ، وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ . يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَضْلُ مَعْقِلٍ كَانَ تَزْهِيْدَهُ لِأُخْتِهِ فِي الْمُرَاجَعَةِ ، فَتَقِفَ عِنْدَ ذٰلِكَ ، فَأُمِرَ بِتَرْكِ ذٰلِكَ . فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، نَظَرْنَا فِيْمَا سِوَاهَا ، هَلْ نَجِدُ فِيْهِ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْحُكْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، كَيْفَ هُوَ ؟ .

۴۱۸۵: حمانی نے شریک سے معقل کے بھتیجے نے معقل بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ ان کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس نے اس کو طلاق دی (پھر عدت کے اندر) رجوع کا ارادہ کیا معقل نے انکار کر دیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ "فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف" اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ولی کو حکم فرمایا کہ وہ ان عورتوں کو نکاح سے نہ روکیں تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ دوسرا عقد کا ولی وہی ہے جس نے پہلا نکاح کر کے دیا۔ اس آیت میں دو احتمال ہیں۔ نمبر ①: وہی احتمال ہے جس کا تذکرہ فریق اوّل نے کیا ہے۔ نمبر ②: دوسرا احتمال یہ ہے کہ معقل کا روکنا اس بات سے تھا کہ انہوں نے اس کے رجوع کرنے سے بے رغبتی اختیار کی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ وہ اس بے توجہی کو چھوڑ دیں بلکہ اس میں دلچسپی لے کر اس کا نکاح کر دیں۔

حاصل کلام یہ ہے اس روایت میں فریق اوّل کے لئے کوئی دلیل میسر نہیں ہو سکتی تو اب ہم دیگر روایات پر نگاہ ڈالتے ہیں جو اس باب میں کسی بات کے فیصلہ پر دلالت کرنے والی ہوں کہ کیا ہے؟

مندرجہ روایات ملاحظہ ہوں:

۴۱۸۶: فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا ، وَاِذْنُهَا صِمَاتُهَا .

۴۱۸۶: نافع بن جبیر بن مطعم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ اپنے نفس کی ولی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ عورت سے اس کے نفس کے متعلق اجازت لی جائے گی اور اس کی اجازت خاموشی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۲۵' ترمذی فی النکاح باب۱۸' ابن ماجہ فی النکاح باب ۱۱' دارمی فی النکاح باب۱۳' موطا مالك فی النکاح ٤' مسند احمد ۲۱۹/۱' ۲۶۱' ۳٤٥' ۳٥٥' ۳٦۲۔

۴۱۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۱۸۷: قعنبی نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۴۱۸۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْهِبٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِقَوْلِهٖ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا اَنَّ اَمْرَهَا فِيْ تَزْوِيْجِ نَفْسِهَا اِلَيْهَا لَا اِلٰى وَلِيِّهَا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اَيْضًا .

۴۱۸۸: عبداللہ بن عبداللہ بن موہب نے نافع بن جبیر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد: الایم احق بنفسها من ولیها سے یہ بات واضح فرما دی کہ بیوہ عورت کو نکاح کے سلسلہ میں اختیار ہے ولی کو اختیار نہیں ہے اور اس مفہوم پر دلالت کرنے والی مزید روایات یہ ہیں۔

حاصل روایات : اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد الایم احق بنفسها من ولیها سے یہ بات واضح فرما دی کہ بیوہ عورت کو نکاح کے سلسلہ میں اختیار ہے ولی کو اختیار نہیں ہے اور اس مفہوم پر دلالت کرنے والی مزید روایات یہ ہیں۔

۴۱۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ .ح .

۴۱۸۹: یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے روایت کی ہے۔

۴۱۹۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ .ح .

۴۱۹۰: موسیٰ بن اسماعیل نے حماد بن سلمہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۹۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا ، قَالَ :ثَنَا آدَم بْنُ أَبِي إِيَاسٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَا :ثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ ، عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي سَلْمَةَ ، فَخَطَبَنِي إِلَى نَفْسِي .فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا ، فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ .قَالَتْ :قُمْ يَا عُمَرُ ، فَزَوِّجِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَزَوَّجَهَا . فَكَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهَا إِلَى نَفْسِهَا ، فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ أَنَّ الْأَمْرَ فِي التَّزْوِيجِ إِلَيْهَا دُونَ أَوْلِيَائِهَا .فَإِنَّمَا قَالَتْ لَهُ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ قُمْ يَا عُمَرُ ، فَزَوِّجِ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ . وَعُمَرُ هٰذَا ابْنُهَا ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ طِفْلٌ صَغِيرٌ غَيْرُ بَالِغٍ ، لِأَنَّهَا قَدْ قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِنِّي امْرَأَةٌ ذَاتُ أَيْتَامٍ يَعْنِي عُمَرَ ابْنَهَا ، وَزَيْنَبَ بِنْتَهَا وَالطِّفْلُ لَا وِلَايَةَ لَهُ. فَوَلَّتْهُ هِيَ أَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا ، فَفَعَلَ .فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَائِزًا ، وَكَانَ عُمَرُ بِتِلْكَ الْوَكَالَةِ ، قَامَ مَقَامَ مَنْ وَكَّلَهُ.فَصَارَتْ أُمُّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، كَأَنَّهَا هِيَ عَقَدَتِ النِّكَاحَ عَلَى نَفْسِهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلَمَّا لَمْ يَنْتَظِرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُضُورَ أَوْلِيَائِهَا ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ بُضْعَهَا إِلَيْهَا دُونَهُمْ .وَلَوْ كَانَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ حَقٌّ ، أَوْ أَمْرٌ ، لَمَا أَقْدَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَقٍ هُوَ لَهُمْ قَبْلَ إِبَاحَتِهِمْ ذٰلِكَ لَهُ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ. قِيلَ لَهُ : صَدَقْتَ ، هُوَ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ، يُطِيعُهُ فِي أَكْثَرِ مِمَّا يُطِيعُ فِيهِ نَفْسَهُ، فَأَمَّا أَنْ يَكُونَ هُوَ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِهِ فِي أَنْ يَعْقِدَ عَلَيْهِ عَقْدًا بِغَيْرِ أَمْرِهِ، مِنْ بَيْعٍ ، أَوْ نِكَاحٍ ، أَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَلَا ، وَإِنَّمَا كَانَ سَبِيلُهُ فِي ذٰلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَسَبِيلِ الْحُكَّامِ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَكَانَتْ وَكَالَةُ عُمَرَ ، إِنَّمَا تَكُونُ مِنْ قِبَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا مِنْ قِبَلِ أُمِّ سَلْمَةَ ، لِأَنَّهُ هُوَ وَلِيُّهَا .وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْوَكَالَةُ إِنَّمَا كَانَتْ مِنْ قِبَلِ أُمِّ سَلْمَةَ ، فَعَقَدَ بِهَا النِّكَاحَ ، فَقَبِلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا كَانَ مَلَكَ ذٰلِكَ الْبُضْعَ ، بِتَمْلِيكِ أُمِّ سَلْمَةَ إِيَّاهُ، لَا بِحَقِّ وِلَايَةٍ كَانَتْ لَهُ فِي بُضْعِهَا .أَوَ لَا تَرَى أَنَّهَا قَدْ قَالَتْ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ ، يَكْرَهُ ذٰلِكَ . وَلَوْ كَانَ هُوَ أَوْلَى بِهَا مِنْهُمْ لَمْ يَقُلْ لَهَا ذٰلِكَ ،

وَلَقَالَ لَهَا أَنَا وَلِيُّكِ دُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُلَمْ يُنْكِرْ مَا قَالَتْ وَقَالَ لَهَا اِنَّهُمْ لَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ . فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ عَقْدَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا النِّكَاحَ عَلٰى بُضْعِهَا كَانَ جَائِزًا دُوْنَ أَوْلِيَائِهَا ، وَجَبَ أَنْ يُحْمَلَ مَعَانِي الْآثَارِ الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ شَيْءٌ مِنْهَا وَلَا يَتَنَافٰى وَلَا يَخْتَلِفَ .وَأَمَّا النَّظْرُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْمَرْأَةَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا ، يَجُوْزُ أَمْرُ وَالِدِهَا عَلَيْهَا فِيْ بُضْعِهَا وَمَالِهَا ، فَيَكُوْنُ الْعَقْدُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ إِلَيْهِ لَا إِلَيْهَا ، وَحُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ ، حُكْمٌ وَاحِدٌ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ وِلَايَتَهُ عَلٰى مَالِهَا قَدْ ارْتَفَعَتْ .وَأَنَّ مَا كَانَ إِلَيْهِ مِنَ الْعَقْدِ عَلَيْهَا فِيْ مَالِهَا فِيْ صِغَرِهَا ، قَدْ عَادَ إِلَيْهَا ، فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْعَقْدُ عَلٰى بُضْعِهَا يَخْرُجُ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ أَبِيْهَا بِبُلُوْغِهَا .فَيَكُوْنُ مَا كَانَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا ، قَدْ عَادَ إِلَيْهَا ، وَيَسْتَوِيْ حُكْمُهَا فِيْ مَالِهَا وَفِيْ بُضْعِهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَيْهَا دُوْنَ أَبِيْهَا ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهَا مُسْتَوِيًا بَعْدَ بُلُوْغِهَا ، كَمَا كَانَ مُسْتَوِيًا قَبْلَ بُلُوْغِهَا .فَهٰذَا حُكْمُ النَّظْرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَيْضًا ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ :إِنْ زَوَّجَتِ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا مِنْ غَيْرِ كُفْءٍ فَلِوَلِيِّهَا فَسْخُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا ، وَكَذٰلِكَ إِنْ قَصَّرَتْ فِيْ مَهْرِهَا ، فَتَزَوَّجَتْ بِدُوْنِ مَهْرِ مِثْلِهَا ، فَلِوَلِيِّهَا أَنْ يُخَاصِمَ فِيْ ذٰلِكَ ، حَتّٰى يَلْحَقَ بِمَهْرِ مِثْلِ نِسَائِهَا .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَانَ يَقُوْلُ :إِنَّ بُضْعَ الْمَرْأَةِ إِلَيْهَا الْوَلَاءُ فِيْ عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ لِنَفْسِهَا ، دُوْنَ وَلِيِّهَا .يَقُوْلُ :إِنَّهُ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْتَرِضَ عَلَيْهَا فِيْ نُقْصَانِ مَا تَزَوَّجَتْ عَلَيْهِ، عَنْ مَهْرِ مِثْلِهَا ، ثُمَّ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ هٰذَا كُلِّهِ إِلٰى قَوْلِ مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ. وَقَوْلُهُ الثَّانِيْ هٰذَا، قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۴۱۹۱: ثابت نے عمر بن ابی سلمہ سے اور انہوں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کی وفات کے بعد میرے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ نکاح کا پیغام دیا میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اولیاء میں سے کوئی یہاں موجود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں سے حاضر و غائب کوئی بھی اس کو ناپسند نہ کرے گا تو اس پر حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے عمر کو فرمایا اے عمر اٹھو اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح کر دو چنانچہ عمر نے ان کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذاتی طور پر ان کو پیغام نکاح دیا یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ نکاح کے معاملہ کا اختیار عورت کو

حاصل ہے اس کے اولیاء کو نہیں۔ چنانچہ جب امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ گزارش کی کہ میرے اولیاء میں سے کوئی بھی یہاں موجود نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے کوئی حاضر و غائب اس بات کو ناپسند نہ کرے گا اس کے بعد امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے عمر کو فرمایا اے عمر اٹھو! اور حضور علیہ السلام کے ساتھ میرا نکاح کر دو اور یہ عمر رضی اللہ عنہ امّ سلمہ کے بیٹے تھے اور وہ ان دنوں ابھی بالغ بھی نہ تھے کیونکہ اسی روایت میں یہ بات بھی موجود ہے کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایسی عورت ہوں جس کے یتیم بچے ہیں یعنی عمر اور زینب اور بچوں کو ولایت حاصل نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود انہوں نے عمر بن سلمہ کو نکاح کرنے کا اختیار دیا۔ چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز قرار دیا۔ پس عمر بن سلمہ اس نکاح میں وکیل کے قائم مقام قرار پائے تو گویا حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا نکاح خود کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے کسی ولی کا انتظار نہ کرنا۔ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ امّ سلمہ اپنی بضع کی خود مالک تھیں ان کے ولی مالک نہ تھے اور اگر اس سلسلہ میں ان ولیاء کا کوئی حق یا اختیار ہوتا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولیاء کی اجازت سے پہلے ان کے حق پر اقدام نہ فرماتے۔ کیا اس بات پر تم نے غور نہیں کیا کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرا کوئی ولی یہاں موجود نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی حاضر و غائب اس نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔ تو اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان اولیاء سے زیادہ ولایت رکھتے تو یہ بات نہ فرماتے بلکہ اس طرح فرماتے کہ تمہارا ولی میں ہوں۔ وہ نہیں ہیں۔ لیکن آپ نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار نہیں فرمایا اور ان کے جواب میں یہ فرمایا کہ تمہارے اولیاء اس کو ناپسند نہ کریں گے۔ آثار کے معانی کی تصحیح کے لحاظ سے تو یہ وضاحت ہے پس جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اولیاء کے بغیر اجازت جائز تھا تو ضروری ہے کہ جن روایات کو فریق اوّل نے) شروع میں ذکر کیا ہے ان کے معانی کو بھی اس پر محمول کیا جائے تا کہ ان روایات میں تضاد و اختلاف اور منافات نہ رہے۔ اس مسئلہ پر غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نے عورت کے بارے میں دیکھا کہ بلوغت سے پہلے اس کے بضع اور مال میں اس کے والد کو ولایت حاصل ہوتی ہے اور اس وقت عقد کا اختیار مکمل طور پر باپ کو حاصل ہوتا ہے نابالغہ کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں تمام معاملات کا حکم ایک ہی ہوتا ہے اس میں اختلاف نہیں ہوتا پھر جب وہ بالغ ہو جاتی ہے تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مال سے باپ کی ولایت اٹھ جاتی ہے اور اس کے مال کا عقد جو بچپن کی وجہ سے باپ کے اختیار میں تھا اب اس کی طرف لوٹ آتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ عقد بضع بھی اسی طرح ہو کہ بالغ ہونے کی وجہ سے باپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور بلوغت سے پہلے جو اختیار والد کو حاصل تھا اب اس لڑکی کی طرف لوٹ آئے اور بلوغت کے بعد اس کے مال اور بضع کے سلسلہ میں اس کا حکم برابر ہو پس یہ اختیار خود اسے حاصل ہوگا والد کو نہیں اور جس طرح بلوغت سے پہلے اس کا حکم (مال و بضع) میں یکساں تھا بلوغت کے بعد بھی برابر ہو نظر کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک

ہے البتہ وہ اتنی بات مزید فرماتے ہیں کہ اگر عورت غیر کفو میں خود اپنا نکاح کرے تو ولی کو فسخ کا حق حاصل ہے اسی طرح اگر مہر کم رکھا جائے اور مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو ولی اس سلسلے میں مخاصمت کر سکتا ہے اس وقت تک وہ جھگڑا کر سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مہر اس کی ہم مثل لڑکیوں کے برابر ہو جائے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ عورت کو اپنے بضع کی ولایت اپنا نکاح کرنے کے سلسلہ میں حاصل ہے پھر اگر وہ مہر مثل سے کم پر نکاح کر لیتی ہے تو ولی کو اعتراض کا حق حاصل نہیں ہے پھر انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر کے ان لوگوں کے قول کو اختیار کر لیا جو لا نکاح الا بولی کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا کے قائل ہیں۔ امام محمد رحمہ اللہ کا قول بھی انہی کے موافق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تخریج : مسند احمد ٢٨/٤۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذاتی طور پر ان کو پیغام نکاح دیا یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ نکاح کے معاملہ کا اختیار عورت کو حاصل ہے اس کے اولیاء کو نہیں۔ چنانچہ جب امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ گزارش کی کہ میرے اولیاء میں سے کوئی بھی یہاں موجود نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان میں سے کوئی حاضر و غائب اس بات کو ناپسند نہ کرے گا اس کے بعد امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے عمر کو فرمایا اے عمر اٹھو! اور حضور علیہ السلام کے ساتھ میرا نکاح کر دو اور یہ عمر رضی اللہ عنہ امّ سلمہ کے بیٹے تھے اور وہ ان دنوں ابھی بالغ بھی نہ تھے کیونکہ اسی روایت میں یہ بات بھی موجود ہے کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایسی عورت ہوں جس کے یتیم بچے ہیں یعنی عمر اور زینب اور بچوں کو ولایت حاصل نہیں ہوتی لیکن اس کے باوجود انہوں نے عمر بن سلمہ کو نکاح کرنے کا اختیار دیا۔ چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جائز قرار دیا۔

پس عمر بن سلمہ اس نکاح میں وکیل کے قائم مقام قرار پائے تو گویا حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا نکاح خود کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کے کسی ولی کا انتظار نہ کرنا۔ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ امّ سلمہ اپنی بضع کی خود مالک تھیں ان کے ولی مالک نہ تھے اور اگر اس سلسلہ میں ان ولیاء کا کوئی حق یا اختیار ہوتا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولیاء کی اجازت سے پہلے ان کے حق کا اقدام نہ فرماتے۔

سوال : اس مقام پر ایک سوال ذہن میں ابھرتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر مؤمن پر اس کے اپنے نفس سے زیادہ حق والے ہیں۔

جواب : تمہاری یہ بات بالکل درست ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق مسلمانوں کی جان سے بھی زیادہ ہے اور ہر مؤمن اپنی بات کی نسبت آپ کی بات کو زیادہ مانتا ہے مگر آپ کے اولیٰ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح یا خرید و فروخت کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں آپ کا معاملہ وہی ہے جو آپ کے بعد والے حکام کا ہے اور اگر یہ بات اسی طرح ہوتی (جس طرح تم نے سمجھی) تو حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ کی وکالت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے نہ

ہوتی کیونکہ آپ ہی امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ولی ہوتے حالانکہ بات اس طرح نہیں اور یہ وکالت حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے تھی تو انہوں نے نکاح کیا اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو قبول فرمایا تو یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی ملکیت بضع ان کے مالک بنانے سے حاصل ہوئی اس وجہ سے نہیں کہ آپ کو سب مؤمنوں پر حق ولایت حاصل تھا۔

کیا اس بات پر تم نے غور نہیں کیا کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرا کوئی ولی یہاں موجود نہیں تو آپ نے ان سے فرمایا کہ ان میں سے کوئی بھی حاضر و غائب اس نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔ تو اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان اولیاء سے زیادہ ولایت رکھتے تو یہ بات نہ فرماتے بلکہ اس طرح فرماتے کہ تمہارا ولی میں ہوں۔ وہ نہیں ہیں۔ لیکن آپ نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار نہیں فرمایا اور ان کے جواب میں یہ فرمایا کہ تمہارے اولیاء اس کو ناپسند نہ کریں گے۔

آثار کے معانی کی تصحیح کے لحاظ سے تو یہ وضاحت ہے پس جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اولیاء کے بغیر اجازت جائز تھا تو ضروری ہے کہ جن روایات کو فریق اوّل نے) شروع میں ذکر کیا ہے ان کے معانی کو بھی اس پر محمول کیا جائے تا کہ ان روایات میں تضاد اور اختلاف اور منافات نہ رہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس مسئلہ پر غور و فکر کا تقاضا یہ ہے کہ ہم نے عورت کے بارے میں دیکھا کہ بلوغت سے پہلے اس کے بضع اور مال میں اس کے والد کو ولایت حاصل ہوتی ہے اور اس وقت عقد کا اختیار مکمل طور پر باپ کو حاصل ہوتا ہے نابالغہ کے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں تمام معاملات کا حکم ایک ہی ہوتا ہے اس میں اختلاف نہیں ہوتا پھر جب وہ بالغ ہو جاتی ہے تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مال سے باپ کی ولایت اٹھ جاتی ہے اور اس کے مال کا عقد جو بچپن کی وجہ سے باپ کے اختیار میں تھا اب اس کی طرف لوٹ آتا ہے تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ عقد بضع بھی اسی طرح ہو کہ بالغ ہونے کی وجہ سے باپ کے ہاتھ سے نکل جائے اور بلوغت سے پہلے جو اختیار والد کو حاصل تھا اب اس لڑکی کی طرف لوٹ آئے اور بلوغت کے بعد اس کے مال اور بضع کے سلسلہ میں اس کا حکم برابر ہو پس یہ اختیار خود اسے حاصل ہوگا والد کو نہیں اور جس طرح بلوغت سے پہلے اس کا حکم (مال وبضع) میں یکساں تھا بلوغت کے بعد بھی برابر ہو نظر کے اعتبار سے اس باب کا یہی حکم ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی مسلک ہے البتہ وہ اتنی بات مزید فرماتے ہیں کہ اگر عورت غیر کفو میں خود اپنا نکاح کرے تو ولی کو فسخ کا حق حاصل ہے اسی طرح اگر مہر کم رکھا جائے اور مہر مثل سے کم پر نکاح کرے تو ولی اس سلسلے میں مخاصمت کر سکتا ہے اس وقت تک وہ جھگڑا کر سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مہر اس کی ہم مثل لڑکیوں کے برابر ہو جائے۔

امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کہا کرتے تھے کہ عورت کو اپنے بضع کی ولایت اپنا نکاح کرنے کے سلسلہ میں حاصل ہے پھر اگر وہ مہر مثل سے کم پر نکاح کر لیتی ہے تو ولی کو اعتراض کا حق حاصل نہیں ہے پھر انہوں نے اپنے اس قول سے رجوع کر کے ان لوگوں

کے قول کو اختیار کر لیا جولا نکاح الا بولی کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا کے قائل ہیں۔ امام محمد رحمہ اللہ کا قول بھی انہی کے موافق ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ الرَّجُلِ يُرِيْدُ تَزَوُّجَ الْمَرْأَةِ هَلْ يَحِلُّ لَهُ النَّظَرُ اِلَيْهَا أَمْ لَا ؟

جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو کیا اسے پہلے دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: اس میں علماء کے دو قول ہیں:

نمبر ①: نکاح کرنا چاہتا ہو تو عادۃً اعضا ظاہرہ پر ایک نظر ڈالنا درست ہے جمہور علماء ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے۔

نمبر ②: مطلقاً ممنوع ہے نہ نکاح کے لئے نہ غیر کے لئے اس کو علماء حدیث کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔

(نخبۃ الافکار ج ۷)

فریق اوّل کا موقف: یہ ہے اگر کسی عورت سے نکاح کا ارادہ ہو تو اسے نکاح کی غرض سے دیکھنے میں حرج نہیں اس کا ثبوت مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۱۹۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ الْحَنَّاطُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، عَنْ عَمِّهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ يُطَارِدُ ثُبَيْتَةَ بِنْتَ الضَّحَّاكِ فَوْقَ إِجَارٍ لَهَا بِبَصْرَةَ ، طَرْدًا شَدِيْدًا .فَقُلْتُ أَتَفْعَلُ هٰذَا، وَأَنْتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : إِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أُلْقِيَ فِيْ قَلْبِ امْرِءٍ خِطْبَةُ امْرَأَةٍ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا .

۴۱۹۲: حجاج بن ارطاۃ نے محمد بن سلیمان بن ابی حثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بصرہ میں اپنی ایک کھلی چھت سے ثبیتہ بنت ضحاک کو خوب غور سے دیکھ رہے ہیں میں نے کہا آپ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہوتے ہوئے ایسا کرتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب کسی شخص کے دل میں کسی عورت کے نکاح کا خیال ڈال دیا جائے تو اسے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

تخريج : ابن ماجه في النكاح باب ۹، مسند احمد ۴۹۳/۳، ۲۲۵/۴۔

اللُّغَاتُ: اجارہ۔وہ چھت جس کے اطراف میں منڈیر نہ ہو۔نطارد طرداً۔خوب غور سے دیکھنا۔

۴۱۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِیْ حُمَيْدٍ ، وَكَانَ قَدْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً ، فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا إِذَا كَانَ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا لِلْخِطْبَةِ وَإِنْ كَانَتْ لَا تَعْلَمُ .

۴۱۹۳: موسیٰ بن عبداللہ بن یزید نے ابوحمید رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی وہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص عورت کو پیغام نکاح دے تو وہ اس کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کا یہ دیکھنا صرف نکاح کے لئے ہو۔اگرچہ اس عورت کو معلوم نہ ہو۔

۴۱۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ ، فَقَدَرَ عَلٰى أَنْ يَرٰى مِنْهَا مَا يُعْجِبُهُ، فَلْيَفْعَلْ قَالَ جَابِرٌ : فَلَقَدْ خَطَبْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِیْ سَلِمَةَ ، فَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ أَیْ :أَخْتَفِیْ فِیْ أُصُوْلِ النَّخْلِ ، حَتّٰى رَأَيْتُ مِنْهَا بَعْضَ مَا يُعْجِبُنِیْ فَخَطَبْتُهَا ، فَتَزَوَّجْتُهَا .

۴۱۹۴: عمرو بن سعد بن معاذ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو پیغام نکاح دے اور اس کو پسند والے حصہ (چہرہ وغیرہ) دیکھنے کی بساط ہو تو دیکھ لے۔جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بنی سلمہ کی ایک عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا میں کھجور کے درختوں کی جڑوں میں چھپ گیا یہاں تک کہ میں نے اس کا بعض پسند آنے والا حصہ دیکھ لیا تو میں نے منگنی کو پختہ کر کے اس سے نکاح کر لیا۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۱۸، بنحوه ترمذی فی النکاح باب۵، مسند احمد ۳۳٤/۳، ۳٦٠۔

۴۱۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ الْيَشْكُرِيُّ عَنْ أَبِیْ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِیْ أَعْيُنِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا يَعْنِی الصِّغَرَ .

۴۱۹۵: ابو حازم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے انصار کی ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو۔اس لئے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کوئی چیز یعنی چھوٹا پن پایا

جاتا ہے۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۷۵/۷٤ مسند احمد ۲۷٦/۲ ۲۹۹۔

۴۱۹٦: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِي ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَاصِمٍ الْاَحْوَلُ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيّ أَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا .

۴۱۹٦: بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دیکھ لو یہ دائمی تعلق کے لئے زیادہ مناسب ہے۔

تخریج : ترمذی فی النکاح باب٥، نسائی فی النکاح باب١٧، ماجه فی النکاح باب٩، دارمی فی النکاح باب٥، مسند احمد ٤، ٢٤٦/٢٤٥۔

۴۱۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ : خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَيْهَا ؟ فَقُلْتُ لَا . فَقَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ اِبَاحَةُ النَّظَرِ اِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ ، لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا ، فَذَهَبَ اِلَى ذٰلِكَ قَوْمٌ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَ الْمَرْأَةِ ، وَلَا لِغَيْرِ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا اِلَّا أَنْ يَكُوْنَ زَوْجًا لَهَا أَوْ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهَا . وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۱۹۷: بکر بن عبداللہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے میں نے ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے میں نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا اس کو دیکھ لو یہ تمہارے مابین دائمی موافقت کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو وہ اس کے چہرے کو دیکھ سکتا ہے یہ مذکورہ بالا آثار انہی کی دلیل ہیں۔ دوسرے فریق نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ عورت کے چہرہ وغیرہ کو نکاح کا ارادہ ہو یا نہ ہو کسی صورت دیکھنا جائز نہیں بس خاوند اور ذی رحم محرم کو اس کے مقامات زینت کا دیکھنا درست ہے فریق ثانی نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : سابقہ روایت ۴۱۹۷ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات کا حاصل یہ ہے کہ جو آدمی کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو وہ اس کے چہرے کو دیکھ سکتا ہے یہ مذکورہ بالا آثار انہی کی دلیل ہیں۔

فریق ثانی: عورت کے چہرہ وغیرہ کو نکاح کا ارادہ ہو یا نہ ہو کسی صورت دیکھنا جائز نہیں بس خاوند اور ذی رحم محرم کو اس کے مقامات زینت کا دیکھنا درست ہے فریق ثانی نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۱۹۸: بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ سَلْمَةَ بْنِ أَبِيْ طُفَيْلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ إِنَّ لَكَ كَنْزًا فِي الْجَنَّةِ ، وَإِنَّكَ ذُو قَرْنَيْهَا فَلَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ ، فَإِنَّمَا لَكَ الْأُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْأُخْرٰى .

۴۱۹۸: سلمہ بن ابی طفیل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! جنت میں تمہارے لئے ایک خزانہ ہے اور تم اس کے دونوں کناروں کے مالک ہو۔ تم ایک نظر کے بعد دوسری نظر مت ڈالو۔ بیشک تمہارے لئے پہلی بار (اچانک دیکھنے سے جو پڑ جائے دیکھنا مقصود نہ ہو جائز ہے) ہے اور دوسری بار تمہارے لئے (جائز و درست) نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۴۳' ترمذی فی الادب باب۲۸' دارمی فی الرقاق باب۳' مسند احمد ۵' ۳۵۱/۳۵۳' ۳۵۱۔

۴۱۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَامِّ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، وَأَبُوْ شِهَابٍ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ ، عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفَجْأَةِ قَالَ : اصْرِفْ بَصَرَكَ .

۴۱۹۹: ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک پڑ جانے والی نگاہ کے متعلق سوال کیا تو فرمایا اپنی نظر پھیر لو (دوسری بار مت دیکھو)

تخریج : مسلم فی الادب ۴۵' ابو داؤد فی النکاح باب۴۳' ترمذی فی الادب باب۲۸' دارمی فی الاستیذاء باب۱۵' مسند احمد ۳۵۸/۴' ۳۶۱۔

۴۲۰۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يُوْنُسَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۲۰۰: خصیب بن ناصح نے وہیب سے انہوں نے یونس سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۰۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُوْنُسَ ، فَذَكَرَ

بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۲۰۱: اسماعیل بن علیہ نے یونس سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۰۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِي رَبِيْعَةَ الْإِيَادِيِّ ، عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ رَفَعَهُ مِثْلَهُ. يَعْنِيْ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ ، فَإِنَّمَا لَكَ الْأُوْلٰى ، وَلَيْسَتْ لَكَ الثَّانِيَةُ .

۴۲۰۲: ابوربیعہ ایادی نے ابو بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح مرفوع روایت نقل کی ہے یعنی جناب رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اے علی رضی اللہ عنہ ایک بار نظر پڑ جانے کے بعد دوبارہ نظر نہ ڈالو۔ بلاشبہ تمہارے لئے پہلی نظر (جائز) ہے اور دوسری تمہارے لئے (جائز) نہیں ہے۔

۴۲۰۳: وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِي رَبِيْعَةَ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّظْرَةُ الْأُوْلٰى لَكَ، وَالْآخِرَةُ عَلَيْكَ . قَالُوْا :فَلَمَّا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّظْرَةَ الثَّانِيَةَ ، لِأَنَّهَا تَكُوْنُ بِاخْتِيَارِ النَّاظِرِ ، وَخَالَفَ بَيْنَ حُكْمِهَا وَبَيْنَ حُكْمِ مَا قَبْلَهَا ، إِذَا كَانَتْ بِغَيْرِ اخْتِيَارٍ مِنَ النَّاظِرِ ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا مِنَ النِّكَاحِ أَوِ الْحُرْمَةِ ، مَا لَا يُحَرِّمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهَا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ الَّذِيْ أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، هُوَ النَّظَرُ لِلْخِطْبَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ ، فَذٰلِكَ نَظَرٌ بِسَبَبٍ هُوَ حَلَالٌ .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ امْرَأَةٍ ، لَا نِكَاحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، لِيَشْهَدَ عَلَيْهَا ، وَلِيَشْهَدَ لَهَا أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ .فَكَذٰلِكَ إِذَا نَظَرَ إِلَى وَجْهِهَا لِيَخْطُبَهَا ، كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا لَهُ أَيْضًا .فَأَمَّا الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ عَلِيٍّ ، وَجَرِيْرٍ ، وَبُرَيْدَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ ، فَذٰلِكَ لِغَيْرِ الْخِطْبَةِ ، وَلِغَيْرِ مَا هُوَ حَلَالٌ ، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ مُحَرَّمٌ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ نَظَرِ الرَّجُلِ إِلٰى صَدْرِ الْمَرْأَةِ الْأَمَةِ ، إِذَا أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهَا أَنَّ ذٰلِكَ لَهُ جَائِزٌ حَلَالٌ ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا ، لِيَبْتَاعَهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .وَلَوْ نَظَرَ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْهَا ، لَا لِيَبْتَاعَهَا ، وَلٰكِنْ لِغَيْرِ ذٰلِكَ ، كَانَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامًا .فَكَذٰلِكَ نَظَرُهُ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ إِنْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ حَلَالٌ ، فَذٰلِكَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ لَهُ، وَإِنْ كَانَ فَعَلَهُ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ ، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ لَهُ وَإِذَا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلٰى وَجْهِ الْمَرْأَةِ لِيَخْطُبَهَا حَلَالٌ ، خَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ الْعَوْرَةِ وَلِأَنَّا رَأَيْنَا مَا هُوَ

عَوْرَةٌ لَا يُبَاحُ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا النَّظَرُ إِلَيْهَا .أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ أَرَادَ نِكَاحَ امْرَأَةٍ ، فَحَرَامٌ عَلَيْهِ النَّظَرُ إِلَى شَعْرِهَا ، وَإِلَى صَدْرِهَا ، وَإِلَى مَا هُوَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِي بَدَنِهَا ، كَمَا يَحْرُمُ ذٰلِكَ مِنْهَا ، عَلَى مَنْ لَمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِهَا ، حَلَالٌ لِمَنْ أَرَادَ نِكَاحَهَا ، ثَبَتَ أَنَّهُ حَلَالٌ أَيْضًا لِمَنْ لَمْ يُرِدْ نِكَاحَهَا ، إِذَا كَانَ لَا يَقْصِدُ بِنَظَرِهِ ذٰلِكَ لِمَعْنًى هُوَ عَلَيْهِ حَرَامٌ .وَقَدْ قِيلَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا إِنَّ ذٰلِكَ الْمُسْتَثْنَى ، هُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ ، فَقَدْ وَافَقَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا التَّأْوِيْلَ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا التَّأْوِيْلِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، كَمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِذٰلِكَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدٍ .وَهٰذَا كُلُّهُ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

۴۲۰۳: ابو ربیعہ نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی نظر تمہارے لئے (جائز) ہے اور دوسری نظر تم پر (گناہ) ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے دوسری نظر کو حرام قرار دیا کیونکہ وہ دیکھنے والے کے اختیار سے ہوتی ہے اور اس کے اور پہلی اچانک پڑنے والی نظر کے حکم میں فرق کیا جبکہ پہلی نظر دیکھنے والے کے اختیار سے نہ ہو تو یہ اس بات کی کھلی دلالت ہے کہ جب تک کسی مرد اور عورت کے مابین نکاح یا اسی طرح کی حرمت والا رشتہ نہ ہو جس کی وجہ سے دیکھنا حرام نہیں تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔ مذکورہ بالا روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے جس بات کو مباح اور جائز قرار دیا وہ منگنی کے سلسلہ میں دیکھنا ہے اس کے علاوہ نہیں اور یہ حلال سبب کی بناء پر دیکھنا ہے اس کی نظیر ملاحظہ ہو کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو جو اس کے نکاح میں نہیں اس کے خلاف یا حق میں گواہی دینے کے لئے اس کو دیکھے تو یہ جائز ہے بالکل اسی طرح یہاں بھی اگر منگنی کرنے کی نیت رکھتا ہو اور اس غرض سے دیکھے تو یہ بھی جائز ہے (کیونکہ حلال غرض ہے) حضرت علی، حضرت جریر، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جس دیکھنے کی ممانعت مذکور ہے وہ منگنی اور کسی دوسری حلال غرض کے لئے نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے پس مکروہ اور حرام ہے۔ ذرا فقہاء کرام کے طرز عمل کو ملاحظہ فرمائیں کہ وہ مرد کے لئے ایسی لونڈی کے سینے کو دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں جس کو خریدنے کا ارادہ ہو اور یہ اس لئے جائز ہے کہ وہ اسے خریدنا چاہتا ہے کسی اور مقصد کے لئے نہیں اور اگر وہ اسے خریدنے کے علاوہ دیکھے تو یہ دیکھنا حرام ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کسی جائز غرض کے لئے کسی عورت کے چہرے کو دیکھے تو یہ اس کے لئے مکروہ (تحریمی) نہیں اور اگر کسی حرام غرض کے پیش نظر دیکھے تو یہ حرام ہے۔ پس جب ثابت ہو گیا کہ عورت سے منگنی کے لئے اس کے چہرہ کی طرف دیکھنا جائز ہے تو اس سے وہ (چہرہ) حکم ستر سے نکل گیا۔

نیز ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو شخص نکاح کا ارادہ کرے وہ بھی عورت کے ستر کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو اس پر اس عورت کے بالوں اور اس کے سینے اور اس کے نیچے کے بدن کی طرف دیکھنا حرام ہے جیسا کہ یہ اس شخص کے لئے حرام و ممنوع ہیں جو نکاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ جب ثابت ہو چکا کہ نکاح کا ارادہ کرنے والے کے لئے عورت کے چہرے کی طرف نگاہ حلال ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس شخص کے لئے بھی دیکھنا حلال ہے جو نکاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو جبکہ اس کا مقصد کسی حرام کام کا ارتکاب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا...... کہ وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ جو اس میں سے ظاہر ہو۔ تو وہ جس کا یہاں استثناء کیا گیا وہ چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں تو اس سے یہ تاویل اس حدیث کے موافق ہو گئی۔ اس تاویل کو امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے جیسا کہ سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام محمد رحمہ اللہ سے اس کو نقل کیا ہے۔ یہ سب امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

<u>فریق ثانی کا طریق استدلال</u>: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری نظر کو حرام قرار دیا کیونکہ وہ دیکھنے والے کے اختیار سے ہوتی ہے اور اس کے اور پہلی اچانک پڑنے والی نظر کے حکم میں فرق کیا جبکہ پہلی نظر دیکھنے والے کے اختیار سے نہ ہو تو یہ اس بات کی کھلی دلالت ہے کہ جب تک کسی مرد اور عورت کے مابین نکاح یا اسی طرح کی حرمت والا رشتہ نہ ہو جس کی وجہ سے دیکھنا حرام نہیں تو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں۔

<u>فریق اوّل کی طرف سے اس استدلال کا جواب</u>: مذکورہ بالا روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کو مباح اور جائز قرار دیا وہ منگنی کے سلسلہ میں دیکھنا ہے اس کے علاوہ نہیں اور یہ حلال سبب کی بناء پر دیکھنا ہے اس کی نظیر ملاحظہ ہو کہ اگر کوئی شخص کسی عورت کو جو اس کے نکاح میں نہیں اس کے خلاف یا حق میں گواہی دینے کے لئے اس کو دیکھے تو یہ جائز ہے بالکل اسی طرح یہاں بھی اگر منگنی کرنے کی نیت رکھتا ہو اور اس غرض سے دیکھے تو یہ بھی جائز ہے (کیونکہ حلال غرض ہے) حضرت علی، حضرت جریر، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہم کی روایات میں جس دیکھنے کی ممانعت مذکور ہے وہ منگنی اور کسی دوسری حلال غرض کے لئے نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے پس مکروہ اور حرام ہے۔

ذرا فقہاء کرام کے طرز عمل کو ملاحظہ فرمائیں کہ وہ مرد کے لئے ایسی لونڈی کے سینے کو دیکھنا جائز قرار دیتے ہیں جس کو خریدنے کا ارادہ ہو اور یہ اس لئے جائز ہے کہ وہ اسے خریدنا چاہتا ہے کسی اور مقصد کے لئے نہیں اور اگر وہ اسے خریدنے کے علاوہ دیکھے تو یہ دیکھنا حرام ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کسی جائز غرض کے لئے کسی عورت کے چہرے کو دیکھے تو یہ اس کے لئے مکروہ (تحریمی) نہیں اور اگر کسی حرام غرض کے پیش نظر دیکھے تو یہ حرام ہے۔

پس جب ثابت ہو گیا کہ عورت سے منگنی کے لئے اس کے چہرہ کی طرف دیکھنا جائز ہے تو اس سے وہ (چہرہ) حکم ستر سے نکل گیا۔ نیز ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو شخص نکاح کا ارادہ کرے وہ بھی عورت کے ستر کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو تو اس پر اس عورت کے بالوں اور اس کے سینے اور اس کے

نیچے کے بدن کی طرف دیکھنا حرام ہے جیسا کہ یہ اس شخص کے لئے حرام وممنوع ہیں جو نکاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جب ثابت ہو چکا کہ نکاح کا ارادہ کرنے والے کے لئے عورت کے چہرے کی طرف نگاہ حلال ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس شخص کے لئے بھی دیکھنا حلال ہے جو نکاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو جبکہ اس کا مقصد کسی حرام کام کا ارتکاب نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا۔ الایہ کہ وہ عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر وہ جو اس میں سے ظاہر ہو۔ تو وہ جس کا یہاں استثناء کیا گیا وہ چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں تو اس سے یہ تاویل اس حدیث کے موافق ہو گی۔

اس تاویل کو امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے جیسا کہ سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے امام محمد رحمہ اللہ سے اس کو نقل کیا ہے۔

یہ سب امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی عادت کے خلاف راجح مذہب کے دلائل کو پہلے بیان کیا پھر مرجوح کے دلائل اور ان کے جوابات اور فریق اوّل کی وجہ ترجیح بیان کی ان کا اپنا رجحان مسلک اوّل کی طرف معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (مترجم)

بَابُ التَّزْوِيجِ عَلٰى سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کی کسی سورت کے بدلے نکاح

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: اس مسئلہ میں علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ قرآن مجید' نماز اور سورۃ کی تعلیم کے بدلے نکاح درست ہے اس کو امام شافعی' احمد وظاہریہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: ائمہ احناف اور امام مالک واحمد کی صحیح روایت یہ ہے کہ قرآن مجید کی کوئی سورۃ یا احکام حلال وحرام یہ مال نہیں اس لئے نکاح درست نہیں اگر کیا تو مہر مثل لازم ہوگا (نکاح کے اندر بلا ذکر مہر نکاح بالاتفاق درست عدم ذکر میں مہر مثل لازم ہے)۔

(نخب الافکار ج ۷)

فریق اوّل: کہ قرآن مجید' نماز اور سورۃ کی تعلیم کو مہر قرار دیا جا سکتا ہے جس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۲۰۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ ، فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا إِيَّاهُ؟ فَقَالَ : مَا

عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هَذَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ أَعْطَيْتَهَا اِيَّاهُ، جَلَسْتَ لَا اِزَارَ لَكَ، فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ :لَا أَجِدُ شَيْئًا ، قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمَ حَدِيْدٍ قَالَ :فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ فَقَالَ :نَعَمْ ، سُوْرَةُ كَذَا ، وَسُوْرَةُ كَذَا ، السُّوَرُ سَمَّاهَا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .

۴۲۰۴: ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا وہ کافی دیر کھڑی رہی تو ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس کی ضرورت نہیں تو اسے میرے نکاح میں دے دیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اس کا مہر ادا کرنے کے لئے تیرے پاس کچھ ہے اس نے عرض کیا میرے پاس صرف یہ تہبند ہے آپ نے فرمایا اگر یہ تہبند اسے دے دے گا تو تو بلا ازار بیٹھ رہے گا پس کچھ تلاش کرو۔ اس نے عرض کیا کہ مجھے تو کچھ بھی میسر نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا تلاش کرو اگرچہ لوہے کی ایک انگوٹھی کیوں نہ ہو۔
راوی کہتے ہیں کہ اس نے تلاش کیا مگر کچھ نہ پایا تو اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس قرآن مجید میں سے کچھ (یاد) ہے تو اس نے جواب دیا فلاں فلاں سورت' ان سورتوں کا نام لیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اس کا نکاح اس کے ساتھ اس قرآن مجید کے بدلے کر دیا جو تمہیں یاد ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۳۲' ۴۰' مسلم فی النکاح ۷۶' ابو داؤد فی النکاح باب ۳۰' ترمذی فی النکاح ۲۳' نسائی فی النکاح باب ۶۹' مسند احمد ۳۳۶/۵۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ أَنْكَحْتُكَ مَعَ مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ .

۴۲۰۵: ابوحازم نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ اس قرآن کے بدلے کر دیا جو تمہارے ساتھ ہے یعنی یاد ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۵۰' نسائی فی النکاح باب ۴۱' موطا مالك فی النکاح ۸' مسند احمد ۳۳۰/۵۔

۴۲۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ اللَّيْثُ :لَا يَجُوْزُ هَذَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يُزَوِّجَ

بِالْقُرْآنِ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ التَّزْوِيْجَ عَلَى سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مُسَمَّاةٍ ، جَائِزٌ ، وَقَالُوْا مَعْنَى ذٰلِكَ ، عَلَى أَنْ يُعَلِّمَهَا تِلْكَ السُّوْرَةَ ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ تَزَوَّجَ عَلَى ذٰلِكَ ، فَالنِّكَاحُ جَائِزٌ ، وَهُوَ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّ مَهْرًا ، فَلَهَا مَهْرُ مِثْلِهَا ، إِنْ دَخَلَ بِهَا ، أَوْ مَاتَا ، أَوْ مَاتَ أَحَدُهُمَا ، وَإِنْ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَلَهَا الْمُتْعَةُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ سَهْلٍ ، مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَ عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَّ حَمْلَ ذٰلِكَ عَلَى الظَّاهِرِ ، وَكَذٰلِكَ مَذْهَبُ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ غَيْرِ هٰذَا، فَذٰلِكَ عَلَى السُّوْرَةِ ، لَا عَلَى تَعْلِيْمِهَا ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى السُّوْرَةِ ، فَهُوَ عَلَى حُرْمَتِهَا ، وَلَيْسَتْ مِنَ الْمَهْرِ فِيْ شَيْءٍ ، كَمَا تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ، أُمَّ سُلَيْمٍ عَلَى إِسْلَامِهِ .

۴۲۰۶: ہشام بن سعد نے ابو حازم سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام لیث رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد قرآن مجید کے بدلے نکاح کرنا جائز نہیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ قرآن مجید کی کسی مقررہ سورت کے بدلے نکاح کرنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کو وہ سورت سکھائے انہوں نے مذکورہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ مگر دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص قرآن مجید کے بدلے نکاح کرے تو نکاح جائز ہو جائے گا لیکن اس کا حکم اس شخص کا ہے جس نے مہر مقرر نہ کیا ہو۔تو اس عورت کے لئے مہر مثلی ہے اگر اس نے اس سے جماع کر لیا یا دونوں مر گئے یا ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اور اگر اس نے جماع سے پہلے طلاق دے دی تو اس عورت کے لئے کپڑوں کا جوڑا بطور متعہ ہوگا۔دوسرے فریق کی فریق اوّل کے خلاف حجت یہ ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تیرا نکاح قرآن پاک کے بدلے کیا جو تجھے یاد ہے۔اگر اس کو ظاہر پر محمول کیا جائے جیسا کہ فریق اوّل کا اس کے علاوہ میں قول ہے تو پھر اس سے سورۃ مراد ہوگی اس کی تعلیم مراد نہ ہوگی اور اگر اس سے سورت مراد لی جائے تو پھر اس کی تعظیم مقصود ہے اس کا مہر ہونا مراد نہیں جیسا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیمؓ سے ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے نکاح کیا (مطلب یہ ہوا کہ چونکہ تمہیں قرآن پاک یاد ہے پس اس فضیلت کی وجہ سے تیرا نکاح اس سے کرتا ہوں) روایت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ یہ ہے:

تشریح امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ قرآن مجید کی کسی مقررہ سورت کے بدلے نکاح کرنا جائز ہے وہ فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کو وہ سورت سکھائے انہوں نے مذکورہ بالا روایت سے استدلال کیا

ہے۔مگر دوسرے حضرات نے اس سلسلے میں ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ جو شخص قرآن مجید کے بدلے نکاح کرے تو نکاح جائز ہو جائے گا لیکن اس کا حکم وہی ہے کہ جس نے مہر مقرر نہ کیا ہو۔تو اس عورت کے لئے مہر مثلی ہے اگر اس نے اس سے جماع کر لیا یا دونوں مر گئے یا ان میں سے ایک کا انتقال ہو گیا اور اگر اس نے جماع سے پہلے طلاق دے دی تو اس عورت کے لئے کپڑوں کا جوڑا بطور متعہ ہوگا۔

فریق ثانی کی دلیل: فریق اوّل کے خلاف حجت یہ ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیرا نکاح قرآن پاک کے بدلے کیا جو تجھے یاد ہے۔اگر اس کو ظاہر پر محمول کیا جائے جیسا کہ فریق اوّل کا اس کے علاوہ میں قول ہے تو پھر اس سے سورۃ مراد ہوگی اس کی تعلیم مراد نہ ہوگی اور اگر اس سے سورت مراد لی جائے تو پھر اس کی تعظیم مقصود ہے اس کا مہر ہونا مراد نہیں جیسا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیمؓ سے ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے نکاح کیا (مطلب یہ ہوا کہ چونکہ تمہیں قرآن پاک یاد ہے پس اس فضیلت کی وجہ سے تیرا نکاح اس سے کرتا ہوں)۔

روایت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ یہ ہے:

۴۲۰۷: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ تَزَوَّجَ أُمَّ سُلَيْمٍ عَلٰى إِسْلَامِهٖ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَحَسَّنَهٗ . فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْإِسْلَامُ مَهْرًا فِي الْحَقِيْقَةِ ، وَإِنَّمَا مَعْنٰى تَزَوَّجَهَا عَلٰى إِسْلَامِهٖ، أَيْ تَزَوَّجَهَا لِإِسْلَامِهٖ، وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمْ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ هٰذَا .قَالَ أَنَسٌ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لَهَا مَهْرًا غَيْرُهٗ .فَمَعْنٰى ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، أَيْ :مَا أَرَادَتْ مِنْهُ مَهْرًا غَيْرَهٗ، فَكَذٰلِكَ مَعْنٰى حَدِيْثِ سَهْلٍ فِي الْمَرْأَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا .وَمِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى أَنْ يُؤْكَلَ بِالْقُرْآنِ ، أَوْ يُتَعَوَّضَ بِهٖ شَيْءٌ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا .

۴۲۰۷: ابوبکر بن عبیداللہ بن انس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیمؓ سے ان کے اسلام کی وجہ سے نکاح کیا تو میں نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے اس کی تحسین فرمائی۔پس یہ اسلام حقیقت میں مہر نہ تھا۔تزوجها علی اسلامه کا مطلب یہ ہے کہ ام سلیم سے ابو طلحہ کی شادی ان کے اسلام کی وجہ سے ہوئی بعض محدثین نے اس روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم ام سلیم کا اس کے علاوہ کوئی مہر نہ تھا۔تو اب ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ام سلیم نے اس کے علاوہ ان سے کسی مہر کا مطالبہ ہی نہ کیا واللہ اعلم۔اسی طرح سہل والی روایت میں جس عورت کا تذکرہ ہوا اس روایت کا مطلب بھی یہی ہے۔فریق ثانی کا کہنا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے بدلے کھانے

اوراس کا عوض دنیوی مفادکی صورت میں حاصل کرنے سے منع کیا ہے جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۰۶/۳' ۱۸۱۔

پس یہ اسلام حقیقت میں مہر نہ تھا۔تزوجھا علی اسلامه کا مطلب یہ ہے کہ ام سلیم سے ابوطلحہ کی شادی ان کے اسلام کی وجہ سے ہوئی بعض محدثین نے اس روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم ام سلیم کا اس کے علاوہ کوئی مہر نہ تھا۔تو اب ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ام سلیم نے اس کے علاوہ ان سے کسی مہر کا مطالبہ ہی نہ کیا واللہ اعلم۔اسی طرح سہل والی روایت میں جس عورت کا تذکرہ ہوا اس روایت کا مطلب بھی یہی ہے۔

فریق ثانی کی دلیل: یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے بدلے کھانے اوراس کا عوض دنیوی مفادکی صورت میں حاصل کرنے سے منع کیا ہے جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے۔

۴۲۰۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ دِيْنَارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ نَسِيٍّ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عُبَادَةَ قَالَ : كُنْتُ أُعَلِّمُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ ، فَأَهْدَىٰ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا ، عَلَى أَنْ أَقْبَلَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ أَرَدْتَ أَنْ يُطَوِّقَكَ اللّٰهُ بِهَا طَوْقًا مِنَ النَّارِ ، فَاقْبَلْهَا

۴۲۰۸: اسود بن ثعلبہ نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں اہل صفہ میں سب سے زیادہ قرآن مجید کا ماہر تھا ان میں سے ایک آدمی نے مجھے کمان بطور ہدیہ دی کہ میں اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر قبول کروں تو میں نے اس بات کا تذکرہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کا طوق ڈالے تو اسے قبول کرلو۔

تخریج : مسند احمد ۳۱۰/۵۔

۴۲۰۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِيْ رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَءُوْا الْقُرْآنَ وَلَا تَغْلُوْا فِيْهِ، وَلَا تَجْفُوْا عَنْهُ، وَلَا تَأْكُلُوْا بِهٖ ، وَلَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهٖ

۴۲۰۹: ابوراشد حبرانی نے عبدالرحمن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا قرآن مجید پڑھو مگر اس میں غلو نہ کرو اور نہ اس سے بے رخی اختیار کرو اور نہ اس کو کھانے کا ذریعہ بناؤ اور نہ اس سے مال میں کثرت کے طالب بنو۔

تخریج : مسند احمد ۴۲۸/۳' ۴۴۴۔

۴۲۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ .ح .

۴۲۱۰: ابان بن یزید نے یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۲۱۱: وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ ، مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى ، قَالَ :ابْنُ خُزَيْمَةَ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ زَيْدٍ ، وَقَالَ :ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا زَيْدٌ ثُمَّ اجْتَمَعَا جَمِيعًا فَقَالَا :عَنْ أَبِي سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْحُبْرَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اقْرَئُوا الْقُرْآنَ وَلَا تَغْلُوا فِيهِ وَلَا تَأْكُلُوا بِهِ . فَحَظَرَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَعَوَّضُوا بِالْقُرْآنِ شَيْئًا مِنْ عِوَضِ الدُّنْيَا .فَعَارَضَ ذٰلِكَ مَا حَمَلَ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ مَعْنَى الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ ، لَوْ ثَبَتَ أَنَّ مَعْنَاهُ كَذٰلِكَ ، وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ ، إِذْ كَانَ يَحْتَمِلُ تَأْوِيلُهُ بِمَا وَصَفْنَا .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا مَعْنًى آخَرَ ، وَهُوَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَاحَ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلْكَ الْبُضْعِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ ، وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ غَيْرِهِ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ قَدْ كَانَ مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ أَنْ يُمَلِّكَ غَيْرَهُ مَا كَانَ لَهُ تَمَلُّكُهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ فَيَكُونُ ذٰلِكَ خَاصًّا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ ، فَزَوِّجْنِيهَا . فَكَانَ هٰذَا مَا ذُكِرَ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ ، وَلَمْ يُذْكَرْ فِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَهَا فِي نَفْسِهَا ، وَلَا أَنَّهَا قَالَتْ لَهُ زَوِّجْنِي مِنْهُ . فَدَلَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ تَزْوِيجُهُ إِيَّاهَا مِنْهُ لَا بِقَوْلٍ تَأْتِي بِهِ بَعْدَ قَوْلِهَا قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ وَإِنَّمَا هُوَ بِقَوْلِهَا الْأَوَّلِ وَلَمْ تَكُ قَالَتْ لَهُ قَدْ جَعَلْتُ لَكَ أَنْ تَهَبَنِي لِمَنْ شِئْتَ بِالْهِبَةِ الَّتِي لَا تُوجِبُ مَهْرًا ، جَازَ النِّكَاحُ وَقَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْهِبَةَ خَالِصَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ اخْتِصَاصِ اللّٰهِ تَعَالَى إِيَّاهُ بِهَا دُونَ الْمُؤْمِنِينَ .غَيْرَ أَنَّ قَوْمًا قَالُوا خَالِصَةً لَكَ أَيْ :بِلَا مَهْرٍ ، وَجَعَلُوا الْهِبَةَ نِكَاحًا لِغَيْرِهِ، يُوجِبُ الْمَهْرَ وَقَالَ آخَرُونَ خَالِصَةً لَكَ أَيْ إِنَّ الْهِبَةَ تَكُونُ لَكَ نِكَاحًا ، وَلَا تَكُونُ نِكَاحًا لِغَيْرِكَ .فَلَمَّا كَانَتِ الْمَرْأَةُ الْمَذْكُورُ أَمْرُهَا فِي حَدِيثِ سَهْلٍ ، مَنْكُوحَةً بِهِبَتِهَا نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا ، ثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ

خَاصٌّ كَمَا قَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلَى ذٰلِكَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ مَعَ مَا ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ سُؤَالٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا اَنْ يُزَوِّجَهَا مِنْهُ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ اِلَيْنَا فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ .قِيْلَ لَهُ :وَكَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا غَيْرَ السُّوْرَةِ ، وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يُنْقَلْ اِلَيْنَا فِي الْحَدِيْثِ فَاِنْ حَمَلْتَ الْحَدِيْثَ عَلٰى ظَاهِرِهٖ عَلٰى مَا تَذْهَبُ اِلَيْهِ اَنْتَ ، لَزِمَكَ مَا ذَكَرْنَا ، مِنْ اَنَّ ذٰلِكَ النِّكَاحَ كَانَ بِالْهِبَةِ الَّتِيْ وَصَفْنَا. وَاِنْ حَمَلْتَ ذٰلِكَ عَلَى التَّاْوِيْلِ عَلٰى مَا وَصَفْتُ ، فَلِغَيْرِكَ اَنْ يَحْمِلَهُ اَيْضًا مِنَ التَّاْوِيْلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، ثُمَّ لَا تَكُوْنُ اَنْتَ بِتَاْوِيْلِكَ اَوْلٰى مِنْهُ بِتَاْوِيْلِهٖ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَاَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَاِنَّا قَدْ رَاَيْنَا النِّكَاحَ اِذَا وَقَعَ عَلٰى مَهْرٍ مَجْهُوْلٍ ، لَمْ يَثْبُتِ الْمَهْرُ ، وَرُدَّ حُكْمُ الْمَرْاَةِ اِلٰى حُكْمِ مَنْ لَمْ يُسَمِّ لَهَا مَهْرًا ، فَاحْتِيجَ اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ الْمَهْرُ مَعْلُوْمًا ، كَمَا تَكُوْنُ الْاَثْمَانُ فِي الْبِيَاعَاتِ مَعْلُوْمَةً ، وَكَمَا تَكُوْنُ الْاُجْرَةُ فِي الْاِجَارَاتِ مَعْلُوْمَةً. وَكَانَ الْاَصْلُ الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ، اَنَّ رَجُلًا لَوِ اسْتَاْجَرَ رَجُلًا عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ سَمَّاهَا بِدِرْهَمٍ ، لَا يَجُوْزُ وَكَذٰلِكَ لَوِ اسْتَاْجَرَهُ عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ شِعْرًا بِعَيْنِهٖ بِدِرْهَمٍ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ اَيْضًا ، لِاَنَّ الْاِجَارَاتِ لَا تَجُوْزُ اِلَّا عَلٰى اَحَدِ مَعْنَيَيْنِ .اِمَّا عَلٰى عَمَلٍ بِعَيْنِهٖ، مِثْلِ غَسْلِ ثَوْبٍ بِعَيْنِهٖ، اَوْ عَلٰى خِيَاطَتِهٖ، اَوْ عَلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ لَا بُدَّ فِيْهَا مِنْ اَنْ يَكُوْنَ الْوَقْتُ مَعْلُوْمًا ، اَوِ الْعَمَلُ مَعْلُوْمًا .وَكَانَ اِذَا اسْتَاْجَرَهُ عَلٰى تَعْلِيْمِ سُوْرَةٍ ، فَتِلْكَ اِجَارَةٌ لَا عَلٰى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ، وَلَا عَلٰى عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ ، اِنَّمَا اسْتَاْجَرَهُ عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ ذٰلِكَ ، وَقَدْ يَتَعَلَّمُ بِقَلِيْلِ التَّعْلِيْمِ وَبِكَثِيْرِهٖ، وَفِيْ قَلِيْلِ الْاَوْقَاتِ وَكَثِيْرِهَا .وَكَذٰلِكَ لَوْ بَاعَهُ دَارِهٖ عَلٰى اَنْ يُعَلِّمَهُ سُوْرَةً مِنَ الْقُرْآنِ ، لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ ، لِلْمَعَانِي الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِي الْاِجَارَاتِ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْاِجَارَاتِ وَالْبِيَاعَاتِ ، وَقَدْ وَصَفْنَا اَنَّ الْمَهْرَ لَا يَجُوْزُ عَلٰى اَمْوَالٍ وَلَا عَلٰى مَنَافِعَ ، اِلَّا عَلٰى مَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْبَيْعُ وَالْاِجَارَةُ وَغَيْرُ ذٰلِكَ ، وَكَانَ التَّعْلِيْمُ لَا تُمْلَكُ بِهِ الْمَنَافِعُ وَلَا اَعْيَانُ الْاَمْوَالِ ، ثَبَتَ بِالنَّظَرِ عَلٰى ذٰلِكَ اَنْ لَا يُمْلَكَ بِهِ الْاَبْضَاعُ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَاَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ .

۴۲۱۱: یحییٰ نے ابن خزیمہ سے اپنی روایت میں عن زید اور ابوداؤد نے اپنی روایت میں حدثنا زید سے روایت ذکر کی ہے پھر دونوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابوراشد حبرانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن شبلؓ سے روایت کی ہے کہ

جناب رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے قرآن مجید پڑھو اس میں غلو مت کرو اور نہ اس کو کھانے پینے کا ذریعہ بناؤ۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ وہ قرآن مجید کے بدلے میں دنیا کی کوئی چیز حاصل کریں۔
اب یہ روایت فریق اوّل کی مستدل روایت کے خلاف آ رہی ہے جبکہ اس کا وہی معنی لیا جائے جو فریق اوّل نے لیا ہے اور اگر اس سے وہ محتمل معنی مراد لیں جو ہم نے لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے ملک بضع کو بلامہر کے جائز قرار دیا تھا اور آپ کے علاوہ یہ کسی کے لئے جائز نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **وامراۃ مؤمنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المؤمنین** (الاحزاب ۵۰) اور اگر کوئی مؤمنہ عورت اپنا آپ جناب رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دے اور آپ ﷺ اس سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہوں تو یہ حکم آپ ﷺ کے لئے جائز ہے عام مؤمنوں کے لئے نہیں۔ پس اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا تعلق اس معاملے سے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا ہے مگر کوئی دوسرا شخص بلامہر مالک نہیں بن سکتا تو یہ جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاص ہوا جیسا کہ لیث رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اور اس کے لئے دلالت روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اس نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں خود عرض کیا "قد وھبت نفسی لک" اسی گھڑی اس آدمی نے کھڑے ہو کر کہا ان لم یکن لک بھا حاجۃ فزوجنیھا" اس روایت میں بھی مذکور ہے اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے اس کے نفس کے سلسلہ میں مشورہ کیا اور نہ یہ مذکور ہے کہ اس نے خود یہ عرض کیا کہ اس مرد سے میرا نکاح کر دیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے جب اس عورت کا نکاح اس شخص سے کیا تو یہ اس عورت کی پہلی بات کی بنیاد پر کیا جو وھبت نفسی لک تھی۔ اس کے بعد اس عورت نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ کہ قد جعلت لک ان تھبنی لمن شئت۔ کہ میں نے آپ کو یہ حق دے دیا ہے کہ تم مجھے جس کو چاہو اسے ہبہ کر دو جس میں مہر لازم نہ ہوتا ہو تو اس سے وہ نکاح جائز ہوا اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے ہبہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا تھا کسی دوسرے مؤمن کے لئے اس کی اجازت نہ تھی۔ البتہ بعض حضرات نے "خالصۃ لک" کی تفسیر میں یہ فرمایا کہ اس سے مراد مہر کے بغیر ہے اور دوسروں کے لئے انہوں نے ہبہ کو نکاح قرار دیا جس سے مہر لازم ہوتا ہے۔ بعض نے "خالصۃ لک" کی تفسیر میں فرمایا کہ ہبہ کر دینا فقط آپ کے حق میں نکاح ہوگا دوسروں کے حق میں نکاح نہ بنے گا۔
پس جب وہ مذکورہ عورت جس کا تذکرہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے نفس کو ہبہ کر دینے سے منکوحہ ہو گئی جیسا کہ ہم نے نقل کیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ نکاح خاص ہے جیسا کہ اس بات کے قائلین نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہماری اس مذکورہ گفتگو کے باوجود یہ ممکن ہے کہ اس شخص نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا ہو کہ آپ اس عورت کا اس سے نکاح کر دیں اگرچہ یہ بات اس روایت میں تو منقول نہیں تو اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ اگر مذکورہ احتمال ہو سکتا ہے تو یہ احتمال بھی ہو

سکتا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے سورت کے علاوہ مہر مقرر کیا ہو اگرچہ یہ بات اس حدیث میں نقل ہو کر ہم تک نہیں پہنچی۔ (ماهو جوابكم فهو جوابنا) اور اگر اس روایت کو ظاہر پر محمول کرتے ہو جیسا کہ تمہارا مذہب ہے تو تم پر وہ بات لازم آئے گی کہ یہ نکاح ہبہ کی صورت میں ہوا جیسا ہم نے ذکر کیا اور اگر بالفرض تم اس کو اپنی تاویل پر اصرار کرتے ہوئے محمول کرتے ہو تو دوسرے کو بھی تاویل کا حق حاصل ہے۔ جیسا کہ ہم نے تاویل ذکر کردی ہے۔ پھر آخر اس تاویل کے مقابلے میں آپ کی تاویل کو اولیت کیوں کر حاصل ہوگی روایات و آثار کے معانی کی تصحیح کے پیش نظر ہم نے اس بات کا یہ مطلب بیان کر دیا اور اگر آپ نظری اعتبار سے دیکھیں تو ہم عرض کریں گے کہ جب نکاح مہر مجہول پر واقع ہوا ہو اور مہر ثابت نہ ہو رہا ہو تو اس عورت کے مہر کا حکم اس عورت کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس کا مہر سرے سے مقرر نہ ہوا ہو۔ (اور مہر مثلی پر فیصلہ ہوتا ہے) پس یہاں بھی ضروری ہے کہ مہر معلوم ہو جیسا کہ خرید و فروخت میں قیمت معلوم ہوتی ہے اور جس طرح اجارات میں اجرت طے شدہ ہوتی ہے اور یہ متفق علیہ ضابطہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ اس طرح اجارہ کرے کہ وہ اس کو چند مقررہ دراہم کے بدلے قرآن مجید سکھادے تو یہ جائز نہیں (متاخرین نے تعلیم قرآن کے ضیاع کے خطرے سے تعلیم قرآن پر اجرت کے جواز کا فتویٰ دیا ہے) اسی طرح اگر چند مقررہ دراہم کے بدلے اشعار سکھانے کا اجارہ ہو تو یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اجارہ کے جواز کی دو صورتیں ہیں: نمبر ①: کام مقرر ہو مثلاً چند معین کپڑے دھونا یا ان کی سلائی کرنا وغیرہ۔ نمبر ②: وقت و مدت معلوم ہو کہ اتنی مدت میں ہوگا جب تعلیم قرآن پر اجارہ کرے گا تو یہ معلوم وقت کے لئے نہیں بلکہ یہ اجارہ تو صرف اس سورت کے سکھانے کے لئے ہے اور تعلیم حاصل کرنے والا کبھی کم تعلیم حاصل کرتا ہے اور کبھی زیادہ اسی طرح کبھی تھوڑے وقت میں سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ وقت میں اور کبھی تھوڑا سکھانے سے زیادہ سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ سکھانے سے تھوڑا سا سیکھتا ہے۔ بالکل اسی طرح اگر کسی نے اپنا مکان اس شرط پر فروخت کیا کہ وہ اس کو قرآن مجید کی ایک سورت سکھادے تو یہ اجارہ جائز نہیں کیونکہ اجارہ کی شرائط اس میں مفقود ہیں۔ پس جب عقد نکاح اجارے اور خرید فروخت کی طرح ہے اور ہم بیان کر آئے کہ مہر صرف اس مال یا منافع کی صورت میں جائز ہے جو خرید و فروخت اور اجارے کی صورت میں جائز ہوتا ہے اور تعلیم کے ذریعہ نہ تو منافع کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی چیز کی۔ تو اس پر قیاس سے یہ ثابت ہوا کہ اس تعلیم قرآن سے بضع عورت کی ملکیت بھی ثابت نہیں ہوتی۔ تقاضا قیاس بھی یہی ہے اور ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

حاصل روایات: جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ وہ قرآن مجید کے بدلے میں دنیا کی کوئی چیز حاصل کریں۔ اب یہ روایت فریق اوّل کی مستدل روایت کے خلاف آرہی ہے جبکہ اس کا وہی معنی لیا جائے جو فریق اوّل نے لیا ہے اور اگر اس سے وہ محتمل معنی مراد لیں جو ہم نے لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لئے ملک بضع کو بلا مہر کے جائز قرار دیا تھا اور آپ

کے علاوہ یہ کسی کے لئے جائز نہیں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ (الاحزاب ۵۰) اور اگر کوئی مؤمنہ عورت اپنے آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہوں تو یہ حکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جائز ہے عام مؤمنوں کے لئے نہیں۔ پس اس بات کا احتمال ہے کہ اس کا تعلق اس معاملے سے ہو جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا ہے مگر کوئی دوسرا شخص بلا مہر مالک نہیں بن سکتا تو یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہوا جیسا کہ لیث رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اور اس کے لئے دلالت روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خود عرض کیا "قد وهبت نفسي لك" اسی گھڑی اس آدمی نے کھڑے ہو کر کہا ان لم يكن لك بها حاجة فزوجنيها" اس روایت میں یہی مذکور ہے اس میں یہ بات مذکور نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس کے نفس کے سلسلہ میں مشورہ کیا اور نہ یہ مذکور ہے کہ اس نے خود یہ عرض کیا کہ اس مرد سے میرا نکاح کر دیں تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس عورت کا نکاح اس شخص سے کیا تو یہ اس عورت کی پہلی بات کی بنیاد پر کیا جو وهبت نفسي لك تھی۔ اس کے بعد اس عورت نے کوئی نئی بات نہیں کی۔ کہ قد جعلت لك ان تهبني لمن شئت" کہ میں نے آپ کو یہ حق دے دیا ہے کہ آپ مجھے جسے چاہیں ہبہ کر دیں جس میں مہر لازم نہ ہوتا ہو تو اس سے وہ نکاح جائز ہوا اور اس پر تو سب کا اتفاق ہے ہبہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خاص کیا تھا کسی دوسرے مؤمن کے لئے اس کی اجازت نہ تھی۔

البتہ بعض حضرات نے "خالصة لك" کی تفسیر میں یہ فرمایا کہ اس سے مراد مہر کے بغیر ہے اور دوسروں کے لئے انہوں نے ہبہ کو نکاح قرار دیا جس سے مہر لازم ہوتا ہے۔

بعض نے "خالصة لك" کی تفسیر میں فرمایا کہ ہبہ کر دینا فقط آپ کے حق میں نکاح ہوگا دوسروں کے حق میں نکاح نہ بنے گا۔ پس جب وہ مذکورہ عورت جس کا تذکرہ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے نفس کو ہبہ کر دینے سے منکوحہ ہوگئی جیسا کہ ہم نے نقل کیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ نکاح خاص ہے جیسا کہ اس بات کے قائلین نے فرمایا۔

<u>ایک اعتراض</u>: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ ہماری اس مذکورہ گفتگو کے باوجود یہ ممکن ہے کہ اس شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہو کہ آپ اس عورت کا اس سے نکاح کر دیں اگر چہ یہ بات اس روایت میں تو منقول نہیں۔

جواب: تو اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ اگر مذکورہ احتمال ہو سکتا ہے تو یہ احتمال بھی ہو سکتا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے سورت کے علاوہ مہر مقرر کیا ہو اگر چہ یہ بات اس حدیث میں نقل ہو کر ہم تک نہیں پہنچی۔ (ماهو جوابكم فهو جوابنا) اور اگر اس روایت کو ظاہر پر محمول کرتے ہو جیسا کہ تمہارا مذہب ہے تو تم پر وہ بات لازم آئے گی کہ یہ نکاح ہبہ کی صورت میں ہوا جیسا ہم نے ذکر کیا اور اگر بالفرض تم اس کو اپنی تاویل پر اصرار کرتے ہوئے محمول کرتے ہو تو دوسرے کو بھی تاویل کا حق حاصل ہے۔ جیسا کہ ہم نے تاویل ذکر کر دی ہے۔

پھر آخر اس تاویل کے مقابلے میں آپ کی تاویل کو اولیت کیوں کر حاصل ہوگی روایات وآثار کے معانی کی تصحیح کے پیش نظر ہم نے اس باب کا یہ مطلب بیان کردیا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اور اگر آپ نظری اعتبار سے دیکھیں تو ہم عرض کریں گے کہ جب نکاح مہر مجہول پر واقع ہوا ہو اور مہر ثابت نہ ہو رہا ہو تو اس عورت کے مہر کا حکم اس عورت کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس کا مہر سرے سے مقرر نہ ہوا ہو۔ (اور مہر مثلی پر فیصلہ ہوتا ہے) پس یہاں بھی ضروری ہے کہ مہر معلوم ہو جیسا کہ خرید وفروخت میں قیمت معلوم ہوتی ہے اور جس طرح اجارات میں اجرت طے شدہ ہوتی ہے۔

اور یہ متفق علیہ ضابطہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کے ساتھ اس طرح اجارہ کرے کہ وہ اس کو چند مقررہ دراہم کے بدلے قرآن مجید سکھا دے تو یہ جائز نہیں (متاخرین نے تعلیم قرآن کے ضیاع کے خطرے سے تعلیم قرآن پر اجرت کے جواز کا فتویٰ دیا ہے) اسی طرح اگر چند مقررہ دراہم کے بدلے اشعار سکھانے کا اجارہ ہو تو یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اجارہ کے جواز کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر ①: کام مقرر ہو مثلاً چند معین کپڑے دھونا یا ان کی سلائی کرنا وغیرہ۔

نمبر ②: وقت ومدت معلوم ہو کہ اتنی مدت میں ہوگا جب تعلیم قرآن پر اجارہ کرے گا تو یہ معلوم وقت کے لئے نہیں بلکہ یہ اجارہ تو صرف اس سورت کے سکھانے کے لئے ہے اور تعلیم حاصل کرنے والا کبھی کم تعلیم حاصل کرتا ہے اور کبھی زیادہ اسی طرح کبھی تھوڑے وقت میں سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ وقت میں اور کبھی تھوڑا سکھانے سے زیادہ سیکھ لیتا ہے اور کبھی زیادہ سکھانے سے تھوڑا سا سیکھتا ہے۔

بالکل اسی طرح اگر کسی نے اپنا مکان اس شرط پر فروخت کیا کہ وہ اس کو قرآن مجید کی ایک سورت سکھا دے تو یہ اجارہ وبیع جائز نہیں کیونکہ اجارہ کی شرائط اس میں مفقود ہیں۔

پس جب عقد نکاح اجارے اور خرید وفروخت کی طرح ہے اور ہم بیان کر آئے کہ مہر صرف اس مال یا منافع کی صورت میں جائز ہے جو خرید وفروخت اور اجارے کی صورت میں جائز ہوتا ہے اور تعلیم کے ذریعہ نہ تو منافع کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی چیز کی۔ تو اس پر قیاس سے یہ ثابت ہوا کہ اس تعلیم قرآن سے بضع عورت کی ملکیت بھی ثابت نہیں ہوتی۔

تقاضا قیاس بھی یہی ہے اور ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُعْتِقُ أَمَتَهُ عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا

کیا آزادی مہر کا بدل بن سکتی ہے؟

لونڈی کو اگر اس شرط پر آزاد کرے کہ اس کی آزادی اس کا مہر بن جائے گی وہ اگر اس سے نکاح کرے گا تو اس پر مہر لازم

نہ ہوگا تو وہی عتق کافی ہوگا اس کو امام ابو یوسف اور سفیان ثوری رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔ جبکہ اس کے بالمقابل امام ابوحنیفہ امام زفر محمد رحمہم اللہ نے آزادی کو مہر تسلیم نہیں کیا بلکہ آزادی کا مہر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص تھا کسی اور کو جائز نہیں۔

۴۲۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَا : ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ، عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا ، جَازَ ذٰلِكَ ، فَإِنْ تَزَوَّجَهَا ، فَلَا مَهْرَ لَهَا غَيْرُ الْعَتَاقِ . وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ، سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : لَيْسَ لِأَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يَفْعَلَ هٰذَا، فَيَتِمُّ لَهُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ سِوَى الْعَتَاقِ ، وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصًّا ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، جَعَلَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صَدَاقٍ ، وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرِهِ، قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ . فَلَمَّا أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِغَيْرِ صَدَاقٍ ، كَانَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَى الْعَتَاقِ الَّذِي لَيْسَ بِصَدَاقٍ . وَمَنْ لَمْ يُبِحِ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَى غَيْرِ صَدَاقٍ ، لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ عَلَى الْعَتَاقِ الَّذِي لَيْسَ بِصَدَاقٍ . وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَزُفَرُ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ . وَمِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ فِيْ جُوَيْرِيَةَ ذٰلِكَ ، مِثْلَ مَا رَوٰى عَنْهُ أَنَسٌ أَنَّهُ فَعَلَهُ فِيْ صَفِيَّةَ .

۴۲۱۲: شعیب بن حبحاب نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اگر کسی نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور شرط یہ قرار دی کہ اس کی آزادی اس کا مہر ہوگا تو یہ درست ہے پھر اگر وہ اس سے نکاح کرے تو وہ عتق اس کا مہر کافی ہے اس قول کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا۔ ان کے ہاں عتق مہر بن سکتا ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا روایت ہے۔ دوسروں نے کہا یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور کسی کے لئے درست نہیں کہ آزادی اس کا مہر قرار پا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "**وامراة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبی ان ارادالنبی ان یستنکحها خالصة لك من دون المؤمنین الایه الاحزاب ۵۰**" پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے بلامہر نکاح کو جائز قرار دیا تو آپ کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ آزادی کے بدلے نکاح کریں

جو کہ مہر نہیں اور جس شخص یعنی امتی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بغیر مہر کے نکاح کو جائز قرار نہیں دیا تو اس کے لئے آزادی کے بدلے بھی نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ مہر نہیں ہے اس کو امام ابوحنیفہ' محمد وزفر رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کے دلائل: یہ روایات ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جویریہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں اسی طرح کا فعل نقل کیا ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب۱۳' ۶۸' مسلم فی النکاح ۸۵' ابو داؤد فی النکاح باب۵' ترمذی فی النکاح باب۲۴' ابن ماجہ فی النکاح باب۴۲' ۴۲' دارمی فی النکاح باب۴۵' مسند احمد ۳' ۹۹/۲۳۹' ۱۶۵/۱۷۰' ۱۸۱/۲۹۱' ۲۴۲/۲۸۰۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اگر کسی نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور شرط یہ قرار دی کہ اس کی آزادی اس کا مہر ہوگا تو یہ درست ہے پھر اگر وہ اس سے نکاح کرے تو وہ عتق اس کا مہر کافی ہے اس قول کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا۔

فریق اوّل: اس سے مراد حضرت سفیان اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ ہیں ان کے ہاں عتق مہر بن سکتا ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا روایت ہے اس قول کو حسن بصری' زہری' عطاء' نخعی' سعید ابن المسیب رحمہم اللہ سے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے اور کسی کے لئے درست نہیں کہ آزادی اس کا مہر قرار پا سکے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "**وامراة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبی إن ارادالنبی ان یستنكحها خالصة لك من دون المؤمنين الایه الاحزاب ۵۰**" پس جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کے لئے بلا مہر نکاح کو جائز قرار دیا تو آپ کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ آزادی کے بدلے نکاح کریں جو کہ مہر نہیں اور جس شخص یعنی امتی کے لئے اللہ تعالیٰ نے بغیر مہر کے نکاح کو جائز قرار نہیں دیا تو اس کے لئے آزادی کے بدلے بھی نکاح جائز نہیں کیونکہ وہ مہر نہیں ہے یہ امام ابوحنیفہ' محمد وزفر رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

فریق ثانی کے دلائل: یہ روایات ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جویریہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں اسی طرح کا فعل نقل کیا ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق نقل کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ نَافِعٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ جُوَيْرِيَةَ فِيْ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا أَخْبَرَنِيْ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ . فَقَدْ رَوَى هٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرْنَا ثُمَّ قَالَ هُوَ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا، أَنَّهُ يُجَدِّدُ لَهَا صَدَاقًا .

۴۲۱: حماد بن زید نے ابن عون سے نقل کیا کہ میری طرف نافع رحمہ اللہ نے لکھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنو

مصطلق میں جویریہ کو قید کیا پھران کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرلیا اوران کی آزادی کوان کا مہر قرار دیا گیا یہ بات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتلائی ہے وہ اس لشکر میں موجود تھے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جیسا ہم نے ذکر کیا پھر انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعداس قسم کے معاملے میں حکم دیا کہ اس مرد کو مہر جدید دینا ہوگا یعنی آزادی مہر نہ بنے گی۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۸۔

۴۲۱۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ ذَهَبَ اِلٰى أَنَّ الْحَكَمَ فِيْ ذٰلِكَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى غَيْرِ مَا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ سَمَاعًا سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ دَلَّهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِى اسْتَدْلَلْنَا بِهٖ نَحْنُ ، عَلٰى خُصُوْصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، بِمَا وَصَفْنَا ، دُوْنَ النَّاسِ .ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ عَتَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُوَيْرِيَةَ الَّتِيْ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا ، كَيْفَ كَانَ ؟ فَاِذَا

۴۲۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے وہ اس بات کی طرف گئے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ حکم نہ ہوگا جو آپ کے لئے تھا۔اس روایت میں احتمال ہے کہ آپ نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے اس معنی کی نشان دہی کی ہے جس پر ہم نے استدلال کیا ہے کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے تمام لوگوں کے لئے یہ حکم نہیں۔اب اس بات کی وضاحت کے لئے کہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کس طرح عمل میں آئی اور کس طرح ان کی آزادی کو مہر قرار دیا ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں۔

تشریح اس روایت میں احتمال ہے کہ آپ نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے اس معنی کی نشان دہی کی ہے جس پر ہم نے استدلال کیا ہے کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے تمام لوگوں کے لئے یہ حکم نہیں۔

حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کا عتاق کیونکر ہوا: اب اس بات کی وضاحت کے لئے کہ جویریہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کس طرح عمل میں آئی اور کس طرح ان کی آزادی کو مہر قرار دیا ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت پیش کرتے ہیں۔

۴۲۱۵: رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا هُوَ ابْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :

لَمَّا أَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَايَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَقَعَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ فِيْ سَهْمٍ لِثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهُ، فَكَاتَبَتْ عَلٰى نَفْسِهَا قَالَتْ وَكَانَتِ امْرَأَةً حُلْوَةً ، لَا يَكَادُ يَرَاهَا أَحَدٌ إِلَّا أَخَذَتْ بِنَفْسِهِ، فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَعِينُهُ فِيْ كِتَابَتِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُهَا عَلٰى بَابِ الْحُجْرَةِ فَكَرِهْتُهَا ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَرٰى مِنْهَا مِثْلَ مَا رَأَيْتُ فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَنَا جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ أَبِيْ ضِرَارٍ ، سَيِّدِ قَوْمِهِ، وَقَدْ أَصَابَنِيْ مِنَ الْأَمْرِ مَا لَمْ يَخْفَ فَوَقَعْتُ فِيْ سَهْمِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ، أَوْ لِابْنِ عَمٍّ لَهُ، فَكَاتَبْتُهُ ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَسْتَعِينُهُ عَلٰى كِتَابَتِيْ .قَالَ فَهَلْ لَكِ مِنْ خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ :وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ أَقْضِيْ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَأَتَزَوَّجُكِ قَالَتْ :نَعَمْ ، قَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ .وَخَرَجَ الْخَبَرُ إِلَى النَّاسِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ ، فَقَالُوْا : صَاهَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَرْسَلُوْا مَا فِيْ أَيْدِيهِمْ .قَالَتْ :فَلَقَدْ أُعْتِقَ بِتَزْوِيجِهِ إِيَّاهَا مِائَةُ أَهْلِ بَيْتٍ مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً كَانَتْ أَعْظَمَ بَرَكَةً عَلٰى قَوْمِهَا مِنْهَا .فَبَيَّنَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ، الْعَتَاقَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ، وَجَعَلَهُ مَهْرَهَا كَيْفَ هُوَ ؟ وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ أَدَاؤُهُ عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا إِلَى الَّذِيْ كَانَ كَاتَبَهَا لِتَعْتِقَ بِذٰلِكَ الْأَدَاءِ .ثُمَّ كَانَ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ الَّذِيْ وَجَبَ بِأَدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُكَاتَبَةَ إِلَى الَّذِيْ كَانَ كَاتَبَهَا مَهْرًا لَهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَلَيْسَ هٰذَا لِأَحَدٍ غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْفَعَ عَنْ مُكَاتَبَةٍ مُكَاتَبَتَهَا إِلٰى مَوْلَاهَا ، عَلٰى أَنْ تَعْتِقَ بِأَدَائِهِ ذٰلِكَ عَنْهَا ، وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ مَهْرًا لَهَا مِنْ قِبَلِ الَّذِيْ أَدّٰى عَنْهَا مُكَاتَبَتَهَا ، وَتَكُوْنُ بِذٰلِكَ زَوْجَةً لَهُ.فَلَمَّا كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ هٰذَا مَهْرًا عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهُ دُوْنَ أُمَّتِهِ، كَانَ لَهُ أَنْ يَجْعَلَ الْعَتَاقَ الَّذِيْ تَوَلَّاهُ هُوَ أَيْضًا ، مَهْرًا لِمَنْ أَعْتَقَهُ، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ خَاصٌّ لَهُ دُوْنَ أُمَّتِهِ.فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّ أَبَا يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ :النَّظَرُ -عِنْدِيْ -فِيْ هٰذَا ، أَنْ يَكُوْنَ الْعَتَاقُ مَهْرًا لِلْمُعْتَقَةِ عَلَيْهِ، لَيْسَ لَهَا مَعَهُ غَيْرُهُ. وَذٰلِكَ لِأَنَّا رَأَيْنَاهَا إِذَا وَقَعَ الْعَتَاقُ ، عَلٰى أَنْ تُزَوِّجَهُ نَفْسَهَا ، ثُمَّ أَبَتِ التَّزْوِيجَ ، أَنَّ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى فِيْ قِيْمَتِهَا .قَالَ :فَمَا كَانَ يَجِبُ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعٰى فِيْهِ إِذَا أَبَتِ التَّزْوِيجَ ، يَكُوْنُ

مَهْرًا لَهَا ، إِذَا أَجَابَتْ إِلَى التَّزْوِيجِ .قَالَ :وَإِنْ طَلَّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ ، كَانَ عَلَيْهَا أَنْ تَسْعَى فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ .

۴۲۱۵: حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب بنو مصطلق کے قیدی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالیے اوران کو تقسیم کر دیا تو جویریہ بنت حارث ثابت بن قیس بن شماس یا ان کے بھتیجے کے حصہ میں آئیں انہوں نے اس سے مکاتبت کر لی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ شیریں گفتار عورت تھیں اس کو جو بھی دیکھ پاتا وہ اس کے دل میں اتر جاتیں۔ پس وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بدل کتابت میں اعانت کے لئے حاضر ہوئیں جوں ہی میں نے اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ کے دروازہ پر دیکھا تو مجھے ان کی آمد ناپسند ہوئی میں نے اسی وقت بھانپ لیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وہی باتیں دیکھ پائیں گے جو میں نے دیکھیں وہ کہنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار سردار قبیلہ کی بیٹی ہوں مجھ پر جو مصیبت آئی ہے وہ آپ پر مخفی نہیں چنانچہ میں ثابت بن قیس بن شماس یا اس کے بھتیجے کے حصہ میں آئی ہوں اور میں نے ان سے مکاتبت کر لی ہے میں آپ کی خدمت اقدس میں بدل کتابت کی ادائیگی میں معاونت کی غرض سے حاضر ہوئی ہوں آپ نے فرمایا کیا تم اس سے بہتر میں رغبت رکھتی ہو اس نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا بدل کتابت ادا کر کے میں تم سے شادی کر لیتا ہوں انہوں نے منظور کر لیا۔ آپ نے فرمایا میں نے بدل کتابت ادا کر دیا (یعنی اس کی بات طے کر لی) لوگوں میں اسی وقت یہ خبر پھیل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کر لیا ہے تو سب نے کہا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالی رشتہ دار بن گئے ہیں پس انہوں نے اپنے ہاں کے تمام قیدی آزاد کر دیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ان کے نکاح سے بنو مصطلق کے سو گھرانے آزاد ہو گئے ہم جویریہ سے بڑھ کر اپنی قوم کے لئے کسی عورت کو زیادہ باعث برکت نہیں سمجھتے۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آزادی کی نوعیت خوب واضح کر دی جس کا تذکرہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں موجود ہے کہ اس آزادی کے بدلے میں آپ نے ان سے نکاح کیا اور اس کو مہر قرار دیا اس کی کیفیت کیا تھی دراصل وہ ان کی طرف سے بدل کتابت کی ادائیگی تھی جس پر انہوں نے آزادی کے لئے مکاتبت کی تھی پھر وہ آزادی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال کتابت کی ادائیگی سے حاصل ہوئی تھی وہ ان کا مہر قرار پائی جس کا تذکرہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں موجود ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی مکاتب کو اس کا بدل کتابت ادا کر دے اور یہ آزادی بدل کتابت ادا کرنے والے کی طرف سے مہر قرار پائے اور وہ عورت مکاتبہ اس کی بیوی بن جائے۔ پس جب اس کو مہر قرار دینا آپ کی خصوصیت ہے تو امت کے لئے جائز نہیں تو جس آزادی کی آپ کو ولایت حاصل ہوئی اس کو مہر قرار دینا بھی آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لئے جائز نہیں۔ آثار کے انداز سے ہم نے اس باب کی صورت پیش کر دی اب طریق نظر ملاحظہ ہو۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں میرے ہاں قیاس کا

تقاضا یہ ہے کہ جس عورت کو اس شرط پر آزادی ملے کہ اس کی آزادی ہی مہر ہو اور اس کے ساتھ اور کچھ نہ ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب آزادی اس شرط پر واقع ہوئی ہے کہ وہ عورت اس آزاد کنندہ سے نکاح کرے گی پھر وہ عورت نکاح سے انکاری ہوگئی تو اب عورت پر لازم ہے کہ وہ ادائیگی قیمت کے لئے محنت ومشقت کرے کیونکہ نکاح سے انکار کی صورت میں جس چیز کے لئے اس پر محنت ومشقت لازم ہوئی ہے یہی چیز اس کے لئے مہر قرار پاتی اگر وہ نکاح سے انکار نہ کرتی۔ اگر وہ مرد (نکاح کی صورت میں) جماع کے بعد طلاق دے تو عورت پر نصف قیمت کے لئے مال کمانا ضروری ہوگا اس بات کو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے بھی ذکر فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی العتاق باب۲' مسند احمد ۲۷۷/٦۔

۴۲۲٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ، عَنْ اَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ رَجُلٍ اَعْتَقَ اَمَتَهٗ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، قَالَ :عَلَيْهَا اَنْ تَسْعَى فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ هٰذَا عَلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، اَنَّ مَا ذَكَرَهٗ مِنْ وُجُوْبِ السِّعَايَةِ عَلَيْهَا ، اِذَا اَبَتْ فِيْ قِيْمَتِهَا ، قَدْ قَالَ هُوَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَمَا لَزِمَهُمَا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهَا اِذَا اَجَابَتْ اِلَى التَّزْوِيْجِ ، فَهُوَ لَازِمٌ لَهُمَا .وَاَمَّا زُفَرُ فَكَانَ يَقُوْلُ :لَا سِعَايَةَ عَلَيْهِمَا اِذَا اَبَتْ لِاَنَّهٗ وَاِنْ كَانَ شَرَطَ عَلَيْهَا النِّكَاحَ فِيْ اَصْلِ الْعَتَاقِ ، فَاِنَّمَا شَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا بِبَدَلٍ شَرَطَهٗ لَهَا عَلٰى نَفْسِهٖ، وَهُوَ الصَّدَاقُ الَّذِيْ يَجِبُ لَهَا فِيْ قَوْلِهٖ اِذَا اَجَابَتْ ، فَكَانَ الْعَتَاقُ وَاقِعًا عَلَيْهَا لَا بِبَدَلٍ ، وَالنِّكَاحُ الْمَشْرُوْطُ عَلَيْهَا لَهٗ بَدَلٌ ، غَيْرُ الْعَتَاقِ .فَصَارَ ذٰلِكَ ، كَرَجُلٍ اَعْتَقَ عَبْدَهٗ عَلٰى اَنْ يَخْدُمَهٗ سَنَةً بِاَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ ثُمَّ اَبٰى اَنْ يَخْدُمَهٗ، فَلَا شَيْءَ لَهٗ عَلَيْهِ، لِاَنَّهٗ لَوْ خَدَمَهٗ، لَكَانَ يَسْتَحِقُّ عَلَيْهِ بِاسْتِخْدَامِهٖ اِيَّاهُ اَجْرًا ، بَدَلًا مِنَ الْخِدْمَةِ .فَكَذٰلِكَ اِذَا كَانَ مِنْ قَوْلِ زُفَرَ فِي الْاَمَةِ الْمُعْتَقَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ ، اَنَّهَا اِذَا اَجَابَتْ اِلَى التَّزْوِيْجِ ، وَجَبَ لَهَا مَهْرٌ بَدَلًا مِنْ بُضْعِهَا ، فَاِذَا اَبَتْ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهَا بَدَلٌ مِنْ رَقَبَتِهَا ، لِاَنَّ رَقَبَتَهَا عَتَقَتْ لَا بِبَدَلٍ ، وَاشْتُرِطَ عَلَيْهَا نِكَاحٌ بِبَدَلٍ .وَلَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ مِنَ النِّكَاحِ ، اِلَّا بِثُبُوْتِ النِّكَاحِ ، كَمَا لَا يَثْبُتُ الْبَدَلُ عَلَى الْخِدْمَةِ اِلَّا بِثُبُوْتِ الْخِدْمَةِ .فَلَيْسَ بُطْلَانُهُمَا ، وَلَا بُطْلَانُ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، بِمُوْجِبٍ فِي الْعَتَاقِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلٰى غَيْرِ شَيْءٍ بَدَلًا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، كَمَا قَالَ زُفَرُ ، لَا كَمَا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَاَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ

كَانَ أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ ، يَذْهَبُ فِيْ تَزْوِيْجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ عَلٰى عِتْقِهَا ، إِلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَزُفَرُ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ أَيْضًا .

۴۲۱۶: اشعث رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو اپنی لونڈی کو آزاد کر دے جبکہ اس نے لونڈی کی آزادی کو اس کا مہر ٹھہرایا ہو۔ پھر اس نے اس عورت کو طلاق قبل از دخول دے دی (تو اس کا کیا حکم ہے؟) تو فرمایا وہ عورت اپنی نصف قیمت کی ادائیگی کے لئے کام کاج کرے۔ اس میں امام ابو یوسف کے خلاف دلیل یہ ہے کہ انہوں نے عورت کے نکاح سے انکار کی صورت میں اپنی قیمت کی ادائیگی کے لئے محنت و مشقت کو لازم قرار دیا ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ نے نکاح کو قبول کر لینے کی صورت میں اسی کو واجب قرار دیا ہے۔ امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت شادی سے انکار کرے تو اس پر سعی و مشقت لازم نہیں کیونکہ آزادی کے سلسلہ میں اس پر نکاح کی شرط اگرچہ رکھی گئی ہے مگر یہ اس شرط کے بدلے میں ہے جو اس عورت کی طرف سے مرد پر لازم آتی ہے یعنی وہ مہر جو قبولیت نکاح کی صورت میں عورت کے لئے (مرد کے ذمہ) لازم ہوگا تو گویا عورت کو آزادی بغیر کسی عوض کے حاصل ہوگئی اور مرد نے جس نکاح کی شرط رکھی ہے اس کے لئے آزادی کے علاوہ بدل ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے اپنا غلام اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک ہزار درہم کے بدلے ایک سال اس کی خدمت کرے گا غلام نے شرط منظور کر لی پھر خدمت سے انکار کر دیا تو اس کے ذمہ کچھ بھی واجب نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ اس کی خدمت کرتا تو اس کے بدلے میں وہ اجرت کا حقدار ٹھہرتا جو کہ خدمت کا بدل قرار پاتا بالکل اسی طرح نکاح کی شرط پر آزاد کی گئی لونڈی کے متعلق بھی حکم یہی ہوگا کہ جب وہ عورت نکاح کو قبول کرے تو اس کے بضع کے بدلے میں مرد پر مہر واجب ہوگا اور اگر وہ انکار کر دے تو آزادی کی وجہ سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اسے کسی عوض کے بغیر آزاد کیا گیا اور نکاح کی شرط بدل کے ساتھ رکھی گئی ہے (اصل کے ساتھ نہیں) نکاح کا بدل تب ثابت ہوگا جب نکاح ثابت ہوگا جس طرح کہ خدمت کا بدل خدمت کرنے کی صورت میں ثابت ہوتا ہے (اس کے بغیر نہیں) پس ان دونوں یعنی ثبوت نکاح اور ثبوت خدمت کا بطلان یا ایک کا بطلان آزادی کے سلسلہ میں کسی چیز کو واجب نہیں کرتا کیونکہ وہ بدل سے واقع ہوتی ہے اس باب میں قیاس اسی طرح ہے جس طرح کہ امام زفر رحمہ اللہ نے فرمایا۔ مگر یہ امام زفر رحمہ اللہ کی نظری دلیل ہے امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کی نظری دلیل نہیں۔ ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے جس طرح نکاح کیا اس سلسلہ میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ، امام زفر، محمد رحمہم اللہ کا مؤقف ہی اختیار کیا ہے۔ اثر ملاحظہ ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس آزادی کی نوعیت خوب واضح کر دی جس کا تذکرہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں موجود ہے کہ اس آزادی کے بدلے میں آپ نے ان سے نکاح کیا اور اس کو مہر قرار دیا اس کی کیفیت کیا تھی دراصل وہ ان کی طرف سے بدل کتابت کی ادائیگی تھی جس پر انہوں نے آزادی کے لئے مکاتبت کی تھی پھر وہ

آزادی جو جناب رسول اللہ ﷺ کمال کتابت کی ادائیگی سے حاصل ہوتی تھی وہ ان کا مہر قرار پائی جس کا تذکرہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں موجود ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ کسی مکاتب کو اس کا بدل کتابت ادا کردے اور یہ آزادی بدل کتابت ادا کرنے والے کی طرف سے مہر قرار پائے اور وہ عورت مکاتبہ اس کی بیوی بن جائے۔ پس جب اس کو مہر قرار دینا آپ کی خصوصیت سے ہے امت کے لئے جائز نہیں تو جس آزادی کی آپ کو ولایت حاصل ہوئی اس کو مہر قرار دینا بھی آپ کے ساتھ خاص تھا امت کے لئے جائز نہیں۔ آثار کے انداز سے ہم نے اس باب کی صورت پیش کر دی اب طریق نظر ملاحظہ ہو۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول: میرے ہاں قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس عورت کو اس شرط پر آزادی ملے کہ اس کی آزادی ہی مہر ہو اور اس کے ساتھ اور کچھ نہ ہو تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب آزادی اس شرط پر واقع ہوئی ہے کہ وہ عورت اس آزاد کنندہ سے نکاح کرے گی پھر وہ عورت نکاح سے انکاری ہوگئی تو اب عورت پر لازم ہے کہ وہ ادائیگی قیمت کے لئے محنت و مشقت کرے کیونکہ نکاح سے انکار کی صورت میں جس چیز کے لئے اس پر محنت و مشقت لازم ہوئی ہے یہی چیز اس کے لئے مہر قرار پاتی اگر وہ نکاح سے انکار نہ کرتی۔ اگر وہ مرد (نکاح کی صورت میں) جماع کے بعد طلاق دے تو عورت پر نصف قیمت کے لئے مال کمانا ضروری ہوگا اس بات کو حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے بھی ذکر فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ امام یوسف رحمہ اللہ کے قول کا جواب یہ ہے کہ انہوں نے عورت کے نکاح سے انکار کی صورت میں اپنی قیمت کی ادائیگی کے لئے محنت و مشقت کو لازم قرار دیا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ نے نکاح کو قبول کر لینے کی صورت میں اسی کو واجب قرار دیا ہے۔

امام زفر رحمہ اللہ کی نظری دلیل:

امام زفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر عورت شادی سے انکار کرے تو اس پر سعی و مشقت لازم نہیں کیونکہ آزادی کے سلسلہ میں اس پر نکاح کی شرط اگرچہ رکھی گئی ہے مگر یہ اس شرط کے بدلے میں ہے جو اس عورت کی طرف سے مرد پر لازم آتی ہے یعنی وہ مہر جو قبولیت نکاح کی صورت میں عورت کے لئے (مرد کے ذمہ) لازم ہوگا تو گویا عورت کو آزادی بغیر کسی عوض کے حاصل ہوگئی اور مرد نے جس نکاح کی شرط رکھی ہے اس کے لئے آزادی کے علاوہ بدل ہے اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے اپنا غلام اس شرط پر آزاد کیا کہ وہ ایک ہزار درہم کے بدلے ایک سال اس کی خدمت کرے گا غلام نے شرط منظور کر لی پھر خدمت سے انکار کر دیا تو اس کے لئے غلام کے ذمہ کچھ بھی واجب نہ ہوگا کیونکہ اگر وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو اس کے بدلے میں وہ اجرت کا حقدار ٹھہرتا جو کہ خدمت کا بدل قرار پاتا بالکل اسی طرح نکاح کی شرط پر آزاد کی گئی لونڈی کے متعلق بھی حکم یہی ہوگا کہ جب وہ عورت نکاح کو قبول کرے تو اس کے بضع کے بدلے میں مرد پر مہر واجب ہوگا اور اگر وہ انکار کر دے تو آزادی کی وجہ سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا کیونکہ اسے کسی عوض کے بغیر آزاد کیا گیا اور نکاح کی شرط بدل کے ساتھ رکھی گئی ہے (اصل کے ساتھ نہیں)

نکاح کا بدل تب ثابت ہوگا جب نکاح ثابت ہوگا جس طرح کہ خدمت کا بدل خدمت کرنے کی صورت میں ثابت ہوتا ہے (اس کے بغیر نہیں) پس ان دونوں یعنی ثبوت نکاح اور ثبوت خدمت کا بطلان یا ایک کا بطلان آزادی کے سلسلہ میں کسی چیز کو واجب نہیں کرتا کیونکہ وہ بدل سے واقع ہوتی ہے اس باب میں قیاس اسی طرح ہے جس طرح کہ امام زفر رحمہ اللہ نے فرمایا۔ مگر یہ امام زفر رحمہ اللہ کی نظری دلیل ہے امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کی نظری دلیل نہیں۔

ایوب سختیانی رحمہ اللہ کا موقف: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضی اللہ عنہا سے جس طرح نکاح کیا اس سلسلہ میں ایوب سختیانی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ امام زفر محمد رحمہم اللہ کا موقف ہی اختیار کیا ہے۔ اثر ملاحظہ ہو۔

۴۲۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ : أَعْتَقَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ أُمَّ وَلَدٍ لَهُ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَيُّوبَ فَقَالَ : لَوْ كَانَ أَبَتَّ عِتْقَهَا ؟ فَقُلْتُ : أَلَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ ، وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا ؟ فَقَالَ : لَوْ أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ لَهُ. فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ هِشَامًا ، فَأَبَتَّ عِتْقَهَا وَتَزَوَّجَهَا ، وَأَصْدَقَهَا ، أَرْبَعَمِائَةٍ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : قَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُعْتِقُ أَمَتَهُ عَلَى مَالٍ ، وَتَقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ ، فَتَكُونُ حُرَّةً ، وَيَجِبُ لَهُ عَلَيْهَا ذٰلِكَ الْمَالُ ، فَمَا تُنْكِرُ أَنْ يَكُونَ إِذَا أَعْتَقَهَا عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا ، فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ أَنْ تَكُونَ حُرَّةً ، وَيَجِبُ لَهُ ذٰلِكَ الْمَالُ عَلَيْهَا ؟ قِيلَ لَهُ : إِذَا أَعْتَقَهَا عَلَى مَالٍ ، فَقَبِلَتْ ذٰلِكَ مِنْهُ ، وَجَبَ لَهَا عَلَيْهِ الْعَتَاقُ ، وَوَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا الْمَالُ ، فَوَجَبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِذٰلِكَ الْعَقْدِ الَّذِي تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا ، شَيْءٌ أَوْجَبَهُ لَهُ ذٰلِكَ الْعَقْدُ ، لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ . وَإِذَا أَعْتَقَهَا عَلَى أَنَّ عِتْقَهَا صَدَاقُهَا ، فَقَدْ مَلَّكَهَا رَقَبَتَهَا ، عَلَى أَنْ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا ، فَمَلَّكَهَا رَقَبَةً هُوَ لَهَا مَالِكٌ ، وَلَمْ تَكُنْ هِيَ مَالِكَةً لَهَا قَبْلَ ذٰلِكَ عَلَى أَنْ مَلَّكَتْهُ بُضْعَهَا هُوَ لَهُ مَالِكٌ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَلَمْ تُمَلِّكْهُ بِذٰلِكَ الْعَتَاقِ شَيْئًا ، لَمْ يَكُنْ مَالِكًا لَهُ قَبْلَهُ إِنَّمَا مَلَّكَتْهُ بَعْضَ مَا قَدْ كَانَ لَهُ. فَكَذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهُ عَلَيْهَا بِذٰلِكَ الْعَتَاقِ شَيْءٌ ، وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ الْعَتَاقُ لَهَا صَدَاقًا . هٰذِهٖ حُجَّةٌ عَلَى مَنْ يَقُولُ تَكُونُ زَوْجَةً لَهُ بِالْعَتَاقِ الَّذِي هُوَ لَهَا صَدَاقٌ . فَأَمَّا مَنْ يَقُولُ : لَا تَكُونُ زَوْجَتَهُ إِلَّا بِنِكَاحٍ مُسْتَأْنَفٍ بَعْدَ الْعَتَاقِ ، وَالصَّدَاقُ لَهُ وَاجِبٌ عَلَيْهَا بِالْعَتَاقِ ، وَيَتَزَوَّجُهَا عَلَيْهِ مَتٰى أَحَبَّ ، فَإِنَّ الْحُجَّةَ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنْ يُقَالَ لَهُ : فَلِمُعْتِقِهَا أَنْ يَأْخُذَهَا بِغُرْمِ ذٰلِكَ الصَّدَاقِ الَّذِي قَدْ وَجَبَ لَهُ عَلَيْهَا بِالْعَتَاقِ . فَإِنْ قَالَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِهٖ ، خَرَجَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ أَهْلِ الْعِلْمِ جَمِيعًا . وَإِنْ قَالَ : لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِهٖ ، قِيلَ لَهُ : فَمَا الصَّدَاقُ الَّذِي أَوْجَبَ لَهُ عَلَيْهَا الْعَتَاقَ ؟

أَمَالٌ هُوَ أَمْ غَيْرُ مَالٍ ؟ فَإِنْ كَانَ مَالًا ، فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِمَا لَهُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَالِ مَتَى أَحَبَّ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مَالٍ ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا عَلَى غَيْرِ مَالٍ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۴۲۱۷: حماد بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن حسان نے اپنی ام ولد کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دیا میں نے یہ بات حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا اگر وہ اپنی آزادی سے انکار کر دے تو (پھر کیا حکم ہو گا) میں نے عرض کیا کہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان کی آزادی کو مہر قرار نہ دیا تھا؟ تو ایوب فرمانے لگے اگر کوئی عورت اپنا آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دے تو یہ آپ کے لئے خاص تھا پھر میں نے ہشام کو اس کی اطلاع دی تو لونڈی نے آزادی سے انکار کر دیا اس پر ہشام نے اس کو چار سو درہم دے کر اس سے نکاح کر لیا۔ اگر کسی کو یہ اعتراض پیدا ہو کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی لونڈی کو مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ اس شرط کو قبول کر کے آزاد ہو جاتی ہے اور اس شخص کے لئے اس لونڈی کے ذمہ مال واجب ہو جاتا ہے تو جب وہ اس کو اسی طرح آزاد کر دے کہ اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور وہ اسے قبول بھی کرے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اس پر مالک کے لئے مال واجب و لازم ہو جاتا ہے۔ تو ہم جواب میں عرض کریں گے کہ جب وہ اسے مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ لونڈی اس شرط کو قبول کر لیتی ہے تو مالک کا اس کو آزاد کرنا اور لونڈی پر اس (مالک کو) مال دینا واجب ہو جاتا ہے پس اس عقد کی وجہ سے دونوں کے لئے ایک دوسرے پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جس کے وہ پہلے مالک نہ تھے اور جب وہ اسے اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ اس کی آزادی مہر قرار پائے گی تو اس نے اسے یعنی لونڈی کو اس شرط پر اس کی گردن کا مالک بنایا جس وقت وہ اسے اپنے بضع (شرمگاہ) کا مالک بنائے۔ پس وہ لونڈی کو اس کی گردن کا اس شرط پر مالک بناتا ہے کہ وہ اسے اپنی شرمگاہ کی مالک بنائے حالانکہ وہ پہلے اپنی گردن کی مالک نہ تھی جب کہ یہ پہلے بھی اس کی شرمگاہ کا مالک بن چکا تھا۔ فلہٰذا لونڈی اس آزادی کے ذریعہ اس کو کسی ایسی چیز کا مالک نہیں بناتی جس کا وہ پہلے مالک نہ ہو۔ بلکہ وہ اس کو اس بعض چیز کا مالک بناتی ہے جس کا وہ پہلے بھی مالک تھا تو اس طرح اس آزادی کے بدلے مرد کے لئے اس عورت پر کوئی چیز لازم نہ ہو گی اور نہ ہی یہ آزادی اس کا مہر بنے گی یہ دلیل تو اس کے خلاف ہے جو یہ کہتا ہے کہ لونڈی اس آزادی کے بدلے جو کہ مہر قرار پائی ہے اس کی بیوی بن جائے گی۔ بعض کا قول یہ ہے کہ جب تک آزاد کرنے کے بعد نیا نکاح نہ کیا جائے وہ عورت اس کی بیوی نہ بنے گی اور آزادی کی وجہ سے مرد کے لئے عورت پر مہر واجب ہو گیا اسی لئے وہ جب چاہے اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ ان حضرات کا جواب یہ ہے کہ تم بتلاؤ کہ کیا آزاد کرنے والے کو اس بات کا حق میسر آ گیا کہ اس مہر کے بدلے جو آزادی کی وجہ سے اس پر واجب ہوا بطور تاوان اس لونڈی کو پکڑ سکتا ہے اب اس کا جواب اگر ہاں میں دیا جائے کہ وہ اسے پکڑ سکتا ہے تو یہ کہنے والا تمام اہل علم کے قول کے خلاف بات کر رہا ہے اور اگر وہ نہ

میں جواب دے کہ وہ اسے حاصل نہیں کرسکتا تو پھر اس سے استفسار ہوگا کہ وہ مہر جو آزادی کی وجہ سے مرد کے لئے عورت پر لازم ہوا ہے بتلائیں وہ مال ہے یا کوئی اور چیز۔ اگر تو وہ مال ہے تو مالک کو حق پہنچتا ہے کہ اپنے اس مال کی وصولی کے لئے جو اس عورت پر لازم ہے جب چاہے اسے قید کرائے اور اگر تم کہتے ہو وہ مال تو نہیں ہے تو غیر مال پر اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔ پس اس تفصیل سے اس قول کی قلعی کھل گئی۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

سوال: اگر کسی کو یہ اعتراض پیدا ہو کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص اپنی لونڈی کو مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ اس شرط کو قبول کر کے آزاد ہو جاتی ہے اور اس شخص کے لئے اس لونڈی کے ذمہ مال واجب ہو جاتا ہے تو جب وہ اس کو اسی طرح آزاد کر دے کہ اس کی آزادی کو اس کا مہر قرار دے اور وہ اسے قبول بھی کرنے تو وہ آزاد ہو جاتی ہے اور اس پر مالک کے لئے مال واجب و لازم ہو جاتا ہے۔

جواب: ہم جواب میں عرض کریں گے کہ جب وہ اسے مال کے بدلے آزاد کرتا ہے اور وہ لونڈی اس شرط کو قبول کر لیتی ہے تو مالک کا اس کو آزاد کرنا اور لونڈی پر اس (مالک کو) مال دینا واجب ہو جاتا ہے پس اس عقد کی وجہ سے دونوں کے لئے ایک دوسرے پر وہ چیز واجب ہو جاتی ہے جس کے وہ پہلے مالک نہ تھے اور جب وہ اسے اس شرط پر آزاد کرتا ہے کہ اس کی آزادی مہر قرار پائے گی تو اس نے اسے یعنی لونڈی کو اس شرط پر اس کی گردن کا مالک بنایا جس وقت وہ اسے اپنے بضع (شرمگاہ) کا مالک بنائے۔ پس وہ لونڈی کو اس کی گردن کا اس شرط پر مالک بناتا ہے کہ وہ اسے اپنی شرمگاہ کی مالک بنائے حالانکہ وہ پہلے اپنی گردن کی مالک نہ تھی جب کہ یہ پہلے بھی اس کی شرمگاہ کا مالک بن چکا تھا۔ فلہذا لونڈی اس آزادی کے ذریعہ اس کو کسی ایسی چیز کا مالک نہیں بناتی جس کا وہ پہلے مالک نہ ہو۔ بلکہ وہ اس کو اس بعض چیز کا مالک بناتی ہے جس کا وہ پہلے بھی مالک تھا تو اس طرح اس آزادی کے بدلے مرد کے لئے اس عورت پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور نہ ہی یہ آزادی اس کا مہر بنے گی یہ دلیل تو اس کے خلاف ہے جو یہ کہتا ہے کہ لونڈی اس آزادی کے بدلے جو کہ مہر قرار پائی ہے اس کی بیوی بن جائے گی۔

<u>بعض کا قول</u>: جب تک آزاد کرنے کے بعد نیا نکاح نہ کیا جائے وہ عورت اس کی بیوی نہ بنے گی اور آزادی کی وجہ سے مرد کے لئے عورت پر مہر واجب ہو گیا اسی لئے وہ جب چاہے اس سے نکاح کرسکتا ہے۔

جواب: ان حضرات کا جواب یہ ہے کہ تم بتلاؤ کہ کیا آزاد کرنے والے کو اس بات کا حق میسر آگیا کہ اس مہر کے بدلے جو آزادی کی وجہ سے اس پر واجب ہوا بطور تاوان اس لونڈی کو پکڑ سکتا ہے اب اس کا جواب اگر ہاں میں دیا جائے کہ وہ اسے پکڑ سکتا ہے تو یہ کہنے والا تمام اہل علم کے قول کے خلاف بات کر رہا ہے اور اگر وہ نہ میں جواب دے کہ وہ اسے حاصل نہیں کرسکتا تو پھر اس سے استفسار ہوگا کہ وہ مہر جو آزادی کی وجہ سے مرد کے لئے عورت پر لازم ہوا ہے بتلائیں وہ مال ہے یا کوئی اور چیز۔ اگر تو وہ مال ہے تو مالک کو حق پہنچتا ہے کہ اپنے اس مال کی وصولی کے لئے جو اس عورت پر لازم ہے جب چاہے اسے قید کرائے اور اگر تم کہتے ہو وہ مال تو نہیں ہے تو غیر مال پر اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے۔ پس اس تفصیل سے اس قول کی قلعی کھل گئی۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

بَابُ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ

نکاح متعہ کا حکم

خلاصۃ المرام: متعہ کے متعلق دو فریق ہیں:

نمبر ①: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں متعہ درست ہے منسوخ نہیں ہوا۔

نمبر ②: دوسرا جمہور صحابہ کرام اور جمہور فقہاء و محدثین متعہ کے نسخ کے قائل ہیں اور اب اسے حرام و ممنوع قرار دیتے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف اور مستدل روایات مندرجہ ذیل ہیں۔ متعہ کا حکم منسوخ نہیں ہوا جیسا ان روایات میں ہے۔

۴۲۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ :إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا نَسْتَخْصِيْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ ، وَرَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ بِالثَّوْبِ إِلٰى أَجَلٍ ، ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ .

۴۲۱۸: قیس بن ابی حازم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے ہمارے ساتھ بیویاں نہ تھیں تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم شہوت کو ختم کرنے کے لئے خصی نہ ہو جائیں تو آپ نے ہمیں اس سے منع فرمایا اور ہمیں ایک کپڑے کے بدلے ایک خاص مدت تک نکاح کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ "**لاتحرموا طيبات مااحل الله لكم ولا تعتدوا ان الله لا يحب المعتدين (المائده ٨٧)**"

تخریج : بخاری فی النکاح باب٦' ٨' مسلم فی النکاح ١١/١٢' مسند احمد ١' ٣٨٥/٣٩٠' ٤٢٩/٤٣٢۔

۴۲۱۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ وَهُوَ يُعَرِّضُ بِابْنِ عَبَّاسٍ ، يَعِيْبُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فِي الْمُتْعَةِ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :يَسْأَلُ أُمَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ، فَسَأَلَهَا ، فَقَالَتْ : صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، قَدْ كَانَ ذٰلِكَ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ وُلِدُوْا فِيْهَا .

۴۲۱۹: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ خطبہ دیتے ہوئے ابن عباس رضی اللہ عنہما پر متعہ

کے متعلق تعریض کرتے تھے ابن عباس ؓ نے فرمایا اگر وہ سچے ہیں تو وہ اپنی والدہ سے پوچھ لیں تو عبداللہ کی والدہ نے پوچھنے پر فرمایا ابن عباس ؓ سچ کہتے ہیں یہ حکم تھا۔ پھر ابن عباس ؓ نے فرمایا اگر میں چاہوں تو قریش کے ان چند افراد کے نام بتا سکتا ہوں جن کی ولادت اس متعہ سے ہوئی۔

۴۲۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فِي الْمُتْعَةِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ أَنْ يَتَمَتَّعَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْأَةِ أَيَّامًا مَعْلُوْمَةً ، بِشَيْءٍ مَعْلُوْمٍ فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ ، حَرُمَتْ عَلَيْهِ، لَا بِطَلَاقٍ .وَلٰكِنْ بِانْقِضَاءِ الْمُدَّةِ الَّتِيْ كَانَا تَعَاقَدَا عَلَى الْمُتْعَةِ فِيْهَا ، وَلَا يَتَوَارَثَانِ بِذٰلِكَ فِيْ قَوْلِهِمْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ هٰذَا النِّكَاحُ. وَاحْتَجُّوْا بِأَنَّ الْآثَارَ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى قَدْ كَانَتْ ، ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ .وَذَكَرُوْا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْهَا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ فِيْهَا النَّسْخُ .

۴۲۲۰: جابر بن عبداللہ نے سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ نے متعہ کی اجازت دی۔ امام طحاوی ؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ان آثار سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ مقررہ دنوں کے لئے کسی معلوم چیز کے بدلے میں کوئی مرد کسی عورت سے متعہ کرے جب وہ دن گزر جائیں گے تو وہ عورت بلاطلاق اس کے لئے حرام ہو جائے گی جس کی وجہ اختتام عدت ہوگی جس پر دونوں کا معاہدہ ہوا تھا وہ ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ دوسروں کا قول یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا پھر دوسرے منسوخ شدہ احکام کی طرح منسوخ ہوا اور متعہ کی ممانعت کردی گئی اور اس سلسلہ میں انہوں نے ان روایات کا ذکر کیا ہے جن میں ممانعت متعہ وارد ہے اس ممانعت کے نسخ کی کوئی روایت نہیں۔ دوسرے حضرات کہتے ہیں متعہ جائز نہیں اس کا حکم منسوخ ہو چکا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱۴/۱۹٬ ۲۰٬ نسائی فی النکاح باب ۷۱٬ ابن ماجه فی النکاح باب ٤٤٬ مسند احمد ٤٠٥/٣۔

امام طحاوی ؒ کا قول: بعض لوگوں نے ان آثار سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ مقررہ دنوں کے لئے کسی معلوم چیز کے بدلے میں کوئی مرد کسی عورت سے متعہ کرے جب وہ دن گزر جائیں گے تو وہ عورت بلاطلاق اس کے لئے حرام ہو جائے گی جس کی وجہ اس کا مدت اختتام عدت ہوگا جس پر دونوں کا معاہدہ ہوا تھا وہ ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

دوسروں کا قول یہ ہے کہ یہ حکم پہلے تھا پھر دوسرے منسوخ شدہ احکام کی طرح منسوخ ہوا اور متعہ کی ممانعت کر دی گئی اور انہوں نے اس سلسلہ میں انہوں نے ان روایات کا ذکر کیا ہے جن میں ممانعت متعہ وارد ہے اس ممانعت کے نسخ کی کوئی روایت نہیں۔

فریق ثانی کا موقف اور مستدل روایات: متعہ جائز نہیں اس کا حکم منسوخ ہو چکا جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

۴۲۲۱: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ : ثَنَا جُوَیْرِیَةُ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَاهُمَا أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ أَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ .

۴۲۲۱: عبداللہ بن محمد بن علی بن ابی طالب اور محمد بن علی دونوں نے خبر دی کہ ان کے والد نے بتلایا کہ میں نے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے تھے تم بھٹکے ہوئے مرد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عورتوں کے متعہ سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۸' والنکاح باب۳۱' مسلم فی النکاح ۲۵/ ۳۰' ترمذی فی النکاح باب۲۸' نسائی فی النکاح باب۷۱' ابن ماجه فی النکاح باب۴۴' دارمی فی النکاح باب۱۶' موطا مالك فی النکاح ۴۱' مسند احمد ۷۹/۱۔

۴۲۲۲: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ، وَأُسَامَةُ ، وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَقُلْ إِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ .

۴۲۲۲: یونس' اسامہ' مالک نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں کہ تم بھٹکے ہوئے آدمی ہو۔

اللغات: تائہ۔ بھٹکا ہوا' متکبر۔

۴۲۲۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّةِ ، عَنْ أَبِیْهِمَا أَنَّ عَلِیًّا مَرَّ بِابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ یُفْتِیْ بِالْمُتْعَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِهَا . فَقَالَ لَهٗ عَلِیٌّ : قَدْ نَهٰی عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِیَّةِ یَوْمَ خَیْبَرَ .

۴۲۲۳: عبداللہ اور حسن بن محمد بن حنفیہ نے اپنے والد سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ان کا گزر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس سے ہوا جبکہ وہ لوگوں کو عورتوں کے متعہ کے سلسلہ میں فتویٰ دے رہے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن اس (متعہ) سے اور

گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ان روایات سے صاف طور پر متعہ کی ممانعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو رہی ہے اب رہی وہ روایات جن کو ہم شروع میں ذکر کر آئے ان میں اجازت معلوم ہوتی ہے تو ان روایات سے ان میں احتمال پیدا ہو گیا کہ وہ ممانعت سے پہلے کی روایات ہیں تو یہ نہی پہلے جواز کی ناسخ بن گئی۔پس اس میں ہم نے غور کیا۔

۴۲۲۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ : حَرَامٌ .قَالَ :فَإِنَّ فُلَانًا يَقُولُ فِيهَا ، قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَمَا كُنَّا مُسَافِحِينَ فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ النَّهْيُ ، مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِذْنِ فِيهَا ، كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ نَاسِخًا ، لِمَا كَانَ مِنَ الْإِبَاحَةِ قَبْلَ ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ،

۴۲۲۴: سالم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے متعہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ حرام ہے۔اس آدمی سے دوسرا سوال کیا کہ فلاں یہ کہتا ہے تو فرمانے لگے اللہ کی قسم! اس آدمی کو معلوم ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس کو حرام قرار دیا اور ہم زنا کار نہیں ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۹۵/۲، ۱۰۴۔

حاصل روایات : ان روایات سے صاف طور پر متعہ کی ممانعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو رہی ہے اب رہی وہ روایات جس کو فریق اوّل نے استدلال میں پیش کیا ان میں اجازت معلوم ہوتی ہے تو ان روایات سے ان میں احتمال پیدا ہو گیا کہ وہ ممانعت سے پہلے کی روایات ہیں تو یہ نہی پہلے جواز کی ناسخ بن گئی۔

نسخ کی تائیدی روایات:

۴۲۲۵: فَإِذَا يُونُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَأَذِنَ لَنَا فِي الْمُتْعَةِ .فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ ، فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا .فَقَالَتْ :مَا تُعْطِينِي؟ فَقُلْتُ رِدَائِي ، وَقَالَ :صَاحِبِي :رِدَاءَيْنِ ، وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ إِذَا نَظَرَتْ

اِلَى رِدَائِي صَاحِبِي أَعْجَبَهَا ، وَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ، فَقَالَتْ :أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ تَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ بِهِنَّ ، فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا .

۴۲۲۵: عبدالعزیز بن عمر بن عبدالعزیز نے ربیع بن سبرہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے لئے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ نے ہمیں متعہ کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ میں اور میرا ساتھی بنوعامر کی ایک عورت کے پاس گئے گویا کہ وہ جوان موٹی ہے ہم نے اپنے کو اس کے سامنے پیش کیا اس نے کہا مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا میں اپنی چادر دوں گا اور میرے دوست نے کہا دو چادریں دوں گا میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی اور میں اس کے مقابلہ میں زیادہ جوان تھا جب اس عورت نے میرے ساتھی کی چادروں کو دیکھا تو اسے پسند کیا اور جب مجھے دیکھا تو میں اس کو پسند آ گیا اس نے کہا تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے۔ چنانچہ میں اس کے پاس تین دن ٹھہرا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے پاس متعہ والی عورتیں ہوں وہ ان کا راستہ چھوڑ دے یعنی ان سے الگ ہو جائے۔

تخریج: مسلم فی النکاح ۱۹' نسائی فی النکاح باب ۷۱' مسند احمد ۴۰۵/۳۔

۴۲۲۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ، مِثْلَهُ.

۴۲۲۶: لیث نے ربیع بن سبرہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۲۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ . فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَزَعَمَ مَعْمَرٌ أَنَّهُ الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ .

۴۲۲۷: ایوب نے زہری سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کی ممانعت فرما دی میں نے زہری سے سوال کیا یہ بات تم نے کس سے سنی تو انہوں نے کہا مجھے ایک آدمی نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت نقل کی ہے۔ معمر راوی کا خیال یہ ہے کہ وہ رجل ربیع بن سبرہ ہے۔

۴۲۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْمُتْعَةِ ، فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ امْرَأَةً فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، إِذَا هُوَ يُحَرِّمُهَا أَشَدَّ التَّحْرِيْمِ ، وَيَقُوْلُ فِيْهَا أَشَدَّ الْقَوْلِ .

۴۲۲۸: عبدالعزیز بن عمر نے ربیع بن سبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے متعہ کی رخصت دی تو ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح متعہ کیا تو اس کے بعد آپ نے اس کو سختی سے حرام کر دیا اور آپ اس کے متعلق سخت بات فرماتے تھے۔

۴۲۲۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا .

۴۲۲۹: ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے متعہ نساء کی اجازت دی پھر اس سے منع فرما دیا۔

۴۲۳۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَنَزَلَ ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَرَأٰى مَصَابِيْحَ وَنِسَاءً يَبْكِيْنَ فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ فَقِيْلَ :نِسَاءٌ تَمَتَّعَ بِهِنَّ أَزْوَاجُهُنَّ وَفَارَقُوْهُنَّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ أَوْ هَدَرَ الْمُتْعَةَ بِالطَّلَاقِ وَالنِّكَاحِ وَالْعِدَّةِ وَالْمِيْرَاثِ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، تَحْرِيْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتْعَةَ بَعْدَ إِذْنِهِ فِيْهَا وَإِبَاحَتِهِ إِيَّاهَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، نَسْخُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ النَّهْيُ عَنْهَا أَيْضًا .

۴۲۳۰: سعید بن ابی سعید مقبری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لئے روانہ ہوئے آپ ﷺ نے ثنیۃ الوداع میں قیام فرمایا آپ نے وہاں کچھ چراغ دیکھے اور کچھ عورتوں کو دیکھا جو رو رہی تھیں آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا۔ تو بتلایا گیا کہ ان عورتوں سے ان کے خاوندوں نے متعہ کیا اور پھر ان کو چھوڑ دیا جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے متعہ کو طلاق' نکاح' عدت اور وراثت کے ساتھ حرام یا باطل قرار دیا ہے۔ پس ان روایات وآثار سے ثابت ہو رہا ہے کہ متعہ کی اجازت دینے اور اسے جائز قرار دینے کے بعد اس کو حرام قرار دیا گیا تو باب کے شروع میں مذکورہ روایات کا نسخ ثابت ہو گیا پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی اس سلسلہ میں ممانعت کی روایات موجود ہیں جو اس نسخ کی توثیق کرتی ہیں۔

روایاتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین:

۴۲۳۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْجِيْزِيّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا رَحْمَةً رَحِمَ اللّٰهُ بِهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ ، وَلَوْلَا نَهْيُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْهَا مَا زَنَىٰ إِلَّا شَقِيٌّ .قَالَ عَطَاءٌ :كَأَنِّيْ أَسْمَعُهَا مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا شَقِيٌّ .

۴۲۳۱: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ متعہ ایک رحمت تھی جس سے اللہ تعالیٰ نے اس امت پر رحم فرمایا اور اگر عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس سے منع نہ کرتے تو کوئی بد بخت ہی زنا کا مرتکب ہوتا گویا میں الاشقی کے الفاظ کی گونج اب بھی سن رہا ہوں۔

۴۲۳۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ ، عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :إِنَّمَا كَانَتْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ لَنَا خَاصَّةً .

۴۲۳۲: خیثمہ بن عبدالرحمن نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے عورتوں سے متعہ کا حکم ہمارے ساتھ مخصوص تھا۔

۴۲۳۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ هُشَيْمٌ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ ، حَتّٰى نَهَاهُمْ عُمَرُ .

۴۲۳۳: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرما دیا۔

۴۲۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَ مَوْلًى لَهُ :إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْغَزْوِ ، وَالنِّسَاءُ قَلِيْلٌ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :صَدَقْتَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ، وَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مُتَابَعَتِهِمْ لَهُ عَلٰى مَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَفِيْ إِجْمَاعِهِمْ عَلَى النَّهْيِ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهَا ، دَلِيْلٌ عَلٰى نَسْخِهَا وَحُجَّةٌ .ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ إِنَّمَا أُبِيْحَتْ وَالنِّسَاءُ قَلِيْلٌ أَيْ :فَلَمَّا كَثُرْنَ ، ارْتَفَعَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ أُبِيْحَتْ .وَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :إِنَّمَا

كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً ، فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَتْ لَهُمُ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهَا أُبِيْحَتْ مِنْ أَجْلِهِ ، وَأَمَّا قَوْلُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا نَتَمَتَّعُ حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا عُمَرُ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يَعْلَمْ بِتَحْرِيْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا ، حَتّٰى عَلِمَهُ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَفِيْ تَرْكِهِ مَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَهُ لَهُمْ ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ قَامَتْ عِنْدَهُ عَلٰى نَسْخِ ذٰلِكَ وَتَحْرِيْمِهِ. فَوَجَبَ بِمَا ذَكَرْنَا ، نَسْخُ مَا رَوَيْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مِنْ إِبَاحَةِ مُتْعَةِ النِّسَاءِ .وَقَدْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ :إِنَّ النِّكَاحَ إِذَا عُقِدَ عَلٰى مُتْعَةِ أَيَّامٍ ، فَهُوَ جَائِزٌ عَلَى الْأَبَدِ ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ .فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلٰى هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهَاهُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ ، قَالَ لَهُمْ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ بِهِنَّ شَيْءٌ ، فَلْيُفَارِقْهُنَّ . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْعَقْدَ الْمُتَقَدِّمَ ، لَا يُوْجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْأَبَدِ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ يُوْجِبُ دَوَامَ الْعَقْدِ لِلْأَبَدِ ، لَكَانَ يُفْسَخُ الشَّرْطُ الَّذِيْ كَانَا تَعَاقَدَا بَيْنَهُمَا ، وَلَا يُفْسَخُ النِّكَاحُ إِذَا كَانَ قَدْ ثَبَتَ عَلٰى صِحَّةٍ وَجَوَازٍ قَبْلَ النَّهْيِ .فَفِيْ أَمْرِهِ إِيَّاهُمْ بِالْمُفَارَقَةِ ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ الْعَقْدِ لَا يَجِبُ بِهِ مِلْكُ بُضْعٍ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۴۲۳۴: شعبہ نے ابوجمرہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عورتوں کے متعہ کے متعلق سوال کیا تو ان کے ایک آزاد کردہ غلام نے کہا یہ جہاد کے موقعہ پر ہوتا تھا جبکہ عورتوں کی تعداد تھوڑی ہوتی تھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر فرمایا تو نے سچ کہا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں متعہ سے منع فرمایا مگر ان میں سے کسی نے بھی ان کی اس بات کی مخالفت نہیں کی۔پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اس ممانعت کے سلسلہ میں انہوں نے آپ کی اتباع کی اس متعہ کی ممانعت پر اتفاق کیا نیز یہ اس متعہ کے منسوخ ہونے کی دلیل اور حجت ہے۔پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول کہ یہ اس وقت جائز کیا گیا جب عورتیں کم تعداد میں تھیں جب ان کی تعداد زیادہ ہوگئی تو وہ علت اور وجہ ختم ہوگئی جس کے باعث اسے جائز کیا گیا تھا۔اسی طرح حضرت ابوذرؓ کا قول کہ یہ ہمارے ساتھ مخصوص تھا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ذکر کیا کہ عورتوں کی تعداد کم تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم متعہ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع کر دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کا علم نہ ہوا ہو یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ان کو معلوم ہوا اور ان کا اس کو ترک کر دینا جسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز قرار دیا تھا اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان کے ہاں بھی اس

کے منسوخ اور حرام ہونے پر دلیل قائم ہو چکی تھی۔ اس باب کے شروع میں متعہ کے جواز کے سلسلہ میں جو روایات نقل کی ہیں اس مذکورہ کلام سے ان کا منسوخ ہونا ضروری قرار پایا۔ بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب چند دنوں کے لئے متعہ پر نکاح کیا جائے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے جائز ہو جائے گا اور شرط ایام باطل ٹھہرے گی۔ اس کی دلیل یہ ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب متعہ سے منع فرمایا تو ان صحابہ کرام سے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی عورت ہو جن سے متعہ کیا جاتا ہے تو وہ اس کو جدا کر دے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ پہلے ہونے والا یہ عقد (متعہ) دائمہ عقد کو لازم نہیں کرتا کیونکہ اگر وہ اس عقد کو ہمیشہ کے لئے واجب کرتا تو وہ شرط جس پر ان دونوں نے عقد کیا ہے باطل ہو جاتی اور نکاح فسخ نہ ہوتا اور جب نہی سے پہلے اس کی صحت اور جواز ثابت ہو گیا تو ان عورتوں کو جدا کرنے کے سلسلہ میں صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ملا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اس قسم کے عقود سے ملک بضع حاصل نہیں ہوتی یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: یہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے صحابہ کرام کی موجودگی میں متعہ سے منع فرمایا مگر ان میں سے کسی نے بھی ان کی اس بات کی مخالفت نہیں کی۔ پس یہ اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اس ممانعت کے سلسلہ میں انہوں نے آپ کی اتباع کی اس متعہ کی ممانعت پر اتفاق کیا نیز یہ اس متعہ کے منسوخ ہونے کی دلیل اور حجت ہے۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ یہ اس وقت جائز کیا گیا جب عورتیں کم تعداد میں تھیں جب ان کی تعداد زیادہ ہوگئی تو وہ علت اور وجہ ختم ہوگئی جس کے باعث اسے جائز کیا گیا تھا۔ اسی طرح حضرت ابوذر کا قول کہ یہ ہمارے ساتھ مخصوص تھا تو اس میں اس بات کا احتمال ہے جس کا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ عورتوں کی تعداد کم تھی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ ہم متعہ کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس سے منع کر دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت کا علم نہ ہوا ہو یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے ان کو معلوم ہوا اور ان کا اس کو ترک کر دینا جسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جائز قرار دیا تھا اس بات کی بین دلیل ہے کہ ان کے ہاں بھی اس کے منسوخ اور حرام ہونے پر دلیل قائم ہو چکی تھی۔

حاصل کلام یہ ہوا اس باب کے شروع میں متعہ کے جواز کے سلسلہ میں جو روایات نقل کی ہیں اس مذکورہ کلام سے ان کا منسوخ ہونا ضروری قرار پایا۔

بعض اہل علم کا قول: بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب چند دنوں کے لئے متعہ پر نکاح کیا جائے تو وہ نکاح ہمیشہ کے لئے جائز ہو جائے گا اور شرط ایام باطل ٹھہرے گی۔ اس کی دلیل یہ ہے۔

دلیل: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب متعہ سے منع فرمایا تو ان صحابہ کرام سے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ان عورتوں میں سے کوئی عورت ہو جن سے متعہ کیا جاتا ہے تو وہ اس کو جدا کر دے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ پہلے ہونے والا یہ عقد (متعہ) دائمہ عقد کو لازم نہیں کرتا کیونکہ اگر وہ اس عقد کو ہمیشہ کے لئے واجب کرتا تو وہ شرط جس پر ان دونوں نے عقد کیا ہے باطل ہو جاتی اور نکاح فسخ نہ ہوتا اور جب نہی سے پہلے اس کی صحت اور جواز ثابت ہو گیا تو ان عورتوں کو جدا کرنے کے سلسلہ میں صحابہ کرام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کاحکم ملا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اس قسم کے عقود سے ملک بضع حاصل نہیں ہوتی یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مِقْدَارِ مَا يُقِيمُ الرَّجُلُ عِنْدَ الثَّيِّبِ أَوِ الْبِكْرِ إِذَا تَزَوَّجَهَا

باکرہ یا ثیبہ سے جب شادی کرے تو اس کے ہاں مدت قیام کتنی ہو؟

اس سلسلہ میں کل دو معروف مذاہب بنتے ہیں:

نمبر ①: ثیبہ پر جب باکرہ سے نکاح کرے تو پہلے سات یا تین ایام اس کے لئے مخصوص کرے آئندہ سب میں برابری کرے اس کو ائمہ ثلاثہ اور ابراہیم نخعی، سفیان رحمہم اللہ وغیرہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: نئی اور پرانی بیویوں میں برابر اقامت اختیار کرے یہ ائمہ احناف، حماد رحمہم اللہ وغیرہ کا قول ہے۔

فریق اوّل: باکرہ سے شادی کرنے پر اس کے پاس زیادہ دن گزارنے ہوں گے پھر آئندہ باری ایام کے لحاظ سے ہوگی کسی کو دوسری پر برتری نہ ہوگی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۲۳۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :لِلْبِكْرِ سَبْعٌ ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ .

۴۲۳۵: حضرت ابوقلابہ رحمہ اللہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا بکارہ عورت کے لئے سات دن اور ثیبہ کے لئے تین دن ہیں۔

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ، ثُمَّ قَسَمَ ، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا .قَالَ خَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ : وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَفَعَ الْحَدِيْثَ لَصَدَقْتُ ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ :السُّنَّةُ كَذٰلِكَ .

۴۲۳۶: ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب ثیبہ کے بعد بکرہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں سات دن ٹھہرے پھر باری مقرر کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔

خالد راوی نے اپنی روایت میں فرمایا کہ اگر میں کہوں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے تو یہ یقیناً میں سچ بولنے والا ہوگا لیکن انہوں نے فرمایا کہ سنت طریقہ اسی طرح ہے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۱۰۰/۱۰۱۰' مسلم فی الرضاع روایت ۴۳' ابو داؤد فی النکاح باب ۳۴' ترمذی فی النکاح باب ۴۱' ابن ماجه فی النکاح باب۲۶' دارمی فی النکاح ۳۷' موطا مالك فی النکاح ۱۵' مسند احمد ۱۷۸/۲۔

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا قِلَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ ، قَالَ :السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ، وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا .

۴۲۳۷: ابوقلابہ نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ سنت یہ ہے کہ جب باکرہ سے شادی کرے تو اس کے ہاں سات روز قیام کرے اور جب ثیبہ سے نکاح کرے تو اس کے ہاں تین روز قیام کرے۔

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ ، عَنْ اَنَسٍ ، مِثْلَهُ.

۴۲۳۸: سفیان نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۳۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَةَ الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ :لِلْبِكْرِ سَبْعٌ ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ

۴۲۳۹: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا باکرہ کے لئے سات اور ثیبہ کے لئے تین دن ہیں۔

۴۲۴۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۲۴۰: ابن وہب نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۲۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ :سُنَّةُ الْبِكْرِ سَبْعٌ ، وَالثَّيِّبِ ثَلَاثًا .

۴۲۴۱: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ باکرہ کے لئے سنت سات روز اور ثیبہ کے لئے تین روز ہیں۔

۴۲۴۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ :اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ وَعِنْدَهُ غَيْرُهَا ، فَلَهَا سَبْعٌ ، ثُمَّ يَقْسِمُ .وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ ، فَثَلَاثٌ ، ثُمَّ يَقْسِمُ.

۴۲۴۲: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب آدمی باکرہ سے شادی کرے اور اس کے ہاں اور بیوی بھی ہو تو باکرہ کے لئے سات دن گزارے پھر وقت تقسیم کرے اور جب ثیبہ سے شادی کرے تو پھر تین دن گزارے پھر باہمی

تقسیم کرے۔

۴۲۴۳: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَزَادَ أَنَّهُ قَالَ وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ قَدْ رَفَعَ الْحَدِيْثَ لَصَدَقْتُ ، وَلٰكِنَّهُ قَالَ : السُّنَّةُ كَذٰلِكَ .

۴۲۴۳: حمید کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ بھی اسی طرح فرماتے تھے اوراس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے حدیث کو مرفوع بیان کیا ہے تو میں کہنے میں سچا ہوں گا لیکن انہوں نے فرمایا سنت اسی طرح ہے۔

۴۲۴۴: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَصَابَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍ وَاتَّخَذَهَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَنَّهُ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ سَبَّعَ لَهَا ، وَسَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ وَإِنْ شَاءَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ، وَدَارَ عَلٰى بَقِيَّةِ نِسَائِهِ يَوْمًا يَوْمًا ، أَوْ لَيْلَةً لَيْلَةً ، وَاحْتَجُّوْا فِيْمَا ذَكَرُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَبِحَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

۴۲۴۴: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب صفیہ بنت حیی سے نکاح کیا تو اس کے ہاں تین روز قیام فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ سے نکاح کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کے لئے سات روز مقرر کرے اور باقی بیویوں کے لئے بھی سات دن مقرر کرے اور اگر چاہے تو اس کے ہاں تین روز قیام کرے اور باقی بیویوں کے پاس ایک ایک روز اور ایک ایک رات چکر لگائے ان کی مستدل یہ روایت ہے جو کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی شخص ثیبہ سے نکاح کرے تو اسے اختیار ہے اگر چاہے تو اس کے لئے سات روز مقرر کرے اور باقی بیویوں کے لئے بھی سات سات دن مقرر کرے اور اگر چاہے تو اس کے ہاں تین روز قیام کرے اور باقی بیویوں کے پاس ایک ایک روز اور ایک ایک رات چکر لگائے ان کی مستدل یہ روایت ہے جو کہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے۔

روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا:

۴۲۴۵: كَمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : لَمَّا بَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَ لَهَا

لَيْسَ بِكَ عَلٰى أَهْلِكَ هَوَانٌ إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ لَكَ، وَإِلَّا فَثَلَّثْتُ ، ثُمَّ أَدُوْرُ .

۴۲۴۵: عبدالملک بن ابی بکر نے بیان کیا کہ جب شب زفاف کے لئے آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو آپ نے ان سے فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ سبکی نہ ہوگی اگر تم پسند کرو تو میں تمہارے پاس سات دن رہوں ورنہ تین دن قیام کروں گا پھر دوسری ازواج کے ہاں جاؤں گا۔

تخریج : مسلم فی الرضاع روایت ۴۲/۴۱ 'ابو داؤد فی النکاح باب۳۴' ابن ماجه فی النکاح باب۲۶' دارمی فی النکاح باب۲۷' مالك فی النکاح ۱۴' مسند احمد ۲۹۲/۶' ۲۹۵/۳۰۸' ۳۱۴/۳۲۰' ۳۲۱/۳۲۰۔

۴۲۴۶: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ .ح

۴۲۴۶: قعنبی نے مالک سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۴۷: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلْمَةَ ، فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ لَيْسَ بِكَ عَلٰى أَهْلِكَ هَوَانٌ ، إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ عِنْدَكَ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ ، وَإِنْ شِئْتُ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ :ثَلِّثْ.

۴۲۴۷: ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے حارث بن عبدالرحمٰن سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی اور ان کے ہاں صبح کی تو آپ نے فرمایا تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کو کچھ بھی سبکی نہ ہوگی اگر تم چاہو تو میں تمہارے ہاں سات دن گزارتا ہوں اور سات دن ان کے ہاں گزاروں گا اور اگر تم پسند کرو تو تین روز تمہارے ہاں قیام کروں گا پھر دوسری بیویوں کے ہاں جاؤں گا انہوں نے تین پر رضامندی ظاہر کی۔

تخریج : گزشتہ روایت ۴۲۴۶ کی تخریج پیش نظر رهے۔

۴۲۴۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُمِّ سَلْمَةَ ، حِيْنَ تَزَوَّجَهَا مَا بِكَ عَلٰى أَهْلِكَ هَوَانٌ ، إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ لَكَ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكَ، سَبَّعْتُ لِنِسَائِيْ . قَالُوْا :فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ لَكَ، وَإِلَّا فَثَلَّثْتُ ، ثُمَّ أَدُوْرُ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الثَّلَاثَ حَقٌّ لَهَا دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :إِنْ ثَلَّثَ لَهَا ، ثَلَّثَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ، وَإِنْ سَبَّعَ لَهَا ، سَبَّعَ لِسَائِرِ نِسَائِهِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنْ سَبَّعْت

عِنْدَكَ، سَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ .

۴۲۴۸: عبدالملک بن ابی بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا جبکہ ان سے شادی کی۔ تمہاری وجہ سے تمہارے خاندان کی بے عزتی نہ ہوگی اگر تم پسند کرو تو تمہارے ہاں سات دن گزاروں گا ورنہ تین ایام۔ پھر دیگر ازواج کے ہاں جاؤں گا۔ فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ اگر اس کے ہاں تین دن گزارے گا تو تمام عورتوں کے لئے تین دن گزارنے ہوں گے اور اگر ان کے لئے سات دن گزارے تو دیگر تمام بیویوں کے لئے بھی سات دن ہوں گے اس سلسلہ میں حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر میں تمہارے ہاں سات دن گزاروں گا تو ان کے ہاں بھی سات دن گزاروں گا۔

حاصل روایات: ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دوسری عورتوں کے علاوہ تین ایام ان کا حق ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: اگر اس کے ہاں تین دن گزارے گا تو تمام عورتوں کے لئے تین دن گزارنے ہوں گے اور اگر ان کے لئے ساتھ گزارے تو دیگر تمام بیویوں کے لئے بھی تین دن ہوں گے اس سلسلہ میں حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اگر میں تمہارے ہاں سات دن گزاروں گا تو ان کے ہاں بھی سات دن گزاروں گا۔

روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا:

۴۲۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ .ح .

۴۲۴۹: یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۵۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ ، مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمُنْقِرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ح .

۴۲۵۰: موسیٰ بن اسماعیل منقری نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۵۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا -لَمَّا بَنَى بِهَا وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ -إِنْ شِئْتُ سَبَّعْتُ لَكَ وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكَ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي .

۴۲۵۱: سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شب زفاف جب ان کے ہاں گزاری اور ان کے ہاں صبح کی تو فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے ہاں سات دن گزارتا ہوں اور

سات یوم دوسری عورتوں کے لئے ہوں گے۔

۴۲۵۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جُرَيْجٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ أَنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو ، وَالْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰه عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، فَذَكَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالُوْا :فَلَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ سَبَّعْتُ لَكِ، سَبَّعْتُ لِنِسَائِي أَيْ :أَعْدِلُ بَيْنَكِ وَبَيْنَهُنَّ ، فَأَجْعَلُ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَبْعًا ، كَمَا أَقَمْت عِنْدَكِ سَبْعًا .كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا جَعَلَ لَهَا ثَلَاثًا ، جَعَلَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَذٰلِكَ أَيْضًا .وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَمَا مَعْنَى قَوْلِهِ ثُمَّ أَدُوْرُ ؟ . قِيلَ لَهُمْ :يَحْتَمِلُ ، ثُمَّ أَدُوْرُ بِالثَّلَاثِ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَتْ الثَّلَاثُ حَقًّا لَهَا ، دُوْنَ سَائِرِ النِّسَاءِ ، لَكَانَ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا ، كَانَتْ ثَلَاثٌ مِنْهُنَّ ، غَيْرَ مَحْسُوْبَةٍ عَلَيْهَا ، وَلَوَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ لِسَائِرِ النِّسَاءِ أَرْبَعٌ أَرْبَعٌ فَلَمَّا كَانَ الَّذِي لِلنِّسَاءِ إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا سَبْعًا ، لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ، كَانَ كَذٰلِكَ ، إِذَا أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ، لِكُلِّ ، وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ الصَّحِيْحُ ، مَعَ اسْتِقَامَةِ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلَيْهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۲۵۲: ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے امّ سلمہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے خود اسے بتلایا پھر جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جب ان کو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تمہارے ہاں سات دن گزاروں گا تو سات دن دوسری بیویوں کے لئے ہوں گے اور جب تین مقرر ہوں تو پھر دوسری بیویوں کے لئے بھی تین ہوں گے اور ان میں سے ہر ایک کے لئے اتنے دن ہوں گے۔ پہلے قول والوں نے کہا اگر آپ کا مطلب لیا جائے تو ثم ادور علی النساء کا کیا مطلب ہوگا۔

اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ پھر میں تین تین دن کے ساتھ سب پر چکر لگاؤں گا کیونکہ اگر تین دن صرف امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا حق ہوتا باقی ازواج کا حق نہ ہوتا تو باقی ازواج کے ہاں سات دن ٹھہرنے کی صورت میں ان کے تین دن امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی باری سے شمار نہ ہوتے اور اس سے یہ لازم آتا کہ ہر ایک کے لئے چار چار دن ہوں تو جب حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس سات یوم ٹھہرنے کی صورت میں ہر ایک کے لئے سات سات ہوئے تو اسی طرح اُن امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تین دن ٹھہرنے سے ان میں سے ہر ایک کے لئے تین تین دن مقرر ہوئے۔

حاصل روایات: ان روایات کے معانی کو قائم رکھتے ہوئے صحیح قیاس یہی ہے اور امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول بھی

یہی ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ

مسئلہ عزل

صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت اس کو مکروہ بلکہ زندہ درگور کرنا قرار دیتی ہے۔ ابن حزم نے اس کی نسبت ابن عمرؓ ابن مسعودؓ ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہم کی طرف کی ہے۔

نمبر②: جمہور فقہاء اس میں کوئی حرج قرار نہیں دیتے البتہ حرہ کے لئے اجازت کی قید لگاتے ہیں۔

نمبر③: حرہ اجازت دے یا نہ دے بہرصورت جائز ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: عزل مکروہ ہے اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۲۵۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِي الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :حَدَّثَتْنِيْ جُدَامَةُ قَالَتْ : ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزْلُ ، فَقَالَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ

۴۲۵۳: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ خفی زندہ درگور کرنا ہے۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱٤۱ ' ابن ماجہ فی النکاح باب ٦١ ' مسند احمد ٦/٣٦١ ' ٤٣٤۔

۴۲۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُو الْاَسْوَدِ ، قَالَ :ثَنَا عُرْوَةُ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسْدِيَةِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۴۲۵۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جدامہ بنت وہب اسدیہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۲۵۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ ، قَالَ :قَالَ أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ ، عَنْ أَبِي الْاَسْوَدِ أَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ جُدَامَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَرِهَ قَوْمٌ الْعَزْلَ لِهٰذَا الْاَثَرِ الْمَرْوِيِّ فِيْ كَرَاهَةِ ذٰلِكَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ،

فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا إِذَا أَذِنَتِ الْحُرَّةُ لِزَوْجِهَا فِيهِ، فَإِنْ مَنَعَتْهُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَسَعْهُ أَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا .وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِي هٰذَا قَوْمٌ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهُ :أَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا ، إِنْ شَاءَ تْ ، أَوْ أَبَتْ .وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ فِي هٰذَا -عِنْدَنَا -أَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ ، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الزَّوْجَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْمَرْأَةَ بِأَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ كَرِهَتْ ذٰلِكَ ، وَلَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا وَلَا يَعْزِلَ عَنْهَا .فَكَانَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهِ إِيَّاهَا ، كَمَا يَأْخُذُهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا .وَكَانَ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ زَوْجَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا ، فَكَانَ لَهَا أَنْ تَأْخُذَهُ بِأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا ، كَمَا لَهُ أَنْ يَأْخُذَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا وَأَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا .وَكَانَ حَقُّ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِي ذٰلِكَ عَلٰى صَاحِبِهِ سَوَاءً ، وَكَانَ مِنْ حَقِّهِ أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهَا إِنْ أَحَبَّتْ وَإِنْ هَرَّتْ أَيْ كَرِهَتْ هِيَ ذٰلِكَ .فَالنَّظَرُ -عَلٰى مَا ذَكَرْنَا -أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ مِنْ حَقِّهَا هِيَ أَيْضًا عَلَيْهِ، أَنْ يُفْضِيَ إِلَيْهَا فِي جِمَاعِهِ إِيَّاهَا إِنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ وَإِنْ كَرِهَ .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَلِلْمَوْلٰى فِي قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا عِنْدَ مَنْ كَرِهَ الْعَزْلَ أَصْلًا ، أَنْ يُجَامِعَ أَمَتَهُ وَيَعْزِلَ عَنْهَا فِي جِمَاعِهِ، وَلَا يَسْتَأْذِنَهَا فِي ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَتْ لِرَجُلٍ زَوْجَةٌ مَمْلُوْكَةٌ ، فَأَرَادَتْ أَنْ يَعْزِلَ عَنْهَا ، فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ ، وَأَبَا يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدًا ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِي ذٰلِكَ -فِيْمَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي يُوْسُفَ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ -أَنَّ الْإِذْنَ فِي ذٰلِكَ إِلَى مَوْلَى الْأَمَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي يُوْسُفَ خِلَافُ هٰذَا الْقَوْلِ .

۴۲۵۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ بعض لوگوں نے اس اثر کی وجہ سے عزل کو مکروہ قرار دیا ہے۔ دوسری جماعت کا قول یہ ہے کہ اس میں کچھ کراہت نہیں جبکہ حرہ اپنے خاوند کو اجازت دے اور اگر عورت اس سے منع کرے تو وہ عزل نہیں کر سکتا۔ عورت چاہے یا نہ چاہے بہرصورت خاوند کو عزل کا حق حاصل ہے۔ ہمارے ہاں قول اول زیادہ درست ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ جماع کے لئے زبردستی کرے۔ اگرچہ عورت اس بات کو ناپسند کرے اور خاوند کو یہ بھی اختیار ہے کہ اسے انزال کے لئے زبردستی کرے اور اس سے انزال کے وقت الگ نہ ہو تو جب خاوند کو جماع کی صورت میں جبراً انزال کا حق ہے جس طرح کہ وہ جماع کے سلسلہ میں اسے قابو کر سکتا ہے اور عورت بھی جماع کے لئے خاوند کو زبردستی پکڑ سکتی ہے اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ خاوند کو اپنے (اندر) انزال پر مجبور کرے جیسا کہ اس کو جماع پر مجبور کر سکتی ہے جب دونوں کا حق ایک دوسرے پر برابر ہے خاوند کا حق ہے کہ وہ

جماع کی صورت میں عورت تک پہنچے (قربت کرے) خواہ عورت پسند کرے یا ناپسند۔گزشتہ بات پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ عورت کا بھی اسی طرح حق ہے کہ خاوند جماع کرتے ہوئے اس تک پہنچے (رحم میں منی پہنچائے) مرد خواہ اس بات کو پسند کرے یا ناپسند۔اس سلسلہ میں قیاس یہی ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔لونڈی کے سلسلہ میں حکم: مالک کو اپنی لونڈی کے سلسلہ میں تمام ائمہ کے ہاں عزل کرنا درست ہے جو حرہ کے متعلق عزل کو مکروہ قرار دیتے ہیں یہاں وہ بھی درست قرار دیتے ہیں اس میں لونڈی سے اجازت قطعاً ضروری نہیں۔اگر کسی شخص کی بیوی کسی دوسرے کی مملوکہ ہو اور وہ خاوند اس سے عزل کرنا چاہتا ہو تو اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول علی بن حسن کی روایت کے مطابق یہ ہے کہ امام ابو یوسف ابوحنیفہ رحمہما اللہ آقا سے اذن کو ضروری قرار دیتے ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے اس کے خلاف قول بھی منقول ہے۔ملاحظہ ہو۔

۴۲۵۶: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ قَالَ :الْإِذْنُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْأَمَةِ لَا إِلَى مَوْلَاهَا .قَالَ ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ : هٰذَا هُوَ النَّظَرُ عَلٰى أُصُوْلِ مَا بُنِيَ عَلَيْهِ هٰذَا الْبَابُ ،لِأَنَّهَا لَوْ أَبَاحَتْ لِزَوْجِهَا تَرْكَ جِمَاعِهَا ، كَانَ مِنْ ذٰلِكَ فِي سَعَةٍ ، وَلَمْ يَكُنْ لِمَوْلَاهَا أَنْ يَأْخُذَ زَوْجَهَا بِأَنْ يُجَامِعَهَا .فَلَمَّا كَانَ الْجِمَاعُ الْوَاجِبُ عَلٰى زَوْجِهَا إِلَيْهَا ، أَخَذَ زَوْجُهَا بِهِ ، لَا إِلَى مَوْلَاهَا ، كَانَ ذٰلِكَ الْإِفْضَاءُ فِي ذٰلِكَ الْجِمَاعِ الْآخِذُ بِهِ إِلَيْهَا ، لَا إِلَى مَوْلَاهَا ، فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا .وَأَنْكَرَ هٰؤُلَاءِ جَمِيعًا ، الَّذِينَ أَبَاحُوا الْعَزْلَ ، مَا فِي حَدِيثِ جُدَامَةَ مِمَّا رَوَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ فِيهِ إِنَّهُ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَرَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْكَارَ ذٰلِكَ الْقَوْلِ عَلٰى مَنْ قَالَهُ.وَذَكَرُوْا فِي ذٰلِكَ ،

۴۲۵۶: حسن بن زیادہ نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ اس سلسلہ میں لونڈی کو اختیار ہوگا آقا کو اختیار نہ ہوگا۔ابن ابی عمران کہتے ہیں کہ جن اصولوں پر اس باب کی بنیاد ہے اس میں نظر کا تقاضا یہی ہے کیونکہ اگر اس نے اپنے خاوند کے لئے ترک جماع کو مباح کر دیا تو یہ اس کو اختیار ہے اس کے مالک کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس کے خاوند کو اس کے جماع پر مجبور کرے۔پس جبکہ جماع واجب کا اختیار لونڈی کو ہے کہ وہ اپنے خاوند کو زبردستی اس کے لئے مجبور کر سکتی ہے تو آقا کو اختیار نہیں کہ بس جماع میں انزال کرانے کے لئے خاوند کو پکڑے اور مجبور کرنے کا اختیار لونڈی کو ہے اس کے مالک کو نہیں۔تقاضائے نظر تو اس سلسلہ میں یہی ہے ان تمام حضرات نے جنہوں نے عزل کو جائز قرار دیا انہوں نے حضرت جدامہ رضی اللہ عنہا والی روایت کے الفاظ جو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کئے ہیں کہ یہ مخفی زندہ درگور کرنا ہے اس قول کی صحت سے انکار کیا ہے اور اس سلسلہ میں یہ روایت نقل کی ہے۔

۴۲۵۷: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ .ح .

۴۲۵۷: ابوداؤد نے ہشام بن ابی عبداللہ سے روایت کی۔

۴۲۵۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ عِنْدِيْ جَارِيَةً ، وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا ، وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ ، وَأَشْتَهِي مَا يَشْتَهِي الرِّجَالُ ، وَإِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ هِيَ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرَى .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَذَبَتْ يَهُوْدُ ، لَوْ أَنَّ اللّٰهَ أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ، لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَصْرِفَهُ .

۴۲۵۸: ہشام نے یحییٰ بن ابی کثیر انہوں نے محمد بن عبدالرحمن انہوں نے ابو رفاعہ سے انہوں نے ابو سعیدالخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس ایک لونڈی ہے اور میں اس سے عزل کرتا ہوں کیونکہ مجھے اس کا حاملہ ہونا پسند نہیں اور میں اس سے وہی کچھ چاہتا ہوں جو دوسرے مرد عورت سے چاہتے ہیں (یعنی جماع) اور یہودی کہتے ہیں کہ یہ چھوٹا زندہ درگور ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی جھوٹ بولتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی بچے کو پیدا کرنا چاہے تو تم اس کو روک نہیں سکتے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۴۸' مسند احمد ۳/۳۳' ۵۳۔

۴۲۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ مُطِيْعِ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۲۵۹: ابومطیع بن رفاعہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۲۶۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الْعَزْلَ هُوَ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرَى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَتْ يَهُوْدُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَفْضَيْتُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا بِقَدَرٍ .

۴۲۶۰: موسیٰ بن وردان نے ابوسعیدالخدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی کہ یہود عزل کو چھوٹا زندہ درگور کہتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہودی جھوٹ بولتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید یہ بات فرمائی اگر تم عورت تک پہنچ بھی جاؤ تو وہی ہوگا جو تقدیر میں ہے۔

۴۲۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَیَّاشٌ الرَّقَّامُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ أَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ، قَالَ :أَقَمْتُ جَارِیَةً لِیْ بِسُوْقِ بَنِیْ قَیْنُقَاعَ ، فَمَرَّ بِیْ یَهُوْدِیٌّ ، فَقَالَ :مَا هٰذِهِ الْجَارِیَةُ ؟ قُلْتُ جَارِیَةٌ لِیْ .قَالَ :أَکُنْتَ تُصِیْبُهَا ؟ قُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ :فَلَعَلَّ لِیْ بَطْنِهَا مِنْكَ سَخْلَةً ؟ قَالَ :قُلْتُ اِنِّیْ کُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا ، قَالَ تِلْكَ الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرٰی .فَأَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ کَذَبَتْ یَهُوْدُ ، کَذَبَتْ یَهُوْدُ . فَهٰذَا أَبُوْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، قَدْ حَکٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِکْذَابَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْعَزْلَ مَوْءُ وْدَةٌ .ثُمَّ قَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفْعُ ذٰلِكَ ، وَالتَّنْبِیْهُ عَلٰی فَسَادِهٖ، بِمَعْنًی لَطِیْفٍ حَسَنٍ .

۴۲۶۱: ابوسلمہ بن سہل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں بنوقینقاع کے بازار میں اپنی لونڈی کے ساتھ مقیم تھا میرے پاس ایک یہودی آیا اس نے کہا یہ لونڈی کون ہے؟ میں نے کہا یہ میری لونڈی ہے اس نے کہا کیا تم اس سے جماع کرتے ہو میں نے کہا ہاں اس نے کہا شاید اس کے پیٹ میں تمہارا بچہ ہوگا میں نے کہا میں تو اس سے عزل کرتا ہوں یہودی کہنے لگا یہ تو چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے ابوسعید کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں یہ بات پیش کی آپ نے فرمایا یہودی نے جھوٹ بولا ہے یہودی نے جھوٹ بولا ہے۔حضرت ابوسعید خدری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے ہیں کہ عزل کو زندہ درگور کہنے والا کذاب ہے کذاب ہے۔پھر اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد اس قول کی غلطی پر خوبصورت انداز سے شاندار تنبیہ ہے۔

حاصل روایات: یہ ابوسعید جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر رہے ہیں کہ عزل کو زندہ درگور کہنے والا کذاب ہے کذاب ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

اس سلسلہ میں علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد اس قول کی غلطی پر خوبصورت انداز سے شاندار تنبیہ ہے۔

۴۲۶۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُکَیْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّیْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ مَعْمَرُ بْنُ أَبِیْ حَبِیْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ ، قَالَ :تَذَاکَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ عُمَرَ الْعَزْلَ ، فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ .فَقَالَ عُمَرُ :قَدِ اخْتَلَفْتُمْ وَأَنْتُمْ أَهْلُ بَدْرٍ الْاَخْیَارُ ، فَکَیْفَ بِالنَّاسِ بَعْدَکُمْ ؟ اِذْ تَنَاجٰی رَجُلَانِ فَقَالَ عُمَرُ :مَا هٰذِهِ الْمُنَاجَاةُ ؟ قَالَ :اِنَّ الْیَهُوْدَ تَزْعُمُ أَنَّهَا الْمَوْءُ وْدَةُ الصُّغْرٰی .فَقَالَ عَلِیٌّ :اِنَّهَا لَا تَکُوْنُ مَوْءُ وْدَةً حَتّٰی تَمُرَّ بِالتَّارَاتِ

السَّبْعِ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِيْنٍ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ .

۴۲۶۲: معمر بن ابی حبیبہ نے عبداللہ بن عدی بن خیارؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں صحابہ کرامؓ نے عزل کے مسئلہ میں باہم گفتگو کی تو ان کے درمیان اختلاف ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ اختلاف کرتے ہو حالانکہ تم منتخب شدہ اہل بدر ہو تمہارے بعد والے لوگوں کا اس سلسلہ میں کیا حال ہوگا اس دوران دو آدمی باہمی سرگوشی کرنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ سرگوشی کیا ہے؟ کسی نے کہا یہود کا خیال یہ ہے کہ یہ چھوٹے قسم کا زندہ درگور کرنا ہے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ زندہ درگور کرنا نہیں یہاں تک کہ تم سات باروں سے گزر جاؤ اور آپ نے استشہاد میں یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين سورة المؤمنون ۱۲ سے آیت کے آخر تک۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ زندہ درگور وہاں ہوتا ہے جہاں پہلے سے روح پھونکی جا چکی ہو اور اس سے پہلے پہلے جب تک اس میں روح پھونکی نہیں جاتی وہ بے جان ہے زندہ درگور نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مشابہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی موجود ہے۔

۴۲۶۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ رِفَاعَةَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: تَذَاكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَزْلَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ فَتَعَجَّبَ عُمَرُ مِنْ قَوْلِهِ ، وَقَالَ :جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا . فَأَخْبَرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا مَوْءُوْدَةَ إِلَّا مَا قَدْ نُفِخَ فِيْهِ الرُّوْحُ قَبْلَ ذٰلِكَ ، وَأَمَّا مَا لَمْ يُنْفَخْ فِيْهِ الرُّوْحُ ، فَإِنَّمَا هُوَ مَوَاتٌ غَيْرُ مَوْءُوْدَةٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا نَظِيْرُ مَا ذَكَرْنَاهُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۲۶۳: معمر بن ابی حبیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عبید بن رفاعہ انصاری رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عزل کے متعلق باہمی مذاکرہ کیا پھر انہوں نے پہلی روایت کی طرح روایت نقل کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کی بات کو بہت پسند کیا اور فرمایا جزاک اللہ تعالیٰ۔

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ زندہ درگور وہاں ہوتا ہے جہاں پہلے سے روح پھونکی جا چکی ہو اور اس سے پہلے پہلے جب تک اس میں روح پھونکی نہیں جاتی وہ بے جان ہے زندہ درگور نہیں ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مشابہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول بھی موجود ہے۔

قول ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :ثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ أَنَّ قَوْمًا سَأَلُوْا

ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ كَلَامِ عَلِيٍّ سَوَاءً .فَهٰذَا عَلِيٌّ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَدْ اجْتَمَعَا فِيْ هٰذَا ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، وَتَابَعَ عَلِيًّا عَلٰى مَا قَالَ مِنْ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَمَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْعَزْلَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَزْلِ أَيْضًا مَا

۴۲۶۴: ابوالوداک سے مروی ہے کہ ایک گروہ نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کا مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کلام کی مثل بات فرمائی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جن کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے جو ہم نے ذکر کیا اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے جو اس وقت وہاں موجود تھے اس کی اتباع و پیروی کی۔پس اس سے اس بات کی واضح دلیل مل گئی کہ عزل اس اعتبار سے مکروہ نہیں ہے۔اس سلسلہ کی دیگر روایات بھی عزل کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جن کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے جو ہم نے ذکر کیا اور جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرامؓ نے جو اس وقت وہاں موجود تھے اس کی اتباع و پیروی کی۔پس اس سے اس بات کی واضح دلیل مل گئی کہ عزل اس اعتبار سے مکروہ نہیں ہے۔

مزید تائیدی روایات:

اس سلسلہ کی دیگر روایات بھی عزل کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں وہ ملاحظہ ہوں۔

۴۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَصَبْنَا نِسَاءً فَكُنَّا نَطَؤُهُنَّ فَنَعْزِلُ عَنْهُنَّ .فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ أَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى جَنْبِكُمْ لَا تَسْأَلُوْنَهُ؟ .قَالَ :فَسَأَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ ، إِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ ، فَلَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَعْزِلُوْا .

۴۲۶۵: ابوالوداک نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر فتح کر لیا تو ہمیں کچھ قیدی عورتیں حاصل ہوئیں ہم ان سے وطی کرتے ہوئے عزل کرتے تھے ہم نے ایک دوسرے سے کہا کہ تم ایسا کرتے ہو حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس موجود ہیں تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں کیوں نہیں پوچھ لیتے۔ابوسعید کہتے ہیں کہ انہوں نے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پانی سے بچہ پیدا نہیں

ہوتا بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی فلہٰذا اگر تم عزل نہ بھی کرو تو مضائقہ نہیں۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب۹۶' مسلم فی الطلاق ۱۷' مسند احمد ۶۳/۳' ۸۳۔

۴۲۶۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ بَعْضَ النَّاسِ كَلَّمُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَأْنِ الْعَزْلِ ، وَذٰلِكَ لِشَأْنِ غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَأَصَابُوْا سَبَايَا وَكَرِهُوْا أَنْ يَلِدْنَ مِنْهُمْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَعْزِلُوْا ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَدَّرَ مَا هُوَ خَالِقٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴۲۶۶: ابن محیریز نے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بعض صحابہ کرام نے عزل کے سلسلہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی اور غزوہ بنو مصطلق کی وجہ سے اس کی ضرورت پیش آئی کیونکہ وہاں سے قیدی عورتیں حاصل ہوئیں تھیں انہوں نے ان عورتوں سے ہم بستر ہونا ناپسند کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم عزل نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے قیامت تک جس کو پیدا کرنا ہے اس کو مقدر فرما دیا ہے۔

۴۲۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَاد ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَنَّ ابْنَ ، مُحَيْرِيْزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ أَخْبَرَهُمْ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۲۶۷: ابن محیریز نے بیان کیا کہ ابوسعید نے ہمیں بتلایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۶۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۲۶۸: ربیعہ بن عبدالرحمن نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے پھر اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۶۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنِ ابْنِ الْمُحَيْرِيْزِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمْ أَصَابُوْا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَسْتَمْتِعُوْا مِنْهُنَّ وَلَا تَحْمِلْنَ .فَسَأَلُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ :لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوْا ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۴۲۶۹: ابن محیریز نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اوطاس کے دن ہمیں کچھ قیدی عورتیں ملیں پس

صحابہ کرام نے ان سے اس طور پر نفع اٹھانے کا ارادہ کیا کہ وہ حاملہ نہ ہوں تو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا پس آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں بیشک اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پیدا ہونے والوں کو لکھ دیا ہے۔

۴۲۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا ، وَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللّٰهُ أَنْ يَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ .

۴۲۷۰: ابن محیریز جمحی کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری ؓ نے بتلایا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا اسی اثنا میں آپ کے پاس ایک انصاری آدمی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے قیدی پائے ہیں ہمیں ان کی قیمتیں پسند ہیں پس آپ عزل کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں؟ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تم ایسا کرنا چاہتے ہو؟ اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو بھی کوئی گناہ نہیں کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا لکھا جا چکا ہے وہ ضرور نکلے گی۔

تخریج : بخاری فی القدر باب ٤' مسند احمد ۸۸/۳۔

۴۲۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَعْبَدَ بْنَ سِيرِينَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ :لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوهُ ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ .

۴۲۷۱: ابن سیرین نے ابوسعید خدری ؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عزل کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم پر ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں وہ تو تقدیر الٰہی ہے (اگر بچہ مقدر ہوگا تو پیدا ہو جائے گا)

۴۲۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْوَدَّاكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا أَصَبْنَا سَبْيَ خَيْبَرَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ :لَيْسَ مِنْ كُلِّ الْمَاءِ يَكُونُ الْوَلَدُ ، فَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ .

۴۲۷۲: ابوالوداک نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ جب ہمیں خیبر کے قیدی ملے تو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا ہر پانی سے لڑکا پیدا نہیں ہوتا جب اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے لئے کوئی چیز رکاوٹ نہیں بنتی۔

تخریج : مسلم فی القدر حدیث ٤' ترمذی فی النکاح ۳۹' ابو داؤد فی النکاح باب۴۸۔

۴۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، قَالَ .أَصَبْنَا سَبْيًا يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَكُنَّا نَعْزِلُ عَنْهُنَّ ، نُرِيْدُ الْفِدَاءَ ، فَقُلْنَا لَوْ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۲۷۳: ابوالوداک نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے خیبر کے روز قیدی عورتیں پائیں ہم ان سے عزل کرتے تھے ہم ان کو فروخت کر کے فدیہ چاہتے تھے تو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں سوال کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو ظُفْرٍ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، قَالَ : تَذَاكَرْنَا الْعَزْلَ .فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوْا ، فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ .

۴۲۷۴: ابن سیرین نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم نے عزل کا مذاکرہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا تمہیں ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔اولاد تو تقدیر کا معاملہ ہے۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱۲۸/۱۲۹، ۱۳۰/۱۳۱' نسائی فی النکاح باب٥٥' دارمی فی النکاح باب٣٦' مسند احمد ٣' ١١/٢٢' ٤٩/٥٢' ٦٨/٧٨۔

۴۲۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ ، فَقَالَ :مَا يُقَدِّرُ اللّٰهُ فِي الرَّحِمِ يَكُوْنُ .

۴۲۷۵: عبداللہ بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اشجع کے ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم میں جس کا پیدا کرنا مقدر کر دیا وہ ہو کر رہے گا۔

تخریج : نسائی فی النکاح باب٥٥' مسند احمد ٣٨٨/٣' ٤٥٠۔

۴۲۷۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي

الْهُذَيْلِ ، عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ :مَا وَصَلْتُ إِلَيْكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَّا بِغُنْيَةٍ لِي أَوْ بِقُنْيَةٍ أَعْزِلُ عَنْهَا أُرِيْدُ بِهَا السُّوْقَ فَقَالَ :جَاءَ هَا مَا قُدِّرَ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْعَزْلَ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ ؛ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ، لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، وَلَمْ يَنْهَهُمْ عَنْهُ وَقَالَ : لَا عَلَيْكُمْ أَلَّا تَفْعَلُوْهُ فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ . أَيْ :فَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا كَانَ قَدْ قَدَّرَ أَنَّهُ يَكُوْنُ ذٰلِكَ ، كَانَ ذٰلِكَ الْوَلَدُ ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ عَزْلٌ وَلَا غَيْرُهُ، لِأَنَّهُ قَدْ يَكُوْنُ مَعَ الْعَزْلِ إِفْضَاءٌ بِقَلِيْلِ الْمَاءِ الَّذِيْ قَدْ قَدَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ وَلَدٌ ، فَيَكُوْنُ مِنْهُ وَلَدٌ ، وَيَكُوْنُ مَا بَقِيَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِيْ قَدْ يَمْتَنِعُوْنَ مِنَ الْإِفْضَاءِ بِهِ بِالْعَزْلِ ، فَضْلًا .وَقَدْ يَكُوْنُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَدَّرَ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْ مَاءٍ وَلَدٌ ، فَيَكُوْنُ الْإِفْضَاءُ بِذٰلِكَ الْمَاءِ وَالْعَزْلُ سَوَاءً فِيْ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْهُ وَلَدٌ .فَكَانَ الْإِفْضَاءُ بِالْمَاءِ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ وَلَدٌ إِلَّا بِأَنْ يَكُوْنَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَكُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ وَلَدٌ ، فَيَكُوْنُ كَمَا قَدَّرَ .وَكَانَ الْعَزْلُ إِذَا كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ الَّذِيْ يُعْزَلُ وَلَدٌ ، وَصَّلَ اللّٰهُ إِلَى الرَّحِمِ مِنْهُ شَيْئًا ، وَإِنْ قَلَّ ، فَيَكُوْنُ مِنْهُ الْوَلَدُ فَأَعْلَمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْإِفْضَاءَ لَا يَكُوْنُ بِهِ وَلَدٌ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَبَقَ ذٰلِكَ فِيْ تَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَّ الْعَزْلَ لَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُوْنَ وَلَدٌ ، إِذَا كَانَ قَدْ سَبَقَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَائِنٌ ، وَلَمْ يَنْهَهُمْ فِيْ جُمْلَةِ ذٰلِكَ عَزْلٌ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَتِهِ أَيْضًا مَا قَدْ .

۴۲۷۶: عبداللہ بن ابی ہذیل نے جریرؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آ کر کہنے لگا میں آپ کے ساتھ مشرکین سے کٹ کر اس لئے ملا ہوں تا کہ غنیمت حاصل کروں یا لونڈی حاصل کروں جس سے میں عزل کروں اور جب چاہوں اس کو فروخت کر دوں آپ ﷺ نے فرمایا اس سے وہ پیدا ہوگا جو تقدیر میں لکھا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے بھی یہ دلالت ملتی ہے کہ عزل مکروہ نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب یہ اطلاع ملی کہ وہ عزل کرتے ہیں تو آپ نے ان کے اس فعل کا انکار نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو روکا بلکہ فرمایا اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو اولاد تو تقدیر سے ہوگی یعنی اللہ تعالیٰ نے اگر تقدیر میں لکھا ہوگا تو وہ لڑکا پیدا ہوگا اور عزل سے ان کو نہیں روکا اور نہ حکم دیا کیونکہ بسا اوقات عزل کے باوجود نطفہ رحم میں معمولی پانی سے استقرار اختیار کر لیتا ہے جس کے متعلق اولاد ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے اور باقی پانی جسے وہ عزل کے ذریعہ مقام تک پہنچنے سے روکتے ہیں وہ زائد بچ جاتا ہے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ تقدیر میں لکھ دیتے ہیں کہ اس پانی سے بچہ پیدا نہ ہوگا پس

اس وقت پانی کا اندر جانا اور عزل دونوں برابر ہیں کیونکہ بچہ تو پیدا نہیں ہوتا پس پانی کے اندر جانے سے بچہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں طے ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ہو کہ جس پانی کا عزل کیا گیا ہے اسی سے بچہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ رحم میں پہنچا دیتے ہیں اگرچہ معمولی ہی ہو پس اس سے بچہ ضرور پیدا ہو جائے گا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتلایا کہ محض انزال سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک پہلے سے تقدیر میں نہ لکھا ہو اور عزل سے بچے کی پیدائش کو روکا نہیں جا سکتا جبکہ علم الٰہی میں بچے کا پیدا ہونا لکھا ہو۔ حاصل کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ نے عزل سے منع نہیں فرمایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کی اباحت میں بہت سی روایات وارد ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں:

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ان آثار سے بھی یہ دلالت ملتی ہے کہ عزل مکروہ نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب یہ اطلاع ملی کہ وہ عزل کرتے ہیں تو آپ نے ان کے اس فعل کا انکار نہیں فرمایا اور نہ ہی ان کو روکا بلکہ فرمایا اگر تم ایسا نہ بھی کرو تو اولاد تو تقدیر سے ہوگی یعنی اللہ تعالیٰ نے اگر تقدیر میں لکھا ہوگا تو وہ لڑکا پیدا ہوگا اور عزل سے ان کو نہیں روکا اور نہ حکم دیا کیونکہ بسا اوقات عزل کے باوجود نطفہ رحم میں معمولی پانی سے استقرار اختیار کر لیتا ہے جس کے متعلق اولاد ہونا تقدیر میں لکھا جا چکا ہوتا ہے اور باقی پانی جسے وہ عزل کے ذریعہ مقام تک پہنچنے سے روکتے ہیں وہ زائد بچ جاتا ہے۔

اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ تقدیر میں لکھ دیتے ہیں کہ اس پانی سے بچہ پیدا نہ ہوگا پس اس وقت پانی کا اندر جانا اور عزل دونوں برابر ہیں کیونکہ بچہ تو پیدا نہیں ہوتا پس پانی کے اندر جانے سے بچہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر میں طے ہوگا اور اگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ہو کہ جس پانی کا عزل کیا گیا ہے اسی سے بچہ پیدا ہو تو اللہ تعالیٰ اس میں سے کچھ رحم میں پہنچا دیتے ہیں اگرچہ معمولی ہی ہو پس اس سے بچہ ضرور پیدا ہو جائے گا۔

تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بتلایا کہ محض انزال سے بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک پہلے سے تقدیر میں نہ لکھا ہو اور عزل سے بچے کی پیدائش کو روکا نہیں جا سکتا جبکہ علم الٰہی میں بچے کا پیدا ہونا لکھا ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آپ ﷺ نے عزل سے منع نہیں فرمایا۔

اسی سلسلہ میں مزید تائیدی روایات:

جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کی اباحت میں بہت سی روایات وارد ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں۔

۴۲۷۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ جَارِيَةً تَسِيْرُ تَسْتَقِيْ عَلٰى نَاضِحِيْ وَأَنَا أُصِيْبُ مِنْهَا ، أَفَأَعْزِلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَاعْزِلْ .فَلَمْ يَلْبَثِ الرَّجُلُ أَنْ جَاءَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَزَلْتُ

عَنْهَا فَحَمَلَتْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدَّرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَفْسٍ اَنْ يَخْلُقَهَا اِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ .

۴۲۷۷: سالم بن ابو جعد نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک انصاری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک لونڈی ہے جو اونٹ پر پانی لادنے آتی جاتی ہے اور میں اس سے جماع بھی کرتا ہوں کیا میں اس سے عزل کر لیا کروں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ اس سے عزل کر سکتے ہو۔ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ وہ آدمی آ گیا اور آپ سے عرض کرنے لگا میں نے اس سے عزل کیا وہ تو حاملہ ہو گئی اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نفس اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمایا وہ ضرور پیدا ہو کر رہے گا۔

۴۲۷۸: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ حَكَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظِيْرَ مَا حَكَى عَنْهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّهُ قَدْ اَذِنَ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْعَزْلِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ اِبَاحَةِ الْعَزْلِ اَيْضًا

۴۲۷۸: سالم بن ابو جعد نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد ان روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابو سعید نے جو بات فرمائی وہی جابر رضی اللہ عنہ نقل کر رہے ہیں اور اس سے پہلی فصل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کی اجازت دی ہے پھر جابر رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی اباحت منقول ہوئی۔

۴۲۷۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ فِي الْعَزْلِ .

۴۲۷۹: ابو الزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۴۲۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ .

۴۲۸۰: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کرتے تھے اور قرآن مجید اترتا تھا (مگر اسے روکا نہیں گیا)

۴۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ . قَالَ شُعْبَةُ :فَقُلْتُ لِعَمْرٍو :أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ جَابِرٍ ؟ فَقَالَ :لَا .

۴۲۸۱: عمرو بن دینار نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم عزل کرتے تھے اور قرآن مجید اترتا تھا (مگر ہمیں روکا نہ گیا) شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عمرو کو کہا کیا تم نے یہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت سنی ہے وہ کہنے لگے نہیں۔

۴۲۸۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : كُنَّا نَعْزِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَنْهَانَا عَنْ ذٰلِكَ . فَلَمَّا انْتَفَى الْمَعْنَى الَّذِي بِهٖ كُرِهَ الْعَزْلُ ، وَمَا ذَكَرَ مَنْ ذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ مِنَ الْمَوْءُ وْدَةِ ، وَثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ إِبَاحَتِهٖ، ثَبَتَ أَنْ لَا بَأْسَ بِالْعَزْلِ لِمَنْ أَرَادَهُ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا وَفَصَّلْنَاهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۲۸۲: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں منع نہ فرماتے تھے۔ پس جب عزل کی کراہت والی وجہ نہ رہی کہ اس کے زندہ درگور ہونے کا ثبوت میسر ہو بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اباحت کی روایات پایہ ثبوت کو پہنچیں تو اس سے ثابت ہوا کہ مذکورہ شرائط کے مطابق جو ہم ذکر کر آئے عزل میں حرج نہیں۔ ان شرائط کا تذکرہ ہم نے باب کی ابتداء میں کر دیا۔ امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْحَائِضِ مَا يَحِلُّ لِزَوْجِهَا مِنْهَا

خاوند حائضہ عورت سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: مباشرت فاحشہ تو بالاجماع حرام ہے۔

نمبر ②: مباشرت مافوق السرہ اور ماتحت الرکبہ معانقہ لمس قبلہ کی صورت میں بالاجماع حلال ہے۔

نمبر ③: مباشرت مابین السرہ والرکبہ کپڑے کے نیچے سے قبل و دبر کے علاوہ بھی حرام ہے یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف مالک قتادہ رحمہم اللہ کا قول ہے یہ فریق اوّل ہے۔ دوسرے فریق کے ہاں شرمگاہ سے بچ کر ماتحت الازار درست ہے۔ اس کو امام محمد شافعی احمد

شعبی ونخعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے فریق اول کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ اِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ وَهِيَ حَائِضٌ ، ثُمَّ يُضَاجِعُهَا . قَالَ شُعْبَةُ :وَقَالَ مَرَّةً :يُبَاشِرُهَا .

۴۲۸۳: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے ہر ایک کو ازار باندھنے کا حکم فرماتے جبکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں پھر ان کے ساتھ لیٹ جاتے شعبہ کہتے ہیں کہ کبھی مباشرت کا لفظ ذکر کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطھارۃ باب۱۰۶ ' مسند احمد ۱۷۴/۶۔

اللُّغَاتُ :یضاجع۔ ساتھ لیٹنا۔ مباشو۔ مباشرت کرنا۔ جسم سے جسم ملانا۔

۴۲۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا حُرَيْثُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : رُبَّمَا بَاشَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ فَوْقَ الْاِزَارِ .

۴۲۸۴: مسروق نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا ازار کے اوپر حالت حیض میں مباشرت فرمائی ہے۔

۴۲۸۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطٌ .ح .

۴۲۸۵: ربیع موذن نے اسد سے انہوں نے اسباط سے روایت نقل کی ہے۔

۴۲۸۶: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ فَوْقَ الْاِزَارِ ، وَهُنَّ حُيَّضٌ .

۴۲۸۶: اسباط نے ابواسحاق شیبانی سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر سے اوپر اپنی بیویوں سے مباشرت فرماتے جبکہ وہ حالت حیض میں ہوتیں۔

تخریج : مسلم فی الحیض ۳' ابو داؤد فی الطھارۃ باب۱۰۶' والنکاح باب۴۶' نسائی فی الطھارۃ باب۱۷۹' الحیض باب۱۳' دارمی فی الوضو باب۱۰۷' موطا مالك فی الطھارۃ ۹۵' مسند احمد ۶' ۳۳/۵۵' ۷۲/۱۱۳' ۲۰۴' ۲۰۹' ۲۳۵۔

۴۲۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ نَدْبَةَ ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ :إِنَّ اللَّيْثَ يَقُوْلُ بُدَيَّةُ مَوْلَاةُ

مَيْمُوْنَةَ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ، وَهِيَ حَائِضٌ ، إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ أَوْ الرُّكْبَتَيْنِ ، وَفِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ.

۴۲۸۷: لیث کہتے ہیں کہ بدیہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی نے امّ المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی حیض کی حالت میں اس طرح مباشرت فرماتے جبکہ نصف ران تک پہنچنے والا ازار یا گھٹنوں تک پہنچنے والا ازار باندھے ہوتیں۔ لیث کی روایت میں مُحْتَجِزَةً بِهٖ کے الفاظ ہیں۔

اللغات: محتجزة۔ ازار کا پردہ اور روک بنانے والی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطهارة باب١٠٦، نسائی فی الطهارة باب١٧٩، والحیض باب١٣، دارمی فی الوضو باب١٠٧، مسند احمد ٣٣٦/٦۔

۴۲۸۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ ، سَوَاءً قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْحَائِضَ لَا يَنْبَغِيْ لِزَوْجِهَا أَنْ يُجَامِعَهَا إِلَّا كَذٰلِكَ ، وَلَا يَطَّلِعَ مِنْهَا عَلَى عَوْرَةٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِفِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، وَمِمَّنْ قَالَ بِهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۴۲۸۸: اسد نے لیث سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی جیسا ابن وہب نے لیث سے بیان کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حائضہ کے ساتھ مباشرت ستر پر چادر کے استعمال کی صورت میں درست ہے اس کی شرمگاہ کو بھی نہیں دیکھ سکتا اور مندرجہ بالا روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے جن میں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور کے لئے مندرجہ ذیل اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مزید احتجاج میں پیش کیا ہے۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول:</u> بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حائضہ کے ساتھ مباشرت کی صورت ستر پر چادر کے استعمال کی صورت میں درست ہے اس کی شرمگاہ کو بھی دیکھ نہیں سکتا اور اور مندرجہ بالا روایات سے انہوں نے استدلال کیا ہے جن میں فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور کے لئے مندرجہ ذیل اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مزید احتجاج میں پیش کیا ہے۔

اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استشہاد:

۴۲۸۹: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الشَّامِيِّ ، عَنْ أَحَدِ النَّفَرِ الَّذِيْنَ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَكَانُوْا ثَلَاثَةً ، فَسَأَلُوْهُ :مَا لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ إِذَا أَحْدَثَتْ ؟ يَعْنُوْنَ الْحَيْضَ .فَقَالَ : سَأَلْتُمُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ ، مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، مِنَ التَّقْبِيْلِ وَالضَّمِّ ، وَلَا يَطَّلِعُ عَلَى مَا تَحْتَهُ .

۴۲۸۹: عاصم بن عمرو شامی نے اس وفد کے ارکان میں سے ایک سے دریافت کیا جو عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے تھے ان کی تعداد تین تھی انہوں نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا؟ جب عورت حیض کی حالت میں ہو تو مرد کو اس سے کس طرح فائدہ اٹھانا ممکن ہے احدثت سے ان کی مراد حیض تھی آپ نے فرمایا تم نے آج مجھ سے وہ مسئلہ دریافت کیا جو آج تک مجھ سے کسی نے دریافت نہیں کیا جب سے میں نے مسئلہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا ازار کے اوپر سے وہ فائدہ اٹھا سکتا ہے یعنی بوسہ اور اپنے جسم کے ساتھ ملانا وغیرہ مگر اس کے مقام ستر کو جھانک نہیں سکتا۔

۴۲۹۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ ، أَنَّ قَوْمًا أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَأَلُوْهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۲۹۰: عاصم بن عمرو بجلی کہتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے آپ سے سوال کیا پھر اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۴۲۹۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ ، أَنَّ قَوْمًا أَتَوْا عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۲۹۱: عاصم بن عمرو بجلی نے بیان کیا ہے کہ کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۴۲۹۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ أُنَيْسَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَيْرٍ ، مَوْلَى لِعُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهَا ، وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ إِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ .وَقَالُوْا :أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَا

حُجَّةَ لَكُمْ فِي ذٰلِكَ ، لِأَنَّا نَحْنُ لَا نُنْكِرُ أَنَّ لِزَوْجِ الْحَائِضِ مِنْهَا ، مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، فَيَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلَيْنَا .بَلْ نَحْنُ نَقُوْلُ :لَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَمَا تَحْتَهُ، إِذَا اجْتَنَبَ مَوَاضِعَ الدَّمِ، كَمَا لَهُ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ قَبْلَ حُدُوْثِ الْحَيْضِ .وَإِنَّمَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ ، حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ أَنْكَرَ أَنَّ لِزَوْجِ الْحَائِضِ مِنْهَا ، مَا فَوْقَ الْإِزَارِ .فَأَمَّا مَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُ، فَإِنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَيْهِ، وَعَلَيْكُمُ الْبُرْهَانُ بَعْدُ ، لِقَوْلِكُمْ :إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِنْهَا إِلَّا ذٰلِكَ .فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ نَحْنُ ، وَيُخَالِفُ مَا ذَهَبْتُمْ أَنْتُمْ إِلَيْهِ، وَهِيَ أَحَدُ مَنْ رَوَيْتُمْ عَنْهَا ، مِمَّا كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِسَائِهِ إِذَا حِضْنَ ، مَا ذَكَرْتُمْ مِنْ ذٰلِكَ .

۴۲۹۲: عاصم نے ابن عمرو سے انہوں نے عمیر مولیٰ سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ ازار سے اوپر نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ازار سے نیچے بھی نفع اٹھا سکتا ہے بشرطیکہ خون حیض کے مقام (شرمگاہ) سے اجتناب کرے۔دوسروں نے ان سے کہا کہ روایات مستدلہ میں جس فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے اس میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم بھی اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حائضہ کے خاوند کو چادر کے اوپر استعمال کا حق حاصل ہے (اگر اس کا انکار کرتے تو یہ روایت ہمارے خلاف حجت ہوتی) بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اسے تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں پر یکساں طرز کا حق ہے بشرطیکہ وہ خون کی جگہ سے بچے (جماع سے باز رہے) جس طرح کہ اس کو حیض سے قبل حق حاصل ہوتا ہے یہ روایت تو ان لوگوں کے خلاف حجت ضرور ہے جو تہبند کے اوپر بھی خاوند کے حق کو تسلیم نہیں کرتے لیکن جن حضرات کے ہاں وہ جائز ہے ان کے خلاف ہرگز حجت نہیں آپ کو اگر اپنی اسی بات پر اصرار ہے تو اس پر واضح دلیل پیش کرو۔کیونکہ اس سلسلہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے وہ ہمارے مذہب کے موافق ہے اور تمہارے مؤقف کے خلاف ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات سے ان کے ساتھ حالت حیض میں کیا جانے والا معاملہ جو تم نے روایت کیا وہ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: حالت حیض میں ازار سے اوپر نفع اٹھانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ازار سے نیچے بھی نفع اٹھا سکتا ہے بشرطیکہ خون حیض کے مقام (شرمگاہ) سے اجتناب کرے۔

فریق اوّل کے مؤقف ودلائل کا جواب: مذکورہ بالا روایات میں جس فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے اس میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں کیونکہ ہم بھی اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ حائضہ کے خاوند کو چادر کے اوپر کا حق حاصل ہے (اگر اس کا انکار کرتے تو

یہ روایت ہمارے خلاف حجت ہوتی) بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اسے تہبند کے اوپر اور نیچے دونوں پر یکساں طرز کا حق ہے بشرطیکہ وہ خون کی جگہ سے بچے (جماع سے باز رہے) جس طرح کہ اس کو حیض سے قبل حق حاصل ہوتا ہے یہ روایت تو ان لوگوں کے خلاف حجت ضرور ہے جو تہبند کے اوپر بھی خاوند کے حق کو تسلیم نہیں کرتے لیکن جن حضرات کے ہاں وہ جائز ہے ان کے خلاف ہر گز حجت نہیں آپ کو اگر اپنی اسی بات پر اصرار ہے تو اس پر واضح دلیل پیش کرو۔ کیونکہ اس سلسلہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کا عمل مبارک جس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا ہے وہ ہمارے مذہب کے موافق ہے اور تمہارے مؤقف کے خلاف ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج مطہرات سے ان کے ساتھ حالت حیض میں کیا جانے والا عمل جو تم نے روایت کیا وہ صرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یہ ہے:

۴۲۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُبَاشِرُنِي وَأَنَا فِي شِعَارٍ وَاحِدٍ ، وَأَنَا حَائِضٌ ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ ، أَوْ أَمْلَكَ لِأَرَبِهِ . فَهٰذَا عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يُبَاشِرُهَا فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ ، فَفِي ذٰلِكَ إِبَاحَةُ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ .فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْهَا ، وَقَدْ جَاءَ عَنْهَا أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا ، كَانَ هٰذَا -عِنْدَنَا -عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ هٰكَذَا مَرَّةً ، وَهٰكَذَا مَرَّةً ، وَفِي ذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْمَعْنَيَيْنِ جَمِيعًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْقَوْلَ الَّذِي صَحَّحْنَا عَلَيْهِ حَدِيثَيْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، لِلَّذِيْنَ ذَكَرْنَا .

۴۲۹۳: ابو میسرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ مجھ سے اس حالت میں مباشرت فرماتے جبکہ میں حالت حیض سے ہوتی اور صرف شعار (جسم سے لگا رہنے والا کپڑا) پہنے ہوئے ہوتی۔ لیکن آپ ﷺ اپنی خواہش پر تم سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ املککم یا املک لاربہ فرمایا۔ اس روایت میں جو کیفیت مذکور ہے یہ اسی صورت میں ہے کہ آپ ایک تہبند میں ان کے جسم کے ساتھ جسم ملاتے اس سے ازار کے نیچے والے حصہ سے فائدہ اٹھانے کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔ جب یہ بات ان سے مروی ہے حالانکہ دوسری روایت میں ازار باندھنے کا حکم بھی مذکور ہے کہ ان کو ازار باندھنے کا حکم فرماتے پھر ان سے مباشرت فرماتے اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی اس طرح کرتے اور کبھی وہ جو دوسری روایت میں مذکور ہے اس کو اختیار فرماتے پس دونوں کا جواز ثابت ہوا ایک دوسرے انداز سے اس قسم کی بات مروی ہے جو ہماری اس بات کے موافق ہے جس کو ہم نے امّ المؤمنین سے مروی دونوں حدیثوں کی تصحیح کے لئے معیار بنایا ہے ان لوگوں کے لئے جن کا ہم نے تذکرہ کیا۔

اللغات: مباشرت سے یہاں جسم سے جسم چمٹانا مراد ہے۔ارب۔خواہش۔

حاصل روایات: اس روایت میں جو کیفیت مذکور ہے یہ اسی صورت میں ہے کہ آپ ایک تہبند میں ان کے جسم کے ساتھ جسم ملاتے اس سے ازار کے نیچے حصہ سے فائدہ اٹھانے کی اباحت ثابت ہوتی ہے۔

جب یہ بات ان سے مروی ہے حالانکہ دوسری روایت میں ازار باندھنے کا حکم بھی مذکور ہے کہ ان کو ازار باندھنے کا حکم فرماتے پھر ان سے مباشرت فرماتے اس کا مطلب ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی اس طرح کرتے اور کبھی وہ جو دوسری روایت میں مذکور ہے اس کو اختیار فرماتے پس دونوں کا جواز ثابت ہوا ایک دوسرے انداز سے اس قسم کی بات مروی ہے جو ہماری اس بات کے موافق ہے جس کو ہم نے امّ المؤمنین سے مروی دونوں حدیثوں کی تصحیح کے لئے مذکورہ بالا لوگوں کے لیے معیار بنایا ہے۔

۴۲۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْيَهُودَ كَانُوا لَا يَأْكُلُونَ ، وَلَا يَشْرَبُونَ ، وَلَا يَقْعُدُونَ مَعَ الْحُيَّضِ فِي بَيْتٍ .فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ ، مَا خَلَا الْجِمَاعَ . فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا قَدْ أُبِيحُوْا مِنَ الْحَائِضِ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهَا ، غَيْرَ جِمَاعِهَا خَاصَّةً ، وَذٰلِكَ عَلَى جِمَاعِ الْفَرْجِ دُوْنَ مَا سِوَاهُ .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ بِعَيْنِهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا .

۴۲۹۴: ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ یہود حائضہ عورتوں کے نہ تو گھروں میں بیٹھتے نہ ان کے ساتھ کھاتے پیتے تھے اس بات کا تذکرہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہوا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: یسئلونك عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض (البقرہ:۲۲۲) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماع کے علاوہ اس کے ساتھ سب معاملات کر سکتے ہو۔اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے حائضہ کے ساتھ میاں بیوی والی سب باتیں جماع کے علاوہ درست ہیں اور جماع سے مراد حقیقی جماع ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بعینہٖ یہ قول مروی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۴٦' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱۲۵۔

۴۲۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَائِشَةَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا ؟ فَقَالَتْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا فَرْجَهَا .

۴۲۹۵: ابوقلابہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ سوال کیا کہ حیض کی حالت میں خاوند کو اپنی بیوی کے جسم میں کون سا حصہ حلال ہے۔ تو انہوں نے فرمایا شرمگاہ کے علاوہ سارا جسم حلال ومباح ہے۔

۴۲۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، مِثْلَ ذٰلِكَ .

۴۲۹۶: ابراہیم نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۲۹۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ ، مَوْلَى عَقِيْلٍ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ عِقَالٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا يَحْرُمُ عَلَيَّ مِنِ امْرَأَتِيْ إِذَا حَاضَتْ ؟ قَالَتْ :فَرْجُهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمَرْأَةَ قَبْلَ أَنْ تَحِيْضَ ، لِزَوْجِهَا أَنْ يُجَامِعَهَا فِيْ فَرْجِهَا ، وَلَهُ مِنْهَا مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ أَيْضًا .ثُمَّ إِذَا حَاضَتْ ، حَرُمَ عَلَيْهِ الْجِمَاعُ فِيْ فَرْجِهَا ، وَحَلَّ لَهُ مِنْهَا ، مَا فَوْقَ الْإِزَارِ بِاتِّفَاقِهِمْ .وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَا تَحْتَ الْإِزَارِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، فَأَبَاحَهُ بَعْضُهُمْ ، فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَمَنَعَ مِنْهُ بَعْضُهُمْ فَجَعَلَ حُكْمَهُ حُكْمَ الْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، وَجَبَ النَّظَرُ ، لِنَعْلَمَ أَيُّ الْوَجْهَيْنِ هُوَ أَشْبَهُ بِهِ ، فَيُحْكَمَ لَهُ بِحُكْمِهِ؟ .فَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِي الْفَرْجِ ، يُوْجِبُ الْحَدَّ وَالْمَهْرَ وَالْغُسْلَ ، وَرَأَيْنَا الْجِمَاعَ فِيْمَا سِوَى الْفَرْجِ لَا يُوْجِبُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا وَيَسْتَوِيْ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَمَا تَحْتَ الْإِزَارِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ أَشْبَهُ بِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ مِنْهُ بِالْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ حُكْمِ الْحَائِضِ ، فَيَكُوْنُ حُكْمُهُ حُكْمَ الْجِمَاعِ فَوْقَ الْإِزَارِ ، لَا حُكْمَ الْجِمَاعِ فِي الْفَرْجِ .وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَبِهِ نَأْخُذُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : ثُمَّ نَظَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، وَفِيْ تَصْحِيْحِ الْآثَارِ فِيْهِ، فَإِذَا هِيَ تَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لَا عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ .وَذٰلِكَ أَنَّا وَجَدْنَاهَا عَلٰى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ : فَنَوْعٌ مِنْهَا مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُبَاشِرُ نِسَاءَهُ وَهُنَّ حُيَّضٌ ، فَوْقَ الْإِزَارِ ، فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَنْعِ الْمَحِيْضِ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ تَحْتَ الْإِزَارِ ، لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ .وَنَوْعٌ آخَرُ مِنْهَا ، وَهُوَ مَا رَوٰى عُمَيْرٌ ، مَوْلٰى عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ مَوْضِعِهِ. فَكَانَ

فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ جِمَاعِ الْحُيَّضِ تَحْتَ الْإِزَارِ ، لِأَنَّ مَا فِيْهِ مِنْ كَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَذِكْرُهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، فَإِنَّمَا هُوَ جَوَابٌ لِسُؤَالِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ إِيَّاهُ مَا لِلرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا ؟ فَقَالَ لَهُ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ فَكَانَ ذٰلِكَ جَوَابَ سُؤَالِهِ ، لَا نُقْصَانَ فِيْهِ وَلَا تَقْصِيْرَ .وَنَوْعٌ آخَرُ مَا هُوَ ، مَا رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ، فَذٰلِكَ مُبِيْحٌ لِإِتْيَانِ الْحُيَّضِ دُوْنَ الْفَرْجِ ، وَإِنْ كَانَ تَحْتَ الْإِزَارِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّ هٰذَيْنِ النَّوْعَيْنِ تَأَخَّرَ عَنْ صَاحِبِهِ ، فَنَجْعَلُهُ نَاسِخًا لَهُ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا حَدِيْثُ أَنَسٍ ، فِيْهِ إِخْبَارٌ عَمَّا كَانَتِ الْيَهُوْدُ عَلَيْهِ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِخِلَافِهِمْ ، قَدْ رَوَيْنَا ذٰلِكَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ وَكَذٰلِكَ أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ قَوْلِهِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ فَكَانَ عَلَيْهِ اتِّبَاعُ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى يَحْدُثَ لَهُ شَرِيْعَةٌ تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُ. فَكَانَ الَّذِيْ نَسَخَ مَا كَانَتِ الْيَهُوْدُ عَلَيْهِ، مِنِ اجْتِنَابِ كَلَامِ الْحَائِضِ وَمُؤَاكَلَتِهَا وَالِاجْتِمَاعِ مَعَهَا فِيْ بَيْتٍ ، هُوَ مَا هُوَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا وَاسِطَةَ بَيْنَهُمَا .فَفِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا، إِبَاحَةُ جِمَاعِهَا فِيْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ .وَكَانَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ عُمَرَ ، الْإِبَاحَةَ لِمَا فَوْقَ الْإِزَارِ ، وَالْمَنْعَ مَا تَحْتَ الْإِزَارِ .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مُتَقَدِّمًا لِحَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ حَدِيْثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ النَّاسِخَ ، لِاجْتِنَابِ الِاجْتِمَاعِ مَعَ الْحَائِضِ ، وَمُؤَاكَلَتِهَا وَمُشَارَبَتِهَا .فَثَبَتَ :أَنَّهُ مُتَأَخِّرٌ عَنْهُ، وَنَاسِخٌ لِبَعْضِ الَّذِيْ أُبِيْحَ فِيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا ، بِتَصْحِيْحِ الْآثَارِ ، وَانْتَفٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۴۲۹۷: حکیم بن عقال کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ ؓ سے دریافت کیا کہ میرے لئے اپنی بیوی کے جسم میں سے حیض کی حالت میں کیا کچھ حلال نہیں ہے انہوں نے کہا اس کی شرمگاہ۔ پس آثار کے معانی کی درستی کے پیش نظر تو معنی اسی طرح ہوگا۔ حیض سے پہلے خاوند کو اپنی بیوی سے ازار سے نیچے اور اوپر ہر دو طرح مجامعت کا حق حاصل ہے پھر جب حالت حیض پیش آئی تو مجامعت کو شرمگاہ تو حرام قرار پائی اور ازار سے اوپر استعمال بالاتفاق حلال رہا۔ البتہ ازار کے نیچے شرمگاہ کے علاوہ میں اختلاف ہوا بعض نے اس کو مباح کہا اور ازار سے اوپر والے حکم کی طرح قرار دیا اور بعض نے اس سے منع کر کے اس کو مجامعت شرمگاہ کی طرح قرار دیا اب اختلاف کی صورت میں یہ بات لازم ہوگئی کہ ہم غور وفکر سے کام لیں تا کہ ان میں زیادہ مشابہت والی جانب متعین ہو کر اسی پر اس کا حکم لگ

سکے۔ چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ شرمگاہ میں جماع سے حد، مہر، غسل لازم ہو جاتے ہیں اور شرمگاہ کے علاوہ جماع کی صورت میں ان میں سے کوئی چیز لازم نہیں آتی اس سلسلے میں چادر اور اس کے نیچے کا حکم برابر ہے تو جو ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ چادر کے نیچے کا حکم جماع فی الفرج کی نسبت چادر کے اوپر والے حکم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو اس سے نظر و قیاس کا تقاضا یہ ہوا کہ حائضہ کے سلسلہ میں بھی حکم اسی طرح ہو فلہٰذا اس کا حکم چادر کے اوپر جماع کے حکم جیسا ہوگا شرمگاہ میں جماع کے حکم جیسا نہیں ہوگا۔ یہ امام محمد کا قول اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں امام طحاوی رحمہ اللہ کا اپنا رجحان بھی اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں بار دیگر غور کیا تو روایات کی تصحیح کا یہ تقاضا پایا کہ وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی تائید کرتی ہیں امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے مؤید نہیں ہیں۔ اس سلسلہ کی روایات تین اقسام پر مشتمل ہیں: قسم اوّل: وہ روایات ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مذکور ہے کہ آپ اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے جب کہ انہوں نے ازار باندھی ہوتی۔ مگر اس قسم کی روایات میں چادر کے نیچے شرمگاہ میں مباشرت کے علاوہ پر ان میں کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ پہلے ہم ذکر کر آئے ہیں۔ قسم دوم: دوسری قسم کی روایات میں مثلاً عمیر جو عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جیسا کہ ہم ان کو پیچھے نقل کر آئے ان میں حائضہ عورت سے چادر کے نیچے جماع سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد چادر سے اوپر والے حصہ سے متعلق ہے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کا جواب ہے ان کا سوال یہ تھا کہ اگر عورت حائضہ ہو تو اس کا خاوند اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا چادر کے اوپر سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور اس سوال کا تو بغیر کمی بیشی کے تذکرہ ہے۔ قسم ثالث: ایک قسم روایات کی ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے یہ روایت حائضہ عورت سے شرمگاہ میں مجامعت کے علاوہ کو جائز قرار دیتی ہے اگر چہ چادر کے نیچے ہو۔ اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ ان گزشتہ روایات میں متاخر روایت کون سی ہے تا کہ اسے دوسری روایت کے لئے ناسخ قرار دیا جائے چنانچہ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہود کا تذکرہ موجود ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے معاملات میں جب تک وحی سے واضح حکم نہ ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے یہ بات ہم نے کتاب الجنائز میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بھی اس بات کا حکم دیا ہے۔ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده (الانعام۔ ۹۰) پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی اتباع لازم تھی جب تک آپ کو شریعت کا وہ حکم نہ ملتا جو ان کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔ تو یہود کا یہ طرز عمل کہ حائضہ سے مکمل پرہیز یعنی کھانے' پینے رہنے سہنے سے گریز ہو اور گفتگو بھی نہ ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون یہی ہے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ان کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ جماع ثابت ہوتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت میں چادر سے اوپر کا جواز اور چادر کے نیچے کی ممانعت مذکور

ہے پس اگر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو یہود کے حائضہ عورتوں کے ساتھ طرزِ عمل کا ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے مقدم ثابت نہیں ہو سکتی۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ بعد کی روایت ہے اور اس بعض حکم کے لئے بھی ناسخ ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جائز قرار دیا گیا ہے۔ فلہٰذا روایات کی تطبیق و تصحیح سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا اور امام محمد رحمہ اللہ نے جس بات کو اختیار کیا ہے اس کی نفی ہو گئی۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

حیض سے پہلے خاوند کو اپنی بیوی سے ازار سے نیچے اور اوپر ہر دو طرح مجامعت کا حق حاصل ہے پھر جب حالت حیض پیش آئی تو مجامعت شرمگاہ تو حرام قرار پائی اور ازار سے اوپر استعمال بالاتفاق حلال رہا۔

البتہ ازار کے نیچے شرمگاہ کے علاوہ میں اختلاف ہوا بعض نے اس کو مباح کہا اور ازار سے اوپر والے حکم کی طرح قرار دیا اور بعض نے اس سے منع کر کے اس کو مجامعت شرمگاہ کی طرح قرار دیا اب اختلاف کی صورت میں یہ بات لازم ہو گئی کہ ہم غور و فکر سے کام لیں تاکہ ان میں زیادہ مشابہت والی جانب متعین ہو کر اسی پر اسی کا حکم لگ سکے۔

چنانچہ غور سے معلوم ہوا کہ شرمگاہ میں جماع سے حد، مہر، غسل لازم ہو جاتے ہیں اور شرمگاہ کے علاوہ جماع کی صورت میں ان میں سے کوئی چیز لازم نہیں آتی اس سلسلے میں چادر اور ان کے نیچے کا حکم برابر ہے تو جو ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ چادر کے نیچے کا حکم جماع فی الفرج کی بنسبت چادر کے اوپر والے حکم کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے تو اس سے نظر و قیاس کا تقاضا یہ ہوا کہ حائضہ کے سلسلہ میں بھی حکم اسی طرح ہو فلہٰذا اس کا حکم چادر کے اوپر جماع کے حکم جیسا ہوگا شرمگاہ میں جماع کے حکم جیسا نہیں ہوگا۔

یہ امام محمد کا قول اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں امام طحاوی رحمہ اللہ کا اپنا رجحان بھی اس طرف معلوم ہوتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کی نظر ثانی:

میں نے اس سلسلہ میں بار دیگر غور کیا تو معلوم ہوا کہ روایات امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کی تائید کرتی ہیں امام محمد رحمہ اللہ کے قول کی مؤید نہیں ہیں۔

احادیث کی تین اقسام:

قسم اول: اس سلسلہ کی روایات تین اقسام پر مشتمل ہیں قسم اول وہ روایات ہیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مذکور ہے کہ آپ اپنی ازواج کے ساتھ لیٹ جاتے جب کہ انہوں نے ازار باندھی ہوتی۔ مگر اس قسم کی روایات میں چادر کے نیچے شرمگاہ میں مباشرت کے علاوہ پر ان میں کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔ جیسا کہ پہلے ہم ذکر کر آئے ہیں۔

قسم دوم: دوسری قسم کی روایات میں مثلاً عمیر جو عمر رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جیسا

کہ ہم ان کو پیچھے نقل کر آئے ان میں حائضہ عورت سے چادر کے نیچے جماع سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد چادر سے اوپر والے حصہ سے متعلق ہے اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سوال کا جواب ہے ان کا سوال یہ تھا کہ اگر عورت حائضہ ہو تو اس کا خاوند اس سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا چادر کے اوپر سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور یہ سوال کا تو بغیر کمی بیشی کے تذکرہ ہے۔

قسم ثالث: وہ روایت ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے یہ روایت حائضہ عورت سے شرمگاہ میں مجامعت کے علاوہ کو جائز قرار دیتی ہے اگرچہ چادر کے نیچے ہو۔

اب ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ ان گزشتہ روایات میں متاخر روایت کون سی ہے تا کہ اسے دوسری روایت کے لئے نسخ قرار دیا جائے چنانچہ کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں پہلو کا تذکرہ موجود ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ اس قسم کے معاملات میں جب تک وحی سے واضح حکم نہ ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے یہ بات ہم نے کتاب الجنائز میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے لی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں بھی اس بات کا حکم دیا ہے۔ اولئك الذين هدى الله فبهداهم اقتده (الانعام۔۹۰) پس آپ ﷺ پر گزشتہ انبیاء علیہم السلام کی اتباع لازم تھی جب تک آپ کو شریعت کا وہ حکم نہ ملتا جو ان کی شریعت کو منسوخ کرنے والا ہو۔

تو یہود کا یہ طرز عمل تھا کہ حائضہ سے کھانے' پینے رہنے سہنے حتیٰ کہ گفتگو بھی نہ کرتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا مضمون یہی ہے۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے ان کے ساتھ شرمگاہ کے علاوہ جماع ثابت ہوتا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت میں چادر سے اوپر کا جواز اور چادر کے نیچے کی ممانعت مذکور ہے پس اگر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کو یہود کے حائضہ عورتوں کے ساتھ طرز عمل کا ناسخ قرار دیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت اس سے مقدم ثابت نہیں ہو سکتی۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہ بعد کی روایت ہے اور اس بعض حکم کے لئے بھی ناسخ ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جائز قرار دیا گیا ہے۔ فلہٰذا روایات کی تطبیق و تصحیح سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ثابت ہو گیا اور امام محمد رحمہ اللہ نے جس بات کو اختیار کیا ہے اس کی نفی ہو گئی۔

نوٹ: یہ پہلا موقع ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے نزدیک غیر راجح قول کو دلائل و روایات کی توفیق و توثیق سے مضبوط قرار دیا ہے اور اپنے عام طرز عمل کے خلاف اس راجح بالروایات مذہب کو شروع میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ وَطْءِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

عورتوں سے لواطت کا حکم

خلاصۃ المرام: اس کے متعلق دو آراء ہیں:

نمبر ①: بعض لوگوں نے اس کو جائز کہا ہے اس کو محمد بن کعب قرظی' مالک اور بعض شوافع نے اختیار کیا ہے۔
نمبر ②: جمہور فقہاء' صحابہ وتابعین نے اس کو مکروہ وحرام قرار دیا ہے۔
فریق اوّل: نے اپنے مؤقف کے لئے مندرجہ روایت اور آیت نساؤ کم حرث لکم...... کے شان نزول سے استدلال کیا ہے۔

۴۲۹۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا ، فَأَنْكَرَ النَّاسُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَقَالُوْا :أَثْغَرْتَهَا ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ وَطْءَ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا جَائِزٌ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَتَأَوَّلُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَى إِبَاحَةِ ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا وَطْءَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ ، وَمَنَعُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، وَتَأَوَّلُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ .

۴۲۹۸: عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے غیر فطری حرکت کی تو لوگوں نے اس کو ناپسند کیا اور کہا کہ تو اس کو ایسی عورت بنانا چاہتا ہے جس کا خاوند نہ ہو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نساؤ کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ ۲۲۳) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ عورتوں سے غیر فطری فعل جائز ہے اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا اور اس آیت کی تاویل کر کے اس کی اباحت کو ثابت کیا مگر دیگر علماء نے اس کی مخالفت کی اور اس کو حرام قرار دیا اور اس سے سخت منع کیا اور اس آیت کی تفسیر بھی دوسرے انداز سے کی۔ جو نیچے مذکور ہے۔ دوسری تفسیر یہ ہے۔

۴۲۹۹: فَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ الْيَهُوْدَ قَالُوْا :مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي فَرْجِهَا ، عَنْ دُبُرِهَا ، خَرَجَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ .

۴۲۹۹: محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود کہا کرتے تھے کہ جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ دبر والی جانب سے شرمگاہ میں جماع کرے گا اس سے پیدا ہونے والا بچہ بھینگا پیدا ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نساؤ کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ ۲۲۳) کہ تمہاری بیویاں تمہارے لئے بمنزلہ کھیتیاں ہیں پس اپنی کھیتیوں میں جیسے چاہو جاؤ۔

۴۳۰۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ.

۴۳۰۰: محمد بن منکدر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۳۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُو شُرَيْحٍ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۳۰۱: فریابی نے سفیان ثوری سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۳۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَتِ الْيَهُودُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ أَهْلَهُ بَارِكَةً ، جَاءَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.قَالُوْا :فَإِنَّمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ الْيَهُوْدِ ، مَا ذَكَرْنَا ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ ، دَفْعًا لِقَوْلِهِمْ ، وَإِبَاحَةً لِلْوَطْءِ فِي الْفَرْجِ مِنَ الدُّبُرِ وَمِنَ الْقُبُلِ جَمِيعًا .وَقَدْ رَوَى آخَرُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ فِيْهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ .

۴۳۰۲: محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہود کہنے لگے جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اونٹ کی طرح بٹھا کر جماع کرے تو اولاد بھینگی پیدا ہوتی ہے اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس روایت کے پیش نظر دوسرے علماء نے کہا کہ یہ آیت یہود کے اس قول کی تردید میں اتری ہے اور اس آیت سے عورت کے ساتھ شرمگاہ میں وطی اگلی یا پچھلی جانب دونوں سے درست ہے۔دوسروں نے کہا یہ روایت ابن منکدر نے دیگر سے بھی نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی موجود ہے "اذا کان ذلک فی الفرج" جبکہ یہ شرمگاہ میں وطی کی جائے۔روایات یہ ہیں۔

<u>طریق استدلال</u>: اس روایت کے پیش نظر فریق ثانی کے علماء نے کہا کہ یہ آیت یہود کے اس قول کی تردید میں اتری ہے اور اس آیت سے عورت کے ساتھ شرمگاہ میں وطی اگلی یا پچھلی جانب دونوں سے درست ہے۔

یہ روایت ابن منکدر نے دیگر روات سے بھی نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ بھی موجود ہے "اذا کان ذلک فی الفرج" جبکہ یہ شرمگاہ میں وطی کی جائے۔روایات ملاحظہ ہوں:

۴۳۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَالَ إِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ امْرَأَةً مُجَبِّيَةً ، خَرَجَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ مُجَبِّيَةً، وَإِنْ شِئْتُمْ غَيْرَ مُجَبِّيَةٍ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي صِمَامٍ وَاحِدٍ.

۴۳۰۳: محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ سے نقل کیا کہ ایک یہودی کہنے لگا جب کوئی آدمی اپنی بیوی سے چہرہ کے بل الٹا لٹا کر وطی کرے تو اس سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ بھینگی ہوگی اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ ۲۲۳)** خواہ الٹا لٹا کر کرو خواہ سیدھا لٹا کر کرو۔ جبکہ مقام حرث یعنی شرمگاہ میں ہو۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱۱۹' ترمذی فی التفسیر سورۃ ۲' باب ۲٦' مسند احمد ٦' ۳۰۵/۳۱۰۔

اللغات: مجبیۃ۔ الٹا لٹانا۔ صمام سوراخ' مراد عورت کی شرمگاہ (فرج)

۴۳۰۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدْبِرَةٌ، جَاءَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً، مَا كَانَ فِي الْفَرْجِ. فَفِي تَوْقِيفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْفَرْجِ، إِعْلَامٌ مِنْهُ إِيَّاهُمْ أَنَّ الدُّبُرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ. وَقَدْ قِيلَ فِي تَأْوِيلِ هٰذِهِ الْآيَةِ أَيْضًا غَيْرُ هٰذَا التَّأْوِيلِ.

۴۳۰۴: محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ یہود مسلمانوں کو کہنے لگے جو اپنی بیوی کو الٹا لٹا کر جماع کرے اس کی اولاد بھینگی ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ ۲۲۳)** پس جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سیدھا لٹا کے یا الٹا کر بیوی سے جماع درست ہے۔ ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے جماع کو قبل یعنی فرج سے خاص کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ پاخانہ والی جگہ کا استعمال درست نہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں اور اقاویل بھی پائے جاتے ہیں۔ جیسا کہ اگلی روایات میں مذکور ہے۔

تخریج : دارمی فی الوضو باب ۱۱۳' والنکاح باب ۳۰۔

حاصل روایات : ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے جماع کو قبل یعنی فرج سے خاص کیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ پاخانہ والی جگہ کا استعمال درست نہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں اور بھی اقوال ہیں۔ چنانچہ درج ذیل روایات ملاحظہ ہوں:

۴۳۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ: ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ: ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ، إِنْ شِئْتَ فَاعْزِلْ،

وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَعْزِلْ . وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ فِي ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا مِنْ إِبَاحَةِ ذٰلِكَ .

۴۳۰۵: ابواسحاق نے زائدہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عزل کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا تمہاری بیویاں کھیت کی مانند ہیں اگر چاہو تو عزل کرو اور اگر نہ چاہو تو مت کرو۔ فریق اوّل نے اپنے مضمون کے ثبوت کے لئے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس کمزور منقولہ روایت کا سہارا لیا ہے اس سے اس کی اباحت معلوم ہوتی ہے۔

تخریج : دارمی فی الوضو باب ۱۱۳۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۴۳۰۶: كَمَا حَدَّثَنَا أَبُو قُرَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ الرُّعَيْنِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، وَأَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ قَالَا : قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ : وَحَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْهُ، يَعْنِي عَنْ وَطْءِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ ، فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهِ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : قَدْ رُوِيَ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَرُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۴۳۰۶: ابوالحباب سعید بن یسار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنی بیویوں کے ساتھ وطی دبر کا سوال کیا تو انہوں نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔

حل: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے بالکل برعکس روایت موجود ہے جس سے اس روایت کا نادرست ہونا ثابت ہوتا ہے۔ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ ہے۔

۴۳۰۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ . ح .

۴۳۰۷: فہد نے عبداللہ بن صالح سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۰۸: وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَا : ثَنَا اللَّيْثُ ، قَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ يَعْقُوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَبِي الْحُبَابِ ، قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ ، مَا تَقُولُ فِي الْجَوَارِي الْحَمِيضِ بِهِنَّ ، قَالَ : وَمَا التَّحْمِيضُ فَذَكَرْتُ الدُّبُرَ . فَقَالَ : وَهَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟ . فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ، مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي ذٰلِكَ . وَالدَّلِيلُ عَلَى صِحَّةِ هٰذَا ، إِنْكَارُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْ أَبِيهَا.

۴۳۰۸: عبداللہ بن صالح نے حارث بن یعقوب سے انہوں نے سعید بن یسار ابی الحباب سے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ لونڈیوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں کیا میں ان سے احماض کرسکتا ہوں انہوں نے پوچھا تحمیض کیا ہے میں نے لواطت کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا کرسکتا ہے؟ (یعنی نہیں کرسکتا) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات فریق اوّل کی نقل کردہ روایت کے بالکل متضاد ہے اور اس روایت کی صحت پر مندرجہ ذیل روایات دلالت کرتی ہیں جن میں سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ نے پہلی روایت کی اپنے والد کی طرف نسبت سے انکار کیا ہے۔

تخریج: دارمی فی الوضو باب ۱۱۴۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ روایات فریق اوّل کی نقل کردہ روایت کے بالکل متضاد ہے اور اس روایت کی صحت پر مندرجہ ذیل روایات دلالت کرتی ہیں جن میں سالم بن عبداللہ رحمہ اللہ پہلی روایت کی اپنے والد کی طرف نسبت سے انکار کیا ہے۔ (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصرف روات ہے)

۴۳۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُوْسَی بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ ، أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْ یُحَدِّثَهٗ بِحَدِیْثِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّهٗ كَانَ لَا یَرَی بَأْسًا بِإِتْیَانِ النِّسَاءِ فِیْ أَدْبَارِهِنَّ . فَقَالَ سَالِمٌ : كَذَبَ الْعَبْدُ ، أَوْ أَخْطَأَ ، إِنَّمَا قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ یُؤْتَیْنَ فِیْ فُرُوْجِهِنَّ ، مِنْ أَدْبَارِهِنَّ . وَلَقَدْ قَالَ مَیْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ : إِنَّ نَافِعًا إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا كَبِرَ وَذَهَبَ عَقْلُهٗ .

۴۳۰۹: موسیٰ بن عبیداللہ بن حسن نے بیان کیا کہ میرے والد نے سالم بن عبداللہ سے سوال کیا کہ وہ ان کو نافع کی وہ روایت بیان کرے جو اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ عورتوں کے ساتھ وطی فی الدبر کو غلط خیال نہ کرتے تھے۔ تو سالم کہنے لگے اس بندے نے جھوٹ بولا یا خطاء کی عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تو اس طرح فرمایا کہ پشت کی جانب سے عورت کے ساتھ فرج (عورت کی شرمگاہ) میں جماع کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ میمون بن مہران کہنے لگے کہ یہ بات نافع نے بڑھاپے کی حالت میں کہی ہے جبکہ ان کی عقل زائل ہو چکی تھی۔ روایت میمون یہ ہے۔

۴۳۱۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ . فَقَدْ یَضْعُفُ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ هٰذَا بِأَقَلَّ مِنْ قَوْلِ مَیْمُوْنٍ . وَلَقَدْ أَنْكَرَهٗ نَافِعٌ ابْتِدَاءً ، عَلٰی مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ أَیْضًا .

۴۳۱۰: عبداللہ نے میمون بن مہران سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ میمون نے تو بہت بڑی بات کہی ہے اس سے کم

درجہ کی بات سے وہ روایت جو اس سے بھی زیادہ سخت ہو وہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ مزید یہ کہ ابتداء میں نافع نے خود ان رُوات کا انکار کیا جنہوں نے ان کی طرف نسبت کر کے یہ روایت بیان کی۔ روایات سے انکار ملاحظہ ہو۔

تبصرہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

میمون نے تو بہت بڑی بات کہی ہے اس سے کم درجہ کی بات سے وہ روایت جو اس سے بھی زیادہ سخت ہو وہ ضعیف ہو جاتی ہے۔ مزید یہ کہ ابتداء میں نافع نے خود ان رُوات کا انکار کیا جنہوں نے ان کی طرف نسبت کر کے یہ روایت بیان کی۔ روایات انکار ملاحظہ ہو۔

۴۳۱۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ، كَاتِبُ الْعُمَرِيِّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشٍ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ لِنَافِعٍ ، مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ :إِنَّهُ قَدْ أُكْثِرَ عَلَيْكَ الْقَوْلَ أَنَّكَ تَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَفْتَى أَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ .قَالَ نَافِعٌ :كَذَبُوْا عَلَيَّ ، وَلٰكِنْ سَأُخْبِرُكَ كَيْفَ الْأَمْرُ، إِنَّ ابْنَ عُمَرَ عَرَضَ الْمُصْحَفَ يَوْمًا وَأَنَا عِنْدَهُ حَتّٰى بَلَغَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ فَقَالَ :يَا نَافِعُ ، هَلْ تَعْلَمُ مِنْ أَمْرِ هٰذِهِ الْآيَةِ ؟ قُلْتُ :لَا قَالَ :إِنَّا كُنَّا -مَعْشَرَ قُرَيْشٍ -نُجْبِي النِّسَاءَ ، فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ وَنَكَحْنَا نِسَاءَ الْأَنْصَارِ ، أَرَدْنَا مِنْهُنَّ مِثْلَ مَا كُنَّا نُرِيْدُ ، فَإِذَا هُنَّ قَدْ كَرِهْنَ ذٰلِكَ وَأَعْظَمْنَهُ، وَكَانَتْ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ قَدْ أَخَذْنَ بِحَالِ الْيَهُوْدِ ، وَإِنَّمَا يُؤْتَيْنَ عَلٰى جُنُوْبِهِنَّ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنْكَارُ نَافِعٍ لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مِنْ إِبَاحَةِ وَطْءِ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ وَإِخْبَارٍ مِنْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ تَأْوِيْلَ قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ لَيْسَ عَلٰى مَا تَأَوَّلَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، وَلٰكِنْ عَلٰى إِبَاحَةِ ، وَعَلَى النِّسَاءِ بِأَرْكَانِ فُرُوْجِهِنَّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا نَحْوٌ مِنْ ذٰلِكَ .

۴۳۱۱: ابوالنضر بیان کرتے ہیں کہ میں نے نافع مولیٰ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا تیری طرف نسبت کر کے بہت سے لوگ بیان کرتے ہیں کہ تم ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت بیان کرتے ہو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فتویٰ دیا کہ عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع ہو سکتا ہے تو نافع کہنے لگے جن لوگوں نے میری طرف نسبت کی انہوں نے مجھ پر جھوٹ بولا مگر میں تمہیں اصل بات کی خبر دیتا ہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے ایک دن مصحف پیش کیا گیا وہ تلاوت کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس آیت پر پہنچے: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِأَنْفُسِكُمْ﴾

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (البقرہ:۲۲۳) پھر کہنے لگے اے نافع! کیا تمہیں اس آیت کا شانِ نزول معلوم ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمانے لگے ہم قریشی لوگ عورتوں کو اوندھا کر کے ان سے جماع کرتے تھے جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو ہم (میں سے بعض) نے انصاری عورتوں سے نکاح کیا ہم نے ان سے اسی طرح جماع کرنے کا ارادہ کیا جس طرح ہم اپنی قریشی عورتوں سے کرتے تھے۔ انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور بہت بڑا گناہ خیال کیا۔ انصار کی عورتیں یہود کی حالت کو اپنانے والی تھیں ان سے پہلو کے بل لٹا کر جماع کیا جاتا تھا۔ (اسی کو انہوں نے لازم سمجھا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ:۲۲۳) اس روایت سے نافع رحمہ اللہ کا انکار صاف طور پر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آیت نساؤکم حرث لکم الایہ کی تفسیر حقیقی بھی بتلائی کہ فریق اوّل کی تاویل درست نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر شرمگاہوں میں ان سے وطی درست ہے اور مباح ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس روایت اور مفہوم کی تائید امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ ہے

حاصلِ روایات: اس روایت سے نافع رحمہ اللہ کا انکار صاف طور پر ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آیت نساؤکم حرث لکم الایہ کی تفسیر حقیقی بھی بتلائی کہ فریق اوّل کی تاویل درست نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو گھٹنوں کے بل بٹھا کر ان کی آگے کی شرمگاہوں میں وطی کرنا درست ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس روایت اور مفہوم کی تائید امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا یہ ہے۔

۴۳۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، اَبُوْ سَلْمَةَ التَّبُوْذَكِيُّ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ ، قَالَ : اَتَيْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لَهَا : اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَاَنَا اَسْتَحِيْ مِنْكِ ، فَقَالَتْ : سَلْ يَا ابْنَ اَخِيْ عَنْ مَا بَدَا لَكَ . قُلْتُ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ اَدْبَارِهِنَّ ، قَالَتْ : حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ سَلْمَةَ اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوْا لَا يُجِبُّوْنَ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يُجِبُّوْنَ وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ تَقُوْلُ مَنْ جَبَّى ، خَرَجَ وَلَدُهُ اَحْوَلَ . فَلَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ ، نَكَحُوْا نِسَاءَ الْاَنْصَارِ ، فَنَكَحَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْمَرْاَةَ مِنَ الْاَنْصَارِ فَجَبَّاهَا ، فَاَبَتْ ، وَاَتَتْ اُمَّ سَلْمَةَ فَذَكَرَتْ لَهَا ذٰلِكَ . فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ اُمُّ سَلْمَةَ ، فَاسْتَحْيَتِ الْاَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْعِيْهَا فَدَعَتْهَا ، فَقَالَ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ صِمَامًا وَاحِدًا . فَقَدْ اَخْبَرَتْ اُمُّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِتَاْوِيْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَيْضًا ، وَبِتَوْقِيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِيَّاهُ بِقَوْلِهِ صِمَامًا وَاحِدًا . فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ حُكْمَ ضِدِّ ذٰلِكَ الصِّمَامِ ، بِخِلَافِ حُكْمِ ذٰلِكَ الصِّمَامِ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صِمَامًا وَاحِدًا مَعْنًى .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا يَرْجِعُ مَعْنَاهُ اِلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا .

۴۳۱۲: عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں کہ میں حفصہ بنت عبدالرحمٰن کی خدمت میں آیا اور میں نے انہیں کہا میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں مگر مجھے پوچھتے حیاء آتی ہے۔ وہ کہنے لگیں جو چاہے دریافت کروائے کیجیے! میں نے کہا عورتوں سے دبر میں جماع کا کیا حکم ہے؟ وہ کہنے لگیں مجھے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ انصاری لوگ اپنی عورتوں کو الٹا لٹا کر ان سے جماع نہ کرتے تھے اور مہاجرین عورتوں کو اوندھا لٹا کر جماع کرتے تھے یہود مدینہ کہتے تھے کہ جس نے عورت کو اوندھا لٹا کر جماع کیا اس کی اولاد بھینگی پیدا ہوگی جب مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے بعض انصاری عورتوں سے نکاح کئے تو مہاجرین میں سے ایک مرد نے ایک انصاریہ سے نکاح کیا اور اس نے اپنی بیوی کو اوندھا کرنا چاہا مگر اس نے انکار کیا اور وہ جناب امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے اپنی بات بیان کی پس جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات آپ کی خدمت میں پیش کی۔ انصاریہ عورت حیاء کی وجہ سے باہر نکل گئی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو بلاؤ۔ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کو بلایا تو آپ نے یہ آیت پڑھی: نساؤکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم۔ یعنی فقط ایک سوراخ (فرج) میں وہ جماع کرسکتا ہے۔ یہ روایت اس بات کی واضح دلیل ہے اس خاص سوراخ (فرج) کا حکم اس سوراخ کے علاوہ سے مختلف ہے اگر ان دونوں کا حکم یکساں ہوتا تو صمامًا واحدًا کہنے کا کوئی معنی نہ تھا۔

تخریج : دارمی فی الوضو باب۱۱۳' مسند احمد ٦' ٣٠٥/٣١٠' ٣١٨/٣١٤۔

اور اس کی تائید ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے بھی ہوتی ہے۔

قول ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۳۱۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ حَنَشَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الشَّيْبَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ حِمْيَرَ أَتَوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُوْنَهُ عَنِ النِّسَاءِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ايْتِهَا مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً ، اِذَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْفَرْجِ . ثُمَّ جَاءَ تِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِالنَّهْيِ عَنْ اِتْيَانِ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ .فَمِنْ ذٰلِكَ ،

۴۳۱۳: حنش بن عبداللہ شیبانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حمیری لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے عورتوں کے سلسلہ میں سوالات کئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ نساؤ کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم (البقرہ ۲۲۳) تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو اوندھا چت لٹا کر یا سیدھا لٹا کر جماع درست ہے جبکہ شرمگاہ (فرج) میں ہو۔

تخریج : دارمی فی الوضو باب ۱۱۴۔

ان کے علاوہ متواتر روایات عورتوں سے دبر میں وطی کے ممنوع ہونے پر وارد ہیں چند روایات یہ ہیں۔

ممانعت کی روایات:

۴۳۱۴: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ .

۴۳۱۴: عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حق سے حیاء نہیں کرتے عورتوں سے دبر میں وطی مت کرو۔

تخریج : ترمذی فی الرضاع باب ۱۲، ابن ماجه فی النکاح باب ۲۹، دارمی فی النکاح باب ۳۰۔

۴۳۱۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ مَوْلَى عَفْرَةَ بِنْتِ رَبَاحٍ أُخْتِ بِلَالٍ مُؤَذِّنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرَمِيِّ الْخَطْمِيِّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۳۱۵: عبداللہ بن حصین نے عبداللہ بن حرمی خطمی سے انہوں نے خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۳۱۶: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا أَبَا حَمْزَةَ ، مَا تَرَى فِي إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ ؟ فَأَعْرَضَ أَوْ سَكَتَ .فَقَالَ :هَذَا شَيْخُ قُرَيْشٍ فَسَأَلَهُ، يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اللَّهُمَّ قَذِرًا ، وَلَوْ كَانَ حَلَالًا قَالَ حَرَمِيٌّ وَلَمْ يَكُنْ سَمِعَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ :ثُمَّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّهُ لَقِيَ عَمْرَو بْنَ أَبِي أُحَيْحَةَ بْنِ الْجُلَاحِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ

فَقَالَ :أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ الَّذِيْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ يَقُوْلُ : أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آتِي امْرَأَتِي مِنْ دُبُرِهَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا .قَالَ :ثُمَّ فَطِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :فِيْ أَيِّ الْخُرْبَتَيْنِ أَوْ فِيْ أَيِّ الْخُرْزَتَيْنِ ؟ أَمَّا مِنْ دُبُرِهَا فِيْ قُبُلِهَا فَنَعَمْ ، وَأَمَّا فِيْ دُبُرِهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَهَاكُمْ أَنْ تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ .

۴۳۱۶: محمد بن علی نے نقل کیا کہ میں محمد بن کعب قرظی کے ساتھ تھا کہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا۔ اے ابوحمزہ! عورتوں کے ساتھ دبر میں وطی کا کیا حکم ہے تو انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا یا سکوت اختیار کیا پھر کہنے لگے یہ قریش کے شیخ ہیں ان سے دریافت کرو یعنی عبداللہ بن علی بن سائب سے تو عبداللہ کہنے لگے اگر یہ حلال بھی ہوتا تب بھی گندگی تھی حرمی کہنے لگے انہوں نے اس سلسلہ میں کوئی چیز نہیں سنی تھی تو انہوں نے کہا۔ پھر مجھے عبداللہ بن علی نے بتلایا کہ میں عمرو بن ابی احیحہ بن جلاح سے ملا اور ان سے اس سلسلہ میں سوال کیا تو وہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان خزیمہ بن ثابت انصاری سے سنا ہے جن کی گواہی کو جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے برابر قرار دیا وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں اپنی عورت کے ساتھ دبر کی طرف سے وطی کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ یہ نعم کا کلمہ دو یا تین مرتبہ فرمایا۔ خزیمہ کہتے ہیں پھر جناب رسول اللہ ﷺ اس کے سوال کا مطلب بھانپ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تم دونوں سوراخوں میں سے کس سوراخ کی بات کرتے ہو اگر پشت کی طرف سے جا کر فرج میں جماع کرو تو یہ درست ہے اور اگر پشت سے دبر میں جماع کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا کہ تم اپنی عورتوں سے لواطت کرو۔ (جب حلال بیوی سے لواطت حرام ہے تو مرد سے تو پہلے ہی حرام ہے۔ فلیحذر)

۴۳۱۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُصَيْنِ الْأَنْصَارِيُّ ثُمَّ الْوَائِلِيُّ ، عَنْ حَرَمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَائِلِيِّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ .

۴۳۱۷: حرمی بن عبداللہ واکلی نے خزیمہ بن ثابتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے ساتھ دبر میں وطی مت کرو۔

۴۳۱۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِى ، قَالَ ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ

حَرَمِيّ بْنِ عَلِي الْخِطْمِيّ ، عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۳۱۸: حرمی بن علی خطمی نے خزیمہ بن ثابتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۳۱۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۳۱۹: صالح بن عبدالرحمٰن نے ابوعبدالرحمٰن سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۳۲۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَسَّانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۳۲۰: ابوزرعہ کہتے ہیں ہمیں حیوہ نے انہوں نے حسان سے روایت کی پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۲۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ :أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ حَسَّانَ ، مَوْلٰى سَهْلِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۳۲۱: حسان سے مولیٰ سہل بن عبدالعزیز سے انہوں نے سعید سے پھر سعید نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۳۲۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : هِيَ اللُّوْطِيَّةُ الصُّغْرٰى يَعْنِيْ وَطْءَ النِّسَاءِ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ.

۴۳۲۲: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ یہ چھوٹی لواطت ہے یعنی عورتوں کی دبر میں جماع کرنا۔

تخریج : مسند احمد ۱۸۲/۲، ۲۱۰۔

۴۳۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَدْبَارِهِنَّ.

۴۳۲۳: حارث بن مخلد نے ابوہریرہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ عورتوں سے

ان کے دبر میں جماع مت کرو۔

۴۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى رَجُلٍ وَطِئَ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا .

۴۳۲۴: حارث بن مخلد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ رحمت نہیں فرماتے جو اپنی عورت کے ساتھ دبر میں جماع کرتا ہے۔

۴۳۲۵: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :أَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ :أَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : امْرَأَتَهُ.

۴۳۲۵: حیوہ بن شریح نے یزید بن ہاد سے نقل کیا انہوں نے پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے امرأته کا لفظ امرأة کی بجائے کہا ہے۔

۴۳۲۶: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۳۲۶: لیث نے ابن الہاد سے انہوں نے سہیل سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۳۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَخْلَدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ .

۴۳۲۷: حارث بن مخلد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آدمی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہوئی وحی کا انکار کیا جو اپنی بیوی کے پاس حیض کی حالت میں گیا یا اپنی بیوی سے لواطت کی یا کسی نجومی کے پاس گیا۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب۱۰۲ والرضاع باب۱۲ ابن ماجه فی النكاح باب۲۹ دارمی فی الوضو باب۱۱۴ مسند احمد ۸۶/۱ ۳۰۵/۶۔

۴۳۲۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ حَكِيمٍ الْأَثْرَمِ ، عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا ، أَوْ كَاهِنًا ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ .

۴۳۲۸: ابوتمیمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص حیض والی عورت سے جماع کرے یا اپنی بیوی سے لواطت کرے یا نجومی کے پاس جائے وہ اس وحی کا منکر ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی ہے۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۳۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ سُهَیْلِ بْنِ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِیْ مَحَاشِّهِنَّ .

۴۳۲۹: محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات کہنے سے باز نہیں رہتے اپنی بیویوں کے ساتھ دبر میں جماع مت کرو۔

اللغات :محاش۔دبر۔

۴۳۳۰: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ ، عَنْ سُهَیْلِ بْنِ أَبِیْ صَالِحٍ ، وَعُمَرَ ، مَوْلٰی عُفْرَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ، لَا یَحِلُّ اِتْیَانُ النِّسَاءِ فِیْ حُشُوْشِهِنَّ أَیْ :أَدْبَارِهِنَّ .

۴۳۳۰: محمد بن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اللہ حق بات فرمانے سے باز نہیں رہتے عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع حلال نہیں ہے۔

اللغات :حشوش۔دبر۔

۴۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ عِیْسَی بْنِ حِطَّانَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ طَلْقٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ ، لَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِیْ أَعْجَازِهِنَّ

۴۳۳۱: مسلم بن سلام نے علی بن طلق سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ حق بات کو کہنا نہیں چھوڑتے اپنی بیویوں کے دبر میں جماع مت کرو۔

تخریج : ترمذی فی الرضاع باب۱۲' دارمی فی النکاح باب۳۰' والوضو باب۱۱٤' مسند احمد ۱/٨٦' ٥/٢١٣۔

اللغات :اعجاز۔چوتڑ۔دبر۔

۴۳۳۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَیَّةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّی بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا جَرِیْرٌ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ .ح

۴۳۳۲: معلی بن منصور نے جریر سے انہوں نے عاصم احول سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۳۳: وَحَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.وَقَدِ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ ،

۴۳۳۳: اسماعیل بن زکریا نے عاصم احول سے روایت نقل کی پھر اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

فریق اوّل کا محمد بن کعب قرظی کی روایت سے ایک بودا استدلال:

۴۳۳۴: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِإِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَحْتَجُّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ أَيْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ مِثْلَ ذٰلِكَ ، إِنْ كُنْتُمْ تَشْتَهُونَ .قِيلَ لَهُمْ :وَمَنْ يُوَافِقُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ عَلَى هٰذَا التَّأْوِيلِ ؟ قَدْ قَالَ مُخَالِفُوهُ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ مِمَّا قَدْ أَحَلَّ لَكُمْ مِنْ جِمَاعِهِنَّ فِي فُرُوجِهِنَّ .وَهٰذَا التَّأْوِيلُ -عِنْدَنَا -أَوْلَى مِنَ التَّأْوِيلِ الْأَوَّلِ ، لِمُوَافَقَتِهِ لِمَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا .وَلَئِنْ وَجَبَ أَنْ نُقَلِّدَ فِي هٰذَا الْقَوْلِ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ ، فَإِنَّ تَقْلِيدَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَوْلَى .

۴۳۳۴: یزید بن مہاجر نے محمد بن کعب قرظی کے متعلق نقل کیا کہ وہ عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کرنے میں کوئی حرج خیال نہ کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ ط بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُونَ﴾ (الشعراء:۱۶۵،۱۶۶) سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ تا کہ تم اپنی بیویوں سے اسی جیسی چیز چھوڑتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے پیدا کی ہے اگر تم خواہش رکھتے ہو۔ اس آیت سے اس کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔ محمد بن کعب قرظی کی یہ تاویل فاسد ہے۔ مردوں کے متعلق جس چیز سے منع کیا تو کیا عورتوں سے متعلق اسی کو ثابت کرتا تھا۔ هذا شئی عجیب اس آیت کی تاویل یہ ہے کہ تم اس چیز کو چھوڑتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں میں رکھی ہے وہ ان کے ساتھ (فرج) شرمگاہ میں جماع ہے جو کہ حلال کیا گیا اور نسل آدم کے بڑھنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے یہ تاویل ہمارے ہاں مخالفت والی روایات کے موافق ہونے کی وجہ سے درست واولیٰ ہے اور اگر اس بات کو تقلیداً ماننا ہے تو محمد بن کعب کی تقلید سے پھر سعید بن المسیب رأس التابعین کی تقلید بہتر ہے۔

حاصل روایات: اس آیت سے اس کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔

جواب: محمد بن کعب قرظی کی یہ تاویل فاسد ہے۔ مردوں کے متعلق جس چیز سے منع کیا تو کیا عورتوں سے متعلق اسی کو ثابت کرتا

تھا۔ هذا شیئ عجیب اس آیت کی تاویل یہ ہے کہ تم اس چیز کو چھوڑتے ہو جو تمہارے رب نے تمہارے لئے تمہاری بیویوں میں رکھی ہے وہ ان کے ساتھ (فرج) شرمگاہ میں جماع ہے جو کہ حلال کیا گیا اور نسل آدم کے بڑھنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے یہ تاویل ہمارے ہاں مخالفت والی روایات کے موافق ہونے کی وجہ سے درست واولیٰ ہے۔

دوسرا جواب: اگر اس بات کو تقلیداً ماننا ہے تو محمد بن کعب کی تقلید سے پھر سعید بن المسیب رأس التابعین کی تقلید بہتر ہے۔

اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمہم اللہ سے فریق ثانی کی تائید:

۴۳۳۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ -وَأَكْثَرُ ظَنِّيْ أَنَّهُ أَبُوْبَكْرٍ -يَنْهَيَانِ أَنْ تُؤْتَى الْمَرْأَةُ فِيْ دُبُرِهَا أَشْهَدُ النَّهْيَ ، وَكَيْفَ ؟ وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ مَنْ هُوَ أَجَلُّ مِنْهُمَا .

۴۳۳۵: سعید بن المسیب اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور میرا زیادہ خیال یہ ہے کہ وہ ابوبکر ہیں۔ یہ دونوں اس بات سے منع کرتے تھے کہ عورتوں کے ساتھ دبر میں جماع کیا جائے اور اس کی ممانعت شدید ہے اور کیونکر نہ ہو؟ جبکہ یہ بات اس ہستی نے فرمائی جو ان دونوں سے بہت اعلیٰ ہیں۔

۴۳۳۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ أَبِي الْقَعْقَاعِ الْجَرْمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ :مَحَاشُّ النِّسَاءِ حَرَامٌ .

۴۳۳۶: ابوالقعقاع جرمی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے عورتوں کے ساتھ دبر میں وطی حرام ہے۔

۴۳۳۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْعَدَ سَعِيْدِ الْقَطَّانِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ فِي الَّذِيْ يَأْتِي امْرَأَتَهُ فِيْ دُبُرِهَا ، قَالَ : اللُّوْطِيَّةُ الصُّغْرَى . وَمَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ وَتَابِعِيهِمْ فِيْ مُوَافَقَةِ هٰذَا الْمَعْنَى إِلَىْ هُنَا ، فَأَكْثَرُ مِنْ أَنْ يُسْتَقْصَى ، وَلٰكِنَّا حَذَفْنَا لَكَ مِنْ كِتَابِنَا لِكَثْرَتِهِ وَطُوْلِهِ .فَلَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ وَطْءِ الْمَرْأَةِ فِيْ دُبُرِهَا ، ثُمَّ جَاءَ عَنْ أَصْحَابِهِ ، وَعَنْ تَابِعِيهِمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَجَبَ الْقَوْلُ بِهِ ، وَتَرْكُ مَا يُخَالِفُهُ .وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۴۳۳۷: ابوایوب نے عبداللہ بن عمرو سے وہ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی عورت سے دبر میں جماع کرے تو اس نے چھوٹی لواطت کا ارتکاب کیا۔ صحابہ کرام اور تابعین سے اس موقف کی تائید لاتعداد دلائل سے ہوتی ہے مگر ہم نے ان میں چند کا تذکرہ کر دیا تاکہ باب طویل نہ ہو جائے۔ جب ممانعت کے یہ آثار متواتر ہیں کہ وطی فی الدبر ناجائز ہے صحابہ کرام تابعین عظام سے ان کی موافقت وتائید ہوتی ہے تو ضروری ہے کہ اسی کے موافق قول کیا جائے اور جو قول اس کے مخالف ہے اسے ترک کر دیا جائے۔ یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین کا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

خلاصۃ الباب: صحابہ کرام اور تابعین سے فریق ثانی کے موقف کی تائید لاتعداد دلائل سے ہوتی ہے مگر ہم نے ان میں چند کا تذکرہ کر دیا تاکہ باب طویل نہ ہو جائے۔

جب ممانعت کے یہ آثار متواتر ہیں کہ وطی فی الدبر ناجائز ہے صحابہ کرام تابعین عظام کے اقوال سے ان کی موافقت وتائید ہوتی ہے تو ضروری ہے کہ اسی کے موافق قول کیا جائے اور جو قول اس کے مخالف ہے اسے ترک کر دیا جائے۔ یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین کا ہے۔

بَابُ وَطْءِ الْحَبَالٰی

حاملہ سے وطی کا حکم

خلاصۃ المرام: اس سلسلہ میں دو اقوال ہیں:

نمبر ①: قتادہ سعید بن المسیب ابوقلابہ رحمہم اللہ حاملہ عورت سے جماع کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

نمبر ②: تمام فقہاء و مجتہدین حاملہ سے وطی کو درست قرار دیتے ہیں ان میں عطاء مجاہد ابوحنیفہ شافعی مالک احمد رحمہم اللہ شامل ہیں۔

فریق اوّل کا موقف: حاملہ سے جماع کی کراہت کا ہے انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۳۳۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ ، عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّةِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا فَإِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ الْبَطَلَ أَيْ الشُّجَاعَ فَيُدَعْثِرُهُ عَنْ ظَهْرِ فَرَسِهٖ .

۴۳۳۸: محمد بن مہاجر انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ تم اپنی اولاد کو غیر شعوری طور پر قتل مت کرو۔ بے شک حالت حمل میں دودھ پلانے کا قتل بہادر نوجوان کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۱۶' ابن ماجه فی النكاح باب ۶۱' مسند احمد ۶' ۴۵۳/ ۴۵۷' ۴۵۸۔

اللغات :الغیل۔ حالت حمل میں دودھ پلانا۔البطل۔ بہادر زیر عشر۔ لڑکھڑا کر گرانا۔ ہلاک کرنا۔

۴۳۳۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ بْنِ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ سِرًّا ، فَإِنَّ قَتْلَ الْغَيْلِ يُدْرِكُ الْفَارِسَ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهٖ، فَيُدَعْثِرُهُ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَكَرِهُوْا وَطْءَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ أَوْ جَارِيَتَهٗ إِذَا كَانَتْ حُبْلٰى ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۳۳۹: اسماء بنت یزید بن سکن انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اپنی اولاد کو خفیہ قتل مت کرو۔ حالت حمل میں دودھ پلانے کا قتل شہسوار کو گھوڑے کی پشت پر بھی آلیتا ہے اور اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حاملہ بیوی یا لونڈی سے جماع مکروہ ہے انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

روایت کا مطلب یہ ہے کہ حالت حمل میں دودھ مضر اثرات پیدا کرتا ہے۔ جو جوانی کی نشو و نما پر اثر انداز ہوتا ہے۔

امام جعفر کا قول: بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ حاملہ بیوی یا لونڈی سے جماع مکروہ ہے انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

<u>فریق ثانی کا مستدل:</u>

۴۳۴۰: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُو النَّضْرِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَ وَالِدَهٗ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ :إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ أَعْزِلُ عَنْ امْرَأَتِيْ قَالَ لِمَ ؟ قَالَ :شَفَقَةً عَلَى الْوَلَدِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَلَا ، مَا كَانَ لِيَضُرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ وَطْءِ الْحَبَالٰى ، وَإِخْبَارٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ لَا يَضُرُّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ ، فَإِنَّهٗ لَا يَضُرُّ غَيْرَهُمْ .فَخَالَفَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، حَدِيْثَ أَسْمَاءَ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ أَيُّهُمَا النَّاسِخُ لِلْآخَرِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .فَوَجَدْنَا يُوْنُسَ قَدْ

۴۳۴۰: عامر بن سعد کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے میرے والد سعد کو بتلایا کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں آیا اور کہنے لگا۔ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں یعنی جماع نہیں کرتا آپ ﷺ نے فرمایا کیوں؟ اس نے عرض کیا۔ بچے کے متعلق خطرہ محسوس کرتے ہوئے اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اسی طرح ہے تو ایسا مت کرو۔ وہ فارس و روم کو نقصان دینے والا نہیں (یعنی وہ حالت حمل میں جماع کرتے ہیں اور اس سے بچے کو نقصان نہیں پہنچتا تو تمہارے بچے کو کیوں کر پہنچ جائے گا) روایت سے حاملہ عورت سے وطی کا ثبوت مل رہا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب فارس و روم کو نقصان دہ نہیں تو تمہیں بھی اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا یہ روایت فریق اوّل کی مستدل روایت اسماءؓ کے خلاف ہے اب ہمیں ان میں سے ناسخ کی تلاش کے لئے روایت تلاش کرنا ضروری ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے حاملہ عورت سے وطی کا ثبوت مل رہا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب فارس و روم کو نقصان دہ نہیں تو تمہیں بھی اس سے کچھ نقصان نہ ہوگا یہ روایت فریق اوّل کی مستدل روایت اسماءؓ کے خلاف ہے اب ہمیں ان میں سے ناسخ کی تلاش کے لئے روایت تلاش کرنا ضروری ہے۔

مندرجہ روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۳۴۱: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ .

۴۳۴۱: ابن وہب نے بیان کیا کہ مالک رحمہ اللہ نے فرمایا۔

۴۳۴۲: وَوَجَدْنَا مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو مِسْهَرٍ قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ .ح

۴۳۴۲: ابومسہر نے مالک بن انس رحمہ اللہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۴۳: وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ ، فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ .

۴۳۴۳: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ بنت وہب سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ارادہ کر لیا کہ حمل کی حالت میں جماع سے منع کر دوں یہاں تک کہ مجھے یاد آیا کہ فارس و روم یہ کرتے ہیں تو یہ چیز ان کی اولاد کو نقصان نہیں دیتی۔

تخریج : مسلم فی النکاح ۱٤٠' ابو داؤد فی الطب باب۱٦' ترمذی فی الطب باب۲۷' نسائی فی النکاح باب٥٤' دارمی فی النکاح باب۳۳' مالك فی الرضاع ۱۷' مسند احمد ٦/۳٦۱' ٤۳٤۔

۴۳۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ :

حَدَّثَنِیْ أَبُو الْأَسْوَدِ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ ، قَالَ :ثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْأَسَدِیَّةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ هَمَّ أَنْ یَنْهٰی عَنِ الْغِیْلِ ، قَالَ :فَنَظَرْتُ فَإِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ یُغِیْلُوْنَ ، فَلَا یَضُرُّ ذٰلِكَ أَوْلَادَهُمْ.

۴۳۴۴: عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا حاملہ عورت جس کا بچہ دودھ پیتا ہو اس کے ساتھ جماع سے منع کر دیا جائے آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے دیکھا کہ فارس وروم حاملہ عورتوں سے جماع کرتے ہیں۔ پس یہ چیز ان کی اولاد کو نقصان دہ نہیں (تو مسلمانوں کی اولاد کو کیوں کر نقصان دہ ہوگی)

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۳۴۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْنُسَ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا :ثَنَا الْمُقْرِی ، یَعْنِیْ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ أَیُّوْبَ ، عَنْ أَبِی الْأَسْوَدِ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ :حَدَّثَتْنِیْ جُدَامَةُ ، فَذَکَرَ نَحْوَهٗ.

۴۳۴۵: عروہ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا وہ فرماتی ہیں کہ مجھے جدامہ اسدیہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۳۴۶: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْجِیْزِیُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَیْوَةُ ، عَنْ أَبِی الْأَسْوَدِ أَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ جُدَامَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَمَّ بِالنَّهْیِ عَنْ ذٰلِكَ ، حَتّٰی بَلَغَهٗ، أَوْ حَتّٰی ذَکَرَ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ یَفْعَلُوْنَهٗ، فَلَا یَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ .فَفِیْ ذٰلِكَ إِبَاحَةُ مَا قَدْ حَظَرَهُ الْحَدِیْثُ الْأَوَّلُ .وَاحْتَمَلَ أَنْ یَکُوْنَ أَحَدُ الْأَمْرَیْنِ نَاسِخًا لِلْآخَرِ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ .

۴۳۴۶: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حمل میں جماع منع کرنے کا ارادہ فرمایا یہاں تک کہ آپ کو یہ بات پہنچی یا آپ نے غور فرمایا فارس وروم ایسی حالت میں جماع کرتے ہیں مگر یہ چیز ان کی اولاد کے لئے باعث ضرر نہیں (تو ہمیں کیوں باعث ضرر ہوگا) پہلی روایت میں جس چیز سے ڈرایا گیا اس روایت سے اس کی اباحت ثابت ہو رہی ہے اور احتمال پیدا ہوا کہ دونوں میں سے ایک چیز دوسری کے لئے ناسخ ہو۔ پس ہم نے غور کیا۔

حاصل روایات : اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے حالت حمل میں جماع سے منع کرنے کا ارادہ فرمایا یہاں تک آپ کو یہ بات پہنچی یا آپ نے غور فرمایا کہ فارس وروم ایسی حالت میں جماع کرتے ہیں مگر یہ چیز ان کی اولاد کے لئے باعث ضرر نہیں (تو ہمیں کیوں باعث ضرر ہوگا) پہلی روایت میں جس چیز سے ڈرایا گیا اس روایت سے اس کی اباحت ثابت ہو رہی ہے۔

اب کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ایک کا ناسخ اور دوسرے کا منسوخ ہونا معلوم کرنا ضروری ہے چنانچہ مندرجہ ذیل روایات اس سلسلہ میں ملاحظہ ہوں۔

۴۳۴۷: فَإِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهَى عَنِ الِاغْتِيَالِ ، ثُمَّ قَالَ : لَوْ ضَرَّ أَحَدًا ، لَضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْإِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ ، فَهٰذَا أَوْلَى مِنْ غَيْرِهٖ، وَجَاءَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ مِنْ جِهَةِ خَوْفِهِ الضَّرَرَ مِنْ أَجْلِهٖ ، ثُمَّ أَبَاحَهُ لَمَّا تَحَقَّقَ عِنْدَهُ أَنَّهُ لَا يَضُرُّ .وَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ مَنَعَ مِنْهُ فِيْ وَقْتِ مَا مَنَعَ مِنْهُ، مِنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ ، وَلَا مِنْ طَرِيْقِ مَا يَحِلُّ وَيَحْرُمُ ، وَلٰكِنَّهُ عَلَى طَرِيْقِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَيْءٌ ، فَأَمَرَ بِهٖ عَلَى الشَّفَقَةِ مِنْهُ، عَلٰى أُمَّتِهٖ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ أَمَرَ فِيْ تَرْكِ تَأْبِيْرِ النَّخْلِ .

۴۳۴۷: عطاء نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے آپ ﷺ حالت حمل میں جماع سے منع فرماتے پھر آپ نے فرمایا اگر اس سے کسی کو نقصان پہنچتا تو فارس وروم کو پہنچتا۔ اس روایت سے ممانعت کے بعد اباحت ثابت ہوئی یہ دوسری روایت سے اولیٰ ہے آپ کا اس سے روکنا اندیشہ نقصان کے پیش نظر تھا جب آپ کے ہاں عدم نقصان ثابت ہوگیا تو اس کو مباح قرار دیا اور اس سے یہ دلالت میسر آگئی کہ آپ کا روکنا شفقۃً تھا۔ وحی الٰہی سے نہ تھا اور نہ یہ روکنا تحلیل وتحریم کے قبیل سے تھا بلکہ قلب اطہر میں شفقت امت کے پیش نظر بات آئی اور اس سے روک دیا اس کی نظیر تابیر نخل کی ممانعت والا واقعہ ہے۔

حاصل روایات : اس روایت سے ممانعت کے بعد اباحت ثابت ہوئی یہ دوسری روایت سے اولیٰ ہے آپ کا اس سے روکنا اندیشہ نقصان کے پیش نظر تھا جب آپ کے ہاں عدم نقصان ثابت ہوگیا تو اس کو مباح قرار دیا۔

ایک اور مسئلہ کا ثبوت:

اس سے یہ دلالت میسر آگئی کہ آپ کا روکنا شفقۃً تھا۔ وحی الٰہی سے نہ تھا اور نہ یہ روکنا تحلیل وتحریم کے قبیل سے تھا بلکہ قلب

اطہر میں شفقت امت کے پیش نظر بات آئی اور اس سے روک دیا اس کی نظیر تابیر نخل کی ممانعت والا واقعہ ہے۔

تابیر نخل کی روایت:

۴۳۴۸: فَإِنَّهُ قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ قَالَ :مَرَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلِ الْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا أُنَاسٌ فِي رُؤُوْسِ النَّخْلِ ، يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ؟ فَقِيْلَ :يَأْخُذُوْنَ مِنَ الذَّكَرِ فَيَجْعَلُوْنَهُ فِي الْأُنْثَى ، فَقَالَ :مَا أَظُنُّ ذٰلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَبَلَغَهُمْ فَتَرَكُوْهُ وَنَزَعُوْا عَنْهَا .فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْته ، إِنْ كَانَ يُغْنِي شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوْهُ ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ، وَإِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْته ، وَالظَّنُّ يُخْطِءُ وَيُصِيْبُ ، وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ لَكُمْ قَالَ اللّٰهُ، فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ .

۴۳۴۸: موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے میرا گزر عبیداللہ کی معیت میں مدینہ منورہ کے باغات نخل میں سے کسی کے پاس سے ہوا۔لوگ کھجوروں پر چڑھ کر ان کی تابیر کر رہے تھے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ آپ سے عرض کیا گیا یہ نر کھجور سے مادہ کی پیوندکاری کر رہے ہیں۔آپ نے فرمایا میرے خیال میں تو یہ کچھ بھی فائدہ مند نہیں ہے جب ان صحابہ کرام کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے اس کام کو چھوڑ دیا اور اس سے ہاتھ کھینچ لیا آپ ﷺ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا وہ تو میرا ایک گمان تھا جو میں نے کیا اور گمان درست وناردرست دونوں طرح ہوتا ہے۔اگر اس سے کچھ فائدہ ہے تو انہیں کرنا چاہئے۔بلاشبہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں وہ میرا گمان ہے جو میں نے کیا گمان دونوں طرح ہوتا ہے میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہرگز جھوٹی نسبت نہیں کر سکتا۔

تخریج : مسلم فی الفضائل روایت ۱٤۱' مسند احمد ۱۵۲/۳۔

۴۳۴۹: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ جُمَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكٌ أَنَّهُ سَمِعَ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۳۴۹: موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد سے وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کرتے ہیں۔

۴۳۵۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَيَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أُمِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَ مِثْلَهُ.

۴۳۵۰: موسیٰ بن طلحہ نے اپنی والدہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے پھر اسی طرح کی روایت بیان کی۔

۴۳۵۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ مَا قَالَهُ مِنْ جِهَةِ الظَّنِّ، فَهُوَ فِيْهِ كَسَائِرِ النَّاسِ فِيْ ظُنُوْنِهِمْ ، وَأَنَّ الَّذِيْ يَقُوْلُهُ، مِمَّا لَا يَكُوْنُ عَلٰى خِلَافِ مَا يَقُوْلُهُ هُوَ مَا يَقُوْلُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَلَمَّا كَانَ نَهْيُهُ عَنِ الْغِيْلَةِ ، لِمَا كَانَ خَافَ مِنْهَا عَلٰى أَوْلَادِ الْحَوَامِلِ ، ثُمَّ أَبَاحَهَا ، لَمَّا عَلِمَ أَنَّهَا لَا تَضُرُّهُمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كَانَ نَهٰى عَنْهُ، لَمْ يَكُنْ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَأَنَّهُ لَوْ كَانَ مِنْ قِبَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكَانَ يَقِفُ بِهِ عَلٰى حَقِيْقَةِ ذٰلِكَ . وَلٰكِنَّهُ مِنْ قِبَلِ ظَنِّهِ الَّذِيْ قَدْ وَقَفَ بَعْدَهُ عَلٰى أَنَّ مَا فِي الْحَقِيْقَةِ مِمَّا نَهٰى عَمَّا نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِهِ ، بِخِلَافِ مَا وَقَعَ فِيْ قَلْبِهِ مِنْ ذٰلِكَ . فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَاهُ أَنَّ وَطْءَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَأَمَتَهُ حَامِلًا ، حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ قَطُّ . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

۴۳۵۱ ابوعوانہ نے سماک سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی۔اس روایت میں یہ بتلایا گیا کہ آپ ﷺ جو بات اپنے گمان سے فرمائیں تو اس گمان کا حکم عام لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور وہ جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر کے فرمائیں وہ اسی طرح ہے اس کے الٹ ہو جانا ممکن نہیں ہے۔جبکہ حالت حمل میں جماع سے ممانعت کا خیال ان بچوں کے سلسلہ میں شفقت وخوف کی وجہ سے تھا جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ہوتا ہے پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو اس کو مباح کر دیا۔اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ممانعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھی اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تو آپ اس کی حقیقت سے واقف ہوتے بلکہ وہ آپ کا گمان تھا جس کے متعلق پتہ چلا کہ یہ درحقیقت ان امور سے نہیں ہے جس کی بناء پر آپ نے منع فرمایا ہے اور وہ جو خیال آیا تھا وہ اس کے خلاف تھا' جو دل میں اترا تھا۔پس ثابت ہوا کہ آدمی کا اپنی بیوی اور حاملہ لونڈی سے وطی کرنا درست ہے اس کی علت میں کوئی کلام نہیں۔یہی ہمارے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد ؒ کا مسلک ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں یہ بتلایا گیا کہ آپ ﷺ جو بات اپنے گمان سے فرمائیں تو اس گمان کا حکم عام لوگوں کے گمان کی طرح ہے اور وہ جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کر کے فرمائیں وہ اسی طرح ہے اس کے الٹ ہو جانا ممکن نہیں ہے۔

جب کہ حالت حمل میں جماع سے ممانعت کا خیال ان بچوں کے سلسلہ میں شفقت وخوف کی وجہ سے تھا جو حاملہ عورتوں کے پیٹ میں ہوتا ہے پھر جب آپ کو معلوم ہوا کہ اس سے نقصان نہیں ہوتا تو اس کو مباح کر دیا۔

اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ ممانعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تھی اگر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا تو آپ اس کی حقیقت سے واقف ہوتے بلکہ وہ آپ کا گمان تھا جس کے متعلق پتہ چلا کہ یہ درحقیقت ان امور سے نہیں ہے جس کی بناء پر آپ

نے منع فرمایا ہے اور وہ جو خیال آیا تھا وہ اس کے خلاف جو دل میں اترا تھا۔

پس ثابت ہوا کہ آدمی کا اپنی بیوی اور حاملہ لونڈی سے وطی کرنا درست ہے اس کی علت میں کوئی کلام نہیں۔ یہی ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

بَابُ انْتِهَابِ مَا يُنْثَرُ عَلَى الْقَوْمِ مِمَّا يَفْعَلُهُ النَّاسُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کے موقعہ پر نچھاور اشیاء کا لوٹنا

نمبر①: اس سلسلہ میں عطاءٗ عکرمہٗ ابراہیمٗ شافعی رحمہم اللہ نے نکاح کے موقعہ پر نچھاور کئے جانے والے چھوارے کو لوٹ مار کی قسم سے قرار دے کر ناجائز کہا ہے یہ فریق اوّل ہے۔

فریق ثانی: امام شعبیٗ حسن ابن سیرینٗ ائمہ احنافٗ شافعی رحمہم اللہ نے اس کو درست قرار دیا ہے لوٹ کی دو قسمیں ہیں ایک تو بلا اذن ہے وہ بالاتفاق حرام ہے البتہ بالا جازت کے متعلق اختلاف ہے بعض نے درست کہا جبکہ دوسرے نے ناجائز۔

(نخبۃ الافکار ج:۷)

فریق اوّل: نکاح کے موقعہ پر پیسے لوٹانے حرام ہیں وہ لوٹ کی قسم سے ہیں۔

۴۳۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ :بَايَعْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَنْتَهِبَ .

۴۳۵۲: ابوالخیر صنابحی نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شرط پر بیعت کی کہ ہم لوٹ مار نہیں کریں گے۔

تخریج : بخاری فی المظار باب۳۰، مناقت الانصار باب۴۳، والدیات باب۲، مسلم فی الحدود ۴۴، مسند احمد ۳۲۱/۵۔

۴۳۵۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ ، فَلَيْسَ مِنَّا .

۴۳۵۳: حسن نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب١٤' ترمذی فی النکاح باب٢٩' سیر باب٤٩' نسائی فی النکاح باب٦٠' والخیل باب١٥' ابن ماجه فی الفتن باب٣' مسند احمد ١٤٠/٣' ١٩٧' ٣١٢' ٣٨٠' ٣٩٥۔

۴۳۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيّ ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَةِ وَقَالَ :مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا .

۴۳۵۴: ابوجعفر رازی نے ربیع بن انس اور حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لوٹ سے منع فرمایا اور فرمایا جس نے لوٹ مار کی وہ ہم سے نہیں۔

۴۳۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ مَوْلًى لِجُهَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَلِيسَةِ وَالنُّهْبَةِ .

۴۳۵۵: عبدالرحمن بن زید بن خالد جہنی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اچکنے اور لوٹ مار کرنے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی المظالم باب٣٠' والذبائح باب٢٥' ابو داؤد فی الجهاد باب١٢٨' نسائی فی الزینه باب٢٠' ابن ماجه فی الفتن باب٣' مسند احمد ٢٢٥/٢' ٣٢٣/٣' ١١٧/٤' ١٩٣/٥۔

۴۳۵۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : أَنْبَأَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ الْحَكَمِ أَخُوْ بَنِيْ لَيْثٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقُدُوْرٍ فِيْهَا لَحْمُ غَنَمٍ انْتَهَبُوْهَا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ فَقَالَ :إِنَّ النُّهْبَةَ لَا تَحِلُّ

۴۳۵۶: سماک بن حرب کہتے ہیں کہ مجھے ثعلبہ بن حکم جو بنی لیث سے ہیں انہوں نے بتلایا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا گزر ایسی ہنڈیا کے پاس سے ہوا جن میں لوٹ مار کی بکری کا گوشت تھا آپ نے حکم فرمایا کہ ان کو الٹ دیا جائے وہ الٹ دی گئیں آپ نے فرمایا لوٹ مار جائز نہیں۔

تخریج : نسائی فی الصید باب٢٨' ابن ماجه فی الفتن باب٢' مسند احمد ١٩٤/٤۔

۴۳۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، حَدَّثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ: أَصَابَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ، فَانْتَهَبُوْهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلُحُ النُّهْبَةُ ثُمَّ أَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَأُكْفِئَتْ .

۴۳۵۷: سماک نے ثعلبہ بن حکم سے روایت کی لوگوں کو جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک لوٹ کی بکری ملی

جس کولوٹا گیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا لوٹ مار جائز نہیں پھر تمام ہنڈیوں کے متعلق الٹ دینے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ الٹ دی گئیں۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۳۵۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۳۵۸: اسرائیل نے سماک سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۵۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ،قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ وَغَيْرُهٗ عَنْ سِمَاكٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَثَرَ عَلٰى قَوْمٍ شَيْئًا ، وَأَبَاحَهُمْ أَخْذَهٗ أَنَّ أَخْذَهٗ مَكْرُوْهٌ لَهُمْ وَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى أَنَّهٗ مِنَ النُّهْبَةِ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :النُّهْبَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ هِيَ نُهْبَةُ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِي انْتِهَابِهٖ .فَأَمَّا مَا نَثَرَهٗ رَجُلٌ عَلٰى قَوْمٍ وَأَبَاحَهُمْ انْتِهَابَهٗ وَأَخْذَهٗ، فَلَيْسَ كَذٰلِكَ ، لِأَنَّهٗ مَأْذُوْنٌ فِيْهِ وَالْأَوَّلَ مَمْنُوْعٌ مِنْهُ .وَقَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَدْ أَبَاحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۳۵۹: ابوزائدہ کہتے ہیں کہ میرے والد اور دوسروں نے سماک سے روایت نقل کی۔ پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فریق اوّل کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی چیز لوٹ لینے کا کہے تب بھی وہ چیز لوٹنی مکروہ تحریمی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس لوٹ میں داخل ہے جس کا تذکرہ مندرجہ بالا روایات میں آیا ہے۔ فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ آدمی اگر اپنی چیز لوگوں پر بکھیرے تاکہ لوگ اس کو جتنی ہاتھ آئے لے لیں اس کا لینا درست ہے اس کی شرعاً اجازت ہے۔ فریق اوّل کا جواب: ان روایات میں جس لوٹ کی ممانعت کی گئی ہے وہ وہی ہے جو کسی کی اجازت کے بغیر لوٹ مار کرے اس کا لینا بلاشبہ ناجائز ہے۔ یہ خوشی کے موقعہ پر کوئی چیز ذاتی بکھیرنا اور لوگوں پر مباح کرنا اس قسم میں داخل نہیں۔ مندرجہ ذیل روایات سے اس کی اباحت ظاہر ہوتی ہے آپ ﷺ نے اس کو مباح قرار دیا ہے۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں</u>: فریق اوّل کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی چیز لوٹ لینے کا کہے تب بھی وہ چیز لوٹنی مکروہ تحریمی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس لوٹ میں داخل ہے جس کا تذکرہ مندرجہ بالا روایات میں آیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: آدمی اگر اپنی چیز لوگوں پر بکھیرے تاکہ لوگ اس کو جتنی ہاتھ آئے لے لیں اس کا لینا درست ہے اس کی

شرعاً اجازت ہے۔

فریق اوّل کا جواب: ان روایات میں جس لوٹ کی ممانعت کی گئی ہے وہ وہی ہے جو کسی کی اجازت کے بغیر لوٹ مار کرے اس کا لینا بلاشبہ ناجائز ہے۔ یہ خوشی کے موقعہ پر کوئی چیز ذاتی بکھیرنا اور لوگوں پر مباح کرنا اس قسم میں داخل نہیں۔ مندرجہ ذیل روایات سے اس کی اباحت ظاہر ہوتی ہے آپ ﷺ نے اس کو مباح قرار دیا۔

۴۳۶۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لُحَيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُرْطٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْأَيَّامِ إِلَى اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ، ثُمَّ يَوْمُ عَرَفَةَ .فَقَرَّبْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ خَمْسًا أَوْ سِتًّا ، فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ إِلَيْهِ ، بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ فَلَمَّا وَجَبَتْ أَيْ سَقَطَتْ جُنُوْبُهَا ، قَالَ كَلِمَةً خَفِيْفَةً لَمْ أَفْهَمْهَا .فَقُلْتُ لِلَّذِيْ كَانَ إِلَى جَنْبِيْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :قَالَ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ . فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنْ شَاءَ اقْتَطَعَ وَأَبَاحَ ذٰلِكَ ، دَلَّ هٰذَا أَنَّ مَا أَبَاحَهُ رَبُّهُ لِلنَّاسِ مِنْ طَعَامٍ ، أَوْ غَيْرِهِ، فَلَهُمْ أَنْ يَأْخُذُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، وَهٰذَا خِلَافُ النُّهْبَةِ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ النُّهْبَةَ الَّتِيْ فِي الْآثَارِ لِلْأَوَّلِ ، هِيَ نُهْبَةٌ مَا لَمْ يُؤْذَنْ فِيْهِ، وَأَنَّ مَا أُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ وَأُذِنَ فِيْهِ، فَعَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ الثَّانِيْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ قَدْ فَسَّرَ حُكْمَ النُّهْبَةِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا وَالنُّهْبَةِ الْمُبَاحَةِ ، وَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِذِكْرِهِ هٰهُنَا تَفْسِيْرَهُ لِمَعْنٰى هٰذَا الْمُتَّصِلِ .

۴۳۶۰: عبداللہ بن لحی نے عبداللہ بن قرطؓ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ہاں نحر کا دن محبوب ترین ایام میں سے ہے۔ پھر اس کے بعد عرفہ کا دن ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پانچ یا چھ اونٹ پیش کئے گئے تو ان میں سے ہر ایک کھسک کر آپ کے قریب ہونے لگا تا کہ ان میں سے جس سے چاہیں نحر میں ابتداء کریں۔ جب ان کو نحر کر دیا گیا تو وہ اپنے پہلوؤں کے بل گر پڑے تو اس وقت آپ ﷺ نے آہستہ سے ایک بات فرمائی جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں "من شاء اقتطع" فرمایا اور اس کو تمام کے لئے مباح کر دیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کھانا وغیرہ لوگوں کے لئے مباح کیا ہے اس میں سے لینا جائز ہے یہ وہ لوٹ نہیں جس کا تذکرہ ان آثار میں وارد ہے جن سے فریق اوّل کا استدلال ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ سے ایک منقطع روایت وارد ہے۔ جس میں ممنوعہ اور مباح لوٹ کا تذکرہ ہے ہم اس روایت کو یہاں اس لئے ذکر کریں گے کیونکہ اس کا مفہوم تو اتصال سے ثابت ہے۔ روایت یہ ہے:

تشریح میں نے اس شخص سے پوچھا جو میرے پہلو میں تھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ اس نے بتلایا کہ

آپ ﷺ نے فرمایا ہے جو چاہے ان میں سے گوشت کاٹ لے۔

تخریج : مسند احمد ٤/ ٣٥٠۔

حاصل روایات : جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں "من شاء اقتطع" فرمایا اور اس کو تمام کے لئے مباح کر دیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کھانا وغیرہ لوگوں کے لئے مباح کیا ہے اس میں سے لینا جائز ہے یہ وہ لوٹ نہیں جس کا تذکرہ ان آثار میں وارد ہے جن سے فریق اوّل کا استدلال ہے۔

جناب نبی اکرم ﷺ سے ایک منقطع روایت وارد ہے۔ جس میں ممنوعہ اور مباح لوٹ کا تذکرہ ہے ہم اس روایت کو یہاں اس لئے ذکر کریں گے کیونکہ اس کا مفہوم تو اتصال سے ثابت ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۳۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ ، قَالَ :ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ : شَهِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِلَاكَ شَاب مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَلَمَّا زَوَّجُوْهُ قَالَ عَلَى الْأُلْفَةِ وَالطَّيْرِ الْمَيْمُوْنِ وَالسَّعَةِ فِي الرِّزْقِ ، بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ دَفِّفُوْا عَلٰى رَأْسِ صَاحِبِكُمْ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ تِ الْجَوَارِى مَعَهُنَّ الْأَطْبَاقُ ، عَلَيْهَا اللَّوْزُ وَالسُّكَّرُ ، فَأَمْسَكَ الْقَوْمُ أَيْدِيَهُمْ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَهِبُوْنَ ؟ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ كُنْتَ نَهَيْتَ عَنِ النُّهْبَةِ ، قَالَ تِلْكَ نُهْبَةُ الْعَسَاكِرِ ، فَأَمَّا الْعُرُسَاتُ فَلَا قَالَ :فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاذِبُهُمْ وَيُجَاذِبُوْنَهُ . وَقَدْ رُوِىَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اخْتِلَافٌ أَيْضًا .

۴۳۶۱: خالد بن معدان نے معاذ بن جبلؓ سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ ایک انصاری نوجوان کی شادی میں تشریف لے گئے جب اس کا نکاح کر دیا تو آپ نے فرمایا الفت' نیک فالی' وسعت رزق میسر ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے اپنے دولھا کے پاس دف بجاؤ زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ انصاری بچیاں آ گئیں ان کے پاس تھال تھے جن میں اخروٹ' شکر تھی لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم لوٹتے کیوں نہیں؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے لوٹ سے منع فرمایا آپ نے فرمایا وہ لشکروں کی لوٹ ہے (جس کی ممانعت ہے) شادیوں کی لوٹ ممنوع نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ تھال لینے میں ان سے کھینچا تانی کر رہے تھے اور وہ آپ سے کھینچا تانی کرتے تھے۔

اختلاف متقدمین کا تذکرہ:

متقدمین کی ایک جماعت نے بھی اس میں اختلاف کیا ہے۔

۴۳۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :أَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ كَانَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ صِبْيَانٌ فِي الْكُتَّابِ فَأَرَادَ أَنْ يَنْتَهِبُوْا عَلَيْهِمْ ، فَاشْتَرَى لَهُمْ جَوْزًا بِدِرْهَمَيْنِ ، وَكَرِهَ أَنْ يَنْتَهِبُوْا مَعَ الصِّبْيَانِ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ ، عَلَى الْخَوْفِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النُّهْبَةِ ، لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .

۴۳۶۲: عبداللہ بن یسار کہتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے بچے لکھنے میں مصروف تھے انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں چھینا جھپٹی کریں تو دو درہم کے اخروٹ خرید کر انہیں دیئے اور خود بچوں کے ساتھ چھینا جھپٹی میں شرکت کو ناپسند کیا۔

حاصل روایات: بچوں کے ساتھ شریک نہ ہونے میں عین ممکن ہے یہ بات پیش نظر ہو کہ ان کا نقصان نہ ہو اور کوئی وجہ مانع نہ ہو۔

۴۳۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ عَنِ الْهَيْثَمِ أَنَّهُ كَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُوْضَعَ السُّكَّرُ فِي الْمِلَاكِ وَيَكْرَهُ أَنْ يُنْثَرَ .

۴۳۶۳: مسعودی نے ہیثم سے بیان کیا کہ وہ اپنے ہاں میٹھی چیز رکھنا اچھا خیال کرتے تھے مگر مٹھائی کو لوٹ کے لئے بکھیرنا ناپسند کرتے تھے۔

۴۳۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيْدٌ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّهُ كَرِهَهُ .

۴۳۶۴: سعید نے حصین سے انہوں نے عکرمہ سے نقل کیا کہ وہ چھینا جھپٹی کو ناپسند کرتے تھے۔

۴۳۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : كُنْتُ أَمْشِي بَيْنَ إِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ ، فَتَذَاكَرَا انْتِثَارَ الْعُرْسِ ، فَكَرِهَهُ إِبْرَاهِيْمُ ، وَلَمْ يَكْرَهْهُ الشَّعْبِيُّ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ إِبْرَاهِيْمُ ، كَرِهَ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ خَوْفِ الْعَطَبِ عَلَى الْمُنْتَهِبِيْنَ .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ،

۴۳۶۵: حکم کہتے ہیں کہ میں ابراہیم اور شعبی کے درمیان چلا جا رہا تھا دونوں نے شادی کی لوٹ کے سلسلہ میں باہمی مذاکرہ کیا ابراہیم نے اس کو ناپسند کیا جبکہ شعبی نے اس کو ناپسند نہ کیا۔

ایک تاویل: ابراہیم کے ناپسند کرنے میں ممکن ہے کہ لوٹنے والوں کی ہلاکت کا خطرہ ناپسندیدگی کا باعث ہو۔ چنانچہ اس تاویل کی تائید صالح بن عبدالرحمٰن کے قول سے ہوتی ہے۔

۴۳۶۶: فَإِذَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ

مُغِيْرَةَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، فِي النِّهَابِ فِي الْعُرْسِ ، قَالَ كَانُوْا يَأْخُذُوْنَهُ لِلصِّبْيَانِ . فَدَلَّ مَا رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْ هٰذَا ، مَعَ ذِكْرِهٖ عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ ، مِمَّنْ يُقْتَدَى بِهٖ ، اَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْخُذُوْنَهُ لِلصِّبْيَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ -اَنَّ كَرَاهَتَهُ لَهُ فِي الْبَابِ الْاَوَّلِ ، لَيْسَ مِنْ جِهَةِ تَحْرِيْمِهٖ، وَلٰكِنْ مِنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْنَاهُ .

۴۳۶۶: مغیرہ نے ابراہیم سے شادی کی لوٹ کے متعلق نقل کیا کہ وہ بچوں کے لئے اس کو لے لیتے تھے۔

حاصل اثر: ابراہیم کے اس طرز عمل اور دیگر قابل اقتداء شخصیات کے طرز عمل سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بچوں کے لئے لوٹ لیتے تھے اور باب اوّل میں اس کی مذکورہ کراہت کی وجہ حرمت نہ تھی بلکہ لوٹنے والوں کی ہلاکت کا خدشہ تھا جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا۔

عدم کراہت کے اقوال:

۴۳۶۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا .

۴۳۶۷: یونس نے حسن رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ شادی کی لوٹ میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے۔

۴۳۶۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ، عَنْ اَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِانْتِهَابِ الْجَوْزِ ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ :يَضَعُوْنَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ .وَمَا فِيْهِ الْاِبَاحَةُ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ -عِنْدَنَا -اَوْجَهُ فِي النَّظَرِ ، مِمَّا فِيْهِ الْكَرَاهِيَةُ مِنْهَا ، وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَاَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۴۳۶۸: اشعث نے حسن رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ اخروٹ کی لوٹ میں کوئی حرج نہیں ابن سیرین کہتے ہیں وہ لوٹ کی چیز ان کے ہاتھوں میں رکھ دیں گے۔ ہمارے ہاں جن آثار سے اباحت ثابت ہوتی ہے وہ زیادہ بہتر ہیں ان آثار سے جن سے کراہت وحرمت ثابت ہوتی ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ارشاد طحاوی رحمہ اللہ:

ہمارے ہاں جن آثار سے اباحت ثابت ہوتی ہے وہ زیادہ بہتر ہیں ان آثار سے جن سے کراہت وحرمت ثابت ہوتی ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کی کتاب

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ يُرِيْدُ أَنْ يُطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ، مَتٰى يَكُوْنُ لَهُ ذٰلِكَ ؟

حیض میں طلاق دے کر پھر سنت طلاق کا ارادہ کرنا

خلاصۃ المرام :

نمبر①: طلاق لغت میں بند کو کھولنا اور شریعت میں میسر نکاح کو اٹھا دینا ہے جو آدمی خلاف سنت حیض میں طلاق دے وہ گنہگار ہے اس کو رجوع کرنا چاہئے پھر طلاق دینا چاہتا ہو تو سنت طریق سے طلاق دے۔ نخعی' مزنی' شافعی' ابوحنیفہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نمبر②: حائضہ کو اگر طلاق دی تو اس حیض اور بعد والے دو حیضوں سے طہارت ہونے سے پہلے وہ دوبارہ طلاق نہیں دے سکتا اس کو حسن' زہری' مالک' شافعی' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

فریق اوّل کا مؤقف: حیض میں طلاق دینا گناہ ہے مگر طلاق پڑ جائے گی اس کو رجوع کر کے غلط طلاق کے اسباب سے نکل جانا چاہئے۔ رجوع کر کے جب حیض سے پاک ہو تو پھر طلاق سنت دے اگر اس میں رجوع کر لیا تو عدت باطل ورنہ طلاق سنت کی عدت سے خود بائنہ ہو جائے گی۔

فریق اوّل کی مستدل روایات یہ ہیں۔

۴۳۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، قَالَ : فَعَلَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ . فَسَأَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا ، قَالَ : ثُمَّ تَلَا إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ أَيْ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ .

۴۳۶۹: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ایمن کوسنا کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے متعلق دریافت کر رہے تھے جو اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دے وہ کہنے لگے یہ فعل تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خود کیا ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو انہوں نے کہا اس کو کہو کہ وہ رجوع کرے یہاں تک کہ وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے پھر وہ اس کو طلاق دے پھر یہ آیت تلاوت ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا﴾ (الطلاق:۱) یعنی ایسے وقت میں جو عدت کے سامنے ہو یعنی جس میں وہ عدت کا استقبال کر سکیں اور ان کو عدت میں داخل ہونا ممکن ہو۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورة ٦٥' باب١' طلاق باب١' ٤٤' الاحکام باب١٣' مسلم فی الطلاق ١' ٢' ٣' ٨' ابو داؤد فی الطلاق باب٤' ابن ماجه فی الطلاق باب٢' دارمی فی الطلاق باب١' مالك فی الطلاق ٥٣' مسند احمد ٥٤/٢' ٦١/٧٤' ٨١/٧٨' ١٠٢/٨٩۔

۴۳۷۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ، وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ ، أَوْ حَامِلٌ .

۴۳۷۰: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی جبکہ وہ حالت حیض میں تھی تو اس کے متعلق عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس پر آپ نے فرمایا رجوع کا حکم دو پھر وہ اسے ایسی حالت میں طلاق دے جبکہ وہ پاکیزگی میں ہو یا حاملہ ہو۔

تخریج : ابن ماجه فی الطلاق باب٣' دارمی فی الطلاق باب١' مسند احمد ٥٩/٢۔

۴۳۷۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ رَسُوْلُ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی طَلَّقْتُھَا ، وَھِیَ طَاھِرٌ .

۴۳۷۱: سعید بن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مجھے واپس کرنے کا حکم دیا یہاں تک کہ میں نے اس کو طہر میں طلاق دی۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ۴/۲، ۱۰ /۱۲، نسائی فی الطلاق ۷٦/۱، مسند احمد ۱۳۰/۲۔

۴۳۷۲: حَدَّثَنَا فَھْدٌ ، قَالَ : ثَنَا یَحْیَی بْنُ عَبْدِ الْحِمَّانِیُّ ، قَالَ : ثَنَا ھُشَیْمٌ ، عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ.

۴۳۷۲: ہشیم نے ابوبشر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۷۳: حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَۃَ ، قَالَ : ثَنَا وَھْبُ بْنُ جَرِیْرٍ ، قَالَ : ثَنَا ھِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ ، عَنْ یُوْنُسَ بْنِ جُبَیْرٍ ، قَالَ : سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ ، فَقَالَ: ھَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : فَاِنَّہٗ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ ، فَاَتٰی عُمَرُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ، فَقَالَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ، فَاِذَا طَھُرَتْ ، فَلْیُطَلِّقْھَا قُلْتُ: وَیُعْتَدُّ بِتِلْکَ التَّطْلِیْقَۃِ ، قَالَ فَمَہْ اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ؟ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبُوْبَکْرَۃَ فِیْ حَدِیْثِہٖ ھٰذَا، غَیْرَ مَا ذَکَرْنَاہُ فِیْہِ .

۴۳۷۳: یونس بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ جو آدمی حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے اس نے کہا کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ وہ کہنے لگے انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو عمر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس بات کا تذکرہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو رجوع کرنے کا حکم دو جب طہر کے ایام آ جائیں تو اس کو طلاق دے دے۔ میں نے کہا کیا وہ اسی طلاق سے وہ عدت گزارے گی یعنی کیا وہ تین طلاقوں میں شمار ہوگی یا نہیں تو کہنے لگے بس رک جا۔ تیرا کیا خیال ہے اگر وہ عاجز آئے اور اظہار حماقت کرے تو پھر کیا حکم ہے؟ ابوبکرہ نے اپنی روایت میں اس جملے کو ذکر نہیں کیا۔

۴۳۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْھَالٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا شُعْبَۃُ ، قَالَ : اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ سِیْرِیْنَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ : طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ ، فَذَکَرَ ذٰلِکَ عُمَرُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا، فَاِذَا طَھُرَتْ فَلْیُطَلِّقْھَا فَقِیْلَ : اَیَحْتَسِبُ بِھَا ؟ قَالَ : فَمَہْ .

۴۳۷۴: انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی

جبکہ وہ حالت حیض میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو رجوع کا حکم دو جب وہ پاک ہو جائے تو وہ اس کو طلاق دے دے پوچھا گیا کیا وہ طلاق شمار ہوگی۔ تو انہوں نے کہا بس رک جا۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۲، نسائی فی الطلاق باب۷٦۔

۴۳۷۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا الْفَضْلُ ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ صَنَعْتَ فِي امْرَأَتِكَ الَّتِي طَلَّقْتَ؟ قَالَ : طَلَّقْتُهَا وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ ، فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ ، فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا عِنْدَ طُهْرِ . قَالَ : فَقُلْتُ ، جُعِلْتُ فِدَاكَ ، فَيُعْتَدُّ بِالطَّلَاقِ الْأَوَّلِ؟ قَالَ : وَمَا يَمْنَعُنِي إِنْ كُنْتَ أَسَأْتَ وَاسْتَحْمَقْتَ.

۴۳۷۵: انس بن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تم نے اپنی مطلقہ عورت کے متعلق کیسے معاملہ کیا؟ تو وہ کہنے لگے میں نے اس کو حیض میں طلاق دی جب یہ بات عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور ان سے سوال کیا آپ نے فرمایا اس کو رجوع کا کہو پھر وہ طہر میں طلاق دے۔ میں نے کہا میں آپ پر قربان جاؤں! کیا طلاق اوّل کو شمار کیا جائے گا۔ کہنے لگے۔ مجھے اس کو شمار کرنے سے کیا چیز مانع ہے اگر تو نے زیادتی اور حماقت کی ہو۔

تخریج : مسلم فی الرضاع ۷۸، مسند احمد ۴۴/۱۔

۴۳۷٦: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُغِيرَةُ بْنُ يُونُسَ ، هُوَ ابْنُ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قُلْتُ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ؟ قَالَ : أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ : فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، ثُمَّ يُطَلِّقَهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَقَالُوْا : مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَقَدْ أَثِمَ ، وَيَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، فَإِنَّ طَلَاقَهُ ذٰلِكَ ، طَلَاقٌ خَطَأٌ ، فَإِنْ تَرَكَهَا تَمْضِي فِي الْعِدَّةِ ، بَانَتْ مِنْهُ بِطَلَاقٍ خَطَأٍ ، وَلٰكِنَّهُ يُؤْمَرُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، لِيُخْرِجَهَا بِذٰلِكَ مِنْ أَسْبَابِ الطَّلَاقِ الْخَطَأِ ، ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ، ثُمَّ يُطَلِّقُهَا طَلَاقًا صَوَابًا ، فَتَمْضِي فِي عِدَّةٍ مِنْ طَلَاقٍ صَوَابٍ ، فَإِنْ شَاءَ رَاجَعَهَا ، فَكَانَتِ امْرَأَتَهُ وَبَطَلَتِ الْعِدَّةُ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا حَتّٰى تَبِيْنَ مِنْهُ بِطَلَاقٍ صَوَابٍ . فَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلَيْهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، مِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، فَزَعَمُوْا أَنَّهٗ إِذَا طَلَّقَهَا حَائِضًا ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ، ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً أُخْرٰى، ثُمَّ تَطْهُرَ مِنْهَا .وَعَارَضُوْا الْآثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ مُوَافَقَةِ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ ،

۴۳۷۶: مغیرہ بن یونس جو کہ ابن جبیر ہیں کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے سوال کیا ایک آدمی نے اگر حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی کہنے لگے کیا تو ابن عمر ؓ کو پہچانتا ہے؟ میں نے کہ جی ہاں! کہنے لگے عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی تھی تو عمر ؓ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اس کے متعلق دریافت کیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ وہ رجوع کرے پھر اس کو عدت کے ایام (طہر) میں طلاق دے۔امام طحاوی ؒ کہتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو دلیل بنایا اور کہا کہ جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے تو وہ گنہگار ہے اسے مناسب ہے کہ رجوع کرے اس کی یہ طلاق خطاء ہے اگر اس نے اس کو اسی طرح رہنے دیا تو عدت گزرنے سے وہ عورت گناہ والی طلاق سے بائنہ ہو جائے گی لیکن اس کو رجوع کا حکم کیا جائے تا کہ اس رجوع کے ذریعہ وہ گناہ والی طلاق کے اسباب سے نکل جائے پھر اس کو طہر تک چھوڑ دے پھر طہر میں سنت طلاق دے وہ سنت طلاق کی عدت گزارے اگر چاہے رجوع کر لے تو وہ اس کی بیوی ہے عدت باطل ہو جائے گی اور اگر (رکھنا نہیں چاہتا) تو اس کو چھوڑے رکھے۔ یہاں تک کہ طلاق سنت سے وہ بائنہ ہو جائے۔اس قول کو امام ابوحنیفہ ؒ نے اختیار کیا ہے۔علماء کی دوسری جماعت نے اس سے اختلاف کیا ان میں امام ابویوسف ؒ بھی ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ جب حیض میں طلاق دے دی تو اس کو طلاق دینے کا اس وقت تک حق نہیں جب تک کہ وہ اس حیض سے پاک نہ ہو جائے پھر دوسرا حیض آئے پھر طہر کی حالت آئے۔ انہوں نے اپنے اس مؤقف کی حمایت میں مندرجہ ذیل روایات پیش کی ہیں۔

حاصل روایات اور فریق اوّل: امام طحاوی ؒ کہتے ہیں کہ علماء ایک جماعت نے ان آثار کو دلیل بنایا اور کہا کہ جو شخص اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے تو وہ گنہگار ہے اسے مناسب ہے کہ رجوع کرے اس کی یہ طلاق خطاء ہے اگر اس نے اس کو اسی طرح رہنے دیا تو عدت گزرنے سے وہ عورت گناہ والی طلاق سے بائنہ ہو جائے گی لیکن اس کو رجوع کا حکم کیا جائے تا کہ اس رجوع کے ذریعہ وہ گناہ والی طلاق کے اسباب سے نکل جائے پھر اس کو طہر تک چھوڑ دے پھر طہر میں سنت طلاق دے وہ سنت طلاق کی عدت گزارے اگر چاہے رجوع کر لے تو وہ اس کی بیوی ہے عدت باطل ہو جائے گی اور اگر (رکھنا نہیں چاہتا) تو اس کو چھوڑ رکھے۔ یہاں تک کہ طلاق سنت سے وہ بائنہ ہو جائے۔اس قول کو امام ابوحنیفہ ؒ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور مستدل: علماء کی دوسری جماعت نے اس سے اختلاف کیا ان میں امام ابویوسف ؒ بھی ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ جب حیض میں طلاق دے دی تو اس کو طلاق دینے کا اس وقت تک حق نہیں جب تک کہ وہ اس حیض سے پاک نہ ہو جائے پھر دوسرا حیض آئے پھر طہر کی حالت آئے۔انہوں نے اپنے اس مؤقف کی حمایت میں مندرجہ ذیل روایات پیش کی

ہیں۔

۴۳۷۷: بِمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ ، وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ ، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا ، فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ .

۴۳۷۷: سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ میں نے اپنی ایک بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی اس بات کا تذکرہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناراضی کا اظہار فرمایا پھر فرمایا وہ رجوع کرے پھر وہ رک جائے یہاں تک کہ وہ حیض گزر رے پھر طہر آئے پھر حیض اوراس کے بعد طہر آئے پھر اگر طلاق دینا چاہے تو طہر چھونے سے پہلے طلاق دے دے پس یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۱۳' تفسیر سورہ ٦٥' مسلم فی الرضاع ۷۰' طلاق ٥' ابو داؤد فی الطلاق باب٤' نسائی فی الطلاق باب۱۳' مسند احمد ۱۳۰/۱۔

۴۳۷۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۳۷۸: یزید بن سنان نے ابوصالح سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۳۷۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيْضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ .

۴۳۷۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا اس کو رجوع کا حکم دو پھر اس کو روکے رکھے یہاں تک کہ طہر کی حالت آئے پھر حیض ثانی آئے پھر طہر ثانی آئے۔ پس یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ عورتیں اس کو گزاریں۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۱' ٤٤' مسلم فی الرضاع ٦٦/٦٧' ٦٨/٦٩' والطلاق ٢/٣' ابو داؤد فی الطلاق باب٤'

نسائی فی الطلاق باب ۱/۳' ابن ماجه فی الطلاق باب۲' دارمی فی الطلاق باب ۱' مالك فی الطلاق ۵۳' مسند احمد ۶/۲' ۶۴/۶۳' ۱۰۲/۱۲۴۔

۴۳۸۰: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ .

۴۳۸۰: صالح بن عبدالرحمٰن نے قعنبی سے انہوں نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی البتہ ان الفاظ کا فرق ہے: ثُمَّ يَتْرُكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهُرَ پھر اگر چاہے تو طلاق دے (مفہوم ایک ہی ہے)۔

۴۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ .ح

۴۳۸۱: حجاج نے حماد سے انہوں نے ایوب وعبیداللہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۳۸۲: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۳۸۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۳۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَرْقِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلْمَةَ ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا .

۴۳۸۳: نافع سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت اسی طرح نقل کی پھر اس میں قبل ان یجامعها کا اضافہ ہے۔

۴۳۸۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.فَقَدْ أَخْبَرَ سَالِمٌ وَنَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهٗ أَنْ يُمْسِكَهَا ، حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ .فَزَادَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا وَجَدْنَا الْأَصْلَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ نُهِيَ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهٗ حَائِضًا ، وَنُهِيَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِيْ طُهْرٍ قَدْ جَامَعَهَا فِيْهِ، وَقَدْ ، نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ قَدْ جَامَعَهَا فِيْهِ، كَمَا نُهِيَ عَنِ الطَّلَاقِ فِي الْحَيْضِ .ثُمَّ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ ، فِيْ رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَهٗ حَائِضًا ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا لِلسُّنَّةِ ، أَنَّهٗ مَمْنُوْعٌ مِنْ ذٰلِكَ

حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ الَّتِيْ كَانَ الْجِمَاعُ فِيْهَا ، وَمِنْ حَيْضَةٍ أُخْرٰى بَعْدَهَا ، وَجُعِلَ جِمَاعُهُ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضَةِ ، كَجِمَاعِهِ إِيَّاهَا فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ يَعْقُبُ تِلْكَ الْحَيْضَةَ .فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ الطُّهْرِ الَّذِيْ بَعْدَ كُلِّ حَيْضَةٍ ، كَحُكْمِ نَفْسِ الْحَيْضَةِ فِيْ وُقُوْعِ الطَّلَاقِ فِي الْجِمَاعِ فِيْ ذٰلِكَ ، وَكَانَ مَنْ جَامَعَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ وَبَيْنَ الطَّلَاقِ الَّذِيْ يُوْقِعُهُ حَيْضَةٌ كَامِلَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ .كَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ، ثُمَّ أَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُطَلِّقَهَا ، لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ بَيْنَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ الَّذِيْ كَانَ طَلَّقَهَا إِيَّاهُ وَبَيْنَ طَلَاقِهِ إِيَّاهَا الثَّانِيْ، حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ .فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ -عِنْدَنَا- فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَعَ مُوَافَقَةِ الْآثَارِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَفِيْ مَنْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ ، أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ بَعْدَ الطَّلَاقِ الْأَوَّلِ ، حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْدَ ذٰلِكَ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ ، فَيَكُوْنُ بَيْنَ التَّطْلِيْقَتَيْنِ حَيْضَةٌ مُسْتَقْبَلَةٌ ، دَلِيْلٌ أَنَّ حُكْمَ طَلَاقِ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُجْمَعَ مِنْهُ تَطْلِيْقَتَانِ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ .فَافْهَمْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۳۸۴: نافع نے روایت کی عبداللہ بن عمر ؓ نے پھر اسی طرح روایت کی۔ سالم و نافع دونوں نے ابن عمر ؓ سے ان آثار میں خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو رد کے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ طہر آئے پھر دوسرا حیض اور دوسرا طہر آئے (تب طلاق دے) تو ان آثار میں اسی راوی سے اضافہ منقول ہے اور ثقہ کا اضافہ قابل قبول ہے پس یہ آثار پہلے سے اولیٰ ہیں پس ان کو ترجیح ہوگی امام ابو یوسف ؒ کا مسلک ثابت ہو جائے گا۔ طریق آثار سے تو اس باب کی صورت یہی ہے۔ باقی طریق نظر سے اس کی صورت یہ ہے کہ یہ قاعدہ تو معروف و معلوم ہے کہ مرد کو حالت حیض میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے اور اس بات سے بھی روکا گیا ہے کہ جس طہر میں طلاق دی جائے اس میں دوسری طلاق دے تو گویا جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں طلاق دینے سے اس طرح ممانعت کی گئی جس طرح حالت حیض میں طلاق کی ممانعت کی گئی۔ پھر غور سے معلوم ہوا کہ ائمہ اس پر متفق ہیں کہ جس نے حالت حیض میں بیوی سے جماع کر لیا پھر اسے طلاق سنت دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب تک اس حیض سے پاک نہ ہو جائے جس میں جماع کیا گیا اور بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے اور اس حیض میں اس عورت سے جماع کو اس طہر کے جماع کی طرح قرار دیا گیا جو اس حیض کے بعد آنے والا ہے۔ تو جب پھر اس طہر کا حکم جو اس حیض کے بعد آئے بذات خود حق جماع میں اس حیض کی طرح ہے جس میں طلاق دی ہے اور وہ شخص جس نے اپنی بیوی سے حیض میں جماع کیا اس کو اس کے بعد اس وقت تک طلاق جائز نہیں یہاں تک کہ اس جماع اور اس طلاق کے درمیان جس کو دینا چاہتا ہے آئندہ ایک کامل مستقل حیض نہ گزر جائے نظر کا تقاضا یہی ہے جبکہ

اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دے پھر اس کے بعد طلاق دینا چاہتا ہو اس کو ایسا کرنا ممکن نہیں جب تک کہ پہلی طلاق جو کہ وہ دے چکا اس کے اور دوسری طلاق جو وہ دینا چاہتا ہے آئندہ ایک کامل مستقل حیض کا فاصلہ نہ آ جائے۔ ہمارے نزدیک اس سلسلہ میں تقاضا نظر یہی ہے اور آثار بھی اس کے مؤید ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو پہلی طلاق کے بعد دوسری طلاق سے منع فرمایا جب تک کہ اس کے بعد آنے والا ایک مستقل حیض نہ گزر جائے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ دو طلاقوں کے درمیان ایک آنے والے مستقل حیض کا فاصلہ ضروری ہے اس میں یہ دلیل مل گئی کہ طلاق سنت یہ ہے کہ دو طلاق ایک طہر میں جمع نہ کی جائیں۔ اس بات کو خوب سمجھ لو یہی امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: سالم و نافع دونوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان آثار میں خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو روکے رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ طہر آئے پھر دوسرا حیض اور دوسرا طہر آئے (تب طلاق دے) تو ان آثار میں اسی راوی سے اضافہ منقول ہے اور ثقہ کا اضافہ قابل قبول ہے پس یہ آثار پہلے سے اولیٰ ہیں پس ان کو ترجیح ہوگی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مسلک ثابت ہو جائے گا۔

طریق آثار سے تو اس باب کی صورت یہی ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

یہ قاعدہ تو معروف و معلوم ہے کہ مرد کو حالت حیض میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے اور اس بات سے بھی روکا گیا ہے کہ جس طہر میں طلاق دی جائے اس میں دوسری طلاق دے تو گویا جس طہر میں طلاق دے چکا ہے اس میں طلاق دینے سے اس طرح ممانعت کی گئی جس طرح حالت حیض میں طلاق کی ممانعت کی گئی۔

پھر غور سے معلوم ہوا کہ ائمہ اس پر متفق ہیں کہ جس نے حالت حیض میں بیوی سے جماع کر لیا پھر اسے طلاق سنت دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو جب تک اس حیض سے پاک نہ ہو جائے جس میں جماع کیا گیا اور بعد والے حیض سے پاک نہ ہو جائے اور اس حیض میں اس عورت سے جماع کو اس طہر کے جماع کی طرح قرار دیا گیا جو اس حیض کے بعد آنے والا ہے۔

تو جب ہر اس طہر کا حکم جو اس حیض کے بعد آئے بذات خود حق جماع میں اس حیض کی طرح ہے جس میں طلاق دی ہے اور وہ شخص جس نے اپنی بیوی سے حیض میں جماع کیا اس کو اس کے بعد اس وقت تک طلاق جائز نہیں یہاں تک کہ اس جماع اور اس طلاق کے درمیان جس کو دینا چاہتا ہے آئندہ ایک کامل مستقل حیض نہ گزر جائے، نظر کا تقاضا یہی ہے جبکہ اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دے پھر اس کے بعد طلاق دینا چاہتا ہو اس کو ایسا کرنا ممکن نہیں جب تک کہ پہلی طلاق جو کہ وہ دے چکا اس کے اور دوسری طلاق جو وہ دینا چاہتا ہے آئندہ ایک کامل مستقل حیض کا فاصلہ نہ آ جائے۔

ہمارے نزدیک اس سلسلہ میں تقاضا نظر یہی ہے اور آثار بھی اس کے مؤید ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی

ہے۔

دوطلاقوں میں مستقل حیض کا فاصلہ:

مندرجہ بالا تمام روایات میں یہ بات موجود ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو پہلی طلاق کے بعد دوسری طلاق سے منع فرمایا جب تک کہ اس کے بعد آنے والا ایک مستقل حیض نہ گزر جائے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ دوطلاقوں کے درمیان ایک آنے والے مستقل حیض کا فاصلہ ضروری ہے اس میں یہ دلیل مل گئی کہ طلاق سنت یہ ہے کہ دوطلاق ایک طہر میں جمع نہ کی جائیں۔ اس بات کو خوب سمجھ لو یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کی طرف ہے اسی وجہ سے اس کو بعد میں ذکر فرمایا اور اس کی حمایت میں دلیل نظری بھی پیش کی۔ باب کے آخر میں ایک اتفاقی مسئلہ ذکر فرما دیا۔ (مترجم)

بَابُ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا مَعًا

بیک وقت تین طلاق کا حکم

نمبر ①: اس سلسلہ میں بعض لوگوں نے تین کو ایک طلاق قرار دیا یہ طاؤس ابن اسحاق اور نخعی رحمہم اللہ اور ظاہریہ کا قول ہے۔

نمبر ②: جمہور علماء تابعین جملہ فقہاء کے ہاں تین طلاق واقع ہوں گی مگر وہ گنہگار ہوگا یہ طلاق بدعی ہوگی یہ اذان جمعہ کے وقت بیع کی طرح ہے اور مغصوبہ زمین میں نماز کی طرح ہے۔ (مختصر من الخب)

فریق اوّل: ایک وقت میں دی جانے والی تین طلاق ایک ہوگی جبکہ وہ اس طہر میں ہو جس میں جماع نہ کیا گیا ہو۔

۴۳۸۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ :أَتَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :نَعَمْ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ o ثَلَاثًا مَعًا ، فَقَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهَا وَاحِدَةٌ إِذَا كَانَتْ فِيْ وَقْتِ سُنَّةٍ ، وَذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ طَاهِرًا فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا :لَمَّا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَمَرَ عِبَادَهٗ أَنْ يُطَلِّقُوْا لِوَقْتٍ عَلٰى صِفَةٍ ، فَطَلَّقُوْا عَلٰى غَيْرِ مَا أَمَرَهُمْ بِهٖ ، لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُمْ .وَقَالُوْا :أَلَا تَرَوْنَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَمَرَ رَجُلًا أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهٗ فِيْ وَقْتٍ عَلٰى صِفَةٍ ، فَطَلَّقَهَا فِيْ غَيْرِهٖ ، أَوْ أَمَرَهٗ أَنْ يُطَلِّقَهَا عَلٰى شَرِيْطَةٍ ، فَطَلَّقَهَا عَلٰى غَيْرِ تِلْكَ الشَّرِيْطَةِ ، أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَقَعُ ، إِذْ كَانَ قَدْ خَالَفَ مَا أَمَرَ بِهٖ.

قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ ، الَّذِى أَمَرَ بِهِ الْعِبَادَ ، فَإِذَا أَوْقَعُوْهُ كَمَا أُمِرُوْا بِهِ ، وَقَعَ ، وَإِذَا أَوْقَعُوْهُ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ، لَمْ يَقَعْ .وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ أَكْثَرُ أَهْلِ الْعِلْمِ ، فَقَالُوْا :الَّذِى أَمَرَ بِهِ الْعِبَادَ مِنْ إِيْقَاعِ الطَّلَاقِ ، فَهُوَ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، إِذَا كَانَتِ الْمَرْأَةُ طَاهِرًا ، مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ ، أَوْ كَانَتْ حَامِلًا ، وَأُمِرُوْا بِتَفْرِيْقِ الثَّلَاثِ إِذَا أَرَادُوْا إِيْقَاعَهُنَّ ، وَلَا يُوْقِعُوْنَهُنَّ مَعًا .فَإِذَا خَالَفُوْا ذٰلِكَ ، فَطَلَّقُوْا فِى الْوَقْتِ الَّذِى لَا يَنْبَغِى لَهُمْ أَنْ يُطَلِّقُوْا فِيْهِ، وَأَوْقَعُوْا مِنَ الطَّلَاقِ أَكْثَرَ مِمَّا أُمِرُوْا بِإِيْقَاعِهِ، لَزِمَهُمْ مَا أَوْقَعُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُمْ آثِمُوْنَ فِىْ تَعَدِّيهِمْ مَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .وَلَيْسَ ذٰلِكَ كَالْوَكَالَاتِ ، لِأَنَّ الْوُكَلَاءَ إِنَّمَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ لِلْمُوَكِّلِيْنَ ، فَيَحِلُّوْنَ فِىْ أَفْعَالِهِمْ تِلْكَ مَحَلَّهُمْ فَإِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ كَمَا أُمِرُوْا لَزِمَ وَإِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ مَا أُمِرُوْا بِهِ لَمْ يَلْزَمْ .وَالْعِبَادُ فِىْ طَلَاقِهِمْ إِنَّمَا يَفْعَلُوْنَهُ لِأَنْفُسِهِمْ لَا لِغَيْرِهِمْ ، لَا لِرَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ ، وَلَا يَحِلُّوْنَ فِىْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّ غَيْرِهِمْ ، فَيُرَادُ مِنْهُمْ فِىْ ذٰلِكَ إِصَابَةُ مَا أَمَرَهُمْ بِهِ الَّذِيْنَ يَحِلُّوْنَ فِىْ فِعْلِهِمْ ذٰلِكَ مَحَلَّهُمْ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَزِمَهُمْ مَا فَعَلُوْا ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ نُهُوْا عَنْهُ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ ، مِمَّا قَدْ نَهَى اللّٰهُ تَعَالٰى الْعِبَادَ عَنْ فِعْلِهَا ، أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ إِذَا فَعَلُوْهَا أَحْكَامًا .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنِ الظِّهَارِ ، وَوَصَفَهُ بِأَنَّهُ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ ، وَلَمْ يَمْنَعْ مَا كَانَ كَذٰلِكَ أَنْ تَحْرُمَ بِهِ الْمَرْأَةُ عَلٰى زَوْجِهَا ، حَتّٰى يَفْعَلَ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ .فَلَمَّا رَأَيْنَا الظِّهَارَ قَوْلًا مُنْكَرًا وَزُوْرًا ، وَقَدْ لَزِمَتْ بِهِ حُرْمَةٌ ، كَانَ كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ، هُوَ مُنْكَرٌ مِنَ الْقَوْلِ وَزُوْرٌ ، وَالْحُرْمَةُ بِهِ وَاجِبَةٌ .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا سَأَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ طَلَاقِ عَبْدِ اللّٰهِ امْرَأَتَهُ وَهِىَ حَائِضٌ ، أَمَرَهُ بِمُرَاجَعَتِهَا ، وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ بِذٰلِكَ الْآثَارُ ، وَقَدْ ذَكَرْتُهَا فِى الْبَابِ الْأَوَّلِ وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُؤْمَرَ بِالْمُرَاجَعَةِ ، مَنْ لَمْ يَقَعْ طَلَاقُهُ .فَلَمَّا كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَلْزَمَهُ الطَّلَاقَ فِى الْحَيْضِ ، وَهُوَ وَقْتٌ لَا يَحِلُّ إِيْقَاعُ الطَّلَاقِ فِيْهِ، كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، فَأَوْقَعَ كُلًّا فِىْ وَقْتِ الطَّلَاقِ لَزِمَهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَلْزَمَ نَفْسَهُ، وَإِنْ كَانَ قَدْ فَعَلَهُ عَلٰى خِلَافِ مَا أُمِرَ بِهِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظْرُ فِىْ هٰذَا الْبَابِ .وَفِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مَا لَوْ اكْتَفَيْنَا بِهِ كَانَ حُجَّةً قَاطِعَةً ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ ، قَدْ كَانَتْ لَكُمْ فِى الطَّلَاقِ أَنَاةٌ وَإِنَّهُ مَنْ تَعَجَّلَ أَنَاةَ اللّٰهِ فِى الطَّلَاقِ أَلْزَمْنَاهُ إِيَّاهُ .

۴۳۸۵: ابن طاؤس نے والد سے نقل کیا کہ ابوالصہباء نے ابن عباس ﷠ سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول

اللہ ﷺ کے زمانہ نبوت میں تین طلاق کو ایک قرار دیا جاتا تھا اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی تینوں سالوں میں یہی سلسلہ تھا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے ہاں یہ درست ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاق دے دے تو اس پر ایک طلاق واقع ہوگی بشرطیکہ اس نے وہ طلاق اس وقت میں دی ہو جس میں طلاق دینا سنت ہے (طہر) اور اس طہر میں ہو جس میں جماع نہ کیا گیا ہو انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے اس طرح استدلال کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ طلاق وقت میں دیں اور ایک خاص طریقے پر دیں وہ وقت طہر ہے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ دلیل میں اس روایت کو پیش کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا کہ وہ خاص وقت میں خاص انداز سے دیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف طلاق دی تو ان کی طلاق ہی واقع نہیں ہوئی اور دوسری بات یہ ہے کہ معاملات میں بھی اگر ایک آدمی کسی آدمی کو کہے کہ وہ اس کی کو اس وقت میں اس انداز سے طلاق دے اس نے اس کی شرط کے بغیر طلاق دی یا اس کو کہا گیا کہ وہ اس شرط پر طلاق دے اس سے اس نے کسی اور شرط پر طلاق دی تو وہ واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے مامور کی مخالفت کی ہے۔ بالکل اسی طرح طلاق کا بھی حکم ہے کہ بندوں کو جس طرح دینے کا حکم دیا اگر وہ اسی طرح بجا لائیں تو واقع ہوگی اور جب وہ اس کے برخلاف دیں گے تو وہ واقع نہ ہوگی۔ اکثر اہل علم نے اس بات کی مخالفت کی ہے اور طلاق بدعی کو بھی واقع قرار دیا اس کی وجوہ بھی ذکر فرمائیں۔ دلائل کی روایات مذکور ہوں گی اور اگر سابقہ مؤقف کا جواب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو طلاق کے سلسلہ میں جو حکم فرمایا ہے وہ بالکل اسی طرح ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے۔ کہ جب عورت طہر کی حالت میں ہو اور اس طہر میں خاوند نے مجامعت بھی نہ کی ہو یا وہ حاملہ ہو (تو اس وقت طلاق دی جائے) اور تین طلاق الگ الگ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ طلاق واقع کرنا چاہتے ہو ان کو اکٹھا واقع نہ کریں۔ مگر جب انہوں نے مخالفت کر دی اور ایسے وقت میں طلاق دے دی جس میں انہیں طلاق نہ دینا چاہئے تھی اور طلاق کی تعداد میں جتنی دینی چاہیے تھیں اس سے زیادہ دیں تو جتنی انہوں نے واقع کی ہیں وہ لازم ہو جائیں گی مگر وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں تجاوز کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔ بقیہ رہا آپ کا طلاق کو دیگر وکالات پر قیاس کرنا تو یہ درست نہیں کیونکہ طلاق کا حکم عام وکالتوں کی طرح نہیں ہے کیونکہ وکلاء اپنا وہ فعل اپنے موکلین کی خاطر کرتے ہیں اس لئے وہ اپنے موکل کے مقام پر شمار کر لئے جاتے ہیں اور وکیل کا فعل ان کا اپنا فعل شمار ہوتا اور کیا جاتا ہے اسی وجہ سے وکلاء اگر انہی شرائط کے ساتھ انجام دیں تو ان پر لازم ہو جاتا ہے اور اگر ان شرائط کا پاس نہ کریں تو موکل پر وہ فعل لازم نہیں ہوتا۔ یہاں معاملہ طلاق میں طلاق کا یہ فعل بندے اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں کسی دوسرے کے لئے نہیں کرتے اور نہ اپنے رب کے لئے کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے اس فعل میں دوسروں کے قائم مقام ہوتے ہیں کہ ان سے اس بات کا ارادہ کیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے حکم کے مطابق صحیح طلاق دیں جن کے یہ قائم مقام ہیں۔ پس جب بات بالکل اسی طرح ہے تو جو کچھ انہوں نے

کیا وہ ان پر لازم ہو جائے گا خواہ یہ ان امور سے ہے جن سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بعض کاموں سے منع فرمایا مگر عمل کی صورت میں حکم لازم کر دیا ان میں سے ایک ظہار ہے کہ اس سے منع کیا گیا اور اس کو بری بات اور جھوٹا قول قرار دیا گیا مگر اس کے باوجود جو شخص ظہار کرے اس کی بیوی خاوند پر اس وقت تک کے لئے حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ اس کا کفارہ ادا نہ کرے تو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ظہار بری بات اور جھوٹ ہے لیکن اس کے باوجود لازم ہو گئی۔ اسی طرح جس طلاق سے روکا گیا وہ بھی بری بات اور جھوٹ ہونے کے باوجود حرمت لازم ہو گئی۔ جب ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس طلاق کے متعلق دریافت کیا جو انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں دی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجوع کا حکم دیا جیسا کہ متواتر روایات سے ثابت ہے جن کا تذکرہ گزشتہ باب الطلاق میں ہوا اور یہ بات تو ظاہر ہے اگر طلاق واقع نہیں ہوئی تو رجوع کا کیا معنی ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں دی ہوئی طلاق کو نافذ اور لازم قرار دیا جبکہ حیض میں طلاق دینا جائز نہیں۔ تو بالکل اسی طرح جو شخص بیک وقت تین طلاق دے تو طلاق نافذ ہو جائے گی اور جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ اس نے یہ عمل مامور بہ کے خلاف کیا ہے اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ رہی ابن عباس رضی اللہ عنہ والی روایت جو شروع باب میں مذکور ہوئی اگر اسی پر اکتفاء کریں تو وہ قطعی دلیل ہے کیونکہ ان کا فرمان یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! تمہارے لئے طلاق میں ٹھہراؤ تھا اور شان یہ ہے کہ جو شخص طلاق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تاخیر و مہلت میں جلد بازی کرے تو وہ طلاق اس پر لازم ہو جائے گی۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

امام ابوجعفر رحمہ اللہ کا قول: بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاق دے دے تو اس پر ایک طلاق واقع ہو گی بشرطیکہ اس نے وہ طلاق اس وقت میں دی ہو جس میں طلاق دینا سنت ہے (طہر) اور اس طہر میں ہو جس میں جماع نہ کیا گیا ہو انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے اس طرح استدلال کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ طلاق وقت میں دیں اور ایک خاص طریقے پر دیں وہ وقت طہر ہے جس میں جماع نہ کیا ہو۔ دلیل میں اس روایت کو پیش کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ حکم دیا کہ وہ خاص وقت میں خاص انداز سے دیں تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف طلاق دی تو ان کی طلاق ہی واقع نہیں ہوئی اور دوسری بات یہ ہے کہ معاملات میں بھی اگر ایک آدمی کسی آدمی کو کہے کہ وہ اس کی بیوی کو اس وقت میں اس انداز سے طلاق دے اس نے اس کی شرط کے بغیر طلاق دی یا اس کو کہا گیا کہ وہ اس شرط پر طلاق دے اس سے اس نے کسی اور شرط پر طلاق دی تو وہ واقع نہ ہو گی کیونکہ اس نے مامور کی مخالفت کی ہے۔

بالکل اسی طرح طلاق کا بھی حکم ہے کہ بندوں کو جس طرح دینے کا حکم دیا اگر وہ اسی طرح بجا لائیں تو واقع ہو گی اور جب وہ اس کے برخلاف دیں گے تو وہ واقع نہ ہو گی۔

فریق ثانی کا قول: اکثر اہل علم نے اس بات کی مخالفت کی ہے اور طلاق بدعی کو بھی واقع قرار دیا اس کی وجوہ بھی ذکر فرمائیں۔ دلائل کی روایات مذکور ہوں گی اور اگر سابقہ مؤقف کا جواب دیا جائے گا۔

سابقہ مؤقف کا جواب: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو طلاق کے سلسلہ میں جو حکم فرمایا ہے وہ بالکل اسی طرح ہے جیسا کہ تم نے ذکر کیا ہے۔ کہ جب عورت طہر کی حالت میں ہو اور اس طہر میں خاوند نے مجامعت بھی نہ کی ہو یا وہ حاملہ ہو (تو اس وقت طلاق دی جائے) اور تین طلاق الگ الگ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ طلاق واقع کرنا چاہتے ہوں ان کو اکٹھا واقع نہ کریں۔

مگر جب انہوں نے مخالفت کر دی اور ایسے وقت میں طلاق دے دی جس میں انہیں طلاق نہ دینا چاہئے تھی اور طلاق کی تعداد میں جتنی دینی چاہئے تھیں اس سے زیادہ دیں تو جتنی انہوں نے واقع کی ہیں وہ لازم ہو جائیں گی مگر وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں تجاوز کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔

بقیہ رہا آپ کا طلاق کو دیگر وکالات پر قیاس کرنا تو یہ درست نہیں کیونکہ طلاق کا حکم عام وکالتوں کی طرح نہیں ہے کیونکہ وکلاء اپنا وہ فعل اپنے مؤکلین کی خاطر کرتے ہیں اس لئے وہ اپنے موکل کے مقام پر شمار کر لئے جاتے ہیں اور وکیل کا فعل ان کا اپنا فعل شمار ہوتا اور کیا جاتا ہے اسی وجہ سے وکلاء اگر انہی شرائط کے ساتھ انجام دیں تو ان پر لازم ہو جاتا ہے اور اگر ان شرائط کا پاس نہ کریں تو موکل پر وہ فعل لازم نہیں ہوتا۔

یہاں معاملہ طلاق میں طلاق کا یہ فعل بندے اپنی ذات کے لئے کرتے ہیں کسی دوسرے کے لئے نہیں کرتے اور نہ اپنے رب کے لئے کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے اس فعل میں دوسروں کے قائم مقام ہوتے ہیں کہ ان سے اس بات کا ارادہ کیا جائے کہ وہ ان لوگوں کے حکم کے مطابق صحیح طلاق دیں جن کے یہ قائم مقام ہیں۔

پس جب بات بالکل اسی طرح ہے تو جو کچھ انہوں نے کیا وہ ان پر لازم ہو جائے گا خواہ یہ ان امور سے ہے جن سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بعض کاموں سے منع فرمایا مگر عمل کی صورت میں حکم لازم کر دیا ان میں سے ایک ظہار ہے کہ اس سے منع کیا گیا اور اس کو بری بات اور جھوٹا قول قرار دیا گیا مگر اس کے باوجود جو شخص ظہار کرے اس کی بیوی خاوند پر اس وقت تک کے لئے حرام ہو جاتی ہے جب تک وہ اس کا کفارہ ادا نہ کرے تو جب ہم دیکھتے ہیں کہ ظہار بری بات اور جھوٹ ہے لیکن اس کے باوجود لازم ہو گئی۔ اسی طرح جس طلاق سے روکا گیا وہ بھی بری بات اور جھوٹ ہونے کے باوجود حرمت لازم ہو گئی۔

جب ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی اس طلاق کے متعلق دریافت کیا جو انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں دی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رجوع کا حکم دیا جیسا کہ متواتر روایات سے ثابت ہے جن کا تذکرہ گزشتہ باب الطلاق میں ہوا۔

اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ اگر طلاق واقع نہیں ہوئی تو رجوع کا کیا معنی ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیض میں دی ہوئی طلاق کو نافذ اور لازم قرار دیا جبکہ حیض میں طلاق دینا جائز نہیں۔ تو بالکل اسی طرح جو شخص بیک وقت تین طلاق دے تو

طلاق نافذ ہو جائے گی اور جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا وہ لازم ہو جائے گا اگرچہ اس نے یہ عمل مامور بہ کے خلاف کیا ہے اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔

رہی ابن عباس رضی اللہ عنہما والی روایت جو شروع باب میں مذکور ہوئی اگر اسی پر اکتفاء کریں تو وہ قطعی دلیل ہے کیونکہ ان کا فرمان یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے فرمایا اے لوگو! تمہارے لئے طلاق میں ٹھہراؤ تھا اور شان یہ ہے کہ جو شخص طلاق کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تاخیر و مہلت میں جلد بازی کرے تو وہ طلاق اس پر لازم ہو جائے گی۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

۴۳۸۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ ، قَالَ ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِیْ إِسْرَائِیْلَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ .ح .وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِیدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِیُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَ الْحَدِیْثِ الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، غَیْرَ أَنَّهُمَا لَمْ یَذْكُرَا أَبَا الصَّهْبَاءِ وَلَا سُؤَالَهُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ، وَإِنَّمَا ذَكَرَا مِثْلَ جَوَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِیْ فِیْ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ ، وَذَكَرَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ كَلَامِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِیْثِ .فَخَاطَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِیْعًا ، وَفِیْهِمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُمْ ، الَّذِیْنَ قَدْ عَلِمُوْا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ، فِیْ ذٰلِكَ ، فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ یُنْكِرْهُ عَلَیْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ، وَلَمْ یَدْفَعْهُ دَافِعٌ ، فَكَانَ ذٰلِكَ أَكْبَرَ الْحُجَّةِ فِیْ نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ,لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ فِعْلُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَمِیْعًا ، فِعْلًا یَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَیْضًا إِجْمَاعُهُمْ عَلَی الْقَوْلِ إِجْمَاعًا یَجِبُ بِهِ الْحُجَّةُ .وَكَمَا كَانَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَی النَّقْلِ بَرِیْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ ، كَانَ كَذٰلِكَ إِجْمَاعُهُمْ عَلَی الرَّأْیِ بَرِیْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ .وَقَدْ رَأَیْنَا أَشْیَاءَ قَدْ كَانَتْ عَلَی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی مَعَانِیْ، فَجَعَلَهَا أَصْحَابُهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ، عَلٰی خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِیْ، لَمَّا رَأَوْا فِیْهِ مِمَّا قَدْ خَفِیَ عَلَی مَنْ بَعْدَهُمْ ، فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخًا ، لِمَا تَقَدَّمَهُ .مِنْ ذٰلِكَ ، تَدْوِینُ الدَّوَاوِینِ وَالْمَنْعُ مِنْ بَیْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ ، وَقَدْ كُنَّ یُبَعْنَ قَبْلَ ذٰلِكَ .وَالتَّوْقِیْتُ فِیْ حَدِّ الْخَمْرِ ، وَلَمْ یَكُنْ فِیْهِ تَوْقِیْتٌ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ مَا عَمِلُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، وَوَقَفْنَا عَلَیْهِ، لَا یَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهُ إِلَی مَا قَدْ رَأَیْنَاهُ، مِمَّا قَدْ تَقَدَّمَ فِعْلُهُمْ لَهُ كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَقَفُوْنَا عَلَیْهِ مِنَ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ ، الْمُوْقَعِ مَعًا ، أَنَّهُ

يَلْزَمُ ، لَا يَجُوْزُ لَنَا خِلَافُهُ إِلَى غَيْرِهِ. مِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهُ كَانَ قَبْلَهُ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ .ثُمَّ هٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، قَدْ كَانَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ يُفْتِي مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مَعًا ، أَنَّ طَلَاقَهُ قَدْ لَزِمَهُ، وَحَرَّمَهَا عَلَيْهِ .

۴۳۸۶: ابن طاؤس نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی جیسا باب کے شروع میں ذکر ہوا۔ البتہ فرق یہ ہے کہ اس روایت میں ابوالصہباء اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے سوال کا تذکرہ اس روایت میں موجود نہیں البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا جواب اسی انداز سے مذکور ہے اور اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کا وہ کلام مذکور ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اور ان میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے جن کو اس سے پہلے والی بات معلوم تھی جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی مگر ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور نہ کسی تردید کرنے والے نے تردید کی۔ پس یہ بات پہلی بات کے نسخ کی عظیم ترین دلیل بن گئی۔ کیونکہ جب صحابہ کرام کا فعل ایسا فعل ہے کہ جس سے حجت قائم ہوئی ہے تو ان کا کسی بات پر اتفاق بھی قابل استدلال اجماع ہے جس طرح ان کا کسی روایت کے نقل پر اجماع وہم ولغزش سے بری ہے اسی طرح ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش و وہم سے بری ہے۔ ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم نے کئی باتوں میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان کا کچھ مفہوم تھا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کچھ اور مراد لیا کیونکہ انہوں نے ان میں وہ باتیں دیکھیں جو بعد والوں پر پوشیدہ تھیں تو یہ پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے ان میں دفاتر کا نظام اُم ولد کی بیع کی ممانعت حالانکہ اس سے پہلے ان کی فروخت ہوتی تھی حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس سے پہلے ان کی تعداد متعین نہ تھی تو جب انہوں نے اس پر عمل کیا تو ہمیں بھی اس سے واقفیت ہوگئی تو ہمارے لئے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ اسی طرح تین طلاقیں جو بیک وقت دی جائیں وہ لازم ہو جائیں گی۔ اس کو چھوڑ کر ہمیں اس کی مخالفت جائز نہیں اس کو دیکھ کر جو کہ مروی ہے کہ اس سے پہلے وہ حکم تھا۔ پھر یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت شروع باب میں مذکور ہے اور اسی پر دارومدار ہے ان کا فتویٰ اس کے خلاف موجود ہے انہوں نے طلاق ثلاثہ کو نافذ العمل قرار دے کر بیوی کو اس پر حرام قرار دیا۔

تشریح یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام لوگوں! کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اور ان میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے جن کو اس سے پہلے والی بات معلوم تھی جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھی مگر ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا اور نہ کسی تردید کرنے والے نے تردید کی۔ پس یہ بات پہلی بات کے نسخ کی عظیم ترین دلیل بن گئی۔ کیونکہ جب صحابہ کرام کا فعل ایسا فعل ہے کہ جس سے حجت قائم ہوئی ہے تو ان کا کسی بات پر اتفاق بھی قابل استدلال اجماع ہے جس طرح ان کا کسی روایت کی نقل پر اجماع وہم ولغزش سے بری ہے اسی طرح ان کا ایک رائے پر اتفاق لغزش و وہم سے بری ہے۔

ایک اور دلیل یہ ہے کہ ہم نے کئی باتوں میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ان کا کچھ مفہوم تھا اور آپ کے بعد صحابہ کرام نے اس سے کچھ اور مراد لیا کیونکہ انہوں نے ان میں وہ باتیں دیکھیں جو بعد والوں پر پوشیدہ تھیں تو یہ پہلے قول کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے ان میں دفاتر کا نظام ام ولد کی بیع کی ممانعت حالانکہ اس سے پہلے ان کی فروخت ہوتی تھی حد شراب میں کوڑوں کی تعداد کی تعیین جبکہ اس سے بعد ان کی تعداد متعین نہ تھی تو جب انہوں نے اس پر عمل کیا تو ہمیں بھی اس سے واقفیت ہوگئی تو ہمارے لئے بھی ان کے اس پہلے فعل کو دیکھ کر دوسرے حکم کی خلاف ورزی جائز نہیں۔ اسی طرح تین طلاقیں جو بیک وقت دی جائیں وہ لازم ہو جائیں گی۔ اس کو چھوڑ کر ہمیں اس کی مخالفت جائز نہیں اس کو دیکھ کر جو کہ مروی ہے کہ اس سے پہلے وہ حکم تھا۔

اس قول کی تائیدی روایات:

یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جن کی روایت شروع باب میں مذکور ہے اور اسی پر دارومدار ہے ان کا فتویٰ اس کے خلاف موجود ہے انہوں نے طلاق ثلاثہ کو نافذ العمل قرار دے کر بیوی کو اس پر حرام قرار دیا۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۳۸۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ :إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، فَقَالَ :إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللّٰهَ فَأَثِمَهُ اللّٰهُ وَأَطَاعَ الشَّيْطَانَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا .فَقُلْتُ :كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ يَحِلُّهَا لَهُ؟ فَقَالَ :مَنْ يُخَادِعِ اللّٰهَ يُخَادِعْهُ .

۴۳۸۷: اعمش نے مالک بن حارث سے نقل کیا کہ ایک شخص ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہیں انہوں نے کہا تیرے چچا نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس طلاق کو پورا کر دیا ہے تیرے چچا نے شیطان کی اتباع کی ہے اب اس کے لئے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ میں نے سوال کیا آپ اس آدمی کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں جو اس عورت کو اس کے لئے حلال کر دے؟ آپ نے فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ سے فراڈ کا معاملہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے اس کے فراڈ کا بدلہ چکائیں گے۔

۴۳۸۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ ، قَالَ :طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا ، فَجَاءَ يَسْتَفْتِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ أَسْأَلُ لَهُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ ذٰلِكَ .فَقَالَا :لَا نَرَى أَنْ تَنْكِحَهَا ، حَتّٰى تَتَزَوَّجَ زَوْجًا غَيْرَكَ .فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ طَلَاقِي

إِيَّاهَا وَاحِدَةً .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :إِنَّكَ أَرْسَلْتَ مِنْ يَدِكَ، مَا كَانَ لَكَ مِنْ فَضْلٍ .

۴۳۸۸: محمد بن ایاس بن بکیر نے نقل کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دیں ابھی وہ اس کے ہاں داخل بھی نہ ہوا تھا پھر اس کے دل میں خیال آیا کہ وہ اس سے نکاح کرے تو وہ استفتاء کے لئے آیا میں اس کے ساتھ گیا تا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے لئے استفسار کروں۔ دونوں نے فرمایا ہم اس شخص کا اس عورت سے نکاح جائز قرار نہیں دیتے جب تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے وہ آدمی کہنے لگا میں نے اسے ایک طلاق دی ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو زائد تیرے ہاتھ میں تھا تو نے اس کو اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔

۴۳۸۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعَاصِمِ بْنِ عُمَرَ ، فَجَاءَ هُمَا مُحَمَّدُ بْنُ إِيَاسِ بْنُ الْبُكَيْرِ ، قَالَ :إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا ، فَمَاذَا تَرَيَانِ ؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ مَا لَنَا فِيهِ مِنْ قَوْلٍ، فَاذْهَبْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .فَاسْأَلْهُمَا ثُمَّ ائْتِنَا فَأَخْبِرْنَا. فَذَهَبَ فَسَأَلَهُمَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِأَبِي هُرَيْرَةَ :أَفْتِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَقَدْ جَاءَتْكَ مُعْضِلَةٌ أَيْ مَسْأَلَةٌ صَعْبَةٌ مُشْكِلَةٌ . فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :الْوَاحِدَةُ تُبِينُهَا ، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

۴۳۸۹: معاویہ بن ابی عیاش انصاری نے بتایا کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور عاصم بن عمر بھی وہاں موجود تھے کہ اچانک محمد بن ایاس بن بکیر آ کر کہنے لگا کہ ایک دیہاتی نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہیں اور اس بیوی سے ابھی اس نے جماع بھی نہیں کیا تم دونوں اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہو؟ ابن زبیر کہنے لگے ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے تم عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے دریافت کر کے پھر ہمارے پاس آ کر ہمیں بتلاؤ۔ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں گیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ اس کو بتلاؤ تمہارے پاس مشکل مسئلہ آیا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ایک طلاق تو اس کو بائنہ کر دے گی اور تین حرام کر دیں گی جب تک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے۔

۴۳۹۰: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ الْبُكَيْرِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَابْنَ عُمَرَ ، عَنْ طَلَاقِ الْبِكْرِ ثَلَاثًا وَهُوَ مَعَهُ، فَكُلُّهُمْ قَالَ حُرِّمَتْ

عَلَيْكَ.

۴۳۹۰: محمد بن ایاس بن بکیر نے نقل کیا کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا جبکہ میں اس کے ساتھ تھا کہ باکرہ کو تین طلاق مل جانے کا کیا حکم ہے۔ تمام نے یہی جواب دیا وہ تجھ پر حرام ہے۔

۴۳۹۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا قَالَا فِي الرَّجُلِ يُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا :لَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

۴۳۹۱: ابو سلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ دونوں نے فرمایا کہ جو آدمی باکرہ عورت کو تین طلاق دے دے وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ کسی اور سے نکاح نہ کرے۔

۴۳۹۲: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً .فَقَالَ :ثَلَاثٌ تُحَرِّمُهَا عَلَيْهِ، وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ فِي رَقَبَتِهِ، إِنَّهُ اتَّخَذَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا .

۴۳۹۲: سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا ایک آدمی نے اپنی بیوی کو سو طلاق دی ہیں آپ نے فرمایا تین طلاقیں اس عورت کو اس پر حرام کر دیں گی اور ستانوے اس کی گردن میں (وبال) ہوں گی اس لئے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

۴۳۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَهُ.

۴۳۹۳: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ۱۰' نسائی فی الطلاق باب ۷' ۷۲' ۷۶۔

۴۳۹۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، وَحُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ :رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً ، فَقَالَ :عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ، لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلَ لَكَ مَخْرَجًا ، مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ . ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۴۳۹۴: مجاہد روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو سو

طلاق دی ہیں تو آپ نے فرمایا تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی تیری عورت تجھ سے جدا ہوگئی۔ تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا کہ تیرے لئے وہ کوئی راہ نکالتا۔ (چونکہ) جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا﴾ (الطلاق:۱)

دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے فتاویٰ جات:

اور کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فتاویٰ جات بھی اس کے موافق ہیں:

۴۳۹۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ - فِيْمَنْ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا ، قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا - قَالَ : لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

۴۳۹۵: ابو وائل سے روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے اور یہ طلاق بھی قبل الدخول ہو۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے وہ عورت اب اس کے لئے حلال نہیں جب تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

۴۳۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ مِائَةً قَالَ ثَلَاثٌ تُبِيْنُهَا مِنْكَ ، وَسَائِرُهَا عُدْوَانٌ .

۴۳۹۶: علقمہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ان سے ایسے آدمی کے متعلق سوال ہوا جو اپنی بیوی کو سو طلاق دے تو انہوں نے فرمایا تین طلاقوں نے اس کو مرد سے جدا کر دیا بقیہ ستانوے تو اس کا ظلم و زیادتی ہے (جس کا وبال اس پر پڑے گا)

۴۳۹۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ الْاَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَسَاَلَهُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا ، قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا . قَالَ عَطَاءٌ : فَقُلْتُ لَهُ، طَلَاقُ الْبِكْرِ وَاحِدَةٌ ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّمَا اَنْتَ قَاصٌّ ، الْوَاحِدَةُ تُبِيْنُهَا ، وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ .

۴۳۹۷: نعمان بن ابوعیاش انصاری نے عطاء بن یسارؒ سے نقل کیا کہ ایک شخص عبداللہ بن عمروؓ کی خدمت میں آیا اور ان سے دریافت کیا کہ جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق چھونے سے پہلے دے دی تو عطاء کہنے لگے میں نے کہا کہ باکرہ کی طلاق ایک ہے؟ تو عبداللہ نے فرمایا تو تو قصہ گو ہے جو اس کو جدا کر دے گی اور تین اس کو حرام کر دیں گی وہ اس کے لئے دیگر خاوند سے نکاح کے بغیر حلال نہ ہو گی۔

۴۳۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ ، وَیَحْیَى بْنُ أَیُّوْبَ ، قَالَا :ثَنَا ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ الْوَاحِدَةُ تُبِیْنُهَا وَالثَّلَاثُ تُحَرِّمُهَا .

۴۳۹۸: عطاء بن یسار نے عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ ایک طلاق اس کو جدا کر دے گی اور تین اس کو حرام کر دیں گی۔

۴۳۹۹: حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدٌ هُوَ ابْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ :عَنْ شَقِیْقٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهُ . قَالَ :وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أُتِیَ بِرَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا أَوْجَعَ ظَهْرَهُ .

۴۳۹۹: شقیق نے انس ؓ سے روایت کی ہے کہ وہ عورت اس کے لئے اس وقت تک دوبارہ حلال نہیں جب تک وہ عورت کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔ شقیق کہتے ہیں کہ جب عمر ؓ کی خدمت میں ایسا آدمی لایا جاتا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی ہوتی تھیں تو آپ اس کی پشت پر کوڑے برساتے۔

۴۴۰۰: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ ، عَنْ شَقِیْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ -فِی الرَّجُلِ یُطَلِّقُ الْبِكْرَ ثَلَاثًا -إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لَهُ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهُ .حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ شَقِیْقٌ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهٗ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :قَدْ رَأَیْنَا الْعِبَادَ أُمِرُوْا أَنْ لَا یَنْكِحُوْا النِّسَاءَ إِلَّا عَلٰى شَرَائِطَ ، مِنْهَا أَنَّهُمْ مُنِعُوْا مِنْ نِكَاحِهِنَّ فِیْ عِدَّتِهِنَّ ، فَكَانَ مَنْ نَكَحَ امْرَأَةً فِیْ عِدَّتِهَا ، لَمْ یَثْبُتْ نِكَاحُهُ عَلَیْهَا ، وَهُوَ فِیْ حُكْمِ مَنْ لَمْ یَعْقِدْ عَلَیْهَا نِكَاحًا ، فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ یَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ إِذَا عَقَدَ عَلَیْهَا طَلَاقًا ، فِیْ وَقْتٍ قَدْ نُهِیَ عَنْ إِیْقَاعِ الطَّلَاقِ فِیْهِ، أَنْ لَا یَقَعَ طَلَاقُهُ ذٰلِكَ ، وَأَنْ یَكُوْنَ فِیْ حُكْمِ مَنْ لَمْ یُوْقِعْ طَلَاقًا .فَالْجَوَابُ فِیْ ذٰلِكَ ، أَنَّ مَا ذَكَرَ مِنْ عَقْدِ النِّكَاحِ كَذٰلِكَ هُوَ ، وَكَذٰلِكَ الْعُقُوْدُ كُلُّهَا الَّتِیْ یَدْخُلُ الْعِبَادُ بِهَا فِیْ أَشْیَاءَ لَا یَدْخُلُوْنَ فِیْهَا إِلَّا مِنْ حَیْثُ أُمِرُوْا بِالدُّخُوْلِ فِیْهَا .وَأَمَّا الْخُرُوْجُ مِنْهَا

، فَقَدْ يَجُوْزُ بِغَيْرِ مَا أُمِرُوْا بِالْخُرُوْجِ بِهٖ ، مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ قَدْ أُمِرَ الْعِبَادُ بِدُخُوْلِهَا ، أَنْ لَا يَدْخُلُوْهَا إِلَّا بِالتَّكْبِيْرِ وَالْأَسْبَابِ الَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ فِيْهَا ، وَأُمِرُوْا أَنْ لَا يَخْرُجُوْا مِنْهَا إِلَّا بِالتَّسْلِيْمِ .فَكَانَ مَنْ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ بِغَيْرِ طَهَارَةٍ وَبِغَيْرِ تَكْبِيْرٍ ، لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِيْهَا ، وَكُلُّ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْهَا بِكَلَامٍ مَكْرُوْهٍ أَوْ فَعَلَ فِيْهَا شَيْئًا مِمَّا لَا يُفْعَلُ فِيْهَا ، مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ ، وَالْمَشْيِ ، وَمَا أَشْبَهَهُ، خَرَجَ بِهٖ مِنَ الصَّلَاةِ ، وَكَانَ مُسِيئًا فِيْمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِهٖ .فَكَذٰلِكَ الدُّخُوْلُ فِي النِّكَاحِ ، لَا يَكُوْنُ إِلَّا مِنْ حَيْثُ أُمِرَ الْعِبَادُ بِالدُّخُوْلِ فِيْهِ .وَالْخُرُوْجُ مِنْهُ، قَدْ يَكُوْنُ بِمَا أُمِرُوْا بِالْخُرُوْجِ مِنْهُ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَهٰذَا كُلُّهٗ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۴۰۰: شقیق نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ آدمی جو اپنی باکرہ بیوی کو تین طلاق دے وہ عورت اس کے لئے اور خاوند سے نکاح کے بغیر حلال نہ ہوگی اس روایت کو سفیان نے براہ راست بھی شقیق عن انس' عن عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ بندوں کو اس بات کا حکم ملا ہے کہ وہ عورتوں سے کچھ شرائط کی بنیاد پر نکاح کریں ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ ان عورتوں کی عدت کے دوران نکاح سے روکا۔ پس جو آدمی کسی عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کرے اس کا اس سے نکاح بھی ثابت نہ ہوگا اور وہ نکاح نہ کرنے والوں کے حکم میں ہوگا۔ تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر وہ ایسے وقت میں طلاق دے جبکہ طلاق دینا منع ہے تو طلاق واقع نہ ہوگی اور وہ طلاق نہ دینے والوں کے حکم میں ہوگا۔ عقد نکاح کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ان تمام عقود کا معاملہ تو اسی طرح ہے جن کے ذریعہ بندے کسی کام میں داخل ہوتے ہیں یعنی وہ صرف اسی صورت میں ہی اس کام میں داخل ہوتے ہیں جو حکم کے مطابق ہو مگر کسی کام سے نکلنے کی صورت میں مامور بہ طریقہ کے علاوہ بھی نکلا جا سکتا ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بندوں کو حکم ہے کہ وہ نماز کو تکبیر اور ان اسباب و ذرائع سے شروع کر سکتے ہیں جن کے ذریعہ وہ نماز میں داخل ہوتے ہیں اور ان کو حکم ہے کہ سلام کے بغیر نماز سے نہ نکلیں اب جو شخص طہارت اور تکبیر کے بغیر نماز کو شروع کرے تو وہ نماز میں داخل شمار ہی نہ ہوگا اور جو شخص نماز میں ناجائز کلام کرے یا کوئی ایسا فعل کرے جو نماز میں کیا نہیں جا سکتا مثلاً کھانا' پینا اور چلنا وغیرہ تو وہ ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب سے نماز سے خارج ہو جاتا ہے۔ البتہ جو عمل اس نے دوران نماز کیا اس سے وہ گنہگار ہوگا اسی طرح نکاح میں داخلہ کے لئے ان شرائط پر عمل ضروری ہے جس کا بندوں کو حکم دیا گیا مگر نکاح سے نکلنے کے لئے بعض اوقات تو وہی امور ہوتے ہیں جن کے ساتھ نکلنے کا حکم ملا اور بعض اوقات دیگر ایسے امور ذریعہ بن جاتے ہیں جن کا حکم نہیں دیا گیا (مثلاً بیک وقت تین طلاق وغیرہ)۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْاَقْرَاءِ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْاَقْرَاءِ الَّتِيْ تَجِبُ عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا طُلِّقَتْ

مسئلہ حیض کا بیان

فَقَالَ قَوْمٌ :هِيَ الْحَيْضُ ، وَقَالَ آخَرُوْنَ :هِيَ الْاَطْهَارُ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهَا الْاَطْهَارُ ، قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ ، حِيْنَ طَلَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ، ثُمَّ يَتْرُكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ .قَالُوْا : فَلَمَّا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الطُّهْرِ ، وَجَعَلَهُ الْعِدَّةَ دُوْنَهَا ، وَنَهَاهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي الْحَيْضِ ، وَأَخْرَجَهُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ عِدَّةً ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْاَقْرَاءَ هِيَ الْاَطْهَارُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ ، أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، كَمَا ذَكَرُوْا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ مَا هُوَ أَتَمُّ مِنْ ذٰلِكَ .فَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ أَنْ يَأْمُرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا ، حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيْضَ ، ثُمَّ تَطْهُرَ ، ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ وَقَالَ :تِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ . وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ أَيْضًا بِإِسْنَادِهِ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ .فَلَمَّا نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ إِيْقَاعِ الطَّلَاقِ فِي الطُّهْرِ الَّذِيْ بَعْدَ الْحَيْضَةِ ، الَّتِيْ طَلَّقَ فِيْهَا ، حَتّٰى يَكُوْنَ طُهْرٌ وَحَيْضَةٌ أُخْرٰى بَعْدَهَا ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ الْاَطْهَارُ إِذًا لَجَعَلَ لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا بَعْدَ طُهْرِهَا مِنْ هٰذِهِ الْحَيْضَةِ ، وَلَا يَنْتَظِرُ مَا بَعْدَهَا ، لِأَنَّ ذٰلِكَ طُهْرٌ .فَلَمَّا لَمْ يُبِحْ لَهُ الطَّلَاقَ فِيْ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَتّٰى يَكُوْنَ طُهْرًا آخَرَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ الطُّهْرِ حَيْضَةٌ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ الْعِدَّةَ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ ، إِنَّمَا هِيَ وَقْتُ مَا تُطَلَّقُ النِّسَاءُ ، وَلَيْسَ لِأَنَّهَا عِدَّةٌ تُطَلَّقُ لَهَا النِّسَاءُ يَجِبُ بِذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ هِيَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ تَعْتَدُّ بِهَا النِّسَاءُ ، لِأَنَّ الْعِدَّةَ مُخْتَلِفَةٌ .مِنْهَا :عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ .وَمِنْهَا :عِدَّةُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ .وَمِنْهَا :عِدَّةُ الْحَامِلِ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا ، فَكَانَتِ الْعِدَّةُ اسْمًا وَاحِدًا ، لِمَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ.

وَلَمْ يَكُنْ كُلُّ مَا لَزِمَهُ اسْمُ عِدَّةٍ وَجَبَ أَنْ يَكُوْنَ قُرْءًا . فَكَذٰلِكَ لَمَّا لَزِمَ اسْمَ الْوَقْتِ الَّذِیْ تَطْلُقُ فِيْهِ النِّسَاءُ اسْمُ عِدَّةٍ ، لَمْ يَجِبْ لَهُ بِذٰلِكَ اسْمُ الْقُرْءِ . فَهٰذِهِ مُعَارَضَةٌ صَحِيْحَةٌ ، وَلَوْ أَرَدْنَا أَنْ نُكْثِرَ هٰهُنَا ، فَنَحْتَجَّ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْتَحَاضَةِ دَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِكِ فَنَقُوْلُ :الْأَقْرَاءُ هِيَ :الْحَيْضُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَانَ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَعَلَّقَ بِهِ بَعْضُ مَنْ تَقَدَّمَ وَلٰكِنَّا لَا نَفْعَلُ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُسَمِّي الْحَيْضَ قُرْءًا ، وَتُسَمِّي الطُّهْرَ قُرْءًا ، وَتَجْمَعُ الْحَيْضَ وَالطُّهْرَ ، فَتُسَمِّيهِمَا قُرْءًا .

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقراء کے لفظ میں لوگوں کا اختلاف ہے۔بعض نے کہا اس کا معنی حیض ہے۔دوسروں نے کہا کہ اس کا معنی طہر ہے ان کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں جناب رسول اللہ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی۔اس کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اس کو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ طہر آ جائے پھر وہ اس کو طلاق دے اگر مرضی ہو۔یہی وہ عدت ہے جس کے گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم فرمایا ہے۔اس روایت کتاب الطلاق کے باب اول میں ذکر کر آئے ہیں۔جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو طہر میں طلاق کا حکم دیا اور اسی کو عدت قرار دیا اس کے علاوہ کو نہیں اور حالت حیض میں طلاق سے منع فرمایا اور اس کو عدت بننے سے خارج کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اقراء سے مراد طہر ہے۔اس کے خلاف دوسروں کی دلیل یہ ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کی ہے مگر اس سے زیادہ کامل انداز سے یہ روایت مروی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ عبداللہ کو رجوع کا حکم فرمائیں اور یہ فرمائیں کہ وہ بیوی کو چھوڑے رکھیں (نہ طلاق دیں نہ جماع کریں) یہاں تک کہ ایک طہر اور آئے پھر حیض آئے پھر پاک ہو پھر اگر چاہیں تو طلاق دے دیں اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ گنتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس کے پورا کرنے پر عورتوں کو طلاق دی جائے۔

یہ روایت بھی اپنی اسناد کے ساتھ کتاب الطلاق کے باب اوّل میں گزر چکی وہاں ملاحظہ کر لی جائے وہاں تخریج دیکھ لیں۔پس جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس طہر میں طلاق سے روکا جو اس حیض کے بعد ہے جس میں طلاق دی گئی یہاں تک رکا جائے کہ ایک طہر گزر رے اور پھر حیض آ جائے۔اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ کے ارشاد گرامی میں اس طرح ہوتا کہ یہ وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق کا حکم دیا ہے۔اس سے مراد طہر ہوتا تو آپ اس حیض کے بعد وہ طہر میں طلاق دینے کو جائز قرار دیتے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کا انتظار نہ فرماتے۔کیونکہ یہ تو طہر ہے تو جب اس طہر میں طلاق دینا جائز قرار نہیں دیا یہاں تک کہ ایک اور طہر آ جائے اور ان دونوں طہروں کے درمیان حیض ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ جس گنتی کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق

دینے کی اجازت مرحمت فرمائی اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جائے۔ یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے۔ تو ضروری ہے کہ یہی وہ عدت ہو جس عدت کو عورتیں گزارتی ہیں۔ کیونکہ عدت تو کئی قسم پر مشتمل ہے اور مختلف ہے نمبر ①: عدۃ متوفّٰی عنہا زوجہا: بیوہ کی عدت یہ چار ماہ دس دن ہیں۔ نمبر ②: عدت مطلقہ: یہ عدت تین قرأ ہے۔ نمبر ۳ عدت حاملہ: یہ عدت وضع حمل سے پوری ہوگی۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ لفظ عدت کئی معانی کا حامل ہے یہ نہیں کہ جہاں بھی لفظ عدت آ گیا تو اس سے قرءٔ ہی مراد ہو۔ اس کے مطابق جب اس وقت کو عدت کہا گیا جس میں عورتوں کو طلاق دی گئی ہے اور دی جاتی ہے تو اس کے لئے لفظ قروء کا نام ثابت نہیں ہوگا۔ یہ معارضہ کے اعتبار سے درست ہے اگر اس گفتگو کو مزید بڑھانا چاہیں تو ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے مستحاضہ عورت کو فرمایا تم اپنے اقرأ کے دنوں میں نماز چھوڑ دو۔ تو یہاں واضح طور پر اقرأ سے مراد حیض ہی ہے جو کہ زبان نبوت سے جاری ہوا اور یہ وہی دلیل ہے جس سے ہمارے بعض متقدمین نے استدلال کیا مگر ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے کہتے ہیں چونکہ اہل عرب بعض اوقات حیض و طہر دونوں پر قرءٔ کا اطلاق کرتے ہیں اور بسا اوقات دونوں پر مجموعی طور پر قرء کا لفظ بول دیتے ہیں۔ یہ بات علامہ مازنی نحوی رحمہ اللہ نے فرمائی جس کی سند یہ ہے۔

خلاصۃ المرام: اقرء اس کا معنی جمع' وقت' طہور' حمل ہے علماء کی ایک جماعت اقراء سے حیض مراد لیتی ہے اور دوسرا فریق طہر مراد لیتا ہے۔ پہلی جماعت میں امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد' احمد رحمہم اللہ انہوں نے یہ مسلک ابوبکر و عمر و علی ابن مسعود رضی اللہ عنہم دیگر اکابر صحابہ کرام سے نقل کیا ہے۔ فریق ثانی میں امام مالک و شافعی' مسلم' عروہ دیگر تابعین رحمہم اللہ ہیں انہوں نے طہر کا معنی حضرت عائشہ' زید بن ثابت' عبداللہ بن عمر' ابن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل پہلے مذکور ہیں ملاحظہ ہوں۔

<u>ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کا قول</u>: طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اقراء کے لفظ میں لوگوں کا اختلاف ہے۔

<u>فریق اوّل کا قول</u>: اس کا معنی حیض ہے۔

<u>فریق ثانی کا قول</u>: اس کا معنی طہر ہے ان کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں جناب رسول اللہ ﷺ عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا جبکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی۔ اس کو حکم دو کہ وہ اپنی بیوی سے رجوع کرے پھر اس کو چھوڑے رکھے یہاں تک کہ طہر آ جائے پھر وہ اس کو طلاق دے اگر مرضی ہو۔ یہی وہ عدت ہے جس کے گزارنے کا اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو حکم فرمایا ہے۔ اس روایت کتاب الطلاق کے باب اوّل میں ذکر کر آئے ہیں۔

تخریج : كتاب الطلاق باب ۱' طحاوی رحمہ اللہ۔

<u>طریق استدلال</u>: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو طہر میں طلاق کا حکم دیا اور اسی کو عدت قرار دیا اس کے علاوہ کو

نہیں اور حالت حیض میں طلاق سے منع فرمایا اور اس کو عدت بننے سے خارج کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ اقراء سے مراد طہر ہے۔

فریق اوّل کا استدلال اور جواب: یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس طرح بھی مروی ہے جس طرح تم نے ذکر کی ہے مگر اس سے زیادہ کامل انداز سے یہ روایت مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ عبداللہ کو رجوع کا حکم فرمائیں اور یہ فرمائیں کہ وہ بیوی کو چھوڑے رکھیں (نہ طلاق دیں نہ جماع کریں) یہاں تک کہ ایک طہر اور آئے پھر حیض آئے پھر پاک ہو پھر اگر چاہیں تو طلاق دے دیں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ گنتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ اس کے پورا کرنے پر عورتوں کو طلاق دی جائے۔ یہ روایت بھی اپنی اسناد کے ساتھ کتاب الطلاق کے باب اوّل میں گزر چکی وہاں ملاحظہ کر لی جائے وہاں تخریج دیکھ لیں۔

روایت سے طریق استدلال: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس طہر میں طلاق سے روکا جو اس حیض کے بعد ہے جس میں طلاق دی گئی یہاں تک رکا جائے کہ ایک طہر گزرے اور پھر حیض آ جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر آپ کے ارشاد گرامی میں اس طرح ہوتا کہ یہ وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق کا حکم دیا ہے۔ اس سے مراد طہر ہوتا تو آپ اس حیض کے بعد اس طہر میں طلاق دینے کو جائز قرار دیتے اور جو کچھ اس کے بعد ہے اس کا انتظار نہ فرماتے۔ کیونکہ یہ تو طہر ہے تو جب اس طہر میں طلاق دینا جائز قرار نہیں دیا یہاں تک کہ ایک اور طہر آ جائے اور ان دونوں طہروں کے درمیان حیض ہو تو اس سے ثابت ہوا کہ جس گنتی کے پورا ہونے پر اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کی اجازت مرحمت فرمائی اس سے مراد وہ وقت ہے جس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ یہ بات نہیں کہ چونکہ اس گنتی پر عورتوں کو طلاق دی جاتی ہے۔ تو ضروری ہے کہ یہی وہ عدت ہو جس عدت کو عورتیں گزارتی ہیں۔ کیونکہ عدت تو کئی قسم پر مشتمل ہے۔

نمبر ①: عدة متوفی عنہا زوجہا: بیوہ کی عدت یہ چار ماہ دس دن ہیں۔

نمبر ②: عدت مطلقہ: یہ عدت تین قروء ہے۔

نمبر ۳ عدت حاملہ: یہ عدت وضع حمل سے پوری ہوگی۔

اس سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ لفظ عدت کئی معانی کا حامل ہے یہ نہیں کہ جہاں بھی لفظ عدت آ گیا تو اس سے قروء ہی مراد ہو۔

اس کے مطابق جب اس وقت کو عدت کہا گیا جس میں عورتوں کو طلاق دی گئی ہے اور دی جاتی ہے تو اس کے لئے لفظ قروء کا نام ثابت نہیں ہوگا۔

یہ معارضہ کے اعتبار سے درست ہے اگر اس گفتگو کو مزید بڑھانا چاہیں تو ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے استدلال کر سکتے ہیں۔

دلیل نمبر ①: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ عورت کو فرمایا تم اپنے اقراء کے دنوں میں نماز چھوڑ دو۔ (یہ روایت ابوداؤد باب فی الطہارة ص ۱۰۷ ترمذی باب فی الطہارة ص ۹۶ میں ہے) تو یہاں واضح طور پر اقراء سے مراد حیض ہی ہے جو کہ زبان نبوت سے جاری ہوا

اور یہ وہی دلیل ہے جس سے ہمارے بعض متقدمین نے استدلال کیا مگر ہم اس سے صرف نظر کرتے ہوئے کہتے ہیں چونکہ اہل عرب بعض اوقات حیض وطہر دونوں پر قروء کا اطلاق کرتے ہیں اور بسا اوقات دونوں پر مجموعی طور پر قرء کا لفظ بول دیتے ہیں۔ یہ بات علامہ مازنی نحوی رحمہ اللہ نے فرمائی جس کی سند یہ ہے۔

۴۴۰۱: حَدَّثَنِيْ بِذٰلِكَ مَحْمُوْدُ بْنُ حَسَّانَ النَّحْوِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ .وَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرَى ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، هُوَ الَّذِي خَاطَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ : فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ -عِنْدَهُ- دَلِيْلًا أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ ، إِذْ قَدْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحَيْضَ ، فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ .فَإِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَقَدْ خَاطَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ ، لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عَلٰى أَنَّ الْقُرْءَ الطُّهْرُ ، كَانَ مَنْ بَعْدَهُ فِيْهِ أَيْضًا كَذٰلِكَ ، وَسَنَذْكُرُ مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا ، فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارَ أَيْضًا ،

۴۴۰۱: یہ علامہ مازنی المقری کا قول ہے: حدثنی محمود بن حسان نحوی عبدالملک بن ہشام عن ابی زید عن ابی عمرو بن علاء المازنی النحوی المقری۔ یہ سبعہ قراء سے ہیں تبع تابعین سے ہیں۔ اس روایت میں دوسری دلیل یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **فتلك العدة التي امر الله عزوجل ان تطلق لها النساء**'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اقراء سے طہر مراد ہونے کی دلیل نہ تھی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد میں اقراء کو حیض قرار دیا۔ پس جب عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں جن کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مخاطب فرمایا تو اس میں کوئی دلیل نہ رہی کہ قروء سے مراد طہر ہے اور ان کے بعد بھی یہ اس طرح ہے عنقریب ہم جناب عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کریں گے۔ فریق ثانی اقراء سے طہر مراد لیتا ہے ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر②: روایت میں دوسری دلیل یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **فتلك العدة التي امر الله عزوجل ان تطلق لها النساء**'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اقراء سے طہر مراد ہونے کی دلیل نہ نکلی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشاد میں اقراء کو حیض قرار دیا۔ پس جب عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں جن کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مخاطب فرمایا تو اس میں کوئی دلیل نہ رہی کہ قروء سے مراد طہر ہے اور ان کے بعد بھی یہ اس طرح ہے عنقریب ہم جناب عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد نقل کریں گے۔

فریق ثانی اقراء سے طہر مراد لیتا ہے ان کے دلائل درج ذیل ہیں۔

۴۴۰۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَقَلَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، حِيْنَ دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ

الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ .قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ ، فَقَالَتْ : صَدَقَ عُرْوَةُ ، قَدْ جَادَلَهَا فِيْ ذٰلِكَ أُنَاسٌ ، وَقَالُوْا :إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ . فَقَالَتْ عَائِشَةُ صَدَقْتُمْ ، أَتَدْرُوْنَ مَا الْاَقْرَاءُ ؟ إِنَّمَا الْاَقْرَاءُ الْاَطْهَارُ

۴۴۰۲: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے نقل کیا کہ جب ان کا تیسرا حیض شروع ہوا تو انہوں نے اس کو اپنے ہاں منتقل کرلیا۔زہری کہتے ہیں میں نے یہ بات عمرہ بنت عبدالرحمٰن کو بتلائی تو وہ کہنے لگیں عروہ نے درست بات کہی کچھ لوگوں نے امّ المؤمنین سے اس سلسلہ میں جھگڑا بھی کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے ثلاثة قروء۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم نے درست کہا۔کیا تم جانتے ہو کہ اقراء کس کو کہتے ہیں۔وہ تو طہر کا نام ہے۔

۴۴۰۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ :مَا أَدْرَكْتُ أَحَدًا مِنْ فُقَهَائِنَا إِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ هٰذَا، يُرِيْدُ الَّذِيْ قَالَتْ عَائِشَةُ .

۴۴۰۳: زہری کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو کہتے سنا کہ میں جتنے فقہاء سے ملا ہوں ان کو یہی کہتے پایا ان کی مراد عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے۔

۴۴۰۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، فَدَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ، وَبَرِءَ مِنْهَا وَلَا تَرِثُهُ وَلَا يَرِثُهَا .

۴۴۰۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی وہ تیسرے حیض میں داخل ہوگئی تو اپنے خاوند کی عدت سے فارغ ہوگئی اور وہ اس سے بری الذمہ ہوگیا۔وہ اس کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ یہ اس کی وارث ہوسکتی ہے۔

۴۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْاَزْرَقُ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : إِذَا طَعَنَتْ أَيْ دَخَلَتِ الْمُطَلَّقَةُ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِءَ مِنْهَا .

۴۴۰۵: سلیمان بن یسار نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ جب مطلقہ تیسرے حیض میں داخل ہوجائے تو وہ خاوند کی عدت سے فارغ ہوگئی اور خاوند اس کی ذمہ داری سے فارغ ہوگیا۔

۴۴۰۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۴۰۶: یونس نے سفیان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : قَضَى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ : وَأَخْبَرَنِي بِذٰلِكَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ .

۴۴۰۷: ابن شہاب کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ نے فیصلہ کیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطہ سے خبر دی ہے۔

۴۴۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ، فَكَتَبَ إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ ، فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ قَالَ نَافِعٌ : وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُهُ. قَالُوْا : فَهٰذِهِ أَقَاوِيْلُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فِيْ ذٰلِكَ ، تَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ. قِيْلَ لَهُمْ : هٰذَا لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَأَمَّا إِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا ذَكَرْتُمْ . وَقَالَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، لَمْ يَجِبْ بِمَا ذَكَرْتُمْ لَكُمْ حُجَّةٌ فَمِمَّا رُوِيَ خِلَافُ مَا احْتَجُّوْا بِهِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْمَذْكُوْرَةِ عَمَّنْ رُوِيَتْ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّالَّةِ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ غَيْرُ الْأَطْهَارِ .

۴۴۰۸: نافع سے روایت ہے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابتؓ کی طرف یہ سوال لکھا (عدت مطلقہ کب ختم ہوگی) تو انہوں نے جواب میں تحریر فرمایا جب مطلقہ تیسرے حیض میں داخل ہوگئی تو وہ اپنے خاوند سے جدا ہوگئی نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما یہی کہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے یہ اقوال دلالت کر رہے ہیں کہ عدت طہر سے شمار ہوگی۔ ان کے جواب میں کہا جائے گا فقط طہر کا عدت ہونا تو تبھی ثابت ہوسکتا ہے جبکہ اس میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کا اختلاف نہ ہو اور اس پر سب کا اتفاق ہو۔ حالانکہ دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے ایسے آثار ثابت ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ اقراء طہر نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ پس جو تم نے ذکر کیا اس میں اس کے خلاف تو کوئی دلیل نہیں؛ جس سے انہوں نے استدلال کیا کہ اقراء طہر کے علاوہ کوئی چیز ہو۔

حاصل روایات: اصحاب رسول اللہ ﷺ کے یہ اقوال دلالت کر رہے ہیں کہ عدت طہر سے شمار ہوگی۔

جواب: فقط طہر کا عدت ہونا تو تبھی ثابت ہوسکتا ہے جبکہ اس میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کا اختلاف نہ ہو اور اس پر سب کا اتفاق ہو۔ حالانکہ دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے ایسے آثار ثابت ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ اقراء طہر نہیں بلکہ اس کے علاوہ ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۴۴۰۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، قَالَ :زَوْجُهَا أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ تَغْتَسِلْ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ .

۴۴۰۹: سعید بن المسیب نے علی بن ابی طالبؓ سے نقل کیا کہ مطلقہ رجعیہ کا خاوند اس کا زیادہ حق دار ہے جب تک کہ وہ تیسرے حیض کا غسل کر کے پاک نہ ہو۔

۴۴۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَحَاضَتْ حَيْضَتَيْنِ ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ وَدَخَلَتِ الْمُغْتَسَلَ ، أَتَاهَا زَوْجُهَا فَقَالَ قَدْ رَاجَعْتُكِ ثَلَاثًا فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ ، فَأَجْمَعَ عُمَرُ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى أَنَّهُ أَحَقُّ بِهَا ، مَا لَمْ تَحِلَّ لَهَا الصَّلَاةُ ، فَرَدَّهَا عُمَرُ عَلَيْهِ .

۴۴۱۰: ابراہیم نے علقمہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ۔ اسے دو حیض آ گئے ۔ جب تیسرا حیض شروع ہوا اور وہ غسل خانہ میں غسل کرنے داخل ہوئی تو اس کا خاوند اس کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے تم سے رجوع کر لیا اور یہ تین بار دہرایا۔ پھر دونوں اپنا مقدمہ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے آپ نے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں نے اتفاق کیا کہ وہ اس کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ اس کو نماز درست نہ ہو جائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بیوی اس کو لوٹا دی۔

۴۴۱۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، كَانَ يَقُوْلُ :إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ اِثْنَتَيْنِ ، فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ، حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً ، وَعِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ ، وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ لَمْ يَدُلَّهُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ ، إِذَا كَانَ قَدْ جَعَلَهَا الْحَيْضَ .

۴۴۱۱: نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب کوئی غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دے۔ تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور رہتی ہے یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کرے وہ عورت حرہ ہو یا امہ آزاد عورت کی عدت تین حیض اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی فتلك العدة التي امر الله عزوجل ان تطلق لها النساء" جس کا مفہوم آپ نے طہر لینا چاہا مگر اس روایت کا راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خود اقراء کا مفہوم طہر کی بجائے حیض لے رہا ہے پس آپ کو اس روایت سے استدلال کا حق نہیں۔ راوی کا عمل روایت کے خلاف نسخ کی

علامت ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے فریق ثانی کو ضمنی جواب:

آپ لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے عمر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی فتلك العدة التی امر اللہ عزوجل ان تطلق لھا النساء" جس کا مفہوم آپ نے طہر لینا چاہا مگر اس روایت کا راوی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خود اقراء کا مفہوم طہر کی بجائے حیض لے رہا ہے پس آپ کو اس روایت سے استدلال کا حق نہیں۔ راوی کا اپنا عمل روایت کے خلاف ہونا نسخ کی علامت ہے۔

۴۴۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ مَكْحُولٍ أَنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ ، فَذَكَرَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ :إذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فَرَأَتْ أَوَّلَ قَطْرَةٍ مِنْ دَمٍ مِنْ حَيْضَتِهَا الثَّالِثَةِ ، فَلَا رَجْعَةَ لَهُ عَلَيْهَا .قَالَ :فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ بِالْمَدِينَةِ ، فَبَلَغَنِي أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ ، وَأَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، كَانُوا يَجْعَلُونَ لَهُ عَلَيْهَا الرَّجْعَةَ ، حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ .

۴۴۱۲: مکحول کہتے ہیں کہ میں مدینہ حاضر ہوا مجھے سلیمان بن یسار نے بتلایا کہ زید بن ثابت کہا کرتے تھے کہ اگر مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس نے اپنے تیسرے حیض کے خون کا ایک قطرہ بھی دیکھ لیا تو اس کو رجعت کا حق حاصل نہ رہا۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے اس سلسلہ میں مدینہ منورہ میں دریافت کیا تو مجھے یہ بات پہنچی کہ عمر بن خطاب معاذ بن جبل اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہم اس مرد کو رجوع کا حق اس وقت تک دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ تیسرے حیض کے غسل سے فارغ ہو جائے۔

۴۴۱۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ أَبِي ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ الطَّلَاقُ إِلَى الرَّجُلِ ، وَالْعِدَّةُ إِلَى الْمَرْأَةِ ، إِنْ كَانَ الرَّجُلُ حُرًّا ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ أَمَةً ، فَثَلَاثُ تَطْلِيقَاتٍ ، وَالْعِدَّةُ :عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَإِنْ كَانَ عَبْدًا ، وَامْرَأَتُهُ حُرَّةً ، طَلَّقَ طَلَاقَ الْعَبْدِ تَطْلِيقَتَيْنِ ، وَاعْتَدَّتْ عِدَّةَ الْحُرَّةِ ثَلَاثَ حِيَضٍ . فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا الِاخْتِلَافُ عَنْهُمْ ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُحْتَجُّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ، لِأَنَّهُ مَتَى احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِي ذٰلِكَ بِقَوْلِ بَعْضِهِمْ ، احْتَجَّ مُخَالِفٌ عَلَيْهِ بِقَوْلِ مِثْلِهِ ، فَارْتَفَعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ أَنْ يَكُونَ فِيهِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيقَيْنِ عَلَى الْفَرِيقِ الْآخَرِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ جَعَلَ الْأَقْرَاءَ الْحَيْضَ عَلَى مُخَالِفِهِ أَنْ قَالَ :فَإِذَا كَانَتِ الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارَ ، فَإِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ وَهِيَ طَاهِرَةٌ ، فَحَاضَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِسَاعَةٍ ، فَحُسِبَ ذٰلِكَ لَهَا قُرْءٌ مَعَ قُرْأَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ، كَانَتْ عِدَّتُهَا

قُرْأَيْنِ وَبَعْضَ قُرْءٍ ، وَإِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ فَكَانَ ذٰلِكَ عَلٰى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ، فَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا الْأَقْرَاءَ الثَّلَاثَةَ عَلٰى قُرْأَيْنِ وَبَعْضِ قُرْءٍ .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِي الْأَقْرَاءِ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ ، وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَجِّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ ، وَإِنْ قَالَ فِيْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَأَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَهْرَيْنِ وَبَعْضِ شَهْرٍ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا ، وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ أَشْهُرٌ ، وَلَمْ يَقُلْ ثَلَاثَةٌ .فَأَمَّا مَا حَصَرَهُ بِالثَّلَاثَةِ ، فَقَدْ حَصَرَهُ بِعَدَدٍ مَعْلُوْمٍ ، فَلَا يَكُوْنُ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ ، كَمَا أَنَّهُ لَمَّا قَالَ وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِيْ لَمْ يَحِضْنَ . فَحَصَرَ ذٰلِكَ بِالْعَدَدِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ ، فَكَذٰلِكَ لَمَّا حَصَرَ الْأَقْرَاءَ بِالْعَدَدِ ، فَقَالَ ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ الْعَدَدِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ الْأَقْرَاءَ الْأَطْهَارُ أَيْضًا أَنْ قَالَ :لَمَّا كَانَتِ الْهَاءُ تَثْبُتُ فِيْ عَدَدِ الْمُذَكَّرِ فَيُقَالُ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ وَتَنْتَفِيْ مِنْ عَدَدِ الْمُؤَنَّثِ ، فَيُقَالُ ثَلَاثُ نِسْوَةٍ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ فَأَثْبَتَ الْهَاءَ ، ثَبَتَ أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ مُذَكَّرًا ، وَهُوَ الطُّهْرُ لَا الْحَيْضُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْءَ إِذَا كَانَ لَهُ اسْمَانِ ، أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ ، فَإِنْ جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ أُثْبِتَتِ الْهَاءُ ، وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ أُسْقِطَتِ الْهَاءُ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثَوْبٌ ، وَهٰذِهِ مِلْحَفَةٌ فَإِنْ جَمَعْتُ بِالثَّوْبِ قُلْتَ ثَلَاثَةُ أَثْوَابٍ وَإِنْ جَمَعْتَ بِالْمِلْحَفَةِ قُلْتَ ثَلَاثُ مَلَاحِفَ وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ دَارٌ ، وَهٰذَا مَنْزِلٌ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ .فَكَانَ الشَّيْءُ قَدْ يَكُوْنُ وَاحِدًا يُسَمّٰى بِاسْمَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ أَحَدُهُمَا مُذَكَّرٌ ، وَالْآخَرُ مُؤَنَّثٌ فَإِذَا جُمِعَ بِالْمُذَكَّرِ ، فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ فَأُثْبِتَتِ الْهَاءُ ، وَإِنْ جُمِعَ بِالْمُؤَنَّثِ ، فُعِلَ فِيْهِ كَمَا يُفْعَلُ فِيْ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ ، فَأُسْقِطَتِ الْهَاءُ .فَكَذٰلِكَ الْحَيْضَةُ وَالْقُرْءُ ، هُمَا اسْمَانِ بِمَعْنًى وَاحِدٍ ، وَهُوَ الْحَيْضَةُ فَإِنْ جُمِعَ بِالْحَيْضَةِ ، سَقَطَتِ الْهَاءُ ، فَقِيْلَ :ثَلَاثُ حِيَضٍ ، وَإِنْ جُمِعَ بِالْقُرْءِ ، ثَبَتَتِ الْهَاءُ فَقِيْلَ ثَلَاثَةُ قُرُوْءٍ وَذٰلِكَ كُلُّهُ، اسْمَانِ لِشَيْءٍ وَاحِدٍ ، فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا احْتَجَّ بِهِ الْمُخَالِفُ لَنَا .وَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَمَةَ جُعِلَ عَلَيْهَا فِي الْعِدَّةِ ، نِصْفُ مَا جُعِلَ عَلَى الْحُرَّةِ .فَكَانَتِ الْأَمَةُ إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ ، كَانَ عَلَيْهَا نِصْفُ عِدَّةِ الْحُرَّةِ ، إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ ، وَذٰلِكَ شَهْرٌ وَنِصْفٌ فَإِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ جُعِلَ عَلَيْهَا -

بِاتِّفَاقِهِمْ حَيْضَتَانِ ، وَأُرِيْدَ بِذٰلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ ؛ وَلِهٰذَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدِرْتُ أَنْ أَجْعَلَهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا ، لَفَعَلْت . فَلَمَّا كَانَ مَا عَلَى هٰذِهِ الْأَمَةِ هُوَ الْحَيْضَ لَا الْأَطْهَارَ ، وَذٰلِكَ نِصْفُ مَا عَلَى الْحُرَّةِ ، ثَبَتَ أَنَّ مَا عَلَى الْحُرَّةِ أَيْضًا ، هُوَ مِنْ جِنْسِ مَا عَلَى الْأَمَةِ ، وَهُوَ الْحَيْضُ لَا الْأَطْهَارُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا فِي الْقُرْءِ إِلٰى أَنَّهَا الْحَيْضُ ، وَانْتَفٰى قَوْلُ مُخَالِفِهِمْ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عِدَّةِ الْأَمَةِ ،

۴۴۱۳: قبیصہ بن ابی ذؤیب نے بتلایا کہ میں نے زید بن ثابتؓ کو فرماتے سنا طلاق کا اعتبار مرد کے لحاظ سے ہوگا اور عدت کا اعتبار عورت کے لحاظ سے ہوگا اگر مرد آزاد ہے اور عورت لونڈی ہے تو وہ تین طلاق سے مغلظہ ہوگی اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے (تو دو حیض کے بعد وہ فارغ ہو جائے گی) اور اگر خاوند غلام ہے اور اس کی بیوی آزاد ہے تو وہ دو طلاق سے مغلظہ ہو جائے گی اور عدت آزاد عورتوں کی طرح تین حیض گزارے گی۔ جب صحابہ کرامؓ سے یہ مختلف روایات منقول ہیں اگر کوئی فریق ایک صحابی کے قول سے دلیل پکڑے گا تو دوسرا ان کے دوسرے قول سے دلیل دے گا۔ اس سے دونوں قول مرتفع ہو جائیں گے اور فریقین میں سے کسی کے پاس دوسرے فریق کے خلاف حجت نہ رہے گی۔ مثلاً فریق اوّل کی یہ دلیل کہ اقراء سے مراد حیض ہے کیونکہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طہر میں طلاق دی پھر تھوڑی دیر بعد اس کو حیض آ گیا تو یہ حیض اور دو اور حیض سے اس کی عدت پوری ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثلاثۃ قروء جبکہ طہر سے عدت شمار کرنے میں تین کا عدد پورا نہیں ہوتا کیونکہ طلاق والا طہر شمار کریں تب بھی کم رہے اور شمار نہ کریں تو زیادہ ہونے کی وجہ سے تین نہ بنے۔ جبکہ آیت میں ثلاثہ کا لفظ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عدت طہر سے شمار ہوگی نہ حیض سے پورے نہ بھی ہوں تب بھی شرعی اطلاق میں ثلاثہ کا اطلاق اس طرح ہوتا رہتا ہے کہ تین سے کم پر بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''الحج اشھر معلومات'' اور یہ اطلاق جمع کے مطابق تین ماہ ہونے چاہئیں حالانکہ وہ دو ماہ اور تیسرے ماہ کا بعض حصہ ہے۔ اسی طرح ہم نے قروء کو دو حیض اور تیسرے کا اکثر حصہ پر تین کا لفظ بول دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اقراء میں تو خاص تین کا لفظ استعمال فرمایا جبکہ حج میں ثلاثہ اشہر نہیں فرمایا۔ اگر ثلاثہ اشہر فرمایا جاتا تو پھر بالاتفاق معنی دو ماہ اور تیسرے کا کچھ حصہ بن جاتا۔ مگر یہاں تو صرف جمع بولا گیا جس میں احتمال معنی سے یہ مراد لی گئی۔ مگر یہاں تین کے عدد میں محصور کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے معلوم عدد مراد ہے جو کہ تین سے کم نہ ہو۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا: ﴿وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ﴾ (الطلاق: ٤) تو آئسہ اور نابالغہ کی عدت کو تین ماہ میں محصور کیا گیا جس میں کمی نہیں ہوسکتی بالکل اسی طرح ثلاثہ

قروء میں تین سے کم پر اطلاق درست نہ ہوگا اور معدود مؤنث ہو تو عدد میں ھا نہ آئے گی۔ مثلاً: ثلاث نسوۃ۔ ثلاثہ میں ھا موجود ہو تو اس کی تمیز مذکر آئے گی مثلاً ثلاثہ یسوۃ۔ اب آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ثلاثہ قروء ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قروء کا لفظ مذکر ہے اور اس کے معانی میں سے طہر کا معنی ظاہراً اور معناً اس کے موافق ہے کیونکہ حیض کا لفظ مونث ہے۔ پس طہر مراد ہے اور اس سے عدت شمار ہوگی۔ اس سلسلہ میں ان کے خلاف دلیل یہ ہے کہ جب کسی چیز کے دو نام ہوں جن میں ایک مذکر اور دوسرا مونث ہو۔ اگر لفظ مذکر سے جمع بنائیں تو ھا کو سلامت رکھیں گے اور مونث سے جمع کی صورت میں ھا ساقط ہوگی۔ مثلاً "ھذا ثوب ھذہ ملحفۃ" اگر ثوب کو جمع پڑھیں تو ثلاثۃ اثواب کہیں گے اور ملحفہ کو جمع بنائیں تو ثلاث ملحفات کہیں گے۔ اسی طرح لفظ دار' منزل۔ ھذہ دار' ھذا منزل ایک چیز پر بولے جاتے ہیں۔ پس ایک چیز کے بعض اوقات دو نام ہوتے ہیں اور وہ تذکیر و تانیث کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ مذکر کی جمع مذکر کے مطابق اور مونث کی جمع اس کے مطابق لائیں گے۔ مثلاً ھا کو ساقط کر دیں گے۔ بالکل اسی طرح حیض و قروء کا لفظ ہے کہ یہ دو اسماء ہیں معنی تو ایک ہے مگر ان کی جمع مختلف ہیں اور وہ اختلاف لفظ کی وجہ سے ہے مثلاً ثلاث حیض' ثلاثہ قروء۔ تو اس استعمال سے ثابت ہوا ہر مفرد اپنی جمع رکھتا ہے اس کے معنی کی جمع سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اس سے ہمارے مخالف کے دلائل کا جواب ہوگیا۔ البتہ بطور نظر اس بات کی صورت یہ بنے گی کہ ہم نے غور کیا کہ لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کے مقابلے میں آدھی مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ لونڈی ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض آتا ہے۔ تو اس کی عدت اس آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے جس کو حیض نہیں آتا اور یہ ڈیڑھ ماہ ہے اور اگر اس کو حیض آتا ہو تو بالاتفاق اس لونڈی کی عدت دو حیض ہے اور اس سے مراد آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا کہ اگر میں اس کو ڈیڑھ حیض کرنے پر قادر ہوتا تو ڈیڑھ حیض کر دیتا (مگر یہ قدرت الٰہی کا مسئلہ ہے)۔ پس جب لونڈی کی عدت حیض سے شمار ہوئی طہر سے نہیں اور یہ عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ تو اس سے ثابت ہوگیا کہ آزاد عورت کی عدت لونڈی کی عدت کی ہم جنس ہوگی اور وہ حیض ہے طہر نہیں۔ پس اس سے فریق اوّل کا قول ثابت ہوگیا جو کہ حیض سے عدت کو شمار کرتے ہیں اور مخالف کے قول کی نفی ہوگئی اور یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

منصفانہ قول: جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ مختلف روایات منقول ہیں اگر کوئی فریق ایک صحابی کے قول سے دلیل پکڑ لے گا تو دوسرا ان کے دوسرے قول سے دلیل دے گا۔ اس سے دونوں قول مرتفع ہو جائیں گے اور فریقین میں سے کسی کے پاس دوسرے فریق کے خلاف حجت نہ رہے گی۔ مثلاً فریق اوّل کی یہ دلیل۔

فریق اوّل کی دلیل: کہ اقراء سے مراد حیض ہے کیونکہ اگر ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طہر میں طلاق دی پھر تھوڑی دیر بعد اس کو حیض آ گیا تو یہ حیض اور دو اور حیض سے اس کی عدت پوری ہو جائے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ثلاثۃ قروء جبکہ طہر سے عدت

شمار کرنے میں تین کا عدد پورا نہیں ہوتا کیونکہ طلاق والا طہر شمار کریں تب بھی کم رہے اور شمار نہ کریں تو زیادہ ہونے کی وجہ سے تین نہ بنے۔ جبکہ آیت میں ثلاثہ کا لفظ ہے۔

فریق ثانی کی دلیل: وہ کہتے ہیں کہ عدت طہر سے شمار ہوگی نہ حیض سے پورے نہ بھی شرعی اطلاق میں ثلاثہ کا اطلاق اس طرح ہوتا رہتا ہے کہ تین سے کم پر بھی بولا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **الحج اشهر معلومات**" اور یہ اطلاق جمع کے مطابق تین ماہ ہونے چاہئیں حالانکہ وہ دو ماہ اور تیسرے ماہ کا بعض حصہ ہے۔ اسی طرح ہم قروء کو دو حیض اور تیسرے کے اکثر پر تین کا لفظ بول دیا۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے اقراء میں تو خاص تین کا لفظ استعمال فرمایا جبکہ حج میں ثلاثہ اشہر نہیں فرمایا۔ اگر ثلاثہ اشہر فرمایا جاتا تو پھر بالاتفاق معنی دو ماہ اور تیسرے کا کچھ حصہ بن جاتا۔ مگر یہاں تو صرف جمع بولا گیا جس میں احتمال معنی سے یہ مراد لی گئی۔ مگر یہاں تین کے عدد میں محصور کرنا اس پر دلالت کرتا ہے کہ اس سے معلوم عدد مراد ہے جو کہ تین سے کم نہ ہو۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا۔ "**والآئی یئسن من المحیض من نساء کم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر واللآئی لم یحضن**" (الطلاق ۴) تو آئسہ اور نابالغہ کی عدت کو تین ماہ میں محصور کیا گیا جس میں کمی نہیں ہو سکتی بالکل اسی طرح ثلاثۃ قروء میں تین سے کم پر اطلاق درست نہ ہوگا۔

فریق ثانی کی دوسری دلیل: ثلاثہ میں ھا موجود ہو تو اس کی تمیز مذکر آئے گی مثلاً ثلاثه رجال اور معدود مؤنث ہو تو عدد میں ھا نہ آئے گی مثلاً ثلاث نسوۃ اب آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ ثلاثۃ قروء ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قروء کا لفظ مذکر ہے اور اس کے معانی میں سے طہر کا معنی ظاہراً اور معناً اس کے موافق ہے کیونکہ حیض کا لفظ مونث ہے۔ پس طہر مراد ہے اور اس سے عدت شمار ہوگی۔

الجواب من الفریق الاوّل: جب کسی چیز کے دو نام ہوں جن میں ایک مذکر اور دوسرا مونث ہو۔ اگر لفظ مذکر سے جمع بنائیں تو ھا کو سلامت رکھیں گے اور مونث سے جمع کی صورت میں ھا ساقط ہوگی۔ مثلاً "**هذا ثوب هذه ملحفة**" اگر ثوب کو جمع پڑھیں تو ثلاثۃ اثواب کہیں گے اور ملحفہ کو جمع بنائیں تو ثلاث ملحفات کہیں گے۔ اسی طرح لفظ دار' منزل۔ **هذه دار' هذا منزل** ایک چیز پر بولے جاتے ہیں۔ پس ایک چیز کے بعض اوقات دو نام ہوتے ہیں اور وہ تذکیر و تانیث کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ مذکر کی جمع مذکر کے مطابق اور مونث کی جمع اس کے مطابق لائیں گے۔ مثلاً ھا کو ساقط کر دیں گے۔ بالکل اسی طرح حیض و قروء کا لفظ ہے کہ یہ دو اسماء ہیں معنی تو ایک ہے مگر ان کی جمع جموع یا مختلف ہیں اور وہ اختلاف لفظ کی وجہ سے ہے مثلاً ثلاث حیض' ثلاثۃ قروء۔ تو اس استعمال سے ثابت ہوا کہ ہر مفرد اپنی جمع رکھتا ہے اس کے معنی کی جمع سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے ابھرنے والے استدلالات کے جواب ذکر کر دیئے گئے۔ اب نظری دلیل پیش کی جاتی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم نے غور کیا کہ لونڈی کی عدت آزاد عورت کی عدت کے مقابلے میں آدھی مقرر کی گئی ہے۔ جبکہ لونڈی ان عورتوں میں سے ہو جن کو حیض آتا ہے۔ تو اس کی عدت اس آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے جس کو حیض نہیں آتا اور یہ ڈیڑھ ماہ ہے اور اگر اس کو حیض آتا ہو تو بالاتفاق اس لونڈی کی عدت دو حیض ہے اور اس سے مراد آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی موجودگی میں فرمایا کہ اگر میں اس کو ڈیڑھ حیض کرنے پر قادر ہوتا تو ڈیڑھ حیض کر دیتا (مگر یہ قدرت الٰہی کا مسئلہ ہے)

پس جب لونڈی کی عدت حیض سے شمار ہوئی طہر سے نہیں اور یہ عدت آزاد عورت کی عدت کا نصف ہے۔ تو اس سے ثابت ہو گیا کہ آزاد عورت کی عدت لونڈی کی عدت کی ہم جنس ہو گی اور وہ حیض ہے طہر نہیں۔

پس اس سے فریق اوّل کا قول ثابت ہو گیا جو کہ حیض سے عدت کو شمار کرتے ہیں اور مخالف کے قول کی نفی ہو گئی اور یہ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کی عدت کا ثبوت:

۴۴۱۴: مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْتَدُّ الْاَمَةُ حَيْضَتَيْنِ ، وَتَطْلُقُ تَطْلِيْقَتَيْنِ . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .

۴۴۱۴: مظاہر بن اسلم نے قاسم سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی دو حیض سے عدت گزارے گی اور اس کو دو طلاقیں دی جائیں گی یعنی جن سے اس کو طلاق مغلظہ ہو جائے گی۔ اس روایت نے قروء کا مفہوم حیض لینے کی تائید کر دی دوسری سند سے یہ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : یہ روایت طلاق الامة تطليقتان و عدتها حيضتان کے الفاظ سے ابو داؤد فی الطلاق باب ٦' ترمذی فی الطلاق باب ٧' ابن ماجه فی الطلاق باب ٣٠' دارمی فی الطلاق باب ١٧' ١٨' مالك فی الطلاق ٩١/٦٩' مسند احمد ١١٧/٦۔

۴۴۱۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْجَحْدَرِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شَبِيْبٍ الْمُسْلِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

۴۴۱۵: عبداللہ بن عیسیٰ نے عطیہ سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

تشریح یہ روایت بھی اس مفہوم کی مزید تائید کرتی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنے مزاج کے خلاف امام صاحب کا قول پہلے ذکر کیا مگر دلائل سے اسی قول کو ترجیح دی اور سوالات کے جوابات دے کر مسئلہ مبرہن کر دیا۔ آخر میں اپنے مفہوم کی تائید دو مرفوع روایات سے کر دی۔ جو کہ سونے پر سہاگہ ہے اور خصوصاً آخری روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے پیش کی۔

بَابُ الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا بَائِنًا مَاذَا لَهَا عَلٰى زَوْجِهَا فِيْ عِدَّتِهَا

مطلقہ بائنہ کا دوران عدت خاوند پر کیا حق ہے؟

خلاصۃ المرام: وہ عورت جس کو طلاق بائنہ ملے اس کے لئے نفقہ و سکنی میں اختلاف ہے فریق اول جس کو امام احمد، شعبی، عکرمہ، عطاء، حسن رحمہم اللہ نے اختیار کیا کہ اس کا نفقہ و سکنی ساقط ہے۔

فریق ثانی طلاق کی جو قسم بھی ہو نفقہ و سکنی ساقط نہ ہوگا۔ امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی، شریح و نخعی رحمہم اللہ اور تابعین کی کثیر تعداد نے اس کو اختیار کیا ہے۔ اس میں حاملہ و غیر حاملہ کی بھی قید نہیں ہے۔

فریق اول کا موقف: جس عورت کو طلاق بائنہ ہو جائے اس کے لئے نفقہ و سکنی ساقط ہو جاتا ہے نفقہ و سکنی اس عورت کے لئے ہے جس کو طلاق رجعی دی جائے۔ دلیل یہ روایات فاطمہ بنت قیس ہیں۔

۴۴۱۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا مُغِيْرَةُ ، وَحُصَيْنٌ ، وَأَشْعَثُ ، وَإِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ ، وَدَاوُدَ ، وَيَسَارٌ وَمُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِالْمَدِيْنَةِ ، فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا .قَالَتْ :طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ اَلْبَتَّةَ فَخَاصَمْته اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ ، فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ مَكْتُوْمٍ .وَقَالَ مُجَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهِ :يَا اِبْنَةَ قَيْسٍ اِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى عَلٰى مَنْ كَانَ لَهُ الرَّجْعَةُ .

۴۴۱۶: امام شعبی کہتے ہیں کہ میں فاطمہ بنت قیس کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے ان سے اس فیصلے کے متعلق دریافت کیا جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق کیا تھا۔ وہ کہنے لگیں میرے خاوند نے مجھے طلاق بائنہ دے دی میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا قضیہ پیش کیا تا کہ سکنی اور نفقہ حاصل ہو۔ مگر آپ نے میرے لئے نفقہ و سکنی کسی کا بھی فیصلہ نہ فرمایا اور مجھے حکم دیا کہ میں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر اپنی عدت کے ایام پورے کروں۔ مجالد کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ اے قیس کی بیٹی نفقہ اور سکنی تو اس عورت کے لئے ہے جس کے متعلق خاوند کو رجوع کا اختیار ہو۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ٤٢' نسائی فی الطلاق باب ٧٠/٧٢' ترمذی فی الطلاق باب٥' والنکاح باب٣٨' مسند احمد ٦' ٤١٣/٤١٦۔

۴۴۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَتْنِيْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، فَأَمَرَ لَهَا بِنَفَقَةٍ ، فَاسْتَقَلَّتْهَا ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ نَحْوَ الْيَمَنِ .فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ نَفَرٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا ، فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى أُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهَا أَنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ يَأْتِيهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ ، فَانْتَقِلِيْ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ، فَإِنَّكِ إِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ

۴۴۱۷: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ابوعمرو بن حفص مخزومی نے مجھے تین طلاق دے دیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے نفقہ کا حکم فرمایا۔ میں نے اس نفقہ کی مقدار کو قلیل قرار دیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے خاوند کو یمن بھیج رکھا تھا۔ چنانچہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بنی مخزوم کا ایک نمائندہ وفد لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ خالد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کہ ابوعمرو بن حفص نے فاطمہ کو طلاق ثلاثہ دے دی ہیں کیا اس کو نفقہ دیا جائے گا۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو نہ نفقہ ملے گا اور نہ سکنٰی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ام شریک کے مکان میں منتقل ہو جاؤ۔ پھر اس کی طرف دوبارہ پیغام بھیجا کہ ام شریک کے مکان پر تو مہاجرین اولین آتے جاتے ہیں۔ پس تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان میں منتقل ہو جاؤ۔ کیونکہ اگر کسی وقت تم اپنا دوپٹہ گھر میں اتار بھی لوگی تو وہ نابینا ہونے کی وجہ سے تمہیں نہ دیکھ سکیں گے۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ٤٤' ابو داؤد فی الطلاق باب ٣٩' نسائی فی النکاح باب ٢١' والطلاق باب٧' مسند احمد ٦' ٤١٢/٤١٤۔

۴۴۱۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۴۱۸: بشر بن بکر نے اوزاعی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۴۱۹: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :قُرِءَ عَلَى شُعَيْبِ اللَّيْثِ أَخْبَرَكَ أَبُوْكَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ ، فَأَخْبَرَتْنِيْ أَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُوْمِيَّ طَلَّقَهَا ،

وَاَنَّهُ اَبَى اَنْ يُنْفِقَ عَلَيْهَا ، فَجَاءَ تْ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ، انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ، فَكُوْنِيْ عِنْدَهُ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ

۴۴۱۹: ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس ؓ سے سوال کیا انہوں نے مجھے بتلایا کہ میرے مخزومی خاوند نے مجھے طلاق دے دی اوراس نے خرچہ دینے سے انکار کردیا تو فاطمہ ؓ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس معاملے کی اطلاع دی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں نفقہ نہ ملے گا تم ابن ام مکتوم ؓ کے مکان میں منتقل ہو جاؤ اور وہیں رہو۔ وہ نابینا ہے تم ان کے ہوتے ہوئے اضافی کپڑے اتار سکو گی۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ۳۷۔

۴۴۲۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۴۲۰: عمرو بن خالد نے لیث سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۴۲۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَمْرِو بْنِ الْحَفْصِ ، عَنْ طَلَاقِ جَدِّهِ أَبِيْ عَمْرٍو ، وَفَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ .فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ ، طَلَّقَهَا أَلْبَتَّةَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْيَمَنِ ، وَوَكَّلَ عَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ رَبِيعَةَ ، فَأَرْسَلَ اِلَيْهَا عَيَّاشٌ بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَسَخِطَتْهَا .فَقَالَ لَهَا عَيَّاشٌ :مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ نَفَقَةٍ ، وَلَا مَسْكَنٍ ، فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلِيْهِ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَمَّا قَالَ ، فَقَالَ :لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَلَا مَسْكَنٌ ، وَلٰكِنْ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ ، اُخْرُجِيْ عَنْهُمْ .فَقَالَتْ :أَأَخْرُجُ اِلَى بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ؟ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :اِنَّ بَيْتَهَا يُوْطَأُ انْتَقِلِيْ اِلَى بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْأَعْمٰى ، فَهُوَ أَوْلٰى .

۴۴۲۱: ابوالزبیر مکی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالحمید بن عبداللہ بن ابی عمرو بن حفص سے ابوعمرو کی طلاق کے متعلق دریافت کیا جو کہ انہوں نے فاطمہ بنت قیس کو دی تھی۔

تو عبدالحمید کہنے لگے انہوں نے طلاق بائنہ دی اور پھر ابوعمرو یمن چلے گئے اور انہوں نے وہاں سے عیاش بن ابی ربیعہ کو وکیل بنایا تو عیاش ؓ نے تھوڑا سا نفقہ اس کی طرف بھیجا اس پر وہ نالاں ہوئیں۔ عیاش کہنے لگے۔ ہمارے ذمہ تمہارا کوئی نفقہ نہیں اور نہ رہائش ہمارے ذمہ ہے جناب رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے ہیں ان سے دریافت کرلو۔ چنانچہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا جو عیاش نے کہا تھا تو آپ نے فرمایا۔ تمہارے لئے نفقہ و رہائش نہیں ہے لیکن دستور کے مطابق کھانا پینا

ہے تم ان کے ہاں سے نکل جاؤ۔ فاطمہ کہنے لگی کیا میں ام شریک کے مکان پر چلی جاؤں؟ آپ نے فرمایا اس کا گھر تو آنے جانے کی جگہ ہے۔ تم عبداللہ بن ام مکتوم نابینا کے مکان میں منتقل ہو جاؤ وہ جگہ بہتر ہے۔

تخریج : مسلم فی الطلاق ٣٦' ابو داؤد فی الطلاق باب ٣٩' نسائی فی النکاح باب ٢٢' مالك فی الطلاق ٦٧۔

۴۴۲۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ نَفْسِهَا ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، حَرْفٌ بِحَرْفٍ .

۴۴۲۲: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے فاطمہ بنت قیس سے بذات خود اسی طرح روایت بیان کی جیسا کہ لیث نے ابوالزبیر سے حرف بحرف بیان کی ہے۔

۴۴۲۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ :وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ .فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ :لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ ، وَاعْتَدِّىْ فِيْ بَيْتِ أُمِّ شَرِيْكٍ .

۴۴۲۳: ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے فاطمہ بنت قیس سے روایت کی ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے فاطمہ کو طلاق دے دی اور وہ خود وہاں موجود نہ تھے۔ پھر انہوں نے اپنے وکیل کے ہاتھ کچھ جو بھیجے تو فاطمہ ناراض ہوئی تو وکیل نے کہا اللہ کی قسم! تمہارا ہم پر کوئی حق نہیں بنتا۔ فاطمہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا ابو عمرو کے ذمہ تمہارا خرچہ نہیں ہے۔ تم ام شریک کے مکان پر عدت گزارو۔

تخریج : روایت ٤٤٢١ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۴۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ ، حَدَّثَتْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً .

۴۴۲۴: ابو سلمہ نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات بیان کی اور بالکل اسی جیسی روایت کی ہے۔

۴۴۲۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ : فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ .

۴۴۲۵: یحییٰ بن عبداللہ نے لیث سے بیان کیا پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی اس میں صرف یہ اضافہ ہے "فانکر الناس علیها ماکانت تحدث من خروجها قبل ان تحل" (عدت گزرنے سے پہلے ان کے مکان سے فاطمہ کے نکلنے پر لوگوں سے تعجب کیا)

۴۴۲۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ ، فَأَرْسَلَتْ اِلَى أَهْلِهِ ، تَبْتَغِي النَّفَقَةَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ .فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِمُ النَّفَقَةُ ، وَعَلَيْكِ الْعِدَّةُ ، فَانْتَقِلِيْ اِلَى أُمِّ شَرِيْكٍ .ثُمَّ قَالَ :اِنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ يَدْخُلُ عَلَيْهَا اِخْوَتُهَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ ، انْتَقِلِيْ اِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ .

۴۴۲۶: ابوسلمہ نے فاطمہ بنت قیس سے روایت نقل کی ہے کہ وہ ایک ابوعمرو نامی مخزومی کی بیوی تھیں اس نے طلاق بائنہ دے دی فاطمہ نے اس کے اقارب کو پیغام دیا کہ وہ عدت کا خرچہ ادا کریں انہوں نے جواب دیا تمہارا ذرہ بھر خرچہ ہمارے ذمہ نہیں۔ یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا۔ تمہارا ان کے ذمہ کوئی خرچہ نہیں البتہ عدت لازم ہے اس کے لئے ام شریک کے مکان پر منتقل ہو جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا ام شریک کے ہاں تو اس کے مہاجر بھائی آتے جاتے ہیں پس تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں منتقل ہو جاؤ۔

تخریج : نسائي في النكاح باب۸' ۹' دارمي في النكاح باب۷' مسند احمد ٤١٣/٦' ٤١٤۔

۴۴۲۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ عِنْدَهُ وَلَا سُكْنٰى وَكَانَ يَأْتِيهَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ :اِعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ أَعْمٰى .

۴۴۲۷: ابوسلمہ اور محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے فاطمہ بنت قیس سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا جبکہ میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی آپ ﷺ نے فرمایا اس پر نہ تمہارا نفقہ ہے اور نہ سکنیٰ۔ (ام شریک کے ہاں آپ کے صحابہ کرام کی آمد ورفت رہتی تھی) اس لئے آپ نے فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں عدت گزارو۔ وہ نابینا ہے۔

تخریج : مسلم في الطلاق ٣٥/٤٥' نسائي في النكاح باب٢٢' مالك في الطلاق ٦٧۔

۴۴۲۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ، وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِيْ وَأَمَرَ وَكِيْلًا لَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَاسْتَقَلَّتْهَا .فَانْطَلَقَتْ إِلَى إِحْدٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا ، فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا ، وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ ، قَالَ :صَدَقَ .وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :انْتَقِلِيْ إِلَى أُمِّ شَرِيْكٍ ، فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهَا ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ أُمَّ شَرِيْكٍ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا ، وَلٰكِنْ انْتَقِلِيْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ، فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ، حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا .

۴۴۲۸: عبدالرحمن بن عاصم نے ثابت سے روایت کی کہ فاطمہ بنت قیس نے مجھے بتلایا کہ وہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کی بیوی تھیں اس نے فاطمہ کو تین طلاق دے دیں اور کسی غزوہ میں چلے گئے اور اپنے وکیل کو کہا کہ ان کو کچھ خرچہ دیتے رہو۔ فاطمہ نے وہ قلیل خیال کیا۔ تو فاطمہ ازواج مطہرات میں سے ایک کے ہاں گئیں اچانک جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے جبکہ فاطمہ ابھی وہاں موجود تھیں اس زوجہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ یہ فاطمہ بنت قیس ہیں ان کے خاوند نے ان کو طلاق دے دی ہے اور تھوڑا سا خرچہ اس کی طرف بھیجا وہ بھی اس نے واپس کر دیا ہے اور ان کا خیال یہ ہے کہ یہ معمولی خرچہ بھی محض امتنان و احسان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ انہوں نے درست کہا اور آپ ﷺ نے فاطمہ کو مخاطب کر کے فرمایا تم ام شریک کے مکان پر منتقل ہو جاؤ اور عدت گزارو پھر فرمایا: ام شریک کے ہاں آنے جانے والے بہت ہیں لیکن تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان میں منتقل ہو جاؤ وہ نابینا ہیں چنانچہ فاطمہ عبداللہ کے ہاں منتقل ہو گئیں اور وہیں اپنی عدت آخر تک گزاری۔

تخریج : نسائی فی الطلاق باب ۷۰ مسند احمد ۴۱۴/۶۔

۴۴۲۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، قَالَ :دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، فَحَدَّثَتْ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا وَأَمَرَ أَبَا حَفْصِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا بِنَفَقَتِهَا خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :إِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِي السُّكْنٰى وَلَا النَّفَقَةَ ، فَقَالَ :صَدَقَ فَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلٌ يُغْشٰى فَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ أُمِّ فُلَانٍ .

۴۴۲۹: ابوبکر بن جہم کہتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ ساتھ مل کر فاطمہ بنت قیس کے ہاں گئے انہوں نے بیان کیا کہ ان کے خاوند نے ان کو طلاق بائنہ دے دی اور ابوحفص نے حکم دیا کہ اس کی طرف اس کا نفقہ پانچ وسق بھیج دیا جائے فاطمہ خود جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں اور کہنے لگیں میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی اور میرے لیے سکنیٰ اور نفقہ بھی مقرر نہیں کیا آپ ﷺ نے فرمایا اس نے درست کیا ہے پس تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو۔ پھر فرمایا۔ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہاں لوگوں کی آمد ورفت ہے تم ام فلاں کے ہاں عدت گزارو۔

۴۴۳۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ صُخَيْرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، وَكَانَ زَوْجُهَا قَدْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ، فَقَالَتْ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً .

۴۴۳۰: ابوبکر بن صخیرہ کہتے ہیں کہ میں اور ابوسلمہ فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دے دیں فاطمہ کہنے لگی میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گئی آپ نے میرے لئے رہائش ونفقہ مقرر نہ فرمایا۔

۴۴۳۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِتْبَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَلَّدُوْهَا وَقَالُوْا :لَا تَجِبُ النَّفَقَةُ وَلَا السُّكْنٰى اِلَّا لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :كُلُّ مُطَلَّقَةٍ فَلَهَا فِيْ عِدَّتِهَا السُّكْنٰى اِلَّا لِمَنْ كَانَتْ حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا ، وَسَوَاءٌ كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا أَوْ غَيْرَ بَائِنٍ فَأَمَّا النَّفَقَةُ فَإِنَّمَا تَجِبُ لَهَا أَيْضًا اِنْ كَانَ الطَّلَاقُ غَيْرَ بَائِنٍ ، وَأَمَّا إِذَا كَانَ الطَّلَاقُ بَائِنًا ، فَهُمْ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَهَا النَّفَقَةُ أَيْضًا مَعَ السُّكْنٰى ، حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَا نَفَقَةَ لَهَا اِلَّا أَنْ تَكُوْنَ حَامِلًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

۴۴۳۱: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء نے ان آثار سے استدلال کرتے ہوئے اس عورت کے متعلق جس کو طلاق بائنہ مل جائے یہ کہا کہ اس کو سکنیٰ اور نفقہ نہ ملے گا وہ صرف طلاق رجعی والی عورت کو دیا جائے گا۔ دوسروں نے کہا کہ ہر مطلقہ کو سکنیٰ دیا جائے گا اور یہ اختتام عدت تک ہوگا خواہ طلاق بائن ہو یا رجعی۔ البتہ نفقہ اس عورت کو ملے گا جو طلاق رجعی والی ہے جب بائن ہو گی تو اس میں اختلاف ہے بعض نفقہ کے

قائل ہیں خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ جن علماء کا یہ قول ہے ان میں ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین شامل ہیں۔
بعض نے کہا صرف حاملہ کو نفقہ ملے گا اس سلسلہ میں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے تا کہ روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جواب ہو جائے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فریق اوّل نے ان آثار سے استدلال کرتے ہوئے اس عورت کے متعلق جس کو طلاق بائنہ مل جائے یہ کہا کہ اس کو سکنیٰ اور نفقہ نہ ملے گا وہ صرف طلاق رجعی والی عورت کو دیا جائے گا۔

فریق ثانی کا موقف: ہر مطلقہ کو سکنیٰ دیا جائے گا اور یہ اختتام عدت تک ہوگا خواہ طلاق بائن ہو یا رجعی۔ البتہ نفقہ اس عورت کو ملے گا جو طلاق رجعی والی ہے جب بائن ہوگی تو اس میں اختلاف ہے بعض نفقہ کے قائل ہیں خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ جن علماء کا یہ قول ہے ان میں ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین شامل ہیں۔ بعض نے کہا صرف حاملہ کو نفقہ ملے گا اس سلسلہ میں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۴۳۲: بِمَا أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :ثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ ، وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ ، فَذَكَرُوْا الْمُطَلَّقَةَ ثَلَاثًا .فَقَالَ الشَّعْبِيُّ :حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ .قَالَ :فَرَمَاهُ الْأَسْوَدُ بِحَصَاةٍ ، قَالَ : وَيْلَكَ، أَتُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا، قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ :لَسْنَا بِتَارِكِيْ كِتَابِ رَبِّنَا وَسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ ، لَا نَدْرِي لَعَلَّهَا كَذَبَتْ ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ الْآيَةَ .

۴۴۳۲: ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ساتھ مسجد اعظم میں موجود تھا ہمارے ساتھ شعبی بھی تھے انہوں نے مطلقہ ثلاثہ کا تذکرہ کیا شعبی کہنے لگے مجھے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمایا تمہیں نہ رہائش ملے گی نہ نفقہ یہ بات سن کر اسود نے شعبی کو ایک کنکری ماری اور کہا کیا تم ایسی روایت بیان کرتے ہو۔ حالانکہ یہ معاملہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا ہم ایک عورت کے کہنے پر اپنے رب کی کتاب اور اپنے پیغمبر کی سنت ترک نہیں کر سکتے ہم نہیں جانتے کہ شاید اس نے غلط کہا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن (الطلاق۔۱)

۴۴۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ :قَدْ رُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ :لَا

نَدَعُ كِتَابَ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ ، وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ ، لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ

۴۴۳۳: شعبی نے فاطمہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے اس کا نفقہ وسکنیٰ مقرر نہیں فرمایا جب اس کو اس کے خاوند نے طلاق دے دی یہ بات میں نے ابراہیم نخعی کو ذکر کی تو انہوں نے فرمایا یہ معاملہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے فرمایا۔ ہم اپنے رب کی کتاب اور اس کے پیغمبر ﷺ کی سنت کو ایک عورت کی خاطر نہیں چھوڑ سکتے۔ اس کو سکنیٰ اور نفقہ دونوں ملیں گے۔

۴۴۳۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِي ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عُمَرَ وَعَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى . وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يَذْكُرُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى .

۴۴۳۴: ابراہیم نے عمر اور عبداللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ وہ دونوں مطلقہ ثلاثہ کے لئے نفقہ وسکنیٰ دونوں کا حکم فرماتے تھے۔ حالانکہ شعبی خود فاطمہ سے اور وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو نفقہ و سکنیٰ نہ ملے گا۔

۴۴۳۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنٰى . قَالَ : فَأَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّخَعِيَّ ، فَقَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ لَسْنَا بِتَارِكِي آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ ، لَعَلَّهَا أُوْهِمَتْ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ .

۴۴۳۵: شعبی نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ اس کے خاوند نے اس کو تین طلاق دے دیں وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا تمہیں خرچہ ورہائش نہ ملے گی۔ شعبی کہتے ہیں میں نے یہ بات ابراہیم نخعی کو بتلائی تو وہ فرمانے لگے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب اور قول رسول اللہ ﷺ کو ایک عورت کی بات پر چھوڑنے والے نہیں شاید اس کو وہم ہو گیا ہو میں نے تو جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اس کو رہائش ونفقہ دونوں ملیں گے۔

۴۴۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْخَصِيبُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، قَالَا فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا : لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ . قَالُوْا :فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَدْ أَنْكَرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ هٰذَا، وَلَمْ يَقْبَلْهُ، وَقَدْ أَنْكَرَهُ عَلَيْهَا أَيْضًا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ .

۴۴۳۶: اسود سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم دونوں نے کہا مطلقہ مغلظہ ثلاثہ کو سکنی اور نفقہ ملے گا۔ اس روایت کا جس طرح عمر بن خطاب نے انکار کیا اسی طرح اسامہ بن زیدؓ نے بھی اس کا انکار کیا۔

روایتِ اُسامہ رضی اللہ عنہ:

۴۴۳۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ ، تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا اعْتَدِّي فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ. وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَقُوْلُ :كَانَ أُسَامَةُ إِذَا ذَكَرَتْ فَاطِمَةُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، رَمَاهَا بِمَا كَانَ فِيْ يَدِهِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، قَدْ أَنْكَرَ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، مَا أَنْكَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا .

۴۴۳۷: ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے اس کو فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو۔ محمد بن اسامہ کہا کرتے تھے کہ اسامہ کے سامنے جب فاطمہ بنت قیس اس بات کا تذکرہ کرتیں تو آپ اس کو جو چیز ہاتھ میں ہوتی مار دیتے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں جس طرح کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت کا انکار کیا اسی طرح اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بھی انکار کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی انکار کی روایت ملاحظہ ہو۔

روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

۴۴۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ ، فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَكَمِ .فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ أَنْ

اتَّقِ اللّٰهَ وَارْدُدْ الْمَرْأَةَ اِلٰى بَيْتِهَا . فَقَالَ مَرْوَانُ فِیْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ غَلَبَنِی وَقَالَ فِیْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَمَا بَلَغَكَ حَدِيْثُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ . فَقَالَ مَرْوَانُ اِنْ كَانَ بِكِ الشَّرُّ ، فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ .

۴۴۳۸: قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار بیان کرتے تھے کہ یحییٰ بن سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دے دی عبدالرحمٰن بن حکم نے اس کو منتقل کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مروان کی طرف پیغام بھیجا مروان اس وقت مدینہ منورہ کا امیر تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور عورت کو اس کے گھر بھیج دو۔ مروان کہنے لگا۔ یہ سلیمان کی روایت میں ہے۔ کہ عبدالرحمٰن مجھ پر غالب آ گیا ہے اور قاسم کی روایت میں ہے "اما بلغك حديث فاطمة بنت قيس؟" تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تو حدیث فاطمہ کا تذکرہ نہ کرے تو تیرا کچھ نہ بگڑے گا مروان کہنے لگا۔ اگر آپ کا مقصد شر ہے تو پھر تمہیں اسی شر پر اکتفا کر لینا چاہئے جو ان دونوں کے درمیان ہے۔

۴۴۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۴۳۹: مالک نے یحییٰ بن سعید سے خبر دی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ مَا لِفَاطِمَةَ مِنْ خَيْرٍ فِیْ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ يَعْنِی قَوْلَهَا لَا نَفَقَةَ وَلَا سُكْنٰى . فَهٰذِهٖ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، لَمْ تَرَ الْعَمَلَ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ اَيْضًا ، وَقَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اِلٰى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِیْ صَرَفَهٗ اِلَيْهِ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى .

۴۴۴۰: قاسم نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں فاطمہ کی اس بات کے نقل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں یعنی اس کا یہ قول کہ نہ نفقہ ہے اور نہ سکنیٰ۔

تشریح ﴿ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی فاطمہ کی روایت پر عمل کو پسند نہیں کرتیں۔ بلکہ سعید بن المسیب نے اس کا دوسرا معنی بیان کیا ہے جس سے فریق اوّل کا اعتراض ہی سر سے اٹھ جاتا ہے۔

۴۴۴۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ الضَّرِيْرُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ : قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ :اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا ؟ فَقَالَ :فِیْ بَيْتِهَا ، فَقُلْتُ لَهٗ :اَلَيْسَ قَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اَنْ تَعْتَدَّ فِیْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ؟ فَقَالَ :

تِلْكَ الْمَرْأَةُ فَتَنَتْ النَّاسَ وَاسْتَطَالَتْ عَلٰى أَحْمَائِهَا بِلِسَانِهَا فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ، وَكَانَ رَجُلًا مَكْفُوْفَ الْبَصَرِ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَكَانَ مَا رَوَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ لَهَا لَا سُكْنٰى لَكَ وَلَا نَفَقَةَ لَا دَلِيْلَ فِيْهِ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنْ لَا نَفَقَةَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَلَا سُكْنٰى إِذَا كَانَ قَدْ صَرَفَ ذٰلِكَ إِلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ .

۴۴۴۱: عمرو بن میمون نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے سعید بن المسیب کو کہا جس عورت کو تین طلاق مل جائیں وہ کہاں عدت گزارے؟ انہوں نے جواب دیا اپنے گھر میں۔ میں نے کہا کیا اللہ کے رسول ﷺ نے فاطمہ بنت قیس کو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت کا حکم نہیں فرمایا۔ تو سعید کہنے لگے۔ اس عورت نے لوگوں کو آزمائش میں ڈال دیا اور اپنے دیور پر اپنی زبان کو خوب لمبا کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے مکان پر عدت گزارنے کا حکم فرمایا یہ نابینا تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: سعید بن میتب رحمہ اللہ کے قول کے مطابق فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت: لا سکنی ولا نفقة'' تین طلاق والی عورت کے لئے نفقہ وسکنی نہ دیے جانے کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ گھر سے نکالنے اور خرچہ بند کرنے کی وجہ ان کی زبان کا کنٹرول میں نہ ہونا تھا۔

۴۴۴۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَأَنْكَرَ النَّاسُ عَلَيْهَا مَا كَانَتْ تُحَدِّثُ بِهٖ مِنْ خُرُوْجِهَا قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ . فَهٰذَا أَبُوْ سَلَمَةَ يُخْبِرُ أَيْضًا أَنَّ النَّاسَ قَدْ كَانُوْا أَنْكَرُوْا ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ ، وَفِيْهِمْ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ لَحِقَ بِهِمْ مِنَ التَّابِعِيْنَ .فَقَدْ أَنْكَرَ عُمَرُ ، وَأُسَامَةُ ، وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، مَعَ مَنْ سَمَّيْنَا مَعَهُمْ فِيْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ هٰذَا، وَلَمْ يَعْمَلُوْا بِهٖ ، وَذٰلِكَ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَدَلَّ تَرْكُهُمُ النَّكِيْرَ فِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، أَنَّ مَذْهَبَهُمْ فِيْهِ كَمَذْهَبِهٖ .فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى حَدِيْثِ فَاطِمَةَ وَعَمِلُوْا بِهٖ :إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا لِأَنَّهَا خَالَفَتْ عِنْدَهٗ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، يُرِيْدُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ . فَهٰذَا إِنَّمَا هُوَ فِيْ

الْمُطَلَّقَةِ طَلَاقًا ، لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِيهِ الرَّجْعَةُ .وَفَاطِمَةُ كَانَتْ مَبْتُوتَةً لَا رَجْعَةَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا ، وَقَدْ قَالَتْ :إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى لِمَنْ كَانَتْ عَلَيْهِ الرَّجْعَةُ وَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ مِنْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُطَلَّقَةِ الَّتِي لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ، وَفَاطِمَةُ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ .فَمَا رَوَتْ مِنْ ذٰلِكَ فَلَا يَدْفَعُهُ كِتَابُ اللّٰهِ، وَلَا سُنَّةُ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ تَابَعَهَا غَيْرُهَا عَلَى ذٰلِكَ ، مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ .وَالْحَسَنُ .

۴۴۴۲: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر میں عدت گزارو۔ لوگوں نے عدت کے ختم ہونے سے پہلے عدت والے گھر سے نکلنے کو نہایت تعجب سے دیکھا۔ ابوسلمہ کی اس روایت نے بتلایا کہ لوگوں نے بہت محسوس کیا کہ عدت گزارنے سے پہلے فاطمہ نے اپنا مکان کیوں چھوڑا ہے ان انکار کرنے والوں میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو تھے اور تابعین ان کا زمانہ پانے والے یہ عمر ابن مسعود اسامہ رضی اللہ عنہم اور جن کا روایات میں نام لیا گیا انہوں نے انکار کیا سعید بن میسیب رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں انکار کیا اور اس پر عمل نہ کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں انکار کیا مگر ان کے انکار پر کسی نے نکیر نہیں فرمائی۔ پس صحابہ کرام کا نکیر ترک کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا مذہب وہی تھا جو عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ ان کے بقول فاطمہ بنت قیس اس ارشاد الٰہی کی مخالفت کرنے والی تھیں "اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم" (الطلاق ۷) حالانکہ یہ آیت اس عورت سے متعلق جس کو ایک رجعی طلاق ملی ہو۔ جبکہ فاطمہ طلاق ثلاثہ مغلظہ والی تھیں اور وہ یہ کہتی تھیں کہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفقہ وسکنیٰ تو اس عورت کے لئے ہے جس پر رجعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس کا ذکر فرمایا ہے وہ مطلقہ رجعیہ ہے اور فاطمہ پر رجعت نہ تھی پس ان کی روایت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں اور جن لوگوں کا مسلک اس روایت کی متابعت فاطمہ بنت قیس کے علاوہ لوگوں نے بھی کی ہے جن میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن بصری بھی ہیں۔

تشریح ابوسلمہ کی اس روایت نے بتلایا کہ لوگوں نے بہت محسوس کیا کہ عدت گزارنے سے پہلے فاطمہ نے اپنا مکان کیوں چھوڑا ہے ان انکار کرنے والوں میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو تھے (تابعین جو ان کا زمانہ پانے والے تھے) فانتبہ۔

عمر ابن مسعود اسامہ رضی اللہ عنہم اور جن کا روایات میں نام لیا گیا انہوں نے انکار کیا سعید بن میسیب رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں انکار کیا اور اس پر عمل نہ کیا اور عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں انکار کیا مگر ان کے انکار پر کسی نے نکیر نہیں فرمائی۔

پس صحابہ کرام کا نکیر نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کا مذہب وہی تھا جو عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔

اشکال:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ ان کے بقول فاطمہ بنت قیس اس ارشاد الٰہی کی مخالفت کرنے والی تھیں "اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم" (الطلاق: ۷) حالانکہ یہ آیت اس عورت سے متعلق ہے جس کو ایک رجعی طلاق ملی ہو۔ جبکہ فاطمہ طلاق ثلاثہ مغلظہ والی تھیں اور وہ یہ کہتی تھیں کہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفقہ و سکنٰی تو اس عورت کے لئے ہے جس پر رجعت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس کا ذکر فرمایا ہے وہ مطلقہ رجعیہ ہے اور فاطمہ پر رجعت نہ تھی پس ان کی روایت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں اور اس روایت کے ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حسن بصری بھی ہیں چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۴۴۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .ح .

۴۴۴۳: ہشیم نے حجاج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۴۴۴: وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُوْلَانِ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا ، وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا نَفَقَةَ لَهُمَا ، وَتَعْتَدَّانِ حَيْثُ شَاءَ تَا. قَالُوْا :فَإِنْ كَانَ عُمَرُ ، وَعَائِشَةُ ، وَأُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، أَنْكَرُوْا عَلٰى فَاطِمَةَ مَا رَوَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا بِخِلَافِهٖ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ وَافَقَهَا عَلٰى مَا رَوَتْ مِنْ ذٰلِكَ فَعَمِلَ بِهٖ ، وَتَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحَسَنُ .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، أَنَّ مَا احْتَجَّ بِهٖ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ حُجَّةٌ صَحِيْحَةٌ ، وَذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ثُمَّ قَالَ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا وَأَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ الْأَمْرَ هُوَ الْمُرَاجَعَةُ .ثُمَّ قَالَ أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِنْ وُجْدِكُمْ ثُمَّ قَالَ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ يُرِيْدُ فِي الْعِدَّةِ .فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا اثْنَتَيْنِ لِلسُّنَّةِ ، عَلٰى مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ ، ثُمَّ رَاجَعَهَا ، ثُمَّ طَلَّقَهَا أُخْرٰى لِلسُّنَّةِ ، حَرُمَتْ عَلَيْهِ ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهَا فِيْهَا السُّكْنٰى ، وَأَمَرَهَا فِيْهَا أَنْ لَا تَخْرُجَ ، وَأَمَرَ الزَّوْجَ أَنْ لَا يُخْرِجَهَا .وَلَمْ يُفَرِّقِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ هٰذِهِ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ

الَّتِیْ لَا رَجْعَةَ عَلَیْهَا ، وَبَیْنَ الْمُطَلَّقَةِ لِلسُّنَّةِ الَّتِیْ عَلَیْهَا الرَّجْعَةُ .فَلَمَّا جَاءَ تْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَیْسٍ ، فَرَوَتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا السُّكْنٰی وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَتْ عَلَیْهَا الرَّجْعَةُ خَالَفَتْ بِذٰلِكَ كِتَابَ اللّٰهِ نَصًّا ، لِأَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰی قَدْ جَعَلَ السُّكْنٰی لِمَنْ لَا رَجْعَةَ عَلَیْهَا ، وَخَالَفَتْ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَوٰی عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ مَا رَوَتْ ، فَخَرَجَ الْمَعْنَی الَّذِیْ مِنْهُ أَنْكَرَ عَلَیْهَا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا أَنْكَرَ خُرُوْجًا صَحِیْحًا ، وَبَطَلَ حَدِیْثُ فَاطِمَةَ ، فَلَمْ یَجِبِ الْعَمَلُ بِهٖ أَصْلًا ، لِمَا ذَكَرْنَا وَبَیَّنَّا .فَقَالَ قَائِلٌ :لَمْ یَجِءْ تَخْلِیطُ حَدِیْثِ فَاطِمَةَ إِلَّا مِمَّا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ عَنْهَا ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ هُوَ الَّذِیْ رَوٰی عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ یَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةً .قَالَ : أَوَلَیْسَ ذٰلِكَ فِیْ حَدِیْثِ أَصْحَابِنَا الْحِجَازِیِّیْنَ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَأَغْفَلَ فِیْ ذٰلِكَ ، أَوْ ذَهَبَ عَنْهُ، لِأَنَّهُ لَمْ یَرْوِ مَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ بِكَمَالِهٖ ، كَمَا رَوَاهُ غَیْرُهُ، فَتَوَهَّمَ أَنَّهُ جَمَعَ كُلَّ مَا رُوِیَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ ، فَتَكَلَّمَ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ مَا حَكَیْنَاهُ عَنْهُ، مِمَّا وَصَفْنَا وَلَیْسَ كَمَا تَوَهَّمَ ، لِأَنَّ الشَّعْبِیَّ أَضْبَطُ مِمَّا یَظُنُّ ، وَأَتْقَنُ ، وَأَوْثَقُ ، وَقَدْ وَافَقَهُ عَلٰی مَا رَوٰی مِنْ ذٰلِكَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْ حَدِیْثِهٖ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مَا یُغْنِیْنَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهٖ فِیْ هٰذَا الْمَوْضِعِ .وَیُقَالُ لَهُ :إِنَّ حَدِیْثَ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ ، الَّذِیْ لَمْ یُذْكَرْ فِیْهِ لَا سُكْنٰی لَكِ قَدْ رَوَاهُ اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ ، بِمِثْلِ مَا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ عَنْهَا .فَمَا جَاءَ مِنَ الشَّعْبِیِّ فِیْ هٰذَا تَخْلِیطٌ ، وَإِنَّمَا جَاءَ التَّخْلِیطُ مِمَّنْ رَوٰی عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ فَحَذَفَ بَعْضَ مَا فِیْهِ، وَجَاءَ بِبَعْضٍ ، فَأَمَّا أَصْلُ الْحَدِیْثِ ، فَكَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ .وَكَانَ مِنْ قَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَیْضًا أَنْ قَالَ: وَلَوْ كَانَ أَصْلُ حَدِیْثِ فَاطِمَةَ كَمَا رَوَاهُ الشَّعْبِیُّ ، لَكَانَ مُوَافِقًا أَیْضًا لِمَذْهَبِنَا ، لِأَنَّ مَعْنٰی قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفَقَةَ لَكِ أَیْ :لِأَنَّكِ غَیْرُ حَامِلٍ وَلَا سُكْنٰی لَكِ لِأَنَّكِ بَذِیئَةٌ ، وَالْبَذَاءُ: هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِیْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَنْ یَأْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَیِّنَةٍ . وَذَكَرَ فِیْ ذٰلِكَ

۴۴۴۴: ہشیم نے یونس سے انہوں نے حسن سے روایت کی دونوں کہا کرتے تھے کہ تین طلاق والی عورت اور جس کا خاوند مر جائے ان دونوں کا نفقہ نہیں اور دونوں جہاں چاہیں عدت گزاریں۔ اگرچہ حضرت عمر، عائشہ، اسامہ رضی اللہ عنہم نے فاطمہ کی روایت کا انکار کیا مگر ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حسن رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے جس کی وجہ سے روایت میں کمزوری نہیں آئی۔ اس قول والوں کے خلاف ہماری دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال

فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت کے خلاف بالکل درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **یاایھاالنبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن** (الطلاق۔۱) پھر فرمایا **لاتدری لعل اللہ یحدث بعد ذلك امرا**" اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اس امر سے مراجعت مراد ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔"**اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم**" (الطلاق۔٦) پھر فرمایا "**لاتخرجوھن من بیوتھن و لا یخرجن**" (الطلاق۔۱) اس سے عدت مراد ہے۔عورت کو جب اس کا خاوند دوطلاق بطریق سنت دے پھر اس سے رجوع کرے پھر اس کو ایک طلاق سنت دے تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس پر وہ عدت لازم ہو جاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے سکنیٰ کا حق مقرر کیا ہے یا اس عورت کو حکم دیا کہ وہ مقام عدت سے نہ نکلے اور خاوند کو حکم فرمایا کہ وہ اس کو مت گھر سے نکالے۔اللہ تعالیٰ نے مطلقہ سنت کہ جس میں رجوع نہ ہو اور مطلقہ سنت جس میں رجوع ہو میں کوئی فرق بیان نہیں فرمایا بلکہ ان کا حکم یکساں رکھا جب فاطمہ بنت قیس آئیں اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کی آپ نے اس کو فرمایا سکنیٰ اور نفقہ اس کے لئے ہے جس کو رجوع کا حق ہے اس نے فاطمہ نے کتاب اللہ کی نص کی مخالفت کی کیونکہ کتاب اللہ میں سکنیٰ اس کو بھی دیا گیا جس پر رجوع نہیں اور سنت رسول اللہ ﷺ کی اس طرح مخالفت کی کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایت نقل کی جو اس نے نقل کی۔اس سے وہ مفہوم نکل آیا جس سے عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور درست انکار کیا اور روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا واجب العمل نہ رہی اور نادرست ثابت ہوگئی۔اگر کوئی معترض یہ کہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں خلط شعبی کی روایت کی وجہ سے پیدا ہوا کیونکہ شعبی نے ہی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے رہائش اور نفقہ مقرر نہیں فرمایا ہمارے حجازی اساتذہ کی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کہنے والے نے اس سلسلہ میں غفلت سے کام لیا یا اس کو سہو ہو گیا کیونکہ اس بات میں جس طرح شعبی رحمہ اللہ نے مکمل روایت نقل کی ہے اور کسی دوسرے راوی نے ایسی مکمل روایت نقل نہیں کی۔فلہذا اس قائل کو وہم ہوا کہ اس نے اس میں مروی تمام روایات کو جمع کر لیا ہے اور پھر اس پر گفتگو کی اور کہا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا وہ اسی طرح ہے جیسا ہم نے وضاحت کی ہے حالانکہ یہ اس طرح نہیں جیسا اس نے وہم کیا کیونکہ شعبی رحمہ اللہ نہایت پختہ حافظے والے معتبر اور قابل اعتماد ہیں ان شعبی سے مروی روایت کی ان لوگوں نے بھی موافقت کی ہے جن کا ہم نے اس حدیث کے ضمن میں باب کے شروع میں ذکر کیا اب یہاں اس کو دوبارہ لوٹانے کی حاجت نہیں۔حضرت عبداللہ بن یزید کی روایت جس میں مذکور ہے کہ تمہارے لئے رہائش نہیں ہے اس کو لیث بن سعد نے حضرت عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے انہوں نے حضرت شعبی کی روایت کی طرح روایت کی ہے تو شعبی رحمہ اللہ سے جو خلط ملط پیش آیا وہ ان رواۃ کی وجہ سے ہوا جنہوں نے ام سلمہ کے واسطہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔کیونکہ انہوں نے بعض حصے کو حذف کیا جبکہ بعض کو نقل کر دیا باقی اصل روایت کا

جہاں تک تعلق ہے وہ تو اسی طرح ہے جیسا امام شعبی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے اور ہمارے مخالف نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا اسی طرح ہے جیسا کہ شعبی نے بیان کی ہے تو پھر وہ فریق اوّل کے مذہب کے موافق ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے۔ کا مطلب یہ ہوگا کیونکہ تم غیر حاملہ ہو اور تمہارے لئے رہائش نہیں کیونکہ تم بدکلام ہو اور بدکلامی یہ اس فاحشہ میں داخل ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے :﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔـا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ﴾ (النساء:۱۹) میں کیا ہے اور اس سلسلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ذکر کی ہے۔

تشریح ﷺ اگرچہ عمر، عائشہ، اسامہ رضی اللہ عنہم نے فاطمہ کی روایت کا انکار کیا مگر ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حسن رحمہ اللہ نے اس کی موافقت کی ہے جس کی وجہ سے روایت میں کمزوری نہیں آئی۔

[illegible]: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا استدلال فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت کے خلاف بالکل درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **یاایھاالنبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن** (الطلاق۔۱) پھر فرمایا **لاتدری لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا**"

اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اس امر سے مراجعت مراد ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ "**اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم**" (الطلاق:٦) پھر فرمایا "**لاتخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن**" (الطلاق۔۱) اس سے عدت مراد ہے۔

عورت کو جب اس کا خاوند دو طلاق بطریق سنت دے پھر اس سے رجوع کرے پھر اس کو ایک طلاق سنت دے تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس پر وہ عدت لازم ہو جاتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے سکنیٰ کا حق مقرر کیا ہے یا اس عورت کو حکم دیا کہ وہ مقام عدت سے نہ نکلے اور خاوند کو حکم فرمایا کہ وہ اس کو مت گھر سے نکالے۔

اللہ تعالیٰ نے مطلقہ سنت کہ جس میں رجوع نہ ہو اور مطلقہ سنت جس میں رجوع ہو کوئی فرق بیان نہیں فرمایا بلکہ ان کا حکم یکساں رکھا جب فاطمہ بنت قیس آئیں اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی تو آپ نے اس کو فرمایا سکنیٰ اور نفقہ اس کے لئے ہے جس کو رجوع کا حق ہے اس سے فاطمہ نے کتاب اللہ کی نص کی مخالفت کی کیونکہ کتاب اللہ میں سکنیٰ اس کو بھی دیا گیا جس پر رجوع نہیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح مخالفت کی کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف روایت نقل کی جو اس نے نقل کی۔ اس سے وہ مفہوم نکل آیا جس سے عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور درست انکار کیا اور روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا واجب العمل نہ رہی اور نا درست ثابت ہوگئی۔

اعتراض:

حضرت فاطمہ ﷞ کی روایت میں غلط شعبی کی روایت کی وجہ سے پیدا ہوا کیونکہ شعبی نے ہی حضرت فاطمہ ﷞ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے رہائش اور نفقہ مقرر نہیں فرمایا ہمارے حجازی اساتذہ کی روایت میں یہ بات نہیں ہے۔

طحاوی ﷫ فرماتے ہیں کہ اس کہنے والے نے اس سلسلہ میں غفلت سے کام لیا یا اس کو سہو ہو گیا کیونکہ اس بات میں جس طرح شعبی ﷫ نے مکمل روایت نقل کی ہے اور کسی دوسرے راوی نے ایسی مکمل روایت نقل نہیں کی۔ فلہٰذا اس قائل کو وہم ہوا کہ اس نے اس میں مروی تمام روایات کو جمع کر لیا ہے اور پھر اس پر گفتگو کی اور کہا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا وہ اسی طرح ہے جیسا ہم نے وضاحت کی ہے حالانکہ یہ اس طرح نہیں جیسا اس نے وہم کیا کیونکہ شعبی ﷫ نہایت پختہ حافظے والے معتبر اور قابل اعتماد ہیں ان شعبی سے مروی روایت کی ان لوگوں نے بھی موافقت کی ہے جن کا ہم نے اس حدیث کے ضمن میں باب کے شروع میں ذکر کیا اب یہاں اس کو دوبارہ لوٹانے کی حاجت نہیں۔

[redacted]: حضرت عبداللہ بن یزید کی روایت جس میں مذکور ہے کہ تمہارے لئے رہائش نہیں ہے اس کو لیث بن سعد نے حضرت عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت فاطمہ سے انہوں نے حضرت شعبی کی روایت کی طرح روایت کی ہے تو شعبی ﷫ سے جو خلط ملط پیش آیا وہ ان روات کی وجہ سے ہوا جنہوں نے ام سلمہ کے واسطہ سے فاطمہ ﷞ سے روایت کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے بعض حصے کو حذف کیا جبکہ بعض کو نقل کر دیا باقی اصل روایت کا جہاں تک تعلق ہے وہ تو اسی طرح ہے جیسا امام شعبی ﷫ نے بیان کی ہے۔

ایک اور اعتراض:

اگر روایت فاطمہ ﷞ اسی طرح ہے جیسا کہ شعبی نے بیان کی ہے تو پھر وہ فریق اوّل کے مذھب کے موافق ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق کہ تمہارے لئے نفقہ نہیں ہے۔ کا مطلب یہ ہوگا کیونکہ تم غیر حاملہ ہو اور تمہارے لئے رہائش نہیں کیونکہ تم بدکلام ہو اور بدکلامی یہ اس فاحشہ میں داخل ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے: ﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا﴾ (النساء:۱۹) اور اس سلسلہ میں ابن عباس ﷠ کی یہ روایت ذکر کی ہے۔

۴۴۴۵: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰى وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ

يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَقَالَ :الْفَاحِشَةُ الْمُبَيِّنَةُ أَنْ تُفْحِشَ عَلَى أَهْلِ الرَّجُلِ وَتُؤْذِيهِمْ ، فَقَالَ : فَفَاطِمَةُ حُرِمَتِ السُّكْنَى لِبَذَائِهَا وَالنَّفَقَةُ لِأَنَّهَا غَيْرُ حَامِلٍ .قَالَ :وَهٰذَا حُجَّةٌ لَنَا فِي قَوْلِنَا :إِنَّ الْمَبْتُوتَةَ لَا يَجِبُ لَهَا النَّفَقَةُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا .قِيلَ لَهُ :لَوْ خَرَجَ مَعْنَى حَدِيثِ فَاطِمَةَ مِنْ حَيْثُ ذَكَرْتُ ، لَوَقَعَ الْوَهْمُ عَلَى عُمَرَ ، وَعَائِشَةَ ، وَأُسَامَةَ ، وَمَنْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، عَلَى فَاطِمَةَ مَعَهُمْ ، وَلَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يُتْرَكَ أَمْرُهُمْ عَلَى الصَّوَابِ حَتّٰى يُعْلَمَ يَقِينًا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَكَيْفَ ، وَلَوْ صَحَّ حَدِيثُ فَاطِمَةَ ، لَكَانَ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ عَلَى غَيْرِ مَا حَمَلْتَهُ أَنْتَ عَلَيْهِ .وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَهَا السُّكْنَى لِبَذَائِهَا كَمَا ذَكَرْتُ ، وَرَأٰى أَنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْفَاحِشَةُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَحَرَمَهَا النَّفَقَةَ لِنُشُوزِهَا بِبَذَائِهَا الَّذِي خَرَجَتْ بِهِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا ، لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ لَوْ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا ، لَمْ يَجِبْ لَهَا عَلَيْهِ نَفَقَةٌ حَتّٰى تَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ .فَكَذٰلِكَ فَاطِمَةُ مُنِعَتْ مِنَ النَّفَقَةِ لِنُشُوزِهَا الَّذِي بِهِ خَرَجَتْ مِنْ مَنْزِلِ زَوْجِهَا .فَهٰذَا مَعْنًى قَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَهُ، إِنْ كَانَ حَدِيثُ فَاطِمَةَ صَحِيحًا ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مَا وَصَفْتَ أَنْتَ :وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مَعْنًى غَيْرَ هٰذَيْنِ ، مِمَّا لَا يَبْلُغُهُ عِلْمُنَا .وَلَا يُحْكَمُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَرَادَ فِي ذٰلِكَ مَعْنًى بِعَيْنِهِ، دُونَ مَعْنًى كَمَا حَكَمْتَ أَنْتَ عَلَيْهِ ؛ لِأَنَّ الْقَوْلَ عَلَيْهِ بِالظَّنِّ حَرَامٌ ، كَمَا أَنَّ الْقَوْلَ بِالظَّنِّ عَلَى اللّٰهِ حَرَامٌ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْفَاحِشَةِ الْمُبَيِّنَةِ ، غَيْرُ مَا قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا .

۴۴۴۵: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ ان سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا گیا: ﴿وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ﴾ تو انہوں نے فرمایا فاحشہ مبینہ یہ ہے کہ مرد کے عزیز و اقارب کو فحش گوئی کرے اور ان کو ایذاء پہنچائے تو فرمانے لگے فاطمہ کو سکنٰی سے محروم اسی لئے کیا گیا تھا کیونکہ وہ بدکلام تھیں اور نفقہ سے محرومی کی وجہ ان کا حاملہ نہ ہونا تھا۔ معترض نے کہا کہ اس روایت سے ثابت ہوا کہ مبتوتہ کا نفقہ صرف حاملہ ہونے کی صورت میں ہے۔ ورنہ نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا۔ اگر روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا مفہوم وہی لیا جائے جو آپ نے نکالا ہے تو اس سے حضرت عمر، عائشہ، اسامہ رضی اللہ عنہم اور دیگر صحابہ کرام جنہوں نے روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے انکار کیا ہے ان کے متعلق وہم پیدا ہو جائے گا بہتر تو یہی تھا کہ ان کی بات کو درست مان لیا جاتا تا کہ اس کے علاوہ بات یقین سے معلوم ہو جائے اور وہ کیوں کر درست نہ ہوگا اگر بالفرض روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو

درست قرار دیا جائے تو یہ بھی درست ماننا ہوگا کہ اس روایت کا معنی اس کے علاوہ ہو جو آپ نے بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ عین ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی بدکلامی سے اسے رہائش سے محروم فرمایا جیسا کہ تم نے ذکر کیا اور آپ نے یہ خیال فرمایا ہو کہ یہ وہی فاحشہ ہے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور نفقہ سے محروم اس لئے کیا کہ وہ بدکلامی کی وجہ سے نافرمان قرار پائی۔ کہ وہ اسی بدکلامی کی وجہ سے خاوند کے گھر سے نکالی گئی کیونکہ جب مطلقہ عدت کے دوران خاوند کے گھر سے چلی جائے تو اس کے خاوند پر نفقہ لازم نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ گھر واپس لوٹ آئے اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نافرمانی کی وجہ سے نفقہ نہ دیا گیا جس کی بناء پر وہ خاوند کے گھر سے چلی گئیں اور ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہی معنی مراد لیا ہوا گر حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا درست ہو اور ہو سکتا ہے کہ وہ مفہوم مراد لیا ہو جو تم نے بیان کیا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کی مراد ان دونوں کے علاوہ کوئی اور معنی ہو اور ہمیں وہ معلوم نہ ہوا ہو کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آپ نے فلاں معنی ہی مراد لیا ہو کوئی دوسرا معنی مراد نہیں لیا جیسا کہ تم نے جناب نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کیونکہ محض گمان سے آپ کے بارے میں کوئی بات کہنا حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں محض گمان سے بات کہنا حرام ہے۔ لیجئے! ابن عمر رضی اللہ عنہما سے فاحشہ مبینہ کے متعلق ابن عباس رضی اللہ عنہما کے معنی کے خلاف معنی مروی ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۴۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ قَالَ :خُرُوْجُهَا مِنْ بَيْتِهَا ، فَاحِشَةٌ مُبَيِّنَةٌ .وَقَدْ قَالَ آخَرُوْنَ :إِنَّ الْفَاحِشَةَ الْمُبَيِّنَةَ أَنْ تَزْنِيَ فَتُخْرَجُ لِيُقَامَ عَلَيْهَا الْحَدُّ .فَمَنْ جَعَلَ لَكَ أَنْ تُثْبِتَ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ ، وَتَحْتَجَّ بِهِ عَلَى مُخَالِفِكَ، وَتَدَعَ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فِي حَدِيْثِهَا مَعْنًى غَيْرُ مَا ذَكَرْنَا ، وَذٰلِكَ

۴۴۴۶: حضرت نافع ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے قول: "لاتخرجوھن من بیوتھن" کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس کا گھر سے نکلنا فاحشہ مبینہ ہے۔ حالانکہ دوسروں نے فاحشہ مبینہ سے مراد یہ لیا ہے کہ وہ زنا کرے پس اس کو نکالا جائے تاکہ اس پر حد قائم کی جا سکے۔ اب جب تفسیر میں اس قدر اختلاف ہوا ہو تو آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ اس آیت کے معنی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو ثابت کریں اور اس کو اپنے مخالف کے خلاف بطور دلیل پیش کریں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی تفسیر کو ترک کر دیں حالانکہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ روایت تو اس معنی کے خلاف ہے روایت ملاحظہ ہو۔

۳۳۳۷: أَنَّ أَبَا شُعَيْبٍ الْبَصْرِيَّ صَالِحَ بْنَ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الزَّمِنُ ، قَالَ : ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِيْ، وَإِنَّهُ يُرِيْدُ أَنْ يَقْتَحِمَ ، قَالَ انْتَقِلِيْ عَنْهُ . فَهٰذِهِ فَاطِمَةُ تُخْبِرُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ حِيْنَ خَافَتْ زَوْجَهَا عَلَيْهَا .فَقَالَ قَائِلٌ :وَكَيْفَ يَجُوْزُ هٰذَا وَفِيْ بَعْضِ مَا قَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهُ طَلَّقَهَا وَهُوَ غَائِبٌ ، أَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ غَابَ فَخَاصَمَتْ ابْنَ عَمِّهِ فِيْ نَفَقَتِهَا ، وَفِيْ هٰذَا أَنَّهَا كَانَتْ تَخَافُهُ، فَأَحَدُ الْحَدِيْثَيْنِ يُخْبِرُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا ، وَالْآخَرُ يُخْبِرُ أَنَّهُ كَانَ حَاضِرًا ، فَقَدْ تَضَادَّ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ .قِيْلَ لَهُ : مَا تَضَادَّا ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ فَاطِمَةُ لَمَّا طَلَّقَهَا زَوْجُهَا ، خَافَتْ عَلَى الْهُجُوْمِ عَلَيْهَا وَسَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا بِالنَّفَقَةِ ثُمَّ غَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَوَكَّلَ ابْنَ عَمِّهِ بِنَفَقَتِهَا ، فَخَاصَمَتْ حِيْنَئِذٍ فِي النَّفَقَةِ وَهُوَ غَائِبٌ ، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ . فَاتَّفَقَ مَعْنَىٰ حَدِيْثِ عُرْوَةَ هٰذَا، وَمَعْنَىٰ حَدِيْثِ الشَّعْبِيِّ وَأَبِيْ سَلَمَةَ ، وَمَنْ وَافَقَهُمَا عَلَىٰ ذٰلِكَ عَنْ فَاطِمَةَ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُطَلَّقَةَ طَلَاقًا بَائِنًا ، وَهِيَ حَامِلٌ مِنْ زَوْجِهَا ، أَنَّ لَهَا النَّفَقَةَ عَلَى زَوْجِهَا ، وَبِذٰلِكَ حَكَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا فِيْ كِتَابِهِ فَقَالَ وَإِنْ كُنَّ أُوْلَاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ . فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ جُعِلَتْ عَلَى الْمُطَلِّقِ ، لِأَنَّهُ يَكُوْنُ عَنْهَا مَا يُغَذِّي الصَّبِيَّ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ فَيَجِبُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ لِوَلَدِهِ، كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُغَذِّيَهُ فِيْ حَالِ رَضَاعِهِ بِالنَّفَقَةِ عَلَى مَنْ تُرْضِعُهُ، وَتُوَصِّلُ الْغِذَاءَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُغَذِّيَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمِثْلِ مَا يُغَذّٰى بِهِ مِثْلُهُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ .فَيُحْتَمَلُ أَيْضًا إِذَا كَانَ حَمْلًا فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ، أَنْ يَجِبَ عَلَى أَبِيْهَا غِذَاؤُهُ بِمَا يُغَذّٰى بِهِ مِثْلُهُ فِيْ حَالِهِ تِلْكَ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَى أُمِّهِ، لِأَنَّ ذٰلِكَ يُوَصِّلُ الْغِذَاءَ إِلَيْهِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ النَّفَقَةُ إِنَّمَا جُعِلَتْ لِلْمُطَلَّقَةِ خَاصَّةً ، لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ ، لَا لِعِلَّةِ الْوَلَدِ الَّذِيْ فِيْ بَطْنِهَا .فَإِنْ كَانَتْ النَّفَقَةُ عَلَى الْحَامِلِ إِنَّمَا جُعِلَتْ لَهَا لِمَعْنَى الْعِدَّةِ ، ثَبَتَ قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا لِلْمَبْتُوْتَةِ النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَىٰ حَامِلًا كَانَتْ أَوْ غَيْرَ حَامِلٍ . وَإِنْ كَانَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ بِهَا وَجَبَتْ النَّفَقَةُ هِيَ الْوَلَدُ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَدُلُّ عَلَىٰ أَنَّ النَّفَقَةَ وَاجِبَةٌ لِغَيْرِ الْحَامِلِ ، فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ لِنَعْلَمَ كَيْفَ الْوَجْهُ فِيْمَا أُشْكِلَ مِنْ ذٰلِكَ .فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُنْفِقَ عَلَى ابْنِهِ الصَّغِيْرِ فِيْ رَضَاعِهِ

حَتّٰی یَسْتَغْنِیَ عَنْ ذٰلِکَ ، وَیُنْفِقَ عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِکَ مَا یُنْفِقُ عَلٰی مِثْلِهٖ ، مَا کَانَ الصَّبِیُّ مُحْتَاجًا اِلٰی ذٰلِکَ .فَاِنْ کَانَ غَنِیًّا عَنْهُ بِمَالٍ لَهٗ، قَدْ وَرِثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ، اَوْ قَدْ مَلَکَهٗ بِوَجْهٍ سِوٰی ذٰلِکَ ، مِنْ هِبَةٍ اَوْ غَیْرِهَا لَمْ یَجِبْ عَلٰی اَبِیْهِ اَنْ یُنْفِقَ عَلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ ، وَاَنْفَقَ عَلَیْهِ مِمَّا وَرِثَ ، اَوْ مِمَّا وُهِبَ لَهٗ.فَکَانَ اِنَّمَا یُنْفِقُ عَلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ لِحَاجَتِهٖ اِلٰی ذٰلِکَ ، فَاِذَا ارْتَفَعَ ذٰلِکَ ، لَمْ یَجِبْ عَلَیْهِ الْاِنْفَاقُ عَلَیْهِ مِنْ مَالِهٖ .وَلَوْ اَنْفَقَ عَلَیْهِ الْاَبُ مِنْ مَالِهٖ عَلٰی اَنَّهٗ فَقِیْرٌ اِلٰی ذٰلِکَ ، بِحُکْمِ الْقَاضِیْ عَلَیْهِ، ثُمَّ عَلِمَ اَنَّ الصَّبِیَّ قَدْ کَانَ وَجَبَ لَهٗ مَالٌ قَبْلَ ذٰلِکَ ، بِمِیْرَاثٍ اَوْ غَیْرِهٖ، کَانَ لِلْاَبِ اَنْ یَرْجِعَ بِذٰلِکَ الْمَالِ الَّذِیْ اَنْفَقَهٗ فِیْ مَالِ الصَّبِیِّ الَّذِیْ وَجَبَ لَهٗ، بِالْوَجْهِ الَّذِیْ ذَکَرْنَا .وَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَامِلٌ ، فَحَکَمَ الْقَاضِیْ لَهَا عَلَیْهِ بِالنَّفَقَةِ ، فَاَنْفَقَ عَلَیْهَا حَتّٰی وَضَعَتْ وَلَدًا حَیًّا ، وَقَدْ کَانَ اَخٌ لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِکَ ، فَوَرِثَهُ الْوَلَدُ وَاُمُّهٗ حَامِلٌ بِهٖ .لَمْ یَکُنْ لِلْاَبِ ، فِیْ قَوْلِهِمْ جَمِیْعًا ، اَنْ یَرْجِعَ عَلَی ابْنِهٖ بِمَا کَانَ اَنْفَقَ عَلٰی اُمِّهٖ بِحُکْمِ الْقَاضِیْ لَهَا عَلَیْهِ بِذٰلِکَ ، اِذَا کَانَتْ حَامِلًا بِهٖ .فَثَبَتَ بِذٰلِکَ اَنَّ النَّفَقَةَ عَلَی الْمُطَلَّقَةِ الْحَامِلِ ، هِیَ لِعِلَّةِ الْعِدَّةِ الَّتِیْ هِیَ فِیْهَا ، مِنَ الَّذِیْ طَلَّقَهَا ، لَا لِعِلَّةِ مَا هِیَ بِهٖ حَامِلٌ مِنْهُ .فَلَمَّا کَانَ مَا ذَکَرْنَا کَذٰلِکَ ، ثَبَتَ اَنَّ کُلَّ مُعْتَدَّةٍ مِنْ طَلَاقٍ بَائِنٍ ، فَلَهَا مِنَ النَّفَقَةِ مِثْلُ مَا لِلْمُعْتَدَّةِ مِنَ الطَّلَاقِ ، اِذَا کَانَتْ حَامِلًا ، قِیَاسًا وَنَظَرًا عَلٰی مَا ذَکَرْنَا مِمَّا وَصَفْنَا وَبَیَّنَّا .وَهٰذَا قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَاَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ .وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ عَنْ عُمَرَ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، وَقَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ کِتَابِنَا هٰذَا، وَرُوِیَ ذٰلِکَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ ، وَاِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ .

۴۴۴۷: عروہ نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ ان کے اقارب ان کے پاس خوب آئیں جائیں۔ (میرا رہنا وہاں مشکل ہے) تو آپ نے فرمایا وہاں سے تم منتقل ہو جاؤ۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ہیں جو اس روایت میں بتلا رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس لئے منتقل ہونے کا حکم دیا جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے متعلق خاوند سے خطرہ محسوس ہوا۔ یہ مفہوم درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا جبکہ اس سلسلہ کی روایت میں وارد ہے کہ جب ان کے خاوند نے ان کو طلاق دی تو وہ خود موجود نہ تھے یا طلاق کے بعد غائب ہو گئے۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خاوند کے بھتیجے سے نفقہ کے متعلق جھگڑا کیا اور یہ روایت بتلا رہی ہے کہ خاوند کی طرف سے ان کو خطرہ محسوس ہوا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ غائب تھے (یمن گئے تھے) اور ایک

روایت میں ہے کہ وہ موجود تھے۔ ان دونوں روایات میں تضاد ہے تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ان دونوں روایات میں تضاد نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب ان کے خاوند نے طلاق دی ہو تو انہوں نے اپنے ہاں ہجوم کا خطرہ محسوس کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں استفسار کیا پھر ان کے خاوند نفقہ لے کر آئے (انہوں نے انکار کیا) پھر وہ (جہاد میں) چلے گئے اور اپنے بھتیجے کو خرچ کے سلسلہ میں کہہ کر گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نفقہ قلیل سمجھ کر اس سے جھگڑا کیا (جب کہ خاوند) غائب تھا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تمہارے لئے رہائش و نفقہ کچھ نہیں اب حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم حضرت شعبی اور ابو سلمہ رحمہ اللہ کی روایت کے موافق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والوں کی روایات کے مفہوم کے مطابق ہو گیا۔ روایات میں موافقت معنی کے لحاظ سے تو یہی ہے جو ہم نے بیان کر دی' اب بطریق نظر اس کا معنی ملاحظہ ہو۔ پھر طریق نظر کی صورت یہ ہوگی' ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے متعلق تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جس عورت کو خاوند تین طلاق بائنہ دیدے اور وہ حاملہ ہو تو اس کے لئے خاوند کے ذمہ نفقہ لازم ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کا حکم فرمایا ہے ارشاد قرآنی ہے۔ "وان کن اولات حمل فانفقوا علیهن حتی یضعن حملهن" اگر وہ حاملہ ہوں تو تم ان پر وضع حمل تک خرچ کرو۔ اب اس میں تین احتمال ہیں۔ اس بات کا بھی احتمال کہ طلاق دینے والے پر یہ خرچہ اس وجہ سے لازم ہو کہ وہ اس نفقہ سے ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اس کو غذا پہنچاتا ہے۔ فلہذا یہ خرچہ بچے کی وجہ سے واجب ہو جیسا کہ بچے کے دودھ پینے کی حالت میں دودھ پلانے والی کو نفقہ دے کر بچے کو غذا پہنچانا والد پر لازم ہے اس کے بعد بھی اس بچے کو کھانے پینے کی ان اشیاء سے غذا پہنچانا ضروری ہے جو اس کو بطور غذا دی جاتی ہیں تو اس بات کا احتمال بھی ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس کے باپ پر اس کے مناسب حال غذا لازم ہو جو ماں کو دیئے جانے والے نفقہ سے ہو کیونکہ اسی کے ذریعہ غذا بچے تک پہنچتی ہے (براہ راست نہیں پہنچتی) اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفقہ صرف عورت کے لئے ہو اور اس کی وجہ عدت ہو اس کے پیٹ میں موجود بچہ اس کی علت نہ ہو۔ پھر اگر خرچہ اس وجہ سے حاملہ کے لئے مقرر ہوا تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کے لئے نفقہ اور رہائش لازم ہے خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ اور اگر نفقہ کے لازم ہونے کی علت بچے کو تسلیم کیا تو یہ اس بات پر دلالت نہیں کہ غیر حاملہ کے لئے بھی نفقہ ہوگا پھر ہم نے اس میں غور و فکر کیا تا کہ اس گنجلک کا حل ظاہر ہو۔ چنانچہ وہ مل گیا کہ مرد پر اپنے چھوٹے بچے کا جو دودھ پیتا ہو خرچہ لازم ہے اور اس وقت تک لازم ہے یہاں تک کہ اسے دودھ کی حاجت نہ رہے اس کے بعد بھی جب تک بچہ ضرورت مند رہتا ہے اس کی حالت کے مطابق باپ اس پر خرچ کرتا ہے اور اگر وہ بچہ اپنے ذاتی مال کی وجہ سے بے نیاز ہو یعنی وہ مال جو اسے ماں کی طرف سے وراثت میں میسر آیا ہو یا کسی دوسرے ذرائع مثلاً ہبہ وغیرہ سے اس کا مالک بنا ہو تو اس صورت میں والد پر واجب نہیں ہے کہ وہ اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے بلکہ وہ اس بچے کو وراثت و ہبہ کے ذریعہ ملنے

والے مال میں سے خرچ کرے۔ پس باپ تو اپنے مال میں سے بچے پر اس لئے خرچ کرتا ہے کیونکہ بچے کو اس کی ضرورت ہوتی ہے پس اب جبکہ اس کی حاجت نہ رہی تو باپ پر اپنے مال میں سے اس بچے پر خرچ کرنا لازم نہ رہا اور اگر والد قاضی کے حکم پر بچے پر اس لئے خرچ کرتا ہے کہ وہ فقیر ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس سے پہلے بچے کو وراثت و ہبہ وغیرہ سے مال مل گیا تھا تو اس صورت میں والد بچے کے مال میں سے وہ مال واپس لے سکتا ہے۔ جو اس نے بچے پر اس دوران میں خرچ کیا ہے اس وجہ سے ہم نے اوپر ذکر کردی۔ اب جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور قاضی کے کہنے پر اس کو خرچہ دے یہاں تک کہ اس کا زندہ بچہ پیدا ہو جائے اور اس سے پہلے اس کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہو چکا ہو اور وہ ماں کے پیٹ میں اس کا وارث بن گیا ہو تو تمام حضرات ائمہ کے ہاں اس بچے سے وہ مال واپس نہیں لیا جا سکتا جو اس نے قاضی کے کہنے پر اس بچے کی ماں پر اس وقت خرچ کیا جب وہ حاملہ تھی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کا نفقہ اس کی عدت کی وجہ سے ہے جو وہ گزار رہی ہے اس بچے کی وجہ سے نہیں جس کے ساتھ وہ حاملہ ہے۔ تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کی تو ثابت ہو گیا کہ ہر مطلقہ بائنہ کے لئے اسی طرح نفقہ ہوگا جس طرح مطلقہ حاملہ کے لئے ہوتا ہے۔ قیاس و نظر کا یہی تقاضا ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ مزید اقوال تابعین رحمہم اللہ ذیل میں ہیں:

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ہیں جو اس روایت میں بتلا رہی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس لئے منتقل ہونے کا حکم دیا جبکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے متعلق خاوند سے خطرہ محسوس ہوا۔

ایک مزید اشکال:

یہ مفہوم درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا جبکہ اس سلسلہ کی روایت میں وارد ہے کہ جب ان کے خاوند نے ان کو طلاق دی تو وہ خود موجود نہ تھے یا طلاق کے بعد غائب ہو گئے۔ تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خاوند کے بھتیجے سے نفقہ کے متعلق جھگڑا کیا اور یہ روایت بتلا رہی ہے کہ خاوند کی طرف سے ان کو خطرہ محسوس ہوا اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ غائب تھے (یمن گئے تھے) اور ایک روایت میں ہے کہ وہ موجود تھے۔ ان دونوں روایات میں تضاد ہے۔

[redacted]: ان دونوں روایات میں تضاد نہیں کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب ان کے خاوند نے طلاق دی ہو تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاں ہجوم کا خطرہ محسوس کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں استفسار کیا پھر ان کے خاوند نفقہ لے کر آئے (انہوں نے انکار کیا) پھر وہ (جہاد میں) چلے گئے اور اپنے بھتیجے کو خرچے کے سلسلہ میں کہہ کر گئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نفقہ قلیل سمجھ کر اس سے جھگڑا کیا (جب کہ خاوند) غائب تھا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تمہارے لئے رہائش و نفقہ کچھ نہیں اب حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا مفہوم حضرت شعبی اور ابوسلمہ رحمہ اللہ کی روایت کے موافق حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے والوں کی روایات کے مفہوم کے مطابق ہو گیا۔ روایات میں موافقت معنی کے لحاظ سے تو یہی معنی ہے جو ہم نے

بیان کر دیا اب بطریق نظر اس کا معنی ملاحظہ ہو۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس کے متعلق تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جس عورت کو خاوند تین طلاق بائنہ دے دیں اور وہ حاملہ ہو تو اس کے لئے خاوند کے ذمہ نفقہ لازم ہے اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کا حکم فرمایا ہے ارشاد قرآنی ہے۔"**وان کن اولات حمل فانفقوا علیهن حتی یضعن حملهن**"اگر وہ حاملہ ہوں تو تم ان پر وضع حمل تک خرچ کرو۔اب اس میں تین احتمال ہیں۔

احتمال اوّل: اس بات کا بھی احتمال ہے کہ طلاق دینے والے پر یہ خرچہ اس وجہ سے لازم ہو کہ وہ اس نفقہ سے ماں کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ اس کو غذا پہنچاتا ہے۔فلہذا یہ خرچہ بچے کی وجہ سے واجب ہو جیسا کہ بچے کے دودھ پینے کی حالت میں دودھ پلانے والی کو نفقہ دے کر بچے کو غذا پہنچانا والد پر لازم ہے اس کے بعد بھی اس بچے کو کھانے پینے کی ان اشیاء سے غذا پہنچانا ضروری ہے جو اس کو بطور غذا دی جاتی ہیں۔

احتمال دوم: تو اس بات کا احتمال بھی ہے کہ جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہو تو اس۔کے باپ پر اس کے مناسب حال غذا لازم ہو جو ماں کو دیئے جانے والے نفقہ سے ہو کیونکہ اسی کے ذریعہ غذا بچے تک پہنچتی ہے (براہ راست نہیں پہنچتی)

احتمال سوم: اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ نفقہ صرف عورت کے لئے ہو اور اس کی وجہ عدت ہو اس کے پیٹ میں موجود بچہ اس کی علت نہ ہو۔پھر اگر خرچہ اس وجہ سے حاملہ کے لئے مقرر ہوا تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ مطلقہ بائنہ کے لئے نفقہ اور رہائش لازم ہے خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔

اور اگر نفقہ کے لازم ہونے کی علت بچے کو تسلیم کیا تو یہ اس بات پر دلالت نہیں کہ غیر حاملہ کے لئے بھی نفقہ ہوگا پھر ہم نے اس میں غور و فکر کیا تا کہ اس گتھلک کا حل ظاہر ہو۔ چنانچہ وہ مل گیا کہ مرد پر اپنے چھوٹے بچے کا جو دودھ پیتا ہو خرچہ لازم ہے اور اس وقت تک لازم ہے یہاں تک کہ اسے دودھ کی حاجت نہ رہے اس کے بعد بھی بچہ جب تک ضرورت مند رہتا ہے اس کی حالت کے مطابق باپ اس پر خرچ کرتا ہے اور اگر وہ بچہ اپنے ذاتی مال کی وجہ سے بے نیاز ہو یعنی وہ مال جو اسے ماں کی طرف سے وراثت میں میسر آیا ہو یا کسی دوسرے ذرائع مثلاً ہبہ وغیرہ سے اس کا مالک بنا ہو تو اس صورت میں والد پر واجب نہیں ہے کہ وہ اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے بلکہ وہ اس بچے کو وراثت و ہبہ کے ذریعہ ملنے والے مال میں سے خرچ کرے۔

پس باپ تو اپنے مال میں سے بچے پر اس لئے خرچ کرتا ہے کیونکہ بچے کو اس کی ضرورت ہوتی ہے پس اب جبکہ اس کی حاجت نہ رہی تو باپ پر اپنے مال میں سے اس بچے پر خرچ کرنا لازم نہ رہا اور اگر والد قاضی کے حکم پر بچے پر اس لئے خرچ کرتا ہے کہ وہ فقیر ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس سے پہلے بچے کو وراثت و ہبہ وغیرہ سے مال مل گیا تھا تو اس صورت میں والد بچے کے مال میں سے وہ مال واپس لے سکتا ہے۔ جو اس نے بچے پر اس دوران میں خرچ کیا ہے اس کی وجہ ہم نے اوپر ذکر کر دی۔

اب جب کوئی شخص اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دے اور قاضی کے کہنے پر اس کو خرچہ دے یہاں تک کہ اس کا زندہ بچہ پیدا ہو

جائے اوراس سے پہلے اس کا ماں کی طرف سے بھائی فوت ہو چکا ہواور وہ ماں کے پیٹ میں اس کا وارث بن گیا ہوتو تمام حضرات ائمہ کے ہاں اس بچے سے وہ مال واپس نہیں لیا جا سکتا جو اس نے قاضی کے کہنے پر اس بچے کی ماں پر اس وقت خرچ کیا جب وہ حاملہ تھی۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ حاملہ مطلقہ کا نفقہ اس کی عدت کی وجہ سے ہے جو وہ گزار رہی ہے اس بچے کی وجہ سے نہیں جس کے ساتھ وہ حاملہ ہے۔ تو جب بات اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کی تو ثابت ہو گیا کہ ہر مطلقہ بائنہ کے لئے اسی طرح نفقہ ہوگا جس طرح مطلقہ حاملہ کے لئے ہوتا ہے۔

قیاس ونظر کا یہی تقاضا ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ:

یہی بات حضرت عمر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم وسعید بن میتب اور ابراہیم نخعی رحمہما اللہ سے بھی اسی طرح مروی ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

۴۴۴۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى .

۴۴۴۸: عبدالکریم جزری نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا جس مطلقہ کو تین طلاق دی گئیں ہوں اس کو نفقہ وسکنٰی ملے گا۔

۴۴۴۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، مِثْلَهٗ .

۴۴۴۹: شجاع بن ولید نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، هَلْ لَهَا اَنْ تُسَافِرَ فِیْ عِدَّتِهَا ؟ وَمَا دَخَلَ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْمُطَلَّقَةِ فِیْ وُجُوْبِ الْاِحْدَادِ عَلَيْهَا فِیْ عِدَّتِهَا ؟

دوران عدت بیوہ ومطلقہ کا حکم

خلاصۃ الزام: اس میں تابعین کے اقوال مختلف ہوئے ہیں فریق اوّل جس میں حسن بصری طاوس عکرمہ عطاء رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مطلقہ یا بیوہ معتدہ جہاں چاہیں دن رات میں سفر کر سکتی ہیں۔

فریق ثانی: اس کو ائمہ اربعہ کے علاوہ ثوری ولیث رحمہم اللہ نے نقل کیا ہے کہ معتدہ دن میں نکل سکتی ہے رات اسی گھر میں گزارنا

ضروری ہے۔ البتہ امام شافعی طلاق رجعی والی عورت کو دن رات نکلنے کی اجازت نہیں دیتے جبکہ احناف تمام قسم کی معتدات کو دن میں اجازت دیتے ہیں رات اسی گھر میں گزارنا پڑے گی۔ (نخبۃ الافکار ج ۷)

فریق اوّل کا مؤقف: دوران عدت بیوہ جہاں چاہے جاسکتی ہے اسے روک ٹوک نہیں۔ اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایات جابر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۴۴۵۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ .ح .

۴۴۵۰: ابراہیم بن مرزوق نے ابوعاصم سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۱: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَا جَمِيْعًا ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :طُلِّقَتْ خَالَةٌ لِيْ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ فِيْ عِدَّتِهَا اِلٰى نَخْلٍ لَهَا ، فَقَالَ لَهَا رَجُلٌ :لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ.فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُخْرُجِيْ اِلٰى نَخْلِكِ وَجُدِّيْهِ، فَعَسٰى أَنْ تَصَدَّقِي ، وَتَصْنَعِيْ مَعْرُوْفًا .

۴۴۵۱: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری خالہ کو طلاق ہوگئی دوران عدت انہوں نے اپنے کھجوروں کے باغ میں جانے کا ارادہ کیا ان سے ایک شخص نے کہا تمہارے لئے یہ جائز نہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے کھجوروں کے درختوں کی طرف جاسکتی ہو اور انہیں توڑ بھی سکتی ہو۔ قریب ہے کہ تم صدقہ کرو اور اچھا کام کرو۔

تخریج : مسلم فی الرضاع ۱۲۲/۵۷' ابو داؤد فی الطلاق باب ۴۱' دارمی فی الطلاق باب ۱۴' مسند احمد ۳۲۱/۳۔

اللغات: جدیه۔ کھجور توڑنا۔ صرام۔ قطع کرنا۔

۴۴۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ أَخْبَرَتْنِيْ خَالَتِيْ أَنَّهَا طُلِّقَتْ اَلْبَتَّةَ ، فَأَرَادَتْ أَنْ تَجِدَّ نَخْلَهَا ، فَزَجَرَهَا رِجَالٌ أَنْ تَخْرُجَ فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلٰى فَجُدِّيْ نَخْلَكِ، فَاِنَّكِ عَسٰى أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ لِلْمُطَلَّقَةِ وَلِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تُسَافِرَا فِيْ عِدَّتِهِمَا اِلٰى حَيْثُ مَا شَاءَ تَا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :أَمَّا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، فَاِنَّ لَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ بَيْتِهَا ، نَهَارًا وَلَا تَبِيْتُ اِلَّا فِيْ بَيْتِهَا .وَأَمَّا الْمُطَلَّقَةُ فَلَا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، لَا لَيْلًا وَلَا نَهَارًا .وَفَرَّقُوْا بَيْنَهُمَا ،لِأَنَّ الْمُطَلَّقَةَ ، فِيْ قَوْلِهِمْ ، لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى فِيْ عِدَّتِهَا ، عَلٰى زَوْجِهَا الَّذِىْ طَلَّقَهَا ، فَذٰلِكَ

يُغْنِيَهَا عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا .عَنْهَا زَوْجُهَا ، لَا نَفَقَةَ ، فَلَهَا أَنْ تَخْرُجَ فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا ، تَبْتَغِي مِنْ فَضْلِ رَبِّهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ ، فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ ، الَّذِي احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى ، أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذُكِرَ فِيْهِ، كَانَ فِيْ وَقْتٍ مَا لَمْ يَكُنِ الْإِحْدَادُ ، يَجِبُ فِيْ كُلِّ الْعِدَّةِ فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ .

۴۴۵۲: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ میری خالہ کو طلاق بائن ہوگئی تھی انہوں نے اپنی کھجوریں توڑنے کا ارادہ کیا ان کو بعض آدمیوں نے ڈانٹا۔ تو وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا۔ کیوں نہیں۔ تم اپنی کھجوروں کو توڑ سکتی ہو اور ممکن ہے کہ تم صدقہ کرو اور کوئی اور نیک کام کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مطلقہ اور بیوہ عدت کے دوران جہاں تک چاہیں سفر کر سکتی ہیں انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسرے حضرات نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ بیوہ عورت اپنی عدت کے ایام میں گھر سے باہر جا سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے گی اور مطلقہ عورت دن اور رات میں سے کسی وقت بھی گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ انہوں نے ان دونوں کے حکم میں یہ فرق کیا ہے کیونکہ دورانِ عدت مطلقہ کا خرچہ اور رہائش خاوند پر واجب و لازم ہے۔ جس خاوند نے اسے طلاق دی ہے اس وجہ سے اسے گھر سے نکلنے کی چنداں حاجت و ضرورت نہیں ہوتی اور بیوہ کا معاملہ اس سے مختلف ہے اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔ پس وہ دن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کے لئے جا سکتی ہے۔ ان کی دلیل حدیث جابر رضی اللہ عنہ ہے۔ فریق اوّل نے جس روایت کو استدلال میں پیش کیا تو اس میں بالکل ممکن ہے کہ جو اس میں مذکور ہو وہ پہلے حکم ہو جبکہ پوری عدت میں سوگ نہ تھا اور یہ حکم پہلے اسی طرح تھا کہ تھوڑا سا وقت سوگ کے لئے خاص تھا۔ جیسا ان روایات میں معلوم ہوتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مطلقہ اور بیوہ عدت کے دوران جہاں تک چاہیں سفر کر سکتی ہیں انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: بیوہ عورت اپنی عدت کے ایام میں گھر سے باہر جا سکتی ہے لیکن رات اپنے گھر میں گزارے گی اور مطلقہ عورت دن اور رات میں سے کسی وقت بھی گھر سے باہر نہیں نکل سکتی۔ انہوں نے ان دونوں کے حکم میں یہ فرق کیا ہے کیونکہ دورانِ عدت مطلقہ کا خرچہ خاوند پر اور رہائش واجب و لازم ہے۔ جس خاوند نے اسے طلاق دی ہے اس وجہ سے اسے گھر سے نکلنے کی چنداں حاجت و ضرورت نہیں رہتی اور بیوہ کا معاملہ اس سے مختلف ہے اس کے لئے نفقہ نہیں ہے۔ پس وہ دن کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرنے کے لئے جا سکتی ہے۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ کا جواب: فریق اوّل نے جس روایت کو استدلال میں پیش کیا اس میں اس بات کا قوی احتمال ہے کہ جو اس

میں مذکور ہو وہ پہلے حکم ہو جبکہ پوری عدت میں سوگ نہ تھا اور یہ حکم پہلے اسی طرح تھا کہ تھوڑا سا وقت سوگ کے لئے خاص تھا۔ جیسا ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

۴۴۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ .ح .

۴۴۵۳: ابن مرزوق نے حبان بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ أَيْضًا قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ .ح .

۴۴۵۴: ابوبکرہ نے حبان سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ .ح

۴۴۵۵: فہد نے احمد بن یونس سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۶: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ .ح .

۴۴۵۶: ابوداؤد نے جبارہ بن مغلس سے روایت کی ہے۔

۴۴۵۷: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالُوْا :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ :لَمَّا أُصِيْبَ جَعْفَرٌ ، أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَلَّبِيْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ اصْنَعِيْ مَا شِئْتِ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْإِحْدَادَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ فِيْ كُلِّ عِدَّتِهَا ، وَإِنَّمَا كَانَ فِيْ وَقْتٍ مِنْهَا خَاص ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَأُمِرَتْ بِأَنْ تَحُدَّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ

۴۴۵۷: عبداللہ بن شداد نے اسماء بنت عمیس ؓ سے روایت کی ہے کہ جعفرؓ کی شہادت ہوئی تو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا۔تم تین دن گھر میں ٹھہرو پھر جو چاہو کرو۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ معتدہ پر سوگ عدت کی پوری مدت میں لازم نہیں بلکہ اس میں سے خاص وقت تک کے لئے ہے پھر یہ حکم منسوخ ہو کر پورے چار ماہ دس دن سوگ کا حکم ہوا اس پر مندرجہ ذیل روایات دلالت کرتی ہیں۔

۴۴۵۸: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ ، فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .

۴۴۵۸: عروہ نے عائشہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کو میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے البتہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کر سکتی

ہے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۳۱' والحیض باب ۱۲' والطلاق باب ۴٦' مسلم فی الرضاع ۱۲۵' ابو داؤد باب ۴۳' ۴٦' ۴٤' ترمذی فی الطلاق باب ۱۸' نسائی فی الطلاق باب ۵۹/۵۸' ابن ماجه فی الطلاق باب ۳۵' دارمی فی الطلاق باب ۱۲' ۱۳' مالك فی الطلاق ۱۰۱/۱۰۲' مسنداحمد ٦/۱۸٤' ۲۸۱/۲۸٤۔

۴۴۵۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ :لَمَّا جَاءَ نَعِيُّ أَبِي سُفْيَانَ ، دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِصُفْرَةٍ ، فَمَسَحَتْ بِذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا ، وَقَالَتْ إِنِّي عَنْ هَذَا لَغَنِيَّةٌ ، لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَوَاءً .

۴۴۵۹: حمید بن نافع نے زینب بنت ابی سلمہ سے روایت کی کہ جب ابوسفیان کی وفات کی خبر ملی تو ام حبیبہ نے زرد خوشبو منگوائی اور اس کو اپنے بازوؤں اور رخساروں پر لگایا اور کہنے لگیں مجھے اس خوشبو کی چنداں حاجت نہ تھی۔ اگر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نہ سنا ہوتا پھر عائشہ ؓ والی روایت جیسی روایت نقل کی ان میں کوئی فرق نہیں۔

تخریج : سابقہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۴٦۰: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ أُمِّ حَبِيبَةَ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ .قَالَ حُمَيْدٌ :وَحَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : جَاءَتِ امْرَأَةٌ اسْمُهَا عَاتِكَةُ مِنْ قُرَيْشٍ بِنْتِ النَّحَّامِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :إِنَّا نَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا ، فَقَالَ لَا ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا السَّنَةَ ، ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرِ .

۴۴٦۰: حمید بن نافع نے زینب بنت امّ سلمہ سے روایت کی کہ میں ام حبیبہ ؓ کی خدمت میں موجود تھی پھر یونس جیسی روایت نقل کی ہے۔ حمید کہتے ہیں کہ مجھے زینب بنت امّ سلمہ نے اپنی والدہ امّ سلمہ ؓ سے روایت نقل کی کہ ایک عورت عاتکہ نامی جو قریش خاندان سے تھی اور نحام کی بیٹی کہلاتی تھی وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی ہمیں تو اس کی نگاہ کے جانے کا خطرہ ہے آپ نے فرمایا نہیں چار ماہ دس دن تک سوگ ہے پہلے عورت اپنے خاوند پر ایک سال سوگ کرتی پھر سال پورا ہونے پر وہ مینگنی پھینکتی (اور سوگ سے باہر آتی)۔

۴۴٦۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلْمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّهَا وَأُمِّ حَبِيبَةَ اسْمُهَا رَمْلَةُ مِثْلَ مَا فِي حَدِيثِ رَبِيعٍ عَنْهُمَا .قَالَ حُمَيْدٌ :فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ ، وَمَا رَأْسُ الْحَوْلِ ؟ فَقَالَتْ :كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا مَاتَ زَوْجُهَا ، عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا ، فَجَلَسَتْ فِيهِ سَنَةً ، فَإِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ ، خَرَجَتْ وَرَمَتْ بِبَعْرَةٍ مِنْ وَرَائِهَا .

۴۴۶۱: حمید بن نافع مولی انصار کہتے ہیں کہ میں نے زینب بنت ام سلمہ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت بیان کرتے سنا جیسا کہ ربیع کی روایت میں ہے۔

حمید کہتے ہیں میں نے زینب رحمہا اللہ سے پوچھا سال کے آخر کا کیا معنی ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ زمانہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ نہایت گندے مکان میں چلی جاتی اور اس میں ایک سال تک بیٹھتی۔ جب سال گزر جاتا تو باہر نکلتی اور اپنے پیچھے ایک مینگنی پھینکتی۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب٤٦'٤٧' ابو داؤد فی الطلاق باب٤٣' ترمذی فی الطلاق باب١٨' نسائی فی الطلاق باب٥٥' ٦٣' ٦٧' ابن ماجه فی الطلاق باب٣٤' مالك فی الطلاق ١٠١' مسند احمد ٢٩٢/٦' ٣١١۔

۴۴۶۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلْمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ ، ثُمَّ ذَكَرَتْ عَنْهَا مِثْلَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا ، فِيمَا تَقَدَّمَهُ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَتْ :وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلْمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَتْ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا ، فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثِ .قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَذَكَرَتْ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَفِي حَدِيثِ رَبِيعٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ مِمَّا ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِهِمَا ، عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ النَّحَّامِ .

۴۴۶۲: حمید بن نافع سے روایت ہے کہ زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ان تینوں احادیث کی خبر دی ہے وہ فرماتی ہیں میں ام حبیبہ کے ہاں حاضر ہوئی۔ اس کے بعد زینب نے ان (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) سے اسی طرح کی روایت کی جو ہم نے گزشتہ روایات میں ان کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر دی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر انہوں نے اس کی مثل بیان کیا جو ہم گزشتہ روایات میں بیان کر آئے ہیں۔

تشریح وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ میں زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئی تو ان سے اسی طرح کا قول بیان کیا جو کہ یونس نے علی

بن معبد سے اور ربیع نے شعیب کی روایت میں ذکر کیا ہے جس کو دونوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بنت النحام کے سلسلہ میں نقل کیا ہے۔

۴۴۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ عَنْهُمَا كِلَيْهِمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، أَنْ تَحِدَّ عَلٰى مُتَوَفًّى فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ .

۴۴۶۳: نافع نے صفیہ بنت ابو عبید سے انہوں نے امّ المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی یا حضرت عائشہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے یا دونوں سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مؤمنہ عورت کے لئے جائز نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی فوت ہونے والے پر تین راتوں سے زائد سوگ کرے سوائے خاوند کے۔

تخریج : ٤٤٥٨ روایت کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۴۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهِيَ أُمُّ سَلَمَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، وَزَادَ فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا .

۴۴۶۴: نافع نے صفیہ بنت ابو عبید سے انہوں نے کسی بھی زوج النبی ﷺ سے روایت کی اور وہ امّ سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے وہ اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن سوگ کرے گی۔

۴۴۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا أُبَيٌّ ، قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ ، عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ .

۴۴۶۵: نافع نے صفیہ بنت ابی عبید سے انہوں نے امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی سے روایت نقل کی ہے کہ

کسی مؤمنہ عورت کے لیے حلال نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے۔

۴۴۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۴۶۶: ایوب نے نافع سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کی۔

۴۴۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ :أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تُحِدَّ الْمَرْأَةُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ ، وَلَا تَكْتَحِلَ ، وَلَا تَطَّيَّبَ ، وَلَا تَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا ، إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ.

۴۴۶۷: حفصہ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ عورت اپنے خاوند کے علاوہ تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے سوگ میں وہ نہ سرمہ لگائے' نہ خوشبو اور نہ عصفر سے رنگا ہوا کپڑا پہنے البتہ یمنی موٹا کپڑا پہن سکتی ہے۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۴۸' مسلم فی الرضاع ۱۳۲' الطلاق ۶۷' ابو داؤد فی الطلاق باب۴۶' نسائی فی الطلاق باب۶۴' ابن ماجه فی الطلاق باب۳۵' دارمی فی الطلاق باب۱۳' مسند احمد ۴۰۸/۶۔

اللغات: عصب۔ بنا ہوا یمنی موٹا کپڑا۔

۴۴۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهٗ إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ .

۴۴۶۸: حفصہ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں الاثوب' عصب کے لفظ نہیں ہیں۔

۴۴۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّهٗ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ زَيْنَبَ :أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيَّ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ مُحِدَّةٌ ، وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَيْهَا ، أَفَتَكْتَحِلُ ؟ فَقَالَ لَا .فَقَالَتْ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، إِنَّهَا تَشْتَكِيْ عَيْنَيْهَا ، فَوْقَ مَا تَظُنُّ ، أَفَتَكْتَحِلُ ؟ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمَةٍ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ ثُمَّ قَالَ أَوَنَسِيتُنَّ ؟ كُنْتُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ الْمَرْأَةُ السَّنَةَ ، وَتُجْعَلُ فِي السَّنَةِ فِيْ بَيْتٍ وَحْدَهَا إِلَّا أَنَّهَا تُطْعَمُ

وَتُسْقَى، حَتّٰى اِذَا كَانَ رَأْسُ السَّنَةِ أُخْرِجَتْ ، ثُمَّ أُتِيَتْ بِكَلْبٍ أَوْ دَابَّةٍ ، فَإِذَا مَسَّتْهَا مَاتَتْ ، فَخُفِّفَ ذٰلِكَ عَنْكُنَّ ، وَجُعِلَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا قَدْ دَلَّ أَنَّ اِحْدَادَ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، قَدْ جُعِلَ فِي كُلِّ عِدَّتِهَا ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ عِدَّتِهَا خَاصَّةً ، عَلٰى مَا فِي حَدِيْثِ أَسْمَاءَ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْرِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ ، مَا قَدْ

۴۴۶۹: زینب نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی بیٹی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی (یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) میری بیٹی کا خاوند فوت ہوگیا اور وہ سوگ میں ہے اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ فرمایا نہیں۔ وہ عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی آنکھ میں تکلیف ہے اور اس کو تکلیف آپ کے گمان سے بڑھ کر ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے آپ نے فرمایا کسی مسلمان عورت کو مناسب نہیں کہ تین دن سے زائد سوگ کرے سوائے اس کے کہ اس کا خاوند ہو۔ پھر فرمایا کیا تم بھول بیٹھی ہو؟ زمانہ جاہلیت میں عورت کو خاوند پر ایک سال سوگ کرنا ہوتا تھا اور وہ پورا سال ایک اکیلے گھر میں گزارتی بس اس کو کھلانا پینا دیا جاتا۔ جب سال کا اختتام ہوتا اس کو گھر سے نکالا جاتا پھر ایک کتا یا کوئی جانور لایا جاتا جب یہ عورت اس کو چھوتی تو وہ مر جاتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تم سے یہ چیز دور کر کے آسانی کر دی اور عدت چار ماہ دس دن مقرر کر دی۔ یہ تمام روایات ظاہر کرتی ہیں کہ عورت کی عدت کے تمام ایام ہی سوگ کے ہوں گے۔ شروع میں عدت میں تین دن خاص سوگ کے تھے جیسا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں گزرا۔ پھر فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں مروی ہے۔

تخریج : نسائی فی الطلاق باب ٦٧۔

حاصل روایات : یہ تمام روایات ظاہر کرتی ہیں کہ عورت کی عدت کے تمام ایام ہی سوگ کے ہوں گے۔ شروع میں عدت میں تین دن خاص سوگ کے تھے جیسا کہ اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت میں گزرا۔ پھر فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں مروی ہے۔

۴۴۷۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ قَالَتْ :أَخْبَرَتْنِي الْفُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ ، وَهِيَ أُخْتُ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ أَتَاهَا نَعْيُ زَوْجِهَا ، خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَأَدْرَكَهُمْ بِطَرْفِ الْقَدُوْمِ ، فَقَتَلُوْهُ .قَالَتْ :فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ أَتَانِي نَعْيُ زَوْجِي ، وَأَنَا فِي دَارٍ مِنْ دُوْرِ الْأَنْصَارِ شَاسِعَةٍ أَيْ بَعِيْدَةٍ عَنْ دُوْرِ أَهْلِي وَأَنَا أَكْرَهُ الْقَعْدَةَ فِيْهَا ، وَإِنَّهُ لَمْ يَتْرُكْنِي فِي مَسْكَنٍ ، وَلَا مَالَ يَمْلِكُهُ، وَلَا نَفَقَةَ تُنْفَقُ عَلَيَّ ، فَإِنْ رَأَيْتَ

أَنْ أَلْحَقَ بِأَخِي فَيَكُوْنُ أَمْرُنَا جَمِيعًا ، فَإِنَّهُ أَجْمَعُ لِيْ فِيْ شَأْنِيْ وَأَحَبُّ إِلَيَّ ، قَالَ إِنْ شِئْتِ فَالْحَقِي بِأَهْلِكِ .قَالَتْ :فَخَرَجْت مُسْتَبْشِرَةً بِذٰلِكَ ، حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ ، أَوْ فِي الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ أَوْ دُعِيتُ لَهُ، فَقَالَ كَيْفَ زَعَمْتُ؟ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ مِنْ أَوَّلِهِ ، فَقَالَ امْكُثِي فِي الْبَيْتِ الَّذِيْ جَاءَ كِ فِيْهِ نَعْيُ زَوْجِكِ، حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ قَالَتْ :فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . قَالَتْ :فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا عُثْمَانُ ، فَسَأَلَهَا ، فَأَخْبَرَتْهُ فَقَضٰى بِهٖ .

۴۴۷۰: زینب بنت کعب کہتی ہیں کہ فریعہ بنت مالک بن سنان رضی اللہ عنہ نے بتلایا یہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ ہیں ان کو اپنے خاوند کی موت کی اطلاع ملی وہ اپنے بعض عجمی کسانوں کی تلاش میں نکلے تو انہوں نے ان کو اپنی کسیوں کی اطراف سے آلیا اور قتل کر دیا۔

فریعہ کہتی ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنے خاوند کی موت کی اطلاع ملی ہے اور میں انصار کے ایک ایسے مکان میں ہوں جو میرے قبیلہ کے مکانات سے فاصلہ پر واقع ہے میں اس میں بیٹھنا ناپسند خیال کرتی ہوں۔ مرحوم میرے لئے رہائشی مکان اور مال وراثت میں چھوڑ نہیں گیا اور کوئی خرچہ بھی نہیں جو مجھ پر خرچ کیا جائے اگر آپ کو پسند ہو تو میں اپنے بھائی کے ہاں رہوں تو ہمارا معاملہ اکٹھا ہو جائے گا اور یہ میری حالت کے لحاظ سے زیادہ مناسب و پسندیدہ ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے تو اپنے اہل کے ہاں چلی جا۔

فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اس سے خوش ہو کر وہاں سے نکلی یہاں تک کہ میں جب حجرہ ہی میں تھی یا مسجد میں پہنچی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آواز دی یا مجھے بلا بھیجا اور فرمایا تم نے کیا خیال کیا؟ میں نے تمام بات دہرائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے اسی گھر میں ٹھہرو جہاں خاوند کی موت کی اطلاع ملی ہے۔ یہاں تک کہ عدت کا وقت پورا ہو۔ فریعہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے اسی گھر میں چار ماہ دس دن گزارے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (زمانہ خلافت میں) میری طرف پیغام بھیج کر مسئلہ دریافت کیا تو میں نے ان کو اطلاع دی پس عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے مطابق فیصلہ کر دیا۔

۴۴۷۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ نَحْوَهُ.

۴۴۷۱: یزید بن محمد نے سعد بن اسحاق بن کعب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۷۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۴۷۲: یحییٰ بن سعید نے سعد بن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۴۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :

حَدَّثَنِیْ شُعْبَةُ وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، جَمِیْعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ نَحْوَہٗ.

۴۴۷۳: شعبہ اور روح بن قاسم دونوں نے سعد بن اسحاق سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

۴۴۷۴: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ.

۴۴۷۴: یحییٰ بن عبداللہ بن سالم نے سعد بن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۴۷۵: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا أَخْبَرَهٗ ، عَنْ سَعْدٍ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ.

۴۴۷۵: مالک نے سعد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۴۷۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا قَبِیْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ، عَنْ سَعْدٍ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ سُؤَالَ عُثْمَانَ اِیَّاهَا وَلَا تَضَادَّ بِهٖ .

۴۴۷۶: سفیان ثوری نے سعد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے سوال کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ان سے متضاد روایت کی۔

۴۴۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِیُّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ سَعْدٍ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ ، غَیْرَ أَنَّهٗ قَالَ الْفُرَیْمَةُ وَلَمْ یَقُلِ الْفُرَیْعَةُ وَذَکَرَ أَیْضًا سُؤَالَ عُثْمَانَ اِیَّاهَا ، وَلَمْ یَذْکُرْ قَضَاءَهٗ بِهٖ .

۴۴۷۷: ابن اسحاق نے سعد سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی البتہ انہوں نے فریعہ کی بجائے فریمہ نام ذکر کیا۔ البتہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سوال کا تو تذکرہ کیا مگر ان کے فیصلے کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۴۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، أَوْ اِسْحَاقَ بْنِ سَعْدٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ وَقَالَ : الْفُرَیْعَةُ ، وَلَا أَدْرِیْ أَذَکَرَ سُؤَالَ عُثْمَانَ اِیَّاهَا وَقَضَاءَهٗ بِهٖ ، أَمْ لَا ؟ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفُرَیْعَةَ مِنَ الْاِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا ، فِیْ عِدَّتِهَا ، وَجَعَلَ ذٰلِکَ مِنْ اِحْدَادِهَا ، وَقَدْ ذَکَرْنَا فِیْ حَدِیْثِ أَسْمَاءَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا تَسَکَّبِیْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ حِیْنَ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَهُوَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَفِیْ ذٰلِکَ أَنَّهٗ لَیْسَ عَلَیْهَا أَنْ تُحِدَّ أَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ ، وَکُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ ذٰلِکَ مَنْسُوْخٌ ، لِتَرْکِهِمْ ذٰلِکَ ، وَاسْتِعْمَالِهِمْ حَدِیْثَ زَیْنَبَ بِنْتِ

جَحْشٍ ، وَعَائِشَةَ ، وَأُمِّ سَلْمَةَ ، وَأُمِّ حَبِيبَةَ .وَمَا ذَكَرْنَا مَعَ ذٰلِكَ مِمَّا يُوْجِبُ الْإِحْدَادَ فِي الْعِدَّةِ ، كُلِّهَا وَكُلُّ مَا ذَكَرْنَا فِي الْإِحْدَادِ إِنَّمَا قُصِدَ بِذِكْرِهِ إِلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِي الْعِدَّةِ ، الَّتِيْ تَجِبُ بِعَقْدِ النِّكَاحِ ، فَتَكُوْنُ كَذٰلِكَ الْمُطَلَّقَةُ عَلَيْهَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْإِحْدَادِ فِيْ عِدَّتِهَا ، مِثْلُ مَا عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ خُصَّتْ بِهِ الْعِدَّةُ مِنَ الْوَفَاةِ خَاصَّةً فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، إِذْ كَانُوْا قَدْ تَنَازَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، وَاخْتَلَفُوْا .فَقَالَ قَائِلُوْنَ .لَا يَجِبُ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِيْ عِدَّتِهَا إِحْدَادٌ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :بَلْ الْإِحْدَادُ عَلَيْهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، كَمَا هُوَ عَلَى الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا .فَرَأَيْنَا الْمُطَلَّقَةَ مَنْهِيَّةً عَنْ الْإِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، كَمَا نُهِيَتِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَذٰلِكَ حَقٌّ عَلَيْهَا ، لَيْسَ لَهَا تَرْكُهُ، كَمَا لَيْسَ لَهَا تَرْكُ الْعِدَّةِ .فَلَمَّا سَاوَتِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِيْ وُجُوْبِ بَعْضِ الْإِحْدَادِ عَلَيْهَا ، سَاوَتْهَا فِيْ وُجُوْبِ كُلِّيَّتِهِ عَلَيْهَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا وُجُوْبُ الْإِحْدَادِ عَلَى الْمُطَلَّقَةِ فِيْ عِدَّتِهَا ، وَقَدْ قَالَ بِذٰلِكَ جَمَاعَةٌ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۴۴۷۸: زہیر بن معاویہ نے سعد بن اسحاق یا اسحاق بن سعد سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اور نام الفریعہ ہی لائے اور مجھے معلوم نہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے ان سے سوال کرنے اور پھر اس کے مطابق فیصلہ کرنے کا تذکرہ کیا ہے یا نہیں۔ یہ روایت فریعہ جو متعدد اسناد سے مروی ہے امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فریعہ رضی اللہ عنہا کو مکان سے منتقل ہونے سے روک دیا جبکہ وہ عدت میں تھیں اور اسی مکان میں رہائش کو سوگ کا حصہ قرار دیا ہم نے پہلے اسماءؓ کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم تین روز وہاں قیام کرو پھر جہاں چاہو جا سکتی ہو جب کہ ان کے خاوند جعفر بن ابی طالبؓ کا انتقال ہوا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان پر سوگ صرف تین روزہ ہے اور تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ تمام نے اس روایت کو چھوڑ دیا اور زینب بنت جحشؓ والی روایت کو اختیار کیا اسی طرح وہ روایت جس کو عائشہ صدیقہؓ ام سلمہ وام حبیبہ رضی اللہ عنہن نے بیان کیا اس کو اختیار کیا۔ عدت کے سوگ کے سلسلہ میں جس قدر روایات ہم نے ذکر کی ہیں یہ اس عورت کی ہیں جس کا خاوند فوت ہو جائے اگرچہ اس میں دو احتمال اور ہیں۔ ممکن ہے کہ یہی حکم اس عدت کا بھی ہو جو عقد نکاح سے لازم آتی ہے اسی طرح مطلقہ کی عدت کا سوگ ہے جیسا کہ اس عورت کا جس کا خاوند وفات پا جائے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ عدت وفات سے خاص ہو چنانچہ فیصلہ تک پہنچنے کے لئے غور و فکر ضروری ہے کیونکہ اس میں شدید اختلاف ہے۔ مطلقہ پر ایام عدت میں سوگ نہیں۔ اس پر بھی عدت میں اسی طرح سوگ لازم ہے جس طرح اس پر لازم ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے غور کیا کہ مطلقہ کو ایام عدت میں اپنے مکان سے دوسری جگہ منتقل ہونا ممنوع ہے جیسا کہ اس عورت کو مکان سے منتقل ہونا ممنوع ہے جس کا خاوند

فوت ہو جائے اور یہ اس کے خاوند کا حق ہے جو اس پر لازم ہے اس کو اس کا ترک اسی طرح جائز نہیں جیسا کہ عدت کا ترک کرنا جائز نہیں۔ پس جب متوفی عنہا زوجہا کے ساتھ وہ بعض غم اور سوگ میں برابر ہے تو تمام سوگ میں بھی اس کے برابر ہوگی اس سے ثابت ہوا کہ مطلقہ کو بھی عدت میں سوگ کی کیفیت لازم ہے۔ متقدمین علماء کی ایک جماعت نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

حاصل روایات: یہ روایت فریعہ جو متعدد اسناد سے مروی ہے امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فریعہ رضی اللہ عنہا کو مکان سے منتقل ہونے سے روک دیا جبکہ وہ عدت میں تھیں اور اسی مکان میں رہائش کو سوگ کا حصہ قرار دیا ہم نے پہلے اسماءؓ کی روایت میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم تین روز وہاں قیام کرو پھر جہاں چاہو جا سکتی ہو جب کہ ان کے خاوند جعفر بن ابی طالبؓ کا انتقال ہوا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان پر سوگ صرف تین روزہ ہے اور تمام ائمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ تمام نے اس روایت کو چھوڑ دیا اور زینب بنت جحشؓ والی روایت کو اختیار کیا اسی طرح وہ روایت جس کو عائشہ صدیقہ، ام سلمہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا اس کو اختیار کیا۔

عدت کے سوگ کے سلسلہ میں جس قدر روایات ہم نے ذکر کی ہیں یہ اس عورت کی ہیں جس کا خاوند فوت ہو جائے اگرچہ اس میں دو احتمال اور ہیں۔

احتمال نمبر①: ممکن ہے کہ یہی حکم اس عدت کا بھی ہو جو عقد نکاح سے لازم آتی ہے اسی طرح مطلقہ کی عدت کا سوگ ہے جیسا کہ اس عورت کا جس کا خاوند وفات پا جائے۔

احتمال نمبر②: یہ بھی احتمال ہے کہ عدت وفات سے خاص ہو چنانچہ فیصلہ تک پہنچنے کے لئے غور و فکر ضروری ہے کیونکہ اس میں شدید اختلاف ہے۔

فریق اوّل کا قول: مطلقہ پر ایام عدت میں سوگ نہیں۔

فریق ثانی: اس پر بھی عدت میں اسی طرح سوگ لازم ہے جس طرح اس پر لازم ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے۔

چنانچہ ہم نے غور کیا کہ مطلقہ کو ایام عدت میں اپنے مکان سے دوسری جگہ منتقل ہونا ممنوع ہے جیسا کہ اس عورت کو مکان سے منتقل ہونا ممنوع ہے جس کا خاوند فوت ہو جائے اور یہ اس کے خاوند کا حق ہے جو اس پر لازم ہے اس کو اس کا ترک اسی طرح جائز نہیں جیسا کہ عدت کا ترک کرنا جائز نہیں۔ پس جب متوفی عنہا زوجہا کے ساتھ وہ بعض غم اور سوگ میں برابر ہے تو تمام سوگ میں بھی اس کے برابر ہوگی اس سے ثابت ہوا کہ مطلقہ کو بھی عدت میں سوگ کی کیفیت لازم ہے۔ متقدمین کی ایک جماعت نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۴۴۷۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ :

سَأَلْتُ جَابِرًا :أَتَعْتَدُّ الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَمْ تَخْرُجَانِ ؟ فَقَالَ جَابِرٌ :لَا ، فَقُلْتُ أَتَتَرَبَّصَانِ حَيْثُ أَرَادَتَا فَقَالَ جَابِرٌ :لَا .

۴۴۷۹: ابوالزبیر نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کیا مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا عدت گزاریں گی یا اپنے گھر سے نکل جائیں گی جابر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ نہ نکلیں گی میں نے کہا کیا وہ دونوں جہاں چاہیں ٹھہر سکتی ہیں آپ نے فرمایا نہیں۔

۴۴۸۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُطَلَّقَةِ :إِنَّهَا لَا تَعْتَكِفُ ، وَلَا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَلَا تَخْرُجَانِ مِنْ بُيُوْتِهِمَا ، حَتّٰى تُوُفِّيَا أَجَلَهُمَا .فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِذْنِهِ لِخَالَتِهِ فِي الْخُرُوْجِ فِيْ جِدَادِ نَخْلِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، ثُمَّ قَدْ قَالَ هُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ .وَفِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ مِنْ قَوْلِه ، تَسْوِيَتُهُ بَيْنَ الْمُطَلَّقَةِ ، وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِيْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَتَا فِيْ عِدَّتِهِمَا سَوَاءً فِيْ بَعْضِ الْإِحْدَادِ ، كَانَتَا كَذٰلِكَ فِيْ كُلِّ الْإِحْدَادِ ، وَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ بَعْضِ الْعِدَّةِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ أَسْمَاءَ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِيْ كُلِّ الْعِدَّةِ .فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا أُمِرَتْ بِهِ خَالَةُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ وَالْإِحْدَادُ إِنَّمَا هُوَ فِي الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ مِنَ الْعِدَّةِ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ وَجُعِلَ الْإِحْدَادُ فِيْ كُلِّ الْعِدَّةِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ،

۴۴۸۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مطلقہ کے سلسلہ میں فرمایا وہ اعتکاف نہ کرے گی اور نہ وہ عورت اعتکاف کرے گی جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو اور وہ عدت کے پورا ہونے تک گھروں سے نہ نکلیں گی۔ یہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں جن کی روایت شروع باب میں ہم نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خالہ کو ایام عدت میں کھجوریں توڑنے کے لئے اپنے باغ میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جبکہ اس روایت میں جابر رضی اللہ عنہ خود اس کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ روایت منسوخ ہے۔ نیز انہی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہم ذکر کر آئے کہ انہوں نے مطلقہ اور اس عورت کو جو بیوہ ہو اس سلسلے میں برابر قرار دیا۔ پس جب دونوں عدت کے سلسلہ میں بعض سوگ میں برابر ہیں تو تمام سوگ میں کیونکر برابر نہ ہوں گی اور شروع میں اسی طرح تھا کہ بعض عدت میں سوگ تھا جیسا کہ ہم نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی روایت کے حوالہ سے ذکر کیا

ہے۔ پھر یہ بات منسوخ ہوگئی اور سوگ کو پوری عدت میں لازم کر دیا گیا۔ اس سے جابرؓ نے اپنی خالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں احتمال پیدا ہوا کہ بھی عدت کے تین دن سوگ والے معاملے کے ساتھ ہو پھر تین دن کے منسوخ ہونے سے یہ بھی منسوخ ہوگیا اور سوگ پوری عدت میں لازم کر دی گئی اور یہ بات بھی متقدمین سے مروی ہے۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: یہ جابر بن عبداللہ جن کی روایت شروع باب میں ہم نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خالہ کو ایام عدت میں کھجوریں توڑنے کے لئے اپنے باغ میں جانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جبکہ اس روایت میں جابر رضی اللہ عنہ خود اس کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ روایت منسوخ ہے۔

نیز انہی جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہم ذکر کر آئے کہ انہوں نے مطلقہ اور اس عورت کو جو بیوہ ہو اس سلسلے میں برابر قرار دیا۔ پس جب دونوں عدت کے سلسلہ میں بعض سوگ میں برابر ہیں تو تمام سوگ میں کیونکر برابر نہ ہوں گی اور شروع میں اسی طرح تھا کہ بعض عدت میں سوگ تھا جیسا کہ ہم نے اسماء بنت عمیسؓ کی روایت کے حوالہ سے ذکر کیا ہے۔ پھر یہ بات منسوخ ہوگئی اور سوگ کو پوری عدت میں لازم کر دیا گیا۔

اس سے جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی خالہ سے جو روایت نقل کی ہے اس میں احتمال پیدا ہوا کہ بھی عدت کے تین دن سوگ والے معاملے کے ساتھ ہو پھر تین دن کے منسوخ ہونے سے یہ بھی منسوخ ہوگیا اور سوگ پوری عدت میں لازم کر دیا گیا اور یہ بات بھی متقدمین سے مروی ہے۔

متقدمین کے اقوال سے استشہاد:

۴۴۸۱: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا مَنْصُوْرٌ .ح .

۴۴۸۱: شعبہ نے منصور سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۴۸۲: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا قَبِيْصَةُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عُمَرَ رَدَّ نِسْوَةً مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، تُوُفِّيَ عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ ، فَخَرَجْنَ فِي عِدَّتِهِنَّ .

۴۴۸۲: منصور نے مجاہد سے انہوں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذوالحلیفہ سے ان عورتوں کو واپس کر دیا جن کے خاوند فوت ہو چکے تھے اور وہ اپنے ایام عدت میں نکل کر حج کرنا چاہتیں تھیں۔

۴۴۸۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَزَيْدَ

بْنَ ثَابِتٍ قَالَا فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَبِهَا فَاقَةٌ شَدِيدَةٌ ، فَلَمْ يُرَخِّصَا لَهَا أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا فِي بَيَاضِ نَهَارِهَا ، وَتُصِيبُ مِنْ طَعَامِهِمْ ، ثُمَّ تَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهَا فَتَبِيتُ فِيهِ .

۴۴۸۳: محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ اور زید بن ثابتؓ دونوں نے بیوہ جس کو شدید فاقہ تھا صرف دن کے اوقات میں گھر سے نکلنے کی اجازت دی تا کہ وہ لوگوں کے کھانے میں کھانا پالے اور پھر لوٹ کر اپنے گھر میں رات گزارے۔

۴۴۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا قَبِيصَةُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنِ أَبِي لَيْلٰى ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ :الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَبِيتُ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا.

۴۴۸۴: نافع نے ابن عمر ﷺ سے روایت کی ہے کہ بیوہ عورت ایام عدت میں اپنے گھر کے علاوہ اور کہیں رات نہ گزارے۔

۴۴۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : لَمَّا تُوُفِّيَ السَّائِبُ ، تَرَكَ زَرْعًا بِقَنَاةٍ ، فَجِئْتُ ابْنَ عُمَرَ ، فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، إِنَّ السَّائِبَ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ضَيْعَةً مِنْ زَرْعٍ بِقَنَاةٍ ، وَتَرَكَ غِلْمَانًا صِغَارًا ، وَلَا حِيلَةَ لَهُمْ ، وَهِيَ لَنَا دَارٌ وَمَنْزِلٌ ، أَفَأَنْتَقِلُ إِلَيْهَا ؟ فَقَالَ :لَا تَعْتَدِّي إِلَّا فِي الْبَيْتِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ زَوْجُكِ، اذْهَبِي إِلَى ضَيْعَتِكِ بِالنَّهَارِ ، وَارْجِعِي إِلَى بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ ، فَبِيتِي فِيهِ فَكُنْتُ أَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۴۴۸۵: مسلم بن سائب نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی کہ جب سائب کی وفات ہوگئی اور انہوں نے مقام قناۃ میں کھیتی وراثت میں چھوڑی اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے جن کا بظاہر کوئی ذریعہ نہ تھا میں ابن عمر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سائب کی وفات اور ان بچوں اور کھیتی کا تذکرہ کیا جو کہ ہمارے لئے گھر اور مکان کی حیثیت رکھتا تھا۔ میں نے پوچھا کیا میں وہاں منتقل ہو جاؤں تو انہوں نے فرمایا تم اپنے اسی گھر میں عدت گزارو جہاں تمہارے خاوند نے وفات پائی ہے دن کے وقت اپنی زمین پر جاؤ اور رات کو اپنے مکان پر لوٹ آؤ اور یہیں رات گزارو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

۴۴۸۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : سَمِعْتُ أُمَّ مَخْرَمَةَ تَقُولُ :سَمِعْتُ أُمَّ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ تَقُولُ :تُوُفِّيَ السَّائِبُ ، فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْخُرُوجِ فَقَالَ : لَا تَخْرُجِي مِنْ بَيْتِكِ إِلَّا لِحَاجَةٍ ، وَلَا تَبِيتِي إِلَّا فِيهِ، حَتّٰى تَنْقَضِيَ

عِدَّتُك .

۴۴۸۶: مخرمہ بن بکیر نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے ام مخرمہ کو کہتے سنا وہ کہتی تھیں کہ میں نے ام مسلم بن سائب کو کہتے سنا کہ سائب کی وفات ہوئی تو میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے گھر سے باہر نکلنے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا تم اپنے گھر سے ضرورت کی خاطر نکلو اور رات اپنے عدت والے گھر میں گزارو۔ یہاں تک کہ عدت ختم ہو۔

۴۴۸۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِی ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لَا تَنْتَقِلُ الْمَبْتُوْتَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا فِي عِدَّتِهَا.

۴۴۸۷: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا طلاق بتہ والی عورت ایام عدت میں اپنے خاوند کے گھر سے نہ نکلے۔

۴۴۸۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَالْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا تَنْتَقِلَانِ وَلَا تَبِيْتَانِ إِلَّا فِيْ بُيُوْتِهِمَا.

۴۴۸۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیوہ اور تین طلاق والی عورت کی عدت کے سلسلہ میں پوچھا کہ وہ دونوں اپنے گھر میں رات گزاریں۔

۴۴۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :كَانَتِ امْرَأَةٌ فِيْ عِدَّتِهَا ، فَاشْتَكٰى أَىْ مَرِضَ أَبُوْهَا ، فَأَرْسَلَتْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ ، أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَنْ مَا تَرَيْنَ ، فَإِنَّ أَبِي اشْتَكٰى أَفَآتِيْهِ فَأُمَرِّضُهُ؟ فَقَالَتْ : بِيْتِيْ فِيْ بَيْتِك طَرَفَيِ اللَّيْلِ .

۴۴۸۹: منصور نے ابراہیم سے نقل کیا کہ ایک عورت عدت میں تھی۔ اس کے والد بیمار ہو گئے تو اس نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا امّ المؤمنین کے ہاں پیغام بھیجا کہ میرے والد بیمار ہیں کیا میں ان کی تیمارداری کر سکتی ہوں؟ انہوں نے جواب دیا تم اپنے گھر میں رات کے دونوں اطراف گزارو۔ (یعنی دن میں جا سکتی ہو)

۴۴۹۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَرَى أَنْ تَخْرُجَ الْمُطَلَّقَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ .قَالَ بُكَيْر :وَقَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ : تَخْرُجُ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَبِيْتَ عَنْ بَيْتِهَا .

۴۴۹۰: مخرمہ نے اپنے والد سے انہوں نے قاسم بن محمد سے سنا کہ وہ مطلقہ کے متعلق فتویٰ دیتے ہیں کہ وہ مسجد کی

طرف (نماز کے لئے) جا سکتی ہے۔ بکیر کہنے لگے عمرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ اپنے گھر سے اسی صورت میں نکل سکتی ہے کہ گھر میں واپس رات گزارے۔

۴۴۹۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ بِنْتَ سَعِيْدٍ كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَطَلَّقَهَا الْبَتَّةَ ، فَانْتَقَلَتْ ، فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .

۴۴۹۱: نافع کہتے ہیں کہ سعید کی بیٹی ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر میں تھی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو طلاق بائنہ دے دی وہ وہاں سے منتقل ہوگئی عبداللہ نے اس کی اس حرکت کا انکار کیا (ناپسند کیا)۔

۴۴۹۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَهُ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَرُدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهُنَّ أَزْوَاجُهُنَّ مِنَ الْبَيْدَاءِ يَمْنَعُهُنَّ مِنَ الْحَجِّ .

۴۴۹۲: عمرو بن شعیب نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیوہ عورتوں کو (جو عدت میں ہو) اگر حج کے لئے روانہ ہو جاتیں تو مقام بیداء سے ان کو واپس کر دیتے تھے (تا کہ وہ عدت گزاریں)

۴۴۹۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : لَا تَبِيتُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَلَا الْمُطَلَّقَةُ إِلَّا فِيْ بَيْتِهِمَا .

۴۴۹۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ بیوہ اور مطلقہ اپنی عدت اپنے خاوندوں کے گھر میں گزاریں گی۔

۴۴۹۴: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدِّيلِيِّ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ طَلَّقَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ الْبَتَّةَ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْعِرَاقِ .فَسَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ وَالْقَاسِمَ وَسَالِمًا وَخَارِجَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ :هَلْ تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهَا ؟ فَكُلُّهُمْ يَقُوْلُ : لَا ، تَقْعُدُ فِيْ بَيْتِهَا .

۴۴۹۴: محمد بن عبدالرحمٰن دیلی نے بیان کیا کہ علقمہ بن عبدالرحمٰن بن ابی سفیان نے اپنے خاندان کی ایک عورت کو طلاق بائنہ دے دی پھر خود عراق (جہاد میں) چلے گئے میں نے سعید بن المسیب اور قاسم اور سالم خارجہ سلمان بن یسار رحمہم اللہ سے مسئلہ دریافت کیا کیا وہ اپنے گھر سے نکلے گی؟ تمام نے کہا وہ اپنی عدت کے گھر سے باہر نہ نکلے گی۔

۴۴۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا ، وَالْمُخْتَلِعَةُ ، وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا ، وَالْمُلَاعَنَةُ .لَا

تَخْتَضِبْنَ ، وَلَا تَتَطَيَّبْنَ ، وَلَا يَلْبَسْنَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا ، وَلَا يَخْرُجْنَ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ . فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ ، قَدْ مَنَعُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ السَّفَرِ وَالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا ، وَرَخَّصُوْا لَهَا فِي الْخُرُوْجِ ، فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا ، عَلٰى أَنْ تَبِيْتَ فِيْ بَيْتِهَا .وَقَدْ قَرَنَ بَعْضُهُمْ مَعَهَا الْمُطَلَّقَةَ الْمَبْتُوْتَةَ ، فَجَعَلَهَا كَذٰلِكَ فِيْ مَنْعِهِ إِيَّاهَا مِنَ السَّفَرِ ، وَالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِهَا فِيْ عِدَّتِهَا وَلَمْ يُرَخِّصْ أَحَدٌ مِنْهُمْ لَهَا فِي الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا نَهَارًا ، كَمَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَنْعِهِمَا مِنَ السَّفَرِ فِيْ عِدَّتِهِمَا وَالْخُرُوْجِ مِنْ مَنْزِلِهِمَا إِلَّا مَا رُخِّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْ بَيْتِهَا ، فِيْ بَيَاضِ نَهَارِهَا عَلَى الضَّرُوْرَةِ .وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ عَائِشَةَ قَدْ كَانَتْ سَافَرَتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِيْ عِدَّتِهَا. وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ .

۴۴۹۵: ہشام کہتے ہیں کہ حماد بن ابراہیم نے بیان کیا کہ جس عورت کو تین طلاق مل جائیں یا اس سے خلع کیا گیا ہو یا بیوہ ہوگئی ہو اور لعان والی عورت یہ تمام عورتیں ایام عدت میں نہ خضاب لگائیں نہ خوشبو اور نہ ہی رنگا ہوا کپڑا زیب تن کریں اور نہ اپنے گھر سے نکلیں۔ یہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ جن کے اقوال ہم نے اوپر نقل کئے یہ تمام بیوہ معتدہ کو سفر اور عدت والے گھر سے منتقل ہونے سے منع کرتے ہیں صرف صبح کے سپیدا میں ان کو نکلنے کی اجازت دیتے ہیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ وہ رات اپنے گھر میں آ کر گزارے اور ان میں سے بعض نے طلاق بائنہ والی عورت کو بھی اس کے ساتھ ہی شمار کر کے سفر سے روکا ہے اور اسی طرح عدت والے مکان سے منتقل ہونے کی اجازت نہیں دی اور بیوہ معتدہ کے علاوہ دوسری کسی عدت والی عورت کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں دی اس سے یہ ثابت ہوا کہ عدت والی عورت کو سفر کی اجازت نہیں اور مکان سے بھی نکلنے کی صرف بیوہ معتدہ کو اجازت ہے مگر وہ بھی دن کے وقت شدید ضرورت کی وجہ سے مگر رات وہیں گزارنا ضروری ہے۔ یہ تمام امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اگر کوئی معترض یہ بات کہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت موجود ہے کہ انہوں نے اپنی بہن امّ کلثوم کو ایام عدت میں ساتھ لے کر سفر کیا۔ روایت یہ ہے۔

تشریح یہ صحابہ کرام اور تابعین رحمہم اللہ جن کے اقوال ہم نے اوپر نقل کئے یہ تمام بیوہ معتدہ کو سفر اور عدت والے گھر سے منتقل ہونے سے منع کرتے ہیں صرف صبح کے سپیدا میں ان کو نکلنے کی اجازت دیتے ہیں اور وہ بھی اس شرط پر کہ وہ رات اپنے گھر میں آ کر گزارے اور ان میں سے بعض نے طلاق بائنہ والی عورت کو بھی اس کے ساتھ ہی شمار کر کے سفر سے روکا ہے اور اسی طرح عدت والے مکان سے منتقل ہونے کی اجازت نہیں دی اور بیوہ معتدہ کے علاوہ دوسری کسی عدت والی عورت کو گھر سے نکلنے کی

اجازت نہیں دی اس سے یہ ثابت ہوا کہ عدت والی عورت کو سفر کی اجازت نہیں اور مکان سے بھی نکلنے کی صرف بیوہ معتدہ کو اجازت ہے مگر وہ بھی دن کے وقت شدید ضرورت کی وجہ سے مگر رات وہیں گزارنا ضروری ہے۔

یہ تمام امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

سوال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت موجود ہے کہ انہوں نے اپنی بہن ام کلثوم کو ایام عدت میں ساتھ لے کر سفر کیا۔ روایت یہ ہے۔

۴۴۹۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ :إِنَّ عَائِشَةَ حَجَّتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِي عِدَّتِهَا .

۴۴۹۶: جریر بن حازم کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کو فرماتے سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن ام کلثوم کو ساتھ لے کر حج کیا جبکہ وہ عدت میں تھی۔

۴۴۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي جَرِيرٌ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ : حَجَّتْ عَائِشَةُ بِأُخْتِهَا فِي عِدَّتِهَا مِنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ .

۴۴۹۷: جریر کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہتے سنا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بہن ام کلثوم کو ایام عدت میں ساتھ لے کر حج کیا یہ ام کلثوم طلحہ بن عبید اللہ کی زوجہ تھیں۔

۴۴۹۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَفْلَحُ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَجَّتْ بِأُخْتِهَا أُمِّ كُلْثُوْمٍ فِي عِدَّتِهَا .

۴۴۹۸: قاسم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنی بہن ام کلثوم کو ساتھ لے کر اس کی عدت میں حج کیا۔

۴۴۹۹: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .قِيْلَ لَهُ :إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ لِلضَّرُوْرَةِ ، لِأَنَّهُمْ كَانُوْا فِي فِتْنَةٍ ، قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ

۴۴۹۹: ایوب بن موسیٰ نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس کے جواب میں اس طرح کہا جائے گا کہ یہ ایک ضرورت تھی جس کی وجہ سے کیا گیا کیونکہ اس وقت وہ آزمائش میں مبتلا تھے اس کی وضاحت اس روایت میں ہے۔

جواب: یہ ایک ضرورت تھی جس کی وجہ سے کیا گیا کیونکہ اس وقت وہ آزمائش میں مبتلا تھے اس کی وضاحت اس روایت میں ہے۔

۴۵۰۰: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لَمَّا قُتِلَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَوْمَ الْجَمَلِ وَسَارَتْ عَائِشَةُ إِلَى مَكَّةَ ، بَعَثَتْ عَائِشَةُ إِلَى أُمِّ كُلْثُوْمٍ وَهِيَ بِالْمَدِيْنَةِ ، فَنَقَلَتْهَا إِلَيْهَا ، لِمَا كَانَتْ تَتَخَوَّفُ عَلَيْهَا مِنَ الْفِتْنَةِ ، وَهِيَ فِيْ عِدَّتِهَا .فَهٰكَذَا نَقُوْلُ :إِذَا كَانَتْ فِتْنَةٌ ، يُخَافُ عَلَى الْمُعْتَدَّةِ مِنَ الْإِقَامَةِ فِيْهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ ، فَهِيَ فِيْ سَعَةٍ مِنَ الْخُرُوْجِ فِيْهَا إِلَى حَيْثُ أَحَبَّتْ مِنَ الْأَمَاكِنِ الَّتِيْ تَأْمَنُ فِيْهَا مِنْ تِلْكَ الْفِتْنَةِ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ.

۴۵۰۰: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب طلحہ بن عبیداللہ جمل کے دن شہید ہو گئے اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مکہ آ گئیں تو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے امّ کلثوم کو جو مدینہ منورہ میں تھی مکہ مکرمہ منتقل کر لیا کیونکہ ان کو ان کے متعلق فتنہ کا خطرہ ہوا اس وقت امّ کلثوم ایام عدت میں تھی۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب فتنہ کا خوف ہو اور معتدہ کا وہاں اقامت کرنا جان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہو تو اسے وہاں سے نکل کر وہیں چلے جانا چاہئے جہاں وہ فتنہ سے محفوظ ہو۔ وباللہ التوفیق

تشریح ﷺ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جب فتنہ کا خوف ہو اور معتدہ کا وہاں اقامت کرنا جان سے ہاتھ دھونے کے مترادف ہو تو اسے وہاں سے نکل کر وہیں چلے جانا چاہئے جہاں وہ فتنہ سے محفوظ ہو۔ وباللہ التوفیق

بَابُ الْأَمَةِ تَعْتِقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ ، هَلْ لَهَا خِيَارٌ أَمْ لَا ؟

جس لونڈی کو آزاد کر دیا جائے جبکہ اس کا خاوند حر ہو تو اس کو خیار حاصل ہو گا یا نہ؟

آزاد کردہ لونڈی کا خاوند خواہ حر ہو یا غلام بہرصورت اس کو عتاق کے بعد خیار حاصل ہو گا اس کو حماد' مجاہد' شعبی' ثوری' ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ اگر اس کا خاوند غلام ہو تو تب اس کو خیار حاصل ہو گا اگر آزاد ہو تو خیار نہ ہو گا اس کو حسن' ابن المسیب' شافعی' مالک' احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے اب اس کا خیار طلاق بائنہ ہے یہ قتادہ وائمہ احناف کا قول ہے اور فقہاء ثلاثہ نے اس کو فسخ قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم (نخب الافکار ج ۷)

<u>فریق اوّل کا مؤقف</u>: جس لونڈی کو آزاد کر دیا جائے اس کا خاوند خواہ آزاد ہو یا غلام بہرصورت اس کو خیار حاصل ہو گا ان کی مستدل یہ روایت ہے۔

۴۵۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ حُرًّا ، فَلَمَّا أُعْتِقَتْ ، خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَجَعَلُوْا لِلْمُعْتَقَةِ

الْخِيَارَ، حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَقَالُوْا :إِنْ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ، فَلَهَا الْخِيَارُ ، وَإِنْ كَانَ حُرًّا ، فَلَا خِيَارَ لَهَا .وَقَالُوْا :إِنَّمَا كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا.

۴۵۰۱: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا وہ کہتی ہیں کہ بریرہ کا خاوند آزاد تھا جب ان کو آزاد کر دیا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اختیار دیا تو اس نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے آزاد کردہ لونڈی کو خیار کا حق ہر صورت میں تسلیم کیا ہے خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔ دوسروں نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کا خاوند غلام ہو تو اس کو اختیار رہو گا اور اگر آزاد ہو تو اس کو خیار نہ ہوگا بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے آزاد کردہ لونڈی کو خیار کا حق ہر صورت میں تسلیم کیا ہے خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

فریق ثانی کا موقف: اگر اس کا خاوند غلام ہو تو اس کو اختیار رہو گا اور اگر آزاد ہو تو اس کو خیار نہ ہوگا بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۵۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا ، وَلَوْ كَانَ حُرًّا ، لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۰۲: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اگر وہ آزاد ہوتو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خیار نہ دیتے۔

۴۵۰۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ عَائِشَةَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ ، خَيَّرَهَا ، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا . قَالُوْا :فَهٰذِهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُخْبِرُ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا ، فَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْهَا .ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا :لَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا هٰذَا الْحَرْفُ ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ كَلَامِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ كَلَامِ عُرْوَةَ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ،

فِيْ تَثْبِيتِ مَا رَوَوْهُ فِيْ زَوْجِ بَرِيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا

۴۵۰۳: ہشام بن عروہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے عبدالعزیز انہوں نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ اعمش نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اس کو اختیار دیا تو اس وقت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلا رہی ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ یہ اسود کی نقل کردہ روایات کے خلاف ہے پھران روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار نہ دیتے۔ ان سے کہا جائے گا فریق ثانی کی مستدل روایات میں جو "لو کان حرا......" کے الفاظ پائے جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ عروہ کا کلام ہو۔ پس محتمل روایت سے استدلال باقی نہ رہا۔ اگر وہ روایت محتمل ہوگئی تو یہ دوسری روایت حاضر ہے جو ثابت کر رہی ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ ملاحظہ ہو۔

<u>طریق استدلال:</u> یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلا رہی ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ یہ اسود کی نقل کردہ روایات کے خلاف ہے پھران روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار نہ دیتے۔

<u>فریق اوّل کا جواب:</u> فریق ثانی کی مستدل روایات میں جو "لو کان حرا......" کے الفاظ پائے جاتے ہیں ممکن ہے کہ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا کلام ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ عروہ کا کلام ہو۔ پس محتمل روایت سے استدلال باقی نہ رہا۔

ایک اور اشکال:

اگر وہ روایت محتمل ہوگئی تو یہ دوسری روایت حاضر ہے جو ثابت کر رہی ہے کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا۔ ملاحظہ ہو۔

۴۵۰۴: بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ ، يُسَمَّى مُغِيثًا ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ .

۴۵۰۴: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند سیاہ رنگ غلام تھا اس کا نام مغیث تھا۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اختیار دیا اور اس کو عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

۴۵۰۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ رَأَيْنَا زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِيْ سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلَى لِحْيَتِهِ. فَكَلَّمَ لَهُ الْعَبَّاسُ ، النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يَطْلُبَ إِلَيْهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوْجُكِ وَأَبُو وَلَدِكِ ؟ فَقَالَتْ :

أَتَأْمُرُنِيْ بِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ قَالَتْ :إِنْ كُنْتَ شَافِعًا ، فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ، وَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ ، وَكَانَ عَبْدًا لِآلِ الْمُغِيْرَةِ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ قَالُوْا :فَإِنَّمَا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ أَجْلِ أَنَّ زَوْجَهَا كَانَ عَبْدًا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا -إِذَا جَاءَتِ الْآثَارُ هٰكَذَا- فَوَجَدْنَا السَّبِيْلَ إِلٰى أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى غَيْرِ طَرِيْقِ التَّضَادِّ -أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى ذٰلِكَ ، وَلَا نَحْمِلُهَا عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّكَاذُبِ ، وَيَكُوْنُ حَالُ رُوَاتِهَا -عِنْدَنَا -عَلَى الصِّدْقِ وَالْعَدَالَةِ فِيْمَا رَوَوْا ، حَتّٰى لَا نَجِدَ بُدًّا مِنْ أَنْ نَحْمِلَهَا عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ -وَكَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ قَدْ قِيْلَ فِيْهِ إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا ، وَقِيْلَ فِيْهِ :إِنَّهُ كَانَ حُرًّا -جَعَلْنَاهُ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ عَبْدًا فِيْ حَالٍ ، حُرًّا فِيْ حَالٍ أُخْرٰى .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ تَأَخُّرُ إِحْدَى الْحَالَتَيْنِ عَنِ الْأُخْرٰى فَكَانَ الرِّقُّ ، قَدْ يَكُوْنُ بَعْدَهُ الْحُرِّيَّةُ ، وَالْحُرِّيَّةُ لَا يَكُوْنُ بَعْدَهَا رِقٌّ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، جَعَلْنَا حَالَ الْعُبُوْدِيَّةِ مُتَقَدِّمَةً ، وَحَالَ الْحُرِّيَّةِ مُتَأَخِّرَةً .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ كَانَ حُرًّا فِيْ وَقْتِ مَا خُيِّرَتْ بَرِيْرَةُ ، عَبْدًا قَبْلَ ذٰلِكَ ، هٰكَذَا تَصْحِيْحُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَلَوْ اتَّفَقَتِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا -عِنْدَنَا -عَلٰى أَنَّهُ كَانَ عَبْدًا ، لَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ إِذَا كَانَ حُرًّا ، زَالَ حُكْمُهُ عَنْ ذٰلِكَ ،لِأَنَّهُ لَمْ يَجِءْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا خَيَّرْتُهَا لِأَنَّ زَوْجَهَا عَبْدٌ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَانْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ لَهَا خِيَارٌ إِذَا كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا .فَلَمَّا لَمْ يَجِءْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، وَجَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ خَيَّرَهَا ، وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا -نَظَرْنَا -هَلْ يَفْتَرِقُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ الْحُرِّ وَحُكْمُ الْعَبْدِ ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا الْأَمَةَ فِيْ حَالِ رِقِّهَا لِمَوْلَاهَا ، أَنْ يَعْقِدَ النِّكَاحَ عَلَيْهَا لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ ، وَرَأَيْنَاهَا بَعْدَمَا تَعْتِقُ ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يَسْتَأْنِفَ عَلَيْهَا عَقْدَ نِكَاحٍ لِحُرٍ وَلَا لِعَبْدٍ ، فَاسْتَوٰى حُكْمُ مَا إِلَى الْمَوْلٰى فِي الْعَبِيْدِ وَالْأَحْرَارِ وَمَا لَيْسَ إِلَيْهِ فِي الْعَبِيْدِ وَالْأَحْرَارِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَرَأَيْنَاهَا إِذْ أُعْتِقَتْ بَعْدَ عَقْدِ مَوْلَاهَا نِكَاحَ الْعَبْدِ عَلَيْهَا يَكُوْنُ لَهَا الْخِيَارُ فِيْ حِلِّ النِّكَاحِ عَلَيْهَا ، كَانَ كَذٰلِكَ فِي الْحُرِّ ، إِذَا أُعْتِقَتْ يَكُوْنُ لَهَا حِلُّ نِكَاحِهِ عَنْهَا ، قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ طَاوٗسٍ

۴۵۰۵: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار ملا تو ہم نے ان کے خاوند کو دیکھا

کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں مارا مارا اس کے پیچھے پھرتا ہے اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہتے ہیں اس کی طرف سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی کہ وہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجیں (وہ آئیں) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا وہ تمہارا خاوند اور تمہارے بیٹے کا والد ہے؟ (یعنی تم رجوع کرلو) تو بریرہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں سفارشی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اگر آپ سفارش فرمانے والے ہیں تو مجھے مغیث کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس اس نے اپنے نفس کو اختیار کرلیا۔ ان کے خاوند کو مغیث کہا جاتا تھا اور یہ آل مغیرہ جو بنی مخزوم کا خاندان ہے اس کا غلام تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا۔ اگر وہ غلام نہ ہوتا تو ہرگز اس کو اختیار نہ ہوتا۔ قول اوّل والے کہتے ہیں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے مواقع میں جہاں آثار میں اختلاف ہو جائے تو وہاں موافقت کی راہ اختیار کریں تضاد وتکاذب کی راہ نہ اپنائیں کیونکہ رواۃ کے صدق وعدالت پر ہم نے اعتماد کیا ہے اور اسی پر قائم رہتے ہوئے ہم اس کے خلاف کی طرف نہ لے جائیں۔ اب ہم عرض کرتے ہیں کہ جب یہ بات ثابت ہو چکی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند ایک قول کے مطابق غلام تھا اور دوسرے قول کے مطابق وہ آزاد تھا تو اس کو اس طرح ٹھہرائیں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھا اور دوسری حالت میں آزاد تھا۔ اس سے ایک حالت کا دوسری سے متاخر ہونا ثابت ہوگا یہ تو ہوتا ہے کہ غلامی کے بعد آزادی آئے مگر آزادی کے بعد غلامی نہیں آتی جب یہ بات اسی طرح ہے تو ہم غلامی والی حالت کو مقدم قرار دیں گے اور حریت والی حالت کو متاخر مانیں گے۔ اس سے اب خود ثابت ہوگیا کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا گیا تو اس وقت وہ آزاد تھا اور اس سے پہلے غلام تھا۔ اس سے اس باب میں تمام آثار کا معنی درست رہتا ہے۔ اگر تمام روایات ہمارے ہاں اس بات پر متفق ہو جائیں کہ وہ غلام تھے تب بھی اس میں ایسی بات نہیں ہے جو ان کے آزاد ہونے کی صورت میں اس حکم کو زائل کردے کیونکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی کہ میں نے اس کو (بریرہ) اس لئے اختیار دیا ہے کہ اس کا خاوند غلام ہے۔ اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار کی نفی ہو جاتی۔ پس جب اس قسم کی کوئی چیز مروی نہیں ہے اور یہ روایات میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اس حال میں کہ اس کا خاوند غلام تھا (عندنا) پس دیکھنا یہ ہے کہ آیا خیار کی حالت میں خاوند کے آزاد وغلام ہونے کی وجہ سے کچھ فرق ہوگا؟ چنانچہ ہم نے غور وفکر کیا کہ کیا آزاد وغلام ہونے کی وجہ سے خیار کے موقعہ پر کچھ فرق پڑتا ہے تو دیکھا کہ لونڈی کا مالک اس کی غلامی کی حالت میں اس کا نکاح آزاد سے بھی کرسکتا ہے اور غلام سے بھی کرسکتا ہے اور ہم نے یہ بھی غور سے پایا کہ اس کی آزادی کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی خاوند خواہ آزاد ہو یا غلام مگر لونڈی کے مالک کا اختیار آزاد یا غلام دونوں کے لئے ایک جیسا ہے اور جو اختیار اس کو حاصل نہیں اس میں بھی آزاد اور غلام برابر ہیں۔ تو جب بات پھر اسی طرح ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب مالک نے اس کا نکاح کسی غلام کے ساتھ کیا تو آزاد ہونے کے بعد اسے

نکاح توڑنے کا اختیار ہوتا ہے تو اس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں بھی آزادی کے بعد اس کو نکاح توڑنے کا اختیار ہو۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اجمعین کا قول یہی ہے اور طاوس رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

طریق استدلال: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا۔ اگر وہ غلام نہ ہوتا تو ہرگز اس کو اختیار نہ ہوتا۔

فریق اوّل کا جواب: سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے مواقع میں جہاں آثار میں اختلاف ہو جائے تو وہاں موافقت کی راہ اختیار کریں تضاد و تکاذب کی راہ نہ اپنائیں کیونکہ رواۃ کے صدق وعدالت پر ہم نے اعتماد کیا ہے اور اسی پر قائم رہتے ہوئے ہم اس کے خلاف کی طرف نہ لے جائیں۔

اب ہم عرض کرتے ہیں کہ جب یہ بات ثابت ہو چکی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند ایک قول کے مطابق غلام تھا اور دوسرے قول کے مطابق وہ آزاد تھا تو اس کو اس طرح ٹھہرائیں گے کہ وہ ایک حالت میں غلام تھا اور دوسری حالت میں آزاد تھا۔ اس سے ایک حالت کا دوسری سے متاخر ہونا ثابت ہوگا یہ تو ہوتا ہے کہ غلامی کے بعد آزادی آئے مگر آزادی کے بعد غلامی نہیں آتی جب یہ بات اسی طرح ہے تو ہم غلامی والی حالت کو مقدم قرار دیں گے اور حریت والی حالت کو متاخر مانیں گے۔

اس سے اب خود ثابت ہو گیا کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا گیا تو اس وقت وہ آزاد تھا اور اس سے پہلے غلام تھا۔ اس سے اس باب میں تمام آثار کا معنی درست رہتا ہے۔ اگر تمام روایات ہمارے ہاں اس بات پر متفق ہو جائیں کہ وہ غلام تھا تب بھی اس میں ایسی بات نہیں ہے جو ان کے آزاد ہونے کی صورت میں اس حکم کو زائل کر دے کیونکہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہیں فرمائی کہ میں نے اس کو (بریرہ) اس لئے اختیار دیا ہے کہ اس کا خاوند غلام ہے۔ اگر یہ بات اس طرح ہوتی تو خاوند کے آزاد ہونے کی صورت میں اختیار کی نفی ہو جاتی۔

پس جب اس قسم کی کوئی چیز مروی نہیں ہے اور یہ روایات میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اختیار دیا اس حال میں کہ اس کا خاوند غلام تھا (عندنا) پس دیکھنا یہ ہے کہ آیا خیار کی حالت میں خاوند کے آزاد و غلام ہونے کی وجہ سے کچھ فرق ہوگا؟ چنانچہ ہم نے غور کیا۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

غور وفکر کیا کہ کیا آزاد و غلام ہونے کی وجہ سے خیار کے موقعہ پر کچھ فرق پڑتا ہے تو دیکھا کہ لونڈی کا مالک اس کی غلامی کی حالت میں اس کا نکاح آزاد سے بھی کر سکتا ہے اور غلام سے بھی کر سکتا ہے اور ہم نے یہ بھی غور سے پایا کہ اس کی آزادی کے بعد تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہوتی خاوند خواہ آزاد ہو یا غلام مگر لونڈی کے مالک کا اختیار آزاد یا غلام دونوں کے لئے ایک جیسا ہے

اور جو اختیار اس کو حاصل نہیں اس میں بھی آزاد اور غلام برابر ہیں۔ تو جب بات پھر اسی طرح ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جب مالک نے اس کا ناح کسی غلام کے ساتھ کیا تو آزاد ہونے کے بعد اسے نکاح توڑنے کا اختیار رہتا ہے تو اس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کی صورت میں بھی آزادی کے بعد اس کو نکاح توڑنے کا اختیار ہو۔

امام ابوحنیفہ ٔ ابو یوسف ٔ محمد رحمہم اللہ اجمعین کا قول یہی ہے اور طاؤس رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

۴۵۰۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لِلْأَمَةِ الْخِيَارُ إِذَا أُعْتِقَتْ، وَإِنْ كَانَتْ تَحْتَ قُرَشِيٍّ

۴۵۰۶: ابن طاوس نے اپنے والد سے نقل کیا کہ لونڈی کو خیار حاصل ہوگا جب کہ آزاد کردی جائے اگرچہ وہ کسی قرشی کی بیوی ہو۔

۴۵۰۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَهَا الْخِيَارُ يَعْنِي فِي الْعَبْدِ وَالْحُرِّ ، قَالَ :وَأَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ مِثْلَ ذٰلِكَ .

۴۵۰۷: ابن طاوس نے اپنے والد سے نقل کیا کہ لونڈی کو خیار حاصل ہوگا خواہ اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد اور انہوں نے فرمایا حسن بن مسلم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

تشریح: یہاں اس باب میں فریق اوّل کے مؤقف کو اثر و نظر سے ترجیح دی مگر اپنے عام طریق کے خلاف مؤقف اوّل جو کہ راجح تھا اس کو بعد میں بیان کرنے کی بجائے پہلے بیان کیا۔ واللہ اعلم

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَتٰى يَقَعُ الطَّلَاقُ ؟

لیلۃ القدر سے معلق طلاق کب واقع ہوگی؟

خلاصۃ الزام :

نمبر ①: اس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں یہ طلاق معلق ہے جو کہ اس رمضان اور آئندہ سال کے رمضان گزرنے پر واقع ہو گی۔

نمبر ②: ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کے ہاں اس سال کا رمضان گزرنے پر طلاق پڑ جائے گی۔

نمبر④: امام شافعی اور جمہور علماء کے ہاں اسی رمضان کا آخری عشرہ گزرنے پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ (المبسوط ج ۳/۱۴۳)

آئندہ سطور میں نام بنام مسالک کی مع دلائل وضاحت کردی گئی ہے۔

۴۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَسْمَعُ ، عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهَا فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ فَقَالَ قَوْمٌ :هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِيْ أَوَّلِهِ ، وَفِيْ وَسَطِهِ، كَمَا قَدْ تَكُوْنُ آخِرَهُ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ هٰذَا الْمَعْنٰى ، وَيَحْتَمِلُ أَنَّهَا فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ تَكُوْنُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .مَعَ أَنَّ أَصْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَوْقُوْفٌ ، كَذٰلِكَ رَوَاهُ الْأَثْبَاتُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ.

۴۵۰۸: سعید بن جبیر سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا گیا اور میں خود سن رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمام رمضان میں ہوتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ لیلۃ القدر تمام رمضان میں ہے اسی وجہ سے ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ رمضان کی ابتداء درمیان اور کبھی آخر میں ہوئی ہے۔ یہ پہلا احتمال ہے۔ لیلۃ القدر قیامت تک آنے والے ہر رمضان میں ہے (یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی میں ہو اور کسی میں نہ ہو) یہ روایت موقوف ہے جیسا کہ ثقہ رواۃ نے اس کو ابواسحاق سے روایت کیا ہے۔

حاصل روایات: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ لیلۃ القدر تمام رمضان میں ہے اسی وجہ سے ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ رمضان کی ابتداء درمیان اور کبھی آخر میں ہوئی ہے۔ یہ پہلا احتمال ہے۔

دوسرا احتمال: لیلۃ القدر قیامت تک آنے والے ہر رمضان میں ہے (یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی میں ہو اور کسی میں نہ ہو)

روایت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ:

۴۵۰۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهٗ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ

۴۵۰۹: ابواسحاق نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح روایت کی مگر مرفوع روایت نہیں کی۔

۴۵۱۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

۴۵۱۰: شعبہ نے ابواسحاق ہمدانی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

ابواسحاق کی ابوالاحوص کے واسطہ سے روایت:

۴۵۱۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِي رَمَضَانَ كُلِّهِ . فَإِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ لَفْظُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ هِيَ فِي كُلِّ رَمَضَانَ يُرِيْدُ أَنَّهَا فِي كُلِّ الشَّهْرِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ.

۴۵۱۱: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ تمام رمضان میں ہے۔ پس اگر بعینہ لفظ یہی ہوں تو اس سے ہی فی کل رمضان مطلب یہ ہے کہ وہ تمام مہینے میں ہوتی ہے۔ حالانکہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایت نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۵۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ تَحَرَّوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ .

۴۵۱۲: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو رمضان المبارک کے آخر سات دنوں میں تلاش کرو۔

تخریج : مسلم فی الصیام ٢٠٦' ابو داؤد فی رمضان باب٥' ٤' ملک فی الاعتکاف باب ١١' مسند احمد ١١٣/٢۔

اللغات : تحری۔ خوب کوشش سے تلاش کرنا۔

۴۵۱۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۱۳: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۵۱۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

۴۵۱۴: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر آخری سات

دنوں میں تلاش کرو۔ مسند احمد ۲/۳۷۔

۴۵۱۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهَاعَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۱۵: زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۵۱۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۱۶: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۵۱۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا .

۴۵۱۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ بھی صحابہ کرام سے اس جیسی روایت مروی ہے۔

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کی روایت:

۴۵۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُوْ زُمَيْلٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍ فَقُلْتُ أَسَأَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ قَالَ :نَعَمْ كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْهَا قَالَ عِكْرِمَةُ يَعْنِي أُشْبِعَ سُؤَالًا .قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، أَفِي رَمَضَانَ هِيَ ، أَوْ فِي غَيْرِهِ؟ قَالَ :فِي رَمَضَانَ قُلْتُ وَتَكُوْنُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا ، فَإِذَا رُفِعُوْا رُفِعَتْ ؟ قَالَ :بَلْ هِيَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قُلْتُ فِي أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ ؟ قَالَ :فِي الْعَشْرِ الْأُوَلِ ، أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ .ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثْتُ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فِي أَيِّ الْعِشْرِيْنَ هِيَ ؟ قَالَ : الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، لَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا .ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَجَدْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّيْ فِيْ أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ ؟ فَغَضِبَ عَلَيَّ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ عَلَيَّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ ، ثُمَّ قَالَ :إِنَّ اللّٰهَ لَوْ شَاءَ لَأَطْلَعَكُمْ عَلَيْهَا ، الْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، لَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا

۴۵۱۸: ابوزمیل نے مالک بن مرثد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے ابوذرؓ سے پوچھا اور کہا کیا آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا تھا؟ وہ فرمانے لگے۔ ہاں! میں اس کے متعلق لوگوں میں سب سے زیادہ سوال کرنے والا تھا عکرمہ کی روایت میں "اشبع سوالًا" سوال پر حریص ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے لیلۃ القدر کے متعلق بتلائیں کیا یہ رمضان میں ہے یا غیر رمضان میں آپ ﷺ نے فرمایا وہ رمضان میں ہے۔ میں نے دوسرا سوال کیا کیا یہ انبیاء علیہم السلام کی حیات تک رہتی ہے جب ان کو اٹھا لیا جاتا ہے تو یہ بھی اٹھ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا بلکہ یہ قیامت کے دن تک ہوگی۔ میں نے کہا یہ کون سے رمضان میں ہوتی ہے یعنی اس کے کس حصے میں ہوتی ہے آپ نے فرمایا اوّل عشرہ میں یا آخری عشرہ میں۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے بات کی اور میں نے بھی بات کی کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ کون سے بیس دنوں میں ہوتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو اور آئندہ کسی چیز سے متعلق اس طرح سوال مت کرو۔ پھر آپ ﷺ باتیں کرتے رہے اور میں بھی باتیں کرتا رہا میں نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اس حق کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں جو میرا آپ پر ہے۔ آپ مجھے یہ تو ضرور بتلا دیں کہ وہ کون سے عشرہ میں ہوتی ہے؟ آپ ﷺ یہ سن کر اس قدر ناراض ہوئے کہ پہلے اور بعد میں بھی کبھی اتنے ناراض نہیں ہوئے۔ پھر آپ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ مناسب خیال فرماتے تو ضرور تمہیں اس کی اطلاع دے دیتے اس کو تم آخری سات روز میں تلاش کرو۔ اس کے بعد مجھ سے کسی چیز کے متعلق مت سوال کرنا۔

تخریج : ابو داؤد فی رمضان باب ۲: مسند احمد ۵' ۱۳۰/۱۳۱' ۳۲۱۔

۴۵۱۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ جَابِرٌ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ الْأَنْصَارِيَّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَقَدْ خَلَتْ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوْهَا فِيْ هٰذِهِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ الَّتِيْ بَقِيْنَ مِنَ الشَّهْرِ.

۴۵۱۹: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ جابر ؓ نے مجھے بتلایا کہ عبداللہ بن انیس انصاری ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا اس وقت ۲۲ راتیں گزر چکی تھیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس رات کو مہینہ کی ان سات بقیہ راتوں میں تلاش کرو۔

تخریج : بخاری فی لیلۃ القدر باب۲' ابو داؤد فی رمضان باب۵' دارمی الصوم باب۵۶' مالک فی الاعتکاف ۱۱/۱۴' مسند احمد ۱۳۱/۵۔

۴۵۲۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا اللَّيْلَةَ وَتِلْكَ اللَّيْلَةَ ، لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ .فَقَالَ رَجُلٌ :هٰذَا إِذًا أُوْلَى ثَمَانٍ ، فَقَالَ بَلْ أُوْلَى سَبْعٍ ، فَإِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ . فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الشَّهْرَ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ

۴۵۲۰: عبداللہ بن عبداللہ بن حبیب نے عبداللہ بن انیس ؓ سے روایت کی ہے کہ ان سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا گیا تو کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ اس خصوصی رات کو تلاش کرو اور وہ رات تیئیسویں کی رات ہے۔ ایک آدمی کہنے لگا یہ تو بقیہ آٹھ میں سے پہلی ہوئی آپ نے فرمایا بقیہ سات میں سے پہلی کیونکہ مہینہ بسا اوقات پورا نہیں ہوتا۔ اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یہ آخری سات راتوں میں ہے اور ان کا قصد تیئیسویں کی رات تھی کیونکہ وہ مہینہ انتیس کا تھا۔

۴۵۲۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زَيْدِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِيْ عَلَى الْبَابِ ، إِذْ مَرَّ بِنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ فَقَالَ أَبِي : مَا سَمِعْتَ مِنْ أَبِيْكَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ :سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ رَجُلٌ يُنَازِعُنِي الْبَادِيَةُ ، فَمُرْنِيْ بِلَيْلَةٍ آتِ فِيْهَا الْمَدِيْنَةَ ، فَقَالَ ائْتِ فِيْ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ

۴۵۲۱: یعقوب بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں اپنے والد کے ساتھ دروازہ پر بیٹھا تھا جبکہ ہمارے پاس سے عبداللہ بن انیس ؓ کا بیٹا گزرا تو میرے والد نے اس کو بلا کر مخاطب کرتے ہوئے پوچھا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق کیا سنا ہے؟ تو اس نے بتلایا میں نے اپنے والد کو کہتے سنا وہ کہتے تھے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسا آدمی ہوں کہ جنگل مجھے بھاتا ہے آپ مجھے حکم فرمائیں کہ میں کون سی رات مدینہ میں آکر گزاروں آپ ﷺ نے فرمایا تیئیسویں رات کو آ گزارو۔

۴۵۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ رَجُلٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، قَالَ: جَلَسَ إِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ فِي مَجْلِسِ جُهَيْنَةَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا يَحْيَى، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ شَيْئًا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، مَتَى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ؟ فَقَالَ: الْتَمِسُوْهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ لِمَسَاءِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: فَهِيَ إِذًا أُوْلَى ثَمَانٍ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِأُوْلَى ثَمَانٍ، وَلٰكِنَّهَا أُوْلَى سَبْعٍ، مَا تُرِيْدُ بِشَهْرٍ لَا يَتِمُّ؟

۴۵۲۲: معاذ بن عبداللہ نے اپنے بھائی عبداللہ بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ فاروق اعظمؓ کے زمانہ میں ایک آدمی تھا وہ کہنے لگا کہ ہمارے پاس عبداللہ بن انیس قبیلہ جہینہ کی ایک مجلس میں جو آخر رمضان میں تھی آ بیٹھے تو میں نے ان سے کہا اے ابو یحیٰ! کیا تم نے اس مبارک رات کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا؟ انہوں نے کہا جی ہاں! ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس ماہ کے آخر میں بیٹھے تھے ہم نے عرض کیا یا نبی اللہ! اس مبارک رات کو ہم کب تلاش کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس رات کو تیئیسویں کی رات سے تلاش کرو۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا پھر وہ آٹھ میں سے پہلی ہوئی۔ آپ نے فرمایا سات میں سے پہلی ہے تیری مہینے سے کیا مراد ہے کبھی وہ پورا نہیں ہوتا۔

۴۵۲۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ، قَالَ: كُنَّا بِالْبَادِيَةِ فَقُلْنَا: إِنْ قَدِمْنَا بِأَهْلِنَا، شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا، وَإِنْ خَلَّفْنَاهُمْ أَصَابَهُمْ ضَيْعَةٌ فَبَعَثُوْنِيْ، وَكُنْتُ أَصْغَرَهُمْ، إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَمَرَنَا بِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ

۴۵۲۳: عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک نے عبداللہ بن انیسؓ سے روایت کی ہے کہ ہم دیہات میں رہتے تھے ہم نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے تمام اہل وعیال کو لائیں گے تو یہ ہمارے لئے گراں ہوگا اور اگر ان کو پیچھے چھوڑیں گے تو وہ ضائع ہو جائیں گے۔ پس انہوں نے مجھے بھیج دیا میں ان میں سب سے چھوٹا تھا میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے تیئیسویں کی رات کا حکم فرمایا۔

۴۵۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ، قَالَ: ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ قَالَ: سَأَلْتُ ضَمْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ

يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فَكَانَ يَنْزِلُ كَذٰلِكَ .

۴۵۲۴: بکیر بن اشجع کہتے ہیں کہ میں نے ضمرہ بن عبداللہ بن انیس سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگے میں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق بیان کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تیئیسویں کی رات تلاش کرو۔ چنانچہ عبداللہ بن انیس تیئیسویں رات کو مدینہ منورہ آتے تھے۔

۴۵۲۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِيْ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَأَنِّيْ أَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَأَصَابَتْنَا لَيْلَةُ مَطَرٍ ، فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَرَأَيْتُهُ يَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ ، فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ . فَأَمَّا مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَأَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَإِنَّ فِيْهِ الْأَمْرَ بِتَحَرِّيْهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْ تِلْكَ السَّبْعِ ، دُوْنَ سَائِرِ الشَّهْرِ ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ فِيْ تِلْكَ السَّبْعِ ، وَأَنْ تَكُوْنَ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ الشَّهْرِ إِلَّا أَنَّهَا أَكْثَرُ مَا تَكُوْنُ فِيْ تِلْكَ السَّبْعِ ، فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّحَرِّيْ فِيْهَا كَذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَهُمْ بِأَنْ يَتَحَرَّوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنَ الشَّهْرِ.

۴۵۲۵: بشر بن سعید نے عبداللہ بن انیس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں لیلۃ القدر کی رات پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں چنانچہ ایک رات بارش ہوگئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز صبح پڑھائی تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے ہیں اور یہ تیئسویں شب تھی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے اس باب میں حضرت ابن عمر' ابوذر رضی اللہ عنہم کی جو روایات نقل کی ہیں ان میں رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کا حکم ہے اس میں تین احتمال ہیں۔ وہ آخری سات راتوں میں ہو بقیہ مہینہ میں نہ ہو۔ ان سات راتوں میں ہو اور ممکن ہے مہینہ کی ان کے علاوہ راتوں میں ہو۔ مگر اکثر و بیشتر انہی سات راتوں میں آتی ہو اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں تحری کا حکم فرمایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کریں۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

تخریج : بخاری فی لیلة القدر باب۲'۳' مسلم فی الصیام ۲۱۴/۲۱۳' ابو داؤد فی رمضان باب۳' مالك فی الاعتكاف ۹'

مسند احمد ۳' ۷۰/۶۰۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم نے اس باب میں ابن عمر ابوذر رضی اللہ عنہم کی جو روایات نقل کی ہیں ان میں رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کا حکم ہے اس میں تین احتمال ہیں۔

نمبر ①: وہ آخری سات راتوں میں ہو بقیہ مہینہ میں نہ ہو۔

نمبر ②: ان سات راتوں میں اور ممکن ہے مہینہ کی ان کے علاوہ راتوں میں ہو۔ مگر اکثر و بیشتر انہی سات راتوں میں آتی ہے اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ان میں تحری کا حکم فرمایا

نمبر ③: اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کریں۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

آخری عشرہ کی روایات:

۴۵۲۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ .

۴۵۲۶: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

تخریج : بخاری فی الاعتکاف باب ۱' ۹' لیلۃ القدر باب ۲' ۳' ابو داؤد فی رمضان باب ۲' ۳' ابن ماجہ فی الصیام باب ۵۶' دارمی فی الصوم باب ۵۶۔

۴۵۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : رَأٰى رَجُلٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي النَّوْمِ ، كَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ، فِيْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ ، بِالْهَمْزِ أَيْ :اتَّفَقَتْ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ، فِي الْوِتْرِ فَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْمَا رَوٰى عَنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْ تُتَحَرّٰى فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ، كَمَا أَمَرَ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ، قَبْلَ هٰذَا، مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا أَنْ يَتَحَرَّوْا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَكُنْ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِهِ اِيَّاهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ، مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ تُلْتَمَسُ أَيْضًا فِيْمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَلَمْ يَدُلَّنَا مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ ،

دُوْنَ سَائِرِ الشَّهْرِ ، اِلَّا اَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ السَّبْعُ الْاَوَاخِرُ ، اُمِرَ بِالْتِمَاسِهَا فِيْهَا ، بَعْدَمَا اُمِرَ بِالْتِمَاسِهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ ذَرٍ ، فَتَكُوْنُ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ تُتَحَرّٰى ، دُوْنَ مَا سِوَاهَا مِنَ الشَّهْرِ ، وَذٰلِكَ تَحَرٍ لَا حَقِيْقَةَ مَعَهٗ. فَاَرَدْنَا اَنْ نَعْلَمَ ، هَلْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ ؟

۴۵۲۷: سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے لیلۃ القدر خواب میں دیکھی گویا کہ وہ آخری عشرہ کی ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ تمام خواب موافقت کرنے والے ہیں اور متفق ہونے والے ہیں پس اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں حکم فرمایا کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ جیسا کہ اس کو پہلی روایات میں آخری سات راتوں میں تلاش کرنے کا حکم ہے سات راتوں میں تلاش کا حکم دس راتوں میں تلاش کے مخالف اور منافی نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بس اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ سات دنوں میں ہے تمام مہینہ میں نہیں۔ صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ سات دنوں میں تلاش کا حکم دس دنوں میں تلاش کے بعد کا ہے جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہے تو اب سات دنوں میں تلاش کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ مہینے کے دوسرے دنوں میں نہیں اور یہ تلاش بھی کوئی قطعی اور یقینی بات نہیں۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ آیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے براہ راست جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے یا نہیں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مل گئی۔

تخریج : بخاری فی التهجد باب ۲۱' لیلة القدر باب ۲' مسلم فی الصیام ۲۰۵' مالك فی الاعتكاف ۱۴' مسند احمد ۲' ۸/۶۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں حکم فرمایا کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ جیسا کہ اس کو پہلی روایات میں آخری سات راتوں میں تلاش کا حکم ہے سات راتوں میں تلاش کا حکم دس راتوں میں تلاش کے مخالف اور منافی نہیں ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے بس اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ سات دنوں میں ہے تمام مہینہ میں نہیں۔ صرف یہی ثابت ہوتا ہے کہ سات دنوں میں تلاش کا حکم دس دنوں میں تلاش کے بعد کا ہے جیسا کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہے تو اب سات دنوں میں تلاش کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ مہینے کے دوسرے دنوں میں نہیں اور یہ تلاش بھی کوئی قطعی اور یقینی بات نہیں۔

اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ آیا اس مفہوم پر دلالت کرنے والی کوئی بات آیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے براہ راست جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے یا نہیں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت مل گئی۔

۴۵۲۸: فَاِذَا بَكْرُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا آدَمُ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ حُرَيْثٍ

، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَنَّهُ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، فَإِنْ عَجَزَ أَحَدُكُمْ وَضَعُفَ ، فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِي . فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ أَحْرَى مِنْ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا قَبْلَهُ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّ فِيْهِ الْأَمْرَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَهُ أَنْ يَلْتَمِسَهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ ، وَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُوْنَ تُلْتَمَسُ فِي كُلِّ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ قَبْلَ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، فَيَخْرُجُ ذٰلِكَ مِمَّا أَمَرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ،لِأَنَّ الشَّهْرَ ، قَدْ يَجُوْزُ أَنْ لَا يَنْقُصَ عَنْ ثَلَاثِيْنَ ، فَتَكُوْنُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ أُوْلَى ثَمَانٍ بَقِيْنَ .فَدَلَّ عَلَى مَعْنَى مَا أَشْكَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا أَمَرَهُ بِذٰلِكَ فِي شَهْرٍ كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ، فَكَانَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةُ أُوْلَى سَبْعٍ ، لَا أُوْلَى ثَمَانٍ فَقَدْ دَخَلَ ذٰلِكَ أَيْضًا فِيْمَا أَمَرَ فِيْهِ بِالْتِمَاسِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ ، وَذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّي ، لَا عَلَى الْيَقِيْنِ .

۴۵۲۸: عقبہ بن حریث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے سنا کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے تھے کہ اس کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو۔ اگر تم عاجز آ جاؤ یا ایسا نہ کر سکو تو بقیہ سات راتوں میں وہ سستی غالب نہ آنی چاہیے۔ حضرت ابن عمر ؓ کی روایت سے دلالت مل گئی کہ یہ رات آخری سات راتوں میں زیادہ قرین قیاس ہے اس سے کہ آخری دس راتوں میں ہو۔ باقی رہی عبداللہ بن انیس ؓ والی روایت اس میں تیئیسویں رات میں اس کو تلاش کرنے کا حکم دیا گیا اس میں یہ احتمال موجود ہے کہ وہ ہر رمضان میں اس متعین رات میں تلاش کریں۔ جب یہ بات اسی طرح ہے تو اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ ممکن ہے کہ وہ سات راتوں سے پہلے بھی ہو۔ تو اس سے یہ آخری ہفتہ میں تلاش کرنے والے حکم سے نکل جائے گا کیونکہ مہینہ بعض اوقات تیس دنوں سے کم نہیں ہوتا تو اس طرح یہ رات آخری آٹھ راتوں میں سے پہلی رات ٹھہرے گی۔ اب اس اشکال کا حل جو یہاں پیدا ہوتا ہے خود عبداللہ بن انیس ؓ کی روایت میں موجود ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس بات کا حکم انتیس دنوں والے مہینہ میں دیا تھا۔ تو اس سے ظاہر ہوا کہ یہ رات آخری سات راتوں میں سے پہلی رات ہوگی۔ آٹھ راتوں میں سے نہیں ہوگی تو اس طرح یہ بھی اس حکم میں شامل ہوگی اور شامل رہے گی جو سات آخری ایام میں تلاش کرنے سے متعلق ہے۔ مگر ان سب باتوں کی بنیاد آ جا کر تحری پر ہوگی یقین پر نہ ہوگی۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۲۰۹، مسند احمد ۹۱/۲۔

۴۵۲۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنِّي أَكُونُ بِبَادِيَةٍ يُقَالُ لَهَا الْوَطْأَةُ ، وَإِنِّي -بِحَمْدِ اللّٰهِ- أُصَلِّي بِهِمْ فَمُرْنِي بِلَيْلَةٍ مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ ، أَنْزِلُهَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَأُصَلِّيهَا فِيهِ .قَالَ انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ، فَصَلِّهَا فِيهِ، وَإِنْ أَحْبَبْتَ أَنْ تَسْتَتِمَّ آخِرَ الشَّهْرِ فَافْعَلْ ، وَإِنْ أَحْبَبْتَ فَكُفَّ فَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ ، فَلَا يَخْرُجُ إِلَّا لِحَاجَةٍ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ ، فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ ، كَانَتْ دَابَّتُهُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ لِلَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فِي التَّحَرِّي ، مَا لَمْ يَحْصُلْ لِسَائِرِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ .

۴۵۲۹: عبداللہ بن انیسؓ کے بیٹے ان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں جنگل و دیہات میں ہوتا ہوں اس کا نام الوطاۃ ہے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنے لوگوں کو نماز پڑھاتا ہوں۔ آپ مجھے اس مہینہ کی ایک رات کو حکم فرما دیں کہ جس میں مسجد نبوی میں حاضر ہو کر نماز ادا کروں آپ نے ارشاد فرمایا تم تیئیسویں رات کو آ جانا اور اس میں نماز ادا کرو اور اگر تم پسند کرو تو مہینہ کو آخر تک مکمل کر لینا اور اگر پسند کرو تو رک جانا (یعنی آئندہ دنوں میں نہ آنا) اس روایت میں تحری کے سلسلہ میں تیئیسویں شب کو جو اہمیت دی گئی وہ بقیہ ہفتہ کی راتوں کو نہیں دی گئی۔

چنانچہ عبداللہ بن انیسؓ جب عصر کی نماز (۲۲ رمضان کو) پڑھ لیتے تو مسجد نبوی میں داخل ہوتے اور صبح تک فقط قضائے حاجت کے علاوہ نہ نکلتے پس جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو ان کا گھوڑا مسجد کے دروازہ پر تیار ہوتا۔ (اس پر سوار ہو کر واپس لوٹ جاتے)۔

حاصل روایات: اس روایت میں تحری کے سلسلہ میں تیئیسویں شب کو جو اہمیت دی گئی وہ بقیہ ہفتہ کی راتوں کو نہیں دی گئی۔

۴۵۳۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِيهِ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا فَأُنْسِيتُهَا ، فَتَحَرَّهَا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ .ثُمَّ عَادَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ تَمْضِي مِنَ الشَّهْرِ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ :فَأَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ كَانَ يُحْيِي لَيْلَةَ سِتَّ عَشْرَةَ إِلَى لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ ، ثُمَّ تَقْصُرُ فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي النِّصْفِ الْآخِرِ مِنَ الشَّهْرِ ، ثُمَّ أَمَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يَتَحَرَّاهَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ . فَقَدْ رَجَعَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلٰى مَعْنٰى مَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ . وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُنَيْسٍ بِتَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، عَلٰى أَنَّ تَحَرِّيَهُ ذٰلِكَ إِنَّمَا تَكُوْنُ فِيْ تِلْكَ السَّنَةِ كَذٰلِكَ لِرُؤْيَاهُ الَّتِيْ كَانَ رَآهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنْ كَانَتْ قَدْ تَكُوْنُ فِيْ غَيْرِهَا مِنَ السِّنِيْنَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ رُؤْيَاهُ الَّتِيْ كَانَ رَآهَا ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهَا عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ .

۴۵۳۰: عطیہ بن عبداللہ نے اپنے والد عبداللہ بن انیس ؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا۔ میں نے لیلۃ القدر کو دیکھا ہے وہ مجھے بھلا دی گئی پس تم اس کو نصف آخر میں تلاش کرلو۔ پھر لوٹ کر سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ جب مہینے کی تیئیس راتیں گزر جائیں تو اس کو تلاش کرو۔ عبدالعزیز کہتے ہیں میرے والد محترم نے بتلایا کہ عبداللہ بن انیس ؓ سترہ سے تیئیسویں تک راتوں میں جاگ کر تلاش کرتے پھر اگلی راتوں میں کم کر دیتے۔

حاصل روایات: یہ روایت بتلا رہی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پہلے ان کو آخری نصف ماہ میں تلاش کا حکم فرمایا پھر تیئیسویں رات میں تحری کا حکم فرمایا۔ اس طرح اس روایت کا معنی بھی عبداللہ بن انیس ؓ کی پہلی روایت کی طرف لوٹ آیا۔

اور یہ بھی ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن انیس ؓ کو خاص طور پر اسی رات میں لیلۃ القدر کی تلاش کا حکم فرمایا ہو کہ آپ کی تحری اس سال سے متعلق اسی رات کی ہو کیونکہ آپ ﷺ نے خواب میں اسی طرح دیکھا۔ اگرچہ دوسرے سالوں میں ممکن ہے اس کے خلاف ہو۔

ایک اشکال:

جو بشر بن معید نے عبداللہ بن انیس ؓ سے نقل کیا اس کے برخلاف ابوسعید خدری ؓ سے جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ روایت ابوسعید خدری ؓ ملاحظہ ہو۔

۴۵۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ ، قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ، فَقُلْتُ : هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ

الْاَوْسَطَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَلَمَّا كَانَ صَبِيْحَةُ عِشْرِيْنَ ، قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فَلْيَرْجِعْ فَاِنِّيْ اُرِيْتُ اللَّيْلَةَ وَاِنِّيْ اُنْسِيْتُهَا وَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَنِّيْ اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فِيْ وِتْرٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ :وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ، اِذَا سَحَابٌ مِثْلُ الْجِبَالِ فَمُطِرْنَا حَتّٰى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ ، وَسَقْفُهُ يَوْمَئِذٍ ، مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ ، حَتّٰى رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ، حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِيْ اَنْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهَا كَانَتْ عَامَئِذٍ ، فِيْ لَيْلَةِ اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ .فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْعَامُ ، هُوَ عَامٌ آخَرُ ، خِلَافُ الْعَامِ الَّذِيْ كَانَتْ فِيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ، وَذٰلِكَ اَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ ، حَتّٰى لَا يَتَضَادَّا .

۴۵۳۱: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا کیا تم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کا تذکرہ سنا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک درمیانے عشرہ کا اعتکاف کیا جب بیس کی صبح ہوئی۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور فرمایا۔ جو مسجد سے نکل چکے انہیں واپس لوٹ آنا چاہئے مجھے رات دکھایا گیا اور مجھے بھلا دیا گیا۔ میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں اپنی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ پس اس کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر اس سال اکیسویں شب میں تھی۔ ممکن ہے یہ سال اس سال کے علاوہ ہے جو عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جس میں تیسویں شب میں لیلۃ القدر تھی اور ان دونوں روایتوں کو اس طرح محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ دونوں روایتوں کا باہم تضاد نہ ہو۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم آسمان میں بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دیکھ رہے تھے۔ جب رات ہوئی تو پہاڑوں کی طرح بادل چھا گیا۔ پس بارش ہوگئی جس سے مسجد کی چھت ٹپک گئی اس وقت مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں کی بنی ہوئی تھی یہاں تک کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے دیکھا اور گیلی مٹی کا نشان میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناک پر پایا۔

تخریج : بخاری فی لیلة القدر باب۲' ۳' الاعتکاف باب۱' مسلم فی الصیام روایت ۲۱۸/۲۱۳' ابو داؤد فی رمضان باب۳' نسائی فی السهو باب ۹۸' ابن ماجه فی الصیام باب ۵۶' مالك فی الاعتکاف ۹' مسند احمد ۲۴/۳' ۴۹۵۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لیلۃ القدر اس سال اکیسویں شب میں تھی۔

جواب: ممکن ہے یہ سال اس سال کے علاوہ ہے جو عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ جس میں تیسویں شب میں لیلۃ القدر تھی اور ان دونوں روایتوں کو اس طرح محمول کرنا زیادہ بہتر ہے تاکہ دونوں روایتوں کا باہم تضاد نہ ہو۔

۴۵۳۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ ، قَالَ : ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى رَجُلَانِ ، فَقَالَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ ، فَرُفِعَتْ ، وَعَسَى أَنْ تَكُوْنَ خَيْرًا لَكُمْ ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ

۴۵۳۲: انس نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تا کہ لیلۃ القدر کی اطلاع دیں دو آدمی باہم جھگڑ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں لیلۃ القدر کے متعلق اطلاع دینے نکلا مگر فلاں فلاں جھگڑ رہے تھے پس اس کا خصوصی علم اٹھالیا گیا اور ممکن ہے کہ اسی میں خیر ہو۔ پس اس کو تم انتیسویں ستائیسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

اللغات: تلاحی۔ باہمی تنازع اور جھگڑا۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب۳٦' لیلة القدر باب٤' والادب باب ٤٤' دارمی فی الصوم باب٥٦' مالك فی الاعتكاف ١٣' مسند احمد ٥' ٣١٩/٣١٣۔

۴۵۳۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : ثَنَا ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهَا فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا ، وَقَدْ أَمَرَهُمْ -بَعْدَ رُؤْيَتِهِ إِيَّاهَا - أَنْ يَتَحَرَّوْهَا فِيْمَا بَعْدُ ، فِي التَّاسِعَةِ ، وَالسَّابِعَةِ ، وَالْخَامِسَةِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهَا قَدْ تَكُوْنُ فِيْ عَامٍ ، فِيْ لَيْلَةٍ بِعَيْنِهَا ، ثُمَّ تَكُوْنُ فِيْمَا بَعْدُ ، فِيْ لَيْلَةٍ غَيْرِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْنَا إِلَيْهِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ أُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

۴۵۳۳: انس نے عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں یہ مذکور ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس رات کو معینہ طور پر دیکھا اور اس کو دیکھنے کے بعد ان کو حکم دیا کہ وہ اب اس کی تحری کریں اور وہ نویں' ساتویں اور پانچویں رات میں ہو اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کسی سال میں معینہ رات ہوگی اور پھر اگلے سال وہ کسی اور رات میں ہوگی پس اس روایت کا مفہوم بھی وہی ہوگیا جو ہم نے عبداللہ بن انیسؓ کی روایت کے سلسلہ میں ذکر کیا ہے اور یہ مفہوم تو حدیث ابو ہریرہ ؓ میں بھی موجود ہے۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۴۵۳۴: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، ثُمَّ أَيْقَظَنِيْ بَعْضُ أَهْلِيْ فَنَسِيتُهَا ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ جَمْعُ غَابِرٍ أَيِ الْبَوَاقِي

۴۵۳۴: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر مجھے میرے گھر والوں میں سے کسی نے جگا دیا تو مجھے بھلا دی گئی۔ پس تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

اللغات: الغوابر۔ جمع غابر۔ باقی رہنے والا۔

تخریج : مسلم فی الصیام ۲۰۸' دارمی فی الصوم باب۵٦۔

۴۵۳۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فَأُنْسِيتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ.

۴۵۳۵: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی اور وہ مجھے بھلا دی گئی۔ پس تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

تخریج : ٤٥٣٤ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۵۳٦: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسِيَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَتْ أُرِيَهَا ، أَنَّهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، وَذٰلِكَ قَبْلَ كَوْنِ تِلْكَ اللَّيْلَةِ ، فَأَمَرَ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِيْمَا بَعْدُ ، مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَهٰذَا خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ عَامَيْنِ فَرَأَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَحَدِهِمَا مَا ذَكَرَهُ عَنْهُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَبْلَ كَوْنِ اللَّيْلَةِ الَّتِيْ هِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، وَذٰلِكَ لَا يَنْفِيْ أَنْ تَكُوْنَ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ ، مِنَ الْأَعْوَامِ الْجَائِيَةِ فِيْمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ وَيَكُوْنُ مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِفَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ عَلٰى لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِعَيْنِهَا ، ثُمَّ خَرَجَ لِيُخْبِرَهُمْ بِهَا فَرُفِعَتْ ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْأَعْوَامِ ،

فِي السَّابِعَةِ ، وَالْخَامِسَةِ ، وَالتَّاسِعَةِ ، وَذٰلِكَ أَيْضًا كُلُّهُ عَلَى التَّحَرِّيْ لَا عَلَى الْيَقِيْنِ .

۴۵۳۶: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رات دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور یہ اس رات کے آنے سے پہلے کی بات ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس مہینہ کے آخری عشرہ میں تلاش کا حکم فرمایا۔ یہ بات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی روایت کے خلاف ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ دو الگ سالوں کا ہو۔ ایک سال آپ نے وہ کچھ دیکھا جس کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کیا گیا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کو اس کی آمد سے پہلے دیکھا اور اس میں اس بات کی نفی نہیں کہ آئندہ سالوں میں آپ نے اسے مہینے کے آنے سے پہلے دیکھا ہو اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ذکر کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کے بارے میں ایک متعین رات کے متعلق اطلاع ہو چکی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو بتلانے کے لئے باہر تشریف لائے تو اسے بھلا دیا گیا اور اس کا علم اٹھا لیا گیا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آنے والے سالوں میں پچیس ستائیس انتیس کی راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا اور یہ تمام کا تمام تلاش اور غور و فکر پر مبنی ہے۔ قطعی اور یقینی بات نہیں۔ روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الاعتکاف باب ۱، ۹، لیلة القدر باب ۲، ۳، ابو داؤد فی رمضان باب ۲، ۳، نسائی فی السهو باب ۹۸، ابن ماجه فی الصیام باب ۵۶، دارمی فی الصوم باب ۵۶۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو رات دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور یہ اس رات کے آنے سے پہلے کی بات ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں اس مہینہ کے آخری عشرہ میں تلاش کا حکم فرمایا۔

<u>تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ</u>: یہ بات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ والی روایت کے خلاف ہے البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ یہ واقعہ دو الگ سالوں کا ہو۔ ایک سال آپ نے وہ کچھ دیکھا جس کا تذکرہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں کیا گیا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کو اس کی آمد سے پہلے دیکھا اور اس میں اس بات کی نفی نہیں کہ آئندہ سالوں میں آپ نے اسے مہینے کے آنے سے پہلے دیکھا ہو اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ذکر کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کے بارے میں ایک متعین رات کے متعلق اطلاع ہو چکی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو بتلانے کے لئے باہر تشریف لائے تو اسے بھلا دیا گیا اور اس کا علم اٹھا لیا گیا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آنے والے سالوں میں پچیس ستائیس انتیس کی راتوں میں تلاش کرنے کا حکم فرمایا اور یہ تمام کا تمام تلاش اور غور و فکر پر مبنی ہے۔ قطعی اور یقینی بات نہیں۔

روایت ابو سعید رضی اللہ عنہ ملاحظہ فرمائیں:

۴۵۳۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ

أَبِیْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اُطْلُبُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ تِسْعًا یَبْقَیْنَ وَسَبْعًا یَبْقَیْنَ ، وَخَمْسًا یَبْقَیْنَ فَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِکَ الْعَامَ الَّذِیْ کَانَ اعْتَکَفَ فِیْهِ وَأُرِیَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَأُنْسِیَهَا ، اِلَّا أَنَّهٗ کَانَ عَلِمَ أَنَّهَا فِیْ وِتْرٍ ، فَأَمَرَهُمْ بِالْتِمَاسِهَا فِیْ کُلِّ وِتْرٍ مِنْ ذٰلِکَ الْعَشْرِ ، ثُمَّ جَاءَ الْمَطَرُ ، فَاسْتَدَلَّ بِهَا أَنَّهَا کَانَتْ فِیْ عَامِهٖ ذٰلِکَ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ بِعَیْنِهَا .وَلَیْسَ فِیْ ذٰلِکَ دَلِیْلٌ عَلٰی وَقْتِهَا فِی الْاَعْوَامِ الْجَائِیَةِ بَعْدَ ذٰلِکَ ، هَلْ هِیَ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ بِعَیْنِهَا أَوْ فِیْمَا قَبْلَهَا ، أَوْ فِیْمَا بَعْدَهَا ؟ وَقَدْ یَجُوْزُ أَیْضًا أَنْ یَکُوْنَ مَا حَکَاهُ أَبُوْ نَضْرَةَ فِیْ هٰذَا ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْاَعْوَامُ کُلُّهَا .فَیَعُوْدُ مَعْنٰی ذٰلِکَ اِلٰی مَعْنٰی مَا رَوَیْنَاهُ مُتَقَدِّمًا فِیْ هٰذَا الْبَابِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اِلَّا أَنَّ فِیْ حَدِیْثِ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ زِیَادَةُ مَعْنًی وَاحِدٍ ، وَهُوَ اِنَّمَا تَکُوْنُ فِی الْوِتْرِ مِنْ ذٰلِکَ .

۴۵۳۷: ابونضرہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لیلۃ القدر کو آخری عشرہ کی نو راتیں اور سات راتیں اور پانچ راتیں باقی ہوں تو تلاش کرو۔عین ممکن ہے کہ اس سے وہ سال مراد ہو جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا اور جس سال لیلۃ القدر دکھا کر بھلادی گئی۔البتہ اس سے آپ نے یہ جان لیا کہ یہ طاق راتوں میں ہے۔اس لئے صحابہ کرام کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کا حکم فرمایا پھر بارش کا نزول ہوا تو اس سے استدلال کیا گیا کہ وہ رات اس سال اس معینہ رات میں تھی۔مگر اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آئندہ سالوں میں بھی اسی طرح ہوگی اسی معینہ رات میں ہوگی یا اس سے پہلے یا اس کے بعد ہوگی اور یہ بھی کہنا ممکن ہے کہ ابونضرہ نے جو ابوسعیدؓ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کیا وہ آئندہ تمام سالوں میں اسی طرح ہو۔اس صورت میں اس روایت کا معنی وہی ہو جائے گا جو ہم نے اس باب میں پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا البتہ ابوسعیدؓ کی روایت میں ایک معنی زائد ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ طاق راتوں میں ہوگی۔

تخریج : مسند احمد ۱/۱٤، ۴۳، ۲/۲۹۱۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: عین ممکن ہے کہ اس سے وہ سال مراد ہو جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف فرمایا اور جس سال لیلۃ القدر دکھا کر بھلادی گئی۔البتہ اس سے آپ نے یہ جان لیا کہ یہ طاق راتوں میں ہے۔اس لئے صحابہ کرام کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کا حکم فرمایا پھر بارش کا نزول ہوا تو اس سے استدلال کیا گیا کہ وہ رات اس سال اس معینہ رات میں تھی۔

مگر اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ آئندہ سالوں میں بھی اسی طرح ہوگی اسی معینہ رات میں ہوگی یا اس سے پہلے یا اس کے بعد ہوگی اور یہ بھی کہنا ممکن ہے کہ ابونضرہ نے جو ابوسعیدؓ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان کیا وہ

آئندہ تمام سالوں میں اسی طرح ہو۔ اس صورت میں اس روایت کا معنی وہی ہو جائے گا جو ہم نے اس باب میں پہلے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا البتہ ابوسعیدؓ کی روایت میں ایک معنی زائد ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ طاق راتوں میں ہوگی۔

۴۵۳۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ، وِتْرًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا أَيْضًا مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۵۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس روایت کا مفہوم بھی وہی ہے جو روایت ابونضرہ کا ہے جو کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۵۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْهَا لِعَشْرٍ يَبْقَيْنَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا أَيْضًا ، مِثْلُ الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۵۳۹: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر رمضان کے بقیہ دس دنوں میں تلاش کرو۔ اس روایت کے متعلق بھی کلام اسی طرح ہے جو حدیث ابونضرہ عن ابی سعیدؓ میں کی ہے۔

۴۵۴۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَحَرَّوْهَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

۴۵۴۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لیلۃ القدر کو ستائیسویں شب میں تلاش کرو۔

۴۵۴۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :أَنَا آدَمُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۵۴۱: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۵۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ

نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَرَىٰ رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ ، أَنَّهَا لَيْلَةُ السَّابِعَةِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا لَيْلَةَ السَّابِعَةِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ. فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ عَامٍ بِعَيْنِهِ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ كُلِّ الْأَعْوَامِ كَذٰلِكَ ، إِلَّا أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلَى التَّحَرِّيْ ، لَا عَلَى الْيَقِيْنِ وَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ ، مِمَّا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ، يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى التَّحَرِّيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ ، لِمَا قَدْ كَانَ أُرِيَهُ مِنْ وَقْتِهَا الَّذِيْ تَكُوْنُ فِيْهِ فَأُنْسِيَهَا .فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا يَدُلُّنَا عَلَى لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ بِعَيْنِهَا ؟ غَيْرَ أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ هِيَ عَشْرُ الْأُوَلِ ، أَوْ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ إِذْ سَأَلَهُ عَنْ وَقْتِهَا عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ فَنَفَى بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ ، وَثَبَتَ أَنَّهَا فِيْ إِحْدَى الْعَشْرَيْنِ ، إِمَّا فِي الْأُوَلِ ، وَإِمَّا فِي الْآخِرِ .وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا ، رُجُوْعُ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسُّؤَالِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَيِّ الْعَشْرَيْنِ هِيَ ؟ وَجَوَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِأَنْ يَتَحَرَّاهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ .فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِيْ غَيْرِهِمَا مِنَ الْآثَارِ ، هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْعَشْرَيْنِ بِعَيْنِهَا ؟ فَإِذَا

۴۵۴۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تمہارے خواب موافقت کرنے والے ہیں۔ وہ آخری عشرہ کی ساتویں رات ہے جو اس کو تلاش کرے تو وہ ستائیسویں رات میں اس کو تلاش کرے۔ اس روایت میں بھی یہ احتمال ہے کہ یہ اسی سال کے ساتھ خاص ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ تمام سالوں میں یہی رات ہو مگر یہ تمام باتیں تحری و غور سے متعلق ہیں۔ یقین سے نہیں کہی جاسکتیں۔ اسی طرح اس سے پہلے عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ والی روایت جس میں ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے لئے اس سال کے لئے یہ تحری کی ہو۔ اس لئے کہ وہ آپ کو اپنے وقت کے ساتھ دکھائی گئی پھر بھلادی گئی۔ ان تمام آثار میں کوئی ایسی دلالت نہیں کہ جس سے ہم لیلۃ القدر کی تعیین کر سکیں؟ سوائے اس روایت کے جس کو ابوذر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا وہ پہلے عشرہ میں یا رمضان کے پچھلے عشرہ میں ہے۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمائی جب ابوذر رضی اللہ عنہ نے آپ سے اس کا وقت دریافت کیا اس روایت سے درمیانہ عشرہ کی نفی ہوگئی اور یہ ثابت ہوگیا کہ وہ بیس میں سے ایک رات ہے خواہ عشرہ اوّل میں ہو خواہ

عشرہ اخیر میں ہو۔اس روایت میں بھی بات روایت ابوذرؓ کی طرف لوٹ جاتی ہے کہ جس میں یہ سوال کیا گیا کہ وہ کون سے بیس دنوں میں ہے۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ وہ آخری عشرہ میں اس کی تحری کریں اب ہم نے غور کیا کہ ان کے علاوہ آثار میں کوئی ایسا اثر موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ ان بیس میں سے کوئی معینہ رات ہے؟

تخریج : بخاری فی لیلۃ القدر باب ۳' والتھجد باب ۲۱' مسلم فی الصیام ۲۰۵/۲۰۶' ابو داؤد فی رمضان باب ۵' ترمذی فی الصوم باب ۷۵' مالک فی الاعتکاف ۱۰/۱۱' ۱۴' مسند احمد ۲/۲' ۲۷' ۶۲' ۱۵۷' ۱۵۸۔

تبصرہ طحاوی ؒ: اس روایت میں بھی یہ احتمال ہے کہ یہ اسی سال کے سال کے ساتھ خاص ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ تمام سالوں میں یہی رات ہو مگر یہ تمام باتیں تحری و غور سے متعلق ہیں۔یقین سے نہیں کہی جا سکتیں۔اسی طرح اس سے پہلے عبداللہ بن انیسؓ والی روایت جس میں ان کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ القدر کے لئے اس سال کے لئے یہ تحری کی ہو۔اس لئے کہ وہ آپ کو اپنے وقت کے ساتھ دکھائی گئی پھر بھلا دی گئی۔

حاصل کلام: ان تمام آثار میں کوئی ایسی دلالت نہیں کہ جس سے ہم لیلۃ القدر کی تعیین کر سکیں؟ سوائے اس روایت کے جس کو ابوذرؓ نے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا وہ پہلے عشرہ میں یا رمضان کے پچھلے عشرہ میں ہے۔یہ بات آپ ﷺ نے اس وقت فرمائی جب ابوذرؓ نے آپ سے اس کا وقت دریافت کیا اس روایت سے درمیانہ عشرہ کی نفی ہو گئی اور یہ ثابت ہو گیا کہ وہ بیس میں سے ایک رات ہے خواہ عشرہ اوّل میں ہو خواہ عشرہ اخیر میں ہو۔

اس روایت میں بھی بات روایت ابوذرؓ کی طرف لوٹ جاتی ہے کہ جس میں یہ سوال کیا گیا کہ وہ کون سے بیس دنوں میں ہے۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو جواب دیا کہ وہ آخری عشرہ میں اس کی تحری کریں اب ہم نے غور کیا کہ ان کے علاوہ آثار میں کوئی ایسا اثر موجود ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ ان بیس میں سے کوئی معینہ رات ہے؟

۴۵۴۳: ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ الصُّنَابِحِيِّ ، عَنْ بِلَالٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّهَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ بِعَيْنِهَا ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافُ ذٰلِكَ

۴۵۴۳: یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر صنابحی سے انہوں نے بلالؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا لیلۃ القدر چوبیسویں رات ہے۔

حاصل روایات : اس روایت میں ہے کہ لیلۃ القدر اس معین رات میں ہے حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایات وارد ہیں۔

روایت ابی بن کعبؓ:

۴۵۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ ، عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَعَلَامَتُهَا أَنَّ الشَّمْسَ تَصْعَدُ ، لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَأَنَّهَا طَسْتٌ .

۴۵۴۴: زر بن حبیش نے ابی بن کعبؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے اور اس کی علامت یہ ہے کہ ٹھوس ہوتا ہے جیسے تھال ہے یعنی اس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

اللغات: اصمہ۔ ٹھوس ہونا۔

تخریج : ابو داؤد فی رمضان باب ۲، مسند احمد ۱۳۰/۵، ۱۳۱، ۳۲۱۔

۴۵۴۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي زِرُّ بْنُ حُبَيْشٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَبَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ قَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا ، أَصَابَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ . فَقَالَ أُبَيٌّ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، إِنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ ، وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ ؟ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَقُوْمَهَا لَيْلَةَ صَبِيْحَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ

۴۵۴۵: زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے سنا۔ ان کو یہ بات پہنچی کہ ابن مسعود ؓ نے کہا ہے جو تمام سال قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا۔ تو ابی ؓ کہنے لگے مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں بلاشبہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور اس اللہ کی قسم جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کون سی رات ہے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس رات کو قیام کا حکم دیا جس کی صبح کو ستائیسویں تاریخ ہے۔

۴۵۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُوْدِ ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُوْلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَنْ قَامَ الْحَوْلَ أَدْرَكَهَا فَقَالَ : رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَمَا وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهٖ ، لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا لَفِي رَمَضَانَ ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ : فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي قُلْتُ مَا عَلَّمَكَ بِذٰلِكَ ؟ قَالَ : بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَحَسَبْنَا وَعَدَدْنَا ، فَإِذَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، يَعْنِي أَنَّ الشَّمْسَ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا أُبَيُّ بْنُ

كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، وَيَنْفِيْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا . غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ ، عَلٰى مَا قَدْ حَلَفَ عَلَيْهِ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمَهُ وَلٰكِنَّهُ فِيْ خِلَافِ لَيْلَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ

۴۵۴۶: زر بن حبیش کہتے ہیں میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس نے تمام سال قیام کیا اس نے لیلۃ القدر کو پالیا۔ تو ابی فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے۔ خبردار! اچھی طرح سن لو۔ مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے۔ وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ رمضان المبارک میں ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع دے رہے ہیں کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی نفی کر رہے ہیں کہ پورے سال میں قیام کرنے والا لیلۃ القدر کو پانے والا ہے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے جیسا کہ ابی رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی رات ہے۔ لیکن ان کے ہاں ستائیس کے علاوہ ہے۔ جیسا کہ یہ روایت شاہد ہے۔ زر کہتے ہیں جب میں نے ان کو دیکھا کہ وہ ان شاء اللہ کہنے کے بغیر قسم اٹھا رہے ہیں تو میں نے کہا آپ کو اس کا کیسے علم ہوا؟ اس نشانی کے ذریعہ جس کی اطلاع ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی پس ہم نے گنا اور شمار کیا تو وہ ستائیسویں رات تھی کہ جب سورج نکلتے وقت بلاشعاع تھا۔

<u>تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ</u>: یہ ابی بن کعبؓ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اطلاع دے رہے ہیں کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی نفی کر رہے ہیں کہ پورے سال میں قیام کرنے والا لیلۃ القدر کو پانے والا ہے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک میں ہے جیسا کہ ابی رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ وہ رمضان المبارک کی رات ہے۔ لیکن ان کے ہاں ستائیس کے علاوہ ہے۔ جیسا کہ یہ روایت شاہد ہے۔

روایات عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

۴۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ حُجَيْرٍ التَّغْلِبِيِّ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، فِيْ لَيْلَةِ تِسْعٍ وَعَشْرَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ، صَبِيْحَتُهَا صَبِيْحَةُ بَدْرٍ ، وَإِلَّا فَفِيْ لَيْلَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ ، أَوْ فِيْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ . فَأَمَّا مَا ذَكَرْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهَا فِيْ لَيْلَةِ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقَدْ نَفَاهُ مَا حَكَاهُ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا فِي الْعِشْرِيْنِ مِنَ الشَّهْرِ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا فِي ذٰلِكَ.

۴۵۴۷: اسود نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے لیلۃ القدر کو انیس رمضان کی رات میں تلاش کرو کہ یہ بدر کی صبح تھی ورنہ اکیس رمضان یا تیئیس رمضان میں تلاش کرو۔ باقی اس روایت میں عبداللہ سے انیس رمضان کی جو بات مروی ہے اس کی نفی تو ابوذرؓ والی روایت کر رہی ہے جس کو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ وہ بیس دنوں یعنی اوّل عشرہ اور آخری عشرہ میں ہے اور خود عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں تصدیقی روایت موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: اس روایت میں عبداللہ سے انیس رمضان کی جو بات مروی ہے اس کی نفی تو ابوذرؓ والی روایت کر رہی ہے جس کو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ وہ بیس دنوں یعنی اوّل عشرہ اور آخری عشرہ میں ہے اور خود عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں تصدیقی روایت موجود ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۵۴۸: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الصَّهْبَاوَاتِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :أَنَا وَاللّٰهِ، بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَبِيَدِيْ تَمَرَاتٌ أَتَسَحَّرُ بِهِنَّ ، وَأَنَا مُسْتَتِرٌ بِمُؤَخِّرَةِ رَحْلِيْ مِنَ الْفَجْرِ ، وَذٰلِكَ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، أَخْبَرَهُمْ أَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ الصَّهْبَاوَاتِ فَوَصَفَهَا عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بِمَا وَصَفَهَا بِهٖ مِنْ ضَوْءِ الْقَمَرِ ، عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ ، وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ إِلَّا فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ .فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى مَا قَالَ أُبَيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَفِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَدُلُّ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ خَاصَّةً .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حم وَالْكِتَابِ الْمُبِيْنِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ فَأَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيْمٍ فَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ أُنْزِلَ فِيْهَا الْقُرْآنُ ثُمَّ قَالَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، وَاحْتَجْنَا إِلٰى أَنْ نَعْلَمَ أَيَّ لَيْلَةٍ مِنْ لَيَالِيْهِ؟ .فَكَانَ الَّذِيْ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ بِلَالٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةُ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ ، وَالَّذِيْ رُوِيَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ

.وَقَدْ رُوِیَ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا رُوِیَ عَنْ اُبَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۴۵۴۸: ابوعبیدہ نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا۔تم میں سے کس کو صہباوات کی رات یاد ہے۔عبداللہ کہنے لگے اللہ کی قسم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے یاد ہے یارسول اللہ ﷺ میرے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھیں جن سے میں سحری کر رہا ہوں اور میں اپنے کجاوے کے پچھلے حصہ کی آڑ میں صبح سے بچاؤ کے لئے چھپ رہا ہوں اور یہ طلوع فجر کا وقت ہے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ سے جب لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کو خبر دی کہ وہ کون سی رات ہے اس کو لیلۃ الصہباوات سے تعبیر فرمایا۔تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی چاند کی روشنی سے وضاحت کی کہ چاند کی روشنی طلوع فجر کے وقت جب اس انداز سے ہو(تو وہ لیلۃ القدر ہے)اور چاند کی روشنی اس طرح مہینے کے آخر میں ہوتی ہے پس یہ روایت تو اسی بات پر دلالت کر رہی ہے جس پر ابی رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے۔قرآن مجید کی آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ لیلۃ القدر خاص طور پر رمضان کے اندر ہے جیسے قولہ تعالیٰ :﴿حٰمٓ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ﴾ (الدخان:۱،۴) ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ رات جس میں ہر حکمت والا معاملہ طے ہوتا ہے وہ لیلۃ القدر ہے اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا۔پھر فرمایا گیا:﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ......﴾ (البقرہ:۱۸۵) اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ رات رمضان المبارک میں ہے اب اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ یہ معلوم کیا جائے کہ وہ کون سی رات ہے؟ اس پر سب سے پہلی دلالت وہ روایت ہے جو بلالؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے کہ وہ چوبیس کی رات ہے۔ابی بن کعبؓ کی جو روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے وہ ستائیسویں شب سے متعلق ہے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ جیسی روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۷٦/۱، ۳۹٦، ٤٥٣۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ سے جب لیلۃ القدر کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کو خبر دی کہ وہ کون سی رات ہے اس کو لیلۃ الصہباوات سے تعبیر فرمایا۔تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کی چاند کی روشنی سے وضاحت کی کہ چاند کی روشنی طلوع فجر جب اس انداز سے ہو(تو وہ لیلۃ القدر ہے)اور چاند کی روشنی اس طرح مہینے کے آخر میں ہوتی ہے پس یہ روایت تو اسی بات پر دلالت کر رہی ہے جس پر ابی رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی ہے۔

قرآن مجید کی آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ لیلۃ القدر خاص طور پر رمضان کے اندر ہے۔قولہ تعالیٰ حمٓ والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم (الدخان ۱تا۴) ان آیات

میں اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ رات جس میں ہر حکمت والا معاملہ طے ہوتا ہے وہ لیلۃ القدر ہے اور یہی وہ رات ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا۔ پھر فرمایا گیا۔ شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن (البقرہ ۱۸۵) اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ رات رمضان المبارک میں ہے اب اس بات کی ضرورت پیش آئی کہ یہ معلوم کیا جائے کہ وہ کون سی رات ہے؟

نمبر ①: اس پر سب سے پہلی دلالت وہ روایت ہے جو بلال ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کی ہے کہ وہ چوبیس کی رات ہے۔

نمبر ②: ابی بن کعب ؓ کی جو روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے وہ ستائیسویں شب سے متعلق ہے۔

نمبر ③: اور معاویہ ؓ نے ابی بن کعب ؓ جیسی روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

روایت معاویہ ؓ:

۴۵۴۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِي ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، قَالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ . فَهٰذَا مُنْتَهَى مَا وَقَفْنَا عَلَيْهِ، مِنْ عِلْمِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، أَيُّ لَيْلَةٍ هِيَ ؟ مِمَّا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَمَّا مَا رُوِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَتَابِعِيهِمْ ، فَمَعْنَاهُ دَاخِلٌ فِي الْمَعَانِي الَّتِي ذَكَرْنَا .وَإِنَّمَا احْتَجْنَا إِلَى ذِكْرِ مَا رُوِيَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، لِمَا قَدِ اخْتَلَفَ فِيهِ أَصْحَابُنَا فِي قَوْلِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ طَالِقٌ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَتَى يَقَعُ بِهِ الطَّلَاقُ .فَقَالَ أَبُوْ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِنْ قَالَ لَهَا ذٰلِكَ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ ، لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ ، لِمَا قَدْ اُخْتُلِفَ فِي مَوْضِعِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنْ لَيَالِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْبَابَ ، مِمَّا رُوِيَ أَنَّهَا فِي الشَّهْرِ كُلِّهِ، وَمِمَّا قَدْ رُوِيَ أَنَّهَا فِي خَاص مِنْهُ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَا أَحْكُمُ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ، إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ الشَّهْرِ ، لِأَنِّي أَعْلَمُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ مَضَى الْوَقْتُ الَّذِي أَوْقَعَ الطَّلَاقَ فِيهِ، وَأَنَّ الطَّلَاقَ قَدْ وَقَعَ . قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَإِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَهَا فِي شَهْرِ رَمَضَانَ ، فِي أَوَّلِهِ ، أَوْ فِي آخِرِهِ، أَوْ فِي وَسَطِهِ، لَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ ، حَتّٰى يَمْضِيَ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ ، وَحَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَيْضًا كُلُّهُ، مِنَ السَّنَةِ الْقَابِلَةِ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُوْنَ فِيمَا مَضَى مِنْ هٰذَا الشَّهْرِ الَّذِي هُوَ فِيهِ، فَلَا يَقَعُ الطَّلَاقُ حَتّٰى يَمْضِيَ شَهْرُ رَمَضَانَ كُلُّهُ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ تَكُوْنَ فِيمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِي هُوَ فِيهِ، فَيَقَعُ الطَّلَاقُ فِيهَا ، فَيَكُوْنُ كَمَنْ

قَالَ لِامْرَأَتِهِ، قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيَكُوْنُ الطَّلَاقُ لَا يُحْكَمُ بِهِ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا أَشْكَلَ ذٰلِكَ ، لَمْ أَحْكُمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِي بِوُقُوْعِهِ، وَلَا أَعْلَمُ ذٰلِكَ ، إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ شَهْرِ رَمَضَانَ ، الَّذِيْ هُوَ فِيْهِ، وَشَهْرِ رَمَضَانَ الْجَائِيْ بَعْدَهُ . فَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ مَرَّةً بِهٰذَا الْقَوْلِ أَيْضًا ، وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى إِذَا قَالَ لَهَا ذٰلِكَ الْقَوْلَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ ، لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ حَتّٰى يَمْضِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ .قَالَ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ ، فَقَدْ كَمَلَ حَوْلٌ ، مُنْذُ قَالَ ذٰلِكَ الْقَوْلَ وَهِيَ فِيْ كُلِّ حَوْلٍ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ وُقُوْعَ الطَّلَاقِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَهٰذَا قَوْلٌ -عِنْدِي -لَيْسَ بِشَيْءٍ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَقُلْ لَنَا ، إِنَّ كُلَّ حَوْلٍ يَكُوْنُ فِيْهِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْحَوْلَ لَيْسَ فِيْهِ شَهْرُ رَمَضَانَ بِكَمَالِهِ مِنْ سَنَةٍ وَاحِدَةٍ وَإِنَّمَا قِيْلَ لَنَا :إِنَّهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كُلِّ سَنَةٍ ، هٰكَذَا دَلَّنَا عَلَيْهِ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَقَالَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ إِذَا قَالَ لَهَا فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ أَنْتِ طَالِقٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ أَنْ تَكُوْنَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِيْمَا مَضَى مِنْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ .فَيَكُوْنُ إِذَا مَضَى حَوْلٌ مِنْ حِيْنَئِذٍ ، إِلَى مِثْلِهِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، مِنَ السَّنَةِ الْجَائِيَةِ ، لَا لَيْلَةَ قَدْرٍ فِيْهِ .فَفَسَدَ بِمَا ذَكَرْنَا ، قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ الَّذِيْ وَصَفْنَا ، وَثَبَتَ - عَلٰى هٰذَا التَّرْتِيْبِ -مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى إِذَا قَالَ لَهَا الْقَوْلَ فِيْ بَعْضِ شَهْرِ رَمَضَانَ :إِنَّ الطَّلَاقَ لَا يَقَعُ ، حَتّٰى يَمْضِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ -فِيْمَا نَرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -إِلَى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ أَنَّهَا فِيْ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعَيْنِهَا هُوَ حَدِيْثُ بِلَالٍ ، وَحَدِيْثُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَإِذَا مَضَتْ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، عُلِمَ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَدْ كَانَتْ ، فَحَكَمَ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَلَيْسَ بِعِلْمِ كَوْنِهَا فَكَذٰلِكَ لَمْ يُحْكَمْ بِوُقُوْعِ الطَّلَاقِ .وَهٰذَا الْقَوْلُ تَشْهَدُ لَهُ الْآثَارُ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا ، فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۵۴۹: قتادہ نے مطرف بن عبداللہ سے نقل کیا وہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔ یہ ان روایات میں سے آخری روایت ہے جو لیلۃ القدر کے متعلق معلومات کے سلسلہ میں ہمیں میسر و مہیا ہوئیں۔ کہ وہ کون سی رات ہے؟ قرآن مجید اور سنت رسول

اللہ ﷺ سے یہی کچھ معلوم ہوا ہے البتہ جو صحابہ کرام اور تابعین سے منقول ہے اس کا مفہوم تقریباً اس سے ملتا جلتا ہے۔ یہاں ہمیں لیلۃ القدر کے متعلق تفصیل کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ ہمارے علماء کا اس سلسلہ میں باہمی اختلاف کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے انت طالق فی لیلۃ القدر تو اس عورت کو کب طلاق ہوگی۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ اگر یہ بات رمضان سے پہلے کہی تو جب تک رمضان کا مہینہ نہ گزرے گا طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی کون سی رات میں ہے جیسا ہم نے اس سلسلہ میں بیان کر دیا کہ بعض روایات سے اس کا تمام ماہ میں دائر ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض روایات سے خاص راتوں میں پایا جانا معلوم ہوتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں طلاق کے وقوع کا اس وقت حکم لگاؤں گا جبکہ مہینہ گزر جائے گا کیونکہ مجھے اس سے پختہ طور پر معلوم ہو جائے گا کہ وہ وقت گزر گیا کہ جس میں اس نے طلاق واقع کی اور طلاق واقع ہو گئی۔ امام صاحب فرماتے ہیں اگر اس نے کہا فی شھر رمضان۔ ابتداء یا انتہا میں یا درمیان میں تو طلاق اس وقت تک واقع نہ ہوگی جب تک مہینے کا بقیہ حصہ نہ گزر جائے اور تمام رمضان نہ گزرے جو آئندہ سال آ رہا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مہینے کا جو حصہ گزرا وہ اس میں گزر چکی تو اس کو طلاق سارا رمضان گزرنے تک نہ ہوگی جو کہ آئندہ سال آ رہا ہے کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رات مہینے کا جو حصہ باقی ہے اس میں ہو تو اس میں طلاق واقع ہو جائے۔ اس صورت میں اس شخص کی طرح ہوگا۔ جس نے اپنی بیوی کو رمضان سے پہلے کہا: انت طالق لیلۃ القدر تو اس کے متعلق طلاق کا فیصلہ ماہ رمضان گزرنے کے بعد ہو سکے گا۔ امام صاحب فرماتے ہیں جب اس میں اشکال پیدا ہو گیا تو میں اس کے متعلق طلاق کے واقع ہونے کا فیصلہ اس وقت ہی کروں گا جب مجھے معلوم ہو جائے گا کہ طلاق واقع ہو گئی ہے اور اس کا مجھے علم نہیں جب تک کہ پورا رمضان نہ گزر جائے جس میں لیلۃ القدر پائی جاتی ہے اور وہ رمضان جو کہ اس کے بعد آنے والا ہے وہ بھی۔ یہ تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اس سلسلہ میں مذہب ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ بعض اوقات تو وہ بھی یہی فرماتے ہیں اور بعض اوقات یہ فرماتے ہیں جب اس نے یہ بات رمضان المبارک کے بعض دنوں میں کہی تو اس پر طلاق کا اس وقت حکم کیا جائے گا جب آئندہ سال کے رمضان سے اتنے دن گزر جائیں۔ ابو یوسف کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کیونکہ یہ رات مکمل سال میں ہے اور جب اس قول پر پورا سال گزر گیا تو ہم نے یقین سے جان لیا کہ وہ رات اس میں آ گئی پس طلاق واقع ہو جائے گی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ قول کچھ وزن نہیں رکھتا کیونکہ ہمیں یہ نہیں کہا گیا کہ لیلۃ القدر تمام سال میں اس طور پر کہ جس میں رمضان کا مہینہ ایک سال میں مکمل نہ آتا ہو۔ بلکہ ہمیں یہ بتلایا گیا کہ ہر سال کے رمضان المبارک میں یہ رات پائی جاتی ہے۔ کتاب و سنت کی دلالت اس پر ہے جیسا کہ اس باب میں ہم پہلے ذکر کر آئے۔ پس جب یہ اسی طرح ہے۔ تو متکلم کا کلام جب کہ اس نے رمضان المبارک کا کچھ حصہ گزرنے پر کیا "انت طالق لیلۃ القدر" میں احتمال ہوا لیلۃ القدر اس مہینہ کے گزشتہ دنوں میں اور اس

وقت سے لے کر اگلے سال کے رمضان تک ہو جس میں لیلۃ القدر نہیں۔ حالانکہ مذکورہ بات سے یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔ اس ترتیب سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا دوسرا قول ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ بعض اوقات یہ کہتے ہیں کہ اگر رمضان المبارک کے کسی حصہ میں اس کو یہ بات کہے تو جب تک ستائیسویں شب نہ گزرنے پائے طلاق واقع نہ ہوگی۔ ہمارے نزدیک انہوں نے یہ مسلک اس روایت کی بنیاد پر اپنایا ہے کہ جس میں لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ایک مخصوص رات ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب اور بلال رضی اللہ عنہ کی روایات میں وارد ہے اس بناء پر جب ستائیس رمضان گزر جائے گی تو لیلۃ القدر گزر چکی جس سے طلاق کو مشروط کیا تھا۔ فلہٰذا اس کو طلاق پڑ جائے گی اور وقوع طلاق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے چونکہ اس کے گزرنے کا علم نہیں ہوا پس وقوع طلاق کا حکم نہ دیا جائے گا۔ اس قول کی شاہد وہ روایات ہیں جو ہم گزشتہ اوراق میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر آئے ہیں۔

لیلۃ القدر کے متعلق تفصیل کی وجہ: یہاں ہمیں لیلۃ القدر کے متعلق تفصیل کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ ہمارے علماء کا اس سلسلہ میں باہمی اختلاف کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو کہے انت طالق فی لیلۃ القدر تو اس عورت کو کب طلاق ہوگی۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول: اگر یہ بات رمضان سے پہلے کہی تو جب تک رمضان کا مہینہ نہ گزرے گا طلاق واقع نہ ہوگی کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ لیلۃ القدر رمضان کی کون سی رات میں ہے جیسا ہم نے اس سلسلہ میں بیان کر دیا کہ بعض روایات سے اس کا تمام ماہ میں دائر ہو اور بعض روایات سے خاص راتوں میں پایا جانا معلوم ہوتا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں طلاق کے وقوع کو اس وقت حکم لگاؤں گا جبکہ مہینہ گزر جائے گا کیونکہ مجھے اس سے پختہ طور پر معلوم ہو جائے گا کہ وہ وقت گزر گیا کہ جس میں اس سے طلاق واقع کی اور طلاق واقع ہوگئی۔

امام صاحب فرماتے ہیں اگر اس نے کہا فی شہر رمضان۔ ابتداء یا انتہا میں یا درمیان میں تو طلاق اس وقت تک واقع نہ ہوگی جب تک مہینے کا بقیہ حصہ نہ گزر جائے اور تمام رمضان نہ گزرے جو آئندہ سال والا ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کیونکہ یہ ممکن ہے کہ مہینے کا جو حصہ گزر را وہ اس میں گزر چکی تو اس کو طلاق سارا رمضان گزرنے تک نہ ہوگی جو کہ آئندہ سال آ رہا ہے کیونکہ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ رات مہینے کا جو حصہ باقی ہے اس میں ہو تو اس میں طلاق واقع ہو جائے۔ اس صورت میں اس شخص کی طرح ہوگا۔ جس نے اپنی بیوی کو رمضان سے پہلے کہا انت طالق لیلۃ القدر تو اس کے متعلق طلاق کا فیصلہ ماہ رمضان گزرنے کے بعد ہو سکے گا۔ امام صاحب فرماتے ہیں جب اس میں اشکال پیدا ہو گیا تو میں اس کے متعلق طلاق کے واقع ہونے کا فیصلہ اس وقت ہی کروں گا جب مجھے معلوم ہو جائے گا کہ طلاق واقع ہوگئی ہے اور اس کا مجھے علم نہیں جب تک کہ پورا رمضان نہ گزر جائے جس میں لیلۃ القدر پائی جاتی ہے اور وہ رمضان جو کہ اس کے بعد آنے والا ہے وہ بھی۔ یہ تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اس سلسلہ میں مذہب ہے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول: بعض اوقات تو وہ بھی یہی فرماتے ہیں اور بعض اوقات یہ فرماتے ہیں جب اس نے یہ بات رمضان

المبارک کے بعض دنوں میں کہی تو اس پر طلاق کا اس وقت حکم کیا جائے گا جب آئندہ سال کے رمضان سے اتنے دن گزر جائیں۔

ابو یوسف کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کیونکہ یہ رات مکمل سال میں ہے اور جب اس قول پر پورا سال گزر گیا تو ہم نے یقین سے جان لیا کہ وہ رات اس میں آ گئی پس طلاق واقع ہو جائے گی۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: میرے نزدیک یہ قول کچھ وزن نہیں رکھتا کیونکہ ہمیں یہ نہیں کہا گیا کہ لیلۃ القدر تمام سال میں اس طور پر ہے کہ جس میں رمضان کا مہینہ ایک سال میں مکمل نہ آتا ہو۔ بلکہ ہمیں یہ بتلایا گیا کہ ہر سال کے رمضان المبارک میں یہ رات پائی جاتی ہے۔ کتاب وسنت کی دلالت اس پر ہے جیسا کہ اس باب میں ہم پہلے ذکر کر آئے۔ پس جب یہ اسی طرح ہے۔ تو متکلم کا کلام جب کہ اس نے رمضان المبارک کا کچھ حصہ گزرنے پر کیا "انت طالق لیلۃ القدر" میں احتمال ہو الیلۃ القدر اس مہینہ کے گزشتہ دنوں میں ہو اور اس وقت سے لے کر اگلے سال کے رمضان تک ہو جس میں لیلۃ القدر نہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے۔

اس ترتیب سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا دوسرا قول: امام ابو یوسف رحمہ اللہ بعض اوقات یہ کہتے ہیں کہ اگر رمضان المبارک کے کسی حصہ میں اس کو یہ بات کہے تو جب تک ستائیسویں شب نہ گزرنے پائے طلاق واقع نہ ہوگی۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: ہمارے نزدیک انہوں نے یہ مسلک اس روایت کی بنیاد پر اپنایا ہے کہ جس میں لیلۃ القدر رمضان المبارک کی ایک مخصوص رات ہے جیسا کہ حضرت ابی بن کعب اور بلال رضی اللہ عنہ کی روایات میں وارد ہے اس بناء پر جب ستائیس رمضان گزر جائے گی تو لیلۃ القدر گزر چکی جس سے طلاق کو مشروط کیا تھا۔ فلہٰذا اس کو طلاق پڑ جائے گی اور وقوع طلاق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور اس سے پہلے چونکہ اس کے گزرنے کا علم نہیں ہوا پس وقوع طلاق کا حکم نہ دیا جائے گا۔ اس قول کی شاہد وہ روایات ہیں جو ہم گزشتہ اوراق میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر آئے ہیں۔

نوٹ: اس باب کے عنوان کے مضمون کی اس قدر تفصیل اور توجیہہ نہیں جتنی ضمنی مسئلہ تعیین لیلۃ القدر کی کی گئی لیلۃ القدر کی مکمل تحقیق بمع دلائل وجوابات یہاں ذکر کر دی اور روایات کی تطبیق کی شاندار کوشش فرمائی۔ جزاہ اللہ عنا جمیعا وعن جمیع الامہ۔

بَابُ طَلَاقِ الْمُكْرَهِ

جبری طلاق کا حکم

خلاصۃ الرام: اس کے متعلق علماء کی دو رائے ہیں۔

نمبر①: ائمہ ثلاثہ اور حضرت حسن ضحاک وعطاء وعکرمہ رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ مکرہ کی طلاق نافذ نہیں ہوتی۔اسی طرح عتق وغیرہ بھی۔
نمبر②: فریق ثانی ائمہ احناف اور نخعی زہری ابن مسیب رحمہم اللہ طلاق مکرہ کو نافذ العمل مانتے ہیں اسی طرح عتاق وغیرہ بھی۔
(نخب الافکار ج ۷)

فریق اوّل کا مؤقف: اکراہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی اس کی دلیل یہ روایت ہے جس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نقل کیا ہے۔

۴۵۵۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ لِيْ عَنْ أُمَّتِي ، الْخَطَأَ وَالنِّسْيَانَ ، وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أُكْرِهَ عَلَى طَلَاقٍ ، أَوْ نِكَاحٍ ، أَوْ يَمِيْنٍ ، أَوْ إِعْتَاقٍ ، أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ حَتَّى فَعَلَهُ مُكْرَهًا ، أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ بَاطِلٌ ، لِأَنَّهُ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا تَجَاوَزَ اللّٰهُ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُمَّتِهٖ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يَلْزَمُهُ مَا حَلَفَ بِهٖ فِيْ حَالِ الْإِكْرَاهِ، مِنْ يَمِيْنٍ ، وَيَنْفُذُ عَلَيْهِ طَلَاقُهٗ، وَعَتَاقُهٗ، وَنِكَاحُهٗ، وَمُرَاجَعَتُهٗ لِزَوْجَتِهِ الْمُطَلَّقَةِ ، إِنْ كَانَ رَاجَعَهَا .وَتَأَوَّلُوْا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَعْنًى غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِيْ تَأَوَّلَهٗ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فَقَالُوْا :إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الشِّرْكِ خَاصَّةً ، لِأَنَّ الْقَوْمَ كَانُوْا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ ، فِيْ دَارٍ كَانَتْ دَارَ كُفْرٍ ، فَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا قَدَرُوْا عَلَيْهِمْ ، اسْتَكْرَهُوْهُمْ عَلَى الْإِقْرَارِ بِالْكُفْرِ ، فَيُقِرُّوْنَ بِذٰلِكَ بِأَلْسِنَتِهِمْ ، قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ بِعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَبِغَيْرِهٖ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، فَنَزَلَتْ فِيْهِمْ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيْمَانِ وَرُبَّمَا سَهَوْا ، فَتَكَلَّمُوْا بِمَا جَرَتْ عَلَيْهِ عَادَتُهُمْ قَبْلَ الْإِسْلَامِ ، وَرُبَّمَا أَخْطَئُوْا فَتَكَلَّمُوْا بِذٰلِكَ أَيْضًا ، فَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُمْ غَيْرُ مُخْتَارِيْنَ لِذٰلِكَ ، وَلَا قَاصِدِيْنَ إِلَيْهِ .وَقَدْ ذَهَبَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ إِلَى هٰذَا التَّفْسِيْرِ أَيْضًا حَدَّثَنَاهُ الْكَيْسَانِيُّ ، عَنْ أَبِيْهَا.فَالْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ هٰذَا الْمَعْنٰى ، وَيَحْتَمِلُ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى . فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ ، احْتَجْنَا إِلَى كَشْفِ مَعَانِيْهِ، لِيَدُلَّنَا عَلَى أَحَدِ التَّأْوِيْلَيْنِ ، فَنَصْرِفُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلَيْهِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَوَجَدْنَا الْخَطَأَ ، هُوَ مَا أَرَادَ الرَّجُلُ غَيْرَهٗ، فَفَعَلَهٗ، لَا عَنْ قَصْدٍ مِنْهُ إِلَيْهِ، وَلَا إِرَادَةٍ مِنْهُ إِيَّاهُ، وَكَانَ السَّهْوُ مَا قَصَدَ إِلَيْهِ، فَفَعَلَهٗ عَلَى الْقَصْدِ مِنْهُ إِلَيْهِ، عَلٰى أَنَّهٗ سَاهٍ عَنِ الْمَعْنَى الَّذِيْ يَمْنَعُهٗ مِنْ ذٰلِكَ الْفِعْلِ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا نَسِيَ أَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ لَهٗ زَوْجَةً ، فَقَصَدَ إِلَيْهَا ، فَطَلَّقَهَا ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ طَلَاقَهٗ

عَامِلٌ وَلَمْ يُبْطِلُوْا ذٰلِكَ لِسَهْوِهٖ، وَلَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ السَّهْوُ فِي السَّهْوِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ السَّهْوُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ، لَيْسَ فِيْهِ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الطَّلَاقِ وَالْاَيْمَانِ ، وَالْعَتَاقِ ، كَانَ كَذٰلِكَ الْاِسْتِكْرَاهُ الْمَعْفُوُّ عَنْهُ، لَيْسَ فِيْهِ اَيْضًا مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، فَسَادُ قَوْلِ الَّذِيْنَ اَدْخَلُوْا الطَّلَاقَ وَالْعَتَاقَ وَالْاَيْمَانَ فِيْ ذٰلِكَ .وَاحْتَجَّ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَيْضًا لِقَوْلِهِمْ ، بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :

۴۵۵۰: عبید بن عمیر رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خطاء نسیان اور جس پر ان کو مجبور کیا جائے ان کا گناہ معاف کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کسی کو طلاق پر مجبور کیا جائے یا زبردستی نکاح یا قسم لی جائے یا آزاد کیا جائے یا اس کے مشابہہ جو دیگر افعال ہیں وہ کرائے جائیں اور اس نے ان کو مجبوری میں کر لیا۔ تو یہ سب باطل ہیں نافذ نہ ہوں گے۔ کیونکہ یہ اس چیز میں داخل ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے معاف کر دیا اور اس کی دلیل یہ روایت ہے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کیا ہے کہ اکراہ کی حالت میں جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا وہ نافذ ہو جائے گا۔ مثلاً قسم' طلاق' عتاق' نکاح' مطلقہ کی مراجعت اگر وہ اس سے رجوع کرنے والا ہو۔ اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو تم نے لیا ہے بلکہ اس ارشاد کا تعلق شرک وغیرہ سے ہے کیونکہ وہ لوگ دار الکفر میں مقیم تھے اور نئے نئے اسلام لانے والے تھے اس لئے کفار کا جب بھی ان پر بس چلتا وہ انہیں اقرار کفر پر مجبور کرتے۔ چنانچہ بسا اوقات وہ اپنی زبانوں سے اس کا اقرار کرتے۔ چنانچہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہی معاملہ کیا گیا۔ اس وقت ان کے حق میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی "الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان" اور بعض اوقات وہ بھول کر اسلام سے پہلے کی عادت کے مطابق کلمہ کفر زبان سے نکال بیٹھتے اور کبھی غلطی سے بھی اس قسم کا کلام ہو جاتا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا کیونکہ اس میں ان کو کوئی اختیار نہ تھا اور نہ ہی وہ ایسا ارادہ سے کرتے تھے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہی تفسیر بیان فرمائی ہے اور ہم نے کیسانی کی سند سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہ بات نقل کی ہے۔ پس حدیث میں اس معنی کا احتمال بھی ہے اور دوسرا احتمال وہ ہے جس کو فریق اوّل نے ذکر کیا ہے جب احتمال ہوا تو اس روایت کے معنی کی پڑتال ضروری ہوئی تاکہ دونوں میں سے ایک مفہوم کی طرف راہنمائی ہو اور پھر ہم اس روایت کو اس معنی کی طرف پھیر دیں۔ ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے مگر اس کام کی بجائے جس کا ارادہ ہو دوسرے کام کو کر ڈالے تو یہ خطاء ہے کیونکہ اس نے اس کام کا قصد نہیں کیا اور سہو و نسیان یہ ہے کسی کام کو تو ارادہ سے کرے مگر اس میں جو رکاوٹ تھی وہ بھول گیا۔ (مثلاً روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا) اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے متعلق بھول

جائے کہ وہ اس کی بیوی ہے لیکن اس کے باوجود قصداً اس کو طلاق دے دے تو سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ بھول کی وجہ سے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دے سکتا اور یہ بھول اس بھول میں داخل شمار نہیں ہوتی جس کو معاف کر دیا گیا تو جب بھول کر دی جانے والی طلاق قسم اور آزادی سب میں بھول کا دخل نہیں اور اس بھول میں شامل نہیں جو معاف کر دی گئی تو جبر کے موقعہ پر مندرجہ امور بھی اس اکراہ میں شامل نہ ہوں گے جو معاف کر دیا گیا ہے۔ پس اس سے ان لوگوں کے قول کی غلطی ظاہر و ثابت ہو گئی جنہوں نے طلاق' آزادی اور قسم کو اس میں شامل کیا۔ دلیل میں فریق اوّل کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل روایت بھی تو اس مؤقف کی تائید کرتی ہے روایت جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الطلاق باب ۱٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کسی کو طلاق پر مجبور کیا جائے یا زبردستی نکاح یا قسم لی جائے یا آزاد کیا جائے یا اس کے مشابہ دیگر افعال ہیں وہ کرائے جائیں اور اس نے ان کو مجبوری میں کر لیا۔ تو یہ سب باطل ہیں نافذ نہ ہوں۔ کیونکہ یہ اس چیز میں داخل ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے معاف کر دیا اور اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: اکراہ کی حالت میں جو اس نے اپنے اوپر لازم کیا وہ نافذ ہو جائے گا۔ مثلاً قسم' طلاق' عتاق' نکاح' مطلقہ کی مراجعت اگر وہ اس سے رجوع کرنے والا ہو۔

اول فریق کے مؤقف کا جواب: اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو تم نے لیا ہے بلکہ اس ارشاد کا تعلق شرک وغیرہ سے ہے کیونکہ وہ لوگ دارالکفر میں مقیم تھے اور نئے نئے اسلام لانے والے تھے اس لئے کفار کا جب بھی ان پر بس چلتا وہ انہیں اقرار کفر پر مجبور کرتے۔ چنانچہ بسا اوقات وہ اپنی زبانوں سے اس کا اقرار کرتے۔ چنانچہ حضرت عمار بن یاسرؓ اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ سے یہی معاملہ کیا گیا۔ اس وقت ان کے حق میں قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی ''الا من اکرہ وقلبه مطمئن بالایمان'' اور بعض اوقات وہ بھول کر اسلام سے پہلے کی عادت کے مطابق کلمہ کفر پر زبانی سے نکال بیٹھتے اور کبھی غلطی سے بھی اس قسم کا کلام ہو جاتا۔ تو اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا کیونکہ اس میں ان کو کوئی اختیار نہ تھا اور نہ ہی وہ ایسا ارادہ سے کرتے تھے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہی تفسیر بیان فرمائی ہے اور ہم نے کیسانی کی سند سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے یہ بات نقل کی ہے۔

پس حدیث میں اس معنی کا احتمال بھی ہے اور دوسرا احتمال وہ جس کو فریق اوّل نے ذکر کیا ہے جب احتمال ہوا تو اس روایت کے معنی کی پڑتال ضروری ہوئی تا کہ دونوں میں سے ایک مفہوم کی طرف راہنمائی ہو اور پھر ہم اس روایت کو اس معنی کی طرف پھیر دیں۔

خطاء ونسیان کے معانی پر غور: ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ جب کوئی آدمی کسی کام کا ارادہ کرے مگر اس کا

کی بجائے جس کا ارادہ ہو دوسرے کام کو کر ڈالے تو یہ خطاء ہے کیونکہ اس نے اس کام کا قصد نہیں کیا اور سہو ونسیان یہ ہے کسی کام کو تو رادہ سے کرے مگر اس میں جو رکاوٹ تھی وہ بھول گیا۔ (مثلاً روزہ کی حالت میں بھول کا کھا پی لیا) اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے متعلق بھول جائے کہ وہ اس کی بیوی ہے لیکن اس کے باوجود قصداً اس کو طلاق دے دے تو سب اس بات پر متفق ہیں کہ اس کی یہ طلاق واقع ہو جائے گی اور وہ بھول کی وجہ سے اس طلاق کو باطل قرار نہیں دے سکتا اور یہ بھول اس بھول میں داخل شمار نہیں ہوتی جس کو معاف کر دیا گیا تو جب بھول کر دی جانے والی طلاق قسم اور آزادی سب میں بھول کا دخل نہیں اور اس بھول میں شامل نہیں جو معاف کر دی گئی تو جبر کے موقعہ پر مندرجہ امور بھی اس اکراہ میں شامل نہ ہوں گے جو معاف کر دیا گیا ہے۔

پس اس سے ان لوگوں کے قول کی غلطی ظاہر و ثابت ہو گئی جنہوں نے طلاق' آزادی اور قسم کو اس میں شامل کیا۔

ایک اشکال:

فریق اول کہتے ہیں کہ مندرجہ ذیل روایت بھی تو اس مؤقف کی تائید کرتی ہے روایت یہ ہے۔

۴۵۵۱: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَى ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ اِلَى امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ .

۴۵۵۱: علقمہ بن وقاص لیثی رحمہ اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو گی اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہو کہ اس کو حاصل کرے یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی چیز کی طرف ہو گی جس کی جانب اس نے ہجرت کی ہے۔

تخریج : بخاری فی بدء الوحی باب۱' الایمان باب۴۱' الاکراہ فی الترجمہ والنکاح باب۵' الطلاق باب۱۱' مناقب الانصار باب۴۵' العتق باب۶' الایمان باب۲۳' والحیل باب۱' مسلم فی الامارہ ۱۵۵' ابو داؤد فی الطلاق باب۱۱' ترمذی فی فضائل الجهاد باب۱۶' نسائی فی الطهارة باب۵۹' والطلاق باب۲۴' والایمان باب۱۹' ابن ماجه فی الزهد ۲۶' مسند احمد ۱' ۲۵/۴۳۔

۴۵۵۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ قَالُوْا :فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ثَبَتَ اَنَّ عَمَلًا لَا يَنْفُذُ مِنْ طَلَاقٍ ، وَلَا عَتَاقٍ ، وَلَا غَيْرِهِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ مَعَهُ نِيَّةٌ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ اَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَمْ يُقْصَدْ بِهِ اِلَى الْمَعْنَى اِلَى الَّذِيْ ذَكَرَهُ هٰذَا لِلْمُخَالِفِ ، وَاِنَّمَا قَصَدَ بِهِ اِلَى الْاَعْمَالِ الَّتِيْ يَجِبُ بِهَا الثَّوَابُ .اَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى يُرِيْدُ ، مِنَ الثَّوَابِ ثُمَّ قَالَ : فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ اِلَى امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا ، فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ فَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ اِلَّا جَوَابًا لِسُؤَالٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَمَّا لِلْمُهَاجِرِ فِيْ عَمَلِهٖ ، اَيْ :هِجْرَتِهٖ فَقَالَ : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ حَتّٰى اَتٰى عَلَى الْكَلَامِ الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ الْاِكْرَاهِ عَلَى الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ وَالرَّجْعَةِ وَالْاَيْمَانِ ، فِيْ شَيْءٍ فَانْتَفٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ بَدَاْنَا بِذِكْرِهَا ، عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الَّتِيْ ثَنَّيْنَا بِذِكْرِهَا وَكَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ لِقَوْلِهِمُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ،

۴۵۵۲: حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ الاعمال بالنیات تو اس سے ثابت ہوا کہ کوئی عمل اس وقت تک نافذ نہ ہوگا جب تک نیت نہ ہو وہ عمل طلاق' عتاق وغیرہ جو بھی ہو۔ دوسروں نے اپنی دلیل دیتے ہوئے کہا جو معنی آپ نے مراد لیا وہ مقصود نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اعمال جن پر ثواب ملتا ہے ان کا دارومدار نیتوں پر ہے اگر نیت درست نہ ہوگی تو ثواب نہ ملے گا ذرا غور تو کرو کہ آپ ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی ہے پس اس سے ثواب مراد ہے پھر آپ نے فرمایا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی غرض سے ہوگی کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے یہ کلام کسی سوال کا جواب ہے گویا اس طرح مہاجر کے عمل ہجرت کا ثواب دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے یہاں تک کہ آپ نے وہ بات فرمائی جو روایت میں وارد ہوئی ہے اس روایت کا تعلق اکراہ سے طلاق' عتاق' رجوع' قسم سے نہیں ہے۔ پس اس سے فریق اوّل کا اعتراض بالکل زائل ہو گیا۔ اس روایت میں ان کی دلیل نہ رہی جن کے تذکرہ سے ہم نے ابتداء کی تھی۔ اب فریق ثانی کی حجت ذکر کی جا رہی ہے جو وہ پیش کرتے ہیں۔

<u>طریق استدلال:</u> جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ الاعمال بالنیات تو اس سے ثابت ہوا کہ کوئی عمل اس وقت تک نافذ نہ ہوگا جب تک نہ ہو وہ عمل طلاق' عتاق وغیرہ جو بھی ہو۔

جواب فریق ثانی: جو معنی آپ نے مراد لیا وہ مقصود نہیں بلکہ اس مراد یہ ہے کہ وہ اعمال جن پر ثواب ملتا ہے ان کا دارومدار نیتوں پر ہے اگر نیت درست نہ ہوگی تو ثواب نہ ملے گا ذرا غور تو کرو کہ آپ ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جو اس نے نیت کی ہے پس اس سے ثواب مراد ہے پھر آپ نے فرمایا جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کی غرض سے ہوگی تو اسے حاصل کر یا کسی عورت کے لئے ہو کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے یہ کلام کسی سوال کا جواب ہے گویا اس طرح مہاجر کے عمل ہجرت کا ثواب دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار نیت پر ہے یہاں تک کہ آپ وہ بات فرمائی جو روایت میں وارد ہوئی ہے اس روایت کا تعلق اکراہ سے طلاق' عتاق' رجوع' قسم سے نہیں ہے۔

پس اس سے فریق اوّل کا اعتراض بالکل زائل ہوگیا۔

فریق ثانی کی دلیل: سابقہ اعتراض کے ازالہ کے بعد اب فریق ثانی کی حجت ذکر کی جارہی ہے۔

۴۵۵۳: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ ، قَالَ : ثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ ، قَالَ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا ، إِلَّا أَنِّيْ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ ، فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ ، فَقَالُوْا : إِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا : مَا نُرِيْدُ إِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَأَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِيْ مِنَ الْوَفَاءِ نَفِيْ ضِدِّ الْغَدْرِ لَهُمْ بِعُهُوْدِهِمْ ، وَنَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ

۴۵۵۳: ابوالطفیل نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں غزوہ بدر میں شریک ہونے سے اس لئے رکا کہ میرے والد اور میں دونوں نکلے تو ہمیں کفار قریش نے پکڑ لیا اور کہنے لگے تم محمد ﷺ تک پہنچنا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم تو صرف مدینہ طیبہ کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہوں نے ہم سے اللہ تعالیٰ کے نام سے پختہ عہد لیا کہ ہم مدینہ منورہ کی طرف لوٹ جائیں گے اور جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ لڑائی میں شریک نہ ہوں گے۔ چنانچہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا تم واپس جاؤ۔ ہم ان کے عہد کو پورا کریں گے اور مشرکین کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے۔

۴۵۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنِ الْوَلِيْدِ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ حُسَيْلٍ ، وَنَحْنُ نُرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. قَالُوْا : فَلَمَّا مَنَعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِنْ حُضُوْرِ بَدْرٍ ، لِاسْتِحْلَافِ الْمُشْرِكِيْنَ الْقَاهِرِيْنَ لَهُمَا ، عَلٰى مَا اسْتَحْلَفُوْهُمَا عَلَيْهِ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْحَلِفَ عَلَى الطَّوَاعِيَةِ وَالْإِكْرَاهِ سَوَاءٌ ، كَذٰلِكَ الطَّلَاقُ وَالْعَتَاقُ وَهٰذَا أَوْلٰى مَا فُعِلَ فِي الْآثَارِ ، إِذَا وُقِفَ عَلٰى مَعَانِيْ بَعْضِهَا أَنْ يُحْمَلَ مَا بَقِيَ مِنْهَا عَلٰى مَا لَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى ، مَتٰى مَا قُدِرَ عَلٰى ذٰلِكَ ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الشِّرْكِ ، وَحَدِيْثَ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الطَّلَاقِ وَالْأَيْمَانِ ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّ فِعْلَ الرَّجُلِ مُكْرَهًا ، لَا يَخْلُوْ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ :إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ الْمُكْرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ الْفِعْلِ إِذَا فَعَلَهُ مُكْرَهًا ، فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْهُ، فَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَوْ يَكُوْنَ فِيْ حُكْمِ مَنْ فَعَلَهُ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ، مَا يَجِبُ عَلَيْهِ لَوْ فَعَلَهُ غَيْرَ مُسْتَكْرَهٍ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَكْرَهَهَا زَوْجُهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ أَوْ حَاجَّةٌ ، فَجَامَعَهَا ، أَنَّ حَجَّهَا يَبْطُلُ ، كَذٰلِكَ صَوْمُهَا وَلَمْ يُرَاعُوْا فِيْ ذٰلِكَ الْاسْتِكْرَاهَ، فَيُفَرِّقُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَاعِيَةِ ، وَلَا جُعِلَتِ الْمَرْأَةُ فِيْهِ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا ، بَلْ قَدْ جُعِلَتْ فِيْ حُكْمِ مَنْ قَدْ فَعَلَ فِعْلًا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحُكْمُ ، وَرُفِعَ عَنْهَا الْإِثْمُ فِيْ ذٰلِكَ خَاصَّةً وَكَذٰلِكَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَكْرَهَ رَجُلًا عَلٰى جِمَاعِ امْرَأَةٍ اُضْطُرَّتْ إِلٰى ذٰلِكَ ، كَانَ الْمَهْرُ ، فِي النَّظَرِ ، عَلَى الْمُجَامِعِ ، لَا عَلَى الْمُكْرِهِ، وَلَا يَرْجِعُ بِهِ الْمُجَامِعُ عَلَى الْمُكْرِهِ، لِأَنَّ الْمُكْرِهَ لَمْ يُجَامِعْ ، فَيَجِبُ عَلَيْهِ بِجِمَاعِهِ مَهْرٌ ، وَمَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ الْجِمَاعِ ، فَهُوَ عَلَى الْمُجَامِعِ ، لَا عَلٰى غَيْرِهِ. فَلَمَّا ثَبَتَ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ أَنَّ الْمُكْرَهَ عَلَيْهَا مَحْكُوْمٌ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ كَذٰلِكَ فِي الطَّوَاعِيَةِ ، فَيُوْجِبُوْنَ عَلَيْهِ فِيْهَا مِنَ الْأَمْوَالِ ، مَا يَجِبُ عَلَى الْفَاعِلِ لَهَا فِي الطَّوَاعِيَةِ ، ثَبَتَ أَنَّهُ كَذٰلِكَ الْمُطَلِّقُ وَالْمُعْتِقُ وَالْمُرَاجِعُ فِي الْاِسْتِكْرَاهِ، يُحْكَمُ عَلَيْهِ بِحُكْمِ الْفَاعِلِ ، فَيَلْزَمُ أَفْعَالَهُ كُلَّهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَلِمَ لَا أَجَزْتُ بَيْعَهُ وَإِجَارَتَهُ؟ قِيْلَ لَهُ :إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبُيُوْعَ وَالْإِجَارَاتِ ، قَدْ تُرَدُّ بِالْعُيُوْبِ وَبِخِيَارِ الرُّؤْيَةِ ، وَبِخِيَارِ الشَّرْطِ ، وَلَيْسَ النِّكَاحُ كَذٰلِكَ ، وَلَا الطَّلَاقُ وَلَا الْمُرَاجَعَةُ وَلَا الْعِتْقُ .فَمَا كَانَ قَدْ تُنْقَضُ بِالْخِيَارِ لِلشُّرُوْطِ فِيْهِ وَبِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ فِيْ أَصْلِهِ مِنْ عَدَمِ الرُّؤْيَةِ وَالرَّدِّ بِالْعُيُوْبِ ، نُقِضَ بِالْإِكْرَاهِ، وَمَا لَا يَجِبُ نَقْضُهُ بِشَيْءٍ بَعْدَ ثُبُوْتِهِ، لَمْ يُنْقَضْ بِإِكْرَاهٍ وَلَا بِغَيْرِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَقَدْ رَأَيْنَا مِثْلَ هٰذَا قَدْ جَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ

۴۵۵۴: حضرت ابوالطفیل نے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ میں اور میرا والد جناب رسول

اللہ ﷺ تک پہنچنے کا ارادہ لے کر نکلے پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ ان کو بدر کی حاضری سے اس لئے منع کر دیا کہ ظالم مشرکوں نے ان سے زبردستی وعدہ لیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ خوشی اور مجبوری دونوں حالتوں کی قسم کا حکم برابر ہے اور طلاق وعتاق کا بھی یہی حکم ہے۔ جب بعض روایات کے معنی کی اطلاع ہوگئی تو بقیہ آثار کو بھی اس معنی پر محمول کرنا زیادہ اولیٰ اور بہتر ہے تا کہ وہ اس معنی کے خلاف نہ ہوں اور روایات میں باہم تضاد نہ ہو۔ مذکورہ بالا بحث کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کا تعلق شرک وغیرہ اعتقادیات سے ہے اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق قسم‘ طلاق و عتاق جیسے معاملات سے ہے جب فریق ثانی کا مؤقف ثابت بالآثار ہوگیا تو اب بطریق نظر بھی اس کو ثابت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی کا مجبوری کی حالت میں کوئی کام کرنا دو حالتیں رکھتا ہے۔ وہ شخص اس فعل کے کرنے سے اس آدمی کے حکم میں ہو جائے جس نے یہ عمل نہیں کیا تو اب اس شخص پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔ وہ شخص عمل کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اس صورت میں اس پر وہ چیز لازم ہوگی جو مجبور نہ کرنے کی صورت میں عمل کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔ پس ہم نے اس سلسلہ میں جب غور کیا تو دیکھا کہ ان حضرات کا اس عورت کے بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ جس کا خاوند اس کو جماع پر مجبور کرے اور اس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہوا تھا اور حج کا احرام باندھ رکھا تھا۔ اب جماع سے اس کا حج باطل ہو جائے گا اسی طرح روزہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ فریق اوّل نے اس جبر میں کسی قسم کی رعایت نہیں دی کہ وہ اس مجبوری عمل اور مرضی سے عمل کرنے میں فرق کرتے اور اس ضمن میں عورت کو عمل نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہ کرتے بلکہ اس مقام میں وہ عورت کو اس کے حکم میں شمار کرتے ہیں جس نے کوئی فعل کیا ہو اور اس پر حکم لازم ہوا البتہ اس سے صرف گناہ اٹھا لیا گیا ہو۔ بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی ایسی عورت سے جماع کرنے پر مجبور کرے جو جماع کے لئے بے قرار ہو۔ تو قیاس کے مطابق مہر جماع کرنے والے پر ہوگا جبر کرنے والے پر نہ ہوگا کیونکہ جماع جبر کرنے والے نے نہیں کیا کہ اس کے جماع کرنے سے مہر لازم ہو تو اس جماع کی صورت میں جماع کرنے والے پر مہر لازم ہوگا کسی دوسرے پر لازم نہ ہوگا۔ پس جب ان تمام اشیاء میں ثابت ہوگیا کہ فاعل وہی شخص کہلاتا ہے جس پر جبر کیا گیا ہے جس طرح کہ مرضی سے کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں اور اس پر مال کو اسی طرح لازم کرتے ہیں جس طرح مرضی سے عمل کرنے والے پر لازم قرار دیتے ہیں پس ثابت ہوا کہ جبر کی صورت میں طلاق دینے والے‘ آزاد کرنے اور رجوع کرنے والے پر فاعل جیسا حکم لگایا جائے گا اور اس کے تمام افعال لازم و نافذ شمار ہوں گے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ جبر کی حالت میں اجارہ اور تجارت کو تو آپ بھی جائز قرار نہیں دیتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے خرید وفروخت اور اجارہ پر غور کیا کہ ان کو خیار عیب‘ خیار رؤیت‘ خیار شرط پر رد کر دیا جاتا ہے۔ مگر نکاح طلاق وعتاق ایسی چیز نہیں جس کو رد کیا جا سکے۔ پس جو چیز خیار شرط کی وجہ سے ٹوٹ جائے اور اصل میں

پائے جانے والے اسباب عدم رویت سے ٹوٹ جائے اور عیوب کی وجہ سے اس کو مسترد کیا جائے تو وہ مجبوری کی صورت میں بدرجہ اولیٰ ٹوٹ جانی اور رد ہونی چاہئے اور جو چیز ثابت ہونے کے بعد کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی تو وہ جبر واکراہ سے بھی نہ ٹوٹنی چاہئے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور حدیث سے اسی کی تائید ہوتی ہے روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

طریق استدلال: جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بدر کی حاضری سے اس لئے منع کر دیا کہ ظالم مشرکوں نے ان سے زبردستی عدہ لیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ خوشی اور مجبوری دونوں حالتوں کی قسم کا حکم برابر ہے اور طلاق وعتاق کا بھی یہی حکم ہے۔

جب بعض روایات کے معنی کی اطلاع ہوگئی تو بقیہ آثار کو بھی اس معنی پر محمول کرنا زیادہ اولیٰ اور بہتر ہے تاکہ وہ اس معنی کے خلاف نہ ہوں اور روایات میں باہم تضاد نہ ہو۔

فریق اوّل کے مستدل کا جواب: مذکور بالا بحث کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق شرک وغیرہ اعتقادیات سے ہے اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت کا تعلق قسم طلاق وعتاق جیسے معاملات سے ہے جب فریق ثانی کا مؤقف ثابت بالآثار ہوگیا تو اب بطریق نظر بھی اس کو ثابت کیا جاتا ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور وفکر سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی آدمی کا مجبوری کی حالت میں کوئی کام کرنا دو حالتیں رکھتا ہے۔

نمبر ①: وہ شخص اس فعل کے کرنے سے اس آدمی کے حکم میں ہو جائے جس نے یہ عمل نہیں کیا تو اب اس شخص پر کچھ بھی لازم نہ ہو گا۔

نمبر ②: وہ شخص عمل کرنے والے کے حکم میں ہوگا تو اس صورت میں اس پر وہ چیز لازم ہوگی جو مجبور نہ کرنے کی صورت میں عمل کی وجہ سے واجب ہوتی ہے۔ پس ہم نے اس سلسلہ میں جب غور کیا تو دیکھا کہ ان حضرات کا اس عورت کے بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ جس کا خاوند اس کو جماع پر مجبور کرے اور اس نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا ہوا تھا اور حج کا احرام باندھ رکھا تھا۔ اب جماع سے اس کا حج باطل ہو جائے گا اسی طرح روزہ بھی ٹوٹ جائے گا۔ فریق اوّل نے اس جبر میں کسی قسم کی رعایت نہیں دی کہ وہ اس مجبوری عمل اور مرضی سے عمل کرنے میں فرق کرتے اور اس ضمن میں عورت کو عمل نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہیں کرتے بلکہ اس مقام میں وہ عورت کو اس کے حکم میں شمار کرتے ہیں جس نے کوئی فعل کیا ہو اور اس پر حکم لازم ہوا ہو البتہ اس سے صرف گناہ اٹھالیا گیا ہو۔

بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی ایسی عورت سے جماع کرنے پر مجبور کرے جو جماع کے لئے بے قرار ہو۔ تو قیاس کے مطابق مہر جماع کرنے والے پر ہوگا جبر کرنے والے پر نہ ہوگا کیونکہ جماع جبر کرنے والے نے نہیں کیا کہ اس کے جماع کرنے سے مہر لازم ہو تو اس جماع کی صورت میں جماع کرنے والے پر مہر لازم ہوگا کسی دوسرے پر لازم نہ ہوگا۔

پس جب ان تمام اشیاء میں ثابت ہو گیا کہ فاعل وہی شخص کہلاتا ہے جس پر جبر کیا گیا ہے جس طرح کہ مرضی سے کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں اور اس پر مال کو اسی طرح لازم کرتے ہیں جس طرح مرضی سے عمل کرنے والے پر لازم قرار دیتے ہیں پس ثابت ہوا کہ جبر کی صورت میں طلاق دینے والے آزاد کرنے اور رجوع کرنے والے پر فاعل جیسا حکم لگایا جائے گا اور اس کے تمام افعال لازم و نافذ شمار ہوں گے۔

[illegible]: جبر کی حالت میں اجارہ اور تجارت کو تو آپ بھی جائز قرار نہیں دیتے۔

[illegible]: اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے خرید و فروخت اور اجارہ پر غور کیا کہ ان کو خیار عیب' خیار روایت' خیار شرط پر رد کر دیا جاتا ہے۔ مگر نکاح طلاق و عتاق ایسی چیز نہیں جس کو رد کیا جا سکے۔ پس جو چیز خیار شرط کی وجہ سے ٹوٹ جائے اور اصل میں پائے جانے والے اسباب عدم رویت سے ٹوٹ جائے اور عیوب کی وجہ سے اس کو مسترد کیا جائے تو وہ مجبوری کی صورت میں بدرجہ اولیٰ ٹوٹ جانی اور رد ہونی چاہئے اور جو چیز ثابت ہونے کے بعد کسی چیز سے نہیں ٹوٹتی تو وہ جبر و اکراہ سے بھی نہ ٹوٹنی چاہئے۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اور حدیث سے اسی کی تائید ہوتی ہے روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

۴۵۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوُحَاظِیُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِیْبِ بْنِ أَرْدَكَ أَنَّهٗ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِیْ رَبَاحٍ یَقُوْلُ :أَخْبَرَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ ، النِّكَاحُ ، وَالطَّلَاقُ ، وَالرَّجْعَةُ ۴۵۵۶:حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِیْبُ وَأَسَدٌ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ أَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۵۵۵: یوسف بن ماہک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کرتے سنا۔ کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو مزاح میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں اور سنجیدگی میں تو سنجیدگی ہی وہ نکاح' طلاق' رجعت ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ۹' ترمذی فی الطلاق باب ۹' ابن ماجه فی المقرمه باب ۷' والطلاق باب ۱۳۔

۴۵۵۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِیْبُ وَأَسَدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِیُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِیْبِ بْنِ أَرْدَكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۵۵۶: یوسف بن ماہک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

القدر تابعی حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے قول سے تائید:

۴۵۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . فَلَمَّا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِد فَمَنَعَ النِّكَاحَ مِنَ الْبُطْلَانِ بَعْدَ وُقُوْعِهِ ، وَكَذٰلِكَ الطَّلَاقُ وَالْمُرَاجَعَةُ وَلَمْ نَرَ الْبُيُوْعَ حُمِلَتْ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى ، بَلْ حُمِلَتْ عَلٰى ضِدِّهٖ ، فَجُعِلَ مَنْ بَاعَ لَاعِبًا ، كَانَ بَيْعُهُ بَاطِلًا ، وَكَذٰلِكَ مَنْ أَجَرَ لَاعِبًا ، كَانَتْ إِجَارَتُهُ بَاطِلَةً . فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ - عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - إِلَّا لِأَنَّ الْبُيُوْعَ وَالْإِجَارَاتِ ، مِمَّا يُنْقَضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، فَنُقِضَتْ بِالْهَزْلِ ، كَمَا نُقِضَتْ بِذٰلِكَ . وَكَانَتِ الْأَشْيَاءُ الْأُخَرُ مِنَ الطَّلَاقِ وَالْعَتَاقِ وَالرَّجْعَةِ ، لَا يَبْطُلُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجُعِلَتْ غَيْرَ مَرْدُوْدٍ بِالْهَزْلِ . فَكَذٰلِكَ أَيْضًا فِي النَّظَرِ ، مَا كَانَ يُنْقَضُ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، نُقِضَ بِالْإِكْرَاهِ ، وَمَا كَانَ لَا يُنْقَضُ بِتِلْكَ الْأَسْبَابِ ، لَمْ يُنْقَضْ بِالْإِكْرَاهِ . وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ .

۴۵۵۷: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی اپنے سے نفی کرے تو قاضی ان کے درمیان اس حمل کی وجہ سے لعان کرائے گا اور وہ حمل اس کی ماں کی طرف منسوب کر دے گا اور اس عورت کو مرد سے جدا کر دے گا۔ ان کی دلیل یہ روایت ہے جس کو علقمہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی وجہ سے یہاں لعان کیا ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہ بات فرمائی تھی مگر ان کا مشہور مسلک یہ نہیں ہے۔ دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ حمل کی وجہ سے لعان نہ کیا جائے گا کیوں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ حمل نہ ہو کیوں کہ جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے اور اس کے ذریعہ اس کے حاملہ ہونے کا وہم کیا جا رہا ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ واقعی وہ حمل ہے وہ تو ایک وہم ہے۔ لہٰذا وہم کرنے والے کی نفی سے لعان لازم نہیں ہوتا۔ پہلے قول والوں کے خلاف ان کے پاس دلیل یہ ہے کہ جس روایت سے تم نے استدلال کیا ہے وہ مختصر ہے اس کے راوی نے اس کو مختصر کر کے اس میں غلطی کی ہے اصل روایت یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مابین حالت حمل میں ملاعنت کرائی اور ہمارے نزدیک یہ لعان قذف کی وجہ سے ہے حمل کی نفی کرنے کی وجہ سے لعان نہ تھا راوی کو وہم ہوا کہ یہ حمل کی وجہ سے لعان ہے اس لئے اس نے روایت کو اختصار سے بیان کر دیا جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا۔ یہ روایت فہد کی سند سے بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں سنجیدگی میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں اور مزاح کی صورت میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہے تو آپ

نے نکاح کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنے سے منع کر دیا اور طلاق و رجوع کا بھی یہی حکم ہے اور اس کے بالمقابل تم خرید و فروخت کو دیکھتے ہو کہ اسے اس معنی پر محمول نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے برعکس معنی پر محمول کیا جاتا ہے فلہٰذا جو آدمی ہنسی مذاق میں کوئی چیز فروخت کرتا ہے اس کو بیع باطل کہتے ہیں۔ اسی طرح جو آدمی بطور کھیل اجارہ کرتا ہے تو اس کا اجارہ بھی باطل ہے اور ہمارے ہاں تو یہ اس وجہ سے ہے کہ خرید و فروخت اور اجارہ ان اسباب سے ٹوٹ جاتے ہیں جن کا تذکرہ ہوا تو جس طرح وہ ان چیزوں سے ٹوٹ جاتے ہیں مذاق بھی ٹوٹ جائیں اور رہے طلاق' عتاق اور رجعت وغیرہ تو یہ ان میں سے کسی چیز سے نہیں ٹوٹتے پس اسی وجہ سے ان کو مذاق سے بھی ٹوٹنے والا قرار دیا گیا۔ پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ جو ان اسباب مذکورہ سے ٹوٹ جاتے ہیں وہ اکراہ و جبر سے بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور جو ان اسباب سے نہیں ٹوٹتے وہ اکراہ و جبر سے بھی نہیں ٹوٹتے۔

حاصل روایات: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں سنجیدگی میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہیں اور مزاح کی صورت میں بھی سنجیدگی شمار ہوتی ہے تو آپ نے نکاح کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنے سے منع کر دیا اور طلاق و رجوع کا بھی یہی حکم ہے۔

اور اس کے بالمقابل تم خرید و فروخت کو دیکھتے ہو کہ اسے اس معنی پر محمول نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے برعکس معنی پر محمول کیا جاتا ہے فلہٰذا جو آدمی ہنسی مذاق میں کوئی چیز فروخت کرتا ہے اس کو بیع باطل کہتے ہیں۔ اسی طرح جو آدمی بطور کھیل اجارہ کرتا ہے تو اس کا اجارہ بھی باطل ہے اور ہمارے ہاں تو یہ اس وجہ سے ہے کہ خرید و فروخت اور اجارہ ان اسباب سے ٹوٹ جاتے ہیں جن کا تذکرہ ہوا تو جس طرح وہ ان چیزوں سے ٹوٹ جاتے ہیں مذاق بھی ٹوٹ جائیں اور رہے طلاق' عتاق اور رجعت وغیرہ تو ان میں سے کسی چیز سے نہیں ٹوٹتے پس اسی وجہ سے ان کو مذاق سے بھی ٹوٹنے والا قرار دیا گیا۔

پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ جو ان اسباب مذکورہ سے ٹوٹ جاتے ہیں وہ اکراہ و جبر سے بھی ٹوٹ جاتے ہیں اور جو ان اسباب سے نہیں ٹوٹتے وہ اکراہ و جبر سے بھی نہیں ٹوٹتے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْفِيْ حَمْلَ امْرَأَتِهِ أَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ

کوئی آدمی اپنی بیوی کے حمل کا انکار کرے

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَفَى حَمْلَ امْرَأَتِهِ، أَنْ يَكُوْنَ مِنْهُ، لَاعَنَ الْقَاضِيْ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ بِذٰلِكَ الْحَمْلِ ، وَأَلْزَمَهُ أُمَّهُ، وَأَبَانَ الْمَرْأَةَ مِنْ زَوْجِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثٍ. يُحَدِّثُهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ مَرَّةً ،

وَلَيْسَ هُوَ بِالْمَشْهُوْرِ مِنْ قَوْلِهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يُلَاعِنُ بِحَمْلٍ ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ لَا يَكُوْنَ حَمْلًا ، لِأَنَّ مَا يَظْهَرُ مِنَ الْمَرْأَةِ مِمَّا يُتَوَهَّمُ بِهِ أَنَّهَا حَامِلٌ ، لَيْسَ يُعْلَمُ بِهِ حَمْلٌ عَلٰى حَقِيْقَةٍ ، إِنَّمَا هُوَ تَوَهُّمٌ ، فَنَفْيُ الْمُتَوَهَّمِ لَا يُوْجِبُ اللِّعَانَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ ، حَدِيْثٌ مُخْتَصَرٌ ، اخْتَصَرَهُ الَّذِيْ رَوَاهُ فَغَلِطَ فِيْهِ وَإِنَّمَا أَصْلُهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا وَهِيَ حَامِلٌ ، فَذٰلِكَ - عِنْدَنَا -لِعَانٌ بِالْقَذْفِ ، لَا لِعَانٌ بِنَفْيِ الْحَمْلِ فَتَوَهَّمَ الَّذِيْ رَوَاهُ أَنَّ ذٰلِكَ لِعَانٌ بِالْحَمْلِ ، فَاخْتَصَرَ الْحَدِيْثَ كَمَا ذَكَرْنَا وَأَصْلُ الْحَدِيْثِ فِيْ ذٰلِكَ ،

اس سلسلے میں دو قول ہیں۔

نمبر①: فریق اوّل کہتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی نفی کرے تو ان کے درمیان قاضی ملاعنت کروائے گا اور بچہ ماں سے لازم کر دیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی اس کو امام مالک' ابو یوسف] ابن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی: ان میں ملاعنت نہ کی جائے گی خواہ چھ ماہ سے پہلے بچہ پیدا ہو یا بعد اور صاحبین کے ہاں چھ ماہ سے پہلے پیدا ہو جائے تو تب لعان ہوگا۔ (نخب الافکار ج ۷)

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے حمل کی اپنے سے نفی کرے تو قاضی ان کے درمیان اس حمل کی وجہ سے لعان کرائے گا اور وہ حمل اس کی ماں کی طرف منسوب کر دے گا اور اس عورت کو مرد سے جدا کر دے گا۔ ان کی دلیل یہ روایت ہے جس کو علقمہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی وجہ سے یہاں لعان کیا ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے یہ بات فرمائی تھی مگر ان کا مشہور مسلک یہ نہیں ہے۔

فریق ثانی کا موقف: دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ حمل کی وجہ سے لعان نہ کیا جائے گا کیوں کہ یہ بھی ممکن ہے کہ حمل نہ ہو کیوں کہ جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے اور اس کے ذریعہ اس کے حاملہ ہونے کا وہم کیا جا رہا ہے اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ واقعی وہ حمل ہے وہ تو ایک وہم ہے۔ لہٰذا وہم کرنے والے کی نفی سے لعان لازم نہیں ہوتا۔

فریق اوّل کے مستدل کا جواب: جس روایت سے تم نے استدلال کیا ہے وہ مختصر ہے اس کے راوی نے اس کو مختصر کر کے اس میں غلطی کی ہے اصل روایت یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے مابین حالت حمل میں ملاعنت کرائی اور ہمارے نزدیک یہ لعان قذف کی وجہ سے ہے حمل کی نفی کرنے کی وجہ سے لعان نہ تھا راوی کو وہم ہوا کہ یہ حمل کی وجہ سے لعان ہے اس لئے اس نے روایت کو اختصار سے بیان کر دیا جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اصل روایت:

۴۵۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سِنَانٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ : طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُكْرَهِ جَائِزٌ .

۴۵۵۸: ابوسنان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کوفرماتے سنا کہ نشہ والے اور مکرہ (جبر والا) کی طلاق نافذ ہے۔

تخریج : مسلم فی اللعان ۱۰' ابو داؤد فی الطلاق باب۲۷' نسائی فی الطلاق باب۳۸' ابن ماجه فی الطلاق باب۲۷' مسند احمد ۴۲۲/۱۔

اللغات : جلد کوڑے لگانا۔ ابتلی به۔ مبتلا ہوا۔

۴۵۵۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عَشِيَّةً فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ رَجُلٌ :إِنَّ أَحَدَنَا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا ، فَإِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوْهُ ، وَإِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ ، وَإِنْ هُوَ سَكَتَ ، سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ ، لَأَسْأَلَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَنَا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا ، فَإِنْ قَتَلَهُ قَتَلْتُمُوْهُ ، وَإِنْ هُوَ تَكَلَّمَ جَلَدْتُمُوْهُ ، وَإِنْ سَكَتَ ، سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ ، اللّٰهُمَّ احْكُمْ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :فَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ ، أَوَّلَ مَنْ ابْتُلِيَ بِهٖ.

۴۵۵۹: علقمہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم شام کے وقت مسجد میں تھے کہ ایک شخص نے آ کر کہا اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو دیکھے پھر اگر وہ اسے قتل کر دے تو تم اسے قتل کرو گے (قصاص میں) اور اگر وہ اس کے متعلق بات کرلے تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے اور اگر وہ خاموشی اختیار کرے تو وہ غصے کی حالت میں وہ خاموشی اختیار کرنے والا ہوگا۔ میں اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور دریافت کروں گا۔ چنانچہ اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ہم میں سے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھے پھر اسے اگر وہ قتل کر دے تو آپ اس کو قتل (قصاص میں) کر دیں گے اور اگر وہ اس کے متعلق کلام کرے تو اس کو کوڑے لگائے جائیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو غصے کی حالت میں خاموشی اختیار کرنے والا ہوگا اے اللہ اس سلسلے میں تو حکم نازل فرمایا۔ پس لعان کی آیت نازل ہوئی ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص سب سے پہلے اس میں مبتلا ہوا۔ مسئلہ لعان میں روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اصل یہ ہے۔ یہ لعان قذف ہے جو اس مرد نے اپنی بیوی کے متعلق حمل کی حالت میں الزام لگایا۔ یہ حمل کی وجہ سے لعان

نہیں ہے اوراس روایت کواس طرح ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی روایت کیا ہے۔

اللغات: مه۔ رک جا۔ باز آ۔ الجعد۔ گھنگھریالے بال۔

۴۵۶۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ : ثَنَا حَكِيْمُ بْنُ سَيْفٍ ، قَالَ : ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ، فَقَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ وَجَدَ رَجُلٌ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا ؟ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيْهِ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : فَابْتُلِيَ بِهٖ ، وَكَانَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاعَنَ امْرَاَتَهٗ، فَلَمَّا اَخَذَتِ امْرَاَتُهٗ تَلْتَعِنُ ، قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَالْتَعَنَتْ ، فَلَمَّا اَدْبَرَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّهَا اَنْ تَجِيْءَ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا فَجَاءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرٌ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. فَهٰذَا هُوَ اَصْلُ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي اللِّعَانِ ، وَهُوَ لِعَانٌ بِقَذْفٍ كَانَ مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ لِامْرَاَتِهٖ وَهِيَ حَامِلٌ ، لَا بِحَمْلِهَا . وَقَدْ رَوَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا غَيْرُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

۴۵۶۰: علقمہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد نبوی میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پائے؟ پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ یہی اس میں پہلے مبتلا ہوا یہ ایک انصاری آدمی تھا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے اپنی بیوی سے لعان کیا۔ جب بیوی لعان کرنے لگی تو اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رک جا اور لعان سے باز رہ مگر اس نے لعان کی جب وہ واپس مڑی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید اس کے ہاں۔ گھنگھریالے بالوں والا سیاہ بچہ پیدا ہو۔ چنانچہ سیاہ گھنگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا۔ جریر نے اعمش سے روایت کی پھر اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

حاصل روایات: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت کی اصل یہ ہے اور یہ لعان قذف ہے جو اس آدمی نے اس عورت کے متعلق حاملہ ہونے کی حالت میں الزام تراشی کی۔ یہ حمل کی وجہ سے لعان نہیں ہے۔

اس روایت کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علاوہ صحابہ کرام نے بھی روایت کیا ہے۔ روایات ابن عباس رضی اللہ عنہما ملاحظہ ہوں۔

۴۵۶۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ اَبِيْهِ ، قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَاَتِهٖ وَكَانَتْ حُبْلٰى . فَقَالَ زَوْجُهَا : وَاللّٰهِ مَا قَرِبْتُهَا مُنْذُ عَفَرْنَا ، وَالْعَفْرُ : اَنْ يُسْقٰى

النَّخلُ بَعْدَ أَنْ تُتْرَكَ مِنَ السَّقْيِ بَعْدَ الْإِبَارِ بِشَهْرَيْنِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَزَعَمُوْا أَنَّ زَوْجَ الْمَرْأَةِ كَانَ حَمْشَ الذِّرَاعَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ ، أَصْهَبَ الشَّعْرَةِ ، وَكَانَ الَّذِيْ رُمِيَتْ بِهِ ابْنُ السَّحْمَاءِ قَالَ :فَجَاءَ تْ بِغُلَامٍ أَسْوَدَ جَعْدٍ ، قَطَطٍ ، عَبْلِ الذِّرَاعَيْنِ ، خَدْلِ السَّاقَيْنِ قَالَ الْقَاسِمُ :فَقَالَ ابْنُ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، يَا أَبَا عَبَّاسٍ ، أَهِيَ الْمَرْأَةُ الَّتِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَا :وَلٰكِنْ تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ قَدْ أَعْلَنَتْ فِي الْإِسْلَامِ .

۴۵۶۱: قاسم بن محمد نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عجلانی اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا وہ حاملہ تھیں اس کے خاوند نے کہا اللہ کی قسم جب سے ہم نے عفر کیا (کھجور کے درختوں کی پیوند کاری کے دو ماہ بعد کھجور کو سیراب کیا جائے) تو میں اس کے قریب نہیں گیا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ خوب واضح فرما۔ لوگوں کا خیال یہ تھا کہ اس عورت کا خاوند پتلے بازو اور پنڈلیوں والا ہے اس کے بالوں کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہے اور جس شخص کے ساتھ ملوث ہونے کا الزام تھا وہ ابن السحماء تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ سیاہ گھنگھریالے بالوں والا بچہ پیدا ہوا جس کے ہاتھ اور پنڈلیاں موٹی تھیں۔

ابن شداد بن الہاد نے کہا اے ابن عباس ؓ! کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر میں بلا گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اس عورت کو کرتا۔ ابن عباس ؓ کہنے لگے نہیں! البتہ یہ پہلی عورت ہے جس کو اسلام میں سب سے پہلے لعان کیا گیا۔

۴۵۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

۴۵۶۲: ابی الزناد نے قاسم سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۵۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ سُؤَالَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، إِلَى آخِرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۴۵۶۳: قاسم بن محمد نے ابن عباس ؓ سے اسی جیسی روایت بیان کی البتہ انہوں نے عبداللہ بن شداد کا سوال آخر روایت تک ذکر نہیں کیا۔

۴۵۶۴: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :اَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَا لِیْ عَهْدٌ بِاَهْلِیْ مُنْذُ عَفَرْنَا النَّخْلَ ، فَوَجَدْتُ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا .وَزَوْجُهَا نِضْوٌ حَمْشٌ ، سَبِطُ الشَّعْرِ ، وَالَّذِیْ رُمِيَتْ بِهٖ اِلَى السَّوَادِ جَعْدٌ قَطَطٌ شَدِيْدُ الْجُعُوْدَةِ اَوْ حَسَنَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ ثُمَّ لَاعَنَ بَيْنَهُمَا ، فَجَاءَ تْ بِهٖ يُشْبِهُ الَّذِیْ رُمِيَتْ بِهٖ

۴۵۶۴: قاسم بن محمد نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا میں نے اپنے گھر والوں سے اس وقت سے ملاپ نہیں کیا جب سے ہم نے کھجوروں کی تابیر و پیوند کاری کی ہے۔ پس میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو مشغول پایا ہے۔اس عورت کا خاوند کمزور' پتلی پنڈلیوں والا اور سیدھے بالوں والا شخص تھا اور وہ شخص جس کے ساتھ اس کو الزام دیا گیا تھا وہ سیاہ رنگ گھنگھریالے بالوں والا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بارگاہ ایزدی میں عرض کیا یا اللہ! واضح حکم نازل فرما پھر ان دونوں کے درمیان لعان کیا۔ پھر اس کے ہاں اس شخص کے مشابہہ بچہ پیدا ہوا جس کے ساتھ اسے الزام دیا گیا تھا۔

اللغات: نضو۔ کمزور۔حمش۔ باریک پنڈلیوں والا۔سبط الشعر۔سیدھے بال۔

۴۵۶۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيْكَ ابْنَ سَحْمَاءَ بِامْرَاَتِهٖ، فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، وَاِلَّا فَحَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ .فَقَالَ :وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اِنِّیْ لَصَادِقٌ قَالَ :فَجَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَهٗ اَرْبَعَةٌ وَاِلَّا فَحَدٌّ فِیْ ظَهْرِكَ قَالَ :وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اِنِّیْ لَصَادِقٌ ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّءُ بِهٖ ظَهْرِیْ مِنَ الْجَلْدِ فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ قَالَ :فَدُعِیَ هِلَالٌ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ ، وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ قَالَ :ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْاَةُ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِفُوْهَا فَاِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ فَتَلَكَّاَتْ حَتّٰى مَا شَكَكْنَا اَنْ سَتُقِرُّ ، ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا ، فَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِیْءَ الْعَيْنَيْنِ ، فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ ، وَاِنْ جَاءَ تْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ ، فَهُوَ لِشَرِيْكٍ

ابْنِ سَحْمَاءَ .قَالَ :فَجَاءَ تْ بِهِ أَكْحَلَ ، جَعْدًا ، حَمْشَ السَّاقَيْنِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، كَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ :الْقَضِيءُ الْعَيْنَيْنِ : طَوِيْلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ ، لَيْسَ بِمَفْتُوْحِ الْعَيْنَيْنِ

۴۵۶۵: ابن سیرین نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر الزام لگایا کہ وہ اس کی بیوی سے ناجائز تعلق رکھتا ہے یہ معاملہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے ہلال کو فرمایا۔ چار گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد لگے گی اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! بے شک اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ میں سچا ہوں۔ یہ بات ہلال نے کئی مرتبہ دھرائی اور ضرور بضرور اللہ تعالیٰ آپ پر ایسی وحی اتار دیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پشت کو آپ کے کوڑوں سے بچالیں گے۔ پس آیت لعان نازل ہوئی۔ ''والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم'' (النور۔۶) راوی کہتے ہیں کہ ہلال کو بلایا گیا انہوں نے چار مرتبہ قسم اٹھا کر گواہی دی کہ وہ اس کے متعلق الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ اس طرح کہا اگر میں جھوٹا الزام لگاؤں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار ہو۔ راوی کہتے ہیں پھر عورت کو بلایا گیا اس نے چار مرتبہ قسم اٹھا کر شہادت دی کہ اس کا خاوند جھوٹا ہے جب وہ پانچویں مرتبہ قسم اٹھانے لگی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے روک دو۔ بے شک یہ قسم لازم کرنے والی ہے راوی کہتے ہیں وہ پیچھے کو ہٹی یہاں تک کہ ہمیں اس میں شک نہ رہا کہ وہ اقرار کرے گی پھر کہنے لگی میں ہمیشہ کے لئے اپنی قوم کو رسوا نہ کروں گی چنانچہ اس نے قسم اٹھالی۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھنا اگر اس نے سفید رنگ سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر سرگیں آنکھوں گھنگھریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ شریک بن سحماء کا ہے۔ راوی کہتے ہیں اس عورت نے سرگیں آنکھیں اور گھنگھریالے بالوں پتلی پنڈلیوں والے بچے کو جنم دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تقدیر الٰہی کی بات سبقت کرنے والی نہ ہوتی تو میں اس کے ساتھ اور معاملہ کرتا (مراد چار گواہوں کی شرط ہے) یعنی حد لگاتا۔ راوی کہتے ہیں۔ قضی العینین کا معنی۔ جس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں اور اس کی آنکھیں کھلی نہ ہوں۔

اللُّغَاتْ: تکاکات۔ پیچھے کو ہٹنا۔ السبط۔ سیدھے بال۔ قضی العینین۔ سرخی یا زیادہ آنسوؤں سے بگڑی آنکھیں۔ اکحل۔ آنکھ کی پلک کی سیاہی۔ حمش الساق۔ پتلی پنڈلی۔

۴۵۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْظِرُوْهَا ، فَإِنْ جَاءَ تْ ، بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَإِنْ جَاءَ تْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ ، فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَ تْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ

السَّاقَيْنِ

۴۵۶۶: محمد نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر الزام لگایا کہ وہ شریک بن سحماء سے ناجائز تعلق رکھتی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو دیکھنا اگر اس نے سفید سیدھے بالوں بگڑی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کا ہے اور اگر گھنگھریالے بال سرگیں آنکھوں تپلی پنڈلیوں والا بچہ جنا تو وہ شریک بن سحماء کا ہے تو اس عورت نے سرگیں آنکھوں تپلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

تخریج: اس کی تخریج کے لئے ٤٥٦٤ روایت کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۵۶۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ .ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ، أَنَّ عُوَيْمِرًا جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ :أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ، أَتَقْتُلُوْنَهُ بِهٖ ؟ سَلْ لِيْ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَجَاءَ عَاصِمٌ ، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ وَعَابَهَا ، فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكُمْ قُرْآنًا ، فَدَعَاهُمَا ، فَتَقَدَّمَا ، فَتَلَاعَنَا ، ثُمَّ قَالَ :كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَفَارَقَهَا وَمَا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا ، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا ، فَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَحْمَرَ قَصِيرًا ، مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسَبُهُ إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا قَالَ : فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوْهِ فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، أَنْ لَا حُجَّةَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ لِمَنْ يُوْجِبُ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا فَهُوَ لِزَوْجِهَا ، وَإِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا فَهُوَ لِفُلَانٍ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْحَمْلَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ بِالْقَذْفِ وَاللِّعَانِ فَجَوَابُنَا لَهُ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّ اللِّعَانَ لَوْ كَانَ بِالْحَمْلِ ، إِذًا لَكَانَ مُنْتَفِيًا مِنَ الزَّوْجِ ، غَيْرَ لَاحِقٍ بِهٖ ، أَشْبَهَهُ أَوْ لَمْ يُشْبِهْهُ .أَلَا تَرٰى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ وَضَعَتْهُ قَبْلَ أَنْ يَقْذِفَهَا ، فَنَفٰى وَلَدَهَا ، وَكَانَ أَشْبَهَ النَّاسِ بِهٖ ، أَنَّهُ يُلَاعَنُ بَيْنَهُمَا وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، وَيَلْزَمُ الْوَلَدُ أُمَّهُ، وَلَا يَلْحَقُ بِالْمُلَاعِنِ لِشَبَهِهٖ بِهٖ ؟ فَلَمَّا كَانَ الشَّبَهُ لَا يَجِبُ بِهٖ ثُبُوْتُ نَسَبٍ ، وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهٖ انْتِفَاءُ نَسَبٍ ، وَكَانَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهٖ كَذَا ، فَهُوَ لِلَّذِيْ لَاعَنَهَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ اللِّعَانُ نَافِيًا لَهُ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ نَافِيًا لَهُ، إِذًا لَمَا كَانَ شَبَهُهُ بِهٖ دَلِيْلًا عَلٰى

أَنَّهُ مِنْهُ، وَلَا بُعْدُ شَبَهِهِ إِيَّاهُ، دَلِيلًا عَلَى أَنَّهُ مِنْ غَيْرِهِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَعْرَابِيِّ الَّذِي سَأَلَهُ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ:

۴۵۶۷: سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی کے ہاں آیا اور کہنے لگا تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو مصروف پائے اور وہ اس کو قتل کر دے کیا تم اس کو قتل کر دو گے (قصاص میں) اے عاصم تم جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھو چنانچہ عاصم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا اور اس کو سخت سست کہا عویمر عجلانی کہنے لگے میں خود جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا۔ (پس وہ حاضر ہوئے) تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے متعلق قرآن مجید اتار دیا ہے پس ان دونوں کو بلایا وہ آگے بڑھے اور دونوں نے لعان کیا۔ پھر عویمرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اس کو اپنے پاس رکھوں تو میں اس پر جھوٹا الزام لگانے والا بنتا ہوں پس اس نے اس کو جدا کر دیا حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو جدا کرنے کا حکم نہ فرمایا تھا پس لعان کرنے والوں میں یہ طریقہ جاری ہو گیا (جب آپ کے سامنے ہوا اور آپ نے روکا نہیں تو گویا خاموشی سے تصدیق فرما دی۔ ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی جو حمل کے سبب لعان کو واجب قرار دیتے ہیں ان روایات میں ان کی کوئی دلیل نہیں۔ اگر کوئی کہنے والا یہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فان جاء ت بہ کذا فھو لزوجھا وان جاء ت بہ کذا فھو لفلان ان الفاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ لعان وقذف سے مقصود حمل ہے۔ اگر لعان حمل کی وجہ سے ہوتا تو پھر خاوند کے ذمہ نہ ہوتا بلکہ اس سے نفی کی جاتی اس کے ساتھ اس کو نہ ملایا جاتا خواہ اس کے مشابہہ ہو یا نہ ہو۔ اس بات میں ذرا غور کرو کہ اگر قذف سے پہلے وہ جنتی پھر وہ اس کے لڑکے کی نفی کرتا حالانکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کے مشابہہ ہے تو اس وقت بھی ان کے درمیان لعان کی صورت میں تفریق کر دی جاتی اور لڑکے کو ماں سے ملا دیا جاتا اور مشابہت کی وجہ سے لعان کرنے والے کے حوالے نہ کیا جاتا۔ پس جب مشابہت ثبوت نسب کو لازم نہیں کرتی اور عدم مشابہت انتفاء نسب کو لازم نہیں کرتا۔ رہی وہ روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "ان جاء ت بہ کذا فھو للذی لا عنھا" اس سے یہ ثبوت ملا کہ لعان اس کے منافی اور خلاف نہیں۔ اگر لعان اس سے لڑکے کی نفی کرنے والا ہو تو پھر بچے کی اس کے ساتھ مشابہت اس کا بچہ ہونے کی دلیل نہ ہوتی اور نہ ہی اس سے مشابہت کی دوری اس بات کی دلیل ہے کہ وہ غیر سے ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو فرمایا جس نے یہ سوال کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ لڑکا جنا ہے شاید کہ اس کی کسی رگ نے کھینچا ہو۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا اس پر نگاہ رکھنا اگر وہ سرخ چھوٹے قد والا بچہ جنے جیسے جیسا کہ وحرہ (چھپکلی کی طرح زہریلا جاندار ہے) تو پھر میرے خیال میں اس کے خاوند نے اس پر جھوٹ بولا ہے اور اگر لمبا بڑی آنکھوں، لمبے ہاتھوں والا جنا تو میرے گمان میں اس نے اس کے متعلق سچی بات کہی۔ راوی کہتے ہیں اس

عورت نے برے معاملے کے مطابق جنا۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ٤' باب ١' الطلاق باب ٣٠' الحدود باب ٤٣' ابو داؤد فی الطلاق باب ٢٧' ابن ماجه فی الطلاق باب ٢٧' مسند احمد ٣٣٤/٥۔

اللغات :الوحرہ۔ چھپکلی جیسا زہریلا جانور۔ اشجم۔ لانبا۔ اعین۔ بڑی آنکھوں والا۔ ذو الیدین۔ لمبے ہاتھوں والا۔

حاصل روایات : ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی جو حمل کے سبب لعان کو واجب قرار دیتے ہیں ان روایت میں ان کی کوئی دلیل نہیں۔

ایک اشکال:

جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فان جاء ت به كذا فهو لزوجها وان جاء ت به كذا فهو لفلان ان الفاظ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ لعان وقذف سے مقصود حمل ہے۔

جواب: اگر لعان حمل کی وجہ سے ہوتا تو پھر خاوند کے ذمہ نہ ہوتا بلکہ اس سے نفی کی جاتی اس کے ساتھ اس کو نہ ملایا جاتا خواہ اس کے مشابہہ ہو یا نہ ہو۔ اس بات میں ذرا غور کرو کہ اگر قذف سے پہلے وہ جنتی پھر وہ اس کے لڑکے کی نفی کرتا حالانکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اس کے مشابہہ ہے تو اس وقت بھی ان کے درمیان لعان کی صورت میں تفریق کر دی جاتی اور لڑکے کو ماں سے ملا دیا جاتا اور مشابہت کی وجہ سے لعان کرنے والے کے حوالے نہ کیا جاتا۔

پس جب مشابہت ثبوت نسب کو لازم نہیں کرتی اور عدم مشابہت انتفاء نسب کو لازم نہیں کرتا۔ رہی وہ روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "ان جاء ت به كذا فهو للذى لا عنها" اس سے یہ ثبوت ملا کہ لعان اس کے منافی اور خلاف نہیں۔ اگر لعان اس سے لڑکے کی نفی کرنے والا ہوتو پھر بچے کی اس کے ساتھ مشابہت اس کا بچہ ہونے کی دلیل نہ ہوتی اور نہ ہی اس سے مشابہت کی دوری اس بات کی دلیل ہے کہ وہ غیر سے ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو فرمایا جس نے یہ سوال کیا کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ لڑکا جنا ہے شاید کہ اس کی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

روایت اعرابی تفصیلی روایت یہ ہے۔

۴۵۶۸: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِىْ يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِىْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :إِنَّ امْرَأَتِىْ وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ ، وَإِنِّىْ أَنْكَرْتُهُ .فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ مَا أَلْوَانُهَا ؟ .قَالَ :حُمْرٌ ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ ؟ قَالَ :إِنَّ فِيهَا لَوَرَقًا .قَالَ فَأَنّٰى تَرٰى ذٰلِكَ جَاءَ هَا ؟ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عِرْقٌ نَزَعَهَا .قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ .

۴۵۶۸: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دیہاتی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا بے شک میری بیوی نے سیاہ لڑکا جنا ہے اور میں نے اس کو ناپسند کیا ہے آپ نے اس کو فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا ان کے کیا رنگ ہیں؟ اس نے کہا سرخ۔ آپ نے فرمایا کیا ان میں بھورے رنگ بھی ہیں اس نے جواب دیا ان میں گندم رنگ سیاہی مائل بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا تمہارے خیال کے مطابق وہ رنگ ان میں کہاں سے آیا؟ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کسی رگ نے کھینچا ہوگا آپ نے فرمایا یہ تیرا بیٹا جو سیاہ ہے یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۲٦' الحدود باب٤١' والاعتصام باب١٢' مسلم فی اللعان ١٨/٢٠' ابو داؤد فی الطلاق باب٢٨' ترمذی فی الولاء باب٤' نسائی فی الطلاق باب٤٠' ابن ماجه فی النكاح باب٥٨' مسند احمد ٢' ٢٣٣/٢٣٤' ٢٣٩/٢٧٩۔

۴۵۶۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ ، وَابْنُ أَبِیْ ذِئْبٍ ، وَسُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ فِیْ نَفْيِهٖ لِبُعْدِ شَبَهِهٖ مِنْهُ، وَكَانَ الشَّبَهُ، غَيْرَ دَلِيْلٍ عَلٰى شَیْءٍ ، ثَبَتَ أَنَّ جَعْلَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدَ الْمُلَاعَنَةِ مِنْ زَوْجِهَا ، إِنْ جَاءَ تْ بِهٖ عَلٰى شَبَهِهٖ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ اللِّعَانَ ، لَمْ يَكُنْ نَفَاهُ مِنْهُ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ يَرَوْنَ اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ وَفِیْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى ، وَهِیَ أَنَّ فِیْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :انْظُرُوْهَا ، فَإِنْ جَاءَ تْ بِهٖ كَذَا ، فَلَا أَرَاهُ إِلَّا وَقَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا ، وَإِنْ جَاءَ تْ بِهٖ كَذَا ، فَلَا أَرَاهُ إِلَّا وَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَكَانَ ذٰلِكَ الْقَوْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الظَّنِّ ، لَا عَلَى الْيَقِيْنِ ، وَذٰلِكَ مِمَّا قَدْ دَلَّ أَيْضًا أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ جَرٰى فِی الْحَمْلِ حُكْمٌ أَصْلًا .فَثَبَتَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى اللِّعَانِ بِالْحَمْلِ وَإِنَّمَا احْتَجَجْنَا بِهٖ لِمَنْ ذَهَبَ إِلٰى خِلَافِهٖ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِمَّنْ أَبَى اللِّعَانَ بِالْحَمْلِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَقَوْلُ أَبِیْ يُوْسُفَ الْمَشْهُوْرُ .

۴۵۶۹: سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ پس جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت بعیدہ کی وجہ سے نفی ولد کی اجازت نہیں دی اور مشابہت کسی چیز کی دلیل نہیں اس سے ثابت ہوگیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ملاعنہ کے بچے کو اسی کے خاوند سے قرار دینا اگر وہ اس کے مشابہہ جنے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لعان نے اس بچے کی نفی اس سے نہیں کی تھی۔ اس مذکورہ بات سے

یہ ثابت ہو گیا کہ جن لوگوں نے لعان کو حمل کے سبب سے قرار دیا ان کا یہ نظریہ غلط ہے۔ اس میں ایک اور بھی دلیل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے متعلق دیکھنا کہ اگر وہ اس قسم کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس شخص نے اس پر بہتان طرازی کی ہے اور اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس عورت کے متعلق سچی بات کہی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول گمان کی بنیاد پر تھا یقین کی بنیاد پر نہ تھا اور یہ بات انہی باتوں میں سے ہے جو حالت حمل میں حکم کے قطعی طور پر جاری نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ تو اس سے بھی ان لوگوں کی غلطی ثابت ہو گئی جو حمل کی وجہ سے لعان کو واجب قرار دیتے ہیں۔ ہماری یہ تمام تو تحقیق ان حضرات کی موافقت میں جو حمل کو لعان کا سبب قرار نہیں دیتے بلکہ اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حمل لعان کا سبب ہوا ہو۔ ہم شروع باب میں ان کا تذکرہ کر آئے ہیں وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مشہور قول یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

حاصل روایات: جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشابہت بعیدہ کی وجہ سے نفی ولد کی اجازت نہیں دی اور مشابہت کسی چیز کی دلیل نہیں اس سے ثابت ہو گیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ملاعنہ کے بچے کو اسی کے خاوند سے قرار دینا اگر وہ اس کے مشابہ جنے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ لعان نے اس بچے کی نفی اس سے نہیں کی تھی۔ اس مذکورہ بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ جن لوگوں نے لعان کو حمل کے سبب سے قرار دیا ان کا یہ نظریہ غلط ہے۔

ایک مزید دلیل: اس میں ایک اور بھی دلیل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس عورت کے متعلق دیکھنا کہ اگر وہ اس قسم کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس شخص نے اس پر بہتان طرازی کی ہے اور اگر وہ اس طرح کا بچہ جنے تو میرے خیال میں اس نے اس عورت کے متعلق سچی بات کہی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول گمان کی بنیاد پر تھا یقین کی بنیاد پر نہ تھا۔

نتیجہ: اور یہ بات انہی باتوں میں سے ہے جو حالت حمل میں حکم کے قطعی طور پر جاری نہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ تو اس سے بھی ان لوگوں کی غلطی ثابت ہو گئی جو حمل کی وجہ سے لعان کو قرار دیتے ہیں۔

ہمارا مؤقف: ہماری یہ تمام تر تحقیق ان حضرات کی موافقت میں ہے جو حمل کو لعان کا سبب قرار نہیں دیتے بلکہ اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ حمل لعان کا سبب ہوا ہو۔ ہم شروع باب میں ان کا تذکرہ کر آئے ہیں وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا معروف قول اگرچہ ان کے موافق ہے مگر ان کی طرف ایک قول پہلے مؤقف کے موافق ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْفِيْ وَلَدَ امْرَأَتِهٖ حِيْنَ يُوْلَدُ هَلْ يُلَاعِنُ بِهٖ أَمْ لَا ؟

بچے کی ولادت کے بعد اگر خاوند اس کی نفی کرے تو لعان ہے یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: یہاں دو فریق ہیں:

نمبر ①: شعبی ابن ابی ذئب کا قول یہ ہے کہ جب اس نے اپنی بیوی کے بچہ کی نفی کر دی تو اس سے نہ نفی ہوگی اور نہ لعان لازم ہوگا۔

نمبر ②: جمہور فقہاء و تابعین اور ائمہ اربعہ کا قول یہ ہے کہ جب کوئی آدمی اپنے بیٹے کی نفی کر دے تو لعان کیا جائے گا اور اس سے نسب کی نفی ہو کر والدہ سے وہ لڑکا منسوب ہوگا۔

فریق اوّل کا مؤقف:

نفی ولد سے نہ تو نفی ہوگی اور نہ لعان لازم ہوگا ان کی مستدل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۵۷۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ .ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ رَبِيْعٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ،

۴۵۷۰: ابراہیم بن مرزوق نے حبان سے روایت نقل کی ہے۔

۴۵۷۱: مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ رَبَاحٍ ، قَالَ :أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ .

۴۵۷۱: مولیٰ حسن بن علی نے رباح سے روایت کی کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہ فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا لڑکا خاوند کا (یا لونڈی کے آقا کا)

۴۵۷۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

۴۵۷۲: عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا بستر والے (خاوند، آقا) کا اور

زانی کے لئے پتھر ہیں۔

تخریج : بخاری فی الوصایا باب٤، البیوع باب٣/١٠٠، والمغازی باب٥٣، والفرائض باب١٨، ٢٨، الحدود باب٢٣، والاحکام باب٢٩، مسلم فی الرضاع ٣٦، ٣٨، ابو داؤد فی الطلاق باب٣٤، ترمذی فی الرضاع باب٨، والوصایا باب٥، نسائی فی الطلاق باب٤٨، ابن ماجه فی النکاح باب٥٩، والوصایا باب٦، دارمی فی النکاح باب٤١، الفرائض باب٤٥، مالك فی الإقضیه ، ٢، مسند احمد ٥٩/١، ٦٥/٤، ١٠٤، ١٨٦/٤، ٢٣٨/٢٣٩، ٥، ٢٦٧/٣٢٦، ٦، ١٢٩/٢٣٧، ٢٤٧۔

۴۵۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۵۷۳: محمد بن زیاد نے کہا کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔

۴۵۷۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۵۷۴: شرحبیل بن مسلم خولانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۵۷۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْهِ، سَمِعَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ ، إِذَا نَفَى وَلَدَ امْرَأَتِهِ، لَمْ يَنْتِفْ بِهِ ، وَلَمْ يُلَاعِنْ بِهِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَقَالُوْا :فَالْفِرَاشُ يُوْجِبُ حَقَّ الْوَلَدِ ، فِيْ ثَبَاتِ نَسَبِهِ مِنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ فَلَيْسَ لَهُمَا إِخْرَاجُهُ مِنْهُ لِلِعَانٍ وَلَا غَيْرِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يُلَاعِنُ بِهِ ، وَيَنْتَفِيْ نَسَبُهُ وَيَلْزَمُ أُمَّهُ، وَذٰلِكَ إِذَا كَانَ لَمْ يُقِرَّ بِهِ ، وَلَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْإِقْرَارِ وَلَمْ يَتَطَاوَلْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۴۵۷۵: سفیان نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ بچہ خاوند کا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کا یہ کہنا ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرے تو اس سے اس کی نفی ثابت نہ ہو سکے گی اور نہ لعان کیا جائے گی انہوں نے مندرجہ بالا روایات کو دلیل بنایا ہے۔ بستر (خاوند ہونا) لڑکے کے ثبوت کو لازم کرتا ہے کہ اس

کا نسب بیوی ٔ خاوند سے ثابت ہو۔ وہ اس وجوب سے لعان وغیرہ سے نکل نہیں سکتے۔ اس سے اختلاف کر کے علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ ان کے مابین لعان ہوگا اور خاوند سے نسب کی نفی ہو کر ماں کے ساتھ بچے کو لازم کر دیا جائے گا اور یہ اس وقت ہے جبکہ خاوند اس بچے کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو اقرار کا حکم رکھتی ہے اور نہ اس دعویٰ میں تاخیر ہوتی ہو۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا یہ کہنا ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کے ہاں پیدا ہونے والے بچے کی نفی کرے تو اس سے اس کی نفی ثابت نہ ہو سکے گی اور نہ لعان کی جائے گی انہوں نے مندرجہ بالا روایات کو دلیل بنایا ہے۔

طرزِ استدلال:

بستر (خاوند ہونا) لڑکے کے ثبوت کو لازم کرتا ہے کہ اس کا نسب بیوی ٔ خاوند سے ثابت ہو۔ وہ اس وجوب سے لعان وغیرہ سے نکل نہیں سکتے۔

فریق ثانی کا مؤقف:

علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ ان کے مابین لعان ہوگا اور خاوند سے نسب کی نفی ہو کر ماں کے ساتھ بچے کو لازم کر دیا جائے گا اور یہ اس وقت ہے جبکہ خاوند اس بچے کا اقرار نہ کرے اور نہ ہی اس سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو جو اقرار کا حکم رکھتی ہے اور نہ اس دعویٰ میں تاخیر ہوئی ہو۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۵۷۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ، وَأَلْزَمَ الْوَلَدَ أُمَّهُ . قَالُوْا :فَهٰذِهِ سُنَّةٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا عَارَضَهَا وَلَا نَسَخَهَا .فَعِلْمنَا بِهَا أَنَّ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ لَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ اللِّعَانُ بِهِ وَاجِبًا ، إِذَا نُفِيَ ، إِذْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ ، وَأَجْمَعَ أَصْحَابُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ، عَلٰى مَا حَكَمُوْا فِيْ مِيْرَاثِ ابْنِ الْمُلَاعَنَةِ ، فَجَعَلُوْهُ لَا أَبَ لَهٗ، وَجَعَلُوْهُ مِنْ قَوْمِ أُمِّهٖ وَأَخْرَجُوْهُ مِنْ قَوْمِ الْمُلَاعِنِ بِهٖ .ثُمَّ اتَّفَقَ عَلٰى ذٰلِكَ تَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ ، ثُمَّ لَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ إِلٰى أَنْ شَذَّ . هٰذَا الْمُخَالِفُ لَهُمْ ، فَالْقَوْلُ -عِنْدَنَا -فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهٗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهٖ وَتَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۵۷۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں میں تفریق کر

دی اور لڑکا ماں کے ساتھ لازم کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی معارض روایات موجود نہیں اور نہ ہی کوئی ناسخ ہے۔ اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ''الولد للفراش'' لعان کے واجب ہونے کی نفی نہیں کرتا جبکہ خاوند اس کی نفی کرے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس بات پر اجماع کیا کہ انہوں نے لعان کرنے والی عورت کے بچے کے لئے میراث کے سلسلے میں اسے باپ کے بغیر قرار دیا اور اسے ماں کی قوم کا فرد قرار دیا اور لعان کرنے والے کی قوم سے اس کو خارج کر دیا پھر انکے بعد تابعین رحمہم اللہ نے بھی اسی بات پر اتفاق کیا۔ پھر بعد والے لوگوں نے مسلسل اس پر عمل کیا۔ حتیٰ کہ اس مخالفت نے ان سے علیحدگی اختیار کی۔ ہمارے نزدیک اس سلسلے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمہم اللہ کے عمل کے مطابق قول کیا جائے گا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورة ٢٤' باب٤' ابو داؤد فی الطلاق باب٢٧' دارمی فی النکاح باب٣٩۔

كِتَابُ الْعِتَاقِ

غلام آزاد کرنے کا بیان

بَابُ الْعَبْدِ يَكُوْنُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَيُعْتِقُهٗ أَحَدُهُمَا

مشترک غلام کی آزادی کا حکم

خلاصۃ المرام: اس میں تین فریق ہیں فریق اوّل ابن سیرین' عروہ' ابراہیم نخعی اور زفر رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ اگر کسی نے مشترک غلام کو فروخت کر دیا تو وہ دوسرے شریک کے حصہ کا ذمہ دار ہوگا خواہ وہ تنگ دست ہو یا خوش حال۔ دوسرا فریق اس میں امام شافعی' امام احمد اور اسحاق رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ ضمان اپنے شریک کے حصے کا اس وقت لازم ہوگا جبکہ وہ خوش حال ہو۔ تیسرا فریق اس کو ائمہ احناف اور حسن بصری اور شعبی وغیرہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے ان کا قول یہ ہے کہ آزاد کرنے والا فریق ضامن نہیں ہوگا۔ بلکہ غلام اپنی نصف قیمت کے لئے خود کوشش کرے گا اور کما کر دوسرے فریق کو دے دے گا۔

فریق اوّل کا مؤقف: جب غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک نے اپنے حصے کو آزاد کر دیا تو وہ دوسرے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا خواہ وہ تنگ دست ہو یا خوش حال۔ ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

۴۵۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُوْرِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ ، ضَمِنَ لِشُرَكَائِهِ حِصَصَهُمْ .

۴۵۷۷: حبیب بن ابی ثابت نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے غلام کا معین حصہ آزاد کر دیا تو وہ آدمی دوسرے شرکاء کے حصوں کا ضامن ہوگا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب٥' واشرکه باب١٤/٥' مسلم فی العتق ٣' والایمان ٥٤/٥٣' ابو داؤد فی العتاق باب٥' ترمذی فی الاحکام باب١٤' ابن ماجه فی العتق باب٧' مسند احمد ١٥/٢' ٣٢٦' ٣٧/٤' ٧٤/٥' ٧٥۔

۴۵۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ کَثِیْرِ بْنِ عُفَیْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ دَاوٗدَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ شُرَکَائِهٖ، قُوِّمَ عَلَیْهِ قِیْمَتُهٗ، وَعَتَقَ

۴۵۷۸: عمرو بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے کہ جس نے ایسا غلام فروخت کیا جو مشترک ہے تو اس کے ذمہ اس کی قیمت ہوگی اور وہ غلام مکمل آزاد ہو جائے گا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب٤' مسلم فی العتق١' مسند احمد ٢' ١٤٢/١٠٥۔

۴۵۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ أَعْتَقَ جُزْءًا لَهٗ مِنْ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ، حُمِلَ عَلَیْهِ مَا بَقِیَ فِیْ مَالِهٖ ، حَتّٰی یَعْتِقَ کُلُّهٗ جَمِیْعًا قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی أَنَّ الْعَبْدَ اِذَا کَانَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ ، فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِیْبَهٗ، ضَمِنَ قِیْمَةَ نَصِیْبِ شَرِیْکِهٖ مُوْسِرًا کَانَ أَوْ مُعْسِرًا وَقَالُوْا :قَدْ جُعِلَ الْعَتَاقُ مِنَ الشَّرِیْكِ ، جِنَایَةً عَلٰی نَصِیْبِ شَرِیْکِهٖ، یَجِبُ عَلَیْهِ بِهَا ضَمَانُ قِیْمَتِهٖ فِیْ مَالِهٖ ، وَکَأَنَّ مَنْ جَنٰی عَلٰی مَالٍ لِرَجُلٍ وَهُوَ مُوْسِرٌ أَوْ مُعْسِرٌ ، وَجَبَ عَلَیْهِ ضَمَانُ مَا أَتْلَفَ بِجِنَایَتِهٖ، وَلَمْ یَفْتَرِقْ حُکْمُهٗ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ کَانَ مُوْسِرًا أَوْ مُعْسِرًا ، فِیْ وُجُوْبِ الضَّمَانِ عَلَیْهِ قَالُوْا :فَکَذٰلِكَ لَمَّا وَجَبَ عَلَی الشَّرِیْكِ ضَمَانُ قِیْمَةِ نَصِیْبِ شَرِیْکِهٖ بِعَتَاقِهٖ، لَمَّا کَانَ مُوْسِرًا ، وَجَبَ عَلَیْهِ ضَمَانُ ذٰلِكَ أَیْضًا اِذَا کَانَ مُعْسِرًا .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا یَجِبُ الضَّمَانُ عَلَیْهِ لِقِیْمَةِ نَصِیْبِ شَرِیْکِهٖ لِعَتَاقِهٖ اِلَّا أَنْ یَکُوْنَ مُوْسِرًا وَقَالُوْا :حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا، اِنَّمَا الضَّمَانُ الْمَذْکُوْرُ فِیْهِ، عَلَی الْمُوْسِرِ خَاصَّةً ، دُوْنَ الْمُعْسِرِ ، قَدْ بُیِّنَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ غَیْرِ هٰذِهِ الْآثَارِ فَمَا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ ،

۴۵۷۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس شخص نے اپنے

غلام یا لونڈی کا کوئی حصہ آزاد کر دیا اس کا بقیہ مال (یعنی قیمت) اس پر ڈال دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ غلام مکمل آزاد ہو جائے گا۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب ایک غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو وہ اپنے شریک کے حصہ کے مطابق قیمت کا ضامن ہوگا خواہ وہ مالدار ہو یا تنگ دست نیز یہ کہ ایک شریک کی طرف سے غلام کو آزاد کرنا دوسرے شریک کے حصہ میں جنایت و جرم قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے مال میں شریک کے حصہ کے مطابق قیمت کا ضمان ہوتا ہے اور جو آدمی کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے وہ مالدار ہو یا تنگدست اس پر اس چیز کی ضمان لازم آتی ہے جس مال کو اس نے جنایت کر کے ضائع کیا اور ان کے ہاں وجوب ضمان کے سلسلہ میں تنگدست اور مالدار میں کوئی فرق نہیں ہے وہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح جب غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ایک شریک پر دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت بطور ضمان اس کے مالدار ہونے کی صورت میں لازم ہوتی ہے تو تنگدستی کی حالت میں بھی اسی طرح واجب ہوتی ہے۔ ان سے اختلاف کرتے ہوئے دوسرے علماء کہتے ہیں کہ آزادی کی صورت میں شریک کے حصہ کی قیمت اسی صورت میں لازم ہوگی جب وہ خوش حال ہو۔ انہوں نے کہا کہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مذکورہ ضمان خوش حال ہونے کی حالت میں مذکور ہے تنگ دست ہونے کی حالت اس میں داخل نہیں اور یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جب ایک غلام دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک اپنا حصہ آزاد کر دے تو تو وہ اپنے شریک کے حصہ کے مطابق قیمت کا ضامن ہوگا خواہ وہ مالدار ہو یا تنگ دست نیز یہ کہ ایک شریک کی طرف سے غلام کو آزاد کرنا دوسرے شریک کے حصہ میں جنایت و جرم قرار دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس کے مال میں شریک کے حصہ کے مطابق قیمت کا ضمان ہوتی ہے اور جو آدمی کسی کے مال کو نقصان پہنچاتا ہے وہ مالدار ہو یا تنگدست اس پر اس چیز کی ضمان لازم آتی ہے جس مال کو اس نے جنایت کر کے ضائع کیا اور ن کے ہاں وجوب ضمان کے سلسلہ میں تنگدست اور مالدار میں کوئی فرق نہیں ہے وہ فرماتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ اسی طرح جب غلام آزاد کرنے کی وجہ سے ایک شریک پر دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت بطور ضمان اس کے مالدار ہونے کی صورت میں لازم ہوتی ہے تو تنگدستی کی حالت میں بھی اسی طرح واجب ہوتی ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کہتے ہیں کہ آزادی کی صورت میں شریک کے حصہ کی قیمت اسی صورت میں لازم ہوگی جب وہ خوش حال ہو۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں مذکورہ ضمان خوش حال ہونے کی حالت میں مذکور ہے تنگ دست ہونے کی حالت اس میں داخل نہیں اور یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کر رہے ہیں بلکہ خود ابن عمر رضی اللہ عنہما کی دوسری روایت میں مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ:

۴۵۸۰: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ ، قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةُ الْعَبْدِ ، فَأَعْطٰى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ عَلَيْهِ مَا عَتَقَ

۴۵۸۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس آدمی نے غلام مشترک میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنی رقم ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ سکے تو غلام کی قیمت کا اندازہ کر کے وہ اپنے شرکاء کو ان کا حصہ ادا کرے یہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا ورنہ اس کی طرف سے اتنا ہی آزاد ہو گا جتنا وہ آزاد کرے گا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب ٤' واشرکه باب٥' مسلم فی العتق ١' والایمان ٤٧/٤٨' ابو داؤد فی العتاق باب٦' ترمذی فی الاحکام باب ١٤' ابن ماجه فی العتق باب٧' مسند احمد ١٥/٢' ٧٧' ١١٢' ١٥٦/١٤٢۔

۴۵۸۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ ، وَكَانَ لِلَّذِيْ يَعْتِقُ نَصِيْبُهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَهُوَ عَتِيْقٌ كُلُّهُ

۴۵۸۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مشترک غلام کو آزاد کیا اور وہ جو اپنا حصہ آزاد کر رہا ہے اس کے پاس اگر اتنی رقم ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتی ہو تو وہ غلام تمام کا تمام آزاد ہو جائے گا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب ٤' نسائی فی البیوع باب١٠٦' مسند احمد ١٥/٢۔

۴۵۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ ، فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ، إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ ، يُقَوَّمُ قِيْمَةَ عَدْلٍ عَلَى الْمُعْتِقِ ، وَقَدْ عَتَقَ بِهِ مَا عَتَقَ

۴۵۸۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنا مشترک غلام فروخت کیا تو اس پر لازم ہے کہ اس سارے کو آزاد کرے بشرطیکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچ سکتا ہو اور

اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو پھر غلام کی قیمت لگائی جائے اور یہ انصاف والی قیمت آزاد کرنے والے کے ذمہ ہوگی اور جتنا اس نے آزاد کیا وہ اتنا ہی آزاد ہوگا۔

تخریج : بخاری فی العتق باب ٤/ ١٧' مسلم فی الایمان ٤٨' ابو داؤد فی العتاق باب٦' مسند احمد ٦/ ٥٣' ١٤٢۔

۴۵۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : ثَنَا یَحْیٰی ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْکًا لَهٗ فِیْ مَمْلُوْكٍ ، فَقَدْ عَتَقَ کُلُّهٗ ، فَإِنْ کَانَ لِلَّذِیْ أَعْتَقَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَهٗ ، فَعَلَیْهِ عِتْقُهٗ کُلِّهٖ

۴۵۸۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مشترک غلام آزاد کیا تو گویا وہ تمام آزاد ہو گیا اگر آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچ سکتا ہو۔ تو غلام کو پورا آزاد کرنا اس پر لازم ہو گیا۔

سابقہ تخریج کو ملاحظہ فرمائیں۔

۴۵۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ : ثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یُفْتِیْ فِی الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ ، یَکُوْنُ أَحَدُهُمَا بَیْنَ شُرَکَاءَ ، فَیُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِیْبَهٗ مِنْهٗ ، فَإِنَّهٗ یَجِبُ عِتْقُهٗ عَلَی الَّذِیْ أَعْتَقَهٗ إِذَا کَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَهٗ یُقَوَّمُ فِیْ مَالِهٖ قِیْمَةَ عَدْلٍ ، فَیَدْفَعُ إِلٰی شُرَکَائِهٖ أَنْصِبَاءَ هُمْ ، وَیُخَلِّیْ سَبِیْلَ الْعَبْدِ ، یُخْبِرُ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

۴۵۸۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس غلام یا لونڈی کے متعلق فتویٰ دیتے جو مشترک ہو اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے۔ تو اب جس نے آزاد کیا اسے سارے غلام کو آزاد کرنا لازم ہو گیا جبکہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت تک پہنچ سکتا ہو۔ چنانچہ انصاف سے اس کے مال میں قیمت لگائی جائے اور اس کے شرکاء کو ان کے حصہ جات ادا کرے اور غلام کا راستہ چھوڑ دے اور عبداللہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے اسی طرح سنا ہے۔

۴۵۸۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ یَحْیٰی الْمُزَنِیُّ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِیْسَ ، عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عُیَیْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا کَانَ الْعَبْدُ بَیْنَ اثْنَیْنِ ، فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمَا نَصِیْبَهٗ ، فَإِنْ کَانَ مُوْسِرًا ، فَإِنَّهٗ یُقَوَّمُ عَلَیْهِ بِأَعْلَی الْقِیْمَةِ ، ثُمَّ یَعْتِقُ قَالَ سُفْیَانُ : وَرُبَّمَا قَالَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قِیْمَةَ عَدْلٍ ، لَا وَکْسَ فِیْهَا وَلَا شَطَطَ . فَعَتَقَ

بِتَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ مَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ فِي الْمُوْسِرِ خَاصَّةً .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي حُكْمِ عَتَاقِ الْمُعْسِرِ كَيْفَ هُوَ ؟ فَقَالَ قَائِلُوْنَ :قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ لَمْ يَدْخُلْهُ عَتَاقٌ ، فَهُوَ رَقِيْقٌ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْ عَلٰى حَالِهِ وَخَالَفَهُمْ آخَرُوْنَ فِي ذٰلِكَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يَسْعَى الْعَبْدُ فِي نِصْفِ قِيْمَتِهِ لِلَّذِي لَمْ يُعْتِقْهُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَا رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَادَ عَلَيْهِ شَيْئًا بَيَّنَ بِهِ كَيْفَ حُكْمُ مَا بَقِيَ مِنَ الْعَبْدِ بَعْدَ نَصِيْبِ الْمُعْتِقِ

۴۵۸۵: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا جب غلام میں دو شریک ہوں ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر وہ خوش حال ہے تو غلام کی اعلیٰ قیمت لگائی جائے گی پھر وہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ سفیان کہتے ہیں عمرو بن دینار نے بعض اوقات قیمت عدل "لاو کس فیها و لا شطط" کہا کہ انصاف والی قیمت لگائی جائے نہ کم نہ زیادہ کے لفظ استعمال کئے۔ ان روایات نے یہ ثابت کر دیا کہ ابن عمر ؓ کی ابتداء باب میں مذکورہ روایات میں عتاق موسر کا تذکرہ ہے۔ اب ہم عتاق معسر کا حکم دیکھنا چاہیں گے کہ وہ کیا ہے تو کہنے والوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ خوشحال نہیں تو اس نے جتنا آزاد کیا آزاد ہو جائے گا اس سے ثابت ہوا کہ غلام کا جو حصہ باقی ہے اس پر آزادی کا اثر نہیں ہوا پس جس نے حصہ آزاد نہیں کیا وہ اس کا اسی طرح غلام رہے گا۔ غلام دوسرے شریک کے لئے جس نے آزاد نہیں کیا سعی کرے گا (اور کما کر قیمت کا بقیہ حصہ ادا کرے گا) اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو ہریرہ ؓ نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے جیسا کہ ابن عمر ؓ نے اس کو روایت کیا اور اس میں کچھ اضافہ نقل کیا ہے جس میں آزاد کرنے والے کے آزاد کرنے کے بعد بقیہ حصہ داروں کے حصہ کا حکم واضح بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی العتق باب٤، مسلم فی الایمان٥، ابو داؤد فی العتاق باب٦، ترمذی فی البیوع باب٦٥، مسند احمد ١١/٢۔

حاصل روایات : ان روایات نے یہ ثابت کر دیا کہ ابن عمر ؓ کی ابتداء باب میں مذکورہ روایات میں عتاق موسر کا تذکرہ ہے۔

عتاق معسر کا حکم:

اب ہم عتاق معسر کا حکم دیکھنا چاہیں گے۔

فریق اوّل کا مؤقف: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ خوشحال نہیں تو اس نے جتنا آزاد کیا آزاد ہو جائے گا اس سے

ثابت ہوا کہ غلام کا جو حصہ باقی ہے اس پر آزادی کا اثر نہیں ہوا پس جس نے حصہ آزاد نہیں کیا وہ اس کا اسی طرح غلام رہے گا۔
فریق ثانی کا موقف: غلام دوسرے شریک کے لئے جس نے آزاد نہیں کیا سعی کرے گا (اور کما کر قیمت کا بقیہ حصہ ادا کرے گا) اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو روایت کیا اور اس میں کچھ اضافہ نقل کیا ہے جس میں آزاد کرنے والے کے آزاد کرنے کے بعد بقیہ حصہ داروں کے حصہ کا حکم واضح بیان فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۴۵۸۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيْبًا أَوْ شِرْكًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ ، فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ كُلِّهِ فِيْ مَالِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ ، اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ

۴۵۸۶: بشیر بن نھیک نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس آدمی نے اپنا حصہ یا غلام میں شراکت کو آزاد کر دیا تو اس پر لازم ہو گیا کہ وہ تمام کو اپنے مال میں سے آزاد کرائے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام کمائی کرے مگر اس پر اتنا کام ڈالا جائے جتنا وہ کر سکے۔

اللغات: استسعاء۔ کمانا۔ غیر مشقوق علیه۔ اس پر سخت کام نہ ڈالا جائے۔

۴۵۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ : ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۵۸۷: ابان بن یزید نے قتادہ سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۴۵۸۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۵۸۸: جریر بن حازم نے قتادہ سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۵۸۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۵۸۹: حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۵۹۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ

بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۵۹۰: سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۵۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، وَيَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، فِيْهِ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَفِيْهِ وُجُوْبُ السِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ ، إِذَا كَانَ مُعْتِقُهُ مُعْسِرًا . وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۴۵۹۱: سعید بن ابی عروبہ اور یحییٰ بن صبیح نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔اس روایت کا مضمون ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مضمون سے ملتا جلتا ہے اس میں یہ ہے کہ غلام پر کمائی لازم ہے جبکہ اس کا آزاد کرنے والا تنگ دست ہو اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید روایات بھی ہیں۔

حاصل روایات : اس روایت کا مضمون ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مضمون سے ملتا جلتا ہے اس میں یہ ہے کہ غلام پر کمائی لازم ہے جبکہ اس کا آزاد کرنے والا تنگ دست ہو۔

اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مزید روایات بھی ہیں۔

۴۵۹۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ ، فَأَعْتَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ .

۴۵۹۲: ابوالملیح نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کر دیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو مکمل طور پر آزاد کر دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی العتاق باب ٤' مسند احمد ٧٤/٥' ٧٥۔

۴۵۹۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. فَدَلَّ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيْكٌ عَلٰى أَنَّ الْعَتَاقَ إِذَا وَجَبَ بِهِ بَعْضُ الْعَبْدِ لِلّٰهِ، انْتَفَى أَنْ يَكُوْنَ لِغَيْرِهِ عَلٰى بَقِيَّتِهِ مِلْكٌ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ إِعْتَاقَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ جَمِيْعًا يُبْرِئَانِ الْعَبْدَ مِنَ الرِّقِّ .فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا حَدِيْثَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَزَادَ حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَلَيْهِ، وَعَلٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وُجُوْبَ السِّعَايَةِ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ ، إِذَا كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْآثَارِ ، يُوْجِبُ الْعَمَلَ بِذٰلِكَ ،

وَيُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُوْسِرِ لِشَرِيْكِهِ، الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ ، وَلَا يُوْجِبُ الضَّمَانَ عَلَى الْمُعْتِقِ الْمُعْسِرِ ، وَلٰكِنَّ الْعَبْدَ يَسْعَى فِيْ ذٰلِكَ لِلشَّرِيْكِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ، وَبِهِ نَأْخُذُ فَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَانَ يَقُوْلُ :إِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُوْسِرًا ، فَالشَّرِيْكُ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ كَمَا أَعْتَقَ وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ .وَإِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِيْ نِصْفِ الْقِيْمَةِ ، فَإِذَا أَدَّاهَا عَتَقَ ، وَكَانَ الْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ وَإِنْ شَاءَ ضَمِنَ الْمُعْتِقُ نِصْفَ الْقِيْمَةِ ، فَإِذَا أَدَّاهَا عَتَقَ وَرَجَعَ بِهَا الْمُضَمَّنُ عَلَى الْعَبْدِ فَاسْتَسْعَاهُ فِيْهَا ، وَكَانَ وَلَاؤُهُ لِلْمُعْتِقِ وَإِنْ كَانَ الْمُعْتِقُ مُعْسِرًا ، فَالشَّرِيْكُ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ أَعْتَقَ ، وَإِنْ شَاءَ اسْتَسْعَى الْعَبْدَ فِيْ نِصْفِ قِيْمَتِهِ، فَأَيَّهُمَا فَعَلَ ، فَالْوَلَاءُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ .وَاحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ

۴۵۹۳: ابوعمرالحوضی نے ہمام سے روایت کی پھرانہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد "ليس لله شريك" یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب عتاق کے ذریعہ غلام کا بعض حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے لازم ہو جائے تو اس کے بقیہ حصہ پر دوسرے کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ تنگ دست کا آزاد اور خوشحال کا آزاد دونوں ہی غلام کو غلامی سے بری کر دیتے ہیں۔پس یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس پر اضافہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں تو غلام پر سعی کو لازم قرار دیا گیا تا کہ اس شریک کو وہ رقم ادا کرے جس نے آزاد نہیں کیا یہ اس وقت ہے جبکہ آزاد کرنے والا تنگ دست ہو۔پس ان آثار کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے کہ عمل کو لازم قرار دیا جائے اور خوشحال آزاد کرنے والے پر اپنے شریک کا ضمان لازم کیا جائے جس نے آزاد نہیں کیا اور تنگ دست معتق پر ضمان کو لازم نہ کیا جائے لیکن غلام اس دوران آزاد نہ کرنے والے شریک کے لئے کما کر وہ رقم ادا کرے اور یہ امام ابو یوسف ومحمد رحمہما اللہ کا قول ہے اور اسی کو اختیار کرتے ہیں۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ اگر آزاد کرنے والا خوشحال ہو تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو آزاد کر دے جیسا دوسرے نے آزاد کیا اور ولاء دونوں میں مشترک رہے گی اور اگر پسند کرے تو نصف قیمت میں غلام کمائی کرے۔جب وہ قیمت ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہو جائے گا اور ولاء دونوں میں نصفا نصف ہوگی۔اگر آزاد کرنے والا تنگدست ہو تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کر دے اور اگر چاہے تو غلام سے نصف قیمت میں کمائی کرائے ان میں جو بھی کرے اس کو اختیار ہے اور ولاء دونوں میں نصفا نصف ہوگی اس کی دلیل یہ روایت ہے جس کو عبدالرحمٰن بن یزید نے نقل کیا۔

حاصل روایات: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد "ليس لله شريك" یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب عتاق کے ذریعہ غلام کا بعض حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے لازم ہو جائے تو اس کے بقیہ حصہ پر دوسرے کی ملکیت ختم ہو جاتی ہے پس اس سے یہ بات

ثابت ہوگئی کہ تنگ دست کا آزاد اور خوشحال کا آزاد دونوں ہی غلام کو غلام سے بری کر دیتے ہیں۔ پس یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے موافق ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس پر اضافہ ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں تو غلام پر سعی کو لازم قرار دیا گیا تا کہ اس شریک کو وہ رقم ادا کرے جس نے آزاد نہیں کیا یہ اس وقت ہے جبکہ آزاد کرنے والا تنگ دست ہو۔

پس ان آثار کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے کہ عمل کو لازم قرار دیا جائے اور خوشحال آزاد کرنے والے پر اپنے شریک کا ضمان لازم کیا جائے جس نے آزاد نہیں کیا اور تنگ دست معتق پر ضمان کو لازم نہ کیا جائے لیکن غلام اس دوران آزاد نہ کرنے والے شریک کے لئے کما کر وہ رقم ادا کرے اور یہ امام ابو یوسف و محمد رحمہما اللہ کا قول ہے اور اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

<u>امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول:</u> اگر آزاد کرنے والا خوشحال ہو تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو اس کو آزاد کر دے جیسا دوسرے نے آزاد کیا اور ولاء دونوں میں مشترک رہے گی اور اگر پسند کرے تو نصف قیمت میں غلام کمائی کرے۔ جب وہ قیمت ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہو جائے گا اور ولاء دونوں میں نصفا نصف ہوگی۔

اگر آزاد کرنے والا تنگدست ہو تو شریک کو اختیار ہے اگر چاہے تو آزاد کر دے اور اگر چاہے تو غلام سے نصف قیمت میں کمائی کرائے ان میں جو بھی کرے اس کو اختیار ہے اور ولاء دونوں میں نصفا نصف ہوگی اس کی دلیل یہ روایت ہے جس کو عبدالرحمن بن یزید نے نقل کیا۔

۴۵۹۴: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، قَالَ : كَانَ لَنَا غُلَامٌ قَدْ شَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ فَأَبْلَى فِيْهَا ، وَكَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ أُمِّي وَبَيْنَ أَخِي الْأَسْوَدِ ، فَأَرَادُوْا عِتْقَهُ ، وَكُنْتُ يَوْمَئِذٍ صَغِيْرًا ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ الْأَسْوَدُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ أَعْتِقُوْا أَنْتُمْ ، فَإِذَا بَلَغَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، فَإِنْ رَغِبَ فِيْمَا رَغِبْتُمْ أَعْتَقَ ، وَإِلَّا ضَمِنَكُمْ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ بُلُوْغِهِ أَنْ يُعْتِقَ نَصِيْبَهُ مِنَ الْعَبْدِ الَّذِيْ قَدْ كَانَ دَخَلَهُ عَتَاقُ أُمِّهِ وَأَخِيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ .فَأَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ : فَلَمَّا كَانَ لَهُ أَنْ يُعْتِقَ بِلَا بَدَلٍ ، كَانَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الْعَبْدَ بِأَدَاءِ قِيْمَةِ مَا بَقِيَ لَهُ فِيْهِ حَتّٰى يَعْتِقَ بِأَدَاءِ ذٰلِكَ إِلَيْهِ وَلَمَّا كَانَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ ، أَنْ يُعْتِقَ نَصِيْبَهُ مِنَ الْعَبْدِ ، فَضَمِنَ الشَّرِيْكُ الْمُعْتِقُ ، رَجَعَ إِلَى هٰذَا الْمُضَمَّنِ مِنْ هٰذَا الْعَبْدِ ، مِثْلُ مَا كَانَ الَّذِيْ ضَمِنَهُ، فَوَجَبَ لَهُ أَنْ يَسْتَسْعِيَ الْعَبْدَ فِيْ قِيْمَةِ مَا كَانَ لِصَاحِبِهِ فِيْهِ، وَفِيْمَا كَانَ لِصَاحِبِهِ أَنْ يَسْتَسْعِيَهُ فِيْهِ .فَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَالْقَوْلُ الْأَوَّلُ الَّذِيْ ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ أَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا ، لِمُوَافَقَتِهِ لِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۴۵۹۴: عبدالرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ ہمارا ایک غلام تھا وہ قادسیہ میں حاضر ہوا اور وہاں خوب جوہر دکھائے وہ

میرے اور میری والدہ اور اسود کے درمیان مشترک تھا۔انہوں نے آزاد کرنے کا ارادہ کیا میں اس وقت چھوٹا تھا۔ اسود نے یہ بات جناب عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ذکر کی تو انہوں نے فرمایا تم اس کو آزاد کر دو۔ جب عبدالرحمٰن بالغ ہوگا اگر اس کو بھی آزاد کرنے کی رغبت ہوئی تو وہ آزاد ہو جائے گا ورنہ وہ اپنے حصہ کے مطابق قیمت کا ضمان تم سے لے لے گا۔اس روایت میں ہے کہ عبدالرحمٰن بلوغت کے بعد اپنا حصہ غلام سے آزاد کر دے گا جس پر والدہ اور بھائی کی طرف سے عتاق پہلے داخل ہو چکا ہے پس ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب اس کو بلا بدل آزاد کرنے کا حق ہے تو اس کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ غلام کو اس قیمت کو ادا کر کے لے لے جو اس کی باقی ہے تاکہ وہ اس قیمت کو ادا کر کے وہ آزاد ہو جائے۔جبکہ وہ شخص جس نے آزاد نہیں کیا اس کو حق حاصل ہے کہ وہ غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کرے تو آزاد کرنے والا شریک کو ضمان دے گا اور یہ ضمان دینے والا اس مال کے لئے غلام کی طرف رجوع کرے گا جو کہ اس نے بطور ضمان دیا ہے تو اس کے لئے ضروری ہو گیا کہ وہ غلام سے قیمت کے مطابق محنت و مشقت کروائے۔ جو اس کے مالک کے لئے اس پر واجب ہوئی ہے۔ مالک کو قیمت ادا کرنے کے لئے اس غلام سے کمائی کروائے اس سلسلہ میں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور پہلا قول جس کو ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے وہ دونوں میں سے صحیح ترین قول ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہونے والی کثیر روایات کے موافق ہے۔ واللہ اعلم۔

تشریح: اس باب میں عتق موسر اور عتق معسر دونوں مسائل کو ذکر کیا عتق معسر میں صاحبین کے قول کو ترجیح دی اور روایات سے اس کو قریب ترین قرار دیا اور اسی کو طحاوی رحمہ اللہ نے خود اختیار کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمْلِكُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ هَلْ يَعْتِقُ عَلَيْهِ أَمْ لَا ؟

قرابتدار کے مالک بن جانے پر وہ خود آزاد ہوگا یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: اس میں علماء کے دو گروہ ہیں:

نمبر ①: کہ جو آدمی کسی ذی رحم کا مالک بن جائے تو بغیر آزادی کرنے کے وہ آزاد نہیں ہوگا اس کو امام مالک رحمہ اللہ اور مکحول رحمہ اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: اس قول کو ابراہیم ثوری اور ائمہ احناف اور شافعی واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا کہ وہ مالک ہوتے ہی آزاد ہو جائے گا۔

فریق اوّل کا مؤقف یہ ہے کہ جو اپنے ذی رحم کا مالک بن جائے وہ آزاد کرنے کے بغیر آزاد نہ ہوگا۔اس کی دلیل میں

مندرجہ روایت کو پیش کیا گیا ہے۔

۴۵۹۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِى وَلَدٌ وَالِدَهُ إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوْكًا ، فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، هُوَ الثَّوْرِيُّ .ح

۴۵۹۵: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔کوئی لڑکا اپنے والد کا حق ادا نہیں کرسکتا سوائے اس صورت کے کہ اس کو مملوک پائے پھر خرید کر آزاد کردے۔

تخریج : مسلم فی العتق ۲۵' ابو داؤد فی الادب باب ۱۲۰' ترمذی فی البر باب۸' ابن ماجه فی الادب باب ۱' مسند احمد ۲/۲۳۰'۳۷۶/۴۴۵۔

۴۵۹۶: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۵۹۶: سفیان نے سہیل سے روایت کی پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت کو اسی طرح ذکر کیا۔

۴۵۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ سُهَيْلٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ مَلَكَ أَبَاهُ، لَمْ يَعْتِقْ عَلَيْهِ، حَتَّى يُعْتِقَهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :يَعْتِقُ عَلَيْهِ بِمِلْكِهِ إِيَّاهُ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا، يَحْتَمِلُ مَا قَالُوْا ، وَيَحْتَمِلُ فَيَشْتَرِيَهُ لِيُعْتِقَهُ بِشِرَائِهِ هٰذَا فِي الْكَلَامِ صَحِيْحٌ وَهُوَ أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ، هٰذَا الْحَدِيْثُ ، حَتَّى يَتَّفِقَ هُوَ وَغَيْرُهُ، مِمَّا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَعْنَى .

۴۵۹۷: زہیر بن معاویہ نے سہیل سے پھر اس نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ اگر کوئی جو شخص اپنے باپ کا مالک بن جائے تو وہ اس پر آزاد نہ ہوگا جب تک کہ وہ خود آزاد نہ کرے۔دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ مالک بنتے ہی وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا۔پس آپ ﷺ کے ارشاد "فیشتریه فیعتقه" اس میں دو احتمال ہیں۔ایک جو آپ نے ذکر کیا۔دوسرا احتمال یہ ہے پس وہ اس کو خریدے پس وہ اس کے خریدنے سے آزاد ہو جائے گا کلام کے اعتبار سے یہ درست ہے اور اسی معنی پر محمول کرنے سے یہ روایت دیگر روایات کے موافق ہو جائے گی جو اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں۔اس معنی کی مستدل روایات یہ ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ شخص اپنے باپ کا مالک بن جائے وہ اس پر آزاد نہ ہوگا جب تک کہ وہ خود آزاد نہ کرے۔

فریق ثانی کا موقف: مالک بنتے ہی وہ خود بخود آزاد ہو جائے گا۔

فریق اوّل کی دلیل کا جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "فیشتریہ فیعتقہ" اس میں دو احتمال ہیں۔ ایک جو آپ نے ذکر کیا۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ وہ اس کو خریدے پس وہ اس کے خریدنے سے آزاد ہو جائے گا کلام کے اعتبار سے یہ درست ہے اور اسی معنی پر محمول کرنے سے یہ روایت دیگر روایات کے موافق ہو جائے گی جو اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں۔

فریق ثانی کی مستدل روایات یہ ہیں۔

۴۵۹۸: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَيْرِ بْنُ النَّحَّاسِ ، قَالَ : ثَنَا ضَمْرَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

۴۵۹۸: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی ذی رحم محرم کا مالک بن گیا وہ آزاد ہے۔

اللغات: ذا رحم۔ قرابت دار۔

تخریج: ابو داؤد فی العتاق باب۷' ترمذی فی الاحکام باب۲۸' ابن ماجہ فی العتق باب ٥۔

۴۵۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ ، قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ

۴۵۹۹: حسن نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذی رحم رشتہ دار کا مالک بن گیا پس وہ آزاد ہے۔

تخریج: تخریج ٤٥٩٨ کو دیکھیں۔

۴۶۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ . ح

۴۶۰۰: محمد بن خزیمہ نے حجاج سے روایت کی۔

۴۶۰۱: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ

۴۶۰۱: اسد نے حماد بن سلمہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۶۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا

يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ فَتَصْحِيْحُ حَدِيْثَيْ سَمُرَةَ هٰذَيْنِ ، يُوْجِبُ أَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِمَا ، هُوَ ذُو الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ ، وَأَنَّ ذَا الرَّحِمِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِمَا ، هُوَ ذُو الْمَحْرَمِ مِنَ الرَّحِمِ ، فَيَكُوْنُ مَعْنَاهُمَا لِمَا جُمِعَ مَا فِيْهِمَا ، هُوَ مِثْلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ ، فَهُوَ حُرٌّ . وَقَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلْمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مِنْ ذِيْ مَحْرَمٍ ، فَهُوَ حُرٌّ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ وَقَدْ رُوِيَ عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا أَيْضًا

۴۶۰۲: قتادہ نے حسن سے انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ذی رحم رشتہ کا مالک بن گیا وہ آزاد ہے۔پس حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی ان دونوں روایات کی تصحیح سے یہ لازم آتا ہے کہ ان روایات میں جس ذورحم کا تذکرہ ہے اس نے ذورحم محرم مراد ہے (جس سے نکاح حرام ہو) تو جب دونوں روایتوں کے الفاظ کو جمع کیا جائے تو پھر یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح بن جائے گی "من ملك ذورحم محرم فهو حر" جو شخص ذی رحم محرم کا مالک بن جائے تو وہ مملوک آزاد ہو جائے گا اور مجھے محمد بن بکر برسانی محدث رحمہ اللہ کی یہ بات پہنچی کہ وہ اس روایت کو عاصم احول عن حسن عن سمرہ رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔من ملك ذا رحم محرم فهو حر" تو اب اس سند سے روایت سمرہ رضی اللہ عنہ بھی بعینہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہوگئی۔

تشریح امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی ان دونوں روایات کی تصحیح سے یہ لازم آتا ہے کہ ان روایات میں جس ذورحم کا تذکرہ ہے اس نے ذورحم محرم مراد ہے (جس سے نکاح حرام ہو) تو جب دونوں روایتوں کے الفاظ کو جمع کیا جائے تو پھر یہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح بن جائے گی "من ملك ذارحم محرم فهو حر" جو شخص ذی رحم محرم کا مالک بن جائے تو وہ مملوک آزاد ہو جائے گا اور مجھے محمد بن بکر برسانی محدث رحمہ اللہ کی یہ بات پہنچی کہ وہ اس روایت کو عاصم احول عن حسن عن سمرہ رضی اللہ عنہ اس طرح بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔من ملك ذا رحم محرم فهو حر" تو اب اس سند سے روایت سمرہ رضی اللہ عنہ بھی بعینہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہوگئی۔

صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے توثیق:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ، تابعین سے اس کے موافق اقوال منقول ہیں۔ ملاحظہ ہوں:

۴۶۰۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ : مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ ، فَهُوَ حُرٌّ

۴۶۰۳: ابراہیم نے اسود سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے "من ملك ذا رحم محرم فهو حر" جوذی رحم رشتہ دار کا مالک بنا وہ اس پر آزاد ہو جائے گا۔

۴۶۰۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَ أَخِيْهِ مَمْلُوْكَتَهُ، فَوَلَدَتْ أَوْلَادًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَرِقَّ أَوْلَادَهَا ، فَأَتَى ابْنُ أَخِيْهِ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، فَقَالَ : إِنَّ عَمِّيْ زَوَّجَنِيْ وَلِيْدَتَهُ وَإِنَّهَا وَلَدَتْ لِيْ أَوْلَادًا ، فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَرِقَّ وَلَدِيْ . فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : كَذَبَ ، لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ

۴۶۰۴: سلمہ بن کہیل نے مستورد سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے اپنے بھتیجے کا نکاح اپنی لونڈی سے کر دیا اس سے اولاد ہوئی تو اس آدمی سے چاہا کہ اس کی اولاد کو غلام بنائے تو اس کا بھتیجا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا میرے چچا نے اپنی لونڈی سے میرا نکاح کر دیا اب اس سے میری اولاد ہے۔ میرے چچا ان کو غلام بنانا چاہتے ہیں تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے اس کو غلام بنانے کا حق حاصل نہیں ہے۔

۴۶۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، قَالَ : إِذَا مَلَكَ الرَّجُلُ عَمَّتَهُ، أَوْ خَالَتَهُ، أَوْ أَخَاهُ، أَوْ أُخْتَهُ، فَقَدْ عَتَقُوْا ، وَإِنْ لَمْ يُعْتِقْهُمْ .

۴۶۰۵: اسماعیل بن امیہ نے عطاء بن ابی رباح سے روایت کی ہے کہ جب کوئی آدمی اپنی پھوپھی کا مالک بن جائے یا خالہ کا مالک بن جائے یا بھائی کا یا بہن کا تو وہ آزاد ہو جائیں گے خواہ وہ ان کو آزاد نہ کرے۔

۴۶۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَبُوْجَعْفَرٍ ، أَظُنُّهُ عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَالشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ. قَالَ :وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ لَا يَعْتِقُ إِلَّا الْوَالِدُ وَالْوَلَدُ فَلَمَّا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا ، وَوَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ أَصْحَابِهِ وَتَابِعِيْهِمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَمْ نَعْلَمْ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافًا عَنْ مِثْلِهِمْ ، وَجَبَ الْقَوْلُ بِمَا رُوِيَ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، وَتَرْكُ خِلَافِهِمْ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

أَجْمَعِيْنَ .

۴۶۰۶: حجاج نے عطاء اور شعبی ﷭ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور ابراہیم کا قول یہ ہے کہ صرف والد اور ولد (باپ بیٹا) آزاد ہوں گے۔ پس جب ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا روایات نقل کر دیں اور صحابہ اور تابعین کے اقوال بھی ذکر کر دیے۔ ہماری معلومات میں تو ان جیسے لوگوں میں سے کسی کا اختلاف بھی نہیں آیا۔ تو لازم ہے کہ ان سے مروی بات کو اختیار کیا جائے اور اس کے خلاف کو ترک کر دیا جائے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ کا قول ہے۔

حاصل روایات: جب ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا روایات نقل کر دیں اور صحابہ اور تابعین کے اقوال بھی ذکر کر دیے۔ ہماری معلومات میں تو ان جیسے لوگوں میں سے کسی کا اختلاف بھی نہیں آیا۔ تو لازم ہے کہ ان سے مروی بات کو اختیار کیا جائے اور اس کے خلاف کو ترک کر دیا جائے۔

یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ کا قول ہے۔

تشریح: اس باب میں فریق ثانی کے موقف کو روایات سے واضح کرنے کے بعد اقوال صحابہ و تابعین سے توثیق کر دی جیسا کہ راجح مسلک کے متعلق پہلے بھی امام طحاوی ﷫ کی عادت ہے۔ آخر میں اس کی اتباع کو لازم کرنے کی ترغیب دی۔ اس باب میں اور پچھلے باب میں نظر طحاوی ﷫ ذکر نہیں کی۔

بَابُ الْمُكَاتَبِ مَتٰى يُعْتَقُ ؟

مکاتب کب آزاد ہوگا؟

خلاصۃ الزام: اس میں علماء کی دو رائے ہیں پہلی مکاتب نے جتنی رقم دے دی اتنی مقدار سے وہ آزاد ہو جائے گا اور جتنا حصہ ادا نہیں کیا اس میں اس کی حیثیت غلام جیسی ہوگی اس کو امام شعبی عکرمہ ابراہیم عطاء اور امام احمد ﷭ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا فریق اس کو امام زہری ثوری ابن مسیب ائمہ احناف مالک شافعی اور صحیح قول میں امام احمد ﷭ نے اختیار کیا ہے کہ مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی رہے وہ غلام ہے انہوں نے اپنی دلیل کے لئے حضرت عمر عثمان زید بن ثابت عائشہ صدیقہ جابر رضی اللہ عنہم کے قول کو دلیل بنایا ہے۔

<u>فریق اول کا موقف</u>: مکاتب جتنا بدل کتابت دے چکا اتنا آزاد ہو گیا اس میں آزاد کا حکم ہوگا اور جس قدر رقم باقی ہو اس میں غلام کا حکم ہے اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۶۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا

أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ ، وَمَا بَقِيَ ، دِيَةَ عَبْدٍ

۴۶۰۷: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ مکاتب اگر مقتول ہو جائے تو اس کے مالک کو اس کی دیت اس طرح دی جائے کہ جتنا حصہ آزاد ہو چکا اتنی آزاد کی دیت اور جتنا ابھی غلامی میں باقی ہے اس کی دیت غلام کی دیت کے مطابق۔

تخریج : ترمذی فی البیوع باب ۳۵' مسند احمد ۲۲/۱ ۹۶' ۱۰۲' ۱۰۴' ۲۹۲/۳۶۹' ۳۶۳' ۳۶۰۔

۴۶۰۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ .

۴۶۰۸: ایوب نے حضرت عکرمہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا واسطہ درمیان میں ذکر نہیں کیا۔

۴۶۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرِ بْنِ حَسَّانَ النَّيْسَابُوْرِيُّ ، قَالَ: ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُكَاتَبٍ قُتِلَ بِدِيَةِ الْحُرِّ ، بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَيُقَامُ عَلَى الْمُكَاتَبِ ، حَدُّ الْمَمْلُوْكِ

۴۶۰۹: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول مکاتب کے متعلق جتنا حصہ آزاد ہو چکا تھا آزاد کی دیت کا فیصلہ فرمایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مکاتب پر غلام کی حد قائم کی جائے گی۔

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب ۲۰' نسائی فی القسامه باب ۳۸' مسند احمد ۳۶۲/۱۔

۴۶۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا أَدّٰى -دِيَةَ الْحُرِّ ، وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ -دِيَةَ الْعَبْدِ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُكَاتَبَ يَعْتِقُ مِنْهُ، بِقَدْرِ مَا أَدّٰى ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْهِ حُكْمَ الْحُرِّ ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْمَا لَمْ يُؤَدِّ ، حُكْمَ الْعَبْدِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَعْتِقُ الْمُكَاتَبُ إِلَّا بِأَدَاءِ جَمِيْعِ الْكِتَابَةِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۴۶۱۰: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب مقتول کی دیت اس طرح ہوگی کہ جس قدر آزاد ہوا اتنی آزاد کی دیت اور جس قدر غلام ہے اسی قدر غلام کی دیت دی جائے گی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے اس کا اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا اور اس حصہ میں اس کا حکم آزاد کی طرح ہوگا اور جس قدر بدل کتابت ادا نہیں کیا گیا اس میں اس کا حکم غلام جیسا ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت کو مستدل بنایا ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ مکاتب جب تک بدل کتابت ادا نہ کرے وہ غلام ہے وہ اس وقت آزاد ہوگا جب تمام بدل کتابت ادا کر دے گا اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

تخریج: روایت ۴۶۰۷ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں</u>: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مکاتب جس قدر بدل کتابت ادا کرے اس کا اتنا حصہ آزاد ہو جائے گا اور اس حصہ میں اس کا حکم آزاد کی طرح ہوگا اور جس قدر بدل کتابت ادا نہیں کیا گیا اس میں اس کا حکم غلام جیسا ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت کو مستدل بنایا ہے۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف</u>: مکاتب جب تک بدل کتابت ادا نہ کرے وہ غلام ہے وہ اس وقت آزاد ہوگا جب تمام بدل کتابت ادا کر دے گا اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایت ہے۔

۴۶۱۱: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهِ دِرْهَمٌ . فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ

۴۶۱۱: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب پر جب تک بدل کتابت کا ایک درہم بھی باقی ہے وہ غلام ہی ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی العتاق باب ۱' ترمذی فی البیوع باب ۳۵' مالك فی المكاتب ۲'۱۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں</u>: جب ان روایات میں اختلاف ہے تو ہم فیصلہ تک پہنچنے کے لئے صحابہ کرام کی روایات کو دیکھیں گے۔

قول عمر رضی اللہ عنہ:

۴۶۱۲: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مَعْبَدٍ

الْجُهَنِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ دِرْهَمٌ .

۴۶۱۲: معبد جہنی نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مکاتب اس وقت تک غلام شمار ہوگا جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی ہے۔

۴۶۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ النِّصْفَ فَهُوَ غَرِيْمٌ .

۴۶۱۳: جابر بن سمرہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا جب مکاتب نے نصف مال ادا کر دیا تو وہ مقروض ہے۔

۴۶۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ تُكَاتِبُوْنَ مُكَاتَبِيْنَ ، فَأَيُّهُمْ أَدَّى النِّصْفَ ، فَلَا رَدَّ عَلَيْهِ فِي الرِّقِّ فَهٰذَا خِلَافُ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۶۱۴: جابر بن سمرہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا اے لوگو! تم مکاتب بناتے ہو۔ ان میں سے جو آدھا مال ادا کر دے اس کو غلامی میں واپس نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اثر اس کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے نقل کیا ہے۔

حاصل آثار: یہ اثر عمر رضی اللہ عنہ اس روایت کے خلاف ہے جو ہم ابھی نقل کر آئے۔

۴۶۱۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَاكِ أَنْ لَا تَسْتَحِيَ مِنِّيْ ، فَقَالَتْ :مَا لَكَ ؟ فَقَالَ :كَاتَبْتُ ، قَالَتْ : إِنَّكَ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ

۴۶۱۵: سالم سبلان سے مروی ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سے گزارش کی کہ مجھ سے پردہ نہیں کرتیں تو انہوں نے فرمایا تمہیں کیا ہوا سالم کہنے لگے میں نے کہا میں نے آپ سے مکاتبت کر لی ہے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب تک تمہارے ذمہ رقم کا ذرہ بھی باقی ہے تم غلام ہو۔

۴۶۱۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، وَشُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ :اسْتَأْذَنْتُ أَنَا عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ :كَمْ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنْ كِتَابَتِكَ ؟ قُلْتُ عَشْرُ أَوَاقٍ ، فَقَالَتْ :اُدْخُلْ ، فَإِنَّكَ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْكَ

۴۶۱۶: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی تو وہ فرمانے لگیں تمہارے ذمہ کتنا بدل کتابت ہے؟ میں نے کہا دس اوقیہ۔ تو وہ فرمانے لگیں تم داخل ہو جاؤ۔ جب تک تم پر بدل کتابت ہے تم غلام ہو۔

۴۶۱۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۶۱۷: یزید بن ہارون نے عمرو بن میمون سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ ثُلُثًا ، أَوْ رُبُعًا ، فَهُوَ غَرِيْمٌ

۴۶۱۸: ابراہیم کہنے لگے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب مکاتب بدل کتابت کا ثلث ادا کر دے یا ربع ادا کر دے تو اب وہ مقروض ہے۔

۴۶۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا أَدَّى الْمُكَاتَبُ قِيْمَةَ رَقَبَتِهٖ، فَهُوَ غَرِيْمٌ

۴۶۱۹: ابراہیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا جب مکاتب اپنی گردن کی قیمت ادا کر دے تو وہ مقروض ہے۔

۴۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ وَشُرَيْحٌ يَقُوْلَانِ فِي الْمُكَاتَبِ ، إِذَا أَدَّى الثُّلُثَ ، فَهُوَ غَرِيْمٌ

۴۶۲۰: جابر نے شعبی سے نقل کیا کہ عبداللہ اور شریح دونوں مکاتب کے متعلق کہتے ہیں کہ جب اس نے ثلث مال مکاتبت دے دیا تو اب وہ مقروض ہے۔

۴۶۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ ، الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ

۴۶۲۱: سعید بن ابوسعید مقبری کہتے ہیں کہ ام سلمہ کہنے لگیں۔ مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک اس کے ذمہ کتابت میں سے کچھ بھی باقی ہے۔

۴۶۲۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، وَمَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْءٌ

۴۶۲۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ مکاتب غلام ہے جب تک اس پر بدل کتابت میں سے کوئی چیز

باقی ہے۔

۳۶۲۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ ، مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ كِتَابَتِهِ .وَكَانَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :شُرُوْطُهُمْ جَائِزَةٌ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَلَمَّا كَانُوْا قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، كَمَا ذَكَرْنَا ، وَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الْمُكَاتَبَ لَا يَعْتِقُ بِعَقْدِ الْمُكَاتَبَةِ ، وَإِنَّمَا يَعْتِقُ بِحَالٍ ثَانِيَةٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :تِلْكَ الْحَالُ هِيَ أَدَاءُ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ :هِيَ أَدَاءُ بَعْضِ الْمُكَاتَبَةِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :يَعْتِقُ مِنْهُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى مِنْ مَالِ الْمُكَاتَبَةِ .ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ قَدْ خَرَجَ مِنْ حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلَى مَالٍ ، لِأَنَّ الْمُعْتَقَ عَلَى مَالٍ ، يَعْتِقُ بِالْقَوْلِ قَبْلَ أَنْ يُؤَدِّيَ شَيْئًا ، وَالْمُكَاتَبَ لَيْسَ كَذٰلِكَ ، لِإِجْمَاعِهِمْ عَلَى مَا ذَكَرْنَا .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الْمُكَاتَبَ لَا يَسْتَحِقُّ الْعَتَاقَ بِعَقْدِ الْمُكَاتَبَةِ ، وَإِنَّمَا يَسْتَحِقُّهُ بِحَالٍ ثَانِيَةٍ ، نَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، وَفِيْ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ لَا تَجِبُ بِالْعُقُوْدِ ، وَإِنَّمَا تَجِبُ بِحَالٍ أُخْرَى بَعْدَهَا ، كَيْفَ حُكْمُهَا ؟ .فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ يَبِيْعُ الرَّجُلَ الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ ، فَلَا يَجِبُ لِلْمُشْتَرِي قَبْضُ الْعَبْدِ بِنَفْسِ الْعَقْدِ ، حَتّٰى يُؤَدِّيَ جَمِيْعَ الثَّمَنِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ قَبْضُ بَعْضِ الْعَبْدِ بِأَدَائِهِ بَعْضَ الثَّمَنِ وَكَذٰلِكَ الْأَشْيَاءُ الَّتِيْ هِيَ مَحْبُوْسَةٌ بِغَيْرِهَا ، مِثْلُ الرَّهْنِ الْمَحْبُوْسِ بِالدَّيْنِ ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ الرَّاهِنَ لَوْ قَضَى الْمُرْتَهِنَ بَعْضَ الدَّيْنِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّهْنَ أَوْ بَعْضَهُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى مِنَ الدَّيْنِ ، لَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ إِلَّا بِأَدَائِهِ جَمِيْعَ الدَّيْنِ .فَكَانَ هٰذَا حُكْمَ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ تُمْلَكُ بِأَشْيَاءَ إِذَا وَجَبَ احْتِبَاسُهَا ، فَإِنَّمَا تُحْبَسُ حَتّٰى يُؤْخَذَ جَمِيْعُ مَا جُعِلَ بَدَلًا مِنْهَا .فَلَمَّا خَرَجَ الْمُكَاتَبُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حُكْمِ الْمُعْتَقِ عَلَى الْمَالِ الَّذِيْ يَعْتِقُ بِالْعَقْدِ ، لَا بِحَالٍ ثَانِيَةٍ ، وَثَبَتَ أَنَّهُ فِيْ حُكْمِ مَنْ يُحْبَسُ لِأَدَاءِ شَيْءٍ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُ فِي الْمُكَاتَبَةِ وَفِي احْتِبَاسِ الْمَوْلٰى إِيَّاهُ ، كَحُكْمِ الْمَبِيْعِ فِي احْتِبَاسِ الْبَائِعِ إِيَّاهُ .فَكَمَا كَانَ الْمُشْتَرِي غَيْرَ قَادِرٍ عَلَى أَخْذِهِ إِلَّا بَعْدَ أَدَاءِ جَمِيْعِ الثَّمَنِ ، كَانَ كَذٰلِكَ الْمُكَاتَبُ أَيْضًا غَيْرَ قَادِرٍ عَلَى أَخْذِ شَيْءٍ مِنْ رَقَبَتِهِ ، مِنْ مِلْكِ الْمَوْلٰى إِلَّا بِأَدَاءِ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا :لَا يَعْتِقُ مِنَ الْمُكَاتَبِ شَيْءٌ إِلَّا بِأَدَاءِ جَمِيْعِ الْمُكَاتَبَةِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۳۶۲۳: مجاہد کہتے ہیں کہ زید بن ثابتؓ کہا کرتے تھے مکاتب اس وقت تک غلام ہے جب تک بدل کتابت میں

سے کوئی چیز اس کے ذمہ باقی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے آقا اور مکاتب کی اپنے مابین شرائط لگانا جائز ہے۔ اب جبکہ اقوال صحابہ و تابعین بھی مختلف ہوئے مگر اس بات پر اتفاق ہے کہ فقط عقد کتابت سے وہ آزاد نہیں ہوتا دوسری حالت سے آزاد ہوگا اب اس میں بعض نے کہا کہ وہ تمام مال کتابت کی ادائیگی ہے اور دوسروں نے کہا کہ بعض مال کتابت کی ادائیگی اسے آزاد کر دے گی اور بعض نے کہا اسی قدر آزاد ہوگا جتنا اس نے بدل کتابت ادا کیا۔ اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ مکاتب مال پر آزاد کئے جانے والے غلام کے حکم سے خارج ہے کیونکہ مال کی شرط پر آزاد کیا ہوا۔ کسی چیز کی ادائیگی کے بغیر وہ پہلے قول سے آزاد کرتا ہے اور مکاتب کا یہ حال نہیں کیونکہ اس پر تو تمام کا اتفاق ہے۔ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ مکاتب صرف عقد کتابت کر لینے سے عتاق کا حقدار نہیں بن جاتا۔ بلکہ ثابت ہونے والی حالت سے وہ اس کا مستحق بنتا ہے۔ ہم نے ان تمام اشیاء پر غور کیا جو فقط عقد سے واجب نہیں ہوتی بلکہ اس کے بعد طاری ہونے والی حالت سے واجب ہوتی ہیں کہ ان کا کیا حکم ہے؟ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ آدمی اپنا غلام ایک ہزار درہم میں فروخت کرتا ہے تو فقط عقد سے مشتری کے ذمہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ غلام پر قبضہ کرے جب تک کہ وہ ثمن ادا نہ کرے اور بعض ثمن ادا کر کے بھی وہ غلام کے بعض حصے پر بعض قیمت ادا کر کے قبضہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ اشیاء جو کسی اور وجہ سے اس کے قبضہ میں رکی ہوئی ہوں ان کا حکم بھی یہی ہے۔ مثلاً رہن قرض کی وجہ سے قبضہ میں ہے تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر رہن رکھنے والا شخص ہر مقروض کے قرض کا کچھ حصہ ادا کر دے اور رہن رکھی چیز واپس لینا چاہے یا جس قدر قرض ادا کیا گیا اس کی مقدار واپس لینا چاہے تو ایسے کرنے کا اختیار نہیں۔ جب تک کہ تمام قرض ادا نہ کر دے۔ تو یہ ان اشیاء کا حکم ہے جن کی ملکیت دوسری اشیاء کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے جب ان کو بھی اس وقت تک روکنا ضروری ہے جب تک کہ ان کا بدل مکمل طور پر نہ لیا جائے تو یہ روکی جائیں گی۔ پس جب مکاتب اس غلام کے حکم سے نکل گیا جس کو مال کے بدلے میں آزاد کیا جاتا ہے کہ وہ محض عقد سے آزاد ہو جاتا ہے۔ وہ دوسری حالت میں شامل نہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ وہ ان چیزوں کے حکم میں داخل ہو گیا ہے جن کو کسی چیز کی ادائیگی کے بدلے روکا نہیں جاتا تو اس سے خود ثابت ہو گیا کہ مکاتبت اور مالک کے اس کو روک لینے کے سلسلہ میں اس کا حکم اس بیع کی طرح ہے جس کو بائع اپنے پاس روکتا ہے تو جس طرح خریدار تمام قیمت ادا کرنے کے بعد ہی اس چیز کو لینے پر قادر ہوتا ہے۔ بالکل اسی طرح مکاتب بھی مالک کی ملک سے اپنی گردن کا کچھ حصہ حاصل کرنے پر اس وقت تک قادر نہیں ہوتا جب تک کہ مکمل بدل کتابت کی ادائیگی نہ کر دے اس تمام گفتگو سے ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو یہ کہتے ہیں کہ مکاتب کی کوئی چیز تمام مالک کتابت کی ادائیگی کے بغیر آزاد نہ ہوگی اور یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

ہم نے ان تمام اشیاء پر غور کیا جو فقط عقد سے واجب نہیں ہوتیں بلکہ اس کے بعد طاری ہونے والی حالت سے واجب ہوتی ہیں کہ ان کا کیا حکم ہے؟ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ آدمی اپنا غلام ایک ہزار درہم میں فروخت کرتا ہے تو فقط عقد سے مشتری کے

ذمہ لازم نہیں ہوتا کہ وہ غلام پر قبضہ کرے جب تک کہ وہ ثمن ادا نہ کرے اور بعض ثمن ادا کر کے بھی وہ غلام کے بعض حصے پر بعض قیمت ادا کر کے قبضہ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح وہ اشیاء جو کسی اور وجہ سے اس کے قبضہ میں رکی ہوئی ہوں ان کا حکم بھی یہی ہے۔ مثلاً رہن قرض کی وجہ سے قبضہ میں ہے تو اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر رہن رکھنے والا شخص ہر مقروض کے قرض کا کچھ حصہ ادا کر دے اور رہن رکھی چیز واپس لینا چاہے یا جس قدر قرض ادا کیا گیا اس کی مقدار واپس لینا چاہے تو ایسے کرنے کا اختیار نہیں۔ جب تک کہ تمام قرض ادا نہ کر دے۔ تو یہ ان اشیاء کا حکم ہے جن کی ملکیت دوسری اشیاء کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے جب ان کو بھی اس وقت تک روکنا ضروری ہے جب تک کہ ان کا بدل مکمل طور پر نہ لیا جائے تو یہ روکی جائیں گی۔

بَابُ الْاَمَةِ يَطَؤُهَا مَوْلَاهَا ثُمَّ يَمُوْتُ، وَقَدْ كَانَتْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ فِيْ حَيَاتِهٖ هَلْ يَكُوْنُ ابْنَهٗ وَتَكُوْنُ بِهٖ أُمَّ وَلَدٍ أَمْ لَا؟

لونڈی سے زندگی میں اولاد ہو جائے تو کیا وہ ام ولد کہلائے گی؟

خلاصۃ الرام: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک جماعت علماء کا قول یہ ہے۔ جب لونڈی کا مالک اس سے وطی کرے۔ تو جو بچہ وہ جنے گی وہ اسی کا شمار ہوگا خواہ وہ اس کا دعویٰ کرے یا نہ کرے۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا بھائی ہے۔ پھر فرمایا ''الولد للفراش وللعاھر الحجر'' تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زمعہ کے حوالہ کر دیا اس وجہ سے نہیں کہ اس کے بیٹے نے دعویٰ کیا تھا کیونکہ باپ کے غیر سے نسبت کے لئے بیٹے کا دعویٰ غیر مقبول ہے۔ لیکن اس کو ملانے کی وجہ یہ تھی کہ اس کی زمعہ کی لونڈی اور اس کی موطوءۃ تھی۔ ان کا دوسرا طریق استدلال یہ روایت ہے۔

اس میں دو موقف ہیں پہلا موقف یہ ہے کہ لونڈی سے جب اس کا آقا قربت کرے اور اولاد پیدا ہو جائے خواہ آقا اس کا دعویٰ کرے یا نہ کرے وہ لڑکا اسی کا شمار ہوگا اور وہ اس کی ام ولدہ ہوگی اس کو ائمہ ثلاثہ اور زہری اور اسحاق رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آقا لونڈی کے جس بچے کا اقرار کرے وہ اس کے ساتھ لازم ہوگا ورنہ نہیں اس کو ائمہ احناف ابراہیم ثوری اور امام احمد رحمہ اللہ نے ایک روایت میں اختیار کیا ہے۔

۴۶۲۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلٰى أَخِيْهِ أَيْ وَصّٰى إِلَيْهِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّيْ، فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهٗ سَعْدٌ وَقَالَ ابْنُ أَخِيْ قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ. فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِيْ وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْ، وُلِدَ

عَلٰى فِرَاشِهٖ. فَتَسَاوَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيْهِ .وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ :أَخِي وَابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهٖ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِيْ مِنْهُ لِمَا رَأٰى بِهٖ مِنْ شَبَهِهٖ بِعُتْبَةَ ، فَأَنْتَ ، فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْأَمَةَ إِذَا وَطِئَهَا مَوْلَاهَا ، فَقَدْ لَزِمَهُ كُلُّ وَلَدٍ يَجِيْءُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ، ادَّعَاهُ أَوْ لَمْ يَدَّعِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ . فَأَلْحَقَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَمْعَةَ ، لَا لِدَعْوَةِ ابْنِهٖ، لِأَنَّ دَعْوَةَ الْاِبْنِ لِلنَّسَبِ لِغَيْرِهٖ مِنْ أَبِيْهِ، غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ .وَلٰكِنْ لِأَنَّ أَمَةً كَانَتْ فِرَاشًا لِزَمْعَةَ ، بِوَطْئِهٖ إِيَّاهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا

۴۶۲۴: عروہ بن زبیر نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا وہ فرماتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی کو وصیت کی یعنی سعد بن ابی وقاص کو کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ مجھ سے ہے۔ پس اس کو اپنے قبضہ میں کر لینا۔ جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس پر قبضہ کر لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ میرا بھتیجا ہے میرے بھائی نے اس کے متعلق مجھ سے اقرار لیا تھا۔ تو عبد بن زمعہ نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے ہاں پیدا ہوا دونوں نے اپنا مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد بن زمعہ وہ تیرا بھائی ہے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الولد للفراش وللعاهر الحجر" پھر آپ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا اس سے پردہ کیا کرو۔ اس لئے کہ اس میں عتبہ کی مشابہت دیکھی۔ پس اس نے سودہ کو نہ دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا قول یہ ہے کہ جب لونڈی کا مالک اس سے وطی کرے۔ تو جو بچہ وہ جنے گی وہ اسی کا شمار ہوگا خواہ وہ اس کو دعویٰ کرے یا نہ کرے۔

انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا بھائی ہے۔ پھر فرمایا "الولد للفراش وللعاهر الحجر" تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زمعہ کے حوالہ کر دیا اس وجہ سے نہیں کہ اس کے بیٹے نے دعویٰ کیا تھا کیونکہ باپ کے غیر سے نسبت کے لئے بیٹے کا دعویٰ غیر مقبول ہے۔ لیکن اس کو ملانے کی وجہ یہ تھی کہ وہ زمعہ کی لونڈی اور اس کی موطوءہ تھی۔

ان کا دوسرا طریق استدلال یہ روایت ہے:

۴۶۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، قَالَ :مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ، ثُمَّ يَعْزِلُوْنَهُنَّ لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا قَدْ أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا ، فَاعْزِلُوْا أَوْ اتْرُكُوْا .

۴۶۲۵: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے لوگوں کا کیا حال ہے جو کہ لونڈیوں سے وطی کرتے ہوئے عزل کر لیتے ہیں میرے پاس جو لونڈی لائی جائے گی جس کا آقا یہ اعتراف کرے گا کہ اس نے اس سے جماع کیا ہے میں اس کے لڑکے کو اس سے ملا دوں گا۔ اب تم عزل کرو یا نہ کرو (تمہاری مرضی ہے)

تخریج : موطا مالك في اقضيه ٢٤/٢٥۔

۴۶۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۶۲۶: سالم بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا پھر اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

۴۶۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِيْ عُبَيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ :مَا بَالُ رِجَالٍ يَطَئُوْنَ وَلَائِدَهُمْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُنَّ يَخْرُجْنَ ، لَا تَأْتِيْنِيْ وَلِيْدَةٌ يَعْتَرِفُ سَيِّدُهَا أَنْ قَدْ أَلَمَّ بِهَا إِلَّا أَلْحَقْتُ بِهِ وَلَدَهَا ، فَأَرْسِلُوْهُنَّ بَعْدُ ، أَوْ أَمْسِكُوْهُنَّ

۴۶۲۷: صفیہ بنت ابی عبید کہتی ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ اپنی لونڈیوں سے جماع کرتے ہیں پھر ان کو باہر نکلنے دیتے ہیں میرے پاس جو لونڈی اس حال میں لائی جائے گی کہ اس کے مالک نے اس سے جماع کیا ہے تو میں اس کے لڑکے کو اس سے ملا دوں گا۔ خواہ تم ان کو کھلا چھوڑ دو یا روکو (تمہاری مرضی ہے)

تخریج : روایت ٤٦٢٥ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۶۲۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ :مَنْ وَطِئَ أَمَةً ثُمَّ ضَيَّعَهَا فَأَرْسَلَهَا تَخْرُجُ ، ثُمَّ وَلَدَتْ ، فَالْوَلَدُ مِنْهُ، وَالضَّيْعَةُ عَلَيْهِ. قَالَ نَافِعٌ :فَهٰذَا قَضَاءُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَقَوْلُ ابْنِ عُمَرَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :

مَا جَاءَ تْ بِهِ هٰذِهِ الْأَمَةُ مِنْ وَلَدٍ ، فَلَا يَلْزَمُ مَوْلَاهَا إِلَّا أَنْ يُقِرَّ بِهِ ، وَإِنْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقِرَّ بِهِ ، لَمْ يَلْزَمْهُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَالَ لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ وَلَمْ يَقُلْ هُوَ أَخُوْكَ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ هُوَ لَكَ أَيْ :هُوَ مَمْلُوْكٌ لَكَ، لِحَقِّ مَالِكٍ عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ ، وَلَمْ يَحْكُمْ فِيْ نَسَبِهِ بِشَيْءٍ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ بِالْحِجَابِ مِنْهُ .فَلَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَدْ جَعَلَهُ ابْنَ زَمْعَةَ إِذًا لَمَا حَجَبَ بِنْتَ زَمْعَةَ مِنْهُ، لِأَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَأْمُرُ بِقَطْعِ الْأَرْحَامِ بَلْ كَانَ يَأْمُرُ بِصِلَتِهَا ، وَمِنْ صِلَتِهَا ، التَّزَاوُرُ ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَأْمُرَهَا وَقَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ؟ . هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَيْفَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَأْمُرُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنْ تَأْذَنَ لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ عَلَيْهَا ، ثُمَّ يَحْجُبُ سَوْدَةَ مِمَّنْ قَدْ جَعَلَهُ أَخَاهَا وَابْنَ أَبِيْهَا ؟ ، وَلٰكِنَّ وَجْهَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَكَمَ فِيْهِ بِشَيْءٍ غَيْرِ الْيَدِ ، الَّتِيْ جَعَلَهُ بِهَا لِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ ، وَلِسَائِرِ وَرَثَةِ زَمْعَةَ دُوْنَ سَعْدٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنٰى قَوْلِهِ الَّذِيْ وَصَلَهُ بِهٰذَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ؟ قِيْلَ لَهُ :ذٰلِكَ عَلَى التَّعْلِيْمِ مِنْهُ لِسَعْدٍ ، أَيْ أَنَّكَ تَدَّعِيْ لِأَخِيْكَ، وَأَخُوْكَ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ ، وَإِنَّمَا يَثْبُتُ النَّسَبُ مِنْهُ لَوْ كَانَ لَهُ فِرَاشٌ ، فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِرَاشٌ ، فَهُوَ عَاهِرٌ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ .وَقَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنٰى وَكَشَفَهُ.

۴۶۲۸: اسامہ بن زید نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جس نے اپنی لونڈی سے وطی کی پھر اس کو ضائع کیا اور اس کو باہر نکلنے دیا پھر اس نے بچہ جنا تو یہ لڑکا اس کا شمار ہوگا اور ضائع کرنے کی ذمہ داری اس پر ہے۔ نافع کہتے ہیں کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ ان سے اختلاف کرتے ہوئے دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ آقا کو لازم نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ اس کا اقرار کر لے۔ اگر اقرار سے پہلے مرگیا تو وہ بچہ اس سے متعلق نہ کیا جائے گا اس کی دلیل سابقہ روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:"هو لك يا عبد بن زمعة" آپ نے یہ نہیں فرمایا وہ تیرا بھائی ہے اور "هو لك" کا سے یہ معنی لینا درست ہے کہ وہ تیرا غلام ہے کیونکہ تم لوگوں نے اپنے مال سے خریدا ہے اس کے نسب میں کچھ فیصلہ نہ کیا جائے گا اس کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ابن زمعہ کا بھائی قرار دیا ہوتا تو بنت زمعہ اس سے پردہ نہ کرتیں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع رحمی کا حکم

دینے والے نہ تھے بلکہ آپ صلہ رحمی کا حکم دینے والے تھے اور ایک دوسرے کی ملاقات یہ صلہ رحمی کا حصہ ہے پھر یہ کیونکر جائز تھا کہ اس کو اس کا بھائی قرار دے کر پھر اس سے پردے کا حکم دیا گیا؟ اور یہ آپ ﷺ سے ممکن نہیں ہے اور یہ درست کیسے ہوسکتا ہے جبکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنے رضائی چچا کو اپنے ہاں آنے کی اجازت دیں پھر سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ اپنے بھائی اور باپ کے بیٹے سے پردہ کریں؟ مگر اس کی اصل وجہ ہمارے ہاں (واللہ اعلم) یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے متعلق اور کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔ سوائے اس بات کے کہ وہ عبد بن زمعہ کی ملکیت ہے اور زمعہ کے تمام ورثاء کا اس میں حق ہے سعد کا حق نہیں۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ اگر بات اتنی سی ہے جو آپ نے کہی تو پھر اس ارشاد کو ساتھ ملانے کا کیا مقصد ہے: "**الولد للفراش وللعاهر الحجر**؟" اس سے تو نسب کے ساتھ ان سے ملانا عیاں ہو رہا ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ بات سعد رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کے لئے کہی کہ تم اس کے متعلق دعویٰ رکھتے ہو کہ وہ تیرے بھائی کا ہے۔ حالانکہ یہ اس کی ذاتی لونڈی نہیں۔ اگر یہ اس کی ذاتی لونڈی ہوتی تو تب نسب ثابت ہوتا جب اس کی لونڈی نہیں تو وہ زانی ہے اور زانی پتھروں کا حقدار ہے۔ یہ روایت اس معنی کی وضاحت کر رہی ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کا قول یہ ہے لونڈی کے ہاں جو بچہ پیدا ہوگا وہ اس کا لازم نہیں ہوگا البتہ یہ کہ وہ اس کا اقرار کر لے۔ اگر اقرار سے پہلے مر گیا تو وہ بچہ اس سے متعلق نہ کیا جائے گا اس کی دلیل سابقہ روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد "**هو لك يا عبد بن زمعة**" آپ نے یہ نہیں فرمایا وہ تیرا بھائی ہے اور "**هو لك**" کا سے یہ معنی لینا درست ہے کہ وہ تیرا غلام ہے کیونکہ تم لوگوں سے اپنے مال سے خریدا ہے اس کے نسب میں کچھ فیصلہ نہ کیا جائے گا اس کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا۔ اگر آپ ﷺ نے اس کو ابن زمعہ کا قرار دیا ہوتا تو بنت زمعہ اس سے پردہ نہ کرتیں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ قطع رحمی کا حکم دینے والے نہ تھے بلکہ آپ صلہ رحمی کا حکم دینے والے تھے اور ایک دوسرے کی ملاقات یہ صلہ رحمی کا حصہ ہے پھر یہ کیونکر جائز تھا کہ اس کو اس کا بھائی قرار دے کر پھر اس سے پردے کا حکم دیا گیا؟ اور یہ آپ ﷺ سے ممکن نہیں ہے۔

اور یہ درست کیسے ہوسکتا ہے جبکہ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنے رضائی چچا کو اپنے ہاں آنے کی اجازت دیں پھر سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ حکم دیا جائے کہ وہ اپنے بھائی اور باپ کے بیٹے سے پردہ کریں؟

اصل وجہ: مگر اس کی اصل وجہ ہمارے ہاں (واللہ اعلم) یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے متعلق اور کوئی فیصلہ نہیں فرمایا۔ سوائے اس بات کے کہ وہ عبد بن زمعہ کی ملکیت ہے اور زمعہ کے تمام ورثاء کا اس میں حق ہے سعد کا حق نہیں۔

اشکال:

اگر بات اتنی سی ہے جو آپ نے کہی تو پھر اس ارشاد کو ساتھ ملانے کا کیا مقصد ہے "**الولد للفرش وللعاهر الحجر**؟"

اس سے تو نسب کے ساتھ ان سے ملانا عیاں ہو رہا ہے۔

حاصل: یہ بات سعد رضی اللہ عنہ کو سمجھانے کے لئے کہ تم اس کے متعلق دعویٰ رکھتے ہو کہ وہ تیرے بھائی کا ہے۔ حالانکہ یہ اس کی ذاتی لونڈی نہیں۔ اگر یہ اس کی ذاتی لونڈی ہوتی تو تب نسب ثابت ہوتا جب اس کی لونڈی نہیں تو وہ زانی ہے اور زانی پتھروں کا حقدار ہے۔ یہ روایت اس معنی کی وضاحت کر رہی ہے۔

روایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما:

۴۶۲۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا ، وَكَانَ يَظُنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا ، فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا ، كَانَ يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ يُظَنُّ بِهَا ، فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَّا الْمِيْرَاثُ فَلَهُ، وَأَمَّا أَنْتِ فَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكِ بِأَخٍ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ زَمْعَةَ كَانَ يَطَأُ تِلْكَ الْأَمَةَ ، وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَوْدَةَ لَيْسَ هُوَ لَكِ بِأَخٍ يَعْنِي ابْنَ الْمَوْطُوْءَةِ .فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَكُنْ قَضَى فِيْ نَسَبِهِ عَلَى زَمْعَةَ بِشَيْءٍ ، وَأَنَّ وَطْءَ زَمْعَةَ لَمْ يَكُنْ -عِنْدَهُ- بِمُوْجِبٍ أَنَّ مَا جَاءَتْ بِهِ تِلْكَ الْمَوْطُوْءَةُ مِنْ وَلَدٍ مِنْهُ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّا الْمِيْرَاثُ فَلَهُ فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى قَضَائِهِ بِنَسَبِهِ .قِيْلَ لَهُ :مَا يَدُلُّ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْتَ ،لِأَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَدْ كَانَ ادَّعَاهُ، وَزَعَمَ أَنَّهُ ابْنُ أَبِيْهِ، لِأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَدْ أَخْبَرَتْ فِيْ حَدِيْثِهَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حِيْنَ نَازَعَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ -أَخِي ابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْ، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيْ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ سَوْدَةُ قَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَهُمَا وَارِثَا زَمْعَةَ ، فَكَانَا مُقِرَّيْنِ لَهُ بِوُجُوْبِ الْمِيْرَاثِ ، مِمَّا تَرَكَ زَمْعَةُ .فَجَازَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا فِي الْمَالِ الَّذِيْ كَانَ يَكُوْنُ لَهُمَا ، لَوْ لَمْ يُقِرَّ بِمَا أَقَرَّا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَمْ يَجِبْ بِذٰلِكَ ثُبُوْتُ نَسَبٍ ، يَجِبُ بِهِ حُكْمٌ ، فَيُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّظَرِ إِلَى سَوْدَةَ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّمَا كَانَ أَمْرُهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ، لِمَا كَانَ رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ كَمَا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قِيْلَ لَهُ :هٰذَا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، لِأَنَّ وُجُوْدَ الشَّبَهِ، لَا يَجِبُ بِهِ ثُبُوْتُ نَسَبٍ ، وَلَا يَجِبُ بِعَدَمِهِ انْتِفَاءُ نَسَبٍ .أَلَا تَرَى إِلَى الرَّجُلِ الَّذِيْ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا ؟ فَذَكَرَ كَلَامًا .قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ أَوْرَقَ ؟ قَالَ :إِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا .قَالَ مِمَّ تَرَىٰ ذٰلِكَ جَاءَ هَا ؟ قَالَ :مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَعَلَّ هٰذَا مِنْ عِرْقٍ نَزَعَهُ وَقَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهٖ، فِي بَابِ اللِّعَانِ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِهٖ، لِبُعْدِ شَبَهِهٖ مِنْهُ، وَلَا مَنَعَهُ مِنْ إِدْخَالِهٖ عَلَى بَنَاتِهٖ وَحَرَمِهٖ، بَلْ ضَرَبَهُ لَهُ مَثَلًا ، أَعْلَمَهُ بِهٖ أَنَّ الشَّبَهَ لَا يُوْجِبُ ثُبُوْتَ الْأَنْسَابِ ، وَأَنَّ عَدَمَهُ لَا يَجِبُ بِهِ انْتِفَاءُ الْأَنْسَابِ .فَكَذٰلِكَ ابْنُ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ ، لَوْ كَانَ وَطْءُ زَمْعَةَ لِأُمِّهٖ يُوْجِبُ ثُبُوْتَ نَسَبِهٖ مِنْهُ، إِذًا لَمَا كَانَ لِبُعْدِ شَبَهِهٖ مِنْهُ مَعْنًى ، وَلَكَانَ نَسَبُهُ مِنْهُ ثَابِتٌ الدَّخْلِ عَلَى بَنَاتِهٖ، كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْهِنَّ غَيْرُهُ مِنْ بَنِيْهِ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا -فِيْ ذٰلِكَ -مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا ، فَإِنَّهُ قَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

۴۶۲۹: یوسف بن زبیر نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ وطی کرتے تھے ان کا گمان یہ تھا کہ اور (فلاں) آدمی بھی اس سے قربت کرتا ہے زمعہ کی وفات ہوگئی جبکہ وہ حاملہ تھی اور اس نے ایک بچہ جنا اور وہ بچہ اس آدمی کے مشابہہ تھا جس کے متعلق زمعہ کو گمان تھا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا۔ یہ زمعہ ہی کی میراث ہے۔ رہا تیرا معاملہ تو تو اس سے پردہ کیا کر وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔ اس روایت میں واضح موجود ہے کہ زمعہ اس سے وطی کرتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کو صاف فرمایا وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔ بلکہ وہ موطوءۃ کا بیٹا ہے۔ اس سے واضح دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کے لئے نسب کے سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اور زمعہ کا اس سے وطی کرنا بھی آپ کے ہاں اس بات کو لازم کرنے والا نہ تھا کہ جو بچہ جنا ہے یہ اسی کا ہے۔ اس پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے۔ اس حدیث میں "اما المیراث فله" کے الفاظ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ فیصلہ نسب کے سلسلہ میں تھا۔ اس حدیث میں یہ بات کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المیراث فله یہ جملہ نسبی فیصلے پر دلالت نہیں۔ بلکہ اتنی بات ہے کہ عبد بن زمعہ نے اس کا دعویٰ کیا تھا اور اس کا خیال یہ تھا کہ وہ اس کا باپ جایا ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے کہ عبد بن زمعہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد رضی اللہ عنہ کے جھگڑے کے موقعہ پر کہا یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے اور میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا اور یہ بات سودہ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی درست ہے کہ وہ ایسی بات کہیں کیونکہ زمعہ کے وہی دونوں وارث تھے۔ تو وہ اس کا اقرار زمعہ کی میراث کے وجوب کے لئے کر رہے تھے۔ تو یہ اقرار دونوں کو اس تمام مال کے متعلق درست تھا جو زمعہ چھوڑ کر مرے تھے۔ جیسا کہ اگر وہ دونوں اقرار نہ

بھی کرتے تب بھی وہ وارث تھے مگر اس سے ثبوت نسب نہیں ہوا کہ جس سے کوئی حکم لگ سکے۔ کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم تو اس لئے دیا تھا کہ عتبہ سے اس کی مشابہت پائی گئی تھی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ فقط مشابہت کے پائے جانے سے نسب ثابت ہوتا اور نہ ہی عدم مشابہت نسب کی نفی کو لازم کرنے والا ہے۔ اس کے لئے آپ اس روایت کو سامنے رکھیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں عرض پیرا ہے کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ بچہ جنا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے رنگوں کے متعلق بات بتلائی تو آپ نے فرمایا کیا ان میں گندمی رنگ کے بھی ہیں آپ نے فرمایا وہ گندمی رنگ کہاں سے آئے تیرا کیا خیال ہے۔ اس نے عرض کیا کہ کسی رگ نے اسے کھینچا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔ یہ روایت مکمل تفصیل کے ساتھ باب اللعان میں گزری ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم مشابہت کی وجہ سے نسبت کی نفی کو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی اس وجہ سے اس کو دوسرے بیٹے اور بیٹیوں اور دیگر مستورات کے پاس آنے جانے سے روکا۔ بلکہ ایک مثال دے کر اسے بتلایا کہ محض مشابہت سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت سے نسب کی نفی نہیں کی جاتی۔ تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ اگر زمعہ نے اس کی ماں سے وطی کی ہے تو اس کا اس سے نسب ثابت ہوگا اور اس صورت میں عدم مشابہت کا کوئی مطلب نہ ہوگا اور اس کا نسب اس سے ثابت رہے گا اور یہ اس کی بیٹیوں کے پاس دوسرے بیٹوں کی طرح آ جا اور داخل ہو سکے گا۔ رہی وہ روایت جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں منقول ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے۔

تخریج: مسند احمد ٥/٤۔

حاصل روایات: اس روایت میں واضح موجود ہے کہ زمعہ اس سے وطی کرتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودہ رضی اللہ عنہا کو صاف فرمایا وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔ بلکہ وہ موطوءَ کا بیٹا ہے۔ اس سے واضح دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمعہ کے لئے نسب کے سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا اور زمعہ کا اس سے وطی کرنا بھی آپ کے ہاں اس بات کو لازم رنے والا نہ تھا کہ جو بچہ جنا ہے یہ اسی کا ہے۔ اس پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے۔

اشکال: اس حدیث میں "اما المیراث فلہ" کے الفاظ ثابت کر رہے ہیں کہ یہ فیصلہ نسب کے سلسلہ میں تھا۔

جواب: اس حدیث میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المیراث فلہ یہ جملہ نسبی فیصلے پر دلالت نہیں۔ بلکہ اتنی بات ہے کہ عبد بن زمعہ نے اس کا دعویٰ کیا تھا اور اس کا خیال یہ تھا کہ وہ اس کا باپ جایا ہے کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے کہ عبد بن زمعہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد رضی اللہ عنہ کے جھگڑے کے موقعہ پر کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے اور میرے والد کے بستر پر پیدا ہوا اور یہ بات سودہ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی درست ہے کہ وہ ایسی بات کہیں کیونکہ زمعہ کے وہی

دونوں وارث تھے۔ تو وہ اس کا اقرار زمعہ کی میراث کے وجوب کے لئے کر رہے تھے۔ تو یہ اقرار دونوں کو اس تمام مال کے متعلق درست تھا جو زمعہ چھوڑ کر مرے تھے۔ جیسا کہ اگر وہ دونوں اقرار نہ بھی کرتے تب بھی وہ وارث تھے مگر اس سے ثبوت نسب نہیں ہو کہ جس سے کوئی حکم لگ سکے۔ کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو اس سے پردہ کرنے کا حکم نہ دیا جائے۔

ایک اور اشکال:

اگر کوئی یہ کہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا کو پردہ کا حکم تو اس لئے دیا تھا کہ عتبہ سے اس کی مشابہت پائی گئی تھی۔ جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں موجود ہے۔

جواب: اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ایسی بات نہیں ہو سکتی کیونکہ فقط مشابہت کے پائے جانے سے نہ نسب ثابت ہوتا اور عدم مشابہت نسب کی نفی کو لازم کرنے والی نہیں ہے۔

اس کے لئے آپ اس روایت کو سامنے رکھیں کہ ایک شخص بارگاہ نبوی میں عرض پیرا ہے کہ میری بیوی نے سیاہ رنگ بچہ جنا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ کس رنگ کے ہیں؟ اس نے رنگوں کے متعلق بات بتلائی تو آپ نے فرمایا کیا ان میں گندمی رنگ کے بھی ہیں آپ نے فرمایا وہ گندمی رنگ کہاں سے آئے تیرا کیا خیال ہے۔ اس نے عرض کیا کہ کسی رگ نے اسے کھینچا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کسی رگ نے کھینچا ہو۔

یہ روایت مکمل تفصیل کے ساتھ ۴۵۶۸ باب اللعان میں گزری ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم مشابہت کی وجہ سے نسبت کی نفی کو جائز قرار نہیں دیا اور نہ ہی اس وجہ سے اس کو دوسرے بیٹے اور بیٹیوں اور دیگر مستورات کے پاس آنے جانے سے روکا۔ بلکہ ایک مثال دے کر اسے بتلایا کہ محض مشابہت سے نسب ثابت نہیں ہوتا اور عدم مشابہت سے نسب کی نفی نہیں کی جاتی۔ تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا بھی یہی مسئلہ ہے کہ اگر زمعہ نے اس کی ماں سے وطی کی ہے تو اس کا اس سے نسب ثابت ہوگا اور اس صورت میں عدم مشابہت کا کوئی مطلب نہ ہوگا اور اس کا نسب اس سے ثابت رہے گا اور یہ اس کی بیٹیوں کے پاس دوسرے بیٹوں کی طرح آجا اور داخل ہو سکے گا۔

فریق اوّل کی دوسری و تیسری دلیل کا جواب:

رہی وہ روایت جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سلسلہ میں منقول ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے۔

۴۶۳۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُمَارَةَ بِنِ أَبِيْ حَفْصَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْتِيْ جَارِيَةً لَهُ،

فَحَمَلَتْ ، فَقَالَ :لَيْسَ مِنِّيْ ، إِنِّيْ أَتَيْتُهَا إِتْيَانًا ، لَا أُرِيْدُ بِهِ الْوَلَدَ

۴۶۳۰: عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی ایک لونڈی کے ہاں تشریف لے جاتے اسے حمل ٹھہر گیا انہوں نے فرمایا یہ مجھ سے نہیں کیونکہ میں نے تو اس کے پاس اس طریقے سے جاتا تھا کہ بچہ اس سے مقصود نہ تھا یعنی عزل کرتا تھا۔

۴۶۳۱: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يَعْزِلُ عَنْ جَارِيَةٍ فَارِسِيَّةٍ ، فَحَمَلَتْ بِحَمْلٍ ، فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ :إِنِّيْ لَمْ أَكُنْ أُرِيْدُ وَلَدَكِ، وَإِنَّمَا أَسْتَطِيْبُ نَفْسَكِ، فَجَلَدَهَا ، وَأَعْتَقَهَا وَأَعْتَقَ الْوَلَدَ

۴۶۳۱: ابوالزناد نے خارجہ بن زید سے روایت کی ہے کہ میرے والد ایک فارسی لونڈی سے عزل کرتے تھے پھر بھی اسے حمل ہو گیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا اور فرمایا میں تو تمہارے سے اولاد کا ارادہ نہ رکھتا تھا میں تو صرف تمہیں خوش کرتا تھا۔ پھر اسے کوڑے مارے اور اس کو آزاد کر دیا اور اس کے بچے کو بھی آزاد کر دیا۔

۴۶۳۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فَأَعْتَقَهَا وَأَعْتَقَ وَلَدَهَا .

۴۶۳۲: خارجہ بن زید نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس روایت میں یہ لفظ نہیں "فاعتقها واعتق ولدها"

۴۶۳۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ وَلَدَتْ جَارِيَةٌ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :إِنَّهُ لَيْسَ مِنِّيْ ، وَإِنِّيْ كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا . فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَدْ خَالَفَا عُمَرَ ، وَابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ .فَقَدْ تَكَافَأَتْ أَقْوَالُهُمْ ، وَوَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا .فَرَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا أَقَرَّ بِأَنَّ هٰذَا وَلَدُهُ مِنْ زَوْجَتِهِ، ثُمَّ نَفَاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، لَمْ يَنْتَفِ .وَكَذٰلِكَ لَوْ ادَّعَى أَنَّ حَمْلَهَا مِنْهُ، ثُمَّ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مِنْ ذٰلِكَ الْحَمْلِ ، لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، أَنْ يَنْفِيَهُ بِلِعَانٍ وَلَا بِغَيْرِهِ، لِأَنَّ نَسَبَهُ قَدْ ثَبَتَ مِنْهُ فَهٰذَا حُكْمُ مَا قَدْ وَقَعَتْ عَلَيْهِ الدَّعْوَةُ ، مِمَّا لَيْسَ لِمُدَّعِيْهِ أَنْ يَنْفِيَهُ، وَرَأَيْنَاهُ لَوْ أَقَرَّ أَنَّهُ وَطِئَ امْرَأَتَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ بِوَلَدٍ فَنَفَاهُ، لَكَانَ الْحُكْمُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ يُلَاعِنَ بَيْنَهُمَا ، وَيَخْرُجَ الْوَلَدُ مِنْ نَسَبِ الزَّوْجِ ، وَيَلْحَقَ بِأُمِّهِ فَلَمْ يَكُنْ إِقْرَارُهُ بِوَطْءِ امْرَأَتِهِ، يَجِبُ بِهِ ثُبُوْتُ نَسَبِ مَا يَلِدُ مِنْهُ، وَلَمْ يَكُنْ فِيْ حُكْمِ مَا قَدْ لَزِمَهُ،

مِمَّا لَيْسَ نَفْيُهُ .فَلَمَّا كَانَ هٰذَا حُكْمَ الزَّوْجَاتِ ، كَانَ حُكْمُ الْإِمَاءِ أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ فَإِنْ أَقَرَّ رَجُلٌ بِوَلَدِ أَمَتِهِ أَنَّهُ مِنْهُ، أَوْ أَقَرَّ وَهِيَ حَامِلٌ ، أَنَّ مَا فِيْ بَطْنِهَا مِنْهُ، لَزِمَهُ، وَلَمْ يَنْتَفِ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا وَإِنْ أَقَرَّ أَنَّهُ قَدْ وَطِئَهَا ، لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ حُكْمِ إِقْرَارِهِ بِوَلَدِهَا ، أَنَّهُ مِنْهُ، بَلْ يَكُوْنُ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، فَيَكُوْنُ لَهُ أَنْ يَنْفِيَهُ، وَيَكُوْنُ حُكْمُهُ .وَإِنْ أَقَرَّ بِوَطْءِ أَمَتِهِ، كَحُكْمِهِ، لَوْ لَمْ يَكُنْ أَقَرَّ بِوَطْئِهَا ، قِيَاسًا عَلٰى مَا وَصَفْنَا ، مِنَ الْحَرَائِرِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۶۳۴: قتادہ نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ زید بن ثابتؓ کی لونڈی نے بچہ جنا تو زید فرمانے لگے یہ میرا بچہ نہیں میں تو اس سے عزل کیا کرتا تھا۔ یہ زید بن ثابت اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں جناب عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف بات کہی ہے اب جب کہ ان کے اقوال برابر برابر ہو گئے تو ہمارے لئے ضروری ہو گیا کہ ہم غور وفکر کریں تا کہ صحیح قول کو معلوم کیا جا سکے۔ ہم نے غور کیا کہ اگر آدمی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ یہ اس کا بچہ ہے اور اس کی بیوی سے ہے اس کے بعد اس کی نفی کرتا ہے تو اس سے بچے کی نفی نہ ہو گی اسی طرح اگر وہ دعویٰ کرے کہ عورت کا حمل اس سے ہے پھر اس حمل سے بچہ پیدا ہو تو لعان وغیرہ کے ذریعہ اس کی نفی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس بچے کا نسب اس سے ثابت ہو چکا ہے۔ یہ تو اس کا حکم ہے جس کے متعلق دعویٰ ہے کہ اب مدعی اس کی نفی نہیں کر سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے وطی کا اقرار کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے نفی کر دی تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان کے درمیان لعان کرایا جائے گا اور بچہ خاوند کے نسب سے خارج ہو کر ماں کے ساتھ مل جائے گا پس بیوی کے ساتھ وطی کا اقرار پیدا ہونے والے بچے کے ثبوت نسب کے لئے ضروری نہ ہوا اور یہ اس کے حکم میں بھی نہیں جس کو اس نے لازم کیا ہے اب اس کی نفی نہیں ہو سکتی۔ پس جب بیویوں کا یہ حکم ہے تو لونڈیوں کا حکم بدرجہ اولیٰ اسی طرح ہونا چاہئے اور ہو گا کہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کے بچے کے متعلق اقرار کرے کہ یہ اسی کا ہے یا اس وقت اقرار کیا جبکہ وہ حاملہ تھی کہ جو کچھ اس لونڈی کے پیٹ میں ہے یہ اسی کا ہے تو یہ بچہ اس کے ساتھ لازم ہو جائے گا اور اگر اس نے اقرار کیا کہ اس نے اس لونڈی سے وطی کی ہے تو یہ اس بات کا اقرار شمار نہ ہو گا کہ یہ اس کا لڑکا ہے اور اسی سے ہے بلکہ اس کے برعکس ہو گا پس وہ اس کی نفی بھی کر سکتا ہے اگر وہ نفی کر دے گا تو اس کا حکم لگ جائے گا اور اگر اس نے اپنی لونڈی سے وطی کا اقرار کیا تو یہ اقرار نہ کرنے کے حکم کی طرح ہے یعنی دونوں کا حکم برابر ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے جو ہم نے آزاد عورتوں کے سلسلہ میں بیان کیا یہ سب امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: یہ زید بن ثابت اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے اس سلسلے میں جناب عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف

بات کہی ہے اب جب کہ ان کے اقوال برابر برابر ہو گئے تو ہمارے لئے ضروری ہو گیا کہ ہم غور وفکر کریں تا کہ صحیح قول کو معلوم کیا جا سکے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم نے غور کیا کہ اگر آدمی اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ یہ اس کا بچہ ہے اور اس کی بیوی سے ہے اس کے بعد اس کی نفی کرتا ہے تو اس سے بچے کی نفی نہ ہوگی اسی طرح اگر وہ دعویٰ کرے کہ عورت کا حمل اس سے ہے پھر اس حمل سے بچہ پیدا ہو تو لعان وغیرہ کے ذریعہ اس کی نفی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس بچے کا نسب اس سے ثابت ہو چکا ہے۔ یہ تو اس کا حکم ہے جس کے متعلق دعویٰ ہے کہ اب مدعی اس کی نفی نہیں کر سکتا اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے وطی کا اقرار کرے پھر اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے نفی کر دی تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان کے درمیان لعان کرایا جائے گا اور بچہ خاوند کے نسب سے خارج ہو کر ماں کے ساتھ مل جائے گا پس بیوی کے ساتھ وطی کا اقرار پیدا ہونے والے بچے کے ثبوت نسب کے لئے ضروری نہ ہوا اور یہ اس کے حکم میں بھی نہیں جس کو اس نے لازم کیا ہے اب اس کی نفی نہیں ہو سکتی۔

پس جب بیویوں کا یہ حکم ہے تو لونڈیوں کا حکم بدرجہ اولیٰ اسی طرح ہونا چاہئے اور ہوگا کہ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کے بچے کے متعلق اقرار کرے کہ یہ اسی کا ہے یا اس وقت اقرار کیا جبکہ وہ حاملہ تھی کہ جو کچھ اس لونڈی کے پیٹ میں ہے یہ اسی کا ہے تو یہ بچہ اس کے ساتھ لازم ہو جائے گا۔

اور اگر اس نے اقرار کیا کہ اس نے اس لونڈی سے وطی کی ہے تو یہ اس بات کا اقرار شمار نہ ہوگا کہ یہ اس کا لڑکا ہے اور اسی سے ہے بلکہ اس کے برعکس ہوگا پس وہ اس کی نفی بھی کر سکتا ہے اگر وہ نفی کر دے گا تو اس کا حکم لگ جائے گا اور اگر اس نے اپنی لونڈی سے وطی کا اقرار کیا تو یہ اقرار نہ کرنے کے حکم کی طرح ہے یعنی دونوں کا حکم برابر ہے اس پر قیاس کرتے ہوئے جو ہم نے آزاد عورتوں کے سلسلہ میں بیان کیا یہ سب امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

قسموں اور کفاروں کا بیان

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُعْطٰى كُلُّ مِسْكِيْنٍ مِنَ الطَّعَامِ وَالْكَفَّارَاتِ

کفارہ میں ہر ایک مسکین کو دی جانے والی کھانے کی مقدار

خلاصۃ الرام : کفارات جمع کفارہ۔ یہ گنہگار کے گناہ کو ڈھانپ لیتا ہے اس لئے اس کو کفارہ کہتے ہیں اس کے متعلق علماء کے مندرجہ ذیل مؤقف ہیں۔

نمبر①: کفارہ قسم میں ہر مسکین کو ایک مد کی مقدار دینا ضروری ہے اس کو ائمہ ثلاثہ اور اوزاعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: ہر مسکین کو دو دو مد دینے لازم ہیں اور کھجور کا ایک صاع جائز ہے اور اس کو حضرت مجاہد' ابن سیرین' شعبی وثوری اور ائمہ احناف اور ایک روایت میں امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل: ہر مسکین کو ایک مد غلہ وغیرہ دیا جائے گا اس کی دلیل یہ روایت ہے جو آئندہ سطور میں مذکور ہے۔

۴۶۳۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ : ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ وَقَعْتُ بِأَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ لَهُ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ : مَا أَجِدُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ : مَا أَسْتَطِيْعُ ، قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ : مَا أَجِدُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِكْتَلٍ فِيْهِ قَدْرُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا تَمْرًا ، فَقَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ :أَعَلٰى أَحْوَجَ مِنِّيْ وَأَهْلِ بَيْتِيْ؟ قَالَ فَكُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ، وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ، وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْإِطْعَامَ فِيْ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِنَّمَا هُوَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، أَنْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ، خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ، فَالَّذِيْ يُصِيْبُ كُلَّ مِسْكِيْنٍ مِنْهُمْ ، مُدٌّ مُدٌّ قَالُوْا :وَقَدْ ذَهَبَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ إِلٰى مَا قُلْنَا .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۶۳۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمضان (کے دن) میں اپنی بیوی سے جماع کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک گردن آزاد کردو۔ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کے برابر کھجوریں تھیں پس آپ نے فرمایا اس کو لے کر صدقہ کردو۔ اس نے کہا کیا اپنے اور اپنے گھر والوں سے زیادہ محتاج پر صدقہ کردوں؟ آپ نے فرمایا پھر تم اور تمہارے گھر والے ان کو کھالیں اور اس کی بجائے ایک دن کا روزہ رکھو اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو۔ علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کفارہ قسم میں ہر مسکین کے لئے ایک مد کھانا ہے کیونکہ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم فرمایا کہ ساٹھ مساکین کو پندرہ صاع کھانا دے تو اس حساب سے ہر مسکین کو ایک ایک مد ملے گا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کفارہ قسم میں اسی بات کو اختیار کرنے والی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الصیام باب ۳۰، والهبة باب ۱۱، والنفقات باب ۱۳، والکفارات باب ۲، ٤، مسلم فی الصوم ۸۱، ابو داؤد فی الصوم باب ۳۷، ترمذی فی الصوم باب ۲۸، ابن ماجه فی الصیام باب ۱٤، مسند احمد ۲٤۱/۲۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کفارہ قسم میں ہر مسکین کے لئے ایک مد کھانا ہے کیونکہ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو حکم فرمایا کہ ساٹھ مساکین کو پندرہ صاع کھانا دے تو اس حساب سے ہر مسکین کو ایک ایک مد ملے گا اور صحابہ کرام کی ایک جماعت کفارہ قسم میں اسی بات کو اختیار کرنے والی ہے جو ہم نے ذکر کی ہے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس قول کی تائید:

۴۶۳۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ أَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ :فِيْ كَفَّارَاتِ

الْاَیْمَانِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ ، کُلُّ مِسْکِیْنٍ مُدٌّ بَیْضَاءُ

۴۶۳۵: ابوجعفر مولیٰ ابن عباس ؓ نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کفارات قسم میں دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ ہر مسکین کو ایک مد بیضاء دیا جائے گا۔

اللغات: مد بیضاء۔ بڑے مد کا نام ہے۔

۴۶۳۶: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ ، عَنْ عِکْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَهٗ.

۴۶۳۶: عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۶۳۷: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِیْ أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ اللَّیْثِیُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهٗ کَانَ اِذَا کَفَّرَ یَمِیْنَهٗ فَأَطْعَمَ عَشْرَةَ مَسَاکِیْنَ بِالْمُدِّ الْاَصْغَرِ .رَأٰی أَنَّ ذٰلِکَ یُجْزِیْ عِنْدَهٗ

۴۶۳۷: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جب وہ اپنی قسم کا کفارہ دیتے تو دس مساکین کو مد اصغر سے کھانا کھلاتے اور ان کا خیال یہ تھا کہ یہ ان کے ہاں کفایت کرنے والا ہے۔

اللغات: مد اصغر۔ چھوٹا مد۔

۴۶۳۸: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا أَخْبَرَهٗ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِیَمِیْنٍ فَوَکَّدَهَا ثُمَّ حَنِثَ فَعَلَیْهِ عِتْقُ رَقَبَةٍ ، أَوْ کِسْوَةُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ ، وَمَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَلَمْ یُوَکِّدْهَا ، ثُمَّ حَنِثَ ، فَعَلَیْهِ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاکِیْنَ ، لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ

۴۶۳۸: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی کہ وہ کہا کرتے تھے جس نے قسم اٹھائی پھر اس کو موکد کیا پھر قسم توڑ دی تو اس پر ایک گردن کا آزاد کرنا لازم ہے یا دس مساکین کے کپڑے۔ جس نے قسم اٹھائی مگر اس کو موکد نہ کیا پھر اس کو توڑا تو اس کے ذمہ دس مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ ہر مسکین کو ایک مد گندم کا ادا کرے۔

تخریج : مالك في النذور ۱۲ ' ۱۳۔

۴۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَکْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ یَحْیٰی عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهٗ قَالَ یُجْزِیْ فِیْ کَفَّارَةِ الْیَمِیْنِ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ ، لِکُلِّ مِسْکِیْنٍ .

۴۶۳۹: ابوسلمہ نے زید بن ثابت ؓ سے روایت کی ہے کہ کفارہ قسم میں ہر مسکین کے لئے گندم کا ایک مد کفایت کرنے

والا ہے۔

۴۶۴۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِی الْخَلِيْلُ بْنُ مُرَّةَ ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَهُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ. وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يُجْزِی فِی الْإِطْعَامِ فِیْ كَفَّارَةِ الْأَيْمَانِ إِلَّا مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ، وَيُجْزِی مِنَ التَّمْرِ صَاعٌ كَامِلٌ ، وَكَذَا مِنَ الشَّعِيْرِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ عَلٰی أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی ، أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا عَلِمَ حَاجَةَ الرَّجُلِ ، أَعْطَاهُ مَا أَعْطَاهُ مِنَ التَّمْرِ ، لِيَسْتَعِيْنَ بِهٖ فِيْمَا وَجَبَ عَلَيْهِ، لَا عَلٰی أَنَّهُ جَمِيْعُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ، كَالرَّجُلِ يَشْكُو إِلَی الرَّجُلِ ضَعْفَ حَالِهٖ ، وَمَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ ، فَيَقُوْلُ لَهُ :خُذْ هٰذِهِ الْعَشَرَةَ الدَّرَاهِمَ فَاقْضِ بِهَا دَيْنَكَ، لَيْسَ عَلٰی أَنَّهَا تَكُوْنُ قَضَاءً عَنْ جَمِيْعِ دَيْنِهٖ، وَلٰكِنْ عَلٰی أَنْ يَكُوْنَ قَضَاءً بِمِقْدَارِهَا مِنْ دَيْنِهٖ. وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِقْدَارُ مَا يَجِبُ مِنَ الطَّعَامِ فِیْ كَفَّارَةٍ مِنَ الْكَفَّارَاتِ ، وَهِیَ مَا يَجِبُ فِیْ حَلْقِ الرَّأْسِ فِی الْإِحْرَامِ مِنْ أَذًى ، فَجَعَلَ ذٰلِكَ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ

۴۶۴۰: خلیل بن مرہ نے یحییٰ بن کثیر سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح بیان کی ہے۔ دیگر حضرات نے اس میں ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کفارہ قسم میں ہر مسکین کو دو مد (گندم) دے اور کھجور اور جو سے مکمل صاع دیا جائے۔ عین ممکن ہے کہ جب جناب نبی اکرم ﷺ کو اس آدمی کی محتاجی کا علم ہوا تو آپ نے جتنی کھجوریں تھیں اس کو دے دیں تا کہ ان سے اپنے ذمہ جو چیز لازم ہوئی اس کو ادا کرے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے ذمہ یہی واجب تھا جیسا کوئی آدمی کسی کو اپنی تنگدستی بتلائے اور قرض بیان کرے تو وہ یہی کہتا ہے یہ دس درہم تو لو اور اس سے اپنا قرض ادا کرو۔ یہ اس طور پر نہیں کہ اس کے سارے قرضہ کی ادائیگی کے لئے یہی کافی ہے بلکہ اس کے قرض میں سے ایک مقدار کی ادائیگی ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے کفارات میں جس قدر طعام لازم ہوتا ہے اس کی مقدار سے متعلق روایات وارد ہیں وہ حالت احرام میں تکلیف کی وجہ سے جو آدمی اپنے بال منڈوائے تو اس میں ہر مسکین کے لئے گندم کے دو مد مقرر کئے گئے ہیں۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

فریق ثانی کا مؤقف: کفارہ قسم میں ہر مسکین کو دو مد (گندم) کھلائے اور کھجور اور جو سے مکمل صاع دیا جائے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: عین ممکن ہے کہ جب جناب نبی اکرم ﷺ کو اس آدمی کی محتاجی کا علم ہوا تو آپ نے جتنی کھجوریں تھیں اس کو دے دیں تا کہ ان سے اپنے ذمہ جو چیا لازم ہوئی اس کو ادا کرے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کے ذمہ یہی واجب تھا جیسا کوئی آدمی کسی کو اپنی تنگدستی بتلائے اور قرض بیان کرے تو وہ یہی کہتا ہے یہ دس درہم تو لو اور اس سے اپنا قرض ادا کرو۔ یہ اس طور پر نہیں کہ اس کے سارے قرضہ کی ادائیگی کے لئے یہی کافی ہے بلکہ اس کے قرض میں سے ایک مقدار کی ادائیگی

ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کفارات میں جس قدر طعام لازم ہوتا ہے اس کی مقدار سے متعلق روایات وارد ہیں وہ حالت احرام میں تکلیف کی وجہ سے جو آدمی اپنے بال منڈوائے تو اس میں ہر مسکین کے لئے گندم کے دو مد مقرر کئے گئے ہیں۔
روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۶۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ ، قَالَ :قَعَدْتُ إِلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ فَقَالَ :فِيَّ أُنْزِلَتْ ، حُمِلْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي ، فَقَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ هٰذَا وَبَلَغَ بِكَ مَا أَرَى فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَلَكُمْ عَامَّةً ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَحْلِقَ رَأْسِي ، وَأَنْسُكَ نُسُكَةً، وَأَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، أَوْ أُطْعِمُ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ

۴۶۴۱: عبدالرحمن بن الاصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھا تھا تو میں نے ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ففدية من صيام او صدقة او نسك" (البقرہ ۱۹۶) وہ کہنے لگے میرے بارے میں اتری۔ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سوار کر کے لے جایا گیا میرا حال یہ تھا کہ جوئیں میرے چہرے پر بکھری جا رہی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ میرا گمان نہ تھا کہ تکلیف تمہیں اس حالت تک پہنچائے گی اور اس حالت تک پہنچائے گی جو میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ آیت خاص میرے بارے میں اتری اور اس کا حکم تمہارے لئے عام ہے پس جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں سر منڈوا دوں اور ایک دم بطور قربانی دوں اور تین دن کے روزے رکھوں یا چھ مساکین کو کھانا کھلا دوں ہر مسکین کو نصف صاع گندم دوں۔

تخریج : بخاری فی المحصر باب۷' والمغازی باب۳۵' تفسیر سورہ ۲' باب۲۲' والطب باب۱۶' مسلم فی الحج ۸۰/۸۵' ترمذی فی تفسیر سورہ ۲' باب ۲۱' ابن ماجه فی المناسك باب۸۶' مسند احمد ۲٤۲/٤۔

۴۶۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ وَأَطْعِمْ فَرَقًا ، فِيْ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ

۴۶۴۲: عبداللہ بن مغفل نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں۔ اطعم فرقا فی ستة مساكين

۴۶۴۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ

أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُلَّ مِسْكِيْنٍ ، نِصْفَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ

۴۶۴۳: عامر شعبی نے کعب بن عجرہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے صرف یہ الفاظ مختلف ہیں۔ کل مسکین' نصف صاع من تمر"

۴۶۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِيْ لَيْلَى ، عَنْ كَعْبٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرِ التَّمْرَ .

۴۶۴۴: ابولیلیٰ نے کعب سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور کھجور کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۶۴۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ شُرَيْحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ .ح

۴۶۴۵: فریابی نے سفیان ثوری سے روایت کی ہے۔

۴۶۴۶: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَا جَمِيْعًا عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۶۴۶: ابوایوب نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۴۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۶۴۷: عبدالکریم جزری نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۴۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۶۴۸: ابوبشر نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۴۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :أَنَا مَالِكٌ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۶۴۹: حمید بن قیس نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۶۵۰: ابن عون نے مجاہد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵۱: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۶۵۱: یحییٰ بن جعدہ نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۵۲: يُونُسُ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَزَادَ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّهُ لَيْسَ عِنْدِي مَا أَنْسُكُ بِهِ .

۴۶۵۲: محمد بن کعب قرظی نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس میں یہ بھی اضافہ ہے وقد علم انه ليس عندى ما انسك به اور یہ جان لیا کہ میرے پاس وہ مال موجود نہیں جس سے میں قربانی کروں۔

۴۶۵۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ ، الَّتِي فِيهِ ، عَلَى مَا فِي الْأَحَادِيثِ الَّتِي قَبْلَهُ . فَكَانَ الَّذِي أَمَرَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْإِطْعَامِ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ - مَعَ تَوَاتُرِهَا - هُوَ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ، لِكُلِّ مِسْكِينٍ ، وَأَجْمَعُوا عَلَى الْعَمَلِ بِذٰلِكَ ، فِي كَفَّارَةِ حَلْقِ الرَّأْسِ . وَجَاءَ عَنْهُ فِي إِطْعَامِ الْمَسَاكِينِ فِي الظِّهَارِ مِنَ التَّمْرِ ،

۴۶۵۳: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کیا جو گزشتہ احادیث میں پایا جاتا ہے۔ ان آثار میں جس اطعام کا حکم دیا گیا ہے وہ ہر مسکین کے لئے نصف صاع گندم ہے اور اس کے عمل پر اجماع ہے اس آدمی کے متعلق جو سر منڈوائے جبکہ احرام کی حالت میں ہو اور ظہار کے کفارہ میں کھجور کا تذکرہ ہے جیسا کہ روایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ۔

حاصل روایات: ان آثار میں جس اطعام کا حکم دیا گیا ہے وہ ہر مسکین کے لئے نصف صاع گندم ہے اور اس کے عمل پر اجماع ہے اس آدمی کے متعلق جو سر منڈوائے جبکہ احرام کی حالت میں ہو اور ظہار کے کفارہ میں کھجور کا تذکرہ ہے جیسا کہ روایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ہے۔

۴۶۵۴: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا فَرْوَةُ ، عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : أَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَّامٍ ، حَدَّثَتْنِي خَوْلَةُ ابْنَةُ مَالِكِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَخِيْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَانَ زَوْجَهَا حِيْنَ ظَاهَرَ مِنْهَا بِعَرَقٍ مِنْ تَمْرٍ ، وَأَعَانَتْهُ هِيَ بِعَرَقٍ آخَرَ ، وَذٰلِكَ سِتُّوْنَ صَاعًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهِ وَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَارْجِعِيْ اِلَى زَوْجِكِ . فَالنَّظْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ اِطْعَامُ كُلِّ مِسْكِيْنٍ فِيْ كُلِّ الْكَفَّارَاتِ ، مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفُ صَاعٍ ، وَمِنَ التَّمْرِ صَاعٌ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۶۵۴: خولہ بنت مالک بن ثعلبہ جو کہ عبادہ بن صامت کی بھتیجی ہیں وہ روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے خاوند کی اس وقت ایک فرق کھجور سے اعانت فرمائی جبکہ اس نے مجھ سے ظہار کیا اور ایک فرق سے میری اعانت فرمائی اور یہ ساٹھ صاع ہو گئے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو صدقہ کر دو اور فرمایا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے خاوند کی طرف لوٹ آؤ۔

تقاضا ءنظر: تمام کفارات میں اطعام مسکین گندم کا نصف صاع اور کھجور کا ایک صاع ہونا قیاس ونظر کا تقاضا ہے جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ؓ کی ایک جماعت سے یہ ثابت ہے۔

۴۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :قَالَ لِيْ عُمَرُ اِنِّيْ أَحْلِفُ أَنْ لَا أُعْطِيَ أَقْوَامًا ، ثُمَّ يَبْدُو لِي أَنْ أُعْطِيَهُمْ ، فَإِذَا رَأَيْتَنِي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ، فَأَطْعِمْ عَنِّيْ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ ، كُلَّ مِسْكِيْنٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

۴۶۵۵: یسار بن نمیر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر ؓ نے فرمایا میں بعض اوقات بعض لوگوں کے متعلق نہ دینے کا حلف اٹھا لیتا ہوں پھر مجھے دینا بہتر معلوم ہوتا ہے تو ایسا معلوم ہونے پر ان کو میں دے دیتا ہوں۔ کفارہ قسم میں دس مساکین کو کھانا کھلا دیتا ہوں۔ ہر مسکین کو ایک صاع کھجور دیتا ہوں۔

۴۶۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمٍ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، عَنْ يَسَارِ بْنِ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ. ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَشَرَةَ مَسَاكِيْنَ ، لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ نِصْفُ صَاعِ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعُ تَمْرٍ

۴۶۵۶: یسار بن نمیر حضرت عمر ؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے عشرہ مساکین لکل مسکین نصف صاع گندم یا نصف صاع کھجور۔

۴۶۵۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا

وَائِلٍ ، عَنْ يَسَارٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، وَزَادَ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

۴۶۵۷: ابووائل نے یسار سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے اور یہ اضافہ ہے او صاعًا من تمر او صاعًا من شعير کھجور یا جو کا ایک صاع۔

۴۶۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ يَسَارٍ ، مِثْلَهُ.

۴۶۵۸: ابووائل نے یسار بن نمیر پھر انہوں نے اسی کی مثل روایت نقل کی۔

۴۶۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ : ثَنَا أَبُو يُوسُفَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ يَسَارٍ ، مِثْلَهُ.

۴۶۵۹: ابووائل نے یسار بن نمیر سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۴۶۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ ، وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَا : ثَنَا أَبُو يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ ، فَذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ

۴۶۶۰: عبداللہ بن سلمہ نے علی رضی اللہ عنہ سے کفارات قسم کے سلسلہ میں روایت بیان کی پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا جیسا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۴۶۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ، قَالَ : نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ . وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَيْنَا ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْفَصْلِ الَّذِي قَبْلَ هَذَا . فَهٰذَا عُمَرُ ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ جَعَلَا الْإِطْعَامَ فِي كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ مِنَ الْحِنْطَةِ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ ، لِكُلِّ مِسْكِينٍ ، وَمِنَ الشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ ، صَاعًا صَاعًا ، فَكَذٰلِكَ نَقُولُ . وَكَذٰلِكَ كُلُّ إِطْعَامٍ فِي كَفَّارَةٍ أَوْ غَيْرِهَا ، هَذَا مِقْدَارُهُ ، عَلَى مَا أُجْمِعَ مِنْ كَفَّارَةِ الْأَذَى . وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ بَيَّنَّاهُ فِي كِتَابِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ ، مِنْ مِقْدَارِهَا ، وَمَا ذَكَرْنَا فِي ذٰلِكَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

۴۶۶۱: مجاہد نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قسم کے کفارہ کے سلسلہ میں ذکر کیا کہ نصف صاع گندم ہے۔ یہ روایت اس کے خلاف ہے جو ہم ابتداء باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کر آئے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں

نے قسم کے کفارات میں گندم دو دو مد ہر مسکین کے لئے ذکر کی اور جو اور کھجور ایک ایک صاع بتلایا ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ہر اطعام جو کفارہ یا غیر کفارہ میں ہو وہ اسی مقدار سے ہوگا اور کم از کم مقدار فدیہ جس پر اجماع ہے وہ یہی ہے پہلے باب صدقۃ الفطر میں ہم نے اس کو دلائل سے خوب پختہ کر دیا اور وہاں ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے بھی اس کو ثابت کر دیا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات : یہ روایت اس کے خلاف ہے جو ہم ابتداء باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کر آئے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے قسم کے کفارات میں گندم دو دو مد ہر مسکین کے لئے ذکر کی اور جو اور کھجور ایک ایک صاع بتلایا ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ہر اطعام جو کفارہ یا غیر کفارہ میں ہو وہ اسی مقدار سے ہوگا اور کم از کم مقدار فدیہ جس پر اجماع ہے وہ یہی ہے پہلے باب صدقۃ الفطر میں ہم نے اس کو دلائل سے خوب پختہ کر دیا اور وہاں ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام سے بھی اس کو ثابت کر دیا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ : الرَّجُلِ يَحْلِفُ أَنْ لَا يُكَلِّمَ رَجُلًا شَهْرًا ، كَمْ عَدَدُ ذٰلِكَ الشَّهْرِ مِنَ الْأَيَّامِ ؟

قسم والا مہینہ کتنے دنوں کا شمار ہوگا؟

خلاصۃ البرام : جو آدمی ایک ماہ کی قسم اٹھائے اگر وہ انتیس دن گزرنے پر کلام کرے تو اس کی قسم نہ ٹوٹے گی اس کو شعبی سوید بن غفلہ اور شافعی واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: اگر ایک ماہ کی قسم اٹھائی تو تیس دن پورے کرنے لازم ہیں اس قول کو ائمہ احناف اور امام مالک اور ایک روایت میں شافعی واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (نخب الافکار)

فریق اوّل کا مؤقف: اگر کوئی آدمی ایک ماہ کی قسم اٹھائے تو انتیس روز بعد وہ کام کر لینے سے وہ حانث نہ ہوگا۔ جیسا کہ یہ روایات و آثار اس پر دلالت کرتے ہیں۔

۴۶۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ أُصْبُعًا .

۴۶۶۲: محمد بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ اتنا اتنا اور اتنا ہے اور تیسری بار ایک انگلی کم کر دی۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۱ '۱۳' والطلاق باب۲۵' مسلم فی الصیام ٤/ ۱۰' ۱۳/۱۲' ۱٦/۱۵' ۲٦/۲۳' ۲۷/۲٦'
ابو داؤد فی الصوم باب٤' نسائی فی الصیام باب۱٦ /۱۷' ابن ماجه فی الصیام باب۸' مسند احمد ۱/ ۱۸٤' ۲' ۲۸/٤۳' ۵۲'
۸۱' ۱۲۲' ۱۲۹' ۳' ۳۲۹/۳۳٤' ۵' ٤۲۔

۴۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِيْ يَعْفُوْبَ قَالَ :تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى الشَّهْرَ .فَقَالَ بَعْضُنَا :تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ، وَقَالَ بَعْضُنَا :ثَلَاثُوْنَ .قَالَ أَبُو الضُّحَى : حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ :أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْنَ ، عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا .فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ غُرْفَةٍ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ، فَلَمَّا رَأَىْ ذٰلِكَ ، انْصَرَفَ .فَدَعَاهُ بِلَالٌ ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ ؟ قَالَ :لَا ، وَلٰكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ، ثُمَّ نَزَلَ ، فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ .

۴۶۶۳: ہشام بن اسماعیل دمشقی کہتے ہیں کہ ہمیں مروان بن معاویہ نے ابو یعفوب سے بیان کیا کہ ہم نے ابوالضحیٰ کے پاس مہینے کے متعلق مذاکرہ کیا ہم میں سے بعض نے کہا انتیس یوم بعض نے تیس دن بتلائے۔ابوالضحیٰ کہنے لگے ہمیں ابن عباس ؓ نے بیان کیا کہ ایک صبح کو ہم نے دیکھا کہ ازواج مطہرات رو رہی تھیں اور ہر زوجہ محترمہ کے عزیز و اقارب اس کے پاس تھے۔اتنے میں عمر ؓ آ گئے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اوپر کے کمرے میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ کو سلام کیا مگر ان کو کسی نے جواب نہ دیا انہوں نے پھر سلام کیا مگر ان کو کسی نے جواب نہ دیا۔جب انہوں نے یہ صورت حال دیکھی تو وہ واپس لوٹے۔تو اسی وقت ان کو بلال ؓ نے بلا لیا۔پس عمر ؓ خدمت نبوی ﷺ میں پہنچے۔تو عمر ؓ نے سوال کیا کیا آپ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔لیکن میں نے ایک ماہ کے لئے ان کے گھر نہ جانے کی قسم اٹھالی ہے چنانچہ آپ نے انتیس راتیں اپنے بالاخانے میں قیام فرمایا اور پھر ازواج کے ہاں تشریف لائے۔

تخریج : بخاری فی العلم باب ۲۷' المظالم باب ٦۵' النکاح باب ۸۳' مسلم فی الطلاق ۳٤۔

۴۶۶۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا آدَمُ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا وَضَمَّ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ .

۴۶۶۴: جبلہ بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ اس طرح

اور اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے اور تیسری مرتبہ اپنا انگوٹھا ساتھ ملایا۔
تخریج: ۴۶۶۴ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۶۶۵: حَدَّثَنَا بَكْرٌ ، قَالَ :ثَنَا آدَم ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ، قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، يَذْكُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۶۵: سعید بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح ذکر فرما رہے تھے۔

۴۶۶۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ ، فَصُوْمُوْا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ.وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا أَيْضًا آثَارًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .

۴۶۶۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے پس جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم چاند دیکھ لو تو افطار کرو پھر اگر چاند چھپ جائے تو اندازہ کرو یعنی تیس پورے کرو۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۱/۵ ' مسلم فی الصیام ۹/۶ ' ابو داؤد فی الصوم باب۸ ' ٤ ' ۷ ' ترمذی فی الصوم باب۲ ' نسائی فی الصیام باب۱۳/۹ ' ۱۷ ' ابن ماجہ فی الصیام باب۷ ' دارمی فی الصوم باب۵/۲ ' موطا فی الصیام ۱ ' ۲ ' ۳ ' مسند احمد ۵/۲ ' ۱۳ ' ۶۳ ' ۲۶۳/۲۵۹ ' ۴۳۸/۴۳۹ ' ۴۶۹/۴۵۴ ' ۲۲۹/۳ ' ۲۳/٤ ' ۳۲۱ ' ۱٤۹/٦/٤۲/۵۔

تنبیہ: ہم نے اس سلسلہ کے آثار پہلے بھی اپنی اسی کتاب میں درج کئے ہیں۔

۴۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ السُّلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا ، فَأَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ، الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ .

۴۶۶۷: ابوالحکم سلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک ماہ کا ایلاء کیا پھر آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمد ﷺ یہ مہینہ انتیس دنوں کا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۱ ' الصلاة باب۱۸ ' النکاح باب۹۱ ' ۹۲ ' الطلاق باب۲۱ ' والایمان باب۲۰ ' والمظالم باب۲۵ ' ترمذی فی الطلاق باب۲۱ ' نسائی في الطلاق باب۳۲ ' ابن ماجہ فی الطلاق باب۲٤/۲۸ ' مسند احمد ۲۰۰/۳۔

۴۶۶۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ ، قَالَ :ثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ .

۴۶۶۸: ابوسلمہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے (یعنی کبھی)

تخریج : ۴۶۶۵ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۶۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا ، فَلَمَّا مَضَى تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ ، أَوْ رَاحَ .فَقِيلَ لَهُ :حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا ، فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا .

۴۶۶۹: عکرمہ بن عبدالرحمٰن نے بتلایا کہ حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے خبر دی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اٹھائی کہ اپنی بعض ازواج کے ہاں ایک ماہ داخل نہ ہوں گے جب انتیس دن گزر گئے تو آپ ان زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں صبح یا شام کو تشریف لائے آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ نے تو ایک ماہ اپنی ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ انتیس دن کا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب ۱۱' النکاح باب ۹۲' مسلم فی الصوم ۲۵' مسند احمد ۱۰۵/۶' ۳۱۵۔

۴۶۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ شَهْرًا ، وَكَانَ يَكُونُ فِي الْعُلُوِّ ، وَيَكُنَّ فِي السُّفْلِ ، فَنَزَلَ إِلَيْهِنَّ فِي تِسْعٍ وَعِشْرِينَ .فَقَالَ رَجُلٌ :إِنَّكَ مَكَثْتَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ، فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ، وَهٰكَذَا وَقَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ إِبْهَامَهُ

۴۶۷۰: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو ایک ماہ کیلئے چھوڑ دیا اور آپ بالاخانے میں رہتے تھے اور ازواج مطہرات نچلے حجرات میں رہائش پذیر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتیس دنوں بعد اُتر کر ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ تو ایک آدمی نے کہا آپ تو انتیس راتیں ٹھہرے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اتنا' اتنا اور اتنا ہوتا ہے آپ نے انگلیوں سے اشارہ فرمایا اور آخری مرتبہ انگوٹھے کو ساتھ ملالیا۔

اللُّغَاتُ :مشربہ۔ بالاخانہ۔

تخریج : مسند احمد ۳۲۹/۳۔

۴۶۷۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۶۷۱: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا پھر اسی طرح روایت بیان کی۔

۴۶۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ : آلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ، فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ، ثُمَّ نَزَلَ .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، آلَيْتَ شَهْرًا ، فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا حَلَفَ لَا يُكَلِّمُ رَجُلًا شَهْرًا ، فَكَلَّمَهُ بَعْدَ مُضِيِّ تِسْعَةٍ وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا ، أَنَّهُ لَا يَحْنَثُ ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :إِنْ كَانَ حَلَفَ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ ، فَهُوَ عَلَى ذٰلِكَ الشَّهْرِ الَّذِي كَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا أَوْ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا ، وَإِنْ كَانَ حَلَفَ فِي بَعْضِ شَهْرٍ فَيَمِيْنُهُ عَلَى ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِالْحَدِيْثِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا ، وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا . أَفَلَا تَرَاهُ قَدْ أَوْجَبَ عَلَيْهِمْ -إِذَا غُمَّ -ثَلَاثِيْنَ ، وَجَعَلَهُ عَلَى الْكَمَالِ حَتّٰى يَرَوْا الْهِلَالَ ذٰلِكَ ؟ وَكَذٰلِكَ فَعَلَ أَيْضًا فِي شَعْبَانَ أَمَرَ بِالصَّوْمِ بَعْدَمَا يُرَى هِلَالُ شَهْرِ رَمَضَانَ ، فَإِذَا أُغْمِيَ عَلَيْهِمْ ، لَمْ يَصُوْمُوْا ، وَكَانَ شَعْبَانُ عَلَى الثَّلَاثِيْنَ إِلَّا أَنْ يَنْقَطِعَ ذٰلِكَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ ، غَيْرُ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .

۴۶۷۲: حمید نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کے ہاں نہ جانے کی قسم اٹھائی پس آپ انتیس روز بالا خانہ میں مقیم ہو گئے پھر اتر کر ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو ایک ماہ کی قسم اٹھائی تھی تو آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جب کوئی آدمی یہ قسم اٹھالے کہ وہ ایک ماہ کلام نہ کرے گا پھر اس نے انتیس روز گزرنے پر کلام کرلیا تو وہ حانث نہ ہوگا اور انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اگر اس نے چاند دیکھتے ہی قسم اٹھائی تھی تو وہ اس ماہ سے متعلق ہوگی جو تیس روز کا ہوتا ہے یا انتیس روز کا ہوتا ہے اور اگر اس نے مہینے کے چند دن گزرنے پر قسم اٹھائی تھی تو پھر اس کی قسم تیس روز گنتی کے

ہوں گے اوران کی دلیل وہ روایت ہے جس کوابتداء بات میں ذکر کیا گیا ہے۔آپ ﷺ نے اپنے ارشاد میں فرمایا:
الشهر تسع و عشرون کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے پس جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو۔
پھر اگر چاند (بادل سے) چھپ جائے تو تیس روز کی گنتی پوری کرو۔ ذرا روایت میں غور کرو کہ آپ ﷺ نے چاند چھپ جانے کی صورت میں تیس دن کی گنتی کو لازم کیا اوراس کو کامل ماہ قرار دیا یہاں تک کہ وہ چاند دیکھ لیں اسی طرح شعبان کے سلسلے میں بھی فرمایا کہ ماہ رمضان کا چاند نظر آنے پر روزے رکھیں اور جب وہ ان پر چھپ جائے تو روزہ نہ رکھیں اور شعبان تیس روز کا شمار ہوگا مگر یہ کہ چاند دکھائی دینے کی وجہ سے یہ مدت کم ہو جائے۔اس روایت کے علاوہ روایات بھی وارد ہیں جن کو ذکر کیا جاتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جب کوئی آدمی یہ قسم اٹھالے کہ وہ ایک ماہ کلام نہ کرے گا پھر اس نے انتیس روز گزرنے پر کلام کرلیا تو وہ حانث نہ ہوگا اور انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کہتے ہیں کہ اگر اس نے چاند دیکھتے ہی قسم اٹھائی تھی تو وہ اس ماہ سے متعلق ہوگی جو تیس روز کا ہوتا ہے یا انتیس روز کا ہوتا ہے اور اگر اس نے مہینے کے چند دن گزرنے پر قسم اٹھائی تھی تو پھر اس کی قسم تیس روز گنتی کے ہوں گے اوران کی دلیل وہ روایت ہے جس کوابتداء باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

طریق استدلال: آپ ﷺ نے اپنے ارشاد میں فرمایا **الشهر تسع و عشرون** کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے پس جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور دیکھ کر افطار کرو۔ پھر اگر چاند (بادل سے) چھپ جائے تو تیس روز کی گنتی پوری کرو۔

تخریج: ٤٦٦٦ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

ذرا روایت میں غور کرو کہ آپ ﷺ نے چاند چھپ جانے کی صورت میں تیس دن کی گنتی کو لازم کیا اوراس کو کامل ماہ قرار دیا یہاں تک کہ وہ چاند دیکھ لیں اسی طرح شعبان کے سلسلے میں بھی فرمایا کہ ماہ رمضان کا چاند نظر آنے کے بعد روزے کا حکم فرمایا اور جب وہ ان پر چھپ جائے تو روزہ نہ رکھیں اور شعبان تیس روز کا شمار ہوگا مگر یہ کہ چاند دکھائی دینے کی وجہ سے یہ مدت کم ہو جائے۔اس روایت کے علاوہ روایات بھی وارد ہیں جن کو ذکر کیا جاتا ہے۔

۴۶۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : حَلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَيَهْجُرَنَا شَهْرًا، فَدَخَلَ عَلَيْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تُكَلِّمَنَا شَهْرًا ، وَإِنَّمَا أَصْبَحْتُ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ ، فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ . فَأَخْبَرَ أَنَّهُ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ ، لِنُقْصَانِ الشَّهْرِ، فَهٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ حَلَفَ عَلَيْهِنَّ مَعَ غُرَّةِ الْهِلَالِ فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ ، وَقَدْ رُوِيَ فِي هٰذَا، مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا .

۴۶۷۳: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک ہمیں چھوڑے رکھنے کی قسم اٹھائی پھر انتیس روز گزرنے پر آپ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے تو ایک ماہ تک ہم سے ہمکلام نہ ہونے کی قسم اٹھائی تھی اور آپ نے تو انتیس روز پورے کیے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بعض اوقات) مہینہ پورا نہیں ہوتا۔ (یہ اسی طرح ہے) اس روایت میں بتلا دیا کہ آپ نے مہینے کے کم ہونے کی وجہ سے ایسا کیا اس سے یہ دلیل مل گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھتے ہی ان کے ہاں نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی اور ہم بھی یہی بات کہتے ہیں اس سلسلہ میں تو واضح تر روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: اس روایت میں بتلا دیا کہ آپ نے مہینے کے کم ہونے کی وجہ سے ایسا کیا اس سے یہ دلیل مل گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھتے ہی ان کے ہاں نہ جانے کی قسم اٹھائی تھی اور ہم بھی یہی بات کہتے ہیں اس سلسلہ میں تو واضح تر روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۴۶۷۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : وَقَوْلُهُمْ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَذٰلِكَ قَالَ ، أَنَا - وَاللّٰهِ - أَعْلَمُ بِمَا قَالَ فِيْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا قَالَ حِيْنَ هَجَرَنَا لَأَهْجُرَكُنَّ شَهْرًا . فَجَاءَ حَتّٰى ذَهَبَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً . فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ، إِنَّكَ أَقْسَمْتَ شَهْرًا ، وَإِنَّمَا غِبْتَ عَنَّا تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً . فَقَالَ إِنَّ شَهْرَنَا هٰذَا ، كَانَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ يَمِيْنَهُ كَانَتْ مَعَ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا شَيْءٌ .

۴۶۷۴: ہشام نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام کا یہ کہنا کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے اللہ کی قسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح نہیں فرمایا۔ اللہ کی قسم مجھے خبر ہے جو آپ نے اس سلسلے میں فرمایا بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑتے وقت فرمایا میں ایک ماہ تمہیں چھوڑے رکھوں گا اور ہوا یہ کہ انتیس راتیں گزریں تھیں کہ آپ تشریف لے آئے تو میں نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک ماہ کی قسم اٹھائی تھی اور آپ ہم سے انتیس راتیں غائب رہے اس پر آپ نے فرمایا ہمارا یہ مہینہ انتیس راتوں کا ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ کی قسم چاند دیکھتے ہی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں مروی ہے۔ وہ ملاحظہ ہو۔

۴۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا : ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ سِمَاكٍ أَبِيْ زُمَيْلٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَذَكَرَ إِيْلَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ ، وَأَنَّهُ نَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ

وَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ قَدْ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ،

۳۶۷۵: عبداللہ بن عباس ﷠ کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطابؓ نے بیان کیا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی قسم کا تذکرہ کیا جو بیویوں کے سلسلہ میں آپ نے اٹھائی تھی آپ ﷺ انتیس تاریخ کو نیچے اتر آئے اور فرمایا مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اس سلسلہ میں مروی ہے:

۳۶۷۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ ، وَيَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ ، وَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا ، وَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا ، فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ ، فَأَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ . فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ اِنَّمَا يَكُوْنُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ قَبْلَ الثَّلَاثِيْنَ .فَقَدْ دَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، لِمَا كَشَفْتُ عَمَّا ذَكَرْنَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ.

۳۶۷۶: ابو سلمہ نے ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہینہ کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے پس جب تم چاند کو دیکھ لو۔ تو روزہ رکھو اور جب تم چاند کو دیکھ لو تو افطار کرلو پھر اگر چاند چھپ جائے تو گنتی کو پورا کرلو۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی ہے کہ انتیس دن کا مہینہ تیس یوم سے پہلے چاند دیکھنے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (ورنہ گنتی میں تو تیس کا شمار کیا جائے گا) اس آثار سے دلالت مل گئی کہ جو بات ہم نے بیان کی وہ درست ہے اور یہ قول امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ کا ہے اور حضرت حسن بصری ﷫ کا بھی یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی الصوم باب۱۱، مسلم فی الصیام ۳۰، نسائی فی الصیام باب۱۲/۱۳، ۱۷/۳۷، دارمی فی الصوم باب۱/۲ مسند احمد ۲/۴۲۲، ۴۳۰۔

حاصل روایات : اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اطلاع دی ہے کہ انتیس دن کا مہینہ تیس یوم سے پہلے چاند دیکھنے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (ورنہ گنتی میں تو تیس کا شمار کیا جائے گا)

اس آثار سے دلالت مل گئی کہ جو بات ہم نے بیان کی وہ درست ہے اور یہ قول امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ کا ہے اور حضرت حسن بصری ﷫ کا بھی یہی قول ہے۔

۳۶۷۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، فِيْ رَجُلٍ نَذَرَ

أَنْ يَصُوْمَ شَهْرًا .قَالَ: إِنِ ابْتَدَأَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ صَامَ لِرُؤْيَتِهٖ، وَأَفْطَرَ لِرُؤْيَتِهٖ، وَإِنِ ابْتَدَأَ فِيْ بَعْضِ الشَّهْرِ ، صَامَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۴۶۷۷: اشعث نے حسن رحمہ اللہ سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے نذر مانی کہ وہ ایک ماہ روزہ رکھے گا تو انہوں نے فرمایا اگر اس نے روزے کی ابتداء رویت ہلال سے کی اور اس کو دیکھ کر روزہ شروع کیا تو افطار بھی چاند دیکھ کر کرے گا اور اگر اس نے روزے کی ابتداء چند دن گزرنے سے کی تو تیس دن کے روزے پورے کرے۔ واللہ اعلم۔

تخریج: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ فریق ثانی کے مسلک کو پہلے روایات سے ثابت کیا اور پھر اقوال صحابہ اور تابعین سے اس کی تائید کی۔ھکذا عادته سالفة جزاه الله۔مترجم

بَابُ الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهٖ أَنْ يُصَلِّيَ فِيْ مَكَانٍ فَيُصَلِّيْ فِيْ غَيْرِهٖ

قسم میں مقررہ جگہ پر نماز نہ پڑھنے کا حکم

اس سلسلے میں دو قول منقول ہیں۔

نمبر ①: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام احمد اور امام شافعی رحمہ اللہ کے ایک قول میں جس آدمی نے کسی مقدس جگہ میں نماز پڑھنے کی نذر مانی اس کو دوسرے مقام پر بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔

نمبر ②: امام ابو یوسف رحمہ اللہ امام زفر رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے ایک قول میں اگر اس نے اس سے افضل مقام میں نماز ادا کی جس کی نذر مان رکھی تھی تو نماز اس کی درست ہے ورنہ اس کو اسی مقام پر نماز ادا کرنا ضروری ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: کسی جگہ نماز کی نذر ماننے والے کو دوسری کسی بھی جگہ نماز پڑھ لینا کافی ہے۔ بعینہٖ اسی جگہ نماز ضروری نہیں۔دلیل یہ روایت ہے۔

۴۶۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ نَذَرْتُ -إِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ مَكَّةَ -أَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ .فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ هَاهُنَا فَأَعَادَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنُكَ إِذًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الَّذِیْ نَذَرَ أَنْ يُّصَلِّيَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ أَنْ يُّصَلِّيَ فِیْ غَيْرِهٖ. فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ مَنْ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ أَنْ يُّصَلِّيَ فِیْ مَكَانٍ ، فَصَلّٰى فِیْ غَيْرِهٖ أَجْزَأَهٗ ذٰلِكَ . وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .غَيْرَ أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ قَدْ قَالَ فِیْ إِمْلَائِهٖ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّصَلِّيَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَصَلّٰى فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، أَوْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْزَأَهٗ ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّهٗ صَلّٰى فِیْ مَوْضِعٍ ، الصَّلَاةُ فِيْهِ أَفْضَلُ مِنَ الصَّلَاةِ فِیْ مَوْضِعِ الَّذِیْ أَوْجَبَ الصَّلَاةَ فِيْهِ عَلٰى نَفْسِهٖ. وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُّصَلِّيَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، فَصَلّٰى فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، لَمْ يُجْزِهٖ ذٰلِكَ لِأَنَّهٗ صَلّٰى فِیْ مَكَانٍ لَيْسَ لِلصَّلَاةِ فِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لِلصَّلَاةِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِیْ أَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الصَّلَاةَ فِيْهِ .وَاحْتَجَّ فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۶۷۸: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ فتح مکہ کے دن ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے یہ نذر مان رکھی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا اس جگہ نماز پڑھ لو اس نے اپنا سوال دو' تین مرتبہ دہرایا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو جان اور تیرا کام۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس نے بیت المقدس میں نماز کی نذر مان رکھی تھی۔ دوسری جگہ پڑھنے کا حکم دیا اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر مانے کہ وہ فلاں مقام پر نماز ادا کرے گا اور اس نے اس کی بجائے دوسری جگہ نماز پڑھ لی تو اس کے لئے کافی ہے۔ انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔ البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امالی ابو یوسف میں تحریر فرمایا جس آدمی نے یہ نذر مانی کہ وہ بیت المقدس میں نماز ادا کرے گا پھر اس نے بیت اللہ شریف میں نماز ادا کر لی یا مسجد نبوی میں نماز ادا کر لی تو اس کے لئے یہ نماز کافی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے ایسی جگہ میں نماز ادا کی ہے جو اس جگہ سے افضل ہے جہاں نذر کی اس نے نیت کی ہے اور جس نے اس طرح نذر کی کہ وہ مسجد حرام میں نماز ادا کرے گا اور اس نے بیت المقدس میں نماز ادا کر لی تو اس کے لئے کافی نہ ہوگی کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز ادا کی ہے جو اس سے فضیلت میں کم ہے جس کی اس نے نذر مان رکھی تھی۔ انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الایمان باب ۲۰' دارمی فی النذور باب ٤' مسند احمد ۳۱۳/۳۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس نے بیت المقدس میں نماز کی نذر مان رکھی تھی۔ دوسری جگہ پڑھنے کا حکم دیا اسی وجہ سے امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی

نذر مانے کہ وہ فلاں مقام پر نماز ادا کرے گا اور اس نے اس کی بجائے دوسری جگہ نماز پڑھ لی تو اس کے لئے کافی ہے۔ انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔

فریق ثانی: البتہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امالی ابو یوسف میں تحریر فرمایا جس آدمی نے یہ نذر مانی کہ وہ بیت المقدس میں نماز ادا کرے گا پھر اس نے بیت اللہ شریف میں نماز ادا کر لی یا مسجد نبوی میں نماز ادا کر لی تو اس کے لئے یہ نماز کافی ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے ایسی جگہ میں نماز ادا کی ہے جو اس جگہ سے افضل جہاں نذر کی اس نے نیت کی ہے۔

نمبر ②: اور جس نے اس طرح نذر کی کہ وہ مسجد حرام میں نماز ادا کرے گا اور اس نے بیت المقدس میں نماز ادا کر لی تو اس کے لئے کافی نہ ہوگی کیونکہ اس نے ایسی جگہ نماز ادا کی ہے جو اس سے فضیلت میں کم ہے جس کی اس نے نذر مان رکھی تھی۔

انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۶۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الْعَزِيْزِ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

۴۶۷۹: عمرو بن حکم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مقامات میں ایک ہزار نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

تخریج: بخاری فی مسجد مکہ باب ۱، مسلم فی الحج ۵۰۵/۵۱۰، ترمذی فی المواقیت ۱۲۶، والمناقب باب ۶۷، نسائی فی المناسك باب ۱۲۴، ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۹۵/۱۹۸، مالك فی القبله ۱۹، مسند احمد ۱۶/۲، ۲۹/۵۲، ۶۸/۱۲۲، ۲۳۹/۳۸۶، ۳۹۷/۴۶۸، ۴۸۵/۴۹۹، ۴/۵۔

۴۶۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا مَكِّيٌّ وَشُجَاعٌ ح.

۴۶۸۰: علی بن معبد نے مکی اور شجاع سے روایت کی۔

۴۶۸۱: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ: ثَنَا مَكِّيٌّ، قَالَا: ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۱: عروہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل فرمائی ہے۔

۴۶۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ: ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ، يَقُولُ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۳: ابراہیم بن معبد بن عبداللہ بن معبد بن عباس نے میمونہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۶۸۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي نَافِعٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۶۸۴: لیث نے نافع سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۵: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ الْجِيزِيُّ قَالَ : ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ مُوسَى : وَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۵: نافع نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ : ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۶: قزعہ نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۶۸۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ : ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۷: زہری نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۶۸۸: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۸۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : ثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ . ح .

۴۶۸۹: ابن وہب نے افلح بن حمید سے روایت نقل کی۔

۴۶۹۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ .ح .

۴۶۹۰: ابن مرزوق نے ابوعامر سے روایت نقل کی۔

۴۶۹۱: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَا :ثَنَا أَفْلَحُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۶۹۱: ابوبکر بن حزم نے سلمان الاغر سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۶۹۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَبَاحٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۶۹۲: ابوعبداللہ اغر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۶۹۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَلْمَانَ الْاَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۶۹۳: سلیمان الاغر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۶۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۶۹۴: عبداللہ بن سلمان نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۶۹۵: محمد بن ہلال نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۶۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ :هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :لَا وَلٰكِنْ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ الصَّلَاةَ فِیْ مَسْجِدِهٖ عَلَى الصَّلَاةِ فِیْ غَيْرِهٖ بِاَلْفِ صَلَاةٍ غَيْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .فَاحْتَمَلَ اَنْ يَكُوْنَ لَا فَضْلَ لِصَلَاةٍ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ عَلَى الصَّلَاةِ فِیْ مَسْجِدِهٖ اَوْ تَكُوْنَ الصَّلَاةُ فِیْ اَحَدِهِمَا اَفْضَلَ مِنَ الصَّلَاةِ فِی الْآخَرِ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَاِذَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَدْ.

۴۶۹۶: یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابو صالح سے دریافت کیا کہ کیا تم نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت بیان کرتے سنا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ لیکن مجھے ابراہیم بن عبداللہ قارظ نے بیان کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات اسی طرح بیان کرتے سنا ہے۔طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں نماز کو مسجد حرام کے دوسرے تمام مقام پر نماز سے ایک ہزار درجہ افضل قرار دیا۔ پس اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ مسجد نبوی میں پڑھی جانے والی نماز پر مسجد حرام میں پڑھی جانے والی نماز کو فضیلت نہ ہو یا ان دونوں میں سے کسی میں نماز دوسری مسجد میں پڑھی جانے والی نماز سے افضل ہو۔ پس اس سلسلے میں ہم نے غور کیا مندرجہ ذیل روایات میسر آئیں۔

حاصل روایات : طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان روایات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں نماز کو مسجد حرام کے علاوہ دوسرے تمام مقام پر نماز سے ایک ہزار درجہ افضل قرار دیا۔

پس اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ مسجد نبوی میں پڑھی جانے والی نماز پر مسجد حرام میں پڑھی جانے والی نماز کو فضیلت نہ ہو یا ان دونوں میں سے کسی میں نماز دوسری مسجد میں پڑھی جانے والی نماز سے افضل ہو۔

پس اس سلسلے میں ہم نے غور کیا مندرجہ ذیل روایات میسر آئیں۔

۴۶۹۷: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ حَبِيْبٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، وَصَلَاةٌ فِیْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِیْ هٰذَا .

۴۶۹۷: حبیب معلم نے عطاء بن زبیر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز وہ دوسری مساجد میں نماز سے سوائے مسجد حرام کے ہزار گنا افضل ہے اور مسجد حرام میں نماز مسجد نبوی کے مقابلے میں ایک سو گنا افضل ہے۔ (گویا بقیہ مساجد سے ایک لاکھ گنا افضل ہے)

۴۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَتِيْقٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ .قَالَ سُفْيَانُ فَيَرَوْنَ أَنَّ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا فِيْ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا فَضَّلَهُ عَلَيْهِ بِمِائَةِ صَلَاةٍ .

۴۶۹۸: سلیمان بن عتیق کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ کہتے سنا کہ میں نے عمر بن خطاب سے سنا ہے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی مگر اس کو مرفوع بیان نہیں کیا۔سفیان ثوری کہتے ہیں اب علماء کا خیال یہ ہے کہ مسجد حرام میں نماز دوسرے مقام پر نماز سے ایک لاکھ گنا افضل ہے اور مسجد نبوی سے سو گنا افضل ہے۔

۴۶۹۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَصَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ . قَالَ :فَلَمَّا كَانَ فَضْلُ الصَّلَاةِ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ عَلَى بَعْضٍ ، مَا قَدْ ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لَمْ يَجُزْ لِمَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ صَلَاةً فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا إِلَّا أَنْ يُصَلِّيَهَا حَيْثُ أَوْجَبَ أَوْ فِيْمَا هُوَ أَفْضَلُ مِنْهُ مِنَ الْمَوَاضِعِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٍ عَلَى أَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ إِنَّمَا ذٰلِكَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ لَا عَلَى النَّوَافِلِ .أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِهِ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ بْنِ سَعْدٍ لَأَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ . وَقَوْلُهُ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ خَيْرُ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ وَذٰلِكَ أَنَّهُ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يَقُوْمَ بِهِمْ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي التَّطَوُّعِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ .فَلَمَّا رُوِيَ ذٰلِكَ عَلَى مَا ذَكَرْنَا كَانَ تَصْحِيْحُ الْآثَارِ يُوْجِبُ أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ لَهَا الْفَضْلُ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ هِيَ الصَّلَاةُ الَّتِيْ هِيَ خِلَافُ هٰذِهِ الصَّلَاةِ ، وَهِيَ الْمَكْتُوْبَةُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ مَا احْتَجَّ بِهِ أَبُوْ يُوْسُفَ وَثَبَتَ أَنَّ مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ صَلَاةً فِيْ مَكَانٍ فَصَلَّاهَا فِيْ غَيْرِهِ أَجْزَأَهُ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا قَالَ : لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَالصَّلَاةُ الَّتِیْ أَوْجَبَهَا قُرْبَةٌ حَيْثُ مَا كَانَتْ فَهِيَ عَلَيْهِ وَاجِبَةٌ .ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَوْطِنِ الَّذِي أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يُصَلِّيَهَا فِيهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ تِلْكَ الصَّلَاةُ أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَاهُ لَوْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أَلْبَثَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَاعَةً لَمْ يَجِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ اللُّبْثُ هُوَ لَوْ فَعَلَهُ قُرْبَةً .فَكَانَ اللُّبْثُ وَإِنْ كَانَ قُرْبَةً لَا يَجِبُ بِإِيجَابِ الرَّجُلِ إِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهِ. فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ كَانَ مَنْ أَوْجَبَ لِلّٰهِ عَلٰى نَفْسِهِ صَلَاةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اللُّبْثُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۴۶۹۹: عطاء بن ابی رباح نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اس مسجد میں نماز دوسرے مقام کی مساجد میں نماز سے ایک ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام کی نماز دوسرے مقام کی نماز سے سو گنا افضل ہے۔نماز کے ادا کرنے میں جب ان مساجد میں سے بعض کو بعض پر فضیلت ہے جیسا کہ آثار میں مذکور ہے تو جس شخص نے ان میں سے کسی مسجد میں اپنے اوپر نماز کو لازم کیا ہو۔اسے دوسرے مقام پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔اسی مقام پر ادا کرنا ضروری ہے یا پھر ایسے مقام پر جو اس سے افضل ہو۔امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد صلاۃ فی مسجدی...... کا مطلب یہ ہے اس سے فرض نمازیں مراد ہیں نہ کہ نوافل۔جیسا کہ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے گھر میں نماز ادا کروں تو وہ مجھے مسجد میں نماز سے زیادہ محبوب ہے اور آپ ﷺ کا یہ ارشاد جو حدیث زید بن ثابت میں ہے۔آدمی کی سب سے بہتر نماز (یعنی نفلی) اپنے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے اور یہ بات اس وقت فرمائی جبکہ ان کو رمضان المبارک کے مہینہ میں قیام رمضان کی ترغیب دی اس کے متعلق آثار ہم دوسرے مقام پر ذکر کرآئے ہیں۔جب یہ ارشادات اس طرح مروی ہیں تو آثار کی تصحیح اس بات کو لازم کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جس نماز کو گھر کی نمازوں پر فضیلت حاصل ہے وہ اس نماز کے علاوہ یعنی فرض نماز ہے۔اس سے امام یوسف رحمہ اللہ نے جو استدلال کیا ہے اس کی غلطی ثابت ہوئی اور یہ بات پختہ طور پر ثابت ہوگئی کہ جس شخص نے اپنے اوپر کسی جگہ نماز پڑھنا لازم کر لیا اور اس کو کسی دوسرے مقام پر ادا کیا تو وہ ادائیگی کافی ہو جائے گی۔آثار کے پیش نظر تو اس بات کا حکم یہی ہے۔البتہ نظری انداز سے بھی حکم ظاہر کرتے ہیں۔بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر مسجد حرام میں دو رکعت پڑھنا لازم ہے تو جس نماز کو اس نے بطور تقرب لازم کیا ہے وہ اس پر واجب ہوگئی خواہ جہاں بھی پڑھے اب ہم اس میں یہ غور کرنا چاہتے ہیں کہ جس جگہ نماز پڑھنے کی اس نے نذر مانی ہے تو کیا وہ اسی طرح واجب ہے جس طرح پر یہ نماز (مسجد حرام) واجب ہے یا نہیں تو ہم نے

اس کو دیکھا کہ اگر اس نے اس طرح کہا اللہ کی قسم میں مسجد حرام میں ایک گھڑی ٹھہروں گا تو یہ اس پر واجب نہ ہوگا اگر چہ یہ ٹھہرنا وہ عبادت کے طور پر کرتا۔ پس یہ ٹھہرنا اگر بالفرض قربت وعبادت بھی ہوتا تب بھی آدمی کے اپنے نفس پر واجب کرنے سے واجب نہ ہوتا۔ جب یہ بات اسی طرح ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو اب وہ شخص جس نے قسم سے اپنے اوپر مسجد حرام کی نماز لازم کی ہے اس پر نماز تو لازم ہو جائے گی۔ مگر اس پر مسجد حرام میں ٹھہرنا لازم نہ ہو گا۔ اس باب میں نظر کا یہی تقاضا ہے اور یہ ابوحنیفہ محمد رحمہما اللہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم۔

حاصل روایات: جب ان مساجد میں سے بعض کو بعض پر فضیلت ہے جیسا کہ آثار میں مذکور ہے تو جس شخص نے ان میں سے کسی مسجد میں اپنے اوپر نماز کو لازم کیا ہو۔ اسے دوسرے مقام پر پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اسی مقام پر ادا کرنا ضروری ہے یا پھر ایسے مقام پر جو اس سے افضل ہو۔

<u>فریق اوّل کی طرف سے جواب:</u> امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد **صلاۃ فی مسجدی......** کا مطلب یہ ہے کہ اس سے فرض نمازیں مراد ہیں نہ کہ نوافل۔

جیسا کہ عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اگر میں اپنے گھر میں نماز ادا کروں تو وہ مجھے مسجد میں نماز سے زیادہ محبوب ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جو حدیث زید بن ثابت میں ہے۔ آدمی کی سب سے بہتر نماز (یعنی نفلی) اپنے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے اور یہ بات اس وقت فرمائی جبکہ ان کو رمضان المبارک کے مہینہ میں قیام رمضان کی ترغیب دی اس کے متعلق آثار ہم دوسرے مقام پر ذکر کر آئے ہیں۔

جب یہ ارشادات اس طرح مروی ہیں تو آثار کی تصحیح اس بات کو لازم کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جس نماز کو گھر کی نمازوں پر فضیلت حاصل ہے وہ اس نماز کے علاوہ یعنی فرض نماز ہے۔ اس سے امام یوسف رحمہ اللہ نے جو استدلال کیا ہے اس کی غلطی ثابت ہوئی اور یہ بات پختہ طور پر ثابت ہوگئی کہ جس شخص نے اپنے اوپر کسی جگہ نماز پڑھنا لازم کر لیا اور ان کو کسی دوسرے مقام پر ادا کیا تو وہ ادائیگی کافی ہو جائے گی۔ آثار کے پیش نظر تو اس بات کا حکم یہی ہے۔ البتہ نظری انداز سے بھی حکم ظاہر کرتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

بغور دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم مجھ پر مسجد حرام میں دو رکعت پڑھنا لازم ہے تو جس نماز کو اس نے بطور تقرب لازم کیا ہے وہ اس پر واجب ہوگئی خواہ جہاں بھی پڑھے اب ہم اس میں یہ غور کرنا چاہتے ہیں کہ جس جگہ نماز پڑھنے کی اس نے نذر مانی ہے تو کیا وہ اسی طرح واجب ہے جس طرح پر یہ نماز (مسجد حرام) واجب ہے یا نہیں تو ہم نے اس کو دیکھا کہ اگر اس نے اس طرح کہا اللہ کی قسم میں مسجد حرام میں ایک گھڑی ٹھہروں گا تو یہ اس پر واجب نہ ہوگا اگر چہ یہ ٹھہرنا وہ عبادت کے طور پر کرتا۔ پس یہ ٹھہرنا اگر بالفرض قربت وعبادت بھی ہوتا تب بھی آدمی کے اپنے نفس پر واجب کرنے سے واجب

نہ ہوتا۔

جب یہ بات اسی طرح ہے جو ہم نے ذکر کی ہے تو اب وہ شخص جس نے قسم سے اپنے اوپر مسجد حرام کی نماز لازم کی ہے اس پر نماز تو لازم ہو جائے گی۔ مگر اس پر مسجد حرام میں ٹھہرنا لازم نہ ہوگا۔

اس باب میں نظر کا یہی تقاضا ہے اور یہ ابو حنیفہ، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ: الرَّجُلِ يُوْجِبُ عَلٰى نَفْسِهِ الْمَشْىَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ

بیت اللہ کی طرف پیدل چلنے کی نذر ماننا

خلاصۃ المرام: اگر کسی آدمی نے بیت اللہ کی طرف پیدل حج کی نظر مانی تو سوار ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی چیز لازم نہ آئے گی اس کو امام اوزاعی رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: اگر پیدل کی نذر مانی اور یہ سوار ہوا تو اس کو قسم کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا اس کو امام شافعی، قتادہ، شعبی، حسن بصری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ③: اس آدمی کو سوار ہونے کا کہا جائے گا یہ اپنی قسم کا کفارہ دے گا اگر قسم کی نیت کی) اور ایک بدنہ بطور ہدی دے گا اس قول کو ائمہ احناف اور عطاء اور شعبی اور حسن بصری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۴۷۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْيَمَامِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ حُمَيْدًا الطَّوِيْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ : مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْنِ لَهُ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا :نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ أَيْ لِعَجْزِهِ عَنِ الْمَشْيِ .

۴۷۰۰: حمید الطویل نے خبر دی ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک ایسے آدمی کے پاس سے ہوا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ چل کر (بیت اللہ) جائے گا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کے اپنے آپ کو عذاب دینے سے بری الذمہ ہے آپ نے اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا (کیونکہ وہ چلنے سے عاجز تھا)

تخریج : بخاری فی الایمان باب ۳۱' مسلم فی النذر ۹' ابو داؤد فی الایمان باب ۱۹' ترمذی فی النذور باب ۱۰' نسائی فی

الایمان باب ۴۲، مسند احمد ۳، ۸۳/۱۱۴، ۲۷۱/۲۳۵۔

۴۷۰۱: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۰۱: ربیع جیزی نے عبداللہ بن صالح سے اسی طرح روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۷۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۷۰۲: یحییٰ بن حمید نے ثابت بن انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۷۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ عَنْ دُخَيْنٍ الْحَجْرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ :نَذَرَتْ أُخْتِيْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً .فَأَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَا بَالُ هٰذِهٖ؟ قَالُوْا :نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً حَاسِرَةً .فَقَالَ :مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا :مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا أُمِرَ أَنْ يَرْكَبَ وَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ غَيْرُ ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :يَرْكَبُ كَمَا جَاءَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَإِنْ كَانَ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ لِلّٰهِ عَلَيَّ مَعْنَى الْيَمِيْنِ فَعَلَيْهِ مَعَ ذٰلِكَ ، كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ لِأَنَّ مَعْنَى لِلّٰهِ عَلَيَّ قَدْ يَكُوْنُ فِيْ مَعْنَى وَاللّٰهِ لِأَنَّ النَّذْرَ مَعْنَاهُ مَعْنَى الْيَمِيْنِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فِي النَّذْرِ كَفَّارَةَ يَمِيْنٍ . فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ

۴۷۰۳: دخین الحجری نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ ننگے سر اور ننگے پاؤں بیت اللہ جائے گی جناب رسول اللہ ﷺ اس کے ہاں تشریف لائے اور دریافت فرمایا اسے کیا ہے انہوں نے بتلایا کہ اس نے کعبہ تک ننگے سر ننگے پاؤں چلنے کی نذر مانی ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اس کو کہو کہ سوار ہو جائے اور دوپٹہ پہنے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ جس آدمی نے یہ نذر مان لی کہ وہ پیدل حج کرے گا تو اسے سوار ہونے کا حکم ہوگا اس کے علاوہ اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اسے یہ چاہیے کہ وہ سوار ہو جائے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اب اگر لله علی سے قسم مقصود تھی تو اس کے ذمہ قسم کا کفارہ بھی ہوگا کیونکہ بعض اوقات یہ الفاظ قسم کے لئے آتے ہیں کیونکہ نذر و قسم کا ایک ہی مطلب ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں حدیث مروی ہے کہ ان فی النذر کفارة یمین کہ نذر میں قسم کا کفارہ ہے چند روایات یہ ہیں۔

تخریج : ترمذی فی النذور باب ۱۷، باختلاف یسیر من اللفظ و لتختمر۔

اللغات: حاسرۃ۔ ننگے سر بلادوپٹے کے ہونا۔ حافیہ۔ ننگے پاؤں ہونا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ جس آدمی نے یہ نذر مان لی کہ وہ پیدل حج کرے گا تو اسے سوار ہونے کا حکم ہوگا اس کے علاوہ اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ وہ سوار ہو جائے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا۔ اب اگر للہ علی سے قسم مقصود تھی تو اس کے ذمہ قسم کا کفارہ بھی ہوگا کیونکہ بعض اوقات یہ الفاظ قسم کے لئے آتے ہیں کیونکہ نذر و قسم کا ایک ہی مطلب ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں حدیث مروی ہے کہ ان فی النذر کفارۃ یمین کہ نذر میں قسم کا کفارہ ہے چند روایات یہ ہیں۔

۴۷۰۴: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ أَبِيْهَاعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ ، وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ

۴۷۰۴: محمد بن زبیر تمیمی نے اپنے والد سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصے میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

تخریج : نسائی فی الایمان باب ٤١ مسند احمد ٤٣٣/٤، ٤٣٩۔

۴۷۰۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۰۵: حماد بن زید نے محمد بن زبیر سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔

۴۷۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلْمَةَ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبَانُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۰۶: یحییٰ بن کثیر نے محمد بن زبیر حنظلی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۷۰۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ :ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۰۷: عبادہ بن العوام نے محمد بن الزبیر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۷۰۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .ح

۴۷۰۸: ابوغسان نے خالد بن عبداللہ سے روایت کی ہے۔

۴۷۰۹: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَا :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ

الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِيهَا عَنْ رَجُلٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۷۰۹: محمد بن الزبیر حنظلی نے اپنے والد سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے عمران رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۷۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ الَّذِيْ كَانَ يَسْكُنُ الْيَمَامَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ .

۴۷۱۰: یحییٰ بن ابی کثیر جو یمامہ میں مقیم تھا اس نے بیان کیا کہ انہوں نے سنا کہ انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معصیت کی نذر درست نہیں۔ اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے۔

۴۷۱۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْدِيِّ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ

تخریج : مسلم فی النذر ۸، ابو داؤد فی الایمان باب۱۲، ۱۹، ترمذی فی النذور باب۱، نسائی فی الایمان باب۱۷، ۴۱/۳۱، ابن ماجہ فی الکفارات باب۱۶، مسند احمد ۲۴۷/۶۔

۴۷۱۱: ابوالخیر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

تخریج : مسلم فی النذر ۱۲، ابو داؤد فی الایمان باب۲۵، ترمذی فی النذور باب۴، نسائی فی الایمان باب۴۱، مسند احمد ۱۴۴/۴، ۱۴۶، ۱۴۷۔

۴۷۱۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ : أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ . وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ

۴۷۱۲: خالد بن سعید نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول

اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس نے کوئی نذر بغیر نام لئے مان لی تو اس کا کفارہ قسم والا ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الکفارات باب۱۷، بنحوه۔

مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۴۷۱۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُقْبَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ أُخْتَكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ ، وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

۴۷۱۳: ابوعبدالرحمٰن الحبلی نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ان کی ہمشیرہ نے بیت اللہ کی طرف ننگے پاؤں ننگے سر چلنے کی نذر مانی تو عقبہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کر دی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی بہن کو کہو کہ وہ سوار ہو جائے اور دوپٹہ پہنے اور تین ایام کے روزے رکھے۔

تخریج : ترمذی فی النذور باب۱۷۔

۴۷۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الرُّعَيْنِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، مِثْلَهُ.

۴۷۱۴: ابوسعید رعینی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۷۱۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْيَحْصُبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالُوْا :فَتِلْكَ الثَّلَاثَةُ الْأَيَّامِ إِنَّمَا كَانَتْ كَفَّارَةً لِيَمِينِهَا الَّتِي كَانَتْ بِهَا حَالِفَةً ، بِقَوْلِهِ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أَحُجَّ مَاشِيَةً وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ

۴۷۱۵: ابوسعید یحصبی نے عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ ان علماء کا یہ کہنا ہے کہ یہ تین روزے اس کی قسم کا کفارہ بن جائیں گے جو قسم اس نے "لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أَحُجَّ مَاشِيَةً" کہہ کر اٹھائی ہے اور اس پر یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما دلالت کرتی ہے۔

۴۷۱۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً .فَقَالَ :إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ شَيْئًا

لِتَحُجَّ رَاكِبَةً وَتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهَا . وَخَالَفَ هٰؤُلَاءِ أَيْضًا آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ نَأْمُرُ هٰذَا الَّذِىْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا أَنْ يَرْكَبَ وَيُكَفِّرَ يَمِيْنَهُ إِنْ كَانَ أَرَادَ يَمِيْنًا ، وَنَأْمُرُهُ مَعَ هٰذَا، بِالْهَدْيِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ شَيْبَةَ قَدْ

۴۷۱۶: کریب نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بہن نے پیدل حج کی نذر مانی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیری بہن کو مشقت میں ڈال کر کیا کرے گا۔ اسے سوار ہو کر حج کرنا چاہئے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔ دوسروں نے کہا پیدل حج کی نذر ماننے والے کو ہم کہیں گے کہ وہ سوار ہو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے جبکہ اس نے قسم کا ارادہ کیا ہو اور اس کے ساتھ ہم اس کو ہدی کا بھی حکم دیں گے ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الایمان باب۱۹' ترمذی فی النذور باب۱۷' مسند احمد ۳۱۰/۱۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف</u>: پیدل حج کی نذر ماننے والے کو ہم کہیں گے کہ وہ سوار ہو جائے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے جبکہ اس نے قسم کا ارادہ کیا ہو اور اس کے ساتھ ہم اس کو ہدی کا بھی حکم دیں گے ان کی مستدل یہ روایات ہیں۔

۴۷۱۷: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ أُخْتَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِىَ إِلَى الْكَعْبَةِ حَافِيَةً نَاشِرَةً شَعْرَهَا .فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتُهْدِ هَدْيًا .

۴۷۱۷: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور بتلایا کہ ان کی بہن نے قسم اٹھائی ہے کہ کعبہ کی طرف ننگے پاؤں پیدل' بال بکھیر کر بیت اللہ کی طرف جائے گی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم فرمایا کہ وہ سر پر دوپٹہ لے اور ایک ہدی بھی دے۔

۴۷۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ :نَذَرَتْ أُخْتِىْ أَنْ تَمْشِىَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَتٰى عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَا لِهٰذِهِ؟ قَالُوْا :نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِىَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِىٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرْهَا فَلْتَرْكَبْ وَلْتُهْدِ بَدَنَةً . فَفِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا بِالْهَدْيِ لِمَكَانِ رُكُوْبِهَا .فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا يُوْجِبُ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا أَنْ يَرْكَبَ إِنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ وَيُهْدِىَ هَدْيًا لِتَرْكِهِ الْمَشْىَ ،

وَيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ لِحِنْثِهِ فِيهَا .وَبِهٰذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، يَقُوْلُوْنَ .وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّ قَوْمًا قَالُوْا :لَيْسَ الْمَشْيُ فِيمَا يُوْجِبُهُ نَذْرٌ لِأَنَّ فِيهِ تَعَبًا لِلْأَبْدَانِ وَلَيْسَ الْمَاشِيْ فِيْ حَالِ مَشْيِهِ فِيْ حُرْمَةِ إِحْرَامٍ ، فَلَمْ يُوْجِبُوْا عَلَيْهِ الْمَشْيَ وَلَا بَدَلًا مِنَ الْمَشْيِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْحَجَّ فِيهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ وَالْوُقُوْفُ بِعَرَفَةَ وَبِجَمْعٍ .وَكَانَ الطَّوَافُ مِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ الرَّجُلُ فِيْ حَالِ إِحْرَامِهِ وَهُوَ طَوَافُ الزِّيَارَةِ .وَمِنْهُ مَا يَفْعَلُهُ بَعْدَ أَنْ يَحِلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ، وَهُوَ طَوَافُ الصَّدْرِ .وَكَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مِنْ أَسْبَابِ الْحَجِّ قَدْ أُرِيدَ أَنْ يَفْعَلَهُ الرَّجُلُ مَاشِيًا وَكَانَ مَنْ فَعَلَهُ رَاكِبًا مُقَصِّرًا وَجُعِلَ عَلَيْهِ الدَّمُ .هٰذَا إِذَا كَانَ فَعَلَهُ لَا مِنْ عِلَّةٍ .وَإِنْ كَانَ فَعَلَهُ مِنْ عِلَّةٍ ، فَإِنَّ النَّاسَ مُخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ :عَلَيْهِ دَمٌ وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ -عِنْدَنَا- لِأَنَّ الْعِلَلَ إِنَّمَا تُسْقِطُ الْآثَامَ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ ، وَلَا تُسْقِطُ الْكَفَّارَاتِ .أَلَا تَرَى أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى قَالَ : وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ وَكَانَ حَلْقُ الرَّأْسِ حَرَامًا عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ إِحْرَامِهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ فَإِنْ حَلَقَهُ فَعَلَيْهِ الْإِثْمُ وَالْكَفَّارَةُ ، وَإِنِ اضْطُرَّ إِلٰى حَلْقِهِ فَعَلَيْهِ الْكَفَّارَةُ وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ .فَكَانَ الْعُذْرُ يُسْقِطُ بِهِ الْآثَامُ ، وَلَا يَسْقُطُ بِهِ الْكَفَّارَاتُ فَكَانَ يَجِبُ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ إِذَا كَانَ مَنْ طَافَهُ رَاكِبًا لِلزِّيَارَةِ لَا مِنْ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ دَمٌ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ مَنْ طَافَهُ مِنْ عُذْرٍ رَاكِبًا كَذٰلِكَ أَيْضًا .فَهٰذَا حُكْمُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ زُفَرَ .وَلٰكِنَّ أَبَا حَنِيفَةَ وَأَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا ، لَمْ يَجْعَلُوْا عَلٰى مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ طَوَافَ الزِّيَارَةِ رَاكِبًا مِنْ عُذْرٍ شَيْئًا .فَلَمَّا ثَبَتَ بِالنَّظَرِ مَا ذَكَرْنَا كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْيُ لِمَا رَأَيْنَاهُ، قَدْ يَجِبُ بَعْدَ فَرَاغِ الْإِحْرَامِ إِذْ كَانَ مِنْ أَسْبَابِهِ كَمَا يَجِبُ فِي الْإِحْرَامِ ، كَانَ كَذٰلِكَ الْمَشْيُ الَّذِيْ قَبْلَ الْإِحْرَامِ مِنْ أَسْبَابِ الْإِحْرَامِ ، حُكْمُهُ حُكْمُ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْإِحْرَامِ .فَكَمَا كَانَ عَلٰى تَارِكِ الْمَشْيِ الْوَاجِبِ فِي الْإِحْرَامِ دَمٌ كَانَ عَلٰى تَارِكِ هٰذَا الْمَشْيِ الْوَاجِبِ قَبْلَ الْإِحْرَامِ دَمٌ أَيْضًا وَذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَيْهِ فِيْ حَالِ قُوَّتِهِ عَلَى الْمَشْيِ وَفِيْ حَالِ عَجْزِهِ عَنْهُ فِيْ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ أَيْضًا ، وَذٰلِكَ دَلِيلٌ لَنَا صَحِيحٌ عَلٰى مَا بَيَّنَّاهُ مِنْ حُكْمِ الطَّوَافِ بِالْحَمْلِ فِيْ حَالِ الْقُوَّةِ عَلَيْهِ وَفِيْ حَالِ الْعَجْزِ عَنْهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِذَا وَجَبَ عَلَيْهِ الْمَشْيُ بِإِيجَابِهِ عَلٰى نَفْسِهِ أَنْ يَحُجَّ مَاشِيًا وَكَانَ يَنْبَغِيْ إِذَا رَكِبَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ مَعْنٰى مَا لَمْ يَأْتِ بِمَا أَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهِ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ

أَنْ يَحُجَّ بَعْدَ ذٰلِكَ مَاشِيًا فَيَكُوْنُ كَمَنْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ قَائِمًا فَصَلَّاهُمَا قَاعِدًا. فَمِنَ الْحُجَّةِ عِنْدَنَا عَلَى قَائِلِ هٰذَا الْقَوْلِ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوْضَاتِ الَّتِيْ عَلَيْنَا أَنْ نُصَلِّيَهَا قِيَامًا وَلَوْ صَلَّيْنَاهَا قُعُوْدًا لَا نُعْذَرُ وَجَبَ عَلَيْنَا إِعَادَتُهَا وَكُنَّا فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يُصَلِّهَا .وَكَانَ مَنْ حَجَّ مِنَّا حَجَّةَ الْإِسْلَامِ الَّتِيْ يَجِبُ عَلَيْنَا الْمَشْيُ فِي الطَّوَافِ لَهَا ، فَطَافَ ذٰلِكَ الطَّوَافَ رَاكِبًا ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ لَمْ يُجْعَلْ فِيْ حُكْمِ مَنْ لَمْ يَطُفْ وَيُؤْمَرْ بِالْعَوْدِ بَلْ قَدْ جُعِلَ فِيْ حُكْمِ مَنْ طَافَ وَأَجْزَأَهُ طَوَافُهُ ذٰلِكَ إِلَّا أَنَّهُ جُعِلَ عَلَيْهِ دَمٌ لِتَقْصِيْرِهٖ. فَكَذٰلِكَ الصَّلَاةُ الْوَاجِبَةُ بِالنَّذْرِ وَالْحَجُّ الْوَاجِبُ بِالنَّذْرِ ، هُمَا مَقِيْسَانِ عَلَى الصَّلَاةِ وَالْحَجِّ الْوَاجِبَيْنِ بِإِيْجَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا يَجِبُ بِإِيْجَابِ اللّٰهِ يَكُوْنُ الْمُقَصِّرُ فِيْهِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ كَانَ كَذٰلِكَ مَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِإِيْجَابِهٖ إِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَصَّرَ فِيْهِ، يَكُوْنُ بِتَقْصِيْرِهٖ فِيْهِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ، فَعَلَيْهِ إِعَادَتُهُ .وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا يَجِبُ بِإِيْجَابِ اللّٰهِ عَلَيْهِ مُقَصِّرٌ فِيْهِ فَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ وَلَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ كَانَ كَذٰلِكَ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْجِنْسِ بِإِيْجَابِهٖ إِيَّاهُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَصَّرَ فِيْهِ، فَلَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ التَّقْصِيْرِ فِيْ حُكْمِ تَارِكِهٖ فَيَجِبُ عَلَيْهِ إِعَادَتُهُ وَلٰكِنَّهُ فِيْ حُكْمِ فَاعِلِهٖ وَعَلَيْهِ لِتَقْصِيْرِهٖ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ مِنَ التَّقْصِيْرِ فِيْ أَشْكَالِهٖ مِنَ الدِّمَاءِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۷۱۸: عکرمہ نے عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میری بہن نے بیت اللہ کی طرف چلنے کی نذر مانی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا اس کو کیا ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ اس نے بیت اللہ کی طرف پیدل جانے کی نذر مانی ہے تو آپ نے اس کو فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے چلنے سے بے پرواہ ہیں اس کو سواری کا حکم دو اور اونٹ بطور ہدی دے۔ یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہدی کا حکم دیا یہ اس کے سواری کرنے کی وجہ سے ہے۔ پس ان تمام آثار کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے کہ جس نے پیدل حج کی نذر مانی ہو اگر پسند کرے تو وہ سوار ہو جائے اور پیدل چلنے کو چھوڑ دینے کی وجہ سے ہدی دے اور قسم توڑنے کی وجہ سے قسم کا کفارہ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔ اس سلسلہ میں تقاضا نظر یہ ہے کہ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ پیدل چلنے کو لازم کر لینا یہ نذر میں شامل نہیں ہے کیونکہ اس میں بدن کی تھکاوٹ ہے اور پیدل چلنے والا چلتے ہوئے حرمت احرام میں بھی نہیں ہے اسی وجہ سے انہوں نے پیدل چلنے والے پر نہ تو پیدل چلنے کو لازم کیا اور نہ چلنے کے بدلے کسی چیز کو لازم کیا۔ ہم نے اس میں جب غور کیا تو دیکھا کہ حج میں طواف بیت اللہ وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ ہے اور

طواف کی دو حالتیں ہیں ایک وہ ہے جس کو وہ حالت احرام میں کرتا ہے اور وہ طواف زیارت ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو احرام سے حلال ہونے کے بعد کرتا ہے اور وہ طواف صدر ہے اور یہ تمام ارکان حج سے ہیں کبھی آدمی ان کو پیدل چل کر کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس وقت وہ سواری کی حالت میں کرنے سے کوتاہی کرنے والا شمار ہوگا اور اس پر دم لازم آئے گا اور یہ اس وقت ہے جبکہ سوار ہونا بغیر کسی بیماری وغیرہ کے ہو اور اگر اس کا یہ فعل کسی بیماری کی وجہ سے ہو تو پھر اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد ﷬ کا قول ہے۔ اس پر دم لازم ہوگا اور نظر و قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ (ہمارے ہاں) اس کی دلیل یہ ہے کہ حرمات کی توہین کے سلسلہ میں ثابت ہونے والے گناہ کو اسباب ساقط کرتے ہیں مگر اس پر لازم ہونے والے کفارات کو ساقط نہیں کرتے۔ ذرا غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محله۔ (البقرہ:۱۹۶) احرام کی حالت میں محرم کو سر منڈوانا حرام تھا البتہ عذر کی صورت میں جائز تھا پس اگر اس نے حلق کر دیا تو اس پر گناہ اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے اور اس کو حلق کے لئے مجبوری پیش آ گئی تو اس پر کفارہ تو ہوگا مگر اس پر گناہ لازم نہ ہوگا۔ پس عذر نے گناہوں کو ساقط کر دیا مگر عذر کفارات کو ساقط نہیں کر سکتے۔ پس نظر کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ طواف بیت اللہ کا بھی یہی حکم ہو جبکہ کسی نے بلا عذر طواف زیارت سوار ہونے کی حالت میں کیا۔ پس اس پر ایک دم لازم ہوگا البتہ جس نے عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کیا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔ اس باب میں امام زفرؒ کے قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد ﷬ اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں کرتے بیت اللہ کا طواف زیارۃ عذر کی وجہ سے سوار ہو کر کرلے۔ پس جب یہ اسی طرح ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو پیدل چلنے کا بھی یہی حکم ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات احرام سے فراغت کے بعد لازم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ اس کے اسباب و شرائط سے ہے۔ جیسا کہ یہ احرام میں لازم ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ پیدل چلنا جو احرام سے پہلے اسباب احرام سے تھا۔ تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جو احرام میں لازم چلنے کا ہوتا ہے۔ پس نتیجتاً جس طرح احرام میں لازم چلنے کو چھوڑنے کی وجہ سے دم آتا ہے اسی طرح اس واجب مشی کو جو احرام سے پہلے ہے چھوڑنے کی وجہ سے بھی دم لازم آئے گا اور پیدل چلنے پر طاقت ہونے کی حالت میں جب یہ اس پر لازم ہے اور مشی سے عجز کی حالت میں بھی لازم ہوگی یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد ﷬ کا بھی قول ہے اور یہ ہمارے لئے اس بات کی دلیل ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے کہ قوت کی حالت میں سواری یا عجز کی حالت میں سواری دونوں حالتوں میں اس کا حکم برابر ہے۔ اگر کسی نے پیدل حج کی نذر مانی تو اس پر پیدل حج لازم ہے سوار ہونے کی صورت میں وہ اس بات پر عمل کرنے والا شمار نہ ہوگا جس بات کو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے اور اس کا لازمی تقاضا ہے کہ وہ بعد میں پیدل حج کرے پس اس وقت وہ اس آدمی کی طرح ہو جائے گا جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہے (پھر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس پر اعادہ لازم ہے) ہم گزارش کریں گے کہ ہم نے غور کیا تو نمازوں کو دو

قسم پر پایا کچھ نمازیں ایسی ہیں جو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہیں اگر ان کو ہم کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر ادا کریں تو ہم پر ان کا لوٹانا واجب ہوگا اور ہم اس شخص کے حکم میں ہوں جس نے اس نماز کو ادا ہی نہیں کیا (جیسے فرائض) اور ہم میں جو آدمی فرض حج ادا کرے جس میں پیدل طواف لازم ہے اور وہ سوار ہو کر طواف کرتا ہے پھر وہ اپنے گھر واپس لوٹ آتا ہے تو اس کو طواف نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہ کیا جائے گا اور نہ یہ کہا جائے گا کہ وہ واپس لوٹ جائے بلکہ اس کو اس آدمی کی طرح قرار دیں گے جس نے طواف کیا اور اس کا یہ طواف اس کے لئے کافی ہوگیا۔ البتہ اس (طواف) میں کوتاہی کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہو جائے گی بالکل اسی طرح جو نماز اور حج نذر کی وجہ سے لازم ہوا اسے اس نماز اور حج پر قیاس کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرض و لازم کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہے۔ پس جو شخص اس عبادت میں جو اللہ تعالیٰ نے لازم کی ہے کوتاہی کرنے والا ہوگا وہ چھوڑنے والے کے حکم میں ہے۔ اسی طرح جو اس عبادت کی جنس و قسم سے جو اس نے خود اپنے اوپر لازم کی ہیں اور پھر ان میں کوتاہی کا مرتکب ہوا تو اس کو چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اور اس پر اس (عبادت) کو لوٹانا لازم ہوگا

تخریج : ترمذی فی النذور باب ۱۰۔

حاصل روایات : یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ آپ ﷺ نے اسے ہدی کا حکم دیا یہ اس کے سواری کرنے کی وجہ سے ہے۔

پس ان تمام آثار کی تصحیح کا تقاضا یہ ہے کہ جس نے پیدل حج کی نذر مانی ہو اگر پسند کرے تو وہ سوار ہو جائے اور پیدل چلنے کو چھوڑ دینے کی وجہ سے ہدی دے اور قسم توڑنے کی وجہ سے قسم کا کفارہ ہوگا۔

امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

اس سلسلہ میں تقاضا نظر یہ ہے کہ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ پیدل چلنے کو لازم کر لینا یہ نذر میں شامل نہیں ہے کیونکہ اس میں بدن کی تھکاوٹ ہے اور پیدل چلنے والا چلتے ہوئے حرمت احرام میں بھی نہیں ہے اسی وجہ سے انہوں نے پیدل چلنے والے پر نہ تو پیدل چلنے کو لازم کیا اور نہ چلنے کے بدلے کسی چیز کو لازم کیا۔

ہم نے اس میں جب غور کیا تو دیکھا کہ حج میں طواف بیت اللہ، وقوف عرفات اور وقوف مزدلفہ ہے اور طواف کی دو حالتیں ہیں ایک وہ ہے جس کو وہ حالت احرام میں کرتا ہے اور وہ طواف زیارت ہے اور دوسری قسم وہ ہے جو احرام سے حلال ہونے کے بعد کرتا ہے اور وہ طواف صدر ہے اور یہ تمام ارکان حج سے ہیں کبھی آدمی ان کو پیدل چل کر کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اس وقت وہ سواری کی حالت میں کرنے سے کوتاہی کرنے والا شمار ہوگا اور اس پر دم لازم آئے گا اور یہ اس وقت ہے جبکہ سوار ہونا بغیر کسی بیماری وغیرہ کے ہو اور اگر اس کا یہ فعل کسی بیماری کی وجہ سے ہو تو پھر اس میں اختلاف ہے۔

نمبر ①: بعض کہتے ہیں اس پر کچھ بھی لازم نہ آئے گا یہ امام ابوحنیفہ، ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نمبر﴿۲﴾:اس پر دم لازم ہوگا اور نظر وقیاس کا تقاضا یہی ہے۔(ہمارے ہاں) اس کی دلیل یہ ہے کہ حرمات کی توہین کے سلسلہ میں ثابت ہونے والے گناہ کو تو اسباب ساقط کرتے ہیں مگر اس پر لازم ہونے والے کفارات کو ساقط نہیں کرتے۔

ذرا غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ۔(البقرہ ۱۹۶) احرام کی حالت میں محرم کو سر منڈوانا حرام تھا البتہ عذر کی صورت میں جائز تھا پس اگر اس نے حلق کر دیا تو اس پر گناہ اور کفارہ دونوں لازم ہوں گے اور اس کو حلق کے لئے مجبوری پیش آ گئی تو اس پر کفارہ تو ہوگا مگر اس پر گناہ لازم نہ ہوگا۔

پس عذر نے گناہوں کو ساقط کر دیا مگر عذر کفارات کو ساقط نہیں کر سکتے۔پس نظر کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ طواف بیت اللہ کا بھی یہی حکم ہو جبکہ کسی نے بلا عذر طواف زیارت سواری کی حالت میں کیا۔پس اس پر ایک دم لازم ہوگا البتہ جس نے عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کیا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہوگا۔اس باب میں امام زفرؒ کے قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

لیکن امام ابوحنیفہ ٔابویوسف ٔ محمد ﷭ اس شخص پر کوئی چیز لازم نہیں کرتے بیت اللہ کا طواف زیارت عذر کی وجہ سے سوار ہو کر کرلے۔

پس جب یہ اسی طرح ثابت ہو گیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو پیدل چلنے کا بھی یہی حکم ہے۔کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات احرام سے فراغت کے بعد لازم ہوتا ہے اس لئے کہ یہ اس کے اسباب وشرائط سے ہے۔جیسا کہ یہ احرام میں لازم ہوتا ہے۔اسی طرح وہ پیدل چلنا جو احرام سے پہلے اسباب احرام سے تھا۔تو اس کا حکم بھی وہی ہوگا جو احرام میں لازم چلنے کا ہوتا ہے۔پس نتیجتاً جس طرح احرام میں لازم چلنے کو چھوڑنے کی وجہ سے دَم آتا ہے اسی طرح اس واجب مشی کو جو احرام سے پہلے ہے اس پر بھی لازم آئے گا اور پیدل چلنے پر طاقت ہونے کی حالت میں جب یہ اس پر لازم ہے اور چلنے سے عجز کی حالت میں بھی لازم ہوگا یہ امام ابوحنیفہ ٔابویوسف ٔ محمد ﷭ کا بھی قول ہے اور یہ ہمارے لئے اس بات کی دلیل ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے کہ قوت کی حالت میں سواری یا عجز کی حالت میں سواری دونوں حالتوں میں اس کا حکم برابر ہے۔

[illegible]:اگر کسی نے پیدل حج کی نذر مانی تو اس پر پیدل حج لازم ہے سوار ہونے کی صورت میں وہ اس بات پر عمل کرنے والا شمار نہ ہوگا جس بات کو اس نے اپنے اوپر لازم کیا ہے اور اس کا لازمی تقاضا ہے کہ وہ بعد میں پیدل حج کرے پس اس وقت وہ اس آدمی کی طرح ہو جائے گا جو یہ کہتا ہے کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے لئے دو رکعت کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہے (پھر وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس پر اعادہ لازم ہے)

[illegible]:ہم گزارش کریں گے کہ ہم نے غور کیا تو نمازوں کو دو قسم پایا کچھ نمازیں ایسی ہیں جو کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہیں اگر ان کو ہم کسی عذر کے بغیر بیٹھ کر ادا کریں تو ہم پر ان کا لوٹانا واجب ہوگا اور ہم اس شخص کے حکم میں ہوں گے جس نے اس نماز کو ادا ہی نہیں کیا (جیسے فرائض) اور ہم میں جو آدمی فرض حج ادا کرے جس میں پیدل طواف لازم ہے اور وہ سوار ہو کر طواف کرتا ہے پھر وہ اپنے گھر واپس لوٹ آتا ہے تو اس کو طواف نہ کرنے والے کے حکم میں شمار نہ کیا جائے گا اور نہ یہ کہا جائے گا کہ وہ واپس لوٹ جائے بلکہ اس کو اس آدمی کی طرح قرار دیں گے جس نے طواف کیا اور اس کا یہ طواف اس کے لئے کافی ہو گیا۔البتہ اس (طواف

میں) کوتاہی کی وجہ سے اس پر قربانی لازم ہو جائے گی بالکل اسی طرح جو نماز اور حج نذر کی وجہ سے لازم ہوا اسے اس نماز اور حج پر قیاس کیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے فرض و لازم کرنے کی وجہ سے لازم ہوا ہے۔

پس جو شخص اس عبادت کو جو اللہ تعالیٰ نے لازم کی ہے کوتاہی کرنے والا ہوگا وہ چھوڑنے والے کے حکم میں ہے۔ اسی طرح جو اس عبادت کی جنس و قسم سے ہو جو اس نے خود اپنے اوپر لازم کی ہیں اور پھر ان میں کوتاہی کا مرتکب ہوا تو اس کو چھوڑنے والے کے حکم میں ہوگا اور اس پر اس (عبادت) کو لوٹانا لازم ہوگا۔

اور جو عبادت اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے واجب ہوئی اور پھر اس نے اس میں کوتاہی کا ارتکاب کیا ہے اور وہ اس میں کوتاہی کی وجہ سے اسے چھوڑنے والا قرار نہیں پاتا۔ تو اس جنس کی عبادت کا یہی حکم ہے جس کو اس نے خود اپنے اوپر لازم کیا ہے۔ پھر اس میں کوتاہی کی تو وہ اس کوتاہی کی وجہ سے چھوڑنے والے کے حکم میں نہ ہوگا اور اس پر لوٹانا بھی واجب نہیں۔ بلکہ وہ کرنے والے کے حکم میں ہے اور اس کوتاہی کی وجہ سے وہی قربانی لازم ہوگی جو اس جیسی عبادت میں کوتاہی کی وجہ سے لازم ہوتی ہے۔

یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ :الرَّجُلِ يَنْذُرُ وَهُوَ مُشْرِكٌ نَذْرًا ثُمَّ يُسْلِمُ

شرک کی حالت میں نذر مانی پھر اسلام لے آیا

خلاصۃ الرام: ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ حالت کفر میں جو نیکی اپنے ذمے لازم کر لی جائے اسلام لانے کے بعد بھی اس کا پورا کرنا ضروری ہے اس کو حضرت طاؤس' قتادہ' حسن' شافعی' احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: ائمہ احناف' نخعی' ثوری' مالک' ایک قول شافعی و احمد رحمہم اللہ کا یہ ہے کہ اسلام لانے کے بعد اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

فریق اوّل کا مؤقف: حالت کفر میں اگر ایسی چیز اپنے اوپر لازم کر لی جائے جو اسلام میں درست ہے تو اسلام کے بعد بھی وہ اس کے ذمہ رہے گی۔ جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

۴۷۱۹: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ فِ بِنَذْرِكَ.

۴۷۱۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی نذر کو پورا کر۔

تخریج: بخاری فی الاعتکاف باب۵' ۱۶/۱۵' الایمان باب۱۹' مسلم فی الایمان ۲۸/۲۷' ابو داؤد فی الایمان باب۲۵'

ترمذی فی النذور باب ۱۲، نسائی فی الایمان باب ۳۶، مسند احمد ۲ / ۲۰، ۱۵۳۔

۴۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أُرَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ نَذْرًا وَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ ، فَقَالَ فِ بِنَذْرِك .

۴۷۲۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی میرا خیال ہے کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ہے کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی پھر اسلام آ گیا تو آپ نے فرمایا تو اپنی نذر کو پورا کرو۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۳۷۔

۴۷۲۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ أَیُّوْبَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ یَوْمًا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَوْجَبَ عَلٰی نَفْسِهٖ فِیْ حَالِ شِرْكِهٖ مِنْ اعْتِكَافٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ شَیْءٍ مِمَّا یُوْجِبُهُ الْمُسْلِمُوْنَ لِلّٰهِ، ثُمَّ أَسْلَمَ -أَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ عَلَیْهِ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا یَجِبُ عَلَیْهِ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۴۷۲۱: نافع کہتے ہیں کہ عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جبکہ آپ جعرانہ میں تھے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک دن مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا کر ایک دن کا اعتکاف کرو۔

تخریج : مسلم فی الایمان ۲۸۔

بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کسی آدمی نے حالت شرک وکفر میں اپنے اوپر اعتکاف صدقہ یا ایسا عمل لازم کیا جس کو مسلمان کرتے ہیں پھر وہ اسلام لے آیا تو یہ اس کے ذمہ واجب ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔

فریق ثانی کا موقف: زمانہ جاہلیت کی کوئی چیز اس پر لازم نہیں ہوگی اور ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۷۲۲: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَیْلِیِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ

۴۷۲۲: قاسم بن محمد نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی طاعت کی نذر مانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اختیار کرے گا تو اسے اطاعت کرنی چاہئے اور جس نے معصیت کی نذر مانی تو وہ اسے مت اختیار کرے۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب۲۸، ۳۱، ابو داؤد فی الایمان باب۱۹، ترمذی فی النذور باب۲، نسائی فی الایمان باب۲۷، ابن ماجه فی الکفارات باب۱٦، مالك فی النذور۸، مسند احمد ٦/٣٦، ٤١، ٢٢٤۔

۴۷۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۷۲۳: عثمان بن عمر کہتے ہیں کہ ہمیں مالک نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

۴۷۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۷۲۴: عبیداللہ بن عمر نے طلحہ بن عبدالملک نے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۷۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ طَلْحَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۷۲۵: مالک نے طلحہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۷۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبَانُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهِ .

۴۷۲۶: محمد بن ابان نے قاسم سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس نے اللہ تعالیٰ کی معصیت کی نذر مانی ہو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔

تخریج : ٤٧٢٢ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۷۲۷: حرب بن شداد نے یحییٰ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

۴۷۲۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ كَعْبٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ . قَالُوْا :فَلَمَّا كَانَتِ النُّذُوْرُ إِنَّمَا تَجِبُ إِذَا كَانَتْ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَجِبُ إِذَا كَانَتْ مَعَاصِيَ اللّٰهِ وَكَانَ الْكَافِرُ إِذَا قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ صِيَامٌ أَوْ قَالَ لِلّٰهِ عَلَيَّ اعْتِكَافٌ فَهُوَ لَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ بِهِ مُتَقَرِّبًا إِلَى اللّٰهِ وَهُوَ فِيْ وَقْتِ مَا أَوْجَبَهُ إِنَّمَا قَصَدَ بِهِ إِلَى رَبِّهِ الَّذِيْ يَعْبُدُهُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَذٰلِكَ مَعْصِيَةٌ .فَدَخَلَ ذٰلِكَ فِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ . وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ فِ بِنَذْرِكَ لَيْسَ مِنْ طَرِيْقِ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاجِبًا عَلَيْهِ وَلٰكِنْ أَنَّهُ قَدْ كَانَ سَمَحَ فِيْ حَالِ مَا نَذَرَهُ أَنْ يَفْعَلَهُ فَهُوَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَفْعَلَهُ الْآنَ عَلٰى أَنَّهُ طَاعَةٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَكَانَ مَا أَمَرَهُ بِهِ خِلَافَ مَا إِذَا كَانَ أَوْجَبَهُ هُوَ عَلٰى نَفْسِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۷۲۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک نذر اس چیز کی جائز ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا طلب کی جائے۔ انہوں نے فرمایا جب نذر ان چیزوں کی درست ہے جن سے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے کاموں سے ہو تو نذر لازم نہیں ہوتی اور کافر نے جب یہ کہا: للّٰہ علی صیام یاللّٰہ علی اعتکاف" پھر وہ اس کو کرے بھی تو اس کو اس سے تقرب الی اللہ مقصود نہیں اس نے جس وقت اس کو اپنے ذمہ واجب کیا تو اس وقت اس کا اس سے ان کو خوش کرنا مقصود ہے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتا ہے اور غیر اللہ کی پوجا معصیت ہے۔ پس یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد لا نذر فی معصیة میں داخل ہو کر ممنوع ٹھہرے گا۔ ان کو کہا جائے گا کہ آپ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تم اپنی نذر پوری کرو اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ بطور وجوب نہ تھا لیکن انہوں نے جب یہ نذر مانی تھی تو اس وقت کرنے سے گریز کیا اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تھے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے ان کو اب کرنے کا حکم دیا اس طور پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت ہے۔ پس آپ نے جس کو پورا کرنے کا حکم دیا یہ اس کے خلاف تھا جبکہ انہوں نے اس کو اپنے نفس پر واجب کیا تھا۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۸۳/۲۔

<u>فریق ثانی کا طریق استدلال</u>: جب نذر ان چیزوں کی درست ہے جن سے اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کیا جاتا ہے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے کاموں سے ہو تو نذر لازم نہیں ہوتی اور کافر نے جب یہ کہا للّٰہ علی صیام یاللّٰہ علی اعتکاف" پھر وہ اس کو کرے بھی تو اس کو اس سے تقرب الی اللہ مقصود نہیں اس نے جس وقت اس کو اپنے ذمہ واجب کیا تو اس وقت اس کا اس سے ان کو خوش کرنا مقصود ہے جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا پوجا کرتا ہے اور غر اللہ کی پوجا معصیت ہے۔ پس یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے

ارشاد: لا نذر فی معصیة میں داخل ہو کر ممنوع ٹھہرے گا۔

<u>فریق اوّل کا مؤقف کا جواب:</u> آپ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تم اپنی نذر پوری کرو اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ بطور وجوب نہ تھا لیکن انہوں نے جب یہ نذر مانی تھی تو اس وقت کرنے سے گریز کیا اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں تھے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اب کرنے کا حکم دیا اس طور پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت ہے۔ پس آپ نے جس کو پورا کرنے کا حکم دیا یہ اس کے خلاف تھا جبکہ انہوں نے اس کو اپنے نفس پر واجب کیا تھا۔

یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الْحُدُوْدِ

حدوں کا بیان

بَابُ حَدِّ الْبِكْرِ فِي الزِّنَا

کنوارے زانی کی سزا

خلاصۃ المرام: علماء کی ایک جماعت جس میں امام اوزاعی، ثوری، شافعی و احمد رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ غیر شادی شدہ جب زنا کرے تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی لازم ہے۔

نمبر ②: علماء کی دوسری جماعت جس میں ابراہیم نخعی اور ائمہ احناف رحمہم اللہ ہیں ان کا قول یہ ہے کہ غیر شادی شدہ کے زنا کی صورت میں صرف سو کوڑے لگائے جائیں جلاوطنی لازم نہیں البتہ امام اگر شریر سمجھ کر جلاوطن کرے وہ الگ بات ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: کنوارہ اگر زنا کرے تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی حد ہوگی جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے۔

۴۷۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الْبِكْرُ تُجْلَدُ وَتُنْفٰى ، وَالثَّيِّبُ تُجْلَدُ وَتُرْجَمُ

۴۷۲۹: حطان بن عبداللہ الرقاشی نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ

سے یہ اچھی طرح حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راستہ مقرر کر دیا ہے۔ کنوارہ کنواری سے زنا کرے اور شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو کنوارے لڑکے اور لڑکی کو کوڑے لگائے جائیں گے اور جلا وطن کیا جائے گا اور شادی شدہ جوڑے کو کوڑے لگائے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا۔

۴۷۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ دَلْهَمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ .

۴۷۳۰: قبیصہ بن حریث نے سلمہ بن محبق سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا مجھ سے حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے راستہ نکال دیا۔ کنوارے جوڑے کو سو کوڑے اور سال کی جلا وطنی اور شادی شدہ جوڑے کو سو کوڑے اور سنگ ساری کی سزا دی جائے گی۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۱۳/۱۲' ابو داؤد فی الحدود باب۲۳' ترمذی فی الحدود باب۸' ابن ماجه فی الحدود باب۷' دارمی فی الحدود باب۱۹' مسند احمد ۳۱۳/۵' ۳۱۸/۳۱۷' ۳۲۷/۳۲۱۔

۴۷۳۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَعِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ وَشِبْلٍ قَالُوْا : كُنَّا قُعُوْدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ : صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ . قَالَ قُلْ قَالَ : إِنَّ ابْنِيْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِيْ أَنَّ عَلَى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ ، وَعَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ . فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ الشَّاةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ ، وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ ، وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا ، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ ، فَرَجَمَهَا .

۴۷۳۱: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ اور شبل سے نقل کیا کہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا میں آپ کو قسم دیتا ہوں! کہ آپ ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیں۔ اس کے مخالف نے کہا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا۔ اس نے سچ کہا ہے ہمارے مابین کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمائیں اور مجھے کہنے کی اجازت دیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہو!

اس نے کہا میرا بیٹا اس کے ہاں مزدور تھا اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا ہے۔ میں نے ایک سو بکریاں اور غلام اس کے فدیہ میں دیا ہے۔ پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی پر سنگساری ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان ضرور کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور خادم تجھ پر واپس لوٹائے جائیں گے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہوگی اور اے انیس تم صبح عورت کے ہاں جاؤ۔ پھر اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو سنگسار کردو۔ انیس صبح اس کے ہاں گئے تو اس نے اعتراف کرلیا پھر انہوں نے اس کو سنگسار کردیا۔

تخریج : والایمان باب۳' الحدود ۳۰، ۳٤/۳' ٤٦/۳۸' مسلم فی الحدود ۲۵' ابو داؤد فی الحدود باب۲۵' ترمذی فی الحدود باب۸' نسائی فی القضاء باب۲۲' ابن ماجه فی الحدود باب۷' دارمی فی الحدود باب۱۲' مالك فی الحدود ٦' مسند احمد ۱۱۵/۳' ۲۱٦۔

اللغات: العسیف۔ مزدور۔ جلد۔ کوڑے لگانا۔

۴۷۳۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا :كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْبِكْرَ إِذَا زَنَى ، فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ جَمِيْعًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :حَدُّ الْبِكْرِ إِذَا زَنَى جَلْدُ مِائَةٍ وَلَا نَفْيَ عَلَيْهِ مَعَ الْجَلْدِ إِلَّا أَنْ يَرَى الْإِمَامُ أَنْ يَنْفِيَهُ لِلدَّعَارَةِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُ فَيَنْفِيَهِ إِلَى حَيْثُ أَحَبَّ كَمَا يُنْفَى الدُّعَّارُ وَغَيْرُ الزُّنَاةِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۴۷۳۲: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت کی ہے کہ ہم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کنوارہ اگر زنا کرے تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے دونوں سزائیں ہوں گی اور انہوں نے مذکورہ بالا روایات کو مستدل بنایا ہے۔ دوسروں نے کہا کہ کنوارہ اگر زنا کرے تو سو کوڑے فقط حد ہے اور جلاوطنی اس کے ساتھ سزا نہیں اگر حاکم مناسب خیال کرے تو فسق کی وجہ سے جو اس سے صادر ہوا اس کو جہاں مناسب ہو جلاوطن کردے جیسا کہ فساق اور زانیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو جلاوطن کیا جاتا ہے۔ ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کنوارہ اگر زنا کرے تو اس پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے دونوں سزائیں ہوں گی اور انہوں نے مذکورہ بالا روایات کو مستدل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: کنوارہ اگر زنا کرے تو سو کوڑے فقط حد ہے اور جلا وطنی اس کے ساتھ سزا نہیں اگر حاکم مناسب خیال کرے تو فسق کی وجہ سے جو اس سے صادر ہوا اس کو جہاں مناسب ہو جلا وطن کر دے جیسا کہ فساق اور زانیوں کے علاوہ دوسرے لوگوں کو جلا وطن کیا جاتا ہے۔ ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۷۳۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ .فَقَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ . قَالَ مَالِكٌ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِيْ أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ .

۴۷۳۳: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جب وہ زنا کرے اور وہ شادی شدہ نہ ہو تو آپ نے فرمایا جب وہ زنا کرے اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر زنا کرے پھر اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اس کو فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے ہو۔

مالک کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ آیا تیسری بار یا چوتھی بار کے بعد آپ نے یہ بات فرمائی۔

تخريج : بخارى فى الحدود باب٣٥' والبيوع باب٦٦' مسلم فى الحدود٣٢' ابو داؤد فى الحدود باب٣٢' ترمذى فى الحدود باب٨' ابن ماجه فى الحدود باب١٤' دارمى فى الحدود باب ١٨' مالك فى الحدود ١٤' مسند احمد ٢٤٩/٢' ٤' ١١٦/١١٧' ٦٥/٦۔

۴۷۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، أَنَّ شِبْلَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْأَوْسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيْدَةُ إِذَا زَنَتْ مِثْلَهُ .إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ الْبَيْعُ وَأَخْبَرَهُ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : هٰذَا خَطَأٌ شِبْلٌ هٰذَا ابْنُ خُلَيْدٍ الْمُزَنِيُّ .

۴۷۳۴: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت شبل بن خالد رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ عبداللہ بن مالک اوسی نے اسے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لونڈی جب زنا کرے) اسی طرح فرمایا البتہ انہوں نے فی الثالثۃ او الرابعۃ کے لفظ بولے کہ پھر فروخت کر دے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ یہ شبل ابن خلید مزنی کا بیٹا ہے۔

تخریج : ۴۷۳۳ کی تخریج پیش نظر ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

یہ غلط ہے کیونکہ یہ شبل ابن خلید مزنی کا بیٹا ہے۔

۴۷۳۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ :ثَنَا بَقِيَّةُ هُوَ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ شِبْلَ بْنَ خُلَيْدٍ الْمُزَنِيَّ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَالِكٍ الْأَوْسِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلِيْدَةُ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ وَالضَّفِيْرُ :اَلْحَبْلُ .

۴۷۳۵: شبل بن خلید مزنی نے بتلایا کہ عبداللہ بن مالک اوسی رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لونڈی جب زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ (دوبارہ) زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر (تیسری بار) اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ زنا کرے (چوتھی بار) تو اس کو فروخت کر دو۔ خواہ بالوں کی بٹی ہوئی رسی کے برابر ہو۔

تخریج : روایت ۴۷۲۳ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۴۷۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ ، وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ .

۴۷۳۶: عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے کوڑوں کی حد لگائے اور کوڑوں کے بعد ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے۔ یہ بات آپ نے تین بار دہرائی پھر تیسری بار فرمایا یا چوتھی مرتبہ فرمایا۔ پھر تم اس کو فروخت کر دو اگرچہ ایک بالوں کی رسی کے عوض ہو۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب۳۶' والبیوع باب۶۶' ۱۱۰' مسلم فی الحدود ۳۰' ابو داؤد فی الحدود باب۳۲' مسند احمد ۲۴۹/۲' ۴۹۴۔

اللّغَاتٌ :یثرب۔ ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ (نہایہ)

۴۷۳۷: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۷۳۷: سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

۴۷۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۷۳۸: سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۷۳۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ أُوَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ.

۴۷۳۹: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے جو کہ صحابی رضی اللہ عنہ تھے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب لونڈی زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر (دوسری بار) زنا کرے تو کوڑے لگائے پھر (تیسری بار) جب وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے لگاؤ۔ پھر اس کو فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے بدلے میں ہو۔

تخریج : ۴۷۳۳ روایت کی تخریج پیش نظر رهے۔

۴۷۴۰: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ أُوَيْسٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ مِثْلَهُ.

۴۷۴۰: عبید اللہ بن عبد اللہ نے زید بن خالد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۷۴۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِيْ فَرْوَةَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۷۴۱: عمرہ بنت عبد الرحمٰن نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۷۴۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :أُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمَةٍ لَهُمْ

فَجَرَتْ فَأَرْسَلَنِيْ إِلَيْهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ .فَانْطَلَقْتُ فَوَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِيْ فَرَغْتُ؟ فَقُلْتُ وَجَدْتُهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا .فَقَالَ إِذَا هِيَ جَفَّتْ مِنْ دَمِهَا فَاجْلِدْهَا .قَالَ عَلِيٌّ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ . قَالُوْا :فَلَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ أَنْ تُجْلَدَ وَلَمْ يَأْمُرْ مَعَ الْجَلْدِ بِنَفْيٍ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ مَا يَجِبُ عَلَى الْإِمَاءِ -إِذَا زَنَيْنَ -هُوَ نِصْفُ مَا يَجِبُ عَلَى الْحَرَائِرِ إِذَا زَنَيْنَ .ثُمَّ ثَبَتَ أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ لَا نَفْيَ عَلَى الْحُرَّةِ إِذَا زَنَتْ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا مَعَ مَحْرَمٍ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَيْضًا أَنْ لَا تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِيْ حَدِّ الزِّنَا بِغَيْرِ مَحْرَمٍ ، وَفِيْ ذٰلِكَ إِبْطَالُ النَّفْيِ عَنِ النِّسَاءِ فِي الزِّنَا ، فَإِذَا انْتَفَى أَنْ يَكُوْنَ يَجِبُ عَلَى النِّسَاءِ اللَّاتِي غَيْرُ الْمُحْصَنَاتِ نَفْيٌ فِي الزِّنَا انْتَفَى ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الرِّجَالِ .وَكَانَ دَرْءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ عَنِ الْإِمَاءِ فِيْمَا ذَكَرْنَا كَانَ دَرْءًا عَنِ الْحَرَائِرِ ، وَفِيْ دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْحَرَائِرِ دَلِيْلٌ عَلَى دَرْئِهِ إِيَّاهُ عَنِ الْأَحْرَارِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ نَفْيَ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ مِثْلُ مَا تُنْفَى الْحُرَّةُ ؟ وَقَالَ :لَمْ يَنْفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفْيَ فِيْمَا ذَكَرْتُمُوْهُ عَنْهُ مِنْ جَلْدِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا بِقَوْلِهِ ثُمَّ بِيْعُوْهَا فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ .فَكَانَ هٰذَا الْقَائِلُ يُخَالِفُ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَخَرَجَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ .فَيُقَالُ لَهُ : بَلْ فِيْمَا رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا نَفْيَ عَلَيْهَا لِأَنَّهُ إِنَّمَا عَلَّمَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَفْعَلُوْنَ بِإِمَائِهِمْ إِذَا زَنَيْنَ .فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ يُقَصِّرُ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ جَمِيْعِ مَا يَجِبُ عَلَيْهِنَّ وَمُحَالٌ أَنْ يَأْمُرَ بِبَيْعِ مَنْ لَا يَقْدِرُ مُبْتَاعُهُ عَلَى قَبْضِهِ مِنْ بَائِعِهِ، وَلَا تَصِلُ إِلَى ذٰلِكَ إِلَّا بَعْدَ مُضِيِّ سِتَّةِ أَشْهُرٍ .وَيُقَالُ لَهُ أَيْضًا : قَدْ زَعَمْتُ أَنَّكَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا جَلْدَ عَلَيْهَا مَعَ ذٰلِكَ ، وَإِنْ كَانَ إِبْطَالُ الْجَلْدِ لَمْ يُذْكَرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَجَعَلْتُ ذٰلِكَ مُعَارِضًا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ . فَإِذَا كَانَ هٰذَا عِنْدَكَ دَلِيْلًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَمَا

تُنْكِرُ عَلَى خَصْمِكَ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا عِنْدَهُ دَلِيْلًا عَلَى إِبْطَالِ النَّفْيِ عَلَى الْأَمَةِ .فَإِذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا فِي السُّكُوْتِ عَنْ نَفْيِ الْأَمَةِ لَيْسَ يَرْفَعُ النَّفْيَ عَنْهَا فِيْمَا ذَكَرْتُ أَنْتَ أَيْضًا فِي السُّكُوْتِ عَنِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ لَا يَرْفَعُ الْجَلْدَ عَنِ الثَّيِّبِ الزَّانِيْ مَعَ الرَّجْمِ .وَمَا يَلْزَمُ خَصْمَكَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا شَيْءٌ إِلَّا لَزِمَكَ مِثْلُهُ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا . وَيُقَالُ لَهُ :رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْيِ غَيْرَ الزِّنَا مَا قَدْ

۴۷۴۲: ابوحمید نے علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ ان کی ایک لونڈی نے زنا کیا ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی طرف بھیج کر فرمایا کہ تم جاؤ اور اس پر حد قائم کرو۔ میں گیا تو اسے اس حالت میں پایا کہ اس کا خون خشک نہیں ہوا۔ پس میں آپ کی خدمت میں لوٹا تو آپ نے مجھے فرمایا کیا تم فارغ ہو گئے ہو تو میں نے عرض کیا ابھی اس کا خون خشک نہیں ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا جب وہ اپنے خون سے فارغ ہو جائے تو اس کو کوڑے لگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے غلاموں' لونڈیوں پر حدود قائم کیا کرو۔ انہوں نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیہ کے متعلق کوڑوں کا حکم دیا ہے مگر کوڑے کے ساتھ جلاوطنی کا حکم نہیں فرمایا اور ارشاد الٰہی ہے۔ فعلیہن نصف ما علی المحصنات من العذاب (النساء ۲۵) اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ جب لونڈیاں زنا کریں تو آزاد کی بنسبت ان پر نصف سزا ہے جبکہ وہ زنا کریں پھر روایت سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ لونڈی پر زنا کی صورت میں حد کے علاوہ جلاوطنی نہیں ہے۔ آزاد عورت پر جب وہ ارتکاب زنا کرے اسی طرح جلاوطنی لازم نہیں۔ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اسی کتاب میں ذکر کر آئے کہ آپ نے عورت کو اکیلے تین دن کے سفر سے منع فرمایا مگر اس صورت میں جبکہ ذی رحم محرم اس کے ساتھ ہو۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گیا کہ عورت تین دن کا سفر حد زنا میں بغیر محرم کے نہیں کر سکتی۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ زانیہ کے سلسلہ میں جلاوطنی نہیں ہے پس جب غیر محصنہ عورت پر جلاوطنی زنا میں واجب نہیں تو مردوں میں بھی جلاوطنی نہ ہو گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی سے حد کو دفع کرنا چاہا تو آزاد سے بھی اسی طرح دفع کریں گے اور آزاد عورتوں سے اس کا دور کرنا آزاد مردوں سے دور کرنے کی دلیل ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ اگر کوئی معترض یہ کہے لونڈی کی جلاوطنی زنا کی صورت میں چھ ماہ ہے جیسا کہ آزاد عورت کی جلاوطنی کا نصف ہو اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ روایات میں لونڈی کو کوڑے مارنے کا جہاں ذکر فرمایا تو جلاوطنی کی نفی نہیں فرمائی اور بار بار زنا کے باوجود چوتھی مرتبہ اس کو بیچنے کا حکم فرمایا مگر اس میں بھی جلاوطنی کی نفی نہیں ہے۔ تو ایسا کہنے

والا اپنے سے پہلے تمام اہل علم کی مخالفت کرنے والا اوران کے اقوال سے نکلنے والا بن جائے گا۔اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ روایت کیا ہے۔''اذا زنت امۃ احدکم فلیجلدھا'' پھر چوتھی مرتبہ فرمایا''فلیبعھا'' یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس پر جلاوطنی لازم نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ان کو وہ بات سکھائی جس کو وہ لونڈیوں کے زنا کرنے کی صورت میں اختیار کریں پس یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس سلسلے میں جو لازم تھا اس میں کمی کردی اور یہ بھی ناممکن ہے کہ آپ ایسی عورت کی فروخت کا حکم دیں کہ جس کو خریدنے والا اپنے قبضے میں لینے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور وہ اس کو چھ ماہ بعد ملے اور ہم جواباً یہ بھی کہیں گے کہ پھر تمہارے خیال میں تو جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت انیس کو فرمایا کہ تم اس آدمی کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو رجم کردو بقول آپ کے اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے ساتھ اس پر کوڑے نہیں ہوں گے اگرچہ کوڑوں کی نفی اس حدیث میں مذکور نہیں ہے اوراس طرح تو تم نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی شادی شدہ جوڑا جب زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور سنگسار کیا جائے کے مخالف و معارض کردیا پس اگر یہ تمہارے نزدیک اس بات کی دلیل ہے۔جیسے ہم نے ذکر کیا تو آپ کو اپنے مخالف اس پر اعتراض کا حق حاصل نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے کوڑے لگائے۔یہ اس کے نزدیک لونڈی سے جلاوطنی کی نفی کی دلیل ہے۔تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ لونڈی سے جلاوطنی کی نفی سے خاموشی اختیار کی گئی ہے(یہ خاموشی اس سے جلاوطنی کو نہیں اٹھاتی جیسا کہ تم نے بیان کیا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کے تذکرہ سے خاموشی شادی شدہ زانی سے رجم کی سزا کے ساتھ کوڑے مارنے کی نفی نہیں کرتا تو جو کچھ جناب نبی اکرم ﷺ کے ارشاد سے کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارنے کے سلسلے میں تمہارے مخالف پر لازم ہوگا جو اسی طرح آپ ﷺ کے ارشاد سے جو انیسؓ کی روایت میں فرمایا گیا تم پر لازم ہوگا کہ جب وہ زنا کا اعتراف کرے تو تم اس کو رجم کردو۔محترم جناب نبی اکرم ﷺ سے تو جلاوطنی کا تذکرہ زنا کے علاوہ بھی مذکور ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۹۵، ۱۳۵/۱۳۶، ۱۴۵۔

<u>طرزِ استدلال</u>: جب آپ ﷺ نے زانیہ کے متعلق کوڑوں کا حکم دیا ہے مگر کوڑے کے ساتھ جلاوطنی کا حکم نہیں فرمایا اور ارشاد الٰہی ہے: **فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب** (النساء: ۲۵) اس سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ جب لونڈیاں زنا کریں تو آزاد کی بنسبت ان پر نصف سزا ہے جبکہ وہ زنا کریں پھر روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ لونڈی پر زنا کی صورت میں حد کے علاوہ جلاوطنی نہیں ہے۔آزاد عورت پر جب وہ ارتکاب زنا کرے اسی طرح جلاوطنی لازم نہیں۔

ہم جناب رسول اللہ ﷺ سے پہلے اسی کتاب میں ذکر کر آئے کہ آپ نے عورت کو اکیلے تین دن کے سفر سے منع فرمایا مگر اس صورت میں جبکہ ذی رحم محرم اس کے ساتھ ہو۔پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت تین دن کا سفر حد زنا میں بغیر محرم کے نہیں کرسکتی۔اس سے ثابت ہوگیا کہ زانیہ کے سلسلہ میں جلاوطنی نہیں ہے پس جب غیر محصنہ عورت پر جلاوطنی زنا میں واجب

نہیں تو مردوں میں بھی جلاوطنی نہ ہوگی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے لونڈی سے حد کو دفع کرنا چاہا تو آزاد سے بھی اسی طرح دفع کریں گے اور آزاد عورتوں سے اس کا دور کرنا آزاد مردوں سے دور کرنے کی دلیل ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

ـ: لونڈی کی جلاوطنی زنا کی صورت میں چھ ماہ ہے جیسا کہ آزاد عورت کی جلاوطنی کا وہ نصف ہوا اور جناب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ روایات میں لونڈی کو کوڑے کا جہاں ذکر فرمایا تو جلاوطنی کی نفی نہیں فرمائی اور بار بار زنا کے باوجود چوتھی مرتبہ اس کو بیچنے کا حکم فرمایا مگر اس میں بھی جلاوطنی کی نفی نہیں ہے۔ تو ایسا کہنے والا اپنے سے پہلے تمام اہل علم کی مخالفت کرنے والا اور ان کے اقوال سے نکلنے والا بن جائے گا۔

الجواب نمبر ۱:

ہم نے جناب نبی اکرم ﷺ سے جو کچھ روایت کیا ہے۔ "اذا زنت امة احدکم فلیجلدھا" پھر چوتھی مرتبہ فرمایا "فلیبعھا" یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس پر جلاوطنی لازم نہیں کیونکہ آپ ﷺ نے ان کو وہ بات سکھائی جس کو وہ لونڈیوں کے زنا کرنے کی صورت میں اختیار کریں پس یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس سلسلے میں جو لازم تھا اس میں کمی کر دی اور یہ بھی ناممکن ہے کہ آپ ایسی عورت کی فروخت کا حکم دیں کہ جس کو خریدنے والا اپنے قبضے میں لینے کی قدرت نہ رکھتا ہو اور وہ اس کو چھ ماہ بعد ملے۔

الجواب نمبر ۲:

اور ہم جواباً یہ بھی کہیں گے کہ پھر تمہارے خیال میں تو جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت انیس کو فرمایا کہ تم اس آدمی کی عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اس کو رجم کر دو بقول آپ کے اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے ساتھ اس پر کوڑے نہیں ہوں گے اگرچہ کوڑوں کی نفی اس حدیث میں مذکور نہیں ہے اور اس طرح تو تم نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد گرامی شادی شدہ جوڑا جب زنا کرے تو اسے کوڑے لگائے جائیں اور سنگسار کیا جائے کے مخالف و معارض کر دیا پس اگر یہ تمہارے نزدیک اس بات کی دلیل ہے۔ جیسے ہم نے ذکر کیا تو آپ کو اپنے مخالف اس پر اعتراض کا حق حاصل نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو وہ اسے کوڑے لگائے۔ یہ اس کے نزدیک لونڈی سے جلاوطنی کی نفی کی دلیل ہے۔ تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ لونڈی سے جلاوطنی کی نفی سے خاموشی اختیار کی گئی ہے (یہ خاموشی اس سے جلاوطنی کو نہیں اٹھاتی جیسا کہ تم نے بیان کیا کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کے تذکرہ سے خاموشی شادی شدہ زانی سے رجم کی سزا کے ساتھ کوڑے مارنے کی نفی نہیں کرتا تو جو کچھ جناب نبی اکرم ﷺ کے ارشاد سے کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارنے کے سلسلے میں تمہارے مخالف پر لازم ہوگا جو اسی طرح آپ ﷺ کے ارشاد سے جو انیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں فرمایا گیا تم پر لازم ہوگا کہ جب وہ زنا کا اعتراف کرے تو تم اس کو رجم کر دو۔

الجواب نمبر۳:

محترم جناب نبی اکرم ﷺ سے تو جلاوطنی کا تذکرہ زنا کے علاوہ بھی مذکور ہے۔

۴۷۴۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً ، وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَا أَرَاهُ سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً . فَلَمْ يَكُنْ مَا فَعَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا مِنْ نَفْيِهِ الْقَاتِلَ سَنَةً دَلِيلًا عِنْدَنَا وَلَا عِنْدَكَ، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ حَدٌّ وَاجِبٌ لَا يَنْبَغِي تَرْكُهُ .وَإِنْ كَانَ عَلٰى أَنَّهُ لِلدِّعَارَةِ لَا لِأَنَّهُ حَدٌّ .فَمَا تُنْكِرُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا أَمَرَ بِهِ ، مِنْ نَفْيِ الزَّانِي، عَلٰى أَنَّهُ لِلدِّعَارَةِ ، لَا لِأَنَّهُ حَدٌّ وَاجِبٌ كَوُجُوبِ الْجَلْدِ وَالرَّجْمِ .

۴۷۴۳: عمرو بن شعیب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کو ایک سو کوڑے مارے اور جلاوطن کر دیا اور میرے خیال میں مسلمانوں سے اس کا حصہ مٹا دیا اور اس کو ایک گردن آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اب اس روایت میں مذکور فعل رسول اللہ ﷺ جلاوطنی جو کہ ایک سال کے لئے تھی وہ ہمارے اور تمہارے کسی کے نزدیک بھی حد واجب میں شامل نہیں ہے کہ اس کا ترک نہ ہوسکتا ہو۔ (بلکہ قاضی کی صوابدید پر موقوف چیزوں سے ہے) اور اس روایت میں اس کی جلاوطنی فسق کی وجہ سے تھی۔ حد کی بناء پر نہ تھی۔ پھر آپ کو اس روایت کے سلسلہ میں کیونکر انکار ہے جس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے زانی کی جلاوطنی فسق کے سلسلہ میں مروی ہے۔ نہ کہ حد واجب کے طور پر جیسا کہ کوڑے اور سنگساری حد واجب نہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الجنایات باب ۲۴۔

اب اس روایت میں مذکور جلاوطنی جو کہ ایک سال کے لئے تھی وہ ہمارے اور تمہارے کسی کے نزدیک بھی حد واجب میں شامل نہیں ہے کہ اس کا ترک نہ ہوسکتا ہے۔ (بلکہ قاضی کی صوابدید پر موقوف چیزوں سے ہے) اور اس روایت میں اس کی جلاوطنی فسق کی وجہ سے تھی۔ حد کی بناء پر نہ تھی۔ پھر آپ کو اس روایت کے سلسلہ میں کیونکر انکار ہے جس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے زانی کی جلاوطنی فسق کے سلسلہ میں مروی ہے۔ نہ کہ حد واجب کے طور پر جیسا کہ کوڑے اور سنگساری حد واجب ہے۔

بَابُ حَدِّ الزَّانِی الْمُحْصَنِ مَا هُوَ ؟

شادی شدہ زانی کی سزا

خلاصۃ البرام: علماء کی ایک جماعت جس میں شعبی، حسن بصری اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ شادی شدہ اگر زنا کرے تو اس کو کوڑے اور سنگساری دونوں کی سزا ہوگی۔

نمبر ﴿۲﴾: علماء کی دوسری جماعت جس میں ابراہیم زہری ثوری ابن مبارک کے علاوہ فقہائے اربعہ رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ شادی شدہ کے زنا کے بعد اس پر فقط سنگساری کی سزا ہوگی۔

فریق اوّل کا مؤقف: شادی شدہ جوڑے کو کوڑے اور سنگ ساری دونوں کی سزا ہوگی۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۴۷۴۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنٰى فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجُلِدَ ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أُحْصِنَ فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ إِلٰى هٰذَا قَوْمٌ ، فَقَالُوْا :هٰكَذَا حَدُّ الْمُحْصَنِ إِذَا زَنٰى ، الْجَلْدُ وَالرَّجْمُ جَمِيْعًا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ حَدُّهُ الرَّجْمُ ، دُوْنَ الْجَلْدِ .وَقَالُوْا :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا رَجَمَهُ لَمَّا أُخْبِرَ أَنَّهُ مُحْصَنٌ لِأَنَّ الْجَلْدَ الَّذِيْ كَانَ جَلَدَهُ إِيَّاهُ، لَيْسَ مِنْ حَدِّهِ فِيْ شَيْءٍ لِأَنَّ حَدَّهُ كَانَ الرَّجْمَ دُوْنَ الْجَلْدِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَجَمَهُ لِأَنَّ ذٰلِكَ الرَّجْمَ هُوَ حَدُّهُ مَعَ الْجَلْدِ وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَيْضًا لِقَوْلِهِمْ بِمَا .

۴۷۴۴: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے زنا کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کوڑے لگائے جائیں پھر آپ کو اطلاع ملی کہ یہ شادی شدہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کا حکم دیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ شادی شدہ زانی کو کوڑے اور سنگساری دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ ان کی دلیل مذکور بالا روایت ہے۔ ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ فقط رجم ہوگا کوڑے نہ مارے جائیں گے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے یہ بات کہی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اولین اطلاع کے مطابق اس کو کوڑے مارے مگر جب اس کا شادی شدہ ہونا ثابت ہوگیا تو رجم کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اس کی اصل حد یہی تھی اور اس روایت کا یہ بھی مفہوم ہوا کہ عین ممکن ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو تم لے رہے ہو کہ رجم بمعہ کوڑے حد ہو۔ پہلے قول والوں نے یہ دلائل بھی ذکر کیے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء کا خیال یہ شادی شدہ زانی کو کوڑے اور سنگساری دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

فریق ثانی کا موقف: فقط رجم ہوگا کوڑے نہ مارے جائیں گے۔
فریق اوّل کے موقف کا جواب: جناب نبی اکرم ﷺ نے اولین اطلاع کے مطابق اس کو کوڑے مارے مگر جب اس کا شادی شدہ ہونا ثابت ہوگیا تو رجم کا حکم فرمایا۔ کیونکہ اس کی اصل حد یہی تھی اور اس روایت کا یہ بھی مفہوم ہوا کہ عین ممکن ہے کہ اس کا وہی مطلب ہو جو آپ لے رہے ہیں کہ رجم مع کوڑے حد ہو۔

فریق اوّل کے مزید دلائل:

۴۷۴۵: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰی ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ یُجْلَدُ وَیُنْفٰی وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ یُجْلَدُ وَیُرْجَمُ .

۴۷۴۵: حطان بن عبداللہ رقاشی نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھ سے حاصل کرلو۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راہ نکال دی اور وہ کنوارے جوڑے کو کوڑے مارے جائیں گے اور جلاوطن بھی کیا جائے گا اور شادی شدہ جوڑے کو رجم کیا جائے گا اور کوڑے بھی مارے جائیں گے۔

تخریج : روایت ۴۷۳۱ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۷۴۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَیْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :ثَنَا حِطَّانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِیُّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ ، وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ . قَالُوْا :فَبِهٰذَا نَقُوْلُ نَرٰی أَنْ یُجْلَدَ الْمُحْصَنُ ، ثُمَّ یُرْجَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِیْنَ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ أَمْرِهٖ أُنَیْسًا الْأَسْلَمِیَّ بِرَجْمِ الْمَرْأَةِ الَّتِیْ أَمَرَهُ أَنْ یَغْدُوَ عَلَیْهَا فَیَرْجُمَهَا إِنِ اعْتَرَفَتْ وَلَمْ یَأْمُرْهُ أَنْ یَجْلِدَهَا .وَقَدْ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِی الْبَابِ الْأَوَّلِ وَفِیْ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ أَیْضًا أَنَّ الَّذِیْ قَامَ إِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ :إِنِّیْ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِیْ أَنَّ عَلَی امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ ، وَلَمْ یَذْكُرْ مَعَهُ الْجَلْدَ فَلَمْ یُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ . فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ جَمِیْعَ مَا كَانَ عَلَیْهَا مِنَ الْجَلْدِ فِی الزِّنَا الَّذِیْ كَانَ مِنْهَا هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ .وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ أَیْضًا مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا فَعَلَ بِمَاعِزٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۷۴۶: حطان بن عبداللہ رقاشی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھ سے دین کی باتیں اچھی طرح حاصل کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے راستہ پیدا فرما دیا کہ کنوارے جوڑے کو سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی اور شادی شدہ جوڑے کو سو کوڑے اور سنگساری کی سزا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس قول کو اختیار کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں محصن کو کوڑے مارے جائیں پھر سنگسار کیا جائے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دوسرے ان کے خلاف حضرت انیسؓ والی روایت کو پیش کرتے ہیں جس میں آپ نے اس عورت کو صبح جا کر اعتراف کی صورت میں سنگسار کرنے کا حکم فرمایا ان کو کوڑے مارنے کا حکم نہیں فرمایا۔ یہ روایت مکمل اسناد کے ساتھ باب اوّل میں مذکور ہو چکی اور اس روایت میں مزید یہ بات بھی مذکور ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کی بارگاہ میں کھڑا ہوا اس نے کہا میں نے کئی اہل علم سے دریافت کیا ہے تو انہوں نے مجھے بتلایا ہے کہ اس عورت پر سنگساری کی سزا ہے اور اس آدمی نے اس کے ساتھ کوڑوں کا تذکرہ نہیں کیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کا انکار بھی نہیں فرمایا۔ پس اس سے حاصل یہی ہوا کہ اس سے سرزد ہونے والے زنا کی سزا سنگساری تھی نہ کہ کوڑے اور اس کی تائید ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ والی روایت سے بھی ہوتی ہے۔

روایت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ:

۴۷۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ مَاعِزًا ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَلْدًا . فَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ أَنَّ حَدَّ الْمُحْصَنِ هُوَ الرَّجْمُ دُوْنَ الْجَلْدِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَلِمَ لَا كَانَ مَا فِيهِ الرَّجْمُ وَالْجَلْدُ أَوْلَى مِمَّا فِيهِ الرَّجْمُ خَاصَّةً ؟ قِيلَ لَهُ :لِدَلَالَةٍ دَلَّتْ عَلَى نَسْخِ الْجَلْدِ مَعَ الرَّجْمِ ، وَهِيَ أَنَّا رَأَيْنَا أَصْلَ مَا كَانَ عَلَى الزَّانِي قَبْلَ أَنْ نُفَرِّقَ بَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ مُحْصَنًا ، وَبَيْنَ حُكْمِهِ إِذَا كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ مَا وَصَفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ بِقَوْلِهِ وَاللَّاتِي يَأْتِينَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوا فَأَمْسِكُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا فَكَانَ هٰذَا هُوَ حَدَّ الزَّانِيَةِ ، أَنْ تُمْسَكَ فِي الْبُيُوتِ حَتّٰى تَمُوتَ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا .ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهِ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا فَذَكَرَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَكَانَ ذٰلِكَ هُوَ السَّبِيلَ الَّذِي قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا فَجَعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ السَّبِيلَ ، عَلٰى مَا قَدْ بَيَّنَهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ فِي ذٰلِكَ الْجَلْدَ وَالرَّجْمَ عَلَى الثَّيِّبِ وَالْجَلْدَ وَالنَّفْيَ عَلٰى غَيْرِ الثَّيِّبِ .فَعَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ

الْقَوْلَ قَدْ كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاَنَّهُ لَمْ يَتَقَدَّمْ نُزُوْلَ الْاٰيَةِ وُجُوْبُ الرَّجْمِ عَلَى الزَّانِيْ لِاَنَّ حَدَّهُ كَانَ عَلٰى مَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مِنَ الْحَبْسِ فِي الْبُيُوْتِ .وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ قَوْلِهٖ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا وَبَيْنَ حَدِيْثِ عُبَادَةَ حُكْمٌ آخَرُ فَعَلِمْنَا اَنَّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاَنَّ حَدِيْثَ مَاعِزٍ الَّذِيْ سَاَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ عَنْ اِحْصَانِهٖ، لِتَفْرِقَتِهٖ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ وَحَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ بَيْنَ حُكْمِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ فَجَعَلَ عَلَى الْبِكْرِ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ وَعَلَى الثَّيِّبِ الرَّجْمَ - مُتَاَخِّرٌ عَنْهُ .فَكَانَ ذٰلِكَ نَاسِخًا لَهُ لِاَنَّ مَا تَاَخَّرَ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْسَخُ مَا تَقَدَّمَ مِنْهُ .فَلِهٰذَا كَانَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَحَدِيْثِ مَاعِزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، اَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ مَعَ مَا قَدْ شَدَّ مِنَ النَّظَرِ الصَّحِيْحِ .وَذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ كُلِّهَا اِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ وَاحِدٌ .مِنْ ذٰلِكَ اَنَّا رَاَيْنَا اَنَّ السَّارِقَ عَلَيْهِ الْقَطْعُ لَا غَيْرُ وَالْقَاذِفَ عَلَيْهِ الْجَلْدُ لَا غَيْرُ .فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ اَيْضًا اَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الزَّانِي الْمُحْصَنُ ، عَلَيْهِ شَيْءٌ وَاحِدٌ لَا غَيْرُ فَيَكُوْنُ عَلَيْهِ الرَّجْمُ الَّذِيْ قَدْ اُتُّفِقَ اَنَّهُ عَلَيْهِ، وَيَنْتَفِيْ عَنْهُ الْجَلْدُ الَّذِيْ لَمْ يُتَّفَقْ اَنَّهُ عَلَيْهِ .وَهٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ : وَكَيْفَ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مَنْسُوْخًا وَقَدْ عَمِلَ بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَذَكَرَ مَا قَدْ.

۴۷۲۷: سماک نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کو سنگسار کیا اور کوڑوں کا تذکرہ جابر نے نہیں کیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شادی شدہ کی حد رجم ہے کوڑے نہیں۔ جن روایات میں رجم اور کوڑے دونوں کا تذکرہ ہے وہ فقط رجم والی روایت سے اولیٰ ہیں (اور اضافہ ثقہ کا معتبر ہے) تو اس کا جواب یہ ہے کہ رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا منسوخ ہونے پر دلالت پائی جاتی ہے یہاں ایک ضابطہ زانی کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے شادی شدہ اور کنوارے میں تفریق سے پہلے اس آیت مبارکہ کو دیکھیں: ﴿وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ج فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا﴾ (النساء:۱۵) تو شروع میں زانیہ عورت کی یہی سزا تھی کہ اس کو گھر میں روک دیا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے یا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد

سے جس کا تذکرہ عبادہ بن صامتؓ والی روایت میں موجود ہے یہ حکم منسوخ ہوگیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ نے وہ راستہ مقرر کر دیا تو گویا جس سبیل کا اس آیت شریفہ میں وعدہ تھا اللہ تعالیٰ نے وہ اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان سے بیان کر دیا اور اس سلسلے میں شادی شدہ پر کوڑے اور رجم اور کنوارے پر کوڑے اور جلاوطنی مقرر فرمائی۔ تو اب اس سے معلوم ہوگیا کہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد اس آیت کے نزول کے بعد کا ہے اور نزول آیت سے پہلے کا نہیں۔ کیونکہ آیت میں مذکور سزا حبس دوام فی البیوت تھا اور ارشاد میں زانی پر رجم کو لازم کیا گیا ہے اور آیت: **او یجعل اللہ لھن سبیلا** اور حدیث عبادہ کے درمیان اور کوئی حکم موجود نہیں پس اس سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ حدیث عبادہ آیت کے نزول کے بعد ہے اور ماعزؓ والی روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کیا کہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ۔ کیونکہ دونوں کے درمیان حکم میں فرق ہے اور روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے کنوارے اور شادی شدہ میں فرق کیا ہے پس کنوارے جوڑے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی مقرر کی گئی اور شادی شدہ پر سنگساری۔ یہ روایات اس سے متاخر ہیں پس یہ اس کے لئے ناسخ قرار پائیں گی کیونکہ آپ ﷺ کا جو حکم مقدم ہے بعد والا حکم اس کو منسوخ کرنے والا ہے۔ پس ہم نے جو روایات ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' زید بن خالد اور حدیث ماعز رضی اللہ عنہم پیش کی ہیں۔ یہ عبادہ رضی اللہ عنہ سے اولیٰ ہیں اور لفظ و فکر صحیح بھی ان روایات کی مؤید ہے۔ وہ سزائیں جو عزتوں کو برباد کرنے کی صورت میں مقرر کی گئی ہیں وہ ایک چیز ہے مثلاً ان میں ایک سزا چور کی ہے۔ چور کی سزا میں صرف قطع ید ہے اور کچھ نہیں۔ بہتان تراش پر صرف کوڑے ہیں (اسی کوڑے) پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ زانی محصن کی سزا میں صرف ایک چیز ہو۔ نہ کچھ اور پس اس پر متفق علیہ سزا رجم ہی ہوگی اور کوڑوں پر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نفی کی جائے گی۔ یہی قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس حکم کے منسوخ ہونے کا دعویٰ درست نہیں جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر آپ ﷺ کے بعد عمل کیا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب۲۸' مسلم فی الحدود باب۱۲' ۲۳' ابن ابو داؤد فی الحدود باب۷' ۲۳/۲۴' ترمذی فی الحدود باب٤' ٥' ۸' ابن ماجه فی الحدود باب ۹' دارمی فی الحدود باب۱۲' ۱۳' ۱٤' مسند احمد ۸/۱' ۲۳۸' ۲۸۱/۲۰' ۲/۳' ٦٢' ٤' ٨٦/٤٢٣' ٨٧۔

حاصل روایات : اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شادی شدہ کی حد رجم ہے کوڑے نہیں۔

: جن روایات میں رجم اور کوڑے دونوں کا تذکرہ ہے وہ فقط رجم والی روایت سے اولیٰ ہیں۔ (اضافہ ثقہ کا معتبر ہے)

: رجم کے ساتھ کوڑوں کی سزا منسوخ ہونے پر روایات میں دلالت پائی جاتی ہے یہاں ایک ضابطہ زانی کے سلسلہ میں پایا جاتا ہے شادی شدہ اور کنوارے میں تفریق سے پہلے اس آیت مبارکہ کو دیکھیں: ﴿ وَالّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰى یَتَوَفّٰىهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا ﴾

(النساء: ۱۵) تو شروع میں زانیہ عورت کی یہی سزا تھی کہ اس کو گھر میں روک دیا جائے یہاں تک کہ وہ مرجائے یا اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی راستہ نکال دے۔

پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے جس کا تذکرہ عبادہ بن صامتؓ والی روایت میں موجود ہے یہ حکم منسوخ ہو گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا یا اللہ تعالیٰ نے وہ راستہ مقرر کر دیا تو گویا جس سبیل کا اس آیت شریفہ میں وعدہ تھا اللہ تعالیٰ نے وہ اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان سے بیان کر دیا اور اس سلسلے میں شادی شدہ پر کوڑے اور رجم اور کنوارے پر کوڑے اور جلاوطنی مقرر فرمائی۔

تو اب اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد اس آیت کے نزول کے بعد کا ہے اور نزول آیت سے پہلے کا نہیں۔ کیونکہ آیت میں مذکور سزا حبس دوام فی البیوت تھا اور ارشاد میں زانی پر رجم کو لازم کیا گیا ہے۔

اور آیت: او یجعل اللہ لھن سبیلا اور حدیث عبادہ کے درمیان اور کوئی حکم موجود نہیں پس اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ حدیث عبادہ آیت کے نزول کے بعد ہے اور ماعزؓ والی روایت جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق دریافت کیا کہ شادی شدہ ہیں یا غیر شادی شدہ۔ کیونکہ دونوں کے درمیان حکم میں فرق ہے اور روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے کنوارے اور شادی شدہ میں فرق کیا ہے پس کنوارے جوڑے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی مقرر کی گئی اور شادی شدہ پر سنگساری۔ یہ روایات اس سے متاخر ہیں پس یہ اس کے لئے ناسخ قرار پائیں گی کیونکہ آپ ﷺ کا جو حکم مقدم ہے بعد والا حکم اس کو منسوخ کرنے والا ہے۔

حاصل کلام: پس ہم نے جو روایات ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، زید بن خالد اور حدیث ماعز رضی اللہ عنہم پیش کی ہیں۔ یہ عبادہ رضی اللہ عنہ سے اولیٰ ہیں اور لفظ و فکر صحیح بھی ان روایات کی مؤید ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

وہ سزائیں جو عزتوں کو برباد کرنے کی صورت میں مقرر کی گئی ہیں وہ ایک چیز ہے مثلاً ان میں ایک سزا چور کی ہے۔ چور کی سزا میں صرف قطع ید ہے اور کچھ نہیں۔ بہتان تراش پر صرف کوڑے ہیں (اسی کوڑے)

پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ زانی محصن کی سزا میں صرف ایک چیز ہو۔ نہ کچھ اور پس اس پر متفق علیہ سزا رجم ہی ہوگی اور کوڑوں پر اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نفی کی جائے گی۔

یہی قول امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

[redacted]: اس حکم کے منسوخ ہونے کا دعویٰ درست نہیں جبکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر آپ ﷺ کے بعد عمل کیا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

روایت علی رضی اللہ عنہ:

۴۷۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ :جَاءَ تِ امْرَأَةٌ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهَا شُرَاحَةُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ إِنِّيْ زَنَيْتُ فَرَدَّهَا حَتّٰى شَهِدَتْ عَلٰى نَفْسِهَا أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهَا فَجُلِدَتْ ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ .

۴۷۴۸: سماک نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت ہمدان سے آئی اس کا نام شراحہ تھا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس کو رد کر دیا یہاں تک کہ اس نے اپنے متعلق چار مرتبہ گواہی دی پھر آپ نے اس کو کوڑے لگانے کا حکم دیا پھر اس کو سنگساری کا حکم فرمایا۔ پس اسے سنگسار کر دیا گیا۔

تخریج : مسند احمد ۱۴۰/۱۔

۴۷۴۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۴۹: یوسف بن عدی نے ابوالاحوص سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۷۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الرَّضْرَاضِ بْنِ أَسْعَدَ قَالَ :شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ شُرَاحَةَ ثُمَّ رَجَمَهَا

۴۷۵۰: قتادہ نے رضراض بن اسعد سے روایت کی ہے کہ میں اس وقت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا جب شراحہ نامی عورت کو کوڑے لگائے گئے پھر اس کو انہوں نے سنگسار کیا۔

۴۷۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :أَتَتْهُ شُرَاحَةُ فَأَقَرَّتْ عِنْدَهٗ أَنَّهَا زَنَتْ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ فَلَعَلَّكِ غَضْبٰى نَفْسَكِ قَالَتْ :أَتَيْتُ طَائِعَةً غَيْرَ مُكْرَهَةٍ قَالَ :فَأَخَّرَهَا حَتّٰى وَلَدَتْ وَفَطَمَتْ وَلَدَهَا ، ثُمَّ جَلَدَهَا الْحَدَّ بِإِقْرَارِهَا ثُمَّ دَفَنَهَا فِي الرَّحْبَةِ أَيِ الْفَضَاءِ الْوَاسِعِ إِلٰى مَنْكِبَيْهَا ثُمَّ رَمَاهَا هُوَ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ ارْمُوْا ثُمَّ قَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۷۵۱: حبہ عرنی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ شراحہ نامی عورت آپ کی خدمت میں آئی اور اس نے آپ کے سامنے اقرار کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ تو اس کو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ شاید تو غصہ سے آئی ہو۔ وہ کہنے لگی

میں خود اپنی مرضی سے آئی ہوں۔ مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا۔ پس آپ نے اس کی سزا کو موخر فرمایا یہاں تک کہ اس نے بچہ جنا اور اس کا دودھ چھڑایا پھر اس کے اقرار پر اس کو کوڑے لگائے پھر وسیع جگہ میں کندھوں تک گڑھا کھود کر دبا دیا پھر لوگوں میں سب سے پہلے آپ نے اس کو پتھر مارا پھر فرمایا اس کو سنگسار کرو۔ پھر فرمایا میں نے اس کو کتاب اللہ کے حکم سے کوڑے لگائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے رجم کیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۱٤۱٬۱٤۳٬۱٥۳۔

۴۷۵۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :جَلَدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شُرَاحَةَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَرَجَمَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قِيْلَ لَهُ :إِنَّ هٰذَا وَإِنْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْنَا ، فَإِنَّ غَيْرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَوٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا

۴۷۵۲: شعبی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جمعرات کے دن کوڑے لگائے اور جمعہ کے دن سنگسار کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے قرآن مجید کے حکم سے کوڑے لگائے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سنگسار کیا۔ اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوڑے اور سنگساری دونوں کا ثبوت اس بات کی کافی دلیل ہے کہ یہی حکم جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف حکم مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوڑے اور سنگساری دونوں کا ثبوت اس بات کی کافی دلیل ہے کہ یہی حکم ہے۔

جواب: اگرچہ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف حکم مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو۔

حضرت ابو واقد لیثی اشجعی رضی اللہ عنہ کی روایت:

۴۷۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ ثُمَّ الْأَشْجَعِيَّ أَخْبَرَهُ -وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ عُمَرَ مُقْدَمَهُ الشَّامَ بِالْجَابِيَةِ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، إِنَّ امْرَأَتِيْ زَنَتْ بِغُلَامِيْ فَهِيَ هٰذِهِ تَعْتَرِفُ بِذٰلِكَ ، فَأَرْسَلَنِيْ فِيْ رَهْطٍ إِلَيْهَا

نَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجِئْتُهَا فَإِذَا هِيَ جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ .فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ افْرِجْ فَاهَا الْيَوْمَ عَمَّا شِئْتُ ، فَسَأَلْتُهَا وَأَخْبَرْتُهَا بِالَّذِيْ قَالَ زَوْجُهَا ، فَقَالَتْ :صَدَقَ ، فَبَلَّغْنَا ذٰلِكَ عُمَرَ فَأَمَرَ بِرَجْمِهَا .

۴۷۵۳: عبیداللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ابوواقد لیثی اشجعی رضی اللہ عنہ نے بتلایا (یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں) کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شام تشریف آوری کے موقعہ پر مقام جابیہ میں تھے کہ ان کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔ اے امیرالمؤمنین! میری بیوی نے میرے غلام سے زنا کیا ہے اور وہ اس بات کی معترف ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک وفد میں مجھے بھیجا تا کہ اس سلسلہ میں اس سے دریافت کیا جائے۔ پس میں اس کے پاس آیا تو وہ نوجوان کم عمر لڑکی ہے۔ میں نے دعا کی اے اللہ آج تو اس کے منہ کو اس بات کے لئے کھول دے جو تو چاہتا ہے۔ پس میں نے اس سے پوچھا اور اس بات کی اطلاع دی جو اس کے خاوند نے کہی تھی۔ اس نے کہا اس نے سچ کہا۔ پس ہم نے یہ بات عمر رضی اللہ عنہ تک پہنچائی۔ تو آپ نے اسے سنگسار کرنے کا حکم فرمایا۔

۴۷۵۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ بِالشَّامِ فَذَكَرَ لَهٗ أَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهٖ رَجُلًا ، فَبَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ إِلَى امْرَأَتِهٖ لِيَسْأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ ، فَأَتَاهَا وَعِنْدَهَا نِسْوَةٌ حَوْلَهَا فَذَكَرَ لَهَا الَّذِيْ قَالَهٗ زَوْجُهَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، وَأَخْبَرَهَا أَنَّهَا لَا تُؤْخَذُ بِقَوْلِهٖ ، وَجَعَلَ يُلَقِّنُهَا أَشْبَاهَ ذٰلِكَ لِتَنْتَزِعَ فَأَبَتْ أَنْ تَنْتَزِعَ وَتَمَّتْ عَلَى الْاِعْتِرَافِ فَأَمَرَ بِهَا عُمَرُ ، فَرُجِمَتْ .فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْلِدْهَا قَبْلَ رَجْمِهٖ إِيَّاهَا .فَهٰذَا خِلَافٌ لِمَا فَعَلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشُرَاحَةَ ، مِنْ جَلْدِهٖ إِيَّاهَا قَبْلَ رَجْمِهَا فَهٰذَا أَوْلَى الْفِعْلَيْنِ عِنْدَنَا لِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .

۴۷۵۴: سلیمان بن یسار نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس شام میں ایک شخص آیا اور ان کو بیان کیا کہ میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا (ہم بستر) پس عمر رضی اللہ عنہ نے ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ کو اس کی بیوی کے پاس بھیجا تا کہ اس سے اس کے متعلق دریافت کیا جائے۔ پس وہ اس کے پاس گیا جبکہ اس کے پاس اور عورتیں بیٹھیں تھیں۔ تو ابوواقد نے اس کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا جو اس کے خاوند نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہی تھی اور اس کو بتلایا کہ اس کی بات کا اعتبار نہ کیا جائے گا اور اس کو اسی طرح کی باتوں سے تلقین کرنے لگے۔ تا کہ وہ اپنے دعویٰ سے ہٹ جائے۔ مگر اس نے اپنا دعویٰ چھوڑنے سے انکار کر دیا اور اعتراف پر قائم رہی پس عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کا حکم دیا چنانچہ اس کو رجم کیا گیا۔ پس یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس کو سنگساری سے پہلے کوڑے نہیں لگا رہے۔ یہ اس کے خلاف ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل

شراحہ کے سلسلہ میں مذکور ہوا کہ انہوں نے سنگساری سے پہلے اس کو کوڑے مارے۔ ہمارے نزدیک دونوں میں یہ اولیٰ ہے۔امام طحاوی فرماتے ہیں:

حاصل روایات: یہ عمر رضی اللہ عنہ جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس کو سنگساری سے پہلے رجم نہیں کر رہے۔ یہ اس کے خلاف ہے جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فعل شراحہ کے سلسلہ میں مذکور ہوا کہ انہوں نے سنگساری سے پہلے اس کو کوڑے مارے۔ ہمارے نزدیک دونوں میں یہ اولیٰ ہے اور اس کی وجوہ باب میں ہم پہلے ذکر کر آئے۔

نوٹ: اس باب میں فریق ثانی کے مؤقف کی اولویت کو روایات و دلائل نظر سے ثابت کیا زمانہ نبوت میں واقعہ ماعز اور واقعہ غامدیہ دونوں اس بات کے لئے واضح شہادت ہیں کہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محصن کو سنگسار کرنے کا تھا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ : اَلْاِعْتِرَافِ بِالزِّنَا الَّذِیْ یَجِبُ بِهِ الْحَدُّ مَا هُوَ ؟

زنا کے اعتراف سے حد واجب ہوتی ہے؟

قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :ذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَقَرَّ بِالزِّنَا مَرَّةً وَاحِدَةً اُقِیْمَ عَلَیْهِ حَدُّ الزِّنَا .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَیْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ مِنْ قَوْلِهٖ لِاُنَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : اُغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا، فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا . قَالُوْا :فَفِیْ هٰذَا دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَا مَرَّةً وَاحِدَةً یُوْجِبُ الْحَدَّ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا یَجِبُ حَدُّ الزِّنَا عَلَی الْمُعْتَرِفِ بِالزِّنَا ، حَتّٰی یُقِرَّ بِهٖ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ .وَقَالُوْا :لَیْسَ فِیْمَا ذَکَرْتُمْ مِنْ حَدِیْثِ اُنَیْسٍ دَلِیْلٌ عَلٰی مَا قَدْ وَصَفْتُمْ ، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَکُوْنَ اُنَیْسٌ قَدْ کَانَ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِیْ یُوْجِبُ حَدَّ الزِّنَا عَلَی الْمُعْتَرِفِ بِهٖ -مَا هُوَ- بِمَا اَعْلَمَهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَاعِزٍ وَغَیْرِهٖ، فَخَاطَبَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْخِطَابِ بَعْدَ عِلْمِهٖ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ الْاِعْتِرَافَ الَّذِیْ یُوْجِبُ الْحَدَّ مَا هُوَ ؟ .وَقَدْ جَاءَ غَیْرُ هٰذَا الْاَثَرِ مِنَ الْآثَارِ مَا قَدْ بَیَّنَ الْاِعْتِرَافَ بِالزِّنَا الَّذِیْ یُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَی الْمُعْتَرِفِ مَا هُوَ ؟ .فَمِنْ ذٰلِكَ.

بعض علماء کہتے ہیں کہ جس نے ایک مرتبہ زنا کا اعتراف کرلیا اس پر حد زنا قائم کی جائے گی اور انہوں نے حضرت انیس والی روایت جو پہلے ہم ذکر کر آئے اس کو دلیل میں پیش کیا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ اے انیس! تم صبح اس عورت کے ہاں جاؤ۔ پس اگر وہ اعتراف کرلے تو اس کو سنگسار کردو۔ وہ حضرات کہتے ہیں کہ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ زنا کا ایک مرتبہ اعتراف حد کو لازم کرنے والا ہے۔ دوسروں نے کہا زنا کا ایک مرتبہ اعتراف کرنے والے پر

حد زنا قائم نہ کی جائے گی جب تک کہ وہ چار مرتبہ اعتراف نہ کر لے۔انہوں نے جواب میں کہا روایت انیسؓ میں تمہارے قول کی کوئی دلیل نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ انیسؓ کو اس اعتراف کا اچھی طرح علم ہو چکا ہو جو حد کو لازم کرتا ہے اور وہ ماعز وغیرہ سے متعلق اس اعتراف کی حقیقت سمجھ چکے ہوں۔پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس معلوم کر لینے کے بعد ان کو اس انداز سے خطاب فرمایا (ان کو اس موقعہ پر دہرانے کی ضرورت نہ تھی) اس ایک اثر کے علاوہ دیگر بہت سے آثار پائے جاتے ہیں جن میں اعتراف کا قابل اعتبار طریق جو حد کو لازم کرتا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے۔

خلاصۃ الزام:

نمبر ①: ایک مرتبہ اعتراف زنا سے حد لازم ہو جاتی ہے اسی قول کو ائمہ ثلاثہ اور حماد بن سلیمان رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔
نمبر ②: علماء کی دوسری جماعت جب تک چار مرتبہ اعتراف بالزنا نہ ہو حد لازم نہیں ہے اس جماعت میں امام سفیان ثوری' ائمہ احناف اور امام احمد رحمہم اللہ شامل ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف: زنا کے ایک مرتبہ اعتراف کر لینے سے ہی اس پر حد قائم کر دی جائے گی اس کی دلیل وہ روایت ہے جس کو انیسؓ نے روایت کیا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء کہتے ہیں کہ جس نے ایک مرتبہ زنا کا اعتراف کر لیا اس پر حد زنا قائم کی جائے گی اور انہوں نے حضرت انیسؓ والی روایت جو پہلے ہم ذکر کر آئے اس کو دلیل میں پیش کیا۔کہ آپ نے فرمایا۔اے انیس! تم صبح اس عورت کے ہاں جاؤ۔پس اگر وہ اعتراف کر لے تو اس کو سنگسار کر دو۔

طریق استدلال: فریق اوّل کہتے ہیں کہ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ زنا کا ایک مرتبہ اعتراف حد کو لازم کرنے والا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: زنا کا ایکمرتبہ اعتراف کرنے والے پر حد زنا قائم نہ کی جائے گی جب تک کہ وہ چار مرتبہ اعتراف نہ کر لے۔

فریق اوّل کا جواب: روایت انیسؓ میں تمہارے قول کی کوئی دلیل نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ انیسؓ کو اس اعتراف کا اچھی طرح علم ہو چکا ہو جو حد کو لازم کرتا ہے' اور وہ ماعز وغیرہ سے متعلق اس اعتراف کی حقیقت سمجھ چکے ہوں۔پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس معلوم کر لینے کے بعد ان کو اس انداز سے خطاب فرمایا (ان کو اس موقعہ پر دہرانے کی ضرورت نہ تھی)

اس ایک اثر کے علاوہ دیگر بہت سے آثار پائے جاتے ہیں جن میں اعتراف کا قابل اعتبار طریق جو حد کو لازم کرتا ہے وہ ذکر کیا گیا ہے۔

قابل اعتبار اعتراف کی روایات یہ ہیں:

۴۷۵۵: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَىٰ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ مَاعِزًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .

۴۷۵۵: شعیب نے عبدالرحمٰن بن ابزی سے اور انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کو چار مرتبہ واپس کیا۔

۴۷۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الطَّائِفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمِقْدَامِ عَنِ ابْنِ الشَّدَّادِ عَنْ أَبِيْ ذَرٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا ، فَرَدَّهُ أَرْبَعًا ثُمَّ نَزَلَ فَأَمَرَنَا فَحَفَرْنَا لَهُ حُفْرَةً ، لَيْسَتْ بِالطَّوِيْلَةِ ، فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ .فَارْتَحَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَئِيْبًا حَزِيْنًا ، فَسِرْنَا حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ صَاحِبِكُمْ غُفِرَ لَهُ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ .

۴۷۵۶: ابن شداد نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت سفر میں تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں آیا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا آپ نے اس کو چار مرتبہ واپس کر دیا پھر آپ اترے اور ہمیں اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم دیا جو زیادہ لمبا نہ تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق حکم دیا تو اس کو رجم کر دیا گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین اور پریشان حالت میں وہاں سے روانہ ہوئے ہم چلتے رہے یہاں تک کہ ایک منزل پر اترے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! کیا تم نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اسے بخش دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔

تخریج: مسند احمد ۱۷۹/۵۔

۴۷۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ الزِّبْرِقَانُ وَأَبُوْ خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنِ الْحَجَّاجِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۵۷: ابراہیم زبرقان اور ابو خالد احمر دونوں نے حجاج سے روایت نقل کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

۴۷۵۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ ؟ قَالَ : وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ ؟ قَالَ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ أَتَيْتَ جَارِيَةَ آلِ فُلَانٍ فَأَقَرَّ عَلٰى نَفْسِهٖ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ، فَأَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ.

۴۷۵۸: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز سے فرمایا تمہارے بارے میں مجھے جو خبر پہنچی ہے آپ نے فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم نے فلاں کی لونڈی سے زنا کیا ہے انہوں نے اپنے متعلق اس بات کا چار مرتبہ اعتراف کیا تو آپ کے حکم سے ان کو رجم کیا گیا۔

۴۷۵۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :

۴۷۵۹: ابوغسان نے ابوعوانہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۷۶۰: أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ ، فَنَادَاهُ فَحَدَّثَهٗ أَنَّهٗ زَنٰى فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ أَعْرَضَ قِبَلَهٗ ، فَأَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ زَنٰى ، وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ . فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ ؟ قَالَ : لَا قَالَ فَهَلْ أُحْصِنْتَ؟ قَالَ : نَعَمْ . فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتّٰى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ بِهَا رَجْمًا

۴۷۶۰: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ایک شخص جس کا تعلق قبیلہ اسلم سے تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے آپ کو آواز دی اور آپ کے سامنے بیان کیا کہ اس سے زنا کا ارتکاب ہوا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا وہ ادھر سے ہٹ کر اس طرف گیا جدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ فرمایا تھا اور بتایا کہ اس نے زنا کا ارتکاب کیا۔ اس نے اپنے متعلق چار مرتبہ گواہی دی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عیدگاہ میں رجم کا حکم فرمایا۔ جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو وہ بھاگ نکلا یہاں تک کہ پتھریلی زمین میں پکڑا گیا اور رجم کے طور پر ہلاک کیا گیا۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ۱۱' والحدود باب ۲۹۔

اللغات: جمز۔ تیزی سے بھاگا۔ اذلقتہ۔ پہنچے۔

۴۷۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَشْعَرُ قَصِيْرٌ ذُوْ عَضَلَاتٍ فَأَقَرَّ لَهُ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَأَتَاهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ الْآخَرِ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ قَالَ : لَا أَدْرِي مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ . قَالَ : فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ : رَدَّهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .

۴۷۶۱: سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا۔ جو زیادہ بالوں' چھوٹے قد' موٹے جسم والا تھا۔ اس نے اپنے متعلق زنا کا اقرار کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا وہ دوسری طرف سے آیا آپ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ دو مرتبہ ایسا ہوا یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر آپ کے حکم سے اسے رجم کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں حضرت سعید بن جبیر سے یہ بات ذکر کی گئی تو انہوں نے ذکر کیا کہ آپ نے اس کو چار مرتبہ لوٹایا۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۱۸' مسند احمد ۱۰۳/۵۔

۴۷۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : رَدَّهُ مَرَّتَيْنِ . فَقَالَ قَائِلٌ : فَفِيْ هٰذَا أَنَّهُ حَدَّ بَعْدَ إِقْرَارِهِ أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِ مَرَّاتٍ . قِيْلَ لَهُ : فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِلَّةٌ ، وَذٰلِكَ أَنَّ رَبِيْعًا الْمُؤَذِّنَ

۴۷۶۲: وہب کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ انہوں ردہ مرتین کے لفظ ذکر کئے ہیں۔ اس روایت میں مذکور ہے کہ چار سے کم مرتبہ اقرار پر اس کو حد لگائی گئی۔ یہ روایت معلول ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسری روایت میں مذکور ہے۔ تفصیلی روایت ملاحظہ ہو۔

۴۷۶۳: حَدَّثَنَا قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ : ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ اذْهَبُوْا بِهِ ثُمَّ رُدُّوْهُ فَاعْتَرَفَ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى اعْتَرَفَ أَرْبَعًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهِ فَارْجُمُوْهُ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَقَرَّ مَرَّتَيْنِ ، ثُمَّ ذَهَبُوْا بِهِ ثُمَّ رَدُّوْهُ فَأَقَرَّ مَرَّتَيْنِ . فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَضَرَ الْمَرَّتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ وَلَمْ يَحْضُرْ مَا كَانَ مِنْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ ، وَحَضَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الْإِقْرَارَ كُلَّهُ وَكَذٰلِكَ مَنْ وَافَقَهُ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ أَرْبَعًا .

۴۷۶۳: سعید بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ماعز بن

مالک کو لایا گیا۔ تو انہوں نے دو مرتبہ اعتراف زنا کیا۔ آپ نے فرمایا اس کو لے جاؤ پھر اس کو لوٹاؤ۔ پس اس نے دو مرتبہ اعتراف کیا یہاں تک کہ اعتراف چار مرتبہ ہو چکا۔ اس روایت میں یہ اعتراف موجود ہے کہ دو مرتبہ اقرار کیا پھر ان کو واپس لے گئے پھر ان کو لوٹایا تو اس نے دو مرتبہ اعتراف کیا پس یہ عین ممکن ہے کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ پچھلی دو مرتبہ کے وقت موجود تھے اور اس سے پہلے دو مرتبہ میں موجود نہ تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ ہر دو اقرار میں موجود تھے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ تمام اقراروں کے وقت موجود تھے۔ اسی طرح وہ حضرات جنہوں نے ان کی موافقت کرتے ہوئے چار اقرار بتلائے (وہ تمام اقراروں میں موجود تھے)۔
تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے جا کر سنگسار کر دو۔

۴۷۶۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هَضَّاضٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ ، زَنٰى فَأَتَى هَزَّالًا فَأَقَرَّ لَهُ أَنَّهُ زَنٰى فَقَالَ لَهُ هَزَّالٌ :إِيْتِ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكَ قُرْآنٌ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنِّيْ زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ .

۴۷۶۴: عبدالرحمن بن ہضاض نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ماعز بن مالک نے زنا کیا پھر وہ ہزال کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے زنا کیا ہے حضرت ہزال نے کہا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اطلاع دو اس سے پہلے کہ تمہارے متعلق قرآن مجید کی کوئی آیت اترے۔ پس ماعز جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں نے زنا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ اقرار کیا۔ پھر آپ نے اس کو رجم کا حکم دیا پس ان کو رجم کر دیا گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب۷' ترمذی فی الحدود باب۸' مالك فی الحدود ۳' مسند احمد ۵' ۲۱۶/۲۱۷۔

۴۷۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ، فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ زَنٰى ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحّٰى لِشِقِّهِ الَّذِيْ أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِأَنَّهُ زَنٰى وَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ ؟ قَالَ :لَا ، قَالَ فَهَلْ أُحْصِنْتَ؟ قَالَ :نَعَمْ .فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ بِالْمُصَلّٰى

۴۷۶۵: ابو سلمہ اور سعید بن مسیب دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اسلمی آدمی جناب رسول

اللہ ﷺ کی خدمت میں اس حال میں آیا کہ آپ مسجد میں تشریف فرما تھے اور اس نے بیان کیا کہ اس نے زنا کیا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے اعراض کیا وہ اسی جانب گیا جس طرف آپ نے منہ پھیرا تھا۔ اس نے پھر بتلایا کہ اس نے زنا کیا ہے اور اس نے اپنے متعلق چار مرتبہ یہ گواہی دی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلا کر فرمایا۔ کیا تو مجنون ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ پس آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کو عیدگاہ میں سنگسار کیا جائے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۱۹' مسلم فی الحدود ۲۲/۱۶' ابو داؤد فی الحدود باب۲۳' ترمذی فی الحدود باب۵' مسند احمد ۴۵۳/۲۔

۴۷۶۲: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا بَشِيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْغَنَوِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ تُطَهِّرَنِيْ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ .فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَاهُ أَيْضًا فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ ثُمَّ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ مَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ ؟ هَلْ تَرَوْنَ بِهِ بَأْسًا ، أَوْ تُنْكِرُوْنَ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا ؟ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا .ثُمَّ عَادَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّالِثَةَ فَاعْتَرَفَ أَيْضًا عِنْدَهُ بِالزِّنَا فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، طَهِّرْنِيْ .فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى قَوْمِهِ فَسَأَلَهُمْ عَنْهُ فَقَالُوْا لَهُ كَمَا قَالُوْا فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلَى :مَا نَرَى بِهِ بَأْسًا وَمَا نُنْكِرُ مِنْ عَقْلِهِ شَيْئًا .ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّابِعَةَ فَاعْتَرَفَ عِنْدَهُ بِالزِّنَا ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُفِرَتْ لَهُ حُفْرَةٌ ، فَجُعِلَ فِيْهَا إِلَى صَدْرِهِ ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَرْجُمُوْهُ . قَالَ بُرَيْدَةُ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ بَيْنَنَا - أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -أَنَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ لَوْ جَلَسَ فِيْ رَحْلِهِ بَعْدَ اعْتِرَافِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَطْلُبْهُ، وَإِنَّمَا رَجَمَهُ عِنْدَ الرَّابِعَةِ فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْجُمْهُ بِإِقْرَارِهِ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ ، وَلَا ثَلَاثًا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَدَّ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ ثُمَّ رَجَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِقْرَارِهِ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِقْرَارَ بِالزِّنَا الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ عَلَى الْمُقِرِّ هُوَ إِقْرَارُهُ بِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَمَنْ أَقَرَّ كَذٰلِكَ حُدَّ ، وَمَنْ أَقَرَّ أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يُحَدَّ .وَقَدْ ذَكَرَ هٰذَا الْمَعْنَى مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ بُرَيْدَةَ ، مِمَّا كَانَ يَقُوْلُهُ هُوَ ، وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ فِیْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِیْ حَدِيْثِ فَهْدٍ عَنْ أَبِیْ نُعَيْمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ وَأَبِیْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ شُرَاحَةَ ، فَرَدَّهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .

۴۷۶۶: عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا تو ان کے پاس ایک آدمی آیا جس کو ماعز بن مالک کہا جاتا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے نبی! میں نے زنا کیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کریں آپ نے فرمایا لوٹ جاؤ۔ جب اگلا دن ہوا تو وہ پھر آیا اور آپ کے پاس زنا کا اعتراف کیا۔ اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم لوٹ جاؤ۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم کے پاس پیغام بھیج کر اس کے متعلق احوال دریافت فرمائے۔ تمہارا ماعز بن مالک کے متعلق کیا خیال ہے؟ کیا تم اس میں کوئی تکلیف پاتے ہو یا اس کی عقل میں خرابی محسوس کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اسے کسی تکلیف میں نہیں دیکھتے اور نہ اس کی عقل میں خرابی پاتے ہیں۔ جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے ایک مرتبہ اقرار سے اس کو سنگسار نہیں کیا اور نہ ہی دو اور تین مرتبہ اقرار سے سنگسار کیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ تین مرتبہ اقرار سے اس پر حد واجب نہ ہوتی تھی۔ پھر اس کے چوتھی مرتبہ اقرار پر اس کو سنگسار کر دیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ ایسا اقرار بالزنا جو حد کو واجب کرتا ہے وہ چار مرتبہ کا اقرار ہے۔ پس جو اسی طرح اقرار کرے گا اس کو حد لگائی جائے گی اور جو اس سے کم مرتبہ اقرار کرے گا اس پر حد نہ لگے گی اور یہ بات حضرت بریدہ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ہم روایت ۴۷۶۶ فہد عن ابی نعیم عن بشر بن مہاجر میں ذکر کر آئے ہیں۔ یہی قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی شراحہ نامی عورت کے سلسلہ میں اس پر عمل کیا جیسا کہ ہم نقل کر آئے کہ آپ نے اس کو چار مرتبہ لوٹا دیا۔

تشریح ● پھر وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تیسری بار لوٹا اور آپ کے پاس زنا کا اعتراف کیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے پاک کیجئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم کی طرف پیغام بھیج کر ان سے اس کے احوال دریافت کیے۔ تو انہوں نے اسی طرح بتلائے جیسے پہلی مرتبہ دریافت کرنے سے بتلائے تھے۔ ہم اس میں کوئی تکلیف نہیں دیکھتے اور نہ اس کی عقل میں کوئی خرابی پاتے ہیں۔

وہ پھر جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چوتھی مرتبہ لوٹا اور آپ کے پاس زنا کا اعتراف کیا۔ تو آپ ﷺ نے اس کے لئے گڑھا کھودنے کا حکم فرمایا جس میں سینے تک دب جاتا تھا پھر آپ ﷺ نے اس کو رجم کا حکم فرمایا۔

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آپس میں بات چیت میں مصروف تھے۔ ماعز بن مالک اگر تین بار اعتراف کے بعد اپنے کجاوے میں بیٹھا رہتا (اور حاضر خدمت) نہ ہوتا تو اس کو تلاش نہ کیا جاتا۔ اس کا سنگسار کرنا تو چوتھی مرتبہ جانے کی وجہ سے ہوا۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۲۳/۲۲' ابو داؤد فی الحدود باب۲۳' دارمی فی الحدود باب۱۷' مسند احمد ۵'

۳۴۸/۳۴۷۔

حاصل کلام: جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے ایک مرتبہ اقرار سے اس کو سنگسار نہیں کیا اور نہ ہی دو اور تین مرتبہ اقرار سے سنگسار کیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ تین مرتبہ اقرار سے اس پر حد واجب نہ ہوتی تھی۔ پھر اس کے چوتھی مرتبہ اقرار پر اس کو سنگسار کر دیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہو گئی۔ کہ ایسا اقرار بالزنا جو حد کو واجب کرتا ہے وہ چار مرتبہ کا اقرار ہے۔

پس جو اسی طرح اقرار کرے گا اس کو حد لگائی جائے گی اور جو اس سے کم مرتبہ اقرار کرے گا اس پر حد نہ لگے گی اور یہ بات حضرت بریدہ اور اصحاب رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ہم روایت ۴۷۶۶ فہد عن ابی نعیم عن بشر بن مہاجر میں ذکر کر آئے ہیں۔

یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی شراحہ نامی عورت کے سلسلہ میں اس پر عمل کیا جیسا کہ ہم نقل کر آئے کہ آپ نے اس کو چار مرتبہ لوٹا دیا۔

بَابُ :الرَّجُلِ يَزْنِي بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ

بیوی کی لونڈی سے زنا

خلاصۃ المرام: اس میں تابعین کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اگر کوئی اپنی بیوی کی لونڈی سے رضامندی یا زبردستی زنا کرے تو وہ اس لونڈی کو آزاد کرے اور بیوی کو اس کے بدلے اور لونڈی خرید کر دے اس کو امام شعبی' حسن قبیصہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر ②: اگر یہ شادی شدہ ہے اور بیوی اس کے گھر بس چکی ہے تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اگر غیر محصن (فقط عقد ہوا) ہے تو سو کوڑے لگائے جائیں گے۔ اس کو جمہور تابعین جمہور فقہاء امت نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کو ضروری ہے کہ وہ اس جیسی لونڈی بیوی کو دے اور اس لونڈی کو بہر صورت آزاد کر دے خواہ زبردستی زنا کرے یا اس کی رضامندی سے۔

۴۷۶۷: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ كَالْمُحَدِّثِ صَحَابِيٌّ أَنَّ رَجُلًا زَنَا بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَعَلَيْهِ مِثْلُهَا

۴۷۶۷: قتادہ نے سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس شخص نے اس کو مجبور کیا تھا تو وہ آزاد ہے اور بیوی کو اس کی مثل لونڈی دینی پڑے گی اور اگر اسکی رضامندی شامل تھی تو اس مرد پر اسکی مثل لونڈی بیوی کو دینا پڑے گی (اور لونڈی خاوند کی ہو جائے گی)

تخریج : بخاری فی الاکراہ باب۶، ابو داؤد فی الحدود باب۲۷، النسائی فی النکاح باب ۷۰، مسند احمد ۶/۵۔

۴۷۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبِیْ قَالَ : سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الرَّجُلِ يَقَعُ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ.فَقَالَ :حَدَّثَنِیْ قَبِيْصَةُ بْنُ حُرَيْثٍ الْأَنْصَارِیُّ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَمْ يُقِمْ عَلَيْهِ حَدًّا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا، وَقَالُوْا :هٰذَا الْحُكْمُ فِيْمَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ عَلٰى مَا فِیْ حَدِيْثِ سَلْمَةَ هٰذَا .وَقَالُوْا :قَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ

۴۷۶۸: قاسم بن سلام کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے بیان کیا کہ میں نے حسن بصری ؒ سے پوچھا جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا کیا حکم ہے۔انہوں نے کہا مجھے قبیصہ بن حریث انصاری نے سلمہ بن محبق ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور اس میں ولم یقم علیہ حدا کہ اس پر آپ نے حد نہیں لگائی کے الفاظ زائد ہیں۔طحاوی ؒ کا قول: کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا حکم یہی ہے جو روایت سلمہ میں موجود ہے اور اس حکم پر جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد عبداللہ بن مسعود ؓ نے عمل کیا۔جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔

طحاوی ؒ کا قول: کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا حکم یہی ہے جو روایت سلمہ میں موجود ہے اور اس حکم پر جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد عبداللہ بن مسعود ؓ نے عمل کیا۔جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے۔

روایت ابن مسعود ؓ:

۴۷۶۹: مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا وَهْبٌ ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَمِّهٖ ابْنِ حَيَّانَ ، أَنَّ رَجُلًا أَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ :إِنِّیْ زَنَيْتُ فَقَالَ :كَيْفَ صَنَعْتُ؟ قَالَ :وَقَعْتُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِیْ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ :اَللّٰهُ أَكْبَرُ إِنْ كُنْتَ اسْتَكْرَهْتَهَا ، فَأَعْتِقْهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْكَ، فَأَعْتِقْ وَعَلَيْكَ مِثْلُهَا .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ نَرٰى عَلَيْهِ الرَّجْمَ إِنْ كَانَ مُحْصَنًا وَالْجَلْدَ إِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْصَنٍ .وَكَانَ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ فِیْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۷۶۹: منصور نے اپنے چچا ابن حیان سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن مسعود ؓ کے پاس آیا اور کہنے

لگامیں نے زنا کیا ہے تو انہوں نے پوچھا تو نے کیسے کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر بلند آواز سے کہا! اور فرمایا اگر تو نے اس کو مجبور کیا تو اس کو آزاد کر دو اور اگر اس نے اپنی مرضی سے کروایا ہے تو اس کو آزاد کر دو تم پر اس کی مثل ہے یعنی لونڈی اپنی بیوی کو دینی پڑے گی۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس پر رجم آئے گا اور اگر غیر شادی شدہ ہو تو کوڑے لگیں گے اور انہوں نے مندرجہ ذیل آثار سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اگر وہ شادی شدہ ہے تو اس پر رجم آئے گا اور اگر غیر شادی شدہ ہو تو کوڑے لگیں گے اور انہوں نے مندرجہ ذیل آثار سے استدلال کیا ہے۔

۴۷۷۰: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَتَتِ امْرَأَتُهُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ فَأَخْبَرَتْهُ .فَقَالَ :أَمَا اِنَّ عِنْدِيْ فِيْ ذٰلِكَ خَبَرًا ثَابِتًا أَخَذْته عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .اِنْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً ، وَاِنْ كُنْتُ لَمْ تَأْذَنِيْ لَهُ رَجَمْتُهُ .

۴۷۷۰: ابو بشیر نے حبیب بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تو اس کی بیوی حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور ان کو اطلاع دی تو انہوں نے فرمایا۔ سنو! میرے پاس اس کے متعلق روایت موجود ہے جو میں نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کی ہے۔ اگر تم نے اس کو اجازت دی تھی تو میں اس کو سو کوڑے ماروں گا اور اگر تم نے اسے اجازت نہیں دی تھی تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔

۴۷۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ : سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ وَطِءَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَحَدَّثَنَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّهَا رُفِعَتْ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ :لَأَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .اِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْته . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ أَذِنَتْ لَهُ رُجِمَ .وَأَمَّا قَوْلُهُ وَاِنْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَهُ جَلَدْنَاهُ مِائَةً فَتِلْكَ الْمِائَةُ -عِنْدَنَا- تَعْزِيْرٌ كَأَنَّهُ دَرَأَ عَنْهُ الْحَدَّ بِوَطْئِهِ بِالشُّبْهَةِ وَعَزَّرَهُ بِرُكُوْبِهِ مَا لَا يَحِلُّ لَهُ.فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :أَفَيَجُوْزُ التَّعْزِيْرُ بِمِائَةٍ ؟ .قِيْلَ لَهُ :نَعَمْ قَدْ عَزَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِائَةٍ فِيْ حَدِيْثٍ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا فِيْ بَابِ حَدِّ الْبِكْرِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ .فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرَ النُّعْمَانُ -عِنْدَنَا- نَاسِخٌ لِمَا رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ .وَذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِيْ أَوَّلِ

الْإِسْلَامِ يُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ بِأَفْعَالٍ فِيْ أَمْوَالٍ وَيُوْجِبُ عُقُوْبَاتٍ فِيْ أَبْدَانٍ بِاسْتِهْلَاكِ أَمْوَالٍ .وَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ بَابِ تَحْرِيْمِ الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -فِيْ مَانِعِ الزَّكَاةِ -إِنَّا آخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ عُقُوْبَةً لَهُ لِمَا قَدْ صَنَعَ . وَمِنْ ذٰلِكَ

۱۷۷۴: قتادہ سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرے اس کا کیا حکم ہے تو انہوں نے یہ روایت بیان کی کہ ہمیں حبیب بن یساف نے حبیب بن سالم سے روایت کی ہے کہ وہ عورت اپنا مقدمہ نعمان بن بشیر کی خدمت میں لے گئی تو انہوں نے فرمایا۔ میں اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا۔ اگر اس عورت نے اس کو خاوند کے لئے حلال کر دیا تھا تو میں اس کو سو کوڑے ماروں گا اور اگر اس نے اس کے لئے حلال نہیں کیا تو میں اس کو سنگسار کروں گا۔ اس روایت میں پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے اگر اس نے اس کو اجازت نہیں دی تو رجم کیا جائے گا۔ اس روایت میں پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس میں مذکور ہے اگر اس نے اس کو اجازت نہیں دی تو رجم کیا جائے گا اور وہاں یہ قول (وان کنت اذنت له جلدناه مائة) یہ سو کوڑے ہمارے ہاں تعزیر ہے۔ گویا انہوں نے اس سے وطی بالشبہ کے سبب حد سے اس کو بچانے کی کوشش کی کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور حرام جگہ سواری کی وجہ سے اس کو سزا دی۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ کیا سو کوڑے بطور تعزیر لگائے جا سکتے ہیں (جبکہ تعزیر حد سے کم ہوتی ہے) تو اس کو کہا جائے گا جی ہاں! سو کوڑے بطور تعزیر درست ہیں اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سو کوڑے بطور تعزیر لگوائے جیسا کہ اس روایت میں موجود ہے کہ جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا (باب حد البکر۔ طحاوی) یہ روایت جس کو نعمان ؓ نے ذکر کیا ہے وہ سلمہ بن محبق ؓ کی روایت کی ناسخ ہے (عندنا) اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں بعض گناہوں کی مالی سزا واجب ہوتی تھی اور مال کو تباہ کرنے کی صورت میں جسمانی سزا لازم ہوتی تھی۔ باب تحریم الصدقۃ علی بنی ہاشم میں زکوٰۃ نہ دینے والے کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا قول میں اس سے زکوٰۃ لوں گا اور اس کے مال کا ایک حصہ بطور سزا اس سے لیا جائے گا۔ انا اخذوها منه وشطر ماله عقوبة له عاقد صنع" (نسائی فی الزکاۃ باب ۷ مسند احمد ۵، ۲/۴) اسی قسم میں سے ہے۔ ان میں سے یہ روایات بھی ہیں۔

تشریح اور وہاں یہ قول (وان کنت اذنت له جلدناه مائة) یہ سو کوڑے ہمارے ہاں تعزیر ہے۔ گویا انہوں نے اس سے وطی بالشبہ کے سبب حد سے اس کو بچانے کی کوشش کی کہ شبہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے اور حرام جگہ سواری کی وجہ سے اس کو سزا دی۔

[redacted]: کیا سو کوڑے بطور تعزیر لگائے جا سکتے ہیں (جبکہ تعزیر حد سے کم ہوتی ہے)

[redacted]: جی ہاں۔ سو کوڑے بطور تعزیر درست ہیں اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سو کوڑے بطور تعزیر لگوائے جیسا کہ اس روایت میں موجود جس نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تھا (باب حد البکر۔ طحاوی)

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: یہ روایت جس کو نعمانؒ نے ذکر کیا یہ وہ سلمہ بن محبقؓ کی روایت کی ناسخ ہے (عندانا) اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں بعض گناہوں کی مالی سزا واجب ہوتی تھی اور مال کو تباہ کرنے کی صورت میں جسمانی سزا لازم ہوتی تھی۔ باب تحریم الصدقۃ علی بنی ہاشم میں زکوۃ نہ دینے والے کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ کا قول میں اس سے زکوۃ لوں گا اور اس کے مال کا ایک حصہ بطور سزا اس سے لیا جائے گا۔ **انا اخذوها منه وشطر ماله عقوبة له عاقد صنع**" (نسائی فی الزکاۃ باب ۷ مسند احمد ۲/۵'۳/۴) اسی قسم میں سے ہے۔

۴۷۷۲: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا نُعَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ ثَوْرٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ أَحْسَبُهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ الْمَكْتُوْمَةِ غَرَامَتُهَا وَمِثْلُهَا مَعَهَا .

۴۷۷۲: معمر نے عمرو بن مسلم سے انہوں نے عکرمہ سے میرا خیال ہے کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ گم شدہ اونٹ جس کو چھپا لیا جائے تو اس کا تاوان بھی ادا کرنا پڑے گا اور اس کے ساتھ مزید اس کی مثل بھی دینا پڑے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی اللقطة باب ۱۸۔

۴۷۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامٌ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهِ ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ ؟ فَقَالَ : لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْمِرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلِهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ . قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ : هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ ، وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنُهُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ ، فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلِهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ . كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ جَارِيَةً فِيْمَا ذُكِرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِيْهَا حَتّٰى نُسِخَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الرِّبَا ، فَعَادَ الْأَمْرُ إِلٰى أَنْ لَا يُؤْخَذَ مِمَّنْ أَخَذَ شَيْئًا إِلَّا مِثْلُ مَا أَخَذَ وَإِنَّ الْعُقُوْبَاتِ لَا تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ أَمْوَالٍ . فَحَدِيْثُ سَلْمَةَ -عِنْدَنَا- كَانَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ فَكَانَ الْحُكْمُ عَلٰى مَنْ زَنٰى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ مُسْتَكْرِهًا لَهَا ، عَلَيْهِ أَنْ تَعْتِقَ عُقُوْبَةً لَهُ فِيْ فِعْلِهِ ، وَيَغْرَمَ مِثْلَهَا لِامْرَأَتِهِ . وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ أَلْزَمَهَا جَارِيَةً زَانِيَةً وَأَلْزَمَهُ مَكَانَهَا

جَارِيَةً طَاهِرَةً وَلَمْ تَعْتِقْ هِيَ بِطَوَاعِيَتِهَا إِيَّاهُ .وَفَرَّقَ فِي ذٰلِكَ ، بَيْنَمَا إِذَا كَانَتْ مُطَاوِعَةً لَهُ، وَبَيْنَمَا إِذَا كَانَتْ مُسْتَكْرَهَةً ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ فَرُدَّتِ الْأُمُوْرُ إِلَى أَنْ لَا يُعَاقَبَ أَحَدٌ بِانْتِهَاكِ حُرْمَةٍ لَمْ يَأْخُذْ فِيْهَا مَالًا بِأَنْ يَغْرَمَ مَالًا ، وَوَجَبَتْ عَلَيْهِ الْعُقُوْبَةُ الَّتِي أَوْجَبَ اللّٰهُ عَلٰى سَائِرِ الزُّنَاةِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا رَوَى النُّعْمَانُ وَنُسِخَ مَا رَوَىٰ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ .وَأَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ فِعْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَمَذْهَبِهِ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مِثْلِ مَا رَوَىٰ سَلَمَةُ فَقَدْ خَالَفَهُ فِيْهِ غَيْرُهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۳۷۷: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ! پہاڑ میں محفوظ جانور چرانے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا باڑے میں محفوظ جانور چرانے کے علاوہ اور کسی جانور کی وجہ سے ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے اور اس کے لئے بھی شرط یہ ہے کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹے جائیں گے اور اگر ڈھال کے برابر نہ ہو تو اس میں دو مثل چٹی اور عبرت کے لئے کوڑے۔ اس نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ لٹکے ہوئے پھل کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا وہ اور اس کے ساتھ اس کی مثل بھی (دینی پڑے گی) اور سزا بھی ہوگی۔ البتہ لٹکے ہوئے پھلوں میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ مگر وہ پھل جس کو سٹور میں رکھا جائے۔ پس جو پھل اس محفوظ مقام سے لیا جائے اگر اس کی قیمت ڈھال کو پہنچ جائے تو اس میں ہاتھ کاٹنا ہے اور اگر ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچے تو اس میں دوگنا تاوان اور بطور سزا کوڑے مارنا ہے۔ ان روایات کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سزائیں جاری رہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سود کی حرمت کا حکم ہوا تو (جرمانے 'دوگنا) والی سزائیں منسوخ ہوگئیں اور حکم اس بات کی طرف لوٹ گیا کہ جس نے کوئی چیز چوری کی ہے اس سے جس قدر لی ہے اسی کی مثل واپس کرے اور غیر مالی حرمات کو توڑنے میں مالی تاوان نہ ہوگا۔ پس ہمارے نزدیک حضرت سلمہ ؓ کی یہ روایت ابتدائی زمانہ سے متعلق ہے۔ کہ اس زمانے میں جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی کو مجبور کر کے اس سے زنا کرتا تو اس پر بطور سزا لازم تھا کہ وہ اس لونڈی کو آزاد کرے اور اپنی بیوی کو اسی جیسی لونڈی بطور تاوان دے اور اگر اس عورت کی مرضی ہوتی تو پھر (قاضی) زانیہ لونڈی اس کی مالکہ کے حوالے کر دیتا اور اس کی جگہ خاوند پر ایک پاکیزہ لونڈی لازم کر دیتا اور وہ لونڈی اس مرد کی بات ماننے کی وجہ سے آزاد نہ ہوتی اور اس سلسلے میں ان دونوں کے حکم میں فرق ہوتا۔ اگر اس لونڈی کی مرضی شامل ہوتی (تو آزاد نہ ہوتی) اور اگر وہ ناپسند کرتی تو (آزاد ہو جاتی) پھر یہ حکم منسوخ ہوگیا اور بات اس طرف لوٹ گئی کہ کسی ایسی حرمت کو توڑنے پر جس میں اس نے مالی نقصان نہیں کیا مالی تاوان کے ساتھ سزا نہ دی جائے اور اس پر صرف وہی سزا لازم ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمام زناکاروں پر واجب کی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت نعمان ؓ والی

روایت ثابت ہوگئی اور حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ والی روایت کی تنسیخ ثابت ہوئی اور رہی وہ روایت جس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح ہے اس سلسلے میں دیگر صحابہ کرام نے ان کی مخالفت کی ہے۔

حاصل کلام: یہ ہے ان روایات کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سزائیں جاری رہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سود کی حرمت کا حکم ہوا تو (جرمانے دوگنا) والی سزائیں منسوخ ہوگئیں اور حکم اس بات کی طرف لوٹ گیا کہ جس نے کوئی چیز چوری کی ہے اس سے جس قدر لی ہے اسی کی مثل واپس کرے اور غیر مالی حرمات کو توڑنے میں مالی تاوان نہ ہوگا۔

روایات سلمہ رضی اللہ عنہ کا جواب:

پس ہمارے نزدیک حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ابتدائی زمانہ سے متعلق ہے۔ کہ اس زمانے میں جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی کو مجبور کر کے اس سے زنا کرتا تو اس پر بطور سزا لازم تھا کہ وہ اس لونڈی کو آزاد کرے اور اپنی بیوی کو اسی جیسی لونڈی بطور تاوان دے اور اگر اس عورت کی مرضی ہوتی تو پھر (قاضی) زانیہ لونڈی اس کی مالکہ کے حوالے کر دیتا اور اس کی جگہ خاوند پر ایک پاکیزہ لونڈی لازم کر دیتا اور وہ لونڈی اس مرد کی بات ماننے کی وجہ سے آزاد نہ ہوتی اور اس سلسلے میں ان دونوں کے حکم میں فرق ہوتا۔

وہ فرق یہ ہے: اگر اس لونڈی کی مرضی شامل ہوتی (تو آزاد نہ ہوتی) اور اگر وہ ناپسند کرتی تو (آزاد ہو جاتی)

پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور بات اس طرف لوٹ گئی کہ کسی ایسی حرمت کو توڑنے پر جس میں اس نے مالی نقصان نہیں کیا مالی تاوان کے ساتھ سزا نہ دی جائے اور اس پر صرف وہی سزا لازم ہو جو اللہ تعالیٰ نے تمام زنا کاروں پر واجب کی ہے تو جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے اس سے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ والی روایت ثابت ہوگئی اور حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ والی روایت کی تنسیخ ثابت ہوئی اور رہی وہ روایت جس میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی طرح ہے اس سلسلے میں دیگر صحابہ کرام نے ان کی مخالفت کی ہے۔

اللغات: حریسة الجبل۔ پہاڑ میں محفوظ۔ المراح۔ باڑا۔ الجرین۔ سٹور۔ المجن۔ ڈھال۔

اس کے بالمقابل دیگر صحابہ کرام کی روایات:

۴۷۷۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ :كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ لَا أُوْتٰى بِرَجُلٍ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهٖ إِلَّا رَجَمْتُهٗ.

۴۷۷۳: ابوعبدالرحمٰن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب فرماتے تھے جو شخص میرے پاس اس حالت میں لایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا ہوگا تو میں اس کو رجم کروں گا۔

۴۷۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِی الزِّنَادِ قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبِیْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَمْرٍو الْأَسْلَمِیِّ عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا عَلٰی سَعْدِ بْنِ هُذَیْمٍ. فَأَتٰی حَمْزَةَ بِمَالٍ لِیُصَدِّقَهُ .فَإِذَا رَجُلٌ یَقُوْلُ لِامْرَأَتِهِ : أَدِّیْ صَدَقَةَ مَالِ مَوْلَاكَ وَإِذَا الْمَرْأَةُ تَقُوْلُ لَهُ : بَلْ أَنْتَ أَدِّ صَدَقَةَ مَالِ ابْنِك .فَسَأَلَ حَمْزَةُ عَنْ أَمْرِهِمَا وَقَوْلِهِمَا فَأُخْبِرَ أَنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ زَوْجُ تِلْكَ الْمَرْأَةِ ، وَأَنَّهُ وَقَعَ عَلٰی جَارِیَةٍ لَهَا فَوَلَدَتْ وَلَدًا فَأَعْتَقَتْهُ امْرَأَتُهُ .قَالُوْا : فَهٰذَا الْمَالُ لِابْنِهِ مِنْ جَارِیَتِهَا .فَقَالَ حَمْزَةُ : لَأَرْجُمَنَّكَ بِأَحْجَارِك .فَقِیْلَ لَهُ : أَصْلَحَك اللّٰهُ إِنَّ أَمْرَهُ قَدْ رُفِعَ إِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَجَلَدَهُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِائَةً وَلَمْ یَرَ عَلَیْهِ الرَّجْمَ .فَأَخَذَ حَمْزَةُ بِالرَّجُلِ كَفِیْلًا حَتّٰی قَدِمَ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَأَلَهُ عَمَّا ذَكَرَ مِنْ جَلْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ إِیَّاهُ وَلَمْ یَرَ عَلَیْهِ الرَّجْمَ .فَصَدَّقَهُمْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ ، وَقَالَ : إِنَّمَا دَرَأَ عَنْهُ الرَّجْمَ أَنَّهُ عَذَرَهُ بِالْجَاهِلِیَّةِ .فَهٰذَا حَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَأٰی أَنَّ عَلٰی مَنْ زَنٰی بِجَارِیَةِ امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ ، وَلَمْ یُنْكِرْ عَلَیْهِ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَا كَانَ عُمَرُ رَأٰی مِنْ ذٰلِكَ حِیْنَ كَفَلَ الرَّجُلَ حَتّٰی یَجِیْءَ أَمْرُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ إِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَیْهِ. فَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ أَیْضًا مَا رُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا رَوَاهُ النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ مَا فِیْ حَدِیْثِ حَمْزَةَ أَیْضًا مِنْ جَلْدِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ مِائَةَ جَلْدَةٍ ، تَعْزِیْرٌ بِحَضْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .فَقَدْ دَلَّ عَلٰی مَا رَوَی النُّعْمَانُ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَلْدِ الزَّانِیْ بِجَارِیَةِ امْرَأَتِهِ مِائَةً ، أَنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ ، التَّعْزِیْرَ أَیْضًا .فَقَدْ وَافَقَ كُلُّ مَا فِیْ حَدِیْثِ حَمْزَةَ هٰذَا مَا رَوَی النُّعْمَانُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَكَانَ عَلِمَ الْحُكْمَ الْأَوَّلَ الَّذِیْ رَوَاهُ سَلَمَةُ بْنُ الْمُحَبِّقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَمْ یَعْلَمْ مَا نَسَخَهُ مِمَّا رَوَاهُ النُّعْمَانُ وَعَلِمَ ذٰلِكَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ وَحَمْزَةُ بْنُ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالُوْا بِهٖ .وَقَدْ أَنْكَرَ عَلٰی عَلِیٍّ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ هٰذَا قَضَاءَهُ، بِمَا قَدْ نُسِخَ .

۴۷۷۵: عمرو اسلمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ سعد بن ہذیم کے ہاں زکوۃ کی وصولی کے لئے بھیجا تو حضرت حمزہ بن عمرو مال لے کر آئے تا کہ اس کی زکوۃ ادا کریں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی سے کہہ رہا تھا کہ اپنے غلام کے مال کا صدقہ دو اور اس کی بیوی کہہ رہی تھی کہ تم اپنے بیٹے کے مال کا صدقہ دو۔

حضرت حمزہ نے ان دونوں سے ان کی گفتگو اور معاملہ کے متعلق دریافت کیا تو ان کو بتلایا گیا کہ اس شخص نے اس عورت (بیوی) کی لونڈی سے زنا کیا ہے اور اس سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کو اس کی بیوی نے آزاد کر دیا۔ لوگوں نے بتلایا کہ یہ مال اس بچے کا ہے جو لونڈی سے پیدا ہوا۔ حضرت حمزہ نے فرمایا میں تجھے تیرے ہی پتھروں سے رجم کروں گا۔ لوگوں نے کہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے اس کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہو تو آپ نے اس شخص کو سو کوڑے مارے اور اس کے لئے رجم کی سزا تجویز نہیں فرمائی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کا ضامن لیا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کوڑوں کے متعلق دریافت کیا جنکا تذکرہ ہوا تھا اور رجم کو مناسب خیال نہ کیا گیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کی تصدیق فرمائی اور فرمایا کہ عذر جاہلیت کی وجہ سے اس سے رجم کو ساقط کیا گیا۔ تو یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حمزہ بن عمروؓ ہیں جن کے خیال میں بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے شخص کی سزا رجم ہی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی بات کی تغلیط نہیں کی بلکہ قیام حد کے سلسلہ میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی پر اس وقت تک کے لئے ایک وکیل بنایا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم آ جائے تو یہ بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایات کے موافق ہے۔

پھر روایت حمزہ رضی اللہ عنہ میں سو کوڑے مارنے کا تذکرہ موجود ہے تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ فعل بطور تعزیر ہے جو اس شخص پر قائم کی گئی۔ پس یہ بھی اس روایت نعمان رضی اللہ عنہ کے مضمون پر دلالت ہے روایت نعمان رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عورت کی لونڈی سے زنا کرنے پر سو کوڑے مارے گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود بھی تعزیر ہے اب روایت حمزہ رضی اللہ عنہ تمام تر روایت نعمان رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہوگئی۔ یہ ہے حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ کی روایت میں جس عمل کا تذکرہ ہے اس کو تو انہوں نے جانا مگر وہ عمل جو اس کا ناسخ تھا جس کو روایت نعمان رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا گیا اس کا علم نہ ہوا۔ حضرت عمر، علی، حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نے اس عمل کو جان لیا اسی لئے انہوں نے اسی کا فتویٰ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے (سلمہ کی روایت کے مطابق) فیصلے کا انکار کیا کہ یہ حکم تو منسوخ ہو چکا ہے۔

حاصل کلام: تو یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت حمزہ بن عمروؓ ہیں جن کے خیال میں بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے شخص کی سزا رجم ہی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ان کی بات کی تغلیط نہیں کی۔ بلکہ قیام حد کے سلسلہ میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی پر اس وقت تک کے لئے ایک وکیل بنایا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم آ جائے تو یہ بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایات کے موافق ہے۔

پھر روایت حمزہ رضی اللہ عنہ میں سو کوڑے مارنے کا تذکرہ موجود ہے تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ فعل بطور تعزیر ہے جو اس شخص پر قائم کی گئی۔ پس یہ بھی اس روایت نعمان رضی اللہ عنہ کے مضمون پر دلالت ہے روایت نعمان رضی اللہ عنہ میں ہے کہ عورت کی لونڈی سے زنا کرنے پر سو کوڑے مارے گئے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود بھی تعزیر ہے اب روایت حمزہ رضی اللہ عنہ تمام تر روایت

نعمان رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ہو گئی۔

روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا جواب: یہ ہے حضرت سلمہ بن حبق کی روایت میں جس عمل کا تذکرہ ہے اس کو تو انہوں نے جانا مگر وہ عمل جو اس کا ناسخ تھا جس کو روایت نعمان رضی اللہ عنہ میں ذکر کیا گیا اس کا علم نہ ہوا۔

حضرت عمر' علی' حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نے اس عمل کو جان لیا اسی لئے انہوں نے اسی کا فتویٰ دیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انکار والی روایت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے (سلمہ کی روایت کے مطابق) فیصلے کا انکار کیا کہ یہ حکم تو منسوخ ہو چکا ہے۔

۴۷۷۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ :ذُكِرَ لِعَلِيٍّ شَأْنُ الرَّجُلِ الَّذِي أَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَامْرَأَتِهِ قَدْ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ حَدًّا .فَقَالَ عَلِيٌّ :لَوْ أَتَانِيْ صَاحِبُ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ ، لَرَضَخْتُ رَأْسَهُ بِالْحِجَارَةِ فَلَمْ يَدْرِ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مَا حَدَثَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ بِذٰلِكَ .فَأُخْبِرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَعَلَّقَ فِيْ ذٰلِكَ بِأَمْرٍ قَدْ كَانَ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَهُ فَلَمْ يَعْلَمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ .وَقَدْ خَالَفَ عَلْقَمَةُ فِيْ ذٰلِكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا وَمَالَ إِلَى قَوْلِ مَنْ خَالَفَهُ عَلَى أَنَّهُ أَعْلَمُ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۷۷۶: محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اس آدمی کی حالت بیان کی گئی جو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیوی سمیت آیا کہ اس نے بیوی کی لونڈی سے زنا کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس پر حد نہیں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سنکر فرمانے لگے اگر ابن ام عبد والا آدمی میرے پاس آتا تو میں پتھر سے اس کا سر پھوڑ دیتا۔ ابن ام عبد کو معلوم نہیں ہوا کہ اس کے بعد کیا پیش آیا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہیں ہوا تو علی رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں ایسے معاملے سے اس بات کو جوڑا ہے جو پہلے تھی' پھر منسوخ ہو گئی مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس نسخ کا علم نہ ہوا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ علقمہ رضی اللہ عنہ جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے جلیل القدر شاگردوں سے ہیں۔ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی مخالفت کی اور ان کے مخالف کا قول ذکر کیا گیا۔

روایت علقمہ رحمہ اللہ یہ ہے۔

۴۷۷۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ أَتَى جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ .فَقَالَ :مَا أُبَالِيْ إِيَّاهَا أَتَيْتُ أَوْ جَارِيَةَ امْرَأَةٍ عَوْسَجَةَ .فَهٰذَا عَلْقَمَةُ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ أَجَلُّ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَعْلَمُهُمْ قَدْ تَرَكَ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ

ذٰلِكَ مَعَ جَلَالَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَهُ وَصَارَ إِلَى غَيْرِهِ. وَذٰلِكَ عِنْدَنَا لِثُبُوْتِ نَسْخِ مَا كَانَ ذَهَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فِي ذٰلِكَ عِنْدَهُ، فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ: مَنْ زَنَى بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ حُدَّ إِلَّا أَنْ يَدَّعِيَ شُبْهَةً مِثْلَ أَنْ يَقُوْلَ ظَنَنْتُ أَنَّهَا تَحِلُّ لِي أَوْ تَكُوْنَ الْمَرْأَةُ أَحَلَّتْهَا لَهُ، فَيُدْرَأُ عَنْهُ الْحَدُّ وَيُعَزَّرُ وَيَجِبُ عَلَيْهِ الْعُقْرُ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

۴۷۷۷: علقمہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ان سے بیوی کی لونڈی سے زنا کرنے والے کا حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ بیوی کی لونڈی سے تم نے زنا کیا یا عوسجہ کی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا برابر ہیں۔ یہ علقمہ رحمہ اللہ ہیں یہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے افاضل شاگردوں سے ہیں انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول چھوڑ دیا حالانکہ عظمت میں وہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلند مانتے ہیں۔ انہوں نے دوسروں کا قول اختیار کر لیا۔ ہمارے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جو بات اختیار کی تھی علقمہ رحمہ اللہ کے ہاں اس کا نسخ ثابت تھا۔ پس ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کی لونڈی سے جماع کرے اس کو حد لگائی جائے گی البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ اگر وہ شبہ کا دعویٰ کرے مثلاً کہے کہ ظننت انها تحل لی وہ میرے گمان میں میرے لئے حلال تھی یا کہے کہ بیوی نے اسے میرے لئے حلال کر دیا تو اس سے حد ساقط ہو جائے گی اور اس کو صرف تعزیر کی جائے گی۔ نیز مہر لازم ہو گا۔ یہ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ أَوْ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَخَلَ بِهَا

باپ کی منکوحہ یا محرم عورت سے نکاح کر کے جماع کرنے والے کا حکم

جو شخص باپ کی منکوحہ یا محرم سے نکاح اور ان کی حرمت کو جانتے ہوئے جماع کرے تو علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ اس پر حد زنا جلد یا سنگساری ہوگی اس کو حضرت حسن بصری اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: ایسے شخص پر حد زنا تو نہیں مگر تعزیر شدید ہوگی اس کو فقہاء کوفہ امام ابوحنیفہ سفیان رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (نخب الافکار)

فریق اوّل کا مؤقف: باپ کی منکوحہ سے جس نے نکاح کے بعد جماع کیا بشرطیکہ اس کو اس کی حرمت کا علم تھا اس کی سزا زانی جیسی سنگسار کرنا یا کوڑے لگانا ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

۴۷۷۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ، قَالَ: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَقِيْتُ خَالِيْ وَمَعَهُ الرَّايَةُ. فَقُلْتُ: أَيْنَ تَذْهَبُ؟ فَقَالَ: أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهَا مِنْ بَعْدِهٖ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتُلَهُ.

۴۷۷۸: عدی بن ثابت نے براءؓ سے روایت کی کہ میں اپنے ماموں سے ملا اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں جھنڈا تھا تو میں نے اسے کہا تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا ہے کہ جس نے اپنے والد کے بعد اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے آپ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کی گردن اتار دوں یا اسے قتل کر دوں۔

تخریج : ترمذی فی الاحکام باب۲۵' والحدود باب۲۹' ابن ماجه فی الحدود باب۳۵' مسند احمد ۱/۴۳۰' ۴۴۷' ۴' ۲۹۱/۲۹۲' ۲۹۵/۲۹۷۔

۴۷۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا يُوْسُفُ هُوَ ابْنُ مَنَازِلٍ وَأَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ قَالَا: ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَرَّ بِيْ خَالِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيُّ مَعَهُ اللِّوَاءُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: آتِيْهِ بِرَأْسِهٖ.

۴۷۷۹: عدی بن ثابت نے براءؓ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس سے میرے ماموں ابو بردہ بن نیار اسلمی گزرے۔ پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی البتہ ان الفاظ کا فرق ہے اس میں "آتیه براسه" ہے کہ میں اس کا سر لاؤں۔

تخریج : گزشتہ روایت کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۴۷۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَعْقُوْبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ: هُشَيْمٌ حَدَّثَنَاهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَشْعَثُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: مَرَّ بِي الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو، وَمَعَهُ لِوَاءٌ قَدْ عَقَدَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِلٰى أَيِّ شَيْءٍ بَعَثَكَ؟ قَالَ: إِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ.

۴۷۸۰: عدی بن ثابت نے براء بن عازب ؓ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس سے حارث بن عمرو گزرے ان کے ہاتھ میں ایک جھنڈا تھا جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا۔ میں نے پوچھا تمہیں آپ ﷺ نے کدھر بھیجا ہے؟ کہنے لگے ایک ایسے آدمی کی طرف جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی ہے۔ مجھے بھیجا تاکہ اس کی گردن اڑا دوں۔

تخریج : روایات ۴۴۷۸ کو ملاحظہ کریں۔

۴۷۸۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا يُوْسُفُ هُوَ ابْنُ مَنَازِلٍ قَالَ: ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ أَشْعَثَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۴۷۸۱: حفص بن غیاث نے اشعث سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔

۴۷۸۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ :ضَلَّتْ إِبِلٌ لِي فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهَا فَإِذَا الْخَيْلُ قَدْ أَقْبَلَتْ فَلَمَّا رَأَى أَهْلُ الْمَاءِ الْخَيْلَ انْضَمُّوا إِلَيَّ وَجَاءُوا إِلَى خِبَاءٍ مِنْ تِلْكَ الْأَخْبِيَةِ فَاسْتَخْرَجُوا مِنْهَا رَجُلًا فَضَرَبُوا عُنُقَهُ قَالُوا :هَذَا رَجُلٌ أَعْرَسَ بِامْرَأَةِ أَبِيهِ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ. قَالَ أَبُوجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى مَنْ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ وَهُوَ عَالِمٌ بِحُرْمَتِهَا عَلَيْهِ، فَدَخَلَ بِهَا أَنَّ حُكْمَهُ حُكْمُ الزَّانِي، وَأَنَّهُ يُقَامُ عَلَيْهِ حَدُّ الزِّنَا الرَّجْمُ أَوِ الْجَلْدُ وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ ، فَقَالُوا :لَا يَجِبُ فِي هٰذَا حَدُّ الزِّنَا ، وَلٰكِنْ يَجِبُ فِيهِ التَّعْزِيرُ وَالْعُقُوبَةُ الْبَلِيغَةُ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُو حَنِيفَةَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .

۴۷۸۲: ابوجہم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ کہتے ہیں کہ میرے اونٹ گم ہو گئے تو میں ان کی تلاش میں نکلا۔ اچانک میں نے گھوڑے آتے ہوئے دیکھے۔ جب پانی والوں نے گھوڑوں کو دیکھا تو وہ میری سمت آئے اور ان خیموں میں ایک کے پاس آئے اور ان میں سے ایک آدمی کو نکالا اور اس کی گردن اڑا دی اور کہنے لگے یہ وہ شخص ہے جس نے اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف یہ دستہ بھیج کر اس کو قتل کرا دیا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کر لے اور اس کو اس کی حرمت کا علم بھی ہو۔ پھر اس سے جماع کیا۔ اس کا حکم زانی جیسا ہے زانی کی حد اس پر قائم کی جائے گی یعنی سنگسار یا کوڑے لگانا۔ انہوں نے مندرجہ بالا آثار کو دلیل بنایا یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ہے اور ان سے اختلاف کرتے ہوئے دوسروں نے کہا ہے کہ یہ نکاح کرنے والے پر زانی کی حد نہ لگے گی۔ مگر تعزیر لازم ہے اور زبردست سزا دی جائے گی (جو حد سے کم ہو) یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ٢٦۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص اپنے باپ کی منکوحہ سے شادی کرے اور اس کو اس کی حرمت کا علم بھی ہو۔ پھر اس سے جماع کیا۔ اس کا حکم زانی جیسا ہے زانی کی حد اس پر قائم کی جائے گی یعنی سنگسار یا کوڑے لگانا۔ انہوں نے مندرجہ بالا آثار کو دلیل بنایا یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: نکاح کرنے والے پر زانی کی حد نہ لگے گی۔ مگر تعزیر لازم ہے اور زبردست سزا دی جائے گی (جو حد سے کم

(ہو

یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے۔

اثر ابی حنیفہ وسفیان ثوری رحمہم اللہ:

۴۷۸۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ بِذٰلِكَ.

۴۷۸۳: ابو یوسف نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

۴۷۸۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ ذَاتَ مَحْرَمٍ مِنْهُ فَدَخَلَ بِهَا قَالَ: لَا حَدَّ عَلَيْهِ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا عَلَيْهِمَا بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ فِيْ تِلْكَ الْآثَارِ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَتْلِ وَلَيْسَ فِيْهَا ذِكْرُ الرَّجْمِ، وَلَا ذِكْرُ إِقَامَةِ الْحَدِّ. وَقَدْ أَجْمَعُوْا جَمِيْعًا أَنَّ فَاعِلَ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ قَتْلٌ إِنَّمَا يَجِبُ عَلَيْهِ -فِيْ قَوْلِ مَنْ يُوْجِبُ عَلَيْهِ الْحَدَّ- عَلَيْهِ الرَّجْمُ إِنْ كَانَ مُحْصَنًا. فَلَمَّا لَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّسُوْلَ بِالرَّجْمِ، وَإِنَّمَا أَمَرَهُ بِالْقَتْلِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَتْلَ لَيْسَ بِحَدٍّ لِلزِّنَا، وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى خِلَافَ ذٰلِكَ. وَهُوَ أَنَّ ذٰلِكَ الْمُتَزَوِّجَ، فَعَلَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلَى الْإِسْتِحْلَالِ كَمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَصَارَ بِذٰلِكَ مُرْتَدًّا، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفْعَلَ بِهِ مَا يُفْعَلُ بِالْمُرْتَدِّ. وَهٰكَذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا الْمُتَزَوِّجِ إِذَا كَانَ أَتَى فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْإِسْتِحْلَالِ أَنَّهُ يُقْتَلُ. فَإِذَا كَانَ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَنْفِيْ مَا يَقُوْلُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانُ، لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حُجَّةٌ عَلَيْهِمَا لِأَنَّ مُخَالِفَهُمَا لَيْسَ بِالتَّأْوِيْلِ أَوْلَى مِنْهُمَا. وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَدَ لِأَبِيْ بُرْدَةَ الرَّايَةَ وَلَمْ تَكُنِ الرَّايَاتُ تُعْقَدُ إِلَّا لِمَنْ أُمِرَ بِالْمُحَارَبَةِ، وَالْمَبْعُوْثُ عَلَى إِقَامَةِ حَدِّ الزِّنَا، غَيْرُ مَأْمُوْرٍ بِالْمُحَارَبَةِ. وَفِي الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهُ بَعَثَهُ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهَا وَلَيْسَ فِيْهِ أَنَّهُ دَخَلَ بِهَا. فَإِذَا كَانَتْ هٰذِهِ الْعُقُوْبَةُ وَهِيَ الْقَتْلُ مَقْصُوْدًا بِهَا إِلَى الْمُتَزَوِّجِ لِتَزَوُّجِهِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهَا عُقُوْبَةٌ وَجَبَتْ بِنَفْسِ الْعَقْدِ لَا بِالدُّخُوْلِ وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَالْعَاقِدُ مُسْتَحِلٌّ لِذٰلِكَ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَهُوَ عِنْدَنَا عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَدَخَلَ بِهَا. قِيْلَ لَهُ: وَهُوَ عِنْدَ مُخَالِفِكَ عَلَى أَنَّهُ تَزَوَّجَ وَاسْتَحَلَّ. فَإِنْ قَالَ: لَيْسَ لِلِاسْتِحْلَالِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيْثِ. قِيْلَ لَهُ: وَلَا لِلدُّخُوْلِ ذِكْرٌ فِي الْحَدِيْثِ فَإِنْ جَازَ أَنْ تَحْمِلَ مَعْنَى الْحَدِيْثِ عَلَى

دُخُوْلٍ غَيْرِ مَذْكُوْرٍ فِي الْحَدِيْثِ جَازَ لِخَصْمِكَ أَنْ يَحْمِلَهُ عَلَى اسْتِحْلَالٍ غَيْرِ مَذْكُوْرٍ فِي الْحَدِيْثِ .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ حَرْفٌ زَائِدٌ عَلَى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .

۴۷۸۴: ابونعیم نے سفیان سے روایت کی ہے کہ اس آدمی کے متعلق جس نے ذی رحم محرم سے شادی کر کے اس سے جماع کیا ہو تو اس پر حد نہیں لگے گی اور ان دلائل سے جو انہوں نے دونوں کے خلاف قائم کئے ہیں ان میں یہ آثار ہیں۔ان آثار مذکورہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے قتل کا حکم فرمایا ہے اس میں نہ رجم کا تذکرہ ہے اور نہ حد کے قائم کرنے کا تذکرہ ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ محرم سے نکاح کے مرتکب پر قتل لازم نہیں جو لوگ حد کو لازم کرتے ہیں ان کے ہاں تو رجم چاہئے جبکہ وہ شادی شدہ ہو تو جناب نبی اکرم ﷺ نے رجم کا حکم نہیں فرمایا بلکہ قتل کا حکم دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ قتل حد زنا کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ اس کی کوئی اور وجہ تھی اور وہ وجہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی زبانی یہ ہے کہ شادی کرنے والے نے اس فعل کو حلال سمجھ کر کیا جیسا کہ جاہلیت میں وہ لوگ کرتے تھے یہ حلال سمجھنے سے مرتد ہو گیا۔پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ مرتد والا معاملہ فرمایا اور روایت میں تو ایک بات بھی ایسی نہیں ہے جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تاویل کے خلاف ہو اور ان کے خلاف حجت بن سکے اور رہی فریق اوّل کی تاویل تو وہ اس تاویل سے اولیٰ نہیں۔اس روایت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ''عقد لابی بردۃ الرایۃ'' حالانکہ جھنڈے تو کفار سے محاربہ کے لئے باندھے جاتے تھے اور زانی کو حد لگانے کے لئے جو شخص جائے وہ محاربہ کے لئے تو نہیں جاتا۔اس روایت میں یہ ہے کہ اس نے والد کی بیوی سے شادی کی ہے اس میں جماع کا تذکرہ نہیں۔ جب یہ سزائے قتل محرم سے فقط شادی کرنے والے کے لئے ہے تو یہ اس بات کی واضح دلالت ہے کہ یہ بطور عقوبت ہے جو نفس عقد سے لازم ہو جاتی ہے دخول سے متعلق نہیں اور یہ اتنی بڑی سزا تبھی ہو سکتی ہے جبکہ عقد کرنے والا اس کو حلال سمجھ کر کرے اگر کوئی معترض کہے کہ فریق ثانی کے ہاں یہ شادی کرنے اور اس سے جماع کرنے پر موقوف ہے۔تو ان کو جواب میں کہا جائے گا یہ بات بلاشبہ ہمارے ہاں ہے مگر اس صورت میں جبکہ وہ اس کو حلال سمجھ کر کرنے والا ہو۔اگر کوئی معترض کہے کہ جناب حدیث میں تو حلال قرار دینے کا تذکرہ نہیں ملتا۔تو اس کو کہا جائے گا کہ حدیث میں جس طرح دخول کا تذکرہ نہیں اسی طرح حلال قرار دینے کا بھی تذکرہ نہیں۔پس اگر حدیث کے معنی میں دخول غیر مذکور ہونے کے باوجود مراد لینا درست ہے۔تو فریق ثانی کو حلال قرار دینے کا معنی غیر مذکور ہونے کی وجہ سے مراد لینا کیونکر درست نہیں۔اس روایت میں دیگر روات سے مزید الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ملاحظہ ہو۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: ان آثار مذکورہ میں جناب رسول اللہ ﷺ نے قتل کا حکم فرمایا ہے اس میں نہ رجم کا تذکرہ ہے اور نہ حد کے قائم کرنے کا تذکرہ ہے۔

نمبر ۲: اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ محرم سے نکاح کے مرتکب پر قتل لازم نہیں جو لوگ حد کو لازم کرتے ہیں ان کے ہاں تو رجم

چاہئے جبکہ وہ شادی شدہ ہوتو جناب نبی اکرم ﷺ نے رجم کا حکم نہیں فرمایا بلکہ قتل کا حکم دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ قتل حد زنا کی وجہ سے نہ تھا۔ بلکہ اس کی کوئی اور وجہ تھی اور وہ وجہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی زبانی یہ ہے کہ شادی کرنے والے نے اس فعل کو حلال سمجھ کر کیا جیسا کہ جاہلیت میں ہو لوگ کرتے تھے حلال سمجھنے سے مرتد ہو گیا۔

پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے ساتھ مرتد والا معاملہ فرمایا اور روایت میں کوایک بات بھی ایسی نہیں ہے جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تاویل کے خلاف ہو اور ان کے خلاف حجت بن سکے اور رہی فریق اوّل کی تاویل تو وہ اس تاویل سے اولیٰ نہیں۔

روایت کی پڑتال: اس روایت میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ "عقد لابی بردة الراية" حالانکہ جھنڈے تو کفار سے محاربہ کے لئے باندھے جاتے تھے اور زانی کو حد لگانے کے لئے جو شخص جائے وہ محاربہ کے لئے تو نہیں جاتا۔

نمبر ②: اس روایت میں یہ ہے کہ اس نے والد کی بیوی سے شادی کی ہے اس میں جماع کا تذکرہ نہیں۔ جب یہ سزائے قتل محرم سے فقط شادی کرنے والے کے لئے ہے تو یہ اس بات کی واضح دلالت ہے کہ یہ بطور عقوبت ہے جو نفس عقد سے لازم ہو جاتی ہے دخول سے متعلق نہیں اور یہ اتنی بڑی سزا تبھی ہو سکتی ہے جبکہ عقد کرنے والا اس کو حلال سمجھ کر کرے۔

[redacted]: فریق ثانی کے ہاں یہ شادی کرنے اور اس سے جماع کرنے پر موقوف ہے۔

[redacted]: یہ بات بلاشبہ ہمارے ہاں ہے مگر اس صورت میں جبکہ وہ اس کو حلال سمجھ کر کرنے والا ہو۔

[redacted]: جناب حدیث میں تو حلال قرار دینے کا تذکرہ نہیں ملتا۔

[redacted]: حدیث میں جس طرح دخول کا تذکرہ نہیں اسی طرح حلال قرار دینے کا بھی تذکرہ نہیں۔ پس اگر حدیث کے معنی میں دخول غیر مذکور ہونے کے باوجود مرولینا درست ہے۔ تو فریق ثانی کو حلال قرار دینے کا معنی غیر مذکور ہونے کی وجہ سے مراد لینا کیونکر درست نہیں۔ اس روایت میں دیگر رواۃ سے مزید الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

۴۷۸۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :لَقِيَ خَالَهُ وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ لَهُ : إِلٰى أَيْنَ تَذْهَبُ ؟ فَقَالَ :بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ أَنْ أَقْتُلَهُ وَآخُذَ مَالَهُ .وَقَدْ رُوِيَ نَحْوُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ الْبَرَاءِ

۴۷۸۵: جابر جعفی نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میرے والد اپنے ماموں سے اس حالت میں ملے کہ ان کے ہاتھ میں جھنڈا تھا انہوں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتلایا کہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے مجھے اس کے قتل کا حکم فرمایا اور اس کے مال لینے کا حکم دیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۲۶' نسائی فی النکاح باب ۵۸' دارمی فی النکاح باب ۴۳۔

حضرت براءؓ کے علاوہ دیگر روات نے بھی اس کو نقل کیا ہے ملاحظہ ہو:

۴۷۸۶: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، وَفَهْدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَرْدِ قَالُوْا :حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَنَازِلِ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي كَرِيْمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَدَّهُ مُعَاوِيَةَ اِلٰى رَجُلٍ عَرَّسَ بِامْرَأَةِ أَبِيْهِ أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَهُ وَيُخَمِّسَ مَالَهُ.فَلَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ بِأَخْذِ مَالِ الْمُتَزَوِّجِ وَتَخْمِيْسِهِ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُتَزَوِّجَ كَانَ بِتَزَوُّجِهِ مُرْتَدًّا مُحَارِبًا فَوَجَبَ أَنْ يُقْتَلَ لِرِدَّتِهِ، وَكَانَ مَالُهُ كَمَالِ الْحَرْبِيِّيْنَ لِأَنَّ الْمُرْتَدَّ الَّذِيْ لَمْ يُحَارِبْ كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ فِيْ أَخْذِ مَالِهِ ، عَلٰى خِلَافِ التَّخْمِيْسِ .فَقَالَ قَوْمٌ وَهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَمَنْ قَالَ بِقَوْلِهِمْ مَالُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَقَالَ مُخَالِفُوْهُمْ :مَالُهُ كُلُّ فَيْءٍ وَلَا تَخْمِيْسَ فِيْهِ لِأَنَّهُ لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ .فَفِيْ تَخْمِيْسِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَ الْمُتَزَوِّجِ -الَّذِيْ ذَكَرْنَا -دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ مِنْهُ الرِّدَّةُ وَالْمُحَارَبَةُ جَمِيْعًا .فَانْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رَأَيْنَا ذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا لَا يَثْبُتُ فَكَانَ يَنْبَغِيْ اِذَا لَمْ يَثْبُتْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حُكْمِ مَا لَمْ يَنْعَقِدْ فَيَكُوْنُ الْوَاطِءُ عَلَيْهِ كَالْوَاطِءِ لَا عَلٰى نِكَاحٍ فَيُحَدُّ .قِيْلَ لَهُ :اِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، فَلِمَ كَانَ سُؤَالُكَ اِيَّانَا مَا ذَكَرْتَ ذِكْرَ التَّزْوِيْجِ كَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ تَقُوْلَ رَجُلٌ زَنٰى بِذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْهُ . فَإِنْ قُلْتُ ذٰلِكَ كَانَ جَوَابُنَا لَكَ أَنْ نَقُوْلَ :عَلَيْهِ الْحَدُّ وَاِنْ أَطْلَقْتَ اسْمَ التَّزَوُّجِ ، وَسَمَّيْتُ ذٰلِكَ النِّكَاحَ نِكَاحًا وَاِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فَلَا حَدَّ عَلٰى وَاطِءٍ عَلٰى نِكَاحٍ جَائِزٍ وَلَا فَاسِدٍ .وَقَدْ رَأَيْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَضٰى فِي الْمُتَزَوِّجِ فِي الْعِدَّةِ الَّتِيْ لَا يَثْبُتُ فِيْهَا نِكَاحُ الْوَاطِءِ عَلٰى ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى خِلَافِ مَذْهَبِكَ .وَذٰلِكَ أَنَّ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ مَرْزُوْقٍ

۴۷۸۶: معاویہ بن قرہ نے اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے میرے دادا معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا کہ اس کی گردن اڑا دیں اور اس کے مال کا پانچواں حصہ لے لیں۔ جب ان دونوں روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے شادی کرنے کا مال لینے اور اس کا پانچواں حصہ نکالنے کا حکم فرمایا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جب ان دونوں روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ شادی کرنے والے نے یہ حلال قرار دے کر کیا جس سے وہ مرتد محارب

بن گیا تو اس کا قتل ارتداد کی وجہ سے لازم آیا اور اس کا مال حربی کے مال کی مثل ہو گیا کیونکہ وہ مرتد جو محارب نہ ہو۔ تمام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کا مال لیا جائے گا پانچویں حصہ میں اختلاف ہے۔ چنانچہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب نے کہا کہ اس کا مال اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گا۔ فریق اوّل کا قول یہ ہے اس کا مال مال فئی کے حکم میں ہے اور اس میں سے خمس نہ لیا جائے گا کیونکہ اس پر گھوڑے اور اونٹوں سے چڑھائی کی ضرورت نہیں پڑی۔ پس نکاح کرنے والے کے مال سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خمس وصول کرنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ مرتد و محارب تھا گزشتہ سطور میں ہم نے جو ذکر کیا اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ یہ روایت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے خلاف حجت ہے۔ جب یہ نکاح ثابت نہیں ہوتا تو مناسب یہ ہے کہ ثابت نہ ہونے کی وجہ سے یہ اس نکاح کے حکم میں ہو جو سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا۔ پس اس صورت میں وطی کرنے والا ایسا ہو گا جیسا اس نے نکاح کے بغیر وطی کی ہے اور (بلا نکاح وطی زنا ہے) اس کی سزا تو حد ہے۔ اگر بات اسی طرح ہے جیسا آپ فرماتے ہیں تو آپ کے سوال میں تزویج کا لفظ کیوں لایا گیا۔ پھر تو آپ کو کہنا چاہئے تھا کہ جو محرم رشتہ دار سے زنا کرے اگر تم یہ سوال کرتے تو جواب حد ہی ہوتا اور جب تم نے اس پر نکاح کا لفظ بولا ہے اور اس کو نکاح قرار دیتے ہو تو خواہ وہ ثابت نہ ہو مگر نکاح کرنے والے پر حد نہیں ہونی چاہئے خواہ نکاح نافذ ہو یا فاسد۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے عدت میں نکاح کرنے والے کے بارے میں یہ فیصلہ فرمایا جو آئندہ سطور میں مذکور ہے۔ عدت میں نکاح ثابت نہیں ہوتا۔ وہ فیصلہ فریق اوّل کے مذہب کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ۲۹۵/٤۔

۴۷۸۷: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ طُلَيْحَةَ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فَأُتِيَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَضَرَبَهَا ضَرَبَاتٍ بِالْمِخْفَقَةِ وَضَرَبَ زَوْجَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ فِيْ عِدَّتِهَا فُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا الَّذِيْ نَكَحَتْ ثُمَّ اعْتَدَّتْ بَقِيَّةَ عِدَّتِهَا مِنَ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ اعْتَدَّتْ مِنَ الْآخَرِ وَإِنْ كَانَ دَخَلَ بِهَا الْآخَرُ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْهَا أَبَدًا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا اِعْتَدَّتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَكَانَ الْآخَرُ خَاطِبًا مِنَ الْخُطَّابِ .

۴۷۸۷: سعید بن مسیب اور سلیمان بن یسار نے نقل کیا کہ طلیحہ نے ایک عورت کی عدت میں اس سے نکاح کیا اس عورت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے اس عورت کو درہ سے خفیف ضربات لگائیں اور اس کے خاوند کی بھی مرمت کی اور ان کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا جو عورت اپنی عدت میں نکاح کرے۔ اس کے اور اس کے خاوند میں تفریق کر دی جائے گی جس نے اس سے اب نکاح کیا ہے پھر وہ عورت اپنے پہلے خاوند کی

بقیہ عدت گزارے گی پھر دوسرے کی عدت گزارے گی اگر اس دوسرے نے اس سے جماع کیا ہے تو پھر وہ اس سے کبھی بھی نکاح نہ کرے اور اگر اس نے اس سے جماع نہیں کیا تو فقط پہلے خاوند کی عدت گزارے اور دوسرا خاوند اب صرف پیغام نکاح دینے والوں میں شمار ہوگا۔

تخریج : مالك في النكاح ۲۷۔

۴۷۸۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۷۸۸: یونس نے ابن شہاب سے نقل کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت ذکر کی۔

۴۷۸۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِيْ عِدَّتِهَا ، فَرُفِعَ إِلَى عُمَرَ فَضَرَبَهَا دُوْنَ الْحَدِّ وَجَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَقَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا . قَالَ :وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ تَابَا وَأَصْلَحَا جَعَلْتُهُمَا مَعَ الْخُطَّابِ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ضَرَبَ الْمَرْأَةَ وَالزَّوْجَ الْمُتَزَوِّجَ فِي الْعِدَّةِ بِالْمِخْفَقَةِ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَضْرِبَهُمَا وَهُمَا جَاهِلَانِ بِتَحْرِيْمِ مَا فَعَلَا لِأَنَّهٗ كَانَ أَعْرَفَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَنْ يُعَاقِبَ مَنْ لَمْ تَقُمْ عَلَيْهِ الْحُجَّةُ .فَلَمَّا ضَرَبَهُمَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُجَّةَ قَدْ كَانَتْ قَامَتْ عَلَيْهِمَا بِالتَّحْرِيْمِ قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَا ثُمَّ هُوَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يُقِمْ عَلَيْهِمَا الْحَدَّ وَقَدْ حَضَرَهٗ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَعُوْهُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يُخَالِفُوْهُ فِيْهِ .فَهٰذَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ أَنَّ عَقْدَ النِّكَاحِ إِذَا كَانَ وَإِنْ كَانَ لَا يَثْبُتُ ، وَجَبَ لَهٗ حُكْمُ النِّكَاحِ فِيْ وُجُوْبِ الْمَهْرِ بِالدُّخُوْلِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَهٗ وَفِي الْعِدَّةِ مِنْهُ وَفِيْ ثُبُوْتِ النَّسَبِ وَمَا كَانَ يُوْجِبُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فَيَسْتَحِيْلُ أَنْ يَجِبَ فِيْهِ حَدٌّ لِأَنَّ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْحَدَّ هُوَ الزِّنَا ، وَالزِّنَا لَا يُوْجِبُ ثُبُوْتَ نَسَبٍ وَلَا مَهْرٍ وَلَا عِدَّةٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتُ مِنْ وَطْءِ ذَاتِ الْمَحْرَمِ مِنْهُ عَلَى النِّكَاحِ الَّذِيْ وَصَفْته وَإِنْ لَمْ يَكُنْ زِنًا فَهُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا فَأَحْرٰى أَنْ يَجِبَ فِيْهِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَا .قِيْلَ لَهٗ :قَدْ أَخْرَجْتَهٗ بِقَوْلِكَ هٰذَا مِنْ أَنْ يَكُوْنَ زِنًا وَزَعَمْتَ أَنَّهٗ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا وَلَيْسَ مَا كَانَ مِثْلَ الزِّنَا أَوْ مَا كَانَ أَعْظَمَ مِنَ الزِّنَا مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَةِ يَجِبُ فِي انْتِهَاكِهَا مِنَ الْعُقُوْبَاتِ مَا يَجِبُ فِي الزِّنَا لِأَنَّ الْعُقُوْبَاتِ إِنَّمَا تُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ التَّوْقِيْفِ لَا مِنْ جِهَةِ الْقِيَاسِ .أَلَا تَرٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ كَمَا حَرَّمَ الْخَمْرَ ، وَقَدْ جَعَلَ عَلٰى شَارِبِ الْخَمْرِ

حَدًّا لَمْ يُجْعَلْ مِثْلُهُ عَلٰى أَكْلِ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ ، وَلَا عَلٰى أَكْلِ لَحْمِ الْمَيْتَةِ وَإِنْ كَانَ تَحْرِيمُ مَا أَتٰى بِهٖ كَتَحْرِيمِ مَا أَتٰى ذٰلِكَ .وَكَذٰلِكَ قَذْفُ الْمُحْصَنَةِ جَعَلَ اللّٰهُ فِيهِ جَلْدَ ثَمَانِينَ وَسُقُوطَ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَإِلْزَامَ اسْمِ الْفِسْقِ .وَلَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ فِيمَنْ رَمٰى رَجُلًا بِالْكُفْرِ ، وَالْكُفْرُ فِي نَفْسِهٖ أَعْظَمُ وَأَغْلَظُ مِنَ الْقَذْفِ .فَكَانَتِ الْعُقُوبَاتُ قَدْ جُعِلَتْ فِي أَشْيَاءَ خَاصَّةٍ ، وَلَمْ يُجْعَلْ فِي أَمْثَالِهَا وَلَا فِي أَشْيَاءَ هِيَ أَعْظَمُ مِنْهَا وَأَغْلَظُ .فَكَذٰلِكَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْحَدِّ فِي الزِّنَا لَا يَجِبُ بِهٖ أَنْ يَكُونَ وَاجِبًا فِيمَا هُوَ أَغْلَظُ مِنَ الزِّنَا .فَهٰذَا الَّذِي ذَكَرْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ هُوَ النَّظَرُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۷۸۹: قتادہ نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے اس کی عدت کے دوران نکاح کیا اس کا قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اس عورت کو حد سے کم درے لگائے اور اس کا مہر ادا کرایا اور ان کے درمیان تفریق کر دی اور فرمایا۔ یہ دونوں ہرگز جمع نہیں ہو سکتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ دونوں توبہ کر کے درستی کر لیں تو میں ان دونوں کو پیغام نکاح دینے والوں میں سے شمار کروں گا۔ (یعنی ان کا نکاح درست ہوگا) کیا تم غور نہیں کرتے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اور اس شخص کو جس نے دوران عدت نکاح کیا تھا۔ ہلکے درے لگائے اور یہ بات ناممکن ہے کہ آپ ان کو اس صورت میں درے لگائیں جبکہ وہ اس فعل کے حرام ہونے سے لاعلم ہوں۔ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے اور تقویٰ والے تھے وہ دلیل کے قیام کے بغیر کسی کو سزا دینے والے نہ تھے تو جب آپ نے ان کو سزا دی تو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے ان دونوں کے متعلق حرمت کی دلیل قائم ہو چکی تھی تبھی آپ نے ان پر حد قائم فرمائی اور جب حد قائم کی تو اس وقت صحابہ کرام بھی موجود تھے انہوں نے بھی آپ کی مخالفت نہیں کی بلکہ اتباع کی۔ تو یہ اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ جب عقد نکاح ہوا گرچہ وہ ثابت نہ ہو مگر اس کا حکم نکاح کا ہی ہوگا یعنی اس میں جماع سے مہر لازم ہو جائے گا اور اس کی عدت بھی گزارنی پڑے گی اور اگر حمل ٹھہر گیا تو اس سے نسب بھی ثابت ہو جائے گا۔ تو جس عمل سے یہ مذکورہ چیزیں ثابت ہو رہی ہوں اس میں حد کا واجب ہونا محال ہے کیونکہ حد تو زنا سے واجب ہوتی ہے اور اس سے نسب' مہر اور عدت میں سے کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہوتی۔ محرم سے وطی والی بات جس کا آپ نے تذکرہ کیا اگرچہ یہ زنا نہ بھی شمار ہو لیکن یہ تو زنا سے بھی بدتر ہے تو کیا مناسب نہیں کہ جو زنا کی صورت میں سزا واجب ہوتی ہے وہی اس پر بھی واجب ہو۔ تو اس کے جواب میں کہے کہ آپ نے اپنے بقول اس کو زنا سے خارج کر دیا اب رہا یہ خیال کہ یہ زنا سے بدتر ہے تو اس کی سزا زنا جیسی تو ہونی چاہئے تو وہ حرام امور جن کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی ہے خواہ وہ عمل زنا کی طرح ہوں یا اس سے بڑے ہوں تو ان کی سزا وہ نہیں ہوتی جو سزا زنا کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سزائیں تو

توقیفی ہیں وہ قیاس سے ثابت نہیں ہوتیں۔ ذرا غور کرو! کہ اللہ تعالیٰ نے مردار خون خنزیر کے گوشت کو اسی طرح حرام قرار دیا جس طرح شراب کو حرام قرار دیا مگر شراب نوشی کرنے والے پر وہ سزا مقرر فرمائی جو خنزیر کا گوشت اور مردار کھانے والے پر مقرر نہیں فرمائی۔ اگر اس کی حرمت بھی اس کی حرمت کی طرح ہے۔ اسی طرح پاک دامن عورت پر زنا کا الزام لگانے کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسی درے مقرر فرمائی ہے اور اس کی گواہی کو غیر مقبول قرار دیا اور اس کا نام فاسق رکھا جبکہ کوئی آدمی کسی کو کافر کہے تو اس کی یہ سزا نہیں ہے۔ حالانکہ ذات کے لحاظ سے کفر قذف سے بڑا گناہ ہے اور زیادہ برا ہے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ بعض معاملات میں خاص سزائیں مقرر کی گئیں جو ان جیسے دوسرے معاملات میں نہیں رکھی گئیں اور نہ ہی ان سے بڑے اور زیادہ برے گناہوں میں رکھی گئیں پس اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زنا کے سلسلہ میں جو حد مقرر فرمائی وہ زنا سے زیادہ برے عمل میں واجب نہ ہوگی۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا قیاس کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہما اللہ کا مسلک یہی ہے۔

ذرا توجہ فرمائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اور اس شخص کو جس نے دوران عدت نکاح کیا تھا۔ ہلکے درے لگائے اور یہ بات ناممکن ہے کہ آپ ان کو اس صورت میں درے لگائیں جبکہ وہ اس فعل کے حرام ہونے سے لاعلم ہوں۔ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اللہ سے بہت ڈرنے والے اور تقویٰ والے تھے وہ دلیل کے قیام کے بغیر کسی کو سزا دینے والے نہ تھے تو جب آپ نے ان کو سزا دی تو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے ان دونوں کے متعلق حرمت کی دلیل قائم ہو چکی تھی تبھی آپ نے ان پر حد قائم فرمائی اور جب حد قائم کی تو اس وقت صحابہ کرام بھی موجود تھے انہوں نے بھی آپ کی مخالفت نہیں کی بلکہ اتباع کی۔ تو یہ اس بات کی صحیح دلیل ہے کہ جب عقد نکاح ہوا اگرچہ وہ ثابت نہ ہو مگر اس کا حکم نکاح کا ہی ہوگا یعنی اس میں جماع سے مہر لازم ہو جائے گا اور اس کی عدت بھی گزارنی پڑے گی اور اگر حمل ٹھہر گیا تو اس سے نسب بھی ثابت ہو جائے گا۔ تو جس عمل سے یہ مذکورہ چیزیں ثابت ہو رہی ہوں اس میں حد کا واجب ہونا محال ہے کیونکہ حد تو زنا سے واجب ہوتی ہے اور اس سے نسب مہر اور عدت میں سے کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہوتی۔

آخری اعتراض: محرم سے وطی والی بات جس کا آپ نے تذکرہ کیا اگرچہ یہ زنا نہ بھی شمار ہو لیکن یہ تو زنا سے بھی بدتر ہے تو کیا مناسب نہیں کہ جو زنا کی صورت میں سزا واجب ہوتی ہے وہی اس پر بھی واجب ہو۔

جواب: ہم عرض کریں گے کہ آپ نے اپنے بقول اس کو زنا سے خارج کر دیا اب رہا یہ خیال کہ یہ زنا سے بدتر ہے تو اس کی سزا زنا جیسی تو ہونی چاہئے تو وہ حرام امور جن کی خلاف ورزی پر سزا دی جاتی ہے خواہ وہ عمل زنا کی طرح ہوں یا اس سے بڑے ہوں تو ان کی سزا وہ نہیں ہوتی جو سزا زنا کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سزائیں تو توقیفی ہیں وہ قیاس سے ثابت نہیں ہوتیں۔

ذرا غور کرو! کہ اللہ تعالیٰ نے مردار خون خنزیر کے گوشت کو اسی طرح حرام قرار دیا جس طرح شراب کو حرام قرار دیا مگر شراب نوشی کرنے والے پر وہ سزا مقرر فرمائی جو خنزیر کا گوشت اور مردار کھانے والے پر مقرر نہیں فرمائی۔ اگرچہ اس کی حرمت بھی اس کی حرمت کی طرح ہے۔

اسی طرح پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانے کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسی درّے مقرر فرمائی ہے اور اس کی گواہی کو غیر مقبول قرار دیا اور اس کا نام فاسق رکھا جبکہ کوئی آدمی کسی کو کافر کہے تو اس کی یہ سزا نہیں ہے۔ حالانکہ ذات کے لحاظ سے کفر قذف سے بڑا گناہ ہے اور زیادہ برا ہے۔

پس اس سے معلوم ہوا کہ بعض معاملات میں خاص سزائیں مقرر کی گئیں جو ان جیسے دوسرے معاملات میں نہیں رکھی گئیں اور نہ ہی ان سے بڑے اور زیادہ برے گناہوں میں رکھی گئیں پس اسی طرح اللہ تعالیٰ نے زنا کے سلسلہ میں جو حد مقرر فرمائی وہ زنا سے زیادہ برے عمل میں واجب نہ ہوگی۔

یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا قیاس کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے۔

بَابُ حَدِّ الْخَمْرِ

شراب کی حد

اس سلسلے میں علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ شراب پینے والی کے حد چالیس کوڑے ہیں اس کو امام شافعی رحمہ اللہ اور احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: شرابی کی حد اسی کوڑے ہیں اس قول کو حسن بصری' ائمہ احناف' مالک رحمہ اللہ ایک روایت میں امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل: شراب کی حد چالیس کوڑے ہیں جیسا کہ یہ روایات ظاہر کرتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگوائے اسی طرح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے۔

۴۷۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ :ثَنَا یَحْیٰی قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنِ الدَّانَاجِ عَنْ حُضَیْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِیِّ ، أَبِیْ سَاسَانَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : جَلَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْخَمْرِ أَرْبَعِیْنَ ، وَأَبُوْبَکْرٍ أَرْبَعِیْنَ وَکَمَّلَهَا عُمَرُ ثَمَانِیْنَ ، وَکُلٌّ سُنَّةٌ .

۴۷۹۰: حصین بن منذر رقاشی ابوساسان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی پر چالیس کوڑے لگائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اسی مار کر مکمل کر دیا اور یہ سب سنت ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب۲' ٤' ٥' مسلم فی الهدود ۳٥/۳٦' ۳۸' ابو داؤد فی الحدود باب۳٦' ۳٦' ابن ماجه فی الحدود باب۱٦' دارمی فی الحدود باب۹' مسند احمد ۸۲/۱' ۱٤۰' ۱٤٤۔

۴۷۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ

الْاَنْصَارِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الدَّانَاجِ ، قَالَ :ثَنَا حُضَیْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِیُّ قَالَ :شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَقَدْ اُتِیَ بِالْوَلِیْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَقَدْ صَلّٰی بِاَهْلِ الْكُوْفَةِ الصُّبْحَ اَرْبَعًا وَقَالَ اَزِیْدُكُمْ قَالَ :فَشَهِدَ عَلَیْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ .قَالَ :فَشَهِدَ اَحَدُهُمَا اَنَّهٗ رَآهُ یَشْرَبُهَا وَشَهِدَ الْآخَرُ اَنَّهٗ رَآهُ یَقِیْئُهَا .قَالَ :فَقَالَ عُثْمَانُ اِنَّهٗ لَمْ یَقِئْهَا حَتّٰی شَرِبَهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِیٍّ : اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ فَقَالَ عَلِیٌّ لِابْنِهِ الْحَسَنِ :اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ .قَالَ :فَقَالَ الْحَسَنُ :وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰی قَارَّهَا .قَالَ :فَقَالَ عَلِیٌّ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَقِمْ عَلَیْهِ الْحَدَّ فَاَخَذَ السَّوْطَ فَجَعَلَ یَجْلِدُهٗ وَعَلِیٌّ یَعُدُّ حَتّٰی بَلَغَ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ :اَمْسِكْ .ثُمَّ قَالَ : اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ اَرْبَعِیْنَ وَجَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِیْنَ وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِیْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَهٰذَا اَحَبُّ اِلَیَّ . قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی اَنَّ الْحَدَّ الَّذِیْ یَجِبُ عَلٰی شَارِبِ الْخَمْرِ هٰذَا اَرْبَعُوْنَ وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَادَّعَوْا فَسَادَ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَاَنْكَرُوْا اَنْ یَكُوْنَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا لِاَنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ مَا یُخَالِفُ ذٰلِكَ وَیَدْفَعُهٗ .وَهُوَ .

۴۷۹۱: حصین بن منذر رقاشی نے بیان کیا کہ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ ولید بن عقبہ کو لایا گیا اس نے اہل کوفہ کو صبح کی نماز چار رکعت پڑھائی اور کہا کیا اور اضافہ کروں۔ راوی کہتے ہیں ان کے خلاف حمران اور ایک اور آدمی نے گواہی دی۔ ایک نے گواہی دی کہ اس نے ان کو شراب پیتے دیکھا اور دوسرے نے گواہی دی کہ میں نے اس کو شراب کی قے کرتے دیکھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اس نے شراب کی قے تبھی کی جبکہ اس نے پی ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا اس پر حد قائم کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کو کہا اس پر حد قائم کرو۔ پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اس کی مشقت کا ذمہ دار اسی کو بناؤ جو اس کی راحت کا ذمہ دار ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا آثار کو اپنا مستدل بنایا ہے۔ دوسرے علماء نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ شراب نوشی کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی جیسا کہ آئندہ روایات سے ثابت ہوگا اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اس روایت میں سقم ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایات وارد ہیں جن کو ہم نقل کر رہے ہیں۔ راوی کہتا ہے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر کو کہا اس پر حد کو قائم کرو۔ چنانچہ انہوں نے کوڑا پکڑا اور اس کو کوڑے لگانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ جب چالیس تک پہنچ گئے تو فرمایا بس کر دو۔ پھر فرمایا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے اور ابوبکر نے چالیس لگائے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اسی لگائے اور یہ دونوں سنت ہیں یہ مجھے زیادہ پسند ہے یعنی چالیس۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۳۸' ابو داؤد فی الحدود باب ۳۵' دارمی فی المقدمه باب ۲۰۔

اللغات: ول حارها من تولی قارها۔ مشقت کا ذمہ دار اسی کو بناؤ جو راحت کا ذمہ ہے۔ حار۔ گرم سے مراد مشقت۔ قار۔ ٹھنڈک والا مراد آرام۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا قول یہ ہے کہ شراب پینے والے کی حد چالیس کوڑے ہے اور انہوں نے مذکورہ بالا آثار کو اپنا مستدل بنایا ہے

فریق ثانی کا موقف: شراب نوشی کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی جیسا کہ آئندہ روایات سے ثابت ہوگا۔

فریق اوّل کے موقف کا جواب: اس روایت میں سقم ہے کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایات وارد ہیں جن کو ہم نقل کر رہے ہیں۔

۴۷۹۲: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ :قَالَ عَلِيٌّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدْنَاهُ فَمَاتَ وَدَيْنَاهُ لِأَنَّهُ شَيْءٌ صَنَعْنَاهُ.

۴۷۹۲: عمیر بن سعید نخعی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جو شراب پیے گا ہم اس کو کوڑے لگائیں گے پھر وہ مر گیا تو ہم اس کی دیت ادا کریں گے کیونکہ یہ کام ہم نے کیا ہے۔

۴۷۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :مَا حَدَدْتُ أَحَدًا حَدًّا فَمَاتَ فِيْهِ فَوَجَدْتُ فِي نَفْسِي شَيْئًا إِلَّا الْخَمْرَ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّ فِيْهَا شَيْئًا . فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ سَنَّ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ حَدًّا .ثُمَّ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ شَارِبِ الْخَمْرِ ، فَعَلٰى خِلَافِ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَيْضًا مِنْ اخْتِيَارِهِ الْأَرْبَعِيْنَ عَلَى الثَّمَانِيْنَ .

۴۷۹۳: عمیر بن سعید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے کسی شخص کو کوئی حد نہیں لگائی جس سے وہ مر گیا ہو تو اس کی وجہ سے میں دل میں کچھ غم محسوس کروں سوائے حد شراب کے کیوں کہ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی طریق مقرر نہیں فرمایا۔ ذرا غور فرمائیں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خبر دے رہے ہیں کہ شراب نوشی میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ پھر دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ روایت پہلی روایت جو شروع باب میں گزری اس کے خلاف ہے اس میں اسی کوڑوں کا مارنا ثابت ہو رہا ہے جبکہ شروع باب والی روایت اسی پر چالیس کوڑوں پر ترجیح دینا مذکور ہے۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ٤' مسلم فی الحدود ٣٩' مسند احمد ١٢٥/١' ١٣٠۔

۴۷۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَرْوَانَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :أُتِيَ عَلِيٌّ بِالنَّجَاشِيِّ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَمَضَانَ فَضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ إِلَى السِّجْنِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ مِنَ الْغَدِ فَضَرَبَهُ عِشْرِيْنَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا جَلَدْتُكَ هٰذِهِ الْعِشْرِيْنَ ، لِإِفْطَارِكَ فِي رَمَضَانَ ، وَجُرْأَتِكَ عَلَى اللّٰهِ .

۴۷۹۴: عطاء بن ابی مروان نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نجاشی آدمی لایا گیا جس نے رمضان المبارک کے مہینہ میں شراب پی تھی۔ آپ نے اس کو اسی کوڑے لگائے پھر اس کو قید خانے میں ڈالنے کا حکم فرمایا دوسرے دن اس کو نکالا تو بیس کوڑے اور لگائے پھر فرمایا میں نے تمہیں بیس کوڑے اس لئے لگائے کہ تم نے رمضان المبارک میں روزہ توڑا اور اللہ تعالیٰ پر جرأت کی ہے۔

۴۷۹۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا شَرِبَ الْخَمْرَ فِي رَمَضَانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

۴۷۹۵: ابومصعب نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے شراب پی اس کے بعد انہوں نے پہلی روایت جیسی روایت نقل کی۔

۴۷۹۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كَلْبٍ اسْمُ قَبِيْلَةٍ مِنَ الْعَرَبِ يُقَالُ لَهُ وَبَرَةُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ يَجْلِدُ فِي الشَّرَابِ أَرْبَعِيْنَ وَكَانَ عُمَرُ يَجْلِدُ فِيْهَا أَرْبَعِيْنَ .قَالَ :فَبَعَثَنِيْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ خَالِدًا بَعَثَنِيْ إِلَيْكَ .قَالَ :فِيْمَ ؟ قُلْتُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَحَاقَرُوْا الْعُقُوْبَةَ وَانْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ فَمَا تَرَى فِيْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ لِمَنْ حَوْلَهُ : مَا تَرَوْنَ ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ :نَرَى يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً فَقَبِلَ ذٰلِكَ عُمَرُ .فَكَانَ خَالِدٌ أَوَّلَ مَنْ جَلَدَ ثَمَانِيْنَ ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نَاسًا بَعْدَهُ.

۴۷۹۶: حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے بیان کیا کہ ایک کلبی آدمی نے جس کو وبرہ کہا جاتا تھا۔ اس نے بتلایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ شراب نوشی کرنے والے کو چالیس کوڑے مارتے اور عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر چالیس کوڑے مارتے۔ راوی کہتے ہیں مجھے خالد بن ولید نے عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا چنانچہ میں ان کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا اے

امیر المؤمنین! مجھے خالد رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے انہوں نے پوچھا کس لئے بھیجا ہے؟ میں نے کہا انہوں نے پوچھا ہے کہ لوگ سزا سے ڈرتے ہیں اور شراب نوشی میں منہمک ہو گئے ہیں۔ آپ اس سلسلے میں کیا فرماتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اردگرد والوں سے دریافت کیا تمہاری کیا رائے ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا امیر المؤمنین! اسی کوڑے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو قبول فرمایا۔ تو سب سے پہلے خالد بن ولید نے اسی کوڑے لگائے۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو کوڑے لگائے۔

۴۷۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَوَجَدْتُ عِنْدَهُ عَلِيًّا ، وَطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ أَوْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَهُمْ مُتَّكِئُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ .غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فِيْ كَلَامِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا سَكِرَ هَذَى وَإِذَا هَذَى افْتَرَى وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُوْنَ وَتَابَعَهُ أَصْحَابُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ ، ضَرَبَ أَمْثَالَ الْحُدُوْدِ كَيْفَ هِيَ ثُمَّ اسْتَخْرَجَ مِنْهَا حَدًّا بِرَأْيِهِ، فَجَعَلَهُ كَحَدِّ الْمُفْتَرِي .وَلَوْ كَانَ عِنْدَهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مُوَقَّتٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَغْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ إِذًا لَأَنْكَرُوْا عَلَيْهِ أَخْذَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْإِسْتِنْبَاطِ وَضَرْبِ الْأَمْثَالِ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْهُ وَمِنْهُمْ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُقْبَلَ بَعْدَ هَذَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، مَا يُخَالِفُ هَذَا ؟

۴۷۹۷: روح بن عبادہ نے اسامہ بن زید لیثی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ یہ فرق ہے فاتیت عمر فوجدت عندہ علیا۔ اس روایت میں غور کرو کہ جب حضرت عمرؓ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے حدود کی مثال بیان کر کے پھر اس سے اپنی رائے اور اجتہاد سے اس کی سزا نکالی اور اس کی حد مفتری جیسی قرار دی۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی مقررہ چیز ہوتی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوتی تو وہ ان کو اس اجتہاد سے مستغنی کرنے والی تھی اور اسی طرح اگر عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے پاس اور چیز ہوتی تو پھر علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف قبول نہ کرتے (پس ثابت ہوا کہ اس میں کوئی مقرر حد نہ تھی تبھی انہوں نے قبول کر لی) کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو وہاں میں نے علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ یا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پایا وہ مسجد میں تکیہ لگائے بیٹھے تھے پھر اسی طرح روایت نقل کی جو یونس کی روایت میں ہے۔ البتہ اس میں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے کلام میں یہ اضافہ ہے: اذ اسکر ھذی و اذا ھذی افترٰی وعلی المفتری ثمانون کہ جب نشہ میں ہوتا

ہے تو ہذیان بکتا ہے اور افتراء پردازی کرتا ہے اور مفتری پر اسی کوڑے ہیں۔ ان کے ساتھیوں نے ان کی اتباع کی پھر حدیث کو اسی طرح ذکر کیا۔

تخریج : موطا مالک فی الاشربہ۲۔

۴۷۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : شَرِبَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ الْخَمْرَ وَعَلَيْهِمْ يَوْمَئِذٍ يَزِيْدُ بْنُ أَبِیْ سُفْيَانَ وَقَالُوْا هِيَ حَلَالٌ وَتَأَوَّلُوْا لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْا الْآيَةَ .فَكَتَبَ فِيْهِمْ إِلَى عُمَرَ .فَكَتَبَ عُمَرُ أَنِ ابْعَثْ بِهِمْ إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يُفْسِدُوْا مَنْ قِبَلَكَ . فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى عُمَرَ اسْتَشَارَ فِيْهِمُ النَّاسَ فَقَالُوْا : يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ نَرَى أَنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وَشَرَعُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ وَعَلِيٌّ سَاكِتٌ .فَقَالَ : مَا تَقُوْلُ يَا أَبَا الْحَسَنِ ؟ قَالَ : أَرَى أَنْ تَسْتَتِيْبَهُمْ ، فَإِنْ تَابُوْا ضَرَبْتَهُمْ ثَمَانِيْنَ لِشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ ، وَإِنْ لَمْ يَتُوْبُوْا ضَرَبْتَ أَعْنَاقَهُمْ فَإِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ، وَشَرَعُوْا فِيْ دِيْنِهِمْ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللّٰهُ فَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابُوْا ، فَضَرَبَهُمْ ثَمَانِيْنَ ثَمَانِيْنَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا سَأَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ حَدِّهِمْ ، أَجَابَهُ أَنَّهُ ثَمَانُوْنَ وَلَمْ يَقُلْ إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ أَرْبَعِيْنَ وَإِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهُ ثَمَانِيْنَ . فَهٰذَا يَنْفِيْ مَا فِيْ حَدِيْثِ الدَّانَاجِ ، مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْبَعِيْنَ وَمِنِ اخْتِيَارِهِ هُوَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ أَنَّ السَّوْطَ الَّذِيْ ضَرَبَ بِهِ الْوَلِيْدُ كَانَ لَهُ طَرَفَانِ ، فَكَانَتِ الضَّرْبَةُ ضَرْبَتَيْنِ .

۴۷۹۸: ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل شام کی ایک جماعت نے شراب پی اس وقت ان کے حاکم حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ تھے اور ان لوگوں نے کہا یہ حلال ہے اور اس آیت کی تاویل کی: لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا (المائدہ:۹۳) پس انہوں نے ان کے معاملے کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لکھ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ ان کو میرے پاس بھیج دو۔ اس سے پہلے کہ تمہارے جانب والے لوگوں کو بگاڑیں۔ پس جب وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان کے متعلق صحابہ کرام سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! ہمارے خیال میں انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین میں اس بات کو جائز قرار دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی۔ پس ان کی گردنیں اڑا دیں۔ اس موقعہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے ابوالحسن تم کیا کہتے

ہو؟ انہوں نے کہا میرا خیال یہ ہے کہ ان کو توبہ کرنے کیلئے کہا جائے پھر اگر یہ توبہ کرلیں تو ان پر شراب کی حد اسی کوڑے مارو اور اگر یہ توبہ نہ کریں تو ان کی گردنیں اڑا دیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین میں اس چیز کو جائز قرار دیا ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے اجازت نہیں دی پس ان کو توبہ کرنے کے لئے کہا گیا تو انہوں نے توبہ کرلی پھران کو اسی اسی کوڑے مارے گئے۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی حد کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسی کوڑے بتلائے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو چالیس لگائیں اور اگر پسند کریں تو اسی لگائیں۔ تو یہ بات ابن داناج والی روایت میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے یہ اس کی نفی کر رہی ہے اور یہ بھی ثابت کر رہی ہے کہ یہ بات آپ نے اس کے بعد اختیار کی ہے نیز یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ولید کو جس کوڑے سے حد لگائی وہ دوشاخوں والا تھا تو ایک ضرب دو کا کام دیتی تھیں۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کی حد کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اسی کوڑے بتلائے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اگر آپ پسند کریں تو چالیس لگائیں اور اگر پسند کریں تو اسی لگائیں۔

فریق اوّل کے استدلال کا جواب: تو یہ بات ابن داناج والی روایت میں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی موجود ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس کوڑے لگائے یہ اس کی نفی کر رہی ہے اور یہ بھی ثابت کر رہی ہے کہ یہ بات آپ نے اس کے بعد اختیار کی ہے نیز یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ولید کو جس کوڑے سے حد لگائی وہ دوشاخوں والا تھا تو ایک ضرب دو کا کام دیتی تھیں۔ ملاحظہ ہو۔

۴۷۹۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ الْوَلِيْدَ أَرْبَعِيْنَ ، بِسَوْطٍ لَهُ طَرَفَانِ .

۴۷۹۹: عمرو بن دینار نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ولید کو چالیس کوڑے ایسے کوڑے سے لگائے جس کی دوشاخیں تھیں۔

۴۸۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَلِيًّا جَلَدَ الْوَلِيْدَ بْنَ عُقْبَةَ بِسَوْطٍ لَهُ ذَنَبَانِ ، أَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً فِي الْخَمْرِ قَالَ :وَذٰلِكَ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ضَرَبَهُ ثَمَانِيْنَ لِأَنَّ كُلَّ سَوْطٍ مِنْ تِلْكَ الْأَسْوَاطِ سَوْطَانِ .فَاسْتَحَالَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : إِنَّ الْأَرْبَعِيْنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الثَّمَانِيْنَ ثُمَّ يَجْلِدُ هُوَ ثَمَانِيْنَ .فَهٰذَا دَلِيْلٌ أَيْضًا عَلَى فَسَادِ حَدِيْثِ الدَّانَاجِ .وَقَدْ رَوَى آخَرُوْنَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خِلَافَ ذٰلِكَ كُلِّهِ .

۴۸۰۰: عروہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے ولید بن عقبہ کو ایسے کوڑے سے حد لگائی جس کی دو دمیں تھیں یہ شراب کے سلسلہ میں چالیس کوڑے لگائے اور یہ حضرت عثمان ؓ کی خلافت کا زمانہ تھا۔اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ آپ نے اس کو اسی کوڑے لگائے کیونکہ دو دموں والا کوڑا ایک دو کے قائم مقام ہے تو اس کی چالیس ضربات اسی بن جائیں گی۔پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ داناج والی روایت کے یہ الفاظ کہ مجھے اسی کی بنسبت چالیس زیادہ محبوب ہیں یہ لفظ حضرت علی ؓ نہیں کہہ سکتے۔پس اس روایت کے سقم ہم نے ظاہر کر دیئے۔حضرت علی ؓ سے دیگر حضرات نے بھی روایت داناج کے خلاف روایت کی ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے ثابت ہوگیا کہ آپ نے اس کو اسی کوڑے لگائے کیونکہ دو دموں والا کوڑا ایک دو کے قائم مقام ہے تو اس کی چالیس ضربات اسی بن جائیں گی۔پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ داناج والی روایت کے یہ الفاظ کہ مجھے اسی کی بنسبت چالیس زیادہ محبوب ہیں یہ لفظ حضرت علی ؓ نہیں کہہ سکتے۔پس اس روایت کی کمزوری ہم نے ظاہر کردی۔

مزید استشہادات:

حضرت علی ؓ سے دیگر حضرات نے بھی روایت داناج کے خلاف روایت کی ہے۔

۴۸۰۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ .ح .

۴۸۰۱: فہد نے حسین بن عبداللہ سے روایت کی ہے

۴۸۰۲: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوٗدَ وَعُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالُوْا : حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا فِي الْخَمْرِ ثَمَانِيْنَ غَيْرَ أَنَّ صَالِحًا قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ :جَلَدَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ . وَهٰذَا -عِنْدَنَا -أَيْضًا فَاسِدٌ لَا يَثْبُتُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِمَا قَدْ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيْدٌ مِنْ قَوْلِهِ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ يَسُنَّ فِي الْخَمْرِ حَدًّا ، وَأَنَّهُمْ جَعَلُوْهُ بَعْدَهُ ثَمَانِيْنَ ، بِالتَّمْثِيْلِ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَلَا يَجُوْزُ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ -أَنْ يَكُوْنَ يَحْتَاجُ فِي اسْتِخْرَاجِ حَدِّ الْخَمْرِ مِنْ ذٰلِكَ ، وَعِنْدَهُ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْصِدُ فِيْ حَدِّ الشَّارِبِ إِلٰى عَدَدٍ مِنَ الضَّرْبِ مَعْلُوْمٍ حَتّٰى لَقَدْ بَيَّنَ فِيْ بَعْضِ مَا رُوِيَ عَنْهُ نَفْيَ ذٰلِكَ مِثْلُ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَلَمْ

يُسَنَّ فِيهِ حَدًّا . فَمَا رُوِيَ فِي ذَٰلِكَ

۴۸۰۲: محمد بن علی نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ایک شخص کو شراب کی وجہ سے اسی کوڑے مارے۔ صالح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے بنی حارث بن خزرج کے ایک آدمی کو کوڑے مارے۔ ہمارے نزدیک یہ روایت بھی درست نہیں کیونکہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔ عدم ثبوت کی وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سعید نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور آپ نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی اور صحابہ کرام نے اس کو مشابہت کی وجہ سے اسی کوڑے قرار دیا جیسا پہلے ذکر کر آئے دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو چنداں ضرورت نہ تھی اگر جناب نبی اکرم ﷺ سے شراب کی مقررہ حد ہوتی جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے کی حد کے سلسلے میں کسی معلوم و مقرر تعداد کا ارادہ نہیں فرمایا۔ بلکہ بعض روایات تو اس کی نفی کرتی ہیں جیسا کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور اس کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ من جملہ ان روایات میں سے یہ بھی ہے۔

روایات عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ:

۴۸۰۳: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ : كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ وَهُوَ فِي الرِّحَالِ ، يَلْتَمِسُ رَحْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ يَوْمَ حُنَيْنٍ . فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ ، أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوهُ . فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْعَصَا ، وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِالْمِيتَخَةِ ، يُرِيدُ الْجَرِيدَةَ الرَّطْبَةَ . ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِنَ الْأَرْضِ ، فَرَمَى بِهِ فِي وَجْهِهِ .

۴۸۰۳: حضرت عبدالرحمٰن بن ازہرؓ سے روایت کی ہے کہ گویا وہ منظر اب بھی میری نگاہوں کے سامنے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حنین کے دن کجاوے میں تشریف فرما تھے اور خالد بن ولیدؓ کا کجاوہ تلاش کر رہے تھے آپ اسی حال میں تھے کہ آپ کے پاس ایک شرابی لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مارو۔ پھر تو کچھ لوگ جوتوں سے مار رہے تھے اور کچھ لاٹھیوں سے۔ کچھ کھجور کی تر شاخوں سے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے زمین سے مٹی اٹھا کر اس کے چہرے پر پھینکی۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ٤، ابو داؤد فی الحدود باب ٣٥، ٣٦۔

اللغات: یلتمس۔ تلاش کرنا۔ المیتخه۔ تر شاخ۔

۴۸۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَزْهَرَ الزُّهْرِيُّ ، قَالَ :رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ أَيْ يَدْخُلُ بَيْنَهُمْ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ .فَأُتِيَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَضَرَبُوْهُ بِمَا كَانَ فِيْ أَيْدِيْهِمْ ، ثُمَّ حَثَا عَلَيْهِ التُّرَابَ أَيْ رَمَى بِيَدِهِ عَلَيْهِ التُّرَابَ ثُمَّ أُتِيَ أَبُوْبَكْرٍ بِسَكْرَانَ فَتَوَخَّى الَّذِيْ كَانَ مِنْ ضَرْبِهِمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ أَرْبَعِيْنَ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، إِنَّمَا كَانَ ضَرَبَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِيْنَ عَلَى التَّحَرِّي مِنْهُ، لِضَرْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كَانَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ وَقَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى شَيْءٍ بَيِّنَةٍ .

۴۸۰۴: ابن شہاب نے عبدالرحمٰن بن از ہرز ہری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حنین کے دن دیکھا کہ لوگوں کے درمیان داخل ہو کر خالد بن ولیدؓ کے خیمہ کو پوچھ رہے تھے۔اسی حالت میں آپ کے پاس ایک نشہ والا آدمی لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قریب صحابہ کرامؓ کو فرمایا (کہ اس کو مارو) تو انہوں نے جو کچھ ان کے ہاتھ میں تھا اس سے مارنا شروع کیا۔ پھر آپ نے اس پر مٹی پھینکی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا تو آپ نے اس کو بلایا جوان لوگوں میں سے تھا جس نے آپ کے سامنے شراب نوشوں کو مارا تھا۔ پس اس نے اس کو چالیس کوڑے مارے۔اس روایت کو ملاحظہ نہیں کرتے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے مارنے پر غور کیا اور چالیس کوڑے مروائے۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سلسلہ میں کسی معین مقدار سے آگاہ نہیں فرمایا تھا۔جیسا یہ روایات بھی دلالت کرتی ہیں۔

۴۸۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ :لَا أَشْرَبُ نَبِيْذًا بِجَرٍّ بَعْدَ إِذْ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَشْوَانَ ، فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَرِبْتُ خَمْرًا إِنَّمَا شَرِبْتُ نَبِيْذَ تَمْرٍ وَزَبِيْبٍ فِيْ دُبَّاءَ .فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُهِرَ بِالْأَيْدِي وَخُفِقَ بِالنِّعَالِ .

۴۸۰۵: ابوالوداک نے ابوسعیدؓ سے روایت کی ہے کہ جب سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا اس وقت سے میں گھڑے میں بنایا گیا نبیذ نہیں پیتا۔اس آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے شراب نہیں پی۔ میں نے کدو کے برتن میں کھجور اور کشمش کا بنا ہوا نبیذ پیا ہے۔تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اس کو مکوں اور جوتوں سے پیٹا گیا۔

تخریج : مسند احمد ۲/۵۱، ۳/۳۴۔

۲۸۰۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهُ بِيَدِهٖ، وَبِثَوْبِهٖ وَبِنَعْلِهٖ .

۲۸۰۶: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نشہ والا لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کو مارو۔ تو کسی نے ہاتھ اور کسی نے کپڑے اور کسی نے جوتے سے مارا۔

تخریج : روایت ۲۸۰۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۲۸۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۲۸۰۷: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۲۸۰۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَالزُّهْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ قُوْمُوْا اِلَيْهِ فَقَامَ النَّاسُ ، فَضَرَبُوْهُ بِنِعَالِهِمْ .

۲۸۰۸: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور محمد بن ابراہیم اور زہری نے عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شراب نوش کو حنین کے روز لایا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو فرمایا اس کی طرف اٹھو پس لوگ کھڑے ہو کر جوتوں سے اس کو مارنے لگے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۳۶۔

۲۸۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ الْأَسَدِ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : أُتِيَ بِالنُّعْمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَكْرَانُ .قَالَ :فَشَقَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةً شَدِيْدَةً قَالَ :فَأَمَرَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوْهُ ، قَالَ :فَضَرَبُوْهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ .قَالَ عُقْبَةُ :كُنْتُ فِيْمَنْ ضَرَبَهٗ.

۲۸۰۹: عبداللہ بن ابی ملیکہ نے عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نعمان کو نشہ کی حالت میں لایا گیا تو آپ کو سخت گرانی ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ گھر میں موجود افراد اس کو ماریں تو انہوں نے

اس کو جوتوں اور کھجور کی شاخوں سے مارا۔ عقبہ کہتے ہیں کہ میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ٤، ٥، مسند احمد ٤/٨۔

۴۸۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا وُهَیْبٌ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَیْرَ أَنَّهٗ قَالَ بِالنُّعْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعْمَانِ .

۴۸۱۰: سلیمان بن حرب نے وہیب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ انہوں نے نعمان کہا یا ابن النعمان کہا۔

۴۸۱۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا وُهَیْبٌ فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَدَلَّ مَا ذَکَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُوْقِفْهُمْ فِیْ حَدِّ الْخَمْرِ عَلٰی ضَرْبٍ مَعْلُوْمٍ کَمَا وَقَفَهُمْ فِیْ حَدِّ الزِّنَا لِغَیْرِ الْمُحْصَنِ وَفِیْ حَدِّ الْقَذْفِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِیَ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِی الْخَمْرِ بِنَعْلَیْنِ أَرْبَعِیْنَ أَرْبَعِیْنَ . فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِکُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا .قِیْلَ لَهٗ :قَدْ صَدَقْتَ

۴۸۱۱: عفان نے وہیب سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ تو ہم نے جو کچھ ذکر کیا وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو شراب نوشی کی حد کے سلسلہ میں مقررہ تعداد میں مارنے سے آگاہ نہیں فرمایا جیسا کہ غیر شادی شدہ زانی کی حد اور قذف (الزام تراشی) کی حد کے متعلق مطلع فرمایا تھا۔ اگر کوئی کہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شراب کے سلسلہ میں چالیس چالیس جوتے مارے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کو ایک کوڑا اقرار دیا' تو اسے کہا جائے گا کہ تم نے یہ بات درست کہی۔ جیسا کہ یہ روایت دلالت کر رہی ہے۔

۴۸۱۲: قَدْ حَدَّثَنَا بِذٰلِکَ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرٍ هُوَ ابْنُ مَطَرٍ ، قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِیُّ عَنْ زَیْدٍ الْعَمِّیِّ عَنْ أَبِی الصِّدِّیْقِ أَوْ أَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ .وَلَیْسَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَیْضًا ، مَا یَدُلُّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَصَدَ بِذٰلِکَ الضَّرْبَ اِلٰی ثَمَانِیْنَ .قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ قَصَدَ اِلٰی ضَرْبٍ غَیْرِ مَعْلُوْمٍ فَضَرَبَ النَّاسُ فَکَانَ ضَرْبُهُمْ فِیْ جُمْلَتِهٖ ثَمَانِیْنَ .فَتَوَخّٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَا أَرَادَ أَنْ یُوْقِفَ النَّاسَ فِیْ ذٰلِکَ عَلٰی شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ فَجَعَلَ مَکَانَ کُلِّ نَعْلٍ سَوْطًا .وَالدَّلِیْلُ عَلٰی ذٰلِکَ أَیْضًا

۴۸۱۲: ابوالصدیق یا ابونضرہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

حاصل روایات : اس روایت میں بھی یہ بات نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مارنے سے اسی کوڑوں تک کا قصد فرمایا ہو۔ ہاں اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے غیر معلوم ضرب کا ارادہ کیا پھر لوگوں نے مارا۔ ان کی ضربات مجموعی طور پر اسی تک پہنچ گئی ہوں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے قصد فرمایا اور چاہا کہ لوگ اس سلسلے میں معلوم شئی سے واقف ہو جائیں تو انہوں نے ہر جوتے کے بدلے ایک کوڑا مقرر کر دیا۔

اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۴۸۱۳: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ حَشِيْشٍ حَدَّثَنَا ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ ، وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوْبَكْرٍ أَرْبَعِيْنَ . فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ دَعَا النَّاسَ فَقَالَ : مَا تَرَوْنَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ ؟ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ : أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهٗ كَأَخَفِّ الْحُدُوْدِ ، وَتَجْعَلُ فِيْهِ ثَمَانِيْنَ . فَلَوْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّ مَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ تَوْقِيْفًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ أَنَّهٗ ثَمَانُوْنَ إِذًا لَمَا احْتَاجَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى شُوْرٰى . وَلٰكِنَّهٗ إِنَّمَا شَاوَرَ لِيَسْتَنْبِطُوْا وَقْتًا مَعْلُوْمًا فِيْ ذٰلِكَ لَا يُجَاوِزُهٗ إِلٰى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ وَلَا يَنْقُصُهٗ إِلٰى أَقَلَّ مِنْهُ .

۴۸۱۳: قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے والے کو کھجور کی چھڑی اور جوتے سے مارا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگوائے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے لوگوں کو بلایا اور سوال کیا کہ تم شرابی کی حد کتنی خیال کرتے ہو؟ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا میری رائے میں اس کو بھی ہم حدود کی طرح کر دیں اور اسی کوڑے اس میں مقرر کر دیں۔ اگر عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوتا جو کہ روایت ابوسعیدؓ میں ہم نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو شراب کی حد کے سلسلہ میں واقفیت کرائی ہے کہ وہ اسی کوڑے ہے تو عمر رضی اللہ عنہ کو شوریٰ سے مشورہ کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن آپ نے مشورہ کیا تا کہ لوگ اس سے ایک معلوم مقدار جان لیں اس سے زیادہ اور کم کی طرف تجاوز نہ کر سکیں۔

۴۸۱۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ . ح

۴۸۱۴: ان راویوں سے بھی یہ حدیث بیان کی گئی ہے۔

۴۸۱۵: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ قَالَا جَمِيْعًا : عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ شَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ بِجَرِيْدَتَيْنِ

نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِيْنَ ثُمَّ صَنَعَ أَبُوْبَكْرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ .فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ ، اسْتَشَارَ النَّاسَ ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانُوْنَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ التَّوْقِيْفَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ عَلٰى جَلْدٍ مَعْلُوْمٍ إِنَّمَا كَانَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَنَّ مَا وَقَفُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كَانَ ثَمَانِيْنَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ .فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَدَعَ ذٰلِكَ وَيَقُوْلَ بِخِلَافِهِ لِأَنَّ إِجْمَاعَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَّةٌ ، إِذَا كَانَ بَرِيْئًا مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ .وَهُوَ كَنَقْلِهِمُ الْحَدِيْثَ الْبَرِيْءَ مِنَ الْوَهْمِ وَالزَّلَلِ .فَكَمَا كَانَ نَقْلُهُمُ الَّذِيْ نَقَلُوْهُ جَمِيْعًا حُجَّةً ، لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ خِلَافُهُ فَكَذٰلِكَ رَأْيُهُمْ الَّذِيْ رَأَوْهُ جَمِيْعًا حُجَّةٌ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ خِلَافُهُ .وَقَدْ .

۴۸۱۵: قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس کو کھجور کی دو شاخوں سے قریباً چالیس ضربات ماری گئیں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین! سب سے کم درجہ کی حد اسی کوڑے ہیں چنانچہ آپ نے اسی طرح کر دیا۔ اس سارے کلام سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شراب کی حد میں ایک مقررہ مقدار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شروع ہوئی اور جس پر وہ آ کر رکے وہ اسی کوڑے تھے اور اس سلسلہ میں ان میں سے کسی ایک نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ پس اب کسی کو مناسب نہیں کہ وہ اس کو چھوڑ کر اس کے خلاف کہے کیونکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجماع حجت ہے اس لئے کہ وہ وہم اور لغزش سے بچے ہوئے تھے۔ وہ اسی طرح ہیں جیسے وہ وہم و لغزش سے بری روایت نقل کریں پس جس طرح ان میں سے ہر ایک کی نقل کردہ روایت حجت ہے۔ کسی کو اس کی مخالفت جائز نہیں تو اسی طرح ان تمام کا اجتہاد جو انہوں نے بالاتفاق کیا وہ حجت ہے کسی کو اس کی مخالفت جائز نہیں۔

۴۸۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ ، أَنَّ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذَ بِيَدِ ابْنٍ لَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ هٰذَا رِيْحَ الشَّرَابِ وَإِنِّيْ سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ سَكِرَ جَلَدْنَاهُ. قَالَ السَّائِبُ :فَرَأَيْتُ عُمَرَ جَلَدَ ابْنَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْحَدَّ ثَمَانِيْنَ .

۴۸۱۶: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی جب نماز سے لوٹے تو ایک بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا مجھے اس سے شراب کی بو آتی ہے اور میں اس کے متعلق تم سے پوچھتا ہوں۔ اگر اس نے نشہ کیا ہے تو ہم اس کو کوڑے لگائیں گے۔ حضرت سائب کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

دیکھا کہ آپ نے اس کو اسی کوڑے حد لگائی۔

۴۸۱۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :ثَنَا السَّائِبُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. وَهٰذَا بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مُتَابَعَتِهِمْ لَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي التَّوْقِيْفِ عَلٰى حَدِّ الْخَمْرِ أَنَّهُ ثَمَانُوْنَ حَدِيْثٌ إِنْ كَانَ ثَابِتًا .

۴۸۱۷: زہری نے سائب سے روایت کی پھر انہوں نے اسی طرح سے روایت نقل کی ہے۔ یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہوا ان میں سے کسی نے انکار نہیں کیا۔ پس یہ بات دلالت کرتی ہے کہ تمام نے آپ کی پیروی کی اور جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی شراب کی حد میں اسی پر اکتفاء کی روایت ہے بشرطیکہ وہ روایت سنداً ثابت ہو جائے' وہ روایت یہ ہے:

۴۸۱۸: وَهُوَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِيْ إِسْرَائِيْلَ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ الْأَفْرِيْقِيِّ عَنْ جَمِيْلِ بْنِ كُرَيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ بَسْقَةَ خَمْرٍ ، فَاجْلِدُوْهُ ثَمَانِيْنَ .فَهٰذَا الَّذِيْ وَجَدْنَا فِيْهِ التَّوْقِيْفَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ وَهُوَ ثَمَانُوْنَ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ ثَابِتًا فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ الثَّمَانُوْنَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا ، فَقَدْ ثَبَتَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ عَلَى الثَّمَانِيْنَ وَمِنِ اسْتِنْبَاطِهِمْ إِيَّاهَا مِنْ أَخَفِّ الْحُدُوْدِ ، فَذٰلِكَ مِنْ إِجْمَاعِهِمْ بَعْدَمَا كَانَ خِلَافُهُ كَإِجْمَاعِهِمْ عَلَى الْمَنْعِ مِنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ ، وَتَكْبِيْرَاتِ الْجَنَائِزِ ، وَقَدْ كَانَ خِلَافُهُ. فَكَمَا لَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهُمْ فِيْ تَرْكِ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ ، فَكَذٰلِكَ لَا يَنْبَغِيْ خِلَافُهُمْ فِيْ تَوْقِيْتِهِمُ الثَّمَانِيْنَ فِيْ حَدِّ الْخَمْرِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ .

۴۸۱۸: عبداللہ بن یزید نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے شراب کا ایک گھونٹ پیا تم اس کو اسی کوڑے مارو۔ یہ وہ روایت ہے جس سے شراب کی حد کے اسی کوڑے ہونے پر اطلاع ملی ہے اگر یہ روایت ثابت ہو جائے تو اس سے اسی کوڑے خود جناب نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہو جائیں گے اور اگر یہ ثابت نہ ہو سکے تو پھر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے اسی کوڑوں کی سزا ثابت ہے جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ ان کا اتفاق ہے انہوں نے کم از کم حد کو سامنے رکھ کر اجتہاد کیا ہے تو یہ ان کا اجماع ہے جبکہ پہلے اس کے خلاف حکم

تھا جیسا کہ انہوں نے ام ولد لونڈیوں کی فروخت اور نماز جنازہ کی تکبیرات پر اجماع کیا ہے جبکہ پہلے اس کے خلاف تھا تو جس طرح ام ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت ترک کرنے میں ان کی مخالفت جائز نہیں اسی طرح شراب کی حد کے سلسلے میں اسی کوڑے مقرر کرنے میں ان کی مخالفت جائز نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: شراب کی حد جناب رسول اللہ ﷺ سے توقیفی نہیں بلکہ صحابہ کرام کے اجتہاد اور اجماع سے ثابت ہے اس کی خلاف ورزی جائز نہیں۔

بَابُ مَنْ سَكِرَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ مَا حَدُّهُ؟

چار مرتبہ نشہ کرنے والے کی سزا

خلاصۃ الزام:

نمبر ①: جو آدمی شراب پی کر چار مرتبہ نشے سے سرمست ہو جائے اس کی حد قتل ہے اس بات کو ظاہریہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: جمہور علماء تابعین اور ائمہ فقہاء اربعہ کا قول یہ ہے کہ چوتھی مرتبہ شراب پینے والے کی حد بھی وہی ہے جو پہلی مرتبہ شراب پینے والے کی ہے۔

۴۸۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ ذَكْوَانَ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ شَرِبُوْا خَمْرًا، فَاجْلِدُوْهُمْ ثُمَّ إِنْ شَرِبُوْا فَاجْلِدُوْهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوْا عِنْدَ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُمْ.

۴۸۱۹: ابوصالح نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اگر وہ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو۔ پھر اگر وہ پئیں تو ان کو کوڑے مارو۔ پھر اگر وہ چوتھی دفعہ پئیں تو ان کو قتل کر دو۔

تخریج: ابو داؤد فی الحدود باب ۳۶۔

۴۸۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ، قَالَ: ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ مَعْبَدٍ الْقَاصِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۸۲۰: عبدالرحمن بن عبداللہ الجدلی نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ : فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ائْتُوْنِيْ بِرَجُلٍ أُقِمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ لَمْ أَقْتُلْهُ فَأَنَا كَذَّابٌ .

۴۸۲۱: حسن نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ فرمانے لگے میرے پاس ایسا آدمی لاؤ جس پر تین مرتبہ حد قائم ہو چکی ہو۔اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو میں جھوٹا ہوں۔

۴۸۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هَدْبَةُ بِفَتْحِ أَوَّلِهِ وَسُكُوْنِ الدَّالِ وَبَعْدَهَا مُوَحَّدَةٌ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

۴۸۲۲: شہر بن حوشب نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ عبداللہ بن عمرو کا قول ذکر نہیں کیا۔

۴۸۲۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرٍو الزَّهْرَانِيُّ. ح .

۴۸۲۳: ابراہیم بن مرزوق نے بشر بن عمرو الزہرانی سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۲۴: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۸۲۴: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا دَاوُدُ بْنُ يَزِيْدَ الْأَوْدِيُّ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۸۲۵: خالد بن جریر نے حضرت جریرؓ اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۸۲۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ هُبَيْرَةَ أَنَّ أَبَا سُلَيْمَانَ ، مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا رَمْثَةَ الْبَلَوِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ شَرِبَ الْخَمْرَ ، فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ شَرِبَ الثَّانِيَةَ ، فَأَتَوْا بِهِ فَضَرَبَهُ ، ثُمَّ شَرِبَ فَأَتَوْا بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَدْرِيْ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَأَمَرَ بِهِ فَجُعِلَ عَلَى الْعَجَلِ ، ثُمَّ ضُرِبَ عُنُقُهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ

، فَقَلَّدُوْهَا وَزَعَمُوْا أَنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَحَدُّهُ الْقَتْلُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ ، كَحَدِّهِ فِي الْأُوْلٰى .وَاحْتَجُّوْا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ

۴۸۲۶: حضرت امّ المومنین امّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام نے بیان کیا کہ ابورمثہ بلوی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ایک شخص نے شراب پی لوگ اس کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آپ نے اس کو حد لگائی پھر دوسری بار شراب پی تو وہ پھر اسے لائے آپ نے اسے مارا پھر اس نے شراب پی تو وہ پھر اسے لائے آپ نے اسے مارا پھر اس نے شراب پی تو لوگ اس کو بارگاہ نبوت میں لائے راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ انہوں (ابورمثہ رضی اللہ عنہ) نے تیسری بار یا چوتھی بار کے متعلق فرمایا کہ پھر اس کے متعلق حکم دیا اور راہٹ پر رکھ کر اس کی گردن ماردی گئی۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ جو شخص چار مرتبہ شراب پی لے اور اس کو تین مرتبہ حد بھی لگائی گئی مگر وہ باز نہ آیا تو اس کی حد اب قتل ہے۔انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ اس کی حد چوتھی مرتبہ بھی وہی ہے جو پہلی مرتبہ ہے اور ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۴۸۲۷: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ .

۴۸۲۷: یزید بن سنان نے حبان بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۴۸۲۸: وَبِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ هٰكَذَا قَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ .وَقَالَ يَزِيْدُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ :كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ :عَلَامَ تَقْتُلُوْنِيْ؟ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ ، اِلَّا بِاِحْدَى ثَلَاثٍ ، النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالْمُفَارِقُ دِيْنَهُ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ .

۴۸۲۸: حماد بن زید نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی کہ امامہ بن سہل بن حنیف نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا یہ ابن مرزوق کی روایت میں ہے اور یزید نے اپنی روایت میں عن ابی امامہ بن سہل بن حنیف کہا ہے۔ کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے جبکہ وہ محصور تھے آپ نے محاصرہ کرنے والوں کو فرمایا۔تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟ حالانکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کسی مسلمان کا خون تین باتوں میں سے ایک کی وجہ سے حلال ہے۔

نمبر ①: جان بدلے جان کے یعنی اگر وہ کسی کو قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا۔

نمبر ②: شادی شدہ زانی یعنی اس کو رجم کیا جائے گا۔

نمبر ③: دین سے جدائی اختیار کر کے مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دے یعنی ارتداد اختیار کرے۔

تخریج : بخاری فی الدیات باب٦' مسلم فی القسامه ٢٥/٢٦' ابو داؤد فی الحدود باب١' ترمذی فی الحدود باب٥'١' الدیات باب١٠' نسائی فی التحریم باب٥' القسامه باب٦' ابن ماجه فی الحدود باب١' دارمی فی الحدود باب٢' اسیر باب١١' مسند احمد ١' ٢١/٦٣' ٦٥/٧٠' ١٦٣/٣٨٢' ٤٢٨/٤٤٤' ٤٦٥۔

۴۸۲۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۸۲۹: عبداللہ بن مرہ نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَأَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۳۰: شیبان سے اعمش سے پھرانہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۳۱: سفیان نے اعمش سے پھرانہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۲: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ . ح .

۴۸۳۲: محمد بن سابق نے زائدہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۳: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ . ح .

۴۸۳۳: علی بن شیبہ نے عبیداللہ سے روایت نقل کی ہے۔

۴۸۳۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ أَيْضًا قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنِ الْاَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ سُلَيْمَانُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ إِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ : حَدَّثَنِي الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

۴۸۳۴: ابوامیہ نے کہا ہمیں عبیداللہ نے اور اس نے کہا ہمیں زائدہ نے بیان کیا اور محمد بن سابق نے کہا ہمیں سلیمان نے اعمش سے بیان کیا اور عبیداللہ نے اپنی روایت میں عن الاعمش کہا ہے پھر اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔ سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت ابراہیم کو بیان کی تو انہوں نے کہا مجھے اسود نے عائشہ ؓ سے اسی جیسی روایت بیان کی ہے۔

۴۸۳۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ :دَخَلَ الْأَشْتَرُ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ :أَرَدْتَ قَتْلَ ابْنِ أُخْتِيْ؟ فَقَالَ :لَقَدْ حَرَصَ عَلَى قَتْلِيْ وَحَرَصْتُ عَلَى قَتْلِهِ .فَقَالَتْ :أَمَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرْتُ مِثْلَهُ. فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا تُعَارِضُ الْآثَارَ الْأُوَلَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَنَعَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنْ يَحِلَّ الدَّمُ إِلَّا بِإِحْدَى الثَّلَاثِ الْخِصَالِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ تَكُوْنَ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا نَاسِخَةً لِلْآثَارِ الْأُوَلِ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلَيْهِ؟ .

۴۸۳۵: عمرو بن غالب کہتے ہیں کہ اشتر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم میرے بھانجے کو قتل کرنا چاہتے ہو اس نے کہا وہ میرے قتل کا خواہاں ہے اور میں اس کے قتل کا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ میں نے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اور اسی طرح میں نے نقل کر دیا۔ یہ آثار پہلی روایات جن کو فریق اوّل سے دلیل بنایا اس کے خلاف ہیں کیونکہ تین باتوں کے علاوہ کسی مسلمان کی جان لینے کی اجازت نہیں۔ اب ایک ہی صورت ہے کہ ان آثار کو ان کا ناسخ تسلیم کیا جائے۔ آثار کو دیکھنے سے ایسے شواہد میسر آ گئے۔ چنانچہ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسند احمد ۱۸۱/۶۔

۴۸۳۶: فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْهُ ، قَالَ :فَثَبَتَ الْجَلْدُ وَدُرِئَ الْقَتْلُ .

۴۸۳۶: محمد بن منکدر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو۔ پھر اگر وہ دوبارہ کرے تو اسے کوڑے لگاؤ۔ پھر دوبارہ شراب نوشی کرے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر یہ دوبارہ شراب نوشی کرے تو اسے کوڑے مارو پس کوڑے مارنا باقی رہا اور قتل کرنا موقوف کر دیا گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب۳۶' ترمذی فی الحدود باب۱۵' نسائی فی الاشربه باب۴۲' ابن ماجه فی الحدود باب۱۷' ۱۸' دارمی فی اشربه باب۱۰' مسند احمد ۱۳۶/۲' ۱۹۱/۱۶۶' ۹۵/۹۳/۴' ۲۸۹/۲۳۴' ۳۶۹/۵۔

۴۸۳۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ اِنْ شَرِبَ

الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ فَأُتِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَجَلَدَهُ، وَوَضَعَ الْقَتْلَ عَنِ النَّاسِ.

۴۸۳۷: محمد بن منکدر نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے کے متعلق فرمایا۔ اگر وہ شراب نوشی کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ یہ تین مرتبہ کہا پھر چوتھی مرتبہ میں فرمایا۔ کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر ایک آدمی کو تین مرتبہ شراب نوشی کی حالت میں لایا گیا۔ تو انہوں نے اسے کوڑے لگائے پھر اسے چوتھی مرتبہ لایا گیا تو اس کو کوڑے لگائے اور قتل کو ہٹالیا۔

۴۸۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقَتْلَ بِشُرْبِ الْخَمْرِ فِي الرَّابِعَةِ مَنْسُوْخٌ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .ثُمَّ عُدْنَا إِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ ، لِنَعْلَمَ مَا هُوَ ؟ فَرَأَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الَّتِيْ تَجِبُ بِانْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ مُخْتَلِفَةً .فَمِنْهَا حَدُّ الزِّنَا وَهُوَ الْجَلْدُ فِيْ غَيْرِ الْإِحْصَانِ فَكَانَ مَنْ زَنَى وَهُوَ غَيْرُ مُحْصَنٍ فَحُدَّ ثُمَّ زَنَى ثَانِيَةً كَانَ حَدُّهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ كَذٰلِكَ حَدُّهُ فِي الرَّابِعَةِ ، لَا يَتَغَيَّرُ عَنْ حَدِّهِ فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ .وَكَانَ مَنْ سَرَقَ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ فَحَدُّهُ قَطْعُ الْيَدِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَانِيَةً فَحَدُّهُ قَطْعُ الرِّجْلِ ثُمَّ إِنْ سَرَقَ ثَالِثَةً فَفِيْ حُكْمِهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ .فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ :تُقْطَعُ يَدُهُ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ :لَا تُقْطَعُ فَهٰذِهِ حُقُوْقُ اللّٰهِ الَّتِيْ تَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ الْأَنْفُسِ .وَأَمَّا حُدُوْدُ اللّٰهِ الَّتِيْ تَجِبُ فِي الْأَنْفُسِ ، وَهِيَ الْقَتْلُ فِي الرِّدَّةِ وَالرَّجْمُ فِي الزِّنَا إِذَا كَانَ الزَّانِيْ مُحْصَنًا .فَكَانَ مَنْ زَنَى مِمَّنْ قَدْ أُحْصِنَ رُجِمَ وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَزْنِيَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ وَكَانَ مَنِ ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ قُتِلَ ، وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَرْتَدَّ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .وَأَمَّا حُقُوْقُ الْآدَمِيِّيْنَ فَمِنْهَا أَيْضًا مَا يَجِبُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ .فَمِنْ ذٰلِكَ حَدُّ الْقَذْفِ ، فَكَانَ مَنْ قَذَفَ مَرَّاتٍ فَحُكْمُهُ فِيْمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِكُلِّ مَرَّةٍ مِنْهَا فَهُوَ حُكْمٌ وَاحِدٌ لَا يَتَغَيَّرُ ، وَلَا يَخْتَلِفُ مَا يَجِبُ فِيْ قَذْفِهِ إِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الرَّابِعَةِ ، وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِقَذْفِهِ إِيَّاهُ فِي الْمَرَّةِ الْأُوْلٰى .فَكَانَتِ الْحُدُوْدُ لَا تَتَغَيَّرُ فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ وَحُكْمُهَا كُلُّهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ .فَمَا كَانَ مِنْهَا جَلْدٌ فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ فَحُكْمُهُ كَذٰلِكَ أَبَدًا وَمَا كَانَ مِنْهَا قَتْلٌ قُتِلَ الَّذِيْ وَجَبَ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْفِعْلُ أَوَّلَ مَرَّةٍ ، وَلَمْ يُنْتَظَرْ بِهِ أَنْ يَتَكَرَّرَ فِعْلُهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ مَرَّةً فَحَدُّهُ الْجَلْدُ لَا الْقَتْلُ كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا عُقُوْبَتُهُ فِيْ شُرْبِهِ إِيَّاهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا كُلَّمَا شَرِبَهَا

الْجَلْدَ لَا الْقَتْلَ ، وَلَا تَزِيْدُ عُقُوْبَتُهُ بِتَكَرُّرِ أَفْعَالِهِ ، كَمَا لَمْ تَزِدْ عُقُوْبَةُ مَنْ وَصَفْنَا بِتَكَرُّرِ أَفْعَالِهِ .فَهٰذَا الَّذِي وَصَفْنَا هُوَ النَّظَرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۸۳۸: ابن شہاب نے قبیصہ بن ذویب کعبی سے بیان کیا کہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے پھر برابر اسی طرح ذکر کیا ہے۔ مندرجہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ قتل کا حکم چوتھی مرتبہ شراب نوشی کرنے والے سے منسوخ ہے۔ آثار کو سامنے رکھ کر تو اس باب کا یہی حکم ہے۔ اب ہم نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں تا کہ ہم حقیقت جان لیں۔ جرمات کی توہین کرنے کی سزائیں مختلف ہیں۔ ان میں ایک حد زنا ہے وہ غیر شادی شدہ کے لئے کوڑے۔ پس جو شخص زنا کرے اور وہ غیر شادی شدہ ہو تو اس کو حد لگائی جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ زنا کرنے سے بھی اسی طرح حد لگائی جائے گی پھر اسی طرح چوتھی بار بھی اس کی حد یہی ہوگی۔ پہلی مرتبہ والی حد تبدیل نہ ہو گی۔ اسی طرح جو شخص اتنی چوری کرے جس سے ہاتھ کاٹنا لازم ہو تو اس کی حد ہاتھ کاٹنا ہے پھر اگر اس نے دوسری مرتبہ چوری کی تو اس کی حد پاؤں کاٹنا ہے۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ چوری کی تو اس کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور دوسروں نے کہا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے یہ وہ حقوق ہیں جو نفس سے کم میں لازم ہوتے ہیں۔ البتہ وہ حقوق جو نفس کے سلسلے میں لازم و واجب ہیں وہ قتل ہے جو ارتداد کی صورت میں رجم زنا کی صورت میں جبکہ وہ شادی شدہ ہو لازم ہوتا ہے۔ پس جب زانی شادی شدہ ہو تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار مرتبہ زنا کرے (اور پھر اس کو قتل کیا جائے) اسی طرح جو اسلام سے پھر جائے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار بار ارتداد اختیار کرے۔ جہاں تک انسانی حقوق ہیں تو ان میں بھی بعض تو نفس سے کم میں واجب ہوتے ہیں ان میں ایک حد قذف ہے۔ تو جو شخص بے گناہ پر بار بار الزام بازی کرے تو ہر بار ایک ہی حکم ہوگا اس میں تبدیلی نہ ہوگی قذف سے چوتھی بار لازم ہونے والی سزا اور پہلی مرتبہ لازم ہونے والی سزا ایک دوسرے سے مختلف نہ ہوگی۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ شرعی احکام کی مخالفت پر جو سزائیں مقرر ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ ان کا حکم ایک ہی رہتا ہے۔ جو کو پہلی مرتبہ کسی جرم کی سزا میں کوڑے لگائے جائیں گے تو اسے اس جرم کے اعادہ کی صورت میں دوبارہ بھی کوڑے ہی لگائے جائیں گے اور جس کی سزا قتل ہے تو اسے اس جرم کی سزا میں پہلی بار ہی قتل کیا جائے گا اس کے چار مرتبہ اس فعل کے کرنے کا انتظار نہ کیا جائے گا جب حدود کے سلسلہ میں یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کی۔ تو جو شخص ایک مرتبہ شراب نوشی کرے اس کی سزا کوڑے ہیں قتل نہیں تو تقاضا قیاس یہی ہے کہ اس کی سزا ہمیشہ یہی رہے کہ جب بھی وہ شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارے جائیں۔ قتل نہ کیا جائے اور تکرار فعل کی وجہ سے سزا میں اضافہ نہ ہو۔ جیسا کہ ان لوگوں کی سزا میں تکرار فعل سے اضافہ نہیں ہوتا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے قیاس کا تقاضا اسی طرح

ہے اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل کلام: مندرجہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ قتل کا حکم چوتھی مرتبہ شراب نوشی کرنے والے سے منسوخ ہے۔ آثار کو سامنے رکھ کر تو اس باب کا یہی حکم ہے۔ اب ہم نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں تا کہ ہم حقیقت جان لیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

حرمات کی توہین کرنے کی سزائیں مختلف ہیں۔ ان میں ایک حد زنا ہے وہ غیر شادی شدہ کے لئے کوڑے۔ پس جو شخص زنا کرے اور وہ غیر شادی شدہ ہو تو اس کو حد لگائی جائے گی۔ پھر دوسری مرتبہ زنا کرنے سے بھی اسی طرح حد لگائی جائے گی پھر اسی طرح چوتھی بار بھی اس کی حد یہی ہوگی۔ پہلی مرتبہ والی حد تبدیل نہ ہوگی۔

اسی طرح جو شخص اتنی چوری کرے جس سے ہاتھ کاٹنا لازم ہو تو اس کی حد ہاتھ کاٹنا ہے پھر اگر اس نے دوسری مرتبہ چوری کی تو اس کی حد پاؤں کاٹنا ہے۔ پھر اگر اس نے تیسری مرتبہ چوری کی تو اس کے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور دوسروں نے کہا کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے یہ وہ حقوق ہیں جو نفس سے کم میں لازم ہوتے ہیں۔

البتہ وہ حقوق جو نفس کے سلسلے میں لازم و واجب ہیں وہ قتل ہے جو ارتداد کی صورت میں رجم زنا کی صورت میں جبکہ وہ شادی شدہ ہو۔

پس جب زانی شادی شدہ ہو تو اس کو سنگسار کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار مرتبہ زنا کرے (اور پھر اس کو قتل کیا جائے) اسی طرح جو اسلام سے پھر جائے تو اسے قتل کیا جائے گا اور اس بات کا انتظار نہ کیا جائے گا کہ وہ چار بار ارتداد اختیار کرے۔

جہاں تک انسانی حقوق ہیں تو ان میں بھی بعض تو نفس سے کم میں واجب ہوتے ہیں ان میں ایک حد قذف ہے۔ تو جو شخص بے گناہ پر بار بار الزام بازی کرے تو ہر بار ایک ہی حکم ہوگا اس میں تبدیلی نہ ہوگی قذف سے چوتھی بار لازم ہونے والی سزا اور پہلی مرتبہ لازم ہونے والی سزا ایک دوسرے سے مختلف نہ ہوگی۔

پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ شرعی احکام کی مخالفت پر جو سزائیں مقرر ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ ان کا حکم ایک ہی رہتا ہے۔ جس کسی کو پہلی مرتبہ کسی جرم کی سزا میں کوڑے لگائے جائیں گے تو اسے اس جرم کے اعادہ کی صورت میں دوبارہ بھی کوڑے ہی لگائے جائیں گے اور جس کی سزا قتل ہے تو اسے اس جرم کی سزا میں پہلی بار ہی قتل کیا جائے گا اس کے چار مرتبہ اس فعل کے کرنے کا انتظار نہ کیا جائے گا جب حدود کے سلسلہ میں یہ اسی طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا تو جو شخص ایک مرتبہ شراب نوشی کرے اس کی سزا کوڑے ہیں قتل نہیں تو تقاضا قیاس یہی ہے کہ اس کی سزا ہمیشہ یہی رہے کہ جب بھی وہ شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارے جائیں۔ قتل نہ کیا جائے اور تکرار فعل کی وجہ سے سزا میں اضافہ نہ ہو۔ جیسا کہ ان لوگوں کی سزا میں تکرار فعل سے اضافہ نہیں ہوتا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے قیاس کا تقاضا اسی طرح ہے اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

توضیح: شراب نوشی بار بار کرنے کی سزا کوڑے ہی رہے گی تکرار فعل سے سزا میں اضافہ تلف نفس والا نہ ہوگا یہ حکم شروع میں تھا پھر منسوخ ہوگیا۔

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِیْ یُقْطَعُ فِیْهِ السَّارِقُ

مال کی کتنی مقدار پر ہاتھ کٹے گا؟

خلاصۃ البرام: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جس میں امام اوزاعی' مالک' شافعی اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں کہ تین درہم کی ڈھال کے بدلے ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے اس سے کم میں نہیں۔

نمبر ②: اس میں عطاء' ابراہیم' سفیان ثوری' ائمہ احناف رحمہم اللہ شامل ہیں۔ ان کے نزدیک چور کا ہاتھ دس درہم سے کم میں نہیں کاٹا جاسکتا۔

نمبر ③: یہاں ایک تیسرا فریق بھی ہے جس میں امام شافعی واحمد اور اسحاق رحمہم اللہ ہیں ان کا قول یہ ہے کہ چوتھائی دینار سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۴۸۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ یُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِیُّ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِجَنٍ قِیْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ .

۴۸۳۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے بدلے جس کی قیمت تین درہم تھی ہاتھ کاٹا۔

تخریج : مسلم فی الحدود باب٦' ابو داؤد فی الحدود باب١٢' ترمذی فی الحدود باب١٦' نسائی فی السارق باب٨/١٠' ابن ماجہ فی الحدود باب٢٢' مالک فی الحدود ٢١' دارمی فی الحدود باب٤' مسند احمد ٦/٢' ٥٤' ٦٤' ٢' ٤٣۔

اللغات: المجن۔ ڈھال۔

۴۸۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَیُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۸۴۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۴۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ

ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۸۴۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۴۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۸۴۲: ابن وہب نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۸۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ ، قَدْ سَرَقَ جَحْفَةً ثَمَنُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ، فَقَطَعَهُ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ جَحْفَةٍ ، قِيْمَتُهَا ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ، وَلَيْسَ فِيْهَا أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ،

۴۸۴۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے چمڑے کی ایک ڈھال چوری کی تھی جس کی قیمت تین درہم تھی۔ آپ نے اس کے ہاتھ کو کاٹ دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجفہ چمڑے کی ڈھال جس کی قیمت تین دراہم تھی ہاتھ کاٹ دیا۔ اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ اس سے کم مقدار چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔ اس سے کم پر غور کے لئے یہ روایت ملاحظہ ہو۔

اللغات: الجحفة۔ چمڑے کی ڈھال۔ الترس۔ لوہے کی ڈھال۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول</u>: ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حجفہ چمڑے کی ڈھال جس کی قیمت تین دراہم تھی کے بدلہ میں ہاتھ کاٹ دیا۔ اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ اس سے کم مقدار چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔

اس سے کم پر غور کے لئے یہ روایت ملاحظہ ہو۔

۴۸۴۴: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا صَالِحٌ أَبُوْ وَاقِدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ . فَعَلِمْنَا بِهٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّفَهُمْ عِنْدَ قَطْعِهِ فِي الْمِجَنِّ عَلٰى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قِيْمَتُهُ أَقَلُّ مِنْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ السَّارِقَ يُقْطَعُ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ ، الَّذِيْ قَدَّرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ، وَهُوَ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ ، وَلَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَوْهُ مِنْ هٰذَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْمَا يُسَاوِيْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ فَصَاعِدًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا.

۴۸۴۴: عامر بن سعد نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ نے روایت کی ہے کہ چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر جبکہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔اس سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ڈھال کی قیمت پر ہاتھ کاٹنے کو موقوف کیا ہے اور اس سے کم میں ہاتھ کو کاٹا نہیں جاسکتا۔ چنانچہ علماء کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ چور کا ہاتھ اسی مقدار میں کاٹا جائے گا جس کا اندازہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ڈھال کی قیمت سے بتلایا ہے اور وہ مقدار تین درہم ہے اور اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹ سکتے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔کہ دس درہم سے کم قیمت کی چیز میں ہاتھ کو کاٹا نہیں جاسکتا۔ یا پھر اس سے زیادہ انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : نسائی فی السارق باب ۱۰۔

حاصل روایات : اس سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ڈھال کی قیمت پر ہاتھ کاٹنے کو موقوف کیا ہے اور اس سے کم میں ہاتھ کو کاٹا نہیں جاسکتا۔ چنانچہ علماء کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ چور کا ہاتھ اسی مقدار میں کاٹا جائے گا جس کا اندازہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ڈھال کی قیمت سے بتلایا ہے اور وہ مقدار تین درہم ہے اور اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹ سکتے۔انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دس درہم سے کم قیمت کی چیز میں ہاتھ کو کاٹا نہیں جاسکتا۔ یا پھر اس سے زیادہ انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۸۴۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَا :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : كَانَ قِيْمَةُ الْمِجَنِّ الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .

۴۸۴۵: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس ڈھال کی قیمت جس میں آپ نے ہاتھ کاٹا اس کی قیمت دس درہم تھی۔

۴۸۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَا :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، مِثْلَهٗ.

۴۸۴۶: عمرو بن شعیب نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۴۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ،

عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ ، عَنْ أَيْمَنَ الْحَبَشِيِّ ، قَالَ قَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى مَا يُقْطَعُ فِيْهِ السَّارِقُ ، ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ :وَكَانَ يُقَوَّمُ ، يَوْمَئِذٍ دِيْنَارًا .

۴۸۴۷: مجاہد وعطاء نے ایمن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے کم درجہ جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے وہ ڈھال کی قیمت ہے اور اس وقت اس کا اندازہ ایک دینار سے لگایا جاتا تھا۔

تخریج : نسائی فی السارق باب ۱۰۔

۴۸۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ ، عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ ، قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِيْ جَحْفَةٍ وَقُوِّمَتْ يَوْمَئِذٍ -عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -دِيْنَارًا ، أَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .فَلَمَّا اُخْتُلِفَ فِيْ قِيْمَةِ الْمِجَنِّ ، الَّذِيْ قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اُحْتِيْطَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَلَمْ يُقْطَعْ إِلَّا فِيْمَا قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيْهِ وَفَاءً بِقِيْمَةِ الْمِجَنِّ الَّتِيْ جَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِقْدَارًا لَا يُقْطَعُ فِيْمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْهَا ، وَهِيَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ .وَقَدْ ذَهَبَ آخَرُوْنَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ إِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا

۴۸۴۸: عطاء نے ایمن بن ام ایمن سے انہوں نے ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ چمڑے کی ڈھال کے بدلے کاٹا جائے اس کی قیمت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک دینار یا دس درہم لگائی گئی۔ اب جب کہ اس ڈھال کی قیمت میں اختلاف ہوا جس کے بدلے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا تو احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ جس پر سب کا اتفاق ہے اور جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کم قطع کی مقدار بتلایا اسی کو اختیار کریں گے اور وہ مقدار دس درہم ہے۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ربع دینار یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اس دلیل سے استدلال کیا ہے۔

۴۸۴۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا قِيْلَ لَهُمْ :لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً أَيْضًا ، عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ إِلَّا فِيْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ ، لِأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّمَا أَخْبَرَتْ عَمَّا قَطَعَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهَا قَوَّمَتْ مَا قَطَعَ فِيْهِ، فَكَانَتْ قِيْمَتُهُ عِنْدَهَا رُبْعَ دِيْنَارٍ ، فَجَعَلَتْ ذٰلِكَ مِقْدَارَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۴۸۴۹: زہری نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ربع دینار یا اس سے زائد میں ہاتھ کاٹتے تھے۔تو ان سے کہا جائے گا یہ بھی دلیل نہیں بن سکتی جو اس طرف گئے ہیں کہ دس درہم میں ہاتھ کاٹا جائے گا کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا پس اس میں یہ احتمال ہے کہ انہوں نے ڈھال یا چیز کی قیمت چوتھائی دینار لگائی ان کے ہاں اس کی قیمت یہی تھی۔اس لئے انہوں نے اسی کو ہاتھ کاٹنے کی مقدار قرار دیا۔

تخریج : مسلم في الحدود ۱' ابو داؤد في الحدود باب۱۲' ترمذي في الحدود باب۱٦' نسائي في السارق باب۹/ ۱۰' مسند احمد ٦/ ٣٦۔

فریق ثالث نے اس روایت کو بھی دلیل بنایا ہے۔

۴۸۵۰: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . فَقَالُوْا :هٰذَا إِخْبَارٌ مِنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ ، أَنَّ مَا ذَكَرْنَا عَنْهَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، مِنْ قَطْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا ، إِنَّمَا أَخَذَتْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا وَقَفَهَا عَلَيْهِ عَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لَا مِنْ جِهَةِ تَقْوِيْمِهَا ؛ لِمَا كَانَ قَطَعَ فِيْهِ .قِيْلَ لَهُمْ :هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ ، لَوْ لَمْ يَخْتَلِفْ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهَا .فَقَدْ رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ فَكَانَ ذٰلِكَ إِخْبَارًا مِنْهَا عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا عَنْ قَوْلِهِ .وَيُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ -عِنْدَكُمْ -لَا يُقَارِبُ ابْنَ عُيَيْنَةَ، فَكَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِمَا رَوَى ، وَتَدَعُوْنَ مَا رَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ ؟ قَالُوْا :فَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا ، مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ .فَذَكَرُوْا

۴۸۵۰: عروہ اور عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ پہلی روایات میں ربع دینار یا اس سے زائد قیمت میں ہاتھ کا کاٹنا یہ بذات خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا گیا جو آپ نے ان کو بتلایا اس طرح نہیں جیسے سمجھا گیا کہ جس ڈھال کے بدلے میں ہاتھ کاٹا گیا اس کی قیمت لگائی گئی۔(جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوا تو پھر اس میں اجتہاد کی ضرورت نہیں)۔یہ

بات جو آپ نے نقل کی ہے بالکل اسی طرح ہوگی اگر اس روایت میں اختلاف نہ ہو۔ ذرا ملاحظہ فرمائیں۔ زہری نے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی جو اس سے پہلی فصل میں ہم نے نقل کی ہے اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی خبر دی ہے نہ کہ قول کی۔ اس روایت کی سند میں یونس بن یزید ہے اور وہ آپ کے ہاں بھی ابن عیینہ کے ہم پلہ تو کیا ہوتے ان کے قریب بھی نہیں پھر اس کی روایت کو تم بطور دلیل اختیار کرتے ہو اور ابن عیینہ کی روایت کو چھوڑتے ہو۔ یہ روایت دیگر طرق سے بھی مروی ہے اور وہ بھی یونس کی طرح دیگر رواۃ سے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ مخرمہ بن بکیر عن ابیہ۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب۱۳' مسلم فی الحدود ۲' ابو داؤد فی الحدود باب۱۲' نسائی فی السارق باب۹/۱۰' مسند احمد ۱۰٤/٦۔

۴۸۵۱: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . قِيْلَ لَهُمْ :كَيْفَ تَحْتَجُّوْنَ بِهٰذَا ، وَأَنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ أَنَّ مَخْرَمَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيْهَا حَرْفًا ، وَأَنَّ مَا رُوِيَ عَنْهُ مُرْسَلٌ ، وَأَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِالْمُرْسَلِ ؟ فَمَا يَذْكُرُوْنَ مِمَّا يَنْفُوْنَ بِهِ سَمَاعَ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ،

۴۸۵۱: مخرمہ بن بکیر عن ابیہ عن سلیمان بن یسار نے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔ اس روایت کو آپ کس طرح دلیل بناتے ہیں جبکہ مخرمہ رحمہ اللہ کے متعلق آپ کا خیال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے کوئی ایک حرف بھی نہیں سنا اور انہوں نے جو روایات نقل کی ہیں وہ مرسل ہیں اور مرسل روایت تو آپ کے ہاں قابل حجت نہیں۔ مخرمہ کے اپنے والد سے نہ سننے کے متعلق یہ روایت ہے۔

تخریج : مسلم فی الحدود ٥/٤' نسائی فی السارق باب ۱' ابن ماجه فی الحدود باب۲۲' مسند احمد ٢٤٩/٦' ٢٥٢۔

مخرمہ رحمہ اللہ کے اپنے والد سے عدم سماعت کا ثبوت:

۴۸۵۲: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، عَنْ خَالِهِ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ ، قَالَ : سَأَلْتُ مَخْرَمَةَ بْنَ بُكَيْرٍ :هَلْ سَمِعْتُ مِنْ أَبِيْكَ شَيْئًا ؟ فَقَالَ :لَا .قَالُوْا :فَإِنَّهُ قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عَمْرَةَ ، كَمَا رَوَاهُ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْهَا ، يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَيْضًا .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۴۸۵۲: ابن ابی مریم نے اپنے ماموں موسیٰ بن سلمہ سے نقل کیا کہ میں نے مخرمہ بن بکیر سے پوچھا کہ کیا تم نے

اپنے والد سے کچھ سنا؟ انہوں نے کہا نہیں۔ یہ روایت یونس بن یزید کی طرح یحییٰ بن سعید نے بھی روایت کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

فریق ثالث کا ایک اور دعویٰ:

یہ روایت یونس بن یزید کی طرح یحییٰ بن سعید نے بھی روایت کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۵۳: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ : ثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . قِيْلَ لَهُمْ : قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ ، عَنْ يَحْيَى ، مَنْ هُوَ أَثْبَتُ مِنْ أَبَانَ ، فَأَوْقَفَهُ عَلَى عَائِشَةَ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۴۸۵۳: عن یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ چوتھائی دینار اور اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔ اس روایت کو ابان بن یزید سے زیادہ پختہ روات نے یحییٰ بن سعید سے بیان کیا مگر انہوں نے اس کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوف بیان کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع بیان نہیں کیا ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۵۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ : مَا طَالَ عَلَيَّ أَيْ مَا طَالَ الزَّمَانُ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۸۵۴: مالک نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نہ مجھے اتنا عرصہ گزرا اور نہ مجھے بھول ہوئی کہ ہاتھ کاٹنا چوتھائی دینار اور اس سے زائد میں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۱۲' نسائی فی السارق باب ۹/ ۱۰' مالک فی الحدود ۲۴/ ۲۵۔

۴۸۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، قَالَ : ثَنَا أَرْبَعَةٌ عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، لَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ وَزُرَيْقُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَيْلِيُّ ، وَيَحْيَى ، وَعَبْدُ رَبِّهِ ابْنَا سَعِيْدٍ ، وَالزُّهْرِيُّ أَحْفَظُهُمْ كُلُّهُمْ اِلَّا أَنَّ فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى مَا قَدْ دَلَّ عَلَى الرَّفْعِ مَا نَسِيْتُ وَلَا طَالَ عَلَيَّ ، الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۸۵۵: حمیدی نے سفیان سے نقل کیا کہ عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا والی ہمیں چار نے بیان کی مگر کسی نے مرفوع نقل نہیں

کی وہ چار یہ ہیں۔ ایک عبداللہ بن ابی بکر دوم زریق بن حکیم ایلی سوم یحییٰ اور عبدربہ (جو دونوں سعید کے بیٹے ہیں)' چہارم زہری اور زہری ان میں سب سے زیادہ حافظہ والے ہیں مگر یحییٰ بن سعید کی روایت میں ایک لفظ ایسا ہے جو اس روایت کے رفع پر دلالت کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نہ تو میں بھولی اور نہ ہی زیادہ عرصہ گزرا کہ چور کا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔

۴۸۵۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا . فَكَانَ أَصْلُ حَدِيثِ يَحْيَى ، عَنْ عَمْرَةَ ، هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا رَوَاهُ عَنْهُ أَهْلُ الْحِفْظِ وَالْإِتْقَانِ ، مَالِكٌ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، لَا كَمَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ .فَقَدْ عَادَ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِلَى نَفْسِهَا ، إِمَّا لِتَقْوِيمِهَا مَا قَدْ خُولِفَ فِي تَوْقِيتِهِ ، وَلَمْ يَثْبُتْ فِيهِ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ .وَأَمَّا مَا اسْتَدَلَّ بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَلَى أَنَّ حَدِيثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، مِمَّا رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ عَنْهَا مَرْفُوعٌ بِقَوْلِهَا مَا طَالَ عَلَيَّ ، وَلَا نَسِيت . فَإِنَّ ذَلِكَ -عِنْدَنَا -لَا دَلَالَةَ فِيهِ، عَلَى مَا ذُكِرَ ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ مَعْنَاهَا فِي ذَلِكَ :مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ مَا قَطَعَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا كَانَتْ قِيمَتُهُ عِنْدَهَا رُبُعَ دِينَارٍ ، وَقِيمَتُهُ عِنْدَ غَيْرِهَا أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ ، فَيَعُودُ مَعْنَى حَدِيثِهَا هَذَا إِلَى مَعْنَى مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا قَبْلَ هَذَا مِنْ ذِكْرِهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيهِ، وَمِنْ تَقْوِيمِهَا إِيَّاهُ بِرُبُعِ دِينَارٍ .فَإِنْ قَالُوا :فَقَدْ رَوَاهُ أَبُوبَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ، مِثْلَ مَا رَوَاهُ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .وَذَكَرُوا فِي ذَلِكَ ،

۴۸۵۶: یحییٰ بن سعید نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ ربع دینار اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ یحییٰ نے عمرہ سے اصل روایت اسی طرح نقل کی جس قدر ہے وہ وہی ہے جس کو حفاظ حدیث نے بیان کیا وہ حفاظ امام مالک' ابن عیینہ رحمہما اللہ جیسے ثقہ لوگ ہیں نہ اس طرح جیسا کہ ابان بن یزید نے روایت کی ہے۔ اب روایت یحییٰ بن سعید عن عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹ آئی یا تو اس چیز کی قیمت لگانے میں جس کی قیمت میں اختلاف کیا گیا (یعنی ڈھال) یا پھر اس مقدار کے مقرر کرنے جس کے مقرر کرنے میں اختلاف کیا گیا تو اس سلسلہ میں اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کوئی بات مرفوع جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتی۔ البتہ ابن عیینہ کا یہ کہنا کہ: ماطال علی ولانسیت کے لفظوں سے مرفوع ہونا معلوم ہوتا ہے۔ تو ہمارے ہاں! اس میں اس قسم کی کوئی دلالت نہیں پائی جاتی

کیونکہ عین ممکن ہے کہ اس کا مطلب یہ ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے چوتھائی دینار قیمت کی چیز چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا اس واقعہ کو پیش آئے طویل عرصہ نہیں ہوا اور نہ ہی مجھے یہ واقعہ بھولا اور اس ڈھال کی قیمت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں چوتھائی حصہ دینار ہو اور اس کی قیمت دوسروں کے ہاں اس سے زیادہ ہو۔ اب اس روایت کا مطلب بھی اس روایت کی طرف لوٹ گیا جو ہم نے ان سے روایت کی ہے اور اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کس چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹتے تھے اور اس کی قیمت ربع دینار سے لگائی۔ اس کی ایک سند ایسی جو اعتراض سے بری ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اس روایت کو ابوبکر بن عمرو بن حزم نے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا ذکر کیا اور وہ بالکل ابان بن یزید عن عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی طرح ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۸۵۷: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۸۵۷: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرہ بنت عبدالرحمٰن عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا نہ جائے گا مگر یہ کہ ربع دینار اور اس سے زائد (قیمت والی چیز) میں۔

۴۸۵۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۵۸: عبداللہ بن جعفر نے یزید بن ہاد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۸۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۵۹: عبداللہ بن صالح نے لیث سے انہوں نے ابن الہاد سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۸۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ . قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ رُوِيَ هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَلٰكِنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلٰى أُصُوْلِكُمْ ، أَنْ تُعَارِضُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ ، وَلَا مَا رَوٰى يَحْيٰى وَعَبْدُ رَبِّهٖ ، ابْنَا سَعِيْدٍ ؛ لِأَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنَ الْاِتْقَانِ وَلَا مِنَ الْحِفْظِ ، مَا لِوَاحِدٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ ، وَلَا

لِمَنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عِنْدَكُمْ مِنَ الْإِتْقَانِ لِلرِّوَايَةِ وَالْحِفْظِ مَا لِمَنْ رَوَى حَدِيثَ الزُّهْرِيِّ وَيَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ ابْنَيْ سَعِيدٍ عَنْهُمْ .وَقَدْ خَالَفَ أَيْضًا أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ فِيمَا رَوَى عَنْ عَمْرَةَ مِنْ هَذَا ابْنُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ.

۴۸۶۰: ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت کو اسی طرح روایت کیا گیا جیسا کہ تم نے ذکر کیا مگر تمہارے اصول کے مطابق:
① یہ روایت سند کے لحاظ سے روایت زہری اور یحییٰ وعبدربہ بن سعید کی روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ابوبکر بن عمرو بن حزم کا حفظ واتقان ان میں سے کسی کے برابر نہیں ہے ② اور نہ ابوبکر سے روایت کرنے والے مثلاً ابن الہاد محمد بن اسحاق وغیرہ حفظ واتقان میں زہری اور ابنائے سعید سے روایت کرنے والوں کے ہم پلہ ہیں۔
③ ابوبکر بن محمد نے جو روایت عن عمرہ نقل کی ہے ان کے بیٹے عبداللہ بن ابی بکر نے اس کے خلاف روایت کی ہے ملاحظہ ہو۔

۴۸۶۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ :قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا وَقَدْ خَالَفَهُ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا رُزَيْقُ بْنُ حَكِيمٍ فَرَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَيَحْيَى وَعَبْدُ رَبِّهِ عَنْهَا .قَالَ :فَإِنْ كَانَ هَذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ كَثْرَةِ الرُّوَاةِ فَإِنَّ مَنْ رَوَى حَدِيثَ عَمْرَةَ عَنْهَا بِخِلَافِ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُوبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَكْثَرُ عَدَدًا .وَإِنْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنْ جِهَةِ الْإِتْقَانِ فِي الرُّوَاةِ وَالْحِفْظِ فَإِنَّ لِمَنْ رَوَى حَدِيثَ عَمْرَةَ عَنْهَا مِنْ يَحْيَى وَعَبْدِ رَبِّهِ مِنَ الْإِتْقَانِ فِي الرِّوَايَةِ وَالضَّبْطِ لَهَا مَا لَيْسَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ .فَإِنْ قَالُوا :فَقَدْ رَوَاهُ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ عَنْ عَمْرَةَ مِثْلَ مَا رَوَاهُ عَنْهَا أَبُوبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ .فَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ

۴۸۶۱: عبداللہ بن ابی بکر عن عمرہ وہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہاتھ کا ٹنا ربع دینار اور اس سے زائد میں ہے۔زریق بن حکیم نے عمرہ سے ابوبکر کے خلاف اور عبداللہ بن ابی بکر' یحییٰ' عبدربہ کی روایت کے موافق روایت کی ہے۔پس اگر کثرت رواۃ کے اعتبار سے دیکھیں تو عمرہ سے ابوبکر بن محمد کے خلاف روایت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور اگر رواۃ میں اتقان وحفظ کا لحاظ کرتے ہو تو تب بھی یحییٰ وعبدربہ جیسا حافظہ وپختگی ابوبکر بن محمد وغیرہ میں نہیں پائی جاتی۔

حاصل کلام: پس حاصل یہ ہوا کہ ابوبکر کی روایت کے مقابلہ میں یہ روایات بہرحال پختہ ہیں انہی کو لیا جائے گا۔

ایک اور سند سے ثبوت:

اس روایت کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے عمرہ سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ ابوبکر بن محمد نے روایت کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۸۶۲: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأَبِيْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَثِيْرِ بْنِ حُنَيْشٍ أَنَّهُمْ تَنَازَعُوْا فِي الْقَطْعِ فَدَخَلُوْا عَلٰى عَمْرَةَ يَسْأَلُوْنَهَا .فَقَالَتْ :قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ . قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا أَبُوْ سَلْمَةَ فَلَا نَعْلَمُ لِجَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَا نَعْلَمُهُ لَقِيَهُ أَصْلًا فَكَيْفَ يَجُوْزُ لَكُمْ أَنْ تَحْتَجُّوْا بِمِثْلِ هٰذَا عَلٰى مُخَالِفِكُمْ وَتُعَارِضُوْا بِهٖ مَا قَدْ رَوَاهُ عَنْ عَمْرَةَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا ؟ وَإِنْ احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ

۴۸۶۲: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور کثیر بن حنیش دونوں نے قطع ید کے متعلق تنازعہ کیا۔ چنانچہ دونوں عمرہ کی خدمت میں دریافت کے لئے گئے تو انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ربع دینار سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔ جعفر بن ربیعہ کا ابوسلمہ سے سماع وملاقات ہی ثابت نہیں پھر منقطع روایت کو اپنے مخالف پر بطور حجت کیسے پیش کرتے ہو اور پھر ایسے رواۃ سے معارضہ کرتے ہو جن کی اسناد متصل ہیں۔ روایت زہری سے آخری استدلال روایت یہ ہے۔

۴۸۶۳: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا .

۴۸۶۳: زہری نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ ربع دینار پس اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔

۴۸۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّارِقُ إِذَا سَرَقَ رُبُعَ دِيْنَارٍ قُطِعَ .

۴۸۶۴: زہری نے عمرہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا وہ کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور جب ربع دینار (کی مقدار چیز) چرائے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

۴۸۶۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا . قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ مِمَّا مَعْنَاهُ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنٰى .وَهُوَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ الدِّيْنَارِ فَصَاعِدًا .فَلَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاخْتُلِفَ عَنْ غَيْرِهٖ عَنْ عَمْرَةَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَلَمْ تَجِبِ الْحُجَّةُ بِشَيْءٍ مِنْهُ اِذَا كَانَ بَعْضُهُ يَنْفِيْ بَعْضًا .وَرَجَعْنَا اِلٰى أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فِيْ كِتَابِهٖ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ . فَأَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَعْنِ بِذٰلِكَ كُلَّ سَارِقٍ وَأَنَّهُ اِنَّمَا عَنٰى بِهٖ خَاصًّا مِنَ السُّرَّاقِ لِمِقْدَارٍ مِنَ الْمَالِ مَعْلُوْمٍ فَلَا يَدْخُلُ فِيْمَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنٰى بِهٖ خَاصًّا اِلَّا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنَاهُ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ عَنٰى سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ سَارِقِ مَا هُوَ دُوْنَهَا .فَقَالَ قَوْمٌ :هُوَ مِمَّنْ عَنَى اللّٰهُ تَعَالٰى ، وَقَالَ قَوْمٌ :لَيْسَ هُوَ مِنْهُمْ .فَلَمْ يَجُزْ لَنَا -لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ -أَنْ نَشْهَدَ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى أَنَّهُ عَنٰى مَا لَمْ يَجْمَعُوْا أَنَّهُ عَنَاهُ .وَجَازَ لَنَا أَنْ نَشْهَدَ فِيْمَا أَجْمَعُوْا أَنَّ اللّٰهَ عَنَاهُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ عَنَاهُ .فَجَعَلْنَا سَارِقَ الْعَشَرَةِ الدَّرَاهِمِ فَمَا فَوْقَهَا دَاخِلًا فِي الْآيَةِ فَقَطَعْنَاهُ بِهَا وَجَعَلْنَا سَارِقَ مَا دُوْنَ الْعَشَرَةِ خَارِجًا مِنَ الْآيَةِ فَلَمْ نَقْطَعْهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ .

۴۸۶۵: زہری نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھ ربع دینار اور اس سے زائد میں کاٹا جائے گا۔ ان سے کہا جائے گا کہ ہم اسی باب میں یہ روایت ابن عیینہ کی سند سے زہری سے ان کے علاوہ دیگر الفاظ سے نقل کر آئے ہیں جس کا مطلب اس روایت کے خلاف ہے اور وہ یہ ہے۔ **کان رسول اللہ یقطع فی ربع الدینار فصاعدا** کہ جناب رسول اللہ ﷺ دینار کی چوتھائی اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹتے تھے۔ پس جب زہری کی روایت بھی الفاظ کے اعتبار سے مضطرب اور دوسرے روات کے ساتھ عمرہ سے نقل کرنے میں مختلف ہے تو تمام استدلال کے لحاظ سے مرتفع ہو گئیں اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کی نفی کرتی ہیں۔ اب جب روایات تعیین میں شدید طور پر مختلف ہیں بلکہ ایک دوسری کے منافی ہیں تو اب قرآن مجید کے ارشاد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما جزاء بما کسبا نکالا من الله**

(المائدہ ۳۸) چوری کرنے والے مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹو ان کے عمل کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا۔ نمبر ①: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا چور مراد نہیں لیا۔ بلکہ ایک خاص معلوم مقدار کی چوری کرنے والے اشخاص مراد ہیں پس اس اجماع میں وہ لوگ ہی داخل ہوں گے جن پر سب کا اتفاق ہے۔ نمبر ②: اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دس درہم کی چوری کرنے والا شخص مراد لیا ہے۔ اس سے کم چوری کرنے والے سے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ بھی ان میں شامل ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہاں مراد لیا ہے۔ جبکہ دوسروں نے کہا کہ وہ ان میں شامل ہی نہیں (کہ اس پر چور کا اطلاق ہو) پس ہمارے لئے جائز نہیں (جبکہ علماء کا اس میں اختلاف ہے) کہ ہم اللہ تعالیٰ کے متعلق غیر اجماعی چیز کے مراد الٰہی ہونے کی گواہی دیں۔ البتہ یہ جائز ہے کہ متفق علیہ چیز کو مراد الٰہی کہیں۔ (کیونکہ زبان نبوت سے امت کا اجماع ضلالت پر ناممکن ہے) پس دس درہم یا اس سے زائد چرانے والے کو آیت کے تحت داخل مان کر اس میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جائے گا اور دس درہم سے کم کی چوری کرنے والے کو آیت کے حکم قطع سے خارج مانیں گے۔ پس اس کا ہاتھ نہ کاٹیں گے۔ (البتہ تعزیر ہوگی) فریق ثانی کا مؤقف مبرہن وثابت ہوگیا۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے ثابت ہوگیا کہ کم ازکم ربع دینار یا پھر اس سے زائد میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حل: ہم اسی باب میں یہ روایت ابن عیینہ کی سند سے زہری سے روایت ان کے علاوہ دیگر الفاظ سے نقل کر آئے ہیں جس کا مطلب اس روایت کے خلاف ہے اور وہ یہ ہے۔ **کان رسول اللہ یقطع فی ربع الدینار فصاعدا** کہ جناب رسول اللہ ﷺ دینار کی چوتھائی اور اس سے زائد میں ہاتھ کاٹتے تھے۔

پس جب زہری کی روایت بھی الفاظ کے اعتبار سے مضطرب اور دوسرے روایت کے ساتھ عمرہ سے نقل کرنے میں مختلف ہے تو تمام استدلال کے لحاظ سے مرتفع ہوگئیں اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کی نفی کرتی ہیں۔

رجوع الی الاصل:

اب جب روایات تعیین میں شدید طور پر مختلف ہیں بلکہ ایک دوسری کے منافی ہیں تو اب قرآن مجید کے ارشاد کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما جزاء بما کسبا نکالا من الله** (المائدہ: ۳۸)

چوری کرنے والے مرد اور چور عورت کا ہاتھ کاٹو ان کے عمل کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور سزا۔

نمبر ①: اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کا چور مراد نہیں لیا۔ بلکہ ایک خاص معلوم مقدار کی چوری کرنے والے اشخاص مراد ہیں پس اس اجماع میں وہ لوگ ہی داخل ہوں گے جن پر سب کا اتفاق ہے۔

نمبر ②: اس بات پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ دس درہم کی چوری کرنے والا شخص مراد لیا ہے۔اس سے کم چوری کرنے والے سے متعلق اختلاف ہے بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ بھی ان میں شامل ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہاں مراد لیا ہے۔جبکہ دوسروں نے کہا کہ وہ ان میں شامل ہی نہیں (کہ اس پر چور کا اطلاق ہو)

پس ہمارے لئے جائز نہیں (جبکہ علماء کا اس میں اختلاف ہے) کہ ہم اللہ تعالیٰ کے متعلق غیر اجماعی چیز کے مراد الٰہی ہونے کی گواہی دیں۔البتہ یہ جائز ہے کہ متفق علیہ چیز کو مراد الٰہی کہیں۔(کیونکہ زبان نبوت سے امت کا اجماع ضلالت پر ناممکن ہے) پس دس درہم یا اس سے زائد چرانے والے کو آیت کے تحت داخل مان کر اس میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جائے گا اور دس درہم سے کم کی چوری کرنے والے کو آیت کے حکم قطع سے خارج مانیں گے۔پس اس کا ہاتھ نہ کاٹیں گے۔(البتہ تعزیر ہوگی) فریق ثانی کا مؤقف مبرہن و ثابت ہو گیا۔الحمد للہ رب العالمین۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اقوال صحابہؓ و تابعینؒ سے تائید:

یہ بات ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عطاء عمرو بن شعیب رحمہما اللہ سے مروی ہے۔

قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

۴۸۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الدِّيْنَارِ أَوْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ

۴۸۶۶: قاسم بن عبدالرحمن نے روایت کی کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاتھ دینار یا دس درہم کے بدلے کاٹا جائے گا۔

قول عطاء عمرو رحمہم اللہ:

۴۸۶۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :كَانَ قَوْلُ عَطَاءٍ عَلٰى قَوْلِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

۴۸۶۷: ابن جریج بیان کرتے تھے کہ عطاء کا قول عمرو بن شعیب کے قول کے موافق تھا کہ دس درہم سے کم (چوری کرنے) میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

بَابُ الْاِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ الَّتِیْ تُوْجِبُ الْقَطْعَ

اتنی مقدار چوری کا اقرار جس سے ہاتھ کٹے

خلاصۃ البرام :علماء کی ایک جماعت جس میں حضرت عطاء ثوری مالک شافعی اور ابوحنیفہ ومحمد رحمہم اللہ شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ ایک مرتبہ اقرار سے ہی چور کا ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے۔

نمبر②: امام ابو یوسف احمد زفر اعمش رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کم ازکم ہاتھ کاٹنے کے لئے دو مرتبہ اقرار ضروری ہے۔

فریق اوّل: چور اگر چوری کا ایک مرتبہ اقرار کر لے تو ہاتھ کاٹنے کے لئے یہی کافی ہے دو مرتبہ اقرار کی حاجت نہیں جیسا مندرجہ ذیل روایات اس کی شاہد ہیں۔

۴۸۶۸: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ :ثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اُتِیَ بِسَارِقٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ هٰذَا سَرَقَ فَقَالَ مَا اِخَالُهٗ سَرَقَ فَقَالَ السَّارِقُ :بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ ائْتُوْنِیْ بِهٖ قَالَ :فَذُهِبَ بِهٖ فَقُطِعَ ثُمَّ حُسِمَ ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَقَالَ تُبْ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ :تُبْتُ اِلَی اللّٰهِ، فَقَالَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكَ

۴۸۶۸: محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک چور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لایا گیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا میرے خیال میں تو اس نے چوری نہیں کی۔ چور کہنے لگا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا اس کو لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر اس کو ابلتے تیل میں ڈال دو (تا کہ خون بہنے سے وہ ہلاک نہ ہو جائے) پھر اس کو میرے پاس لاؤ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس کو لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر داغا گیا پھر اس کو آپ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ تو اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ کو قبول فرمائے۔

تخریج : نسائی فی السارق باب ۳' دارمی فی الحدود باب ۶۔

اللغات :مااخاله۔ میں خیال نہیں کرتا۔ احسموه گرم تیل سے داغو۔

۴۸۶۹: حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ خُصَیْفَةَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۸۶۹: یزید بن خصیفہ نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۸۷۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۷۰: سفیان نے یزید بن خصیفہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اس کی مثل روایت کی ہے۔

۴۸۷۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ خُصَيْفَةَ أَخْبَرَهٗ أَنَّهٗ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۴۸۷۱: یزید بن خصیفہ نے بتلایا کہ میں نے محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان کو سنا کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے تھے۔

۴۸۷۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَمْرَو بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ عَبْدِ نَحْسٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ سَرَقْتُ جَمَلًا لِبَنِيْ فُلَانٍ .فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :إِنَّا فَقَدْنَا جَمَلًا لَنَا فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ . قَالَ ثَعْلَبَةُ :أَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِيْنَ قُطِعَتْ يَدُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ طَهَّرَنِيْ مِمَّا أَرَادَ أَنْ يُدْخِلَ جَسَدِي النَّارَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً قُطِعَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ وَمِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوْا :لَا تُقْطَعُ حَتّٰى يُقِرَّ مَرَّتَيْنِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۸۷۲: عبدالرحمن بن ثعلبہ انصاری نے اپنے والد سے بیان کیا کہ عمرو بن سمرہ بن حبیب بن عبدشمس کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! میں نے بنی فلاں کا ایک اونٹ چرایا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا ہمارا ایک اونٹ گم ہوا ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تو میں نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ فقہاء کی ایک جماعت کا کہنا

یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ایک مرتبہ سرقہ کا اعتراف کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ محمد بن الحسن رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ دوسروں نے کہا امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ دو مرتبہ اقرار کے بغیر اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات سے ہے۔

تشریح ثعلبہ کہتے ہیں کہ جب اس کا ہاتھ کاٹا گیا تو میری نگاہ اس پر تھی وہ کہہ رہا تھا۔ الحمدللہ الذی طھرنی مما اراد ان یدخل جسدی النار" تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے اس گناہ سے پاک کر دیا جس نے یہ چاہا کہ میرا جسم اس کی وجہ سے آگ میں داخل ہو۔

تخریج : ابن ماجه فی الحدود باب ۲٤۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: فقہاء کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ جب کوئی آدمی ایک مرتبہ سرقہ کا اعتراف کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا اور اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ محمد بن الحسن رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا موقف یہ ہے کہ دو مرتبہ اقرار کے بغیر اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات سے ہے۔

۴۸۷۳: بِمَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلٰى أَبِيْ ذَرٍّ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ الْمَتَاعُ .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ :بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، قَالَ :بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَأَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ .ثُمَّ جِيْءَ بِهٖ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ قَالَ :أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْطَعْهُ بِإِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتّٰى أَقَرَّ ثَانِيَةً .فَهٰذَا أَوْلٰى مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ فِيْهِ زِيَادَةً عَلٰى مَا فِي الْأَوَّلِ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُهُمَا قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ فَوَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ قَامَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَا أَنَّهُ رَدَّهُ أَرْبَعًا وَأَنَّهُ لَمْ يَرْجُمْهُ بِإِقْرَارِهٖ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأُخْرِجَ ذٰلِكَ مِنْ حُكْمِ الْإِقْرَارِ بِحُقُوْقِ الْآدَمِيِّيْنَ الَّتِيْ يُقْبَلُ فِيْهَا الْإِقْرَارُ مَرَّةً وَاحِدَةً وَرُدَّ حُكْمُ الْإِقْرَارِ بِذٰلِكَ إِلٰى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهِ .فَكَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ غَيْرَ مَقْبُوْلَةٍ إِلَّا مِنْ أَرْبَعَةٍ فَكَذٰلِكَ جَعَلَ الْإِقْرَارَ بِهٖ لَا يُوْجِبُ

الْجَلْدَ إِلَّا بِإِقْرَارِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ أَيْضًا لِذٰلِكَ يُرَدُّ إِلَى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا .فَكَمَا كَانَتِ الشَّهَادَةُ عَلَيْهِ لَا يَجُوزُ إِلَّا مِنَ اثْنَيْنِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِهَا لَا يُقْبَلُ إِلَّا مَرَّتَيْنِ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ جَمِيعًا لَمَّا رَوَوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُقِرِّ بِالزِّنَا لَمَّا هَرَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خَلَّيْتُمْ سَبِيْلَهُ.فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ عَلَى أَنَّ رُجُوْعَهُ مَقْبُوْلٌ وَاسْتَعْمَلُوْا ذٰلِكَ فِي سَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلُوْا مَنْ أَقَرَّ بِهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ رُجُوْعِهِ وَلَمْ يَخُصُّوْا الزِّنَا بِذٰلِكَ دُوْنَ سَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ .فَكَذٰلِكَ لَمَّا جُعِلَ الْإِقْرَارُ فِي الزِّنَا لَا يُقْبَلُ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهِ مِنَ الْبَيِّنَةِ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُقْبَلُ الْإِقْرَارُ بِسَائِرِ حُدُوْدِ اللّٰهِ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ عَلَيْهَا مِنَ الْبَيِّنَةِ .فَأَدْخَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي هٰذَا عَلَى أَبِي يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالَ لَوْ كَانَ لَا يُقْطَعُ فِي السَّرِقَةِ حَتَّى يُقِرَّ بِهَا سَارِقُهَا مَرَّتَيْنِ لَكَانَ إِذَا أَقَرَّ أَوَّلَ مَرَّةٍ صَارَ مَا أَقَرَّ بِهِ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْقَطْعُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ السَّارِقُ لَا يُقْطَعُ فِيْمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ بِأَخْذِهِ إِيَّاهُ دَيْنًا . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِأَبِي يُوْسُفَ رَحِمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ لَزِمَ ذٰلِكَ أَبَا يُوْسُفَ فِي السَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُهُ فِي الزِّنَا أَيْضًا إِذْ كَانَ الزَّانِي فِي قَوْلِهِمْ لَا يُحَدُّ فِيْمَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ مَهْرٌ كَمَا لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْمَا قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ دَيْنًا .فَلَوْ كَانَتْ هٰذِهِ الْعِلَّةُ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَى أَبِي يُوْسُفَ يَجِبُ بِهَا فَسَادُ قَوْلِ أَبِي يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ لَلَزِمَ مُحَمَّدًا مِثْلُ ذٰلِكَ فِي الْإِقْرَارِ بِالزِّنَا .وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمَّا أَقَرَّ بِالزِّنَا مَرَّةً لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ حَدٌّ وَقَدْ أَقَرَّ بِوَطْءٍ لَا يُحَدُّ فِيْهِ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ فَوَجَبَ عَلَيْهِ مَهْرٌ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُحَدَّ فِي وَطْءٍ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ مَهْرٌ .فَإِذَا كَانَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْإِقْرَارِ بِالزِّنَا فَكَذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ حُجَّةٌ فِي الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ .وَقَدْ رَدَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِي أَقَرَّ عِنْدَهُ بِالسَّرِقَةِ مَرَّتَيْنِ .

۴۸۷۳: ابوذر کے مولیٰ ابومنذر نے ابوامیہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور لایا گیا اس نے اعتراف تو اچھی طرح کیا مگر اس کے پاس سامان نہ پایا گیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا میرے خیال میں تو تم نے چوری نہیں کی۔ اس نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو اس کے سامنے دو تین مرتبہ دھرایا اس نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اس کا ہاتھ ایک مرتبہ اقرار سے نہیں کاٹا جب تک کہ اس نے دوسری مرتبہ اقرار نہیں کیا۔ یہ روایت

پہلی روایت سے اس لئے اولیٰ ہے کہ اس میں پہلی سے اضافہ پایا جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسری روایت سے پہلی کو منسوخ کر دیا ہو۔ اب جبکہ روایت میں احتمال ہے تو نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تا کہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔ جب روایات میں احتمال ہے۔ تو نظر کی طرف رجوع کریں گے۔ آپ ﷺ کا یہ طریقہ مبارک پایا کہ آپ نے زنا کا اقرار کرنے والے کو چار مرتبہ واپس کیا اور ایک مرتبہ اقرار کرنے پر اس کو رجم نہیں کیا اور اسے ان انسانی حقوق سے جن میں ایک بار کا اقرار قابل قبول ہوتا ہے ان سے نکال دیا اور اس اقرار کا وہی حکم قرار دیا جو گواہی کا ہوتا ہے تو جس طرح اس کے خلاف چار گواہوں سے کم گواہوں کی گواہی قابل قبول نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا تو جس مجرم کا چار مرتبہ اقرار نہ ہو حد واجب نہ ہوگی۔ اس سے ثابت ہوگیا کہ چوری کے اقرار کو اس کی گواہی کی طرف لوٹایا جائے گا تو جس طرح اس کے خلاف دو سے کم کی گواہی مقبول نہیں اس طرح اقرار بھی دوبار ہوگا تب قبول کیا جائے گا اور ہم نے غور کیا کہ ان تمام روات نے جناب رسول اللہ ﷺ سے زنا کا اقرار کرنے والے کے بارے میں روایت کی ہے کہ جب اس نے اقرار کیا تو آپ نے اس کو چار مرتبہ واپس کیا اور ایک بار کے اقرار پر اس کو رجم نہیں فرمایا۔ اب اس کو ان انسانی حقوق سے کہ جن میں ایک بار کا اقرار مقبول ہوتا ہے خارج کر دیا اور اس اقرار کے حکم کو گواہی کے حکم کی طرف لوٹا دیا۔ تو جس طرح اس کے خلاف چار سے کم گواہوں کی گواہی مقبول نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا کہ جب تک وہ چار مرتبہ اقرار نہ کرے حد واجب نہ ہو گی۔ تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ چوری کے اقرار کو بھی اس کی گواہی کی طرف لوٹایا جائے گا تو جس طرح اس کے خلاف دو آدمیوں سے کم کی گواہی قابل قبول نہیں اسی طرح اقرار بھی دوبار ہوگا تو تب قبول کیا جائے گا۔ ہم سب اس بات کو مانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے زنا کے اقراری مجرم کے متعلق روایت یہ ہے کہ جب وہ بھاگ گیا تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا راستہ کیوں نہ چھوڑ دیا تو فقہاء کے ہاں اس کا مطلب یہی ہے کہ اس کا رجوع ان کے ہاں مقبول ہے اور انہوں نے تمام حدود میں اس پر عمل کیا۔ چنانچہ انہوں نے یہ مقرر کیا ہے کہ جو شخص اقرار کے بعد رجوع کرے اس کا رجوع قابل قبول ہے۔ فقہاء نے اس بات کو باقی حدود کو چھوڑ کر صرف زنا سے متعلق نہیں کیا۔ تو اس طرح زنا کے اقرار میں وہی تعداد معتبر ہے جو گواہی کے لئے قبول کی جاتی ہے۔ تو تمام حدود میں اسی طرح اتنی بار کا اقرار مقبول ہوگا جتنی گواہی دی جاتی ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر اعتراض یہ ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر چور کا ہاتھ اس وقت تک نہ کاٹا جائے جب تک کہ وہ دوسری مرتبہ اقرار نہ کرے تو جب اس نے پہلی مرتبہ اقرار کیا تو یہ مال اس پر قرض ہو گیا اور جب وہ قرض ہو گیا تو اس پر ہاتھ کا کاٹنا جائز نہ ہوگا کیونکہ جو چیز اس کے لینے سے اس پر قرض ہو گئی ہو اس پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ پس دوبارہ اقرار کو لازم کرنا درست نہ ہوا۔ ان کو جواب میں کہے کہ امام ابو یوسف کی طرف سے اس کا ایک الزامی جواب دیا جا رہا ہے کہ اگر چوری کے سلسلہ میں یہ بات امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر لازم کرتے ہیں تو آپ کو زنا کے سلسلہ میں اس قسم کی بات خود اپنے حق میں تسلیم کرنا

پڑے گی (حالانکہ آپ اس کو تسلیم نہیں کرتے) کہ جب زانی پر مہر لازم ہوگا تو بالاتفاق اس پر حد واجب نہ ہوگی جس طرح کہ چور پر مال کے قرض ہو جانے کی صورت میں اس کا ہاتھ کاٹا نہیں جاتا۔ پس جس علت کی وجہ سے امام محمد رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ پر اعتراض کیا ہے۔ اسی علت کی وجہ سے خود ان پر اعتراض لازم آتا ہے تو جس طرح اقرار زنا کے سلسلہ میں امام محمد رحمہ اللہ جب اس پر نہ لزوم مہر کے قائل ہیں اور نہ سقوط حد کے قائل ہیں۔ کیونکہ جس وطی میں وجوب مہر ہو اس واطی پر حد واجب نہیں ہوتی۔ حاصل کلام یہ ہوا کہ جب زنا کے اقرار کی صورت میں ایک بار کے اقرار سے امام محمد رحمہ اللہ حد کو ساقط نہیں مانتے تو یہ بات چوری کے سلسلہ میں بھی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف سقوط حد سرقہ کے لئے تسلیم نہیں کی جاسکتی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس نے آپ کے ہاں چوری کا اقرار دو بار کیا آپ نے اس کو لوٹا دیا۔

تشریح: پس آپ نے حکم دیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر اس کو لایا گیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تم کہو میں اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اس نے کہا استغفر اللہ و اتوب الیہ" پھر آپ نے دعا فرمائی "اللھم تب علیہ" اے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب۹' نسائی فی السارق باب۳' ابن ماجہ فی الحدود باب۲۹' دارمی فی الحدود باب۶' مسند احمد ۲۹۳/۵۔

حاصل روایات : اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے اس کا ہاتھ ایک مرتبہ اقرار سے نہیں کاٹا جب تک کہ اس نے دوسری مرتبہ اقرار نہیں کیا۔

روایت اوّل کا جواب: یہ روایت پہلی روایت سے اس لئے اولیٰ ہے کہ اس میں پہلی سے اضافہ پایا جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسری روایت سے پہلی کو منسوخ کر دیا ہو۔ اب جبکہ روایت میں احتمال ہے تو نظر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تاکہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

جب روایات میں احتمال ہے۔ تو نظر کی طرف رجوع کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریقہ مبارک پایا کہ آپ نے زنا کا اقرار کرنے والے کو چار مرتبہ واپس کیا اور ایک مرتبہ اقرار کرنے پر اس کو رجم نہیں کیا اور اسے ان انسانی حقوق سے جن میں ایک بار کا اقرار قابل قبول ہوتا ہے ان سے نکال دیا اور اس اقرار کا وہی حکم قرار دیا جو گواہی کا ہوتا ہے تو جس طرح اس کے خلاف چار گواہوں سے کم گواہوں کی گواہی قابل قبول نہیں زنا کے اقرار کو بھی اسی طرح قرار دیا گیا تو جس مجرم کا چار مرتبہ اقرار نہ ہو حد واجب نہ ہوگی۔

حاصل کلام: یہ ہوا کہ جب زنا کے اقرار کی صورت میں ایک بار کے اقرار سے امام محمد رحمہ اللہ حد کو ساقط نہیں مانتے تو یہ بات

چوری کے سلسلہ میں بھی امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف سقوط حد سرقہ کے لئے تسلیم نہیں کی جاسکتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس نے آپ کے ہاں چوری کا اقرار دو بار کیا آپ نے اس کو لوٹا دیا۔

۴۸۷۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا أَقَرَّ عِنْدَهُ بِسَرِقَةٍ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ : قَدْ شَهِدْتُ عَلٰى نَفْسِكَ شَهَادَتَيْنِ قَالَ : فَأَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَعَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ. أَفَلَا تَرٰى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَدَّ حُكْمَ الْإِقْرَارِ بِالسَّرِقَةِ إِلٰى حُكْمِ الشَّهَادَةِ عَلَيْهَا فِيْ عَدَدِ الشُّهُوْدِ فَكَذٰلِكَ الْإِقْرَارُ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ كُلِّهَا لَا يُقْبَلُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا بِعَدَدِ مَا يُقْبَلُ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلَيْهَا .

۴۸۷۴: قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کے متعلق بیان کیا کہ ان کے ہاں ایک آدمی نے چوری کا دو مرتبہ اقرار کیا تو آپ نے فرمایا تو نے اپنے نفس کے خلاف دو مرتبہ گواہی دی پھر آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا اور وہ ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دیا۔ اس روایت میں غور فرمائیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے اقرار کو اس کے سلسلہ میں گواہوں کی تعداد کی طرف لوٹایا ہے تمام حدود اللہ میں اقرار کا حکم گواہی کی طرح ہوگا ان کے متعلق جتنی گواہی مطلوب ہوتی ہے۔ اقرار بھی اسی مقدار سے معتبر مانا جائے گا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زیورات عاریت کے طور پر لیتی اور ان کو واپس نہ کرتی۔ پس اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

تخریج : ابن ماجه في الحدود باب ۲۳۔

حاصل روایات : اس روایت میں غور فرمائیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چوری کے اقرار کو اس کے سلسلہ میں گواہوں کی تعداد کی طرف ولٹایا ہے تمام حدود اللہ اقرار کا حکم گواہی کی طرح ہوگا ان کے متعلق جتنی گواہی مطلوب ہوتی ہے۔ اقرار بھی اسی مقدار سے معتبر مانا جائے گا۔

نوٹ : اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مذہب کو ترجیح دی اور اقرار سرقہ کو اقرار شہادت کے مماثل قرار دیا اور نظر کو ان کی دلیل کی تائید میں لائے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فَلَا يَرُدُّهُ هَلْ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ قَطْعٌ أَمْ لَا ؟

ادھار زیور لے کر واپس نہ کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے یا نہیں؟

بعض علماء کا یہ خیال ہے کہ عاریۃ چیز لے کر نہ دینے والے کا ہاتھ چور کی طرح کاٹا جائے گا اس کو امام احمد ابن راہویہ رحمہ اللہ اور ظاہریہ نے اختیار کیا ہے۔ دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ استعارہ کے طور پر لینے والے پر قطع ید نہیں ہے البتہ ضمان ہے اس قول کو امام شعبی، نخعی، ثوری، ائمہ احناف، شافعی رحمہ اللہ اہل مدینہ اہل کوفہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: عاریۃ چیز لے کر واپس نہ کرنا سرقہ کی طرح ہے اس لئے ایسا کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ مندرجہ ذیل روایت اس کی دلیل ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد:

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :رُوِىَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ وَلَا تَرُدُّهُ قَالَ :فَأُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت زیورات عاریت کے طور پر لیتی اور ان کو واپس نہ کرتی۔ پس اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۸۷۵: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رَجَالٍ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا .فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَلَّمُوْهُ فَكَلَّمَ أُسَامَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ ، لَا أَرَاكَ تُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَقَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَ يَدَ الْمَخْزُوْمِيَّةِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنِ اسْتَعَارَ شَيْئًا فَجَحَدَهُ وَجَبَ أَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ وَكَانَ عِنْدَهُمْ بِذٰلِكَ فِيْ مَعْنَى السَّارِقِ

وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ .وَخَالَفَھُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا یُقْطَعُ وَیَضْمَنُ .وَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَھُمْ أَنَّ ھٰذَا الْحَدِیْثَ قَدْ رَوَاہُ مَعْمَرٌ کَمَا ذَکَرُوْا وَقَدْ رَوَاہُ غَیْرُہٗ فَزَادَ فِیْہِ أَنَّ تِلْکَ الْمَرْأَةَ الَّتِیْ کَانَتْ تَسْتَعِیْرُ الْحُلِیَّ فَلَا تَرُدُّہٗ سَرَقَتْ فَقَطَعَھَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَرِقَتِھَا . فَمَا رُوِیَ فِیْ ذٰلِکَ

۴۸۷۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک مخزومی عورت لوگوں سے عاریت کے طور پر سامان لے کر پھر انکار کر دیتی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے عزیز و اقارب اسامہ بن زید کے پاس آئے ان سے بات کی اور اسامہ رضی اللہ عنہ نے ان کے کہنے پر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ کو فرمایا تم مجھ سے اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق بات کرتے ہو۔ پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ اے لوگو! تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاکت کا شکار ہوتے کہ ان میں جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے اور جب کمزور و کم درجہ چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ چنانچہ مخزومیہ کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جس نے کوئی چیز عاریت کے طور پر لی اور پھر اس کا انکار کر دیا۔ تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنا لازم ہے ایسی عاریت ان کے ہاں سرقہ کے مفہوم میں شامل ہے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ عاریت کے طور پر سامان لے کر انکار کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے البتہ ضمان لیا جائے گا۔ اس روایت کو معمر نے اسی طرح روایت کیا جیسا آپ نے ذکر کیا ہے مگر ان کے علاوہ دیگر روات نے اس روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: **ان تلک المرة التی کانت تستعیر الحلی فلا تردہ' سرقت فقطعها فیه رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم لسرقتها**" کہ اس عورت کا ہاتھ سرقہ کی وجہ سے کاٹا گیا۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الحدود ۱۰' ابو داؤد فی الحدود باب ۴' ۱۶' نسائی فی السارق باب ۵' ۶' مسند احمد ۱۶۲/۶۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جس نے کوئی چیز عاریت کے طور پر لی اور پھر اس کا انکار کر دیا۔ تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالنا لازم ہے ایسی عاریت ان کے ہاں سرقہ کے مفہوم میں شامل ہے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف و دلیل:</u> عاریت کے طور پر سامان لے کر انکار کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے البتہ ضمان لیا جائے گا۔

<u>فریق اوّل کے مؤقف کا جواب:</u> اس روایت کو معمر نے اسی طرح روایت کیا جیسا آپ نے ذکر کیا ہے مگر ان کے علاوہ دیگر روات نے اس روایت میں اضافہ نقل کیا ہے: **ان تلک المرأة التی کانت تستعیر الحلی فلا تردہ' سرقت فقطعها فیه رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم لسرقتها**" کہ اس عورت کا ہاتھ سرقہ کی وجہ سے کاٹا گیا۔ روایت ملاحظہ ہو:

۴۸۷۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ اِمْرَأَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُقْطَعَ .فَكَلَّمَهُ فِيْهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ أَیْ تَغَيَّرَ مِنَ الْغَضَبِ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ .فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ :اسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ النَّاسَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا .

۴۸۷۶: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتح مکہ کے دنوں چوری کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا حضرت اسامہ بن زید نے اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو غصہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک بدل گیا تو آپ نے فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کرتے ہو؟ حضرت اسامہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے معاف فرمادیں۔

جب پچھلا پہر ہوا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی خوب تعریف کی جس کا وہ حقدار ہے پھر فرمایا امابعد! تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی چوری کرتا اس کو چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی چوری کر لیتا تو اس پر حد قائم کرتے مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر بالفرض فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ پھر آپ نے اس عورت کے متعلق حکم دیا جس نے چوری کی تھی پس اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا گیا۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب۱۲، مسلم فی الحدود۹/۸، ابو داؤد فی الحدود باب ٤، ترمذی فی الحدود باب٦، نسائی فی السارق باب٦، ابن ماجہ فی الحدود باب ٦، دارمی فی الحدود باب٥۔

۴۸۷۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا :مَنْ يَجْتَرِءُ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالُوْا :وَمَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ ؟ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَعْنَاهُ .فَثَبَتَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْقَطْعَ كَانَ بِخِلَافِ الْمُسْتَعَارِ الْمَجْحُوْدِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدْفَعُ الْقَطْعَ فِي الْخِيَانَةِ

۴۸۷۷: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ قریش نے مخزومی عورت کے معاملے کو بڑی اہمیت دی جس نے چوری کی تھی آپس میں کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس موقعہ پر گفتگو میں کون جرأت کرے گا پھر کہنے لگے اسامہ کے علاوہ اور کوئی جرأت نہیں کر سکتا پھر اس کی ہم معنی روایت نقل کی ہے۔ان روایات سے ثابت ہوا کہ مستعار زیورات جن کا وہ انکار کر دیتی تھی یہ چوری اس سے زائد تھی مستعار زیورات کو دبانا یہ خیانت ہے اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ کاٹنے کی نفی منقول ہے۔ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی احادیث الانبیاء باب ٥٤' فضائل اصحاب النبی ﷺ باب١٨' والحدود باب١٢' مسلم فی الحدود ٩/٨' ابو داؤد فی الحدود باب٤' نسائی فی السارق باب٦' ابن ماجه فی الحدود باب٦' دارمی فی الحدود باب٥۔

حاصل روایات : ان روایات سے ثابت ہوا کہ مستعار زیورات جن کا وہ انکار کر دیتی تھی یہ چوری اس سے زائد تھی مستعار زیورات کو دبانا یہ خیانت ہے اس کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ کاٹنے کی نفی منقول ہے۔ملاحظہ ہو۔

۴۸۷۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ .

۴۸۷۸: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خائن' اچکے' لٹیرے پر قطع ید نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب١٤' ترمذی فی الحدود باب١٨' نسائی فی السارق باب١٣' ابن ماجه فی الحدود باب٢٦' دارمی فی الحدود باب٨۔

۴۸۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْبَلْخِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۴۸۷۹: مکی بن ابراہیم بلخی نے ابن جریج سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۸۰: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. فَلَمَّا كَانَ الْخَائِنُ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ وَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّارِقِ وَأُحْكِمَتِ السُّنَّةُ أَمْرَ السَّارِقِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلَيْهِ الْقَطْعُ أَنَّهُ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِقْدَارًا مِنَ الْمَالِ مَعْلُوْمًا مِنْ حِرْزٍ وَكَانَ الْمُسْتَعِيْرُ أَخَذَ الْمَالَ الْمُسْتَعَارَ مِنْ غَيْرِ حِرْزٍ ثَبَتَ أَنَّهٗ لَا قَطْعَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ لِعَدَمِ الْحِرْزِ .وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِمَّا صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيَ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ

أَجْمَعِيْنَ

۴۸۸۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جبکہ خائن پر قطع ہی نہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خائن اور چور میں فرق فرمایا ہے اور چور کے معاملے میں یہ پختہ طریقہ ثابت ہے کہ جب وہ مال کی ایک مخصوص مقدار (دس درہم) کسی محفوظ مقام سے لے تو تب اس پر قطع آئے گا اور عاریت کے طور پر لینے والے نے تو محفوظ مقام سے بلا اجازت نہیں لیا بلکہ اس کے ہاتھ لے لیا ہے مال کے محفوظ مقام پر نہ ہونے کی وجہ سے اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہ ہوگی۔ یہ جو اوپر مذکور ہوا جس سے ہم نے آثار کے معانی کا باہمی درست ہونا ثابت کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابویوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: جبکہ خائن پر قطع ہی نہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خائن اور چور میں فرق فرمایا ہے اور چور کے معاملے میں یہ پختہ طریقہ ثابت ہے کہ جب وہ مال کی ایک مخصوص مقدار (دس درہم) کسی محفوظ مقام سے لے تو تب اس پر قطع آئے گا اور عاریت کے طور پر لینے والے تو محفوظ مقام سے بلا اجازت نہیں لیا بلکہ اس کے ہاتھ لے لیا ہے مال کے محفوظ مقام پر نہ ہونے کی وجہ سے اس پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہ ہوگی۔

یہ جو اوپر مذکور رہا جس سے ہم نے آثار کے معانی کا باہمی درست ہونا ثابت کیا ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں فریق ثانی کے مسلک کو ثابت کیا اور فریق اوّل کی دلیل کا جواب میں دے دیا۔ روایات کا ایسا معنی لیا جس سے روایات کا تضاد اٹھ جائے۔

بَابُ سَرِقَةِ الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ

پھل اور پنیری کی چوری کا حکم

خلاصۃ الزام: ① علماء کی ایک جماعت جس میں حضرت حسن بصری ابوحنیفہ محمد رحمہم اللہ شامل ہیں وہ یہ فرماتے ہیں کہ تازہ پھل اور پنیری اور کھجور کی شاخ خواہ باغ کے اندر سے لی جائے یا باہر سے ان میں ہاتھ کاٹنا لازم نہیں۔ ② علماء کی جماعت جس میں امام زہری ثوری مالک وشافعی رحمہم اللہ شامل ہیں ان کے ہاں بغیر باڑ والے باغ سے لینے کی شکل میں تو ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے اور باڑ والے کے متعلق حکم دیگر اموال جیسا ہے۔

<u>فریق اوّل کا مؤقف:</u> کہ پنیری کے پودے اور پھلوں میں مطلقاً ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

۴۸۸۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَغَرَسَهُ فِي حَائِطِ سَيِّدِهِ فَخَرَجَ صَاحِبُ

الْوَدِيِّ يَلْتَمِسُ وَدِيَّهُ فَوَجَدَهُ فَاسْتَعْدَى عَلَى الْعَبْدِ عِنْدَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَسَجَنَ الْعَبْدَ وَأَرَادَ قَطْعَ يَدِهِ فَانْطَلَقَ سَيِّدُ الْعَبْدِ إِلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَقَالَ الرَّجُلُ :فَإِنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخَذَ غُلَامِي وَهُوَ يُرِيْدُ قَطْعَ يَدِهِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَمْشِيَ مَعِيْ إِلَيْهِ فَتُخْبِرَهُ بِالَّذِيْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمَشٰى مَعَهُ رَافِعٌ حَتّٰى أَتَى مَرْوَانَ فَقَالَ :أَخَذْتَ عَبْدًا لِهٰذَا ؟ فَقَالَ :نَعَمْ ، قَالَ :مَا أَنْتَ صَانِعٌ بِهٖ ؟ قَالَ :أَرَدْتُ قَطْعَ يَدِهٖ. فَقَالَ لَهُ رَافِعٌ :إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالْعَبْدِ فَأُرْسِلَ .

۴۸۸۱: یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہ ایک غلام نے ایک آدمی کی حویلی سے کھجور کی پنیری چوری کی اور اسے اپنے آقا کی حویلی میں لگا دیا۔ پنیری کا مالک اپنی پنیری کے پودے کو تلاش کرنے نکلا اور اس غلام کو پالیا اور اس کو مروان بن حکم حاکم مدینہ کے پاس لے گیا۔ مروان نے غلام کو قید خانہ میں ڈال دیا اور اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا۔ غلام کا مالک رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا اور ان کو اس بات کی اطلاع دی تو انہوں نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھلوں اور پنیری کے پودوں کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔ اس شخص نے کہا کہ مروان نے میرے غلام کو قید کر رکھا ہے اور وہ اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ ان کے ہاں چلیں اور جو کچھ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اس کو بتلائیں۔ چنانچہ حضرت رافع اس کے ساتھ تشریف لے گئے مروان کے ہاں پہنچے اور فرمایا تم نے اس کا غلام پکڑا ہوا ہے اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟ اس نے کہا میں اس کا ہاتھ کاٹنا چاہتا ہوں حضرت رافع نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا پھلوں اور پنیری کے پودوں پر ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ چنانچہ مروان نے (یہ سن کر) حکم دیا پس غلام کو چھوڑ دیا گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الحدود باب ۱۳' مالك فی الحدود ۳۲۔

۴۸۸۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ أَنَّ عَبْدًا سَرَقَ وَدِيًّا مِنْ حَائِطِ رَجُلٍ فَجَاءَ بِهٖ فَغَرَسَهُ فِيْ مَكَانٍ آخَرَ .فَأُتِيَ بِهٖ مَرْوَانَ فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ فَشَهِدَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا يُقْطَعُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَلَا مِنَ الْكَثَرِ وَسَوَاءٌ عِنْدَهُمْ أَخَذَ مِنْ حَائِطِ صَاحِبِهٖ أَوْ مَنْزِلِهٖ بَعْدَمَا قَطَعَهُ وَأَحْرَزَهُ فِيْهِ .وَقَالُوْا :لَا قَطْعَ أَيْضًا فِيْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَلَا فِيْ خَشَبِهٖ لِأَنَّ رَافِعًا

لَمْ يَسْأَلْ عَنْ قِيمَةِ مَا كَانَ فِي الْوَدِيَّةِ الْمَسْرُوقَةِ مِنَ الْجَرِيدِ وَلَا عَنْ قِيمَةِ جِذْعِهَا وَدَرَأَ الْقَطْعَ عَنِ السَّارِقِ فِي ذٰلِكَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي كَثَرٍ وَهُوَ الْجُمَّارُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا قَطْعَ فِي الْجُمَّارِ وَلَا فِيمَا يَكُونُ عِنْدَهُ مِنَ الْجَرِيدِ وَالْخَشَبِ وَالثَّمَرِ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوْا :هٰذَا الَّذِي حَكَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِ .لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ وَهُوَ عَلَى الثَّمَرِ وَالْكَثَرِ الْمَأْخُوذَيْنِ مِنَ الْحَائِطِ الَّتِي لَيْسَتْ بِحِرْزٍ لِمَا فِيهَا .فَأَمَّا مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ أُحْرِزَ فَحُكْمُهُ حُكْمُ سَائِرِ الْأَمْوَالِ وَيَجِبُ الْقَطْعُ عَلَى مَنْ سَرَقَ مِنْ ذٰلِكَ الْمِقْدَارِ الَّذِي يَجِبُ الْقَطْعُ فِيهِ .وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْكِتَابِ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ لَمَّا سُئِلَ عَنِ التَّمْرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ : لَا قَطْعَ فِيهِ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْجَرِينُ وَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلِهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ .

۴۸۸۲: یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے روایت کی ہے کہ ایک غلام نے کسی آدمی کے احاطہ سے پنیری کا ایک پودا چوری کیا اور لے جا کر دوسری جگہ بو دیا۔ اس غلام کو مروان کے پاس لایا گیا تو اس نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا اس پر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھلوں اور پنیری کے پودے میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا قول یہ ہے کہ پھلوں کی کسی چیز میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے اور اسی طرح پودوں کی پنیری میں بھی خواہ اس نے احاطہ سے اکھاڑا یا مکان سے لیا جہاں انہوں نے اس کو محفوظ کر دیا یا کاٹ کر رکھا ہو۔ اسی طرح کھجور کی شاخوں اور اس کی لکڑی میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ اس موقعہ پر حضرت رافع پنیری کے پودے کی قیمت کا سوال نہیں کیا اور نہ اس کے تنے کی قیمت دریافت کی اور اس طرح سے چور ہاتھ کٹنے سے بچ گیا۔ کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاقطع فی کثر پنیری کے پودے میں قطع ید نہیں ہے۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ پنیری کے پودے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور نہ ہی کھجور کی شاخوں' لکڑی اور پھل میں۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے کہا مال محفوظ کی قسم میں سے جو چیز بھی دس درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اس پر قطع ید ہے اس کی دلیل مطلقاً قطع ید والی روایات ہیں۔ علماء کی دوسری جماعت نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس روایت کا مفہوم مخصوص ہے اس سے مراد ایسے پھل اور پنیری کے پودے مراد ہیں جو کسی محفوظ مقام میں نہ ہوں باقی جو محفوظ مقام میں ہوں گے اس کا حکم دیگر اموال کی طرح ہے اور ان اموال میں سے دس درہم کی مقدار چرا لینے پر ہاتھ کاٹنا لازم ہے۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا جو سرقہ کے سلسلہ میں کتاب میں دوسرے مقام پر منقول ہیں

جناب رسول اللہ ﷺ سے پھلوں کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا۔ لٹکے پھل ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے مگر اس صورت میں کہ جن کو سٹور میں محفوظ کر دیا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچ جائے جس کی قیمت ڈھال تک نہ پہنچے اس میں اسی مقدار میں تاوان اور عبرت کے لئے کوڑے ہیں۔ روایت یہ ہے۔

تخریج : سابقہ تخریج ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: ایک جماعت علماء کا قول یہ ہے کہ پھلوں کی کسی چیز میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے اور اسی طرح پودوں کی پنیری میں بھی خواہ اس نے احاطہ سے اکھاڑا یا مکان سے لیا جہاں انہوں نے اس کو محفوظ کر دیا یا کاٹ کر رکھا ہو۔ اسی طرح کھجور کی شاخوں اور اس کی لکڑی میں بھی ہاتھ نہ کاٹا جائے گا کیونکہ اس موقعہ پر حضرت رافع نے پنیری کے پودے کی قیمت کا سوال نہیں کیا اور نہ اس کے تنے کی قیمت دریافت کی اور اس طرح سے چور ہاتھ کٹنے سے بچ گیا۔ کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لاقطع فی کثر** پنیری کے پودے میں قطع ید نہیں ہے۔

پس اس سے ثابت ہو گیا کہ پنیری کے پودے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا اور نہ ہی کھجور کی شاخوں' لکڑی اور پھل میں۔ یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: مال محفوظ کی قسم میں سے جو چیز بھی دس درہم کی قیمت کو پہنچ جائے اس پر قطع ید ہے اس کی دلیل مطلقاً قطع ید والی روایات ہیں۔

روایت رافع کا جواب:

علماء کی دوسری جماعت نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ اس روایت کا مفہوم مخصوص ہے اس سے مراد ایسے پھل اور پنیری کے پودے مراد ہیں جو کسی محفوظ مقام میں نہ ہوں باقی جو محفوظ مقام میں ہوں گے ان کا حکم دیگر اموال کی طرح ہے اور ان اموال میں سے دس درہم کی مقدار چرا لینے پر ہاتھ کاٹنا لازم ہے۔

مؤقفِ ثانی کی دلیل:

انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا جو سرقہ کے سلسلہ میں کتاب میں دوسرے مقام پر منقول ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے پھلوں کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا۔ لٹکے پھل پر ہاتھ نہ کاٹے جائیں گے مگر اس صورت میں کہ جن کو سٹور میں محفوظ کر دیا گیا ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت تک پہنچ جائے جس کی قیمت ڈھال تک نہ پہنچے اس میں اسی مقدار میں تاوان اور عبرت کے لئے کوڑے ہیں۔ روایت یہ ہے۔

۴۸۸۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ أَيْضًا .فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثِّمَارِ الْمَسْرُوْقَةِ بَيْنَ مَا أَوَاهُ الْجَرِيْنُ مِنْهَا وَبَيْنَ مَا لَمْ يَأْوِهِ وَكَانَ فِيْ

شَجَرِهِ فَجَعَلَ فِيْمَا أَوَاهُ الْجَرِيْنُ مِنْهَا الْقَطْعَ وَفِيْمَا لَمْ يَأْوِهِ الْجَرِيْنُ الْغُرْمَ وَالنَّكَالَ .فَتَصْحِيْحُ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا رَوَاهُ رَافِعٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَوْلِهِ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ أَنْ يُجْعَلَ مَا رَوٰى رَافِعٌ هُوَ عَلٰى مَا كَانَ فِي الْحَوَائِطِ الَّتِيْ لَمْ يُحْرَزْ مَا فِيْهَا عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو مِمَّا زَادَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ فَهُوَ خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ رَافِعٍ فَفِيْ ذٰلِكَ الْقَطْعُ وَلَا قَطْعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ ، يَسْتَوِيْ هٰذَانِ الْأَثَرَانِ وَلَا يَتَضَادَّانِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۴۸۸۳: عمرو بن شعیب نے اپنے والد' انہوں نے اپنے دادا سے' انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے چرائے ہوئے پھلوں اور ستور میں محفوظ پھلوں اور جو درخت پر ہوں اور محفوظ نہ کئے گئے ہوں ان میں سے ستور میں محفوظ پر ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور جو محفوظ نہ ہوں ان میں چٹی اور سزا کا حکم فرمایا۔ تطبیق کی ایک صورت یہ ہے کہ حضرت رافع والی روایت ''لاقطع فی ثمر ولا کثر'' اس کو ایسے احاطوں والا قرار دیں جن کو دروازے و چوکیدار سے محفوظ نہ کیا گیا ہو جیسا کہ حدیث عبداللہ بن عمرو میں ہے جو حدیث رافع کے علاوہ میں ہے حدیث رافع کے خلاف ہے اس میں ہاتھ کاٹے جائیں گے اس کے علاوہ میں قطع نہیں ہے اب یہ دونوں آثار برابر ہو گئے متضاد نہ رہے یہ امام ابو یوسف ؒ کا قول ہے۔

تشریح: اس باب میں طحاوی ؒ نے فریق ثانی یعنی امام ابو یوسف ؒ کے موقف کو ترجیح دی ہے اور وہی ان کے ہاں راجح معلوم ہوتا ہے حضرت امام صاحب کے ہاں یہ اشیاء گویا مسروقہ اموال کی تعریف میں شامل نہیں۔ جب کہ امام ابو یوسف ؒ اس کو حدود سرقہ میں داخل مان کر اس میں ہاتھ کاٹنے کو لازم کہتے ہیں۔

كِتَابُ الْجِنَايَاتِ

جنایات کا بیان

بَابُ مَا يَجِبُ فِي قَتْلِ الْعَمْدِ وَجِرَاحِ الْعَمْدِ

جان بوجھ کر قتل وزخمی کرنے کا حکم

خلاصۃ الرام: علماء کی ایک جماعت جس میں حضرت ابن مسیب' ابن سیرین' شعبی' شافعی اور احمد رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ جان بوجھ کر قتل میں ولی کو معاف کرنا یا دیت لینے یا قصاص لینے کا اختیار ہے خواہ قاتل راضی ہو یا نہ ہو۔ جس میں حضرت ابراہیم' سفیان ثوری اور ائمہ احناف رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ مقتول کے ولی کو دیت کا ہرگز اختیار نہیں سوائے اس کے کہ قاتل راضی ہو اس کے لئے دو ہی صورتیں ہیں قصاص یا معافی۔

فریق اوّل کا مؤقف: قاتل کو دیت وقصاص کے چناؤ کا اختیار نہیں بلکہ ورثاء مقتول کو اختیار ہے خواہ قاتل پسند کرے یا نہ کرے دیت' قصاص میں سے کسی کو اختیار کر سکتے ہیں

۴۸۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ .ح

۴۸۸۴: اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی ہے۔

۴۸۸۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا

مِنْ بَنِیْ لَیْثٍ بِقَتِیْلٍ کَانَ لَھُمْ فِی الْجَاھِلِیَّةِ .فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ :مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِیْلٌ فَھُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ اِمَّا اَنْ یَقْتُلَ وَاِمَّا اَنْ یُوْدٰی وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .وَقَالَ اَبُوْبَکْرَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ لَیْثٍ قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ ذِکْرُ مَا یَجِبُ فِی النَّفْسِ خَاصَّةً وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ذٰلِكَ .

۴۸۸۵: یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ کو فتح کر دیا تو ہذیل قبیلہ کے لوگوں نے بنولیث کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور یہ قتل ایک مقتول کے بدلے میں تھا جو زمانہ جاہلیت میں پیش آیا تھا۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنے خطبہ میں فرمایا جس کا کوئی آدمی مقتول ہو گیا تو دو باتوں میں ایک کو اختیار کر سکتے ہیں یا تو قاتل کو قتل کریں یا اولیاء مقتول کو دیت دی جائے گی یہ الفاظ محمد بن عبداللہ کے ہیں۔ ابوبکرہ نے اپنی روایت میں اس طرح ذکر کیا: "قتلت خزاعة رجلا من بنی لیث" خزاعہ نے بنولیث کا ایک آدمی مار دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں صرف وہ بات مذکور ہے جو صرف قتل نفس کی صورت میں لازم آتی ہے حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی روایت کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الجنایات باب۸' واللقطه باب۷' والعلم باب۳۹' مسلم فی الحج ۴۴۷' ابو داؤد فی الدیات باب۴' ترمذی فی الدیات باب۱۳' نسائی فی القسامة باب۲۹' ابن ماجه فی الدیات باب۳' مسند احمد ۲/۲۳۸۔

اللغات : خیر النظرین۔ دونوں ہم مثلوں میں سے زیادہ بہتر۔ ھذیل۔ مشہور قبیلہ عرب ہے۔ خزاعہ۔ عرب کا معروف قبیلہ ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس روایت میں صرف وہ بات مذکور ہے جو صرف قتل نفس کی صورت میں لازم آتی ہے حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جیسی روایت کی ہے۔

روایت ابوشریح رضی اللہ عنہ:

۴۸۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ الْمَقْبُرِیُّ قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا شُرَیْحٍ الْکَعْبِیَّ یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خُطْبَتِهٖ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ اَلَا اِنَّکُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاِنِّیْ عَاقِلُهٗ فَمَنْ قُتِلَ لَهٗ بَعْدَ مَقَالَتِیْ قَتِیْلٌ فَاَھْلُهٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ بَیْنَ اَنْ یَاْخُذُوا الْعَقْلَ وَبَیْنَ اَنْ یَقْتُلُوْا . وَقَدْ رُوِیَ

عَنْ أَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ مِنْ غَیْرِ هٰذَا الْوَجْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مِثْلُ ذٰلِكَ أَیْضًا .

۴۸۸۶: سعید مقبری کہتے ہیں کہ میں نے ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اے بنوخزاعہ سنو! تم نے ہذیل کا یہ آدمی قتل کر دیا ہے اور میں اس کی طرف سے دیت ادا کروں گا۔ پس جو آدمی (آئندہ) قتل ہوگا اس کے ورثاء دو باتوں میں اختیار رکھتے ہیں دیت وصول کریں یا اس (قاتل) کو قتل کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب ٤' مسند احمد ٣٨٥/٦۔

اللغات : عاقله۔ دیت ادا کرنے والا ہوں۔ بین خیرتین۔ وہ دو اختیاروں میں ہے حضرت ابوشریح سے نفس سے کم جنایت کے سلسلہ میں اسی طرح کی روایت مروی ہے۔ وہ روایت یہ ہے۔

۴۸۸۷: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ : ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَیْلٍ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ أَبِی الْعَوْجَاءِ عَنْ أَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُصِیْبَ بِدَمٍ أَوْ بِخَبْلٍ یَعْنِیْ بِالْخَبْلِ الْجِرَاحَ فَوَلِیُّهُ بِالْخِیَارِ بَیْنَ إِحْدَی ثَلَاثٍ بَیْنَ أَنْ یَعْفُوَ أَوْ یَقْتَصَّ أَوْ یَأْخُذَ الدِّیَةَ فَإِنْ أَتَی الرَّابِعَةَ فَخُذُوْا عَلَی یَدَیْهِ فَإِنْ قَبِلَ وَاحِدَةً مِنْهُنَّ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِیْهَا مُخَلَّدًا .

۴۸۸۷: سفیان بن ابی عوجاء نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قتل ہو جائے یا اس کو زخم پہنچے۔ الخبل سے زخم مراد ہے۔ اس کے اولیاء کو تین باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔ معاف کر دے۔ بدلہ لے۔ دیت وصول کرے۔ اگر وہ کوئی چوتھی بات اختیار کرے تو اس کا ہاتھ پکڑ لو یعنی منع کرو۔ اگر وہ ان تین باتوں میں ایک بات قبول کرنے کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لئے جہنم ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ ہمیش رہے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب ٣' ابن ماجه فی الدیات باب ٣' دارمی فی الدیات باب ١' بمثله۔

اللغات : الخبل۔ زخم۔

۴۸۸۸: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ : ثَنَا عَبَّادٌ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ قَالَ : أَخْبَرَنِی الْحَارِثُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ أَبِی الْعَرْجَاءِ عَنْ أَبِیْ شُرَیْحٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ حُکْمَ الْجِرَاحِ الْعَمْدِ فِیْمَا یَجِبُ فِیْ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الْقِصَاصِ وَالدِّیَةِ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قُتِلَ عَمْدًا فَوَلِیُّهُ بِالْخِیَارِ بَیْنَ أَنْ

يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ أَوْ يَقْتَصَّ رَضِيَ بِذٰلِكَ الْقَاتِلُ أَوْ لَمْ يَرْضَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ إِلَّا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ أَنَّ قَوْلَهُ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا قَالَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى وَيَجُوْزُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ إِنْ أُعْطِيَهَا كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ خُذْ بِدَيْنِكَ إِنْ شِئْتَ دَرَاهِمَ وَإِنْ شِئْتَ دَنَانِيْرَ وَإِنْ شِئْتَ عُرُوْضًا وَلَيْسَ يُرَادُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ يَأْخُذُ ذٰلِكَ رَضِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الدَّيْنُ أَوْ كَرِهَ وَلٰكِنْ يُرَادُ إِبَاحَةُ ذٰلِكَ لَهُ إِنْ أُعْطِيَهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَمَا حَاجَتُهُمْ إِلٰى ذِكْرِ هٰذَا ؟ قِيْلَ لَهُ :لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۴۸۸۸: سفیان بن ابی العوجاء نے ابوشریح سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر زخمی کرنے کا حکم جان بوجھ کر قتل کرنے کے حکم کی طرح ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں قصاص یا دیت لازم ہوتی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیا گیا تو اس کے ولی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ معاف کر دے یا دیت وصول کرے یا قصاص لے خواہ قاتل اس پر راضی ہو یا نہ ہو۔انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔دوسروں نے کہا قاتل کی مرضی کے بغیر وہ دیت کو اختیار نہیں کر سکتے۔انہوں نے ''او یاخذ الدیۃ'' کو پیش کیا۔اگرچہ اس سے وہ بات بھی مراد ہو سکتی جو آپ نے مراد لی ہے مگر اس میں ایک اور احتمال بھی ہے کہ دیت کا مطلقاً جواز مراد لیا جائے جبکہ اس کو دی جائے جیسا کہ محاورہ میں کسی شخص کو کہا جائے خذ بدینك ان شئت دراهم و ان شئت دنانیر و ان شئت عروضا'' اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرض خواہ یہ چیز ضرور لے خواہ وہ اس پر راضی ہو یا نہ ہو۔بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس کو اپنی مرضی سے پسند کرنے پر ان میں سے کسی چیز کے لینے کا جواز ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ ان کو اس بات کے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے جیسا کہ یہ روایت ہے۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر زخمی کرنے کا حکم جان بوجھ کر قتل کرنے کے حکم کی طرح ہے کیونکہ ان میں سے ہر ایک میں قصاص یا دیت لازم ہوتی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جب کسی شخص کو جان بوجھ کر قتل کر دیا گیا تو اس کے ولی کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ معاف کر دے یا دیت وصول کرے یا قصاص لے خواہ قاتل اس پر راضی ہو یا نہ ہو۔انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: قاتل کی مرضی کے بغیر وہ دیت کو اختیار نہیں کر سکتے۔انہوں نے کہا ''او یاخذ الدیۃ'' کو پیش کیا۔

① اگرچہ اس سے وہ بات بھی مراد ہو سکتی ہے جو آپ نے مراد لی ہے مگر اس میں ایک اور احتمال بھی ہے کہ دیت کا مطلقاً جواز مراد لیا جائے جبکہ اس کو دی جائے جیسا کہ محاورہ میں کسی شخص کو کہا جائے خذ بدينك ان شئت دراهم و ان شئت دنانير و ان شئت عروضا" اب اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرض خواہ یہ چیز ضرور لے خواہ وہ اس پر راضی ہو یا نہ ہو بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس کو اپنی مرضی سے پسند کرنے پر ان میں سے کسی چیز کے لینے کا جواز ہے۔

سوال: ان کو اس بات کے ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے جیسا کہ یہ روایت ہے۔

۴۸۸۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :كَانَ الْقِصَاصُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمْ دِيَةٌ .فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ اِلَى قَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ وَالْعَفْوُ فِيْ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ .فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ دِيَةٌ ، أَيْ :أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ حَرَامًا عَلَيْهِمْ أَنْ يَأْخُذُوْهُ أَوْ يَتَعَرَّضُوْا بِالدَّمِ بَدَلًا أَوْ يَتْرُكُوْهُ حَتّٰى يَسْفِكُوْهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا كَانَ كُتِبَ عَلَيْهِمْ .فَخَفَّفَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَنَسَخَ ذٰلِكَ الْحُكْمَ بِقَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ . مَعْنَاهُ اِذَا وَجَبَ الْاَدَاءُ .وَسَنُبَيِّنُ مَا قِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَبَيَّنَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى هٰذِهِ الْجِهَةِ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ وَلِيٌّ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ الَّتِيْ أُبِيحَتْ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَجَعَلَ لَهُمْ أَخْذَهَا اِذَا أَعْطَوْهَا هٰذَا وَجْهٌ يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ .وَلَيْسَ لِأَحَدٍ اِذَا كَانَ حَدِيْثٌ مِثْلَ هٰذَا يَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ مُتَكَافِئَيْنِ أَنْ يَعْطِفَهُ عَلٰى أَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ اِلَّا بِدَلِيْلٍ مِنْ غَيْرِهٖ يَدُلُّ أَنَّ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا عَطَفَهُ عَلَيْهِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى :فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ الْآيَةَ .فَأَخْبَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَتَّبِعَ الْقَاتِلَ بِاِحْسَانٍ فَاسْتَدَلُّوْا بِذٰلِكَ أَنَّ لِلْوَلِيِّ -اِذَا عَفَا -أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ مِنَ الْقَاتِلِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ اشْتَرَطَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ فِيْ عَفْوِهٖ عَنْهُ .قِيْلَ لَهُمْ :مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ وَقَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ وُجُوْهًا أَحَدُهَا مَا وَصَفْتُمْ .وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ

أَخِيهِ شَيْءٌ عَلَى الْجِهَةِ الَّتِي قُلْنَا بِرِضَاءِ الْقَاتِلِ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُ عَلَى مَا يُؤْخَذُ مِنْهُ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ فِي الدَّمِ الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ جَمَاعَةٍ فَيَعْفُو أَحَدُهُمْ فَيَتَّبِعُ الْبَاقُونَ الْقَاتِلَ بِحِصَصِهِمْ مِنَ الدِّيَةِ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤَدِّي ذٰلِكَ إِلَيْهِمْ بِإِحْسَانٍ .هٰذِهِ تَأْوِيلَاتٌ قَدْ تَأَوَّلَتِ الْعُلَمَاءُ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَيْهَا فَلَا حُجَّةَ فِيهَا لِبَعْضٍ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا بِدَلِيلٍ آخَرَ فِي آيَةٍ أُخْرَى مُتَّفَقٍ عَلَى تَأْوِيلِهَا أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ .وَفِي حَدِيثِ أَبِي شُرَيْحٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ أَنْ يَعْفُوَ أَوْ يَقْتُلَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ فَجَعَلَ عَفْوَهُ غَيْرَ أَخْذِهِ الدِّيَةَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا عَفَا فَلَا دِيَةَ لَهُ وَإِذَا كَانَ لَا دِيَةَ لَهُ إِذَا عَفَا عَنِ الدَّمِ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الَّذِي كَانَ وَجَبَ لَهُ هُوَ الدَّمُ وَأَنَّ أَخْذَهُ الدِّيَةَ الَّتِي أُبِيحَتْ لَهُ هُوَ بِمَعْنَى أَخْذِهَا بَدَلًا مِنَ الْقَتْلِ .وَالْإِبْدَالُ مِنَ الْأَشْيَاءِ لَمْ نَجِدْهَا تَجِبُ إِلَّا بِرِضَاءِ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ وَرِضَاءُ مَنْ تَجِبُ لَهُ.فَإِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ فِي الْقَتْلِ ثَبَتَ مَا ذَكَرْنَا وَانْتَفَى مَا قَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا .وَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى لِقَوْلِهِمْ مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ نَظَرْنَا :هَلْ لِلْآخَرِينَ خَبَرٌ يَدُلُّ عَلَى مَا قَالُوا ؟ فَإِذَا أَبُوبَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ .ح .

۴۸۸۹: مجاہد نے ابن عباس ﷠ سے نقل کیا کہ قصاص تو بنی اسرائیل میں تھا مگر ان میں دیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو فرمایا: "كتب عليكم القصاص ...... فمن عفى له من اخيه شيء (البقرہ:۱۷۸) پس عفو یہ ہے کہ جان بوجھ کر قتل میں دیت کو قبول کرے یہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تخفیف ہے جو کہ پہلی امتوں پر فرض کی گئی تھی۔ اس روایت میں حضرت ابن عباس ﷠ نے بتلایا کہ دیت بنی اسرائیل میں نہیں تھی یعنی ان کے لئے دیت کا لینا یا قصاص کا ترک کرنا حرام تھا اور قصاص بذریعہ خون ان کے لئے لازم تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس امت پر آسانی فرمائی اور اپنے اس ارشاد سے: فمن عفى له من اخيه شيء فاتباع بالمعروف و اداء اليه باحسان۔ پس جس کو اپنے بھائی کی طرف سے کوئی چیز معاف کر دی جائے تو وہ دستور کے مطابق اس کا مطالبہ کرے اور (وہ) عمدہ انداز سے ادا کرے۔ تو اس آیت نے سابقہ حکم کو منسوخ کر دیا۔ عمدگی کے ساتھ ادائیگی کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کی ادائیگی لازم ہو تو اچھے انداز سے ادا کر دے۔ اس سلسلہ میں گفتگو اسی باب میں ہم اپنے موقعہ پر ذکر کریں گے (ان شاء اللہ تعالیٰ) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو اس جہت سے بھی بیان فرمایا کہ جس کا کوئی رشتہ دار قتل ہو جائے تو اس کو اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کر دے یا دیت کر لے جو کہ اس امت کے لئے حلال کی گئی اور جب ان کو دیت دی جائے تو ان کے لئے اس کا لینا جائز ہے۔ اس روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے (دوسرا فریق اوّل والا بھی) تو کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ جب کسی روایت میں اس طرح کے دو مساوی احتمال ہوں تو

وہ ایک کو چھوڑ کر دوسرے پر محمول کرے۔ البتہ اس پر اگر کوئی دوسری دلیل پائی جائے جو اس معنی کے مراد ہونے پر دلالت کرے تو پھر وہی معنی لیا جائے گا جس پر دلیل کی دلالت ہے اور ایسی بات تلاش کرنی چاہئے جو ان میں سے ایک چیز پر دلالت کرے۔ فریق اوّل کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فمن عفی له من اخیه شیء فاتباع بالمعروف واداء الیه باحسان ذلك تخفیف من ربکم ورحمة۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بتلائی ہے کہ ولی کو معاف کرنے اور قاتل سے اچھے انداز سے مطالبے کا حق حاصل ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ ولی مقتول جب معاف کرے گا تو وہ قاتل سے دیت بھی لے سکتا ہے اگرچہ اس کو معاف کرتے وقت یہ شرط طے نہ کی گئی ہو۔ ان کو جواب میں عرض کریں گے کہ جو بات تم نے کہی ہے آیت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ البتہ آیت میں کئی احتمالات ہیں ان میں سے ایک احتمال وہ ہے جس کا آپ نے تذکرہ کیا اور دوسرا احتمال وہ ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا کہ جس کو بھائی کی طرف سے کوئی چیز معاف کر دی جائے کہ قاتل کی مرضی سے اس سے قصاص معاف کر دے اور اس کے بدلے دیت وصول کرے اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ آیت اس خون سے متعلق ہو جو ایک جماعت کے مابین باہمی مشترک ہو اور ان میں سے ایک معاف کر دے تو باقی حضرات قاتل سے اپنے اپنے حصہ کی دیت اچھے انداز سے طلب کریں اور وہ بھی ان کو اچھے انداز سے ادا کرے۔ حاصل یہ ہو گیا کہ ان تمام معانی کو اس آیت سے متعلق علماء نے بیان کیا ہے مگر ان میں سے کسی کو دوسرے کے خلاف بطور حجت پیش نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک کہ کسی دوسری آیت کی دلیل نہ ملے جس کی تفسیر پر سب کا اتفاق ہو یا سنت و اجماع سے دلیل مل جائے۔ حضرت ابو شریح والی روایت میں جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ معاف کر دے یا قصاص لے یا دیت وصول کرے تو معافی اور دیت کی ادائیگی کو ایک دوسرے سے الگ اور غیر قرار دیا گیا ہے۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب وہ معاف کر دے تو دیت نہ ہوگی اور جب خون معاف کرنے کی صورت میں دیت لازم نہ ہوئی تو اس سے یہ بات خود نکل آئی کہ جو چیز اصل واجب ہے وہ قصاص ہے اور دیت کے لینے کو تو بدل کے طور پر جائز قرار دیا گیا اور جو چیزیں بدل ہوا کرتی ہیں وہ ہماری تحقیق کے مطابق جن لوگوں پر لازم ہوں ان کی مرضی سے لازم ہوتی ہیں اور ان کی رضامندی ضروری ہے۔ پس جب قتل کے سلسلہ میں یہ بات ثابت ہو گئی تو جو ہم نے سابقہ سطور میں ذکر کیا وہ ثابت ہو گیا اور فریق اوّل کے دعویٰ کی نفی ہو گئی۔ جب فریق اوّل کے لئے اس بات پر کوئی دلیل نہ مل سکی تو اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا فریق ثانی کے ہاں کوئی ایسی روایت ہے جو اس پر دلالت کرے؟ چنانچہ ابوبکرہ اور ابراہیم بن مرزوق کی سند سے یہ روایت موجود ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورۃ ۲ باب ۲۳، ابو داؤد فی الدیات باب ۸، نسائی فی القسامة باب ۲۷۔

۴۸۹۰: وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَا : ثَنَا حُمَیْدٌ الطَّوِیْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ اَنَّ عَمَّتَهُ الرُّبَیِّعَ لَطَمَتْ جَارِیَةً فَكَسَرَتْ ثَنِیَّتَهَا فَطَلَبُوْا

اِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا ، وَالْاَرْشَ ، فَأَبَوْا اِلَّا الْقِصَاصَ .فَاخْتَصَمُوْا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ .فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِىَ الْقَوْمُ فَعَفَوْا .وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ . فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ الَّذِىْ حَكَمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرُّبَيِّعِ لِلْمَنْزُوْعَةِ ثَنِيَّتُهَا هُوَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يُخَيِّرْهَا بَيْنَ الْقِصَاصِ وَاَخْذِ الدِّيَةِ وَهَاجَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ حِيْنَ اَبٰى ذٰلِكَ ، فَقَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ . فَعَفَا الْقَوْمُ فَلَمْ يَقْضِ لَهُمْ بِالدِّيَةِ .ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِىْ يَجِبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ فِى الْعَمْدِ هُوَ الْقِصَاصُ لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ يَجِبُ لِلْمَجْنِىِّ عَلَيْهِ الْخِيَارُ بَيْنَ الْقِصَاصِ وَبَيْنَ الْعَفْوِ مِمَّا يَأْخُذُ بِهٖ الْجَانِىْ اِذًا لَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَعْلَمَهَا مَا لَهَا اَنْ تَخْتَارَهُ مِنْ ذٰلِكَ .اَلَا تَرٰى اَنَّ حَاكِمًا لَوْ تَقَدَّمَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فِىْ شَىْءٍ يَجِبُ لَهٗ فِيْهِ اَحَدُ شَيْئَيْنِ فَثَبَتَ عِنْدَهٗ حَقُّهٗ اَنَّهٗ لَا يَحْكُمُ لَهٗ بِاَحَدِ الشَّيْئَيْنِ دُوْنَ الْاٰخَرِ وَاِنَّمَا يَحْكُمُ لَهٗ بِاَنْ يَخْتَارَ مَا اَحَبَّ مِنْ كَذَا وَمِنْ كَذَا فَاِنْ تَعَدّٰى ذٰلِكَ فَقَدْ قَصَرَ عَنْ فَهْمِ الْحُكْمِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْكَمُ الْحُكَمَاءِ .فَلَمَّا حَكَمَ بِالْقِصَاصِ وَاَخْبَرَ اَنَّهٗ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ الَّذِىْ فِىْ مِثْلِ ذٰلِكَ هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَيْرُهٗ. فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَجَبَ اَنْ يُعْطَفَ عَلَيْهِ حَدِيْثُ اَبِىْ شُرَيْحٍ وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَيُجْعَلَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اَنْ يَعْفُوَ اَوْ بَيْنَ اَنْ يَقْتَصَّ اَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ عَلَى الرِّضَاءِ مِنَ الْجَانِىْ بِغُرْمِ الدِّيَةِ حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِىْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ وَمَعْنٰى حَدِيْثِ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَاِنَّ النَّظَرَ يَدُلُّ عَلَى مَا قَالَ اَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى وَذٰلِكَ اَنَّ عَلَى النَّاسِ اَنْ يَسْتَحْيُوْا اَنْفُسَهُمْ .فَاِذَا قَالَ الَّذِىْ لَهٗ سَفْكُ الدَّمِ قَدْ رَضِيْتُ بِاَخْذِ الدِّيَةِ وَتَرْكِ سَفْكِ الدَّمِ وَجَبَ عَلَى الْقَاتِلِ اسْتِحْيَاءُ نَفْسِهٖ فَاِذَا وَجَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اُخِذَ مِنْ مَالِهٖ وَاِنْ كَرِهَ .فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِ فِىْ ذٰلِكَ اَنَّ عَلَى النَّاسِ اسْتِحْيَاءَ اَنْفُسِهِمْ كَمَا ذَكَرْتُ بِالدِّيَةِ وَبِمَا جَاوَزَ الدِّيَةَ وَجَمِيْعَ مَا يَمْلِكُوْنَ .وَقَدْ رَاَيْنَاهُمْ اَجْمَعُوْا اَنَّ الْوَلِىَّ لَوْ قَالَ لِلْقَاتِلِ قَدْ رَضِيْتُ اَنْ آخُذَ دَارَكَ هٰذِهٖ عَلَى اَنْ لَا اَقْتُلَكَ اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ تَسْلِيْمُ ذٰلِكَ لَهٗ وَحَقْنُ دَمِ نَفْسِهٖ فَاِنْ اَبٰى لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ بِاتِّفَاقِهِمْ عَلَى

ذٰلِكَ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ ذٰلِكَ كُرْهًا فَيُدْفَعُ إِلَى الْوَلِيِّ .فَكَذٰلِكَ الدِّيَةُ إِذَا طَلَبَهَا الْوَلِيُّ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْقَاتِلِ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ أَنْ يَسْتَحِيَ نَفْسَهُ بِهَا وَإِنْ أَبَى ذٰلِكَ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُ كُرْهًا .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى فِي قَوْلِهِمْ إِنَّ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ وَإِنْ كَرِهَ ذٰلِكَ الْجَانِي .فَنَقُولُ لَهُمْ :لَيْسَ يَخْلُو ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وُجُوهٍ ثَلَاثَةٍ :إِمَّا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لِأَنَّ الَّذِي لَهُ عَلَى الْقَاتِلِ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيعًا فَإِذَا عَفَا عَنِ الْقِصَاصِ فَأَبْطَلَهُ بِعَفْوِهِ كَانَ لَهُ أَخْذُ الدِّيَةِ .وَإِمَّا أَنْ يَكُونَ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ خَاصَّةً وَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ .وَإِمَّا أَنْ يَكُونَ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ أَحَدُ أَمْرَيْنِ إِمَّا الْقِصَاصُ وَإِمَّا الدِّيَةُ يَخْتَارُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ لَيْسَ يَخْلُو ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ الْوُجُوهِ .فَإِنْ قُلْتُمْ :الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ وَالدِّيَةُ جَمِيعًا فَهٰذَا فَاسِدٌ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُوجِبْ عَلَى أَحَدٍ فَعَلَ فِعْلًا أَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ فَقَدْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ . فَلَمْ يُوجِبِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أَحَدٍ بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ أَكْثَرَ مِمَّا فَعَلَ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَوَجَبَ أَنْ يُقْتَلَ وَيَأْخُذَ الدِّيَةَ .فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ قَتْلِهِ أَخْذُ الدِّيَةِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الَّذِي كَانَ وَجَبَ لَهُ خِلَافُ مَا قُلْتُمْ .وَإِنْ قُلْتُمْ :إِنَّ الَّذِي وَجَبَ لَهُ هُوَ الْقِصَاصُ وَلٰكِنْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ بَدَلًا مِنْ ذٰلِكَ الْقِصَاصِ فَإِنَّا لَا نَجِدُ حَقًّا لِرَجُلٍ يَكُونُ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِهِ بَدَلًا بِغَيْرِ رِضَاءِ مَنْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ الْحَقُّ فَبَطَلَ هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا .وَإِنْ قُلْتُمْ :إِنَّ الَّذِي وَجَبَ لَهُ أَحَدُ أَمْرَيْنِ :إِمَّا الْقِصَاصُ وَإِمَّا الدِّيَةُ يَأْخُذُ مِنْهُمَا مَا أَحَبَّ وَلَمْ يَجِبْ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ وَاحِدًا مِنْهُمَا دُونَ الْآخَرِ .فَإِنَّهُ يَنْبَغِي إِذَا عَفَا عَنْ أَحَدِهِمَا بِعَيْنِهِ أَنْ لَا يَجُوزَ عَفْوُهُ لِأَنَّ حَقَّهُ لَمْ يَكُنْ هُوَ الْمَعْفُوَّ عَنْهُ بِعَيْنِهِ فَيَكُونُ لَهُ إِبْطَالُهُ إِنَّمَا كَانَ لَهُ أَنْ يَخْتَارَهُ فَيَكُونُ هُوَ حَقَّهُ أَوْ يَخْتَارُ غَيْرَهُ فَيَكُونُ هُوَ حَقَّهُ فَإِذَا عَفَا عَنْ أَحَدِهِمَا قَبْلَ اخْتِيَارِهِ إِيَّاهُ وَقَبْلَ وُجُوبِهِ لَهُ بِعَيْنِهِ فَعَفْوُهُ بَاطِلٌ .أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ جُرِحَ أَبُوهُ عَمْدًا فَعَفَا عَنْ جَارِحِ أَبِيهَا ثُمَّ مَاتَ أَبُوهُ مِنْ تِلْكَ الْجِرَاحَةِ وَلَا وَارِثَ لَهُ غَيْرُهُ أَنَّ عَفْوَهُ بَاطِلٌ لِأَنَّهُ إِنَّمَا عَفَا قَبْلَ وُجُوبِ الْمَعْفُوِّ عَنْهُ لَهُ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ وَكَانَ الْعَفْوُ مِنَ الْقَاتِلِ قَبْلَ اخْتِيَارِهِ الْقِصَاصَ أَوِ الدِّيَةَ جَائِزًا ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْقِصَاصَ قَدْ كَانَ وَجَبَ لَهُ بِعَيْنِهِ قَبْلَ عَفْوِهِ عَنْهُ وَلَوْلَا وُجُوبُهُ لَهُ إِذًا لَمَا كَانَ لَهُ إِبْطَالُهُ بِعَفْوِهِ كَمَا لَمْ يَجُزْ عَفْوُ الِابْنِ عَنْ دَمِ أَبِيهَا قَبْلَ وُجُوبِهِ لَهُ .فَفِي ثُبُوتِ مَا ذَكَرْنَا وَانْتِفَاءِ هٰذِهِ الْوُجُوهِ الَّتِي وَصَفْنَا مَا يَدُلُّ أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْقَاتِلِ عَمْدًا

أَوِ الْجَارِحَ عَمْدًا هُوَ الْقِصَاصُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ مِنْ دِيَةٍ وَغَيْرِهَا إِلَّا أَنْ يَصْطَلِحَ هُوَ إِنْ كَانَ حَيًّا أَوْ وَارِثُهُ إِنْ كَانَ مَيِّتًا ، وَالَّذِي وَجَبَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ عَلٰى شَيْءٍ ، فَيَكُونُ الصُّلْحُ جَائِزًا عَلٰى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ دِيَةٍ أَوْ غَيْرِهَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۸۹۰: حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک بن نضرؓ سے روایت ہے کہ میری پھوپھی ربیع نے ایک لڑکی کو تھپڑ مار کر اس کا سامنے کا دانت توڑ دیا انہوں نے ان سے معافی کا مطالبہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور چٹی کا بھی انکار کر دیا اور صرف قصاص چاہا۔ پھر وہ لوگ اپنا مقدمہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے پس آپ ﷺ نے قصاص کا حکم فرمایا تو انس بن نضرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا ربیع کے دانت توڑے جائیں گے نہیں یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اس ذات کی قسم ہے اس کا سامنے کا دانت نہ توڑا جائے گا اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس رضی اللہ عنہ! اللہ تعالیٰ کی کتاب تو قصاص کا حکم دیتی ہے پس وہ لوگ معافی پر راضی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتے ہیں۔ بعض روات نے دوسروں سے زائد الفاظ نقل کئے ہیں۔ جبکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے جس عورت کے دانت توڑے گئے تھے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے اس کا قصاص لینے کا فیصلہ فرمایا۔ اسے قصاص و دیت وصول کرنے کے درمیان اختیار نہیں دیا اور حضرت انس بن نضرؓ نے جب انکار کرتے ہوئے اختلاف کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تو قصاص کا حکم دیا گیا ہے تو ان لوگوں نے معاف کر دیا پس آپ نے ان کے لئے دیت کا فیصلہ نہ فرمایا۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنے) کی صورت میں قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ سے صرف قصاص ثابت ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اسے قصاص اور معافی میں اختیار ہوتا کہ وہ اس کے بدلے میں جرم کرنے والے سے کچھ لے لے۔ تو جناب نبی اکرم ﷺ انہیں اختیار دیتے اور انہیں بتلاتے کہ ان کو کیا کیا چیز اختیار کرنے کا حق ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی آدمی حاکم کے ہاں ایسا مقدمہ لے جائے جس میں اس کے لئے دو چیزوں میں سے ایک چیز واجب ہوتی ہو۔ تو حاکم کے ہاں اس کا یہ حق ثابت ہوگا کہ وہ (حاکم) کسی ایک چیز کا فیصلہ کرے اور دوسری چیز کو ترک کر دے بلکہ وہ اس کے لئے اس طرح فیصلہ کرے گا کہ فلاں فلاں چیزوں میں سے جس کو چاہے پسند کر کے اختیار کرے۔ پھر اگر وہ حاکم زیادتی کرتا ہے تو گویا اس نے فیصلے کی سمجھ میں کوتاہی کی۔ جناب رسول اللہ ﷺ سب فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصل ہیں۔ پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا اور بتلایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس قسم کی صورت میں صرف قصاص ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اب جب کہ یہ روایت ثابت ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا تو حضرت ابو شریح اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کو اس کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ کہ جہاں جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد میں قصاص

لینے' معاف کرنے یا دیت لینے کے مابین اختیار کا تذکرہ ہے وہ مجرم کی رضامندی پر موقوف ہے کہ وہ تاوان کے طور پر دیت ادا کرے۔ تاکہ ان دونوں روایات کے معانی اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کا معنی ایک جیسا ہو جائے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ قیاس تو پہلے فریق کی تائید کا متقاضی ہے وہ اس طرح کہ لوگوں پر اپنی زندگی کی بقاء ضروری ہے تو جب وہ شخص جس کو خون بہانے کا حق ہے وہ کہے کہ میں دیت لینے پر راضی ہوں اور خون بہانے سے دست بردار ہوتا ہوں تو قاتل پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو زندہ بچائے۔ جب یہ اس پر لازم ہو گیا تو اب اس سے دیت لی جائے گی خواہ وہ اس کو ناپسند کرے۔ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ اگرچہ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانیں بچائیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے خواہ دیت کے ساتھ چیز سے ہو جو دیت سے بڑھ جائے بلکہ اپنی تمام املاک سے ہو اور یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر ولی قاتل کو کہے کہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ میں تمہارا یہ مکان لے لوں اور تجھے قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے قاتل پر لازم ہے کہ وہ مکان دے کر اپنی جان بچائے۔ مگر اس پر بھی سب متفق ہیں کہ قاتل پر زبردستی نہیں کی جا سکتی اور اس کی مرضی کے خلاف مکان اس سے لے کر ولی کے حوالے نہیں کیا جا سکتا۔ بالکل دیت کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ جب مقتول کا ولی اس کا مطالبہ کرے تو دیانۃً قاتل پر لازم ہوتا ہے کہ وہ ادائیگی کر کے اپنے نفس کو بچائے لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس پر زبردستی نہیں کی جا سکتی اور اس کی مرضی کے خلاف وصولی نہ کی جائے گی۔ سوال: فریق اوّل کے قول کہ ولی کو دیت لینے کا حق ہے اگرچہ مجرم اس کو ناپسند کرے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم گزارش کریں گے کہ اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ حق اس لئے لازم ہے کہ قاتل پر قصاص اور دیت دونوں لازم ہیں جب اس نے قصاص معاف کر کے معافی کے سبب اس کو باطل کر دیا تو اب اسے دیت لینے کا حق ہوگا۔ دوسرا یہ کہ قاتل پر صرف قصاص لازم ہوا تھا اور اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قصاص کے بدلے دیت لے لے۔ تیسرا قاتل پر لازم تو دونوں میں سے ایک ہوا خواہ وہ قصاص ہو یا دیت۔ اس کی مرضی ہے کہ دونوں میں سے ایک کا چناؤ کرے ان صورتوں سے زائد کوئی صورت نہیں بن سکتی۔ اب ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر تم کہو کہ قصاص و دیت دونوں واجب ہیں تو یہ بات فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی فعل کے کرنے والے پر اس کے فعل سے زائد کوئی چیز واجب نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **وكتبنا عليهم فيها ان النفس بالنفس والعين بالعين......** (المائدہ: ٤٥) اور ہم نے ان پر جان کے بدلے جان آنکھ کے بدلے آنکھ' ناک کے بدلے ناک' کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ لازم کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے تو اس کے فعل سے زائد بدلہ لازم نہیں کیا۔ اگر یہ بات اس طرح مان لی جائے تو پھر لازم آئے گا کہ وہ قاتل کو قتل بھی کرے اور دیت بھی وصول کرے۔ تو جب قصاص میں قتل کے بعد دیت نہیں لی جا سکتی تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جو کچھ لازم ہے وہ آپ کے قول کے مخالف ہے۔ نمبر ②: اور اگر تم یہ کہو کہ واجب تو صرف قصاص ہے مگر وہ اس کے عوض دیت لے سکتا ہے تو ہم

شریعت میں ایسی صورت نہیں پاتے کہ کوئی حق والا اس کی مرضی کے خلاف جس کے ذمہ حق ہے اس کا بدل وصول کرے۔ پس یہ صورت بھی باطل ٹھہری۔ نمبر ④: اب صرف ایک صورت رہ گئی کہ دو میں سے ایک واجب ہے یا تو قصاص ہوگا یا دیت لی جائے گی لیکن صاحب حق کو کسی ایک کے پسند کا اختیار ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی کو لے کہ دوسری نہ لے سکتا ہو؛ اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ جب دونوں میں سے کسی ایک معین کو معاف کر دیا تو یہ معاف کرنا جائز نہ ہو۔ کیونکہ جو کچھ اس نے معاف کیا یہ اس کا معین حق نہ تھا۔ پس وہ اس کو باطل کر سکتا ہے اس کو اس بات کا حق تھا کہ وہ اس کو اختیار کرے (اگر وہ کر لیتا تو اس کا حق ہو جاتا) یا پھر دوسری کو اختیار کرتا تو وہ اس کا حق ہو جاتا۔ پس جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے اور معینہ طور پر اس کے لازم ہونے سے پہلے دوسرے حق کو معاف کر دے تو یہ معاف کرنا باطل ہوگا۔ کیا تم اس بات کو نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص نے کسی کے والد کو جان بوجھ کر زخمی کر دیا۔ اب بیٹے نے اپنے والد کو زخمی کرنے والے شخص کو معاف کر دیا پھر اس کا والد اسی زخم سے مر گیا اور مرنے والے کا یہ معاف کرنے والا بیٹا اکلوتا وارث ہے تو اس بیٹے کا معاف کرنا باطل ہوگا۔ کیونکہ اس نے معافی کا حق ملنے سے پہلے معاف کر دیا۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس کا معاملہ اسی طرح ہے اور قصاص یا دیت لینے سے پہلے قاتل کو معاف کرنا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ معاف کرنے سے پہلے صرف قصاص واجب تھا اور اگر وہ واجب نہ ہوتا تو وہ معافی کے ذریعہ اسے باطل نہ کر سکتا جیسا کہ بیٹا اپنے باپ کا خون اس وقت تک معاف نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اس کے لئے واجب نہ ہو۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثبوت اور ان تین وجوہ کی نفی جن کو ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جناب بوجھ کر قتل کرنے والے یا جان بوجھ کر زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہے کوئی دوسری چیز (دیت وغیرہ) لازم نہیں۔ اتنی بات ضرور ہے کہ زندہ ہونے کی صورت میں قاتل خود اور اس کے مر جانے کی صورت میں اس کے ورثا کسی چیز پر باہمی صلح کر لیں تو وہ چیز واجب ہوگی اور دیت یا کسی دوسری چیز پر صلح جائز ہوگی۔ یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وابو یوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ کا ہے۔

تخریج: بخاری فی الصلح باب۸' تفسیر سورہ۲' باب۲۳' سورہ۵' باب۶' مسلم فی القسامہ ۲۳' ابو داؤد فی الدیات باب۲۸' نسائی فی القسامة باب۱۶' ابن ماجه فی الدیات باب۱۶' مسند احمد ۳' ۱۲۸/۱۶۷۔

اللغات: لطمت۔ تھپڑ مارنا۔ الثنیہ۔ سامنے والے دانت۔ الارش۔ دیت۔ لا والذی۔ یہ الفاظ انس رضی اللہ عنہ کے فضل و رحمت پر کامل یقین کی بنیاد پر کہے کہ وہ معافی کی صورت پیدا فرما دیں گے چنانچہ اسی طرح ہوا۔ یہ شرع کو حاشا وکلا رد کرنے کے لئے نہیں۔

حاصل روایات: جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کے دانت توڑے گئے تھے حضرت ربیع رضی اللہ عنہا سے قصاص لینے کا فیصلہ فرمایا۔ اسے قصاص و دیت وصول کرنے کے درمیان اختیار نہیں دیا اور حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے جب انکار کرتے ہوئے

اختلاف کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے انس! اللہ تعالیٰ کی کتاب میں تو قصاص کا حکم دیا گیا ہے تو ان لوگوں نے معاف کر دیا پس آپ نے ان کے لئے دیت کا فیصلہ نہ فرمایا۔

پس اس سے ثابت ہو گیا کہ قتل عمد (جان بوجھ کر قتل کرنے) کی صورت میں قرآن مجید اور سنت رسول اللہ ﷺ سے صرف قصاص ثابت ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اسے قصاص اور معافی میں اختیار رہتا کہ وہ اس کے بدلے میں جرم کرنے والے سے کچھ لے لے۔ تو جناب نبی اکرم ﷺ انہیں اختیار دیتے اور انہیں بتلاتے کہ ان کو کیا کیا چیز اختیار کرنے کا حق ہے۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی آدمی حاکم کے ہاں ایسا مقدمہ لے جائے جس میں اس کے لئے دو چیزوں میں سے ایک چیز واجب ہوتی ہو۔ تو حاکم کے ہاں اس کا یہ حق ثابت ہوگا کہ وہ (حاکم) کسی ایک چیز کا فیصلہ کرے اور دوسری چیز کو ترک کر دے بلکہ وہ اس کے لئے اس طرح فیصلہ کرے گا کہ فلاں فلاں چیزوں میں سے جس کو چاہے پسند کر کے اختیار کرے۔ پھر اگر وہ حاکم زیادتی کرتا ہے تو گویا اس نے فیصلے کی سمجھ میں کوتاہی کی۔

جناب رسول اللہ ﷺ سب فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصل ہیں۔ پھر جب جناب رسول اللہ ﷺ نے قصاص کا فیصلہ فرمایا اور بتلایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا فیصلہ ہے تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ اس قسم کی صورت میں صرف قصاص ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔

حاصل کلام: اب جب کہ یہ روایت ثابت ہو گئی جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا تو حضرت ابو شریح اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کو اس کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ کہ جہاں جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد میں قصاص لینے' معاف کرنے یا دیت' لینے کے مابین اختیار کا تذکرہ ہے وہ مجرم کی رضامندی پر موقوف ہے کہ وہ تاوان کے طور پر دیت ادا کرے۔ تا کہ ان دونوں روایات کے معانی اور حدیث انس رضی اللہ عنہ کا معنی ایک جیسا ہو جائے۔

: اگر کوئی یہ کہے کہ قیاس تو پہلے فریق کی تائید کا متقاضی ہے وہ اس طرح کہ لوگوں پر اپنی زندگی کی بقاء ضروری ہے تو جب وہ شخص جس کو خون بہانے کا حق ہے وہ کہے کہ میں دیت لینے پر راضی ہوں اور خون بہانے سے دست بردار ہوتا ہوں تو قاتل پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو زندہ بچائے۔ جب یہ اس پر لازم ہو گیا تو اب اس سے دیت لی جائے گی خواہ وہ اس کو ناپسند کرے۔

: اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی جانیں بچائیں جیسا کہ آپ نے ذکر کیا ہے خواہ دیت کے ساتھ چیز سے ہو جو دیت سے بڑھ جائے بلکہ اپنی تمام املاک سے ہو اور یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ اگر ولی قاتل کو کہے کہ میں اس بات پر راضی ہوں کہ میں تمہارا یہ مکان لے لوں اور تجھے قتل نہ کروں تو اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے قاتل پر لازم ہے کہ وہ مکان دے کر اپنی جان بچائے۔

مگر اس پر بھی سب متفق ہیں کہ قاتل پر زبردستی نہیں کی جاسکتی اور اس کی مرضی کے خلاف مکان اس سے لے کر ولی کے حوالے نہیں کیا جاسکتا۔

بالکل دیت کا معاملہ بھی اسی طرح ہے کہ جب مقتول کا ولی اس کا مطالبہ کرے تو دیانۃً قاتل پر لازم ہوتا ہے کہ وہ ادائیگی کر کے اپنے نفس کو بچائے لیکن اگر وہ انکار کرے تو اس پر زبردستی نہیں کی جاسکتی اور اس کی مرضی کے خلاف وصولی نہ کی جائے گی۔

اعتراض: فریق اوّل کے قول کہ ولی کو دیت لینے کا حق ہے اگرچہ مجرم اس کو ناپسند کرے۔

[redacted]: ہم گزارش کریں گے کہ اس کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔ایک یہ کہ حق اس لئے لازم ہے کہ قاتل پر قصاص اور دیت دونوں لازم ہیں جب اس نے قصاص معاف کر کے معافی کے سبب اس کو باطل کر دیا تو اب اسے دیت لینے کا حق ہوگا۔دوسرا یہ کہ قاتل پر صرف قصاص لازم ہوا تھا اور اس کے لئے جائز ہے کہ وہ قصاص کے بدلے دیت لے لے۔تیسرا قاتل پر لازم تو دونوں میں سے ایک ہوا خواہ وہ قصاص ہو یا دیت۔اسی کی مرضی ہے کہ دونوں میں سے ایک کا چناؤ کرے ان صورتوں سے زائد کوئی صورت نہیں بن سکتی۔

اب ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر تم کہو کہ قصاص و دیت دونوں واجب ہیں تو یہ بات فاسد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی فعل کے کرنے والے پر اس کے فعل سے زائد کوئی چیز واجب نہیں کی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: **و کتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس والعین بالعین......** (المائدہ: ٤٥) اور ہم نے ان پر جان کے بدلے جان آنکھ کے بدلے آنکھ ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بدلہ لازم کیا۔

پس اللہ تعالیٰ نے تو اس کے فعل سے زائد بدلہ لازم نہیں کیا۔اگر یہ بات اس طرح مان لی جائے تو پھر لازم آئے گا کہ وہ قاتل کو قتل بھی کرے اور دیت بھی وصول کرے۔

تو جب قصاص میں قتل کے بعد دیت نہیں لی جاسکتی تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جو کچھ لازم ہے وہ آپ کے قول کے مخالف ہے۔

نمبر②: اور اگر تم یہ کہو کہ واجب تو صرف قصاص ہے مگر وہ اس کے عوض دیت لے سکتا ہے تو ہم شریعت میں ایسی صورت نہیں پاتے کہ کوئی حق والا اس کی مرضی کے خلاف جس کے ذمہ حق ہے اس کا بدل وصول کرے۔پس یہ صورت بھی باطل ٹھہری۔

نمبر③: اب صرف ایک صورت رہ گئی کہ دو میں سے ایک واجب ہے یا تو قصاص ہوگا یا دیت لی جائے گی لیکن صاحب حق کو کسی ایک کے پسند کا اختیار ہے۔لیکن اس کے لئے یہ لازم نہیں ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی کو لے کہ دوسری نہ لے سکتا ہو۔اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ جب دونوں میں سے کسی ایک معین کو معاف کر دیا تو یہ معاف کرنا جائز نہ ہو۔کیونکہ جو کچھ اس نے معاف کیا یہ اس کا معین حق نہ تھا۔پس وہ اس کو باطل کرسکتا ہے اس کو اس بات کا حق تھا کہ وہ اس کو اختیار کرے (اگر وہ کر لیتا تو اس کا حق ہو جاتا) یا پھر دوسری کو اختیار کرتا تو وہ اس کا حق ہو جاتا۔پس جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے اور معینہ طور پر اس کے لازم ہونے سے پہلے دوسرے حق کو معاف کر دے تو یہ معاف کرنا باطل ہوگا۔کیا تم اس بات کو نہیں دیکھتے کہ اگر کسی شخص نے کسی کے والد کو جان بوجھ کر زخمی کر دیا۔اب بیٹے نے اپنے والد کو زخمی کرنے والے شخص کو معاف کر دیا پھر اس کا والد اسی زخم سے مر گیا اور مرنے والے کا یہ معاف کرنے والا بیٹا اکلوتا وارث ہے تو اس بیٹے کا معاف کرنا باطل ہوگا۔کیونکہ اس

نے معافی کا حق ملنے سے پہلے معاف کر دیا۔

خلاصہ کلام: جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے جب اس کا معاملہ اسی طرح ہے اور قصاص یا دیت لینے سے پہلے قاتل کو معاف کرنا جائز ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ معاف کرنے سے پہلے صرف قصاص واجب تھا اور اگر وہ واجب نہ ہوتا تو وہ معافی کے ذریعہ اسے باطل نہ کر سکتا جیسا کہ بیٹا اپنے باپ کا خون اس وقت تک معاف نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اس کے لئے واجب نہ ہو۔

پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کے ثبوت اور ان تین وجوہ کی نفی جن کو ہم نے بیان کیا ہے اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جان بوجھ کر قتل کرنے والے یا جان بوجھ کر زخمی کرنے والے پر قصاص واجب ہے کوئی دوسری چیز (دیت وغیرہ) لازم نہیں۔ اتنی بات ضرور ہے کہ زندہ ہونے کی صورت میں قاتل خود اور اس کے مرجانے کی صورت میں اس کے ورثا کسی چیز پر باہمی صلح کر لیں تو وہ چیز واجب ہوگی اور دیت یا کسی دوسری چیز پر صلح جائز ہوگی۔

یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ وابو یوسف رحمہ اللہ ومحمد رحمہ اللہ کا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ رَجُلًا كَيْفَ يُقْتَلُ ؟

قاتل سے قصاص کس طرح لیا جائے؟

خلاصۃ المرام: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ قاتل سے قصاص اسی طرح لیا جائے گا جس طرح اس نے قتل کیا اس قول کو حضرت عمر بن عبدالعزیز، قتادہ، حسن اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

دوسری جماعت: اس قول کو امام شعبی، ابراہیم، حسن، سفیان ثوری اور ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ ہر صورت میں تلوار کے ساتھ قصاص لیا جائے گا۔

فریق اوّل کا موقف: جس چیز سے کسی قاتل نے قتل کیا اسی چیز سے اس کو قتل کیا جائے گا جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

۴۸۹۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ صَبِيٍّ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا : يُقْتَلُ كُلُّ قَاتِلٍ بِمَا قُتِلَ بِهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : كُلُّ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ قَوَدٌ لَمْ يُقْتَلْ إِلَّا بِالسَّيْفِ .وَقَالُوْا : هٰذَا الْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَيْتُمُوْهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَنَّ ذٰلِكَ الْقَاتِلَ يَجِبُ قَتْلُهُ لِلّٰهِ إِذْ كَانَ إِنَّمَا قَتَلَ عَلَى مَالٍ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ .

۴۸۹۱: قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ ایک یہودی نے ایک بچے کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل ڈالا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچل دیا جائے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں' بعض علماء کا قول یہ ہے کہ قاتل کو اسی چیز سے قتل کیا جائے گا جس چیز سے اس نے قتل کیا۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا جس شخص پر قصاص لازم ہوا ہو اس کو صرف تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ مندرجہ بالا روایت جس سے آپ نے استدلال کیا اس میں احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کا قتل واجب ہے اس لئے کہ اس نے مال کی خاطر قتل کیا گیا اور یہ حدیث واضح موجود ہے۔

تخریج : بخاری فی الخصومات باب۱' والوصایا باب۵' والدیات باب٤' ۱۲' مسلم فی القسامه ۱۷' ابو داؤد فی الدیات باب ۱۰' ابن ماجه فی الدیات۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: بعض علماء کا قول یہ ہے کہ قاتل کو اسی چیز سے قتل کیا جائے گا جس چیز سے اس نے قتل کیا۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: جس شخص پر قصاص لازم ہوا ہو اس کو صرف تلوار سے قتل کیا جائے گا۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: مندرجہ بالا روایت جس سے آپ نے استدلال کیا اس میں احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا قتل اللہ تعالیٰ کی خاطر لازم سمجھا ہو (جیسا کسی ڈاکو کا قتل) اس لئے کہ اس نے مال کی خاطر اس بچے کو قتل کیا تھا اس کا ثبوت مندرجہ ذیل روایات میں ملتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۴۸۹۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ قَالَ : ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُوْدِيٌّ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَارِيَةٍ فَاَخَذَ اَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا ، وَرَضَخَ رَاْسَهَا . فَاَتٰى بِهَا اَهْلُهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيْ آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ اُصْمِتَتْ وَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ ؟ اَفُلَانٌ ؟ لِغَيْرِ الَّذِيْ قَتَلَهَا فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ : لَا . فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرَ الَّذِيْ قَتَلَهَا ، فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَيْ : لَا فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا ، فَاَشَارَتْ اَيْ : نَعَمْ . فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ . فَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ دَمَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيِّ قَدْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ دَمُ قَاطِعِ الطَّرِيْقِ لِلّٰهِ تَعَالٰى . فَكَانَ لَهٗ اَنْ يَقْتُلَ كَيْفَ شَاءَ بِسَيْفٍ اَوْ بِغَيْرِ ذٰلِكَ وَالْمُثْلَةُ حِيْنَئِذٍ مُبَاحَةٌ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِيِّيْنَ .

۴۸۹۲: ہشام بن زید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ایک یہودی نے ایک بچی پر زیادتی کی کہ اس کے پازیب اتار لئے جو اس نے زیب تن کرر کھے تھے اور اس کا سر دو پتھروں سے کچل دیا۔ اس بچی کے اعزاء اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے ابھی اس میں زندگی کے آثار باقی تھے اور اس کی زبان بند ہو چکی تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کس نے قتل کیا؟ کیا فلاں نے؟ قاتل کے علاوہ کا نام لیا تو اس نے سر سے انکار کا اشارہ کیا پھر ایک اور کا نام لیا جو قاتل کے علاوہ تھا اس نے اپنے سر سے انکار کا اشارہ کیا۔ تو آپ نے فرمایا فلاں اور اس کے قاتل کا نام لیا تو اس نے سر سے ہاں کا اشارہ کیا پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔ اگر یہودی کا خون اللہ تعالیٰ کی خاطر لیا گیا ہوتا جیسا کہ ڈاکو کا خون کرنا لازم ہوتا ہے تو پھر آپ کے لئے اسے جس طرف مناسب ہوتا تلوار یا کسی اور چیز سے قتل جائز تھا اور اس وقت تو مثلہ بھی جائز تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔ اس پر مندرجہ روایات دلالت کر رہی ہیں۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ۲٤' نسائی فی القسامة باب ۱۳' مسند احمد ۲٦٢/٣۔

حاصل روایات : اگر یہودی کا خون اللہ تعالیٰ کی خاطر لیا گیا ہوتا جیسا کہ ڈاکو کا خون کرنا لازم ہوتا ہے تو پھر آپ کے لئے اسے جس طرح مناسب ہوتا تلوار یا کسی اور چیز سے قتل جائز تھا اور اس وقت تو مثلہ بھی جائز تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل عرینہ کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔

اس پر مندرجہ روایات دلالت کر رہی ہیں۔

۴۸۹۳: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَدِمَ ثَمَانِيَةُ رَهْطٍ مِنْ عُكْلٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَوْدٍ لَهُ فَشَرِبُوْا مِنْ أَلْبَانِهَا . فَلَمَّا صَحُّوْا ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ الْإِبِلِ وَسَاقُوْا الْإِبِلَ . فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آثَارِهِمْ فَأُخِذُوْا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا .

۴۸۹۳: ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عکل قبیلہ کے آٹھ آدمی آئے مدینہ منورہ کی آب وہوا کے موافق نہ آنے کی وجہ سے وہ بیمار ہو گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اونٹوں کے گلہ کی طرف بھیجا پس انہوں نے ان کے دودھ استعمال کئے۔ جب وہ صحت یاب ہو گئے تو اسلام سے پھر گئے اور انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے آدمی بھیجے ان کو پکڑ لیا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں لگائی گئیں اور ان کو (میدان میں) اسی

حالت میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

تخریج : بخاری فی الحدود باب ۱۵' (المحاربین باب ۱) مسلم فی القسامة ۹' ۱٤' ابو داؤد فی الحدود باب ۳' ترمذی فی الطهارة باب ۵۵' نسائی فی التحریم باب ۷' ۸' ۹' ابن ماجه فی الحدود باب ۲۰' مسند احمد ۳' ۱۶۳/۱۷۷' ۱۹۸۔

اللغات :عکل۔ایک عرب قبیلہ ہے۔استوخم۔ہوا کا موافق نہ ہونا۔ذود۔تین سے دس تک اونٹ۔بعث۔مقرر کرنا۔ بھیجنا۔آثار۔نشان قدم۔سمل گرم سلاخ کا آنکھ میں لگانا۔

۴۸۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۴۸۹۴: حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۸۹۵: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا قَبِيْصَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ :هُمْ مِنْ عُكْلٍ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ

۴۸۹۵: ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے :انما جزاؤالذین یحاربون اللہ ورسولہ۔ (المائدہ:۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محاربہ والے لوگ عکل سے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھوں پاؤں کو کاٹا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں لگائیں۔

تخریج : روایت ٤٨٩٨ کی تخریج ملاحظه کریں۔

اللغات :سمر۔گرم سلاخ آنکھ میں لگانا۔

۴۸۹۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ .ح .وَحَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا

۴۸۹۶: عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو کاٹ دیا گیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں لگائیں گئیں اور ان کو (میدان میں) چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۴۸۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ :ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ

حَی مِنْ أَحْیَاءِ الْعَرَبِ فَأَسْلَمُوْا وَبَایَعُوْهُ قَالَ :فَوَقَعَ الْمُوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ، فَقَالُوْا :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، ھٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ ، فَلَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَخَرَجْنَا إِلَی الْإِبِلِ فَکُنَّا فِیْھَا ؟ یَعْنِی :قَالَ نَعَمْ أُخْرُجُوْا فَکُوْنُوْا فِیْھَا .قَالَ :فَخَرَجُوْا فَقَتَلُوْا أَحَدَ الرَّاعِیَیْنِ وَذَھَبُوْا بِالْإِبِلِ قَالَ :وَجَاءَ الْآخَرُ وَقَدْ خَرَجَ ، فَقَالَ :قَدْ قَتَلُوْا صَاحِبِیْ وَذَھَبُوْا بِالْإِبِلِ .قَالَ :وَعِنْدَہٗ شُبَّانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَرِیْبٌ مِنْ عِشْرِیْنَ. قَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَیْھِمُ الشُّبَّانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَعَثَ مَعَھُمْ قَائِفًا فَقَصَّ آثَارَھُمْ فَأُتِیَ بِھِمْ فَقَطَعَ أَیْدِیَھُمْ وَأَرْجُلَھُمْ وَسَمَّرَ أَعْیُنَھُمْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعُرَنِیِّیْنَ مَا فَعَلَ بِھِمْ مِنْ ھٰذَا فَلَمَّا حَلَّ لَہٗ مِنْ سَفْكِ دِمَائِھِمْ فَکَانَ لَہٗ أَنْ یَقْتُلَھُمْ کَیْفَ أَحَبَّ وَإِنْ کَانَ ذٰلِكَ تَمْثِیْلًا بِھِمْ لِأَنَّ الْمُثْلَةَ کَانَتْ حِیْنَئِذٍ مُبَاحَةً ثُمَّ نُسِخَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَنَھٰی عَنْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَکُنْ لِأَحَدٍ أَنْ یَفْعَلَھَا .فَیُحْتَمَلُ أَنْ یَکُوْنَ فَعَلَ بِالْیَھُوْدِیِّ مَا فَعَلَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بَعْدَ نَسْخِ الْمُثْلَةِ .وَیَحْتَمِلُ أَیْضًا أَنْ یَکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَرَ مَا وَجَبَ عَلَی الْیَھُوْدِیِّ مِنْ ذٰلِكَ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَلٰکِنَّہٗ رَآہُ وَاجِبًا لِأَوْلِیَاءِ الْجَارِیَةِ فَقَتَلَہٗ لَھُمْ .فَاحْتَمَلَ أَنْ یَکُوْنَ قَتَلَہٗ کَمَا فَعَلَ لِأَنَّ ذٰلِكَ ھُوَ الَّذِیْ کَانَ وَجَبَ عَلَیْہِ .وَاحْتَمَلَ أَنْ یَکُوْنَ الَّذِیْ کَانَ وَجَبَ عَلَیْہِ ھُوَ سَفْكُ الدَّمِ بِأَیِّ شَیْءٍ مِمَّا شَاءَ الْوَلِیُّ بِسَفْکِہٖ بِہٖ فَاخْتَارُوْا الرَّضْخَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ لَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .ھٰذِہٖ وُجُوْہٌ یَحْتَمِلُھَا ھٰذَا الْحَدِیْثُ وَلَا دَلَالَةَ مَعَنَا یَدُلُّنَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بَعْضَھَا دُوْنَ بَعْضٍ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہٗ قَتَلَ ذٰلِكَ الْیَھُوْدِیَّ بِخِلَافِ مَا کَانَ قَتَلَ بِہِ الْجَارِیَةَ .

۴۸۹۷: معاویہ بن قرہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ سے ایک گروہ آیا پھر انہوں نے اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔ ان کو برسام کی بیماری لاحق ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں یہ درپیش آگئی۔ اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اونٹوں کی طرف نکل جائیں اور وہاں رہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں! جا کر وہاں رہو۔ راوی کہتے ہیں وہ (مدینہ سے) نکل کر وہاں چلے گئے اور انہوں نے ایک چرواہے کو قتل کیا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ دوسرا چرواہا آیا اور وہ نکل چکے تھے تو انہوں نے کہا ان لوگوں نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور وہ اونٹوں کو ہانک کر لے گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کے پاس انصار کے قریباً بیس نوجوان موجود تھے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف نوجوانوں کی جماعت کو کھوجی سمیت بھیجا۔ اس جماعت نے ان کے نشانہائے قدم کا پیچھا کر کے ان کو پکڑ لیا اور وہ

ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں لگائی گئیں۔عرنیین کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو انہوں نے چرواہوں کے ساتھ کیا تھا جب آپ کو ان کا خون بہانا درست تھا تو ان کو مرضی کے مطابق قتل کرنا درست تھا بے شک ان کا قتل مثلہ کے ساتھ تھا کیونکہ مثلہ اس وقت تک مباح تھا۔پھر اس کے بعد منسوخ ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت کر دی اب کسی کو کرنا جائز نہیں ہے۔نمبر (۱): ممکن ہے کہ یہودی کے ساتھ جو کچھ کیا گیا وہ اسی کی وجہ سے کیا پھر یہ بھی مثلہ کے منسوخ ہونے کے بعد منسوخ ہو گیا ہو۔نمبر (۲): یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے خیال میں یہودی پر یہ قتل اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے واجب نہ ہوا ہو بلکہ آپ کے علم میں یہ لونڈی کے ورثاء کے لئے واجب ہوا تھا اس لئے ان کے حق کے طور پر آپ نے اسے قتل کیا۔نمبر (۳): اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے اس کو اسی طرح قتل کیا جیسے اس نے قتل کیا تھا کیونکہ اس پر یہی واجب تھا۔نمبر (۴): اور یہ بھی ممکن ہے کہ محض اس کا خون بہانا لازم ہوا اور ولی کو اس میں اختیار ہو جس چیز کے ساتھ چاہے خون بہا لے تو اولیاء نے کچلنا پسند کیا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی پسند پر ایسا کیا۔اس روایت میں ان تمام وجوہ کا احتمال ہے اور ہمارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک طریقے کی بجائے دوسرا طریقہ کیوں اختیار فرمایا۔بلکہ آپ سے تو یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کو اس طریقے کے خلاف قتل کیا جس سے اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔جیسا اس روایت میں آیا ہے۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۶' الحدود باب۱۸' الدیات باب۲۲' الوضو باب۶۶' مسلم فی القسامہ ۱۰/۱۱' ابو داؤد فی الحدود باب۳' ترمذی فی الطھارۃ باب۵۵' نسائی فی الطھارۃ باب۱۹۰' التحریم باب۷' ۸' ۹' ابن ماجہ فی الحدود باب۲۰' مسند احمد ۳' ۱۰۷/۱۶۳' ۱۷۰/۱۷۷' ۱۹۸/۲۰۵' ۲۸۷/۲۹۰۔

حاصل روایات : عرنیین کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا جو انہوں نے چرواہوں کے ساتھ کیا تھا جب آپ کو ان کا خون بہانا درست تھا تو ان کو مرضی کے مطابق قتل کرنا درست تھا بے شک ان کا قتل مثلہ کے ساتھ تھا کیونکہ مثلہ اس وقت تک مباح تھا۔پھر اس کے بعد منسوخ ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت کر دی اب کسی کو کرنا جائز نہیں ہے۔

یہودی سے قصاص والی روایت میں احتمالات:

نمبر (۱): ممکن ہے کہ یہودی کے ساتھ جو کچھ کیا گیا وہ اسی کی وجہ سے کیا پھر یہ بھی مثلہ کے منسوخ ہونے کے بعد منسوخ ہو گیا ہو۔

نمبر (۲): یہ بھی احتمال ہے کہ آپ کے خیال میں یہودی پر یہ قتل اللہ تعالیٰ کے حق کی وجہ سے واجب نہ ہوا ہو بلکہ آپ کے علم میں یہ لونڈی کے ورثاء کے لئے واجب ہوا تھا اس لئے ان کے حق کے طور پر آپ نے اسے قتل کیا۔

نمبر (۳): اور اس بات کا بھی احتمال ہے کہ آپ نے اس کو اسی طرح قتل کیا جیسے اس نے قتل کیا تھا کیونکہ اس پر یہی واجب تھا۔

نمبر④: اور یہ بھی ممکن ہے کہ محض اس کا خون بہانا لازم ہو اور ولی کو اس میں اختیار ہو جس چیز کے ساتھ چاہے خون بہا لے تو اولیاء نے کچلنا پسند کیا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی پسند پر ایسا کیا۔

حاصل کلام: اس روایت میں ان تمام وجوہ کا احتمال ہے اور ہمارے پاس اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے جو اس بات پر دلالت کرے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک طریقے کی بجائے دوسرا طریقہ کیوں اختیار فرمایا۔ بلکہ آپ سے تو یہ بھی مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس یہودی کو اس طریقے کے خلاف قتل کیا جس سے اس نے بچی کو قتل کیا تھا۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

۴۸۹۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَا :ثَنَا أَبُوْ يَعْلٰى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ وَكَانَ ثِقَةً وَرَفَعَ بِهٖ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُوْدِ رَضَخَ رَأْسَ جَارِيَةٍ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى قُتِلَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَتَلَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدِيَّ رَجْمًا ، بِقَتْلِهِ الْجَارِيَةَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْأَثَرِ وَفِيْمَا نُقَدِّمُهُ مِنَ الْآثَارِ وَهُوَ رَضْخُهُ رَأْسَهَا ، وَالرَّجْمُ قَدْ يُصِيْبُ الرَّأْسَ وَغَيْرَ الرَّأْسِ فَقَدْ قَتَلَهُ بِغَيْرِ مَا كَانَ قَتَلَ بِهِ الْجَارِيَةَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فَعَلَ كَانَ حَلَالًا يَوْمَئِذٍ ثُمَّ نُسِخَ بِنَسْخِ الْمُثْلَةِ. فَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَسْخِ الْمُثْلَةِ .

۴۸۹۸: ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نے ایک بچی کے سر کو اس کے زیورات حاصل کرنے کے لئے پتھر سے کچل دیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کو اس وقت تک پتھر مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس یہودی کو بچی کے قتل کی وجہ سے پتھروں سے ہلاک کیا جیسا کہ پہلی روایات میں مذکور ہوا کہ اس نے اس بچی کا سر کچل دیا تھا اور سنگساری تو سر پر بھی ہوتی ہے اور دوسرے جسم کے حصوں پر بھی تو اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہودی کا قتل اس طریقے سے نہ تھا جس طرح اس نے بچی کو قتل کیا تھا پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ نے ان دنوں جو کچھ کیا یہ ان دنوں جائز تھا پھر مثلہ کی منسوخی سے یہ بھی منسوخ ہو گیا۔

تخریج : مسلم فی القسامة۱۶' ابو داؤد فی الحدود باب۲۳' والدیات باب۱۰' نسائی فی التحریم باب۹' ابن ماجه فی الحدود باب۹' مسند احمد ۱۶۳/۳' ۲۱۷/۵۔

تنسیخ مثلہ کی روایات:

۴۸۹۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ :

أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ :الشَّاةُ تُرْمٰى بِالنَّبْلِ حَتّٰى تُقْتَلَ .

۴۸۹۹: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا۔ مجثمہ بکری کو تیروں کے نشانے سے قتل کرنے کو کہتے ہیں۔

اللُّغَاتُ: مجثمہ۔ پالتو جانور کو تیروں کا نشانہ بنانا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۵' ابو داؤد فی الاشربہ باب۱۴' ترمذی فی الصید باب۹' والاطعمہ باب۲۴' نسائی فی الصید باب۲۸' الضحایا باب۴۱' ۴۴' دارمی فی الاضاحی باب۱۳' ۱۸' ۲۷' مسند احمد ۱' ۲۴۱/۲۲۶' ۳۶۶/۲' ۳۲۳/۳' ۱۲۷/۴' ۴۴۵/۶۔

۴۹۰۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ .ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ الْغُدَانِيُّ قَالَا :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا .

۴۹۰۰: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز میں روح ہو اس کو نشانہ زنی کے لئے مت استعمال کرو۔

تخریج : مسلم فی الصید ۵۸/۶۰' ترمذی فی الصید باب۹' نسائی فی الضحایا باب۴۱' ابن ماجہ فی الذبائح باب۱۰' مسند احمد ۱' ۲۷۳/۲۱۶' ۸۶/۲۔

اللُّغَاتُ: غرضا۔ کسی چیز کو نشانہ بنانے کے لئے گاڑنا۔

۴۹۰۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۴۹۰۱: یزید بن ہارون نے شعبہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۴۹۰۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ وَسِمَاكٍ عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۴۹۰۲: عاصم احول اور سماک نے عکرمہ سے ان دونوں میں سے ایک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے اور وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۴۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۹۰۳: سماک نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۹۰۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ :حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَوْ مُجَاهِدٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِدَجَاجَةٍ قَدْ نُصِبَتْ تُرْمَى فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ.

۴۹۰۴: سعید بن جبیر یا مجاہد کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو کھڑا کر کے نشانہ لگا رہے تھے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آپ نے حیوانات کا مثلہ کرنے یا باندھ کر ان کو نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : ابن ماجه في الذبائح باب ۱۰۔

اللغات :یمثل۔ مثلہ کرنا۔ باندھ کر یا گاڑ کر نشانہ بنانا۔

۴۹۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ وَهُوَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيْعَةَ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمَا عَنْ أَبِيْهَا عَنِ ابْنِ يَعْلَى أَنَّهُ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ فَأُتِيَ بِأَرْبَعَةِ أَعْلَاجٍ مِنَ الْعَدُوِّ فَأَمَرَ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُتِلُوْا صَبْرًا بِالنَّبْلِ .فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا .فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْتَقَ أَرْبَعَ رِقَابٍ .

۴۹۰۵: ابن یعلی طائی بیان کرتے ہیں کہ ہم عبدالرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ جہاد میں تھے تو دشمن کی طرف سے چار عجمی کافر لائے گئے حضرت عبدالرحمن کے حکم پر ان کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ان کو تیروں سے قتل کیا گیا یہ بات حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ باندھ کر قتل سے منع فرماتے تھے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر مرغی بھی ہوتی تو میں اسے باندھ کر قتل نہ کرتا۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے چار غلام آزاد کیے۔

تخریج : ابو داؤد في الجهاد باب ۱۲۰' دارمي في الاضاحي باب۱۳' مسند احمد ۴۲۲/۵۔

اللغات :اعلاج۔ جمع علج۔ عجمی سردار۔ قتل صبرا۔ باندھ کر قتل کرنا۔

۴۹۰۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ بُكَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۰۶: ابن اسحاق نے بکر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۴۹۰۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عُبَيْدِ بْنِ يَعْلٰى عَنْ أَبِیْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَبْرِ الدَّابَّةِ. قَالَ أَبُوْ أَيُّوْبَ :وَلَوْ كَانَتْ دَجَاجَةٌ مَا صَبَرْتُهَا.

۴۹۰۷: عبید بن یعلیٰ طائی نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرماتے۔ حضرت ابوایوب فرماتے ہیں کہ اگر وہ مرغی بھی ہوتی تو میں اس کو نشانہ نہ بناتا۔

تخریج : تخریج ۴۹۰۵ کو ملاحظہ کریں۔

۴۹۰۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَيَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ.

۴۹۰۸: حسن نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دیتے تو صدقہ کا حکم فرماتے اور مثلہ سے منع فرماتے۔

تخریج : بخاری فی المظالم باب ۳۰' الذبائح باب ۲۵' المغازی باب ۳۶' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۰' الحدود باب ۳' دارمی فی الزکاۃ باب ۲۴' مسند احمد ۲۴۶/۴' ۴۲۸' ۴۲۹/۴۲۸' ۴۴۰/۴۴۵' ۱۲/۵' ۲۰۔

۴۹۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ : ثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ قَالَ :قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً إِلَّا أَمَرَنَا فِيْهَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا فِيْهَا عَنِ الْمُثْلَةِ.

۴۹۰۹: حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو خطبہ دیا اس میں صدقہ کی ترغیب اور مثلہ کی ممانعت فرمائی۔

۴۹۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ قَالَ :قَالَ سَمُرَةُ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا قَامَ فِيْنَا يَخْطُبُ إِلَّا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ وَنَهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ.

۴۹۱۰: حسن نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ بہت کم ایسا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم نہ فرمایا ہو اور مثلہ سے نہ روکا ہو۔

۴۹۱۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ .

۴۹۱۱: ہشام بن یزید نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ حیوانات کو باندھ کر نشانہ بنایا جائے۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب ۲۵، مسلم فی الصید باب ۵۸، ابو داؤد فی الاضاحی باب ۱۱، فی الضحایا باب ۷۹، مسند احمد ۹۴/۲، ۱۱۷/۳، ۱۹۱/۱۷۱۔

۴۹۱۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي :ابْنَ مَالِكٍ عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ :ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ

۴۹۱۲: مغیرہ بن صفیہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے مثلہ سے منع فرمایا۔

۴۹۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ شِبَاكٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُنَيِّ بْنِ نُوَيْرَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ النَّاسِ قِتْلَةً أَهْلُ الْإِيْمَانِ

۴۹۱۳: علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ مسلمان بہترین طریقے پر قتل کرنے والے ہیں (یعنی جن مقامات پر شرع کی طرف سے قتل کا حکم ہو وہاں انسان حیوان کو دکھ دیئے کے بغیر قتل کرنے والے ہیں سوائے ان مقامات کے جہاں عبرت مقصود ہو)۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۰، ابن ماجه فی الديات باب ۳۰، مسند احمد ۳۹۳/۱۔

۴۹۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا عَنْ هُنَيٍّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ نَسْخُ الْمُثْلَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَتْ مُبَاحَةً عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ حَدِيْثِ الْعُرَنِيِّيْنَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : لَمْ يَدْخُلْ مَا اخْتَلَفْنَا نَحْنُ وَأَنْتُمْ فِيْهِ مِنَ الْقِصَاصِ فِيْ هٰذَا لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ . قِيْلَ لَهٗ :لَيْسَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يُرَادُ بِهَا هٰذَا الْمَعْنٰى إِنَّمَا أُرِيْدَ بِهَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

۴۹۱۴: علقمہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ان روایات سے مثلہ کا نسخ ثابت ہو گیا جبکہ وہ پہلے مباح تھا جیسا روایت عرنیین میں ذکر ہوا۔اگر کوئی یہ اعتراض کرے

کہ ان روایات میں جو کچھ ذکر ہوا اور ہمارے اور تمہارے درمیان جو مختلف ہے وہ تو اس میں داخل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم' (النحل ۱۲۶) اگر تم بدلہ لو تو مثل سے بدلہ لو۔ جو تمہیں تکلیف پہنچائی گئی۔ تو اسے کہا جائے گا آیت سے یہ معنی مراد نہیں جو آپ نے مراد لیا ہے بلکہ اس کا مفہوم وہ ہے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات ہم ذکر کرتے ہیں۔

حاصل روایات: ان روایات سے مثلہ کا نسخ ثابت ہو گیا جبکہ وہ پہلے مباح تھا جیسا روایت عرنیین میں ذکر ہوا۔

[illegible]: روایات میں جو کچھ ذکر ہوا اور ہمارے اور تمہارے درمیان جو مختلف ہے وہ تو اس میں داخل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم' (النحل ۱۲۶) اگر تم بدلہ لو تو مثل سے بدلہ لو۔ جو تمہیں تکلیف پہنچائی گئی۔

[illegible]: آیت سے یہ معنی مراد نہیں جو آپ نے مراد لیا ہے بلکہ اس کا مفہوم وہ ہے جو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایات ہم ذکر کرتے ہیں۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۴۹۱۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا قَيْسٌ عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا قُتِلَ حَمْزَةُ وَمُثِّلَ بِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ ظَفِرْتُ بِهِمْ لَأُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنْهُمْ . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ نَصْبِرُ .

۴۹۱۵: مقسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت حمزہ قتل ہو گئے اور ان کا مثلہ کر دیا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کے ستر آدمیوں کا مثلہ کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين**" (النحل ۱۲۶) تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ ہم صبر کریں گے۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۴۹۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ح . وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَا : ثَنَا صَالِحٌ الْمُرِّيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى حَمْزَةَ حِيْنَ اُسْتُشْهِدَ فَنَظَرَ اِلٰى أَمْرٍ لَمْ يَنْظُرْ قَطُّ اِلٰى أَمْرٍ أَوْجَعَ لِقَلْبِهٖ مِنْهُ . فَقَالَ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَوُصُوْلًا لِلرَّحِمِ

، فَعُوْلًا لِلْخَيْرَاتِ ، وَلَوْ لَا حُزْنٌ مِنْ بَعْدِكَ لَسَرَّنِيْ أَنْ أَدَعَكَ حَتّٰى تُحْشَرَ مِنْ أَفْوَاجٍ شَتّٰى وَأَيْمُ اللّٰهِ لَأُمَثِّلَنَّ بِسَبْعِيْنَ مِنْهُمْ مَكَانَكَ .فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بَعْدُ بِخَوَاتِيْمِ سُوْرَةِ النَّحْلِ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ اِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ فَصَبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ .فَاِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنٰى لَا فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْتَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ .

۴۹۱۶: ابوعثمان نہدی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہادت کے بعد حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش کے پاس کھڑے ہوئے آپ نے ایسا منظر دیکھا جو کبھی دیکھنے میں نہ آیا تھا اور ایسی چیز دیکھی جس نے آپ کے قلب اطہر کو دکھی کر دیا تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحمت فرمائے تم صلہ رحمی کرنے والے خوب بھلائی کے کام کرنے والے تھے اگر مجھے تمہارے بعد والوں کے غم کا خطرہ نہ ہوتا تو مجھے یہ بات اچھی لگتی تھی کہ میں تمہیں چھوڑ دیتا یہاں تک کہ تمہارا حشر (جانوروں کی) مختلف افواج سے ہوتا اور اللہ کی قسم تمہارے بجائے ان میں سے میں ستر آدمیوں کا مثلہ کروں گا۔ اسی وقت جبرائیل علیہ السلام آئے جبکہ آپ ابھی کھڑے تھے۔ سورۃ نحل کی یہ اختتامی آیات لائے۔ "وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ماعوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين" (النحل:۱۲۶) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کیا اور قسم کا کفارہ ادا کیا۔ اس آیت کا تو یہ مفہوم ہے نہ کہ وہ جو آپ نے بیان فرمایا بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

"لاقود الا بالسيف" کہ قصاص صرف تلوار سے ہے۔

قصاص کے تلوار پر موقوف ہونے کا ثبوت:

۴۹۱۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِيْ عَازِبٍ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ الْقَوَدَ لِكُلِّ قَتِيْلٍ مَا كَانَ ، لَا يَكُوْنُ اِلَّا بِالسَّيْفِ وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا .

۴۹۱۷: ابوعازب نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قصاص صرف تلوار سے ہے۔ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ ہر مقتول کا قصاص تلوار سے ہوگا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بھی روایات آئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جیسے یہ دو روایتیں ہیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الدیات باب ۲۵۔

حاصل روایات : یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ ہر مقتول کا قصاص تلوار سے ہوگا اور جناب رسول اللہ ﷺ سے اور بھی روایات آئی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جیسے یہ دو روایتیں ہیں۔

۴۹۱۸: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِجِرَاحٍ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَأْنُوا بِهَا سَنَةً

۴۹۱۸: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس زخمی لائے گئے آپ نے حکم فرمایا کہ ان کے زخموں کے ٹھیک ہونے کا سال بھر انتظار کرو۔

اللغات : یستانوا۔ انتظار کرنا۔ مہلت دینا۔

۴۹۱۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَنْبَسَةَ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُسْتَقَادُ مِنَ الْجُرْحِ حَتّٰى يَبْرَأَ . فَلَوْ كَانَ يُفْعَلُ بِالْجَانِي كَمَا فَعَلَ كَمَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولٰى لَمْ يَكُنْ لِلِاسْتِينَاءِ مَعْنًى لِأَنَّهُ يَجِبُ عَلَى الْقَاطِعِ قَطْعُ يَدِهِ إِنْ كَانَتْ جِنَايَتُهُ قَطْعًا ، بَرَأَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَجْنِيُّ عَلَيْهِ أَوْ مَاتَ .فَلَمَّا ثَبَتَ الْاِسْتِينَاءُ لِيُنْظَرَ مَا يَئُولُ إِلَيْهِ الْجِنَايَةُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا يَجِبُ فِيهِ الْقِصَاصُ هُوَ مَا يَئُولُ إِلَيْهِ الْجِنَايَةُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ .فَإِنْ طَعَنَ طَاعِنٌ فِي يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ وَأَنْكَرَ عَلَيْنَا الِاحْتِجَاجَ بِحَدِيثِهِ فَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ قَدْ ذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ .

۴۹۱۹: شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا زخم کا قصاص زخموں کے درست ہونے تک نہ لیا جائے۔ اسی طرح قاتل کے ساتھ کرنا ضروری تھا جیسا اس نے مقتول کے ساتھ کیا تو پھر زخمیوں کو مہلت دینے کا کوئی معنی نہیں۔ کیونکہ ہاتھ کاٹنے والے پر اس کے ہاتھ کا کاٹنا ضروری ہے۔ اگر اس کا جرم ہاتھ کاٹنا ہے تو زخمی اس سے بری ہو یا مر جائے اس کا تو کچھ تعلق نہیں۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کو مہلت دی جائے تا کہ جنایت کا انجام معلوم ہو تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قصاص اسی میں ہے جس پر جنایت انجام پذیر ہوگی۔ کسی اور صورت میں نہ ہوگی۔ آپ نے ۴۹۱۸ روایت پیش کی ہے۔ اس کا راوی یحییٰ بن ابی انیسہ مطعون ہے اس کی روایت سے استدلال درست نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۱۷/۲' میں ال الفاظ سے ہے ۔ فاذا برئت جراحته استقاد۔

حاصل روایات : اور فریق اوّل کا جواب: اگر اسی طرح قاتل کے ساتھ کرنا ضروری تھا جیسا اس نے مقتول کے ساتھ کیا تو پھر

زخمیوں کو مہلت دینے کا کوئی معنی نہیں۔ کیونکہ ہاتھ کاٹنے والے پر اس کے ہاتھ کا کاٹنا ضروری ہے۔ اگر اس کا جرم ہاتھ کاٹنا ہے تو زخمی اس سے بری ہو یا مر جائے اس کا تو کچھ تعلق نہیں۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس کو مہلت دی جائے تا کہ جنایت کا انجام معلوم ہو تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قصاص اسی میں ہے جس پر جنایت انجام پذیر ہوگی۔ کسی اور صورت میں نہ ہو گی۔

سوال: آپ نے ۴۹۱۸ روایت پیش کی ہے۔ اس کا راوی یحییٰ بن ابی انیسہ مطعون ہے اس کی روایت سے استدلال درست نہیں۔

جواب: علی بن مدینی نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہے کہ زہری کی روایت میں محمد بن اسحاق کی بجائے یحییٰ بن ابی انیسہ زیادہ پسند ہے پس اعتراض بے محل ہے۔

۴۹۲۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِأَنْ يُحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَأَنْ يُرِيْحُوْا مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُمْ ذَبْحَهُ مِنَ الْاَنْعَامِ فَمَا أَحَلَّ لَهُمْ قَتْلَهُ مِنْ بَنِي آدَمَ فَهُوَ أَحْرَى أَنْ يُفْعَلَ بِهِ ذٰلِكَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :لَا يُسْتَأْنَى بُرْءُ الْجِرَاحِ وَخَالَفَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ فَكَفَى بِهِ جَهْلًا فِيْ خِلَافِهِ كُلَّ مَنْ تَقَدَّمَهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ .وَعَلَى ذٰلِكَ فَاِنَّا نُفْسِدُ قَوْلَهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ وَذٰلِكَ اِنَّا رَأَيْنَا رَجُلًا لَوْ قَطَعَ يَدَ رَجُلٍ خَطَأً فَبَرَأَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ الْيَدِ وَلَوْ مَاتَ مِنْهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ دِيَةُ النَّفْسِ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ فِي الْيَدِ شَيْءٌ وَدَخَلَ مَا كَانَ يَجِبُ فِي الْيَدِ فِيْمَا وَجَبَ فِي النَّفْسِ .فَصَارَ الْجَانِيْ كَمَنْ قُتِلَ وَلَيْسَ كَمَنْ قُطِعَ وَصَارَتِ الْيَدُ لَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ اِلَّا وَالنَّفْسُ قَائِمَةٌ وَلَا يَجِبُ لَهَا حُكْمٌ اِذَا كَانَتْ النَّفْسُ تَالِفَةً .فَصَارَ النَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ اِذَا قَطَعَ يَدَهُ عَمْدًا فَاِنْ بَرَأَ فَالْحُكْمُ لِلْيَدِ وَفِيْهَا الْقَوَدُ وَاِنْ مَاتَ مِنْهَا فَالْحُكْمُ لِلنَّفْسِ وَفِيْهَا الْقِصَاصُ لَا فِي الْيَدِ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ حُكْمِ الْخَطَأِ .وَيَدْخُلُ أَيْضًا عَلَى مَنْ يَقُوْلُ :اِنَّ الْجَانِيَ يُقْتَلُ كَمَا قُتِلَ أَنْ يَقُوْلَ اِذَا رَمَاهُ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ أَنْ يَنْصِبَ الرَّامِيَ فَيَرْمِيَهُ حَتّٰى يَقْتُلَهُ، وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَبْرِ ذِي الرُّوْحِ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يُصْبَرَ أَحَدٌ لِنَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَلٰكِنْ يُقْتَلُ قَتْلًا

لَا يَكُوْنُ مَعَهُ شَيْءٌ مِنَ النَّهْيِ .اَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَكَحَ رَجُلًا فَقَتَلَهُ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَجِبُ لِلْوَلِيِّ أَنْ يَفْعَلَ بِالْقَاتِلِ كَمَا فَعَلَ وَلٰكِنْ يَجِبُ لَهُ أَنْ يَقْتُلَهُ لِأَنَّ نِكَاحَهُ إِيَّاهُ حَرَامٌ عَلَيْهِ .فَكَذٰلِكَ صَبْرُهُ إِيَّاهُ فِيْمَا وَصَفْنَا حَرَامٌ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ لَهُ قَتْلُهُ كَمَا يُقْتَلُ مَنْ حَلَّ دَمُهُ بِرِدَّةٍ أَوْ بِغَيْرِهَا .هٰذَا هُوَ النَّظْرُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .غَيْرَ أَنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لَا يُوْجِبُ الْقَوَدَ عَلَى مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ وَسَنُبَيِّنُ قَوْلَهُ هٰذَا وَالْحُجَّةُ لَهُ فِيْ بَابِ شِبْهِ الْعَمْدِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۴۹۲۰: ابوالاشعث نے حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت کی کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے احسان کو ہر چیز میں لازم قرار دیا۔ پس جب تم قتل کرو تو اچھے انداز سے قتل کرو اور جب کسی (جانور) کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور مناسب یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کو تیز کر لے اور اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچائے۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اچھے طریقے سے قتل کریں اور جن جانوروں کا ذبح کرنا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جائز رکھا ہے ان سے یہ سلوک کرنا نہایت مناسب ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ زخم کے درست ہونے کا انتظار کرنے کی کیا حاجت ہے۔ گزشتہ صفحات میں ہم صحیح روایات ذکر کر آئے اس سے ان کی مخالفت لازم آئے گی اور اس کی جہالت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ علماء متقدمین کا مخالف ہے بلکہ قیاس کے اعتبار سے بھی اس کی بات غلط ہے۔ ملاحظہ کریں۔ ہم نے غور کر کے دیکھا کہ اگر کوئی شخص غلطی سے کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹ دے اور وہ درست ہو جائے تو اس پر ہاتھ کی دیت لازم ہوتی ہے اور اگر وہ اس کی وجہ سے مر جائے تو اس پر ایک جان کی دیت لازم ہوتی ہے اور ہاتھ کے سلسلہ میں کچھ لازم نہیں آتا۔ ہاتھ کے سلسلہ میں لازم ہونے والی سزا نفس و جان کی چٹی میں لازم ہونے والی سزا میں داخل ہو جاتی ہے اور جرم کرنے والا قاتل کی طرح ہوتا ہے۔ وہ ہاتھ کاٹنے والے کی طرح نہیں رہتا۔ ہاتھ کا حکم صرف اس صورت میں لازم ہوتا ہے جبکہ انسانی جان باقی ہو اور اگر اس کی جان ضائع ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم واجب نہیں ہوتا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب وہ جان بوجھ کر ہاتھ کاٹے تو حکم اسی طرح ہو اگر وہ درست ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم لگے گا اور اس میں دیت ہے اور اگر اس سے مر جائے تو نفس کا حکم ہوگا اور اس میں قصاص لازم ہوگا ہاتھ کا بدلہ نہ ہوگا۔ خطاء کے سلسلہ میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے۔ اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ جناب اگر آپ کہتے ہیں کہ اسی طرح قتل کرنا لازم ہے تو آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرمائیں گے جس نے کسی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا تو کیا آپ تیر مارنے والے کو کھڑا کر کے تیر مارنے کا حکم دیں گے حالانکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے کھڑا کر کے کسی بھی جاندار کو تیر مارنے کی صاف ممانعت فرمائی ہے۔ اس موقعہ پر تو آپ یہی فرمائیں گے کہ جس طریقے پر اس کو قتل کی ممانعت نہ کی گئی ہو اس طریقے پر قتل کیا جائے۔ ذرا غور کرو کہ اگر کوئی مرد کسی مرد

سے بدفعلی کرے اور اس کی وجہ سے اس کو ہلاک کر دے تو مقتول کے ولی کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ قاتل کے ساتھ وہی فعل کرے جو اس نے کیا بلکہ قاتل پر لازم ہے کہ وہ اس کو صرف قتل کرے۔ کیونکہ قاتل کے ساتھ بدفعلی کرنا بھی حرام ہے اور اسے باندھ کر اس کو ہلاک کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا صرف اس کو قتل کرنے کا حق حاصل ہے۔ جس طرح اس شخص کو قتل کیا جاتا ہے جس کا خون مرتد ہونے یا کسی اور وجہ سے مباح ہو چکا ہو۔ قیاس کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں پتھر سے ہلاک کرنے والے پر بدلہ واجب نہیں۔ ہم آپ کے اس قول اور دلیل کو باب شبہ عمد میں ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

تخریج : مسلم في الصيد ٥٧' ابو داؤد في الاضاحي باب ١١' ترمذي في الديات باب ١٤' نسائي في الضحايا باب ٢٢' ٢٦/٢٧' ابن ماجه في الذبائح باب ٣' دارمي في الاضاحي باب ١٠' مسند احمد ٤' ١٢٣/١٢٤۔

اللغات :القتلہ۔ حالت قتل۔ یریح۔ آرام پہنچانا۔

حاصل روایات : جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ اچھے طریقے سے قتل کریں اور جن جانوروں کا ذبح کرنا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جائز رکھا ہے ان سے یہ سلوک کرنا نہایت مناسب ہے۔

ایک اعتراض:

زخم کے درست ہونے کا انتظار کرنے کی کیا حاجت ہے۔

جواب : گزشتہ صفحات میں ہم صحیح روایات ذکر کر آئے اس سے ان کی مخالفت لازم آئے گی اور اس کی جہالت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ وہ علماء متقدمین کا مخالف ہے بلکہ قیاس کے اعتبار سے بھی اس کی بات غلط ہے۔ ملاحظہ کریں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

ہم نے غور کر کے دیکھا کہ اگر کوئی شخص غلطی سے کسی دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹ دے اور وہ درست ہو جائے تو اس پر ہاتھ کی دیت لازم ہوتی ہے اور اگر وہ اس کی وجہ سے مر جائے تو اس پر ایک جان کی دیت لازم ہوتی ہے اور ہاتھ کے سلسلہ میں کچھ لازم نہیں آتا۔ ہاتھ کے سلسلہ میں لازم ہونے والی سزا نفس و جان کی چٹی میں لازم ہونے والی سزا میں داخل ہو جاتی ہے اور جرم کرنے والا قاتل کی طرح ہوتا ہے۔ وہ ہاتھ کاٹنے والے کی طرح نہیں رہتا۔ ہاتھ کا حکم صرف اس صورت میں لازم ہوتا ہے جبکہ انسانی جان باقی ہو اور اگر اس کی جان ضائع ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم واجب نہیں ہوتا تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب وہ جان بوجھ کر ہاتھ کاٹے تو حکم اسی طرح ہو اگر وہ درست ہو جائے تو ہاتھ کاٹنے کا حکم لگے گا اور اس میں دیت ہے اور اگر اس سے مر جائے تو نفس کا حکم ہو گا اور اس میں قصاص لازم ہو گا ہاتھ کا بدلہ نہ ہو گا۔ خطاء کے سلسلہ میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے۔ اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

فریق اوّل پر ایک سوال:

جناب اگر آپ کہتے ہیں کہ اسی طرح قتل کرنا لازم ہے تو آپ اس آدمی کے متعلق کیا فرمائیں گے جس نے کسی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا تو کیا آپ تیر مارنے والے کو کھڑا کر کے تیر مارنے کا حکم دیں گے حالانکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے کھڑا کر کے کسی بھی جاندار کو تیر مارنے کی صاف ممانعت فرمائی ہے۔

اس موقعہ پر تو آپ یہی فرمائیں گے کہ جس طریقے پر اس کو قتل کی ممانعت نہ کی گئی ہو اس طریقے پر قتل کیا جائے۔

ذرا غور کرو کہ اگر کوئی مرد کسی مرد سے بدفعلی کرے اور اس کی وجہ سے اس کو ہلاک کر دے تو مقتول کے ولی کو اس بات کا حق حاصل نہیں ہے کہ وہ قاتل کے ساتھ وہی فعل کرے جو اس نے کیا بلکہ قاتل پر لازم ہے کہ وہ اس کو صرف قتل کرے۔ کیونکہ قاتل کے ساتھ بدفعلی کرنا بھی حرام ہے اور اسے باندھ کر اس کو ہلاک کرنا بھی حرام ہے جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا صرف اس کو قتل کرنے کا حق حاصل ہے۔ جس طرح اس شخص کو قتل کیا جاتا ہے جس کا خون مرتد ہونے یا کسی اور وجہ سے مباح ہو چکا ہو۔ قیاس کا یہی تقاضا ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں پتھر سے ہلاک کرنے والے پر بدلہ واجب نہیں۔ ہم آپ کے اس قول اور دلیل کو باب شبہ عمد میں ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

بَابُ شِبْهِ الْعَمْدِ الَّذِیْ لَا قَوَدَ فِیْهِ مَا هُوَ ؟

جس شبہ عمد میں قصاص نہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟

خلاصۃ الزام: ① اگر کوئی شخص کسی کو لاٹھی یا پتھر سے قتل کر دے تو اس سے قصاص نہ لیا جائے گا اس کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ اس میں دیت مغلظہ ہوگی۔ دوسرا قول جس کو امام شعبی عطاء نخعی شافعی احمد ابو یوسف محمد رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ جس چیز سے مارا اگر اس سے قتل ہو جاتا ہے تو اس میں قصاص ہے اور اگر اس سے عمومی حالات میں قتل نہیں ہوتا مگر یہ مر گیا تو دیت مغلظہ لازم آئے گی۔

فریق اوّل کا موقف: جو لاٹھی یا پتھر وغیرہ سے ہلاک کرے اس پر قصاص نہیں بلکہ دیت کاملہ ہے۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۴۹۲۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ :ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ قَاسِمِ ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ جَوْشَنٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ السَّدُوْسِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ أَلَا إِنَّ قَتِیْلَ خَطَإِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ ، فِیْهِ دِیَةٌ مُغَلَّظَةٌ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِیْ

بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالُوْا :لَا قَوَدَ عَلَى مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِعَصًا أَوْ حَجَرٍ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فَقَالُوْا :إِذَا كَانَتِ الْخَشَبَةُ مِثْلُهَا يَقْتُلُ فَعَلَى الْقَاتِلِ بِهَا الْقِصَاصُ وَذٰلِكَ عَمْدٌ .وَإِنْ كَانَ مِثْلُهَا لَا يَقْتُلُ فَفِيْ ذٰلِكَ الدِّيَةُ وَذٰلِكَ شِبْهُ الْعَمْدِ .وَقَالُوْا : لَيْسَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْنَا أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ قَتِيْلَ خَطَأِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ ، فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا قَالُوْا ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْعَصَا الَّتِيْ لَا تَقْتُلُ مِثْلُهَا الَّتِيْ هِيَ كَالسَّوْطِ الَّذِى لَا يَقْتُلُ مِثْلُهُ .فَإِنْ كَانَ أَرَادَ ذٰلِكَ فَهُوَ الَّذِيْ قُلْنَا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَرَادَ ذٰلِكَ وَأَرَادَ مَا قُلْتُمْ أَنْتُمْ فَقَدْ تَرَكْنَا الْحَدِيْثَ وَخَالَفْنَاهُ .فَنَحْنُ بَعْدُ لَمْ نُثْبِتْ خِلَافًا لِهٰذَا الْحَدِيْثِ إِذْ كُنَّا نَقُوْلُ :إِنَّ مِنَ الْعَصَا مَا إِذَا قُتِلَ بِهِ لَمْ يَجِبْ بِهِ عَلَى الْقَاتِلِ قَوَدٌ .وَهٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَوْلٰى مِمَّا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، لِأَنَّ مَا حَمَلْنَاهُ عَلَيْهِ لَا يُضَادُّ حَدِيْثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِيْجَابِهِ الْقَوَدَ عَلَى الْيَهُوْدِيِّ الَّذِيْ رَضَخَ رَأْسَ الْجَارِيَةِ بِحَجَرٍ .وَمَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى يُضَادُّ ذٰلِكَ وَيَنْفِيْهِ .وَلَأَنْ يُحْمَلَ الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا يُوَافِقُ بَعْضُهُ بَعْضًا أَوْلٰى مِنْ أَنْ يُحْمَلَ عَلٰى مَا يُضَادُّ بَعْضُهُ بَعْضًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتَ قَدْ قُلْتَ إِنَّ حَدِيْثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ فِي الْبَابِ الْأَوَّلِ فَكَيْفَ أَثْبَتَّ الْعَمَلَ بِهِ هَاهُنَا ؟ قِيْلَ لَهُ :لَمْ نَقُلْ إِنَّ حَدِيْثَ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ مِنْ جِهَةِ مَا ذَكَرْتَ وَقَدْ ثَبَتَ وُجُوْبُ الْقَوَدِ وَالْقَتْلِ بِالْحَجَرِ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ .وَإِنَّمَا قُلْتُ إِنَّ الْقِصَاصَ بِالْحَجَرِ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا لِمَا قَدْ ذَكَرْتُ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ .فَحَدِيْثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ إِيْجَابِ الْقَوَدِ عِنْدَنَا غَيْرُ مَنْسُوْخٍ .وَفِيْ كَيْفِيَّةِ الْقَوَدِ الْوَاجِبِ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا عَلٰى مَا فَسَّرْنَا وَبَيَّنَّا فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ قَالُوْا :إِنَّ الْقَتْلَ بِالْحَجَرِ لَا يُوْجِبُ الْقَوَدَ فِيْ دَفْعِ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَوْجَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَتْلِ فِيْ ذٰلِكَ حَقًّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَعَلَ الْيَهُوْدِيَّ كَقَاطِعِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ يَكُوْنُ مَا وَجَبَ عَلَيْهِ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ قَاطِعَ الطَّرِيْقِ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ فِيْ قَوْلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ أَنَّهُ لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِعَصًا ، وَقَدْ قَالَ

بِهٰذَا الْقَوْلِ جَمَاعَةٌ مِنْ أَهْلِ النَّظَرِ .وَقَدْ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْخِنَاقِ إِنَّ عَلَيْهِ الدِّيَةَ وَأَنَّهُ لَا يُقْتَلُ إِلَّا أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ فَيُقْتَلُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ الْيَهُوْدِيَّ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْقَتْلُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ عَلٰى قَاطِعِ الطَّرِيْقِ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :كُلُّ مَنْ قَطَعَ الطَّرِيْقَ فَقَتَلَ بِعَصًا أَوْ حَجَرٍ أَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الْمِصْرِ يَكُوْنُ حُكْمُهُ فِيْمَا فَعَلَ حُكْمَ قَاطِعِ الطَّرِيْقِ ، وَكَذٰلِكَ الْخَنَّاقُ الَّذِيْ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ مَرَّةٍ أَنَّهُ يُقْتَلُ .وَقَدْ كَانَ يَنْبَغِي فِي الْقِيَاسِ عَلٰى قَوْلِهِ :أَنْ يَكُوْنَ يَجِبُ عَلٰى مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً وَاحِدَةً الْقَتْلُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حَدًّا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا يَجِبُ إِذَا فَعَلَهُ مِرَارًا لِأَنَّا رَأَيْنَا الْحُدُوْدَ يُوْجِبُهَا انْتِهَاكُ الْحُرْمَةِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ لَا يَجِبُ عَلٰى مَنِ انْتَهَكَ تِلْكَ الْحُرْمَةَ ثَانِيَةً إِلَّا مَا وَجَبَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِهَا فِي الْبَدْءِ .فَكَانَ النَّظَرُ فِيْمَا وَصَفْنَا أَنْ يَكُوْنَ الْجَانِي الْخَنَّاقُ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَأَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهُ فِيْ أَوَّلِ مَرَّةٍ هُوَ حُكْمَهُ فِيْ آخِرِ مَرَّةٍ هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مَا يَرْفَعُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ حَدِيْثِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَجَرٍ فَلَا قَوَدَ عَلَيْهِ . وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ قَوْلِهِ هٰذَا

۴۹۲۱: عقبہ بن اوس سدوسی ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ نے اپنے خطبہ میں فرمایا سنو! شبہ عمد کا مقتول وہ ہے جو کوڑے لاٹھی اور پتھر سے قتل ہو جائے اس میں دیت مغلظہ یعنی سو اونٹ ہیں جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جس شخص نے کسی کو لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں ہے یہ بات کہنے والوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔فریق ثانی میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسی لکڑی ہو جو ہلاک کر دیتی ہو تو اس میں قاتل پر قصاص ہے اور یہ قتل عمد میں شامل ہے اور اگر لکڑی ایسی نہ ہو جس سے عموماً ہلاکت ہوتی ہے تو اس میں دیت ہے اور یہ شبہ عمد ہے۔آپ ﷺ کا ارشاد گرامی لوگو! سنو! شبہ عمد کوڑے عصا اور پتھر سے قتل کرنا ہے اور اس میں سو اونٹ دیت ہے۔اس میں آپ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں۔کیونکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس سے وہ لاٹھی مراد لی ہو جو ہلاک نہیں کرتی اور وہ اس کوڑے کی طرح ہے جس سے ہلاکت واقع نہیں ہوتی اور اگر یہی بات ہو تو پھر ہماری بات ثابت ہوگئی اور اگر آپ کی مراد یہ نہ ہو بلکہ وہ بات ہو جو تم کہہ رہے ہو تو گویا پھر ہم نے روایت کو ترک کر دیا اور اس کے خلاف کیا حالانکہ ہم نے حدیث کی مخالفت نہیں کی اس لئے کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ بعض لاٹھیاں ایسی ہیں کہ ان سے ہلاکت کے سبب قاتل پر

قصاص لازم نہیں ہوتا۔ ہمارا یہ معنی فریق اوّل کے معنی سے بہتر ہے کیونکہ اس طرح وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت جس میں یہودی پر قصاص لازم قرار دیا گیا جس نے بچی کا سر پتھر سے کچل دیا تھا اور فریق اوّل کا معنی روایت انس رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے اور اس کی نفی کرتا ہے۔ حدیث کا ایسا مفہوم لینا جس سے روایات ایک دوسرے کے موافق ہوں اس معنی لینے سے بہتر ہے جس سے روایات میں تضاد ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ آپ نے تو گزشتہ باب میں کہا تھا کہ روایت انس رضی اللہ عنہ منسوخ ہے اور یہاں اس سے اس عمل کو ثابت کر رہے ہیں۔ تو اس کے جواب میں کہے ہم عرض کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس جہت سے منسوخ ہے جس سے آپ کہتے ہیں اور جس کا ذکر آپ نے کیا۔ جبکہ اس روایت سے قصاص اور پتھر سے ہلاک کرنے کا وجوب ثابت ہو رہا ہے میں نے تو وہاں یہ کہا تھا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ پتھر کے ساتھ قصاص لینا منسوخ ہو چکا ہو۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں میں نے دلیل بھی ذکر کی ہے تو ہمارے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت قصاص کے وجوب کے سلسلہ میں منسوخ نہیں ہے۔ البتہ واجب قصاص کس طریقہ سے لیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں منسوخ ہونے کا احتمال ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں ہم نے وضاحت کی ہے۔ حدیث انس رضی اللہ عنہ میں یہ بھی احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قتل میں حق خداوندی کے طور پر قصاص کو لازم کیا ہو اور یہودی کو بمنزلہ ڈاکو کے قرار دیا جس پر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد لاگو ہوتی ہے۔ ان کو جواب میں کہیں گے کہ اگر آپ کی بات کو اسی طرح تسلیم کر لیا جائے تو وہ ڈاکو جس نے پتھر یا لاٹھی سے کسی کو ہلاک کیا تو آپ بھی اس کے متعلق مانتے ہیں (حالانکہ لاٹھی کے ساتھ قتل کی صورت میں قصاص آپ کے ہاں واجب نہیں ہے) مجتہدین کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔ ادھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گلا گھونٹ کر مارنے والے پر دیت کو لازم کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اس فعل کا ارتکاب متعدد بار نہ کرے اس کو قتل نہیں کیا جا سکتا اور کئی بار کرنے سے اس کو بطور حد قتل کیا جائے گا۔ اب ہم (فریق ثانی) بھی یہی کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا قتل اس لئے کیا ہو کہ اس کا قتل اللہ تعالیٰ کے لئے واجب ہو گیا تھا جیسا کہ ڈاکو کا قتل واجب ہوتا ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے تو پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ جو آدمی ڈاکہ زنی کرے اور لاٹھی یا پتھر سے لوگوں کو ہلاک کرے یا شہر کے اندر یہ (ڈاکہ زنی وغیرہ) کرے تو اس کا حکم ڈاکو جیسا ہوگا اور اسی طرح اس گلا دبا کر ہلاک کرنے والے کا حکم ہے جس نے متعدد بار یہ حرکت کی ہو کہ اس کو قتل کیا جائے گا۔ اب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر قیاس کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ اس طرح کرے اس کا قتل بھی واجب و لازم ہو اور یہ قتل اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے طور پر اس پر لاگو ہوگا جیسا کہ متعدد بار کرنے سے اس پر لازم ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حدود کو لازم کرنے والی چیز ایک مرتبہ قابل احترام چیز کی حرمت کا گرا دینا ہے تو اس حرمت کے پہلی مرتبہ گرانے سے جو حد لازم ہوتی ہے وہی کئی مرتبہ گرانے سے لازم ہوتی ہے۔ اب ہم نے جو کچھ بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہ کہ گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے والے کا حکم بھی یہی ہو اور جو حکم پہلی بار

سے لازم ہو متعدد بار کرنے سے وہی حکم ہو اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ اب ہماری بات کے ثابت ہونے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا اس شخص کے خلاف حجت ہونا ختم ہو جاتا ہے جس کا قول یہ ہے کہ جس شخص نے پتھر سے کسی کو ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ایک اور دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : نسائی فی القسامہ باب ۳۳ مسند احمد ۱۱/۲، ۱۰۳، ۱۰/۳، ٤١٠۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جس شخص نے کسی کو لاٹھی یا پتھر سے ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں ہے یہ بات کہنے والوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: فریق ثانی میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ بھی شامل ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایسی لکڑی ہو جو ہلاک کر دیتی ہو تو اس میں قاتل پر قصاص ہے اور یہ قتل عمد میں شامل ہے اور اگر لکڑی ایسی نہ ہو جس سے عموماً ہلاکت ہوتی ہے تو اس میں دیت ہے اور یہ شبہ عمد ہے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی لوگو! سنو! شبہ عمد کوڑے عصاء اور پتھر سے قتل کرنا ہے اور اس میں سو اونٹ دیت ہے۔ اس میں آپ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس میں یہ احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ لاٹھی مراد لی ہو جو ہلاک نہیں کرتی اور وہ اس کوڑے کی طرح ہے جس سے ہلاکت واقعہ نہیں ہوتی اور اگر یہی بات ہو تو پھر ہماری بات ثابت ہوگئی اور اگر آپ کی مراد یہ نہ ہو بلکہ وہ بات ہو جو تم کہہ رہے ہو تو گویا پھر ہم نے روایت کو ترک کر دیا اور اس کے خلاف کیا حالانکہ ہم نے حدیث کی مخالفت نہیں کی اس لئے کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ بعض لاٹھیاں ایسی ہیں کہ ان سے ہلاکت کے سبب قاتل پر قصاص لازم نہیں ہوتا۔

ہمارا یہ معنی فریق اوّل کے معنی سے بہتر ہے کیونکہ اس طرح وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت جس میں یہودی پر قصاص لازم قرار دیا گیا جس نے بچی کا سر پتھر سے کچل دیا تھا اور فریق اوّل کا معنی روایت انس رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے اور اس کی نفی کرتا ہے۔

حدیث کا ایسا مفہوم لینا جس سے روایات ایک دوسرے کے موافق ہوں ان معنی لینے سے بہتر ہے جس سے روایات میں تضاد ہو۔

[redacted]: آپ نے تو گزشتہ باب میں کہا تھا کہ روایت انس رضی اللہ عنہ منسوخ ہے اور یہاں اس سے اس عمل کو ثابت کر رہے ہیں۔

[redacted]: ہم عرض کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت اس جہت سے منسوخ ہے جس سے آپ کہتے ہیں اور جس کا ذکر آپ نے کیا۔ جبکہ اس روایت سے قصاص اور پتھر سے ہلاک کرنے کا وجوب ثابت ہو رہا ہے میں نے تو وہاں یہ کہا تھا کہ یہ بالکل ممکن ہے کہ پتھر کے ساتھ قصاص لینا منسوخ ہو چکا ہو۔ جیسا کہ اس سلسلہ میں میں نے دلیل بھی ذکر کی ہے تو ہمارے نزدیک حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت قصاص کے وجوب کے سلسلہ میں منسوخ نہیں ہے۔ البتہ واجب قصاص کس طریقہ سے لیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں منسوخ ہونے کا احتمال ہے جیسا کہ گزشتہ باب میں ہم نے وضاحت کی ہے۔

فریق اوّل کی دلیل کی طرف ایک اشارہ:

حدیث انس رضی اللہ عنہ میں یہ بھی احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قتل میں حق خداوندی کے طور پر قصاص کو لازم کیا ہو اور یہودی کو بمنزلہ ڈاکو کے قرار دیا جس پر اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد لاگو ہوتی ہے۔

[redacted]: اگر آپ کی بات کو اسی طرح تسلیم کر لیا جائے تو وہ ڈاکو جس نے پتھر یا لاٹھی سے کسی کو ہلاک کیا تو آپ بھی اس کے متعلق مانتے ہیں (حالانکہ لاٹھی کے ساتھ قتل کی صورت میں قصاص آپ کے ہاں واجب نہیں ہے) کہ اس ڈاکو کا قتل واجب ہے مجتہدین کی ایک جماعت کا یہی قول ہے۔

ادھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ گلا گھونٹ کر مارنے والے پر دیت کو لازم کرتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ جب تک وہ اس فعل کا ارتکاب متعدد بار نہ کرے اس کو قتل نہیں کیا جا سکتا اور کئی بار کرنے سے اس کو بطور حد قتل کیا جائے گا۔

اب ہم (فریق ثانی) بھی یہی کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کا قتل اس لئے کیا ہو کہ اس کا قتل اللہ تعالیٰ کے لئے واجب ہو گیا تھا جیسا کہ ڈاکو کا قتل واجب ہوتا ہے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہے تو پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ جو آدمی ڈاکہ زنی کرے اور لاٹھی یا پتھر سے لوگوں کو ہلاک کرے یا شہر کے اندر یہ (ڈاکہ زنی وغیرہ) کرے تو اس کا حکم ڈاکو جیسا ہوگا اور اسی طرح اس کا گلا دبا کر ہلاک کرنے والے کا حکم ہے جس نے متعدد بار یہ حرکت کی ہو کہ اس کو قتل کیا جائے گا۔

اب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر قیاس کا تقاضا یہ ہے۔ کہ جو شخص ایک مرتبہ اس طرح کرے اس کا قتل بھی واجب و لازم ہو اور یہ قتل اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے طور پر اس پر لاگو ہوگا جیسا کہ متعدد بار کرنے سے اس پر لازم ہوتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حدود کو لازم کرنے والی چیز ایک مرتبہ قابل احترام چیز کی حرمت کا گرا دینا ہے تو اس حرمت کے پہلی مرتبہ گرانے سے جو حد لازم ہوتی ہے وہی کئی مرتبہ گرانے سے لازم ہوتی ہے۔

اب ہم نے جو کچھ بیان کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہ کہ گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے والے کا حکم بھی یہی ہو اور جو حکم پہلی بار سے لازم ہو متعدد بار کرنے سے وہی حکم ہو اس باب میں قیاس کا یہی تقاضا ہے۔ اب ہماری بات کے ثابت ہونے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کا اس شخص کے خلاف حجت ہونا ختم ہو جاتا ہے جس کا قول یہ ہے کہ جس شخص نے پتھر سے کسی کو ہلاک کیا اس پر قصاص نہیں ہے۔

فریق اوّل کی طرف سے ایک اور دلیل:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ایک اور دلیل یہ روایت ہے۔

۴۹۲۲: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا

الْأُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى أَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا عَبْدٌ أَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرِثَهَا وَلَدُهَا وَمَنْ مَعَهُمْ .فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ ؟ فَمِثْلُ ذٰلِكَ بَطَلَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِيْ سَجَعَهُ .

۴۹۲۲: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہذیل قبیلہ کی دوعورتیں ایک دوسرے سے لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مار کر اسے اور اس کے پیٹ کے بچے کو ہلاک کر دیا۔ قبیلہ ہذیل کے لوگ یہ جھگڑا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس حمل کے بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے اور عورت کی دیت اس عورت قاتلہ کے خاندان پر ڈال دی اور اس (مقتولہ) عورت کے بچے اور دیگر رشتہ داروں کو اس کا وارث قرار دیا۔ اس پر حمل بن مالک بن نابغہ ہذلی رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی دیت کیسے دوں جس بچے نے نہ پیا نہ کھایا نہ بات کی اور نہ ہی کوئی چیخ ماری۔ اس قسم کا خون تو باطل ہوتا ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن مالک کے مسجع کلام کی وجہ سے فرمایا یہ تو کاہنوں کے بھائیوں میں سے ہے۔ (کیونکہ اس کا یہ کلام شرع کے خلاف تھا)

تخریج : بخاری فی الطب باب ٤٦' مسلم فی القسامه باب ٣٦' ابو داؤد فی الدیات باب ١٩' نسائی فی القسامه باب ٤٠' دارمی فی الدیات باب ٢١' مسند احمد ٥٣٥/٢' ٣٢٧/٥۔

۴۹۲۳: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا .فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضٰى مَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ وَالْغُرَّةُ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ .فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَغْرَمُ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ .فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ .

۴۹۲۳: عبید بن نضلہ خزاعی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو خیمے کی چوب سے مار کر ہلاک کر دیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان پر دیت لازم فرمائی اور جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس کے لئے ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا اور غرہ لونڈی یا غلام کو کہتے ہیں۔

اس پر ایک دیہاتی کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اس کی دیت دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخ ماری (جو زندگی کی علامت ہے) اور نہ آواز نکالی اس طرح کا خون تو باطل ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے دیہاتیوں کی طرح تک بندی کی

ہے۔(یعنی یہ تک بندی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مقابلہ میں نہیں چلتی)

تخریج :روایت ۴۹۱۷ کی تخریج پیش نظر رہے۔

۴۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالُوْا :فَهٰذِهِ الْآثَارُ تُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلِ الْمَرْأَةَ الْقَاتِلَةَ بِالْحَجَرِ وَلَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَعَمُوْدُ الْفُسْطَاطِ يَقْتُلُ مِثْلُهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ لَا قَوَدَ عَلٰى مَنْ قَتَلَ بِخَشَبَةٍ وَإِنْ كَانَ مِثْلُهَا يَقْتُلُ. فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ :فَقَدْ رَوٰى حَمَلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَ هٰذَا فَذَكَرَ.

۴۹۲۴: عبید بن نضلہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔فریق اوّل والے کہتے ہیں کہ ان روایات سے ثابت ہوا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ عورت کو پتھر یا خیمے کی چوب سے قتل نہیں کیا حالانکہ خیمے کی چوب ان چیزوں سے ہے جن سے قتل کیا جاسکتا ہے تو یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ جو آدمی لکڑی سے قتل کیا جائے اس کا قصاص نہیں اگرچہ اس جیسی لکڑی سے قتل کیا جاسکتا ہو۔پتھر یا لاٹھی وغیرہ سے ہلاکت کی صورت میں قصاص ہوگا یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایات اس کے خلاف موجود ہیں۔ملاحظہ ہوں۔

اللغات :الفسطاط۔خیمہ۔غرہ۔غلام یا لونڈی۔سجع۔تک بندی۔

۴۹۲۵: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَدَ النَّاسَ أَيْ سَأَلَهُمْ وَأَقْسَمَ عَلَيْهِمْ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ .فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ فَقَالَ : اِنِّيْ كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ وَإِنَّ اِحْدَاهُمَا ضَرَبَتِ الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا .

۴۹۲۵: طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو قسم دے کر پوچھا۔کہ ماں کے پیٹ کے بچے کے متعلق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ کیا تھا تو حمل بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا میں دو عورتوں کے درمیان کھڑا تھا ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کی کیل والی لاٹھی ماری اور اس کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو ہلاک کر دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے بدلے غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا اور اس کے قتل کے بدلے قتل کا حکم فرمایا۔

اللغات: مسطح۔ خیمہ کی چوب بیلن تیر لکڑی۔

۴۹۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَأَنْ تُقْتَلَ مَكَانَهَا . فَهٰذَا حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْوِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَتَلَ الْمَرْأَةَ بِالَّتِي قَتَلَتْهَا بِالْمِسْطَحِ .فَقَدْ خَالَفَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَالْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْمَا رَوَيَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهِ بِالدِّيَةِ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَدْ تَكَافَأَتِ الْأَخْبَارُ فِيْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا تَكَافَأَتْ وَاخْتَلَفَتْ وَجَبَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ .فَوَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيْدَةٍ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ وَهُوَ آثِمٌ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ فِيْ قَوْلِ أَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ .وَإِذَا قَتَلَهُ خَطأً فَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَتِهِ وَالْكَفَّارَةُ عَلَيْهِ وَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ فَكَانَتِ الْكَفَّارَةُ تَجِبُ حَيْثُ يَرْتَفِعُ الْإِثْمُ .وَتَرْتَفِعُ الْكَفَّارَةُ حَيْثُ يَجِبُ الْإِثْمُ .وَرَأَيْنَا شِبْهَ الْعَمْدِ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الدِّيَةَ فِيْهِ وَأَنَّ الْكَفَّارَةَ فِيْهِ وَاجِبَةٌ وَاخْتَلَفُوْا فِيْ كَيْفِيَّتِهَا مَا هِيَ ؟ فَقَالَ قَائِلُوْنَ :هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا بِغَيْرِ سِلَاحٍ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :هُوَ الرَّجُلُ يَقْتُلُ الرَّجُلَ بِالشَّيْءِ الَّذِيْ لَا يَرَى أَنَّهُ يَقْتُلُهُ كَأَنَّهُ يَتَعَمَّدُ ضَرْبَ رَجُلٍ بِسَوْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ لَا يَقْتُلُ مِثْلُهُ .فَيَمُوْتُ مِنْ ذٰلِكَ فَهٰذَا شِبْهُ الْعَمْدِ عِنْدَهُمْ .فَإِنْ كَرَّرَ عَلَيْهِ الضَّرْبَ بِالسَّوْطِ مِرَارًا حَتّٰى كَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ يَقْتُلُ مِثْلُهُ كَانَ ذٰلِكَ عَمْدًا وَوَجَبَ عَلَيْهِ فِيْهِ الْقَوَدُ .وَكُلُّ مَنْ جَعَلَ مِنْهُمْ شِبْهَ الْعَمْدِ عَلٰى جِنْسٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْجِنْسَيْنِ أَوْجَبَ فِيْهِ الْكَفَّارَةَ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْكَفَّارَةَ فِيْمَا قَدْ أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ تَجِبُ حَيْثُ لَا يَجِبُ الْإِثْمُ وَتَنْتَفِيْ حَيْثُ يَكُوْنُ الْإِثْمُ وَكَانَ الْقَاتِلُ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا أَوْ مِثْلِ ذٰلِكَ يَقْتُلُ عَلَيْهِ إِثْمُ النَّفْسِ وَهُوَ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَبِّهِ كَمَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِحَدِيْدَةٍ وَكَانَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا بِسَوْطٍ لَيْسَ مِثْلُهُ يَقْتُلُ غَيْرَ آثِمٍ إِثْمَ الْقَتْلِ وَلٰكِنَّهُ آثِمٌ إِثْمَ الضَّرْبِ فَكَانَ إِثْمُ الْقَتْلِ فِيْ هٰذَا عَنْهُ مَرْفُوْعًا لِأَنَّهُ لَمْ يُرِدْهُ وَإِثْمُ الضَّرْبِ عَلَيْهِ مَكْتُوْبٌ لِأَنَّهُ قَصَدَهُ وَأَرَادَهُ .فَكَانَ النَّظَرُ أَنْ يَكُوْنَ شِبْهُ الْعَمْدِ الَّذِيْ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيْهِ كَفَّارَةً فِي النَّفْسِ هُوَ مَا لَا إِثْمَ فِيْهِ وَهُوَ الْقَتْلُ بِمَا لَيْسَ مِثْلُهُ يَقْتُلُ الَّذِيْ يَتَعَمَّدُ بِهِ الضَّرْبَ وَلَا يُرَادُ بِهِ تَلَفُ النَّفْسِ فَيَأْتِيْ ذٰلِكَ عَلٰى تَلَفِ النَّفْسِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۴۹۲۶: طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے مگر انہوں نے ان "تقتل مكانها" کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔ یہ حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چوب خیمہ سے قتل کرنے والی عورت کا قصاص میں مقتول ہونا بیان فرما رہے ہیں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کے خلاف ہے جس میں انہوں نے دیت کا فیصلہ نقل کیا ہے۔ اب جب کہ روایات آپس میں متقابل آگئیں تو قول صحیح کو نکالنے کے لیے غور وفکر ضروری ہوا۔ ہم نے جب غور کیا تو ایک اتفاقی قاعدہ ہاتھ آیا وہ یہ ہے کہ جو آدمی کسی کو جان بوجھ کر کسی لوہے کی چیز سے قتل کر دے تو اس پر قصاص ہے اور وہ گنہگار بھی ہوگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس پر کفارہ لازم نہیں اور اگر وہ غلطی سے قتل کر دے تو اس کے خاندان پر دیت لازم ہوگی اور اس پر کفارہ لازم ہوگا گناہ نہیں ہوگا اور جہاں گناہ لازم ہوگا وہاں کفارہ نہ ہوگا۔ اب دوسری طرف شبہ عمد کو دیکھیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں دیت لازم ہوگی اور اس میں کفارہ لازم ہے البتہ شبہ عمد کی تعریف میں اختلاف ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ ایک تعریف یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو جان بوجھ کر کسی ہتھیار کے بغیر قتل کر دے۔ کسی آدمی کا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی چیز سے ہلاک کرنا کہ اسکے خیال میں وہ اس سے ہلاک نہیں ہوگا گویا وہ کسی آدمی کو قصداً کوڑا یا کوئی دوسری ایسی چیز مارتا ہے کہ اس جیسی چیز سے ہلاکت عموماً واقع نہیں ہوتی پھر وہ آدمی اس سے مر جاتا ہے تو یہ شبہ عمد کہلاتا ہے اور اگر اس نے کوڑے سے بار بار ضرب لگائی یہاں تک کہ وہ اس چیز کی طرح ہو گیا جس کو قتل کیا جاتا ہے تو یہ عمد بنے گا اور اس پر قصاص لازم ہوگا۔ حاصل یہ ہوا کہ جس نے ان دونوں اقوال میں سے کسی ایک کے مطابق قرار دیا انہوں نے کفارے کو لازم قرار دیا۔ غور سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں گروہوں کے ہاں کفارہ اس جگہ لازم ہوتا ہے جہاں گناہ نہیں ہوتا اور جہاں گناہ ہوتا ہے وہاں کفارے کی نفی ہو جاتی ہے اور جو شخص پتھر یا لاٹھی یا اس کی مثل کسی چیز سے قتل کرے اس پر گناہ ہوگا اور وہ گناہ اس کے اور اس کے رب کے مابین ہے۔ جیسے کوئی شخص کسی کو لوہے کی چیز سے قتل کر دے اور وہ شخص جس نے کسی آدمی کو کوڑے سے قتل کیا کہ اس جیسے کوڑے سے قتل نہیں کیا جاتا تو اس کو قتل کا سا گناہ تو نہ ملے گا مگر ضرب کے گناہ جیسا گناہ ہوگا تو گویا قتل کا گناہ اس سے اس سلسلہ میں اٹھا لیا گیا کیونکہ اس کا ارادہ قتل کا نہ تھا اور ضرب کا گناہ اس پر لکھا جائے گا کیونکہ اس نے اس کا قصد وارادہ کیا ہے۔ تو قیاس یہی ہوا کہ شبہ عمد جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں کفارہ نفس ہے یہ وہ ہے جس میں گناہ نہیں اور وہ ایسی چیز سے قتل کرنا ہے جس سے عام طور پر قتل واقع نہیں ہوتا خواہ جان بوجھ کر مارا جائے اور اس سے ہلاکت نفس بھی مقصود نہیں ہوتی۔ مگر پھر اس چیز سے ہلاکت واقع ہو جاتی ہے۔ اس قیاس سے فریق ثانی یعنی امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ثابت ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس کی حمایت میں منقول ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

حاصل روایات: یہ حضرت حمل بن مالک رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چوب خیمہ سے قتل کرنے والی عورت کا قصاص میں

مقتول ہونا بیان فرمارہے ہیں یہ روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مغیرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کے خلاف ہے جس میں انہوں نے دیت کا فیصلہ نقل کیا ہے۔اب جب کہ روایات آپس میں متقابل آگئیں تو قول صحیح کو نکالنے کے لئے غور وفکر ضروری ہوا۔

نظر اعتبار:

ہم نے جب غور کیا تو ایک اتفاقی قاعدہ ہاتھ آیا وہ یہ ہے کہ جو آدمی کسی کو جان بوجھ کر کسی لوہے کی چیز سے قتل کر دے تو اس پر قصاص ہے اور وہ گنہگار بھی ہوگا لیکن اکثر علماء کے نزدیک اس پر کفارہ لازم نہیں اور اگر وہ غلطی سے قتل کر دے تو اس کے خاندان پر دیت لازم ہوگی اور اس پر کفارہ لازم ہوگا گناہ نہیں ہوگا اور جہاں گناہ لازم ہوگا وہاں کفارہ نہ ہوگا۔اب دوسری طرف شبہ عمد کو دیکھیں کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں دیت لازم ہوگی اور اس میں کفارہ لازم ہے البتہ شبہ عمد کی تعریف میں اختلاف ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔

قول اول: ایک تعریف یہ ہے کہ شخص دوسرے شخص کو جان بوجھ کر کسی ہتھیار کے بغیر قتل کر دے۔

دوسرا قول: کسی آدمی کا کسی دوسرے شخص کو کسی ایسی چیز سے ہلاک کرنا کہ اس کے خیال میں وہ اس سے ہلاک نہیں ہوگا گویا وہ کسی آدمی کو قصداً کوڑا یا کوئی دوسری ایسی چیز مارتا ہے جس جیسی چیز سے ہلاکت عموماً واقع نہیں ہوتی پھر وہ آدمی اس سے مرجاتا ہے تو یہ شبہ عمد کہلاتا ہے اور اگر اس نے کوڑے سے بار بار ضرب لگائی یہاں تک کہ وہ اس چیز کی طرح ہوگیا جس کو قتل کیا جاتا ہے تو یہ عمد بنے گا اور اس پر قصاص لازم ہوگا۔

تو قیاس یہی ہوا کہ شبہ عمد جس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس میں کفارہ نفس ہے یہ وہ ہے جس میں گناہ نہیں اور وہ ایسی چیز سے قتل کرنا ہے جس سے عام طور پر قتل واقع نہیں ہوتا خواہ جان بوجھ کر مارا جائے اور اس سے ہلاکت نفس بھی مقصود نہیں ہوتی۔مگر پھر اس چیز سے ہلاکت واقع ہوجاتی ہے۔

اس قیاس سے فریق ثانی یعنی امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ثابت ہوگیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول اس کی حمایت میں منقول ہے۔ملاحظہ فرمائیں۔

قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۴۹۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ :حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ الْجُشَمِيُّ عَنْ جِرْوَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَضْرِبُ أَخَاهُ مِثْلَ آكِلَةِ اللَّحْمِ قَالَ الْحَجَّاجُ :يَعْنِي الْعَصَا ثُمَّ يَقُولُ لَا قَوَدَ عَلَيَّ لَا أُوتَى بِأَحَدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ إِلَّا أَقَدْتُهُ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ.

۴۹۲۷: جروہ بن حمید نے اپنے والد سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو

مارنے کا ارادہ کرتا ہے۔ پس اسے گوشت کھانے والی چیز سے مارتا ہے۔ حجاج نے کہا گوشت کھانے والی سے مراد لاٹھی ہے پھر وہ کہتا ہے مجھ پر قصاص نہیں۔ جو شخص ایسے فعل کا ارتکاب کرے گا اور وہ میرے پاس لایا جائے گا تو میں اس سے قصاص لوں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف قول منقول ہے۔ (جروہ بن جمیل یا حروہ بن حمید)

۴۹۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شِبْهُ الْعَمْدِ بِالْعَصَا وَالْحَجَرِ الثَّقِيْلِ وَلَيْسَ فِيْهِمَا قَوَدٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۴۹۲۸: عاصم بن ضمرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ شبہ عمد جو لاٹھی بھاری پتھر سے ہو ان میں قصاص نہیں ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

شِبْهِ الْعَمْدِ هَلْ يَكُوْنُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ كَمَا يَكُوْنُ فِي النَّفْسِ؟

کیا قتل نفس سے کم میں شبہ عمد ہے؟

خلاصۃ المرام: شبہ عمد میں دیت کاملہ ہے تو نفس سے کم میں قصاص ہوگا شبہ عمد نفس سے کم ہو تو وہ عمد شمار ہوگا اس کو امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ واللہ اعلم

فریق اوّل: نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہے۔ جیسا کہ روایت سے ظاہر ہے۔

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :لَمَّا ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّفْسَ قَدْ يَكُوْنُ فِيْهَا شِبْهُ عَمْدٍ كَانَ كَذٰلِكَ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ الْآثَارَ الَّتِيْ قَدْ رَوَيْنَاهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ فِيْهَا أَلَا إِنَّ قَتِيْلَ خَطَأِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ فِيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا أَوْلَادُهَا . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّفْسِ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ مَا يُخَالِفُ ذٰلِكَ وَهُوَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ بِإِسْنَادِهِ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ خَبَرِ الرُّبَيِّعِ أَنَّهَا لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ .وَقَدْ رَأَيْنَا اللَّطْمَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَى النَّفْسِ لَمْ يَجِبْ فِيْهَا قَوَدٌ وَرَأَيْنَاهَا فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ قَدْ أَوْجَبَتِ

الْقَوَدَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ فِي النَّفْسِ شِبْهُ عَمْدٍ أَنَّهُ فِيمَا دُوْنَ النَّفْسِ عَمْدٌ عَلٰى تَصْحِيحِ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت ہو گیا کہ کبھی قتل نفس میں شبہ عمد بھی ہوتا ہے تو نفس سے کم میں بھی شبہ عمد ہوگا اور وہ دلیل کے طور پر ان روایات کو لائے جن کو ہم نے پہلے ذکر کیا ہے اور آپ ﷺ سے ان کو نقل کیا ہے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ شبہ عمد کا مقتول تو وہ ہے جو کوڑے لاٹھی اور پتھر سے مارا گیا ہو۔ اس میں سو اونٹ لازم ہیں۔ جن میں سے چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوں گی: "الا ان قتيل خطاء العمد بالسوط والعصا والحجر' فيه مائة من الابل' منها اربعون خلفة في بطونها اولادها" ہماری دلیل یہ ہے کہ نفس کے سلسلہ میں تو جناب نبی اکرم ﷺ سے جو مروی ہے وہ یہی ہے مگر نفس سے کم میں اس کے خلاف روایات وارد ہیں۔ جیسا کہ ربیع رضی اللہ عنہا کی روایت اپنی اسناد کے ساتھ اس کتاب کے شروع میں مذکور ہو چکی ہے کہ انہوں نے ایک لڑکی کو مکا مار کر اس کے سامنے والے دانت توڑ دیئے۔ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں معاملہ پیش کیا تو آپ نے قصاص کا حکم فرمایا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب کوئی آدمی تھپڑ سے ہلاک ہو جائے تو اس میں قصاص نہیں اور نفس سے کم میں قصاص کو لازم کیا گیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی جو نفس کے سلسلہ میں شبہ عمد ہے خواہ وہ نفس سے کم ہے وہ عمد شمار ہوگا۔ ان آثار کی تصحیح کا یہی تقاضا ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: روایات ۴۸۹۰ ملاحظہ کریں۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ عِنْدَ مَوْتِهٖ : إِنْ مِتُّ فَفُلَانٌ قَتَلَنِيْ

مرنے والے کا قول کہ اگر میں مر گیا تو فلاں میرا قاتل ہے؟

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :قَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سَأَلَ الْجَارِيَةَ الَّتِيْ رُضِخَ رَأْسُهَا مَنْ رَضَخَ رَأْسَكِ أَفُلَانٌ هُوَ ؟ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضْخِ رَأْسِهِ بَيْنَ حَجَرَيْنِ . فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَزَعَمُوْا أَنَّهُمْ قَلَّدُوْهُ وَقَالُوْا :مَنْ ادَّعَى -وَهُوَ فِيْ حَالِ الْمَوْتِ -أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ قَوْلِهٖ فِيْ ذٰلِكَ وَقُتِلَ الَّذِيْ ذَكَرَ أَنَّهُ قَتَلَهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ الْيَهُوْدِيَّ فَأَقَرَّ بِمَا ادَّعَتِ الْجَارِيَةُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فَقَتَلَهُ بِإِقْرَارِهٖ لَا بِدَعْوَى

الْجَارِيَةِ .فَاعْتَبَرْنَا الْآثَارَ الَّتِي قَدْ جَاءَ تْ فِي ذٰلِكَ :هَلْ نَجِدُ فِيهَا عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلًا ؟ فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ

خلاصۃ الرام: جو آدمی موت کے غرغرے میں ہو اگر وہ یہ کہے کہ اگر میں مرگیا تو میرا قاتل فلاں ہے تو اس کی اس بات کو قبول کیا جائے گا اور اس کے بدلے میں اس آدمی کو قصاص میں قتل کیا جائے گا اس قول کو ظاہریہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: جمہور علماء ائمہ اربعہ اور ان کے تمام اصحاب نے یہ کہا ہے کہ فقط مقتول کے اس قول سے یا اشارے سے قصاص ثابت نہیں ہوگا ہاں اگر صاحب الزام خود اعتراف کرلے تو وہ الگ بات ہے پھر اس کے بدلے میں اس کو قصاصاً قتل کیا جاسکتا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم پہلے ۴۸۹۲ میں نقل کر آئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب اس بچی سے دریافت کیا جس کا سر کچلا گیا تھا کہ کس نے تمہارا سر کچلا ہے کیا فلاں شخص نے ؟ تو اس نے سر سے اشارہ کیا جی ہاں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کا سر دو پتھروں کے مابین کچلنے کا حکم دیا۔

فریق اوّل کا دعویٰ: اس روایت پر عمل کا دعویٰ کرتے ہوئے کچھ لوگوں نے دعویٰ کیا کہ اگر کوئی موت کے وقت کہے کہ فلاں نے مجھے قتل کیا ہے پھر وہ مرجائے تو اس کی بات اس سلسلہ میں قبول کی جائے گی اور اس شخص کو جس کے متعلق اس نے دعویٰ کیا ہے قتل کیا جائے گا۔

فریق ثانی کا مؤقف: فقط مقتول کے اس دعویٰ پر قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا جب تک قاتل اقرار نہ کرلے۔

فریق اوّل کا جواب: عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے یہودی سے استفسار فرمایا جس کا دعویٰ وہ لڑکی کررہی تھی پھر اس کے اقرار پر اس کو قتل کیا فقط بچی کے دعویٰ پر قتل نہیں کیا۔

فیصلے کی آسان راہ:

اب ہمیں اس سلسلہ کی روایات کو دیکھنا ہے کہ آیا کسی ایک طرف کی تعیین کے لئے کوئی دلیل پائی جاتی ہے۔ چنانچہ روایت ملاحظہ ہو۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا زیادہ میلان اگرچہ قول ثانی کی طرف نظر آتا ہے کہ نقلی دلیل کے علاوہ اس کے لئے نظری دلائل بھی پیش کئے۔ مگر آخر میں صحابہ کرام کے دو باہمی متضاد قول ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کسی ایک فیصلہ پر وہ نہیں پہنچے۔ واللہ اعلم۔

۴۹۲۹: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ :فَسَأَلَهُ فَأَقَرَّ بِمَا ادَّعَتْ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

۴۹۲۹: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ بلکہ اس میں یہ الفاظ زائد بھی ہیں۔ ”فسالہ فاقر بما اوعت فرضخ راسه بين حجرين“۔

۴۹۳۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَخَ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِك هٰذَا؟ أَفُلَانٌ؟ أَفُلَانٌ؟ حَتّٰى ذَكَرُوْا الْيَهُوْدِيَّ فَأُتِيَ بِهٖ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَتَلَهُ بِإِقْرَارِهٖ بِمَا ادَّعٰى عَلَيْهِ لَا بِدَعْوَى الْجَارِيَةِ. وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ. أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ ادَّعٰى عَلٰى رَجُلٍ دَعْوٰى قَتْلًا أَوْ غَيْرَهُ فَسَأَلَ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ عَنْ ذٰلِكَ فَأَوْمَأَ بِرَأْسِهٖ أَيْ: نَعَمْ أَنَّهُ لَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ مُقِرًّا. فَإِذَا كَانَ إِيْمَاءُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ بِرَأْسِهٖ لَا يَكُوْنُ مِنْهُ إِقْرَارًا يَجِبُ بِهٖ عَلَيْهِ حَقٌّ كَانَ إِيْمَاءُ الْمُدَّعِيْ بِرَأْسِهٖ أَحْرٰى أَنْ لَا يُوْجِبَ لَهُ حَقًّا.

۴۹۳۰: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا اس سے پوچھا گیا تمہارے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا؟ کیا فلاں نے کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ انہوں نے یہودی کا تذکرہ کیا پس اس کو (پکڑ کر) لایا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا پس اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا گیا۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اقرار پر اسے قتل کیا فقط لڑکی کے دعویٰ پر قتل نہیں فرمایا اور جس بات پر اجماع ہے اس میں بھی یہ بات واضح کی گئی ہے۔ ذرا غور کرو: اگر کوئی شخص کسی کے متعلق قتل کا دعویٰ کرے یا کوئی اور پھر مدعیٰ علیہ سے پوچھا جائے اور وہ سر سے اشارہ کر دے کہ جی ہاں! تو اس سے وہ اقرار کرنے والا شمار نہ ہوگا۔ تو جب مدعیٰ علیہ کا اپنے سر سے اشارہ اقرار معتبر نہیں بنتا کہ اس سے اس پر کوئی چیز لازم ہو۔ تو فقط مدعی کے اشارے سے حق کا لازم نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔

حاصل روایات: اس حدیث میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اقرار پر اسے قتل کیا فقط لڑکی کے دعویٰ پر قتل نہیں فرمایا اور جس بات پر اجماع ہے اس میں بھی یہ بات واضح کی گئی ہے۔

ذرا غور کرو: اگر کوئی شخص کسی کے متعلق قتل کا دعویٰ کرے یا کوئی اور پھر مدعا علیہ سے پوچھا جائے اور وہ سر سے اشارہ کر دے کہ جی ہاں! تو اس سے وہ اقرار کرنے والا شمار نہ ہوگا۔ تو جب مدعیٰ علیہ کا اپنے سر سے اشارہ اقرار معتبر نہیں بنتا کہ اس سے اس پر کوئی چیز لازم ہو۔ تو فقط مدعی کے اشارے سے حق کا لازم نہ ہونا زیادہ مناسب ہے۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۴۹۳۱: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطٰى أَحَدٌ بِدَعْوَاهُ دَمًا أَوْ مَالًا وَلَمْ يُوْجِبْ لِلْمُدَّعِيْ فِيْهِ بِدَعْوَاهُ إِلَّا بِالْيَمِيْنِ. فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا

الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ رَجُلًا لَوْ ادَّعَى فِيْ حَالِ مَوْتِهِ أَنَّ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ دَرَاهِمَ ثُمَّ مَاتَ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مَقْبُوْلٍ مِنْهُ وَأَنَّهُ فِيْ ذٰلِكَ كَهُوَ فِيْ دَعْوَاهُ فِيْ حَالِ الصِّحَّةِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ فِيْ دَعْوَاهُ الدَّمَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ كَهُوَ فِيْ دَعْوَاهُ ذٰلِكَ فِيْ حَالِ الصِّحَّةِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۹۳۱: ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کو فقط دعویٰ سے دے دیا جائے (طلب ثبوت نہ ہو) تو ضرور بضرور کچھ آدمی' آدمیوں کے خون اور اموال کے دعویٰ دار بن جائیں گے لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں اس بات سے منع کر دیا کہ کسی کو اس کے فقط دعویٰ خون یا مال کے ساتھ اس کو قبول سے منع فرمایا اور مدعی کے لئے اس کے دعویٰ کی وجہ سے مدعیٰ علیہ پر فقط قسم لازم کی گئی ہے۔آثار کے معانی کی تصحیح کے اعتبار سے اس کا حکم یہی ہے۔طریق نظر سے جائزہ لیں وہ اس طرح ہے کہ اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت دعویٰ کرے کہ فلاں شخص کے ذمہ اس کے کچھ درہم ہیں پھر وہ مرجائے تو اس کی یہ بات قبول نہ کی جائے گی۔اس کا یہ دعویٰ حالت صحت کے دعویٰ کی طرح ہوگا۔(قبول نہ کیا جائے گا) (دلیل پر دارومدار ہوگا) پس تقاضا قیاس یہ ہے کہ اس حالت میں دعویٰ خون کا بھی وہی حال ہو اور وہی حکم ہو جو حالت صحت میں اس قسم کے دعویٰ کا ہوتا ہے۔امام ابوحنیفہ' ابویوسف ومحمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ۳' باب۳' مسلم فی الاقضیہ۱ نسائی فی القضاۃ باب۳۶' ابن ماجہ فی الاحکام باب۷' مسند احمد ۱' ۳۴۳/۳۵۱۔

حاصل روایات : جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد نے اس بات سے منع کر دیا کہ کسی کو اس کے فقط دعویٰ خون یا مال کے ساتھ اس کو قبول سے منع فرمایا اور مدعی کے لئے اس کے دعویٰ کی وجہ سے مدعیٰ علیہ پر فقط قسم لازم کی گئی ہے۔آثار کے معانی کی تصحیح کے اعتبار سے اس کا حکم یہی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

طریق نظر سے جائزہ لیں وہ اس طرح ہے کہ اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت دعویٰ کرے کہ فلاں شخص کے ذمہ اس کے کچھ درہم ہیں پھر وہ مرجائے تو اس کی یہ بات قبول نہ کی جائے گی۔اس کا یہ دعویٰ حالت صحت کے دعویٰ کی طرح ہوگا۔(قبول نہ کیا جائے گا) (دلیل پر دارومدار ہوگا) پس تقاضا قیاس یہ ہے کہ اس حالت میں دعویٰ خون کا بھی وہی حال ہو اور وہی حکم ہو جو حالت صحت میں اس قسم کے دعویٰ کا ہوتا ہے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے استشہاد:

۴۹۳۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ :كُنْتُ عَامِلًا لِابْنِ الزُّبَيْرِ عَلَى الطَّائِفِ فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا فِيْ بَيْتٍ تَخْرِزَانِ حَرِيْرًا لَهُمَا فَأَصَابَتْ إِحْدَاهُمَا يَدَ صَاحِبَتِهَا بِالْإِشْفَى فَجَرَحَتْهَا فَخَرَجَتْ وَهِيَ تَدْمَى وَفِي الْحُجْرَةِ حِدَاثٌ فَقَالَتْ :أَصَابَتْنِيْ فَأَنْكَرَتْ ذٰلِكَ الْأُخْرَى .فَكَتَبْتُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى أَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ مِنَ النَّاسِ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ فَادْعُهَا فَاقْرَأْ هٰذِهِ الْآيَةَ عَلَيْهَا ﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ الْآيَةَ فَقَرَأْتُ عَلَيْهَا الْآيَةَ فَاعْتَرَفَتْ . قَالَ نَافِعٌ :فَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ :فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَرَّهُ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ رَدَّ حُكْمَهَا فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى حُكْمِ سَائِرِ مَا يَدَّعِي النَّاسُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۴۹۳۲: ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن زید کی طرف سے طائف کے علاقہ کا حاکم تھا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں دو عورتوں کا مقدمہ لکھ بھیجا کہ وہ دونوں ایک گھر میں ریشم (کا کپڑا) سی رہی تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کے ہاتھ میں سوئی چبھودی اور اس کو زخمی کر دیا وہ باہر نکلی اور اس وقت خون بہہ رہا تھا اس وقت کچھ لوگ حجرہ میں باتیں کر رہے تھے۔ اس نے کہا کہ اس عورت نے مجھے زخمی کیا ہے دوسری نے اس سے انکار کر دیا تو میں نے یہ معاملہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھ بھیجا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیٰ علیہ پر فقط قسم سے فیصلہ فرمایا ہے اور اگر لوگوں کو محض دعویٰ پر دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ کریں گے۔ تم اس عورت کو بلا کر اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کرو۔ "ان الذین یشترون بعهدالله و ایمانهم ثمنا قلیلا" (آل عمران:۷۷) میں نے اس کے سامنے یہ آیت پڑھی تو اس نے اعتراف کر لیا۔ دیکھئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس زخمی عورت کا حکم تمام باتوں میں ان تمام چیزوں کی طرف لوٹا دیا جن کا لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بہت خوش ہوئے۔

حاصل روایات: دیکھئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس زخمی عورت کا حکم تمام باتوں میں ان تمام چیزوں کی طرف لوٹا دیا جن کا لوگ دعویٰ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

نوٹ: دعویٰ کا حکم عام معاملات کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔اس کی وجہ سے مدعیٰ علیہ پر سوائے قسم کے کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔ہاں اگر دعویٰ کی شہادت مل جائے تو اس کے مطابق فیصلہ ہوگا۔

بَابُ الْمُؤْمِنِ يَقْتُلُ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا

مؤمن قاتل کو ذمی کافر کے بدلے قتل کیا جائے یا نہ؟

خلاصۃ المرام: جو مسلمان جان بوجھ کر کسی ذمی کو قتل کردے اس کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا بلکہ اس پر دیت مغلظہ لازم ہوگی اس قول کو حضرت عمر بن عبدالعزیز، ثوری، اوزاعی ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر۲: علماء کی دوسری جماعت جس میں ابراہیم نخعی، شعبی ائمہ احناف رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ قتل عمد کے مرتکب مسلمان کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

فریق اوّل کا موقف: اگر کوئی مسلمان کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا۔انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔جس کو بخاری نے نقل کیا ہے۔

۴۹۳۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ .ح وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ :سَأَلْتُ عَلِيًّا :هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَى الْقُرْآنِ ؟ .فَقَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَى الْقُرْآنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ .قَالَ :قُلْتُ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ ؟ قَالَ :الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيْرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا قَتَلَ الْكَافِرَ مُتَعَمِّدًا لَمْ يُقْتَلْ بِهٖ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ يُقْتَلُ بِهٖ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ الَّذِيْ حَكَاهُ أَبُوْ جُحَيْفَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ مُنْفَرِدًا وَلَوْ كَانَ مُنْفَرِدًا لَاحْتَمَلَ مَا قَالُوْا وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مَوْصُوْلًا بِغَيْرِهٖ.

۴۹۳۳: شعبی نے ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قرآن مجید کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے۔تو انہوں نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے دانے کو چیرا (اور اس سے نباتات نکالی) اور جاندار کو بنایا ہمارے پاس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سوائے قرآن مجید کے کوئی چیز نہیں اور وہ جو اس صحیفہ میں ہے میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا دیت اور

قیدی کو چھڑانے کے احکام اور اس کے احکام کہ کسی مؤمن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۳۹' الجهاد باب ۱۷۱' الدیات باب ۳۱/۲٤' ترمذی فی الدیات باب ۱٦' نسائی فی القسامه باب ۱۳' دارمی فی الدیات باب ٥' مسند احمد ۷۹/۱۔

اللغات :فلق الحبة۔ دانے کو چیرا۔ برا۔ پیدا کیا۔ نسمه۔ نفس' ہر جاندار۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ایک جماعت فقہاء کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی کافر کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اس کو قتل نہیں کیا جا سکتا انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ اس کے بدلے میں اس کو قتل کیا جائے گا ان کی دلیل وہ ہے جس کو دوسری سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے:

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جو روایت آپ نے نقل کی ہے وہ مکمل روایت نہیں ہے مکمل روایت یہ ہے۔ اگر اتنی ہی روایت ہوتی تو آپ کے مؤقف کی تائید تھی مگر اس کے ساتھ مزید کلام بھی ملا ہوا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۴۹۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ :انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلَى عَلِيْ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً ؟ قَالَ : لَا اِلَّا مَا كَانَ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا فَأَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ . فَهٰذَا هُوَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِتَمَامِهِ وَالَّذِيْ فِيْهِ مِنْ نَفْيِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ بِالْكَافِرِ هُوَ قَوْلُهُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ . فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى لِاَنَّهُ لَوْ كَانَ مَعْنَاهُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا لَكَانَ ذٰلِكَ لَحْنًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْعَدُ النَّاسِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَكَانَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذِيْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ. فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ لَفْظُهُ كَذٰلِكَ وَاِنَّمَا هُوَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ ذَا الْعَهْدِ هُوَ الْمَعْنِيُّ بِالْقِصَاصِ .فَصَارَ ذٰلِكَ كَقَوْلِهِ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهِ بِكَافِرٍ . وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ ذَا الْعَهْدِ كَافِرٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْكَافِرَ الَّذِيْ مَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِيْ لَا عَهْدَ لَهُ. فَهٰذَا مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يُقْتَلُ بِالْكَافِرِ الْحَرْبِيِّ وَأَنَّ ذَا الْعَهْدِ الْكَافِرِ الَّذِيْ قَدْ صَارَ لَهُ ذِمَّةٌ لَا يُقْتَلُ بِهِ أَيْضًا .وَقَدْ نَجِدُ مِثْلَ هٰذَا كَثِيْرًا فِي الْقُرْآنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِسَائِكُمْ اِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ .فَكَانَ مَعْنٰى ذٰلِكَ وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ اِنْ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَقَدَّمَ وَأَخَّرَ .فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مُرَادُهُ فِيْهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ بِكَافِرٍ فَقَدَّمَ وَأَخَّرَ .فَالْكَافِرُ الَّذِيْ مُنِعَ أَنْ يُقْتَلَ بِهِ الْمُؤْمِنُ هُوَ الْكَافِرُ غَيْرُ الْمُعَاهَدِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :قَوْلُهُ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اِنَّمَا مَعْنَاهُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ فَانْقَطَعَ الْكَلَامُ ثُمَّ قَالَ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ كَلَامًا مُسْتَأْنَفًا أَيْ : وَلَا يُقْتَلُ الْمُعَاهَدُ فِيْ عَهْدِهٖ . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا جَرٰى فِي الدِّمَاءِ الْمَسْفُوْكِ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ لِأَنَّهُ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ ثُمَّ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ فَإِنَّمَا أَجْرَى الْكَلَامَ عَلَى الدِّمَاءِ الَّتِيْ تُؤْخَذُ قِصَاصًا وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى حُرْمَةِ دَمٍ بِعَهْدٍ فَيُحْمَلُ الْحَدِيْثُ عَلٰى ذٰلِكَ فَهٰذَا وَجْهٌ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِنَّمَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ أَنَّهُ رُوِيَ عَنْ غَيْرِهٖ مِنْ طَرِيْقٍ صَحِيْحٍ فَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ بِتَأْوِيْلِهٖ .وَتَأْوِيْلُهُ فِيْهِ اِذْ كَانَ مُحْتَمِلًا عِنْدَكُمْ يَحْتَمِلُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُمْ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَعْنَاهُ فِي الْحَقِيْقَةِ هُوَ مَا تَأَوَّلَهُ عَلَيْهِ .

۴۹۳۴: قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں اور اشتر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئے اور پوچھا کہ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کوئی وعدہ لیا ہے جو عام لوگوں سے نہ لیا گیا ہو۔ انہوں نے فرمایا نہیں مگر وہ جو میری اس کتاب میں ہے۔ پھر انہوں نے اپنی تلوار کی نیام سے ایک کتاب (لکھی تحریر) نکالی جس میں تحریر تھا کہ ایمان والوں کے خون باہم برابر ہیں اور ان کے عہد کے لئے ادنیٰ مسلمان بھی کوشش کر سکتا ہے۔ مسلمان کفار کے خلاف ایک قوت ہیں۔ مؤمن کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ کسی معاہدے والے کو معاہدے کے دوران قتل کیا جائے۔ جس نے دین میں کوئی نئی بات نکالی (جس کی دین میں اصل نہیں) تو اس کا وبال اسی پر ہوگا اور جس نے کوئی بدعت نکالی یا کسی بدعتی کو پناہ دی اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ تفصیلی روایت یہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جس ارشاد میں کافر کے بدلے مؤمن کے قتل کی نفی ہے وہ آپ کا یہ ارشاد ہے۔ "لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عهد فی عهده" اب ان الفاظ کو سامنے رکھتے ہوئے اس روایت کا وہ معنی مراد لینا محال و ناممکن ہے کیونکہ اگر وہ معنی ہو جو فریق اوّل نے ذکر کیا تو یہ بات غلط ثابت ہوگی حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے لوگوں میں سب سے زیادہ دور تھے۔ پھر عبارت اس طرح ہوتی۔ "یقتل مؤمن بکافر ولا ذی عهد فی عهده" کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور نہ ہی معاہدے والے کافر کو بدلے دوران عہد قتل کیا جائے۔ جب

الفاظ اس طرح نہیں ہیں بلکہ الفاظ "ولا ذو عهد فی عهده" ہیں تو اس سے ثابت ہو گیا کہ قصاص میں ذوالعہد سے مراد ذمی ہے۔ اب مفہوم اس طرح ہوگا۔ "لایقتل مؤمن ولا ذو عهد فی عهده بکافر" کہ کوئی مؤمن اور ذمی عہد کے دوران کافر (حربی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ معاہدہ والا بھی کافر ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس کافر کے بدلے میں مؤمن کے قتل سے منع فرمایا وہ حربی وغیرہ ذمی کافر ہے اور اس پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ کافر حربی کے قتل کے بدلے مؤمن کو قصاص میں قتل نہیں کیا جا سکتا رہا وہ کافر جو ذمی ہے اس کو ذمی ہونے کی وجہ سے حربی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا اور عبارت میں اس قسم کی تقدیم و تاخیر والی عبارات قرآن میں بکثرت موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ارشاد الٰہی ہے۔ "واللآئی یئسن من المحیض من نساء کم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر واللآئی لم یحضن" (الطلاق ۴) اب اس آیت کا معنی یہ ہے "واللآئی لم یحضن ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر" کہ وہ عورتیں جو آئسہ ہیں اور وہ عورتیں جن کو حیض نہیں آیا اگر ان کی عدت میں تمہیں شک ہو تو پھر ان کی عدت تین ماہ ہے۔ پس مقدم و موخر کیا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عهد فی عهده" اس کا مقصد یہ ہے (واللہ اعلم) کہ کسی مؤمن اور کسی ذمی کو اس کے عہد کے دوران کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے تو عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے پس جس کافر کے بدلے مؤمن کو قتل کرنے سے منع کیا اس سے مراد کافر حربی یعنی جس سے کوئی عہد و پیمان نہ ہو وہ ہے کہ "ولا ذو عهد فی عهده" اس کا مطلب یہ ہے کہ "لا یقتل مؤمن بکافر" یہ کلام فرما کر کلام منقطع کر دی پھر فرمایا "ولا ذو عهد فی عهده" تو یہ جملہ مستانفہ ہے اس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے اب مطلب یہ ہوا کہ "ولا یقتل المعاهد فی عهده" کہ کسی معاہدہ والے کو دوران عہد قتل نہ کیا جائے۔ اس خون سے متعلق ہے جو کسی کے بدلے میں بہایا جائے کیونکہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کو اپنے غیر پر قوت و غلبہ حاصل ہے اور ان کے عہد کو پورا کرنے کے لئے ادنیٰ ترین بھی کوشش کرے۔ پھر فرمایا "لایقتل مؤمن...... تو یہ کلام اس خون سے متعلق ہے جو قصاص کے طور پر بہایا جائے اور معاہدے کی وجہ سے خون کی حرمت کے بارے میں یہ کلام جاری نہیں ہوا۔ فلہٰذا اس روایت کو اسی پر محمول کیا جائے گا۔ یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح سند کے ساتھ کسی دوسرے صحابی سے بھی مروی ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تاویل کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کی تاویل تمہارے ہاں ان دو معانی کا احتمال رکھتی ہے جو تم نے ذکر کئے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ حقیقت میں اس کا معنی وہی ہوگا جو خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ (دلیل یہ روایت ہے)

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب ۱۱' والجهاد باب ۱۴۷' نسائی فی القسامة باب ۹' ۱۳' ابن ماجه فی الدیات باب ۲۱' مسند احمد ۱' ۱۱۹/۱۲۲' ۲' ۱۸۰/۱۹۲' ۱۹۴/۲۱۱۔

اللغات: عهد اليه۔ وعدہ کرنا۔ وصیت کرنا۔ تتکافأ۔ برابر۔ محدثا۔ دین میں نئی باتیں ایجاد کرنے والا۔

حاصلِ روایات: تفصیلی روایت یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جس ارشاد میں کافر کے بدلے مؤمن کے قتل کی نفی ہے وہ آپ کا یہ ارشاد ہے۔ "لايقتل مؤمن بكافرو لا ذو عهد فى عهده" اب ان الفاظ کو سامنے رکھتے ہوئے اس روایت کا وہ معنی مراد لینا محال و ناممکن ہے کیونکہ اگر وہ معنی ہو جو فریق اوّل نے ذکر کیا تو یہ بات غلط ثابت ہوگی حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ وعدہ کا پاس کرنے والے تھے۔ پھر عبارت اس طرح ہوتی۔ "يقتل مؤمن بكافر ولا ذى عهد فى عهده" کہ کسی مسلمان کو کافر کے بدلے اور نہ ہی معاہدے والے کافر کو بدلے دوران عہد قتل کیا جائے۔

جب الفاظ اس طرح نہیں ہیں البتہ الفاظ "ولا ذو عهد فى عهده" ہیں تو اس سے ثابت ہو گیا کہ قصاص میں ذو العہد سے مراد ذمی ہے۔ اب مفہوم اس طرح ہوگا۔ "لايقتل مؤمن ولا ذو عهد فى عهده بكافر" کہ کوئی مؤمن اور ذمی عہد کے دوران کافر (حربی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے گا۔

اور ہم بخوبی جانتے ہیں کہ معاہدہ والا بھی کافر ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس کافر کے بدلے میں مؤمن کے قتل سے منع فرمایا وہ حربی و غیر ذمی کافر ہے اور اس پر تمام امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ کافر حربی کے قتل کے بدلے مؤمن کو قصاص میں قتل نہیں کیا جا سکتا رہا وہ کافر جو ذمی ہے اس کو ذمی ہونے کی وجہ سے حربی کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا۔

اور عبارت میں اس قسم کی تقدیم و تاخیر والی عبارات قرآن میں بکثرت موجود ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں ارشاد الٰہی ہے۔

"واللآئى يئسن من المحيض من نساء كم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر واللآئى لم يحضن" (الطلاق: ٤)

اب اس آیت کا معنی یہ ہے: "واللآئى لم يحضن ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر" کہ وہ عورتیں جو آئسہ ہیں اور وہ عورتیں جن کو حیض نہیں آیا اگر ان کی عدت میں تمہیں شک ہو تو پھر ان کی عدت تین ماہ ہے۔ پس مقدم و مؤخر کیا۔

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد فى عهده" اس کا مقصد یہ ہے (واللہ اعلم) کہ کسی مؤمن اور کسی ذمی کو اس کے عہد کے دوران کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے تو عبارت میں تقدیم و تاخیر ہے پس جس کافر کے بدلے مؤمن کو قتل کرنے سے منع کیا اس سے مراد کافر حربی یعنی جس سے کوئی عہد و پیمان نہ ہو وہ ہے۔

ایک اعتراض:

کہ "ولا ذو عهد فى عهده" اس کا مطلب یہ ہے کہ "لا يقتل مؤمن بكافر" یہ کلام فرما کر کلام منقطع کر دیا پھر فرمایا "ولا ذو عهد فى عهده" تو یہ جملہ مستانفہ ہے اس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے اب مطلب یہ ہوا کہ "ولا يقتل المعاهد فى عهده" کہ کسی معاہدہ والے کو دوران عہد قتل نہ کیا جائے۔

جواب نمبر ①: یہ روایت اس خون سے متعلق ہے جو کسی کے بدلے میں بہایا جائے کیونکہ آپ نے فرمایا مسلمانوں کو اپنے غیر پر قوت و غلبہ حاصل ہے اور ان کے عہد کو پورا کرنے کے لئے ادنیٰ ترین بھی کوشش کرے تو وہ بھی رد نہ کی جائے گی۔ پھر فرمایا

"لایقتل مؤمن..... تو یہ کلام اس خون سے متعلق ہے جو قصاص کے طور پر بہایا جائے اور معاہدے کی وجہ سے خون کی حرمت کے بارے میں یہ کلام جاری نہیں ہوا۔ فلہٰذا اس روایت کو اسی پر محمول کیا جائے گا۔

نمبر ۴: یہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وساطت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ صحیح سند کے ساتھ کسی دوسرے صحابی سے بھی مروی ہے پس حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی تاویل کو اچھی طرح جانتے ہیں اور ان کی تاویل تمہارے ہاں ان دو معانی کا احتمال رکھتی ہے جو تم نے ذکر کیے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حقیقت میں اس کا معنی وہی ہوگا جو خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے۔ (دلیل یہ روایت ہے)

۴۹۳۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ قَالَ -حِيْنَ قُتِلَ عُمَرُ -مَرَرْتُ عَلٰى أَبِيْ لُؤْلُؤَةَ وَمَعَهُ هُرْمُزَانُ .فَلَمَّا بَغَتَهُمْ ثَارُوْا فَسَقَطَ مِنْ بَيْنِهِمْ خَنْجَرٌ لَهُ رَأْسَانِ مُمْسَكُهُ فِيْ وَسَطِهِ. قَالَ :قُلْتُ فَانْظُرُوْا لَعَلَّهُ الْخَنْجَرُ الَّذِيْ قَتَلَ بِهِ عُمَرَ فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ الْخَنْجَرُ الَّذِيْ وَصَفَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ .فَانْطَلَقَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ حِيْنَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَعَهُ السَّيْفُ حَتّٰى دَعَا الْهُرْمُزَانَ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيْهِ قَالَ :انْطَلِقْ حَتّٰى تَنْظُرَ إِلٰى فَرَسٍ لِيْ ثُمَّ تَأَخَّرَ عَنْهُ، إِذَا مَضٰى بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَاهُ بِالسَّيْفِ ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ السَّيْفِ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ وَدَعَوْتُ حُفَيْنَةَ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا مِنْ نَصَارَى الْحِيْرَةِ فَلَمَّا خَرَجَ إِلَيَّ عَلَوْتُهُ بِالسَّيْفِ فَصَلَتُّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَقَتَلَ ابْنَةَ أَبِيْ لُؤْلُؤَةَ صَغِيْرَةً تَدَّعِي الْإِسْلَامَ .فَلَمَّا اُسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ دَعَا الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ فَقَالَ :أَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِيْ قَتْلِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ فَتَقَ فِي الدِّيْنِ مَا فَتَقَ .فَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ فِيْهِ عَلٰى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ يَأْمُرُوْنَهُ بِالشِّدَّةِ عَلَيْهِ وَيَحُثُّوْنَ عُثْمَانَ عَلٰى قَتْلِهِ وَكَانَ فَوْجُ النَّاسِ الْأَعْظَمِ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ لِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ أَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ فَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الِاخْتِلَافُ .ثُمَّ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ قَدْ أَعْفَاكَ اللّٰهُ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ بَعْدَمَا قَدْ بُوْيِعْتَ وَإِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ لَكَ عَلَى النَّاسِ سُلْطَانٌ فَأَعْرَضَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ .وَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ خُطْبَةِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَوُدِيَ الرَّجُلَيْنِ وَالْجَارِيَةَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ حُفَيْنَةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ وَضَرَبَ الْهُرْمُزَانَ وَهُوَ كَافِرٌ ثُمَّ كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَأَشَارَ الْمُهَاجِرُوْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ فِيْهِمْ .فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ يُرَادُ بِهٖ غَيْرُ الْحَرْبِيِّ ثُمَّ يُشِيْرُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ عَلٰى عُثْمَانَ بِقَتْلِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِكَافِرٍ ذِیْ عَهْدٍ وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ هُوَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ إِرَادَتِهِ الْكَافِرَ الَّذِی لَا ذِمَّةَ لَهٗ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَتَلَ بِنْتًا لِأَبِیْ لُؤْلُؤَةَ صَغِيْرَةً تَدَّعِی الْإِسْلَامَ فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا اسْتَحَلُّوْا سَفْكَ دَمِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهَا لَا بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ .قِيْلَ لَهٗ :فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ أَرَادَ قَتْلَهٗ بِحُفَيْنَةَ وَالْهُرْمُزَانِ وَهُوَ قَوْلُهُمْ أَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ . فَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَهٗ بِغَيْرِهِمَا وَيَقُوْلُ النَّاسُ لَهٗ أَبْعَدَهُمَا اللّٰهُ ثُمَّ لَا يَقُوْلُ لَهُمْ إِنِّیْ لَمْ أُرِدْ قَتْلَهٗ بِهٰذَيْنِ إِنَّمَا أَرَدْتُ قَتْلَهٗ بِالْجَارِيَةِ وَلٰكِنَّهٗ أَرَادَ قَتْلَهٗ بِهِمَا وَبِالْجَارِيَةِ .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فَكَثُرَ فِیْ ذٰلِكَ الِاخْتِلَافُ . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا أَرَادَ قَتْلَهٗ بِمَنْ قَتَلَ وَفِيْهِمُ الْهُرْمُزَانُ وَحُفَيْنَةُ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا صَحَّ عَلَيْهِ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ مَعْنٰى حَدِيْثِهٖ عَلَى الْأَوَّلِ عَلٰى مَا وَصَفْنَا فَانْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ تَدْفَعُ أَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالذِّمِّیِّ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ أَيْضًا رُشْدَهٗ مَا قَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا .

۴۹۳۵: سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو میں ابولولؤ کے پاس سے اس حال میں گزرا کہ ہرمزان اس کے پاس تھا جب میں نے ان کا پیچھا کیا تو وہ اٹھ گئے ان کا خنجر گر پڑا جس کے دوسرے تھے اس کا دستہ درمیان میں تھا عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے کہا۔ ذرا غور سے دیکھو شاید یہ وہی خنجر ہے جس کے ساتھ اس نے عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا۔ انہوں نے جب غور سے دیکھا تو وہ وہی خنجر تھا جس کو عبدالرحمٰن نے بیان کیا تھا۔ جب عبیداللہ بن عمر نے یہ بات سنی تو وہ تلوار لے کر چلا یہاں تک کہ ہرمزان کو بلایا۔ جب وہ ان کی طرف نکل کر آیا تو انہوں نے کہا چلو۔ تاکہ تم میرے گھوڑے کی دیکھ بھال کرو۔ پھر اس کے پیچھے ہو لئے جب وہ ان کے سامنے چل پڑا تو تلوار سے اس پر وار کیا جب اس کو تلوار لگ گئی تو اس نے لا الٰہ الا اللہ پڑھا۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے حفینہ کو نصرانی ہونے کی حالت میں قتل کیا اور ہرمزان کو جب ضرب ماری تو وہ کافر تھا پھر اس کے بعد اسلام لایا تو مہاجرین جن میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے کہا کہ عبیداللہ کو ان کے بدلے قتل کیا جائے۔ اب یہ بات ناممکن نظر آتی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں "**لایقتل مؤمن بکافر**" اور کافر سے غیر حربی کافر مراد ہو اور پھر مہاجرین رضی اللہ عنہم جن میں خود علی رضی اللہ عنہ بھی ہوں وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ذمی کافر کے بدلے عبیداللہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا مشورہ دیں (حالانکہ "**لایقتل مؤمن**" والی روایت کے راوی خود علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں) اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ابولولؤ کی چھوٹی بچی کو بھی قتل کر دیا جو اسلام

کا دم بھرتی تھی۔ یہ کہنا درست ہوا کہ مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عبیداللہ کے خون کو بہانا حفینہ اور ہرمزان کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لڑکی کی وجہ سے درست قرار دیا۔ اس حدیث میں ایسا قرینہ موجود ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ مہاجرین رضی اللہ عنہم کا مقصود حفینہ اور ہرمزان کے بدلے قتل کرنا تھا وہ ''ابعدھما اللہ'' کا کلمہ ہے پس یہ کہنا ممکن نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے علاوہ کسی اور کے بدلے قتل کا ارادہ فرمایا۔ جبکہ لوگ کہہ رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دفع کر دیا پھر آپ ان کے جواب میں یہ نہیں فرماتے کہ میں تو ان دو کے بدلے میں قتل کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ لڑکی کے بدلے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ آپ عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو ان دو اور لڑکی کے بدلے قتل (قصاص میں) کرنا چاہتے تھے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ آپ نے فرمایا ''فکثر فی ذلك الاختلاف'' کہ اس میں بہت زیادہ اختلاف ہو گیا ہے۔ تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا ارادہ انہی مقتولین کے بدلے میں کیا تھا جن میں ہرمزان اور حفینہ تھے۔ مذکورہ بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس حدیث کا درست مفہوم وہی ہے جو پہلے ہم نے بیان کیا اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ اس روایت میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہو جو مسلمان کو ذمی کے بدلے قتل کے مخالف ہو۔ اس مفہوم کی موافقت یہ روایت بھی کر رہی ہے جو اگرچہ منقطع ہے۔

تشریح عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حفینہ کو بلایا یہ حیرہ کا نصرانی باشندہ تھا جب وہ باہر نکل آیا تو میں نے اس کو تلوار ماری وہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لگی۔ پھر عبیداللہ نے جا کر ابولولوہ کی چھوٹی بیٹی کو قتل کر دیا جو اسلام کی دعویدار تھی۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو انہوں نے مہاجرین و انصار کو بلایا اور فرمایا تم مجھے اس آدمی کے متعلق مشورہ دو۔ جس نے دین میں اجتماعیت کو چیر کر رکھ دیا ہے۔

مہاجرین نے ایک بات پر اتفاق کیا وہ ان کو کہہ رہے تھے کہ ان پر سختی کی جائے اور وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو عبیداللہ کے قتل پر آمادہ کر رہے تھے اور لوگوں کی اکثریت عبیداللہ کے ساتھ تھی وہ کہہ رہے تھے اللہ تعالیٰ نے ہرمزان اور حفینہ سے جان چھڑا دی۔ پس اس سلسلہ میں اختلاف ہوا پھر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے امیر المؤمنین! عبیداللہ سے اعراض کریں کیونکہ یہ معاملہ آپ کی بیعت خلافت سے پہلے پیش آیا اور اس وقوعہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی اس تقریر کے بعد لوگ منتشر ہو گئے اور دونوں آدمیوں اور لڑکی کی دیت ادا کی گئی۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے حفینہ کو نصرانی ہونے کی حالت میں قتل کیا اور ہرمزان کو جب ضرب ماری تو وہ کافر تھا پھر اس کے بعد اسلام لایا تو مہاجرین جن میں علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے کہتے تھے کہ عبیداللہ کو ان کے بدلے قتل کیا جائے۔ اب یہ بات ناممکن نظر آتی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمائیں ''لایقتل مؤمن بکافر'' اور کافر سے غیر حربی کافر مراد ہو اور پھر مہاجرین رضی اللہ عنہم جن میں خود علی رضی اللہ عنہ بھی ہوں وہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ذمی کافر کے بدلے عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو قتل کا مشورہ دیں (حالانکہ ''لایقتل مؤمن'' والی روایت کے راوی خود علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں)

ایک اعتراض:

اس روایت میں مذکور ہے کہ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ابولولوۃ کی چھوٹی بچی کو بھی قتل کر دیا جو اسلام کا دم بھرتی تھی۔ یہ کہنا درست ہوا کہ مہاجرین رضوان علیہم عبیداللہ رضی اللہ عنہ کو بہانا درست قرار دیا نہ کہ حفینہ اور ہرمزان کی وجہ سے۔

[illegible]: اس حدیث میں ایسا قرینہ موجود ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ مہاجرین رضی اللہ عنہم کا مقصود جفینہ اور ہرمزان کے بدلے قتل کرنا تھا وہ "ابعدهما الله" کا کلمہ ہے پس یہ کہنا ممکن نہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کے بغیر کسی اور کے بدلے قتل کا ارادہ فرمایا۔ جبکہ لوگ کہہ رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو دفع کر دیا پھر آپ ان کے جواب یہ نہیں فرماتے کہ میں تو ان دو کے بدلے میں قتل کا ارادہ نہیں کرتا بلکہ لڑکی کے بدلے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ بلکہ آپ عبیداللہ رضی اللہ عنہ ان دو اور لڑکی کے بدلے قتل (قصاص میں) کرنا چاہتے تھے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ آپ نے فرمایا "فكثر في ذلك الاختلاف" کہ اس میں بہت زیادہ اختلاف ہو گیا ہے۔ تو اس اے یہ دلالت مل گئی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے قتل کا ارادہ انہی مقتولین کے بدلے میں کیا تھا جن میں ہرمزان اور حفینہ تھے۔ مذکورہ بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اس حدیث کا درست مفہوم وہی ہے جو پہلے ہم نے بیان کیا اس سے اس بات کی نفی ہو گئی کہ اس روایت میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہو جو مسلمان کو ذمہ کے بدلے قتل کے مخالف ہو اور اس مفہوم کی موافقت یہ روایت بھی کر رہی جو اگرچہ منقطع ہے۔

مؤید روایت:

۴۹۳۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ قَتَلَ مُعَاهَدًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ فَأَمَرَ بِهٖ فَضُرِبَ عُنُقُهُ وَقَالَ أَنَا أَوْلَى مَنْ وَفّٰى بِذِمَّتِهٖ.

۴۹۳۶: ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک مسلمان لایا گیا جس نے ایک ذمی کو قتل کیا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کی گردن اڑا دی گئی اور فرمایا جس نے ہمارے ساتھ ذمہ داری کو پورا کیا تو اس کے ساتھ عہد کو پورا کرنے کا میں زیادہ حقدار ہوں۔

۴۹۳۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ حُمَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَالنَّظَرُ عِنْدَنَا شَاهِدٌ لِذٰلِكَ أَيْضًا وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْحَرْبِيَّ دَمُهُ حَلَالٌ وَمَالُهُ حَلَالٌ ، فَإِذَا صَارَ ذِمِّيًّا حَرُمَ دَمُهُ وَمَالُهُ كَحُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ وَمَالِ الْمُسْلِمِ .ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ سَرَقَ مِنْ مَالِ الذِّمِّيِّ مَا يَجِبُ فِيْهِ الْقَطْعُ ، قُطِعَ كَمَا يُقْطَعُ فِيْ مَالِ الْمُسْلِمِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْمَالِ الَّذِيْ قَدْ حَرُمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوْبَاتِ فِي انْتِهَاكِ

الْمَالِ الَّذِيْ حَرُمَ بِالْإِسْلَامِ كَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ تَكُوْنَ الْعُقُوْبَةُ فِي الدَّمِ الَّذِيْ قَدْ حَرُمَ بِالذِّمَّةِ كَالْعُقُوْبَةِ فِي الَّذِيْ قَدْ حَرُمَ بِالْإِسْلَامِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعُقُوْبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الْأَمْوَالِ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْعُقُوْبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ الدَّمِ ، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْعَبْدَ يَسْرِقُ مِنْ مَالِ مَوْلَاهُ فَلَا يُقْطَعُ وَيَقْتُلُ مَوْلَاهُ فَيُقْتَلُ ، فَفَرَّقَ بَيْنَ ذٰلِكَ فَمَا تُنْكِرُوْنَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ مَا يَجِبُ فِي انْتِهَاكِ مَالِ الذِّمِّيِّ وَدَمِهٖ؟ قِيْلَ لَهٗ :هٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْتَ قَدْ زَادَ مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ تَوْكِيْدًا لِأَنَّكَ ذَكَرْتَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْعَبْدَ لَا يُقْطَعُ فِيْ مَالِ مَوْلَاهُ وَأَنَّهٗ يُقْتَلُ بِمَوْلَاهُ وَبِعَبِيْدِ مَوْلَاهُ .فَمَا وَصَفْتُ مِنْ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْتُ فَقَدْ خَفَّفُوْا أَمْرَ الْمَالِ وَوَكَّدُوْا أَمْرَ الدَّمِ فَأَوْجَبُوْا الْعُقُوْبَةَ فِي الدَّمِ حَيْثُ لَمْ يُوْجِبُوْهَا بِالْمَالِ .فَلَمَّا ثَبَتَ تَوْكِيْدُ أَمْرِ الدَّمِ وَتَخْفِيْفُ أَمْرِ الْمَالِ ثُمَّ رَأَيْنَا مَالَ الذِّمِّيِّ يَجِبُ فِي انْتِهَاكِهٖ عَلَى الْمُسْلِمِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ مَالِ الْمُسْلِمِ كَانَ دَمُهٗ أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَتِهٖ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ فِي انْتِهَاكِ حُرْمَةِ دَمِ الْمُسْلِمِ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ ذِمِّيًّا لَوْ قَتَلَ ذِمِّيًّا ثُمَّ أَسْلَمَ الْقَاتِلُ أَنَّهٗ يُقْتَلُ بِالذِّمِّيِّ الَّذِيْ قَتَلَهٗ فِيْ حَالِ كُفْرِهٖ وَلَا يُبْطِلُ ذٰلِكَ إِسْلَامُهٗ .فَلَمَّا رَأَيْنَا الْإِسْلَامَ الطَّارِءَ عَلَى الْقَتْلِ لَا يُبْطِلُ الْقَتْلَ الَّذِيْ كَانَ فِيْ حَالِ الْكُفْرِ وَكَانَتِ الْحُدُوْدُ تَمَامُهَا أَخْذُهَا وَلَا يُوْجَدُ عَلٰى حَالٍ -لَا يَجِبُ فِي الْبَدْءِ مَعَ تِلْكَ الْحَالِ .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ قَتَلَ رَجُلًا وَالْمَقْتُوْلُ مُرْتَدٌّ أَنَّهٗ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ شَيْءٌ وَأَنَّهٗ لَوْ جَرَحَهٗ وَهُوَ مُسْلِمٌ ثُمَّ ارْتَدَّ -عِيَاذًا بِاللّٰهِ -فَمَاتَ لَمْ يُقْتَلْ .فَصَارَتْ رِدَّتُهُ الَّتِيْ تَقَدَّمَتِ الْجِنَايَةَ وَالَّتِيْ طَرَأَتْ عَلَيْهَا فِيْ دَرْءِ الْقَتْلِ -سَوَاءً .فَكَانَ كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ أَنْ يَكُوْنَ الْقَاتِلُ قَبْلَ جِنَايَتِهٖ وَبَعْدَ جِنَايَتِهٖ سَوَاءً .وَلَمَّا كَانَ إِسْلَامُهٗ بَعْدَ جِنَايَتِهٖ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ بِهَا لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ كَانَ كَذٰلِكَ إِسْلَامُهُ الْمُتَقَدِّمُ لِجِنَايَتِهٖ لَا يَدْفَعُ عَنْهُ الْقَوَدَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۹۳۷: محمد بن ابی حمید المدنی نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ ہمارے ہاں قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حربی کافر کا خون حلال ہے اور اس کا مال بھی حلال ہے۔ جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو پھر اس کا مال اور جان دونوں حرام ہو جاتے ہیں اور ان کی حرمت مسلمان کے مال و جان کی طرح ہوتی ہے پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو آدمی ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس چور کا ہاتھ اسی طرح کاٹا جائے گا جس طرح کسی مسلمان کا مال چوری کرنے سے کاٹا جاتا ہے تو

جب ذمی کے مال کی حرمت توڑنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کے مال کی حرمت توڑنے میں لازم ہے تو قیاس اسی بات کو چاہتا ہے کہ ذمی کے خون کی حرمت توڑنے والے کو بھی وہی سزا ملے جو مسلمان کا خون بہانے والے کو ملتی ہے۔ مال کی حرمت توڑنے اور خون کی حرمت توڑنے کی سزاؤں میں فرق ہے وہ اس طرح کہ جب غلام اپنے مالک کے مال سے چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور اگر وہ اپنے مالک کو قتل کر دے تو اس کو قصاص میں قتل کیا جاتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ دونوں کی سزاؤں میں فرق ہے تو پھر تم اس بات کا بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ذمی کے مال کی حرمت توڑنے اور اس کے خون کی حرمت توڑنے کی سزا میں فرق ہے۔ آپ کی یہ بات تو ہماری بات کی تائید مزید کر رہی ہے۔ کیونکہ تم نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ مالک کا مال چوری کرنے پر غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن اس کو قتل کرنے کی صورت میں اسے قتل کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ غلام مالک کے غلاموں کو قتل کر دے تب بھی قتل کیا جائے گا تو بقول تمہارے انہوں نے مال کے معاملے میں آسانی اور خون کے معاملے میں سختی رکھی ہے چنانچہ قتل کی صورت میں سزا کو لازم قرار دیا اور چوری کے معاملے میں لازم قرار نہیں دیا تو خون کے معاملے کی تائید اور مالی معاملے کی آسانی ثابت ہوگئی پھر ہم نے دیکھا کہ ذمی کا مال چوری کرنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کا مال چوری کرنے میں دی جاتی ہے تو پھر یہ بات بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگئی کہ ذمی کو قتل کی صورت میں وہی سزا دی جائے جو مسلمان کے قتل کی صورت میں دی جاتی ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی ذمی کسی ذمی کو قتل کر دے پھر وہ قاتل اسلام قبول کر لے تو اس کو ذمی مقتول کے بدلے میں قتل کیا جائے گا جس کو حالت کفر میں اس نے قتل کیا۔ اسلام کی وجہ سے قتل کا قصاص باطل نہ ہوگا۔ جب ہم نے دیکھا کہ قتل کے بعد والا اسلام حالت کفر میں پائے جانے والے قتل کو باطل نہیں کرتا اور تمام حدود یکساں ہیں وہ ایسی حالت میں نہیں پائی جاتیں کہ اس حالت کے ہوتے ہوئے ابتداء میں لازم نہ ہوں۔ ذرا غور تو کرو۔ کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے اور مقتول مرتد ہو تو قاتل پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور وہ اگر کسی مسلمان کو زخمی کر دے پھر وہ (خدانخواستہ) مرتد ہو کر مر جائے تو اس زخمی کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے گا پس ثابت ہوا کہ اس کا جنایت سے پہلے مرتد ہونا اور بعد میں مرتد ہونا دونوں قصاص میں قتل کو ساقط کرنے میں برابر ہیں۔ پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جرم کرنے سے پہلے اور بعد میں قاتل کا حکم ایک جیسا ہو تو جب جنایت کے بعد اور قصاص سے پہلے اس کا مسلمان ہونا اس سے قصاص کو ساقط نہیں کرتا تو اسی طرح جنایت سے پہلے کا اسلام بھی قصاص کو ساقط نہیں کرتا۔ یہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہمارے ہاں قیاس بھی اسی کی تائید کرتا ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ حربی کافر کا خون حلال ہے اور اس کا مال بھی

حلال ہے۔ جب وہ ذمی بن جاتا ہے تو پھر اس کا مال اور جان دونوں حرام ہو جاتے ہیں اور ان کی حرمت مسلمان کے مال و جان کی طرح ہوتی ہے پھر ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جو آدمی ذمی کا اتنا مال چوری کرے جس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس چور کا ہاتھ اسی طرح کاٹا جائے گا جس طرح کسی مسلمان کا مال چوری کرنے سے کاٹا جاتا ہے تو جب ذمی کے مال کی حرمت توڑنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کے مال کی حرمت توڑنے میں لازم ہے تو قیاس اسی بات کو چاہتا ہے کہ ذمی کے خون کی حرمت توڑنے والے کو بھی وہی سزا ملے جو مسلمان کا خون بہانے والے کو ملتی ہے۔

ایک اعتراض:

مال کی حرمت توڑنے اور خون کی حرمت توڑنے کی سزاؤں میں فرق ہے وہ اس طرح کہ جب غلام اپنے مالک کے مال سے چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا اور اگر وہ اپنے مالک کو قتل کر دے تو اس کو قصاص میں قتل کیا جاتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ دونوں کی سزاؤں میں فرق ہے تو پھر تم اس بات کا بھی انکار نہیں کر سکتے کہ ذمی کے مال کی حرمت توڑنے اور اس کے خون کی حرمت توڑنے کی سزا میں فرق ہے۔

جواب: آپ کی یہ بات تو ہماری بات کی تائید مزید کر رہی ہے۔ کیونکہ تم نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ مالک کا مال چوری کرنے پر غلام کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا لیکن اس کو قتل کی صورت میں اسے قتل کیا جاتا ہے۔

اسی طرح اگر وہ غلام مالک کے غلاموں کو قتل کر دے تب بھی قتل کیا جائے گا تو بقول تمہارے انہوں نے مال کے معاملے میں آسانی اور خون کے معاملے میں سختی رکھی ہے چنانچہ قتل کی صورت میں سزا کو لازم قرار دیا اور چوری کے معاملے میں لازم قرار نہیں دیا تو خون کے معاملے کی تائید اور مالی معاملے کی آسانی ثابت ہوگئی پھر ہم نے دیکھا کہ ذمی کا مال چوری کرنے میں وہی سزا ہے جو مسلمان کا مال چوری کرنے میں دی جاتی ہے تو پھر یہ بات بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگئی کہ ذمی کو قتل کی صورت میں وہی سزا دی جائے جو مسلمان کے قتل کی صورت میں دی جاتی ہے اور اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی ذمی کسی ذمی کو قتل کر دے پھر وہ قاتل اسلام قبول کر لے تو اس کو ذمی مقتول کے بدلے میں قتل کیا جائے گا جس کو حالت کفر میں اس نے قتل کیا۔ اسلام کی وجہ سے قتل کا قصاص باطل نہ ہوگا۔

جب ہم نے دیکھا کہ قتل کے بعد والا اسلام حالت کفر میں پائے جانے والے قتل کو باطل نہیں کرتا اور تمام حدود یکساں ہیں وہ ایسی حالت میں نہیں پائی جاتیں کہ اس حالت کے ہوتے ہوئے ابتداء میں لازم نہ ہوں۔

ذرا غور تو کرو۔ کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو قتل کر دے اور مقتول مرتد ہو تو قاتل پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی اور وہ اگر کسی مسلمان کو زخمی کر دے پھر وہ (خدانخواستہ) مرتد ہو کر مر جائے تو اس زخمی کرنے والے کو قتل نہ کیا جائے گا پس ثابت ہوا کہ اس کا جنایت سے پہلے مرتد ہونا اور بعد میں مرتد ہونا دونوں قصاص میں قتل کو ساقط کرنے میں برابر ہیں۔

پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جرم کرنے سے پہلے اور بعد میں قاتل کا حکم ایک جیسا ہو تو جب جنایت کے بعد اور قصاص سے

پہلے اس کا مسلمان ہونا اس سے قصاص کو ساقط نہیں کرتا تو اسی طرح جنایت سے پہلے کا اسلام بھی قصاص کو ساقط نہیں کرتا۔
یہ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تائید:

وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ :قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا مِنَ الْعِبَادِ فَذَهَبَ أَخُوْهُ اِلَى عُمَرَ فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُقْتَلَ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ :اُقْتُلْ جُبَيْرُ فَيَقُوْلُ حَتَّى يَجِيءَ الْغَيْظُ قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ يُوْدِي وَلَا يُقْتَلَ .فَهَذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ رَأَى أَيْضًا أَنْ يُقْتَلَ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ كَتَبَ بِهِ اِلَى عَامِلِهِ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .فَهَذَا - عِنْدَنَا -مِنْهُمْ عَلَى الْمُتَابَعَةِ مِنْهُمْ لَهُ عَلَى ذٰلِكَ وَكِتَابُهُ بَعْدَ هَذَا لَا يُقْتَلُ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ مِنْهُ عَلَى أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُبِيحَهُ دَمَهُ لَمَا كَانَ مِنْ وُقُوْفِهِ عَنْ قَتْلِهِ وَجَعَلَ ذٰلِكَ شُبْهَةً مَنْعِهِ بِهَا مِنَ الْقَتْلِ وَجَعَلَ لَهُ مَا يُجْعَلُ فِي الْقَتْلِ الْعَمْدِ الَّذِيْ تَدْخُلُهُ شُبْهَةٌ وَهُوَ الدِّيَةُ .وَقَدْ قَالَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا قَتَلَ الذِّمِّيَّ قَتْلَ غِيلَةٍ عَلَى مَالِهِ أَنَّهُ يُقْتَلُ بِهِ . فَاِذَا كَانَ هَذَا عِنْدَهُمْ خَارِجًا مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ ؟ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَشْتَرِطْ مِنَ الْكُفَّارِ أَحَدًا .فَكَمَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يُخْرِجُوْا مِنَ الْكُفَّارِ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ كَانَ لِمُخَالِفِيهِمْ أَنْ يَخْرُجَ أَيْضًا مَنْ وَجَبَتْ ذِمَّتُهُ .

۴۹۳۸: عبدالملک بن میسرہ نے حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مسلمان نے عباد قبائل (بطون عرب کے قبائل جو نصرانی ہو گئے تھے) کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اس کا بھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے لکھا کہ اس کو قتل کیا جائے صحابہ کرام کہنے لگے۔ اے جبیر اس کو قتل کر دو۔ تو جبیر کہنے لگے ذرا رک جاؤ یہاں تک کہ مجھے غصہ آئے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اس کی دیت دی جائے اور اس (قاتل) کو قتل نہ کیا جائے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے یہی رائے دی کہ اس مسلمان کو اس کافر (ذمی) کے بدلے میں قتل کیا جائے اور یہ بات صحابہ کرام کے سامنے لکھ بھیجی اس پر کسی ایک نے بھی انکار نہیں فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ بات ان کی متابعت کی وجہ سے تھی۔ البتہ ان کا بعد والا خط کہ جس میں "لا یقتل" لکھا تھا تو اس میں یہ احتمال ہے کہ مقتول کے قتل کی کیفیت کی اطلاع پانے پر آپ نے قتل کو درست نہ سمجھا اور اس قتل کو قتل شبہ قرار دیا جس کی بناء پر آپ قتل سے رک گئے اور اس کے لئے وہی مقرر فرما دیا جو قتل عمد میں شبہ آ جانے سے لازم ہوتا ہے یعنی

دیت۔علماء اہل مدینہ کا قول یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی ذمی کو اس کا مال حاصل کرنے کے لئے دھوکے سے قتل کر دے تو اس کو بدلے میں قتل کیا جائے گا۔تو جب علماء اہل مدینہ کے ہاں یہ چیز ''لا یقتل مسلم بکافر'' والے حکم سے خارج ہے۔ حالانکہ روایت علی رضی اللہ عنہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کے ساتھ کوئی شرط عائد نہیں فرمائی۔تو جس طرح فریق اوّل نے کفار میں سے اس کافر کا حکم خارج کر دیا جس کا مال چھیننے کا ارادہ کیا گیا ہو تو ان کے مخالف (فریق ثانی) کو بھی حق حاصل ہوگا کہ وہ کافروں میں سے ان کو خارج کر دیں جن سے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔یعنی ذمی کافر۔مسلمان قاتل کو ذمی کے بدلے قتل کیا جائے گا اس کے مال و جان کی ذمہ داری کا تقاضا یہی ہے۔البتہ کافر حربی کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا۔

حاصل روایات : یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے یہی رائے دی کہ اس مسلمان کو اس کافر (ذمی) کے بدلے میں قتل کیا جائے اور یہ بات صحابہ کرام کے سامنے لکھ بھیجی اس پر کسی ایک نے بھی انکار نہیں فرمایا اور ہمارے نزدیک یہ بات ان کی متابعت کی وجہ سے تھی۔

البتہ ان کا بعد والا خط کہ جس میں ''لا یقتل'' لکھا تھا تو اس میں یہ احتمال ہے کہ مقتول کے قتل کی کیفیت کی اطلاع پانے پر آپ نے قتل کو درست نہ سمجھا اور اس قتل کو قتل شبہ قرار دیا جس کی بناء پر آپ قتل سے رک گئے اور اس کے لئے وہی مقرر فرما دیا جو قتل عمد میں شبہ آجانے سے لازم ہوتا ہے یعنی دیت۔

اہل مدینہ کا قول اور فریق اوّل کے مؤقف کا الزامی جواب:

علماء اہل مدینہ کا قول یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان کسی ذمی کو اس کا مال حاصل کرنے کے لئے دھوکے سے قتل کر دے تو اس کو بدلے میں قتل کیا جائے گا۔تو جب علماء اہل مدینہ کے ہاں یہ چیز ''لا یقتل مسلم بکافر'' والے حکم سے خارج ہے۔ حالانکہ روایت علی رضی اللہ عنہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کے ساتھ کوئی شرط عائد نہیں فرمائی۔تو جس طرح فریق اوّل نے کفار میں سے اس کافر کا حکم خارج کر دیا جس کا مال چھیننے کا ارادہ کیا گیا ہو تو ان کے مخالف (فریق ثانی) کو بھی حق حاصل ہوگا کہ وہ کافروں میں سے ان کو خارج کر دیں جن سے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔یعنی ذمی کافر۔

نوٹ :مسلمان قاتل کو ذمی کے بدلے قتل کیا جائے گا اس کے مال و جان کی ذمہ داری کا تقاضا یہی ہے۔البتہ کافر حربی کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے گا۔

بَابُ الْقَسَامَةِ هَلْ تَكُوْنُ عَلٰى سَاكِنِى الدَّارِ الْمَوْجُوْدِ فِيهَا الْقَتِيلُ أَوْ عَلٰى مَالِكِهَا ؟

جس گھر میں مقتول پایا گیا کیا قسم ان پر آئے گی یا مالک پر

خلاصۃ المرام: امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جب کوئی مقتول کسی گھر میں پایا گیا تو قسم وہاں کے رہائشیوں پر ہوگی خواہ وہ مالک ہوں یا مستاجر اسی قول کو امام مالک شافعی واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ اس طرف گئے ہیں کہ قسم اس مکان کے مالکوں پر ہوگی جہاں مقتول پایا گیا ساکنین پر نہیں ہوگی۔

فریق اوّل: قسم و دیت مالک کے ذمہ نہ ہوگی۔ رہائش پذیر لوگوں پر ہوگی مالک مکان و زمین پر نہ ہوگی۔ جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

۴۹۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ: وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِىْ قَلِيْبٍ مِنْ قُلُبِ خَيْبَرَ. فَجَاءَ أَخُوْهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ. فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ أَحَدُ عَمَّيْهِ إِمَّا حُوَيِّصَةُ وَإِمَّا مُحَيِّصَةُ تَكَلَّمَ الْكَبِيْرُ مِنْهُمَا. قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِىْ قَلِيْبٍ مِنْ قُلُبِ خَيْبَرَ وَذَكَرَ عَدَاوَةَ يَهُوْدٍ لَهُمْ. قَالَ: أَفَتُبَرِّئُكَ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا أَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ وَكَيْفَ نَرْضٰى بِأَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ ؟ قَالَ فَيُقْسِمُ مِنْكُمْ خَمْسُوْنَ أَنَّهُمْ قَتَلُوْهُ قَالُوْا: كَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَا لَمْ نَرَ ؟ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

۴۹۳۹: بشیر بن یسار سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو خیبر کے ایک کنوئیں میں مقتول پایا اس کا بھائی عبدالرحمن بن سہل اور اس کے دونوں چچا حویصہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن بات کرنے لگے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا بڑا۔ بڑا یعنی بڑا بات کرے۔ چنانچہ دونوں چچاؤں حویصہ' حویصہ میں سے ایک نے بات کی ان میں سے بڑے نے بات کی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے عبداللہ بن سہل کو خیبر کے ایک کنوئیں میں مقتول پایا ہے۔ انہوں نے اپنے ساتھ یہود کی عداوت کا تذکرہ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہود کی پچاس قسمیں کہ انہوں

نے قتل نہیں کیا تم سے ان کو بری کر دیں گی؟ میں نے عرض کیا ہم ان کی قسمیں کس طرح تسلیم کر لیں گے جبکہ وہ مشرک ہیں آپ نے فرمایا پھر تمہارے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ انہوں نے ہی قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم اس پر کس طرح قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے ہی قتل کیا ہے۔ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ اپنی طرف سے عبداللہ کی دیت ادا فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الادب باب ۸۹' الجزیہ باب ۱۲' القسامہ باب ۱' ۳' ابو داؤد فی الدیات باب ۸' ترمذی فی الدیات باب ۲۲' نسائی فی القسامہ باب ٤' ابن ماجه فی الدیات باب ۲۸' مسند احمد ٤/۲' ۳۔

اللغات: القسامہ۔ قسم اٹھانا۔

۴۹۴۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَبَلَغَ مُحَيِّصَةَ .فَأَتَى هُوَ وَأَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهِ مِنْ أَخِيْهِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ .فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرَا شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا أَوْ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا ؟ قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ . قَالَ مَالِكٌ :قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ

۴۹۴۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوْا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا أَحَدَهُمْ قَتِيْلًا .فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ :قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا :وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا .فَانْطَلَقُوْا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيْلًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ؟ قَالُوْا :مَا لَنَا بَيِّنَةٌ .قَالَ أَفَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ؟ قَالُوْا :لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُوْدِ .فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْطُلَ دَمُهُ فَوَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ .

۴۹۴۰: بشیر بن یسار نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود ؓ خیبر گئے دونوں اپنی ضروریات

کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا یہ بات حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ خود اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کے سلسلے میں بات کرنا چاہی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا بڑا' بڑا یعنی بڑے کو بات کرنے دو۔ چنانچہ حضرت حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہ نے بات کی اور عبداللہ بن سہل کا واقعہ ذکر کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا تم پچاس قسمیں اٹھاتے ہو۔ کہ تم اپنے قاتل کے خون یا ساتھی کے خون کے حقدار بن جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو ہم واقعہ کے گواہ ہیں اور نہ موقع پر موجود تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہود کی پچاس قسموں پر تم دست بردار ہو سکتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کافروں کی قسمیں کیسے قبول کریں۔

امام مالک کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ بشیر کا خیال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے دیت ادا فرمائی۔

تخریج : تخریج ٤٩٣٤ کو ملاحظہ کریں۔

۴۹۴۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوْا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا أَحَدَهُمْ قَتِيْلًا .فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ :قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا :وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا .فَانْطَلَقُوْا إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيْلًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ ؟ قَالُوْا :مَا لَنَا بَيِّنَةٌ .قَالَ أَفَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ؟ قَالُوْا :لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُوْدِ .فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْطُلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ بِمِائَةٍ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ .

۴۹۴۱: حضرت بشیر بن یسار سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی جس کو سہل بن حثمہ کہا جاتا تھا۔ انہوں نے خبر دی کہ میری قوم کا ایک گروہ خیبر کی طرف گیا اور وہاں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ پھر انہوں نے اپنے میں سے ایک آدمی کو وہیں مقتول پایا۔ تو جن لوگوں کے ہاں اسے پایا تھا۔ انہیں کہنے لگے کہ تم نے ہمارے آدمی کو قتل کیا ہے انہوں نے کہا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں یہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خیبر کی طرف گئے تو ہم نے اپنے ایک ساتھی کو وہاں مقتول پایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بڑا' بڑا یعنی بڑا بات کرے۔ پھر آپ نے ان سے فرمایا قاتل کے خلاف گواہ لاؤ۔ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس گواہ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر وہ تمہارے سامنے قسمیں اٹھائیں

تو (قبول کرلوگے) انہوں نے عرض کیا ہم یہودیوں کی قسموں پر اعتبار نہیں کرتے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے خون کا باطل ہونا ناپسند فرمایا اور صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک سو اونٹ سے دیت ادا فرمائی۔

۴۹۴۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رِجَالٌ مِنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جُهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأَتَى مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ أَوْ عَيْنٍ .فَأَتَى يَهُوْدًا فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ فَقَالُوْا :وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ .فَأَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ .فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ .فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ قَبْلُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ .فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا إِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ ؟ قَالُوْا :لَا ، قَالَ :أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ ؟ قَالُوْا : لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ .فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ . قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ خَيْبَرَ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ لِأَنَّهُمْ افْتَتَحُوْهَا وَكَانَتِ الْيَهُوْدُ عُمَّالَهُمْ فِيْهَا .فَلَمَّا وُجِدَ فِيْهَا هٰذَا الْقَتِيْلُ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَسَامَةَ فِيْهِ عَلَى الْيَهُوْدِ السُّكَّانِ لَا عَلَى الْمَالِكِيْنَ .قَالَ :فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ :كُلُّ قَتِيْلٍ وُجِدَ فِيْ دَارٍ أَوْ أَرْضٍ فِيْهَا سَاكِنٌ مُسْتَأْجِرٌ أَوْ مُسْتَعِيْرٌ فَالْقَسَامَةُ فِيْ ذٰلِكَ وَالدِّيَةُ عَلَى السَّاكِنِ لَا عَلٰى رَبِّهَا الْمَالِكِ .وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ :الدِّيَةُ وَالْقَسَامَةُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمَا عَلٰى أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَتِيْلَ لَمْ يَذْكُرْ لَنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ وُجِدَ بِخَيْبَرَ بَعْدَمَا افْتُتِحَتْ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُصِيْبَ فِيْهَا بَعْدَمَا افْتُتِحَتْ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُصِيْبَ فِيْ حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِهَا .فَإِنْ كَانَ مَوْجُوْدًا فِيْ حَالٍ مَا كَانَتْ صُلْحًا قَبْلَ أَنْ تُفْتَتَحَ فَلَا حُجَّةَ لِأَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا يَدُلُّ أَنَّهَا كَانَتْ يَوْمَئِذٍ

صُلْحًا ، وَذٰلِكَ أَنَّهٗ فِيْهِ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ إِمَّا أَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ وَلَا يُقَالُ هٰذَا إِلَّا لِمَنْ كَانَ فِيْ أَمَانٍ وَعَهْدٍ فِيْ دَارٍ هِيَ صُلْحٌ بَيْنَ أَهْلِهَا وَبَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

۴۹۴۲: سہل بن ابی حثمہ کہتے ہیں کہ مجھے قوم کے بوڑھے لوگوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما تنگدستی کی وجہ سے خیبر کی طرف چلے گئے۔ محیصہ رضی اللہ عنہ (اپنے ٹھکانے پر) آئے تو ان کو اطلاع ملی کہ عبداللہ کو قتل کر کے ایک اجاڑ کنوئیں یا چشمے میں ڈال دیا گیا ہے۔ محیصہ رضی اللہ عنہ یہود کے پاس آئے اور فرمایا اللہ کی قسم! تم نے اس کو قتل کیا ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔ محیصہ رضی اللہ عنہ وہاں سے چل کر اپنی قوم کے پاس (مدینہ میں) آئے اور ان کو اس بات کا تذکرہ کیا پھر وہ اور اس کا بڑا بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے کہ یہ بات معلوم ہے کہ خیبر مسلمانوں کا تھا کیونکہ وہ اس کو فتح کر چکے تھے اور یہودی بطور عمال وہاں رہتے تھے۔ جب خیبر میں مقتول پایا گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کے رہنے والے یہود پر قسامت کو لازم کیا۔ مالکوں پر لازم نہیں کیا۔ پس یہی حکم ہر اس مقتول کا ہوگا جو کسی گھر میں پایا جائے یا کسی زمین میں پایا جائے اس میں رہائشی لوگ خواہ مستأجر ہوں یا مستعیر ہوں تو اس کے متعلق قسامت کا یہی حکم ہوگا۔ رہائشی کے ذمہ دیت لازم ہوگی مکان و زمین کے مالک پر نہ ہو گی۔ فریق ثانی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ و محمد رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ دیت و قسامت مالک پر ہوگی مکین پر نہ ہوگی۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ وہ مقتول جس کا تذکرہ روایت میں پایا جاتا ہے اس کے متعلق اس روایت میں یہ مذکور نہیں کہ یہ واقعہ فتح خیبر کے بعد کا ہے یا پہلے کا۔ یہ بھی امکان ہے فتح کے بعد یہ واقعہ پیش آیا ہو اس صورت میں تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل بن سکتی ہے اور اگر یہ واقعہ فتح سے پہلے کا ہے تو پھر اس روایت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی کوئی دلیل نہیں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ ابولیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن کی روایت میں ایسی دلالت پائی جاتی ہے جس سے اس کا ایام صلح میں پیش آنا ثابت ہوتا ہے اور وہ اس طرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو فرمایا "اما ان یدوا صاحبکم و اما ان یؤذنوا بحرب" اور یہ کلمات اسی کو کہے جاتے ہیں۔ جن کے ساتھ صلح ہو۔ اور سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے اس کو واضح طور پر نقل کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۳۸' مسلم فی القسامه ٦' ابو داؤد فی الدیات باب۸' نسائی فی القسامه باب۳' ابن ماجه فی الدیات باب۲۸' مالك فی القسامه ١' مسند احمد ٣/٤۔

۴۹۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا يَهُوْدُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا .فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِيْ شِرْبِهِ مَقْتُوْلًا فَدَفَنَهُ صَاحِبُهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ .فَمَشَى أَخُو الْمَقْتُوْلِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَكَيْفَ قُتِلَ .فَزَعَمَ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَمَّنْ أَدْرَكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَتِيْلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ ؟ .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا .قَالَ أَفَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا ؟ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلَهُ. فَبَيَّنَ لَنَا هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّهَا كَانَتْ فِيْ وَقْتِ وُجُوْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فِيْهَا قَتِيْلًا دَارَ صُلْحٍ وَمُهَادَنَةٍ فَانْتَفٰى بِذٰلِكَ أَنْ يَلْزَمَ أَبَا حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدًا شَيْءٌ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمَا أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّ فَتْحَ خَيْبَرَ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ .قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :وَالنَّظَرُ يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا أَيْضًا .وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الدَّارَ الْمُسْتَأْجَرَةَ وَالْمُسْتَعَارَةَ فِيْ يَدِ مُسْتَأْجِرِهَا وَمُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا .أَلَا تَرٰى أَنَّهُمَا وَرَبَّهَا لَوْ اخْتَلَفَا فِيْ ثَوْبٍ وُجِدَ فِيْهَا أَنَّ الْقَوْلَ فِيْهِ قَوْلُهُمَا لَا قَوْلُ رَبِّ الدَّارِ .فَكَذٰلِكَ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنَ الْقَتْلٰى فَهُمْ مَوْجُوْدُوْنَ فِيْهَا وَهِيَ فِيْ يَدِ مُسْتَأْجِرِهَا وَيَدِ مُسْتَعِيْرِهَا لَا فِيْ يَدِ رَبِّهَا .فَمَا وَجَبَ بِذٰلِكَ مِنْ قَسَامَةٍ وَدِيَةٍ فَهِيَ عَلٰى مَنْ هِيَ فِيْ يَدِهِ لَا عَلٰى مَنْ لَيْسَتْ فِيْ يَدِهِ وَإِنْ كَانَ مَلَكَهَا لَهُ.فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ قَالَ :رَأَيْتُ إِجْمَاعَهُمْ قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ الْقَسَامَةَ تَجِبُ عَلَى الْمَالِكِ لَا عَلَى السَّاكِنِ .وَذٰلِكَ أَنَّ رَجُلًا وَامْرَأَتَهُ لَوْ كَانَتْ فِيْ أَيْدِيْهِمَا دَارٌ يَسْكُنَانِهَا وَهِيَ لِلزَّوْجِ فَوُجِدَ فِيْهَا قَتِيْلٌ كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ عَلٰى عَاقِلَةِ الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ .وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ أَيْدِيَهُمَا عَلَيْهِمَا وَأَنَّ مَا وُجِدَ فِيْهَا مِنْ ثِيَابٍ فَلَيْسَ أَحَدُهُمَا أَوْلٰى بِهِ مِنَ الْآخَرِ إِلَّا لِمَعْنًى لَيْسَ مِنْ قِبَلِ الْمِلْكِ وَالْيَدِ فِيْ شَيْءٍ .فَلَوْ كَانَتِ الْقَسَامَةُ يُحْكَمُ بِهَا عَلٰى مَنْ الدَّارُ فِيْ يَدِهِ لَحُكِمَ بِهَا عَلَى الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ جَمِيْعًا لِأَنَّ الدَّارَ فِيْ أَيْدِيْهِمَا وَلِأَنَّهُمَا سَكَنَاهَا .فَلَمَّا كَانَ مَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى الزَّوْجِ خَاصَّةً دُوْنَ الْمَرْأَةِ إِذْ هُوَ الْمَالِكُ لَهَا كَانَتِ الْقَسَامَةُ وَالدِّيَةُ فِيْ كُلِّ الْمَوَاضِعِ الْمَوْجُوْدِ فِيْهَا الْقَتْلٰى عَلٰى مَالِكِهَا لَا عَلٰى سَاكِنِهَا .

۴۹۴۳: سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا کہ عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری یہ قبیلہ بنی حارثہ سے تھے یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں خیبر کی طرف گئے اور یہ صلح کا زمانہ تھا۔ وہاں یہودی رہتے تھے۔ یہ دونوں اپنی ضرورت کی وجہ سے الگ الگ ہو گئے پھر عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا اور وہ اپنے گھاٹ پر مقتول پائے گئے ان کے ساتھی نے ان کو دفن کر دیا اور پھر وہ مدینہ طیبہ آئے ان مقتول کے بھائی عبدالرحمٰن بن سہل اور حضرت محیصہ اور حویصہ رضی اللہ عنہم تینوں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر کیا اور بتایا کہ وہ کیسے قتل ہوئے بشیر بن یسار جوان صحابہ کرام سے نقل کرتے ہیں جن سے ان کی ملاقات ہوئی وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا کیا تم پچاس قسمیں اٹھاتے ہو اور اپنے مقتول کے خون کے حقدار ٹھہرتے ہو آپ نے قتیلکم فرمایا یا صاحبکم فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ! ہم نے نہ دیکھا اور نہ موجود تھے آپ نے فرمایا کیا تم سے پچاس قسمیں اٹھا کر یہودی بری الذمہ ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ! ہم کافروں کی قسموں کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں؟ بشیر بن یسار راوی کا خیال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت دی۔ اس روایت نے ہمارے لئے وضاحت کر دی کہ جب عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ پیش آیا اس وقت خیبر فتح ہو چکا تھا اور یہ زمانہ صلح تھا اس سے فریق اوّل کی طرف سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے خلاف پیش آنے والا اعتراض رفع ہو گیا امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قیاس کی تائید بھی ہمارے ساتھ ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو گھر اجرت پر یا بطور ادھار لیا گیا ہو وہ کرایہ دار یا ادھرا لینے والے کے پاس ہوتا ہے مالک کے پاس نہیں ہوتا۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر وہ دونوں اور مالک مکان کسی کپڑے میں جھگڑا کریں جو وہاں ملا۔ تو ان دونوں کا قول معتبر ہوگا مالک مکان کی بات نہ مانی جائے گی اسی طرح جو مقتول وہاں پائے جائیں گے اور وہ گھر کرایہ دار یا ادھار والے کے قبضہ میں ہو مالک کے قبضہ میں نہ ہو تو اب جو قسم یا دیت لازم ہوگی تو وہ ان پر لازم ہوگی جن کے قبضہ میں مکان ہے اس پر نہیں کہ جس کا قبضہ نہیں اگرچہ وہ اس کی ملک میں ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ نے اس سلسلہ میں دلیل دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے متعلق علماء کا اجماع ہے کہ قسم مالک پر واجب ہوتی ہے رہائش پذیر نہیں وہ اس طرح کہ اگر ایک مکان خاوند اور اس کی بیوی کے پاس ہو اور وہ مکان خاوند کا ہو پھر وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسم اور دیت صرف خاوند کے رشتہ داروں پر ہوگی عورت کے رشتہ داروں پر نہیں ہوگی۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ مکان ان دونوں کے قبضہ میں ہے اور اگر وہاں کپڑا پایا جائے تو ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت زیادہ حقدار نہ مانا جائے گا۔ البتہ یہ اپنے مقام پر ہے کہ جو چیز اس کی ملک اور قبضے میں ہوگی تو وہ اس کا وہ حقدار ہوگا۔ پس اگر قسم اس شخص پر ڈالی جاتی جس کے قبضہ میں مکان ہے تو عورت اور مرد دونوں پر آتی کیونکہ مکان تو دونوں کے قبضے میں ہے اور اس کے ساتھ وہ دونوں وہاں رہائش پذیر ہیں تو جب اس صورت میں جو کچھ بھی لازم ہوتا ہے وہ صرف خاوند پر لازم ہوتا ہے عورت پر نہیں کیونکہ وہی مالک ہے۔ تو جہاں

بھی مقتول پایا جائے قسم اور دیت مالک پر ہوگی وہاں کے رہائش پذیر لوگوں پر نہیں۔

حاصل روایات: اس روایت نے ہمارے لئے وضاحت کردی کہ جب عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے قتل کا واقعہ پیش آیا اس وقت خیبر فتح ہو چکا تھا اور یہ زمانہ صلح تھا اس سے فریق اوّل کی طرف سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف پیش آنے والا اعتراض رفع ہوگیا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قیاس کی تائید بھی ہمارے ساتھ ہے۔

نظر یوسفی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم دیکھتے ہیں کہ جو گھر اجرت پر یا بطور ادھار لیا گیا ہو وہ کرایہ دار یا ادھار لینے والے کے پاس ہوتا ہے مالک کے پاس نہیں ہوتا۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر وہ دونوں اور مالک مکان کسی کپڑے میں جھگڑا کریں جو وہاں ملا۔ تو ان دونوں کا قول معتبر ہوگا مالک مکان کی بات نہ مانی جائے گی اسی طرح جو مقتول وہاں پائے جائیں گے اور وہ گھر کرایہ دار یا ادھار والے کے قبضہ میں ہو مالک کے قبضہ میں نہ ہو تو اب جو قسم یا دیت لازم ہوگی تو وہ ان پر لازم ہوگی جن کے قبضہ میں مکان ہے اس پر نہیں کہ جس کا قبضہ نہیں اگرچہ وہ اس کی ملک میں ہے۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے جواب:

اس کے متعلق علماء کا اجماع ہے کہ قسم مالک پر واجب ہوتی ہے رہائش پذیر پر نہیں وہ اس طرح کہ اگر ایک مکان خاوند اور اس کی بیوی کے پاس ہو اور وہ مکان خاوند کا ہو پھر وہاں کوئی مقتول پایا جائے تو قسم اور دیت صرف خاوند کے رشتہ داروں پر ہوگی عورت کے رشتہ داروں پر نہیں ہوگی۔ حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ مکان ان دونوں کے قبضہ میں ہے اور اگر وہاں کپڑا پایا جائے تو ان میں سے ایک دوسرے کی نسبت زیادہ حقدار نہ مانا جائے گا۔

البتہ یہ اپنے مقام پر ہے کہ جو چیز اس کی ملک اور قبضے میں ہوگی تو وہ اس کا حقدار ہوگا۔ پس اگر قسم اس شخص پر ڈالی جائے جس کے قبضہ میں مکان ہے تو عورت اور مرد دونوں پر آتی کیونکہ مکان تو دونوں کے قبضے میں ہے اور اس کے ساتھ وہ دونوں وہاں رہائش پذیر ہیں تو جب اس صورت میں جو کچھ بھی لازم ہوتا ہے وہ صرف خاوند پر لازم ہوتا ہے عورت پر نہیں کیونکہ وہی مالک ہے۔ تو جہاں بھی مقتول پایا جائے قسم اور دیت مالک پر ہوگی وہاں کے رہائش پذیر لوگوں پر نہیں۔

نوٹ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز و انداز سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا میلان فریق ثانی کی طرف ہے مگر دلائل کا زور بتلا رہا ہے کہ وہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے حامی ہیں یا اس سلسلہ میں دونوں طرف کے دلائل ذکر کر کے فیصلہ مخاطب پر چھوڑ دیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْقَسَامَةِ كَيْفَ هِيَ ؟

قسم کس طرح لیں؟

خلاصۃ المرام: علماء کی ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ خون کے متعلق مدعی سے حلف طلب کرے جب مدعی حلف اٹھادیں گے تو مدعی اپنے دعوے کے حق دار بن جائیں گے اس قول کو امام یحییٰ بن سعید ربیعہ اور ائمہ ثلاثہ نے اختیار کیا ہے۔

قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْقَتِيْلِ الْمَوْجُوْدِ فِيْ مَحَلَّةِ قَوْمٍ كَيْفَ الْقَسَامَةُ الْوَاجِبَةُ فِيْهِ؟ فَقَالَ قَوْمٌ :يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَحْلِفُوْا اُسْتُحْلِفَ الْمُدَّعُوْنَ وَاسْتَحَقُّوْا مَا ادَّعَوْا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :بَلْ يُسْتَحْلَفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمْ فَإِذَا حَلَفُوْا غَرِمُوا الدِّيَةَ .وَقَالُوْا :قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ ؟ إِنَّمَا كَانَ عَلَى النَّكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ كَأَنَّهُ قَالَ أَتَدَّعُوْنَ وَتَأْخُذُوْنَ ؟ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَفَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا .فَقَالُوْا :كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ ؟ . أَيْ :إِنَّ الْيَهُوْدَ وَإِنْ كَانُوْا كُفَّارًا فَلَيْسَ عَلَيْهِمْ فِيْمَا تَدَّعُوْنَ عَلَيْهِمْ غَيْرَ أَيْمَانِهِمْ .وَكَمَا لَا يُقْبَلُ مِنْكُمْ -وَإِنْ كُنْتُمْ مُسْلِمِيْنَ -أَيْمَانُكُمْ فَتَسْتَحِقُّوْنَ بِهَا كَذٰلِكَ لَا يَجِبُ عَلَى الْيَهُوْدِ بِدَعْوَاكُمْ عَلَيْهِمْ غَيْرُ أَيْمَانِهِمْ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا التَّأْوِيْلِ مَا قَدْ حَكَمَ بِهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِهِ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ .وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ عِنْدَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمٌ وَلَا سِيَّمَا مِثْلُ مُحَيِّصَةَ وَقَدْ كَانَ حَيًّا يَوْمَئِذٍ وَسَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ وَلَا يُخْبِرُوْنَهُ بِهِ وَيَقُوْلُوْنَ :لَيْسَ هٰكَذَا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا عَلَى الْيَهُوْدِ .فَمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی قوم کے محلہ میں مقتول پایا جائے تو وہاں اس قسم کی کیا صورت ہوگی جو کہ لازم ہو چکی ہے علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جن کے خلاف دعویٰ ہے یعنی مدعیٰ علیہ قسم کھائیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا اور اگر وہ قسم سے انکار کریں تو پھر مدعی لوگوں سے قسم لی جائے گی وہ اپنے دعویٰ کے مستحق ہوں گے۔ فریق اوّل نے حضرت سہل بن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ والی روای سے استدلال کیا جس کو ہم نے گزشتہ باب میں

مختلف اسناد سے ذکر کیا۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ صرف مدعیٰ علیہم قسم اٹھائیں جب وہ قسم اٹھالیں تو اب وہ تاوان ادا کریں انہوں نے اس روایت میں آپ ﷺ کا مدعیوں کو یہ فرمایا۔ ''اتحلفون وتستحقون'' یہ بطور انکار تھا کہ کیا تم صرف قسم کھا کر اپنے مقتول کے حقدار بنتے ہو۔ یعنی مطلب یہ تھا کہ کیا فقط دعویٰ سے مستحق بننا چاہتے ہو (ایسا نہ ہوگا دلیل چاہئے) اور اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے براءت حاصل کرلیں کہ وہ یہ کہیں اللہ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا تو انصار نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم کافروں کی قسم کیسے قبول کرلیں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا پھر تم قسم کھا کر اس کے مستحق بننا چاہتے ہو؟ یعنی اس میں شبہ نہیں کہ یہودی کافر ہیں۔ لیکن ان کے خلاف دعویٰ میں تم صرف ان کو قسم دے سکتے ہو۔ تو باوجود تمہارے مسلمان ہونے کے جس طرح تم صرف قسم سے دیت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ تو یہود کے خلاف بھی تمہارے دعویٰ سے فقط قسم ان پر لازم ہوگی اور کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔ اس مؤقف کی دلیل: اس دعویٰ کی صحت پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ شاہد ہے جو آپ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا اور ان میں سے کسی نے بھی ان پر انکار نہیں کیا اور یہ بات ناممکن ہے کہ انصار کو اس بات کا علم ہو اور پھر انہوں نے خبر نہ دی ہو خصوصاً حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ جیسے لوگ جو ان دنوں زندہ تھے اور سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بھی زندہ تھے انہوں نے اس فیصلہ فاروقی پر یہ نہیں کہا کہ فیصلہ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے کہ آپ نے یہودیوں کے خلاف اور ہمارے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ (ان کا نہ کہنا درستی کی واضح دلیل ہے) روایت عمر رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

نمبر②: اس جماعت میں حضرت سفیان ثوری، شعبی، ابراہیم نخعی اور ائمہ احناف رحمہم اللہ شامل ہیں کہ مدعیٰ علیہم قسم کی ابتدا کریں گے اور قسم اٹھائیں گے پھر دیت کے حق دار بن جائیں گے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: فرماتے ہیں کہ اگر کسی قوم کے محلہ میں مقتول پایا جائے تو وہاں اس قسم کی کیا صورت ہوگی جو کہ لازم ہو چکی ہے علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جن کے خلاف دعویٰ ہے یعنی مدعیٰ علیہ قسم کھائیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا اور اگر وہ قسم سے انکار کریں تو پھر مدعی لوگوں سے قسم لی جائے گی وہ اپنے دعویٰ کے مستحق ہوں گے۔

فریق اوّل کا استدلال: انہوں نے حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ والی روایت سے استدلال کیا جس کو ہم نے گزشتہ باب میں مختلف اسناد سے ذکر کیا۔

فریق ثانی کا قول: صرف مدعیٰ علیہم قسم اٹھائیں جب وہ قسم اٹھالیں تو اب وہ تاوان ادا کریں انہوں نے اس روایت میں آپ ﷺ کا مدعیوں کو یہ فرمانا: ''اتحلفون وتستحقون'' یہ بطور انکار تھا کہ کیا تم صرف قسم کھا کر اپنے مقتول کے حقدار بنتے ہو۔ یعنی مطلب یہ تھا کہ کیا فقط دعویٰ سے مستحق بننا چاہتے ہو (ایسا نہ ہوگا دلیل چاہئے) اور اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کیا یہودی پچاس قسموں کے ساتھ تم سے براءت حاصل کرلیں کہ وہ یہ کہیں اللہ کی قسم! ہم نے قتل نہیں کیا تو انصار نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم کافروں کی قسم کیسے قبول کرلیں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا پھر تم قسم کھا

کر اس کے مستحق بننا چاہتے ہو؟ یعنی اس میں شبہ نہیں کہ یہودی کافر ہیں۔ لیکن ان کے خلاف دعویٰ میں تم صرف ان کو قسم دے سکتے ہو۔ تو باوجود تمہارے مسلمان ہونے کے جس طرح تم صرف قسم سے دیت کے مستحق نہیں ہو سکتے۔ تو یہود کے خلاف بھی تمہارے دعویٰ سے فقط قسم ان پر لازم ہوگی اور کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔

اس مؤقف کی دلیل: اس دعویٰ کی صحت پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ فیصلہ شاہد ہے جو آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کی موجودگی میں کیا اور ان میں سے کسی نے بھی ان پر انکار نہیں کیا اور یہ بات ناممکن ہے کہ انصار کو اس بات کا علم ہو اور پھر انہوں نے خبر نہ دی ہو خصوصاً حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ جیسے لوگ جوان دنوں زندہ تھے اور سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بھی زندہ تھے انہوں نے اس فیصلہ فاروقی پر یہ نہیں کہا کہ فیصلہ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے کہ آپ نے یہودیوں کے خلاف اور ہمارے حق میں فیصلہ دیا تھا۔ (ان کا نہ کہنا درستی کی واضح دلیل ہے) روایت عمر رضی اللہ عنہ یہ ہے۔

روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۴۹۴۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ :أَمَا تَدْفَعُ أَمْوَالُنَا أَيْمَانَنَا وَلَا أَيْمَانُنَا عَنْ أَمْوَالِنَا قَالَ لَا وَعَقَلَهُ.

۴۹۴۴: حارث بن ازمع نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ کیا ہمارے مال ہماری قسموں کو دور نہیں کرتے اور کیا ہماری قسمیں ہمارے مالوں کی وجہ سے دفع نہیں ہوتیں آپ نے فرمایا نہیں اور آپ نے ان پر دیت کو لازم کر دیا۔

۴۹۴۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ قَالَ :قُتِلَ قَتِيْلٌ بَيْنَ وَادِعَةَ وَحَيٍّ آخَرَ وَالْقَتِيْلُ اِلَى وَادِعَةَ أَقْرَبُ .فَقَالَ عُمَرُ لِوَادِعَةَ :يَحْلِفُ خَمْسُوْنَ رَجُلًا مِنْكُمْ :بِاللّٰهِ مَا قَتَلْنَا وَلَا نَعْلَمُ قَاتِلًا ثُمَّ أَغْرِمُوا الدِّيَةَ .فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ :نَحْلِفُ وَتُغَرِّمُنَا ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .

۴۹۴۵: حضرت حارث بن ازمع کہتے ہیں کہ بنو وداعہ اور ایک دوسرے قبیلے کے درمیان ایک شخص قتل ہو گیا وہ مقتول بنو وداعہ کے زیادہ قریب تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وداعہ قبیلہ کو کہا تم میں سے پچاس آدمی قسم اٹھائیں کہ ہم نے قتل نہیں کیا اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں پھر تم دیت ادا کرو۔ حارث نے کہا ہم قسم بھی کھائیں اور دیت بھی ادا کریں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

۴۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ أَبِيْ جَرِيْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ الْوَادِعِيِّ قَالَ :أَصَابُوْا قَتِيْلًا بَيْنَ قَرْيَتَيْنِ فَكَتَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلَى

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .فَكَتَبَ عُمَرُ أَنْ قِيسُوْا بَيْنَ الْقَرْيَتَيْنِ فَأَيُّهُمَا كَانَ إِلَيْهِ أَدْنَى فَخُذُوْا خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ ثُمَّ غَرِّمْهُمُ الدِّيَةَ .قَالَ الْحَارِثُ :فَكُنْتُ فِيمَنْ أَقْسِمُ ثُمَّ غَرِمْنَا الدِّيَةَ .فَهٰذِهِ الْقَسَامَةُ الَّتِيْ حَكَمَ بِهَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ أَنَّهُ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ . فَسَوَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْأَمْوَالِ وَالدِّمَاءِ وَحَكَمَ فِيْهَا بِحُكْمٍ وَاحِدٍ فَجَعَلَ الْيَمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَى حَدِيْثِ سَهْلٍ أَيْضًا عَلٰى مَا قَدْ تَأَوَّلْنَاهُ عَلَيْهِ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمْ بِالْبَيِّنَةِ فَلَمَّا ذَكَرُوْا أَنْ لَا بَيِّنَةَ لَهُمْ قَالَ أَفَيَحْلِفُوْنَ لَكُمْ ؟ . فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا كَانَ مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ هٰذَا وَكَانَ مَا زَادَ عَلَيْهِ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لَيْسَ عَلَى الْحُكْمِ وَلٰكِنْ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ تَأَوَّلْنَاهُمَا عَلَيْهِ .ثُمَّ هٰذَا الزُّهْرِيُّ قَدْ عَلِمَ بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَسَامَةِ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

۴۹۴۶: حارث وداعی بیان کرتے ہیں کہ ایک مقتول لوگوں نے دوبستیوں کے درمیان پایا تو انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ دونوں کے مابین فاصلہ کی پیائش کرو جوان میں قریب تر ہو اس میں سے پچاس آدمیوں سے قسم لو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائیں پھر تاوان دیت ان سے وصول کرو۔ یہ قسامت جس کے متعلق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا یہ اس روایت کے موافق ہے جس کو ہم نے ۴۹۲۶ میں نقل کیا کہ "لو یعطی الناس بدعواهم لادعی ناس دماء رجال واموالهم لكن اليمين على المدعا عليه" تو اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال ودماء میں برابری فرمائی ہے اور ان کا ایک ہی حکم دیا ہے ان دونوں میں قسم کو مدعی علیہ پاڈالا گیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ حدیث سہل رضی اللہ عنہ کا معنی بھی وہی ہے جو ہم نے تاویل بیان کی ہے اور اس پر مزید دلالت وہ روایت بھی کر رہی ہے جس کو ہم نے بشیر بن یسار عن سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دلیل لانے کا حکم فرمایا جب انہوں نے دلیل سے اپنی عاجزی ظاہر کی۔ تو آپ نے فرمایا کیا وہ تمہارے لئے قسمیں اٹھا دیں؟ مذکورہ باتیں دلالت کرتی ہیں کہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم تو اس سلسلہ میں یہی ہے بقیہ یحییٰ بن سعید اور ابو یعلیٰ کی روایت میں اضافہ پایا جاتا ہے وہ فیصلہ نہیں لیکن ان کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔ پھر امام زہری رحمہ اللہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قسامت

کے سلسلہ میں فیصلے کا علم تھا جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

تشریح حارث کہتے ہیں کہ میں بھی قسم اٹھانے والوں میں سے تھا پھر تاوان کے طور پر دیت دی۔

۴۹۴۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَقَرَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ وَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أُنَاسٍ فِي قَتِيلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُودِ.

۴۹۴۷: ابن شہاب نے ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار سے انہوں نے انصار میں سے بعض اصحاب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قسامت کا رواج تھا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسامت کا ہی فیصلہ اس مقتول کے متعلق فرمایا جس کا دعویٰ یہود کے خلاف تھا۔

تخریج : نسائی فی القسامه باب ۲' مسند احمد ۱۲/٤ '۳۷۵/۵۔

۴۹۴۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ : ثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُو سَلْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ثُمَّ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْقَسَامَةِ أَيْضًا

۴۹۴۸: زہری نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے انصار کے ان لوگوں سے جنہوں نے صحبت رسول اللہ ﷺ کو پایا اسی طرح نقل کیا ہے۔ پھر زہری نے قسامت کے سلسلہ میں فرمایا۔

۴۹۴۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْقَسَامَةِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ الْقَسَامَةَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِمْ لَا عَلَى الْمُدَّعِينَ عَلَى مَا بَيَّنَ الزُّهْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ هٰذَا . وَإِنَّمَا كَانَ أَخَذَ الْقَسَامَةَ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ هٰذَا مِمَّا أَخَذَهُ عَنْهُمْ . وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّا فَعَلَهُ وَحَكَمَ بِهِ بِحَضْرَةِ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۴۹۴۹: ابن ابی الذئب نے زہری رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدعا علیہم پر قسامت کا فیصلہ

فرمایا۔قسامت مدعا علیہم کے ذمہ ہے مدعی پر نہیں جیسا کہ زہری کے اس قول سے معلوم ہو رہا ہے۔تو زہری نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے یہ حکم قسامت اخذ کیا اور یہ بات اس اثر فاروقی کے عین مطابق ہے جس کو انہوں نے کیا اور اس کے مطابق جناب رسول اللہ ﷺ کے بہت سے اصحاب کے ہوتے ہوئے انہوں نے فیصلہ کیا اور ان کے سامنے کسی نے انکار نہیں کیا۔یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات : قسامت مدعا علیہم کے ذمہ ہے مدعی پر نہیں جیسا کہ زہری کے اس قول سے معلوم ہو رہا ہے۔تو زہری نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے اصحاب رسول اللہ ﷺ سے یہ حکم قسامت اخذ کیا اور یہ بات اس اثر فاروقی کے عین مطابق ہے جس کو انہوں نے کیا اور اس کے مطابق جناب رسول اللہ ﷺ کے بہت سے اصحاب کے ہوتے ہوئے انہوں نے فیصلہ کیا اور ان کے سامنے کسی نے انکار نہیں کیا۔

۔یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ : اس باب سے معلوم ہوتا ہے کہ قسامت کی ذمہ داری مدعیٰ علیہ پر ہے مدعی پر نہیں۔مدعی اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کرے ورنہ مدعا علیہ سے قسم لے۔

بَابُ مَا أَصَابَتِ الْبَهَائِمُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

دن رات میں جانور جو نقصان کر جائیں

خلاصۃ الزام : ائمہ کی ایک جماعت کہتی ہے اگر حیوانات دن کو چر جائیں تو کوئی ضمان کسی پر بھی نہیں اور اگر رات کو چر جائیں تو حیوانات کے مالکوں پر ضمان آئے گا اس قول کو امام شعبی ابن سعد اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: کہ مویشی کے مالکوں پر کسی صورت میں بھی زمان نہیں جبکہ وہ چھوٹے ہوئے ہوں خواہ رات کو چریں یا دن کو مالک ساتھ ہو تو ضمان لازم ہوگا اس قول کو امام ثوری اور ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

مؤقف فریق اول: دن کے وقت مویشی جو نقصان کرے اس کا تاوان نہیں البتہ رات کے وقت جانور کے کئے ہوئے نقصان کا تاوان ہوگا جیسا اس روایت میں ہے۔

۴۹۵۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْحَائِطِ لِحِفْظِهَا بِالنَّهَارِ وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَفْسَدَتْ مَوَاشِيهِمْ بِاللَّيْلِ

۴۹۵۰: حرام بن محیصہ نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری کی اونٹنی ایک احاطے میں داخل ہوئی اور اس سے اس میں نقصان کر دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والوں کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ وہ دن کو اپنے باغ کی حفاظت کریں اور مویشی والے اس نقصان کا تاوان ادا کریں جو رات کے وقت ان کے جانور کر جائیں۔

۴۹۵۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا لِرَجُلٍ فَأَفْسَدَتْ فِيهِ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيْ بِاللَّيْلِ ضَمَانٌ عَلَى أَهْلِهَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا :مَا أَصَابَتِ الْبَهَائِمُ نَهَارًا فَلَا ضَمَانَ عَلَى أَحَدٍ فِيهِ وَمَا أَصَابَتْ لَيْلًا ضَمِنَ أَرْبَابُ تِلْكَ الْبَهَائِمِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا ضَمَانَ عَلَى أَرْبَابِ الْمَوَاشِيْ فِيْمَا أَصَابَتْ مَوَاشِيْهِمْ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۴۹۵۱: حرام بن سعد بن محیصہ کہتے ہیں کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک آدمی کے باغ میں رات کو داخل ہوئی اور اس نے اس میں نقصان کر دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا باغ والے دن کو باغ کی حفاظت کر اور رات کو جو مویشی نقصان کر جائیں اس کا ضمان مویشیوں کے مالکوں پر ہوگا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو اختیار کیا اور انہوں نے کہا کہ دن کے وقت مویشی جو نقصان کریں اس کا کسی پر ضمان نہ ہوگا اور جو نقصان وہ رات کو کریں تو ان جانوروں کے مالکوں پر ضمان آئے گا انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسرے علماء کا مؤقف یہ ہے کہ مویشی مالکوں پر ضمان نہیں خواہ ان کے مویشی دن کو نقصان کریں یا رات کو جب کہ وہ جانور کھلے چھوڑے ہوئے ہوں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۹۰' ابن ماجه فی الاحکام باب ۱۳' مالك فی الاقضیه ۳۶' مسند احمد ۴۳۶/۵۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول:

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان آثار کو اختیار کیا اور انہوں نے کہا کہ دن کے وقت مویشی جو نقصان کریں اس کا کسی پر ضمان نہ ہوگا اور جو نقصان وہ رات کو کریں تو ان جانوروں کے مالکوں پر ضمان آئے گا انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: دوسرے علماء کا مؤقف یہ ہے کہ مویشی مالکوں پر ضمان نہیں خواہ ان کے مویشی دن کو نقصان کریں یا رات کو جب کہ وہ جانور کھلے چھوڑے ہوئے ہوں انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۹۵۲: بِمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَضْرَمِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ : ثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّائِمَةُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ .

۴۹۵۲: شعبی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چرنے والے جانور کا تاوان معاف ہے اور کان گرنے سے جو لوگ مر جائیں ان کا تاوان معاف ہے۔

تخریج : دارمی فی الدیات باب۱۹' مسند احمد ۳۳۰/۳' ۳۵۴۔

اللغات: جبار۔ تاوان معاف ہے۔ المعدن۔ کان منفلة۔ آزاد پھرنے والے۔

۴۹۵۳: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَأَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ .

۴۹۵۳: ابوسلمہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیوان (کے نقصان) کا تاوان معاف ہے اور کان (گرنے سے مرنے والوں) کا تاوان معاف ہے۔

تخریج : بخاری فی الزکاة باب۶۶' الدیات باب۲۹' ۲۸' المساقاة باب۳' مسلم فی الحدود ۴۵/۴۶' ابو داؤد فی الدیات باب۲۷' ترمذی فی الزکاة باب۱۶' والاحکام باب۳۷' نسائی فی الزکاة باب۲۸' ابن ماجه فی الدیات باب۲۷' مالك فی العقول ۱۲' دارمی فی الدیات باب۱۹' والزکاة باب۳۰' مسند احمد ۲۲۸/۲' ۲۸۵/۲۵۴' ۴۰۶' ۴۱۱/۴۰۶' ۴۷۵/۴۵۴' ۳۲۷/۵۔

اللغات: العجماء۔ حیوان۔ جبار۔ تاوان نہ ہوگا۔

۴۹۵۴: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ لَهُ السَّائِلُ :یَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَعَهُ أَبُوْ سَلْمَةَ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ مَعَهُ فَهُوَ مَعَهُ.

۴۹۵۴: سعید نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے ان کو سائل نے کہا۔ اے ابو محمد! کیا سعید کے ساتھ ابوسلمہ نے بھی روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ ان کے ساتھ ہیں تو پھر ساتھ ہیں۔

۴۹۵۵: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۹۵۵: عبداللہ بن عبداللہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۹۵۶: ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۹۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۵۷: عبدالوہاب بن عطاء نے محمد بن عمرو سے روایت کی ہے۔ پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۹۵۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۹۵۸: ابن سیرین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۹۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۴۹۵۹: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۴۹۶۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۴۹۶۰: محمد بن زیاد نے نقل کیا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۴۹۶۱: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَتِ الْعَجْمَاءُ جُبَارًا وَالْجُبَارُ :هُوَ الْهَدَرُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا تَقَدَّمَ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُحَيِّصَةَ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لَا يَكُوْنُ -بِمِثْلِهِ عِنْدَ الْمُحْتَجِّ بِهِ -عَلَيْنَا حُجَّةٌ .وَإِنْ كَانَ الْأَوْزَاعِيُّ قَدْ وَصَلَهُ فَإِنَّ مَالِكًا وَالْأَثْبَاتُ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ قَدْ قَطَعُوْهُ .وَمَعَ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْحُكْمَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِ مَأْخُوْذٌ مِنْ حُكْمِ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْحَرْثِ إِنْ نَفَشَتْ فِيْهِ الْغَنَمُ .فَحَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحُكْمِ حَتّٰى أَحْدَثَ اللّٰهُ لَهُ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةَ فَنَسَخَتْ مَا قَبْلَهَا .فَمَا دَلَّ عَلٰى هٰذَا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ بَعْدَمَا فِيْ حَدِيْثِ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ مِنْ قَوْلِهِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْمَوَاشِيْ حِفْظَ مَوَاشِيْهِمْ بِاللَّيْلِ وَعَلٰى أَهْلِ الزَّرْعِ حِفْظَ زَرْعِهِمْ بِالنَّهَارِ . فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاشِيَةَ إِذَا كَانَ عَلٰى رَبِّهَا حِفْظُهَا مَضْمُوْنًا مَا أَصَابَتْ وَإِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا حِفْظُهَا غَيْرَ مَضْمُوْنٍ مَا أَصَابَتْ فِيْ ذٰلِكَ ضَمَانٌ فَأَوْجَبَ فِيْ ذٰلِكَ ضَمَانَ مَا أَصَابَ الْمُنْفَلِتَةُ بِاللَّيْلِ إِذْ كَانَ عَلٰى صَاحِبِهَا حِفْظُهَا .ثُمَّ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ فَكَانَ مَا أَصَابَتْ فِي انْفِلَاتِهَا جُبَارًا فَصَارَتْ لَوْ هَدَمَتْ حَائِطًا أَوْ قَتَلَتْ رَجُلًا لَمْ يَضْمَنْ صَاحِبُهَا شَيْئًا وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ حِفْظُهَا حَتّٰى لَا تَنْفَلِتَ إِذَا كَانَتْ مِمَّا يَخَافُ عَلَيْهِ مِثْلَ هٰذَا فَلَمَّا لَمْ يُرَاعِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وُجُوْبَ حِفْظِهَا عَلَيْهِ وَرَاعَى انْفِلَاتَهَا فَلَمْ يُضَمِّنْهُ فِيْهَا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَتْ رَجَعَ الْأَمْرُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى اسْتِوَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا أَصَابَتْ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا إِذَا كَانَتْ مُنْفَلِتَةً فَلَا ضَمَانَ عَلٰى رَبِّهَا فِيْهِ وَإِنْ كَانَ هُوَ سَيَّبَهَا فَأَصَابَتْ شَيْئًا فِيْ فَوْرِهَا أَوْ فِيْ سَيْبِهَا ضَمِنَ ذٰلِكَ كُلَّهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآثَارُ لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا .

۴۹۶۱: عبدالرحمٰن بن اعرج نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے مرفوع روایت اسی طرح نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کا تاوان معاف کیا ہے جس کو جانور نقصان پہنچائیں جبار باطل اور معاف کرنے کو کہتے ہیں۔اس سے ابو محیصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور تاوان منسوخ ہو گیا۔اگر وہ روایت سند کے لحاظ سے منقطع ہے تو اس قسم کی روایت سے ہمارے خلاف استدلال نہیں کیا جا سکتا۔اگرچہ اوزاعی نے اس کو اتصال سے بیان کیا ہے مگر اصحاب زہری اور امام مالک اور ان کے پختہ شاگردوں نے اس کو انقطاع سے بیان کیا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ یہ حکم حضرت سلیمان علیہ السلام کی حرث والے فیصلہ سے ماخوذ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سے یہ فیصلہ فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ شریعت محمدیہ کا یہ نیا حکم اتار کر سابقہ کو منسوخ کر دیا۔اس پر دلالت حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کر رہی ہیں کہ یہ روایات حرام بن محیصہ کی روایت کے بعد ہیں ابن محیصہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اہل مویشی پر رات کو ان کی حفاظت لازم ہے اور کھیتی والوں پر دن کے وقت کھیتی کی حفاظت ضروری ہے۔تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مویشیوں کے نقصان کو مالک کے لئے اس صورت میں قابل تاوان قرار دیا جبکہ ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم ہو اور اگر ان پر ان کی حفاظت ضروری نہ ہو تو نقصان نا قابل تاوان ہوگا۔ تو آپ ﷺ رات کے وقت کھلے رہنے والے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو قابل تاوان قرار دیا کیونکہ ان کے مالکوں کو ان کی حفاظت لازم قرار دی گئی پھر دوسرے ارشاد میں فرمایا جانوروں کا کیا ہوا نقصان معاف ہے اور اب ان کے کھلے رہنے کی صورت میں نقصان معاف ہوگا فلہٰذا اب وہ اگر باغ اجاڑ دیں یا کسی شخص کو ہلاک کر دیں تو ان کا مالک کسی چیز کا ضامن نہ ہوگا۔ اگرچہ مالک پر ان کی حفاظت ضروری تھی کہ وہ ان کو کھلے نہ چھوڑے جب کہ ان سے اس قسم کا خطرہ ہو۔ جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں ان کی حفاظت کے ضروری ہونے کی رعایت نہیں فرمائی بلکہ جانوروں کے کھلے رہنے کی رعایت فرمائی کہ وہ کسی نقصان کے ضامن نہ ہوں گے تو اس سلسلے میں دن رات کا معاملہ برابر ہوا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جانور کھلے ہوں تو رات کو نقصان پہنچائیں یا دن کو ان کے مالکوں پر کوئی تاوان نہ ہوگا اور اگر (جانور بندھے ہوئے تھے اور) مالک نے خود چھوڑا اور وہ اس وقت یا بعد میں کھلے رہنے کی صورت میں کچھ کھا گئے۔ تو مالک اس تمام نقصان کا تاوان ادا کرے گا۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ان تمام روایات کو اس معنی پر محمول کرنا جو کہ ہم نے بیان کیا ہے زیادہ بہتر ہے۔

حاصل روایات: طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس چیز کا تاوان معاف کیا ہے جس کو جانور نقصان پہنچائیں جبار باطل اور معاف کرنے کو کہتے ہیں۔

نمبر①: اس سے ابو محیصہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور تاوان منسوخ ہو گیا۔

نمبر②: اگر وہ روایت سند کے لحاظ سے منقطع ہے تو اس قسم کی روایت سے ہمارے خلاف استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ اوزاعی نے اس کو اتصال سے بیان کیا ہے مگر اصحاب زہری اور امام مالک اور ان کے پختہ شاگردوں نے اس کو انقطاع سے بیان کیا ہے۔

نمبر③: اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ہے کہ یہ حکم حضرت سلیمان علیہ السلام کے حرث والے فیصلہ سے ماخوذ ہے اور آپ ﷺ نے اسی سے یہ فیصلہ فرمایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ شریعت محمدیہ کا یہ نیا حکم اتار کر سابقہ کو منسوخ کر دیا۔ اس پر دلالت حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات کر رہی ہیں کہ یہ روایات حرام بن محیصہ کی روایت کے بعد ہیں ابن محیصہ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اہل مویشی پر رات کو ان کی حفاظت لازم ہے اور کھیتی والوں پر دن کے وقت کھیتی کی حفاظت ضروری ہے۔

تو جناب نبی اکرم ﷺ نے مویشیوں کے نقصان کو مالک کے لئے اس صورت میں قابل تاوان قرار دیا جبکہ ان کے مالکوں پر ان کی حفاظت لازم ہو اور اگر ان پر ان کی حفاظت ضروری نہ ہو تو نقصان نا قابل تاوان ہوگا۔

تو آپ ﷺ نے رات کے وقت کھلے رہنے والے جانوروں کے پہنچائے ہوئے نقصان کو قابل تاوان قرار دیا کیونکہ ان

کے مالکوں کوان کی حفاظت لازم قرار دی گئی پھر دوسرے ارشاد میں فرمایا جانوروں کا کیا ہوا نقصان معاف ہے اور اب ان کے کھلے رہنے کی صورت میں نقصان معاف ہوگا فلہذا اب وہ اگر باغ اجاڑ دیں یا کسی شخص کو ہلاک کر دیں تو ان کا مالک کسی چیز کا ضامن نہ ہوگا۔ اگرچہ مالک پر ان کی حفاظت ضروری تھی کہ وہ ان کو کھلے نہ چھوڑے جب کہ ان سے اس قسم کا خطرہ ہو۔

حاصل کلام: جب جناب نبی اکرم ﷺ نے اس روایت میں ان کی حفاظت کے ضروری ہونے کی رعایت نہیں فرمائی بلکہ جانوروں کے کھلے رہنے کی رعایت فرمائی کہ وہ کسی نقصان کے ضامن نہ ہوں گے تو اس سلسلے میں دن رات کا معاملہ برابر ہوا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جانور کھلے ہوں تو رات کو نقصان پہنچائیں یا دن کو ان کے مالکوں پر کوئی تاوان نہ ہوگا اور اگر (جانور بندھے ہوئے تھے اور) مالک نے خود چھوڑا اور وہ اس وقت یا بعد میں کھلے رہنے کی صورت میں کچھ کھا گئے۔ تو مالک اس تمام نقصان کا تاوان ادا کرے گا۔

یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ان تمام روایات کو اس معنی پر محمول کرنا جو کہ ہم نے بیان کیا ہے زیادہ بہتر ہے۔

نوٹ: کھلے رہنے والے جانور کے نقصان کو ہدر قرار دیا گیا ہے اور جس جانور کو خود چھوڑا جائے اس کے نقصان کا مالک تاوان بھرے گا امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان فریق ثانی کی طرف ہے البتہ یہ باب نظر طحاوی رحمہ اللہ سے خالی ہے۔

بَابُ غُرَّةِ الْجَنِيْنِ الْمَحْكُوْمِ بِهَا فِيْهِ لِمَنْ هِيَ ؟

جنین کے بدلے ملنے والے غلام کا کون مالک ہوگا؟

خلاصۃ البرام: ① امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے ایک قول میں ہے کہ وہ غلام اس بچے کی ماں کو ملے گا۔

نمبر ②: امام شعبی، زہری، ائمہ احناف، امام احمد اور ایک قول میں امام شافعی رحمہم اللہ کا کہنا یہ ہے کہ یہ غلام اس جنین کا ہوگا پھر اس کے ورثاء میں جو زندہ ہے اس کو ملے گا مثلاً اگر اس کے ماں باپ زندہ ہوں تو باپ کو دو حصے اور ماں کو تیسرا حصہ ملے گا اور اگر باپ مر چکا ہے تو ماں کو چھٹا حصہ اور بقیہ اس کے بہن بھائیوں کو ایک نسبت دو سے ملے گا۔

۴۹۶۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيْدَةٍ.

۴۹۶۲: ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو گرایا تو اس کا حمل گر گیا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی (دینے) کا فیصلہ فرمایا۔

تخریج: بخاری فی الفرائض باب ۱۱، الدیات باب ۲۶/۲۵، الطب باب ۴۶، مسلم فی القسامه باب ۳۸/۳۴، ابو داؤد فی

الدیات باب ۱۹' ترمذی فی الدیات باب ۱۵' والفرائض باب ۱۹' نسائی فی القسامة باب ۴۰/۳۹' ابن ماجة فی الفرائض باب ۱۱' دارمی فی الفرائض باب ۲۰' مالك فی العقول ۶' مسند احمد ۱' ۳۶۴' ۵۳۹/۳۹۸' ۴' ۲۵۳/۸۰' ۳۲۶/۵۔

۴۹۶۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ وَأَنَّ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا .

۴۹۶۳: حضرت سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی ایک عورت کے جنین کے بارے میں جو گر گیا ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا اور وہ عورت بھی مرگئی تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کے بیٹوں اور خاوند کو ملے گی اور اس کی دیت (قاتلہ کے) رشتہ داروں کے ذمہ ہو گی۔

تخریج : بخاری فی الفرائض باب ۱۱' مسلم فی القسامة ۳۵' ابو داؤد فی الدیات باب ۱۹' ترمذی فی الفرائض باب ۱۹' نسائی فی القسامة باب ۴۱/۴۰' ابن ماجه فی الدیات باب ۱۵' مسند احمد ۵۳۹/۲۔

اللغات :غرة۔ عمدہ مال۔گھوڑا'اونٹ'غلام'لونڈی۔العقل۔تاوان۔الجنین۔پیٹ کا حمل۔

۴۹۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ .فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ أَنَعْقِلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا يَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ، فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ .

۴۹۶۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرنے والے حمل کے متعلق ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرمایا ہے تو جس کے خلاف فیصلہ ہوا اس نے کہا کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چیخا نہ چلایا تو ایسا خون معاف ہونا چاہئے تو آپ نے فرمایا یہ شاعرانہ بات کر رہا ہے۔اس کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے۔

تخریج : ترمذی فی الدیات باب ۱۵' ابن ماجه فی الدیات باب ۱۱' مسند احمد ۴۹۸/۲۔

بقول شاعر۔یعنی یہ شاعرانہ تک بندی ہے جو نا قابل توجہ ہے۔

۴۹۶۵: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ امْرَأَتَانِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا

الْأُخْرَى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ أَوْ بِحَجَرٍ فَأَسْقَطَتْ .فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الَّذِيْ يُخَاصِمُ كَيْفَ يُعْقَلُ أَوْ كَيْفَ يُوْدَى مَنْ لَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ ؟ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ غُرَّةً فَجَعَلَهُ عَلٰى قَوْمِهَا قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْغُرَّةَ الْوَاجِبَةَ فِي الْجَنِيْنِ إِنَّمَا تَجِبُ لِأُمِّ الْجَنِيْنِ لِأَنَّ الْجَنِيْنَ لَمْ يَعْلَمْ أَنَّهُ كَانَ حَيًّا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الضَّرْبَةِ بِأُمِّهِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ تِلْكَ الْغُرَّةُ الْمَحْكُوْمُ بِهَا الْجَنِيْنُ ثُمَّ يَرِثُهَا مَنْ كَانَ يَرِثُهُ لَوْ كَانَ حَيًّا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضٰى عَلَى الْمَحْكُوْمِ عَلَيْهِ بِالْغُرَّةِ قَالَ كَيْفَ يَعْقِلُ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا نَطَقَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَلَمْ يَقُلْ لِلَّذِيْ سَجَعَ ذٰلِكَ السَّجْعَ إِنَّمَا حَكَمْتُ بِهٰذَا لِلْجِنَايَةِ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا فِي الْجَنِيْنِ . وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ أَنَّ الْمَضْرُوْبَةَ مَاتَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الضَّرْبَةِ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِالدِّيَةِ مَعَ قَضَائِهِ بِالْغُرَّةِ .فَلَوْ كَانَتِ الْغُرَّةُ لِلْمَرْأَةِ الْمَقْتُوْلَةِ إِذًا لَمَا قَضٰى لَهَا بِالْغُرَّةِ وَلَكَانَ حُكْمُهَا حُكْمَ امْرَأَةٍ ضَرَبَتْهَا امْرَأَةٌ فَمَاتَتْ مِنْ ضَرْبِهَا فَعَلَيْهَا دِيَتُهَا وَلَا يَجِبُ عَلَيْهَا لِلضَّرْبَةِ أَرْشٌ .فَلَمَّا حَكَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ دِيَةِ الْمَرْأَةِ بِالْغُرَّةِ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْغُرَّةَ دِيَةٌ لِلْجَنِيْنِ لَا لَهَا فَهِيَ مَوْرُوْثَةٌ عَنِ الْجَنِيْنِ كَمَا يُوْرَثُ مَالُهُ لَوْ كَانَ حَيًّا فَمَاتَ اتِّبَاعًا لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۴۹۶۵: عبید بن نضلہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کی دو عورتیں تھیں ایک نے دوسری کو خیمے کا کھونٹا دے مارا یا پتھر مارا۔ جس سے اس نے بچہ گرا دیا تو یہ معاملہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جھگڑا کرنے والے نے کہا اس کی کس طرح دیت ہوگی یا کس طرح اس کی دیت ادا کی جائے گی جو نہ چیخا نہ چلایا اور نہ اس نے کھایا اور نہ پیا۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دیہاتیوں کی طرح تک بندی کرتا ہے پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک غلام یا لونڈی کا فیصلہ فرما کر اس مارنے والی عورت کی قوم پر دیت کو ڈالا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جنین کی وجہ سے جو غلام لازم ہوگا وہ جنین کی ماں کے لئے ہوگا کیونکہ معلوم نہیں کہ ماں کو مارتے وقت جنین زندہ تھا یا مردہ۔ جس غلام کا فیصلہ ہوا وہ جنین کا ہوگا پھر اس

کے ورثاء وہی ہوں گے جو بچے کے ورثاء ہیں یعنی زندہ ہونے کی صورت میں وارث بنتے۔ فریق ثانی کی دلیل ان روایات کے ضمن میں پائی جاتی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے جب غلام دینے کا فیصلہ فرمایا تو اس نے کہا اس کی دیت کس طرح دی جائے جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ کلام کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔ آپ نے اس تک بندی والے کو یہ نہیں فرمایا کہ میں نے یہ حکم اس لئے دیا ہے کہ عورت کو نقصان پہنچایا گیا ہے جنین کی وجہ سے یہ حکم نہیں ہے۔ اس بات پر وہ روایات دلالت کرتی ہیں جو اس کتاب میں پہلے مذکور ہوئیں کہ ضرب کے بعد مضروبہ عورت مرگئی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے غلام کے فیصلہ کے ساتھ ساتھ دیت کا فیصلہ بھی فرمایا۔ اگر بالفرض وہ غلام اس مقتولہ عورت کا ہوتا تو آپ غلام کا فیصلہ نہ فرماتے اور اس کا حال اس عورت جیسا ہوتا جس کو دوسری عورت مارتے اور وہ اس کی ضرب سے مر جائے تو اس (قاتلہ) پر اس کی دیت لازم ہوتی ہے مارنے کی وجہ سے تاوان نہیں ہوا۔ پس جب جناب رسول اللہ ﷺ نے عورت کی دیت کے باوجود غلام کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ غلام اس جنین کی دیت ہے اس عورت کی نہیں۔ وہ عورت اس بچے کے مال میں اس طرح وارث ہوگی جس طرح اس کے زندہ رہنے کی صورت میں بھی (مرجانے) کی صورت میں۔ اس کی وارث ہوتی۔ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے یہی قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی القسامة ۳۸/۳۷' ابو داؤد فی الدیات باب۱۹' نسائی فی القسامة باب۴۰' ۴۱' مسند احمد ۴' ۲۴۵/۲۴۶' ۲۴۹۔

قول امام طحاوی رحمہ اللہ: علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جنین کی وجہ سے جو غلام لازم ہوگا وہ جنین کی ماں کے لئے ہوگا کیونکہ معلوم نہیں کہ ماں کو مارتے وقت جنین زندہ تھا یا مردہ۔

فریق ثانی کا مؤقف: جس غلام کا فیصلہ ہوا وہ جنین کا ہوگا پھر اس کے ورثاء وہی ہوں گے جو بچے کے ورثاء ہیں یعنی زندہ ہونے کی صورت میں وارث بنتے۔

فریق ثانی کی دلیل ان روایات کے ضمن میں پائی جاتی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے جب غلام دینے کا فیصلہ فرمایا تو اس نے کہا اس کی دیت کس طرح دی جائے جس نے نہ کھایا نہ پیا اور نہ کلام کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں ایک غلام یا لونڈی ہے۔ آپ نے اس تک بندی والے کو یہ نہیں فرمایا کہ میں نے یہ حکم اس لئے دیا ہے کہ عورت کو نقصان پہنچایا گیا ہے جنین کی وجہ سے یہ حکم نہیں ہے۔

دلالت روایات:

اس بات پر وہ روایات دلالت کرتی ہیں جو اس کتاب میں پہلے مذکور ہوئیں کہ ضرب کے بعد مضروبہ عورت مرگئی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے غلام کے فیصلہ کے ساتھ ساتھ دیت کا فیصلہ بھی فرمایا۔ اگر بالفرض وہ غلام اس مقتولہ عورت کا ہوتا تو آپ غلام

کا فیصلہ نہ فرماتے اور اس کا حال اس عورت جیسا ہوتا جس کو دوسری عورت مارے اور وہ اس کی ضرب سے مر جائے تو اس (قاتلہ) پر اس کی دیت لازم ہوتی ہے مارنے کی وجہ سے تاوان نہیں ہوتا۔

پس جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی دیت کے باوجود غلام کے ساتھ فیصلہ فرمایا تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ غلام اس جنین کی دیت ہے اس عورت کی نہیں۔ وہ عورت اس بچے کے مال میں اس طرح وارث ہوگی جس طرح اس کے زندہ رہنے کی صورت میں پھر (مرجانے) کی صورت میں۔ اس کی وارث ہوتی۔ اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات کی اتباع ہے۔

یہی قول امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ السِّيَرِ

جہاد کا بیان

اَلْإِمَامِ يُرِيْدُ قِتَالَ أَهْلِ الْحَرْبِ هَلْ عَلَيْهِ قَبْلَ ذٰلِكَ أَنْ يَدْعُوَهُمْ أَمْ لَا؟

کیا اہل حرب کو قتال سے پہلے دعوت لازم ہے یا نہیں؟

نمبر①: جب دشمن سے قتال کا ارادہ ہو تو قتال سے پہلے دعوت دینا ضروری ہے اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز' قتادہ' مالک واحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: علماء کی دوسری جماعت جس میں حسن بصری اور ثوری اور نخعی' ائمہ احناف اور شافعی واحمد رحمہم اللہ شامل ہیں ان کا قول یہ ہے کہ بغیر دعوت دیئے لڑائی کرنے اور شب خون مارنے میں کوئی حرج نہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف: امام اور مجاہدین کے کمانڈروں کا فرض ہے کہ جب وہ دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں تو پہلے ان کو دعوت دیں ورنہ وہ حملہ کرنے میں گنہگار ہوں گے یہ روایات اس کی دلیل ہیں۔

۴۹۶۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذَا أَمَّرَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ قَالَ لَهُ إِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، فَادْعُهُمْ إِلٰى إِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتُهُنَّ أَجَابُوْكَ إِلَيْهَا ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ، وَكُفَّ عَنْهُمْ ،

اُدْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ ، فَاِنْ أَجَابُوْكَ، فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلَى دَارِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ ، أَنَّ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ ، وَلَهُمْ مَا لَهُمْ ، فَاِنْ هُمْ أَبَوْا ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ ، يَجْرِىْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِىْ يَجْرِىْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِى الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ ، اِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَاِنْ هُمْ أَبَوْا أَنْ يَدْخُلُوْا فِى الْاِسْلَامِ ، فَسَلْهُمْ اِعْطَاءَ الْجِزْيَةِ ، فَاِنْ أَجَابُوْا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ ، وَكُفَّ عَنْهُمْ ، فَاِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ قَالَ عَلْقَمَةُ :فَحَدَّثْتُ بِهِ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ ، فَقَالَ :حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۴۹۶۶: علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کسی چھوٹے دستے پر کسی کو امیر مقرر فرماتے تو اس کو فرماتے جب تم اپنے مشرک دشمنوں کے مقابل ہو جاؤ تو ان کو تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلاؤ (آپ نے لفظ خلال یا خصال فرمایا دونوں کا ایک ہی معنی ہے) وہ ان میں سے جس بات کو تسلیم کر لیں تم ان کی طرف سے قبول کر لو اور ہاتھ روک لو۔ ان کو اسلام کی دعوت دو اگر وہ تسلیم کر لیں تو ان سے قبول کر لو اور ہاتھ روک لو۔ پھر ان کو اپنے علاقہ سے مسلمانوں کے ملک کی طرف ہجرت کی دعوت دو اور ان کو بتلاؤ کہ اگر وہ ایسا کر لیں تو ان پر وہی کچھ لازم ہوگا جو مہاجرین پر ہے اور انہیں وہی کچھ (حقوق) حاصل ہوں گے جو ان کو حاصل ہیں اور اگر وہ وہاں سے ہجرت کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو وہ دیہاتی مسلمانوں کی طرح ہوں گے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا وہ حکم جاری ہوگا جو عام مؤمنوں پر جاری ہوتا ہے۔ مگر ان کے لئے غنیمت اور مال فئی میں کوئی حصہ نہ ہوگا البتہ اس صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد میں شرکت کریں۔ اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو انہیں جزیہ دینے کی دعوت دو اگر وہ اس کو تسلیم کر لیں تو ان کی یہ بات قبول کر لو اور ان سے ہاتھ روک لو۔ اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو اور ان سے لڑو۔ حضرت علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات مقاتل بن حیان سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے مسلم بن ہیصم نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح نقل کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد۲' ابو داؤد فی الجهاد باب۸۲' ترمذی فی السیر ۴۷/۳۰' ابن ماجه فی الجهاد باب۳۸' دارمی فی السیر باب۳۸' مسند احمد ۵' ۳۵۲/۳۵۸۔

۴۹۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيْثَ عَلْقَمَةَ ، عَنْ مُقَاتِلٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ هَيْصَمٍ

۴۹۶۷: ابوحذیفہ نے سفیان سے اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح روایت کی ہے البتہ انہوں نے روایت میں علقمہ کی

روایت کو عن مقاتل عن مسلم بن ہیصم کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۹۶۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ أَبُو صَالِحٍ .ح وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِيِّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۶۸: شعبہ بن حجاج نے علقمہ بن مرثد حضرمی سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۹۶۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى خَيْبَرَ وَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا ؟ .قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ -فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ .

۴۹۶۹: ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف بھیجا اور ان کو جھنڈا عنایت فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا میں ان سے لڑوں یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے طریقے پر چلتے رہو یہاں تک کہ تم ان کے میدان میں جا اترو۔ پھر ان کو اسلام کی دعوت دو اور ان کو بتلاؤ کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق لازم ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت نصیب کر دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

تخریج : بخاری فی الجہاد باب۱۴۳' فضائل اصحاب النبی ﷺ باب۹' مسلم فی فضائل الصحابہ ۳۴' مسند احمد ۳۳۳/۵۔

۴۹۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ السَّقَطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍ ، عَنِ ابْنِ أَخِي أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلٰى قَوْمٍ يُقَاتِلُهُمْ ، ثُمَّ بَعَثَ فِي أَثَرِهِ يَدْعُوهُ ، وَقَالَ لَهُ لَا تَأْتِهِ مِنْ خَلْفِهِ ، وَائْتِهِ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ :وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا أَنْ لَا يُقَاتِلَهُمْ ، حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ .

۴۹۷۰: عمر بن ذر نے انس بن مالک کے بھتیجے سے وہ اپنے چچا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک قوم کی طرف جہاد کے لئے روانہ فرمایا پھر ان کے پیچھے کسی کو بلانے کے لئے

بھیجا اور فرمایا کہ ان کے پیچھے کی بجائے ان کے سامنے کی طرف سے آنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ کہ جب تک ان (کفار) کو دعوت اسلام نہ دے لیں ان سے اس وقت تک لڑائی نہ کریں۔

۴۹۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَا قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا ، حَتّٰى يَدْعُوَهُمْ .

۴۹۷۱: ابن ابی نجیح نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے کسی قوم کو دعوت اسلام دینے کے بغیر ان سے لڑائی نہیں کی۔

تخریج : مسند احمد ۲۳۱/۱، ۲۳۶۔

۴۹۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ ثَنَا الْحَجَّاجُ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۷۲: حجاج نے عبداللہ بن نجیح سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۹۷۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۴۹۷۳: حجاج نے ابن ابی نجیح سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۴۹۷۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ وَأَهْلَ السَّرَايَا ، إِذَا أَرَادُوْا قِتَالَ الْعَدُوِّ ، دَعَوْهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ إِلَى مِثْلِ مَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، وَقَالُوْا :إِنْ قَاتَلَهُمُ الْإِمَامُ أَوْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ سَرَايَاهُ، مِنْ غَيْرِ هٰذَا الدُّعَاءِ فَقَدْ أَسَاءُوْا فِي ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِقِتَالِهِمْ وَالْغَارَةِ عَلَيْهِمْ ، وَإِنْ لَمْ يُدْعَوْا قَبْلَ ذٰلِكَ .وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ

۴۹۷۴: حفص بن غیاث نے حجاج سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ امام یا امیر لشکر جب دشمن سے قتال کا ارادہ کریں گے تو ان کو اسلام کی طرف دعوت دیں جیسا کہ روایت بریدہ رضی اللہ عنہ میں نقل کیا گیا ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے

اور انہوں نے استدلال میں یہ بات کہی ہے کہ اگر امام ان سے لڑائی کرے یا چھوٹے لشکر کا کوئی آدمی لڑائی کرے اور دعوت نہ دی ہو تو وہ گنہگار ٹھہریں گے۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ کفار سے بلا دعوت قتال میں کوئی حرج نہیں اور ان پر شب خون مارنے میں بھی کوئی حرج نہیں خواہ ان کو دعوت نہ دی گئی ہو انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۴۹۷۵: بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا ، ثُمَّ حَرِّقْ .

۴۹۷۵: عروہ بن زبیر نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا مقام اُبنی پر صبح کے وقت لوٹ ڈالو پھر جلا ڈالو۔

۴۹۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ .ح .وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ .ح .وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ ح .

۴۹۷۶: اگلی حدیث کی ایک سند یہ بھی ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۶' الجهاد باب۱۰۲' مسلم فی الصلاة ۹' ابو داؤد فی الجهاد باب۹' ترمذی فی السیر باب۴۸' دارمی فی السیر باب۹۔

۴۹۷۷: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالُوا :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغِيرُ عَلَى الْعَدُوِّ ، عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَيَسْتَمِعُ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ ، وَإِلَّا أَغَارَ .حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۴۹۷۷: ثابت بنانی نے انس بن مالک ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے دشمن پر صبح کے وقت حملہ آور ہوتے اگر اذان کی آواز سنتے تو رک جاتے ورنہ حملہ کر دیتے۔ زاذان نے جابر بن عبداللہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۴۹۷۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ إِذَا غَزَا قَوْمًا ، لَمْ يُغِرْ عَلَيْهِمْ

حَتّٰی یُصْبِحَ ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَکَ وَإِنْ لَمْ یَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ .فَنَزَلْنَا خَیْبَرَ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَلَمْ یَسْمَعْ أَذَانًا ، رَکِبَ وَرَکِبْنَا مَعَهٗ، فَرَکِبْتُ خَلْفَ أَبِیْ طَلْحَةَ ، وَإِنَّ قَدَمِیْ لَتَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَنَا عُمَّالُ خَیْبَرَ قَدْ أَخْرَجُوْا مَسَاحِیَهُمْ وَمَکَاتِلَهُمْ ، فَلَمَّا رَأَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْجَیْشَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَأَدْبَرُوْا هِرَابًا .فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَکْبَرُ خَرِبَتْ خَیْبَرُ ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ .

۴۹۷۸: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے جہاد کرتے تو صبح ہونے تک ان پر حملہ نہ کرتے پس اگر اذان کی آواز سن پاتے تو حملے سے رک جاتے اور اگر اذان کی آواز نہ سنتے تو حملہ کر دیتے۔ پس ہم خیبر میں اترے جب صبح ہوئی اور آپ نے اذان نہ سنی تو آپ بھی سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا اور میرا پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو چھو رہا تھا۔ پھر ہمارا سامنا خیبر کے مزدوروں سے ہوا وہ اپنی کدالیں اور ٹوکرے لئے نکلے۔ جب انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر کو دیکھا تو کہنے لگے یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سمیت آئے ہیں اور پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہوئے فرمایا خیبر برباد ہو گیا۔ بے شک جب ہم کسی قوم کی زمین پر اترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہوتی ہے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۶' صلاۃ الخوف باب۶' الجهاد باب۱۳۰' والمناقب باب۲۸' المغازی باب۳۸' مسلم فی الجهاد ۱۲۰/۱۲۱' ترمذی فی السیر باب۳' نسائی فی الصید باب۷۸' مالك فی الجهاد۴۸' مسند احمد ۳' ۱۱۱/۱۶۴' ۲۶۳/۲۴۶۔

۴۹۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِیْسَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَبِیْبٍ الْجُهَنِیِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ مَکِیْثٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَالِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اللَّیْثِیَّ فِیْ سَرِیَّةٍ کُنْتُ فِیْهِمْ ، وَأَمَرَهٗ أَنْ یَشُنَّ الْغَارَةَ عَلَی ابْنِ الْمُلَوَّحِ بِالْکَدِیْدِ قَالَ :فَرَاحَتِ الْمَاشِیَةُ مِنْ إِبِلِهِمْ وَغَنَمِهِمْ ، فَلَمَّا احْتَلَبُوْا ، وَعَطَنُوْا ، وَاطْمَأَنُّوْا نِیَامًا ، شَنَنَّا عَلَیْهِمُ الْغَارَةَ ، فَقَتَلْنَا وَاسْتَقْنَا النَّعَمَ .

۴۹۷۹: جندب بن مکیث جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبداللہ لیثی رضی اللہ عنہ کو ایک دستے میں روانہ فرمایا میں بھی اس میں شامل تھا۔ اس کو حکم فرمایا کہ وہ قبیلہ ابن ملوح پر مقام کدید میں لوٹ ڈالیں۔ راوی کہتے ہیں کہ شام کو جب ان کے اونٹ اور بکریاں واپس لوٹ آئیں اور وہ دودھ دوہ چکے اور اونٹوں اور بکریوں کو بٹھا دیا پھر اطمینان سے سو گئے تو ہم نے ان پر چاروں اطراف سے حملہ کر دیا اور ان کو قتل کر کے ان کے

جانور ہانک لائے۔

تخریج : مسند احمد ۴٦٨/٣۔

۴۹۸۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ :جَاءَ أَبُو الْعَالِيَةِ إِلَيَّ وَإِلَى صَاحِبٍ لِي ، فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ اللَّيْثِيَّ ، فَقَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ حَدِّثْ هَذَيْنِ حَدِيثَكَ . قَالَ :ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مَالِكٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ :بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً ، فَأَغَارَتْ عَلَى الْقَوْمِ ، فَشَدَّ رَجُلٌ وَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ السَّرِيَّةِ ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا أَرَدْنَا مِنْهُ مَا فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْغَارَةِ .

۴۹۸۰: حمید بن ہلال کہتے ہیں کہ میرے اور میرے ایک دوست کے پاس ابوالعالیہ آئے ہم ان کے ساتھ چل کر نصر بن عاصم لیثی کے ہاں گئے تو ان کو ابوالعالیہ نے کہا ان دو نے تمہاری روایت اس طرح بیان کی ہے ہمیں عقبہ بن مالک لیثی نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ روانہ فرمایا جس نے ایک قوم پر لوٹ ڈالی۔ تو آدمی نے حملہ کیا سریہ کے ایک آدمی نے اس کا پیچھا کیا پھر طویل روایت ذکر کی۔ ہمارا یہاں مقصود صرف اچانک حملے کا تذکرہ ہے۔

۴۹۸۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَرَنَا أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، فَشَنَنَّا عَلَيْهِمُ الْغَارَةَ فَفِي هَذِهِ الْآثَارُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ ، وَالْغَارَةُ لَا تَكُونُ وَقَدْ تَقَدَّمَهَا الدُّعَاءُ وَالْإِنْذَارُ .فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ مِمَّا رَوَيْنَا ، نَاسِخًا لِلْآخَرِ ، فَنَظَرْنَا فِي ذَلِكَ

۴۹۸۱: ایاس بن سلمہ بن اکوع سے اپنے والد سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب ہم مشرکین کے قریب ہو گئے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حملے کا حکم دیا ہم نے ان پر چاروں طرف سے حملہ کر دیا۔ ان آثار میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اکافروں پر لوٹ ڈالنے کا حکم دیا اور یہ اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ اس سے پہلے ان کو علم بھی نہ ہو۔ دعوت وانذار تو بعد کی بات ہے۔ اب یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ دو میں سے ایک بات دوسری کے لئے ناسخ ہو۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل روایات پر غور کرنا ہوگا۔ چنانچہ یزید بن سنان کی روایت مل گئی وہ درج ذیل ہے۔

۴۹۸۲: فَإِذَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ .ح وَحَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ .ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ قَالُوا :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ قَالَ :كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ فَقَالَ :إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، أَغَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، وَهُمْ غَارُّونَ ، وَأَنْعَامُهُمْ

عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَهُمْ ، وَسَبَى سَبْيَهُمْ ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ

۴۹۸۲: ابواسحاق الضریر نے بتلایا کہ ہمیں عبداللہ بن عون نے خبر دی کہ میں نے نافع کو خط لکھ کر پوچھا کہ لڑائی سے پہلے کیا دعوت ضروری ہے تو انہوں نے جواباً لکھا کہ یہ اسلام کے ابتدائی دور میں تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر اچانک حملہ کیا جبکہ وہ حالت غفلت میں تھے اور ان کے چوپائے پانی پر تھے ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا اور دوسروں کو قیدی بنالیا اور اسی دن قیدیوں میں جویریہ بنت حارث کو پایا۔

اللغات: غار۔ غافل ہونا۔

تخریج: بخاری فی العتق باب ۱۳' مسلم فی الجهاد ۱' ابو داؤد فی الجهاد باب ۹۱' مسند احمد ۲/ ۳۱' ۳۲۔

۴۹۸۳: وَحَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ ، وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، مِثْلَهٗ.

۴۹۸۳: اس روایت کو عبداللہ بن عمر ؓ نے بھی بیان کیا وہ خود اس لشکر میں شامل تھے۔ سند یہ ہے۔ بشر بن عمر نے حماد بن زید سے انہوں نے ابن عون سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۴۹۸۴: وَإِذَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ :كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ قَدْ كُنَّا نَغْزُوْ ، فَنَدْعُوْ وَلَا نَدْعُوْ .

۴۹۸۴: سلیمان تیمی نے ابو عثمان نہدی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ پہلے تھا ہم غزوہ میں جاتے دعوت دیتے اور کبھی نہ بھی دیتے۔

۴۹۸۵: وَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ :كُنَّا نَغْزُوْ ، فَنَدْعُوْ وَلَا نَدْعُوْ .

۴۹۸۵: سلیمان تیمی نے ابو عثمان نہدی سے خبر دی کہ ہم جہاد کرتے ہم دعوت دیتے اور نہ بھی دیتے تھے۔

۴۹۸۶: وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا مُبَارَكٌ قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ :لَيْسَ عَلَى الرُّوْمِ دَعْوَةٌ ، لِأَنَّهُمْ قَدْ دُعُوْا .

۴۹۸۶: ابن مبارک نے بیان کیا کہ حسن بصری فرمایا کرتے تھے کہ اہل روم کو دعوت کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کو دعوت دی جا چکی۔

۴۹۸۷: وَإِذَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيْ

حَمْزَةَ قَالَ :قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ :إِنَّ نَاسًا يَقُولُوْنَ ، إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ يَنْبَغِي أَنْ يُدْعَوْا .فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ الرُّوْمُ عَلَى مَا يُقَاتَلُوْنَ ، وَقَدْ عَلِمَتِ الدَّيْلَمُ عَلَى مَا يُقَاتَلُوْنَ .

۴۹۸۷: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا بعض لوگ کہتے ہیں کہ مشرکین کو دعوت دینی چاہئے تو انہوں نے جواب میں فرمایا۔ اہل روم کو معلوم ہو چکا کہ کس بات پر ان سے لڑا جا رہا ہے اور اسی طرح دیلمیوں کو بھی معلوم ہو چکا کہ کس بات پر ان سے لڑا جا رہا ہے۔

۴۹۸۸: وَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دُعَاءِ الدَّيْلَمِ فَقَالَ :قَدْ عَلِمُوْا مَا الدُّعَاءُ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَبَيَّنَ مَا رَوَيْنَا مِنْ هٰذَا ، أَنَّ الدُّعَاءَ إِنَّمَا كَانَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ، لِأَنَّ النَّاسَ حِيْنَئِذٍ ، لَمْ تَكُنْ الدَّعْوَةُ بَلَغَتْهُمْ ، وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ عَلَى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ بِالدُّعَاءِ ، لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ تَبْلِيغًا لَهُمْ ، وَإِعْلَامًا لَهُمْ مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْغَارَةِ عَلَى آخَرِيْنَ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِمَعْنًى لَمْ يَحْتَاجُوْا مَعَهُ إِلَى الدُّعَاءِ ، لِأَنَّهُمْ قَدْ عَلِمُوْا مَا يُدْعَوْنَ إِلَيْهِ لَوْ دُعُوْا وَمَا لَوْ أَجَابُوْا إِلَيْهِ لَمْ يُقَاتَلُوْا ، فَلَا مَعْنًى لِلدُّعَاءِ .وَهٰكَذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ يَقُوْلُوْنَ كُلُّ قَوْمٍ قَدْ بَلَغَتْهُمْ الدَّعْوَةُ ، فَأَرَادَ الْإِمَامُ قِتَالَهُمْ ، فَلَهُ أَنْ يُغِيْرَ عَلَيْهِمْ ، وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَدْعُوَهُمْ ، وَكُلُّ قَوْمٍ لَمْ تَبْلُغْهُمْ الدَّعْوَةُ ، فَلَا يَنْبَغِي قِتَالُهُمْ ، حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمُ الْمَعْنَى الَّذِيْ عَلَيْهِ يُقَاتَلُوْنَ ، وَالْمَعْنَى الَّذِيْ إِلَيْهِ يُدْعَوْنَ . وَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الْمُرْتَدِّ عَنِ الْإِسْلَامِ ، أَيُسْتَتَابُ أَمْ لَا ؟ فَقَالَ قَوْمٌ :إِنِ اسْتَتَابَ الْإِمَامُ الْمُرْتَدَّ ، فَهُوَ أَحْسَنُ ، فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا قُتِلَ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَقَالَ الْآخَرُوْنَ :لَا يُسْتَتَابُ ، وَجَعَلُوْا حُكْمَهُ كَحُكْمِ الْحَرْبِيِّيْنَ -عَلَى مَا ذَكَرْنَا -مِنْ بُلُوْغِ الدَّعْوَةِ إِيَّاهُمْ ، وَمِنْ تَقْصِيْرِهَا عَنْهُمْ .وَقَالُوْا :إِنَّمَا تَجِبُ الْإِسْتِتَابَةُ لِمَنْ خَرَجَ عَنِ الْإِسْلَامِ ، لَا عَنْ بَصِيْرَةٍ مِنْهُ بِهِ ، فَأَمَّا مَنْ خَرَجَ مِنْهُ إِلَى غَيْرِهِ عَلَى بَصِيْرَةٍ ، فَإِنَّهُ يُقْتَلُ وَلَا يُسْتَتَابُ .وَهٰذَا قَوْلٌ ، قَالَ بِهِ أَبُوْ يُوْسُفَ ، فِيْ كِتَابِ الْإِمْلَاءِ قَالَ أَقْتُلُهُ وَلَا أَسْتَتِيْبُهُ، إِلَّا أَنَّهُ إِنْ بَدَرَنِيْ بِالتَّوْبَةِ ، خَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ، وَوَكَلْتُ أَمْرَهُ إِلَى اللّٰهِ .

۴۹۸۸: منصور کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے پوچھا کہ کیا دیلمیوں کو دعوت کی ضرورت ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کو دعوت کا بخوبی علم ہو چکا۔ امام جعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے واضح ہوا کہ یہ دعوت اسلام

ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ اس وقت تک ان کو دعوت نہ پہنچی تھی اور ان کو معلوم نہ تھا کہ ان سے جنگ کرنے کا کیا مقصد ہے فلہذا دعوت کا حکم دیا گیا تا کہ ان کو تبلیغ ہو جائے اور ان کو مطلع کر دیا جائے کہ ان سے لڑائی کا سبب کیا ہے۔ پھر دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ دعوت کے محتاج نہ تھے کیونکہ ان کو یہ معلوم تھا کہ ان کو کس چیز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اگر ان کو دعوت دی گئی اور اگر وہ اس کو قبول کر لیتے تو ان سے لڑائی نہ کی جاتی۔ پس اس صورت میں دعوت دینے کا کوئی مطلب نہیں۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اسی طرح کہتے تھے کہ ہر وہ قوم جن کو دعوت پہنچ جائے پھر امام ان سے قتال کا ارادہ کرے تو وہ ان پر بے خبری میں حملہ کر سکتا اس پر ان کو دعوت دینا لازم نہیں ہے اور جس قوم کو دعوت نہ پہنچی ہو تو ان سے قتل جائز نہیں ہے جب تک کہ ان کے سامنے مقصد قتال نہ واضح کر دیا جائے اور مقصود دعوت نہ ذکر کر دیا جائے مرتد کے متعلق لوگوں نے کلام کیا ہے کیا اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا یا نہیں۔ بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر امام مرتد سے توبہ کرنے کا کہے تو مناسب ہے اگر وہ توبہ کرے تو بہتر ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے کہا اس کو توبہ کے لئے نہ کہا جائے گا اور انہوں نے اس کا حکم حربی کافر جیسا قرار دیا ہے جیسا ذکر ہوا کہ ان تک دعوت پہنچ چکی یا نہیں پہنچی۔ مطالبہ توبہ تو اس سے کیا جائے گا جو اسلام سے نکلا ہے اور اس کو اسلام کی سمجھ حاصل نہیں ہے۔ رہا وہ شخص جو جانچ پرکھ کے بعد دوسرے مذہب میں گیا اس کو قتل کیا جائے گا توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے گا۔ یہ امام ابو یوسف کا قول ہے انہوں نے کتاب الاملاء میں لکھا ہے کہ میں اس کو قتل کروں گا اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کروں گا۔ اگر وہ میرے پاس آنے سے پہلے توبہ کرے تو میں اس کا راستہ چھوڑ دوں گا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دوں گا۔

حاصل روایات: امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آثار سے واضح ہوا کہ یہ دعوت اسلام ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ اس وقت تک ان کو دعوت نہ پہنچی تھی اور ان کو معلوم نہ تھا کہ ان سے جنگ کرنے کا کیا مقصد ہے فلہذا دعوت کا حکم دیا گیا تا کہ ان کو تبلیغ ہو جائے اور ان کو مطلع کر دیا جائے کہ ان سے لڑائی کا سبب کیا ہے۔ پھر دوسرے لوگوں پر حملہ آور ہونے کا حکم دیا اس کا یہی مطلب ہے کہ وہ دعوت کے محتاج نہ تھے کیونکہ ان کو یہ معلوم تھا کہ ان کو کس چیز کی طرف بلایا جا رہا ہے۔ اگر ان کو دعوت دی گئی اور اگر وہ اس کو قبول کر لیتے تو ان سے لڑائی نہ کی جاتی۔ پس اس صورت میں دعوت دینے کا کوئی مطلب نہیں۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ اسی طرح کہتے تھے کہ ہر وہ قوم جن کو دعوت پہنچ جائے پھر امام ان سے قتال کا ارادہ کرے تو وہ ان پر بے خبری میں حملہ کر سکتا ہے اس پر ان کو دعوت دینا لازم نہیں ہے اور جس قوم کو دعوت نہ پہنچی ہو تو ان سے قتال جائز نہیں ہے جب تک کہ ان کے سامنے مقصد قتال نہ واضح کر دیا جائے اور مقصود دعوت نہ ذکر کر دیا جائے۔

مرتد کا حکم:

مرتد کے متعلق لوگوں نے کلام کیا ہے کیا اس سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا یا نہیں؟

فریق اوّل: اس کا قول یہ ہے کہ اگر امام مرتد سے توبہ کرنے کا کہے تو مناسب ہے اگر وہ توبہ کرے تو مناسب ہے ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے گا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی: اس کو توبہ کے لئے نہ کہا جائے گا اور انہوں نے اس کا حکم حربی کافر جیسا قرار دیا ہے جیسا ذکر ہوا کہ ان تک دعوت پہنچ چکی یا نہیں پہنچی۔

طریق استدلال: مطالبہ توبہ تو اس سے کیا جائے گا جو اسلام سے نکلا ہے اور اس کو اسلام کی سمجھ حاصل نہیں ہے۔ رہا وہ شخص جو جانچ پرکھ کے بعد دوسرے مذہب میں گیا اس کو قتل کیا جائے گا توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے گا۔

قول ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ:

یہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے انہوں نے کتاب الاملاء میں لکھا ہے کہ میں اس کو قتل کروں گا اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کروں گا۔ اگر وہ میرے پاس آنے سے پہلے توبہ کرے تو میں اس کا راستہ چھوڑ دوں گا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دوں گا۔

۴۹۸۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي يُوْسُفَ بِذٰلِكَ أَيْضًا .وَقَدْ رُوِيَ فِي اِسْتِتَابَةِ الْمُرْتَدِّ وَفِي تَرْكِهَا ، اِخْتِلَافٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۴۹۸۹: سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مرتد کی توبہ کے سلسلہ میں اختلاف مروی ہے۔ جن میں سے چند روایات یہ ہیں۔

توبہ مرتد کے متعلق روایات:

۴۹۹۰: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ :لَمَّا فَتَحْنَا تُسْتَرَ ، بَعَثَنِي أَبُوْ مُوْسَى إِلَى عُمَرَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ قَالَ :مَا فَعَلَ حُجَيْنَةُ وَأَصْحَابُهُ .وَكَانُوْا ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ ، وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ ، فَقَتَلَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ .فَأَخَذْتُ بِهِ فِي حَدِيْثٍ آخَرَ ، فَقَالَ :مَا فَعَلَ النَّفَرُ الْبَكْرِيُّوْنَ ؟ قُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، إِنَّهُمْ ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ ، وَلَحِقُوْا مَعَهُمْ بِالْمُشْرِكِيْنَ ، فَقُتِلُوْا .فَقَالَ

عُمَرُ : لَأَنْ يَكُوْنَ أَخَذْتُهمْ سِلْمًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا . قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، مَا كَانَ سَبِيْلُهُمْ لَوْ أَخَذْتَهم سِلْمًا إِلَّا الْقَتْلَ ، قَوْمٌ ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ ، وَلَحِقُوْا بِالْمُشْرِكِيْنَ .فَقَالَ :لَوْ أَخَذْتُهمْ سِلْمًا ، لَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الْبَابَ الَّذِي خَرَجُوْا مِنْهُ، فَإِنْ رَجَعُوْا ، وَإِلَّا اسْتَوْدَعْتُهُمُ السِّجْنَ .

۴۹۹۰: شعبی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ جب ہم نے تُستر فتح کر لیا تو ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے پوچھا جحینہ اور اس کے ساتھیوں نے کیا کیا۔ یہ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے اور مشرکین سے جا ملے تھے۔ پھر مسلمانوں نے ان کو قتل کر دیا۔ پھر میں نے اور بات شروع کر دی آپ نے پھر دریافت فرمایا۔ بکر قبیلہ کے لوگوں کا کیا معاملہ ہوا۔ میں نے عرض کیا وہ اسلام سے مرتد ہو کر مشرکین سے جا ملے تھے۔ پس وہ قتل کر دیئے گئے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ان کو سلامت پکڑتا تو اس سے مجھے زیادہ پسند تھا۔ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! اگر وہ صحیح سلامت پکڑ بھی لئے جاتے تب بھی قتل کے سوا چارا نہ تھا کیونکہ وہ لوگ اسلام سے ارتداد اختیار کر کے مشرکین سے جا ملے تھے۔

آپ نے فرمایا اگر میں ان کو زندہ پکڑتا تو میں ان پر اس دروازے کو وسیع کر دیتا جس سے وہ نکلے تھے اگر وہ لوٹ آتے تو ٹھیک ورنہ میں ان کو قید کے سپرد کر دیتا۔

۴۹۹۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ :أَخَذَ بِالْكُوْفَةِ رِجَالٌ يُفْشُوْنَ حَدِيْثَ مُسَيْلِمَةَ الْكَذَّابِ ، فَكَتَبَ فِيْهِمْ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، فَكَتَبَ عُثْمَانُ أَنْ اعْرِضْ عَلَيْهِمْ دِيْنَ الْحَقِّ ، وَشَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَمَنْ قَبِلَهَا وَتَبَرَّأَ مِنْ مُسَيْلِمَةَ فَلَا تَقْتُلْهُ، وَمَنْ لَزِمَ دِيْنَ مُسَيْلِمَةَ فَاقْتُلْهُ فَقَبِلَهَا رِجَالٌ مِنْهُمْ فَتُرِكُوْا ، وَلَزِمَ دِيْنَ مُسَيْلِمَةَ رِجَالٌ فَقُتِلُوْا .

۴۹۹۱: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں کچھ ایسے لوگ گرفتار ہوئے جو مسیلمہ کذاب کا مذہب پھیلا رہے تھے۔ پس ان کے متعلق حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو لکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا کہ ان کے سامنے دین حق پیش کرو اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت پیش کرو۔ جو ان میں سے قبول کر کے مسیلمہ سے براءت کا اظہار کرے اس کو مت قتل کرو اور جو مسیلمہ کے دین کو اختیار کئے رہے اسے قتل کر دو۔ چنانچہ ان میں سے بعض افراد نے قبول کر لیا تو ان کو چھوڑ دیا گیا اور دوسروں نے مسیلمہ کے دین کو اختیار کئے رکھا ان کو قتل کر دیا گیا۔

۴۹۹۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ

أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ :لَمَّا افْتَتَحَ سَعْدٌ وَأَبُوْ مُوْسَى تُسْتَرَ ، أَرْسَلَ أَبُوْ مُوْسَى رَسُوْلًا .إِلَى عُمَرَ ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا .قَالَ :ثُمَّ أَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى الرَّسُوْلِ فَقَالَ : هَلْ كَانَتْ عِنْدَكُمْ مِنْ مُغْرِبَةٍ خَبَرٌ؟ قَالَ :نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ،أَخَذْنَا رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ .فَقَالَ عُمَرُ فَمَا صَنَعْتُمْ بِهِ؟ قَالَ :قَدَّمْنَاهُ فَضَرَبْنَا عُنُقَهُ .فَقَالَ عُمَرُ أَفَلَا أَدْخَلْتُمُوْهُ بَيْتًا ، ثُمَّ طَيَّنْتُمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَمَيْتُمْ إِلَيْهِ بِرَغِيفٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوْبَ أَوْ يُرَاجِعَ أَمْرَ اللّٰهِ؟ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ لَمْ آمُرْ ، وَلَمْ أَشْهَدْ ، وَلَمْ أَرْضَ إِذْ بَلَغَنِي .

۴۹۹۲: یعقوب بن عبدالرحمٰن زہری اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت سعد اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے تُستر فتح کر لیا تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک قاصد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا پھر انہوں نے طویل روایت بیان کی۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ قاصد کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی ظاہر خبر ہے؟ اس نے کہا جی ہاں! اے امیر المؤمنین ہم نے ایک عرب کو پکڑا جس نے اسلام کے بعد کفر اختیار کر لیا تھا تو عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ تم نے اس کا کیا کیا؟ اس نے بتلایا ہم نے اس کو سامنے بلایا پھر اس کی گردن اڑا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا تم نے اس کو کسی گھر میں داخل نہ کیا پھر تم اس کا دروازہ بند کر دیتے اور تین دن کا کھانا اس کی طرف پھینک دیتے۔ شاید وہ توبہ کر لیتا یا اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آتا۔ پھر یہ دعا کی۔ اے اللہ میں نے ان کو یہ حکم نہیں دیا اور میں وہاں موجود بھی نہ تھا اور جب یہ معاملہ مجھے پہنچا تو میں اس پر راضی بھی نہیں ہوا۔

۴۹۹۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ :قَدِمَ عَلَى عُمَرَ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ أَبِيْ مُوْسَى ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .فَهٰذَا سَعْدٌ وَأَبُوْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، لَمْ يَسْتَتِيبَاهُ، وَأَحَبَّ عُمَرُ أَنْ يُسْتَتَابَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ كَانَ يَرْجُو لَهُ التَّوْبَةَ ، وَلَمْ يُوْجِبْ بِفِعْلِهِمْ شَيْئًا ، لِأَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا لَهُمْ أَنْ يَرَوْهُ فَيَفْعَلُوْهُ ، وَإِنْ خَالَفَ رَأْيَ إِمَامِهِمْ .

۴۹۹۳: عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ بن عبدالقاری نے اپنے والد اور اس نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں ایک آدمی حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے آیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ ان روایات میں حضرت سعد اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے فعل کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور دوسری طرف ان کے قتلوں سے ان پر کوئی چیز (دیت وغیرہ) لازم نہیں کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پسند تھا کہ ان کو دعوت توبہ دی جاتی اور اس بات میں یہ احتمال ہے کہ حضرت عمرؓ اس کے متعلق توبہ کے امیدوار تھے اور ان کے قتل کی وجہ

سے ان پر کوئی چیز لازم نہیں کیونکہ اس میں ان کو اپنی رائے (اجتہاد سے کرنے کا اختیار حاصل تھا پس انہوں نے کیا اگرچہ وہ امیر المؤمنین کی رائے کے خلاف تھا۔

حاصل کلام: ان روایات میں حضرت سعد اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے فعل کا تذکرہ ہے کہ انہوں نے اس سے توبہ کا مطالبہ نہیں کیا اور دوسری طرف ان کے قتلوں سے ان پر کوئی چیز (دیت وغیرہ) لازم نہیں کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ پسند تھا کہ ان کو دعوت توبہ دی جائی اور اس بات میں یہ احتمال ہے کہ حضرت عمرؓ اس کے متعلق توبہ کے امیدوار تھے اور ان کے قتل کی وجہ سے ان پر کوئی چیز لازم نہیں کیونکہ اس میں ان کو اپنی رائے (اجتہاد سے کرنے کا اختیار حاصل تھا پس انہوں نے کیا اگرچہ وہ امیر المؤمنین کی رائے کے خلاف تھا۔

۴۹۹۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ح .

۴۹۹۴: فہد نے ابو غسان سے روایت کی ہے۔

۴۹۹۵: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُوْ وَائِلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ مُغِيْرٍ السَّعْدِيُّ ، قَالَ : خَرَجْتُ أَطْلُبُ فَرَسًا لِيْ بِالسَّحَرِ فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِيْ حَنِيْفَةَ فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُوْنَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ .قَالَ : فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُمْ ، فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَأَخَذُوْهُمْ فَجِيْءَ بِهِمْ إِلَيْهِ، فَتَابُوْا ، وَرَجَعُوْا عَمَّا قَالُوْا ، وَقَالُوْا لَا نَعُوْدُ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُمْ .وَقَدَّمَ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ : عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النَّوَّاحَةِ ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ .فَقَالَ النَّاسُ : أَخَذَ قَوْمًا فِيْ أَمْرٍ وَاحِدٍ ، فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَ بَعْضِهِمْ ، وَقَتَلْتُ بَعْضَهُمْ .فَقَالَ : كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ، فَجَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ ، وَرَجُلٌ مَعَهُ يُقَالُ لَهُ : حُجْرُ بْنُ وَثَّالٍ وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ .فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدَانِ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَا : أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ لَهُمَا : آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهِ ، لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا وَفْدًا لَقَتَلْتُكُمَا فَلِذٰلِكَ قُلْتُ هٰذَا . فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدْ قَتَلَ ابْنَ النَّوَّاحَةِ ، وَلَمْ يَقْبَلْ تَوْبَتَهُ، إِذْ عَلِمَ أَنَّ هٰكَذَا خُلُقُهُ، يُظْهِرُ التَّوْبَةَ إِذَا ظُفِرَ بِهِ ، ثُمَّ يَعُوْدُ إِلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ إِذَا خُلِّيَ.

۴۹۹۵: ابو وائل کہتے ہیں کہ مجھے ابن مغیرہ السعدی نے بیان کیا کہ میں سحری کے وقت اپنے گھوڑے کی تلاش میں نکلا میرا گزر بنو حنیفہ کی مسجد کے پاس سے ہوا میں نے سنا کہ وہ گواہی دے رہے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں وہاں سے لوٹ کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور میں نے ان کے سامنے ان کا

واقعہ ذکر کیا۔ انہوں نے پولیس کو بھیجا اور وہ پکڑ لئے گئے اور ان کو لایا گیا انہوں نے توبہ کی اور اپنی باتوں سے رجوع اختیار کیا اور کہنے لگے دوبارہ ایسا نہ کریں گے۔ پس ان کا راستہ چھوڑ دیا گیا۔ ان میں سے ایک آدمی آیا جس کا نام عبداللہ بن نواحہ تھا اس کی گردن اڑا دی گئی۔ لوگوں نے کہا تم نے ایک جماعت کو ایک ہی معاملے میں پکڑا پس بعض کو بالکل چھوڑ دیا اور بعض کو تم نے قتل کر دیا تو انہوں نے بتلایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابن نواحہ ایک اور آدمی کے ساتھ آیا۔ اس آدمی کو حجر بن وثال کہتے تھے یہ دونوں مسیلمہ کی طرف سے وفد بن کر آئے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ دونوں کہنے لگے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ آپ نے ان کو فرمایا ''امنت باللّٰہ و رسولہ'' اگر میں کسی وفد میں آنے والے کو قتل کرتا تو تم دونوں کو قتل کروا دیتا۔ اسی وجہ سے میں نے اس کو قتل کیا ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن نواحہ کو قتل کر دیا اور اس کی توبہ کو قبول نہ کیا اس لئے کہ ان کو علم تھا کہ یہ اس کی عادت ہے کہ جب اس پر قابو پا لیا جائے توبہ کا اظہار کرتا ہے اور جب اس کو الگ چھوڑ دو تو دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

تخریج : دارمی فی السیر باب ٦٠، مسند احمد ١٠٤/١۔

حاصل روایات : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ابن نواحہ کو قتل کر دیا اور اس کی توبہ کو قبول نہ کیا اس لئے کہ ان کو علم تھا کہ یہ اس کی عادت ہے کہ جب اس پر قابو پا لیا جائے توبہ کا اظہار کرتا ہے اور جب اس کو الگ چھوڑ دو تو دوبارہ کفر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

۴۹۹۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ : ثَنَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ عَلِيًّا بَعَثَهُ إِلٰى أَهْلِ النَّهْرَوَانِ ، فَدَعَاهُمْ ثَلَاثًا

۴۹۹۶: ابوجہم نے براءؓ سے نقل کیا کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل نہروان کے پاس بھیجا اور ان کو تین بار دعوت (حق) دی۔

۴۹۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ : ثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، قَالَ : أَقْبَلَ عَلِيٌّ حَتّٰى نَزَلَ بِذِيْ قَارٍ ، فَأَرْسَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ إِلٰى أَهْلِ الْكُوْفَةِ فَأَبْطَئُوْا عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ عَمَّارٌ ، فَخَرَجُوْا . قَالَ زَيْدٌ : فَكُنْتُ فِيْمَنْ خَرَجَ مَعَهُ . قَالَ : فَكَفَّ عَنْ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَأَصْحَابِهِمْ ، وَدَعَاهُمْ حَتّٰى بَدَئُوْا فَقَاتَلَهُمْ .

۴۹۹۷: زید بن وہب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے یہاں تک کہ مقام ذی قار میں اترے پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اہل کوفہ کی طرف بھیجا انہوں نے دیر کی پھر ان کو عمار بن یاسرؓ نے دعوت دی تب وہ نکلے۔ زید کہتے ہیں کہ میں بھی ان کے ساتھ نکلنے والوں میں سے تھا راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے

ساتھیوں سے درگزر کی اور ان کو رجوع کی دعوت دی یہاں تک کہ وہ سامنے آئے تو ان سے قتال کیا۔

۴۹۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ رَجُلًا كَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ ، ثُمَّ تَنَصَّرَ فَأُتِيَ بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ :وَجَدْتُ دِيْنَهُمْ خَيْرًا مِنْ دِيْنِكُمْ ، فَقَالَ لَهٗ : مَا تَقُوْلُ فِيْ عِيْسٰى؟ قَالَ :هُوَ رَبِّيْ ، أَوْ هُوَ رَبُّ عَلِيٍّ .فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ .فَقَتَلَهُ النَّاسُ .فَقَالَ عَلِيٌّ بَعْدَ ذٰلِكَ :اِنْ كُنْتُ لَمُسْتَتِيْبَهٗ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ آمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا .

۴۹۹۸: شریک بن عبداللہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے شعبی سے نقل کیا کہ ایک نصرانی شخص اسلام لایا پھر دوبارہ نصرانی ہو گیا اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا۔ تو آپ نے اس کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ تمہیں اس حرکت پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا میں نے نصرانیوں کا دین تمہارے دین سے بہتر پایا آپ نے پوچھا تم عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہو۔ اس نے کہا وہ میرا رب ہے یا وہ علی کا رب ہے۔ اس پر آپ نے حکم فرمایا اس کو قتل کر دو۔ تو اس کو لوگوں نے قتل کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے اس کو تین مرتبہ دعوت دینا چاہئے تھی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ان الذین امنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفرا" (النساء ۱۳۷) بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔

۴۹۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ أَنَّ قَوْمًا ارْتَدُّوْا ، وَكَانُوْا نَصَارٰى ، فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ مَعْقِلَ بْنَ قَيْسٍ التَّمِيْمِيَّ ، فَقَالَ لَهُمْ :اِذَا حَكَكْتُ رَأْسِيْ ، فَاقْتُلُوا الْمُقَاتِلَةَ ، وَاسْبُوا الذُّرِّيَّةَ .فَأَتٰى عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ ، فَقَالَ مَا أَنْتُمْ ؟ فَقَالُوْا :كُنَّا قَوْمًا نَصَارٰى ، فَخُيِّرْنَا بَيْنَ الْاِسْلَامِ وَبَيْنَ دِيْنِنَا ، فَاخْتَرْنَا الْاِسْلَامَ ، ثُمَّ رَأَيْنَا أَنْ لَا دِيْنَ أَفْضَلُ مِنْ دِيْنِنَا الَّذِيْ كُنَّا عَلَيْهِ، فَنَحْنُ نَصَارٰى .فَحَكَّ رَأْسَهٗ، فَقُتِلَتِ الْمُقَاتِلَةُ ، وَسُبِيَتِ الذُّرِّيَّةُ .قَالَ عَمَّارٌ :فَأَخْبَرَنِيْ أَبُوْ شُعْبَةَ أَنَّ عَلِيًّا أَتٰى بِذَرَارِيِّهِمْ ، فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْهِمْ مِنِّيْ ؟ فَقَامَ مَصْقَلَةُ بْنُ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيُّ فَاشْتَرَاهُمْ مِنْ عَلِيٍّ بِمِائَةِ أَلْفٍ ، فَأَتَاهُ بِخَمْسِيْنَ أَلْفًا .فَقَالَ عَلِيٌّ اِنِّيْ لَا أَقْبَلُ الْمَالَ اِلَّا كَامِلًا فَدَفَنَ الْمَالَ فِيْ دَارِهٖ، وَأَعْتَقَهُمْ ، وَلَحِقَ بِمُعَاوِيَةَ ، فَنَفَّذَ عَلِيٌّ عِتْقَهُمْ .

۴۹۹۹: عمار بن ابی معاویہ دہنی نے ابوالطفیل سے روایت کی کہ کچھ لوگ مرتد ہو گئے وہ پہلے نصرانی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف معقل بن قیس تمیمی کو بھیجا اور ان کو فرمایا جب میں سر کھجاؤں تو لڑنے والوں کو قتل کر دو اور

ان کی اولاد کو قید کرلو۔ ان میں سے ایک گروہ کو لایا گیا آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم لوگ پہلے نصرانی تھے ہمیں نصرانیت اور اسلام میں اختیار دیا گیا تو ہم نے اسلام کو اختیار کرلیا پھر ہم نے دیکھا کہ کوئی دین ہمارے دین سے افضل نہیں ہے۔ جس پر کہ ہم پہلے تھے پس ہم نصرانی ہو گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا سر کھجایا تو ان میں سے لڑنے والوں کو قتل کر دیا گیا اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیا گیا۔ حضرت عمار کا بیان ہے کہ مجھے ابوشعبہ نے بتلایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی اولاد کو لایا گیا تو آپ نے اعلان فرمایا۔ ان کو کون مجھ سے خریدے گا؟ مصقلہ بن ہبیرہ شیبانی نے ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک لاکھ درہم کے بدلے خرید لیا۔ اس نے پچاس ہزار ادا کئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مکمل مال لوں گا۔ اس نے مال کو اپنے گھر میں دفن کیا اور ان کو آزاد کر دیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے عتق و آزادی کو برقرار رکھا۔

نوٹ: اس باب میں دو مسائل ذکر کئے کفار کو دعوت دے کر ان سے لڑائی کی جائے گی یا دعوت کی اب حاجت نہیں' مرتد کو دعوت دی جائے گی یا نہیں صحابہ کرام کے اقوال سے دونوں باتیں دعوت دینا اور کبھی نہ دینا دونوں ثابت ہے۔ موقعہ کے مناسب اختیار کیا جائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی اسی پر دال ہے۔ (مترجم)

بَابُ مَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ بِهٖ مُسْلِمًا

آدمی کس بات سے مسلمان شمار ہوگا؟

خلاصۃ المرام:

نمبر①: علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے جس میں ابن مسیب اور بعض محدثین رحمہم اللہ شامل ہیں کہ فقط لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مسلمان شمار ہوگا اور اس کو مسلمانوں والے حقوق و فرائض لازم ہو جائیں گے۔

نمبر②: جمہور علماء اور جمہور فقہاء کا قول یہ ہے کہ زبانی اقرار اس وقت تک معتبر نہیں ہوگا جب تک اسلام کے علاوہ ہر دوسرے دین براءت کا اظہار نہ کرے اور اس سے علامات اسلام ظاہر نہ ہو جائیں۔

۵۰۰۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، أَرَأَيْتَ إِنِ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ضَرْبَتَيْنِ ، فَضَرَبَنِيْ فَأَبَانَ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَقْتُلُهُ أَمْ أَتْرُكُهُ؟ قَالَ : بَلْ أَتْرُكْهُ . قُلْتُ وَقَدْ أَبَانَ يَدِيْ ، قَالَ : نَعَمْ ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَأَنْتَ مِثْلُهُ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَهَا ، وَهُوَ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ .

۵۰۰۰: عبیداللہ بن عدی بن خیار نے مقداد بن عمرو سے نقل کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میرا اور

مشرکین کا مقابلہ میں وار کا تبادلہ ہوا اس نے میرے ہاتھ کو جدا کر دیا پھر اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ کیا میں اسے قتل کر دوں یا ترک کر دوں۔ آپ نے

تخریج : بخاری فی الدیات باب ۱' المغازی باب ۱۲' مسلم فی الایمان ۱۵۵' ابو داؤد فی الجهاد باب ۹۵۔

۵۰۰۱ :حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِيْ صَغِيْرَةَ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا ، قَالَ :إِنَّا لَقُعُوْدٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّفَّةِ ، وَهُوَ يَقُصُّ عَلَيْنَا ، وَيُذَكِّرُنَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَّهُ، فَقَالَ :اذْهَبُوْا فَاقْتُلُوْهُ .فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ ، دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَا تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ : نَعَمْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَإِنِّيْ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ يَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا .

۵۰۰۱: نعمان بن عمرو بن اوس نے بتلایا کہ میرے والد نے مجھے خبر دی کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صفہ میں بیٹھے تھے۔ آپ ہمیں واقعات سنا رہے اور نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے سرگوشی کرنے لگا آپ نے فرمایا اسے لے جا کر قتل کر دو۔ جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر چل دیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تم لا الٰہ الا اللہ کی گواہی نہیں دیتے اس نے نعم سے جواب دیا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ۔ اس کا راستہ چھوڑ دو۔ مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں کے لا الٰہ الا اللہ کہنے تک لوگوں سے لڑوں! پھر ان کے خون اور اموال حق کے علاوہ حرام کر دیے گئے۔

تخریج : بنحوه نسائی فی التحریم باب ۱' ابن ماجه فی الفتن باب ۱' دارمی فی السیر باب ۱۰' مالك فی السفر ۸۴۔

۵۰۰۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ

۵۰۰۲: سعید بن المسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں سے اس وقت تک لڑنے کا حکم ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا اس نے اپنا مال اور اپنی جان محفوظ کر لی سوائے اس کے کہ اسلام کا کوئی حق ہو (اور اس کی وجہ سے لازم ہو جائے) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الاعتصام باب ۲' الجهاد باب ۱۰۲' الاستتابه باب ۳' مسلم فی الایمان ۳۲/۳۳' ترمذی فی

باب ۱، نسائی فی الجهاد باب ۱، والتحریم باب ۱۔

۵۰۰۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۰۳: اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۰۰۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۰۴: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۰۰۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۰۵: ابوصالح نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۰۰۶ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : ثنا ابْنُ عَجْلَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۰۶: ابن عجلان کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح بیان کرتے سنا۔

۵۰۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ صَارَ بِهَا مُسْلِمًا ، لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا لَهُمْ : لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُقَاتِلُ قَوْمًا لَا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ تَعَالَى ، فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا وَحَّدَ اللّٰهَ ، عُلِمَ بِذٰلِكَ تَرْكُهُ لِمَا قُوْتِلَ عَلَيْهِ وَخُرُوْجُهُ مِنْهُ ، وَلَمْ يُعْلَمْ بِذٰلِكَ دُخُوْلُهُ فِي الْإِسْلَامِ ، أَوْ فِي بَعْضِ الْمِلَلِ الَّتِي تُوَحِّدُ اللّٰهَ تَعَالَى ، وَيَكْفُرُ بِجَحْدِهَا وَغَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِي يَكْفُرُ بِهَا أَهْلُهَا مَعَ تَوْحِيْدِهِمْ لِلّٰهِ . فَكَانَ حُكْمُ هٰؤُلَاءِ أَنْ لَا يُقَاتَلُوْا إِذَا وَقَعَتْ هٰذِهِ الشُّبْهَةُ ، حَتّٰى تَقُوْمَ الْحُجَّةُ عَلَى مَنْ يُقَاتِلُهُمْ وُجُوْبُ قِتَالِهِمْ . فَلِهٰذَا كَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِتَالِ مَنْ كَانَ يُقَاتِلُ بِقَوْلِهِمْ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ . فَأَمَّا مَنْ سِوَاهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ يَشْهَدُوْنَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

اللّٰهُ، وَيَجْحَدُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَيْسُوْا بِاِقْرَارِهِمْ بِتَوْحِيْدِ اللّٰهِ مُسْلِمِيْنَ اِنْ كَانُوْا جَاحِدِيْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُلِمَ بِذٰلِكَ خُرُوْجُهُمْ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ ، وَلَمْ يَعْلَمْ بِهٖ دُخُوْلَهُمْ فِي الْاِسْلَامِ ، لِاَنَّهٗ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنُوْا انْتَحَلُوْا قَوْلَ مَنْ يَقُوْلُ : اِنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعَرَبِ خَاصَّةً .وَقَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ ، حِيْنَ بَعَثَهٗ اِلَى خَيْبَرَ وَاَهْلُهَا يَهُوْدٌ .

۵۰۰۷: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کو ہوی حقوق مل جاتے ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو مسلمانوں پر ہیں اور اس کی دلیل مندرجہ بالا آثار ہیں۔دوسروں نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ اس روایت میں تمہارے موقف کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی ان لوگوں سے تھی جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک نہیں مانتے تھے پس جب ان میں سے کوئی اقرار توحید کر لیتا تو اس سے یہ معلوم ہو جاتا کہ جس کی وجہ سے اس سے لڑا جا رہا ہے وہ اس سے نکل گیا ہے اس سے اس کا اسلام میں داخل ہونا یا کسی اور ملت میں داخل ہونا معلوم نہ ہوتا تھا جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہوں اور اس کے انکار سے اور دوسری وجوہ کفر سے باوجود اقرار توحید کے ان کی تکفیر کی جاتی تھی۔ایسے لوگوں کا حکم یہی تھا کہ اس شبہ کے واقع ہونے کی وجہ سے ان سے قتال نہ کیا جائے جب تک کہ دلیل سے ان کا ایسے لوگوں میں شامل ہونا ثابت نہ ہوگا جن سے لڑائی واجب ہے یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑائی کرنے والوں سے لا الٰہ الا اللہ کے کہنے پر لڑائی کو روک دیتے۔ان کے علاوہ یہود کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ وہ الا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ فقط اپنے اقرار توحید سے مسلمان شمار نہ ہوں گے جب تک کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے رہیں گے جب وہ آپ کی رسالت کا اقرار کرلیں گے تو اس سے معلوم ہوگا کہ وہ یہودیت سے نکل گئے ہیں البتہ ان کا اسلام میں داخل ہونا معلوم نہ ہو سکے گا کیونکہ عین ممکن ہے کہ انہوں نے اس قائل کی طرف اقرار رسالت کی نسبت کی ہو جو کہتا ہے بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں البتہ ان کی بعثت خاص اہل عرب کے لئے ہے۔(یعنی رسول تو ہیں مگر فقط اہل عرب کے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کے قلعہ کی طرف روانہ ہوتے ہوئے فرمایا۔حالانکہ وہاں کے باشندے یہودی تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد یہ ہے کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے لا الٰہ الا اللہ کہنے سے مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کو وہی حقوق مل جاتے ہیں جو مسلمانوں کو حاصل ہیں اور اس کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو مسلمانوں پر ہیں اور اس کی دلیل مندرجہ بالا

آثار ہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف:

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: اس روایت میں تمہارے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی لڑائی ان لوگوں سے تھی جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک نہیں مانتے تھے پس جب ان میں سے کوئی جب اقرار توحید کر لیتا تو اس سے یہ معلوم ہو جاتا کہ جس کی وجہ سے اس سے لڑا جارہا ہے وہ اس سے نکل گیا ہے اس سے اس کا اسلام میں داخل ہونا یا کسی اور ملت میں داخل ہونا معلوم نہ ہوتا تھا جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک مانتے ہوں اور اس کے انکار سے اور دوسری وجوہ کفر سے باوجود اقرار توحید کے ان کی تکفیر کی جاتی تھی۔

ایسے لوگوں کا حکم یہی تھا کہ اس شبہ کے واقع ہونے کی وجہ سے ان سے قتال نہ کیا جائے جب تک کہ دلیل سے ان کا ایسے لوگوں میں شامل ہونا ثابت نہ ہو گا جن سے لڑائی واجب ہے یہی وجہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ لڑائی کرنے والوں سے لا الٰہ الا اللہ کے کہنے پر لڑائی کو روک دیتے۔ ان کے علاوہ یہود کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دیتے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کا انکار کرتے ہیں یہ لوگ فقط اپنے اقرار توحید سے مسلمان شمار نہ ہوں گے جب تک کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا انکار کرتے رہیں گے جب وہ آپ کی رسالت کا اقرار کر لیں گے تو اس سے معلوم ہو گا کہ وہ یہودیت سے نکل گئے ہیں البتہ ان کا اسلام میں داخل ہونا معلوم نہ ہو سکے گا کیونکہ عین ممکن ہے کہ انہوں نے اس قائل کی طرف اقرار رسالت کی نسبت کی ہو جو کہتا ہے شک محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں البتہ ان کی بعثت خاص اہل عرب کے لئے ہے۔ (یعنی رسول تو ہیں مگر فقط اہل عرب کے) جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کے قلعہ کی طرف روانہ ہوتے ہوئے فرمایا۔ حالانکہ وہاں کے باشندے یہودی تھے۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۵۰۰۸: بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَفَعَ الرَّايَةَ إِلٰى عَلِيٍّ حِينَ وَجَّهَهُ إِلٰى خَيْبَرَ قَالَ امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ، حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكَ. فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلٰى مَاذَا أُقَاتِلُ؟ قَالَ قَاتِلْهُمْ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أَبَاحَ لَهُ قِتَالَهُمْ وَإِنْ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ حَتّٰى يَشْهَدُوا مَعَ ذٰلِكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ،

لِأَنَّهُمْ قَوْمٌ كَانُوْا يُوَحِّدُوْنَ اللّٰهَ وَلَا يُقِرُّوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِقِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا أَمَرَ بِقِتَالِهِمْ عَلَيْهِ مِنَ الْيَهُوْدِيَّةِ، كَمَا أَمَرَ بِقِتَالِ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ حَتّٰى يَعْلَمَ خُرُوْجَهُمْ مِمَّا قُوْتِلُوْا عَلَيْهِ .وَلَيْسَ فِيْ إِقْرَارِ الْيَهُوْدِ أَيْضًا بِأَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يَجِبُ أَنْ يَكُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ .وَلٰكِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِتَرْكِ قِتَالِهِمْ إِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا أَرَادُوْا بِهِ الْإِسْلَامَ أَوْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ .فَأَمَرَ بِالْكَفِّ عَنْ قِتَالِهِمْ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا أَرَادُوْا بِذٰلِكَ ، كَمَا ذَكَرْنَا فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ حُكْمِ مُشْرِكِي الْعَرَبِ وَقَدْ أَتَى الْيَهُوْدُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرُّوْا بِنُبُوَّتِهٖ وَلَمْ يَدْخُلُوْا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ عَلٰى إِبَائِهِمُ الدُّخُوْلَ فِي الْإِسْلَامِ إِذْ لَمْ يَكُوْنُوْا -عِنْدَهُ بِذٰلِكَ الْإِقْرَارِ- مُسْلِمِيْنَ .

۵۰۰۸: سہل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خیبر کی طرف روانہ فرمایا تو جھنڈا سپرد کرتے ہوئے فرمایا۔ چلتے جاؤ اور ادھر ادھر مت مڑو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم کو فتح عنایت فرمادیں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ تھوڑی دور چل کر رک گئے مگر ادھر اُدھر توجہ کرنے کے بغیر زور سے آواز دی یا رسول اللہ ﷺ! میں کس بات پر ان سے قتال کروں؟ آپ نے فرمایا ان سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ کے اقرار تک لڑتے رہو۔ جب وہ یہ اقرار کرلیں تو انہوں نے تم سے اپنے مال و جان کو محفوظ کرلیا۔ سوائے اس کے کہ اسلام کا کوئی حق ہو اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ لڑائی کو مباح کیا اگرچہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیں جب تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شہادت نہ دیں کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لا شریک تو مانتے تھے۔ مگر جناب رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے لڑنے کا اس وقت تک حکم دیا یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو کہ کس چیز سے نکلنے کی بنا پر یہودی ہونے کے باوجود ان سے قتال کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ بت پرستوں کے خلاف اس وقت تک قتال کا حکم ہے یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ کس چیز سے نکلنے کی بناء پر ان سے لڑا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہود کے اقرار سے کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ سے ان کا مسلمان ہونا لازم نہیں آتا لیکن جناب نبی اکرم ﷺ نے ان سے لڑائی چھوڑ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ یہ اقرار کرلیں کیونکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ انہوں نے اس سے اسلام کا ارادہ کیا ہو یا عدم اسلام کا۔ پس آپ نے ان سے لڑائی نہ کرنے کا حکم دیا جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان کی مراد کیا ہے جیسا کہ ہم نے مشرکین عرب کا حکم ذکر کیا۔ یہودی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کی نبوت کا اعتراف کیا مگر وہ

اسلام میں داخل نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے اسلام میں داخل نہ ہونے کی بنا پر ان سے قتال نہیں فرمایا جبکہ آپ کے ہاں بھی وہ اپنے اس اقرار سے مسلمان نہ تھے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: اس روایت سے معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ لڑائی کو مباح کیا اگرچہ وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دیں جب تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی شہادت نہ دیں کیونکہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک تو مانتے تھے۔ مگر جناب رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار نہ کرتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان سے لڑنے کا اس وقت تک حکم دیا یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو کہ کس چیز سے نکلنے کی بنا پر یہودی ہونے کے باوجود ان سے قتال کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ بت پرستوں کے خلاف اس وقت تک قتال کا حکم یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ کس چیز سے نکلنے کی بناء پر ان سے لڑا جا رہا ہے۔

اور دوسری طرف یہود کے اقرار سے کہ لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ سے ان کا مسلمان ہونا لازم نہیں آتا لیکن جناب نبی اکرم ﷺ نے ان سے لڑائی چھوڑ دینے کا حکم دیا جبکہ وہ یہ اقرار کر لیں کیونکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ انہوں نے اس سے اسلام کا ارادہ کیا ہو یا عدم اسلام کا۔ پس آپ نے ان سے لڑائی نہ کرنے کا حکم دیا جب تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان کی مراد کیا ہے جیسا کہ ہم نے مشرکین عرب کا حکم ذکر کیا۔ یہودی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کی نبوت کا اعتراف کیا مگر وہ اسلام میں داخل نہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے اسلام میں داخل نہ ہونے کی بنا پر ان سے قتال نہیں فرمایا جبکہ آپ کے ہاں بھی وہ اپنے اس اقرار سے مسلمان نہ تھے۔

اقرارِ یہود کی شاہد روایات:

۵۰۰۹ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، وَأَبُوْ أُمَيَّةَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، وَعَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالُوْا :حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ .ح

۵۰۰۹: عبدالعزیز بن معاویہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالولید نے بیان کیا۔

۵۰۱۰ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ .ح .

۵۰۱۰: ابوبکر نے ابوداؤد سے بیان کیا۔

۵۰۱۱ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ .

۵۰۱۱: ابوبشر الرقی نے کہا حجاج بن محمد نے بیان کیا۔

۵۰۱۲ :ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَالَ لِصَاحِبِهٖ :تَعَالَ نَسْأَلُ هٰذَا النَّبِيَّ

فَقَالَ لَهُ الْآخَرُ: لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ، فَإِنَّهُ إِنْ سَمِعَهَا صَارَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ. فَأَتَاهُ فَسَأَلَهُ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَسْحَرُوا، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ، وَلَا تَفِرُّوا مِنَ الزَّحْفِ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودِ، أَنْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ: فَقَبَّلُوا يَدَهُ، وَقَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ، قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي؟ قَالُوا: إِنَّ دَاوُدَ دَعَا أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخْشَى إِنِ اتَّبَعْنَاكَ، أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّ الْيَهُودَ قَدْ كَانُوا أَقَرُّوا بِنُبُوَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ تَوْحِيدِهِمْ لِلّٰهِ، فَلَمْ يُقَاتِلْهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُقِرُّوا بِجَمِيعِ مَا يُقِرُّ بِهِ الْمُسْلِمُونَ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ مُسْلِمِينَ، وَثَبَتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِالْمَعَانِي الَّتِي تَدُلُّ عَلَى الدُّخُولِ فِي الْإِسْلَامِ، وَتَرْكِ سَائِرِ الْمِلَلِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ.

۵۰۱۲: عبداللہ بن سلمہ نے صفوان بن عسالؓ سے روایت کی کہ ایک یہودی نے اپنے دوست کو کہا۔ آؤ ہم اس نبی سے کچھ سوالات کریں۔ دوسرے یہودی نے کہا۔ اس کو نبی مت کہو اس نے اگر سن پایا تو اس کو چار آنکھیں لگ جائیں گی۔ وہ یہودی آپ کی خدمت میں آیا اور اس نے اس آیت کے متعلق سوال کیا: ”ولقد اتینا موسی تسع آیات بینات“ (الاسراء:۱۰۱) آپ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: ① ایک اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ۔ ② اور اس نفس کو مت قتل کرو جس کو اللہ تعالیٰ نے حق کے بغیر حرام کیا۔ ③ فضول خرچی مت کرو۔ ④ زنا نہ کرو۔ ⑤ جادو مت کرو۔ ⑥ سود مت کھاؤ۔ ⑦ کسی بری الذمہ کو بادشاہ کے پاس مت لے جاؤ کہ وہ اسے قتل کردے۔ ⑧ پاک دامنہ پر تہمت مت لگاؤ۔ ⑨: میدانِ جنگ سے مت بھاگو اور خاص طور پر یہود کے لئے یہ بھی لازم کیا گیا کہ ⑩ ہفتہ کے معاملہ میں حد سے مت گزرنا۔ راوی کہتا ہے وہ یہودی (سوال کا جواب سن کر) آپ کے ہاتھ چومنے لگا اور دونوں کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں میری پیروی سے کون سی چیز مانع ہے۔ انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہوگا اور ہمیں ڈر یہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کردیں گے۔

تخریج: ترمذی فی الاستیذان باب۳۳، تفسیر سورۃ۱۷، باب۱۰۵، مسند احمد ۲۳۹/۴۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اس روایت سے معلوم ہوا کہ یہود آپ کی رسالت کا بھی اقرار کرتے تھے اور اس کے ساتھ وہ مو…
تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس وقت تک قتال نہ کیا جب تک کہ انہوں نے ان تمام باتوں کا اقرار کیا جن کا اقر…

مسلمان کرتے تھے۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ فقط اس اقرار سے مسلمان نہ بنے تھے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلام ایسے مقاصد کو مان لینے کا نام ہے جو اسلام پر دلالت کرتے ہوں اور تمام ملتوں کو ترک کرنے پر دلالت کرتے ہوں اور یہ بات ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت کی بنا پر کہتے ہیں۔

روایت انس رضی اللہ عنہ:

۵۰۱۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ ، حَتّٰى يَشْهَدُوْا أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِذَا شَهِدُوْا أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا ، وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا ، وَأَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا ، حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَدَلَّ مَا ذُكِرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ يَحْرُمُ بِهٖ دِمَاءُ الْكُفَّارِ ، وَيَصِيْرُوْنَ بِهٖ مُسْلِمِيْنَ ، لِأَنَّ ذٰلِكَ هُوَ تَرْكُ مِلَلِ الْكُفْرِ كُلِّهَا ، وَجَحْدُهَا .وَالْمَعْنَى الْأَوَّلُ مِنْ تَوْحِيدِ اللّٰهِ خَاصَّةً ، هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ نَكُفُّ بِهٖ عَنِ الْقِتَالِ ، حَتّٰى نَعْلَمَ مَا أَرَادَ بِهٖ قَائِلُهُ، الْإِسْلَامَ أَوْ غَيْرَهُ، حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ وَلَا تَتَضَادَّ .فَلَا يَكُوْنُ الْكَافِرُ مُسْلِمًا مَحْكُوْمًا لَهُ وَعَلَيْهِ، بِحُكْمِ الْإِسْلَامِ حَتّٰى يَشْهَدَ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَيَجْحَدُ كُلَّ دِيْنٍ سِوَى الْإِسْلَامِ ، وَيَتَخَلّٰى مِنْهُ، كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۱۳: حمید الطویل نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے دیں اور ہماری نماز پڑھیں اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کریں اور ہمارا ذبیحہ کھائیں تو ان کے خون اور مال ہم پر حرام ہیں مگر یہ کہ اسلام کے حق سے۔ان کے مسلمانوں والے حقوق و فرائض ہوں گے۔اس روایت میں جو کچھ مذکور ہوا اس سے اس مفہوم کا پتہ چل گیا جس سے کفار کے خون حرام ہو جاتے ہیں اور وہ مسلمان شمار ہوتے ہیں کیونکہ یہ اسی صورت میں حاصل ہوگا جبکہ وہ تمام ملتوں کو چھوڑ دیں اور انکار کر دیں اور پہلی بات جو توحید باری تعالیٰ کے اقرار سے خاص طور پر متعلق ہے وہ ایسا مقصد ہے جس کی وجہ سے ہم لڑائی سے ہاتھ روک لیں گے یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے توحید کا اقرار اسلام پر ہے یا غیر اسلام پر ہی ہے اور یہ تاویل اس لئے کی ہے تاکہ یہ آثار درست ہوں آپس میں متضاد نہ

رہیں۔ پس کافر پر مسلمان کا حکم اس وقت نہیں لگایا جا سکتا جب تک کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ کی شہادت نہ دے دے اور اسلام کے علاوہ ہر دین کا انکار کر دے اور اس سے علیحدگی کا اظہار کرے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب۱۷' الزکاۃ باب۱' الصلاۃ باب۲۸' والاستتابه باب۳' والاعتصام باب۲' ۲۸/۲ مسلم فی الایمان ۳۲' ابو داؤد فی الزکاۃ باب۱' الجہاد باب۹۵' ترمذی فی الایمان باب۱' ۲' تفسیر سورة ۸۸' نسائی فی الزکاۃ باب۳' والایمان باب۱۵' والجہاد باب۱' والتحریم باب۱' ابن ماجه فی المقدمه باب۹' والفتن باب۱' دارمی فی السیر باب۱۰' والتحریم باب۱' مسند احمد ۱۱/۱' ۳۳۲/۲۲٤' ۳' ۱۹۹/۲۲٤' ۹/٤' ۲٤٦/٥۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول:

اس روایت میں جو کچھ مذکور ہوا اس سے اس مفہوم کا پتہ چل گیا جس سے کفار کے خون حرام ہو جاتے ہیں اور وہ مسلمان شمار ہوتے ہیں کیونکہ یہ اسی صورت میں حاصل ہوگا جبکہ وہ تمام ملتوں کو چھوڑ دیں اور انکار کر دیں۔

اور پہلی بات جو توحید باری تعالیٰ کے اقرار سے خاص طور پر متعلق ہے وہ ایسا مقصد ہے جس کی وجہ سے ہم لڑائی سے ہاتھ روک لیں گے یہاں تک کہ یہ معلوم ہو جائے تو حید کا اقرار اسلام پر ہے یا غیر اسلام پر ہی ہے اور یہ تاویل اس لئے کی ہے تاکہ یہ آثار درست ہوں آپس میں متضاد نہ رہیں۔

پس کافر پر مسلمان کا حکم اس وقت نہیں لگایا جا سکتا جب تک کہ لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کی شہادت نہ دے دے اور اسلام کے علاوہ ہر دین کا انکار کر دے اور اس سے علیحدگی کا اظہار کرے جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۵۰۱۴ : فِيمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا :لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَيَتْرُكُوْا مَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ، حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى .

۵۰۱۴ : مروان بن معاویہ نے ابو مالک سعد بن طارق بن اشیم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ مجھے یہ حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن کی وہ پوجا کرتے ہیں وہ چھوڑ دیں جب وہ ایسا کر لیں تو ان کے خون اور اموال حق اسلام کے علاوہ حرام ہو گئے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔

تخریج : سابقہ روایت ۵۰۱۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۰۱۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :ثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

جَدِّہٖ، قَالَ :قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، مَا آیَۃُ الْإِسْلَامِ ؟ قَالَ أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْھِی لِلّٰہِ، وَتَخَلَّیْتُ ، وَتُقِیْمَ الصَّلَاۃَ ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ ، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِکِیْنَ إِلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَلَمَّا کَانَ جَوَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمُعَاوِیَۃَ بْنِ حَیْدَۃَ ، لَمَّا سُئِلَ عَنْ آیَۃِ الْإِسْلَامِ أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْھِی لِلّٰہِ، وَتَخَلَّیْتُ ، وَتُقِیْمَ الصَّلَاۃَ ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ ، وَتُفَارِقَ الْمُشْرِکِیْنَ إِلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ التَّخَلِّیْ ھُوَ تَرْکُ کُلِّ الْأَدْیَانِ إِلَی اللّٰہِ ثَبَتَ بِذٰلِکَ أَنَّ کُلَّ مَنْ لَمْ یَتَخَلَّ مِمَّا سِوَی الْإِسْلَامِ ، لَمْ یَعْلَمْ بِذٰلِکَ دُخُوْلَہٗ فِی الْإِسْلَامِ .وَھٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَۃَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ أَجْمَعِیْنَ .

۵۰۱۵: بہز بن حکیم نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اسلام کی نشانی کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس طرح کہو میں نے اپنے چہرے کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا اور میں نے سب سے بیزاری اختیار کی اور نماز کو تو قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور مشرکین سے الگ ہو کر مسلمانوں کے ہاں آ جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ کا جواب معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کو یہی تھا کہ جبکہ انہوں نے آپ ﷺ نے اسلام کی نشانی دریافت کی کہ تم اسلمت وجھی للہ کا اقرار کرے اور دوسروں (ادیان) سے بیزاری اختیار کرے نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور مشرکین سے کٹ کر مسلمانوں کے ہاں آ جائے۔ تخلی کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو اختیار کرے اور تمام ادیان کو چھوڑ دے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس نے اسلام کے علاوہ سے علیحدگی اختیار نہ کی تو اس کا اسلام میں داخلہ معلوم نہ ہو سکے گا۔ یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

تخریج : نسائی فی الزکاۃ باب ۱، ۷۳، مسند احمد ۴/۵، ۵۔

حاصل روایات : جبکہ جناب رسول اللہ ﷺ کا جواب معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کو یہی تھا کہ جبکہ انہوں نے آپ ﷺ نے اسلام کی نشانی دریافت کی کہ تم اسلمت وجھی للہ کا اقرار کرے اور دوسروں (ادیان) سے بیزاری اختیار کرے نماز کو قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور مشرکین سے کٹ کر مسلمانوں کے ہاں آ جائے۔ تخلی کا مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سچے دین کو اختیار کرے اور تمام ادیان کو چھوڑ دے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس نے اسلام کے علاوہ سے علیحدگی اختیار نہ کی تو اس کا اسلام میں داخلہ معلوم نہ ہو سکے گا۔

یہی امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔

نوٹ :مسلمان بننے کے لئے شہادتین کے اقرار کے ساتھ ساتھ وہ علامات ہونی چاہئیں جس سے اس کا مسلمان ہونا ظاہر ہو۔ مثلاً نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا اور کفار سے علیحدگی اختیار کرنا وغیرہ۔ اقرار شہادتین سے اس کے قتل سے تو ہاتھ اٹھا لیا جائے گا اور

اموال محفوظ ہو جائیں گے مگر مسلمان ہونا ان علامات کے ظاہر ہونے پر ثابت ہوگا۔

بَابُ بُلُوْغِ الصَّبِيِّ بِدُوْنِ الْاِحْتِلَامِ فَيَكُوْنُ بِهٖ فِيْ مَعْنَى الْبَالِغِيْنَ فِيْ سُهْمَانِ الرِّجَالِ، وَفِيْ حِلِّ قَتْلِهٖ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ اِنْ كَانَ حَرْبِيًّا

علامت احتلام کے بغیر کس طرح بالغ شمار ہوگا؟

خلاصۃ المرام:

①: اس سلسلہ میں علماء کی ایک جماعت جس میں امام احمد بن حنبل اور مالک رحمہما اللہ کا کہنا ہے کہ بلوغ کا حکم دوصورتوں میں دیا جائے گا اوّل احتلام۔ دوم زیر ناف بالوں کا اگنا۔

②: دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ بلوغ کی بعض اوقات ان دو کے علاوہ تیسری صورت بھی ہوتی ہے اور وہ بچے کا پندرہ سال کی عمر تک پہنچ جانا خواہ احتلام نہ ہو یا زیر ناف بال نہ ظاہر ہوں۔ اس قول کو امام ثوری' مالک ایک روایت میں ابو یوسف' محمد رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

③: فریق ثالث کا قول یہ ہے کہ لڑکی سولہ اور لڑکا اٹھارہ سال کو پہنچ جائیں تو وہ بہر صورت بالغین میں شمار ہوں گے اس قول کو امام ابوحنیفہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل نے مندرجہ ذیل روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۵۰۱۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ ، حَكَمَ عَلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ اَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسٰى وَاَنْ يُقَسَّمَ اَمْوَالُهُمْ وَذَرَارِيُّهُمْ .فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَقَدْ حَكَمَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ حَكَمَ بِهٖ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ .

۵۰۱۶: عامر بن سعد نے اپنے والد سے نقل کیا کہ سعد بن معاذؓ نے بنی قریظہ کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ ان کے وہ لوگ جو زیر ناف اُسترا استعمال کرتے ہیں ان کو قتل کیا جائے اور ان کے اموال و اولاد کو تقسیم کیا جائے۔ جناب نبی اکرم ﷺ کے سامنے جب اس فیصلے کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا سعد نے ان کے متعلق وہ فیصلہ کیا ہے جو ساتوں آسمانوں والی ذات کے فیصلہ کے مطابق ہے۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۶۸' المغازی باب۳۰' مناقب الانصار باب۱۲' مسلم فی الجهاد ۶۵' مسند احمد ۲۲/۳'۱۴۲/۶۔

۵۰۱۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّدُوْهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ ، فَلَمْ يَرَوُا الْمُوْسَىٰ جَرَتْ عَلَى شَعْرِهٖ ، يُرِيْدُ عَانَتَهُ ، فَتَرَكُوْهُ مِنَ الْقَتْلِ .

۵۰۱۷: مجاہد نے عطیہ سے انہوں نے بنی قریظہ کے ایک آدمی سے نقل کیا اس نے بتلایا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے مجھے برہنہ کیا۔ انہوں نے زیر ناف بالوں کو مونڈا ہوا نہیں پایا اس کو قتل نہیں کیا۔

۵۰۱۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ ، قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا يَوْمَ حَكَمَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ أَنْ يُقْتَلَ مُقَاتِلُهُمْ ، وَتُسْبَىٰ ذَرَارِيُّهُمْ فَشَكُّوْا فِيَّ ، فَلَمْ يَجِدُوْنِيْ نَابِتَ الشَّعْرِ فَهَا أَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ

۵۰۱۸: عطیہ قرظی کہتے ہیں میں اس وقت بچہ تھا جب سعد بن معاذؓ نے بنی قریظہ کے سلسلہ میں فیصلہ فرمایا کہ ان کے لڑنے والوں کو قتل کیا جائے اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیا جائے میرے متعلق ان کو شک گزرا پھر انہوں نے مجھے زیر ناف بالوں کے بغیر پایا۔ لو میں تمہارے مابین موجود ہوں۔

۵۰۱۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، مِثْلَهُ.

۵۰۱۹: عبدالملک بن عمیر نے عطیہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۰۲۰ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ الْقُرَظِيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۰۲۰: عبدالملک بن عمیر نے عطیہ قرظی سے روایت کی پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۰۲۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، نَحْوَهُ

۵۰۲۱: ابونجیح نے مجاہد سے انہوں نے عطیہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۰۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَطِيَّةُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۰۲۲: عبدالملک بن عمیر نے عطیہ سے روایت نقل کی پھر اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۰۲۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ . ح

۵۰۲۳: ربیع المؤذن نے اسد سے روایت کی۔

۵۰۲۴: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ .ح

۵۰۲۴: محمد بن خزیمہ نے حجاج سے روایت کی ہے۔

۵۰۲۵: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالُوْا :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبْنَاءُ قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوْا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ احْتَلَمَ أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَقَالُوْا :لَا يُحْكَمُ لِأَحَدٍ بِالْبُلُوْغِ إِلَّا بِالِاحْتِلَامِ أَوْ بِإِنْبَاتِ عَانَتِهِ.ذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَصْحَابِهِ.

۵۰۲۵: عمارہ بن خزیمہ نے کثیر بن سائب سے روایت کی کہ مجھے بنوقریظہ کے لڑکوں نے بیان کیا کہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں غزوہ قریظہ کے دن پیش کیا گیا پس جو ان میں بالغ یا اس کے زیر ناف بال نکلے ہوئے تھے ان کو قتل کر دیا گیا اور جو نابالغ تھے یا ان کے زیر ناف بال نہ آئے تھے ان کو چھوڑ دیا گیا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ بلوغت کا حکم دونوں باتوں سے لگایا جائے گا احتلام ہو زیر ناف بال نکل آئیں۔انہوں نے بطور دلیل ان روایات سے استدلال کیا اور مزید تائید کے لئے ان اقوال صحابہ کرام کو پیش کیا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ بلوغت کا حکم دونوں باتوں سے لگایا جائے گا احتلام ہو زیر ناف بال نکل آئیں۔انہوں نے بطور دلیل ان روایات سے استدلال کیا اور مزید تائید کے لئے ان اقوال صحابہ کرام کو پیش کیا ہے۔

قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۵۰۲۶: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ ، قَالَ :كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ أَنْ لَا تَضْرِبُوْا الْجِزْيَةَ إِلَّا عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمُوْسَى .

۵۰۲۶: سالم مولیٰ عمر نے کہا کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے شہروں کے امراء کو تحریر فرمایا کہ ان ذمیوں پر جزیہ عاید کرو جن کے زیر ناف بال ظاہر ہو چکے ہوں۔

۵۰۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ ،

وَعُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ أَسْلَمَ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

۵۰۲۷: نافع نے اسلم سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۰۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِیْ حُصَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَحْسِبُهُ قَالَ :إِنَّ عُثْمَانَ أُتِيَ بِغُلَامٍ قَدْ سَرَقَ ، فَقَالَ انْظُرُوْا ، أَخْضَرَّ مِئْزَرُهُ؟ فَإِنْ كَانَ قَدْ اخْضَرَّ فَاقْطَعُوْهُ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ اخْضَرَّ فَلَا تَقْطَعُوْهُ .

۵۰۲۸: عبداللہ بن عبید بن عمیر نے اپنے والد سے نقل کیا۔ میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا۔ جس نے چوری کی تھی آپ نے فرمایا کیا اس کا زیر ناف سبز ہو چکا؟ (یہ بلوغت سے کنایہ ہے) اگر سبز ہو چکا تو اس کا ہاتھ کاٹ دو اور اگر سبز نہیں ہوا (زیر ناف بال نہیں آئے) تو مت کاٹو۔

۵۰۲۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ عِمْرَانَ التُّجِيْبِیُّ ، أَنَّ تَمِيْمَ بْنَ فَرْعٍ الْفِهْرِیَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ فِی الْجَيْشِ الَّتِیْ فَتَحُوا الْإِسْكَنْدَرِيَّةَ فِی الْمَرَّةِ الْآخِيْرَةِ ، فَلَمْ يَقْسِمْ لِیْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ مِنَ الْفَیْءِ شَيْئًا ، وَقَالَ غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ حَتّٰى كَادَ يَكُوْنُ بَيْنَ قَوْمِیْ وَبَيْنَ نَاسٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِیْ ذٰلِكَ ثَائِرَةٌ .فَقَالَ الْقَوْمُ :فِيْكُمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوْهُمْ ، فَسَأَلُوْا أَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِیَّ ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ ، صَاحِبِیْ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَا : انْظُرُوْا فَإِنْ كَانَ قَدْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ ، فَاقْسِمُوْا لَهُ قَالَ :فَنَظَرَ إِلَیَّ بَعْضُ الْقَوْمِ ، فَإِذَا أَنَا قَدْ أَنْبَتُّ ، فَقَسَمَ لِیْ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :قَدْ يَكُوْنُ الْبُلُوْغُ بِهٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ ، وَبِمَعْنًى ثَالِثٍ ، وَهُوَ أَنْ يَمُرَّ عَلَى الصَّبِیِّ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فَلَا يَحْتَلِمُ وَلَا يُنْبِتُ ، فَهُوَ أَيْضًا بِذٰلِكَ فِیْ حُكْمِ الْبَالِغِيْنَ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ

۵۰۲۹: حرملہ بن عمران تجیبی نے بیان کیا کہ تمیم بن فرع فہری نے بیان کیا کہ میں اس لشکر میں تھا جنہوں نے آخری مرتبہ اسکندریہ کو فتح کیا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھے فئی میں سے کوئی حصہ نہ دیا اور یہ کہا یہ لڑکا نابالغ ہے۔ یہاں تک کہ قریب تھا کہ میرے خاندان اور بعض قریش کے لوگوں کے مابین فساد بھڑک اٹھتا' لوگوں نے کہا تمہارے درمیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ پس ان سے دریافت کرلو۔ چنانچہ انہوں نے حضرت ابونضرہ غفاری اور عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا ان دونوں کو شرف صحابیت حاصل تھا تو دونوں نے یہ کہا دیکھو اگر اس کے زیر ناف بال آئے ہیں تو مال فئی میں سے اس کو حصہ دو۔ بعض لوگوں نے میرا معائنہ کیا تو میرے زیر ناف بال پائے چنانچہ انہوں نے مجھے مال غنیمت سے حصہ دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دوسرے علماء کی جماعت کہتی ہے کہ

ان دو کے علاوہ تیسری بلوغت کی علامت عمر کا پندرہ سال کو پہنچنا ہے اگر چہ نہ احتلام ہوا اور نہ زیر ناف بال ہوں تب بھی بالغوں کے حکم میں ہوگا۔ انہوں نے مندرجہ ذیل آثار سے دلیل لی ہے۔

۵۰۳۰ : بِمَا حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ ، وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فَلَمْ يُجِزْنِي فِي الْمُقَاتَلَةِ ، وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فَأَجَازَنِي فِي الْمُقَاتَلَةِ . قَالَ نَافِعٌ : فَحَدَّثْت عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ، فَقَالَ : هٰذَا أَشْبَهُ لِلْحَدِّ بَيْنَ الذَّرَارِيّ ، وَالْمُقَاتَلَةِ ، فَأَمَرَ أُمَرَاءَ الْأَجْنَادِ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ كَانَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فِي الذُّرِّيَّةِ ، وَمَنْ كَانَ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فِي الْمُقَاتَلَةِ

۵۰۳۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں احد کے دن پیش کیا گیا اس وقت میری عمر چودہ سال تھی آپ نے مجھے لڑائی کی اجازت مرحمت نہ فرمائی خندق کے موقعہ پر میں پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ سال ہو چکی تھی تو آپ نے لڑائی کی اجازت مرحمت فرمائی۔ نافع کا بیان ہے کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز کے سامنے یہ روایت بیان کی۔ تو انہوں نے فرمایا یہ بچوں اور لڑائی کے قابل لڑکوں کے مابین حد بندی کے لئے مناسب ہے پھر انہوں نے لشکروں کے امراء کو حکم فرمایا جس کی عمر پندرہ سال سے کم ہو اس کو بچوں میں شمار کیا جائے اور پندرہ سال والے لڑکے کو لڑنے والوں میں شامل کیا جائے۔

تخریج : ترمذی فی الجهاد باب ۳۲' ابن ماجه فی الحدود باب ٤۔

۵۰۳۱ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِي ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبِي يُوسُفَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۰۳۱: یعقوب بن ابراہیم ابو یوسف نے عبداللہ سے نقل کیا پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۰۳۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا فِيهِ مِنْ قَوْلِ نَافِعٍ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ . قَالُوْا : فَلَمَّا أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَرَدَّهُ لِمَا دُونَهَا ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ ابْنِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، حُكْمُ الْبَالِغِينَ فِي أَحْكَامِهِ كُلِّهَا ، وَأَنَّ حُكْمَ مَنْ كَانَ سِنُّهُ دُونَهَا ، حُكْمُ غَيْرِ الْبَالِغِينَ فِي أَحْكَامِهِ كُلِّهَا إِلَّا مَنْ ظَهَرَ بُلُوغُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ ، لِمَعْنًى مِنَ الْمَعْنَيَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ قَالُوْا : وَقَدْ شَدَّ هٰذَا الْمَعْنَى أَخْذُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهِ،

وَتَأْوِيْلَهُ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ عَلَيْهِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ ، وَجَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، غَيْرَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَسَنِ ، كَانَ لَا يَرَى الْإِنْبَاتَ دَلِيْلًا عَلَى الْبُلُوْغِ .وَغَيْرُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَرَى مَنْ مَرَّتْ عَلَيْهِ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَلَمْ يَحْتَلِمْ وَلَمْ يَنْبُتْ فِيْ مَعْنَى الْمُحْتَلِمِيْنَ ، حَتّٰى يَأْتِيَ عَلَيْهِ تِسْعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، فِيْمَا حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا خِلَافُ ذٰلِكَ

۵۰۳۲: عبداللہ بن المبارک نے عبیداللہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے اور اس میں نافع کا یہ قول ذکر نہیں کیا فحدثت بذلك...... فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر ؓ کو پندرہ سال کی عمر میں اجازت دے دی اور اس سے کم عمر والوں کو واپس کر دیا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ پندرہ سال کی عمر والے کا حکم تمام احکام میں بالغ والا ہے اور جس کی عمر اس سے کم ہو وہ تمام احکام میں نابالغوں کے حکم میں ہے مگر یہ کہ جس کا بلوغ اس سے پہلے دونوں میں سے کسی ایک صورت سے ظاہر ہو جائے اور اس معنی میں مزید پختگی اس سے بھی پیدا ہو گئی کہ اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اختیار کیا اور اس حدیث کی اسی انداز سے تاویل کی ہے۔ یہ امام ابو یوسف ؒ کا قول ہے۔ امام محمد ؒ کے ہاں زیر ناف بال کا اگنا بلوغت کی دلیل نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ ؒ پندرہ سال کی عمر کو حد بلوغت تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ احتلام اور زیر ناف بال نہ اگیں۔ اس صورت میں حد بلوغت سلیمان بن شعیب عن ابیہ عن محمد بن الحسن کی روایت کے مطابق انیس سال شمار ہو گی اور امام صاحب سے اس سلسلہ میں مختلف روایات ہیں ملاحظہ ہوں۔

تشریح فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابن عمر ؓ پندرہ سال کی عمر میں اجازت دے دی اور اس سے کم عمر والوں کو واپس کر دیا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ پندرہ سال کی عمر والے کا حکم تمام احکام میں بالغ والا ہے اور جس کی عمر اس سے کم ہو وہ تمام احکام میں نابالغوں کے حکم میں ہے مگر یہ کہ جس کا بلوغ اس سے پہلے دونوں میں سے کسی ایک صورت سے ظاہر ہو جائے اور اس معنی میں مزید پختگی اس سے بھی پیدا ہو گئی کہ اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ نے اختیار کیا اور اس حدیث کی اسی انداز سے تاویل کی ہے۔ یہ امام ابو یوسف ؒ کا قول ہے۔

<u>فریق ثالث امام ابو حنیفہ ؒ و محمد ؒ کا قول:</u> امام محمد ؒ کے ہاں زیر ناف بال کا اگنا بلوغت کی دلیل نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ ؒ پندرہ سال کی عمر کو حد بلوغت تسلیم نہیں کرتے جب تک کہ احتلام اور زیر ناف بال نہ اگیں۔ اس صورت میں حد بلوغت سلیمان بن شعیب عن ابیہ عن محمد بن الحسن کی روایت کے مطابق انیس سال شمار ہو گی اور امام صاحب سے اس سلسلہ میں مختلف روایات ہیں ملاحظہ ہوں۔

۵۰۳۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِمَاعَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا يُوْسُفَ

يَقُوْلُ :قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ إِذَا أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ سَنَةً ، فَقَدْ صَارَ بِذٰلِكَ فِيْ أَحْكَامِ الرِّجَالِ وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا عَنْهُ جَمِيْعًا فِيْ هَاتَيْنِ الرِّوَايَتَيْنِ فِي الْجَارِيَةِ أَنَّهَا إِذَا مَرَّتْ عَلَيْهَا سَبْعَ عَشْرَةَ سَنَةً أَنَّهَا تَكُوْنُ بِذٰلِكَ ، كَالَّتِيْ حَاضَتْ .وَكَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :يَجْعَلُ الْغُلَامَ وَالْجَارِيَةَ سَوَاءً ، فِيْ مُرُوْرِ الْخَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً عَلَيْهِمَا ، وَيَجْعَلُهُمَا بِذٰلِكَ فِيْ حُكْمِ الْبَالِغِيْنَ .وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، يَذْهَبُ فِي الْغُلَامِ إِلَى قَوْلِ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَفِي الْجَارِيَةِ إِلَى قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ ، لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ ، عَلٰى أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهُ، وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً ، لَيْسَ لِأَنَّهُ غَيْرُ بَالِغٍ ، وَلٰكِنْ لِمَا رَأَى مِنْ ضَعْفِهِ، وَأَجَازَهُ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، لَيْسَ لِأَنَّهُ بَالِغٌ ، لٰكِنْ لِمَا رَأَى مِنْ جَلَدِهِ وَقُوَّتِهِ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمَ كَمْ سِنُّهُ فِي الْحَالَيْنِ جَمِيْعًا .وَقَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا .

۵۰۳۳: محمد بن سماعہ نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ میں ان کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کرتے سنا کہ جب اس کی عمر اٹھارہ سال ہو جائے تو اس کے احکام مردوں والے ہوں گے۔ ان دونوں روایات میں لڑکی کا حکم سترہ سال کی عمر میں حائضہ شمار کی جائے گی اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ہاں پندرہ سال کی عمر ہی بلوغت شمار ہوگی اور ان کا حکم بالغ والا ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے سلسلے میں امام ابو یوسف والا قول اختیار کرتے ہیں اور لڑکی کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرنے والے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل: امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کے خلاف امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عمر کو چودہ سال کی عمر میں واپس کر دینا اس لئے نہ تھا کہ وہ بالغ نہیں تھے بلکہ اس میں احتمال یہ ہے کہ ان میں کمزوری ملاحظہ فرمائی اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہونے کی بنا پر نہیں بلکہ ان میں مضبوطی ملاحظہ فرما کر اور قوت دیکھ کر ان کو اجازت دے دی۔ دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں حالتوں میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی عمر معلوم نہ کی ہو سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کا یہ طرز عمل اس بات کا مؤید ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے ہاں پندرہ سال کی عمر ہی بلوغت شمار ہوگی اور ان کا حکم بالغ والا ہوگا اور امام محمد رحمہ اللہ لڑکے کے سلسلے میں امام ابو یوسف والا قول اختیار کرتے ہیں اور لڑکی کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو اختیار کرنے والے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل: امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کے خلاف امام صاحب کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابن عمر کو چودہ سال کی عمر واپس کر دینا اس لئے نہ تھا کہ وہ بالغ نہیں تھے بلکہ اس میں احتمال

یہ ہے کہ ان میں کمزوری ملاحظہ فرمائی اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ ہونے کی بناپر نہیں بلکہ ان میں مضبوطی ملاحظہ فرما کر اور وقت دیکھ کر ان کو اجازت دے دی۔ دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ دونوں حالتوں میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی عمر معلوم نہ کی ہو سمرہ بن جندبؓ کے ساتھ آپ کا یہ طرز عمل اس بات کا مؤید ہے۔

روایت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ:

۵۰۳۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْخَيَّاطُ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ أُمَّهُ كَانَتِ امْرَأَةً جَمِيْلَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ ، فَذَهَبَتْ بِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ صَبِيٌّ ، وَكَثُرَ خُطَّابُهَا فَجَعَلَتْ تَقُوْلُ لَا أَتَزَوَّجُ إِلَّا مَنْ يَكْفُلُ لِيْ بِابْنِيْ هٰذَا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ عَلٰى ذٰلِكَ فَلَمَّا فَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغِلْمَانِ الْأَنْصَارِ ، وَلَمْ يَفْرِضْ لَهٗ، كَأَنَّهٗ اسْتَضْعَفَهٗ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ فَرَضْتُ لِصَبِيٍّ وَلَمْ تَفْرِضْ لِي ، أَنَا أَصْرَعُهٗ، قَالَ صَارِعْهُ فَصَرَعْتُهٗ ، فَفَرَضَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَلَمَّا أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ لَمَّا صَارَعَ الْأَنْصَارِيَّ فَصَرَعَهٗ، لَا لِأَنَّهٗ قَدْ بَلَغَ ، احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَيْضًا مَا فَعَلَ فِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَجَازَهٗ حِيْنَ أَجَازَهٗ، لِقُوَّتِهٖ لَا لِبُلُوْغِهٖ، وَرَدَّهٗ حِيْنَ رَدَّهٗ، لِضَعْفِهٖ لَا لِعَدَمِ بُلُوْغِهٖ. فَانْتَفٰى بِمَا ذَكَرْنَا ، أَنْ يَكُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِأَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ لِاحْتِمَالِهٖ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لِأَنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لَا يُنْكِرُ أَنْ يُفْرَضَ لِلصِّبْيَانِ إِذَا كَانُوْا يَحْتَمِلُوْنَ الْقِتَالَ ، وَيَحْضُرُوْنَ الْحَرْبَ ، وَإِنْ كَانُوْا غَيْرَ بَالِغِيْنَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِ ابْنِ عُمَرَ ، خِلَافُ مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۵۰۳۴: عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ بنوفزارہ کی ایک نہایت خوبصورت خاتون تھیں وہ سمرہ کو لے کر مدینہ طیبہ آ گئیں اس وقت سمرہ ابھی بچے تھے۔ ان کی والدہ کو نکاح کے لئے بہت پیغام آئے تو وہ یہی کہتی تھیں میں تو اس سے نکاح کروں گی جو اس بچے کی پرورش کرے گا تو ایک شخص نے اس شرط کو قبول کر لیا اور ان سے نکاح کر لیا جب جناب رسول اللہ ﷺ نے انصار کے بچوں کے لئے وظیفہ مقرر فرمایا اور ان کے لئے مقرر نہ فرمایا۔ گویا ان کو کمزور سمجھا گیا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں بچے کا وظیفہ مقرر فرمایا اور میرے لئے مقرر نہیں فرمایا میں اس کو کشتی میں پچھاڑ سکتا ہوں آپ نے فرمایا اس کو پچھاڑ دو۔ میں نے اس بچے کو پچھاڑ دیا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے بھی وظیفہ مقرر فرما دیا۔ جب

جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ اس وقت مقرر فرمایا جب انہوں نے انصاری بچے سے کشتی کر کے اس کو پچھاڑ دیا وظیفہ اس لئے مقرر نہیں فرمایا کہ وہ بالغ ہو چکے تھے بلکہ قوت کے مظاہرہ کی وجہ سے بالکل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں بھی اسی بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کی قوت کو ملاحظہ فرمایا تو اجازت دے دی بلوغت کی وجہ سے نہیں اور جب ان کو واپس لوٹایا تو کمزوری ملاحظہ کی تب واپس کیا عدم بلوغ کی وجہ سے نہیں۔ پس اس گفتگو سے ثابت ہو گیا کہ اس روایت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کہی ہوئی بات کا احتمال ہے امام صاحب کو اس بات سے قطعاً انکار نہیں ہے۔ کہ جب بچے لڑنے کے قابل ہو جائیں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے اور ان کو لڑائی میں شریک کیا جائے خواہ وہ بالغ نہ ہوں۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں جو بات خود ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نقل کی اس کے خلاف بات نقل کی ہے۔

حاصل روایات: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا وظیفہ اس وقت مقرر فرمایا جب انہوں نے انصاری بچے سے کشتی کر کے اس کو پچھاڑ دیا وظیفہ اس لئے مقرر نہیں فرمایا کہ وہ بالغ ہو چکے تھے بلکہ قوت کے مظاہرہ کی وجہ سے بالکل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں بھی اسی بات کا احتمال ہے کہ جب آپ نے ان کی قوت کو ملاحظہ فرمایا تو اجازت دے دی بلوغت کی وجہ سے نہیں اور جب ان کو واپس لوٹایا تو کمزوری ملاحظہ کی تب واپس کیا عدم بلوغ کی وجہ سے نہیں۔

پس اس گفتگو سے ثابت ہو گیا کہ اس روایت میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ اس میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کہی ہوئی بات کا احتمال ہے امام صاحب کو اس بات سے قطعاً انکار نہیں ہے۔ کہ جب بچے لڑنے کے قابل ہو جائیں تو ان کا حصہ مقرر کیا جائے اور ان کو لڑائی میں شریک کیا جائے خواہ وہ بالغ نہ ہوں۔ اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے معاملے میں جو بات خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی اس کے خلاف بات نقل کی ہے۔

روایت براء رضی اللہ عنہ:

۵۰۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ :عَرَضَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ ، فَاسْتَصْغَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَازَنَا يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازَ ابْنَ عُمَرَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَخَالَفَ ذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ ، عَلَى الْفَرِيْقِ الْآخَرِ ،

الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَهَبَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ إِلٰى أَحَدِهِمَا ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ إِلَى الْآخَرِ مِنْهُمَا ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا اللّٰهَ قَدْ جَعَلَ عِدَّةَ الْمَرْأَةِ ، إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ تَحِيْضُ ، ثَلَاثَةَ قُرُوْءٍ ، وَجَعَلَ عِدَّتَهَا إِذَا كَانَتْ مِمَّنْ لَا تَحِيْضُ ، مِنْ صِغَرٍ أَوْ كِبَرٍ ، ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ، فَجَعَلَ بَدَلًا مِنْ حَيْضَةٍ شَهْرًا ، وَقَدْ تَكُوْنُ الْمَرْأَةُ تَحِيْضُ فِيْ أَوَّلِ الشَّهْرِ ، وَفِيْ آخِرِهِ فَيَجْتَمِعُ لَهَا فِيْ شَهْرٍ وَاحِدٍ حَيْضَتَانِ ، وَقَدْ يَكُوْنُ بَيْنَ حَيْضَتَيْهَا شَهْرَانِ وَالْأَكْثَرُ .فَجَعَلَ الْخَلَفَ فِي الْحَيْضَةِ عَنْ أَغْلَبِ أُمُوْرِ النِّسَاءِ ، لِأَنَّ أَكْثَرَهُنَّ تَحِيْضُ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ حَيْضَةً وَاحِدَةً .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَرَأَيْنَا الِاحْتِلَامَ يَجِبُ بِهٖ لِلصَّبِيِّ حُكْمُ الْبَالِغِيْنَ ، فَإِذَا عُدِمَ الِاحْتِلَامُ ، وَأُجْمِعَ أَنَّ هُنَاكَ خَلَفًا مِنْهُ، فَقَالَ قَوْمٌ :هُوَ بُلُوْغُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَقَالَ آخَرُوْنَ :بَلْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ مِنَ السِّنِيْنَ ، جُعِلَ ذٰلِكَ الْخَلَفُ عَلٰى أَغْلَبِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الِاحْتِلَامُ ، فَهُوَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً ، لِأَنَّ أَكْثَرَ الِاحْتِلَامِ احْتِلَامُ الصِّبْيَانِ ، وَحَيْضُ النِّسَاءِ فِيْ هٰذَا الْمِقْدَارِ ، يَكُوْنُ ، وَلَا يُجْعَلُ عَلٰى أَقَلَّ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَا عَلٰى أَكْثَرَ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا يَكُوْنُ فِي الْخَاصِّ ، وَلَا نَعْتَبِرُ حُكْمَ الْخَاصِّ فِيْ ذٰلِكَ ، وَلٰكِنْ نَعْتَبِرُ أَمْرَ الْعَامِّ ، كَمَا لَمْ نَعْتَبِرْ أَمْرَ الْخَاصِّ فِيْمَا جُعِلَ خَلَفًا فِي الْحَيْضِ ، وَاعْتُبِرَ أَمْرُ الْعَامِّ .فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ الصَّحِيْحِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كُلِّهٖ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، بِالنَّظَرِ لَا بِالْأَثَرِ ، وَانْتَفٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا نَحْوٌ مِنْ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ الَّذِيْ رَوَاهُ .أَبُوْ يُوْسُفَ عَنْهُ .

۵۰۳۵: ابواسحاق نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں بدر کے دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا پھر چھوٹا قرار دے کر اجازت نہ دی اور احد کے دن اجازت مرحمت فرما دی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو احد کے دن چودہ سال کی عمر میں لڑنے کی اجازت دے دی اور یہ بات روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے خلاف ہے اب ان میں کوئی روایت دوسرے کے خلاف حجت و دلیل نہیں بن سکی تو اب قیاس کے ذریعہ اس کا حکم تلاش کیا تا کہ دونوں میں اصح ترین قول کو پا سکیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اقوال پر غور کیا تو غور وفکر میں یہ بات سامنے آئی کہ جس عورت کو حیض آتا ہو اس کی عدت تین قروء مقرر فرمائی گئی اور اگر نوعمری یا بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو تو اس کی عدت تین ماہ مقرر فرمائی گئی تو ایک حیض کے بدلے میں شریعت نے ایک

ماہ کو مقرر کر دیا کیونکہ عورت کو بعض اوقات ہر ماہ کی ابتداء اور اس کی انتہاء میں حیض آ جاتا ہے اس طرح ایک ماہ میں دو حیض اکٹھے ہو گئے اور بعض اوقات اس کے دو حیضوں کے درمیان دو ماہ یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ ہو جاتا ہے۔ تو عام عورتوں کا لحاظ کر کے حیض کا قائم مقام مقرر فرما دیا یعنی تین ماہ کیونکہ عام عورتوں کو ہر ماہ میں ایک حیض آتا ہے جب یہ معاملہ اس طرح ہے تو ہم نے دوسری طرف نظر کی کہ احتلام سے بچوں کے لئے بالغوں کا حکم لازم ہو جاتا ہے اور جب احتلام نہ ہو تو اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کا کوئی نائب ہو ایک جماعت نے پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جانا اس کا نائب قرار دیا۔ دوسروں نے کہا کہ اس سے کچھ زیادہ عمر اس کا نائب ہے یہ ٹھیک ہے کہ جس عمر میں عام طور پر احتلام ہوتا ہے وہ پندرہ سال ہے تو اسی وجہ سے نائب مقرر کیا گیا کیونکہ بچوں کے احتلام اور بچیوں کے حیض کی یہی عمر ہے اس سے کم یا زیادہ عمر کو مقرر نہیں فرمایا کیونکہ اس کا تعلق خصوصی حالات سے ہے اور اس سلسلے میں خاص کا حکم ہم معتبر قرار نہیں دیتے۔ بلکہ عام کے حکم کا اعتبار کرتے ہیں۔ جس طرح کہ حیض میں عمومی حکم کا اعتبار کر کے نائب (تین ماہ) مقرر کر دیئے گئے پس اس سے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول قیاس کے ساتھ موافق ثابت ہوا اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے قول کی نفی ہوگئی۔ حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا قول اس سلسلہ میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے موافق ہے جس کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب ٦، مسند احمد ٢٩٨/٤۔

٥٠٣٦ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ أَشُدَّهٗ أَيْ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ سَنَةً ، وَمِثْلُهَا فِيْ سُوْرَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

٥٠٣٦: عطاء بن دینار نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ**" یعنی اشدہ سے مراد اٹھارہ سال ہیں اور سورہ بنی اسرائیل میں بھی اسی طرح ہے۔

تشریح : اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کے طرز سے کسی ایک طرف رجحان معلوم نہیں ہوتا کیونکہ دلائل میں امام صاحب رحمہ اللہ کی تصویب کی ہے اور نظر میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی اور آخر میں قول تابعی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی حمایت میں نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْ قَتْلِهٖ مِنَ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ

بچوں اور عورتوں کا قتل دارالحرب میں بھی ممنوع ہے

خلاصۃ الرام : اس سلسلہ میں علماء کی ایک جماعت جس میں امام مالک اوزاعی شافعی واحمد رحمہم اللہ شامل ہیں کا قول یہ ہے کہ

دارالحرب میں بچوں عورتوں کا قتل کسی صورت بھی جائز نہیں اگر وہ بچوں کو اپنے بچاؤ کے لئے ڈھال بنائیں تو قتال حرام ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: بالقصد عورتوں اور بچوں کا قتل حرام ہے مگر بلا قصد ان کے قتل میں نہ حرج ہے نہ گناہ نہ اس پر دیت لازم ہے اس کو ائمہ احناف امام شافعی رحمہ اللہ واحمد رحمہ اللہ صحیح قول میں اختیار کرنے والے ہیں۔

فریق اوّل کا مؤقف: بچوں اور عورتوں کا قتل جس طرح بالقصد حرام ہے اسی طرح بلا قصد بھی حرام ہے۔ جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہو رہا ہے۔

۵۰۳۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ .فَكَتَبَ اِلَيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُهُمْ .

۵۰۳۷: قتادہ نے عکرمہ سے نقل کیا کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا کہ وہ لڑکوں کے قتل سے متعلق دریافت کر رہا تھا تو انہوں نے لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قتل نہ کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ۱۳۹' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۱' مالك فی الجهاد ۸۔

۵۰۳۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، قَالَ :سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ أَحَدًا .فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَأَنَا حَاضِرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ أَحَدًا .

۵۰۳۸: یزید بن ہرمز نے کہا کہ نجدہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف خط لکھ کر سوال کر رہا تھا کہ کیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کرتے تھے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کی طرف لکھا جبکہ میں موجود تھا۔ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کسی کو بھی قتل نہ کرتے تھے۔

۵۰۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِیُّ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهُ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا الْوِلْدَانَ .

۵۰۳۹: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے لشکروں کو روانہ فرماتے تو ان کو فرماتے بچوں کو مت قتل کرنا۔

۵۰۴۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ :وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةً فِیْ بَعْضِ الْمَغَازِیْ ،

فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

۵۰۴۰: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ میں ایک غزوہ میں ایک عورت کو مقتول پایا۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو بچوں اور عورتوں کے قتل سے منع کر دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۱' ابن ماجه فی الجهاد باب ۳۰' دارمی فی السیر باب ۲۵' مالك فی الجهاد ۹' مسند احمد ۲/۲۲' ۷۶/۱۰۰۔

۵۰۴۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنَ عُمَرَ

۵۰۴۱: نافع نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے انہوں نے سند میں ابن عمر ؓ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۰۴۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۰۴۲: نافع نے ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۰۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ .

۵۰۴۳: نافع نے ابن عمر ؓ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

تخریج : روایت ۵۰۴۰ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۵۰۴۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ، حِيْنَ بَعَثَ إِلَى ابْنِ أَبِي الْحُقَيْقِ .

۵۰۴۴: کعب بن مالک نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا جبکہ آپ نے ابن ابی الحقیق یہودی کی طرف دستہ روانہ فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۱' مالك فی الجهاد ۸۔

۵۰۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى الَّذِيْنَ قَتَلُوْا ابْنَ أَبِى الْحَقِيْقِ ، حِيْنَ خَرَجُوْا اِلَيْهِ، عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسْوَانِ .

۵۰۴۵: عبدالرحمٰن بن کعب نے اپنے والد کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی الحقیق یہودی کی طرف جانے والے دستہ کو روانہ کرتے وقت فرمایا بچوں اور عورتوں کو مت قتل کرنا۔

۵۰۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَابِسٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلَبٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِىْ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً ، قَالَ لَهُمْ لَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَلَا امْرَأَةً .

۵۰۴۶: علقمہ بن مرثد نے ابو بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سریہ کو روانہ فرماتے تو انہیں حکم فرماتے کسی بچے اور عورت کو مت قتل کرنا۔

۵۰۴۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ .ح وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّىُّ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِىُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ جَيْشًا كَانَ مِمَّا يُوْصِيهِمْ بِهِ أَنْ لَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا قَالَ أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّىُّ فِىْ حَدِيْثِهٖ، قَالَ عَلْقَمَةُ ، فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُقَاتِلَ بْنَ حَيَّانَ ، فَقَالَ :حَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ هُشَيْمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقْرِنٍ ، عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۰۴۷: سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو من جملہ وصایا کے یہ بھی فرماتے کہ کسی بچے کو قتل مت کرنا۔ ابو بشر رقی نے اپنی روایت میں ذکر کیا کہ علقمہ نے کہا کہ میں نے مقاتل بن حیان کو یہ بات کہی تو انہوں نے کہا مجھے مسلم بن ہشیم نے نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۰۴۸ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ .ح

۵۰۴۸: فہد نے عبداللہ بن صالح سے روایت نقل کی ہے۔

۵۰۴۹ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا :ثَنَا اللَّيْثُ ، قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ الْحَضْرَمِىِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِىِّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا بَعَثَ أَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ ، كَانَ مِمَّا يُوْصِيْهِ بِهٖ أَنْ لَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا .

۵۰۴۹: علقمہ بن مرثد حضرمی نے سلیمان بن بریدہ اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو لشکر کا امیر یا سریہ کا قائد بناتے تو من جملہ وصایا کے یہ نصائح بھی ہوتے کسی بچے کو قتل نہ کرنا۔

۵۰۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ رَبِيْعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عُمَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ قَالَ هُمَا لِمَنْ غَلَبَ .

۵۰۵۰: عطیہ عوفی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع کیا ہے اور فرمایا یہ دونوں غلبہ والے کے ہیں۔

۵۰۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ ، عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَلٰى مُقَدِّمَتِهِ، حَتّٰى لَحِقَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ، فَأَفْرَجُوْا عَنِ امْرَأَةٍ يَنْظُرُوْنَ إِلَيْهَا مَقْتُوْلَةً ، فَبَعَثَ إِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَنْهَاهُ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ .

۵۰۵۱: مرقع بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن حنظلہ الکاتب سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا اس لشکر کے مقدمہ پر خالد بن ولید مقرر تھے۔ آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر ان سے جا ملے وہاں صحابہ کرام ایک مقتولہ عورت کو دیکھ رہے تھے انہوں نے اس کی طرف جانے کے لئے آپ کا راستہ خالی کر دیا تو آپ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع کیا۔

۵۰۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُغِيْرَةُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْمُرَقِّعُ بْنُ صَيْفِيٍّ عَنْ جَدِّهِ رَبَاحِ بْنِ رَبِيْعٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَقْتُلُوْا ذُرِّيَّةً وَلَا عَسِيْفًا

۵۰۵۲: مرقع بن صیفی نے اپنے دادا رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں گیا پھر اسی طرح روایت نقل کی صرف اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ نے فرمایا بچوں اور غلاموں کو مت قتل کرو۔

تخریج : ابن ماجه في الجهاد باب ، ۳' مسند احمد ۴۸۸/۳ ' ۱۷۸/۴۔

۵۰۵۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْمُغِيْرَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ

مِثْلَهٗ.

۵۰۵۳: سعید بن منصور نے مغیرہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۰۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِى ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْمُرَقَّعِ بْنِ صَيْفِيّ ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ ، قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِامْرَأَةٍ لَهَا خَلْقٌ ، وَقَدْ اجْتَمَعُوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا جَاءَ أَفْرَجُوْا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ ثُمَّ اتَّبَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا أَنْ لَا تَقْتُلَ امْرَأَةً ، وَلَا عَسِيْفًا .

۵۰۵۴: مرقع بن صیفی نے حنظلہ کاتبؓ سے نقل کیا ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے اور لوگ اس کے پاس اکٹھے تھے جب آپ تشریف لائے تو صحابہ کرام نے اس کی طرف جانے کا راستہ آپ کے لئے کھول دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو لڑائی نہ کرتی تھی پھر آپ نے خالد رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ وہ کسی عورت اور غلام کو قتل نہ کریں۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۱۔

۵۰۵۵ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ قَتْلُ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ فِي دَارِ الْحَرْبِ عَلٰى حَالٍ ، وَأَنَّهٗ لَا يَحِلُّ أَنْ يُقْصَدَ إِلٰى قَتْلِ غَيْرِهِمْ ، إِذَا كَانَ لَا يُؤْمَنُ فِي ذٰلِكَ تَلَفُهُمْ . مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ أَهْلَ الْحَرْبِ إِذَا تَتَرَّسُوْا بِصِبْيَانِهِمْ ، فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَمْيَهُمْ إِلَّا بِإِصَابَةِ صِبْيَانِهِمْ ، فَحَرَامٌ عَلَيْهِمْ رَمْيُهُمْ فِي قَوْلِ هٰؤُلَاءِ وَكَذٰلِكَ إِنْ تَحَصَّنُوْا بِحِصْنٍ وَجَعَلُوْا فِيْهِ الْوِلْدَانَ ، فَحَرَامٌ عَلَيْنَا رَمْيُ ذٰلِكَ الْحِصْنِ عَلَيْهِمْ ، إِذَا كُنَّا نَخَافُ مِنْ ذٰلِكَ إِصَابَةَ صِبْيَانِهِمْ وَنِسَائِهِمْ وَاحْتَجُّوْا بِالْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِي صَدْرِ هٰذَا الْبَابِ وَوَافَقَهُمْ آخَرُوْنَ عَلٰى صِحَّةِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَعَلٰى تَوَاتُرِهَا ، وَقَالُوْا : وَقَعَ النَّهْيُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْقَصْدِ إِلٰى قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ . فَأَمَّا عَلٰى طَلَبِ قَتْلِ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يُوَصَّلُ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْهُ إِلَّا بِتَلَفِ صِبْيَانِهِمْ وَنِسَائِهِمْ ، فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ . وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ

۵۰۵۵: فریابی نے سفیان سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے اور امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کسی عورت اور بچے کو کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں اور ان کے علاوہ لوگوں کو بھی قتل کا ارادہ کرنا درست نہیں جبکہ ان کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ مثلاً جب لڑنے والے لوگ جب اپنے بچوں کو ڈھال بنا

لیں اور مسلمان ان بچوں اور عورتوں پر تیراندازی کے بغیر جنگجو لوگوں تک نہ پہنچا جا سکے تو ان پر تیراندازی حرام ہے اسی طرح اگر وہ قلعے میں بند ہو جائیں اور اس میں بچوں کو رکھیں تو اس قلعہ پر تیراندازی حرام ہے جبکہ یہ خطرہ ہو کہ یہ تیر ان عورتوں اور بچوں کو لگیں گے۔ انہوں نے مذکورہ بالا روایات کو اپنے استدلال میں پیش کیا۔ دوسروں نے کہا بچوں اور عورتوں کا قتل بلاشبہ درست نہیں مگر جب جنگجو لوگوں تک ان کو قتل کے بغیر نہ پہنچا جا سکتا ہو تو ان کا قتل اس وقت درست ہے ان کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ ان آثار کی صحت میں کلام نہیں۔ مگر ان کے سلسلہ میں ممانعت سے مراد بالقصد ان کا قتل کرنا ہے اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

مؤقف ثانی کی مستدل روایات:

۵۰۵۶ :بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ لَيْلًا ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَصِبْيَانِهِمْ ، فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ .

۵۰۵۶: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم رات کو مشرکین کے گھروں پر شب خون مارتے ہیں اگر اس دوران بچے اور عورتیں مارے جائیں (تو ان کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ان کا حکم مشرکین والا ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤/٧١۔

۵۰۵۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ : قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَوْطَأَتْ خَيْلُنَا أَوْلَادًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ .

۵۰۵۷: عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا آپ سے پوچھا گیا اگر ہمارے گھوڑے مشرکین کے بچوں کو روند ڈالیں؟ (تو کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا ان کا حکم مشرکین والا ہے۔

تخریج : ترمذی فی السیر باب ۱۹' مسند احمد ٤/٧١۔

۵۰۵۸ :حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الدَّارُ مِنْ دُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ نَفْتَحُهَا

فِي الْغَارَةِ ، فَنُصِيْبُ الْوِلْدَانَ تَحْتَ بُطُوْنِ الْخَيْلِ ، وَلَا نَشْعُرُ ؟ فَقَالَ إِنَّهُمْ مِنْهُمْ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَلَمَّا لَمَّا يَنْهَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَارَةِ ، وَقَدْ كَانُوْا يُصِيْبُوْنَ فِيْهَا الْوِلْدَانَ وَالنِّسَاءَ الَّذِيْنَ يَحْرُمُ الْقَصْدُ إِلَى قَتْلِهِمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أَبَاحَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ لِمَعْنًى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ حُظِرَ مَا حُظِرَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، وَأَنَّ مَا حُظِرَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، هُوَ الْقَصْدُ إِلَى قَتْلِ النِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ، وَالَّذِي أَبَاحَ هُوَ الْقَصْدُ إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ ، وَإِنْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ تَلَفُ غَيْرِهِمْ ، مِمَّنْ لَا يَحِلُّ الْقَصْدُ إِلَى تَلَفِهِ ، حَتّٰى تَصِحَّ هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا تَتَضَادُّ .وَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغَارَةِ عَلَى الْعَدُوِّ ، وَأَغَارَ عَلَى الْآخَرِيْنَ فِيْ آثَارٍ عِدَّةٍ ، قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِي بَابِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا يُحِيطُ بِهِ عِلْمُنَا ، أَنَّهُ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُؤْمَنُ مِنْ تَلَفِ الْوِلْدَانِ وَالنِّسَاءِ فِيْ ذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّهُ أَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُمْ ، لِأَنَّ قَصْدَهُمْ كَانَ إِلَى غَيْرِ تَلَفِهِمْ .فَهٰذَا يُوَافِقُ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْتُ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ الْعَصْبِ ، وَالنَّظْرُ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي الَّذِيْ عَضَّ ذِرَاعَهُ رَجُلٌ ، فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَا الْعَاضِّ ، أَنَّهُ أَبْطَلَ ذٰلِكَ وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ فِيْ ذٰلِكَ فَمِنْهَا .

۵۰۵۸: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم مشرکین کے گھروں میں کسی گھر کو شب خون میں فتح کرتے ہیں وہاں ہمارے قصد کے بغیر گھوڑوں کے پاؤں کے نیچے بچے روندے جانے کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ انہی میں سے ہیں۔جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو شب خون سے منع نہیں فرمایا اور اس میں تو وہ بچوں اور عورتوں تک کو پہنچتے ہیں کہ جن کا قتل حرام ہے تو اس سے یہ دلیل مل گئی کہ ان روایات میں جواز کا وہ سبب نہیں جس کی ممانعت گزشتہ روایات میں وارد ہے یعنی عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل کرنا اور جواز کی صورت جس کا ان روایات سے ثبوت ملتا ہے وہ بلا قصد ہے کہ اصل تو مشرکین کے قتل کا ارادہ ہو خواہ اس میں وہ ہلاک ہوں جن کے قتل کا ارادہ نہیں۔اب اس تاویل سے احادیث کا تضاد ختم ہو جائے گا اور تمام احادیث اپنے اپنے مقام پر درست قرار پائیں گی۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن پر شب خون اور لوٹ کا حکم دیا اور متعدد بار آپ نے خود شب خون میں شرکت فرمائی جیسا کہ باب الدعاء قبل القتال میں ہم تذکرہ کر چکے اور جہاں تک ہمارا علم ہے کسی روایت میں شب خون کی ممانعت ثابت نہیں ہے اور یہ بات جانی پہچانی ہے کہ شب خون والی حالت میں آپ کے سامنے یہ بات معلوم تھی کہ اس میں بچوں اور عورتوں کی ہلاکت ہوگی مگر آپ نے دشمن پر اس کو جائز رکھا کیونکہ اصل مقصود تو دوسروں کو قتل کرنا ہوتا تھا اور یہ بات حضرت

صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ والی روایت کے مفہوم کے موافق ہے اور نظر بھی اسی کی تائید کرتی ہے کیونکہ قصد تو جنگجو لوگوں کا قتل ہے۔ حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت وارد ہے جو اس شخص سے متعلق ہے جس کے بازو کو ایک شخص نے دانتوں سے کاٹا۔ اس آدمی نے اپنے بازو کو قوت سے اس کے دانتوں سے چھڑایا تو (جھٹکے کی وجہ سے) کاٹنے والے کے دو سامنے والے دانت گر گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بدلے کو باطل قرار دیا اور اس سلسلے میں متواتر روایات وارد ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

تخریج : مسند احمد ٤/٧٣۔

٥٠٥٩ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ ، عَنْ عَمَّيْهِ سَلَمَةَ بْنِ أُمَيَّةَ وَيَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَا : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ ، وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا ، فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَبَذَهَا مِنْ فِيْهِ ، فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ. فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ ، فَقَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيْضَ الْفَحْلِ ، ثُمَّ يَأْتِيْ يَطْلُبُ الْعَقْلَ ؟ لَا عَقْلَ لَهُمَا فَأَبْطَلَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٥٠٥٩: صفوان بن عبداللہ بن صفوان نے اپنے دونوں چچاؤں سلمہ بن امیہ اور یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شریک ہوئے۔ ہمارے ساتھ ایک اور ساتھی بھی تھا وہ ایک مسلمان سے لڑ پڑا۔ اس نے اس کے بازو کو دانتوں سے کاٹا۔ اس ہمارے ساتھی نے اپنے بازو کو اس کے منہ سے کھینچا تو اس کے سامنے والے دانت نکل گئے۔ اس نے جا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دیت کا مطالبہ کر دیا۔ آپ نے فرمایا تم میں سے ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کو جا کر اونٹ کی طرح کاٹتا ہے پھر آ کر دیت کا مطالبہ کرتا ہے ان دونوں کے لئے دیت نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے لئے دیت کو باطل قرار دیا۔

تخریج : نسائی فی القسامه باب ٢٠، ابن ماجه فی الدیات باب ٢٠۔

٥٠٦٠ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، حَدَّثَهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ ، قَالَ : كَانَ لِيْ أَجِيْرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا ، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ، فَانْتَزَعَ أُصْبُعَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَجَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ قَالَ عَطَاءٌ : حَسِبْتُ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَدَعُ يَدَهُ فِيْ فِيْكَ ، فَتَقْضِمَهَا كَقَضْمِ الْجَمَلِ ؟

۵۰۶۰: عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ صفوان بن یعلی بن امیہ نے یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ میرے ایک مزدور نے ایک آدمی سے لڑائی کی ان میں سے ایک نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا۔ اس نے اپنی انگلی کو اس کے منہ دے اس قوت سے کھینچا کہ کاٹنے والے کے دو سامنے والے دانت گر گئے۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے دانتوں کے بدلے کو باطل قرار دیا۔ عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرا گمان یہ ہے کہ صفوان نے اس طرح کہا: قال رسول اللہ أیدع یدہ فی فیك فتقضمهما كقضم الجمل؟ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ اپنا ہاتھ تمہارے منہ میں چھوڑتا تا کہ تو اونٹ کی طرح اس کو چباتا۔

تخریج: مسلم فی الزکاۃ ۲۸/۲۷' نسائی فی القسامة باب ۲' ابن ماجه فی الدیات باب ۲' مسند احمد ۳۲۱/۳۔

۵۰۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ یَعْلَی بْنِ أُمَیَّةَ ، فَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلَّا أَنَّهٗ قَالَ كَقَضْمِ الْبُكْرِ .

۵۰۶۱: مجاہد نے یعلی بن امیہ سے روایت کی' پھر انہوں نے اسی طرح ذکر کیا مگر یہ الفاظ مختلف ہیں: كقضم البكر (جواں سال اونٹ)۔

۵۰۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ یَزِیْدَ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَی ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ ، فَانْتَزَعَ ذِرَاعَهٗ، فَسَقَطَتْ ثَنِیَّتَا الَّذِیْ عَضَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْتُ أَنْ تَقْضِمَ یَدَ أَخِیْكَ كَمَا یَقْضِمُ الْفَحْلُ؟ فَأَبْطَلَهَا .

۵۰۶۲: زرارہ بن اوفی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے بازو کو دانتوں سے کاٹا۔ اس آدمی نے اپنا بازو زور سے کھینچ لیا جس سے کاٹنے والے کے سامنے والے دو دانت گر گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے بھائی کے ہاتھ کو نر اونٹ کی طرح چبانے کی کوشش کی ہے۔ پس آپ نے اس کے بدلے کو باطل قرار دیا۔

تخریج: بخاری فی الجهاد باب ۱۲۰' مسلم فی الزکاۃ ۲۸' والقسامة ۲۱/۲۰' نسائی فی الزکاۃ باب ۹' والقسامة باب ۱۸' ابن ماجه فی الدیات باب ۲۰' مسند احمد ٤' ۲۲۲/۲۲٤' ۴۳۰/۴۲۸۔

۵۰۶۳: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَلَمَّا كَانَ الْمَعْضُوْضُ نَزَعَ یَدَهٗ ، وَاِنْ كَانَ فِیْ ذٰلِكَ تَلَفُ ثَنَایَا غَیْرِهٖ، وَكَانَ حَرَامًا عَلَیْهِ الْقَصْدُ اِلَی نَزْعِ ثَنَایَا غَیْرِهٖ بِغَیْرِ اِخْرَاجِ یَدِهٖ مِنْ فِیْهِ، وَلَمْ یَكُنِ الْقَصْدُ فِیْ ذٰلِكَ اِلَی غَیْرِ التَّلَفِ ، كَالْقَصْدِ اِلَی التَّلَفِ فِی الْاِثْمِ ، وَلَا فِیْ وُجُوْبِ الْعَقْلِ ، كَانَ

كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ لَهُ أَخْذُ شَيْءٍ ، وَفِي أَخْذِهِ إِيَّاهُ تَلَفُ غَيْرِهِ ، مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ إِلَى تَلَفِهِ كَانَ لَهُ الْقَصْدُ إِلَى أَخْذِ مَا لَهُ أَخْذُهُ مِنْ ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ الْقَصْدُ إِلَى تَلَفِهِ فَكَذٰلِكَ الْعَدُوُّ ، قَدْ جُعِلَ لَنَا قِتَالُهُمْ ، وَحَرُمَ عَلَيْنَا قَتْلُ نِسَائِهِمْ وَوِلْدَانِهِمْ .فَحَرَامٌ عَلَيْنَا الْقَصْدُ إِلَى مَا نُهِينَا عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَحَلَالٌ لَنَا الْقَصْدُ إِلَى مَا أُبِيحَ لَنَا ، وَإِنْ كَانَ فِيهِ تَلَفُ مَا قَدْ حَرُمَ عَلَيْنَا مِنْ غَيْرِهِمْ ، وَلَا ضَمَانَ عَلَيْنَا فِي ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

۵۰۶۳: شعبہ نے قتادہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت اسی طرح نقل کی ہے۔ان روایات سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے۔جس آدمی کا ہاتھ کاٹا گیا جب اس نے اپنا ہاتھ کھینچا اگرچہ اس کی وجہ سے دوسرے آدمی کے دانت گر گئے اس کے منہ سے ہاتھ کو نکالنے کے بغیر دانتوں کو کسی اور طریقے سے نکالنے کا قصد کرنا بھی حرام تھا اور اس سلسلے میں دانتوں کے تلف کرنے کا قصد بھی نہیں تھا اور یہ اسی قصد کی طرح ہے جو تلف کرنے میں گناہ ہے اور دیت کے لازم ہونے کے اعتبار سے برابر نہیں تو بالکل اسی طرح ہر وہ آدمی جس کو کسی چیز کے لینے کا اختیار ہو اور اس کے لینے میں کسی دوسرے کا ایسا نقصان ہوتا ہو جس کا ارادہ کرنا حرام ہے۔اس کے باوجود بھی وہ آدمی اپنی چیز لے سکتا ہے خواہ دوسرے کی وہ چیز ضائع ہو جائے جس کا قصداً ضائع کرنا حرام ہے بالکل اسی طرح معاملہ دشمن کا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان سے لڑنے کا حکم دیا اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا بھی ہم پر حرام کر دیا پس جس بات سے ہمیں روکا گیا ہے اس کا ارادہ کرنا حرام ہے لیکن جس چیز کو ہمارے لئے جائز کیا گیا ہے اس کا ارادہ کرنا بھی جائز ہے اگرچہ اس کے حصول کے لئے کوئی ایسی چیز ضائع ہوتی ہو جس کا ضائع کرنا حرام ہو۔فلہٰذا اس سلسلے میں ہم پر کوئی تاوان بھی لازم نہیں ہوگا۔ ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ هَلْ يُقْتَلُ فِي دَارِ الْحَرْبِ أَمْ لَا ؟

کیا دارالحرب میں نہایت بوڑھوں کو قتل کیا جائے گا؟

نمبر ①: دارالحرب میں نہایت بوڑھے کا قتل درست ہے۔اس قول کو امام حسن بصری، شافعی، ابن جریر طبری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: دوسری رائے یہ ہے کہ دارالحرب میں نہایت بوڑھوں کو قتل نہ کیا جائے وہ اس سلسلہ میں بچوں اور عورتوں کی طرح ہیں اس قول کو امام مجاہد، زہری، ثوری، ائمہ احناف، مالک، احمد و شافعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔البتہ اگر شیخ فانی قتال کرے یا مشورہ دے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

فریق اوّل کا موقف: نہایت بوڑھے کو دارالحرب میں خواہ قتال میں نہ بھی حصہ لے اسے قتل کیا جائے گا دلیل یہ روایت ہے:

۵۰۶۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى ، قَالَ : لَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ ، بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَىٰ جَيْشٍ إِلَى أَوْطَاسٍ ، فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ ، فَقُتِلَ دُرَيْدٌ ، وَهَزَمَ اللّٰهُ أَصْحَابَهُ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الشَّيْخِ الْكَبِيْرِ فِي الْحَرْبِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَبِأَنَّ دُرَيْدًا قَدْ كَانَ حِيْنَئِذٍ فِيْ حَالِ مَنْ لَا يُقَاتِلُ .وَرَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۵۰۶۴: یزید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو اوطاس کی طرف ایک لشکر دے کر روانہ فرمایا تو اس کی درید بن صمہ سے لڑائی ہوئی درید مارا گیا اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ لڑائی زیادہ بوڑھے کو بھی قتل میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا کیونکہ درید بن صمہ اس وقت خود لڑائی کی حالت والے لوگوں سے نہ تھا اور مزید دلیل کے طور پر اس روایت کو بھی پیش کیا۔

۵۰۶۵ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : وَجَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ أَوْطَاسٍ ، فَأَدْرَكَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ رَبِيْعُ بْنُ رُفَيْعٍ ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ جَمَلِهِ وَهُوَ يَظُنُّ أَنَّهُ امْرَأَةٌ ، فَإِذَا هُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ ، قَالَ مَاذَا تُرِيْدُ مِنِّيْ ؟ قَالَ :أَقْتُلُكَ، ثُمَّ ضَرَبَهُ بِسَيْفِهِ، قَالَ :فَلَمْ يُغْنِ شَيْئًا قَالَ :بِئْسَمَا سَلَّحَتْكَ أُمُّكَ، خُذْ سَيْفِيْ هٰذَا مِنْ مُؤَخَّرِ رَحْلِي ، ثُمَّ اضْرِبْ، وَارْفَعْ عَنِ الْعِظَامِ ، وَارْفَعْ عَنِ الدِّمَاغِ فَإِنِّيْ كَذٰلِكَ كُنْتُ أَقْتُلُ الرِّجَالَ قَالُوْا :فَلَمَّا قُتِلَ دُرَيْدٌ ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ فَانٍ ، لَا يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ، فَلَمْ يَعِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الشَّيْخَ الْفَانِيَ يُقْتَلُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَأَنَّ حُكْمَهُ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمُ الشُّبَّانِ لَا حُكْمُ النِّسْوَانِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَنْبَغِيْ قَتْلُ الشُّيُوْخِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، كَالنِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ .

۵۰۶۵: عبداللہ بن ادریس نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اوطاس کی جانب ایک لشکر بھیجا تو حضرت ربیع بن رفیع نے درید بن صمہ کو پالیا اور اس کے اونٹ کی لگام لے کر چل دیئے ان کا خیال تھا کہ وہ عورت ہے۔ تو اچانک انہوں نے دیکھا کہ یہ تو بوڑھا آدمی ہے اس نے کہا۔ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ اس

نے کہا میں تمہیں قتل کروں گا پھر اس کو تلوار ماری تو اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔اس نے کہا تمہاری ماں تمہیں ہتھیار پکڑنے کا بدترین طریقہ سکھایا ہے اس نے کہا میری تلوار میرے کجاوے کے پیچھے لٹکی ہے اسے لے کر مارو مگر اسے ہڈیوں اور دماغ سے الگ رکھنا میں اسی طرح قتل کیا کرتا تھا۔جبکہ انتہائی بوڑھا درید جو اپنی طرف سے دفاع بھی نہ کرسکتا تھا وہ قتل ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہ کو ملامت نہ کی تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دارالحرب میں اگر نہایت بوڑھا قتل ہو۔تو اس کا حکم جوانوں والا ہے۔عورتوں والا نہیں۔دارالحرب میں بھی انتہائی بوڑھوں کا قتل درست نہیں ان کا حکم اس میں بچوں اور عورتوں کی طرح ہے دلیل یہ ہے۔

طریق استدلال: جبکہ انتہائی بوڑھا درید جو اپنی طرف سے دفاع بھی نہ کرسکتا تھا وہ قتل ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان صحابہ کو ملامت نہ کی تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دارالحرب میں اگر نہایت بوڑھا قتل ہو۔تو اس کا حکم جوانوں والا ہے۔عورتوں والا نہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: دارالحرب میں بھی انتہائی بوڑھوں کا قتل درست نہیں ان کا حکم اس میں بچوں اور عورتوں کی طرح ہے دلیل یہ ہے۔

روایت بریدہ رضی اللہ عنہ:

٥٠٦٢ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً يَقُولُ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا كَبِيرًا فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْمَنْعُ مِنْ قَتْلِ الشُّيُوخِ ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِي حَدِيثِ مُرَقِّعِ بْنِ صَيْفِيٍّ فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ أُبِيحَ قَتْلُهُ هُوَ الَّذِي يُقَاتِلُ ، وَلٰكِنْ لَمَّا رُوِيَ حَدِيثُ دُرَيْدٍ هٰذَا ، وَهٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الْأُخَرُ ، وَجَبَ أَنْ تُصَحَّحَ ، وَلَا يُدْفَعَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ .فَالنَّهْيُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَتْلِ الشُّيُوخِ فِي دَارِ الْحَرْبِ ، ثَابِتٌ فِي الشُّيُوخِ الَّذِينَ لَا مَعُونَةَ لَهُمْ عَلَى شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْحَرْبِ ، مِنْ قِتَالٍ وَلَا رَأْيٍ وَحَدِيثُ دُرَيْدٍ عَلَى الشُّيُوخِ الَّذِينَ لَهُمْ مَعُونَةٌ فِي الْحَرْبِ كَمَا كَانَ لِدُرَيْدٍ ، فَلَا بَأْسَ بِقَتْلِهِمْ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا يُقَاتِلُونَ لِأَنَّ تِلْكَ الْمَعُونَةَ الَّتِي تَكُونُ مِنْهُمْ أَشَدُّ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقِتَالِ ، وَلَعَلَّ الْقِتَالَ لَا يَلْتَئِمُ لِمَنْ يُقَاتِلُ إِلَّا بِهَا ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، قُتِلُوا وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ قَوْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي حَدِيثِ رَبَاحٍ أَخِي حَنْظَلَةَ ، فِي الْمَرْأَةِ الْمَقْتُولَةِ مَا كَانَتْ هٰذِهِ تُقَاتِلُ أَيْ : فَلَا تُقْتَلُ ، فَإِنَّهَا لَا تُقَاتِلُ ، فَإِذَا قَاتَلَتْ

قُتِلَتْ ، وَارْتَفَعَتِ الْعِلَّةُ الَّتِيْ لَهَا مَنَعَ مِنْ قَتْلِهَا .وَفِيْ قَتْلِهِمْ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ لِلْعِلَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِقَتْلِ الْمَرْأَةِ ، إِذَا كَانَتْ أَيْضًا ذَاتَ تَدْبِيْرٍ فِي الْحَرْبِ كَالشَّيْخِ الْكَبِيْرِ ذِي الرَّأْيِ فِيْ أُمُوْرِ الْحَرْبِ .فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، هُوَ الَّذِيْ يُوْجِبُهُ تَصْحِيْحُ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ .وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ قَتْلِ أَصْحَابِ الصَّوَامِعِ .

۵۰۶۶: علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہ سے انہوں نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر روانہ فرماتے تو ان کو ہدایت فرماتے انتہائی بوڑھے کو قتل مت کرنا۔اس روایت میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی صاف ممانعت ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے مرقع بن صیفی کی روایت میں مقتولہ عورت کے متعلق فرمایا۔ یہ لڑائی تو نہ کرتی تھی۔اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس بوڑھے کا قتل مباح کیا گیا وہ لڑنے والا ہے لیکن جب روایت درید اور دوسری احادیث وارد ہیں تو ضروری ہے کہ ان کے مابین تضاد نہ رہے۔دارالحرب میں شیوخ کے قتل والی روایت وہ ان شیوخ کے متعلق ثابت ہے جن کو لڑائی کے معاملات میں کس طرح کی دلچسپی نہ ہو اور نہ ان کی رائے کی حیثیت رہے اور روایت درید کا تعلق ایسے بوڑھے لوگوں سے ہے جو لڑائی میں معاونت کر سکتے ہوں جیسا کہ درید کو یہ بات حاصل تھی ایسے لوگوں کے قتل میں کچھ حرج نہیں اگرچہ وہ براہ راست لڑائی میں حصہ نہ لیتے ہوں مگر لڑائی کے سلسلہ میں ان کی اعانت وہ قتال سے بڑھ کر ہے اور شاید کہ لڑنے والے کی لڑائی اسی سے ہی درست ہو جو وہ رائے دے تو جب ایسا ہی ہے تو ایسے لوگوں کو قتل کیا جائے گا اور اس کی دلیل جناب رسول اللہ ﷺ کا قول (جو حدیث رباح میں موجود ہے جو کہ حنظلہ کے بھائی تھے) جو اس مقتولہ عورت کے متعلق فرمایا کہ یہ تو لڑتی نہ تھی۔اگر وہ لڑے تو اس کو قتل کیا جائے کیونکہ جو وجہ اس کے قتل نہ کرنے کی تھی وہ ختم ہوگئی اور اس مذکورہ علت کی وجہ سے صحابہ کرام کا درید بن صمہ کا قتل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عورت لڑائی کے مشورے دینے والی ہو تو اس کو قتل کرنے میں حرج نہیں۔جیسا کہ لڑائی کے معاملات میں ماہرانہ رائے دینے والے بوڑھے کا قتل کرنا جائز ہے۔روایات کے معانی کی تصحیح سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے جس کا ہم نے ذکر کر دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبادت گاہوں میں عبادت کرنے والوں کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔جیسا کہ اس روایت میں۔

تخریج : اخرج بنحوہ ابو داؤد فی الجهاد باب ۸۲۔

حاصل روایات : اس روایت میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی صاف ممانعت ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے مرقع بن صیفی کی روایت میں مقتولہ عورت کے متعلق فرمایا۔ یہ لڑائی تو نہ کرتی تھی۔

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس بوڑھے کا قتل مباح کیا گیا وہ لڑنے والا ہے لیکن جب روایت درید اور دوسری احادیث وارد ہیں تو ضروری ہے کہ ان کے مابین تضاد نہ رہے۔

صورت تطبیق: دارالحرب میں شیوخ کے قتل والی روایت وہ ان شیوخ کے متعلق ثابت ہے جن کو لڑائی کے معاملات میں کس طرح

کی دلچسپی نہ ہو اور نہ ان کی رائے کی حیثیت رہے اور روایت درید کا تعلق ایسے بوڑھے لوگوں سے جو لڑائی میں معاونت کر سکتے ہیں جیسا کہ درید کو یہ بات حاصل تھی ایسے لوگوں کے قتل میں کچھ حرج نہیں اگر چہ وہ براہ راست لڑائی میں حصہ نہ لیتے ہوں مگر لڑائی کے سلسلہ میں ان کی اعانت وہ قتال سے بڑھ کر ہے اور شاید کہ لڑنے والے کی لڑائی اسی سے ہی درست ہو جو وہ رائے دے تو جب ایسا ہی ہے تو ایسے لوگوں کو قتل کیا جائے گا۔

دلیل نمبر ⑨: اور اس کی دلیل جناب رسول اللہ ﷺ کا قول جو حدیث رباح میں موجود ہے جو کہ حنظلہ کے بھائی تھے جو اس مقتولہ عورت کے متعلق فرمایا کہ یہ تو لڑتی نہ تھی۔ اگر وہ لڑے تو اس کو قتل کیا جائے کیا نکہ جو وجہ اس کے قتل نہ کرنے کی تھی وہ ختم ہو گئی اور اس مذکورہ علت کی وجہ سے صحابہ کرام کا درید بن صمہ کا قتل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عورت لڑائی کے مشورے دینے والی ہو تو اس کو قتل کرنے میں حرج نہیں۔ جیسا کہ لڑائی کے معاملات میں ماہرانہ رائے دینے والے بوڑھے کا قتل کرنا جائز ہے۔

حاصل کلام: روایات کے معانی کی تصحیح سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ یہی ہے جس کا ہم نے ذکر کر دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے عبادت گاہوں میں عبادت کرنے والوں کو قتل کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ اس روایت میں۔

۵۰۶۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبَةَ الْأَشْهَلِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا بَعَثَ جُيُوْشَهُ، قَالَ لَا تَقْتُلُوْا أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ فَلَمَّا جَرَتْ سُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى تَرْكِ قَتْلِ أَصْحَابِ الصَّوَامِعِ الَّذِيْنَ حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ عَنِ النَّاسِ ، وَانْقَطَعُوْا عَنْهُمْ ، وَأَمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهِمْ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى أَنَّ كُلَّ مَنْ أَمِنَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَاحِيَتِهٖ، مِنِ امْرَأَةٍ أَوْ شَيْخٍ فَانٍ ، أَوْ صَبِيٍّ كَذٰلِكَ أَيْضًا ، لَا يُقْتَلُوْنَ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، وَهٰذَا قَوْلُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، وَهُوَ قِيَاسُ قَوْلِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ

۵۰۶۷: داؤد بن حصین نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب اپنے لشکر روانہ فرماتے تو ارشاد فرماتے کہ عبادت خانہ میں گوشہ نشینوں کو مت قتل کرنا۔ جب جناب نبی اکرم ﷺ کا طریقہ مبارک یہ جاری ہے کہ جو لوگ دوسروں سے الگ تھلگ ہو کر عبادت گاہوں میں گوشہ نشین ہو جاتے ہیں ان کو قتل نہ کیا جائے کیونکہ ان کی کنارہ کشی سے مسلمان بے خطر ہو جاتے ہیں۔ تو اس سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ مسلمان جس شخص سے بھی اس کی علیحدگی کی وجہ سے بے خطر ہو جائے وہ خواہ عورت ہو یا بہت بوڑھا آدمی یا بچہ ان میں سے کسی کو قتل نہ کیا جائے گا یہ قول امام محمد بن الحسن ؒ کا ہے اور امام ابو حنیفہ ؒ اور ابو یوسف ؒ کے قول کا قیاس بھی اسی بات کا متقاضی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۳۰۰۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقْتُلُ قَتِيلًا فِي دَارِ الْحَرْبِ، هَلْ يَكُونُ لَهُ سَلَبُهُ أَمْ لَا ؟

کیا دارالحرب میں ہر مقتول کا سامان اس کے قاتل کو ملے گا؟

خلاصۃ الزام : ہر آدمی جو کسی مقتول کو قتل کرے تو اس مقتول کا سلب اس قاتل کو ملے گا اس قول کو امام ابن سعد' شافعی' احمد' اسحاق رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ کسی قاتل کو مقتول کا سلب نہیں مل سکتا جب تک کہ سپہ سالار یہ اعلان نہ کرے "من قتل قتيلا فله سلبه" اس قول کو امام مالک' ثوری' ابوحنیفہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

فریق اوّل کا موقف: کہ جس آدمی نے کسی مشرک کو میدان جنگ میں قتل کیا اس کا تمام سامان اسی کو ملے گا اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۵۰۶۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ، قَالَ : ثَنَا صَالِحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَعَلَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ .

۵۰۶۸: صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا۔

تخریج : بنحوه مسلم في الجهاد ٤٥' ابو داؤد في الجهاد باب ١٣٧/ ١٣٨' مسند احمد ٦' ٢٦/٢٨۔

۵۰۶۹ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : انْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ .

۵۰۶۹: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک مشرک نے لڑائی کی دعوت دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر کو حکم فرمایا وہ اس کی طرف نکلے اور اس کو قتل کر دیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے مقتول کا سامان مقرر فرمایا۔

۵۰۷۰ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، وَعَوْفِ بْنِ

مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ .

۵۰۷۰: عبدالرحمٰن بن جبیر بن نضیر نے اپنے والد سے انہوں نے خالد بن ولید اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کے لئے مقتول کے سامان کا فیصلہ فرمایا۔

تخریج : روایات ۵۰۶۸ کو ملاحظہ کریں۔

۵۰۷۱ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ ، قَالَ :قُلْتُ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ يَوْمَ مُوْتَةِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخَمِّسْ السَّلَبَ ؟ قَالَ :بَلٰى .

۵۰۷۱: عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر نے عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے خالد بن ولید کو موتہ کے دن کہا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتول کے سامان کا خمس نہیں لیا انہوں نے کہا کیوں نہیں۔

تخریج : بخاری فی الخمس باب ۱۸' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۳۸' مسند احمد ۹۰/۴' ۲۶/۶۔

۵۰۷۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ ، عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ أَبَا قَتَادَةَ ، سَلَبَ قَتِيْلٍ قَتَلَهُ

۵۰۷۲: ابومحمد نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ کو مقتول کا سامان حصہ غنیمت سے زائد عنایت فرمایا۔

۵۰۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ كَثِيْرِ بْنِ أَفْلَحَ ، عَنْ أَبِيْ مُحَمَّدٍ ، مَوْلٰى أَبِيْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ .فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ .قَالَ :فَرَأَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَاسْتَدَرْتُ لَهُ، حَتّٰى أَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ، فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ ضَرْبَةً حَتّٰى قَطَعْتُ حَبْلَ الدِّرْعِ ، فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً حَتّٰى وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ، ثُمَّ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ ، فَأَرْسَلَنِيْ .فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ مَا بَالُ النَّاسِ ؟ فَقَالَ :أَمْرُ اللّٰهِ، ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ ، فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ؟ ثُمَّ جَلَسْتُ ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّانِيَةَ ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَا بَالُكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ ؟ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِي ، فَأَرْضِهِ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لَا هَاءَ اللّٰهُ، إِذًا لَا يَعْمِدُ إِلٰى أَسَدٍ مِنْ أُسْدِ اللّٰهِ، يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهِ ، فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ ، فَأَعْطِهِ إِيَّاهُ فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ فَأَعْطَانِيْهِ، فَبِعْتُ الدِّرْعَ ، فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ

۵۰۷۳: ابو محمد مولیٰ ابوقتادہ نے حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کے سال نکلے جب ہمارا کفار سے سامنا ہوا تو مسلمانوں نے حملہ کیا کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک مشرک ایک مسلمان پر حملے میں غالب آرہا ہے میں اس کی طرف گھوما یہاں تک کہ میں نے اس کو پیچھے سے آکر کندھے کی رگ پر تلوار ماری جس سے اس کی زرہ کی زنجیر کٹ گئی وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے زور سے پکڑ کر دبایا یہاں تک کہ میں نے اس سے موت کی بو محسوس کی پھر وہ مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا تو میں عمر رضی اللہ عنہ کو ملا اور ان سے پوچھا لوگوں کا کیا حال ہے انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا حکم اسی طرح تھا۔ پھر لوگ واپس لوٹ گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کسی (مشرک) کو قتل کیا ہو اور اس کے پاس قتل کا ثبوت بھی ہو تو اس کو مقتول کا سامان ملے گا ابوقتادہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے پکار کر کہا کون میرے متعلق گواہی دے گا؟ پھر میں بیٹھ گیا آپ نے یہ بات پھر دوسری مرتبہ فرمائی اور تیسری مرتبہ فرمائی تو میں کھڑا ہوا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوقتادہ تمہیں کیا ہے؟ تو میں نے اپنا واقعہ بیان کر دیا ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے سچ کہا اور اس مقتول کا سامان میرے پاس ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میری طرف سے راضی کر دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے نہیں اللہ کی قسم! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کریں گے کہ اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر اللہ اور اس کے رسول کے لئے لڑتا ہے اور اس کا سامان تمہیں دے دیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر نے ٹھیک کہا۔ وہ سامان اس کو دے دو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ سامان اس نے مجھے دے دیا میں نے وہ زرہ فروخت کر کے بنی سلمہ میں کھجوروں کے درخت خرید لئے۔ یہ اسلام میں پہلا مال تھا جو مجھے ملا۔

تخریج : بخاری فی الخمس باب۱۸، المغازی باب ٥٤، مسلم فی الجهاد ٤٢، ابو داؤد فی الجهاد باب۱۳٦، ترمذی فی السیر باب۱۳، ابن ماجه فی الجهاد باب۲۹، مالك فی الجهاد ۱۸، مسند احمد ۱۲/٥، ۲۹٥، ۳۰٦۔

۵۰۷۴ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ :ثَنَا الْمُبَارَكُ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، فَنَفَّلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبَهُ وَدِرْعَهُ، فَبَاعَهُ بِخَمْسِ أَوَاقٍ .

۵۰۷۴: اعرج نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے ایک مشرک کو قتل کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی زرہ اور سامان مجھے غنیمت کے طور پر عنایت فرمائی میں نے اس کو پانچ اوقیہ چاندی کے بدلے فروخت کردیا۔

۵۰۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَقَتَلَ أَبُوْ طَلْحَةَ يَوْمَئِذٍ عِشْرِيْنَ رَجُلًا ، فَأَخَذَ أَسْلَابَهُمْ .

۵۰۷۵: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن فرمایا۔ جس نے کسی مشرک کو قتل کیا تو اسے اس کا سامان ملے گا۔ حضرت ابوطلحہ نے اس دن بیس مشرکوں کو قتل کیا اور ان کا سامان حاصل کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۳٦' دارمی فی السیر باب ٤٣۔

۵۰۷٦: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ : ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ ، فَقَتَلْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ ، ثُمَّ جِئْتُ بِجَمَلِهِ أَقُوْدُهُ ، عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ ، فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالنَّاسُ مَعَهُ ، فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ ؟ فَقَالُوْا : ابْنُ الْأَكْوَعِ ، فَقَالَ لَهُ سَلَبُهُ أَجْمَعُ .

۵۰۷٦: ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہوازن سے لڑائی کی۔ تو میں نے ان کے ایک آدمی کو قتل کیا۔ پھر میں اس کے اونٹ کو کھینچ لایا اس پر اس کا کجاوہ اور اسلحہ بھی تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ مجھے سامنے سے ملے اور فرمایا۔ کس نے اس آدمی کو قتل کیا ہے تو لوگوں نے کہا ابن اکوع نے تو آپ نے فرمایا اسے اس کا تمام سامان ملے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۰۰۔

۵۰۷۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ ، عَنِ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ ، فَجَلَسَ يَتَحَدَّثُ عِنْدَ أَصْحَابِهِ ثُمَّ انْسَلَّ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ اُطْلُبُوْهُ فَاقْتُلُوْهُ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهِ فَقَتَلْتُهُ وَأَخَذْتُ سَلَبَهُ ، فَنَفَّلَنِيْ إِيَّاهُ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ كُلَّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، فَلَهُ سَلَبُهُ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا لَا يَكُوْنُ السَّلَبُ لِلْقَاتِلِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَإِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ ، لِيُحَرِّضَ النَّاسَ عَلَى الْقِتَالِ ، فِيْ وَقْتٍ

يَحْتَاجُ فِيهِ إِلَى تَحْرِيضِهِمْ عَلَى ذَلِكَ ، فَهُوَ كَمَا قَالَ .وَإِنْ لَمْ يَقُلْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ، فَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا ، فَسَلَبُهُ غَنِيمَةٌ ، وَحُكْمُهُ حُكْمُ الْغَنَائِمِ وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فَمَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُولَى ، مِنَ الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا ، أَنَّ قَوْلَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ ، لِقَوْلٍ كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ قَبْلَ ذَلِكَ ، جَعَلَ بِهِ سَلَبَ كُلِّ مَقْتُولٍ لِمَنْ قَتَلَهُ، وَكَذَلِكَ مَا ذُكِرَ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الْآثَارِ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَبَ لِلْقَاتِلِ ، فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ لِهَذَا الْمَعْنَى أَيْضًا وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ السَّلَبَ لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ .

۵۰۷۷: ابن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکین کا ایک جاسوس آیا جبکہ آپ حالت سفر میں تھے وہ آپ کے صحابہ کرام کے پاس باتیں کرتا رہا پھر کھسک گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو تلاش کر کے قتل کر دو تو میں نے اس کو سب سے پہلے آلیا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کے سامان کو لے لیا تو آپ نے وہ مجھے زائد دے دیا۔ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جس نے دارالحرب میں کسی کافر کو قتل کیا اس کو اس کا تمام سامان ملے گا اور انہوں نے مندرجہ بالا آثار سے دلیل پیش کی ہے۔ مقتول کا سامان قاتل کو نہ ملے گا البتہ اگر امام اور کمانڈر اس کا اعلان کر دے تو پھر مل جائے گا اگر اس نے لوگوں کو قتال پر برانگیختہ کرنے کو کہا تو جس طرح اس نے اعلان کیا اسی طرح کیا جائے گا۔ اگر ایسا اعلان نہ کیا ہو تو پھر سلب مال غنیمت ہوگا اور اس کا حکم عام غنائم جیسا ہوگا۔ ان کی دلیل گزشتہ روایات میں بھی موجود ہے جن کو فریق اول نے اپنی دلیل میں پیش کیا کہ حضرت خالد بن ولید اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کا فیصلہ قاتل کے حق میں کیا۔ عین ممکن ہے کہ آپ کا یہ فعل اس لئے ہو کہ آپ نے پہلے اعلان کر دیا تھا کہ ہر قاتل کو مقتول کا سامان ملے گا اور ان آثار میں قاتل کو مقتول کا سامان اسی بنا پر دیا گیا ہو۔ مقتول کا سامان قاتل کو دینا ضروری نہیں اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۷۳، ابو داؤد فی الجهاد باب۱۰۰، ابن ماجه فی الجهاد باب۲۹، دارمی فی السیر باب۱٤، ٤٣/١، مسند احمد ٥١/٤۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد</u>: بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جس نے دارالحرب میں کسی کافر کو قتل اس کو اس کا تمام سامان ملے گا اور انہوں نے مندرجہ بالا آثار سے دلیل پیش کی ہے۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف</u>: مقتول کا سامان قاتل کو نہ ملے گا البتہ اگر امام اور کمانڈر اس کا اعلان کر دے تو پھر مل جائے گا اگر اس نے لوگوں کو قتال پر برانگیختہ کرنے کو کہا تو جس طرح اس نے اعلان کیا اسی طرح کیا جائے گا۔ اگر ایسا اعلان نہ کیا ہو تو پھر سلب مال

غنیمت ہوگا اور اس کا حکم عام غنائم جیسا ہوگا۔ ان کی دلیل گزشتہ روایات میں بھی موجود ہے جن کو فریق اول نے اپنی دلیل میں پیش کیا کہ حضرت خالد بن ولید اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سامان کا فیصلہ قاتل کے حق میں کیا۔ عین ممکن ہے کہ آپ کا یہ فعل اس لئے ہو کہ آپ نے پہلے اعلان کر دیا تھا کہ ہر قاتل کو مقتول کا سامان ملے گا اور ان آثار میں قاتل کو مقتول کا سامان اسی بنا پر دیا گیا ہو۔

عدم وجوب کی دوسری دلیل: مقتول کا سامان قاتل کو دینا ضروری نہیں اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

روایات عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ:

۵۰۷۸ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِیُّ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَاجِشُوْنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنِّیْ لَقَائِمٌ يَوْمَ بَدْرٍ بَيْنَ غُلَامَيْنِ حَدِيْثَةٌ أَسْنَانُهُمَا ، تَمَنَّيْتُ لَوْ اَنِّیْ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِیْ أَحَدُهُمَا ، فَقَالَ : يَا عَمِّ ، أَتَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ ؟ فَقُلْتُ مَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِیْ ؟ قَالَ :أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَئِنْ رَأَيْتُهٗ ، لَا يُفَارِقُ سَوَادِیْ سَوَادَهٗ، حَتّٰى يَمُوْتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا ، فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ ، فَغَمَزَنِی الْآخَرُ فَقَالَ :مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ اِلٰى أَبِیْ جَهْلٍ يَتَرَجَّلُ فِی النَّاسِ ، فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمْ الَّذِیْ تَسْأَلَانِ عَنْهُ، فَابْتَدَرَاهُ، فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ، فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، أَنَا قَتَلْتُهُ .قَالَ أَمَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا ؟ قَالَا :لَا ، قَالَ :فَنَظَرَ فِی السَّيْفَيْنِ ، فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضٰى بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ ، مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ، وَالْآخَرُ مُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لَهُمَا فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْتُمَا قَتَلْتُمَاهُ؟ ثُمَّ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِأَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ فَفِیْ هٰذَا دَلِيْلٌ أَنَّ السَّلَبَ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهٖ اِيَّاهُ، لَكَانَ قَدْ وَجَبَ سَلَبُهٗ لَهُمَا ، وَلَمْ يَكُنِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَزِعُهُ مِنْ أَحَدِهِمَا فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الْآخَرِ أَلَا تَرٰى أَنَّ الْاِمَامَ لَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقَتَلَ رَجُلَانِ قَتِيْلًا ، أَنَّ سَلَبَهٗ لَهُمَا نِصْفَيْنِ ، وَأَنَّهٗ لَيْسَ لِلْاِمَامِ أَنْ يَحْرِمَهٗ أَحَدَهُمَا ، وَيَدْفَعَهٗ اِلَى الْآخَرِ ، لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لَهٗ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ ، مِثْلُ مَا لِصَاحِبِهٖ ، وَهُمَا أَوْلٰى بِهٖ مِنَ الْاِمَامِ .فَلَمَّا كَانَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَلَبِ أَبِیْ جَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهٗ لِأَحَدِ قَاتِلَيْهِ دُوْنَ الْآخَرِ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهٗ كَانَ أَوْلٰى بِهٖ مِنْهُمَا ، لِأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ قَالَ يَوْمَئِذٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا ، فَلَهٗ سَلَبُهٗ

۵۰۷۸: صالح بن ابراہیم نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں بدر کے روز دو نو عمر بچوں کے درمیان کھڑا تھا میں تمنا کر رہا تھا کاش کہ میں دو مضبوط آدمیوں کے درمیان ہوتا۔ ان میں سے ایک نے مجھے اشارہ کیا اور کہا اے چچا کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا اے بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام؟ اس نے کہا مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر میں اس کو دیکھ لوں تو میرا جسم اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ ہم میں سے جلدی کرنے والا مر نہ جائے گا۔ مجھے اس کی بات پر تعجب ہوا۔ پھر مجھے دوسرے نے اشارہ اور اسی جیسی بات کہی زیادہ دیر نہ گزرنے پائی تھی کہ میری نظر ابوجہل پر پڑی وہ لوگوں کے درمیان ٹہل رہا تھا۔ میں نے کہا کیا تم دونوں دیکھ رہے ہو یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ پس دونوں نے اس کی طرف جلدی کی اور اپنی تلواروں سے اسے قتل کر دیا پھر دونوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اس بات کی اطلاع دی آپ نے استفسار فرمایا تم دونوں میں سے کس نے قتل کیا؟ ہر ایک نے کہا اس کو میں نے قتل کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تم دونوں نے اپنی تلواروں کو پونچھ ڈالا ہے؟ دونوں نے کہا نہیں آپ نے ان دونوں کی تلواروں کو ملاحظہ فرمایا اور ارشاد فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے اور اس کے سامان کا فیصلہ معاذ بن عمرو بن جموح کے حق میں فرمایا اور یہ دونوں جوان معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرا معاذ بن عفراء تھے۔ ذرا غور کرو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو فرمایا کیا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے؟ پھر آپ نے سامان کا فیصلہ ایک کے حق میں فرمایا۔ اس میں اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ اگر مقتول کا سامان قاتل کو دینا لازم ہوتا تو پھر اس کا سامان دونوں کو ملتا اور یہ تو ہو نہیں سکتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کا حصہ چھین کر دوسرے کو دے دیا ہو۔ حاشا وکلا۔ نمبر ②: توجہ طلب یہ بات ہے کہ اگر امام یہ اعلان کرے "من قتل قتيلا فله سلبه" ایک آدمی کو دو نے قتل کیا تو اس کا سامان دونوں کو نصفا نصف ملے گا اور امام کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان دونوں میں سے ایک کو محروم کرے اور دوسرے کو تمام دے دے۔ کیونکہ اس میں ہر ایک کا اتنا حق ہے جتنا دوسرے کا اور وہ دونوں امام سے بھی زیادہ حقدار ہیں۔ نمبر ③: جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا سامان اس کے قاتلوں میں ایک کو دے دیا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ کا حق اس مال پر قاتلوں کی بنسبت زیادہ تھا۔ کیونکہ اس دن آپ نے یہ اعلان من قتل قتيلا فله سلبه کا اعلان نہیں فرمایا تھا۔ یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

تخریج: بخاری فی الخمس باب۱۸، مسلم فی الجهاد ۴۲، مسند احمد ۱۹۳/۱۔

روایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ:

۵۰۷۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :

ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ ، فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى ، اتَّبَعَتْهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ ، وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ فَلَمَّا نَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ ، وَرَجَعَ الَّذِيْنَ طَلَبُوْهُمْ ، قَالُوْا :لَنَا النَّفَلُ ، نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ ، وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ وَهَزَمَهُمْ ، وَقَالَ الَّذِيْنَ أَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ مِنَّا ، بَلْ هُوَ لَنَا ، نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يَنَالُ مِنْهُ الْعَدُوُّ غِرَّةً وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ :وَاللّٰهِ مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ بِهٖ مِنَّا ، نَحْنُ حَوَيْنَاهُ وَاسْتَوْلَيْنَاهُ .فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِلٰى قَوْلِهٖ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ فَقَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَضِّلْ فِيْ ذٰلِكَ ، الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا الْقَتْلَ ، عَلَى الْآخَرِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ سَلَبَ الْمَقْتُوْلِ ، لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِ بِقَتْلِهٖ صَاحِبَهٗ، إِلَّا بِجَعْلِ الْإِمَامِ إِيَّاهُ لَهٗ، عَلٰى مَا فِيْهِ صَلَاحُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ .

۵۰۷۹: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے پھر دشمن سے مقابلہ ہوگیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دے دی تو مسلمانوں کی ایک جماعت نے کفار کا پیچھا کیا اور ایک جماعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنے اور ایک جماعت کفار کے لشکر پر غلبہ پانے اور مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف تھی۔ اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو فضیلت نہیں دی' نہ ان لوگوں کو جنہوں نے مشرکین کو قتل کیا اور نہ دوسروں کو پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ مقتول کا سامان قاتل کو دینا لازم نہیں ہاں امام مقرر کر دے تو وہ لڑائی پر ابھارنے کے لئے ایسا کرنا درست ہے۔ اگلی دو روایات اس کی مؤید ہیں۔

تشریح جب دشمن کا لشکر بھاگ گیا اور ان کا پیچھا کرنے والے واپس لوٹ آئے تو انہوں نے کہا یہ غنیمت ہمارے لئے ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کو ہماری وجہ سے دور کیا ہے اور بھگایا ہے اور جو لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کر رہے تھے انہوں نے کہا تم ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے بلکہ غنیمت تو ہمارے لئے ہے کیونکہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے رہے تاکہ دشمن دھوکہ سے آپ پر حملہ نہ کر دے اور جن لوگوں نے دشمن کے لشکر کو قابو میں رکھا اور مال حاصل کیا انہوں نے کہا اللہ کی قسم! تم لوگ ہم سے زیادہ حق نہیں رکھتے۔ ہم نے مال غنیمت کو اکٹھا کیا اور قبضہ میں رکھا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت

نازل فرمائی یہ آپ سے غنائم کے متعلق پوچھتے ہیں۔ "قل الانفال لله والرسول" (الانفال۔۱) پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے مابین مال غنیمت کو کامل طور پر تقسیم کر دیا۔

تخریج : مسند احمد ٥/٣٢٤۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی کو فضیلت نہیں ان لوگوں کو جنہوں نے مشرکین کو قتل کیا اور نہ دوسروں کو پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مقتول کا سامان قاتل کو دینا لازم نہیں ہاں امام مقرر کر دے تو لڑائی پر ابھارنے کے لئے ایسا کرنا درست ہے۔ اگلی دو روایات اس کی مؤید ہیں۔

۵۰۸۰ : وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقِيْنَ قَالَ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ بِوَادِي الْقُرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمَغْنَمُ ؟ قَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ ، وَلِهٰؤُلَاءِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ فَقُلْتُ فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَغْنَمِ مِنْ أَحَدٍ ؟ قَالَ :لَا ، حَتَّى السَّهْمَ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ مِنْ جَنْبِهِ ، فَلَيْسَ هُوَ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيْهِ

۵۰۸۰: بدیل بن میسرہ عقیلی نے عبداللہ بن شقیق سے مقام بلقین کے ایک آدمی سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا جبکہ آپ وادی القریٰ میں تھے۔ میں نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ غنیمت کس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کا اور چار حصے ان غازیوں کے۔ میں نے پوچھا کیا کوئی شخص غنیمت میں سے کسی چیز کا دوسرے سے زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ یہاں تک کہ وہ تیر جو دشمن کے جسم سے قاتل نکالے اس کا بھی وہ دوسرے مسلمان سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔

۵۰۸۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقِيْنَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْغَنِيْمَةَ ، خُمُسًا مِنْهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى ، وَأَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ لِأَصْحَابِهِ وَبَيَّنَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ حَتّٰى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ جَنْبِهِ فَنَزَعَهُ، لَمْ يَكُنْ أَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ مَا تَوَلَّاهُ الرَّجُلُ فِي الْقِتَالِ ، وَكُلَّ مَا تَوَلّٰى غَيْرُهُ مِمَّنْ هُوَ حَاضِرُ الْقِتَالِ ، أَنَّهُمَا فِيْهِ سَوَاءٌ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ الَّذِيْ ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ سَلَبِ أَبِيْ جَهْلٍ ، وَمِمَّا ذَكَرْتُمُوْهُ فِيْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ ، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ ، قَبْلَ أَنْ يُجْعَلَ الْأَسْلَابُ لِلْقَاتِلِيْنَ ، ثُمَّ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ الْأَسْلَابَ لِلْقَاتِلِيْنَ ، فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَنَسَخَ ذٰلِكَ ، مَا تَقَدَّمَهُ .قِيْلَ لَهُ :مَا دَلَّ مَا ذَكَرْتُ عَلٰى

نَسْخِ شَيْءٍ مِمَّا تَقَدَّمَهُ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهٖ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ تِلْكَ الْحَرْبِ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ كَمَا قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ مَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى كُلِّ مَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ، فِيْ غَيْرِ تِلْكَ الْحَرْبِ وَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ مَا كَانَ قَبْلَ حُنَيْنٍ ، أَنَّ الْأَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ ، ثُمَّ حَدَثَ فِيْ يَوْمِ حُنَيْنٍ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ نَاسِخًا لِمَا تَقَدَّمَ ، وَاحْتَمَلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ نَاسِخًا لَهُ، لَمْ نَجْعَلْهُ نَاسِخًا لَهُ، حَتّٰى نَعْلَمَ ذٰلِكَ يَقِيْنًا وَمِمَّا قَدْ دَلَّ أَيْضًا ، عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ لَيْسَ بِنَاسِخٍ لِمَا كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْحُكْمِ ، أَنَّ يُوْنُسَ

۵۰۸۱: خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے مقام بلقین کے ایک آدمی سے بیان کیا انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح نقل کیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان روایات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم فرمایا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا اور چار حصے غازیوں کے لئے اور اس میں واضح کر دیا کہ دشمن کے جسم سے کھینچے جانے والے تیر کا بھی دوسرے غازی سے زیادہ حقدار نہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ لڑائی میں جو کچھ لڑنے والا خود پاتا ہے یا اس کے علاوہ دوسرا پالیتا ہے جو لڑائی کے وقت موجود ہو تو حق میں دونوں برابر ہیں۔ تم نے جو کچھ سامان ابوجہل اور حدیث عبادہ کے سلسلہ میں ذکر کیا یہ بدر کے دن کی بات ہے جبکہ قتال کرنے والوں کے لئے سامان کی بات مقرر نہ کی گئی تھی۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے روز سامان کو قاتلین کے لئے یہ اعلان کر کے مقرر کر دیا "من قتل قتیلا فله سلبه" تو اس ارشاد سے پہلی بات منسوخ ہوگئی۔ آپ نے جو روایت ذکر کی ہے اس میں ماسبق کے نسخ کی کوئی دلالت موجود نہیں۔ کیونکہ حنین کے دن کا یہ ارشاد خاص اسی لڑائی سے متعلق ہو سکتا ہے عموم پر دلالت نہیں جیسا کہ فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا **من القی سلاحه فهو امن** ہتھیار پھینک دینے والا مامون ہوگا۔ حالانکہ یہ حکم فتح مکہ کے ساتھ خاص ہے اور کسی لڑائی کا نہیں ہے۔ جب یہ بات ثابت ہو چکی کہ حنین سے پہلے حکم یہی تھا کہ سامان قاتلین کو دینا ضروری نہ تھا پھر حنین کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ نیا حکم صادر ہوا تو اس میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ ماقبل کا ناسخ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ناسخ نہ ہو۔ ہم اس کو اس وقت تک ناسخ قرار نہ دیں گے جب تک کہ یقین سے نہ جان لیں گے۔ یہ قول ماقبل کے حکم کا ناسخ نہیں کیونکہ یونس بن مالک کی روایت دلالت کرتی ہے کہ سامان مقتول کا قاتل کو دینا واجب نہیں۔ روایت یہ ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان روایات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم فرمایا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کا اور چار حصے غزات کے لئے اور اس میں واضح کر دیا کہ دشمن کے جسم سے کھینچا جانے والا تیر کا بھی

دوسرے غازی سے زیادہ حقدار نہیں۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ لڑائی میں جو کچھ لڑنے والا خود پاتا ہے یا اس کے علاوہ دوسرا پالیتا ہے جو لڑائی کے وقت موجود ہو تو حق میں دونوں برابر ہیں۔

اعتراض:

تم نے جو کچھ سامان ابو جہل اور حدیث عبادہ کے سلسلہ میں ذکر کیا یہ بدر کے دن کی بات ہے جبکہ قتال کرنے والوں کے لئے سامان کی بات مقرر نہ کی گئی تھی۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے حنین کے روز سامان کو قاتلین کے لئے یہ اعلان کر کے مقرر کر دیا "من قتل قتیلاً فله سلبه" تو اس ارشاد سے پہلی بات منسوخ ہوگئی۔

جواب: آپ نے جو روایت ذکر کی ہے اس میں ماسبق کے نسخ کی کوئی دلالت موجود نہیں۔ کیونکہ حنین کے دن کا یہ ارشاد خاص اسی لڑائی سے متعلق ہوسکتا ہے عموم پر دلالت نہیں جیسا کہ فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا **من القی سلامه فهو امن** ہتھیار پھینک دینے والا مامون ہوگا۔

تخریج: مسلم فی الجهاد ۸۶' ابو داؤد فی الامارہ باب ۲۵۔

حالانکہ یہ حکم فتح مکہ کے ساتھ خاص ہے اور کسی لڑائی کا نہیں ہے۔

جب یہ بات ثابت ہوچکی کہ حنین سے پہلے حکم یہی تھا کہ سامانِ مقتول' قاتلین کو دینا ضروری نہ تھا پھر حنین کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ نیا حکم صادر ہوا تو اس میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ ماقبل کا ناسخ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ناسخ نہ ہو۔ ہم اس کو اس وقت تک ناسخ قرار نہ دیں گے جب تک کہ یقین سے نہ جان لیں گے۔

دلیل نمبر①: یہ قول ماقبل کے حکم کا ناسخ نہیں کیونکہ یونس بن مالک کی روایت دلالت کرتی ہے کہ سامان مقتول کا قاتل کو دینا واجب نہیں۔ روایت یہ ہے:

۵۰۸۲ : حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ ، أَخَا أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، بَارَزَ مَرْزُبَانَ الصَّرَارَةَ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً ، فَكَسَرَ الْقَرَبُوْسَ وَخَلَصَتْ اِلَيْهِ فَقَتَلَهُ فَقَوَّمَ سَلَبَهُ ثَلَاثِيْنَ أَلْفًا ، فَلَمَّا صَلَّيْنَا الصُّبْحَ غَدَا عَلَيْنَا عُمَرُ ، فَقَالَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ :إِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْأَسْلَابَ ، وَإِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا وَلَا أَرَانَا إِلَّا خَامِسِيْهِ فَقَوَّمْنَاهُ ثَلَاثِيْنَ أَلْفًا ، فَدَفَعْنَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ سِتَّةَ آلَافٍ فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلُ إِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْأَسْلَابَ ثُمَّ خَمَّسَ سَلَبَ الْبَرَاءِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُخَمِّسُوْنَ ، وَلَهُمْ أَنْ يُخَمِّسُوْا ، وَأَنَّ الْأَسْلَابَ ، لَا يَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ دُوْنَ أَهْلِ الْعَسْكَرِ .وَقَدْ حَضَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، مَا كَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ عَلَى كُلِّ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فِيْ تِلْكَ الْحَرْبِ خَاصَّةً وَقَدْ كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ حَضَرَ ذٰلِكَ أَيْضًا بِحُنَيْنٍ ،

وَقَضَى لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسْلَابِ الْقَتْلَى الَّذِيْنَ قَتَلَهُمْ فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ مُوْجِبًا ، بِخِلَافِ مَا أَرَادَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَلَبِ الْمَرْزُبَانِ وَقَدْ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ حَاضِرًا ذٰلِكَ أَيْضًا ، مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِحُنَيْنٍ ، وَمِنْ عُمَرَ فِيْ يَوْمِ الْبَرَاءِ فَكَانَ ذٰلِكَ - عِنْدَهُ -عَلٰى مَا رَأٰى عُمَرُ ، عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، لَمْ يَجْعَلُوْا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ عَلَى النَّسْخِ لِلْحُكْمِ الْمُتَقَدِّمِ لِذٰلِكَ ، فِيْ يَوْمِ بَدْرٍ.

۵۰۸۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بھائی براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے مرزبان ضرارہ سے مقابلہ کیا۔ انہوں نے اس کو ایک نیزہ مارا جو زین کی اگلی جانب کو توڑتا ہوا اس کو جا لگا جس سے وہ ہلاک ہو گیا اس کے سامان کی قیمت تیس ہزار لگی۔ جب ہم صبح کی نماز پڑھ چکے تو ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو کہنے لگے۔ ہم مقتول کے سامان کا خمس نہیں لیا کرتے مگر براء کا سامان ایک بڑی مقدار مال کو پہنچ گیا ہے ہمارا خیال ہے کہ اس کا خمس لیں ہم نے اس کی قیمت کا اندازہ تیس ہزار لگایا۔ پس ہم نے چھ ہزار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں ہم سامان مقتول کا خمس نہیں لیتے۔ پھر براءؓ کے سامان سے خمس وصول کیا۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ سامان مقتول کا خمس نہ تھا اور وہ خمس لے بھی سکتے تھے کیونکہ وہ سامان قاتلین کو دینا لازم نہ تھا کہ اس میں کسی اور لشکری کو شریک نہ کیا جائے۔ حالانکہ صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حنین کے روز جب "من قتل قتيلا فله سلبه" فرمایا گیا موجود تھے۔ تو ان کے نزدیک اس ارشاد کا مطلب یہ نہیں تھا کہ یہ فقط حنین کی لڑائی کے لئے ہے اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ خود حنین میں موجود تھے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے ان تمام مقتولین کے سامان کا فیصلہ فرمایا۔ جو ان کے ہاتھ سے مارے گئے تھے۔ وہ سامان ان کے ہاں لازم نہ تھا۔ بخلاف اس کے جس کا ارادہ فاروقؓ نے مرزبان کے سامان میں کیا اور غزوہ حنین میں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ خود موجود تھے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حنین کے روز فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو براءؓ کے دن پیش آیا وہ ان کے ہاں بھی اس ارشاد کے خلاف تھا۔ پس ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین والے ارشاد "من قتل قتيلا فله سلبه" کو یوم بدر والے حکم کا ناسخ قرار نہیں دیا۔

۵۰۸۳: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ مَكْحُوْلًا أَيُخَمَّسُ السَّلَبُ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنِيْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَالِكٍ ، بَارَزَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَاءِ فَارِسٍ ، فَقَتَلَهُ فَأَخَذَ الْبَرَاءُ سَلَبَهُ فَكَتَبَ فِيْهِ إِلٰى عُمَرَ .فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى الْأَمِيْرِ أَنْ اقْبِضْ إِلَيْكَ خُمُسَهُ، وَادْفَعْ إِلَيْهِ مَا

بَقِيَ فَقَبَضَ الْأَمِيرُ خُمُسَهُ فَهٰذَا مَكْحُوْلٌ ، قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا فِي الْأَسْلَابِ إِلَى مَا ذَكَرْنَا.

۵۰۸۳: عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان کو بتلایا کہ انہوں نے مکحول سے پوچھا کیا مقتول کے سامان سے قاتل خمس ادا کرے گا تو انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی کہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک فارسی سردار کا مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت براءؓ نے اس کا سامان لے لیا تو اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیر لشکر کی طرف لکھا کہ ان سے خمس لے لو اور بقیہ ان کے حوالے کر دو امیر نے خمس لے لیا۔ عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے بیان کیا کہ ان کے والد نے ان کو بتلایا کہ انہوں نے مکحول سے پوچھا کیا مقتول کے سامان سے قاتل خمس ادا کرے گا تو انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی کہ براء بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک فارسی سردار کا مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت بارءؓ نے اس کا سامان لے لیا تو اس سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ امیر لشکر کی طرف لکھا کہ ان سے خمس لے لو اور بقیہ ان کے حوالے کر دو امیر نے خمس لے لیا۔

حاصل روایات: تو مکحول نے بھی سامان مقتول میں وہی بات ذکر کی جو ہم نے بیان کی۔

۵۰۸۴ : وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :الْفَرَسُ مِنَ النَّفَلِ ، ثُمَّ عَادَ لِمَسْأَلَتِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذٰلِكَ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ :الْأَنْفَالُ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ مَا هِيَ ؟ قَالَ الْقَاسِمُ :فَلَمْ يَزَلْ يُحَالُهُ حَتّٰى كَادَ يُخْرِجُهُ .

۵۰۸۴: زہری نے قاسم بن محمد سے نقل کیا کہ میں نے ایک آدمی سے سنا جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مال غنیمت کے متعلق پوچھ رہا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس کا سامان اور گھوڑا وہ مال غنیمت سے ہے اس نے پھر سوال دھرایا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر بھی یہی جواب دیا آدمی نے پھر کہا وہ مال غنیمت جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے؟ قاسم کہنے لگے وہ سوال کو بار بار دھراتا رہا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ اس کو باہر نکال دیں۔

۵۰۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَالَ السَّلَبُ وَالْفَرَسُ مِنَ الْأَنْفَالِ .

۵۰۸۵: زہری نے قاسم بن محمد سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مال غنیمت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ اس کا سامان اور گھوڑا مال غنیمت سے ہے۔

۵۰۸۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَرَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :

أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَهُ، فَأَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَسَأَلَهُ عَنِ السَّلَبِ ، فَقَالَ السَّلَبُ مِنَ النَّفْلِ ، وَفِي النَّفْلِ الْخُمُسُ فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ جَعَلَ فِي السَّلَبِ الْخُمُسَ ، وَجَعَلَهُ مِنَ الْأَنْفَالِ ، وَقَدْ كَانَ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ تَسْلِيْمِهِ إِلَى الزُّبَيْرِ سَلَبَ الْقَتِيْلِ الَّذِيْ كَانَ قَتَلَهُ.فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا تَقَدَّمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ، لَمْ يَكُنْ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْسُوْخًا ، وَأَنْ مَا قَضَى بِهِ مِنْ سَلَبِ الْقَتِيْلِ الَّذِيْ قَتَلَهُ الزُّبَيْرُ ، إِنَّمَا كَانَ لِقَوْلٍ كَانَ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْهُ، أَوْ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِمَامَ لَوْ بَعَثَ سَرِيَّةً ، وَهُوَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَتَخَلَّفَ هُوَ وَسَائِرُ الْعَسْكَرِ عَنِ الْمُضِيِّ مَعَهَا ، فَغَنِمَتْ تِلْكَ السَّرِيَّةُ غَنِيْمَةً ، كَانَتْ تِلْكَ الْغَنِيْمَةُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا تَوَلَّوْا مَعَهُمْ قِتَالًا ، وَلَا تَكُوْنُ هٰذِهِ السَّرِيَّةُ أَوْلٰى بِمَا غَنِمَتْ ، مِنْ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ ، وَإِنْ كَانَتْ قَاتَلَتْ حَتّٰى كَانَ عَنْ قِتَالِهَا مَا غَنِمَتْ وَلَوْ كَانَ الْإِمَامُ نَفَّلَ تِلْكَ السَّرِيَّةَ -لَمَّا بَعَثَهَا - الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمَتْ ، كَانَ ذٰلِكَ لَهَا عَلٰى مَا نَفَّلَهَا إِيَّاهُ الْإِمَامُ ، وَكَانَ مَا بَقِيَ مِمَّا غَنِمَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فَكَانَتِ السَّرِيَّةُ الْمَبْعُوْثَةُ لَا تَسْتَحِقُّ مِمَّا غَنِمَتْ دُوْنَ سَائِرِ أَهْلِ الْعَسْكَرِ إِلَّا مَا خَصَّهَا بِهِ الْإِمَامُ دُوْنَهُمْ فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْعَسْكَرِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، لَا يَسْتَحِقُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ شَيْئًا مِمَّا تَوَلّٰى أَخْذَهُ مِنْ أَسْلَابِ الْقَتْلٰى وَغَيْرِهَا ، إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ سَائِرُ أَهْلِ الْعَسْكَرِ ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ نَفَّلَهُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ لَهُ بِتَنْفِيلِ الْإِمَامِ لَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۰۸۶: زہری نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں ان کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک عراقی آیا اور اس نے سامان مقتول کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا اس کا سامان مال غنیمت ہے اور مال غنیمت میں خمس ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو سامان کے متعلق خمس کا حکم لگا رہے ہیں اور اس کے سامان کو مال غنیمت قرار دے رہے ہیں حالانکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ جان چکے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس مقتول کا سامان عنایت فرمایا جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن جو کچھ کیا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں منسوخ نہ تھا اور جس مقتول کو زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا اس کا سامان ان کو اسی بات کے پیش نظر دیا گیا جو ہم نے ذکر کیا یا اس کا کچھ اور مطلب تھا۔ معانی آثار کو درست کرنے کا یہی طریقہ ہے۔ قیاس کے لحاظ سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر امام کوئی لشکر روانہ کرے اور وہ لشکر دارالحرب میں ہو اور امام اور بقیہ لشکر اس چھوٹے لشکر کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر وہ لشکر مال غنیمت لے آئیں تو یہ غنیمت ان کے اور باقی لشکر کے مابین تقسیم ہوگی۔ خواہ وہ لڑائی میں ان کے ساتھ شریک نہ تھے اور یہ چھوٹا لشکر اس مال غنیمت کا دوسروں سے زیادہ حقدار نہ ہوگا اگرچہ جنگ فقط انہی نے لڑی ہے اور ان کی وجہ سے مال غنیمت ملا ہے اور اگر امام اس لشکر کو روانہ کرتے وقت غنیمت میں سے پانچواں حصہ ان کے لئے مقرر کر دے تو ان کو وہ ملے گا جو امام نے ان کے لئے مقرر کیا اور باقی مال ان کے اور باقی لشکر کے درمیان تقسیم ہوگا فلہٰذا یہ لشکر باقی لشکر سے الگ صرف اتنے مال کا حقدار ہوگا۔ جو امام نے ان کے لئے مخصوص کیا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دارالحرب میں جتنا لشکر ہے ان میں سے کوئی بھی اس سامان کا حقدار نہیں ہوگا جو اس نے مقتول افراد کے سامان وغیرہ سے حاصل کیا بلکہ وہ باقی لشکر کی طرح استحقاق رکھتا ہے البتہ یہ کہ امام اس کے لئے اس میں سے کچھ حصہ مقرر فرما دے فلہٰذا یہ اسے امام کے مقرر کرنے سے ملے گا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مذہب یہی ہے۔

حاصل روایات : یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جو سامان کے متعلق خمس کا حکم لگا رہے ہیں اور اس کے سامان کو مال غنیمت قرار دے رہے ہیں حالانکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ جان چکے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو اس مقتول کا سامان عنایت فرمایا جس کو انہوں نے قتل کیا تھا۔

اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن جو کچھ کیا وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں منسوخ نہ تھا اور جس مقتول کو زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا اس کا سامان ان کو اسی بات کے پیش نظر دیا گیا جو ہم نے ذکر کی یا اس کا کچھ اور مطلب تھا۔ معانی آثار کو درست کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

قیاس کے لحاظ سے اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر امام کوئی لشکر روانہ کرے اور وہ لشکر دارالحرب میں ہو اور امام اور بقیہ لشکر اس چھوٹے لشکر کے ساتھ شریک نہ ہو۔ پھر وہ لشکر مال غنیمت لے آئیں تو یہ غنیمت ان کے اور باقی لشکر کے مابین تقسیم ہو گی۔

خواہ وہ لڑائی میں ان کے ساتھ شریک نہ تھے اور یہ چھوٹا لشکر اس مال غنیمت کا دوسروں سے زیادہ حقدار نہ ہوگا اگرچہ جنگ فقط انہی نے لڑی ہے اور ان کی وجہ سے مال غنیمت ملا ہے اور اگر امام اس لشکر کو روانہ کرتے وقت غنیمت میں سے پانچواں حصہ

ان کے لئے مقرر کردے تو ان کو وہ ملے گا جو امام نے ان کے لئے مقرر کیا اور باقی مال ان کے اور باقی لشکر کے درمیان تقسیم ہوگا فلہٰذا یہ لشکر باقی لشکر سے الگ صرف اتنے مال کا حقدار ہوگا۔ جو امام نے ان کے لئے مخصوص کیا ہے۔

تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دارالحرب میں جتنا لشکر ہے ان میں سے کوئی بھی اس سامان کا حقدار نہیں ہوگا جو اس نے مقتول افراد کے سامان وغیرہ سے حاصل کیا بلکہ وہ باقی لشکر کی طرح استحقاق رکھتا ہے البتہ یہ کہ امام اس کے لئے اس میں سے کچھ حصہ مقرر فرمادے فلہٰذا یہ اسے امام کے مقرر کرنے سے ملے گا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے۔

تائیدی دلیل کہ سلب لشکری کو دینا لازم نہیں:

۵۰۸۷ :وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْهَرَوِيُّ ، قَالَ ثَنَا دُحَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ثَنَا صَفْوَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَوْفٍ قَالَ الْوَلِيْدُ :وَحَدَّثَنِيْ ثَوْرٌ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ جُبَيْرٍ ، عَنْ عَوْفٍ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ ، أَنَّ مَدَدِيًّا رَافَقَهُمْ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ ، وَأَنَّ رُوْمِيًّا كَانَ يَشُدُّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَيُغْرِى بِهِمْ ، فَتَلَطَّفَ لَهُ ذٰلِكَ الْمَدَدِيُّ ، فَقَعَدَ لَهُ تَحْتَ صَخْرَةٍ فَلَمَّا مَرَّ بِهِ ، عَرْقَبَ فَرَسَهُ، وَخَرَّ الرُّوْمِيُّ لِقَفَاهُ، فَعَلَاهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَأَقْبَلَ بِفَرَسِهٖ، وَسَيْفِهٖ، وَسَرْجِهٖ، وَلِجَامِهٖ، وَمِنْطَقَتِهٖ، وَسِلَاحِهٖ، كُلُّ ذٰلِكَ مُذَهَّبٌ بِالذَّهَبِ وَالْجَوْهَرِ ، إِلَى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ ، فَأَخَذَ مِنْهُ خَالِدٌ طَائِفَةً ، وَنَفَّلَهُ بَقِيَّتَهُ. فَقُلْتُ يَا خَالِدُ ، مَا هٰذَا ؟ أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الْقَاتِلَ السَّلَبَ كُلَّهُ .قَالَ بَلٰى ، وَلٰكِنِّيْ اسْتَكْثَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّيْ وَاللّٰهِ لَأُعَرِّفَنَّكَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَوْفٌ :فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ خَبَرَهُ، فَدَعَاهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْمَدَدِيِّ بَقِيَّةَ سَلَبِهٖ ، فَوَلّٰى خَالِدٌ لِيَدْفَعَ سَلَبَهُ .فَقُلْتُ :كَيْفَ رَأَيْتَ يَا خَالِدُ ؟ أَوَلَمْ أَفِ لَكَ بِمَا وَعَدْتُكَ ؟ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا خَالِدُ ، لَا تُعْطِهٖ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ ، هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوْ أُمَرَائِيْ؟ لَكُمْ صَفْوَةُ أَمْرِهِمْ ، وَعَلَيْهِمْ كَدَرُهُ أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ أَمَرَ خَالِدًا بِدَفْعِ بَقِيَّةِ السَّلَبِ إِلَى الْمَدَدِيِّ فَلَمَّا تَكَلَّمَ عَوْفٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهٖ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا أَنْ لَا يَدْفَعَهُ إِلَيْهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّلَبَ لَمْ يَكُنْ وَاجِبًا لِلْمَدَدِيِّ ، بِقَتْلِهِ الَّذِيْ كَانَ ذٰلِكَ السَّلَبُ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ وَاجِبًا لَهُ بِذٰلِكَ إِذًا ، لَمَا مَنَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلَامٍ كَانَ مِنْ غَيْرِهٖ. وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ خَالِدًا بِدَفْعِهٖ إِلَيْهِ، وَلَهُ دَفْعُهُ إِلَيْهِ، وَأَمَرَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَنْعِهٖ مِنْهُ، وَلَهُ مَنْعُهُ مِنْهُ، كَقَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ لِأَبِيْ

طَلْحَةَ ، فِیْ حَدِیْثِ .الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ الَّذِیْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِیْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اِنَّا كُنَّا لَا نُخَمِّسُ الْاَسْلَابَ ، وَاِنَّ سَلَبَ الْبَرَاءِ قَدْ بَلَغَ مَالًا عَظِیْمًا ، وَلَا اَرَانَا اِلَّا خَامِسِیْهِ قَالَ :فَخَمَّسَهُ .فَاَخْبَرَ عُمَرُ اَنَّهُمْ كَانُوْا لَا یُخَمِّسُوْنَ الْاَسْلَابَ ، وَلَهُمْ اَنْ یُخَمِّسُوْهَا ، وَاَنَّ تَرْكَهُمْ تَخْمِیْسَهَا ، اِنَّمَا كَانَ بِتَرْكِهِمْ ذٰلِكَ لَا لِاَنَّ الْاَسْلَابَ قَدْ وَجَبَتْ لِلْقَاتِلِیْنَ ، كَمَا تَجِبُ لَهُمْ سُهْمَانُهُمْ مِنَ الْغَنِیْمَةِ .فَكَذٰلِكَ مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَدِیْثِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ ، مِنْ اَمْرِهِ خَالِدًا بِمَا اَمَرَهُ بِهٖ ، وَمِنْ نَهْیِهٖ اِیَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَمَّا نَهَاهُ عَنْهُ، اِنَّمَا اَمَرَهُ بِمَا لَهُ اَنْ یَّاْمُرَ بِهٖ ، وَنَهَاهُ عَمَّا لَهُ اَنْ یَنْهَاهُ عَنْهُ وَفِیْمَا ذَكَرْنَا دَلِیْلٌ صَحِیْحٌ اَنَّ السَّلَبَ لَا یَجِبُ لِلْقَاتِلِیْنَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ

۵۰۸۷: عبدالرحمٰن بن جبیر نے اپنے والد سے انہوں نے عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ موتہ کے موقع پر ایک لشکری میرے ساتھ ہولیا ایک رومی مسلمانوں پر حملہ کرتا تھا اور ان کا پیچھا کرتا تھا اس لشکری نے اس رومی کے ساتھ نرمی کا سلسلہ اختیار کر کے اس کو مہلت دی اور اس کی تاک میں ایک چٹان کے نیچے بیٹھ گیا جب وہ وہاں سے گزرا تو اس نے اس کے گھوڑے کے پاؤں کاٹ ڈالے رومی اپنی گردن کے بل جا گرا لشکری نے اس پر تلوار کے وار کر کے قتل کر دیا پھر وہ اس کا گھوڑا' تلوار' زین' کمر بند' لگام اور اسلحہ لے کر حضرت خالد بن ولیدؓ کی خدمت میں آیا یہ تمام سامان سونے اور جواہرات سے مرصع تھا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس سے کچھ مال لے لیا اور باقی اس کو دے دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو مقتول کا تمام سامان دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں جانتا ہوں لیکن میرے خیال میں یہ بہت زیادہ مال ہے۔ عوف کہنے لگے میں نے کہا میں یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور عرض کروں گا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو میں نے آپ تک یہ بات پہنچائی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا لشکری کا باقی مال بھی اسے دے دو۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ وہ مال واپس دینے کو لوٹے تو میں نے کہا اے خالد رضی اللہ عنہ! تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا میں نے تم سے کیا ہوا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے اور فرمایا اے خالد! اسے مت دو۔ پھر میری طرف توجہ فرما کر فرمایا۔ کیا تم لوگ میرے مقرر کردہ امراء کو چھوڑ دو گے کہ تمہارے لئے تو عمدہ اشیاء اور ان کے لئے خراب مال ہو۔ ذرا غور کرو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ باقی مال بھی اس مجاہد کو واپس کر دیا جائے۔ پھر جب حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق کچھ طنز والی بات کی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اس کو مال مت واپس دو۔ تو یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ سامان قتل کی وجہ سے لشکری کو دینا واجب نہیں ہے اگر وہ قتل کی وجہ سے واجب ہوتا تو کسی دوسرے شخص کی

گفتگو کے باوجود جناب رسول اللہ ﷺ اس سامان کو نہ روکتے بلکہ ضرور دیتے۔ لیکن آپ ﷺ نے خالد بن ولید کو حکم دیا کہ وہ مال دے دو۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو دینے کا حق تھا اور پھر منع فرما دیا تو اس سے ثابت ہوا روکنے کا بھی حق حاصل تھا۔ جیسا کہ حضرت براءؓ کی روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور ہم نے اس کو اس باب میں ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم پانچواں حصہ نہیں لیتے لیکن حضرت براءؓ کو جو سامان ملا ہے وہ بہت بڑا مال ہے اور ہم اس کا پانچواں حصہ لیں گے۔ چنانچہ انہوں نے خمس لیا۔ تو اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتلا دیا کہ وہ مقتول کے مال سے خمس نہیں لیتے تھے لیکن خمس لینے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ ان کا خمس نہ لینا اس اختیار کی وجہ سے ہے۔ اس وجہ سے ہرگز نہیں کہ وہ قتل کرنے والوں کے لئے لازم ہو گیا جیسا کہ ان کے لئے مال غنیمت سے حصہ لازم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ کیا کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا پھر آپ نے منع فرما دیا۔ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ اس کا حکم دینے اور منع کرنے ہر دو باتوں کا اختیار رکھتے تھے۔ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے۔ اب اس میں اس بات کی واضح دلیل مل گئی کہ قاتلین کو مقتول مشرکین کا سامان دینا لازم نہیں ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ٤٤' مسند احمد ٢٧/٦۔

مزید تائیدی روایت:

٥٠٨٨ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ : ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا .فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ ، وَجَلَسَتِ الشُّيُوْخُ تَحْتَ الرَّايَاتِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ ، جَاءَ تِ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفْلَهُمْ فَقَالَ الشُّيُوْخُ : لَا تَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْنَا ، فَإِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ ، وَلَوْ انْهَزَمْتُمْ كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ يَقُوْلُ : أَطِيْعُوْنِيْ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ ، كَمَا رَأَيْتُمْ عَاقِبَةَ أَمْرِيْ ، حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَأَنْتُمْ كَارِهُوْنَ ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوَاءِ بِمَا قَسَمَ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّبَّانَ ، مَا كَانَ جَعَلَهُ لَهُمْ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْأَسْلَابَ لَا تَجِبُ لِلْقَاتِلِيْنَ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا مَنَعَهُمْ مِنْهَا ، وَلَا أَعْطَاهُمْ أَسْلَابَ مَنِ اسْتَأْثَرُوْا بِقَتْلِهِ ، دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ ، مِمَّنْ تَخَلَّفَ عَنْهُمْ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا وَجْهُ مَنْعِهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ مَا كَانَ جَعَلَهُ لَهُمْ ؟ قِيلَ لَهُ : لِأَنَّ مَا كَانَ جَعَلَهُ لَهُمْ ، فَإِنَّمَا كَانَ لِأَنْ يَفْعَلُوا مَا هُوَ صَلَاحٌ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ ، وَلَيْسَ مِنْ صَلَاحِ الْمُسْلِمِينَ تَرْكُهُمُ الرَّايَاتِ ، وَالْخُرُوجُ عَنْهَا ، وَإِضَاعَةُ الْحَافِظِينَ لَهَا فَلَمَّا خَرَجُوا عَنْ ذَلِكَ ، كَانُوا قَدْ خَرَجُوا عَنِ الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ يَسْتَحِقُّونَ مَا جُعِلَ لَهُمْ ، فَمَنَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ ، وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

۵۰۸۸: عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ جب بدر کا دن آیا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس طرح کیا اس کو یہ یہ ملے گا۔ تو جوان آگے نکل گئے اور بوڑھے جھنڈوں کے نیچے بیٹھے رہے۔ جب غنیمت کا مال آیا تو نوجوان اپنا اضافی حصہ طلب کرنے لگے۔ بوڑھوں نے کہا تمہیں ہم پر ترجیح حاصل نہیں ہے۔ ہم جھنڈوں کے نیچے تھے اگر تمہیں (خدانخواستہ) شکست ہوتی تو ہم تمہارے لئے پشت پناہ تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاردی "**یسئلونك عن الانفال تا كما اخرجك ربك من بيتك بالحق وان فريقا من المؤمنين لكارهون**" (الانفال ۵) آپ نے پہلی پانچ آیات پڑھ کر سنائیں اور فرمایا تم اس معاملے میں میری بات مانو جیسا کہ تم میری کہی ہوئی بات کا انجام دیکھ چکے ہو۔ جبکہ تم گھر سے اس حال میں نکلے کہ تم (لڑائی کو) ناپسند کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ نے ان کے مابین برابر تقسیم کر دیا۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے نوجوانوں سے اس چیز کو روک لیا جو بطور انعام ان کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے مقتول کا سامان مجاہد کو دینا لازم نہیں۔ اگر ایسا تسلیم نہ کیا جائے تو آپ ان سے اس سامان کو نہ روکتے اور قاتلین کے علاوہ دوسروں کو نہ دیتے جو پیچھے جھنڈوں کی حفاظت میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ نے مقرر فرما کر پھر کیونکر عنایت نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان کے لئے جو مقرر فرمایا وہ اس طور پر مقرر فرمایا تھا کہ وہ کام تمام مسلمانوں کے لئے کریں اور جھنڈوں کا چھوڑ کر جانا اس میں عام مسلمانوں کے لئے بہتری نہ تھی۔ بلکہ اس سے حفاظت کرنے والوں کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ جب وہ اس سے نکل گئے تو استحقاق کی خصوصی وجہ جاتی رہی۔ اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے اعلان کے باوجود ان کو عنایت نہ فرمایا۔ واللہ اعلم۔

حاصل روایات : اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے نوجوانوں سے اس چیز کو روک لیا جو بطور انعام ان کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے مقتول کا سامان مجاہد کو دینا لازم نہیں۔ اگر ایسا تسلیم نہ کیا جائے تو آپ ان سے اس سامان کو نہ روکتے اور قاتلین کے علاوہ دوسروں کو نہ دیتے جو پیچھے جھنڈوں کی حفاظت میں مصروف تھے۔

ایک اعتراض:

آپ ﷺ نے مقرر فرما کر پھر کیونکر عنایت نہیں فرمایا۔

جواب: نمبرا: آپ ﷺ نے ان کے لئے جو مقرر فرمایا وہ اس طور پر مقرر فرمایا تھا کہ وہ کام تمام مسلمانوں کے لئے کریں اور

جھنڈوں کا چھوڑ کر جانا اس میں عام مسلمانوں کے لئے بہتری نہ تھی۔ بلکہ اس سے حفاظت کرنے والوں کے ضائع ہونے کا خطرہ تھا۔ جب وہ اس سے نکل گئے تو استحقاق کی خصوصی وجہ جاتی رہی۔ اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے اعلان کے باوجود ان کو عنایت نہ فرمایا۔ واللہ اعلم

نمبر ②: اس سے زیادہ آسان بات یہ ہے کہ وہ دینا ان کو واجب نہ تھا آپ کی مرضی پر موقوف تھا آپ نے ان کو دینا مناسب نہ سمجھا اس لئے نہیں دیا۔ (مترجم)

بَابُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى

قرابتداروں کا حصہ

نمبر ①: اہل قرابت رسول اللہ ﷺ کا خمس میں دوسرے کے علاوہ کوئی مخصوص نہیں ہے یہ قول امام حسن بصری اور حسن بن محمد بن حنفیہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: فریق ثانی کا مؤقف جن میں امام ابن مسیب، ائمہ احناف اور بعض مالکیہ رحمہم اللہ شامل ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ان کو خمس الخمس ملتا تھا اور اس کو آپ ﷺ جس طرح چاہتے ان میں صرف فرماتے تھے۔ فریق ثالث کا قول ہے۔

مؤقف اوّل: جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کا حصہ آپ کی زندگی میں بھی خمس میں مقرر نہ تھا اور وفات کے بعد بھی مقرر نہیں صرف علت فقر و مسکنت پائے جانے کی صورت میں دیا جائے گا دلیل یہ ہے۔

۵۰۸۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ أَثَرَ الرَّحٰى فِي يَدِهَا وَقَدْ بَلَغَهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ سَبْيٌ ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا ، فَلَمْ تَلْقَهُ ، وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ ، فَأَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ قَالَ : فَأَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ فَقَالَ مَكَانَكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا تُكَبِّرَانِ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ ، وَتُسَبِّحَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا ، فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

۵۰۸۹: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہاتھوں میں چکی کے نشانات کی شکایت کر رہی تھیں اور حاضری اس وقت ہوئی

جب ان کو اطلاع ملی کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ ایک خادم کا مطالبہ لے کر حاضر ہوئیں مگر آپ سے ملاقات نہ ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے ملیں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بات بتلائی۔ پس جب جناب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر رہو پھر جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدمین مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا میں تم دونوں کو ایسی چیز نہ بتلا دوں جو اس سے بہت بہتر ہے جو تم نے مجھ سے مانگی ہے۔ تم دونوں ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد اللہ اس وقت پڑھا کرو جب تم اپنے بستروں پر لیٹ جاؤ۔ یہ تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے۔

تخریج : بخاری فی فضائل الصحابہ باب۹، والنفقات باب۶، والدعوات باب۱۰، مسلم فی الذکر ۸۰/۸۱، ابو داؤد فی الادب باب۱۰۰، ترمذی فی الدعوات باب۲۴۔

۵۰۹۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰهُ أَبَاكِ بِسَعَةٍ وَرَقِيْقٍ فَأْتِيْهِ فَاطْلُبِي مِنْهُ خَادِمًا فَأَتَتْهُ ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أُعْطِيكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ ، وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ، وَلٰكِنْ أَبِيْعُهَا ، وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ، أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا ؟ عَلَّمَنِيْهِ جِبْرَائِيْلُ ، كَبِّرَا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا ، وَسَبِّحَا عَشْرًا ، وَاحْمَدَا عَشْرًا ، وَإِذَا آوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ .

۵۰۹۰: عطاء بن سائب نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک دن کہا کہ تمہارے والد کے ہاں خوش حالی مال کی صورت میں اور غلام آئے ہیں۔ تم اپنے والد کے ہاں جاؤ اور ان سے خادم طلب کرو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور اس بات کا تذکرہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کیا تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اصحاب صفہ کو بھوک میں لپٹتا چھوڑ کر تم دونوں کو خادم نہ دوں گا۔ میرے پاس ان پر خرچ کے لئے کچھ نہیں۔ میں غلاموں کو فروخت کر کے ان پر خرچ کروں گا۔ کیا میں تم دونوں کو اس سوال سے بہتر چیز نہ بتلا دوں۔ وہ چیز مجھے جبرائیل علیہ السلام نے سکھائی ہے ہر نماز کے بعد ۱۰ مرتبہ اللہ اکبر ۱۰ مرتبہ سبحان اللہ ۱۰ مرتبہ الحمد للہ پڑھ لیا کرو اور جب بستروں پر لیٹ جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔ پھر اس طرح ذکر کیا جیسا کہ سلیمان کی روایت ۵۰۸۹ میں ہے۔

۵۰۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ،

قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ حَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ ، أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ هِيَ وَأُمُّهَا حَتّٰى دَخَلَتْ عَلَى فَاطِمَةَ ، فَخَرَجْنَ جَمِيعًا فَأَتَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، وَمَعَهُ رَقِيْقٌ ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَخْدُمَهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :سَبَقَكُنَّ يَتَامَى أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ ذَوِى قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ مَعْلُوْمٌ ، وَلَا حَظَّ لَهُمْ مِنْهُ خِلَافُ حَظِّ غَيْرِهِمْ قَالُوْا وَإِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مَا جَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ : وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَبِقَوْلِهِ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ بِحَالِ فَقْرِهِمْ وَحَاجَتِهِمْ ، فَأَدْخَلَهُمْ مَعَ الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ فَكَمَا يَخْرُجُ الْفَقِيْرُ وَالْيَتِيْمُ وَالْمِسْكِيْنُ مِنْ ذٰلِكَ ، لِخُرُوْجِهِمْ مِنَ الْمَعْنَى الَّذِى بِهِ اسْتَحَقُّوْا مَا اسْتَحَقُّوْا مِنْ ذٰلِكَ ، فَكَذٰلِكَ ذَوُو قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَضْمُوْمُوْنَ مَعَهُمْ ، إِنَّمَا كَانُوْا ضُمُّوْا مَعَهُمْ لِفَقْرِهِمْ ، فَإِذَا اسْتَغْنَوْا ، خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ وَقَالُوْا :لَوْ كَانَ لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَظٌّ ، لَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ ، إِذْ كَانَتْ أَقْرَبَهُمْ إِلَيْهِ نَسَبًا ، وَأَمَسَّهُمْ بِهِ رَحِمًا ، فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا حَظًّا فِي السَّبْيِ الَّذِىْ ذَكَرْنَا ، وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنْهُ خَادِمًا وَلٰكِنَّهُ وَكَلَهَا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، لِأَنَّ مَا تَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا حُكْمُهَا فِيْهِ حُكْمُ الْمَسَاكِيْنِ ، فِيْمَا تَأْخُذُ مِنَ الصَّدَقَةِ فَرَأٰى أَنَّ تَرْكَهَا ذٰلِكَ وَالْإِقْبَالَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَسْبِيْحِهِ وَتَهْلِيْلِهِ ، خَيْرٌ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ وَأَفْضَلُ وَقَدْ قَسَمَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعَ الْخُمُسِ ، فَلَمْ يَرَيَا لِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ حَقًّا ، خِلَافَ حَقِّ سَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا هُوَ الْحُكْمُ عِنْدَهُمَا ، وَثَبَتَ -إِذْ لَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْهُمَا فِيْهِ -أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رَأْيَهُمْ فِيْهِ أَيْضًا .وَإِذَا ثَبَتَ الْإِجْمَاعُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمِنْ جَمِيْعِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِهِ وَوَجَبَ الْعَمَلُ بِهِ ، وَتَرْكُ خِلَافِهِ ثُمَّ هٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمَّا صَارَ الْأَمْرُ إِلَيْهِ، حَمَلَ النَّاسَ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۰۹۱: فضل بن حسن بن عمرو بن حکم بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے بیان کیا کہ میں اور میری والدہ دونوں

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہم سب مل کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ سے تشریف لائے تھے اور اس وقت آپ کے ساتھ غلام تھے میں نے آپ سے سوال کیا کہ ہمیں خادم عنایت فرمائیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل بدر کے یتیم تم سے سبقت کر گئے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت اس بات کی طرف گئی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لئے خمس غنیمت میں سے کوئی مقدار معلوم و متعین نہیں اور دوسروں کے حصہ سے الگ کوئی حصہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے وہ حصہ مقرر فرمایا جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے۔ واعلموا انما غنمتم من شئ ...... وابن السبیل)) (الانفال:۴۱) "وما افاء اللہ علی رسولہ ...... المساکین" (الحشر:۷) اور تم جان لو کہ جو کوئی چیز تمہیں مال غنیمت سے ملے سو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کا پانچواں حصہ ہے اور رسول کے لئے اور قرابت داروں کے لئے اور یتیموں کے لئے اور مساکین کے لئے اور مسافروں کے لئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ان سے بطور فیٔ دلوایا سو تم نے اس کے لئے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو جس پر چاہے غلبہ دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں والوں سے بطور فیٔ دلوائے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے اور رسول کا اور (رسول کے) قرابت داروں کا اور یتیموں کا اور مساکین کا اور مسافروں کا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں ان کے لئے مقرر فرمایا ہے وہ ان کے فقر و حاجت کے وقت ہے اسی لئے ان کو فقراء و مساکین میں داخل فرمایا ہے۔ تو جس طرح فقیر، یتیم و مساکین استحقاق کا سبب ختم ہو جانے سے اس سے نکل جاتے ہیں بالکل اسی طرح اقرباء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ان کے ساتھ ملایا گیا تو فقر کی وجہ سے ملایا گیا پس جب وہ مالدار ہو جائیں گے تو اس سے نکل جائیں گے۔ یہ علماء فرماتے ہیں کہ اگر خالص قرابت نبوت کی وجہ سے ان کا حصہ مقرر ہوتا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ان میں سے ہوئیں کیونکہ نسبی اعتبار سے وہ آپ کے قریب تر تھیں اور رحم کے اعتبار سے نزدیک تر تھیں۔ لیکن آپ نے ان کے لئے ان قیدیوں میں حصہ نہیں رکھا جن کا ہم نے تذکرہ کیا اور ان کو کوئی خادم عنایت نہیں فرمایا۔ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے حوالے کیا کیونکہ آپ اس میں سے جو کچھ حاصل کرتیں تو آپ صدقہ لینے کی وجہ سے مساکین سے شمار ہوتیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ ان کا اس مطالبہ سے دست بردار ہونا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر و تسبیح اور تہلیل کی طرف متوجہ ہونا اس سے بہتر اور افضل ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے تمام خمس تقسیم فرما دیا اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ان کے لئے عام مسلمانوں کے حق سے کوئی الگ حق خیال نہیں کیا۔ پس اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ہاں بھی یہی حکم ہے اور جب کسی صحابی نے بھی اس کا انکار نہیں کیا اور نہ ہی ان کی مخالفت کی تو ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام کی رائے بھی اس سلسلہ میں یہی تھی۔ پس جب حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اجماع ہو گیا تو یہ قول ثابت ہو گیا اور اس پر عمل کرنا لازم اور اس

کے خلاف کو چھوڑنا ضروری ہو گیا۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو خلافت ملی تو انہوں نے بھی لوگوں کو اسی بات کی ترغیب دی۔ جیسا کہ اس روایت میں مذکور ہے۔

۵۰۹۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ ، وَمَا وَلِيَ مِنْ أُمُوْرِ النَّاسِ ، كَيْفَ صَنَعَ فِي سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى قَالَ :سَلَكَ بِهِ -وَاللّٰهِ- سَبِيْلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قُلْتُ وَكَيْفَ ؟ وَأَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ ؟ قَالَ :إِنَّهُ -وَاللّٰهِ- مَا كَانَ أَهْلُهُ يَصْدُرُوْنَ إِلَّا عَنْ رَأْيِهِ قُلْتُ فَمَا مَنَعَهُ؟ قَالَ :كَرِهَ -وَاللّٰهِ- أَنْ يُدَّعَى عَلَيْهِ خِلَافُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدْ أَجْرَاهُ عَلٰى مَا كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَجْرَيَاهُ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ رَأٰى ذٰلِكَ عَدْلًا وَلَوْ كَانَ رَأْيُهُ، خِلَافَ ذٰلِكَ ، مَعَ عِلْمِهِ، وَدِيْنِهِ، وَفَضْلِهِ -إِذًا لَرَدَّهُ إِلٰى مَا رَأٰى وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۰۹۲: محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب عراق کی حکومت ملی اور لوگوں کے معاملات ان کے سپرد ہوئے تو آپ نے قرابت داروں کے حصہ کے سلسلہ میں کیا عمل کیا۔ انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم! وہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے راستہ پر چلے۔ میں نے پوچھا کیسے؟ حالانکہ تم فلاں فلاں بات کہتے ہو؟ وہ کہنے لگے اللہ کی قسم! ان کے گھر والے تو ان کی رائے سے لوٹنے والے تھے۔ میں نے کہا پھر انہوں نے کیوں نہ کیا؟ کہنے لگے۔ انہوں نے اس بات کو ناپسند سمجھا کہ لوگ ان کے خلاف یہ کہیں گے کہ انہوں نے حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کے طرز عمل کے خلاف کیا۔ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے اسی بات کو ہی جاری رکھا جس کو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم نے جاری کیا تھا کیونکہ انہوں نے اسی کو عدل سمجھا۔ اگر ان کی رائے اس کے مخالف ہوتی تو علم، فضل اور دینی عظمت کے تقاضے سے وہ ضرور اس رائے کو رد فرما دیتے۔ انہوں نے اس روایت کو بھی بطور دلیل پیش کیا۔

حاصل روایات: یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے اسی بات کو ہی جاری رکھا جس کو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم نے جاری کیا تھا کیونکہ انہوں نے اسی کو عدل سمجھا۔ اگر ان کی رائے اس کے مخالف ہوتی تو علم، فضل اور دینی عظمت کے تقاضے سے وہ ضرور اس رائے کو رد فرما دیتے۔

فریق اوّل کی مزید دلیل: انہوں نے اس روایت کو بھی بطور دلیل پیش کیا۔

۵۰۹۳: بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِي ، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ قَالَ :اَمَّا قَوْلُهٗ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامٍ ، لِلّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ ، لِلرَّسُوْلِ ، وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتَامٰی وَالْمَسَاكِيْنِ .وَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَوْمٌ :مِنْهُمْ سَهْمُ ذَوِی الْقُرْبٰی لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ .وَقَالَ قَوْمٌ :سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ ثُمَّ اَجْمَعُوْا رَاْيَهُمْ اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِی الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- وَكَانَ ذٰلِكَ فِیْ اِمَارَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا :اَفَلَا تَرٰی اَنَّ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ اَجْمَعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ رَجَعَ اِلَی الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ الَّذِیْ تَكُوْنُ عُدَّةً لِلْمُسْلِمِيْنَ ، لِقِتَالِ عَدُوِّهِمْ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ لِذَوِی قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا مُنِعُوْا مِنْهُ، وَلَمَا صُرِفُوْا اِلٰی غَيْرِهِمْ ، وَلَا خَفِیَ ذٰلِكَ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، مَعَ عِلْمِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ ، وَتَقَدُّمِهٖ فِيْهِمْ وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِیْ جَوَابِهٖ لِنَجْدَةَ ، لَمَّا كَتَبَ اِلَيْهِ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذَوِی الْقُرْبٰی وَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ

۵۰۹۳: قیس بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن محمد بن علی سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا واعلموا انما غنمتم من شئی فان لله خمسه" (الانفال ۴۱) تو کہنے لگے فان لله خمسه سے تو کلام کو شروع فرمایا عبارت اس طرح ہے "لله الدنیا والآخرہ وللرسول ولذی القربٰی والیتامٰی والمساکین ای خمسه" دنیا و آخرت اللہ تعالیٰ کی ہے رسول اللہ ﷺ اور قرابت داروں اور یتامیٰ اور مساکین کے لئے خمس ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام اس بارے میں مختلف ہوئے۔ ایک جماعت کہتی تھی کہ رشتہ داروں کا حق خلیفہ کی قرابت کی وجہ سے ہے۔ بعض نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد آپ کا حصہ خلیفہ وقت کے لئے ہوگا۔ پھر اس بات پر سب متفق ہو گئے کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کی تیاری کے لئے صرف کیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں یہی طریق رائج رہا۔ ذرا غور فرمائیں کہ یہ صحابہ کرام کا متفقہ فیصلہ ہے اور یہ حصہ ان گھوڑوں اور اسلحہ کی طرف لوٹتا ہے۔ جس کو دشمن کے بالمقابل مسلمانوں نے تیار کیا ہے اور اگر یہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے حصہ مقرر ہوتا تو وہ اس کو نہ روکتے اور اس کو قطعاً کسی دوسرے مصرف میں نہ لگاتے اور یہ بات حسن بن محمد رحمہ اللہ جیسے مستند علم کے شہ سوار پر ہرگز مخفی نہ رہتی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نجدہ کے خط کے جواب میں ذی القربٰی کا حصہ دریافت کرنے پر یہی بات فرمائی۔ روایت یہ ہے۔

۵۰۹۴ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ ، قَالَ ثَنَا عَمِّیْ جُوَيْرِيَةُ

بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ يَزِيْدَ بْنَ هُرْمُزَ ، حَدَّثَهُ أَنَّ نَجْدَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى فَكَتَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ لَنَا وَقَدْ كَانَ دَعَانَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِيُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا ، وَيَقْضِيَ عَنْهُ مِنْ غَارِمِنَا ، فَأَبَيْنَا إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ ، وَرَأَيْنَا أَنَّهُ لَنَا .

۵۰۹۴: ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ہرمز نے مجھے بیان کیا کہ یمامہ کے حکمران نجدہ نے ابن عباس ﷠ کی طرف خط لکھا جس میں وہ ان سے ذوی القربیٰ کا حصہ دریافت کر رہا تھا تو ابن عباس ﷠ نے اس کی طرف لکھ بھیجا۔ کہ یہ حصہ ہمارے لئے ہے۔ حضرت عمر ﷛ نے ہمیں بلایا تھا کہ وہ اس حصہ میں سے ہماری بیواؤں کا نکاح کر دیں اور قرض داروں کا قرض اتار دیں۔ تو ہم نے انکار کر دیا اور ہم نے کہا کہ ہم اس صورت میں لیں گے کہ آپ تمام حصہ ہمیں دے دیں اور ہمارا خیال یہی تھا کہ یہ ہمارے لئے ہے اور ہمارا حق ہے۔

تخریج : نسائی فی الفئی باب۱ مسند احمد ۳۲۰/۱۔

۵۰۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ ، قَالَ : سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ : كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ ، وَفَرَضَ لَهُمْ فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَنَا شَاهِدٌ كُنَّا نَرَى أَنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّ قَوْمَهُمْ أَبَوْا عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ ، وَلَمْ يُظْلَمْ مَنْ أَبَى ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أُرِيْدَ فِيْ ذٰلِكَ بِقَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْفَقْرِ وَالْحَاجَةِ فَهٰذِهِ حُجَجُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى أَنَّ ذَوِي الْقُرْبَى ، لَا سَهْمَ لَهُمْ مِنَ الْخُمُسِ ، وَأَنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ بَعْدَهُ وَقَدْ خَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : كَانَ لَهُمْ سَهْمٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ ، وَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضَعَهُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۰۹۵: یزید بن ہرمز نے بیان کیا کہ نجدہ بن عامر نے ابن عباس ﷠ کی طرف لکھا کہ ذوی القربیٰ کے حصہ کا کیا حکم ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر کیا اور اس کو ان کے لئے مقرر کیا۔ تو انہوں نے لکھا اور میں اس موقعہ پر موجود تھا۔ کہ ہمارا خیال یہی تھا کہ اس سے جناب رسول اللہ ﷺ کی قرابت مراد ہے۔ مگر ہماری قوم نے ہمیں دینے سے انکار کر دیا۔ یہ ابن عباس ﷠ ہیں جو یہ بتلا رہے ہیں کہ ہماری قوم نے یہ حصہ ہمیں دینے سے انکار

کر دیا مگر جنہوں نے انکار کیا انہوں نے انکار کیے جانے والوں پر کوئی زیادتی نہیں کی۔ تو کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی قرابت سے یہاں وہی مراد ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا یعنی فقر ومحتاجی کی صورت میں ان کو دیا جائے گا۔ یہ فریق اوّل کے دلائل کا تذکرہ ہے۔ جو یہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے قرابت داروں کے لئے خمس میں سے کوئی حصہ مقرر نہیں نہ تو آپ کے زمانہ میں تھا اور نہ بعد میں ہے سوائے اس سبب کے جس کا تذکرہ ہوا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ذوی القربیٰ کا حصہ مقرر تھا اور وہ خمس الخمس یعنی خمس کا پانچواں حصہ ہوتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کو اختیار تھا کہ جس کو چاہیں عنایت فرما دیں ان کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ۱٤٠ ' دارمی فی السیر باب۳۲ ' مسند احمد ۲٤٨/١ ـ

٥٠٩٢ :مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ الْبَغْدَادِيَّانِ ، قَالَا :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، قَالَ : لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، أَعْطَى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَلَمْ يُعْطِ بَنِيْ أُمَيَّةَ شَيْئًا ، وَبَنِيْ نَوْفَلٍ فَأَتَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ ، فَضَّلَهُمُ اللّٰهُ بِكَ، فَمَا بَالُنَا وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ؟ وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ فِي النَّسَبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَقَالَ إِنَّ بَنِي الْمُطَّلِبِ لَمْ يُفَارِقُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَلَا فِي الْإِسْلَامِ قَالُوْا :فَلَمَّا أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ السَّهْمَ بَعْضَ الْقَرَابَةِ ، وَحَرَمَ مِنْ قَرَابَتِهِ مِنْهُ كَقَرَابَتِهِمْ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُرِدْ بِمَا جَعَلَ لِذَوِي الْقُرْبَى ، كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّمَا أَرَادَ بِهِ خَاصًّا مِنْهُمْ ، وَجَعَلَ الرَّأْيَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَضَعُهُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ ، وَإِذَا مَاتَ فَانْقَطَعَ رَأْيُهُ، انْقَطَعَ مَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، كَمَا قَدْ جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصْطَفِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهِ سَهْمَ الصَّفِيِّ ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَا كَانَ حَيًّا ، يَخْتَارُ لِنَفْسِهِ مِنَ الْمَغْنَمِ مَا شَاءَ ، فَلَمَّا مَاتَ انْقَطَعَ ذٰلِكَ وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ ذَوُو الْقُرْبَى الَّذِيْنَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ مَا جَعَلَ ، هُمْ :بَنُو هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ فَأَعْطَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُمْ ، مِنْ ذٰلِكَ بِجَعْلِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- ذٰلِكَ لَهُمْ ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ حِيْنَئِذٍ أَنْ يُعْطِيَ غَيْرَهُمْ مِنْ بَنِيْ أُمَيَّةَ ،

وَبَنِي نَوْفَلٍ ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَدْخُلُوا فِي الْآيَةِ وَإِنَّمَا دَخَلَ فِيهَا مِنْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَنُو هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِي هٰذَا هَذَا الْإِخْتِلَافَ ، فَذَهَبَ كُلُّ فَرِيْقٍ إِلَى مَا ذَكَرْنَا وَاحْتَجَّ لِقَوْلِهِ بِمَا وَصَفْنَا ، وَجَبَ أَنْ نَكْشِفَ كُلَّ قَوْلٍ مِنْهَا ، وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حُجَّةِ قَائِلِهِ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الْأَقَاوِيْلِ قَوْلًا صَحِيْحًا .فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ ، فَابْتَدَأْنَا بِقَوْلِ الَّذِي نَفَى أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ فِي الْآيَةِ شَيْءٌ بِحَقِّ الْقَرَابَةِ ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا جَعَلَ لَهُمْ فِيهَا مَا جَعَلَ لِحَاجَتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ ، كَمَا جَعَلَ لِلْمِسْكِيْنِ وَالْيَتِيْمِ فِيهَا مَا جَعَلَ ، لِحَاجَتِهِمَا وَفَقْرِهِمَا ، فَإِذَا ارْتَفَعَ الْفَقْرُ عَنْهُمْ جَمِيْعًا ارْتَفَعَتْ حُقُوْقُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ قَسَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى حِيْنَ قَسَّمَهُ فَأَعْطَى بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَعَمَّهُمْ بِذٰلِكَ جَمِيْعًا ، وَقَدْ كَانَ فِيهِمُ الْغَنِيُّ وَالْفَقِيْرُ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْ كَانَ مَا جَعَلَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ ، هُوَ لِعِلَّةِ الْفَقْرِ ، لَا لِعِلَّةِ الْقَرَابَةِ ، إِذًا لَمَا دَخَلَ أَغْنِيَاؤُهُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ فِيْمَا جُعِلَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَقَصَدَ إِلَى الْفُقَرَاءِ مِنْهُمْ ، دُوْنَ الْأَغْنِيَاءِ فَأَعْطَاهُمْ ، كَمَا فَعَلَ فِي الْيَتَامَى فَلَمَّا أَدْخَلَ أَغْنِيَاءَ هُمْ فِي فُقَرَائِهِمْ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ ، أَنَّهُ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى أَعْيَانِ الْقَرَابَةِ لِعِلَّةِ قَرَابَتِهِمْ ، لَا لِعِلَّةِ فَقْرِهِمْ وَأَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ حَدِيْثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، حَيْثُ سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا ، مِنَ السَّبْيِ الَّذِي كَانَ قَدِمَ عَلَيْهِ ، فَلَمْ يَفْعَلْ ، وَوَكَلَهَا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالتَّسْبِيْحِ فَهٰذَا لَيْسَ فِيهِ -عِنْدَنَا -دَلِيْلٌ لَهُمْ عَلَى مَا ذَكَرُوْا ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ لَهَا حِيْنَ سَأَلَتْهُ لَا حَقَّ لَكِ فِيهِ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَبَيَّنَ ذٰلِكَ لَهَا كَمَا بَيَّنَهُ لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، وَرَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، حِيْنَ سَأَلَا أَنْ يَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ ، لِيُصِيْبَا مِنْهَا ، فَقَالَ لَهُمَا إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَأَنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ ، وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ . وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ لَمْ يُعْطِهَا الْخَادِمَ حِيْنَئِذٍ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ قَسَمَ ، فَلَمَّا قَسَمَ أَعْطَاهَا حَقَّهَا مِنْ ذٰلِكَ ، وَأَعْطَى غَيْرَهَا أَيْضًا حَقَّهُ فَيَكُوْنُ تَرْكُهُ إِعْطَاءَ هَا إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّهُ لَمْ يَقْسِمْ ، وَدَلَّهَا عَلَى تَسْبِيْحِ اللّٰهِ ، وَتَحْمِيْدِهِ ، وَتَهْلِيْلِهِ الَّذِي يَرْجُو لَهَا بِهِ الْفَوْزَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى ، وَالزُّلْفَى عِنْدَهُ وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ أَخْدَمَهَا مِنْ ذٰلِكَ ، بَعْدَمَا قَسَمَ ، وَلَا نَعْلَمُ فِي الْآثَارِ مَا يَدْفَعُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ ، إِنْ كَانَ مَنَعَهَا مِنْهُ ، لِأَنَّهَا لَيْسَتْ قَرَابَةً ، وَلٰكِنْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ ، لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يُقَالُ هُوَ مِنْ قَرَابَةِ أَبِيْهِ ، إِنَّمَا يُقَالُ ذٰلِكَ لِمَنْ غَيْرُهُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُ أَلَا تَرَى ، إِلَى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ

خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِيْنَ ، لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْأَقْرَبِيْنَ فَكَمَا كَانَ الْوَالِدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِ، فَكَذٰلِكَ الْوَلَدُ يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَةِ وَالِدِهِ وَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، نَحْوًا مِمَّا ذَكَرْنَا فِيْ رَجُلٍ قَالَ قَدْ أَوْصَيْتُ بِثُلُثِ مَالِي ، لِقَرَابَةِ فُلَانٍ أَنَّ وَالِدَيْهِ وَوَلَدَهُ لَا يَدْخُلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ ، وَلَيْسُوْا بِقَرَابَةٍ ، وَاحْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا ، فَهٰذَا وَجْهٌ آخَرُ فَارْتَفَعَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنْ يَكُوْنَ لَهُمْ أَيْضًا بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هٰذَا، حُجَّةٌ فِيْ نَفْيِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ فِعْلِهِمَا ، وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا ، فَإِنَّ هٰذَا مِمَّا يَسَعُ فِيْهِ اجْتِهَادُ الرَّأْيِ ، فَرَأَيَا هُمَا ذٰلِكَ ، وَاجْتَهَدَا ، فَكَانَ مَا أَدَّاهُمَا إِلَيْهِ اجْتِهَادُهُمَا ، هُوَ مَا رَأَيَا فِيْ ذٰلِكَ فَحَكَمَا بِهٖ ، وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِمَا ، وَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ مُثَابَانِ مَأْجُوْرَانِ .وَأَمَّا قَوْلُهُمْ :وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ ، وَهُمَا إِمَامَانِ عَدْلَانِ ، رَأَيَا رَأْيًا فَحَكَمَا بِهٖ ، فَفَعَلَا فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ كُلِّفَا ؟ وَلٰكِنْ قَدْ رَأَى فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُهُمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ مَا رَأَيَا ، فَلَمْ يُعَنِّفُوْهُمَا فِيْمَا حَكَمَا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، إِذْ كَانَ الرَّأْيُ فِيْ ذٰلِكَ وَاسِعًا ، وَالِاجْتِهَادُ لِلنَّاسِ جَمِيْعًا فَأَدَّى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأْيُهُمَا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مَا رَأَيَا وَحَكَمَا ، وَأَدَّى غَيْرَهُمَا مِمَّنْ خَالَفَهُمَا اجْتِهَادُهُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مَا رَآهُ ، وَكُلٌّ مَأْجُوْرٌ فِيْ اجْتِهَادِهٖ فِيْ ذٰلِكَ ، مُثَابٌ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ الَّذِيْ عَلَيْهِ، وَلَمْ يُنْكِرْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَوْلَهُ، لِأَنَّ مَا خَالَفَ إِلَيْهِ هُوَ رَأْيٌ ، وَالَّذِيْ قَالَهُ مُخَالِفُهُ هُوَ رَأْيٌ أَيْضًا ، وَلَا تَوْقِيْفَ مَعَ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِقَوْلِهٖ ، مِنْ كِتَابٍ ، وَلَا سُنَّةٍ ، وَلَا إِجْمَاعٍ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ كَانَا خُوْلِفَا فِيْمَا رَأَيَا مِنْ ذٰلِكَ ، قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّا نَحْنُ هُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ رَأَوْا فِيْ ذٰلِكَ رَأْيًا ، أَبَاهُ عَلَيْهِمْ قَوْمُهُمْ ، وَأَنَّ عُمَرَ دَعَاهُمْ إِلٰى أَنْ يُزَوِّجَ مِنْهُ أَيِّمَهُمْ وَيَكْسُوَ مِنْهُ عَارِيَهُمْ ، قَالَ فَأَبَيْنَا عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا عَلَى هٰذَا الْقَوْلِ فِيْ خِلَافَةِ عُمَرَ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا نَزَعُوْا عَمَّا كَانُوْا رَأَوْا مِنْ ذٰلِكَ ، لِرَأْيِ أَبِيْ بَكْرٍ وَلَا رَأْيِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ كَانَ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ ، وَعِنْدَ سَائِرِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَحُكْمِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ تُخْتَلَفُ فِيْهَا الَّتِيْ يَسَعُ فِيْهَا اجْتِهَادُ الرَّأْيِ .وَأَمَّا قَوْلُهُمْ ثُمَّ أُفْضِيَ الْأَمْرُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَلَمْ يُغَيِّرْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، عَمَّا كَانَ وَضَعَهُ عَلَيْهِ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالُوْا : فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ كَانَ رَأَى فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، مِثْلَ الَّذِيْ رَأَيَا فَلَيْسَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرُوْا ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَقِيَ فِيْ يَدِ عَلِيٍّ مِمَّا كَانَ وَقَعَ فِيْ يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ لِأَنَّهُمَا لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ ، وَقَعَ فِيْ أَيْدِيْهِمَا ، أَنْفَذَاهُ فِيْ وُجُوْهِهِ الَّتِيْ رَأَيَاهَا فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِمَا ، ثُمَّ أُفْضِيَ الْأَمْرُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَلَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ سَبَى أَحَدًا وَلَا ظَهَرَ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الْعَدُوِّ ، وَلَا غَنِمَ غَنِيْمَةً يَجِبُ فِيْهَا خُمُسٌ لِلّٰهِ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ شُغْلُهُ فِيْ خِلَافَتِهِ كُلِّهَا ، بِقِتَالِ مَنْ خَالَفَهُ، مِمَّنْ لَا يُسْبَى وَلَا يُغْنَمُ وَإِنَّمَا يُحْتَجُّ بِقَوْلِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ لَوْ سَبَى وَغَنِمَ ، فَفَعَلَ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَعَلَا فِي الْأَخْمَاسِ وَأَمَّا إِذَا لَمْ يَكُنْ سَبْيٌ وَلَا غَنِمَ ، فَلَا حُجَّةَ لِأَحَدٍ فِيْ تَغْيِيْرِ مَا كَانَ فُعِلَ قَبْلَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ بَقِيَ فِيْ يَدِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ ، مِمَّا كَانَ غَنِيْمَةً مِنْ قَبْلِهٖ ، فَحَرَمَهُ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ تَدُلُّ عَلٰى مَذْهَبِهٖ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ كَانَ ؟ لِأَنَّ ذٰلِكَ إِنَّمَا صَارَ إِلَيْهِ بَعْدَمَا نَفَذَ فِيْهِ الْحُكْمُ مِنَ الْإِمَامِ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهُ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِبْطَالُ ذٰلِكَ الْحُكْمِ ، وَإِنْ كَانَ هُوَ يَرَى خِلَافَهُ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الْحُكْمَ مِمَّا يَخْتَلِفُ فِيْهِ الْعُلَمَاءُ ، وَلَوْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى فِيْ ذٰلِكَ مَا كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَأَيَاهُ فِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدْ خَالَفَهُ، لِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كُنَّا نَرَى أَنَّا نَحْنُ هُمْ ، فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَهٰذَا جَوَابَاتُ الْحُجَجِ الَّتِي احْتَجَّ بِهَا الَّذِيْنَ نَفَوْا سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى أَنْ يَكُوْنَ وَاجِبًا لَهُمْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ حَيَاتِهٖ، وَأَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْفُقَرَاءِ فَبَطَلَ هٰذَا الْمَذْهَبُ ، فَثَبَتَ أَحَدُ الْمَذَاهِبِ الْأُخَرِ ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ قَوْلِ مَنْ جَعَلَهُ لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَعَلَ سَهْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ هَلْ لِذٰلِكَ وَجْهٌ ؟ فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فُضِّلَ بِسَهْمِ الصَّفِيِّ وَبِخُمُسِ الْخُمُسِ ،وَجُعِلَ لَهُ مَعَ ذٰلِكَ فِي الْغَنِيْمَةِ سَهْمٌ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ سَهْمَ الصَّفِيِّ لَيْسَ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّ حُكْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ حُكْمَهُ فِيْ خُمُسِ

الْخُمُسِ ، خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهٗ فِيْمَا وَصَفْنَاهُ خِلَافُ حُكْمِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ قَرَابَتِهٖ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافُ حُكْمِ قَرَابَةِ الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهٖ، قُلِبَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ مِنَ الْآخَرَيْنِ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَكَانَ سَهْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارِيًا لَهٗ، مَا كَانَ حَيًّا إِلٰى أَنْ مَاتَ ،وَانْقَطَعَ بِمَوْتِهٖ، وَكَانَ سَهْمُ الْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِيْهِمْ فِيْ ذَوِي الْقُرْبٰى ، فَقَالَ قَوْمٌ :هُوَ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ.وَقَالَ قَوْمٌ :قَدِ انْقَطَعَ عَنْهُمْ بِمَوْتِهٖ، وَكَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَمَعَ كُلَّ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَلِذِي الْقُرْبٰى فَلَمْ يَخُصَّ أَحَدًا مِنْهُمْ دُوْنَ أَحَدٍ ثُمَّ قَسَمَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَعْطٰى مِنْهُمْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً ، وَحَرَمَ بَنِيْ أُمَيَّةَ ، وَبَنِيْ نَوْفَلٍ ، وَقَدْ كَانُوْا مَحْصُوْرِيْنَ مَعْدُوْدِيْنَ ، وَفِيْمَنْ أَعْطَى الْغَنِيُّ وَالْفَقِيْرُ ، وَفِيْمَنْ حَرَمَ كَذٰلِكَ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِكَ السَّهْمَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَجَعَلَهٗ فِيْ أَيِّ قَرَابَتِهٖ شَاءَ ، فَصَارَ بِذٰلِكَ حُكْمُهٗ حُكْمَ سَهْمِهِ الَّذِيْ كَانَ يَصْطَفِيْ لِنَفْسِهٖ فَكَمَا كَانَ ذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ، غَيْرَ وَاجِبٍ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ، كَانَ هٰذَا أَيْضًا كَذٰلِكَ مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ، غَيْرَ وَاجِبٍ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهٖ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۰۹۶:سعید بن المسیب نے جبیر بن مطعمؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عنایت فرمایا۔ مگر بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دیا۔ چنانچہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بنو ہاشم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے فضیلت دی تو ہمارا اور بنو مطلب کا کیا فرق ہے؟ حالانکہ ہم اور وہ نسب کے لحاظ سے ایک ہیں۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بنو مطلب نے دور جاہلیت اور اسلام میں مجھ سے جدائی اختیار نہیں کی۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے بعض قرابت داروں کو یہ حصہ عنایت فرمایا اور دوسروں کو محروم فرمایا جبکہ وہ قرابت میں برابر تھے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے جن قرابت داروں کا جو حصہ مقرر فرمایا ہے اس سے تمام قرابت دار مراد نہیں بلکہ بعض خاص لوگ مراد ہیں اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے چناؤ پر موقوف تھا۔ کہ ان میں سے جس کو چاہیں عنایت فرمادیں۔ پس جب آپ کا وصال ہو گیا اور یہ رائے سے انتخاب کا سلسلہ ختم ہو گیا تو ان رشتہ داروں کا

جو حصہ مقرر کیا گیا تھا وہ بھی ختم ہو گیا جس طرح آپ کا اپنے لئے مال غنیمت میں سے حصہ کا چناؤ بھی وفات کے بعد ختم ہو گیا۔ یہ قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ فریق ثالث نے اس قول کی مخالفت کی کہ ذوی القربیٰ وہ ہیں جن کا حصہ مقرر کیا گیا وہ بنو ہاشم بنو مطلب ہیں۔ ان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنا دیا وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کرنے سے دیا اور اس وقت ان کے علاوہ آپ بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ وہ آیت کے حکم میں داخل نہ تھے۔ بنو ہاشم ہوں یا بنو مطلب وہ خصوصی قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے داخل ہوئے۔ جب اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اس قدر اختلاف پایا گیا اور ان میں سے ہر فریق نے اپنے مؤقف کو پیش کر کے اس پر دلائل پیش کئے جو کہ سابقہ سطور میں ہم بیان کر آئے۔ اب ہم ان اقوال اور ان کے دلائل کی حقیقت منکشف کرنا چاہتے ہیں تا کہ ان میں سے صحیح ترین کو نکال سکیں۔ چنانچہ ہم نے غور وفکر کر کے فریق اوّل کے قول کی حقیقت اور اس کا جواب انہوں نے آیت کریمہ میں قرابت داروں کے حصہ کی نفی کرتے ہوئے حاجت اور مسکنت کو حصہ کا باعث قرار دیا۔ کہ جس طرح مساکین اور یتامیٰ کو ان کی حاجات اور فقر کے باعث حصہ دیا جاتا ہے اور فقر کے ختم ہونے پر حصہ ختم ہو جاتا ہے اور ان کے حقوق بھی ختم ہو جاتے ہیں یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔ مگر ہمیں غور کرنے پر معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کے وقت قرابت داروں کو بلاتفریق غنی وفقیر دیا اور وہ قرابت دار صرف بنو ہاشم و بنو مطلب تھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اگر ان کا حصہ فقر واحتیاج کی وجہ سے ہوتا قرابت داری سے نہ ہو تو اس کی تقسیم میں صرف فقراء آتے مالدار شریک نہ ہوتے اور نہ ان کو حصہ دیا جاتا صرف محتاجوں کو دیا جاتا۔ جیسا کہ یتامیٰ کے سلسلہ میں کہا گیا ہے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقراء کے علاوہ مالداروں کو بھی داخل فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ حصہ قرابت داری کی وجہ سے تھا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔ فریق اوّل نے اپنی دلیل میں روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا نقل کی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں میں سے ایک غلام طلب کیا جو آپ کے پاس آئے تھے۔ آپ نے عنایت نہ فرمایا بلکہ ان کو ذکر وتسبیح کی طرف متوجہ کیا۔ اس روایت میں ان کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ان کے سوال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ اس میں تمہارا حق نہیں بنتا۔ اگر یہ بات ہوتی تو آپ ان کو بھی اسی طرح فرماتے جیسا کہ فضل بن عباس اور ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہما کو فرمایا تھا کہ یہ صدقہ کا مال لوگوں کی میل کچیل ہے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت میں سے کسی کے لئے درست نہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مطالبہ پر اس لئے نہ دیا ہو کہ اس وقت ابھی تقسیم نہ ہوا ہو۔ جب تقسیم ہوا تو ان کا حق ان کو دے دیا گیا اور دوسری کو بھی ان کا حق عنایت فرمایا تو نہ دینے کی وجہ عدم استحقاق نہیں عدم تقسیم ہے اور آپ نے ان کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح کا راستہ بتلایا کیونکہ ان کلمات سے آپ قرب خداوندی اور اس میں کامیابی کی امید رکھتے تھے۔ ممکن ہے تقسیم کے بعد ان کو عنایت فرمایا ہو۔ کیونکہ روایات میں اس کے خلاف کوئی روایت میسر نہیں آئی۔ شاید ان کو اس لئے غلام عنایت نہ فرمایا کہ وہ قرابت والوں میں شامل نہ تھیں بلکہ اقرب من القرابۃ میں شامل تھیں۔ کیونکہ بیٹے بیٹی کو قرابت والا

نہیں کہا جاتا۔ بلکہ باپ کی طرف سے دوسرے رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس پر شاہد ہے۔ ''ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین'' (البقرہ ۲۱۵) تو ماں باپ پر اقربین کا عطف کر کے ان کو اقربین کا غیر قرار دیا کیونکہ وہ تو اقرب القربیٰ ہیں تو جس طرح قرابت سے والدین نکل جاتے ہیں اسی طرح اولاد والد کے لئے اس کی قرابت سے نکل جاتی ہے۔ امام محمد بن حسن رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کے متعلق لکھا ہے کہ جو یہ کہے میں نے اپنے مال کے ثلث کی اپنے قرابت داروں کو وصیت کی تو اس کی اس وصیت میں اس کے ماں و باپ اور اولاد شامل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ قرابت سے زیادہ قریب ہیں۔ قرابت دار نہیں ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل میں اسی آیت کا حوالہ دیا ہے۔ ان وجوہات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت سے قرابت داروں کے حصہ کی نفی پر استدلال کی مکمل نفی ہو گئی۔ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عمل اور صحابہ کرام کے انکار نہ کرنے سے استدلال کیا گیا ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس کے مطابق درست فیصلہ کیا جو باعث اجر وثواب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ کسی نے انکار نہیں کیا اور انکار کرتے بھی کیسے جبکہ وہ دونوں امام عادل تھے اور اجتہاد میں ان کی ایک رائے تھی جس پر انہوں نے فیصلہ کیا وہ اسی کے مکلف بنائے گئے تھے۔ دیگر صحابہ کرام کی رائے ان کے خلاف تھی مگر انہوں نے ان پر سختی نہیں کی کیونکہ اس میں اجتہاد کی گنجائش تھی اور اجتہاد کا معاملہ تمام لوگوں کے لئے برابر تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ایک رائے کو اختیار کر کے فیصلہ کیا لیکن دیگر حضرات نے دوسری رائے کو پسند کیا جو ان کے اجتہاد کا تقاضا تھا اور بلاشبہ یہ تمام حضرات اپنے اجتہاد کا ثواب پائیں گے۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا اور پورا کیا اسی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ ہر ایک کی اجتہادی رائے ہے جس میں قرآن وسنت اور اجماع سے صریح نص میسر نہیں ہے۔ اس بات کی واضح دلیل کہ ان دونوں حضرات کی رائے کی مخالفت کی گئی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ہمارے خیال میں ہم ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں مگر ہماری قوم نے اس بات کا انکار کر دیا۔ اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ اس سلسلے میں ان کی قوم (قریش) نے ان کی رائے سے اختلاف کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ اس حصے میں سے ان کی بیوگان کا نکاح کر دیں گے اور ان میں سے بلالباس لوگوں کو کپڑے پہنا دیں گے۔ مگر بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما ہم نے اس میں سے اس بات کو اس شرط پر تسلیم کرنے کے لئے کہا کہ وہ تمام مال ہمیں دیں۔ مگر انہوں نے اس سے انکار کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اس رائے پر قائم تھے اور انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو نہ چھوڑا۔ پس مذکورہ بالا بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کے ہاں یہ ان اشیاء میں سے تھی جن میں اختلاف کیا جا سکتا ہے اور ان میں اجتہاد کی گنجائش ہے۔ یہ کہنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے وہی تھی جو ان دونوں حضرات کی رائے تھی۔ مگر یہ کہنا درست نہیں کیونکہ جو کچھ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں نہ تھا۔ کیونکہ جو کچھ ان کو حاصل ہوا انہوں نے اپنی رائے کے مطابق جہاں مناسب خیال کیا اس کو خرچ کیا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو یہ بات معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی کو قیدی بنایا اور کسی دشمن پر کامیابی حاصل کی۔ نہ تو انہوں نے ایسی غنیمت حاصل کی جس میں خمس لازم ہوتا کیونکہ پورا دور خلافت ان کے خلاف لڑائی میں گزرا جن سے نہ قیدی بنایا جا سکتا تھا اور نہ مال غنیمت حاصل ہو سکتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی ضرورت تو تب ہوتی۔ جب کسی کو قیدی بناتے اور ان کو مال غنیمت حاصل ہوتا اور اس پر عمل کرتے جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے خمس غنیمت کے سلسلہ میں کیا لیکن جب قیدی اور غلام ہی نہ تھے تو کوئی شخص اس بات کو دلیل نہیں بنا سکتا کہ پہلے سے جاری عمل میں تبدیلی ترک کی گئی۔ بلکہ اگر ان کے پاس پہلے سے بچا ہوا مال غنیمت ہوتا پھر وہ اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں پر (خرچ کو) نادرست قرار دیتے تب بھی یہ فریق اوّل کی دلیل نہ بنتی اور یہ دلیل بن بھی کیسے سکتی ہے کیونکہ یہ مال تو ان کو اس وقت ملا ہے جبکہ ان سے پہلے امام کا حکم اس میں لاگو ہو چکا تو ان کو اس کے باطل کرنے کا اختیار نہ تھا۔ خواہ ان کی اپنی رائے اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ ان احکامات سے ہے جس میں علماء کی رائے مختلف ہے اور اگر بالفرض حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہی رائے ہو جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تھی۔ کچھ ایسے لوگ تھے جو قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وجہ سے کہ ہم قرابتدار ہیں اور حقدار ہیں مگر ہماری قوم نے اس کا انکار کر دیا۔ جن حضرات نے قرابت داروں کے حصہ کی نفی کی ہے ان کے دلائل کے جوابات ذکر کر دیئے۔ ان کا یہ خیال باطل ٹھہرا کہ وہ تمام فقراء کی طرح ہیں اور ان کا کوئی حصہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آپ کی زندگی میں اور وفات کے بعد کسی طور پر واجب نہیں۔ اب پچھلے دو مذاہب میں سے ایک ثابت ہوگا پس اب ان کے قول کی طرف ہم غور کرتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ حصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اس کی وجہ تلاش کی جو کہ مل گئی۔ مال غنیمت کے سلسلہ میں آپ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ منتخب شئی اور خمس کا خمس اور اس کے ساتھ ساتھ غنیمت ایک عام مسلمان کو جو حصہ ملتا تھا وہ بھی آپ کا الگ رکھا جاتا تھا۔ پھر دوبارہ غور سے معلوم ہوا کہ اس بات پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ منتخب حصہ تو آپ کے بعد کسی کو نہ ملے گا وہ خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دوسرے خلفاء کے خلاف ہے اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ کا حکم خمس الخمس میں بھی دوسرے خلفاء کے خلاف ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کا حکم غنیمت کے سلسلہ میں مختلف ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی قرابت کا حکم بھی بعد والے حکمرانوں کی قرابت سے مختلف ہے پس ایک قول ثابت ہوا۔ ثابت قول یہ ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربی والیتامی

والمساکین وابن السبیل" (الانفال : ٤١) پس جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ زندگی میں جاری رہے گا اور وفات سے منقطع ہوگیا اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا حصہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے گا۔ ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اسی طرح قائم رہے گا جس طرح آپ کی حیات مبارکہ میں تھا۔ ذوی القربیٰ کا حصہ آپ کی وفات سے منقطع ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے تمام قرابت رسول اللہ ﷺ کو ایک کلمہ میں اکٹھا ذکر کر دیا اور وہ "ولذی القربی" (الحشر: ٧) ان میں سے کسی کو چھوڑ کر دوسرے کو مخصوص نہیں فرمایا۔ پھر جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کی تقسیم فرمائی اور بنو ہاشم اور بنو مطلب کو خاص کر کے عنایت فرمایا۔ دوسرے دونوں بنی امیہ' بنی نوفل کو محروم رکھا حالانکہ وہ گنے چنے افراد تھے اور جن کو دیا ان کو بلاتفریق مالدار اور محتاج ہر ایک کو دیا اور جن کو محروم کیا ان کے فقراء کو بھی نہیں دیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ ﷺ کو اس سلسلہ میں اختیار تھا کہ اس کو اپنے قرابت والوں میں سے جس کے لئے چاہیں مقرر فرما دیں۔ اس سے اس کا حکم بھی اس حصے کی طرح بن گیا جس کو آپ مال غنیمت میں سے اپنے لئے منتخب فرماتے تھے۔ پس جس طرح وہ ذات مبارکہ سے مخصوص حصہ وفات سے منقطع ہوگیا۔ بعد والے خلیفہ کو درست نہیں۔ یہ حصہ ذوی القربیٰ جس کو دینے میں آپ کو مکمل اختیار تھا۔ وہ بھی آپ کی وفات اور کسی کو دینا ضروری نہ ہوگا۔ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج: نسائی فی الفئی باب ٤٥' مسند احمد ٨٤/٤۔

فریق ثانی کا طریق استدلال: جب جناب رسول اللہ ﷺ نے بعض قرابت داروں کو یہ حصہ عنایت فرمایا اور دوسروں کو محروم فرمایا جبکہ وہ قرابت میں برابر تھے۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے جن قرابت داروں کا جو حصہ مقرر فرمایا ہے اس سے تمام قرابت دار مراد نہیں بلکہ بعض خاص لوگ مراد ہیں اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے چناؤ پر موقوف تھا۔ کہ ان میں سے جس کو چاہیں عنایت فرما دیں۔ پس جب آپ کا وصال ہوگیا اور یہ رائے سے انتخاب کا سلسلہ ختم ہوگیا تو ان رشتہ داروں کا جو حصہ مقرر کیا گیا تھا وہ بھی ختم ہوگیا جس طرح آپ کا اپنے لئے مال غنیمت میں سے حصہ کا چناؤ بھی وفات کے بعد ختم ہوگیا۔ یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

فریق ثالث: نے اس قول کی مخالفت کی کہ ذوی القربیٰ وہ ہیں جن کا حصہ مقرر کیا گیا وہ بنو ہاشم' بنو مطلب ہیں۔ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ نے جتنا دیا وہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کرنے سے دیا اور اس وقت ان کے علاوہ آپ بنو امیہ اور بنو نوفل کو نہ دے سکتے تھے۔ کیونکہ وہ آیت کے حکم میں داخل نہ تھے۔ بنو ہاشم ہوں یا بنو مطلب وہ خصوصی قرابت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے داخل ہوئے۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ: جب اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اس قدر اختلاف پایا گیا اور ان میں سے ہر فریق نے اپنے مؤقف کو پیش کر کے اس پر دلائل پیش کئے جو کہ سابقہ سطور میں ہم بیان کر آئے۔ اب ہم ان اقوال اور ان کے دلائل کی حقیقت منکشف کرنا چاہتے ہیں تا کہ ان میں سے صحیح ترین کو نکال سکیں۔ چنانچہ ہم نے غور و فکر کر کے فریق اوّل کے قول کی حقیقت اور اس کا

جواب جوانہوں نے آیت کریمہ میں قرابت داروں کے حصہ کی نفی کرتے ہوئے حاجت اور مسکنت کو حصہ کا باعث قرار دیا۔ کہ جس طرح مساکین اور یتامیٰ کوان کی حاجات اور فقر کے باعث حصہ دیا جاتا ہے اور فقر کے ختم ہونے پر حصہ ختم ہو جاتا ہے اور ان کے حقوق بھی ختم ہو جاتے ہیں یہاں بھی اسی طرح ہوگا۔ مگر ہمیں غور کرنے پر معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تقسیم کے وقت قرابت داروں کو بلا تفریق غنی وفقیر دیا اور وہ قرابت دار صرف بنو ہاشم و بنو مطلب تھے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ اگر ان کا حصہ فقر واحتیاج کی وجہ سے ہوتا اور قرابتداری سے نہ ہوتا تو اس کی تقسیم میں صرف فقراء آتے مالدار شریک نہ ہوتے اور نہ ان کو حصہ دیا جاتا صرف محتاجوں کو دیا جاتا۔ جیسا کہ یتامیٰ کے سلسلہ میں کہا گیا ہے تو جب آپ ﷺ نے فقراء کے علاوہ مالداروں کو بھی داخل فرمایا تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ حصہ قرابت داری کی وجہ سے تھا نہ کہ کسی اور وجہ سے۔

روایت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جواب: فریق اوّل نے اپنی دلیل میں روایت فاطمہ رضی اللہ عنہا نقل کی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان قیدیوں میں سے ایک غلام طلب کیا جو آپ کے پاس آئے تھے۔ آپ نے عنایت نہ فرمایا بلکہ ان کو ذکر وتسبیح کی طرف متوجہ کیا۔ اس روایت میں ان کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

عدم ثبوت کی چار وجوہ:

وجہ اوّل: ان کے سوال پر آپ ﷺ نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ اس میں تمہارا حق نہیں بنتا۔ اگر یہ بات ہوتی تو آپ ان کو بھی اسی طرح فرماتے جیسا کہ فضل بن عباس اور ربیعہ بن حارث رضی اللہ عنہما کو فرمایا تھا کہ یہ صدقہ کا مال لوگوں کی میل کچیل ہے یہ محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت میں سے کسی کے لئے درست نہیں۔

وجہ ثانی: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مطالبہ پر اس لئے نہ دیا ہو کہ اس وقت ابھی تقسیم نہ ہوا ہو۔ جب تقسیم ہوا تو ان کا حق ان کو دے دیا گیا اور دوسروں کو بھی ان کا حق عنایت فرمایا تو نہ دینے کی وجہ عدم استحقاق نہیں عدم تقسیم ہے اور آپ ﷺ نے ان کی تسلی کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد وتسبیح کا راستہ بتلایا کیونکہ ان کلمات سے آپ قرب خداوندی اور اس میں کامیابی کی امید رکھتے تھے۔

وجہ ثالث: ممکن ہے تقسیم کے بعد ان کو عنایت فرمایا ہو۔ کیونکہ روایات میں اس کے خلاف کوئی روایت میسر نہیں آئی۔

وجہ رابع: شاید ان کو اس لئے غلام عنایت نہ فرمایا کہ وہ قرابت والوں میں شامل نہ تھیں بلکہ اقرب من القرابۃ میں شامل تھیں۔ کیونکہ بیٹے بیٹی کو قرابت والا نہیں کہا جاتا۔ بلکہ باپ کی طرف سے دوسرے رشتہ داروں کو کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد اس پر شاہد ہے۔ "ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین" (البقرہ ۲۱۵) تو ماں باپ پر اقربین کا عطف کر کے ان کو اقربین کا غیر قرار دیا کیونکہ وہ تو اقرب القربیٰ ہیں تو جس طرح قرابت سے والدین نکل جاتے ہیں اسی طرح اولاد والد کے لئے اس کی قرابت سے نکل جاتی ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ کے قول سے اس وجہ کی تائید:

امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے اس شخص کے متعلق لکھا ہے کہ جو یہ کہے میں نے اپنے مال کے ثلث کی اپنے قرابت داروں کو

وصیت کی تو اس کی اس وصیت میں اس کے ماں و باپ اور اولاد شامل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ قرابت سے زیادہ قریب ہیں۔ قرابت دار نہیں ہیں۔ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دلیل میں اسی آیت کا حوالہ دیا ہے۔

حاصل کلام: ان وجوہات سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا والی روایت سے قرابت داروں کے حصہ کی نفی پر استدلال کی مکمل نفی ہوگئی۔

دوسری دلیل کا جواب: حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے عمل اور صحابہ کرام کے انکار نہ کرنے سے استدلال کیا گیا ہے کہ انہوں نے اجتہاد کیا اور اس کے مطابق درست فیصلہ کیا جو باعث اجر و ثواب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات درست ہے کہ کسی نے انکار نہیں کیا اور انکار کرتے بھی کیسے جبکہ وہ دونوں امام عادل تھے اور اجتہاد میں ان کی ایک رائے تھی جس پر انہوں نے فیصلہ کیا وہ اسی کے مکلف بنائے گئے تھے۔ دیگر صحابہ کرام کی رائے ان کے خلاف تھی مگر انہوں نے ان پر سختی نہیں کی کیونکہ اس میں اجتہاد کی گنجائش تھی اور اجتہاد کا معاملہ تمام لوگوں کے لئے برابر تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ایک رائے کو اختیار کر کے فیصلہ کیا لیکن دیگر حضرات نے دوسری رائے کو پسند کیا جو ان کے اجتہاد کا تقاضا تھا اور بلاشبہ یہ تمام حضرات اپنے اجتہاد کا ثواب پائیں گے۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو نبھایا اور پورا کیا اسی وجہ سے انہوں نے ایک دوسرے پر اعتراض نہیں کیا کیونکہ ہر ایک کی اجتہادی رائے ہے جس میں قرآن و سنت اور اجماع سے صریح نص میسر نہیں ہے۔

اختلافِ رائے کا ثبوت:

اس بات کی واضح دلیل کہ ان دونوں حضرات کی رائے کی مخالفت کی گئی وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اپنے خیال میں ہم ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت دار ہیں مگر ہماری قوم نے اس بات کا انکار کر دیا۔

حاصل ارشاد: اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ اس سلسلے میں ان کی قوم (قریش) نے ان کی رائے سے اختلاف کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ اس حصے میں سے ان کی بیوگان کا نکاح کر دیں گے اور ان میں سے بلا لباس لوگوں کو کپڑے پہنا دیں گے۔ مگر بقول ابن عباس رضی اللہ عنہما ہم نے اس میں سے اس بات کو اس شرط پر تسلیم کرنے کے لئے کہا کہ وہ تمام مال ہمیں دیں۔ مگر انہوں نے اس سے انکار کیا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بھی اس رائے پر قائم تھے اور انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی رائے کی وجہ سے اپنی رائے کو نہ چھوڑا۔ پس مذکورہ بالا بات سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام کے ہاں یہ ان اشیاء میں سے تھی جن میں اختلاف کیا جاسکتا ہے اور ان میں اجتہاد کی گنجائش ہے۔

دلیل ثالث کا جواب: یہ کہنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں اس طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو کہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا اس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے وہی تھی جو ان دونوں حضرات کی رائے تھی۔ مگر یہ کہنا درست نہیں کیونکہ جو کچھ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں نہ تھا۔ کیونکہ جو کچھ ان کو حاصل ہوا انہوں نے اپنی رائے کے مطابق جہاں مناسب خیال کیا اس کو خرچ کیا۔ رہی یہ بات کہ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی

خلافت آئی تو انہوں نے طریق کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے وضع کیا تھا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس سلسلہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے وہی تھی جو ان دو حضرات کی تھی۔ مگر یہ کہنا مشکل ہے کیونکہ جو کچھ حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں نہ تھا۔ کیونکہ جو کچھ ان کو حاصل ہوا وہ انہوں نے اپنی رائے واجتہاد کے مطابق صرف کیا اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خلافت حاصل ہوئی تو یہ بات معلوم نہیں کہ انہوں نے کسی کو قیدی بنایا اور کسی دشمن پر کامیابی حاصل کی۔ نہ تو انہوں نے ایسی غنیمت حاصل کی جس میں خمس لازم ہوتا کیونکہ پورا دور خلافت ان کے خلاف لڑائی میں گزرا جن سے نہ قیدی بنایا جا سکتا تھا اور نہ مال غنیمت حاصل ہو سکتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی ضرورت تو تب ہوئی۔ جب کسی کو قیدی بناتے اور ان کو مال غنیمت حاصل ہوتا اور اس پر عمل کرتے جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے خمس غنیمت کے سلسلہ میں کیا لیکن جب قیدی اور غلام ہی نہ تھے تو کوئی شخص اس بات کو دلیل نہیں بنا سکتا کہ پہلے سے جاری عمل میں تبدیلی ترک کی گئی۔ بلکہ اگر ان کے پاس پہلے سے بچا ہوا مال غنیمت ہوتا پھر وہ اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں پر (خرچ کو) نادرست قرار دیتے تب بھی یہ فریق اوّل کی دلیل نہ بنتی اور یہ دلیل بن بھی کیسے سکتی ہے کیونکہ یہ مال تو ان کو اس وقت ملا ہے جبکہ ان سے پہلے امام کا حکم اس میں لاگو ہو چکا تو ان کو اس کے باطل کرنے کا اختیار نہ تھا۔ خواہ ان کی اپنی رائے اس کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ ان احکامات سے ہے جس میں علماء کی رائے مختلف ہے اور اگر بالفرض حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی رائے قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہی رائے ہو جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی تھی۔ کچھ ایسے لوگ تھے جو قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کی وجہ سے (**كنا نرى انا نحن هم فابى ذلك علينا قومنا**) ہمارا خیال تھا کہ ہم بھی قرابتدار ہیں اور حقدار ہیں مگر ہماری قوم نے اس کا انکار کر دیا۔

حاصل کلام: جن حضرات نے قرابت داروں کے حصہ کی نفی کی ہے ان کے دلائل کے جوابات ذکر کر دیئے۔ ان کا یہ خیال باطل ٹھہرا کہ وہ تمام فقراء کی طرح ہیں اور ان کا کوئی حصہ قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آپ کی زندگی میں اور وفات کے بعد کسی طور پر واجب نہیں۔

اب پچھلے دو مذاہب میں سے ایک ثابت ہوگا پس اب ان کے قول کی طرف ہم غور کرتے ہیں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ یہ حصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلیفہ کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ اس کی وجہ تلاش کی جو کہ مل گئی۔

<u>خلیفہ کے حصہ کی دلیل</u>: مال غنیمت کے سلسلہ میں آپ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ منتخب شئی اور خمس کا خمس اور اس کے ساتھ ساتھ غنیمت میں سے ایک عام مسلمان کو جو حصہ ملتا تھا وہ بھی آپ کا الگ رکھا جاتا تھا۔ پھر دوبارہ غور سے معلوم ہوا کہ اس بات پر تو تمام کا اتفاق ہے کہ منتخب حصہ تو آپ کے بعد کسی کو نہ ملے گا وہ خصوصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم دوسرے خلفاء کے خلاف ہے اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ کا حکم خمس الخمس میں بھی دوسرے خلفاء کے خلاف ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ آپ کا حکم غنیمت کے سلسلہ میں مختلف ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کی قرابت کا حکم بھی بعد والے حکمرانوں کی قرابت سے مختلف ہے پس ایک قول ثابت ہوا۔ ثابت قول یہ ہے۔

ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول والذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین وابن السبیل" (الانفال ۴۱) پس جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ زندگی میں جاری رہے گا اور وفات سے منقطع ہو گیا اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا حصہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اسی طرح جاری رہے گا۔

ذوی القربیٰ کے حصہ کا مسئلہ:

فریق اوّل: ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اسی طرح قائم رہے گا جس طرح آپ کی حیات مبارکہ میں تھا۔

فریق ثانی: ذوی القربیٰ کا حصہ آپ کی وفات سے منقطع ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے تمام قرابت رسول اللہ ﷺ کو ایک کلمہ میں اکٹھا ذکر کر دیا اور وہ "ولذی القربیٰ" (الحشر ۷) ان میں سے کسی کو چھوڑ کر دوسرے کو مخصوص نہیں فرمایا۔ پھر جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کی تقسیم فرمائی اور بنو ہاشم اور بنو مطلب کو خاص کر کے عنایت فرمایا۔ دوسرے دونوں بنی امیہ بنی نوفلکو محروم رکھا حالانکہ وہ گنے چنے افراد تھے اور جن کو دیا ان کو بلا تفریق مالدار اور محتاج ہر ایک کو دیا اور جن کو محروم کیا ان کے فقراء کو بھی نہیں دیا۔

حاصل کلام: اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ ﷺ کو اس سلسلہ میں اختیار تھا کہ اس کو اپنے قرابت والوں میں سے جس کے لئے چاہیں مقرر فرما دیں۔ اس سے اس کا حکم بھی اس حصے کی طرح بن گیا جس کو آپ مال غنیمت میں سے اپنے لئے منتخب فرماتے تھے۔ پس جس طرح وہ ذات مبارکہ سے مخصوص حصہ وفات سے منقطع ہو گیا۔ بعد والے خلیفہ کو درست نہیں۔ یہ حصہ ذوی القربیٰ جس کو دینے میں آپ کو مکمل اختیار تھا۔ وہ بھی آپ کی وفات کے بعد اور کسی کو دینا ضروری نہ ہوگا۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد ﷭ کا یہی قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں تین فریق کا ذکر کیا فریق ثانی کے قول کو ثابت کیا اور فریق اوّل اور ثالث کے مؤقف کی تفصیل سے جوابات دے کر تردید فرمائی۔ حاصل یہی ہے کہ ذوالقربیٰ کا حصہ وفات شریف سے ختم ہو گیا۔ اب اگر کسی کو دیا جائے گا تو فقراء و مساکین ابن سبیل کی حیثیت سے دیا جائے گا۔

بَابُ النَّفْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنْ قِتَالِ الْعَدُوِّ، وَاِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ

تقسیم غنیمت دشمن سے لڑائی اور جمع غنیمت کے بعد ہے

خلاصۃ المرام: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ امام تقسیم سے پہلے غنیمت کے جمع ہونے کے بعد اس میں سے جتنا چاہے لے سکتا ہے۔ اس کو حضرت ابن مسیب حسن بصری احمد اوزاعی ﷭ نے اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کہتا ہے کہ جمع غنیمت کے بعد خمس کے علاوہ کوئی چیز نہیں لے سکتا۔ کیونکہ وہ مجاہدین کا مال ہے۔ اس قول کو امام نخعی ثوری ائمہ احناف نے اختیار کیا

ہے۔

فریق اوّل: امام کو مال غنیمت کے جمع کرنے کے بعد بھی مال میں جس قدر چاہے لینا اور کسی کو دینا درست ہے۔جیسا کہ غنیمت کے جمع سے پہلے جائز ہے دلیل یہ روایت ہے۔

۵۰۹۷ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ فِي بَدْأَتِهِ الرُّبُعَ ، وَفِي رَجْعَتِهِ الثُّلُثَ قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ لَهُ أَنْ يَنْفِلَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا أَحَبَّ ، بَعْدَ اِحْرَازِهِ اِيَّاهَا ، قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَهَا كَمَا كَانَ لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يُنَفِّلَ بَعْدَ اِحْرَازِ الْغَنِيْمَةِ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ ، فَأَمَّا مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَلَا ، لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ مَلَكَتْهُ الْمُقَاتِلَةُ ، فَلَا سَبِيْلَ لِلْإِمَامِ عَلَيْهِ وَقَالُوْا :قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُ فِي الرَّجْعَةِ ، هُوَ ثُلُثُ الْخُمُسِ بَعْدَ الرُّبُعِ الَّذِيْ نَفَّلَهُ، كَانَ فِي الْبَدْأَةِ ، فَلَا يَخْرُجُ مِمَّا قُلْنَا فَقَالَ لَهُمُ الْآخَرُوْنَ :إِنَّ الْحَدِيْثَ إِنَّمَا جَاءَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ ، وَكَمَا كَانَ الرُّبُعُ الَّذِيْ كَانَ يُنَفِّلُهُ فِي الْبَدْأَةِ ، هُوَ الرُّبُعَ قَبْلَ الْخُمُسِ ، فَكَذٰلِكَ الثُّلُثُ الَّذِيْ كَانَ يُنَفِّلُهُ فِي الرَّجْعَةِ ، هُوَ الثُّلُثُ أَيْضًا قَبْلَ الْخُمُسِ ، وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الثُّلُثِ مَعْنًى .قِيْلَ لَهُمْ :بَلْ لَهُ مَعْنًى صَحِيْحٌ ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَذْكُوْرَ مِنْ نَفْلِهِ فِي الْبَدْأَةِ هُوَ الرُّبُعُ ، مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ النَّفَلُ مِنْهُ، فَكَذٰلِكَ نَفْلُهُ فِي الرَّجْعَةِ هُوَ الثُّلُثُ ، مِمَّا يَجُوْزُ لَهُ النَّفَلُ مِنْهُ وَهُوَ الْخُمُسُ .وَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَقَدْ رُوِيَ حَدِيْثُ حَبِيْبٍ هٰذَا، بِلَفْظٍ يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا .

۵۰۹۷: زیاد بن جاریہ نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ اور واپسی پر تیسرا حصہ لیتے تھے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ امام کو مال غنیمت جمع کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے جس قدر چاہے لینے کا حق ہے جس طرح کہ اس سے پہلے لینے کا حق حاصل ہے۔انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔دوسروں نے کہا امام کو مال غنیمت جمع کرنے کے بعد اس میں سے صرف پانچواں حصہ لینے کا اختیار ہے۔اس کے علاوہ وہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مال مجاہدین کی ملکیت ہے۔فلہٰذا امام کا اس میں کوئی دخل نہیں۔فریق اوّل کے استدلال کا جواب یہ ہے کہ کہا جائے گا کہ مذکورہ روایت میں جو مذکور ہے اس میں احتمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو واپسی پر لیتے تھے وہ پانچویں حصہ کا تہائی ہو

اور شروع میں چوتھائی حصہ لیتے ہوں اور یہ بھی ہمارے اس قول میں داخل ہے'ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ حدیث میں تو واضح طور پر تیسرا حصہ واپسی پر اور چوتھا حصہ شروع میں لینے کا ذکر وارد ہے اور ابتداء میں آپ جو لیتے تھے وہ چوتھا حصہ ہوتا اور وہ خمس سے پہلے ہوتا اسی طرح واپسی پر تیسرا حصہ لیتے وہ خمس سے پہلے ہوتا۔ ورنہ تہائی کے ذکر کا کوئی مفہوم نہیں۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ اس روایت کا یہ مفہوم نہیں بلکہ اس کا درست مطلب یہ ہے کہ ابتداء میں جس چوتھے کا ذکر ہے جو اس مال میں سے تھا جس کو آپ کے لئے لینا جائز تھا اور وہ خمس تھا اور اسی طرح تیسرے سے بھی اسی مال کا ثلث مراد جس کا لینا آپ کے لئے درست تھا اور وہ خمس تھا۔ آپ کی یہ تاویل تو تب چل سکتی ہے جبکہ یہ روایت انہی الفاظ سے ہو جو اوپر مذکور ہوئی۔ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ان الفاظ سے بھی مذکور ہے جو ہمارے استدلال کی مؤید ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ١٤٦' ابن ماجه فی الجهاد باب ٣٥' مسند احمد ٤/ ١٦٠' ٥/ ٣٢٠۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ امام کو مال غنیمت جمع کرنے کے بعد اور تقسیم سے پہلے جس قدر چاہے لینے کا حق ہے۔ جس طرح کہ اس سے پہلے لینے کا حق حاصل ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: امام کو مال غنیمت جمع کرنے کے بعد اس میں سے صرف پانچواں حصہ لینے کا اختیار ہے۔ اس کے علاوہ وہ نہیں لے سکتا کیونکہ یہ مال مجاہدین کی ملکیت ہے۔ فلہٰذا امام کا اس میں کوئی دخل نہیں۔

فریق اوّل کے استدلال کا جواب: مذکورہ روایت میں جو مذکور ہے اس میں احتمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو واپسی پر لیتے تھے وہ پانچویں حصہ کا تہائی ہو اور شروع میں چوتھائی حصہ لیتے ہوں اور یہ بھی ہمارے اس قول میں داخل ہے۔

فریق اوّل کی طرف سے جواب الجواب: حدیث میں تو واضح طور پر تیسرا حصہ واپسی پر اور چوتھا حصہ شروع میں لینے کا ذکر وارد ہے اور ابتداء میں آپ جو لیتے تھے وہ چوتھا حصہ ہوتا اور وہ خمس سے پہلے ہوتا اسی طرح واپسی پر تیسرا حصہ لیتے وہ خمس سے پہلے ہوتا۔ ورنہ تہائی کے ذکر کا کوئی مفہوم نہیں۔

فریق ثانی کی طرف سے جواب: اس روایت کا یہ مفہوم نہیں بلکہ اس کا درست مطلب یہ ہے کہ ابتداء میں جس چوتھے کا ذکر ہے جو اس مال میں سے تھا جس کو آپ کے لئے لینا جائز تھا اور وہ خمس تھا اور اسی طرح تیسرے سے بھی اسی مال کا ثلث مراد جس کا لینا آپ کے لئے درست تھا اور وہ خمس تھا۔

فریق اوّل کا جواب در جواب: آپ کی یہ تاویل تو تب چل سکتی جبکہ یہ عوایت انہی الفاظ سے ہو اور جو اوپر مذکور ہو۔ حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ان الفاظ سے بھی مذکور ہے جو ہمارے استدلال کی مؤید ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۰۹۸ : فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِيهَا عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ .

۵۰۹۸: زیاد بن جاریہ نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی پر خمس کے بعد ثلث لیتے تھے۔

تخریج : ابن ماجه في الجهاد باب٣٥' ترمذي السير باب ١٢' مسند احمد ٣٢٠/٥۔

۵۰۹۹ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ .

۵۰۹۹: زیاد بن جاریہ نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے بعد ثلث لیا۔

تخریج : ترمذي في السير باب ١٢' ابن ماجه في الجهاد باب٣٥' دارمي في السير باب٤٣' مسند احمد ٤' ١٦٠/١٥٩۔

۵۱۰۰ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْغَزْوِ الرُّبُعَ بَعْدَ الْخُمُسِ ، وَيُنَفِّلُ إِذَا قَفَلَ الثُّلُثَ بَعْدَ الْخُمُسِ قَالُوْا :فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الثُّلُثَ الَّذِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُ فِي الرَّجْعَةِ ، هُوَ الثُّلُثُ بَعْدَ الْخُمُسِ .قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ يَحْتَمِلُ هٰذَا أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا

۵۱۰۰: زیاد بن جاریہ نے حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ غزوہ میں خمس کے بعد چوتھائی اور لوٹتے وقت خمس کے بعد ثلث 1/3 لیتے تھے۔ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے بعد ثلث ربع لیتے تھے۔اس روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی اور دلیل یہ روایت ہے جس کو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد في الجهاد باب١٤٦۔

حاصل روایات : ان روایات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس کے بعد ثلث و ربع لیتے تھے۔

فریق ثانی کی طرف سے جواب: اس روایت میں اس بات کا بھی احتمال ہے جو ہم نے ذکر کی اور دلیل یہ روایت ہے جس کو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے۔

۵۱۰۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ

الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَفِّلُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا بَادِئِيْنَ الرُّبُعَ ، وَيُنَفِّلُهُمْ إِذَا قَفَلُوْا الثُّلُثَ قِيْلَ لَهُمْ :وَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا قَدْ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ حَبِيْبِ بْنِ مَسْلَمَةَ الَّذِي أَرْسَلَهُ أَكْثَرُ النَّاسِ عَنْ مَكْحُوْلٍ ، أَنَّهُ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ، وَفِي الرَّجْعَةِ الثُّلُثَ وَقَدْ يَجُوْزُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ عُبَادَةُ عَنَى بِقَوْلِهٖ وَيُنَفِّلُهُمْ إِذَا قَفَلُوْا الثُّلُثَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى قُفُوْلٍ مِنْ قِتَالٍ إِلَى قِتَالٍ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَ الثُّلُثُ الْمُنَفَّلُ ، هُوَ الثُّلُثَ قَبْلَ الْخُمُسِ ، فَذٰلِكَ جَائِزٌ -عِنْدَنَا -أَيْضًا ، لِأَنَّهُ يُرْجَى بِذٰلِكَ صَلَاحُ الْقَوْمِ ، وَتَحْرِيْضُهُمْ عَلَى قِتَالِ عَدُوِّهِمْ فَأَمَّا إِذَا كَانَ الْقِتَالُ قَدِ ارْتَفَعَ ، فَلَا يَجُوْزُ النَّفَلُ ، لِأَنَّهُ لَا مَنْفَعَةَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا ،

۵۱۰۱: ابوسلام نے ابوامامہ باہلی سے انہوں نے عبادہ بن صامتؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمیں چوتھا حصہ عنایت فرماتے جب ابتداء میں نکلتے اور جب ہم واپس لوٹتے تو تیسرا حصہ عنایت فرماتے۔اس روایت میں وہی احتمال ہے جو حبیب بن مسلمہ ؓ کی روایت میں مذکور ہے کہ آپ ابتداء میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی تیسرا حصہ لیتے تھے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت عبادہ ؓ اپنے قول "وينفلهم اذا قفلوا الثلث" سے ایک لڑائی سے دوسری لڑائی میں جانا اور لوٹنا مراد لیا ہو۔اگر یہ بات اسی طرح ہو اور غنیمت کا تیسرا حصہ دیا گیا ہو تو اس سے وہ ثلث مراد ہے جو خمس سے پہلے ہو اور ہمارے ہاں بھی یہ بات جائز ہے۔کیونکہ اس سے لوگوں کی بہتر کارکردگی کی امید ہوسکتی ہے اور دشمنوں کے خلاف لڑنے پر آمادہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔جب لڑائی ختم ہوگئی ہو تو اس وقت مال غنیمت سے حصہ دینا درست نہیں کیونکہ اس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں۔فریق اوّل کی ایک اور دلیل یہ روایت ہے۔

الجواب نمبر ①: اس روایت میں وہی احتمال ہے جو حبیب بن مسلمہ ؓ کی روایت میں مذکور ہے کہ آپ ابتداء میں چوتھا حصہ لیتے اور واپسی تیسرا حصہ لیتے تھے۔

جواب نمبر ②: اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت عبادہ ؓ اپنے قول "وينفلهم اذا قفلوا الثلث" سے ایک لڑائی سے دوسری لڑائی میں جانا اور لوٹنا مراد لیا ہو۔اگر یہ بات اسی طرح ہو اور غنیمت کا تیسرا حصہ دیا گیا ہو تو اس سے وہ ثلث مراد ہے جو خمس سے پہلے ہو اور ہمارے ہاں بھی یہ بات جائز ہے۔کیونکہ اس سے لوگوں کی بہتر کارکردگی کی امید ہوسکتی ہے اور دشمنوں کے خلاف لڑنے پر آمادہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔جب لڑائی ختم ہوگئی ہو تو اس وقت مال غنیمت سے حصہ دینا درست نہیں کیونکہ اس میں مسلمانوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

فریق اوّل کی ایک اور دلیل یہ روایت ہے۔

۵۱۰۲ :بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْحَنَفِيُّ ، قَالَا :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَرُبْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ أَمَرَنَا أَبُوْبَكْرٍ فَشَنَنَّا الْغَارَةَ عَلَيْهِمْ ، فَنَفَّلَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ امْرَأَةً مِنْ فَزَارَةَ أَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ ، فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَهَبْتُهَا لَهُ، فَفَادٰى بِهَا أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ نَفَّلَ سَلْمَةَ قَبْلَ انْقِطَاعِ الْحَرْبِ أَوْ بَعْدَ انْقِطَاعِهَا ، فَلَا حُجَّةَ فِيْ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا

۵۱۰۲: ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جب ہم مشرکین کے قریب ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم فرمایا ہم نے ان پر اچانک حملہ کر دیا۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بنوفزارہ کی ایک عورت بطور غنیمت عنایت فرمائی جس کو میں لوٹ مار میں سے لایا تھا۔ جب میں اس کو مدینہ طیبہ لایا تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ہبہ کرنے کے لئے فرمایا میں نے وہ آپ کو ہبہ کر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو کئی مسلمانوں کے بدلے میں بطور فدیہ (اس کی قوم کو) دیا۔ اس روایت میں یہ وضاحت موجود نہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت کا حصہ لڑائی کے انقطاع سے پہلے عنایت فرمایا یا انقطاع کے بعد دیا پس اس میں فریق اوّل کی کوئی دلیل نہیں۔ فریق اوّل کا ایک اور روایت سے استدلال: وہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ ہے۔

تخریج : مسند احمد ۴۷/۴۔

۵۱۰۳ :بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيْهَا ابْنُ عُمَرَ ، فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً ، فَكَانَتْ غَنَائِمُهُمْ لِكُلِّ إِنْسَانٍ ، اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا ، وَنَفَّلَ كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ بَعِيْرًا بَعِيْرًا ، سِوٰى ذٰلِكَ قَالُوْا :فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّهُمْ قَدْ نُفِّلُوْا بَعْدَ سِهَامِهِمْ ، بَعِيْرًا بَعِيْرًا ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قِيْلَ لَهُمْ : مَا لَكُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ حُجَّةٍ ، وَلَهُوَ إِلَى الْحُجَّةِ عَلَيْكُمْ أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَى الْحُجَّةِ لَكُمْ لِأَنَّهُ فِيْهِ، فَبَلَغَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا ، وَنُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا .فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ مَا نُفِّلُوْا مِنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَانَ مِنْ غَيْرِ مَا كَانَتْ فِيْهِ سُهْمَانُهُمْ وَهُوَ الْخُمُسُ ، فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فِي النَّفْلِ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْآثَارِ ، مَا يَجِبُ

بِهِ مَا قَالُوْا ، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُخْرَى لِقَوْلِهِمْ مِنَ الْآثَارِ أَيْضًا ، فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ .

۵۱۰۳: عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا لشکر روانہ فرمایا جس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے انہیں بہت سا مال غنیمت ملا چنانچہ ہر شریک لشکر کو بارہ بارہ اونٹ ملے۔ اس کے علاوہ بھی ان کو ایک ایک اونٹ ملا۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حصہ سے ایک ایک زائد حاصل کیا اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا۔ یہ روایت تو آپ کے حق میں کیا ہوتی آپ کے خلاف ہے کیونکہ اس روایت میں ہے کہ بارہ بارہ اونٹ بطور غنیمت ملے اور پھر ایک ایک اونٹ بطور غنیمت زائد ملا۔ اس سے تو یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ انہوں نے جو کچھ حاصل کیا وہ ان کے حصہ میں خمس کے علاوہ آیا اور اس بات کی تو کوئی دلیل نہیں کہ وہ زائد مال بغیر خمس کے لیا گیا تھا۔ فریق اوّل نے اپنے مؤقف کو ثابت کرنے کے لئے جو روایات پیش کی تھیں جب ان کے حق میں کوئی دلیل بھی ثابت نہ ہو سکی نہ مؤقف ثابت ہوا۔ فریق ثانی کے دلائل کا جائزہ لیتے ہیں۔ فریق ثانی کی دلیل اوّل روایت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

تخریج: مسلم فی الجهاد ۳۷' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱٤٥' مسند احمد ۲' ۱۰/۵۵' ۱۵۱/۸۰۔

۵۱۰۴: فَإِذَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيْرٍ ، ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ ، وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ ، فَأَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيْطَ قَالَ : وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الْأَنْفَالَ ، وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى ضَعِيْفِهِمْ أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا الْخُمُسُ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ لِلْمُقَاتِلَةِ ، لَا حُكْمَ لِلْإِمَامِ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْفَالَ وَقَالَ لِيَرُدَّ قَوِيُّ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَى ضَعِيْفِهِمْ أَيْ لَا يُفَضَّلُ أَحَدٌ مِنْ أَقْوِيَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ لِقُوَّتِهِ عَلَى ضَعِيْفِهِمْ لِضَعْفِهِ ، وَيَسْتَوُوْنَ فِي ذٰلِكَ وَاسْتَحَالَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَ مِنَ الْأَنْفَالِ مَا كَانَ يَكْرَهُ ، فَكَانَ النَّفَلُ الَّذِي لَيْسَ بِمَكْرُوْهٍ هُوَ النَّفَلُ فِي الْخُمُسِ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَّلَهُ ، مِمَّا رَوَاهُ عُبَادَةُ عَنْهُ

فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هُوَ مِنَ الْخُمُسِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا الْمَذْهَبِ

۵۱۰۴: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک اونٹ کی اون میں سے ایک بال لے کر فرمایا۔ اے لوگو! شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو مال غنیمت دیا ہے اس میں سے میرے لئے صرف خمس (پانچواں حصہ) حلال ہے اس کے علاوہ کوئی چیز حلال نہیں اور خمس بھی تمہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔ پس تم دھاگے اور سوئی تک ادا کر دو۔ عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کو (اپنے لئے) ناپسند فرماتے تھے۔ اس لئے فرمایا کہ طاقت ور مؤمنوں کو ضعیفوں پر لوٹا دینا چاہئے۔ اس ارشاد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ نے تمہیں عنایت فرمایا اس میں سے صرف خمس میرے لئے حلال ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ غنیمت میں خمس کے علاوہ بقیہ مجاہدین کے لئے ہے۔ اس میں امام کا حکم جاری نہ ہوگا۔ نیز اس میں یہ بھی موجود ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت لینا ناپسند فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ مالدار مسلمان کمزوروں کی طرف لوٹا دیں مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کو جو مال غنیمت عنایت کیا گیا ہے۔ اس میں طاقت والوں کو طاقت کی وجہ سے کمزوروں پر ان کی کمزوری کی وجہ سے کوئی برتری حاصل نہیں بلکہ سب برابر ہیں اور یہ بات کسی طرح بھی قابل تسلیم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کو ناپسند جاننے کے باوجود اس میں لے لیتے ہوں۔ پس آپ اسی مال سے لیتے تھے جو آپ کے لئے لینا مکروہ نہ تھا اور وہ مال غنیمت میں سے خمس تھا۔ اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اس روایت میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے جس زائد مال غنیمت کا ذکر کیا ہے وہ خمس میں سے ہے نہ کہ اس کے علاوہ۔ فریق ثانی کے قول کی صحت کے لئے یہ روایت ابوعوانہ کافی ثبوت ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الجهاد باب۳۵' دارمی فی السیر باب۴٤' مسند احمد ۳۲٤/۵' ابو داؤد فی الجهاد باب۱٤۹' نسائی فی الفئ باب٦' مالك فی الجهاد ۲۲' مسند احمد ۳۳۰/۵۔

روایت معن بن یزید سلمہ رضی اللہ عنہ:

۵۱۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ ، عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السُّلَمِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ -عِنْدَنَا - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، أَيْ حَتّٰى يُقَسَّمَ الْخُمُسُ ، وَإِذَا قُسِمَ الْخُمُسُ انْفَرَدَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ ، وَهُوَ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسٍ فَكَانَ ذٰلِكَ النَّفْلُ الَّذِيْ يَنْفِلُهُ الْإِمَامُ مِنْ بَعْدِ أَنْ آثَرَ بِهٖ ، أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ ، لَا مِنَ الْأَرْبَعَةِ

الْاَخْمَاسِ الَّتِیْ هِیَ حَقُّ الْمُقَاتِلَةِ وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِكَ اَیْضًا

۵۱۰۵: ابو جویریہ نے معن بن یزید سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ زائد مال خمس کے بعد ہی ہوتا ہے۔ بعد الخمس کا ہمارے نزدیک معنی یہ ہے۔ خمس کو الگ کر لینے کے بعد جب وہ الگ ہو گیا تو بقیہ چار حصے مقاتلین کے رہ گئے وہ زائد اسی خمس میں سے منتخب کر سکتا ہے مقاتلین کے چار حصوں سے نہیں لے سکتا۔ جو کہ مجاہدین کا حق ہے اور ہماری اس بات پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کر رہی ہے۔ (روایت یہ ہے)

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۴۸' مسند احمد ۴۷۰/۳۔

حاصل روایات : بعد الخمس کا ہمارے نزدیک معنی یہ ہے کہ خمس کو الگ کر لینے کے بعد جب وہ الگ ہو گیا تو بقیہ چار حصے مقاتلین کے رہ گئے وہ زائد اسی خمس میں سے منتخب کر سکتا ہے مقاتلین کے چار حصوں سے نہیں لے سکتا۔ جو کہ مجاہدین کا حق ہے اور ہماری اس بات پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کر رہی ہے۔ (روایت یہ ہے)

۵۱۰۶ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، كَانَ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ فِيْ غَزَاةٍ غَزَاهَا ، فَاَصَابُوْا سَبْيًا ، فَاَرَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنْ يُعْطِيَ اَنَسًا مِنَ السَّبْيِ قَبْلَ اَنْ يَقْسِمَ .فَقَالَ اَنَسٌ :لَا ، وَلٰكِنَ اقْسِمْ ثُمَّ اعْطِنِيْ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ :فَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ لَا ، اِلَّا مِنْ جَمِيْعِ الْغَنَائِمِ فَاَبَى اَنَسٌ اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ، وَاَبٰى عُبَيْدُ اللّٰهِ اَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا.

۵۱۰۶: ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک لڑائی میں حضرت عبیداللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ان کو کچھ قیدی ملے۔ حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ تقسیم سے پہلے ان میں سے کچھ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو دیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم پہلے تقسیم کرو پھر مجھے دو۔ راوی فرماتے ہیں حضرت عبیداللہ نے فرمایا نہیں میں تو پورے مال غنیمت میں سے دوں گا۔ لیکن حضرت انس رضی اللہ عنہ نے لینے سے انکار کر دیا اور حضرت عبیداللہ نے خمس میں سے کچھ دینے سے انکار کر دیا۔

۵۱۰۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ اَنَسٍ نَحْوَهُ فَهٰذَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، لَمْ يَقْبَلِ النَّفَلَ اِلَّا مِنَ الْخُمُسِ ، وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو

۵۱۰۷: محمد بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں نے خمس کے علاوہ لینے سے انکار کر دیا اور جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے خمس کے علاوہ لینے سے انکار کر دیا اور جبلہ بن عمروؓ سے بھی اسی طرح کی روایت موجود ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۱۰۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيْجٍ فِي غَزْوَةِ الْمَغْرِبِ ، فَنَفَّلَ النَّاسَ ، وَمَعَنَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَرُدُّوا ذٰلِكَ غَيْرَ جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو .

۵۱۰۸: بکیر بن اشج نے سلیمان بن یسار سے روایت نقل کی ہے کہ ہم حضرت معاویہ بن خدیج رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ مغرب میں تھے۔ انہوں نے لوگوں کو مال غنیمت دیا ہمارے ساتھ کچھ صحابہ کرامؓ بھی تھے تو حضرت جبلہ بن عمروؓ کے علاوہ کسی نے اس کو واپس نہ کیا۔

۵۱۰۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :سَأَلْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ، عَنِ النَّفْلِ فِي الْغَزْوِ فَقَالَ :لَمْ أَرَ أَحَدًا صَنَعَهُ غَيْرَ ابْنِ حَدِيْجٍ ، نَفَّلَنَا بِإِفْرِيقِيَّةَ النِّصْفَ بَعْدَ الْخُمُسِ ، وَمَعَنَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ أُنَاسٌ كَثِيرٌ ، فَأَبَى جَبَلَةُ بْنُ عَمْرٍو ، أَنْ يَأْخُذَ مِنْهَا شَيْئًا فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَى جَبَلَةَ بْنِ عَمْرٍو ، قَدْ قَبِلُوا قِيلَ لَهُ :قَدْ صَدَقْتَ ، وَنَحْنُ فَلَمْ نُنْكِرْ أَنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَازَ لِلْإِمَامِ النَّفَلَ قَبْلَ الْخُمُسِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُجِزْهُ وَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوا فِي ذٰلِكَ مُخْتَلِفِيْنَ وَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِمَا رَوَيْنَا عَنْ أَنَسٍ وَجَبَلَةَ ، أَنَّهُمَا يُخَيِّرَانِ قَوْلَنَا هٰذَا مَعَ مَنْ قَدْ ذَكَرْنَا فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي هٰذَا.

۵۱۰۹: خالد بن ابی عمران سے روایت ہے۔ کہ میں نے سلیمان بن یسار سے جہاد میں نفل (زائد مال) دینے سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے حضرت معاویہ بن خدیج کے علاوہ کسی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا انہوں نے ہمیں افریقہ میں خمس کے بعد آدھا مال دیا اور ہمارے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اولین مہاجرین صحابہ کرامؓ تھے۔ حضرت جبلہ بن عمروؓ نے صرف اس میں سے کچھ بھی لینے سے انکار کر دیا۔ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت عمروؓ کے علاوہ اس کو بقیہ صحابہ کرامؓ نے کیوں کر قبول کر لیا۔ ان کو جواب میں کہے کہ تم نے

درست کہا ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اس میں صحابہ کرامؓ کا اختلاف تھا بعض نے خمس نکالنے سے پہلے کسی کو عطا کرنا امام کے لئے جائز قرار دیا اور بعض کے ہاں یہ درست نہیں۔ اس سلسلہ میں یقیناً اختلاف رائے صحابہ کرام کے مابین موجود ہے۔ یہاں تو صرف ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جن اصحاب رسول اللہ ﷺ کا ہم نے تذکرہ کیا ان کے ساتھ ساتھ حضرت انسؓ جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایات ہمارے اس مؤقف کی حامی ہیں۔

ایک اعتراض:

حضرت جبلہ بن عمروؓ کے علاوہ اس کو بقیہ صحابہ کرامؓ نے کیوں کر قبول کرلیا۔

جواب: تم نے درست کہا ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ اس میں صحابہ کرامؓ کا اختلاف تھا بعض نے خمس نکالنے سے پہلے کسی کو عطا کرنا امام کے لئے جائز قرار دیا اور بعض کے ہاں یہ درست نہیں۔ اس سلسلہ میں یقیناً اختلاف رائے صحابہ کرام کے مابین موجود ہے۔ یہاں تو صرف ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ جن اصحاب رسول اللہ ﷺ کا ہم نے تذکرہ کیا ان کے ساتھ ساتھ حضرت انسؓ جبلہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایات ہمارے اس مؤقف کی حامی ہیں۔

سعد: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے بھی یہ قول مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۱۱۰ : فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ بِشْرُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ :بَارَزْتُ رَجُلًا يَوْمَ الْقَادِسِيَّةِ فَقَتَلْتُهُ ، فَبَلَغَ سَلَبُهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، فَنَفَّلَنِيْهِ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ سَعْدٌ نَفَّلَهُ ذٰلِكَ ، وَالْقِتَالُ لَمْ يَرْتَفِعْ ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، فَهٰذَا قَوْلُنَا أَيْضًا وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا نَفَّلَهُ بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ ، فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ مِنَ الْخُمُسِ فَإِنْ كَانَ جَعَلَهُ مِنْ غَيْرِ الْخُمُسِ ، فَهٰذَا فِيْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الِاخْتِلَافِ ، فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ حُجَّةٌ ، إِذْ كَانَ قَدْ يُحْتَمَلُ مَا قَدْ صَرَفَهُ إِلَيْهِ مُخَالِفُهُ وَوَجَبَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُكْشَفَ وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، لِنَعْلَمَ كَيْفَ حُكْمُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَكَانَ الْأَصْلُ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا قَالَ فِيْ حَالِ الْقِتَالِ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ سَلَبُهُ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَلَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا فَلَهُ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا أَيْضًا وَلَوْ قَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا ، فَلَهُ عُشْرُ مَا أَصَبْنَا لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ هٰذَا لَوْ جَازَ ، جَازَ أَنْ تَكُوْنَ الْغَنِيْمَةُ كُلُّهَا لِلْمُقَاتِلِيْنَ ، فَيَبْطُلُ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْهَا مِنَ الْخُمُسِ فَكَانَ النَّفَلُ لَا يَكُوْنُ قَبْلَ الْقِتَالِ ، إِلَّا فِيْمَا أَصَابَهُ الْمُنَفَّلُ بِسَيْفِهِ، وَلَا يَجُوْزُ فِيْمَا أَصَابَ غَيْرُهُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا حُكْمُهُ حُكْمُ الْإِجَارَةِ فَيَجُوْزُ ذٰلِكَ ، كَمَا تَجُوْزُ

الْإِجَارَةُ كَقَوْلِهِ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ فَذٰلِكَ جَائِزٌ فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، وَلَمْ يَجُزِ النَّفَلُ إِلَّا فِيمَا أَصَابَهُ الْمُنَفَّلُ بِسَيْفِهِ، أَوْ فِيمَا جُعِلَ لَهُ لِعَمَلِهِ ، وَلَمْ يَجُزْ أَنْ يُنَفَّلَ مِمَّا أَصَابَهُ غَيْرُهُ، كَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ إِحْرَازِ الْغَنِيمَةِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَجُوْزَ أَنْ يُنَفَّلَ مِمَّا أَصَابَ غَيْرُهُ فَفَسَدَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ أَجَازَ النَّفَلَ بَعْدَ إِحْرَازِ الْغَنِيمَةِ ، وَرَجَعْنَا إِلٰى حُكْمِ مَا أَصَابَهُ هُوَ ، فَكَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُنَفِّلَهُ الْإِمَامُ إِيَّاهُ، قَدْ وَجَبَ حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى فِي خُمُسِهِ، وَحَقُّ الْمُقَاتِلَةِ فِي أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِهِ فَلَوْ أَجَزْنَا النَّفَلَ إِذًا لَكَانَ حَقُّهُمْ قَدْ بَطَلَ بَعْدَ وُجُوبِهِ ، وَإِنَّمَا يَجُوزُ النَّفَلُ فِيمَا يَدْخُلُ فِي مِلْكِ الْمُنَفَّلِ ، مِنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ وَأَمَّا مَا قَدْ زَالَ عَنْ مِلْكِ الْعَدُوِّ قَبْلَ ذٰلِكَ ، وَصَارَ فِي مِلْكِ الْمُسْلِمِينَ ، فَلَا نَفَلَ فِي ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا نَفَلَ بَعْدَ إِحْرَازِ الْغَنِيمَةِ عَلٰى مَا قَدْ فَصَّلْنَا فِي هٰذَا الْبَابِ ، وَبَيَّنَّا وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۵۱۱۰: اسود بن قیس نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے بیان کیا جس کو بشر بن علقمہ کہا جاتا تھا۔ اس نے بتایا کہ میں نے قادسیہ کے دن ایک آدمی سے مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا تو اس کا سامان بارہ ہزار کی قیمت کو پہنچا۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وہ مجھے زائد عنایت فرمایا۔ یہ عین ممکن ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے لڑائی ختم ہونے سے پہلے ان کو دیا ہو۔ اگر یہ اسی طرح ہو تو ہمیں اس سے اختلاف نہیں اور اگر لڑائی کے بعد ہے تو پھر یہ احتمال ہے کہ یہ خمس میں سے دیا ہو اور بالفرض اگر انہوں نے خمس کے علاوہ مال سے دیا ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ اسی اختلاف کا ہم پہلے ذکر کر آئے۔ اس صورت میں یہ روایت کسی فریق کی دلیل نہ ہوگی۔ اس لئے کہ ہر دو احتمالات کی طرف پھیرا جا سکتا ہے۔ اب ضروری ہوا کہ نظر و فکر سے غور کر کے مسئلہ کی اختلافی باڑ سے نکلیں۔ تاکہ نظر سے اس کا حکم معلوم ہو سکے۔ نظر کی راہ سے اس باب کا حکم معلوم کرنا ضروری ہو گیا۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ سپہ سالار اگر اعلان کر دے کہ جو شخص کسی (کافر) کو قتل کرے تو اسے مقتول کا سامان ملے گا۔ اس کا یہ اعلان جائز و درست ہے اور اگر کوئی کہے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اسے اتنے درہم ملیں گے تو یہ بھی درست ہے اور اگر وہ یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس کو مال غنیمت میں سے دسواں حصہ ملے گا تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا درست ہوتا تو پھر تمام مال مجاہدین ہی کے لئے ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا حق یعنی خمس باطل ہو جاتا۔ اسی وجہ سے لڑائی سے پہلے نفل اسی مال سے ہوگا جس کو نفل حاصل کرنے والا اپنی تلوار کے ذریعہ حاصل کرے یا اس کی کارگزاری کی وجہ سے اس کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ جو کچھ دوسروں کو حاصل ہوا وہ اس کے لئے قرار نہ دیا جائے گا البتہ ایک صورت ہے کہ جس کا حکم

اجارہ والا ہو وہ جائز ہے۔ جیسا کہ امام کہے: "من قتل قتيلا فله عشره دراهم" تو یہ درست ہے۔ جب یہ بات اسی طرح ہے تو نفل اتنا ہی جائز ہے جتنا حاصل کرنے والا اپنی تلوار سے حاصل کرے یا وہ جو اس کے عمل پر مقرر کیا جائے۔ اس میں سے اس کو دینا جائز نہیں جو دوسروں سے پایا ہو۔ تو نظر کا تقاضا یہی ہے کہ مال غنیمت کے جمع ہونے کے بعد نفل (زائد) اس میں سے نہ دیا جائے جو کہ دوسروں نے جمع کیا ہو۔ اس سے ان لوگوں کا قول باطل ٹھہرا جو مال غنیمت کے جمع کرنے کے بعد نفل (زائد مال) مجاہد کو دینے کے قائل ہیں۔ پس یہ حکم اس چیز کی طرف لوٹ گیا جو اس نے خود حاصل کی ہے۔ تو امام کے اسے نفل دینے سے پہلے خمس میں امام کا اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق لازم تھا۔ اگر ہم اس کو دینا جائز قرار دیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ حق لازم ہونے کے بعد باطل ہو گیا۔ بلاشبہ نفل صرف اس چیز میں ہوگا جو دشمن کی ملکیت سے نکل کر مجاہد کی ملکیت میں آئی ہو۔ رہی وہ چیز جو دشمن کی ملکیت سے نکل کر عامۃ المسلمین کی ملکیت میں داخل ہو چکی اس میں نفل جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کا مال ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل (زائد مال) دینا جائز نہیں جیسا کہ ہم تفصیل سے بیان کر آئے۔ ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ جو امدادی دستے میدان جنگ سے نکلنے سے پہلے پہلے آملیں گے ان سب کو مال غنیمت سے حصہ دیا جائے گا۔ اس قول کو امام شعبی ثوری اوزاعی ائمہ احناف رحمہم اللہ اجمعین نے اختیار کیا ہے اور اپنے موقف کے لئے دلائل پیش کئے ہیں۔ مال غنیمت سے ان لوگوں کو حصہ ملے گا جو واقعہ میں موجود ہوں گے۔ یہ شعبی اوزاعی ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

تشریح ۞ یہ عین ممکن ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے لڑائی ختم ہونے سے پہلے ان کو دیا ہے۔ اگر یہ اسی طرح ہو تو ہمیں اس سے اختلاف نہیں۔

اور اگر لڑائی کے بعد ہے تو پھر یہ احتمال ہے کہ یہ خمس میں سے دیا ہو اور بالفرض اگر انہوں نے خمس کے علاوہ مال سے دیا ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ اسی اختلاف کا ہم پہلے ذکر کر آئے۔ اس صورت میں یہ روایت کسی فریق کی دلیل نہ ہوگی۔ اس لئے کہ ہر دو احتمالات کی طرف پھیرا جا سکتا ہے۔ اب ضروری ہوا کہ نظر و فکر سے غور کر کے مسئلہ کی اختلافی باڑ سے نکلیں۔ تا کہ نظر سے اس کا حکم معلوم ہو سکے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

نظر کی راہ سے اس باب کا حکم معلوم کرنا ضروری ہو گیا۔ اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ سپہ سالار اگر اعلان کر دے کہ جو شخص کسی (کافر) کو قتل کرے تو اسے مقتول کا سامان ملے گا۔ اس کا یہ اعلان جائز و درست ہے اور اگر کوئی کہے کہ جو شخص کسی کو قتل

کرے گا تو اسے اتنے درہم ملیں گے تو یہ بھی درست ہے اور اگر وہ یہ اعلان کرے کہ جو شخص کسی کو قتل کرے گا اس کو مال غنیمت میں سے دسواں حصہ ملے گا تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا درست ہوتا تو پھر تمام مال مجاہدین ہی کے لئے ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا حق یعنی خمس باطل ہو جاتا۔ اسی وجہ سے لڑائی سے پہلے نفل اسی مال سے ہوگا جس کو نفل حاصل کرنے والا اپنی تلوار کے ذریعہ حاصل کرے یا اس کی کارگردگی کی وجہ سے اس کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ جو کچھ دوسروں کو حاصل ہوا وہ اس کے لئے قرار نہ دیا جائے گا البتہ ایک صورت ہے کہ جس کا حکم اجارہ والا ہو وہ جائز ہے۔ جیسا کہ امام کہے "من قتل قتيلا فله عشره دراهم" تو یہ درست ہے۔

جب یہ بات اسی طرح ہے تو نفل اتنا ہی جائز ہے جتنا حاصل کرنے والا اپنی تلوار سے حاصل کرے یا وہ جو اس کے عمل پر مقرر کیا جائے۔ اس میں سے اس کو دینا جائز نہیں جو دوسروں سے پایا ہو۔ تو نظر کا تقاضا یہی ہے کہ مال غنیمت کے جمع ہونے کے بعد نفل (زائد) اس میں سے نہ دیا جائے جو کہ دوسروں نے جمع کیا ہو۔ اس سے ان لوگوں کا قول باطل ٹھہرا جو مال غنیمت کے جمع کرنے کے بعد نفل (زائد مال) مجاہد کو دینے کے قائل ہیں۔ پس یہ حکم اس چیز کی طرف لوٹ گیا جو اس نے خود حاصل کی ہے۔

تو امام کے اسے نفل دینے سے پہلے خمس میں امام کا اور چار حصوں میں مجاہدین کا حق لازم تھا۔ اگر ہم اس کو دینا جائز قرار دیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ حق لازم ہونے کے بعد باطل ہو گیا۔

بلاشبہ نفل صرف اس چیز میں ہوگا جو دشمن کی ملکیت سے نکل کر مجاہد کی ملکیت میں آئی ہو۔ رہی وہ چیز جو دشمن کی ملکیت سے نکل کر عامۃ المسلمین کی ملکیت میں داخل ہو چکی اس میں نفل جائز نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کا مال ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مال غنیمت جمع کرنے کے بعد نفل (زائد مال) دینا جائز نہیں جیسا کہ ہم تفصیل سے بیان کر آئے۔

ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

اللغات: نفل۔ زائد مال جو بطور انعام دیا جائے۔ خمس۔ غنیمت کا پانچواں حصہ۔ الخيط و المخيط۔ سوئی دھاگہ۔ الرجعة۔ جنگ سے لوٹنا یا دوسری لڑائی کی طرف لوٹنا۔

حاصل: اس باب میں فریق اوّل کے قول کی تردید میں دلائل کے علاوہ اعتراضات کے جوابات اور قیاس ونظر سے بھی اپنے قول کی تائید پیش کی اور اپنے قول کی برتری ثابت کی کہ امام کو خمس غنیمت کے علاوہ غنیمت کے جمع ہونے کے بعد مزید لینے یا دینے کا اختیار نہیں۔ انعام بھی اوّل غنیمت سے پہلے ہے اور مجاہد کی اپنی تلوار کے جوہر سے ہے۔ (مترجم)

بَابُ الْمَدَدِ يَقْدَمُوْنَ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْقِتَالِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ بَعْدَمَا ارْتَفَعَ الْقِتَالُ قَبْلَ قُفُوْلِ الْعَسْكَرِ، هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ أَمْ لَا؟

اختتام جنگ کے بعد پہنچنے والے امدادی دستے کو مال غنیمت کا حصہ ملے گا یا نہیں؟

خلاصۃ المرام: اس مسئلہ میں قول ہیں۔

نمبر①: مال غنیمت کا حق انہی کا ہے جو لڑائی میں موجود تھے۔ بعد میں آنے والوں کا نہیں اس قول کو امام لیث' شافعی' مالک' احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: جو امدادی دستے میدان جنگ سے نکلنے سے پہلے پہلے آملیں گے ان سب کو مال غنیمت سے حصہ دیا جائے گا۔ اس قول کو امام شعبی' ثوری' اوزاعی ائمہ احناف رحمہم اللہ اجمعین نے اختیار کیا ہے اور اپنے موقف کے لئے دلائل پیش کئے ہیں۔

فریق اوّل کا موقف: مال غنیمت سے ان لوگوں کو حصہ ملے گا جو واقعہ میں موجود ہوں گے۔

۵۱۱۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ عَنْبَسَةَ بْنَ سَعِيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَانَ بْنَ سَعِيْدٍ عَلٰى سَرِيَّةٍ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قِبَلَ نَجْدٍ فَقَدِمَ أَبَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ، بَعْدَمَا فَتَحْنَا، وَأَنَّ حُزُمَ خَيْلِهِمْ لَلِيْفٌ فَقَالَ أَبَانُ: اقْسِمْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ، فَقُلْتُ لَا تَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ أَبَانُ: أَتَيْتُ بِهَدَايَا وَفْدِ نَجْدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ يَا أَبَانُ فَلَمْ يَقْسِمْ لَهُمْ شَيْئًا قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا يُسْهَمُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ إِلَّا لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: يُقْسَمُ لِكُلِّ مَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ، وَلِمَنْ كَانَ غَائِبًا عَنْهَا فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَسْبَابِهَا فَمِنْ ذٰلِكَ مَنْ خَرَجَ يُرِيْدُهَا، فَلَمْ يَلْحَقْ بِالْإِمَامِ حَتّٰى ذَهَبَ الْقِتَالُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَحِقَ بِهِ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ، قَبْلَ خُرُوْجِهِ مِنْهَا، قُسِمَ لَهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۱۱۱: ابن شہاب نے عنبسہ بن سعید سے نقل کیا کہ انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان کر رہے تھے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید کو مدینہ منورہ سے ایک سریہ پر نگران بنا کر نجد کی طرف

بھیجا۔ حضرت ابان اور ان کے ساتھی خیبر میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حاضری فتح خیبر کے بعد تھی۔ ان کے گھوڑوں کی لگامیں کھجور کی چھال سے بنی ہوئی تھیں۔ ابان رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی مال غنیمت سے حصہ دو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ ان کو بالکل مال غنیمت سے حصہ نہ دیں۔ ابان کہنے لگے میں وفد نجد کے ہدایا لایا ہوں۔ تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے ابان بیٹھ جاؤ۔ آپ نے ان کو مال غنیمت میں سے کوئی چیز نہ دی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مال غنیمت میں سے صرف ان کو حصہ ملے گا جو واقعہ میں موجود ہوں۔ مال غنیمت ہر اس آدمی پر تقسیم ہوگا جو واقعہ میں موجود ہو اور واقعہ کے اسباب میں سے کسی بھی کام کی وجہ سے غائب ہو۔ جیسے وہ آدمی جو غزوہ کا ارادہ کر کے نکلا مگر امام کے پاس اس وقت پہنچا جب لڑائی ختم ہو چکی تھی۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ وہ دارالحرب میں پہنچ جائے جبکہ امام ابھی وہاں سے نہ نکلا ہو۔ تو مال غنیمت میں اس کو حصہ دیا جائے گا۔ انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : بخاری باب المغازی باب۳۸' ابو داؤد فی الجہاد باب ۱۴۰۔

۵۱۱۲ :بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عِیْسَی بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ قَالَ :ثَنَا کُلَیْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ هَانِءُ بْنُ قَیْسٍ ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ أَبِیْ مُلَیْکَةَ قَالَ :کُنْتُ قَاعِدًا اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ شَهِدَ عُثْمَانُ بَدْرًا ؟ فَقَالَ :لَا ، وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ بَدْرٍ اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ فَضَرَبَ لَهٗ بِسَهْمٍ ، وَلَمْ یَضْرِبْ لِأَحَدٍ غَابَ غَیْرِهٖ۔

۵۱۱۲: حبیب بن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آ کر دریافت کرنے لگا۔ کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدر میں شریک تھے؟

انہوں نے جواب دیا نہیں۔ لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا عثمان اللہ اور اس کے رسول کے کام میں مصروف ہے۔ پس آپ ﷺ نے ان کا حصہ مقرر فرمایا۔ ان کے علاوہ کسی غائب رہنے والے کا حصہ مقرر نہیں فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الجہاد باب ۱۴۰۔

۵۱۱۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَیَّةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِیَةَ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِیُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ اِسْحَاقَ الْفَزَارِیُّ ، عَنْ کُلَیْبِ بْنِ وَائِلٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .اِلَّا هُنَا أَفَلَا تَرٰی أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ضَرَبَ لِعُثْمَانَ فِیْ غَنَائِمِ بَدْرٍ ، بِسَهْمٍ وَلَمْ یَحْضُرْهَا ، لِأَنَّهٗ کَانَ غَائِبًا فِیْ حَاجَةِ اللّٰهِ، وَحَاجَةِ رَسُوْلِهٖ ، فَجَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، کَمَنْ حَضَرَهَا فَکَذٰلِکَ کُلُّ مَنْ غَابَ عَنْ وَقْعَةِ الْمُسْلِمِیْنَ بِأَهْلِ الْحَرْبِ بِشُغْلٍ یَشْغَلُهٗ بِهِ الْاِمَامُ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ ، مِثْلُ أَنْ یَبْعَثَهٗ اِلٰی

جَانِبٍ آخَرَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، لِقِتَالِ قَوْمٍ آخَرِيْنَ ، فَيُصِيْبُ الْإِمَامُ غَنِيْمَةً بَعْدَ مُفَارَقَةِ ذٰلِكَ الرَّجُلِ إِيَّاهُ، أَوْ يَبْعَثُ بِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ ، لِيَمُدَّهُ بِالسِّلَاحِ وَالرِّجَالِ ، فَلَا يَعُوْدُ ذٰلِكَ الرَّجُلُ إِلَى الْإِمَامِ حَتّٰى يَغْنَمَ غَنِيْمَةً ، فَهُوَ شَرِيْكٌ فِيْهَا ، وَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا وَكَذٰلِكَ مَنْ أَرَادَهُ فَرَدَّهُ الْإِمَامُ عَنْهَا ، وَشَغَلَهُ بِشَيْءٍ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَهَا .وَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَسْهَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِيْ غَنَائِمِ بَدْرٍ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا أَسْهَمَ لَهُ، كَمَا لَمْ يُسْهِمْ لِغَيْرِهِ مِمَّنْ غَابَ عَنْهَا ، لِأَنَّ غَنَائِمَ بَدْرٍ ، وَكَانَتْ وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَهَا دُوْنَ مَنْ غَابَ عَنْهَا ، إِذًا لَمَا ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغَيْرِهِمْ فِيْهَا بِسَهْمٍ ، وَلٰكِنَّهَا وَجَبَتْ لِمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ ، وَلِكُلِّ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ لَهَا فَصَرَفَهُ الْإِمَامُ عَنْهَا وَشَغَلَهُ بِغَيْرِهَا مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، كَمَنْ حَضَرَهَا وَأَمَّا حَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَنَا - وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَّهَ أَبَانًا إِلَى نَجْدٍ قَبْلَ أَنْ يَتَهَيَّأَ خُرُوْجُهُ إِلَى خَيْبَرَ فَتَوَجَّهَ أَبَانُ فِيْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ حَدَثَ مِنْ خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ مَا حَدَثَ ، فَكَانَ مَا غَابَ فِيْهِ أَبَانٌ مِنْ ذٰلِكَ عَنْ حُضُوْرِ خَيْبَرَ ، وَلَيْسَ هُوَ شُغْلًا شَغَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حُضُوْرِهَا بَعْدَ إِرَادَتِهِ إِيَّاهُ، فَيَكُوْنُ كَمَنْ حَضَرَهَا فَهٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ أَصْلَانِ ، فَكُلُّ مَنْ أَرَادَ الْخُرُوْجَ مَعَ الْإِمَامِ إِلَى قِتَالِ الْعَدُوِّ ، فَرَدَّهُ الْإِمَامُ عَلٰى ذٰلِكَ بِأَمْرٍ آخَرَ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَتَشَاغَلَ بِهِ حَتّٰى غَنِمَ الْإِمَامُ غَنِيْمَةً ، فَهُوَ كَمَنْ حَضَرَ مَعَ الْإِمَامِ ، يُسْهَمُ لَهُ فِي الْغَنِيْمَةِ ، كَمَا يُسْهَمُ لِمَنْ حَضَرَهَا وَكُلُّ شَيْءٍ تَشَاغَلَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ شُغْلِ نَفْسِهِ، أَوْ شُغْلِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّا كَانَ دُخُوْلُهُ فِيْهِ مُتَقَدِّمًا ، ثُمَّ حَدَثَ لِلْإِمَامِ قِتَالُ الْعَدُوِّ ، فَتَوَجَّهَ لَهُ فَغَنِمَ ، فَلَا حَقَّ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ فِي الْغَنِيْمَةِ ، وَهِيَ بَيْنَ مَنْ حَضَرَهَا وَبَيْنَ مَنْ حُكْمُهُ حُكْمُ الْحَاضِرِ لَهَا وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا ،

۵۱۱۳: ابواسحاق فزاری نے کلیب بن وائل سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت یہاں تک نقل کی ہے۔اس روایت میں غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غنائم بدر میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حصہ دیا حالانکہ وہ موجود نہ تھے۔ کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام میں مصروف تھے اس لئے ان کو حاضر شمار کیا۔اسی طرح ہر وہ شخص جو کفار کے ساتھ مسلمانوں کی جنگ سے غائب ہو کہ امام اس کو مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول رکھے۔نمبر ①: مثلاً اس کو دارالحرب کی کسی دوسری جانب دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی کے لئے بھیجے پھر اس کے جانے کے بعد

امام کو مال غنیمت مل جائے۔ دارالحرب میں موجود لوگوں میں سے کسی کو دارالاسلام میں بھیجے تا کہ وہ اسلحہ اور آدمیوں سے اس کی مدد کرے۔ پھر یہ نمائندہ امام کے غنیمت حاصل کرنے تک واپس نہ آئے تو وہ مال غنیمت میں شریک ہو گا۔ وہ موجود لوگوں کی طرح ہوگا۔ وہ آدمی جو جنگ میں جانے کا ارادہ کرے لیکن اس کو واپس کر کے مسلمانوں کے کسی کام میں مصروف کر دے تو وہ بھی اس جنگ میں حاضر لوگوں کی طرح شمار ہوگا۔ ہمارے نزدیک اسی بناء پر جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو غنائم بدر میں حصہ عنایت فرمایا (واللہ اعلم) اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ﷺ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرح حصہ نہ دیتے جیسا کہ دوسروں کو نہ دیا جو کہ وہاں موجود نہ تھے۔ کیونکہ بدر کے غنائم انہی کے لئے لازم کئے گئے جو وہاں موجود تھے۔ غائبین کے لئے نہ تھے۔ ورنہ اس میں دوسروں کا بھی حصہ ضرور لگاتے۔ لیکن وہ غنائم موجودین کے لئے لازم کئے گئے تھے اور ہر ایسے آدمی کے لئے جس نے اپنے آپ کو بدر کے لئے پیش کیا مگر آپ نے اس کو امور مسلمین میں مصروف کر کے وہاں سے ہٹا دیا۔ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابان رضی اللہ عنہ کو نجد کی طرف اس وقت روانہ فرمایا جبکہ خیبر کی طرف یلغار کی تیاری بھی نہیں تھی۔ پس ابان کو نجد بھیج دیا (واللہ اعلم) پھر آپ نے خیبر کی تیاری فرمائی۔ پس ابان کا اس حاضری خیبر سے غائب رہنا اس وجہ سے نہ تھا کہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کے کسی کام میں مشغولیت نے شرکت کے ارادہ کے باوجود الگ کر دیا تا کہ ان کو حاضر کی طرح شمار کیا جائے۔ ان دو روایات سے دو قاعدے معلوم ہوتے ہیں کہ جو شخص امام کے ساتھ دشمن کے خلاف قتال میں نکلنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ پھر اس کو خود امام نے مسلمانوں کے کسی دوسرے کام کی ذمہ داری سونپ دی اور وہ اس میں مشغول رہا یہاں تک کہ امام نے قتال میں غنیمت پالی تو یہ آدمی قتال میں حاضر باش لوگوں میں شمار ہوگا اس کا غنیمت حاضر جیسا حصہ ہوگا۔ ہر وہ چیز جس میں آدمی مشغول رہا اور وہ اس کی ذاتی مشغولیت تھی۔ یا مسلمانوں کا کام تھا مگر وہ قتال میں جانے سے پہلے اس میں مشغول چلا آ رہا تھا۔ پھر امام کو دشمن کے خلاف لڑائی پیش آ گئی۔ جس میں اس کو غنیمت مل گئی تو اس آدمی کا غنیمت میں کوئی حق نہیں۔ یہ قتال میں حاضر اور وہ جن کا حکم حاضر جیسا ہے ان کے درمیانی درجے کا آدمی ہے۔ فریق اوّل کی ایک اور دلیل ملاحظہ ہو۔

٥١٣: بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ، أَنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ غَزَوْا نَهَاوَنْدَ وَأَمَدَّهُمْ أَهْلُ الْكُوْفَةِ فَظَفِرُوْا فَأَرَادَ أَهْلُ الْبَصْرَةِ أَنْ لَا يَقْسِمُوْا لِأَهْلِ الْكُوْفَةِ، وَكَانَ عَمَّارٌ عَلٰى أَهْلِ الْكُوْفَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عُطَارِدٍ: أَيُّهَا الْأَجْدَعُ، تُرِيْدُ أَنْ تُشَارِكَنَا فِيْ غَنَائِمِنَا؟ فَقَالَ: أُذُنِيْ سَبَبْتَ، قَالَ: فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ إِنَّ الْغَنِيْمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ قَالُوْا: فَهٰذَا

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ ذَهَبَ أَيْضًا إِلٰى أَنَّ الْغَنِيْمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ ، فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا قَوْلَنَا قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ نَهَاوَنْدُ فُتِحَتْ وَصَارَتْ دَارَ الْإِسْلَامِ ، وَأُحْرِزَتِ الْغَنَائِمُ ، وَقُسِمَتْ قَبْلَ وُرُوْدِ أَهْلِ الْكُوْفَةِ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، فَإِنَّا نَحْنُ نَقُوْلُ أَيْضًا إِنَّ الْغَنِيْمَةَ فِيْ ذٰلِكَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ ، وَإِنْ كَانَ جَوَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لَمَّا كَتَبَ بِهِ إِلَيْهِ، إِنَّمَا هُوَ لِهٰذَا السُّؤَالِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ وَإِنْ كَانَ عَلٰى أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ لَحِقُوْا بِهِمْ قَبْلَ خُرُوْجِهِمْ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ ، بَعْدَ ارْتِفَاعِ الْقِتَالِ ، فَكَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ الْغَنِيْمَةَ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ فَإِنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ أَهْلَ الْكُوْفَةِ قَدْ كَانُوْا طَلَبُوْا أَنْ يَقْسِمَ لَهُمْ ، وَفِيْهِمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، وَمَنْ كَانَ فِيْهِمْ غَيْرُهُ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمْ مِمَّنْ يُكَافِئُ قَوْلُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِقَوْلِهِمْ فَلَا يَكُوْنُ وَاحِدٌ مِنَ الْقَوْلَيْنِ أَوْلٰى مِنَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيْلٍ عَلَيْهِ، إِمَّا مِنْ كِتَابٍ ، أَوْ مِنْ سُنَّةٍ ، وَإِمَّا مِنْ نَظَرٍ صَحِيْحٍ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا السَّرَايَا الْمَبْعُوْثَةَ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ إِلٰى بَعْضِ أَهْلِ الْحَرْبِ أَنَّهُمْ مَا غَنِمُوْا ، فَهُوَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ سَائِرِ أَصْحَابِهِمْ وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ خَرَجَ فِيْ تِلْكَ السَّرِيَّةِ ، وَمَنْ لَمْ يَخْرُجْ ، لِأَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا بَذَلُوْا مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، مَا بَذَلَ الَّذِيْنَ أُسِرُوْا فَلَمْ يُفَضَّلْ فِيْ ذٰلِكَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ .وَإِنْ كَانَ مَا لَقُوْا مِنَ الْقِتَالِ مُخْتَلِفًا ، فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ كُلُّ مَنْ بَذَلَ نَفْسَهُ بِمِثْلِ مَا بَذَلَ بِهِ نَفْسَهُ مَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ ، فَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ كَمَنْ حَضَرَ الْوَقْعَةَ ، إِذَا كَانَ عَلَى الشَّرَائِطِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۱۱۴: قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب سے سنا کہ اہل بصرہ نے نہاوند کی لڑائی لڑی اور اہل کوفہ نے ان کی امداد کی جس سے نہاوند فتح ہو گیا۔ اہل بصرہ نے چاہا کہ اہل کوفہ کو غنیمت میں حصہ نہ ملے۔ اس وقت عمارؓ کوفہ کے گورنر تھے۔ بنی عطارد کے ایک آدمی نے کہا۔ اے کان کٹے! کیا تم ہماری غنیمتوں میں شرکت چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا میرے کان عنقریب اگ آئیں گے۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا جو واقعہ میں موجود تھے ان سب کو غنیمت ملے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ارشاد میں غنیمت کا حق انہی کو دیا جو واقعہ میں موجود تھے اور یہ بات ہمارے قول کی مؤید ہے۔ ان کو جواب میں کہے کہ یہ عین ممکن ہے کہ نہاوند فتح ہو کر دارالاسلام بن چکا ہو اور غنائم جمع ہو کر اہل کوفہ کے پہنچنے سے پہلے تقسیم ہو چکی ہوں۔ اگر یہ بات اسی طرح ثابت ہو جائے تو ہم کہیں گے کہ غنیمت ان لوگوں کو ہی ملے گی جو واقعہ میں موجود تھے۔ اگر فاروق اعظمؓ کا جواب اس سوال

سے متعلق ہے۔ تو اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اگر اہل کوفہ اہل بصرہ کے دار الشرک سے نکلنے سے پہلے وہاں پہنچ گئے ہوں اور لڑائی اس وقت ختم ہو چکی ہو۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت واقعہ میں موجود سب کو ملے گی۔ اس روایت میں یہ دلالت موجود ہے کہ اہل کوفہ نے تقسیم میں اپنے حصہ کا مطالبہ کیا اور ان میں عمار بن یاسرؓ اور ان کے علاوہ اور بھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ وہ ایسے لوگ تھے کہ جن کی بات وزن میں قول عمر رضی اللہ عنہ کی برابری کر سکتی تھی۔ اب ان دونوں اقوال میں کسی ایک کو بلا دلیل ترجیح نہیں دی جا سکتی خواہ وہ دلیل قرآن مجید سے ہو یا سنت نبوی سے۔ اب ہم قیاس صحیح سے ایک قول کو ترجیح دیتے ہیں۔ غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ دار الحرب سے دار الحرب کے کسی حصہ کی طرف روانہ کیے جانے والے چھوٹے لشکر جو غنیمت حاصل کریں گے وہ ان تمام کے مابین تقسیم کی جائے گی۔ خواہ اس لشکر میں گیا ہو یا نہ گیا ہو کیونکہ انہوں نے (بڑے لشکر میں شامل ہو کر اور دار الحرب میں اقامت سے) اپنی جان کی بازی لگا دی اس لئے ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہ ہو گی۔ اگر مختلف دشمنوں کے ساتھ ان کی لڑائیاں الگ الگ پیش آئیں۔ پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ بالکل اسی طرح جس نے اپنے آپ کو اسی طرح صرف کیا جس طرح واقعہ میں موجود لوگوں نے کیا تو وہ واقعہ میں حاضر شمار ہوں گے جب کہ وہ ان شرائط کے مطابق ہوں جن کا ہم ذکر کر آئے۔

حاصل روایت اور طریق استدلال: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ارشاد میں غنیمت کا حق انہی کو دیا جو واقعہ میں موجود تھے اور یہ بات ہمارے قول کی مؤید ہے۔

جواب: یہ عین ممکن ہے کہ نہاوند فتح ہو کر دار الاسلام بن چکا ہو اور غنائم جمع ہو کر اہل کوفہ کے پہنچنے سے پہلے تقسیم ہو چکی ہوں۔ اگر یہ بات اسی طرح ثابت ہو جائے تو ہم کہیں گے کہ غنیمت ان لوگوں کو ہی ملے گی جو واقعہ میں موجود تھے۔ اگر فاروق اعظمؓ کا جواب اس سوال سے متعلق ہے۔ تو اس میں کسی کو اختلاف نہیں اور اگر اہل کوفہ اہل بصرہ ان کے دار الشرک سے نکلنے سے پہلے وہاں پہنچ گئے ہوں اور لڑائی اس وقت ختم ہو چکی ہو۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ غنیمت واقعہ میں موجود سب کو ملے گی۔ اس روایت میں یہ دلالت موجود ہے کہ اہل کوفہ نے تقسیم میں اپنے حصہ کا مطالبہ کیا اور ان میں عمار بن یاسرؓ اور ان کے علاوہ اور بھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے۔ وہ ایسے لوگ تھے کہ جن کی بات وزن میں قول عمر رضی اللہ عنہ کی برابری کر سکتی تھی۔ اب ان دونوں اقوال میں کسی ایک کو بلا دلیل ترجیح نہیں دی جا سکتی خواہ وہ دلیل قرآن مجید سے ہو یا سنت نبوی سے۔ اب ہم قیاس صحیح سے ایک قول کو ترجیح دیتے ہیں۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ دار الحرب سے دار الحرب کے کسی حصہ کی طرف روانہ کیے جانے والے چھوٹے لشکر جو غنائم حاصل کریں گے وہ ان تمام کے مابین تقسیم کی جائے گی۔ خواہ اس لشکر میں گیا ہو یا نہ گیا ہو کیونکہ انہوں نے (بڑے لشکر میں شامل

ہوکر اور دارالحرب میں اقامت سے) اپنی جان کی بازی لگا دی اس لئے ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہ ہوگی۔ اگر مختلف دشمنوں کے ساتھ ان کی لڑائیاں الگ الگ پیش آئیں۔ پس نظر کا تقاضا یہی ہے کہ بالکل اسی طرح جس نے اپنے آپ کو اسی طرح صرف کیا جس طرح واقعہ میں موجود لوگوں نے کیا تو وہ واقعہ میں حاضر شمار ہوں گے جب کہ وہ ان شرائط کے مطابق ہوں جن کا ہم ذکر کر آئے۔

نوٹ: اس باب میں اگرچہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان تو قول ثانی کی طرف ہے مگر ان کو ترجیح کے لئے ان کو کوئی واضح روایت میسر نہیں آئی اسی لئے مبہم انداز میں ترجیح کو ذکر کیا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْأَرْضِ تُفْتَتَحُ كَيْفَ يَنْبَغِي لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ فِيهَا ؟

مفتوحہ زمین میں امام کیا طریق کار اختیار کرے؟

خلاصۃ الرام: علماء کے ایک فریق کا قول یہ ہے کہ زور سے مفتوحہ علاقوں کی زمینیں بھی امام کو مال غنیمت کی طرح تقسیم کر دینی ضروری ہیں ان کو جمع کر کے رکھنے کا حق نہیں۔ اس قول کو جماعت محدثین' امام شعبی' احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: فریق ثانی کا مؤقف امام کو اس کا خمس الگ کر کے چار حصے تقسیم کرنے کا حق ہے اور اگر مناسب خیال کرے ان کو خراجی زمینوں کے طور پر چھوڑ دے اور تقسیم نہ کرے۔ اس قول کو امام ثوری' ائمہ احناف' احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: امام جس علاقے کو فتح کرے اسے تقسیم کرنا ضروری ہے۔ وہ اس کو روک کر نہیں رکھ سکتا۔

۵۱۱۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: لَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ بَيَابًا لَيْسَ لَهُمْ شَيْءٌ، مَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى قَرْيَةٍ إِلَّا قَسَمْتُهَا، كَمَا قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ.

۵۱۱۵: زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اگر بعد والوں کی ویرانی کا خطرہ نہ ہوتا کہ ان کے لئے کوئی چیز نہ رہے گی تو میں جس بستی کو فتح کرتا اس کو تقسیم کر دیتا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم فرمایا۔

۵۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ، قَالَ: ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ. فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْإِمَامَ إِذَا فَتَحَ أَرْضًا عَنْوَةً، وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يَقْسِمَهَا كَمَا يَضُمُّ الْغَنَائِمَ، وَلَيْسَ لَهُ احْتِبَاسُهَا، كَمَا لَيْسَ لَهُ احْتِبَاسُ سَائِرِ الْغَنَائِمِ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ. وَخَالَفَهُمْ فِي

ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :الْإِمَامُ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ خَمَّسَهَا وَقَسَمَ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهَا ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهَا أَرْضَ خَرَاجٍ وَلَمْ يَقْسِمْهَا .

۵۱۱۶: زید بن اسلم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام جب کسی زمین کو زبردستی فتح کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اسی طرح اس کو تقسیم کر دے جیسے مال غنیمت کو تقسیم کیا جاتا ہے۔اس کو اس علاقہ کے روک رکھنے کا حق حاصل نہیں جیسا کہ وہ مال غنیمت کو روک نہیں سکتا۔انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔دوسروں نے کہا دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ وہ اس کا خمس لے کر بقیہ چار حصے تقسیم کرے اور اگر مناسب خیال کرے تو خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دے اور اس کو تقسیم نہ کرے۔

قول طحاوی رحمہ اللہ: امام جب کسی زمین کو زبردستی فتح کرے تو اس کے لئے لازم ہے کہ وہ اسی طرح اس کو تقسیم کر دے جیسے مال غنیمت کو تقسیم کیا جاتا ہے۔اس کو اس علاقہ کے روک رکھنے کا حق حاصل نہیں جیسا کہ وہ مال غنیمت کو روک نہیں سکتا۔انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: دوسرے علماء کا قول یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ وہ اس کا خمس لے کر بقیہ چار حصے تقسیم کرے اور اگر مناسب خیال کرے تو خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دے اور اس کو تقسیم نہ کرے۔

۵۱۱۷ :حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَسُفْيَانَ بِذٰلِكَ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمِنْ ذٰلِكَ

۵۱۱۷: عبداللہ بن المبارک نے ابوحنیفہ اور سفیان رحمہ اللہ سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے اس کی دلیل مندرجہ روایت ہے۔

۵۱۱۸ :مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ، ثُمَّ أَرْسَلَ ابْنَ رَوَاحَةَ ، فَقَاسَمَهُمْ .

۵۱۱۸: قاسم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین حصہ پر دے دی پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیج کر ان کے مابین تقسیم کر دیا۔

تخریج : بخاری فی الاجارہ باب ۲۲ مسلم فی المساقاة ۲۔

۵۱۱۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ ، عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ .

۵۱۱۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پھر انہوں نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے سال اہل خیبر سے معاملہ کیا اور اہل خیبر سے کھیتی کی آمدنی کے نصف پر معاملہ ہوا۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۸' ۹' مسلم فی المساقات ۳/۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۹' ترمذی فی الاحکام باب ۴۱' ابن ماجہ فی الرھون باب ۱۴' دارمی فی البیوع باب ۷۱' مسند احمد ۱۷/۲' ۲۲' ۳۷۔

۵۱۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ الزِّيَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ : أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ ، فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا ، وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ .فَبَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ ، فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ .

۵۱۲۰: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ خیبر بطور غنیمت عنایت فرمایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہلی حالت پر برقرار رکھا اور اس کو اپنے اور ان کے مابین برابر رکھا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے پھل و کھیتی کا اندازہ لگایا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۳۵' ابن ماجہ فی الزکاۃ باب۱۸' مالک فی المساقاۃ ۲/۱' مسند احمد ۲۴/۲' ۳' ۳۶۷/۲۹۶' ۱۶۳/۶۔

۵۱۲۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ قَسَمَ خَيْبَرَ بِكَمَالِهَا ، وَلٰكِنَّهُ قَسَمَ طَائِفَةً مِنْهَا ، عَلَى مَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، وَتَرَكَ طَائِفَةً مِنْهَا فَلَمْ يَقْسِمْهَا ، عَلَى مَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَابْنِ عُمَرَ ، وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأُخَرِ .وَالَّذِيْ كَانَ قُسِمَ مِنْهَا هُوَ الشِّقُّ وَالنَّطَاةُ ، وَتُرِكَ سَائِرُهَا ، فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّهُ قَسَمَ ، وَلَهُ أَنْ يَقْسِمَ ، وَتَرَكَ ، وَلَهُ أَنْ يَتْرُكَ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ هٰكَذَا حُكْمُ الْأَرَضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِلْإِمَامِ ، فَيَقْسِمُهَا إِنْ رَأَى ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، كَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَسَمَ مِنْ خَيْبَرَ .وَلَهُ تَرْكُهَا إِنْ رَأَى فِيْ ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ أَيْضًا ، كَمَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ مِنْ خَيْبَرَ ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ مَا رَأَى مِنْ ذٰلِكَ عَلَى التَّحْرِيْسِ مِنْهُ ، لِصَلَاحِ الْمُسْلِمِيْنَ .وَقَدْ فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أَرْضِ السَّوَادِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا ، فَتَرَكَهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ أَرْضَ خَرَاجٍ ، لِيَنْتَفِعَ بِهَا مَنْ يَجِيْءُ مِنْ بَعْدِهِ مِنْهُمْ ، كَمَا يَنْتَفِعُ بِهَا مَنْ كَانَ فِيْ عَصْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .فَإِنْ قَالَ

قَائِلٌ :فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ يَفْعَلْ فِي السَّوَادِ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، مِنْ جِهَةِ مَا قُلْتُمْ ، وَلٰكِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ ، جَمِيْعًا رَضُوْا بِذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا رَضُوْا بِذٰلِكَ ، أَنَّهُ جَعَلَ الْجِزْيَةَ عَلٰى رِقَابِهِمْ ، فَلَمْ يَخْلُ ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ جَعَلَهَا عَلَيْهِمْ ضَرِيْبَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ ، لِأَنَّهُمْ عَبِيْدٌ لَهُمْ .أَوْ يَكُوْنُ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، كَمَا يَجْعَلُ الْجِزْيَةَ عَلَى الْأَحْرَارِ ، لِيَحْقِنَ بِذٰلِكَ دِمَاءَ هُمْ .فَرَأَيْنَا قَدْ أُهْمِلَ نِسَاؤُهُمْ وَمَشَائِخُهُمْ ، وَأَهْلُ الزَّمَانَةِ مِنْهُمْ ، وَصِبْيَانُهُمْ ، وَإِنْ كَانُوْا قَادِرِيْنَ عَلَى الْاِكْتِسَابِ ، أَكْثَرَ مِمَّا يَقْدِرُ عَلَيْهِ بَعْضُ الْبَالِغِيْنَ .فَلَمْ يَجْعَلْ عَلٰى أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، فَدَلَّ مَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أَوْجَبَ لَيْسَ لِعِلَّةِ الْمِلْكِ ، وَلٰكِنَّهُ لِعِلَّةِ الذِّمَّةِ وَقَبِلَ ذٰلِكَ جَمِيْعُ مَا افْتُتِحَ مِنْ تِلْكَ الْأَرْضِ أَخْذُهُمْ ذٰلِكَ مِنْهُمْ دَلِيْلٌ عَلٰى إِجَارَتِهِمْ لَمَّا كَانَ عُمَرُ فَعَلَ ذٰلِكَ .ثُمَّ رَأَيْنَا وَضَعَ عَلَى الْأَرْضِ شَيْئًا مُخْتَلِفًا ، فَوَضَعَ عَلٰى جَرِيْبِ الْكَرْمِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا ، وَوَضَعَ عَلٰى جَرِيْبِ الْحِنْطَةِ شَيْئًا مَعْلُوْمًا ، وَأَهْمَلَ النَّخْلَ فَلَمْ يَأْخُذْ مِنْهَا شَيْئًا .فَلَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ ، إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ مَلَكَ بِهِ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ قَدْ ثَبَتَ حُرْمَتُهُمْ بِعِمَارِ أَرْضِيهِمْ ، وَالْأَرْضُ مِلْكٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ .أَوْ يَكُوْنَ جَعَلَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، كَمَا جَعَلَ الْخَرَاجَ عَلٰى رِقَابِهِمْ ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْخَرَاجُ يَجِبُ إِلَّا فِيْمَا مَلَكَهُ لِغَيْرِ أَخْذِ الْخَرَاجِ .فَإِنْ حَمَلْنَا ذٰلِكَ عَلَى التَّمْلِيْكِ ، مِنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِيَّاهُمْ ثَمَرَ النَّخْلِ وَالْكَرْمِ ، بِمَا جَعَلَ عَلَيْهِمْ مِمَّا ذَكَرْنَا ، جَعَلَ فِعْلَهُ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا قَدْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ ، وَمِنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ، فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ .وَلٰكِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّ تَمْلِيْكَهُ لَهُمُ الْأَرْضَ الَّتِيْ أَوْجَبَ هٰذَا عَلَيْهِمْ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ ، عَلٰى أَنْ يَكُوْنَ مِلْكُهُمْ ذٰلِكَ ، مِثْلَكَ خَرَاجِي .فَهٰذَا حُكْمُهُ فِيْمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيْهِ، وَقَبِلَ النَّاسُ جَمِيْعًا مِنْهُ ذٰلِكَ ، وَأَخَذُوْا مِنْهُ مَا أَعْطَاهُمْ مِمَّا أَخَذَ مِنْهُمْ .فَكَانَ قَبُوْلُهُمْ لِذٰلِكَ إِجَازَةً مِنْهُمْ لِفِعْلِهِ .قَالُوْا فَلِهٰذَا جَعَلْنَا أَهْلَ السَّوَادِ مَالِكِيْنَ لِأَرْضِهِمْ ، وَجَعَلْنَاهُمْ أَحْرَارًا بِالْعِلَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ ، وَكُلُّ هٰذَا إِنَّمَا كَانَ بِإِجَازَةِ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ غَنِمُوْا تِلْكَ الْأَرْضَ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا جَازَ ، وَلَكَانُوْا عَلٰى مِلْكِهِمْ .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ :كُلُّ أَرْضٍ مُفْتَتَحَةٍ عَنْوَةً ، فَحُكْمُهَا أَنْ تُقْسَمَ كَمَا تُقْسَمُ الْأَمْوَالُ ، خُمُسُهَا لِلّٰهِ، وَأَرْبَعَةُ أَخْمَاسِهَا لِلَّذِيْنَ افْتَتَحُوْهَا ، لَيْسَ لِلْإِمَامِ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، إِلَّا أَنْ تَطِيْبَ أَنْفُسُ الْقَوْمِ بِتَرْكِهَا ، كَمَا طَابَتْ أَنْفُسُ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْا السَّوَادَ لِعُمَرَ بِمَا ذَكَرْنَا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ :أَنَّا نَعْلَمُ أَنَّ أَرْضَ

السَّوَادِ لَوْ كَانَتْ كَمَا ذَكَرَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، لَكَانَ قَدْ وَجَبَ فِيْهَا خُمُسُ اللّٰهِ بَيْنَ أَهْلِهِ الَّذِيْنَ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُمْ ، وَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِلْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ الْخُمُسَ وَلَا شَيْئًا مِنْهُ لِأَهْلِ الذِّمَّةِ .وَقَدْ كَانَ أَهْلُ السَّوَادِ الَّذِيْنَ أَقَرَّهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَارُوْا أَهْلَ الذِّمَّةِ ، وَقَدْ كَانَ السَّوَادُ بِأَسْرِهِ فِيْ أَيْدِيْهِمْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا فَعَلَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَانَ مِنْ جِهَةٍ غَيْرِ الْجِهَةِ الَّتِيْ ذَكَرُوْا ، وَهُوَ عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ خُمُسٌ .كَذٰلِكَ مَا فَعَلَ فِيْ رِقَابِهِمْ ، فَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِأَنْ أَقَرَّهُمْ فِيْ أَرْضِيهِمْ ، وَنَفَى الرِّقَّ مِنْهُمْ ، وَأَوْجَبَ الْخَرَاجَ عَلَيْهِمْ فِيْ رِقَابِهِمْ وَأَرْضِيهِمْ ، فَمَلَكُوْا بِذٰلِكَ أَرْضِيهِمْ ، وَانْتَفَى الرِّقُّ عَنْ رِقَابِهِمْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ هٰذَا بِمَا افْتُتِحَ عَنْوَةً ، فَنَفَى عَنْ أَهْلِهَا رِقَّ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَعَنْ أَرْضِيهِمْ مِلْكَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا ، وَيَضَعُ عَلَيْهِمْ مَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ وَضْعُهُ، مِنَ الْخَرَاجِ ، كَمَا فَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَاحْتَجَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ . ثُمَّ قَالَ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ فَأَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ ، ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْأَنْصَارَ ، فَأَدْخَلَهُمْ مَعَهُمْ .ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ فَأَدْخَلَ فِيْهَا جَمِيْعَ مَنْ يَجِيْءُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ ، فَلِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ ، وَيَضَعَهُ حَيْثُ رَأٰى وَضْعَهُ، فِيْمَا سَمَّى اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ السُّوْرَةِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَسُفْيَانُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .فَإِنِ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ مُحْتَجٌّ .

۵۱۲۱: محمد بن سابق نے ابراہیم بن طہمان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو مکمل طور پر تقسیم نہ فرمایا تھا۔ بلکہ اس میں سے کچھ حصہ تقسیم فرمایا۔جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت سے معلوم ہوتا ہے اور کچھ حصہ بلا تقسیم چھوڑ دیا۔جیسا کہ ابن عباس ابن عمر اور جابر رضی اللہ عنہم کی روایات سے معلوم ہوتا ہے۔آپ ﷺ نے شق اور بطاۃ نامی قلعوں اور ان کی زمینوں کو تقسیم کر دیا اور بقیہ کو چھوڑ دیا اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ آپ نے تقسیم کیا اس لئے کہ آپ کو تقسیم کا حق حاصل تھا اور کچھ حصہ چھوڑ دیا تو آپ کو چھوڑ دینے کا بھی اختیار تھا۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مفتوحہ زمینوں کا حکم امام کے لئے یہی ہے۔کہ اگر مسلمانوں کی مصلحت خیال کرے تو ان کو تقسیم کر دے۔جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر

کا کچھ تقسیم فرمایا اور اگر مسلمانوں کی مصلحت تقسیم نہ کرنے میں ہو تو نہ تقسیم کرے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا کچھ حصہ تقسیم نہ فرمایا۔ مسلمانوں کی بھلائی کے لئے جس کام میں خیر ہو وہ کرے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کی زمین کے ساتھ اسی طرح کیا اس زمین کو مسلمانوں کے لئے خراجی زمین کے طور پر چھوڑ دیا تا کہ بعد میں آنے والے لوگ بھی اس سے اسی طرح فائدہ حاصل کریں جس طرح اس دور کے مسلمانوں نے نفع اٹھایا۔ یہ ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عراق کی سرزمین میں یہ تقسیم والا عمل اس وجہ سے اختیار نہ کیا ہو جو تم نے بیان کیا بلکہ اس زمانے کے مسلمانوں نے اس پر رضامندی ظاہر کی ہو اور اسی رضا کی دلیل یہ ہے کہ آپ نے ان پر جزیہ مقرر فرمایا اور یہ جزیہ دو حال سے خالی نہیں۔ نمبر ایک اس لئے مقرر فرمایا کہ وہ لوگ ان کے غلام تھے۔ نمبر دو اس لئے مقرر فرمایا جس طرح آزاد لوگوں پر مقرر کیا جاتا ہے تا کہ اس کے ذریعہ ان کی جانوں کی حفاظت کی جائے جب ہم غور کرتے ہیں بچے بوڑھے اور عورتیں اس سے مستثنیٰ نظر آتی ہیں۔ خواہ وہ بعض بالغوں سے زیادہ کمائی کرنے پر قدرت رکھتے تھے لیکن مذکورہ افراد میں سے کسی پر کچھ بھی مقرر نہیں کیا۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ باقی لوگوں پر جو لازم کیا گیا وہ ان کی ملکیت کی بناء پر نہ تھا۔ بلکہ ذمی ہونے کی بناء پر تھا۔ اس سے پہلے جتنے مفتوحہ مقبوضات سے وصول کرنا ان کے اجارہ کی دلیل ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کیا۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انہوں نے زمین پر مختلف چیزیں مقرر کیں مگر انگور والی زمین پر ایک معین ومخصوص مقدار مقرر فرمائی اسی طرح گندم والی زمین پر بھی ایک مقررہ مقدار متعین کی لیکن کھجور کو چھوڑ دیا اور اس سے کچھ بھی نہ لیا اب یہ دو حال سے خالی نہیں۔ نمبر ایک ان لوگوں کی ملکیت ہے جن کی حرمت ان کی زمین کے پھلوں کے سبب ثابت ہو اور زمین مسلمانوں کی ملکیت ہی رہے گی۔ نمبر دو یہ ان پر اسی طرح لگایا گیا جیسا کہ ان کی گردنوں پر خراج مقرر کیا گیا اور جب تک خراج لئے بغیر مالک نہ ہوگا اس وقت تک خراج واجب ہی نہ ہوگا اور اگر ہم اس کو اس بات پر محمول کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محصول کے بدلے ان کو کھجوروں اور انگور کے پھل کا مالک بنایا۔ پھر اگر ہم اس کو تملیک پر محمول کریں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو کھجور اور انگور کے پھل کا مالک بنا دیا تھا اس محصول کے بدلے جو ان پر لگایا تھا۔ تو اس طرح یہ فعل اس نہی میں داخل ہو جائے گا۔ یعنی کئی سالوں کی بیع اور اس چیز کی بیع جو پاس نہ ہو۔ مگر اس بات کا اس طرح ہونا ناممکن ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ معاملہ اس طرح ہے کہ آپ نے ان کو اس زمین کا مالک بنایا تھا جو پہلے ان کو اجرت پر دی تھی کہ اب یہی زمین ان کی خراجی ملکیت ہوگی (یعنی اس کا خراج ادا کریں گے) اور جو کچھ ان پر واجب ہوا اس کا یہی حکم ہے اور تمام لوگوں نے آپ کے اس فیصلے کو قبول کیا اور آپ نے ان سے جو کچھ لیا تھا اس میں سے جو کچھ آپ نے ان کو واپس دیا وہ انہوں نے قبول کر لیا فلہٰذا ان کا اس بات کو قبول کرنا ان کی طرف سے آپ کے اس عمل کی اجازت تھی۔ وہ حضرات فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے ہم نے اہل سواد کو ان کی زمینوں کا مالک قرار دیا اور پہلی علت کے مطابق ہم نے ان کو آزاد قرار دیا اور یہ تمام باتیں ان لوگوں کی اجازت سے تھیں جنہوں نے اس زمین کو

بطور غنیمت لیا تھا اگر ان کی اجازت نہ ہوتی تو یہ جائز نہ ہوتا اور یہ زمین ان کی ملک رہتی۔ وہ حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ جو زمین لڑائی کے بغیر فتح کی جائے اس کا حکم یہ ہے کہ اسے بھی دیگر اموال کی طرح تقسیم کیا جائے۔ کہ پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور چار حصے فتح کرنے والوں کے ہوں گے۔ امام ان کو روک نہیں سکتا۔ البتہ یہ قوم خوشی سے اس کے چھوڑنے پر رضامند ہو جائیں جیسا کہ سواد کی زمین فتح کرنے والوں نے اس زمین کو فاروق اعظمؓ کے لئے چھوڑ دیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ دوسرے لوگوں کی دلیل یہ ہے کہ اس بات کو ہم جانتے ہیں کہ اگر سواد کی زمین اس طرح ہوتی جس طرح فریق اوّل نے کہا ہے تو اس میں خمس لازم ہوتا۔ جو اللہ تعالیٰ اور ان لوگوں کے درمیان ہوتا جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے قرار دیا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ امام کے لئے پانچواں حصہ یا اس میں سے کوئی چیز ذمی لوگوں کو دینا جائز نہیں اور سواد کے جن لوگوں کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے برقرار رکھا وہ ذمی بن چکے تھے اور سواد کا تمام علاقہ ان کے قبضہ میں تھا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل اس وجہ سے نہ تھا کہ جو ان حضرات نے ذکر کی ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے خمس واجب نہیں ہوا تھا۔ اسی طرح جو کچھ ان کی گردنوں کے سلسلہ میں کیا تو آپ نے ان پر احسان فرمایا۔ کہ ان کو ان کی زمینوں پر برقرار رکھا اور ان سے غلامی کو اٹھا دیا اور ان کی گردنوں اور زمینوں پر خراج لازم کیا۔ اس طرح وہ اپنی زمینوں کے مالک بن گئے اور ان کی گردنوں سے غلامی کو دور کیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جس زمین کو امام نے لڑائی کے ذریعے فتح کیا وہ اس میں یہ عمل اختیار کر سکتا ہے وہ ان کو مسلمانوں کے غلام ہونے اور ان کی زمینوں کو مسلمانوں کی ملکیت ہونے سے بچا کر ان پر خراج مقرر کر سکتا ہے۔ جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں ایسا کیا۔ اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے استدلال کیا ہے۔ **ما افاء اللہ علی رسوله من اهل القری فللّٰه وللرسول ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل**" (الحشر۔۷) پھر فرمایا "**للفقراء المهاجرین**" (الحشر۔۸) پس ان کے ساتھ ان کو داخل کیا پھر فرمایا "**والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلهم**" (الحشر۔۹) اس سے مراد انصار ہیں پس ان کو ان کے ساتھ داخل کیا۔ پھر فرمایا "**والذین جاؤ من بعدهم**" (الحشر۔۱۰) اسی طرح ان کے بعد آنے والے تمام مؤمنوں کو بھی اس میں شامل کیا۔ تو امام کو اس بات کا حق ہے اور وہ ان لوگوں کو جن کا اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں ذکر فرمایا مناسب خیال کرے ان کو دے۔ جو ہم نے ذکر کیا اس سے امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری رحمہما اللہ کا قول ثابت ہو گیا اور اسی کو امام ابو یوسف، محمد رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

ایک اور اعتراض:

۵۴۲: بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، قَالَ : لَمَّا وَفَدَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فِي أُنَاسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ عُمَرُ لِجَرِيرٍ يَا جَرِيرُ ، وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ ، لَكُنْتُمْ عَلَى مَا قَسَمْتُ لَكُمْ وَلٰكِنِّي أَرَى أَنْ أَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، فَرَدَّهُ . وَكَانَ رُبُعُ السَّوَادِ لِبُجَيْلَةَ ، فَأَخَذَهُ مِنْهُمْ وَأَعْطَاهُمْ ثَمَانِينَ دِينَارًا .

۵۱۲۲: قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ جب حضرت جریر بن عبداللہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے جریر! اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا کہ جس سے سوال ہوگا۔ تو میں تمہیں اسی پر چھوڑ دیتا جو میں تم کو عطا کرتا ہوں۔ پس میرا تو خیال یہ ہے کہ ہم اس کو بھی مسلمانوں پر واپس کر دیں انہوں نے وہ مال لوٹا دیا جریر کہتے ہیں کہ پھر مجھے اسی دینار کی اجازت مرحمت فرمائی۔ سواد کا چوتھائی حصہ بجیلہ والوں کا تھا آپ نے وہ وصول کر کے ان کو اسی دینار عنایت فرمائے۔

۵۱۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ : كَانَ عُمَرُ قَدْ أَعْطَى بَجِيلَةَ رُبُعَ السَّوَادِ ، فَأَخَذْنَاهُ ثَلَاثَ سِنِينَ . فَوَفَدَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَرِيرٌ إِلَى عُمَرَ ، وَمَعَهُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ ، لَوْلَا أَنِّي قَاسِمٌ مَسْئُولٌ ، لَتَرَكْتُكُمْ عَلَى مَا كُنْتُ أَعْطَيْتُكُمْ فَأَرَى أَنْ نَرُدَّهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَفَعَلَ ، قَالَ : فَأَجَازَنِي عُمَرُ بِثَمَانِينَ دِينَارًا . قَالُوا : فَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ كَانَ قَسَمَ السَّوَادَ بَيْنَ النَّاسِ ، ثُمَّ أَرْضَاهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَا أَعْطَاهُمْ ، عَلَى أَنْ يَعُودَ لِلْمُسْلِمِينَ . قِيلَ لَهُ : مَا يَدُلُّ هٰذَا الْحَدِيثُ ظَاهِرُهُ ، عَلَى مَا ذَكَرْتُمْ ، وَلٰكِنْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ مَا فَعَلَ ، فِي طَائِفَةٍ مِنَ السَّوَادِ ، فَجَعَلَهَا لِبُجَيْلَةَ ، ثُمَّ أَخَذَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِينَ ، وَعَوَّضَهُمْ مِنْهُمْ ، عِوَضًا مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِينَ . فَكَانَ تِلْكَ الطَّائِفَةُ الَّتِي جَرَى فِيهَا هٰذَا الْفِعْلُ لِلْمُسْلِمِينَ ، بِمَا عَوَّضَ عُمَرُ أَهْلَهَا مَا عَوَّضَهُمْ مِنْهَا ، مِنْ ذٰلِكَ ، وَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ السَّوَادِ فَعَلَى الْحُكْمِ الَّذِي قَدْ بَيَّنَّا ، فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَكَانَتْ أَرْضُ السَّوَادِ أَرْضَ عُشْرٍ ، وَلَمْ يَكُنْ أَرْضَ خَرَاجٍ . فَإِنِ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ .

۵۱۲۳: قیس نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کو سوا کا چوتھائی حصہ دیا پھر ہم نے ان سے تین سال تک لیا۔ پھر اس کے بعد حضرت جریر، عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم سمیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اگر میں ایسا تقسیم کرنے والا نہ ہوتا جس سے سوال ہوگا تو میں تمہیں اس چیز پر چھوڑ دیتا

جو تمہیں دی ہے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے اسے مسلمانوں کی طرف لوٹا دینا چاہئے چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ مجھے آپ نے اسی دینار کی اجازت دی۔ وہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس روایت سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمین کو لوگوں پر تقسیم فرمایا پھر ان حضرات کو عطیہ دے کر اسے مسلمانوں کی طرف لوٹانے پر راضی کیا۔ اس حدیث کے ظاہر میں تو اس بات کی دلالت موجود نہیں جو تمہارے استدلال کی تائید کرے اگر بالفرض ہو تو ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سواد کے کسی ایک گروہ کے لئے کیا ہو پس اس کو بجیلہ قبیلہ کے لئے مقرر کر دیا۔ پھر اس قبیلہ سے لے کر مسلمانوں کے مال سے معاوضہ دے کر مسلمانوں کو دے دی۔ پس یہی وہ گروہ تھا جس میں مسلمانوں کی خاطر یہ معاوضہ والا فعل جاری ہوا۔ کہ قبیلہ بجیلہ والوں کو عوضانہ دیا گیا اور بقیہ سواد میں وہی حکم جاری رہا جو ہم اس میں ذکر کر آئے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو سواد کی زمین عشری ہوتی خراجی نہ ہوتی۔ اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں جس کو قیس بن ابو حازم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: وہ حضرات یہ کہتے ہیں کہ اس روایت سے معلوم ہوگیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد کی زمین کو لوگوں پر تقسیم فرمایا پھر ان حضرات کو عطیہ دے کر اسے مسلمانوں کی طرف لوٹانے پر راضی کیا۔

جواب: اس حدیث کے ظاہر میں تو اس بات کی دلالت موجود نہیں جو تمہارے استدلال کی تائید کرے اگر بالفرض ہو تو ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ عمل سواد کے کسی ایک گروہ کے لئے کیا ہو پس اس کو بجیلہ قبیلہ کے لئے مقرر کر دیا۔ پھر اس قبیلہ سے لے کر مسلمانوں کے مال سے معاوضہ دے کر مسلمانوں کو دے دی۔ پس یہی وہ گروہ تھا جس میں مسلمانوں کی خاطر یہ معاوضہ والا فعل جاری ہوا۔ کہ قبیلہ بجیلہ والوں کو عوضانہ دیا گیا اور بقیہ سواد میں وہی حکم جاری رہا جو ہم اس میں ذکر کر آئے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو سواد کی زمین عشری ہوتی خراجی نہ ہوتی۔

ایک اور روایت سے استدلال:

اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں جس کو قیس بن ابو حازم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۱۲۴ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ ابْنِ أَبِيْ خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ ، قَالَ :جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَجِيْلَةَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ قَوْمِيْ رَضُوْا مِنْكَ مِنَ السَّوَادِ ، بِمَا لَمْ أَرْضَ ، وَلَسْتُ أَرْضَى ، حَتّٰى تَمْلَأَ كَفِّيْ ذَهَبًا ، أَوْ جَمَلِيْ طَعَامًا أَوْ كَلَامًا هٰذَا مَعْنَاهُ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قِيْلَ لَهُمْ :ذٰلِكَ أَيْضًا ، عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، بِالْجُزْءِ الَّذِيْ كَانَ سَلَّمَهُ عُمَرُ لِبَجِيْلَةَ ، فَمَلَكُوْهُ ، ثُمَّ أَرَادَ انْتِزَاعَهُ مِنْهُمْ ، بِطِيْبِ أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ يَخْرُجْ حَقُّ تِلْكَ الْمَرْأَةِ مِنْهَا إِلَّا بِمَا طَابَتْ بِهٖ نَفْسُهَا ، فَأَعْطَاهَا عُمَرُ مَا

طَلَبَتْ ، حَتّٰی رَضِيَتْ ، فَسَلَّمَتْ مَا كَانَ لَهَا مِنْ ذٰلِكَ ، كَمَا سَلَّمَ سَائِرُ قَوْمِهَا حُقُوْقَهُمْ .فَهٰذَا - عِنْدَنَا -وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ كُلِّهٖ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ ، وَمِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، عَلٰى مَا بَيَّنَّا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَسُفْيَانَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أَرْضِ مِصْرَ أَيْضًا ،

۵۱۲۴: قیس بن ابی حازم نے نقل کیا کہ ایک عورت جس کا تعلق بجیلہ قبیلہ سے تھا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی میری قوم تو سواد کے سلسلہ میں راضی ہوگئی مگر میں اس عوض پر راضی نہیں اور راضی بھی نہ ہوں گی یہاں تک کہ تو میری ہتھیلی سونے سے یا میرے اونٹ کو غلہ سے بھر نہ دے یا اسی کے ہم معنی بات تھی جناب عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کر دیا۔فریق اوّل سے یہی عرض کریں گے کہ ہمارے ہاں اس واقعہ کا تعلق بھی اسی جز سے جس کو عمر رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کے سپرد کر دیا تھا اور وہ مالک بن گئے پھر ان سے لینے کا ارادہ فرمایا تو ان کی خوش دلی سے عوضانہ دے کر اس کو واپس کر لیا اس عورت کو اس کی خوشدلی سے جو اس نے مانگا وہ اس کو عنایت فرما دیا جیسا کہ اس کی قوم کو ان کے حقوق دے کر راضی کر دیا۔آثار کو پیش نظر اور نظری لحاظ سے اس بات کا یہی حکم ہے اور یہی امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔سرزمین مصر کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے۔ملاحظہ ہو۔

جواب: فریق اوّل سے یہی عرض کریں گے کہ ہمارے ہاں اس واقعہ کا تعلق بھی اسی جز سے جس کو عمر رضی اللہ عنہ نے بجیلہ کے سپرد کر دیا تھا اور وہ مالک بن گئے پھر ان سے لینے کا ارادہ فرمایا تو ان کی خوش دلی سے عوضانہ دے کر اس کو واپس کر لیا اس عورت کو اس کی خوشدلی سے جو اس نے مانگا وہ اس کو عنایت فرما دیا جیسا کہ اس کی قوم کو ان کے حقوق دے کر راضی کر دیا۔

حاصل روایات: آثار کے پیش نظر اور نظری لحاظ سے اس بات کا یہی حکم ہے اور یہی امام ابوحنیفہ' سفیان ثوری' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تائیدی قول:

سرزمین مصر کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد اس کی تائید کرتا ہے۔ملاحظہ ہو۔

۵۱۲۵ :مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ السَّكُوْنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ لَمَّا فَتَحَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَرْضَ مِصْرَ ، جَمَعَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَشَارَهُمْ فِيْ قِسْمَةِ أَرْضِهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا ، كَمَا قَسَمَ بَيْنَهُمْ غَنَائِمَهُمْ ،

وَكَمَا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا أَوْ يُوْقِفُهَا ، حَتّٰى رَاجَعَ فِيْ ذٰلِكَ رَأْيَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ . فَقَالَ نَفَرٌ مِنْهُمْ -فِيْهِمُ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ -وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ إِلَيْكَ، وَلَا إِلٰى عُمَرَ ، إِنَّمَا هِيَ أَرْضٌ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ، وَأَوْجَفْنَا عَلَيْهَا خَيْلَنَا وَرِجَالَنَا ، وَحَوَيْنَا مَا فِيْهَا ، فَمَا قِسْمَتُهَا بِأَحَقَّ مِنْ قِسْمَةِ أَمْوَالِهَا .وَقَالَ نَفَرٌ مِنْهُمْ لَا نَقْسِمُهَا حَتّٰى نُرَاجِعَ رَأْيَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْهَا . فَاتَّفَقَ رَأْيُهُمْ عَلٰى أَنْ يَكْتُبُوْا إِلٰى عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ ، وَيُخْبِرُوْهُ فِيْ كِتَابِهِمْ إِلَيْهِ، بِمَقَالَتِهِمْ .فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ :أَمَّا بَعْدُ ، فَقَدْ وَصَلَ إِلَيَّ مَا كَانَ مِنْ إِجْمَاعِكُمْ عَلٰى أَنْ تَغْتَصِبُوْا عَطَايَا الْمُسْلِمِيْنَ ، وَمُؤَنَ مَنْ يَغْزُو أَهْلَ الْعَدُوِّ ، وَأَهْلَ الْكُفْرِ ، وَإِنِّيْ إِنْ قَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ ، لَمْ يَكُنْ لِمَنْ بَعْدَكُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَادَّةٌ يَقْوَوْنَ بِهٖ عَلٰى عَدُوِّكُمْ ، وَلَوْلَا مَا أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَأَدْفَعُ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ مُؤَنِهِمْ ، وَأُجْرِيْ عَلٰى ضُعَفَائِهِمْ وَأَهْلِ الدِّيْوَانِ مِنْهُمْ ، لَقَسَمْتُهَا بَيْنَكُمْ ، فَأَوْقِفُوْهَا فَيْئًا ، عَلٰى مَنْ بَقِيَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنْقَرِضَ آخِرُ عِصَابَةٍ تَغْزُو مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ . قَالَهُ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا قَدْ دَلَّ فِيْ حُكْمِ الْأَرْضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، وَأَنَّ حُكْمَهُمَا ، خِلَافُ حُكْمِ مَا سِوَاهَا مِنْ سَائِرِ الْأَمْوَالِ الْمَغْنُوْمَةِ مِنَ الْعَدُوِّ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذَكَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ كَانَ قَسَمَ خَيْبَرَ بَيْنَ مَنْ كَانَ شَهِدَهَا ، فَذٰلِكَ يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ حُجَّةٌ لِمَنْ ذَهَبَ إِلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَسُفْيَانُ ، وَمَنْ تَابَعَهُمَا ، فِيْ إِيْقَافِ الْأَرْضِيْنَ الْمُفْتَتَحَةِ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِيْنَ .قِيْلَ لَهٗ :هٰذَا حَدِيْثٌ لَمْ يُفَسِّرْ لَنَا فِيْهِ كُلَّ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ .وَقَدْ جَاءَ غَيْرُهٗ فَبَيَّنَ لَنَا مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا .

۵۲۲۵: قیس سکونی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے سرزمین مصر کو فتح کر لیا تو ان کے ساتھ جو بھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے ان کو جمع کیا اور ان سے اس کی زمین ان لوگوں کے مابین تقسیم کرنے کے سلسلہ میں مشورہ کیا جو واقعہ میں موجود تھے۔ جس طرح ان کے مابین غنائم کو تقسیم کر دیا اور جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ خیبر میں حاضر لوگوں کے درمیان خیبر کو تقسیم فرما دیا یا پھر اس کو امیر المؤمنین کی رائے آنے تک توقف کیا جائے (دو رائے آئیں) نمبر ①: ان میں سے ایک جماعت نے کہا جن میں حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ اللہ کی قسم! یہ معاملہ نہ تو تیرے اختیار میں ہے اور نہ عمر رضی اللہ عنہ کے۔ اس زمین کو اللہ

تعالیٰ نے ہم پر فتح کیا ہم نے اپنے گھوڑ سوار اور پیدل اس پر دوڑائے اور جو کچھ اس میں ہے اس کو جمع کیا۔ اس کی زمین اس کے اموال کی طرح تقسیم کی حقدار ہے۔ نمبر②: ان میں سے دوسری جماعت نے کہا ہم اس کو امیر المؤمنین کی طرف رجوع سے پہلے تقسیم نہ کریں۔ پھر اس پر اتفاق رائے ہوگیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جائے اور ان کے خط میں ان آراء کی بھی اطلاع کردی جائے (چنانچہ حضرت عمرو بن عاص کا خط پہنچا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف یہ خط لکھا۔ بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم حمد و صلاۃ کے بعد مجھے تمہاری طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اس بات پر متفق ہو کہ تم مسلمانوں کے عطیات اور دشمن نیز کفار کے مقابلے میں لڑنے والوں کی محنت کو چھین لو۔ اگر میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کردوں تو تمہارے بعد والے مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز باقی نہ رہے گی۔ جس کے ذریعہ وہ تمہارے دشمنوں کے خلاف مضبوط ہو سکیں۔ اگر وہ چیزیں نہ ہوتیں جس سے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں آمادہ کروں اور مسلمانوں سے ان کا بوجھ دور کروں اور ان کے کمزوروں اور دیوان والوں پر اسے جاری کرنا نہ ہوتا تو میں اس کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا فلہٰذا اسے بقیہ مسلمانوں کے لئے بطور غنیمت رہنے دو یہاں تک کہ مسلمانوں کی آخری جماعت کفار سے جنگ کرے۔ والسلام علیکم۔ امام طحاوی فرماتے ہیں اس روایت سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مفتوحہ زمینوں کا مسئلہ دشمن سے حاصل شدہ دیگر تمام غنائم سے مختلف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر ان لوگوں میں تقسیم کر دیا جو فتح میں شریک تھے پس اس سے اس بات کی نفی ہوگئی جس کو ابوحنیفہ سفیان ثوری رحمہم اللہ اور ان کے پیروکاروں نے اختیار کیا کہ یہ اراضی مفتوحہ مصائب مسلمین کے لئے روک لی جائیں گی۔ اس روایت میں خیبر کے متعلق پوری تفصیل موجود نہیں ہے خیبر کے متعلق تفصیلی روایت اس بات کو واضح کرتی ہے۔ وہ روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: اس روایت سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے مفتوحہ کہ زمینوں کا مسئلہ دشمن سے حاصل شدہ دیگر تمام غنائم سے مختلف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔

۔۔۔: اس روایت میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر ان لوگوں میں تقسیم کر دیا جو فتح میں شریک تھے پس اس سے اس بات کی نفی ہوگئی جس کو ابوحنیفہ سفیان ثوری رحمہم اللہ اور ان کے پیروکاروں نے اختیار کیا کہ یہ اراضی مفتوحہ مصائب مسلمین کے لئے روک لی جائیں گی۔

۔۔۔: اس روایت میں خیبر کے متعلق پوری تفصیل موجود نہیں ہے خیبر کے متعلق تفصیلی روایت اہل بات کو واضح کرتی ہے۔ وہ روایت یہ ہے۔

۵۱۲۶: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ نِصْفَيْنِ ، نِصْفًا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ ،

وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَقَسَمَهُ بَيْنَهُمْ عَلٰى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيَانُ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَيْبَرَ ، وَأَنَّهُ أَوْقَفَ نِصْفَهَا لِنَوَائِبِهٖ وَحَاجَتِهٖ ، وَقَسَمَ نِصْفَهَا بَيْنَ مَنْ شَهِدَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .فَالَّذِيْ كَانَ أَوْقَفَهُ مِنْهَا ، هُوَ الَّذِيْ كَانَ دَفَعَهُ اِلَى الْيَهُوْدِ مُزَارَعَةً ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمُ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا ، وَهُوَ الَّذِيْ تَوَلّٰى عُمَرُ قِسْمَتَهُ فِيْ خِلَافَتِهٖ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمَّا أَجْلَى الْيَهُوْدَ عَنْ خَيْبَرَ .وَفِيْمَا بَيَّنَّا مِنْ ذٰلِكَ تَقْوِيَةٌ لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَسُفْيَانُ ، فِيْ اِيْقَافِ الْأَرْضِيْنَ ، وَتَرْكِ قِسْمَتِهَا اِذَا رَأَى الْاِمَامُ ذٰلِكَ .

۵۱۲۶: بشیر بن یسار نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو دو برابر حصوں حصوں میں تقسیم فرمایا کہ نصف حصہ اپنی ضروریات مصائب کے لئے رکھا اور باقی نصف مسلمانوں کے مابین اٹھارہ حصوں میں تقسیم فرمایا۔ اس روایت سے خیبر کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل معلوم ہو رہا ہے کہ آپ نے نصف اپنے مصائب وحوائج کے لئے رکھا اور نصف کو واقعہ میں شامل حضرات پر تقسیم کر دیا۔ جو حصہ اپنے لئے رکھا اسی کو یہود کے ہاتھوں میں مزارعت پر دیا جیسا کہ روایت حضرت ابن عمرؓ جابر رضی اللہ عنہما میں مذکور ہوا اور یہ وہی حصہ ہے کہ جس کو مسلمانوں میں اس وقت تقسیم کیا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں یہود کو جلاوطن کیا۔ یہ جو کچھ مذکور ہوا یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے موقف کی تائید کرتا ہے کہ اگر امام چاہے تو ان مفتوحہ زمینوں کو وقف کر دے اور تقسیم نہ کرے۔

حاصل روایات: اس روایت سے خیبر کے سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل معلوم ہو رہا ہے کہ آپ نے نصف اپنے مصائب و حوائج کے لئے رکھا اور نصف کو واقعہ میں شامل حضرات پر تقسیم کر دیا۔ جو حصہ کہ اپنے لئے رکھا اسی کو یہود کے ہاتھوں میں مزارعت پر دیا جیسا کہ روایت حضرت ابن عمرؓ جابر رضی اللہ عنہما میں مذکور ہوا اور یہ وہی حصہ ہے کہ جس کو مسلمانوں میں اس وقت تقسیم کیا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں یہود کو جلاوطن کیا۔ یہ جو کچھ مذکور ہوا یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے موقف کی تائید کرتا ہے کہ اگر امام چاہے تو ان مفتوحہ زمینوں کو وقف کر دے اور تقسیم نہ کرے۔

نوٹ: فریق ثانی کے موقف کو دلائل سے خوب ثابت کیا ہے اور خود امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مفتوحہ زمینوں کو امام مناسب خیال کرے تو تقسیم کرے یا ویسے رہنے دے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْتَاجُ إِلَى الْقِتَالِ عَلَى دَابَّةٍ مِنَ الْمَغْنَمِ

غنیمت کے گھوڑے پر سوار ہو کر لڑنے کا حکم

خلاصۃ المرام: اس مسئلہ میں علماء کے دو فریق ہیں۔

نمبر①: امام قاسم' سالم و اوزاعی رحمہم اللہ شدت جنگ میں اگر ضرورت پیش آ جائے تو مجاہد (گھوڑے' تلوار وغیرہ) مال غنیمت کی اشیاء کو استعمال کر سکتا ہے' پھر استعمال کے فوراً بعد واپس کر دے۔

نمبر②: فریق ثانی کا قول یہ ہے مال غنیمت کی کسی چیز کو بوقت ضرورت لے سکتا ہے پھر فراغت کے بعد واپس کر دے اس قول کو امام حسن' شعبی' زہری اور ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

فریق اول کا مؤقف: غنائم میں سے ہتھیار وغیرہ لے کر استعمال کرنا جائز ہے مگر ضرورت ختم ہونے پر فوراً واپس لوٹا دیں تا کہ اس کی قیمت میں کمی نہ ہو۔

۵۱۲۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ مَرْزُوقٍ التُّجِيبِيِّ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَامَ خَيْبَرَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فَلَا يَأْخُذْ دَابَّةً مِنَ الْمَغَانِمِ فَيَرْكَبَهَا ، حَتَّى إِذَا أَنْقَصَهَا رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنَ الْمَغَانِمِ ، حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهَا فِي الْمَغَانِمِ .

۵۱۲۷: حنش بن عبداللہ نے حضرت رویفع بن ثابتؓ سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ غنائم میں سے کوئی جانور سواری کے لئے نہ لے کہ اس کو کمزور کر کے پھر اس کو غنائم میں واپس کر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ غنائم میں سے کوئی کپڑا پہننے کے لئے نہ لے کہ جب وہ پرانا ہو جائے تو غنائم میں واپس کر دے۔

۵۱۲۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ سُلَيْمٍ التُّجِيبِيِّ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . فَذَهَبَ قَوْمٌ ، مِنْهُمُ الْأَوْزَاعِيُّ ، إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ السِّلَاحَ مِنَ الْغَنِيمَةِ ، فَيُقَاتِلُ بِهِ فِي مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ مَا كَانَ إِلَى ذٰلِكَ مُحْتَاجًا ، وَلَا يَنْتَظِرُ بِرَدِّهِ الْفَرَاغَ مِنَ الْحَرْبِ ، فَتُعَرِّضُهُ لِلْهَلَاكِ وَكَسَادُ الثَّمَنِ ، فِي طُولِ مُكْثِهِ ، فِي دَارِ الْحَرْبِ ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ

وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ.

۵۱۲۸: حنش نے رویفع بن ثابتؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ایک جماعت جس میں اوزاعی بھی شامل ہیں ان کا موقف یہ ہے کہ مال غنیمت میں ملنے والے ہتھیاروں کے ذریعہ لڑنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس کو ضرورت رہے مگر واپس لوٹانے کے لئے لڑائی کے ختم کا منتظر نہ رہے کیونکہ دارالحرب میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی وجہ سے وہ اسلحہ ضائع ہو جائے گا یا اس کی قیمت میں کمی آجائے گی۔اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔دوسرے حضرات نے ان کی مخالفت کی جن میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بھی ہیں۔ جیسا کہ اس اثر سے واضح ہو رہا ہے۔

۵۱۲۹ : فِيْمَا حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ السِّلَاحَ ، إِذَا احْتَاجَ إِلَيْهِ، بِغَيْرِ إِذْنِ الْإِمَامِ ، فَيُقَاتِلُ بِهٖ ، حَتّٰى يَفْرُغَ مِنَ الْحَرْبِ ، ثُمَّ يَرُدُّهُ فِي الْمَغْنَمِ .قَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ :وَقَدْ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا احْتَجَّ بِهِ الْأَوْزَاعِيُّ ، وَلِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَانٍ وَوُجُوْهٌ وَتَفْسِيْرٌ لَا يَفْهَمُهُ وَلَا يُبْصِرُهُ إِلَّا مَنْ أَعَانَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ .فَهٰذَا الْحَدِيْثُ -عِنْدَنَا -عَلٰى مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ، وَهُوَ عَنْهُ غَنِيٌّ ، يَبْقٰى بِذٰلِكَ عَلٰى دَابَّتِهٖ، وَعَلٰى ثَوْبِهٖ ، أَوْ يَأْخُذُ ذٰلِكَ يُرِيْدُ بِهِ الْخِيَانَةَ .فَأَمَّا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، لَيْسَ مَعَهُ دَابَّةٌ ، وَلَيْسَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَضْلٌ يَحْمِلُوْنَهُ إِلَّا دَوَابُّ الْغَنِيْمَةِ ، وَلَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَمْشِيَ ، فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِيْنَ تَرْكُهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَرْكَبَهَا هٰذَا، شَاءُوْا ، أَوْ كَرِهُوْا ، وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِي الثِّيَابِ ، وَكَذٰلِكَ هٰذِهِ الْحَالُ فِي السِّلَاحِ ، وَالْحَالُ أَبْيَنُ وَأَوْضَحُ .أَلَا تَرٰى أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْ تَكَسَّرَتْ سُيُوْفُهُمْ ، أَوْ ذَهَبَتْ ، وَلَهُمْ غِنًى عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَأْخُذُوْا سُيُوْفًا مِنَ الْغَنِيْمَةِ ، فَيُقَاتِلُوْا بِهَا ، مَا دَامُوْا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ .أَرَأَيْتَ ، وَلَوْ لَمْ يَحْتَاجُوْا إِلَيْهَا فِيْ مَعْمَعَةِ الْقِتَالِ ، وَاحْتَاجُوْا إِلَيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِيَوْمَيْنِ أَغَارَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ ، أَيَقُوْمُوْنَ هٰكَذَا فِيْ وُجُوْهِ الْعَدُوِّ بِغَيْرِ سِلَاحٍ ؟ كَيْفَ يَصْنَعُوْنَ ؟ أَيَسْتَأْسِرُوْنَ ؟ هٰذَا الرَّأْيُ فِيْهِ تَوْهِيْنٌ لِمَكِيْدَةِ الْمُسْلِمِيْنَ .وَكَيْفَ يَحِلُّ هٰذَا فِي الْمَعْمَعَةِ ، وَيَحْرُمُ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟

۵۱۲۹: سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ابو یوسف رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ اس آدمی کو غنیمت کا اسلحہ لینے میں کچھ حرج نہیں جبکہ ضرورت پیش آئے امام سے اجازت کی ضرورت نہیں اس اسلحہ سے قتال کرے جب لڑائی سے فارغ ہو تو غنائم میں لوٹا دے امام ابو یوسف کہتے ہیں کہ ہمیں جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے

جس سے امام اوزاعی نے دلیل پیش کی ہے اور حدیث رسول اللہ ﷺ کے کچھ معانی اور وجوہ اور تفسیر ہوتی ہے جن کی سمجھ بوجھ وہی رکھتا ہے جس کی اللہ تعالیٰ اعانت فرمائے۔ ہمارے ہاں اس روایت میں جو کچھ بتلایا گیا اس کا تعلق مالدار سے ہے جو کہ ضرورت کے بغیر جانور یا کپڑا لیتا ہے یا خیانت کے طور پر لیتا ہے مگر جس مسلمان کے پاس دارالحرب میں کوئی جانور نہ ہو اور دوسرے مسلمانوں کے پاس غنیمت کے علاوہ کوئی زائد جانور نہ ہو اور وہ پیدل بھی نہ چل سکتا ہو تو مسلمانوں کے لئے اسے بغیر سواری چھوڑنا جائز نہیں اور اس پر سواری میں کوئی حرج نہیں۔ خواہ دوسرے مسلمان اس کو پسند کریں یا ناپسند کریں۔ کپڑے کا اور ہتھیاروں کا بھی حال ہے اور یہ حکم تو ظاہر تر ہے کیا تم اس بات پر نظر نہیں ڈالتے کہ اگر مسلمانوں کی تلواریں ٹوٹ جائیں یا ان کے پاس تلواریں نہ رہیں اور مسلمانوں کے پاس سے انہیں کچھ نہ مل سکے تو اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ مال غنیمت سے تلواریں لے کر ان کے ساتھ لڑیں جب تک کہ وہ دارالحرب میں ہو۔ ذرا توجہ تو کرو کہ اگر ان کو ان تلواروں کی ضرورت عین گھمسان کی جنگ کے موقعہ پر نہ ہو اور اس کے دو دن بعد ان کو اس لئے ضرورت ہو کہ دشمن کے شب خون کا خطرہ ہو آپ ہی بتلائیں کہ آیا وہ دشمن کے سامنے یوں بلا اسلحہ کھڑے ہوں گے؟ وہ کیا کریں گے کیا وہ اس رائے کو ترجیح دیں گے جس میں مسلمانوں کی جنگی چال کی تذلیل ہے (یا کچھ اور کریں گے) پھر یہ عین گھمسان میں کیسے حلال ہوا کہ جو بعد میں حرام ہو گیا؟

اثر صحابی سے تائید:

۵۱۳۰ عَنْ أَبِیْ یُوْسُفَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِی الْمُجَالِدِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ أَوْفٰی ، صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِخَیْبَرَ یَأْتِیْ أَحَدُنَا إِلَی طَعَامٍ مِنَ الْغَنِیْمَةِ ، فَیَأْخُذُ مِنْهُ حَاجَتَهٗ.فَإِذَا کَانَ الطَّعَامُ لَا بَأْسَ بِأَخْذِهٖ وَأَکْلِهٖ وَاسْتِهْلَاکِهٖ لِحَاجَةِ الْمُسْلِمِیْنَ إِلَی ذٰلِکَ ، کَانَ کَذٰلِکَ أَیْضًا ، لَا بَأْسَ بِأَخْذِ الدَّوَابِّ وَالسِّلَاحِ وَالثِّیَابِ وَاسْتِعْمَالِهَا ، لِلْحَاجَةِ إِلَی ذٰلِکَ ، حَتّٰی لَا یَکُوْنَ الَّذِیْ أُرِیْدَ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ أَبِیْ أَوْفٰی هٰذَا، غَیْرُ مَا أُرِیْدُ بِهٖ مِنْ حَدِیْثِ رُوَیْفِعٍ ، حَتّٰی لَا یَتَضَادَّانِ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ ، وَبِهٖ نَأْخُذُ .

۵۱۳۰: محمد بن ابی المجالد نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو کہ صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں تھے ہم میں سے ہر ایک غنائم کے کھانے کی طرف آتا اور وہاں سے اپنی ضرورت کے مطابق لے لیتا تھا۔ اس روایت سے کھانے کا استعمال ثابت ہوا تو اگر کھانا ضرورت کے وقت استعمال کرنے اور اس کے کھانے اور اسے حاجت مسلم میں لگانے میں حرج نہیں تو بالکل اسی طرح جانوروں ہتھیاروں اور کپڑوں

کو لے کر ضرورت کے وقت استعمال میں کوئی حرج نہیں اور یہ مفہوم اس لئے مراد لیا گیا ہے تاکہ دونوں روایات عبداللہ بن ابی اوفی اور روایت رویفع رضی اللہ عنہما مفہوم کے لحاظ سے ایک دوسرے کے مخالف نہ ہوں۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے اور اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں۔

بَابُ الرَّجُلِ يُسْلِمُ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ

جو دارالحرب میں مسلمان ہو اور اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں ہوں

خلاصۃ المرام: اس مسئلہ میں علماء کے فریق اوّل کا قول یہ ہے کہ جو دارالحرب میں مسلمان ہو اور اس کے ہاں چار سے زیادہ عورتیں ہوں تو وہ ان میں سے چار کو منتخب کرے بقیہ سے جدائی اختیار کرے خواہ الگ الگ عقد سے اس کے ہاں آئی ہوں یا ایک عقد سے آئی ہوں۔ ① اس قول کو امام اوزاعی ابن سعد شافعی مالک احمد اور امام محمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ ② فریق ثانی کا قول یہ ہے دس عورتوں سے چار پہلی کو اختیار کرے گا اگر ایک عقد سے سب سے نکاح کیا تو پھر اختیار نہ ہوگا بلکہ اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اس قول کو امام ثوری شعبی عطاء ابوحنیفہ ابو یوسف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: جس کے پاس مسلمان ہونے کے بعد چار سے زائد عورتیں ہوں تو خواہ ان سے ایک عقد سے نکاح کیا یا الگ الگ عقدوں سے اس کو چناؤ کا اختیار حاصل ہوگا جیسا کہ یہ روایت ثابت کرتی ہے۔

۵۱۳۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الشَّامِيُّ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ، أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَسْلَمَ، وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ، قَدْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ، أَنَّهُ يَخْتَارُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا، فَيُمْسِكُهُنَّ، وَيُفَارِقُ سَائِرَهُنَّ، وَسَوَاءٌ عِنْدَهُمْ، كَانَ تَزْوِيجُهُ إِيَّاهُنَّ فِي عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ، أَوْ فِي عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ، وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا: إِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ، فَنِكَاحُهُنَّ كُلُّهُنَّ بَاطِلٌ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ. وَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ، فَنِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأُوَلِ مِنْهُنَّ ثَابِتٌ، وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَائِرِهِنَّ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ أَبُوْ حَنِيفَةَ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْقَطِعٌ، لَيْسَ كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَصْحَابُهُ الْبَصْرِيُّوْنَ عَنْ مَعْمَرٍ. إِنَّمَا أَصْلُهُ.

۵۱۳۱: سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی اس وقت دس بیویاں تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا۔ ان میں سے چار کو رکھ لو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب آدمی اسلام قبول کر لے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں اور اس نے شرک کی حالت میں دارالحرب میں ان سے نکاح کیا ہو تو اسے ان میں سے چار کے چناؤ کا اختیار ہے کہ ان کو اپنے ہاں رکھے اور بقیہ کو جدا کر دے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ ان سے اکٹھی شادی کی ہو یا الگ الگ عقد کیا ہو۔ یہ امام محمد رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔ اگر ان سب سے ایک عقد سے نکاح کیا ہو تو تمام سے نکاح ٹوٹ جائے گا اور اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور اگر الگ الگ عقد سے نکاح ہوا تو پہلی چار سے نکاح درست رہے گا۔ بقیہ سے تفریق کر دی جائے گی اس قول کو امام ابوحنیفہ' ابو یوسف رحمہما اللہ اور دیگر علماء نے اختیار کیا ہے۔ اس روایت کو جس طرح عبدالاعلیٰ اور اس کے شاگردوں نے معمر رحمہ اللہ سے جس طرح بیان کیا یہ اس طرح نہیں بلکہ اس کی اصل یہ ہے۔

تخریج : ترمذی فی النکاح باب ٣٣' ابن ماجه فی النکاح باب ٤٠' مسند احمد ٢' ١٣/١٤' ١٤/٤٤' ٨٣۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ جب آدمی اسلام قبول کر لے اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں اور اس نے شرک کی حالت میں دارالحرب میں ان سے نکاح کیا ہو تو اسے ان میں سے چار کے چناؤ کا اختیار ہے کہ ان کو اپنے ہاں رکھے اور بقیہ کو جدا کر دے۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ ان سے اکٹھی شادی کی ہو یا الگ الگ عقد کیا ہو۔ یہ امام محمد رحمہ اللہ کا بھی قول ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اگر ان سب سے ایک عقد سے نکاح کیا ہو تو تمام سے نکاح ٹوٹ جائے گا اور اس کے اور ان کے درمیان تفریق کر دی جائے گی اور اگر الگ الگ عقد سے نکاح ہوا تو پہلی چار سے نکاح درست رہے گا۔ بقیہ سے تفریق کر دی جائے گی اس قول کو امام ابوحنیفہ' ابو یوسف رحمہما اللہ اور دیگر علماء نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کی روایت کا جواب: اس روایت کو جس طرح عبدالاعلیٰ اور اس کے شاگردوں نے معمر رحمہ اللہ سے بیان کیا یہ اس طرح نہیں بلکہ اس کی اصل یہ ہے۔

۵۱۳۲ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ : بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ أَمْسِكْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا ، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ .

۵۱۳۲: مالک نے ابن شہاب سے روایت کیا کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثقیف کے ایک اسلام لانے والے شخص کو فرمایا جبکہ اس کے پاس چار سے زیادہ بیویاں تھیں۔ ان میں سے چار کو روک لو اور بقیہ کو جدا کر دو۔

تخریج : موطا مالك فی الطلاق ۷٦۔

۵۱۳۳ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حَمِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۱۳۳: معمر نے ابن شہاب انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۱۳۴ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَكَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عُقَيْلٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، مَا يَدُلُّ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِيْ أَخَذَهُ الزُّهْرِيُّ مِنْهُ .

۵۱۳۴: معمر نے ابن شہاب سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ اس روایت کی اصل ہے جیسا کہ مالک ؒ نے زہری ؒ سے اور عبدالرزاق اور ابن عیینہ نے معمر اور انہوں نے زہری سے روایت کی ہے عقیل نے بھی زہری سے روایت کی ہے جس سے اس روایت کا وہ ماخذ معلوم ہوتا ہے جہاں سے زہری نے لی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۱۳۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :بَلَغَنِيْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ سُوَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلْمَةَ الثَّقَفِيِّ ، حِيْنَ أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا ، وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ . فَبَيَّنَ عُقَيْلٌ فِيْ هٰذَا ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، مَخْرَجَ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَهُ عَمَّا بَلَغَهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الزُّهْرِيُّ عِنْدَهُ فِيْ هٰذَا شَيْءٌ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، فَيَدَعُ الْحُجَّةَ بِهٖ ، وَيَحْتَجُّ بِمَا بَلَغَهُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ سُوَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَتٰى مَعْمَرٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فِيْ قِصَّةِ غَيْلَانَ حَدِيْثَانِ ، هٰذَا أَحَدُهُمَا .وَالْآخَرُ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلْمَةَ ، طَلَّقَ نِسَاءَهُ، وَقَسَمَ مَالَهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْتَجِعَ نِسَاءَهُ وَمَالَهُ وَقَالَ : لَوْ مِتَّ عَلٰى ذٰلِكَ ، لَرَجَمْتُ قَبْرَكَ، كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِيْ رِغَالٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَأَخْطَأَ مَعْمَرٌ فَجَعَلَ إِسْنَادَ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ فِيْهِ كَلَامُ عُمَرَ ، لِلْحَدِيْثِ الَّذِيْ فِيْهِ كَلَامُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَسَدَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ جِهَةِ الْإِسْنَادِ

ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ ، عَلٰى مَا رَوَاهُ عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، لَمَا كَانَتْ اَيْضًا فِيْهِ حُجَّةٌ عِنْدَنَا ، عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَاَبُوْ يُوْسُفَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا فِيْ ذٰلِكَ ، لِاَنَّ تَزْوِيْجَ غَيْلَانَ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ مَعْمَرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۵۱۳۵: عقیل نے ابن شہاب سے روایت کی ہے کہ مجھے عثمان بن محمد بن ابی سوید سے بات پہنچی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ کو مسلمان ہوتے وقت فرمایا ان میں سے چار رکھ لو اور بقیہ سے جدائی اختیار کرلو اس لئے کہ ان کی دس بیویاں تھیں۔ اس روایت میں عقیل نے زہری سے اس روایت کا مخرج بتلایا کہ اس سے عثمان بن محمد بن ابی سوید عن النبی ﷺ نے یہ روایت اخذ کی ہے۔ پس یہ بات ناممکن ہے کہ زہری کے پاس اس سلسلے میں سالم عن ابیہ سے کوئی چیز موجود ہو اور وہ اس کو چھوڑ کر عثمان بن محمد بن ابی سوید عن النبی ﷺ سے پہنچی ہوئی روایت بیان کریں۔ لیکن اس روایت میں معمر آئے ہیں کیونکہ ان کے پاس حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے سلسلہ میں دو روایات تھیں۔ ان میں سے ایک یہ روایت بالا اور دوسری جو حضرت سالم عن ابیہ سے مروی ہے کہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی اور اپنا مال تقسیم کر دیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے حکم دیا کہ بیویوں سے رجوع کرو اور مال کو واپس لو اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو میں تمہاری قبر کو اسی طرح سنگسار کروں گا جس طرح زمانہ جاہلیت میں لوگ ابو رغال کی قبر کو سنگسار کرتے تھے۔ اس روایت میں معمر رحمہ اللہ سے خطاء ہوئی اور انہوں نے اس روایت کی سند کو جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام تھا اس روایت کی سند کے ساتھ ملا دیا جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کا کلام تھا تو سند کے لحاظ سے یہ روایت فاسد ہو گئی۔ (پس استدلال درست نہ رہا) اگر بالفرض یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے جس طرح کہ عبدالاعلیٰ نے بواسطہ معمر زہری سے روایت کی ہے پھر بھی اس میں ہمارے ہاں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کا نکاح دور جاہلیت میں ہوا تھا جیسا کہ اس روایت میں حضرت سعید بن ابی عروبہ نے معمر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں عقیل نے زہری سے اس روایت کا مخرج بتلایا کہ اس سے عثمان بن محمد بن ابی سوید عن النبی ﷺ سے یہ روایت اخذ کی ہے۔ پس یہ بات ناممکن ہے کہ زہری کے پاس اس سلسلے میں سالم عن ابیہ سے کوئی چیز موجود ہو اور وہ اس کو چھوڑ کر عثمان بن محمد بن ابی سوید عن النبی ﷺ سے پہنچی ہوئی روایت بیان کریں۔

سند کے اعتبار سے فساد:

لیکن اس روایت میں معمر آئے ہیں کیونکہ ان کے پاس حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے واقعہ کے سلسلہ میں دو روایات تھیں۔ ان

میں سے ایک یہ روایت بالا اور دوسری جو حضرت سالم عن ابیہ سے مروی ہے کہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے اور اپنا مال تقسیم کر دیا۔ یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے حکم دیا کہ بیویوں سے رجوع کرو اور مال کو واپس لو اگر تم اسی حالت میں مر گئے تو میں تمہاری قبر کو اسی طرح سنگسار کروں گا جس طرح زمانہ جاہلیت میں لوگ ابورغال کی قبر کو سنگسار کرتے تھے۔ اس روایت میں معمر رحمہ اللہ سے خطاء ہوئی اور انہوں نے اس روایت کی سند کو جس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کلام تھا اس روایت کی سند کے ساتھ ملا دیا جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام تھا تو سند کے لحاظ سے یہ روایت فاسد ہو گئی۔ (پس استدلال درست نہ رہا)

دوسرا جواب:

اگر بالفرض یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے جس طرح کہ عبدالاعلیٰ نے بواسطہ معمر زہری سے روایت کی ہے پھر بھی اس میں ہمارے ہاں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے موقف کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کا نکاح دور جاہلیت میں ہوا تھا جیسا کہ اس روایت میں حضرت سعید بن ابی عروبہ نے معمر سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۱۳۶ : حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ ، وَزَادَ إِنَّهُ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ . فَكَانَ تَزْوِيْجُ غَيْلَانَ لِلنِّسْوَةِ اللَّاتِيْ كُنَّ عِنْدَهُ حِيْنَ أَسْلَمَ ، فِيْ وَقْتٍ كَانَ تَزَوُّجُ ذٰلِكَ الْعَدَدِ جَائِزًا ، وَالنِّكَاحُ عَلَيْهِ ثَابِتٌ . وَلَمْ يَكُنْ لِلْوَاحِدَةِ حِيْنَئِذٍ ، مِنْ ثُبُوْتِ النِّكَاحِ إِلَّا مَا لِلْعَاشِرَةِ مِثْلُهُ ، ثُمَّ أَحْدَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا آخَرَ ، وَهُوَ تَحْرِيْمُ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ حُكْمًا طَارِئًا ، طَرَأَتْ بِهِ حُرْمَةٌ حَادِثَةٌ عَلَى نِكَاحِ غَيْلَانَ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ ، أَنْ يُمْسِكَ مِنَ النِّسَاءِ الْعَدَدَ الَّذِيْ أَبَاحَهُ اللّٰهُ ، وَيُفَارِقَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ ، وَجَعَلَ كَرَجُلٍ لَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، فَطَلَّقَ إِحْدَاهُنَّ ، فَحُكْمُهُ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَيَجْعَلُ ذٰلِكَ الطَّلَاقَ عَلَيْهَا ، وَيُمْسِكُ الْأُخْرَى . وَكَذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ يَقُوْلَانِ فِيْ هٰذَا . فَأَمَّا مَنْ تَزَوَّجَ عَشْرَ نِسْوَةٍ ، بَعْدَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ مَا جَاوَزَ الْأَرْبَعَ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا عَقَدَ النِّكَاحَ عَلَيْهِنَّ عَقْدًا فَاسِدًا ، فَلَا يَثْبُتُ بِذٰلِكَ لَهُ نِكَاحٌ . أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ تَزَوَّجَ ذَاتَ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَهُوَ مُشْرِكٌ ، ثُمَّ أَسْلَمَ ، أَنَّهَا لَا تُقَرُّ تَحْتَهُ ، وَإِنْ كَانَ عَقْدُهُ لِذٰلِكَ كَانَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَهُوَ مُشْرِكٌ

.فَلَمَّا كَانَ هٰذَا يُرَدُّ حُكْمُهُ فِيْهِ إِلَى حُكْمِ نِكَاحَاتِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْمَا يَعْقِدُوْنَ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا حُكْمُهُ فِي الْعَشْرِ نِسْوَةً اللَّاتِيْ تَزَوَّجَهُنَّ وَهُوَ مُشْرِكٌ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، يُرَدُّ حُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نِكَاحَاتِهِمْ .فَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقْدَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَنِكَاحُهُنَّ بَاطِلٌ ، وَإِنْ كَانَ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقَدٍ مُتَفَرِّقَةٍ ، جَازَ نِكَاحُ الْأَرْبَعِ الْأُوَلِ مِنْهُنَّ ، وَبَطَلَ نِكَاحُ سَائِرِهِنَّ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ تَرَكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ قَوْلَهُمَا ، فِيْ شَيْءٍ قَالَاهُ فِيْ هٰذَا الْمَعْنَى .وَذٰلِكَ أَنَّهُمَا قَالَا فِيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ سُبِيَ وَلَهُ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ ، وَسُبِيْنَ مَعَهُ :إِنَّ نِكَاحَهُنَّ كُلِّهِنَّ قَدْ فَسَدَ وَيُفَرَّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ .قَالَ :فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ -عَلَى مَا حَمَلَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ غَيْلَانَ -أَنْ يَجْعَلَا لَهُ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فَيُمْسِكُهُمَا ، وَيُفَارِقُ الِاثْنَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ، لِأَنَّ نِكَاحَ الْأَرْبَعِ قَدْ كَانَ كُلُّهُ ثَابِتًا صَحِيْحًا ، وَإِنَّمَا طَرَأَ الرِّقُّ عَلَيْهِ، فَحَرَّمَ عَلَيْهِ مَا فَوْقَ الِاثْنَتَيْنِ كَمَا أَنَّهُ لَمَّا طَرَأَ حُكْمُ اللّٰهِ فِيْ تَحْرِيْمِ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ ، أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْلَانَ بِاخْتِيَارِ أَرْبَعٍ مِنْ نِسَائِهِ، وَفَارَقَ سَائِرَهُنَّ . قِيْلَ لَهُ :مَا خَرَجَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ بِمَا ذَكَرْتَ ، عَنْ أَصْلِهِمَا ، وَلٰكِنَّهُمَا ذَهَبَا إِلَى مَا قَدْ خَفِيَ عَلَيْكَ .وَذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا كَانَ تَزَوَّجَ الْأَرْبَعَ فِيْ وَقْتٍ مَا تَزَوَّجَهُنَّ بَعْدَمَا حُرِّمَ عَلَى الْعَبْدِ تَزَوُّجُ مَا فَوْقَ الِاثْنَتَيْنِ .فَإِذَا تَزَوَّجَ ، وَهُوَ حَرْبِيٌّ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، مَا فَوْقَ الثِّنْتَيْنِ ، ثُمَّ سُبِيَ وَسُبِيْنَ مَعَهُ، رُدَّ حُكْمُهُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ تَحْرِيْمٍ ، قَدْ كَانَ قَبْلَ نِكَاحِهِ، فَصَارَ كَأَنَّهُ تَزَوَّجَهُنَّ فِيْ عُقَدٍ بَعْدَمَا صَارَ رَقِيْقًا ، وَهُوَ فِيْ ذٰلِكَ ، كَرَجُلٍ تَزَوَّجَ صَبِيَّتَيْنِ صَغِيْرَتَيْنِ ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ فَأَرْضَعَتْهُمَا مَعًا ، فَإِنَّهُمَا تَبِيْنَانِ مِنْهُ جَمِيْعًا ، وَلَا يُؤْمَرُ بِأَنْ يَخْتَارَ إِحْدَاهُمَا فَيُمْسِكُهَا ، وَيُفَارِقُ الْأُخْرَى ، لِأَنَّ حُرْمَةَ الرَّضَاعِ طَرَأَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نِكَاحِهِ إِيَّاهُمَا .وَكَذٰلِكَ الرِّقُّ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ ، الَّذِيْ وَصَفْنَا ، حُكْمُهُ حُكْمُ هٰذَا الرَّضَاعِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا .وَهُمَا جَمِيْعًا مُفَارِقَانِ ، لِمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ ، لِأَنَّ غَيْلَانَ لَمْ يَكُنْ حُرْمَةُ اللّٰهِ لِمَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ ، تَقَدَّمَتْ نِكَاحَهُ فَيُرَدُّ حُكْمُ نِكَاحِهِ إِلَيْهَا ، وَإِنَّمَا طَرَأَتِ الْحُرْمَةُ عَلَى نِكَاحِهِ بَعْدَ ثُبُوْتِهِ كُلِّهِ، فَرُدَّتْ حُرْمَةُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ حَادِثٍ بَعْدَ النِّكَاحِ ، فَوَجَبَ لَهُ بِذٰلِكَ الْخِيَارُ ، كَمَا يَجِبُ لَهُ فِي الطَّلَاقِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا .فَإِنِ احْتَجُّوْا أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ ،

۵۱۳۶: سعید بن ابی عروبہ نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ عن ابیہ انہوں نے جناب

نبی اکرم ﷺ سے احمد بن داؤد نے روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے۔ کہ اس نے ان عورتوں سے شادی زمانہ جاہلیت میں کی تھی۔ تو غیلان رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے وقت ان کی جو بیویاں موجود تھیں ان سے انہوں نے اس وقت نکاح کیا تھا جب اتنی تعداد میں بیویاں رکھنا جائز تھا اور ان سے نکاح ثابت تھا اور ایک سے ثبوت نکاح اور دسویں عورت سے ثبوت نکاح دونوں برابر تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دوسرا حکم ظاہر فرمایا اور وہ چار بیویوں سے بیک وقت نکاح سے زائد نکاح کی حرمت تھی پس یہ جدید حکم حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے نکاح پر طاری ہوا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی وجہ سے ان کو حکم فرمایا کہ اپنی بیویوں میں سے اتنی تعداد (چار) کو رکھ لیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جائز قرار دیا اور باقی کو جدا کر دیں ان کو اس آدمی کی طرح قرار دیا گیا جس کی چار بیویاں ہوں پھر وہ ان میں سے ایک کو طلاق دے تو اس کا حکم یہ ہے کہ ان میں سے کسی کو طلاق کے لئے اختیار کر کے اسے طلاق دے اور دوسری (چار) کو رکھ لے۔ اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ یہی فرماتے ہیں۔ وہاں وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عقد میں چار عورتوں سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کی حرمت کے بعد دس عورتوں سے نکاح کیا تو اس کا نکاح ان سے فاسد عقد ہوگا فلہٰذا اس سے ان کا نکاح ثابت نہ ہوگا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی نے دارالحرب میں اپنی ذی رحم محرم سے نکاح کیا جبکہ وہ شرک کی حالت میں تھا پھر اس نے اسلام قبول کیا تو وہ عورت اس کے نکاح میں برقرار نہ رہ سکے گی۔ اگرچہ اس کا عقد شرک کی حالت میں دارالحرب میں ہوا تھا۔ پس جب اس کا حکم مسلمان منکوحہ عورتوں سے نکاح کی طرف لوٹایا جاتا ہے جیسا کہ وہ دارالاسلام میں کرتے ہیں تو بالکل دس عورتوں سے نکاح کو بھی جو کہ شرک کی حالت میں دارالحرب میں واقع ہوا اس کو بھی مسلمانوں کے نکاحوں کی طرف لوٹایا جائے گا اور اگر اس نے ایک عقد میں نکاح کیا ان سے اس کا نکاح باطل ہوگا اور اگر متفرق عقدوں میں کیا تو پہلی چار سے نکاح تو جائز ہوگا اور بقیہ کا نکاح باطل ہوگا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنا قول چھوڑ دیا اور وہ اس طرح کہ جو شخص حربی ہو اور وہ قید ہو کر آئے اس کی چار بیویاں ہوں جو اس کے ساتھ قید ہوئیں ان سب کا نکاح فاسد ہو جائے گا اب اس کے اور زوجات کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔ حالانکہ حدیث غیلان رضی اللہ عنہ کو جس بات پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے محمول کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو دو عورتوں کے چننے کا اختیار ہو کہ وہ ان کو روک لے اور باقی دو کو چھوڑ دے کیونکہ چاروں کا نکاح صحیح ثابت تھا۔ اب اس پر غلامی طاری ہوئی جس سے دو عورتوں سے زائد حرام ہو گئیں۔ جس طرح کہ جب چار سے زائد عورتوں کی حرمت کا حکم لگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کو اپنی ازواج میں سے چار کو چن لینے اور باقی کو چھوڑنے کا حکم صادر فرمایا۔ جو کچھ تم نے ذکر کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس وجہ سے ضابطہ کو ترک نہیں کیا بلکہ انہوں نے ایسی بات اختیار کی ہے جو آپ پر مخفی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اس نے چار عورتوں سے نکاح کیا اس وقت غلام پر دو عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کرنا حرام

ہو چکا تھا۔ پس جب اس نے دارالحرب میں حربی ہونے کی حیثیت سے دو سے زیادہ عورتوں سے نکاح کیا۔ پھر وہ قید ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ عورتیں بھی قیدی بن گئیں تو اس کا حکم اس تحریم کی طرف لوٹ گیا جو اس کے نکاح سے پہلے موجود تھی۔ گویا اس نے غلام بننے کے بعد ان سے ایک عقد میں نکاح کیا اس سلسلے میں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے دو چھوٹی بچیوں سے نکاح کیا۔ پھر کسی عورت نے آ کر ان دونوں کو دودھ پلا دیا تو وہ دونوں اس سے جدا ہو جائیں گی اسے اس بات کا حکم نہ دیا جائے گا کہ ان میں سے ایک کو اختیار کر کے روک لے اور دوسری کو جدا کر دے کیونکہ دودھ کی وجہ سے حرمت ان دونوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد طاری ہوئی ہے۔ بالکل اسی طرح جو غلامی اس نکاح کے بعد طاری ہوئی ہو جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے تو اس کا حکم اس رضاعت کی طرح ہوگا جس کا ہم نے ابھی تذکرہ کیا ہے اور یہ دونوں صورتیں اس صورت سے قطعاً مختلف ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ سے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں وارد ہے کیونکہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے نکاح سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کا حرام ہونا وارد نہ ہوا تھا کہ جس کی بناء پر ان کے نکاح کا حکم اس کی طرف لوٹایا جاتا بلکہ نکاح کی حرمت اس وقت طاری ہوئی جب نکاح مکمل طور پر ثابت ہو چکا تھا فلہٰذا اب جو کچھ ان پر حرام ہوگا اس کی نسبت نکاح کے بعد پیدا ہونے والے حکم کی طرف ہوگی۔ فلہٰذا اس سے ان کے لئے اختیار کا پایا جانا ضروری ہو گیا جیسا کہ اس طلاق میں اختیار واجب ہے جس کو کہ ہم نے بیان کیا۔ اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں جس کو حمیضہ بنت شمردل نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

تشریح ہاں وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عقد میں چار عورتوں سے زیادہ عورتوں کے ساتھ نکاح کی حرمت کے بعد دس عورتوں سے نکاح کیا تو اس کا نکاح ان سے فاسد عقد ہوگا فلہٰذا اس سے ان کا نکاح ثابت نہ ہوگا۔

کیا تم نہیں دیکھتے کہ اگر کسی نے دارالحرب میں اپنی ذی رحم محرم سے نکاح کیا جبکہ وہ شرک کی حالت میں تھا پھر اس نے اسلام قبول کیا تو وہ عورت اس کے نکاح میں برقرار نہ رہ سکے گی۔ اگرچہ اس کا عقد شرک کی حالت میں دارالحرب میں ہوا تھا۔

پس جب اس کا حکم مسلمان منکوحہ عورتوں سے نکاح کی طرف لوٹایا جاتا ہے جیسا کہ وہ دارالاسلام میں کرتے ہیں تو بالکل دس عورتوں سے نکاح کو بھی جو کہ شرک کی حالت میں دارالحرب میں واقع ہوا اس کو بھی مسلمانوں کے نکاحوں کی طرف لوٹایا جائے گا اور الٰہی کا حکم ہوگا اور اگر اس نے ایک عقد میں نکاح کیا ان سے اس کا نکاح باطل ہوگا اور اگر متفرق عقدوں میں کیا تو پہلی چار سے نکاح تو جائز ہوگا اور بقیہ کا نکاح باطل ہوگا۔

۔۔۔: اگر کوئی شخص یہ کہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اپنا قول چھوڑ دیا اور وہ اس طرح کہ جو شخص حربی ہو اور وہ قید ہو کر آئے اس کی چار بیویاں ہوں جو اس کے ساتھ قید ہوئیں ان سب کا نکاح فاسد ہو جائے گا اب اس کے اور زوجات کے درمیان تفریق کر دی جائے گی۔ حالانکہ حدیث غیلان رضی اللہ عنہ کو جس بات پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے محمول کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کو دو عورتوں کے چننے کا اختیار ہو کہ وہ ان کو روک لے اور باقی دو کو چھوڑ دے کیونکہ چاروں کا نکاح صحیح

ثابت تھا۔اب اس پر غلامی طاری ہوئی جس سے دوعورتوں سے زائد حرام ہوگئیں۔جس طرح کہ جب چار سے زائد عورتوں کی حرمت کا حکم لگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کو اپنی ازواج میں سے چار کو چن لینے اور باقی کو چھوڑنے کا حکم صادر فرمایا۔

جواب: جو کچھ تم نے ذکر کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے اس وجہ سے ضابطہ کو ترک نہیں کیا بلکہ انہوں نے ایسی بات اختیار کی ہے جو آپ پر مخفی ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت اس نے چار عورتوں سے نکاح کیا اس وقت غلام پر دو عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہو چکا تھا۔پس جب اس نے دارالحرب میں حربی ہونے کی حیثیت سے دو سے زیادہ عورتوں سے نکاح کیا۔پھر وہ قید ہو گیا اور اس کے ساتھ وہ عورتیں بھی قیدی بن گئیں تو اس کا حکم اس تحریم کی طرف لوٹ گیا جو اس کے نکاح سے پہلے موجود تھی۔گویا اس نے غلام بننے کے بعد ان سے ایک عقد میں نکاح کیا اس سلسلے میں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے دو چھوٹی بچیوں سے نکاح کیا۔پھر کسی عورت نے آکر ان دونوں کو دودھ پلا دیا تو وہ دونوں اس سے جدا ہو جائیں گی اسے اس بات کا حکم نہ دیا جائے گا کہ ان میں سے ایک کو اختیار کر کے روک لے اور دوسری کو جدا کر دے کیونکہ دودھ کی وجہ سے حرمت ان دونوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد طاری ہوئی ہے۔بالکل اسی طرح جو غلامی اس نکاح کے بعد طاری ہوئی ہو جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے تو اس کا حکم اس رضاعت کی طرح ہوگا جس کا ہم نے ابھی تذکرہ کیا ہے اور یہ دونوں صورتیں اس صورت سے قطعاً مختلف ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ سے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں وارد ہے کیونکہ حضرت غیلان رضی اللہ عنہ کے نکاح سے پہلے اللہ تعالیٰ کی طرف سے چار عورتوں سے زائد کے ساتھ نکاح کا حرام ہونا وارد نہ ہوا تھا کہ جس کی بناء پر ان کے نکاح کا حکم اس کی طرف لوٹایا جاتا بلکہ نکاح کی حرمت اس وقت طاری ہوئی جب نکاح مکمل طور پر ثابت ہو چکا تھا جلہٰذا اب جو کچھ ان پر حرام ہوگا اس کی نسبت نکاح کے بعد پیدا ہونے والے حکم کی طرف ہوگی۔ فلہٰذا اس سے ان کے لئے اختیار کا پایا جانا ضروری ہو گیا جیسا کہ اس طلاق میں اختیار واجب ہے جس کو کہ ہم نے بیان کیا۔

ایک اور روایت سے استدلال:

اگر وہ اس روایت سے استدلال کریں جس کو حمیضہ بنت شمردل نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۱۳۷: بِمَا حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِىْ لَيْلٰى ، عَنْ حُمَيْضَةَ بِنْتِ الشَّمَرْدَلِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، قَالَ : أَسْلَمْتُ وَعِنْدِىْ ثَمَانِىْ نِسْوَةٍ ، فَأَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا .

۵۱۳۷: حمیضہ بنت شمردل نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں ان میں سے چار کو اختیار کرلوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب٢٥۔

٥١٣٨ : حَدَّثَنَا صَالِحٌ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدٌ ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ بَعْضِ وَلَدِ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ .قِيلَ لَهُ : قَدْ يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي حَدِيثِ غَيْلَانَ .وَقَدْ يَجُوزُ أَيْضًا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ لَهُ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا أَيْ اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا ، فَتَزَوَّجْهُنَّ . وَلَا دَلَالَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ عَلَى وَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ .وَإِنْ احْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا ،

٥١٣٨: مغیرہ نے حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ کے کسی بیٹے سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے جس کو ہم نے حضر غیلان رضی اللہ عنہ والی روایت کے ضمن میں بیان کر چکے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان میں سے چار کو چن لو۔کا مطلب یہ ہو کہ ان میں سے چار کو ناپسند کر کے ان سے نکاح کر لو اور اس روایت میں تو ان دونوں میں سے کسی معنی کی دلالت نہیں پائی جاتی۔(پس اسے اعتراض کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا) اگر وہ ضحاک بن فیروز دیلمی کی روایت سے استدلال کریں جو انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔روایت یہ ہے۔

حل: نمبر ① :اس روایت میں بھی اس بات کا احتمال ہے جس کو ہم نے حضرت غیلان رضی اللہ عنہ والی روایت کے ضمن میں بیان کر چکے۔

نمبر ② :اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان میں سے چار کو چن لو۔کا مطلب یہ ہو کہ ان میں سے چار کو پسند کر کے ان سے نکاح کر لو اور اس روایت میں تو ان دونوں میں سے کسی معنی کی دلالت نہیں پائی جاتی۔(پس اسے اعتراض کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا)

ایک دوسری روایت سے استدلال:

اگر وہ ضحاک بن فیروز دیلمی کی روایت سے استدلال کریں جو انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔روایت یہ ہے۔

٥١٣٩ : بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَا : ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طَلِّقْ إِحْدَاهُمَا .

۵۱۳۹: ضحاک بن فیروز دیلمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں اسلام لایا تو اس وقت میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ٢٥' ابن ماجه فی النکاح باب ٣٩' مسند احمد ٢٣٢/٤۔

۵۱۴۰ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِيْ وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ، عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوْزَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : أَسْلَمْتُ وَعِنْدِیْ أُخْتَانِ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ طَلِّقْ أَيَّتَهُمَا شِئْت . قِيْلَ لَهُمْ :هٰذَا يُوْجِبُ الْاِخْتِيَارَ ، كَمَا ذَكَرْتُمْ ، وَهُوَ أَوْضَحُ مِنْ حَدِيْثِ حَارِثِ بْنِ قَيْسٍ .وَلٰكِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَيَّرَهُ، لِأَنَّ نِكَاحَهُ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، قَبْلَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا فَوْقَ الْأَرْبَعِ .فَيَكُوْنُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مِثْلُ مَعْنٰى حَدِيْثِ غَيْلَانَ بْنِ سَلْمَةَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَفَسَدَ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَقَدْ ذَهَبَ اِلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، بَعْضُ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۵۱۴۰: ضحاک بن فیروز دیلمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جب میں اسلام لایا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں میں نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ان میں سے جس کو چاہو طلاق دو۔ تو اسے جواباً عرض ہے کہ یہ روایت تو اختیار کو واجب کرتی ہے جیسا کہ تم نے کہا اور یہ روایت حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح تر ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اختیار اس وجہ سے دیا ہو کہ ان کا نکاح زمانہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوا جبکہ چار سے زائد عورتوں سے نکاح حرام نہ تھا۔ پس اس روایت کا مفہوم حضرت غیلان رضی اللہ عنہ والی روایت کے مطابق ہوگا۔ ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا مؤقف ثابت ہو گیا اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا مؤقف فاسد ہوا۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مؤقف کو بعض متقدمین نے بھی اختیار کیا جیسا کہ اس اثر سے واضح ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد باب الطلاق باب ٢٥۔

جواب: جواباً عرض ہے کہ یہ روایت تو اختیار کو واجب کرتی ہے جیسا کہ تم نے کہا اور یہ روایت حضرت حارث بن قیس رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح تر ہے۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو اختیار اس وجہ سے دیا ہو کہ ان کا نکاح زمانہ جاہلیت کے زمانہ میں ہوا جبکہ چار سے زائد عورتوں سے نکاح حرام نہ تھا۔ پس اس روایت کا مفہوم حضرت غیلان رضی اللہ عنہ والی روایت کے مطابق ہوگا۔

ہم نے جو کچھ بیان کیا اس سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا مؤقف ثابت ہو گیا اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کا مؤقف فاسد ہوا۔

تابعین سے مؤقف کی تائید:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مؤقف کو بعض متقدمین نے بھی اختیار کیا جیسا کہ اس اثر سے واضح ہوتا ہے۔

۵۱۴۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ ، قَالَ :ثَنَا غُنْدَرٌ ، أَوْ عَبْدُ الْأَعْلٰى، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :يَأْخُذُ الْأُوْلٰى وَالثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ وَالرَّابِعَةَ .

۵۱۴۱: سعید نے قتادہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ وہ چار سے زائد بیویوں والا پہلی دوسری' تیسری و چوتھی بیوی کو چن لے۔

بَابُ الْحَرْبِيَّةِ تُسْلِمُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ فَتَخْرُجُ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ يَخْرُجُ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ مُسْلِمًا

جو عورت دار الحرب میں مسلمان ہو کر دار الاسلام میں داخل ہو پھر اسکا خاوند مسلمان ہو کر آئے

خلاصۃ المرام :اس مسئلہ میں علماء کے دو اقوال ہیں:

نمبر ①: اگر کوئی عورت دار الحرب میں مسلمان ہو گئی پھر اس کا خاوند بھی مسلمان ہو کر عدت میں آ گیا تو وہ اس کی بیوی ہے ورنہ اس کا اس خاوند سے کوئی تعلق نہیں۔ اس کو امام زہری ائمہ ثلاثہ اور ابن سعد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ دار الحرب میں اسلام کے بعد اس کا اور خاوند کا سلسلہ دونوں صورتوں میں منقطع ہو جاتا ہے۔ خاوند کو اسے پا لینے کی کوئی صورت نہیں اس قول کو امام سفیان ثوری اور ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۵۱۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ ، عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ ، بَعْدَ ثَلَاثِ سِنِيْنَ .

۵۱۴۲: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب کو تین سال بعد حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ (کے اسلام لانے پران) کی زوجیت میں لوٹا دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ٢٤' ابن ماجه فی النکاح باب ٦٠' مسند احمد ١' ٢١٧/٢٥١۔

۵۱۴۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : رَدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِیْ جَهْلٍ ، أُمَّ حَكِیْمٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ بَعْدَ أَشْهُرٍ ، أَوْ قَرِیْبٍ مِنْ سَنَةٍ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی أَنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا أَسْلَمَتْ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَجَاءَ تْنَا مُسْلِمَةً ، ثُمَّ جَاءَ زَوْجُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَدْرَكَهَا وَهِیَ فِی الْعِدَّةِ ، فَهِیَ امْرَأَتُهُ عَلٰی حَالِهَا ، وَاِنْ لَمْ یُدْرِكْهَا حَتّٰی تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ ، فَلَا سَبِیْلَ لَهُ عَلَیْهَا ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا سَبِیْلَ لَهُ عَلَیْهَا فِی الْوَجْهَیْنِ جَمِیْعًا ، وَخُرُوْجُهَا عِنْدَهُمْ مِنْ دَارِ الْحَرْبِ ، بِقَطْعِ الْعِصْمَةِ الَّتِیْ كَانَتْ بَیْنَهَا وَبَیْنَ زَوْجِهَا ، وَیُبِیْنُهَا مِنْهُ فِیْ ذٰلِكَ ،

۵۱۴۳: زہری نے ابوبکر بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکرمہ بن ابی جہل (کے اسلام لانے پر) ام حکیم بنت الحارث بن ہشام کو کئی ماہ بعد یا سال کے قریب عرصہ کے بعد ان کی زوجیت میں واپس کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ جب کوئی عورت دارالحرب سے مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آ جائے اس کے بعد اس کا خاوند اگر حالت عدت میں آ جائے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہوگی اور اگر اس کی عدت ختم ہوگئی اور وہ بعد میں آیا تو اب اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا خاوند اگر بعد میں آئے خواہ عورت ایام عدت میں ہو یا نہ ہو بہرصورت وہ اس کی زوجیت میں نہ رہے گی۔ کیونکہ عورت کے مسلمان ہو کر دارالحرب سے نکل جانے سے ہی وہ عصمت ختم ہو جائے گی جو اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تھی اور وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

تخریج : مالك فی النكاح ٤٦' بنحوه۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ جب کوئی عورت دارالحرب سے مسلمان ہو کر دارالاسلام میں آ جائے اس کے بعد اس کا خاوند اگر حالت عدت میں آ جائے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہوگی اور اگر اس کی عدت ختم ہوگئی اور وہ بعد میں آیا تو اب اس کا اس عورت سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: خاوند اگر بعد میں آئے خواہ عورت ایام عدت میں ہو یا نہ ہو بہرصورت وہ اس کی زوجیت میں نہ رہے گی کیونکہ عورت کے مسلمان ہو کر دارالحرب سے نکل جانے سے ہی وہ عصمت ختم ہو جائے گی جو اس کے اور اس کے خاوند کے درمیان تھی اور وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

۵۱۴۴ : بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیَی الْحِمَّانِیُّ ، قَالَ :ثَنَا حَفْصٌ ، یَعْنِی ابْنَ غِیَاثٍ ، عَنِ

الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَدَّ زَيْنَبَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ .

۵۱۴۴: عمرو بن شعیب نے اپنے والد اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر نئے نکاح سے لوٹایا۔

تخریج : ترمذی فی النکاح باب ۴۲؛ ابن ماجه فی النکاح باب ۶۰؛ مسند احمد ۲۰۸/۲۔

۵۱۴۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ دَاوٗدَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، مِثْلَهٗ .قَالُوْا : فَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو هٰذَا، خِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَقَدْ وَافَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَلٰى ذٰلِكَ ، عَامِرَ الشَّعْبِيَّ ، مَعَ عِلْمِهٖ بِمَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا : فَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا قَدْ خَالَفَهٗ، لِمَعَانٍ سَنُبَيِّنُهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، عَلٰى مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا إِنَّمَا فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ، عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ .فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهٗ رَدَّهَا إِلَيْهِ، لِأَنَّهَا فِي الْعِدَّةِ ، وَلَا كَيْفَ كَانَ الْحُكْمُ يَوْمَئِذٍ فِي الْمُشْرِكَةِ تُسْلِمُ وَزَوْجُهَا مُشْرِكٌ ، أَيُبِيْنُهَا ذٰلِكَ مِنْهُ، أَوْ تَكُوْنُ زَوْجَةً لَهٗ عَلٰى حَالِهَا ؟ .وَإِنَّمَا يَكُوْنُ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، لَوْ كَانَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّهَا عَلٰى أَبِي الْعَاصِ لِأَنَّهٗ أَدْرَكَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ .فَأَمَّا إِذَا لَمْ يَتَبَيَّنْ لَنَا الْعِلَّةُ ، الَّتِيْ لَهَا رَدَّهَا عَلَيْهِ، فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هِيَ الْعِدَّةَ ، وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ ، لِأَنَّ الْإِسْلَامَ لَمْ يَكُنْ حِيْنَئِذٍ يُبِيْنُهَا مِنْهُ، وَلَا يُزِيْلُهَا عَنْ حُكْمِهَا الْمُتَقَدِّمِ .

۵۱۴۵: داؤد نے شعبی سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت، روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے خلاف ہے اور شعبی نے مغازی رسول اللہ ﷺ کے متعلق واقفیت کے باجود عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت کی موافقت کی ہے اور یہ روایت شروع باب والی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے چند وجوہ کی بنا پر اولیٰ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی لوٹانے کا تذکرہ تو ضرور ہے مگر اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو عدت کے باقی رہنے کی وجہ سے لوٹایا اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مشرکہ اسلام لائے اور اس کا خاوند مشرک ہو تو کیا وہ عورت اس خاوند سے جدا ہو جائے گی یا اسی طرح اس کی بیوی رہے گی؟ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما فریق اوّل کی دلیل تب بنتی جب

روایت میں یہ موجود ہوتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زینب ؓ کو ابوالعاص ؓ پر اس لئے واپس کر دیا کہ وہ عدت میں تھیں۔ پس جبکہ ہمارے سامنے وہ علت بیان نہیں کی گئی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے حضرت زینب ؓ کو واپس کیا تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عدت میں ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ ابھی اسلام میں اس کے متعلق حکم نہ آیا اور وہ ان سے جدا نہ ہوئی ہوں اور سابقہ حکم بھی ان کو اس سے زائل کرنے والا نہ تھا۔

فریق ثانی کی طرف سے جواب نمبر ①: عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ کی روایت، روایت ابن عباس ؓ کے خلاف ہے اور شعبی نے مغازی رسول اللہ ﷺ کے متعلق واقفیت کے باجود عبداللہ بن عمرؓ کی روایت کی موافقت کی ہے اور یہ روایت شروع باب والی روایت ابن عباس ؓ سے چند وجوہ کی بنا پر اولیٰ ہے۔

فریق ثانی کی دلیل: حضرت ابن عباس ؓ کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کے حضرت زینب ؓ کو ابوالعاص ؓ کی طرف لوٹانے کا تذکرہ تو ضرور ہے مگر اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو عدت کے باقی رہنے کی وجہ سے لوٹایا اور نہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو مشرکہ اسلام لائے اور اس کا خاوند مشرک ہو تو کیا وہ عورت اس خاوند سے جدا ہو جائے گی یا اسی طرح اس کی بیوی رہے گی؟ روایت ابن عباس ؓ فریق اوّل کی دلیل تب بنتی جب روایت میں یہ موجود ہوتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زینب ؓ کو ابوالعاص ؓ پر اس لئے واپس کر دیا کہ وہ عدت میں تھیں۔

پس جبکہ ہمارے سامنے وہ علت بیان نہیں کی گئی جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے حضرت زینب ؓ کو واپس کیا تو یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عدت میں ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ ابھی اسلام میں اس کے متعلق حکم نہ آیا اور وہ ان سے جدا نہ ہوئی ہوں اور سابقہ حکم بھی ان کو اس سے زائل کرنے والا نہ تھا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی شاندار توضیح:

۵۴۳۶ : وَلَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ ، قَالَ : قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ مِنْ أَيْنَ جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ فِيْ زَيْنَبَ ؟ . فَقَالَ : بَعْضُهُمْ رَدَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ : رَدَّهَا بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ أَتَرٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ لَمْ يَجِءْ اخْتِلَافُهُمْ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَإِنَّمَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ أَنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَنْ تَرْجِعَ الْمُؤْمِنَاتُ إِلَى الْكُفَّارِ فِيْ سُوْرَةِ الْمُمْتَحَنَةِ ، بَعْدَمَا كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا حَلَالًا -. فَعَلِمَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، ثُمَّ رَأٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَدَّ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ، بَعْدَمَا كَانَ عَلِمَ حُرْمَتَهَا عَلَيْهِ، بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ إِلَّا

بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ ، فَقَالَ :رَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ .وَلَمْ يَعْلَمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، بِتَحْرِيْمِ اللّٰهِ -عَزَّ وَجَلَّ- الْمُؤْمِنَاتِ عَلَى الْكُفَّارِ ، حَتّٰى عَلِمَ بِرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ فَقَالَ :رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ، بَيْنَ اِسْلَامِهٖ وَاِسْلَامِهَا ، فَسْخٌ لِلنِّكَاحِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمَا .قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَمِنْ هَاهُنَا جَاءَ اخْتِلَافُهُمْ ، لَا مِنْ اخْتِلَافٍ سَمِعُوْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِكْرِهٖ، مَا رَدَّ زَيْنَبَ بِهٖ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ النِّكَاحُ الْاَوَّلُ ، أَوْ النِّكَاحُ الْجَدِيْدُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : وَقَدْ أَحْسَنَ مُحَمَّدٌ فِيْ هٰذَا ، وَصَحِيْحُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى الصَّحِيْحِ ، يُوْجِبُ صِحَّةَ مَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، قَدْ كَانَ يَقُوْلُ فِي النَّصْرَانِيَّةِ اِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْاِسْلَامِ ، وَزَوْجُهَا كَافِرٌ .

۵۱۴۶: ابوتوبہ الربیع بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ اختلاف کیسے پیدا ہوا کہ بعض کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف پہلے نکاح کے ساتھ واپس کر دیا جبکہ دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ نئے نکاح سے واپس کیا۔کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ان میں سے ہر گروہ وہی بات کہتا ہے جو اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن پائی۔(میرے سوال پر) امام محمد رحمہ اللہ نے جواباً فرمایا یہ اختلاف نقل روایت کی وجہ سے نہیں آیا بلکہ اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ ممتحنہ میں فرمایا(فلا ترجعوهن الى الكفار......) کہ مؤمنہ عورتوں کو کفار کی طرف مت واپس کرو۔اس آیت کے نزول سے پہلے یہ جائز وحلال تھا حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم تھی۔پھر انہوں نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف (ان کے مسلمان ہونے پر) لوٹا دیا اس سے پہلے انہیں یہ معلوم تھا کہ یہ بات جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنہ عورتوں کو کفار کی طرف لوٹانا حرام قرار دیا تھا۔تو ان کے نزدیک (عمل نبوت اور آیت میں موافقت کے لئے) جدید نکاح سے لوٹانا تھا۔اسی لئے انہوں نے فرمایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نکاح جدید سے لوٹایا۔جبکہ دوسری طرف ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنہ عورتوں کو کفار کی طرف لوٹانا حرام قرار دیا ہے یہاں تک کہ ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹانے کا علم ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے ان کو نکاح اوّل کے ساتھ واپس کیا کیونکہ ان کے نزدیک حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اسلام لانے کے درمیانی عرصہ میں نکاح فسخ نہیں ہوا اسی وجہ سے انہوں نے لوٹا دیا۔امام محمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: اس وجہ سے اختلاف ہوا ہے۔اس وجہ سے نہیں کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت زینب کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی

طرف لوٹانے کا تذکرہ سن کر کہا کہ آیا آپ نے پہلے نکاح کے ساتھ لوٹایا یا جدید نکاح کے ساتھ واپس کیا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں امام محمد رحمہ اللہ نے کتنی شاندار بات فرمائی ہے اس صحیح بات کی بنا پر روایات کے معانی کی تصحیح سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے قول کی تصحیح لازم ہوگئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس نصرانیہ عورت کے متعلق فرماتے ہیں جو دارالاسلام میں مسلمان ہوگئی جبکہ اس کا خاوند کافر ہو تو مسلمان ہوتے ہی اس کا نکاح ختم ہوگیا ان میں تفریق کردی جائے گی۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۱۴۷ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فِي الْيَهُوْدِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ ، تَكُوْنُ تَحْتَ النَّصْرَانِيِّ أَوْ الْيَهُوْدِيِّ ، فَتُسْلِمُ هِيَ ، قَالَ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ، الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى عَلَيْهِ .

۵۱۴۷: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ یہودی یا نصرانی عورت جو کسی یہودی یا نصرانی کے نکاح میں تھی وہ اگر اسلام لے آئے گی تو ان کے درمیان تفریق کردی جائے گی کیونکہ اسلام بلند ہے اور اس پر اور کوئی دین بلند نہیں۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۷۹ بنحوہ۔

۵۱۴۸ :وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى . أَفَيَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ النَّصْرَانِيَّةُ عِنْدَهُ إِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ وَزَوْجُهَا نَصْرَانِيٌّ ، أَنَّهَا تَبِيْنُ مِنْهُ ، وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا إِسْلَامُهُ إِلَى أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْعِدَّةِ ، وَتَكُوْنُ الْحَرْبِيَّةُ الَّتِيْ لَيْسَتْ بِكِتَابِيَّةٍ ، إِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ ، ثُمَّ جَاءَتْنَا مُسْلِمَةً ، يُنْتَظَرُ بِهَا الْحَاقُ زَوْجِهَا بِهَا مُسْلِمًا ، فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خُرُوْجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ ؟ هٰذَا مُحَالٌ ، لِأَنَّ إِسْلَامَهَا فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ إِذَا كَانَ يُبِيْنُهَا مِنْ زَوْجِهَا النَّصْرَانِيِّ الذِّمِّيِّ ، فَإِسْلَامُهَا فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَخُرُوْجُهَا إِلَى دَارِ الْإِسْلَامِ ، وَتَرْكُهَا زَوْجَهَا الْمُشْرِكَ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ أَنْ يُبِيْنَهَا .فَثَبَتَ بِهٰذَا ، مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْعِصْمَةَ مُنْقَطِعَةً بِإِسْلَامِ الْمَرْأَةِ ، لَا لِخُرُوْجِهَا مِنَ الْعِدَّةِ .وَإِذَا ثَبَتَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِ ، اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ تَرْكُ مَا قَدْ كَانَ ثَبَتَ عِنْدَهُ ، مِنْ حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ رَدِّهِ زَيْنَبَ ، عَلَى أَبِي الْعَاصِ ، عَلَى النِّكَاحِ الْأَوَّلِ ، وَصَارَ إِلَى خِلَافِهِ، إِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ

عِنْدَهُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمَرْأَةَ إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ ، فَقَدْ صَارَتْ إِلَى حَالٍ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَسْتَأْنِفَ نِكَاحَهُ عَلَيْهَا ، لِأَنَّهَا مُسْلِمَةٌ وَهُوَ كَافِرٌ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ إِلَى مَا يَطْرَأُ عَلَى النِّكَاحِ ، مِمَّا لَا يَجُوْزُ مَعَهُ الْإِسْتِقْبَالُ لِلنِّكَاحِ ، كَيْفَ حُكْمُهُ؟ فَرَأَيْنَا اللّٰهَ -عَزَّ وَجَلَّ- قَدْ حَرَّمَ الْأَخَوَاتِ مِنَ الرَّضَاعَةِ ، وَكَانَ مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً صَغِيْرَةً لَا رَضَاعَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَرْضَعَتْهَا أُمُّهُ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ ، وَانْفَسَخَ النِّكَاحُ ، فَكَانَ الرَّضَاعُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ ، فِيْ حُكْمِ الرَّضَاعِ الْمُتَقَدِّمِ لِلنِّكَاحِ فِيْ أَشْبَاهٍ لِذٰلِكَ ، يَطُوْلُ الْكِتَابُ بِذِكْرِهَا .وَكَانَتْ ثَمَّةَ أَشْيَاءَ ، يَخْتَلِفُ فِيْهَا الْحُكْمُ إِذَا كَانَتْ مُتَقَدِّمَةً لِلنِّكَاحِ ، أَوْ طَرَأَتْ عَلَى النِّكَاحِ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ نِكَاحَ الْمَرْأَةِ فِيْ عِدَّتِهَا مِنْ زَوْجِهَا ، وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ الْعِدَّةَ مِنَ الْجِمَاعِ فِي النِّكَاحِ الْفَاسِدِ ، يَمْنَعُ مِنَ النِّكَاحِ ، كَمَا يَمْنَعُ إِذَا كَانَتْ بِسَبَبِ نِكَاحٍ صَحِيْحٍ .وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ لَوْ وُطِئَتْ بِشُبْهَةٍ ، وَلَهَا زَوْجٌ ، فَوَجَبَتْ عَلَيْهَا بِذٰلِك عِدَّةٌ ، لَمْ تَبِنْ بِذٰلِكَ مِنْ زَوْجِهَا ، وَلَمْ يُجْعَلْ هٰذِهِ الْعِدَّةُ كَالْعِدَّةِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِلنِّكَاحِ .فَفَرَّقَ فِيْ هٰذَا ، بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبَلِ وَالْمُسْتَدْبَرِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِي الْمَرْأَةِ إِذَا أَسْلَمَتْ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ ، هَلْ تَبِيْنُ مِنْهُ بِذٰلِكَ ، وَيَكُوْنُ حُكْمُ مُسْتَقْبِلِ ذٰلِكَ وَمُسْتَدْبِرِهِ سَوَاءً ، كَمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي الرِّضَاعِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ؟ أَوْ لَا تَبِيْنُ مِنْهُ بِإِسْلَامِهَا ، فَلَا يَكُوْنُ حُكْمُ إِسْلَامِهَا الْحَادِثِ كَهُوَ ، إِذَا كَانَ قَبْلَ النِّكَاحِ ، كَالْعِدَّةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا الَّتِيْ فُرِّقَ بَيْنَ حُكْمِ الْمُسْتَقْبِلِ فِيْهَا وَحُكْمِ الْمُسْتَدْبِرِ ؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَوَجَدْنَا الْعِدَّةَ الطَّارِئَةَ عَلَى النِّكَاحِ ، لَا يَجِبُ فِيْهَا فُرْقَةٌ فِيْ حَالِ وُجُوْبِهَا ، وَلَا بَعْدَ ذٰلِكَ .وَكَانَ الرَّضَاعُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، يَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ فِيْ حَالِ كَوْنِهِ، وَلَا يُنْتَظَرُ بِهَا شَيْءٌ بَعْدَهُ، وَكَانَ الْإِسْلَامُ الطَّارِئُ عَلَى النِّكَاحِ ، كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّ فُرْقَةً تَجِبُ بِهِ .فَقَالَ قَوْمٌ :تَجِبُ فِيْ وَقْتِ إِسْلَامِ الْمَرْأَةِ ، وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا .وَقَالَ آخَرُوْنَ لَا تَجِبُ الْفُرْقَةُ ، حَتّٰى تَعْرِضَ عَلَى الزَّوْجِ الْإِسْلَامَ فَيَأْبَاهُ، فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَرْأَةِ أَوْ تَخْتَارُهُ، فَتَكُوْنُ امْرَأَتَهُ عَلَى حَالِهَا وَهُوَ قَوْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَالَ آخَرُوْنَ هِيَ امْرَأَتُهُ مَا لَمْ يُخْرِجْهَا مِنْ أَرْضِ الْهِجْرَةِ وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَسَتَأْتِيْ بِأَسَانِيْدَ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ فِيْ آخِرِ هٰذَا الْبَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ إِسْلَامَ الزَّوْجَةِ الطَّارِئَ عَلَى النِّكَاحِ يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ زَوْجِهَا ، فِيْ حَالِ مَا ثَبَتَ ، أَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ بِحُكْمِ الرَّضَاعِ ، أَشْبَهُ مِنْهُ

بِحُكْمِ الْعِدَّةِ .فَلَمَّا كَانَ الرَّضَاعُ تَجِبُ بِهِ الْفُرْقَةُ سَاعَةَ يَكُوْنُ ، وَلَا يَنْتَظِرُ بِهِ خُرُوْجَ الْمَرْأَةِ مِنْ عِدَّتِهَا، كَانَ كَذٰلِكَ ، الْإِسْلَامُ .فَهٰذَا وَجْهُ النَّظَرِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّ الْمَرْأَةَ تَبِيْنُ مِنْ زَوْجِهَا بِإِسْلَامِهَا ، فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ كَانَتْ ، أَوْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، يُخَالِفُوْنَ هٰذَا، وَيَقُوْلُوْنَ فِي الْحَرْبِيَّةِ ، إِذَا أَسْلَمَتْ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ وَزَوْجُهَا كَافِرٌ ، إِنَّهَا امْرَأَتُهُ، مَا لَمْ تَحِضْ ثَلَاثَ حِيَضٍ ، أَوْ تَخْرُجْ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ ، فَأَيُّ ذٰلِكَ كَانَتْ بَانَتْ بِهِ مِنْ زَوْجِهَا .وَقَالُوْا :كَانَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا ، أَنْ تَبِيْنَ مِنْ زَوْجِهَا بِإِسْلَامِهَا سَاعَةَ أَسْلَمَتْ .وَقَالُوْا : إِذَا أَسْلَمَتْ ، وَزَوْجُهَا فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ ، فَهِيَ امْرَأَتُهُ عَلٰى حَالِهَا ، حَتّٰى يَعْرِضَ الْقَاضِيْ عَلٰى زَوْجِهَا الْإِسْلَامَ فَيُسْلِمُ ، فَتَبْقَى تَحْتَهُ، أَوْ يَأْبٰى ، فَيُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا .وَقَالُوْا :كَانَ النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ تَبِيْنَ مِنْهُ بِإِسْلَامِهَا ، سَاعَةَ أَسْلَمَتْ ، وَلٰكِنَّا قَلَّدْنَا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَذَكَرُوْا

۵۱۴۸: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے البتہ ''الاسلام یعلو ولا یعلٰی'' کے الفاظ نقل نہیں کیے۔ کیا یہ درست ہے کہ دارالاسلام میں کوئی نصرانیہ اسلام لے آئے اور اس کا خاوند نصرانی ذمی ہو وہ عورت اسی وقت اس سے جدا ہو جائے اور اس عورت کے عدت میں سے نکلنے لگے تک اس خاوند کے اسلام لانے کا تو انتظار نہ کیا جائے اور حربیہ عورت جو کہ کتابیہ بھی نہیں وہ دارالحرب میں اسلام لے آئے پھر دارالاسلام میں داخل ہو جائے تو اس کے سلسلہ میں اس کے خاوند کے مسلمان ہونے کا انتظار کیا جائے کہ وہ اس کی عدت کے اندر اندر مسلمان ہو جائے۔ یہ بات بالکل ناممکن ہے کیونکہ جب دارالاسلام میں اسلام قبول کر لینا اس کے خاوند نصرانی ذمی سے اس کو الگ کر دیتا ہے تو دارالحرب میں اس کا اسلام لانا مشرک خاوند سے اس کو کیونکر الگ نہ کرے گا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی عورت کے اسلام لانے سے اس کا نکاح کافر خاوند سے ٹوٹ جانے کے قائل تھے عدت تک خاوند کے اسلام کے انتظار کرنے کے قائل نہ تھے۔ اب جبکہ ان کے اپنے ارشاد سے یہ بات ثابت ہو گئی تو اب یہ ناممکن ہو گیا کہ وہ اس کو ترک کریں جو ان کے ہاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر واپس کرنے کے سلسلے میں ثابت شدہ ہے کہ پہلے نکاح پر واپس کر دیا اور مخالف قول کو اختیار کریں بس یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں پہلے قول کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔ آثار کو پیش نظر رکھتے ہوئے تو اس باب کا یہی مفہوم ہے۔ اب نظری اعتبار سے دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عورت اسلام قبول کرے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو وہ عورت ایسے حال میں ہو جاتی ہے کہ اس آدمی کا نکاح اس عورت کی طرف لوٹایا نہیں جا سکتا کیونکہ وہ مسلمان ہے اور وہ کافر ہے۔ تو ہم نے چاہا کہ اس حالت کا حکم معلوم کریں جو نکاح پر طاری ہوتی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے نکاح کا سامنا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن سے نکاح کو حرام کیا ہے

وہ آدمی جس نے چھوٹی بچی سے نکاح کیا کہ آدمی اور اس منکوحہ کے مابین رضاعت کا رشتہ نہ تھا۔ نکاح کے بعد اس خاوند کی ماں نے اس لڑکی کو دودھ پلا دیا تو وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی اور اس وجہ سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ ایسے مواقع میں وہ رضاعت جواب طاری ہوئی ہے یہ پہلے پیش آنے والی رضاعت کی طرح ہے اس میں طویل بحث ہے اس میں بعض صورتیں اگر چہ مختلف فیہ ہیں جبکہ نکاح سے پہلے ہوں یا نکاح کے بعد پیش آئیں ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ خاوند کی عدت میں ہوتے ہوئے نکاح کو حرام کیا ہے اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح فاسد میں جماع کی وجہ سے جو عدت لازم آتی ہے وہ بھی نکاح سے مانع ہے جس طرح کہ صحیح نکاح کی عدت مانع ہے اور اگر عورت سے بالشبہ وطی ہوئی حالانکہ اس کا خاوند موجود تھا تو وطی بالشبہ کی وجہ سے اس عورت پر عدت لازم ہے۔ مگر اس عدت کے باوجود وہ اپنے خاوند سے بائنہ نہ ہوگی اور یہ عدت اس عدت کی طرح نہ ہوگی جو نکاح سے پہلے عورت کسی اور خاوند کی عدت گزارتی ہے تو اس صورت میں مقدم (وہ نکاح جس کی موجودگی میں عدت گزارے تو وہ نکاح قائم رہے گا) اور موخر (عورت میں کیا جانے والا نکاح جائز نہیں یہ موخر ہے) میں فرق کیا جائے گا۔ پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس عورت کے بارے میں معلوم کریں جو کہ مسلمان ہوگئی اور اس کا خاوند کافر ہے کیونکہ وہ اس وجہ سے اس سے جدا ہو جائے گی اس میں مقدم و موخر کا حکم ایک جیسا ہوگا جیسا کہ رضاعت کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا یا اسلام کی وجہ سے اس سے جدا نہ ہوگی اور اس کے ابھی اسلام قبول کرنے کو نکاح سے پہلے والے اسلام کی طرح قرار نہیں دیا جائے گا جیسا کہ عدت کا مسئلہ ہم نے ذکر کیا کہ اس میں مقدم و موخر کا فرق کیا گیا ہے۔ پس غور کے بعد معلوم ہوا کہ نکاح پر طاری ہونے والی عدت میں واجب ہونے کی حالت اور اس کے بعد تفریق لازم نہیں ہے اور دوسری طرف جس رضاعت کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے تفریق لازم ہو جاتی ہے اور اس کے طاری ہونے کے بعد کسی اور بات کی قطعاً انتظار نہیں کی جاتی۔ وہ اسلام جو نکاح کے بعد آتا ہے اس کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ اس سے جدائی واجب ہو جاتی ہے تو ایک جماعت کے ہاں عورت کے اسلام لاتے ہی جدائی واجب ہو جاتی ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ جب تک خاوند پر اسلام کو پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کر دے تو اس وقت ان میں تفریق کر دی جائے گی اور اگر وہ اقرار کرے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ ایک تیسری جماعت کا قول یہ ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے جب تک کہ وہ اس کو دارالحرب سے نہ نکالے اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اسناد کے ساتھ یہ روایات باب کے آخر میں ہم ذکر کریں گے۔ کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت کا نکاح کے بعد اسلام لانا خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق کو لازم کر دیتا ہے خواہ اس کی حالت کوئی بھی ہو۔ تو اس سے یہ خود ثابت ہو گیا کہ اس کے حکم کی مشابہت عدت کی بجائے رضاعت سے زیادہ ہے تو جب رضاعت کی وجہ سے جدائی لازم ہو جاتی ہے جب بھی رضاعت پائی جائے پہلے یا بعد۔ عورت کے عدت سے نکلنے کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ پس

اس پر قیاس کرتے ہوئے اسلام لانے کا حکم بھی یہی ہوگا۔ پس اس سلسلہ میں تقاضائے نظر یہی ہے۔ کہ عورت اسلام لاتے ہی اپنے کافر خاوند سے جدا ہوجائے گی خواہ وہ دارالحرب میں ہو یا دارالاسلام میں۔ اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا قول اس کے خلاف ہے۔ حربیہ کا حکم: وہ حربیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب وہ اسلام لے آئے اور اس کا خاوند دارالحرب میں کافر ہے تو وہ اس کی بیوی رہے گی جب تک کہ اس عورت کو تین حیض نہ آجائیں یا پھر وہ عورت دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کر جائے ان دو میں سے جو صورت پیش آجائے اس سے وہ اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی۔ وہ فرماتے ہیں کہ قیاس اسی بات کا متقاضی ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اسلام لاتے ہی جدا ہو جائے۔ اگر وہ اسلام لائی جبکہ اس کا خاوند دارالاسلام میں تھا تو وہ اس کی اسی طرح بیوی ہے یہاں تک کہ قاضی اس کے خاوند پر اسلام پیش کرے اور وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کے تحت باقی رہے گی یا انکار کر دے تو ان میں تفریق کر دی جائے گی۔ یہاں نظر قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ وہ اسلام لاتے ہی اپنے اسلام کی وجہ سے خاوند سے جدا ہو جائے مگر ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تقلید کی۔

حاصل کلام: کیا یہ درست ہے کہ دارالاسلام میں کوئی نصرانیہ اسلام لے آئے اور اس کا خاوند نصرانی ذمی ہو وہ عورت اسی وقت اس سے جدا ہو جائے اور اس عورت کے عدت میں سے نکلنے تک اس خاوند کے اسلام لانے کا تو انتظار نہ کیا جائے اور حربیہ عورت جو کہ کتابیہ بھی نہیں وہ دارالحرب میں اسلام لے آئے پھر دارالاسلام میں داخل ہو جائے تو اس کے سلسلہ میں اس کے خاوند کے مسلمان ہونے کا انتظار کیا جائے کہ وہ اس کی عدت کے اندر اندر مسلمان ہو جائے۔

یہ بات بالکل ناممکن ہے کیونکہ جب دارالاسلام میں اسلام قبول کر لینا اس کے خاوند نصرانی ذمی سے اس کو الگ کر دیتا ہے تو دارالحرب میں اس کا اسلام لانا مشرک خاوند سے اس کو کیونکر الگ نہ کرے گا۔

پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی یہی رائے رکھتے تھے کہ عورت کے اسلام لانے سے اس کا نکاح کافر خاوند سے ٹوٹ جانے کے قائل تھے عدت تک خاوند کے اسلام کے انتظار کرنے کے قائل نہ تھے۔ اب جبکہ ان کے اپنے ارشاد سے یہ بات ثابت ہو گئی تو اب یہ ناممکن ہو گیا کہ وہ اس کو ترک کریں جو ان کے ہاں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر واپس کرنے کے سلسلے میں ثابت شدہ ہے کہ پہلے نکاح پر واپس کر دیا اور مخالف قول کو اختیار کریں بس یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ ان کے ہاں پہلے قول کا منسوخ ہونا ثابت ہو۔

آثار کو پیش نظر رکھتے ہوئے تو اس باب کا یہی مفہوم ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اب نظری اعتبار سے دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عورت اسلام قبول کرے اور اس کا خاوند کافر ہی رہے تو وہ عورت ایسے حال میں ہو جاتی ہے کہ اس آدمی کا نکاح اس عورت کی طرف لوٹایا نہیں جا سکتا کیونکہ وہ مسلمان ہے اور وہ کافر ہے۔

تو ہم نے چاہا کہ اس حالت کا حکم معلوم کریں جو اس نکاح پر طاری ہوتی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے نکاح کا سامنا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن سے نکاح کو حرام کیا ہے وہ آدمی جس نے چھوٹی بچی سے نکاح کیا کہ آدمی اور اس منکوحہ کے مابین رضاعت کا رشتہ نہ تھا۔ نکاح کے بعد اس خاوند کی ماں نے اس لڑکی کو دودھ پلا دیا تو وہ عورت اس پر حرام ہو جائے گی اور اس وجہ سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ ایسے مواقع میں وہ رضاعت جو اب طاری ہوئی ہے یہ پہلے پیش آنے والی رضاعت کی طرح ہے اس میں طویل بحث ہے اس میں بعض صورتیں اگرچہ مختلف فیہ ہیں جبکہ نکاح سے پہلے ہوں یا نکاح کے بعد پیش آئیں ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سابقہ خاوند کی عدت میں ہوتے ہوئے نکاح کو حرام کیا ہے اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ نکاح فاسد میں جماع کی وجہ سے جو عدت لازم آتی ہے وہ بھی نکاح سے مانع ہے جس طرح کہ صحیح نکاح کی عدت مانع ہے۔

اور اگر عورت سے بالشبہ وطی ہوئی حالانکہ اس کا خاوند موجود تھا تو وطی بالشبہ کی وجہ سے اس عورت پر عدت لازم ہے۔ مگر اس عدت کے باوجود وہ اپنے خاوند سے بائنہ نہ ہوگی اور یہ عدت اس عدت کی طرح نہ ہوگی جو نکاح سے پہلے عورت کسی اور خاوند کی عدت گزارتی ہے تو اس صورت میں مقدم (وہ نکاح جس کی موجودگی میں عدت گزارے تو وہ نکاح قائم رہے گا) اور موخر (عورت میں کیا جانے والا نکاح جائز نہیں یہ موخر ہے) میں فرق کیا جائے گا۔

پس ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس عورت کے بارے میں معلوم کریں جو کہ مسلمان ہوگئی اور اس کا خاوند کافر ہے کیونکہ وہ اس وجہ سے اس سے جدا ہو جائے گی اس میں مقدم و موخر کا حکم ایک جیسا ہوگا جیسا کہ رضاعت کے سلسلہ میں ذکر کیا گیا یا اسلام کی وجہ سے اس سے جدا نہ ہوگی اور اس کے ابھی اسلام قبول کرنے کو نکاح سے پہلے والے اسلام کی طرح قرار نہیں دیا جائے گا جیسا کہ عدت کا مسئلہ ہم نے ذکر کیا کہ اس میں مقدم و موخر کا فرق کیا گیا ہے۔

پس غور کے بعد معلوم ہوا کہ نکاح پر طاری ہونے والی عدت میں واجب ہونے کی حالت اور اس کے بعد تفریق لازم نہیں ہے۔

اور دوسری طرف جس رضاعت کا تذکرہ کیا گیا ہے اس سے تفریق لازم ہو جاتی ہے اور اس کے طاری ہونے کے بعد کسی اور بات کی قطعاً انتظار نہیں کی جاتی۔

نکاح کے بعد اسلام کا حکم:

نکاح کے بعد اسلام کا حکم: وہ اسلام جو نکاح کے بعد آتا ہے اس کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ اس سے جدائی واجب ہو جاتی ہے تو ایک جماعت کے ہاں عورت کے اسلام لاتے ہی جدائی واجب ہو جاتی ہے اور یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ جب تک خاوند پر اسلام کو پیش نہ کیا جائے اور وہ انکار نہ کر دے تو اس وقت تک ان میں فرقت نہ ہوگی۔ اگر وہ انکار کر دے تو ان میں تفریق کر دی جائے گی اور اگر وہ اقرار کرے تو وہ بدستور اس کی بیوی ہے یہ حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

ایک تیسری جماعت کا قول یہ ہے کہ وہ اس کی بیوی ہے جب تک کہ وہ اس کو دارالحرب سے نہ نکالے اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔اسناد کے ساتھ یہ روایات باب کے آخر میں ہم ذکر کریں گے۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورت کا نکاح کے بعد اسلام لانا خاوند اور بیوی کے درمیان تفریق کو لازم کر دیتا ہے خواہ اس کی حالت کوئی بھی ہو۔تو اس سے یہ خود ثابت ہوگیا کہ اس کے حکم کی مشابہت عدت کی بجائے رضاعت سے زیادہ ہے تو جب رضاعت کی وجہ سے جدائی لازم ہو جاتی ہے جب بھی رضاعت پائی جائے پہلے یا بعد۔عورت کے عدت سے نکلنے کا انتظار نہیں کیا جاتا۔پس اس پر قیاس کرتے ہوئے اسلام لانے کا حکم بھی یہی ہوگا۔

پس اس سلسلہ میں تقاضائے نظر یہی ہے۔کہ عورت اسلام لاتے ہی اپنے کافر خاوند سے جدا ہوجائے گی خواہ وہ دارالحرب میں ہو یا دارالاسلام میں۔

ائمہ احناف کا مسلک: اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ کا قول اس کے خلاف ہے۔

حربیہ کا حکم: وہ حربیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب وہ اسلام لے آئے اور اس کا خاوند دارالحرب میں کافر ہے تو وہ اس کی بیوی رہے گی جب تک کہ اس عورت کو تین حیض نہ آجائیں یا پھر وہ عورت دارالاسلام کی طرف ہجرت نہ کر جائے ان دو میں سے جو صورت پیش آجائے اس سے وہ اپنے خاوند سے جدا ہو جائے گی۔وہ فرماتے ہیں کہ قیاس اسی بات کا متقاضی ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اسلام لاتے ہی جدا ہو جائے۔

دارالاسلام میں مقیمہ کا حکم: اگر وہ اسلام لائی جبکہ اس کا خاوند دارالاسلام میں تھا تو وہ اس کی اسی طرح بیوی ہے یہاں تک کہ قاضی اس کے خاوند پر اسلام پیش کرے اور وہ اسلام لے آئے تو وہ اس کے تحت باقی رہے گی یا انکار کر دے تو ان میں تفریق کر دی جائے گی۔یہاں نظر قیاس کا تقاضا تو یہی ہے کہ وہ اسلام لاتے ہی اپنے اسلام کی وجہ سے خاوند سے جدا ہو جائے مگر ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کی تقلید کی۔

قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۵۱۴۹: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ السِّفَاحِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كُرْدُوْسَ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِنَّا مِنْ بَنِيْ تَغْلِبَ نَصْرَانِيٌّ ، تَحْتَهُ امْرَأَةٌ نَصْرَانِيَّةٌ فَأَسْلَمَتْ ، فَرُفِعَتْ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ وَإِلَّا فَرَّقْتُ بَيْنَكُمَا . فَقَالَ لَهُ لَمْ أَدَعْ هَذَا إِلَّا اسْتِحْيَاءً مِنَ الْعَرَبِ أَنْ يَقُوْلُوْا : إِنَّهُ أَسْلَمَ عَلَى بُضْعِ امْرَأَةٍ قَالَ : فَفَرَّقَ عُمَرُ بَيْنَهُمَا .

۵۱۴۹: داؤد بن کردوس نے بیان کیا کہ ہم میں بنی تغلب کا ایک نصرانی آدمی تھا۔اس کی بیوی بھی نصرانی تھی وہ اسلام لے آئی اس نے اپنا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کیا تو

اسلام لاتا ہے ورنہ میں تمہارے مابین تفریق کردوں گا۔اس نے جواب دیا میں اس بات کو صرف عربوں کے اس قول سے بچنے کی خاطر چھوڑتا ہوں (اسلام نہیں لاتا) کہ وہ کہیں کہ بیوی کی خاطر اسلام لایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے مابین تفریق کردی۔

۵۱۵۰ :حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنِ السِّفَاحِ ، عَنْ كُرْدُوْسَ بْنِ دَاوُدَ التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ عُمَرَ ، نَحْوَهُ .فَقَلَّدُوْا مَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الَّذِيْ أَسْلَمَتِ امْرَأَتُهُ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ ، وَجَعَلُوْا لِلَّذِيْ أَسْلَمَتِ امْرَأَتُهُ فِيْ دَارِ الْحَرْبِ أَجَلًا ، إِنْ أَسْلَمَ فِيْهِ، وَإِلَّا وَقَعَتِ الْفُرْقَةُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهٖ، بَدَلًا مِنَ الْعَرْضِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْرِضُوْنَهُ عَلَيْهِ، لَوْ كَانَ فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ ، وَهُوَ الْعِدَّةُ ، إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ الْمَرْأَةُ قَبْلَ ذٰلِكَ إِلٰى دَارِ الْإِسْلَامِ ، فَيَنْقَطِعُ الْأَجَلُ بِذٰلِكَ ، وَتَجِبُ بِهِ الْبَيْنُوْنَةُ .وَنَحْنُ فِيْ هٰذَا عَلٰى مَا رَوَيْنَا ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِنْ وُجُوْبِ الْبَيْنُوْنَةِ بِالْإِسْلَامِ ، سَاعَةَ يَكُوْنُ مِنَ الْمَرْأَةِ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ،

۵۱۵۰: کردوس بن داؤد تغلبی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ائمہ احناف رحمہم اللہ نے دارالاسلام میں اسلام لانے والی عورت کے کافر خاوند کے سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول کی تقلید کی ہے جو مذکورہ روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا اور دارالحرب میں مسلمان ہونے والی عورت کے لئے خاوند کو اسلام لانے کے لئے ایک موقعہ دیا ہے۔اگر وہ اسلام قبول کرے تو مناسب ہے ورنہ اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی۔ یہ اس اسلام کا بدل ہے جو دارالاسلام میں ہونے کی صورت میں اس پر پیش کیا جاتا اور وہ عدت کا وقت گزرنا یا دارالاسلام کی طرف اس کا نکال دیا جانا ہے جس سے وہ مہلت ختم ہو کر جدائی لازم ہو جائے گی۔ہم اس سلسلہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کو اختیار کرتے ہیں کہ اسلام لاتے ہی عورت جدا ہو جائے گی۔

روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ:

۵۱۵۱ :فَمَا حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ هُوَ أَحَقُّ بِنِكَاحِهَا ، مَا كَانَتْ فِيْ دَارِ هِجْرَتِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَتَادَةَ ، فِيْ رَدِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ، عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ، أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ ، وَاخْتَلَفَا فِيْمَا نَسَخَهُ .

۵۱۵۱: قتادہ نے حضرت سعید بن المسیب سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک وہ عورت دارالحرب

میں ہے اس وقت تک خاوند کو اس سے نکاح کا زیادہ حق ہے۔

زہری وقتادہ رحمہما اللہ کا قول: زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ پر واپس کردیا یہ حکم اب منسوخ ہو چکا ہے۔البتہ ناسخ کے متعلق دونوں کا قول مختلف ہے۔

۵۱۵۲: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُؤَدِّبُ قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ أَبَا الْعَاصِ بْنَ رَبِيْعَةَ أُخِذَ أَسِيْرًا يَوْمَ بَدْرٍ ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ ابْنَتَهُ. قَالَ الزُّهْرِيُّ :وَكَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ الْفَرَائِضَ ، يَعْنِي ابْنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّهَا عَلٰى زَوْجِهَا .

۵۱۵۲: سفیان بن حسین نے زہری سے روایت کی ہے کہ ابوالعاص بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بدر کے دن قیدی بنا لئے گئے پس ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر اپنی بیٹی (زینب رضی اللہ عنہا) کو واپس کردیا۔ زہری کہتے ہیں کہ یہ نزول فرائض سے پہلے کی بات ہے (یعنی زینب رضی اللہ عنہا کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے سابقہ نکاح سے واپس کردینا)۔

۵۱۵۳: وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَامِ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلٰى أَبِي الْعَاصِ ابْنَتَهُ. قَالَ قَتَادَةُ :كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ سُوْرَةُ بَرَاءَةٍ .

۵۱۵۳: سعید نے قتادہ رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی طرف اپنی بیٹی کو واپس کردیا (یعنی سابقہ نکاح کو بحال رکھا) قتادہ رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ سورۃ براۃ کے نزول سے پہلے کا واقعہ ہے۔غزوہ بدر کے بعد کا واقعہ ہے کہ وہ تجارتی قافلے میں واپسی پر قیدی بنا لئے گئے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو ترجیح دی ہے اور اس سے دفاع کے لئے زور صرف کیا ہے۔روایات کا ظاہر دوسرے قول کا زیادہ مؤید نظر آتا ہے۔واللہ اعلم (مترجم)

بَابُ الْفِدَاءِ

فدیہ کا حکم

خلاصۃ الزام:

نمبر ①: جو مسلمان قیدی مشرکین کے ہاتھ ہوں ان کو فدیہ دے کر آزاد کرانے میں کوئی حرج نہیں اس قول کو امام اوزاعی، ثوری

مالک ابو یوسف احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ذمی بن جانے کے بعد ان کو فدیہ لے کر چھوڑنا مکروہ ہے اس قول کو امام مجاہد ابوحنیفہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: جب مسلمان قیدی مشرکین کے قبضہ میں ہوں تو کافر قیدیوں کو ان کے فدیہ میں دے کر چھوڑا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات اس کی مؤید ہیں۔

۵۱۵۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ ، عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : نَفَلَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ امْرَاَةً مِنْ فَزَارَةَ ، اَتَيْتُ بِهَا مِنَ الْغَارَةِ ، فَقَدِمْتُ بِهَا الْمَدِيْنَةَ ، فَاسْتَوْهَبَهَا مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَفَادٰى بِهَا اُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۱۵۴: ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے والد سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بنو فزارہ کی ایک عورت مجھے بطور غنیمت عنایت فرمائی جس کو میں لڑائی کی لوٹ مار سے لایا تھا' میں اسے مدینہ منورہ لایا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مجھے ہبہ کر دو میں نے وہ آپ کو ہبہ کر دی تو اس کو کئی مسلمان قیدیوں کے فدیہ میں دے کر ان کو چھڑا لیا۔

تخریج : مسند احمد ٤٧/٤۔

۵۱۵۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَيْرُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَزَادَ كَانُوْا اُسَارٰى بِمَكَّةَ .

۵۱۵۵: عمیر بن یونس نے عکرمہ سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور یہ اضافہ بھی ہے کہ وہ قیدی مکہ میں مقید تھے۔

۵۱۵٦ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ عَمِّهٖ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادٰى بِرَجُلٍ مِنَ الْعَدُوِّ ، رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۱۵٦: ابوقلابہ نے اپنے چچا سے انہوں نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں کے ایک آدمی کے فدیہ میں دو مسلمانوں کو چھڑایا۔

تخریج : دارمی فی السیر باب ۲۷۔

۵۱۵۷ : حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا

أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ بَنِيْ عَقِيْلٍ .

۵۱۵۷: ابوالمہلب نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عقیل کے ایک مشرک کو فدیہ میں دے کر دو مسلمانوں کو چھڑایا۔

تخریج : مسند احمد ٤' ٤٣٢/٤٢٦۔

۵۱۵۸ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَدَّاكِ ، جَبْرُ بْنُ نَوْفٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : أَصَبْنَا صَبْيًا فَأَرَدْنَا نُفَادِيْ بِهِنَّ ، فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا ، فَيَعْزِلُ عَنْهَا مَخَافَةَ أَنْ تَعْلَقَ مِنْهُ؟ فَقَالَ افْعَلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ ، فَمَا يَقْضِي مِنْ أَمْرٍ يَكُنْ ، وَإِنْ كَرِهْتُمْ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُفْدَى مَا فِيْ أَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ أَسْرَى الْمُسْلِمِيْنَ بِمَنْ قَدْ مَلَكَهُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ . وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ ، أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى . وَكَرِهَ آخَرُوْنَ أَنْ يُفَادَى بِمَنْ قَدْ وَقَعَ مِلْكُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ قَدْ صَارَتْ لَهُ ذِمَّةٌ بِمِلْكِ الْمُسْلِمِيْنَ إِيَّاهُ فَمَكْرُوْهٌ أَنْ يُرَدَّ حَرْبِيًّا ، بَعْدَ أَنْ كَانَ ذِمَّةً . وَقَالُوْا : إِنَّمَا كَانَ الْفِدَاءُ الْمَذْكُوْرُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، فِيْ وَقْتٍ كَانَ لَا بَأْسَ أَنْ يُفَادَى فِيْهِ بِمَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ فَيَرُدُّوْا إِلَى الْمُشْرِكِيْنَ ، عَلٰى أَنْ يَرُدُّوْا إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ أَسَرُوْا مِنْهُمْ ، كَمَا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ عَلٰى أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ مَنْ جَاءَ إِلَيْهِ مِنْهُمْ ، وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا . فَمِمَّا بَيَّنَ أَنَّ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ خُزَيْمَةَ

۵۱۵۸: جبر بن نوف نے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے کچھ کافر قید کئے پس ہم نے چاہا کہ ان کو ہم فدیہ میں دیں تو ہم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ اگر کسی آدمی کے ہاں لونڈی ہو تو وہ حاملہ ہونے کے خطرہ سے اس سے عزل کر سکتا ہے آپ نے فرمایا جو چاہو تم کرو۔ جس کام کا فیصلہ اللہ تعالیٰ نے فرمالیا ہے وہ ہو کر رہے گا خواہ تمہیں ناپسند ہو۔ امام طحاوی فرماتے ہیں کہ ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مسلمانوں کو اہل حرب سے جو مرد یا عورتیں ہاتھ آئیں ان کو ان مسلمان قیدیوں کے فدیہ میں دے دینے میں کوئی حرج نہیں جو کہ مشرکین کی قید میں ہوں۔ ان کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار کیا

ہے۔دوسروں نے کہا کہ قیدیوں کو مسلمانوں کے فدیہ میں دینا مکروہ ہے کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کی ملکیت میں آنے پر ذمی بن چکے ہیں تو ذمی بننے کے بعد ان کو حربی بنانا نادرست اور مکروہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ان روایات میں جس فدیہ کا ذکر ہے یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ اہل حرب میں سے جو لوگ مسلمان ہو جاتے تھے وہ بطور فدیہ مشرکین کی طرف لوٹا دیئے جاتے تھے تا کہ وہ مسلمان قیدیوں کو مسلمانوں کی طرف واپس کر دیں جیسا کہ آپ ﷺ نے اہل مکہ سے اس شرط پر صلح فرمائی کہ ان میں سے جو آپ کے پاس مسلمان ہو کر آ جائے گا اس کو ان کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا اگر چہ وہ مسلمان ہو۔جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

طحاوی رحمہ اللہ کا قول: ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مسلمانوں کو اہل حرب سے جو مرد یا عورتیں ہاتھ آئیں ان کو ان مسلمان قیدیوں کے فدیہ میں دے دینے میں کوئی حرج نہیں جو کہ مشرکین کی قید میں ہوں۔ان کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ قیدیوں کو مسلمانوں کے فدیہ میں دینا مکروہ ہے کیونکہ یہ لوگ مسلمانوں کی ملکیت میں آنے پر ذمی بن چکے ہیں تو ذمی بننے کے بعد ان کو حربی بنانا نادرست اور مکروہ ہے۔

فریق اوّل کے استدلال کا جواب: ان روایات میں جس فدیہ کا ذکر ہے یہ اس زمانے کی بات ہے جبکہ اہل حرب میں سے جو لوگ مسلمان ہو جاتے تھے ان کو بطور فدیہ مشرکین کی طرف لوٹا دیئے جاتے تھے (صلح حدیبیہ کے موقعہ پر) تا کہ وہ مسلمان قیدیوں کو مسلمانوں کی طرف واپس کر دیں جیسا کہ آپ ﷺ نے اہل مکہ سے اس شرط پر صلح فرمائی کہ ان میں سے جو آپ کے پاس مسلمان ہو کر آ جائے گا اس کو ان کی طرف واپس لوٹا دیا جائے گا اگر چہ وہ مسلمان ہو۔جیسا کہ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت:

۵۱۵۹ :حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : أَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُوْثَقٌ .فَأَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَامَ أُحْتُبِسَ ؟ قَالَ :بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ، ثُمَّ مَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ فَأَقْبَلَ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْأَسِيْرُ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْت كُلَّ الْفَلَاحِ .ثُمَّ مَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ أَيْضًا فَأَقْبَلَ فَقَالَ اِنِّيْ جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنْفُذُكَ حَاجَتَكَ ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَاهُ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ كَانَتْ ثَقِيفُ أَسَرَتْهُمَا.

۵۱۵۹: ابومہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ بنوثقیف نے دوصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیدی بنالیا۔ صحابہ کرام نے بنوعامر بن صعصعہ کے ایک آدمی کو گرفتار کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے گزرے تو وہ بندھا ہوا تھا۔ آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو وہ کہنے لگا مجھے کیوں قید کیا گیا ہے آپ نے فرمایا تمہارے حلیفوں کے جرم میں۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے آواز دی آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو قیدی کہنے لگا میں تو مسلمان ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو اس وقت یہ بات کہتا جب تو اپنے معاملے کا مالک تھا تو مکمل طور پر فلاح وکامیابی پالیتا۔

پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو اس نے دوبارہ آواز دی آپ کے متوجہ ہونے پر کہنے لگا میں بھوکا ہوں آپ نے فرمایا میں تمہاری حاجت کو پورا کروں گا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان دو آدمیوں کے عوض چھوڑ دیا جن کو بنوثقیف نے گرفتار کیا تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی الایمان باب ۲۱' مسند احمد ٤' ٤٣٠/٤٣٤۔

۵۱۶۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عَقِيْلٍ أُسِرَ ، فَأُخِذَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْهُ، فَأُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، عَلَامَ تَأْخُذُوْنِي، وَتَأْخُذُوْنَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ ، وَقَدْ أَسْلَمْتُ ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخُذُكَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ وَكَانَتْ ثَقِيفُ قَدْ أَسَرَتْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ ، عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ .فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي، وَظَمْآنُ فَاسْقِنِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هٰذِهِ حَاجَتُكَ .ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ فُدِيَ بِرَجُلٍ ، وَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَضْبَاءَ لِرَحْلِهِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مُفَسَّرٌ ، قَدْ أَخْبَرَ فِيْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَى بِذٰلِكَ الْمَأْسُوْرَ ، بَعْدَ أَنْ أَقَرَّ بِالْإِسْلَامِ ، وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ ، وَأَنَّهُ لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْدِيَ مَنْ أُسِرَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، بِمَنْ فِيْ يَدَيْهِ مِنْ أَسْرَى أَهْلِ الْحَرْبِ الَّذِيْنَ قَدْ أَسْلَمُوْا ، وَأَنَّ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى لَا تَرْجِعُوْهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ قَدْ نَسَخَ أَنْ يُرَدَّ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ إِلَى الْكُفَّارِ .فَلَمَّا ثَبَتَ بِذٰلِكَ ، وَثَبَتَ أَنْ لَا يُرَدَّ إِلَى الْكُفَّارِ مَنْ جَاءَ نَا مِنْهُمْ بِذِمَّةٍ ، وَثَبَتَ أَنَّ الذِّمَّةَ

نُحَرِّمُ مَا حَرَّمَهُ الْإِسْلَامُ ، مِنْ دِمَاءِ أَهْلِهَا وَأَمْوَالِهِمْ ، وَأَنَّهُ يَجِبُ عَلَيْنَا مَنْعُ أَهْلِهَا مِنْ نَقْضِهَا وَالرُّجُوْعِ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ ، كَمَا يُمْنَعُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ نَقْضِ إِسْلَامِهِمْ وَالْخُرُوْجِ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ عَلَى ذٰلِكَ ، وَكَانَ مَنْ أَصَبْنَاهُ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، فَمَلَكْنَاهُ، صَارَ بِمِلْكِنَا إِيَّاهُ ذِمَّةً لَنَا ، وَلَوْ أَعْتَقْنَاهُ لَمْ يَعُدْ حَرْبِيًّا بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَكَانَ لَنَا أَخْذُهُ بِأَدَاءِ الْجِزْيَةِ إِلَيْنَا ، كَمَا نَأْخُذُ بِسَائِرِ ذِمَّتِنَا ، وَعَلَيْنَا حِفْظُهُ، مِمَّا يَحْفَظُهُمْ مِنْهُ، وَكَانَ حَرَامًا عَلَيْنَا أَنْ نُفَادِيَ بِعَبِيْدِنَا الْكُفَّارَ الَّذِيْنَ قَدْ وُلِدُوْا فِيْ دَارِنَا ، لِمَا قَدْ صَارَ لَهُمْ مِنَ الذِّمَّةِ .فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هٰذَا الْحَرْبِيُّ إِذَا أَسَرْنَاهُ فَصَارَ ذِمَّةً لَنَا ، وَقَعَ مِلْكُنَا عَلَيْهِ، أَنْ يُحْرَمَ عَلَيْنَا الْمُفَادَاةُ بِهٖ ، وَرَدُّهُ إِلَى أَيْدِي الْمُشْرِكِيْنَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۵۱۶۰: ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عضباء اونٹنی بنوعقیل کے ایک شخص کی تھی جس کو قید کیا گیا تھا اس سے وہ اونٹنی لے لی گئی اس شخص کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے مجھے کس بات پر پکڑا ہے اور اس اونٹنی کو بھی پکڑا ہے جو تمام حاجیوں سے سبقت کرنے والی ہے حالانکہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں تمہارے حلفاء کے جرم میں پکڑا ہے اور بنوثقیف نے دو صحابہ کرامؓ کو قیدی بنالیا تھا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دراز گوش پر سوار تھے اور آپ نے ایک دھاری دار چادر زیب تن کر رکھی تھی۔ اس نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلائیں۔ میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلائیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہاری ضرورت ہے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض ایک صحابی کو چھڑایا اور اونٹنی کو اپنی سواری کے لئے رکھ لیا۔ اس روایت میں پہلی کی نسبت زیادہ وضاحت ہے اس میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اظہار اسلام کے باوجود مقید صحابی کے عوض میں دے کر اسے چھڑایا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ بات منسوخ ہے اور امام کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ اہل حرب میں سے حاصل ہونے والے قیدیوں کو جو کہ اسلام لے آئیں مسلمان قیدیوں کے عوض دیں اور اس آیت: **فلا ترجعوهن الى الكفار** "الایہ نے کسی مسلمان کے کفار کی طرف لوٹانے والے حکم کو منسوخ کر دیا جبکہ اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص ذمی بن کر ہمارے پاس آئے تو اسے کفار کی طرف نہ لوٹایا جائے اور ثابت ہوا کہ جس طرح اسلام کی وجہ سے خونوں اور مالوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح کسی سے عہد و پیمان کر لینے سے یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اور ہم پر لازم ہو جاتا ہے کہ ہم اہل ذمہ کو اس ذمہ داری کے توڑنے اور دارالحرب کی طرف لوٹنے سے منع کریں گے جس طرح کہ مسلمانوں کو اسلام کے ترک کرنے اور دارالحرب کی طرف جانے سے روکا جاتا ہے۔ جن اہل حرب کو ہم حاصل

کریں گے ان کے ہم مالک بن جائیں گے اس سے ملکیت سے ان کا ذمہ ہونا ثابت ہوگا اور اگر ہم ان کو آزاد کر دیں وہ اس کے بعد حربی شمار نہ ہوں گے اور اداء جزیہ کے ساتھ ان کو دارالاسلام میں لینا درست ہوگا جیسا کہ دیگر ذمیوں کا معاملہ ہے اور ہمارے ذمہ ان کی تمام چیزوں سے ان کی حفاظت ضروری جن سے مسلمانوں کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ بات ہمارے لئے حرام ہے کہ وہ غلام جو ہمارے ملک میں پیدا ہوتے اور ذمی بن گئے ان کو فدیہ میں دے کر دارالحرب سے مسلمانوں کا چھڑانا جائز نہیں۔ اس لئے کہ وہ ذمی بن چکے ہیں۔ اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حربی جس کو ہم نے قید کرلیا وہ ہماری ذمہ داری میں آ گیا اور ہم اس کے مالک بن گئے اس کو بھی فدیہ میں دے کر دوسرے مسلمان کو چھڑانا جائز نہیں اور اس کا مشرکین کی طرف (مسلمان ہونے کی صورت میں) واپس کرنا درست نہیں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی النذر ۸' ابو داؤد فی الایمان باب ۲۱' دارمی فی السیر باب ۶۱' مسند احمد ۴' ۴۳۰/۴۳۳۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اس روایت میں پہلی کی بنسبت زیادہ وضاحت ہے اس میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو اظہار اسلام کے باوجود مقید صحابی کے عوض میں دے کر اسے چھڑایا اور اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ بات منسوخ ہے اور امام کو اس بات کا اختیار نہیں ہے کہ وہ اہل حرب میں سے حاصل ہونے والے قیدیوں کو جو کہ اسلام لے آئیں ان کو مسلمان قیدیوں کے عوض دیں اور اس آیت نے **فلا ترجعوهن الى الكفار**"الایہ نے کسی مسلمان کے کفار کی طرف لوٹانے والے حکم کو منسوخ کر دیا۔

حاصل کلام: جبکہ اس حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہو چکا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص ذمی بن کر ہمارے پاس آئے تو اسے کفار کی طرف نہ لوٹایا جائے اور ثابت ہوا کہ جس طرح اسلام کی وجہ سے خونوں اور مالوں کو تحفظ حاصل ہو جاتا ہے اسی طرح کسی سے عہد و پیمان کر لینے سے یہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں اور ہم پر لازم ہو جاتا ہے کہ ہم اہل ذمہ کو اس ذمہ داری کے توڑنے اور دارالحرب کی طرف لوٹنے سے منع کریں گے جس طرح کہ مسلمانوں کو اسلام کے ترک کرنے اور دارالحرب کی طرف جانے سے روکا جاتا ہے۔

نمبر ②: جن اہل حرب کو ہم حاصل کریں گے ان کے ہم مالک بن جائیں گے اس ملکیت سے ان کا ذمی ہونا ثابت ہوگا اور اگر ہم ان کو آزاد کر دیں تو وہ اس کے بعد حربی شمار نہ ہوں گے اور اداء جزیہ کے ساتھ ان کو دارالاسلام میں لینا درست ہوگا جیسا کہ دیگر ذمیوں کا معاملہ ہے اور ہمارے ذمہ ان کی تمام چیزوں سے ان کی حفاظت ضروری جن سے مسلمانوں کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ بات ہمارے لئے حرام ہے کہ وہ غلام جو ہمارے ملک میں پیدا ہوئے اور ذمی بن گئے ان کو فدیہ میں دے کر دارالحرب سے مسلمانوں کا چھڑانا جائز نہیں۔ اس لئے کہ وہ ذمی بن چکے ہیں۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ حربی جس کو ہم نے قید کرلیا وہ ہماری ذمہ داری میں آ گیا اور ہم اس کے مالک بن گئے اس کو بھی فدیہ میں دے کر دوسرے مسلمان کو چھڑانا جائز نہیں اور اس کا مشرکین کی طرف (مسلمان ہونے کی صورت میں) واپس کرنا درست نہیں یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

تو ضیح: امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان فریق ثانی کے مؤقف کی طرف معلوم ہوتا ہے عقلی دلائل سے اس مؤقف کی تائید کی مگر نقلی دلیل اس کے حق میں ایک بھی نہیں لائی گئی جبکہ تمام نقلی دلائل فریق اوّل کے حق میں نظر آتے ہیں۔ واللہ اعلم (مترجم)

بَابُ مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ؛ هَلْ يَمْلِكُوْنَهُ أَمْ لَا ؟

مشرک اگر مسلمانوں کے مال پر قبضہ کرلیں تو وہ ان کی ملکیت بن جاتا ہے یا نہیں؟

نمبر ①: اہل حرب مسلمانوں کے مال پر قبضہ کے بعد اس کے مالک نہیں بن جاتے خواہ تقسیم کیا ہو یا نہ وہ مال مسلمانوں کے قبضہ کے بعد ان کو لوٹایا جائے گا اس قول کو ظاہر یہ اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ قبضہ سے وہ مال ان کی ملک بن گیا اگر مسلمان اس پر قبضہ کرلیں اور تقسیم سے پہلے مالک مال کو پالے تو وہ بلا معاوضہ اس کو دے دیا جائے گا اور تقسیم کے بعد وہ قیمت کے بغیر لینے کا مجاز نہیں اس قول کو ائمہ احناف اور ائمہ ثلاثہ مجاہد شریح ابن سیرین رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: اہل حرب مسلمانوں کا جو مال لے جائیں جب مسلمان اس کو پالیں تو وہ انہی مسلمانوں کو واپس کیا جائے خواہ تقسیم بھی کر دیا جائے کیونکہ وہ اس کے مالک نہیں بنے تھے۔

۵۱۲۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ : كَانَتِ الْعَضْبَاءُ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ ، فَأَغَارَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى سَرْحِ الْمَدِيْنَةِ ، فَذَهَبُوْا بِهِ ، وَفِيْهِ الْعَضْبَاءُ وَأَسَرُوْا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَكَانُوْا إِذَا نَزَلُوْا يُرْسِلُوْنَ إِبِلَهُمْ فِيْ أَفْنِيَتِهِمْ . فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، قَامَتِ الْمَرْأَةُ وَقَدْ نَوَّمُوْا ، فَجَعَلَتْ لَا تَضَعُ يَدَهَا عَلَى بَعِيْرٍ إِلَّا رَغَا ، حَتّٰى إِذَا أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ فَرَكِبَتْهَا ، وَتَوَجَّهَتْ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ ، وَنَذَرَتْ ، لَئِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا ، لَتَنْحَرَنَّهَا . فَلَمَّا قَدِمَتْ ، عَرَفَتِ النَّاقَةَ فَأَتَوْا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ الْمَرْأَةُ بِنَذْرِهَا فَقَالَ بِئْسَ مَا جَزَيْتِهَا أَوْ وَفَّيْتِهَا ، لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ

فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ، وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ غَنِیْمَةَ أَهْلِ الْحَرْبِ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ، مَرْدُوْدٌ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ قَبْلَ الْقِسْمَةِ وَبَعْدَهَا ، لِأَنَّ أَهْلَ الْحَرْبِ فِیْ قَوْلِهِمْ ، لَا یَمْلِكُوْنَ أَمْوَالَ الْمُسْلِمِیْنَ بِأَخْذِهِمْ إِیَّاهَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ .وَقَالُوْا : قَوْلُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَرْأَةِ الَّتِیْ أَخَذَتِ الْعَضْبَاءَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ مَلَكَتْهَا بِأَخْذِهَا إِیَّاهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، وَأَنَّ أَهْلَ الْحَرْبِ لَمْ یَكُوْنُوْا مَلَكُوْهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا أَخَذَهُ أَهْلُ الْحَرْبِ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ ، فَأَحْرَزُوْهُ فِیْ دَارِهِمْ ، فَقَدْ مَلَكُوْهُ وَزَالَ عَنْهُ مِلْكُ الْمُسْلِمِیْنَ .فَإِذَا أَوْجَفَ عَلَیْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ ، فَأَخَذُوْهُ مِنْهُمْ ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ یُقْسَمَ ، أَخَذَهُ بِغَیْرِ شَیْءٍ ، وَإِنْ جَاءَ بَعْدَمَا قُسِمَ ، أَخَذَهُ بِالْقِیْمَةِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِی الْحَدِیْثِ الْأَوَّلِ ، أَنَّ قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ إِنَّمَا كَانَ قَبْلَ أَنْ تَمْلِكَ الْمَرْأَةُ النَّاقَةَ ، لِأَنَّهَا قَالَتْ ذٰلِكَ وَهِیَ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ ، وَكُلُّ النَّاسِ یَقُوْلُ :إِنَّ مَنْ أَخَذَ شَیْئًا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ ، فَلَمْ یَتَحَوَّلْ بِهٖ إِلٰی دَارِ الْإِسْلَامِ ، أَنَّهٗ غَیْرُ مُحْرِزٍ لَهٗ، وَغَیْرُ مَالِكٍ ، وَإِنْ مَلَكَهٗ لَا یَقَعُ عَلَیْهِ حَتّٰی یَخْرُجَ بِهٖ إِلٰی دَارِ الْإِسْلَامِ فَإِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ ، فَقَدْ غَنِمَهٗ وَمَلَكَهٗ .فَلِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَأْنِ الْمَرْأَةِ مَا قَالَ ، لِأَنَّهَا نَذَرَتْ قَبْلَ أَنْ تَمْلِكَهَا لَئِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ عَلَیْهَا ، لَتَنْحَرَنَّهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِیْمَا لَا یَمْلِكُهٗ لِأَنَّ نَذْرَهَا ذٰلِكَ كَانَ مِنْهَا قَبْلَ أَنْ تَمْلِكَهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، وَلَیْسَ فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّ الْمُشْرِكِیْنَ قَدْ كَانُوْا مَلَكُوْهَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِأَخْذِهِمْ إِیَّاهَا مِنْهُ أَمْ لَا وَلَا عَلٰی أَنَّ أَهْلَ الْحَرْبِ یَمْلِكُوْنَ مَا أَوْجَفُوْا عَلَیْهِ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِیْنَ أَیْضًا أَمْ لَا .وَالَّذِیْ فِیْهِ الدَّلِیْلُ عَلٰی ذٰلِكَ ،

۵۱۶۱: ابوالمہلب نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ عضباء اونٹنی تمام حجاج سے آگے نکلنے والی تھی۔ مشرکین مدینہ منورہ کی چراگاہ پر لوٹ ڈال کر چراگاہ کے جانور ہانک کر لے گئے اس میں عضباء اونٹنی بھی تھی۔ انہوں نے ایک مسلمان عورت کو بھی قیدی بنالیا۔ ان کی عادت یہ تھی کہ جب وہ کسی جگہ اترتے تو اپنے اونٹوں کو ان کے میدانوں میں چھوڑ دیتے تھے۔ ایک رات وہ عورت اس حالت میں جاگی کہ وہ لوگ سو چکے تھے۔ وہ جس اونٹ پر ہاتھ رکھتی وہ شور مچاتا یہاں تک کہ وہ عضباء اونٹنی کے پاس پہنچی تو گویا وہ ایک فرمانبردار اونٹنی کے پاس آئی وہ اس پر سوار ہو کر مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئی اور نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اس اونٹنی کو ذبح

کرے گی جب وہ مدینہ طیبہ پہنچی تو اونٹنی پہچانی گئی۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اس عورت کو جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اس نے آپ کو اپنی نذر کے متعلق اطلاع دی تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم یہ نذر پوری کرو تو تم نے برا بدلہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور غیر مملوک چیز میں نذر پوری نہیں کی جاتی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ مسلمانوں کے اموال میں سے جو کچھ اہل حرب سے بطور غنیمت حاصل ہو اس کو تقسیم سے پہلے اور بعد مسلمانوں کو واپس کر دیا جائے گا۔ ان کے بقول اہل حرب مسلمانوں کے مال ان سے لینے کی صورت میں مالک نہیں بن سکتے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا جس نے عضباء اونٹنی لی تھی کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اسے اہل حرب سے لینے کی صورت میں بھی مالک نہیں بنتا۔ اہل حرب کو اس اونٹنی پر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ملکیت حاصل نہ ہوئی تھی۔ دوسروں نے کہا مشرکین مسلمانوں کا جو مال حاصل کر کے اس کو دارالحرب میں محفوظ کر لیں گے وہ اس کے مالک بن جائیں گے اور اس مال پر مسلمانوں کی ملکیت نہ رہے گی پھر جب مسلمان دوبارہ اس پر گھوڑے دوڑائیں اور ان سے واپس حاصل کریں پھر تقسیم سے قبل اس کا سابقہ مسلمان مالک آ جائے تو وہ اسے کسی عوض کے بغیر حاصل کرے گا اور اگر تقسیم کر دیا گیا تو قیمت دے کر حاصل کرے گا۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی کہ غیر مملوک چیز میں انسان کی نذر ماننا معتبر نہیں۔ عورت کا نذر ماننا اونٹنی کی ملکیت کے حاصل ہونے سے پہلے تھا۔ کیونکہ اس نے یہ بات دارالحرب میں کہی تھی اور سب لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص دارالحرب والوں سے کچھ لے اور اسے دارالاسلام کی طرف نہ لائے تو وہ اس کا محافظ و مالک نہیں ہوگا۔ اس چیز پر اس کی ملک واقع نہ ہوگی جب تک اسے لے کر دارالاسلام کی طرف نہ نکلے جب وہ ایسا کرے گا تو وہ مال غنیمت ہوگا اور یہ شخص اس کا مالک بن جائے گا۔ اسی وجہ سے جناب نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے متعلق فرمایا جو کچھ کہ فرمایا کیونکہ اس نے مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا۔ کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر صحیح نہیں کیونکہ اس نے اس اونٹنی کی مالک بننے سے پہلے اس کی نذر مان لی تھی (جو کہ معتبر نہیں) جب اس روایت کا یہ مطلب ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ مشرکین اس اونٹنی کے لوٹنے کے بعد مالک بن گئے تھے یا نہیں اور نہ اس بات کی کوئی دلیل ہے کہ حربی لوگ مسلمانوں کے جس مال کو لوٹ کر لے جائیں وہ اس کے مالک بن جائیں گے۔

تخریج : مسلم فی النذر۸، ابو داؤد فی الایمان باب۲۱، ترمذی فی النذور باب ۱، نسائی فی الایمان باب۱۷، ۴۱/۳۱، ابن ماجہ فی الکفارات باب ۱۶، دارمی فی السیر باب ۶۱، والنذور باب۳، مسند احمد ۱۲۹/۱، ۲۰۷/۲، ۲۹۷/۳، ۲۴۷/۶۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد</u>: ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ مسلمانوں کے اموال میں سے جو کچھ اہل حرب سے بطور غنیمت حاصل ہو اس کو تقسیم سے پہلے اور بعد مسلمانوں کو واپس کر دیا جائے گا۔ ان کے بقول اہل حرب مسلمانوں کے مال ان سے لینے

کی صورت میں مالک نہیں بن سکتے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کو فرمایا جس نے عضباء اونٹنی لی تھی کہ انسان جس چیز کا مالک نہ اسے اہل حرب سے لینے کی صورت میں بھی مالک نہیں بنتا۔ اہل حرب کو اس اونٹنی پر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف ملکیت حاصل نہ ہوئی تھی۔

فریق ثانی کا مؤقف: مشرکین مسلمانوں کا جو مال حاصل کر کے اس کو دارالحرب میں محفوظ کرلیں گے وہ اس کے مالک بن جائیں گے اور اس مال پر مسلمانوں کی ملکیت نہ رہے گی پھر جب مسلمان دوبارہ اس پر گھوڑے دوڑائیں اور ان سے واپس حاصل کریں پھر تقسیم سے قبل اس کا سابقہ مسلمان مالک آجائے تو وہ اسے کسی عوض کے بغیر حاصل کرے گا اور اگر تقسیم کر دیا گیا تو قیمت دے کر حاصل کرے گا۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی کہ غیر مملوک چیز میں انسان کی نذر ماننا معتبر نہیں۔عورت کا نذر ماننا اونٹنی کی ملکیت کے حاصل ہونے سے پہلے تھا۔کیونکہ اس نے یہ بات دارالحرب میں کہی تھی اور سب لوگ یہ کہتے ہیں کہ جو شخص دارالحرب والوں سے کچھ لے اور اسے دارالاسلام کی طرف نہ لوٹے تو وہ اس کا محافظ و مالک نہیں ہو گا۔اس چیز پر اس کی ملک واقع نہ ہوگی جب تک اسے لے کر دارالاسلام کی طرف نہ نکلے جب وہ ایسا کرے گا تو وہ مال غنیمت ہوگا اور یہ شخص اس کا مالک بن جائے گا۔اسی وجہ سے جناب نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کے متعلق فرمایا جو کچھ کہ فرمایا کیونکہ اس نے مالک بننے سے پہلے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دی تو وہ اسے ذبح کرے گی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا۔کہ انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں اس کی نذر صحیح نہیں کیونکہ اس نے اس اونٹنی کی مالک بننے سے پہلے اس کی نذر مان لی تھی (جو کہ معتبر نہیں) جب اس روایت کا یہ مطلب ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ مشرکین اس اونٹنی کے لوٹنے کے بعد مالک بن گئے تھے یا نہیں اور نہ اس بات کی کوئی دلیل ہے۔حربی لوگ مسلمانوں کے جس مال کو لوٹ کر جائیں وہ اس کے مالک بن جائیں گے۔

فریق ثانی کی دلیل:

۵۱۶۲ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ الطَّائِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ لَهُ الْعَدُوُّ بَعِيرًا ، فَاشْتَرَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ ، فَجَاءَ بِهِ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ، فَخَاصَمَهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَهُ ثَمَنَهُ الَّذِي اشْتَرَاهُ بِهِ وَهُوَ لَكَ، وَإِلَّا فَهُوَ لَهُ.

۵۱۶۲: سماک بن حرب نے تمیم بن طرفہ طائی سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کا اونٹ دشمنوں نے چھین لیا (انہوں نے فروخت کر دیا) تو ایک دوسرا شخص اسے خرید لایا مالک نے اپنا اونٹ پہچان لیا۔ وہ اپنا مقدمہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو اس شخص کو اس کی اتنی قیمت دے دو جس میں اس

نے خریدا ہے تو یہ اونٹ تمہارا ہوگا ورنہ اسی کا ہوگا۔

۵۱۶۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .فَهٰذَا هُوَ الَّذِيْ فِيْهِ وَجْهُ الْحُكْمِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَيْفَ هُوَ ؟ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ

۵۱۶۳: سماک بن حرب نے تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ سے اورانہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس باب کا یہی حکم ہے جوان روایات میں مذکور ہوا۔متقدمین کی ایک جماعت نے اس کونقل کیا ہے۔

حاصل روایات :اس باب کا یہی حکم ہے جوان روایات میں مذکور ہوا۔متقدمین کی ایک جماعت نے اس کونقل کیا ہے۔

اقوال متقدمین سے تائید:

۵۱۶۴ :مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : فِيْمَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ فَعَرَفَهُ صَاحِبُهُ قَالَ إِنْ أَدْرَكَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ ، فَهُوَ لَهُ، وَإِنْ جَرَتْ فِيْهِ السِّهَامُ ، فَلَا شَيْءَ لَهُ.

۵۱۶۴: قتادہ رحمہ اللہ نے رجاء بن حیوہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے نقل کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس مال پر مشرکین کا قبضہ ہو جائے پھر (دوبارہ) مسلمان اسے حاصل کرلیں اوران میں سے مال کے مالکان اپنی اشیاء پہچان لیں۔آپ نے فرمایا اگر تقسیم سے پہلے پالیں تو وہ اس کا ہوگا اور اگر تقسیم کردیا گیا تو سابقہ مالک کو کچھ نہ ملے گا۔

۵۱۶۵ :حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَأَبَا عُبَيْدَةَ قَالَا ذٰلِكَ .

۵۱۶۵:ابن عون نے رجاء بن حیوہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اورابوعبیدہ رضی اللہ عنہ دونوں نے یہ فرمایا ہے۔

۵۱۶۶ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، مِثْلَهُ .

۵۱۶۶:سلیمان بن یسار نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۵۱۶۷ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ،

عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :إِذَا أَصَابَ الْمُشْرِكُوْنَ السَّبْيَ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ ، فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ ، فَهُوَ لَهُ، وَإِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ بَعْدَ الْقِسْمَةِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، بِالثَّمَنِ الَّذِي أَخَذَ بِهِ .

۵۱۶۷:لیث نے مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ جب مشرکین مسلمانوں کے قیدی قبضہ میں کر لیں پھر مسلمانوں نے (حملہ کر کے ان کو) پالیا تقسیم سے پہلے تو مالک پر لوٹا دی جائے گی اور وہ اسی کی ملکیت ہوگی اور اگر تقسیم کے بعد قدرت ملی تو جس قیمت پر اس کو خرید کیا گیا وہ قیمت ادا کر دینے سے اس کا زیادہ حق دار ہے۔

۵۱۶۸ :حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ ، قَالَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ ، وَظَهَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ يَكُنْ قُسِمَ .

۵۱۶۸:نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک غلام دشمن کی طرف بھاگ گیا مسلمانوں نے اس پر غلبہ کر کے پکڑ لیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میری طرف واپس کر دیا۔ اس وقت غنائم کی تقسیم عمل میں نہ آئی تھی۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۲۵' مالك فی الجهاد ۱۷' مسند احمد ۴۲۸/۱' ۱۲/۵۔

۵۱۶۹ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ وَحَبِيْبٍ وَهِشَامٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ جَارِيَةً مِنَ الْعَدُوِّ فَوَطِئَهَا ، فَوَلَدَتْ مِنْهُ، فَجَاءَ صَاحِبُهَا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ الْمُسْلِمُ أَحَقُّ أَنْ يَرُدَّ عَلَى أَخِيْهِ بِالثَّمَنِ قَالَ :فَإِنَّهَا قَدْ وَلَدَتْ مِنْهُ، فَقَالَ :أَعْتِقْهَا ، قَضَاءُ الْأَمِيْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۵۱۶۹:ایوب' حبیب' ہشام تینوں نے محمد رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دشمن سے ایک لونڈی خریدی پھر اس سے وطی کی جس سے لڑکا پیدا ہو گیا تو لونڈی کا مالک آ گیا۔ دونوں اپنا مقدمہ حضرت شریح رحمہ اللہ کی خدمت میں لے گئے تو انہوں نے فیصلہ فرمایا کہ مسلمان کو چاہئے کہ اس لونڈی کو قیمت خرید پر واپس کر دے اس نے کہا اس سے تو میرا بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو شریح نے فرمایا اسے آزاد کر دو یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے۔

۵۱۷۰ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ ابْنِ إِبْرَاهِيْمَ وَعَامِرٍ ، قَالَ :وَقَالَ قَتَادَةُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُمْ قَالُوْا فِيْمَا أَصَابَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ،

ثُمَّ أَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ ، قَالُوْا : إِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ .

۵۱۷۰: قتادہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ تمام صحابہ نے فرمایا کہ اگر مشرکین مسلمانوں کا مال قبضہ میں لے لیں پھر دوبارہ مسلمان اس مال کو پالیں تو اگر اس کا مالک تقسیم سے پہلے آجائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۵۱۷۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ أَصَابُوْا فَرَسًا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، فَأَصَابَهُ الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدُ ، فَأَخَذَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ الْقَاسِمُ .وَلَمْ يَذْكُرْ نَافِعٌ هُنَا قَبْلَ أَنْ يَقْسِمَ الْقَاسِمُ إِلَّا أَنَّ الْحُكْمَ بَعْدَمَا يَقَعُ الْمُقَاسِمُ ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ .

۵۱۷۱: نافع روایت کرتے ہیں کہ دشمن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا گھوڑا لے گئے پھر مسلمانوں نے اس پر قبضہ کر لیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تقسیم سے پہلے وہ لے لیا۔ حضرت نافع رحمہ اللہ نے یہاں یہ ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے تقسیم سے پہلے لیا مگر ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں تقسیم کے بعد اس کا حکم اس کے خلاف ہے۔

۵۱۷۲ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ خَلَاصٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ مَنِ اشْتَرَى مَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ ، فَهُوَ جَائِزٌ .

۵۱۷۲: قتادہ رحمہ اللہ نے خلاص سے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر دشمن کسی چیز کو قابو کرے تو اس کے بعد اس کو خریدنا جائز ہے۔

۵۱۷۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ ، قَالَا :مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ ، فَهُوَ فَيْءٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، لَا يُرَدُّ مِنْهُ شَيْءٌ .فَكُلُّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ ، قَدْ ثَبَتَ مِلْكُ الْمُشْرِكِيْنَ لِمَا أَحْرَزُوْا ، مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ فِيْمَا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَقَالَ الْحَسَنُ وَالزُّهْرِيُّ :إِنَّ مَا أَحْرَزَ الْمُشْرِكُوْنَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ، ثُمَّ قَدَرَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَلَا سَبِيْلَ لِصَاحِبِهِ عَلَيْهِ .وَقَدْ خَالَفَهُمَا فِيْ ذٰلِكَ شُرَيْحٌ ، وَمُجَاهِدٌ ، وَإِبْرَاهِيْمُ ، وَعَامِرٌ ، وَمَنْ تَقَدَّمَهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عُمَرُ ، وَعَلِيٌّ ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ ، وَابْنُ عُمَرَ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَشَدَّ مَا قَالُوْهُ مِنْ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ ، فَذٰلِكَ أَوْلَى مِمَّا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ، وَإِنْ كَانَ النَّظَرُ مُخَالِفًا لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا .وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْمُسْلِمِيْنَ يَسْبُوْنَ أَهْلَ الْحَرْبِ وَأَمْوَالَهُمْ ، فَيَمْلِكُوْنَ أَمْوَالَهُمْ ،

كَمَا يَمْلِكُوْنَ رِقَابَهُمْ ، وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ إِذَا أَسَرُوْا الْمُسْلِمِيْنَ ، لَمْ يَمْلِكُوْا رِقَابَهُمْ .فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ لَا يَمْلِكُوْا أَمْوَالَهُمْ ، وَيَكُوْنُ حُكْمُ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ، كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ ، كَمَا كَانَ حُكْمُ أَمْوَالِ الْمُشْرِكِيْنَ ، كَحُكْمِ رِقَابِهِمْ .وَلٰكِنَّا مُنِعْنَا مِنْ ذٰلِكَ ، بِمَا حَكَمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبِمَا حَكَمَ بِهِ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ بَعْدِهٖ. فَلَمَّا ثَبَتَ مَا حَكَمُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، فَنَظَرْنَا إِلٰى مَا اُخْتُلِفَ فِيْهِ، مِنْ حُكْمِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ ، فَأَخَذُوْهُ مِنْ أَيْدِى الْمُشْرِكِيْنَ ، فَجَاءَ صَاحِبُهُ بَعْدَمَا قُسِمَ ، هَلْ لَهٗ أَنْ يَأْخُذَهُ بِالْقِيْمَةِ ، كَمَا قَالَ بَعْضُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَوْ لَا يَأْخُذُهُ بِقِيْمَةٍ وَلَا غَيْرِهَا ، كَمَا قَدْ قَالَ بَعْضُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا ؟ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَكَمَ فِيْ مُشْتَرِى الْبَعِيْرِ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ أَنَّ لِصَاحِبِهٖ أَنْ يَأْخُذَهُ مِنْهُ بِالثَّمَنِ ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْبَعِيْرُ قَدْ مَلَكَهُ الْمُشْتَرِى مِنَ الْحَرْبِيِّيْنَ ، كَمَا يَمْلِكُ الَّذِيْ يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنَ الْغَنِيْمَةِ مَا يَقَعُ فِيْ سَهْمِهٖ مِنْهَا .فَالنَّظْرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ إِذَا قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ ، فَوَقَعَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ يَدِ رَجُلٍ ، وَقَدْ كَانَ أَسَرَ ذٰلِكَ مِنْ يَدِ آخَرَ ، أَنْ يَكُوْنَ الْمَأْسُوْرُ مِنْ يَدِهٖ كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُوْنَ لَهٗ أَخْذُ مَا كَانَ أُسِرَ مِنْ يَدِهٖ مِنْ يَدَىْ الَّذِىْ وَقَعَ فِيْ سَهْمِهٖ بِقِيْمَتِهٖ، كَمَا يَأْخُذُهُ مِنْ يَدِ مُشْتَرِيْهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا بِثَمَنِهٖ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۱۷۳: زہری اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو چیز مشرکین کے قابو میں ہو وہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہے۔اس سے کچھ بھی واپس نہ کیا جائے گا۔ان تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز مسلمانوں کی مشرک اپنے قبضہ میں لے لیں وہ ان کی ملکیت بن جاتی ہے۔مگر اس سلسلہ میں اختلاف ہے زہری و حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مشرکین مسلمانوں کے اموال میں سے جو کچھ قابو میں لیں پھر دوسری بار مسلمانوں کو ان پر قبضہ مل جاتا ہے تو اس مال میں مالک کا اب کوئی حق نہیں۔مگر دوسری طرف حضرت مجاہد' شریح' ابن عمر' حضرت عمر' علی المرتضیٰ ابوعبیدہ' زید بن ثابت رضی اللہ عنہم نے ان دونوں کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اپنے قول کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے پختہ و مضبوط کیا ہے جس کو ہم نے حضرت تمیم بن طرفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ذکر کیا ہے یہ اس سے بہتر ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں۔اگرچہ قیاس کا تقاضا ان دونوں کے خلاف ہے۔وہ اس طرح کہ۔اگرچہ قیاس ہر دو فریق کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان اہل حرب کو قیدی بناتے اور ان کے مال پر قبضہ کر کے ان کے مالک بن جاتے ہیں جس طرح کہ وہ ان کی گردنوں کے مالک بن جاتے ہیں

اور مشرکین جب مسلمانوں کو قیدی بناتے ہیں تو وہ ان کی گردنوں کے مالک تو نہیں بنتے مگر مالوں کے مالک بن جاتے ہیں اگر چہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ان اموال کے بھی مالک نہ بنیں اور مسلمانوں کے اموال کا حکم بھی ان کی گردنوں جیسا ہو۔ جیسا کہ مشرکین کے اموال کا حکم ان کی گردنوں کی طرح ہے۔ مگر ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے فیصلے کی وجہ سے اس قیاس کو ترک کر دیا۔ تو اب جبکہ اس سلسلہ میں ان کا فیصلہ ثابت ہو گیا تو ہم نے مختلف فیہ مسئلہ سے متعلق بھی غور کیا یعنی جبکہ مسلمان اس پر قادر ہو کر مشرکین کے ہاتھوں سے لے لیں اور پھر تقسیم کے بعد اس کا مالک آ جائے تو وہ قیمت کے ساتھ لے سکتا ہے۔ جیسا کہ ان بعض حضرات کا قول گزرا جس سے ہم نے اس باب میں روایت کیا ہے یا قیمت سے بھی نہیں لے سکتا اور نہ اور کسی طریقہ سے جیسا کہ دوسروں نے کہا جن کی روایات کا تذکرہ کر دیا گیا۔ تو غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل حرب سے اونٹ خریدنے والے کے سلسلہ میں فیصلہ فرمایا کہ وہ مذکورہ قیمت سے لے لے اور اس اونٹ کو حربیوں سے خرید کر مشتری مالک بن چکا تھا۔ جس طرح وہ مالک بن جاتا ہے جس کا حصہ غنیمت میں آئے۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ امام نے غنیمت کو جب تقسیم کر دیا اور اس کا کوئی حصہ کسی آدمی کے ہاتھ میں آیا اور وہ چیز دوسرے ہاتھوں سے مقید ہوئی تھی تو اس کے ہاتھ میں مقید ہونے والی چیز کا حکم بھی اسی طرح ہونا چاہئے اور جو اس کے اپنے ہاتھوں سے مقید ہوئی اس کو قیمت کے ساتھ اس آدمی سے لینا درست ہے جس کے وہ حصہ میں آئی ہے جیسا کہ خریدار سے ثمن کے بدلے وہ لے سکتا ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر چہ قیاس ہر دو فریق کے خلاف ہے وہ اس طرح کہ ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان اہل حرب کو قیدی بناتے اور ان کے مال پر قبضہ کر کے ان کے مالک بن جاتے ہیں جس طرح کہ وہ ان کی گردنوں کے مالک بن جاتے ہیں اور مشرکین جب مسلمانوں کو قیدی بناتے ہیں تو وہ ان کی گردنوں کے مالک تو نہیں بنتے مگر مالوں کے مالک بن جاتے ہیں اگر چہ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ان اموال کے بھی مالک نہ بنیں اور مسلمانوں کے اموال کا حکم بھی ان کی گردنوں جیسا ہو۔ جیسا کہ مشرکین کے اموال کا حکم ان کی گردنوں کی طرح ہے۔ مگر ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعد والے مسلمانوں کے فیصلے کی وجہ سے اس قیاس کو ترک کر دیا۔ تو اب جبکہ اس سلسلہ میں ان کا فیصلہ ثابت ہو گیا تو ہم نے مختلف فیہ مسئلہ سے متعلق بھی غور کیا یعنی جبکہ مسلمان اس پر قادر ہو کر مشرکین کے ہاتھوں سے لے لیں اور پھر تقسیم کے بعد اس کا مالک آ جائے تو وہ قیمت کے ساتھ لے سکتا ہے۔ جیسا کہ ان بعض حضرات کا قول گزرا جن سے ہم نے اس باب میں روایت کیا ہے یا قیمت سے بھی نہیں لے سکتا اور نہ اور کسی طریقہ سے جیسا کہ دوسروں نے کہا جن کی روایات کا تذکرہ کر دیا گیا۔

تو غور سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل حرب سے اونٹ خریدنے والے کے سلسلہ میں فیصلہ فرمایا

کہ وہ مذکورہ قیمت سے لے لے اور اس اونٹ کو حربیوں سے خرید کر مشتری مالک بن چکا تھا۔ جس طرح وہ مالک بن جاتا ہے جس کے حصہ غنیمت میں آئے۔

پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ امام نے غنیمت کو جب تقسیم کر دیا اور اس کا کوئی حصہ کسی آدمی کے ہاتھ میں آیا اور وہ چیز دوسرے ہاتھوں سے مقید ہوئی تھی تو اس کے ہاتھ میں مقید ہونے والی چیز کا حکم بھی اسی طرح ہونا چاہئے اور جو اس کے اپنے ہاتھوں سے مقید ہوئی اس کو قیمت کے ساتھ اس آدمی سے لینا درست ہے جس کے وہ حصہ میں آئی ہے جیسا کہ خریدار سے ثمن کے بدلے وہ لے سکتا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: حربی لوگ مسلمانوں کے جس مال پر قبضہ کر لیں تو وہ ان کی ملکیت بن جائے گا اگر دوبارہ مسلمان اس پر قابو پالیں تو تقسیم سے قبل وہ اپنی چیز لے سکتے ہیں تقسیم کے بعد خرچ شدہ قیمت کے ساتھ لے سکتے ہیں ورنہ اس کے لینے کا کوئی راستہ نہیں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی کی طرف رجحان ظاہر کر کے اس کو دلیل نظری سے مؤید کیا ہے۔ (مترجم)

بَابُ مِيرَاثِ الْمُرْتَدِّ لِمَنْ هُوَ ؟

مرتد کی وراثت کس کو ملے گی؟

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: مرتد جب اپنے ارتداد کی حالت میں مر گیا یا قتل ہو گیا تو اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع ہوگا۔ اس قول کو امام ربیعہ اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: مرتد کی موت پر اس کی وراثت مسلمان ورثاء کو ملے گی اس قول کو ائمہ احناف' امام ابن سعد' ثوری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف: مرتد جب حالت ارتداد میں ہی قتل ہو جائے تو اس کا مال بیت المال میں جائے گا۔ اس کی دلیل مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۵۱۷۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ ، وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ .

۵۱۷۴: عمرو بن عثمان نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۴۸' والفرائض باب۲۶' مسلم فی الفرائض ۱' ابو داؤد فی الفرائض باب۱۰' ترمذی فی الفرائض باب۱۵' ابن ماجه فی الفرائض باب۶' دارمی فی الفرائض باب۲۹' مالك فی الفرائض ۱۰' مسند احمد ۲' ۲۰۰/۲۰۸۔

۵۱۷۵ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۱۷۵: یونس نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۱۷۶ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْمُرْتَدَّ إِذَا قُتِلَ عَلٰى رِدَّتِهٖ، أَوْ مَاتَ عَلَيْهَا ، كَانَ مَالُهٗ لِبَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مِيْرَاثُهٗ لِوَرَثَتِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ الَّذِیْ عَنَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيْهِ أَيَّ كَافِرٍ هُوَ ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْكَافِرُ الَّذِیْ لَهٗ مِلَّةٌ ، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْكَافِرُ ، كُلُّ كُفْرٍ ، كَانَ مَا كَانَ ، مِلَّةً أَوْ غَيْرَ مِلَّةٍ .فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ لَمْ يَجُزْ أَنْ يُصْرَفَ إِلٰى أَحَدِ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْآخَرِ إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا ، هَلْ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الْآثَارِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا أَرَادَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ؟

۵۱۷۶: عمرو بن عثمان نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہو گا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جب مرتد ہونے والا اپنے ارتداد پر قتل ہو جائے یا مر جائے تو اس کا مال بیت المال میں جائے گا اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ دوسروں نے کہا مرتد کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گی۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ اس ارشاد میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعلقہ کافر کی وضاحت نہیں فرمائی کہ اس سے کون سا کافر مراد ہے۔ ممکن ہے کہ اس سے وہ کافر مراد ہو جس کا کسی ملت سے تعلق ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ مطلق کافر مراد ہو۔ خواہ اس کا کسی ملت سے تعلق ہو یا نہ ہو۔ تو جب اس بات کا احتمال ہے تو کسی دلیل کے بغیر کسی ایک جانب کو متعین نہیں کیا جا سکتا۔ اب دونوں معانی میں سے ایک کی تعیین نہیں کی جا سکتی جو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد پر دلالت کرتی ہے۔

تعیین دلالت کے لئے مؤید روایت:

۵۱۷۷ : فَإِذَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ ، لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ ، وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ. فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا ، عَلِمْنَا أَنَّهُ أَرَادَ الْكَافِرَ ذَا الْمِلَّةِ .فَلَمَّا رَأَيْنَا الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ ، وَرَأَيْنَاهُمْ مُجْمِعِينَ أَنَّ الْمُرْتَدِّينَ لَا يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا ، لِأَنَّ الرِّدَّةَ لَيْسَتْ بِمِلَّةٍ ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ مِيرَاثِهِمْ ، حُكْمُ مِيرَاثِ الْمُسْلِمِينَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتَ لَا تُوَرِّثُهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَكَذٰلِكَ لَا تُوَرِّثُ الْمُسْلِمِينَ مِنْهُمْ .قِيلَ لَهُ :مَا فِي هٰذَا دَلِيلٌ لَكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا مَنْ يَمْنَعُ الْمِيرَاثَ بِفِعْلٍ كَانَ مِنْهُ، وَلَا يَمْنَعُ ذٰلِكَ الْفِعْلَ أَنْ يُوَرَّثَ .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الْقَاتِلَ لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ ، وَرَأَيْنَا لَوْ جَرَحَ رَجُلًا جِرَاحَةً ، ثُمَّ مَاتَ الْمَجْرُوحُ مِنَ الْجِرَاحَةِ ، وَالْجَارِحُ أَبُو الْمَجْرُوحِ ، أَنَّهُ يَرِثُهُ .فَقَدْ صَارَ الْمَقْتُولُ يَرِثُ مِمَّنْ قَتَلَهُ، وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ مِمَّنْ قَتَلَ ، لِأَنَّ الْقَاتِلَ عُوقِبَ بِقَتْلِهِ ، فَمُنِعَ الْمِيرَاثُ مِمَّنْ قَتَلَهُ، وَلَمْ يُمْنَعِ الْمَقْتُولُ مِنَ الْمِيرَاثِ مِمَّنْ جَرَحَهُ الْجِرَاحَةَ الَّتِي قَتَلَتْهُ، إِذْ كَانَ لَمْ يَفْعَلْ شَيْئًا .فَكَذٰلِكَ الْمُرْتَدُّ ، مُنِعَ مِنْ مِيرَاثِ غَيْرِهِ، عُقُوبَةً لِمَا أَتَاهُ وَلَمْ يُمْنَعْ غَيْرُهُ مِنَ الْمِيرَاثِ مِنْهُ، إِذْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُ مَا يُعَاقَبُ عَلَيْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، قَوْلُ مَنْ يُوَرِّثُ مِنَ الْمُرْتَدِّ وَرَثَتَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِينَ أَيْضًا .

۵۱۷۷: عمرو بن عثمان نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے۔اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ کافر سے اہل ادیان مراد ہیں اور مرتد ہونا تو کوئی دین نہیں اور اس پر سب کا اجماع ہے کہ مرتد ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے کیونکہ خود ارتداد کوئی دین نہیں اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان کی وراثت کا حکم مسلمانوں کی وراثت جیسا ہے۔تمہارے ہاں جب مسلمان کے وہ وارث نہیں تو مسلمان ان کے کس طرح وارث ہوئے۔تمہاری بات کی کوئی دلیل اس روایت میں نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی شخص اپنے کسی عمل کی وجہ میراث سے محروم ہو جائے تو وہ فعل اس کے وارث بننے میں رکاوٹ نہ بنے گی اسی سلسلہ کی یہ بات ہے کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں بنتا اور ہم نے دیکھا کہ اگر کوئی شخص کسی کو زخمی کرتا ہے پھر زخمی کرنے والا خود طبعی موت مر گیا کچھ وقت بعد اسی زخم کی وجہ سے یہ زخمی شخص مر گیا اور زخمی کرنے

والا اس زخمی شخص کا والد ہے تو اب یہ زخمی شخص اپنے زخم لگانے والے والد کا وارث بن جائے گا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مقتول اپنے قاتل کا وارث بن جاتا ہے۔ مگر قاتل مقتول کا وارث نہیں بنتا اس کی وجہ یہ ہے کہ قاتل کو اس کے فعل قتل کی سزا دی گئی۔ اس وجہ سے وہ مقتول کی وراثت سے محروم ہو گیا لیکن اس کے بالمقابل مقتول اس شخص کی وراثت سے محروم نہیں ہوتا کہ جس نے اسے جانبر نہ ہونے والا زخم لگایا۔ جس سے وہ مرگیا کیونکہ اس نے ایسا کوئی فعل نہیں کیا (جس سے اسے محروم کیا جائے) اسی طرح مرتد کو اس کے عمل کی سزا دیتے ہوئے دوسروں کی وراثت سے تو محروم رکھا جائے گا لیکن دوسروں کو اس کی وراثت سے محروم نہ رکھا جائے گا کیونکہ دوسروں نے تو کوئی ایسا فعل نہیں کیا جس کی سزا میں ان کو وراثت سے محروم کر دیا جائے۔ اس سے فریق ثانی کا قول ثابت ہو گیا کہ وہ مرتد کے مسلمان ورثاء کو اس کی وراثت دینے کے قائل ہیں۔

تخریج : دارمی فی الفرائض باب ۲۹۔

حاصل روایات : اس روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ کافر سے اہل ادیان مراد ہیں اور مرتد ہونا تو کوئی دین نہیں اور اس پر سب کا

• اجماع ہے کہ مرتد ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے کیونکہ خود ارتداد کوئی دین نہیں اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ان کی وراثت کا حکم مسلمانوں کی وراثت جیسا ہے۔

اقوالِ متقدمین سے فریق ثانی کی تائید:

۵۱۷۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ جَعَلَ مِيْرَاثَ الْمُسْتَوْرِدِ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

۵۱۷۸: ابو عمرو شیبانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مستورد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو دی۔

۵۱۷۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ الْأَبْرَصِ ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِلْمُسْتَوْرِدِ عَلَى دِيْنِ مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : عَلَى دِيْنِ عِيْسَى ، قَالَ عَلِيٌّ وَأَنَا عَلَى دِيْنِ عِيْسَى ، فَمَنْ رَبُّكَ ؟ فَزَعَمَ الْقَوْمُ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّهُ رَبُّهُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ وَلَمْ يَتَعَرَّضْ لِمَالِهِ.

۵۱۷۹: ابن عبید بن ابرص نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد کو فرمایا تم کس دین پر ہو؟ اس نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہوں۔ تو آپ نے فرمایا میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین پر ہوں آپ نے دوبارہ سوال کیا تمہارا رب کون ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام میرا رب ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔ مگر آپ نے اس کے مال کو نہ چھیڑا۔

۵۱۸۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا مَاتَ الْمُرْتَدُّ وَرِثَهُ وَلَدُهُ .

۵۱۸۰: قاسم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب مرتد مر جائے تو اس کی اولاد اس کی وارث ہوتی ہے۔

۵۱۸۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ : مِيْرَاثُهُ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۱۸۱: حکم بن عتیبہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا مرتد کی میراث اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گی۔

۵۱۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ مِيْرَاثِ الْمُرْتَدِّ ، فَقَالَ : هُوَ لِأَهْلِهِ .

۵۱۸۲: موسیٰ بن ابی کثیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مرتد لوگوں کی وراثت کا کیا حکم ہے۔ تو انہوں نے فرمایا وہ اس کے گھر والوں کو ملے گی۔

۵۱۸۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ عَنِ الْمُرْتَدِّيْنَ ، فَقَالَ : نَرِثُهُمْ وَلَا يَرِثُوْنَنَا .

۵۱۸۳: موسیٰ بن ابی کثیر نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مرتد کا کیا حکم ہے تو انہوں نے فرمایا ہم ان کے وارث ہوں گے لیکن وہ ہمارے وارث نہ ہوں گے۔

۵۱۸۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، مِثْلَهُ .

۵۱۸۴: موسیٰ بن ابی کثیر نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۱۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ الصَّبَّاحِ ، وَقَالَ مَرَّةً عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، مِثْلَهُ .

۵۱۸۵: مرہ نے ابوالصباح سے انہوں نے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۱۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْمُرْتَدِّ

يَلْحَقُ بِدَارِ الْحَرْبِ فَقَالَ :مَالُهُ بَيْنَ وَلَدِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ .

۵۱۸۶: اشعث نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کی ہے (اس مرتد سے متعلق جو دارالحرب میں چلا جائے) فرمایا اس کی میراث اس کے مسلمان بچوں کو ملے گی۔ قرآن مجید کے مطابق۔

۵۱۸۷ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ قَالَ :مِيْرَاثُهُ لِوَارِثِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، إِذَا ارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ .فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ ذَكَرْنَا ، قَدْ جَعَلُوْا مِيْرَاثَ الْمُرْتَدِّ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَشَدَّ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ مَا قَدْ وَصَفْته فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مِمَّا يُوْجِبُهُ النَّظَرُ .وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرَى مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ أَيْضًا ، وَهِيَ أَنَّا رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُرْتَدَّ قَبْلَ رِدَّتِهِ، مَحْظُوْرٌ دَمُهُ وَمَالُهُ، ثُمَّ إِذَا ارْتَدَّ ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْحَظْرَ الْمُتَقَدِّمَ ، قَدْ ارْتَفَعَ عَنْ دَمِهِ. وَصَارَ دَمُهُ مُبَاحًا ، وَمَالُهُ مَحْظُوْرًا فِيْ حَالَةِ الرِّدَّةِ ، بِالْحَظْرِ الْمُقَدَّمِ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْحَرْبِيِّيْنَ حُكْمُ دِمَائِهِمْ وَحُكْمُ أَمْوَالِهِمْ سَوَاءٌ ، قُتِلُوْا أَوْ لَمْ يُقْتَلُوْا .فَلَمْ يَكُنْ الَّذِيْ يَحِلُّ بِهِ أَمْوَالُهُمْ هُوَ الْقَتْلُ ، بَلْ كَانَ الْكُفْرَ ، وَكَانَ الْمُرْتَدُّ لَا يَحِلُّ مَالُهُ بِكُفْرِهِ، فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَالَهُ لَا يَحِلُّ بِكُفْرِهِ، ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ بِقَتْلِهِ .وَقَدْ رَأَيْنَا أَمْوَالَ الْحَرْبِيِّيْنَ تَحِلُّ بِالْغَنَائِمِ ، فَتُمْلَكُ بِهَا ، وَرَأَيْنَا مَا وَقَعَ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فِيْ دَارِنَا ، مَلَكْنَاهُ عَلَيْهِمْ وَغَنِمْنَاهُ بِالدَّارِ ، وَإِنْ لَمْ نَقْتُلْهُمْ .فَلَمَّا كَانَ مَالُ الْمُرْتَدِّ غَيْرَ مَغْنُوْمٍ بِرِدَّتِهِ، كَانَ فِي النَّظَرِ أَيْضًا ، غَيْرُ مَغْنُوْمٍ بِسَفْكِ دَمِهِ. فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ مَالَهُ لَا يَدْخُلُ فِيْ حُكْمِ الْغَنَائِمِ ، لَمْ يَخْلُ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ ، إِمَّا أَنْ يَرِثَهُ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ عَلَى الْإِسْلَامِ ، أَوْ يَصِيْرَ لِلْمُسْلِمِيْنَ .فَإِنْ صَارَ لِوَرَثَتِهِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَهُوَ كَمَا قُلْنَا ، وَإِنْ صَارَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَقَدْ وَرِثَ الْمُسْلِمُوْنَ مُرْتَدًّا .فَلَمَّا كَانَ الْمُرْتَدُّ فِيْ حَالِ مَنْ يَرِثُهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلَمْ يَخْرُجْ بِرِدَّتِهِ مِنْ ذٰلِكَ ، كَانَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَهُ، هُمْ وَرَثَتُهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَرِثُوْنَهُ لَوْ مَاتَ فِي الْإِسْلَامِ لَا غَيْرُهُمْ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَإِنَّمَا زَالَ مِلْكُ الْمُرْتَدِّ بِاللُّحُوْقِ بِدَارِ الْحَرْبِ ، لِخُرُوْجِهِ مِنْ دَارِنَا إِلَى دَارِ الْحَرْبِ ، عَلَى طَرِيْقِ الْإِسْتِحْقَاقِ مَعَ كَوْنِهِ مُقَاتِلًا لَنَا ، مُبَاحَ الدَّمِ فِيْ دَارِنَا ، بِدَلِيْلِ الْحَرْبِيِّ يَدْخُلُ إِلَيْنَا إِذَا عَادَ إِلَى دَارِ الْحَرْبِ ، وَخَلَّفَ مَالًا هَاهُنَا ، لَمْ يَزُلْ عَنْهُ مِلْكُهُ مَعَ وُجُوْدِ هٰذَا، وَلَمْ يَخْرُجْ مُسْتَحِقًّا ، لِأَنَّهُ فِيْ أَمَانِنَا إِلَى أَنْ يَدْخُلَ دَارَ الْحَرْبِ .

۵۱۸۷: قتادہ رحمہ اللہ نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے انہوں نے فرمایا اس کی میراث مسلمان ورثاء کو ملے گی

جبکہ وہ اسلام سے مرتد ہو جائے۔ان تمام حضرات کے قول کے مطابق مرتد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گی اور ان کے اس قول کو نظری دلیل اور زیادہ پختہ کر دیتی ہے۔ملاحظہ ہو۔مرتد ہو جانے سے پہلے تو بالاتفاق اس کے خون کی حرمت اور مال کی حرمت موجود ہوتی ہے پھر جب وہ ارتداد اختیار کرتا ہے تو اس پر بھی تمام کا اتفاق ہے کہ سابقہ عظمت و محفوظیت ختم ہوگئی اور وہ مباح الدم ہو گیا اور مال ارتداد کی حالت میں بھی محفوظ رہتا ہے سابقہ ممانعت وحفاظت کی وجہ سے۔جب مرتد کا مال اس کے ارتداد کی وجہ سے مال غنیمت نہیں بن جاتا تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا خون بہانے کے سبب سے بھی اس کا مال غنیمت نہ بنے۔جب اس کا مال غنائم میں داخل نہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔اس کی وراثت اصل ورثاء کو ملے۔عام مسلمانوں کو ملے۔اب اگر وراثت اصل ورثاء اسلامی کو ملتی ہے تو یہی بات ہم نے کہی اور اگر عام مسلمانوں کو ملے تو پھر بھی مقصود ثابت کہ مسلمان کافر کا وارث بن گیا۔تو جب مرتد اس مسلمان کی طرح ہے جس کی وراثت مسلمان ورثاء کو حاصل ہوتی ہے اور وہ ارتداد کی وجہ سے اس حکم سے خارج نہیں ہوتا تو اس کے وارث وہی لوگ ہوں گے۔جو حالت اسلام پر مرنے کی صورت میں وارث ہوتے۔دوسرے لوگ وارث نہ ہوں گے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل روایات: ان تمام حضرات کے قول کے مطابق مرتد کی وراثت اس کے مسلمان ورثاء کو ملے گی اور ان کے اس قول کو نظری دلیل اور زیادہ پختہ کر دیتی ہے۔ملاحظہ ہو۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

مرتد ہو جانے سے پہلے تو بالاتفاق اس کے خون کی حرمت اور مال کی حرمت موجود ہوتی ہے پھر جب وہ ارتداد اختیار کرتا ہے تو اس پر بھی تمام کا اتفاق ہے کہ سابقہ عظمت و محفوظیت ختم ہوگئی اور وہ مباح الدم ہو گیا اور مال ارتداد کی حالت میں بھی محفوظ رہتا ہے سابقہ ممانعت وحفاظت کی وجہ سے۔

جب مرتد کا مال اس کے ارتداد کی وجہ سے مال غنیمت نہیں بن جاتا تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا خون بہانے کے سبب سے بھی اس کا مال غنیمت نہ بنے۔جب اس کا مال غنائم میں داخل نہیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر ①: اس کی وراثت اصل ورثاء کو ملے۔

نمبر ②: عام مسلمانوں کو ملے۔اب اگر وراثت اصل ورثاء اسلامی کو ملتی ہے تو یہی بات ہم نے کہی اور اگر عام مسلمانوں کو ملے تو پھر بھی مقصود ثابت کہ مسلمان کافر وارث بن گیا۔تو جب مرتد اس مسلمان کی طرح ہے جس کی وراثت مسلمان ورثاء کو حاصل ہوتی ہے اور وہ ارتداد کی وجہ سے اس حکم سے خارج نہیں ہوتا تو اس کے وارث وہی لوگ ہوں گے۔جو حالت اسلام پر مرنے کی صورت میں وارث ہوتے۔دوسرے لوگ وارث نہ ہوں گے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ازالہ شبہ:

مرتد کے دارالحرب میں چلے جانے سے اس کی ملک اس وجہ سے زائل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ بطور استحقاق ہمارے ملک سے نکل کر دارالحرب میں چلا گیا حالانکہ ہمارے ملک میں ہمارے ساتھ لڑنے کی وجہ سے اس کا خون مباح ہو چکا تھا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی حربی کافر ہمارے ملک میں داخل ہو کر پھر دارالحرب کی طرف لوٹ جائے اور دارالاسلام میں مال چھوڑ جائے تو اس کے باوجود اس کی ملکیت زائل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ دارالحرب کا حقدار ہو کر نہیں نکلا اس لئے کہ وہ دارالحرب میں داخل ہونے تک ہماری حفاظت میں ہے۔

نوٹ: مرتد کے حالت ارتداد میں ہلاکت کی صورت میں اس کا مال مسلمان ورثاء کو ملے گا اسی کو امام طحاوی رحمہ اللہ نے ترجیح دے کر ثابت کیا ہے۔

بَابُ اِحْيَاءِ الْاَرْضِ الْمَيِّتَةِ

بنجر زمین کی آبادکاری کا حکم

خلاصۃ الرام: جو شخص کسی بنجر زمین کو آباد کرے وہ اس کا مالک ہے خواہ اس کو اجازت امام حاصل ہو یا نہ ہو۔ اس کو امام شافعی، احمد، ابوثور رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ بنجر زمین آباد کرنے سے اس وقت اس کی ملکیت بنے گی جب امام اس کے لئے مقرر کرے ورنہ وہ حکومت کی ہوگی اس قول کو امام ابن سیرین، ابن مسیب، نخعی، ابوحنیفہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۵۱۸۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلٰى أَرْضٍ ، فَهِيَ لَهٗ.

۵۱۸۸: سلیمان یشکری نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی زمین (حکومت کی افتادہ زمین جو کسی کی ملک نہ ہو) پر احاطہ بنالیا وہ اسی کی ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الامارہ باب۳۸، مسند احمد ۳۸۱/۳، ۵، ۲۱/۱۲۔

۵۱۸۹: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا مِنْ أَرْضٍ ، فَهِيَ لَهٗ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ .

۵۱۸۹: کثیر بن عبداللہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مردہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کے لئے ہے۔ ظالم کے پسینے کا اس میں کوئی حق نہیں۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۱۵، ابو داؤد فی الامارہ باب۳۷، ترمذی فی الاحکام باب۳۸، مالک فی الاقضیہ ۲۶، مسند احمد ۳۲۷/۵۔

۵۱۹۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَاطَ عَلٰى شَیْءٍ ، فَهُوَ لَهٗ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلٰى أَنَّ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِیَ لَهٗ، أَذِنَ لَهُ الْإِمَامُ فِیْ ذٰلِكَ أَوْ لَمْ يَأْذَنْ ، وَجَعَلَهَا لَهُ الْإِمَامُ ، أَوْ لَمْ يَجْعَلْهَا لَهٗ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ، وَقَالُوْا :لَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِیَ لَهٗ فَقَدْ جُعِلَ حُكْمُ إِحْيَاءِ ذٰلِكَ إِلٰى مَنْ أَحَبَّ فَلَا أَمْرَ لِلْإِمَامِ فِیْ ذٰلِكَ ، وَقَالُوْا :قَدْ دَلَّتْ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا شَوَاهِدُ النَّظَرِ .أَلَا تَرٰى أَنَّ الْمَاءَ الَّذِیْ فِی الْبِحَارِ وَالْأَنْهَارِ ، مَنْ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا مَلَكَهٗ بِأَخْذِهٖ إِيَّاهُ، وَإِنْ لَمْ يَأْمُرْهُ الْإِمَامُ بِأَخْذِهٖ، وَيَجْعَلَهٗ لَهٗ.وَكَذٰلِكَ الصَّيْدُ ، مَنِ اصْطَادَهٗ، فَهُوَ لَهٗ، وَلَا يَحْتَاجُ فِیْ ذٰلِكَ إِلٰى إِبَاحَةٍ مِنَ الْإِمَامِ ، وَلَا إِلٰى تَمْلِيْكٍ ، وَالْإِمَامُ فِیْ ذٰلِكَ ، وَسَائِرُ النَّاسِ سَوَاءٌ .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ الْأَرْضُ الْمَيِّتَةُ الَّتِیْ لَا مِلْكَ لِأَحَدٍ عَلَيْهَا ، فَهِیَ كَالطَّيْرِ الَّذِیْ لَيْسَ بِمَمْلُوْكٍ ، فَمَنْ أَخَذَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ أَخْذُهٗ إِيَّاهُ، وَلَا يَحْتَاجُ فِیْ ذٰلِكَ إِلٰى أَمْرٍ مِنَ الْإِمَامِ ، وَلَا إِلٰى تَمْلِيْكِهٖ، كَمَا لَا يَحْتَاجُ إِلٰى ذٰلِكَ مِنْهُ فِی الْمَاءِ وَالصَّيْدِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ، فَقَالُوْا :لَا تَكُوْنُ الْأَرْضُ تَحْيَا إِلَّا بِأَمْرِ الْإِمَامِ فِیْ ذٰلِكَ لِمَنْ يُحْيِيْهَا وَجَعَلَهَا لَهٗ.وَقَالُوْا :لَيْسَ مَا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِیْ هٰذَا الْبَابِ ، بِدَافِعٍ لِمَا قُلْنَا ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الْإِحْيَاءَ الَّذِیْ جَعَلَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضَ لِلَّذِیْ أَحْيَاهَا فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَمْ يُفَسَّرْ لَنَا مَا هُوَ ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ بِأَمْرِ الْإِمَامِ ، فَيَكُوْنُ قَوْلُهٗ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِیَ لَهٗ أَیْ :مَنْ أَحْيَاهَا عَلٰى شَرَائِطِ الْإِحْيَاءِ ، فَهِیَ لَهٗ.وَمِنْ شَرَائِطِهٖ تَحْظِيْرُهَا وَإِذْنُ الْإِمَامِ لَهٗ فِيْهَا ، وَتَمْلِيْكُهٗ إِيَّاهَا .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا هُوَ مَعْنَى الْحَدِيْثِ ، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا تَأَوَّلَهٗ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ، إِلَّا أَنَّهٗ

لَا يَجُوْزُ أَنْ يُقْطَعَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ ، أَنَّهُ أَرَادَ مَعْنًى إِلَّا بِالتَّوْقِيْفِ مِنْهُ، أَوْ بِإِجْمَاعٍ مِمَّنْ بَعْدَهُ، أَنَّهُ أَرَادَ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى .فَنَظَرْنَا إِذْ لَمْ نَجِدْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةً لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الْأَحَادِيْثِ ، هَلْ فِيْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ فَإِذَا يُوْنُسُ

۵۱۹۰: حسن نے حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے (زمین کے کسی حصہ پر) احاطہ کرلیا وہ اس کی ہے۔ (جبکہ وہ حکومت کی افتادہ ہو) امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا قول یہ ہے کہ جس نے افتادہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے خواہ امام اس کو اجازت دے یا نہ دے امام خواہ اس کے لئے مقرر کرے یا نہ کرے۔ مندرجہ آثار سے ثبوت پیش کیا۔ اس قول کو اختیار کرنے والوں میں امام ابو یوسف‘ محمد رحمہما اللہ بھی ہیں۔ جب آپ ﷺ نے فرمادیا ''من احیا ارضامیتہ فھی لہ'' اس ارشاد میں زمین آباد کرنے والے کے متعلق فرمایا امام کی طرف نسبت نہیں فرمائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ اس کا مالک ہے۔ اس پر نظری شواہد دلالت کرتے ہیں ذرا غور تو کرو کہ سمندروں اور نہروں کے پانی میں سے اگر کوئی شخص اس میں سے کچھ پانی حاصل کرے تو وہ اس کے قبضہ کرنے سے مالک بن جاتا ہے۔ خواہ اس کو امام نے لینے کا حکم نہ دیا ہو اور نہ اس کے لئے مقرر اور طے کیا ہو۔ اس کی دوسری نظیر شکار ہے۔ جو شخص شکار کرتا ہے وہ اسی کا ہوتا ہے وہ اس سلسلہ میں امام کی طرف سے اس شکار کے مباح قرار دینے اور مالک بنانے کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ اس سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہوتے ہیں۔ افتادہ غیر مملوکہ زمین کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ غیر مملوک پرندے کی طرح ہے کہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ محض اس کے پکڑنے سے اس کا مالک ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں وہ امام کے حکم یا تملیک کے محتاج نہیں ہوتا جس طرح وہ پانی اور شکار کے متعلق محتاج نہیں ہوتا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔ دوسروں نے کہا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے حامی علماء کا قول یہ کہ زمین افتادہ کو حاکم کے حکم سے آباد کیا جا سکتا ہے پھر جو اس طرح آباد کرے گا تو وہ اسی کی ہوگی اور حاکم اسی کے لئے قرار دے گا۔ اس روایت میں جس آبادکاری کی بنیاد پر زمین کی ملکیت آبادکار کے لئے قرار دی گئی اس کی وضاحت نہیں فرمائی گئی اس میں دو احتمال ہیں۔ اس سے مراد وہ زمین ہو جو حکمران کے حکم کے مطابق شرائط کا لحاظ کر کے آباد کی گئی ہو۔ اس کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی کے تصرف میں نہ ہو۔ پس حکمران کی اجازت ہی اس کو مالک بناتا ہے۔ ممکن ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کی تاویل کے مطابق ہو۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ آپ ﷺ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔ جب تک کہ آپ کی طرف سے آگاہی حاصل نہ ہو یا آپ کے بعد والوں کا اس پر اجماع نہ ہو کہ آپ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔ جب اس روایت میں کسی ایک فریق کی بھی دلیل نہیں تو اب دیگر روایات کو دیکھتے ہیں جو اس پر دلالت کرنے والی ہوں۔

تخریج : روایت ۵۱۸۸ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا قول یہ ہے کہ جس نے افتادہ زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے خواہ امام اس کو اجازت دے یا نہ دے امام خواہ اس کے لئے مقرر کرے یا نہ کرے۔ مندرجہ آثار سے ثبوت پیش کیا۔ اس قول کو اختیار کرنے والوں میں امام ابو یوسف محمد رحمہما اللہ بھی ہیں۔

طرزِ استدلال: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا "من احیا ارضامیتہ فھی لہ" اس ارشاد میں زمین آباد کرنے والے کے متعلق فرمایا امام کی طرف نسبت نہیں فرمائی۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ اس کا مالک ہے۔ اس پر نظری شواہد دلالت کرتے ہیں ذرا غور تو کرو کہ سمندروں اور نہروں کے پانی میں سے اگر کوئی شخص اس میں سے کچھ پانی حاصل کرے تو وہ اس کے قبضہ کرنے سے مالک بن جاتا ہے۔ خواہ اس کو امام نے لینے کا حکم نہ دیا ہو اور نہ اس کے لئے مقرر اور طے کیا ہو۔ اس کی دوسری نظیر شکار ہے۔ جو شخص شکار کرتا ہے وہ اسی کا ہوتا ہے وہ اس سلسلہ میں امام کی طرف سے اس شکار کے مباح قرار دینے اور مالک بنانے کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ اس سلسلے میں امام اور دوسرے لوگ برابر ہوتے ہیں۔ افتادہ غیر مملوکہ زمین کا حکم بھی یہی ہے کہ وہ غیر مملوک پرندے کی طرح ہے کہ جو شخص اسے حاصل کرتا ہے وہ محض اس کے پکڑنے سے اس کا محتاج ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں وہ امام کے حکم یا تملیک کا محتاج نہیں ہوتا جس طرح ہو پانی اور شکار کے متعلق محتاج نہیں ہوتا جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے حامی علماء کا قول یہ ہے کہ زمین افتادہ کو حاکم کے حکم سے آباد کیا جا سکتا ہے پھر جو اس طرح آباد کرے گا تو وہ اسی کی ہوگی اور حاکم اسی کے لئے قرار دے گا۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: اس روایت میں جس آبادکاری کی بنیاد پر زمین کی ملکیت آبادکار کے لئے قرار دی گئی اس کی وضاحت نہیں فرمائی گئی اس میں دو احتمال ہیں۔

نمبر①: اس سے مراد وہ زمین ہو جو حکمران کے حکم کے مطابق شرائط کا لحاظ کر کے آباد کی گئی ہو۔ اس کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کسی کے تصرف میں نہ ہو۔ پس حکمران کی اجازت ہی اس کو مالک بنانا ہے۔

نمبر②: ممکن ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کی تاویل کے مطابق ہو۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ یہ یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔ جب تک کہ آپ کی طرف سے آگاہی حاصل نہ ہو یا آپ کے بعد والوں کا اس پر اجماع نہ ہو کہ آپ نے فلاں معنی مراد لیا ہے۔ جب اس روایت میں کسی ایک فریق کی بھی دلیل نہیں تو اب دیگر روایات کو دیکھتے ہیں جو اس پر دلالت کرنے والی ہوں۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۱۹۱: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

۵۱۹۱: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کے لئے چراگاہ نہیں۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱٤٦' المساقاة باب۱۱' مسند احمد ٤' ۷۱/۳۸۔

۵۱۹۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِيْعَ وَقَالَ لَا حِمٰى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ .

۵۱۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بقیع کو حرام قرار دیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ چراگاہ کسی کے لئے نہیں ہے۔

۵۱۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ . فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَالْحِمَى : مَا حُمِيَ مِنَ الْأَرْضِ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ الْأَرَضِيْنَ إِلَى الْأَئِمَّةِ ، لَا إِلَى غَيْرِهِمْ ، وَأَنَّ حُكْمَ ذٰلِكَ غَيْرُ حُكْمِ الصَّيْدِ .وَقَدْ بَيَّنَّا مَا يَحْتَمِلُهُ الْأَثَرُ الْأَوَّلُ ، فَكَانَ الْأَوْلَى مِنَ الْأَشْيَاءِ بِنَا ، أَنْ نَحْمِلَ وَجْهَهٗ عَلٰى مَا لَا يُخَالِفُ هٰذَا الْأَثَرَ الثَّانِيَ .وَأَمَّا مَا يَدْخُلُ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ النَّظَرِ ، مِمَّا يُفَرِّقُ بِهٖ بَيْنَ الْأَرْضِ الْمَوَاتِ ، وَبَيْنَ مَاءِ الْأَنْهَارِ وَالصَّيْدِ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّيْدَ وَمَاءَ الْأَنْهَارِ ، لَا يَجُوْزُ لِلْإِمَامِ تَمْلِيْكُ ذٰلِكَ أَحَدًا .وَرَأَيْنَاهُ لَوْ مَلَّكَ رَجُلًا أَرْضًا مَيْتَةً ، ثُمَّ مَلَّكَهَا لِرَجُلٍ آخَرَ ، جَازَ ، وَكَذٰلِكَ لَوْ احْتَاجَ الْإِمَامُ إِلَى بَيْعِهَا فِيْ نَائِبَةٍ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، جَازَ بَيْعُهٗ لَهَا ، وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ فِيْ مَاءِ نَهْرٍ ، وَلَا صَيْدِ بَرٍّ ، وَلَا بَحْرٍ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْإِمَامِ فِي الْأَرَضِيْنَ -، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَهَا إِلَيْهِ، وَأَنَّهَا فِيْ يَدِهٖ كَسَائِرِ الْأَمْوَالِ الَّتِيْ فِيْ يَدِهٖ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، لَا رَدَّ لَهَا بِعَيْنِهٖ، وَلَا يَمْلِكُهَا أَحَدٌ بِأَخْذِهٖ إِيَّاهَا ، حَتّٰى يَكُوْنَ الْإِمَامُ يُمَلِّكُهَا إِيَّاهُ، عَلٰى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ .وَلَمَّا كَانَ الصَّيْدُ وَالْمَاءُ ، لَيْسَ إِلَى الْإِمَامِ بَيْعُهُمَا ، وَلَا تَمْلِيْكُهُمَا أَحَدًا ، كَانَ الْإِمَامُ فِيْهِمَا ، كَسَائِرِ النَّاسِ ، وَكَانَ مِلْكُهُمَا يَجِبُ بِأَخْذِهِمَا دُوْنَ الْإِمَامِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ لِمَا وَصَفْنَا مِنَ

الْآثَارِ وَالدَّلَائِلِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا .فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ

۵۱۹۳:اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چراگاہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ ''لا حمی الا للہ ولرسولہ'' اور چراگاہ وہ زمین ہی ہوتی ہے جس کو محفوظ کیا جاتا ہے تو اس سے اس پر ظاہر دلالت مل گئی کہ افتادہ زمینوں کا اختیار حاکم کو حاصل ہے دوسروں کو نہیں اور اس کا حکم شکار جیسا نہیں ہے فریق اوّل نے جو روایت پیش کی ہم نے اس کے ایک احتمال کو بیان کر دیا جو سب سے بہتر محمل ہے اس سے دوسری روایت کے ساتھ اس کا تضاد جاتا رہا۔امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ افتادہ زمین اور شکار میں فرق قرار دیتے ہیں جو ذرا غور سے سمجھ آ سکتا ہے وہ اس طرح کہ امام کو یہ جائز نہیں کہ وہ شکار یا نہروں کے پانی کا کسی کو مالک بنائے اور اس کے بالمقابل افتادہ زمین کا اگر وہ کسی کو مالک بنائے پھر کسی دوسرے کو بنا دے تو یہ بھی جائز ہے اگر مسلمانوں کے مفادات کی خاطر ان کو فروخت کی ضرورت محسوس کرے تو ان زمینوں کا فروخت کرنا جائز ہے۔مگر نہر کے پانی اور سمندر یا خشکی کے شکار کے سلسلے میں یہ بات جائز نہیں ہے۔پس جب امام کو اراضی کے متعلق یہ اختیار حاصل ہے تو اس سے یہ دلالت خود مل گئی کہ ان زمینوں کا حکم بھی حکمران کے اختیار میں ہے اور یہ اراضی اس کے قبضہ میں اسی طرح ہیں جس طرح مسلمانوں کے دیگر اموال اس کے قبضہ میں ہیں۔نہ اموال کو نہ تو کوئی معین طور پر رد کر سکتا ہے اور نہ کوئی شخص ان کا مالک بن سکتا ہے جب تک کہ حکمران مسلمانوں کی مصلحت خیال کر کے اس کو مالک نہ بنا دے۔تو جب حکمران شکار اور پانی کو فروخت نہیں کر سکتا اور نہ ہی کسی کو ان کا مالک بنا سکتا ہے تو ان دونوں اشیاء کے متعلق حکمران دوسرے لوگوں کی طرح ہے ان دونوں چیزوں کو حاصل کر لینے سے اس کی ملکیت لازم ہو جاتی ہے اس میں حکمران کا دخل نہیں۔ روایات کی روشنی میں جو بات کہی گئی ہے اس سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک خوب ثابت ہو گیا۔

حاصل روایات : جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا کہ ''لا حمی الا للہ ولرسولہ'' اور چراگاہ وہ زمین ہی ہوتی ہے جس کو محفوظ کیا جاتا ہے تو اس سے اس پر ظاہر دلالت مل گئی کہ افتادہ زمینوں کا اختیار حاکم کو حاصل ہے دوسروں کو نہیں اور اس کا حکم شکار جیسا نہیں ہے فریق اوّل نے جو روایت پیش کی ہم نے اس کے ایک احتمال کو بیان کر دیا جو سب سے بہتر محمل ہے اس سے دوسری روایت کے ساتھ اس کا تضاد جاتا رہا۔

افتادہ اراضی اور شکار کے مابین فرق کی نظری دلیل:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ افتادہ زمین اور شکار میں فرق قرار دیتے ہیں جو ذرا غور سے سمجھ آ سکتا ہے وہ اس طرح کہ امام کو یہ جائز نہیں کہ وہ شکار یا نہروں کے پانی کا کسی کو مالک بنائے اور اس کے بالمقابل افتادہ زمین کا اگر وہ کسی کو مالک بنائے پھر کسی دوسرے کو بنا دے تو یہ بھی جائز ہے اگر مسلمانوں کے مفادات کی خاطر ان کو فروخت کی ضرورت محسوس کرے تو ان زمینوں کا

فروخت کرنا جائز ہے۔مگر نہر کے پانی اور سمندر یا خشکی کے شکار کے سلسلے میں یہ بات جائز نہیں ہے۔

پس جب امام کو اراضی کے متعلق یہ اختیار حاصل ہے تو اس سے یہ دلالت خود مل گئی کہ ان زمینوں کا حکم بھی حکمران کے اختیار میں ہے اور یہ اراضی اس کے قبضہ میں اسی طرح ہیں جس طرح مسلمانوں کے دیگر اموال اس کے قبضہ میں ہیں۔اموال کو نہ تو کوئی معین طور پر رد کرسکتا ہے اور نہ کوئی شخص ان کا مالک بن سکتا ہے جب تک کہ حکمران مسلمانوں کی مصلحت خیال کرکے اس کو مالک بنادے۔تو جب حکمران شکار اور پانی کو فروخت نہیں کرسکتا اور نہ ہی کسی کو ان کا مالک بنا سکتا ہے تو ان دونوں اشیاء کے متعلق حکمران دوسرے لوگوں کی طرح ہے ان دونوں چیزوں کو حاصل کر لینے سے اس کی ملکیت لازم ہو جاتی ہے اس میں حکمران کا دخل نہیں۔روایات کی روشنی میں جو بات کہی گئی ہے اس سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک خوب ثابت ہوگیا۔

:اگر کوئی اس روایت سے استدلال کرے کہ لوگ زمین کو پتھر لگا کر روک لیتے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا جو مردہ زمین کو زندہ کرے وہ اس کی ہے۔

۵۱۹۴ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا وَيُوْنُسَ بْنَ يَزِيْدَ أَخْبَرَاهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رِجَالًا كَانُوْا يَتَحَجَّرُوْنَ -مِنَ الْأَرْضِ .

۵۱۹۴: سالم بن عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا جس نے مردہ زمین کو زندہ کیا وہ اسی کی ہے۔آپ نے یہ بات اس لئے فرمائی کیونکہ لوگ زمین کے اردگرد پتھر لگا کر اس کو روک لیتے تھے۔

۵۱۹۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ مِثْلَهُ.قِيْلَ لَهُ : لَا حُجَّةَ لَكَ فِيْ هٰذَا ، وَمَعْنٰى هٰذَا -عِنْدَنَا -عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ، مِنْ مَعْنَى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ.وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ مُرَادَهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هُوَ مَا ذَكَرْنَاهُ

۵۱۹۵: زہری نے سالم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں۔ہمارے ہاں اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے ارشاد نبوت "من احيى ارضا ميتة فهى له" میں ذکر کیا ہے۔بلکہ اس کے علاوہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے ظاہر کے خلاف روایت وارد ہے جو ہمارے بیان کردہ مفہوم کی تائید کرتی ہے۔روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

:اس روایت میں تمہارے لئے کوئی دلیل نہیں۔ہمارے ہاں اس کا مفہوم وہی ہے جو ہم نے ارشاد نبوت "من احیٰ ارضا ميتة فهى له" میں ذکر کیا ہے۔بلکہ اس کے علاوہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے ظاہر کے خلاف روایت وارد

ہے جو ہمارے بیان کردہ مفہوم کی تائید کرتی ہے۔ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۵۱۹۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ :خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ، إِلَى عُمَرَ فَقَالَ :إِنَّ بِأَرْضِ الْبَصْرَةِ أَرْضًا لَا تَضُرُّ بِأَحَدٍ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلَيْسَتْ مِنْ أَرْضِ الْخَرَاجِ ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُقْطِعَنِيْهَا -، أَتَّخِذُهَا قَضْبًا وَزَيْتُوْنًا ، وَنَخْلًا فِيْ نَخِيلِي فَافْعَلْ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ أَحْدَثَ الْفَلَايَا بِأَرْضِ الْبَصْرَةِ .قَالَ :فَكَتَبَ عُمَرُ إِلَى أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ إِنْ كَانَتْ حِمًى -، فَأَقْطِعْهَا إِيَّاهُ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ لَمْ يَجْعَلْ لَهُ أَخْذَهَا ، وَلَا جَعَلَ لَهُ مِلْكَهَا إِلَّا بِإِقْطَاعِ خَلِيْفَتِهِ ذٰلِكَ الرَّجُلَ إِيَّاهَا ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَكَانَ يَقُوْلُ :لَهُ :وَمَا حَاجَتُكَ إِلَى إِقْطَاعِيْ إِيَّاكَ ، لِأَنَّ لَكَ أَنْ تُحْيِيَهَا دُوْنِيْ، وَتَعْمُرَهَا فَتَمْلِكُهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْإِحْيَاءَ عِنْدَ عُمَرَ ، هُوَ مَا أَذِنَ الْإِمَامُ فِيْهِ، لِلَّذِيْ يَتَوَلَّاهُ وَمَلَّكَهُ إِيَّاهُ .وَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۱۹۶: محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا کہ بصرہ کا ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا بصرہ کی سرزمین میں ایک جگہ ایسی ہے اگر آپ پسند کریں تو اسے میرے لئے خاص کر دیں میں اس میں سبزی' زیتون' کھجوریں لگا لوں گا۔ یہ پہلا شخص تھا جس نے بصرہ میں جنگل کو حاصل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ جگہ اگر چراگاہ ہے تو اسے اس شخص کے لئے مختص کر دیں۔ ذرا غور فرمائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کا لینا اور حاصل کرنا اپنے نائب کی تقسیم کے بغیر ناجائز قرار دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ فرماتے کہ میری تقسیم کی کیا حاجت ہے تم میری اجازت کے بغیر بھی اس کو لے سکتے ہو اور آباد کر کے مالک بن سکتے ہو یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ زمین آباد کرنے کے باوجود اسی کی ہوگی جس کے لئے حکمران اختیار دے گا اور مالک بنائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اثر بھی اس کی مزید تائید کرتا ہے ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات : ذرا غور فرمائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کا لینا اور حاصل کرنا اپنے نائب کی تقسیم کے بغیر ناجائز قرار دیا اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ فرماتے کہ میری تقسیم کی کیا حاجت ہے تم میری اجازت کے بغیر بھی اس کو لے سکتے ہو اور آباد کر کے مالک بن سکتے ہو یہ اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ زمین آباد کرنے کے باوجود اسی کی ہوگی جس کے لئے حکمران اختیار دے گا اور مالک بنائے گا۔

مزید تائیدی قول:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اثر بھی اس کی مزید تائید کرتا ہے ملاحظہ ہو۔

۵۱۹۷ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :لَنَا رِقَابُ الْأَرْضِ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ رِقَابَ الْأَرَضِيْنَ -كُلَّهَا إِلَى أَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَنَّهَا لَا تَخْرُجُ مِنْ أَيْدِيْهِمْ إِلَّا بِإِخْرَاجِهِمْ إِيَّاهَا إِلَى مَا رَأَوْا ، عَلَى حُسْنِ النَّظَرِ مِنْهُمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، فِيْ عِمَارَةِ بِلَادِهِمْ ، وَصَلَاحِهَا ، فَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۵۱۹۷: ابن عون نے محمد سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا زمینوں کی ملکیت ہمارے اختیار میں ہے۔ان آثار سے دلالت مل گئی کہ تمام زمینوں کی ملکیت مسلمان حکمران کو حاصل ہے ان کے ہاتھ سے اس وقت نکلے گی جب وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی آبادکاری اور بہتری کے لئے مسلمانوں کے حوالے کریں گے۔یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا تبصرہ: ان آثار سے دلالت مل گئی کہ تمام زمینوں کی ملکیت مسلمان حکمران کو حاصل ہے ان کے ہاتھ سے اس وقت نکلے گی جب وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کی آبادکاری اور بہتری کے لئے مسلمانوں کے حوالے کریں گے۔یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

تشریح :اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کی طرف ہے اس کو دلائل نقلیہ اور نظریہ سے اچھی طرح واضح کیا ہے کہ زمین افتادہ حاکم کی اجازت سے آبادکار کی ملکیت بنے گی اپنی مرضی سے قبضہ کر کے آباد کرنے سے اس کی ملکیت نہ بنے گی۔(مترجم)

بَابُ إِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑی سے گدھے کے ملاپ کا حکم

خلاصۃ المرام :

نمبر①: گھوڑی سے گدھے کے ملاپ کو بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا اور اس کی ممانعت کی ہے اس قول کو حضرت عمر بن عبدالعزیز، شعبی، ابن ابی حبیب مصری رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر②: جمہور علماء وفقہاء ائمہ اربعہ رحمہم اللہ نے اس میں کچھ بھی حرج قرار نہیں دیا۔

فریق اوّل کا مؤقف: گھوڑی اور گدھے کی جفتی کو بعض علماء نے حرام قرار دیا اس کی دلیل میں مندرجہ ذیل آثار کو پیش کیا۔

۵۱۹۸ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ أَبِيْ زَرِيْنٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : أَهْدَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً ، فَرَكِبَهَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ :لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ ، لَكَانَ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ.
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ .

۵۱۹۸:ابورزین نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ایک خچر ہدیۃً دی گئی آپ ﷺ نے اس پر سواری کی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر ہم گدھے سے گھوڑی کو جفتی کرائیں تو ہمارے لئے بھی اسی طرح کے جانور رہوں۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کام تو بے علم لوگ کرتے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الجهاد باب۵۳' نسائی فی الخیل باب۱۰' مسند احمد ۱' ۷۸/۱۰۰' ۱۳۲/۱۵۸۔

۵۱۹۹ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

۵۱۹۹:عثمان بن علقمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۰۰ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ح .

۵۲۰۰:ربیع موذن نے اسد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۲۰۱ :وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ ، اِلَّا بِثَلَاثٍ :اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ . فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى هٰذَا، فَكَرِهُوْا اِنْزَاءَ الْحُمُرِ عَلَى الْخَيْلِ ، وَحَرَّمُوْا ذٰلِكَ وَمَنَعُوْا مِنْهُ، وَاحْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا ، وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكْرُوْهًا ، لَكَانَ رُكُوْبُ الْبِغَالِ مَكْرُوْهًا ، لِأَنَّهُ لَوْلَا رَغْبَةُ النَّاسِ فِي الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهِمْ اِيَّاهَا ، لَمَا أُنْزِيَتِ الْحُمُرُ عَلَى الْخَيْلِ .أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَمَّا نَهٰى عَنْ اِخْصَاءِ بَنِي آدَمَ ، كَرِهَ بِذٰلِكَ اتِّخَاذَ الْخُصْيَانِ ، لِأَنَّ فِي اتِّخَاذِهِمْ ، مَا يُحْمَلُ مِنْ تَخْصِيْصِهِمْ عَلَى اِخْصَائِهِمْ ، لِأَنَّ النَّاسَ اِذَا تَحَامَوْا اتِّخَاذَهُمْ ، لَمْ يَرْغَبْ أَهْلُ الْفِسْقِ فِيْ اِخْصَائِهِمْ .

۵۲۰۱:عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لوگوں کو چھوڑ کر کسی بات میں خاص نہیں کیا سوائے ان تین چیزوں کے۔مکمل وضو کرنا' صدقہ نہ کھانا' گھوڑی اور گدھے کا ملاپ نہ کرائیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ گدھے کی گھوڑی سے

جفتی مکروہ وحرام اور ممنوع ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا آثار ہیں۔علماء کی دوسری جماعت کہتی ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔اس کی عقلی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ مکروہ ہوتا تو خچر پر سواری بھی مکروہ ہوتی اگر لوگوں کی اس پر سواری میں رغبت نہ ہوتو لوگ یہ جفتی نہ کرائیں۔اس کی نظر یہ ہے کہ غلاموں کو خصی کرنا ممنوع ہے تو خصی غلاموں کی خرید وفروخت بھی منع ہے۔کیونکہ ان کی خریداری خصی کرنے کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔جب لوگ اس سے گریز کریں گے۔تو اہل فسق غلاموں کو خصی کرنے کی طرف رغبت نہیں کریں گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷' ترمذی فی الجهاد باب۲۳' نسائی فی الطهارۃ باب۱۰۵' الخیل باب۱۰' مسند احمد ۷۸/۱' ۲۲۵/۲۳٤' ۲٤۹۔

اخصاء کے متعلق عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد:

۵۲۰۲ : وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ :ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عِيسَى الذَّهَبِيُّ قَالَ :أُتِيَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بِخَصِيٍّ فَكَرِهَ أَنْ يَبْتَاعَهُ وَقَالَ :مَا كُنْتُ لِأُعِيْنَ عَلَى الْإِخْصَاءِ .فَكُلُّ شَيْءٍ فِي تَرْكِ كَسْبِهِ تَرْكٌ لِبَعْضِ أَهْلِ الْمَعَاصِي لِمَعْصِيَتِهِمْ فَلَا يَنْبَغِي كَسْبُهُ .فَلَمَّا أُجْمِعَ عَلَى إِبَاحَةِ اتِّخَاذِ الْبِغَالِ وَرُكُوْبِهَا ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ الَّذِي فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، لَمْ يُرَدْ بِهِ التَّحْرِيْمُ ، وَلٰكِنَّهُ أُرِيْدَ بِهِ مَعْنًى آخَرُ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُكُوْبِ الْبِغَالِ ،

۵۲۰۲: علاء بن عیسیٰ ذہبی کہتے ہیں عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پاس خصی غلام لایا گیا انہوں نے اس کی خریداری کو ناپسند کیا اور فرمایا یہ خصی پن کی اعانت کرنے والا نہیں۔اصول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کی کمائی چھوڑ دینے سے اہل معاصی کے گناہ چھوڑنے میں مددملتی ہو اس کا چھوڑنا ضروری ہے۔خچر کو خریدنا اور ان کو سواری کے لئے استعمال کرنا جب سب کے ہاں درست ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اثر اوّل میں ممانعت سے تحریمی مراد نہیں۔بلکہ اس سے دوسرا مفہوم مراد ہے۔

حاصل کلام: اصول یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کی کمائی چھوڑ دینے سے اہل معاصی کے گناہ چھوڑنے میں مددملتی ہو اس کا چھوڑنا ضروری ہے۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: خچر کو خریدنا اور ان کو سواری کے لئے استعمال کرنا جب سب کے ہاں درست ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اثر اوّل میں ممانعت سے تحریمی مراد نہیں۔بلکہ اس سے دوسرا مفہوم مراد ہے۔

خچر پر سواری کے متعلق روایات:

۵۲۰۳ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ ؟ . فَقَالَ : لَا وَاللّٰهِ ، مَا وَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ ، تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا ، وَهُوَ يَقُوْلُ : أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ .

۵۲۰۳: ابواسحاق نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے حضرت براءؓ سے کہا اے ابوعمارہ! تم حنین کے دن شکست کھا کر بھاگے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں اللہ کی قسم! جناب رسول اللہ ﷺ میدان سے نہیں بھاگے۔ لیکن جلد باز لوگ بھاگے۔ ان کو ہوازن نے تیروں سے آلیا۔ واقعۃً میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو سفید خچر پر سوار پایا جبکہ ابو سفیان بن حارثؓ خچر کی لگام تھامے ہوئے تھا۔ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر یہ کلمات تھے میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا (پوتا) ہوں (یعنی بزدل نہیں)۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب ٦١' ترمذی فی الجهاد باب ١٥' مسند احمد ٢٨٩/٤۔

۵۲۰۴ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۲۰۴: شعبہ نے ابواسحاق سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۲۰۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، مِثْلَهُ .

۵۲۰۵: زہیر بن ابی اسحاق نے حضرت براءؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۲۰۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَاهُ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، قَالَ : شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ ، فَلَزِمْتُ أَنَا وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ نُفَارِقْهُ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ أَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نَفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ .

۵۲۰۶: کثیر بن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ ان کے والد عباس بن عبدالمطلبؓ نے بتلایا کہ میں جناب رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ حنین کے دن موجود تھا۔ میں اور ابوسفیان بن حارثؓ رسول اللہ ﷺ سے لمحہ بھر بھی جدا نہیں ہوئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے جو فروہ بن نفاثہ جذامی نے بطور ہدیہ دی تھی۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ٧٦۔

۵۲۰۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ الْعَبَّاسِ ، عَنْ أَبِيهِ ، نَحْوَهُ.

۵۲۰۷: زہری نے کثیر بن عباس سے انہوں نے اپنے والد محترم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۲۰۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا الْحَارِثُ بْنُ حُصَيْنٍ ، قَالَ : ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ .

۵۲۰۸: قاسم بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حنین کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور جناب رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے۔

۵۲۰۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ ، عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ، عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ ، وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ .

۵۲۰۹: سلیمان بن عمرو بن احوص نے اپنی والدہ محترمہ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو نحر کے دن جمرہ عقبہ کے پاس اس وقت دیکھا جبکہ آپ اپنے خچر پر سوار تھے۔

۵۲۱۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ ، وَهُوَ رَاكِبٌ عَلَى بَغْلَتِهِ .

۵۲۱۰: عبداللہ بن بشر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں آئے اس وقت آپ اپنے خچر پر سوار تھے۔

۵۲۱۱ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ : ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ : ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ

شَهْبَاءَ ، فَمَرَّ عَلٰی حَائِطٍ لِبَنِی النَّجَّارِ ، فَإِذَا قَبْرٌ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ، فَحَاصَتْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوْا ، لَدَعَوْتُ اللّٰهَ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ .

۵۲۱۱: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ اپنے شہباء نامی خچر پر سوار تھے۔ آپ کا گزر بنی نجار کے ایک احاطہ کے پاس سے ہوا۔ اچانک ایک قبر کو پایا قبر والے کو عذاب ہو رہا تھا۔ آپ کا خچر ڈر گیا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس بات کا خطرہ نہ ہوتا کہ تم قبور میں دفن کرنا بند کر دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذاب قبر سنا دیتا۔

تخریج : مسلم فی الجنة ٦٨/٦٧ ' نسائی فی الجنائز باب ١١٤ ' مسند احمد ١٠٣/٣ ' ٢٠١ ' ٢٧٣ ' ٢٨٤۔

۵۲۱۲ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى ، قَالَ :ثَنَا فَائِدٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى بَغْلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْبَاءَ ، وَكَانَتْ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ .

۵۲۱۲: عبید اللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خچر شہباء دیکھا ہے۔ وہ علی بن حسین (امام زین العابدین رحمہ اللہ) کے پاس تھا۔

۵۲۱۳ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيْلًا فِيهِ فَمَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءَ.

۵۲۱۳: ایاس بن سلمہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ حنین میں شرکت کی پھر انہوں نے طویل روایت بیان کی۔ اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ غزوہ حنین میں بھاگتے ہوئے میرا گزر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا جبکہ آپ اپنے شہباء نامی خچر پر سوار تھے۔

۵۲۱۴ :حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِلَالٍ ، عَنْ أَسْلَمَ بْنِ أَبِيْ عِمْرَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَتَهُ، فَاتَّبَعْتُهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .فَقَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

۵۲۱۴: اسلم بن ابی عمران نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار

ہوئے۔ میں اس کے پیچھے ہولیا پھر انہوں نے روایت ذکر کی۔ متواتر روایات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا خچر پر سوار ہونا ثابت ہے جس سے خچر کی سواری کا مباح ہونا ثابت ہوگیا۔ خچر پر سواری کے مباح ہونے پر حضرت کی روایات ملاحظہ ہوں۔

حاصل روایات: متواتر روایات سے جناب رسول اللہ ﷺ کا خچر پر سوار ہونا ثابت ہے جس سے خچر کی سواری کا مباح ہونا ثابت ہوگیا۔

خچر پر سواری کے مباح ہونے پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۲۱۵ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَشْوَعَ عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِبَغْلَةٍ يَوْمَ الْأَضْحٰى فَرَكِبَهَا ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتّٰى أَتَى الْجَبَّانَةَ .

۵۲۱۵: حنش بن معتمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ عیدالاضحیٰ کے دن ان کے لئے ایک خچر لایا گیا پس آپ اس پر سوار ہوئے اور تکبیر کہتے رہے یہاں تک کہ صحرا میں پہنچے۔

اللغات: الجبانة۔ صحراء۔ بلند ہموار بے درخت زمین۔

۵۲۱۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى بَغْلَةٍ بَيْضَاءَ ، يُرِيْدُ الصَّلَاةَ ،فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَخَذَ بِخِطَامِ بَغْلَتِهٖ، فَسَأَلَهٗ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ ، فَقَالَ هُوَ يَوْمُكَ هٰذَا، خَلِّ سَبِيْلَهَا . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؟ قِيْلَ لَهٗ :قَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنَاهُ إِنَّ الْخَيْلَ قَدْ جَاءَ فِي ارْتِبَاطِهَا ، وَاكْتِسَابِهَا ، وَعَلَفِهَا الْأَجْرُ ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْبِغَالِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُنْزٰى فَرَسٌ عَلٰى فَرَسٍ ، حَتّٰى يَكُوْنَ عَنْهُمَا مَا فِيْهِ الْأَجْرُ ، وَيَحْمِلُ حِمَارًا عَلٰى فَرَسٍ فَيَكُوْنُ عَنْهُمَا بَغْلٌ لَا أَجْرَ فِيْهِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ أَيْ لِأَنَّهُمْ يَتْرُكُوْنَ بِذٰلِكَ إِنْتَاجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهِ الْأَجْرُ ، وَيُنْتِجُوْنَ مَا لَا أَجْرَ فِي ارْتِبَاطِهٖ . فِيْمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوَابِ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ ،

۵۲۱۶: یحییٰ بن جزار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ یوم نحر کو اپنے سفید خچر پر سوار ہو کر نکلے۔ آپ نماز کے لئے جا رہے تھے تو ایک آدمی نے خچر کی لگام تھام لی اور آپ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ حج اکبر کا دن کون سا ہے

تو آپ نے فرمایا وہ تمہارا یہی دن ہے۔ اس نے آپ کا راستہ چھوڑ دیا۔ اس بات کا کیا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون" اہل علم سے اسی قسم کا معنی منقول ہے "ان الخیل قد جاء فی ارتباطھا و اکتسابھا" کہ گھوڑے کو باندھنے' حاصل کرنے' چارہ ڈالنے میں اجر ہے اور خچر میں یہ اجر منقول نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کا ملاپ اسی جنس سے ہوتا کہ اس سے پیدا شدہ بچے میں اجر ہو اور اگر گدھے کو گھوڑی پر جفتی کرائیں گے تو اس سے خچر پیدا ہوگا جس میں کوئی اجر نہیں۔ ان لوگوں کو بے علم کہا کیونکہ اس جفتی سے اس جانور کو حاصل کیا جس کے پالنے میں اجر نہیں اور اس کو چھوڑا جس میں اجر ہے۔

سوال: اس بات کا کیا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انما یفعل ذلک الذین لا یعلمون"

جواب: اہل علم سے اسی قسم کا معنی منقول ہے "ان الخیل قد جاء فی ارتباطھا و اکتسابھا" کہ گھوڑے کو باندھنے' حاصل کرنے' چارہ ڈالنے میں اجر ہے اور خچر میں یہ اجر منقول نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کا ملاپ اسی جنس سے ہوتا کہ اس سے پیدا شدہ بچے میں اجر ہو اور اگر گدھے کو گھوڑی پر جفتی کرائیں گے تو اس سے خچر پیدا ہوگا جس میں کوئی اجر نہیں۔ ان لوگوں کو بے علم کہا کیونکہ اس جفتی سے ایسا جانور حاصل کیا جس کے پالنے میں اجر نہیں اور اس کو چھوڑا جس میں اجر ہے۔

گھوڑا پالنے پر ثواب کی روایات:

۵۲۱۷: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْلِ ، فَقَالَ هِيَ لِثَلَاثَةٍ : لِرَجُلٍ أَجْرٌ ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ ، وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ ، فَأَمَّا مَنْ رَبَطَهَا عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، فَإِنَّهُ لَوْ طَوَّلَ لَهَا فِيْ مَرْجٍ خَصِيْبٍ ، أَوْ رَوْضَةٍ خَصِيْبَةٍ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٍ ، وَعَدَدَ أَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ ، وَلَوْ انْقَطَعَ طُوْلُهَا ذٰلِكَ فَاعْتَلَتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ ، كَتَبَ اللّٰهُ عَدَدَ آثَارِهَا حَسَنَاتٍ ، وَلَوْ مَرَّتْ بِنَهْرٍ عَجَاجٍ لَا يُرِيْدُ السَّقْيَ بِهِ ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ ، وَمَنْ ارْتَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ رِقَابِهَا وَظُهُوْرِهَا ، كَانَتْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ، وَمَنْ ارْتَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنَوَاءً عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، كَانَتْ لَهُ بُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالُوْا : فَالْحُمُرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ : لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

۵۲۱۷: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھوڑے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگوں کے لئے۔ باعث اجر' باعث ستر' باعث بوجھ ہے۔ پہلا شخص

جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کی تیاری کے لئے گھر میں گھوڑا باندھے اور اس کو عرصہ تک سرسبز و شاداب چراگاہ یا سرسبز باغ میں رکھتا ہے تو جس قدر وہ کھاتا ہے اور جس قدر وہ لید کرتا ہے۔ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نیکیاں لکھتا ہے اور اگر وہ زیادہ دیر نہ چرے بلکہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھے تو اس کے قدموں کے نشانات کے مطابق اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اگر وہ ٹھاٹھیں مارتے دریا سے گزرے اور پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو لیکن اس نے پی لیا تو جس قدر اس نے پانی پیا اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اسی شخص کے لئے نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

نمبر②: اور جو شخص گھوڑے کو مالداری کے حصول اور دوسروں کے آگے دست سوال سے بچنے کے لئے کرتا ہے پھر اس کی گردن اور پشت میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھلاتا وہ گھوڑا اس کے لئے جہنم کی آگ سے آڑ اور رکاوٹ کا باعث ہے۔

نمبر③: گھوڑے کو تکبر کے لئے باندھنے والا اور مسلمانوں سے دشمنی کی خاطر باندھنے والا ہو۔ تو وہ گھوڑا قیامت کے دن اس کے لئے بوجھ ہوگا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ گدھوں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ گدھوں کے متعلق مجھ پر ایک آیت کے سواء کچھ بھی نازل نہیں ہوا جو شخص ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو آدمی ایک ذرہ کے برابر برائی کرے گا وہ بھی اسے پا لے گا۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب٤٨' والاعتصام باب٢٤' مسلم فی الزكاة ٢٤/٢٦' ترمذی فی فضائل الجهاد باب١٠' نسائی فی الخيل باب١' ابن ماجه فی الجهاد باب١٤' مالك فی الجهاد ٣' مسند احمد ٢٦٢/٢۔

۵۲۱۸ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۲۱۸: ابو صالح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۲۱۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۵۲۱۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں سے بھلائی وابستہ ہے۔

تخریج : بخاری فی المناقب باب٢٨' مسلم فی الزكاة ٢٥' الامره ٩٦/٩٩' ابو داؤد فی الجهاد باب٤١' ابن ماجه فی التجارات باب٢٩' الجهاد باب١٤' دارمی فی الجهاد باب٣٣' مالك فی الجهاد ٤٤' مسند احمد ١٨١/٥۔

۵۲۲۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ .

۵۲۲۰: نافع نے ابن عمر سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۲۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .

۵۲۲۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۲۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .

۵۲۲۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۲۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ سَعِيْدًا الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، اِيْمَانًا بِاللّٰهِ، وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِ اللّٰهِ، كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ، وَرَوْثُهُ، حَسَنَاتٍ فِيْ مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

۵۲۲۳: سعید مقبری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں گھوڑا باندھا۔ اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا اور اس کے وعدوں پر یقین کرنے والا تھا۔ تو اس گھوڑے کا سیر ہونا' لید کرنا' کل قیامت کے روز اس کے میزان میں حسنات کا باعث ہوگا۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب ٤٥' نسائی فی الخیل باب ١١' مسند احمد ٣٧٤/٢۔

۵۲۲۴ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيْمٍ ، عَنِ الْحُصَيْنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْمَهْدِيِّ ، عَنْ أَبِي الْمُصَبِّحِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ وَالنَّيْلُ ، اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَقَلِّدُوْهَا، وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْأَوْتَارَ .

۵۲۲۴: ابوالمصبح نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی اور ثواب کا حصول لکھ دیا گیا ان کو قلادہ ڈالو تانت کا قلادہ مت ڈالو۔

۵۲۲۵ :حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ .

۵۲۲۵: ابوزرعہ نے جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ

گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے اجر اور خیر لکھ دی گئی ہے۔

۵۲۲۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ يُوْنُسَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۲۲۶: یزید بن زریع نے یونس سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۵۲۲۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ زِيَادُ بْنُ نُعَيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا كَبْشَةَ يُحَدِّثُ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ ، وَأَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا ، وَالْمُنْفِقُ عَلَيْهَا كَالْبَاسِطِ يَدَيْهِ بِالصَّدَقَةِ .

۵۲۲۷: زیاد بن نعیم کہتے ہیں کہ میں نے صحابی ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی لکھ دی ہے اور ان کو رکھنے والے ان پر مشقت برداشت کرتے رہیں گے۔ ان پر خرچ کرنے والا اس طرح ہے جیسا سخاوت کے دونوں ہاتھ پھیلانے والا ہو۔

۵۲۲۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ وَابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ . فَقِيْلَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، مِمَّ ذٰلِكَ ؟ قَالَ الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَزَادَ فِيْهِ ابْنُ إِدْرِيْسَ وَالْإِبِلُ عِزٌّ لِأَهْلِهَا ، وَالْغَنَمُ بَرَكَةٌ .

۵۲۲۸: حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلائی گھوروں کی پیشانی سے وابستہ ہے۔ آپ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! یہ کس طرح؟ فرمایا قیامت تک ثواب اور مال غنیمت ملتا رہے گا اور ابن ادریس کی روایت میں یہ اضافہ بھی موجود ہے اونٹ اونٹوں والوں کے لئے عزت کا باعث ہیں اور بکریاں برکت کا باعث ہیں۔

۵۲۲۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ ، قَالَ : ثَنَا فِطْرٌ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، قَالَ : وَقَفَ عَلَيْنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ وَنَحْنُ فِيْ مَجْلِسِنَا ، فَحَدَّثَنَا فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۵۲۲۹: ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ہمارے پاس عروہ بارقی رضی اللہ عنہ آ کر کھڑے ہوئے جبکہ ہم اپنی مجلس میں تھے اور ہمیں فرمانے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود فرماتے سنا کہ بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک کے

لئے وابستہ کردی گئی ہے۔

۵۲۳۰ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي اِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .

۵۲۳۰: عیزار بن حریث نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۲۳۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَامِرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ .

۵۲۳۱: جابر بن عامر نے حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے آخر میں یہ اضافہ بھی ہے اجراور غنیمت ملے گا۔

۵۲۳۲ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَفْطَسُ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُرَشِيُّ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ نُفَيْلٍ السَّكُوْنِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَأَهْلُهَا مُعَانُوْنَ عَلَيْهَا . فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَمَا مَعْنَى اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ هَاشِمٍ بِالنَّهْيِ عَنْ اِنْزَاءِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ ؟ قِيْلَ لَهُ :

۵۲۳۲: جبیر بن نفیر نے بیان کیا کہ مجھے سلمہ بن قیس سکونی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ گھوڑوں کی پیشانیوں سے خیر قیامت تک کے لئے منسلک کر دی گئی اور گھوڑا رکھنے والے ان پر مشقت اٹھاتے رہیں گے۔ گزشتہ روایات میں بنی ہاشم کو گدھے کی گھوڑی پر جفتی سے کیوں منع فرمایا گیا۔ اس خصوصیت کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کے جواب میں کہیے بنی ہاشم میں گھوڑوں کی قلت تھی اس وجہ سے ان کو گھوڑے کی نسل بڑھانے کی ترغیب اور خچر کی نسل کشی سے منع کیا گیا جیسا اس اثر میں موجود ہے۔

ایک سوال اور اس کا جواب:

گزشتہ روایات میں بنی ہاشم کو گدھے کی گھوڑی پر جفتی سے کیوں منع فرمایا گیا۔ اس خصوصیت کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بنی ہاشم میں گھوڑوں کی قلت تھی اس وجہ سے ان کو گھوڑے کی نسل بڑھانے کی ترغیب اور خچر کی نسل کشی سے منع کیا گیا جیسا اس اثر میں موجود ہے۔

۵۲۳۳ :لِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُرَجَّى ، هُوَ ابْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْجَهْضَمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِثَلَاثٍ :أَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَأَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ . قَالَ :فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ ، فَحَدَّثْتُه ، فَقَالَ :صَدَقَ ، كَانَتِ الْخَيْلُ قَلِيْلَةً فِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ فَأَحَبَّ أَنْ تَكْثُرَ فِيْهِمْ .فَبَيَّنَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَسَنِ -بِتَفْسِيْرِهِ هٰذَا -الْمَعْنَى الَّذِي لَهُ اخْتَصَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ هَاشِمٍ أَنْ لَا تَنْزُوْا الْحِمَارَ عَلَى فَرَسٍ ، وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيْمِ ، وَإِنَّمَا كَانَتِ الْعِلَّةُ ، قِلَّةَ الْخَيْلِ فِيْهِمْ ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الْعِلَّةُ ، وَكَثُرَتِ الْخَيْلُ فِيْ أَيْدِيْهِمْ ، صَارُوْا فِيْ ذٰلِكَ كَغَيْرِهِمْ .وَفِي اخْتِصَاصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ ، دَلِيْلٌ عَلَى إِبَاحَتِهِ إِيَّاهُ لِغَيْرِهِمْ .وَلَمَّا كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِي ارْتِبَاطِ الْخَيْلِ ، مَا ذَكَرْنَا مِنَ الثَّوَابِ وَالْأَجْرِ ، وَسُئِلَ عَنْ ارْتِبَاطِ الْحَمِيْرِ ، فَلَمْ يَجْعَلْ فِي ارْتِبَاطِهَا شَيْئًا ، وَالْبِغَالُ الَّتِيْ هِيَ خِلَافُ الْخَيْلِ مِثْلُهَا -كَانَ مِنْ تَرْكِ أَنْ تُنْتِجَ مَا فِي ارْتِبَاطِهِ وَكَسْبِهِ ثَوَابٌ ، وَأَنْتَجَ مَا لَا ثَوَابَ فِي ارْتِبَاطِهِ وَكَسْبِهِ ، مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، إِبَاحَةُ نَتْجِ الْبِغَالِ لِبَنِيْ هَاشِمٍ ، وَغَيْرِهِمْ ، وَإِنْ كَانَ إِنْتَاجُ الْخَيْلِ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .كِتَابُ وُجُوْهِ الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ . وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَكَانَ مَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْأُوْلَى ، هُوَ فِيْمَا صَالَحَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ أَهْلَ الشِّرْكِ مِنَ الْأَمْوَالِ ، وَفِيْمَا أَخَذُوْهُ مِنْهُمْ فِيْ جِزْيَةِ رِقَابِهِمْ ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .وَكَانَ مَا ذَكَرَهُ فِي الْآيَةِ الثَّانِيَةِ ، هُوَ خُمُسُ مَا غَلَبُوْا عَلَيْهِ بِأَسْيَافِهِمْ ، وَمَا أَشْبَهَهُ، مِنَ الرِّكَازِ الَّذِيْ جَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلَى لِسَانِ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْخُمُسَ ، وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۳۳: عبیداللہ بن عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے ہمیں خاص کیا ہے۔صدقہ نہ کھائیں' مکمل وضو کریں' گھوڑی اور گدھے کا ملاپ نہ کرائیں۔راوی کہتے ہیں کہ میں

عبداللہ بن حسن سے ملا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور میں نے ان کو یہ حدیث سنائی (اور اس کا معنی دریافت کیا) تو فرمانے لگے آپ نے سچ فرمایا بنو ہاشم میں گھوڑوں کی قلت تھی پس آپ نے چاہا کہ ان کی نسل کشی ہوتا کہ وہ زیادہ ہو جائیں۔عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ نے اپنی وضاحت سے بتلا دیا کہ بنو ہاشم کو اس سلسلہ میں خاص کرنے کی وجہ یہ نہیں کہ گدھے کی جفتی حرام ہے بلکہ اس کی وجہ بنی ہاشم میں گھوڑوں کی قلت ہے۔ جب وہ علت ختم ہوگئی تو حکم بھی ختم ہوگیا اس میں وہ دوسرں کی طرح ہوگئے اور نہی میں خاص کر دینا یہ بھی دوسروں کے لئے اباحت کی دلیل بن گیا۔ جب کہ گھوڑے کو پالنے میں اتنا بڑا ثواب واجر ہے اور گدھے کے باندھنے کا اجر تو ذکر نہیں فرمایا مگر ان کے باندھنے کو گناہ بھی قرار نہیں دیا گیا اور خچر بھی گدھے کی طرح ہے تو وہ آدمی جب اس کی نسل کشی کو ترک کر کے جس کی نسل کشی میں ثواب ہی ثواب ہے۔اس کی نسل کشی کا سلسلہ جاری کرے جس میں ثواب نہیں تو ایسا آدمی بے علم کہلانے کا حقدار ہے کہ نری خیر کو چھوڑ کر وقتی معمولی فائدے کو اپنانے والا ہے۔آخری اثر سے بنی ہاشم کے لئے بھی خچر کی نسل کشی کا جواز ثابت اور دوسروں کے لئے تو پہلے بھی درست ہی تھا۔اگر چہ گھوڑے کی نسل کشی افضل ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جس مال کا ذکر فرمایا ہے اس کا تعلق اس مال سے ہے جس کو مسلمان مشرکین سے بطور صلح حاصل کریں اور وہ مال جس کو ان سے بطور جزیہ جانوں کے بدلے میں لیا جائے اور اسی قسم کے جو دوسرے اموال ہیں اور آیت دوم میں جس مال کا تذکرہ ہے اس سے مراد وہ مال ہے جو تلواروں کے ذریعہ غلبہ سے حاصل ہو۔ یا مدفون خزانہ ہو اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے پانچواں حصہ مقرر کیا اور اس سلسلہ میں متواتر روایات پائی جاتی ہیں۔دو روایات بطور نمونہ ذکر کی جاتی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاة باب۱۲۷' ترمذی فی الجهاد باب۲۳' نسائی فی الطهارة والخیل باب۱۰' مسند احمد ۷۸/۱۔

حاصل کلام: نمبر①: عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ نے اپنی وضاحت سے بتلا دیا کہ بنو ہاشم کو اس سلسلہ میں خاص کرنے کی وجہ یہ نہیں کہ گدھے کی جفتی حرام ہے بلکہ اس کی وجہ بنی ہاشم میں گھوڑوں کی قلت ہے۔ جب وہ علت ختم ہوگئی تو حکم بھی ختم ہوگیا اس میں وہ دوسرں کی طرح ہوگئے۔

نمبر②: اور نہی میں خاص کر دینا یہ بھی دوسروں کے لئے اباحت کی دلیل بن گیا۔

نمبر③: جب کہ گھوڑے کو پالنے میں اتنا بڑا ثواب واجر ہے اور گدھے کے باندھنے کا اجر تو ذکر نہیں فرمایا مگر ان کے باندھنے کو گناہ بھی قرار نہیں دیا گیا اور خچر بھی گدھے کی طرح ہے تو وہ آدمی جب اس کی نسل کشی کو ترک کر کے جس کی نسل کشی میں ثواب ہی ثواب ہے۔اس کی نسل کشی کس سلسلہ جاری کیا جس میں ثواب نہیں وہ ایسا آدمی بے علم کہلانے کا حقدار ہے کہ نری خیر کو چھوڑ کر وقتی معمولی فائدے کو اپنانے والا ہے۔

آخری اثر سے بنی ہاشم کے لئے بھی خچر کی نسل کشی کا جواز ثابت اور دوسروں کے لئے تو پہلے بھی درست ہی تھا۔ اگرچہ گھوڑے کی نسل کشی افضل ہے یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے اس مؤقف کو ثابت کیا کہ جس طرح خچر کی سواری اور اس کو پالنا درست ہے اسی طرح اس کی نسل کشی بھی حرام نہیں بلکہ درست و جائز ہے۔ (مترجم)

فئی اور غنیمتوں کے خمس کی اقسام

خلاصۃ المرام: فئی کے متعلق دو آراء ہیں:

نمبر ①: جمہور علماء رحمہم اللہ کا قول یہ ہے کہ اس کو تمام مسلمانوں پر بلاتفریق فقیر و غنی اور مجاہدین و حکام اور عام آفات اور پلوں وغیرہ کے رفاہی کاموں میں صرف کیا جائے گا۔

نمبر ②: امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ اس میں خمس ہوگا اور خمس آیت غنائم کے مذکورین میں صرف کریں گے باقی اجتہاد امام پر موقوف ہے۔ بدایۃ المجتہد ۵'۴'۳۱' دوسرا مسئلہ خمس غنیمت۔ آیت میں مذکور مصارف پر خرچ ہوگا۔ اب آپ کی وفات کے بعد اس کے متعلق اختلاف ہے پہلا قول۔ جناب رسول اللہ ﷺ اور ذوی القربیٰ کا حصہ آپ کی وفات کی وجہ سے ساقط ہوا اب تین حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ذوی القربیٰ کا حصہ بقول امام شافعی بوجہ قرابت ہے ہر فقیر و غنی اس کا حق دار ہے اور احناف کے ہاں بوجہ نصرت حق ہے اور وہ ساقط ہے۔ (التعلیق ج۴ الرقات ج۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ما افاء اللہ ...... (الحشر:۷)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: واعلموا انما غنمتم من شیء ...... (الانفال:۲)

نمبر ①: اور جو اللہ تعالیٰ بستیوں والوں سے اپنے رسول اللہ ﷺ کو عطاء کرے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور قرابت والوں اور یتیموں اور مساکین' مسافروں کے لئے ہے۔

نمبر ②: اور جان جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو بلاشبہ اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور قرابت داروں اور یتیموں اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: اللہ تعالیٰ نے پہلی آیت میں جس مال کا ذکر فرمایا ہے اس کا تعلق اس مال سے ہے جس کو مسلمان مشرکین سے بطور صلح حاصل کریں اور وہ مال جس کو ان سے بطور جزیہ جانوں کے بدلے میں لیا جائے اور اسی قسم کے جو دوسرے اموال ہیں۔

اور آیت دوم میں جس مال کا تذکرہ ہے اس سے مراد وہ مال ہے جو تلواروں کے ذریعہ غلبہ سے حاصل ہو۔ یا مدفون خزانہ ہو اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی زبان سے پانچواں حصہ مقرر کیا اور اس سلسلہ میں متواتر روایات پائی جاتی ہیں۔

دو روایات بطور نمونہ ذکر کی جاتی ہیں۔

۵۲۳۴ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرِّكَازِ ، الْخُمُسُ .

۵۲۳۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دفن شدہ مال میں خمس یعنی پانچواں حصہ ہے۔

تخریج : بخاری فی المساقاة باب۳' والزکاة باب۶۶' مسلم فی الحدود ۴۶/۴۵' ابو داؤد فی اللقطه ۱۷۱۰' والامارة باب۴۰' والدیات باب۲۷' الترمذی فی الاحکام باب۳۷' ابن ماجه فی اللقطه باب۴' مالك فی الزکاة ۹' مسند احمد ۳۱۴/۱' ۱۸۰/۲' ۱۸۶' ۲۰۳' ۱۲۸/۳' ۳۳۵' ۳۳۶۔

۵۲۳۵ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ :يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، أَمَعَهُ أَبُوْ سَلَمَةَ ؟ فَقَالَ :إِنْ كَانَ مَعَهُ، فَهُوَ مَعَهُ فَكَانَ حُكْمُ جَمِيْعِ الْفَيْءِ ، وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ ، حُكْمًا وَاحِدًا .ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ تَأْوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ فَلِلّٰهِ وَفِي الْغَنِيْمَةِ فَأَنَّ لِلّٰهِ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ :قَدْ وَجَبَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ سَهْمٌ فِي الْفَيْءِ ، وَفِيْ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ ، فَجَعَلَ ذٰلِكَ السَّهْمَ فِيْ نَفَقَةِ الْكَعْبَةِ .وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ،

۵۲۳۵: سعید بن المسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ایک سائل کہنے لگا اے سفیان ابومحمد کیا ابوسلمہ ان کے ساتھ ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا اگر ابوسلمہ ان کے ساتھ ہوں تب بھی حکم میں ان کے ساتھ ہیں یعنی یہی حکم دینے والے ہیں۔تمام فئی کا یہی حکم ہے اور خمس غنائم بھی اسی حکم میں ہے۔لوگوں نے اس آیت فئی کے متعلق مختلف کلام کیا ہے۔ **واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسه والرسول ولذی القربی والیتامٰی والمساکین وابن السبیل**" (الایہ ۴۱ سورۃ الانفال) اسی طرح غنیمت کے متعلق بھی کلام کیا ہے۔فئی میں ایک حصہ لازم ہے اسی طرح غنیمت کے خمس میں بھی لازم ہے انہوں نے اس حصے کو بیت اللہ شریف پر خرچ کے لئے قرار دیا ہے۔انہوں نے یہ ابوالعالیہ سے روایت کی ہے۔

۵۲۳۶ :حَدَّثَنِيْ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ ، عَنِ الرَّبِيْعِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْغَنِيْمَةِ ، فَيَضْرِبُ بِيَدِهٖ، فَمَا وَقَعَ فِيْهَا مِنْ شَيْءٍ ، جَعَلَهُ لِلْكَعْبَةِ ، وَهُوَ سَهْمُ بَيْتِ اللّٰهِ، ثُمَّ يَقْسِمُ مَا بَقِيَ خَمْسَةً ، فَيَكُوْنُ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمٌ ، وَلِذِي الْقُرْبَى سَهْمٌ ، وَلِلْيَتَامَى سَهْمٌ ، وَلِلْمَسَاكِيْنِ سَهْمٌ ، وَلِابْنِ السَّبِيْلِ سَهْمٌ .قَالَ :وَالَّذِىْ جَعَلَهُ لِلْكَعْبَةِ ، هُوَ السَّهْمُ الَّذِىْ جَعَلَهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . وَذَهَبَ آخَرُوْنَ اِلَى مَا أَضَافَ اللّٰهُ -جَلَّ ثَنَاؤُهُ -اِلَى نَفْسِهِ مِنْ ذٰلِكَ ، أَنَّهُ مِفْتَاحُ كَلَامٍ ، افْتَتَحَ بِهِ مَا أَمَرَ مِنْ قِسْمَةِ الْفَيْءِ ، وَخَمَّسَ الْغَنَائِمَ فِيْهِ، قَالُوْا :وَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا .

۵۲۳۶: میری طرف علی بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے لکھا کہ مجھے ابوعبیداللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال غنیمت لایا جاتا تو آپ اس میں ہاتھ ڈالتے اس میں سے جو کچھ ہاتھ میں آجاتا اس کو بیت اللہ شریف کے لئے قرار دے دیتے وہ بیت اللہ شریف کا حصہ ہوتا پھر جو کچھ بچتا اس کو پانچ حصوں میں تقسیم فرماتے۔ایک حصہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک حصہ آپ کے قرابت داروں کے لئے ایک حصہ یتیموں کے لئے۔ایک حصہ محتاجوں کے لئے اور ایک حصہ مسافروں کے لئے بیت اللہ شریف کے لئے وہی حصہ مقرر فرماتے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتا۔آیت میں فان للہ خمسہ الایہ اس میں جس حصے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے تو نسبت آغاز کلام کے لئے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے غنائم کے خمس کی تقسیم کے حکم کی ابتداء فرمائی اور جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے اس کا یہی مقصد ہے کہ کلام کا آغاز کرنے کے لئے یہ نسبت ذکر کی (کیوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس خمس کو تقسیم کرنے والے ہیں) یہ بات حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۲۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْن سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ رَاشِدٍ الْبَصْرِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْكُوْفِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، قَالُوْا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تُقْسَمُ عَلَى خَمْسَةِ أَخْمَاسٍ ، فَأَرْبَعَةٌ مِنْهَا لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهَا ، وَخُمُسٌ وَاحِدٌ يُقْسَمُ عَلَى أَرْبَعَةٍ ، فَرُبْعٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِذِي الْقُرْبَى ، يَعْنِي :قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَا كَانَ لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ ، فَهُوَ لِقَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا ، وَالرُّبْعُ الثَّانِي لِلْيَتَامَى ،وَالرُّبْعُ الثَّالِثُ لِلْمَسَاكِيْنِ ، وَالرُّبْعُ الرَّابِعُ لِابْنِ السَّبِيْلِ ، وَهُوَ الضَّيْفُ الْفَقِيْرُ الَّذِىْ يَنْزِلُ الْمُسْلِمِيْنَ . وَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ مِفْتَاحُ كَلَامٍ ، وَأَنَّ قَوْلَهُ وَلِلرَّسُوْلِ يَجِبُ بِهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ سَهْمٌ ، وَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ إِلَى مَنْ ذَكَرَهُ فِيْ آيَةِ خُمُسِ الْغَنَائِمِ جَمِيْعًا .وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

۵۲۳۷: علی بن ابی طلحہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ مال غنیمت پانچ حصوں میں تقسیم کیا جاتا چار حصے غازیوں کے ہوتے اور ایک خمس چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا۔ ایک چوتھائی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آپ کے قرابت والوں کے لئے ہوتا یعنی جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہوتا وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں کے لئے ہوتا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس میں سے کوئی چیز نہ لیتے تھے۔ دوسرا چوتھائی یتیموں اور تیسرا چوتھائی مساکین اور چوتھا چوتھائی مسافروں کے لئے اس سے مراد وہ فقیر مہمان ہیں جو مسلمانوں کے پاس آئے۔ آیت "فان لله خمسه" یہ تو افتتاح کلام کے لئے ہے اور للرسول کے الفاظ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک حصہ کا لازم کرنا مراد ہے اور اسی طرح غنائم کے خمس میں جن تمام کا تذکرہ ہوا ان کے لئے حصہ کو لازم کرنا مراد ہے اور یہ حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ روایت یہ ہے۔

تیسرا قول: آیت "فان لله خمسه" یہ تو افتتاح کلام کے لئے ہے اور للرسول کے الفاظ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک حصہ کا لازم کرنا مراد ہے اور اسی طرح غنائم کے خمس میں جن تمام کا تذکرہ ہوا ان کے لئے حصہ کو لازم کرنا مراد ہے اور یہ حسن بن محمد بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۵۲۳۸ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، مُوْسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح .

۵۲۳۸: موسیٰ بن مسعود نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

۵۲۳۹ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ الْآيَةَ .قَالَ :أَمَّا قَوْلُهُ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ فَهُوَ مِفْتَاحُ كَلَامِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ .فَاخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ قَائِلٌ :سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ .وَقَالَ قَائِلٌ :سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ. ثُمَّ أَجْمَعَ رَأْيُهُمْ عَلٰى أَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعِدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ

اِمَارَةِ أَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِیْمَا یُقْسَمُ عَلَیْهِ الْفَیْءُ وَخُمُسُ الْغَنَائِمِ هٰذَا الِاخْتِلَافِ ، فَقَالَ كُلُّ فَرِیْقٍ مِنْهُمْ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ .وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِیْ ذٰلِكَ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ فِیْهِ قَوْلًا صَحِیْحًا .فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ الَّذِیْنَ ذَهَبُوْا اِلٰی أَنَّهُمَا یُقْسَمَانِ عَلٰی سِتَّةِ أَسْهُمٍ ، وَجَعَلُوْا مَا أَضَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی نَفْسِهِ مِنْ ذٰلِكَ یَجِبُ بِهٖ سَهْمٌ ، یُصْرَفُ فِیْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰی ، كَمَا ذَكَرُوْا ، هَلْ لَهُ مَعْنًی أَمْ لَا ؟ فَرَأَیْنَا الْغَنِیْمَةَ قَدْ كَانَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰی مَنْ سِوٰی هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنَ الْأُمَمِ ، ثُمَّ أَبَاحَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ رَحْمَةً مِنْهُ اِیَّاهَا وَتَخْفِیْفًا مِنْهُ عَنْهَا ، وَجَاءَ تْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۳۹: عبداللہ بن المبارک نے سفیان ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے نقل کیا ہے کہ میں نے حسن بن محمد بن علی رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق دریافت کیا۔ واعلموا انما غنمتم من شئ فان للّٰہ۔ الایۃ وہ کہنے لگے "فان للّٰہ خمسہ" یہ ابتدا کلام ہے دنیا و آخرت میں کلام کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے ہے۔ وللرسول ولذی القربی الایۃ۔ جناب رسول اللہ ﷺ اور ذی القربیٰ یتامیٰ مساکین اور مسافروں کا تذکرہ حصوں کی تقسیم کے لئے ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کا حصہ باقی ہوگا یا نہیں۔ اس کے متعلق دو رائے ہوئیں۔ ذوالقربیٰ کا حصہ خلفاء کے قرابت داروں کے لئے ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کے لئے ہوگا۔ پھر اس پر اتفاق صحابہ ہوا کہ یہ دونوں حصے گھوڑے اور جہاد کے اسلحہ کے لئے استعمال ہوں گے۔ یہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں تھا۔ اب جبکہ فئی اور خمس غنائم کی تقسیم میں یہ اختلاف ہوا اور ہر فریق نے وہ بات کہی جس کا ہم نے تذکرہ کیا تو اب ضروری ہو گیا کہ ہم ان کے اقوال سے صحیح قول سامنے لائیں۔ پس ہم نے اولاً اس قول کا جائزہ لیا جو اس کو چھ حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والے حصہ کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا لازم کیا (بیت اللہ کے لئے) جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا کیا اس کا کوئی مطلب بنتا ہے یا نہیں۔ پس ہم نے غور کیا کہ اس امت کے علاوہ دیگر امتوں پر غنیمت کا استعمال حرام تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت کرتے ہوئے اور اس امت پر تخفیف کرتے ہوئے اس کو حلال فرمایا اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے کئی آثار وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کا حصہ باقی ہوگا یا نہیں۔ اس کے متعلق دو رائے ہوئیں۔

نمبر ①: ذوالقربیٰ کا حصہ خلفاء کے قرابت داروں کے لئے ہے۔

نمبر ②: جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کے لئے ہوگا۔ پھر اس پر اتفاق صحابہ ہوا کہ یہ دونوں حصے گھوڑے اور جہاد کے اسلحہ کے لئے استعمال ہوں گے۔ یہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں تھا۔ اب جبکہ فئی اور خمس غنائم کی تقسیم

میں یہ اختلاف ہوا اور ہر فریق نے وہ بات کہی جس کا ہم نے تذکرہ کیا تو اب ضروری ہو گیا کہ ہم ان کے اقوال سے صحیح قول سامنے لائیں۔

پس ہم نے اولاً اس قول کا جائزہ لیا جو اس کو چھ حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہونے والے حصہ کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال کرنا لازم کیا (بیت اللہ کے لئے) جیسا کہ انہوں نے ذکر کیا کیا اس کا کوئی مطلب بنتا ہے یا نہیں۔

پس ہم نے غور کیا کہ اس امت کے علاوہ دیگر امتوں پر غنیمت کا استعمال حرام تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت کرتے ہوئے اور اس امت پر تخفیف کرتے ہوئے اس کو حلال فرمایا اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے کئی آثار وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

۵۲۴۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ ذَكْوَانَ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ : لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّئُوْسِ قَبْلَنَا ، كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ تَنْزِلُ النَّارَ فَتَاْكُلُهَا ، فَنَزَلَتْ لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِي الْكِتَابِ السَّابِقِ .

۵۲۴۰: ذکوان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم سے پہلے یہ غنائم سیاہ سروں والی کسی قوم کے لئے حلال نہ تھی۔ آسمان سے آگ اتر کر غنیمت کو جلا دیتی تو یہ آیت اتری: لو لا کتاب من اللہ سبق...... اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لکھا ہوا سبقت نہ کر چکا ہوتا تو سابقہ لکھے کے مطابق تمہیں دردناک عذاب پہنچتا۔

تخریج : ترمذی فی تفسیر سورۃ ۸' باب ۷' مسند احمد ۲/ ۲۵۲۔

۵۲۴۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ : ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ تَحِلَّ الْغَنِيْمَةُ لِقَوْمٍ سُوْدِ الرُّئُوْسِ قَبْلَكُمْ ، كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِنَ السَّمَاءِ فَتَاْكُلُهَا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ، فَوَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ فَاخْتَلَفَ بِهِمْ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا . ثُمَّ اِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوْا فِي الْاَنْفَالِ ، فَانْتَزَعَهَا اللّٰهُ مِنْهُمْ ، ثُمَّ جَعَلَهَا لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .

۵۲۴۱: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ غنائم تم سے پہلے کسی سیاہ بالوں والی قوم کے لئے حلال نہ تھے بلکہ آسمان سے آگ آ کر ان کو جلا دیتی تھی یہاں تک کہ بدر کا دن آیا

اور وہ غنائم میں مبتلا ہوئے اور اس کے متعلق ان میں اختلاف ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ لو لا كتاب من الله سبق...... پھر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے (تقسیم کے) متعلق اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان سے تقسیم کا حق چھین کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا اور یہ آیت اتاری: يسئلونك عن الانفال قل الانفال لله والرسول...... آپ سے غنائم کے متعلق پوچھتے ہو تو آپ فرما دیں یہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں۔

تخریج : ترمذی فی تفسیر سورہ۸' باب۷' مسند احمد ۲۰۲/۲۔

۵۲۴۲ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَدْرٍ ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ .فَلَمَّا هَزَمَهُمُ اللّٰهُ، اتَّبَعَتْهُمْ طَائِفَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُوْنَهُمْ وَأَحْدَقَتْ طَائِفَةٌ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاسْتَوْلَتْ طَائِفَةٌ بِالْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ .فَلَمَّا نَفَى اللّٰهُ الْعَدُوَّ ، وَرَجَعَ الَّذِيْنَ طَلَبُوْهُمْ ، قَالُوْا :لَنَا النَّفَلُ ، نَحْنُ طَلَبْنَا الْعَدُوَّ ، وَبِنَا نَفَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهَزَمَهُمْ .وَقَالَ الَّذِيْنَ أَحْدَقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا أَنْتُمْ بِأَحَقَّ مِنَّا ، نَحْنُ أَحْدَقْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يَنَالُ الْعَدُوُّ مِنْهُ غِرَّةً .وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتَوْلَوْا عَلَى الْعَسْكَرِ وَالنَّهْبِ :وَاللّٰهِ مَا أَنْتُمْ أَحَقُّ بِهِ مِنَّا ، نَحْنُ حَوَيْنَاهُ وَاسْتَوْلَيْنَاهُ .فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ فَقَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ عَنْ فَوَاقٍ .

۵۲۴۲: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف تشریف لے گئے پھر دشمن سے ٹکراؤ ہوا۔ پس جب اللہ نے دشمن کو شکست دے دی تو مسلمانوں کے ایک گروہ نے ان کا پیچھا کر کے ان کو قتل کیا اور ایک جماعت نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا اور ایک جماعت لشکر پر غلبہ پا کر مال غنیمت جمع کرنے میں مصروف ہو گئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دے دی اور وہ لوگ لوٹ کر آئے جنہوں نے دشمن کا پیچھا کیا تھا وہ کہنے لگے غنیمت ہمارا حق ہے ہم نے دشمن کو ڈھونڈا اور ہماری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بھگایا اور شکست دی۔ وہ لوگ جنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا تھا وہ کہنے لگے تم ہم سے زیادہ غنیمت کے حقدار نہیں ہو۔ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا اور دشمن دھوکا دہی سے بھی آپ تک نہیں پہنچ سکا۔ رہے وہ لوگ جنہوں نے لشکر کی حفاظت کی اور

لوٹ کر اکٹھا کیا وہ کہنے لگے اللہ کی قسم تم ہم سے زیادہ حقدار نہیں ہو۔ہم نے لشکر کی حفاظت کی اور غنیمت پر قبضہ جمایا۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاردی: یسئلونك عن الانفال قل الانفال للّٰہ والرسول ...... ان کنتم مؤمنین......۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو مکمل طور پر برابر تقسیم فرمادیا۔

تخریج : مسند احمد ۳۲٤/۵۔

۵۲۴۳ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ :ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى ، عَنْ مَكْحُوْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَّامٍ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَحْوَهُ .وَلَمْ يَذْكُرْ عُبَادَةَ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَسَمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَوَاقٍ بَيْنَهُمْ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى .

۵۲۴۳: ابوسلام نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اس میں حضرت عبادہ کا تذکرہ نہیں البتہ یہ لفظ جناب نبی اکرم ﷺ سے ان کے مابین مکمل طور پر برابر تقسیم فرمادیا اور قرآن مجید کی یہ آیت اتری۔ یسئلونك عن الانفال الایہ۔

بعض علماء کا قول یہ ہے کہ اس آیت کا شان نزول یہ نہیں جیسا کہ یہ روایات اس کی تائید کرتی ہیں۔

۵۲۴۴ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ فِيْ قَوْلِهِ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .قَالَ :مَا نَدَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ غَيْرِ قِتَالٍ ، مِنْ دَابَّةٍ وَنَحْوِ ذٰلِكَ ، فَهُوَ نَفْلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَالَ :وَالدَّلِيْلُ عَلَى صِحَّةِ هَذَا التَّأْوِيْلِ ، مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِ أَبِيْ بَكْرَةَ .

۵۲۴۴: عبدالملک بن سلیمان نے عطاء رحمہ اللہ سے اس آیت کے متعلق نقل کیا۔ یسئلونك عن الانفال قل الانفال للّٰہ والرسول الایۃ۔ کہنے لگے مشرکین کا جو اونٹ غلام وغیرہ مسلمانوں کی طرف بلا قتال بھاگ کر آجائے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے نفل ہے اور عطاء رحمہ اللہ کہنے لگے اس تاویل کے درست ہونے کی دلیل وہ روایت ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرہ کے بارے میں فرمائی۔(وہ روایت یہ ہے)

روایت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ:

۵۲۴۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنِ

الْحَكَمِ ، عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ مَنْ خَرَجَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ أَعْتَقَهُ ، فَكَانَ أَبُوْبَكْرَةَ مِنْهُمْ ، فَهُوَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۴۵: مقسم نے حضرت ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے کہ طائف کی لڑائی کے روز جو غلام قلعہ سے بھاگ کر آگئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کردیا۔ حضرت ابوبکرہ انہی میں سے تھے۔ پس یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۵۲۴۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ الْكُوْفِيّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : أَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الطَّائِفِ ، مَنْ خَرَجَ إِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ ، فَكَانَ مِمَّنْ عَتَقَ يَوْمَئِذٍ ، أَبُوْبَكْرَةَ وَغَيْرُهُ ، فَكَانُوْا مَوَالِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۲۴۶: مقسم نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے طائف کی لڑائی کے روز قلعہ سے نکلنے والے تمام غلاموں کو آزاد کردیا ان آزاد ہونے والوں میں حضرت ابوبکرہ بھی شامل تھے۔ وہ سب جناب رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۵۲۴۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسَى ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُهَلْهَلٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنِ الشِّبَاكِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيْفٍ قَالَ : سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْنَا أَبَا بَكْرَةَ ، فَأَبَى عَلَيْنَا وَقَالَ هُوَ طَلِيْقُ اللّٰهِ ، وَطَلِيْقُ رَسُوْلِهِ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْتَقَ أَبَا بَكْرَةَ ، وَمَنْ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنْ عَبِيْدِ الطَّائِفِ ، عِتْقًا صَارُوْا بِهِ مَوَالِيَهُ؟ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مِلْكَهُمْ كَانَ وَجَبَ لَهُ قَبْلَ الْعَتَاقِ ، دُوْنَ سَائِرِ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَنَّهُمْ إِذَا أُخِذُوْا بِغَيْرِ قِتَالٍ ، كَمَا لَوْ لَمْ يُوْجَفْ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ ، وَذٰلِكَ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ ، مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ : إِنَّ تَأْوِيْلَ هٰذِهِ الْآيَةِ أُرِيْدَ بِهِ مَعْنًى غَيْرَ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ .

۵۲۴۷: شباک نے شعبی ﷬ سے انہوں نے ثقیف کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ وہ ابوبکرہ کو ہمیں واپس کردیں تو آپ نے انکار فرمادیا اور فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر آزاد شدہ ہے اور اللہ کے رسول نے اس کو آزاد کیا ہے۔ ان روایات میں غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابو

بکرہ کو آزاد فرمادیا اور ان تمام غلاموں کو بھی آزاد فرمادیا جو قلعہ سے اتر کر آ گئے تھے وہ آپ کے موالی بن گئے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان پر آپ کی ملک عتاق سے قبل کامل تھی اور مسلمانوں کو ان پر ملک حاصل نہ ہوئی تھی۔ اس لئے کہ وہ بغیر لڑائی کے حاصل ہوئے تھے۔ جس طرح کہ وہ بستیاں جن پر پیدل وسوار فوج کو چڑھا کر لے جانے کی ضرورت نہ پڑی۔ یہ خاص جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے تھے دوسروں کا اس میں حق نہ تھا۔

تخریج : مسند احمد ۱٦٨/٤، ۳۱۰۔

حاصل روایات : ان روایات میں غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرہ کو آزاد فرمادیا اور ان تمام غلاموں کو بھی آزاد فرمادیا جو قلعہ سے اتر کر آ گئے تھے وہ آپ کے موالی بن گئے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان پر آپ کی ملک عتاق سے قبل کامل تھی اور مسلمانوں کو ان پر ملک حاصل نہ ہوئی تھی۔ اس لئے کہ وہ بغیر لڑائی حاصل ہوئے تھے۔ جس طرح کہ وہ بستیاں جن پر پیدل وسوار فوج کو چڑھا کر لے جانے کی ضرورت نہ پڑی۔ یہ خاص جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے تھے دوسروں کا اس میں حق نہ تھا۔

(تو گویا نفل سے مراد وہ اموال ہیں جو بغیر لڑائی کے حاصل ہوں اور وہ اس آیت کی مراد ہیں (واللہ اعلم)

اس آیت کی ایک اور تفسیر ملاحظہ ہو۔

مندرجہ بالا دو معانی کے علاوہ بھی اس آیت کی تفسیر کی گئی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۵۲۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، قَالَ :ثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا ، فَلَهُ كَذَا وَكَذَا .فَذَهَبَ شُبَّانُ الرِّجَالِ ، وَجَلَسَ شُيُوْخٌ تَحْتَ الرَّايَاتِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْغَنِيْمَةُ ، جَاءَ الشُّبَّانُ يَطْلُبُوْنَ نَفْلَهُمْ ، فَقَالَ الشُّيُوْخُ :لَا تَسْتَأْثِرُوْا عَلَيْنَا ، فَإِنَّا كُنَّا تَحْتَ الرَّايَاتِ ، وَلَوْ انْهَزَمْتُمْ ، كُنَّا رِدْءًا لَكُمْ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ فَقَرَأَ حَتّٰى بَلَغَ كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّ فَرِيْقًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَكَارِهُوْنَ . يَقُوْلُ :أَطِيْعُوْا فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ ، كَمَا رَأَيْتُمْ عَاقِبَةَ أَمْرِيْ ، حَيْثُ خَرَجْتُمْ وَأَنْتُمْ كَارِهُوْنَ ، فَقَسَمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَسَمَهُ كُلَّهُ بَيْنَهُمْ كَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ . وَكَانَ مَا أَضَافَهُ اللّٰهُ إِلَى نَفْسِهِ، عَلٰى سَبِيْلِ الْفَرْضِ ، وَمَا أَضَافَهُ إِلٰى رَسُوْلِهِ ، عَلٰى سَبِيْلِ التَّمْلِيْكِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ وَجْهٌ آخَرُ أَيْضًا .

۵۲۴۸: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب بدر کا دن آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا۔جس نے فلاں کام اس طرح انجام دیا اس کو اتنا ملے گا جس نے اس طرح کیا اس کو یہ دیا جائے گا۔جوان آگے بڑھ گئے اور بوڑھے جھنڈوں کے نیچے رہے۔جب غنیمت جمع ہوگئی تو نوجوانوں نے اپنی خصوصی غنیمت کا مطالبہ کیا۔بوڑھے بولے تم ہمارے مقابلے میں قابل ترجیح نہیں ہو۔ہم تو جھنڈوں کی حفاظت میں ان کے نیچے رہے۔اگر تم شکست کھا کر پیچھے ہٹتے تو ہم تمہارے لئے دفاعی معاون تھے۔اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری **یسئلونك عن الانفال الایة** آپ نے یہ آیت لکارھون (آیت ۵ الانفال) تک تلاوت فرمائی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اس غنیمت کے سلسلہ میں میرا حکم مانو! جیسا کہ تم نے میرے حکم کا انجام پہلے دیکھ لیا کہ تم ناپسندیدگی کے ساتھ نکلے اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں فتح دے دی۔پس آپ نے ان کے مابین برابر تقسیم کر دیا۔ذرا غور سے دیکھو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تمام مال غنیمت کو ان کے مابین تقسیم کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے **یسئلونك عن الانفال الایه** اتار کر فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے اس میں اپنی طرف اس کی نسبت بطور فرض کے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف بطور تملیک کے فرمائی ہے۔

ایک اور تفسیر ملاحظہ ہو۔

۵۲۴۹ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ : نَزَلَتْ فِيْ أَرْبَعِ آيَاتٍ ، أَصَبْتُ سَيْفًا يَوْمَ بَدْرٍ ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَفِّلْنِيْهِ، فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ .ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ ، نَفِّلْنِيْهِ، فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَفِّلْنِيْهِ، فَقَالَ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَه ، أَتَجْعَلُ كَمَنْ لَا غِنَى لَهُ، أَوْ قَالَ :أَوْ جَعَلَ كَمَنْ لَا غِنَى لَهُ الشَّكُّ مِنِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :وَنَزَلَ يَسْأَلُوْنَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ اِلَى آخِرِ الْآيَةِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ كُلِّهَا ، الَّتِيْ أَبَاحَتِ الْغَنَائِمَ اِنَّمَا جُعِلَتْ فِيْ بَدْءِ تَحْلِيْلِهَا ، لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ .فَلَمْ يَكُنْ مَا أَضَافَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى مِنْهَا اِلَى نَفْسِهِ، عَلٰى أَنْ يُصْرَفَ شَيْءٌ مِنْهَا فِيْ حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى ، فَيُصْرَفُ ذٰلِكَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَقِّ بِعَيْنِهِ، لَا يَجُوْزُ أَنْ يَتَعَدَّىْ اِلَى غَيْرِهِ، وَيُصْرَفَ بِعَيْنِهَا اِلَىْ سَهْمٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَكُوْنُ مُقَسَّمَةً عَلٰى سَهْمَيْنِ ، مَصْرُوْفَةً فِيْ وَجْهَيْنِ ، بَلْ جُعِلَتْ كُلُّهَا مُتَصَرِّفَةً فِيْ وَجْهٍ وَاحِدٍ ، وَهُوَ اِنْ جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يَسْتَأْثِرْ بِهَا عَلٰى أَصْحَابِهِ ، وَلَمْ يَخُصَّ بِهَا بَعْضَهُمْ دُوْنَ بَعْضٍ ، بَلْ عَمَّهُمْ بِهَا جَمِيْعًا ، وَسَوَّىْ بَيْنَهُمْ فِيْهَا ، وَلَمْ يُخْرِجْ مِنْهَا لِلّٰهِ خُمُسًا ، لِأَنَّ آيَةَ الْخُمُسِ فِيْ ءُ الْأَفْيَاءِ ، وَآيَةُ الْغَنَائِمِ لَمْ تَكُنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ .فَفِيْمَا ذَكَرْنَا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْغَنَائِمِ ، وَهِيَ الَّتِيْ وَقَعَ فِيْ تَأْوِيْلِهَا مِنَ الِاخْتِلَافِ مَا قَدْ ذَكَرْنَا ، أَنْ لَا يَكُوْنَ مَا أَضَافَ

اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهَا اِلٰى نَفْسِهٖ مِنَ الْغَنَائِمِ ، يَجِبُ بِهٖ لِلّٰهِ فِيْهَا سَهْمٌ ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ السَّهْمُ ، خِلَافَ سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا .وَلٰكِنَّهٗ كَانَ مِنْهُ عَلٰى اَنَّهٗ لَهٗ، عَزَّ وَجَلَّ ، فَرَضَ اَنْ يُقْسَمَ عَلٰى مَا سَمَّاهُ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِىْ ذَكَرْنَاهَا .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ الْغَنِيْمَةَ تُقْسَمُ عَلٰى سِتَّةِ اَسْهُمٍ .ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّهَا تُقْسَمُ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَسْهُمٍ ، اِلٰى مَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِىْ ذٰلِكَ مِنْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِىْ رَوَيْنَاهُ فِىْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَاِنْ كَانَ خَبَرًا مُنْقَطِعًا ، لَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ ، غَيْرَ اَنَّ قَوْمًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ بِالْاٰثَارِ يَقُوْلُوْنَ :اِنَّهٗ صَحِيْحٌ ، وَاِنَّ عَلِىَّ بْنَ اَبِىْ طَلْحَةَ ، وَاِنْ كَانَ لَمْ يَكُنْ رَاٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاِنَّمَا اَخَذَ ذٰلِكَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ وَعِكْرِمَةَ ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۵۲۴۹:مصعب بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ فرمانے لگے میرے متعلق چار آیات نازل ہوئیں میں نے بدر کے دن ایک تلوار پائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بطور غنیمت مجھے عنایت فرما دیں آپ نے فرمایا اس کو وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے یہ لی ہے۔ میں نے پھر کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ مجھے مال غنیمت میں مجھے عنایت فرما دیں آپ نے فرمایا تم نے یہ جہاں سے لی وہیں رکھ دو۔ میں نے تیسری مرتبہ کہا یا رسول اللہ ﷺ! یہ بطور غنیمت مجھے عنایت ہو۔ آپ نے پھر فرمایا اس کو وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اس کو اٹھایا ہے۔ کیا تم اس طرح کر رہے ہو جیسے وہ شخص کرتا ہے جس کو اس چیز کے بغیر چارہ نہ ہو۔ (یہ شک ابن مرزوق راوی کو ہے) سعد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **یسئلونك عن الانفال......** امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان تمام آثار سے جن میں غنائم کا مباح ہونا مذکور ہوا تو شروع میں ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے مقرر کیا گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے جو اپنی ذات کے لئے منسوب کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کیا جائے۔ وہ بعینہٖ اس کے حق میں خرچ ہو اور کسی دوسری طرف اس کا پھیرنا درست نہ ہو اور اس کو اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کے حصہ کی طرف پھیرا جائے اور اس کو دو حصوں پر تقسیم کر کے دو مقام پر خرچ کرنا لازم ہو۔ بلکہ اصل یہ ہے کہ تمام مال ایک ہی مصرف پر لگایا جائے گا اور وہ مصرف یہ ہے کہ اسے جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ قرار دیا جائے اور اس میں آپ اپنے کو تقسیم میں صحابہ کرام سے نہ تو ترجیح دیں اور نہ ان کے مابین بعض کو عطاء اور بعض کو عدم عطاء والا معاملہ کریں بلکہ اس کو ان میں برابر تقسیم کریں اور اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) بھی نہ نکالا جائے۔ کیونکہ آیت خمس مال فئی سے متعلق نازل ہوئی اس وقت تک غنائم کے سلسلہ میں آیت نازل نہ ہوئی تھی۔ ہم نے جو ذکر کیا ہے اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب غنائم والی آیت نازل ہوئی اور وہ: **یسئلونك عن الانفال قل الانفال لله وللرسول والذی القربٰی......** ہے اس میں غنائم کے ایک حصے کو اللہ تعالیٰ نے

اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا الگ حصہ مراد نہیں بلکہ وہی جو جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ ہے وہ وہی حصہ ہے اس سے الگ نہیں۔لیکن اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا تا کہ یہ بات لازم قرار دی جائے کہ جن جن کے حصے مقرر کئے گئے ہیں انہی پر تقسیم کئے جائیں۔مال غنیمت میں چھ حصے ماننے والوں کی تردید: جب ان مقامات پر صرف کرنا لازم ہوا تو اس نے ان لوگوں ک اقول باطل ہو گیا جو غنیمت کو چھ حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں۔غنائم کے چار حصوں میں تقسیم کرنے والوں کے قول کی تردید: جو لوگ غنائم کو چار حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں ان کی دلیل کا موازنہ کرتے ہیں اس سلسلہ میں روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما منقطع ہے وہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ البتہ اہل علم کے کچھ آثار سے اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ غنیمت صدقہ ہے اور علی بن ابی طلحہ نے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا مگر اس نے مجاہد و عکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول اخذ کیا ہے۔جیسا کہ مندرجہ ذیل اثر سے ظاہر ہوتا ہے۔ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان تمام آثار سے جن میں غنائم کا مباح ہونا مذکور ہوا تو شروع میں ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے مقرر کیا گیا۔پس اللہ تعالیٰ نے جو اپنی ذات کے لئے منسوب کیا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے حق پر خرچ کیا جائے۔وہ بعینہ اس کے حق میں خرچ ہو اور کسی دوسری طرف اس کا پھیرنا درست نہ ہو اور اس کو اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کے حصہ کی طرف پھیرا جائے اور اس کو دو حصوں پر تقسیم کر کے دو مقام پر خرچ کرنا لازم ہو۔بلکہ اصل یہ ہے کہ تمام مال ایک ہی مصرف پر لگایا جائے گا اور وہ مصرف یہ ہے کہ اسے جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ قرار دیا جائے اور اس میں آپ اپنے کو تقسیم میں صحابہ کرام سے نہ تو ترجیح دیں اور نہ ان کے مابین بعض کو عطاء اور بعض کو عدم عطاء والا معاملہ کریں بلکہ اس کو ان میں برابر تقسیم کریں اور اس میں سے خمس (پانچواں حصہ) بھی نہ نکالا جائے۔کیونکہ آیت خمس مال فئی سے متعلق نازل ہوئی اس وقت تک غنائم کے سلسلہ میں آیت نازل نہ ہوئی تھی۔ہم نے جو ذکر کیا ہے اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب غنائم والی آیت نازل ہوئی اور وہ یہ **یسئلونك عن الانفال قل الانفال لله وللرسول والذی القربٰی الایه** ہے اس میں غنائم کے ایک حصے کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا الگ حصہ مراد نہیں بلکہ وہی جو جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ ہے وہ وہی حصہ ہے اس سے الگ نہیں۔لیکن اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا گیا تا کہ یہ بات لازم قرار دی جائے کہ جن جن کے حصے مقرر کئے گئے ہیں انہی پر تقسیم کئے جائیں۔

مال غنیمت میں چھ حصے ماننے والوں کی تردید:

جب ان مقامات پر صرف کرنا لازم ہوا تو اس نے ان لوگوں ک اقول باطل ہو گیا جو غنیمت کو چھ حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں۔

غنائم کے چار حصوں میں تقسیم کرنے والوں کے قول کی تردید:

جولوگ غنائم کو چار حصوں میں تقسیم کے قائل ہیں ان کی دلیل کا موازنہ کرتے ہیں اس سلسلہ میں روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما منقطع ہے وہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ البتہ اہل علم کے کچھ آثار سے اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ غنیمت صدقہ ہے اور علی بن ابی طلحہ نے اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نہیں دیکھا مگر اس نے مجاہد وعکرمہ مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول اخذ کیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل اثر سے ظاہر ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۲۵۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَهْمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُوْلُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا رَحَلَ اِلَى مِصْرٍ ، فَانْصَرَفَ مِنْهَا بِكِتَابِ التَّأْوِيْلِ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، مَا رَأَيْتُ رِحْلَته ذَهَبَتْ بَاطِلَةً . فَوَجَدْنَا مَا أُضِيْفَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّحِيَّةَ فِيْ آيَةِ الْأَنْفَالِ ، قَدْ كَانَ التَّمْلِيكُ ، لَا عَلَى مَا سِوَاهُ .فَقَدْ كَانَ فِيْ هٰذَا حُجَّةٌ قَاطِعَةٌ ، تُغْنِيْنَا عَنْ الِاحْتِجَاجِ بِمَا سِوَاهَا ، عَلَى أَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ .وَلٰكِنَّا نُرِيْدُ فِي الِاحْتِجَاجِ عَلَيْهِمْ فَنَقُوْلُ :قَدْ وَجَدْنَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَضَافَ اِلَى رَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنَ الْفَيْءِ فِيْ غَيْرِ الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ اِيَّاهُ، مَا أَضَافَهُ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ .

۵۲۵۰: علی بن حسین بن عبدالرحمٰن بن فہم کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ اگر کوئی مصر کا سفر کرے اور وہاں سے معاویہ بن صالح کی کتاب التاویل لے آئے تو اس کا سفر بے کار نہیں گیا۔ پس ہمارے ہاں آیت انفال میں جو کچھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ تملیک کو ظاہر کرنے کے لئے ہے اور کسی مقصد کے لئے نہیں۔ اس میں خود ایسی قطعی دلیل ہے جو کہ کسی اور روایت کے ان قول والوں کے خلاف دلیل بنانے سے ہمیں بے نیاز کرتی ہے مگر اتمام حجت کے طور پر ہم مزید دلیل پیش کئے دیتے ہیں۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دو آیات کے علاوہ بھی فئی کی نسبت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے۔ جو اس بات کا ثبوت پیش کرتی ہیں کہ وہ اضافت تملیک کے لئے ہے جیسا کہ سورہ حشر کی یہ آیت :وما افاء اللّٰہ علی رسولہ منھم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب (الحشر:۶) روایت ملاحظہ ہو۔

۵۲۵۱ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَأَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَا :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ النَّضْرِيِّ ، قَالَ :أَرْسَلَ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ الْمَدِيْنَةَ أَهْلُ أَبْيَاتٍ قَوْمِكَ، وَقَدْ أَمَرْنَا لَهُمْ بِرَضْخٍ ، فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ

.فَبَيْنَا أَنَا كَذٰلِكَ ، إِذْ جَاءَهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ ، فَقَالَ :هٰذَا عُثْمَانُ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، وَسَعْدٌ ، وَالزُّبَيْرُ ، وَطَلْحَةُ يَسْتَأْذِنُوْنَ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمْ . ثُمَّ مَكَثْنَا سَاعَةً فَقَالَ :هٰذَا الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَيْكَ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُمَا . فَدَخَلَ الْعَبَّاسُ ، قَالَ :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الرَّجُلِ ، وَهُمَا -حِيْنَئِذٍ -فِيْمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيْرِ .فَقَالَ الْقَوْمُ :اقْضِ بَيْنَهُمَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَرِحْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ صَاحِبِهٖ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ الَّذِيْ بِإِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ ، أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا :قَدْ قَالَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمَا مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَقَالَا :نَعَمْ .قَالَ :فَإِنِّيْ سَأُخْبِرُكُمْ عَنْ هٰذَا الْفَيْءِ ، إِنَّ اللّٰهَ خَصَّ نَبِيَّهٗ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ غَيْرَهٗ فَقَالَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ ، وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ ، وَلَقَدْ قَسَمَهَا بَيْنَكُمْ ، وَبَثَّهَا فِيْكُمْ ، حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ ، وَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهُ عَلٰى أَهْلِهٖ رِزْقَ سَنَةٍ ، ثُمَّ يَجْمَعُ مَا بَقِيَ مَجْمَعَ مَالِ اللّٰهِ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ قَوْلَهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ هُوَ عَلٰى فَيْءٍ تَمَلَّكَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ سَائِرِ النَّاسِ ، لَيْسَ عَلٰى مِفْتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ يَجِبُ لَهٗ بِهٖ مِلْكٌ .فَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهٗ إِلَيْهِ أَيْضًا فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ وَفِيْ آيَةِ الْغَنِيْمَةِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُمَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ ، هُوَ عَلَى التَّمْلِيْكِ مِنْهُ، لَيْسَ لَهٗ عَلَى افْتِتَاحِ الْكَلَامِ الَّذِيْ لَا يَجِبُ لَهٗ بِهٖ مِلْكٌ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْفَيْءَ وَالْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ ، قَدْ كَانَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْرَفَانِ فِيْ خَمْسَةِ أَوْجُهٍ ، لَا فِيْ أَكْثَرَ مِنْهَا ، وَلَا فِيْمَا دُوْنَهَا .وَقَدْ كَتَبَ إِلَيَّ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

۵۲۵۱: مالک بن اوس نصری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیج کر فرمایا تمہاری قوم کے لوگ مدینہ منورہ میں آئے ہیں ہم نے ان کے لئے تھوڑے سے عطیے کا فیصلہ کیا ہے پس تم آ کر ان میں تقسیم کر دو۔ میں اسی حالت میں تھا کہ آپ کا دربان یرفا آ گیا اور کہنے لگا یہ عثمان عبدالرحمٰن سعد زبیر طلحہ رضی اللہ عنہم آپ کے پاس حاضری کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت دے دو۔ پھر ابھی ذرا سی دیر گزری تھی کہ یرفا نے آ کر کہا یہ عباس و علی رضی اللہ عنہما آپ کے ہاں آنے کی اجازت چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا ان کو اجازت دے دو۔ پس عباس رضی اللہ عنہ نے داخل ہوتے ہی کہا اے امیر المؤمنین میرے اور اس آدمی کے درمیان فیصلہ کر دو۔ وہ دونوں اموال بنی نضیر سے حاصل ہونے والے مال فئی کے متعلق جھگڑ رہے تھے۔ تمام حاضرین نے کہا اے امیر المؤمنین

ان کے مابین فیصلہ فرما کر ہر ایک کو دوسرے سے راحت پہنچائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا میں تم دونوں کو اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "لا نورث ماتر کناه صدقة" دونوں نے جواب میں کہا بالکل آپ نے یہ بات فرمائی ہے پھر دوسری مرتبہ یہی بات کہی انہوں نے جواب میں نعم کہا۔ پھر فرمایا میں تمہیں اس فئی کے متعلق بتلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے کس چیز کے ساتھ خاص کیا وہ دوسروں کو نہ دی چنانچہ فرمایا وما افاء الله على رسول (الحشر:٦) اللہ کی قسم اس مال کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے علاوہ اور کسی کے لئے اٹھا نہیں رکھا اور نہ اس کے سلسلے میں تمہارے اوپر دوسروں کو ترجیح دی۔ آپ نے وہ مال تم پر تقسیم کر دیا اور تم میں پھیلا دیا یہاں تک کہ اس میں سے یہ بچ گیا۔ آپ اس میں سے اپنے اہل کے لئے ایک سال کا خرچہ لیتے تھے۔ پھر بقیہ مال کو اللہ تعالیٰ کا مال قرار دے کر جمع کر دیتے۔ اس ارشاد الٰہی: ماافاء الله على رسول منهم (الحشر ٦) اس میں اس فئی کا ذکر ہے جو لوگوں کی بجائے آپ کی ملک ہے۔ یہ افتتاح کلام میں نہیں کہ جس سے ملک لازم نہ ہوتی ہو۔ پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ فئی اور خمس غنائم سے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانچ مواقع میں اس کو صرف کیا جاتا تھا۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔ پس چار حصوں میں تقسیم غنائم والا قول غلط ٹھہرا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج: روایت لا نورث ما ترکنا صدقه کی اسناد یه هیں۔ بخاری فی الخمس باب ١' فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ١٢' المغازی باب ١٤' النفقات باب٣' الفرائض باب٣' الاعتصام باب ٥' مسلم فی الجهاد ٥٢/٤٩؛ ابو داؤد فی الاماره باب ١٩' ترمذی فی السیر باب ٤٤' نسائی فی الفی باب٩' ١٦' مالك فی الكلام ٢٧' مسند احمد ١/٤' ٦٠' ١٦٤' ٤٦٣/٢' ١٤٥/٦۔

حاصل کلام: اس ارشاد الٰہی ماافاء الله على رسوله منهم (الحشر:٦) اس میں اس فئی کا ذکر ہے جو لوگوں کی بجائے آپ کی ملک ہے۔ یہ افتتاح کلام میں نہیں کہ جس سے مالک لازم نہ ہوتی ہو۔

پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ فئی اور خمس غنائم سے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پانچ مواقع میں اس کو صرف کیا جاتا تھا۔ نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ۔ پس چار حصوں میں تقسیم غنائم والا قول غلط ٹھہرا۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۲۵۲: يُحَدِّثُنِي، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُفَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ الْغَنَائِمَ تُجَزَّأُ خَمْسَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ تُسْهَمُ عَلَيْهِمْ، فَمَا أَصَابَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ، لَا تُحْتَازُ.

۵۲۵۲: میری طرف علی بن عبدالعزیز نے یہ روایت لکھی کہ نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے غنائم کو دیکھا کہ وہ پانچ حصوں میں تقسیم کئے جاتے تھے۔ جو اس میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوتا وہ اور کسی کے لئے جمع نہ کیا جاتا۔

اللُّغَاتُ: تحتاز۔ جمع کرنا۔ تجزاء۔ اجزاء بنانا۔

۵۲۵۳ : ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ : ثنا أَبِي، وَسَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ عَنْهُمَا.

۵۲۵۳: یحییٰ بن عثمان نے اپنے والد اور سعید بن عفیر سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۲۵۴ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ : ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ : ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : مِمَّا أَصَابَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ لَهُ، وَيَقْسِمُ الْبَقِيَّةَ بَيْنَهُمْ . وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ .

۵۲۵۴: ابن المبارک نے ابن لہیعہ سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی البتہ یہ الفاظ مختلف ہیں جو حصہ جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچتا وہ آپ ہی کے ساتھ خاص ہوتا اور بقیہ ان کے مابین تقسیم کر دیا جاتا اور یہ روایت یحییٰ بن جزار اور عطاء بن ابی رباح رحمہم اللہ سے بھی مروی ہے۔

۵۲۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يَقُولُ : سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ .

۵۲۵۵: موسیٰ بن ابی عائشہ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن جزار کو کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کا حصہ خمس کا خمس ہوتا تھا۔

۵۲۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثنا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ خُمُسُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَخُمُسُ الرَّسُولِ ، وَاحِدٌ . ثُمَّ تَكَلَّمُوا فِي تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِذِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : هُمْ بَنُو هَاشِمٍ ، الَّذِينَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ ، لَا مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ مِنَ الْفَيْءِ ، وَمِنْ خُمُسِ الْغَنَائِمِ ، مَا جَعَلَ لَهُمْ مِنْهَا بَدَلًا مِمَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ الصَّدَقَةِ . وَقَالَ قَوْمٌ : هُمْ بَنُو هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً ، دُونَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ قَرَابَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ قَوْمٌ : هُمْ قُرَيْشٌ كُلُّهَا ، الَّذِينَ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُمْ أَقْصَى آبَائِهِ مِنْ قُرَيْشٍ ، دُونَ مَنْ سِوَاهُمْ ، مِمَّنْ يُقَارِبُهُ مِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ، مِمَّنْ لَيْسَ مِنْ قُرَيْشٍ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَعُمَّهُمْ ، إِنَّمَا كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْطِيَ مَنْ رَأَى إِعْطَاءَهُ مِنْهُمْ دُونَ بَقِيَّتِهِمْ . وَقَالَ قَوْمٌ : هُمْ قَرَابَتُهُ مِنْ

قِبَلِ آبَائِهِ إِلَى أَقْصَى أَبٍ لَهُ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَمِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ إِلَى أَقْصَى أُمٍّ ، لِكُلِّ أُمٍّ مِنْهُنَّ مِنَ الْعَشِيرَةِ الَّتِي هِيَ مِنْهَا . غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَنْ يَعُمَّهُمْ بِعَطِيَّتِهِ ، إِنَّمَا يُعْطِي مَنْ رَأَى إِعْطَاءَهُ مِنْهُمْ . وَقَدْ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيقٍ مِنْهُمْ لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ فِي ذَلِكَ ، بِمَا سَنَذْكُرُهُ فِي كِتَابِنَا هَذَا ، وَنَذْكُرُ مَعَ ذَلِكَ مَا يَلْزَمُهُ مِنْ مَذْهَبِهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى . فَأَمَّا أَهْلُ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ الَّذِينَ جَعَلُوهُ لِبَنِي هَاشِمٍ خَاصَّةً ، فَاحْتَجُّوا فِي ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اخْتَصَّهُمْ بِذَلِكَ ، بِتَحْرِيمِهِ الصَّدَقَةَ عَلَيْهِمْ . فَإِنَّ قَوْلَهُمْ هَذَا -عِنْدَنَا- فَاسِدٌ ، لِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا حَرَّمَتِ الصَّدَقَةُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ ، قَدْ حَرَّمَهَا عَلَى مَوَالِيهِمْ كَتَحْرِيمِهِ إِيَّاهَا عَلَيْهِمْ ، وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ بِذَلِكَ .

۵۲۵۶: عبدالملک بن ابی سلیمان نے عطاء رحمہ اللہ سے روایت کی کہ خمس اللہ تعالیٰ کا اور خمس الرسول یہ ایک ہی چیز ہے۔ بعض نے کہا اس لیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولذی القربی (الحشر ۷) کے متعلق کلام کیا گیا کہ اس سے مراد کون ہیں؟ مراد بنو ہاشم ہیں کہ جن پر صدقہ حرام کیا گیا ان کے علاوہ آپ کے قرابت والوں کا فئی میں حصہ نہیں۔ صدقہ کے ان پر حرام کر دینے کے بدلے ان کے لئے خمس غنائم مقرر کیا گیا۔ اس سے مراد خاص بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں۔ اس کے علاوہ قرابت داران رسول اللہ ﷺ اس میں شامل نہیں۔ تمام قریش مراد ہیں جو آپ کے ساتھ قریش (بنو کنانہ) ہونے میں شریک ان کے علاوہ مراد نہیں جو کہ والدہ کی طرف سے تو اقارب پر لازم نہیں تھا کہ تمام کو دیں آپ کو اختیار تھا کہ جن کو مناسب خیال فرمائیں دیں۔ مراد وہ قرابت دار ہیں باپ کی طرف سے قریش کے آخری والد تک اور والدہ کی طرف۔ آخری ماں تک ہر ماں کا وہ قبیلہ جس سے وہ ہے۔ البتہ ان تمام کو عطیہ دینا لازم نہ تھا۔ آپ کی رائے پر موقوف تھا جس کو مناسب خیال کریں دیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے قول کے لئے دلیل پیش کی جو آئندہ ذکر کی جائے گی۔ ہم وہاں اس قول کے لوازمات میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔ پہلا قول یہ ہے کہ یہ بنی ہاشم کے ساتھ مخصوص ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریم صدقہ کے ساتھ خاص کیا ہے۔ مگر ہمارے نزدیک ان کا یہ قول غلط ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ کو حرام کیا تو موالی بنی ہاشم کے لئے بھی حرام کیا۔ جیسا کہ بنی ہاشم پر حرام کیا اور اس سلسلہ میں بہت سی روایات ہیں چند نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولذی القربی (الحشر ۷) کے متعلق کلام کیا گیا کہ اس سے مراد کون ہیں؟

نمبر ①: مراد بنو ہاشم ہیں کہ جن پر صدقہ حرام کیا گیا ان کے علاوہ آپ کے قرابت والوں کا فئی میں حصہ نہیں۔ صدقہ کے ان پر حرام کر دینے کے بدلے ان کے لئے خمس غنائم مقرر کیا گیا۔

نمبر ②: اس سے مراد خاص بنو ہاشم اور بنو مطلب ہیں۔ اس کے علاوہ قرابت داران رسول اللہ ﷺ اس میں شامل نہیں۔

نمبر ③: تمام قریش مراد ہیں جو آپ کے ساتھ قریش (بنو کنانہ) ہونے میں شریک ان کے علاوہ مراد نہیں جو کہ والدہ کی طرف

سے تو اقارب تھے مگر قریش نہ تھے (اوپر والے اجداد میں شریک تھے) البتہ آپ پر لازم نہیں تھا کہ تمام کو دیں آپ کو اختیار تھا کہ جن کو مناسب خیال فرمائیں دیں۔

نمبر ۴: مراد وہ قرابت دار ہیں باپ کی طرف سے قریش کے آخری والد تک اور والدہ کی طرف۔ آخری ماں تک ہر ماں کا وہ قبیلہ جس سے وہ ہے۔ البتہ ان تمام کو عطیہ دینا لازم نہ تھا۔ آپ کی رائے پر موقوف تھا جس کو مناسب خیال کریں دیں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے قول کے لئے دلیل پیش کی جو آئندہ ذکر کی جائے گی۔ ہم وہاں اس قول کے لوازمات میں ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

پہلا قول اور اس کی حقیقت:

پہلا قول یہ ہے کہ یہ بنی ہاشم کے ساتھ مخصوص ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تحریم صدقہ کے ساتھ خاص کیا ہے۔

* مگر ہمارے نزدیک ان کا یہ قول غلط ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ کو حرام کیا تو موالی بنی ہاشم کے لئے بھی حرام کیا۔ جیسا کہ بنی ہاشم پر حرام کیا اور اس سلسلہ میں بہت سی روایات ہیں چند نقل کرتے ہیں۔

۵۲۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْمِقْسَمِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَعْمَلَ أَرْقَمَ بْنَ أَرْقَمَ عَلَى الصَّدَقَاتِ ، فَاسْتَتْبَعَ أَبَا رَافِعٍ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَا أَبَا رَافِعٍ ، إِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ .

۵۲۵۷: مقسم نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے ارقم بن ارقم کو صدقات کا عامل بنایا تو انہوں نے ابو رافع جو ساتھ چلنے کے لئے کہا۔ ابو رافع جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ابو رافع صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۸/۶۔

۵۲۵۸: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَا :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ، مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ :اصْحَبْنِي كَيْمَا نُصِيبُ مِنْهَا .فَقَالَ :حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ إِنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ، لَا يَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ

أَنْفُسِهِمْ.

۵۲۵۸حکم نے ابن ابی رافع مولی رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے اپنے والد ابو رافع سے نقل کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے بنومخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ کا عامل بنایا اس نے ابو رافع کو کہا کہ تم میرے ساتھ چلو تا کہ ہم اس میں سے اپنا حصہ پائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا میں جناب رسول اللہ ﷺ سے اجازت حاصل کر لوں۔

تشریح ﷺ چنانچہ ابو رافع جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اجازت کے لئے حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں اور قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۶۔

۵۲۵۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ كُلْثُوْمٍ ، ابْنَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَقَالَتْ :إِنَّ مَوْلًى لَنَا يُقَالُ لَهُ هُرْمُزُ ، أَوْ كَيْسَانُ ، أَخْبَرَ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :فَدَعَانِيْ فَقَالَ يَا أَبَا فُلَانٍ ، إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ نُهِيْنَا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ، فَلَا تَأْكُلِ الصَّدَقَةَ. فَلَمَّا كَانَتِ الصَّدَقَةُ الْمُحَرَّمَةُ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ، قَدْ دَخَلَ فِيْهِمْ مَوَالِيْهِمْ ، وَلَمْ يَدْخُلْ مَوَالِيْهِمْ مَعَهُمْ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ قَوْلِ مَنْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَتْ لِذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ ، وَفِيْ آيَةِ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ ، بَدَلًا مِمَّا حُرِّمَ عَلَيْهِمُ الصَّدَقَةَ. وَيَفْسُدُ هٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا مِنْ جِهَةٍ أُخْرٰى ، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الصَّدَقَةَ لَوْ كَانَتْ حَلَالًا لِبَنِيْ هَاشِمٍ ، كَهِيَ لِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ ، لَكَانَتْ حَرَامًا عَلٰى أَغْنِيَائِهِمْ ، كَحُرْمَتِهَا عَلٰى أَغْنِيَاءِ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ مِمَّنْ سِوَاهُمْ .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ بَنِيْ هَاشِمٍ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى جَمِيْعًا ، وَفِيْهِمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَقَدْ كَانَ مُوْسِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ جَمِيْعًا .أَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَعَجَّلَ مِنْهُ زَكَاةَ مَالِهِ عَامَيْنِ ؟ فَلَمَّا رَأَيْنَا يَسَارَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَسَارُ يَمْنَعُهُ مِنَ الصَّدَقَةِ قَبْلَ تَحْرِيْمِ اللّٰهِ إِيَّاهَا عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى لَمْ يُجْعَلْ لِمَنْ يُجْعَلُ لَهُ خَلَفًا مِنَ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ .وَأَمَّا الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ ذَوِي الْقُرْبٰى فِي الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَدَّمْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْكِتَابِ ، هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً .فَإِنَّهُمُ احْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ بِمَا رَوٰى جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ .

۵۲۵۹: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا ہے ہمارے ایک غلام کا نام ہرمز ہے یا کیسان ہے۔ اس نے بتلایا کہ میرا گزر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ہوا آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا اے ابوفلاں۔ ہم اہل بیت نبوت کو صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے اور قوم کا غلام انہی سے ہوتا ہے پس صدقہ مت کھانا۔ صدقہ بنی ہاشم پر جس طرح حرام ہے ان کے موالی پر بھی حرام کیا گیا ہے مگر تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ ذوالقربیٰ کے حصہ میں موالی کو داخل نہیں کیا گیا۔ اس سے ان لوگوں کی دلیل کی کمزوری ظاہر ہوگئی کہ آیت فئی اور آیت خمس غنیمت میں ذوی القربیٰ کے حصہ کی وجہ صدقہ کی حرمت ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس کا عوض دیا ہے۔ نظر ڈالنے سے معلوم ہوا کہ اگر صدقہ تمام بنی ہاشم کے لئے عام مسلمانوں کی طرح حلال ہوتا تو ان کے مالداروں پر حرام ہو جیسا کہ عامۃ المسلمین میں مالداروں پر صدقہ حرام ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوی القربیٰ کے حصہ میں امیر و غریب کے احتیاز کے بغیر سب ہی شامل ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بھی یہ حصہ ملتا تھا حالانکہ وہ جاہلیت و اسلام دونوں میں خوشحال تھے کیا تم نہیں دیکھتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دو سال کی پیشگی زکوٰۃ طلب کی (تو زکوٰۃ مالدار پر لازم ہے) جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی خوشحالی ذوی القربیٰ کے حصہ سے ان کے لئے مانع نہ تھی اور یہ خوش حالی صدقے کو بنی ہاشم پر حرام ہونے سے بھی ان پر صدقہ حرام کرنے والی تھی۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ بنی ہاشم کے لئے ذوی القربیٰ کا حصہ صدقہ کی حرمت کے بدلے نہیں ہے۔ ان لوگوں کا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ ذوی القربیٰ سے مراد دونوں آیات میں بنو ہاشم اور بنو مطلب مراد ہیں انہوں نے اپنی دلیل میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی روایت کو پیش کیا ہے۔

روایت حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ:

۵۲۶۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَۃَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبَغْدَادِیَّانِ ، قَالَا :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَھْمَ ذَوِی الْقُرْبٰی بِہٖ أَعْطٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ ، وَبَنِی الْمُطَّلِبِ ، وَلَمْ یُعْطِ بَنِیْ أُمَیَّۃَ شَیْئًا .فَأَتَیْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ ، رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، ھٰؤُلَاءِ بَنُوْ ھَاشِمٍ فَضَّلَھُمُ اللّٰہُ بِکَ، فَمَا بَالُنَا وَبَنِی الْمُطَّلِبِ ؟ وَاِنَّمَا نَحْنُ وَھُمْ فِی النَّسَبِ شَیْءٌ وَاحِدٌ .فَقَالَ اِنَّ بَنِی الْمُطَّلِبِ لَمْ یُفَارِقُوْنِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَالْاِسْلَامِ . قَالُوْا :فَلَمَّا رَأَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ عَمَّ بِعَطِیَّتِہٖ مَا أُمِرَ أَنْ یُعْطِیَہٗ ذَوِیْ قُرْبَاہُ، بَنِیْ ھَاشِمٍ ،

وَبَنِی الْمُطَّلِبِ ، وَحَرَمَ مَنْ فَوْقَهُمْ ، فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَنْ فَوْقَهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِی قُرْبَاهُ .وَهٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا -عِنْدَنَا -فَاسِدٌ ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُ قَدْ حَرَمَ بَنِی أُمَيَّةَ ، وَبَنِی نَوْفَلٍ ، وَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا ، لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً ، وَكَيْف لَا يَكُوْنُوْنَ قَرَابَةً ، وَمَوْضِعُهُمْ مِنْهُ، كَمَوْضِعِ بَنِی الْمُطَّلِبِ ؟ فَلَمَّا كَانَ بَنُو أُمَيَّةَ وَبَنُو نَوْفَلٍ ، لَمْ يَخْرُجُوْا مِنْ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِهِ إِعْطَاءَ هُمْ ، كَانَ كَذٰلِكَ مَنْ فَوْقَهُمْ ، مِنْ سَائِرِ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ ، لَا يَخْرُجُوْنَ مِنْ قَرَابَتِهِ، بِتَرْكِهِ إِعْطَاءَ هُمْ وَقَدْ أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ لَيْسَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ ، وَلَا مِنْ بَنِی الْمُطَّلِبِ ، وَلٰكِنَّهُ مِنْ قُرَيْشٍ ، مِمَّنْ يَلْقَاهُ إِلٰى أَبٍ ، هُوَ أَبْعَدُ مِنَ الْأَبِ ، مِنْ الَّذِیْ يَلْقَاهُ عَنْهُ بَنُو أُمَيَّةَ ، وَبَنُو نَوْفَلٍ ، وَهُوَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ .

۵۲۶۰: سعید بن المسیب نے حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت کی ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا مگر بنو امیہ کو بالکل عنایت نہیں فرمایا۔ چنانچہ میں اور عثمان ؓ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بنو ہاشم کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی وجہ سے فضیلت عنایت فرمائی ہمارا اور بنی مطلب کا کیا فرق ہے؟ ہم اور وہ نسب کے قرابت میں ایک شے ہیں۔ آپ نے فرمایا بنی عبدالمطلب جاہلیت و اسلام دونوں زمانوں میں میرے ساتھ رہے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب آپ نے حکم الٰہی کے مطابق اپنے عطیہ کو بنی ہاشم و بنی مطلب دونوں قرابت والوں پر بلاتفریق تقسیم فرمایا اور ان سے اوپر والوں کو محروم رکھا اور انہیں کوئی چیز عنایت نہ فرمائی اس سے یہ ثابت ہوا کہ ان سے اوپر نسب میں شریک ذوی القربیٰ میں شامل نہیں۔ ہمارے نزدیک یہ قول بھی درست نہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بنو امیہ اور بنو نوفل دونوں کو محروم کیا گیا اور ان کو کچھ نہیں دیا گیا۔ (ابولہب کی اولاد بھی محروم رہی) کیونکہ وہ قرابت دار نہ تھے حالانکہ یہ بات درست نہیں کیونکہ قرابت میں ان کا مرتبہ بنو مطلب کے برابر تھا۔ اب جبکہ بنو امیہ اور بنو نوفل قرابت نبوت میں شامل رہے اگرچہ ذوی القربیٰ کے عطیہ میں سے ان کو حصہ نہیں دیا گیا۔ اسی طرح وہ لوگ جو ان سے اوپر ہیں تمام بطون قریش قرابت میں تو داخل رہیں گے اگرچہ ذوی القربیٰ کے حصہ میں سے ان کو نہ دیا جائے گا اور دوسری طرف ملاحظہ کریں کہ آپ ﷺ نے ذوی القربیٰ کے اس حصہ میں سے بنو ہاشم کے علاوہ بنو مطلب کو بھی عنایت فرمایا جو کہ فقط قریش سے تھے جو والد کی طرف سے دور والے جد میں شریک تھے۔ حالانکہ بنو امیہ، بنو نوفل یعنی زبیر بن عوام آپ کے والد کی طرف سے قریب تر تھے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : نسائی فی الفئی باب ۵' مسند احمد ۴/ ۸۱۔

۵۲۶۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ : ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ ، لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ ، سَهْمٍ لِلزُّبَيْرِ ، وَسَهْمٍ لِذِى الْقُرْبٰى ، لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أُمِّ الزُّبَيْرِ ، وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ .

۵۲۶۱: یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ وہ فرماتے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر والے سال زبیر بن عوام کو چار حصے عنایت فرمائے۔ زبیر کا حصہ قرابت کا حصہ ام الزبیر صفیہ بنت عبدالمطلب کی وجہ سے اور دو حصے گھوڑے کے۔

تخریج : نسائی فی الخیل باب۱۷۔

۵۲۶۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ دَاوُدَ الزُّبَيْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِى الزِّنَادِ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَوْمَ خَيْبَرَ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ ، سَهْمًا لَهٗ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ ، وَسَهْمًا لِذِى الْقُرْبٰى .

۵۲۶۲: ابوالزناد نے خارجہ بن زید بن ثابتؓ نے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے خیبر والے سال زبیر بن عوام کو چار حصے عنایت فرمائے ایک حصہ عام مسلمانوں کے ساتھ۔ دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ قرابت داری کا۔

۵۲۶۳ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : كَانَ الزُّبَيْرُ يُضْرَبُ لَهٗ فِى الْغَنَمِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ ، سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ، وَسَهْمًا لِذِى الْقُرْبٰى . فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْطَى الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ ، لِقَرَابَتِهٖ مِنْهُ، مِنْ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى ، وَالزُّبَيْرُ لَيْسَ مِنْ بَنِى هَاشِمٍ ، وَلَا بَنِى الْمُطَّلِبِ ، وَقَدْ جَعَلَهٗ فِيْمَا أَعْطَاهُ مِنْ ذٰلِكَ كَبَنِىْ هَاشِمٍ ، وَبَنِى الْمُطَّلِبِ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذَوِى الْقُرْبٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ ، وَمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِى قَرَابَتِهٖ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ الزُّبَيْرَ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ بَنِى هَاشِمٍ ، فَإِنَّ أُمَّهٗ مِنْهُمْ ، وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَبِهٰذَا أَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ فَقَامَ عِنْدَهٗ بِمَوْضِعِهٖ مِنْهُ بِأُمِّهٖ مَقَامَ غَيْرِهٖ مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ .قِيْلَ لَهٗ :لَوْ كَانَ مَا وَصَفْتَ كَمَا ذَكَرْتَ ،

إِذًا لَأَعْطَى مَنْ سِوَاهُ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ ، مِمَّنْ أُمُّهُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ، وَقَدْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ ، مِمَّنْ أُمَّهَاتُهُمْ هَاشِمِيَّاتٌ ، مِمَّنْ هُوَ أَمَسُّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَسَبِ أُمِّهِ رَحِمًا ، مِنَ الزُّبَيْرِ ، مِنْهُمْ أُمَامَةُ ابْنَةُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ ، وَقَدْ حَرَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعْطِهَا شَيْئًا مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى إِذْ حَرَمَ بَنِي أُمَيَّةَ ، وَهِيَ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ ، وَلَمْ يُعْطِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمِّهَا الْهَاشِمِيَّةِ ، وَهِيَ زَيْنَبُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ -عَنْهَا .وَحَرَمَ أَيْضًا جَعْدَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الْمَخْزُومِيَّ فَلَمْ يُعْطِهِ شَيْئًا ، وَأُمُّهُ أُمُّ هَانِءٍ ، ابْنَةُ أَبِي طَالِبِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمٍ فَلَمْ يُعْطِهِ بِأُمِّهِ شَيْئًا ، إِذْ كَانَتْ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِي أَعْطَى بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ ، مَا أَعْطَاهُ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى ، لَيْسَ لِقَرَابَتِهِ لِأُمِّهِ، وَلٰكِنَّهُ لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذَوِي الْقُرْبَى ، لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُو هَاشِمٍ ، وَبَنُو الْمُطَّلِبِ ، وَمَنْ سِوَاهُمْ ، مِمَّنْ هُوَ لَهُ قَرَابَةٌ مِنْ غَيْرِ بَنِي هَاشِمٍ ، وَمِنْ غَيْرِ بَنِي الْمُطَّلِبِ .أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ فِي غَيْرِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَلَمْ يَقْصِدْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّذَارَةِ ، بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً ، بَلْ قَدْ أَنْذَرَ مِنْ قَوْمِهِ، مِمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ رَحِمًا مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ ، وَمِنْ بَنِي نَوْفَلٍ .

۵۲۶۳: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو غنیمت میں چار حصے دیئے جاتے ایک حصہ عامۃ المسلمین کے ساتھ دو حصے گھوڑے کے اور ایک حصہ قرابت کا۔ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ذوی القربیٰ کے حصہ میں سے قرابت کا حصہ دیا۔ حالانکہ زبیر بنو ہاشم سے نہ تھے اور نہ بنی مطلب سے تھے اور ان کو اس عطیے میں بنو ہاشم اور بنو مطلب کی طرح قرار دیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ذوی القربیٰ تو بنو ہاشم و بنو مطلب ہی ہیں مگر ان کے علاوہ (قریش) وہ آپ کے قرابت دار ہیں۔ یہ بات درست ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بنو ہاشم سے نہ تھے مگر ان کی والدہ تو بنو ہاشم سے تھیں۔اسی وجہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی عنایت فرمایا جتنا عنایت فرمایا۔ وہ والدہ کی وجہ سے دوسرے بنی ہاشم کی طرح ہو گئے۔اگر بات اسی طرح ہوتی جیسا کہ تم نے بیان کی تو ان کے علاوہ بھی دیگر غیر بنو ہاشم کو آپ عنایت فرماتے جن کی مائیں بنو ہاشم سے تھیں اور کئی غیر بنی ہاشم آپ کے پاس موجود تھے جن کی مائیں ہاشمی تھیں اور والدہ کی طرف سے رشتہ داری میں وہ آپ سے زبیر کی نسبت بہت قریب تر تھے۔ جیسے امامہ بنت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہا

جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو محروم رکھا کوئی چیز ذوی القربیٰ کے حصہ سے عنایت نہیں فرمائی جب کہ بنو امیہ محروم رہے اور وہ بھی بنو امیہ سے تھیں۔ آپ نے انکو ان کی والدہ ہاشمیہ زینب بنت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے کچھ بھی عنایت نہیں فرمایا۔ اسی طرح جعدہ بن ہبیرہ مخزومی بھی محروم رہا اس کو بھی کوئی چیز نہیں دی حالانکہ ان کی والدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا ہاشمیہ تھیں وہ ابو طالب بن عبدالمطلب کی بیٹی تھیں۔ تو جعدہ کو اپنی ہاشمیہ ماں کی وجہ سے کچھ نہیں دیا گیا جبکہ وہ بنو ہاشم و بنو مطلب دونوں سے متعلق تھے۔ اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کے حصہ سے زبیر رضی اللہ عنہ کو جو کچھ عنایت فرمایا وہ والدہ کی وجہ سے نہیں تھا۔ انکہ کسی اور وجہ سے تھا۔ پس مذکورہ تفصیل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذوی القربیٰ میں بنو ہاشم بنو مطلب اور ان کے علاوہ جن کو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے علاوہ سے قرابت حاصل ہے وہ سب شامل ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اس آیت کے علاوہ دوسری آیت: وانذر عشیرتك الاقربین (الشعراء:٢١٤) میں حکم فرمایا کہ اپنے قریبی خاندان کو ڈراؤ۔ آپ نے اس ڈرانے میں بنو ہاشم و بنو مطلب کو خاص نہیں کیا بلکہ اپنی قوم بطون قریش سب کو شامل کیا ان میں ان سے دور والے بنو امیہ اور بنو نوفل بھی شامل تھے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

٥٢٦٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ ، اجْمَعْ لِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ، اَوْ اَرْبَعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهُ قَصَدَ بِالنِّذَارَةِ اِلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ خَاصَّةً .

٥٢٦٤: عباد بن عبداللہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین (الشعراء:٢١٤) تو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے علی! تم میرے لئے بنی ہاشم کو جمع کرو ان کی تعداد چالیس تھی یا ایک کم چالیس تھی پھر اسی طرح روایت ذکر کی۔

ابو جعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اس روایت میں خاص بنو ہاشم کو انذار کرنا مراد لیا ہے۔

٥٢٦٥: فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ مِثْلَهُ ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اجْمَعْ لِيْ بَنِي الْمُطَّلِبِ .

٥٢٦٥: عبداللہ بن حارث نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت

کی ہے۔البتہ اس میں یہ زائد ہے بنو مطلب کو میرے لئے اکٹھا کرو۔

۵۲۶۶ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ ، وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَا : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَضْفَةٍ مِنْ جَبَلٍ ، فَعَلَا أَعْلَاهَا ، ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ ، إِنِّيْ نَذِيْرٌ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، إِدْخَالُهُ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ ، مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ ، مِنْ قَرَابَتِهِ.

۵۲۶۶: ابوعثمان نہدی نے قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو سے روایت کی ہے دونوں کا بیان ہے کہ جب: و انذر عشیرتك الاقربين الاية نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ پہاڑ کے گرم پتھر کی طرف گئے اور اس پر چڑھ کر آواز دی۔اے بنی عبد مناف بیشک میں نذیر ہوں۔

تخریج : بخاری فی تفسیر ۲۶' باب ۲' مسند احمد ۶۰/۵۔

۵۲۶۷ :حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَا :ثَنَا ضِمَامُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، عَنِ ابْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ ، يَا بَنِيْ قُصَيٍّ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ أَنَا النَّذِيْرُ ، وَالْمَوْتُ الْمُغِيْرُ ، وَالسَّاعَةُ الْمَوْعِدُ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ دَعَا بَنِيْ قُصَيٍّ ، مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ .

۵۲۶۷: ابن وردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے اس طرح اعلان فرمایا۔اے بنی ہاشم' اے بنی قصی' اے بنی عبد مناف میں نذیر ہوں اور موت تم پر لوٹ ڈالنے والا دشمن ہے اور قیامت وعدے کی جگہ اور وقت ہے۔

طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس روایت میں بنی قصی کو بھی بلایا حالانکہ ان سے قریب تر لوگ موجود تھے۔

۵۲۶۸ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، وَعَفَّانُ ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَى يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ هَاشِمٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا فَاطِمَةَ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ ، أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ، فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا . فَفِيْ هٰذَا

الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَنْذَرَ بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَى ، مَعَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ .وَفِي الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّهُ جَعَلَهُمْ جَمِيعًا ، ذَوِي أَرْحَامٍ .

۵۲۶۸: موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آیت : وانذر عشیرتك الاقربین ...... نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے نبی کھڑے ہوئے اور آواز دی اے بنی کعب بن لوی اپنے آپ کو آگ سے نکالو۔ اے بنی عبد مناف تم اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد المطلب اپنے آپ کو آگے سے چھڑاؤ۔ اے بنی ہاشم تم اپنے آپ کو آگے سے رہائی دلاؤ۔ اے بنی عبد المطلب تم اپنے آپ کو آگے سے بچاؤ۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ۔ میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتا البتہ تمہارے میرے ساتھ رشتہ داری اس میں تمہارے رحم کا پاس کروں گا۔ اس روایت میں آپ نے بنوکعب بن لوی کو ان لوگوں سے ساتھ رکھا جو ان کے مقابلہ میں بہت قریب تھے۔ اس روایت میں یہ بتلایا کہ تمہارے ساتھ میری رحم کی رشتہ داری ہے۔ گویا سب کو ذوی الارحام فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الادب باب ۱٤' مسلم فی الایمان ۳٤۸' ترمذی فی تفسیر سورة ۲٦' نسائی فی الوصایا باب ٦' مسند احمد ۲' ۳۳/۳٦۰۔

اس روایت میں آپ نے بنوکعب بن لوی کو ان لوگوں کے ساتھ رکھا جو ان کے مقابلہ میں بہت قریب تھے۔ اس روایت میں یہ بتلایا کہ تمہارے ساتھ میری رحم کی رشتہ داری ہے۔ گویا سب کو ذوی الارحام فرمایا۔

۵۲۶۹ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :ثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي عَدِي ، يَا بَنِي فُلَانٍ لِبُطُوْنِ قُرَيْشٍ ، حَتَّى اجْتَمَعُوْا ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ ، أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ .وَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ ، فَاجْتَمَعُوْا ، فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِي تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ ؟ .قَالُوْا :نَعَمْ مَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا ، قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ ، بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ . فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ دَعَا بُطُوْنَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا .

۵۲۶۹: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب آیت وانذر عشیرتك الاقربین (الشعراء) نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑی پر چڑھے اور اس طرح آواز دی اے بنی عدی اے بنی فلاں تمام بطون قریش کو آواز دی یہاں تک کہ وہ تمام جمع ہو گئے پس جو کوئی آدمی نہ آ سکتا تھا۔ اس نے اپنی طرف سے قاصد بھیجا تا کہ بات کو معلوم کرے۔ ابولہب اور قریش آ کر اکٹھے ہوئے۔ تو آپ نے ان کو مخاطب کر کے

فرمایا۔تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں اطلاع دوں کہ وادی میں گھڑ سوار دستہ تم پر لوٹ ڈالنا چاہتا ہے کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے۔انہوں نے کہا جی ہاں۔ہم نے تمہارے جھوٹ کا تجربہ نہیں کیا تم سچ بولتے ہو۔آپ نے فرمایا میں سخت عذاب سے ڈرانے کے لئے تمہارے پاس نذیر بن کر آیا ہوں۔اس روایت میں تمام بطون قریش کو دعوت دینا مذکور ہے۔

۵۲۷۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ :ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا بَنِيْ عَبْدَ مَنَافٍ ، اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا .

۵۲۷۰: سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب یہ آیت "وانذر عشیرتك الاقربین" نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے قریش کے گروہ اللہ تعالیٰ سے اپنے نفوس کو خرید لو۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے بچانے کے لئے کوئی کام نہ آسکوں گا۔اے بنی عبد مناف! تم اپنے نفوس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے چھڑانے کے لئے ذرہ بھر کام نہ آؤں گا۔اے عباس بن عبدالمطلب میں اللہ تعالیٰ سے چھڑانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔اے صفیہ عمۃ الرسول! اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے کے لئے میں تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔اے فاطمہ بنت رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے چھڑانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

تخریج:بخاری فی الوصایا باب ۱۱' تفسیر سورہ ۲۶' باب ۲' دارمی فی الرقاق باب ۲۳' مسند احمد ۲۰۶/۱۔

۵۲۷۱ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ وَأَبُوْ سَلَمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَا صَفِيَّةُ ، يَا فَاطِمَةُ . فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، أَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْأَقْرَبِيْنَ ، أَنْذَرَ قُرَيْشًا ، بَعِيْدَهَا وَقَرِيْبَهَا ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ جَمِيْعًا ذَوُو قَرَابَتِهِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَقَصَدَ بِإِنْذَارِهِ إِلَى ذَوِي قَرَابَتِهِ مِنْهُمْ ، وَتَرَكَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ بِذَوِي قَرَابَةٍ لَهُ، فَلَمْ يُنْذِرْهُ كَمَا لَمْ يُنْذِرْ مَنْ يَجْمَعُهُ، وَإِيَّاهُ أَبٌ غَيْرُ قُرَيْشٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّهُ

إِنَّمَا جَمَعَ قُرَيْشًا كُلَّهَا فَأَنْذَرَهَا ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَهُ أَنْ يُنْذِرَ عَشِيرَتَهُ الْأَقْرَبِينَ ، وَلَا عَشِيرَةَ لَهُ أَقْرَبُ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَلِذٰلِكَ دَعَا قُرَيْشًا كُلَّهَا ، إِذْ كَانَتْ بِأَجْمَعِهَا، عَشِيرَتَهُ الَّتِي هِيَ أَقْرَبُ الْعَشَائِرِ إِلَيْهِ .قِيلَ لَهُ :لَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ ، إِذًا كَانَ يَقُولُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْقُرْبَى وَلٰكِنَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقُلْ لَهُ كَذٰلِكَ ، وَقَالَ لَهُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ . فَأَعْلَمَهُ أَنَّ كُلَّ أَهْلِ هٰذِهِ الْعَشِيرَةِ مِنْ أَقْرِبِيهِ .فَبَطَلَ بِمَا ذَكَرْنَا ، قَوْلُ مَنْ جَعَلَ ذَا قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً .وَفِيمَا ذَكَرْنَا مِنْ بَعْدِ هٰذِهِ الْحُجَّةِ الَّتِي احْتَجَجْنَا بِهَا ، مَا يُغْنِينَا عَنِ الِاحْتِجَاجِ لِقَوْلِ مَنْ قَالَ :إِنَّ ذَوِي قُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُمْ قُرَيْشٌ كُلُّهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي تَأْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى مَا يَدُلُّ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا .

۵۲۷۱: سعید اور ابوسلمہ نے بتلایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔ بس اس میں یہ اضافہ ہے اے صفیہ اے فاطمہ۔ جب جناب نبی اکرم ﷺ کو اپنی قریبی خاندان والوں کو ڈرانے کا حکم ہوا تو آپ نے قریش کے بعید و قریب سب رشتہ داروں کو دعوت دی۔ اس سے دلالت مل گئی کہ یہ تمام آپ کے قرابت والے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو قرابت والوں کو ڈراتے وقت ان کو ڈراتے جو زیادہ قرابت والے تھے اور جو قرابت دار نہ تھے ان کو چھوڑ دیتے۔ جیسا کہ آپ نے غیر قریش کو چھوڑ دیا اور ان کو اقربین کے انذار میں شامل نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے تمام قریش کو جمع کیا اور ڈرایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عشیرہ اقربین کو ڈرانے کا حکم فرمایا تھا اور قریش سے قریب تر آپ کا اور خاندان نہ تھا۔ اسی لئے آپ نے تمام قریش کو جو کہ تمام قبائل آپ سے قریب تر تھے دعوت دی۔ تو اس کا جواب یہ ہے اگر آپ کی بات درست تسلیم کر لی جائے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا تو **وانذر عشیرتك القربٰی** ہونا چاہئے تھا حالانکہ آیت میں تو **وانذر عشیرتك الاقربین** (الشعراء:۲۱۴) فرمایا گیا ہے۔ آپ کو اس سے یہ بتلایا کہ خاندان قریش کے سب لوگ آپ کے اقارب ہیں پس اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہو گئی جنہوں نے ذوالقربیٰ کو فقط بنو ہاشم و بنو مطلب کے ساتھ خاص کیا۔ ذوالقربیٰ سے تمام قریش مراد ہیں۔ اگر چہ یہ بات ہم نے ثابت کر دی کہ ذوی القربیٰ سے فقط بنو ہاشم و بنو مطلب مراد نہیں بلکہ تمام قریش مراد ہیں۔ اس مؤقف کے لئے ہم ایسی دلیل پیش کرنا چاہئے جو تمام دلائل سے بے نیاز کرنے والی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: **قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربٰی** (الشوریٰ:۲۳) کی تفسیری روایت اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔

حاصل روایات: جب جناب نبی اکرم ﷺ کو اپنی قریبی خاندان والوں کو ڈرانے کا حکم ہوا تو آپ نے قریش کے بعید و قریب

سب رشتہ داروں کو دعوت دی۔ اس سے دلالت مل گئی کہ یہ تمام آپ کے قرابت والے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو قرابت والوں کو ڈراتے وقت ان کو ڈراتے جو زیادہ قرابت والے تھے اور جو قرابت دار نہ تھے ان کو چھوڑ دیتے۔ جیسا کہ آپ نے غیر قریش کو آپ نے چھوڑ دیا اور ان کو اقربین کے انذار میں شامل نہیں کیا۔

سوال: آپ ﷺ نے تمام قریش کو جمع کیا اور ڈرایا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عشیرہ اقربین کو ڈرانے کا حکم فرمایا تھا اور قریش سے قریب تر آپ کا اور خاندان نہ تھا۔ اسی لئے آپ نے تمام قریش کو جو کہ تمام قبائل آپ سے قریب تر تھے دعوت دی۔

جواب: اس کا جواب یہ ہے اگر آپ کی بات درست تسلیم کر لی جائے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا تو وانذر عشیرتك القربٰی ہونا چاہئے تھا حالانکہ آیت میں تو وانذر عشیرتك القربین (الشعراء۲۱۴) فرمایا گیا ہے۔ آپ کو اس سے یہ بتلایا کہ خاندان قریش کے سب لوگ آپ کے اقارب ہیں پس اس سے ان لوگوں کی بات غلط ثابت ہو گئی جنہوں نے ذوالقربٰی کو فقط بنو ہاشم و بنو مطلب کے ساتھ خاص کیا۔ ذوالقربٰی سے تمام قریش مراد ہیں۔

اگر چہ یہ بات ہم نے ثابت کر دی کہ ذوی القربٰی سے فقط بنو ہاشم و بنو مطلب مراد نہیں بلکہ تمام قریش مراد ہیں۔ اس مؤقف کے لئے ہم ایسی دلیل پیش کرنا چاہئے جو تمام دلائل سے بے نیاز کرنے والی ہے۔

نمبر①: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربٰی (الشوریٰ:۲۳) کی تفسیری روایت اس معنی پر دلالت کرتی ہے۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۲۷۲ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ أَنْ يَصِلُوْا قَرَابَتِيْ ، وَلَا يُكَذِّبُوْنِيْ فَهٰذَا عَلَى الْخِطَابِ لِقُرَيْشٍ كُلِّهَا ، فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا ، ذَوُو قَرَابَتِهٖ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عِكْرَمَةَ مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا .

۵۲۷۲: امام شعبی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربٰی (الشوریٰ۔۲۳) کے متعلق تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تم سے صرف اسی بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ تم میری قرابت کا لحاظ کرو اور میری تکذیب نہ کرو۔ یہ تم قریش کو خطاب ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ تمام قریش آپ کے قرابت والے تھے۔ روایت عکرمہ رحمہ اللہ سے تائید۔ عکرمہ رحمہ اللہ کی روایت اس کی مؤید ہے۔

۵۲۷۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ الْبَجَلِيُّ قَالَ :سَأَلْتُ عِكْرَمَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ :كَانَتْ

قَرَابَاتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بُطُوْنِ قُرَيْشٍ كُلِّهَا ، فَكَانُوْا أَشَدَّ النَّاسِ لَهُ أَذًى ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى .

۵۲۷۳: یحییٰ بن ایوب بجلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے اس آیت قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ (الشوریٰ) کے متعلق سوال کیا تو فرمانے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بطون قریش میں قرابت تھی اور قریش ہی ایذاء میں سب سے بڑھ کر تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت تمام بطون قریش کے متعلق اتاری۔

۵۲۷۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوْخَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ عِكْرَمَةَ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ : أَسَبَائِيٌّ أَنْتَ ؟ قَالَ : لَسْتُ بِسَبَائِيٍّ ، وَلٰكِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَعْلَمَ . قَالَ : إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تَعْلَمَ ، فَإِنَّهُ لَمْ يَكُنْ حَيٌّ مِنْ أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ إِلَّا وَقَدْ عَرِقَ فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَدْ كَانَتْ قُرَيْشٌ يَصِلُوْنَ أَرْحَامَهُمْ مِنْ قِبَلِهِ فَمَا عَدَا إِذَا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ ، فَقَطَعُوْهُ وَمَنَعُوْهُ ، وَحَرَمُوْهُ ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى أَنْ تَصِلُوْنِيْ لِمَا كُنْتُمْ تَصِلُوْنَ بِهِ قَرَابَتَكُمْ قَبْلِيْ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۵۲۷۴: عمر بن فروخ نے حبیب بن زبیر سے روایت کی کہ ایک آدمی حضرت عکرمہ کی خدمت میں آیا اور کہا اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا معنی ہے قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ انہوں نے فرمایا کیا تو سبائی گروہ سے تعلق رکھتا ہے میں نے کہا میں سبائی تو نہیں لیکن میں تفسیر معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا اگر تفسیر جاننا چاہتے ہو تو (سنو) قبائل قریش میں کوئی خاندان ایسا نہ تھا کہ جس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری نہ ہو اور قریش پہلے صلہ رحمی کرتے تھے اور کوئی حد بڑھنے والا نہ تھا جب آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اسلام کی طرف بلایا تو انہوں نے قطع رحمی کی آپ کے ساتھ میل وملاپ کو روکا اور محروم کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ "اب بھی تم مجھ سے اسی طرح صلہ رحمی کرو جیسا کہ اس سے پہلے صلہ رحمی کرتے تھے۔

مجاہد رحمہ اللہ کے قول سے تائید۔ حضرت مجاہد کا قول بھی اسی معنی کی تائید کرتا ہے۔

۵۲۷۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ : ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ : ثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى أَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ وَتُصَدِّقُوْنِيْ ، وَتَصِلُوْا

رَحِمِي .فَفِيْ مَا رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَعَنْ عِكْرَمَةَ ، وَعَنْ مُجَاهِدٍ ، فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ قُرَيْشًا كُلَّهَا ذَوُو قَرَابَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ تَأْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَجْهٌ يُخَالِفُ هٰذَا الْوَجْهَ .

۵۲۷۵: ابن ابی نجیح نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے اس آیت قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربیٰ" کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا (اے قریش) تم میری اتباع کرو اور میری تصدیق کرو اور میرے ساتھ صلہ رحمی سے پیش آؤ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ان کے دونوں شاگرد عکرمہ و مجاہد رحمہما اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں جو فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام قریش آپ کے قرابت دار ہیں اور یہ بات اس تاویل کے موافق ہے جو ہم نے وانذر عشیرتك الاقربین" کی گزشتہ سطور میں کی ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول اس تاویل کے خلاف ہے۔

۵۲۷۶ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ هُشَيْمٍ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ فِيْ قَوْلِهِ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ : التَّقَرُّبُ إِلَى اللّٰهِ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ .فَأَمَّا مَنْ ذَهَبَ إِلٰى أَنَّ قُرَيْشًا مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى أَيْضًا مَنْ مَسَّهُ بِرَحِمٍ مِنْ قِبَلِ أُمَّهَاتِهِ إِلٰى أَقْصٰى كُلِّ أَبٍ ، لِكُلِّ أُمٍّ مِنْ أُمَّهَاتِهِ مِنَ الْعَشِيْرَةِ الَّتِيْ هِيَ مِنْهَا ، فَإِنَّهُ احْتَجَّ لِمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ بِالنَّظَرِ ، وَقَالَ : رَأَيْتُ الرَّجُلَ بِنِسْبَتِهِ مِنْ أَبِيْهَا وَمِنْ أُمِّهِ مُخْتَلِفًا ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ اخْتِلَافُ نَسَبِهِ مِنْهُمَا إِنْ كَانَ ابْنًا لَهُمَا ، ثُمَّ رَأَيْنَاهُ يَكُوْنُ لَهُ قَرَابَةٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، فَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهِ مِنْ أَبِيْهَا قَرَابَةٌ لِذِيْ قَرَابَةِ أَبِيْهِ، وَيَكُوْنُ بِمَوْضِعِهِ مِنْ أُمِّهِ قَرَابَةٌ لِذِيْ قُرْبٰى أُمِّهِ .أَلَا تَرٰى أَنَّهُ يَرِثُ إِخْوَتَهُ لِأَبِيْهَا وَإِخْوَتَهُ لِأُمِّهِ، وَتَرِثُهُ إِخْوَتُهُ لِأَبِيْهَا وَإِخْوَتُهُ لِأُمِّهِ، وَإِنْ كَانَ مِيْرَاثُ فَرِيْقٍ مِمَّنْ ذَكَرْنَا ، مُخَالِفًا لِمِيْرَاثِ الْفَرِيْقِ الْآخَرِ ، وَلَيْسَ اخْتِلَافُ ذٰلِكَ بِمَانِعٍ مِنْهُ الْقَرَابَةَ .فَلَمَّا كَانَ ذَوُو قُرْبٰى أُمِّهِ قَدْ صَارُوْا لَهُ قَرَابَةً ، كَمَا أَنَّ ذَوِيْ قُرْبٰى أَبِيْهَا قَدْ صَارُوْا لَهُ قَرَابَةً ، كَانَ مَا يَسْتَحِقُّهُ ذَوُو قُرْبٰى أَبِيْهَا بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ، يَسْتَحِقُّ ذَوُو قُرْبٰى أُمِّهِ بِقَرَابَتِهِمْ مِنْهُ مِثْلَهُ .وَقَدْ تَكَلَّمَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا، فِيْ رَجُلٍ أَوْصٰى لِذِيْ قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ ، فَقَالُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَقْوَالًا سَنُبَيِّنُهَا ، وَنُبَيِّنُ مَذْهَبَ صَاحِبِ كُلِّ قَوْلٍ مِنْهَا ، الَّذِيْ أَدَّاهُ إِلٰى قَوْلِهِ الَّذِيْ قَالَهُ مِنْهَا ، فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ :هِيَ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ فُلَانٍ الْمُوْصٰى لِقَرَابَتِهِ، بِمَا أَوْصٰى لَهُمْ بِهِ

مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ، وَمِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، غَيْرَ أَنَّهُ يَبْدَأُ فِيْ ذٰلِكَ بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ، عَلٰى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ .وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ عَمٌّ وَخَالٌ ، فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْهُ، مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ، كَقَرَابَةِ خَالِهِ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، فَيَبْدَأُ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّهُ، عَلٰى خَالِهِ ، فَيَجْعَلُ الْوَصِيَّةَ لَهُ.وَكَانَ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ يَقُوْلُ :الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، دُوْنَ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ مِنْهُمْ ، وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ لِلْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ ذَا رَحِمٍ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا :الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا أَبٌ وَاحِدٌ ، مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ، أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ .وَسَوَّيَا فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ ، وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مَحْرَمَةً مِنْهُمْ ، وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ غَيْرَ مَحْرَمَةٍ .وَلَمْ يُفَضِّلَا فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ ، عَلٰى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ .وَكَانَ آخَرُوْنَ يَذْهَبُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِمَا وَصَفْنَا ، لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَالْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ أَبُوْهُ الثَّالِثُ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ يَذْهَبُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ أَبُوْهُ الرَّابِعُ إِلٰى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ آخَرُوْنَ يَذْهَبُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى أَنَّ الْوَصِيَّةَ فِيْمَا ذَكَرْنَا ، لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا الْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ، أَبٌ وَاحِدٌ فِي الْإِسْلَامِ أَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِمَّنْ يَرْجِعُ بِآبَائِهِ أَوْ بِأُمَّهَاتِهِ إِلَيْهِ، إِمَّا عَنْ أَبٍ ، وَإِمَّا عَنْ أُمٍّ إِلٰى أَنْ يَلْقَاهُ يَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيْثُ وَيَقُوْمُ بِهِ الشَّهَادَاتُ .فَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ، مِمَّا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ فَفَاسِدٌ -عِنْدَنَا -لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى ، أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَأَكْثَرُهُمْ غَيْرُ ذَوِيْ أَرْحَامٍ مَحْرَمَةٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَبَا طَلْحَةَ أَنْ يَجْعَلَ شَيْئًا مِنْ مَالِهِ ، قَدْ جَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ .فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِهِ، فَجَعَلَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَلِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ . فَأَمَّا حَسَّانٌ فَيَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ الثَّالِثِ ، وَأَمَّا أُبَيٌّ ، فَيَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ السَّابِعِ ، وَلَيْسَا بِذَوِيْ أَرْحَامٍ مِنْهُ مَحْرَمَةٍ ، وَجَاءَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ .

۵۲۷۶: منصور بن زاذان نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے: "قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة فى القربى" آیت کی تفسیر میں نقل کیا کہ اس سے اعمال صالحہ کے ساتھ قرب خداوندی حاصل کرنا مراد ہے۔ جن لوگوں کا یہ قول

ہے کہ اس سے مراد قریش کی قرابت داری ہے اور ماں کی طرف سے صلہ رحمی کا تعلق رکھنے والے مراد ہیں اور یہ سلسلہ آپ کی امہات کے قبیلہ کی طرف سے ان کے اعلیٰ جد تک پہنچتا ہے ان کی قیاسی ونظری دلیل یہ ہے کہ آدمی کو اپنے باپ اور ماں کی طرف سے مختلف نسبت حاصل ہوتی ہے اگر وہ ان دونوں کی اولاد سے ہے تو اس نسبت سے اس کو اختلاف نسب مانع نہیں ہے۔ پھر یہ بھی دیکھی بھالی بات ہے کہ اس کو ان دونوں میں سے ہر ایک سے قرابت حاصل ہے۔ پھر وہ والد کی قرابت کے سبب اس کے قرابت داروں میں سے ہوگا اور والدہ کی طرف سے قرابت کے باعث وہ اس کے قرابت داروں میں سے ہوگا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ باپ کی طرف سے بھائیوں کا وارث بھی ہوتا ہے اور ماں کی طرف سے بھائیوں کا بھی وارث بنتا ہے۔ اسی طرح اس کے باپ کی طرف سے بھائی اور ماں کی طرف سے بھائی اس کے وارث بنتے ہیں اگر چہ ان فریقوں کی میراث ایک دوسرے کے خلاف ہے۔ لیکن یہ اختلاف قرابت سے مانع نہیں تو جب ماں کے قرابت دار اس کے بھی قرابت دار ہوئے جیسے کہ باپ کے قرابت دار اس کے قرابتدار ہوتے ہیں تو جس چیز کے حق دار اس کے باپ کے قرابت دار ہوں گے اس کی ماں کے قرابت دار بھی قرابت کی بجہ سے مستحق ہوں گے۔ اگر ایک آدمی مرنے سے پہلے یہ وصیت کرے کہ میرا تہائی مال میرے قرابتداروں کو دیا جائے اس سے کون لوگ مراد ہوں گے اس میں ائمہ احناف کے مابین ابھی اختلاف ہے۔ یہ مال اس آدمی کے ذی رحم محرموں کو ملے گا جن کو اس کے باپ اور ماں کی طرف سے رشتہ داری حاصل ہے۔ البتہ باپ کی طرف کے قرابت داروں کو ماں کے قرابت داروں پر ترجیح حاصل ہوگی۔ مثلاً میت کے چچا کو ماموں پر ترجیح حاصل ہوگی۔ وصیت کو چچا کے حق میں مانیں گے۔ یہ وصیت ہر اس رشتہ دار کے حق میں ہے جو باپ کی طرف اور ماں کی طرف سے قریبی رشتہ والا ہے۔ دور والے رشتہ دار مراد نہ ہوں گے۔ اس میں وصیت کرنے والے کے ذی رحم محرم اور غیر ذی رحم برابر ہوں گے۔ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو وصیت کرنے والے کے ساتھ جد اعلیٰ میں شریک ہیں جب سے ہجرت ہوئی خواہ وہ ماں کی طرف سے شریک ہوں یا باپ کی طرف سے شریک ہوں اس میں دور اور نزدیک کے ذی رحم محرم اور غیر ذی رحم محرم برابر ہیں۔ گویا ابو یوسف ومحمد رحمہم اللہ باپ اور ماں کے رشتہ داروں میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ بعض دیگر ائمہ کہتے ہیں کہ یہ وصیت ہر اس شخص کے حق میں ہے جس کو اور موصی کو تیسرا باپ جمع کرے اور اس سے نیچے رشتہ میں شریک ہوں۔ یہ وصیت ہر اس شخص کے لئے ہے جو وصیت کرنے والے کے ساتھ چوتھے باپ میں اور اس سے نیچے کی قرابت میں شراکت رکھتا ہو۔ اس وصیت میں وہ تمام لوگ شریک ہیں جو وصیت کرنے والے کے ساتھ اسلام یا جاہلیت کے زمانہ میں ایک باپ کی قرابت میں ہوں اور وہ اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس کی طرف لوٹتا ہو یا باپ کی طرف سے یہاں تک کہ وہ اس سے مل جائے اور اسی رشتہ داری سے وراثت ثابت ہوگی اور اسی کے ساتھ شہادتیں قائم ہوں گی۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان اقوال میں قول اوّل جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے وہ درست نہیں کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرابت

والوں کے حصہ کی تقسیم کر کے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا حالانکہ ان میں اکثریت ان لوگوں کی تھی جو ذی رحم محرم نہ تھے۔ جیسا کہ یہ روایت شاہد ہیں۔ مروی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ جو مال لائے ہیں ان میں سے کچھ حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے مقرر کر دیں پھر ان کو حکم فرمایا کہ باقی مال اپنے محتاج قرابت داروں میں صرف کر دیں۔ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس کو حضرت ابن ابی کعب اور حسان بن ثابت کے لئے مقرر کر دیا حالانکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے ان کا رشتہ تیسرے باپ میں ملتا تھا اور حضرت ابی بن کعبؓ کے ساتھ ساتویں پشت میں رشتہ ملتا تھا اور دونوں ان کے ذی رحم محرم نہ تھے۔ قرابت دار سے ذی رحم مراد نہیں مطلقاً رشتہ دار مراد ہیں۔ اس سلسلہ کی روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۲۷۷ : فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، قَالَ : ثَنَا الْمَاجِشُوْنِ ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ ، قَالَ : وَكَانَ دَارُ أَبِيْ جَعْفَرٍ وَالدَّارُ الَّتِيْ تَلِيْهَا ، اِلٰى قَصْرِ بَنِيْ حُدَيْلَةَ حَوَائِطَ فَقَالَ : وَكَانَ قَصْرُ بَنِيْ حُدَيْلَةَ حَوَائِطَ لِأَبِيْ طَلْحَةَ ، فِيْهَا بِئْرٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا فَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ، وَيَأْكُلُ ثَمَرَهَا . فَجَاءَهُ أَبُو طَلْحَةَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ فَاِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِيْ اِلَيَّ ، هٰذِهِ الْبِئْرُ ، فَهِيَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ ، أَرْجُو بِرَّهٗ وَذُخْرَهٗ ، اجْعَلْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ ، مَالٌ رَابِحٌ ، قَدْ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ ، وَرَدَدْنَاهُ عَلَيْكَ ، فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِيْنَ . قَالَ : فَتَصَدَّقَ أَبُو طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ ، فَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ . قَالَ : فَبَاعَ حَسَّانُ نَصِيْبَهٗ مِنْ مُعَاوِيَةَ ، فَقِيْلَ لَهٗ : اِنَّ حَسَّانًا يَبِيْعُ صَدَقَةَ أَبِيْ طَلْحَةَ ، فَقَالَ : لَا أَبِيْعُ صَاعًا بِصَاعٍ مِنْ دَرَاهِمَ .

۵۲۷۷: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ "لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون......" (آل عمران:۹۲) تو حضرت ابوطلحہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے حضرت ابوجعفر کا گھر اور وہ گھر جس کے قریب قصر حدیلہ ہے وہاں ابوطلحہ کے باغات تھے اور یہ قصر حدیلہ یہ ابوطلحہ کا باغ تھا جس میں کنواں تھا جناب رسول اللہ ﷺ اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے اور پھل کھاتے تھے۔ تو ابوطلحہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور ابوطلحہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرما رہے

ہیں: "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون......" میرا سب سے محبوب ترین مال یہ کنواں ہے پس یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے۔ میں اس کی نیکی اور ذخیرے کا امیدوار ہوں۔ اس کو یا رسول اللہ ﷺ جہاں پسند کریں لگا دیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ واہ واہ اے ابوطلحہ! یہ تو نفع بخش مال ہے ہم نے اس کو تمہاری طرف سے قبول کیا اور تیری طرف لوٹا دیا اس کو اپنے اقربین میں خرچ کر دو۔ انس کہتے ہیں کہ ابوطلحہ نے اپنے ذی رحم پر تقسیم کر دیا۔ ان میں حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ انس کہتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنا حصہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ فروخت کر دیا تو ان سے کہا گیا کہ حسان ابوطلحہ کا صدقہ فروخت کرتے ہیں۔ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ایک صاع کھجور کو دراہم کے ایک صاع کے بدلے بھی فروخت نہ کروں گا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرت ابوطلحہ نے یہ باغ حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابتؓ میں تقسیم کیا حالانکہ حضرت ابی کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں ان سے ملتا ہے کیونکہ ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی ذی رحم محرم نہیں ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ قول غلط ہے کہ قرابت دار وہ ذی رحم محرم ہو۔ ہم نے اس فصل میں جو کچھ بیان کیا اس سے امام زفر کے قول کا فساد بھی ظاہر ہو گیا کیونکہ یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب بنی ہاشم و بنی مطلب کو دیا تو ان میں قریب و بعید رحم میں حصے کے لحاظ سے فرق نہیں کیا کیونکہ یہ سب آپ کے قرابت دار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ قرابت والوں کو دو اگر قریب والا دور والے کے لئے رکاوٹ ہوتا تو قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو عنایت نہ فرماتے حالانکہ سب کو دیا۔ ان ابوطلحہ انصاری ہیں جنہوں نے اپنے عطیہ میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو جمع کیا حالانکہ ایک قریب تر اور دوسرا بعید تھا مگر قرابت والے ہونے کی وجہ سے دونوں کو دیا اور ابوطلحہ کا یہ فعل امر رسول اللہ ﷺ کے مخالف نہیں تھا جیسا جناب رسول اللہ ﷺ بنی مطلب کو بنی ہاشم کے ساتھ قرابت کی وجہ دینے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے نہ تھے جو کہ اللہ تعالیٰ نے قرابت والوں کو دینے کا حکم فرمایا تھا۔ <u>دوسرے اور تیسرے قول کی تردید:</u> وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ قرابتدار وہ ہیں جو چوتھے یا تیسرے باپ میں موصی کے ساتھ شریک ہوں یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ انہوں نے بڑی دلیل یہ ذکر کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپ نے پانچویں پشت یا اس سے اوپر والے شرکاء کو حصہ عنایت نہیں فرمایا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم کیا اور ان کو کچھ نہیں دیا۔ کیونکہ وہ آپ کے قرابت داروں سے نہ تھے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب آپ نے اوپر کے لوگوں کو محروم رکھا تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ قرابت دار

نہیں تھے۔دیکھئے یہ ابوطلحہ ہیں۔جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اپنے بعض ایسے قرابت داروں کو عطاء فرمایا جو ساتویں پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوئے تھے۔اس فعل میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی نہیں فرمائی اور نہ ہی جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس عمل پر کسی قسم کا اعتراض فرمایا۔(اس نے اس قول کا فساد ظاہر ہو گیا) بالکل اسی طرح جولوگ یہ کہتے ہیں کہ قرابت دار وہ ہیں جو تیسری پشت میں شریک ہوں ان کی اہم دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنو ہاشم کو دیا اس لئے کہ وہ آپ کے ساتھ تیسری پشت میں شریک تھے۔پس ان کو آپ سے قرابت حاصل تھی اور بنو مطلب کو اس لئے عنایت فرمایا کہ وہ آپ کے حلیف تھے۔اگر آپ ان کو قرابت داری کی وجہ سے عطاء فرماتے تو جو قرابت داری میں ان کے مماثل تھے جیسے بنوامیہ اور بنونوفل تو ان کو بھی عطاء فرماتے۔
اس دلیل کا جواب یہ ہے۔اگر جناب رسول اللہ ﷺ بنو مطلب کو معاہدے اور حلیف ہونے کی وجہ سے عطاء کرتے تو قرابت داری کی وجہ سے عطاء نہ فرماتے بلکہ دیگر حلفاء کو بھی عنایت فرماتے بنوخزاعہ آپ کے حلیف تھے۔عمرو بن سالم خزاعی آپ کی خدمت میں حلف کے متعلق یہ اشعار پڑھے۔روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب٤٤، والوصایا باب١٧، ٢٦، والوکالہ باب١٥، و تفسیر سورہ ٣/٥، والاشربہ باب١٣، مسلم فی الزکاۃ ٤٣، دارمی فی الزکاۃ باب٢٣، مسند احمد ٣، ١٤١/٢٥٦، ٢٨٥۔

۵۲۷۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ : ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ : اَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا جَاءَ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَائِطِي الَّذِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، لَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهُ لَمْ اُعْلِنْهُ، قَالَ اجْعَلْهُ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ، وَفُقَرَاءِ اَهْلِكَ .

۵۲۷۸: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آیت **لن تنالوا البر حتی تنفقو مما تحبون**" (آل عمران۔۹۲) نازل ہوئی یا یہ کہا کہ آیت "**من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا**" (البقرہ۔۲۴۵) نازل ہوئی تو ابوطلحہ آ کر کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ! میرا وہ باغ جو فلاں مقام پر واقع ہے۔اگر میں اس کو چھپا سکتا ہوتا تو میں اس کو ظاہر بھی نہ کرتا۔آپ نے فرمایا۔اس کو اپنے غریب قرابت داروں اور فقراء اہل پر خرچ کردو۔

تخریج: ترمذی فی التفسیر سورہ ٣ باب ٥، مسند احمد ٣، ١٠٥/١٧٤۔

۵۲۷۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ : ثَنَا اَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ : قَالَ اَنَسٌ : كَانَتْ لِاَبِيْ طَلْحَةَ اَرْضٌ فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانٍ وَأُبَيٍّ ، قَالَ أُبَيٌّ ، عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّيْ .

۵۲۷۹: ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ابوطلحہ کے پاس ایک زمین تھی جس کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کر دیا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے قرابت داروں میں تقسیم کر دو تو انہوں نے حضرت حسان وابی رضی اللہ عنہما کو دے دی۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دونوں ابوطلحہ کے مجھ سے زیادہ قریبی رشتہ دار تھے۔

تخریج: مسند احمد ۱۱۵/۳، ۱۷۴۔

۵۲۸۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا ، مِنْ نَخْلٍ ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ حَائِطًا حُدَيْلَةَ ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ .قَالَ أَنَسٌ -:فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَمْوَالِ إِلَيَّ ، الْحَائِطُ ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَيْثُ شِئْتَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، بَخٍ ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهِ، وَأَنَا أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ .فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ :أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَهَا فِي أُبَيٍّ وَحَسَّانٍ ، وَإِنَّمَا يَلْتَقِيْ هُوَ وَأُبَيٌّ ، عِنْدَ أَبِيْهِ السَّابِعِ ، لِأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ ، اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ .وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ ، وَكِلَاهُمَا لَيْسَ بِذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى فَسَادِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْقَرَابَةَ لَيْسَتْ إِلَّا مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ رَحِمًا مَحْرَمَةً .وَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ بِمَا قَدْ حَكَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ ، فَفَاسِدٌ أَيْضًا ، لِأَنَّا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ مَا أَعْطَاهُمْ ، مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى -قَدْ سَوّٰى

بَيْنَ مَنْ قَرُبَتْ رَحِمُهُ مِنْهُ، وَبَيْنَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهُ مِنْهُمْ مِنْهُ وَهُمْ جَمِيعًا لَهُ ذَوُو قَرَابَةٍ .فَلَوْ كَانَ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ يَحْجُبُ مَنْ بَعُدَ مِنْهُ إِذًا لَمَا أَعْطَاهُ بَعِيدًا مَعَ قَرِيبٍ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يُعْطِيَ ذَا قَرَابَتِهِ، وَلَمْ يَكُنْ لِيُخَالِفَ مَا أَمَرَهُ بِهِ .وَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ ، فَقَدْ جَمَعَ فِي عَطِيَّتِهِ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ ، وَحَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ ، وَأَحَدُهُمَا أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنَ الْآخَرِ ، إِنْ كَانَا مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ.وَلَمْ يَكُنْ لِمَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ ، مُخَالِفًا لِمَا أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِعْطَائِهِ بَنِي الْمُطَّلِبِ مَعَ بَنِي هَاشِمٍ ، مُخَالِفًا أَمْرَ اللّٰهِ فِي إِعْطَائِهِ مَنْ أَمَرَهُ بِإِعْطَائِهِ مِنْ قَرَابَتِهِ.وَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ قَالُوْا :قَرَابَةُ الرَّجُلِ كُلُّ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ أَبُوهُ الرَّابِعُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ مِنْ آبَائِهِ، فَفَاسِدٌ أَيْضًا ، لِأَنَّ أَهْلَهُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَيْهِ أَيْضًا وَلَهُمْ عَلَيْهِ فِيمَا ذَكَرُوْا ، إِعْطَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ بَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَهُمْ بَنُو أَبِيهِ الرَّابِعِ ، وَلَمْ يُعْطِ بَنِي أَبِيهِ الْخَامِسِ ، وَلَا بَنِي أَحَدٍ مِنْ آبَائِهِ الَّذِيْنَ فَوْقَ ذٰلِكَ .وَقَدْ رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَمَ بَنِي أُمَيَّةَ ، وَبَنِي نَوْفَلٍ ، فَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا ، لَيْسَ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ.فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ ، إِذْ حَرَمَ مَنْ فَوْقَهُمْ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مِنْهُ، لَيْسَ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا مِنْ قَرَابَتِهِ.وَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ ، فَقَدْ أَعْطَى مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِعْطَائِهِ إِيَّاهُ ذَا قَرَابَتِهِ الْفُقَرَاءِ ، بَعْضَ بَنِي أَبِيهِ السَّابِعِ .فَلَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لِمَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَالِفًا ، وَلَا أَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَهُ مِنْ ذٰلِكَ .فَأَمَّا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَنَّ قَرَابَةَ الرَّجُلِ ، كُلُّ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ أَبُوهُ الثَّالِثُ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّهُمْ قَالُوْا :لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَىٰ ، أَعْطَى بَنِي هَاشِمٍ جَمِيعًا ، وَهُمْ بَنُو أَبِيهِ الثَّالِثِ ، فَكَانُوْا قَرَابَتَهُمْ مِنْهُ، وَأَعْطَى بَنِي الْمُطَّلِبِ مَا أَعْطَاهُمْ ، لِأَنَّهُمْ حُلَفَاؤُهُ، وَلَوْ كَانَ أَعْطَاهُمْ ، لِأَنَّهُمْ قَرَابَتُهُ، لَأَعْطَى مَنْ هُوَ فِي الْقَرَابَةِ مِثْلُهُمْ ، مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ ، وَبَنِي نَوْفَلٍ .فَهٰذَا الْقَوْلُ -عِنْدَنَا -فَاسِدٌ ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ أَعْطَى بَنِي الْمُطَّلِبِ بِالْحِلْفِ لَا بِالْقَرَابَةِ ، لَأَعْطَى جَمِيعَ حُلَفَائِهِ، فَقَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَهُ، وَلَقَدْ نَاشَدَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْخُزَاعِيُّ بِذٰلِكَ الْحِلْفِ .

۵۲۸۰: اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ ابوطلحہ انصار میں سب سے زیادہ کھجوروں کے لحاظ سے مالدار تھے۔ ان کو سب سے زیادہ حدیلہ نامی باغ پسند تھا۔ وہ مسجد کے سامنے تھا۔ جناب

رسول اللہ ﷺ اس میں داخل ہوتے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آیت: "لن تنالو االبر حتی تنفقوا مما تحبون" نازل ہوئی اور جناب ابوطلحہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے "لن تنالو االبر الایہ......" میرا سب سے زیادہ محبوب وہ باغ ہے۔ وہ صدقہ ہے میں اس کی نیکی اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ذخیرہ ہونے کی امید ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! اس کو جہاں چاہیں اس کو صرف کریں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بہت خوب بہت خوب۔ یہ نفع بخش مال ہے۔ جو تم نے کہا وہ میں نے سن لیا۔ میرا خیال یہ ہے کہ تم اسے اقربین میں تقسیم کر دو۔ ابو طلحہ کہنے لگے یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا۔ تو ابوطلحہ نے اپنے اقارب اور بنی عم چچازاد میں تقسیم کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے یہ باغ حضرت ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ میں تقسیم کیا حالانکہ حضرت ابی کا سلسلہ نسب ساتویں پشت میں ان سے ملتا ہے کیونکہ ابوطلحہ کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار ہے اور حسان کا سلسلہ نسب یہ ہے۔ حسان بن ثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی ذی رحم محرم نہیں ہے۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ یہ قول غلط ہے کہ قرابت دار وہ ذی رحم محرم ہوتا ہے۔ قول زفر رحمہ اللہ کا جواب یہ ہے کہ ہم نے اس فصل میں جو کچھ بیان کیا اس سے امام زفر کے قول کا فساد بھی ظاہر ہو گیا کیونکہ یہ بات ہمارے سامنے ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب بنی ہاشم و بنی مطلب کو دیا تو ان میں قریب و بعید رحم میں حصے کے لحاظ سے فرق نہیں کیا کیونکہ یہ سب آپ کے قرابت دار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ قرابت والوں کو دو اگر قریب والا دور والے کے لئے رکاوٹ ہوتا تو قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو عنایت نہ فرماتے حالانکہ سب کو دیا۔ یہ ابوطلحہ انصاری ہیں جنہوں نے اپنے عطیہ میں ابی بن کعب اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما کو جمع کیا حالانکہ ایک قریب تر اور دوسرا بعید تھا مگر قرابت والے ہونے کی وجہ سے دونوں کو دیا اور ابوطلحہ کا یہ فعل امر رسول اللہ ﷺ کے مخالف نہیں تھا جیسا جناب رسول اللہ ﷺ بنی مطلب کو بنی ہاشم کے ساتھ قرابت کی وجہ سے دینے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والے نہ تھے جو کہ اللہ تعالیٰ نے قرابت والوں کو دینے کا حکم فرمایا تھا۔ وہ لوگ جنہوں نے یہ کہا کہ قرابتدار وہ ہیں جو چوتھے یا تیسرے باپ میں موصی کے ساتھ شریک ہوں یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ انہوں نے بڑی دلیل یہ ذکر کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کا حصہ بنو مطلب کو دیا اور وہ چوتھی پشت میں آپ کے ساتھ شریک تھے اور آپ نے پانچویں پشت یا اس سے اوپر والے شرکاء کو حصہ عنایت نہیں فرمایا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم کیا اور ان کو کچھ نہیں دیا۔ کیونکہ وہ آپ کے قرابت داروں سے نہ تھے اس میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جب آپ نے اوپر کے لوگوں کو محروم رکھا تو اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ قرابت دار نہیں تھے۔ دیکھئے یہ ابوطلحہ ہیں۔ جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اپنے بعض ایسے قرابت

داروں کو عطاء فرمایا جو ساتویں پشت میں آپ کے ساتھ جمع ہوئے تھے۔اس فعل میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی خلاف ورزی نہیں فرمائی اور نہ ہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس عمل پر کسی قسم کا اعتراض فرمایا۔(اس سے اس قول کا فساد ظاہر ہو گیا) بالکل اسی طرح جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ قرابت دار وہ ہیں جو تیسری پشت میں شریک ہوں ان کی اہم دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنو ہاشم کو دیا اس لئے کہ وہ آپ کے ساتھ تیسری پشت میں شریک تھے۔پس ان کو آپ سے قرابت حاصل تھی اور بنو مطلب کو اس لئے عنایت فرمایا کہ وہ آپ کے حلیف تھے۔اگر آپ ان کو قرابت داری کی وجہ سے عطاء فرماتے تو جو قرابت داری میں ان کے مماثل تھے جیسے بنو امیہ اور بنو نوفل تو ان کو بھی عطاء فرماتے۔اس دلیل کا جواب یہ ہے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو مطلب کو معاہدے اور حلیف ہونے کی وجہ سے عطاء کرتے تو قرابت داری کی وجہ سے عطاء نہ فرماتے بلکہ دیگر حلفاء کو بھی عنایت فرماتے بنو خزاعہ آپ کے حلیف تھے۔عمرو بن سالم خزاعی آپ کی خدمت میں حلف کے متعلق یہ اشعار پڑھے۔روایت ملاحظہ ہو۔

بنوخزاعہ کے سلسلہ میں روایت:

۵۲۸۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :لَمَّا وَادَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ مَكَّةَ ، وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَتْ بَنُوْبَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ ، فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَتْ بَنُوْبَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ .فَكَانَتْ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ ، فَأَمَدَّتْهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ وَظَلَّلُوْا عَلَيْهِمْ ، وَظَهَرَتْ بَنُوْبَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ ، فَقَتَلُوْا فِيهِمْ .فَقَدِمَ وَافِدُ خُزَاعَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ ، وَدَعَاهُ إِلَى النُّصْرَةِ ، وَأَنْشَدَ فِيْ ذٰلِكَ :لَا هُمَّ إِنِّيْ نَاشِدٌ مُحَمَّدَا حِلْفَ أَبِيْنَا وَأَبِيْهِ الْأَتْلَدَا وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدَا إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدَا وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَجَعَلُوْا لِيْ بِكَدَاءَ رُصَّدَا وَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدَا وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيْرِ هُجَّدَا وَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَسُجَّدَا ثَمَّتَ أَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ يَدَا فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا أَعْتَدَا وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَأْتِي مَدَدَا فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِي مُزْبِدَا فِيهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا .قَالَ حَمَّادٌ :وَهٰذَا الشِّعْرُ ، بَعْضُهُ عَنْ أَيُّوْبَ ، وَبَعْضُهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ حَازِمٍ ، وَأَكْثَرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ .

۵۲۸۱: ایوب نے حضرت عکرمہ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے صلح کا معاہدہ کر لیا۔ بنو خزاعہ زمانہ جاہلیت سے آپ کے حلیف چلے آ رہے تھے۔ جبکہ بنوبکر قریش کے حلیف تھے۔ تو بنوخزاعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی صلح میں داخل ہوئے اور بنوبکر قریش کی صلح میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد بنوخزاعہ اور بنوبکر کے مابین لڑائی پیش آئی۔ قریش نے ہتھیاروں اور رسد سے بنوبکر کی معاونت کی اور ان کی پشت پناہی کی بنوبکر کو بنوخزاعہ پر غلبہ ملا تو انہوں نے ان کے آدمیوں کو قتل کیا بنوخزاعہ کا وفد جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان لوگوں نے جو کچھ کیا تھا اس کی اطلاع دی اور جناب رسول اللہ ﷺ کو نصرت کی طرف بلایا اور یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

نمبر ①: اے اللہ! میں حضرت محمد ﷺ کو باپ اور دادا کے درمیان ہونے والا معاہدہ یاد دلاتا ہوں۔

نمبر ②: آپ فرزند تھے اور ہم والد تھے (عمر میں بڑے تھے) بلاشبہ قریش نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔

نمبر ③: ان کا خیال یہ تھا کہ میں کسی کو نہ بلاؤں گا انہوں نے آپ سے کیا ہوا پختہ وعدہ توڑ دیا۔

نمبر ④: اور کداء (ایک مقام کا نام ہے جو مکہ کے بلند حصہ میں واقع ہے) میں انہوں نے میرے لئے گھات بنا رکھی تھی وہ نہایت کمزور اور قلیل تعداد میں تھے۔

نمبر ⑤: وہ مقام وتیر میں تہجد کے وقت آئے جبکہ ہم رکوع وسجدہ میں قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف تھے۔

نمبر ⑥: اس جگہ ہم نے امن پسندی کا مظاہرہ کیا اور ہم نے ہاتھ نہیں کھینچا اے اللہ کے رسول ﷺ ہماری نہایت مضبوط مدد فرمائیں۔

نمبر ⑦: آپ مدد کے لئے ایسا خدائی لشکر روانہ فرمائیں جو ایسے دستوں پر مشتمل ہوں جو سمندر کی طرح جوش سے جھاگ نکال رہے ہوں۔

نمبر ⑧: ان دستوں میں اللہ کا رسول ﷺ بے نیام تلوار کے ساتھ ہوں اور لڑائی کی پوری تیاری کرنے والے ہوں۔ اگر آپ سے جھک جانے کا مطالبہ ہو آپ کا چہرہ ناراضگی سے بدل جائے۔

بقول حماد بعض اشعار تو ایوب سے اور بعض یزید بن حازم سے نقل کئے اور اکثر محمد بن اسحاق سے لئے گئے ہیں۔

مگر ابن ہشام نے ان اشعار کو زیادہ درست اور پختہ انداز سے لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو سیرۃ ابن ہشام۔ (مترجم)۔

اللغات: ناشد۔ یاد دلانا۔ الاتلد۔ نہایت پرانا۔ ولدا۔ اس سے اشارہ کیا بنو عبد مناف اور قصی کی والدہ خزاعیہ ہے) اعتدا۔ تیار۔ المدد۔ معاونت۔ تجرد۔ تیاری کرنا۔ سیم۔ مطالبہ کرنا۔ الخسف۔ ذلت۔ تربد۔ بدلنا۔

۵۲۸۲ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَغَيْرِهِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ الْمُنَاشِدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الشِّعْرِ ، عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ .فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَدْخُلْ

خُزَاعَةَ فِيْ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى ، لِلْحِلْفِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ ، اسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ إِعْطَاءُ بَنِى الْمُطَّلِبِ لِلْحِلْفِ ، وَلَوْ كَانَ إِعْطَاؤُهُمْ لِلْحِلْفِ أَيْضًا ، لَأَعْطٰى مَوَالِيَ بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَهُوَ فَلَمْ يُعْطِهِمْ شَيْئًا .وَأَمَّا مَا ذَهَبَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا ، فَهُوَ أَحْسَنُ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ كُلِّهَا عِنْدَنَا ، لِأَنَّا رَأَيْنَا النَّاسَ فِيْ دَهْرِنَا هٰذَا، يُنْسَبُوْنَ إِلَى الْعَبَّاسِ ، وَكَذٰلِكَ آلُ عَلِى ، وَآلُ جَعْفَرٍ ، وَآلُ عَقِيْلٍ ، وَآلُ الزُّبَيْرِ ، وَطَلْحَةَ ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ لَا يُنْسَبُ أَوْلَادُهُمْ إِلَّا إِلٰى أَبِيهِمُ الْأَعْلٰى، فَيُقَالُ :بَنُو الْعَبَّاسِ ، وَبَنُوْ عَلِى ، وَبَنُو مَنْ ذَكَرْنَا ، حَتّٰى قَدْ صَارَ ذٰلِكَ يَجْمَعُهُمْ ، وَحَتّٰى قَدْ صَارُوْا بِآبَائِهِمْ مُتَفَرِّقِيْنَ كَأَهْلِ الْعَشَائِرِ الْمُخْتَلِفَةِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى ، إِنَّمَا جَعَلَهُ فِيْمَنْ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُ أَبٌ جَاهِلِيٌّ ، فَكَانَ بَنُو ذٰلِكَ الْأَبِ مِنْ ذَوِى قَرَابَتِهِ، وَكَذٰلِكَ مَنْ أَعْطَاهُ أَبُو طَلْحَةَ ، مَا أَعْطَاهُ مِمَّنْ ذَكَرْنَا ، فَإِنَّمَا يَجْمَعُهُمْ وَإِيَّاهُ أَبٌ جَاهِلِيٌّ .فَلِمَ قُلْتُمْ :إِنَّ قَرَابَةَ الرَّجُلِ هِيَ مَنْ جَمَعَهُ وَإِيَّاهُ أَقْصَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ ؟ قِيْلَ لَهُ :قَدْ ذَكَرْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا ، فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطٰى قَرَابَةً ، وَمَنَعَ قَرَابَةً ، وَقَدْ كَانَ كُلُّ مَنْ أَعْطَاهُ وَكُلُّ مَنْ حَرَمَهُ، مِمَّنْ لَمْ يُعْطِهِ، مِمَّنْ مَوْضِعُهُ مِنْهُ، وَمَوْضِعُ الَّذِى أَعْطَاهُ يَجْمَعُهُ وَإِيَّاهُمْ عَشِيْرَةٌ وَاحِدَةٌ ، يُنْسَبُوْنَ إِلَيْهَا حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ جَمِيْعًا هٰؤُلَاءِ الْقُرَيْشِيُّوْنَ وَلَا يُنْسَبُوْنَ إِلٰى مَا بَعْدَ قُرَيْشٍ ، فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ الْكِنَانِيُّوْنَ فَصَارَ أَهْلُ الْعَشِيْرَةِ جَمِيْعًا بَنِيْ أَبٍ وَاحِدٍ وَقَرَابَةٍ وَاحِدَةٍ ، وَبَانُوْا مِمَّنْ سِوَاهُمْ ، فَلَمْ يُنْسَبُوْا إِلَيْهِ فَكَذٰلِكَ أَيْضًا كُلُّ أَبٍ حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ صَارَ فَخِذًا أَوْ صَارَ عَشِيْرَةً يُنْسَبُ وَلَدُهُ إِلَيْهِ فِي الْإِسْلَامِ فَكَانَ هُوَ وَوَلَدُهُ يُنْسَبُوْنَ جَمِيْعًا إِلٰى عَشِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْ تَقَدَّمَتِ الْإِسْلَامَ فَهُمْ جَمِيْعًا مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْعَشِيْرَةِ ، هٰذَا أَحْسَنُ الْأَقْوَالِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عِنْدَنَا ، وَاللّٰهَ نَسْأَلُهُ التَّوْفِيْقَ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى مَا أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَوِيْ قُرْبَاهُ، فَوَجَدْنَا النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :أَعْطَاهُ بِحَقٍ قَدْ وَجَبَ لَهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِيَّاهُمْ فِيْ آيَةِ الْغَنَائِمِ ، وَفِيْ آيَةِ الْفَيْءِ ، وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْعُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَا التَّخَطِّى بِهِ عَنْهُمْ إِلٰى غَيْرِهِمْ وَلَا لِأَنْفُسِهِمْ ، مِنْ خُمُسِ جَمِيْعِ الْفَيْءِ ، وَمِنْ خُمُسِ خُمُسِ جَمِيْعِ الْغَنَائِمِ ، كَمَا لَيْسَ لَهُ مِنْهُ، مَنْعُ الْمُقَاتِلَةِ مِنْ أَرْبَعَةِ أَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ ، وَلَا التَّخَطِّى بِهِ عَنْهُمْ إِلٰى غَيْرِهِمْ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :لَمْ يَجِبْ لِذِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِي الْفَيْءِ ،

وَلَا فِي خُمُسِ الْغَنَائِمِ بِالْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْتُهُ مَا فِي أَوَّلِ كِتَابِنَا هٰذَا، وَإِنَّمَا وَكَّدَ اللّٰهُ أَمْرَهُمْ بِذِكْرِهِ إِيَّاهُمْ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَجِبُ بَعْدَ ذٰلِكَ لَهُمْ فِي الْفَيْءِ وَخُمُسِ الْغَنَائِمِ إِلَّا كَمَا يَجِبُ لِغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ لَا قَرَابَةَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

۵۲۸۲: محمد بن اسحاق نے زہری وغیرہ سے اسی طرح بیان کی البتہ اس نے یہ بیان کیا کہ ان اشعار سے جناب رسول اللہ ﷺ کو یاد دلانے والا عمرو بن سالم خزاعی ہے۔ جب آنحضرت ﷺ نے اپنے اور خزاعہ کے درمیان معاہدے کی وجہ سے ان کو قرابت داروں کے حصے میں شریک نہیں فرمایا تو یہ بات ناممکن ہے کہ بنو مطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطاء فرمایا۔ اگر آپ معاہدے کی وجہ سے عطاء فرماتے تو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی دیتے لیکن آپ نے ان کو کچھ نہیں دیا۔ ان تمام اقوال میں سب سے بہتر قول وہ ہے جس کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔ ان اقوال میں سب سے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے زمانے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہو کر آل عباس اور آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل زبیر، آل طلحہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کہلاتے ہیں۔ تو ان تمام کی اولاد اپنے جد اعلیٰ کی طرف منسوب ہوتی ہے گویا ان اولاد کو جد اعلیٰ کا ایک ہونا جمع کرتا ہے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے اسی طرح الگ الگ ہوتے ہیں جیسے مختلف قبائل ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو ان لوگوں کو عنایت فرمایا جو آپ کے ساتھ دور جاہلیت کے باپ میں شریک تھے تو اس باپ کی اولاد آپ کے قرابتدار تھے۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو عطاء فرمایا ان کی بھی یہی صورت تھی۔ تو پھر یہ کہنا کیسے درست ہوا کہ قرابت میں وہ لوگ شریک ہیں جس کے ساتھ وہ اسلام میں جد اولیٰ کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔ ہم جیسا کہ پہلے ذکر کر آئے کہ آپ ﷺ نے اپنے بعض قرابتداروں کو دیا اور بعض کو محروم کر دیا اور روک لیا۔ تو آپ نے جن کو دیا اور جن کو نہ دیا وہ تمام آپ کے ساتھ ایک ہی قبیلہ میں جمع ہوتے ہیں اور اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان کو قریش کہا جاتا ہے وہ قریش کے بعد کی طرف منسوب نہیں کیے جاتے کہ ان کو کنانی کہا جائے تو وہ تمام ایک قبیلے کے افراد ہوئے ایک باپ کی اولاد ہیں اور ایک ہی قرابت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس طرح وہ باقی لوگوں سے جدا ہو گئے ان کی طرف منسوب نہیں ہوتے اسی طرح جو باپ اسلام میں سامنے آیا تو وہ فخذ یا عشیرہ کہلایا ان کی اولاد اسلام میں اس کی طرف منسوب ہوتی ہے تو وہ اور اس کی اولاد سب کے سب ایک قبیلہ (عشیرہ) کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو اسلام سے پہلے ہو اور وہ سب اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے نزدیک یہ سب سے اچھا قول ہے۔ اس مضمون کی طرف ہم پھر لوٹ آئے کہ آپ ﷺ نے اپنے قرابت داروں کو کس طرح عطاء فرمایا۔ آپ ﷺ نے ان کو وہ حق عنایت فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آیت غنیمت اور آیت فئی میں ذکر کر کے لازم کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ

اختیار نہ تھا کہ آپ ان سے اس حق کو روکتے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عنایت فرماتے۔ان کو یہ تمام مال فئی کے خمس اور تمام غنائم کے خمس سے دیا جاتا جیسا کہ غنائم کے پانچ حصوں میں سے چار حصے مجاہدین سے روکنے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو دینے کا آپ کو اختیار نہ تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کے لئے فئی اور غنائم کے خمس میں جو حق لازم ہوا وہ ان دو آیات کی وجہ سے نہیں جنہیں اس کتاب کے شروع میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس حق کا ذکر تاکید سے فرمایا پھر ان کے لئے فئی اور غنیمت کے خمس میں اسی طرح لازم ہوا جیسا کہ دیگر فقراء اسلام کے لئے واجب ہے جن کو جناب رسول اللہ ﷺ سے قرابت کا حق حاصل نہ تھا۔ یہ قول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ہے۔

تشریح جب آنحضرت ﷺ نے اپنے اور بنوخزاعہ کے درمیان معاہدے کی وجہ سے ان کو قرابت داروں کے حصے میں شریک نہیں فرمایا تو یہ بات ناممکن ہے کہ بنومطلب کو معاہدے کی وجہ سے عطاء فرمایا۔ اگر آپ معاہدے کی وجہ سے عطاء فرماتے تو بنو ہاشم کے آزاد کردہ غلاموں کو بھی دیتے لیکن آپ نے ان کو کچھ نہیں دیا۔

تمام اقوال میں بہتر قول:

ان تمام اقوال میں سب سے بہتر قول وہ جس کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

وجہ ترجیح: ان اقوال میں سب سے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ ہمارے زمانے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہو کر آل عباس اور آل علی، آل جعفر، آل عقیل، آل زبیر، آل طلحہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کہلاتے ہیں۔ تو ان تمام کی نسبت اپنے جداعلیٰ کی طرف ہے گویا ان اولاد کو جداعلیٰ کا ایک ہونا جمع کرتا ہے اور وہ اپنے آباؤ اجداد کی وجہ سے اسی طرح الگ الگ ہوتے ہیں جیسے مختلف قبائل ہیں۔

سوال: اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم فرمایا تو ان لوگوں کو عنایت فرمایا جو آپ کے ساتھ دور جاہلیت کے باپ میں شریک تھے تو اس باپ کی اولاد آپ کے قرابتدار تھے۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے جن لوگوں کو عطاء فرمایا ان کی بھی یہی صورت تھی۔ تو پھر یہ کہنا کیسے درست ہوا کہ قرابت میں وہ لوگ شریک ہیں جس کے ساتھ وہ اسلام میں جداولی کے ساتھ جمع ہوتے ہیں۔

جواب: ہم جیسا کہ پہلے ذکر کر آئے کہ آپ ﷺ نے اپنے بعض قرابتداروں کو دیا اور بعض کو محروم کر دیا اور روک لیا۔ تو آپ نے جن کو دیا اور جن کو نہ دیا وہ تمام آپ کے ساتھ ایک ہی قبیلہ میں جمع ہوتے ہیں اور اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں یہاں تک کہ ان کو قریش کہا جاتا ہے وہ قریش کے بعد کی طرف منسوب نہیں کئے جاتے کہ ان کو کنانی کہا جائے تو وہ تمام ایک قبیلے کے افراد ہوئے ایک باپ کی اولاد ہیں اور ایک ہی قرابت سے تعلق رکھتے ہیں اور اس طرح وہ باقی لوگ سے جدا ہو گئے ان کی طرف منسوب نہیں ہوتے اسی طرح جو باپ اسلام میں سامنے آیا تو وہ فخذ یا عشیرہ کہلایا ان کی اولاد اسلام میں اس کی طرف منسوب

ہوتی ہے تو وہ اور اس کی اولاد سب کے سب ایک قبیلہ (عشیرہ) کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو اسلام سے پہلے ہو اور وہ سب اس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں ہمارے نزدیک یہ سب سے اچھا قول ہے۔

اللغات: عشیرہ۔ ایک باپ کی اولاد۔ فخذ۔ اسلام میں جداعلیٰ کی اولاد۔

قرابتداروں کا حق کس طور دیا گیا:

اس مضمون کی طرف ہم پھر لوٹ آئے کہ آپ ﷺ نے اپنے قرابت داروں کو کس طرح عطاء فرمایا۔

قول اوّل: آپ ﷺ نے ان کو وہ حق عنایت فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آیت غنیمت اور آیت فئی میں ذکر کر کے لازم کیا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ اختیار نہ تھا کہ آپ ان سے اس حق کو روکتے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو عنایت فرماتے۔ ان کو یہ تمام مال فئی کے خمس اور تمام غنائم کے خمس سے دیا جاتا جیسا کہ غنائم کے پانچ حصوں میں سے چار حصے مجاہدین سے روکنے یا ان کو چھوڑ کر دوسروں کو دینے کا آپ کو اختیار نہ تھا۔

دوسرا قول: جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کے لئے فئی اور غنائم کے خمس میں جو حق لازم ہوا وہ ان دو آیات کی وجہ سے نہیں جنہیں اس باب کے شروع میں ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس حق کا ذکر تاکید سے فرمایا پھر ان کے لئے فئی اور غنیمت کے خمس میں اسی طرح لازم ہوا جیسا کہ دیگر فقراء اسلام کے لئے واجب ہے جن کو جناب رسول اللہ ﷺ سے قرابت کا حق حاصل نہ تھا۔ یہ قول حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا ہے۔

اثر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ:

۵۲۸۳ :حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ :هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فِي الْفَيْءِ وَالْمَغْنَمِ .أَمَّا بَعْدُ ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَائِرَ وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ، فَشَرَعَ فِيْهِ الدِّيْنَ ، وَأَبْهَجَ بِهِ السَّبِيْلَ ، وَصَرَّفَ بِهِ الْقَوْلَ ، وَبَيَّنَ مَا يُؤْتَى مِمَّا يُنَالُ بِهِ مِنْ رِضْوَانِهِ، وَمَا يُنْتَهٰى عَنْهُ مِنْ مَنَاهِيهِ وَمَسَاخِطِهِ. ثُمَّ أَحَلَّ حَلَالَهُ الَّذِي وَسَّعَ بِهِ ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ، فَجَعَلَهُ مَرْغُوْبًا عَنْهُ، مَسْخُوْطًا عَلٰى أَهْلِهِ ، وَجَعَلَ مِمَّا رَحِمَ بِهِ هٰذِهِ الْأُمَّةَ ، وَوَسَّعَ بِهِ عَلَيْهِمْ مَا أَحَلَّ مِنَ الْمَغْنَمِ ، وَبَسَطَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْظُرْهُ عَلَيْهِمْ ، كَمَا ابْتَلٰى بِهِ أَهْلَ النُّبُوَّةِ وَالْكِتَابِ ، مِمَّنْ كَانَ قَبْلَهُمْ .فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ ، مَا نَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَاصَّةٍ دُوْنَ النَّاسِ ، مِمَّا غَنِمَهُ مِنْ أَمْوَالِ بَنِي قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ ، إِذْ يَقُوْلُ اللّٰهُ حِيْنَئِذٍ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ

وَلَا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَمْوَالُ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجِبْ فِيْهَا خُمُسٌ وَلَا مَغْنَمٌ ، لِيُوَلِّيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَمْرَهُ .وَاخْتَارَ أَهْلَ الْحَاجَةِ بِهَا ، السَّابِقَةَ عَلَى مَا يُلْهِمُهُ مِنْ ذٰلِكَ ، وَيَأْذَنُ لَهُ بِهِ ، فَلَمْ يَضُرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَخْتَرْهَا لِنَفْسِهِ، وَلَا لِأَقَارِبِهِ ، وَلَمْ يُخَصِّصْ بِهٰذَا مِنْهُمْ بِفَرْضٍ وَلَا سُهْمَانَ ، وَلٰكِنْ آثَرَ ، بِأَوْسَعِهَا وَأَكْفَرِهَا أَهْلَ الْحَقِّ وَالْقُدْمَةَ ، مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ، يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ، أُوْلٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ . وَقَسَمَ اللّٰهُ طَوَائِفَ مِنْهَا فِيْ أَهْلِ الْحَاجَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ ، وَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِيْقًا مِنْهَا لِنَائِبَتِهِ وَحَقِّهِ، وَمَا يَعْرُوْهُ أَيْ يَعْرِضُ لَهُ وَيَعْتَرِيْهِ غَيْرُ مُفْتَقِدٍ شَيْئًا مِنْهَا وَلَا مُسْتَأْثِرٍ بِهِ ، وَلَا مُرِيْدٍ أَنْ يُوْرِثَهُ أَحَدٌ بَعْدَهُ، فَجَعَلَهُ صَدَقَةً لَا يُوْرَثُ لِأَحَدٍ فِيْهِ هَادَةٌ فِي الدُّنْيَا ، وَمَحْقَرَةٌ لَهَا وَأَثَرَةٌ لِمَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَهٰذَا الَّذِيْ لَمْ يُوْجَفْ فِيْهِ خَيْلٌ وَلَا رِكَابٌ .وَمِنَ الْأَنْفَالِ الَّتِيْ آثَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ وَلَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِيْهَا مِثْلَ الَّذِيْ جَعَلَ لَهُ مِنَ الْمَغْنَمِ ، الَّذِيْ فِيْهِ اخْتِلَافُ مَنْ اخْتَلَفَ ، قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ . ثُمَّ قَالَ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ . فَأَمَّا قَوْلُهُ فَلِلّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى غَنِيٌّ عَنِ الدُّنْيَا وَأَهْلِهَا وَكُلِّ مَا فِيْهَا ، وَلَهُ ذٰلِكَ كُلُّهُ، وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ :اجْعَلُوْهُ فِيْ سَبِيْلِهِ الَّتِيْ أَمَرَ بِهَا .وَقَوْلُهُ وَلِلرَّسُوْلِ فَإِنَّ الرَّسُوْلَ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَظٌّ فِي الْمَغْنَمِ إِلَّا كَحَظِّ الْعَامَّةِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ :إِلَى الرَّسُوْلِ قِسْمَتُهُ وَالْعَمَلُ بِهِ وَالْحُكُوْمَةُ فِيْهِ .فَأَمَّا قَوْلُهُ وَلِذِي الْقُرْبَى فَقَدْ ظَنَّ جَهَلَةٌ مِنَ النَّاسِ ، أَنَّ لِذِيْ قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمًا مَفْرُوْضًا مِنَ الْمَغْنَمِ ، قُطِعَ عَنْهُمْ وَلَمْ يُؤْتَهُ إِيَّاهُمْ .وَلَوْ كَانَ كَذٰلِكَ ، لَبَيَّنَهُ كَمَا بَيَّنَ فَرَائِضَ الْمَوَارِيْثِ ، فِي النِّصْفِ ، وَالرُّبُعِ ، وَالسُّدُسِ ، وَالثُّمُنِ ، وَلَمَا نَقَصَ حَظُّهُمْ مِنْ ذٰلِكَ غِنَاءٌ ، كَانَ عِنْدَ أَحَدِهِمْ ، أَوْ فَقْرٌ ، كَمَا لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ حَظَّ الْوَرَثَةِ مِنْ سِهَامِهِمْ .وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَفَلَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا مِنَ الْمَغْنَمِ ، مِنَ الْعَقَارِ ، وَالسَّبْيِ ، وَالْمَوَاشِيْ ، وَالْعُرُوْضِ ، وَالصَّامِتِ .وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَرْضٌ يُعْلَمُ ، وَلَا أَثَرٌ يُقْتَدَى بِهِ ، حَتّٰى قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ قَسَمَ فِيْهِمْ قَسْمًا يَوْمَ خَيْبَرَ ، لَمْ

يَعُمَّ بِذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ عَامَّتَهُمْ ، وَلَمْ يُخَصِّصْ قَرِيْبًا دُوْنَ آخَرَ أَحْوَجَ مِنْهُ .لَقَدْ أَعْطَى يَوْمَئِذٍ مَنْ لَيْسَتْ لَهُ قَرَابَةٌ ، وَذٰلِكَ لَمَّا شَكَوْا لَهُ مِنَ الْحَاجَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ ، وَمَا خَلَصَ إِلَى حُلَفَائِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ ، فَلَمْ يُفَضِّلْهُمْ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ .وَلَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبَى حَقٌّ ، كَمَا ظَنَّ أُوْلٰئِكَ ، لَكَانَ أَخْوَالُهُ ذَوِيْ قُرْبَى ، وَأَخْوَالُ أَبِيْهَاوَجَدِّهِ، وَكُلُّ مَنْ ضَرَبَهُ بِرَحِمٍ ، فَإِنَّهَا الْقُرْبَى كُلُّهَا .وَكَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا ظَنُّوْا ، لَأَعْطَاهُمْ إِيَّاهُ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، بَعْدَمَا وَسِعَ الْفَيْءُ وَكَثُرَ .وَأَبُو الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ مَلَكَ مَا مَلَكَ ، وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ فِيْهِ قَائِلٌ ، أَفَلَا عَلَّمَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ أَمْرًا يَعْمَلُ بِهِ فِيْهِمْ ، وَيُعْرَفُ بَعْدَهُ.وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا زَعَمُوْا ، لَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ فَإِنَّ مِنْ ذَوِي قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَنْ كَانَ غَنِيًّا ، وَكَانَ فِي سَعَةٍ يَوْمَ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَبَعْدَ ذٰلِكَ .فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ السَّهْمُ جَائِزًا لَهُ وَلَهُمْ ، كَانَتْ تِلْكَ دُوْلَةٌ ، بَلْ كَانَتْ مِيْرَاثًا لِقَرَابَتِهِ، لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ قَطْعُهَا وَلَا نَقْضُهَا .وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ :لِذِيْ قُرْبَى ، بِحَقِّهِمْ وَقَرَابَتِهِمْ فِي الْحَاجَةِ .وَالْحَقُّ اللَّازِمُ كَحَقِّ الْمُسْلِمِيْنَ ، فِيْ مَسْكَنَتِهِ وَحَاجَتِهِ، فَإِذَا اسْتَغْنَى ، فَلَا حَقَّ لَهُ.وَالْيَتِيْمُ فِيْ يُتْمِهِ، وَإِنْ كَانَ الْيَتِيْمُ وَرِثَ عَنْ وَارِثِهِ، فَلَا حَقَّ لَهُ.وَابْنُ السَّبِيْلِ ، فِيْ سَفَرِهِ وَصَيْرُوْرَتِهِ -إِنْ كَانَ كَبِيْرَ الْمَالِ -مُوَسَّعًا عَلَيْهِ، فَلَا حَقَّ لَهُ فِيْهِ، وَرُدَّ ذٰلِكَ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الْحَاجَةِ .وَبَعَثَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بَعَثَ ، وَذَكَرَ الْيَتِيْمَ ذَا الْمَقْرَبَةِ وَالْمِسْكِيْنَ ذَا الْمَتْرَبَةِ ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ هٰكَذَا ، لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا صَالِحُ مَنْ مَضَى لِيَدَعُوْا حَقًّا فَرَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِذِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْمُوْنَ لَهُمْ بِحَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ كَمَا قَالَ أَقِيْمُوْا الصَّلَاةَ وَآتُوْا الزَّكَاةَ وَأَحْكَامَ الْقُرْآنِ ، وَلَقَدْ أَمْضَوْا عَلَى ذٰلِكَ عَطَايَا مِنْ عَطَايَا وَضَعَهَا فِيْ أَفْيَاءِ النَّاسِ وَإِنَّ بَعْضَ مَنْ أُعْطِيَ مِنْ تِلْكَ الْعَطَايَا لَمَنْ هُوَ عَلَى غَيْرِ دِيْنِ الْإِسْلَامِ ، فَأَمْضَوْا ذٰلِكَ لَهُمْ ، فَمَنْ زَعَمَ غَيْرَ هٰذَا كَانَ مُفْتَرِيًا مُتَقَوِّلًا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ ، وَصَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا غَيْرَ الْحَقِّ .وَأَمَّا قَوْلُ مَنْ يَقُوْلُ فِي الْخُمُسِ :إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَهُ فَرَائِضَ مَعْلُوْمَةً ، فِيْهَا حَقُّ مَنْ سَمَّى ، فَإِنَّ الْخُمُسَ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ بِمَنْزِلَةِ الْمَغْنَمِ .وَقَدْ آتَى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا ، فَأَخَذَ مِنْهُ أُنَاسًا ، وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، وَقَدْ أَرَتْهُ يَدَيْهَا مِنْ مَحَلِّ الرَّحَى ، فَوَكَلَهَا إِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالتَّسْبِيْحِ ، فَهٰذِهِ ادَّعَتْ حَقًّا لِقَرَابَتِهِ.وَلَوْ كَانَ هٰذَا الْخُمُسُ وَالْفَيْءُ ، عَلَى مَا ظَنَّ مَنْ يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ ، كَانَ

ذٰلِكَ حَيْفًا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاعْتِزَامًا لِمَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ، وَلَمَا عُطِّلَ قَسْمُ ذٰلِكَ فِيْمَنْ يَدَّعِي فِيْهِ بِالْقَرَابَةِ وَالنَّسَبِ وَالْوِرَاثَةِ ، وَلَدَخَلَتْ فِيْهِ سُهْمَانُ الْعَصَبَةِ وَالنِّسَاءُ أُمَّهَاتُ الْأَوْلَادِ .وَيَرَى مَنْ تَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مُوَافِقٍ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ وَ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ وَقَوْلِ الْأَنْبِيَاءِ لِقَوْمِهِمْ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدَّعِيَ مَا لَيْسَ لَهُ، وَلَا لِيَدَعَ حَظًّا وَلَا قَسْمًا لِنَفْسِهِ وَلَا لِغَيْرِهِ، وَاخْتَارَهُ اللّٰهُ لَهُمْ وَامْتَنَّ عَلَيْهِمْ فِيْهِ، وَلَا لِيَحْرِمَهُمْ إِيَّاهُ .وَلَقَدْ سَأَلَهُ نِسَاءُ بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ، الْفِكَاكَ وَتَخْلِيَةَ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ سَبَايَاهُمْ ، بَعْدَمَا كَانُوْا فَيْئًا ، فَفَكَّهُمْ وَأَطْلَقَهُمْ .وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْأَلُ مِنْ أَنْعَامِهِمْ شَجَرَةً بِرِدَائِهِ، فَظَنَّ أَنَّهُمْ نَزَعُوْهُ عَنْهُ لَوْ كَانَ عَدَدُ شَجَرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُه بَيْنَكُمْ ، وَمَا أَنَا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْكُمْ بِقَدْرِ وَبَرَةٍ آخُذُهَا مِنْ كَاهِلِ الْبَعِيْرِ إِلَّا الْخُمُسَ ، فَإِنَّهُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ . فَفِيْ هٰذَا بَيَانُ مَوَاضِعِ الْفَيْءِ الَّتِي وَجَّهَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ، بِحُكْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَعَدْلِ قَضَائِهِ. فَمَنْ رَغِبَ عَنْ هٰذَا ،.أَوْ أَلْحَدَ فِيْهِ، وَسَمَّى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ مَا سَمَّاهُ بِهِ رَبُّهُ، كَانَ بِذٰلِكَ مُفْتَرِيًا مُكَذِّبًا ، مُحَرِّفًا لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ مَوَاضِعِهِ، مُصِرًّا بِذٰلِكَ وَمَنْ تَابَعَهُ عَلَيْهِ عَلَى التَّكْذِيْبِ ، وَإِلَى مَا صَارَ إِلَيْهِ ضَلَالُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ الَّذِيْنَ يَدَّعُوْنَ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : وَقَالَ آخَرُوْنَ إِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ أَمْرَ الْخُمُسِ إِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَضَعَهُ فِيْمَنْ رَأَى وَضْعَهُ فِيْهِ، مِنْ قَرَابَتِهِ، غَنِيًّا كَانَ أَوْ فَقِيْرًا ، مَعَ مَنْ أَمَرَ أَنْ يُعْطِيَهُ مِنَ الْخُمُسِ سِوَاهُمْ ، مِمَّنْ تَبَيَّنَ فِيْ آيَةِ الْخُمُسِ ، وَلِذٰلِكَ أَمْرُهُ فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ أَيْضًا .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ هٰذَا ، الِاخْتِلَافَ الَّذِي وَصَفْنَا ، وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقْوَالِهِمْ هٰذِهِ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَاعْتَبَرْنَا قَوْلَ مَنْ قَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى مِنْ قَرَابَتِهِ مَنْ أَعْطَى ، مَا أَعْطَاهُ بِحَقٍّ وَاجِبٍ لَهُمْ لَمْ يَذْكُرْ اللّٰهُ إِيَّاهُمْ فِيْ آيَةِ الْغَنَائِمِ ، وَفِيْ آيَةِ الْفَيْءِ .فَوَجَدْنَا هٰذَا الْقَوْلَ فَاسِدًا ، لِأَنَّا رَأَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى قَرَابَةً وَمَنَعَ قَرَابَةً .فَلَوْ كَانَ مَا أَضَافَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ فِيْ آيَةِ الْغَنَائِمِ ، وَفِيْ آيَةِ الْفَيْءِ ، عَلَى طَرِيْقِ الْفَرْضِ مِنْهُ لَهُمْ ، إِذًا لَمَا حَرَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ أَحَدًا ، وَلَعَمَّهُمْ بِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ خَارِجًا عَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ فِيْهِمْ .أَلَا يَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ أَوْصَى لِذِيْ قَرَابَةِ فُلَانٍ بِثُلُثِ مَالِهِ ، وَهُمْ يَحْصُوْنَ وَيَعْرِفُوْنَ أَنَّ

الْقَائِمَ بِوَصِيَّتِهِ لَيْسَ لَهُ وَضْعُ الثُّلُثِ فِي بَعْضِ الْقَرَابَةِ دُوْنَ بَقِيَّتِهِمْ ، حَتّٰى يَعُمَّهُمْ جَمِيْعًا بِالثُّلُثِ الَّذِيْ يُوْصِي لَهُمْ بِهِ ، وَيُسَوِّيْ بَيْنَهُمْ فِيْهِ، وَإِنْ فَعَلَ فِيْهِ مَا سِوٰى ذٰلِكَ ، كَانَ مُخَالِفًا لِمَا أُمِرَ بِهِ .وَحَاشَ لِلّٰهِ، أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ فِعْلِهِ لِمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ مُخَالِفًا ، وَلِحُكْمِهِ تَارِكًا .فَلَمَّا كَانَ مَا أَعْطٰى مِمَّا صَرَفَهُ فِيْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ، لَمْ يَعُمَّ بِهِ قَرَابَتَهُ كُلَّهَا ، اسْتَحَالَ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، لِقَرَابَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ مَنَعَهُمْ مِنْهُ، لِأَنَّ قَرَابَتَهُ لَوْ كَانَ جُعِلَ لَهُمْ شَيْءٌ بِعَيْنِهِ، كَانُوْا كَذَوِي قَرَابَةِ فُلَانٍ الْمُوْصِي لَهُمْ بِثُلُثِ الْمَالِ ، الَّذِي لَيْسَ لِلْوَصِيِّ مَنْعُ بَعْضِهِمْ وَلَا إِيْثَارُ أَحَدِهِمْ دُوْنَ أَحَدٍ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ ، هٰذَا الْقَوْلُ .ثُمَّ اعْتَبَرْنَا قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْا لَمْ يَجِبْ لِذِيْ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ فِيْ آيَةِ الْفَيْءِ ، وَلَا فِيْ آيَةِ الْغَنَائِمِ ، وَإِنَّمَا وَكَّدَ أَمْرَهُ بِذِكْرِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ أَيْ :فَيُعْطَوْنَ لِقَرَابَتِهِمْ وَلِفَقْرِهِمْ، وَلِحَاجَتِهِمْ .فَوَجَدْنَا هٰذَا الْقَوْلَ فَاسِدًا لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَمَا قَالُوْا ، لَمَا أَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْنِيَاءَ بَنِيْ هَاشِمٍ ، مِنْهُمُ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، فَقَدْ أَعْطَاهُ مَعَهُمْ ، وَكَانَ مُوْسِرًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ ، حَتّٰى لَقَدْ تَعَجَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِي الْقُرْبٰى لَيْسَ لِلْفَقْرِ ، لٰكِنْ لِمَعْنًى سِوَاهُ .وَلَوْ كَانَ لِلْفَقْرِ أَعْطَاهُمْ ، لَكَانَ مَا أَعْطَاهُمْ مَا سَبِيْلُهُ سَبِيْلَ الصَّدَقَةِ ، وَالصَّدَقَةُ مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ .

۵۲۸۳: مالک بن انس رحمہ اللہ نے اپنے چچا ابوسہیل بن مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ فئی اور غنیمت کے متعلق حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کا یہ خط ہے۔حمد وصلوۃ کے بعد! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو حضرت محمد ﷺ پر اس طرح نازل فرمایا کہ وہ ایمان والوں کے لئے باعث بصیرت ورحمت ہو۔اس میں دین ظاہر کیا اور راستے کو مقرر فرمایا اور بات کو پھیر پھیر کر بیان کیا اور رضاء الٰہی کے حصول والی چیزوں کو اس میں ذکر کیا اور ایسی چیزوں کو بیان کر دیا جن سے اس کی ناراضی اور غضب کے مقامات سے بچا جاتا ہے۔پھر بعض چیزوں کو حلال کر کے اس میں وسعت عنایت فرمائی اور کچھ چیزوں کو حرام کر کے ان سے نفرت کا حکم دیا اور ان کو حاصل کرنے والوں پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔اس امت پر جن چیزوں کے ذریعہ وسیع رحمت فرمائی ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے لئے مال غنیمت کو حلال کیا اور اس کے متعلق کشادگی عنایت فرمائی اور ان کو اس سے منع نہیں کیا جیسا کہ اس سے پہلے انبیاء اور اہل کتاب کو اس میں مبتلا کیا گیا اور اسی میں سے وہ مال ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ کو بنو قریظہ اور بنو نضیر سے بطور فئی حاصل ہوا وہ مال آپ ﷺ کے ساتھ خاص تھا لوگوں کے لئے نہ تھا۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے

فرمایا:"ما افاء اللہ علی رسولہٖ ...... واللہ علی کل شیءٍ قدیر" (الحشر:٦) اور جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو عنایت فرمایا ان پر تم نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو جس پر چاہے مسلط کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔ یہ مال جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص تھے ان میں خمس واجب نہ تھا اور نہ یہ مال خمس غنیمت تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کو اس کا اختیار دیتا اور آپ اللہ تعالیٰ کے فرمانے سے ان میں سے پہلے حاجت مندوں کا انتخاب فرماتے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو تقسیم نہ فرمایا اور اپنے یا اپنے رشتہ داروں کے لئے اسے اختیار بھی نہ کیا اور نہ ہی ان میں سے کسی کو مقرر کر کے یا حصہ دے کر خاص کیا بلکہ اس میں سے زیادہ اور وسیع مال کے ساتھ مستحق اور قدیم مہاجرین کو ترجیح دی جنہیں ان کے گھروں اور مالوں سے نکالا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرنے والے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے مددگار ہیں۔ وہی لوگ سچے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ انصار میں سے ضرورت مند لوگوں میں تقسیم فرمایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں سے کچھ اپنی ضروریات اور حقوق کے لئے رکھا اور وہ مال جو آپ کے پاس اس طرح ہوتا کہ آپ اس میں سے کسی چیز کو کم نہ پاتے اور نہ اس میں کسی کو ترجیح دیتے اور نہ ہی اس کے بعد کسی کو دینے کا ارادہ فرماتے اسے آپ صدقہ قرار دیتے اس میں سے کسی کو وراثت نہ ملتی۔ وہ دنیا میں سخاوت کرتے ہوئے اور دنیا کو حقیر قرار دیتے ہوئے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس کو ترجیح دیتے ہوئے ایسا کرتے رہے' یہ وہ مال ہے جس پر گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے گئے اور یہ اس مال غنیمت سے ہے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ترجیح دی اور اس میں کسی شخص کے لئے اس مال غنیمت کی طرح حصہ قرار نہیں دیا۔ جس میں اختلاف کرنے والوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں اختلاف کیا:"ماافاء اللہ علی رسولہ من اھل القریٰ ...... بین الاغنیاء منکم" تک کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ بستیوں والوں کے مال سے اپنے رسول ﷺ کے قرابت داروں' یتیموں' مساکین اور مسافروں کے لئے ہے تا کہ وہ (مال) تمہارے دولت مند لوگوں کے درمیان گردش نہ کرتا رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:"ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب......" کہ جو کچھ تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ دیں اس کو لے لو اور جس سے تم کو منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت بدلہ لینے والے ہیں۔ رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فللّٰہ تو اللہ تعالیٰ کائنات اور اس کے رہنے والوں اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے بے پرواہ ہیں۔ یہ سب کچھ اس کی ملکیت ہے لیکن وہ فرماتے ہیں کہ اسے اس کی راہ میں صرف کرو جس طرح اس نے حکم دیا اور رہا یہ ارشاد خداوندی للرسول تو جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ مال غنیمت میں عام مسلمانوں کے حصہ کی طرح تھا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو اس کی تقسیم اور اس پر عمل کروانے اور فیصلے کا اختیار حاصل تھا اور ارشادِ خداوندی: ولذی القربیٰ کے متعلق جاہل لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کے حصے مقرر ہوئے ہیں

آپ نے وہ حصہ ان سے منقطع کر دیا اور ان کو نہ دیا۔ حالانکہ اگر ایسی بات ہوتی تو اللہ تعالیٰ بیان فرما دیتے جیسا کہ ورثاء کے سلسلہ میں نصف' چوتھائی' چھٹا' آٹھواں حصہ بیان فرما دیا اور ان کا حصہ اس سے کم نہیں کیا جا سکتا خواہ غناء ہو یا فقر جیسا کہ ورثاء کا حصہ ان سے روکا نہیں جاتا۔ بلکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو مال غنیمت سے کچھ مال' زمین' قیدی' سامان اور سونا چاندی عنایت فرمایا۔ لیکن جو کچھ عنایت فرمایا ان میں سے کچھ بھی فرض نہ تھا جو کہ معلوم کیا جائے اور نہ سنت تھا کہ جس کی پیروی اور اقتداء کی جائے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو قبض کیا۔ البتہ آپ ﷺ نے ان کے مابین خیبر کے دن کچھ تقسیم فرمایا مگر عمومی طور پر ان کے عام لوگوں کو عنایت نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی قریبی کی تخصیص دوسرے کو چھوڑ کر فرمائی جو اس سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ بلکہ اس دن ان کو بھی عنایت فرمایا۔ جن کے ساتھ آپ کو قرابت حاصل نہیں تھی اور یہ اس وقت عنایت فرمایا جب انہوں نے آپ کی خدمت میں حاجت کی شکایت کی اور جو ان میں سے ان کی قوم میں سے آپ کے پہلو میں تھے اور جو ان کے حلفاء تھے ان کو قرابت کی وجہ سے فضیلت نہیں دی۔ اگر بالفرض ذی القربیٰ کا حق تھا جیسا کہ ان لوگوں کا گمان ہے تو وہ (انصار) آپ کے ماموں اور والد اور دادا کے ماموں ذوی القربیٰ میں ہوتے۔ ہر وہ جس کا رحم سے تعلق ہو وہ تمام ذوی القربیٰ تھے۔ اگر یہ بات اسی طرح ہوتی جس طرح ان حضرات کا خیال ہے تو مال فئی کے زیادہ ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو عطاء کرتے اور حضرت ابوالحسن علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جب حکومت ملی اور اس وقت تو کوئی ان پر اعتراض کرنے والا بھی نہ تھا تو اس وقت ان رشتہ داروں نے ان کو وہ بات یاد نہ دلائی جس پر عمل کیا جائے اور ان کے بعد معمول بھی ہو۔ اگر بقول ان کے یہ بات اسی طرح ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ یہ نہ فرماتے **کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم**" کیونکہ آیت کے اترنے کے وقت آپ کے قرابت والوں میں کچھ لوگ مالدار تھے اگر یہ حصہ ان کے لئے مقرر ہوتا تو یہ ان کے مابین گردش کرنے والی دولت بنتی بلکہ قرابت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے مال وراثت بن جاتا اور کسی کو اس کے منقطع کرنے کا حق نہ ہوتا۔ لیکن وہ فرماتے ہیں کہ قرابت والوں کا حق ان کی قرابت کی وجہ سے حاجت وضرورت کے وقت ہے اور حق لازم محتاجی اور حاجت کے وقت مسلمانوں کے حق کی طرح ہے پس جب وہ ضرورت مند نہ رہے تو اس کا کوئی حق نہیں اور حق یتیم یتیمی کی حالت سے متعلق ہے اگر وہ اپنے وارث سے حصہ لے لیتا ہے تو اب اس کا کوئی حق نہیں۔ ابن السبیل کا حق سفر کی حالت میں ہے اور اگر وہ زیادہ مالدار ہے اور اس کے پاس وسیع مال ہے تو اس کا کوئی حق نہیں۔ بلکہ یہ حق ضرورت مند لوگوں کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا اور قرابت دار یتیم کا تذکرہ فرمایا اور اس مسکین کا ذکر کیا جو محتاج ہے۔ ان تمام کا یہی حکم ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین میں سے کوئی بھی آپ کے قرابت داروں کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حق کو چھوڑنے والا نہ تھا بلکہ وہ سب ان کا حق ادا کرنے والے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "**اقیموا الصلاۃ واتوا الزکوۃ**" نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو

وغیرہ احکام قرآن (پر وہ عمل پیرا تھے) بلاشبہ انہوں نے ان عطایا کو جاری رکھا جو ان عطیات سے تھے جن کو لوگوں کے مال غنیمت میں رکھا گیا تھا۔ ان میں سے بعض عطیات ایسے لوگوں کے لئے بھی تھے جو دین اسلام پر نہ تھے مگر انہوں نے ان کو بھی جاری رکھا اور بند نہ کیا۔ پس اس کے باوجود جو یہ خیال کرے (کہ انہوں نے حق بنتا تھا اور اس کو روک لیا) وہ مفتری اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور ایمان والے صالح بندے جو حق میں ان کی پیروی کرنے والے تھے ان پر جھوٹ باندھنے والا ہے۔ رہا ان لوگوں کا قول جو خمس کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے مقررہ فرائض کی طرح مقرر کیا ہے اس میں ان کا حق لازم ہے جن کا نام لیا گیا ہے خمس اس سلسلہ میں غنیمت کے مال کی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو کچھ قیدی عنایت فرمائے پس اس سے بعض لوگوں کو عنایت فرمائے اور اپنی بیٹی کو چھوڑ دیا حالانکہ بیٹی نے اپنے ہاتھوں پر چکی پیس کر پڑنے والے نشانات بتلائے آپ نے بیٹی کو ذکر اللہ اور تسبیح کے حوالے کیا حالانکہ انہوں نے اپنا حق قرابت مانگا۔ اگر یہ خمس اور فیئ اسی طرح ہوتا جیسا کہ اس قائل کا خیال ہے تو پھر یہ مسلمانوں پر زیادتی بنتی اور ان کے اس حصے کو دور کرنا جو اللہ تعالیٰ نے فیئ میں ان کے لئے مقرر کیا ہے اور اس کی تقسیم ان لوگوں میں معطل نہ ہوتی جو قرابت' نسب اور وارثت کی وجہ سے دعویدار تھے اور اس میں دو حصے اور بھی داخل ہوتے ایک عصبات کا اور دوسرا امہات الاولاد کا۔ مگر جس کو دین کی ذرا سی سمجھ ہے وہ کہے گا کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے خلاف ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو فرمائی: **قل ما اسئلکم علیه من اجر و ما انا من المتکلفین** اور سورہ ص :۸۶ میں ہے کہہ دیجئے کہ میں تم سے اس پر کوئی بدلہ طلب نہیں کرتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں اور دیگر انبیاء علیہم السلام نے بھی اپنی اقوام کو اسی طرح کی بات فرمائی۔ اور کسی رسول ﷺ کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی چیز کا مدعی جو اس کے لئے مناسب نہیں اور نہ یہ مناسب ہے کہ کسی کے مقرر شدہ حصہ کو چھوڑے اور نہ کسی حصہ کو اپنے لئے یا دوسرے کے لئے تقسیم کرے اللہ تعالیٰ نے ان کو چنا اور مخلوق پر امین بنایا ہوتا ہے ان کے حصص سے محروم کرنے والا نہیں بنایا ہوتا۔ آپ ﷺ سے بنوسعد بن بکر نے سوال کیا کہ ان کو آزاد کر دیا جائے اور ان کے مسلمان قیدیوں کو چھوڑ دیا جائے اور یہ مطالبہ مال فیئ بن جانے کے بعد کیا تو آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور چھوڑ دیا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ارشاد فرمایا جب قبیلہ بنوسعد آپ سے اپنے جانور مانگ رہے تھے جبکہ آپ کی چادر ایک درخت سے اٹک گئی اور آپ کو خیال ہوا کہ انہوں نے کھینچ لی ہے۔ اگر تہامہ کے درختوں کی تعداد میں میرے پاس چوپائے ہوتے تو میں ان کو تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا اور اس میں سے سوائے خمس کے اونٹ کے کوہان سے لی گئی اون کے ایک بال کے برابر بھی حق نہیں رکھتا اور وہ بھی تمہاری طرف ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔ (نسائی فی الھبه باب:۱) اس روایت میں صاف وضاحت ہے کہ فیئ کے خرچ کے وہی مقامات ہیں جن پر اس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے خرچ کیا اور عادلانہ فیصلہ کے مطابق صرف کیا۔ پس آدمی نے اس تقسیم سے اعراض کیا یا اس میں الحاد کی راہ اپنائی اور جناب

رسول اللہ ﷺ کا نام اور رکھا جو اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا تو اس سبب سے مفتری' مکذب اور قرآن مجید کا محرف بنے گا اور وہ اور اس کے پیروکار اس تکذیب میں اہل کتاب کے اس انجام کو پانے والے ہوں گے جنہوں نے اپنے انبیاء علیہم السلام پر جھوٹے دعوے کیے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سلسلہ میں ایک اور قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خمس کا معاملہ اپنے پیغمبر ﷺ کے سپرد کیا کہ وہ جہاں چاہے لگائیں یعنی اپنے قرابت دار خواہ غنی ہوں یا فقیر ان پر صرف کریں اور اس کے ساتھ ساتھ ان پر بھی جن کو ان کے علاوہ خمس میں سے دینے کا حکم فرمایا۔ جس کو آیت خمس میں واضح کیا گیا اور اسی لئے آیت فیٔ میں بھی اس کا حکم دیا گیا۔ جب اس سلسلہ میں اس قدر اختلاف ہے تو لازم ہے کہ اس سلسلہ میں غور کر کے صحیح قول کو نکالیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے قرابت داروں میں سے جن کو دیا جو کچھ دیا حق واجب کی وجہ سے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا تذکرہ آیت غنیمت اور آیت فیٔ میں نہیں کیا۔ یہ قول اس لئے فاسد ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض قرابت والوں کو دیا اور بعض قرابت والوں کو نہیں دیا۔ آیت غنیمت اور آیت فیٔ میں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے نسبت کی ہے اگر اس سے فرضیت مراد ہو تو پھر جناب رسول اللہ ﷺ ان میں سے کسی کو بھی محروم نہ فرماتے اور جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا ہے وہ سب کو عنایت فرماتے تاکہ کوئی چیز ان میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکلی ہوئی نہ ہوتی۔ کیا یہ ثابت نہیں کہ اگر کوئی آدمی اپنے قرابت والوں کے متعلق ثلث مال کی وصیت کرتا ہے وہ لوگ خصوصی طور پر جانتے ہیں کہ اس آدمی کی وصیت پر صحیح عمل کرنے والا وہی کہلائے گا جو تمام قرابت داروں کو دے نہ کہ وہ جو بعض کو محروم اور بعض کو نوازے۔ اگر اس نے اس طرح کر دیا تو یہ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والا ہوگا۔ پناہ بخدا! کہ اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کو ذرہ بھر چھوڑنے اور ذرہ بھر اس کی مخالفت کرنے والا ہو۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ مال دیا جس کو آپ اپنے قرابت والوں پر صرف کریں اور آپ نے وہ مال اپنے تمام قرابت داروں پر صرف نہیں کیا تو یہ بات ناممکن ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قرابتداروں کے لئے مقرر کیا اور آپ نے روک لیا۔ کیونکہ اگر آپ کے قرابت والوں کے لئے کوئی معینہ چیز مقرر فرمائی گئی تو ان کی مثال اس وصیت والے کی ہوگئی جس نے قرابت والوں کے لئے ثلث مال کی وصیت کی ہو۔ تو وصی کو یہ حق نہیں بنتا کہ کسی قرابت دار کو دوسرے پر ترجیح دے یا بعض کو دے اور بعض کو محروم کرے۔ پس اس سے یہ قول باطل ٹھہرا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے قرابت والوں کے لئے فیٔ اور غنائم میں کوئی حق واجب نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نام کا تذکرہ کر کے حکم میں تاکید فرمائی۔ مطلب یہ ہوا کہ ان کو قرابت' فقر اور حاجت کے طور پر دیا جائے گا۔ یہ قول بھی فاسد ہے کیونکہ اگر یہ بات درست ہوتی تو آپ بنی ہاشم کے مالداروں کو نہ دیتے جن میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے ان کو ان کے ساتھ عنایت فرمایا حالانکہ یہ تو جاہلیت و اسلام میں خوشحال لوگوں میں سے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرابت داروں کو جو فوری طور پر عنایت فرمایا وہ فقر کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے عنایت فرمایا اگر فقر کی وجہ سے ہوتا تو ان کو جو کچھ دیا وہ

بطور صدقہ ہوگا حالانکہ صدقہ تو ان پر حرام ہے۔

صدقہ کی حرمت پر روایات:

۵۲۸۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ السَّعْدِيِّ ، قَالَ : قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا تَحْفَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :أَذْكُرُ أَنِّيْ أَخَذْتُ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ ، فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيْ ، فَأَخْرَجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَاهَا فِي التَّمْرِ .فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا كَانَ عَلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ .فَقَالَ :إِنَّا -آلَ مُحَمَّدٍ -لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

۵۲۸۴: ابوالجوزاء سعدی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تمہیں جناب رسول اللہ ﷺ سے کیا بات یاد ہے؟ کہنے لگے مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو میرے منہ سے نکال کر صدقہ کی کھجوروں میں واپس ڈال دیا ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! اس بچے کے اس ایک کھجور کھانے سے آپ پر کیا الزام تھا تو آپ نے فرمایا: ہم آل محمد کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

تخریج: مسلم فی الزکاۃ ۱۶۱ ابوداؤد فی الزکاۃ باب ۲۹ دارمی فی الصلاۃ باب ۲۱۴ مسند احمد ۲۰۰/۱۔

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، وَابْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ سِنَانٍ قَالَ :قُلْتُ لِلْحَسَنِ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيْ آخِرِهٖ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهٖ.

۵۲۸۵: ربیعہ بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حسن رضی اللہ عنہ کو کہا پھر اسی طرح روایت کی البتہ آخر میں یہ الفاظ ہیں ان کے اہل میں سے بھی کسی کے لئے جائز نہیں۔

۵۲۸۶: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ وَسَعِيْدٌ ، ابْنَا زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ جَهْضَمَ ، مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا بِثَلَاثٍ :اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ ، وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَأَنْ لَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ .

۵۲۸۶: عبیداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین چیزوں کے ساتھ خاص کیا ہے کامل وضو کریں ہم صدقہ نہ کھائیں گدھے کی

گھوڑی سے جفتی نہ کرائیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۲۷' ترمذی فی الجہاد باب۲۳' نسائی فی الطہارۃ باب۱۰۵' والخیل باب۱۰' مسند احمد ۱' ۷۸/۹۵' ۲۲۵/۲۳٤۔

۵۲۸۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِیُّ ، قَالَ :ثَنَا شَبَّابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ .

۵۲۸۷: محمد بن خزیمہ نے علی بن جعد رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کی۔

۵۲۸۸ :وَحَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ ، قَالَ : أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا تَمْرَۃً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ ، فَاَدْخَلَہَا فِیْ فِیْہِ، فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : کِخْ کِخْ ، اَلْقِہَا اَلْقِہَا ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّا لَا نَاْکُلُ الصَّدَقَۃَ .

۵۲۸۸: حضرت عبدالرحمٰن بن زیاد سے روایات ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی ایک کھجور لے کر اسے اپنے منہ میں ڈال لیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کخ۔ کخ۔ اس کو پھینک دو پھینک دو۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب۶۰' الجہاد باب۱۸۸' دارمی فی الزکاۃ باب۱۶' مسند احمد ۲' ٤۰۹/٤٤٤۔

اللغات: کخ کخ۔ یہ ڈانٹ کا کلمہ ہے۔

۵۲۸۹ :حَدَّثَنَا بَکَّارُ بْنُ قُتَیْبَۃَ وَاِبْرَاہِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ بَکْرٍ السَّہْمِیُّ ، عَنْ بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ ، عَنْ أَبِیْہَا عَنْ جَدِّہٖ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ اِبِلٍ سَائِمَۃٍ فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ ابْنَۃُ لَبُوْنٍ ، مَنْ اَعْطَاہَا مُؤْتَجِرًا ، فَلَہٗ اَجْرُہَا ، وَمَنْ مَنَعَہَا فَاَنَا آخِذُہَا مِنْہُ، وَشَطْرَ اِبِلِہٖ ، عَزْمَۃٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا ، لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ مِنَّا مِنْہَا شَیْءٌ .

۵۲۸۹: بہز بن حکیم نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ چرنے والے اونٹوں میں اس طرح زکوٰۃ ہے۔ ہر چالیس میں بنت لبون (اونٹ کا تین سالہ بچہ) جس نے اجر کی خاطر دیا اسے اس کا ثواب ملے گا اور جس نے زکوٰۃ روک لی تو میں اس سے (زبردستی) لے لوں گا اور اونٹوں کا یہ حصہ (زکوٰۃ) یہ ہمارے رب کے فرائض سے ہے۔ ہمارے (گھرانہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے کسی کے لئے اس میں سے کوئی چیز جائز نہیں۔

تخریج:ابوداؤد فی الزکاۃ باب ۵' نسائی فی الزکاۃ باب ۴' دارمی فی الزکاۃ باب ۳۶' مسند احمد ۴/۲/۵۔

۵۲۹۰ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيرُ .ح

۵۲۹۰:علی بن معبد نے کہا ہمیں حکم بن مروان الضریر نے بیان کی۔

۵۲۹۱ :وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَا :ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ السَّعْدِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ حَفْصَةَ فِي سَنَةِ تِسْعِينَ قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ فِي حَدِيثِهِ ابْنَةُ طَلْقٍ تَقُوْلُ :ثَنَا رَشِيدُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُوْ عُمَيْرٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِطَبَقٍ عَلَيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَصَدَقَةٌ أَمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ :بَلْ صَدَقَةٌ ، قَالَ :فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَى الْقَوْمِ وَالْحَسَنُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ الصَّبِيُّ تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِيْ فِيهِ، فَأَدْخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصْبُعَهُ وَجَعَلَهُ يَتَرَفَّقُ بِهِ ، فَأَخْرَجَهَا ، فَقَذَفَهَا ، ثُمَّ قَالَ اِنَّا -آلَ مُحَمَّدٍ -لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ .

۵۲۹۱:معروف بن واصل سعدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حفصہ سے ۹۰ھ میں سنا ابن ابی داؤد نے اپنی روایت میں ذکر کیا کہ یہ حفصہ بنت طلق ہے وہ کہتی ہیں کہ ہمیں رشید بن مالک اور ابوعمیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے آپ کے پاس ایک کھجوروں کا تھال لایا گیا آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ۔اس نے جواب دیا یہ صدقہ ہے آپ نے اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا جو آپ کے سامنے بیٹھے تھے۔ بچے نے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی اس کے منہ میں ڈالی اور اس سے نرمی اختیار کر کے اسے نکال لیا پھر فرمایا ہم آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے۔

تخریج : بخاری فی اھبه باب۷' ترمذی فی الزکاۃ باب۲۵' نسائی فی الزکاۃ باب۹۸' مسند احمد ۳/۴۹۰۔

۵۲۹۲ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ الصَّدَقَةِ ، فَتَنَاوَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ وَقَالَ اِنَّا -أَهْلَ بَيْتٍ -لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ .

۵۲۹۲:عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت الصدقہ میں داخل ہوا۔تو حسن نے ایک کھجور لے لی آپ نے وہ اس کے منہ سے نکال دی اور فرمایا ہم اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔

تخریج : نحوہ فی مسند احمد ۳۴۸/۴۔

۵۲۹۳ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ .فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّا -أَهْلَ بَيْتٍ- لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَلَمْ يَشُكَّ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَفَلَا يَرٰى أَنَّ الصَّدَقَةَ الَّتِيْ تَحِلُّ لِسَائِرِ الْفُقَرَاءِ مِنْ غَيْرِ بَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ جِهَةِ الْفَقْرِ ، لَا تَحِلُّ لِبَنِيْ هَاشِمٍ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهِمْ .فَكَذٰلِكَ الْفَيْءُ وَالْغَنِيْمَةُ ، لَوْ كَانَ مَا يُعْطَوْنَ مِنْهَا عَلٰى جِهَةِ الْفَقْرِ ، إِذًا لَمَا حَلَّ لَهُمْ .فَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ أَهْلُ هٰذَا الْقَوْلِ لِقَوْلِهِمْ ، مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِالتَّسْبِيْحِ ، عِنْدَمَا سَأَلَتْهُ أَنْ يُخْدِمَهَا خَادِمًا عِنْدَ قُدُوْمِ السَّبْيِ عَلَيْهِ ، فَوَكَّلَهَا إِذًا ، بِمَا أَمَرَهَا بِهِ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَلَمْ يُخْدِمْهَا مِنَ السَّبْيِ أَحَدًا .

۵۲۹۳: محمد بن سعید اصبہانی کہتے ہیں کہ ہمیں شریک نے خبر دی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ ہم اہل بیت کے لئے صدقہ حلال نہیں ہے اور انہوں نے یہ روایت بغیر شک کے الفاظ کے نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کیا ان لوگوں کو نظر نہیں آتا کہ جو صدقہ تمام فقراء کے لئے جو بنی ہاشم کے علاوہ ہوں حلال ہے۔وہ بنو ہاشم کے لئے اس طرح حلال نہیں جس طرح دوسروں کے لئے حلال ہے مال فیٔ اور مال غنیمت کا بھی یہی حکم ہے۔اگر ان کو یہ مال فقر کی وجہ سے دیا جاتا تو اس صورت میں حلال نہ ہوتا۔ان حضرات کی بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب قیدیوں کی آمد پر ایک خادم کی درخواست کی تو آپ نے انہیں تسبیح کا حکم فرمایا اور قیدیوں میں سے کوئی غلام مرحمت نہ فرمایا۔

روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ :

۵۲۹۴ : فَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ إِلَيْهِ أَثَرَ الرَّحٰى فِيْ يَدَيْهَا ، وَبَلَغَهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ سَبْيٌ ، فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا ، فَلَمْ تَلْقَهُ وَلَقِيَتْهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَأَخْبَرَتْهَا الْحَدِيْثَ .فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ بِذٰلِكَ .قَالَ : فَأَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا أَنْ نَقُوْمَ فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا ؟ تُكَبِّرَانِ اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ ، وَتُسَبِّحَانِ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ، وَتَحْمَدَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ ، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا ، فَإِنَّهُ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ .

۵۲۹۴: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہاتھوں میں چکی کے اثرات کی شکایت کر رہی تھیں ان کو یہ اطلاع ملی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاں کچھ قیدی آئے ہیں تو وہ آپ سے خادم طلب کرنے آئیں چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ان کی ملاقات نہ ہو سکی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی انہوں نے ان کے سامنے بات ذکر کی پھر جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو اس بات کی اطلاع دی حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ اس وقت ہمارے ہاں تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر جا چکے تھے۔ ہم آپ کی آمد پر اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتلا دوں جو تم نے مانگی ہے؟ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اس وقت پڑھ لیا کرو جبکہ بستر پر لیٹو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

تخریج: بخاری فی فضائل اصحاب النبی ﷺ باب ۹ والنفقات باب ۶ مسلم فی الذکر ۸۰ ابو داؤد فی الادب باب ۱۰۰ مسند احمد ۹۶/۱۔

۵۲۹۵ : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِفَاطِمَةَ ذَاتَ يَوْمٍ قَدْ جَاءَ اللّٰهُ أَبَاكِ بِسَعَةٍ مِنْ رَقِيْقٍ فَاسْتَخْدِمِيْهِ فَأَتَتْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أُعْطِيكُمَا ، وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ، وَلٰكِنْ أَبِيْعُهَا وَأُنْفِقُ عَلَيْهِمْ ، أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَا عَلَّمَنِيْهِ جِبْرِيْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ كَبِّرَا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا ، وَاحْمَدَا عَشْرًا ، وَسَبِّحَا عَشْرًا فَإِذَا أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ مَا ذَكَرَ فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ شُعَيْبٍ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُخْدِمْهَا مِنَ السَّبْيِ خَادِمًا ، وَلَوْ كَانَ لَهَا فِيْهِ حَقٌّ بِمَا ذَكَرَ اللّٰهُ مِنْ ذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ آيَةِ الْغَنِيْمَةِ ، وَفِيْ آيَةِ الْفَيْءِ إِذًا لَمَا مَنَعَهَا مِنْ ذٰلِكَ وَآثَرَ غَيْرَهَا عَلَيْهَا .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أُعْطِيكُمَا وَأَدَعُ أَهْلَ الصُّفَّةِ يَطْوُوْنَ بُطُوْنَهُمْ ، وَلَا أَجِدُ مَا أُنْفِقُ عَلَيْهِمْ . قِيْلَ لَهُ :مَنْعُهُ إِيَّاهَا ، يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ لِأَنَّهَا لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ قَرَابَةٌ ، وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ أَقْرَبَ مِنَ الْقَرَابَةِ ، لِأَنَّ الْوَلَدَ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ هُوَ قَرَابَةُ أَبِيْهِ، وَإِنَّمَا الْقَرَابَةُ مِنْ بَعْدِ الْوَلَدِ .أَلَا يَرَى إِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ فَجَعَلَ الْوَالِدَيْنِ غَيْرَ الْأَقْرَبِيْنَ .فَكَمَا كَانَ الْوَالِدَانِ يَخْرُجَانِ مِنْ قَرَابَةِ وَلَدِهِمَا ، فَكَذٰلِكَ وَلَدُهُمَا يَخْرُجُ مِنْ قَرَابَتِهِمَا .وَلَقَدْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ، فِیْ رَجُلٍ أَوْصَی بِثُلُثِ مَالِهِ لِذِیْ قَرَابَةِ فُلَانٍ اِنَّ وَالِدَیْهِ وَوَلَدَهُ، لَا یَدْخُلُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُمْ أَقْرَبُ مِنَ الْقَرَابَةِ . فَیَحْتَمِلُ أَنْ یَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُعْطِ فَاطِمَةَ مَا سَأَلَتْهُ، لِهٰذَا الْمَعْنَی .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ أَیْضًا فِیْ غَیْرِ فَاطِمَةَ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ مِثْلَ هٰذَا أَیْضًا ،

۵۲۹۵: عطاء بن سائب نے اپنے والد سے انہوں نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ایک دن کہا تمہارے والد کو اللہ تعالیٰ نے غلاموں کی وسعت دی ہے تم ان سے ایک خادم طلب کر لو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی خدمت میں یہ بات ذکر کی تو آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو بھوک سے لپٹتا چھوڑ کر تم دونوں کو نہ دوں گا جبکہ میرے پاس ان پر خرچ کے لئے کوئی چیز نہیں لیکن میں ان کو فروخت کر کے ان پر خرچ کروں گا کیا میں تم دونوں کو اس سے بہت بہتر چیز نہ دے دوں جو مجھے جبرائیل علیہ السلام نے سکھائی ہے؟ تم دونوں ہر نماز کے بعد دس دس مرتبہ اللہ اکبر' دس دس مرتبہ الحمدللہ' دس دس مرتبہ سبحان اللہ اسی طرح جب کہ تم دونوں اپنے بستروں پر لیٹو۔ پھر سلیمان بن شعیب جیسی روایت ذکر کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں میں سے کوئی خادم نہیں دیا۔ اگر آیت غنیمت اور آیت فئی میں قرابت داروں کے ذکر کی وجہ سے ان کا حق ہوتا تو آپ ان سے نہ روکتے اور دوسروں کو ان پر ترجیح نہ دیتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہ دوں گا وہ بھوک سے لپٹ رہے ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کی کوئی چیز نہیں جو ان پر خرچ کر سکوں۔ آپ کے ان کو عنایت نہ فرمانے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کو آپ سے قرابت نہ ہو کیونکہ وہ تو قرابت سے بھی بڑھ کر بہت قریب تھیں۔ کیونکہ اولاد سے متعلق یہ بات کہنا جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والد کے قریبی ہیں اس لئے کہ قرابت تو اولاد کے بعد شروع ہوتی ہے کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ فرمایا۔ ”**قل ما انفقتم من خیر فللوالدین و الاقربین الایة**“ (البقرہ ۲۱۵) فرمادیں جو مال خرچ کرو وہ والدین اور اقربین کے لئے ہے۔ اس آیت میں ماں باپ کو غیر قریبی قرار دیا۔ تو جس طرح والدین اولاد کی قرابت سے خارج ہیں بالکل اسی طرح ان کی اولاد بھی ان کی قرابت سے خارج ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کے قول سے تائید: امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں تہائی مال قرابت داروں کو دیا جائے وہ فرماتے ہیں کہ اس فلاں کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہ ہوں گے کیونکہ وہ قرابت سے بڑھ کر قریب ہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوال پر اس مذکورہ بالا وجہ سے غلام عطاء نہ فرمایا ہو۔ (**اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال**) اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کیونکر تخصیص ہے جبکہ یہ بات اور بنو ہاشم کے متعلق بھی مروی ہے۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کوئی یہ کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں میں سے کوئی خادم نہیں دیا۔ اگر آیت غنیمت اور آیت فئی میں قرابت داروں کے ذکر کی وجہ سے ان کا حق ہوتا تو آپ ان سے نہ روکتے اور دوسروں کو ان پر ترجیح نہ دیتے کیا تم نہیں دیکھتے کہ آپ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اہل صفہ کو چھوڑ کر تمہیں نہ دوں گا وہ بھوک سے لپٹ رہے ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کی کوئی چیز نہیں جو ان پر خرچ کرسکوں۔

[illegible]: آپ کے ان کو عنایت نہ فرمانے میں اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ان کو آپ سے قرابت نہ ہو کیونکہ وہ تو قرابت سے بھی بڑھ کر بہت قریب تھیں۔ کیونکہ اولاد سے متعلق یہ بات کہنا جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والد کے قریبی ہیں اس لئے کہ قرابت تو اولاد کے بعد شروع ہوتی ہے کیا اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ فرمایا: "قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ......" (البقرہ: ۲۱۵) فرمادیں جو مال خرچ کرو وہ والدین اور اقربین کے لئے ہے۔ اس آیت میں ماں باپ کو غیر قریبی قرار دیا۔ تو جس طرح والدین اولاد کی قرابت سے خارج ہیں بالکل اسی طرح ان کی اولاد بھی ان کی قرابت سے خارج ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ کے قول سے تائید: امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میرا فلاں تہائی مال قرابت داروں کو دیا جائے وہ فرماتے ہیں کہ اس فلاں کے والدین اور اولاد اس میں داخل نہ ہوں گے کیونکہ وہ قرابت سے بڑھ کر قریب ہیں تو اس بات کا احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سوال پر اس مذکورہ بالا وجہ سے غلام عطاء نہ فرمایا ہو۔

(اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال)

[illegible]: اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی کیونکر تخصیص ہے جبکہ یہ بات اور بنو ہاشم کے متعلق بھی مروی ہے۔ جیسا کہ یہ روایت ہے۔

۵۲۹۶ : فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكِيْمِ أَنَّ أُمَّهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا ذَهَبَتْ هِيَ وَأُمُّهَا ، حَتّٰى دَخَلَتَا عَلٰى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَخَرَجْنَ جَمِيْعًا ، فَأَتَيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَقْبَلَ مِنْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، وَمَعَهُ رَقِيْقٌ ، فَسَأَلْنَهُ أَنْ يُخْدِمَهُنَّ فَقَالَ سَبَقَكُنَّ يَتَامٰى أَهْلِ بَدْرٍ .

۵۲۹۶: عمرو بن حکیم سے روایت ہے کہ ان کی والدہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ اور ان کی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئیں پھر وہ وہاں سے نکل کر جناب رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اس وقت آپ کسی غزوہ سے تشریف لائے تھے آپ کے ساتھ کچھ غلام تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سب کے لئے غلام مانگے تو آپ نے فرمایا اہل بدر کے یتیم تمہاری بنسبت زیادہ پچھاڑے ہوئے ہیں (ضرورت مند ہیں)

۵۲۹۷ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ ، قَالَ أَمْلٰى عَلَيْنَا

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ الْفَضْلَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ أُمِّ الْحَكِيمِ ، أَوْ ضُبَاعَةَ ابْنَتَيِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، حَدَّثَهُ عَنْ إِحْدَاهُمَا أَنَّهَا قَالَتْ : أَصَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيًا ، فَذَهَبْتُ أَنَا وَأُخْتِيْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَحْنُ فِيْهِ، وَسَأَلْنَا أَنْ يُعْطِيَنَا شَيْئًا مِنَ السَّبْيِ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَكُنَّ يَتَامَى بَدْرٍ ، وَلٰكِنْ سَأَدُلُّكُنَّ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُنَّ ، تُكَبِّرْنَ اللّٰهَ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ، ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَكْبِيْرَةً ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَسْبِيْحَةً ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ تَحْمِيْدَةً ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .وَاحِدَةٌ . قَالَ عَيَّاشٌ :وَهُمَا ابْنَتَا عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۹۷: ام حکیم یا ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے بیٹے نے بیان کیا کہ ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو قیدی ملے پھر میں اور میری بہن فاطمہ بنت النبی ﷺ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ہم نے (پریشانی کی) شکایت کی اور گزارش کی کہ آپ ہمیں کچھ قیدی عنایت فرما دیں۔ تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم سے بدر کے یتیم سبقت کر گئے لیکن میں تمہیں اس سے زیادہ بہتر کی راہنمائی کرتا ہوں ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ایک مرتبہ لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير پڑھیں۔

عیاش راوی کہتے ہیں کہ یہ دونوں جناب رسول اللہ ﷺ کے چچا زبیر کی بیٹیاں ہیں۔

۵۲۹۸ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : وَلَا أَدْرِي ، مَا اسْمُ الرَّجُلِ ، وَلَا اسْمُ أَبِيْهَا؟ قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ هٰذَا حُجَّةً لَكَ عَلٰى مَنْ أَوْجَبَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا يُوْجِبُهُ لِمَنْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيْثَارَهُ بِهِ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ آثَرَ بِهِ ذَا قُرْبَاهُ مِنْ يَتَامَى أَهْلِ بَدْرٍ ، وَمِنَ الضُّعَفَاءِ الَّذِيْنَ قَدْ صَارُوْا لِضَعْفِهِمْ مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ .فَلَمَّا انْتَفَى قَوْلُ مَنْ رَأَى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبٰى وَاحِدٌ بِجُمْلَتِهِمْ ، عَلٰى أَنَّهُمْ عِنْدَهُ بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً ، لَا يَتَخَطَّوْنَ إِلٰى غَيْرِهِمْ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ :إِنَّ حَقَّ ذَوِي الْقُرْبٰى فِيْ خُمُسٍ فِي الْغَنَائِمِ ، وَفِي الْفَيْءِ بِفَقْرِهِمْ وَلِحَاجَتِهِمْ ، بِمَا احْتَجَجْنَا بِهِ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْقَوْلَيْنِ .ثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ ، وَهُوَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَخُصَّ بِهِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ ، وَأَنْ يَحْرِمَ مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى ذٰلِكَ ؟ قِيْلَ

لَهٗ : قَدْ ذَكَرْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰى ذٰلِكَ ، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، مَا يُغْنِيْنَا عَنْ اِعَادَتِهٖ هَاهُنَا ، مَعَ أَنَّا نَزِيْدُ فِيْ ذٰلِكَ بَيَانًا أَيْضًا .

۵۲۹۸: اصبغ بن فرج کہتے ہیں کہ عبداللہ بن وہب نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت ذکر کی ہے۔ البتہ اتنی بات کہی کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ آدمی کا اور اس کے باپ کا کیا نام ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات تمہارے لئے ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں بن سکتی جو کہ قرابت داروں کے حصہ کو لازم قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ اسے ان لوگوں کے لئے واجب قرار دیتا ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ ترجیح دینا مناسب سمجھیں۔ تو عین ممکن ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ اپنے قرابت داروں میں اہل بدر کے یتیموں اور ان کمزوروں کو ترجیح دی ہو جو اپنی کمزوری کی وجہ سے اہل صفہ میں سے ہو گئے۔ جب ہمارے دلائل سے دونوں قولوں کی نفی ہو گئی یعنی اس آدمی کے قول کی بھی جو کہ قرابت داروں کے لئے ایک ہی حصہ قرار دیتا ہے یعنی اس کے نزدیک وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کا حق ہے دوسروں کی طرف تجاوز نہ کرے گا اور دوسرا یہ قول جو غنائم اور فئی میں ان کا حصہ ان کی محتاجی اور حاجت کی وجہ سے قرار دیتا ہے۔ تو تیسرا قول خود ثابت ہو گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو اختیار تھا کہ جس کو چاہیں اس کے ساتھ خاص کریں اور جس کو چاہیں محروم کریں۔ اس قول کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔ اس قول کے دلائل کا پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے البتہ چند اضافی دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

حـ: اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات تمہارے لئے ان لوگوں کے خلاف دلیل نہیں بن سکتی جو کہ قرابت داروں کے حصہ کو لازم قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ اسے ان لوگوں کے لئے واجب قرار دیتا ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ ترجیح دینا مناسب سمجھیں۔

تو عین ممکن ہے کہ آپ نے اس کے ساتھ اپنے قرابت داروں میں اہل بدر کے یتیموں اور ان کمزوروں کو ترجیح دی ہو جو اپنی کمزوری کی وجہ سے اہل صفہ میں سے ہو گئے۔ جب ہمارے دلائل سے دونوں قولوں کی نفی ہو گئی یعنی اس آدمی کے قول کی بھی جو کہ قرابت داروں کے لئے ایک ہی حصہ قرار دیتا ہے یعنی یہ کہ وہ صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب کا حق ہے دوسروں کی طرف تجاوز نہ کرے گا اور دوسرا اس کا قول جو غنائم اور فئی میں ان کا حصہ ان کی محتاجی اور حاجت کی وجہ سے قرار دیتا ہے۔ تو تیسرا قول خود ثابت ہو گیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو اختیار تھا کہ جس کو چاہیں اس کے ساتھ خاص کریں اور جس کو چاہیں محروم کریں۔

سـ: اس قول کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔

حـ: اس قول کے دلائل کا پہلے تذکرہ کیا جا چکا ہے البتہ چند اضافی دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

۵۲۹۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ : ثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ ، أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَهٗ قَالَ : اجْتَمَعَ رَبِيْعَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ

الْمُطَّلِبِ فَقَالَا لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ لِي وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَدَّيَا مَا يُؤَدِّي النَّاسُ وَأَصَابَا مَا يُصِيبُ النَّاسُ .قَالَ :فَبَيْنَا هُمَا فِي ذٰلِكَ ، جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوَقَفَ عَلَيْهِمَا ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لَا تَفْعَلَا ، فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ .فَقَالَا :مَا يَمْنَعُكَ هٰذَا إِلَّا نَفَاسَةٌ عَلَيْنَا ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ نِلْتَ صِهْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَا عَلَيْكَ .فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَبُو حَسَنٍ ، أَرْسِلَاهُمَا فَانْطَلَقَا وَاضْطَجَعَ ، فَلَمَّا صَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ ، سَبَقْنَاهُ إِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِآذَانِنَا فَقَالَ أَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ ثُمَّ دَخَلَ وَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ .ثُمَّ تَكَلَّمَ أَحَدُنَا فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْتَ أَبَرُّ النَّاسِ وَأَوْصَلُ النَّاسِ وَبَلَغْنَا النِّكَاحَ ، وَقَدْ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلَى بَعْضِ الصَّدَقَاتِ فَنُؤَدِّيَ إِلَيْكَ كَمَا يُؤَدُّونَ ، وَنُصِيبَ كَمَا يُصِيبُونَ فَسَكَتَ حَتّٰى أَرَدْنَا أَنْ نُكَلِّمَهُ، وَجَعَلَتْ زَيْنَبُ تَلْمَعُ إِلَيْنَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ :أَنْ لَا تُكَلِّمَاهُ، فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، ادْعُ إِلَيَّ مَحْمِيَةَ -وَكَانَ عَلَى الْخُمُسِ -وَنَوْفَلَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجَاءَاهُ .فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ ابْنَتَكَ لِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَأَنْكَحَهُ .وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ أَنْكِحْ هٰذَا الْغُلَامَ فَأَنْكَحَنِي .فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ كَذَا وَكَذَا . أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مَحْمِيَةَ أَنْ يُصْدِقَ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ ، وَلَمْ يَقْسِمِ الْخُمُسَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ عَدَدِ بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، فَيُعْلَمُ مِقْدَارُ مَا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ .

فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّهُ أَتَى مَا سَمَّى اللّٰهُ لِذَوِي الْقُرْبٰى فِي الْآيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا ، فِي صَدْرِ كِتَابِنَا هٰذَا، لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ .لَوْ كَانَ ذٰلِكَ إِذًا ، لَوَجَبَ التَّسْوِيَةُ فِيهِ بَيْنَهُمْ ، وَإِذًا لَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُهُ فِي يَدِ مَحْمِيَةَ دُونَ أَهْلِهِ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيهِمْ ، كَمَا لَمْ يَحْبِسْ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِ الْغَنَائِمِ عَنْ أَهْلِهَا وَلَمْ يُوَلِّ عَلَيْهَا حَافِظًا دُونَ أَهْلِهَا .فَفِي تَوْلِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمُسِ مِنَ الْغَنَائِمِ مَنْ يَحْفَظُهُ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيمَنْ يَأْمُرُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ، فِيهِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ حُكْمَهُ إِلَيْهِ فِيمَنْ يَرَى فِي ذَوِي قُرْبَاهُ وَلَوْ كَانَ لِذَوِي الْقُرْبٰى حَقٌّ بِعَيْنِهِ، لَا يَجُوزُ أَنْ يُصْرَفَ سَهْمٌ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَظُّهُ مِنْهُ إِلَى مَنْ سِوَاهُ، وَإِنْ كَانُوا أُولِي قُرْبٰى، لَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْبِسُ حَقًّا لِلْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَلَا لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَلَا عَنْ غَيْرِهِمَا ، حَتّٰى يُؤَدِّيَ إِلَى كُلِّ

وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَقَّهُ، وَلَمَّا احْتَاجَ الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ وَعَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنُ رَبِيْعَةَ أَنْ يُصَدِّقَ عَنْهُمَا شَيْئًا قَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَهُمَا بِالْآيَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهُمْ فِيْهَا .فَفِي انْتِفَاءِ مَا ذَكَرْنَا ، دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ وَحُجَّةٌ قَائِمَةٌ ، أَنَّ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَهُ فِيْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ الَّذِيْنَ جَعَلَهُ فِيْهِمْ ، وَمَا قَدْ كَانَ لَهُ صَرْفُهُ عَنْهُمْ إِلَى ذَوِيْ قُرْبَاهُ مِثْلُهُمْ ، وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَمْ يَكُنْ أَوْلَى بِهِ مِنْ بَعْضٍ ، إِلَّا مَنْ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهُ فِيْهِ مِنْهُمْ ، فَيَكُوْنُ بِذٰلِكَ أَوْلَى مِمَّنْ رَأَى يُحْظِيْهِ بِهِ مِنْهُمْ .وَفِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرَى وَهِيَ :أَنَّ فَهْدَ بْنَ.

۵۲۹۹: عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث نے بیان کیا کہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبدالمطلب جمع ہوئے اور باہمی گفتگو کی کہ اگر ہم ان دو بچوں (عبدالمطلب اور فضل) کو صدقہ کی وصولی کے لئے بھیجیں تو جو کچھ لوگ دیتے ہیں یہ بھی دیں اور جو کچھ لوگ حاصل کرتے ہیں یہ بھی حاصل کریں۔ راوی کہتے ہیں وہ دونوں اسی حالت میں تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور ان دونوں کے پاس کھڑے ہو گئے انہوں نے آپ کے سامنے ذکر کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کرو۔ اللہ کی قسم! جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کریں گے۔ ان دونوں نے کہا تم ہمارے ساتھ حسد کی وجہ سے اس بات سے رک رہے ہو۔ اللہ کی قسم تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی ملی ہم نے تو حسد نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ابوحسن ہوں (یعنی حسد نہیں کرتا) پس تم ان دونوں کو بھیج دو۔ پھر وہ دونوں چلے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹ گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا فرما چکے تو ہم آپ سے پہلے حجرہ مبارکہ میں پہنچ گئے اور وہاں کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ تشریف لے آئے اور آپ نے (شفقت سے) ہم دونوں کے کان پکڑے اور فرمایا جو کچھ تمہارے دل میں ہے ظاہر کرو۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اندر گئے۔ آپ ان دنوں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہم نے ایک دوسرے کو بات کرنے کا وکیل بنایا۔ پھر ہم میں سے ایک نے کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ نیکی کرنے والے اور سب سے بڑھ کر صلہ رحمی کرنے والے ہیں ہم دونوں نکاح کی عمر کو پہنچ چکے ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں بعض صدقات (پر عامل) مقرر فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح آپ تک (وصول شدہ) مال پہنچائیں اور دوسروں کی طرح ہم بھی فائدہ حاصل کریں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی یہاں تک کہ ہم نے ارادہ کیا کہ آپ سے (دوسری مرتبہ) کلام کریں۔ مگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا پردہ کے پیچھے سے ہمیں گفتگو نہ کرنے کا اشارہ فرما رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے صدقہ حلال نہیں یہ لوگوں کی میل کچیل ہے تم محمیہ کو میرے پاس بلا لاؤ۔ یہ خمس پر نگران تھے اور نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو بھی بلاؤ۔ جب وہ دونوں آ گئے تو آپ نے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا اس لڑکے یعنی فضل

بن عباس سے تم اپنی بیٹی کا نکاح کر دو۔ چنانچہ انہوں نے نکاح کر دیا اور نوفل بن حارث کو فرمایا اس لڑکے عبدالمطلب بن ربیعہ سے تم اپنی بیٹی کا نکاح کر دو۔ تو انہوں نے میرے ساتھ نکاح کر دیا۔ پھر حضرت محمیہ سے فرمایا کہ ان دونوں کی طرف سے خمس میں سے اتنا اتنا مہر ادا کر دو۔ کیا معترض کو یہ معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ کو خمس میں سے دونوں کا مہر ادا کرنے کا حکم فرمایا اور اس کے بعد بنو ہاشم اور بنو مطلب کی تعداد کے مطابق خمس تقسیم نہیں فرمایا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے کتنی مقدار ہے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں آیات میں جن کو ہم نے شروع باب میں ذکر کیا ہے۔ قرابتداروں کو جو حصہ بیان فرمایا ہے وہ قرابت کی وجہ سے کسی معین جماعت کے لئے نہیں اگر ایسا ہوتا تو اس صورت میں ان کے درمیان برابری ضروری ہوتی اور اس صورت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے اہل بیت سے علیحدہ کر کے حضرت محمیہ رضی اللہ عنہ کے پاس نہ رکھتے حتیٰ کہ وہ ان سب کو عطا فرماتے جیسا کہ آپ نے غنیمت کے چار حصے ان کے حقداروں سے نہیں روکے اور ان سے روک کر اس پر کوئی محافظ مقرر نہیں فرمایا۔ تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غنیمت کے خمس پر کسی کو مقرر کرنا پھر آپ کے حکم سے اس کا کسی کو عطاء ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا اختیار آپ کو حاصل تھا کہ قرابت داروں میں سے جس کو مناسب سمجھیں عطاء فرمائیں۔ اگر قرابت داروں کا مقررہ حصہ ہوتا تو آپ کسی قرابت دار کا حصہ دوسرے کو عطاء نہ فرماتے خواہ وہ کتنا ہی قریبی ہو اور آپ یقیناً حضرت فضل بن عباس اور عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث اور ان کے علاوہ دوسروں کا حق نہ روکتے بلکہ ان میں سے ہر ایک کو اس کا حق دیتے اور اس صورت میں حضرت فضل بن عباس اور عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کو اس بات کی محتاجی نہ ہوتی کہ ان کی طرف سے کوئی چیز بطور مہر ادا کی جائے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ کے ذریعہ ان کا حق واجب قرار دیا۔ ہم نے جو کچھ ذکر کیا یہ اس بات کی نفی پر صحیح اور مضبوط دلیل ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عمل کیا کہ بعض کو عطا فرمایا اور دوسروں کو محروم کر دیا حالانکہ ان میں سے بعض دوسروں سے زیادہ قریبی نہ تھے تو اس کی صاف وجہ یہی تھی کہ آپ کو اس بات کا اختیار تھا کہ ان میں سے جس کو چاہیں مقدم کریں اور حصہ عنایت فرمائیں۔ اس سلسلہ کی دوسری دلیل یہ ہے۔

تخریج : مسلم فی الزکاۃ ۱٦۷ مسند احمد ۱٦٦/٤۔

۵۳۰۰ : سُلَيْمَانُ بْنِ يَحْيَى قَدْ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقِيْنَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِوَادِي الْقُرَى ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِمَنِ الْمَغْنَمُ ؟ فَقَالَ لِلّٰهِ سَهْمٌ ، وَلِهٰؤُلَاءِ أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ قُلْتُ فَهَلْ أَحَدٌ أَحَقُّ بِشَيْءٍ مِنَ الْمَغْنَمِ مِنْ أَحَدٍ ؟ قَالَ لَا ، حَتَّى السَّهْمُ يَأْخُذُهُ أَحَدُكُمْ مِنْ جَنْبِهِ.

فَلَيْسَ بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَخِيهِ .

۵۳۰۰: بدیل بن میسرہ نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے بلقین کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا آپ اس وقت وادی قری میں تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! مال غنیمت کس کے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا ایک حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے ان لوگوں (غازیوں ۹ کے لئے چار حصے میں نے پوچھا کیا کوئی شخص دوسرے کی بنسبت غنیمت کا زیادہ حقدار ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں یہاں تک کہ تم میں سے جو حصہ لیتا ہے تو وہ اپنے بھائی کی بنسبت اس کا زیادہ حق دار نہیں ہے۔

۵۳۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِى ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بُلْقِيْنَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۳۰۱: خالد حذاء نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے بلقین کے ایک آدمی سے اس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۰۲ : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، قَالَ : كُنْتُ أَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْقَوْمُ ؟ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ ؟ قَالُوْا :رَبِيْعَةُ ، قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ ، أَوْ بِالْوَفْدِ ، غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَادِمِيْنَ .قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَمُرْنَا بِأَصْلٍ فَصْلٍ نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَ نَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ .قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ؟ قَالُوْا :اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ ، وَأَنْ يُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ .

۵۳۰۲: ابوحمزہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ کے بیٹھا تھا وہ فرمانے لگے کہ وفد عبدالقیس جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے ان سے ریافت فرمایا۔ تم کون لوگ ہو؟ یا تم کون وفد ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم ربیعہ سے تعلق رکھتے ہیں آپ نے فرمایا قوم یا وفد کو مرحبا ہو۔ نہ رسوائی ہو نہ شرمندگی۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ کے پاس صرف حرمت والے مہینوں رجب' ذوالقعدہ' ذوالحجہ' محرم میں آسکتے ہیں (باقی مہینوں میں لڑائی کا خطرہ ہوتا ہے) آپ ہمیں اصل اور فیصلہ کن بات بتلائیں تاکہ ہم اپنے پچھلوں کو بتلائیں اور اس کے ذریعہ ہم جنت میں داخل ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دو

کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا۔ رمضان المبارکؑ کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ دو۔

تخریج : بخاری فی الایمان باب ٤٠' والعلم باب ٢٥' والادب باب ٩٨' دالاحاد باب ٥' مسلم فی الایمان ٢٤' نسائی فی الاشربه باب ٤٨' مسند احمد ١/ ٢٨٨۔

۵۳۰۳ :حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَعَلِمَ أَنَّهُ قَدْ أَضَافَ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَلَمْ يُضِفْ إِلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهَا ، وَأَنَّ مَا سِوَاهُ مِنْهَا لِقَوْمٍ بِغَيْرِ أَعْيَانِهِمْ ، يَضَعُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ عَلٰى مَا يَرَى ، وَلَوْ كَانَ لِذِي الْقُرْبَى الْمَعْلُوْمِ عَدَدُهُمْ ، لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ .أَفَلَا يَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَأْخُذُ الْخُمُسَ ، لِيَضَعَهُ فِيْمَا يَرَى وَضْعَهُ، وَيَقْسِمُ مَا بَقِيَ بَعْدَهُ عَلَى السُّهْمَانِ .فَدَلَّ أَنَّ مَا كَانَ يَقْسِمُهُ عَلَى السُّهْمَانِ أَنَّهُ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ ، لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ مَنْعُهُمْ مِنْهُ، وَأَنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ، لَا يَقْسِمُهُ حَتّٰى يُدْخِلَ فِيْهِ رَأْيَهُ هُوَ الَّذِي لَيْسَ لِقَوْمٍ بِأَعْيَانِهِمْ ، وَأَنَّهُ مَرْدُوْدٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَضَعَهُ فِيْمَا يَرَى .ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِيْ حُكْمِ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُهُ فِيْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ فِيْ حَيَاتِهِ، كَيْفَ حُكْمُهُ بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ قَائِلُوْنَ :هُوَ رَاجِعٌ مِنْ قَرَابَتِهِ إِلٰى قَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ آخَرُوْنَ :هُوَ لِبَنِيْ هَاشِمٍ ، وَلِبَنِي الْمُطَّلِبِ خَاصَّةً .وَقَالَ آخَرُوْنَ :وَهُمُ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ مَا كَانَ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضْعَهُ فِيْهِ مِنْ قَرَابَتِهِ هُوَ مُنْقَطِعٌ عَنْهُمْ بِوَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَنَظَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْهَا قَوْلًا صَحِيْحًا ، فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ حَيَاتِهِ فِي الْمَغْنَمِ ، سَهْمُ الصَّفِيِّ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْهِ،

۵۳۰۳: عبدالقیس' ابوحمزہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وفد عبدالقیس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اس سے ان کو معلوم ہوا کہ خمس غنیمت کی اضافت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کی ہے اور چار حصے آپ کی طرف منسوب نہیں کئے اور ان کے علاوہ مال لوگوں کے لئے بلاتعیین ہے اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رائے کے مطابق استعمال فرمائیں گے۔ اگر یہ ذی القربیٰ مقرر ہوتے اور انہی کو دیا جاسکتا تو اس طرح نہ ہوتا۔

طحاوی ﷫ فرماتے ہیں: کیا یہ جانی پہچانی بات نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ خمس لیتے تا کہ اس کی اپنی مرضی کے مطابق صرف کریں اور باقی کو دو حصوں میں بانٹ دیں اس سے یہ خود ثابت ہو گیا کہ جس کے دو حصے کئے جاتے وہ متعین لوگوں کے لئے تھا کہ کسی کو یہ جائز نہ تھا کہ اس حصہ سے ان کو محروم کرے اور جس کو اپنی رائے کے مطابق صرف کرنے کے لئے رکھتے وہ متعین لوگوں کے لئے نہ تھا وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹایا جانے والا تھا تا کہ جہاں چاہیں صرف فرمائیں۔ اس میں تین قول ہیں ایک یہ حصہ آپ کے قرابت والوں سے ہٹ کر خلفاء کے قرابت والوں کو ملے گا۔ وہ حصہ بنی ہاشم و بنو مطلب کو بعد میں بھی ملتا رہے گا۔ ان کا قول یہ ہے کہ جو حصہ جناب نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اس طرح تھا کہ جس کو قرابت والوں میں پسند فرماتے عنایت فرماتے' وہ حصہ وفات رسول اللہ ﷺ سے منقطع ہو جائے گا۔ اب ان تمام اقوال پر غور کرتے ہیں تا کہ صحیح قول کو دوسرے اقوال سے الگ کیا جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے ایک وہ منتخب حصہ ہے جس کو آپ ﷺ اپنی زندگی میں لیتے تھے اور اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات میں وارد ہے۔

جو حصہ ذوی القربیٰ کا آپ اپنی زندگی میں دیتے رہے وفات کے بعد اس کا حکم کیا ہے؟

اس میں تین اقوال ہیں ایک یہ حصہ آپ کے قرابت والوں سے ہٹ کر خلفاء کے قرابت والوں کو ملے گا۔

نمبر②: وہ خاصہ بنی ہاشم و بنو مطلب بعد میں بھی ملتا رہے گا۔

نمبر③: ان کا قول یہ ہے کہ جو حصہ جناب نبی اکرم ﷺ کی زندگی میں اس طرح تھا کہ جس کو قرابت والوں میں پسند فرماتے عنایت فرماتے وہ حصہ وفات رسول اللہ ﷺ سے منقطع ہو جائے گا۔

تمام اقوال پر غور:

اب ان تمام اقوال پر غور کرتے ہیں تا کہ صحیح قول کو دوسرے اقوال سے الگ کیا جائے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے ایک وہ منتخب حصہ ہے جس کو آپ ﷺ اپنی زندگی میں لیتے تھے اور اہل علم کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات میں وارد ہے۔

۵۳۰۴: مَا حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ ، عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ مُضَرَ ، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُ بِهِ ، وَنُحَدِّثُ بِهِ مَنْ بَعْدَنَا . قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَنْ تُقِيْمُوا الصَّلَاةَ ، وَتُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، وَتُعْطُوْا سَهْمَ

اللّٰهِ مِنَ الْغَنَائِمِ وَالصَّفِّي ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۵۳۰۴: ابوحمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عبدالقیس کا وفد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگے ہمارے اور آپ کے مابین یہ مضر کا قبیلہ آباد ہے اور ہم حرمت والے مہینوں کے علاوہ آپ تک پہنچ نہیں سکتے پس آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیں جن کو ہم خود اختیار کریں اور پچھلے لوگوں کو بیان کر سکیں۔ آپ نے فرمایا تمہیں چاروں باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار سے روکتا ہوں۔ ① اقرار شہادتین۔ ② نماز کو قائم کرو۔ ③ زکوۃ ادا کرو۔ ④ غنائم سے اللہ تعالیٰ کا اور منتخب حصہ نکالو اور جن باتوں سے منع کرتا ہوں وہ یہ ہیں شراب کے تمام اقسام کے برتنوں سے منع کرتا ہوں۔ ① سبز گھڑے۔ ② کدو۔ ③ لکڑی کھود کر بنائے ہوئے۔ ④ تارکول لگے ہوئے برتن سے۔ (جب برتنوں کا استعمال ممنوع ہوا تو شراب تو پہلے ہی حرام تھی۔)

۵۳۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوْسَى ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ .

۵۳۰۵: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالفقار نامی تلوار بدر کے دن بطور زائد کے لیا۔

تخریج: ترمذی فی السیر باب ۱۲' ابن ماجہ فی الجہاد باب ۱۸' مسند احمد ۱/۲۷۱۔

۵۳۰۶: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ :ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، قَالَ : سَأَلْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَكَانَ الصَّفِيُّ يُصَفَّى بِهِ إِنْ شَاءَ عَبْدًا ، وَإِنْ شَاءَ أَمَةً ، وَإِنْ شَاءَ فَرَسًا .

۵۳۰۶: مطرف کہتے ہیں کہ میں نے شعبی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ مال غنیمت میں مسلمانوں کے حصہ کی طرح تھا اور منتخب حصہ وہ آپ کی مرضی پر غلام یا لونڈی یا گھوڑے کی صورت میں جو چاہتے لیتے تھے۔

۵۳۰۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : تَنَفَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمًا ، وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيْهِ الرُّؤْيَا ، يَوْمَ أُحُدٍ .

۵۳۰۷: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالفقار کو بدر کے دن اپنے لئے زائد منتخب فرمایا۔ یہی وہ تلوار ہے جس کے متعلق احد کے دن خواب میں دیکھا کہ اس میں

دندانے ہیں (تو اس کی تعبیر صحابہ کرام کی شہادت سے فرمائی)

۵۳۰۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فِيمَا يَحْتَجُّ بِهِ ، كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ صَفَايَا ، بَنِي النَّضِيرِ ، وَخَيْبَرَ ، وَفَدَكَ .فَأَمَّا بَنُو النَّضِيرِ ، فَكَانَتْ ، فَجَزَّأَهَا ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ، فَقَسَمَ مِنْهَا جُزْءًا بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَحَبَسَ جُزْءًا لِلنَّفَقَةِ ، فَمَا فَضَلَ عَنْ أَهْلِهِ ، رَدَّهُ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ .

۵۳۰۸: مالک بن اوس کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دلیل میں ذکر کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے منتخب مال تین تھے۔ نمبرا بنونضیر۔ نمبر۲ خیبر۔ نمبر۳ فدک سے حاصل شدہ مال۔ پھر اموال بنونضیر کو آپ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا۔ نمبرا ایک حصہ عام مسلمانوں کے لئے۔ نمبر۲ ایک حصہ ذاتی خرچہ جات کے لئے۔ نمبر۳ فقراء مہاجرین رضی اللہ عنہم کے لئے۔

تخریج : ابو داؤد فی الامارة باب۱۹۔

۵۳۰۹ : حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ ، قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِأَعْلَى الْمِرْبَدِ ، فِي سُوقِ الْإِبِلِ إِذْ أَتَى عَلَيْنَا أَعْرَابِيٌّ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدِيمٍ ، أَوْ قِطْعَةُ جِرَابٍ ، شَكَّ الْجُرَيْرِيُّ .فَقَالَ :هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَقْرَأُ ؟ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ ، قَالَ :هَا ، فَاقْرَأْهُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لَنَا .فَإِذَا فِيهِ مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ، لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ قَيْسٍ ، حَيٍّ مِنْ عُكْلٍ ، إِنَّهُمْ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِينَ ، وَأَقَرُّوا بِالْخُمُسِ فِي غَنَائِمِهِمْ ، وَسَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيِّهِ، فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ .فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ :هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تُحَدِّثُنَا ؟ قَالَ :نَعَمْ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَذْهَبَ عَنْهُ وَحَرُ الصَّدْرِ ، فَلْيَصُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ ، وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ .فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ :أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :أَلَا أَرَاكُمْ تَرَوْنَنَا ، أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ لَا حَدَّثْتُكُمُ الْيَوْمَ حَدِيثًا ، فَأَخَذَهَا ، ثُمَّ انْطَلَقَ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :وَأَجْمَعُوا جَمِيعًا أَنَّ هَذَا السَّهْمَ لَيْسَ لِلْخَلِيفَةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّهُ لَيْسَ فِيهِ كَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا كَانَ الْخَلِيفَةُ لَا يَخْلُفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا كَانَ

لَهُ، مِمَّا خَصَّهُ اللّٰهُ بِهِ دُوْنَ سَائِرِ الْمُقَاتِلِيْنَ مَعَهُ، كَانَتْ قَرَابَتُهُ أَحْرَى أَنْ لَا تَخْلُفَ قَرَابَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهِ مِنَ الْفَيْءِ وَالْغَنِيْمَةِ .فَبَطَلَ بِهٰذَا ، قَوْلُ مَنْ قَالَ : إِنَّ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى بَعْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ. ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا قَالَ النَّاسُ ، سِوَى هٰذَا الْقَوْلِ مِنْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ .فَأَمَّا مَنْ خَصَّ بَنِيْ هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ ، دُوْنَ مَنْ سِوَاهُمْ مِنْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَعَلَ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبٰى لَهُمْ خَاصَّةً ، فَقَدْ ذَكَرْنَا فَسَادَ قَوْلِهِ فِيْمَا تَقَدَّمَ ، فِيْ كِتَابِنَا هٰذَا، فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهِ هَاهُنَا .وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَهُ لِفُقَرَاءِ قَرَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ أَغْنِيَائِهِمْ ، وَجَعَلَهُمْ كَغَيْرِهِمْ مِنْ سَائِرِ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ .فَقَدْ ذَكَرْنَا أَيْضًا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، فَسَادَ قَوْلِهِ ، فَأَغْنَانَا عَنْ إِعَادَتِهِ هَاهُنَا وَبَقِيَ قَوْلُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ أَنْ يَضَعَهُ فِيْمَنْ رَأَى وَضْعَهُ فِيْهِ، مِنْ ذَوِى قَرَابَتِهِ وَأَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ لَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ شَيْئًا حَتَّى يُعْطِيَهُ إِيَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانَ لَهُ أَنْ يَصْطَفِيَ مِنَ الْمَغْنَمِ لِنَفْسِهِ مَا رَأَى .فَكَانَ ذٰلِكَ مُنْقَطِعًا بِوَفَاتِهِ، غَيْرَ وَاجِبٍ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ.فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، مَا لَهُ أَنْ يَخُصَّ بِهِ مَنْ رَأَى مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ، دُوْنَ مَنْ سِوَاهُ مِنْ ذَوِيْ قُرْبَاهُ فِيْ حَيَاتِهِ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ إِلٰى أَحَدٍ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ.وَلَمَّا بَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ إِلٰى أَحَدٍ بَعْدَ وَفَاتِهِ، بَطَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ السَّهْمُ لِأَحَدٍ مِنْ ذَوِى قَرَابَتِهِ، بَعْدَ وَفَاتِهِ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ أَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْكُمْ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، ثُمَّ ذَكَرَ .

۵۳۰۹: ابوالعلاء کہتے ہیں کہ میں مطرف کے ساتھ اونٹوں کے بازار میں مربد کے بالائی حصہ میں موجود تھا کہ ہمارے پاس ایک بدو کھال کا ٹکڑا یا تلوار کے خول کا ٹکڑا لایا۔ جریری کو اس میں شک ہے کہ کون سا ابوالعلاء نے بتلایا اور کہنے لگا کیا تم میں کوئی پڑھا لکھا ہے میں نے کہا میں پڑھ سکتا ہوں۔ اس نے کہا لو یہ پڑھو۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں لکھ کر دیا۔ اس میں یہ لکھا تھا۔ یہ محمد نبی ﷺ کی طرف سے بنی زہیر بن قیس کے نام ہے جو عکل کا ایک خاندان ہے۔ انہوں نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے اور مشرکین سے جدائی اختیار کر لی ہے اور انہوں نے اپنے غنائم میں خمس کا اقرار کیا ہے اور یہ بھی اقرار کیا پیغمبر ﷺ کا حصہ اور منتخب حصہ دیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی امان کے سبب امن میں آنے والے ہیں۔ بعض لوگوں نے اس دیہاتی سے کہا کیا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز سنی ہے اگر سنی ہے تو تم ہمیں بیان کرو؟ اس نے کہا ہاں میں نے آپ کو کہتے سنا جس کو یہ پسند ہو کہ اس

کے سینے سے بخل نکل جائے تو وہ صبر (رمضان) کے مہینہ کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے رکھے مجمع میں سے ایک نے کہا کیا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے؟ کیا تم میرے بارے میں یہ خیال کرتے ہو کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق جھوٹی بات بتاؤں گا؟ میں آج تم سے کوئی حدیث بیان نہ کروں گا پھر اس نے وہ چمڑے کا ٹکڑا لیا اور پھر چلا گیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ حصہ خلیفہ کے لئے نہیں اس لئے کہ خلیفہ اس حکم میں نبی اکرم ﷺ کی طرح نہیں۔ پس جب خلیفۃ المسلمین اس خصوصی مال میں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے علاوہ آپ کے ساتھ خاص کیا تو آپ کے قرابت داران خلیفہ اس کے زیادہ حقدار ہیں کہ جو قرابت نبوت کی وجہ سے آپ کے قرابت والوں کو ملتا تھا وہ اس کے مستحق نہ وہ خواہ وہ مال فئی ہو یا غنیمت۔ پس اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہو گیا جو ذوی القربیٰ کے حصہ کو وفات نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ کے قرابت والوں کو اس کا مستحق قرار دیتے ہیں۔ جنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حصص بنو ہاشم و بنو مطلب کے ساتھ خاص ہوں گے دیگر ذوالقربیٰ کو نہ ملے گا انہی کے ساتھ یہ حصہ خاص رہے گا اس قول کا ابطال ہم پہلے کر چکے جس کو دہرانے کی چنداں حاجت نہیں ہے۔ اسی طرح یہ قول بھی باطل ہے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ یہ فقراء قرابت داروں کو دیا جائے گا مالداروں کو نہ دیا جائے گا اور یہ عام مسلمان فقراء کا حکم رکھتے ہیں اس کا ابطال ظاہر کر دیا گیا دوبارہ دہرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس قول کے قائلین کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مرضی پر موقوف تھا جہاں اور جس پر چاہتے خرچ کر سکتے تھے ان میں سے کوئی قرابت دار دوسرے کے مقابلے میں زیادہ استحقاق نہ رکھتا تھا اور آپ کو اپنے ذات کے لئے مال غنیمت جس کو چاہیں چننے کا اختیار تھا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ آپ کی وفات سے یہ منقطع ہو گیا وفات کے بعد کسی کے لئے لازم نہیں ہے۔ نظر کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں اختیار تھا اپنے قرابت داروں میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور دوسروں کو چھوڑ دیں آپ کے وصال کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں تو پھر جب آپ کے وصال کے بعد کسی کے لئے اس اختیار کا ہونا باطل ہو گیا تو آپ کی وفات کے بعد اس حصے کا آپ کے کسی قرابتدار کے لئے ہونا بھی باطل ہو گیا۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات کا انکار کیا ہے۔

اللغات: مربد۔ اونٹوں کا باڑہ۔ ادیم۔ چمڑے کا ٹکڑا۔

تخریج : نسائی فی الفئی' مسند احمد ۵ / ۷۸۔

<u>قول اوّل کا ابطال</u>: امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ حصہ خلیفہ کے لئے نہیں اس لئے کہ خلیفہ اس حکم میں نبی اکرم ﷺ کی طرح نہیں۔ پس جب خلیفۃ المسلمین اس خصوصی مال میں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے علاوہ آپ کے ساتھ خاص کیا تھا تو خلیفہ کے قرابتدار اس کے کس طرح حقدار ہوں گے جبکہ آپ کے قرابتدار آپ کی وفات کے بعد اس کے حقدار نہیں۔

پس اس سے ان لوگوں کا قول باطل ہوگیا جو ذوی القربیٰ کے حصہ کو وفات نبی اکرم ﷺ کے بعد خلیفہ کے قرابت والوں کو اس کا مستحق قرار دیتے ہیں۔

قول ثانی کا ابطال: جنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ حصص بنو ہاشم و بنو مطلب کے ساتھ خاص ہوں گے دیگر ذوالقربیٰ کو نہ ملے گا انہی کے ساتھ یہ حصہ خاص رہے گا اس قول کا ابطال ہم پہلے کر چکے جس کو دہرانے کی چنداں حاجت نہیں ہے۔

قول ثالث کا ابطال: اسی طرح یہ قول بھی باطل ہے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ یہ فقراء قرابت داروں کو دیا جائے گا مالداروں کو نہ دیا جائے گا اور یہ عام مسلمان فقراء کا حکم رکھتے ہیں اس کا ابطال ظاہر کر دیا گیا دوبارہ دہرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

قول رابع: اس قول کے قائلین کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مرضی پر موقوف تھا جہاں اور جس پر چاہتے خرچ کر سکتے تھے ان میں سے کوئی قرابت دار دوسرے کے مقابلے میں زیادہ استحقاق نہ رکھتا تھا اور آپ کو اپنی ذات کے لئے مال غنیمت جس کو چاہیں چننے کا اختیار تھا۔

اس کا حکم: یہ ہے کہ آپ کی وفات سے یہ منقطع ہوگیا وفات کے بعد کسی کے لئے لازم نہیں ہے۔

نظری دلیل: نظر کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں اختیار تھا اپنے قرابت داروں میں سے جسے چاہیں عطا فرمائیں اور دوسروں کو چھوڑ دیں آپ کے وصال کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں تو پھر جب آپ کے وصال کے بعد کسی کے لئے اس اختیار کا ہونا باطل ہوگیا تو آپ کی وفات کے بعد اس حصے کا آپ کے کسی قرابتدار کے لئے ہونا بھی باطل ہوگیا۔

ـ: عبداللہ بن عباس ﷺ نے اس بات کا انکار کیا ہے۔

۵۳۱۰ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمِّي ، جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ حَدَّثَهُ أَنَّ نَجْدَةَ ، صَاحِبُ الْيَمَامَةِ ، كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى .فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّهُ لَنَا ، وَقَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا لِيُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا ، وَيَقْضِيَ مِنْهُ غَارِمَنَا ، فَأَبَى أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ ، وَرَأَيْنَا أَنَّهُ لَنَا .

۵۳۱۰: یزید بن ہرمز نے بیان کیا کہ یمامہ کے حکمران نجدہ نے حضرت ابن عباس ﷺ کی طرف لکھا وہ ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں پوچھ رہے تھے حضرت ابن عباس ﷺ نے لکھا کہ وہ حصہ ہمارے لئے تھا حضرت عمر ﷺ نے ہمیں بلایا تا کہ وہ ہمارے رنڈوں کا نکاح کریں اور اس سے ہمارے قرضوں کو ادا کریں تو ہم نے انکار کیا مگر یہ کہ وہ تمام مال ہمیں دیں۔ ہمارا یہی خیال ہے کہ وہ ہمارا حق ہے۔

تخريج : نسائی بنحوه فی الفئی باب۱ مسند احمد ۱ / ۳۲۰۔

۵۳۱۱ :حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِي، قَالَ :سَمِعْتُ قَيْسًا

يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ ، قَالَ :كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، وَفَرَضَ لَهُمْ .فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَأَنَا شَاهِدٌ كِتَابَهُ إِنَّهُمْ قَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَبَى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا . قِيْلَ لَهُ :إِنَّا لَمْ نَدْفَعْ أَنْ يَكُوْنَ قَدْ خُوْلِفْنَا فِيْمَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِمَّا ذَكَرْنَا ، وَلٰكِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ، رَأَى فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ثَابِتٌ ، وَأَنَّهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ ، فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ، وَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّ قَوْمَهُ أَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَفِيْهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ تَابَعَهُ مِنْهُمْ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَ عَلَى ذٰلِكَ فَمِثْلُ مَنْ ذَكَرْنَا ، يَكُوْنُ قَوْلُهُ مُعَارِضًا لِقَوْلِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا .

۵۳۱۱: یزید بن ہرمز کہتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس ؓ کی طرف لکھا ان سے ذوی القربیٰ کے حصہ کے متعلق پوچھا جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور حصہ مقرر کیا ہے حضرت ابن عباس ؓ نے ان کو لکھا اور میرے سامنے لکھا کہ ہم ہی جناب نبی اکرم ﷺ کے قرابت دار ہیں لیکن ہماری قوم نے ہماری اس بات کو تسلیم نہیں کیا۔ ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ ہمارے موقف کی مخالفت نہیں کی گئی لیکن ابن عباس ؓ کا اس سلسلہ میں خیال یہ ہے کہ ذوی القربیٰ کا حق ثابت ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ اور وفات کے بعد بھی اسی طرح ثابت ہے اور انہوں نے یہ بتلایا کہ ان کی قوم نے ان کی اس بات کا انکار کیا اور ان انکار کرنے والوں میں حضرت عمر ؓ ان کی اتباع کرنے والے لوگ ہیں چنانچہ اس کے مطابق جن کا ہم نے تذکرہ کیا ان کا قول عبداللہ بن عباس ؓ کے قول کا معارضہ کرسکتا ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ۱٤٠، دارمی فی السیر باب۳۲، مسند احمد ۱/ ۲٤۸۔

حاصل: ہم اس بات کا انکار نہیں کرتے کہ ہمارے موقف کی مخالفت نہیں کی گئی لیکن ابن عباس ؓ کا اس سلسلہ میں خیال یہ ہے کہ ذوی القربیٰ کا حق ثابت ہے اور وہ نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ اور وفات کے بعد بھی اسی طرح ثابت ہے اور انہوں نے یہ بتلایا کہ ان کی قوم نے ان کی اس بات کا انکار کیا اور ان انکار کرنے والوں میں حضرت عمر ؓ ان کی اتباع کرنے والے لوگ ہیں چنانچہ اس کے مطابق جن کا ہم نے تذکرہ کیا ان کا قول عبداللہ بن عباس ؓ کے قول کا معارضہ کرسکتا ہے۔

حضرت علی ؓ کا قول وعمل:

۵۳۱۲ :وَلَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ ، عَنِ ابْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ :وَقَعَتْ جَرَّةٌ فِيْهَا وَرِقٌ مِنْ دَيْرِ حَرْبٍ فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ

طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اقْسِمْهَا عَلَى خَمْسِهِ أَخْمَاسٍ فَخُذْ أَرْبَعَةً ، وَهَاتِ خُمُسًا . فَلَمَّا أَدْبَرْتُ قَالَ : أَفِي نَاحِيَتِكَ مَسَاكِينُ فُقَرَاءُ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ فَخُذْهُ ، فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ . أَفَلَا يَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ أَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ الْخُمُسَ مِنَ الرِّكَازِ فِي فُقَرَاءِ نَاحِيَتِهِ ، فَلَمْ يُوجِبْ عَلَيْهِ دَفْعَ شَيْءٍ مِنْهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ ذَوِي قُرْبَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَهٰذَا خِلَافُ مَا كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، رَآهُ فِي ذٰلِكَ .وَقَدْ

۵۳۱۲: عبداللہ بن بشر خثعمی نے ابن حمید سے نقل کیا کہ میں نے ایک گھڑا پایا جس میں برباد گرجے کی چاندی تھی میں وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا تو آپ نے فرمایا اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کرو اور چار خود لے لو اور پانچواں حصہ میرے پاس لے آؤ۔ (میں نے ایسا کر دیا) جب میں پیٹھ پھیر کر چل دیا تو فرمایا کیا تمہاری طرف فقراء و مساکین ہیں میں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا اس کو لے جاؤ اور ان کے مابین تقسیم کر دو۔ اس معترض کو دیکھنا چاہئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ گڑھے ہوئے مال کے خمس کو اس طرف کے فقراء میں تقسیم کا حکم فرمایا اور اس میں سے کوئی چیز اقارب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینی لازم نہیں کی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی رائے کے خلاف ہے۔

۵۳۱۳: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُمَيَّةَ اللَّهُمَّ ، أَوْ حَدَّثَ الْقَوْمَ وَأَنَا فِيهِمْ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ :أَرْسَلَ إِلَيَّ عُمَرُ ظُهْرًا ، فَأَتَيْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ سَمِعْتُ نَحِيبًا شَدِيدًا ، فَقُلْتُ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ أَعَيِيَ عُمَرُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ، فَدَخَلْتُ حَتَّى جِئْتُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَا بَأْسَ بِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ :أَعْجَبَكَ مَا رَأَيْتُ ؟ قُلْتُ نَعَمْ ، قَالَ :هَا إِنَّ الْخَطَّابَ عَلَى اللّٰهِ لَوْ كَرَّسْنَا عَلَيْهِ، كَانَ حَذَا إِلَى صَاحِبَيَّ قَبْلِي .قَالَ : ثُمَّ قَالَ :اجْلِسْ بِنَا نَتَفَكَّرُ ، فَكَتَبْنَا الْمُحِقِّينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَكَتَبْنَا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ دُونَ ذٰلِكَ ، فَأَصَابَ الْمُحِقِّينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ ، وَأَصَابَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ -رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِنَّ -وَمَنْ دُونَ ذٰلِكَ ، أَلْفٌ حَتَّى وَزَّعْنَا الْمَالَ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ ، قَدْ سَوَّيَا بَيْنَ الْمُحِقِّينَ ، وَبَيْنَ أَهْلِ الدَّرَجَةِ الَّتِي بَعْدَهُمْ ، وَلَمْ يُدْخِلَا فِي ذٰلِكَ ، ذَوِي قُرْبَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَرَابَتِهِمْ ، كَمَا أَدْخَلَا الِاسْتِحْقَاقَ بِاسْتِحْقَاقِهِمْ .

۵۳۱۳: عمیر بن اسحاق کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم عبداللہ بن عبداللہ بن امیہ نے مجھے یا لوگوں کو بیان کیا اور میں اس میں موجود تھا وہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری طرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ظہر کے وقت کسی آدمی کو بھیجا جب میں ان کے پاس آیا دروازے پر پہنچا تو میں نے زوردار رونے کی آواز سنی میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ یہ بات امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو پیش آئی ہے۔ میں داخل ہو کر ان کے پاس پہنچا اور ہاتھ ان پر پڑا تو میں نے کہا امیر المؤمنین آپ بالکل ٹھیک ہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے جو دیکھا اس پر تعجب کیا؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے مخاطبات پر اگر سختی سے ہم عمل کریں گے تو تب اپنے سے پہلے ساتھی کے قدم بقدم چل سکیں گے۔ پھر فرمانے لگے ہمارے ساتھ بیٹھو ہم سوچ بچار کرتے ہیں ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو حقدار ہیں ان کے نام لکھے ہیں ہم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور ان کے علاوہ دوسروں کے نام بھی لکھے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں حقدار ہیں ان کو چار ہزار ملے گا جبکہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور ان کے علاوہ ہیں ان کو ایک ایک ہزار ملا یہاں تک کہ انہوں نے مال کو تقسیم کر دیا۔ غور فرمائیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حقدار اور بعد کے درجہ والوں کے درمیان برابری برتی اور قرابت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ذوالقربیٰ کو اس طرح شامل نہیں کیا جیسا کہ حقداروں کو ان کے استحقاق کی وجہ سے داخل کیا۔

۵۳۱۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَيْضًا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ الْهَاشِمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، مَوْلَى غُفْرَةَ ، قَالَ :لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَوُلِّيَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدِمَ عَلَيْهِ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنِيْ، وَلْيَأْخُذْ .فَأَتَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ :وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ مَالٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ ، أَعْطَانِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، مِلْءَ كَفَّيْهِ قَالَ :خُذْ بِيَدِكَ، فَأَخَذَ بِيَدِهٖ، فَوَجَدَهَا خَمْسَمِائَةٍ فَقَالَ :اُعْدُدْ إِلَيْهَا أَلْفًا .ثُمَّ أَعْطِ مَنْ كَانَ وَعَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ، ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَ النَّاسِ مَا بَقِيَ ، فَأَصَابَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ .فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، جَاءَهُ مَالٌ كَثِيْرٌ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ النَّاسِ ، فَأَصَابَ كُلَّ إِنْسَانٍ عِشْرُوْنَ دِرْهَمًا ، وَفَضَلَ مِنَ الْمَالِ فَضْلٌ .فَقَالَ :يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، قَدْ فَضَلَ فَضْلٌ ، وَلَكُمْ خَدَمٌ يُعَالِجُوْنَ لَكُمْ ، وَيَعْمَلُوْنَ لَكُمْ ، فَإِنْ شِئْتُمْ رَضَخْنَا لَهُمْ ، فَرَضَخَ لَهُمْ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ ، خَمْسَةَ دَرَاهِمَ .فَقِيْلَ :يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَضَّلْتَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ بِفَضْلِهِمْ .قَالَ :إِنَّمَا أُجُوْرُهُمْ عَلَى اللّٰهِ، إِنَّمَا هٰذَا مَغَانِمُ ، وَالْأُسْوَةُ فِي الْمَغَانِمِ أَفْضَلُ مِنَ الْأَثَرَةِ .فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْبَكْرٍ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ ، فُتِحَتْ عَلَيْهِ الْفُتُوْحُ ، وَجَاءَ هُمْ مَالٌ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ لِأَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْمَالِ رَأْيٌ وَلِيْ رَأْيٌ آخَرُ ، رَأَى أَبُوْبَكْرٍ أَنْ يَقْسِمَ بِالسَّوِيَّةِ ، وَرَأَيْتُ أَنْ أُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ ، وَلَا أَجْعَلَ مَنْ قَاتَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَنْ قَاتَلَ مَعَهُ. فَفَضَّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ ، فَجَعَلَ لِمَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنْهُمْ خَمْسَةَ آلَافٍ ، وَمَنْ كَانَ لَهُ إِسْلَامٌ مَعَ إِسْلَامِهِمْ ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا ، أَرْبَعَةَ آلَافٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ ، وَلِلنَّاسِ عَلٰى قَدْرِ إِسْلَامِهِمْ وَمَنَازِلِهِمْ .وَفَرَضَ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ ، إِلَّا صَفِيَّةَ وَجُوَيْرِيَةَ ، فَرَضَ لَهُمَا سِتَّةَ آلَافٍ ، سِتَّةَ آلَافٍ ، فَأَبَتَا أَنْ تَأْخُذَا .فَقَالَ :إِنَّمَا فَرَضْتُ لَكُنَّ بِالْهِجْرَةِ ، فَقَالَتَا :إِنَّمَا فَرَضْتَ لَهُنَّ لِمَكَانِهِنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَنَا مِثْلُ مَكَانِهِنَّ ، فَأَبْصَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَهُنَّ سَوَاءً .وَفَرَضَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا ، لِقَرَابَتِهِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ لِنَفْسِهِ خَمْسَةَ آلَافٍ ، وَفَرَضَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَمْسَةَ آلَافٍ ، وَرُبَّمَا زَادَ الشَّيْءَ ، وَفَرَضَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، خَمْسَةَ آلَافٍ خَمْسَةَ آلَافٍ ، أَلْحَقَهُمَا بِأَبِيْهِمَا لِقَرَابَتِهِمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرَضَ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَرْبَعَةَ آلَافٍ ، وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، ثَلَاثَةَ آلَافٍ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :بِأَيِّ شَيْءٍ زِدْتَهُ عَلَيَّ ؟ قَالَ :فِيْمَا ، فَمَا كَانَ لِأَبِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ ، مَا لَمْ يَكُنْ لَكَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِيْ فَقَالَ :إِنَّ أَبَاهُ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيْكَ، وَكَانَ هُوَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ .وَفَرَضَ لِأَبْنَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ ، مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا ، أَلْفَيْنِ أَلْفَيْنِ فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ :زِدْهُ أَلْفًا يَا غُلَامُ .وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ :لِأَيِّ شَيْءٍ زِدْتَهُ عَلَيَّ ؟ وَاللّٰهِ مَا كَانَ لِأَبِيْهِ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يَكُنْ لِآبَائِنَا .قَالَ :فَرَضْتُ لِأَبِيْ سَلَمَةَ أَلْفَيْنِ ، وَزِدْتُهُ لِأُمِّ سَلَمَةَ أَلْفًا ، فَلَوْ كَانَتْ لَكَ أُمٌّ مِثْلُ أُمِّ سَلَمَةَ ، زِدْتُكَ أَلْفًا .وَفَرَضَ لِأَهْلِ مَكَّةَ ثَمَانِيْ مِائَةٍ فِي الشَّرَفِ مِنْهُمْ ، ثُمَّ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ ، وَفَرَضَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، ثَمَانِيْ مِائَةٍ ، وَفَرَضَ لِلنَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ فِيْ أَلْفَيْ دِرْهَمٍ .فَقَالَ لَهُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ :جَاءَكَ ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَمْرٍو ، وَنَسَبُهُ إِلٰى جَدِّهِ، فَفَرَضْتَ لَهُ ثَمَانِيْ مِائَةٍ ، وَجَاءَكَ هَنَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ،

فَفَرَضْتُ لَهُ فِيْ أَلْفَيْنِ .فَقَالَ :اِنِّي لَقِيْتُ أَبَا هٰذَا، يَوْمَ أُحُدٍ ، فَسَأَلَنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَرَاهُ إِلَّا قَدْ قُتِلَ ، فَسَلَّ سَيْفَهُ، وَكَسَرَ غِمْدَهُ، وَقَالَ :اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ، وَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ، وَهٰذَا يَرْعَى الْغَنَمَ بِمَكَّةَ أَفَتَرَانِيْ أَجْعَلُهُمَا سَوَاءً ؟ ، .قَالَ :فَعَمِلَ عُمَرُ ، عُمْرَهُ كُلَّهُ بِهٰذَا ، حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ السَّنَةِ الَّتِيْ قُتِلَ فِيْهَا سَنَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ ، حَجَّ فَقَالَ أُنَاسٌ مِنَ النَّاسِ : لَوْ مَاتَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، قُمْنَا إِلَى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ ، فَبَايَعْنَاهُ . قَالَ أَبُوْ مَعْشَرٍ :يَعْنُوْنَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَلَمَّا قَدِمَ عُمَرُ الْمَدِيْنَةَ ، خَطَبَ ، فَقَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ رَأَى أَبُوْبَكْرٍ فِيْ هٰذَا الْمَالِ رَأْيًا ، رَأَى أَنْ يَقْسِمَ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَرَأَيْتُ أَنْ أُفَضِّلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارَ بِفَضْلِهِمْ ، فَإِنْ عِشْتُ هٰذِهِ السَّنَةَ أَرْجِعُ إِلٰى رَأْيِ أَبِيْ بَكْرٍ ، فَهُوَ خَيْرٌ مِنْ رَأْيِي .أَفَلَا تَرَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمَّا قَسَمَ ، سَوّٰى بَيْنَ النَّاسِ جَمِيْعًا ، فَلَمْ يُقَدِّمْ ذَوِيْ قُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ سَهْمًا فِيْ ذٰلِكَ الْمَالِ أَبَانَهُمْ بِهِ عَنِ النَّاسِ .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى لَهُمْ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فِيْ مَالِ الْفَيْءِ ، سِوَى مَا يَأْخُذُوْنَهُ كَمَا يَأْخُذُ مَنْ لَيْسَ بِذَوِي الْقُرْبٰى .ثُمَّ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمَّا أَفْضَى إِلَيْهِ الْأَمْرُ وَرَأَى التَّفْضِيْلَ بَيْنَ النَّاسِ عَلَى الْمَنَازِلِ، لَمْ يَجْعَلْ لِذَوِي الْقُرْبٰى سَهْمًا يَبِيْنُوْنَ أَيْ يَمْتَازُوْنَ بِهِ عَلَى النَّاسِ ، وَلٰكِنَّهُ جَعَلَهُمْ وَسَائِرَ النَّاسِ سَوَاءً ، وَفَضَّلَ بَيْنَهُمْ بِالْمَنَازِلِ ، غَيْرَ مَا يَسْتَحِقُّوْنَهُ بِالْقَرَابَةِ ، لَوْ كَانَ لِأَهْلِهَا سَهْمٌ قَائِمٌ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنِ ارْتِفَاعِ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْثٍ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

۵۳۱۴: غفرہ کے آزاد کردہ غلام عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو ان کے پاس بحرین کا مال آیا۔ تو انہوں نے اعلان فرمایا۔ جس آدمی کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی وعدہ ہو۔ وہ آئے اور لے لے۔ پس حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا کہ جب بحرین کا مال آئے گا تو مجھے اتنا۔ اتنا۔ اتنا عنایت فرمائیں گے آپ نے تین مرتبہ دونوں ملا کر بھر کر فرمایا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اپنے ہاتھ سے لے لو۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے لیا تو شمار کرنے پر پانچ سو نکلے انہوں نے فرمایا ان کے ساتھ ایک ہزار اور گن لو۔ پھر انہوں نے جن کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ بھی وعدہ فرمایا تھا ان کو دیا۔ بقیہ مال لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ ہر آدمی کو بیس بیس درہم

ملے پھر بھی مال میں سے کچھ بچ گیا۔تو اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ کے قول فھی لھؤلاء۔ سے ذوالقربیٰ کے حصہ کا اس وقت تک کے لئے باقی رہنالازم نہیں آتا جس میں اس کے متعلق وہ کہا گیا جو کہا گیا۔حضرت مالک بن اوس کی یہ روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے جو ذوی القربیٰ کے حصہ سے متعلق ہے یہ روایت مخالف اور معارض ہے اور صحیح معارض ہے۔(پس اس پر اعتراض باطل ہوا) ذرا غور تو کرو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان مال کو برابر تقسیم کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کو دوسروں سے مقدم نہ کیا ان کے لئے اس مال میں ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے امتیاز والے ہوں اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے قرابت داروں کے لئے مال فئی میں صرف وہی حصہ خیال کرتے تھے جو وہ غیر قرابت داروں کو دیتے تھے۔پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب حکومت ملی تو انہوں نے صحابہ کرام میں درجات کے لحاظ سے فضیلت دینا مناسب خیال کیا تو انہوں نے بھی اہل قرابت کے لئے کوئی ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے انہیں دوسرے لوگوں پر برتری حاصل ہو بلکہ انہوں نے ان کو اور باقی لوگوں کو برابر رکھا اور ان کے مابین صرف مراتب کے لحاظ سے فضیلت کو قائم کیا نہ کہ جس کے وہ قرابت کے لحاظ سے حقدار تھے اگر ان کا کوئی مقررہ حصہ ہوتا تو وہ ضرور قائم کرتے۔کہ ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتفع ہو گیا جیسا کہ روایت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیت **واعلموا انما غنمتم الآیہ** تلاوت فرمائی پھر فرمایا یہ غنیمت ان لوگوں کے لئے ہے۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ان کے ہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی ثابت تھا۔جیسا کہ آپ کی حیات مبارکہ میں ثابت تھا۔تو یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتلا رہے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذوی القربیٰ کا حصہ ان کو دینے سے انکار فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک یہ ان حضرات کا حق نہ بنتا تھا تو اس بات کے ہوتے ہوئے پھر یہ دعویٰ مالک بن اوسؓ کی روایت سے کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ وہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس حصے کے قائل تھے۔بلکہ اس روایت سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ حصہ ان لوگوں کے لئے ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تو اس وقت یہ ان کا حصہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا۔جس طرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کی اضافت آپ کی طرف فرمانے کا معنی بھی یہی ہے کہ وہ آپ کی حیات مبارکہ میں اور آپ کی وفات کے بعد بھی آپ کے لئے نہ تھا بلکہ آپ کی زندگی میں تو جاری تھا مگر وفات شریفہ سے منقطع ہو گیا بالکل اسی طرح جو کچھ آپ کے قرابت داروں کی طرف منسوب ہوا وہ بھی آپ کی حیات طیبہ میں آپ کی وفات طیبہ سے یہ حصہ مرتفع (ختم) ہو گیا۔انہوں نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کچھ مال بچ گیا ہے تمہارے لئے کچھ لوگ مقدم ہیں جو تمہارے لئے کام کرتے اور مشقت اٹھاتے ہیں اگر تم پسند کرتے ہو تو ہم ان کو دے دیتے ہیں پس ان کو پانچ پانچ درہم عنایت فرمائے۔آپ سے کہا گیا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مہاجرین وانصار کو ان کی فضیلت کی

وجہ سے زیادہ دیتے تو مناسب تھا۔ آپ نے فرمایا ان کے اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہیں یہ تو غنائم ہیں ان میں ترجیح کی بنسبت برابری افضل ہے۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور ان کے ہاتھوں خوب فتوحات ہوئیں اور ان کے پاس اس سے زیادہ اموال آئے تو انہوں نے فرمایا اس مال کے متعلق ایک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی اور ایک میری رائے ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے برابر تقسیم کی تھی اور میری رائے یہ ہے کہ میں مہاجرین وانصار کو فضیلت دوں اور ان کو جنہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑائی کے (زمانہ کفر میں) ان کی طرح قرار نہ دوں جنہوں نے آپ کے ساتھ مل کر (ہمیشہ کفر کے خلاف) لڑائی کی۔ پس آپ نے مہاجرین وانصار کو فضیلت دی بدریین کو پانچ ہزار اور جو ان کے ساتھ اسلام لائے مگر بدر میں حاضر نہیں ہوئے ان کے لئے چار ہزار اور دیگر لوگوں کو ان کے اسلام اور مراتب کے مطابق دیا۔ اور ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بارہ ہزار مقرر کیا یہ مقدار تمام کے لئے یکساں رکھی مگر صفیہ اور جویریہ رضی اللہ عنہما کی طرف چھ ہزار بھیجا انہوں نے لینے سے انکار کیا تو آپ نے فرمایا میں نے ہجرت کی وجہ سے مقرر کیا۔ دونوں نے کہا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق کی وجہ سے ان کے لئے مقرر کیا ہے اور ہمارا مرتبہ بھی بحیثیت زوجہ ان کے ساتھ برابر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو سمجھ گئے اور ان کا حصہ برابر کر دیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت کی وجہ سے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے لئے بارہ ہزار مقرر فرمائے اور اپنے لئے پانچ ہزار مقرر فرمائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے بھی پانچ ہزار مقرر کئے اور بعض اوقات زائد بھی دیئے حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے لئے بھی پانچ پانچ ہزار مقرر فرمائے۔ قرابت کی وجہ سے ان دونوں حضرات کو ان کے والد کے ساتھ ملا دیا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے چار ہزار اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے تین ہزار مقرر فرمائے۔ انہوں نے گزارش کی کہ آپ نے کس وجہ سے انہیں مجھ سے زیادہ دیا ان کے والد کو آپ کی طرح فضیلت حاصل نہیں اور انہیں مجھ سے بڑھ کر فضیلت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے والد تمہارے والد سے زیادہ محبوب تھے۔ انصار ومہاجرین کے بچوں کے لئے دو دو ہزار مقرر فرمائے۔ عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو آپ نے فرمایا اے غلام! ان کو کچھ زیادہ دے دو اس پر محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے ان کو مجھ سے زیادہ کس وجہ سے دیئے تو فرمایا۔ ان کے والد کو اللہ کی قسم! ہمارے آباؤ اجداد سے زیادہ فضیلت حاصل نہیں ہے آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابو سلمہ کے لئے تو دو ہزار مقرر کئے ہیں اور حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کی وجہ سے ایک ہزار کا اضافہ کیا ہے۔ اگر تمہاری ماں بھی حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا جیسی ہوتی تو میں تمہیں بھی ایک ہزار زائد دیتا۔ اہل مکہ کے لئے ان کے احترام واعزاز میں آٹھ سو مقرر کیا پھر ان کو ان کے مرتبے کے مابق عنایت فرمایا حضرت عثمان بن عبداللہ بن عثمان بن عمرو کے لئے آٹھ سو مقرر فرمائے جبکہ نضر بن انس رضی اللہ عنہ کے لئے دو ہزار۔ اس پر حضرت طلحہ بن عبیداللہ نے عرض کیا کہ آپ کے پاس حضرت عثمان بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیٹا آیا (اور دادا کی طرف نسبت بتلائی) تو آپ نے اس کو آٹھ سو دیئے اور انصار کا ایک

سست آدمی آیا تو آپ نے اس کے لئے دو ہزار مقرر کر دیئے۔ آپ نے فرمایا میں نے غزوہ احد کے دن اس کے باپ سے ملاقات کی تو اس نے مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دریافت کیا میں نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ شہید ہو گئے ہیں چنانچہ اس نے تلوار لے کر اس کا پرتلہ توڑ ڈالا اور کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر شہید ہو گئے تو خدا تو زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور یہ شخص مکہ میں بکریاں چراتا رہا تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ان کو برابر کر دوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت اپنے دور خلافت میں اسی پر عمل پیرا رہے یہاں تک کہ جب آخری سال آیا جس میں جام شہادت نوش کیا ۲۳ھ کو تو آپ نے حج کیا بعض لوگوں نے کہا اگر امیر المؤمنین وفات پا جائیں تو ہم فلاں فلاں کی بیعت کر لیں گے۔ حضرت ابو معشر راوی کہتے ہیں ان کی مراد حضرت طلحہ بن عبید اللہ تھے جب عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ واپس لوٹے تو آپ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا۔ اس مال کے متعلق ایک رائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تھی کہ ان کے مابین برابر تقسیم کیا جائے اور میری رائے یہ تھی کہ مہاجرین و انصار کو ان کی فضیلت کے باعث ترجیح دوں اگر میں اس سال زندہ رہا تو میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع کروں گا ان کی رائے میری رائے سے بہتر ہے۔ ذرا غور تو کرو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے درمیان مال کو برابر تقسیم کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابتداروں کو دوسروں سے مقدم نہ کیا ان کے لئے اس مال میں ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے وہ دوسروں سے امتیاز والے ہوں اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کے قرابت داروں کے لئے مال فیٔ میں صرف وہی حصہ خیال کرتے تھے وہ جو غیر قرابت داروں کو دیتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب حکومت ملی تو انہوں نے صحابہ کرام میں درجات کے لحاظ سے فضیلت دینا مناسب خیال کیا تو انہوں نے بھی اہل قرابت کے لئے کوئی ایسا حصہ مقرر نہیں کیا جس کی وجہ سے انہیں دوسرے لوگوں پر برتری حاصل ہو بلکہ انہوں نے ان کو اور باقی لوگوں کو برابر رکھا اور ان کے مابین صرف مراتب کے لحاظ سے فضیلت کو قائم کیا نہ کہ جس کے وہ قرابت کے لحاظ سے حقدار تھے اگر ان کا کوئی مقررہ حصہ ہوتا تو وہ ضرور قائم کرتے۔

حاصل روایات: کہ ذوی القربیٰ کا حصہ وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرتفع ہو گیا جیسا کہ روایت عمر رضی اللہ عنہ بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

۵۳۱۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: ثَنَا ابْنُ هِلَالٍ، قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَجَاءَهُ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَخْتَصِمَانِ. قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا الْكَذَا الْكَذَا. قَالَ حَمَّادٌ: أَنَا أَكْنِيْ عَنِ الْكَلَامِ. فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا،

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تُوُفِّيَ وَوُلِّيَ أَبُوْبَكْرٍ صَدَقَتَهُ فَقَوِيَ عَلَيْهَا ، وَأَدَّى فِيْهَا الْأَمَانَةَ ، فَزَعَمَ هٰذَا أَنَّهُ خَانَ وَفَجَرَ ، وَكَلِمَةً قَالَهَا أَيُّوْبُ ، قَالَ :وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ مَا خَانَ وَلَا فَجَرَ ، وَلَا كَذَا قَالَ حَمَّادٌ :وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ مَالِكٍ ، وَغَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَقَدْ كَانَ فِيْهَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيْثِ أَيُّوْبَ .فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وُلِّيتُهَا بَعْدَهُ، فَقَوِيتُ عَلَيْهَا فَأَدَّيْتُ فِيْهَا الْأَمَانَةَ ، وَزَعَمَ هٰذَا أَنِّيْ خُنْتُ ، وَلَا فَجَرْتُ ، وَلَا تِيْلَكَ الْكَلِمَةُ .وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَقَدْ كُنْتُ فِيْهَا رَاشِدًا تَابِعًا لِلْحَقِّ . ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيْثِ عِكْرَمَةَ ، ثُمَّ أَتَيَانِيْ فَقَالَا :ادْفَعْ إِلَيْنَا صَدَقَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا ، فَقَالَ هٰذَا لِهٰذَا :أَعْطِنِيْ نَصِيْبِيْ مِنِ ابْنِ أَخِيْ ، وَقَالَ هٰذَا لِهٰذَا، أَعْطِنِيْ نَصِيْبِيْ مِنْ امْرَأَتِيْ مِنْ أَبِيْهَا ، وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرَثُ مَا تَرَكَ صَدَقَةً . وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّا لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً . ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيْثِ عِكْرَمَةَ ، ثُمَّ تَلَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا الْآيَةَ .فَهٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ ، ثُمَّ تَلَا وَاعْلَمُوْا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .ثُمَّ قَالَ :وَهٰذِهِ لِهٰؤُلَاءِ .وَفِيْ حَدِيْثِ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .فَكَانَتْ هٰذِهِ خَاصَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْهِ خَيْلًا وَلَا رِكَابًا ، فَكَانَ يَأْخُذُ مِنْ ذٰلِكَ قُوْتَهُ وَقُوْتَ أَهْلِهِ ، وَيَجْعَلُ بَقِيَّةَ الْمَالِ لِأَهْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى حَدِيْثِ أَيُّوْبَ ، ثُمَّ تَلَا مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ، ثُمَّ لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ فَهٰؤُلَاءِ الْمُهَاجِرُوْنَ ، ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ قَالَ :فَهٰؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ .قَالَ :ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ حَتّٰى بَلَغَ رَءُوْفٌ رَحِيْمٌ . فَهٰذِهِ الْآيَةُ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا لَهُ حَقٌّ ، إِلَّا مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ رَقِيْقِكُمْ ، فَإِنْ أَعِشْ -إِنْ شَاءَ اللّٰهُ- لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا سَآتِيْهِ حَقَّهُ، حَتّٰى رَاعِي الثُّلَّةِ يَأْتِيْهِ حَظُّهُ، أَوْ قَالَ حَقُّهُ .قَالَ :فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ تَلَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَاعْلَمُوْا أَنَّ مَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .ثُمَّ قَالَ :وَهٰذِهِ

لِهٰؤُلَاءِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ سَهْمَ ذَوِى الْقُرْبَى قَدْ كَانَ ثَابِتًا عِنْدَهُ لَهُمْ بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانَ لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهِ قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ فِيْمَا ذَكَرْتُ ، عَلٰى مَا ذَهَبْتُ اِلَيْهِ، وَكَيْفَ يَكُوْنُ لَكَ فِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى مَا ذَهَبْتُ اِلَيْهِ، وَقَدْ كَتَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى نَجْدَةَ حِيْنَ كَتَبَ ، يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبَى قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعَانَا اِلٰى أَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا وَيَكْسُو مِنْهُ عَارِيَنَا ، فَأَبَيْنَا عَلَيْهِ اِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا كُلَّهُ ، فَأَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا . فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُ أَنَّ عُمَرَ أَبٰى عَلَيْهِمْ دَفْعَ السَّهْمِ اِلَيْهِمْ ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ لَهُمْ ، فَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ عَلَيْهِ فِيْمَا رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ غَيْرَ ذٰلِكَ ؟ وَلٰكِنْ مَعْنٰى مَا رَوٰى عَنْهُ مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِهٖ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ أَيْ :فَهِيَ لَهُمْ عَلٰى مَعْنٰى مَا جَعَلَهَا اللّٰهُ لَهُمْ فِيْ وَقْتِ اِنْزَالِهِ الْآيَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ ، وَعَلٰى مِثْلِ مَا عَنٰى بِهٖ عَزَّ وَجَلَّ ، مَا جَعَلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا مِنَ السَّهْمِ الَّذِىْ أَضَافَهُ اِلَيْهِ .فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ السَّهْمُ جَارِيًا لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ غَيْرَ مُنْقَطِعٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، بَلْ كَانَ جَارِيًا لَهُ فِيْ حَيَاتِهٖ مُنْقَطِعًا عَنْهُ بِمَوْتِهٖ .وَكَذٰلِكَ مَا أَضَافَهُ فِيْهَا اِلٰى ذَوِىْ قُرْبَاهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَاجِبًا لَهُمْ فِيْ حَيَاتِهٖ، يَضَعُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ ، مُرْتَفِعًا بِوَفَاتِهٖ، كَمَا لَمْ يَكُنْ قَوْلَ عُمَرَ فَهٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ ، لَا يَجِبُ بِهٖ بَقَاءُ سَهْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْوَقْتِ الَّذِىْ قَالَ فِيْهِ مَا قَالَ كَانَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ ، فَهِيَ لِهٰؤُلَاءِ لَا يَجِبُ بِهٖ بَقَاءُ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى اِلَى الْوَقْتِ الَّذِىْ قَالَ فِيْهِ مَا قَالَ ، مُعَارَضَةً صَحِيْحَةً بَاقِيَةً ، أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ هٰذَا عَنْ عُمَرَ مُخَالِفًا لِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبٰى .

۵۳۱۵: مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہما جھگڑتے ہوئے آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اے امیر المؤمنین میرے اور اس کے مابین جو ایسا۔ ایسا ہے ضرور فیصلہ فرمائیں۔ حماد راوی کہتے ہیں کہ میں کلام سے کنایہ کرتا ہوں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں اللہ کی قسم تمہارے مابین ضرور فیصلہ کروں گا۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے صدقہ کے ذمہ دار بنے تو وہ اس پر مضبوط رہے اور انہوں نے اس میں امانت کو ادا کیا اس شخص کو خیال ہوا کہ انہوں نے خیانت کی اور گناہ کیا۔ ایوب راوی نے یہ بات نقل کی ہے اور اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ انہوں نے نہ خیانت کی اور نہ بکواس کی اور اس طرح کیا۔ حماد کہتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن دینار نے مالک سے اور بہت سے روات نے زہری

سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ابو بکر اس بات میں ہدایت پر تھے اور حق کی اتباع کرنے والے تھے۔ پھر ایوب والی روایت کے الفاظ کی طرف رجوع کیا کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور میں اس صدقے کا ان کے بعد ذمہ دار بنا۔ تو میں اس پر مضبوط رہا اور اس میں امانت ادا کرتا رہا اور ان کو خیال ہوا کہ میں نے خیانت کی اور گناہ کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے نہ خیانت کی اور نہ گناہ میں مبتلا ہوا اور نہ وہ کلمہ کہا۔ روایت عمرو عن الزہری میں ہے' میں اس میں سیدھی راہ چلنے والا تھا پھر عکرمہ کی روایت کی طرف بات لوٹ آتی ہے کہ یہ دونوں حضرات آئے اور مجھے کہنے لگے تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کو ہمارے حوالہ کرو میں نے وہ ان کے حوالے کر دیا پھر اس نے اس کو کہا میرے بھتیجے کی طرف سے میرا حصہ دے دو اور اس نے اس کو کہا میری بیوی کا حصہ جو ان کے والد کی طرف سے بنتا ہے وہ دے دو حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کی وراثت نہیں ہوتی جو چھوڑ جائیں صدقہ ہوتا ہے۔ روایت عمرو عن الزہری میں ہے بے شک میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہماری وراثت نہیں ہوتی جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ پھر روایت عکرمہ کی طرف بات لوٹی۔ کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی **انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها** (التوبہ: ٦٠) بے شک صدقات فقراء مساکین اور عمال کا حق ہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ صدقات ان کا حق ہیں (جن کا آیت میں ذکر ہے) کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت پڑھی "**ما افاء الله علی رسوله منهم فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب الی آخر الایة**" کہ جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور فئی عنایت فرمایا پس تم اس پر گھوڑے اور اونٹ چڑھا کر نہیں لے گئے۔ پھر یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص تھا کہ جس پر مسلمانوں نے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑائے۔ پس آپ اس سے اپنی اور اہل و عیال کا خرچہ لیتے اور بقیہ مال اپنے گھر والوں کے لئے رکھ لیتے۔ پھر روایت حدیث ایوب کی طرف لوٹی۔ پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی: "**ما افاء الله الی اولئك هم الصادقون**" (الحشر: ۷) آیت کے آخر تک۔ (کہ وہی لوگ سچے ہیں) پھر یہ آیت تلاوت کی "**للفقراء المهاجرین الذین اخرجوا من دیارهم واموالهم**" (الحشر: ۸) "**اولئك هم الصادقون**" (الحشر: ۸) پس یہ مہاجرین ہیں پھر آیت: "**والذین تبوا الدار**" پڑھی یہاں تک کہ حماد "**فاولئك هم المفلحون**" (الحشر: ۹) تک پہنچے پس یہ انصار ہیں راوی کہتے ہیں پھر پڑھا **والذین جاء وا من بعدهم**" (الحشر: ۱۰) یہاں تک کہ "**رؤف رحیم**" (الحشر: ۱۰) تک پہنچے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آیت نے تمام مسلمانوں کے لئے حق کو ثابت کر دیا سوائے ان غلاموں کے جن کے وہ مالک ہوں۔ اگر میں زندہ رہا تو (ان شاء اللہ) تو کوئی مسلمان ایسا باقی نہ رہے گا جس کو میں حصہ نہ دوں یہاں تک بھیڑوں کا ریوڑ چرانے والے کو بھی اس کا حق دوں گا۔ آپ نے حظ یا حق کا لفظ استعمال فرمایا دونوں کا معنی ایک ہے۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آیت **واعلموا انما غنمتم**...... تلاوت فرمائی پھر فرمایا یہ غنیمت ان لوگوں کے لئے ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی

کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ان کے ہاں جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ثابت تھا۔ جیسا کہ آپ کی حیات مبارکہ میں ثابت تھا۔ اس روایت میں جو تم نے پیش کی تمہارے مستدل کی کوئی گنجائش نہیں اور دلیل کیسے بنتی جبکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا وہ خط موجود ہے جو انہوں نے نجدہ حاکم یمامہ کے استفسار کے جواب میں لکھا۔ اس میں صاف موجود ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں بلایا تا کہ وہ اس مال میں سے ہمارے رنڈوں کا نکاح کریں اور ہمارے بلا پوشاک لوگوں کو لباس پہنائیں تو ہم نے وہ لینے سے انکار کر دیا۔ تو یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما بتلا رہے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذوی القربیٰ کا حصہ ان کو دینے سے انکار فرمایا کیونکہ ان کے نزدیک یہ ان حضرات کا حق نہ بنتا تھا تو اس بات کے ہوتے ہوئے پھر یہ دعویٰ مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ وہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اس حصے کے قائل تھے۔ بلکہ اس روایت سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ حصہ ان لوگوں کے لئے ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت جناب رسول اللہ ﷺ پر نازل فرمائی تو اس وقت یہ ان کا حصہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا۔ جس طرح کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حصہ کی اضافت آپ کی طرف فرمانے کا معنی بھی یہی ہے کہ وہ آپ کی حیات مبارکہ میں تھا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کے لئے نہ تھا بلکہ آپ کی زندگی میں تو جاری تھا مگر وفات شریفہ سے منقطع ہو گیا بالکل اسی طرح جو کچھ آپ کے قرابت داروں کی طرف منسوب ہوا وہ بھی آپ کی حیات طیبہ تھا' میں آپ کی وفات طیبہ سے یہ حصہ مرتفع (ختم) ہو گیا۔ تو جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کہ یہ ان لوگوں کے لئے ہے' اس سے جناب رسول اللہ ﷺ کے حصہ کا اس وقت تک کے لئے باقی رہنا لازم نہیں آتا جس وقت اس حصہ کے متعلق کہا گیا جو کہا گیا تو اسی طرح عمر رضی اللہ عنہ کے قول فھی لھؤلاء۔ سے ذوالقربیٰ کے حصہ کا اس وقت تک کے لئے باقی رہنا لازم نہیں آتا جس میں اس کے متعلق وہ کہا گیا جو کہا گیا۔ حضرت مالک بن اوس کی یہ روایت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے جو ذوی القربیٰ کے حصہ سے متعلق ہے یہ روایت مخالف اور معارض ہے اور صحیح معارض ہے۔ (پس اس پر اعتراض باطل ہوا)

۵۳۱۶ : وَلَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ ؟ قَالَ : وَلَدِي وَأَهْلِي .قَالَتْ : فَمَا لَكَ تَرِثُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنِيْ؟ . قَالَ : يَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَرَّثَ أَبُوْكَ دَارًا وَلَا ذَهَبًا ، وَلَا غُلَامًا .قَالَتْ : وَلَا سَهْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، الَّذِيْ جَعَلَهُ لَنَا وَصَافِيَتَنَا الَّتِي بِيَدِكَ . فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِذَا مِتُّ ، كَانَتْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۳۱۶ : ابوصالح نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں اے ابوبکر جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا

کون وارث ہوگا؟ انہوں نے کہا میری اولاد اور بیوی۔ کہنے لگیں پھر کیا وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وراثت میری بجائے آپ لیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اے جناب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی آپ کے والد محترم وراثت میں نہ کوئی گھر چھوڑا اور نہ سونا اور نہ غلام۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کیا اس حصے کے بھی وارث نہ بنے جو اللہ تعالیٰ کا حصہ ہے جو اس نے ہمارے لئے مقرر کیا اور وہ ہمارا وہ خالص حصہ جو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا وہ لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے کو دیا۔ جب میں مر جاؤں تو وہ مسلمانوں میں تقسیم ہوگا۔

۵۳۱۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِيْءٍ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لِأَبِيْ بَكْرٍ : مَنْ يَرِثُكَ إِذَا مِتَّ ؟ قَالَ :وَلَدِي وَأَهْلِي .قَالَتْ : فَمَا لَكَ تَرِثُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَنَا . قَالَ :يَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا وَرَّثَ أَبُوْكِ دَارًا ، وَلَا مَالًا ، وَلَا غُلَامًا ، وَلَا ذَهَبًا ، وَلَا فِضَّةً .قَالَتْ : فَدَكُ الَّتِيْ جَعَلَهَا اللّٰهُ لَنَا ، وَصَافِيَتُنَا الَّتِي بِيَدِكَ لَنَا . قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا طُعْمَةٌ أَطْعَمَنِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَإِذَا مِتُّ ، فَهِيَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ . أَفَلَا يَرَى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَا كَانَ يُعْطِيْهِ ذَوِي قُرْبَاهُ، فَإِنَّمَا كَانَ مِنْ طُعْمَةٍ أَطْعَمَهَا اللّٰهُ إِيَّاهُ وَمَلَّكَهُ إِيَّاهَا حَيَاتَهُ، وَقَطَعَهَا عَنْ ذَوِي قَرَابَتِهِ بِمَوْتِهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْكِتَابِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ :اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ قَائِلٌ :سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ ، وَقَالَ قَائِلٌ : سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ اجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَلَمَّا أَجْمَعُوْا بَعْدَمَا كَانُوْا اخْتَلَفُوْا ، كَانَ إِجْمَاعُهُمْ حُجَّةً .وَفِيْمَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، بُطْلَانُ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى مِنَ الْمَغَانِمِ وَالْفَيْءِ ، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَأَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّمَا كَانَ فِيْمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، مُتَابِعًا لِأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، كَرَاهَةَ أَنْ يَدَّعِيَ عَلَيْهِ خِلَافَهُمَا .

۵۳۱۷: ابوصالح نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تمہارا

کون وارث ہوگا جب تم مر جاؤ گے؟ انہوں نے کہا میری اولاد اور بیوی۔ وہ کہنے لگیں پھر کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے بجائے جناب رسول اللہ ﷺ کی وراثت کے حقدار بن گئے ابوبکر کہنے لگے اے جناب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی۔ تمہارے والد محترم نے وراثت میں نہ مال چھوڑا نہ غلام نہ ہی سونا اور چاندی۔ انہوں نے کہا فدک کی وہ زمینیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کیں اور ہمارا وہ خالص حصہ جو تمہارے پاس ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے! اے جناب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ وہ مال تو لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے کو دیا ہے۔ جب میں فوت ہو جاؤں وہ مسلمانوں کے لئے وقف ہوگی۔ کیا معترض کو یہ بات نظر نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں یہ اطلاع دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذوی القربیٰ کو جو زندگی میں عنایت فرمایا یہ لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھلایا ہے اور حیاۃ مقدسہ میں اس کا مالک بنایا ہے اور آپ کی وفات سے اس کو منقطع کر دیا ہے۔ ہم نے اس کتاب کے شروع میں حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ ذوی القربیٰ کو وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد حصہ ملے گا یا نہیں۔ تو بعض نے کہا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابت والوں کے لئے ہوگا۔ دوسروں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کو ملے گا پھر اس پر اجماع ہوا کہ یہ دونوں حصے گھوڑوں اور جہاد کے اسلحہ کے لئے صرف کئے جائیں اور یہ اجماع خلافت صدیقی رضی اللہ عنہ میں ہوا جب صحابہ کرام کا اختلاف کے بعد اجماع ہو گیا تو ان کا اجماع حجت ہے۔ ذوی القربیٰ کا جو حصہ مغانم وفئی میں تھا وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اس اجماع سے منقطع ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو روایت تم نے بیان کی ہے وہ بات انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی متابعت میں کی ہے تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ ان کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ اسے اس روایت میں ذکر کیا گیا ہے۔

حاصل روایات: کیا معترض کو یہ بات نظر نہیں آتی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس میں یہ اطلاع دی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ذوی القربیٰ کو جو زندگی میں عنایت فرمایا یہ لقمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو کھلایا ہے اور حیاۃ مقدسہ میں اس کا مالک بنایا ہے اور آپ کی وفات سے اس کو منقطع کر دیا ہے۔

ہم نے اس کتاب کے شروع میں حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگوں کا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ ذوی القربیٰ کو وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد حصہ ملے گا یا نہیں۔

نمبر ①: تو بعض نے کہا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ خلیفہ کے قرابت والوں کے لئے ہوگا۔

نمبر ②: دوسروں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ آپ کے بعد خلیفہ کو ملے گا پھر اس پر اجماع ہوا کہ یہ دونوں حصے گھوڑوں اور جہاد کے اسلحہ کے لئے صرف کئے جائیں اور یہ اجماع خلافت صدیقی رضی اللہ عنہ میں ہوا جب صحابہ کرام کا اختلاف کے بعد اجماع ہو گیا تو ان کا اجماع حجت ہے۔ ذوی القربیٰ کا جو حصہ مغانم وفئی میں تھا وہ وفات رسول اللہ ﷺ کے بعد اس اجماع

سے منقطع ہوگیا۔

: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جو روایت تم نے بیان کی ہے وہ بات انہوں نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کی متابعت میں کی ہے تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ وہ ان کی مخالفت کرنے والے ہیں جیسا کہ حضرت ابوجعفر رحمہ اللہ کی یہ روایت ہے۔

۵۳۱۸ :وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ :سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ، قُلْتُ أَرَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ وَلِيَ الْعِرَاقَ وَمَا وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ ، كَيْفَ صَنَعَ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى؟ قَالَ :سَلَكَ بِهٖ -وَاللّٰهِ -سَبِيْلَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .قُلْتُ وَكَيْفَ ، وَأَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ ؟ قَالَ :أَمَا وَاللّٰهِ، مَا كَانَ أَهْلُهُ يَصْدُرُوْنَ إِلَّا عَنْ رَأْيِهٖ. قُلْتُ فَمَا مَنَعَهُ؟ قَالَ :كَرِهَ -وَاللّٰهِ -أَنْ يُدَّعٰى عَلَيْهِ خِلَافَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .قِيْلَ لَهُ :هٰذَا تَأَوَّلَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ تَرْكِهٖ خِلَافَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَهُوَ يَرٰى فِي الْحَقِيْقَةِ ، خِلَافَ مَا رَأَيَا .لَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَا يُتَوَهَّمُ عَلٰى مِثْلِهٖ ، فَكَيْفَ يُتَوَهَّمُ عَلَيْهِ وَقَدْ خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ أَشْيَاءَ ، وَخَالَفَ عُمَرَ وَحْدَهُ فِيْ أَشْيَاءَ أُخَرَ ؟ مِنْهَا :مَا رَأٰى مِنْ جَوَازِ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ بَعْدَ نَهْيِ عُمَرَ عَنْ بَيْعِهِنَّ ، وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رَأٰى مِنَ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ النَّاسِ فِي الْعَطَاءِ ، وَقَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُفَضِّلُ بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ سَوَابِقِهِمْ .وَلَعَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ أَعْرَفَ بِاللّٰهِ مِنْ أَنْ يُجْرِيَ شَيْئًا عَلٰى مَا الْحَقُّ عِنْدَهُ فِيْ خِلَافِهٖ، وَلٰكِنَّهُ أَجْرَى الْأَمْرَ بِسَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى عَلٰى مَا رَآهُ حَقًّا وَعَدْلًا ، فَلَمْ يُخَالِفْ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْهِ، وَلَقَدْ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْهِ يُخَالِفُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَيَاتِهِمَا فِيْ أَشْيَاءَ قَدْ رَأَيَا فِيْ ذٰلِكَ خِلَافَ مَا رَأٰى ، فَلَا يَرَى الْأَمْرَ عَلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ دَنَفًا ، وَلَا يَمْنَعَانِهٖ مِنْ ذٰلِكَ ، وَلَا يُؤَاخِذَانِهٖ عَلَيْهِ، فَكَيْفَ يَسَعُهُ هٰذَا فِيْ حَالٍ ، الْإِمَامُ فِيْهَا غَيْرُهُ، ثُمَّ بَضِيْقُ عَلَيْهِ فِيْ حَالٍ هُوَ الْإِمَامُ فِيْهَا نَفْسُهُ، هٰذَا -عِنْدَنَا - مُحَالٌ .

۵۳۱۸: محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر رحمہ اللہ سے پوچھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب عراق کے حکمران ہوئے تو اس وقت ذوی القربیٰ کے حصہ کے سلسلہ میں انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے جواب دیا اللہ کی قسم! انہوں نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی راہ اختیار کی۔ میں نے کہا۔ یہ کیسے حالانکہ تم اور کچھ کہتے ہو؟ انہوں نے فرمایا۔ سنو!

اللہ کی قسم! ان کے اہل وعیال تو ان کی رائے پر چلتے تھے۔ میں نے کہا پھر ان کو کیا رکاوٹ تھی؟ ابوجعفر کہنے لگے اللہ کی قسم! انہوں نے ناپسند کیا کہ لوگ ان پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت کا الزام لگائیں۔ یہ محمد بن علی رحمہ اللہ کا تاویل کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کے الزام سے بچنے کے لئے ان کی رائے کی موافقت کی حالانکہ ان کی رائے اس کے خلاف تھی۔ ہمارے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ الزام لگانا غلط ہے بلکہ ہم تو ان کے متعلق ایسا وہم کرنا بھی درست نہیں سمجھتے اور کیسے سمجھ سکتے ہیں جبکہ کئی مواقع میں انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی رائے کی مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی چیزوں میں اختلاف منقول ہے چند مسائل یہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ام ولدہ کی بیع کو منع کیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواز کے قائل تھے اور رہے۔ عطیات میں برابری کی جائے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سبقت کرنے والوں کو دوسروں سے فضیلت کے قائل وعامل تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی خوب پہچان کرنے والے تھے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ خلاف حق دیکھیں اور اس کو جاری رہنے دیں۔ لیکن انہوں نے ذوی القربی کے معاملے نافذ حکم کو حق وانصاف پایا اس لئے انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیخین کی کئی معاملات میں ان کی زندگی میں مخالفت کرتے تھے اور اس کو معیوب نہ سمجھا جاتا تھا اور نہ وہ دونوں حضرات ان کو اس بات سے روکتے تھے اور نہ اس پر کوئی مواخذہ کرتے تھے۔ جب یہ بات اس وقت بھی ان کے متعلق کہی نہیں جاسکتی جبکہ دوسرا امام ہو۔ تو اس صورت میں اسی پر قائم رہنا اور بھی بعید تر ہے جبکہ وہ خود حاکم ہوں۔ ہمارے ہاں یہ محال ہے پس وہ تاویل درست نہیں۔ اس کی تائیدی دلیل ملاحظہ ہو۔

جواب: محمد بن علی رحمہ اللہ کا تاویل کرتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ کہنا کہ انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت کے الزام سے بچنے کے لئے ان کی رائے سے موافقت کی حالانکہ ان کی رائے اس کے خلاف تھی۔

ہمارے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ الزام لگانا غلط ہے بلکہ ہم تو ان کے متعلق ایسا وہم کرنا بھی درست نہیں سمجھتے اور کیسے سمجھ سکتے ہیں جبکہ کئی مواقع میں انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی رائے کی مخالفت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی چیزوں میں اختلاف منقول ہے چند مسائل یہ ہیں۔

نمبر (۱): حضرت عمر رضی اللہ عنہ ام ولدہ کی بیع کو منع کیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کے جواز کے قائل تھے اور رہے۔

نمبر (۲): عطیات میں برابری کی جائے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سبقت کرنے والوں کو دوسروں سے فضیلت کے قائل وعامل تھے۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی خوب پہچان کرنے والے تھے یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ خلاف حق دیکھیں اور اس کو جاری رہنے دیں۔ لیکن انہوں نے ذوی القربی کے معاملے میں نافذ حکم کو حق وانصاف پایا اس لئے انہوں نے ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہیں کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیخین کی کئی معاملات میں ان کی زندگی میں مخالفت کرتے تھے اور اس کو معیوب نہ سمجھا جاتا تھا اور نہ وہ دونوں حضرات ان کو اس بات سے روکتے تھے اور نہ اس پر کوئی مواخذہ کرتے تھے۔ جب یہ بات اس وقت بھی ان کے

متعلق کبھی نہیں جا سکتی جبکہ دوسرا امام ہو۔ تو اس صورت میں اس پر قائم رہنا اور بھی بعید تر ہے جبکہ وہ خود حاکم ہوں۔ ہمارے ہاں یہ محال ہے پس وہ تاویل درست نہیں۔ اس کی تائیدی دلیل ملاحظہ ہو۔

اللغات: دنف۔ تکلیف۔ بصق علیہ۔ زبردستی چلانا۔

۵۳۱۹: وَلَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ زَاذَانَ ، قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَتَذَاكَرْنَا الْخِيَارَ ، فَقَالَ : أَمَّا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدْ سَأَلَنِيْ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَوَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ كَذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّهَا إِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا ، وَإِنْ اخْتَارَتْ زَوْجَهَا ، فَلَا شَيْءَ فَلَمْ أَسْتَطِعْ إِلَّا مُتَابَعَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ .فَلَمَّا آلَ الْأَمْرُ إِلَيَّ ، عَرَفْتُ أَنِّيْ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْفُرُوْجِ ، فَأَخَذْتُ بِمَا كُنْتُ أَرَى .فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : رَأْيٌ رَأَيْتَهُ ، تَابَعَكَ عَلَيْهِ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ رَأْيٍ انْفَرَدْتَ بِهِ .فَقَالَ : أَمَا وَاللّٰهِ، لَقَدْ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَخَالَفَنِيْ وَإِيَّاهُ فَقَالَ إِذَا اخْتَارَتْ زَوْجَهَا فَوَاحِدَةٌ وَهُوَ أَحَقُّ بِهَا وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَثَلَاثٌ ، لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ . أَفَلَا يَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ لَمَّا خَلَصَ إِلَيْهِ الْأَمْرُ وَعَرَفَ أَنَّهُ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْفَرْجِ أَخَذَ بِمَا كَانَ يَرَى ، وَأَنَّهُ لَمْ يَرَ تَقْلِيْدَ عُمَرَ فِيْمَا يَرَى خِلَافَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .وَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَمَّا خَلَصَ إِلَيْهِ الْأَمْرُ اسْتَحَالَ -مَعَ مَعْرِفَتِهِ بِاللّٰهِ، وَمَعَ عِلْمِهِ أَنَّهُ مَسْئُوْلٌ عَنِ الْأَمْوَالِ -أَنْ يَكُوْنَ يُبِيْحُهَا مَنْ يَرَاهُ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهَا ، وَيَمْنَعَ مِنْهَا أَهْلَهَا .وَلٰكِنَّهُ كَانَ الْقَوْلُ عِنْدَهُ، فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى ، كَالْقَوْلِ فِيْمَا كَانَ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَأَجْرَى الْأَمْرَ عَلٰى ذٰلِكَ ، لَا عَلٰى مَا سِوَاهُ .فَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ، فَإِنَّ الْمَشْهُوْرَ عَنْهُمْ فِيْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبٰى ، أَنَّهُ قَدْ ارْتَفَعَ بِوَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَّ الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ ، وَجَمِيْعَ الْفَيْءِ ، يُقْسَمَانِ فِيْ ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ، لِلْيَتَامٰى ، وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ .

۵۳۱۹: عیسیٰ بن عاصم نے زاذان سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ ہم نے باہمی خیار عورت کے متعلق مذاکرہ کیا تو فرمانے لگے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلہ میں مجھ سے پوچھا تو میں نے کہا اگر وہ عورت اپنے خاوند کی طرف لوٹ آئے تو ایک طلاق رجعی ہے اور وہ خاوند اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ

عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک بائنہ طلاق ہوگی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے کہ اگر وہ اپنے نفس کو اختیار کرے تو ایک طلاق رجعی ہوگی اور وہ خاوند اس کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا اور اگر وہ اپنے خاوند کو اختیار کر لیتی ہے تو اس پر کچھ نہیں (کوئی طلاق ہی نہیں) تو اس وقت میرے لئے امیر المؤمنین کی اتباع کے علاوہ چارہ نہ تھا۔ اب جبکہ معاملہ میرے پاس آیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کل مجھ سے ان شرمگاہوں کے متعلق سوال ہوگا تو میں نے اپنے اجتہاد کو اختیار کیا۔ اس پر ان کے بعض ساتھیوں نے کہا اگر امیر المؤمنین تمہاری رائے پر چلتے تو یہ بات مجھے زیادہ پسند تھی کہ آپ اپنی تنہا رائے پر چلتے تو انہوں نے فرمایا۔ سنو صاحب! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابتؓ کی طرف آدمی بھیج کر دریافت کیا تو انہوں نے میری اور ان کی رائے کے خلاف رائے دی انہوں نے کہا اگر وہ عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو ایک طلاق رجعی اور وہ خاوند اس کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ عورت اپنے نفس کو پسند کر لیتی ہے تو تین واقع ہو جائیں گی اور وہ عورت اور خاوند سے نکاح کے بغیر اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔ معترض کو نظر نہیں آتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس ارشاد میں یہ خبر دی کہ جب ان کو حکومت ملی تو انہوں نے عورتوں کے سلسلہ میں اپنی ذمہ دار خیال کرتے ہوئے کہ وہ مسؤل ہیں اپنے اجتہاد پر عمل کیا اور جس بات میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے خلاف رائے تھی اس پر ان کی تقلید کو جائز قرار نہیں دیا۔ تو اب جب آپ کو خلافت ملی تو یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کا علم رکھنے کے باوجود وہ اموال کے سلسلہ میں مسؤل ہونے کے باوجود غیر مستحق لوگوں کو دیتے رہے اور اہل لوگوں سے روک لیا۔ از خود ثابت ہوا کہ ان کا قول قرابت داروں کے سلسلہ میں ان کے قول کے موافق تھا فلہٰذا انہوں نے اسی حکم کو جاری رکھا اس کے علاوہ کو اختیار نہیں کیا۔ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کے متعلق مشہور یہی ہے کہ وہ اسی بات کے قائل تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قرابت داروں کا حصہ منقطع ہوگیا اور مال فئی اور خمس غنائم اب تین حصوں میں بانٹیں گے۔ یتامیٰ۔ محتاج۔ مسافر۔ جیسا یہ اثر ہے۔

۵۳۲۰ : وَكَذٰلِكَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الرَّبِيْعِ اللُّؤْلُئِيُّ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ . وَهٰكَذَا يُعْرَفُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، فِيْ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ رَأْيِهٖ ، وَمِمَّا حَكَاهُ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .

۵۳۲۰: یعقوب بن ابراہیم نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور امام محمد رحمہ اللہ کی تمام مرویات میں یہی رائے پائی جاتی ہے اور انہوں نے ابوحنیفہ، ابو یوسف رحمہما اللہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ اصحاب امالی کا قول یہ ہے۔

۵۴۲۱ : فَأَمَّا أَصْحَابُ الْإِمْلَاءِ فَإِنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ :أَمْلَى عَلَيْنَا أَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ رَمَضَانَ فِيْ سَنَةِ إِحْدَى وَثَمَانِيْنَ وَمِائَةٍ ، قَالَ فِيْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَهٰذَا ، فِيْمَا بَلَغَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -فِيْمَا أَصَابَ مِنْ عَسَاكِرِ أَهْلِ الشِّرْكِ مِنَ الْغَنَائِمِ ، وَالْخُمُسُ مِنْهَا ، عَلٰى مَا سَمَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهِ أَرْبَعَةُ أَخْمَاسِهَا بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْنَ أَصَابُوْا ذٰلِكَ ، لِلْفَرَسِ سَهْمٌ ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمٌ ، عَلٰى مَا جَاءَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ وَالْآثَارِ .وَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى :لِلرَّجُلِ سَهْمٌ ، وَلِلْفَرَسِ سَهْمٌ ، وَالْخُمُسُ يُقْسَمُ عَلَى خَمْسَةِ أَسْهُمٍ ، خُمُسُ اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ وَاحِدٌ ، وَخُمُسُ ذَوِى الْقُرْبَى ، لِكُلِّ صِنْفٍ سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ خُمُسُ الْخُمُسِ .فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ثُبُوْتُ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبَى قَالُوْا :وَأَمْلَى عَلَيْنَا أَبُوْ يُوْسُفَ فِيْ مَسْأَلَةٍ قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ :إِذَا ظَهَرَ الْإِمَامُ عَلَى بَلَدٍ مِنْ بِلَادِ أَهْلِ الشِّرْكِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، يَفْعَلُ فِيْهِ الَّذِىْ يَرَى أَنَّهُ أَفْضَلُ وَخَيْرٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ ، إِنْ رَأَى أَنْ يُخَمِّسَ الْأَرْضَ وَالْمَتَاعَ ، وَيَقْسِمَ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسِهِ بَيْنَ الْجُنْدِ الَّذِيْنَ افْتَتَحُوْا مَعَهُ، فَعَلَ ، وَيَقْسِمُ الْخُمُسَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ، لِلْفُقَرَاءِ ، وَالْمَسَاكِيْنِ ، وَابْنِ السَّبِيْلِ .وَإِنْ رَأَى أَنْ يَتْرُكَ الْأَرَضِيْنَ وَيَتْرُكَ أَهْلَهَا فِيْهَا ، وَيَجْعَلَهَا ذِمَّةً ، وَيَضَعُ عَلَيْهِمْ وَعَلٰى أَرَضِهِمُ الْخَرَاجَ ، وَكَمَا فَعَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالسَّوَادِ ، كَانَ ذٰلِكَ كُلُّهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ، سُقُوْطُ سَهْمِ ذَوِى الْقُرْبَى ، وَهٰذَا الْقَوْلُ هُوَ الْمَشْهُوْرُ عَنْهُمْ .وَالَّذِى اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ هَاتَانِ الرِّوَايَتَانِ فِي الْفَيْءِ ، وَفِيْ خُمُسِ الْغَنِيْمَةِ أَنَّهُمَا إِذَا خَلَصَا جَمِيْعًا ، وُضِعَ خُمُسُ الْغَنَائِمِ فِيْمَا يَجِبُ وَضْعُهُ فِيْهِ، مِمَّا ذَكَرْنَا .وَأَمَّا الْفَيْءُ ، فَيُبْدَأُ مِنْهُ بِإِصْلَاحِ الْقَنَاطِرِ ، وَبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ ، وَأَرْزَاقِ الْقُضَاةِ ، وَأَرْزَاقِ الْجُنْدِ ، وَجَوَائِزِ الْوُفُوْدِ ، ثُمَّ يُوْضَعُ مَا بَقِيَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ مِثْلِ مَا يُوْضَعُ فِيْهِ خُمُسُ الْغَنَائِمِ سَوَاءٌ .فَهٰذِهِ وُجُوْهُ الْفَيْءِ وَأَخْمَاسُ الْغَنَائِمِ الَّتِىْ كَانَتْ تَجْرِىْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أَنْ تُوُفِّيَ .وَمَا يَجِبُ أَنْ يُمْتَثَلَ فِيْهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، فَقَدْ بَيَّنَّا ذٰلِكَ وَشَرَحْنَاهُ بِغَايَةِ مَا مَلَكْنَا ، وَاللّٰهَ نَسْأَلُ التَّوْفِيْقَ .وَأَمَّا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، فَإِنَّهُ ثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ : ثَنَا الْأَشْجَعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ ، هُوَ خُمُسُ الْخُمُسِ ، وَمَا بَقِيَ فَلِهٰذِهِ الطَّبَقَاتِ الَّتِىْ سَمَّى اللّٰهُ، وَالْأَرْبَعَةُ الْأَخْمَاسِ لِمَنْ قَاتَلَ عَلَيْهِ .

۵۳۲۱: بشر بن ولید بیان کرتے ہیں کہ ہمیں امام ابو یوسف نے رمضان ۱۸۱ھ میں یہ لکھوایا اللہ تعالیٰ کا قول۔ "واعلموا انما غنمتم" (الانفال ۴۱) اور تم جان لو! کہ جو کچھ تم مال غنیمت سے حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لئے اس کے رسول ﷺ کے لئے اور آپ کے قرابت داروں اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کے لئے ہے تو یہ اس چیز کے بارے میں جیسا کہ ہم تک بات پہنچی (اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں) کہ مشرکین کے لشکروں سے جو مال غنیمت کے طور پر حاصل ہوا اس میں سے خمس ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے اور چار حصے اس لشکر کے ہوں گے جس نے اس کو حاصل کیا ایک حصہ گھوڑے کا اور ایک حصہ اس آدمی کا۔ جیسا کہ احادیث و آثار میں مروی ہے۔ حاصل اثر: اس میں ذوی القربیٰ کے لئے خمس کا ثبوت ملتا ہے۔ اس میں ذوی القربیٰ کے لئے خمس کا ثبوت ملتا ہے۔ اصحاب امالی کی دوسری روایت: (بشر بن ولید وغیرہ) نے بیان کیا کہ ہمیں امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے ایک مسئلہ اس طرح املاء کروایا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب امام کو مشرکین کے کسی علاقہ پر غلبہ حاصل ہو تو اسے اختیار ہے کہ وہ اس کے متعلق وہ طرز عمل اختیار کرے جو بہتر اور مسلمانوں کے لئے خیر کا باعث ہو۔ اگر اس کی رائے ہو کہ وہ زمین اور سامان کا خمس لے لے اور چار حصے بقیہ فاتح لشکریوں میں تقسیم کر دے تو اس کو اس کی اجازت ہے اور خمس کو تین حصوں میں تقسیم کرے۔ نمبر ا فقراء۔ نمبر ۲ مساکین۔ نمبر ۳ مسافر اور اگر وہ مناسب خیال کرے زمینوں کو وہاں کے قابضین کو اس میں چھوڑ دے اور ان کو ذمی بنائے اور ان کی زمینوں پر خراج اور ان پر خراج مقرر کر دے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سواد عراق کے متعلق کیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ساقط ہوگا۔ ہمارے ائمہ کا مشہور قول یہی ہے۔ ان دونوں روایات کے اتفاق سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے فئی اور خمس غنائم جب حاصل ہو جائیں تو اہل حق کو دیا جائے۔ فئی کے مصارف وفود کے اخراجات و انعامات ہیں پھر ان سے جو بچ رہے وہ خمس غنائم کو جہاں خرچ کیا جاتا ہے وہیں صرف کیا جائے۔ ان میں کچھ فرق نہیں۔ خمس غنائم اور فئی کی وہ صورتیں جن پر جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں وفات تک عمل ہوتا رہا اور جو صورتہائے عمل آپ کی وفات کے بعد قیامت تک کے لئے واجب التعمیل تھیں ان کو حتی الامکان ہم نے اپنی ہمت کے مطابق وضاحت سے ذکر کر دیا۔ جہاں تک سفیان ثوری رحمہ اللہ کا تعلق ہے ہمیں مالک بن یحییٰ نے انہوں نے ابوالنضر انہوں نے اشجعی سے انہوں نے سفیان سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ خمس میں خمس الخمس ہے اور خمس کے باقی چار حصے ان طبقات میں تقسیم ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا اور کل کے چار حصے مقاتلین کے ہوں گے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ثابت کر رہی ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ ساقط ہوگا۔ ہمارے ائمہ کا مشہور قول یہی ہے۔ ان دونوں روایات کے اتفاق سے جو بات معلوم ہوتی ہے وہ یہ ہے فئی اور خمس غنائم جب حاصل ہو جائیں تو اہل حق کو دیا جائے۔

فئی کے مصارف: وفود کے اخراجات وانعامات پھران سے جو بچ رہے وہ خمس غنائم کو جہاں خرچ کیا جاتا ہے وہیں صرف کیا جائے۔ان میں کچھ فرق نہیں۔

خمس غنائم اور فئی کی وہ صورتیں جن پر جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں وفات تک عمل ہوتا رہا اور جو صورتہائے عمل آپ کی وفات کے بعد قیامت تک کے لئے واجب التعمیل تھیں ان کو حتی الامکان ہم نے اپنی ہمت کے مطابق وضاحت سے ذکر کر دیا۔اللہ نسال التوفیق۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

جہاں تک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ہے ہمیں مالک بن یحییٰ نے انہوں نے ابوالنضر انہوں نے اشجعی سے انہوں نے سفیان سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا حصہ خمس میں خمس الخمس ہے اور خمس کے باقی چار حصے ان طبقات میں تقسیم ہوں گے جن کا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ذکر کیا اور کل کے چار حصے مقاتلین کے ہوں گے۔

نوٹ: اس باب میں طویل الذیل تفصیلات کے بعد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہ کے معروف مسلک کو راجح قرار دیا۔جس میں ذوی القربیٰ کا حصہ وفات سے ساقط ہے۔(واللہ اعلم)(مترجم)

جناب رسول اللہ ﷺ کا مکہ کو قوت وزور سے فتح کرنا

كِتَابُ الْحُجَّةِ فِيْ فَتْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَالَ اَبُوْجَعْفَرٍ :اِجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَالَحَ اَهْلَ مَكَّةَ قَبْلَ افْتِتَاحِهِ اِيَّاهَا ، ثُمَّ افْتَتَحَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَقَالَ قَوْمٌ :كَانَ افْتِتَاحُهُ اِيَّاهَا بَعْدَ اَنْ نَقَضَ اَهْلُ مَكَّةَ الْعَهْدَ وَخَرَجُوْا مِنَ الصُّلْحِ ، فَافْتَتَحَهَا يَوْمَ افْتَتَحَهَا وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ ، لَا صُلْحَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَهْلِهَا ، وَلَا عَقْدَ وَلَا عَهْدَ .وَمِمَّنْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ :اَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَالْاَوْزَاعِيُّ ، وَمَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ، وَسُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ ، وَاَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ .وَقَالَ قَوْمٌ :بَلِ افْتَتَحَهَا صُلْحًا .ثُمَّ احْتَجَّ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ لِقَوْلِهِ ، مِنَ الْآثَارِ بِمَا سَنُبَيِّنُهُ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا، وَنَذْكُرُ مَعَ ذٰلِكَ ، صِحَّةَ مَا احْتَجَّ بِهِ اَوْ فَسَادَهُ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَكَانَ حُجَّةُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَهَا صُلْحًا ، اَنْ قَالَ اَمَّا الصُّلْحُ فَقَدْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ اَهْلِ مَكَّةَ ، فَاَمِنَ كُلُّ فَرِيْقٍ مِنْهُ وَمِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ، مِنَ الْفَرِيْقِ الْآخَرِ ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا يُوْجِبُ نَقْضَ الصُّلْحِ . وَاِنَّمَا كَانَ بَنُوْ نُفَاثَةَ ، وَهُمْ غَيْرٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ، قَاتَلُوْا خُزَاعَةَ ، وَاَعَانَهُمْ

عَلٰى ذٰلِكَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ ، وَثَبَتَ بَقِيَّةُ أَهْلِ مَكَّةَ عَلٰى صُلْحِهِمْ ، وَتَمَسَّكُوْا بِعَهْدِهِمُ الَّذِيْ عَاهَدُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ بَنُو نُفَاثَةَ ، وَمَنْ تَابَعَهُمْ ، عَلٰى مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ مِنَ الصُّلْحِ ، وَثَبَتَ بَقِيَّةُ أَهْلِ مَكَّةَ عَلَى الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا صَالَحُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا :وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا ، لَمْ يَقْسِمْ فِيْهَا فَيْئًا ، وَلَمْ يَسْتَعْبِدْ فِيْهَا أَحَدًا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِمُخَالِفِهِمْ ، أَنَّ عِكْرِمَةَ ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَمُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ ، وَعَلَيْهِمَا يَدُوْرُ أَكْثَرُ أَخْبَارِ الْمَغَازِيْ ، قَدْ رُوِيَ عَنْهُمَا مَا يَدُلُّ عَلٰى خُرُوْجِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا صَالَحُوْا عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحْدَاثٍ أَحْدَثُوْهَا .

خلاصۃ الزام: اس سلسلہ میں دو قول ہیں۔

نمبر①: فریق اوّل امام ابوحنیفہ اوزاعی سفیان ثوری رحمہم اللہ اکثر ائمہ مکہ کو زور سے مفتوحہ مانتے ہیں۔

نمبر②: جبکہ امام شافعی احمد ابو یوسف رحمہم اللہ کا قول صلح سے فتح کرنا ہے اس باب میں دلائل پوری تفصیل سے ذکر کر کے قول اوّل کا راجح قرار دیا گیا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس بات پر تو امت کا اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ سے فتح کرنے سے پہلے صلح کی پھر اس کے بعد اس کو فتح کیا۔ اس کے متعلق دو رائے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ نے اہل مکہ کے نقض عہد کے بعد اس کو فتح کیا وہ اس وقت صلح سے نکل چکے تھے۔ جب مکہ کو فتح کیا تو اس وقت وہ دار حرب تھا۔ آپ کے اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان نہ کوئی عہد و معاہدہ تھا اور نہ ہی صلح تھی۔ یہ امام ابوحنیفہ اوزاعی مالک سفیان ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ آپ نے صلح کے طور پر اس کو فتح کیا۔ ہر فریق نے اپنی دلیل میں آثار و روایات کو پیش کیا ہم آئندہ سطور میں ان کا تذکرہ کریں گے اور پھر ان میں جن کے دلائل میں کمزوری ہے وہ بھی ان شاء اللہ ظاہر کریں گے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے مابین صلح ہو گئی تھی اور ہر گروہ دوسرے سے بے خوف ہو چکا تھا بنونفاثہ (بنوبکر۔ (ابن ہشام)) جو کہ اہل مکہ سے نہ تھے انہوں نے بنوخزاعہ سے لڑائی کی اور قریش کے کچھ آدمیوں اس لڑائی میں بنونفاثہ کی معاونت کی۔ بقیہ اہل مکہ تو اسی طرح اپنی صلح پر برقرار رہے اور انہوں نے اپنے اس عہد کی پابندی کی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کر چکے تھے۔ البتہ بنونفاثہ اور ان کے پیرو اس صلح سے اپنی حرکت کی بناء پر خارج ہو گئے۔ بقیہ اہل مکہ اپنی اس صلح پر قائم رہے جو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اس کی دلیل یہ ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو فتح کیا تو مال فئی تقسیم نہیں کیا اور نہ کسی کو غلام بنایا۔ حضرت عکرمہ جو کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے اور محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری جن کے گرد مغازی کی خبریں گھومتی ہیں انہی دونوں سے مروی ہیں ان

دونوں کا بیان ہے کہ اہل مکہ اپنی اس حرکت کی وجہ سے صلح سے خارج ہو چکے تھے جو حرکت انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی۔ روایت عکرمہ ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس بات پر تو امت کا اتفاق ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے فتح کرنے سے پہلے صلح کی پھر اس کے بعد اس کو فتح کیا۔ اس کے متعلق دو رائے ہیں۔

فریق اوّل: آپ نے اہل مکہ کے نقض عہد کے بعد اس کو فتح کیا وہ اس وقت صلح سے نکل چکے تھے۔ جب مکہ کو فتح کیا تو اس وقت وہ دار الحرب تھا۔ آپ کے اور وہاں کے رہنے والوں کے درمیان نہ کوئی عہد و معاہدہ تھا اور نہ ہی صلح تھی۔ یہ امام ابوحنیفہ اوزاعی مالک سفیان ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کا قول: آپ نے صلح کے طور پر اس کو فتح کیا۔ ہر فریق نے اپنی دلیل میں آثار و روایات کو پیش کیا ہم آئندہ سطور میں ان کا تذکرہ کریں گے اور پھر ان میں جن کے دلائل میں کمزوری ہے وہ بھی ان شاء اللہ ظاہر کریں گے۔

فریق ثانی کی دلیل: جناب رسول اللہ ﷺ اور ان کے مابین صلح ہو گئی تھی اور ہر گروہ دوسرے سے بے خوف ہو چکا تھا بنو نفاثہ (بنو بکر۔ (ابن ہشام)) جو کہ اہل مکہ سے نہ تھے انہوں نے بنوخزاعہ سے لڑائی کی اور قریش کے کچھ آدمیوں نے اس لڑائی میں بنو نفاثہ کی معاونت کی۔ بقیہ اہل مکہ تو اسی طرح اپنی صلح پر برقرار رہے اور انہوں نے اپنے اس عہد کی پابندی کی جو جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ کر چکے تھے۔ البتہ بنو نفاثہ اور ان کے پیرو اس صلح سے اپنی حرکت کی بناء پر خارج ہو گئے۔ بقیہ اہل مکہ اپنی اس صلح پر قائم رہے جو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی تھی۔

قیام صلح کی دلیل: اس کی دلیل یہ ہے جب جناب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو مال فیٔ تقسیم نہیں کیا اور نہ کسی کو غلام بنایا۔

فریق اوّل کی دلیل: حضرت عکرمہ جو کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام تھے اور محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب زہری جن کے گرد مغازی کی خبریں گھومتی ہیں اور انہی دونوں سے مروی ہیں ان دونوں کا بیان ہے کہ اہل مکہ اپنی اس حرکت کی وجہ سے صلح سے خارج ہو چکے تھے جو حرکت انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کی تھی۔ روایت عکرمہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲۲ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ : لَمَّا وَادَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ مَكَّةَ ، وَكَانَتْ خُزَاعَةُ حُلَفَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَتْ بَنُوْبَكْرٍ حُلَفَاءَ قُرَيْشٍ .فَدَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَدَخَلَتْ بَنُوْبَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ ، فَكَانَ بَيْنَ خُزَاعَةَ وَبَيْنَ بَنِيْ بَكْرٍ بَعْدُ قِتَالٌ ، فَاَمَدَّهُمْ قُرَيْشٌ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ ، وَظَلَّلُوْا عَلَيْهِمْ ، وَظَهَرَتْ بَنُوْبَكْرٍ عَلَى خُزَاعَةَ ، فَقَتَلُوْا فِيْهِمْ .فَخَافَتْ قُرَيْشٌ اَنْ يَكُوْنُوْا عَلَى قَوْمٍ قَدْ نَقَضُوْا ،

فَقَالُوْا لِأَبِیْ سُفْیَانَ :اذْهَبْ اِلَی مُحَمَّدٍ فَاَجِدَّ الْحِلْفَ ، وَأَصْلِحْ بَیْنَ النَّاسِ وَاَنْ لَیْسَ لِیْ قَوْمٍ ظَلَّلُوْا عَلَی قَوْمٍ وَاَمَدُّوْهُمْ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ مَا اِنْ یَکُوْنُوْا نَقَضُوْا .فَانْطَلَقَ اَبُوْ سُفْیَانَ وَسَارَ ، حَتّٰی قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ کُمْ اَبُوْ سُفْیَانَ ، وَسَیَرْجِعُ رَاضِیًا بِغَیْرِ حَاجَةٍ .فَاَتٰی اَبَا بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ :یَا اَبَا بَکْرٍ اَجِدَّ الْحِلْفَ وَاَصْلِحْ بَیْنَ النَّاسِ اَوْ بَیْنَ قَوْمِكَ، قَالَ :فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْاَمْرُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ ، وَقَدْ قَالَ فِیْمَا قَالَ لَهٗ بِاَنْ لَیْسَ فِیْ قَوْمٍ ظَلَّلُوْا عَلَی قَوْمٍ وَاَمَدُّوْهُمْ بِسِلَاحٍ وَطَعَامٍ ، مَا اِنْ یَکُوْنُوْا نَقَضُوْا .قَالَ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :الْاَمْرُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ .قَالَ :ثُمَّ اَتٰی عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَکَرَ لَهٗ نَحْوًا مِمَّا ذَکَرَ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :اَنَقَضْتُمْ ؟ فَمَا کَانَ مِنْهُ جَدِیْدًا ، فَاَبْلَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ، وَمَا کَانَ مِنْهُ شَدِیْدًا ، اَوْ قَالَ مَتِیْنًا ، فَقَطَعَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی .فَقَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ :وَمَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ شَاهِدَ عَشِیْرَةٍ .ثُمَّ اَتٰی فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقَالَ لَهَا :یَا فَاطِمَةُ ، هَلْ لَكِ فِیْ اَمْرٍ تَسُوْدِیْنَ فِیْهِ نِسَاءَ قَوْمِكِ ، ثُمَّ ذَکَرَ لَهَا نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ لَهَا :فَتُجَدِّدِیْنَ الْحِلْفَ ، وَتُصْلِحِیْنَ بَیْنَ النَّاسِ .فَقَالَتْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا :لَیْسَ اِلَّا اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ .قَالَ :ثُمَّ اَتٰی عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهٗ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :مَا رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ رَجُلًا اَضَلَّ ، اَنْتَ سَیِّدُ النَّاسِ فَاَجِدَّ الْحِلْفَ وَاَصْلِحْ بَیْنَ النَّاسِ .فَضَرَبَ اَبُوْ سُفْیَانَ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَقَالَ قَدْ اَخَذْتُ بَیْنَ النَّاسِ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ .قَالَ :ثُمَّ انْطَلَقَ حَتّٰی قَدِمَ ، وَاللّٰهِ مَا اَتَیْتَنَا بِحَرْبٍ فَیُحْذَرَ ، وَلَا اَتَیْتَنَا بِصُلْحٍ فَیَاْمَنَ ، ارْجِعْ ارْجِعْ .قَالَ وَقَدِمَ وَفْدُ خُزَاعَةَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا صَنَعَ الْقَوْمُ ، وَدَعَاهُ بِالنُّصْرَةِ وَاَنْشَدَ فِیْ ذٰلِكَ :لَاهُمَّ اِنِّیْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْهِ الْاَتْلَدَا وَالِدًا کُنَّا وَکُنْتَ وَلَدًا اِنَّ قُرَیْشًا اَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا وَنَقَضُوْا مِیْثَاقَكَ الْمُؤَکَّدَا وَجَعَلُوْا لِیْ بِکَدَاءَ رُصَّدَا وَزَعَمُوْا اَنْ لَسْتَ تَدْعُوْا اَحَدًا وَهُمْ اَذَلُّ وَاَقَلُّ عَدَدًا وَهُمْ اَتَوْنَا بِالْوَتِیْرِ هُجَّدًا نَتْلُوْا الْقُرْآنَ رُکَّعًا وَسُجَّدًا ثَمَّتَ اَسْلَمْنَا وَلَمْ نَنْزِعْ یَدًا فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا اَعْتَدَا وَابْعَثْ جُنُوْدَ اللّٰهِ تَاْتِیْ مَدَدًا فِیْ فَیْلَقٍ کَالْبَحْرِ یَاْتِیْ مُزْبِدًا فِیْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا اِنْ سِیْمَ خَسْفًا وَجْهُهٗ تَرَبَّدَا . قَالَ حَمَّادٌ :هٰذَا الشِّعْرُ بَعْضُهٗ عَنْ اَیُّوْبَ ، وَبَعْضُهٗ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ حَازِمٍ ، وَاَکْثَرُهٗ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ .ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی حَدِیْثِ اَیُّوْبَ ، عَنْ عِکْرَمَةَ قَالَ :مَا

قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَتَانِي وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ رِجَالَ بَنِي كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا وَصَفْوَانُ عَوْدٍ حَزَّ مِنْ وَدْقِ اسْتِهِ فَذَاكَ أَوَانُ الْحَرْبِ حَانَ غِضَابُهَا فَيَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ لَنَا مَرَّةً سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو حَوْلَهَا وَعِقَابُهَا قَالَ :فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّحِيلِ فَارْتَحَلُوْا فَسَارُوْا ، حَتّٰى نَزَلُوْا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ .قَالَ :وَجَاءَ أَبُوْ سُفْيَانَ حَتّٰى نَزَلَ لَيْلًا ، فَرَأَى الْعَسْكَرَ وَالنِّيْرَانَ ، فَقَالَ :مَا هَذَا ؟ قِيْلَ :هٰذِهِ تَمِيْمٌ ، أَمْحَلَتْ بِلَادُهَا فَانْتَجَعَتْ بِلَادَكُمْ .قَالَ :هٰؤُلَاءِ وَاللّٰهِ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ مِنًى ، أَوْ مِثْلُ أَهْلِ مِنًى .فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَكَّرَ وَقَالَ :دُلُّوْنِيْ عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَأَتَى الْعَبَّاسَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ وَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَى بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا سُفْيَانَ ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ قَالَ :وَكَيْفَ أَصْنَعُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى ؟ قَالَ أَيُّوْبُ :حَدَّثَنِيْ أَبُو الْخَلِيْلِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْقُبَّةِ مَا قُلْتَهَا أَبَدًا .قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :مَنْ هَذَا ؟ قَالُوْا :عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَسْلَمَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَانْطَلَقَ بِهِ الْعَبَّاسُ ، فَلَمَّا أَصْبَحُوْا ، ثَارَ النَّاسُ لِظُهُوْرِهِمْ .قَالَ :فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :يَا أَبَا الْفَضْلِ ، مَا لِلنَّاسِ أُمِرُوْا فِيْ شَيْءٍ ؟ قَالَ :فَقَالَ :لَا ، وَلٰكِنَّهُمْ قَامُوْا إِلَى الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ فَتَوَضَّأَ ، وَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ، كَبَّرَ ، فَكَبَّرَ النَّاسُ ، ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا ، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا .فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ طَاعَةَ قَوْمٍ جَمَعَهُمْ مِنْ هَاهُنَا وَهَا هُنَا ، وَلَا فَارِسَ الْأَكَارِمَ وَلَا الرُّوْمَ ذَاتَ الْقُرُوْنِ بِالطَّوْعِ مِنْهُمْ . قَالَ حَمَّادٌ :وَزَعَمَ زَيْدُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :يَا أَبَا الْفَضْلِ أَصْبَحَ ، وَاللّٰهِ، ابْنُ أَخِيْكَ عَظِيْمَ الْمُلْكِ ، قَالَ :لَيْسَ بِمُلْكٍ وَلٰكِنَّهَا نُبُوَّةٌ ، قَالَ :أَوْ ذَاكَ أَوْ ذَاكَ قَالَ :ثُمَّ رَجَعَ إِلَىٰ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ :فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ .قَالَ : فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ أَذِنْتَ لِيْ فَأَتَيْتُ أَهْلَ مَكَّةَ فَدَعَوْتُهُمْ وَأَمَّنْتُهُمْ ، وَجَعَلْتُ لِأَبِيْ سُفْيَانَ شَيْئًا يُذْكَرُ بِهٖ .قَالَ :فَانْطَلَقَ فَرَكِبَ بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْبَاءَ ، وَانْطَلَقَ .قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِيْ، رُدُّوْا عَلَيَّ أَبِيْ، إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ، إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَفْعَلَ بِكَ قُرَيْشٌ ، كَمَا فَعَلَتْ ثَقِيْفٌ بِعُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، دَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ فَقَتَلُوْهُ ، أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ رَكِبُوْهَا مِنْهُ، لَأُضْرِمَنَّهَا عَلَيْهِمْ نَارًا .قَالَ :فَانْطَلَقَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :فَقَالَ يَا أَهْلَ

مَكَّةَ ، أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا ، فَقَدِ اسْتَبْطَنْتُمْ بِأَشْهَبَ بَازِلٍ .قَالَ :وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ الزُّبَيْرَ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ .قَالَ :فَقَالَ لَهُمْ :هٰذَا الزُّبَيْرُ مِنْ قِبَلِ أَعْلَى مَكَّةَ ، وَهٰذَا خَالِدٌ مِنْ قِبَلِ أَسْفَلِ مَكَّةَ ، وَخَالِدٌ وَمَا خَالِدٌ ، وَخُزَاعَةُ مُجَدَّعَةُ الْأُنُوْفِ .ثُمَّ قَالَ :مَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ .ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَرَامَوْا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبْلِ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَأَمَّنَ النَّاسَ إِلَّا خُزَاعَةَ عَنْ بَنِيْ بَكْرٍ ، وَذَكَرَ أَرْبَعَةً ، مِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ سَرْحٍ ، وَابْنَ خَطَلٍ ، وَسَارَةَ مَوْلَاةَ بَنِيْ هَاشِمٍ ، قَالَ حَمَّادٌ :سَارَةَ فِيْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ ، أَوْ فِيْ حَدِيْثِ غَيْرِهِ. قَالَ : فَقَاتَلَهُمْ خُزَاعَةُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَكَثُوْا أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِإِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ إِلَى قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ قَالَ خُزَاعَةُ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ .

۵۳۲۲: ایوب نے عکرمہ سے نقل کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ سے صلح کر لی قبیلہ بنوخزاعہ زمانہ جاہلیت سے آپ کا حلیف چلا آ رہا تھا اور بنوبکر قبیلہ قریش کا حلیف تھا۔ بنوخزاعہ جناب رسول اللہ ﷺ اور بنوبکر قریش کے معاہدہ صلح میں شامل ہو گئے اس کے بعد بنوخزعہ اور بنوبکر میں باہمی لڑائی ہوگئی قریش نے اسلحہ اور رسد سے ان کی معاونت کی اور ان کی پیٹھ ٹھونکی چنانچہ بنوبکر کو بنوخزاعہ پر غلبہ حاصل ہوا تو انہوں نے ان کو خوب قتل کیا قریش کو معاہدہ توڑنے والے گروہ کا ساتھ دینے کی وجہ سے خطرہ محسوس ہوا۔ چنانچہ انہوں نے ابوسفیان بن حرب سے کہا کہ حضرت محمد ﷺ کے پاس جا کر معاہدہ کی تجدید کر لو۔ لوگوں کے مابین صلح کرواؤ اور یہ کہو کہ اگر کچھ لوگوں نے ان کی ہتھیاروں اور رسد سے مدد کی اور سایہ بھی کیا تو یہ نقض عہد ہرگز نہیں ہے۔ (حضرت) ابوسفیان وہاں سے چل کر مدینہ طیبہ پہنچا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوسفیان تمہارے پاس آ رہے ہیں مگر یہ بے نیل ومرام خوش ہو کر لوٹ جائے گا۔ چنانچہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ اے ابوبکر! معاہدے کی تجدید کرواور لوگوں کے درمیان کہا یا اپنی قوم کہا کے درمیان صلح کراؤ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ معاملہ اللہ تعالیٰ اور س کے رسول ﷺ کے ہاتھ میں ہے۔ انہوں نے اس دوران یہ بھی کہا کہ اگر کچھ لوگوں نے ان لوگوں پر سایہ کیا اور ہتھیاروں اور رسد سے بنوبکر کی امداد کی ہے تو یہ کوئی عہد کو توڑنا نہیں راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاملہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہاتھ میں ہے۔ راوی کہتے ہیں وہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے عہد شکنی کی ہے جو عہد نیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے پرانا کر دیا اور وہ جو اس میں سے سخت تھا یا مضبوط تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے بودا

کر دیا ابوسفیان کہتے ہیں کہ میں نے آج کے دن جیسا سخت دن نہیں دیکھا۔ پھر وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اوران کو کہا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم کسی معاملے میں اپنی قوم کی عورتوں کی سرداری کرو گی پھر ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ پھر ان سے کہا کہ معاہدہ کی تجدید کرا دو اور لوگوں کے درمیان صلح کرا دو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ معاملہ صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بھی وہی بات کہی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح کوئی آدمی نہیں دیکھا جو زیادہ صلہ رحمی کرنے والا ہو تم لوگوں کے سردار ہو۔ تم خود حلف کی تجدید کرواور صلح کراؤ۔ ابوسفیان نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر مارا اور کہا کہ میں نے لوگوں کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا پھر چل دیا اور واپس لوٹ آیا۔ تو کفار قریش کہنے لگے اللہ کی قسم! تو ہمارے پاس نہ تو لڑائی کی خبر لایا کہ ہم احتیاط برتیں اور نہ صلح کی اطلاع لایا کہ مطمئن ہو جائیں جلد واپس جاؤ۔ جاؤ۔ ادھر بنو خزاعہ کا وفد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور جو کفار قریش نے کاروائی کی تھی اس کی اطلاع دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدد کی درخواست کی اور یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ نمبر ①: اے اللہ۔ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کے جد امجد کا حلف یاد دلانے والا ہوں۔ نمبر ②: ہم والد کی جگہ تھے اور آپ اولاد کی جگہ تھے بلاشبہ قریش نے آپ سے بدعہدی کی ہے۔ نمبر ③: آپ کے ساتھ پختہ عہد کو توڑ ڈالا ہے اور مقام کداء میں میرے خلاف بھی مورچہ بندی کی۔ نمبر ④: ان کا خیال یہ ہے کہ آپ کسی کے بلاوے کا جواب نہ دیں گے قریش کمزور اور گنتی میں کم ہیں۔ نمبر ⑤: وہ مقام وتیر میں ہم پر حملہ آور ہوئے جبکہ تہجد کے وقت ہم تلاوت قرآن مجید اور رکوع وسجود کی حالت میں تھے۔ نمبر ⑥: اسی جگہ ہم نے صلح کی تھی اس لئے ہم نے ہاتھ نہ کھینچا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بھرپور مدد فرمائیں۔ نمبر ⑦: آپ اتنے بڑے لشکر کو بھیج دیں جو سمندر کی طرح جوش سے جھاگ نکال رہا ہو۔ نمبر ⑧: اس لشکر میں اللہ کے رسول ہوں جو تلوار کو بے نیام کرنے والے ہوں اگر قوم کو ذلت پہنچے تو آپ کا چہرہ مبارک اس سے دوری اختیار کرنے والا ہو۔ حماد راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے بعض اشعار ایوب جبکہ دوسرے یزید بن حازم سے نقل کیے گئے ہیں اور اکثر اشعار محمد بن اسحاق سے لئے گئے ہیں پھر راوی اس روایت کی طرف لوٹا جو ایوب نے عکرمہ سے نقل کی ہے اور اس نے وہ بیان کیا جو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ترجمہ یہ ہے۔ نمبر ①: میرے پاس بنو کعب کے وہ لوگ بطحاء مکہ میں حاضر ہوئے جن گردنوں کو تن سے جدا ہونا تھا مگر میں وہاں موجود نہ تھا۔ نمبر ②: اور اس لکڑی کی صفائی کا کیا کہنا جو اپنی جڑ کے کنارے سے کاٹی گئی ہو پس یہ تو لڑائی کا زمانہ ہے جو مشکل وقت تک آن پہنچا ہے۔ نمبر ③: کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میری مدد کا جوش وجذبہ اور بدلے کا جذبہ سہیل بن عمرو تک پہنچ جائے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کا حکم دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم روانہ ہوئے اور چلتے رہے یہاں تک کہ مرظہران میں اترے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسفیان آیا اور وہاں رات کو اترا اور لشکر اور آگ

کو دیکھا تو کہا یہ کیا؟ کسی نے کہا یہ قبیلہ تمیم ہے جن کے ملک میں قحط سالی پڑ گئی ہے اور وہ رزق کی تلاش میں تمہارے علاقے میں آئے ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگے! اللہ کی قسم یہ تو منیٰ والوں سے زیادہ ہیں یا منیٰ والوں جتنے ہیں جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ تو جناب نبی اکرم ﷺ ہیں تو اس کی حالت خراب ہوگئی پھر کہا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب کے متعلق میری راہنمائی کرو اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ماجرا ذکر کیا تو وہ ان کو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر گئے آپ ایک خیمہ میں تھے آپ نے فرمایا۔ اے ابوسفیان ایمان لے آؤ بچ جاؤ گے انہوں نے کہا لات وعزیٰ کا کیا کروں؟ ایوب کہتے ہیں مجھے ابوالخلیل نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر میدان میں تھے وہ فرمانے لگے میں نے یہ کبھی نہیں کہا ابوسفیان نے پوچھا یہ کون ہے! انہوں نے کہا یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں اسی وقت ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا۔ ابوالفضل عباس ان کو (اپنے خیمے میں) لے گئے جب صبح ہوئی تو لوگ اپنی سواریوں کی طرف تیزی سے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابوسفیان کہنے لگے اے ابوالفضل لوگوں کو کیا ہوا۔ کیا ان کو کسی چیز کا حکم ملا؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ لیکن وہ نماز کے لئے تیار ہو رہے ہیں عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو وضو کا کہا تو انہوں نے وضو کیا اور ان لے کر خدمت نبوی کی طرف روانہ ہوئے جب جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز میں داخل ہونے کے لئے تکبیر کہی تو لوگوں نے تکبیر کہی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو انہوں نے رکوع کیا پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا۔ ابوسفیان کہنے لگے میں نے آج کے دن جیسی اطاعت یہاں سے وہاں اں تک اکٹھی کسی قوم میں نہیں دیکھی۔ معزز فارسی قلعوں والے رومی اطاعت میں ان جیسے نہیں ہیں۔ حماد کا قول: حماد کہتے ہیں کہ یزید بن حازم نے عکرمہ سے اپنے خیال کے مطابق یہ بیان کیا کہ ابوسفیان نے کہا اے ابوالفضل تمہارا بھتیجا تو بڑا بادشاہ بن گیا۔ حضرت عباس کہنے لگے یہ بادشاہی نہیں بلکہ یہ نبوت ہے۔ اس نے کہا وہ ہو یا وہ ہو۔ (بہر حال وہ بڑا بن گیا ہے) راوی کہتے ہیں کہ پھر بات روایت ایوب عن عکرمہ کی طرف لوٹ آئی کہ ابوسفیان کہنے لگے پھر تو قریش کی بربادی! راوی کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھے اجازت مرحمت فرماتے تو میں اہل مکہ کے ہاں جاتا اور ان کو دعوت دیتا اور ان کو امان دیتا اور آپ ابوسفیان کے لئے کوئی ایسی قابل تذکرہ چیز ٹھہرا دیں راوی کہتے ہیں وہ چل دیئے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی شہباء نامی خچر پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میرے باپ کو میری طرف واپس لوٹاؤ میرے باپ کو میری طرف لوٹاؤ۔ بلاشبہ آدمی کا چچا اور باپ ایک ہی اصل سے ہوتے ہیں مجھے خطرہ ہے کہ قریش تمہارے ساتھ وہ سلوک کریں گے جو عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ قوم ثقیف نے کیا کہ اس نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی تو انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ خبردار! اللہ کی قسم! اگر انہوں نے بھی ایسا ہی کیا میں ان پر آگ برساؤں گا۔ راوی کہتے ہیں عباس روانہ ہوئے اور اعلان فرمایا۔ اے اہل مکہ اسلام لاؤ۔ بچ جاؤ گے۔ تم دشوار اور سخت معاملے میں الجھ گئے ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو

بالائی مکہ کی طرف سے اور خالد بن ولید کو مسفلہ مکہ کی طرف سے روانہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے اور ان کو اعلان فرمایا یہ زبیر مکہ کی بالائی جانب سے اور یہ خالد مکہ کے مسفلہ کی جانب سے آ رہے ہیں اور خالد تو خالد ہے اور خزاعہ ناک کاٹنے والے ہیں۔ عباس نے پھر فرمایا۔ جو ہتھیار ڈال دے اسے امن ہے جو اپنا دروازہ بند کر لے اس کو امن ہے جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اہل مکہ نے ان کی طرف کچھ تیر پھینکے ادھر سے بھی پھینکے گئے آپ ان پر غالب آ گئے تو لوگ امن میں آ گئے خزاعہ بنی بکر سے امن میں نہ تھے اور چار کا تذکرہ فرمایا مقیس بن ضبابہ، عبداللہ بن ابی سرح، ابن خطل، بنی ہاشم کی لونڈی سارہ ان کو امن حاصل نہ تھا۔ حماد کا قول: حماد نے حدیث ایوب یا کسی دوسری روایت میں سارہ بتلایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ بنوخزاعہ نے ان سے نصف نہار تک لڑائی کی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ **الا تقاتلون قوما نکثوا ایمانهم وهموا باخراج الرسول**" (التوبہ۔۱۵) تم ان لوگوں سے کیوں کر نہیں لڑتے جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالنے کا ارادہ کیا۔ آیت کے آخر تک۔

۵۳۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ اِسْحَاقَ يَقُوْلُ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ وَغَيْرُهُ ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَالَحَ قُرَيْشًا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَنَّهُ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَدْخُلَ فِيْ عَقْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهٖ دَخَلَ فِيْهِ ، وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَدْخُلَ فِيْ عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ دَخَلَ فِيْهِ . فَتَوَاثَبَتْ خُزَاعَةُ وَبَنُوْ كَعْبٍ وَغَيْرُهُمْ مَعَهُمْ ، فَقَالُوْا : نَحْنُ فِيْ عَقْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِهٖ . وَتَوَاثَبَتْ بَنُوْبَكْرٍ ، فَقَالُوْا : نَحْنُ فِيْ عَقْدِ قُرَيْشٍ وَعَهْدِهِمْ . وَقَامَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْوَفَاءِ بِذٰلِكَ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ ، ثُمَّ اِنَّ بَنِيْ بَكْرٍ عَدَوْا عَلٰى خُزَاعَةَ ، عَلٰى مَا لَهُمْ بِاَسْفَلِ مَكَّةَ . فَقَالَ لَهُ الزُّبَيْرُ : بَيَّتُوْهُمْ فِيْهِ ، فَاَصَابُوْا مِنْهُمْ رَجُلًا وَتَجَاوَزَ الْقَوْمُ فَاقْتَتَلُوْا ، وَرَفَدَتْ قُرَيْشٌ بَنِيْ بَكْرٍ بِالسِّلَاحِ وَقَاتَلَ مَعَهُمْ مَنْ قَاتَلَ مِنْ قُرَيْشٍ بِالنَّبْلِ مُسْتَخْفِيًا ، حَتّٰى جَاوَزُوْا خُزَاعَةَ اِلَى الْحَرَمِ ، وَقَائِدُ بَنِيْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ ، نَوْفَلُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلَى الْحَرَمِ قَالَتْ بَنُوْبَكْرٍ : يَا نَوْفَلُ اِلٰهَكَ اِلٰهَكَ ، اِنَّا قَدْ دَخَلْنَا الْحَرَمَ . فَقَالَ كَلِمَةً عَظِيْمَةً : لَا اِلٰهَ لَهُ الْيَوْمَ يَا بَنِيْ بَكْرٍ ، اَصِيْبُوْا ثَاْرَكُمْ ، قَدْ كَانَتْ خُزَاعَةُ اَصَابَتْ قَبْلَ الْاِسْلَامِ نَفَرًا ثَلَاثَةً ، وَهُمْ مُتَحَرِّفُوْنَ ، دُوَيْبًا ، وَكُلْثُوْمًا ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ الْاَسْوَدِ بْنِ زُرَيْقِ بْنِ يَعْمُرَ ، فَلَعَمْرِيْ يَا بَنِيْ بَكْرٍ ، اِنَّكُمْ تَسْرِقُوْنَ فِي الْحَرَمِ ، اَفَلَا تُصِيْبُوْنَ ثَاْرَكُمْ فِيْهِ؟ قَالَ : وَقَدْ كَانُوْا اَصَابُوْا مِنْهُمْ رَجُلًا لَيْلَةَ

بَيَّتُوْهُمْ بِالْوَتِيرِ ، وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يُقَالُ لَهُ مُنَبِّهٌ رَجُلًا مُفْرَدًا فَخَرَجَ هُوَ وَتَمِيْمٌ .فَقَالَ مُنَبِّهٌ :يَا تَمِيْمُ ، انْجُ بِنَفْسِكَ ، فَأَمَّا أَنَا ، فَوَاللّٰهِ، إِنِّيْ لَمَيِّتٌ ، قَتَلُوْنِيْ أَوْ لَمْ يَقْتُلُوْنِي .فَانْطَلَقَ تَمِيْمٌ فَأَدْرَكَ مُنَبِّهٌ فَقَتَلُوْهُ وَأَفْلَتَ تَمِيْمٌ ، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ ، لَحِقَ إِلَى دَارِ بُدَيْلِ بْنِ وَرْقَاءَ ، وَدَارِ رَافِعٍ مَوْلًى لَهُمْ .وَخَرَجَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ ، حَتَّى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَفَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ عَمْرٌو :لَا هُمَّ إِنِّيْ نَاشِدٌ مُحَمَّدًا حِلْفَ أَبِيْنَا وَأَبِيْهِ الْأَتْلَدَا وَالِدًا كُنَّا وَكُنْتَ وَلَدًا ثُمَّةَ أَسْلَمْنَا فَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا فَانْصُرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصْرًا أَعْتَدَا وَادْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَأْتُوْا مَدَدًا فِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ تَجَرَّدَا إِنْ سِيْمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا فِيْ فَيْلَقٍ كَالْبَحْرِ يَأْتِي مُزْبِدًا إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوْكَ الْمَوْعِدَا وَنَقَضُوْا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَجَعَلُوْا لِيْ فِيْ كَدَاءَ رُصَّدًا وَزَعَمُوْا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدًا وَهُمْ أَذَلُّ وَأَقَلُّ عَدَدًا هُمْ بَيَّتُوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدًا فَقَتَلُوْنَا رُكَّعًا وَسُجَّدًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نُصِرْتَ بَنِيْ كَعْبٍ .ثُمَّ خَرَجَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ خُزَاعَةَ حَتَّى قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَخْبَرُوْهُ بِمَا أُصِيْبَ مِنْهُمْ وَقَدْ رَجَعُوْا .وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّكُمْ بِأَبِيْ سُفْيَانَ قَدْ قَدِمَ لِيَزِيْدَ فِي الْعَهْدِ ، وَيَزِيْدَ فِي الْمُدَّةِ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوًا مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ طَلَبِ أَبِيْ سُفْيَانَ الْجَوَابَ مِنْ أَبِيْ بَكْرٍ ، وَمِنْ عُمَرَ ، وَمِنْ عَلِيٍّ ، وَمِنْ فَاطِمَةَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ، وَجَوَابِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لَهُ بِمَا أَجَابَهُ فِيْ ذٰلِكَ ، عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ خَبَرَ أَبِيْ سُفْيَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلَا أَمَانَ الْعَبَّاسِ إِيَّاهُ وَلَا إِسْلَامَهُ، وَلَا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فِيْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ أَنَّ الصُّلْحَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ ، دَخَلَتْ خُزَاعَةُ فِيْ صُلْحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحِلْفِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ، وَدَخَلَتْ بَنُوْبَكْرٍ فِيْ صُلْحِ قُرَيْشٍ ، لِلْحِلْفِ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ.فَصَارَ حُكْمُ حُلَفَاءِ كُلِّ فَرِيْقٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ قُرَيْشٍ فِي الصُّلْحِ ، كَحُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِ قُرَيْشٍ .وَكَانَ بَيْنَ حُلَفَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ مِنَ الْقِتَالِ ، مَا كَانَ ، فَكَانَ ذٰلِكَ نَقْضًا مِنْ حُلَفَاءِ قُرَيْشٍ لِلصُّلْحِ الَّذِيْ كَانُوْا دَخَلُوْا فِيْهِ، وَخُرُوْجًا مِنْهُمْ بِذٰلِكَ مِنْهُ .فَصَارُوْا بِذٰلِكَ ، حَرْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .ثُمَّ أَمَدَّتْ قُرَيْشٌ حُلَفَاءَ هَا هٰؤُلَاءِ

بِمَا قَوَّوْهُمْ بِهِ عَلَى قِتَالِ خُزَاعَةَ ، حَتَّى قُتِلَ مِنْهُمْ مَنْ قُتِلَ وَقَدْ كَانَ الصُّلْحُ مَنَعَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ .فَكَانَ فِيمَا فَعَلُوا مِنْ ذٰلِكَ ، نَقْضًا لِلْعَهْدِ ، وَخُرُوْجًا مِنَ الصُّلْحِ ، فَصَارَتْ قُرَيْشٌ بِذٰلِكَ ، حَرْبًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَصْحَابِهِ .فَقَالَ الْآخَرُوْنَ :وَكَيْفَ يَكُوْنُ بِمَا ذَكَرْتُمْ كَمَا وَصَفْتُمْ ، وَقَدْ رَوَيْتُمْ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ وَفَدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ بَعْدَ أَنْ كَانَ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَبَيْنَ خُزَاعَةَ مِنَ الْقِتَالِ مَا كَانَ ، وَبَعْدَ أَنْ كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ لِبَنِي بَكْرٍ مِنَ الْمَعُوْنَةِ لَهُمْ مَا كَانَ عَلِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَوْضِعِهِ، فَلَمْ يَصِلْهُ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ. فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ فِي أَمَانِهِ عَلٰى حَالِهِ ، غَيْرَ خَارِجٍ مِنْهُ مِمَّا كَانَ مِنْ بَنِي بَكْرٍ فِي قِتَالِ خُزَاعَةَ ، وَمَا كَانَ مِنْ قُرَيْشٍ فِي مَعُوْنَةِ بَنِي بَكْرٍ بِمَا أَعَانُوْهُمْ بِهِ مِنَ الطَّعَامِ وَالسِّلَاحِ وَالتَّظْلِيْلِ ، غَيْرِ نَاقِضٍ لِأَمَانِهِ بِصُلْحِهِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرَ مُخْرِجٍ لَهُ مِنْهُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّ تَرْكَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لِأَبِي سُفْيَانَ ، لَمْ يَكُنْ لِأَنَّ الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبَيْنَ أَهْلِ مَكَّةَ قَائِمٌ ، وَلٰكِنَّهُ تَرَكَهُ، لِأَنَّهُ كَانَ وَافِدًا إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، طَالِبًا الصُّلْحَ الثَّانِيَ ، سِوَى الصُّلْحِ الْأَوَّلِ ، لِانْتِقَاضِ الصُّلْحِ الْأَوَّلِ ، فَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٍ وَلَا غَيْرِهِ، لِأَنَّ مِنْ سُنَّةِ الرُّسُلِ أَنْ لَا يُقْتَلُوْا .

۵۳۲۳: محمد بن مسلم بن شہاب زہری وغیرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قریش سے حدیبیہ والے سال اس شرط پر صلح کی کہ جو قبیلہ چاہے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ معاہدے میں شامل ہو جائے اور جو آدمی چاہے وہ عقد قریش میں داخل ہو۔ تو بنوخزاعہ اور بنوکعب وغیرہ اور ان کے حامی قبائل کود پڑے اور کہنے لگے ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے عقد اور عہد میں شامل ہوتے ہیں قریش نے اس معاہدے کی ایک سال اور دوسرے سال کا کچھ حصہ پاسداری کی۔ پھر اسفل مکہ میں بنوبکر نے بنوخزاعہ کے مال پر حملہ کر کے لوٹ لیا۔ زبیر نے کہا ان پر رات کو حملہ کردو۔ چنانچہ انہوں نے ان کے ایک آدمی کو مار ڈالا وہ لوگ آگے بڑھے اور باہمی لڑنے لگے۔ قریش نے اسلحہ سے بنوبکر کی امداد کی اور قریش نے خفیہ طور پر تیروں کے ذریعہ لڑائی میں شرکت کی۔ یہاں تک کہ بنوخزاعہ حرم تک پہنچ گئے اس وقت بنوبکر کا سپہ سالار نوفل بن معاویہ تھا۔ جب وہ حرم تک پہنچے تو بنوبکر کہنے لگے اے نوفل۔ ہلاکت سے بچ۔ ہلاکت سے بچ۔ اب ہم حرم میں داخل ہو چکے۔ تو اس نے بڑی بری بات کہی۔ آج اس کا کوئی معبود نہیں۔ اے بنی بکر تم اپنا بدلہ چکا دو اسلام سے پہلے بنوخزاعہ نے ان کے تین آدمی قتل کئے تھے اور وہ لڑائی سے الگ

تھےان کے نام یہ تھے نمبرا ذویب۔ نمبر۲ کلثوم۔ نمبر۳ سلیمان بن اسود بن زریق یعمری۔ اے بنی بکر۔ میری عمر کی قسم! اگرچہ تم حرم میں پہنچ رہے ہو کیا تم اس میں اپنا بدلہ نہ لو گے؟ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے بنوخزاعہ کے ایک آدمی کو مقام وتیر میں شب خون مار کر قتل کر دیا تھا اس وقت اس کے ساتھ اس کی قوم کا ایک منبہ نامی آدمی تھا وہ اکیلا آدمی تھا چنانچہ وہ اور تمیم دونوں نکلے۔ منبہ نے کہا اے تمیم تم اپنے آپ کو بچاؤ' اللہ کی قسم! میں مارا جاؤں گا۔ خواہ وہ مجھے قتل کریں یا اور کچھ۔ تمیم چلا گیا انہوں نے منبہ کو پا کر قتل کر دیا اور تمیم بچ نکلا۔ جب وہ مکہ میں داخل ہوا تو بدیل بن ورقاء اور ان کے غلام رافع سے ملا اور عمرو بن سالم خزاعی وہاں سے نکلا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کھڑا ہو گیا اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور اس نے یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ نمبر①: اے اللہ! میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اور اپنے دادا کا پرانا عہد یاد دلاتا ہوں۔ نمبر②: ہم تمہارے لئے باپ کی جگہ تھے اور تم بیٹوں کی جگہ بلاشبہ قریش نے اپنے عہد کو توڑ ڈالا ہے۔ نمبر③: اور آپ کے پکے وعدے کو توڑ دیا ہے اور انہوں نے میرے لئے بھی مقام کداء میں مورچہ بنایا۔ نمبر④: اے اللہ کے رسول آپ مضبوط مدد کریں اللہ کے بندوں کو بلاؤ وہ مدد کے لئے آئیں گے۔ نمبر④: ہم وہاں اسلام لائے اور آج تک بیعت سے ہاتھ نہیں کھینچا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مضبوط مدد فرمائیں۔ نمبر⑤: اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بلاؤ۔ وہ مدد کے لئے آئیں گے۔ نمبر⑥: ان میں اللہ کا رسول ہے جنہوں نے تلوار کو سونتا ہے اگر کسی نے ذلت کا ارادہ کیا تو آپ کا چہرہ محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ نمبر⑦: وہ بہت بڑے لشکر میں ہیں جو جھاگ مارنے والے سمندر کی طرح ہے۔ نمبر⑥: اور ان کا خیال یہ تھا کہ میں کسی کو نہ بلاؤں گا حالانکہ وہ زیادہ ذلیل اور عدد میں کم ہیں۔ نمبر⑦: تہجد کے وقت مقام وتیر میں انہوں نے ہم پر شب خون مار کر رکوع وسجدہ میں ہمیں قتل کر دیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی کعب کی مدد کی جائے گی پھر بدیل بن ورقاء بنوخزاعہ کے ایک وفد کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور اپنے اوپر گزری ہوئی واردات سنا کر واپس آ گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس ابوسفیان معاہدے کی طوالت اور مدت میں اضافے کے لئے آئے گا۔ پھر اسی قسم کی روایت بیان کی کہ ابوسفیان نے حضرت ابوبکر' عمر اور علی المرتضیٰ' فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ بات کی اور ان حضرات نے جو جوابات دیئے وہ ذکر کئے۔ ایوب نے اپنی روایت میں ابوسفیان کی عباس رضی اللہ عنہ سے گفتگو اور ان امن دینے اور ان کے اسلام لانے کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی حدیث کا باقی حصہ نقل کیا ہے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں' ان دونوں احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلح جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل مکہ میں ہوئی بنوخزاعہ قبیلہ اس میں داخل ہو گیا اس لئے کہ وہ پہلے سے آپ کے حلیف چلے آ رہے تھے اور بنوبکر قریش کی صلح میں شامل ہو گئے کیونکہ ان کے اور قریش کے مابین پہلے سے معاہدہ چلا آ رہا تھا اور ہر فریق کے حلیف کا حکم بھی اصل معاہدہ کرنے والوں جیسا ہو گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلفاء اور قریش کے حلفاء میں لڑائی ہو گئی اس سے حلفاء قریش اس معاہدے سے

خارج ہو گئے اس سے وہ جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کے خلاف لڑنے والے بن گئے پھر اس سے بڑھ کر قریش نے اپنے حلفاء کی امداد کر کے ان کو بنو خزاعہ کے قتل کے لئے تقویت پہنچائی اور ان کے کئی آدمی مقتول ہوئے حالانکہ صلح اس کے لئے رکاوٹ تھی۔ پس ان کی یہ حرکت بھی نقص عہد تھا اور صلح سے نکلنا تھا اس سے قریش بھی آپ کے اور اصحاب کے محارب بن گئے۔ جو تم نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ ابو سفیان جبکہ ابو سفیان مدینہ منورہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور یہ حاضری بنو بکر و بنو خزاعہ کی لڑائی کے بعد تھی اور قریش اس سے قبل بنو بکر کی مدد کر چکے تھے جناب رسول اللہ ﷺ کو ابو سفیان کی اس حالت کا علم تھا مگر اس کے باوجود نہ تو آپ نے صلہ رحمی فرمائی اور نہ ہی اس پر تعرض فرمایا تو کیا یہ اس بات کی کھلی دلیل نہیں کہ آپ کے نزدیک وہ امان میں تھا بنو بکر و بنو خزاعہ کی لڑائی کی وجہ سے وہ امان سے خارج نہ ہوا تھا اور قریش نے بنو بکر کی اسلحہ اور کھانے سے جو معاونت کی تھی اس کے باوجود وہ صلح ختم نہ ہوئی تھی۔ جو ان کے اور جناب نبی اکرم ﷺ کے درمیان ہوئی تھی اور نہ وہ اس سے خارج ہوئے تھے۔ فریق اوّل کا کہنا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ابو سفیان سے تعرض نہ کرنے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ جو صلح آپ کے اور مکہ والوں کے درمیان ہوئی تھی وہ باقی تھی بلکہ آپ کے چھوڑنے کی وجہ یہ تھی کہ وہ آپ کی خدمت میں تجدید صلح کے لئے آیا تھا۔ کیونکہ پہلی صلح ٹوٹ چکی تھی (جیسا کہ روایات میں یہ بات واضح ہے) اس کی آمد کی غرض سے آپ نے بذریعہ وحی پہلے مطلع کیا) باقی قتل کے لئے تعرض نہ کرنے کی وجہ صلح کا نہ ٹوٹنا نہیں بلکہ یہ وجہ تھی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔ جیسا مندرجہ ذیل روایت اس کی شاہد ہے۔

نوٹ: ان اشعار کو بیروت رحمانیہ کے نسخوں میں قدیمی کتب خانہ کے نسخہ سے مختلف نقل کیا گیا ہے ہم نے تمام کا ترجمہ کر دیا۔

(مترجم)

۵۳۲۴: ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ، مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: ثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ وَائِلٍ قَالَ: ثَنَا ابْنُ مُعَيْرٍ السَّعْدِيُّ، قَالَ: خَرَجْتُ أَسْتَبِقُ فَرَسًا لِيْ بِالسَّحَرِ، فَمَرَرْتُ عَلَى مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ بَنِيْ حَنِيْفَةَ، فَسَمِعْتُهُمْ يَشْهَدُوْنَ أَنَّ مُسَيْلِمَةَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَرَجَعْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَذَكَرْتُ لَهُ أَمْرَهُمْ، فَبَعَثَ الشُّرَطَ فَأَخَذُوْهُمْ، وَجِيْءَ بِهِمْ إِلَيْهِ، فَتَابُوْا وَرَجَعُوْا عَمَّا قَالُوْا، وَقَالُوْا لَا نَعُوْدُ، فَخَلَّى سَبِيْلَهُمْ. وَقَدَّمَ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النَّوَّاحَةِ، فَضَرَبَ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّاسُ: أَخَذْتَ قَوْمًا فِيْ أَمْرٍ وَاحِدٍ، فَخَلَّيْتَ سَبِيْلَ بَعْضِهِمْ، وَقَتَلْتَ بَعْضَهُمْ. فَقَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَجَاءَهُ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَرَجُلٌ مَعَهُ يُقَالُ لَهُ ابْنُ وَثَالِ بْنِ حَجَرٍ، وَافِدَيْنِ مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ. فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدَانِ

اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ؟ فَقَالَا :اَتَشْھَدُ اَنْتَ اَنَّ مُسَیْلِمَۃَ رَسُوْلُ اللّٰہِ؟ فَقَالَ آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَبِرَسُوْلِہٖ ، لَوْ کُنْتُ قَاتِلًا وَفْدًا ، لَقَتَلْتُکُمَا فَلِذٰلِکَ قَتَلْتُ ھٰذَا .

۵۳۲۴: ابووائل نے ابن معیر سعدی سے روایت کی ہے کہ میں مقام شجرہ میں اپنے گھوڑے کو دوڑ لگوانے کے لئے نکلا میرا گزر بنو حنیفہ کی ایک مسجد کے پاس سے ہوا میں نے سنا کہ وہ یہ گواہی دے رہے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ میں اسی دم حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹ کر آیا اور میں نے ان کا معاملہ ان کے سامنے رکھا انہوں نے پولیس بھیج کر ان کو گرفتار کرالیا اور ان کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے لایا گیا (ترغیب دلانے پر) انہوں نے توبہ کر کے اپنی بات سے رجوع کیا اور انہوں نے وعدہ کیا کہ ہم دوبارہ یہ حرکت نہ کریں گے آپ نے ان کا راستہ چھوڑ دیا۔ ان میں ایک آدمی آیا جس کو عبداللہ بن نواحہ کہتے تھے چنانچہ اس کی گردن اڑادی گئی تو لوگ کہنے لگے تم نے ایک گروہ کو ایک ہی معاملے میں پکڑا اور ان میں سے بعض کو جانے دیا اور بعض کو قتل کر دیا (یہ تفاوت کیوں؟) تو آپ نے فرمایا میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ابن النواحہ آپ کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا جو ابن وثال بن حجر کے نام سے پکارا جاتا تھا یہ دونوں مسیلمہ کی طرف سے وفد بن کر آئے تھے۔ ان دونوں کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم میری رسالت کی گواہی دیتے ہو؟ دونوں کہنے لگے کیا تم گواہی دیتے ہو کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے؟ آپ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہوں اگر میں وفد کو قتل کرتا ہوتا تو تم دونوں کو قتل کر دیتا تو اس شخص کو میں نے اسی وجہ سے قتل کیا ہے۔

تخریج : دارمی فی السیر باب ۶، مسند احمد ۱/ ۴۰۴۔

۵۳۲۵ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَھْبٍ ، قَالَ :اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ حَدَّثَہٗ ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ اَقْبَلَ بِکِتَابٍ مِنْ قُرَیْشٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .قَالَ :فَلَمَّا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُلْقِیَ فِیْ قَلْبِی الْاِسْلَامُ ، فَقُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَا اَرْجِعُ اِلَیْھِمْ اَبَدًا .رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :اَمَا اِنِّیْ لَا اَخِیْسُ بِالْعَھْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ ، وَلٰکِنْ ارْجِعْ ، فَاِنْ کَانَ فِیْ قَلْبِکَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِکَ الْآنَ فَارْجِعْ .قَالَ :فَرَجَعْتُ ثُمَّ اَقْبَلْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَاَسْلَمْتُ. قَالَ بُکَیْرٌ :وَاَخْبَرَنِیْ، اَنَّ اَبَا رَافِعٍ کَانَ قِبْطِیًّا .

۵۳۲۵: حسن بن علی بن ابی رافع نے بیان کیا کہ مجھے ابورافع نے بتلایا کہ میں قریش کی طرف سے ایک خط لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ابورافع بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا تو میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو کبھی قریش کی طرف لوٹ کر نہ

جاؤں گا۔اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں عہد شکنی نہیں کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں لیکن تم لوٹ کر جاؤ۔اگر تیرے دل میں وہی رہے جو تیرے دل میں اب ہے تو واپس لوٹ آؤ۔ابورافع کا بیان ہے کہ میں واپس لوٹ آیا پھر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

بکیر راوی کا بیان ہے کہ یہ ابورافع قبطی (مصری) قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجہاد باب ۱۵۱ ' مسند احمد ۸/۶۔

اللغات: احبس۔توڑنا۔البرد۔قاصد ڈاک۔

۵۳۲۶ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ ، عَنْ مَسْلَمَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ رَسُولُ مُسَيْلِمَةَ بِكِتَابِهِ ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمَا : وَأَنْتُمَا تَقُولَانِ مِثْلَ مَا يَقُولُ ؟ فَقَالَا : نَعَمْ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ ، لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا . وَالدَّلِيلُ عَلَى خُرُوجِ أَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الصُّلْحِ ، بِمَا كَانَ بَيْنَ بَنِي بَكْرٍ وَبَيْنَ خُزَاعَةَ ، وَبِمَا كَانَ مِنْ مَعُونَةِ قُرَيْشٍ لِبَنِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ ، طَلَبُ أَبِي سُفْيَانَ تَجْدِيدَ الْحِلْفِ ، وَتَوْكِيدَ الصُّلْحِ عِنْدَ سُؤَالِ أَهْلِ مَكَّةَ إِيَّاهُ ذٰلِكَ . وَلَوْ كَانَ الصُّلْحُ لَمْ يَنْتَقِضْ ، إِذًا لَمَا كَانَ بِهِمْ إِلَى ذٰلِكَ حَاجَةٌ ، وَلَكَانَ أَبُوبَكْرٍ الصِّدِّيقُ ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ، وَعَلِيٌّ ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا سَأَلَهُمْ أَبُو سُفْيَانَ مَا سَأَلَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ يَقُولُونَ : مَا حَاجَتُكَ وَحَاجَةُ أَهْلِ مَكَّةَ إِلَى ذٰلِكَ ؟ إِنَّهُمْ جَمِيعًا فِي صُلْحٍ وَفِي أَمَانٍ ، لَا تَحْتَاجُونَ مَعَهُمَا إِلَى غَيْرِهِمَا . ثُمَّ هٰذَا عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ ، وَاحِدُ خُزَاعَةَ ، يُنَاشِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ مُنَاشَدَتِهِ إِيَّاهُ ، فِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ ، وَالزُّهْرِيِّ ، وَسَأَلَهُ فِي ذٰلِكَ النَّصْرَ وَيَقُولُ فِيمَا يُنَاشِدُهُ مِنْ ذٰلِكَ : إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ ثُمَّ كَشَفَ لَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ الْمَعْنَى الَّذِي بِهِ كَانَ نَقْضُ قُرَيْشٍ ، مَا كَانُوا عَاهَدُوهُ عَلَيْهِ ، وَوَافَقُوهُ بِأَنْ قَالَ : وَهُمْ أَتَوْنَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدًا فَقَتَلُونَا رُكَّعًا وَسُجَّدًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي ذٰلِكَ أَحَدًا غَيْرَ قُرَيْشٍ ، مِنْ بَنِي نُفَاثَةَ ، وَلَا مِنْ غَيْرِهِمْ . ثُمَّ أَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ ، فِي حَدِيثِ عِكْرِمَةَ ، الْمَعْنَى الَّذِي ذَكَرَهُ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ فِي الشِّعْرِ الَّذِي نَاشَدَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

.فَفِیْ ذٰلِكَ دَلِیْلٌ أَنَّ رِجَالَ بَنِیْ كَعْبٍ ، أَصَابَهُمْ مِنْ نَقْضِ قُرَیْشٍ الَّذِیْ بِهٖ خَرَجُوْا مِنْ عَهْدِهِمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ، أَلَا تَرَاهُ یَقُوْلُ :أَتَانِیْ وَلَمْ أَشْهَدْ بِبَطْحَاءِ مَكَّةَ رِجَالَ بَنِیْ كَعْبٍ تُحَزُّ رِقَابُهَا ثُمَّ ذَكَرَ مَا بَیَّنَّاهُ لِمَنْ كَانَ سَبَبًا مِنْ ذٰلِكَ قُرَیْشٌ وَرِجَالُهَا فَقَالَ :فَیَا لَیْتَ شِعْرِیْ هَلْ لَنَا لِزُمْرَةِ سُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو حَوْلُهَا وَعِتَابُهَا وَسُهَیْلُ بْنُ عَمْرٍو ، هُوَ كَانَ أَحَدَ مَنْ عَاقَدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّلْحَ .فَأَمَّا مَا ذُكِرَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا افْتَتَحَهَا ، لَمْ یَقْسِمْ مَالًا ، وَلَمْ یَسْتَعْبِدْ أَحَدًا ، وَلَمْ یَغْنَمْ أَرْضًا ، فَكَیْفَ یَسْتَعْبِدُ قَدْ مَنَّ عَلَیْهِ فِیْ دَمِهٖ وَمَالِهٖ .فَأَمَّا أَرْضُ مَكَّةَ ، فَإِنَّ النَّاسَ قَدْ اخْتَلَفُوْا فِیْ تَرْكِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّعَرُّضَ لَهَا .فَمَنْ یَذْهَبُ إِلٰی أَنَّهٗ افْتَتَحَهَا عَنْوَةً فَقَالَ :تَرَكَهَا مِنَّةً عَلَیْهِمْ ، كَمِنَّتِهٖ عَلَیْهِمْ فِیْ دِمَائِهِمْ ، وَفِیْ سَائِرِ أَمْوَالِهِمْ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی ذٰلِكَ أَبُوْ یُوْسُفَ ، لِأَنَّهٗ كَانَ یَذْهَبُ إِلٰی أَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ ، تَجْرِیْ عَلَیْهَا الْأَمْلَاكُ ، كَمَا تَجْرِیْ عَلٰی سَائِرِ الْأَرَضِیْنَ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَمْ تَكُنْ أَرْضُ مَكَّةَ مِمَّا وَقَعَتْ عَلَیْهِ الْغَنَائِمُ ، لِأَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ عِنْدَهُمْ ، لَا تَجْرِیْ عَلَیْهَا الْأَمْلَاكُ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی ذٰلِكَ أَبُوْ حَنِیْفَةَ ، وَسُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ الْآثَارَ الَّتِیْ رَوَاهَا كُلُّ فَرِیْقٍ ، مِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰی مَا ذَهَبَ إِلَیْهِ أَبُوْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبُوْ یُوْسُفَ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، فِیْ كِتَابِ الْبُیُوْعِ ، مِنْ شَرْحِ مَعَانِی الْآثَارِ الْمُخْتَلِفَةِ الْمَرْوِیَّةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْأَحْكَامِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَتِهٖ هٰهُنَا .ثُمَّ رَجَعَ الْكَلَامُ إِلٰی مَا یُثْبِتُ أَنَّ مَكَّةَ فُتِحَتْ عَنْوَةً .فَإِنْ قُلْتُمْ إِنَّ حَدِیْثَیِ الزُّهْرِیِّ وَعِكْرِمَةَ اللَّذَیْنِ ذَكَرْنَا ، مُنْقَطِعَانِ .قِیْلَ لَكُمْ وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِیْثٌ یَدُلُّ عَلٰی مَا رَوَیْنَاهُ .

۵۳۲۶: مسلمہ بن نعیم نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت موجود تھا جبکہ آپ کے پاس مسیلمہ کا قاصد خط لے کر آیا جناب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو فرمایا کیا تم دونوں اسی طرح کہتے ہو جیسے وہ کہتا ہے؟ انہوں نے ہاں کہہ کر اقرار کیا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ قاعدہ نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔ بنوبکر اور بنوخزاعہ کے باہمی پیش آنے والے قتال سے اہل مکہ کے صلح سے نکل جانے کی دلیل ہے۔ نمبر ا قریش نے بنوبکر کی مدد کی۔ نمبر ۲ ابوسفیان نے تجدید معاہدہ کی درخواست کی اور جب اہل مکہ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس کو صلح کی تاکید قرار دیا۔ اگر صلح ٹوٹی نہ تھی تو قریش کو اس کی چنداں ضرورت نہ تھی۔ نمبر ③: اور دوسری طرف حضرت ابوبکر' عمر' علی' فاطمہ رضی اللہ

عنہم اجمعین سے ابوسفیان ہرگز اس کا سوال نہ کرتا جبکہ انہوں نے یہی جواب دیا کہ جب وہ صلح وامان میں ہیں تو مزید صلح وامان کی چنداں ضرورت نہیں۔ نمبر④: نیز یہ عمرو بن سالم خزاعی قسم دے کر جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے ذکر کرتا ہے جیسا عکرمہ زہری کی روایت میں موجود ہے اور آپ سے مدد کا سوالی ہے یاد دہانی کا ایک شعر یہ ہے۔ ان قریشا اخلفوك الموعدا۔ ونقضوا ميثاقك المؤكدا۔ اس شعر کو سن کر جناب رسول اللہ ﷺ نے ذرا انکار نہیں فرمایا۔ پھر عمر بن سالم قریش کے عہد توڑنے کی وضاحت کرتا ہے کہ قریش نے جس بات پر معاہدہ کیا تھا اسی کو توڑ ڈالا۔ شعر یہ ہے۔ وهم اتونا بالوتير هجدا۔ فقتلونا ركعا سجدا۔ اور اس شعر میں قریش کے علاوہ بنونفاثہ وغیرہ کسی کا تذکرہ نہیں کیا۔ نمبر⑤: پھر حضرت حسان بن ثابتؓ نے روایت عکرمہ میں وہی مفہوم ذکر کیا جو عمرو بن سالم خزاعی نے اپنے شعر میں جناب رسول اللہ ﷺ کو یاد دلایا۔ اس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ بنو کعب کے لوگوں کو قریش کا عہد توڑنا پہنچا جس کی وجہ سے بطن مکہ میں معاہدے سے نکل گئے حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اتانی ولهو اشهد ببطحاء مكه۔ رجال بني كعب تحز رقابها۔ نمبر⑥: پھر حضرت حسان قریش اور اس کے لوگوں کا تذکرہ کیا جو اس کا باعث بنے فياليت شعرى هل لنا لزمرة۔ سهيل بن عمرو حولها وعقابها۔ بعض نے هل لنالزمرة کی بجائے تنالن نصرتی ذکر کیا اور حولها کی بجائے حرها ذکر کیا۔ مطلب یہ ہے کاش سہیل بن عمرو کے گروہ کو معلوم ہو جاتا کہ ہمارے لئے ان پر قابو اور سزا دینے کا اختیار ہے یا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ میری مدد کا جذبہ وجوش سہیل بن عمرو کو پہنچ جائے گا اور سہیل بن عمرو وہ شخص ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کے معاہدہ میں ان کی طرف سے پیش پیش تھا۔ باقی یہاں یہ سوال کہ مکہ کو فتح کیا تو مال غنیمت نہ لیا نہ کسی کو غلام بنایا نہ زمین کو غنیمت کا مال قرار دیا۔ اس کا آسان جواب یہ ہے کہ لوگوں کو کس طرح غلام بنا سکتے تھے۔ جبکہ آپ ان کے اموال وخون کے سلسلہ میں احسان کر کے امان دے چکے تھے۔ رہا زمین مکہ کا معاملہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے اس پر تعرض نہ فرمانے کی وجہ جان ومال کی طرح اس کو بھی امان دے دی تھی۔ نمبر۲ سرزمین مکہ ان زمینوں میں شامل ہی نہیں کہ جن کو بطور غنیمت لیا جاتا ہے گویا یہ مستثنیٰ ہے۔ (واللہ اعلم) قول اوّل: کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین میں ملکیت جاری ہوگی جیسا کہ بقیہ تمام زمینوں میں جاری ہوتی ہے یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔ قول ثانی: سرزمین مکہ ان زمینوں میں شامل نہیں جن پر غنائم کا حکم جاری ہو۔ کیونکہ سرزمین مکہ کا کوئی مالک نہیں یہ امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری رحمہما اللہ کا مؤقف ہے۔ کتاب البیوع میں اس کا تذکرہ تفصیل سے آئے گا۔ اب دوبارہ فتح مکہ پر غلبہ کی نوعیت کی طرف بات لوٹ آئی ہے۔ آپ نے جو روایات اس سلسلہ میں ذکر کی ہیں وہ دونوں ہی منقطع ہیں جن سے احتجاج ہی درست نہیں۔

تخریج : ابو داؤد في الجهاد باب ١٥٤، دارمی في السير باب ٥٩۔

ایک ضمنی مسئلہ

مکہ کی زمین کا حکم کیا ہے؟

قولِ اول: کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین میں ملکیت جاری ہوگی جیسا کہ بقیہ تمام زمینوں میں جاری ہوتی ہے یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

قولِ ثانی: سرزمین مکہ ان زمینوں میں شامل نہیں جن پر غنائم کا حکم جاری ہو۔ کیونکہ سرزمین مکہ کا کوئی مالک نہیں یہ امام ابوحنیفہ سفیان ثوری رحمہم اللہ کا موقف ہے۔

ایک سرسری سوال:

آپ نے جو روایات اس سلسلہ میں ذکر کی ہیں وہ دونوں ہی منقطع ہیں جن سے احتجاج ہی درست نہیں۔

جواب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی روایات منقول ہیں جو اس پر دلالت کرنے والی ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲۷ :حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، قَالَ :قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضٰى لِسَفْرَةٍ وَخَرَجَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ ، فَصَامَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْكَدِيْدِ اَفْطَرَ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتّٰى نَزَلَ مَرَّ الظَّهْرَانِ فِيْ عَشَرَةِ آلَافٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَسَبِعَتْ سُلَيْمٌ وَمُزَيْنَةُ .فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ ، وَقَدْ عَمِيَتِ الْاَخْبَارُ عَلٰى قُرَيْشٍ ، فَلَا يَأْتِيهِمْ خَبَرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَدْرُوْنَ مَا هُوَ فَاعِلٌ ، وَخَرَجَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ ، وَحَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ ، يَنْظُرُوْنَ هَلْ يَجِدُوْنَ خَبَرًا ، اَوْ يَسْمَعُوْنَهٗ.فَلَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ الظَّهْرَانِ ، قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ :وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ ، لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ اَنْ يَأْتُوْهُ فَيَسْتَأْمِنُوْهُ ، اِنَّهٗ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ اِلٰى آخِرِ الدَّهْرِ .قَالَ : فَجَلَسْتُ عَلٰى بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْضَاءِ ، فَخَرَجْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى دَخَلْتُ الْاَرَاكَ ، فَلَقِيَ بَعْضَ الْحَطَّابَةِ ، اَوْ صَاحِبَ لَبَنٍ ، اَوْ ذَا حَاجَةٍ يَأْتِيهِمْ ، يُخْبِرُهُمْ بِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَخْرُجُوْا اِلَيْهِ .قَالَ :فَاِنِّيْ لَاَسِيْرُ عَلَيْهِ، وَاَلْتَمِسُ مَا خَرَجْتُ لَهٗ، اِذْ

سَمِعْتُ كَلَامَ أَبِي سُفْيَانَ وَبُدَيْلٍ ، وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ يَقُوْلُ :مَا رَأَيْتُ كَاللَّيْلَةِ نِيْرَانًا قَطُّ وَلَا عَسْكَرًا .قَالَ بُدَيْلٌ :هٰذِهِ، وَاللّٰهِ خُزَاعَةُ حَمَشَتْهَا الْحَرْبُ .فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :خُزَاعَةُ وَاللّٰهِ، أَذَلُّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ هٰذِهِ نِيْرَانَهُمْ .فَعَرَفْتُ صَوْتَ أَبِي سُفْيَانَ ، فَقُلْتُ :يَا أَبَا حَنْظَلَةَ ، قَالَ : فَعَرَفَ صَوْتِيْ فَقَالَ :أَبُو الْفَضْلِ ؟ قَالَ :قُلْتُ :نَعَمْ قَالَ :مَا لَكَ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ؟ قَالَ قُلْتُ : وَيْلَكَ ، هٰذَا، وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي النَّاسِ ، وَاصَبَاحَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً قَبْلَ أَنْ يَأْتُوْهُ فَيَسْتَأْمِنُوْهُ ، إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ .قَالَ :فَمَا الْحِيْلَةُ ، فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ؟ قَالَ قُلْتُ :لَا وَاللّٰهِ إِلَّا أَنْ تَرْكَبَ فِيْ عَجُزِ هٰذِهِ الدَّابَّةِ فَآتِيَ بِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ، لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ .قَالَ :فَرَكِبَ فِيْ عَجُزِ الْبَغْلَةِ ، وَرَجَعَ صَاحِبَاهُ .قَالَ :وَكُلَّمَا مَرَرْتُ بِنَارٍ مِنْ نِيْرَانِ الْمُسْلِمِيْنَ قَالُوْا :مَنْ هَذَا ؟ فَإِذَا نَظَرُوْا ، قَالُوْا :عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى مَرَرْتُ بِنَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :مَنْ هَذَا ؟ وَقَامَ إِلَيَّ ، فَلَمَّا رَآهُ عَلَى عَجُزِ الدَّابَّةِ ، عَرَفَهُ وَقَالَ : أَبُوْ سُفْيَانَ عَدُوُّ اللّٰهِ؟ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَمْكَنَ مِنْكَ .وَخَرَجَ يَشْتَدُّ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَضْتُ الْبَغْلَةَ فَسَبَقْتُهُ، كَمَا تَسْبِقُ الدَّابَّةُ الْبَطِيْئَةُ الرَّجُلَ الْبَطِيْءَ ، ثُمَّ اقْتَحَمْتُ عَنِ الْبَغْلَةِ وَدَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ ، قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ ، فَدَعْنِيْ فَأَضْرِبُ عُنُقَهُ .قَالَ قُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ أَجَرْتُهُ .قَالَ :ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذْتُ بِرَأْسِهِ فَقُلْتُ :وَاللّٰهِ لَا يُنَاجِيْهِ رَجُلٌ دُوْنِيْ .قَالَ :فَلَمَّا أَكْثَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ شَأْنِهِ، فَقُلْتُ :مَهْلًا يَا عُمَرُ وَاللّٰهِ لَوْ كَانَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ مَا قُلْتَ هٰذَا، وَلٰكِنْ قَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ .قَالَ فَقَالَ :مَهْلًا يَا عَبَّاسُ لَإِسْلَامُكَ يَوْمَ أَسْلَمْتَ ، كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ وَمَا لِيْ إِلَّا أَنِّيْ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَكَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِسْلَامِ الْخَطَّابِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ بِهِ إِلَى رَحْلِكَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَأْتِنَا بِهِ .قَالَ :فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ وَيْحَكَ يَا أَبَا سُفْيَانَ ، أَلَمْ يَأْنِ لَكَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟ .قَالَ :بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ فَمَا أَحْلَمَكَ وَأَكْرَمَكَ وَأَوْصَلَكَ ، أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَادَ يَقَعُ فِيْ نَفْسِيْ أَنْ لَوْ كَانَ مَعَ

اللّٰہِ غَیْرُہٗ لَقَدْ اَغْنٰی شَیْئًا بَعْدُ .وَقَالَ :وَیْلَکَ یَا اَبَا سُفْیَانَ اَلَمْ یَأْنِ لَکَ اَنْ تَشْہَدَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ؟ .قَالَ :بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ مَا اَحْلَمَکَ وَاَکْرَمَکَ وَاَوْصَلَکَ اَمَا وَاللّٰہِ ہٰذِہٖ فَاِنَّ فِی النَّفْسِ مِنْہَا حَتَّی الْاٰنَ شَیْئًا .قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ :قُلْتُ :وَیْلَکَ اَسْلِمْ وَاشْہَدْ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ یُضْرَبَ عُنُقُکَ .قَالَ :فَشَہِدَ شَہَادَۃَ الْحَقِّ وَاَسْلَمَ .قَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ :فَقُلْتُ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ یُحِبُّ ہٰذَا الْفَخْرَ فَاجْعَلْ لَہٗ شَیْئًا .قَالَ نَعَمْ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَہُوَ آمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ عَلَیْہِ بَابَہٗ فَہُوَ آمِنٌ .فَلَمَّا ذَہَبْتُ لِاَنْصَرِفَ قَالَ یَا عَبَّاسُ احْبِسْہُ بِمَضِیْقِ الْوَادِیْ عِنْدَ خَطِیْمِ الْجُنْدِ حَتّٰی یَمُرَّ بِہٖ جُنُوْدُ اللّٰہِ فَیَرَاہَا .قَالَ :فَحَبَسْتُہٗ حَیْثُ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :وَمَرَّتْ بِہِ الْقَبَائِلُ عَلٰی رَایَاتِہَا بِہَا فَکُلَّمَا مَرَّتْ قَبِیْلَۃٌ قَالَ :مَنْ ہٰذِہٖ؟ قُلْتُ :بَنُوْ سُلَیْمٍ قَالَ :یَقُوْلُ :مَا لِیْ وَلِبَنِیْ سُلَیْمٍ ثُمَّ تَمُرُّ بِہٖ قَبِیْلَۃٌ فَیَقُوْلُ : مَنْ ہٰذِہٖ فَاَقُوْلُ :مُزَیْنَۃُ فَقَالَ :مَا لِیْ وَلِمُزَیْنَۃَ .حَتّٰی نَفِدَتِ الْقَبَائِلُ لَا تَمُرُّ بِہٖ قَبِیْلَۃٌ اِلَّا سَاَلَنِیْ عَنْہَا فَاُخْبِرُہٗ اِلَّا قَالَ :مَا لِیْ وَلِبَنِیْ فُلَانٍ .حَتّٰی مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْخَضْرَاءِ کَتِیْبَۃٍ فِیْہَا الْمُہَاجِرُوْنَ ، وَالْاَنْصَارُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ لَا یُرٰی مِنْہُمْ اِلَّا الْحَدَقُ فِی الْحَدِیْدِ .فَقَالَ : سُبْحَانَ اللّٰہِ مَنْ ہٰؤُلَاءِ یَا عَبَّاسُ ؟ قُلْتُ :ہٰذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمُہَاجِرِیْنَ ، وَالْاَنْصَارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ .فَقَالَ :مَا لِاَحَدٍ بِہٰؤُلَاءِ قِبَلٌ وَاللّٰہِ یَا اَبَا الْفَضْلِ لَقَدْ اَصْبَحَ مُلْکُ ابْنِ اَخِیْکَ الْغَدَاۃَ عَظِیْمًا .قَالَ :قُلْتُ :وَیْلَکَ یَا اَبَا سُفْیَانَ اِنَّہَا النُّبُوَّۃُ قَالَ :فَنَعَمْ .قَالَ :قُلْتُ الْتَجِءْ اِلٰی قَوْمِکَ اُخْرُجْ اِلَیْہِمْ ، حَتّٰی اِذَا جَاءَ ہُمْ صَرَخَ بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ :یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ ہٰذَا مُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ کُمْ فِیْمَا لَا قِبَلَ لَکُمْ بِہٖ فَمَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَہُوَ آمِنٌ .فَقَامَتْ اِلَیْہِ ہِنْدُ بِنْتُ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ فَاَخَذَتْ شَارِبَہٗ فَقَالَتْ :اُقْتُلُوا الدَّہْمَ الْاَحْمَسَ فَبِئْسَ طَلِیْعَۃُ قَوْمٍ .قَالَ :وَیْلَکُمْ لَا تَغُرَّنَّکُمْ ہٰذِہٖ مِنْ اَنْفُسِکُمْ وَاِنَّہٗ قَدْ جَاءَ مَا لَا قِبَلَ لَکُمْ بِہٖ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَہُوَ آمِنٌ .قَالُوْا :قَاتَلَکَ اللّٰہُ وَمَا یُغْنِیْ غَنَاءَ دَارِکَ قَالَ :وَمَنْ اَغْلَقَ عَلَیْہِ بَابَہٗ فَہُوَ آمِنٌ . فَہٰذَا حَدِیْثٌ مُتَّصِلُ الْاِسْنَادِ صَحِیْحٌ مَا فِیْہِ مَعْنًی یَدُلُّ عَلٰی فَتْحِ مَکَّۃَ عَنْوَۃً وَیَنْفِیْ اَنْ یَکُوْنَ صُلْحًا وَیُثْبِتُ اَنَّ الْہُدْنَۃَ الَّتِیْ کَانَتْ تَقَدَّمَتْ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ قُرَیْشٍ قَدْ کَانَتْ انْقَطَعَتْ وَذَہَبَتْ قَبْلَ وُرُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ .اَلَا یَرٰی اِلٰی قَوْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاصَبَاحَ قُرَیْشٍ وَاللّٰہِ لَئِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ عَنْوَۃً قَبْلَ اَنْ یَاْتُوْہُ

فَيَسْتَأْمِنُوهُ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ . أَفَتَرَى الْعَبَّاسَ -عَلَى فَضْلِ رَأْيِهِ وَعَقْلِهِ -يَتَوَهَّمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَرَّضُ قُرَيْشًا وَهُمْ مِنْهُ فِي أَمَانٍ وَصُلْحٍ وَهُدْنَةٍ ؟ هَذَا مِنَ الْمُحَالِ الَّذِي لَا يَجُوْزُ كَوْنُهُ وَلَا يَنْبَغِيْ لِذِي لُبٍ أَوْ لِذِيْ عَقْلٍ أَوْ لِذِي دِيْنٍ أَنْ يَتَوَهَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ .ثُمَّ هٰذَا الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ خَاطَبَ أَبَا سُفْيَانَ بِذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَقْتُلَنَّكَ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَهَلَاكُ قُرَيْشٍ إِنْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَنْوَةً . فَلَا يَدْفَعُ أَبُوْ سُفْيَانَ قَوْلَهُ وَلَا يَقُوْلُ لَهُ وَمَا خَوْفِيْ وَخَوْفُ قُرَيْشٍ مِنْ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَنَحْنُ فِيْ أَمَانٍ مِنْهُ؟ إِنَّمَا يَقْصِدُ بِدُخُوْلِهِ أَنْ يَنْتَصِفَ خُزَاعَةَ مِنْ بَنِيْ نُفَاثَةَ دُوْنَ قُرَيْشٍ وَسَائِرِ أَهْلِ مَكَّةَ .وَلَمْ يَقُلْ لَهُ أَبُوْ سُفْيَانَ وَلِمَ يَضْرِبُ عُنُقِيْ؟ إِذْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ظَفِرَ بِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَضْرِبَنَّ عُنُقَكَ وَأَنَا فِيْ أَمَانٍ مِنْهُ .ثُمَّ هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -لَمَّا رَأَى أَبَا سُفْيَانَ -يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَذَا أَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِلَا عَهْدٍ وَلَا عَقْدٍ فَدَعْنِيْ أَضْرِبْ عُنُقَهُ .وَلَمْ يُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ إِذْ كَانَ أَبُوْ سُفْيَانَ -عِنْدَهُ -لَيْسَ فِيْ أَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا فِيْ صُلْحٍ مِنْهُ .ثُمَّ لَمْ يُحَاجَّ أَبُوْ سُفْيَانَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ وَلَا حَاجَّهُ عَنْهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ قَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنِّيْ قَدْ أَجَرْتُهُ . فَلَمْ يُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ وَلَا عَلَى الْعَبَّاسِ مَا كَانَ مِنْهُمَا مِنَ الْقَوْلِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ عَنْهُمَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْلَا جِوَارُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِذًا لَمَا مَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْمَا أَرَادَ مِنْ قَتْلِ أَبِيْ سُفْيَانَ .فَأَيُّ خُرُوْجٍ مِنَ الصُّلْحِ مُنْعَدِمٍ ؟ وَأَيُّ نَقْضٍ لَهُ يَكُوْنُ أَبْيَنَ مِنْ هٰذَا ؟ ثُمَّ أَبُوْ سُفْيَانَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ بَعْدَ ذٰلِكَ نَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ بِمَا جَعَلَهُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ . وَلَمْ يَقُلْ لَهُ قُرَيْشٌ وَمَا حَاجَتُنَا إِلَى دُخُوْلِنَا دَارَكَ وَإِلَى إِغْلَاقِنَا أَبْوَابَنَا وَنَحْنُ فِيْ أَمَانٍ قَدْ أَغْنَانَا عَنْ طَلَبِ الْأَمَانِ بِغَيْرِهِ. وَلٰكِنَّهُمْ عَرَفُوْا خُرُوْجَهُمْ مِنَ الْأَمَانِ الْأَوَّلِ وَانْتِقَاضَ الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُمْ عِنْدَمَا خُوْطِبُوْا بِمَا خُوْطِبُوْا بِهِ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ غَيْرُ آمِنِيْنَ إِلَّا أَنْ يَفْعَلُوْا مَا جَعَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ آمِنِيْنَ أَنْ يَفْعَلُوْهُ مِنْ دُخُوْلِهِمْ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ أَوْ مِنْ إِغْلَاقِهِمْ

آبَوَابَهُمْ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَهِيَ دَارُ حَرْبٍ لَا دَارَ أَمَانٍ.

۵۳۴۷: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کی گیارہ تاریخ کو سفر پر روانہ ہوئے۔ صحابہ کرام نے آپ کے ساتھ روزہ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار کر دیا پھر چلتے رہے یہاں تک کہ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مرظہران پر پہنچے۔ تو قبیلہ بنوسلیم اور مزینہ نے سنا قریش پر آپ کی اطلاع بند تھی پس ان کو آپ کی آمد کی اطلاع نہ مل سکی اور نہ ان کو یہ معلوم ہو سکا کہ آپ کیا کرنے والے ہیں۔ اس رات ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء یہ دیکھنے نکلے کہ ان کو آپ کی کوئی خبر اور اطلاع ملے۔ آپ سے متعلق وہ کچھ سن پائیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران میں رونق افروز ہوئے تو حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا قریش کے لئے صبح بری ہو گی اگر وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امن طلب نہ کریں اور آپ مکہ مکرمہ میں بطور غلبہ داخل ہوئے تو قریش کے لئے عمر بھر کی بربادی اور ہلاکت ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید خچر پر بیٹھ کر پیلو کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوا تاکہ لکڑیاں کاٹنے والوں دودھ دوہنے والوں اور مزدوری کرنے والوں سے ملاقات کر کے ان کو بتلا دوں کہ وہ قریش کو جا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہاں پہنچنے کی اطلاع دیں اور ان کو بتلا دیں کہ وہ آپ کی خدمت میں آئیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے مقصد کی تلاش میں تھا کہ اچانک ابوسفیان اور بدیل کی گفتگو سنائی دی وہ دونوں واپس لوٹ رہے تھے ابوسفیان کہہ رہے تھے آج رات جیسی آگ میں کبھی نہیں دیکھی اور نہ ایسا لشکر دیکھا۔ بدیل بولا۔ اللہ کی قسم! یہ خزاعہ ہیں جو لڑنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ابوسفیان! اللہ کی قسم وہ تو نہایت کمزور ہیں ان کی آگ ایسی کہاں؟ (نہ ان کی تعداد نہ اتنے خیمے نہ آگ) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوسفیان کی آواز کو پہچان لیا اور میں نے آواز دے کر کہا ابوحنظلہ ہو۔ اس نے میری آواز پہچان کر کہا ابوالفضل ہو؟ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ ابوسفیان: میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کو کیا ہوا؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ: تمہارے لئے ہلاکت ہو۔ اللہ کی قسم! یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ہیں۔ قریش کی صبح پر افسوس! اگر قریش نے اس سے پہلے آپ سے امان نہ طلب کی کہ آپ مکہ مکرمہ میں غلبہ سے داخل ہوں تو قریش دائمہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ ابوسفیان: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اس کی کیا صورت ہے؟ عباس رضی اللہ عنہ: اللہ کی قسم اس کی کوئی تدبیر نہیں بس یہی ہے کہ تم میری سواری پر پیچھے بیٹھ جاؤ اور میں تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر قابو پا لیا تو تمہاری گردن اڑا دی جائے گی۔ چنانچہ ابوسفیان تو میرے پیچھے خچر پر سوار ہو گئے اور ان کے دونوں ساتھی واپس لوٹ گئے۔ جب میں مسلمانوں کی کسی آگ کے پاس سے گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون

ہے؟ جب دیکھتے تو کہتے یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں جو آپ کے خچر پر سوار ہیں۔ یہاں تک کہ میری سواری حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آگ کے پاس سے گزری تو انہوں نے فرمایا۔ یہ کون ہے؟ اور پھر میری طرف (احتراماً) اٹھے جب ابوسفیان کو سواری پر میرے پیچھے دیکھا تو اسے پہچان لیا اور فرمایا اللہ کا دشمن ابوسفیان! الحمد للہ کہ آج اللہ تعالیٰ نے اس کو میرے قابو میں دے دیا اور تیزی سے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگے۔ میں نے بھی خچر کو ایڑ لگائی اور بس ان سے اتنا آگے نکلا جتنا سست جانور سست آدمی سے آگے بڑھتا ہے پھر جلدی سے میں خچر سے نیچے کود کر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا ہی تھا کہ ادھر سے عمر رضی اللہ عنہ آگئے اور وہ آپ کی خدمت میں داخل ہو کر کہنے لگے۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوسفیان ہے اللہ تعالیٰ کے بغیر عقد و عہد کے اس پر قابو عنایت فرمایا ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اُڑا دوں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ: یارسول اللہ ﷺ میں نے اس کو پناہ دی ہے عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے آپ کے سر مبارک کو پکڑا اور کہا اللہ کی قسم! آپ سے میرے سوا اور کوئی سرگوشی نہ کرے گا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق بہت اصرار کیا تو میں نے کہا۔ بس کر واے عمر رضی اللہ عنہ! اگر کوئی بنو عدی بن کعب کا آدمی ہوتا تو تم یہ باتیں نہ کرتے لیکن تم جانتے ہو کہ یہ عبد مناف کا آدمی ہے عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں انہوں نے مجھے کہا اے عباس رضی اللہ عنہ رک جاؤ! جس دن تم اسلام لائے وہ مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ میرا باپ خطاب اسلام لاتا اور اس میں صرف اتنی بات تھی کہ تمہارا اسلام لانا جناب رسول اللہ ﷺ کو خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ پسند تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے کجاوے کی طرف لے جاؤ صبح کے وقت اس کو میرے پاس لاؤ۔ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب صبح ہوئی تو میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف اسے لے کر گیا جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا اے ابوسفیان تم پر افسوس ہے کیا تیرے لئے وقت نہیں آیا کہ تو لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دے۔ ابوسفیان: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ بڑے حلیم' کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں سنیں اللہ کی قسم! میرے دل میں یہ آرہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہوتا تو اب تک کچھ فائدہ تو پہنچاتا۔ آپ نے فرمایا اے ابوسفیان! تم پر افسوس کیا تیرا وہ وقت نہیں آیا کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ ابوسفیان! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ بڑے حلیم' کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں سنئے! اللہ کی قسم! اس کے متعلق دل میں ابھی تک کچھ وسوسہ باقی ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ: تو ہلاک ہو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور اسلام قبول کر لو اس سے پہلے پہلے کہ تیری گردن اڑائی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس نے اسلام قبول کر لیا اور حق کی گواہی دی۔ اس موقعہ پر میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ابوسفیان دنیاوی فخر کو پسند کرنے والا آدمی ہے پس اس کے لئے کوئی ایسی چیز مقرر کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔ جی ہاں (میں مقرر کئے دیتا ہوں) جو ابوسفیان کے گھر داخل ہوا اس کو امن

ہے جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہے اس کو امن ہے جب میں واپس لوٹنے لگا تو فرمایا۔اے عباس رضی اللہ عنہ! اس کو وادی کے تنگ موڑ پر روکو جو لشکر کی گزرگاہ ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے لشکروں کو یہ گزرتا دیکھ لے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان کو وہیں روک رکھا جہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ وہاں سے اپنے اپنے جھنڈوں کے ساتھ قبائل گزرنے لگے۔ جب کوئی قبیلہ گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون ہیں؟ میں جواب میں کہتا یہ بنوسلیم ہیں تو وہ کہتے مجھے بنی سلیم سے کیا واسطہ۔ پھر اور قبیلہ گزرتا تو وہ پوچھتے یہ کون ہیں؟ میں نے جواب میں کہا مزینہ ہیں تو وہ جواب میں کہتے مجھے مزینہ سے کیا غرض یہاں تک کہ تمام قبائل گزرتے گئے جب کسی قبیلہ کا گزر ہوتا تو مجھ سے دریافت کرتے میں ان کو بتلاتا تو یہی کہتے مجھے بنی فلاں سے کیا غرض۔ یہاں تک کہ آپ سبز پوش دستے میں گزرے جس میں مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم تھے اور جن سے لوہے کے سوا اور کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ تو ابوسفیان بولے۔ سبحان اللہ۔ اے عباس رضی اللہ عنہ یہ کون لوگ ہیں میں نے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصارؓ کے دستہ میں ہیں۔ تو وہ بول اٹھے! ان کے مقابلے کی کسی میں ہمت نہیں۔ اللہ کی قسم اے ابوالفضل! تیرے بھتیجے کی بادشاہی آج صبح بہت بڑی ہے میں نے کہا اے ابوسفیان تم پر افسوس ہے یہ نبوت ہے تو انہوں نے کہا ہاں (یہ نبوت ہے) حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا تم اپنی قوم کے پاس جاؤ اور ان کو پیغام دو جب ابوسفیان مکہ والوں کے ہاں پہنچے تو بلند آواز سے پکارا! اے گروہ قریش! یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم پر ایسا لشکر لے کر چڑھ آئے ہیں جس کے مقابلے کی تم میں تاب نہیں۔ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے۔ اس پر ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کھڑی ہوئی اور ان کی مونچھوں سے پکڑ کر کہنے لگی اس خالص صاف رنگ والے موٹے کو قتل کر دو۔ تو قوم کا بدترین مخبر ہے۔ ابوسفیان! کہنے لگے افسوس! اے لوگو! اپنے متعلق اس عورت کے دھوکا میں مت پڑ جانا۔ یقینی بات ہے کہ وہ ایسا لشکر لے کر آئے ہیں جس کے مقابلے کی تم میں طاقت نہیں! جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے۔ انہوں نے کہا اللہ تمہیں سمجھے! تیرا گھر ہم سب کے لئے کیا کفایت کرے گا۔ ابوسفیان کہنے لگے جو اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہے اس کو امن ہے۔ (یہ متصل سند والی صحیح روایت ہے۔ اس میں مکہ کے زور سے فتح ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے اور صلح سے اس کے فتح ہونے کی نفی ہے اور یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ وہ صلح جو آپ کے اور قریش کے مابین ہوئی تھی وہ آپ کے مکہ پر چڑھائی سے پہلے منقطع ہو چکی تھی۔ ہمارے معترض کو یہ نظر نہیں آتا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ **واصباح قریش واللہ لئن دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**...... ذرا غور فرمائیں کہ قریش اگر امن وصلح میں ہوتے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ جیسا عقل ورائے والا آدمی یہ خیال نہ کرتا کہ قریش پر آپ تعرض کریں گے اور وہ اس سے ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ ناممکن بات ہے کوئی صاحب عقل کسی صاحب دین کے متعلق یہ سوچ نہیں سکتا۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو یہ کیوں فرماتے: **واللہ لئن ظفر بك**...... کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس حالت میں پالیں تو ضرور قتل کر دیں گے۔ اللہ کی قسم اس میں قریش کی بربادی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے مکہ

میں داخل ہو گئے اور ابوسفیان نے کہیں ان کو یہ جواب نہیں دیا: **وما خوفی و خوف قریش من دخول رسول اللہ ﷺ مکة' ونحن فی امان منه؟** مجھے اور قریش کو حضور ﷺ کے مکہ میں داخلے کا کیا خطرہ ہے جبکہ ہم ان سے امان میں ہیں اور آپ کے داخلے کا مقصد تو خزاعہ کا بنونفاثہ سے بدلہ دلانا ہے قریش اور دوسرے اہل مکہ سے اس کا کیا تعلق ہے۔ ابوسفیان! عباس رضی اللہ عنہ کو یہ بھی کہتے نظر نہیں آتے کہ میری گردن کیوں ماری جائے گی؟ جبکہ عباس رضی اللہ عنہ ان کو بڑی قسموں سے یہ کہہ رہے ہیں اگر انہوں نے تم پر قابو پالیا تو وہ تمہاری گردن اڑا دیں گے۔ میں تو ان کی طرف سے امن و امان میں ہوں۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے ہیں جبکہ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھا۔ یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوسفیان ہے اس پر اللہ تعالیٰ بلا عہد و پیمان قابو دے دیا ہے۔ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا بالکل انکار نہیں فرمایا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ جب ابوسفیان آپ کے پاس تھے اس وقت وہ نہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کی امان میں تھے اور نہ صلح میں۔ پھر ابوسفیان نے اس سلسلہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی جھگڑا نہیں کیا اور نہ ہی عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے جھگڑا کیا۔ بلکہ عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی کہ میں نے اس کو پناہ دی ہے آپ ﷺ نے عباس و عمر رضی اللہ عنہما کی باہمی گفتگو میں سے کسی چیز کا انکار نہیں فرمایا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اگر عباس رضی اللہ عنہ نے پناہ نہ دی ہوتی تو آپ عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ارادے سے منع نہ فرماتے یعنی قتل ابوسفیان۔ اب انصاف سے آپ ہی بتلائیں کہ کون سا صلح سے نکلنا اس کو ختم کرنے والا ہے اور صلح کا کون سا توڑنا اس سے زیادہ واضح ہوگا۔ پھر اس کے بعد ابوسفیان مکہ میں داخل ہو کر بلند آواز سے وہ بات کہتے ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ **من دخل دار ابی سفیان فهو آمن......** کہ ابوسفیان کے گھر میں داخل ہونے والے کو امن ہے اور اپنا دروازہ بند کر لینے والے کو امن ہے۔ مگر اس کے باوجود قریش ان کو یہ نہیں کہتے جناب ہمیں آپ کے گھر میں داخلے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کرنے کی کیا حاجت ہے ہم تو امن میں ہیں اور ہمیں کسی امان کی ضرورت نہیں لیکن قریش سمجھتے تھے کہ وہ پہلے امان سے نکل چکے ہیں اور صلح ٹوٹ چکی ہے ان کلمات سے ان کا خطاب کیا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ قطعاً امن میں نہ تھے۔ ان کے لئے اب ایک ہی راستہ ہے جس سے وہ امن میں داخل ہو سکتے ہیں کہ وہ اس بات کو اپنا لیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے ابوسفیان کے گھر میں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیں۔ پھر ام ہانی بنت ابی طالبؓ سے بھی ایسی روایت وارد ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا مکہ میں جب داخلہ ہوا تو اس وقت مکہ دار الحرب تھا دار امان و صلح نہ تھا۔ روایات ام ہانی رضی اللہ عنہا ملاحظہ ہو۔)

اللغات: الحمیت۔ صاف رنگ۔ الدسم۔ چربی والا۔ الحدق۔ دیکھنا۔ احاطہ کرنا۔

حاصل روایات: یہ متصل سند والی صحیح روایت ہے۔

نمبر ①: اس میں مکہ کے زور سے فتح ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے اور صلح سے اس کے فتح ہونے کی نفی ہے۔

نمبر②: اور یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ وہ صلح جو آپ کے اور قریش کے مابین ہوئی تھی وہ آپ کے مکہ پر چڑھائی سے پہلے منقطع ہو چکی تھی۔

نمبر③: ہمارے معترض کو کیا یہ نظر نہیں آتا کہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: واصباح قریش واللہ لئن دخل رسول صلی اللہ علیہ وسلم......

نمبر④: ذرا غور فرمائیں کہ قریش اگر امن و صلح میں ہوتے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ جیسا عقل و رائے والا آدمی یہ خیال نہ کرتا کہ قریش پر آپ تعرض کریں گے اور وہ اس سے ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ ناممکن بات ہے کوئی صاحب عقل کسی صاحب دین کے متعلق یہ سوچ نہیں سکتا۔

نمبر⑤: پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو یہ کیوں فرماتے واللہ لئن ظفر بك...... کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں اس حالت میں پالیں تو ضرور قتل کر دیں گے۔ اللہ کی قسم اس میں قریش کی بربادی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے مکہ میں داخل ہو گئے اور ابوسفیان نے کہیں ان کو یہ جواب نہیں دیا وما خوفي و خوف قريش من دخول رسول صلی اللہ علیہ وسلم مكة' ونحن في امان منه؟ مجھے اور قریش کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں داخلے کا کیا خطرہ ہے جبکہ ہم ان سے امان میں ہیں اور آپ کے داخلے کا مقصد تو خزاعہ کا بنو نفاثہ سے بدلہ دلانا ہے قریش اور دوسرے اہل مکہ سے اس کا کیا تعلق ہے۔

نمبر⑥: ابوسفیان! عباس رضی اللہ عنہ کو یہ بھی کہتے نظر نہیں آتے کہ میری گردن کیوں ماری جائے گی؟ جبکہ عباس رضی اللہ عنہ ان کو بڑی قسموں سے یہ کہہ رہے ہیں اگر انہوں نے تم پر قابو پالیا تو وہ تمہاری گردن اڑا دیں گے۔ میں تو ان کی طرف سے امن و امان میں ہوں۔

نمبر⑦: یہ عمر رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے ہیں جبکہ انہوں نے ابوسفیان کو دیکھا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابوسفیان ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے بلا عہد و پیمان قابو دے دیا ہے۔ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا بالکل انکار نہیں فرمایا۔ اس کی وجہ یہی تھی کہ جب ابوسفیان آپ کے پاس تھے اس وقت وہ نہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں تھے اور نہ صلح میں۔

نمبر⑧: پھر ابوسفیان نے اس سلسلہ میں عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی جھگڑا نہیں کیا اور نہ ہی عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے جھگڑا کیا۔ بلکہ عباس رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی کہ میں نے اس کو پناہ دی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی باہمی گفتگو میں سے کسی چیز کا انکار نہیں فرمایا۔

حاصل: اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اگر عباس رضی اللہ عنہ نے پناہ نہ دی ہوتی تو آپ عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ارادے سے منع نہ فرماتے یعنی قتل ابوسفیان۔ اب انصاف سے آپ ہی بتلائیں کہ کون سا صلح سے نکلنا اس کو ختم کرنے والا ہے اور صلح کا کون سا توڑنا اس سے زیادہ واضح ہوگا۔

نمبر⑨: پھر اس کے بعد ابوسفیان مکہ میں داخل ہو کر بلند آواز سے کہتے ہیں وہ بات کہتے ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے مقرر فرمائی تھی۔ من دخل دار ابی سفیان فهو آمن...... کہ ابوسفیان کے گھر میں داخل ہونے والے کو امن ہے اور

اپنا دروازہ بند کر لینے والے کو امن ہے۔ مگر اس کے باوجود قریش ان کو یہ نہیں کہتے جناب ہمیں آپ کے گھر میں داخلے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کرنے کی کیا حاجت ہے ہم تو امن میں ہیں اور ہمیں کسی آمان کی ضرورت نہیں۔

لیکن قریش سمجھتے تھے کہ وہ پہلے امان سے نکل چکے ہیں اور صلح ٹوٹ چکی ہے ان کلمات سے ان کا خطاب کیا جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ قطعاً امن میں نہ تھے۔ ان کے لئے اب ایک ہی راستہ تھا جس سے وہ امن میں داخل ہو سکتے تھے کہ وہ اس بات کو اپنا لیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی ہے ابوسفیان کے گھر میں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر لیں۔

نمبر ⑩: پھر ام ہانی بنت ابی طالب ؓ سے بھی ایسی روایت وارد ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا مکہ میں جب داخلہ ہوا تو اس وقت مکہ دار الحرب تھا دار امان و صلح نہ تھا۔ روایات ام ہانی ؓ ملاحظہ ہو۔

۵۳۲۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيْلِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ أَنَّ أُمَّ هَانِءٍ بِنْتَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَرَّ إِلَيَّ رَجُلَانِ مِنْ أَحْمَائِيْ مِنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ وَكَانَتْ عِنْدَ هُبَيْرَةَ بْنِ أَبِيْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِيِّ فَدَخَلَ عَلَيَّ أَخِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : لَأَقْتُلَنَّهُمَا . فَغَلَّقْتُ عَلَيْهِمَا بَيْتِيْ ثُمَّ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى مَكَّةَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ فِيْ جَفْنَةٍ إِنَّ فِيْهَا أَثَرَ الْعَجِيْنِ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ . فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَتَوَشَّحَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الضُّحَى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيَّ فَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا بِأُمِّ هَانِءٍ مَا جَاءَ بِكِ ؟ فَأَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الرَّجُلَيْنِ وَخَبَرَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ .

۵۳۲۸: ابومرہ عقیل بن ابی طالب کے غلام نے ام ہانی ؓ سے بیان کیا کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ مکہ کی بالائی جانب میں نازل ہوئے تو میرے پاس میرے دو دیور جن کا تعلق بنومخزوم سے تھا بھاگ کر آئے حضرت ام ہانی ؓ کی شادی ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی سے ہوئی تھی۔ میرے بھائی حضرت علی ؓ میرے پاس آئے اور کہنے لگے میں ان دونوں کو ضرور قتل کروں گا۔ میں نے (ان دونوں کو گھر میں داخل کر کے) باہر سے اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مکہ کے بالائی حصہ میں حاضر ہوئی میں نے آپ کو ایک ٹب میں غسل کرتے پایا جس میں آٹے کے اثرات تھے حضرت فاطمہ ؓ کپڑے سے غسل کے موقعہ پر آپ کو پردہ کئے ہوئے تھیں جب آپ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کپڑا لیا اور اس میں اپنے جسم مبارک کو لپیٹا پھر نماز چاشت کی آٹھ رکعت ادا فرمائی پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ام ہانی ؓ کو مرحبا اور خوش آمدید ہو۔ کیسے آمد ہوئی ہے؟ میں نے آپ کو ان دو آدمیوں کی بات اور علی ؓ کی بات بتلائی تو آپ نے فرمایا جس کو تم نے

پناہ دی اس کو ہم نے بھی پناہ دی جس کو تو نے امان دی ہم نے بھی امان دی۔

تخریج: ابوداؤد فی الجہاد باب ۱۵۵' مسند احمد ۶' ۳۴۱/۳۴۳۔

۵۳۲۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيْ مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيْلٍ عَنْ فَاخِتَةَ أُمِّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ صَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ . قَالَتْ : فَقُلْتُ : اِنِّيْ أَجَرْتُ حَمَوَيَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُفْلِتُ عَلَيْهِمَا لِيَقْتُلَهُمَا . قَالَتْ : فَقَالَ مَا كَانَ لَهُ ذٰلِكَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ الْمَخْزُوْمِيِّيْنَ لِمَكَّةَ ؟ وَلَوْ كَانَا فِيْ أَمَانٍ لَمَا طَلَبَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا فَأَمَّنَتْهُمَا أُمُّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لِيَحْرُمَ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمَا عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ تَقُلْ لَهُ مَا لَكَ اِلَى قَتْلِهِمَا مِنْ سَبِيْلٍ لِأَنَّهُمَا وَسَائِرَ أَهْلِ مَكَّةَ فِيْ صُلْحٍ وَأَمَانٍ . ثُمَّ أَخْبَرَتْ أُمُّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا كَانَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِمَا كَانَ مِنْ جِوَارِ هٰذَيْنِ الْمَخْزُوْمِيِّيْنَ . فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ وَأَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ وَلَمْ يُعَنِّفْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ اِرَادَتِهِ قَتْلَهُمَا قَبْلَ جِوَارِ أُمِّ هَانِءٍ اِيَّاهُمَا . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَوْلَا جِوَارُهَا لَصَحَّ قَتْلُهُمَا وَمُحَالٌ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ قَتْلُهُمَا وَثَمَّةَ أَمَانٌ قَائِمٌ وَصُلْحٌ مُتَقَدِّمٌ لَهُمَا وَهٰذَا دُخُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فَأَيُّ شَيْءٍ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا ؟ ثُمَّ قَدْ رَوَى أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مَا هُوَ أَبْيَنُ مِنْ هٰذَا .

۵۳۲۹: ابن ابی الذئب نے سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابو مرہ مولیٰ عقیل سے انہوں نے ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن غسل فرمایا پھر ایک کپڑے میں لپٹ کر جس کی دونوں اطراف ایک دوسرے کے خلاف ڈالنے والے تھے آپ نے آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی۔ ذرا غور فرمائیں کہ جناب علی رضی اللہ عنہ نے مکہ کے دو مخزومیوں کو قتل کرنا چاہا اگر اہل مکہ امان میں تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے قتل کے درپے نہ ہوتے اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کو انہیں امان دینے کی کیا ضرورت تھی کہ جس سے علی رضی اللہ عنہ پر ان کا قتل حرام ہو جائے۔ نمبر۲ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ نہیں کہا کہ تم ان کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اور تمام اہل مکہ صلح اور امان میں ہیں۔ پھر ام ہانی رضی اللہ عنہا نے علی رضی اللہ عنہ کے طرز عمل اور اپنے پناہ دینے کا تذکرہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی

پناہ کو تو بحال رکھا مگر علی رضی اللہ عنہ کو ام ہانی کی امان سے پہلے ان کے ارادہ قتل پر کوئی ڈانٹ ڈپٹ نہیں فرمائی۔ اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی اگر ام ہانی رضی اللہ عنہا ان کو پناہ نہ دیتیں تو ان کا قتل درست تھا۔ اگر صلح قائم ودائم تھی تو پھر ان کا قتل محال وناممکن تھا۔ اب اس سے زیادہ واضح اور کیا دلیل ہو کہ مکہ میں آپ کا داخلہ زور سے ہوا۔ پھر اس سے واضح تر روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ٨٤/٨٥، ٨٦، مسند احمد ٢/٥٣٨۔

روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

٥٣٣٠ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ مُوْسَى قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ :وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ ، وَفِيْنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ :أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِحَدِيْثٍ مِنْ حَدِيْثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ؟ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ : أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَأَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَتِيْبَةٍ فَنَظَرَ فَرَآنِيْ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ :اهْتِفْ لِيْ بِالْأَنْصَارِ وَلَا يَأْتِيْنِيْ إِلَّا أَنْصَارِيٌّ .قَالَ :فَهَتَفَ بِهِمْ حَتَّى إِذَا طَافُوْا بِهِ وَقَدْ وَبَّشَتْ قُرَيْشٌ أَوْبَاشَهَا وَأَتْبَاعَهَا فَقَالُوْا :تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيْبُوْا أُعْطِيْنَا الَّذِيْ سَأَلْنَا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ -حِيْنَ طَافُوْا بِهِ -انْظُرُوْا إِلَى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى أُحْصُدُوْهُمْ حَصَادًا حَتَّى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا فَانْطَلَقُوْا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مَا شَاءَ إِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ .فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُبِيْحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ وَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَأَغْلَقَ النَّاسُ أَبْوَابَهُمْ .وَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ فَأَتَى عَلَى صَنَمٍ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَعْبُدُوْنَهُ، وَفِيْ يَدِهِ قَوْسٌ فَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ .فَلَمَّا أَنْ أَتَى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِيْ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا . حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَى الصَّفَا فَصَعِدَ عَلَيْهَا حَتَّى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيَدْعُوْهُ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ، وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ تَحْتَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ :أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرَابَتِهٖ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ.فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :وَجَاءَهُ الْوَحْيُ بِهٖ وَكَانَ إِذَا جَاءَ لَمْ يَخْفَ عَلَيْنَا فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُقْضَى الْوَحْيُ .قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَقُلْتُمْ :أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِيْ قَرَابَتِهٖ وَرَأْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ؟ قَالُوْا :لَوْ كَانَ ذٰكَرَ .قَالَ كَلَّا إِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَيْكُمْ ، وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ ، وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَأَقْبَلُوْا يَبْكُوْنَ إِلَيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ :وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِيْ قُلْنَا إِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ . فَهٰذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُخْبِرُ أَنَّ قُرَيْشًا عِنْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَبَّشَتْ أَوْبَاشَهَا وَأَتْبَاعَهَا فَقَالُوْا :تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَإِنْ أُصِيْبُوْا أُعْطِيْنَا الَّذِيْ سَأَلْنَا وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَقَالَ لِلْأَنْصَارِ انْظُرُوْا إِلٰى أَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَأَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى احْصُدُوْهُمْ حَصَادًا حَتّٰى تُوَافُوْنِيْ بِالصَّفَا فَمَا يَشَاءُ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ مَنْ شَاءَ إِلَّا قَتَلَ وَمَا تَوَجَّهَ إِلَيْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ فَيَكُوْنُ مِنْ هٰذَا دُخُوْلًا عَلٰى أَمَانٍ ثُمَّ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْمَنُّ عَلَيْهِمْ ، وَالصَّفْحُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ .

۵۳۳۰: ثابت بنانی نے عبداللہ بن رباح سے روایت ہے کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اس وفد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے تو وہ کہنے لگے اے انصاریو! کیا میں تمہارے متعلقہ روایات میں سے ایک روایت تمہیں نہ سناؤں۔ پھر انہوں نے فتح مکہ کا تذکرہ کیا اور بتلایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ میں داخلہ فرمایا تو وہ اس طرح تھا کہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو لشکر کے ایک حصہ پر اور خالد بن ولید کو لشکر کے دوسرے حصہ پر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیدل دستے پر مقرر فرمایا۔ انہوں نے بطن وادی کا راستہ اختیار کیا۔ جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر کے ایک دستے پر تھے آپ کی نگاہ مجھ پر پڑی تو فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نے کہا اے اللہ کے نبی میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا میرے لئے انصار کو بلا لاؤ اور صرف میرے انصار ہی میرے پاس آئیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کو آواز دی گئی جب وہ سب جمع ہو گئے قریش نے اپنے اوباشوں اور بدمعاشوں کو جمع کیا وہ کہنے لگے یہ لوگ آگے بڑھتے ہیں اگر ان کو کامیابی مل گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ لوگ مارے گئے تو ہم ان کو اتنا مال دیں گے جتنا وہ ہم سے مانگیں گے۔ جب انصار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے تو

آپ نے فرمایا قریش کے اوباشوں اور چیلوں چانٹوں کو دیکھو پھر آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر رکھ کر فرمایا تم ان کو کھیتی کی طرح کاٹ ڈالو یہاں تک کہ صفا کے پاس مجھے آملو۔ پس انصار روانہ ہوئے۔ پس ہم میں سے جو بھی چاہتا جس کو قتل کرتا جاتا تھا۔ ان میں سے ایک بھی ہماری طرف متوجہ نہ ہوا ابوسفیان کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! قریش کے نوجوانوں کا خون مباح کر دیا گیا۔ آج کے دن کے بعد قریش نہ رہیں گے۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اپنے گھر کا دروازہ بند کرے وہ امان میں ہے جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہے۔ اس پر لوگوں نے اپنے گھروں کے دروازے بند کر لئے۔ جناب نبی اکرم ﷺ چلتے ہوئے حجر اسود کے پاس پہنچے اور اس کا استلام فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ بیت اللہ کے پہلو میں کھڑے ہوئے بت کے قریب آئے جس کی مشرک پوجا کرتے تھے اس وقت آپ کے دست اقدس میں کمان تھی اور اس کا سرا آپ پکڑنے والے تھے۔ جب آپ بت کے قریب پہنچے تو کمان کا سرا اس کی دونوں آنکھوں میں چبھونے لگے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا حق آگیا اور باطل بھاگ گیا بلاشبہ باطل بھاگنے والا ہے جب آپ طواف سے فارغ ہوئے تو صفا پر اس قدر بلند ہوئے کہ بیت اللہ نظر آنے لگا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی تعریفیں بیان کر کے جو چاہا دعائیں فرمائیں اس وقت انصار پہاڑی کے نیچے تھے۔ بعض انصار ایک دوسرے کو کہنے لگے آپ کو قرابت کی رغبت اور خاندان کی مہربانی نے آلیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ پر وحی کا نزول شروع ہو گیا جب آپ پر وحی آتی تھی تو ہم پر مخفی نہ رہتی تھی ہم میں سے کوئی آدمی اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سر اٹھا کر اس وقت تک نہ دیکھ سکتا تھا یہاں تک کہ وحی مکمل ہو۔ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے گروہ انصار! کیا تم نے بات کہی ہے اس آدمی کو تو اس کی قرابت داری کی رغبت اور قبیلہ پر مہربانی نے آلیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا شاید ایسا تذکرہ ہوا ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یقینی بات ہے بے شک میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور میری موت بھی تمہارے ساتھ ہے انصار رو رو کر کہہ رہے تھے اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات اور جو کچھ ہم نے کہا وہ اللہ اور اس کے رسول کے متعلق بخل کرتے ہوئے کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرنے والے اور تمہارے عذر کو قبول کرنے والے ہیں۔ (یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتلا رہے ہیں کہ قریش نے اس وقت جبکہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اپنے اوباشوں اور پیروکاروں کو ابھارا اور کہنے لگے یہ لوگ آئے ہیں اگر ان کو کامیابی ہو گئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ ہلاک ہوئے تو ہم ان کو وہ انعام دیں گے جو یہ طلب کریں گے جناب رسول اللہ ﷺ کو (وحی سے) اس کی اطلاع مل گئی تو آپ نے انصار کو کہا کہ تم قریش کے اوباشوں سے پیروکاروں کا خیال کرو اور آپ نے ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر فرمایا ان کو کھیتی کی طرح کاٹ ڈالو یہاں تک صفا کے پاس تم مجھ سے مل جاؤ۔ پس ہم میں سے جو جس کو چاہتا

قتل کررہا تھا ان میں سے کسی ایک نے بھی ہمارا سامنا نہ کیا کہ وہ اس سے امان میں داخل ہوتے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے (ابوسفیان کی درخواست) ان پر احسان ودرگزر فرمایا۔اس روایت میں سلیمان بن مغیرہ والی روایت سے کچھ اضافہ روایت یہ ہے یہ روایات قاسم بن سلام کی ہے۔)

تخریج : مسلم فی الجهاد ۸۴/۸۵/۸۶' مسند احمد ۵۳۸/۲۔

حاصل روایات : یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتلا رہے ہیں کہ قریش نے اس وقت جبکہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اپنے اوباشوں اور پیروکاروں کو ابھارا اور کہنے لگے یہ لوگ آئے ہیں اگر ان کو کامیابی ہوگئی تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر یہ ہلاک ہوئے تو ہم ان کو وہ انعام دیں گے جو یہ طلب کریں گے جناب رسول اللہ ﷺ کو (وحی سے) اس کی اطلاع مل گئی تو آپ نے انصار کو کہا کہ تم قریش کے اوباشوں سے پیروکاروں کا خیال کرو اور آپ نے ایک ہاتھ دوسرے پر مار کر فرمایا کہ ان کو کھیتی کی طرح کاٹ ڈالو یہاں تک صفا کے پاس تم مجھ سے مل جاؤ۔پس ہم میں سے جو جس کو چاہتا قتل کررہا تھا ان میں سے کسی ایک نے بھی ہمارا سامنا نہ کیا کہ وہ اس سے امان میں داخل ہوتے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے (ابوسفیان کی درخواست پر) ان پر احسان ودرگزر فرمایا۔

اس روایت میں سلیمان بن مغیرہ والی روایت سے کچھ اضافہ ہے' روایت قاسم بن سلام کی ہے۔

۵۴۳۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ مِسْكِيْنٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ :ثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حِيْنَ سَارَ اِلَى مَكَّةَ لِيَسْتَفْتِحَهَا -فَسَرَّحَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَخَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .فَلَمَّا بَعَثَهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ فَنَادَى :يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِيْبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءُوْا كَمَا كَانُوْا عَلَى مُعْتَادٍ .ثُمَّ قَالَ :اُسْلُكُوْا هٰذَا الطَّرِيْقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ أَحَدٌ إِلَّا أَيْ قَتَلْتُمُوْهُ .وَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنْ قَتْلَ يَوْمَئِذٍ الْأَرْبَعَةِ .قَالَ :ثُمَّ دَخَلَ صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْكَعْبَةَ وَهُمْ يَظُنُّوْنَ أَنَّ السَّيْفَ لَا يُرْفَعُ عَنْهُمْ ثُمَّ طَافَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَتَى الْكَعْبَةَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَا تَقُوْلُوْنَ وَمَا تَظُنُّوْنَ ؟ .فَقَالُوْا : نَقُوْلُ أَخٌ وَابْنُ عَمٍّ حَلِيْمٌ رَحِيْمٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقُوْلُ كَمَا قَالَ يُوْسُفُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ . قَالَ :فَخَرَجُوْا كَأَنَّمَا نُشِرُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ فَدَخَلُوْا فِي الْإِسْلَامِ .فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَابِ الَّذِيْ يَلِي الصَّفَا فَخَطَبَ ، وَالْأَنْصَارُ أَسْفَلَ مِنْهُ .فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَمَا إِنَّ الرَّجُلَ أَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ بِقَوْمِهِ

وَأَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِي قَرَابَتِهِ. قَالَ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَقُلْتُمْ: أَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ بِقَوْمِهِ وَأَدْرَكَتْهُ الرَّغْبَةُ فِي قَرَابَتِهِ فَمَا نَبِيٌّ أَنَا إِذًا كَلَّا وَاللَّهِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا إِنَّ الْمَحْيَا لَمَحْيَاكُمْ وَإِنَّ الْمَمَاتَ لَمَمَاتُكُمْ. قَالُوا: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْنَا إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تُفَارِقَنَا إِلَّا ضِنًّا بِك. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ صَادِقُونَ عِنْدَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ. قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا نَكَسَ نَحْرَهُ بِدُمُوعِ عَيْنَيْهِ. أَفَلَا يَرَى أَنَّ قُرَيْشًا بَعْدَ دُخُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَدْ كَانُوا يَظُنُّونَ أَنَّ السَّيْفَ لَا يُرْفَعُ عَنْهُمْ أَقْرَاهُمْ كَانُوا يَخَافُونَ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَمَّنَهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ؟ هَذَا وَاللَّهِ غَيْرُ مَخُوفٍ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّ إِلَيْهِ قَتْلَهُمْ إِنْ شَاءَ وَأَنَّ إِلَيْهِ الْمَنَّ عَلَيْهِمْ إِنْ شَاءَ وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَظْهَرَهُ عَلَيْهِمْ وَصَيَّرَهُمْ فِي يَدِهِ يَحْكُمُ فِيهِمْ بِمَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ قَبْلُ، وَمَنَّ بَعْدَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَعَفَا عَنْهُمْ. ثُمَّ قَالَ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ لَا تُغْزَى مَكَّةُ بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ أَبَدًا.

۵۳۳۱: ثابت بنانی نے روایت کو عبداللہ بن رباح سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے لئے روانہ ہوئے تو آپ نے ابوعبیدہ بن جراح' زبیر بن العوام' خالد بن ولید رضی اللہ عنہم کی سرکردگی میں لشکر روانہ فرمائے۔ جب ان کو روانہ کیا جا چکا تو آپ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تم انصار کو آواز دو۔ انہوں نے اے نصار کے گروہ! کہہ کر آواز دی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنو! وہ اپنی عادت کے مطابق آئے پھر آپ نے فرمایا تم اس راستہ سے چلو۔ جس کا سامنا ہو اسے قتل کر دو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے اللہ تعالیٰ نے فتح عنایت فرمائی۔ اس میں قتل ہونے والے چار آدمی تھے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قریشی مشرک سردار کعبہ میں داخل ہو گئے ان کا خیال یہ تھا کہ وہ قتل سے نہ بچ سکیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر کعبہ شریف کے پاس آئے اور دروازے کی چوکھٹ کی دونوں جانبیں پکڑ کر فرمایا تم کیا کہتے اور کیا گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا آپ بھائی ہیں اور مہربان حوصلہ مند چچا کے بیٹے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں وہی بات کہتا ہوں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمائی تھی: ﴿لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (یوسف: ۹۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں وہ بیت اللہ سے اس طرح نکلے گویا وہ قبور سے اٹھے ہیں۔ پھر وہ اسلام لے آئے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے قریبی دروازہ سے نکلے اور آپ نے صفا پر خطبہ دیا۔ انصار نچلی جانب وادی میں تھے وہ کہنے لگے اس شخص کو اپنی قوم پر نرمی نے آلیا اور قوم کی طرف میلان نے پالیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی اتاری۔ آپ نے فرمایا: اے انصار! کیا تم نے یہ کہا: اخذته الرافة بقومه وادركته الرغبة في قرابته۔ اس صورت میں تو میں نبی نہ ہوں گا اللہ کی قسم میں اللہ تعالیٰ کا سچا رسول ہوں۔ میرا جینا مرنا تمہارے ساتھ ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم یہ بات آپ کی جدائی کے خطرے سے بخل کرتے ہوئے کہی۔ آپ نے فرمایا تم اللہ اور اس کے رسول کے ہاں سچے ہو۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جس کا سینہ آنکھوں کے آنسوؤں کی وجہ سے جھکا نہ ہو۔

حاصل روایات: کیا اس معترض کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ میں داخلہ کے بعد کفار قریش کا گمان یہی تھا کہ وہ تلوار کی کاٹ سے بچ نہ سکیں گے یہ کس طرح ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وہ امن وامان میں ہوں اور پھر ڈر رہے ہوں اللہ کی قسم! یہ موقعہ تو آپ سے پھر ڈرنے کا نہیں تھا۔ لیکن وہ سمجھ گئے کہ آپ کی مرضی ہے کہ خواہ ان کو قتل کر دیں یا احسان کر کے چھوڑ دیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو غلبہ دیا اور آپ کے قابو میں کر دیا ہے ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو پہلے یا بعد حکم دیا اسی طرح عمل پیرا ہوں گے اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو معاف کر دیا پھر ان کو یہ بھی فرمایا۔ آج کے دن کے بعد مکہ میں لڑائی نہ کی جائے گی۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۵۳۳۲ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْبَرْصَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى مَكَّةُ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ أَبَدًا . قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ :تَفْسِيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّهُمْ لَا يَكْفُرُوْنَ أَبَدًا فَلَا يُغْزَوْنَ عَلَى الْكُفْرِ ، هٰذَا لَا يَكُوْنُ إِلَّا وَدُخُوْلُهٗ إِيَّاهَا دُخُوْلُ غَزْوٍ .ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ صَبْرًا .

۵۳۳۲: شعبی نے حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس دن کہ مکہ فتح ہوا آج کے بعد کبھی مکہ پر لڑائی کے لئے چڑھائی نہ کی جائے گی۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مکہ والے کبھی کفر اختیار نہ کریں گے کہ ان سے کفر کو ہٹانے کے لئے جہاد کرنا پڑے۔ پھر آپ نے فرمایا آج کے دن کے بعد کوئی قرشی قید میں جکڑ کر قتل نہ کیا جائے گا۔

تخریج: ترمذی فی السیر باب ۴۵' مسند احمد ۴۱۲/۳' ۴' ۲۱۳' ۳۴۳/۲۱۳۔

۵۳۳۳ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيْعٍ :سَمِعْتُ مُطِيْعًا يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ :لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . قَالَ :فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ دِمَاءَ قُرَيْشٍ إِنَّمَا حُرِّمَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَتُهُ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهِمْ .ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ خُطْبَةً بَيَّنَ فِيهَا حُكْمَ مَكَّةَ قَبْلَ دُخُوْلِهِ إِيَّاهَا وَحُكْمَهَا وَقْتَ دُخُوْلِهِ إِيَّاهَا وَحُكْمَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ .

۵۳۳۳: شعبی نے عبداللہ بن مطیع سے نقل کیا کہ میں نے مطیع سے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا آج کے بعد قیامت تک کوئی قرشی پکڑ جکڑ کر قتل نہ کیا جائے گا۔ اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ قریش کے خون اس دن کے بعد حرام ہوئے اس دن ان کے خون جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے حرام نہ تھے۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اس میں مکہ میں داخلے سے پہلے جو اس کا حکم تھا وہ بتلایا اور داخلہ کے وقت اور بعد کا حکم بتلایا۔ جیسا کہ یہ روایت دلالت کر رہی ہے عمرو بن عون کی روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ۸۸' دارمی فی الدیات باب ۲٤' مسند احمد ۳' ٤١٢' ٤' ۲۱۳۔

۵۳۳۴ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنِ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ ، وَالْأَرْضَ ، وَالشَّمْسَ ، وَالْقَمَرَ وَوَضَعَهَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْأَخْشَبَيْنِ ثُمَّ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدُهَا .فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَّا الْإِذْخِرَ .

۵۳۳۴: عمرو بن عون بن اسماعیل بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اس دن سے حرام قرار دیا جس دن کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور سورج اور چاند کو پیدا کیا اور مکہ کو ان دو اخشبین کے درمیان رکھا پھر یہ میرے علاوہ کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور میرے لئے بھی دن کے ایک خاص وقت میں حلال ہوا۔ اس کے گھاس کو نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے درخت کو کاٹا جائے اور نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے سوائے اس آدمی کے جس کی گم ہوئی ہو۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مگر اذخر گھاس (آپ نے فرمایا مگر اذخر)

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۷٦' والعلم باب ۳۹' والصید باب ۹' المغازی باب ۵۳' مسلم فی الحج ٤٤٥ / ٤٤٠' ابو داؤد فی المناسك باب ۷۹ / ۹۵' نسائی فی الحج باب ۱۱۰ / ۱۲۰' مسند احمد ۱ / ۱۱۹' ۳ / ۱۹۹۔

۵۳۳۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا شُرَيْحٍ الْكَعْبِيَّ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ

حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا ، فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ قَدْ أُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أَحَلَّهَا لِيْ سَاعَةً .

۵۳۳۵: سعید مقبری کہتے ہیں کہ میں نے ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا لوگوں نے اس کو حرام نہیں کیا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اس میں کوئی خون نہ بہائے اور نہ کسی درخت کو کاٹے' اگر کوئی بتکلف رخصت رخصت بنانے کی کوشش کرے (تو اسے کہتا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اللہ کے رسول کے لئے حلال کیا اور وہ بھی دن کی ایک گھڑی کے لئے' لوگوں کے لئے اس کو حلال نہیں کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الدیات باب١٣' مسند احمد ٦/٣٨٥۔

۵۳۳۶ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ : لَمَّا بَعَثَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ الْبَعْثَ إِلَى مَكَّةَ لِغَزْوِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَتَاهُ أَبُوْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيُّ فَكَلَّمَهُ بِمَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى نَادِي قَوْمِهِ فَجَلَسَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَ عَمَّا حَدَّثَ عَمْرَو بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّا جَاءَ بِهِ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ .قَالَ :قُلْتُ لَهُ : إِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ عَدَتْ خُزَاعَةُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَتَلُوْهُ بِمَكَّةَ وَهُوَ مُشْرِكٌ .قَالَ : فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا خَطِيْبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ ، وَالْأَرْضَ فَهِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ تَحِلَّ لِيْ إِلَّا هٰذِهِ السَّاعَةَ غَضَبًا أَلَا ثُمَّ عَادَتْ كَحُرْمَتِهَا أَلَا فَمَنْ قَالَ لَكُمْ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَحَلَّهَا فَقُوْلُوْا :إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهِ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ .يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ كُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ فَقَدْ قَتَلْتُمْ قَتِيْلًا لَأَدِيَنَّهُ فَمَنْ قُتِلَ بَعْدَ مَقَامِيْ هٰذَا فَهُوَ بِخَيْرِ نَظَرَيْنِ إِنْ أَحَبَّ فَدَمُ قَاتِلِهِ وَإِنْ أَحَبَّ فَعَقْلُهُ . قَالَ :انْصَرِفْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَنَحْنُ أَعْلَمُ بِحُرْمَتِهَا مِنْكَ إِنَّهَا لَا تَمْنَعُ سَافِكَ دَمٍ وَلَا مَانِعَ حُرْمَةٍ لَا خَالِعَ طَاعَةٍ .قَالَ :قُلْتُ قَدْ كُنْتُ شَاهِدًا وَكُنْتَ غَائِبًا وَقَدْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُبَلِّغَ شَاهِدُنَا غَائِبَنَا قَدْ اَبْلَغْتُكَ .

۵۳۳۶: سعید بن مقبری نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جب عمرو بن سعید نے عمروہ ابن زبیر کے خلاف فوج کشی کے لئے مکہ لشکر بھیجا تو ابوشریح اس کے پاس گئے اور اس سے بات کرتے ہوئے وہ بات بتلائی جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی پھر وہاں سے نکل کر اپنی قوم کی مجلس میں پہنچے اور بیٹھ گئے میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے پاس بیٹھ گیا اوانہوں نے وہ روایت بیان کی جو عمرو بن سعید کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر کے سنائی تھی اور پھر عمرو بن سعید نے جو اس کا جواب دیا۔ (وہ بھی ذکر کیا)۔ ابوشریح کہنے لگے میں اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جبکہ آپ نے مکہ فتح کیا جبکہ فتح کے دن کی صبح ہوئی تو بنوخزاعہ نے بنو ہذیل کے ایک آدمی پر زیادتی کرتے ہوئے اس کو مکہ میں شرک کی حالت میں قتل کر ڈالا۔

ابوشریح کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مکہ کو آسمان و زمین کی پیدائش سے حرام کیا ہے اور وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے حلال نہیں کہ وہ اس میں خون ریزی کرے اور اس کے درخت کو کاٹے اور یہ کسی کے لئے مجھ سے پہلے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد کسی کے لئے حلال نہ ہوگا اور میرے لئے بھی اسی ایک گھڑی کے لئے حلال ہوا اور اس کا مقصد بھی غضب الٰہی کا قریش پر ظاہر کرنا مقصود تھا۔

خبردار! پھر اس کی حرمت پہلے کی طرح واپس لوٹ آئی۔

خبردار! جو شخص تم سے کہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حلال کیا تو اس کو جواب دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس کو حلال کیا ہے۔ تیرے لئے اس کو حلال نہیں کیا۔

اے گروہ خزاعہ اپنے ہاتھ روک لو۔ تم نے ایک آدمی مار ڈالا ہے میں ضرور اس کی دیت ادا کروں گا۔ جس آدمی نے میرے خطبے کے بعد قتل کیا۔ اس کو دو میں سے ایک چیز اختیار کرنا ہوگی اگر وہ پسند کرے تو اپنے قاتل کا خون بہا ادا کر دے اور اگر پسند کرے تو اس کی دیت ادا کرے۔

ابوشریح کہتے ہیں کہ (یہ بات سن کر وہ کہنے لگا) اے شیخ واپس چلے جاؤ۔ ہم اس کی حرمت کو تم سے زیادہ جانتے ہیں وہ (مکہ) خون بہانے والے حرمت سے روکنے والے اور باغی (کو پکڑنے) کے لئے مانع نہیں میں نے کہا میں تو وہاں موجود تھا اور تو غائب تھا اور ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے کہ ہم موجودین غائبین کو پہنچا دیں میں نے آپ کا حکم پہنچا دیا۔

۵۳۳۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامِ الرُّعَيْنِيُّ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ اَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ حِيْنَ قَطَعَ بَعْثًا اِلٰى مَكَّةَ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ . يَا هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَكَّةَ حَرَامٌ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَحَلَّ لِی الْقِتَالَ بِهَا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَلَعَلَّهُ اَنْ يَكُوْنَ بَعْدِیْ رِجَالٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْقِتَالَ بِهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ فَقُوْلُوْا :اِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِرَسُوْلِهٖ وَلَمْ يُحِلَّهَا لَكَ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ .وَلَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيُبَلِّغْ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ مَا حَدَّثْتُكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .قَالَ عَمْرٌو :اِنَّكَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَقَدْ هَمَمْتُ بِكَ قَالَ :اَمَا وَاللّٰهِ لَاَتَكَلَّمَنَّ بِالْحَقِّ وَاِنْ شَدَدْتَ رِقَابَنَا .

۵۳۳۷: سعید مقبری بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ وہ عمرو بن سعید کو فرما رہے تھے اور وہ منبر پر بیٹھا تھا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اس نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑائی کے لئے لشکر روانہ کیا۔

اے صاحب! میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام قرار دیا ہے اس کو لوگوں نے حرام قرار نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ نے میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی میں لڑائی کو جائز قرار دیا اور ممکن ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ اس میں لڑائی کو جائز و حلال قرار دیں تو جو ایسا کرے اس سے کہو! بے شک اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال قرار دیا تمہارے لئے حلال قرار نہیں دیا (اور فرمایا) تم میں سے جو موجود ہیں وہ غائب لوگوں کو یہ بات پہنچا دیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہ فرمائی ہوتی کہ حاضر غائب کو پہنچا دے تو میں تمہیں یہ بات نہ کہتا۔ عمرو بن سعید یہ سن کر کہنے لگا۔ تم بوڑھے ہو گئے جس کی وجہ سے تمہاری عقل سٹھیا گئی ہے۔ میں تو تمہیں سزا دینے کا پختہ ارادہ کر چکا۔ حضرت ابوشریح فرمانے لگے ہم ضرور بضرور حق بات کہیں گے خواہ تم ہماری مشکیں کس دو۔

۵۳۳۸ :حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثٍ فَهْدٍ الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۵۳۳۸: ابوسعید مقبری کہتے ہیں کہ حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۳۹ :حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ قَالَ :اَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَجُوْنِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللّٰهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللّٰهِ اِلَى اللّٰهِ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَمَا اُحِلَّتْ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَهِیَ بَعْدَ سَاعَتِهَا هٰذِهٖ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

۵۳۳۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجون پہاڑ پر کھڑے ہوئے پھر فرمایا اللہ کی قسم! بے شک اللہ تعالیٰ کی زمین پر تو سب سے بہتر زمین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پیاری زمین ہے مجھ سے پہلے کسی کے لئے اور نہ میرے بعد کسی کے لئے یہ حلال ہوگی اور میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوئی اب اس گھڑی کے بعد قیامت تک کے لئے حرام ہے۔

۵۳۴۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ وَأَبُوْ سَلَمَةَ قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۳۴۰: حماد بن سلمہ نے محمد بن عمرو سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۴۱ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَتَلَتْ هُذَيْلٌ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ بِقَتِيْلٍ كَانَ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .قَالَ :فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِيْ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَإِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا يُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدِهَا .

۵۳۴۱: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ کو فتح کر دیا تو ہذیل نے بنولیث کا ایک آدمی مار ڈالا اور یہ قتل اس آدمی کے بدلے کیا جو زمانہ جاہلیت میں بنو ہذیل کا ہوا تھا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھیوں کو دفع کر دیا اور اپنے رسول اور ایمان والوں کو مکہ پر غلبہ دیا یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا اور میرے بعد بھی کسی کے لئے حلال نہ ہوگا میرے لئے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال کیا گیا۔ پس بلاشبہ وہ یہی گھڑی ہے جو حرام کی گئی اس کے درخت کو نہ کاٹا جائے گا اور نہ اس کے کانٹے کو توڑا جائے گا اور نہ اس کی گری پڑی چیز کو اٹھایا جائے گا سوائے اس آدمی کے جس کی گم کردہ ہو۔

تخريج : بخاری فی العلم باب۳۹' والشروط باب۱۵' مسلم فی الحج ٤٤٧' ابو داؤد فی المناسك باب۸۹' والجهاد باب۱۵٦' مسند احمد ۲۳۸/۲' ۳۲۳/٤۔

۵۳۴۲ :حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ أَهْلِ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَقَالَ لَا يُلْتَقَطُ ضَالَّتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ . أَفَلَا يَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَ بِهٖ فِيْ خُطْبَتِهٖ هٰذِهٖ أَنَّ

اللّٰهَ تَعَالٰى أَحَلَّ لَهُ مَكَّةَ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ عَادَتْ حَرَامًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .فَلَوْ كَانَ لَا حَاجَةَ بِهٖ اِلَى الْقِتَالِ فِىْ تِلْكَ السَّاعَةِ اِذًا لَكَانَتْ فِىْ تِلْكَ السَّاعَةِ ، وَفِيْمَا قَبْلَهَا وَفِيْمَا بَعْدَهَا عَلٰى مَعْنًى وَاحِدٍ وَكَانَ حُكْمُهَا فِىْ تِلْكَ الْاَوْقَاتِ كُلِّهَا حُكْمًا وَاحِدًا .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :اِنَّمَا أُبِيْحَ لَهٗ اِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا لَا غَيْرُ .قِيْلَ لَهٗ :وَأَيُّ حَاجَةٍ بِهٖ اِلٰى اِظْهَارِ السِّلَاحِ اِذَا كَانَ لَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يُقَاتِلَ بِهٖ أَحَدًا فِيْهَا ؟ هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا وَلَا يَجُوْزُ اِظْهَارُ السِّلَاحِ بِهَا اِلَّا وَهُوَ مُبَاحٌ لَهُ الْقِتَالُ بِهٖ .وَقَدْ بَيَّنَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ فِىْ حَدِيْثِهِ الَّذِىْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْفَصْلِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ هٰذَا الْمَعْنٰى فَقَالَ فِيْهِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا أَحَلَّ لِىَ الْقِتَالَ فِيْهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ . أَفَيَجُوْزُ لَهٗ أَنْ يَحِلَّ لَهٗ قِتَالَ مَنْ هُوَ فِىْ هُدْنَةٍ مِنْهُ وَأَمَانٍ ؟ هٰذَا لَا يَجُوْزُ .ثُمَّ قَدْ كَانَ دُخُوْلُهٗ اِيَّاهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُخُوْلَ مُحَارِبٍ لَا دُخُوْلَ آمِنٍ لِاَنَّهٗ دَخَلَهَا وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ .

۵۳۴۲: حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ۔البتہ انہوں نے یہ کہا بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے اہل مکہ سے ہاتھی والوں کو روک دیا اور یہ بھی کہا۔ اس کی گری پڑی چیز کو وہی اٹھا سکتا ہے جس کی گم ہوئی ہو۔ کیا معترض کو یہ معلوم نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس خطبہ میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو دن کی ایک گھڑی میں حلال کیا پھر اس کی حرمت قیامت تک کے لئے لوٹ کر آئی اگر اس موقعہ پر قتال کی حاجت نہ ہوتی تو اس گھڑی اور اس سے پہلے اور اس کے بعد اوقات اس کا تو مفہوم ایک ہی تھا اور اس کا حکم ان تمام اوقات میں ایک ہی تھا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ کے لئے اس لئے مباح ہوا تا کہ اسلحہ کو ظاہر کر سکیں اس کے علاوہ کوئی مقصد نہ تھا۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اسلحہ کے اظہار کی آخر کیا ضرورت تھی جبکہ اس کے ساتھ کسی کو لڑنے کی اجازت ہی نہ تھی؟ ہمارے نزدیک تو یہ بات ناممکن ہے اسلحہ کا اظہار بھی وہاں اس کو جائز ہے جس کے لئے قتال مباح ہو اور شروع باب میں اسی معنی کی روایت ابو سعید مقبری سے گزر چکی جس میں یہ مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں قتال کو دن کی ایک گھڑی میں حلال کیا ہے یہ کیوں کر جائز ہے کہ ادھر تو وہ لوگ امان اور صلح میں ہوں اور ادھر ان سے قتال کیا جائے یہ ہرگز جائز نہیں۔ آپ کا مکہ میں داخل ایک محارب کی طرح تھا امن کا داخلہ نہ تھا کیونکہ آپ کے سر مبارک پر مغفر (خود) رکھا ہوا تھا۔ جیسا اس روایت میں ہے۔

تخریج : بخاری فی العلم باب ۳۹' مسلم فی الحج ۴۴۷' ابو داؤد فی المناسك باب ۸۹' مسند احمد ۲۳۸/۲۔

۵۳۴۳ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ

الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ .فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوْهُ .قَالَ مَالِكٌ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا .

۵۳۴۳:ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح والے سال جب مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا جب آپ نے اس کو اتارا تو ایک شخص آ کر عرض کرنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ابن خطل ہے جو کعبہ شریف کے پردوں سے لٹکا ہوا ہے آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو۔
امام مالک کہتے ہیں کہ ابن شہاب نے بتلایا کہ اس دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں نہ تھے۔

تخريج : بخاری فی الصید ۱۸' والجهاد باب ۱٦۹' والمغازی باب ٤٨' واللباس باب ۱۷' مسلم فی الحج ٤٥٠' ابو داؤد فی الجهاد باب ۱۱۷' ترمذی فی الجهاد باب ۱۸' نسائی فی المناسك باب ۱۰۷' ابن ماجه فی الجهاد باب ۱۸' دارمی فی المناسك باب ۸۸' والسير باب ۲۰' مالك فی الموطا ۲٤۷' فی الحج مسند احمد ۳/ ۱۰۹۔

۵۳۴۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا . وَقِيْلَ :اِنَّهٗ دَخَلَهَا وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

۵۳۴۴:ابوالولید نے مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اس میں یہ الفاظ نہیں کہ آپ اس وقت حالت احرام میں نہ تھے اور یہ بھی کہا گیا کہ جب آپ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ سیاہ پگڑی پہنے ہوئے تھے۔

۵۳۴۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

۵۳۴۵:ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ پگڑی پہن رکھی تھی۔

تخريج : مسلم فی الحج ٤٥١/ ٤٥٤' ابو داؤد فی اللباس باب ٦' ۲۰' ترمذی فی اللباس باب ۱۱' والجهاد باب ۹' تفسير سوره ۲/٦۹' نسائی فی المناسك باب ۱۰۷' والزينه باب ۱۰۹' ابن ماجه فی اللباس باب ۱٤' والجهاد باب ۲۲' دارمی فی المناسك باب ۸۸' مسند احمد ۳' ۳٦۳' ٤'

-۳۰۷

۵۳۴۶ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۳۴۶: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۳۴۶ : حَدَّثَنَا فَهْدُ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .

۵۳۴۷: حماد بن مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں جب داخل ہوئے تو آپ سیاہ عمامہ پہنے ہوئے تھے۔

تخریج : مسلم فی الحج ٤٥١ / ٤٥٤ ' ابن ماجه فی اللباس باب ١٤ ' ١٥ ' والجهاد باب ٢٢ ۔

۵۳۴۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ دُخُوْلِهٖ إِيَّاهَا غَيْرَ مُحَارِبٍ إِذًا لَمَّا دَخَلَهَا .وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوَى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْلَالَ اللّٰهِ مَكَّةَ لَهٗ كَمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ قَدْ مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يَدْخُلُوا الْحَرَمَ غَيْرَ مُحْرِمِيْنَ .

۵۳۴۸: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخلہ کے وقت محارب نہ ہوتے تو مکہ میں داخلہ کی ضرورت نہ تھی یہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جوان رواۃ میں سے ہیں جنہوں نے یہ روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو ان کے لئے حلال کر دیا تھا جیسا کہ ہم نے ابھی روایت نقل کی ہے۔حالانکہ حرم کی سرزمین میں بلا احرام داخلہ ممنوع ہے۔

بلا احرام دخول مکہ کی ممانعت کی روایات:

۵۳۴۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ مَكَّةَ إِلَّا مُحْرِمًا .

۵۳۴۹: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کوئی آدمی بلا احرام مکہ میں داخل نہ ہو۔

۵۳۵۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :قَالَ عَطَاءٌ قَالَ :ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَا عُمْرَةَ عَلَى الْمَكِّيِّ اِلَّا اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْحَرَمِ فَلَا يَدْخُلُهُ اِلَّا حَرَامًا . فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :فَاِنْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ مَكَّةَ قَرِيْبًا ؟ قَالَ :نَعَمْ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ وَيَجْعَلُ مَعَ قَضَائِهَا عُمْرَةً .

۵۳۵۰: عطاء کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کی آدمی کے عمرہ کی صورت یہ ہے کہ وہ حرم سے باہر جائے پھر احرام سے مکہ میں داخل ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے سوال کیا اگر کوئی آدمی نکل کر مکہ کے قریبی علاقہ میں جائے تو انہوں نے فرمایا تب بھی احرام لازم ہے وہ اپنی ضرورت بھی پوری کرے اور عمرہ بھی ادا کرے۔

۵۳۵۱ :حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ تَاجِرٌ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَهُوَ مُحْرِمٌ . فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا اَنَّ اِحْلَالَ اللّٰهِ اِيَّاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ لِحَاجَتِهِ اِلَى الْقِتَالِ مِنْهَا لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنَ النَّاسَ جَمِيْعًا اِلَّا سِتَّةَ نَفَرٍ وَذَكَرَ فِيْ ذٰلِكَ

۵۳۵۱: عطاء بن ابی رباح نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کوئی تاجر اور طالب حاجت بھی مکہ میں بلا احرام داخل نہیں ہوسکتا۔ ان روایات سے یہ دلالت مل گئی کہ دخول مکہ کے لئے احرام ضروری ہے آپ کا بلا احرام داخلہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاجت قتال کی وجہ سے حلال کیا اور قتال کے لئے بلا احرام ہونا لازم ہے۔ فلا جدال) اگر کوئی معترض کہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کو امن دیا مگر چھ آدمی مستثنیٰ تھے اور یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے دخول مکہ کے لئے احرام ضروری ہے آپ کا بلا احرام داخلہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے مکہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حاجت قتال کی وجہ سے حلال کیا اور قتال کے لئے بلا احرام ہونا لازم ہے۔ فلا جدال)

[illegible]: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کو امن دیا مگر چھ آدمی مستثنیٰ تھے اور یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

فتح مکہ کے دن مباح الدم (جن کا خون حلال تھا) چھ افراد:

۵۳۵۲ :مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةَ بْنَ أَبِيْ جَهْلٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَطَلٍ وَمِقْيَسَ بْنَ صَبَابَةَ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ سَرْحٍ .فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُتِيَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا وَكَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ.وَأَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صَبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ .وَأَمَّا عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِيْ جَهْلٍ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ رِيْحٌ عَاصِفٌ فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ لِأَهْلِ السَّفِيْنَةِ أَخْلِصُوْا فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا .فَقَالَ عِكْرِمَةُ :وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِيْ فِي الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ لَمْ يُنَجِّنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ أَنْجَيْتَنِيْ مِمَّا أَنَا فِيْهِ أَنِّيْ آتِيَ مُحَمَّدًا ثُمَّ أَضَعُ يَدِيْ فِيْ يَدِهِ فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيْمًا فَأَسْلَمَ .قَالَ :وَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ سَرْحٍ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتّٰى أَوْقَفَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ :فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبٰى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ .ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ يَقُوْمُ إِلٰى هٰذَا حِيْنَ رَآنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلَهُ.قَالُوْا :مَا دَرَيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ فَهَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ .فَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ أَنْ تَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ عَيْنٍ .

۵۳۵۲: اسباط بن نصر کہتے ہیں کہ سدی کا زعم یہ ہے کہ مصعب بن سعد نے اپنے والد سے یہ بات نقل کی ہے کہ جب فتح مکہ کا دن آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے تمام لوگوں کو امن دیا سوائے چار مردوں اور دو عورتوں کے۔ ان کے متعلق فرمایا ان کو قتل کر ڈالو خواہ یہ کعبہ کے پردوں سے لٹکنے والے ہوں: نمبر① عکرمہ بن ابی جہل۔ نمبر② عبداللہ بن خطل۔ نمبر③ مقیس بن ضبابہ۔ نمبر④ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔

تشریح عبداللہ بن خطل کو کعبہ کے پردوں سے لپٹا پایا گیا سعید بن حریث اور عمار بن یاسرؓ دونوں اس کی طرف دوڑے سعید آگے نکل گئے وہ زور میں زیادہ تھے اور اس کو قتل کر دیا اور مقیس بن ضبابہ کو لوگوں نے بازار میں پا کر قتل کر دیا باقی عکرمہ (یمن کی طرف) کشتی میں سوار ہو کر چل دیئے طوفان آ گیا کشتی والے ایک دوسرے کو کہنے لگے خالص کر کے اللہ کو پکارو تمہارے معبود یہاں کام نہیں دیتے۔ عکرمہ کہنے لگے۔ اگر یہ سمندر میں بچا نہیں سکتے تو خشکی میں بھی بچا نہیں سکتے۔ خشکی میں بھی وہی بچا سکتا ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں اگر تو مجھے اس طوفان سے بچالے گا تو میں محمد ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دوں گا میں امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے مہربانی سے معاف فرما دیں گے۔ پس وہ اسلام لے آئے۔ باقی عبداللہ بن ابی

سرح' حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہاں چھپ گیا جب جناب نبی اکرم ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ کو بیعت کر لیجئے۔ راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا۔ ہر مرتبہ آپ نگاہ کو دور کر لیتے پھر تین مرتبہ کے بعد اس کو بیعت کر لیا۔

پھر صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا آدمی نہ تھا کہ اس کی طرف اٹھ کر اس وقت اس کو قتل کر ڈالتا جبکہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ روک لیا تھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی بات ہم بوجھ نہیں سکے۔ آپ نے ہماری طرف آنکھ سے کیوں اشارہ نہ کر دیا آپ نے فرمایا۔ کسی نبی کی آنکھ بھی خیانت کرنے والی نہیں ہوتی۔ (یعنی وہ کسی چیز کو نظر چرا کر نہیں دیکھتے)

تخریج : بخاری فی الصید باب۱۸' والجهاد باب۱۶۹' المغازی باب۴۸' مسلم فی الحج ۴۵۰' ابو داؤد فی الجهاد باب۱۱۷' ترمذی فی الجهاد باب۱۸' نسائی فی الحج باب۱۰۷' والتحریم باب۱۴' دارمی فی المناسك باب۸۸' والسیر باب۱۹' مالك فی الحج ۲۴۷' مسند احمد ۱۶۴/۳' ۱۸۶' ۴۲۳/۴۔

۵۳۵۳ :حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قِيْلَ لَهُ :هٰذَا مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ أَظْفَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ .أَلَا يَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ صَالَحَ أَوَّلًا قَدْ كَانَ دَخَلَ فِيْ صُلْحِهِ ذٰلِكَ هٰؤُلَاءِ السِّتَّةُ النَّفَرُ وَأَنَّ دِمَاءَ هُمْ قَدْ حَلَّتْ بَعْدَ ذٰلِكَ بِأَسْبَابٍ حَدَثَتْ مِنْهُمْ بَعْدَ الصُّلْحِ وَكَذٰلِكَ أَبُوْ سُفْيَانَ أَيْضًا كَانَ فِي الصُّلْحِ .ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَتَاهُ بِهِ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ قَدْ أَمْكَنَ اللّٰهُ مِنْهُ بِغَيْرِ عَقْدٍ وَلَا عَهْدٍ .فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَجَارَهُ الْعَبَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَقْنِ دَمِهِ لِجِوَارِهِ .وَكَذٰلِكَ هُبَيْرَةُ بْنُ أَبِيْ وَهْبٍ الْمَخْزُوْمِيُّ وَابْنُ عَمِّهِ اللَّذَانِ كَانَا لَحِقَا بَعْدَ دُخُوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ إِلٰى أُمِّ هَانِءٍ بِنْتِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَرَادَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَقْتُلَهُمَا وَقَدْ كَانَا دَخَلَا فِي الصُّلْحِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَدْ حَلَّتْ دِمَاؤُهُمَا بَعْدَ ذٰلِكَ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُمَا حَتّٰى أَجَارَتْهُمَا أُمُّ هَانِءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَرُمَتْ بِذٰلِكَ دِمَاؤُهُمَا .وَكَذٰلِكَ مَنْ لَمْ يَدْخُلْ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَا مَنْ لَمْ يُغْلِقْ عَلَيْهِ بَابَهُ قَدْ كَانَ دَخَلَ فِي الصُّلْحِ الْأَوَّلِ عَلٰى غَيْرِ اِشْتِرَاطٍ عَلَيْهِ فِيْهِ دُخُوْلُ دَارِ أَبِيْ سُفْيَانَ وَلَا بِغَلْقِ بَابِ نَفْسِهِ عَلَيْهِ ثُمَّ حَلَّ دَمُهُ بَعْدَ الصُّلْحِ الْأَوَّلِ بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .

۵۳۵۳: ابوامیہ نے احمد بن فضل سے روایت کی اور پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ یہ معاملات تو اس وقت سے متعلق ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر فتح و کامیابی عنایت فرمادی۔ ذرا غور تو کرو۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابتداء میں صلح کی یہ چھ لوگ بھی صلح میں داخل تھے ان کے خون ان اسباب کی وجہ سے حلال ہوئے ہیں جن کا ارتکاب انہوں نے صلح کے بعد کیا ہے اسی طرح ابوسفیان بھی صلح میں داخل تھا (جب صلح توڑ دی) تو عمر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت کہا جب ابو سفیان کو عباس ؓ لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوسفیان دشمن خدا پر اللہ تعالیٰ بلا عہد و معاہدہ قابو عنایت فرمایا ہے مجھے اس کے قتل کی اجازت دیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ان کے خون کی حفاظت کے لئے عباس ؓ نے ان کو پناہ دی اپنے قرب کی وجہ سے۔ اسی طرح ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اور اس کا ابن عم جنہوں نے ام ہانی ؓ کے ہاں پناہ لی یہ داخلہ مکہ کے بعد کی بات ہے حضرت علی ؓ ان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ یہ دونوں بھی پہلی صلح میں تو محفوظ دم تھے پھر ان کے خون بعد میں ان کی حرکات کی وجہ سے مباح ہوئے یہاں تک کہ ام ہانی ؓ نے پناہ دی تو تب وہ محفوظ الدم بنے۔ اسی طرح وہ لوگ جو ابوسفیان کے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل نہ ہوئے اور نہ انہوں نے اپنے دروازے بند کئے وہ پہلی صلح میں تو بلا شرط داخل تھے کہ ابوسفیان کے گھر میں داخلہ یا دروازہ بند کرنا پھر صلح کے بعد انہوں نے ایسے اسباب پیدا کئے جو ان کے خون کو مباح کرنے والے تھے۔

جواب: یہ معاملات تو اس وقت سے متعلق ہیں جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان پر فتح و کامیابی عنایت فرمادی۔

ذرا غور تو کرو۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابتداء میں صلح کی یہ چھ لوگ بھی صلح میں داخل تھے ان کے خون ان اسباب کی وجہ سے حلال ہوئے ہیں جن کا ارتکاب انہوں نے صلح کے بعد کیا ہے اسی طرح ابوسفیان بھی صلح میں داخل تھا (جب صلح توڑ دی) تو عمر ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت کہا جب ابوسفیان کو عباس ؓ لے کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ ابوسفیان دشمن خدا پر اللہ تعالیٰ بلا عہد و معاہدہ قابو عنایت فرمایا ہے مجھے اس کے قتل کی اجازت دیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی بات کا انکار نہیں کیا۔ یہاں تک کہ ان کے خون کی حفاظت کے لئے عباس ؓ نے ان کو پناہ دی اپنے قرب کی وجہ سے۔

اسی طرح ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی اور اس کا ابن عم جنہوں نے ام ہانی ؓ کے ہاں پناہ لی یہ داخلہ کے مکہ کے بعد کی بات ہے حضرت علی ؓ ان کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ یہ دونوں بھی پہلی صلح میں تو محفوظ دم تھے پھر ان کے خون بعد میں ان کی حرکات کی وجہ سے مباح ہوئے یہاں تک کہ ام ہانی ؓ نے پناہ دی تو تب وہ محفوظ الدم بنے۔

اسی طرح وہ لوگ جو ابوسفیان کے گھر میں فتح مکہ کے دن داخل نہ ہوئے اور نہ انہوں نے اپنے دروازے بند کئے وہ پہلی صلح میں تو بلا شرط داخل تھے کہ ابوسفیان کے گھر میں داخلہ یا دروازہ بند کرنا پھر صلح کے بعد انہوں نے ایسے اسباب پیدا کئے جو ان

کے خون کو مباح کرنے والے تھے۔

۵۳۵۴ : فَدَلَّ بِمَا حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ يُوْنُسَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الطُّوْسِيُّ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ أَبِيْهَا وَكَانَ اسْمُهُ الْعَاصِ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيْعًا قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حِيْنَ أَمَرَ بِقَتْلِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ بِمَكَّةَ -يَقُوْلُ لَا تُغْزَى مَكَّةُ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا وَلَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ الْعَامِ . فَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ غَزْوُهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ بِخِلَافِهِ فِيْمَا بَعْدَهُ مِنَ الْاَعْوَامِ ، وَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ لَا أَمَانَ لِأَهْلِهَا فِيْ ذٰلِكَ الْعَامِ لِأَنَّهُ لَا يُغْزَى مَنْ هُوَ فِيْ أَمَانٍ .وَقَوْلُهُ لَا يُقْتَلُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ صَبْرًا بَعْدَ ذٰلِكَ الْعَامِ لِذٰلِكَ .وَفِيْمَا رَوَيْنَا وَذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ وَكَشَفْنَا مِنَ الدَّلَائِلِ مَا تَقُوْمُ الْحُجَّةُ بِهِ فِيْ كَشْفِ مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ وَاِيْضَاحِ فَتْحِ مَكَّةَ أَنَّهُ عَنْوَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .وَلَقَدْ رُوِيَ فِيْ أَمْرِ مَكَّةَ مَا يَمْنَعُ أَنْ يَكُوْنَ صُلْحًا

۵۳۵۴: شعبی نے عبداللہ بن مطیع بن اسود سے انہوں نے اپنے والد حضرت مطیع سے روایت کی ہے ان کا نام پہلے عاص تھا (جس کا معنی نافرمان ہے) آپ نے اس کا نام مطیع رکھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ نے مکہ میں اس گروہ کے قتل کا حکم فرمایا تو ارشاد فرمایا آج کے بعد مکہ پر (کفر کی وجہ سے) جہاد نہ کیا جائے گا اور نہ کوئی قریشی قید و بند میں اس سال کے بعد مقتول ہوگا۔ اس روایت سے یہ دلالت ملتی ہے کہ آپ کا یہ غزوہ دوسرے سالوں کے غزوات سے الگ نوعیت کا تھا۔ اس غزوہ میں اہل مکہ کو امان حاصل نہ تھی کیونکہ جو امان میں ہو اس سے لڑائی درست نہیں اور لا یقتل رجل من قریش والا ارشاد بھی اسی خاطر تھا۔ ہم نے آثار و دلائل پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ فتح مکہ زور سے ہوئی تھی فریق ثانی نے جس طرح کہا اس طرح نہیں۔ وباللہ التوفیق۔

تخریج : روایت ۵۳۳۲' ۵۳۳۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

موقف فریق اوّل کی تائیدی روایات:

۵۳۵۵ :مَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح .

۵۳۵۵: یحییٰ بن عثمان بن صالح نے عبداللہ بن صالح سے روایت کی۔

۵۳۵۶ :وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ

قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : لَقَدْ أَظْهَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ فَأَسْلَمَ أَهْلُ مَكَّةَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ حَتّٰى إِنْ كَانَ لَيَقْرَأُ بِالسَّجْدَةِ وَيَسْجُدُ فَيَسْجُدُوْنَ فَمَا يَسْتَطِيْعُ بَعْضُهُمْ أَنْ يَسْجُدَ مِنَ الزِّحَامِ وَضِيْقِ الْمَكَانِ لِكَثْرَةِ النَّاسِ حَتّٰى قَدِمَ رُءُوْسُ قُرَيْشٍ الْوَلِيْدُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَأَبُوْجَهْلٍ وَغَيْرُهُ فَكَانُوْا بِالطَّائِفِ فِيْ أَرْضِيهِمْ فَقَالَ :أَتَدَعُوْنَ دِيْنَ آبَائِكُمْ فَكَفَرُوْا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ إِسْلَامَ أَهْلِ مَكَّةَ قَدْ كَانَ تَقَدَّمَ وَأَنَّهُمْ كَفَرُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ .فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُؤَمِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا مُرْتَدِّيْنَ بَعْدَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهِمْ ؟ هٰذَا لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ جَمِيْعًا أَنَّ الْمُرْتَدَّ يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّعَامِ إِلَّا مَا يَقُوْمُ بِنَفْسِهِ وَأَنَّهُ يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعَةِ الْعَيْشِ، وَالتَّصَرُّفِ فِيْ أَرْضِ اللّٰهِ حَتّٰى يُرَاجِعَ دِيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ يَأْبٰى ذٰلِكَ فَيَمْضِيَ عَلَيْهِ حُكْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَنَّهُ لَوْ سَأَلَ الْإِمَامَ أَنْ يُؤَمِّنَهُ عَلٰى أَنْ يُقِيْمَ مُرْتَدًّا آمِنًا فِيْ دَارِ الْإِسْلَامِ أَنَّ الْإِمَامَ لَا يُجِيْبُهُ إِلٰى ذٰلِكَ وَلَا يُعْطِيْهِ مَا سَأَلَ .فَفِيْ ثُبُوْتِ مَا ذَكَرْنَا مِنْ إِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى مَا وَصَفْنَا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ وَحُجَّةٌ قَاطِعَةٌ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُؤَمِّنْ أَهْلَ مَكَّةَ بَعْدَ قُدْرَتِهِ عَلَيْهِمْ وَظَفَرِهِ بِهِمْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۵۳۵۶: عروہ نے مسور بن مخرمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو غالب وظاہر فرمایا تو اہل مکہ اسلام لے آئے اور یہ نماز کی فرضیت سے پہلے کی بات ہے یہاں تک کہ جب آپ آیت سجدہ پڑھتے اور آپ سجدہ کرتے تو وہ بھی سجدہ کرتے بعض جگہ کی تنگی اور بھیڑ کی وجہ سے سجدہ نہ کر پاتے کیونکہ لوگوں کی تعداد بہت زیادہ تھی قریش کا سربراہ ولید بن مغیرہ' ابوجہل وغیرہ وہ طائف میں اپنے علاقے میں تھے وہ کہنے لگے کیا تم اپنے آباء کا دین چھوڑ رہے ہو' چنانچہ انہوں نے انکار کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ اہل مکہ کا اسلام پہلے تھا اور انہوں نے پھر انکار کیا۔ پھر یہ کیسے درست ہے کہ قدرت کے بعد اس قوم کو امان دی جائے جو مرتد ہوئے تھے؟ یہ آپ ﷺ کے متعلق سوچنا بھی غلط ہے۔ مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد کے کھانے میں رکاوٹ ڈالی جائے گی سوائے اس مقدار کے جس سے اس کی جان بچ جائے اس کے اور خوشحالی اور زمین میں تصرف و کاروبار میں رکاوٹ ڈالی جائے گی تاکہ وہ دین کی طرف لوٹ آئے یا انکار کر دے پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم (قتل) نافذ کر دیا جائے اگر وہ یہ مطالبہ کرے کہ حاکم اس کو امن دے تاکہ وہ ارتداد کی حالت میں دارالاسلام میں مقیم رہے تو اس کی یہ درخواست قبول نہ کی جائے گی۔ اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کو قدرت و کامیابی کے امان نہیں دی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع

والمآب۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد: یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ اہل مکہ کا اسلام پہلے تھا اور انہوں نے پھر انکار کیا۔ پھر یہ کیسے درست ہے کہ قدرت کے بعد اس قوم کو امان دی جائے جو مرتد ہوئے تھے؟ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوچنا بھی غلط ہے۔

اجماعی مسئلہ:

مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ مرتد کے کھانے میں رکاوٹ ڈالی جائے گی سوائے اس مقدار کے جس سے اس کی جان بچ جائے اس کے اور خوشحالی اور زمین میں تصرف و کاروبار میں رکاوٹ ڈالی جائے گی تاکہ وہ دین کی طرف لوٹ آئے یا انکار کردے پھر اس پر اللہ تعالیٰ کا حکم (قتل) نافذ کردیا جائے اگر وہ یہ مطالبہ کرے کہ حاکم اس کو امن سے تاکہ وہ ارتداد کی حالت میں دارالاسلام میں مقیم رہے تو اس کی یہ درخواست قبول نہ کی جائے گی۔

اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مکہ کو قدرت و کامیابی کے امان نہیں دی۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

تخریج: امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہاں فریق اوّل کے مؤقف کو ترجیح دی اور اس کے لئے طویل بحث کر کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کو واضح کیا اس باب میں بھی اپنے مزاج کے خلاف تذکرہ فریق اوّل کا پہلے کر کے ترجیح اسی کو دی حالانکہ وہ راجح مسلک کو اکثر و بیشتر بعد میں ذکر کرتے ہیں۔ اس باب میں ثابت کیا کہ مکہ مکرمہ زور سے فتح کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

خرید وفروخت کا بیان

بَابُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ مُتَفَاضِلًا

گندم کے بدلے جو اضافے اور کمی کے ساتھ فروخت کرنا

خلاصۃ البرام : گندم اور جو کی خرید وفروخت تفاضل کے ساتھ درست نہیں کیونکہ یہ ایک جنس ہے امام احمد کے ہاں اسی طرح ہے۔

فریق ثانی: ان کی اجناس الگ ہیں ان کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے اسی کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے اسی کو امام شافعی و ثوری رحمہم اللہ نے اختیار کیا (المغنی ۳ج)

فریق اوّل: جس طرح ہم جنس اشیاء میں تبادلے کے وقت برابری ضروری ہے گندم اور جو میں بھی برابری ضروری ہے جیسا کہ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

۵۳۵۷ : حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامًا لَهُ بِصَاعٍ مِنْ قَمْحٍ هُوَ الْحِنْطَةُ فَقَالَ لَهُ :بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ شَعِيْرًا ، فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرٌ أَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ :لِمَ فَعَلْتَ ؟ اِنْطَلِقْ فَرُدَّهُ، وَلَا تَأْخُذْ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَاِنِّيْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ ،

مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ ، الشَّعِيرَ .قِيلَ لَهُ :فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ، قَالَ :إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَهُ أَنْ يُشْبِهَهُ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَلَّدُوْهُ ، وَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ مُتَفَاضِلًا ، مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِي الْحَدِيْثِ الَّذِي احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ ، أَنَّ مَعْمَرًا أَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُهُ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ثُمَّ قَالَ مَعْمَرٌ :وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ .فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِقَوْلِهِ الَّذِيْ حَكَاهُ عَنْهُ مَعْمَرٌ ، الطَّعَامَ الَّذِيْ كَانَ طَعَامَهُمْ يَوْمَئِذٍ ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ عَلَى الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ ، فَلَا يَكُوْنُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ شَيْءٌ مِنْ ذِكْرِ بَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ ، مِمَّا ذَكَرَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّمَا هُوَ مَذْكُوْرٌ عَنْ مَعْمَرٍ ، مِنْ رَأْيِهِ، وَمِنْ تَأْوِيْلِهِ مَا كَانَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .أَلَا تَرٰى أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ :فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ، أَيْ :لَيْسَ مِنْ نَوْعِهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ قَالَهُ، وَكَانَ جَوَابُهُ لَهُ إِنِّيْ أَخْشٰى أَنْ يُضَارِعَهُ كَأَنَّهُ خَافَ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ سَمِعَهُ يَقُوْلُهُ، وَهُوَ مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِهِ عَلَى الْأَطْعِمَةِ كُلِّهَا فَتَوَقّٰى ذٰلِكَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ، لِلرَّيْبِ الَّذِي وَقَعَ فِيْ قَلْبِهِ مِنْهُ. فَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهِ ، نَظَرْنَا هَلْ فِيْ غَيْرِهِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ ؟ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ.

۵۳۵۷: بسر بن سعید نے معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو گندم کا صاع دے کر بھیجا پھر فرمایا کہ اس کے بدلے جو خرید لاؤ غلام گیا اور ایک صاع سے زائد جو لایا جب حضرت معمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا تو آپ نے فرمایا تم نے ایسا کیوں کیا۔ اسے واپس کرو اور برابر برابر بدلو۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا غلہ غلہ کے بدلے برابر ہونا چاہئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دنوں ہمارا غلہ جو تھا۔ ان سے کہا گیا کہ جو اس کی مثل نہیں تو فرمانے لگے مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ یہ اس کے کہیں مشابہ نہ ہو۔ امام طحاوی فرماتے ہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ جیسا یہ روایت ثابت کرتی ہے کہ گندم اور جو کی خرید وفروخت باہمی برابر سرابر کے علاوہ درست نہیں۔ دوسروں نے کہا جو اور گندم کی بیع کم زیادہ مقدار کے ساتھ جائز ہے خواہ گندم ایک مثل ہو اور جو اس سے دوگنا ہوں۔ فریق اوّل کا جواب: اس روایت میں حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات سنی ہے وہ اسی قدر ہے الطعام بالطعام مثلا بمثل پھر معمر کہتے ہیں کہ ہم ان دنوں بطور

طعام جو استعمال کرتے تھے پس یہ جائز ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی جو کے مقابلے میں جو کی بیع ہو پس اس روایت میں گندم کے بدلے جو کی بیع کا سرے سے تذکرہ ہی نہیں بقیہ آگے حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے جو آپ ﷺ سے سنا اس کی تعبیر میں انہوں نے گندم و جو کے الگ نوع ہونے سے انکار نہیں فرمایا۔ بلکہ اپنے ہاں کمال احتیاط برتتے ہوئے محض اپنے شک کی بناء پر اس کو مثلا بمثل میں داخل مانا۔ اب جب یہ احتمال پیدا ہوا تو یہ روایت فریق اوّل کی دلیل نہ رہی کسی فیصلہ پر پہنچنے کے لئے دیگر روایات کو ملاحظہ کرتے ہیں۔ جس معنی کی تائید مل جائے گی اسے تسلیم کر لیا جائے گا۔ روایت عبادہ بن صامت ؓ ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۹۳' مسند احمد ٦ / ٤٠٠۔

۵۳۵۸ : فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ بُيُوْعًا ، لَا أَدْرِي مَا هِيَ ؟ وَإِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، تِبْرَهُ وَعَيْنَهُ ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، تِبْرَهَا وَعَيْنَهَا ، وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ ، وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا ، يَدًا بِيَدٍ ، وَلَا يَصْلُحُ نَسِيئًا ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ، مُدًّا بِمُدٍّ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، مُدًّا بِمُدٍّ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْبُرِّ ، وَالشَّعِيْرُ أَكْثَرُهُمَا ، يَدًا بِيَدٍ ، وَلَا يَصِحُّ نَسِيئَةً ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، حَتَّى عَدَّ الْمِلْحَ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، مَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ ، فَقَدْ أَرْبٰى . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَهٰذَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَدْ خَالَفَ مَعْمَرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا الْكَلَامُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۳۵۸ : ابوالاشعث نے حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو! تم نے بیع کی کئی اقسام گھڑلی ہیں میں نہیں جانتا کہ ان کی حقیقت کیا ہے۔ سنو! سونے کی ڈلی سونے کی ڈلی کے بدلے اور اس کا سکہ سکے کے بدلے برابر وزن میں اسی طرح چاندی کی ڈلی اور سکہ چاندی کے بدلے جب وزن میں برابر ہوں (تو فروخت کرو) اور اس میں حرج نہیں کہ سونے کو چاندی کے بدلے کم زیادہ نقدی میں لیا دیا جائے۔ یہ ادھار درست نہیں اور کھجور کے بدلے کھجور برابر دیا جائے اور نمک کو نمک کے بدلے برابر دیا جائے جس نے ان میں (جب جنس ایک ہو) کی اضافہ کیا اس نے سود لیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے معمر رضی اللہ عنہ کے مؤقف کے خلاف بات کہی یہ بات صرف عبادہ رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے نہیں بلکہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔ روایت عبادہ رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۵۹ :حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ اَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، وَرَجُلٍ آخَرَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ ، وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، عَيْنًا بِعَيْنٍ ، وَلٰكِنْ بِيْعُوْا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ ، وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ ، كَيْفَ شِئْتُمْ . قَالَ :وَنَقَصَ اَحَدُهُمَا ، التَّمْرَ بِالْمِلْحِ ، وَزَادَ الْآخَرُ مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى .

۵۳۵۹: مسلم بن یسار اور ایک دوسرے شخص نے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔سونا سونے کے بدلے اور چاندی۔ چاندی کے بدلے گندم گندم کے بدلے۔ جو جو کے بدلے کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے برابر فروخت کرو۔ مگر سونے کو چاندی اور چاندی کو سونے کے بدلے اسی طرح گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے اور کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے نقداً جس طرح چاہو فروخت کرو۔ کھجور و نمک میں سے ایک چیز کم ہو اور دوسری زیادہ ہو تو یہ اضافہ درست ہے (اور جب جنس ایک ہو) تو جس نے زیادہ لیا اس نے سود کا کام کیا۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۸۰' ناسئی فی البیوع باب ۵۰' مسند احمد ۵ / ۳۲۰۔

۵۳۶۰ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :اَخْبَرَنَا الْمُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ اَيُّوْبَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۳۶۰: وہیب نے ایوب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۳۶۱ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ عَنْ اَبِيْهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ اَبِيْ يُوْسُفَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ اَبِيْ تَمِيْمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنِ ابْنِ يَسَارٍ ، عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَايَعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَلَا الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلٰكِنْ بِيْعُوْا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْحِنْطَةَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْتُمْ .

۵۳۶۱: ابوالاشعث نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اس طرح فرمایا تم سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے فروخت کرو مگر اس صورت میں جبکہ ان کا وزن برابر ہو۔ اسی طرح کھجور کو کھجور کے بدلے اور نہ گندم کو گندم کے عوض اور نہ جو کو جو کے عوض اور نہ نمک کو نمک کے عوض فروخت کرو مگر اس صورت میں جبکہ یہ برابر ہوں اور ایک ہی جنس ہوں پس جس نے بڑھایا اس نے سودی کاروبار کیا لیکن سونا چاندی کے بدلے اور گندم جو کے بدلے اور کھجور کے بدلے دست بدست جس طرح چاہو کم زیادہ دے سکتے ہو۔

تخریج : مسلم فی المساقاۃ ۸۳' ترمذی فی البیوع باب۲۳' نسائی فی البیوع باب۴۲' ابن ماجہ فی التجارات باب۴۸' مسند احمد ۵ / ۳۲۰۔

۵۳۶۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا ، إِلَّا مَثَلًا بِمِثْلٍ ، وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ ، وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ كَيْلًا بِكَيْلٍ ، فَمَنْ زَادَ ، أَوْ ازْدَادَ ، فَقَدْ أَرْبٰى .وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيرِ بِالْبُرِّ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا.

۵۳۶۲: اشعث صنعانی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے سونے کا ٹکڑا اور سکہ سونے کے بدلے فروخت کرنے سے روکا مگر اس صورت میں جبکہ دونوں کا وزن برابر ہو۔ چاندی کا ٹکڑا اور اس کا سکہ بھی چاندی کے ٹکڑے کے بدلے برابر برابر وزن میں ہونا چاہئے۔ آپ نے جو کے بدلے جو اور کھجور کے بدلے کھجور نمک کے بدلے نمک کا ذکر فرمایا۔ کہ دونوں کا پیمانہ برابر ہو۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ کیا فرمایا اس نے سود کمایا۔ البتہ گندم کو جو کے بدلے دست بدست فروخت کرنا کمی واضافہ کے ساتھ دینے میں حرج نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۱۲' ترمذی فی البیوع باب۲۳' نسائی فی البیوع باب۴/ ۴۳/ ۴۴' دارمی فی البیوع باب۴۱' مسند احمد ۵ / ۳۲۰۔

۵۳۶۳ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا الْخَصِيبُ ، قَالَ : ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِهِ .

۵۳۶۳: ابوالاشعث نے حضرت عبادہ ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۶۴ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، وَذَكَرَ آخَرَ حَدَّثَاهُ، أَوحَدَّثَنَا قَالَ :جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ ، فِيْ كَنِيْسَةٍ أَوْ بِيْعَةٍ .فَحَدَّثَ عُبَادَةُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ ، وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ ، اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، عَيْنًا بِعَيْنٍ قَالَ أَحَدُهُمَا ، وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ : قَالَ عُبَادَةُ :أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ ، وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ ، يَدًا بِيَدٍ ، كَيْفَ شِئْنَا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِبَاحَةُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ ، فَقَدْ ثَبَتَ الْقَوْلُ بِذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ ، ثُمَّ الْتَمَسْنَا حُكْمَ ذٰلِكَ مِنَ الْحِنْطَةِ كَمْ هِيَ ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ :هِيَ نِصْفُ صَاعٍ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ :هِيَ مُدٌّ لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ .فَكَانَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ نِصْفَ صَاعٍ ، يَجْعَلُوْنَهَا مِنِ الشَّعِيْرِ صَاعًا ، وَكَانَ الَّذِيْ جَعَلُوْهَا مِنَ الْحِنْطَةِ مُدًّا ، يَجْعَلُوْنَهَا مِنَ الشَّعِيْرِ مُدَّيْنِ ، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهِ عَنْهُمْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُمَا نَوْعَانِ مُخْتَلِفَانِ ، لِأَنَّهُمَا لَوْ كَانَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ ، اِذًا لَأَجْزَأَ مِنْ أَحَدِهِمَا مَا يُجْزِءُ مِنَ الْآخَرِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :اِنَّهُ اِنَّمَا زِيْدَ فِي الشَّعِيْرِ ، عَلٰى مَا جُعِلَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْحِنْطَةِ ، لِغُلُوِّ الْحِنْطَةِ ، وَاتِّسَاعِ الشَّعِيْرِ .فَالْجَوَابُ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّا رَأَيْنَا مَا يُعْطَى مِنْ جَيِّدِ الْحِنْطَةِ وَمِنْ رَدِيْئِهَا فِيْ كَفَّارَةِ الْأَيْمَانِ سَوَاءً ، وَكَذٰلِكَ الشَّعِيْرُ .أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ ، فَأَعْطَى كُلَّ مِسْكِيْنٍ نِصْفَ مُدٍّ ، يُسَاوِيْ نِصْفَ صَاعٍ ، أَنَّ ذٰلِكَ لَا يُجْزِئُهُ مِنْ نِصْفِ صَاعٍ، وَلَا مِنْ مُدٍّ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، وَكَانَ الشَّعِيْرُ يُؤَدَّى مِنْهُ كَفَّارَاتُ الْأَيْمَانِ مِثْلَى مَا يُؤَدَّى مِنَ الْحِنْطَةِ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ نَوْعٌ خِلَافُ الْحِنْطَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنْ لَا بَأْسَ بِبَيْعِهِ بِالْحِنْطَةِ ، مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ وَأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۳۶۴: محمد بن سیرین نے مسلم بن یسار اور دوسرے کا بھی ذکر کیا دونوں نے اس کو بیان یا ہم نے بیان کیا کہ عبادہ بن صامتؓ اور حضرت معاویہ ؓ ایک جگہ جمع ہوئے جو عیسائیوں یا یہودیوں کا گرجا تھا۔ تو عبادہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونا بدلے سونے کے اور چاندی کے بدلے چاندی اور جو کے بدلے جو مت

فروخت کرو اور نہ کھجور کے بدلے کھجور اور نہ نمک کے بدلے نمک مگر برابر سرابر اور عین کے بدلے عین یہ ایک راوی نے آخری الفاظ کہے دوسرے نے نہیں کہے۔ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جو کی بیع گندم کے بدلے دومثل ایک مثل کے بدلے جائز قرار دی ہے جب روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی اب گندم کی مقدار کا حکم تلاش کیا۔ کہ گندم و جو میں نسبت کیا ہوگی۔ بعض صحابہ کرام کا قول: نمبر ۱ ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع۔ نمبر ۲ ہر مسکین کو ایک مد دیا جائے گا۔ جن حضرات نے گندم کے نصف صاع اور جو کا صاع برابر قرار دیا دوسروں سے گندم کا ایک مد اور جو دو مد۔ یہ صدقۃ الفطر میں تفصیل سے ذکر کر دیا گیا۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم اور جو ایک دوسرے سے الگ انواع ہیں کیونکہ اگر ان کی نوع ایک ہوتی تو پھر ایک میں جو چیز جائز ہے دوسری میں بھی مقدار اتنی ہی رہتی۔ جو میں اضافہ کی وجہ انواع کا مختلف ہونا نہیں بلکہ گندم کی گرانی اور جو کے سستا ہونے کی وجہ سے ایسا کیا گیا۔ ذرا توجہ تو فرمائیں گندم میں عمدہ ہو یا ردی کی مقدار یکساں رہے گی اور جو کا بھی یہی حال ہے مثلاً کسی پر قسم کا کفارہ لازم ہوا اس نے ہر مسکین کو نصف مد گندم دی جو قیمت میں نصف صاع متوسط گندم کے برابر ہے تو یہ کفارہ ادا نہ ہوگا۔ نہ نصف صاع متوسط گندم کے برابر ہے تو یہ کفارہ ادا نہ ہوگا نہ نصف صاع کے اعتبار سے نہ مد کے لحاظ سے۔ جب یہ بات ثابت شدہ ہے تو کفارات کی ادائیگی آج تک تو گندم سے دونے جو سے ادا کی جاتی رہی اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ الگ نوع ہے اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم کو ایک مثل یا دو مثل سے فروخت کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

عبادہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم سونے کو چاندی اور گندم کو جو اور جو کو گندم کے بدلے فروخت کریں جیسے چاہیں بدست بدست فروخت کریں۔

حاصل روایات: ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جو کی بیع گندم کے بدلے دومثل ایک مثل کے بدلے جائز قرار دی ہے جب روایت سے یہ بات ثابت ہوگئی اب گندم کی مقدار کا حکم تلاش کیا۔ کہ گندم و جو میں نسبت کیا ہوگی۔ بعض صحابہ کرام کا قول: نمبر ۱ ہر مسکین کو گندم کا نصف صاع۔ نمبر ۲ ہر مسکین کو ایک مد دیا جائے گا۔

جن حضرات نے گندم کے نصف صاع اور جو کا صاع برابر قرار دیا دوسروں سے گندم کا ایک مد اور جو دو مد۔ یہ صدقۃ الفطر میں تفصیل سے ذکر کر دیا گیا۔

اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم اور جو ایک الگ انواع ہیں کیونکہ اگر ان کی نوع ایک ہوتی تو پھر ایک میں جو چیز جائز ہے دوسری میں بھی مقدار اتنی ہی رہتی۔

اعتراض:

جو میں اضافہ کی وجہ انواع کا مختلف ہونا نہیں بلکہ گندم کی گرانی اور جو کے سستا ہونے کی وجہ سے ایسا کیا گیا۔

حل: ذرا توجہ تو فرمائیں گندم عمدہ ہو یا ردی اس کی مقدار یکساں رہے گی اور جو کا بھی یہی حال ہے مثلاً کسی پر قسم کا کفارہ لازم ہوا اس نے ہر مسکین کو نصف مد گندم دی جو قیمت میں نصف صاع متوسط گندم کے برابر ہے تو یہ کفارہ ادا نہ ہوگا۔ نہ نصف صاع متوسط گندم کے برابر ہے تو یہ کفارہ ادا نہ ہوگا نہ نصف صاع کے اعتبار سے نہ مد کے لحاظ سے۔ جب یہ بات ثابت شدہ ہے تو کفارات کی ادائیگی آج تک تو گندم سے دوگنا جو سے ادا کی جاتی رہی اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ الگ نوع ہے۔

اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ گندم کو ایک مثل یا دو مثل سے فروخت کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

تر کھجور کے بدلے خشک کھجور کی بیع

خلاصۃ الزام: رطب تر کھجور کی بیع خشک کے بدلے بیع مزابنہ کہلاتی ہے اس کے متعلق دو قول ہیں۔

نمبر ①: امام مالک شافعی احمد اور ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کے ہاں یہ جائز نہیں ہے۔

نمبر ②: فریق ثانی کا قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے ہاں برابر کیل کے ساتھ اس بیع مزابنہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(البذل ج ۴ التعلیق ج ۳ ص ۳۰۹)

۵۳۶۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ : أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدًا ، عَنِ السُّلْتِ بِالْبَيْضَاءِ ، فَقَالَ سَعْدٌ : شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ ، فَقَالَ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا جَفَّ ؟ فَقَالُوْا : نَعَمْ ، قَالَ فَلَا إِذًا وَكَرِهَهُ .

۵۳۶۵ : زید ابو عیاش نے بتلایا کہ انہوں نے سعد سے پوچھا کہ چھلکے والے جو اور گندم کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سعد کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے تر کھجور اور خشک کھجور کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تر کھجور خشک ہونے سے کم ہو جاتی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا پھر جائز نہیں اور اس کو آپ نے ناپسند فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۱۸' ترمذی فی البیوع باب۱۴' نسائی فی البیوع باب۳۶' ابن ماجه فی التجارات باب ۵۳' مالك فی البیوع ۲۲' (بتغیر یسیر من اللفظ)

۵۳۶۶ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ،

عَنْ زَیْدٍ أَبِیْ عَیَّاشٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ، فَذَکَرَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا الْحَدِیْثِ فَقَلَّدُوْهُ وَجَعَلُوْهُ أَصْلًا ، وَمَنَعُوْا بِهٖ بَیْعَ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰی ذٰلِکَ :أَبُوْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ ، فَجَعَلُوا الرُّطَبَ وَالتَّمْرَ ، نَوْعًا وَاحِدًا ، وَأَجَازُوْا بَیْعَ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِصَاحِبِهٖ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَکَرِهُوْهُ نَسِیْئَةً .فَاعْتَبَرْنَا هٰذَا الْحَدِیْثَ الَّذِی احْتَجَّ بِهٖ عَلَیْهِمْ مُخَالِفُهُمْ ، هَلْ دَخَلَهُ شَیْءٌ ؟

۵۳۶۶: زید ابوعیاش نے سعد رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح فرماتے سنا پھر اسی طرح روایت ذکر کی۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے پیش نظر بعض علماء نے تر کھجور کی خرید وفروخت خشک کھجور کے عوض ممنوع قرار دی ہے اور یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔دوسروں نے کہا تر کھجور یا خشک دونوں ایک قسم ہیں ان کی بیع نقد برابر برابر ایک دوسرے کے ساتھ درست ہے اور ادھار جائز نہیں۔موقف اول کا جواب یہ ہے کہ جس حدیث سے استدلال کیا گیا دیگر آثار کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ جس چیز کی ممانعت کی گئی وہ ان کی ادھار بیع ہے پس فریق اول کی مستدل نہ رہی۔روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۵۳۶۷ :فَاِذَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِیُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ سَلَّامٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ أَنَّ زَیْدًا ، أَبَا عَیَّاشٍ ، أَخْبَرَهُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِیْئَةً . فَکَانَ هٰذَا أَصْلَ الْحَدِیْثِ فِیْهِ ذِکْرُ النَّسِیْئَةِ ، زَادَهُ یَحْیَی بْنُ أَبِیْ کَثِیْرٍ عَلٰی مَالِکِ بْنِ أَنَسٍ ، فَهُوَ أَوْلٰی .وَقَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ أَیْضًا ، غَیْرُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ ، عَلٰی مِثْلِ مَا رَوَاهُ، یَحْیَی بْنُ أَبِیْ کَثِیْرٍ أَیْضًا .

۵۳۶۷: ابوعیاش زید نے سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کی خشک کھجور کے بدلے خرید ادھار کی صورت میں منع کی ہے۔پس اصل روایت میں نسیہ (ادھار) کا لفظ موجود ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت مالک بن انس کی روایت سے جو اضافہ پایا جاتا ہے یہی اولیٰ ہے۔اس روایت کو یحییٰ کے علاوہ عبداللہ بن یزید نے بھی اسی طرح روایت کیا جیسا کہ یحییٰ نے کی ہے۔روایت عبداللہ بن یزید ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۱۸۔

حاصل روایات : پس اصل روایت میں نسیہ (ادھار) کا لفظ موجود ہے اور یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت مالک بن انس کی روایت سے جو اضافہ پایا جاتا ہے یہی اولیٰ ہے۔

تائیدی روایت: اس روایت کو یحییٰ کے علاوہ عبداللہ بن یزید نے بھی اسی طرح روایت کیا جیسا کہ یحییٰ نے کی ہے۔ روایت عبداللہ بن یزید ملاحظہ ہو۔

۵۳۶۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ أَنَسٍ أَنَّ مَوْلًى لِبَنِيْ مَخْزُوْمٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سُئِلَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِفُ الرَّجُلَ الرُّطَبَ بِالتَّمْرِ إِلَى أَجَلٍ ؟ فَقَالَ سَعْدٌ :نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ هٰذَا . فَهٰذَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِيْ أَنَسٍ ، وَهُوَ رَجُلٌ مُتَقَدِّمٌ مَعْرُوْفٌ . قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ ، كَمَا رَوَاهُ يَحْيَى .فَكَانَ يَنْبَغِي فِيْ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ أَنْ يَكُوْنَ حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ -لَمَّا اُخْتُلِفَ عَنْهُ فِيْهِ -أَنْ يَرْتَفِعَ وَيَثْبُتَ حَدِيْثُ عِمْرَانَ هٰذَا .فَيَكُوْنَ هٰذَا النَّهْيُ الَّذِيْ جَاءَ فِيْ حَدِيْثِ سَعْدٍ هٰذَا، إِنَّمَا هُوَ لِعِلَّةِ النَّسِيئَةِ لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَهٰذَا سَبِيْلُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالرُّطَبِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، أَنَّهُ جَائِزٌ .وَكَذٰلِكَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَإِنْ كَانَتْ فِيْ أَحَدِهِمَا رُطُوْبَةٌ لَيْسَتْ فِي الْآخَرِ ، وَكُلُّ ذٰلِكَ يَنْقُصُ إِذَا بَقِيَ نُقْصَانًا مُخْتَلِفًا وَيَجِفُّ .فَلَمْ يَنْظُرُوْا إِلَى ذٰلِكَ فِيْ حَالِ الْجُفُوْفِ ، فَيُبْطِلُوْا الْبَيْعَ بِهِ ، بَلْ نَظَرُوْا إِلَى حَالِهِ فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ ، فَعَمِلُوْا عَلَى ذٰلِكَ وَلَمْ يُرَاعُوْا مَا يَئُوْلُ إِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ جُفُوْفٍ وَنُقْصَانٍ .فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، الرُّطَبُ بِالتَّمْرِ ، يُنْظَرُ إِلَى ذٰلِكَ فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ ، وَلَا يُنْظَرُ إِلَى مَا يَئُوْلُ إِلَيْهِ مِنْ تَغْيِيْرٍ وَجُفُوْفٍ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَهُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا .

۵۳۶۸: عبداللہ نے عمران بن ابی انس سے روایت کی کہ بنی مخزوم کے ایک مولیٰ نے مجھے بیان کیا کہ میں نے سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جو آدمی خشک کھجور کے بدلے تر کھجور کی بیع سلم کرتا ہے تو سعد فرمانے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ عمران بن ابوانس معروف مشہور آدمی ہیں انہوں نے بھی روایت کو یحییٰ بن ابی کثیر کی طرح روایت کی ہے۔ معانی کو درست اور ان کے مابین تطبیق کا تقاضا یہ ہے کہ عبداللہ بن یزید کی روایت ان سے مختلف ہے تو وہ مرتفع ہوگئی اور عمران والی روایت جس کا مضمون سب روایات میں ہے وہ باقی رہی پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ والی روایت میں جس نہی کا تذکرہ ہے اس کا تعلق بس ادھار سے ہے۔ روایات کے لحاظ سے مطابقت ثابت کر دی گئی تو اب نظری دلیل بھی پیش کی جا رہی ہے تر کھجور کو تر کھجور کے عوض برابر فروخت کرنے میں کسی کو کلام نہیں۔ اسی طرح خشک کھجور کو خشک کھجور کے عوض برابر فروخت کرنے میں سب جواز کے قائل ہیں۔ اگر

ان میں سے کسی میں کم زیادہ رطوبت باقی ہوتو اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی کہ جس سے خشکی کی حالت کا اعتبار کر کے بیع کو باطل قرار دیں بلکہ خرید وفروخت کے وقت اس کی حالت کا لحاظ رکھا گیا اس کے آئندہ نفع ونقصان یا وزن میں کمی کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ تر کھجور کے سلسلہ میں خرید وفروخت کے وقت اس کی حالت کا لحاظ کیا جائے گا آئندہ اس کے خشک ہو کر بدلنے کا لحاظ نہ ہوگا یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اور ہمارے ہاں تقاضا نظر بھی یہی ہے۔

حاصل روایات: عمران بن ابوانس معروف مشہور آدمی ہیں انہوں نے بھی روایت کو یحییٰ بن ابی کثیر کی طرح روایت کیا ہے۔

نوٹ: اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ رطب کی بیع کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کو ترجیح دے کر اسی کے حق میں نظری دلیل پیش کی ہے اور خود طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان بھی یہی متبادر معلوم ہوتا ہے۔ (مترجم)

بَابُ تَلَقِّي الْجَلَبِ

باہر جا کر تجار سے ملاقات کرنا

خلاصۃ المرام:

نمبر ①: اس باب میں اس بات کو بیان کیا کہ ائمہ احناف رحمہم اللہ کے ہاں تاجر کے شہر میں داخلہ سے قبل باہر جا کر سودا کرنے کی ممانعت ضرر سے مشروط ہے اگر ضرر معتد بہ نہ ہو تو پھر اباحت ہے ممانعت والی روایات ضرر سے مقید ہیں۔ جیسا کہ غیر موجود چیز کی بیع کی ممانعت سے بیع سلم مستثنیٰ ہے۔

نمبر ②: امام احمد رحمہ اللہ کا قول جس کو ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے نقل کیا وہ بیع کے بطلان کا ہے۔ (المغنی ص۲۴۱ ج۴)

۵۳۶۹ : حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، قَالَ : أَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا السُّوْقَ ، وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ .

۵۳۶۹: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بازار سے آگے مت بڑھو اور نہ ہی تم میں سے ایک دوسرے (چیز کے بازار میں آنے سے پہلے) ملاقات کرے۔

تخریج: ترمذی فی البیوع باب ۱۴۔

۵۳۷۰ : وَحَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ : ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، قَالَ : ثَنَا سِمَاكٌ ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا

السُّوْقَ .

۵۳۷۰: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بازار سے آگے مت بڑھو۔

۵۳۷۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَدْخُلَ الْأَسْوَاقَ .

۵۳۷۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان کے بازار میں داخل ہونے سے پہلے اچکنے سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۴' مسند احمد ۲/۱۱'۲۲۔

اللُّغَاتُ: السلع۔ جمع سلعة۔ سامان تجارت۔ یتلقی۔ آگے بڑھ کر خرید لینا۔

۵۳۷۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۵۳۷۲: ابوبکر بن ابی شیبہ نے ابن نمیر سے روایت کی ہے پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۳۷۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَلَقَّوْا الْبُيُوْعَ .

۵۳۷۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشیاء کو آگے جا کر (سستے داموں) مت اچکو۔ (اس سے لوگوں کو نقصان ودھوکا پہنچتا ہے)

اللُّغَاتُ: بیوع سے مراد فروخت ہونے والی اشیاء۔

۵۳۷۴ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْأَيْلِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى أَنْ يُتَلَقَّى السِّلَعُ ، حَتّٰى يَهْبِطَ أَيْ يَنْزِلَ بِهَا الْأَسْوَاقَ .

۵۳۷۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان آگے جا کر سودا کر لینے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ بازار میں نہ پہنچ جائے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۴' مسند احمد ۲/۷'۱۴۲۔

۵۳۷۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ

الْخَيَّاطِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ .

۵۳۷۵: مسلم الخیاط نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ کو آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الاجاره باب ۱٤، مسلم فی البیوع ۱۱/ ۱۹، نسائی فی البیوع باب ۱۸، مسند احمد ۱/ ۳٦۸، ۲/ ٤۲۔

۵۳۷۶ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوْا شَيْئًا مِنَ الْبَيْعِ ، حَتّٰى يَقْدَمَ سُوْقَكُمْ .

۵۳۷۶: داؤد بن صالح بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بیع کی چیز کے بارے میں بازار میں آنے سے پہلے تاجر کو مت ملو۔

۵۳۷۷ : وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نُهِيْنَا ، أَوْ نُهِيَ عَنِ التَّلَقِّي .

۵۳۷۷: ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ہمیں تجار کو آگے جا کر ملنے سے روکا گیا۔

تخریج : بخاری فی الشروط باب ۱۱، مسلم فی البیوع ۱۲، نسائی فی البیوع باب ۱٦، ۱۷، مسند احمد ۲/ ۲۰، ٤۰۲۔

۵۳۷۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ : ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ .

۵۳۷۸: اعرج نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قافلوں کو آگے جا کر مت ملو (سامان خرید لانے کے لئے)

تخریج: بخاری فی البیوع باب ٦٤، ابوداؤد فی البیوع باب ٤٦، نسائی فی البیوع باب ۱۷، مالک فی البیوع ۹٦، مسند احمد ۲/ ۱۵٦۔

۵۳۷۹ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوْا الْجَلَبَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، فَقَالُوْا :مَنْ تَلَقَّى شَيْئًا قَبْلَ دُخُوْلِهِ السُّوْقَ ، ثُمَّ اشْتَرَاهُ، فَشِرَاؤُهُ بَاطِلٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :كُلُّ مَدِيْنَةٍ يَضُرُّ التَّلَقِّي بِأَهْلِهَا ، فَالتَّلَقِّي فِيْهَا مَكْرُوْهٌ ، وَالشِّرَاءُ جَائِزٌ ، وَكُلُّ مَدِيْنَةٍ لَا يَضُرُّ التَّلَقِّي بِأَهْلِهَا ، فَلَا بَأْسَ بِالتَّلَقِّي فِيْهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۳۷۹:ابن ابی لیلیٰ نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوداگروں کو آگے جا کر مت ملو۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض نے ان آثار کو سامنے رکھ کر یہ کہا کہ جس نے آگے جا کر بازار میں آنے سے پہلے جس سامان کو خرید لیا اس کی بیع باطل ہے۔دوسروں نے کہا جس شہر والوں کو باہر باہر سامان خرید لینے سے نقصان پہنچتا ہو وہ آگے جا کر سودا کر لینا مکروہ ہے مگر خرید لیا تو بیع جائز ہے اور اگر کسی شہر والوں کو اس سے نقصان نہیں پہنچتا تو اس میں کراہت بھی نہیں۔اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب۱۸' ابن ماجه فی التجارات باب۱٦' دارمی فی البیوع باب۳۲' مسند احمد ۲ / ٤١٠' ٤٨٨۔

اللغات:الجلب۔اس سے مجلوب بھیڑ بکریاں وغیرہ سامان تجارت مراد ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض نے ان آثار کو سامنے رکھ کر یہ کہا کہ جس نے آگے جا کر بازار میں آنے سے پہلے جس سامان خرید لیا اس کی بیع باطل ہے۔

فریق ثانی کا موقف: جس شہر والوں کو باہر باہر سامان خرید لینے سے نقصان پہنچتا ہو اس کا آگے جا کر سودا کر لینا مکروہ ہے مگر خرید لیا تو بیع جائز ہے اور اگر کسی شہر والوں کو اس سے نقصان نہیں پہنچتا تو اس میں کراہت بھی نہیں۔اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۵۳۸۰ :بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ ، فَنَشْتَرِيْ مِنْهُمُ الطَّعَامَ جُزَافًا ، فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيْعَهُ، حَتّٰى نُحَوِّلَهُ مِنْ مَكَانِهِ، أَوْ نَنْقُلَهُ.

۵۳۸۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ہم قافلوں کو آگے جا کر مل لیتے اور ان سے غلہ ستا لے لیتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع کر دیا یہاں تک کہ ہم اس کو وہاں سے ہٹا یا منتقل نہ کر لیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۲۔

۵۳۸۱ :وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرُوْنَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ ، عَلٰى

عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيْعُوْهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ، حَتّٰى يُبَلِّغُوْهُ إِلٰى حَيْثُ يَبِيْعُوْنَ الطَّعَامَ . فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ التَّلَقِّي ، وَفِي الْأَوَّلِ ، النَّهْيُ عَنْهُ، فَأَوْلٰى بِنَا أَنْ نَجْعَلَ ذٰلِكَ عَلٰى غَيْرِ التَّضَادِّ وَالْخِلَافِ .فَيَكُوْنُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ التَّلَقِّي ، لَمَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الضَّرَرِ عَلٰى غَيْرِ الْمُتَلَقِّيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِي الْأَسْوَاقِ .وَيَكُوْنُ مَا أُبِيْحَ مِنَ التَّلَقِّي ، هُوَ الَّذِيْ لَا ضَرَرَ فِيْهِ عَلَى الْمُقِيْمِيْنَ فِي الْأَسْوَاقِ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذِهِ الْآثَارِ -عِنْدَنَا -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ إِجَازَةِ الشِّرَاءِ مَعَ التَّلَقِّي الْمَنْهِيِّ عَنْهُ،

۵۳۸۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہم زمانہ نبوت میں قافلوں سے غلہ خرید کر لیتے تھے آپ ان پر ایک آدمی مقرر فرما دیتے جو خریداری کے مقامات سے منتقل کرنے کے بغیر فروخت سے روک دیتا یہاں تک کہ خریدار اس مقام پر نہ پہنچاتے جہاں انہوں نے غلہ فروخت کرنا ہوتا۔ (منڈی میں) مندرجہ بالا آثار تلقی یا بیع کو درست قرار دے رہی ہیں جبکہ اس سے پہلی روایات ممانعت کی طرف مشیر ہیں پس ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ ان کے تضاد واختلاف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ پس جس سودے کو آگے جا کر کرنے کی ممانعت ہے جس سے بازار والوں اور آگے جا کر سودا نہ کرنے والوں کو نقصان (معتدبہ) پہنچے اور جو مباح کی گئی ہے اس سے مراد وہ ہے جس سے بازار میں ٹھہرنے والوں پر کوئی معتدبہ ضرر لازم نہ آتا ہو۔ ہم نے ان آثار کی باہمی تطبیق کر دی۔ واللہ اعلم۔ پہلے ملاقات کر کے خریداری پر ممانعت کے باوجود بیع کے جواز کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب ۷۲، مسلم فی البیوع ۳۴، نسائی فی البیوع باب ۵۷، ابن ماجہ فی التجارات باب ۳۸، مسند احمد ۲، ۱۴۲/۱۳۵۔

حاصل روایات: مندرجہ بالا آثار تلقی بالبیع کو درست قرار دے رہی ہیں جبکہ اس سے پہلی روایات ممانعت کی طرف مشیر ہیں پس ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ ان کے تضاد واختلاف کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

پس سودے کو آگے جا کر کرنے کی ممانعت ہے جس سے بازار والوں اور آگے جا کر سودا نہ کرنے والوں کو (معتدبہ) نقصان پہنچے اور جو مباح کی گئی ہے اس سے مراد وہ ہے جس سے بازار میں ٹھہرنے والوں پر کوئی معتدبہ ضرر لازم نہ آتا ہو۔ ہم نے ان آثار کی باہمی تطبیق کر دی۔ واللہ اعلم۔

پہلے ملاقات کر کے خریداری پر ممانعت کے باوجود بیع کے جواز کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۵۳۸۲: بِمَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ ، فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَيْئًا ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا أَتَى بِالسُّوْقِ .

۵۳۸۲: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر تاجروں سے ملاقات مت کرو جس نے ملاقات کر کے اس سے سودا لے لیا اسے بازار میں آنے پر اختیار ہے۔

تخریج : روایت ۵۳۷۹ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔ نسائی فی البیوع باب ۱۸۔

۵۳۸۳ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ ، قَالَ :ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَیُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا الْجَلَبَ ، وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَالْبَائِعُ بِالْخِیَارِ إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ . فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰی عَنْ تَلَقِّی الْجَلَبِ ، ثُمَّ جَعَلَ لِلْبَائِعِ فِیْ ذٰلِكَ الْخِیَارَ ، إِذَا دَخَلَ السُّوْقَ ، وَالْخِیَارُ لَا یَكُوْنُ إِلَّا فِیْ بَیْعٍ صَحِیْحٍ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ فَاسِدًا ، لَأُجْبِرَ بَائِعُهُ وَمُشْتَرِیْهِ عَلٰی فَسْخِهٖ ، وَلَمْ یَكُنْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، الْإِبَاءُ عَنْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخِیَارَ فِیْ ذٰلِكَ لِلْبَیْعِ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ صِحَّتُهُ ، وَإِنْ كَانَ مَعَهُ تَلَقٍّ مَنْهِیٌّ عَنْهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَ الْخِیَارَ لِلْبَائِعِ الْمُتَلَقّٰی ، كَمَا جَعَلَهُ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ .فَجَوَابُنَا لَهُ فِیْ ذٰلِكَ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، ثَبَتَ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ ، مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُ الْآثَارُ بِذٰلِكَ ، وَسَنَذْكُرُهَا فِیْ مَوْضِعِهَا مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی .فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ ، أَنَّهُمَا إِذَا تَفَرَّقَا ، فَلَا خِیَارَ لَهُمَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتَ قَدْ جَعَلْتُ لِمَنِ اشْتَرٰی ، مَا لَمْ یَرَ ، خِیَارَ الرُّؤْیَةِ ، حَتّٰی یَرَاهُ فَیَرْضَاهُ، فِیْمَا أَنْكَرْتُ أَنْ یَكُوْنَ خِیَارُ الْمُتَلَقّٰی كَذٰلِكَ أَیْضًا ؟ .قِیْلَ لَهٗ :إِنَّ خِیَارَ الرُّؤْیَةِ ، لَمْ نُوْجِبْهُ قِیَاسًا ، وَإِنَّمَا وَجَدْنَا أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، أَثْبَتُوْهُ وَحَكَمُوْا بِهٖ ، وَأَجْمَعُوْا عَلَیْهِ، وَلَمْ یَخْتَلِفُوْا فِیْهِ .وَإِنَّمَا جَاءَ الِاخْتِلَافُ فِیْ ذٰلِكَ مِمَّنْ بَعْدَهُمْ ، فَجَعَلْنَا ذٰلِكَ خَارِجًا مِنْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ حَتّٰی یَتَفَرَّقَا وَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَعْنِ ذٰلِكَ ، لِإِجْمَاعِهِمْ عَلٰی خُرُوْجِهٖ مِنْهُ، كَمَا عَلِمْنَا بِإِجْمَاعِهِمْ عَلٰی تَجْوِیْزِ السَّلَمِ ، أَنَّهُ خَارِجٌ مِنْ نَهْیِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَهَلْ رَوَیْتُمْ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ خِیَارِ الرُّؤْیَةِ شَیْئًا ؟ قِیْلَ لَهٗ :نَعَمْ ،

۵۳۸۳: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہر جا کر تاجروں سے ملاقات مت کرو اور کوئی شہری دیہاتی سے بیع نہ کرے جب بازار میں داخل ہو تو بائع کو اختیار حاصل

ہوگا کہ (فسخ کرے یا باقی رکھے) اس روایت میں آگے جا کر تاجروں سے سامان خریدنے کی ممانعت ہے پھر فروخت کرنے والے کو اختیار دیا جبکہ وہ منڈی میں پہنچ جائے اور خیار تو درست خرید وفروخت میں ہوتا ہے اگر بیع فاسد ہوتی تو خریدار اور بائع کو فسخ پر مجبور کیا جاتا اور کسی کو انکار کا اختیار نہ تھا۔ یہاں جب بائع کو خیار دے دیا تو اس سے اس کی درستی ثابت ہوگئی اگرچہ اس نے ممنوع ملاقات کی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم ملاقات کئے جانے والے بائع کو اس طرح اختیار نہیں دیتے جیسے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا۔ تو اس کے جواب میں ہم یہ جواب دیں گے اس حال میں کہ توفیق الٰہی ہمارے شامل حال ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے البیعان بالخیار کہ بائع و مشتری ہر دو کو اختیار ہے جب تک کہ وہ مجلس بیع سے جدا نہ ہوں اور متواتر روایت ہے جس کو اسناد کے ساتھ آئندہ ذکر کریں گے۔ پس اس سے یہ معلوم ہوگیا کہ وہ جب مجلس بیع سے جدا ہو جائیں گے تو اختیار باقی نہ رہے گا۔ تمہارے ہاں تو مشتری کو مال دیکھنے تک خیار رؤیت حاصل ہوتا ہے جب دیکھ کر پسند آئے تو تب خیار ختم ہوتا ہے خیار تلقی والے کو بدرجہ اولیٰ حاصل ہونا چاہئے۔ تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ خیار رؤیت قیاس سے ثابت نہیں بلکہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجماع اور ان کے آثار وعمل سے ثابت ہے ان میں سے کسی سے اختلاف منقول نہیں۔ اس میں اختلاف بعد والوں سے منقول ہے اور ہم نے البیعان بالخیار حتی یتفرقا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خارج کر دیا۔ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اختیار مراد نہیں لیا۔ کیونکہ آپ کے ارشاد سے اس کے خارج ہونے پر اتفاق ہے جس طرح کہ ہم جانتے ہیں کہ صحابہ کرام کا بیع سلم کے جواز پر اجماع ہے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کہ جو تمہارے پاس موجود نہ ہو اس کو مت فروخت کرو۔ اس نہی سے بیع سلم خارج ہے۔ خیار رؤیت پر صحابہ کرام کے آثار اگر موجود ہیں تو ان کو پیش کرو۔ تو اس کے جواب میں ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بطور نمونہ ذکر کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۵۸، ٦٤/٦٨، والاجارہ باب۱٤، والشروط باب۸، مسلم فی البیوع ۱۱/۱۲، ترمذی فی البیوع باب۱۷، مالك فی البیوع ۹٦، مسند احمد ۱/۱٦٤، ۲/۱۵۳، ۳/۳۰۷، ٤/۵، ۱۱/۳۱٤۔ باختلاف یسیر من اللفظ۔

۵۳۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ شَاذَّانَ ، قَالَا : ثَنَا هِلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ أَبِي مَعْرُوْفٍ الْمَكِّيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ : اشْتَرَى طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَالًا ، فَقِيْلَ لِعُثْمَانَ : إِنَّكَ قَدْ غُبِنْتَ وَكَانَ الْمَالُ بِالْكُوْفَةِ وَهُوَ مَالُ آلِ طَلْحَةَ الْآنَ بِهَا . فَقَالَ عُثْمَانُ : لِيَ الْخِيَارُ ، لِأَنِّيْ بِعْتُ مَا لَمْ أَرَ . فَقَالَ طَلْحَةُ : إِلَيَّ الْخِيَارُ ، لِأَنِّيْ اشْتَرَيْتُ مَا لَمْ أَرَ . فَحَكَّمَا بَيْنَهُمَا

جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ ، فَقَضَى أَنَّ الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ ، وَلَا خِيَارَ لِعُثْمَانَ .وَالْآثَارُ فِيْ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَ تْ مُتَوَاتِرَةً ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُهَا مُنْقَطِعًا ، فَإِنَّهُ مُنْقَطِعٌ ، لَمْ يُضَادَّهُ مُتَّصِلٌ .وَفِيْ هٰذَا أَيْضًا حُجَّةٌ أُخْرَى ، وَهِيَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَعَلَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ لِلْمُتَلَقَّى الْبَائِعِ الْخِيَارَ ، فِيْمَا بَاعَ إِذَا دَخَلَ الْأَسْوَاقَ ، وَعَلِمَ بِالْأَسْعَارِ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ ، هَلْ ضَادَّ ذٰلِكَ شَيْءٌ أَمْ لَا ؟ فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ ،

۵۳۸۴: علقمہ بن وقاص لیثی بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کوئی چیز خریدی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا تمہیں سودے میں نقصان ہے۔ اس وقت مال کوفہ میں تھا۔ وہ مال آل طلحہ کا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں وہ چیز بیچ رہا ہوں جس کو میں نے نہیں دیکھا۔ اس سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں اگرچہ اکثر منقطع ہیں مگر اس کے متضاد کوئی متصل روایت موجود نہیں (پس وہ آثار قیاس سے اعلیٰ واولیٰ ہیں) اس میں ایک اور دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا ہے جس سے باہر جا کر ملاقات کی گئی ہے کہ جب وہ منڈی میں آئے اور اسے گرانی کا علم ہو جائے (تو وہ سودا توڑ سکتا ہے) اب فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بالمقابل کوئی واضح روایت مل جائے۔ روایت انس رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے بھی اختیار ہے کیونکہ میں نے ایسی چیز خریدی ہے جس کو میں نے نہیں دیکھا۔

دونوں نے حضرت جبیر بن مطعم کو فیصل بنایا۔ تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اختیار ہے مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اختیار نہیں۔

حاصل اثر: اس سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں اگرچہ اکثر منقطع ہیں مگر اس کے متضاد کوئی متصل روایت موجود نہیں (پس وہ آثار قیاس سے اعلیٰ واولیٰ ہیں)

روایت میں دوسری دلیل: اس میں ایک اور دلیل یہ ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بائع کو اختیار دیا ہے جس سے باہر جا کر ملاقات کی گئی ہے کہ جب وہ منڈی میں آئے اور اسے گرانی کا علم ہو جائے (تو وہ سودا توڑ سکتا ہے) اب فیصلہ پر پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے بالمقابل کوئی واضح روایت مل جائے۔ روایت انس رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۵۳۸۵: فَإِذَا أَبُوْبَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :نُهِيْنَا أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، وَإِنْ كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ .

۵۳۸۵: ابن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہمیں اس بات سے منع کیا گیا کہ کوئی شہری دیہاتی

کے ساتھ بیع نہ کرے اگر چہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہو۔

۵۳۸۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: نُهِيْنَا أَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

۵۳۸۶: محمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں اس بات سے روک دیا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی سے سودا کرے۔

۵۳۸۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ: ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْخَيَّاطِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

۵۳۸۷: مسلم خیاط نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شہری دیہاتی سے بیع نہ کرے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۵۸، مسلم فی ابیوع ۱۱/۱۲، ۲۰/۲۱، ابو داؤد فی البیوع باب۴۵، ترمذی فی البیوع باب۱۷، مالك فی البیوع ۹۶۔

۵۳۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۳۸۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۳۸۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ: ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ: ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ ، وَزَادَ وَلَا يَشْتَرِيْ لَهُ.

۵۳۸۹: مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے **ولا یشتری لہ** اور نہ خریداری کرے۔

۵۳۹۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ: ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

۵۳۹۰: داؤد بن صالح بن دینار نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کوئی شہری کسی دیہاتی سے سودا نہ کرے۔

۵۳۹۱ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ .ح .

۵۳۹۱:ابن مرزوق نے وہب سے نقل کیا ہے۔

۵۳۹۲ :وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۳۹۲:نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۹۳ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۳۹۳:ابن سیرین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۳۹۴ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۳۹۴:سعید بن مسیب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۹۵ :حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ نَبْهَانَ ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۳۹۵:صالح بن نبہان مولی التوامہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۳۹۶ :حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ :نَهَى أَوْ نُهِيَ ، أَنْ يَبِيْعَ الْمُهَاجِرُ لِلْأَعْرَابِيِّ .

۵۳۹۶:ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا یا منع فرمایا یا منع کیا گیا کہ مہاجر کسی اعرابی کو کوئی چیز فروخت کرے۔

۵۳۹۷ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، اَنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ الْحَاضِرُ لِبَادٍ .

۵۳۹۷: ابن ابی لیلٰی نے ایک صحابی رسول ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ شہری کسی دیہاتی سے سودا کرے۔

۵۳۹۸ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِى ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ ، قَالَ :سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَشْتَرِيَ حَاضِرٌ لِبَادٍ . فَنَظَرْنَا فِى الْعِلَّةِ الَّتِىْ لَهَا نَهَى الْحَاضِرَ اَنْ يَبِيْعَ لِلْبَادِى مَا هِيَ ؟ فَاِذَا يُوْنُسُ قَدْ

۵۳۹۸: صالح مولی التوامہ نے کہا میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی سے بیع نہ کرے۔ہم نے اس علت پر غور کیا جس کی وجہ سے شہری کو دیہاتی سے سودا کرنے سے منع کیا گیا۔(چنانچہ وہ ان روایات میں مل گئی)

۵۳۹۹ : حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ ، دَعُوا النَّاسَ ، يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ .

۵۳۹۹: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہری کسی دیہاتی سے سودا نہ کرے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ و اللہ تعالیٰ ان کو ایک دوسرے سے رزق دے گا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۲۰' ابو داؤد فی البیوع باب۴۵' ترمذی فی البیوع باب۱۳' نسائی فی البیوع باب۱۷' ابن ماجه فی التجارات باب۱۵' مسند احمد ۳/۳۰۷' ۳۹۲/۳۸۶۔

۵۴۰۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ حَكِيْمِ بْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ اَنَّهٗ جَاءَهٗ فِىْ حَاجَةٍ ، قَالَ :فَحَدَّثَنِىْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعُوْا النَّاسَ ، فَلْيُصِبْ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، وَاِذَا اسْتَنْصَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ، فَلْيَنْصَحْ لَهٗ.فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِنَّمَا نَهَى الْحَاضِرَ اَنْ يَبِيْعَ لِلْبَادِى ، لِاَنَّ الْحَاضِرَ يَعْلَمُ اَسْعَارَ الْاَسْوَاقِ فَيَسْتَقْصِىْ عَلَى الْحَاضِرِيْنَ ، فَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ رِبْحٌ ، وَاِذَا بَاعَهُمُ الْاَعْرَابِىُّ عَلَى غِرَّتِهٖ وَجَهْلِهٖ ، بِاَسْعَارِ الْاَسْوَاقِ ، رَبِحَ عَلَيْهِ الْحَاضِرُوْنَ .فَاَمَرَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخَلِّىَ بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ وَبَيْنَ الْاَعْرَابِ فِى الْبُيُوْعِ ، وَمَنَعَ الْحَاضِرِيْنَ اَنْ يَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ فِىْ ذٰلِكَ .فَاِذَا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ ، وَثَبَتَ اِبَاحَةُ التَّلَقِّى الَّذِى لَا ضَرَرَ فِيْهِ، بِمَا وَصَفْنَا

مِنَ الْآثَارِ الَّتِیْ ذَکَرْنَا ، صَارَ شِرَی الْمُتَلَقِّی مِنْهُمْ ، شِرَیٰ حَاضِرٍ مِنْ بَادٍ ، فَهُوَ دَاخِلٌ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْا النَّاسَ ، یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَبَطَلَ أَنْ یَكُوْنَ فِیْ ذٰلِكَ خِیَارٌ لِلْبَائِعِ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ لَهُ فِیْهِ خِیَارٌ ، إِذًا لَمَا كَانَ لِلْمُشْتَرِیْ فِیْ ذٰلِكَ رِبْحٌ ، وَلَا أَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرًا أَنْ یَعْتَرِضَ عَلَیْهِ، وَلَا أَنْ یَتَوَلَّی الْبَیْعَ لِلْبَادِیْ مِنْهُ، لِأَنَّهُ یَكُوْنُ بِالْخِیَارِ فِیْ فَسْخِ ذٰلِكَ الْبَیْعِ ، أَوْ یَرُدُّ لَهُ ثَمَنَهُ، إِلَی الْأَثْمَانِ الَّتِیْ تَكُوْنُ فِیْ بِیَاعَاتِ أَهْلِ الْحَضَرِ ، بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ .فَفِیْ مَنْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحَاضِرِیْنَ مِنْ ذٰلِكَ ، إِبَاحَةُ الْحَاضِرِیْنَ الْتِمَاسَ غِرَّةِ الْبَادِیْنَ فِی الْبَیْعِ مِنْهُمْ ، وَالشِّرَاءِ مِنْهُمْ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ أَجْمَعِیْنَ .

۵۴۰۰: وہیب نے عطاء بن حکیم بن ابوزید سے روایت کی ہے کہ میں ایک کام کے لئے ان کے ہاں گیا تو انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو چھوڑ دو بعض بعض سے فائدہ اٹھائیں گے جب تم میں سے کوئی نصیحت طلب کرے تو وہ اپنے بھائی کو مخلصانہ نصیحت کرے۔ان روایات سے معلوم ہو گیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری کو دیہاتی سے سودا کرنے سے اس وجہ سے منع فرمایا کیونکہ شہری کو منڈی کے بھاؤ معلوم ہیں۔وہ شہریوں پر انتہائی بھاؤ لگائے گا اس طرح ان کو کچھ بھی نفع نہ ہوگا اور جب دیہاتی بازار کا بھاؤ معلوم نہ ہونے کی حالت میں پہنچے گا تو دوسرے شہریوں کو بھی نفع پہنچے گا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ شہریوں اور دیہاتیوں کو خرید و فروخت میں آزاد چھوڑ دیا جائے اور شہریوں کو اس سلسلہ میں ان کے ہاں جانے سے منع کر دیا۔اب جبکہ یہ بات اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے بیان کی تو اب آگے جا کر اس سودہ کرنے کی اباحت ثابت ہوئی جس میں شہریوں کو ضرر نہ ہو۔جن روایات کو ہم نے ذکر کیا ہے اس میں باہر نکل کر خریدنے والے کا خریدنا وہ شہری کے دیہاتی سے خریدنے کی طرح ہوا۔پس یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول **دعوا الناس یرزق اللّٰہ بعضھم من بعض** میں داخل ہے اور اس سے بائع کے خیار کا بطلان بھی ثابت ہو گیا کیونکہ اگر اس کو اختیار ہو گا تو مشتری نفع سے قطعاً محروم رہے گا اور پھر آپ یہ بھی حکم نہ فرماتے کہ اس کے سلسلہ میں کوئی تعرض کرے اور نہ یہ فرماتے کہ کوئی دیہاتی کے لئے خریداری کا ذمہ دار نہ بنے کیونکہ اس کو تو خود ذاتی طور پر بیع کے فسخ کا اختیار حاصل ہے یا اس کی ثمن کے رد کرنے کا اختیار ان اثمان کے ساتھ حاصل ہے جو شہریوں کی بیوع میں ایک دوسرے کی طرف واپس ہوتی ہیں۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضرین کو اس بات سے روک دینے سے شہریوں کے لئے اس بات کا جواز مل گیا کہ وہ دیہاتیوں کی بے خبری سے فائدہ اٹھائیں اور ان سے سودا خریدیں۔یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۶۸، مسند احمد ۴۱۸/۳، ۲۵۹/۴۔

بَابُ خِيَارِ الْبَيِّعَيْنِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا

بائع اور مشتری کو جدا ہونے سے پہلے تک خیار ہے

خلاصۃ البرام: خیار کے متعلق ایک قول یہ ہے کہ جب تک تفرق بالابدان نہ ہو اس وقت تک خیار حاصل رہے گا اس کو امام شافعی مُشَلِّیہ نے اختیار کیا ہے اور امام ابویوسف مُشَلِّیہ کا مختار قول بھی یہی ہے۔

نمبر②: تفرق فی الاقوال سے ہی خیار ختم ہو کر بیع لازم ہوگئی یہ ائمہ احناف اور جمہور علماء کا قول ہے۔ (خلاصۃ الاشتات)

۵۴۰۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ .ح .

۵۴۰۱: ابراہیم بن مرزوق نے وہب سے انہوں نے شعبہ سے۔

۵۴۰۲: وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ .ح .

۵۴۰۲: ابراہیم نے ابوحذیفہ سے انہوں نے سفیان سے۔

۵۴۰۳: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ .ح .

۵۴۰۳: ابوبکرہ نے مومل سے انہوں نے سفیان سے۔

۵۴۰۴: وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالُوْا جَمِيْعًا ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا ، حَتّٰى يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ .

۵۴۰۴: نصر بن مرزوق نے علی بن معبد سے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے۔ تمام نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خریدار اور بائع کے درمیان سودا اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا اس خرید وفروخت میں وہ خیار طے کر لیں۔

۵۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا قَالَ :أَوْ يَقُوْلُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ :اخْتَرْ وَرُبَّمَا قَالَ أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ .

۵۴۰۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باہمی خرید وفروخت کرنے والوں کو جدا ہونے تک اختیار رہتا ہے یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہہ دے کہ تمہیں اختیار ہے بعض اوقات اس طرح

فرمایا یہ بیع خیار والی ہوگی۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۱۹/۴۰' ۴۲/۲۲' مسلم فی البیوع ۴۳/۴۳/۴۶' ۴۷' ابو داؤد فی البیوع باا۵' ترمذی فی البیوع باب ۲۶' نسائی فی البیوع باب۴' ۸' ابن ماجہ فی التجارات باب ۱۷' دارمی فی البیوع باب ۱۵' مالک فی البیوع ۷۹' مسند احمد ۴/۹'۳'۴۰۲/۴۰۳'۵'۱۲/۲۳۔

۵۴۰۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُجَاعٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ .

۵۴۰۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید وفروخت کرنے والوں کو جدا ہونے سے پہلے تک اختیار ہے یا بیع خیار ہے۔

۵۴۰۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا أَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا ، بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا ، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا ، مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا .

۵۴۰۷: عبداللہ بن حارث نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا خریدار اور فروخت کنندہ کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں انہوں نے حتی یتفرقا یا مالم یتفرقا فرمایا۔ اگر وہ دونوں سچ بولنے اور بات واضح کرنے والے ہوں گے تو سودے میں برکت ڈال دی جائے گی اور اگر انہوں نے جھوٹ اور کتمان عیب سے کام لیا تو سودے کی برکت ختم کر دی جائے گی۔

اللغات: صدقا۔ یہاں شئی کی درست تعریف مراد ہے۔ محقت مٹائی جاتی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۱۹/ ۲۲' ابو داؤد فی البیوع باب ۵۱' ترمذی فی البیوع باب۲۶' نسائی فی البیوع باب ۸/٤' دارمی فی البیوع باب ۱۵' مسند احمد ۳' ۲ ۰ ٤/ ٤٣٤۔

۵۴۰۸: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيْءِ ، عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ ، أَنَّهُمْ اخْتَصَمُوْا إِلَيْهِ فِيْ رَجُلٍ بَاعَ جَارِيَةً ، فَنَامَ مَعَهَا الْبَائِعُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَا أَرْضَاهَا . فَقَالَ أَبُوْبَرْزَةَ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، وَكَانَا فِيْ خِبَاءِ شَعْرٍ .

۵۴۰۸: ابوالوضیٰ نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ ان کے ہاں لوگ ایک لونڈی کی بیع کا مقدمہ لے کر آئے پھر بائع ان دونوں کے پاس سو گیا صبح ہوئی تو اس نے کہا مجھے لونڈی پسند نہیں۔ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اس وقت تک اختیار ہوتا ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور یہ دونوں ایک اونی خیمے میں تھے۔

اللغات: خباء۔ خیمہ۔

۵۴۰۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيْءِ ، قَالَ :نَزَلْنَا مَنْزِلًا ، فَبَاعَ صَاحِبٌ لَنَا مِنْ رَجُلٍ فَرَسًا ، فَأَقَمْنَا فِيْ مَنْزِلِنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا . فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ ، قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ : اِنَّك قَدْ بِعْتَنِيْ فَاخْتَصَمَا اِلَى أَبِيْ بَرْزَةَ .فَقَالَ :اِنْ شِئْتُمَا ، قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَمَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا .

۵۴۰۹: ابوالوضیٰ کہتے ہیں کہ ہم ایک پڑاؤ پر اترے تو ہمارے ایک ساتھی نے ایک شخص کو گھوڑا فروخت کیا ہم اس منزل پر ایک دن رات ٹھہرے دوسرے دن وہ شخص کھڑا ہوا اور گھوڑے پر زین کسنے لگا خریدار نے کہا تم نے یہ میرے ہاتھ فروخت کر دیا ہے پھر وہ اپنا جھگڑا لے کر حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے فرمایا اگر تم پسند کرو تو میں تمہارے مابین جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں اور میرے خیال میں تم ایک دوسرے جدا نہیں ہوئے۔

۵۴۱۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا أَوْ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا ، بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا ، فَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا ، فَعَسٰى أَنْ يَدُوْرَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ ، وَتُمْحَقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا . قَالَ هَمَّامٌ :سَمِعْتُ أَبَا التَّيَّاحِ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمِثْلِ هٰذَا .

۵۴۱۰: عبداللہ بن حارث نے حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع و مشتری کو جدا ہونے تک خیار ہوتا ہے اگر وہ سچ کہیں گے اور چیز کی حقیقت بتلا دیں گے تو ان کو برکت دی جائے گی

اوراگر وہ چھپائیں گے تو ممکن ہے کہ مال کی گردش تو باقی رہے مگر سودے کی برکت مٹ جائے۔ ہمام راوی کہتے ہیں میں نے الوالتیاح کو کہتے سنا کہ میں نے یہ روایت خود عبداللہ بن الحارث عن حکیم بن حزام عن النبی ﷺ کی اسی سند سے اسی طرح سنی ہے۔

تخریج : روایت بخاری کتاب البیوع باب۲۲' ٤٤' ترمذی فی البیوع باب۲٦' نسائی فی البیوع باب٤'٨' دارمی فی البیوع باب١٥' مسند احمد ٣' ٢ ٠ ٤/٣ ٠ ٤۔

۵۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ الْغُبَرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، أَوْ يَكُوْنُ بَيْعَ خِيَارٍ .

۵۴۱: ابوکثیر غبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا خریدار اور فروخت کرنے والے کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں یا بیع خیار ہو۔

۵۴۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، وَيَأْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا رَضِيَ مِنَ الْبَيْعِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِيْ تَأْوِيْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا . فَقَالَ قَوْمٌ :هَذَا عَلَى الِافْتِرَاقِ بِالْأَقْوَالِ ، فَإِذَا قَالَ الْبَائِعُ قَدْ بِعْتُ مِنْكَ قَالَ الْمُشْتَرِي قَدْ قَبِلْت فَقَدْ تَفَرَّقَا وَانْقَطَعَ خِيَارُهُمَا .وَقَالُوْا :الَّذِيْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْخِيَارِ ، هُوَ مَا كَانَ لِلْبَائِعِ أَنْ يُبْطِلَ قَوْلَهُ لِلْمُشْتَرِي قَدْ بِعْتُكَ هٰذَا الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ قَبْلَ قَبُوْلِ الْمُشْتَرِيْ .فَإِذَا قَبِلَ الْمُشْتَرِي ، فَقَدْ تَفَرَّقَ هُوَ وَالْبَائِعُ ، وَانْقَطَعَ الْخِيَارُ .وَقَالُوْا :هَذَا كَمَا ذَكَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ وَإِنْ يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِنْ سَعَتِهِ . فَكَانَ الزَّوْجُ إِذَا قَالَ لِلْمَرْأَةِ قَدْ طَلَّقْتُكِ عَلٰى كَذَا وَكَذَا فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ قَدْ قَبِلْت فَقَدْ بَانَتْ ، وَتَفَرَّقَا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِيْ هٰذَا، بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَقَالَ الْمُشْتَرِي قَدْ قَبِلْتُ فَقَدْ تَفَرَّقَا بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، وَإِنْ لَمْ يَتَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ، وَفَسَّرَ هَذَا التَّفْسِيْرَ ، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَقَالَ عِيْسَى بْنُ أَبَانَ :الْفُرْقَةُ الَّتِيْ تَقْطَعُ الْخِيَارَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، هِيَ

الْفُرْقَةُ بِالْأَبْدَانِ ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَالَ لِلرَّجُلِ قَدْ بِعْتُكَ عَبْدِیْ هٰذَا بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَلِلْمُخَاطَبِ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، أَنْ يَقْبَلَ ، مَا لَمْ يُفَارِقْ صَاحِبَهُ، فَإِذَا افْتَرَقَا ، لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يَقْبَلَ .قَالَ :وَلَوْلَا أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ جَاءَ ، مَا عَلِمْنَا ، مَا يَقْطَعُ مَا لِلْمُخَاطَبِ ، مِنْ قَبُوْلِ الْمُخَاطَبَةِ الَّتِی خَاطَبَهُ بِهَا صَاحِبُهُ، وَأَوْجَبَ لَهُ بِهَا الْبَيْعَ .فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، عَلِمْنَا أَنَّ افْتِرَاقَ أَبْدَانِهِمَا بَعْدَ الْمُخَاطَبَةِ بِالْبَيْعِ ، يَقْطَعُ قَبُوْلَ تِلْكَ الْمُخَاطَبَةِ .وَقَدْ رُوِیَ هٰذَا التَّفْسِيْرُ ، عَنْ أَبِیْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .قَالَ عِيْسٰی :وَهٰذَا أَوْلٰی مَا حُمِلَ عَلَيْهِ تَفْسِيْرُ تَأْوِيْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لِأَنَّا رَأَيْنَا الْفُرْقَةَ الَّتِیْ لَهَا حُكْمٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ، هِیَ الْفُرْقَةُ فِی الصَّرْفِ ، فَكَانَتْ تِلْكَ الْفُرْقَةُ إِنَّمَا يَجِبُ بِهَا فَسَادُ عَقْدٍ مُتَقَدِّمٍ ، وَلَا يَجِبُ بِهَا صَلَاحُهُ .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِیْ خِيَارِ الْمُتَبَايِعَيْنِ ، إِذَا جَعَلْنَاهَا عَلٰی مَا ذَكَرْنَا ، فَسَدَ بِهَا مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ عَقْدِ الْمُخَاطِبِ .وَإِنْ جَعَلْنَاهَا عَلٰی مَا قَالَ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا الْفُرْقَةَ بِالْأَبْدَانِ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ ، كَانَتْ بِخِلَافِ فُرْقَةِ الصَّرْفِ وَلَمْ يَكُنْ لَهَا أَصْلٌ فِيْمَا اتَّفَقُوْا عَلَيْهِ، لِأَنَّ الْفُرْقَةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا ، إِنَّمَا يَفْسُدُ بِهَا مَا تَقَدَّمَهَا ، إِذَا لَمْ يَكُنْ تَمَّ ، حَتّٰی كَانَتْ .فَأَوْلَی الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَجْعَلَ هٰذِهِ الْفُرْقَةَ الْمُخْتَلَفَ فِيْهَا ، كَالْفُرْقَةِ الْمُتَّفَقِ عَلَيْهَا ، فَيُجْبَرُ بِهَا فَسَادُ مَا قَدْ تَقَدَّمَهَا ، مِمَّا لَمْ يَكُنْ تَمَّ ، حَتّٰی كَانَتْ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، مَا ذَكَرْنَا .وَقَالَ آخَرُوْنَ :هٰذِهِ الْفُرْقَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هِیَ عَلَی الْفُرْقَةِ بِالْأَبْدَانِ ، فَلَا يَتِمُّ الْبَيْعُ ، حَتّٰی تَكُوْنَ ، فَإِذَا كَانَتْ ، تَمَّ الْبَيْعُ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ ، بِأَنَّ الْخَبَرَ ، أَطْلَقَ ذِكْرَ الْمُتَبَايِعَيْنِ فَقَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا . قَالُوْا :فَهُمَا قَبْلَ الْبَيْعِ مُتَسَاوِمَانِ ، فَإِذَا تَبَايَعَا ، صَارَا مُتَبَايِعَيْنِ ، فَكَانَ اسْمُ الْبَائِعِ ، لَا يَجِبُ لَهُمَا إِلَّا بَعْدَ الْعَقْدِ فَلَمْ يَجِبْ لَهُمَا الْخِيَارُ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، بِمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا شَيْئًا ، فَأَرَادَ أَنْ لَا يَقْبَلَهُ، قَامَ فَمَشٰی ، ثُمَّ رَجَعَ .قَالُوْا :وَهُوَ قَدْ سَمِعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَهُ -عَلَی التَّفَرُّقِ بِالْأَبْدَانِ ، وَعَلٰی أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِذٰلِكَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا ، عَلٰی أَنَّ مُرَادَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِحَدِيْثِ أَبِیْ بَرْزَةَ الَّذِیْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ، فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، وَبِقَوْلِهِ لِلرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ مَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا فَكَانَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ عِنْدَهُ هُوَ التَّفَرُّقَ بِالْأَبْدَانِ ، وَلَمْ يَتِمَّ الْبَيْعُ عِنْدَهُ، قَبْلَ ذٰلِكَ التَّفَرُّقِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ -عِنْدَنَا -عَلٰی

أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، لِأَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْأَوْلَيَيْنِ ، أَنَّ مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِهِمْ لَا يَكُوْنَانِ مُتَبَايِعَيْنِ إِلَّا بَعْدَ أَنْ يَتَعَاقَدَا الْبَيْعَ ، وَهُمَا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتَسَاوِمَانِ غَيْرُ مُتَبَايِعَيْنِ فَذٰلِكَ إِغْفَالٌ مِنْهُمْ لِسَعَةِ اللُّغَةِ ، لِأَنَّهُ قَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَا سُمِّيَا مُتَبَايِعَيْنِ ، لِقُرْبِهِمَا مِنَ التَّبَايُعِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا تَبَايَعَا ، وَهٰذَا مَوْجُوْدٌ فِي اللُّغَةِ قَدْ سُمِّيَ إِسْحَاقُ أَوْ إِسْمَاعِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، ذَبِيْحًا لِقُرْبِهِ مِنَ الذَّبْحِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ ذُبِحَ .فَكَذٰلِكَ يُطْلَقُ عَلَى الْمُتَسَاوِمَيْنِ ، اسْمُ الْمُتَبَايِعَيْنِ ، إِذَا قَرُبَا مِنَ الْبَيْعِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا تَبَايَعَا .وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ وَقَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَمَعْنَاهُمَا وَاحِدٌ .فَلَمَّا سَمّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْمُسَاوِمَ الَّذِيْ قَدْ قَرُبَ مِنَ الْبَيْعِ ، مُتَبَايِعًا ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ قَبْلَ عَقْدِهِ الْبَيْعَ ، احْتَمَلَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْمُتَسَاوِمَانِ ، سَمَّاهُمَا مُتَبَايِعَيْنِ ، لِقُرْبِهِمَا مِنَ الْبَيْعِ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا عَقَدَا عُقْدَةَ الْبَيْعِ ، فَهٰذِهِ مُعَارَضَةٌ صَحِيْحَةٌ .وَأَمَّا مَا ذَكَرُوْا ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، مِنْ فِعْلِهِ الَّذِي اسْتَدَلُّوْا بِهِ ، عَلٰى مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفُرْقَةِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَحْتَمِلُ - عِنْدَنَا -مَا قَالُوْا ، وَيَحْتَمِلُ غَيْرَ ذٰلِكَ .قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، أَشْكَلَتْ عَلَيْهِ تِلْكَ الْفُرْقَةُ ، الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا هِيَ ؟ فَاحْتَمَلَتْ - عِنْدَهُ -الْفُرْقَةَ بِالْأَبْدَانِ ، عَلٰى مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ .وَاحْتَمَلَتْ -عِنْدَهُ -الْفُرْقَةَ بِالْأَبْدَانِ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، الَّتِيْ ذَهَبَ إِلَيْهَا عِيْسٰى .وَاحْتَمَلَتْ -عِنْدَهُ -الْفُرْقَةَ بِالْأَقْوَالِ ، عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الْآخَرُوْنَ ، وَلَمْ يَحْضُرْهُ دَلِيْلٌ يَدُلُّهُ أَنَّهُ بِأَحَدِهَا أَوْلٰى مِنْهُ بِمَا سِوَاهُ مِنْهَا ، فَفَارَقَ بَائِعَهُ بِبَدَنِهِ، احْتِيَاطًا .وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ بَعْضَ النَّاسِ ، يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ لَا يَتِمُّ إِلَّا بِذٰلِكَ ، وَهُوَ يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِغَيْرِهِ. فَأَرَادَ أَنْ يَتِمَّ الْبَيْعُ فِيْ قَوْلِهِ وَقَوْلِ مُخَالِفِهِ، حَتّٰى لَا يَكُوْنَ لِبَائِعِهِ نَقْضُ الْبَيْعِ عَلَيْهِ، فِيْ قَوْلِهِ ، وَلَا فِيْ قَوْلِ مُخَالِفِهِ.وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ، مَا يَدُلُّ أَنَّ رَأْيَهُ فِي الْفُرْقَةِ ، كَانَ بِخِلَافِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ ، إِلٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِهَا .

۵۴۱۲: حسن نے سمرہ بن جندبؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ بائع و مشتری کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں اور ہر ایک ان میں سے اس بیع کو اختیار کرے جس کو وہ پسند کرتا ہو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگوں نے البیعان بالخیار مالم یتفرقا کی تاویل میں اختلاف کیا ہے۔ اس سے مراد اقوال میں جدائی ہے جب مالک نے کہا میں نے تمہیں یہ چیز فروخت کر دی خریدار نے کہا میں نے قبول کر لی اب

گویا دونوں جدا ہو گئے اور ان کا اختیار جاتا رہا۔ چنانچہ وہ یہ کہتے ہیں ان کو جو اختیار حاصل تھا وہ یہی تھا جو بائع کے لئے ہوتا ہے کہ وہ مشتری کو کہتا ہے میں نے تمہیں یہ غلام ایک ہزار کے بدلے فروخت کیا یہ بات مشتری کے قبول کرنے سے پہلے تک ہوتی ہے اگر خریدار نے قبول کر لیا تو گویا اس میں اور فروخت کرنے والے میں جدائی ہو گئی اور خیار جاتا رہا۔ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ **ان یتفرقا یغن اللہ کلا من سعته (النساء ۱۳۰)** کہ اگر میاں بیوی علیحدگی اختیار کر لیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک کو دوسرے سے اپنی وسعت کے ساتھ مستغنی کر دے گا۔ تو خاوند نے جب عورت کو کہہ دیا **قد طلقتك علی كذا و كذا** عورت نے اس کے جواب میں **قد قبلت** کہہ دیا تو وہ عورت بائنہ ہو گئی اس بات کے کرتے ہی وہ جدا ہو جائیں گے اگرچہ وہ ابدان سے الگ نہ بھی ہوئے ہوں۔ اسی طرح جب ایک آدمی دوسرے کو کہتا ہے **قد بعتك عبدی هذا بالف درهم** اس کے جواب میں خریدار نے کہا **قد قبلت** مجھے قبول ہے تو یہ بات کہتے ہی وہ جدا ہو گئے (کیونکہ ان کی بات سابقہ مکمل ہو کر ختم ہو گئی) اگرچہ وہ ابدان کے لحاظ سے الگ نہ ہوئے ہوں۔ یہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔ انہوں نے یہ تفسیر بیان کی ہے۔ عیسیٰ بن ابان کا کہنا ہے کہ اس اثر میں جدائی سے مراد ابدان کا جدا ہونا ہے جیسے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو کہا **قد بعتك عبدی هذا بالف درهم**" اب خریدار کو اپنے ساتھی سے جدا ہونے سے پہلے تک قبول و عدم قبول کا اختیار ہے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو پھر وہ قبولیت معتبر شمار نہ ہوگی۔ دلیل یہ ہے کہ اگر یہ ارشاد نبوت وارد نہ ہوتا تو ہمیں معلوم نہ ہو سکتا کہ مخاطب کو جو بات کہی گئی ہے وہ کب منقطع ہوئی اور بیع کب لازم ہوئی۔ جب یہ روایت آ گئی تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ خطاب بیع کے بعد جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو خطاب کی قبولیت منقطع ہو گئی (بعد میں ہاں نہ معتبر نہیں) یہی تفسیر امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں کہ اس روایت کی جتنی تفاسیر کی گئی ہیں ان میں سب سے بہتر یہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جس جدائی پر سب کا اتفاق ہے وہ بیع صرف کی صورت میں (قبضہ کر لینے کے بغیر) جدا ہو جانا ہے اس جدائی سے وہ عقد (سودا) فاسد ہو جاتا ہے جو کہ پہلے سے موجود تھا اس سے عقد کی درستگی لازم نہیں آتی۔ (بیع صرف سونے چاندی کی بیع کو کہتے ہیں) حاصل یہ ہے کہ یہ جدائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بائع و مشتری کے خیار کے سلسلہ میں مروی ہے۔ جب ہم نے اس کو اس معنی پر محمول کیا تو اس سے مخاطب کا سابقہ معاہدہ فاسد ہو گیا اور اگر ہم امام ابو یوسف رحمہ اللہ والے قول کے مطابق ابدان میں جدائی کو لازم قرار دیں تو یہ بیع مکمل ہو گئی مگر یہ بیع صرف کی جدائی کے مخالف ٹھہری اور جس پر ان کا اتفاق ہے اس میں اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی اس کی دلیل یہ ہے کہ متفق علیہ جدائی یہ ہے کہ وہ بیع کی تکمیل سے پہلے ہوتی ہے یعنی ابھی سے بیع مکمل نہیں ہوتی بلکہ وہ جدا ہونے سے مکمل ہوتی ہے۔ پس زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ ہم اس اختلافی جدائی کو متفق علیہ جدائی کی طرح قرار دیں۔ اس سے اس فساد کا ازالہ ہو جائے اور وہ بیع کا فساد ہے۔ جو کہ ابھی پوری نہ ہوئی تھی یہاں تک کہ جدائی ہوئی اس سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہو گئی۔ "**البیعان**

بالخیار مالم یتفرقا" اس روایت میں جس فرقت کا تذکرہ ہے اس سے جسمانی علیحدگی مراد ہے پس جب تک یہ وقوع میں نہ آئے اس وقت تک سودا مکمل نہ ہوگا جب یہ پائی جائے گی تو بیع مکمل ہو جائے گی۔ اس روایت میں بائع و مشتری کا مطلق ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ تو سودا کرنے سے پہلے تو وہ بھاؤ لگانے والے تھے جب سودا کر لیتے ہیں تب بائع و مشتری بنتے ہیں پس ان پر بائع و مشتری کا لفظ عقد کے بعد بولا جاتا ہے پس ان کے لئے خیار لازم نہ ہوا۔ (کیونکہ وہ بھی بائع و مشتری نہیں بنے) اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ جب آپ کسی سے سودا کرتے اور واپس کرنا نہ چاہتے تو کھڑے ہو جاتے کچھ دور جاتے اور پھر واپس لوٹ آئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سن رکھا تھا "البیعان بالخیار مالم یتفرقا" پس ان کے ہاں اس کا مطلب جسمانی جدائی تھا اور وہ اس سے بیع کو مکمل سمجھتے تھے پس ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد جسمانی جدائی ہے۔ دوسری دلیل حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو شروع باب میں مذکور ہوئی کہ دونوں مقدمہ لانے والوں کو آنے فرمایا میرے خیال میں تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہونے والے نہیں ہو۔ (پس آپ نے فیصلہ بائع کے حق میں کر دیا) اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ہاں بھی جسمانی جدائی مراد ہے اور اس جدائی کے عدم وقوع کی صورت میں بیع تام نہ ہوگی۔ یہ کہنا کہ عقد بیع کے بعد وہ بائع و مشتری بنتے ہیں...... ان کو بائع و مشتری کہنا لغت کے توسع کے اعتبار سے ہے اور یہ اطلاق فروخت و خرید کے قریب والوں پر بولا جا سکتا ہے خواہ سودا نہ کیا ہو مثلاً اسحاق یا اسماعیل کو ذبیح کہنا قرب کی وجہ سے ہے اگر چہ وہ ذبح نہ ہوئے تھے بالکل اسی طرح بھاؤ لگانے والے کو بائع و مشتری کہہ دینا جبکہ وہ بیع کے قریب ہوں اگر چہ بیع نہ کی ہو درست ہے۔ (حدیث میں یہ اطلاق ملاحظہ ہو) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔ دونوں ہم معنی الفاظ ہیں لایسوم' لایبیع۔ اس ارشاد میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سودا کرنے والے کو سودے کے قرب کی وجہ سے خرید و فروخت کرنے والا قرار دیا اگر چہ یہ بات عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ بھاؤ لگانے والے کو بائع و مشتری قرار دیا گیا ہو۔ اگر چہ اس نے عقد بیع نہ کیا ہو۔ یہ خوب جواب ہے۔ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ میں جہاں تمہارا احتمال ہے تو ایک اور احتمال بھی موجود ہے وہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر جدائی کا مفہوم مشتبہ ہو گیا ہو جس کو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ جسمانی فرقت مراد ہو جو قول ثانی میں عیسیٰ بن ابان نے مراد لی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ گفتگو سے جدائی مراد لیتے ہوں جیسا کہ قول اول کے قائلین کہتے ہیں اور ان تمام احتمالات میں عدم تعیین کی وجہ سے انہوں نے جسمانی فرقت کو احتیاطاً اختیار فرما لیا ہو اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے یہ عمل اس لئے کیا ہو کہ مخاطب اس کا قائل ہو۔ تو اس کے نزدیک بھی عقد کی تکمیل کرنے کے

لئے قولی انقطاع اور جسمانی فرقت کو اختیار کیا ہو۔ تا کہ کسی کے مطابق توڑنے کا حق باقی نہ رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسی روایت پائی جاتی ہے جو فرقت کے سلسلہ میں آپ کی رائے کو ظاہر کرتی ہے اور وہ فرقت جسمانی سے بیع کی تکمیل کے قائلین کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: لوگوں نے البیعان بالخیار مالك یتفرقا کی تاویل میں اختلاف کیا ہے۔

امام محمد رحمہ اللہ کا قول: اس سے مراد اقوال میں جدائی ہے جب مالک نے کہا میں نے تمہیں یہ چیز فروخت کر دی خریدار نے کہا میں نے قبول کر لی اب گویا دونوں جدا ہو گئے اور ان کا اختیار جاتا رہا۔

دلیل نمبر ①: وہ یہ کہتے ہیں ان کو جو اختیار حاصل تھا وہ یہی تھا جو بائع کے لئے ہوتا ہے کہ وہ مشتری کو کہتا ہے میں نے تمہیں یہ غلام ایک ہزار کے بدلے فروخت کیا یہ بات مشتری کے قبول کرنے سے پہلے تک ہوتی ہے اگر خریدار نے قبول کر لیا تو گویا اس میں اور فروخت کرنے والے میں جدائی ہوتی ہے اگر خریدار نے قبول کر لیا تو گویا اس میں اور فروخت کرنے والے میں جدائی ہو گئی اور خیار جاتا رہا۔ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ان یتفرقا یغن الله كلا من سعته (النساء ۱۳۰) کہ اگر میاں بیوی علیحدگی اختیار کر لیں تو اللہ تعالیٰ ہر ایک دوسرے سے اپنی وسعت کے ساتھ مستغنی کر دے گا۔

تو خاوند نے جب عورت کو کہہ دیا قد طلقتك علی كذا و كذا عورت نے اس کے جواب میں قد قبلت کہہ دیا تو وہ عورت بائنہ ہو گئی اس بات کے کرتے ہی وہ جدا ہو جائیں گے اگرچہ وہ ابدان سے الگ نہ بھی ہوئے ہوں۔

دلیل نمبر ②: اسی طرح جب ایک آدمی دوسرے کو کہتا ہے قد بعتك عبدی هذا بالف درهم اس کے جواب میں خریدار نے کہا قد قبلت مجھے قبول ہے تو یہ بات کہتے ہی وہ جدا ہو گئے (کیونکہ ان کی بات سابقہ مکمل ہو کر ختم ہو گئی) اگرچہ وہ ابدان کے لحاظ سے الگ نہ ہوئے ہوں۔ یہ امام محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔ انہوں نے یہ تفسیر بیان کی ہے۔

نمبر ②: عیسیٰ بن ابان کا قول: اس اثر میں جدائی سے مراد ابدان کا جدا ہونا ہے جیسے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو کہا قد بعتك عبدی هذا بالف درهم" اب خریدار کو اپنے ساتھی سے جدا ہونے سے پہلے تک قبول و عدم قبول کا اختیار ہے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تو پھر وہ قبولیت معتبر شمار نہ ہوگی۔

دلیل یہ ہے کہ اگر یہ ارشاد نبوت وارد نہ ہوتا تو ہمیں معلوم نہ ہو سکتا کہ مخاطب کو جو بات کہی گئی ہے وہ کب منقطع ہوئی اور بیع کب لازم ہوئی۔ جب یہ روایت آ گئی تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ خطاب بیع کے بعد جب وہ ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو خطاب کی قبولیت منقطع ہو گئی (بعد میں ہاں نہ معتبر نہیں) یہی تفسیر امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی مروی ہے۔

عیسیٰ کہتے ہیں کہ اس روایت کی جتنی تفاسیر کی گئی ہیں ان میں سب سے بہتر یہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جس جدائی پر سب کا اتفاق ہے وہ بیع صرف کی صورت میں (قبضہ کر لینے کے بغیر) جدا ہو جانا ہے اس جدائی سے وہ عقد (سودا) فاسد ہو جاتا ہے جو کہ پہلے سے موجود تھا اس سے عقد کی درستگی لازم نہیں آتی۔ (بیع صرف سونے چاندی کی بیع کو کہتے ہیں)

حاصل: یہ جدائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بائع و مشتری کے خیار کے سلسلہ میں مروی ہے۔

نمبر ①: جب ہم نے اس کو اس معنی پر محمول کیا تو اس سے مخاطب کا سابقہ معاہدہ فاسد ہو گیا۔
نمبر ②: اور اگر ہم امام ابو یوسف رحمہ اللہ والے قول کے مطابق ابدان میں جدائی کو لازم قرار دیں تو یہ بیع مکمل ہو گئی مگر یہ بیع صرف کی جدائی کے مخالف ٹھہری اور جس پر ان کا اتفاق ہے اس میں اس کی کوئی اصل نہیں پائی جاتی اس کی دلیل یہ ہے کہ متفق علیہ جدائی یہ ہے کہ وہ بیع کی تکمیل سے پہلے ہوتی ہے یعنی ابھی سے بیع مکمل نہیں ہوتی بلکہ وہ جدا ہونے سے مکمل ہوتی ہے۔

پس زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ ہم اس اختلافی جدائی کو متفق علیہ جدائی کی طرح قرار دیں۔ اس سے اس فساد کا ازالہ ہو جائے اور وہ بیع کا فساد ہے۔ جو کہ ابھی پوری نہ ہوتی تھی یہاں تک کہ جدائی ہوئی اس سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہو گئی۔

بیع فرقت بالابدان کے قائلین اور ان کے دلائل:

"البیعان بالخیار مالم یتفرقا" اس روایت میں جس فرقت کا تذکرہ ہے اس سے جسمانی علیحدگی مراد ہے پس جب تک یہ وقوع میں نہ آئے اس وقت تک سودا مکمل نہ ہوگا جب یہ پائی جائے گی تو بیع مکمل ہو جائے گی۔
دلیل نمبر ①: اس روایت میں بائع و مشتری کا مطلق ذکر کیا ہے کہ آپ نے فرمایا خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ تو سودا کرنے سے پہلے تو وہ بھاؤ لگانے والے تھے جب سودا کر لیتے ہیں تب بائع و مشتری بنتے ہیں پس ان پر بائع کا لفظ عقد کے بعد بولا جاتا ہے پس ان کے لئے خیار لازم نہ ہوا۔ (کیونکہ وہ ابھی بائع و مشتری نہیں بنے)

اس کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ روایت ہے کہ جب آپ کسی سے سودا کرتے اور واپس کرنا نہ چاہتے تو کھڑے ہو جاتے کچھ دور جاتے اور پھر واپس لوٹ آتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول سن رکھا تھا "البیعان بالخیار مالم یتفرقا" پس ان کے ہاں اس کا مطلب جسمانی جدائی تھا اور وہ اس سے بیع کو مکمل سمجھتے تھے پس ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد جسمانی جدائی ہے۔
دلیل نمبر ②: دوسری دلیل حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو شروع باب میں مذکور ہوئی کہ دونوں مقدمہ لانے والوں کو انہوں نے فرمایا میرے خیال میں تم دونوں ایک دوسرے سے جدا ہونے والے نہیں ہو۔ (پس آپ نے فیصلہ بائع کے حق میں کر دیا) اس سے ثابت ہوا کہ ان کے ہاں بھی جسمانی جدائی مراد ہے اور اس جدائی کے عدم وقوع کی صورت میں بیع تام نہ ہوگی۔

پہلے دو اقوال کے قائلین کی طرف سے ان قول والوں کا جواب:

نمبر ①: یہ کہنا کہ عقد بیع کے بعد وہ بائع و مشتری بنتے ہیں...... ان کو بائع و مشتری کہنا لغت کے توسع کے اعتبار سے ہے اور یہ اطلاق فروخت و خرید کے قریب والوں پر بولا جا سکتا ہے خواہ سودا نہ کیا ہو مثلاً اسحاق یا اسماعیل کو ذبیح کہنا قرب کی وجہ سے ہے اگرچہ وہ ذبح نہ ہوئے تھے بالکل اسی طرح بھاؤ لگانے والے کو بائع و مشتری کہہ دینا جبکہ وہ بیع کے قریب ہوں اگرچہ بیع نہ کی ہو درست ہے۔ (حدیث میں یہ اطلاق ملاحظہ ہو) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے اور نہ اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے۔ دونوں ہم معنی الفاظ ہیں لا یسوم' لا یبیع۔

حاصل: اس ارشاد میں جناب رسول اللہ ﷺ نے سودا کرنے والے کو سودے کے قرب کی وجہ سے خرید وفروخت کرنے والا قرار دیا اگر چہ یہ بات عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ عقد بیع سے پہلے کی ہے تو اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ بھاؤ لگانے والے کو بائع ومشتری قرار دیا گیا ہو۔ اگر چہ اس نے عقد بیع نہ کیا ہو۔ یہ خوب جواب ہے۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں جہاں تمہارا احتمال ہے تو ایک اور احتمال بھی موجود ہے وہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر جدائی کا مفہوم مشتبہ ہو گیا ہو جس کو انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے وہ جسمانی فرقت مراد ہو جو قول ثانی میں عیسیٰ بن ابان نے مراد لی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ گفتگو سے جدائی مراد لیتے ہوں جیسا کہ قول اوّل کے قائلین کہتے ہیں اور ان تمام احتمالات میں عدم تعیین کی وجہ سے انہوں نے جسمانی فرقت کو احتیاطاً اختیار فرما لیا ہو۔

اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ انہوں نے یہ عمل اس لئے کیا ہو کہ مخاطب اس کا قائل ہو۔ تو اس کے نزدیک بھی عقد کی تکمیل کرنے کے لئے قولی انقطاع اور جسمانی فرقت کو اختیار کیا ہو۔ تا کہ کسی کے مطابق توڑنے کا حق باقی نہ رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی روایت پائی جاتی ہے جو فرقت کے سلسلہ میں آپ کی رائے کو ظاہر کرتی ہے اور وہ فرقت جسمانی سے بیع کی تکمیل کے قائلین کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۵۴۱۳: وَذٰلِكَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، قَالَ :مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ .

۵۴۱۳: حمزہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو کچھ سودے میں سے زندہ موجود پایا جائے وہ خریدار کے مال کا حصہ ہے۔

۵۴۱۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، قَدْ كَانَ يَذْهَبُ فِيْمَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا ، فَهَلَكَ بَعْدَهَا ، أَنَّهٗ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِيْ. فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهٗ كَانَ يَرٰى أَنَّ الْبَيْعَ يَتِمُّ بِالْأَقْوَالِ قَبْلَ الْفُرْقَةِ ، الَّتِيْ تَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَأَنَّ الْبَيْعَ يَنْتَقِلُ بِتِلْكَ الْأَقْوَالِ مِنْ مِلْكِ الْبَائِعِ إِلٰى مِلْكِ الْمُبْتَاعِ ، حَتّٰى يَهْلِكَ مِنْ مَالِهٖ إِنْ هَلَكَ .فَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، أَدَلُّ عَلٰى مَذْهَبِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فِي الْفُرْقَةِ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا ذَكَرُوْا .وَأَمَّا مَا

ذَكَرُوْا ، عَنْ أَبِيْ بَرْزَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ أَيْضًا -عِنْدَنَا لِأَنَّ ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ إِنَّمَا هُوَ فِيْمَا رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ ، أَنَّ رَجُلًا بَاعَ صَاحِبَهُ فَرَسًا ، فَبَاتَا فِيْ مَنْزِلٍ ، فَلَمَّا أَصْبَحَا ، قَامَ الرَّجُلُ يُسْرِجُ فَرَسَهُ، فَقَالَ لَهُ بِعْتَنِي قَالَ أَبُوْبَرْزَةَ إِنْ شِئْتُمَا قَضَيْتُ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ ، حَتّٰى يَتَفَرَّقَا وَمَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُمَا قَدْ كَانَا تَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا ، لِأَنَّ فِيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ قَامَ يُسْرِجُ فَرَسَهُ، قَدْ تَنَحّٰى بِذٰلِكَ مِنْ مَوْضِعٍ إِلٰى مَوْضِعٍ .فَلَمْ يُرَاعِ أَبُوْبَرْزَةَ ذٰلِكَ ، وَقَالَ مَا أَرَاكُمَا تَفَرَّقْتُمَا أَيْ لَمَّا كُنْتُمَا مُتَشَاجِرَيْنِ أَحَدُكُمَا يَدَّعِي الْبَيْعَ ، وَالْآخَرُ يُنْكِرُهُ، لَمْ تَكُوْنَا تَفَرَّقْتُمَا الْفُرْقَةَ ، الَّتِيْ يَتِمُّ بِهَا الْبَيْعُ ، وَهِيَ خِلَافُ مَا قَدْ تَفَرَّقَا بِأَبْدَانِهِمَا .ثُمَّ بَعْدَ هٰذَا، فَقَدْ وَجَدْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ الْمَبِيْعَ يَمْلِكُهُ الْمُشْتَرِيْ بِالْقَوْلِ ، دُوْنَ التَّفَرُّقِ بِالْأَبْدَانِ .وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ. فَكَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّهُ إِذَا قَبَضَهُ، حَلَّ لَهُ بَيْعُهُ، وَقَدْ يَكُوْنُ قَابِضًا لَهُ قَبْلَ افْتِرَاقِ بَدَنِهِ وَبَدَنِ بَائِعِهِ. وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَسَنَذْكُرُ هٰذِهِ الْآثَارَ فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۵۴۱۴: یونس نے ابن شہاب سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جن کے نزدیک سودے میں سے جو موجود میسر آ جائے اس کے بعد کہ وہ مال ہلاک ہوگیا تو وہ مشتری کا مال ہے اس سے اس بات پر واضح دلالت مل گئی کہ ان کے ہاں عقد فریقین سے بیع مکمل ہو جاتی ہے اور یہ اس فرقت سے پہلے ہے جو اس کے بعد رونما ہوتی ہے اور مبیعہ عقد خرید وفروخت سے بائع کی ملکیت سے خارج ہو کر مشتری کی ملکیت میں داخل ہو جاتا ہے اس کی ہلاکت مشتری کے مال کی ہلاکت ہے۔پس یہ بات دلالت میں واضح تر ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مذہب فرقت عاقدین کے سلسلہ میں جو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا وہی ہے جو فریق اوّل وثانی نے ذکر کیا ہے۔روایت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا جواب یہ ہے کہ فریق ثالث کی اس روایت میں بھی کوئی دلیل نہیں اس میں روایت گھوڑے کے فروخت ہونے اور پھر رات اپنی منزل میں گزار کر صبح کے وقت بائع کا گھوڑے کی زین کسنے کے لئے کھڑا ہونے کا تذکرہ ہے خریدنے والے نے اپنی خریداری کا ذکر کیا پھر وہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جھگڑا لے کر گئے انہوں نے ان کی رضامندی سے

جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق فیصلہ کر دینے پر اطمینان کا اظہار کیا تو انہوں نے فرمایا بائع و مشتری کو جدا ہونے تک اختیار ہے اور میں تمہیں جدا ہونے والا خیال نہیں کرتا۔ اس روایت میں یہ دلالت پائی جاتی ہے کہ وہ جسمانی طور پر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے تھے کیونکہ کھڑے ہو کر گھوڑے کی زین کسنے کا سلسلہ گھوڑا باندھنے کی جگہ میں ہو سکتا ہے اور حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے اس کا قطعاً لحاظ نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا میں تمہیں جدا ہونے والا خیال نہیں کرتا۔ کیونکہ تمہارا جھگڑا ہے ایک دعویٰ خرید کرتا ہے اور دوسرا منکر ہے تو یہ اصلاً فروخت کا عقد نہیں ہے جس سے سودا مکمل ہوتا ہے پس اس سے جسمانی جدائی تکمیل عقد کا باعث ہے۔ یہ بات تو ثابت نہ ہو سکی۔ پھر ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی باتیں پائیں جو اس بات پر دال ہیں کہ بات چیت سے ہی مشتری شئی کا مالک بن جاتا ہے جسمانی فرقت کی حاجت نہیں ہے اور وہ یہ روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ من ابتاع طعاما فلا يبيعه حتى يقبضه" (بخاری باب ۵۱) ہم مزید روایات اپنے موقعہ پر ذکر کریں گے ان شاء اللہ۔

۵۴۱۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ .ح .

۵۴۱۵: ابن وہب سے ابن لہیعہ سے روایت کی ہے۔

۵۴۱۶: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدٍ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ كُنْتُ أَشْتَرِي التَّمْرَ ، فَأَبِيعُهُ بِرِبْحِ الْآصُعِ ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَيْتَ فَاكْتَلْ ، وَإِذَا بِعْتَ فَكِلْ . فَكَانَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا مُكَايَلَةً ، فَبَاعَهُ قَبْلَ أَنْ يَكْتَالَهُ، لَا يَجُوْزُ بَيْعُهُ، فَإِذَا ابْتَاعَهُ، فَاكْتَالَهُ وَقَبَضَهُ، ثُمَّ فَارَقَ بَيْعَهُ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ ، أَنَّهُ لَا يَحْتَاجُ بَعْدَ الْفُرْقَةِ إِلَى إِعَادَةِ الْكَيْلِ وَخُوْلِفَ بَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ الْبَيْعِ قَبْلَ التَّفَرُّقِ ، وَبَيْنَ اكْتِيَالِهِ إِيَّاهُ قَبْلَ الْبَيْعِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ إِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا ، يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ، فَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ الِاكْتِيَالُ مِنْهُ، وَهُوَ لَهُ مَالِكٌ .وَإِذَا اكْتَالَهُ اكْتِيَالًا ، لَا يَحِلُّ لَهُ بَيْعُهُ، فَقَدْ كَالَهُ وَهُوَ غَيْرُ مَالِكٍ لَهُ. فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، وُقُوْعُ مِلْكِ الْمُشْتَرِي فِي الْبَيْعِ بِابْتِيَاعِهِ إِيَّاهُ، قَبْلَ فُرْقَةٍ تَكُوْنُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْأَمْوَالَ تُمْلَكُ بِعُقُوْدٍ ، فِيْ أَبْدَانٍ ، وَفِيْ أَمْوَالٍ ، وَفِيْ مَنَافِعَ ، وَفِيْ أَبْضَاعٍ .فَكَانَ مَا يُمْلَكُ مِنَ الْأَبْضَاعِ ، هُوَ النِّكَاحُ ، فَكَانَ ذٰلِكَ يَتِمُّ بِالْعَقْدِ ، لَا بِفُرْقَةٍ بَعْدَهُ.وَكَانَ مَا يُمْلَكُ بِهِ الْمَنَافِعُ ، هُوَ الْإِجَارَاتِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ مَمْلُوْكًا بِالْعَقْدِ ، لَا بِالْفُرْقَةِ بَعْدَ الْعَقْدِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْأَمْوَالُ الْمَمْلُوْكَةُ ، بِسَائِرِ الْعُقُوْدِ ، مِنَ الْبُيُوْعِ وَغَيْرِهِمَا ، تَكُوْنُ

مَمْلُوْكَةً بِالْاَقْوَالِ ، لَا بِالْفُرْقَةِ بَعْدَهَا قِيَاسًا وَنَظَرًا ، عَلَى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِىْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِىْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۴۱۶:سعید بن مسیب نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر فرما رہے تھے۔ میں کھجور خرید کر کچھ صاع کے نفع پر فروخت کرتا تھا تو مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خریداری کرو تو کیل کر لیا کرو اور جب فروخت کرو تو کیل کر لیا کرو۔ پس جو شخص کیل (ماپ کر) کر کے غلہ خرید لے تو ماپنے سے پہلے اگر فروخت کر دیا تو یہ جائز نہیں۔ لیکن جب خریدنے کے بعد ماپ لیا اور قبضہ کر لیا اور اس کے بعد مالک سے جدا ہوا تو اس پر سب کا اجماع ہے کہ اس کو فرقت کے بعد دوبارہ ماپنے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ سودا ہو جانے کے بعد اور جدا ہونے سے پہلے ماپنے اور سودے سے پہلے ماپنے کے متعلق اختلاف ہے تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اگر وہ اس کا ایسا ماپ کرتا ہے جس کے بعد اس کی فروخت جائز ہے تو یہ ماپنا اس کی طرف سے ہوگا اور وہ اس کا مالک ہوگا اور اگر وہ ایسا کیل ہے جس کے بعد اس کو فروخت کرنا جائز نہیں تو اس نے گویا ایسی حالت میں کیل کیا ہے کہ وہ اس کا مالک نہیں ہے۔ اس سابقہ تفصیل سے واضح ہوا کہ خریدار کو جدا ہونے سے پہلے ہی صرف سودا کر لینے سے ملک حاصل ہو جاتی ہے۔ روایات کو سامنے رکھنے سے تو اس باب کا یہی مطلب ہوگا۔ اب طریق نظر سے اس کی وضاحت کی جاتی ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ عقود کے ذریعہ اجسام' اموال اور منافع بضع پر ملکیت حاصل ہوتی ہے اور یہ عقد سے مکمل ہو جاتے ہیں اس کے بعد جدا ہونے کے ذریعہ سے نہیں اور اجارات کے ذریعہ ہی منافع کا مالک بنتا ہے جدا ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ بیع وغیرہ کے ذریعہ جن اموال کی ملکیت حاصل ہوتی ہے ان کا بھی یہی حکم ہے عقد کے بعد فرقت پر موقوف نہیں۔ قیاس وغور وفکر سے ہماری اس تقریر کی تائید ہوتی ہے۔ یہی حضرت امام ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۵۱' مسند احمد ۱' ۶۲/۷۵۔

بَابُ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر بیع کرنا

خلاصۃ المرام :مسئلہ مصراۃ میں اختلاف علماء کا حاصل یہ ہے کہ شوافع' مالکیہ وحنابلہ رحمہم اللہ کے ہاں اس جانور کو عیب کی وجہ سے واپس کرے اور ایک صاع طعام بھی اس کو دے۔

نمبر ②: احناف کے ہاں اس عیب سے رد کرنا لازم نہیں البتہ اس عیب کی وجہ سے جانور کی قیمت میں جو کمی واقع ہوئی ہے اس کی واپسی کا اس سے مطالبہ کرے ضمان تو مثلیات میں ہوتا ہے اور یہاں دودھ کے بدلے صاع اس کو دے رہا ہے۔ کتاب الفقہ علی

المذاہب ج ۳ ص ۱۶۶۔

۵۴۱۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَوْفٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، وَخِلَاسُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً ، أَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً ، فَحَلَبَهَا ، فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظِيْرَيْنِ ، بَيْنَ أَنْ يَخْتَارَهَا ، وَبَيْنَ أَنْ يَرُدَّهَا ، وَإِنَاءً مِنْ طَعَامٍ .

۵۴۱۷: ابن سیرین اور خلاس بن عمرو نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایسی اونٹنی یا بکری خریدی جو مصراۃ تھی (جس کے تھنوں میں خریدار کو دھوکا دینے کے لئے دودھ روکا گیا ہو) تو اس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا تو اس کو رکھ لے یا اسے واپس کر دے اور اس کے ساتھ (دودھ کے بدلے) غلہ سے بھرا ہوا برتن (جس میں دودھ دوہتے ہیں) بھی دے۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب ۶۵، مسلم فی البیوع ۲۳/۲۶، ابوداؤد فی البیوع باب ۴۶، ترمذی فی البیوع باب ۲۹، نسائی فی البیوع باب ۱۴، ابن ماجہ فی التجارات باب ۴۲، دارمی فی البیوع باب ۱۹، مسند احمد ۲، ۲۴۸/۲۸۱، ۴/۳۱۴۔

۵۴۱۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ .

۵۴۱۸: محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

اللغات: مصراۃ۔ تھنوں میں خریدار کو دھوکا دہی کے لئے دودھ روکنا۔ لقحہ۔ گابھن اونٹنی۔

۵۴۱۹: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، هُوَ ابْنُ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ .وَفِيْ حَدِيْثِ أَيُّوْبَ وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ .

۵۴۱۹: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے مصراۃ خریدی اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے محمد بن زیاد کی روایت میں اسی طرح ہے اور روایت ایوب میں ہے کہ کھجور کا ایک صاع ہو۔ گندم نہ ہو۔

اللغات: سمراء۔ گندم۔

۵۴۲۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ .ح .

۵۴۲۰: ربیع جیزی وصالح بن عبدالرحمٰن دونوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے روایت کی ہے۔

۵۴۲۱: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ .ح .

۵۴۲۱: یونس نے عبداللہ بن نافع سے روایت کی ہے۔

۵۴۲۲: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالُوْا : حَدَّثَنَا دَاوُدَ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ بَشَّارٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً ، فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا ، فَلْيَحْلُبْهَا فَإِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِلَّا رَدَّهَا ، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ .

۵۴۲۲: موسیٰ بن بشار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے مصراۃ بکری خریدی وہ واپس لے جائے اس کا دودھ دوہے اگر پسند آ جائے تو روک لے ورنہ اس واپس کرے اور اس کے ساتھ کھجور کا ایک صاع واپس کرے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۲۳۔

اللغات : حلاب۔ دودھ۔ دودھ والا برتن۔

۵۴۲۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۴۲۳: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۴۲۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ ، وَعِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً ، أَوْ لِقْحَةً مُصَرَّاةً ، وَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّهَا مُصَرَّاةٌ ، فَإِنَّهُ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا .

۵۴۲۴: عبدالرحمٰن سعد، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مصراۃ بکری خریدی یا گابھن مصراۃ خریدی اور اس کو معلوم نہ ہوا کہ وہ مصراۃ ہے اگر وہ پسند کرے تو لوٹا دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے اور اگر چاہے تو اپنے پاس روک لے۔

۵۴۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً ، فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا ، فَلْيَحْلُبْهَا ، فَاِنْ رَضِيَ حِلَابَهَا أَمْسَكَهَا ، وَاِلَّا رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَا ذَكَرْنَا ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهَا لِخِيَارِ الْمُشْتَرِیْ وَقْتًا .وَقَدْ رُوِیَ عَنْهُ أَنَّهُ جَعَلَ الْخِيَارَ لَهُ فِیْ ذٰلِكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

۵۴۲۵: ابواسحاق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تھنوں میں دودھ روکی ہوئی بکری خرید لی وہ اس کولوٹا کر اس کا دودھ دو ہے اگر دودھ کی مقدار پسند آئے تو روک رکھے ورنہ مالک کو واپس کر دے اور کھجور کا ایک صاع بھی ساتھ دے۔ طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان روایات میں تو مدت خیار کی کوئی تعیین مذکور نہیں مگر دیگر روایات میں مدت خیار تین دن مذکور ہے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۲۳۔

تین دن مدتِ خیار کی روایات:

۵۴۲۶: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّیُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِی الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الشَّاةِ وَهِیَ مُحَفَّلَةٌ فَاِذَا بَاعَهَا ، فَاِنَّ صَاحِبَهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَاِنْ كَرِهَهَا ، رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ .

۵۴۲۶: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کو فروخت سے منع فرمایا جس کے تھنوں میں دودھ زیادہ ظاہر کرنے کے لئے روکا گیا ہو جب اس نے فروخت کر دی تو اب مشتری کو تین دن تک اختیار ہے اگر ناپسند کرے تو واپس کرے اور ایک صاع کھجور بھی واپس کرے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۶۴/۷۱' ابو داؤد فی البیوع باب۴۶' نسائی فی البیوع باب۱۴' ابن ماجه فی التجارات باب۴۲' مسند احمد ۱/۴۳۰' ۲/۲۴۸۔

اللُّغَاتُ :محفلہ۔ جس بکری کے تھنوں میں دودھ روکا جائے۔

۵۴۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ سُهَيْلَ بْنَ أَبِیْ صَالِحٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً ، فَهُوَ فِيْهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَاِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا ، وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا ، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ .

۵۴۲۷: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس نے

مصراۃ بکری خریدی اسے تین دن کا اختیار ہے۔خواہ روکے یا واپس کردے اور ایک صاع کھجور بھی دیدے۔

۵۴۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، وَحَبِيْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ ، لَا سَمْرَاءَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الشَّاةَ الْمُصَرَّاةَ إِذَا اشْتَرَاهَا رَجُلٌ فَحَلَبَهَا ، فَلَمْ يَرْضَ حِلَابَهَا ، فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، كَانَ بِالْخِيَارِ ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا ، وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ مَعَهَا قِيْمَةَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ .وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ أَيْضًا قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ فِيْ بَعْضِ أَمَالِيْهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ عَنْهُ .وَخَالَفَ ذٰلِكَ كُلَّهُ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لِلْمُشْتَرِيْ رَدُّهَا بِالْعَيْبِ ، وَلٰكِنَّهُ يَرْجِعُ عَلَى الْبَائِعِ بِنُقْصَانِ الْعَيْبِ .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، مِمَّا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مَنْسُوْخٌ .فَرُوِيَ عَنْهُمْ هٰذَا الْكَلَامُ مُجْمَلًا ، ثُمَّ اُخْتُلِفَ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدُ فِي الَّذِيْ نَسَخَ ذٰلِكَ مَا هُوَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ ، فِيْمَا أَخْبَرَنِيْ عَنْهُ ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ ، نَسَخَهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيْدِهٖ، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .فَلَمَّا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفُرْقَةِ الْخِيَارَ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ لَا خِيَارَ لِأَحَدٍ بَعْدَهَا إِلَّا لِمَنِ اسْتَثْنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ بِقَوْلِهٖ إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :وَهٰذَا التَّأْوِيْلُ ، عِنْدِيْ ، فَاسِدٌ لِأَنَّ الْخِيَارَ الْمَجْعُوْلَ فِي الْمُصَرَّاةِ ، إِنَّمَا هُوَ خِيَارُ عَيْبٍ ، وَخِيَارُ الْعَيْبِ لَا يَقْطَعُهُ الْفُرْقَةُ .أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ اشْتَرَى عَبْدًا فَقَبَضَهُ، وَتَفَرَّقَا ، ثُمَّ رَأَى بِهٖ عَيْبًا بَعْدَ ذٰلِكَ ، أَنَّ لَهُ رَدَّهُ عَلَى بَائِعِهٖ، بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ ، لَا يَقْطَعُ ذٰلِكَ التَّفَرُّقُ ، الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الْمَذْكُوْرَةِ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ .فَكَذٰلِكَ الْمُبْتَاعُ لِلشَّاةِ الْمُصَرَّاةِ ، فَإِذَا قَبَضَهَا فَاحْتَلَبَهَا ، فَعَلِمَ أَنَّهَا عَلَى غَيْرِ مَا كَانَ ظَهَرَ لَهُ مِنْهَا ، وَكَانَ ذٰلِكَ لَا يَعْلَمُهُ فِي احْتِلَابِهٖ مَرَّةً وَلَا مَرَّتَيْنِ ، جُعِلَتْ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ هٰذِهِ الْمُدَّةُ ، وَهِيَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ، حَتّٰى يَحْلُبَهَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَيَقِفَ عَلَى حَقِيْقَةِ مَا هِيَ عَلَيْهِ .فَإِنْ كَانَ بَاطِنُهَا كَظَاهِرِهَا ، فَقَدْ لَزِمَتْهُ وَاسْتَوْفَى مَا اشْتَرَى .وَإِنْ كَانَ ظَاهِرُهَا بِخِلَافِ بَاطِنِهَا ، فَقَدْ ثَبَتَ الْعَيْبُ ، وَوَجَبَ لَهُ

رَدُّهَا بِهِ .فَإِنْ حَلَبَهَا بَعْدَ الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ ، فَقَدْ حَلَبَهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِعَيْبِهَا ، فَذٰلِكَ رِضَاءٌ مِنْهُ بِهَا .فَلِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِي ذَكَرْتُ ، وَجَبَ فَسَادُ التَّأْوِيلِ الَّذِي وَصَفْتُ .وَقَالَ عِيسَى بْنُ أَبَانَ :كَانَ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُكْمِ فِي الْمُصَرَّاةِ ، بِمَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، فِي وَقْتِ مَا كَانَتِ الْعُقُوبَاتُ فِي الذُّنُوبِ ، يُؤْخَذُ بِهَا الْأَمْوَالُ .فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكَاةِ أَنَّهُ مَنْ أَدَّاهَا طَائِعًا ، فَلَهُ أَجْرُهَا ، وَإِلَّا أَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهِ ، عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ . وَمِنْ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي سَارِقِ الثَّمَرَةِ الَّتِي لَمْ تُحْرَزْ فَإِنَّهُ يُضْرَبُ جَلَدَاتٍ ، وَيَغْرَمُ مِثْلَيْهَا .وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِأَسَانِيدِهِ فِي بَابِ وَطْءِ الرَّجُلِ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ إِعَادَةِ ذِكْرِهَا هٰهُنَا .قَالَ :فَلَمَّا كَانَ الْحُكْمُ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ كَذٰلِكَ حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ الرِّبَا أُفْرِدَتِ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوذَةُ إِلٰى أَمْثَالِهَا ، إِنْ كَانَتْ لَهَا أَمْثَالٌ ، وَإِلٰى قِيْمَتِهَا ، إِنْ كَانَتْ لَا أَمْثَالَ لَهَا ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنِ التَّصْرِيَةِ ، وَرُوِيَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ .

۵۴۲۸: ابن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ اس میں یہ لفظ مختلف ہیں اس کا واپس کرنا ایک صاع طعام کے ساتھ ہو نہ کہ گیہوں کے ساتھ۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کسی نے تھنوں میں دودھ روکی گئی بکری خرید لی پھر اس کا دودھ دوہتا رہے تین دن میں اگر دودھ پر مطمئن نہ ہو تو واپس کرتے وقت ایک کھجور کا صاع بھی دے یہ قول ابن ابی لیلیٰ نے اختیار کیا البتہ انہوں نے کھجور کی بجائے ایک صاع کی قیمت ذکر کی ہے امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے بعض امالی میں بھی یہ بات ملتی ہے مگر ان کے متعلق یہ معروف نہیں۔فریق ثانی کا کہنا ہے کہ عیب کی وجہ سے وہ مشتری واپس کرنے کا مجاز نہیں البتہ عیب کا نقصان وہ مالک سے لے سکتا ہے یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ کا قول ہے۔فریق اوّل کی روایات کا جواب یہ ہے کہ جس قدر روایات گزری ہیں یہ منسوخ ہیں انہوں نے یہ اجمالی بات کہی ہے اب ناسخ کے متعلق پچھلے علماء کا اختلاف ہے۔محمد بن شجاع کہتے ہیں کہ ابن ابی عمران نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان روایات کی یہ روایات البیعان بالخیار مالم یتفرقا" یہ روایت گزشتہ اوراق میں اسناد کے ساتھ ذکر کی جا چکی ہے۔پس جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقت کے ذریعہ خیار کو ختم کر دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سودا مکمل ہونے کے بعد اب کسی کو بھی اختیار نہ ہوگا سوائے اس کے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "الا بیع الخیار" سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ تاویل غلط ہے کیونکہ تھنوں میں دودھ روکے جانے والے جانور کی بیع خیار عیب کی قسم سے ہے اور وہ بائع و مشتری کی جدائی سے بھی ختم نہیں ہوتی۔سابقہ قول کے قائلین کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص غلام خرید کر

اس پر قبضہ کر لے پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اس کے بعد اس غلام میں عیب ظاہر ہو تو اس بات پر تمام کا اجماع ہے کہ اس کو واپس کرنے کا حق حاصل ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے جو روایات فرقت کے سلسلہ میں مروی ہیں وہ اس حق کو ختم نہیں کرتیں۔ بالکل اسی طرح مسئلہ مصراۃ میں بکری کا خریدار اس پر قبضہ کر لینے کے بعد اس کا دودھ دوہتا ہے اور ظاہر کے مخالف پاتا ہے اور اس نقص کا علم ایک دوبار دوہنے سے نہیں ہوتا تو اسے اتنا وقت دیا جائے گا جس کے ذریعہ وہ حقیقت سے آگاہ ہو اور وہ تین دن کی مدت ہے اگر وہ جانور ظاہر کی طرح نکلے تو بیع لازم ہو جائے گی اور جو خریدا اس کو مکمل وصول کرے اور اگر اس کے خلاف عیب ثابت ہو جائے تو لوٹانا واجب ہو جائے گا اور اگر اس نے تین دن کے بعد اس کا دودھ دوہا تو یہ علامت رضا ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ہم نے جو علت ذکر کی ہے اس سے سابقہ تاویل کا فساد ظاہر ہو گیا۔ عیسیٰ بن ابان رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ مصراۃ کے مسئلہ میں جس قدر روایات مالی ضمان کی وارد ہیں۔ یہ اس زمانے سے متعلق ہیں جب گناہ کی سزا مالی جرمانے سے دی جاتی تھی۔ اس کی دلیل یہ مسئلہ مصراۃ ہے اس کی دوسری مثال زکوٰۃ کا یہ حکم ہے۔ ”من اداها طائعا فله اجرها والا اخزنا هامنه و شطر ماله غرمة من غرمات ربنا عزوجل“ جو زکوٰۃ خوشی سے ادا کرے تو وہ اجر پائے گا ورنہ ہم اس سے زبردستی وصول کریں گے اور اس کے مال کا ایک حصہ بطور تاوان لیں گے جو کہ ہمارے رب تعالیٰ کی طرف سے مقررہ تاوان سے ہے۔ اس کی تیسری مثال عمرو بن شعیب کی چور کے سلسلے میں یہ روایت ہے کہ جس نے غیر محفوظ پھل کی چوری کی اسے کوڑے مارے جائیں گے اور بطور تاوان دوگنا پھل لیا جائے گا۔ ہم نے اسناد سمیت یہ روایت باب وطحأ الرجل جارية امراته“ میں ذکر کی ہے اعادہ کی حاجت نہیں۔ جب اسلام کے ابتدائی دور میں حکم اسی طرح تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سود کو منسوخ فرمایا اور اشیاء اپنی مثل کی طرف لوٹ گئیں جبکہ ان کی مثل ہو اور جن کی مثل نہ تھی وہ قیمت کی طرف لوٹ گئیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے تھنوں میں دودھ جمع کرنے سے منع فرمایا جیسا کہ یہ روایات شاہد ہیں۔

۵۴۲۹: فَذَكَرَ مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :أَشْهَدُ عَلَى الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَيْعَ الْمُحَفَّلَاتِ خِلَابَةٌ ، وَلَا يَحِلُّ خِلَابَةُ مُسْلِمٍ .فَكَانَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَبَاعَ مَا قَدْ جَعَلَ يَبِيْعُهُ إِيَّاهُ مُخَالِفًا لِمَا أَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاخِلًا فِيْمَا نَهٰى عَنْهُ، فَكَانَتْ عُقُوْبَتُهُ فِيْ ذٰلِكَ أَنْ يَجْعَلَ اللَّبَنَ الْمَحْلُوْبَ فِي الْأَيَّامِ الثَّلَاثَةِ لِلْمُشْتَرِي بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ ، وَلَعَلَّهُ يُسَاوِي آصُعًا كَثِيْرَةً ، ثُمَّ نُسِخَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي الْأَمْوَالِ بِالْمَعَاصِي ، وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ إِلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَوَجَبَ رَدُّ

الْمُصَرَّاةِ بِعَيْنِهَا ، وَقَدْ زَايَلَهَا اللَّبَنُ ، عَلِمْنَا أَنَّ ذٰلِكَ اللَّبَنَ الَّذِى أَخَذَهُ الْمُشْتَرِى مِنْهَا ، قَدْ كَانَ بَعْضُهُ فِىْ ضَرْعِهَا ، فِىْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا ، فَهُوَ فِىْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ ، وَبَعْضُهُ حَدَثَ فِىْ ضَرْعِهَا فِىْ مِلْكِ الْمُشْتَرِى ، بَعْدَ وُقُوْعِ الْبَيْعِ عَلَيْهَا ، فَذٰلِكَ لِلْمُشْتَرِى .فَلَمَّا لَمْ يَكُنْ رَدَّ اللَّبَنَ ، بِكَمَالِهِ عَلَى الْبَائِعِ ، إِذَا كَانَ بَعْضُهُ بِمَا لَمْ يَمْلِكْ بَيْعَهُ، وَلَمْ يُمْكِنْ أَنْ يُجْعَلَ اللَّبَنُ كُلُّهُ لِلْمُشْتَرِى إِنْ كَانَ مَلَكَ بَعْضَهُ مِنْ قِبَلِ الْبَائِعِ بِبَيْعِهِ إِيَّاهُ الشَّاةَ الَّتِى قَدْ رَدَّهَا عَلَيْهِ بِالْعَيْبِ ، وَكَانَ مِلْكُهُ لَهُ إِيَّاهُ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَنِ إِذَا كَانَ وَقَعَ بِهِ الْبَيْعُ ، فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَرُدَّ الشَّاةَ بِجَمِيْعِ الثَّمَنِ ، وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ اللَّبَنُ سَالِمًا لَهُ بِغَيْرِ ثَمَنٍ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، مَنَعَ الْمُشْتَرِىَ مِنْ رَدِّهَا ، وَرَجَعَ عَلَى بَائِعِهِ بِنُقْصَانِ عَيْبِهَا ، قَالَ عِيْسَى فَهٰذَا وَجْهُ حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :وَالَّذِىْ قَالَ عِيْسَى مِنْ هٰذَا ، يَحْتَمِلُ غَيْرَ مَا قَالَ ، إِنِّىْ رَأَيْتُ فِىْ ذٰلِكَ وَجْهًا هُوَ أَشْبَهُ، عِنْدِى ، بِنَسْخِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَجْهِ الَّذِىْ ذَهَبَ إِلَيْهِ عِيْسَى .وَذٰلِكَ أَنَّ لَبَنَ الْمُصَرَّاةِ الَّذِى احْتَلَبَهُ الْمُشْتَرِى مِنْهَا ، فِى الثَّلَاثَةِ الْأَيَّامِ الَّتِى احْتَلَبَهَا فِيْهَا ، قَدْ كَانَ بَعْضُهُ فِىْ مِلْكِ الْبَائِعِ قَبْلَ الشِّرَاءِ ، وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِىْ مِلْكِ الْمُشْتَرِىْ بَعْدَ الشِّرَاءِ ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ احْتَلَبَهَا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ .فَكَانَ مَا كَانَ فِىْ يَدِ الْبَائِعِ مِنْ ذٰلِكَ مَبِيْعًا ، إِذَا أَوْجَبَ نَقْضَ الْبَيْعِ فِى الشَّاةِ ، وَجَبَ نَقْضُ الْبَيْعِ فِيْهِ .وَمَا حَدَثَ فِىْ يَدِ الْمُشْتَرِى مِنْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّمَا كَانَ مَلَكَهُ، بِسَبَبِ الْبَيْعِ أَيْضًا ، وَحُكْمُهُ حُكْمُ الشَّاةِ ، لِأَنَّهُ مِنْ بَدَنِهَا هٰذَا عَلَى مَذْهَبِنَا .وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ لِمُشْتَرِى الْمُصَرَّاةِ بَعْدَ رَدِّهَا ، جَمِيْعَ لَبَنِهَا الَّذِىْ كَانَ حَلَبَهُ مِنْهَا بِالصَّاعِ مِنَ التَّمْرِ الَّذِى أَوْجَبَ عَلَيْهِ رَدَّهُ مَعَ الشَّاةِ .وَذٰلِكَ اللَّبَنُ حِيْنَئِذٍ قَدْ تَلِفَ ، أَوْ تَلِفَ بَعْضُهُ فَكَانَ الْمُشْتَرِى قَدْ مَلَكَ لَبَنًا دَيْنًا ، بِصَاعِ تَمْرٍ دَيْنٍ ، فَدَخَلَ ذٰلِكَ فِىْ بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ ثُمَّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدُ ، عَنْ بَيْعِ الدَّيْنِ بِالدَّيْنِ .

۵۴۲۹: مسروق نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوالقاسم الصادق المصدوق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تھنوں میں دودھ روکے ہوئے جانوروں کی فروخت دھوکا ہے کسی مسلمان سے دھوکا کرنا جائز نہیں۔ تو جو شخص یہ حرکت کرنے والا ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے منہ موڑنے والا ہے یہ اس چیز میں داخل ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے اب ایسی حرکت کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ تین دن میں جو دودھ اس سے حاصل کیا ہے وہ خریدار کو صرف ایک صاع کے بدلے میں حاصل ہو جائے گا عین ممکن ہے کہ وہ کئی

صاع کے برابر ہو۔ اس کے بعد مالی جرمانے سے سزا کا حکم منسوخ ہو گیا اور اشیاء کو امثال کی طرف لوٹا دیا گیا (یعنی مثل صوری یا معنوی) جیسا ہم نے ذکر کیا جب بات کی اصل یہ ہے اور مصراۃ کو بعینہ واپس لوٹانا ضروری ہے اور دودھ اس سے زائل ہو چکا (جو جمع کیا گیا تھا) اس سے معلوم ہوا کہ جو دودھ خریدار کو حاصل ہوا ہے اس میں سے کچھ مقدار سودا کرتے وقت تھنوں میں ضرور موجود تھی وہ بیع کے حکم میں ہوگا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پہنچ کر پیدا ہو وہ مشتری کا ہی ہے جبکہ تمام دودھ کو بائع کی طرف لوٹایا نہیں جاتا اس لئے کہ وہ بعض دودھ کی بیع کا مالک نہیں اور تمام دودھ کے متعلق یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ مشتری اس کا مالک ہے کیونکہ وہ اس مقدار دودھ کا مالک ہے جو جانور فروخت کرتے وقت اس کے تھنوں میں تھا جس جانور کو عیب کی وجہ سے واپس کر دیا گیا اور مالک نے اس کو اتنی رقم کے ساتھ اس شئ کا مالک بنایا تھا جس پر ان کا سودا ہوا تھا۔ پس یہ بھی درست نہ ہوا کہ بکری کو پوری قیمت کے بدلے لوٹایا جائے اور یہ دودھ مکمل طور پر بلا قیمت اس خریدار کا ہو جائے۔ جب معاملہ اس طرح ہے تو خریدار کو واپس لوٹانے سے منع کیا جائے گا اور وہ عیب کی وجہ سے ہونے والے نقصان کے سلسلہ میں بائع کی طرف رجوع کرے گا عیسیٰ بن ابان کہتے ہیں کہ مسئلہ مصراۃ کا حکم یہی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو بات ابن ابان رحمہ اللہ نے کہی اس میں اس کے علاوہ کی گنجائش ہے اور وہ اس روایت کی تنسیخ کے لئے اس سے بہت بہتر ہے وہ یہ ہے کہ مصراۃ کا وہ دودھ جو تین روز تک خریدار نے استعمال کیا اس میں سے کچھ دودھ تو سودے سے پہلے خریدار کی ملک تھا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پیدا ہوا البتہ اس نے بار بار دوہا تو جو کچھ خریدار کے قبضہ میں تھا وہ سودے میں شامل ہو گیا۔ جب اس جانور کی بیع کو توڑنا ضروری ہو گیا تو اس دودھ میں بھی بیع کا توڑنا ضروری ہو گیا اور جو دودھ خریدار کے ہاتھ میں ہوتے ہوئے پیدا ہوا تو اس کی ملکیت بھی تو بیع کے سبب سے ہے اور اس کا حکم بھی بکری وغیرہ والا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دودھ اس کے بدن سے نکلا ہے اور یہ بات ہمارے مذہب کے بالکل مطابق ہے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مصراۃ کے خریدار کے لئے اس جانور کو لوٹانے کے بعد اس کے تمام دودھ کو جو اس نے اس دوران دوہا ہے ایک صاع کھجور کے بدلے قرار دیا جو صاع کھجوریں کہ وہ بکری وغیرہ کے ساتھ وہ بائع کو دیتا ہے اور اس وقت تک تو وہ دودھ تمام یا کم از کم اس کا بعض حصہ تلف ہو چکا ہوتا ہے پس خریدار اس دودھ کا کھجور کے قرض صاع کے بدلے مالک ہو چکا پس اس طرح وہ دودھ اس بیع القرض بالقرض میں داخل ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کی بیع قرض کے بدلے منع فرمائی ہے (پس یہ اس اعتبار سے منسوخ ہوا) قرض کے بدلے قرض کی بیع ممنوع ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی التجارات باب٤٢، مسند احمد ١ / ٤٣٣۔

حضرت عیسیٰ بن ابان کے قول پر طحاوی رحمہ اللہ کا تبصرہ:

جو بات ابن ابان رحمہ اللہ نے کہی اس میں اس کے علاوہ کی گنجائش ہے اور وہ اس روایت کی تنسیخ کے لئے اس سے بہت بہتر

ہے وہ یہ ہے کہ مصراۃ کا وہ دودھ جو تین روز تک خریدار نے استعمال کیا اس میں سے کچھ دودھ تو سودے سے پہلے خریدار کی ملک تھا اور کچھ دودھ خریدنے کے بعد مشتری کی ملکیت میں پیدا ہوا البتہ اس نے بار بار دوہا تو جو کچھ خریدار کے قبضہ میں تھا وہ سودے میں شامل ہو گیا۔ جب اس جانور کی بیع کو توڑنا ضروری ہو گیا تو اس دودھ میں بھی بیع کا توڑنا ضروری ہو گیا اور جو دودھ خریدار کے ہاتھ میں ہوتے ہوئے پیدا ہوا تو اس کی ملکیت بھی تو بیع کے سبب سے ہے اور اس کا حکم بھی بکری وغیرہ والا ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ دودھ اس کے بدن سے نکلا ہے اور یہ بات ہمارے مذہب کے بالکل مطابق ہے۔

۵۴۳۰: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ أَبُو بَكْرَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ :أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، وَقَالَ ابْنُ مَرْزُوْقٍ فِيْ حَدِيْثِهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ الزَّبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ بِالْكَالِءِ يَعْنِي الدَّيْنَ بِالدَّيْنِ . فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْهُ، مِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْمُصَرَّاةِ ، مِمَّا حُكْمُهُ حُكْمُ الدَّيْنِ .وَيُقَالُ لِلَّذِيْ ذَهَبَ اِلَى الْعَمَلِ بِمَا رُوِيَ فِي الْمُصَرَّاةِ ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ وَعَمِلَتْ بِذٰلِكَ الْعُلَمَاءُ .

۵۴۳۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض کی قرض کے بدلے بیع سے منع فرمایا ہے۔ اس حکم کی بنا پر مصراۃ کا معاملہ جو کہ قرض کے بدلے قرض قرار پاتا ہے منسوخ ٹھہرا۔ روایات مصراۃ کے عاملین سے گزارش یہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الخراج بالضمان'' اور اس پر بہت سے علماء کا عمل ہے۔ روایت بالسند ملاحظہ ہو۔

حاصل روایات: اس حکم کی بنا پر مصراۃ کا معاملہ جو کہ قرض کے بدلے قرض قرار پاتا ہے منسوخ ٹھہرا۔

فریق اوّل کی روایات کا جواب دوسرے رخ سے:

روایات مصراۃ کے عاملین سے گزارش یہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''الخراج بالضمان'' اور اس پر بہت سے علماء کا عمل ہے۔ روایت بالسند ملاحظہ ہو۔

۵۴۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ .ح .

۵۴۳۱: ابو عاصم نے ابن ابی الذئب سے روایت کی ہے۔

۵۴۳۲: وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ.

۵۴۳۲: ابن ابی الذئب نے مخلد بن خفاف انہوں نے عروہ سے ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضمان کے سبب خراج کا حقدار ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۷۱ ترمذی فی البیوع باب ۵۳ نسائی فی البیوع باب ۱۶ ابن ماجہ فی التجارات باب ۴۳ مسند احمد ۶/۴۹ ۲۳۷/۵ ۲۰۸ الخراج سے یہاں مراد۔

۵۴۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : زَعَمَ لَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى عَبْدًا فَاسْتَغَلَّهُ ، ثُمَّ رَأَى بِهِ عَيْبًا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّهُ بِالْعَيْبِ .فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ قَدْ اسْتَغَلَّهُ فَقَالَ لَهُ الْغَلَّةُ بِالضَّمَانِ .

۵۴۳۳: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے غلام خریدا پھر چند دن اس سے کام لیا پھر اس میں عیب پایا تو وہ اپنا مقدمہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو عیب کے ساتھ مالک کو واپس لوٹا دیا مالک نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چند دن اس سے کام لیا ہے آپ نے فرمایا ضمان کے سبب وہ نفع کا حقدار بن گیا۔

تخریج: مسند احمد ۶/۸۰ '۱۱۶'۱۶۱۔

۵۴۳۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :ثَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۵۴۳۴: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۴۳۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَتَلَقَّى الْعُلَمَاءُ هٰذَا الْخَبَرَ بِالْقَبُوْلِ ، وَزَعَمْتَ أَنْتَ أَنَّ رَجُلًا لَوْ اشْتَرَى شَاةً فَحَلَبَهَا ، ثُمَّ أَصَابَ بِهَا عَيْبًا غَيْرَ التَّحْفِيلِ ، أَنَّهُ يَرُدُّهَا وَيَكُوْنُ اللَّبَنُ لَهُ .وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَ مَكَانَ اللَّبَنِ وَلَدٌ وَلَدَتْهُ، رَدَّهَا عَلَى الْبَائِعِ ، وَكَانَ الْوَلَدُ لَهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ ، عِنْدَكَ، مِنَ الْخَرَاجِ الَّذِيْ جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِي بِالضَّمَانِ .فَلَيْسَ يَخْلُو الصَّاعُ الَّذِيْ تُوْجِبُهُ عَلَى مُشْتَرِي الْمُصَرَّاةِ ، إِذَا رَدَّهَا إِلَى الْبَائِعِ بِالتَّصْرِيَةِ أَنْ يَكُوْنَ عِوَضًا مِنْ جَمِيْعِ اللَّبَنِ الَّذِي احْتَلَبَهُ مِنْهَا الَّذِيْ كَانَ بَعْضُهُ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ، وَحَدَثَ بَعْضُهُ فِيْ ضَرْعِهَا بَعْدَ الْبَيْعِ أَوْ يَكُوْنُ عِوَضًا مِنَ اللَّبَنِ الَّذِيْ كَانَ فِيْ

ضَرْعِهَا ، فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً .فَإِنْ كَانَ عِوَضًا مِنْهُمَا ، فَقَدْ نَقَضْتَ بِذٰلِكَ أَصْلَكَ الَّذِيْ جَعَلْتَ الْوَلَدَ وَاللَّبَنَ لِلْمُشْتَرِيْ بَعْدَ الرَّدِّ بِالْعَيْبِ ، لِأَنَّكَ جَعَلْتَ حُكْمَهَا حُكْمَ الْخَرَاجِ الَّذِيْ جَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُشْتَرِي بِالضَّمَانِ .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الصَّاعُ عِوَضًا مِمَّا كَانَ فِيْ ضَرْعِهَا فِيْ وَقْتِ وُقُوْعِ الْبَيْعِ خَاصَّةً ، وَالْبَاقِيْ سَالِمٌ لِلْمُشْتَرِي ، لِأَنَّهُ مِنَ الْخَرَاجِ ، فَقَدْ جَعَلْتُ لِلْبَائِعِ صَاعًا دَيْنًا بِلَبَنٍ دَيْنٍ ، وَهٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ فِيْ قَوْلِكَ ، وَلَا فِيْ قَوْلِ غَيْرِكَ .فَعَلٰى أَيِّ الْوَجْهَيْنِ كَانَ هٰذَا الْمَعْنَىٰ عَلَيْهِ، عِنْدَكَ ، فَأَنْتَ بِهِ تَارِكٌ أَصْلًا مِنْ أُصُوْلِكَ .وَقَدْ كُنْتَ أَنْتَ بِالْقَوْلِ بِنَسْخِ هٰذَا الْحَكَمِ فِي الْمُصَرَّاةِ أَوْلَى مِنْ غَيْرِكَ ، لِأَنَّكَ أَنْتَ تَجْعَلُ اللَّبَنَ فِيْ حُكْمِ الْخَرَاجِ ، وَغَيْرُكَ لَا يَجْعَلُهُ كَذٰلِكَ .

۵۴۳۵: عبدالملک بن عبدالعزیز نے مسلم بن خالد سے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اس کی مثل روایت نقل کی ہے۔علماء نے اس روایت کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور قبول کیا ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں تمہارا خیال یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی بکری خریدے پھر اس کا دودھ دوہے اس کے بعد اس میں ایسا عیب پائے جو تھنوں میں دودھ کے جمع کرنے سے علاوہ ہو تو وہ اس کو لوٹا دے اور وہ دودھ کا مالک ہو جائے گا اور اگر دودھ کی بجائے بچہ جنے تو وہ جانور بائع کی طرف لوٹا دیا جائے گا مگر بچہ خریدار کا ہوگا اور تمہارے ہاں یہ وہ نفع ہے جس کو جناب نبی اکرم ﷺ نے ضمان کے بدلے مشتری کیلئے قرار دیا ہے پس ایک صاع کھجور جس کو تھنوں میں دودھ جمع کئے جانے والے جانور کو خریدنے والے پر لازم کرتے ہو کہ بائع کی طرف لوٹانے کی صورت میں یہ اس تمام دودھ کا عوضانہ ہے جو اس نے خریداری کے ایام میں استعمال کیا ہے جس میں سے کچھ تو سودا کے وقت بکری کے تھنوں میں تھا اور کچھ دودھ سودا کر لینے کے بعد اسکے تھنوں میں پیدا ہوا یا وہ کھجوروں کا صاع اس دودھ کا عوض ہے جو سودا کرتے وقت اسکے تھنوں میں موجود تھا۔اگر بقول تمہارے یہ ان دونوں کے بدلے میں ہے تو اس سے تمہارا قاعدہ مقررہ ٹوٹ گیا کہ تم نے عیب کی وجہ سے بیع کو رد کرنے کی صورت میں دودھ اور بچے دونوں کو مشتری کی ملک قرار دیا کیونکہ تمہارے ہاں اس کا حکم اس نفع کی طرح ہے جس کو جناب رسول اللہؐ نے ضمان کی وجہ سے مشتری کے لئے قرار دیا اور اگر کھجوروں کا وہ صاع اس دودھ کا عوض ہے جو سودا کرتے وقت اس کے تھنوں میں پایا جاتا تھا اور باقی تمام کا تمام مشتری کیلئے ہوگا کیونکہ یہ نفع کا حصہ ہے تو تم نے قرض دودھ کے بدلے مالک کے لئے ایک صاع کھجور بطور قرض لازم کر دیں اور یہ بات تمہارے اور دوسروں کے ہاں بھی جائز نہیں ہے۔بہر حال ان دونوں باتوں میں سے جو بات بھی تمہارے ہاں درست ہو اس سے کسی نہ کسی قاعدہ کا ترک لازم آئے گا اگرچہ تمہارا قول دوسروں کے قول سے بہتر ہے کہ مصراۃ کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔کیونکہ تم اس دودھ کو نفع کے حکم میں قرار دیتے ہو اور دوسروں کے ہاں اس طرح نہیں۔

بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَتَنَاهٰی

پھلوں کے صلاحیت تک پہنچنے سے پہلے بیع

خلاصۃ المرام: فریق اول امام مالک شافعی احمد اسحاق رحمہم اللہ کے ہاں پھلوں کی بیع صلاح کے ظہور سے جبکہ قطع کی شرط بھی نہ ہوتب بھی ناجائز ہے۔

نمبر۲: فریق ثانی کے ہاں بیع ثمار قبل بدو صلاح درست ہے۔اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین رحمہما اللہ اور اوزاعی رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل: کہ پھلوں کی بیع صلاحیت کے ظاہر ہونے سے پہلے درست نہیں ہے جیسا کہ ان روایات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے۔

۵۴۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ :حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ وَاشْتِرَائِهٖ، حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ.

۵۴۳۶: حضرت نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کو بیچنے اور خریدنے سے منع فرماتے تھے۔

تخريج : بخاری فی البیوع باب۸۲' مسلم فی البیوع ۵۲/ ۵۴' نسائی فی البیوع باب ۲۸' ابن ماجه باب۱۲' مسند احمد ۲/ ۳۷' ۳/ ۳۷۲' ۳۸۱۔

۵۴۳۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ سَلْمَةَ .ح

۵۴۳۷: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اس وقت تک پھلوں کو نہ بیچو جب تک ان کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

۵۴۳۸: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عُقَيْلٌ قَالَا جَمِيْعًا، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ .ح

۵۴۳۸: لیث اور عقیل نے ابن شہاب رحمہ اللہ سے روایت کی ہے۔

۵۴۳۹: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ،

عَنْ أَبِيهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ .

۵۴۳۹: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے پھلوں کی بیع ان میں صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے مت کرو۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۲' والمساقاة باب۱۷' مسلم فی البیوع باب۵۱' ابو داؤد فی البیوع باب۲۲۔

۵۴۴۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ .

۵۴۴۰: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اسے فروخت مت کرو۔

۵۴۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، هُوَ الْغُدَانِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، وَزَادَ ، فَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا ، قَالَ :حَتّٰى يَذْهَبَ عَاهَتُهَا .

۵۴۴۱: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل فرمایا اور یہ اضافہ بھی ہے کہ جب ان کی صلاحیت کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا یہاں تک کہ ان کی آفت کا وقت ختم ہو جائے۔

تخریج: مسند احمد ۲/۴۱۔

۵۴۴۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَاقَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تَذْهَبَ الْعَاهَةُ ، قَالَ قُلْتُ :مَتٰى ذَاكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ؟ قَالَ :طُلُوْعُ الثُّرَيَّا .

۵۴۴۲: عثمان بن عبداللہ بن سراقہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ نے روایت کی ہے کہ آپ نے پھلوں کی بیع آفت کے خطرے تک ممنوع قرار دی۔ عثمان کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے ابو عبدالرحمن وہ کون سا وقت ہے؟ تو فرمایا جب ثریا طلوع ہو جائے۔

تخریج: بخاری فی الزکاة باب۵۸' مسلم فی البیوع ۵۲' مسند احمد ۲/ ۳۲۔

۵۴۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ

بَيْعِ الثَّمَرِ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ .

۵۴۴۳: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں میں صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی بیع سے ممانعت فرمائی ہے۔

۵۴۴۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى تُشْقِحَ . فَقِيْلَ لِجَابِرٍ :وَمَا تُشْقِحُ ؟ قَالَ :تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ ، وَيُؤْكَلُ مِنْهَا .

۵۴۴۴: سعید بن مینا نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے ممانعت فرمائی یہاں تک کہ وہ سرخ وزرد ہو جائیں۔ جابر رضی اللہ عنہ نے تشقح کی تفسیر سرخ وزرد سے فرمائی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۵، مسلم فی البیوع ۸۴، ابو داؤد فی البیوع ۲۲، مسند احمد ۳۲۰/۳۔

۵۴۴۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَرَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ ، قَالَ : ثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى تَنْجُوَ مِنَ الْعَاهَةِ .

۵۴۴۵: ابوالرجال نے اپنی والدہ عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفت سے نکل جائیں۔

تخریج : مالک فی البیوع ۱۲، مسند احمد ۶، ۷۰/۱۶۰۔

۵۴۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلُ ، قَالَ :ثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ.

۵۴۴۶: خارجہ بن زید نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل میں صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کی فروخت سے منع فرمایا۔

۵۴۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْيَمَامِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ، وَالْمُخَاضَرَةِ ، وَالْمُلَامَسَةِ ، وَالْمُنَابَذَةِ ، قَالَ عُمَرُ :فَسَّرَ لِي أَبِيْ فِي الْمُخَاضَرَةِ ، قَالَ : لَا يَنْبَغِي أَنْ يُشْتَرَى شَيْءٌ مِنْ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتَّى يُوْنِعَ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ .

۵۴۴۷: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ اور مزابنہ 'مخاضرہ' ملامسہ' منابذہ سے منع فرمایا۔ عمر بن یونس کہتے ہیں کہ میرے والد فرماتے مخاضرہ۔ سبز پھل کی بیع کرنا یہ جائز نہیں جب تک سرخ و زرد نہ ہو جائے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۹۳' نسائی فی الایمان باب ۴۵۔

اللغات :محاقله۔ گندم جو سٹے میں ہو اس کی بیع خشک گندم کے بدلے۔ مزابنہ۔ درخت پر لگے ہوئے پھل کا اندازہ کر کے توڑے ہوئے مقررہ مقدار پھل کے بدلے فروخت کرنا۔ مخاضرہ۔ کھجور کے سبز پھل کی بیع۔ ملامسہ۔ یہ کہہ کر بیع کرنا کہ اس کی بیع اس وقت ہوگی جب میں نے یا تو نے ہاتھ لگا دیا۔ منابذہ۔ ان چیزوں میں سے جس پر کنکری گرے وہ اس قدر قیمت میں میں نے خرید لی (شروح مشکوۃ)

۵۴۴۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْبَكْرٍ الصَّيْرَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ ، حَتّٰى تَزْهُوَ ، وَعَنِ الْعِنَبِ ، حَتّٰى يَسْوَدَّ ، وَعَنِ الْحَبِّ ، حَتّٰى يَشْتَدَّ .

۵۴۴۸: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا اس کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی بیع سرخ ہونے سے پہلے اور انگور کی بیع سیاہ ہونے سے پہلے اور غلے کی بیع سخت ہونے سے پہلے منع فرمائی۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۲۲' ترمذی فی البیوع باب ۱۵' ابن ماجه فی التجارات باب ۳۲' مسند احمد ۳' ۲۲۱ / ۲۵۰۔

۵۴۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ . فَقُلْتُ لِأَنَسٍ: وَمَا زَهْوُهَا ؟ فَقَالَ :تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ ، أَرَأَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ ؟ بِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ؟

۵۴۴۹: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے کھجوروں کی بیع سرخ و زرد پڑنے سے پہلے منع فرمائی ہے میں نے انس سے سوال کیا زہو کیا ہے تو فرمایا سرخ و زرد ہونا۔ ذرا غور کرو اگر اللہ تعالیٰ نے پھل کو روک دے تو کس چیز سے تم اپنے مسلمان بھائی کا مال اپنے لئے حلال قرار دو گے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۵‘ مسلم فی البیوع ۵۰‘ ابو داؤد فی البیوع باب۲۲‘ ترمذی فی البیوع باب۱۵‘ نسائی فی البیوع باب۴‘ ابن ماجه فی التجارات باب۳۲‘ مسند احمد ۵/۲۔

۵۴۵۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرَةِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ ، قِيْلَ لَهٗ :وَمَا تَزْهُوْ؟ قَالَ تَحْمَرُّ ، أَوْ تَصْفَرُّ .

۵۴۵۰: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا پھل سرخ و زرد پڑنے سے پہلے فروخت کرنا منع کیا ان سے تزھُو کا معنی پوچھا تو انہوں نے سرخ و زرد ہونا بتلایا۔

۵۴۵۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَبَايَعُوْا الثِّمَارَ حَتّٰى تَزْهُوَ .قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ :وَمَا تَزْهُو ؟ قَالَ تَحْمَرُّ أَوْ تَصْفَرُّ ، أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ ؟ بِمَ يَسْتَحِلُّ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ .

۵۴۵۱: حمید الطویل نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک پھل سرخ و زرد نہ ہو جائے فروخت مت کرو۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازھو کیا ہے؟ تو فرمایا سرخ و زرد ہونا۔ ذرا دھیان کرو اگر اللہ پھل کو روک دے تو تم کس طرح مسلمان بھائی کے مال کو اپنے لئے حلال کرو گے۔

۵۴۵۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ وَأَبُوْ سَلْمَةَ ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوْا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَزَعَمُوْا أَنَّ الثِّمَارَ لَا يَجُوْزُ بَيْعُهَا فِيْ رُئُوْسِ النَّخْلِ حَتّٰى تَحْمَرَّ أَوْ تَصْفَرَّ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :هٰذِهِ الْآثَارُ كُلُّهَا عِنْدَنَا ، ثَابِتَةٌ صَحِيْحٌ مَجِيْئُهَا ، فَنَحْنُ آخِذُوْنَ بِهَا ، غَيْرُ تَارِكِيْنَ لَهَا .وَلٰكِنْ تَأْوِيْلُهَا عِنْدَنَا ، غَيْرُ مَا تَأَوَّلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .وَذٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ، فَاحْتَمَلَ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى مَا تَأَوَّلَهٗ عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهٖ بَيْعَ الثِّمَارِ ، قَبْلَ أَنْ يَكُوْنَ ، فَيَكُوْنَ الْبَائِعُ بَائِعًا لِمَا لَيْسَ عِنْدَهٗ، فَقَدْ نَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، فِيْ نَهْيِهٖ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ .

۵۴۵۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھل کو بدو اصلاح سے قبل نہ بیچو۔ امام

طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سرخ یا زرد پڑنے سے پہلے کھجور کی بیع درخت پر درست نہیں۔ فریق اوّل کا یہ مؤقف ہے انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ فریق ثانی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ روایات بالکل درست ہیں ہم ان کو اختیار کرنے والے ہیں ان کو چھوڑنے والے نہیں مگر ان کی تاویل وہ نہیں جو فریق اوّل نے کی ہے آپ کا ارشاد پھلوں کی بیع صلاحیت کے ظہور سے پہلے درست نہیں اس میں فریق اوّل کی تاویل کی جہاں گنجائش ہے تو اس کی ایک اور تاویل یہ ہے کہ اس سے پھلوں کی بیع مراد ہے جو کہ درخت پر آنے سے پہلے ہے اور اس صورت میں فروخت کرنے والا ایسی چیز فروخت کر رہا ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کئی سالوں کے لئے پھلوں کی بیع کی جائے۔ سعید اور ابوسلمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھلوں کو صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے مت فروخت کرو۔

درختوں کی کئی سالوں کی بیع ممنوع ہے:

۵۴۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ . قَالَ يُوْنُسُ :قَالَ لَنَا سُفْيَانُ ، هُوَ بَيْعُ الثِّمَارِ ، قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا .

۵۴۵۳: سلیمان بن عتیق نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درختوں کی کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا ہے یونس کہتے ہیں کہ ہمیں سفیان نے بتلایا کہ یہ پھلوں کی بیع صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے کرنے کو کہتے ہیں (اس کا نام بیع معاومہ ہے)

تخریج: مسلم فی البیوع ۸۵/ ۹۹' ابو داؤد فی البیوع باب ۲۳' نسائی فی البیوع باب ۶۹' مسند احمد ۳' ۹/ ۳۱۴۔

۵۴۵۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، ثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ .

۵۴۵۴: حسن نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی اکٹھی بیع سے منع فرمایا ہے۔

۵۴۵۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ .

۵۴۵۵: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی اس وقت بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو۔

تخریج : مسلم فی البیوع نسائی فی الایمان باب ۴۵' والبیوع باب ۲۸' مسند احمد ۱/ ۳۹۲/۱۶۱/۳'۲۴۹۔

۵۴۵۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۴۵۶: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۴۵۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ ، فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ ، حَتّٰى نَأْكُلَ مِنْهُ، أَوْ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ .

۵۴۵۷: ابوالبختری کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجور کی بیع کے متعلق دریافت کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کھجور کی بیع کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے قابل ہونے سے پہلے کھجور کی بیع سے منع فرمایا "حتی تا کل منه یا یؤ کل منه" کے الفاظ فرمائے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۸۵' مسلم فی البیوع ۸۳/۵۵' ابو داؤد فی البیوع باب ۲۲' مالک فی البیوع ۳۷۔

۵۴۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ يَقُوْلُ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فَقُلْتُ اِنَّا نَدَعُ أَشْيَاءَ، لَا نَجِدُ لَهَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيْمًا .قَالَ :اِنَّا نَفْعَلُ ذٰلِكَ ، نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ .

۵۴۵۸: ابوالبختری طائی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا ہم بعض اشیاء چھوڑتے ہیں حالانکہ ان کی حرمت کتاب اللہ میں نہیں پاتے کہنے لگے ہم یہ اس لئے کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھائے جانے کے قابل ہونے سے پہلے ہمیں کھجور کی بیع سے منع فرمایا۔

تخریج: روایت ۵۴۵۷ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۴۵۹: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ خَالِدٍ أَنَّهٗ سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِيْ رَبَاحٍ يُسْأَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَبِيْعُ ثَمَرَةَ أَرْضِهٖ، رُطَبًا كَانَ أَوْ

عِنَبًا يُسْلِفُ فِيهَا قَبْلَ أَنْ تَطِيبَ ؟ فَقَالَ :لَا يَصْلُحُ ، إِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ بَاعَ ثَمَرَةَ أَرْضٍ لَهُ ثَلَاثَ سِنِينَ، فَسَمِعَ بِذٰلِكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ فَخَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ .فَقَالَ فِي النَّاسِ : مَنَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الثَّمَرَةَ حَتّٰى تَطِيبَ .

۵۴۵۹: خالد نے عطاء سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ جو آدمی اپنی زمین کا پھل تر یا خشک کھجور کی صورت میں عمدہ ہونے سے پہلے بیچتا ہے تو انہوں نے فرمایا یہ اس کے لائق نہیں۔ ابن الزبیر نے اپنی ایک زمین کا پھل تین سال کے لئے فروخت کر دیا جب یہ بات جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے سنی تو مسجد کی طرف نکل کر گئے اور لوگوں میں اعلان کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پھلوں کو عمدہ بن جانے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۳' مسلم فی البیوع ۵۳/۸۶' مسند احمد ۳/۳۱۲۔

ظاہر ہو جانے والے پھلوں کی بیع کے جواز کی روایات:

۵۴۶۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَفِ فِي التَّمْرِ ، فَقَالَ :نَهٰى عُمَرُ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ ، حَتّٰى يَصْلُحَ .فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا ، عَلٰى أَنَّ الثِّمَارَ الْمَنْهِيَّ عَنْ بَيْعِهَا قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا ، مَا هِيَ ؟ فَإِنَّهَا الْمَبِيعَةُ قَبْلَ كَوْنِهَا الْمُسْلَفَ عَلَيْهَا .فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ وَيُؤْمَنَ عَلَيْهَا الْعَاهَةُ ، فَحِيْنَئِذٍ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهَا .أَفَلَا تَرٰى أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمَّا سَأَلَهُ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ ، عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ ، كَانَ جَوَابُهُ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا ذَكَرَ فِيْ حَدِيْثِهِ، عَنِ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى تُطْعَمَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ ، إِنَّمَا وَقَعَ فِي الْآثَارِ الَّتِي قَدَّمْنَا ذِكْرَهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، عَلٰى بَيْعِ الثِّمَارِ ، قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ ثِمَارًا .أَلَا تَرٰى إِلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ؟ . فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى الْمَنْعِ ، مِنْ ثَمَرَةٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَنْ تَكُوْنَ .وَإِنَّمَا الَّذِيْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، هُوَ النَّهْيُ عَنِ السَّلَمِ فِي الثِّمَارِ فِيْ غَيْرِ حِيْنِهَا ، فَهٰذِهِ الْآثَارُ تَدُلُّ عَلَى النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ .فَأَمَّا بَيْعُ الثِّمَارِ فِيْ أَشْجَارِهَا ، بَعْدَمَا ظَهَرَتْ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَنَا جَائِزٌ صَحِيْحٌ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ ، مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۶۰: ابوالبختری سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پھلوں میں بیع سلم کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدو صلاح سے قبل پھلوں کی بیع سے منع کیا ہے۔ حاصل آثار: ان آثار سے

معلوم ہوتا ہے جن پھلوں کی فروخت سے ممانعت کی گئی ہے وہ وہی ہیں جن میں صلاحیت ظاہر نہیں ہوئی اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو یہ وہ بیع ہے جو ان کے وجود میں آنے سے پہلے کی جائے۔ اس سے اس وقت تک کے لئے منع فرمایا یہاں تک کہ آفت سے محفوظ ہو جائیں جب محفوظ ہو جائیں تو ان میں بیع سلم جائز ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ جب ابوالبختری ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا کھجور میں بیع سلم درست ہے تو ان کا جواب یہ تھا کہ پھلوں کی بیع اس وقت درست ہے جب وہ کھائے جانے کے قابل ہو جائیں۔ آثار میں جس ممانعت کا تذکرہ ہے وہ پھلوں کی بیع پھل بننے سے پہلے کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ملاحظہ ہو۔ اگر اللہ تعالیٰ پھلوں کو روک دے تو تم میں سے کون ہے پھر جو اپنے بھائی کا مال لے سکے گا۔ تو اب اس سے مراد ان پھلوں کی بیع سے ممانعت ہے جو ابھی تک پھل نہیں بنے۔ نیز ان آثار میں جس بیع سلم سے روکا گیا ہے وہ پھلوں کی بے وقت بیع سلم ہے۔ باقی درختوں پر ان پھلوں کی بیع جو ظاہر ہو چکے ہوں ہمارے ہاں جائز ہے۔ اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۵۴۶۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ يُؤَبَّرَ ، فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ ، وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا ، فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ .

۵۴۶۱: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس شخص نے تابیر کے بعد کھجور کو فروخت کیا اس کا پھل بائع کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے اور جس نے غلام فروخت کیا تو اس کا مال فروخت کرنے والے کا ہوگا مگر یہ کہ خریدار شرط لگا لے۔ (مال سے یہاں مراد غلام کے پاس جو کچھ کپڑے اور اشیاء ہوں)

تخریج : بخاری فی المساقاۃ باب۱۷' مسلم فی البیوع ۸۰' ترمذی فی البیوع باب۲۵' نسائی فی البیوع باب۷۶۔

۵۴۶۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا وَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ ، فَلَا شَيْءَ لَهُ ، وَمَنِ اشْتَرَى نَخْلًا بَعْدَ تَأْبِيْرِهَا ، وَلَمْ يَشْتَرِطِ الثَّمَرَ ، فَلَا شَيْءَ لَهُ .

۵۴۶۲: سالم نے اپنے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ جس آدمی نے غلام خریدا اور اس کے مال کی شرط نہ لگائی تو اس کی کوئی چیز مشتری کو نہ ملے گی۔ جس آدمی نے تابیر کے بعد کھجور کا درخت خریدا اور اس نے پھل کی شرط نہیں لگائی تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔

تخریج : ترمذی فی البیوع باب ۲۵' بنحوہ۔

۵۴۶۳: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدِ الْمَخْزُوْمِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرَى نَخْلًا قَدْ أَبَّرَهَا صَاحِبُهَا ، فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ أَنَّ الثَّمَرَةَ لِصَاحِبِهَا الَّذِىْ أَبَّرَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُشْتَرِیْ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، ثَمَرَ النَّخْلِ لِبَائِعِهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهَا مُبْتَاعُهَا ، فَيَكُوْنَ لَهُ بِاشْتِرَاطِهِ إِيَّاهَا ، وَيَكُوْنَ بِذٰلِكَ مُبْتَاعًا لَهَا .وَقَدْ أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰهُنَا ، بَيْعَ ثَمَرَةٍ فِیْ رُئُوْسِ النَّخْلِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِی الْآثَارِ الْأَوَّلِ خِلَافُ هٰذَا الْمَعْنَى .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ مَا أُجِيْزَ ، هُوَ بَيْعُ الثَّمَرِ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ ،لِأَنَّهُ مَبِيْعٌ مَعَ غَيْرِهِ، وَلَيْسَ فِیْ جَوَازِ بَيْعِهِ مَعَ غَيْرِهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ بَيْعَهُ وَحْدَهُ كَذٰلِكَ ،لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ تَدْخُلُ مَعَ غَيْرِهَا فِی الْبِيْعَاتِ ، وَلَا يَجُوْزُ إِفْرَادُهَا بِالْبَيْعِ .مِنْ ذٰلِكَ ، الطُّرُقُ وَالْأَفْنِيَةُ ، تَدْخُلُ فِیْ بَيْعِ الدُّوْرِ ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ تُفْرَدَ بِالْبَيْعِ .فَجَوَابُنَا فِیْ ذٰلِكَ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ ، أَنَّ الطُّرُقَ وَالْأَفْنِيَةَ ، تَدْخُلُ فِی الْبَيْعِ ، وَإِنْ لَمْ يُشْتَرَطْ ، وَلَا يَدْخُلُ الثَّمَرُ فِیْ بَيْعِ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يُشْتَرَطَ .فَالَّذِیْ يَدْخُلُ فِیْ بَيْعِ غَيْرِهِ، لَا بِاشْتِرَاطٍ ، هُوَ الَّذِی لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَبِيْعًا وَحْدَهُ.وَالَّذِی لَا يَكُوْنُ دَاخِلًا فِیْ بَيْعِ غَيْرِهِ إِلَّا بِاشْتِرَاطٍ ، هُوَ الَّذِیْ إِذَا اُشْتُرِطَ ، كَانَ مَبِيْعًا ، فَلَمْ يَجُزْ أَنْ يَكُوْنَ مَبِيْعًا مَعَ غَيْرِهِ إِلَّا وَبَيْعُهُ وَحْدَهُ جَائِزًا .أَلَا يَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ بَاعَ دَارًا ، وَفِيْهَا مَتَاعٌ ، أَنَّ ذٰلِكَ الْمَتَاعَ لَا يَدْخُلُ فِی الْبَيْعِ وَأَنَّ مُشْتَرِيَهَا لَوْ اشْتَرَطَهُ فِیْ شِرَائِهِ الدَّارَ ، صَارَ لَهُ بِاشْتِرَاطِهِ إِيَّاهُ .وَلَوْ كَانَ الَّذِیْ فِی الدَّارِ خَمْرًا أَوْ خِنْزِيرًا ، فَاشْتَرَطَهُ فِی الْبَيْعِ ، فَسَدَ الْبَيْعُ .فَكَانَ لَا يَدْخُلُ فِیْ شِرَائِهِ الدَّارَ بِاشْتِرَاطِهِ فِیْ ذٰلِكَ ، إِلَّا مَا يَجُوْزُ لَهُ شِرَاؤُهُ .وَلَوْ اشْتَرَى وَحْدَهُ، وَكَانَ الثَّمَرُ الَّذِیْ ذَكَرْنَا يَجُوْزُ لَهُ اشْتِرَاطُهُ مَعَ النَّخْلِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ ، إِلَّا لِأَنَّهُ يَجُوْزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ.أَوَ لَا يَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَقَرَنَهُ مَعَ ذِكْرِهِ النَّخْلَ مَنْ بَاعَ عَبْدًا لَهُ مَالٌ ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ .فَجَعَلَ الْمَالَ لِلْبَائِعِ ، إِذَا لَمْ يَشْتَرِطْهُ الْمُبْتَاعُ ، وَجَعَلَهُ لِلْمُبْتَاعِ بِاشْتِرَاطِهِ إِيَّاهُ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَالُ لَوْ كَانَ خَمْرًا أَوْ خِنْزِيرًا ، فَسَدَ بَيْعُ الْعَبْدِ ، إِذَا اشْتَرَطَهُ فِيْهِ .وَإِنَّمَا يَجُوْزُ أَنْ يَشْتَرِطَ مَعَ الْعَبْدِ مِنْ مَالِهِ ، مَا يَجُوْزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ، فَأَمَّا مَا لَا يَجُوْزُ بَيْعُهُ وَحْدَهُ، فَلَا يَجُوْزُ اشْتِرَاطُهُ فِیْ بَيْعِهِ، لِأَنَّهُ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ مَبِيْعًا ، وَبَيْعُ ذٰلِكَ الشَّیْءِ ، لَا يَصْلُحُ ، فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا

فِي الثَّمَرَةِ الدَّاخِلَةِ فِيْ بَيْعِ النَّخْلِ بِالِاشْتِرَاطِ ، أَنَّهَا الثِّمَارُ الَّتِي يَجُوْزُ بَيْعُهَا عَلَى الِانْفِرَادِ ، دُوْنَ بَيْعِ النَّخْلِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَذْهَبُ إِلَى أَنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، هُوَ بَيْعُ الثَّمَرِ ، عَلٰى أَنْ يُتْرَكَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ ، حَتّٰى يَبْلُغَ وَيَتَنَاهٰى ، وَحَتّٰى يُجَدَّ ، وَقَدْ وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَيْهِ قَبْلَ التَّنَاهِي ، فَيَكُوْنُ الْمُشْتَرِي قَدْ ابْتَاعَ ثَمَرًا ظَاهِرًا ، وَمَا يُنَمِّيْهِ نَخْلُ الْبَائِعِ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ يُجَدَّ ، فَذٰلِكَ بَاطِلٌ .قَالَ :فَأَمَّا إِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ بَعْدَمَا تَنَاهٰى عِظَمُهُ، وَانْقَطَعَتْ زِيَادَتُهُ ، فَلَا بَأْسَ بِابْتِيَاعِهِ وَاشْتِرَاطِ تَرْكِهِ إِلٰى حَصَادِهِ وَجِدَادِهِ. قَالَ :فَإِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ ، لِاشْتِرَاطِهِ التَّرْكَ لِمَكَانِ الزِّيَادَةِ .قَالَ :وَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ الِاشْتِرَاطِ فِي ابْتِيَاعِهِ، بَعْدَ عَدَمِ الزِّيَادَةِ .حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِهٰذَا ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدٍ .وَتَأْوِيْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ فِيْ هٰذَا أَحْسَنُ ، عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَالنَّظَرُ أَيْضًا يَشْهَدُ لَهُ، لِأَنَّهُ إِذَا وَقَعَ الْبَيْعُ عَلَى الثِّمَارِ بَعْدَ تَنَاهِيْهَا ، عَلٰى أَنْ تُتْرَكَ إِلَى الْحَصَادِ ، فَالنَّخْلُ هَاهُنَا ، مُسْتَأْجَرَةٌ ، لِيَكُوْنَ الثِّمَارُ فِيْهَا إِلٰى وَقْتِ جِدَادِهَا عَنْهَا ، وَذٰلِكَ لَوْ كَانَ عَلَى الِانْفِرَادِ ، لَمْ يَجُزْ ، فَإِذَا كَانَ مَعَ غَيْرِهِ، هُوَ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :إِنَّ النَّهْيَ الَّذِيْ كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ، لَمْ يَكُنْ مِنْهُ عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ عَلَى الْمَشُوْرَةِ عَلَيْهِمْ بِذٰلِكَ لِكَثْرَةِ مَا كَانُوْا يَخْتَصِمُوْنَ إِلَيْهِ فِيْهِ وَرَوَوْا ذٰلِكَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۵۴۶۳: عکرمہ بن خالد مخزومی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک آدمی نے کھجور کا تأبیر شدہ درخت خریدا۔ تأبیر بائع نے کی تھی وہ اپنا جھگڑا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا تو آپ نے فیصلہ فرمایا کہ پھل تأبیر والے کا ہوگا مگر جبکہ خریدار شرط لگا لے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کا درخت خریدنے کی صورت میں پھل کا مالک تأبیر والے کو قرار دیا مگر جب کہ مشتری شرط لگائے کہ پھل میرا ہوگا اس سے وہ پھل کا فروخت کرنے والا بن جائے گا اور اس ارشاد میں کھجور کے درخت پر پھل کو صلاحیت کے ظہور سے پہلے قابل فروخت قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جن آثار میں ممانعت پائی جاتی ہے وہ اس روایت کے خلاف ہیں۔ اگر کوئی معترض کہے کہ ان روایات میں جس بیع کا جواز ہے وہ پھلوں کی بیع ہے کیونکہ وہ دوسری چیز سے مل کر فروخت کیے جا رہے ہیں اور دوسری چیز سے ملا کر ان کی بیع اس بات کو ثابت نہیں کرتی کہ ان کی بیع الگ

بھی جائز ہو۔ کیونکہ ہم بہت سی چیزوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ سودے میں دوسرے کے ساتھ شامل ہیں۔ مگر تنہا ان کی بیع جائز نہیں ہوتی مثلاً راستے اور صحن وغیرہ جن کی بیع مکانات کی بیع میں شامل ہوتی ہے ان کو الگ فروخت کرنا جائز نہیں۔ تو اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ جناب راستے اور صحن تو بلاشرط بھی گھر کی بیع میں داخل ہوتے ہیں مگر درخت کی بیع میں پھل شرط کے بغیر داخل نہیں ہوتا تو جو چیز دوسری چیز کے سودے میں کسی شرط کے بغیر داخل ہو اس کو تنہا فروخت کرنا جائز نہیں اور وہ چیز جو دوسری چیز کی بیع میں بلاشرط لگانے داخل نہ ہو تو وہ شرط کی صورت میں ہی مبیع بنے گی پس دوسری چیز کے ساتھ وہی چیز مبیع بن سکتی ہے جس کو الگ فروخت کیا جا سکتا ہو۔ اس معترض کو دیکھنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص مکان فروخت کرے اور اس میں سامان ہو تو وہ سامان مکان کے سودے میں شامل نہیں ہوگا اور اگر خریدار سودے میں اس کی شرط رکھے تو اس شرط کی وجہ سے وہ سامان مشتری کا ہو جائے گا اور اگر گھر میں شراب یا خنزیر (جیسی ناجائز چیز ہو) اور وہ سودے میں اس کی شرط رکھے تو یہ بیع فاسد ہوگی۔ فلہٰذا مکان کی خریداری کے وقت شرط رکھنے سے وہی چیز سودے میں داخل ہوگی جس کو خریدا جا سکتا ہے خواہ انفرادی طور پر خرید لے۔ یہ پھل جس کا تذکرہ کیا گیا ہے درخت کے ساتھ اس کی شرط رکھنا درست ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ پھل الگ بھی فروخت ہو سکتا ہے۔ معترض کو یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد میں اس کو درخت کے تذکرے کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا ہے۔ جس نے اپنا ایسا غلام فروخت کیا جس کے پاس مال تھا تو وہ مال بائع کا ہوگا البتہ یہ کہ خریدار یہ شرط لگا لے (تو پھر مال خریدار کا ہوگا) آپ نے وہ مال شرط نہ رکھنے کی صورت میں مال بائع کا قرار دیا اور یہ شرط رکھنے کی وجہ کیا ہے اور بالفرض اگر یہ مال شراب یا خنزیر ہو تو شرط کی صورت میں بیع فاسد ہو جائے گی۔ (رہا یہ مسئلہ کہ غلام کے ساتھ یہ شرط کیوں کر جائز ہے) تو غلام کے ساتھ جواز کی وجہ اس کا الگ فروخت ہو سکنا ہے اور جس چیز کو الگ فروخت نہیں کر سکتے سودا کرتے وقت اس کی شرط رکھنا جائز نہیں کیونکہ اس وقت وہ مبیعہ بن جائے گی جبکہ اس میں مبیعہ بننے کی صلاحیت نہیں ہے اور یہ بھی اس بات کی واضح دلیل ہے جو کہ ہم نے بیان کی کہ درخت کے سودے میں پھل صرف شرط قرار دینے کی صورت میں داخل ہوگا کیونکہ پھل کا سودا درخت کے بغیر بھی درست ہے۔ اس سے ہماری مذکورہ بات ثابت ہوگئی اور یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔ باب کے شروع میں ممانعت کی روایات کا مطلب یہ ہے کہ پھلوں کو اس طرح فروخت کرنا کہ ان کو درخت کے اوپر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ انتہاء کو پہنچ جائیں اور ان کو کاٹا جائے حالانکہ سودا تو ان کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہوا تو اس طرح خریدار ظاہری پھل کو خریدتا ہے اس کے بعد توڑنے تک جو اس میں اضافہ ہوتا ہے وہ بائع کے درخت پر ہوتا ہے اور یہ باطل ہے۔ البتہ جب پھل کا بڑھنا بند ہو جائے اور اب اس میں اضافہ نہ ہو سکے تو اس صورت میں اگر خریدنے اور توڑنے اور چننے تک درخت پر رکھنے کی شرط لگائی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ درخت پر چھوڑنے کی شرط اس لئے ممنوع ہے کہ اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور اس میں اس بات پر دلیل ہے

کہ اب اضافہ نہ ہونے کی صورت میں خریدتے وقت (درخت کے اوپر) شرط لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
مجھے سلیمان بن شعیب نے اپنے والد کی وساطت سے امام محمد رحمہ اللہ سے یہ بات نقل کی ہے۔اس سلسلے میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول زیادہ اچھا ہے۔قیاس بھی شیخین کے قول کی تائید کرتا ہے کیونکہ اگر پھل کے مکمل ہو جانے کے بعد اس کا سودا اس شرط پر کیا جائے کہ وہ کاٹنے تک درخت پر رہیں گے۔اس صورت میں درخت کرایہ پر حاصل ہوگا۔تاکہ کاٹنے تک پھل اسی پر قائم رہیں اور یہ بات درست نہیں تو دوسرے کے ساتھ مل کر بھی درست نہ ہوگی۔پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے فروخت کی ممانعت کی وجہ بعض نے یہ بتلائی ہے کہ یہ ممانعت حرمت کے لئے نہیں بلکہ بطور مشورہ ہے کیونکہ اس بناء پر لوگوں کا جھگڑا کثرت سے ہو جاتا ہے چنانچہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول اس کی شہادت ہے۔

۵۴۶۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :قَالَ أَبُو الزِّنَادِ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُوْلُ : كَانَ النَّاسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَايَعُوْنَ الثِّمَارَ .فَإِذَا جَاءَ الْبَائِعُ وَحَضَرَهُ لِلتَّقَاضِي .قَالَ الْمُبْتَاعُ إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الْعَفَنُ الرَّمَادُ ، أَصَابَهُ مُرَاقٌ أَوْ أَصَابَهُ قُشَامٌ عَاهَاتٌ يَحْتَجُّوْنَ بِهَا ، وَالْقُشَامُ :شَيْءٌ يُصِيْبُهُ، حَتّٰى لَا يَرْطُبَ .قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُوْمَةُ فِي ذٰلِكَ -لَا تَتَبَايَعُوْا ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ كَالْمَشُوْرَةِ يُشِيْرُ بِهَا ، لِكَثْرَةِ خُصُوْمَتِهِمْ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رَوَيْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ ، حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ، إِنَّمَا كَانَ هٰذَا عَلَى الْمَعْنٰى، لَا عَلٰى مَا سِوَاهُ.

۵۴۶۴: عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پھلوں کی تجارت کرتے جب فروخت کرنے والا خریدار سے رقم کا تقاضا کرتا تو وہ کہتا کہ پھل تو کسی آفت یا بیماری کی وجہ سے خراب ہو گیا ہے کھجور تری کی وجہ سے خراب ہوئی کھجور کا رنگ خاکستری ہو گیا گرنے کی وجہ سے پھل خراب ہو گیا پھر سرخ پڑ کر رطوبت جاتی رہی۔یہ تمام کھجور کو پہنچنے والی بیماریاں تھیں جن سے وہ لوگ حجت کرنے لگے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑوں کی کثرت کے پیش نظر اس بات سے منع فرمایا کہ اس وقت تک بیع نہ کرو جب تک پھل کی صلاحیت ظاہر نہ ہو۔اس باب کے شروع میں ممانعت والی روایات اس معنی کے اعتبار سے ہیں۔ظاہر سے متبادر مفہوم مراد نہیں ہے۔

حاصل روایات: اس باب کے شروع میں ممانعت والی روایات اس معنی کے اعتبار سے ہیں' ظاہر سے متبادر مفہوم مراد نہیں ہے۔

نوٹ :اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو راجح قرار دیا اور آخر میں حضرت زید بن ثابتؓ والی روایت پیش کی اگر اس کو اختیار کیا جائے تو کسی جواب کی ضرورت نہیں رہتی۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْعَرَايَا

عرایا کی بیع

خلاصۃ البرام : ہبہ کے طور پر تازہ کھجور کے بدلے خشک کھجور دینا۔ عریہ کو امام شافعی رحمہ اللہ بیع مانتے ہیں اور اس کی رخصت کو فقط معری نہیں بلکہ تمام لوگوں کے لئے مانتے ہیں۔

نمبر ۲: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور مالک رحمہ اللہ اس کو بیع تسلیم نہیں کرتے بلکہ رجوع فی الہبہ کی قسم سے مانتے ہیں اور اندازہ سے اس کے بدلے میں کھجور دے دینا جائز مانتے ہیں۔

۵۴۶۵: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ . قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :وَحَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۶۵: سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے پھل کی بیع پھل کے بدلے کرنے سے منع فرمایا ہے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب زید بن ثابتؓ نے ہمیں بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرایا کی رخصت عنایت فرمائی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۷۴' مسلم فی البیوع ۵۷' مسند احمد ۲ / ۸' ۱۵۰۔

۵۴۶۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ .ح

۵۴۶۶: ابراہیم بن مرزوق نے کہا ہمیں عارم نے بیان کیا۔

۵۴۶۷: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۶۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے (درخت پر لگے ہوئے پھل کی بیع خشک توڑی کھجور کے بدلے کیل سے کرنا مزابنہ کہلاتا ہے)

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی رخصت دی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۷۵' ۸۲' مسلم فی البیوع ۶۷/۵۹' ۷۳/۷۲' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۳/۳۱' ترمذی فی البیوع باب ۵۵/۱۴' نسائی فی الایمان باب ۴۵' ابن ماجه فی التجارات ۵۴' دارمی فی المقدمه باب ۲۸' مسند احمد ۲' ۷/۵' ۳' ۸/۱۶۔

۵۴۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۶۸: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی۔

تخریج: مالک فی البیوع ۲۳' ابن ماجہ فی التجارات باب ۵۴' بخاری فی الشرب باب ۱۷' سابقہ روایت کی تخریج پیش نظر ہو۔

۵۴۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۶۹: علی بن شیبہ نے اس سند سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے منع فرمایا اسی طرح مزابنہ سے مگر عرایا کی اجازت دی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۸۴' مسلم فی البیوع ۸۳/۷۱' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۳/۱۹' ترمذی فی البیوع باب ۷۰/۶۲' نسائی فی البیوع باب ۳۳/۳۲' ابن ماجه فی التجارات باب ۵۵' مسند احمد ۲' ۸/۱۱' ۳/۱۳' ۴/۲۔

۵۴۷۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا ، بِالتَّمْرِ أَوِ الرُّطَبِ.

۵۴۷۰: خارجہ بن زید نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی خواہ خشک کھجور ہو یا تازہ۔

تخریج : بخاری فی المساقاة باب ۱۷' والبیوع باب ۸۳' مسلم فی البیوع ۶۴' ابو داؤد فی البیوع باب ۲۰/۱۹' نسائی فی البیوع باب ۳۵/۳۴' مسند احمد ۲/۵' ۵' ۱۸۸/۱۸۱۔

۵۴۷۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ :بِعْتُ مَا فِيْ رُؤُوْسِ نَخْلِيْ بِمِائَةِ وَسْقٍ ، وَإِنْ زَادَ فَلَهُمْ ، وَإِنْ

نَقَصَ فَعَلَيْهِمْ .فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ بِالتَّمْرِ ، اِلَّا أَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۷۱: عمرو بن دینار نے اسماعیل شیبانی سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے کھجور کے پھل کو ایک سو وسق کے بدلے فروخت کیا اگر بڑھ جائے انہی کی ہوگی اور اگر کم ہو تب بھی نقصان کے وہ ذمہ دار ہوں گے میں نے اس کے متعلق ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع خشک کھجور کے بدلے منع فرمائی ہے البتہ عرایا کی اجازت دی ہے۔

تخریج: ۵۴۶۵ روایت کی تخریج ملاحظہ فرمائیں۔

۵۴۷۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ وَقَالَ لَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِنْهُ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ ، اِلَّا الْعَرَايَا ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِيْهَا .

۵۴۷۲: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کی بیع سے اس وقت تک منع فرمایا یہاں تک کہ وہ کھانے کے لائق ہو اور فرمایا اس میں سے جو چیز فروخت ہو وہ دراہم و دنانیر کے بدلے ہو مگر عرایا کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۳' المساقاة باب۱۷' مسلم فی البیوع ۸۱/۸۲' ابو داؤد فی البیوع باب۲۲' مسند احمد ۳/۳۶۰۔

۵۴۷۳: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اِلَّا أَنَّهٗ أَرْخَصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا .

۵۴۷۳: عطاء نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت دی ہے۔

تخریج: روایت ۵۴۷۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۴۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ ،

وَالْمُخَابَرَةِ .وَقَالَ أَحَدُهُمَا :وَالْمُعَاوَمَةِ ، وَقَالَ الْآخَرُ :وَبَيْعِ السِّنِيْنَ ، وَنَهٰى عَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا .

۵۴۷۴:سعید بن مینا نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ سے تو منع فرمایا اور ایک راوی نے کہا معاومہ اور دوسرے نے کہا کہ درخت کی کئی سالوں کے لئے بیع سے منع فرمایا ہے اور بیع ثنیا یعنی کسی چیز کے استثناء غیر معلوم کی ممانعت فرمائی اور عرایا کی رخصت دی۔

تخریج : بخاری فی المساقات باب۱۷' مسلم فی البیوع ۸۱/۸۵' ۹۳/۱۲۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۳' ترمذی فی البیوع باب۵۵' نسائی فی الایمان باب۴۵' والبیوع باب۲۹/۳۹' ۷٤' دارمی فی البیوع باب۷۲' مسند احمد ۵' ۱۸۷/۱۸۸۔

اللُّغَاتْ:مخابرہ۔ ثلث یا ربع پر زمین کرائے پر دینا۔ثنیا۔غیر معلوم چیز کا بیع سے استثناء۔

۵۴۷۵:حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ، اِلَّا أَنَّهٗ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ يُبَاعَ بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ ، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا .

۵۴۷۵:بشیر بن یسار نے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے منع فرمائی ہے مگر عرایا میں رخصت دی ہے کہ ان کو اندازہ کر کے تازہ کھجور کے بدلے فروخت کر دیا جائے اور مالک کے گھر کے لوگ تازہ استعمال کر لیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۳' مسلم فی البیوع ٦١' مسند احمد ۵' ۱۹۰/۳٦٤۔

۵۴۷٦:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِمْ ، مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ أَبِيْ حَثْمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ ، وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبَا ذٰلِكَ الْمُزَابَنَةُ اِلَّا أَنَّهٗ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ ، النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ يَأْخُذُهَا أَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا ، يَأْكُلُوْنَهَا رُطَبًا .

۵۴۷٦:بشیر بن یسار نے اپنے علاقہ کے بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ان میں سے سہل بن ابی حثمہ ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کی بیع پھل کے بدلے کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ سود ہے یہ مزابنہ ہے البتہ عرایا کی اجازت دی ہے (وہ یہ ہے کہ) باغ والے ایک یا دو کھجوروں کا پھل غرباء کو ہدیہ کریں پھر ان کا پھل اندازہ کر کے ان سے خشک کھجور کے بدلے لے لیں اور تازہ کھجور خود استعمال میں لائیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۳' مسلم فی البیوع ۶۱/۶۷' ابو داؤد فی البیوع باب۱۹' نسائی فی البیوع باب۳۵'

مسند احمد ۴/۲' ۵' ۱۹۰۔

۵۴۷۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا ، فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي مَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ . يَشُكُّ دَاوُدَ فِي خَمْسَةٍ أَوْ فِي مَا دُوْنَ خَمْسَةٍ .

۵۴۷۷: مولیٰ ابن ابی احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع کی اجازت پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں دی ہے۔ داؤد راوی کو خمسہ یا مادون خمسہ میں شک ہے۔

۵۴۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ فِي الْوَسْقِ وَالْوَسْقَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَالْأَرْبَعَةِ ، وَقَالَ فِي كُلِّ عَشْرَةِ أَقْنَاءٍ قِنْوٌ يُوْضَعُ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنِ .

۵۴۷۸: واسع بن حبان نے جابر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایات کے سلسلہ میں ایک دو تین چار وسق تک اجازت دی ہے اور فرمایا ہر دس گچھوں میں سے ایک گچھا مسجد میں مساکین کے لئے رکھا جائے۔

تخریج : ابوداؤد فی الزکاۃ باب۳۲' مسند احمد ۳/۳۶۰۔

۵۴۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ :ثُمَّ قَالَ الْوَسْقِ وَالْوَسْقَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ وَالْأَرْبَعَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ فِي كُلِّ عَشْرَةٍ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَقَدْ جَاءَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَاتَرَتْ فِي الرُّخْصَةِ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا وَقَبِلَهَا أَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيْعًا ، وَلَمْ يَخْتَلِفُوْا فِي صِحَّةِ مَجِيْئِهَا ، وَتَنَازَعُوْا فِي تَأْوِيْلِهَا .فَقَالَ قَوْمٌ :الْعَرَايَا أَنَّ الرَّجُلَ يَكُوْنُ لَهُ النَّخْلَةُ وَالنَّخْلَتَانِ ، فِي وَسَطِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ ، لِرَجُلٍ آخَرَ .قَالُوْا :وَقَدْ كَانَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ ، إِذَا كَانَ وَقْتُ الثِّمَارِ ، خَرَجُوْا بِأَهْلِيْهِمْ إِلَى حَوَائِطِهِمْ ، فَيَجِيْءُ صَاحِبُ النَّخْلَةِ أَوِ النَّخْلَتَيْنِ بِأَهْلِهِ ، فَيَضُرُّ ذٰلِكَ بِأَهْلِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ .فَرَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ أَنْ يُعْطِيَ صَاحِبَ النَّخْلَةِ أَوِ النَّخْلَتَيْنِ خَرْصَ مَا لَهُ مِنْ ذٰلِكَ ، تَمْرًا ، لِيَنْصَرِفَ هُوَ وَأَهْلُهُ عَنْهُ ، وَيَخْلُصَ تَمْرُ الْحَائِطِ كُلُّهُ لِصَاحِبِ النَّخْلِ الْكَثِيْرِ ،

فَيَكُوْنُ فِيهِ هُوَ وَأَهْلُهُ .وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْقَوْلُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَكَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ - رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ -فِيْمَا سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ أَبِىْ عِمْرَانَ ، يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِمَاعَةَ ، عَنْ أَبِىْ يُوْسُفَ ، عَنْ أَبِىْ حَنِيْفَةَ قَالَ -مَعْنٰى ذٰلِكَ عِنْدَنَا -أَنْ يُعْرِىَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ثَمَرَ نَخْلَةٍ مِنْ نَخْلِهِ فَلَا يُسَلِّمُ ذٰلِكَ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ لَهُ، فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَحْبِسَ ذٰلِكَ ، وَيُعْطِيَهُ مَكَانَهُ، خَرْصَهُ تَمْرًا .وَكَانَ هٰذَا التَّأْوِيْلُ أَشْبَهَ وَأَوْلٰى ، مِمَّا قَالَ مَالِكٌ ،لِأَنَّ الْعَرِيَّةَ إِنَّمَا هِىَ الْعَطِيَّةُ .أَلَا يَرٰى إِلَى الَّذِىْ مَدَحَ الْأَنْصَارَ كَيْفَ مَدَحَهُمْ ، إِذْ يَقُوْلُ :لَيْسَتْ بِسَنْهَاءٍ وَلَا رُجَبِيَّةٍ وَلٰكِنْ عَرَايَا فِى السِّنِيْنَ الْجَوَائِحِ أَىْ أَنَّهُمْ كَانُوْا يُعْرُوْنَهَا فِى السِّنِيْنَ الْجَوَائِحِ .فَلَوْ كَانَتِ الْعَرِيَّةُ كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَالِكٌ ، إِذًا لَمَا كَانُوْا مَمْدُوْحِيْنَ بِهَا ، إِذْ كَانُوْا يُعْطُوْنَ كَمَا يُعْطُوْنَ ، وَلٰكِنِ الْعَرِيَّةُ بِخِلَافِ مَا قَالَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ ذَكَرْتَ فِىْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَمَرِ بِالتَّمْرِ ، وَرَخَّصَ فِى الْعَرَايَا ، فَصَارَتِ الْعَرَايَا فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا هِىَ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ ، قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ فِى الْحَدِيْثِ مِنْ ذٰلِكَ شَىْءٌ ، إِنَّمَا فِيْهِ ذِكْرُ الرُّخْصَةِ فِى الْعَرَايَا ، مَعَ ذِكْرِ النَّهْىِ عَنْ بَيْعِ الثَمَرِ بِالتَّمْرِ ، وَقَدْ يُقْرَنُ الشَّىْءُ بِالشَّىْءِ وَحُكْمُهُمَا مُخْتَلِفٌ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ ذَكَرَ التَّوْقِيْفَ فِىْ حَدِيْثِ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، وَفِى ذِكْرِهِ ذٰلِكَ ، مَا يَنْفِىْ أَنْ يَكُوْنَ حُكْمُ مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَحُكْمِهِ. قِيْلَ لَهُ :مَا فِيْهِ مَا يَنْفِىْ شَيْئًا مِمَّا ذَكَرْتَ ، وَإِنَّمَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، لَوْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُوْنُ الْعَرِيَّةُ إِلَّا فِىْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، أَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ . فَإِذَا كَانَ الْحَدِيْثُ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِىْ بَيْعِ الْعَرَايَا فِىْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، أَوْ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ، فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهِ لِقَوْمٍ فِىْ عَرِيَّةٍ لَهُمْ هٰذَا مِقْدَارُهَا .فَنَقَلَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ذٰلِكَ ، وَأَخْبَرَ بِالرُّخْصَةِ فِيْمَا كَانَتْ ، وَلَا يَنْفِىْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الرُّخْصَةُ جَارِيَةً فِيْمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَفِىْ حَدِيْثِ عُمَرَ وَجَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِى الْعَرَايَا فَصَارَ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ بَيْعُ ثَمَرٍ بِتَمْرٍ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى الْمُعْرٰى لَهُ فَرَخَّصَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ تَمْرًا ، بَدَلًا مِنْ تَمْرٍ فِىْ رُءُوْسِ النَّخْلِ ؛ لِأَنَّهُ يَكُوْنُ بِذٰلِكَ ، فِىْ مَعْنَى الْبَائِعِ ، وَذٰلِكَ لَهُ حَلَالٌ ، فَيَكُوْنُ الْاِسْتِثْنَاءُ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ .وَفِىْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ أَبِىْ حَثْمَةَ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ

فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ ، بِخَرْصِهَا تَمْرًا یَأْکُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا فَقَدْ ذَکَرَ لِلْعَرِیَّةِ أَهْلًا ، وَجَعَلَهُمْ یَأْکُلُوْنَهَا رُطَبًا ، وَلَا یَکُوْنُ ذٰلِكَ اِلَّا وَمَلَکَهَا الَّذِیْنَ عَادَتْ اِلَیْهِمْ بِالْبَدَلِ الَّذِیْ أُخِذَ مِنْهُمْ ، فَذٰلِكَ یُثْبِتُ قَوْلَ أَبِیْ حَنِیْفَةَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :لَوْ کَانَ تَأْوِیْلُ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَا ذَهَبَ اِلَیْهِ أَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ لَمَا کَانَ لِذِکْرِ الرُّخْصَةِ فِیْهَا مَعْنًی .قِیْلَ لَهٗ :بَلْ لَهٗ مَعْنًی صَحِیْحٌ ، وَلٰکِنْ قَدْ اخْتَلَفَ فِیْهِ مَا هُوَ .فَقَالَ عِیْسَی بْنُ أَبَانَ :مَعْنَی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ ، أَنَّ الْأَمْوَالَ کُلَّهَا ، لَا یَمْلِكُ بِهَا اِبْدَالًا ، اِلَّا مَنْ کَانَ مَالِکُهَا ، لَا یَبِیْعُ رَجُلٌ مَا لَا یَمْلِكُ بِبَدَلِهٖ ، فَیَمْلِكُ ذٰلِكَ الْبَدَلَ .وَاِنَّمَا یَمْلِكُ ذٰلِكَ الْبَدَلَ اِذَا مَلَکَهٗ، بِصِحَّةِ مِلْکِهٖ لِلشَّیْءِ الَّذِیْ هُوَ بَدَلٌ مِنْهُ .قَالَ :فَالْمُعْرِی ، لَمْ یَکُنْ مَلَكَ الْعَرِیَّةَ ، لِأَنَّهٗ لَمْ یَکُنْ قَبَضَهَا ، وَالتَّمْرُ الَّذِیْ یَأْخُذُهٗ بَدَلًا مِنْهَا ، قَدْ جُعِلَ طَیِّبًا لَهٗ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، وَهُوَ بَدَلٌ مِنْ رُطَبٍ لَمْ یَکُنْ مَلَکَهٗ .قَالَ :فَهٰذَا هُوَ الَّذِیْ قَصَدَ بِالرُّخْصَةِ اِلَیْهِ .وَقَالَ غَیْرُهٗ، الرُّخْصَةُ أَنَّ الرَّجُلَ اِذَا أَعْرَی الرَّجُلَ الشَّیْءَ مِنْ ثَمَرِهٖ، وَقَدْ وَعَدَهٗ أَنْ یُسَلِّمَهٗ اِلَیْهِ لِیَمْلِکَهُ الْمُسَلَّمُ اِلَیْهِ بِقَبْضِهٖ اِیَّاهُ، وَعَلَی الرَّجُلِ فِیْ دِیْنِهٖ أَنْ یَفِیَ بِوَعْدِهٖ، وَاِنْ کَانَ غَیْرَ مَأْخُوْذٍ بِهٖ فِی الْحُکْمِ ، فَرَخَّصَ لِلْمُعْرِی أَنْ یَحْتَبِسَ مَا أَعْرَی ، بِأَنْ یُعْطِیَ الْمُعْرَی خَرْصَهٗ تَمْرًا ، بَدَلًا مِنْهُ، مِنْ غَیْرِ أَنْ یَکُوْنَ آثِمًا ، وَلَا فِیْ حُکْمِ مَنْ اخْتَلَفَ مَوْعِدًا ، فَهٰذَا مَوْضِعُ الرُّخْصَةِ .وَهٰذَا التَّأْوِیْلُ الَّذِیْ ذَکَرْنَاهُ عَنْ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ، أَوْلٰی مِمَّا حُمِلَ عَلَیْهِ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِیْثِ ،لِأَنَّ الْآثَارَ قَدْ جَاءَ تْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةً ، بِالنَّهْیِ عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ .فَمِنْهَا مَا قَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا .وَمِنْهَا

۵۴۷۹: ابن اسحق نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی البتہ اس نے یہ لفظ نقل کیے ہیں: **"الوسق والوسقین والثلاثه والاربعة"** اس نے **"فی کل عشر"** ذکر نہیں کیا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بیع عرایا کی اجازت کے سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں تمام اہل علم نے ان کو قبول کیا ہے ان کی صحت میں کسی کو کلام نہیں البتہ عرایا کی تعریف میں اختلاف ہے۔عرایا یہ ہے کہ کسی کے نخلستان کے درمیان دو یا ایک کھجور ہو ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اہل مدینہ پھلوں کے موسم میں اپنے گھر والوں کو باغات میں لے جاتے ایک یا دو درختوں کا مالک اپنے گھر والوں کے ساتھ آتا اس طرح زیادہ درختوں کے مالک کو تکلیف پہنچتی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درختوں والے کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ ایک یا دو درختوں کے مالک کو اس کی کھجوروں کے اندازے پر خشک کھجوریں دے دے تاکہ اس کے اہل خانہ واپس لوٹ جائیں اور باغ کی تمام کھجوریں زیادہ کھجوروں کے مالک کے لئے

خاص ہو جائیں اور اب ان میں صرف اس کا اور اس کے اہل خانہ کا حق رہ جائے۔ یہ قول امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ہمارے نزدیک اس کا معنی یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کو اپنے درخت کا پھل بطور عطیہ دے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کے حوالے نہ کرے تو اس کو اجازت ہے کہ وہ اس عطیہ کو روک کر اس کی جگہ اندازہ کر کے کھجوریں دے دے یہ قول امام مالک رحمہ اللہ کے قول سے زیادہ عمدہ اور بہتر ہے کیونکہ عریہ کی حقیقت عطیہ ہے۔ ذرا توجہ تو فرمائیں کہ جس نے انصار کی تعریف کی ہے تو وہ کس طرح کی ہے۔ (شعر کا ترجمہ) ان کا عطیہ ان درختوں کی صورت میں نہیں ہوتا جو ایک سال میں ایک مرتبہ پھل دیتے ہیں اور دوسرے سال پھل نہیں دیتے اور نہ ایسے درخت ہیں کہ جن کو سہارے کے لئے ستون دیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ قحط کے سالوں میں عطیات دیتے ہیں۔ اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جو امام مالک رحمہ اللہ (فریق اول) کے ہاں ہے تو اس صورت میں ان کا فعل قابل مدح وستائش نہیں۔ وہ تو عام اور ہر ایک کا فعل ہے مگر عرایا کا مفہوم اس کے خلاف ہے (یہ گویا قحط کے اوقات میں غرباء کو دیئے جانے والے عطیات ہیں) اگر کوئی معترض کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے روایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں ذکر فرمایا کہ تازہ کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے جائز نہیں ہے تو اس روایت میں بھی عرایا سے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع مراد ہے۔ تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ آپ جو بات کہہ رہے ہیں حدیث میں تو ایسی بات نہیں ہے روایت میں صرف عرایا کی اجازت کا تذکرہ ہے اور اس کے ساتھ خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجوروں کی ممانعت بھی مذکور ہے اور کبھی ایک چیز کو دوسری سے ملا کر لے آتے ہیں مگر ان کا حکم مختلف ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو عرایا کی پانچ وسق تک اجازت ثابت ہوتی ہے اس سے زائد کی نفی ظاہر ہے۔ نفی کی بات تو روایات میں موجود نہیں ہے یہ تو اس صورت میں ہے جبکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس طرح فرماتے کہ عطیہ صرف پانچ وسق میں ہے یا اس سے کم میں ہے۔ بلکہ روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرایا کی اجازت پانچ وسق یا اس سے کم میں دی تو ان کی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ آپ نے جس خاص قوم کو عطیہ کی یہ اجازت دی ان کے عطیہ کی مقدار اتنی تھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی کو نقل کر دیا اور جو اجازت دی گئی تھی اس کی اطلاع دے دی لیکن اس سے زائد میں عرایا کی نفی ہوتی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے ''الا انہ رخص فی العرایا'' تو خشک کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے استثناء ہے اس سے تو معلوم ہو رہا ہے کہ یہ بھی تازہ کھجور کے بدلے خشک کھجور کی بیع ہے (جو کہ ممنوع ہے) تو اس کے جواب میں کہیں گے کہ اس میں ممکن ہے کہ آپ کا مقصود وہ آدمی ہو جس کو عرایا دیا گیا ہے تو اس کو اجازت دی گئی کہ درخت کے اوپر والی کھجوروں کے بدلے اتاری ہوئی کھجوریں لے لے کیونکہ اس طرح وہ معنوی اعتبار سے بائع کہلائے گا اور یہ اس کے لئے درست ہے پس اس علت کی بناء یہ استثناء ہے اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''الا انه رخص فی بیع العریه بخرصها تمرا'' کہ اندازے والی خشک کھجور

کے بدلے عریہ فروخت کرنے کی اجازت ہے تاکہ مالک تازہ کھجوریں استعمال کر لے اور یہ بات اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ وہ لوگ جن کے پاس یہ کھجوریں آئی ہیں عوض دے کر مالک بن جائیں اور یہ بات تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ثابت کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اگر ان روایات کا وہ مفہوم ہو جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے لیا ہے تو اس کی اجازت کا کوئی معنی ہی نہیں (عطیہ تو خود اجازت ہے) عرایا کا یہ ایک درست معنی ہے جس کو امام صاحب نے اختیار کیا ہے البتہ دیگر حضرات نے اس کا دوسرا معنی بتلایا ہے۔ عیسیٰ بن ابان رحمہ اللہ کا قول: عرایا کی اجازت کا مطلب یہ ہے بدل کے طور پر مالک کا مالک وہی شخص ہوسکتا ہے جو اس عطیہ کا مالک ہو جائے اور جو شخص کسی چیز کا بدل کی وجہ سے مالک ہوتا ہے وہ اس کو فروخت نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ بدل کی وجہ سے مالک ہوا اسی طرح تو وہ اس بدل کا مالک ہو جائے گا وہ اس بدل کا مالک اسی صورت میں ہوتا جب بدلے میں دی جانے والی چیز کا صحیح طور پر وہ مالک ہو۔ پس جس کو عطیہ دیا گیا وہ اس عطیہ کا مالک نہیں کیونکہ اس نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور جو کھجوریں وہ اس کے عوض میں لیتا ہے حدیث کے مطابق وہ اس کے لئے درست قرار دی گئیں ہیں اور وہ ان تازہ کھجوروں کا عوض ہے جن کا وہ مالک نہیں ہوا۔ ان کے ہاں رخصت کا یہی مطلب ہے۔ دیگر علماء کا کہنا ہے کہ اجازت سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص جب کسی دوسرے آدمی کو اپنا کچھ پھل عرایا کے طور پر دیتا ہے اور اس سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسے اس کے حوالے کر دے گا۔ تاکہ وہ شخص جس کو دیا گیا ہے قبضہ کر کے اس کا مالک بن جائے اور قرض کے معاملے میں وعدے کو پورا کرنا آدمی پر لازم ہوتا ہے اگر اس کے حکم پر اس سے مواخذہ نہیں ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطیہ دینے والے کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ اس چیز کو روک رکھے جو اس نے عطیہ دیا ہے اور اس کے بدلے میں اندازے سے کھجوریں دے دے اس میں وہ گنہگار نہیں ہوگا اور نہ وہ وعدہ خلافی کرنے والوں میں شمار ہوگا تو رخصت کا یہ موقع ہے۔ اس روایت کی تمام توجیہات میں وہ توجیہ جس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا وہ سب سے بہتر ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد روایات میں وارد ہے کہ خشک کھجوروں کی بیع تازہ کھجوروں کے بدلے درست نہیں ہے۔ ان میں سے چند روایات ہم شروع باب میں ذکر کر آئے ہیں اور بعض یہ ہیں:

اللغات: قنو۔ گچھا جس میں تازہ کھجوریں لگی ہوں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بیع عرایا کی اجازت کے سلسلہ میں متواتر آثار وارد ہیں تمام اہل علم نے ان کو قبول کیا ہے ان کی صحت میں کسی کو کلام نہیں البتہ عرایا کی تعریف میں اختلاف ہے۔

فریق اول: عرایا یہ ہے کہ کسی کے نخلستان کے درمیان کسی کی دو یا ایک کھجور ہو ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اہل مدینہ پھلوں کے موسم میں اپنے گھر والوں کو باغات میں لے جاتے ایک یا دو درختوں کا مالک اپنے گھر والوں کے ساتھ آتا اس طرح زیادہ درختوں کے مالک کو تکلیف پہنچتی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درختوں والے کو اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ ایک یا دو درختوں کے مالک کو اس کی کھجوروں کے اندازے پر خشک کھجوریں دے دے تاکہ اس کے اہل خانہ واپس لوٹ جائیں اور باغ کی تمام

کھجوریں زیادہ کھجوروں کے مالک کے لئے خاص ہو جائیں اور اب ان میں صرف اس کا اور اس کے اہل خانہ کا حق رہ جائے۔
یہ قول امام مالک بن انس رحمہ اللہ کا ہے۔
فریق دوم: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول: امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ہمارے نزدیک اس کا معنیٰ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کو اپنے درخت کا پھل بطور عطیہ دے اور پھل کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے اس کے حوالے نہ کرے تو اس کو اجازت ہے کہ وہ اس عطیہ کو روک کر اس کی جگہ اندازہ کر کے کھجوریں دے دے یہ قول امام مالک رحمہ اللہ کے قول سے زیادہ عمدہ اور بہتر ہے کیونکہ عریہ کی حقیقت عطیہ ہے۔ ذرا توجہ تو فرمائیں کہ جس شخص نے انصار کی تعریف کی ہے تو وہ اس طرح کی ہے۔ (شعر کا ترجمہ)

> ''ان کا عطیہ ان درختوں کی صورت میں نہیں ہوتا جو ایک سال میں ایک مرتبہ پھل دیتے ہیں اور دوسرے سال پھل نہیں دیتے اور نہ ایسے درخت ہیں کہ جن کو سہارے کے لئے ستون دیا جاتا ہے۔ بلکہ وہ قحط کے سالوں میں عطیات دیتے ہیں۔''

اللغات: السنهاء' المشنهاء۔ وہ کھجور جو ایک سال پھل دے دوسرے سال نہ دے۔ الوجیة۔ جس درخت کو سہارے سے کھڑا کریں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جو امام مالک رحمہ اللہ (فریق اول) کے ہاں ہے تو اس صورت میں ان کا فعل قابل مدح وستائش نہیں۔ وہ تو عام اور ہر ایک کا فعل ہے مگر عرایا کا مفہوم اس کے خلاف ہے (یہ گویا قحط کے اوقات میں غرباء کو دیئے جانے والے عطیات ہیں)

سوال: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ میں ذکر فرمایا کہ تازہ کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے جائز نہیں ہے تو اس روایت میں بھی عرایا سے خشک کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوروں کی بیع مراد ہے۔

جواب: آپ جو بات کہہ رہے ہیں حدیث میں تو ایسی بات نہیں ہے روایت میں صرف عرایا کی اجازت کا تذکرہ ہے اور اس کے ساتھ خشک کھجور کے بدلے تازہ کھجوروں کی ممانعت بھی مذکور ہے اور کبھی ایک چیز کو دوسری سے ملا کر لے آتے ہیں مگر ان کا حکم مختلف ہوتا ہے۔

سوال: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں تو عرایا کی پانچ وسق تک اجازت ثابت ہوتی ہے اس سے زائد کی نفی ظاہر ہے۔

جواب: نفی کی بات تو روایات میں موجود نہیں ہے یہ تو اس صورت میں ہے جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے کہ عطیہ صرف پانچ وسق میں ہے یا اس سے کم میں ہے۔ بلکہ روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت پانچ وسق یا اس سے کم میں دی تو ان کی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ آپ نے جس خاص قوم کو عطیہ کی یہ اجازت دی ان کے عطیہ کی مقدار اتنی تھی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی کو نقل کر دیا اور جو اجازت دی گئی تھی اس کی اطلاع دے دی لیکن اس سے زائد میں عرایا کی نفی نہیں ہوتی۔

سوال: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایات میں ہے "الا انه رخص فی العرایا" تو خشک کھجور کے بدلے کھجور کی بیع سے استثناء ہے اس سے تو معلوم ہو رہا ہے کہ یہ بھی تازہ کھجور کے بدلے خشک کھجور کی بیع ہے (جو کہ ممنوع ہے)

جواب: اس میں ممکن ہے کہ آپ کا مقصود وہ آدمی ہو جس کو عرایا دیا گیا ہے تو اس کو اجازت دی گئی کہ درخت کے اوپر والی کھجوروں کے بدلے اتاری ہوئی کھجوریں لے لے کیونکہ اس طرح وہ معنوی اعتبار سے بائع کہلائے گا اور یہ اس کے لئے درست ہے پس اس علت کی بناء یہ استثناء ہے اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔ "الا انه رخص فی بیع العریه بخرصها تمرا" کہ اندازے والی خشک کھجور کے بدلے عریہ فروخت کرنے کی اجازت ہے تاکہ مالک تازہ کھجوریں استعمال کر لے اور یہ بات اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ وہ لوگ جن کے پاس یہ کھجوریں آ ہی ہیں عوض دے کر مالک بن جائیں اور یہ بات تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ثابت کرتی ہے۔

ایک اعتراض:

اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اگر ان روایات کا وہ مفہوم ہو جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے لیا ہے تو اس کی اجازت کا کوئی معنی ہی نہیں (عطیہ تو خود اجازت ہے)

حاصل کلام اس روایت کی تمام توجیہات میں وہ توجیہ جس کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا وہ سب سے بہتر ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعدد روایات میں وارد ہے کہ خشک کھجوروں کی بیع تازہ کھجوروں کے بدلے درست نہیں ہے۔ ان میں سے چند روایات ہم شروع باب میں ذکر کر آئے ہیں اور بعض یہ ہیں۔

۵۴۸۰: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَعِيْدٌ ، وَأَبُوْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَبَايَعُوْا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَحَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ سَوَاءً .

۵۴۸۰: سعید و ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے بدلے فروخت نہ کرو۔ ابن شہاب کہتے ہیں مجھے سالم نے اپنے والد عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

۵۴۸۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَه .

۵۴۸۱: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۴۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اشْتَرٰى ثَمَرَةً بِمِائَةِ فَرْقٍ بِكَيْلٍ لَهٗ؟ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا، يَعْنِي الْمُزَابَنَةَ

۵۴۸۲: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا جبکہ ان سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا جو سوفرہ (ایک پیمانہ) کے بدلے پھل خریدتا ہے اور کیل کر کے دیتا ہے تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے یہ مزابنہ ہے۔

۵۴۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ ، كَيْلًا ، وَالزَّبِيْبِ بِالْعِنَبِ كَيْلًا ، وَالزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَيْلًا .

۵۴۸۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ پھل کی بیع کھجور خشک کے بدلے کیل کر کے منع فرمائی اسی طرح کشمش کو انگور کے بدلے کیل کر کے اور گندم کی کھیتی کو گندم کے بدلے ماپ کر دینے سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۷۳' ابو داؤد فی البیوع باب ۱۸۔

۵۴۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ بَاعَ ثَمَرَةَ أَرْضِهٖ مِنْ رَجُلٍ بِمِائَةِ فَرْقٍ .فَقَالَ :نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا، وَهُوَ الْمُزَابَنَةُ .

۵۴۸۴: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس آدمی کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی زمین کا پھل ایک آدمی کو سوفرق کے بدلے فروخت کیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ یہ مزابنہ ہے۔

۵۴۸۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ : وَالْمُزَابَنَةُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ أَوْ يَبِيْعَ حَائِطَهٗ بِتَمْرٍ كَيْلًا ، أَوْ كَرْمَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا ، وَأَنْ يَبِيْعَ الزَّرْعَ كَيْلًا ، بِشَيْءٍ مِنَ الطَّعَامِ .

۵۴۸۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور فرمایا مزابنہ

یہ ہے کہ کوئی آدمی باغ خریدے یا فروخت کرے خشک کھجور کے بدلے کیل کر کے یا باغ کی بیلیں کشمش کے بدلے کیل کر کے فروخت کرے اور کھیتی میں پائے جانے والے دانوں کو خشک گندم کے بدلے کیل سے فروخت کرنا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۵/۸۲' مسلم فی البیوع ۷۲/۷۶' نسائی فی البیوع باب۳۳' مالک فی البیوع ۲۳' مسند احمد ۶۳/۲۔

۵۴۸۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ .

۵۴۸۶: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری کتاب البیوع باب۸۲' ۹۳' والمساقات باب۱۷' مسلم فی البیوع ۵۹' ۸۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۱' ۳۳' ترمذی فی البیوع باب۱۴' ۵۵' نسائی فی الایمان باب۴۵' ابن ماجه فی التجارات باب۵۴' والرهون باب۸/۷' دارمی فی المقدمه باب۲۸' مالک فی البیوع ۲۴/۲۵' مسند احمد ۲۲۴/۱' ۳۹۲/۲' ۶/۳' ۵' ۱۸۵/۱۹۰۔

۵۴۸۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ . وَزَادَ أَنْ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرْقٍ حِنْطَةٍ ، وَالْمُزَابَنَةُ :أَنْ يَبِيْعَ الثَّمَرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرْقٍ .

۵۴۸۷: عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے اور انہوں نے یہ اضافہ کیا کہ کوئی شخص کھڑی فصل کو گندم کے سو فرق کے بدلے فروخت کر دے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر موجود پھل کو ایک سو فرق کے بدلے فروخت کرے۔

۵۴۸۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ ، وَالْمُزَابَنَةِ ، وَالْمُحَاقَلَةِ .

۵۴۸۸: عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مخابرہ' مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔

۵۴۸۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ ، وَالْمُزَابَنَةِ . قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ :الشَّرْطُ فِي الزَّرْعِ ،

وَالْمُزَابَنَةُ :التَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، فِي النَّخْلِ . فَهٰذِهِ الْآثَارُ ، قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ فِي رُءُوْسِ النَّخْلِ .فَإِنْ حُمِلَ تَأْوِيْلُ الْعَرَايَا ، عَلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ، كَانَ النَّهْيُ عَلٰى عُمُوْمِهٖ، وَلَمْ يَبْطُلْ مِنْهُ شَيْءٌ .وَاِنْ حُمِلَ عَلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مَالِكٌ ، خَرَجَ مِنْهُ مَا تَأَوَّلَ هُوَ الْعَرِيَّةَ عَلَيْهِ، فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَخْرُجَ شَيْءٌ مِنْ حَدِيْثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ اِلَّا بِحَدِيْثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْه.عَلٰى تَأْوِيْلِهٖ ، أَوْ بِدَلَالَةٍ أُخْرٰى مُتَّفَقٍ عَلَيْهَا .وَقَدْ رُوِيَ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ .فَإِنْ حَمَلْنَا مَعْنَى الْعَرِيَّةِ .عَلٰى مَا قَالَ مَالِكٌ ، ضَادَّ مَا رُوِيَ فِيْهَا .مَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ .وَاِنْ حَمَلْنَاهُ عَلٰى مَا قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ، اتَّفَقَتْ مَعَانِيْهَا ، وَلَمْ تَتَضَادَّ .وَالْاَوْلٰى بِنَا ، فِي صَرْفِ وُجُوْهِ الْآثَارِ وَمَعَانِيْهَا ، صَرْفُهَا اِلٰى مَا لَيْسَ فِيْهِ تَضَادٌّ ، وَلَا مُعَارَضَةٌ لِسُنَّةٍ بِسُنَّةٍ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا فِي مَعْنَى الْعَرَايَا ، مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْضًا اَنَّهُ قَالَ : خَفِّفُوْا فِي الصَّدَقَاتِ ، فَإِنَّ فِي الْمَالِ الْعَرِيَّةَ وَالْوَصِيَّةَ .

۵۴۸۹: عمر بن ابی سلمہ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا محاقلہ: کھیتی میں شرط رکھنے اور المزابنہ کھجور کے اوپر تازہ پھل خشک کھجور کے بدلے فروخت کرنا۔ یہ تواتر سے آنے والی روایات ہیں جن درختوں پر موجود پھل کو اتری ہوئی خشک کھجور یا پھل کے بدلے فروخت کی ممانعت کی گئی ہے اگر عرایا کا وہ مفہوم لیا جائے جو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے لیا ہے تو نہی اپنے عموم پر رہے گی اور اس میں سے کچھ بھی باطل نہ ہوگا اور اگر اس کی تفسیر امام مالک رحمہ اللہ والی اختیار کی جائے تو ممانعت سے ان کا بیان کردہ عریہ تو خرج ہو جائے گا اور کسی متفق علیہ والی روایت سے کسی چیز کو اسی صورت میں خارج کیا جاتا ہے جبکہ اس کے مقابل حدیث کے مفہوم پر اتفاق ہو یا کوئی اور دلالت موجود ہو جس پر اتفاق ہو۔ حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تر کھجوروں کو خشک کھجور کے بدلے فروخت کی ممانعت کے سلسلہ میں اور روایات بھی وارد ہیں اگر امام مالک رحمہ اللہ والا معنی لیا جائے تو تر کھجوروں کو خشک کے بدلے فروخت کی ممانعت سے تضاد لازم آئے گا اور اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ والا معنی لیا جائے اور ان کے قول پر محمول کیا جائے تو ان کے معانی متفق رہیں گے اور تضاد نہ ہوگا اور زیادہ بہتر یہی ہوتا ہے کہ روایات کو ایسی بات کی طرف پھیرا جائے جس میں سنت کا سنت سے تضاد نہ ہو اور ان میں معارضہ نہ پایا جائے۔ عرایا کے اس مفہوم سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہوا واللہ التوفیق جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صدقات میں نرمی برتا کرو اس لئے کہ مال میں عریہ اور وصیت بھی ہے یہ بات مکحول نے

نقل کی ہے۔

عرایا کے اس مفہوم سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ثابت ہوا و اللہ التوفیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ صدقات میں نرمی برتا کرو اس لئے کہ مال میں عریہ اور وصیت بھی ہے یہ بات مکحول نے نقل کی ہے۔

۵۴۹۰: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَكْحُوْلٍ الشَّامِيِّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعَرِيَّةَ ، اِنَّمَا هِيَ شَيْءٌ يُمَلِّكُهُ أَرْبَابُ الْاَمْوَالِ قَوْمًا فِيْ حَيَاتِهِمْ ، كَمَا يُمَلِّكُوْنَ الْوَصَايَا بَعْدَ وَفَاتِهِمْ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى فِيْ أَنَّ مَعْنَى الْعَرِيَّةِ ، كَمَا قَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، لَا كَمَا قَالَ مُخَالِفُهُ.

۵۴۹۰: مکحول شامی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا کہ صدقات میں تخفیف کرو کیونکہ اس میں وصیت اور عریہ بھی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ عریہ وہ چیز ہے جس کو مالدار اپنی زندگی میں غرباء کو مالک بناتے ہیں جس طرح وصیت کے ذریعہ محروم لوگوں کو اپنے مرجانے کے بعد مالک بناتے ہیں عریہ کا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ والا معنی درست ہونے پر دوسری دلیل یہ ہے۔

۵۴۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ . قَالَ :وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا ، فِي النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَيْنِ ، تُوْهَبَانِ لِلرَّجُلِ ، فَيَبِيْعُهُمَا بِخَرْصِهِمَا تَمْرًا . فَهٰذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّخْصَةَ فِي الْعَرِيَّةِ ، فَقَدْ أَخْبَرَ أَنَّهَا الْهِبَةُ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۴۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا ہے اور زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو درختوں کے عریہ کی اجازت دی ہے کہ وہ کسی آدمی کو بطور ہبہ دے دیئے جائیں۔ پھر وہ آدمی ان کو اندازے کے ساتھ خشک کھجوروں کے بدلے فروخت کرے لیجئے یہ حضرت زید بن ثابتؓ جو عریہ کی اجازت نقل کرنے والے راویوں میں سے ہیں انہوں نے عرایا کو صاف لفظ میں ہبہ قرار دیا۔ واللہ اعلم۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے جواز عریہ کا قول تو سب سے نقل کیا مگر اختلاف کی وجہ عریہ کی تفسیر میں اختلاف کو قرار دیا اور انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تفسیر کو سب سے بہتر قرار دے کر مضبوط دلائل سے اس کا ہبہ ہونا ثابت کر دیا جس سے روایات کا تضاد بھی جاتا رہا۔ جزاہ اللہ عنا وعن الامہ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِى الثَّمَرَةَ فَيَقْبِضُهَا فَيُصِيبُهَا جَائِحَةٌ

خریدے ہوئے پھل پر قبضہ کے بعد آفت کا آجانا

خلاصۃ المرام: وہ آفت جس میں انسانی دخل نہ ہو بلکہ قدرتی ہو جیسا آندھی' ژالہ باری مکڑی وغیرہ۔

فریق اوّل: پھلوں کو خرید لینے اور قبضہ کرنے کے بعد اگر بڑا نقصان پھلوں کو پہنچ جائے تو وہ بائع کے مال سے منہا کر دیا جائے گا جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہے۔

۵۴۹۲: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ ، وَأَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ .

۵۴۹۲: سلیمان بن عتیق نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور تباہ ہونے والے پھل کو اصل میں سے نکالنے کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسلم فی المساقاة ۱۷' ابو داؤد فی البیوع باب۵۸/۲۲' نسائی فی البیوع باب ۳۰' مالك فی البیوع ۱٦' مسند احمد ۳۰۹/۳۔

۵۴۹۳: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۴۹۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۴۹۴: حَدَّثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِى الْوَزِيْرِ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَائِحَةِ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ مَعْنٰى هٰذِهِ الْجَوَائِحِ الَّتِىْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِهَا ، هِيَ الثِّمَارُ ، يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ فَيَقْبِضُهَا ، فَيُصِيْبُهَا فِىْ يَدِهٖ جَائِحَةٌ ، فَيَذْهَبُ بِثُلُثِهَا فَصَاعِدًا .قَالُوْا :فَذٰلِكَ يُبْطِلُ ثَمَنَهَا عَنِ الْمُشْتَرِى .قَالُوْا :وَمَا أَصَابَهَا ، فَأَذْهَبَ بِشَىْءٍ مِنْهَا دُوْنَ ثُلُثِهَا ، ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِى ، وَلَمْ يَبْطُلْ عَنْهُ مِنْ ثَمَنِهٖ شَىْءٌ ، قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ .قَالُوْا :وَهٰذَا مِثْلُ الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ الْمَرْوِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۴۹۴: سلیمان بن عتیق نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاک

شدہ پھل کو نکال دینے کا حکم فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ اس جائحہ (ہلاکت) جس کے نقصان کو اصل سے نکالنے کا حکم ان روایات میں مذکور ہے اس سے مراد پھلوں کا نقصان ہے اس کی شرط یہ ہے کہ خریدنے کے بعد اس کو قبضہ میں لے لے اور اس کے پاس پھل اتنا تباہ ہو کہ پھل کا تیسرا حصہ یا اس سے زیادہ تباہ کردے وہ کہتے ہیں کہ اس آفت کی وجہ سے مشتری سے اس کی قیمت باطل ہو جاتی ہے اور اگر وہ ہلاکت معمولی نقصان کردے تو وہ خریدار کے مال کا نقصان سمجھا جائے گا اور اس کی قیمت میں سے کوئی چیز کم نہ کی جائے گی نہ قلیل نہ کثیر۔ یہ اس روایت کی طرح ہے جس کو جابرؓ نے روایت کیا ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۱۷ نسائی فی البیوع باب ۳۰۔

۵۴۹۵: فَذَكَرُوْا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيْكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ ، فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا ، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ .

۵۴۹۵: ابوالزبیر نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنے بھائی کو پھل فروخت کرو پھر اس کو آفت پہنچ جائے تو تمہیں اس قیمت (نقصان شدہ) سے کچھ بھی لینا درست نہیں۔ تم کیوں اپنے بھائی کا مال ناحق لیتے ہو۔

تخریج: مسلم فی المساقاۃ ۱۴ ابوداؤد فی الزکاۃ باب ۲۶ البیوع باب ۵۸ نسائی فی الزکاۃ باب ۸۰/۸۲ والبیوع باب ۳۰ ابن ماجہ فی التجارات باب ۳۳ دارمی فی الزکاۃ باب ۲۷ مسند احمد ۳/۷۷، ۵/۶۰۔

۵۴۹۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالُوْا .قَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، الْمَعْنَى الَّذِیْ ذَكَرْنَا .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا ذَهَبَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ شَیْءٍ ، قَلَّ أَوْ كَثُرَ ، بَعْدَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِی ، ذَهَبَ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِی .وَمَا ذَهَبَ فِیْ يَدِ الْبَائِعِ ، قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ الْمُشْتَرِی ، بَطَلَ ثَمَنُهٗ عَنِ الْمُشْتَرِی .وَقَالُوْا :مَا هٰذِهِ الْآثَارُ الْمَرْوِيَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ ذَكَرْتُمُوْهَا ، فَمَقْبُوْلٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا جَاءَ .وَلَسْنَا نَدْفَعُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا لِصِحَّةِ مَخْرَجِهٖ، وَلٰكِنَّا نُخَالِفُ التَّأْوِيْلَ الَّذِیْ تَأَوَّلَهَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .وَنَقُوْلُ :إِنَّ مَعْنَى الْجَوَائِحِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا ، هِیَ الْجَوَائِحُ الَّتِیْ يُصَابُ النَّاسُ بِهَا ، وَيَجْتَاحُهُمْ فِی الْأَرَضِيْنَ الْخَرَاجِيَّةِ الَّتِیْ خَرَاجُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، فَيُوْضَعُ ذٰلِكَ الْخَرَاجُ عَنْهُمْ - وَاجِبٌ لَازِمٌ ، لِأَنَّ فِیْ ذٰلِكَ صَلَاحًا لِلْمُسْلِمِيْنَ ، وَتَقْوِيَةً لَهُمْ فِیْ عِمَارَةِ أَرَضِيهِمْ فَأَمَّا فِی الْأَشْيَاءِ الْمَبِيْعَاتِ ، فَلَا .فَهٰذَا تَأْوِيْلُ حَدِيْثِ جَابِرٍ ، الَّذِیْ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ جَابِرٍ الثَّانِیْ،

فَمَعْنَاهُ غَيْرُ هٰذَا الْمَعْنَى ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ الْبَيْعَ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ الْقَبْضَ .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَى الْبِيَاعَاتِ الَّتِيْ تُصَابُ فِيْ أَيْدِيْ بَائِعِيْهَا ، قَبْلَ قَبْضِ الْمُشْتَرِي لَهَا ، فَلَا يَحِلُّ لِلْبَاعَةِ أَخْذُ أَثْمَانِهَا ، لِأَنَّهُمْ يَأْخُذُوْنَهَا بِغَيْرِ حَقٍّ .فَهٰذَا تَأْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَهُمْ .فَأَمَّا مَا قَبَضَهُ الْمُشْتَرُوْنَ ، وَصَارَ فِيْ أَيْدِيْهِمْ ، فَذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبِيَاعَاتِ ، الَّتِيْ يَقْبِضُهَا الْمُشْتَرُوْنَ لَهَا ، فَيَحْدُثُ بِهَا الْآفَاتُ فِيْ أَيْدِيْهِمْ .فَكَمَا كَانَ غَيْرُ الثِّمَارِ ، يَذْهَبُ مِنْ أَمْوَالِ الْمُشْتَرِيْنَ لَهَا ، لَا مِنْ أَمْوَالِ بَاعَتِهَا ، فَكَذٰلِكَ الثِّمَارُ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ ، وَهُوَ أَوْلَى ، مَا حُمِلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْحَدِيْثُ ،لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۴۹۶: ابوعاصم نے ابن جریج سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس روایت نے فریق اوّل کے مؤقف کو خوب واضح کر دیا۔دوسروں نے کہا قبضہ کے بعد قلیل وکثیر جو کچھ نقصان ہوگا وہ خریدار کا ہو گا اور مالک کے ہاتھ میں جب تک وہ چیز موجود ہے اس وقت ہونے والے نقصان کی قیمت مشتری کے ذمہ نہ ہو گی۔ان آثار مرویہ میں جو کچھ آیا وہ بالکل درست ہے اسناد کی درستی کی وجہ سے کوئی بھی قابل رد نہیں۔البتہ ان کی وہ تاویل جو آپ نے کی ہے اس کو درست قرار نہیں دیتے۔درست تاویل ملاحظہ فرمائیں۔حضرت جابرؓ کی روایت اوّل کی تاویل یہ ہے کہ اس سے مراد وہ آفات ہیں جو خراجی زمینوں میں پہنچیں اور لوگوں کو محتاج کر دیں تو اس وقت خراج کا ان سے ہٹانا لازم ہے کیونکہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ ہے اور اراضی کی آبادی میں یہ چیز معاون ہے فروخت شدہ اشیاء سے اس کا تعلق نہیں۔اس روایت میں بیع کا ذکر ہے قبضے کا اس میں تذکرہ ہی نہیں۔ہمارے ہاں اس سے مراد وہ بیوع ہیں جن میں مشتری کا قبضہ ابھی ثابت نہ ہو تو اس آفت شدہ چیز کی قیمت خریدار سے لینا جائز نہیں کیونکہ وہ بلا بدل ہے۔یہ اس روایت کی تاویل ہے باقی وہ بیوع جن پر مشتری قبضہ کرے تو دیگر تمام بیوع کی طرح اس میں پیش آمدہ آفت کا تعلق مشتری سے ہوگا جیسا کہ پھلوں کے علاوہ اشیاء میں وہ خریداروں کا مال جاتا ہے۔مالکوں کا اس سے تعلق نہیں ہوتا پھلوں کا بھی یہی حکم ہے۔نظر کا تقاضا بھی یہی ہے اور اس حدیث کا اس پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۵۴۹۷:مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ .ح

۵۴۹۷: ابن وہب نے عمرو بن الحارث سے روایت کی ہے۔

۵۴۹۸:وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ .ح

۵۴۹۸: یونس نے عبداللہ بن یوسف سے روایت کی ہے۔

۵۴۹۹:وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ .ح

۵۴۹۹: ربیع المؤذن نے شعیب بن لیث سے روایت کی ہے۔

۵۵۰۰: وَحَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ السَّيْلَحِيْنِيُّ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، قَالُوْا : جَمِيْعًا، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ : اُصِيْبَ رَجُلٌ مِنْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا ، فَكَثُرَ دَيْنُهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ، وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ . فَلَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُبْطِلْ دَيْنَ الْغُرَمَاءِ، بِذَهَابِ الثِّمَارِ ، وَفِيْهِمْ بَاعَتُهَا ، وَلَمْ يَرُدَّهُ عَلَى الْبَاعَةِ بِالثَّمَنِ ، اِنْ كَانُوْا قَدْ قَبَضُوْا ذٰلِكَ مِنْهُ، ثَبَتَ اَنَّ الْجَوَائِحَ الْحَادِثَةَ فِيْ يَدِ الْمُشْتَرِي ، لَا تَكُوْنُ مُطَالِبَةً عَنْهُ شَيْئًا مِنَ الثَّمَنِ ، الَّذِيْ عَلَيْهِ لِلْبَائِعِ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :اِنَّ الثِّمَارَ لَا تُشْبِهُ سَائِرَ الْبِيَاعَاتِ لِاَنَّهَا مُعَلَّقَةٌ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ ، لَا يَصِلُ اِلَيْهَا يَدُ مَنِ ابْتَاعَهَا اِلَّا بِقَطْعِهِ اِيَّاهَا ، وَسَائِرُ الْاَشْيَاءِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ .فَمَا يَكُوْنُ مَقْبُوْضًا بِغَيْرِ قَطْعٍ مُسْتَاْنَفٍ ، فَهُوَ الَّذِيْ يَذْهَبُ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي .وَمَا كَانَ لَا يُقْبَضُ اِلَّا بِقَطْعٍ مُسْتَاْنَفٍ ، فَهُوَ الَّذِيْ يَذْهَبُ مِنْ مَالِ الْبَائِعِ .قِيْلَ لَهُ :هٰذَا الْكَلَامُ فَاسِدٌ مِنْ وَجْهَيْنِ :اَمَّا اَحَدُهُمَا ، فَاِنَّا رَاَيْنَا هٰذِهِ الثِّمَارَ ، اِذَا بِيْعَتْ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ ، فَذَهَبَتْ بِكَمَالِهَا ، اَوْ ذَهَبَ مِنْهَا شَيْءٌ فِيْ اَيْدِيْ بَاعَتِهَا ، ذَهَبَ ذٰلِكَ مِنْ اَمْوَالِهِمْ دُوْنَ اَمْوَالِ الْمُشْتَرِيْنَ ، فَكَانَ ذَهَابُ قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً ، لِاَنَّهُمْ لَمْ يَقْبِضُوْهَا فَاِذَا قَبَضُوْهَا ، فَذَهَبَ مِنْهَا مَا دُوْنَ الثُّلُثِ ، فَقَدْ اُجْمِعَ اَنَّهُ ذَاهِبٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، لِاَنَّهُ ذَهَبَ بَعْدَ قَبْضِهِ اِيَّاهُ .فَلَمَّا اسْتَوَى ذَهَابُ قَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ فِيْ يَدِ الْبَائِعِ ، فَكَانَ قَلِيْلُهُ اِذَا ذَهَبَ فِيْ يَدِ الْمُشْتَرِي ، ذَهَبَ مِنْ مَالِهِ ، كَانَ ذَهَابُ كَثِيْرِهِ كَذٰلِكَ .وَكَانَ الْمُشْتَرِي -لِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ ثَمَرِ النَّخْلِ -قَابِضًا لَهُ، وَاِنْ لَمْ يَقْطَعْهُ، فَهٰذَا وَجْهٌ .وَوَجْهٌ آخَرُ ، اَنَّا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ ، حَتّٰى يُقْبَضَ ، وَاَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الثِّمَارُ فِيْ ذٰلِكَ دَاخِلَةً بِاتِّفَاقِهِمْ وَاَجْمَعُوْا اَنَّ الْمُشْتَرِيَ لَهَا لَوْ بَاعَهَا فِيْ يَدِ بَائِعِهَا ، كَانَ بَيْعُهُ بَاطِلًا ، وَلَوْ بَاعَهَا بَعْدَ اَنْ خَلَّى الْبَائِعُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، وَلَمْ يَقْطَعْهَا ، كَانَ بَيْعُهُ جَائِزًا ، فَصَارَ قَابِضًا لَهَا ، بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، قَبْلَ قَطْعِهِ اِيَّاهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ قَبْضَ الْمُشْتَرِي الْمُعَلَّقَةَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ ، هُوَ بِتَخْلِيَةِ الْبَائِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، وَاِمْكَانِهِ اِيَّاهُ مِنْهَا .فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِهِ ، فَقَدْ صَارَتْ فِيْ يَدِهِ وَضَمَانِهِ، وَبَرِءَ مِنْهَا الْبَائِعُ .فَمَا حَدَثَ فِيْهَا مِنْ جَائِحَةٍ ،

أَتَتْ عَلَيْهَا كُلِّهَا ، أَوْ عَلَى بَعْضِهَا ، فَهِيَ ذَاهِبَةٌ مِنْ مَالِ الْمُشْتَرِي ، لَا مِنْ مَالِ الْبَائِعِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۵۰۰: تمام روات نے بکیر بن اشج سے انہوں نے عیاض بن عبداللہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کے خریدے ہوئے پھل آفت سے تباہ ہو گئے اس پر قرض ہو گیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو۔ چنانچہ اسے صدقہ دیا گیا مگر وہ اتنی مقدار کو نہ پہنچا کہ جس سے قرض کی ادائیگی ہوتو آپ نے قرضداروں کو منع فرمایا یہ لے لو اور اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہیں ہے۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض داروں کا قرض پھل کے تباہ ہونے کے باوجود باطل قرار نہیں دیا اور ان قرض داروں میں فروخت کرنے والے بھی تھے اور نہ آپ نے ثمن کے ساتھ فروخت کرنے والے کی طرف لوٹایا کہ وہ اس پر قبضہ کر لیں۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مشتری کے ہاتھوں میں ہونے والے نقصان کی قیمت کے متعلق بائع سے کسی چیز کی کمی کا مطالبہ نہیں کر سکتا (اپنی مرضی سے کچھ چھوڑے یہ اس کی مرضی ہے) اگر کوئی معترض کہے کہ پھل کو دوسری بیوع کے حکم میں شامل نہیں کر سکتے کیونکہ یہ تو کھجور کے اوپر ہوتے ہیں جہاں فروخت کرنے والے کا ہاتھ تو پھل توڑنے کی صورت میں پہنچ سکتا ہے اور دیگر اشیاء ایسی نہیں۔ پس جو چیز کاٹنے کے بغیر قبضہ میں آتی ہے وہ خریدار کے مال سے جاتی ہے اور جو چیز کاٹنے کے بغیر قبضہ میں نہیں آتی وہ فروخت کرنے والے کے مال سے ضائع ہو گی۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا تمہاری یہ بات دو اعتبار سے غلط ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جب پھلوں کو درختوں کے اوپر فروخت کریں اور وہ مکمل طور پر یا کچھ حصہ فروخت کرنے والے کے قبضہ کی صورت میں ضائع ہو جائے تو وہ فروخت کرنے والے کے مال سے ضائع ہوتا ہے خریدار کے مال سے ضائع نہیں ہوتا اس میں قلیل وکثیر کا ضیاع برابر ہے کیونکہ خریدار نے ابھی قبضہ نہیں کیا جب وہ قبضہ کر لے اور تہائی سے کم حصہ ضائع ہوتو بالاتفاق خریدار کے مال سے ضائع ہوگا۔ کیونکہ یہ اس کے قبضہ کے بعد ضائع ہوا۔ پس جب فروخت کرنے والے کے ہاتھ میں تھوڑے اور زیادہ کا ضائع ہونا برابر ہے تو خریدار کے ہاتھ میں تھوڑے مال کا ضیاع جب اس کی طرف سے ضیاع شمار ہوتا ہے تو زیادہ کا ضیاع بھی اسی کی طرف سے ہوگا اور بائع کا خریدار کو اجازت دینا قبضہ قرار پائے گا یہ فاسد ہونے کی اوّل وجہ ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ کے بغیر غلہ کی فروخت کی ممانعت فرمائی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے اور پھل بھی سب کے نزدیک اس میں داخل ہیں اور اس پر بھی اجماع ہے کہ اگر وہ خریدار کے قبضہ میں ہوں اور خریدار فروخت کر دے تو یہ بیع باطل ہو گی اور اگر وہ بائع کی طرف سے پھلوں تک رسائی کی اجازت دینے کے بعد فروخت کرے اور ابھی پھل نہ توڑے تو یہ بیع جائز ہے کیونکہ بائع کی طرف سے رکاوٹ کے خاتمہ پر وہ پھلوں پر قابض ہو گیا ہے اگر اس سے وہ پھل توڑے نہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ درخت پر لگے ہوئے پھلوں پر خریدار کا قبضہ یہی ہے کہ مالک اسے پھلوں تک پہنچنے کی اجازت دے دے اور وہ ان پر قدرت پا

لے جب وہ ایسا کرے گا تو پھل اس کے قبضہ اور ضمان میں آ گئے اور بائع ان سے بری الذمہ ہو گیا اب جو آفت ان پھلوں پر آئے گی خواہ تمام یا بعض کا ضیاع ہو وہ خریدار کے مال کی ہلاکت ہو گی بائع کے مال سے نہیں۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۱۸ ابو داؤد فی البیوع باب۵۸ ترمذی فی الزکاۃ باب ۲۴ نسائی فی البیوع باب ۳۰/۹۵ ابن ماجه فی الاحکام ۲۵ مسند احمد ۳ ۵۸/۳۶۔

بَابُ مَا نُهِيَ عَنْ بَيْعِهِ حَتّٰى يُقْبَضَ

قبضے سے پہلے کسی چیز کو فروخت کرنا

خلاصۃ المرام: اس میں تین فریق ہیں۔

نمبر①: طعام کے علاوہ بھی کسی چیز کو قبضہ سے پہلے فروخت کرنا جائز نہیں خواہ وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری چیز ہو اس قول کو امام شافعی محمد اور ثوری رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

نمبر۲: غلہ کے علاوہ میں جائز ہے اس قول کو امام مالک نے اختیار کیا ہے۔

نمبر③: امام ابوحنیفہ ابو یوسف رحمہما اللہ کے ہاں منقولی اشیاء میں قبضہ سے پہلے اس کی فروخت درست نہیں البتہ غیر منقولہ اشیاء مثلاً زمین وغیرہ میں جائز ہے۔ دوسرے اور تیسرے قول کا حاصل ایک ہے۔

۵۵۰۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ وَعَفَّانُ ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا ، فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ.

۵۵۰۱: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے غلہ خریدا اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے یہاں تک کہ وہ اس پر قبضہ کرے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ٤ ٥ ٥/٥ مسلم فی البیوع ٣٢/٥٣ ابو داؤد فی البیوع باب ٦٥ نسائی فی البیوع باب ٥٥ دارمی فی البیوع باب ٢٥ مالك فی البیوع ٤١ مسند احمد ١ ٣٥٦/١ ٢ ٦٤/٧٩ ١٠٩/١١١۔

۵۵۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۵۰۲: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ،

عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۵۰۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۰۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا ، فَلَا يَبِيْعُهُ ، حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.

۵۵۰۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ جس نے غلہ خریدا اس کو فروخت نہ کرے جب تک کہ پورے طور پر وصول نہ کرلے۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۵۱ ، ۵۵ مسلم فی البیوع ۳۴/۲۹ ابو داؤد فی البیوع باب ۶۵ ترمذی فی البیوع باب ۵۶ نسائی فی البیوع باب ۵۵ ابن ماجه فی التجارات باب ۳۷ مالك فی البیوع ۴۰ مسند احمد ۵۶/۱ ، ۲۲/۲۔

۵۵۰۵: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ ، حَتّٰى يَقْبِضَهُ .

۵۵۰۵: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ خریدے اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک کہ وہ قبضہ نہ کرے۔

تخریج : سابقہ تخریج ۵۵۰۱ کو ملاحظہ کریں۔

۵۵۰۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَعُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمَالِكٌ وَغَيْرُهُمْ : أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.

۵۵۰۶: نافع نے بیان کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس نے غلہ خریدا وہ اس کو پورے طور پر وصول کرنے کے بغیر فروخت نہ کرے۔

تخریج : روایت ۵۵۰۴ ملاحظہ ہو۔

۵۵۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، قَالَ مَالِكٌ حَتّٰى يَقْبِضَهُ.

۵۵۰۷: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے "حتی یقبضہ" کے الفاظ نقل کئے ہیں کہ وہ قبضہ کرلے۔

۵۵۰۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ الْمَدَنِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ ، حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.

۵۵۰۸: قاسم بن محمد نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیل سے خریدا ہوا غلہ اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کو پورا قبضہ میں نہ لے لے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۶۵' نسائی فی البیوع باب۵۶۔

۵۵۰۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ .

۵۵۰۹: ابوالزبیر سے جابر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے غلہ خریدا وہ قبضہ کرنے تک فروخت نہ کرے۔

۵۵۱۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ.

۵۵۱۰: سلیمان بن یسار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے غلہ خریدا وہ اس کو پورا پورا وصول کرنے تک (یعنی قبضہ کرنے تک) فروخت نہ کرے۔

۵۵۱۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجُشَمِيِّ ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ :قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أُنَبَّأْ أَوْ أَلَمْ أُخْبَرْكَ أَنَّكَ تَبِيعُ الطَّعَامَ ، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ .

۵۵۱۱: عبداللہ بن عصمہ جشمی نے حکیم بن حزامؓ سے روایت کی ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا مجھے اطلاع نہیں دی گئی یا میں نے تمہیں خبر نہیں دی کہ تم غلہ فروخت کرتے ہو پس قبضہ سے پہلے فروخت مت کرو۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب۵۵' مالك فی البیوع ٤٣' مسند احمد ٤٠٣/٣۔

۵۵۱۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يَقْبِضَهُ.

۵۵۱۲: عبداللہ بن محمد بن صفی نے حکیم بن حزامؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے البتہ "حتی یقبضہ" کے لفظ زائد کہے ہیں۔

۵۵۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ :كُنْتُ أَشْتَرِيْ طَعَامًا ، فَأَرْبَحُ فِيْهَا قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ . قَالَ : أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَنْ اشْتَرَى طَعَامًا مَا ، لَمْ يَجُزْ لَهُ بَيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ، وَمَنْ اشْتَرَى غَيْرَ الطَّعَامِ ، حَلَّ لَهُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَقْبِضْهُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَقَالُوْا :لَمَّا قَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الطَّعَامِ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ غَيْرِ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ ، بِخِلَافِ حُكْمِ الطَّعَامِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا ذٰلِكَ النَّهْيُ قَدْ وَقَعَ عَلَى الطَّعَامِ وَغَيْرِ الطَّعَامِ ، وَإِنْ كَانَ الْمَذْكُوْرُ فِي الْآثَارِ الَّتِي ذُكِرَ ذٰلِكَ النَّهْيُ فِيْهَا هُوَ الطَّعَامَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۵۱۳: عطاء نے حکیم بن حزامؓ سے روایت کی ہے کہ میں غلہ خریدتا تھا میں قبضہ سے پہلے اس میں نفع لیتا تھا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو فرمایا۔ قبضہ سے پہلے اس کو فروخت نہ کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ جو غلہ بھی خریدا جائے قبضہ سے پہلے اس کی فروخت درست نہیں اور غلہ کے علاوہ اشیاء کی فروخت قبضہ سے پہلے بھی درست ہے جیسا کہ ان آثار بالا سے معلوم ہوتا ہے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ جب غلے کی ممانعت کا قصد کیا تو اس سے ثابت ہوا کہ غیر طعام کا حال اس سے مختلف ہے۔ اس ممانعت کا تعلق طعام و غیر طعام ہر دو سے ہے۔ اگرچہ آثار میں طعام کا خصوصاً تذکرہ ہے اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ۵۵۔

۵۵۱۴: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوْقِ ، فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ، لَقِيَنِيْ رَجُلٌ فَأَعْطَانِيْ بِهِ رِبْحًا حَسَنًا ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلٰى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِيْ بِذِرَاعَيَّ ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتّٰى تَحُوْزَهُ إِلٰى رَحْلِكَ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَبِيْعَ السِّلَعَ حَيْثُ تُبْتَاعُ ، حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ . فَلَمَّا أَخْبَرَ زَيْدٌ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ الزَّيْتَ قَدْ دَخَلَ فِيْمَا كَانَ

نَهٰى عَنْ بَيْعِهٖ قَبْلَ قَبْضِهٖ، وَهُوَ غَيْرُ الطَّعَامِ الَّذِیْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْیَ عَنْ بَيْعِهٖ بَعْدَ ابْتِيَاعِهٖ حَتّٰى يُقْبَضَ ، وَعَمِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ ، فَأَرَادَ بَيْعَ الزَّيْتِ قَبْلَ قَبْضِهٖ، لِأَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ الطَّعَامِ ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَلَمْ يَكُنْ كَانَ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ قَصْدِهٖ إِلَى الطَّعَامِ ، بِمَانِعٍ أَنْ يَكُوْنَ غَيْرُ الطَّعَامِ فِیْ ذٰلِكَ بِخِلَافِ الطَّعَامِ ، ثُمَّ أَكَّدَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ ابْتِيَاعِ السِّلَعِ حَيْثُ تُبْتَاعُ ، حَتّٰى تَحُوْزَهَا التُّجَّارُ إِلٰى رِحَالِهِمْ فَجَمَعَ فِیْ ذٰلِكَ كُلَّ السِّلَعِ ، وَفِيْهَا غَيْرُ الطَّعَامِ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ شَیْءٍ ابْتِيْعَ إِلَّا بَعْدَ قَبْضِ مُبْتَاعِهٖ إِيَّاهُ، طَعَامًا كَانَ أَوْ غَيْرَ الطَّعَامِ .وَقَدْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهٗ بِالنَّهْیِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ إِلَى الطَّعَامِ .

۵۵۱۴: عبید بن حنین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے بازار سے زیتون کا تیل خریدا جب میں نے سودا کرلیا تو مجھے ایک اچھا بھلا نفع دے رہا تھا میں نے اس کے ساتھ بیع کو مکمل کرنا چاہا تو میرے پیچھے ایک آدمی نے میرے بازو کو پکڑا۔ میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو وہ زید بن ثابتؓ تھے وہ کہنے لگے اس کو مت فروخت کرو جہاں تم نے خریدا ہے جب تک کہ تم اپنے کجاوے پر نہ لے جاؤ اس لئے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ سامان جہاں سے خریدا جائے وہیں اس کی بیع کا معاملہ کیا جائے جب تک کہ تجار اس کو اپنے کجاوے کی طرف منتقل نہ کرلیں۔ جب حضرت زید بن ثابتؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتلا دیا کہ قبضہ سے پہلے فروخت کی ممانعت میں زیتون بھی شامل ہے اور زیتون تو غلہ سے غیر ہے جس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم حاصل ہوا کہ خریدنے کے بعد اس کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت نہ کیا جائے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پر عمل کیا چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے زیتون کو بیچنے کا ارادہ فرمایا کیونکہ وہ غلہ نہیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے آپ سے اس بات کو قبول کیا اور انہوں نے ان روایات کے ضمن میں جن کو باب کے شروع میں ذکر کیا گیا ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلہ کا ارادہ کرنے کے سلسلے میں کوئی ایسی بات نہیں سنی جو اس سلسلے میں غلہ کے علاوہ کے لئے مخالف حکم میں رکاوٹ بنتی ہو۔ پھر حضرت زید بن ثابتؓ نے اس بات کو اور پختہ کردیا انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سامان کے اسی جگہ فروخت کرنے سے منع فرماتے تھے جہاں سے وہ خریدا گیا یہاں تک کہ تاجر حضرات اسے اپنے گھروں میں لے جائیں تو آپ نے اس میں ہر قسم کے سامان کا تذکرہ فرمایا۔ جس میں غلہ کے علاوہ اشیاء بھی داخل ہیں۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو خریدا جائے وہ غلہ ہو یا کوئی دوسری چیز قبضہ

کے بغیر اسے فروخت کرنا جائز نہیں اور حضرت ابن عباس ؓ نے بھی یہی بات فرمائی حالانکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ معلوم کر چکے تھے کہ آپ نے قبضہ سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت سے غلہ کا ارادہ فرمایا۔ ابن عباس ؓ کی روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۶۵' مسند احمد ۱۹۱/۵۔

اللغات: اضرب علی یدہ۔ یہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا تکمیل بیع کی علامت تھی۔ الحوز۔ جمع کرنا۔ الرحل۔ کجاوہ۔ رہائشگاہ۔

۵۵۱۵: مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَبَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفَى .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِرَأْيِهِ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ. فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، لَمْ يَمْنَعْهُ قَصْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الطَّعَامِ ، أَنْ يُدْخِلَ فِيْ ذٰلِكَ النَّهْيِ ، غَيْرَ الطَّعَامِ .وَقَدْ رَوَى ابْنُ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۵۱۵: طاؤس نے ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے فرمایا سنو! کہ جس چیز سے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا وہ قبضہ کرنے سے پہلے غلے کی فروخت ہے۔ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں ہر چیز اس کی مثل ہے تو یہ ابن عباس ؓ ہیں' جنہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی نہی سے غلہ مراد لینے کے باوجود ہر چیز کو اس ممانعت میں داخل کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا۔ حضرت جابر ؓ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

روایتِ جابر ؓ:

۵۵۱۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْمَبِيْعَ ، فَيَبِيْعُهُ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ، قَالَ : أَكْرَهُهُ .فَهٰذَا جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ سَوَّى بَيْنَ الْأَشْيَاءِ الْمَبِيْعَةِ فِيْ ذٰلِكَ ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْدَهُ بِالنَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِيْهِ حَتّٰى يُقْبَضَ إِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ النَّهْيُ ، عَلٰى مَا قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفُنَا لَهُ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ ، فَكَيْفَ قَصَدَ بِالنَّهْيِ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الطَّعَامِ بِعَيْنِهِ، وَلَمْ يَعُمَّ الْأَشْيَاءَ ؟ قِيْلَ لَهُ :قَدْ وَجَدْنَا مِثْلَ هٰذَا فِي الْقُرْآنِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَأَوْجَبَ عَلَيْهِ الْجَزَاءَ الْمَذْكُوْرَ فِي الْآيَةِ .وَلَمْ يَخْتَلِفْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ قَاتِلِ الصَّيْدِ خَطَأً ، أَنَّ عَلَيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَأَنَّ ذِكْرَهُ الْعَمْدَ ، لَا يَنْفِي الْخَطَأَ .فَكَذٰلِكَ ذِكْرُهُ الطَّعَامَ ، فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعِهِ قَبْلَ الْقَبْضِ ، لَا يَنْفِيْ غَيْرَ الطَّعَامِ .وَقَدْ رَأَيْنَا الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ، وَلَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِي

الْعُرُوْضِ ، وَكَانَ الطَّعَامُ أَوْسَعَ أَمْرًا فِي الْبُيُوْعِ مِنْ غَيْرِ الطَّعَامِ ؛ لِأَنَّ الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ، وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِهٖ. فَلَمَّا كَانَ الطَّعَامُ أَوْسَعَ أَمْرًا فِي الْبُيُوْعِ وَأَكْثَرَ جَوَازًا ، وَرَأَيْنَاهُ قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِهٖ حَتّٰى يُقْبَضَ ، كَانَ ذٰلِكَ فِيْمَا لَا يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ أَحْرٰى أَنْ لَا يَجُوْزَ بَيْعُهٗ حَتّٰى يُقْبَضَ .فَقَصَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ إِلَى الَّذِيْ إِذَا نَهٰى عَنْهُ، دَلَّ نَهْيُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ عَلٰى نَهْيِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ، وَأَغْنَاهُ ذِكْرُهٗ لَهٗ عَنْ ذِكْرِهٖ لِغَيْرِهٖ، فَقَامَ ذٰلِكَ مَقَامَ النَّهْيِ ، لَوْ عَمَّ بِهِ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا .وَلَوْ قَصَدَ بِالنَّهْيِ إِلٰى غَيْرِ الطَّعَامِ ، أَشْكَلَ حُكْمُ الطَّعَامِ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى السَّامِعِ ، فَلَمْ يَدْرِ ، هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ لِأَنَّهٗ يَجِدُ الطَّعَامَ يَجُوْزُ السَّلَمُ فِيْهِ، وَلَيْسَ هُوَ بِقَائِمٍ حِيْنَئِذٍ ، وَلَيْسَ يَجُوْزُ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ ، فَيَقُوْلُ كَمَا خَالَفَ الطَّعَامُ الْعُرُوْضَ فِيْ جَوَازِ السَّلَمِ فِيْهِ، وَلَيْسَ عِنْدَ الْمُسْلَمِ إِلَيْهِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي الْعُرُوْضِ ، فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مُخَالِفًا لَهٗ فِيْ جَوَازِ بَيْعِهٖ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ ، وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ فِي الْعُرُوْضِ .فَهٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ لَهٗ قَصَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ ، إِلَى الطَّعَامِ خَاصَّةً .وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرٰى ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ حَرُمَ بِهٖ عَلٰى مُشْتَرِي الطَّعَامِ بَيْعُهٗ قَبْلَ قَبْضِهٖ، هُوَ أَنْ لَا يَطِيْبَ لَهٗ رِبْحُ مَا فِيْ ضَمَانِ غَيْرِهٖ، فَإِذَا قَبَضَهٗ، صَارَ فِيْ ضَمَانِهٖ، فَطَابَ لَهٗ رِبْحُهٗ فَجَازَ أَنْ يَبِيْعَهٗ حَيْثُ أَحَبَّ .وَالْعُرُوْضُ الْمَبِيْعَةُ ، هٰذَا الْمَعْنٰى بِعَيْنِهٖ، مَوْجُوْدٌ فِيْهَا ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرِّبْحَ فِيْهَا قَبْلَ قَبْضِهَا ، غَيْرُ حَلَالٍ لِمُبْتَاعِهَا ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ نَهٰى عَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ .فَكَمَا كَانَ ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِيْهِ الطَّعَامُ وَغَيْرُ الطَّعَامِ ، وَلَمْ يَكُنِ الرِّبْحُ يَطِيْبُ لِأَحَدٍ إِلَّا بِتَقَدُّمِ ضَمَانِهٖ، لِمَا كَانَ عَنْهُ وَذٰلِكَ الرِّبْحُ .فَكَذٰلِكَ الْأَشْيَاءُ الْمَبِيْعَةُ كُلُّهَا ، مَا كَانَ مِنْهَا يَطِيْبُ الرِّبْحُ فِيْهِ لِبَائِعِهٖ، فَحَلَالٌ لَهٗ بَيْعُهٗ، وَمَا كَانَ مِنْهَا يَحْرُمُ الرِّبْحُ فِيْهِ عَلٰى بَائِعِهٖ، فَحَرَامٌ عَلَيْهِ بَيْعُهٗ .وَقَدْ جَاءَتْ أَيْضًا آثَارٌ أُخَرُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يُقْبَضْ ، لَمْ يَقْصِدْ فِيْهَا إِلَى الطَّعَامِ وَلَا إِلٰى غَيْرِهٖ.

۵۵۱۶: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں روایت کی ہے جو کسی چیز کو خریدنے کے بعد قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرتا ہے انہوں نے جواب دیا میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ یہ حضرت جابرؓ ہیں جنہوں نے اس سلسلہ میں تمام فروخت کی جانے والی اشیاء کو برابر رکھا حالانکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر چکے تھے کہ قبضہ سے پہلے جن چیزوں کی فروخت سے ممانعت ہے اس سے غلہ مراد ہے پس یہ نہی اس بات پر دلالت کرتی ہے

جس کو ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ یہ کس طرح معلوم ہو گیا کہ نہی سے مراد صرف غلہ ہے ممانعت عام مراد نہیں ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ قرآن مجید میں اس کی مثال پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم حالت احرام میں ہو تو شکار کو قتل نہ کرو اور تم میں سے جو شخص اس کو جان بوجھ کر قتل کرے گا" **لاتقتلوا الصید وانتم حرم الایہ**" اس آیت میں جان بوجھ کر شکار کرنے والے کی سزا بیان کی گئی ہے اور اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ جو خطاءً شکار کو قتل کرے اس کی سزا اس سے مختلف نہیں ہے تو جس طرح یہاں عمداً کا ذکر خطاءً کی نفی نہیں کرتا اسی طرح قبضہ سے پہلے فروخت کی ممانعت کے سلسلہ میں غلہ کا تذکرہ اس کے علاوہ کی نفی کو لازم نہیں کرتا اور ہم یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ غلہ میں بیع سلم جائز ہے اور سامان میں یہ بیع جائز نہیں ہے خریدار کے لئے فروخت کے سلسلہ میں غلہ میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے کیونکہ اس میں بیع سلم کی اجازت ہے خواہ غلہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہ ہو۔ مگر دیگر اشیاء میں یہ بیع جائز نہیں پس جب خرید و فروخت کے سلسلے میں غلہ میں زیادہ گنجائش ہے اور اس کا جواز بھی زیادہ ہے اور قبضہ کرنے سے پہلے اس کو فروخت کرنا بھی جائز نہیں تو جن اشیاء میں بیع سلم جائز نہیں تو وہ اس بات کے زیادہ مناسب ہیں کہ قبضہ سے پہلے ان کا فروخت کرنا جائز نہ ہو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرماتے ہوئے جس چیز کا ارادہ فرمایا وہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس کے علاوہ اشیاء بھی اس نہی میں شامل ہوں اور اس کے تذکرے نے دوسری اشیاء کے تذکرہ سے بے نیاز کر دیا تو یہی چیز اس کی نہی کے قائم مقام ہو جائے گی اگر تمام اشیاء مراد لی جائیں اور اگر ممانعت سے غلہ کے علاوہ کا قصد فرماتے تو سننے والے پر غلہ کا حکم مشتبہ ہو جاتا اور اس کو معلوم نہ ہو سکتا کہ کیا اس کا حکم بھی یہی ہے یا دیگر۔ کیونکہ یہ بات تو اس کے سامنے ہے کہ غلے میں بیع سلم جائز ہے حالانکہ وہ اس وقت موجود نہیں جب کہ سامان میں یہ جائز نہیں تو وہ کہہ سکتا ہے کہ جس طرح بیع سلم کے جواز میں غلہ دوسرے اسباب سے مختلف ہے حالانکہ وہ مسلم الیہ کے پاس موجود نہیں۔ جبکہ یہ سامان کا حکم نہیں تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ باقی سامان کے برعکس غلہ کو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کرنا جائز ہو۔ یہی وہ وجہ ہے کہ جس کی خاطر جناب رسول اللہ ﷺ نے قبضہ سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت میں صرف غلے کا ارادہ فرمایا۔ وہ مفہوم جس کی بناء پر مشتری کے لئے غلے کی فروخت قبضے سے قبل حرام قرار پائی وہ یہ ہے اس کو اس چیز کا نفع لینا مناسب نہیں جو دوسروں کی ضمان میں ہو پھر جب اس نے قبضہ کر لیا تو یہ چیز اس کی اپنی ضمان میں چلی گئی پس نفع لینا اس کے لئے مناسب ہوا پس وہ جہاں سینگ سمائیں فروخت کر دے۔ تو ہر فروخت ہونے والے سامان میں یہ مفہوم پایا جاتا ہے۔ یعنی خریدار کے لئے قبضہ سے پہلے نفع لینا حلال نہیں ہے۔ کیونکہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس وقت تک نفع لینے سے روک دیا جب تک کہ وہ چیز اپنی ضمان میں نہ آ جائے تو جس طرح اس میں غلہ اور اس کے علاوہ سامان داخل ہے اور کسی کے لئے بھی ضمان حاصل کرنے سے پہلے نفع لینا جائز نہیں کیونکہ یہ نفع ممنوع ہے تو اس طرح وہ تمام اشیاء جنہیں فروخت کیا جا سکے اگر قبل الضمان ان کا نفع

لینا حلال ہے تو ان کا فروخت کرنا بھی جائز ہے اور اگر بائع پر اس کا نفع حرام ہے تو اس کا فروخت کرنا بھی حرام ہو گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ اور روایات بھی مراد ہیں جن میں آپ نے قبضہ سے پہلے کسی چیز کی فروخت سے منع فرمایا ہے اور ان میں آپ نے غلے اور اس کے علاوہ کا قصد نہیں فرمایا۔ (بلکہ حکم عام ہے) روایات عبداللہ بن عصمہ رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۱۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ ، عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ يُوْسُفَ بْنَ مَاهَكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ قَالَ :أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَقَالَ إِذَا ابْتَعْتَ شَيْئًا ، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ.

۵۵۱۷: یوسف بن ماھک نے حضرت عبداللہ بن عصمہ رحمہ اللہ سے روایت کی کہ حضرت حکیم بن حزام نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا جب تم کوئی چیز خریدو تو قبضہ کرنے سے پہلے فروخت نہ کرو۔

تخریج : روایت ۵۵۱۳ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۵۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ أَبَاهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنِّيْ أَشْتَرِيْ بُيُوْعًا فَمَا يَحِلُّ لِيْ مِنْهَا ؟ .قَالَ :إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا ، فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَبِهٰذَا نَأْخُذُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .غَيْرَ أَنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ قَالَ :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ الدُّوْرِ وَالْأَرَضِيْنَ ، قَبْلَ قَبْضِ مُشْتَرِيْهَا إِيَّاهَا ، لِأَنَّهَا لَا تُنْقَلُ وَلَا تُحَوَّلُ ، وَسَائِرُ الْبِيَاعَاتِ لَيْسَتْ كَذٰلِكَ .وَالنَّظَرُ فِيْ هٰذَا -عِنْدَنَا -أَنْ يَكُوْنَ الْعُرُوْض وَسَائِرُ الْأَشْيَاءِ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الطَّعَامِ .

۵۵۱۸: یعلیٰ بن حکیم نے حکیم بن حزام سے روایت کی کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں کئی سودے کرتا ہوں ان میں سے میرے لئے کیا کیا حلال ہے تو آپ نے فرمایا جب تم کوئی سودا لو تو قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ البتہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مکانات اور اراضی کو خریدنے والا قبضہ سے پہلے فروخت کر سکتا ہے کیونکہ وہ غیر منقول ہیں اور اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہو سکتیں جبکہ دیگر اشیاء کا یہ حال نہیں ہے۔ مگر ہمارے ہاں قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ سامان اور دیگر تمام اشیاء برابر ہیں جیسا کہ ہم نے غلہ کے سلسلہ میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ الْبَيْعِ يُشْتَرَطُ فِيْهِ شَرْطٌ لَيْسَ مِنْهُ

سودے میں عقد کے خلاف شرط لگانا

خلاصۃ الرام:

نمبر ①: امام مالک، احمد، اوزاعی رحمہم اللہ کے ہاں بیع کسی ایک شرط کے ساتھ درست ہے مثلاً سینا یا رنگنا۔

نمبر ②: فریق ثانی کا قول یہ ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ شافعی رحمہ اللہ اور جمہور علماء کے ہاں بیع پر خلاف عقد شرط لگانے سے بیع بھی باطل اور شرط بھی فاسد ہوگی۔ (التعلیق ج۳ والبدل ج۴)

فریق اول: نے فرمایا بیع میں کوئی سی شرط لگائی جاسکتی ہے بیع بھی جائز ہوگی اور شرط بھی درست ہوگی جیسا اس روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

۵۵۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ فَأَعْيَاهُ، فَأَدْرَكَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ يَا جَابِرُ ؟ فَقَالَ :أَعْيٰى نَاضِحِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ أَمَعَكَ شَيْءٌ ؟ فَأَعْطَاهُ قَضِيْبًا أَوْ عُوْدًا ، فَنَخَسَهُ بِهٖ ، أَوْ قَالَ ضَرَبَهُ، فَسَارَ سَيْرَةً لَمْ يَكُنْ يَسِيْرُ مِثْلَهَا .فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ بِأُوْقِيَّةٍ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هُوَ نَاضِحُكَ .قَالَ :فَبِعْتُهُ بِأُوْقِيَّةٍ ، وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ، حَتّٰى أَقْدَمَ عَلٰى أَهْلِيْ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ أَتَيْتُهُ بِالْبَعِيْرِ فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰى أَنِّيْ إِنَّمَا حَبَسْتُكَ، لِأَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ، يَا بِلَالُ ، أَعْطِهٖ مِنَ الْعَيْبَةِ أُوْقِيَّةً وَقَالَ انْطَلِقْ بِبَعِيْرِكَ، فَهُمَا لَكَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ دَابَّةً ، بِثَمَنٍ مَعْلُوْمٍ ، عَلٰى أَنْ يَرْكَبَهَا الْبَائِعُ إِلٰى مَوْضِعٍ مَعْلُوْمٍ ، أَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ ، وَالشَّرْطَ جَائِزٌ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ جَابِرٍ هٰذَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، ثُمَّ افْتَرَقَ الْمُخَالِفُوْنَ لَهُمْ عَلٰى فِرْقَتَيْنِ ، فَقَالَتْ فِرْقَةٌ :الْبَيْعُ جَائِزٌ ، وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ .وَقَالَتْ فِرْقَةٌ :الْبَيْعُ فَاسِدٌ ، وَسَنُبَيِّنُ مَا ذَهَبَتْ إِلَيْهِ الْفِرْقَتَانِ جَمِيْعًا ، فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِهَاتَيْنِ الْفِرْقَتَيْنِ جَمِيْعًا ، عَلَى الْفِرْقَةِ الْأُوْلٰى فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، أَنَّ فِيْهِ مَعْنَيَيْنِ ، يَدُلَّانِ أَنْ لَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْهِ .فَأَمَّا أَحَدُ الْمَعْنَيَيْنِ ، فَإِنَّ

مُسَاوَمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِنَّمَا كَانَتْ عَلَى الْبَعِيْرِ ، وَلَمْ يَشْتَرِطْ فِيْ ذٰلِكَ لِجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رُكُوْبًا ، قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :فَبِعْتُهُ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلٰى أَهْلِي . فَوَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ الْبَيْعَ إِنَّمَا كَانَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ الْمُسَاوَمَةُ ، مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ كَانَ الْإِسْتِثْنَاءُ لِلرُّكُوْبِ مِنْ بَعْدُ ، فَكَانَ ذٰلِكَ الْإِسْتِثْنَاءُ مَفْصُوْلًا مِنَ الْبَيْعِ ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ بَعْدَهُ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ تَدُلُّنَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ ، لَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْإِسْتِثْنَاءُ مَشْرُوْطًا فِيْ عُقْدَتِهِ، هَلْ هُوَ كَذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ وَأَمَّا الْحُجَّةُ الْأُخْرٰى ، فَإِنَّ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَعِيْرِ ، فَقُلْتُ هٰذَا بَعِيْرُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ لَعَلَّكَ تَرٰى أَنِّيْ إِنَّمَا حَبَسْتُكَ لِأَذْهَبَ بِبَعِيْرِكَ، يَا بِلَالُ أَعْطِهِ أُوْقِيَّةً ، وَخُذْ بَعِيْرَكَ .فَهُمَا لَكَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ ، لَمْ يَكُنْ عَلَى التَّبَايُعِ .فَلَوْ ثَبَتَ أَنَّ الِاشْتِرَاطَ لِلرُّكُوْبِ ، كَانَ فِيْ أَصْلِهِ بَعْدَ ثُبُوْتِ هٰذِهِ الْعِلَّةِ ، لَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ حُجَّةٌ ، لِأَنَّ الْمُشْتَرَطَ فِيْهِ ذٰلِكَ الشَّرْطُ ، لَمْ يَكُنْ بَيْعًا .وَلِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يَكُنْ مَلَكَ الْبَعِيْرَ عَلٰى جَابِرٍ ، فَكَانَ اشْتِرَاطُ جَابِرٍ لِلرُّكُوْبِ ، اشْتِرَاطًا فِيْمَا هُوَ لَهُ مَالِكٌ .فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ ، لَوْ وَقَعَ فِيْ بَيْعٍ يُوْجِبُ الْمِلْكَ لِلْمُشْتَرِيْ كَيْفَ كَانَ حُكْمُهُ؟ وَذَهَبَ الَّذِيْنَ أَبْطَلُوا الشَّرْطَ فِيْ ذٰلِكَ ، وَجَوَّزُوا الْبَيْعَ إِلٰى حَدِيْثِ بَرِيْرَةَ .

۵۵۱۹: شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک اونٹ پر سفر کر رہا تھا سفر نے اونٹ کو تھکا دیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ کر ملے اور فرمایا اے جابر! کیا معاملہ ہے؟ میں نے کہا میرا اونٹ چلنے سے رہ گیا آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے میں نے آپ کو ایک کھجور کی شاخ تھمائی تو آپ نے اس اونٹ کو کچوکا دیا یا وہ چھڑی ماری تو وہ اونٹ اس تیزی سے چلنے لگا آج تک کبھی ایسا نہ چلا ہو گا۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی پیش کردہ روایت میں دو ایسی باتیں ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس میں فریق اوّل کی دلیل ندارد ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت کا خیال یہ ہے جب کوئی آدمی دوسرے کو مقرر ثمن کے بدلے کوئی چیز فروخت کر دے اور شرط یہ لگائے کہ وہ فلاں جگہ تک اس پر سواری کرے گا یہ بیع جائز ہے اور شرط بھی درست ہے اس کی دلیل یہ روایت جابر ہے۔ دوسروں نے کہا اس کے علماء دو جماعتوں میں بٹ گئے نمبر ا بیع درست شرط باطل ہو۔ نمبر ۲ بیع فاسد ہوگی ان دونوں جماعتوں کے مؤقف کی عنقریب وضاحت کریں گے۔ حضرت جابرؓ کی پیش کردہ روایت میں دو ایسی باتیں ہیں جو اس بات پر

دلالت کرتی ہیں کہ اس میں فریق اوّل کی دلیل ندارد ہے۔ جناب نبی اکرم ﷺ کا حضرت جابرؓ سے نرخ مقرر فرمانا صرف اونٹ کے لئے تھا اور اس میں سواری کی کوئی شرط نہ تھی حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کو فروخت کیا اور اپنے گھر آنے تک اس پر سواری کو مستثنیٰ کیا تو روایت کا مطلب یہ ہوا کہ سودا تو صرف اونٹ کا ہوا اسی کا نرخ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک اوقیہ چاندی مقرر فرمائی۔ سواری کا استثناء بعد میں ہوا۔ پس یہ استثناء بیع سے الگ ہے کیونکہ وہ سودے کے بعد ہوا اس روایت میں بیع کے وقت استثناء کی شرط اور اس کا کوئی حکم موجود نہیں ہے۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! یہ اپنا اونٹ لے لیں تو آپ نے فرمایا شاید تمہارا خیال ہو کہ میں نے تمہیں اونٹ حاصل کرنے کے لئے روکا۔ اے بلال ایک اوقیہ چاندی دے دو اور اے جابرؓ آپ اپنا اونٹ بھی لے جائیں یہ دونوں تمہارے ہیں۔ اس میں اس بات کی ظاہر دلالت ہے کہ پہلا قول سودے سے متعلق ہی نہ تھا اگر اس علت کے ثبوت کے بعد سواری کی شرط ثابت بھی ہو جائے کہ وہ اصل بیع میں تھی تو پھر بھی یہ حدیث فریق اوّل کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ جس میں یہ شرط ہو وہ سرے سے بیع ہی نہیں (کہ بیع کا اس پر حکم لگے) جب جناب رسول اللہ ﷺ جابرؓ کی طرف سے اونٹ کے مالک ہی نہیں بنے تو اب جابرؓ کا سواری کی شرط لگانا اپنے اپنی سواری سے متعلق تھا۔ بالفرض اگر یہ شرط اس بیع میں واقع ہو جس سے خریدنے والے کے لئے ملک ثابت ہو جاتی ہے تو اس کے حکم پر بھی اس روایت میں کوئی دلالت نہیں پائی جاتی۔ جو حضرات بیع کو درست قرار دیتے ہیں مگر شرط کو خلاف عقد ہونے کی وجہ سے باطل کہتے ہیں ان کی دلیل روایت بریرہ ؓ ہے۔ روایت بریرہ ملاحظہ ہو۔

۵۵۲۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا ، فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا -عَلَى أَنَّ وَلَاءَ هَا لَنَا .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذٰلِكَ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۵۵۲۰: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت بریرہ ؓ کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا تو ان کے گھر والوں نے کہا ہم اس شرط پر اس کو فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولاء ہمارے لئے ہوگی ام المؤمنین ؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا تمہارے لئے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں کیونکہ ولاء اس کے لئے ہوتی ہے جو آزاد کرتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب ۷۰' والشروط باب۱۰/۳' والاطعمه باب ۳۱' والفرائض باب۱۹/۲۰' والطلاق باب ۱۴' والکفارات باب۸' والنکاح باب۱۸' مسلم فی العتق ۶/۵' ابو داؤد فی الفرائض باب۱۲' والعتاق باب۳' ترمذی فی الفرائض باب۲۰' نسائی فی الزکاۃ باب۹۹' والبیوع باب۷۵/۷۶' دارمی فی الطلاق باب۱۵' مسند احمد ۲۸۱/۱' ۲۸/۲' ۶' ۹۶/۳۳۔

۵۵۲۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ، فَعَلْتُ .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِأَهْلِهَا ، فَقَالُوْا :لَا ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا . قَالَ مَالِكٌ :قَالَ يَحْيَى :فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا ، فَأَعْتِقِيْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۵۵۲۱: عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے معاونت لینے آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں ان کو یکمشت رقم دے دوں اور تمہیں آزاد کر دوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات اپنے مالکوں کو ذکر کی تو انہوں نے کہا ہم اس شرط پر کرنے کو تیار ہیں کہ تمہاری ولاء ہمیں ملے۔ مالک کہتے ہیں کہ یحییٰ نے بتلایا کہ عمرہ کا خیال یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے ان کو خرید کر آزاد کرنے کا حکم فرمایا اور فرمایا ولاء تو آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

۵۵۲۲: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَتُعْتِقَهَا، فَاشْتَرَطَ مَوَالِيْهَا وَلَاءَهَا .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۵۵۲۲: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے ولاء کے حصول کی شرط لگائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اس کو خرید کر آزاد کر دو ولاء کو آزاد کنندہ کو ملتا ہے۔

۵۵۲۳: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ .عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِ بَرِيْرَةَ أَرَادُوْا أَنْ يَبِيْعُوْهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا . فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .

۵۵۲۳: اسود نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ بریرہ کے گھر والوں نے فروخت کا ارادہ کیا اور ولاء کی شرط لگائی تو انہوں نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کی تو آپ نے فرمایا اس کو خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

۵۵۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَ تْ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ :إِنْ شَاءَ أَهْلُكِ اشْتَرَيْتُكِ، وَنَقَدْتُهِمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً .فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا ، فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ ، فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا ، وَلَا يَضُرُّكِ مَا قَالُوْا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . قَالُوْا :فَلَمَّا كَانَ أَهْلُ بَرِيْرَةَ أَرَادُوْا بَيْعَهَا عَلٰى أَنْ تُعْتَقَ ، وَيَكُوْنَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :لَا يَضُرُّكِ ذٰلِكَ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ هٰكَذَا الشُّرُوْطُ كُلَّهَا ، الَّتِيْ تُشْتَرَطُ فِي الْبُيُوْعِ ، وَأَنَّهَا تَبْطُلُ ، وَتَثْبُتُ الْبُيُوْعُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ هٰكَذَا رُوِيَتْ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا ، فَأَبَى أَهْلُهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ .وَقَدْ رَوَاهَا آخَرُوْنَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ .

۵۵۲۴: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ان کی خدمت میں بدل کتابت میں معاونت کے لئے آئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالک چاہیں تو تمہیں نقد رقم یکمشت دے کر خریدلوں وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اوران کو یہ بات بتلائی تو انہوں نے ولاء کی شرط سے اس بات کوتسلیم کرنے کی بات رکھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اسے خریدلوان کی شرط تمہیں نقصان نہ دے گی اس لئے کہ ولاء تو آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔ جب حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے گھر والوں نے انہیں اس شرط پر فروخت کا ارادہ ظاہر کیا کہ ولاء ان کو ملے اوران کو آزاد کیا جائے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تمہارے لئے یہ بات مضر نہیں ہے۔ بلاشبہ ولاء تو آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ بیع میں اس قسم کی شروط (جو خلاف عقد ہوں) وہ باطل ہوتی ہیں گویا یہ روایات فریق اوّل کے خلاف تب دلیل بن سکتی ہے جبکہ یہ آثار اسی طرح مروی ہوں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خرید کر بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنا چاہا اس کے مالکوں نے اس شرط پر فروخت کرنے پر رضامندی ظاہر کی کہ ولاء ان کو ملے۔ دوسرے فریق کا مؤقف یہ ہے کہ یہ شرط سرے سے باطل ہے انہوں نے اس روایت کو مندرجہ ذیل طرق سے روایت کیا ہے۔

۵۵۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ ، مِنْهُمْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، وَاللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :جَاءَ تْ بَرِيْرَةُ إِلَيَّ ، فَقَالَتْ :يَا عَائِشَةُ ، إِنِّيْ قَدْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ

أَوَاقٍ ، فِي كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَّةٌ ، فَأَعِينِيْنِي، وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا .فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : ارْجِعِيْ إِلَى أَهْلِكِ، فَإِنْ أَحَبُّوْا أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيعًا ، وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ .فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا ، فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، فَأَبَوْا وَقَالُوْا :إِنْ شَاءَ تْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ ، وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لَنَا .فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ ، فَمَا بَالُ نَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ ، قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ ، وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرُ مَا فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ، وَذٰلِكَ أَنَّ فِي الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ، أَنَّ أَهْلَ بَرِيْرَةَ ، أَرَادُوْا أَنْ يَبِيْعُوْهَا عَلَى أَنْ تُعْتِقَهَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَيَكُوْنَ وَلَاؤُهَا لَهُمْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ ، اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَكَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الْبَيْعِ : عَلَى أَنْ يُعْتِقَ الْمُشْتَرِي ، وَعَلَى أَنْ يَكُوْنَ وَلَاءُ الْمُعْتَقِ لِلْبَائِعِ ، فَإِذَا وَقَعَ ذٰلِكَ ، ثَبَتَ الْبَيْعُ ، وَبَطَلَ الشَّرْطُ ، وَكَانَ الْوَلَاءُ لِلْمُعْتِقِ .وَفِيْ حَدِيْثِ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهَا :إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ تُرِيْدُ الْكِتَابَةَ صَبَّةً وَاحِدَةً فَعَلْتُ ، وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِي .فَلَمَّا عَرَضَتْ عَلَيْهِمْ بَرِيْرَةُ ذٰلِكَ قَالُوْا :إِنْ شَاءَ تْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ، اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مِمَّا كَانَ مِنْ أَهْلِ بَرِيْرَةَ ، مِنِ اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ ، لَيْسَ فِيْ بَيْعٍ ، وَلٰكِنْ فِيْ أَدَاءِ عَائِشَةَ إِلَيْهِمُ الْكِتَابَةَ عَنْ بَرِيْرَةَ ، وَهُمْ تَوَلَّوْا عَقْدَ تِلْكَ الْكِتَابَةِ ، وَلَمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ ذٰلِكَ الْأَدَاءُ مِنْ عَائِشَةَ ، مِلْكٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا أَيْ :لَا تَرْجِعِيْنَ لِهٰذَا الْمَعْنَى ، عَمَّا كُنْتِ نَوَيْتِ فِيْ عَتَاقِهَا مِنَ الثَّوَابِ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ . فَكَانَ ذِكْرُ ذٰلِكَ الشِّرَاءِ هَاهُنَا ابْتِدَاءً ، مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَيْسَ مِمَّا كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ ، بَيْنَ عَائِشَةَ ، وَبَيْنَ أَهْلِ بَرِيْرَةَ ، فِيْ شَيْءٍ .ثُمَّ كَانَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَطَبَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فَهُوَ بَاطِلٌ ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ .إِنْكَارًا مِنْهُ عَلَى عَائِشَةَ ، فِيْ طَلَبِهَا وَلَاءَ

مَنْ تَوَلّٰی غَیْرُهَا کِتَابَتَهَا بِحَقِّ مِلْکِهِ عَلَیْهَا ثُمَّ نَبَّهَهَا وَعَلَّمَهَا بِقَوْلِهِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَیْ: أَنَّ الْمُکَاتَبَ إِذَا أُعْتِقَ بِأَدَاءِ الْکِتَابَةِ، فَمُکَاتِبُهُ هُوَ الَّذِیْ أَعْتَقَهُ، فَوَلَاؤُهُ لَهُ. فَهٰذَا حَدِیْثٌ فِیْهِ، ضِدُّ مَا فِیْ غَیْرِهِ مِنَ الْأَحَادِیْثِ الْأُوَلِ، وَلَیْسَ فِیْهِ دَلِیْلٌ عَلَی اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ فِی الْبَیْعِ کَیْفَ حُکْمُهُ؟ هَلْ یَجِبُ بِهِ فَسَادُ الْبَیْعِ أَمْ لَا؟ فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِیْهِ، فَزَادَ فِیْهِ شَیْئًا. قُلْنَا لَهُ: صَدَقْتَ،

۵۵۲۵: عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میرے پاس بریرہ آئیں اور کہنے لگیں۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! میں نے ۹ اوقیہ چاندی پر اپنے مالکوں سے مکاتبت کی ہے اور ہر سال ایک اوقیہ دینے کا وعدہ کیا ہے تم میری بدل کتابت میں معاونت کرو۔ اس وقت تک بدل کتابت میں سے کچھ بھی ادائیگی نہ کی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو کہا اپنے مالکوں کو کہو اگر ان کو پسند ہو تو تمام بدل کتابت دے دوں اور تیری ولاء میرے لئے ہوگی۔ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئیں اور یہ بات پیش کی تو انہوں نے کہا اگر وہ چاہتی ہیں کہ تم پر صدقہ کر دیں تو کر ڈالیں مگر تمہاری ولاء تو ہماری ہی ہوگی پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی سلسلہ میں آپ سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا یہ چیز تمہارے لئے رکاوٹ نہیں بن سکے گی تو خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کا مضمون پہلی روایات کے خلاف ہے حضرت بریرہ کے مالکوں نے ان کو اس شرط پر فروخت کرنا چاہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو آزاد کرے اور ولاء بھی ان کو ملے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شرط تمہارے لئے رکاوٹ نہ بننی چاہئے تم خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔ یہ روایت بیع کی اباحت کو اس شرط کے ساتھ ثابت کر رہی ہے کہ مشتری اس کو آزاد کر دے اور معتق کا ولاء بھی بائع کو ملے جب یہ بات اس طرح ہو جائے تو بیع ثابت ہو جائے گی اور شرط باطل ہو جائے گی اور ولاء معتق کو ملے گی اور روایت عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں تو میں ان کو تمام بدل کتابت ایک مرتبہ دے دوں گی مگر ولاء میرے لئے ہوگی جب یہ بات بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کو پیش کی تو انہوں نے کہا اگر وہ ثواب کمانا چاہتی ہیں تو کر ڈالیں مگر ولاء ہماری ہوگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا یہ شرط تمہیں اس کی خریداری اور آزادی سے مانع نہ ہو جائے ولاء معتق کا ہوتا ہے۔ پس اس روایت میں یہ ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے مالکوں کی طرف سے ولاء کی شرط بیع میں تو نہیں تھی لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے کتابت کی ادائیگی میں شرط تھی وہ عقد کتابت کے ذمہ دار تھے اور اس اداء سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملک حاصل نہ تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی تو آپ نے فرمایا ان کی شرط تمہیں اس عمل سے مانع نہ بننی چاہئے تم جو عتاق سے ثواب کی نیت کر چکی ہو اس کو

پورا کرو ولاء کو معتق کو ہی ملتا ہے اور یہ شراء کا تذکرہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور ابتداء فرمایا اس سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور بریرہ کے مالکوں میں تو اس کا نشان بھی نہیں ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ دینا مذکور ہے کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا جو ایسی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ ہر وہ شرط جو کتاب میں نہیں وہ باطل ہے خواہ ایسی سو شرائط ہوں۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے طلب ولاء والے مطالبے سے انکار فرمایا جو حق ملک کی وجہ سے مکاتبہ کے مالک تھے پھر ان کو بتلایا کہ ولاء تو خود معتق ہی کو ملتا ہے یعنی بدل کتابت کی ادائگی سے جب مکاتب آزاد کرا دیا جائے تو اب اس کا مکاتب وہ معتق ہے اس لئے ولاء اس کی طرف جائے گی۔ یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے اور اس میں بیع کے اندر ولاء کی شرط لگانے کا بالکل ذکر نہیں کہ اس سے بیع فاسد ہو جائے گی یا نہیں۔ اگر کوئی معترض کہے کہ ہشام بن عروہ نے اس رایت کو نقل کیا تو اس میں کچھ اضافہ کر دیا۔ ہم کہیں گے تم نے سچ کہا۔

<u>خطبہ نبوت</u>: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا کہ وہ ایسی شرائط لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں۔ ہر ایسی شرط جو کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے خواہ سو شرائط ہوں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ برحق ہے اللہ تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے۔ ولاء آزاد کرنے والے کو ملتا ہے۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ کا ارشاد</u>: اس روایت کا مضمون پہلی روایات کے خلاف ہے حضرت بریرہ کے مالکوں نے ان کو اس شرط پر فروخت کرنا چاہا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو آزاد کرے اور ولاء بھی ان کو ملے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شرط تمہارے لئے رکاوٹ نہ بنی چاہئے تم خرید کر آزاد کر دو۔ ولاء تو آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔

سوال: ہشام بن عروہ نے اس رایت کو نقل کیا تو اس میں کچھ اضافہ کر دیا

جواب: تم نے بالکل درست کہا چنانچہ ان کی روایت یہ ہے۔

۵۵۲۶: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ :جَاءَ تْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ :اِنِّيْ كَاتَبْتُ أَهْلِيْ عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ ، فِيْ كُلِّ عَامٍ أُوْقِيَّةٌ ، فَأَعِيْنِيْنِي .فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :اِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ ، عَدَدْتُهَا لَهُمْ ، وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِي ، فَعَلْتُ .فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلَى أَهْلِهَا ، فَقَالَتْ لَهُمْ ذٰلِكَ ، فَأَبَوْا عَلَيْهَا .فَجَاءَ تْ مِنْ عِنْدِ أَهْلِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ :اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا اِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ .فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا ، فَأَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ ، فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ مَا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ .

۵۵۲۶: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ بریرہ میرے ہاں آ کر کہنے لگیں میں نے اپنے مالکوں سے ۹ اوقیہ چاندی پر مکاتبت کر لی ہے اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا ہے تم میری مدد کرو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر تمہارے مالک پسند کریں کہ میں ان کو گن دوں تو میں گن دوں گی اور ولاء میرے لئے ہوگی بریرہ اپنے مالکوں کے ہاں گئیں اور ان کو یہ بات بتلائی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ تو وہ مالکان کے ہاں سے ہو کر آئیں اس وقت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے وہ کہنے لگیں میں نے ان کو وہ بات پیش کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور ولاء کی شرط لگائی تو اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور اس سے دریافت کیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے بات بتلائی تو آپ نے فرمایا تو اس کو خرید لو اور شرط لگا لو ولاء تو معتق کو ملتا ہے۔ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا پھر زہری کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۵۲۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مِثْلُ مَا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْهِ الِاشْتِرَاطُ مِنْ أَهْلِ بَرِيْرَةَ ، أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ وَإِبَاءُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهَا هُوَ أَدَاءُ عَائِشَةَ ، عَنْ بَرِيْرَةَ الْكِتَابَةَ .فَقَدْ اتَّفَقَ الزُّهْرِيُّ وَهِشَامٌ عَلَى هٰذَا، وَخَالَفَا فِيْ ذٰلِكَ أَصْحَابَ الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ، وَزَادَ هِشَامٌ عَلَى الزُّهْرِيِّ ، قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ هٰكَذَا فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ وَمَوْضِعُ هٰذَا الْكَلَامِ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ابْتَاعِي وَأَعْتِقِي ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ .فَفِيْ هٰذَا اخْتَلَفَ هِشَامٌ وَالزُّهْرِيُّ .فَإِنْ كَانَ الَّذِيْ يُعْتَبَرُ فِيْ هٰذَا ، هُوَ الضَّبْطُ وَالْحِفْظُ ، فَيُؤْخَذُ بِمَا رَوَى أَهْلُهُ، وَيَتْرُكُ مَا رَوَى الْآخَرُوْنَ ، فَإِنَّ مَا رَوَى الزُّهْرِيُّ أَوْلَى ، لِأَنَّهُ أَتْقَنُ وَأَضْبَطُ وَأَحْفَظُ ، مِنْ هِشَامٍ .وَإِنْ كَانَ الَّذِيْ يُعْتَبَرُ فِيْ ذٰلِكَ ، هُوَ التَّأْوِيْلُ ، فَإِنَّ قَوْلَهُ خُذِيْهَا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَاهُ :ابْتَاعِيْهَا ، كَمَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِصَاحِبِهِ بِكَمْ آخُذُ هٰذَا الْعَبْدَ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ بِكَمْ أَبْتَاعُ هٰذَا الْعَبْدَ ؟ . وَكَمَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ خُذْ هٰذَا الْعَبْدَ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ الْبَيْعَ .ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْتَرِطِيْ فَلَمْ يُبَيِّنْ مَا تَشْتَرِطُ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ وَاشْتَرِطِيْ مَا يُشْتَرَطُ فِي الْبِيَاعَاتِ الصِّحَاحِ فَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ هِشَامٍ هٰذَا لَمَّا كُشِفَ مَعْنَاهُ، خِلَافٌ لِشَيْءٍ مِمَّا فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ، وَلَا بَيَانٌ فِيْهِمَا كَيْفَ حُكْمُ الْبَيْعِ إِذَا وَقَعَ فِيْهِ مِثْلُ هٰذَا الشَّرْطِ ، هَلْ يَكُوْنُ فَاسِدًا ، أَوْ هَلْ يَكُوْنُ جَائِزًا ؟ وَأَمَّا مَا احْتَجَّ بِهِ الَّذِيْنَ أَفْسَدُوا الْبَيْعَ بِذٰلِكَ الشَّرْطِ فَمَا

۵۵۲۷: ابن وہب نے مالک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔اس روایت میں بھی زہری کی روایت کی طرح ہے کہ بریرہ کے مالکان کی طرف سے ولاء کی شرط تھی اور انکار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے تھا کہ ولاء میری ہوگی تو میں یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ کی طرف سے بدل کتابت ادا کردوں گی۔اب زہری اور ہشام دونوں اس بات پر متفق ہیں اور حدیث اوّل کے روات اس کے خلاف ہیں البتہ زہری نے ہشام سے چند الفاظ زائد بیان کئے ہیں۔کہ "خذیها واشترطی' فانما الولاء لمن اعتق' کذا فی روایة هشام" روایت زہری میں کلام کی جگہ تو یہ الفاظ ہیں "ابتاعی واعتقی' فانما الولاء لمن اعتق" اس میں ہشام وزہری کا اختلاف ہے۔اگر ضبط واتقان کا لحاظ کیا جائے تو ہشام سے زہری کا مرتبہ بڑھ کر ہے پس اس کی روایت کو لیا جائے اور دوسری روایت چھوڑ دی جائے۔اگر تاویل کو دیکھا جائے تو "خذیها" کا معنی خریدنا ہے جیسا کہ کہتے ہیں "بکم اخذ هذا العبد؟" اس سے مراد خریدنا ہوتا ہے۔جیسا کہتے ہیں "خذ هذا العبد بالف درهم" مراد بیع کرنا ہے۔پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اشترطی" مگر شرط کی وضاحت نہیں۔تو ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ جو صحیح بیوع میں شرط لگاتے ہیں وہ لگالو۔روایت ہشام میں اس کا معنی ظاہر کرنے والی کوئی بات نہیں اور حدیث زہری کے کوئی بات مخالف بھی نہیں اور ان دونوں روایتوں میں یہ مذکور نہیں کہ جب ایسی شرط لگادی جائے تو اس کا کیا حکم ہوگا۔بیع فاسد ہوگی یا جائز ہوگی۔

بیع کو فاسد قرار دینے والوں کے دلائل:

۵۵۲۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ ، وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِیْ بَيْعَةٍ .

۵۵۲۸: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض اور بیع سے اور بیع میں دو شرطوں سے منع فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری فی اسلم باب۷' ابو داؤد فی البیوع باب۵۵' نسائی فی البیوع باب۶۱/۷۱' دارمی فی البیوع باب۲۶' مالك فی البیوع ۶۹' مسند احمد ۲' ۱۷۵/۲۰۵۔

۵۵۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ ، وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَيْعٍ .

۵۵۲۹: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا قرض اور بیع حلال نہیں اور دو شرطیں بیع میں درست نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۶۸ ترمذی فی البیوع باب۱۹ نسائی فی البیوع باب ۷۲/۶۰ مسند احمد ۱۷۹/۲۔

۵۵۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۵۳۰: سلیمان بن حرب نے حماد بن زید سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۵۳۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۵۳۱: محمد بن فضل نے حماد بن زید سے پھر انہوں نے اسی طرح اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۵۵۳۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ ، وَعَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ .

۵۵۳۲: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیع میں دو شرائط اور قرض اور بیع سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۵۳۳: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۵۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ بَيْعٍ وَسَلَفٍ . قَالُوْا :فَالْبَيْعُ فِيْ نَفْسِهٖ شَرْطٌ ، فَإِذَا شُرِطَ فِيْهِ شَرْطٌ آخَرُ ، فَكَانَ هٰذَا شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ ، فَهٰذَا هُوَ الشَّرْطَانِ الْمَنْهِيُّ عَنْهُمَا عِنْدَهُمْ ، الْمَذْكُوْرَانِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَدْ خُوْلِفُوْا فِيْ ذٰلِكَ فَقِيْلَ :الشَّرْطَانِ فِي الْبَيْعِ، هُوَ :أَنْ يَقَعَ الْبَيْعُ عَلٰى أَلْفِ دِرْهَمٍ حَالٍ أَوْ عَلٰى مِائَةِ دِيْنَارٍ إِلٰى سَنَةٍ ، فَيَقَعُ الْبَيْعُ عَلٰى أَنْ يُعْطِيَهُ الْمُشْتَرِيْ أَيَّهُمَا شَاءَ ، فَالْبَيْعُ فَاسِدٌ ، لِأَنَّهُ وَقَعَ بِثَمَنٍ مَجْهُوْلٍ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۵۳۴: عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیع اور ادھار سے منع فرمایا۔ بیع بذات خود شرط ہے جب اس پر دوسری شرط لگا دیں تو یہ سودے میں دو شرطیں ہو گئیں جن کی ممانعت مندرجہ بالا

روایت میں ہے۔دوشرائط کی مراد کیا ہے:نمبرا بیع اور ایک اور شرط لگانا جیسا ابھی کہا گیا ہے۔نمبر۲ دوشرائط سے مراد یہ ہے کہ اگر نقد لوتو ایک ہزار درہم قیمت اور اگر تم ایک سال بعد دوتو ایک سو دینار قیمت ہےتو اس سے سودا اس بات پر ہوا کہ خریدنے والا جو چاہے دے تو یہ بیع فاسد ہے کیونکہ قیمت مجہول ہے۔اس کی تائید اقوال صحابہ کرام سے سے ہوتی ہے۔

اس کی تائید اقوالِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے:

۵۵۳۵: أَنَّ مُبَشِّرَ بْنَ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلْمَةَ قَالَ :سَمِعْت مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْنَبَ، اِمْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّهَا بَاعَتْ عَبْدَ اللّٰهِ جَارِيَةً ، وَاشْتَرَطَتْ خِدْمَتَهَا .فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَقَالَ لَا يَقْرَبَنَّهَا ، وَلَا أَجِدُ فِيْهَا مَثُوْبَةً .

۵۵۳۵: محمد بن عمرو بن الحارث حضرت زینب زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے ابن مسعود کو ایک لونڈی فروخت کی اور اس کی خدمت کی شرط لگائی۔جب یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ نے فرمایا وہ ہرگز اس کے قریب نہ جائیں میں اس میں کوئی ثواب نہیں پاتا۔

۵۵۳۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :لَا يَحِلُّ فَرْجٌ إِلَّا فَرْجٌ ، إِنْ شَاءَ صَاحِبُهُ بَاعَهُ، وَإِنْ شَاءَ وَهَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهُ، لَا شَرْطَ فِيْهِ .

۵۵۳۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کوئی فرج حلال نہیں مگر ایک فرج' اگر اس کا مالک چاہے تو فروخت کر دے اور اگر چاہے تو اس کو ہبہ کر دے اور اگر چاہے تو اس کو روک کر رکھے اس میں کوئی شرط نہ ہو۔

۵۵۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْأَمَةَ ، عَلٰى أَنْ لَا يَبِيْعَ وَلَا يَهَبَ .فَقَدْ أَبْطَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَيْعَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَتَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَلَمْ يُخَالِفْهُ فِيْهِ .وَقَدْ كَانَ لَهُ خِلَافُهُ، أَنْ لَوْ كَانَ يَرَى خِلَافَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّ مَا كَانَ مِنْ عُمَرَ ، لَمْ يَكُنْ عَلَى جِهَةِ الْحُكْمِ ، وَإِنَّمَا كَانَ عَلَى جِهَةِ الْفُتْيَا .وَتَابَعَتْهُمَا زَيْنَبُ ، امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَلَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُحْبَةٌ .وَتَابَعَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ، وَقَدْ عَلِمَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا كَانَ مِنْ قَوْلِهٖ لِعَائِشَةَ فِيْ

أَمْرِ بَرِيْرَةَ ، عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنَاهُ، كَانَ عِنْدَهُ، عَلٰى خِلَافِ مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِحَدِيْثِهِ، وَلَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَنْ ذَكَرْنَا ، ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ ، وَمَنْ تَابَعَهُ عَلٰى ذٰلِكَ ، مِمَّنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ .فَكَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يَجْعَلَ هٰذَا أَصْلًا وَإِجْمَاعًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، وَلَا يُخَالِفُ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْتَمَعَ عَلَيْهِ، أَنَّ شُرُوْطًا صِحَاحًا ، قَدْ تُعْقَدُ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ ، مِثْلُ الْخِيَارِ إِلٰى أَجَلٍ مَعْلُوْمٍ ، لِلْبَائِعِ وَلِلْمُبْتَاعِ ، فَيَكُوْنُ الْبَيْعُ عَلٰى ذٰلِكَ جَائِزًا .وَكَذٰلِكَ الْأَثْمَانُ ، قَدْ تُعْقَدُ فِيْهَا آجَالٌ يَشْتَرِطُهَا الْمُبْتَاعُ ، فَتَكُوْنُ لَازِمَةً إِذَا كَانَتْ مَعْلُوْمَةً وَيَكُوْنُ الْبَيْعُ بِهَا مُضَمَّنًا .وَرَأَيْنَا ذٰلِكَ الْأَجَلَ ، لَوْ كَانَ فَاسِدًا ، فَسَدَ بِفَسَادِهِ الْبَيْعُ ، وَلَمْ يَثْبُتِ الْبَيْعُ ، وَيَنْتَفِيْ هُوَ إِذَا كَانَ مَعْقُوْدًا فِيْهِ .فَلَمَّا جُعِلَ الْبَيْعُ مُضَمَّنًا بِهٰذِهِ الشَّرَائِطِ الْمَشْرُوْطَةِ فِيْ ثَمَنِهِ، فِيْ صِحَّتِهَا وَفَسَادِهَا ، فَجُعِلَ جَائِزًا بِجَوَازِهَا ، وَفَاسِدًا بِفَسَادِهَا ، ثُمَّ كَانَ الْبَيْعُ إِذَا وَقَعَ عَلَى الْمَبِيْعِ ، وَكَانَ عَبْدًا ، عَلٰى أَنْ يَخْدُمَ الْبَائِعَ شَهْرًا ، فَقَدْ مَلَّكَ الْبَائِعُ الْمُشْتَرِيَ عَبْدَهُ عَلٰى أَنْ مَلَّكَهُ الْمُشْتَرِي أَلْفَ دِرْهَمٍ وَخِدْمَةَ الْعَبْدِ شَهْرًا وَالْمُشْتَرِي حِيْنَئِذٍ ، غَيْرُ مَالِكٍ لِلْخِدْمَةِ ، وَلَا لِلْعَبْدِ ، لِأَنَّ مِلْكَهُ لِلْعَبْدِ إِنَّمَا يَكُوْنُ بَعْدَ تَمَامِ الْبَيْعِ ، فَصَارَ الْبَيْعُ وَاقِعًا بِمَالٍ وَبِخِدْمَةِ عَبْدٍ ، لَا يَمْلِكُهُ الْمُشْتَرِي فِيْ وَقْتِ ابْتِيَاعِهِ بِالْمَالِ ، وَبِخِدْمَتِهِ، وَقَدْ رَأَيْنَاهُ لَوْ ابْتَاعَ عَبْدًا لِخِدْمَةِ أَمَةٍ ، لَا يَمْلِكُهَا ، كَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ أَيْضًا كَذٰلِكَ إِذَا عَقَدَ لِخِدْمَةِ مَنْ لَمْ يَكُنْ تَقَدَّمَ مِلْكُهُ لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْعَقْدِ ، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ نَهٰى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ .وَلَمَّا كَانَتِ الْأَثْمَانُ مُضَمَّنَةً بِالْآجَالِ الصَّحِيْحَةِ وَالْفَاسِدَةِ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا ، كَانَ كَذٰلِكَ ، الْأَشْيَاءُ الْمَثْمُوْنَةُ ، أَيْضًا الْمُضَمَّنَةُ بِالشَّرَائِطِ الْفَاسِدَةِ وَالصَّحِيْحَةِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْبَيْعَ ، لَوْ وَقَعَ وَاشْتُرِطَ فِيْهِ شَرْطٌ مَجْهُوْلٌ ، أَنَّ الْبَيْعَ يَفْسُدُ بِفَسَادِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا .فَقَدِ انْتَفٰى قَوْلُ مَنْ قَالَ يَجُوْزُ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ وَقَوْلُ مَنْ قَالَ يَجُوْزُ الْبَيْعُ ، وَيَثْبُتُ الشَّرْطُ . وَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلٌ غَيْرُ هٰذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ ، وَغَيْرُ الْقَوْلِ الْآخَرِ أَنَّ الْبَيْعَ يَبْطُلُ إِذَا اشْتُرِطَ فِيْهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ . فَلَمَّا انْتَفَى الْقَوْلَانِ الْأَوَّلَانِ ، ثَبَتَ هٰذَا الْقَوْلُ الْآخَرُ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۵۳۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی کوئی لونڈی اس شرط پر خریدے کہ وہ نہ اس کو فروخت کرے گا اور نہ ہبہ کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ کی بیع کو باطل کر دیا اور عبداللہ نے ان کی بات مان کر مخالفت نہیں کی اور وہ اس کی مخالفت کر سکتے تھے اگر ان کی رائے اس کے خلاف ہوتی کیونکہ عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بطور حکم نہیں فرمائی بلکہ بطور فتویٰ بات فرمائی اور پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ان کی اتباع کی اور وہ بھی صحابیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان کی اتباع کی ہے حالانکہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد جو آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے سلسلہ میں فرمایا تھا ان کو معلوم تھا اور انہی کی روایت سے ہم نے باب میں ذکر کیا ہے۔ تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو اس حدیث سے استدلال کرنے والوں نے اپنایا ہے اور ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کے علاوہ کوئی ایسا صحابی ہمارے علم میں نہیں ہے جس نے اس سلسلہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین جن کا ان روایات میں ذکر ہوا کہ انہوں نے ان کے خلاف مذہب اختیار کیا ہو۔ فلہٰذا اس بات کو اصل اور صحابہ کرام کا اجماع قرار دیا جائے اور اس کی مخالفت نہ کی جائے۔ روایات کے طریقہ سے اس باب کا بیان یہی ہے۔ اس اصل پر سب کا اتفاق ہے کہ فروخت کی جانے والی اشیاء میں صحیح شرائط رکھی جاتی ہیں مثلاً بائع یا مشتری کو ایک معلوم وقت تک خیار حاصل ہوتا ہے اس شرط پر بیع جائز ہوتی ہے اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لئے ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور یہ خریدنے والے کی طرف سے شرط ہوتی ہے اور یہ لازم ہو جاتی ہے جبکہ معلوم ہو اور ان کے ساتھ بیع مشروط ہو جاتی ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر یہ میعاد فاسد ہو تو اس سے بیع بھی فاسد ہو جاتی ہے اور وہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کی نفی ہوتی ہے جبکہ اس کو عقد میں ذکر کیا جائے۔ تو جب سودے کی صحت و فساد قیمت میں رکھی جانے والی ان شرائط سے مشروط ہے تو ان کے جائز ہونے سے سودا جائز ہوگا اور ان کے فساد سے بیع بھی فاسد ہوگی پھر جب غلام کی بیع اس شرط پر کی جائے کہ وہ ایک ماہ فروخت کرنے والے کی خدمت کرے گا تو بلاشبہ بائع نے خریدوالے کو اپنے غلام کا اس طرح مالک بنایا کہ وہ اسے ہزار درہم اور ایک مہینہ تک غلام کے اس کی خدمت کرنے کا مالک بنائے اور خریدنے والا اس وقت خدمت کا مالک نہیں اور نہ ہی غلام کا مالک ہے۔ کیونکہ اسے بیع کے مکمل ہونے کے بعد ملکیت حاصل ہوگی تو (اس طرح) یہ سودا مال اور غلام کے خدمت کرنے پر واقع ہوا اور مشتری مال اور خدمت کے بدلے اسے خریدنے وقت اس غلام کا مالک ہی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ غلام کو کسی ایسی لونڈی کی خدمت کے لئے خریدے۔ جس کا وہ مالک نہیں ہوا تو یہ بیع فاسد ہوتی ہے۔ تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس کا وہ اس عقد سے پہلے مالک نہیں ہوا اس کے خدمت کرنے کی شرط پر بیع کا حکم بھی یہی ہو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس چیز کے سودے سے منع فرمایا۔ جو تمہارے پاس نہ ہو۔ تو جب قیمتیں صحیح اور فاسد میعاد کے ساتھ مشروط ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو اس طرح وہ اشیاء جن کی وہ قیمتیں ہیں وہ بھی شرائط فاسدہ اور صحیحہ کے ساتھ مشروط ہوں گی۔ پس اس

سے یہ ثابت ہوا کہ اگر سودا اس طرح واقع ہو کہ اس میں مجہول شرط رکھی جائے اس کے فساد سے بیع فاسد ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ تو اس طرح ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط باطل ہو جائے گی اور جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط ثابت ہوگی اس باب میں ان دو قولوں اور اس قول کے سوا کوئی اور قول نہیں کہ جب بیع میں ایسی شرط لگائی جائے جو اس سے نہیں تو وہ بیع باطل ہو جاتی ہے۔ پس دو قول باطل ہو گئے تو یہ تیسرا قول ثابت ہو گیا امام ابوحنیفہ امام ابو یوسف امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کے نزدیک اس حدیث کا وہ مفہوم نہیں جو اس حدیث سے استدلال کرنے والوں نے اپنایا ہے اور ان مذکورہ بالا صحابہ کرام کے علاوہ کوئی ایسا صحابی ہمارے علم میں نہیں ہے جس نے اس سلسلہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور ان کے متبعین جن کا ان روایات میں ذکر ہوا کہ انہوں نے ان کے خلاف مذہب اختیار کیا ہو۔ فلہٰذا اس بات کو اصل اور صحابہ کرام کا اجماع قرار دیا جائے اور اس کی مخالفت نہ کی جائے۔

روایات کے طریقہ سے اس باب کا بیان یہی ہے۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس اصل پر سب کا اتفاق ہے کہ فروخت کی جانے والی اشیاء میں صحیح شرائط رکھی جاتی ہیں مثلاً بائع یا مشتری کو ایک معلوم وقت تک خیار حاصل ہوتا ہے اس شرط پر بیع جائز ہوتی ہے اسی طرح قیمت کی ادائیگی کے لئے ایک وقت مقرر کیا جاتا ہے اور یہ خریدنے والے کی طرف سے شرط ہوتی ہے اور یہ لازم ہو جاتی ہے جبکہ معلوم ہو اور ان کے ساتھ بیع مشروط ہو جاتی ہے اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر یہ میعاد فاسد ہو تو اس سے بیع بھی فاسد ہو جاتی ہے اور وہ ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس کی نفی ہوتی ہے جبکہ اس کو عقد میں ذکر کیا جائے۔

تو جب سودے کی صحت و فساد قیمت میں رکھی جانے والی ان شرائط سے مشروط ہے تو ان کے جائز ہونے سے سودا جائز ہوگا اور ان کے فساد سے بیع بھی فاسد ہوگی پھر جب غلام کی بیع اس شرط پر کی جائے کہ وہ ایک ماہ فروخت کرنے والے کی خدمت کرے گا تو بلاشبہ بائع نے خریدوالے کو اپنے غلام کا اس طرح مالک بنایا کہ وہ اسے ہزار درہم اور ایک مہینہ تک غلام کے اس کی خدمت کرنے کا مالک بنائے اور خریدنے والا اس وقت خدمت کا مالک نہیں اور نہ ہی غلام کا مالک ہے۔ کیونکہ اسے بیع کے مکمل ہونے کے بعد ملکیت حاصل ہوگی تو (اس طرح) یہ سودا مال اور غلام کے خدمت کرنے پر واقع ہوا اور مشتری مال اور خدمت کے بدلے اسے خریدنے وقت اس غلام کا مالک ہی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ غلام کو کسی ایسی لونڈی کی خدمت کے لئے خریدے۔ جس کا وہ مالک نہیں ہوا تو یہ بیع فاسد ہوتی ہے۔

تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جس کا وہ اس عقد سے پہلے مالک نہیں ہوا اس کی خدمت کرنے کی شرط پر بیع کا حکم بھی یہی ہو کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس چیز کے سودے سے منع فرمایا۔ جو تمہارے پاس نہ ہو۔

تو جب قیمتیں صحیح اور فاسد میعاد کے ساتھ مشروط ہو جاتی ہیں جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے تو اس طرح وہ اشیاء جن کی وہ قیمتیں ہیں وہ بھی شرائط فاسدہ اور صحیحہ کے ساتھ مشروط ہوں گی۔

حاصل کلام: پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ اگر سودا اس طرح واقع ہو کہ اس میں مجہول شرط رکھی جائے اس کے فساد سے بیع فاسد ہوگی جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ تو اس طرح ان لوگوں کے قول کی نفی ہوگئی جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط باطل ہو جائے گی اور جو کہتے ہیں کہ بیع جائز اور شرط ثابت ہوگی اس باب میں ان دو قولوں اور اس قول کے سوا کوئی اور قول نہیں کہ جب بیع میں ایسی شرط لگائی جائے جو اس سے نہیں تو وہ بیع باطل ہو جاتی ہے۔

پس دو قول باطل ہو گئے تو یہ تیسرا قول ثابت ہو گیا امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

نوٹ: امام طحاوی رحمہ اللہ نے شرط فاسد سے بیع کے باطل ہونے کو ترجیح دی اور دلائل ونظر سے ثابت کیا۔

بَابُ بَيْعِ أَرْضِ مَكَّةَ وَإِجَارَتِهَا

مکہ کی زمین کو بیچنا اور کرائے پر دینا

خلاصۃ المرام: اس میں علماء کی دو رائے ہیں

نمبر①: ایک فریق کا قول یہ ہے کہ مکہ کے مکانات کی بیع وشراء اور اجارہ درست نہیں کیونکہ وہ زور سے فتح ہوا اس قول کو امام ابو حنیفہ، مالک، محمد، مجاہد، ثوری، عطاء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔ (التعلیق ج ۳ ص ۲۶۸ والعینی ج ۴ ص ۵۹۰)

نمبر②: امام شافعی واحمد، ابو یوسف، طاوس رحمہم اللہ کے ہاں مکہ کے مکانات واراضی کی بیع وشراء جائز ہے کیونکہ وہ صلحاً فتح ہوا۔

۵۵۳۸: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَحِلُّ بَيْعُ بُيُوْتِ مَكَّةَ وَلَا إِجَارَتُهَا .

۵۵۳۸: مجاہد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے گھروں کی خرید وفروخت اور ان کو کرایہ پر دینا درست نہیں ہے۔

۵۵۳۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ بِفَتْحٍ وَسُكُوْنِ الْمُعْجَمَةِ ، قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ ، وَرِبَاعُ مَكَّةَ تُدْعَى السَّوَائِبَ مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ ، وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ .

۵۵۳۹: علقمہ بن نضلہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کی وفات ہوگئی اور مکہ کی جگہوں کو سوائب کہا جاتا رہا جو ضرورت مند ہوتا وہ رہائش اختیار کرتا جو ضرورت مند نہ ہوتا وہ دوسرے کو ٹھہراتا۔

تخریج: ابن ماجہ فی المناسب باب ۱۰۲۔

اللغات: رباع جمع ربعہ۔ گھر، مسکن۔ السوائب جمع سائبہ۔ جانور کو آزاد چھوڑنا کہ جہاں چاہیں آئیں جائیں۔

۵۵۴۰: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ : كَانَتْ الدُّوْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ ، مَا تُبَاعُ ، وَلَا تُكْرَى ، وَلَا تُدْعَى إِلَّا السَّوَائِبَ ، مَنْ احْتَاجَ سَكَنَ ، وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ بَيْعُ أَرْضِ مَكَّةَ وَلَا إِجَارَتُهَا .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدٌ ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءٍ وَمُجَاهِدٍ .

۵۵۴۰: عثمان بن ابی سلیمان نے علقمہ بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر، عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں مکہ کے مکانات کو نہ فروخت کیا جاتا اور نہ کرایہ پر دیا جاتا۔ ان کو سوائب کہا جاتا تھا جو ضرورت مند ہوتا رہائش اختیار کرتا جس کو ضرورت نہ ہوتی وہ دوسرے کو ٹھہراتا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ مکہ کی زمین کو فروخت کرنا اور کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کا قول ہے اور عطاء و مجاہد کا قول بھی یہی ہے۔

۵۵۴۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا قُرَّةُ بْنُ حَبِيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أُجُوْرَ بُيُوْتِ مَكَّةَ .

۵۵۴۱: عوام بن حوشب نے عطاء بن ابی رباح کے متعلق نقل کیا کہ وہ مکہ کے مکانات کو کرایہ پر دینا مکروہ قرار دیتے تھے۔

۵۵۴۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ قَالَ :مَكَّةُ مُبَاحٌ ، لَا يَحِلُّ بَيْعُ رِبَاعِهَا ، وَلَا إِجَارَةُ بُيُوْتِهَا .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ أَرْضِهَا وَإِجَارَتِهَا ، وَجَعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ كَسَائِرِ الْبُلْدَانِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْقَوْلِ ، أَبُوْ يُوْسُفَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۵۵۴۲: ابراہیم بن مہاجر نے مجاہد سے نقل کیا کہ وہ فرماتے مکہ مباح ہے اس کی زمین فروخت کرنا اور مکان کرایہ

پر دینا جائز نہیں۔ دوسروں نے کہا مکہ کی زمین کو فروخت کرنا اور کرایہ پر دینا جائز ہے جیسا کہ دوسرے شہروں کا حکم ہے یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔ ان کی دلیل یہ ہے۔

۵۵۴۳: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَتَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ ؟ .فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُوْرٍ ؟ . وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ ، هُوَ وَطَالِبٌ ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ ، وَلَا عَلِيٌّ ، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ ، وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ ، كَافِرَيْنِ .وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ .

۵۵۴۳: عمرو بن عثمان نے اسامہ بن زیدؓ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ مکہ میں اپنے گھر تشریف لے جائیں گے تو آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی رہائش اور مکان چھوڑا ہے۔ عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث بنے جبکہ حضرت جعفر اور علی ؓ وارث نہیں ہوئے کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل و طالب کافر تھے (بعد میں عقیل اسلام لائے) اسی لئے حضرت عمر ؓ فرماتے مؤمن کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب ٤٤' مسلم فی الحج ٤٣٩' ابن ماجه فی الفرائض باب٦۔

۵۵۴۴: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ أَنَّ أَرْضَ مَكَّةَ تُمْلَكُ ، وَتُوْرَثُ، لِأَنَّهٗ قَدْ ذَكَرَ فِيْهَا مِيْرَاثَ عَقِيْلٍ وَطَالِبٍ ، لَمَّا تَرَكَهُ أَبُوْ طَالِبٍ فِيْهَا مِنْ رِبَاعٍ وَدُوْرٍ ، فَهٰذَا خِلَافُ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .وَلَمَّا اخْتَلَفَا ، أُحْتِيْجَ إِلَى النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ ، قَوْلًا صَحِيْحًا .وَلَوْ صَارَ إِلٰى طَرِيْقِ اخْتِيَارِ الْأَسَانِيْدِ ، وَصَرَفَ الْقَوْلَ إِلٰى ذٰلِكَ ، لَكَانَ حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَصَحَّهُمَا إِسْنَادًا .وَلٰكِنَّا نَحْتَاجُ إِلٰى كَشْفِ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ، الَّذِيْ كُلُّ النَّاسِ فِيْهِ سَوَاءٌ، لَايَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَبْنِيَ فِيْهِ بِنَاءً ، وَلَا يَحْتَجِرَ مِنْهُ مَوْضِعًا ، وَكَذٰلِكَ حُكْمُ جَمِيْعِ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ لَا يَقَعُ لِأَحَدٍ فِيْهَا مِلْكٌ ، وَجَمِيْعُ النَّاسِ فِيْهَا سَوَاءٌ .أَلَا تَرَى أَنَّ عَرَفَةَ لَوْ أَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يَبْنِيَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يَقِفُ فِيْهِ النَّاسُ فِيْهَا بِنَاءً لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهٗ.وَكَذٰلِكَ مِنًى لَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْنِيَ فِيْهَا دَارًا ، كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مَمْنُوْعًا ، وَكَذٰلِكَ جَاءَ الْأَثَرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۵۴۴: بحر بن نصر نے ابن وہب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ

فرماتے ہیں: اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ مکہ کی زمین کا مالک بنا جا سکتا ہے اور وراثت میں مل سکتی ہے کیونکہ اس میں عقیل وطالب کی وراثت کا اس جائداد کے متعلق تذکرہ ہے جو ابوطالب نے مرتے وقت چھوڑی اس میں زمین اور مکانات تھے یہ پہلی روایت کے مخالف ہے۔ جب اختلاف ہوا تو اب اس پر غور کی ضرورت ہے تاکہ صحیح ترین قول سامنے آ جائے۔ اگر سند کو دیکھا جائے تو علی بن حسین والی روایت سند کے اعتبار سے مضبوط ہے۔ سوچ بچار سے معلوم ہوا کہ مسجد حرام جس میں تمام لوگ برابر ہیں اس میں تعمیر کی کسی کو اجازت نہیں اور نہ ہی اس کے کسی حصے کو ممنوع قرار دینے کی اجازت ہے یہی حکم ان تمام مقامات کا ہے جن میں کسی کی ملکیت نہیں ہوتی اور ان میں تمام لوگ برابر ہوتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ میدان عرفات میں تمام لوگ وقوف کرتے ہیں کوئی شخص عمارت بنانا چاہے تو اس کو جائز نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص منیٰ میں عمارت بنانا چاہے تو اس کو روکا جائے گا جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایات وارد ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ مکہ کی زمین کا مالک بنا جا سکتا ہے اور وراثت میں مل سکتی ہے کیونکہ اس میں عقیل وطالب کی وراثت کا اس جائداد کے متعلق تذکرہ ہے جو ابوطالب نے مرتے وقت چھوڑی اس میں زمین اور مکانات تھے یہ پہلی روایت کے مخالف ہے۔

محاکمہ:

جب اختلاف ہوا تو اب اس پر غور کی ضرورت ہے تاکہ صحیح ترین قول سامنے آ جائے۔

نمبر ①: اگر سند کو دیکھا جائے تو علی بن حسین والی روایت سند کے اعتبار سے مضبوط ہے۔

نمبر ②: سوچ بچار سے معلوم ہوا کہ مسجد حرام جس میں تمام لوگ برابر ہیں اس میں تعمیر کی کسی کو اجازت نہیں اور نہ ہی اس کے کسی حصے کو ممنوع قرار دینے کی اجازت ہے یہی حکم ان تمام مقامات کا ہے جن میں کسی کی ملکیت نہیں ہوتی اور ان میں تمام لوگ برابر ہوتے ہیں۔

ذرا غور کریں کہ میدان عرفات میں تمام لوگ وقوف کرتے ہیں کوئی شخص عمارت بنانا چاہے تو اس کو جائز نہیں اسی طرح اگر کوئی شخص منیٰ میں عمارت بنانا چاہے تو اس کو روکا جائے گا جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایات وارد ہیں۔

روایت عائشہ رضی اللہ عنہا:

۵۵۴۵: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مَرْوَانَ الضَّرِيْرُ الْكُوْفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :قُلْتُ ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلَا نَتَّخِذُ لَكَ بِ مِنًى شَيْئًا تَسْتَظِلُّ بِهٖ ؟ .فَقَالَ :يَا عَائِشَةُ ، اِنَّهَا مُنَاخٌ لِمَنْ سَبَقَ . اَفَلَا تَرٰى اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْذَنْ لَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْا لَهُ فِيْهَا شَيْئًا يَسْتَظِلُّ بِهِ ، لِأَنَّهَا مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ ، وَلِأَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ فِيْهَا سَوَاءٌ .

۵۵۴۵: یوسف بن ماھک نے اپنی والدہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم منیٰ میں آپ کے لئے کوئی چیز نہ بنا دیں جس سے آپ سایہ حاصل کریں آپ نے فرمایا اے عائشہ! وہ ان لوگوں کے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے جو پہلے پہنچ جائیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت مرحمت نہیں فرمائی کہ اس میں خیمہ بھی لگاسکیں کیونکہ وہ پہلے پہنچنے والے کے لئے اونٹ بٹھانے کی جگہ ہے۔ جہاں وہ بٹھالے اور تمام لوگوں کا حق اس میں برابر ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك ص۸۹' ترمذی فی الحج باب۵۱' ابن ماجه فی المناسك باب۵۲' دارمی فی المناسك باب۸۷' مسند احمد ۱۸۷/۶۔

اللغات: المناخ۔ اونٹوں کا باڑہ۔

۵۵۴۶: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ .ح

۵۵۴۶: حسین بن صر نے فریابی سے روایت کی ہے۔

۵۵۴۷: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَا :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ ، عَنْ أُمِّهِ ، وَكَانَتْ تَخْدُمُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَحَدَّثَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ ، مِثْلَهُ .قَالَ :وَسَأَلْتُ أُمِّي مَكَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَمَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُعْطِيَهَا إِيَّاهُ .فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ : لَا أُحِلُّ لَكَ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ أَنْ يَسْتَحِلَّ هٰذَا الْمَكَانَ تَعْنِي مِنًى . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا حُكْمُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي النَّاسُ فِيْهَا سَوَاءٌ ، وَلَا مِلْكَ لِأَحَدٍ عَلَيْهَا ، وَرَأَيْنَا مَكَّةَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ ، قَدْ أُجِيْزَ الْبِنَاءُ فِيْهَا .رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَوْمَ دَخَلَهَا : مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِيْ سُفْيَانَ ، فَهُوَ آمِنٌ ، وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهُ، فَهُوَ آمِنٌ .

۵۵۴۷: یوسف بن ماھک نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتی تھیں انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یوسف کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے سوال کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مکان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ مجھے دے دیں تو میری والدہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ جگہ میں نہ تیرے لئے جائز سمجھتی ہوں اور نہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے لئے (مراد منیٰ میں خیمہ والی جگہ) امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ حکم ان تمام مقامات کا ہے جو تمام لوگوں کے لئے برابر ہیں کہ ان پر کسی کا ملکیت والا حق نہیں مگر مکہ مکرمہ کا حکم اس کے خلاف ہے اس میں عمارات کی تعمیر درست ہے جناب رسول

اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہوا اس کو امن ہے اور جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اس کو امن ہے۔

تخریج : مسلم فی الجهاد ٨٦' ابو داؤد فی الامارہ باب٢٥۔

۵۵۴۸: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا كَانَتْ مَكَّةُ مِمَّا تُغْلَقُ عَلَيْهِ الْاَبْوَابُ ، وَمِمَّا تُبْنٰى فِيْهَا الْمَنَازِلُ ، كَانَتْ صِفَتُهَا ، صِفَةَ الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ يَجْرِيْ عَلَيْهَا الْاَمْلَاكُ ، وَيَقَعُ فِيْهَا الْمَوَارِيْثُ .فَإِنْ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءَ إِلْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ . قِيْلَ لَهٗ :قَدْ رُوِیَ فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذَا عَنِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ،

۵۵۴۸: عبداللہ بن رباح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت کی ہے (جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے) جب کہ مکہ مکرمہ کا یہ حال ہے کہ وہاں دروازے بند کئے جاتے ہیں اور یہ ان مقامات سے ہے جہاں عمارات بنائی جاتی ہیں تو اس کا حال ان مقامات کی طرح ہوگا جن پر ملک جاری ہوتی ہے اور وراثت نافذ ہوتی ہے۔ اگر کوئی دلیل پیش کرے کہ اگر کوئی آیت: ﴿اَلْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ﴾ (الحج ٢٥) کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس کے معاملے میں برابر ہے تو دعویٰ ملک کیونکر درست ہوا۔

تخریج : مسند احمد ٢٩٢/٢' ابو داؤد فی الامارة باب٢٥۔

الجواب متقدمین کی تفسیر کی روشنی میں:

۵۵۴۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَوَاءٌ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَقَالَ :خَلْقُ اللّٰهِ فِيْهِ سَوَاءٌ .

۵۵۴۹: حضرت سعید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہاں کے باشندے اور باہر کے لوگ برابر ہیں سے مراد یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق برابر ہے۔

۵۵۵۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ قَالَ :أَرَدْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ ، فَسَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَنَا بِمَكَّةَ فَقَالَ :أَنْتَ عَاكِفٌ ، ثُمَّ قَرَأَ سَوَاءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ .

۵۵۵۰: سفیان نے ابو حصین سے روایت کی کہ میں نے اعتکاف کا ارادہ کیا تو میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے

پوچھا اس وقت میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ انہوں نے فرمایا۔تو مکہ کا رہنے والا ہے پھر یہ آیت تلاوت کی "سواء العاکف فیه والباد" (الحج ۲۵)

۵۵۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَوَاءَ نِالْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ قَالَ :اَلنَّاسُ فِي الْبَيْتِ سَوَاءٌ ، لَيْسَ أَحَدٌ أَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهُ إِنَّمَا قَصَدَ بِذٰلِكَ إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ، لَا إِلَى سَائِرِ مَكَّةَ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

۵۵۵۱: عبدالملک نے عطاء سے روایت کی کہ "سواء العاکف فیه والباد" کہ لوگ بیت اللہ میں برابر ہیں کوئی ایک دوسرے سے زیادہ حق نہیں رکھتا۔اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس سے مسجد حرام یا بیت اللہ مراد ہے کہ عبادت کے لحاظ سے اس میں سب کا حق برابر ہے تمام مکہ مراد نہیں یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے یہاں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے قول کو ترجیح دے کر اس کو دلائل سے ثابت کیا ہے ان کا اپنا رجحان اسی کی طرف ہے مکہ کی اراضی کو فروخت کرنا اور کرایہ پر دینا سب درست ہے۔واللہ اعلم

بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

کتے کی قیمت کا حکم

خلاصۃ المرام: یہاں دو قول منقول ہیں:

نمبر ①: کتے کی قیمت مہر بغی کی طرح حرام ہے اس قول کو امام شافعی احمد اوزاعی رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: جن کتوں سے فائدہ اٹھانا جائز ہے ان کی قیمت بھی حلال و جائز ہے۔اس قول کو امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد اور ابراہیم نخعی اور عطاء رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔(کذا ذکرہ العینی ج ۵/۴۳۸ والبذل ج ۴/۲۸۵)

۵۵۵۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ .

۵۵۵۲: ابوبکر بن عبدالرحمن نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی اجرت اور کاہن کے ہدیہ سے منع فرمایا۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب۲۵' ۱۱۳' والاجاره باب ۲۰' الطلاق باب ۵۱' والطب باب۴٦' مسلم فی المساقات ۴۰' ابو داؤد فی البیوع باب ۲٦' ترمذی فی البیوع باب۴٦' والطب باب۲۳' نسائی فی الصید باب۱۵' ابن ماجه فی التجارات

باب۹' دارمی فی البیوع باب ۳٤' مالك فی البیوع ٦٨' مسند احمد ۲۳٥/۱ '٤' ۱۱۸ /۱۱۹ ' ۱٤۰ /۱٤۱ ' ۳۰۸۔

اَللُّغَاتُ: البغی۔ زنا۔ حلوان۔ مٹھائی۔ عطیہ۔ کاھن۔ نجومی۔

۵۵۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۵۵۳: مالک نے زہری سے پھر انہوں نے اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۵۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ هُنَّ سُحْتٌ أَيْ حَرَامٌ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۵۵۵۴: ابوبکر نے ابی مسعود سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے فرمایا تین چیزیں حرام ہیں پھر اسی طرح روایت کی ہے۔

تخریج : ۵۵۵۲ کی تخریج پیش نظر ہو۔

۵۵۵۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ حَدَّثَهٗ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغْيِ خَبِيْثٌ ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ .

۵۵۵۵: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سینگی لگانے والے کی کمائی گندی ہے اور زنا کی اجرت خبیث ہے اور کتے کی قیمت خبیث ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ٤۱/ ٤۲' ابو داؤد فی البیوع باب۳۸' ترمذی فی البیوع باب٤٦' نسائی فی البیوع باب ۹۱' دارمی فی البیوع باب۷۸' مسند احمد ۳' ٤٦٤/ ٤٦٥۔

۵۵۵٦: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حُبَيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ .

۵۵۵٦: عاصم بن ضمرہ نے علی ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے کتے کی قیمت سے منع فرمایا۔

تخریج : روایت ۵۵۵۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۵۵۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ،

عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ .

۵۵۵۷: قیس بن حبتر نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ نے روایت کی ہے کہ کتے کی قیمت حرام ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۳۵۶۔

۵۵۵۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهٗ.

۵۵۵۸: عبیداللہ نے عبدالکریم سے پھر انہوں نے اپنے اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۵۹: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّجِيْبِيُّ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ .ح

۵۵۵۹: عبداللہ تجیبی نے عثمان بن صالح سے روایت کی ہے۔

۵۵۶۰: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهٗ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَإِنْ كَانَ ضَارِيًا .

۵۵۶۰: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت سے منع کیا اگرچہ وہ شکاری ہی کیوں نہ ہو۔

اَللُّغَاتُ: ضاری۔ شکاری کتا۔ شکار پر ابھارنا۔

۵۵۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ أَثْبَتَهٗ مَرَّةً وَمَرَّةً ، شَكَّ فِيْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ .

۵۵۶۱: اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر ؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔ اعمش نے کبھی ابوسفیان کا ذکر کیا اور کبھی براہ راست جابر سے نقل کر دی۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۶۲' ترمذی فی البیوع باب ۴۹' نسائی فی البیوع باب ۹۲' والصید باب ۱۶' ابن ماجہ فی التجارات باب ۱۹' مسند احمد ۳/۳۳۹' ۳۴۹۔

۵۵۶۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ، وَلَمْ يَشُكَّ.

۵۵۶۲: ابوسفیان نے جابر ؓ سے انہوں جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اعمش نے

شک سے بیان نہیں کی۔

۵۵۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۵۶۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۶۴: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ .أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ .

۵۵۶۴: علی بن رباح نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتے کی قیمت حلال نہیں۔

۵۵۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ.

۵۵۶۵: عطاء بن یسار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زانیہ کی اجرت سے منع فرمایا۔

تخریج : روایت ۵۵۵۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۵۶۶: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا رَبَاحٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ مِنَ السُّحْتِ .

۵۵۶۶: عطاء نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کتے کی قیمت حرام ہے۔

۵۵۶۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ .

۵۵۶۷: ابوحازم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے منع فرمایا ہے۔

۵۵۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ .ح

۵۵۶۸: ابوبکرہ نے ابوالولید سے روایت کی ہے۔

۵۵۶۹: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ ، أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۵۶۹: عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۷۰: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۵۷۰: عطاء نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ ، قَالَ :سَأَلْتُ جَابِرًا ، عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ ، فَقَالَ :زَجَرَ عَنْ ذٰلِكَ ، رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ :أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَحْرِيمِ أَثْمَانِ الْكِلَابِ كُلِّهَا ، وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ فَقَالُوا :لَا بَأْسَ بِأَثْمَانِ الْكِلَابِ كُلِّهَا ، الَّتِي يُنْتَفَعُ بِهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ ، عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُولَى ، فِيمَا احْتَجُّوا بِهِ عَلَيْهِمْ ، مِنَ الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَا ، أَنَّ الْكِلَابَ ، قَدْ كَانَ حُكْمُهَا أَنْ تُقْتَلَ كُلُّهَا ، وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ إِمْسَاكُ شَيْءٍ مِنْهَا ، فَلَمْ يَكُنْ بَيْعُهَا حِينَئِذٍ بِجَائِزٍ ، وَلَا ثَمَنُهَا بِحَلَالٍ .فَمِمَّا رُوِيَ فِي ذٰلِكَ ،

۵۵۷۱: ابوالزبیر نے بیان کیا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے متعلق دریافت کیا انہوں نے جواب دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے جھڑکا ہے یعنی روکا ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے کلاب کی قیمت کو حرام قرار دیا اور ان کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔دوسروں نے کہا تمام اقسام کے کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔فریق اوّل کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ شروع میں تمام کتوں کے قتل کا حکم تھا اور کسی کتے کو بھی رکھنے کی اجازت نہ تھی اور اس وقت ان کی خرید وفروخت اور اجرت حرام تھی یہ روایات اس کی شاہد ہیں۔(گزشتہ روایات کا تعلق اس زمانے سے ہے)

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے کلاب کی قیمت کو حرام قرار دیا اور ان کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: تمام اقسام کے کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں جن کتوں سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔

فریق اوّل کے مؤقف کا جواب: شروع میں تمام کتوں کے قتل کا حکم تھا اور کسی کتے کو بھی رکھنے کی اجازت نہ تھی اور اس وقت ان کی خرید وفروخت اور اجرت حرام تھی یہ روایات اس کی شاہد ہیں۔(گزشتہ روایات کا تعلق اس زمانے سے ہے)

قتل کلاب کی روایات:

۵۵۷۲: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ كُلِّهَا ، فَأَرْسَلَ فِيْ أَقْطَارِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُقْتَلَ .

۵۵۷۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام کتوں کے قتل کا حکم جاری فرمایا اور مدینہ کی اطراف میں آدمی بھیج کر قتل کا حکم دیا۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۴۷۔

۵۵۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَافِعًا صَوْتَهُ ، يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ .

۵۵۷۳: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے فرماتے سنا کہ کتوں کو قتل کر دیا جائے۔

۵۵۷۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ .

۵۵۷۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

۵۵۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ بِنْتِ أَبِيْ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ الْعَنَزَةَ إِلَى أَبِيْ رَافِعٍ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْتُلَ كِلَابَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهَا ، حَتّٰى أَفْضَى بِهِ الْقَتْلُ إِلَى كَلْبٍ لِعَجُوْزٍ ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِ .

۵۵۷۵: ابن بنت ابی رافع نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کو نیزہ عنایت فرمایا اور مدینہ کے تمام کتوں کو قتل کا حکم فرمایا یہاں تک کہ وہ بڑھیا کے کتے تک پہنچے تو آپ نے اس کو بھی قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۹/۶۔

اللغات : العنزہ۔ برچھا۔

۵۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ . ح

۵۵۷۶: ابوبکرہ نے ابوعامر عقدی سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۵۷۷: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَا :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلَاءَ ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ : أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِقَتْلِ الْكِلَابِ .فَخَرَجْتُ أَقْتُلُهَا ، لَا أَرَىٰ كَلْبًا إِلَّا قَتَلْتُهُ ، حَتّٰى أَتَيْتُ مَوْضِعَ كَذَا ، وَسَمَّاهُ، فَإِذَا فِيْهِ كَلْبٌ يَدُوْرُ بِبَيْتٍ ، فَذَهَبْتُ لِأَقْتُلَهُ .فَنَادَانِيْ إِنْسَانٌ مِنْ جَوْفِ الْبَيْتِ :يَا عَبْدَ اللّٰهِ، مَا تُرِيْدُ أَنْ تَصْنَعَ ؟ قُلْتُ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَقْتُلَ هٰذَا الْكَلْبَ .قَالَتْ :إِنِّيْ امْرَأَةٌ بِدَارٍ مَضْيَعَةٍ وَإِنَّ هٰذَا الْكَلْبَ يَطْرُدُ عَنِّيْ السِّبَاعَ ، وَيُؤْذِنُنِيْ بِالْجَائِي ، فَائْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاذْكُرْ لَهُ ذٰلِكَ .فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَأَمَرَنِيْ بِقَتْلِهِ .

۵۵۷۷: سالم بن عبداللہ نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔ تو میں ان کو قتل کرنے نکلا۔ جس کتے پر نظر پڑتی اس کو میں قتل کر دیتا یہاں تک کہ میں فلاں جگہ پہنچا انہوں نے جگہ کا نام لیا اس میں ایک کتا پایا جو ایک گھر کے گرد گھوم رہا تھا پس میں اس کو قتل کرنے لگا تو گھر کے اندر سے مجھے ایک انسانی آواز سنائی دی۔ اے اللہ کے بندے! تم کیا کرنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا میں اس کتے کو مارنا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگی میں ایک ہلاکت والے گھر میں رہتی ہوں یہ کتا درندوں اور ایذاء دینے والی اشیاء سے حفاظت کرتا ہے۔ (میں نے اس کو چھوڑ دیا) اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مجھے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۳۹۱/۶۔

اللغات :المضیعۃ۔ ضائع ہونے کی جگہ۔ جوف۔ اندر۔ یطرد۔ دفاع کرنا۔

۵۵۷۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا ، فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيْمٍ .

۵۵۷۸: حسن نے عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک مستقل مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کا حکم جاری کرتا۔ پس تم خالص سیاہ کتے کو قتل کر دو۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب۲۱' ترمذی فی الصید باب۱۶/۱۷' نسائی فی الصید باب۱۰' ابن ماجه فی الصید

باب۲' مسند احمد ٥٤١٥ '٨٥/٤۔

اللّغاتُ :اسود بھیم۔ نہایت سیاہ۔خالص سیاہ۔

۵۵۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، وَاعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا ، فَذَهَبَتِ السَّاعَةُ ، وَلَمْ يَأْتِهِ .فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِذَا بِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ الْبَيْتَ ؟ .قَالَ إِنَّ فِي الْبَيْتِ كَلْبًا ، وَإِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ ، وَلَا صُورَةٌ .فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْكَلْبِ فَأُخْرِجَ ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْكِلَابِ أَنْ تُقْتَلَ .

۵۵۷۹: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت آنے کا وعدہ کیا جس وقت آتے تھے وہ وقت گزر گیا اور وہ نہ آئے۔

پس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو جبرائیل علیہ السلام دروازے پر تھے آپ نے فرمایا تمہیں گھر میں آنے سے کون سی رکاوٹ تھی؟ انہوں نے کہا گھر میں کتا ہے اور ہم ایسے گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کو نکالنے کا حکم دیا وہ نکال دیا گیا پھر آپ نے قتل کلاب کا حکم جاری فرمایا۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب١٧/٧' والمغازی باب١٢' واللباس باب٨٩' والترمذی فی الادب باب٤٤' نسائی فی الطهارة باب٦٧' والصيد باب١١/٩' ابو داؤد فی الطهارة باب٨٩' ابن ماجه فی اللباس باب٤٤' دارمی فی الاستيذان باب٣٤' مسند احمد ٨٠/١' ١٠٤' ٣٩٠/٢' ٤' ٢٩/٢٨' ٢٠٣/٥' ٦' ١٤٣' ٣٣٠۔

۵۵۸۰: وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَمْسَكَ الْكَلْبَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَكَانَ هٰذَا حُكْمُ الْكِلَابِ أَنْ تُقْتَلَ ، وَلَا يَحِلُّ إِمْسَاكُهَا وَلَا الِانْتِفَاعُ بِهَا .فَمَا كَانَ الِانْتِفَاعُ بِهِ حَرَامًا وَإِمْسَاكُهُ حَرَامًا فَثَمَنُهُ حَرَامٌ .فَإِنْ كَانَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ كَانَ وَهٰذَا حُكْمُهَا ، فَإِنَّ ذٰلِكَ قَدْ نُسِخَ ، فَأُبِيحَ الِانْتِفَاعُ بِالْكِلَابِ .وَرُوِيَ فِي ذٰلِكَ.

۵۵۸۰: سائب بن یزید کہتے ہیں کہ سفیان بن زہیر رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کتا باندھ کر رکھا اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کتوں کے متعلق

قتل کا حکم ہوا ان کو رکھنا اور فائدہ اٹھانا درست نہ تھا جب تک انتفاع حرام تھا اس وقت تک رکھنا اور قیمت بھی حرام تھی اگر نہی کی وہ روایات ہیں تو یہ حکم بھی موجود ہے۔ اگر یہ منسوخ ہے۔ تو انتفاع بھی مباح ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲' ۴۷۳/۴۲۸۔

انتفاعِ کلب کی اباحت:

۵۵۸۱: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ : سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا بِالصَّيْدِ ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ ، فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ .

۵۵۸۱: سالم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا پالا سوائے شکاری کتے کے یا چوپایوں کے حفاظتی کتے کے اس کے اجر میں سے دو قیراط ہر روز کم ہوتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۶' مسلم فی المساقاۃ ۵۱' ۶۰' ترمذی فی الصید باب۱۷' نسائی فی الصید ۱۲/۱۳' دارمی فی الصید باب۲' مالک فی الاستیذان ۱۳' مسند احمد ۲' ۸/۴' ۵۵/۶۰' ۱۰۱' ۱۱۳۔

۵۵۸۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ .

۵۵۸۲: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جس نے شکاری یا کھیتی کے کتے کے علاوہ کتا پالا۔ ہر روز اس کے عمل سے دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

تخریج : ۵۵۸۱ کو ملاحظہ کریں۔

۵۵۸۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۵۸۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۸۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۵۸۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۸۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ أُسَامَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ،

عَنْ نَافِعٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قِيْرَاطٌ .

۵۵۸۵: عبداللہ بن عبیداللہ نے نافع سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی البتہ انہوں نے قیراطان کی بجائے قیراط فرمایا ہے۔

۵۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۵۵۸۶: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۸۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ ، أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ .

۵۵۸۷: عمرو بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار اور کھیتی کے کتے کے علاوہ تمام کتوں کے قتل کا حکم فرمایا۔

۵۵۸۸: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ، رَافِعًا صَوْتَهُ ، يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ، وَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ .

۵۵۸۸: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے فرماتے سنا کہ کتوں کو قتل کر دو۔ شکار اور کھیتی کے کتوں کے علاوہ تمام کتے قتل کر دیئے جاتے تھے۔

۵۵۸۹ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَحَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا ، لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ ، وَلَا مَاشِيَةٍ ، وَلَا أَرْضٍ ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ قِيْرَاطَانِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ .

۵۵۸۹: سعید بن المسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چوپائے شکار اور کھیتی کی ضرورت کے علاوہ کتا پالا اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۳' بدء الخلق ۱۷' مسلم فی المساقاۃ ۵۰ / ۵۱' ۵۲ / ۵۳' ترمذی فی الصید باب۱۷' نسائی فی الصلاۃ ۱۲ / ۱۳' ابن ماجہ فی الصید باب۲' دارمی فی الصید باب۲' فی الاستیذان ۱۲ / ۱۳' مسند احمد ۲ / ۴' ۳ / ۲۱۹۔

۵۵۹۰:وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا ، غَيْرَ كَلْبِ زَرْعٍ وَلَا صَيْدٍ ، نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ .

۵۵۹۰: ابوالحکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا کہ آپ نے فرمایا جس نے کھیتی' شکار کے علاوہ کتا پالا تو اس کے عمل سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

تخریج : نسائی فی الصید باب۲۶' مسلم فی المساقاۃ ۵٦/٤٦' ترمذی فی الصید باب۱۷' ابو داؤد فی الاضاحی باب۲۱' ابن ماجه فی الصید باب۱' مسند احمد ۲' ۷۹/۲۷۔

۵۵۹۱:حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا مُوْسٰى، عَنْ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ .

۵۵۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے البتہ انہوں نے شکار اور چوپایوں کے کتے کو مستثنیٰ کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب٦' نسائی فی الصید باب۱۳' مالك فی الستیذان ۱۳' مسنداحمد ۴۷/۲۔

۵۵۹۲:حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ بُجَيْرِ بْنِ أَبِيْ بُجَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْكِلَابَ فَقَالَ : مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ قَنَصٍ أَوْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ .

۵۵۹۲: بجیر بن ابی بجیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کا تذکرہ کیا پھر فرمایا جس نے شکار اور چوپایوں کے کتوں کے علاوہ کتا پالا اس کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۳۷/۲۔

۵۵۹۳:حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَغَيْرِهٖ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكِلَابِ، وَقَالَ لَا يَتَّخِذِ -الْكِلَابَ إِلَّا صَيَّادٌ ، أَوْ خَائِفٌ ، أَوْ صَاحِبُ غَنَمٍ .

۵۵۹۳: ابوسلمہ وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے پالنے سے منع فرمایا اور فرمایا شکار کے لئے یا خطرے والا یا بکریوں والا کتا پال سکتا ہے۔

۵۵۹۴: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا ، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ .

۵۵۹۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کھیتی یا چوپایوں کے علاوہ کتا پالا تو اس کے اجر سے ہر روز ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب۱۷، مسلم فی المساقاة ۵۳، نسائی فی الصید باب ۱۰، ابن ماجه فی الصید باب۲، مسند احمد ۴۲۵/۲۔

۵۵۹۵: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا ، أَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِلَابِ شَيْئًا ؟ قَالَ :أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ ، ثُمَّ أَذِنَ لِطَوَائِفَ .

۵۵۹۵: ابوالزبیر نے بتلایا کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے متعلق کچھ فرمایا ہے؟ کہنے لگے ان کے قتل کا حکم دیا پھر بعض خانہ بدوشوں کو اجازت دے دی۔

۵۵۹۶: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ بِمُعْجَمَةٍ وَفَاءٍ مُشَدَّدَةٍ قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ، ثُمَّ قَالَ مَا لِيْ وَلِلْكِلَابِ ؟ ثُمَّ رَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ ، وَفِيْ كَلْبٍ آخَرَ ، نَسِيَهُ سَعِيْدٌ .

۵۵۹۶: مطرف نے عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا پھر فرمایا میرا کتوں سے کیا واسطہ؟ پھر آپ نے شکاری کتے کی اجازت دی اور ایک دوسرے کتے کی جس کو سعید بھول گئے۔

تخریج : ابن ماجه فی الصید باب ۱، دارمی فی الصید باب ۲، مسند احمد ۵۶/۵۔

۵۵۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَصِيْفَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا ، لَا يُغْنِيْ عَنْهُ فِيْ ضَرْعٍ ، وَلَا زَرْعٍ ،

نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ .قَالَ :فَقَالَ السَّائِبُ لِسُفْيَانَ :أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :إِيْ وَرَبِّ الْقِبْلَةِ .

۵۵۹۷: سائب بن یزید کہتے ہیں کہ سفیان بن ابی زہیر شنائی رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جس نے کتا پالا اس کو دودھ والا جانور اور کھیتی کام نہ دے گی اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ سائب نے سفیان سے پوچھا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تو انہوں نے فرمایا۔ جی ہاں۔ مجھے رب کعبہ کی قسم میں نے سنا ہے۔

۵۵۹۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَصِيْفَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۵۹۸: مالک نے یزید بن خصیفہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۵۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَصِيْفَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. :غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ السَّائِبِ لِسُفْيَانَ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ ، فَلَمَّا ثَبَتَتِ الْإِبَاحَةُ بَعْدَ النَّهْيِ ، وَأَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ مَا أَبَاحَ بِقَوْلِهٖ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ اعْتَبَرْنَا حُكْمَ مَا يُنْتَفَعُ بِهٖ ، هَلْ يَجُوْزُ بَيْعُهٗ، وَيَحِلُّ ثَمَنُهٗ أَمْ لَا ؟ فَرَأَيْنَا الْحِمَارَ الْأَهْلِيَّ قَدْ نُهِيَ عَنْ أَكْلِهٖ ، وَأُبِيْحَ كَسْبُهٗ وَالْاِنْتِفَاعُ بِهٖ ، فَكَانَ بَيْعُهٗ، إِذْ كَانَ هٰذَا حُكْمُهٗ، حَلَالًا ، وَثَمَنُهٗ حَلَالٌ .وَكَانَ يَجِيْءُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، الْكِلَابُ ، لَمَّا أُبِيْحَ الْاِنْتِفَاعُ بِهَا ، حَلَّ بَيْعُهَا وَأَكْلُ ثَمَنِهَا .وَيَكُوْنُ مَا رُوِيَ فِيْ حُرْمَةِ أَثْمَانِهَا كَانَ وَقْتَ حُرْمَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا ، وَمَا رُوِيَ فِيْ إِبَاحَةِ الْاِنْتِفَاعِ بِهَا ، دَلِيْلٌ عَلٰى حِلِّ أَثْمَانِهَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۵۹۹: مالک نے یزید بن خصیفہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ سائب کا یہ قول مذکور نہیں۔ أسمعت هذا من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم؟ طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ممانعت کے بعد جب اباحت کا ثبوت ان آثار سے مل گیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں اباحت اتار دی: ﴿وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ﴾ (المائدہ:۴) اب جس سے نفع اٹھایا جا سکے اس کے حکم کا اعتبار کیا۔ اب اس کے فروخت کا جواز اور اجرت کو حلال مانیں گے یا نہیں۔ اس کی فروخت کے جواز اور ثمن کے درست ہونے کے سلسلہ میں دیکھنا ہے چنانچہ پالتو گدھے کو دیکھیں کہ اس کے گوشت کا کھانا ممنوع ہے البتہ اس سے فائدہ اٹھانا اور کمائی میں معاونت لینا

درست ہے پھر اس کی بیع کا حکم بھی یہی پایا جاتا ہے کہ وہ بھی حلال ہے اور اس کی اجرت بھی حلال ہے۔ تقاضا نظر یہی ہے کہ کتے کا بھی یہی حکم ہو کیونکہ اس سے انتفاع درست ہے اور اس کی فروخت اور قیمت کا کھانا جائز ہے اور وہ روایات جو اس کی ثمن کے حرام ہونے کے سلسلہ میں وارد ہیں وہ اس وقت سے متعلق ہیں جب انتفاع تھا اور جو انتفاع کے مباح ہونے کی روایت ہیں وہ اس کی ثمن کے حلال ہونے کا ثبوت ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ (ہم گزشتہ سطور میں روایات ذکر کر آئے مگر ان روایات میں اضافہ ہے اس لئے ان کو بھی ذکر کیا جا رہا ہے)۔

کیا ثمن کلب حلال ہے؟ نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اس کی فروخت کے جواز اور ثمن کے درست ہونے کے سلسلہ میں دیکھنا ہے چنانچہ پالتو گدھے کو دیکھیں کہ اس کے گوشت کا کھانا ممنوع ہے البتہ اس سے فائدہ اٹھانا اور کمائی میں معاونت لینا درست ہے پھر اس کی بیع کا حکم بھی یہی پایا جاتا ہے کہ وہ بھی حلال ہے اور اس کی اجرت بھی حلال ہے۔

تقاضا نظر یہی ہے کہ کتے کا بھی یہی حکم ہو کیونکہ اس سے انتفاع درست ہے اور اس کی فروخت اور قیمت کا کھانا جائز ہے اور وہ روایات جو اس کی ثمن کے حرام ہونے کے سلسلہ میں وارد ہیں وہ اس وقت سے متعلق ہیں جب انتفاع جائز تھا اور جو انتفاع کے مباح ہونے کی روایت ہیں وہ اس کی ثمن کے حلال ہونے کا ثبوت ہیں۔

جواز واباحت کی مزید تائید:

(ہم گزشتہ سطور میں روایات ذکر کر آئے مگر ان روایات میں اضافہ ہے اس لئے ان کو بھی ذکر کیا جا رہا ہے)۔

۵۶۰۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ سَلْمٰى أُمِّ رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ :جَاءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ .فَأَذِنَ لَهُ .فَأَبْطَأَ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ فَخَرَجَ .فَقَالَ قَدْ أَذِنَّا لَكَ قَالَ أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَلَا كَلْبٌ .فَنَظَرُوْا فَإِذَا فِيْ بَعْضِ بُيُوْتِهِمْ جِرْوٌ فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ لَا يَدَعَ كَلْبًا بِالْمَدِيْنَةِ إِلَّا قَتَلَهُ .فَإِذَا بِامْرَأَةٍ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَدِيْنَةِ لَهَا كَلْبٌ يَحْرُسُ غَنَمَهَا قَالَ :فَرَحِمْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِيْ فَقَتَلْتُهُ .فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .مَاذَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِيْ أَمَرْتَنَا بِقَتْلِهَا ؟ .قَالَ :فَنَزَلَتْ : يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ .

۵۶۰۰: سلمیٰ رضی اللہ عنہا ام رافع نے ابورافع سے روایت کی ہے۔ کہ جبرائیل علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور اجازت طلب کی جو دے دی گئی مگر انہوں نے اندر آنے میں دیر کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر مبارک لئے باہر تشریف لائے اور فرمایا ہم نے تمہیں اجازت دے دی جبرائیل بولے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جی ہاں۔ لیکن ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر اور کتا ہو۔ پس گھر والے لوگوں نے دیکھا کہ گھر کے ایک کونے میں کتے کا بچہ ہے پس آپ نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا مدینہ منورہ میں جس کتے کو پائیں قتل کر دیں اچانک وہ مدینہ کی ایک جانب میں پہنچے جہاں ایک عورت کے پاس ایک کتا پایا جو اس کی بکریوں کی حفاظت کرتا تھا۔ ابورافع کہتے ہیں مجھے اس پر رحم آیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور صورت حال ذکر کر دی تو آپ نے اس کے بھی مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ کی خدمت میں کچھ لوگ آ کر کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس مخلوق کے قتل کا حکم ملا ہے اس میں سے ہمارے لئے کیا جائز ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی یسئلونك ماذا احل لهم قل احل لكم الطيبات وما علمتم من الجوارح مكلبين" (المائدہ:٤)

۵۶۰۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُبَيْدَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ .عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ .عَنْ سَلْمَى أُمِّ رَافِعٍ .عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ : لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ .أَتَاهُ نَاسٌ فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .مَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّتِيْ أَمَرْتَ بِقَتْلِهَا ؟ فَنَزَلَتْ يَسْأَلُوْنَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا مِثْلُ مَا قَبْلَهُ .مِمَّا أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .بَعْدَ أَنْ أَمَرَ بِقَتْلِهَا .وَإِنْ كَانَ لَمْ يَذْكُرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .غَيْرَ مَا يُصَادُ بِهِ مِنْهَا .وَفِيْهِ زِيَادَةٌ عَلٰى مَا قَبْلَهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ .فِي الْإِبَاحَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا .لِأَنَّ فِيْهِ نُزُوْلَ هٰذِهِ الْآيَةِ .بَعْدَ تَحْرِيْمِ الْكِلَابِ .وَأَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أَعَادَتِ الْجَوَارِحَ الْمُكَلِّبِيْنَ إِلٰى أَنْ صَيَّرَتْهَا حَلَالًا .وَإِذَا صَارَتْ كَذٰلِكَ .كَانَتْ فِيْ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ هِيَ حَلَالٌ .فِيْ حِلِّ إِمْسَاكِهَا .وَإِبَاحَةِ أَثْمَانِهَا ، وَضَمَانِ مُتْلِفِيْهَا ، مَا أَتْلَفُوْا مِنْهَا كَغَيْرِهَا .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۶۰۱: سلمیٰ ام رافع نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس مخلوق میں سے جس کے قتل کا حکم ہوا ہمارے لئے کیا حلال ہے؟ تو یہ آیت اتری۔ "یسئلونك ماذا احل لهم الايه" (المائدہ۔۴) اس روایت میں بھی ماقبل کی طرح اس چیز کی اباحت ہے جس کے قتل کا پہلے حکم فرمایا۔ اگرچہ اس روایت میں شکاری کتے کے علاوہ دوسرے کتوں کا تذکرہ موجود نہیں

ہے اوراس روایت میں پہلی روایت اباحت سے کچھ اضافہ ہے کیونکہ ان میں آیت کا شان نزول ذکر کیا گیا اس کے بعد کہ ان کا رکھنا حرام کیا گیا تھا۔ اس آیت میں شکاری کتوں کے رکھنے کو جائز قرار دیا دوبارہ ذکر کیا یہاں تک کہ ان کا رکھنا حلال قرار دیا جب یہ صورت حال ہے تو کتوں کو رکھنے اور ان کی قیمت کے حلال ہونے اور ان کو ضائع کرنے والے پر تاوان واجب ہونے کے سلسلہ میں ان کا حکم دوسری حلال اشیاء کی طرح ہو گیا۔

روایات وآثار سے اس کی تائید:

۵۶۰۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّهُ قَضٰى فِيْ كَلْبِ صَيْدٍ ، قَتَلَهُ رَجُلٌ ، بِأَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا ، وَقَضٰى فِيْ كَلْبِ مَاشِيَةٍ ، بِكَبْشٍ .

۵۶۰۲: عمرو بن شعیب نے عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک شکاری کتے کے متعلق چالیس درہم قیمت کے ضمان کا فیصلہ فرمایا جس کو ایک آدمی نے قتل کر دیا تھا اور چوپایوں کی حفاظت کرنے والے کتے کے لئے ایک دنبے کا فیصلہ فرمایا۔

۵۶۰۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ، وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّهُ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَلَمْ يُفَسِّرْ أَيَّ كَلْبٍ هُوَ ؟ فَلَمْ يَخِلَّ ذٰلِكَ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ خِلَافَ كِلَابِ الْمَنَافِعِ أَوْ يَكُوْنَ أَرَادَ كُلَّ الْكِلَابِ ، ثُمَّ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ كَلْبِ الصَّيْدِ مِنْهَا ، فَاسْتَثْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۵۶۰۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کتے کی قیمت اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا مگر شکاری کتے کے سلسلہ میں اجازت دی ہم پہلے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اس باب میں ذکر کر آئے ہیں کہ آپ نے کتے کی قیمت کی ممانعت فرمائی مگر اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ وہ کون سا کتا ہے؟ تو اس طرح دونوں صورتوں میں سے ایک سے خالی نہیں۔ یا تو فائدہ دینے والے کتوں کا ارادہ فرمایا یا تمام کتے مراد ہیں۔ پھر جب ان کے ہاں شکاری کتے کے حکم کا منسوخ ہونا ثابت ہو گیا تو انہوں نے اس روایت میں اس کو مستثنیٰ کر دیا۔

۵۶۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَا بَأْسَ بِثَمَنِ الْكَلْبِ السَّلُوْقِيِّ .فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ هٰذَا، وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ

اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّ ثَمَنَ الْکَلْبِ مِنَ السُّحْتِ ۔ فَدَلَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمَعْنَی الَّذِیْ ذَکَرْنَا فِیْ حَدِیْثِ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ۔

۵۶۰۴: اسرائیل نے جابر رحمہ اللہ سے اور وہ حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں سلوقی (یمن کا ایک گاؤں) کتوں کی قیمت میں کوئی حرج نہیں۔ یہ حضرت عطاء یہاں اباحت ثمن کا فتویٰ دے رہے ہیں حالانکہ ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کر چکے ہیں کہ کتے کی قیمت حرام ہے اسے جابرؓ کی روایت میں مذکور معنی پر مزید دلالت مل گئی۔

۵۶۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَقِیْلٌ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ أَنَّہٗ قَالَ :إِذَا قُتِلَ الْکَلْبُ الْمُعَلَّمُ ، فَإِنَّہٗ یُقَوَّمُ قِیْمَتَہٗ فَیَغْرَمُہُ الَّذِیْ قَتَلَہٗ. فَہٰذَا الزُّہْرِیُّ ، یَقُوْلُ ھٰذَا، وَقَدْ رُوِیَ عَنْ أَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّ ثَمَنَ الْکَلْبِ سُحْتٌ ۔ فَالْکَلَامُ فِیْ ھٰذَا مِثْلُ الْکَلَامِ فِیْ حَدِیْثِ جَابِرٍ ۔

۵۶۰۵: عقیل کہتے ہیں کہ ابن شہاب سے مروی ہے کہ جس شکاری کتے کو ہلاک کیا جائے تو اس کی قیمت لگا کر مارنے والے سے تاوان لیا جائے گا۔ زہری کا یہ فتویٰ ہے حالانکہ انہوں نے پہلے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت ذکر کی ہے کہ کتے کی قیمت حرام ہے تو اس روایت پر بھی حضرت جابرؓ والی روایت کی طرح کلام ہوگا۔

۵۶۰۶: حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حِبَّانَ الْاَنْصَارِیِّ ، قَالَ :کَانَ یُقَالُ :یُجْعَلُ فِی الْکَلْبِ الضَّارِیْ إِذَا قُتِلَ أَرْبَعُوْنَ دِرْہَمًا ۔

۵۶۰۶: یحییٰ بن سعید نے محمد بن یحییٰ انصاری سے روایت نقل کی ہے کہ یہ کہا جاتا تھا کہ شکاری کتے کے قتل میں چالیس دراہم مقرر کیے جائیں گے۔

۵۶۰۷: حَدَّثَنَا فَہْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِیْکٌ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ مُغِیْرَۃَ ، عَنْ إِبْرَاہِیْمَ قَالَ :لَا بَأْسَ بِثَمَنِ کَلْبِ الصَّیْدِ ۔

۵۶۰۷: مغیرہ نے ابراہیم سے نقل کیا ہے کہ شکاری کتے کی قیمت میں کوئی حرج نہیں۔

تشریح: اس باب میں ثمن کلب کے سلسلہ میں فریق ثانی کے قول کو ترجیح دی ہے اور اس کے دلائل ذکر کر کے تائیدی اقوال بھی ذکر کر دیئے۔

بَابُ اِسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ

کسی جانور کو بطور قرض لینا

خلاصۃ المرام: بعض علماء کا قول یہ ہے کہ حیوان کا قرض پر لینا جائز ہے امام احمد وشافعی رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے حیوان کو قرض پر لینا درست نہیں صرف کیلی وموزونی چیز کو قرض پر لیا جا سکتا ہے ائمہ احناف رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۵۶۰۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ اِبِلٌ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ، فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ، فَرَجَعَ اِلَيْهِ أَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ :لَمْ أَجِدْ فِيْهَا اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رُبَاعِيًّا فَقَالَ أَعْطِهِ اِيَّاهُ، اِنَّ خِيَارَ النَّاسِ ، أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً .

۵۶۰۸: عطاء بن یسار نے ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے نوعمر اونٹ بطور قرض لیا جب آپ کے پاس صدقے کے اونٹ آئے تو حضرت ابورافع کو حکم دیا کہ اس آدمی کو نوعمر اونٹ واپس کر دو۔ ابورافع دوبارہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں ان میں سے بہتر سات سالہ اونٹ ہی پاتا ہوں آپ نے فرمایا وہی دے دو۔ بہترین لوگ وہ ہیں جو احسن طریقے پر قرض ادا کرتے ہیں۔

تخریج : مسلم فی المساقاۃ ۱۱۸، ابو داؤد فی البیوع باب۷۳، نسائی فی البیوع باب ٦٤، دارمی فی البیوع باب ۳۱، مالك فی البیوع ۸۹۔

۵۶۰۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، قَالَ : كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ عَلَيْهِ .فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَمُّوْا بِهِ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرُوْهُ ، فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ، اشْتَرُوْا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فَقَالُوْا :اِنَّا لَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ :فَاشْتَرُوْهُ فَأَعْطُوْهُ اِيَّاهُ، فَاِنَّ خَيْرَكُمْ ، أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

۵۶۰۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی آدمی کا قرض تھا اس نے تقاضا کیا اور سختی سے پیش آیا صحابہ کرام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس پر دست درازی کا ارادہ کیا تو

جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔ حق والا بات کرسکتا ہے اس کو ایک اونٹ خرید کردے دو۔ کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو ادائیگی میں اچھا ہو۔

تخریج : بخاری فی الاستقراض باب ٤' والوکالة باب٦' مسلم فی المساقاة ١٢٢' مسند احمد ٤' ٢٦٨/٤١٦۔

اللغات : اغلظ۔ سختی کرنا۔ مقالا۔ بات کرنا۔

۵۶۱۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلْمَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ اشْتَرُوْا لَهٗ وَقَالَ اُطْلُبُوْا . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى إِجَازَةِ اسْتِقْرَاضِ الْحَيَوَانِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ اسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ .وَقَالُوْا :يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا ، كَانَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الرِّبَا ، ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبَا بَعْدَ ذٰلِكَ ، وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً ، وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمُسْتَقْرَضَةُ إِلٰى أَمْثَالِهَا ، فَلَمْ يَجُزِ الْقَرْضُ إِلَّا فِيْمَا لَهٗ مِثْلٌ ، وَقَدْ كَانَ أَيْضًا -قَبْلَ نَسْخِ الرِّبَا -يَجُوْزُ بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ ، نَسِيْئَةً .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ

۵۶۱۰: سفیان نے ابوسلمہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی مگر اشتروا کی بجائے اطلبوا کا لفظ ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض علماء کہتے ہیں جانور کو قرض کے طور پر لینا جائز ہے اور انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی جانور کو بطور قرض لینا جائز نہیں عین ممکن ہے کہ روایت میں جس چیز کا تذکرہ ہے یہ حرمت سود سے پہلے کی بات ہو جب سود حرام ہوا تو ہر قرض جو نفع لائے اس کو حرام قرار دیا گیا اور قرض پر طلب کی جانے والی اشیاء کو ان کے اصل کی طرف لوٹا دیا گیا قرض انہی چیزوں میں درست ہے جن چیزوں کی مثل موجود ہو۔ سود کے حرام ہونے سے پہلے حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار جائز تھی۔ یہ روایت ابن ابوداؤد اس کی دلیل ہے۔

حیوان کی بیع حیوان کے بدلے:

۵۶۱۱: أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ .ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهٗ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا ، فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ ، فَأَمَرَهٗ أَنْ يَأْخُذَ فِيْ قِلَاصٍ جَمْعُ قَلُوْصٍ :النَّاقَةُ الشَّابَّةُ الصَّدَقَةِ ، فَجَعَلَ يَأْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ إِلٰى إِبِلِ الصَّدَقَةِ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ.

۵۶۱۱: عمرو بن حریث نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک لشکر تیار کرنے کا حکم فرمایا اونٹ ختم ہو گئے تو آپ نے حکم دیا کہ صدقہ کی اونٹنیوں کے بدلے حاصل کرو۔ چنانچہ وہ صدقہ کی دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ لینے لگے۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۱۶۔

۵۶۱۲: وَرُوِیَ فِیْهِ مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْبَغْدَادِیُّ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ الثَّوْرِیُّ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ ، عَنْ عِکْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً .

۵۶۱۲: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار ناجائز قرار دی۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۱۰۵، ابو داؤد فی البیوع باب ۲۱، نسائی فی البیوع باب ۶۵، ابن ماجه فی التجارات باب ۵۶، ۵۷/۵۶، دارمی فی البیوع باب ۳۱/۳۰، مالك فی البیوع ۶۴/۶۳، مسند احمد ۳/۳۱۰، ۵/۱۲، ۱۹، ۲۱۔

۵۶۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ :ثَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۶۱۳: شہاب بن عباد نے داؤد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے معمر سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۵۶۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الصَّیْرَفِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَمْرِو بْنِ صَالِحٍ الزُّهْرِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمَانَ ، عَنْ اَشْعَثَ ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَرٰی بَاْسًا بِبَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ ، اثْنَیْنِ بِوَاحِدٍ ، وَیَکْرَهُهٗ نَسِیْئَةً .

۵۶۱۴: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیوان کی فروخت حیوان کے بدلے۔ دو ایک کے بدلے فروخت کرنے میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے البتہ ادھار ناپسند کرتے تھے۔

۵۶۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ سَالِمٍ الصَّائِغُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَیْشٍ وَاِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّیْرَفِیُّ ، قَالُوْا :حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِیْنَارٍ الطَّاحِیُّ قَالَ :ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ ، عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً .

۵۶۱۵: زیاد بن جبیر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کی فروخت حیوان کے

بدلے اُدھار منع فرمائی۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۲۱' نسائی فی البیوع باب ۶۵' مسند احمد ۵' ۲۱' ۲۲' ۹۹۔

۵۶۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۶۱۶: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل فرمائی ہے۔

۵۶۱۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۶۱۷: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۶۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِجَازَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً فَدَخَلَ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا اسْتِقْرَاضُ الْحَيَوَانِ .فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :هٰذَا لَا يَلْزَمُنَا ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْحِنْطَةَ لَا يُبَاعُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً ، وَقَرْضُهَا جَائِزٌ .فَكَذٰلِكَ الْحَيَوَانُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً ، وَقَرْضُهٗ جَائِزٌ .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ فِیْ تَثْبِيْتِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ نَهْیَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً ، يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لِعَدَمِ الْوُقُوْفِ مِنْهُ عَلَى الْمِثْلِ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مِنْ قِبَلِ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِی الْحِنْطَةِ فِی الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ .فَإِنْ كَانَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ عَدَمِ وُجُوْدِ الْمِثْلِ ، ثَبَتَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ ، وَإِنْ كَانَ مِنْ قِبَلِ أَنَّهُمَا نَوْعٌ وَاحِدٌ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً ، لَمْ يَكُنْ فِیْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ فَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الْمَكِيْلَاتِ ، لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً وَلَا بَأْسَ بِقَرْضِهَا .وَرَأَيْنَا الْمَوْزُوْنَاتِ حُكْمُهَا فِیْ ذٰلِكَ كَحُكْمِ الْمَكِيْلَاتِ سَوَاءٌ ، خَلَا الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .وَرَأَيْنَا مَا كَانَ مِنْ غَيْرِ الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ ، مِثْلَ الثِّيَابِ ، وَمَا أَشْبَهَهَا ، فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ ، وَإِنْ كَانَتْ مُتَفَاضِلَةً ، وَبَيْعَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً ، فِيْهِ اخْتِلَافٌ بَيْنَ النَّاسِ .فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ :مَا كَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ ، فَلَا يَصْلُحُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً .وَمَا كَانَ مِنْهَا مِنْ نَوْعَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ ؛

فَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهِ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً .وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ .وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُوْلُ :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ بَعْضِهَا بِبَعْضٍ ، يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيْئَةً ، وَسَوَاءٌ عِنْدَهُ كَانَتْ مِنْ نَوْعٍ وَاحِدٍ أَوْ مِنْ نَوْعَيْنِ .فَهٰذِهِ أَحْكَامُ الْأَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ وَالْمَعْدُوْدَاتِ ، غَيْرِ الْحَيَوَانِ ، عَلٰى مَا نَشَرْنَا .فَكَانَ غَيْرُ الْمَكِيْلِ وَالْمَوْزُوْنِ ، لَا بَأْسَ بِبَيْعِهٖ بِمَا هُوَ مِنْ خِلَافِ نَوْعِهٖ، نَسِيْئَةً ، وَإِنْ كَانَ الْمَبِيْعُ وَالْمُبْتَاعُ بِهٖ ثِيَابًا كُلَّهَا ، وَكَانَ الْحَيَوَانُ لَا يَجُوْزُ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً ، وَإِنِ اخْتَلَفَتْ أَجْنَاسُهُ، لَا يَجُوْزُ بَيْعُ عَبْدٍ بِبَعِيْرٍ ، وَلَا بِبَقَرَةٍ وَلَا بِشَاةٍ ، نَسِيْئَةً .وَلَوْ كَانَ النَّهْيُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً ، إِنَّمَا كَانَ لِاتِّفَاقِ النَّوْعَيْنِ ، لَجَازَ بَيْعُ الْعَبْدِ بِالْبَقَرَةِ نَسِيْئَةً ، لِأَنَّهَا مِنْ غَيْرِ نَوْعِهٖ، كَمَا جَازَ بَيْعُ الثَّوْبِ الْكَتَّانِ ، بِالثَّوْبِ الْقُطْنِ الْمَوْصُوْفِ ، نَسِيْئَةً .فَلَمَّا بَطَلَ ذٰلِكَ فِيْ نَوْعِهٖ، وَفِيْ غَيْرِ نَوْعِهٖ ثَبَتَ أَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا كَانَ لِعَدَمِ وُجُوْدِ مِثْلِهٖ ، وَلِأَنَّهُ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ .وَإِذَا كَانَ إِنَّمَا بَطَلَ بَيْعُ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً ، لِأَنَّهُ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ، بَطَلَ قَرْضُهُ أَيْضًا لِأَنَّهُ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا ، مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي اسْتِقْرَاضِ الْإِمَاءِ ، أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ ، رَهْنُ حَيَوَانٍ .فَاسْتِقْرَاضُ سَائِرِ الْحَيَوَانِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا ، كَذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّا رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَكَمَ فِي الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ ، أَوْ أَمَةٍ وَحَكَمَ فِي الدِّيَةِ بِمِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ ، وَفِيْ أُرُوْشِ الْأَعْضَاءِ ، بِمَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ ، مِمَّا قَدْ جَعَلَهُ فِي الْإِبِلِ ، وَكَانَ ذٰلِكَ حَيَوَانًا كُلُّهُ يَجِبُ فِي الذِّمَّةِ فَلِمَ لَا كَانَ كُلُّ الْحَيَوَانِ أَيْضًا كَذٰلِكَ ؟ .قِيْلَ لَهُ : قَدْ حَكَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدِّيَةِ وَالْجَنِيْنِ بِمَا ذَكَرْتُ مِنَ الْحَيَوَانِ ، وَمَنَعَ مِنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ بَعْضِهٖ بِبَعْضٍ نَسِيْئَةً ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا وَشَرَحْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَثَبَتَ النَّهْيُ فِيْ وُجُوْبِ الْحَيَوَانِ فِي الذِّمَّةِ بِأَمْوَالٍ ، وَأُبِيْحَ وُجُوْبُ الْحَيَوَانِ فِي الذِّمَّةِ بِغَيْرِ أَمْوَالٍ .فَهٰذَانِ أَصْلَانِ مُخْتَلِفَانِ نُصَحِّحُهُمَا ، وَنَرُدُّ إِلَيْهِمَا سَائِرَ الْفُرُوْعِ .فَنَجْعَلُ مَا كَانَ بَدَلًا مِنْ مَالٍ ، حُكْمُهُ حُكْمَ الْقَرْضِ الَّذِيْ وَصَفْنَا ، وَمَا كَانَ بَدَلًا مِنْ غَيْرِ مَالٍ ، فَحُكْمُهُ حُكْمُ الدِّيَاتِ .وَالْغُرَّةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ ، التَّزْوِيْجُ عَلٰى أَمَةٍ وَسَطٍ ، أَوْ عَلٰى عَبْدٍ وَسَطٍ ، وَالْخُلْعُ ، عَلٰى أَمَةٍ وَسَطٍ ، أَوْ عَلٰى عَبْدٍ وَسَطٍ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا وَصَفْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ فِيْ جَنِيْنِ الْحُرَّةِ ، غُرَّةً عَبْدًا ، أَوْ أَمَةً . وَأَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَجِبُ فِيْ جَنِيْنِ الْأَمَةِ ، وَأَنَّ

الْوَاجِبَ فِيهِ دَرَاهِمُ أَوْ دَنَانِيرُ ، عَلٰى مَا اخْتَلَفُوْا .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :عُشْرُ قِيمَةِ الْجَنِيْنِ ، إِنْ كَانَ أُنْثٰى ، وَنِصْفُ عُشْرِ قِيمَتِهِ، إِنْ كَانَ ذَكَرًا .وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :نِصْفُ عُشْرِ قِيمَةِ أُمِّ الْجَنِيْنِ ، وَأَجْمَعُوْا فِيْ جَنِيْنِ الْبَهَائِمِ أَنَّ فِيهِ مَا نَقَصَ أُمَّ الْجَنِيْنِ .وَكَانَتِ الدِّيَاتُ الْوَاجِبَةُ مِنَ الْإِبِلِ ، عَلٰى مَا أَوْجَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَجِبُ فِيْ أَنْفُسِ الْأَحْرَارِ ، وَلَا يَجِبُ فِيْ أَنْفُسِ الْعَبِيْدِ .فَكَانَ مَا حَكَمَ فِيهِ بِالْحَيَوَانِ الْمَجْعُوْلِ فِي الذِّمَمِ ، هُوَ مَا لَيْسَ بِبَدَلٍ مِنْ مَالٍ ، وَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْأَبْدَالِ مِنَ الْأَمْوَالِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْقَرْضَ الَّذِيْ هُوَ بَدَلٌ مِنْ مَالٍ ، لَا يَجِبُ فِيهِ حَيَوَانٌ فِي الذِّمَمِ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ نَفَرٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۵۶۱۸: حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایات جن میں حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار جائز قرار دی گئی تھی اس کی ناسخ بن جائیں گی اور حیوان کو کرایہ پر لینا بھی اسی میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ٹھہرے گا۔فریق اوّل والے کہتے ہیں کہ یہ الزام ہم پر لاگو نہیں ہوتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گندم گندم کے بدلے ادھار فروخت نہیں کر سکتے مگر اس کو قرض پر لینا جائز ہے بالکل اسی طرح حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار تو جائز نہیں مگر حیوان کو قرض پر لینا جائز ہے۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا تو اس میں احتمال یہ ہے کہ ان حیوانات میں مماثلت معلوم نہیں ہوسکتی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ وہی ہو جو فریق اوّل نے گندم پر قیاس کرتے ہوئے کہی ہے اگر عدم مماثلت ثابت ہوتی ہو تو اس سے دوسرے قول کا ثبوت ملتا ہے اور اگر ان کو ایک نوع تسلیم کیا جائے تو ان کو بطور ادھار ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں تو اس صورت میں دوسرے قول والوں کے لئے پہلے قول والوں کے خلاف دلیل نہ بن سکے گی۔اب ہم اس کو جانچتے ہیں (مکیلی) ماپ کردی جانے والی اشیاء سے موازنہ کیا تو دیکھا کہ ماپی جانے والی اشیاء کی فروخت ادھار درست نہیں البتہ میں قرض جائز ہے اور دوسری طرف موزونی (وزن کی جانے والی) اشیاء کو دیکھا تو سونے چاندی کے علاوہ کا وہی حکم ہے جو مکیلی اشیاء کا ہے۔اب ہم نے مکیلی اور موزونی اشیاء کے علاوہ اشیاء کو دیکھا مثلاً کپڑا وغیرہ تو ان کو ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہ پایا۔خواہ وہ مقدار میں کم یا زیادہ ہو۔مگر ان کو ایک دوسرے کے بدلے ادھار فروخت کرنے میں فقہاء اسلام کا اختلاف ہے۔ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جو ایک قسم سے تعلق رکھتی ہے ان کو تو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جن کی اقسام مختلف ہیں انہیں

ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ قول امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔ دوسری جماعت کا قول یہ ہے کہ ان کو ایک دوسرے کے بدلے نقد وادھار دونوں طرح فروخت کرنا درست ہے خواہ ان کی نوع ایک ہو یا الگ الگ یہ تفصیل مکیلی موزونی عددی اشیاء کے حکم کی کردی ہے۔ یہ حیوان کے علاوہ ہیں۔ پس مکیلی موزونی اشیاء کے علاوہ اشیاء کو جبکہ انواع الگ ہوں تو ادھار فروخت میں کوئی حرج نہیں۔ خواہ فروخت شدہ شئی اور اس کا بدل دونوں کپڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ مگر حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگر ان کی جنس مختلف ہو تب بھی ان کی بیع درست نہیں ہے مثلاً اونٹ گائے اور بکری کے بدلے غلام کو بطور ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حیوان حیوان کے بدلے ادھار فروخت کی ممانعت ان کے ایک نوع ہونے کی وجہ سے ہوتی تو گائے کے بدلے غلام کی فروخت تو جائز ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ ان میں تو نوع مختلف ہیں جیسا کہ ریشمی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔ پس جب یہ حکم نوع اور غیر نوع دونوں میں باطل ٹھہرا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ممانعت کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ اس کی مثل نہیں اور اس لئے بھی کہ اس کی موقوف علیہ نہیں تو جب ان میں ایک دوسرے کی آپس میں ادھار بیع باطل ہے کیونکہ اس پر اس کا دارومدار نہیں تو اس کو قرض پر لینا بھی باطل ہے کیونکہ اس کی مثل پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلہ میں نظر کا تقاضا یہی ہے اور جو چیز کی مزید مؤید ہے وہ یہ ہے کہ لونڈیوں کو قرض پر لینا سب کے نزدیک ناجائز ہے اور وہ بھی حیوان کی جنس میں شامل ہیں پس قیاس کے طور پر تمام حیوانات کا یہی حکم ہونا چاہئے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ناتمام بچے کو گرانے میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا ہے اور دیت کے طور پر سو اونٹ کا حکم ہے اسی طرح اعضاء کی دیت کا حکم تو وہ فقط اونٹوں میں مقرر فرمایا دیگر حیوانات میں نہیں حالانکہ ذمہ میں واجب ہونے والے تو سبھی حیوانات ہیں۔ ان کا حکم یکساں کیوں نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے دیت اور ناتمام بچوں کے تاوان میں وہ حیوان دینے کا حکم فرمایا جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور حیوانات کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے اس باب کے شروع میں وضاحت سے ذکر کر دیا ہے تو کسی کے ذمہ حیوان کے ثابت کرنے کی نفی ثابت ہو گئی اور غیر مال کے بدلے حیوان کا وجوب جائز قرار پایا۔ یہ دونوں الگ الگ قاعدے ہیں ان دونوں کو ہم درست قرار دے کر ان کے فروعات کو ان کی طرف لوٹاتے ہیں۔ جو چیز مال کے بدلے میں ہو اس کو ہم اس قرض کا حکم دیتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور جو چیز غیر مال کا بدل ہو اس کا حکم دیت اور غرہ (ناتمام بچے کا بدل) کا حکم قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا اور اسی قسم میں درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے عوض نکاح کرنے کا مسئلہ ہے اسی طرح درمیانی قسم کی لونڈی یا غلام کے بدلے خلع کرنا ہے۔ اس کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت کے جنین میں ایک غلام یا لونڈی مقرر فرمائی ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ لونڈی کے ناتمام

بچے میں لونڈی لازم نہیں بلکہ اس میں دینار و درہم لازم ہیں جیسا کہ اس میں اختلاف ہے بعض نے اگر لڑکی ہو تو جنین کی قیمت کا دسواں حصہ اور لڑکا ہو تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔علماء کا دوسرا گروہ فرماتا ہے جنین کی ماں کی جو قیمت ہے اس کا بیسواں حصہ ہے مگر جانوروں کے جنین کے سلسلہ میں اتفاق ہے کہ جنین کی ماں کی قیمت میں جتنا نقصان ہوا وہ واجب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں نے اونٹوں کے ذریعہ جو دیت لازم فرمائی ہے وہ آزادنفوس کے سلسلہ میں لازم ہے غلاموں میں نہیں۔ پس جن کے بدلے حیوانات کو رکھا گیا وہ اموال نہیں جبکہ اموال کے بدلے اس کی ممانعت کی گئی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ قرض جو کہ مال کا بدل ہے اس میں کسی کے ذمہ حیوان واجب نہ ہوں گے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایات جن میں حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار جائز قرار دی گئی تھی اس کی ناسخ بن جائیں گی اور حیوان کو کرایہ پر لینا بھی اسی میں داخل ہونے کی وجہ سے ناجائز ٹھہرے گا۔

ایک اعتراض:

فریق اوّل والے کہتے ہیں کہ یہ الزام ہم پر لاگو نہیں ہوتا کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ گندم گندم کے بدلے ادھار فروخت نہیں کر سکتے مگر اس کو قرض پر لینا جائز ہے بالکل اسی طرح حیوان کی بیع حیوان کے بدلے ادھار تو جائز نہیں مگر حیوان کو قرض پر لینا جائز ہے۔

الجواب ونظر طحاوی رحمہ اللہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا تو اس میں احتمال یہ ہے کہ ان حیوانات میں مماثلت معلوم نہیں ہوسکت اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی وجہ وہی ہو جو فریق اوّل نے گندم پر قیاس کرتے ہوئے کہی ہے اگر عدم مماثلت ثابت ہوتی ہو تو اس سے دوسرے قول کا ثبوت ملتا ہے اور اگر ان کو ایک نوع تسلیم کیا جائے تو ان کو بطور ادھار ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں تو اس صورت میں دوسرے قول والوں کے لئے پہلے قول والوں خلاف دلیل نہ بن سکے گی۔اب ہم اس کو جانچتے ہیں (مکیلی) ماپ کر دی جانے والی اشیاء سے موازنہ کیا تو دیکھا کہ ماپی جانے والی اشیاء کی فروخت ادھار درست نہیں البتہ میں قرض جائز ہے اور دوسری طرف موزونی (وزن کی جانے والی) اشیاء کو دیکھا تو سونے چاندی کے علاوہ کا وہی حکم ہے جو مکیلی اشیاء کا ہے۔

اب ہم نے مکیلی اور موزونی اشیاء کے علاوہ اشیاء کو دیکھا مثلاً کپڑا وغیرہ تو ان کو ایک دوسرے کے بدلے فروخت کرنے میں کوئی حرج نہ پایا۔خواہ وہ مقدار میں کم یا زیادہ ہو۔مگر ان کو ایک دوسرے کے بدلے ادھار فروخت کرنے میں فقہاء اسلام کا اختلاف ہے۔

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جو ایک قسم سے تعلق رکھتی ہے ان کو تو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنا درست نہیں ہے اور جن کی اقسام مختلف ہیں انہیں ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

دوسری جماعت کا قول یہ ہے کہ ان کو ایک دوسرے کے بدلے نقد و ادھار دونوں طرح فروخت کرنا درست ہے خواہ ان کی نوع ایک ہو یا الگ الگ یہ تفصیل مکیلی' موزونی' عددی اشیاء کے حکم کی کر دی ہے۔ یہ حیوان کے علاوہ ہیں۔ پس مکیلی موزونی اشیاء کے علاوہ اشیاء کو جبکہ انواع الگ ہوں تو ادھار فروخت میں کوئی حرج نہیں۔ خواہ فروخت شدہ شئ اور اس کا بدن دونوں کپڑے ہی کیوں نہ ہوں۔ مگر حیوان کو حیوان کے بدلے ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے اگر ان کی جنس مختلف ہو تب بھی ان کی بیع درست نہیں ہے مثلاً اونٹ گائے اور بکری کے بدلے غلام کو بطور ادھار فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ اگر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حیوان کی حیوان نہیں ہے۔ اگر جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حیوان کی حیوان کے بدلے ادھار فروخت کی ممانعت ان کے ایک نوع ہونے کی وجہ سے ہوتی تو گائے کے بدلے غلام کی فروخت تو جائز ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ ان میں تو نوع مختلف ہیں جیسا کہ ریشمی کپڑے کو سوتی کپڑے کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے۔

پس جب یہ حکم نوع اور غیر نوع دونوں میں باطل ٹھہرا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ممانعت کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ وہ اس کی مثل نہیں اور اس لئے بھی کہ اس کی موقوف علیہ نہیں تو جب ان میں ایک دوسرے کی آپس میں ادھار بیع باطل ہے کیونکہ اس پر اس کا دارومدار نہیں تو اس کو قرض پر لینا بھی باطل ہو کیونکہ اس کی مثل پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔

اس سلسلہ میں نظر کا تقاضا یہی ہے اور جو چیز کی مزید مؤید ہے وہ یہ ہے کہ لونڈیوں کو قرض پر لینا سب کے نزدیک ناجائز ہے اور وہ بھی حیوان کی جنس میں شامل ہیں پس قیاس کے طور پر تمام حیوانات کا یہی حکم ہونا چاہئے۔

سوال: جناب رسول اللہ ﷺ نے ناتمام بچے کو گرانے میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا ہے اور دیت کے طور پر سو اونٹ کا حکم ہے اسی طرح اعضاء کی دیت کا حکم تو وہ فقط اونٹوں میں مقرر فرمایا دیگر حیوانات میں نہیں حالانکہ ذمہ میں واجب ہونے والے تو سبھی حیوانات ہیں۔ ان کا حکم یکساں کیوں نہیں۔

الجواب اور دو قاعدے:

جناب رسول اللہ ﷺ نے دیت اور ناتمام بچوں کے تاوان میں وہ حیوان دینے کا حکم فرمایا جس کا تم نے ذکر کیا ہے اور حیوانات کو ایک دوسرے کے بدلے بطور ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا جیسا کہ ہم نے اس باب کے شروع میں وضاحت سے ذکر کر دیا ہے تو کسی کے ذمہ حیوان کے ثابت کرنے کی نفی ثابت ہو گئی اور غیر مال کے بدلے حیوان کا وجوب جائز قرار پایا۔

یہ دونوں الگ الگ قاعدے ہیں ان دونوں کو ہم درست قرار دے کر ان کے فروعات کو ان کی طرف لوٹاتے ہیں۔

جو چیز مال کے بدلے میں ہو اس کو ہم اس قرض کا حکم دیتے ہیں جو ہم نے بیان کیا اور جو چیز غیر مال کا بدل ہو اس کا حکم

دیت اور غرہ (ناتمام بچے کا بدل) کا حکم قرار دیتے ہیں جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا اور اسی قسم میں درمیانے قسم کی لونڈی یا غلام کے عوض نکاح کرنے کا مسئلہ ہے اسی طرح درمیانی قسم کی لونڈی یا غلام کے بدلے خلع کرنا ہے۔

اس کی دلیل: اس کے درست ہونے کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے آزاد عورت کے جنین میں ایک غلام یا لونڈی مقرر فرمائی ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ لونڈی کے ناتمام بچے میں لونڈی لازم نہیں بلکہ اس میں دینار و درہم لازم ہیں جیسا کہ اس میں اختلاف ہے بعض نے اگر لڑکی ہو تو جنین کی قیمت کا دسواں حصہ اور لڑکا ہو تو اس کی قیمت کا بیسواں حصہ ہے۔

امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

علماء کا دوسرا گروہ: جنین کی ماں کی جو قیمت ہے اس کا بیسواں حصہ ہے مگر جانوروں کے جنین کے سلسلہ میں اتفاق ہے کہ جنین کی ماں کی قیمت میں جتنا نقصان ہوا وہ واجب ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں کے ذریعہ جو دیت لازم فرمائی ہے وہ آزاد نفوس کے سلسلہ میں لازم ہے غلاموں میں نہیں۔

پس جن کے بدلے حیوانات کو رکھا گیا وہ اموال نہیں جبکہ اموال کے بدلے اس کی ممانعت کی گئی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ قرض جو کہ مال کا بدل ہے اس میں کسی کے ذمہ حیوان واجب نہ ہوں گے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اقوال متقدمین سے تائید:

۵۶۱۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : أَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ خُلَيْدَةَ إِلٰى عِتْرِيْسِ بْنِ عُرْقُوْبٍ فِيْ قَلَائِصَ ، كُلُّ قَلُوْصٍ بِخَمْسِيْنَ ، فَلَمَّا حَلَّ الْأَجَلُ جَاءَ يَتَقَاضَاهُ ، فَأَتَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَسْتَنْظِرُهُ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ رَأْسَ مَالِهِ .

۵۶۱۹: طارق بن شہاب کہتے ہیں کہ زید بن خلیدہ نے عتریس بن عرقوب کے ساتھ اونٹنیوں میں بیع سلم کی ہر اونٹنی پچاس کے بدلے جب میعاد پوری ہوگئی تو وہ اونٹوں کا تقاضا کرنے آئے عتریس بن عرقوب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ ان سے مہلت طلب کی جائے تو انہوں نے ان کو منع کر دیا اور حکم فرمایا کہ اپنا اصل مال لے لو۔

۵۶۲۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ : ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : السَّلَفُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ إِلٰى أَجَلٍ مُسَمًّى ، لَا بَأْسَ بِهِ ، مَا خَلَا الْحَيَوَانَ .

۵۶۲۰: ابراہیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا حیوان کے علاوہ ہر چیز میں بیع سلم ہو سکتی

ہے۔

۵۶۲۱: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ :كَانَ حُذَيْفَةُ يَكْرَهُ السَّلَمَ فِي الْحَيَوَانِ .

۵۶۲۱:سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو ناپسند قرار دیتے تھے۔

۵۶۲۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّلَفِ فِي الْوُصَفَاءِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ .قُلْتُ فَإِنَّ أُمَرَاءَ نَا يَنْهَوْنَنَا عَنْ ذٰلِكَ، قَالَ :فَأَطِيْعُوْا أُمَرَاءَ كُمْ ، وَأُمَرَاؤُنَا يَوْمَئِذٍ ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ ، وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۶۲۲:ابونضرہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے غلاموں اور لونڈیوں میں بیع سلم کا حکم دریافت کیا تو فرمایا کوئی حرج نہیں میں نے ان سے کہا کہ ہمارے حکام تو اس سے منع کرتے ہیں انہوں نے فرمایا ان کی اطاعت کرو۔ ان دنوں ہمارے حکام عبدالرحمٰن بن سمرہ اور دیگر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

كِتَابُ الصَّرْفِ

بیع صرف کا بیان

بَابُ الرِّبَا

سود کا بیان

خلاصۃ المرام: ربا شرع میں معاوضۃ المال بالمال میں اس اضافے کو کہتے ہیں جس کے مقابلہ میں کوئی عوض نہ ہو اور ہر وہ قرض جو نفع لائے وہ ربا ہے۔ظاہر اتو اشیاء ستہ میں صرف ربا کو مانتے ہیں دیگر تمام ائمہ مجتہدین دیگر اشیاء میں اختلاف علت کے ساتھ ربا کے قائل ہیں۔

نمبر①: بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے ایک مثل کو دو مثل کے بدلے دے سکتے ہیں۔

فریق ثانی کا قول: سونا چاندی نقد ایک جنس ہو تو برابر برابر اور جنس الگ ہو تو کم زیادہ دیا جا سکتا ہے۔

۵۶۲۳: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ .

۵۶۲۳: عبید اللہ بن ابی یزید نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود ادھار میں ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقاۃ ۱۰۱/۱۰۲، نسائی فی البیوع باب ۵۰، ابن ماجه فی التجارات باب ۴۹، دارمی فی البیوع باب ۴۲، مسند احمد ۵، ۲۰۲/۲۰۶، ۲۰۹۔

۵۶۲۴: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَطِیْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۶۲۴: عمرو بن دینار نے ابن عباس ﷺ سے انہوں نے اسامہ بن زید ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا ہے۔

۵۶۲۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ ، عَنْ خَالِدٍ هُوَ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِی النَّسِیْئَةِ .

۵۶۲۵: عکرمہ نے ابن عباس ﷺ سے انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صرف قرض میں سود ہے۔

۵۶۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْمُوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِیْدُ ، عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّ أَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ لَقِیَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ :أَرَأَیْتُ أَیْ أَخْبِرْنِیْ قَوْلَكَ فِی الصَّرْفِ یَعْنِی الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَبَیْنَهُمَا فَضْلٌ ، أَشَیْءٌ سَمِعْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ شَیْءٌ وَجَدْتَهٗ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا أَعْلَمُهٗ، وَأَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ .وَلٰكِنْ حَدَّثَنِیْ أُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِی النَّسِیْئَةِ .

۵۶۲۶: عطاء کہتے ہیں کہ ابوسعید خدری ﷺ کی ابن عباس ﷺ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے پوچھا بیع صرف میں تم کیا کہتے ہو۔ جبکہ درمیان میں اضافہ لیا جائے کیا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سنی یا کتاب اللہ میں کوئی چیز پائی؟ تو ابن عباس ﷺ کہنے لگے کتاب اللہ میں میں اس کے متعلق میں کوئی چیز نہیں جانتا البتہ جناب رسول اللہ ﷺ سے تم مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔ لیکن میں نے اُسامہ بن زید سے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک سود قرض میں ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۱۰۴، دارمی فی البیوع باب ۴۲، مسند احمد ۵، ۲۰۶/۲۰۹۔

۵۶۲۷: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَیْسٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ :أَرَأَیْتَ الَّذِیْ تَقُوْلُ ، الدِّیْنَارَیْنِ

بِالدِّيْنَارِ ، وَالدِّرْهَمَيْنِ بِالدِّرْهَمِ ، أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ .فَقَالَ فَإِنِّيْ لَمْ أَسْمَعْ هٰذَا، إِنَّمَا أَخْبَرَنِيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ .قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ :وَنَزَعَ عَنْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ .

۵۶۲۷: عطا بن یسار نے ابوسعید خدری سے نقل کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا دو دینار کی بیع ایک دینار کے بدلے دو درہم کی بیع ایک درہم کے بدلے کیا درست خیال کرتے ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دینار کے بدلے دینار اور درہم کے بدلے درہم بلا تفاضل (اضافہ) درست ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے کیا تم نے یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے میں نے کہا۔ جی ہاں۔ وہ کہنے لگے میں نے یہ نہیں سنا۔ مجھے تو اسامہ نے وہ بات بتلائی۔ ابوسعید کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بات سے رجوع کر لیا۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۹' مالک فی البیوع ۷۹' مسلم فی المساقات ۸۶/۸۵' نسائی فی البیوع باب۴۵/۴۶' ابن ماجه فی التجارات باب۴۸/۵۰' مالک فی البیوع ۳۱/۲۹' مسند احمد ۲' ۴۸۵/۳۷۹۔

۵۶۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا قَيْسٌ ، وَهُوَ ابْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ ، قَالَ :قُلْتُ لِأَبِيْ سَعِيْدٍ :أَنْتَ تَنْهٰى عَنِ الصَّرْفِ ، وَابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِهٖ .فَقَالَ :قَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ تُفْتِيْ بِهٖ فِي الصَّرْفِ ؟ أَشَيْءٌ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، أَوْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ .فَقَالَ : أَنْتُمْ أَقْدَمُ صُحْبَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ ، وَمَا أَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا مَا تَقْرَءُوْنَ ، وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي الدَّيْنِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ بَيْعَ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ ، جَائِزٌ ، إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَا عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَلَا الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، يَدًا بِيَدٍ .وَكَانَتِ الْحُجَّةُ لَهُمْ فِيْ تَأْوِيْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ أَنَّ ذٰلِكَ الرِّبَا إِنَّمَا عَنٰى بِهٖ رِبَا الْقُرْآنِ ، الَّذِيْ كَانَ أَصْلُهُ فِي النَّسِيْئَةِ ، وَذٰلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَكُوْنُ لَهُ عَلٰى صَاحِبِهِ الدَّيْنُ ، فَيَقُوْلُ لَهُ :أَجِّلْنِيْ مِنْهُ إِلٰى كَذَا وَكَذَا بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا أَزِيْدُكَهَا فِيْ دَيْنِكَ، فَيَكُوْنُ مُشْتَرِيًا

لِأَجَلٍ بِمَالٍ ، فَنَهَاهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ جَاءَتِ السُّنَّةُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِتَحْرِيْمِ الرِّبَا فِي التَّفَاضُلِ ، فِي الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَسَائِرِ الْأَشْيَاءِ ، الْمَكِيْلَاتِ وَالْمَوْزُوْنَاتِ ، عَلٰى مَا ذَكَرَهُ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ، فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِي بَابِ بَيْعِ الْحِنْطَةِ بِالشَّعِيْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ رِبًا حُرِّمَ بِالسُّنَّةِ وَتَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتّٰى قَامَتْ بِهَا الْحُجَّةُ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الرِّبَا الْمُحَرَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ ، هُوَ غَيْرُ الرِّبَا ، وَالَّذِيْ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رُجُوْعُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى مَا حَدَّثَهُ بِهِ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي هٰذَا الْبَابِ .فَلَوْ كَانَ مَا حَدَّثَهُ بِهِ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِنْ ذٰلِكَ ، فِي الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ بِهِ إِذًا ، لَمَا كَانَ حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدٍ عِنْدَهُ بِأَوْلٰى مِنْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ عَلِمَ بِتَحْرِيْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الرِّبَا ، حَتّٰى حَدَّثَهُ بِهِ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَعَلِمَ أَنَّ مَا كَانَ حَدَّثَهُ بِهِ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ فِي رِبًا غَيْرِ ذٰلِكَ الرِّبَا .فَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْوِ مَا ذَكَرَهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

۵۶۲۸: ابوصالح سمان کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا تم بیع صرف میں تفاضل کو روکتے ہو اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اس کی اجازت دیتے ہیں۔ تو ابوسعید کہنے لگے میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے ان سے پوچھا تم بیع صرف میں تفاضل کا جو فتویٰ دیتے ہو اس کی کیا حقیقت ہے؟ کیا تم نے کتاب اللہ میں کوئی چیز پائی یا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ تو وہ کہنے لگے تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے زیادہ صحبت حاصل ہے میں قرآن مجید میں تو وہی پڑھتا ہوں جو تم پڑھتے ہو لیکن اسامہ بن زید نے مجھے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ربا صرف قرض میں ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ سونا سونے کے بدلے اور چاندی چاندی کے بدلے دو مثل ایک مثل کے بدلے لے سکتے ہیں جبکہ نقد ہو۔ انہوں نے اسامہ بن زیدؓ کی اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔ چاندی چاندی کے بدلے اور سونا سونے کے بدلے برابر برابر اور دست بدست لے دے سکتے ہیں۔ فریق اوّل کے موقف کا جواب یہ ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت جس کو اسامہ بن زیدؓ سے

روایت کیا گیا اس سے قرآن مجید میں مذکور ربا مراد ہے جس کی اصل ادھار پر تھی اور اس کی مثال اس طرح ہے کہ کسی آدمی کا اپنے ساتھی پر قرض ہوتا وہ اسے کہتا تم مجھے قرض کے سلسلہ میں اتنی اتنی مہلت اتنے دراہم کے بدلے میں دے دو جو تمہارے قرض میں شامل کر دیئے جائیں گے۔ تو گویا وہ وقت مال کے بدلے خریدتا۔ پس جناب باری تعالیٰ نے اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا "یاایھاالذین امنوا اتقوااللہ وذروا مابقی من الربوا ان کنتم مؤمنین" (البقرہ۔ ۲۷۸) پھر سنت نے اس کے بعد تفاضل میں ربا کو حرام قرار دیا۔ سونا بدلے سونے کے اور چاندی کے بدلے چاندی اور تمام مکیلی اور موزونی اشیاء میں تفاضل کو حرام قرار دیا گیا جیسا کہ عبادہ بن صامتؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے جو کہ باب "بیع الحنطة بالشعیر" میں گزری یہ وہ ربا ہے جس کو سنت سے حرام کیا اور اس سلسلہ میں متواتر روایات جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہوئیں جن سے حجت قائم ہوگئی۔ اب رہی یہ بات کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ ان روایات میں جس رباء کی حرمت کا تذکرہ ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما عن اسامہ بن زیدؓ سے منقول روایت والے ربا سے الگ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ابوسعید کی بات سن کر رجوع کرنا۔ اگر وہ روایات جو ابوسعیدؓ نے بیان کی اور اسامہ بن زیدؓ کی روایت کا ایک مفہوم ہوتا تو وہ ان کے ہاں اسامہ بن زید کی روایت سے مقدم نہ ہوتی مگر ان کو اس ربا کی حرمت کا اس وقت تک علم نہ تھا یہاں تک کہ ابو سعیدؓ نے ان کو روایت بیان کی۔ پس انہوں نے معلوم کر لیا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں مذکور ربا اس سے مختلف ہے جو ابوسعیدؓ کی روایت میں وارد ہے جو کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔

ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت کی مؤید روایات:

۵۶۲۹: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدِ بْنِ کَاسِبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ أَبِیْ حَازِمٍ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ مَوْلًی لَهُمْ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِیْ عَامِرٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الدِّیْنَارَ بِالدِّیْنَارَیْنِ ، وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَیْنِ .

۵۶۲۹: مالک بن ابی عامر نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دینار کو دو دینار کے بدلے اور ایک درہم کو دو دراہم کے بدلے مت فروخت کرو۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۷۹' مسلم فی المساقاة ۷۸' نسائی فی البیوع باب۴۵' ۴۶ مالک فی البیوع ۳۲' مسند احمد ۱۰۹/۲' ۲۰۶/۵۔

۵۶۳۰: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ ، أَنَّ حُمَیْدَ بْنَ قَیْسٍ حَدَّثَهٗ ، عَنْ مُجَاهِدِ الْمَکِّیِّ ، أَنَّ صَائِغًا -هُوَ عَامِلُ الْحُلِیِّ -سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ :إِنِّیْ أَصُوْغُ ثُمَّ أَبِیْعُ الشَّیْءَ مِنْ ذٰلِكَ بِأَکْثَرَ مِنْ وَزْنِهٖ ، وَأَسْتَفْضِلُ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ عَمَلِیْ .فَنَهَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ

ذٰلِكَ .فَجَعَلَ الصَّائِغُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ ، وَيَأْبَاهُ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى دَابَّتِهٖ، أَوْ اِلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ .فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ، هٰذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا اِلَيْنَا ، وَعَهْدُنَا اِلَيْكُمْ .

۵۶۳۰: مجاہد مکی کہتے ہیں کہ ایک زرگر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا میں (سونا' چاندی) پگھلاتا ہوں پھر اس میں سے کچھ زیادہ وزن کے بدلے فروخت کرتا ہوں اور اپنے کام ومحنت کی مقدار سے زائد لیتا ہوں جناب عبداللہ نے اس کو منع کیا۔ زرگر سوال دھراتا رہا اور آپ انکار فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مسجد کے دروازے یا اپنے سواری کے جانور تک پہنچ گئے عبداللہ نے اسے فرمایا۔ دینار کے بدلے دینار۔ درہم بدلے درہم کے ان میں تفاضل جائز نہیں یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا اور ہم تم سے عہد کر رہے ہیں۔

تخریج : مالک فی البیوع ۳۱۔

۵۶۳۱: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَبِي الْخَلِيْلِ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ ، عَنْ أَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّهٗ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ أَنَّهٗ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ كَيْلًا بِكَيْلٍ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالتَّمْرِ ، وَالتَّمْرُ أَكْثَرُهُمَا ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ ، مَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ ، فَقَدْ أَرْبٰى .

۵۶۳۱: مسلم مکی نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کی ہے کہ وہ عبادہ کے اس خطبہ میں موجود تھے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا سونا سونے کے بدلے برابر وزن سے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر وزن سے اور گندم کا ماپ گندم کے برابر ناپ کر اور جو جو کے بدلے برابر ماپ سے اور جو کھجور کے بدلے اور کھجور زیادہ ہو جبکہ دست بدست ہو اور کھجور کھجور کے بدلے اور نمک نمک کے بدلے برابر وزن سے دیا جائے جس نے زیادہ لیا یا زیادہ طلب کیا اس نے سود کا کام کیا۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۸۰' ۸۲ ترمذی فی البیوع باب ۲۳' نسائی فی البیوع باب ۴۲' ۴۳' دارمی فی البیوع باب ۴۱' مسند احمد ۵/۲۷۱' ۳۲۰۔

۵۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْاَصْبَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْاَشْعَثِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ ،

مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَمَنْ زَادَ ، أَوِ ازْدَادَ ، فَقَدْ أَرْبٰی .

۵۶۳۲: ابوالاشعث نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا سونا سونے کے بدلے برابر وزن سے اور چاندی چاندی کے بدلے برابر وزن سے اور گندم گندم کے بدلے برابر سرابر اور جو جو کے بدلے برابر مقدار سے اور کھجور کھجور کے بدلے برابر برابر اور نمک نمک کے بدلے برابر سرابر لیا جائے جس نے اضافہ کیا یا بڑھایا اس نے سود کا کیا کیا۔

تخریج : مسند احمد ۵' ۳۱٤/ ۳۲۰۔

۵۶۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ حَبِيْبٍ السَّرَّاجُ ، قَالَ :ثَنَا حَيَّانُ أَبُوْ زُهَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَهٰى تَمْرًا فَأَرْسَلَ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ، وَلَا أُرَاهَا إِلَّا أُمَّ سَلَمَةَ ، بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ فَأَتَوْا بِصَاعٍ مِنْ عَجْوَةٍ .فَلَمَّا رَآهُ النَّبِيُّ أَنْكَرَهُ قَالَ مِنْ أَيْنَ لَكُمْ هٰذَا ؟ .قَالُوْا :بَعَثْنَا بِصَاعَيْنِ ، فَأَتَيْنَا بِصَاعٍ ، فَقَالَ رُدُّوْهُ ، فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ .

۵۶۳۳: ابن بریدہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ کو کھجوروں کی طلب ہوئی تو بعض ازواج نے کھجوریں بھیجیں میرے خیال میں وہ ام المؤمنین ام سلمٰی ہیں انہوں نے دو صاع کھجور بھیج کر ایک صاع عجوہ منگوائی۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھا تو اس کو عجیب خیال کر کے فرمایا تمہارے ہاں یہ کہاں سے آ گئیں؟ انہوں نے کہا ہم نے دو صاع کھجور بھیج کر یہ ایک صاع منگوائی ہے آپ نے فرمایا اس کو واپس کر دو۔ مجھے ان کی ضرورت نہیں۔ (استعمال نہیں فرمائی)

۵۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ ، قَالَ : مَشٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ ، فِيْ حَدِيْثٍ بَلَغَهٗ عَنْهُ فِيْ شَأْنِ الصَّرْفِ ، فَأَتَاهُ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ، فَسَأَلَهٗ عَنْهُ فَقَالَ رَافِعٌ :سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ ، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُشِفُّوا الدِّيْنَارَ عَلَى الدِّيْنَارِ ، وَلَا الدِّرْهَمَ عَلَى الدِّرْهَمِ ، وَلَا تَبِيْعُوْا غَائِبًا مِنْهَا بِنَاجِزٍ ، وَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ حَتّٰى يَدْخُلَ عَتَبَةَ بَابِهٖ .

۵۶۳۴: نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر ؓ رافع بن خدیج ؓ کے ہاں گئے تا کہ ان سے بیع صرف کے سلسلے میں پہنچنے والی روایت کے متعلق دریافت کریں رافع کے ہاں پہنچ کر پوچھا تو رافع ؓ کہنے لگے میرے ان دونوں کانوں نے یہ بات سنی ہے اور میری ان آنکھوں نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے ایک دینار کو دوسرے دینار پر ایک درہم کو دوسرے درہم پر وزن کے اعتبار سے فضیلت مت دو اور سونے چاندی غیر موجود کو نقد کے

بدلے مت فروخت کرو۔ خواہ وہ خریدار تم سے دروازے کے اندر گھسنے کی مہلت مانگے۔

تخریج : مالك في البيوع ٣٤ ‘ ٣٥۔

اللغات :لاتشفوا۔ اضافہ کرنا۔ ناجز۔ موجود۔

٥٦٣٥: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ إِلَى أَبِيْ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ قَوْلِهٖ وَإِنِ اسْتَنْظَرَكَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ ، فَإِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ .

٥٦٣٥: نافع کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابوسعیدؓ کے ہاں گیا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ استنظرك سے آخر تک نقل نہیں کیا۔

تخریج : بخاري في البيوع باب٧٨‘ مسلم في المساقاة ٧٦/٧٥‘ نسائي في البيوع باب٤٧‘ ترمذي في البيوع باب٢٤‘ مالك في البيوع ٣٠/٣٤‘ مسند احمد ٤/٣ ‘ ٥١/٥٣۔

٥٦٣٦: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى‘ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلْمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

٥٦٣٦: حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٥٦٣٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، اَلْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، اَلْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، يَدًا بِيَدٍ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ .

٥٦٣٧: حکیم بن جابر نے عبادہ بن صامتؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ سونا سونے کے بدلے برابر برابر پلڑا پلڑے کے برابر اور چاندی بدلے چاندی کے برابر‘ پلڑا برابر پلڑے کے۔ گندم بدلے گندم کے برابر سرابر دست بدست‘ اور جو بدلے جو کے برابر سرابر نقد و نقد اور کھجور بدلے کھجور کے برابر برابر دست بدست لیا دیا جائے یہاں تک کہ نمک کا بھی ذکر کیا۔

اللغات :الکفۃ۔ پلڑا۔

تخریج : نسائي في البيوع باب ٤٤۔

٥٦٣٨: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ سُهَيْلَ

بْنَ أَبِیْ صَالِحٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ.

۵۶۳۸: ابوصالح نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے مت فروخت کرو مگر برابر وزن پورا پورا۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب۷۸/۷۷، مسلم فی المساقاۃ ۷۷/۷۵، ابو داؤد فی البیوع باب۱۳، ترمذی فی البیوع باب۲۴، نسائی فی البیوع باب۵۰/۴۷، مالک فی البیوع ۳۴/۳۰، مسند احمد ۳، ۹/۴، ۲۲/۶۔

۵۶۳۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِیْ دَاوٗدَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، لَا زِیَادَةَ، وَالدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ، وَلَا تَبِیْعُوْا غَیْبًا مِنْهَا بِنَاجِزٍ.

۵۶۳۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ درہم بدلے درہم کے نہ اضافہ نہ کمی' دینار بدلے دینار کے ایک دوسرے پر فضیلت مت دو اور نہ ہی عیب والے کو بے عیب کے بدلے میں فروخت کرو۔

تخریج: بخاری فی البیوع باب۷۸، مسلم فی المساقات ۷۶/۷۵، نسائی فی البیوع باب۴۷، مالک فی البیوع ۳۰، مسند احمد ۴/۳، ۶۱/۵۱۔

۵۶۴۰: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِیْ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، أَنَّ نَافِعًا، مَوْلٰی ابْنِ عُمَرَ، حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ.

۵۶۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل منقول ہے۔

تخریج: بخاری فی الاعتصام باب۲۰، البیوع باب۸۹، ولوکالۃ باب۳، والمغازی باب۳۹، مسلم فی المساقاۃ ۹۵/۹۴، نسائی فی البیوع باب۴۰، مالک فی البیوع ۲۱۔

۵۶۴۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِیْدِ بْنِ سُهَیْلٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ، وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ، فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰكَذَا؟ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ، یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا، بِالصَّاعَیْنِ، وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثَةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ

بِالدَّرَاهِمِ ، ثُمَّ اشْتَرِ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا .

۵۶۴۱: سعید بن المسیب نے ابوسعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر پر عامل بنایا وہ جنیب نامی کھجور لایا تو آپ نے پوچھا کیا تمام خیبر کی کھجوریں ایسی ہیں اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم دو صاع دے کر یہ کھجور ایک صاع اور دو صاع تین صاع دوسری کھجور دے کر لے لیتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئندہ ایسا مت کرو۔ بلکہ تمام کھجور دراہم کے بدلے فروخت کرو اور پھر دراہم سے جنیب خریدلو۔

۵۶۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو النَّضْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ ، قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ، وَهُوَ عَلَيْنَا أَمِيْرٌ مَنْ أَعْطٰى بِالدِّرْهَمِ مِائَةَ دِرْهَمٍ ، فَلْيَأْخُذْهَا .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَمَنْ زَادَ فَهُوَ رِبًا .وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنْ كُنْتَ فِيْ شَكٍّ، فَسَلْ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ ذٰلِكَ .فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ رَأْيٌ مِنِّيْ .

۵۶۴۲: عبداللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ ایک عراقی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنے لگا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جبکہ وہ ہم پر گورنر تھے کہ جو ایک درہم کو بدلے سو درہم دے اس کو لے لو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کر کے برابر دو۔ جس نے اضافہ کیا اس نے ربا کا معاملہ کیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اگر تمہیں پھر بھی شک ہے تو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کرلو۔ اس نے ابوسعید سے پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ بات نقل کی تو انہوں نے فوراً اللہ تعالیٰ سے استغفار کی اور کہا وہ بات میں نے اپنی رائے سے کہی تھی۔

۵۶۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ ثَنَا يَحْيٰى عَنِ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ أَنْكَرَهُ فَقَالَ أَنّٰى لَكَ هٰذَا ؟ قَالَ : اِشْتَرَيْتُهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَضْعَفْتَ أَرْبَيْتَ، أَوْ أَرْبَيْتَ أَضْعَفْتَ .

۵۶۴۳: ابونضرہ بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید نے بیان کیا کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور لے کر حاضر ہوا آپ نے اس پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا تمہارے پاس یہ کیسے آئیں اس نے کہا میں نے یہ دو صاع

کے بدلے خریدی ہیں۔ تو نے بڑھا کر سود کا معاملہ کیا یا تو نے سود والا معاملہ بڑھا کر کیا۔

تخریج : مسلم فی المساقاة ۹۹' مسند احمد ۶۰/۳۔

۵۶۴۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ ، قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ قَالَ : ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعِ تَمْرٍ رَيَّانَ ، وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فَقَالَ أَنّٰى لَكُمْ هٰذَا . فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، بِعْنَا صَاعَيْنِ مِنْ تَمْرٍ ، بِصَاعٍ مِنْ هٰذَا ، فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا ، وَلٰكِنْ بِيْعُوْا تَمْرَكُمْ ، وَاشْتَرُوْا مِنْ هٰذَا .

۵۶۴۴: سعید بن المسیب نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس سیرابی والے درخت کی کھجور لائی گئیں اور آپ کی کھجور بارانی درخت کی تھیں آپ نے فرمایا تمہیں یہ کیسے میسر آئیں؟ انہوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے دو کھجور کے بدلے ایک صاع لی ہیں تو آپ نے فرمایا ایسا مت کرو بلکہ اپنی کھجور فروخت کر کے اس سے یہ خریدلو۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ۴۰۔

اللغات : البعل۔ بارانی کھجور۔ ریان۔ پانی سے سینچا ہوا۔

۵۶۴۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارٌ بِدِيْنَارٍ ، وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ ، وَصَاعُ تَمْرٍ بِصَاعِ تَمْرٍ ، وَصَاعُ بُرٍّ بِصَاعِ بُرٍّ ، وَصَاعُ شَعِيْرٍ بِصَاعِ شَعِيْرٍ ، لَا فَضْلَ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .

۵۶۴۵: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دینار کے بدلے ایک دینار اور ایک درہم کے بدلے ایک درہم اور کھجور کا صاع ایک صاع کے بدلے اور گندم کا صاع ایک صاع گندم کے بدلے اور جو کا صاع ایک صاع جو کے بدلے ان اشیاء میں باہمی اضافہ جائز نہیں۔

۵۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ : ثَنَا الْوَلِيْدُ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيٰى قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَ تَمْرٍ بِصَاعَيْنِ ، وَلَا حِنْطَةٍ بِصَاعَيْنِ ، وَلَا دِرْهَمٍ بِدِرْهَمَيْنِ .

۵۶۴۶: عقبہ بن عبدالغافر نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صاع کھجور دو صاع کھجور کے بدلے اور نہ ایک صاع گندم دو صاع گندم کے بدلے اور نہ ایک درہم دو درہم کے بدلے

فروخت کیا جائے۔

۵۶۴۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ اِسْرَائِیْلُ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ :كَانَ عِنْدِیْ مِنْ تَمْرٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَجَدْتُ أَطْیَبَ مِنْهُ صَاعًا بِصَاعَیْنِ ، فَاشْتَرَیْتُهُ ، فَأَتَیْتُ بِهٖ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنْ أَیْنَ لَكَ هٰذَا یَا بِلَالُ .فَقُلْتُ :اِشْتَرَیْتُهُ ، صَاعًا بِصَاعَیْنِ فَقَالَ رُدَّهٗ، وَرُدَّ عَلَیْنَا تَمْرَنَا .

۵۶۴۷: مسروق نے حضرت بلالؓ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس کچھ کھجوریں جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے رکھی تھیں میں نے اس سے عمدہ پائیں جو ایک صاع دو صاع کے بدلے ملتی تھیں میں نے وہ خرید لیں اور ان کو آپ کی خدمت میں لایا تو آپ نے پوچھا اے بلال یہ کہاں سے لائے ہو؟ میں نے کہا میں نے خریدی ہیں دو صاع دے کر ایک صاع لیا آپ نے فرمایا انہیں واپس کر دو اور ہماری کھجوریں ہمیں لوٹا دو۔

۵۶۴۸: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِیْعَةَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ یَحْیٰی، وَخَالِدِ بْنِ أَبِیْ عِمْرَانَ ، عَنْ حَنَشِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّبَائِیِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ ، نُبَایِعُ الْیَهُوْدَ ، أُوْقِیَّةَ الذَّهَبِ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَالثَّلَاثَةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ .

۵۶۴۸: حنش بن عبداللہ سبائی نے فضالہ بن عبیدؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر میں یہود سے خرید و فروخت کر رہے تھے ایک اوقیہ سونا دے کر دو دینار اور تین دینار لے رہے تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن سے فروخت کر سکتے ہیں۔

۵۶۴۹: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عُبَادَةُ وَعَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ یَحْیَى بْنِ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ بَكْرَةَ ، یَعْنِیْ، عَنْ أَبِیْهِ، قَالَ : نَهَانَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِیْعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِیْعَ الذَّهَبَ فِی الْفِضَّةِ ، وَالْفِضَّةَ فِی الذَّهَبِ ، كَیْفَ شِئْنَا .

۵۶۴۹: عبدالرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے برابر برابر فروخت کا حکم فرمایا اور سونے کو چاندی اور چاندی کو سونے کے بدلے کم زیادہ جس طرح چاہیں فروخت کی اجازت دی۔

۵۶۵۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا رَبِیْعَةُ بْنُ

سُلَيْمَانَ ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَّانَ التَّجِيْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حَنَشًا الصَّنْعَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ ، فِيْ غَزْوَةِ أُنَاسٍ قِبَلَ :الْمَغْرِبِ ، يَقُوْلُ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ بَلَغَنِيْ أَنَّكُمْ تَتَبَايَعُوْنَ الْمِثْقَالَ بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثَيْنِ ، وَأَنَّهُ لَا يَصْلُحُ إِلَّا الْمِثْقَالُ بِالْمِثْقَالِ ، وَالْوَزْنُ بِالْوَزْنِ .

۵۶۵۰: حنش صنعانی رویفع بن ثابتؓ سے غزوہ اناس میں مغرب سے پہلے یہ بات بیان کر رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ خیبر میں فرمایا مجھے یہ اطلاع ملی ہے کہ تم ایک مثقال کی فروخت نصف اور ثلثین سے کرتے ہو اور یہ اسی صورت میں درست ہے جبکہ مثقال مثقال کے بدلے اور وزن وزن کے ساتھ برابر ہو۔

۵۶۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ :حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ أَبِيْ تَمِيْمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا .

۵۶۵۱: سعید بن یسار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دینار دینار کے بدلے ہے ان میں باہمی تفاضل نہیں اور درہم درہم کے بدلے ان میں بھی کوئی اضافہ نہیں (لیا جا سکتا)

۵۶۵۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ تَمِيْمٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، مُتَفَاضِلًا ، وَكَذٰلِكَ سَائِرُ الْأَشْيَاءِ الْمَكِيْلَاتِ ، الَّتِيْ قَدْ ذُكِرَتْ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا .فَالْعَمَلُ بِهَا أَوْلَى بِنَا ، مِنَ الْعَمَلِ بِحَدِيْثِ أُسَامَةَ ، الَّذِيْ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تَأْوِيْلُهُ عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .ثُمَّ هٰذَا أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ، قَدْ ذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ إِلَى مَا تَوَاتَرَتْ بِهِ الْآثَارُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا .

۵۶۵۲: زہیر بن محمد نے موسیٰ بن ابی تمیم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان آثار متواترہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلے اور سونے کی بیع سونے کے بدلے تفاضل کی صورت میں ممنوع ہے تمام مکیلی وموزونی اشیاء جن کا آثار میں تذکرہ ہوا ان کا یہی حکم ہے۔ پس ان پر عمل کرنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل سے اولیٰ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ روایت اسامہ کی وہ تاویل کر لی جائے جو ہم نے اسی باب میں ذکر کی ہے۔ پھر یہ اصحاب رسول ﷺ ہیں جو آپ کے بعد اسی طرف

گئے ہیں جوان متواتر روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہوا ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان آثار متواترہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ چاندی کی بیع چاندی کے بدلے اور سونے کی بیع سونے کے بدلے تفاضل کی صورت میں ممنوع ہے تمام مکیلی وموزونی اشیاء جن کا آثار میں تذکرہ ہوا ان کا یہی حکم ہے۔ پس ان پر عمل کرنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت پر عمل سے اولیٰ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ روایت اسامہ کی وہ تاویل کر لی جائے جو ہم نے اسی بات میں ذکر کی ہے۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی تائید:

۵۶۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ : لَا يَشْتَرِيْ أَحَدُكُمْ دِيْنَارًا بِدِيْنَارَيْنِ ، وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، وَلَا قَفِيْزًا بِقَفِيْزَيْنِ ، إِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ وَإِنِّيْ لَا أُوْتٰى بِأَحَدٍ فَعَلَهُ إِلَّا أَوْجَعْتُهُ عُقُوْبَةً ، فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ .

۵۶۵۳: جبلہ بن سحیم نے نقل کیا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ نقل کرتے سنا تم میں کوئی ایک دینار کے بدلے دو دینار اور نہ ایک درہم کے بدلے دو درہم اور نہ ایک قفیز کے بدلے دو قفیز خریدے۔ مجھے اس میں تمہارے متعلق سود کا خطرہ ہے جو ایسا فعل کرتے پکڑا گیا اس کو مالی اور جانی سزا دی جائے گی۔

اللغات: الرماء۔ الرباء۔ دونوں کا معنی سود ہے۔ النہایہ۔

تخریج : مالك فی البیوع ٣٤/٣٥' مسند احمد ١٠٩/٢' ٤/٤۔

۵۶۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ عُمَرُ : لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ ، فَإِنِّيْ أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ .

۵۶۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا کہ کوئی تم میں ایک کے بدلے دو درہم نہ لے مجھے تمہارے متعلق اس میں سود کا خطرہ ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٠٩/٢' ٤/٤۔

۵۶۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، قَالَ :سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ ، قَالَ خَطَبَ عُمَرُ فَقَالَ :لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَا تَشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ ، إِنِّيْ أَخَافُ عَلَيْكُمُ الرَّمَاءَ .

۵۶۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا سونے کو سونے کے بدلے مت

فروخت کرو اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے مت فروخت کرو مگر جب دونوں برابر ہوں ایک کو دوسرے پر اضافہ مت دو۔ مجھے اس کے متعلق رباء کا خطرہ ہے۔

۵۶۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَخْطُبُ بِهٰذَا ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِهِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ لَا يُنْكِرُهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ ، عَلَى مُوَافَقَتِهِمْ لَهُ عَلَيْهِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ ، وَعَلِيٍّ ، وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۶۵۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یہ عمر بن خطاب منبر پر سرعام خطبہ دے رہے ہیں اور مجمع میں صحابہ کرام موجود ہیں ان میں سے کوئی اس کا انکار نہیں کرتا یہ دلیل ہے کہ وہ سب اس پر متفق ہیں۔

اقوال حضرت ابوبکر و علی رضی اللہ عنہما سے اس کی تائید:

۵۶۵۷: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَلِيٍّ ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، قَالَ :كَتَبَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ إِلَى أُمَرَاءِ الْأَجْنَادِ ، حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ .أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّكُمْ قَدْ هَبَطْتُمْ أَرْضَ الرِّبَا ، فَلَا تَتَبَايَعُوْنَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ ، وَلَا الطَّعَامَ بِالطَّعَامِ إِلَّا كَيْلًا بِكَيْلٍ قَالَ أَبُوْ قَيْسٍ :قَرَأْتُ كِتَابَهُ .

۵۶۵۷: ابوقیس مولیٰ عمرو بن العاص نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لشکر کے سپہ سالاروں کو لکھا جبکہ وہ شام سے واپس لوٹے۔ امابعد تم سودی علاقہ میں گئے ہو سونے کو سونے کے بدلے برابر وزن سے خرید و فروخت کرو اور چاندی کو چاندی کے بدلے مساوی وزن سے بیچو۔ اسی طرح غلہ غلے کے بدلے برابر کیل سے فروخت کرو۔ ابو قیس راوی کہتے ہیں کہ میں نے خود ان کا خط پڑھا ہے۔

۵۶۵۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ :يَكُوْنُ عِنْدِي الدَّرَاهِمُ ، فَلَا تُنْفِقُ عَنِّيْ فِيْ حَاجَتِي ، فَأَشْتَرِيْ بِهَا دَرَاهِمَ تَجُوْزُ عَنِّيْ، وَأَحْفِمُ فِيْهَا .قَالَ :فَقَالَ عَلِيٌّ : اِشْتَرِ بِدَرَاهِمِكَ ذَهَبًا ، ثُمَّ اشْتَرِ بِذَهَبِكَ وَرِقًا ، ثُمَّ أَنْفِقْهَا فِيْمَا

شِئْتَ .

۵۶۵۸: ابو صالح سمان کہتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاں بیٹھا تھا کہ ان کی خدمت میں ایک آدمی آ کر دریافت کرنے لگا کہ میرے پاس دراہم ہوتے ہیں وہ میری حاجت میں خرچ نہیں ہوتے کیا میں ان کے بدلے دوسرے دراہم خریدلوں تو یہ جائز ہوگا اوران میں اپنی مرضی سے کم کردوں۔ آپ نے فرمایا اپنے دراہم کے بدلے سونا خریدو پھر اس کی چاندی خرید کر جہاں چاہو خرچ کرو۔

۵۶۵۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ شُرَيْحٍ ، عَنْ عُمَرَ قَالَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، فَضْلُ مَا بَيْنَهُمَا رِبًا . قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ :قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سُفْيَانَ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ قَالَ حُسَيْنٌ :قَالَ لِيْ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، إِمَامُ مَسْجِدِ حَمَّادٍ .

۵۶۵۹: شریح نے عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ درہم کے بدلے درہم ان میں اضافہ لینا سود ہے ابونعیم کا بیان ہے کہ ہمارے بعض احباب نے سفیان سے ''الدرهم بالدرهم'' نقل کیا۔ حسین راوی کہتے ہیں کہ احمد بن صالح مسجد حماد کے امام نے اسی طرح بیان کیا۔

۵۶۶۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، يَنْهَيَانِ عَنْ بَيْعِ الدِّرْهَمَيْنِ بِالدِّرْهَمِ ، يَدًا بِيَدٍ ، وَيَقُوْلَانِ الدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ ، وَالدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ .

۵۶۶۰: سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر دونوں نقد ایک درہم کو دو درہم کے بدلے فروخت سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ درہم بدلے درہم کے اور دینار بدلے دینار کے۔

۵۶۶۱: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ قَرَأَ عَلَيَّ شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ :مَرَّ بِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَمَعَهُ وَرِقٌ فَقَالَ اصْنَعْ لَنَا أَوْضَاحًا لِصَبِيٍّ لَنَا .قُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، عِنْدِيْ أَوْضَاحٌ مَعْمُوْلَةٌ ، فَإِنْ شِئْتَ أَخَذْتُ الْوَرِقَ وَأَخَذْتَ الْأَوْضَاحَ .فَقَالَ عُمَرُ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْوَرِقَ فِيْ كِفَّةِ الْمِيْزَانِ ، وَالْأَوْضَاحَ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرَى ، فَلَمَّا اسْتَوَى الْمِيْزَانُ ، أَخَذَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ ، وَأَعْطَى بِالْأُخْرَى .

۵۶۶۱: ابو رافع کہتے ہیں کہ میرے پاس سے عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ہوا۔ ان کے پاس چاندی تھی تو انہوں نے کہا ہماری ایک بچی کے لئے زیور بنا دو۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین میرے پاس استعمال شدہ زیور ہیں اگر تم پسند کرو تو

چاندی لے کر زیور دے دو۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے برابر برابر میں نے کہا جی ہاں چنانچہ انہوں نے چاندی کو ایک پلڑے میں رکھا اور دوسرے میں زیورات رکھے جب وزن برابر ہو گیا تو ایک ہاتھ سے زیور لے لیا اور دوسرے سے چاندی دے دی۔

۵٦٦٢: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ ، عَنْ غِيَاثِ بْنِ رَزِيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ ، وَهُوَ اللَّخْمِيُّ ، قَالَ :كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، فَقَالَ مِثْلًا بِمِثْلٍ ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا فَضْلٌ . وَمِمَّا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ رُجُوْعِهِ عَنِ الصَّرْفِ ،

۵٦٦٢: علی بن رباح لخمی کہتے ہیں کہ ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ ایک غزوہ میں تھے میں نے ان سے سونے کے بدلے سونا فروخت کرنے سے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا برابر دیا جائے ان میں تفاضل نہ ہو۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما رجوع کا ثبوت اور رجوع کی دو تاویلیں:

۵٦٦٣: مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ ،ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ نَزَعَ عَنِ الصَّرْفِ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ وَتَأَوَّلَ ذٰلِكَ عَلٰى إِجَازَةِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ مِثْلَيْنِ بِمِثْلٍ ، وَأَكْثَرَ -مِنْ ذٰلِكَ ، قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ ذٰلِكَ .فَإِمَّا أَنْ يَكُوْنَ رُجُوْعُهُ لِعِلْمِهِ أَنَّ مَا كَانَ أُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ إِنَّمَا هُوَ رِبَا الْقُرْآنِ ، وَعَلِمَ أَنَّ رِبَا النَّسِيْئَةِ بِغَيْرِ ذٰلِكَ أَوْ يَكُوْنُ ثَبَتَ عِنْدَهُ مَا خَالَفَ حَدِيْثَ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِمَّا لَمْ يَثْبُتْ مِنْهُ، حَدِيْثُ أُسَامَةَ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ نَقَلَهُ لَهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَامَتْ عَلَيْهِ بِهِ الْحُجَّةُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِيْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لِأَنَّهُ خَبَرُ وَاحِدٍ -، فَرَجَعَ إِلٰى مَا جَاءَ تْ بِهِ الْجَمَاعَةُ ، الَّذِيْنَ تَقُوْمُ بِنَقْلِهِمُ الْحُجَّةُ ، وَتَرَكَ مَا جَاءَ بِهِ الْوَاحِدُ ، الَّذِيْ قَدْ يَجُوْزُ عَلَيْهِ السَّهْوُ وَالْغَلَطُ وَالْغَفْلَةُ .وَهٰذَا الَّذِيْ بَيَّنَّا فِي الصَّرْفِ ، قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵٦٦٣: ابونضرہ نے ابوالصہباء سے روایت کی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے قول سے رجوع کر لیا۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ سود تو ادھار

میں ہے اور اس کا نتیجہ یہ نکالا کہ چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونے کی بیع ایک مثل کے بدلے دو۔زیادہ مثل کی صورت میں جائز ہے اور انہوں نے اس سے رجوع کرلیا تو ان کا رجوع یا تو اس بات کے معلوم ہو جانے کی وجہ سے تھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ ان سے بیان کیا کہ اس سے مراد وہ ربا ہے جس کا قرآن مجید میں تذکرہ ہے اور ان کو معلوم ہوگیا کہ ادھار والا سود اور ہے یا پھر ان کے ہاں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے خلاف روایت اس طریقہ پر ثابت ہوئی کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت اس طرح ثابت نہ ہوئی جیسا کہ دوسری روایات ہیں کیونکہ وہ نہایت کثرت سے منقول ہیں۔اس لئے یہ روایت ان کے لئے حجت بن گئی اور یہ بات حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نہ تھی۔ کیونکہ وہ تو خبر واحد ہے۔ چنانچہ ان کا رجوع اس روایت کی طرف ہوا جس کو ایک بڑی جماعت نے نقل کیا کہ ان کا نقل کرنا حجت بن جاتا ہے اور انہوں نے خبر واحد کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ اس میں بھولنے اور غلطی کا امکان ہے۔ یہ جو اوپر بیان کیا گیا امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

نوٹ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاں پہلے روایت اسامہ کی وجہ سے صرف رباء نسیہ حرام تھا پھر ابی بن کعب کے ساتھ اور ابو سعید خدری کے ساتھ گفتگو کے بعد تفاضل میں بھی رباء کے قائل ہو گئے اسی کو طحاوی رحمہ اللہ نے ثابت کر کے ترجیح دی ہے۔

(المرقاۃ)

بَابُ الْقِلَادَةِ تُبَاعُ بِذَهَبٍ وَفِيهَا خَرَزٌ وَذَهَبٌ

سونے اور موتی والا ہار سونے کے بدلے فروخت کرنا

خلاصۃ المرام: امام شافعی، احمد، مالک، اسحاق رحمہم اللہ کے ہاں ذہبی قلادہ کو موتیوں سے الگ فروخت کیا جائے گا ورنہ ربا بن جائے گا مندرجہ روایات سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

فریق ثانی کا قول: یہ ہے اگر قلادہ میں جو سونا ہو اس کی قیمت زیادہ ہو تو جدا کرنے کے بعد بھی اس کی فروخت جائز ہوگی۔ سونے کے بدلے سونا اور زائد کے بدلے (خرز) موتی ہوں گے اس لئے درست ہے۔

فریق اوّل کا مؤقف اور دلائل: ذہبی ہار کو موتیوں سے الگ کر کے فروخت کرنا ضروری ہے تاکہ ربا لازم نہ آئے جیسا کہ یہ روایات فضالہ رضی اللہ عنہ ظاہر کرتی ہیں۔

۵۶۶۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَوْنٍ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِيْ عِمْرَانَ ، عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ : أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا .فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ افْصِلْ بَعْضَهَا عَنْ بَعْضٍ ، ثُمَّ بِعْهَا كَيْفَ شِئْتَ.

٥٦٦٤: حنش صنعانی نے فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار پایا جس میں سونا اور موتی تھے میں نے فروخت کرنا چاہا تو میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور میں نے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ان کو ایک دوسرے سے الگ کرو پھر اسے جس طرح چاہو فروخت کرو۔

تخریج: نسائی فی البیوع باب٤٨۔

٥٦٦٥: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو شُجَاعٍ ، سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً .فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ ، بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا ، فَفَصَّلْتُهَا فَإِذَا الذَّهَبُ أَكْثَرُ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ.

٥٦٦٥: خالد بن ابی عمران نے فضالہ بن عبیدؓ سے نقل کیا کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ دینار سے خریدا جس میں سونا اور موتی تھے پس میں نے ان کو الگ کیا تو سونا بارہ دینار سے زیادہ تھا تو میں نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے فرمایا اس کو فروخت نہ کیا جائے یہاں تک کہ تم اس کو الگ کرو۔

تخریج: مسلم فی المساقاة ٩٠، ابو داؤد فی البیوع باب١٣، ترمذی فی البیوع باب٣٢، نسائی فی البیوع باب٤٨، مسند احمد ٢١۔

٥٦٦٦: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ :سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ ، يُحَدِّثُ عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ فَضَالَةَ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ ، فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ ، ابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعٍ أَوْ بِتِسْعٍ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا ، حَتّٰى تُمَيِّزَ مَا بَيْنَهُمَا .فَقَالَ :إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ فَقَالَ لَا ، حَتّٰى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا ، فَرَدَّهُ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْقِلَادَةَ إِذَا كَانَتْ كَمَا ذَكَرْنَا لَمْ يَجُزْ أَنْ تُبَاعَ بِالذَّهَبِ ، لِأَنَّ ذٰلِكَ الثَّمَنَ ، وَهُوَ ذَهَبٌ ، يُقَسَّمُ عَلَى قِيمَةِ الْخَرَزِ ، وَعَلَى الذَّهَبِ ، فَيَكُونُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِيعًا ، بِمَا أَصَابَهُ مِنَ الثَّمَنِ ، كَالْعَرْضَيْنِ يُبَاعَانِ بِذَهَبٍ ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِيعٌ بِمَا أَصَابَ قِيمَتَهُ، مِنْ ذٰلِكَ الذَّهَبِ .قَالُوا :فَلَمَّا كَانَ مَا يُصِيبُ الذَّهَبُ ، الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ ، إِنَّمَا يُصِيبُهُ بِالْخَرَزِ ، وَالظَّنِّ ، وَكَانَ الذَّهَبُ لَا يَجُوزُ أَنْ يُبَاعَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ،لَمْ يَجُزِ الْبَيْعُ إِلَّا أَنْ يَعْلَمَ أَنَّ ثَمَنَ الذَّهَبِ الَّذِي فِي الْقِلَادَةِ مِثْلُ وَزْنِهِ مِنَ الذَّهَبِ ، الَّذِي اُشْتُرِيَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ .وَلَا يَعْلَمُ بِقِسْمَةِ الثَّمَنِ ، إِنَّمَا يَعْلَمُ بِأَنْ يَكُونَ عَلَى

حِدَةٍ ، بَعْدَ الْوُقُوْفِ عَلَى وَزْنِهِ، وَذٰلِكَ غَيْرُ مَوْقُوْفٍ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يُفْصَلَ مِنَ الْقِلَادَةِ .قَالُوْا : فَلَا يَجُوْزُ بَيْعُ هٰذِهِ الْقِلَادَةِ بِالذَّهَبِ ، اِلَّا بَعْدَ اَنْ يُفْصَلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا ، لِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلِمَا احْتَجَجْنَا بِهِ مِنَ النَّظَرِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :اِنْ كَانَتْ هٰذِهِ الْقِلَادَةُ ، لَا يُعْلَمُ مِقْدَارُ ذَهَبِهَا ، اَهُوَ مِثْلُ وَزْنِ جَمِيْعِ الثَّمَنِ ، اَوْ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ ، اَوْ اَكْثَرُ ، اِلَّا اَنْ تُفْصَلَ الْقِلَادَةُ ، فَيُوْزَنُ ذٰلِكَ الذَّهَبُ الَّذِىْ فِيْهَا ، فَيُوْقَفُ عَلٰى زِنَتِهِ لَمْ يَجُزْ بَيْعُهَا بِذَهَبٍ اِلَّا بَعْدَ اَنْ يُفْصَلَ ذَهَبُهَا مِنْهَا ، فَيُعْلَمَ اَنَّهُ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَنِ .وَاِنْ كَانَتِ الْقِلَادَةُ يُحِيطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِ مَا فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ ، وَيُعْلَمُ اَنَّهُ اَقَلُّ مِنَ الذَّهَبِ الَّذِى بِيْعَتْ بِهٖ اَوْ لَا يُحِيطُ الْعِلْمُ بِوَزْنِهٖ اِلَّا اَنَّهُ يَعْلَم -فِى الْحَقِيْقَةِ -اَقَلُّ مِنَ الثَّمَنِ الَّذِى بِيْعَتْ بِهِ الْقِلَادَةُ ، وَهُوَ ذَهَبٌ ، فَالْبَيْعُ جَائِزٌ .وَذٰلِكَ اَنَّهُ يَكُوْنُ ذَهَبُهَا ، بِمِثْلِ وَزْنِهٖ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنَ ، وَيَكُوْنُ مَا فِيْهَا مِنَ الْخَرَزِ ، بِمَا بَقِىَ مِنَ الثَّمَنِ ، وَلَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ فِى الْعُرُوْضِ الْمَبِيْعَةِ بِالثَّمَنِ الْوَاحِدِ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ ، اَنَّا رَاَيْنَا الذَّهَبَ ، لَا يَجُوْزُ اَنْ يُبَاعَ بِذَهَبٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَرَاَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِىْ دِيْنَارَيْنِ ، اَحَدُهُمَا فِى الْجَوْدَةِ اَفْضَلُ مِنَ الْآخَرِ ، بِيْعَا ، صَفْقَةً وَاحِدَةً ، بِدِيْنَارَيْنِ مُتَسَاوِيَيْنِ فِى الْجَوْدَةِ ، اَوْ بِذَهَبٍ غَيْرِ مَضْرُوْبٍ جَيِّدٍ ، اَنَّ الْبَيْعَ جَائِزٌ .فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَرْدُوْدٌ اِلَى حُكْمِ الْقِيْمَةِ ، كَمَا تُرَدُّ الْعُرُوْض مِنْ غَيْرِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، اِذَا بِيْعَتْ بِثَمَنٍ وَاحِدٍ ، اِذًا لَفَسَدَ الْبَيْعُ ، لِاَنَّ الدِّيْنَارَ الرَّدِىءَ ، يُصِيْبُهُ اَقَلُّ مِنْ وَزْنِهٖ اِذَا كَانَتْ قِيْمَتُهُ اَقَلَّ مِنْ قِيْمَةِ الدِّيْنَارِ الْآخَرِ .فَلَمَّا اُجْمِعَ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ الْبَيْعِ ، وَكَانَتِ السُّنَّةُ قَدْ ثَبَتَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِاَنَّ الذَّهَبَ ، تِبْرُهُ وَعَيْنُهُ سَوَاءٌ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّ حُكْمَ الذَّهَبِ فِى الْبَيْعِ اِذَا كَانَ بِذَهَبٍ عَلٰى غَيْرِ الْقِسْمَةِ عَلَى الْقِيَمِ ، وَاَنَّهُ مَخْصُوْصٌ فِىْ ذٰلِكَ بِحُكْمٍ ، دُوْنَ حُكْمِ سَائِرِ الْعُرُوْضِ الْمَبِيْعَةِ صَفْقَةً وَاحِدَةً ، وَاِنَّمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الثَّمَنِ وَزْنُهُ، لَا مَا يُصِيْبُ قِيْمَتَهُ. فَهٰذَا هُوَ مَا يَشْهَدُ لِهٰذَا الْقَوْلِ مِنَ النَّظَرِ .وَقَدْ اضْطَرَبَ عَلَيْنَا حَدِيْثُ فَضَالَةَ ، الَّذِىْ ذَكَرْنَا ، فَرَوَاهُ قَوْمٌ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِىْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، وَرَوَاهُ آخَرُوْنَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ .

۵۶۶۲: حنش نے فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خیبر کے دن ایک قلادہ لایا گیا جس میں جواہرات سونے کے ساتھ لٹکے ہوئے تھے' ایک آدمی نے اسے سات یا نو دینار کے بدلے خریدا۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور یہ بات عرض کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا دونوں کو الگ کرنے

کے بغیر فروخت نہیں کر سکتے ہو۔ اس نے کہا میرا مقصود تو جواہرات تھے آپ نے فرمایا پھر بھی جائز نہیں جب تک کہ دونوں کو الگ الگ نہ کیا جائے پس اس نے واپس کر دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر ہار کی مذکورہ صورت ہو تو علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ ایسے ہار کو سونے کے بدلے فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سونا ثمن ہے اس کو جواہرات اور سونے پر تقسیم کیا جائے تو وہ دونوں اس قیمت میں فروخت شدہ مال بنے گا جیسا کہ وہ اشیاء سونے کے بدلے فروخت کی جائیں تو اس سونے میں سے جس چیز کے حصہ میں جتنا آئے گا تو وہ اس کے بدلے میں بیع کی جانے والی چیز ہوگی۔ ہار کے سونے کی قیمت وہ جواہرات اور اندازے کے بدلے ہوگی حالانکہ سونے کو سونے کے بدلے صرف برابر برابر فروخت کر سکتے ہیں تو اس بیع کے اب جائز ہونے کی ایک ہی صورت ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ ہار والے سونے کی قیمت اس سونے کے وزن کے برابر ہے جس سونے کے بدلے ہار کو خریدا گیا ہے اور یہ بات تقسیم قیمت سے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اس کی صورت یہی ہے کہ جب ہار کے سونے کا وزن کر کے اس کی قیمت الگ سے مقرر کی جائے اور یہ اس وقت معلوم ہوگا جب کہ وہ سونا اس ہار سے الگ کر دیا جائے۔ پس اس ہار کو سونے کے بدلے فروخت کرنا جائز نہیں جب تک اس کا سونا الگ نہ کر دیا جائے جیسا کہ ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے اور اس سبب سے جو ہم نے قیاس سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا اس ہار کے سونے سے متعلق یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ تمام قیمت کے برابر ہے یا اس سے کم زیادہ ہے مگر جبکہ اس کو ہار سے الگ کر کے وزن کیا جائے اور اس کے وزن سے واقفیت حاصل کی جائے تو اب اس کی بیع اس وقت تک جائز نہ ہوگی جب تک کہ وہ سونا الگ نہ کیا جائے اور معلوم ہو جائے کہ وہ اس قیمت سے کم ہے اور اگر ہار کے سونے کا علم حاصل ہو اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ وہ اس سونے سے کم ہے جس کے بدلے اس کو فروخت کیا گیا ہے یا اس کے وزن کا علم حاصل نہ ہو مگر یہ معلوم ہو جائے کہ فی الواقع اس کا سونا ہار کی قیمت سے کم ہے اور وہ سونا ہار کی قیمت سے کم ہے جس سونے کے بدلے ہار فروخت کیا گیا تو اس صورت میں یہ سودا جائز ہے اور اس کی وجہ یہ ہے ہار کا سونا اس سونے کے برابر جس کے بدلے میں فروخت کیا گیا ہے اور بقیہ ثمن کے بدلے موتی و جواہرات ہیں اس صورت میں ثمن (سونے) کو قیمتوں پر تقسیم کی ضرورت نہ ہوگی جیسا کہ سامان جس کو ایک ثمن پر فروخت کیا جائے (اس میں الگ اشیاء پر تقسیم کی حاجت نہیں) اس کی دلیل یہ ہے کہ ہم یہ بات پاتے ہیں کہ سونا برابر سونے کے بدلے فروخت کرنا درست ہے اور یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ فقہاء کا اس سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ ایسے دو دینار جن میں ایک دوسرے کے مقابلے میں زیادہ کھرا ہو ایک ہی معاہدے میں ان دو دیناروں کے بدلے فروخت کرنا جائز ہے جو کھرے پن میں برابر ہوں یا اس سونے کی ڈلی کے بدلے جس کا سکہ نہ بنایا گیا ہو اور وہ خالص ہو۔ اگر اس کو بھی قیمت کے حکم کی طرف لوٹایا جاتا جیسا کہ سونے چاندی کے علاوہ سامان کو لوٹایا جاتا ہے جبکہ ان کو ایک ہی ثمن سے فروخت کیا جائے تو یہ بیع فاسد ہوتی کیونکہ ردی دینار کے بدلے کم مقدار میں سونا آئے گا اور اس لئے کہ اس کی قیمت تو دوسرے

دینار سے کم ہے۔ یہ ہے کہ ان دو دیناروں کی برابر سونے کے بدلے بیع جب جائز ہے اور یہ طریقہ جناب رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل سے ثابت ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کے وقت قیمتوں پر تقسیم نہ کیا جائے گا اور یہ حکم سونے کا پترا اور خالص سونا دونوں برابر ہیں اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ بیع میں یہ سونے کا حکم اس وقت ہے جبکہ وہ سونے کے بدلے میں ہو قیمتوں پر تقسیم والا نہیں ہو گا یہ حکم سونے کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے سامان کا یہ حکم نہیں ہے۔ اس کے مقابلے میں جو قیمت ہو گی وہ وزن کے اعتبار سے ہو گی قیمت کے لحاظ سے نہیں قیاس کا بھی یہی تقاضا ہے۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ والی روایت میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ ایک روایت میں تو اسے اسی طرح روایت کیا گیا جیسا کہ ہم نے شروع باب میں نقل کیا ہے۔ دوسرے حضرات نے اس طرح روایت کی ہے۔

۵۶۶۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ، أَبُوْ هَانِئٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ ، وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ .فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذَّهَبِ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ ، فَنُزِعَ وَحْدَهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ .

۵۶۶۷: علی بن رباح لخمی نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس خیبر میں ایک ہار لایا گیا اس میں سونا اور جواہرات تھے وہ مال غنیمت میں تھا اس کو فروخت کیا جا رہا تھا۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ہار میں لگے ہوئے سونے کو الگ کرنے کا حکم دیا پھر فرمایا سونے کے بدلے سونا وزن کے لحاظ سے ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۱۳ ' مسند احمد ۱۹/۶۔

۵۶۶۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هَانِئٍ ، عَنْ فَضَالَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بِخَيْبَرَ .

۵۶۶۸: حمید بن ہانی نے حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت کرتے ہیں البتہ انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

۵۶۶۹: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِئُ قَالَ :ثَنَا حَيْوَةُ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، غَيْرُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .فِيْ هٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَزَعَ الذَّهَبَ ، فَجَعَلَهُ عَلٰى حِدَةٍ ، ثُمَّ قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ ، وَزْنًا بِوَزْنٍ لِيَعْلَمَ النَّاسُ كَيْفَ حُكْمُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَ

الذَّهَبَ لِأَنَّ صَلَاحَ الْمُسْلِمِينَ كَانَ فِي ذٰلِكَ ، فَفَعَلَ مَا فِيهِ صَلَاحُهُمْ ، لَا لِأَنَّ بَيْعَ الذَّهَبِ قَبْلَ أَنْ يُنْزَعَ ، مَعَ غَيْرِهٖ ، فِي صَفْقَةٍ وَاحِدَةٍ ، غَيْرُ جَائِزٍ .وَهٰذَا خِلَافُ مَا رَوَى مَنْ رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفْصَلَ . وَقَدْ رَوَاهُ آخَرُونَ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۶۶۹: حیوہ نے ابوہانی سے روایت کی انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔اس روایت میں جو کچھ ہے وہ پہلی روایت میں مذکور نہیں آپ ﷺ نے خود سونے کو اتار کر الگ فرمایا پھر ارشاد فرمایا کہ سونے کے بدلے سونا وزن کے لحاظ سے برابر ہوتا ہے یہ آپ نے اس لئے کیا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ سونے کا حکم کیا ہوتا ہے۔اس لئے الگ کیا کہ اس میں مسلمانوں کا فائدہ تھا تو مسلمانوں کی بہتری والا عمل فرمایا یہ وجہ نہیں کہ سونے کو الگ کرنے کے بغیر ایک ہی سودے میں اس کا فروخت کرنا جائز نہ تھا اور یہ بات اس روایت کے خلاف ہے کہ جس میں فرمایا سونے کو جدا کرنے کے بغیر فروخت نہ کیا جائے۔

ایک اور روایت:

جو کہ ان روایات سے مختلف ہے ملاحظہ ہو:

۵۶۷۰: فَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَنَشُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْبَحْرِ ، مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَنَشٌ :فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً فِيهَا تِبْرٌ وَيَاقُوتٌ ، وَزَبَرْجَدٌ فَأَتَيْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَأْخُذِ التِّبْرَ بِالتِّبْرِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَإِنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ ، فَاشْتَرَيْتُ قِلَادَةً بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ ، فِيهَا تِبْرٌ وَجَوْهَرٌ ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَأْخُذِ التِّبْرَ بِالذَّهَبِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ .فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، غَيْرُ مَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَحَادِيثِ :وَذٰلِكَ أَنَّ مَا حَكٰى فَضَالَةُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ التِّبْرُ بِالذَّهَبِ ، مِثْلًا بِمِثْلٍ ، وَلَمْ يَذْكُرْ فَسَادَ الْبَيْعِ فِي الْقِلَادَةِ الْمَبِيعَةِ بِذٰلِكَ إِذْ كَانَ فِيهَا ذَهَبٌ وَغَيْرُهٗ. فَهٰذَا خِلَافُ الْأَحَادِيثِ الْأُوَلِ .وَقَدْ رَوَاهُ آخَرُونَ أَيْضًا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ

۵۶۷۰: حنش بن عبداللہ صنعانی کہتے ہیں کہ میں ایک دریائی سفر میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ کی معیت میں تھا میں نے ایک ہار خریدا جس میں سونا' یاقوت' زبرجد کا جڑاؤ تھا میں حضرت فضالہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو انہوں نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر لو۔ میں خیبر میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا

میں نے ساٹھ دینار میں ایک ہار خریدا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے برابر ہی لے سکتے ہیں۔اس روایت میں پہلی احادیث سے مختلف مضمون ہے وہ اس طرح کہ اس روایت میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا وہ یہ ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے برابر لیا جائے اور جس ہار کو سونے کے بدلے فروخت کیا گیا اس کی بیع کے فاسد ہونے کا ذکر نہیں ہے جبکہ اس میں سونا اور دوسری چیزیں بعینہٖ خیبر والے ہار کی طرح تھیں یہ روایت پہلی روایات سے مختلف ہے۔

ایک اور انداز سے روایت:

دیگر حضرات نے اس روایت کو اس طرح نقل کیا ہے:

۵۶۷۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، أَنَّ عَامِرَ بْنَ يَحْيَى الْمَعَافِرِیَّ أَخْبَرَهُمَا ، عَنْ حَنَشٍ أَنَّهُ قَالَ :كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فِیْ غَزْوَةٍ ، فَصَارَتْ لِیْ وَلِأَصْحَابِیْ، قِلَادَةٌ فِيْهَا ذَهَبٌ ، وَوَرِقٌ ، وَجَوْهَرٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا .فَسَأَلْتُ فَضَالَةَ ، فَقَالَ :انْزِعْ ذَهَبَهَا ، وَاجْعَلْهُ فِی الْكِفَّةِ ، وَاجْعَلْ ذَهَبًا فِی الْكِفَّةِ الْأُخْرٰی ، ثُمَّ لَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، فَإِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَلَا يَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ . فَهٰذَا خِلَافٌ لِمَا تَقَدَّمَهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ ، لِأَنَّ فِيْهِ أَمْرَ فَضَالَةَ بِنَزْعِ الذَّهَبِ وَبَيْعِهِ وَحْدَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ ذَكَرَهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ .فَهٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ فِيْهِ، وَالْأَمْرُ بِالتَّفْصِيلِ مِنْ قَوْلِ فَضَالَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَ بِذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ عِنْدَهُ، الْبَيْعُ فِيْهَا ، فِی الذَّهَبِ ، حَتّٰى تُفْصَلَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَمَرَ بِذٰلِكَ ، لِإِحَاطَةِ عِلْمِهِ أَنَّ تِلْكَ قِلَادَةٌ ، لَا يُوْصَلُ إِلٰى عِلْمِ مَا فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ ، وَلَا إِلٰى مِقْدَارِهٖ، إِلَّا بَعْدَ أَنْ يُفْصَلَ مِنْهَا .فَقَدِ اضْطَرَبَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، فَلَمْ يُوْقَفْ عَلٰى مَا أُرِيْدَ مِنْهُ .فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْتَجَّ بِمَعْنًى مِنَ الْمَعَانِیْ، الَّتِیْ رُوِیَ عَلَيْهَا ، إِلَّا احْتَجَّ مُخَالِفُهُ عَلَيْهِ، بِالْمَعْنَى الْآخَرِ .وَقَدْ قَدَّمْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ ، كَيْفَ وَجْهُ النَّظَرِ فِیْ ذٰلِكَ ، وَأَنَّهُ عَلٰى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الَّذِيْنَ جَعَلُوْا حُكْمَ الذَّهَبِ الْمَبِيْعِ مَعَ غَيْرِهٖ بِالْمُذَهَّبِ ، لَا عَلٰى قَسْمِ الثَّمَنِ عَلَى الْقِيَمِ ، وَلٰكِنْ عَلٰى أَنَّ الذَّهَبَ مَبِيْعٌ بِوَزْنِهٖ مِنَ الذَّهَبِ الثَّمَنِ ، وَمَا بَقِیَ مَبِيْعٌ بِمَا بَقِیَ مِنَ الثَّمَنِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ

، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۶۷۱: حضرت حنش سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے تو مجھے اور میرے ساتھیوں کو ایک ہار ملا جس میں سونا اور جواہرات تھے میں نے اس کو خریدنا چاہا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے فرمایا اس کا سونا الگ کردو اور اسے ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو اور دوسرے پلڑے میں بھی سونا رکھو پھر برابر برابر کر کے لو۔ اس کے علاوہ نہ لو کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ سونے کو سونے کے بدلے برابر کے علاوہ ہرگز نہ لے۔ یہ روایت پہلی روایات کے خلاف ہے کیونکہ اس میں یہ موجود ہے کہ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے سونا اترانے اور اس کو الگ فروخت کرنے کا حکم فرمایا اور یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل نہیں کی جو کچھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے اس میں سونے کے بدلے سونے کے برابر برابر کے علاوہ فروخت کی ممانعت ہے اس میں تو کسی کو کلام نہیں۔ البتہ سونے کو الگ کرنے کا حکم حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے اپنے قول سے ثابت ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اس بات کا حکم اس لئے دیا ہو کہ ان کے ہاں ہار میں جڑے ہوئے سونے کا الگ کئے بغیر فروخت کران درست نہ ہو یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے اس کا حکم اس لئے دیا کہ وہ جانتے تھے کہ اس ہار میں جڑے ہوئے سونے کی مقدار کا علم اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کو الگ نہ کیا جائے۔ اس روایت میں اضطراب ہوا اور یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس کا ملطب کیا ہے پس جو شخص ان معانی میں سے کسی ایک معنی کو دلیل بنائے گا مخالف دوسرے معنی والی روایت سے استدلال کرے گا۔ ہم نے اس باب میں قیاس کا طریقہ پہلے ذکر کر دیا ہے اور یہ ان لوگوں کے مسلک کے مطابق ہے جنہوں نے فروخت شدہ سونے کو دوسرے سونے کے مقابلے میں قرار دیا ہو۔ نہ یہ کہ قیمت کو ان دونوں چیزوں کی قیمت پر تقسیم کرنا بلکہ سونا قیمت میں سے اپنے ہم وزن سونے کے مقابل ہوگا اور جو باقی رہے گا وہ اس چیز کی قیمت ہوگی جو سونے کے ساتھ جڑی ہوئی تھی اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت عبادہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کا طرزِ عمل:

۵۶۷۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هُبَيْرَةَ السَّبَائِيِّ ، عَنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ ، قَالَ :اشْتَرٰى مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ قِلَادَةً ، فِيْهَا تِبْرٌ ، وَزَبَرْجَدٌ ، وَلُؤْلُؤٌ ، وَيَاقُوْتٌ بِسِتِّمِائَةِ دِيْنَارٍ .فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، حِيْنَ طَلَعَ مُعَاوِيَةُ الْمِنْبَرَ ، أَوْ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ ، فَقَالَ أَلَا إِنَّ مُعَاوِيَةَ ، اِشْتَرَى الرِّبَا وَأَكَلَهُ، أَلَا إِنَّهُ فِي النَّارِ إِلٰى حَلْقِهِ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الْقِلَادَةُ ، كَانَ فِيْهَا مِنَ الذَّهَبِ أَكْثَرَ ، مِمَّا اُشْتُرِيَتْ بِهِ ، فَكَانَ مِنْ عُبَادَةَ مَا كَانَ لِذٰلِكَ .وَيَجُوْزُ أَنْ تَكُوْنَ بِيْعَتْ بِنَسِيْئَةٍ ، فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ، أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِذٰلِكَ

بَأْسًا .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ ، وَفِي السَّبَبِ الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهٖ عُبَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْكَرَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا أَنْكَرَ .

۵۶۷۲: حضرت ابوتمیم جیشانی سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک ہار جس میں سونا' زبرجد' جواہرات اور یاقوت جڑا ہوا تھا چھ سو دینار کے بدلے خریدا حضرت معاویہ منبر پر بیٹھے یا انہوں نے نماز ظہر ادا کی تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر فرمایا سنو! معاویہ نے سود کے طور پر سودا کیا اور اسے کھایا سنو! وہ حلق تک جہنم میں ہو گا۔ یہ ممکن ہے کہ اس ہار میں جڑا ہوا سونا اس چھ سو دینار سے زیادہ ہو جس کے بدلے اس کو خریدا گیا تو حضرت عبادہ نے اسی وجہ سے یہ کلام فرمایا اور یہ بھی ممکن ہے اسے ادھار کے طور پر خریدا گیا ہو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے۔

وجہِ اعتراض:

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کے اعتراض کا اس روایت میں سبب پایا جاتا ہے۔

۵۶۷۳: مَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ ، عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ قَالَ :كُنَّا فِيْ غَزَاةٍ ، عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ ، فَأَصَبْنَا ذَهَبًا وَفِضَّةً ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيْعَهَا النَّاسَ فِيْ عَطِيَّاتِهِمْ .قَالَ :فَتَنَازَعَ النَّاسُ فِيْهَا ، فَقَامَ عُبَادَةُ ، فَنَهَاهُمْ ، فَرَدُّوْهَا ، فَأَتَى الرَّجُلُ مُعَاوِيَةَ فَشَكَا اِلَيْهِ .فَقَامَ مُعَاوِيَةُ خَطِيْبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيْثَ ، يَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلَيْهِ، لَمْ نَسْمَعْهَا .فَقَامَ عُبَادَةُ فَقَالَ :وَاللّٰهِ لَأُحَدِّثَنَّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَاِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ ، وَلَا الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ ، وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ ، اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، يَدًا بِيَدٍ ، عَيْنًا بِعَيْنٍ .

۵۶۷۳: ابوقلابہ نے ابوالاشعث سے نقل کیا کہ ہم ایک غزوہ میں شامل تھے جس میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے سپہ سالار تھے' ہمیں سونا چاندی حاصل ہوا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ لوگ اپنے عطیات کو فروخت کر لیں۔ چنانچہ لوگوں نے اس سلسلے میں باہمی نزاع کیا تو حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کو اس سے منع فرمایا۔ لوگوں نے وہ اشیاء لوٹا دیں تو وہ آدمی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس بات کی شکایت کی تو امیر معاویہ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ان لوگوں کا کیا حال ہے جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جن میں وہ آپ پر بہتان لگاتے ہیں ہم نے وہ نہیں سنی ہیں۔اس پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ضرور بیان کریں گے اگرچہ وہ معاویہ کو ناپسند ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سونے کو سونے کے بدلے اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے اور نہ گندم کو گندم کے بدلے اور نہ جو کو جو کے بدلے اور نہ کھجور کو کھجور کے بدلے اور نہ نمک کو نمک کے بدلے فروخت کرو مگر جب کہ وہ برابر ہوں اور دست بدست اور نقد بنقد ہوں۔

۵۶۷۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ ، أَنَّهُ قَالَ : قَدِمَ نَاسٌ فِي إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ، يَبِيعُونَ آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ إِلَى الْعَطَاءِ .فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ ، فَقَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُذَهَّبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ ، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ ، فَمَنْ زَادَ ، أَوْ ازْدَادَ ، فَقَدْ أَرْبَى . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا كَانَ مِنْ إِنْكَارِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مُعَاوِيَةَ ، وَهُوَ بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ ، إِلَى أَجَلٍ ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .وَأَمَّا الْقِلَادَةُ ، الَّتِي فِيهَا الذَّهَبُ الْمَبِيعَةُ بِالذَّهَبِ ، أَوْ الْقِلَادَةُ الَّتِي فِيهَا الْفِضَّةُ الْمَبِيعَةُ بِالْفِضَّةِ ، فَلَا دَلَالَةَ فِيمَا رَوَيْنَا عَنْهُ، عَلٰى حُكْمِ ذٰلِكَ إِذَا بِيعَ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِ ذَهَبِهٖ أَوْ فِضَّتِهٖ، مِنَ الذَّهَبِ أَوْ الْفِضَّةِ .

۵۶۷۴: ابوقلابہ نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کچھ لوگ آئے جو سونے اور چاندی کے برتن عطیات کے ملنے تک کے وعدے پر فروخت کرتے تھے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا بے شک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے چاندی کو چاندی کے بدلے گندم کو گندم کے بدلے اور کھجور کو کھجور کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے اور نمک کو نمک کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا مگر جبکہ وہ دونوں برابر برابر ہوں جس نے زیادہ لیا دیا اس نے سود کھایا۔امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض سونے کو (ادھار) میعاد تک فروخت کرنے کی وجہ سے تھا اور کسی وجہ سے نہ تھا۔جہاں تک اس ہار کا تعلق ہے جس میں جڑا ہوا سونا' سونے کے بدلے فروخت کیا گیا یا وہ ہار جس میں جڑی ہوئی چاندی چاندی کے بدلے فروخت کی گئی ان روایات میں اس سے متعلق حکم پر کوئی دلالت موجود نہیں ہے کہ جب اس ہار کو اس سے زیادہ سونے یا اس کی چاندی سے زیادہ چاندی کے بدلے فروخت کیا جائے۔اس مسئلہ میں تابعین کی رائے مختلف ہے

۵۶۷۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنْ

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :اشْتَرِ السَّيْفَ الْمُحَلَّى بِالْفِضَّةِ .فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَجَازَ بَيْعَ السَّيْفِ ، الَّذِي حِلْيَتُهُ فِضَّةٌ ، بِفِضَّةٍ .وَقَدْ رُوِيَ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ التَّابِعِيْنَ ، اِخْتِلَافٌ.

۵۶۷۵: حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا چاندی سے مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے خریدلو۔

حاصل: اس روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اس مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے حاصل کرنے کی اجازت فرمائی ہے۔

اقوالِ تابعین:

۵۶۷۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ وَابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ اشْتِرَاءِ الثَّوْبِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ، بِالذَّهَبِ ، فَقَالَا :لَا يَصْلُحُ اشْتِرَاؤُهُ بِالذَّهَبِ .

۵۶۷۶: قاسم بن محمد اور سالم بن عبداللہ سے سونے کے بدلے سونے سے بنا ہوا کپڑا خریدنے کے متعلق یہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اس کو سونے کے بدلے خریدنا درست نہیں۔

۵۶۷۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا ، أَنْ يَشْتَرِيَ ذَهَبًا بِذَهَبٍ ، أَوْ فِضَّةً بِفِضَّةٍ وَذَهَبٍ :

۵۶۷۷: عثمان بن اسود نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کیا ان کے ہاں اس میں حرج نہیں تھا کہ سونے کو سونے کے بدلے اور چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کے بدلے فروخت کیا جائے۔

۵۶۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ مُبَارَكٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا ، أَنْ يُبَاعَ السَّيْفُ الْمُفَضَّضُ بِالدَّرَاهِمِ ، بِأَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ، تَكُوْنُ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ ، وَالسَّيْفُ بِالْفَضْلِ.

۵۶۷۸: مبارک نے حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ان کے ہاں اس میں کوئی حرج نہیں کہ چاندی سے مرصع تلوار کو دراہم کے بدلے فروخت کیا جائے اس سے زیادہ جتنا اس میں ہو اور چاندی چاندی کے بدلے اور تلوار فضل کے بدلے ہے۔

۵۶۷۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي يُوْسُفَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، أَنَّهُ قَالَ فِي بَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى :إِذَا كَانَتِ الْفِضَّةُ الَّتِي فِيْهِ، أَقَلَّ مِنَ الثَّمَنِ ، فَلَا بَأْسَ بِذٰلِكَ .

۵۶۷۹: ابومعشر نے ابراہیم سے روایت کی ہے انہوں نے چاندی سے مرصع تلوار کو چاندی کے بدلے فروخت میں کوئی حرج نہیں جبکہ یہ چاندی قیمت والی چاندی سے کم ہو۔

۵۶۸۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ :لَا بَأْسَ بِبَيْعِ السَّيْفِ الْمُحَلّٰى ، بِالدَّرَاهِمِ ؛ لِأَنَّ فِيْهِ حَمَائِلَهُ وَجَفْنَهُ وَنَصْلَهُ.

۵۶۸۰: حضرت حصین نے حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں دراہم کے بدلے مرصع تلوار کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اس میں اس کا پرتلہ' میان اور پھل بھی ہے۔

كِتَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ وصدقہ کا بیان

بَابُ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ

ہبہ واپس لینا

خلاصۃ المرام:

ہبہ: شریعت میں بلاعوض کسی کو کسی مال کا مالک بنانا۔ قبضہ اور ایجاب وقبول اس کی شرط ہے ہبہ دے کر رجوع میں علماء کا اختلاف ہے۔ امام مالک شافعی اوزاعی واحمد رحمہم اللہ کے ہاں رجوع حرام ہے۔ علماء کا دوسرا گروہ: سات شرائط نہ ہوں تو رجوع جائز ہے وہ موانع سبعہ یہ ہیں دمع خذقہ نمبر ا اضافہ نہ ہوا مثلاً تعمیر۔ نمبر۲ دونوں میں کوئی مرا نہ ہو۔ نمبر۳ بدلہ نہ لیا ہو۔ نمبر۴ ملک سے نہ نکلی۔ نمبر۵ دونوں میاں بیوی نہ ہوں۔ نمبر۶ قرابت رحم بھی نہ ہو۔ نمبر۷ ہبہ موجود ہو۔ البتہ کراہت میں کسی کو کلام نہیں ہے۔

(البذل الہدایہ)

فریق اوّل: ہبہ میں رجوع حرام ہے اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۵۶۸۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ، كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ. قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْوَاهِبَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيْمَا وَهَبَ وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَقَالُوْا: لَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ

الرُّجُوْعَ فِی الْهِبَةِ كَالرُّجُوْعِ فِی الْقَیْءِ وَكَانَ رُجُوْعُ الرَّجُلِ فِیْ قَیْئِهٖ حَرَامًا عَلَیْهِ كَانَ كَذٰلِكَ رُجُوْعُهٗ فِیْ هِبَتِهٖ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لِلْوَاهِبِ أَنْ یَّرْجِعَ فِیْ هِبَتِهٖ اِذَا كَانَتْ قَائِمَةً عَلٰی حَالِهَا لَمْ تُسْتَهْلَكْ وَلَمْ یَزِدْ فِیْ بَدَنِهَا بَعْدَ أَنْ یَّكُوْنَ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ لَیْسَ بِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ الْوَاهِبِ وَبَعْدَ أَنْ یَّكُوْنَ لَمْ یُثِبْهُ أَیْ :لَمْ یُعْطِهٖ مِنْهَا ثَوَابًا .فَإِنْ كَانَ أَثَابَهٗ مِنْهَا ثَوَابًا وَقَبِلَ ذٰلِكَ الثَّوَابَ مِنْهُ أَوْ كَانَ الْمَوْهُوْبُ لَهٗ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنَ الْوَاهِبِ فَلَیْسَ لِلْوَاهِبِ أَنْ یَّرْجِعَ فِیْهَا .فَإِنْ لَمْ یَكُنِ الْوَاهِبُ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ لِلْمَوْهُوْبِ لَهٗ وَلٰكِنَّهَا امْرَأَةٌ وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا أَوْ زَوْجٌ وَهَبَ لِامْرَأَتِهٖ فَهُمَا فِیْ ذٰلِكَ كَذِی الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ وَلَیْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ یَّرْجِعَ فِیْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الْعَائِدَ فِیْ هِبَتِهٖ وَلَمْ یُبَیِّنْ لَنَا مَنِ الْعَائِدُ فِیْ قَیْئِهٖ. فَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَّكُوْنَ أَرَادَ الرَّجُلَ الْعَائِدَ فِیْ قَیْئِهٖ فَیَكُوْنَ قَدْ جَعَلَ الْعَائِدَ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْمَا هُوَ حَرَامٌ عَلَیْهِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا قَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی .وَقَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَّكُوْنَ أَرَادَ الْكَلْبَ الْعَائِدَ فِیْ قَیْئِهٖ وَالْكَلْبُ غَیْرُ مُتَعَبَّدٍ بِتَحْرِیْمٍ وَلَا تَحْلِیْلٍ فَیَكُوْنُ الْعَائِدُ فِیْ قَیْئِهٖ عَائِدًا فِیْ قَذَرٍ كَالْقَذَرِ الَّذِیْ یَعُوْدُ فِیْهِ الْكَلْبُ فَلَا یَثْبُتُ بِذٰلِكَ مَنْعُ الْوَاهِبِ مِنَ الرُّجُوْعِ فِی الْهِبَةِ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ فِی الْآثَارِ مَا یَدُلُّنَا عَلٰی مُرَادِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَدِیْثِ الْأَوَّلِ مَا هُوَ ؟

۵۶۸۱: حضرت سعید ابن میسّب رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینے والا قے کر کے لوٹانے والے کی طرح ہے۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے ہبہ والا دی ہوئی چیز کو واپس نہیں کر سکتا انہوں نے اس سلسلہ میں مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہبہ سے رجوع کرنے والے کو قے کر کے واپس لوٹانے والے کی طرح قرار دیا اور قے کر کے واپس کرنا حرام ہے تو ہبہ میں رجوع کا بھی یہی حکم ہے۔ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے جب تک کہ وہ چیز اپنی اسی حالت پر قائم ہو اور ہلاک نہ ہوئی ہو اور نہ اس کے بدن میں کوئی اضافہ ہوا ہو۔جس کو ہبہ کیا گیا وہ اس کا رشتہ دار نہ ہو اس کی طرف سے اسے کوئی بدلہ بھی نہ ملا ہو۔اگر اس نے اس کے بدلے کچھ دے دیا اور اس نے قبول بھی کر لیا یا ہبہ کیا ہوا شخص اس کا قریبی رشتہ دار ہو تو پھر ہبہ کرنے والا واپس نہیں کر سکتا اگر ہبہ کیا ہوا شخص اس کا رشتہ دار نہ ہو بلکہ اس کی بیوی نے اپنے خاوند کو یا خاوند نے اپنی بیوی کو ہبہ کیا ہو تو یہ دونوں اس معاملے میں قریبی رشتہ دار کی طرح ہیں ان میں سے ایک بھی دوسرے کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر

سکتا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کر کے واپس کرنے والے کو قے کر کے واپس لوٹانے والے سے تشبیہ دی۔ البتہ قے کر کے اسے واپس لوٹانے والے کے بارے میں یہ نہیں بتلایا کہ اس سے کون مراد ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اس سے وہ شخص مراد ہو جو قے کر کے اسے واپس لوٹاتا ہے تو آپ نے ہبہ کر کے لوٹانے والے کو قے کر کے اسے چاٹنے والے کی طرح قرار دیا اور یہ حرام ہے اس سے پہلے قول والوں کی بات ثابت ہو جائے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد وہ کتا ہو جو قے کر کے چاٹتا ہو اور کتا حرام وحلال کا مکلف نہیں فلہذا ہبہ کو لوٹانے والا گویا گندگی کو لوٹانے والا ہے جو اس گندگی کی طرح ہے جس کو کتا لوٹاتا ہے۔ اس صورت میں اس سے یہ بات ثابت نہ ہو گی کہ واہب کو ہبہ سے رجوع کرنا منع ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا روایات میں کوئی ایسی روایت موجود ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی اس مراد پر دلالت کرنے والی ہے جو پہلی روایات سے ظاہر ہو رہی ہے۔

تخریج : بخاری فی الھبة باب١٤/٣٠، الزکاة باب٥٩، والجهاد باب١٣٧، مسلم فی الھبات ١، ٧، ٨، ٢، ابو داؤد فی البیوع باب٨١، ترمذی فی البیوع باب٦٢، نسائی فی الزکاة باب١٠، والھبه باب٣/٢، ابن ماجه فی الھبات باب٥، مالك فی الزکاة ٤٩، مسند احمد ١، ٢١٧/٢٥، ١٨٢/٢۔

حدیث اوّل میں کون مراد ہے؟

۵۶۸۲: فَإِذَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السُّوْءِ الرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ .

۵۶۸۲: عکرمہ نے ابن عباس ؓ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے ہمارے سامنے بری حالت کی مثال بیان فرمائی کہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الھبه باب ٣٠، والحیل باب ١٤، ترمذی فی البیوع باب ٦١۔

۵۶۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ تَنْزِيْهَ أُمَّتِهٖ عَنْ أَمْثَالِ الْكِلَابِ لَا أَنَّهٗ أَبْطَلَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُمُ الرُّجُوْعُ فِيْ هِبَاتِهِمْ .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْكَلَامُ أَيْضًا الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۸۳: عبداللہ بن طاوس نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ہبہ کو واپس کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اپنی قے کر دوبارہ لوٹا لیتا ہے۔اس روایت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پہلی روایت میں جو ہم نے ذکر کی ہے آپ نے اپنی امت کو کتوں کے اوصاف اپنانے سے بچانے کا ارادہ فرمایا ہے یہ بات نہیں کہ ہبہ کی ہوئی اشیاء کو واپس کرنے کو آپ نے باطل قرار دیا۔

تخریج : بخاری باب الحیل باب ١٤' مسلم فی الھبات ٨' مسند احمد ٣٢٧/١' ١٢٨/٢۔

روایت ابن عباس ؓ کا ابوہریرہ ؓ سے ثبوت:

۵۶۸۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ح

۵۶۸۴: عوف نے حسن سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

۵۶۸۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا عَوْفٌ عَنْ خِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ عَطَائِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتّٰى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ فَأَكَلَهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ هٰذَا الْكَلَامِ فِيْ مَعْنًى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى.

۵۶۸۵: خلاس بن عمرو کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ ؓ اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے عطیہ کو لوٹاتا ہے وہ اس کتے کی طرح ہے جو کھاتا رہتا ہے جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے اور پھر اسے چاٹ کر واپس کر لیتا ہے۔

یہی کلام دوسرے مفہوم میں:

۵۶۸۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَلِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرٰى أَنْ يَبْتَاعَ مَالًا جَعَلَهُ صَدَقَةً.

۵۶۸۶: ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ عمر ؓ نے ایک گھوڑا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیا اس کے بعد اسے فروخت ہوتا ہوا پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اجازت طلب کی تو آپ نے

فرمایا اپنے صدقہ کو واپس مت لو۔ اسی بات کے پیش نظر ابن عمر ؓ اس بات کو جائز نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی جس مال کو صدقہ کرے اسی کو خریدے۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب ۵۹' نسائی فی الزکوۃ باب ۱۰۰' ابن ماجه فی الصدقات باب ۲۔

۵۶۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِيْ كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ هُوَ ضِدُّ الْغَلَاءِ .فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ .

۵۶۸۷: زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک گھوڑا ایک شخص کو جہاد کے لئے دیا اس نے اس کو ضائع کر دیا میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور سوچا کہ وہ اسے کم قیمت میں فروخت کر دے گا۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اسے مت خریدو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم کے بدلے دے اور اپنا صدقہ واپس نہ کرو کیونکہ صدقہ واپس کرنے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے چاٹ لیتا ہے۔

تخریج: بخاری فی الزکاۃ باب ۵۹' والجہاد باب ۱۳۷' مسلم فی الهبات ۱' نسائی فی الزکاۃ باب ۱۰۰' مالک فی الزکاۃ ۴۹' مسند احمد ۱/۴۰۔

۵۶۸۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَبْصَرَ فَرَسًا تُبَاعُ فِي السُّوْقِ وَكَانَ تَصَدَّقَ بِهٖ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْتَرِيْهِ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا شَيْئًا مِنْ نِتَاجِهٖ أَيْ مِمَّا يُنْتِجُهُ مِنَ الْوَلَدِ .فَمَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنْ يَبْتَاعَ مَا كَانَ تَصَدَّقَ بِهٖ أَوْ شَيْئًا مِنْ نِتَاجِهٖ وَجَعَلَهُ إِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ. فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُوْجِبِ حُرْمَةِ ابْتِيَاعِ الصَّدَقَةِ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ بِهَا وَلٰكِنْ تَرْكُ ذٰلِكَ أَفْضَلُ لَهٗ .فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَ هٰذَا لِمَا ذُكِرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ لَيْسَ عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ سَوَاءٌ وَلٰكِنَّهٗ لِأَنَّ تَرْكَهٗ أَفْضَلُ .

۵۶۸۸: زید بن اسلم نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے بازار میں ایک

گھوڑا فروخت ہوتے دیکھا اور وہ وہی گھوڑا تھا جو صدقہ میں دیا جا چکا تھا چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں اس کو خرید لوں تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسے مت خریدو اور نہ اس کے بچوں میں سے کسی کو خریدو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس چیز کے خریدنے سے روک دیا جس کو انہوں نے صدقہ کیا تھا۔ اسی طرح اس کی اولاد کی خریداری سے روک دیا اور اس فعل کو اس کتے کے فعل کی طرح قرار دیا جو قے کر کے لوٹا تا ہے تو اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ صدقہ کرنے والے کے لئے صدقہ کے مال کو خریدنا حرام ہے بلکہ اس کو چھوڑنا (نہ خریدنا) افضل ہے۔ اسی طرح جو پہلے ذکر ہوا اس کا مطلب بھی یہی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ہبہ کو واپس لینے کے سلسلہ میں جو کچھ فرمایا اس سے اس کی حرمت مراد نہیں بلکہ (اس سے کراہت دلا کر) اس کے چھوڑنے کا افضل ہونا ظاہر فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الھبه باب۳۷' مسند احمد ۱ / ۲۵'۲۷۔

ایک روایت سے استدلال:

۵۷۸۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ ذَرِيْعٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ .فَقَالَ قَائِلٌ فَقَدْ دَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلَى تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ مِنَ الرَّجُلِ لِغَيْرِ وَلَدِهِ. قِيْلَ لَهُ : مَا دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَ ذٰلِكَ الرُّجُوْعَ بِأَنَّهُ لَا يَحِلُّ لِتَغْلِيْظِهِ إِيَّاهُ لِكَرَاهِيَةِ أَنْ يَكُوْنَ لِأَحَدٍ مِنْ أُمَّتِهِ مَثَلُ السَّوْءِ .وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِذِيْ مَرَّةٍ سَوِي فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَعْنَى أَنَّهَا تَحْرُمُ عَلَى الْأَغْنِيَاءِ وَلٰكِنَّهَا عَلٰى مَعْنَى لَاتَحِلُّ لَهُ مِنْ حَيْثُ تَحِلُّ لِغَيْرِهِ مِنْ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالزَّمَانَةِ . فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا لَا يَحِلُّ لِوَاهِبٍ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ ذٰلِكَ كَمَا تَحِلُّ لَهُ الْأَشْيَاءُ الَّتِي قَدْ أَحَلَّهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ. وَلَمْ يَجْعَلْ لِمَنْ فَعَلَهَا مَثَلًا كَالْمَثَلِ الَّذِيْ جَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَائِدِ فِيْ هِبَتِهِ.وَقَدْ دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْعَوْدُ فِيْهَا بِالرُّجُوْعِ وَالِابْتِيَاعِ وَغَيْرِهِ ثُمَّ اسْتَثْنَى مِنْ ذٰلِكَ مَا وَهَبَ الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ. فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -عَلٰى إِبَاحَتِهِ لِلْوَالِدِ أَنْ يَأْخُذَ مَا وَهَبَ لِابْنِهِ فِيْ وَقْتِ حَاجَتِهِ إِلٰى ذٰلِكَ وَفَقْرِهِ إِلَيْهِ لِأَنَّ مَا يَجِبُ لِلْوَلَدِ مِنْ ذٰلِكَ لَيْسَ بِفِعْلٍ يَفْعَلُهُ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ

رُجُوْعًا مِنْهُ يَكُوْنُ مَثَلُهُ فِيْهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ الْمُتَرَاجِعِ فِيْ قَيْئِهِ. وَلٰكِنَّهُ شَيْءٌ أَوْجَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ لِفَقْرِهِ فَلَمْ يُضَيِّقْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ كَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۵۶۸۹: طاوس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہبہ کرنے والے کو جائز نہیں کہ وہ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس کرے البتہ باپ اپنے بیٹے سے ہبہ واپس لے سکتا ہے۔ اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ کسی آدمی کو ہبہ واپس کرنا حرام ہے البتہ اپنے لڑکے سے ہبہ لوٹا سکتا ہے۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ روایت میں تو آپ کی بات پر کوئی دلالت موجود نہیں ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات لا یحل بطور تغلیظ فرمائی ہو کیونکہ آپ اپنے کسی امت میں بھی بری مثال کا انطباق پسند نہ فرماتے تھے۔ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی تندرست ٹھیک ٹھاک آدمی کے لئے صدقہ حلال نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اس پر حرام ہے جس طرح کہ مالدار لوگوں پر حرام ہے بلکہ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس طرح دیگر حاجتمندوں اور اپاہجوں کے لئے حلال ہے اسی طرح اس کے لئے حلال نہیں۔ پس اسی طرح جو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل کیا کہ ہبہ کرنے والے کو ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا حلال نہیں کا مطلب ہے کہ اس کے لئے یہ اس طرح حلال نہیں جس طرح دیگر اشیاء ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے حلال قرار دیا ہے اور ان کو لینے والے لوگوں کے لئے ایسی مثال بیان نہیں فرمائی۔ جیسی کچھ ہبہ کر کے واپس کرنے والے کے لئے بیان فرمائیں اور اس رجوع کرنے کے ماتحت ہبہ شدہ چیز کو واپس لینا اس کو خریدنا اور دیگر صورتیں شامل ہیں۔ پھر اس سے والد کا بیٹے کو دیا ہوا مال مستثنیٰ کیا۔ واللہ اعلم۔ مگر احناف کے ہاں یہ بھی جائز ہے جبکہ باپ کو حاجت ہو اور احتیاج ہو کیونکہ اس سلسلہ میں جو کچھ والد کے لئے واجب ہے وہ ایسا فعل نہیں ہے جس کے کرنے سے وہ واپسی کرنے میں کتے کے اپنی قے کے چاٹنے کے مترادف ہو بلکہ یہ وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس (والد) کے فقر کی حالت میں بیٹے کے لئے واجب کیا ہے اور اس سلسلہ میں اسے کسی تنگی میں نہیں ڈالا جیسا کہ دیگر احادیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

تخریج : ترمذی فی البیوع باب ۶۱، ولولاء باب ۷، نسائی فی الھبه باب ۲/۲، ۴، ابن ماجه فی الھبه باب ۲، مسند احمد ۲/۲۷، ۲۸۔

تشریح اس روایت سے ثابت ہو رہا ہے کہ کسی آدمی کو ہبہ واپس کرنا حرام ہے البتہ اپنے لڑکے سے ہبہ لوٹا سکتا ہے۔

روایات ملاحظہ ہوں:

۵۶۹۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَعْطَيْتُ أُمِّيْ حَدِيْقَةً وَإِنَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَتْرُكْ وَارِثًا غَيْرِيْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ صَدَقَتُكَ وَرَجَعَتْ إِلَيْكَ حَدِيْقَتُكَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَبَاحَ لِلْمُتَصَدِّقِ صَدَقَتَهُ لَمَّا رَجَعَتْ إِلَيْهِ بِالْمِيْرَاثِ وَمَنَعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنِ ابْتِيَاعِ صَدَقَتِهِ .فَثَبَتَ بِهٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ إِبَاحَةُ الصَّدَقَةِ الرَّاجِعَةِ إِلَى الْمُتَصَدِّقِ بِفِعْلِ اللّٰهِ وَكَرَاهَةُ الصَّدَقَةِ الرَّاجِعَةِ إِلَيْهِ بِفِعْلِ نَفْسِهِ. فَكَذٰلِكَ وُجُوْبُ النَّفَقَةِ لِلْأَبِ عَنْ مَالِ الِابْنِ لِحَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ وَجَبَتْ لَهُ بِإِيْجَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِيَّاهَا لَهُ. فَأَبَاحَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ارْتِجَاعَ هِبَتِهِ وَإِنْفَاقَهَا عَلٰى نَفْسِهِ وَجَعَلَ ذٰلِكَ كَمَا رَجَعَ إِلَيْهِ بِالْمِيْرَاثِ لَا كَمَا رَجَعَ إِلَيْهِ بِالِابْتِيَاعِ وَالِارْتِجَاعِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ خَصَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْوَالِدَ الْوَاهِبَ دُوْنَ سَائِرِ الْوَاهِبِيْنَ .أَفَيَكُوْنُ حُكْمُ الْوَلَدِ فِيْمَا وَهَبَ لِأَبِيْهَا خِلَافَ حُكْمِ الْوَالِدِ فِيْمَا وَهَبَ لِوَلَدِهِ؟ قِيْلَ لَهُ :بَلْ حُكْمُهُمَا فِيْ هٰذَا سَوَاءٌ فَذِكْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا يُجْزِءُ مِنْ ذِكْرِهِ إِيَّاهُمَا وَمِنْ ذِكْرِ غَيْرِهِمَا مِمَّنْ حُكْمُهُ فِيْ هٰذَا مِثْلُ حُكْمِهِمَا .وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ .فَحَرَّمَ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا بِالْأَنْسَابِ .ثُمَّ قَالَ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِيْ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي التَّحْرِيْمِ بِالرَّضَاعَةِ غَيْرَ هَاتَيْنِ .فَكَانَ ذِكْرُهُ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى أَنَّ سَائِرَ مَنْ حُرِّمَ بِالنَّسَبِ فِيْ حُكْمِ الرَّضَاعِ سَوَاءٌ وَأَغْنَاهُ ذِكْرُ هَاتَيْنِ بِالتَّحْرِيْمِ بِالرَّضَاعِ عَنْ ذِكْرِ مَنْ سِوَاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ إِذْ كَانَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَهُنَّ فِي التَّحْرِيْمِ بِالْأَنْسَابِ فَجَعَلَ حُكْمَهُنَّ حُكْمًا وَاحِدًا .فَدَلَّ تَحْرِيْمُهُ بَعْضَهُنَّ أَيْضًا بِالرَّضَاعِ أَنَّ حُكْمَهُنَّ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمٌ وَاحِدٌ .فَكَذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ فَعَمَّ بِذٰلِكَ النَّاسَ جَمِيْعًا .ثُمَّ قَالَ إِلَّا الْوَالِدُ لِوَلَدِهِ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا -دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَنْ سِوَى الْوَالِدِ مِنَ الْوَاهِبِيْنَ فِيْ رُجُوْعِ الْهِبَاتِ إِلَيْهِمْ يُرِدُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ إِيَّاهَا كَذٰلِكَ وَأَغْنَاهُ ذِكْرُ بَعْضِهِمْ عَنْ ذِكْرِ سَائِرِهِمْ .فَلَمْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ مَا يَدُلُّنَا عَلٰى أَنَّ لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهِ بِنَقْضِهِ إِيَّاهَا حَتّٰى يَأْخُذَهَا مِنَ الْمَوْهُوْبِ لَهُ وَيَرُدَّهَا إِلٰى مِلْكِهِ الْمُتَقَدِّمِ الَّذِيْ أَخْرَجَهَا مِنْهُ بِالْهِبَةِ .فَنَظَرْنَا هَلْ نَجِدُ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا .

۵۶۹۰: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی والدہ کو ایک باغ کا عطیہ دیا ہے اب اس کا انتقال ہو گیا اور اس نے میرے علاوہ کوئی وارث نہیں چھوڑا۔ آپ نے فرمایا تمہارا صدقہ واجب ہو گیا (ادا ہو چکا) اور تیرا باغ تیری طرف لوٹ آیا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کرنے والے والد کو خاص کیا ہے باقی ہبہ کرنے والے کے لئے یہ حکم کیسے ہوسکتا ہے اگر بیٹا باپ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اس کا حکم باپ کے بیٹے کو ہبہ کرنے کے خلاف ہے۔ تو اس کے جواب میں کہے اس سلسلے میں دونوں کا حکم یکساں ہے تو جناب نبی اکرم ﷺ کا اس سبب سے جس کو کہ ہم نے ذکر کیا ایک کا تذکرہ دونوں کے ذکر کو کفایت کرنے والا ہے بلکہ ان دونوں کے علاوہ کے لئے بھی کافی ہے جن کا یہی حکم ہو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ تم پر تمہاری مائیں تمہاری بیٹیاں' تمہاری بہنیں' تمہاری پھوپھیاں' تمہاری خالائیں' تمہاری بھتیجیاں اور بھانجیاں حرام کی گئیں یہ نسبی رشتہ کے اعتبار سے ہیں پھر فرمایا تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی حرام ہیں دودھ کے رشتہ میں صرف ان دو کے ذکر پر اکتفا کیا ان دو کا ذکر کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جو عورتیں نسب کے لحاظ سے حرام ہیں۔ دودھ کی وجہ سے بھی ان تمام کا حکم وہی ہے دودھ کی وجہ سے ان دو کے حرام ہونے کے تذکرے نے باقی کے تذکرے سے بے نیاز کر دیا کیونکہ نسب کی وجہ سے حرام ہونے میں تمام کا ذکر کر دیا اور ان تمام کے لئے ایک ہی حکم قرار دیا (یعنی حرمت) تو اس سے اس بات پر دلالت مل گئی کہ رضاعت کی وجہ سے بعض کے حرام ہونے سے دوسری رضاعی رشتہ دار عورتوں کا حکم بھی یہی ہے۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ نے جب یہ فرمایا کہ کسی شخص کو ہبہ میں رجوع درست نہیں تو یہ حکم تمام لوگوں کو شامل ہے پھر فرمایا سوائے باپ کے جو کہ اپنے بیٹے کو ہبہ کرے یہ بات جو کہ ہم نے کہی ہے اس کی بنا پر یہ اس بات پر دلالت ہے کہ والد کے علاوہ ہبہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رجوع کریں تو یہی حکم ہوگا۔ تو والد کے تذکرے نے دوسروں کے تذکرہ سے بے نیاز کر دیا۔ فلہٰذا ان روایات میں ایسی کوئی بات نہیں پائی جاتی جو اس بات پر دلالت کرنے والی ہو کہ ہبہ کرنے والا اپنے ہبہ کو توڑ کر موہوب لہ سے واپس لے اور اسے اپنی سابقہ ملکیت میں لائے۔ جس ملکیت سے اس نے ہبہ کر کے اس شئی کو نکالا تھا۔ اب ہم دیکھنا چاہتے کہ آیا آثار صحابہ کرام میں ایسی کوئی چیز پائی جاتی ہے جس سے کوئی دلالت میسر آجائے۔

تخریج: ابن ماجه في الصدقات باب۳۔

حل: اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ہبہ کرنے والے والد کو خاص کیا ہے باقی ہبہ کرنے والے کے لئے یہ حکم کیسے ہوسکتا ہے اگر بیٹا باپ کو کوئی چیز ہبہ کرے تو اس کا حکم باپ کے بیٹے کو ہبہ کرنے کے خلاف ہے۔

جواب: اس سلسلے میں دونوں کا حکم یکساں ہے تو جناب نبی اکرم ﷺ کا اس سبب سے جس کو کہ ہم نے ذکر کیا ایک کا تذکرہ دونوں کے ذکر کو کفایت کرنے والا ہے بلکہ ان دونوں کے علاوہ کے لئے بھی کافی جن کا یہی حکم ہو۔

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کی تلاش:

اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا آثار صحابہ کرام میں ایسی کوئی چیز پائی جاتی ہے جس سے کوئی دلالت میسر آ جائے۔

۵۶۹۱: فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :ثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَتَّى يُثَابَ مِنْهَا بِمَا يَرْضَى .

۵۶۹۱: سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے جس نے کسی کو کوئی چیز ہبہ کی وہ اس کا زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ وہ اس کا اپنی مرضی کے مطابق بدلہ پالے۔

۵۶۹۲: وَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ الْمَرِيِّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِصِلَةِ رَحِمٍ أَوْ عَلَى وَجْهِ صَدَقَةٍ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ فِيْهَا وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً يَرَى أَنَّهُ إِنَّمَا يُرَادُ بِهِ الثَّوَابُ فَهُوَ عَلَى هِبَتِهِ يَرْجِعُ فِيْهَا إِنْ لَمْ يَرْضَ مِنْهَا .فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ فَجَعَلَ الصَّدَقَاتِ لَا يَرْجِعُ فِيْهَا وَجَعَلَ الْهِبَاتِ عَلَى ضَرْبَيْنِ .فَضَرْبٌ مِنْهَا صِلَةُ الْأَرْحَامِ فَرَدَّ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الصَّدَقَاتِ وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَضَرْبٌ مِنْهَا خِلَافُ ذٰلِكَ فَجَعَلَ لِلْوَاهِبِ أَنْ يَرْجِعَ فِيْهِ مَا لَمْ يَرْضَ مِنْهُ .

۵۶۹۲: مروان بن حکم نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے صلہ رحمی کے لئے کوئی ہبہ کیا یا بطور صدقہ ہبہ کیا وہ اس میں رجوع نہ کرے اور جس نے اس لئے ہبہ کیا کہ اس سے مقصود صرف حصول ثواب تھا۔ تو وہ اپنے ہبہ کے بارے میں اختیار رکھتا ہے اگر وہ اس کو اس کے ہاں پسند نہ کرے تو لوٹا لے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے ہبہ اور صدقہ میں تفریق کر دی۔ صدقات کو نہ لوٹانے والا قرار دیا اور عطیات کے متعلق دو قسمیں کر دیں۔ نمبرا جو صرف صلہ رحمی کی خاطر ہو تو صدقات کے حکم میں رکھا جائے گا اور ہبہ کرنے والا ان کو لوٹا نہیں سکتا۔ نمبر۲ اگر واہب اس کے استعمال پر خوش نہ ہو تو اس کو واپس کر سکتا ہے۔

۵۶۹۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْرَقُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِي

رَحِمٍ جَازَتْ وَمَنْ وَهَبَ هِبَةً لِغَيْرِ ذِي رَحِمٍ مَحْرَمٍ لَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .

۵۶۹۳: اسود نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جس نے کسی رحم والے رشتہ دار کو ہبہ کیا ایسا کرنا جائز ہے جس نے غیر ذی رحم محرم کو دیا تو وہ ہبہ کا زیادہ حقدار ہے جب تک کہ اس کا معاوضہ نہ ملے (اگر معاوضہ مل گیا تو پھر واپس نہیں ہو سکتا)۔

۵۶۹۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْوَاهِبُ أَحَقُّ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .فَهٰذَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَى الْوَاهِبِ الَّذِيْ جَعَلَ لَهُ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهٖ عَلٰى مَا ذُكِرَ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ قَبْلَ هٰذَا حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ قَوْلُهُمَا رَضِيَ عَنْهُمَا فِيْ ذٰلِكَ .

۵۶۹۴: عبدالرحمٰن بن ابزی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے واہب اپنے ہبہ کا اس وقت تک زیادہ حقدار جب تک کہ اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جو ہبہ کرنے والے کو رجوع کا حق اس وقت تک ثابت فرما رہے ہیں یہاں تک کہ وہ بدلہ نہ لے۔ ہمارے ہاں اس روایت اور پہلی روایت تضاد کو دور کرنے کی صورت یہی ہے کہ اس سے وہ ہبہ کرنے والا مراد ہے جس کا تذکرہ پہلی روایت میں ہو چکا۔

۵۶۹۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .عَلٰى مَا رَوَيْنَا عَنْ سُلَيْمَانَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِنَحْوٍ مِنْ هٰذَا .

۵۶۹۵: شعبہ نے جابر سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے جیسا کہ ہم نے سلیمان کی روایت میں ذکر کی ہے۔

روایت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ:

حضرت فضالہ بن عبیدؓ سے بھی اسی طرح کی روایت منقول ہے ملاحظہ ہو۔

۵۶۹۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَيْهِ .فَقَالَ أَحَدُهُمَا :إِنِّيْ وَهَبْتُ لِهٰذَا بَازِيًا عَلٰى أَنْ يُثِيْبَنِيْ فَلَمْ يَفْعَلْ .فَقَالَ الْآخَرُ :وَهَبَ لِيْ وَلَمْ يَذْكُرْ شَيْئًا .فَقَالَ لَهُ فَضَالَةُ :ارْدُدْ إِلَيْهِ هِبَتَهٗ فَإِنَّمَا يَرْجِعُ فِي الْهِبَةِ النِّسَاءُ وَسُقَّاطُ الرِّجَالِ .

۵۶۹۶: عبداللہ بن عامر یحصبی کہتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ کے پاس تھا ان کے پاس دو آدمی جھگڑا لے کر آئے ایک کہنے لگا۔ میں نے اس کو ایک باز ہبہ کیا کہ یہ مجھے اس کا بدلہ دے گا مگر اس نے نہ دیا دوسرے نے کہا اس نے مجھے ہبہ کیا اور اس نے کسی بات کا ذکر نہ کیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ہبہ اسے واپس کر دو۔ عورتیں اپنا ہبہ واپس لیا کرتی ہیں اور اسی طرح گرے ہوئے لوگ۔

۵۶۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصُبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ اِلَيْهِ فِیْ بَازٍ .فَقَالَ اَحَدُهُمَا :وَهَبْتُ لَهٗ بَازِيًا وَاَنَا اَرْجُو اَنْ يُثِيْبَنِیْ مِنْهُ .فَقَالَ الْآخَرُ :نَعَمْ قَدْ وَهَبَ لِیْ بَازِيًا مَا سَاَلْتُهٗ وَمَا تَعَرَّضْتُ لَهٗ .فَقَالَ لَهٗ فَضَالَةُ اُرْدُدْ اِلَيْهِ هِبَتَهٗ فَاِنَّمَا يَرْجِعُ فِی الْهِبَاتِ النِّسَاءُ وَشِرَارُ الْاَقْوَامِ . وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ اَيْضًا

۵۶۹۷: عبداللہ بن عامر یحصبی کہتے ہیں کہ میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ کے ہاں تھا کہ دو آدمی ایک باز کا جھگڑا لئے حاضر ہوئے تو ان میں سے ایک نے کہا میں نے اس کو باز دیا اور مجھے اس کی طرف سے بدلے کی امید تھی دوسرے نے کہا جی ہاں اس نے مجھے باز دیا تھا جو کہ میں نے نہ اس سے مانگا اور نہ میں نے اس سے کوئی پیش رفت کی تھی تو فضالہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا ہبہ اس کو دے دو ہبات میں عورتیں اور اقوام کے شریر لوگ رجوع کیا کرتے ہیں۔

روایت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ:

حضرت ابوالدرداءؓ سے بھی اسی طرح کی روایت وارد ہے:

۵۶۹۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اَلْمَوَاهِبُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ وَهَبَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَوْهَبَ فَهِیَ كَسَبِيْلِ الصَّدَقَةِ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِیْ صَدَقَتِهٖ .وَرَجُلٌ اُسْتُوْهِبَ فَوَهَبَ فَلَهُ الثَّوَابُ فَاِنْ قَبِلَ عَلٰی مَوْهِبَتِهٖ ثَوَابًا فَلَيْسَ لَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَهٗ اَنْ يَرْجِعَ فِیْ هِبَتِهٖ مَا لَمْ يُثَبْ .وَرَجُلٌ وَهَبَ وَاشْتَرَطَ الثَّوَابَ فَهُوَ دَيْنٌ عَلٰی صَاحِبِهَا فِیْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ .فَهٰذَا اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ جَعَلَ مَا كَانَ مِنَ الْهِبَاتِ مَخْرَجُهٗ مَخْرَجَ الصَّدَقَاتِ فِیْ حُكْمِ الصَّدَقَاتِ .وَمَنَعَ الْوَاهِبَ مِنَ الرُّجُوْعِ فِیْ ذٰلِكَ كَمَا يُمْنَعُ الْمُتَصَدِّقُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِیْ صَدَقَتِهٖ .وَجَعَلَ مَا كَانَ مِنْهَا بِغَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ مِمَّا لَمْ يُشْتَرَطْ ثَوَابٌ مِمَّا يَرْجِعُ فِيْهِ مَا لَمْ يُثَبِ الْوَاهِبُ عَلَيْهِ .وَجَعَلَ مَا اُشْتُرِطَ فِيْهِ الْعِوَضُ فِیْ حُكْمِ الْمَبِيْعِ فَجَعَلَ الْعِوَضَ لِوَاهِبِهٖ وَاجِبًا عَلَی الْمَوْهُوْبِ لَهٗ فِیْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ وَفَاتِهٖ فَهٰذَا حُكْمُ الْهِبَاتِ عِنْدَنَا .فَاَمَّا مَا ذَكَرْنَا مِنْ

انْقِطَاعِ رُجُوْعِ الْوَاهِبِ فِيْ هِبَتِهِ لِمَوْتِ الْمَوْهُوْبِ لَهُ أَوْ بِاسْتِهْلَاكِهِ الْهِبَةَ فَلِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ.

۵۶۹۸: راشد بن سعد نے ابوالدرداءؓ سے روایت کی ہے کہ ہبہ کرنے والے تین ہیں۔ نمبر ا ایک وہ آدمی جو خود ہبہ کرتا ہے مگر خود اس سے کسی ہبہ کا طالب نہیں یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرنے کی طرح ہے اس کو اپنا صدقہ لوٹانا جائز نہیں۔ نمبر ۲ وہ آدمی جس نے ہبہ طلب کیا اس کو ہبہ کر دیا گیا تو اس کو تو بدلہ ملے گا اور اگر اس نے اپنے ہبہ پر بدلے کو قبول کر لیا تو اس کو یہی کچھ ملے گا اور یہ اپنے ہبہ کو بدلہ ملنے سے پہلے پہلے لوٹا سکتا ہے۔ نمبر ۳ جس آدمی نے اس شرط پر ہبہ کیا کہ اس کو بدلہ دینا پڑے گا تو یہ موہوب لہ پر دین ہوگا جو کہ زندگی اور موت کے بعد بھی دینا پڑے گا۔ یہ حضرت ابوالدرداءؓ ہیں انہوں نے ہبات کی تین اقسام بتلائیں۔ نمبر ا جو صدقات کی طرح ہیں تو ان کا حکم بھی صدقات والا ہے اس میں ہبہ کرنے والے کو رجوع درست نہیں جیسے کہ صدقہ کرنے والے کو اپنے صدقہ سے رجوع جائز نہیں ہے۔ نمبر ۲ دوسری قسم وہ قرار دی جس میں بدلے کو شرط قرار نہ دیا جائے اس میں ہبہ کرنے والے کو رجوع کا اس وقت تک حق ہے جب تک کہ اس کا بدلہ نہ لے۔ نمبر ۳ اس قسم میں عوض کو شرط قرار دیا گیا یہ بیع کا حکم میں ہے اس میں واہب کو عوض دینا موہوب لہ پر لازم ہو جائے گا یہ زندگی اور موت دونوں میں لازم رہے گا ہمارے ہاں بھی ہباب کا یہی حکم ہے باقی ہمارے ہاں موہوب لہ کے مر جانے یا اس چیز کے ہلاک کر دینے کی صورت میں ہبہ کرنے والے کا حق رجوع ختم ہو جاتا ہے یہ اس لئے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے۔

۵۶۹۹: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ ثَنَا :حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ مِثْلَهٗ.يَعْنِيْ :بِمِثْلِ حَدِيْثِهِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ وَزَادَ وَيَسْتَهْلِكُهَا أَوْ يَمُوْتُ أَحَدُهُمَا . فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اسْتِهْلَاكَ الْهِبَةِ يَمْنَعُ وَاهِبَهَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَجَعَلَ مَوْتَ أَحَدِهِمَا يَقْطَعُ مَا لِلْوَاهِبِ فِيْهَا مِنَ الرُّجُوْعِ أَيْضًا فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ شُرَيْحٍ فِي الْهِبَةِ نَظِيْرُ مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۵۶۹۹: ابراہیم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلی فصل میں ذکر کر آئے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ ہبہ کا ہلاک کر دینا یا واہب و موہوب لہ میں سے کسی کی موت بھی۔ (کہ اب وہ واپس نہیں ہو سکتا) اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہبہ کے ہلاک کر دینے کو واپسی کے لئے مانع قرار دیا اسی طرح دونوں میں سے کسی ایک کی موت کو رجوع ہبہ سے مانع قرار دیا ہم احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں۔ ہبہ کے متعلق شریح رحمہ اللہ کا قول بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔

حاصل روایات: اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہبہ کے ہلاک کردینے کو واپسی کے لئے مانع قرار دیا اسی طرح دونوں میں سے کسی ایک کی موت کو رجوع ہبہ سے مانع قرار دیا ہم احناف بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

ہبہ کے متعلق شریح رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔

۵۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ :سَمِعْت مُحَمَّدًا يُحَدِّثُ أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ مَنْ أَعْطَى فِيْ قَرَابَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ صِلَةٍ فَعَطِيَّتُهُ جَائِزَةٌ وَالْجَانِبُ الْمُسْتَقْرَبُ يُثَبْ مِنْ هِبَتِهٖ أَوْ يُرَدُّ عَلَيْهِ .

۵۷۰۰: محمد نے بیان کیا کہ شریح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جس نے اپنے قرابت دار کو اس کی قرابت داری یا نیکی یا احسان کے طور پر دیا تو اس کا عطیہ جائز ہے اور قرابت والی جانب کے لحاظ سے وہ اپنے ہبہ کا بدلہ دے یا اسی کو اس پر لوٹا دیا جائے۔

۵۷۰۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ : وَأَمَّا هِبَةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الزَّوْجَيْنِ لِصَاحِبِهٖ فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ قَدْ /

۵۷۰۱: ابن سیرین نے شریح سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زوجین کے ایک دوسرے کو ہبہ کا مسئلہ اس طرح ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ زوجین کے ایک دوسرے کو ہبہ کا مسئلہ اس طرح ہے۔

ہبہ زوجہ:

۵۷۰۲: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ امْرَأَةً وَهَبَتْ لِزَوْجِهَا هِبَةً ثُمَّ رَجَعَتْ فِيْهَا فَاخْتَصَمَا اِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ لِلزَّوْجِ شَاهِدَاكَ أَنَّهُمَا رَأَيَاهَا وَهَبَتْ لَكَ مِنْ غَيْرِ كُرْهٍ وَلَا هَوَانٍ وَإِلَّا فَيَمِيْنُهَا لَقَدْ وَهَبَتْ لَكَ عَنْ كُرْهٍ وَهَوَانٍ فَهٰذَا شُرَيْحٌ قَدْ سَأَلَ الزَّوْجَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا وَهَبَتْ لَهٗ لَا عَنْ كُرْهٍ بَعْدَ ارْتِجَاعِهَا فِي الْهِبَةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السُّنَّةَ لَوْ ثَبَتَتْ عِنْدَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَرَدَّ الْهِبَةَ اِلَيْهَا وَلَمْ يُجِزْ لَهَا الرُّجُوْعَ فِيْهَا .وَقَدْ كَانَ مِنْ رَأْيِهٖ أَنَّ لِلْوَاهِبِ الرُّجُوْعَ فِيْ هِبَتِهٖ إِلَّا مِنْ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَجَعَلَ الْمَرْأَةَ فِيْ هٰذَا كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ .وَأَمَّا هِبَةُ الزَّوْجِ لِامْرَأَتِهٖ

۵۷۰۲: ایوب نے محمد سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے اپنے خاوند کو ایک چیز ہبہ کی پھر اس کو لوٹایا۔ دونوں اپنا مقدمہ قاضی شریح کی خدمت میں لائے تو آپ نے خاوند کو فرمایا کہ تم دو گواہ پیش کرو کہ جنہوں نے دیکھا ہو کہ اس عورت نے تمہیں کسی جبر و اکراہ اور سستی کے بغیر ہبہ کیا ورنہ وہ قسم اٹھائے گی کہ اس نے یہ عطیہ مجبوراً اور ذلت و عجز کے بغیر دیا۔ یہ شریح ہیں کہ جنہوں نے خاوند سے دلیل کا مطالبہ کیا کہ اس نے واقعۃً خاوند کو ہبہ کیا ہے اس میں زبردستی کا دخل نہ تھا یہ بات آپ نے ہبہ لوٹانے کے بعد فرمائی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اگر یہ روایت ان کے ہاں ثابت ہوتی تو ہبہ خاوند کی طرف لوٹاتے اور عورت کے لئے رجوع کو جائز قرار نہ دیتے۔ قاضی شریح رحمہ اللہ کی رائے یہی تھی کہ ہبہ کرنے والا ہبہ میں رجوع کر سکتا ہے البتہ ذی رحم محرم سے رجوع نہیں کر سکتا انہوں نے عورت کو اس مسئلہ میں ذی رحم محرم سے رجوع نہیں کر سکتا انہوں نے عورت کو اس مسئلہ میں ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا ہم بھی اسی طرح کہتے ہیں۔

خاوند کے ہبہ کا مسئلہ:

۵۷۰۳: فَإِنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ مَنْصُوْرٍ قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيْمُ :إِذَا وَهَبَتِ الْمَرْأَةُ لِزَوْجِهَا أَوْ وَهَبَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهٖ فَالْهِبَةُ جَائِزَةٌ وَلَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنْ يَرْجِعَ فِيْ هِبَتِهٖ.

۵۷۰۳: ابو منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم کہنے لگے جب عورت اپنے خاوند کو کوئی چیز ہبہ کرے یا مرد اپنی بیوی کو کوئی چیز ہبہ کرے تو ہبہ درست ہے ان میں سے کسی کو بھی یہ جائز نہیں کہ وہ ہبہ کو لوٹائے۔

۵۷۰۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهٗ قَالَ الزَّوْجُ وَالْمَرْأَةُ بِمَنْزِلَةِ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ إِذَا وَهَبَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ لَمْ يَكُنْ لَهٗ أَنْ يَرْجِعَ . فَجُعِلَ الزَّوْجَانِ فِيْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فَمَنَعَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْمَا وَهَبَ لِصَاحِبِهٖ فَهٰكَذَا نَقُوْلُ .وَقَدْ وَصَفْنَا فِيْ هٰذَا مَا ذَهَبْتُ إِلَيْهِ فِي الْهِبَاتِ وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِذْ لَمْ نَعْلَمْ عَنْ أَحَدٍ مِثْلِ مَنْ رَوَيْنَاهَا عَنْهُ خِلَافًا لَهَا .فَتَرَكْنَا النَّظَرَ مِنْ أَجْلِهَا وَقَلَّدْنَاهَا .وَقَدْ كَانَ النَّظَرُ -لَوْ خَلَّيْنَا وَإِيَّاهُ -خِلَافَ ذٰلِكَ وَهُوَ أَنْ لَا يَرْجِعَ الْوَاهِبُ فِي الْهِبَةِ لِغَيْرِ ذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ ، لِأَنَّ مِلْكَهٗ قَدْ زَالَ عَنْهَا بِهِبَةٍ إِيَّاهَا وَصَارَ لِلْمَوْهُوْبِ لَهٗ دُوْنَهٗ فَلَيْسَ لَهٗ نَقْضُ مَا قَدْ مَلَكَ عَلَيْهِ إِلَّا بِرِضَاءِ مَالِكِهٖ. وَلٰكِنْ اتِّبَاعُ الْآثَارِ وَتَقْلِيْدُ أَئِمَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَوْلٰى فَلِذٰلِكَ قَلَّدْنَاهَا وَاقْتَدَيْنَاهَا .وَجَمِيْعُ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ

اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۷۰۴: حماد نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا میاں اور بیوی بمنزلہ ذی رحم محرم کے ہیں جب ان میں سے کوئی ایک دوسرے کو ہبہ کرے تو وہ اسے لوٹا نہیں سکتا۔ ان تمام آثار میں میاں بیوی کو ہبہ میں ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا گیا ہے جو بھی ایک دوسرے کو ہبہ کر دیں تو اس میں رجوع جائز نہیں ہے ہم احناف کا قول بھی یہی ہے۔ ہم نے جو کچھ ہبہ کی اشیاء کے سلسلہ میں اپنا مذہب بیان کیا اس کے لئے جو روایات ہم نے ذکر کی ہیں ان کے خلاف اس قسم کی روایات ہم نہیں پاتے اسی وجہ سے ہم نے قیاس کو ترک کر کے انہی کو اختیار کیا ہے۔ اگر قیاس کا صرف لحاظ کیا جائے تو وہ ان روایات کے مخالف ہے وہ اس طرح کہ ہبہ کرنے والا جس طرح ذی رحم محرم کو دی ہوئی چیز واپس نہیں کر سکتا اسی طرح وہ غیر ذی رحم محرم سے بھی واپس نہ کر سکتا کیونکہ ہبہ کرنے کی وجہ سے اس چیز سے اس کی ملک زائل ہوگئی اور وہ موہوب لہ کی ملک بن گئی اس کی نہیں رہی۔ تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کی ملکیت کو توڑے البتہ اس کے مالک کی مرضی سے ایسا کر سکنا ممکن ہے۔ لیکن روایات کی اتباع اور اہل علم ائمہ کرام کی تقلید زیادہ بہتر ہے اسی وجہ سے ہم نے ان روایات کو اپنایا۔ اس باب میں جو بیان کیا گیا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔

نوٹ: ہبہ زوجین میں احناف نے ان کو ذی رحم محرم کے حکم میں قرار دے کر ہبہ کی واپسی کو درست قرار نہیں دیا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ نے اسی کو راجح کہا ہے۔

بَابُ : الرَّجُلِ يَنْحِلُ بَعْضَ بَنِيْهِ دُوْنَ بَعْضٍ

عطیہ میں اولاد کے درمیان فرق کرنا

خلاصۃ الزام: ① امام احمد اسحاق وثوری رحمہم اللہ کے ہاں اولاد ہبہ میں اولاد کے درمیان فضیلت دینا حرام ہے۔ ② دوسرا موقف امام ابوحنیفہ مالک شافعی رحمہم اللہ کے ہاں اولاد کو عطیات کے سلسلہ میں ایک دوسرے پر فضیلت دینا جائز ہے افضل نہیں اور وہ عطیہ بھی درست ہے اور صحابہ کرام کا عمل عدم حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

فریق اوّل کا موقف اور دلیل: ایسا عطیہ جو اولاد میں تفاوت و فرق کے ساتھ ہو وہ واجب الرد ہے جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے۔

۵۷۰۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :نَحَلَنِيْ أَبِيْ غُلَامًا فَأَمَرَتْنِيْ أُمِّيْ أَنْ أَذْهَبَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُشْهِدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ فَقَالَ :لَا قَالَ فَارْدُدْهُ .

۵۷۰۵: محمد بن نعمان اور حمید بن عبدالرحمٰن دونوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میرے والد نے مجھے ایک غلام عنایت فرمایا میری والدہ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤں تاکہ میں اس پر آپ کو گواہ بنالوں اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو دیا ہے؟ میرے والد نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اس کو واپس لوٹالو۔

تخریج : مسلم فی الھبات ۱۸' مسند احمد ٤' ۲۷۰/۲۷۱' ۲۷۲۔

۵۷۰۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ إِنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ :لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا نَحَلَ بَعْضَ بَنِيْهِ دُوْنَ بَعْضٍ أَنَّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَقَالُوْا :قَدْ كَانَ النُّعْمَانُ فِيْ وَقْتِ مَا نَحَلَهُ أَبُوْهُ صَغِيْرًا فَكَانَ أَبُوْهُ قَابِضًا لَهُ لِصِغَرِهِ عَنِ الْقَبْضِ لِنَفْسِهِ. فَلَمَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْدُدْهُ بَعْدَمَا كَانَ فِيْ حُكْمِ مَا قُبِضَ دَلَّ هٰذَا أَنَّ النُّحْلٰى مِنَ الْوَالِدِ لِبَعْضِ وَلَدِهِ دُوْنَ بَعْضٍ لَا يَمْلِكُهُ الْمَنْحُوْلُ وَلَا يَنْعَقِدُ لَهُ عَلَيْهِ هِبَةٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :يَنْبَغِيْ لِلرَّجُلِ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَ وَلَدِهِ فِي الْعَطِيَّةِ لِيَسْتَوُوْا فِي الْبِرِّ وَلَا يُفَضِّلُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ فَيُوْقِعُ ذٰلِكَ لَهُ الْوَحْشَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمَفْضُوْلِيْنَ مِنْهُمْ .فَإِنْ نَحَلَ بَعْضَهُمْ شَيْئًا دُوْنَ بَعْضٍ وَقَبَضَهُ الْمَنْحُوْلُ لِنَفْسِهِ إِنْ كَانَ كَبِيْرًا أَوْ قَبَضَهُ لَهُ أَبُوْهُ مِنْ نَفْسِهِ إِنْ كَانَ صَغِيْرًا بِإِعْلَامِهِ إِيَّاهُ وَالْإِشْهَادِ بِهِ فَهُوَ جَائِزٌ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ النُّعْمَانِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَلٰى مَا ذَكَرُوْا وَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَنَّهُ كَانَ حِيْنَئِذٍ صَغِيْرًا وَلَعَلَّهُ وَقَدْ كَانَ كَبِيْرًا وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَهُ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .

۵۷۰۶: محمد بن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ میرے والد مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام کا عطیہ دیا ہے جو غلام کہ میرا تھا۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اس جیسا غلام اپنے ہر لڑکے کو دیا ہے؟ انہوں نے نفی میں

جواب دیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے واپس لوٹالو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علماء کے ایک فریق کا خیال یہ ہے کہ اگر ایک لڑکے کو دوسروں کو چھوڑ کر عطیہ دیا تو یہ عطیہ باطل ہے۔ مندرجہ بالا روایت دلیل ہے۔ جب نعمان کو ان کے والد نے یہ عطیہ دیا اس وقت وہ بہت چھوٹے بچے تھے ان کا والد اس غلام پر قابض تھا اور وہ اپنی نو عمری سے اس پر قبضہ نہ کر سکتے تھے جب آپ ﷺ نے فرمایا: "اردده" کہ اس کو واپس کر دو۔ جب حکماً ان کا قبضہ ہو گیا تو آپ نے لوٹانے کا حکم دیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ عطیہ والد نے اپنے ایک لڑکے کو دیا تھا اور جس کو دیا گیا وہ اس کا مالک نہ تھا اور نہ اس کا ہبہ منعقد ہوا۔ دوسروں نے کہا والد کو چاہئے کہ اپنی اولاد کے عطیات میں برابری برتے تا کہ وہ احسان میں برابر ہوں ان میں کوئی ایک دوسرے سے کم زیادہ نہ ہو۔ اس نے جن کو کم دیا گیا ان کے دلوں میں دوری پیدا ہوگی اگر اس نے کچھ چیزیں ایک کو دیں اور اس نے قبضہ کر لیا یہ سمجھ کر کہ یہ میری ہے اگر وہ بڑا یا والد نے اس کی طرف سے قبضہ کر لیا جبکہ وہ چھوٹا تھا تا کہ اس کو بتلا دیا جائے کہ یہ اس کی چیز ہے اور اس پر گواہ بھی بنائے تو یہ درست ہے۔ روایت نعمان اس طرح بھی مروی ہے مگر اس کے علاوہ دیگر روایات میں اور طرح مروی ہے ان روایات سے نعمان کا چھوٹا بچہ ہونا ثابت نہیں ہوتا شاید وہ بڑے تھے مگر انہوں نے غلام پر قبضہ نہ کیا تھا۔ یہ روایت دوسری سند سے۔

تخریج: بخاری فی الهبه باب١٢، مسلم فی الهبات ٩/١٠، نسائی فی النحل باب ١، مالك فی الاقضیه ٣٩۔

٥٧٠٧: فَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ: ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِیْ هِنْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: انْطَلَقَ بِیْ أَبِیْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحَلَنِیْ نُحْلًى لِيُشْهِدَهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا فَقَالَ: لَا. قَالَ: أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنُوْا إِلَيْكَ فِی الْبِرِّ كُلُّهُمْ سَوَاءً قَالَ: بَلٰى قَالَ: فَأَشْهِدْ عَلٰى هَذَا غَيْرِیْ. فَكَانَ وَالَّذِیْ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ فِيْمَا كَانَ نَحَلَهُ النُّعْمَانُ أَشْهِدْ عَلٰى هَذَا غَيْرِیْ. فَهٰذَا دَلِيْلٌ أَنَّ الْمِلْكَ ثَابِتٌ لِأَنَّهُ لَوْ لَمْ يَثْبُتْ لَا يَصِحُّ قَوْلُهُ. فَهٰذَا بِخِلَافِ مَا فِی الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ لِأَنَّ هٰذَا الْقَوْلَ لَا يَدُلُّ عَلٰى فَسَادِ الْعَقْدِ الَّذِیْ كَانَ عَقَدَهُ النُّعْمَانُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ يَتَوَقَّى الشَّهَادَةَ عَلٰى مَالِهِ أَنْ يُشْهِدَ عَلَيْهِ وَعَلَى الْأُمُوْرِ الَّتِیْ قَدْ كَانَتْ. وَكَذٰلِكَ لِمَنْ بَعْدَهُ لِأَنَّ الشَّهَادَةَ إِنَّمَا هِيَ أَمْرٌ يَتَضَمَّنُهُ الشَّاهِدُ لِلْمَشْهُوْدِ لَهُ فَلَهُ أَنْ لَا يَتَضَمَّنَ ذٰلِكَ. وَقَدْ يُحْتَمَلُ غَيْرُ هَذَا أَيْضًا فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ أَشْهِدْ عَلٰى هَذَا غَيْرِیْ أَیْ: إِنِّیْ أَنَا الْإِمَامُ وَالْإِمَامُ لَيْسَ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَشْهَدَ وَإِنَّمَا مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَحْكُمَ. وَفِیْ قَوْلِهِ أَشْهِدْ عَلٰى هَذَا غَيْرِیْ دَلِيْلٌ عَلٰى صِحَّةِ الْعَقْدِ.

۵۷۰۷: عامر شعبی نے نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میرے والد مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے میرے والد نے مجھے ایک عطیہ دیا تھا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانا چاہتے تھے آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تمام اولاد کو اس قسم کا عطیہ دیا ہے انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ پسند ہے کہ وہ بھلائی میں سب تمہارے ہاں برابر ہوں انہوں نے کہا جی ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا پھر تم میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بنا لو۔ اس روایت میں حضرت نعمان کو عطیہ دینے پر حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور کو گواہ بنانے کا حکم فرمایا ہے پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ نعمان کے لئے ملک ثابت تھی کیونکہ اگر ان کی ملک ثابت نہ ہوتی تو آپ اس پر کسی دوسرے کو گواہ بنانے کا حکم نہ فرماتے۔ اس روایت کا مضمون پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات ان معاملات پر گواہ بننے سے احتراز فرماتے تھے جن پر آپ کو گواہ بننا جائز ہوتا اسی طرح وہ امور جو ہو چکے ہوتے نیز آپ کے بعد والے حضرات کے لئے بھی ایسا کرنا جائز تھا کیونکہ شہادت ایک ایسا معاملہ ہے جس میں شاہد مشہود کے لئے ضامن بنتا ہے اور آپ کو حق تھا کہ ضامن نہ بنتے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ آپ نے اور کو گواہ بنانے کا فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ میں حاکم ہوں اور گواہ بننا امام وحاکم کی شان نہیں بلکہ وہ تو امور کا فیصل ہے آپ کا یہ فرما دینا میرے علاوہ اور کسی کو گواہ بناؤ۔ صحت عقد کی دلیل ہے۔

تخریج : مسلم فی الفرائض ۳۴' والھبات ۱۷' ابو داؤد فی البیوع باب ۸۳' ابن ماجہ فی الھبات باب ۱' مسند احمد ۴' ۲۶۹/۲۷۰۔

۵۷۰۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا آدَمُ قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ عَلٰی مِنْبَرِنَا هٰذَا یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَیْنَ أَوْلَادِكُمْ فِی الْعَطِیَّةِ كَمَا تُحِبُّوْنَ أَنْ یُسَوُّوْا بَیْنَكُمْ فِی الْبِرِّ . قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ :كَأَنَّ الْمَقْصُوْدَ إِلَیْهِ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الْأَمْرُ بِالتَّسْوِیَةِ بَیْنَهُمْ فِی الْعَطِیَّةِ لِیَسْتَوُوْا جَمِیْعًا فِی الْبِرِّ .وَلَیْسَ فِیْهِ شَیْءٌ مِنْ ذِكْرِ فَسَادِ الْعَقْدِ الْمَعْقُوْدِ عَلَی التَّفْضِیْلِ .

۵۷۰۸: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے نعمان رضی اللہ عنہ کو ہمارے اس منبر پر فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد کے درمیان عطیات میں برابری کرو جیسا کہ تم یہ پسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے ساتھ بھلائی و احسان میں برابر ہوں۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس ارشاد سے مقصود مبارک یہ تھا کہ عطیات میں اولاد کے درمیان برابری ہونی چاہئے تا کہ وہ احسان میں وہ برابری کرنے والے ہوں اس میں عقد کے فساد کی کوئی دلیل نہیں جو بعض کی فضیلت کی وجہ سے قائم ہوا۔

۵۷۰۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ

قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :أَعْطَانِيْ أَبِيْ عَطِيَّةً فَقَالَتْ أُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا أَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ مِنَ الْاَشْهَادِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :اِنِّيْ قَدْ اَعْطَيْتُ ابْنِيْ مِنْ عَمْرَةَ عَطِيَّةً وَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ .قَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا ؟ قَالَ لَا قَالَ :فَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ . فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِرَدِّ الشَّيْءِ وَاِنَّمَا فِيْهِ الْاَمْرُ بِالتَّسْوِيَةِ .

۵۷۰۹: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میرے والد نے مجھے عطیہ عنایت فرمایا میری والدہ عمرہ بنت رواحہ نے کہا میں تو اس کو اس وقت پسند کروں گی جب کہ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بناؤ۔ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا میں نے اپنی بیوی عمرہ کے بیٹے کو عطیہ دیا ہے اور میں اس پر آپ کو گواہ بناتا ہوں آپ نے فرمایا کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو اسی طرح کا عطیہ دیا ہے میں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے مابین برابری کرو۔ اس روایت میں بھی یہ موجود نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عطیہ کو واپس لینے کا حکم فرمایا ہو بلکہ اس میں صرف برابری کا حکم فرمایا ہے۔

تخریج : بخاری فی الھبه باب ۱۲' مسلم فی الھبات ۱۳' نسائی فی النحل باب ۱' مسنداحمد ۲۷۵/٤۔

حاصل روایات : اس روایت میں بھی یہ موجود نہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عطیہ کو واپس لینے کا حکم فرمایا ہو بلکہ اس میں صرف برابری کا حکم فرمایا ہے۔

۵۷۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا مُرَجًّى قَالَ :ثَنَا دَاوٗدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ :انْطَلَقَ بِيْ أَبِيْ يَحْمِلُنِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْهَدْ أَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِيْ كَذَا وَكَذَا .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ قَالَ :لَا قَالَ أَمَا يَسُرُّكَ أَنْ يَكُوْنُوْا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً .قَالَ : بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا . فَقَدْ اخْتَلَفَ لَفْظُ حَدِيْثِ دَاوٗدَ هٰذَا فِيْمَا رَوٰى عَنْهُ مُرَجًّى هٰهُنَا وَبِمَا رَوٰى عَنْهُ وُهَيْبٌ فِيْمَا قَدْ تَقَدَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهٰكَذَا رَوَاهُ الشَّعْبِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو الضُّحٰى عَنِ النُّعْمَانِ أَيْضًا .

۵۷۱۰: شعبی نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے اٹھا کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے اتنا اتنا دیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو عطیہ دیا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا یہ بات تمہیں پسند ہے کہ وہ تیرے ساتھ احسان میں برابر ہوں۔ اس نے کہا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر ایسا

مت کرو۔ داؤد کی اس روایت کے الفاظ اس سے مختلف ہیں جو اس سے مرجی سے یہاں روایت کی ہے اور جو اس نے وہیب سے روایت کی جو کہ گزری اسی طرح شعبی نے نعمان سے روایت کی ہے اور ابوالضحیٰ نے نعمان سے بھی روایت کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الفرائض ٣٤' والهبات ١٧' نسائی فی النحل باب١' ابن ماجه فی الهبات باب١' مسند احمد ٢٦٩/٤۔

۵۷۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى عَنْ فِطْرٍ ح .

۵۷۱۱: مسدد نے یحییٰ سے انہوں نے فطر سے روایت کی ہے۔

۵۷۱۲: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا فِطْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الضُّحَى قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :ذَهَبَ بِيْ أَبِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَانِيْهِ .فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟ قَالَ :نَعَمْ فَقَالَ بِيَدِهِ أَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ . فَلَمْ يُخْبِرْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ أَمَرَ بِرَدِّهِ .وَإِنَّمَا قَالَ أَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ عَلَى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَأَنَّ ذٰلِكَ لَوْ فَعَلَهُ كَانَ أَفْضَلَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَّةِ النُّعْمَانِ هٰذَا خِلَافُ كُلِّ مَا رَوَيْنَا عَنِ النُّعْمَانِ .

۵۷۱۲: ابوالضحیٰ کہتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میرے والد مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تا کہ وہ اس چیز پر آپ کو گواہ بنائیں جو انہوں نے مجھے دی تھی تو وہ کہنے لگے کیا تمہارا اور بھی لڑکا ہے اس نے کہا جی ہاں۔ تو آپ نے اپنے دست اقدس سے فرمایا تم ان کے مابین برابری کیوں نہیں کرتے۔ پس اس روایت میں اس بات کی کوئی اطلاع نہیں کہ آپ نے ان کو واپس کرنے کا حکم فرمایا بس اتنی بات فرمائی کہ تم ان کے مابین برابری کیوں کرنہیں کرتے یہ بطور مشورہ فرمایا۔ کیوں کہ ایسا کرنا زیادہ بہتر و افضل تھا۔

روایت جابر بن عبداللہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ نعمان کے سلسلہ میں اس کے خلاف ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۷۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا النُّفَيْلُ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زُبَيْرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ لِبَشِيْرٍ انْحَلْ ابْنِيْ غُلَامَكَ وَأَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ .قَالَ :فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بِنْتَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِيْ أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَقَالَتْ أَشْهِدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ :نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَهُ

قَالَ :لَا قَالَ فَإِنَّ هَذَا لَا يَصْلُحُ وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلٰى حَقٍّ . فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ أَمْرُهُ لِبَشِيْرٍ بِالرَّدِّ قَبْلَ إِنْفَاذِ بَشِيْرٍ الصَّدَقَةَ فَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِمَا ذَكَرْنَا .وَهٰذَا خِلَافُ جَمِيْعِ مَا رُوِيَ عَنِ النُّعْمَانِ لِأَنَّ فِي تِلْكَ الْأَحَادِيْثِ أَنَّهُ نَحَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِيْءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا كَذَا فَأَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فَعَلَ .وَفِي حَدِيْثِ جَابِرٍ هَذَا إِخْبَارُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُؤَالِ امْرَأَتِهِ إِيَّاهُ فَكَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِمَا كَلَّمَهُ بِهِ عَلٰى طَرِيْقِ الْمَشُوْرَةِ وَعَلٰى مَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُفْعَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ إِنْ آثَرَ أَنْ يَفْعَلَهُ.وَقَدْ رَوٰى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُوَافِقًا لِهٰذَا الْمَعْنٰى .

۵۷۱۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی نے کہا میرے بیٹے کو اپنا غلام بطور عطیہ دے دو اور اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا لو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں کی بیٹی نے مجھ سے یہ مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام دے دوں اور وہ کہتی ہے کہ اس پر آپ کی گواہی ڈلواؤں۔ آپ نے فرمایا کیا اس کے اور بھائی ہیں اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کیا تم نے سب کو عطیہ دیا ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا یہ مناسب نہیں۔ میں تو خالص حق بات پر گواہ بنتا ہوں۔ یہ روایت بتلاتی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بشیر کو فرمائی کہ ایسا مت کرو یہ بشیر کے عطیہ دینے سے پہلے کی بات ہے آپ نے اس میں اعلیٰ کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ روایت نعمان سے مروی تمام روایات کے خلاف ہے کیونکہ ان روایات میں یہ ہے کہ آپ کی خدمت میں آنے سے پہلے عطیہ کر دیا تھا اور ان کے الفاظ یہ تھے: "انی نحلت" جس نے فعل عطیہ کا ثبوت ملتا ہے اور روایت جابرؓ سے معلوم ہوتا کہ بیوی کے سوال کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ طلب کیا تو آپ نے بطریق مشورہ فرمایا اور جو کرنا مناسب تھا وہ بتلایا اگر وہ ترجیح دینا چاہتا ہو۔

تخریج : مسلم فی الھبات ۱۹' مسند احمد ۳۲۶/۳۔

روایت زہری عن روایت نعمان رضی اللہ عنہ:

شعیب بن ابی حمزہ نے اس روایت کو زہری سے روایت جابر رضی اللہ عنہ کی طرح نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

۵۷۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا ثُمَّ

مَشٰى بِيْ حَتّٰى أَدْخَلَنِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ غُلَامًا فَإِنْ أَذِنْتَ أَنْ أُجِيْزَهُ لَهُ أَجَزْتُه ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى أَنَّهُ لَمْ يَكُنِ النُّحْلٰى كَمُلَتْ فِيْهِ مِنْ حِيْنِ نَحَلَهُ إِيَّاهُ إِلٰى أَنْ أَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّهِ .وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَسَمَ شَيْئًا بَيْنَ أَهْلِهِ سَوّٰى بَيْنَهُمْ جَمِيْعًا فَأَعْطَى الْمَمْلُوْكَ مِنْهُمْ كَمَا يُعْطَى الْحُرُّ.

۵۷۱۴: زہری نے حمید اور محمد بن نعمان دونوں سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے مجھے ایک غلام دینا چاہا پھر وہ مجھے لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دینا ہے اگر آپ کی اجازت ہوگی تو میں اس کو عنایت کر دوں گا پھر روایت اسی طرح ذکر کی۔ اس روایت سے بھی دلالت مل گئی کہ آپ نے عطیہ نہ کیا تھا اس کی تکمیل کا دار و مدار آپ کی اجازت مبارکہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک اپنے اہل کے درمیان تمام چیزوں میں برابری تھا۔ مملوک وحر میں بھی برابری فرماتے۔

تخریج : مسند احمد ٤/٢٧١، ٢٧٣۔

حاصل روایات : اس روایت سے بھی دلالت مل گئی کہ آپ نے عطیہ نہ کیا تھا اس کی تکمیل کا دار و مدار آپ کی اجازت مبارکہ تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول مبارک اپنے اہل کے درمیان تمام چیزوں میں برابری تھا۔ مملوک وحر میں بھی برابری فرماتے۔ (جیسا کہ یہ روایت شاہد ہے)

۵۷۱۵: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَبْيَةِ خَرَزٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ .قَالَتْ :عَائِشَةُ وَكَذٰلِكَ كَانَ أَبِيْ يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ .فَكَانَ هٰذَا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ يَعُمُّ بِعَطَايَاهُ جَمِيْعَ أَهْلِهِ حُرِّهِمْ وَعَبْدِهِمْ لَيْسَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ وَاجِبٌ وَلٰكِنَّهُ أَحْسَنُ مِنْ غَيْرِهِ. فَكَذٰلِكَ كَانَتْ مَشُوْرَتُهُ فِي الْوَلَدِ أَنْ يُسَوِّيَ بَيْنَهُمْ فِي الْعَطِيَّةِ لَيْسَ عَلٰى أَنَّهُ وَاجِبٌ وَلَا عَلٰى أَنَّ غَيْرَهُ إِنْ فَعَلَ لَمْ يَثْبُتْ . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ فَضَّلَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ بَعْضَ أَوْلَادِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْعَطَايَا .

۵۷۱۵: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس شفاف موتی آئے تو آپ نے آزاد وحر کی تفریق کے بغیر ان کو تقسیم فرما دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میرے والد صاحب بھی اسی طرح تقسیم

فرماتے۔ آپ ﷺ کا یہ طرزِ عمل اس لئے تھا تا کہ تمام اہل کو آپ کے عطیات عام ہوں خواہ وہ غلام ہو یا آزاد۔ یہ تقسیم واجب تو نہ تھی مگر اعلیٰ ضرور تھی پس اسی طرح آپ کا مشورہ مبارک اولاد کے سلسلہ میں عطیات میں تسویہ و برابری اس طور پر نہ تھا کہ یہ فرض واجب ہے اور نہ اس طور پر تھا کہ اگر اس کے علاوہ کیا جائے تو وہ نافذ نہ ہوگا۔ یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الامارہ باب۱۳' مسند احمد ۶' ۱۵۹/۱۵۶' ۲۳۸۔

آپ ﷺ کا یہ طرزِ عمل اس لئے تھا تا کہ تمام حقداروں کو آپ کے عطیات عام ہوں خواہ وہ غلام ہو یا آزاد۔ یہ تقسیم واجب تو نہ تھی مگر اعلیٰ ضرور تھی پس اسی طرح آپ کا مشورہ مبارک اولاد کے سلسلہ میں عطیات میں تسویہ و برابری اس طور پر نہ تھا کہ یہ فرض واجب ہے اور نہ اس طور پر تھا کہ اگر اس کے علاوہ کیا جائے تو وہ نافذ نہ ہوگا۔

تفضیل عطیات کے سلسلہ میں روایات:

۵۷۱۲: فَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ نَحَلَهَا جِدَادَ عِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ . فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللَّهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ أَحَبَّ إِلَيَّ غِنًى مِنْكِ وَلَا أَعَزَّ النَّاسِ عَلَيَّ فَقْرًا مِنْ بَعْدِي مِنْكِ وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جِدَادَ عِشْرِينَ وَسْقًا فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيهِ وَأَحْرَزْتِيهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ وَإِنَّمَا هُمَا أَخُوكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى .فَقَالَتْ عَائِشَةُ :وَاللَّهِ يَا أَبَتِ لَوْ كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ إِنَّمَا هِيَ أَسْمَاءُ فَمَنِ الْأُخْرَى قَالَ :ذُو بَطْنِ بِنْتُ خَارِجَةَ أُرَاهَا جَارِيَةً .

۵۷۱۶: زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین سے روایت کی ہے وہ کہتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مقام غابہ کے مال سے بیس وسق کھجوریں اتاری ہوئیں عنایت کیں اور جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا بیٹی! اللہ کی قسم! مالداری کے لحاظ سے تم سے بڑھ کر مجھے کوئی پسند نہیں اور تیری محتاجی سے بڑھ کر میرے لئے کسی کی محتاجی زیادہ پریشان کن نہیں میں نے تمہیں بیس وسق اتاری ہوئی کھجوریں دی تھیں اگر تم ان کو الگ کر کے قبضہ کر چکی ہوتیں تو وہ تمہاری ہوتیں لیکن آج جو کچھ ہے وہ وارثوں کا ہے اور وہ تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں انہیں قرآن مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم! اگر مال اس قدر بھی ہوتا تو میں چھوڑ دیتی میری تو ایک بہن اسماء ہیں دوسری کون سی ہے انہوں نے کہا کہ خارجہ کی بیٹی (زوجہ صدیق رضی اللہ عنہا) کے پیٹ میں جو کچھ ہے میرے خیال میں وہ لڑکی ہوگی۔

تخریج : مالک فی الاقضیہ ۴۰۔

۵۷۱۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ : ثَنَا مَسْرُوْقٌ قَالَ :كَانَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ قَدْ أَعْطٰى عَائِشَةَ نُحْلٰى فَلَمَّا مَرِضَ قَالَ لَهَا اجْعَلِيْهِ فِي الْمِيْرَاثِ وَذَكَرُوْا الْقَبْضَ وَالْهِبَةَ وَالصَّدَقَةَ .

۵۷۱۷: حضرت مسروق نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک عطیہ دیا جب آپ بیمار ہوئے تو ان سے فرمایا اس کو میراث بنا دو اور انہوں نے قبضہ ہبہ اور صدقہ کا ذکر کیا۔

۵۷۱۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَضَّلَ بَنِیْ أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنُحْلٍ قَسَمَهُ بَيْنَ وَلَدِهٖ فَهٰذَا أَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَعْطٰى عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا دُوْنَ سَائِرِ وَلَدِهٖ وَرَأٰى ذٰلِكَ جَائِزًا وَرَأَتْهُ هِیَ كَذٰلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُمْ .وَهٰذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ فَضَّلَ بَعْضَ أَوْلَادِهٖ أَيْضًا فِيْمَا أَعْطَاهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ .فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِاَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ فِعْلَ هٰؤُلَاءِ عَلٰى خِلَافِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلٰكِنْ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَنَا فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ عَلَى الْاِسْتِحْبَابِ كَاسْتِحْبَابِهِ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ أَهْلِهٖ فِی الْعَطِيَّةِ .وَتَرْكُ التَّفْضِيْلِ لِحُرْمِهِمْ عَلٰى مَمْلُوْكِهِمْ لَيْسَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ مَا لَا يَجُوْزُ غَيْرُهُ وَلٰكِنْ عَلَى اسْتِحْبَابِهٖ لِذٰلِكَ وَغَيْرِهٖ فِی الْحُكْمِ جَائِزٌ كَجَوَازِهٖ. وَقَدِ اخْتَلَفَ أَصْحَابُنَا فِیْ عَطِيَّةِ الْوَلَدِ الَّتِیْ يُتْبَعُ فِيْهَا أَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَشِيْرٍ كَيْفَ هِیَ ؟ .فَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :يُسَوِّیْ بَيْنَ الْاُنْثٰى فِيْهَا وَالذَّكَرِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ :بَلْ يَجْعَلُهَا بَيْنَهُمْ عَلٰى قَدْرِ الْمَوَارِيْثِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ .قَالَ أَبُوْجَعْفَرٍ فِیْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا بَيْنَهُمْ فِی الْعَطِيَّةِ كَمَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يُسَوُّوْا لَكُمْ فِی الْبِرِّ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهٗ أَرَادَ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ الْاِنَاثِ وَالذُّكُوْرِ لِاَنَّهٗ لَا يُرَادُ مِنَ الْبِنْتِ شَیْءٌ مِنَ الْبِرِّ اِلَّا الَّذِیْ يُرَادُ مِنَ الِابْنِ مِثْلُهٗ .فَلَمَّا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنَ الْاَبِ لِوَلَدِهٖ مَا يُرِيْدُ مِنْ وَلَدِهٖ لَهٗ وَكَانَ مَا يُرِيْدُ مِنَ الْاُنْثٰى مِنَ الْبِرِّ مِثْلَ مَا يُرِيْدُ مِنَ الذَّكَرِ كَانَ مَا أَرَادَ مِنْهُ لَهُمْ مِنَ الْعَطِيَّةِ لِلْاُنْثٰى مِثْلَ مَا أَرَادَ لِلذَّكَرِ .وَفِیْ حَدِيْثِ أَبِی الضُّحٰى فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .فَقَالَ أَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ ؟ وَلَمْ يَقُلْ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهٗ ذَكَرٌ أَوْ أُنْثٰى وَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ وَاِلَّا وَحُكْمُ الْاُنْثٰى فِيْهِ كَحُكْمِ الذَّكَرِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمَا ذَكَرَ

التَّسْوِيَةَ إِلَّا بَعْدَ عِلْمِهِ أَنَّهُمْ ذُكُورٌ كُلُّهُمْ. فَلَمَّا أَمْسَكَ عَنِ الْبَحْثِ عَنْ ذٰلِكَ ثَبَتَ اسْتِوَاءُ حُكْمِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ فَهٰذَا أَحْسَنُ عِنْدَنَا مِمَّا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۵۷۱۸: صالح بن ابراہیم بن عبدالرحمٰنؒ نے اولاد کو عطیات تقسیم فرمائے تو امّ کلثوم کی اولاد کو فضیلت دی۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا اور باقی اولاد کو چھوڑ دیا اور اس کو جائز قرار دیا اور امّ المؤمنین نے بھی اسی طرح خیال فرمایا اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے بھی اعتراض نہیں کیا (جبکہ ان کے بیٹے پوتے صحابی ہیں) یہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اولاد کے عطیات میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اس پر کسی نے اعتراض نہ کیا اب یہ کسی اور کے لئے کس طرح درست ہے کہ وہ ان حضرات کے عمل کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادگرامی کے مخالف قرار دے۔ ہمارے نزدیک تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادگرامی سے اس کا استحباب مراد ہے گھر والوں میں عطیات کی تقسیم میں برابری کرنا اور آزاد کو غلام پر فضیلت دینا اگر ترک کر دیا جائے تو یہ ترک مستحب ہے یہ نہیں کہ ناجائز ہے بلکہ یہ مستحب ہے اور دوسرا طریقہ جائز ہے۔ اس میں ہمارے علماء کا اختلاف ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو آپ نے جو حکم دیا تو وہ کس طرح ہے؟ لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین برابری کی جائے۔ وراثت کے حساب سے ۱:۲ کے ساتھ تقسیم کیا جائے۔ امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان کے مابین برابری کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لئے خیر میں مساوات قائم کریں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان برابری کا ارادہ فرمایا۔ اس لئے کہ بیٹی سے بھی وہی بھلائی چاہی جاتی ہے جو بیٹے سے مقصود ہوتی ہے تو جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ سے بیٹے کے لئے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا وہ اپنے بیٹے کے لئے ارادہ کرتا تھا اور وہ بیٹی سے جو بھلائی چاہتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو بیٹے سے چاہتا ہے تو آپ نے عطیات کے سلسلہ میں لڑکی کے لئے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا لڑکے کے لئے فرمایا اور ابوالضحیٰ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہاری اور کوئی اولاد ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا۔ تو ان کے مابین مساوات قائم کرو۔ آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی بیٹا بیٹی ہے اور یہ بات اس صورت میں (یعنی مرد و عورت کا فرق) دریافت کیے بغیر یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ بیٹی اور بیٹے کا حکم ایک جیسا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اس وقت تک برابری کا ذکر نہ فرماتے جب تک آپ کو علم نہ ہو جاتا کہ وہ تمام لڑکے ہیں جب آپ اس بحث میں نہ پڑے تو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک ان سب کا حکم ایک جیسا ہے۔ ہمارے نزدیک امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی بنسبت یہ قول زیادہ اچھا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

حاصل روایات: یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو عطیہ دیا اور باقی اولاد کو چھوڑ دیا اور اس کو

جائز قرار دیا اور ام المؤمنین نے بھی اسی طرح خیال فرمایا اور کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے بھی اعتراض نہیں کیا (جبکہ ان کے بیٹے پوتے صحابی ہیں) یہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے اولاد کے عطیات میں بعض کو بعض پر فضیلت دی اس پر کسی نے اعتراض نہ کیا اب کسی اور کیلئے کس طرح درست ہے کہ وہ ان حضرات کے عمل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مخالف قرار دے۔

ہمارے نزدیک تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے اس کا استحباب مراد ہے گھر والوں میں عطیات کی تقسیم میں برابری کرنا اور آزاد کو غلام پر فضیلت دینا اگر ترک کر دیا جائے تو یہ ترک مستحب ہے یہ نہیں کہ ناجائز ہے بلکہ یہ مستحب ہے اور دوسرا طریقہ جائز ہے۔

احناف کے اقوال میں اختلاف:

اس میں ہمارے علماء کا اختلاف ہے کہ حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کو آپ نے جو حکم دیا تو کس طرح ہے؟

امام ابو یوسف رحمہ اللہ: لڑکوں اور لڑکیوں کے مابین برابری کی جائے۔

امام محمد رحمہ اللہ: وراثت کے حساب سے ۲:۱ کے ساتھ تقسیم کیا جائے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ ان کے مابین برابری کرو جیسے تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارے لئے خیر میں مساوات قائم کریں یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان برابری کا ارادہ فرمایا۔ اس لئے کہ بیٹی سے بھی وہی بھلائی چاہی جاتی ہے جو بیٹے سے مقصود ہوتی ہے تو جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ سے بیٹے کے لئے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا وہ اپنے بیٹے کے لئے ارادہ کرتا تھا اور وہ بیٹی سے جو بھلائی چاہتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو بیٹے سے چاہتا ہے تو آپ نے عطیات کے سلسلہ میں لڑکی کے لئے اس چیز کا ارادہ فرمایا جس کا لڑکے کے لئے فرمایا۔

اور ابوالضحیٰ کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہاری اور کوئی اولاد ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا۔ تو ان کے مابین مساوات قائم کرو۔ آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ اس کے علاوہ تمہارا کوئی بیٹا بیٹی ہے اور یہ بات اس صورت میں ہو سکتی ہے (یعنی مرد و عورت کا فرق) کئے بغیر دریافت ظاہر کرتی ہے کہ بیٹی اور بیٹے کا حکم ایک جیسا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اس وقت تک برابری کا ذکر نہ فرماتے جب تک آپ کو علم نہ ہو جاتا کہ وہ تمام لڑکے ہیں جب آپ اس بحث میں نہ پڑے تو ثابت ہوا کہ آپ کے نزدیک ان سب کا حکم ایک جیسا ہے۔ ہمارے نزدیک امام محمد رحمہ اللہ کے قول کی بنسبت یہ قول زیادہ اچھا ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مفہوم پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔

۵۷۱۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُ فَقَبَّلَهُ وَأَجْلَسَهُ عَلَى فَخِذِهِ ثُمَّ جَاءَتْ بِنْتٌ لَهُ فَأَجْلَسَهَا إِلَى جَنْبِهِ قَالَ فَهَلَّا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا. أَفَلَا

يَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَرَادَ مِنْهُ التَّعْدِيْلَ بَيْنَ الِابْنَةِ وَالِابْنِ وَأَنْ لَا يُفَضِّلَ أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِي الْعَطِيَّةِ أَيْضًا .

۵۷۱۹: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی تھا اس کا بیٹا آیا تو اس نے اسے چوما اور اپنی ران پر بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اسے پہلو میں بٹھا لیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ان کے مابین برابری کیوں قائم نہیں کی۔کیا اس بات کے مخالف کو نظر نہیں آتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعہ بیٹی اور بیٹے کے درمیان سلوک میں برابری اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے کا ارادہ فرمایا تو یہ اس بات کی بھی دلیل ہے جس کو ہم نے عطیہ کے ضمن میں ذکر کیا۔کیا اس بات کے مخالف کو نظر نہیں آتا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد کے ذریعہ بیٹی اور بیٹے کے درمیان سلوک میں برابری اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دینے کا ارادہ فرمایا تو یہ اس بات کی بھی دلیل ہے جس کو ہم نے عطیہ کے ضمن میں ذکر کیا ہے۔

فریق اوّل کے لئے اشارہ جواب:

اعتدال کا حکم استحباب کے لئے اور اعتدال سے نکلنے کو جور سے تغلیظاً تعبیر کیا گیا عمل صحابہ رضی اللہ عنہم اس کی حرمت کے منافی ہے۔فتدبر۔(البذل ج۴)

نوٹ: اس باب میں اولاد کے مابین عطیات میں برابری کا استحباب ثابت کیا اور اس کی فرضیت و وجوب کو مضبوط دلائل سے مسترد کیا گیا ہے۔عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کی تائید بھی پیش کی گئی ہے۔

الحمدلله قدتم هذا الباب ليلة الثلاثاء الثالث من الربيع الاول ١٤٢٩هـ.

شرح معانی الآثار مترجم

المعروف

طحاوی شریف اردو

جلد چہارم

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ المحدثین مولانا شمس الدین صاحب

ناشر
مکتبۃ العلم
۱۸-اردو بازار لاہور، پاکستان
☎37231788
37211788

شرح معانی الآثار مترجم

المعروف

طحاوی شریف اردو

جلد چہارم

تالیف

امام ابی جعفر احمد بن محمد الازدی المصری الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

استاذ الحدیث مولانا شمس الدین صاحب

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

Ph: 37211788 - 37231788

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب وسنت
کی
نشرواشاعت
کے لیے
کوشاں

اشاعت ——— 2012ء

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 37224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور ☎ 37221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸-اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 37211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔
(ادارہ)

خالد مقبول نے آر آر پرنٹرز سے چھپوا کر شائع کی۔
Ph: 37211788 - 37231788

مکتبۃ العلم
۱۸۔اردو بازار لاہور پاکستان

فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(تابع) كِتَابُ الْهِبَةِ وَالصَّدَقَةِ

ہبہ اور صدقہ کا بیان

بَابُ الْعُمْرٰى

عمر بھر کے لئے کوئی چیز دینا

عمری بروزن فعلی: عمر بھر کے لئے کوئی چیز دے دینا۔

فریق اول: اگر کسی کو عمر بھر کے لئے چیز دی تو موت کے بعد وہ دینے والے کی طرف لوٹ آئے گی۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ عمر بھر کے لئے چیز دینے پر وہ مالک بن جائے گا اس کو واپس نہ کیا جائے۔

فریق اول کا مؤقف اور دلیل: جس کو عمر بھر کے لئے چیز دی گئی ہے اس کی موت کے بعد وہ واقف کی طرف لوٹ آئے گی۔ اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

۵۷۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِجَازَةِ الْعُمْرَى وَجَعَلُوْهَا رَاجِعَةً إِلَى الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ لَهُ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: إِنَّمَا وَقَعَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَى الشُّرُوْطِ الَّتِيْ قَدْ أَبَاحَ الْكِتَابُ اشْتِرَاطَهَا وَجَاءَتْ بِهِ السُّنَّةُ وَأَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ. فَأَمَّا مَا نَهَى عَنْهُ الْكِتَابُ أَوْ نَهَتْ عَنْهُ السُّنَّةُ فَهُوَ غَيْرُ دَاخِلٍ فِيْ ذٰلِكَ.

أَلَا يَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ بَرِيْرَةَ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ . وَمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ مَا كَانَ مَنْصُوْصًا فِيْهِ أَوْ مَا قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا وَجَبَ قَبُوْلُهُ لِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِذْ يَقُوْلُ فِيْهِ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا . وَلَيْسَ كُلُّ شَرْطٍ يَشْرِطُهُ الْمُسْلِمُوْنَ يَدْخُلُ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَجَازَ الشَّرْطَانِ فِي الْبَيْعِ اللَّذَانِ قَدْ نَهٰى عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُعَارِضًا لِذٰلِكَ وَلِقَوْلِهِ كُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ . فَلَمَّا لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى وَإِنَّمَا جَعَلَ عَلَى خَاصٍ مِنَ الشُّرُوْطِ وَقَدْ وَقَفْنَا عَلَيْهَا وَعَرَفْنَاهَا فَأَعْلَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ أَنَّهُمْ عِنْدَ تِلْكَ الشُّرُوْطِ الَّتِي قَدْ أَجَازَ لَهُمْ اشْتِرَاطَهَا حَتّٰى لَا يَجِبَ لِمَنْ هِيَ لَهُمْ عَلَيْهِ نَقْضُهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا.

۵۷۲۰: ولید بن رباح نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔ ابن ابی داؤد نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنی شروط پر پورے اترنے والے ہیں۔ (بخاری فی الاجارہ باب ۲' ابوداؤد فی الاقضیہ باب ۱۲) امام طحاویؒ کہتے ہیں: فقہاء کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ عمریٰ جائز ہے اور جس کے لئے وہ چیز عمر بھر کے لئے دی جائے گی وہ اس کی موت کے بعد اس کی طرف لوٹ آئے گی انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد سے وہ شرائط مراد ہیں جن کو قرآن مجید اور سنت جائز قرار دے اس پر سب کا اتفاق ہے جن شرائط کی ممانعت کتاب وسنت سے ثابت ہو وہ اس میں داخل وشامل نہیں کیا فریق اول والے احباب کو یہ نظر نہیں آتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حدیث بریرہ میں یہ بات فرمائی کہ جو شرائط قرآن مجید کے مطابق نہ ہوں وہ باطل ہیں خواہ وہ سو شرائط ہی کیوں نہ ہوں اور قرآن مجید کے مطابق وہ شرائط ہیں جن کے متعلق نصوص وارد ہیں یا جناب رسول اللہ ﷺ نے بتلائی ہیں اس لئے کہ ان کو قبول کرنا بھی کتاب اللہ کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنه فانتھوا" (الحشر ۷) یہ بات نہیں کہ جو شرط بھی مسلمان لگالیں وہ اس قول رسول اللہ ﷺ میں داخل ہو جائے کیونکہ اگر اس طرح ہوتا تو سودے میں وہ شرائط جائز ہوتیں جن سے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اور یہ حدیث اس کے معارض بنتی اور اس صورت میں آپ کے اس قول کے بھی خلاف ہوتی "کل شرط" الحدیث جو جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو

شرائط ہوں جب آپ نے اس کا یہ معنی نہیں لیا بلکہ اس سے خاص شرائط مراد لی ہیں جن سے ہم واقف و مطلع ہو چکے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اس ارشاد سے ہمیں یہ بتلا دیا "المسلمون عند شروطهم" یعنی مسلمان انہی شرائط پر رہیں گے جن کی ان کو اجازت دی گئی ہے وہ ایسی شرائط نہ لگائیں جن کا توڑنا لازم ہو جائے خود ارشاد نبوت اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الاجارہ باب ١٤' ابو داؤد فی الاقضیہ باب ١٢۔

ارشادِ نبوت سے اس کی تائید:

۵۷۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ :ثَنَا كَثِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا . فَدَلَّ هٰذَا أَنَّ الشُّرُوْطَ الَّتِي الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَهَا هِيَ بِخِلَافِ هٰذِهِ الشُّرُوْطِ الْمُسْتَثْنَاةِ .وَكَانَتِ الشُّرُوْطُ فِي الْعُمْرَى قَدْ وَقَّفَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بُطْلَانِهَا فِيْ آثَارٍ قَدْ جَاءَ تْ عَنْهُ مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا .

۵۷۲۱: کثیر بن عبداللہ المزنی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے جناب رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے۔ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں گے سوائے اس شرط کے جو کسی حرام کو حلال کر دے یا کسی حرام کو حلال کرے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ وہ شرائط جن پر مسلمانوں کا قائم رہنا ضروری ہے وہ ان مستثنیٰ شرائط کے علاوہ ہیں اور عمریٰ میں لگائی جانے والی شرائط کے بطلان کی جناب رسول اللہ ﷺ نے متواتر روایات میں اطلاع دی ہے ہم چند آثار نقل کرتے ہیں۔ بطلان عمریٰ کی روایات:

تخریج : ترمذی فی الاحکام باب ١٧۔

۵۷۲۲: فَمِنْهَا مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَمِيْرًا كَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ يُقَالُ لَهٗ طَارِقٌ قَضٰى بِالْعُمْرَى لِلْوَارِثِ عَنْ قَوْلِ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۷۲۲: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے ایک امیر کا نام طارق تھا اس نے وارث کے لئے عمریٰ کا فیصلہ کیا اس نے حضرت جابر عن النبی ﷺ کو دلیل بنایا۔

تخریج : مسلم فی الهبات ٢٩' مسند احمد ٣٨١/٣' ١٨٢/٥۔

۵۷۲۳: أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حَجَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ . فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ فَقَطَعَ بِذٰلِكَ شَرْطَ الْعُمْرٰى .فَقَالَ الْاَوَّلُوْنَ :فَلَمْ يُبَيِّنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ذٰلِكَ الْوَارِثَ وَارِثَ مَنْ هُوَ مَعَهُ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ وَارِثَ الْمُعْمِرِ .قِيْلَ لَهٗ :هٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا لِاَنَّهٗ اِنَّمَا كَانَ الذِّكْرُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ جُعِلَ لِلْمُعْمَرِ حَيَاتَهٗ عَلٰى اَنْ يَعُوْدَ بَعْدَ الْمَوْتِ اِلَى الْمُعْمِرِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لِلْوَارِثِ اَيْ : جَعَلَ لِوَارِثِ الْمُعْمَرِ مَا قَدْ كَانَ اشْتَرَطَ فِيْهِ الْمُعْمِرُ اَنْ لَا يَكُوْنَ مِيْرَاثًا .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ .

۵۷۲۳: حجر نے زید بن ثابتؓ سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے عمریٰ کے متعلق وارث کے لئے فیصلہ فرمایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے وارث کو عمریٰ دینے کا فیصلہ فرمایا اور عمریٰ کی شرط کو باطل قرار دیا۔ روایت میں وارث کی وضاحت نہیں کہ کون ہے وہ وارث جس کے ساتھ وہ رہتا ہے یا معمر کا وارث مراد ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا یہ بات ہمارے ہاں ناممکن ہے کیونکہ یہاں تک اس چیز کا تذکرہ ہے جو معمر کو زندگی بھر کے لئے دی گئی ہے اور اس شرط پر دی گئی ہے کہ معمر کی طرف لوٹے گی معمر کے ورثاء کو نہ ملے گی اب مطلب یہی ہے کہ معمر کے ورثاء کو ملے گی معمر کی وراثت نہ ہوگی اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : نسائی فی العمریٰ باب ۱' ابن ماجه فی الهبات باب ۳۔

۵۷۲۴: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ :اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ وَلِوَارِثِهٖ . فَدَلَّ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا عَلَى الْوَارِثِ الْمَحْكُوْمِ بِهَا لَهٗ فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا اَنَّهٗ وَارِثُ الْمُعْمَرِ .

۵۷۲۴: طاوس نے زید بن ثابتؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی زندگی کے لئے کوئی چیز کسی کو دی وہ اس کے لئے اور اس کے ورثاء کے لئے ہے۔ اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جس وارث کے لئے فیصلہ کیا وہ معمر کا وارث ہے (اور شرط باطل ہے)

تخریج : نسائی فی الرقبی باب ۲' والعمریٰ باب ۲' ٤' ابن ماجه فی الهبات باب ۳' مسند احمد ۲' ٤ ۷۳/۳' ۳' ۲۹۳/۲۱۷۔

حاصل روایت: اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ جس وارث کے لئے فیصلہ کیا وہ معمر کا وارث ہے (اور شرط باطل ہے)

۵۷۲۵ :وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ حُجْرَ بْنَ قَيْسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ الْعُمْرَی مِیْرَاثٌ .

۵۷۲۵: طاوس کہتے ہیں کہ حجر بن قیس نے بتلایا کہ زید بن ثابتؓ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ وراثت ہے۔(مرنے والے کی اولاد کو ملے گی)

تخریج : بخاری فی الھبه باب۳۲' مسلم فی الھبات ۳۰/۳۱' ابو داؤد فی البیوع باب۸۵' ترمذی فی الاحکام باب۱۵' نسائی فی الرقبیٰ باب۲' والعمریٰ باب۱' ۲' ابن ماجه فی الھبات باب٤' مسند احمد ۲۵۰/۱' ۲' ٤۲۹/۳٤۷' ۳' ۲۹۷/۳۱۹' ۹۷/٤' ۵' ۱۳/۸۔

۵۷۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ الْمَدَرِیِّ عَنْ حُجْرٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبِیْلُ الْعُمْرٰی سَبِیْلُ الْمِیْرَاثِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَهٰذَا أَیْضًا مَعْنَاهُ مِثْلُ مَا قَبْلَهٗ.

۵۷۲۶: حجر نے زید بن ثابتؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ کا طریق کار میراث والا ہے۔یہ روایت بھی اس کے ہم معنی ہے۔

۵۷۲۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ مُعَاوِیَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا . فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰی :أَهْلُهَا هُمُ الَّذِیْنَ أَعْمَرُوْهَا .فَکَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَیْهِمْ فِیْ ذٰلِکَ .

۵۷۲۷: محمد بن علی نے حضرت معاویہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ عمریٰ معمر کے گھر والوں کے لئے انعام ہے۔فریق اول کہتے ہیں کہ اس روایت میں اھلھا سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے عمریٰ کیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳٦۸/۲' ۳۰۳/۳' ٤' ۹۹' ۵' ۱۳/۲۲' ۱۸۹۔

ایک استدلال:

فریق اول کہتے ہیں کہ اس روایت میں اھلھا سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے عمریٰ کیا ہے۔

جواب: یہ روایت ملاحظہ کریں۔

۵۷۲۸: أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عُبَیْدُ بْنُ یَعِیْشَ قَالَ :ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ بُکَیْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ :قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهٗ يَرِثُهَا مِنْ عَقِبِهٖ مَنْ يَرِثُهٗ. فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى أَنَّ أَهْلَهَا الَّذِيْنَ جَازَتْ لَهُمْ هُمُ الْمُعْمَرُوْنَ لَا الْمُعْمِرُوْنَ.

۵۷۲۸: محمد بن حنفیہ کہنے لگے مجھے حضرت معاویہ نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس نے عمریٰ کیا تو معمر اس چیز کا مالک ہے اور اس کی موت کے بعد اس کے ورثاء اس کے وارث ہوں گے (عمریٰ کرنے والا نہیں) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اھلھا سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو انعام دیا گیا وہ معمر ہیں۔

تخریج : مسلم فی الهبات ۲۱/ ۲۲' نسائی فی العمریٰ باب۳' ابن ماجه فی الهبات باب۳' مسند احمد ۳/ ۳۶۰۔

۵۷۲۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ.

۵۷۲۹: یحییٰ بن ابی سلمہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ عمریٰ کا وہی مالک ہے جس کو وہ ہبہ کیا گیا۔

تخریج : مسلم فی الهبات ۲۵' ابو داؤد فی البیوع باب ۸۵' نسائی فی العمریٰ باب ٤' مسند احمد ۳' ۳۰۴/ ۳۹۳۔

۵۷۳۰: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۳۰: یحییٰ نے ہشام بن ابی عبداللہ عن یحییٰ روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۳۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۷۳۱: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۷۳۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ أَعْمَرَ أَحَدًا شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ.

۵۷۳۲: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے اموال اپنے پاس روک کر رکھو ان کو عمریٰ مت بناؤ۔ جس نے کوئی چیز عمریٰ بنائی وہ اسی معمر کی ہوگی۔

تخریج : نسائی فی العمریٰ باب۲' مسند احمد ۳' ۳۰۲/ ۳۱۷۔

۵۷۳۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا عُمْرٰى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَنَحْنُ لَا نُنْكِرُ أَنْ يَكُوْنَ الْعُمْرٰى لِمَنْ أَعْمَرَهَا وَاِنَّمَا قُلْنَا :اِنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الْمُعْمِرِ بَعْدَ مَوْتِ الْمُعْمَرِ .فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى فِيْمَا ذَكَرْنَا مِنَ الْآثَارِ عَنِ الْعُمْرٰى .فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ نَهٰى عَنْهَا وَهِيَ تَجْرِيْ كَمَا عُقِدَتْ وَلٰكِنَّهٗ نَهٰى عَنْهَا لِأَنَّهَا تَجْرِيْ عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ .قَالَ فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ فَأَرْسَلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَقُلْ فَهُوَ لَهٗ مَا دَامَ حَيًّا . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهَا لَهٗ كَسَائِرِ مَالِهٖ فِيْ حَيَاتِهٖ وَبَعْدَ مَمَاتِهٖ.فَهٰذَا مَعْنٰى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ جَعَلَهَا جَائِزَةً أَيْ جَائِزَةً لِلْمُعْمَرِ فِيْهَا بَعْدَ ذٰلِكَ أَبَدًا .وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ جَعَلَهَا جَائِزَةً

۵۷۳۳: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ درست نہیں جس نے کر دیا وہ شئی معمر کی ہو جائے گی۔ قائلین مسلک اول سے کہتا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں کہ عمریٰ معمر کا ہوتا ہے بس ہم تو اتنی بات کہتے ہیں کہ وہ معمر کی طرف معمر کی موت کے بعد لوٹ جائے گا۔ تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں عمریٰ سے منع فرمایا ہے یہ بات ناممکن ہے کہ منع بھی فرمایا جائے اور اس کو برقرار بھی رکھا جائے۔ کیونکہ وہ تو اس کے مخالف ہے آپ ﷺ نے ''من اعمر شیئا فھو له'' کو مطلق طور پر فرمایا مادام حیا کی قید نہ لگائی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ اس کے لئے دیگر تمام اموال کی طرح ہو گی زندگی میں اور موت کے بعد بھی۔ عمریٰ ایک انعام ہے۔ عمریٰ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے جائز (انعام) قرار دیا روایت یہ ہے۔

۵۷۳۴: مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَفَّانُ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ . وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوٗدَ وَأَحْمَدَ بْنَ دَاوٗدَ قَدْ حَدَّثَانَا قَالَا :

۵۷۳۴: حسنؒ نے سمرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمریٰ انعام ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۸۲' ترمذی فی الاحکام باب ۱۵' نسائی فی الرقبی باب۲' والعمرٰی باب۱/۲' ابن ماجه فی الهبات باب ٤' مسند احمد ۱/۲۵۰' ۲/۳٤۷' ۳/۲۹۷/۳۹۲' ٤/۹۷/۹۹' ۵/۸/۲۲۔

مزید دلیل ابن ابی داؤد و احمد بن داؤد کی روایت ہے۔

۵۷۳۵: ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ :قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ مَا

تَقُوْلُ فِي الْعُمْرٰى؟ . فَقُلْتُ لَهٗ :حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ . قَالَ الزُّهْرِيُّ :إِنَّهَا لَا تَكُوْنُ عُمْرٰى حَتّٰى تُجْعَلَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ .فَقَالَ لِعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ :مَا تَقُوْلُ ؟ فَقَالَ :حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ . فَهٰذَا عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ جَمِيْعًا قَدْ جَعَلَاهَا جَائِزَةً لِلْمُعْمَرِ مَوْرُوْثَةً عَنْهُ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا قَالَ لَا يَكُوْنُ عُمْرٰى يَكُوْنُ هٰذَا حُكْمَهَا حَتّٰى تُجْعَلَ لِلْمُعْمَرِ وَلِعَقِبِهٖ فَتَكُوْنَ كَمَا لَهٗ وَتَكُوْنَ مَوْرُوْثَةً عَنْهُ كَمَا يُوْرَثُ سَائِرُ أَمْوَالِهٖ عَنْهُ وَإِنْ كَانَ مَنْ يَرِثُهَا عَنْهُ فِيْهِمْ خِلَافَ عَقِبِهٖ عَلٰى مَا حَدَّثَهٗ أَبُوْ سَلَمَةَ وَسَنَذْكُرُ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ هٰذَا الْبَابِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى صِحَّةِ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ

۵۷۳۵: قتادہ کہنے لگے مجھ سے سلیمان بن ہشام نے دریافت کیا کہ عمریٰ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا بشیر بن نہیک نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ عمریٰ انعام ہے۔ زہری کہتے ہیں یہ عمریٰ بنتا ہی اسی وقت ہے جبکہ اس کو اس کے اور اس کے پیچھے والے لوگوں کے لئے مقرر کر دیا جائے۔ انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا عمریٰ کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا مجھے جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ عمریٰ میراث ہے۔ یہ عطاء اور قتادہ ہیں ان دونوں نے اس کو انعام اور میراث قرار دیا اور زہری نے ذرا ان انکار نہیں کیا بلکہ انہوں نے یہ کہا کہ عمریٰ جس کا یہ حکم ہے وہ منعقد ہی تب ہوگا جبکہ وہ معمر اور اس کے ورثاء کے لئے اس کو مقرر نہ کیا جائے اور وہ دیگر اموال کی طرح میراث میں شامل ہوگا اگرچہ وہ ورثاء غیر اولاد ہوں جیسا کہ ابو سلمہ نے بیان کیا ہم عنقریب یہ بات اسی باب میں اپنے مقام پر درج کریں گے ان شاء اللہ۔

تخریج : سابقہ روایت ملاحظہ ہو۔

اس کی مؤقف کی صحت پر دلالت کرنے والی روایات:

۵۷۳۶: يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْمُرُوْا وَلَا تَرْقُبُوْا فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرْقَبَهٗ فَهُوَ لِلْوَارِثِ إِذَا مَاتَ.

۵۷۳۶: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ نہ عمریٰ بناؤ اور نہ مراقبہ۔ رقبیٰ کا مطلب یہ ہے میں نے تمہیں اپنا گھر دے دیا اگر تو مجھ سے پہلے مر گیا تو یہ میری طرف لوٹ آئے گا اور اگر میں مر گیا تو وہ تیرا ہوگا۔ جس نے کوئی چیز بطور عمریٰ دی وہ معمر کے مر جانے پر اس کے ورثاء کو ملے گی۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۸۶' نسائی فی العمری باب ۱' ۲' الرقبی باب۳' ابن ماجه فی الهبات باب٤' مسند احمد ۲' ۳٤/۷۳' ۱۸۹/۵۔

۵۷۳۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ لَا تُفْسِدُوْهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ حَيًّا وَمَيِّتًا وَلِعَقِبِهِ۔

۵۷۳۷: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ اپنے اموال اپنے لئے روک کر رکھو اور ان کو مت بگاڑو۔ جس نے عمریٰ کیا وہ زندگی اور موت کے بعد اسی کا ہے اور اس کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا۔

تخریج : مسلم فی الهبات ۲٦' مسند احمد ۳۱۲.۳۔

۵۷۳۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰى حَيَاتِهِ فَهِيَ لَهُ فِيْ حَيَاتِهِ وَلِوَرَثَتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

۵۷۳۸: ابوالزبیر سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس نے زندگی کے لئے عمریٰ کیا وہ زندگی میں معمر کا ہے اور موت کے بعد اس کے ورثاء کا ہے۔

۵۷۳۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَحَلَ رَجُلٌ مِنَّا أُمَّهُ نُحْلَى لَهُ حَيَاتَهَا فَلَمَّا مَاتَتْ فَقَالَ أَنَا أَحَقُّ بِنُحْلِيْ فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مِيْرَاثٌ ۔ قَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حُمَيْدٌ هٰذَا رَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَقَدْ كَشَفَتْ لَنَا هٰذِهِ الْآثَارُ مُرَادَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْآثَارِ الَّتِيْ قَبْلَهَا وَأَنَّهَا عَلٰى مَا وَصَفْنَا مِنَ التَّأْوِيْلِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا وَقَدْ رُوِيَتْ فِي الْعُمْرٰى أَيْضًا آثَارٌ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ ۔فَمِنْهَا

۵۷۳۹: حمید نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی نے اپنی والدہ کو عطیہ دیا اور اس کی زندگی تک دیا جب وہ فوت ہوگئیں تو کہنے لگا میں اپنے عطیے کا زیادہ حقدار ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں فیصلہ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس کو میراث قرار دیا ابن ابی شیبہ کہتے ہیں یہ حمید کندہ میں سے ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ان روایات نے شروع باب میں مندرج روایت کا مفہوم کھول دیا اور یہ روایات ہماری تاویل کے بالکل مطابق ہیں عمریٰ کے متعلق دیگر الفاظ سے بھی روایات وارد ہیں ملاحظہ ہوں۔

دیگر الفاظ سے عمریٰ کے متعلق روایات:

۵۷۴۰: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ .

۵۷۴۰: ابوسلمہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے عمریٰ بنایا وہ معمر اور اس کے ورثاء کے لئے ہے وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا کیونکہ اس نے یہ ایسا عطیہ دیا ہے جس میں میراث جاری ہوتی ہے۔

تخریج : مسلم في الهبات ۲۱/۲۲' نسائي في العمرىٰ باب ۳' ابن ماجه في الهبات باب ۳' مسند احمد ۳/۳٦٠۔

۵۷۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ : ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ . ح

۵۷۴۱: لیث نے ابن شہاب سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۲: وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : ثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهُ حَقَّهُ فِيهَا وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَهَا وَلِعَقِبِهِ .

۵۷۴۲: ابوسلمہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے عمریٰ بنایا تو وہ عمریٰ اس معمر اور اس کے ورثاء کا ہے۔ معمر کے قول نے اس کے حق کو اس میں منقطع کر دیا وہ اسی کا ہے جس کو عمریٰ کیا گیا اور اس کے ورثاء کو ملے گا۔

۵۷۴۳: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ بَتَّةً لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطِي فِيهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لِلَّذِي عَمَرَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الْمُعْطِي بِشَرْطٍ وَلَا ثُنْيَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ . فَقَالَ الَّذِينَ أَجَازُوا الشَّرْطَ فِي الْعُمْرَى : بِهٰذَا نَقُولُ إِذَا وَقَعَتِ الْعُمْرَى عَلَى هٰذَا لَمْ تَرْجِعْ إِلَى الْمُعْطِي أَبَدًا وَإِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهَا ذِكْرُ الْعَقِبِ فَهِيَ رَاجِعَةٌ إِلَى الْمُعْطِي بَعْدَ زَوَالِ الْمُعْمَرِ . قَالُوا : وَهٰذَا أَوْلَى مِمَّا رَوٰى عَطَاءٌ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ لِأَنَّ أَبَا سَلَمَةَ زَادَ عَلَيْهِمَا قَوْلَهُ وَلِعَقِبِهِ وَلَيْسَ هُوَ بِدُونِهِمَا وَالزِّيَادَةُ أَوْلَى . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا لِلْآخَرِينَ

فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرٰى حَدِيْثٌ غَيْرُ حَدِيْثِ أَبِيْ سَلَمَةَ هٰذَا لَكَانَ فِيْهِ أَكْثَرُ الْحُجَّةِ لِلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ :إِنَّ الْعُمْرٰى لَا تَرْجِعُ إِلَى الْمُعْمِرِ أَبَدًا وَلَا يَجُوْزُ شَرْطُهُ .وَذٰلِكَ أَنَّ الْعُمْرٰى لَا تَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ دَاخِلَةً فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ فَيَنْفُذُ لِلْمُعْمَرِ فِيْهَا الشَّرْطُ عَلٰى مَا شَرَطَهُ لَا يَبْطُلُ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ كَمَا يَنْفُذُ الشُّرُوْطُ مِنَ الْمُوْقِفِ فِيْمَا وَقَفَ أَوْ تَكُوْنُ خَارِجَةً مِنَ الْمُعْمِرِ دَاخِلَةً فِيْ مِلْكِ الْمُعْمَرِ فَيَصِيرُ بِذٰلِكَ فِيْ سَائِرِ مَالِهِ وَيَبْطُلُ مَا شَرَطَ عَلَيْهِ فِيْهَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا الْعُمْرٰى إِذَا أُوْقِعَتْ عَلٰى أَنَّهَا لِلْمُعْمَرِ وَلِعَقِبِهِ فَمَاتَ وَلَهُ عَقِبٌ وَزَوْجَةٌ أَوْ أَوْصَى بِوَصَايَا أَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَنَّ تِلْكَ الْأَشْيَاءَ تَنْفُذُ فِيْهَا كَمَا تَنْفُذُ فِيْ مَالِهِ وَلَا يَمْنَعُهَا الشَّرْطُ الَّذِيْ كَانَ مِنَ الْمُعْمِرِ فِيْ جَعْلِهِ إِيَّاهَا لَهُ وَلِعَقِبِهِ وَزَوْجَتُهُ لَيْسَتْ مِنْ عَقِبِهِ وَلَا غُرَمَاؤُهُ وَلَا أَهْلُ وَصَايَاهُ .وَكَذٰلِكَ لَوْ مَاتَ الْمُعْمَرُ وَلَا عَقِبَ لَهُ لَمْ يَرْجِعْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ إِلَى الْمُعْمِرِ .فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ كَانَتْ كَذٰلِكَ أَبَدًا يَجُوْزُ عَلٰى مَا جَعَلَهَا عَلَيْهِ الْمُعْمِرُ وَيَبْطُلُ شَرْطُهُ الَّذِي اشْتَرَطَ فِيْهَا وَلَا يَنْفُذُ مِنْهُ قَلِيْلٌ وَلَا كَثِيْرٌ وَيَخْرُجُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ عِنْدَ شُرُوْطِهِمْ فَيَكُوْنُ شُرُوْطُهَا لَيْسَتْ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ عَنَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .وَهٰذَا الْقَوْلُ الَّذِيْ صَحَّحْنَاهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلُ ذٰلِكَ

۵۷۴۳: زہری نے ابوسلمہ سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جس نے عمریٰ بنایا وہ معمر اور اس کے ورثاء کے لئے ہے معطی کی کسی شرط کا اس میں اعتبار نہیں اور نہ استثناء ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ان آثار میں یہ بات بالکل واضح آ گئی کہ عمریٰ ایک ایسا عطیہ ہے جو معمر کا حق بن گیا اب وہ دینے والے کی شرط کے مطابق اس کی طرف نہ لوٹے گا اور نہ اس میں استثناء چلے گا وہ ایسا عطیہ ہے جس میں میراث جاری ہوگی۔ جب عمریٰ اسی شرط سے ہو تو ہم بھی کہتے ہیں کہ معطی کی طرف لوٹایا نہ جائے گا اور جب اس میں ورثاء کا تذکرہ نہ ہو تو معمر کے مرنے کے بعد وہ معطی کی طرف لوٹ آئے گا اور یہ روایت عطاء ابوالزبیر کی ان روایات سے اولیٰ ہے جو انہوں نے جابرؓ سے نقل کی ہیں کیونکہ ابوسلمہ کی روایت میں ”ولعقبہ“ کا اضافہ ہے اور دیگر روایات میں نہیں اضافہ والی روایت اولیٰ ہے وہ ہمارے معاون بن رہی ہے۔ اس کے جواب میں اگر وہ کہیں کہ عمریٰ کے متعلق ابوسلمہ کی روایت کے علاوہ اور کوئی روایت اس طرح مروی نہیں گویا منفرد ہے مگر ہم عرض کریں

گے یہ ہماری دلیل زیادہ ہے کہ عمریٰ معمر کی طرف نہ لوٹایا جائے گا اور اس کی شرط بھی جائز نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ عمریٰ کی دو صورتیں ہیں۔ نمبر ا یا تو یہ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس قول میں داخل ہے "المسلمون عند شروطهم" اس میں معمر کے لئے اس کی شرط نافذ ہو جائے گی اور اس میں سے کوئی چیز باطل نہ ہوگی جیسا کہ وقف کرنے والے کی شرط موقوف میں نافذ ہوتی ہے۔ نمبر ۲ اور عمریٰ معطی کی ملک سے خارج ہو کر معمر کی ملک میں داخل ہوگا تو اس طرح وہ اس کے باقی مال کے ساتھ مل جائے گا اور جو شرط رکھی ہے وہ باطل ہو جائے گی۔ ہم نے اس سلسلہ میں غور کیا تو دیکھا کہ جب عمریٰ معمر اور اس کی اولاد کے لئے واقع ہوتا ہے پھر وہ مر جاتا ہے اس کی اولاد اور بیوی موجود ہوتے ہیں یا وہ کچھ وصیت کر جاتا ہے یا اس پر کچھ قرض ہوتا ہے تو یہ تمام باتیں اسی طرح نافذ ہوتی ہیں جیسے اس کے اپنے مال میں نافذ ہوتی ہیں معمر کی طرف سے کوئی شرط اس میں رکاوٹ نہیں بنتی کہ وہ مال اس کے لئے یا اس کی اولاد کے لئے ہو۔ اس کی بیوی جن کے لئے وصیت کی اور قرض دار اس کے عقب نہیں ہیں اور اس طرح اگر وہ معمر مر جائے اور اس کا کوئی عقب نہ ہو تو معمر کی طرف کوئی چیز نہیں لوٹتی۔ جب بات اس طرح ہے جیسے ہم نے بیان کی تو ہمیشہ اسی طرح ہونا چاہئے کہ معمر کا عمریٰ درست ہو اور اس نے جو شرط رکھی ہے وہ باطل ہو خواہ کوئی شرط بڑی ہو یا چھوٹی نافذ نہ ہو اور وہ جناب نبی اکرم ﷺ کے اس قول سے نکل جائے گا کہ مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں اس کی شرط ان شرائط میں سے نہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ کی مراد ہے یہ قول جس کی تصحیح ہم نے بیان کی ہے۔ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

۵۷۴۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِیْ ثَابِتٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ -وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ رَجُلٍ وَهَبَ لَهُ رَجُلٌ نَاقَةً حَيَاتَهُ فَنَتَجَتْ أَیْ وَلَدَتْ فَقَالَ : هِیَ لَهُ وَأَوْلَادُهَا فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ :هِیَ لَهُ حَيًّا وَمَيِّتًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۷۴۴: حبیب بن ابی ثابتؒ نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ آپ سے ایک شخص نے اس آدمی کے متعلق پوچھا جس نے زندگی بھر کے لئے کسی کو اونٹنی دی اور اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے فرمایا وہ اونٹنی اور اس کی اولاد اسی شخص کے لئے ہے میں نے بعد میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا وہ اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد بھی اسی کے لئے ہے۔

بہر حال عمریٰ نہ چاہئے اگر کسی نے کر دیا تو وہ مال معطی کی طرف نہ لوٹ سکے گا خواہ معطی کی زندگی میں معمر کی موت واقع ہو یا بعد میں بلکہ وہ معمر اور اس کے ورثاء کا مال ہے وراثت کی طرح تقسیم ہوگا۔

بَابُ الصَّدَقَاتِ الْمَوْقُوفَاتِ

صدقات موقوفہ کا حکم

اس میں دو رائے ہیں۔

نمبر ①: اگر کسی نے اپنے بیٹے پوتوں پر گھر وقف کیا پھر فی سبیل اللہ وقف کیا تو وہ اب فی سبیل اللہ ہوگا فروخت نہیں وہ سکتا اس قول کو امام ابو یوسف، محمد اہل بصرہ، اہل مدینہ رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی: یہ تمام مال میراث ہو کر تقسیم ہوگا وقف درست نہ ہوگا بیماری کی حالت میں وصیت ثلث مال میں نافذ ہوگی۔ پھر فریق اول کا باہمی اختلاف ہے کہ موقوفہ مال پر قبضہ ہو گیا تو وقف ہے یا نہ بھی قبضہ ہوا تب بھی وقف شمار ہوگا۔

۵۷۴۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فَقَالَ إِنِّيْ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي . قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ قَالَ أَبُوْ عَاصِمٍ وَأُرَاهُ قَالَ لَا تُوْرَثُ . قَالَ تَصَدَّقْ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّعِيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُحَمَّدٍ فَقَالَ :غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ .

۵۷۴۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ لینے حاضر ہوئے تو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک زمین خیبر میں پائی ہے اس سے بہتر مال میں نے کبھی نہیں پایا آپ اس کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں آپ نے فرمایا اگر پسند کرو تو اس کی اصل کو روک لو جو نہ فروخت کی جاسکے اور نہ ہبہ کی جاسکے۔

ابو عاصم راوی کہتے ہیں کہ "لاتورث" کے لفظ فرمائے کہ نہ اس میں وراثت چلے چنانچہ انہوں نے اس کو فقراء اور قرابت دار اور غلاموں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر اور ضعفاء کے لئے اس کو صدقہ کر دیا کہ جو اس کا متولی اور ان پر خرچ کرے اور اس میں سے خود کھا سکتا ہے مگر اس میں سے مال لے نہیں سکتا۔ میں نے یہ لفظ متمول کا لفظ ذکر کیا تو انہوں نے غیر متاثل فرمایا۔ (مال کو جمع کرنے والا)۔

تخریج : بخاری فی الشروط باب۱۹' والوصایا باب۲۸' والایمان باب۳۳' مسلم فی الوصیة ۱۵' ابو داؤد فی الوصایا باب۱۳' ترمذی فی الاحکام باب۳۶' نسائی فی الاحباس باب۲' ابن ماجه فی الصدقات باب٤' مسند احمد ۱۱/۲'۱۲۔

اللغات: غیر متمول۔ جو مال نہ لے۔ متاثل۔ مال جمع کرنے والا۔ مؤثل۔ قدیم۔ یستامر۔ مشورہ کرنا۔

۵۷۴۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ :حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ بِثَمْغٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهِ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ أَصْلَهُ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوْهَبُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَوْقَفَ دَارَهُ عَلَى وَلَدِهِ وَوَلَدِ وَلَدِهِ ثُمَّ مَنْ بَعْدَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَنَّ ذٰلِكَ جَائِزٌ وَأَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ مِنْ مِلْكِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَبِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَى بَيْعِهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا وَهُوَ قَوْلُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَأَهْلِ الْبَصْرَةِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَزُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا فَقَالُوْا :هٰذَا كُلُّهُ مِيْرَاثٌ لَا يَخْرُجُ مِنْ مِلْكِ الَّذِيْ أَوْقَفَهُ بِهٰذَا السَّبَبِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا شَاوَرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ لَهُ حَبِّسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَمَرَهُ بِهِ مِنْ ذٰلِكَ يَخْرُجُ بِهِ مِنْ مِلْكِهِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ لَا يُخْرِجُهَا مِنْ مِلْكِهِ وَلٰكِنَّهَا تَكُوْنُ جَارِيَةً عَلَى مَا أَجْرَاهَا عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَرَكَهَا وَيَكُوْنُ لَهُ فَسْخُ ذٰلِكَ مَتَى شَاءَ .كَرَجُلٍ جَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِثَمَرَةِ نَخْلِهِ مَا عَاشَ فَيُقَالُ لَهُ :أَنْفِذْ ذٰلِكَ وَلَا يُجْبَرُ عَلَيْهِ وَلَا يُؤْخَذُ بِهِ إِنْ شَاءَ وَإِنْ أَبَى .وَلٰكِنْ إِنْ أَنْفَذَ ذٰلِكَ فَحَسَنٌ وَإِنْ مَنَعَهُ لَمْ يُجْبَرْ عَلَيْهِ .وَكَذٰلِكَ وَرَثَتُهُ مِنْ بَعْدِهِ إِنْ أَنْفَذُوْا ذٰلِكَ عَلَى مَا كَانَ أَبُوْهُمْ أَجْرَاهُ عَلَيْهِ فَحَسَنٌ وَإِنْ مَنَعُوْهُ كَانَ ذٰلِكَ لَهُمْ .وَلَيْسَ فِيْ بَقَاءِ حَبْسِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى غَايَتِنَا هٰذِهِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِهِ نَقْضُهُ .وَإِنَّمَا الَّذِيْ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ لَهُمْ نَقْضُهُ لَوْ كَانُوْا خَاصَمُوْا فِيْهِ بَعْدَ مَوْتِهِ فَمُنِعُوْا مِنْ ذٰلِكَ .وَلَوْ جَازَ ذٰلِكَ لَكَانَ فِيْهِ الْعُمْرَى مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْأَوْقَافَ لَا تُبَاعُ .وَلٰكِنْ إِنَّمَا جَاءَ نَا تَرْكُهُمْ لِوَقْفِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَجْرِيْ عَلَى مَا كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَجْرَاهُ عَلَيْهِ فِيْ حَيَاتِهِ وَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ أَحَدًا مِنْهُمْ عَرَضَ فِيْهِ بِشَيْءٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ نَقْضُهُ

۵۷۴۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال کے صدقہ کرنے کے متعلق جو مقام ثمغ میں تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اس طرح صدقہ کر دو کہ اس کا پھل تقسیم کیا جائے گا اور اصل اسی طرح برقرار رہے گا وہ نہ فروخت کیا جا سکے گا اور نہ ہبہ کیا جائے گا۔ امام طحاویؒ

فرماتے ہیں کہ ایک جماعت علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کسی نے اپنی اولاد بیٹے پوتوں پر ایک گھر وقف کر دیا پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا۔ تو یہ درست ہے اب وہ ان کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہو گیا اس کو فروخت کرنے کی کوئی سبیل نہیں جیسا کہ مندرجہ بالا آثار سے معلوم ہوتا ہے یہ امام ابو یوسف' محمد' اہل مدینہ' اہل بصرہ رحمہم اللہ کا قول ہے۔ دوسروں نے کہا یہ سب میراث ہے اس سب سے واقف کی ملک سے نہ نکلے گا اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر نے آپ سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا اس کے اصل کو روک لو اور اس کے پھل کو وقف کر دو۔ آپ ﷺ نے جو بات فرمائی اس سے جہاں اس سے یہ مراد لینا جائز ہے کہ وہ اس کی ملک سے نکل جائے گی وہاں یہ بھی جائز ہے کہ ایسا کرنے سے یہ اس کی ملک سے خارج نہ ہو لیکن وہ اس طریقہ پر جاری ہوئی جس پر انہوں نے اسے جاری کیا اور جب وہ چاہیں اس کو فسخ کرنے کا ان کو حق حاصل ہے۔ جس طرح وہ آدمی جس نے اپنی زندگی تک اپنے درخت کھجور کا پھل اللہ تعالیٰ کے وقف کیا ہے اسے کہا جائے گا اس کو نافذ کرو۔ مگر اس پر جبر نہ کیا جائے گا اور نہ اس پر کوئی مواخذہ کیا جائے گا خواہ دے یا انکار کرے۔ لیکن اگر اس نے اس کو نافذ کیا تو بہت خوب کیا اور اگر روک لیا تو اس پر جبر نہیں۔ اسی طرح اس کے ورثاء کا بھی یہی حکم ہے اگر وہ اس کو اپنے والد کے طریقہ پر جاری رکھیں تو خوب ہے اور اگر روک لیں تو اس کا ان کو اختیار ہے۔ باقی حضرت عمرؓ کے وقف کے ہمارے زمانہ تک باقی رہنے میں یہ کوئی دلیل نہیں کہ ان کے ورثاء کو اس کے توڑنے کا حق حاصل نہ تھا وقف کو توڑنے کا اختیار نہ ہونے کی دلیل تب ہوتی جبکہ آپ کی وفات کے بعد وہ جھگڑا کرتے اور اس سے ان کو منع کیا جاتا اگر ایسا ہوتا تو یہ عمریٰ ہو جاتا جو اس بات پر دلالت کرتا کہ اوقاف کو فروخت نہیں کیا جا سکتا۔ مگر ہمارے سامنے جو روایات ہیں ان میں صرف یہ بات ہے کہ حضرت عمرؓ کے وقف کو اسی حال پر چھوڑا گیا تا کہ اسی طرح جاری رہے جس طرح حضرت عمرؓ اپنی زندگی میں اس کو جاری کر گئے تھے ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ ان میں سے کسی نے بھی اعتراض کیا ہو اور حضرت عمرؓ سے یہ روایت بھی وارد ہے کہ آپ کو اس کے توڑنے کا اختیار تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے توڑنے کے اختیار والی روایت:

۵۷۴۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ :لَوْلَا أَنِّيْ ذَكَرْتُ صَدَقَتِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نَحْوِ هٰذَا لَرَدَدْتُهَا .فَلَمَّا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَفْسَ الْإِيقَافِ لِلْأَرْضِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا وَأَنَّهُ إِنَّمَا مَنَعَهُ مِنَ الرُّجُوْعِ فِيْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ فِيْهَا بِشَيْءٍ وَفَارَقَهُ عَلَى الْوَفَاءِ بِهٖ فَكَرِهَ أَنْ يَرْجِعَ عَنْ ذٰلِكَ كَمَا كَرِهَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَنْ يَرْجِعَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ الَّذِيْ كَانَ فَارَقَهُ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَهُ

وَقَدْ كَانَ لَهٗ أَنْ لَا يَصُوْمَ .ثُمَّ هٰذَا شُرَيْحٌ وَهُوَ قَاضِيْ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِي الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۷۴۷: ابن شہاب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اگر میں نے اپنے صدقہ کا تذکرہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ کیا ہوتا یا اس قسم کی بات فرمائی تو میں اس کو واپس لوٹالیتا۔ جب حضرت عمرؓ نے یہ بات فرمائی تو اس سے اس بات پر دلالت مل گئی کہ زمین کو فقط وقف کر دینے سے اس کا حق رجوع ختم نہیں ہوتا۔ آپ کو رجوع سے اس بات نے روکا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک بات کا حکم فرمایا اور آپ ان سے اس حالت میں جدا ہوئے کہ وہ اسے پورا کرنے والے تھے تو اس وجہ سے آپ نے اس کو واپس لینا ناپسند کیا جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ان صیام سے رجوع پسند نہ کیا جنہیں وہ حضور علیہ السلام سے جدائی کے وقت رکھا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ کو روزہ نہ رکھنے کا اختیار تھا۔ پھر یہ قاضی شریح ہیں جو حضرت عمر' عثمان وعلی رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ان کی طرف سے قاضی رہے ان کا ارشاد سنئے۔

قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۵۷۴۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ : سَأَلْت شُرَيْحًا عَنْ رَجُلٍ جَعَلَ دَارِهِ حَبْسًا عَلَى الْآخَرِ فَالْآخَرُ مِنْ وَلَدِهِ فَقَالَ :إِنَّمَا أَقْضِي وَلَسْتُ أُفْتِي قَالَ :فَنَاشَدْتُهٗ فَقَالَ :لَا حَبْسَ عَلٰى فَرَائِضِ اللّٰهِ .وَهٰذَا لَا يَسَعُ الْقُضَاةَ جَهْلُهٗ وَلَا يَسَعُ الْأَئِمَّةَ تَقْلِيْدُ مَنْ يَجْهَلُ مِثْلَهٗ.ثُمَّ لَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ مُنْكِرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ تَابِعِيْهِمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۷۴۸: عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے شریح رحمۃ اللہ علیہ سے اس آدمی کے متعلق دریافت کیا جس نے اپنا مکان دوسرے شخص کو وقف کر دیا اور وہ دوسرا آدمی اس کی اولاد سے ہے تو انہوں نے فرمایا اس کے متعلق میں فیصلہ کرتا ہوں فتویٰ نہیں دیتا۔ عطاء کہتے ہیں میں نے ان کو قسم دی تو فرمانے لگے اللہ تعالیٰ کے فرائض (احکام توریث) اترنے کے بعد اولاد پر وقف نہیں ہوتا اور اس بات سے قاضیوں کو جاہل رہنے کی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی ائمہ مقتدیٰ کے لئے گنجائش ہے کہ وہ ایسے جاہل شخص کی پیروی کریں پھر شریح رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم نے انکار نہیں کیا۔

مزید برآں حضرت ابن عباسؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۵۷۴۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عِيْسَى عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -بَعْدَمَا أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ وَأُنْزِلَ فِيْهَا الْفَرَائِضُ -نَهٰى عَنِ الْحَبْسِ .

۵۷۴۹: عکرمہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوہ نساء کے نزول کے بعد سنا کہ اس میں فرائض اتارے گئے ہیں اور (اولاد پر) وقف سے منع کر دیا گیا ہے۔

۵۷۵۰: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ وَعَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۵۰: عمرو بن خالد اور یحییٰ بن عبداللہ نے عبداللہ بن لہیعہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۵۱: ابن ابی مریم نے ابن لہیعہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۷۵۲: حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا :قَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَبِهٖ أَقُوْلُ . قَالَ رَوْحٌ :قَالَ لِيْ أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ وَقَدْ حَدَّثَنِيْهِ الدِّمَشْقِيُّ يَعْنِيْ :عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يُوْسُفَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ .فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ الْأَحْبَاسَ مَنْهِيٌّ عَنْهَا غَيْرُ جَائِزَةٍ وَأَنَّهَا قَدْ كَانَتْ قَبْلَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ بِخِلَافِ مَا صَارَتْ عَلَيْهِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْفَرَائِضِ فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ وَأَبَا يُوْسُفَ وَزُفَرَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَجَمِيْعَ الْمُخَالِفِيْنَ لَهُمْ وَالْمُوَافِقِيْنَ قَدْ اتَّفَقُوْا عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا وَقَفَ دَارَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ ثُمَّ تُوُفِّيَ فِيْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ جَائِزٌ مِنْ ثُلُثِهٖ وَأَنَّهَا غَيْرُ مَوْرُوْثَةٍ عَنْهُ .فَاعْتَبَرْنَا ذٰلِكَ هَلْ يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ ؟ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا جَعَلَ شَيْئًا مِنْ مَالِهٖ مِنْ دَنَانِيْرَ أَوْ دَرَاهِمَ صَدَقَةً فَلَمْ يَنْفُذْ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَ أَنَّهٗ مِيْرَاثٌ وَسَوَاءٌ جَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ مَرَضِهٖ أَوْ فِيْ صِحَّتِهٖ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ ذٰلِكَ وَصِيَّةً بَعْدَ مَوْتِهٖ فَيَنْفُذُ ذٰلِكَ بَعْدَ مَوْتِهٖ مِنْ ثُلُثِ مَالِهٖ كَمَا يَنْفُذُ الْوَصَايَا .فَأَمَّا إِذَا جَعَلَهٗ فِيْ مَرَضِهٖ وَلَمْ يُنْفِذْهُ لِلْمَسَاكِيْنِ بِدَفْعِهٖ إِيَّاهُ إِلَيْهِمْ فَهُوَ كَمَا جَعَلَهٗ فِيْ صِحَّتِهٖ وَكَانَ جَمِيْعُ مَالِهٖ

يَفْعَلُهُ فِيْ صِحَّتِهِ فَيَنْفُذُ مِنْ جَمِيْعِ مَالِهِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِلْكٌ مِثْلُ الْعَتَاقِ وَالْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ هُوَ الَّذِيْ يَنْفُذُ إِذَا فَعَلَهُ فِيْ مَرَضِهِ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ وَكَانَ الْوَاقِفُ إِذَا وَقَفَ فِيْ مَرَضِهِ دَارِهِ أَوْ أَرْضَهُ وَجَعَلَ آخِرَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ذٰلِكَ جَائِزًا بِاتِّفَاقِهِمْ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ لَا سَبِيْلَ لِوَارِثِهِ عَلَيْهِ .وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِدَاخِلٍ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ عَلَى فَرَائِضِ اللّٰهِ . فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ سَبِيْلُهُ إِذَا وَقَفَ فِي الصِّحَّةِ فَيَكُوْنُ نَافِذًا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ بَعْدَ ذٰلِكَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَإِلَى هٰذَا أَذْهَبُ وَبِهِ أَقُوْلُ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ لَا مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ لِأَنَّ الْآثَارَ فِيْ ذٰلِكَ قَدْ تَقَدَّمَ وَصْفِيْ لَهَا وَبَيَانُ مَعَانِيْهَا وَكَشْفُ وُجُوْهِهَا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :أَفَتَخْرُجُ الْأَرْضُ بِالْوُقُوْفِ مِنْ مِلْكِ رَبِّهَا بِوَقْفِهِ إِيَّاهَا لَا إِلَى مِلْكِ مَالِكٍ ؟ قِيْلَ لَهُ :وَمَا تُنْكِرُ مِنْ هٰذَا وَقَدْ اتَّفَقْتُ أَنْتَ وَخَصْمُكَ عَلَى الْأَرْضِ يَجْعَلُهَا صَاحِبُهَا مَسْجِدًا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَيُخَلِّيْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهَا أَنَّهَا قَدْ خَرَجَتْ بِذٰلِكَ مِنْ مِلْكِهِ لَا إِلَى مِلْكِ مَالِكٍ وَلٰكِنْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَالَّذِيْ يَلْزَمُ مُخَالِفَكَ فِيْمَا احْتَجَجْتُ عَلَيْهِ بِمَا وَصَفْنَا يَلْزَمُكَ فِيْ هٰذَا مِثْلُهُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنَىٰ نَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَبْسِ الَّذِيْ رَوَيْتَهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ؟ قِيْلَ لَهُ :قَدْ قَالَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلَيْنِ : أَحَدُهُمَا الْقَوْلُ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عِنْدَ رِوَايَتِنَا إِيَّاهُ .وَالْآخَرُ أَنَّ ذٰلِكَ أُرِيْدَ بِهِ مَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَفْعَلُوْنَهُ مِنَ الْبَحِيْرَةِ وَالسَّائِبَةِ وَالْوَصِيْلَةِ وَالْحَامِ .فَكَانُوْا يَحْبِسُوْنَ مَا يَجْعَلُوْنَهُ كَذٰلِكَ فَلَا يُوَرِّثُوْنَهُ أَحَدًا فَلَمَّا أُنْزِلَتْ سُوْرَةُ الْفَرَائِضِ وَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الْمَوَارِيْثَ وَقَسَمَ الْأَمْوَالَ عَلَيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَبْسَ . ثُمَّ تَكَلَّمَ الَّذِيْنَ أَجَازُوا الصَّدَقَاتِ الْمَوْقُوْفَاتِ فِيْهَا بَعْدَ تَثْبِيْتِهِمْ إِيَّاهَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ :هِيَ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ مِنَ الْمُصَدِّقِ بِهَا أَوْ لَمْ تُقْبَضْ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :لَا يُنْفِذُهَا حَتّٰى يُخْرِجَهَا مِنْ يَدِهِ وَيَقْبِضَهَا مِنْهُ غَيْرُهُ وَمِمَّنْ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .فَاحْتَجْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنَ الْقَوْلَيْنِ قَوْلًا صَحِيْحًا فَرَأَيْنَا أَشْيَاءَ يَفْعَلُهَا الْعِبَادُ عَلٰى ضُرُوْبٍ .فَمِنْهَا الْعَتَاقُ يَنْفُذُ بِالْقَوْلِ لِأَنَّ الْعَبْدَ إِنَّمَا يَزُوْلُ مِلْكُ مَوْلَاهُ عَنْهُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .وَمِنْهَا الْهِبَاتُ وَالصَّدَقَاتُ لَا تَنْفُذُ بِالْقَوْلِ حَتّٰى يَكُوْنَ مَعَهُ

الْقَبْضَ مِنَ الَّذِیْ مَلَّکَهَا لَهٗ .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ حُکْمَ الْأَوْقَافِ بِأَیِّهَا هِیَ أَشْبَهُ فَنَعْطِفَهُ عَلَیْهِ .فَرَأَیْنَا الرَّجُلَ إِذَا وَقَفَ أَرْضَهٗ أَوْ دَارِهٖ فَإِنَّمَا یَمْلِکُ الَّذِیْ أَوْقَفَهَا عَلَیْهِ مَنَافِعَهَا وَلَمْ یَمْلِکْ مِنْ رَقَبَتِهَا شَیْئًا إِنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ مِلْکِ نَفْسِهٖ إِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَثَبَتَ أَنَّ ذٰلِکَ نَظِیْرُ مَا أَخْرَجَهٗ مِنْ مِلْکِهٖ إِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَکَمَا کَانَ ذٰلِکَ لَا یَحْتَاجُ فِیْهِ إِلٰی قَبْضٍ مَعَ الْقَوْلِ کَانَ کَذٰلِکَ الْوُقُوْفُ لَا یَحْتَاجُ فِیْهَا إِلٰی قَبْضٍ مَعَ الْقَوْلِ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰی :أَنَّ الْقَبْضَ لَوْ أَوْجَبْنَاهُ فَإِنَّمَا کَانَ الْقَابِضُ یَقْبِضُ مَا لَمْ یَمْلِکْ بِالْوَقْفِ فَقَبْضُهٗ إِیَّاهُ وَغَیْرُ قَبْضِهٖ إِیَّاهُ سَوَاءٌ .فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا مَا ذَهَبَ إِلَیْهِ أَبُوْ یُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ .

۵۷۵۲: روح اور محمد بن خزیمہ دونوں نے کہا احمد بن صالح رحمہ اللہ نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور میں بھی یہی کہتا ہوں۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ احباس ممنوع ہے اور بدنا جائز ہے اور ہبہ فرائض کے احکام اترنے سے پہلے کی بات ہے نزول فرائض کے بعد اس کا حکم تبدیل ہو گیا۔آثار کے پیش نظر اس باب کا حکم یہی ہے۔اب نظر سے ملاحظہ ہو کہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف زفر محمد رحمہم اللہ اور تمام مخالف و موافق اس بات پر متفق ہیں کہ جب کسی آدمی نے اپنا گھر اپنے ایام مرض میں فقراء و مساکین کے لئے وقف کیا پھر وہ اپنی اسی بیماری میں مر گیا تو اس کا یہ وقف اس کے ثلث مال میں جائز قرار دیا جائے گا اور یہ ثلث اس کی طرف سے وراثت نہ بنے گا اب ہم نے دیکھا کہ آیا یہ بات کسی ایک قول کی دلیل بنتی ہے تو غور و فکر سے یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص جب اپنا مال جو دراہم و دنانیر کی صورت میں ہے اس میں سے کچھ صدقہ کرتا ہے مگر اس کے اجراء سے پہلے وہ مر جاتا ہے تو اسکا یہ تمام مال وراثت ہوگا خواہ اس کو اس نے بیماری کی حالت میں صدقہ کیا تھا یا صحت کی حالت میں۔البتہ اگر اس بات کو اس کی موت کے بعد والی وصیت قرار دیا جائے تو وہ تہائی مال میں سے نافذ ہو جائے گی جس طرح کہ باقی وصایا نافذ ہوتی ہیں اگر وہ بیماری میں ایسا کرے لیکن ابھی مساکین کو نہ دیا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو حالت صحت میں ایسا کرنے کا ہوتا ہے اور حالت صحت میں جو کچھ کرے گا وہ تمام مال میں سے نافذ ہوگا اور وہ اس کے بعد اس کا مالک نہ رہے گا جس طرح کہ آزاد کرنا' ہبہ کرنا' صدقہ دینا وغیرہ اور جب ان کو بیماری کی حالت میں کرے گا تو مال کے تہائی حصے سے نافذ ہوں گی اور مرض کی حالت میں اپنا مکان یا زمین وقف کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کرے تو اس کی موت کے بعد تہائی مال سے یہ جائز ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے اس پر ورثا کا کوئی حق نہ ہوگا اور یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول میں داخل نہ ہوگا کہ ''لاحبس علی فرائض اللہ'' کہ فرائض اللہ میں وقف نہیں یعنی ورثاء کے لئے وقف نہیں۔پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ صحت کی حالت میں وقف کرنے کا بھی یہی حکم ہو وہ تمام مال سے نافذ ہوگا

اوراس کے بعداس کا کوئی اختیار نہ ہوگا یہ تقاضا نظر ہے۔ "والی ھذا اذھب وبہ اقول من طریق النظر من طریق الآثار" میرا رجحان اورقول بھی بطری قیاس یہی ہے البتہ بطریق آثاران کے معانی کی وضاحت میں اور بیان وجوہ میں اپنا رجحان ذکر کردیا گیا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تم وقف کی وجہ سے زمین کواس کے مالک کی ملکیت سے نکالتے ہو لیکن کسی کی ملکیت میں دینے کو تیار نہیں۔ ان کو جواب میں کہے کہ تم اس بات کا کیوں کر انکار کر سکتے ہو جبکہ تم اور تمہارے مخالفین سب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی زمین کو مسجد بناتا ہے اور جو مسلمانوں اور زمین کے درمیان سے ہٹ جاتا ہے تو اس سے وہ زمین اس کی ملکیت سے نکل جاتی ہے مگر کسی دوسرے کی ملکیت میں بھی داخل نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی ملک میں آجاتی ہے تو تمہاری اس دلیل سے جو الزام تمہارے مخالفین پر ہوتا ہے وہی تم پر بھی لازم ہوتا ہے۔ (فما ہو جوابکم فہو جوابنا) اگر کوئی معترض کہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی روایت میں ممانعت حبس کا کیا معنی ہے۔ ان کو جواب میں کہے کہ محدثین کے اس سلسلہ میں دو قول ہیں۔ نمبر ا اس روایت کے تذکرہ میں ہم نے ذکر کیا ہے روایت ۵۷۴۹۔ نمبر ۲ اس سے اہل جاہلیت کا عمل مراد ہے یعنی بحیرہ سائبہ وصیلہ حام وغیرہ مراد ہیں وہ اپنے ان اعمال کو وقف خیال کرتے تھے اور کسی کو اس کا وارث قرار نہ دیتے تھے جب احکام وراثت والی سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے وراثت واموال کے احکام بیان فرمائے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ وقف نہیں۔ جنہوں نے صدقات موقوفہ کی اس ہمارے بیان کردہ طریقے کے مطابق اجازت دی انہوں نے اس سلسلے میں اختلاف کیا۔ نمبر ا امام ابو یوسفؒ وغیرہ انہوں نے اس کو جائز قرار دیا جس کو صدقہ کردیا گیا خواہ اس پر قبضہ کیا جائے یا نہ کیا جائے۔ نمبر ۲ امام مالک ابن ابی لیلیٰ، محمد بن حسن رحمہم اللہ نے فرمایا جب تک وہ چیز اس کے قبضہ سے فارغ نہ ہو اور دوسرا آدمی اس پر قبضہ نہ کرے یہ جائز نہیں ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ہم نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ ان اقوال میں غور کر کے صحیح قول کو نکالا جائے۔ میں نے غور کیا کہ بندوں کے تصرفات کئی قسم کے ہیں۔ آزاد کرنا اور یہ صرف کہنے سے نافذ ہوجاتا ہے اور مالک کی ملک سے نکل کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں داخل ہوجاتا ہے۔ ہبہ اور صدقہ کرنا وہ صرف قول سے نافذ نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے ساتھ اس آدمی کی طرف سے قبضہ کروانا ثابت نہ ہوجائے جس نے اس کو ہبہ کیا ہے معطی موہوب لہ کو اس کا مالک بنادے۔ اب قابل غور یہ ہے کہ وقف کا حکم کس سے مشابہت رکھتا ہے تاکہ اس کی طرف مائل کردیا جائے تو ہم نے دیکھا کہ جب کوئی شخص اپنی زمین اور مکان کو وقف کرتا ہے تو وہ جس پر وقف کرتا ہے وہ اس کے منافع کا مالک بنتا ہے اس مال کی ذات کا مالک نہیں بنتا کیونکہ وہ واقف اس چیز کو اپنی ذاتی ملک سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں دیتا ہے۔ پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ یہ اس چیز کی مثل ہے جس کو اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی ملک میں دے دیا۔ تو جس طرح کہ عتاق کا تعلق صرف قول سے ہے قبضہ کا محتاج نہیں بالکل اسی طرح وقف میں بھی قول کے

ساتھ قبضہ کی چنداں ضرورت نہیں کہ اگر ہم قبضہ کو لازم قرار دیں تو قبضہ کرنے والا اس چیز پر قبضہ کرے گا جس کا وقف کی وجہ سے وہ مالک نہیں ہوا۔ فلہٰذا اس کا قبضہ کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہوئے پس ان دونوں دلیلوں سے امام ابو یوسفؒ کا قول ثابت ہوگیا۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے پہلی مرتبہ: **الی هذا اذهب وبه اقول من طريق النظر لا طريق الآثار** فرمایا ورنہ اب تک اپنا رجحان اس انداز سے کہیں ظاہر نہیں فرمایا۔ بطریق اثر تو اس کو ترجیح دی کہ صاحب میراث کے لئے یہ وقف جائز نہیں دوسری میراث کی طرح تقسیم ہوگا البتہ بطریق نظر درست ہے یہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول ہے۔ (مترجم)

كِتَابُ الرِّهْنِ

رہن کا بیان

بَابُ رُكُوْبِ الرَّهْنِ وَاسْتِعْمَالِهِ وَشُرْبِ لَبَنِهِ

مرہونہ شئی اور جانور پر سواری اور اس کے دودھ کا حکم

نمبر ①: مرہونہ جانور کا خرچہ دے کر اس پر سواری وغیرہ کی جا سکتی ہے اس قول کو امام اسحاق' احمد رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

نمبر ②: امام ابوحنیفہ' مالک' شافعی' جمہور علماء رحمہم اللہ کے ہاں مرتہن مرہونہ شئی سے نفع حاصل نہیں کر سکتا۔

تخریج: البذل ج٤ ٢٩٤' استعليق ج٣٣٦٢٣۔

فریق اول کا قول: راہن کو مرہونہ شئی اگر جانور ہو تو اس پر سواری اور اس کا دودھ استعمال کرنا اس خرچہ کے عوض جو اس پر کیا جائے جائز ہے۔ یہ روایت اس کی دلیل ہے۔

۵۷۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ لِلرَّاهِنِ أَنْ يَرْكَبَ الرَّهْنَ بِحَقِّ نَفَقَتِهِ عَلَيْهِ وَيَشْرَبَ لَبَنَهُ أَيْضًا بِحَقِّ نَفَقَتِهِ عَلَيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَيْسَ لِلرَّاهِنِ أَنْ يَرْكَبَ الرَّهْنَ وَلَا يَشْرَبَ لَبَنَهُ وَهُوَ رَهْنٌ مَعَهُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ مِنْهُ بِشَيْءٍ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ

هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِي احْتَجُّوْا بِهٖ حَدِيْثٌ مُجْمَلٌ لَمْ يُبَيِّنْ فِيْهِ مَنِ الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ اللَّبَنَ ؟ فَمِنْ أَيْنَ جَازَ لَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوْهُ الرَّاهِنَ دُوْنَ أَنْ يَجْعَلُوْهُ الْمُرْتَهِنَ ؟ هٰذَا لَا يَكُوْنُ لِأَحَدٍ إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ إِمَّا مِنْ كِتَابٍ .أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ .وَمَعَ ذٰلِكَ فَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ هُشَيْمٌ وَبَيَّنَ فِيْهِ مَا لَمْ يُبَيِّنْ يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ .

۵۷۵۳: شعبی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ مرہونہ جانور پر اس کے خرچہ کے بدلے سواری کرنا اور دودھ والے جانور کے خرچہ کے عوض اس کا دودھ دوہنا' پینا جائز ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ رہن رکھنے والے کو مرہونہ چیز پر خرچے کے عوض سواری کرنا اور اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا رہن رکھنے والے کو مرہونہ جانور پر سواری اور اس کا دودھ استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ وہ اس شئی سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔ جس حدیث سے استدلال کیا گیا وہ مجمل ہے اس میں وضاحت نہیں ہے کہ سواری کس کو جائز ہے اور دودھ کون پی سکتا ہے فریق اول کو یہ حق نہیں کہ اس نفع اٹھانے والے سے راہن مراد لیں اور مرتہن قرار نہ دیں۔ کوئی شخص بھی کسی ایسی دلیل کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا جو اس بات پر صاف دلالت کرے خواہ وہ دلیل قرآن مجید سے ہو یا حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اجماع امت سے۔ اس روایت کو ہشیم نے اپنی سند سے بیان کیا اور اس میں وہ وضاحت ذکر کی جو کہ یزید بن ہارون نے ذکر نہیں کی۔ روایت ہشیم یہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الرھن باب ٤' ابو داؤد فی البیوع باب ٧٦' ترمذی فی البیوع باب ٣١' ابن ماجه فی الرھون باب ٢' مسند احمد ٢' ٤٧٢/٢٢٨۔

امام طحاوی ؒ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ رہن رکھنے والے کو مرہونہ چیز پر خرچے کے عوض سواری کرنا اور اس کا دودھ استعمال کرنا جائز ہے۔ انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: رہن رکھنے والے کو مرہونہ جانور پر سواری اور اس کا دودھ استعمال کرنا جائز نہیں بلکہ وہ اس شئی سے کسی قسم کا فائدہ حاصل نہیں کرسکتا۔

فریق اول کی دلیل کا جواب نمبر ①: جس حدیث سے استدلال کیا گیا وہ مجمل ہے اس میں وضاحت نہیں ہے کہ سواری کس کو جائز ہے اور دودھ کون پی سکتا ہے فریق اول کو یہ حق نہیں کہ اس نفع اٹھانے والے سے راہن مراد لیں اور مرتہن قرار نہ دیں۔ کوئی شخص بھی کسی ایسی دلیل کے بغیر ایسا نہیں کرسکتا جو اس بات پر صاف دلالت کرے خواہ وہ دلیل قرآن مجید سے یا حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اجماع امت سے۔

نمبر ②: اس روایت کو ہشیم نے اپنی سند سے بیان کیا اور اس میں وہ وضاحت ذکر کی جو کہ یزید بن ہارون نے ذکر نہیں کی۔ روایت ہشیم ملاحظہ ہو۔

۵۷۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمِ الصَّائِغُ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَلَفُهَا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ وَعَلَى الَّذِي يَشْرَبُ نَفَقَتُهَا وَيَرْكَبُ . فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ الْمَعْنِيَّ بِالرُّكُوْبِ وَشُرْبِ اللَّبَنِ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ هُوَ الْمُرْتَهِنُ لَا الرَّاهِنُ فَجَعَلَ ذٰلِكَ لَهُ وَجُعِلَتْ النَّفَقَةُ عَلَيْهِ بَدَلًا مِمَّا يَتَعَوَّضُ مِنْهُ مِمَّا ذَكَرْنَا .وَكَانَ هٰذَا عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -فِيْ وَقْتِ مَا كَانَ الرِّبَا مُبَاحًا وَلَمْ يُنْهَ حِيْنَئِذٍ عَنِ الْقَرْضِ الَّذِي يَجُرُّ مَنْفَعَةً وَلَا عَنْ أَخْذِ الشَّيْءِ بِالشَّيْءِ وَإِنْ كَانَا غَيْرَ مُتَسَاوِيَيْنِ ثُمَّ حُرِّمَ الرِّبَا بَعْدَ ذٰلِكَ وَحُرِّمَ كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ نَفْعًا وَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ نَفَقَةَ الرَّهْنِ عَلَى الرَّاهِنِ لَا عَلَى الْمُرْتَهِنِ وَأَنَّهُ لَيْسَ لِلْمُرْتَهِنِ اسْتِعْمَالُ الرَّهْنِ .فَمَا رُوِيَ فِيْ نَسْخِ الرِّبَا

۵۷۵۴: ہشیم عن زیادہ عن شعبی انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جانور مرہونہ ہو تو مرتہن کے ذمہ اس کا چارہ ہے اور وہ اس کے دودھ کو استعمال کر سکتا ہے اور خرچہ اس کے ذمہ ہے جو دودھ استعمال کرے وہ سواری کر سکتا ہے اور اس پر اس جانور کا خرچہ ہے۔ اس حدیث سے یہ دلالت مل گئی کہ پہلی روایت میں سوار ہونے دودھ پینے اور نفع اٹھانے کا حکم مرتہن کے لئے ہے۔ راہن کے لئے نہیں اس بات کی اجازت بھی اسی کو دی گئی اور خرچہ بھی اسی پر لازم کیا گیا جو کہ اس کے نفع اٹھانے کا عوض ہے۔ ہمارے ہاں یہ حرمت ربا سے پہلے کی بات ہے اس وقت تک نفع والا قرض ممنوع نہ تھا اور کسی چیز کو دوسری چیز کے بدلے لینے کی ممانعت نہیں تھی اگرچہ وہ مساوی نہ ہوں پھر جب سود کو حرام کیا گیا تو ہر وہ قرض جو نفع لائے اس کو حرام قرار دے دیا گیا اور تمام اہل علم کا اس پر اتفاق ہو گیا کہ مال مرہونہ کا نفقہ راہن پر ہے مرتہن کے ذمہ نہیں مرتہن کو رہن کے استعمال کا حق نہیں ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲۲۸/۲۔

نسخ ربا کی روایت:

۵۷۵۵: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ الَّتِيْ فِيْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِيْ بَيْعِ الْخَمْرِ .

۵۷۵۵: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب سورہ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ان آیات کو لوگوں کے سامنے پڑھا پھر شراب فروخت کرنے کی تجارت کو حرام قرار دیا گیا۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ ۲' باب۴۹' مسلم فی المساقات ۷۰' ابن ماجه فی الاشربه باب۷' دارمی فی البیوع باب۳۵' مسند احمد ۴۶/۶' ۱۰۰' ۱۹۰۔

۵۷۵۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. فَلَمَّا حُرِّمَ الرِّبَا حُرِّمَتْ أَشْكَالُهُ كُلُّهَا وَرُدَّتِ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوذَةُ إِلَى أَبْدَالِهَا الْمُسَاوِيَةِ لَهَا وَحُرِّمَ بَيْعُ اللَّبَنِ فِي الضُّرُوعِ فَدَخَلَ فِي ذٰلِكَ النَّهْيُ عَنِ النَّفَقَةِ الَّتِي يَمْلِكُ بِهَا الْمُنْفِقُ لَبَنًا فِي الضُّرُوعِ وَتِلْكَ النَّفَقَةُ فَغَيْرُ مَوْقُوفٍ عَلَى مِقْدَارِهَا وَاللَّبَنُ كَذٰلِكَ أَيْضًا .فَارْتَفَعَ بِنَسْخِ الرِّبَا أَنْ تَجِبَ النَّفَقَةُ عَلَى الْمُرْتَهِنِ بِالْمَنَافِعِ الَّتِي يَجِبُ لَهُ عِوَضُهَا مِنْهَا وَبِاللَّبَنِ الَّذِي يَحْتَلِبُهُ فَيَشْرَبُهُ وَيُقَالُ لِمَنْ صَرَفَ ذٰلِكَ إِلَى الرَّاهِنِ فَجَعَلَ لَهُ اسْتِعْمَالَ الرَّهْنِ :أَيَجُوزُ لِلرَّاهِنِ أَنْ يَرْهَنَ رَجُلًا دَابَّةً هُوَ رَاكِبُهَا ؟ فَلَا يَجِدُ بُدًّا مِنْ أَنْ يَقُولَ :لَا .فَيُقَالُ لَهُ :فَإِذَا كَانَ الرَّاهِنُ لَا يَجُوزُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مُخَلًّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُرْتَهِنِ فَيَقْبِضُهُ وَيَصِيرُ فِي يَدِهِ دُونَ يَدِ الرَّاهِنِ كَمَا وَصَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الرَّهْنَ بِقَوْلِهِ فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ فَيَقُولُ :نَعَمْ .فَيُقَالُ لَهُ :فَلَمَّا لَمْ يَجُزْ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الرَّهْنَ عَلَى مَا الرَّاهِنُ رَاكِبُهُ لَمْ يَجُزْ ثُبُوتُهُ فِي يَدِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ رَهْنًا بِحَقِّهِ إِلَّا لِذٰلِكَ أَيْضًا لِأَنَّ دَوَامَ الْقَبْضِ لَا بُدَّ مِنْهُ فِي الرَّهْنِ إِذَا كَانَ الرَّاهِنُ إِنَّمَا هُوَ احْتِبَاسُ الْمُرْتَهِنِ لِلشَّيْءِ الْمَرْهُونِ بِالدَّيْنِ وَفِي ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَمْنَعُ الْمُرْتَهِنَ مِنِ اسْتِخْدَامِ الْأَمَةِ الرَّهْنِ لِأَنَّهَا تَرْجِعُ بِذٰلِكَ إِلَى حَالٍ لَا يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ الرَّهْنِ .وَحُجَّةٌ أُخْرَى :أَنَّهُمْ قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّ الْأَمَةَ الرَّهْنَ لَيْسَ لِلرَّاهِنِ أَنْ يَطَأَهَا وَلِلْمُرْتَهِنِ مَنْعُهُ مِنْ ذٰلِكَ .فَكَمَا كَانَ الْمُرْتَهِنُ يَمْنَعُ الرَّاهِنَ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنْ وَطْئِهَا كَانَ لَهُ أَيْضًا أَنْ يَمْنَعَهُ بِحَقِّ الرَّهْنِ مِنِ اسْتِخْدَامِهَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۵۷۵۶: مسلم نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔پس جب سود حرام کر دیا گیا اور اس کی تمام صورتیں حرام ہو گئیں اور وہ سب اشیاء جو لی جاتی تھیں اپنے ہم شکل برابر بدل کی طرف لوٹ گئیں اور تھنوں میں دودھ کی فروخت کو حرام کر دیا گیا تو اس میں اس نفقہ کی ممانعت بھی شامل ہو گئی جس

سے خرچ کرنے والا تھنوں کے اندر دودھ کا مالک بن جاتا تھا نہ تو وہ خرچہ کسی مقدار پر موقوف تھا اور نہ ہی دودھ کی کوئی مقدار متعین تھی تو سود کی حرمت سے اس نفقہ کا وجوب اٹھ گیا جو ان منافع کے عوض ہوتا ہے جو اسے اس خرچہ کے سبب حاصل ہوتا ہے اور اس دودھ کے سبب (نفقہ لازم ہوتا تھا) جس کو وہ دوہتا اور پیتا ہے۔ جنہوں نے اس کو راہن کی طرف پھیرا اور اس کے لئے رہن کا استعمال جائز قرار دیا ان سے یہ سوال ہے کہ کیا راہن کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی شخص کے پاس ایک ایسا جانور رہن رکھے جس پر وہ خود سوار ہوتا ہو تو اس کو لازماً یہی جواب دینا پڑے گا کہ وہ ایسا نہیں کرسکتا یعنی اپنی سواری کو رہن نہیں رکھ سکتا پس جب رہن اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ مرہونہ شئی اور مرتہن کے درمیان تنہائی کر دی جائے اور وہ اس پر قبضہ بھی کرے اس طرح وہ چیز مرتہن کے قبضہ میں آ جائے گی راہن کے پاس نہ رہے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ''فرھان مقبوضة'' پس وہ رہن ہو جس پر قبضہ کرلیا گیا ہو تو وہ اس کے جواب میں۔ ہاں! کہے گا۔ اب ہم اس سے کہیں گے کہ جب شروع میں ایسی چیز کا رہن بنا صحیح نہیں جس پر راہن سوار ہو تو مرتہن کے قبضہ میں داخل ہونے کے بعد مرہونہ شئی میں یہ بات کس طرح صحیح ہوگی (تصرف راہن درست نہ ہوگا) کیونکہ مرہونہ چیز پر قبضہ کا ہمیشہ پایا جانا ضروری ہے کیونکہ رہن کا مطلب ہی یہ ہے کہ مرتہن قرض کے بدلے میں مرہونہ شئی کو اپنے ہاں روک کر رکھے اور اس صورت میں وہ بات پائی جاتی ہے جو راہن کو مرہونہ لونڈی سے ہمبستری سے مانع ہے۔ کیونکہ اس فعل سے وہ اس حالت کی طرف لوٹ جائے گی جو چیز رہن کی ابتداء میں بھی جائز نہ تھی (قبضہ کا کسی وقت نہ پایا جانا) دوسری دلیل یہ ہے کہ اس بات پر سب کا اجماع ہے کہ مرہونہ لونڈی سے راہن جماع نہیں کرسکتا بلکہ مرتہن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے روکے تو جس طرح مرتہن رہن کی وجہ سے راہن کو وطی امہ مرہونہ سے منع کرسکتا ہے اسی طرح وہ حق رہن کی وجہ سے خدمت لینے سے بھی روک سکتا ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

۵۷۵۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيْءٍ . فَهٰذَا الشَّعْبِيُّ يَقُوْلُ هٰذَا وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْنَا .فَيَجُوْزُ عَلَيْهِ أَنْ يَكُوْنَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ يَقُوْلُ هُوَ بِخِلَافِهِ وَلَمْ يَثْبُتِ النَّسْخُ عِنْدَهُ؟ فَلَئِنْ كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فَلَقَدْ صَارَ مُتَّهَمًا فِيْ رَأْيِهِ وَإِذَا كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رَأْيِهِ كَانَ مُتَّهَمًا فِيْ رِوَايَتِهِ وَإِذَا ثَبَتَتْ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ رِوَايَتِهِ ثَبَتَ لَهُ الْعَدَالَةُ فِيْ تَرْكِ خِلَافِهَا وَإِنْ وَهَبَ سُقُوْطَ أَحَدِ الْأَمْرَيْنِ وَهَبَ سُقُوْطَ الْآخَرِ .وَالْمُحْتَجُّ عَلَيْنَا بِحَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا يَقُوْلُ مَنْ

رَوَىٰ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيلِهِ .فَكَانَ يَجِيءُ عَلَى أَصْلِهِ وَيَلْزَمُهُ فِي قَوْلِهِ أَنْ يَقُولَ لِمَ قَالَ الشَّعْبِيُّ مَا ذَكَرْنَا مِمَّا يُخَالِفُ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ذٰلِكَ دَلِيلًا عَلَى نَسْخِهِ.

۵۷۵۷: اسماعیل بن ابی خالد نے شعبی ﷫ سے نقل کیا مرہونہ شئی سے ذرہ بھر نفع نہیں اٹھایا جا سکتا۔ یہ امام شعبیؒ ہیں جنہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے وہ روایت نقل کی ہے۔ اگر نسخ نہ مانا جائے تو تسلیم کرنا ہوگا کہ ابو ہریرہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کی پھر وہ شعبی خود اس کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں (حالانکہ پہلی روایت کے راوی خود شعبی ہیں) اگر یہ بات اسی طرح ہوتی تو رائے کے سلسلہ میں وہ متہم ہوئے اور جو رائے میں متہم ہے تو روایت میں بدرجہ اولیٰ متہم ہوا۔ حالانکہ روایت میں ان کی عدالت ثابت شدہ ہے تو روایت کی مخالفت کے چھوڑنے میں بھی عدالت ثابت ہے۔ اگر ان دونوں میں سے ایک کو ساقط کرنا لازم ہے تو دوسری کا ساقط کرنا بھی لازم ہے۔ حالانکہ ہمارے خلاف اس روایت سے استدلال کرنے والا یہ تسلیم کرتا ہے کہ جو جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کرتا ہے وہ اس روایت کی تاویل کو خوب جانتا ہے۔ پس اسے اپنے اصل کی طرف لوٹنا ہوگا اور اس پر لازم ہو جائے گا کہ وہ وہی بات کہے جو امام شعبیؒ نے کہی جس کو ہم نے ذکر کیا جو کہ روایت ابو ہریرہؓ کے خلاف ہے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ روایت منسوخ ہے۔ (ورنہ شعبیؒ جو اس کے مرکزی راوی ہیں یہ اس کے خلاف نہ کہتے)

بَابُ الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ كَيْفَ حُكْمُهُ؟

مرتہن کے پاس مرہونہ چیز کی ہلاکت کا حکم

مرہونہ شئی اگر ضائع ہو جائے تو اس کی قیمت سے زائد ضمان نہ ہوگا ائمہ احناف رحمہم اللہ کا یہی قول ہے اور انہوں نے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اخذ کیا ہے اور غصب پر قیاس کیا ہے۔ فریق ثانی کا قول مرتہن تاوان کا ذمہ دار ہوگا اس کو حضرت سعید بن میتب رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۵۷۵۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا وَيُونُسَ وَابْنَ أَبِي ذِئْبٍ يُحَدِّثُونَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ . قَالَ يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :وَكَانَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ .

۵۷۵۸: ابن شہاب نے ابن میتب سے روایت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ ابن میتب فرماتے تھے کہ رہن مالک کے لئے غنیمت کی چیز ہے اور اس کا تاوان بھی اسی پر ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الرهون باب۳' مالك فی الاقضیه ۱۳۔

۵۷۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِى قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَائِلٌ :فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لِصَاحِبِهٖ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الرَّهْنَ لَا يَضِيعُ بِالدَّيْنِ وَأَنَّ لِصَاحِبِهٖ غُنْمَهُ وَهُوَ سَلَامَتُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ وَهُوَ غُرْمُ الدَّيْنِ بَعْدَ ضَيَاعِ الرَّهْنِ .وَهٰذَا تَأْوِيْلٌ قَدْ أَنْكَرَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ جَمِيْعًا بِاللُّغَةِ وَزَعَمُوْا أَنْ لَا وَجْهَ لَهُ عِنْدَهُمْ .وَالَّذِىْ حَمَلَنَا عَلٰى أَنْ نَأْتِيَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا احْتِجَاجُ الَّذِىْ يَقُوْلُ بِالْمُسْنَدِ بِهٖ عَلَيْنَا وَدَعْوَاهُ أَنَّا خَالَفْنَاهُ .وَقَدْ كَانَ يَلْزَمُهُ عَلٰى أَصْلِهٖ لَوْ أَنْصَفَ خَصْمَهُ أَنْ لَا يَحْتَجَّ بِمِثْلِ هٰذَا إِذَا كَانَ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَا يَقُوْمُ الْحُجَّةُ عِنْدَهُ بِالْمُنْقَطِعِ .فَإِنْ قَالَ :إِنَّمَا قَبِلْتُهُ وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا لِأَنَّهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَمُنْقَطِعُ سَعِيْدٍ يَقُوْمُ مَقَامَ الْمُتَّصِلِ .قِيْلَ لَهُ :وَمَنْ جَعَلَ لَكَ أَنْ تَخُصَّ سَعِيْدًا هٰذَا وَتَمْنَعَ مِنْهُ مِثْلَهُ .مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِثْلَ أَبِي سَلَمَةَ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَعُرْوَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَأَمْثَالِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ وَأَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ وَالْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ وَأَمْثَالِهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلَيْهِمْ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَكَذٰلِكَ مَنْ كَانَ فِي عَصْرِ مَنْ ذَكَرْنَا مِنْ سَائِرِ فُقَهَاءِ الْأَمْصَارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَمَنْ كَانَ فَوْقَهُمْ مِنَ الطَّبَقَةِ الْأُوْلٰى مِنَ التَّابِعِيْنَ مِثْلَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَعَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ وَعُبَيْدَةَ وَشُرَيْحٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ ؟ .لَئِنْ كَانَ هٰذَا لَكَ مُطْلَقًا فِي سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فَإِنَّهُ مُطْلَقٌ لِغَيْرِكَ فِيْمَنْ ذَكَرْنَا .وَإِنْ كَانَ غَيْرُكَ مَمْنُوْعًا مِنْ ذٰلِكَ فَإِنَّكَ مَمْنُوْعٌ مِنْ مِثْلِهِ لِأَنَّ هٰذَا تَحَكُّمٌ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْكُمَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ بِالتَّحَكُّمِ .وَقَدْ قَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ فِي تَأْوِيْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مَا ذَكَرْتُ .

۵۷۵۹: عطاء اور سلیمان بن موسیٰ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے اس ارشاد میں فرمایا رہن کو بند نہ کیا جائے اور اس کے مالک کو اس کا فائدہ ہے اور اس کا تاوان اسی پر ہے تو اس سے ثابت ہو رہا ہے کہ رہن قرض کے بدلے ضائع نہ ہوگا اور اس کے مالک کے لئے اس کا نفع ہے اور وہ اس مرہونہ چیز کا سلامت رہنا ہے اور اسی کے ذمہ اس کا تاوان ہے اس کا معنی یہ ہے کہ مرہونہ شئی کے ضائع ہونے کے بعد اسپر قرض کا تاوان ہوگا۔ ان کو جواب میں کہیں گے کہ تمام اہل لغت نے اس تاویل کا انکار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس معنی کی کوئی صورت نہیں ہے اگرچہ یہ روایت منقطع ہے لیکن اس کے باوجود اس کے لانے پر اس وجہ سے مجبور ہوئے ہیں کہ مخالف نے اسی سے ہمارے خلاف استدلال کر کے ہمیں اس حدیث کے مخالف گردانا ہے۔ حالانکہ اگر ہمارے ساتھ انصاف سے پیش آتا تو خود اپنے قاعدے کے مطابق اس سے استدلال ہی نہ کرتا۔ کیونکہ یہ منقطع ہے اور حدیث منقطع ان کے ہاں حجت نہیں۔ بالفرض اگر وہ کہیں کہ منقطع ہونے کے باوجود اس کو اس لئے قبول کیا کہ سعید بن میسب کی منقطع بھی متصل کے قائم مقام ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم یہ کہیں گے کہ یہ بات سعید بن میسب کے ساتھ خاص کرنے کا حق آپ کو کہاں سے مل گیا حالانکہ ان کے برابر اہل مدینہ کے علماء مثلاً ابوسلمہ' قاسم' سالم' عروہ' سلیمان بن یسار رحمہم اللہ سے ایسی منقطع روایت کا آپ انکار کرتے ہیں اسی طرح ان جیسے اہل کوفہ کے علماء شعبی ابراہیم نخعی رحمہم اللہ اور اہل بصرہ کے حسن اور ابن سیرین رحمہم اللہ اور ان جیسی دیگر شخصیات سے بھی تسلیم نہیں کرتے اسی دور کے تمام فقہاء کرام اور جو ان سے بھی اوپر کے درجہ کے لوگ اور طبقہ اولیٰ تابعین سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً علقمہ' اسود' عمر بن شرحبیل' عبیدہ' شریح رحمہم اللہ سے بھی تسلیم نہیں کرتے اگر منقطع روایت کا قبول کر لینا آپ کے لئے مطلقاً سعد بن میسبؒ کے متعلق درست ہے تو دوسروں کے لئے ان حضرات کی ایسی روایت مطلقاً درست ہوگی اور اگر دوسروں کے لئے یہ بات جائز نہیں مانتے تو آپ کو بھی ایسا کرنے کی اجازت نہیں ورنہ تو یہ محض ضد ہے اور کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے دین میں ایسی ضد بازی کی قطعاً اجازت نہیں۔

اس روایت کی ایک اور تاویل:

۵۷۶۰: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فِیْمَا أَعْلَمُ فَإِنْ لَمْ یَکُنْ فَقَدْ دَخَلَ فِیْمَا کَانَ أَجَازَہُ لِی .قَالَ :ثَنَا أَبُو عُبَیْدٍ قَالَ :ثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مُغِیْرَۃَ عَنْ إِبْرَاهِیْمَ فِیْ رَجُلٍ دَفَعَ إِلٰی رَجُلٍ رَهْنًا وَأَخَذَ مِنْهُ دَرَاهِمَ وَقَالَ :إِنْ جِئْتُك بِحَقِّك إِلٰی کَذَا وَکَذَا وَإِلَّا وَفِی الرَّهْنُ لَك بِحَقِّك .فَقَالَ إِبْرَاهِیْمُ لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ قَالَ أَبُو عُبَیْدٍ :أَنَجْعَلُهُ جَوَابًا لِمَسْأَلَتِهِ؟ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ طَاوُسٍ نَحْوٌ مِنْ هٰذَا بَلَغَنِیْ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ .قَالَ أَبُو عُبَیْدٍ :وَأَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیْ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَسُفْیَانَ بْنِ سَعِیْدٍ أَنَّهُمَا کَانَ یُفَسِّرَانِهٖ عَلٰی هٰذَا التَّفْسِیْرِ .

۵۷۶۰: مغیرہ نے ابراہیم سے اس آدمی کے متعلق بیان کیا جس نے ایک آدمی کو رہن حوالے کیا اور اس سے کچھ دراہم لئے اور اسے کہا اگر میں نے تمہارا حق فلاں وقت تک ادا کر دیا تو مناسب ورنہ رہن تمہارے لئے تمہارے حق کے بدلے ہو جائے گا۔ تو ابراہیم کہنے لگے۔ رہن بند نہ ہوگا۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ انہوں نے اسے اس سوال کا جواب قرار دیا اور ابن عیینہ نے عمرو بن طاوس سے نقل کیا کہ وہ بھی یہی تاویل کرتے تھے۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ مالک بن انس اور سفیان بن سعید دونوں بھی یہ تفسیر کرتے تھے۔

۵۷۶۱: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰی قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِذٰلِكَ أَیْضًا .

۵۷۶۱: ابن وہب نے مالک بن انس سے بھی یہی نقل کی ہے۔

۵۷۶۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْیَمَانِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ :قَالَ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُغْلَقُ الرَّهْنُ . فَبِذٰلِكَ یُمْنَعُ صَاحِبُ الرَّهْنِ أَنْ یَبْتَاعَهُ مِنَ الَّذِیْ رَهَنَهُ عِنْدَهُ حَتّٰی یُبَاعَ مِنْ غَیْرِهٖ. فَذَهَبَ الزُّهْرِیُّ أَیْضًا فِیْ ذٰلِكَ الْغَلَقِ إِلٰی أَنَّهُ فِی الْبَیْعِ لَا فِی الضَّیَاعِ فَهٰؤُلَاءِ الْمُتَقَدِّمُوْنَ یَقُوْلُوْنَ بِمَا ذَکَرْنَا .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذَا أَیْضًا

۵۷۶۲: زہری نے کہا کہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رہن بند نہ کیا جائے گا۔ اسی وجہ سے مرتہن کو منع کیا گیا کہ راہن سے وہ چیز خریدے جو اس نے اس کے ہاں رہن رکھی ہوئی ہے یہاں تک کہ وہ دوسرے آدمی پر فروخت کی جائے پس زہری بھی غلق میں بیع کی طرف گئے ہیں ہلاک ہو جانے کے متعلق نہیں۔ متقدمین نے بھی وہی بات کہی جو ہم نے ذکر کی ہے۔ اس سلسلہ میں ارشاد نبوت ملاحظہ ہو۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔

۵۷۶۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّیْمِیُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ

بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا ارْتَهَنَ فَرَسًا فَمَاتَ الْفَرَسُ فِي يَدِ الْمُرْتَهِنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ حَقُّكَ . فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بُطْلَانِ الدَّيْنِ بِضَيَاعِ الرَّهْنِ .فَإِنْ قَالَ :هٰذَا مُنْقَطِعٌ قِيْلَ لَهُ :وَالَّذِيْ تَأَوَّلْتَهُ أَيْضًا مُنْقَطِعٌ فَإِنْ كَانَ الْمُنْقَطِعُ حُجَّةً لَكَ عَلَيْنَا فَالْمُنْقَطِعُ أَيْضًا حُجَّةٌ لَنَا عَلَيْكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جِهَةٍ أُخْرَى مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۷۶۳: مصعب بن ثابت نے عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نے گھوڑا بطور رہن لیا وہ مرتہن کے پاس مر گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا حق (قرض) جاتا رہا۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے دلالت مل گئی کہ رہن کے ضائع ہونے سے قرض باطل ہو جاتا ہے۔ اگر معترض کہے کہ یہ منقطع روایت ہے۔ (استدلال کیسے درست ہے) ان کو جواب دیا جائے گا کہ آپ نے جو تاویل کی وہ بھی منقطع ہے اگر تمہاری منقطع ہمارے خلاف حجت ہے تو یہ منقطع ہماری طرف سے تمہارے خلاف حجت ہے۔ ایک دوسری سند سے یہی روایت مروی ہے۔

حاصل روایت: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے دلالت مل گئی رہن کے ضائع ہونے سے قرض باطل ہو جاتا ہے۔

ایک اعتراض:

یہ منقطع روایت ہے۔ (استدلال کیسے درست ہے)

جواب: آپ نے جو تاویل کی وہ بھی منقطع ہے اگر تمہاری منقطع ہمارے خلاف حجت ہے تو یہ منقطع ہماری طرف سے تمہارے خلاف حجت ہے۔

ایک دوسری سند سے یہی روایت: ایک دوسرے سند سے یہی روایت مروی ہے۔

۵۷۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَامِّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كَانَ مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ فُقَهَائِنَا الَّذِيْنَ يُنْتَهٰى إِلٰى قَوْلِهِمْ مِنْهُمْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَخَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ مَشْيَخَةٍ مِنْ نُظَرَائِهِمْ أَهْلَ فِقْهٍ وَصَلَاحٍ وَفَضْلٍ فَذَكَرَ جَمِيْعَ مَا جَمَعَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ فِيْ كِتَابِهِ عَلَى هٰذِهِ الصِّفَةِ أَنَّهُمْ قَالُوْا الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ إِذَا هَلَكَ وَعَمِيَتْ قِيْمَتُهُ وَيَرْفَعُ ذٰلِكَ مِنْهُمُ الثِّقَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَهٰؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الْمَدِيْنَةِ وَفُقَهَاؤُهَا يَقُوْلُوْنَ :إِنَّ الرَّهْنَ يَهْلِكُ بِمَا فِيْهِ وَيَرْفَعُهُ الثِّقَةُ مِنْهُمْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَيُّهُمْ مَا حَكَاهُ فَهُوَ حُجَّةٌ لِأَنَّهُ فَقِيهٌ إِمَامٌ ثُمَّ قَوْلُهُمْ جَمِيعًا بِذٰلِكَ وَإِجْمَاعُهُمْ عَلَيْهِ .فَقَدْ ثَبَتَ بِهِ صِحَّةُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَهُوَ الْمَأْخُوذُ عَنْهُ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ . وَقَدْ زَعَمَ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا أَنَّ مَنْ رَوَى حَدِيثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ أَعْلَمُ بِتَأْوِيْلِهِ حَتّٰى قَالَ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِي رَوَاهُ سَيْفٌ لَنَا عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ قَالَ عَمْرٌو :فِي الْأَمْوَالِ .فَجَعَلَ هُوَ قَوْلَ عَمْرٍو فِي هٰذَا حُجَّةً وَدَلِيْلًا لَهُ أَنَّ ذٰلِكَ الْحَكَمَ فِي الْأَمْوَالِ دُوْنَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ .فَلَئِنْ كَانَ قَوْلُ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ : هٰذَا تَأْوِيْلُهُ يَجِبُ بِهِ حُجَّةً فَإِنَّ قَوْلَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ الَّذِي ذَكَرْنَا وَتَأْوِيْلَهُ فِيمَا رَوٰى أَحْرٰى أَنْ يَكُوْنَ حُجَّةً وَهٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا قَدْ زَعَمَ أَنَّهُ يَقُوْلُ بِالْإِتِّبَاعِ فَعَمَّنْ أَخَذَ قَوْلَهُ هٰذَا وَمَنْ إِمَامُهُ فِيهِ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهُ وَعَنْ تَابِعِي أَصْحَابِهِ خِلَافَهُ أَيْضًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَئِمَّةِ أَصْحَابِهِ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۷۶۴: ابوالزناد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ جن فقہاء کو میں نے پایا کہ ان کے قول پر بات ختم ہوتی ہے ان میں سعید بن مسیب عروہ بن زبیر' قاسم بن محمد' ابوبکر بن عبدالرحمن' خارجہ بن زید اور عبیداللہ بن عبداللہ رحمہم اللہ یہ اپنے ہم عصروں کے مقابلے میں بڑے ہیں یہ اہل فقہ' اہل صلاح وفضل ہیں۔ پھر انہوں نے ان تمام کے اقوال اپنی کتاب میں اس طرح جمع کئے کہ وہ کہتے ہیں جب مرہونہ شئ ہلاک ہو جائے اور اس کی قیمت نامعلوم ہو تو وہ رہن کے مقابلے میں ہے جس کے بدلے رکھی گئی ان حضرات میں ثقہ لوگ اس روایت کو جناب رسول اللہ ﷺ تک مرفوع بیان کرتے ہیں۔ یہ مدینہ منورہ کے ائمہ وفقہاء کہہ رہے ہیں رہن اس کے بدلے میں سمجھا جائے گا جب وہ ہلاک ہو جائے اور ان میں سے ثقہ علماء اس کو مرفوعاً نقل کرتے ہیں تو ان میں سے جو بھی نقل کرے وہ حجت ہے کیونکہ وہ فقیہ وامام ہے پھر تمام کا قول اور ان کا اجماع تو (بدرجہ اولیٰ حجت ہوگا) اور خود سعید بن مسیب جنہوں نے "لایغلق الرھن" والا ارشاد گرامی نقل کیا اس کی صحت ان سے بھی ثابت ہوگئی۔ ہمارے مخالف نے یہ خیال کر لیا کہ جو شخص کسی حدیث رسول اللہ ﷺ کو روایت کرے وہ اس کے مفہوم کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے حضرت ابن عباسؓ کی وہ روایت جو ہم نے سیف سے انہوں نے قیس بن سعدی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اموال کے سلسلے میں فیصلہ فرمایا۔ ہمارے اس مخالف نے عمرو بن دینار کے قول کو حجت قرار دیا اور اس بات کی دلیل بنایا کہ یہ حکم صرف اموال میں ہے دیگر اشیاء میں یہ حکم نہیں ہے۔ اگر عمرو بن دینار کا یہ

قول اس حدیث کے معنی میں ضروری حجت ہے تو پھر سعید بن میتبؒ کا بیان کردہ مفہوم جس کا ہم نے تذکرہ کیا وہ حجت بننے کے زیادہ لائق ہے ہمارے مخالف کا زعم یہ ہے کہ وہ اتباع کر رہا ہے۔تو (ہم پوچھتے ہیں کہ) اس نے یہ قول کہاں سے اور کس سے لیا اور اس سلسلے میں اس کا امام کون ہے؟ حالانکہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف روایت ذکر کی ہے اسی طرح تابعین کرام سے اس کے خلاف قول موجود ہے اور آپ ﷺ کے کبار اصحاب رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے خلاف قول مروی ہے۔

ہمارے مخالف کا ایک غلط خیال:

ہمارے مخالف نے یہ خیال کر لیا کہ جو شخص کسی حدیث رسول اللہ ﷺ کو روایت کرے وہ اس کے مفہوم کو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے۔ یہاں تک کہ اس نے حضرت ابن عباسؓ کی وہ روایت جو ہم نے سیف سے انہوں نے قیس بن سعدی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ فرمایا عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ اموال کے سلسلے میں فیصلہ فرمایا۔

ہمارے اس مخالف نے عمرو بن دینار کے قول کو حجت قرار دیا اور اس بات کی دلیل بنایا کہ یہ حکم صرف اموال میں ہے دیگر اشیاء میں یہ حکم نہیں ہے۔اگر عمرو بن دینار کا یہ قول اس حدیث کے معنی میں ضروری حجت ہے تو پھر سعید بن میتب رحمۃ اللہ علیہ کا بیان کردہ مفہوم جس کا ہم نے تذکرہ کیا وہ حجت بننے کے زیادہ لائق ہے ہمارے مخالف کا زعم یہ ہے کہ وہ اتباع کر رہا ہے۔تو (ہم پوچھتے ہیں کہ) اس نے یہ قول کہاں سے اور کس سے لیا اور اس سلسلے میں اس کا امام کون ہے؟

حالانکہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے خلاف ذکر کی ہے اسی طرح تابعین کرام سے اس کے خلاف قول موجود ہے اور آپ ﷺ کے کبار اصحاب رضی اللہ عنہم سے بھی اس کے خلاف قول مروی ہے۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

۵۷۶۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَرْتَهِنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ قَالَ :إِنْ كَانَ بِأَقَلَّ رَدُّوْا عَلَيْهِ وَإِنْ كَانَ بِأَفْضَلَ فَهُوَ أَمِيْنٌ فِي الْفَضْلِ .

۵۷۶۵: عطاء نے عبید بن عمیر سے نقل کیا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے اس آدمی کے متعلق جو رہن رکھے اور وہ ضائع ہو جائے فرمایا اگر وہ کم مالیت کے مقابلے میں ہے تو وہ راہن کو باقی مال واپس کر دیں اور اگر زائد مالیت والا ہے تو وہ زائد میں امین ہے۔

۵۷۶۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ

إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِذَا رَهَنَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ رَهْنًا فَقَالَ لَهُ الْمُعْطِي :لَا أَقْبَلُهُ إِلَّا بِأَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيكَ فَضَاعَ رَدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلَ وَإِنْ رَهَنَهُ وَهُوَ أَكْثَرُ مِمَّا أَعْطَى بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنَ الرَّاهِنِ فَضَاعَ فَهُوَ بِمَا فِيهِ .

۵۷۶۶: محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کے پاس رہن رکھے اور قرض دینے والا اس کو یہ کہے کہ میں اس کو قبول نہیں کرتا مگر اس سے زیادہ کے ساتھ جو میں نے تم کو دیا۔ پھر وہ ضائع ہو جائے تو زائد رقم لوٹائے اور اگر وہ رہن رکھے اور مرہونہ شئی اس قرض سے زائد مالیت کی ہو اور راہن اپنی مرضی سے دے پھر وہ ضائع ہو جائے تو وہ قرض کے بدلے میں ہی ہوگی۔

۵۷۶۷: حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيًّا قَالَ :إِذَا كَانَ فِي الرَّهْنِ فَضْلٌ فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَهُوَ بِمَا فِيهِ وَإِنْ لَمْ تُصِبْهُ جَائِحَةٌ وَاتُّهِمَ فَإِنَّهُ يَرُدُّ الْفَضْلَ .

۵۷۶۷: خلاس بن عمرو نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب رہن میں (قرض کے مقابلہ میں) زیادہ مالیت ہو پھر اس کو ہلاکت پہنچ جائے تو وہ اپنے عوض کے مقابلے میں ہوگا اور اگر ہلاکت نہ پہنچے بلکہ تہمت لگائی گئی ہو تو وہ زائد کو واپس کر دے۔

۵۷۶۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَخِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ عَلِيًّا قَالَ فِي الرَّهْنِ يَتَرَادَّانِ الزِّيَادَةَ وَالنُّقْصَانَ جَمِيعًا فَإِنْ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ بَرِءَ . فَهٰذَا عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ أَجْمَعَا أَنَّ الرَّهْنَ الَّذِي قِيمَتُهُ مِقْدَارُ الدَّيْنِ يَضِيعُ بِالدَّيْنِ وَإِنَّمَا اخْتِلَافُهُمَا فِيمَا زَادَ مِنْ قِيمَةِ الرَّهْنِ عَلَى مِقْدَارِ الدَّيْنِ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : هُوَ أَمَانَةٌ .وَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ فِي حَدِيثِ نَصْرِ بْنِ مَرْزُوقٍ وَأَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ الْحَسَنِ وَشُرَيْحٍ مِنْ ذٰلِكَ

۵۷۶۸: حسن اور خلاس بن عمرو دونوں نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے کہ رہن کے متعلق فرمایا کہ راہن و مرتہن اضافہ اور نقصان کو ایک دوسرے کی طرف واپس کریں اور اگر ہلاک ہو جائے تو مقروض بری الذمہ ہو جائے گا۔ یہ حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما ہیں جن کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس مرہونہ شئی کی قیمت قرض کے برابر ہو وہ تو قرض کے بدلے ہلاک ہوگی جب رہن کی مقدار قرض کی مقدار سے زیادہ ہو تو اس میں حضرت عمرؓ کا قول یہ ہے کہ وہ امانت ہے اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں وہ ہلاکت کی صورت میں اپنے عوض کے مقابلہ میں ہے جیسا کہ نصر بن مرزوق اور احمد بن داود کی روایت میں ہے۔

اقوال کبار تابعین رحمہم اللہ: حضرت حسن وشریح رحمہما اللہ کے اقوال:

۵۷۶۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا نَصْرٌ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ الْحَسَنَ وَشُرَيْحًا قَالَا :الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ .

۵۷۶۹: قتادہ کہتے ہیں کہ حسن وشریح رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ رہن اس چیز کے بدلے ہے جس کے مقابلے میں ہے۔

۵۷۷۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ قَالَ :سَمِعْتُ شُرَيْحًا يَقُوْلُ ذَهَبَتِ الرِّهَانُ بِمَا فِيْهَا .

۵۷۷۰: ابوحصین کہتے ہیں کہ میں نے شریح کو فرماتے ہوئے سنا رہن اس چیز کے مقابلے میں چلی گئی جس میں اس کو رہن رکھا گیا تھا۔

۵۷۷۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ جَابَانَ قَالَ :رَهَنْتُ حُلِيًّا وَكَانَ أَكْثَرَ مِمَّا فِيْهِ فَضَاعَ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى شُرَيْحٍ فَقَالَ الرَّهْنُ بِمَا فِيْهِ . فَهٰذَا الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ قَدْ رَأَيَا الرَّهْنَ يَبْطُلُ ذَهَابُهُ بِالدَّيْنِ وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ .

۵۷۷۱: یزید بن ابی زیاد نے عیسیٰ بن جابان سے روایت کی ہے کہ میں نے کچھ زیور رہن رکھا اور وہ اس چیز کے مقابلے میں زیادہ تھا جس کے لئے رہن رکھا گیا تھا پھر وہ ضائع ہو گیا تو وہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت شریح رحمہ اللہ کی خدمت میں لائے تو انہوں نے فرمایا رہن اس چیز کے بدلے میں ہے جس کے عوض میں رہن رکھا گیا۔ یہ حضرت حسن وشریح رحمہم اللہ جن کا مذہب یہی ہے کہ رہن کی ہلاکت قرض کو باطل کر دیتی ہے ابراہیم نخعی کا بھی اسی طرح قول ہے۔

۵۷۷۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّهْنِ يَهْلِكُ فِيْ يَدَيِ الْمُرْتَهِنِ إِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ وَالدَّيْنِ سَوَاءً ضَاعَ بِالدَّيْنِ وَإِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ أَقَلَّ مِنَ الدَّيْنِ رَدَّ عَلَيْهِ الْفَضْلَ وَإِنْ كَانَتْ قِيْمَتُهُ أَكْثَرَ مِنَ الدَّيْنِ فَهُوَ أَمِيْنٌ فِي الْفَضْلِ . وَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ

۵۷۷۲: حماد نے ابراہیم رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے اگر رہن مرتہن کے ہاتھوں میں ہلاک ہو جائے اگر اس کی قیمت اور قرض ہر دو برابر ہوں تو وہ قرض کے بدلے ہلاک ہوا اور اگر اس کی قیمت قرض سے کم ہو تو زائد کو لوٹا دیا

جائے گا اور اگر اس کی قیمت قرض سے زیادہ ہو تو وہ مرتہن زائد میں امین ہوگا۔
اور عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

۵۷۷۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ فِيْ رَجُلٍ رَهَنَ رَجُلًا جَارِيَةً فَهَلَكَتْ قَالَ هِيَ بِحَقِّ الْمُرْتَهِنِ . فَهٰذَا عَطَاءٌ يَقُوْلُ بِهٰذَا وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَغْلَقُ الرَّهْنُ . فَهٰذَا أَيْضًا حُجَّةٌ عَلٰى مُخَالِفِنَا إِذَا كَانَ مِنْ أَصْلِهِ أَنَّ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَأْوِيْلُهُ فِيْهِ حُجَّةٌ .فَقَدْ خَالَفَ هٰذَا كُلَّهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَخَالَفَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَمَّنْ ذَكَرْنَا مِنَ التَّابِعِيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ فَمَنْ إِمَامُهُ فِيْ هٰذَا ؟ أَوْ بِمَنْ اقْتَدٰى بِهِ ؟ .ثُمَّ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا أَيْضًا يَدْفَعُ مَا قَالَ وَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ إِذْ جَعَلَ الرَّهْنَ أَمَانَةً يَضِيعُ بِغَيْرِ شَيْءٍ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْأَمَانَاتِ لِرَبِّهَا أَنْ يَأْخُذَهَا وَحَرَامٌ عَلَى الْمُرْتَهِنِ مَنْعُهُ مِنْهَا .وَالرَّهْنُ مُخَالِفٌ لِذٰلِكَ إِذَا كَانَ لِلْمُرْتَهِنِ حَبْسُهُ وَمَنْعُ مَالِكِهِ مِنْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ دَيْنَهُ فَخَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ الْأَمَانَاتِ .وَرَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الْمَغْصُوْبَةَ حَرَامٌ عَلَى الْغَاصِبِيْنَ حَبْسُهَا وَحَلَالٌ لِلْمَغْصُوْبِيْنَ مِنْهُمْ أَخْذُهَا وَالرَّهْنُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِأَنَّ الْمُرْتَهِنَ حَلَالٌ لَهُ حَبْسُ الرَّهْنِ وَمَنْعُ الرَّاهِنِ مِنْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ مِنْهُ دَيْنَهُ .وَرَأَيْنَا الْعَوَارِيَّ لِلْمُسْتَعِيْرِ الْإِنْتِفَاعُ بِهَا وَلِلْمُعِيْرِ أَخْذُهَا مِنْهُ مَتٰى أَحَبَّ .وَالرَّهْنُ لَيْسَ كَذٰلِكَ لِأَنَّ الْمُرْتَهِنَ حَرَامٌ عَلَيْهِ اسْتِعْمَالُ الرَّهْنِ وَلَيْسَ لِلرَّاهِنِ أَخْذُهُ مِنْهُ حَتّٰى يُوْفِيَهُ دَيْنَهُ.فَبَانَ حُكْمُ الرَّهْنِ عَنْ حُكْمِ الْوَدَائِعِ وَالْغُصُوْبِ وَالْعَوَارِيِّ وَثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهُ بِخِلَافِ حُكْمِ ذٰلِكَ كُلِّهِ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ لِلْمُرْتَهِنِ حَبْسَهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ الدَّيْنَ وَحَلَالٌ لِلرَّاهِنِ أَخْذُهُ إِذَا بَرِءَ مِنْ الدَّيْنِ .فَلَمَّا كَانَ حَبْسُ الرَّهْنِ مُضَمَّنًا بِحَبْسِ الدَّيْنِ وَسُقُوْطُ حَبْسِهِ مُضَمَّنًا بِسُقُوْطِ حَبْسِ الدَّيْنِ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا ثُبُوْتُ الدَّيْنِ مُضَمَّنًا بِثُبُوْتِ الرَّهْنِ فَمَا كَانَ الرَّهْنُ ثَابِتًا فَالدَّيْنُ ثَابِتٌ وَمَتٰى كَانَ الرَّهْنُ غَيْرُ ثَابِتٍ فَالدَّيْنُ غَيْرُ ثَابِتٍ .وَكَذٰلِكَ رَأَيْنَا الْمَبِيْعَ فِي قَوْلِنَا وَقَوْلِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا لِلْبَائِعِ حَبْسُهُ بِالثَّمَنِ وَمَتٰى ضَاعَ فِيْ يَدِهِ ضَاعَ بِالثَّمَنِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى مَا اجْتَمَعَا عَلَيْهِ نَحْنُ وَهُوَ مِنْ هٰذَا أَنْ يَكُوْنَ الرَّهْنُ كَذٰلِكَ وَأَنْ يَكُوْنَ ضَيَاعُهُ يُبْطِلُ الدَّيْنَ كَمَا كَانَ ضَيَاعُ الْمَبِيْعِ يُبْطِلُ الثَّمَنَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ غَيْرَ أَنَّ أَبَا حَنِيْفَةَ وَأَبَا يُوْسُفَ وَمُحَمَّدًا رَحْمَةُ اللّٰهِ

عَلَيْهِمْ ذَهَبُوْا فِي الرَّهْنِ إِلَى مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَإِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ فِي الْغَصْبِ فَقَالُوْا : رَأَيْنَا الْأَشْيَاءَ الْمَغْصُوْبَةَ لَا يُوْجِبُ ضَيَاعُهَا مِنْ غَصْبِهَا أَكْثَرَ مِنْ ضَمَانِ قِيْمَتِهَا وَغَصْبُهَا حَرَامٌ .قَالُوْا :فَالْأَشْيَاءُ الْمَرْهُوْنَةُ الَّتِي قَدْ ثَبَتَ أَنَّهَا مَضْمُوْنَةٌ أَحْرَى أَنْ لَا يَجِبَ بِضَمَانِهَا عَلَى مَنْ قَدْ ضَمِنَهَا أَكْثَرُ مِنْ مِقْدَارِ قِيْمَتِهَا .وَكَانُوْا يَذْهَبُوْنَ فِيْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَهُ غُنْمُهُ وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ إِلَى أَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعِ .يُرِيْدُوْنَ إِذَا بِيْعَ الرَّهْنُ بِثَمَنٍ فِيْهِ نَقْصٌ عَنِ الدَّيْنِ غَرِمَ الْمُرْتَهِنُ ذٰلِكَ النَّقْصَ وَهُوَ غُرْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ وَإِذَا بِيْعَ بِفَضْلٍ عَنِ الدَّيْنِ أَخَذَ الرَّاهِنُ ذٰلِكَ الْفَضْلَ وَهُوَ غُنْمُهُ الْمَذْكُوْرُ فِي الْحَدِيْثِ .

۵۷۷۳:ابن جریج نے عطاء ؒ سے دریافت کیا کہ اگر کسی آدمی نے ایک آدمی کے پاس لونڈی رہن رکھی وہ مر گئی (تو کیا حکم ہے) فرمایا وہ مرتہن کے حق (قرض) کے بدلے ہے۔ یہ عطاء بھی یہی فرمارہے ہیں اور ہم نے عطاءؒ کے واسطہ سے جناب رسول اللہ ﷺ سے "لا یغلق الرهن" کی روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت بھی خاص طور پر ہمارے مخالفین کے خلاف دلیل ہے اس لئے کہ ان کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جو جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے وہ اس کی تاویل کو زیادہ جانتا ہے۔ تو ہمارے مخالف نے اس پورے باب میں اپنے اس قانون کی خلاف ورزی کی اور اس کی بھی مخالفت کی جو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرت عمرؓ علی رضی اللہ عنہم اور جلیل القدر تابعین رحمہم اللہ سے نقل کیا۔ تو اس سلسلہ میں ہمارے مخالف کا کون امام ہے یا انہوں نے کس کی پیروی کی ہے؟ پھر قیاس بھی ہمارے مخالف کے مذہب کی نفی کرتا ہے کیونکہ اس نے رہن کو امانت قرار دیا ہے اور اس کے متعلق کہا کہ وہ بلاعوض ضائع ہو جائے گا۔ حالانکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ امانتوں کے مالک کو ان کے لینے کا حق ہے اور مرتہن کو لینے سے روکنا حرام ہے اور رہن کا معاملہ اس کے خلاف ہے اس لئے کہ مرتہن اس کو اپنے ہاں روک سکتا ہے اور مالک کو قرض کی ادائیگی کاملہ تک منع کر سکتا ہے۔ پس اس علت کی وجہ سے رہن کا حکم امانتوں سے خارج ہو گیا۔ اور ہم نے مغصوبہ اشیاء پر نگاہ ڈالی اس کا روکنا غاصب پر حرام ہے اور مغصوبین کو ان میں سے لینا جائز ہے اور رہن اس طرح نہیں ہے کیونکہ مرتہن کو رہن کا روکنا حلال ہے اور ادائیگی قرض تک راہن کو اس سے منع کرنا بھی جائز ہے۔ ہم نے ادھار لی ہوئی اشیاء پر نظر ڈالی۔ عاریت لینے والا ان سے انتفاع تو حاصل کر سکتا ہے اور عاریت دینے والا جب پسند کرے وہ اس سے لے سکتا ہے۔ حالانکہ رہن اس طرح نہیں ہے۔ کیونکہ مرتہن کو رہن کا استعمال کرنا حرام ہے اور راہن قرض کی ادائیگی تک اس سے وصول کا حق بھی نہیں رکھتا۔ (اب تک کے کلام سے ثابت ہو گیا) کہ رہن کا حکم امانتوں مغصوبہ اشیاء اور عاریۃً حاصل کی ہوئی اشیاء سے مختلف ہے اور یہ ثابت ہوا کہ

رہن کا حکم ان سب سے جدا ہے۔اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ مرتہن رہن کو اس وقت تک روک سکتا ہے جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کرے اور جب قرض سے وہ بری ہو جائے تو اس چیز کا راہن کو لینا حلال ہے۔جب رہن کا روکنا قرض کو روکنے سے مشروط ہے اور یہ روکنا اس وقت ساقط ہوگا جبکہ ادائیگی قرض کی رکاوٹ نہ رہے گی تو قرض کا ثبوت بھی رہن کے ثبوت سے مشروط ہوگا جب تک رہن کا ثبوت ہوگا قرض بھی ثابت ہوگا۔جب رہن ثابت نہیں رہے گا تو قرض بھی ثابت نہ ہوگا۔اسی طرح ہم نے بیع کو دیکھا کہ ہمارے اور ہمارے مخالف کے قول کے مطابق اس کو قیمت کی وصولی کے لئے روکا جا سکتا ہے اور جب وہ بائع کے ہاتھ میں ہلاک ہوگا تو قیمت کے عوض ہلاک ہوگا جس بات پر ہم اور ہمارا مخالف متفق ہے اس پر قیاس کا تقاضا بھی یہ ہے کہ رہن کا حکم بھی یہ ہو۔اس کا ضائع ہونا قرض کو باطل کر دیتا ہے جس طرح مبیع کا ضائع ہونا قیمت کو باطل کر دیتا ہے۔اس باب میں تقاضا قیاس یہی ہے۔البتہ امام ابوحنیفہ ابویوسف محمد رحمہم اللہ نے اس باب میں وہ راستہ اختیار کیا ہے جو حضرت عمرؓ اور ابراہیم نخعیؒ سے مروی ہے۔انہوں نے اس سلسلہ میں غصب پر استدلال کیا جس کے متعلق سب کا اتفاق ہے وہ فرماتے ہیں کہ مغصوبہ اشیاء کو ضائع کرنے سے ان کی قیمت سے زیادہ تاوان لازم نہیں ہوتا حالانکہ غصب حرام ہے۔جو اشیاء رہن رکھی گئی ہوں جن کا ضمان والا ہونا ثابت ہو گیا ان میں زیادہ مناسب ہے کہ ان کا ضمان بھی قیمت سے زائد لازم نہ ہو۔وہ سعید بن مسیبؒ کے قول **له غنمه و علیه غرمه**" کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ یہ بیع سے متعلق ہے۔مطلب یہ ہے کہ اگر مرہونہ شئی کو اتنی قیمت میں فروخت کیا جائے جو قرض سے کم ہو تو مرتہن پر اس کا تاوان ہوگا حدیث میں اسی تاوان کا تذکرہ ہے اور اگر قرض سے زائد رقم پر فروخت ہو تو راہن یہ اضافہ اس سے وصول کرے گا اور یہ اس کا نفع ہے جس کا تذکرہ روایت میں کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ

مزارعت اور مساقات کا بیان

زمین کی پیداوار کے کسی ثلث ربع وغیرہ حصہ پر زمین کو دینا مکروہ ہے زمین کو سونے چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا تمام ائمہ کے ہاں بالاتفاق جائز ہے۔

زمین کی پیداوار کے کسی حصہ کے بدلے مزارعت امام احمد اور صاحبین وثوری رحمہم اللہ کے نزدیک جائز ہے لیکن امام شافعی لیث ونخعی ابوحنیفہ رحمہم اللہ کے ہاں یہ صورت بھی جائز نہیں ہے اور مساقات ان کے ہاں مزارعت کے معنی میں ہونے کی وجہ سے درست نہیں ہے۔ البتہ ان کے ہاں زیادہ سے زیادہ اس میں کراہت ہے۔ (العینی ج ۵ ص ۴۴۷)

۵۷۷۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ.

۵۷۷۴: عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا۔

تخریج: مسلم فی البیوع ۱۱۸/۱۱۹‘ مسند احمد ۳۳/۴‘ عن ثابت بن ضحاك۔

۵۷۷۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَتَرَكْنَاهَا..

۵۷۷۵: عمرو بن دینار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا ہم مخابرہ کرتے تھے اور اس میں کوئی

حرج خیال نہ کرتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے یہ خیال ظاہر کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔تو ہم نے مخابرہ چھوڑ دیا۔

تخریج : بخاری فی المساقات باب۱۷' مسلم فی البیوع ۸۱/۸۵' ابو داؤد فی البیوع باب۳۳' ترمذی فی البیوع باب۵۵/۷۰' نسائی فی الایمان باب۴۵' والبیوع باب۲۸/۳۹' دارمی فی البیوع باب۷۲' مسند احمد ۵' ۱۸۷/۱۸۸۔

۵۷۷۶:حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ : حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ یَعْنِیْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یُکْرِی أَرْضَهٗ حَتّٰی بَلَغَهٗ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیجٍ الْأَنْصَارِیَّ کَانَ یَنْهٰی عَنْ کِرَاءِ الْأَرْضِ .فَلَقِیَهٗ فَقَالَ :یَا ابْنَ خَدِیجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ کِرَاءِ الْأَرْضِ ؟ .فَقَالَ :سَمِعْتُ عَمَّیَّ وَکَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا یُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ کِرَاءِ الْأَرْضِ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :لَقَدْ کُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْأَرْضَ کَانَتْ تُکْرٰی عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰهِ أَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَحْدَثَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ عَلِمَهٗ فَتَرَکَ کِرَاءَ الْأَرْضِ .

۵۷۷۶: سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے یہاں تک کہ ان کو یہ بات پہنچی کہ رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے ہیں۔

میرے والد رافع کو ملے اور کہا اے ابن خدیج تم زمین کے کرایہ کے سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بات بیان کرتے ہو۔تو وہ کہنے لگے میں نے اپنے دو چچاؤں جو بدری صحابی ہیں ان سے سنا وہ دونوں گھر والوں سے بیان کرتے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا۔

عبداللہ کہنے لگے میں جانتا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ خدشہ ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممکن ہے اس سلسلے میں کوئی نیا حکم فرمایا ہو۔جو ان کے علم میں نہ ہو اس لئے زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۱۸' مسلم فی البیوع ۱۰۸/۱۱۲' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۱' نسائی فی الایمان باب۴۵/۴۶' مسند احمد ۲' ۶' ۶۴۔

۵۷۷۷:حَدَّثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْحَقْلِ . قَالَ شُعْبَةُ :فَقُلْتُ لِلْحَکَمِ :مَا الْحَقْلُ ؟ قَالَ :أَنْ تُکْرَی الْأَرْضُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ أَرَاهُ أَنَا قَالَ :بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

۵۷۷۷: مجاہد نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم سے نقل کیا کہ آپ نے حقل سے منع فرمایا ہے۔ شعبہ کہنے لگے میں نے حکم سے دریافت کیا حقل کیا ہے۔ انہوں نے کہا زمین کو کرایہ پر دینا۔ ابوجعفر کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے ساتھ ثلث' ربع کا بھی نام لیا۔ یعنی زمین کو ثلث وربع پر کرایہ پر دینا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۲۲۳۸۳' ابو داؤد فی البیوع باب۳۲' ابن ماجه فی الرهون باب۹' والایمان باب۴۵' مسند حمد ۱/۳۱۳' ۳' ۴۶۴/۴۶۶۔

۵۷۷۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا .

۵۷۷۸: مجاہد نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی بات سے منع فرمایا جو ہمارے لئے (بظاہر) فائدہ مند تھی اور اللہ تعالیٰ کے نبی نے ہمیں اس سے زیادہ فائدہ مند کا حکم فرمایا جس کی اپنی زمین ہو وہ اس میں خود کاشت کرے یا دوسرے سے کاشت کروائے۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۱۸' والهبه باب۳۵' مسلم فی البیوع ۸۷/۸۸' ۸۹/۹۱' ابو داؤد فی البیوع باب۳۱' ترمذی فی الاحکام باب۴۲' نسائی فی الایمان باب۴۵' ابن ماجه فی الرهون باب۷/۸' مسند احمد ۱/۲۸۶' ۳' ۳۰۲/۳۰۴' ۴' ۱۴۱/۱۴۳۔

۵۷۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّبَيْدِيُّ قَالَ سَمِعْت مُجَاهِدًا يَقُوْلُ :حَدَّثَنِيْ أَسَدُ بْنُ أَخِيْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ .

۵۷۷۹: مجاہد کہتے ہیں مجھے رافع بن خدیج کے بھتیجے اسد نے بیان کیا کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ "فليزرعها" کے بعد "فان عجز فليزرعها اخاه"

تخریج : بخاری فی الاهبه باب۳۵' مسند احمد ۳' ۳۵۴/۳۶۲' ۳۶۹/۳۷۳' ۴' ۱۶۹' ۳۴۱۔

۵۷۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :أَخَذْتُ بِيَدِ طَاوُسٍ حَتّٰى أَدْخَلْتُهُ عَلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ كِرَى الْأَرْضِ .فَأَبٰى طَاوُسٌ وَقَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَا يَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا .

۵۷۸۰: مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے طاوس کا ہاتھ پکڑا یہاں تک کہ میں ان کو رافع بن خدیج کے بیٹے کے پاس لے گیا تو انہوں نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے زمین کو کرایہ پر دینے کی ممانعت فرمائی مگر طاوس نے اس سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ابن عباس ؓ سے میں نے سنا کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔

۵۷۸۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ .وَقَالَ :إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا وَرَجُلٌ مَنَحَ أَخَاهُ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ مِنْهَا وَرَجُلٌ اكْتَرَى بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ

۵۷۸۱: سعید بن مسیب نے حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور فرمایا تین آدمی کاشت کر سکتے ہیں۔ ① زمین والا جو خود کاشت کرے۔ ② وہ آدمی جس نے اپنے بھائی (مسلمان) کو زمین عنایت کی وہ اس کو کاشت کرے۔ ③ وہ آدمی جس نے زمین سونے یا چاندی کے بدلے کرایہ پر لی۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۸۲، ۹۳/۸۲، المساقات باب۱۷، مسلم فی البیوع ۸۱/۵۹، ابو داؤد فی البیوع باب۳۱، ۳۳/۳۱، ترمذی فی البیوع باب۱٤، نسائی فی الایمان باب٤٥، دارمی فی المقدمہ باب۲۸، والبیوع باب۲۳، مالک فی البیوع ۲٥/۲٤، مسند احمد ۲۲٤/۱، ۳۹۲/۲، ۳، ٦۰/٦، ۵، ۱۸۵، ۱۹۰۔

۵۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ وَالْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۸۲: ابونعیم اور معلیٰ بن منصور دونوں نے ابوالاحوص سے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی۔

۵۷۸۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَلَا بِالرُّبُعِ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى .

۵۷۸۳: سلیمان بن یسار نے رافع بن خدیج ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اس میں خود کاشت کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کروالے اور ثلث یا ربع کے بدلے کرائے پر نہ دے اور نہ ہی مقررہ غلہ کے بدلے (کرایہ پر دے)۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۹۲، نسائی فی الایمان باب٤٥، مسند احمد ۳٦۳/۳۔

۵۷۸۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّهُ زَرَعَ أَرْضًا فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْقِيهَا فَسَأَلَهُ: لِمَنِ الزَّرْعُ وَلِمَنِ الْأَرْضُ؟ فَقَالَ زَرْعِي بِبَذْرِي وَعَمَلِي لِي الشَّطْرُ وَلِبَنِي فُلَانٍ الشَّطْرُ. فَقَالَ أَرْبَيْتُ فَرُدَّ الْأَرْضَ عَلَى أَهْلِهَا وَخُذْ نَفَقَتَكَ

۵۷۸۴: ابن ابی نعیم رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے زمین کاشت کی۔ میں کھیت کو پانی لگا رہا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس سے گزر ہوا آپ نے پوچھا یہ کھیتی کس کے لئے اور زمین کس کی ہے؟ میں نے عرض کیا۔ کھیتی میرے بیج اور کام کے بدلے آدھا میرا اور بنی فلاں کا نصف۔ آپ نے فرمایا تم نے سودی کام کیا۔ تم زمین مالکوں کو واپس کر دو اور اپنا خرچہ لے لو۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۳۱۔

۵۷۸۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ: ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: ثَنَا بُكَيْرٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَافِعٍ مِثْلَهُ.

۵۷۸۵: شعبی نے حضرت رافع سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قُلْتُ لِرَافِعٍ: إِنَّ لِي أَرْضًا أُكْرِيهَا فَنَهَانِي رَافِعٌ وَأُرَاهُ قَالَ لِي: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ: إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَدَعْهَا وَلَا يُكْرِيهَا بِشَيْءٍ. فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ تَرَكْتُهَا فَلَمْ أَزْرَعْهَا وَلَمْ أُكْرِهَا بِشَيْءٍ فَزَرَعَهَا قَوْمٌ فَوَهَبُوا لِي مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا آخُذُهُ؟ قَالَ: لَا.

۵۷۸۶: ابوالنجاشی مولیٰ رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رافع سے کہا میری زمین ہے میں اسے کرایہ پر دیتا ہوں۔ پس رافع نے مجھے اس سے منع فرمایا اور میرا خیال ہے کہ مجھے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور فرمایا جب تم میں سے کسی کی زمین ہو تو وہ اسے خود کاشت کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کروائے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو اسے چھوڑ دے اور کسی چیز کے بدلے اس کو کرایہ پر نہ دے۔

میں نے کہا کیا خیال ہے کہ اگر میں اس کو چھوڑ دوں اور اس میں زراعت نہ کروں اور اس کو کسی چیز کے بدلے کرایہ پر بھی نہ دوں پھر اگر اس کو کچھ لوگ کاشت کریں اور اس کی کھیتی میں سے کوئی چیز اگر مجھے ہبہ کریں تو کیا میں اسے لے لوں تو انہوں نے کہا مت لو۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۹۲' نسائی فی الایمان باب ۴۵' مسند احمد ۳۶۳/۳۔

۵۷۸۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح

۵۷۸۷: ابراہیم بن مرزوق نے حبان بن ہلال سے روایت کی ہے۔

۵۷۸۸: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ قَالَ :سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ وَعَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ :أَخْبَرَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ .

۵۷۸۸: عبداللہ بن سائب کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مغفلؓ سے مزارعت کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے ثابت بن ضحاکؓ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مزارعت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۱۸' مسند احمد ۳۳/٤۔

۵۷۸۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مِهْرَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۷۸۹: شیبانی نے عبداللہ بن سائبؓ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

۵۷۹۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :كَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ أَرَضِيْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْ أَخَاهُ، فَإِنْ أَبٰى فَلْيُمْسِكْ .

۵۷۹۰: عطاء بن ابی رباح نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ہم میں سے بعض لوگوں کی زائد زمینیں تھیں وہ انہیں نصف' تہائی' چوتھائی پر اجرت پر دیتے تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو بطور عطیہ دے دے اگر ایسا نہ کرے تو روک لے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۸۷' نسائی فی الایمان باب٤٥' ابن ماجه فی الرهون باب۷۔

۵۷۹۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهٗ.

۵۷۹۱: عطاء نے جابر ؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۷۹۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :قِيْلَ لِعَطَاءٍ :هَلْ حَدَّثَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُؤَاجِرْهَا ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ :نَعَمْ .

۵۷۹۲: عطاء سے پوچھا گیا کیا تمہیں جابر بن عبداللہؓ نے یہ روایت بیان کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اس کو خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لئے دے اس کو اجرت پر دے عطاء کہنے لگے جی ہاں۔

تخریج : نسائی فی الایمان باب٤٥' ابن ماجه فی الرهون باب٨' مسند احمد ٣/٣٠٢' ٣٠٤' ٣٩٢۔

۵۷۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :سَأَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَطَاءً وَأَنَا شَاهِدٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۵۷۹۳: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے دریافت کیا اور میں اس پر شاہد ہوں پھر انہوں نے انہی سند سے روایت ذکر کی ہے۔

۵۷۹۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ :ثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۷۹۴: عطاء نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۷۹۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ : حَدَّثَنِيْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَذَرْ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

۵۷۹۵: ابوالزبیر نے جابر ؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے مخابرہ نہ چھوڑا تو اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب٣٣۔

۵۷۹۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ وَزَادَ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ .

۵۷۹۶: یحییٰ بن سلیم طائفی نے عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے اور یہ اضافہ ہے۔ "من اللہ و رسولہ"

۵۷۹۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ أَوْ فَضْلُ أَرْضٍ

فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يُزْرِعْهَا وَلَا تَبِيعُوْهَا . قَالَ سُلَيْمٌ :فَقُلْتُ لَهُ :يَعْنِي الْكِرَاءَ ؟ فَقَالَ نَعَمْ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ وَكَرِهُوْا بِهَا إِجَارَةَ أَرْضٍ بِجُزْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا وَهٰذِهِ الْآثَارُ فَقَدْ جَاءَ تْ عَلَى مَعَانٍ مُخْتَلِفَةٍ .فَأَمَّا ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ أَيَّ مُزَارَعَةٍ .فَإِنْ كَانَتْ هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلَى جُزْءٍ مَعْلُوْمٍ مِمَّا تُخْرِجُ الْأَرْضُ فَهٰذَا الَّذِيْ يَخْتَلِفُ فِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْمُحْتَجُّوْنَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ وَمُخَالِفُوْهُمْ .فَإِنْ كَانَتْ تِلْكَ الْمُزَارَعَةُ الَّتِيْ نَهٰى عَنْهَا هِيَ الْمُزَارَعَةَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ مِثْلَ مَا يَخْرُجُ مِمَّا يُزْرَعُ فِيْ مَوْضِعٍ مِنَ الْأَرْضِ بِعَيْنِهِ فَهٰذَا مِمَّا يَجْتَمِعُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا عَلَى فَسَادِ الْمُزَارَعَةِ عَلَيْهِ .وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ هٰذَا مَا يَنْفِيْ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مَعْنًى مِنْ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ بِعَيْنِهِ دُوْنَ الْمَعْنَى الْآخَرِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ قَالَ فِيْهِ :كَانَ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ أَرَضِيْنَ فَكَانُوْا يُؤَاجِرُوْنَهَا عَلَى النِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا وَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ لَمْ يَجُزْ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يَزْرَعُوْهَا بِأَنْفُسِهِمْ أَوْ يَمْنَحُوْهَا مَنْ أَحَبُّوْا وَلَمْ يُبِحْ لَهُمْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ ذٰلِكَ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ كَانَ عَلَى أَنْ لَا تُؤَاجَرَ بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا بِدَرَاهِمَ وَلَا بِدَنَانِيْرَ وَلَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَيَكُوْنُ الْمَقْصُوْدُ إِلَيْهِ بِذٰلِكَ النَّهْيِ هُوَ إِجَارَةَ الْأَرْضِ .وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ إِجَارَةِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

۵۷۹۷: سعید بن میناء نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس بچا ہوا یا فالتو زمین ہو پس وہ اس میں کاشت کرے یا دوسرے کو کاشت کے لئے دے اور اس کو فروخت مت کرو۔ سلیم کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہا کرایہ پر بیچنا مراد ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زمین کی پیداوار کے کسی حصہ پر زمین کو اجارہ پر دینا مکروہ ہے اور انہوں نے ان آثار سے استدلال کیا ہے۔ ان آثار کے مختلف معانی وارد ہوئے ہیں۔ حضرت ثابت بن ضحاکؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے مزارعت سے منع فرمایا مگر انہوں نے وضاحت نہیں فرمائی کہ مزارعت سے کیا مراد ہے۔ اگر یہی مزارعت مراد ہے کہ زمین سے نکلنے والے غلہ کی ایک مقررہ مقدار دی جائے تو اسی میں اختلاف ہے انہی آثار سے استدلال کرنے والے اور ان کے مخالفین استدلال کرتے ہیں اور اگر مزارعت سے وہ مراد ہے جس کی ممانعت ہے کہ ثلث یا ربع یا زمین کے مقررہ قطعہ میں کاشت کی جانے والی کھیتی کا کچھ حصہ دیا

جائے تو اس پر ہر دو فریق کا اتفاق ہے کہ یہ مزارعت ناجائز ہے اور حضرت ثابتؓ کی روایت میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس سے معلوم ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مراد ان دو معنی میں سے کون سا معنی ہے دوسرا نہیں۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت میں ہے کہ ہم میں سے بعض لوگوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ انہیں نصف' ثلث' یا چوتھائی پر اجرت پر دے دیتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو وہ روک دے۔ تو اس ارشاد کے مطابق ان کو صرف اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ خود کاشت کریں یا بطور عطیہ دے دیں اس روایت کے مطابق آپ نے اور کسی بات کی اجازت نہیں دی تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار اور درہم و دینار یا کسی اور چیز کے بدلے اجارہ پر دینے کی ممانعت ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت ہے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ٩٤۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زمین کی پیداوار کے کسی حصہ پر زمین کو اجارہ پر دینا مکروہ ہے اور انہوں نے ان آثار سے استدلال کیا ہے۔ ان آثار کے مختلف معانی وارد ہوئے ہیں۔

تبصرہ طحاوی رحمہ اللہ:

نمبر ①: حضرت ثابت بن ضحاکؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے مزارعت سے منع فرمایا مگر انہوں نے وضاحت نہیں فرمائی کہ مزارعت سے کیا مراد ہے۔

اگر یہی مزارعت مراد ہے کہ زمین سے نکلنے والے غلہ کی ایک مقررہ مقدار دی جائے تو اسی میں اختلاف ہے انہی آثار سے استدلال کرنے والے اور ان کے مخالفین استدلال کرتے ہیں اور اگر مزارعت سے وہ مراد ہے جس کی ممانعت ہے کہ ثلث یا ربع یا زمین کے مقررہ قطعہ میں کاشت کی جانے والی کھیتی کا کچھ حصہ دیا جائے تو اس پر ہر دو فریق کا اتفاق ہے کہ یہ مزارعت ناجائز ہے۔

اور حضرت ثابتؓ کی روایت میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جس سے معلوم ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی مراد ان دو معنی میں سے کون سا معنی پیش نظر ہے دوسرا نہیں۔

نمبر ②: حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت میں ہے کہ ہم میں سے بعض لوگوں کے پاس زائد زمینیں تھیں وہ انہیں نصف' ثلث' یا چوتھائی پر اجرت پر دے دیتے تھے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو عطیہ دے اگر ایسا نہ کرے تو وہ روک دے۔ تو اس ارشاد کے مطابق ان کو صرف اس بات کی اجازت دی گئی کہ وہ خود کاشت کریں یا بطور عطیہ دے دیں اس روایت کے مطابق آپ نے اور کسی بات کی اجازت نہیں دی تو اس میں اس بات کا احتمال ہے کہ تہائی یا چوتھائی پیداوار اور درہم و دینار یا کسی اور چیز کے بدلے اجارہ پر دینے کی ممانعت ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا

کہ زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت ہے۔

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ سونے و چاندی پر زمین کا اجارہ نہیں ہوسکتا:

۵۷۹۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ :كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ كِرَاءَ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ .فَهٰذَا طَاوُسٌ يَكْرَهُ كَرْىَ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرٰى بَأْسًا بِدَفْعِهَا بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ وَسَيَجِيْءُ بِذٰلِكَ فِيْمَا بَعْدُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَإِنْ كَانَ النَّهْيُ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَ عَلَى الْكِرَاءِ أَصْلًا بِشَيْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ وَبِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهٰذَا مَعْنًى يُخَالِفُهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ وَاقِعًا لِمَعْنًى غَيْرِ ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا هَلْ رَوَى أَحَدٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا يَدُلُّ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ كَانَ النَّهْيُ ؟

۵۷۹۸: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ طاوس ﷫ زمین کو سونے چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا مکروہ خیال کرتے تھے۔ یہ طاوس زمین کو سونے چاندی کے بدلے کرایہ پر دینا مکروہ خیال کرتے ہیں مگر اس کو زمین کی بعض پیداوار کے بدلے دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے اور عنقریب یہ بات انشاء اللہ آئے گی۔

نمبر④: اگر جابر ﷜ کی روایت میں ممانعت مطلق ہو کہ خواہ وہ زمین سے نکلنے والی پیداوار میں سے کسی چیز کے بدلے ہو یا اور کسی چیز کے بدلے ہو تو اس معنی کے دونوں فریق قائل نہیں ہیں۔

نمبر⑤: اور یہ بھی ممکن ہے کہ ممانعت کسی اور وجہ سے ہو۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آیا حضرت جابر ﷜ سے کوئی ایسی روایت وارد ہے جو وجہ ممانعت پر دلالت کرتی ہو؟

۵۷۹۹: فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ رِجَالًا يَكْرُوْنَ مَزَارِعَهُمْ بِنِصْفِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَبِثُلُثِهِ وَبِالماذيانات .فَقَالَ فِيْ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ لَمْ يَزْرَعْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْهَا .

۵۷۹۹: ہشام بن سعد نے ابوالزبیر مکی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ ﷜ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع ملی کہ کچھ لوگ اپنی زمین کو نصف پیداوار یا ثلث یا نالوں کے قریب پیداوار کے بدلے کرائے پر دیتے ہیں۔ تو اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زمین ہے وہ خود کاشت کرے اور اگر وہ کاشت نہیں کرتا تو وہ اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اسے روک رکھے۔

تخریج : اخرج بنحوه مسلم فی البیوع ٩٦' مسند احمد ١٤٢/٤۔

۵۸۰۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ حَدَّثَهُ قَالَ :سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ :كُنَّا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْخُذُ الْأَرْضَ بِالثُّلُثِ أَوْ الرُّبْعِ بِالْمَاذِيَانَاتِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ .

۵۸۰۰: ابوالزبیر مکی کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو ثلث یا ربع یا نالوں کے قریب پیداوار کے بدلے لیتے تھے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرما دیا۔

تخریج : مسلم فی البیوع ٩٦۔

۵۸۰۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :كُنَّا نُخَابِرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصِيْبُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ وَإِلَّا فَلْيَزْرَعْهَا . فَأَخْبَرَ أَبُو الزُّبَيْرِ فِيْ هٰذَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ أَجْلِهِ وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ لِشَيْءٍ كَانُوْا يُصِيْبُوْنَهُ فِي الْإِجَارَةِ فَكَانَ النَّهْيُ مِنْ قِبَلِ ذٰلِكَ جَاءَ .وَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْنَى حَدِيْثِ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ .وَأَمَّا حَدِيْثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدْ جَاءَ بِأَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ اضْطَرَبَ مِنْ أَجْلِهَا .فَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ فَهُوَ مِثْلُ حَدِيْثِ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ . فَهُوَ يَحْتَمِلُ مَا وَصَفْنَا مِنْ مَعَانِيْ حَدِيْثِ ثَابِتٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا .وَأَمَّا مَا رَوَاهُ عَلِيٌّ مِثْلُ مَا رَوٰى جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَيَحْتَمِلُ أَيْضًا مَا وَصَفْنَا مِمَّا يَحْتَمِلُ حَدِيْثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .ثُمَّ نَظَرْنَا بَعْدَ ذٰلِكَ هَلْ نَجِدُ عَنْ رَافِعٍ مَعْنًى يَدُلُّنَا عَلٰى وَجْهِ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ لِمَ كَانَ ؟ فَإِذَا أَبُوْ بَكْرَةَ .

۵۸۰۱: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بیع مخابرہ کرتے تھے جس سے ہمیں اتنا اتنا حصہ ملتا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اسے خود کاشت کرے یا پھر اپنے مسلمان بھائی کو دے۔ یا اس میں کاشت کروائے۔ اس روایت میں ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ وجہ نقل کی جو ممانعت کا باعث تھی بلاشبہ وہ اجارہ میں پائی جانے والی چیز کے سبب تھی ممانعت اسی طرف سے آئی۔ عین

ممکن ہے کہ ثابت بن ضحاکؓ کی روایت کا بھی یہی معنی ہو۔باقی حدیث رافعؓ تو اس کے الفاظ مختلف وارد ہوئے جس کی وجہ سے وہ روایت مضطرب ہے۔حدیث ابن عمرؓ وہ ثابت بن ضحاکؓ کی روایت جیسی ہے۔کیونکہ اس میں مزارعت کی ممانعت ہے۔اس میں بھی ثابت والی روایت کے معانی کا احتمال ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا۔بقیہ جنہوں نے حضرت جابرؓ جیسی روایات ذکر کی ہیں تو ان میں حدیث جابرؓ والے احتمالات ہیں۔اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ آیا حضرت رافعؓ سے کوئی ایسی روایت وارد ہے جو نہی کی جانب پر دلالت کرے کہ یہ کیوں ہوئی؟

تخریج : مسلم فی البیوع ۹۵' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۱' نسائی فی الایمان باب ۴۵' ابن ماجه فی الرهون باب ۷' دارمی فی البیوع باب ۷۲' مسند احمد ۲۳۴/۱' ۱۱/۲' ۳۱۲/۳' ۳۱۳/۳' ۱۴۲/۴۔

حاصل کلام: اس روایت میں ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ وجہ نقل کی جو ممانعت کا باعث تھی بلاشبہ وہ اجارہ میں پائی جانے والی چیز کے سبب تھی ممانعت اسی طرف سے آئی۔

نمبر①: عین ممکن ہے کہ ثابت بن ضحاکؓ کی روایت کا بھی یہی معنی ہو۔

نمبر②: باقی حدیث رافعؓ تو اس کے الفاظ مختلف وارد ہوئے جس کی وجہ سے وہ روایت مضطرب ہے۔

نمبر③: حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ وہ ثابت بن ضحاکؓ کی روایت جیسی ہے۔کیونکہ اس میں مزارعت کی ممانعت ہے۔اس میں بھی ثابت والی روایت کے معانی کا احتمال ہے جیسا کہ ہم نے بیان کر دیا۔

نمبر④: بقیہ جنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ جیسی روایات ذکر کی ہیں تو ان میں حدیث جابر رضی اللہ عنہ والے احتمالات ہیں۔

نظر دیگر: اب ہم یہ دیکھنا چاہتے کہ آیا حضرت رافعؓ سے کوئی ایسی روایت وارد ہے جو نہی کی جانب پر دلالت کرے کہ یہ کیوں ہوئی؟

وجہ ممانعت والی روایت رافع رضی اللہ عنہ:

۵۸۰۲: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :كُنَّا -بَنِيْ حَارِثَةَ -أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ مَا سَقَى الْمَاذِيَانَاتُ وَالرَّبِيْعُ فَلَنَا وَمَا سَقَتِ الْجَدَاوِلُ فَلَهُمْ فَرُبَّمَا سَلِمَ هٰذَا وَهَلَكَ هٰذَا وَرُبَّمَا هَلَكَ هٰذَا وَسَلِمَ هٰذَا وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ وَلَا فِضَّةٌ فَنَعْلَمُ ذٰلِكَ فَسَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَانَا .

۵۸۰۲: حنظلہ بن قیس زرقی نے حضرت رافعؓ سے نقل کیا ہے ہم بنو حارثہ کے قبیلہ کی زمینیں مدینہ میں سب سے زیادہ تھیں اور ہم زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے تھے کہ جو کچھ بڑے نالوں یا بارش سے سیراب ہوگا وہ حصہ پیداوار ہمارا ہوگا اور جو پیداوار کا حصہ چھوٹے نالوں سے سیراب ہوگا وہ ان کرایہ پر لینے والوں کے لئے ہوگا بعض اوقات

یہ حصہ محفوظ رہتا اور وہ تباہ ہو جاتا اور بعض اوقات وہ تباہ ہو جاتا اور یہ بچ جاتا ان دنوں ہمارے پاس سونا' چاندی نہیں تھی۔ پھر ہمیں معلوم ہوا اور ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الشروط باب۷' والحرث باب۱۲' مسلم فی البیوع ۱۱۷۔

۵۸۰۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَقُوْلُ :كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكُنَّا نَقُوْلُ لِلَّذِيْ نُخَابِرُهُ لَكَ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَنَا هٰذِهِ الْقِطْعَةُ تَزْرَعُهَا لَنَا .فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ شَيْئًا وَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهِ شَيْئًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَّا بِالْوَرِقِ فَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ .

۵۸۰۳: حنظلہ بن قیس زرقی کہتے ہیں کہ میں نے رافعؓ کو فرماتے سنا کہ مدینہ منورہ میں ہماری زمینیں سب سے زیادہ تھیں اور ہم جن سے مخابرہ کرتے تو ان کو کہتے اس قطعہ زمین کی پیداوار تمہاری اور اس قطعہ زمین کی پیداوار ہماری تم اس میں ہمارے کاشت کرو۔ بعض اوقات اس قطعہ زمین کی پیداوار ہوتی اور دوسرے سے کچھ بھی حاصل نہ ہوتا اور بعض اوقات اس سے پیداوار نکلتی اور اس قطعہ میں سے کچھ پیداوار نہ ہوتی پس اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ البتہ چاندی کے بدلے اس سے منع نہیں فرمایا۔

تخریج : اخرج بنحوہ بخاری فی الحرث باب۱۲۔

۵۸۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ :كُنَّا نُحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُحَاقَلَةُ :أَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ أَرْضَهُ بِالثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ أَوْ طَعَامٍ مُسَمًّى .فَبَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ أَتَانِيْ بَعْضُ عُمُوْمَتِيْ فَقَالَ :نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا بِرُبُعٍ وَلَا بِطَعَامٍ مُسَمًّى . فَبَيَّنَ رَافِعٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَيْفَ كَانُوْا يُزَارِعُوْنَ فَرَجَعَ مَعْنَى حَدِيْثِهِ إِلَى مَعْنَى حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَثَبَتَ أَنَّ النَّهْيَ فِي الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا إِنَّمَا كَانَ لِأَنَّ كُلَّ فَرِيْقٍ مِنْ أَرْبَابِ الْأَرَضِيْنَ وَالْمُزَارِعِيْنَ كَانَ يَخْتَصُّ بِطَائِفَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَيَكُوْنُ لَهُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ إِنْ سَلِمَ فَلَهُ وَإِنْ عَطِبَ فَعَلَيْهِ وَهٰذَا مِمَّا أُجْمِعَ عَلَى فَسَادِهِ. فَهٰذَا قَدْ خَرَّجَ مَعْنَى حَدِيْثِ رَافِعٍ عَلَى أَنَّ النَّهْيَ الْمَذْكُوْرَ فِيْهِ كَانَ لِلْمَعْنَى

الَّذِی وَصَفْنَا لَا لِإِجَارَةِ الْأَرْضِ بِجُزْءٍ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا .وَقَدْ أَنْكَرَ آخَرُوْنَ عَلٰى رَافِعٍ مَا رَوَى مِنْ ذٰلِكَ وَأَخْبَرُوْا أَنَّهُ لَمْ يَحْفَظْ أَوَّلَ الْحَدِيْثِ .

۵۸۰۴: سلیمان بن یسار نے حضرت رافعؓ سے نقل کیا کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بیع محاقلہ کرتے یعنی کوئی آدمی اپنی زمین ثلث' ربع یا مقرر غلہ کے بدلے کرایہ پر دیتا۔ تو حضرت رافعؓ نے اس روایت میں واضح فرما دیا کہ وہ کس طرح کی مزارعت کرتے تھے پس اس روایت کا مفہوم حضرت جابرؓ کی روایت کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دونوں روایات میں جو ممانعت وارد ہے۔ وہ اس لحاظ سے ہے کہ زمین کے مالک اور کھیتی باڑی کرنے والے کے لئے زمین کا ایک حصہ مختص ہو جاتا ہے اور اس کو وہی غلہ ملتا ہے جو اس حصہ زمین سے پیدا ہو۔ اگر وہ محفوظ رہ گیا تو اس کا حصہ مل گیا اور اگر ضائع ہو جائے تو اسی کا نقصان ہوگا اور اس طرز عمل کے غلط ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے۔ اس سے حضرت رافعؓ کی روایت کا معنی بھی واضح ہو گیا کہ اس میں جس ممانعت کا تذکرہ ہے اس کا سبب وہی مفہوم ہے۔ جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ہے یہ مفہوم نہیں کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کسی حصہ کے بدلے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔ بعض لوگوں نے حضرت رافعؓ کی روایت کا انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو حدیث کا پہلا حصہ یاد نہیں رہا۔

ایک دن میں اسی حال میں تھا کہ میرے ایک چچا میرے پاس آئے اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کام سے منع کر دیا ہے جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا مگر جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ جس کی زمین ہو وہ اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اور ثلث' ربع یا مقررہ غلہ کے بدلے کرایہ پر نہ دے۔

تخریج : مسلم فی البیوع ۱۱۳' نسائی فی الایمان باب ٤٥' ابن ماجه فی الرهون باب ۱۲' مسند احمد ٤٦٥/٣۔

حاصل روایت: تو حضرت رافعؓ نے اس روایت میں واضح فرما دیا کہ وہ کس طرح کی مزارعت کرتے تھے پس اس روایت کا مفہوم حضرت جابر ؓ کی روایت کے مفہوم کی طرف لوٹ گیا اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دونوں روایات میں جو ممانعت وارد ہے۔ وہ اس لحاظ سے ہے کہ زمین کے مالک اور کھیتی باڑی کرنے والے کے لئے زمین کا ایک حصہ مختص ہو جاتا ہے اور اس کو وہی غلہ ملتا ہے جو اس حصہ زمین سے پیدا ہو۔ اگر وہ محفوظ رہ گیا تو اس کا حصہ مل گیا اور اگر ضائع ہو جائے تو اسی کا نقصان ہوگا اور اس طرز عمل کے غلط ہونے پر تو سب کا اتفاق ہے۔

مزید توضیح: اس سے حضرت رافعؓ کی روایت کا معنی بھی واضح ہو گیا کہ اس میں جس ممانعت کا تذکرہ ہے اس کا سبب وہی مفہوم ہے جس کو ہم نے اوپر بیان کیا ہے یہ مفہوم نہیں کہ زمین کو اس کی پیداوار کے کسی حصہ کے بدلے کرایہ پر دینا جائز نہیں۔

ایک اور جماعت کا حدیث رافع پر اشکال:

بعض لوگوں نے حضرت رافعؓ کی روایت کا انکار کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو حدیث کا پہلا حصہ یاد نہیں رہا۔

روایت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ:

۵۸۰۵: فَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ أَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ أَبِی الْوَلِیْدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهٗ قَالَ :یَغْفِرُ اللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ أَنَا وَاللّٰهِ كُنْتُ أَعْلَمَ بِالْحَدِیْثِ مِنْهُ اِنَّمَا جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اقْتَتَلَا .فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوْا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهٗ لَا تُكْرُوْا الْمَزَارِعَ . فَهٰذَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُخْبِرُ أَنَّ.قَوْلَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرُوْا الْمَزَارِعَ النَّهْیُ الَّذِیْ قَدْ سَمِعَهٗ رَافِعٌ لَمْ یَكُنْ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی وَجْهِ التَّحْرِیْمِ اِنَّمَا كَانَ لِكَرَاهِیَةِ وُقُوْعِ السُّوْءِ بَیْنَهُمْ .وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَیْضًا مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ .

۵۸۰۵: عروہ بن زبیر نے حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ رافع کی مغفرت فرمائے اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ اس حدیث کو جاننے والا ہوں انصار کے دو آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے جنہوں نے باہمی لڑائی کی تھی۔ تو آپ نے فرمایا اگر تمہارا یہی حال ہے تو کھیتوں کو مت کرائے پر دو۔ تو رافعؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد فقط "لاتکروا المزارع" سنا۔ (گویا ان کو اس کے ماسبق و مابعد کی بات معلوم نہیں تھی) یہ حضرت زید بن ثابتؓ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے "لاتکروا المزارع" رافع نے جس نہی کو سنا ہے وہ حرمت کے لئے نہیں بلکہ باہمی لوگوں میں نزاع اور خرابی ہونے کی وجہ سے اس کو ناپسند قرار دیا۔ روایت ابن عباسؓ بھی اس سلسلہ میں گویا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۵، ۱۸۷/۱۸۲۔

حاصل روایت: یہ حضرت زید بن ثابتؓ بتلا رہے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے "لاتکروا المزارع" رافع نے جس نہی کو سنا ہے وہ حرمت کے لئے نہیں بلکہ باہمی لوگوں میں نزاع اور خرابی ہونے کی وجہ سے اس کو ناپسند قرار دیا۔ روایت ابن عباسؓ بھی اس سلسلہ میں گویا ہے۔

۵۸۰۶: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَحَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ :قُلْتُ لَهٗ یَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ یَزْعُمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهَا .فَقَالَ أَخْبَرَنِیْ أَعْلَمُهُمْ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْهَ عَنْهَا وَلٰكِنَّهٗ قَالَ لَأَنْ یَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهٗ خَیْرٌ لَهٗ

مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُومًا .

۵۸۰۶: عمرو بن دینار نے طاؤس سے روایت کی ہے کہ میں نے ان کو کہا اے ابوعبدالرحمٰن! اگر تم مخابرہ کو ترک کر دیتے (تو مناسب تھا) کیونکہ ان حضرات کا خیال ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی ہے انہوں نے کہا مجھے ان میں سے سب سے زیادہ علم والے یعنی ابن عباسؓ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (زمین کا) عطیہ دے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر کوئی مقرر اجرت لے۔

تخريج : بخاری فی الحرث باب ۱۰' مسلم فی البیوع ۱۲۰/۱۲۳' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۰' ابن ماجه فی الرهون مسند احمد ۱' ۲۳٤/۳۱۳۔

۵۸۰۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .فَبَيَّنَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ لِلنَّهْيِ وَإِنَّمَا أَرَادَ الرِّفْقَ بِهِمْ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ لَهُمْ أَخْذَ الْخَرَاجِ لِمَا وَقَعَ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدٍ فَقَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا لِأَنَّ مَا كَانَ وَقَعَ بَيْنَ ذَيْنِك الرَّجُلَيْنِ مِنَ الشَّرِّ إِنَّمَا كَانَ فِي الْخَرَاجِ الْوَاجِبِ لِأَحَدِهِمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ فَرَأَى أَنَّ الْمَنِيْحَةَ الَّتِيْ لَا تُوْجِبُ بَيْنَهُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنَ الْمُزَارَعَةِ الَّتِيْ تُوْقِعُ بَيْنَهُمْ مِثْلَ ذٰلِكَ .وَقَدْ جَاءَ بَعْضُهُمْ بِحَدِيْثِ رَافِعٍ عَلَى لَفْظِ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا .

۵۸۰۷: سفیان نے عمرو سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت اسی طرح ذکر کی ہے۔اس روایت میں ابن عباسؓ نے بتلایا آپ نے جو ممانعت فرمائی وہ شفقت کے طور پر ہے وہ ممانعت حرمت کے لئے نہیں کہ آپ نے اجرت کا لینا ناپسند کیا ہو جس کی وجہ سے ان دو آدمیوں کے درمیان جھگڑا پیدا ہوا جن کا ذکر حضرت زیدؓ کی روایت میں آیا ہے اسی لئے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے ایک دوسرے بھائی کو زمین بطور عطیہ دے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس زمین پر مقررہ خراج حاصل کرے۔ کیونکہ ان دو آدمیوں میں اختلاف کا سبب یہی مقررہ اجرت تھی جو ایک کے ذمہ دوسرے کا حق تھا تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وہ عطیہ جو ان کے درمیان کوئی چیز واجب نہ کرے وہ اس مزارعت سے بہت بہتر ہے جو ان کے مابین نزاع کا باعث ہو اور حضرت رافعؓ کی روایت بھی حضرت ابن عباسؓ کی اس روایت کے موافق ہے۔ابن عباسؓ کی روایت جو روایت رافع کے موافق ہے۔

حاصل روایت: اس روایت میں ابن عباسؓ نے بتلایا آپ نے جو ممانعت فرمائی وہ شفقت کے طور پر ہے وہ ممانعت

حرمت کے لئے نہیں۔

۵۸۰۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ :سَمِعْتُ مُجَاهِدًا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمَرَنَا بِخَيْرٍ مِنْهُ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ يَمْنَحْهَا . قَالَ :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِطَاوُسٍ فَقَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنَحُهَا أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ أَوْ يَمْنَحُهَا خَيْرٌ . فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ نَهَانَا عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا يُرِيْدُ مَا ذَكَرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَافِعًا سَمِعَهُ وَأَمَرَنَا بِكَذَا مَا حَكَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَلَمْ يَكُنْ فِيْ جَمِيْعِ مَا سَمِعَ فِي الْحَقِيْقَةِ نَهْيٌ لِكِرَاءِ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَيْضًا فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ أَنَّهُ اِنَّمَا كَانَ لِبَعْضِ الْمَعَانِي الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهَا ..

۵۸۰۸: مجاہد نے رافعؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسی بات سے منع فرمایا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھی اور ہمیں اس سے بہت ہی بہتر کا حکم فرمایا آپ نے فرمایا جس کی زمین ہو وہ اس کو خود کاشت کرے یا کسی کو عطیہ کے طور پر دے دے۔اس روایت میں بھی وہی مفہوم محتمل ہے کہ حضرت رافع کے قول کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے کام سے روک دیا جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا سے مراد وہی بات ہے جو حضرت زید بن ثابتؓ نے ذکر کی کہ حضرت رافع نے اتنی بات سنی اور حکم دے دیا جیسا کہ ابن عباسؓ سے نقل کیا گیا تو جو سنا اس میں حقیقۃً زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینے کی ممانعت نہیں تھی اس مفہوم کی سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایات آئی ہیں اور ان میں بھی وہی وجوہ مراد ہیں جن کا تذکرہ ہو چکا۔

میں نے یہ بات طاوس کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے کہا حضرت ابن عباسؓ اسے اپنے بھائی کو عطیہ دینا بہت بہتر ہے یا عطیہ دے دینا بہت بہتر ہے (کوئی ایک لفظ فرمایا)۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب۱۸' مسلم فی البیوع ۹۸' مسند احمد ۳/ ۳۵٤' ابن ماجه فی الرهون باب۷' ترمذی فی الاحکام باب٤۲' نسائی فی الایمان باب٤۵۔

روایت سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر رضی اللہ عنہما :

۵۸۰۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِكْرَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

الْمُسَيِّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ :كَانَ النَّاسُ يَكْرُوْنَ الْمَزَارِعَ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِي وَبِمَا يُسْقٰى بِالْمَاءِ مِمَّا حَوْلَ الْبِئْرِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ أُكْرُوْهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .

۵۸۰۹: سعید بن مسیّب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام نالیوں کے کنارے اور کنویں کے گرد نالی سے سیراب ہونے والے حصے کی پیداوار پر مزارعت کرتے تھے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ سونے اور چاندی کے ساتھ کرایہ پر دیا کرو۔

تخریج : نسائی فی الایمان باب٤٥، مسند احمد ١٧٩/١۔

۵۸۱۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَى بَدَنِيْ أَنَّ عُمُوْمَتَهُ جَائُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوْا فَقَالُوْا :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَنَّ لَهُ مَا فِيْ رَبِيْعِ السَّاقِي الَّذِيْ تَفَجَّرَ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِي مَا التِّبْنُ مَا هُوَ ؟ .فَبَيَّنَ سَعْدٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ كَانَ وَأَنَّهُ إِنَّمَا كَانَ ؛ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا يَشْتَرِطُوْنَ مَا عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِي وَذٰلِكَ فَاسِدٌ فِي قَوْلِ النَّاسِ جَمِيْعًا .وَحَمَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا النَّهْيَ عَلٰى أَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى أَيْضًا .وَزَادَ حَدِيْثُ سَعْدٍ عَلٰى غَيْرِهِ مِنْ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ إِبَاحَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِجَارَةَ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ .فَقَدْ بَانَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فِي الْآثَارِ الْمُتَقَدِّمَةِ لِمَ كَانَ وَمَا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ ؟ وَلَمْ يَثْبُتْ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا النَّهْيُ عَنْ إِجَارَةِ الْأَرْضِ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ إِذَا كَانَ ثُلُثًا أَوْ رُبُعًا أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .وَقَدِ احْتَجَّ قَوْمٌ فِيْ ذٰلِكَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى

۵۸۱۰: نافع نے بیان کیا کہ حضرت نافعؒ نے ابن عمر ؓ کو اطلاع دی وہ اس وقت میرے وجود سے پر تکیہ لگائے ہوئے تھے کہ میرے چچا جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے پھر واپسی پر کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے زمینوں کو کرایہ پر دینے کی ممانعت کر دی ہے ابن عمر ؓ نے فرمایا ہم جانتے ہیں کہ وہ زمین کے مالک تھے اور زمانہ نبوت میں زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتے کہ جو کچھ نالیوں کے کناروں پر ہوگا جس سے پانی پھوٹتا ہے اور

گھاس بھی ان کا ہوگا وہ فرماتے تھے مجھے معلوم نہیں کہ تبن سے کیا مراد ہے۔ (یعنی چارایا عام گھاس) اس روایت میں حضرت سعدؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ممانعت کی وجہ بیان فرمائی اوروہ اس لئے تھی کہ لوگ نالیوں کے کناروں والے حصہ کی پیداوار کی شرط رکھا کرتے تھے اور اس قسم کی مزارعت تو سب کے ہاں ناجائز ہے اور حضرت ابن عمرؓ نے بھی اسی بات پر محمول کیا کہ ہوسکتا ہے کہ ممانعت کی یہ وجہ ہو اور حضرت سعدؓ کی روایت میں دوسری روایات کے مقابلہ میں اضافہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے سونے اور چاندی کے بدلے زمین کو اجرت پر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ گزشتہ روایات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کیوں منع فرمایا اور کس چیز سے منع فرمایا اور یہ بات پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکی کہ زمین کی کچھ پیداوار مثلاً تیسرا حصہ یا چوتھا حصہ وغیرہ کے بدلے زمین کو اجرت پر دینا جائز نہیں۔

فریق اوّل کی ایک اور دلیل:

۵۸۱۱: بِمَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَسَدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ سَمِعَهُ يَذْكُرُ أَنَّهُمْ مَنَعُوْا مِنَ الْمُحَاقَلَةِ وَهِيَ أَنْ يُكْرِيَ أَرْضًا عَلَى بَعْضِ مَا فِيْهَا .

۵۸۱۱: ابن ہرمز نے اسد بن رافع کو بیان کرتے سنا کہ وہ بیع محاقلہ سے منع کرتے تھے اس کی حقیقت یہ ہے کہ بعض حصہ آمدنی کے بدلہ زمین کو کرایہ پر دینا۔

۵۸۱۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا حَامِدٌ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ :سَمِعْت ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ أَجْلِ قَوْلِهِ

۵۸۱۲: عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ ہم مخابرہ کرتے اور اس میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع کو خیال ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا پس ہم نے اس کو ان کے کہنے پر چھوڑ دیا۔

۵۸۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ . وَالْمُخَابَرَةُ :عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ مِنْ بَيَاضِ الْأَرْضِ .وَالْمُزَابَنَةُ :بَيْعُ الرُّطَبِ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الْعِنَبِ فِي الشَّجَرِ

بِالزَّبِيْبِ .وَالْمُحَاقَلَةُ :بَيْعُ الزَّرْعِ قَائِمًا هُوَ عَلٰى أُصُوْلِهِ بِالطَّعَامِ .

۵۸۱۳: عمرو بن دینار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ مخابرہ: ثلث یا ربع یا نصف پیداوار پر زمین کرایہ پر دینا۔ مزابنہ: درخت پر کھجور کی خشک کھجور توڑی ہوئی سے بیع کرنا اسی طرح تر انگور کو کشمش کے مقابلے میں فروخت کرنا۔ محاقلہ: کھڑی کھیتی کی غلے سے بیع کرنا۔

تخریج : بخاری فی المساقاة باب١٧' مسلم فی البیوع ٨١' ابو داؤد فی البیوع باب٣٣' ترمذی فی البیوع باب٥٥' نسائی فی الایمان باب٤٥' والبیوع باب٢٨' دارمی فی البیوع باب٧٢' مسند احمد ١٨٧/٥۔

۵۸۱۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ.

۵۸۱۴: سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔

۵۸۱۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۱۵: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

۵۸۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

۵۸۱۶: واسع بن حیان نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۵۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۱۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۱۸: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۱۸: اسحاق بن عبیداللہ نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۱۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ وَالْمُحَاقَلَةُ :الشِّرْكُ فِي الزَّرْعِ وَالْمُزَابَنَةُ :التَّمْرُ بِالتَّمْرِ عَلَى رُءُوْسِ النَّخْلِ .قَالُوْا :فَقَدْ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَهِيَ كِرَاءُ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَنَهَى أَيْضًا عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَهِيَ أَيْضًا كَذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ فَقَدْ صَدَقْتُمْ وَنَحْنُ نُوَافِقُكُمْ عَلٰى صِحَّةِ مَجِيْءِ ذٰلِكَ .وَأَمَّا تَأْوِيْلُكُمْ إِيَّاهُ عَلٰى أَنَّهُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَهٰذَا تَأْوِيْلٌ مِنْكُمْ وَلَيْسَ عِنْدَكُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ تَأْوِيْلَهُ كَمَا تَأَوَّلْتُمْ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ عِنْدَنَا مَا ذَكَرْتُمْ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَمَا قَالَ مُخَالِفُكُمْ أَنَّهُ بَيْعُ الْحِنْطَةِ كَيْلًا بِحِنْطَةِ هٰذَا الْحَقْلِ الَّذِي لَا يَدْرِي مَا كَيْلُهُ .فَذٰلِكَ عِنْدَنَا وَعِنْدَكُمْ فَاسِدٌ وَهٰذَا أَشْبَهُ بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ مَقْرُوْنٌ بِالْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ هِيَ بَيْعُ التَّمْرِ الْمَكِيلِ بِمَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ مِنَ التَّمْرِ .فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَحْتَمِلُ مَا تَأَوَّلَهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا عَلَيْهِ وَلَا حُجَّةَ فِيْهِ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ عَلَى الْفَرِيْقِ الْآخَرِ .وَقَدْ جَاءَتْ آثَارٌ غَيْرُ هٰذِهِ الْآثَارِ فِيْهَا إِبَاحَةُ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .

۵۸۱۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے اور کہا کہ محاقلہ کھیتی میں شراکت' مزابنہ تر کھجور درخت پر ہو اس کی بیع خشک کھجور سے۔انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ سے منع فرمایا اور زمین کو ثلث یا ربع پر کرایہ پر لینا ہے اور مخابرہ سے بھی منع کیا اور وہ بھی یہی ہے۔آپ نے جس قدر روایات محاقلہ وغیرہ سے ممانعت کی ذکر کی ہیں ان کی درستی میں شبہ نہیں۔ہم بھی اس میں آپ کے موافق ہیں۔البتہ ہمیں تو آپ کی اس تاویل سے اختلاف ہے جو آپ نے ان بیوع کی کی ہے کہ اس سے مراد مزارعت ہے جو ثلث یا ربع وغیرہ کے بدلے کی جائے یہ آپ کی تاویل ہے جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے نہیں اور آپ کے پاس کوئی دلیل بھی ایسی نہیں جو یہ ثابت کر دے۔ہمارے ہاں جہاں تمہاری تاویل کا ان روایات میں احتمال ہے۔وہاں تمہارے مخالفین کی تاویل یہ ہے کہ اس سے مراد گندم کو کیل کر کے اس کھڑی فصل کے بدلے فروخت کیا جائے جس کی پیائش معلوم نہیں۔یہ اس سے مراد ہے اور اگر یہ تاویل مان لی جائے تو اس کا فاسد ہونا ہمارے اور تمہارے ہاں مسلّم ہے اور یہ تاویل اس کے ساتھ خوب مشابہت رکھتی ہے۔کیونکہ یہ

مزابنہ سے ملتی جلتی ہے مزابنہ کی حقیقت یہ ہے کہ کھجور کے درخت پر کھجوروں کے بدلے کیل کر کے کھجور کی بیع کرنا۔ یہ روایات تو فریقین کے مؤقف کا احتمال رکھتی ہیں اس میں فریق ثانی کے خلاف کوئی دلیل نہیں۔ پہلے بہت سے آثار ان کے علاوہ ثلث وربع پر مزارعت کے جواز کو ثابت کرتے ہیں۔

مزارعت کی اباحت پر آمدہ روایات:

بہت سے آثار ان کے علاوہ ثلث وربع پر مزارعت کے جواز کو ثابت کرتے ہیں۔

۵۸۲۰: فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ وَهُوَ مِقْسَمٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ ثُمَّ أَرْسَلَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَقَاسَمَهُمْ .

۵۸۲۰: مقسم نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک حصہ آمدنی پر خیبر کی زمین دی پھر عبداللہ بن رواحہؓ کو بھیجا انہوں نے ان کا اندازہ لگایا۔

تخریج : بخاری فی الاجاره باب ۲۲' مسلم فی المساقاة ۲۔

۵۸۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ .

۵۸۲۱: نافع نے ابن عمر ؓ روایت کی کہ جناب نبی اکرم نے اہل خیبر سے جو کھیتی کی پیداوار ہو اس کے نصف پر معاملہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الحرث باب ۹/۸' مسلم فی المساقاة ۳/۱' ابو داؤد فی البیوع باب ۳۴' ترمذی فی الاحکام باب ۴۱' ابن ماجه فی الرهون باب ۱۴' دارمی فی البیوع باب ۷۱' مسند احمد ۲' ۱۷/۲۲۔

۵۸۲۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلَى رَبِيْعِ السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ وَطَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا أَدْرِيْ كَمْ هُوَ ؟ قَالَ نَافِعٌ :فَجَاءَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى خَيْبَرَ يَهُوْدًا عَلَى أَنَّهُمْ يَعْمَلُوْنَهَا وَيَزْرَعُوْنَهَا بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَرْعٍ .

۵۸۲۲: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ کھیتیاں جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کرایہ پر دی جاتی تھیں اس شرط پر کہ مالک زمین کو نالہ کے قریب والی کھیتی اور کچھ بھوسہ ملے گا مجھے معلوم نہیں کہ اس کی مقدار کیا تھی۔

نافع کہتے ہیں کہ وہ اچانک رافع کے پاس آئے اور میں ان کے ساتھ تھا اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہود کو نصف کھجور اور کھیتی کے غلہ پر دی کہ وہ کام کریں گے اور کھیتی باڑی کا کام ان کے ذمہ ہوگا۔

تخریج : نسائی فی الایمان باب ۴۵/۴۶۔

۵۸۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوْنِ الزِّيَادِيُّ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَوْنٍ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَفَاءَ اللّٰهُ خَيْبَرَ فَأَقَرَّهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا كَانُوْا وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ ابْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ .

۵۸۲۳: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اللہ تعالیٰ نے خیبر کا جو حصہ بطور فئی جناب رسول اللہ ﷺ کو دیا تو اس کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ نے یہود کو اسی طرح برقرار رکھا اور ان کے ساتھ معاہدہ کیا اور عبداللہ بن رواحہؓ کو اندازے کے لئے بھیجا تو انہوں نے اندازہ لگایا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۳۵' ابن ماجه فی الزکاة باب ۱۸' مالك فی المساقاة ۲/۱' مسند احمد ۲۴/۲' ۲۹۶/۳۔

۵۸۲۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ دَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِالنِّصْفِ مِنْ ثَمَرِهَا وَزَرْعِهَا .فَقَدْ ثَبَتَ بِذٰلِكَ جَوَازُ الْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ وَلَمْ يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا قَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَافِعٍ وَثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَقَائِقِهَا .فَاحْتَجَّ مُحْتَجٌّ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ :قَدْ عُوْرِضَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَيْضًا بِمَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّا قَدْ وَصَفْنَا ذٰلِكَ فِيْ بَابِ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا . قَالَ :فَإِذَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِبْتِيَاعِ بِالثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ دَخَلَ فِيْ ذٰلِكَ الْإِسْتِئْجَارُ بِهَا قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ فَكَمَا كَانَ الْبَيْعُ بِهَا قَبْلَ كَوْنِهَا بَاطِلًا كَانَ الْإِسْتِئْجَارُ بِهَا قَبْلَ كَوْنِهَا أَيْضًا كَذٰلِكَ .أَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ؟ فَكَانَ الْإِسْتِئْجَارُ بِذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ إِذْ كَانَ الْإِبْتِيَاعُ بِهِ غَيْرَ جَائِزٍ فَكَذٰلِكَ لَمَّا كَانَ الْإِبْتِيَاعُ بِمَا لَمْ يَكُنْ غَيْرَ جَائِزٍ كَانَ الْإِسْتِئْجَارُ بِهِ أَيْضًا غَيْرَ جَائِزٍ .قِيْلَ لَهُ :إِنَّهُ لَوْ لَمْ يُرْوَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ إِجَارَةِ الْمُزَارَعَةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ لَكَانَ الْأَمْرُ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ .وَلٰكِنْ لِمَا رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبَاحَتُهَا وَعَمِلَ بِهَا الْمُسْلِمُوْنَ بَعْدَهُ وَاحْتَمَلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ الْإِسْتِئْجَارُ بِمَا لَمْ يَكُنْ دَاخِلًا فِي الْإِبْتِيَاعِ بِمَا لَمْ يَكُنْ وَيَكُوْنُ مُسْتَثْنًى مِنْ ذٰلِكَ وَإِنْ لَمْ يُبَيَّنْ فِيْ

الْحَدِيْثِ . كَمَا أُبِيحَ السَّلَمُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَإِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ غَيْرَ السَّلَمِ .فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ تَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا سِوَى الْمُزَارَعَةِ بِهَا وَالْمُسَاقَاةِ عَلَيْهَا .وَقَدْ عَمِلَ بِالْمُزَارَعَةِ وَالْمُسَاقَاةِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهِ.

۵۸۲۴: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ان روایات سے ثابت ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین' پھل اور کھیتی کے نصف پر یہود کے حوالہ فرمائی اس سے مزارعت اور مساقات کا جواز ثابت ہو گیا سابقہ روایات میں کوئی بھی ان کے متضاد نہیں۔خواہ وہ حدیث جابر ہو یا رافع و ثابت رضی اللہ عنہم اس لئے کہ ہم نے ان کی حقیقت ذکر کر دی۔ یہ مندرجہ بالا آثار جو جواز مزارعت میں پیش کئے گئے نہی کی روایات ان کے معارض ہیں۔آپ نے پھلوں کی بیع پھل بننے سے پہلے اور ان کی درستی ظاہر ہونے سے پہلے ممنوع فرمائی ہے۔جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو پھل بننے سے پہلے فروخت سے منع فرمایا تو اس میں ان کو اجارہ پر حاصل کرنا بھی شامل ہے جبکہ ابھی پھل بنا نہ ہو۔جب پھل بننے سے پہلے بیع باطل ہے تو اجارہ پر لینا بھی بننے سے پہلے باطل ہوا۔کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا ہے جو تمہارے پاس نہ ہو؟ اور ایسی چیز کو اجارہ پر حاصل کرنا بھی ناجائز ہے جبکہ اس کی خرید و فروخت ناجائز ہے تو استیجار بھی ناجائز ہے۔اگر مندرجہ بالا آثار میں مزارعت کا کھلا جواز نہ ملتا تو بات اسی طرح تھی جو آپ نے ذکر فرمائی۔ لیکن جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اباحت مروی ہے اور اس پر مسلمان عمل پیرا ہیں جو پھل ابھی تک مکمل بنا نہیں ممکن ہے کہ اس کا استیجار اس بیع کے تحت داخل نہ ہو جو نامکمل پھل کی ممنوع ہے بلکہ اس سے مستثنیٰ ہو۔اگرچہ حدیث میں وضاحت نہیں۔ اس کی نظیر بیع سلم ہے کہ وہ مباح ہے۔ اس کی بیع اس بیع میں شامل نہیں جو ان چیزوں کی کی جائے جو تمہارے پاس موجود نہ ہوں تو اس چیز کی بیع جو تمہارے پاس موجود نہیں وہ بیع سلم کے علاوہ ہے۔ بالکل اسی طرح ممکن ہے کہ پھلوں کی بیع مکمل ہونے سے پہلے مزارعت و مساقاۃ کے علاوہ ممنوع ہو۔

بالکل اسی طرح ممکن ہے کہ پھلوں کی بیع مکمل ہونے سے پہلے مزارعت و مساقاۃ کے علاوہ ممنوع ہو۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مزارعت کا ثبوت:

۵۸۲۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبِيْ يَذْكُرُ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ :أَقْطَعَ عُثْمَانُ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَسَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَأُسَامَةَ فَكَانَ جَارِيْ مِنْهُمْ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ يَدْفَعَانِ أَرْضَهُمَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .

۵۸۲۵: اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کوفرماتے سنا۔ کہ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے تھے کہ حضرت عثمانؓ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی ایک جماعت کو ایک ایک ٹکڑا زمین کا عنایت فرمایا یعنی ابن مسعودؓ زبیر بن العوامؓ سعید بن مالکؓ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم کو ان میں سے حضرت سعدؓ اور ابن مسعودؓ نے موافقت کی اور یہ دونوں اپنی زمین ثلث یا ربع پر دیتے تھے۔

۵۸۲۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ مُوْسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ :أَقْطَعَ عُثْمَانُ عَبْدَ اللّٰهِ أَرْضًا وَأَقْطَعَ سَعْدًا أَرْضًا وَأَقْطَعَ خَبَّابًا أَرْضًا وَأَقْطَعَ صُهَيْبًا أَرْضًا فَكِلَا جَارَيَّ كَانَ يُزَارِعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .

۵۸۲۶: ابراہیم بن مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے مزارعت کے متعلق سوال کیا تو وہ کہنے لگے حضرت عثمان نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو زمین کا ایک قطعہ دیا اور ایک قطعہ سعدؓ کو اور ایک خباب اور ایک قطعہ صہیبؓ کو دیا تمام موافقت کر کے ثلث یا ربع پر مزارعت کرتے تھے۔

۵۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعَثَ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعْطِيَهُمُ الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ عَلٰى أَنَّهُ إِنْ كَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِيْدُ مِنْ عُمَرَ فَلَهُ الثُّلُثَانِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ كَانَ الْبَقَرُ وَالْبَذْرُ وَالْحَدِيْدُ مِنْهُمْ فَلِعُمَرَ الشَّطْرُ وَلَهُمُ الشَّطْرُ .وَأَمَرَهُ أَنْ يُعْطِيَهُمُ النَّخْلَ وَالْكَرْمَ عَلٰى أَنَّ لِعُمَرَ ثُلُثَيْنِ وَلَهُمُ الثُّلُثُ .

۵۸۲۷: عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن منیہ کو یمن روانہ فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ ان کو خالی زمین اس طرح اس شرط پر دو کہ اگر بیل' بیج' ہل عمر کی طرف سے ہو تو عمر کو دو ثلث اور ان کو ایک ثلث دیا جائے گا اور اگر بیل' بیج' اور ہل ان کی طرف سے ہو تو عمر کو آدھا دینا ہوگا اور آدھا تمہارا ہوگا اور ان کو حکم فرمایا کہ وہ ان کو کھجور اور انگور اس شرط پر دیں کہ عمر کو دو ثلث اور ایک ثلث ان کو ملے گا۔

۵۸۲۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ :كَانَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُعْطِي الْأَرْضَ عَلَى الشَّطْرِ .

۵۸۲۸: ابوجعفر نے محمد بن علی سے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ زمین کو نصف پر دیتے تھے۔

۵۸۲۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ الْحَجَّاجَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّهُ قَالَ :كَانَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكْرِى الْأَرْضَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ .

۵۸۲۹: عثمان بن عبداللہ بن موہب کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ زمین کو ثلث و ربع کے بدلے کرایہ پر دیتے تھے۔

۵۸۳۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ إِلَى الْيَمَنِ وَهُمْ يُخَابِرُوْنَ فَأَقَرَّهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .

۵۸۳۰: طاوس نے حضرت معاذؓ کے متعلق نقل کیا کہ وہ یمن تشریف لائے اور یمنی لوگ مخابرہ کرتے تھے تو انہوں نے ان کو اس پر قائم رکھا۔

۵۸۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمَ الْيَمَنَ كَانَ يُكْرِى الْأَرْضَ أَوِ الْمَزَارِعَ عَلَى الثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ .وَقَالَ :قَدِمَ الْيَمَنَ وَهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ فَأَمْضَى لَهُمْ ذٰلِكَ .

۵۸۳۱: طاوس کہتے ہیں کہ جب معاذؓ یمن آئے تو وہ زمین کو یا کھیت کو ثلث یا ربع کے عوض کرایہ پر دیتے تھے اور کہتے ہیں کہ وہ یمن آئے تو لوگ اسی طرح کرتے تھے انہوں نے ان کو اس پر برقرار رکھا۔

۵۸۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ كُلَيْبِ بْنِ وَائِلٍ قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ :أَتَانِي رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ وَمَاءٌ وَلَيْسَ لَهُ بَذْرٌ وَلَا بَقَرٌ أَخَذْتُ أَرْضَهُ بِالنِّصْفِ فَزَرَعْتُهَا بِبَذْرِي وَبَقَرِي فَنَاصَفْتُهُ ؟ فَقَالَ :حَسَنٌ .ثُمَّ إِنَّهُ قَدِ اخْتَلَفَ التَّابِعُوْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ

۵۸۳۲: کلیب بن وائل کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ؓ سے کہا میرے پاس ایک آدمی آیا جس کے پاس زمین اور پانی اپنا ہے البتہ بیج نہیں اور بیل ہیں میں نے اس کی زمین نصف پر لی ہے میں اس کو اپنے بیج اور بیل سے کاشت کرتا ہوں کیا میں اس سے آدھا لے سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا خوب ہے۔

اس میں اختلاف تابعین:

۵۸۳۳: فَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَمُجَاهِدًا عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ

بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَكَرِهُوْهُ.

۵۸۳۳: حماد کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسیبؒ سعید بن جبیر اور سلم بن عبداللہ اور مجاہد سے ثلث و ربع کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند کیا۔

۵۸۳۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ مُجَاهِدًا وَسَالِمًا عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَكَرِهَاهُ. وَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ طَاوُسًا فَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُجَاهِدٍ وَكَانَ يُشَرِّفُهُ وَيُوَقِّرُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يَزْرَعُ.

۵۸۳۴: حماد کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد و سالم سے زمین کے ثلث و ربع کے عوض کرایہ دینے کا سوال کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند قرار دیا اور طاوس سے سوال کیا تو انہوں نے اس میں کسی قسم کا حرج قرار نہ دیا میں نے یہ بات مجاہد کو بتلائی وہ ان کا احترام و اکرام کرتے تھے تو مجاہد کہنے لگے وہ خود کاشت کاری کرتے تھے (اس لئے ان کو اس کے متعلق زیادہ معلومات ہیں)

۵۸۳۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: كَانَ إِبْرَاهِيْمُ يَكْرَهُ كِرَاءَ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

۵۸۳۵: منصور کہتے ہیں کہ ابراہیم زمین کو تہائی یا چوتھائی کے عوض کرایہ پر دینا ناپسند کرتے تھے۔

۵۸۳۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهٗ.

۵۸۳۶: قتادہ نے حسن بصری سے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۳۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهٗ.

۵۸۳۷: منصور بن معتمر نے سعید بن جبیر ؒ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا أَبُو عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهٗ.

۵۸۳۸: حماد نے قیس بن سعد نے عطاء ؒ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۸۳۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ: ثَنَا أَسَدٌ قَالَ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ وَيُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْرِيَ الرَّجُلُ الْأَرْضَ مِنْ أَخِيْهِ بِالثُّلُثِ

وَالرُّبُعِ .فَأَمَّا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّ ذٰلِكَ كَمَا قَدْ قَالَهُ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :إِنَّ ذٰلِكَ لَا يَجُوْزُ فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُعَامَلَةِ وَالْمُسَاقَاةِ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَالْعُرُوْضِ .وَذٰلِكَ أَنَّ الَّذِيْنَ قَدْ أَجَازُوْا الْمُسَاقَاةَ فِيْ ذٰلِكَ زَعَمُوْا أَنَّهُمْ شَبَّهُوْهَا بِالْمُضَارَبَةِ وَهِيَ الْمَالُ يَدْفَعُهُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ عَلٰى أَنْ يَعْمَلَ بِهِ عَلَى النِّصْفِ أَوْ الثُّلُثِ أَوْ الرُّبُعِ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلٰى جَوَازِ ذٰلِكَ وَقَامَ ذٰلِكَ مَقَامَ الْإِسْتِئْجَارِ بِالْمَالِ الْمَعْلُوْمِ .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ الْمُسَاقَاةُ تَقُوْمُ النَّخْلُ الْمَدْفُوْعَةُ مَقَامَ رَأْسِ الْمَالِ فِي الْمُضَارَبَةِ وَيَكُوْنُ الْحَادِثُ عَنْهَا مِنَ التَّمْرِ مِثْلَ الْحَادِثِ عَنِ الْمَالِ مِنْ الرِّبْحِ .فَكَانَتْ حُجَّتُنَا عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُضَارَبَةَ إِنَّمَا يَثْبُتُ فِيْهَا الرِّبْحُ بَعْدَ سَلَامَةِ رَأْسِ الْمَالِ وَوُصُوْلِهِ إِلٰى يَدَيْ رَبِّ الْمَالِ وَلَمْ يُرَ الْمُزَارَعَةُ وَلَا الْمُسَاقَاةُ فِعْلَ ذٰلِكَ فِيْهِمَا .أَلَا تَرٰى أَنَّ الْمُسَاقَاةَ فِيْ قَوْلِ مَنْ يُجِيْزُهَا لَوْ أَثْمَرَتْ النَّخْلُ فَجَرَّ عَنْهَا التَّمَرَ ثُمَّ احْتَرَقَتْ النَّخْلُ وَسَلِمَ التَّمَرُ كَانَ ذٰلِكَ التَّمَرُ بَيْنَ رَبِّ النَّخْلِ وَالْمُسَاقِيْ عَلٰى مَا اشْتَرَطَا فِيْهَا .وَلَمْ يَمْنَعْ مِنْ ذٰلِكَ عَدَمُ النَّخْلِ الْمَدْفُوْعَةِ كَمَا يَمْنَعُ عَدَمُ رَأْسِ الْمَالِ فِي الْمُضَارَبَةِ مِنَ الرِّبْحِ .وَكَانَتِ الْمُسَاقَاةُ وَالْمُزَارَعَةُ إِذَا عُقِدَتَا لَا إِلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ كَانَتَا فَاسِدَتَيْنِ وَلَا تَجُوْزَانِ إِلَّا إِلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ .وَكَانَتِ الْمُضَارَبَةُ تَجُوْزُ لَا إِلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ وَكَانَ الْمُضَارِبُ لَهُ أَنْ يَمْتَنِعَ بَعْدَ أَخْذِهِ الْمَالَ مُضَارَبَةً مِنَ الْعَمَلِ بِذٰلِكَ مَتٰى أَحَبَّ وَلَا يُجْبَرُ عَلٰى ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ لِرَبِّ الْمَالِ أَيْضًا أَنْ يَأْخُذَ الْمَالَ مِنْ يَدِهِ مَتٰى أَحَبَّ شَاءَ ذٰلِكَ الْمُضَارِبُ أَوْ أَبٰى .وَلَيْسَتِ الْمُسَاقَاةُ وَلَا الْمُزَارَعَةُ كَذٰلِكَ لِأَنَّا رَأَيْنَا الْمُسَاقِيَ إِذَا أَبَى الْعَمَلَ بَعْدَ وُقُوْعِ عَقْدِ الْمُسَاقَاةِ أُجْبِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِنْ أَرَادَ رَبُّ النَّخْلِ أَخْذَهَا مِنْهُ وَنَقْضَ الْمُسَاقَاةِ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ لَهُ حَتّٰى تَنْقَضِيَ الْمُدَّةُ الَّتِيْ قَدْ تَعَاقَدَا عَلَيْهَا .فَكَانَ عَقْدُ الْمُضَارَبَةِ عَقْدًا لَا يُوْجِبُ إِلْزَامَ وَاحِدٍ مِنْ رَبِّ الْمَالِ وَلَا مِنَ الْمُضَارِبِ وَإِنَّمَا يَعْمَلُ الْمُضَارِبُ بِذٰلِكَ الْمَالِ مَا كَانَ هُوَ وَرَبُّ الْمَالِ مُتَّفِقَيْنِ عَلٰى ذٰلِكَ .وَكَانَتِ الْمُسَاقَاةُ يُجْبَرُ عَلَى الْوَفَاءِ بِمَا يُوْجِبُهُ عَقْدُهَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ رَبِّ النَّخْلِ وَمِنَ الْمُسَاقِيْ .وَأَشْبَهَتِ الْمُضَارَبَةُ الشَّرِكَةَ فِيْمَا ذَكَرْنَا وَأَشْبَهَتِ الْمُسَاقَاةُ الْإِجَارَةَ فِيْمَا قَدْ وَصَفْنَا .ثُمَّ إِنَّا قَدْ رَجَعْنَا إِلٰى حُكْمِ الْإِجَارَةِ كَيْفَ ؟ لِنَعْلَمَ بِذٰلِكَ كَيْفَ حُكْمُ الْمُسَاقَاةِ الَّتِيْ قَدْ أَشْبَهَتْهَا مِنْ حَيْثُ مَا وَصَفْنَا .فَرَأَيْنَا الْإِجَارَاتِ تَقَعُ عَلٰى وُجُوْهٍ مُخْتَلِفَةٍ .فَمِنْهَا إِجَارَاتٌ عَلٰى بُلُوْغِ مُسَاقَاةٍ مَعْلُوْمَةٍ بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَهِيَ جَائِزَةٌ وَهٰذَا وَجْهٌ مِنَ الْإِجَارَاتِ .وَمِنْهَا مَا يَقَعُ عَلٰى عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ مِثْلَ خِيَاطَةِ هٰذَا الْقَمِيْصِ وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَيَكُوْنُ

ذٰلِكَ اَيْضًا جَائِزًا. وَمِنْهَا مَا يَقَعُ عَلَى مُدَّةٍ مَعْلُوْمَةٍ كَالرَّجُلِ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ عَلَى أَنْ يَخْدُمَهُ شَهْرًا بِأَجْرٍ مَعْلُوْمٍ فَذٰلِكَ جَائِزٌ اَيْضًا. فَاحْتِيجَ فِي الْإِجَارَاتِ كُلِّهَا إِلَى الْوُقُوْفِ عَلَى مَا قَدْ وَقَعَ عَلَيْهَا مِنْهَا الْعَقْدُ فَلَمْ يَجُزْ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ إِمَّا مُسَافَاةٍ مَعْلُوْمَةٍ وَإِمَّا عَمَلٍ مَعْلُوْمٍ وَإِمَّا أَيَّامٍ مَعْلُوْمَةٍ وَقَدْ كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ الْمَعْلُوْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا لَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَبْدَالُهَا مَجْهُوْلَةً بَلْ قَدْ جُعِلَ حُكْمُ أَبْدَالِهَا كَحُكْمِهَا. فَاحْتِيجَ أَنْ تَكُوْنَ مَعْلُوْمَةً كَمَا أَنَّ الَّذِي هُوَ بَدَلٌ مِنْ ذٰلِكَ يَحْتَاجُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْلُوْمًا وَقَدْ كَانَتِ الْمُضَارَبَةُ تَقَعُ عَلَى عَمَلٍ بِالْمَالِ غَيْرِ مَعْلُوْمٍ وَلَا إِلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ فَكَانَ الْعَمَلُ فِيْهَا مَجْهُوْلًا وَالْبَدَلُ مِنْ ذٰلِكَ مَجْهُوْلٌ. فَقَدْ ثَبَتَ فِيْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي وَصَفْنَا مِنَ الْإِجَارَاتِ وَالْمُضَارَبَاتِ أَنَّ حُكْمَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهَا حُكْمُ بَدَلِهِ. فَمَا كَانَ بَدَلُهُ مَعْلُوْمًا فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِهِ إِلَّا مَعْلُوْمًا وَمَا كَانَ فِيْ نَفْسِهِ غَيْرَ مَعْلُوْمٍ فَجَائِزٌ أَنْ يَكُوْنَ بَدَلُهُ غَيْرَ مَعْلُوْمٍ. ثُمَّ رَأَيْنَا الْمُسَاقَاةَ وَالْمُزَارَعَةَ وَالْمُعَامَلَةَ لَا يَجُوْزُ وَاحِدَةٌ مِنْهَا إِلَّا إِلَى وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ فِيْ شَيْءٍ مَعْلُوْمٍ. فَالنَّظَرُ عَلَى ذٰلِكَ أَنْ لَا يَجُوْزَ الْبَدَلُ مِنْهَا إِلَّا مَعْلُوْمًا وَأَنْ يَكُوْنَ حُكْمُهَا كَحُكْمِ الْبَدَلِ مِنْهَا كَمَا كَانَ حُكْمُ الْأَشْيَاءِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنَ الْإِجَارَاتِ وَالْمُضَارَبَاتِ حُكْمَ أَبْدَالِهَا. فَقَدْ ثَبَتَ بِالنَّظَرِ الصَّحِيْحِ أَنْ لَا تَجُوْزَ الْمُسَاقَاةُ وَلَا الْمُزَارَعَةُ إِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَمَا أَشْبَهَهُمَا مِنَ الْعُرُوْضِ. وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ. وَأَمَّا أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ فَإِنَّهُمَا قَدْ ذَهَبَا إِلَى جَوَازِهِمَا جَمِيْعًا وَتَرَكَا النَّظَرَ فِيْ ذٰلِكَ وَاتَّبَعَا مَا قَدْ رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ الْآثَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَعَنْ أَصْحَابِهِ بَعْدَهُ. وَقَلَّدَاهَا فِيْ ذٰلِكَ.

۵۸۳۹: حمید الطویل اور یونس بن عبید دونوں نے حسن رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ زمین کی آمدنی میں سے ثلث یا ربع پر زمین کو کرایہ پر دینا ناپسند کرتے تھے۔ قیاس کے طریقہ سے اس باب کا حکم فریق اول کے مطابق بنتا ہے کہ مزارعت معاملۂ مساقات صرف سونا چاندی اور سامان کے بدلے درست ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جنہوں نے اس صورت میں مساقات کی اجازت دی ہے۔ تو ان کے خیال میں یہ مضاربت کے مشابہ ہے اور وہ مال ہے جس کو ایک شخص دوسرے آدمی کو دے کہ وہ نصف یا تہائی یا چوتھائی پر کام کرے اور اس کے جواز پر سب کا اتفاق ہے اور یہ بات بھی ہے کہ معلوم مال کے بدلے اجارہ کے قائم مقام ہو جائے گا اور مساقات میں بھی یہی ہے خود درخت دیئے گئے وہ مال مضاربت کی طرح ہو جائیں گے اور ان پر لگنے والی کھجوریں مال سے حاصل ہونے والے نفع کی

طرح ہوں گی۔ہم عرض کرتے ہیں کہ مضاربت میں نفع اس وقت ثابت ہوتا ہے جب کہ اصل مال صحیح سالم مالک کو ملے اور مزارعت ومساقات میں ایسا نہیں کیا جاتا۔ذرا غور فرمائیں کہ مساقات کو جو لوگ جائز کہتے ہیں ان کے ہاں درخت اگر پھل لائے پھر اسے اس سے الگ کر لیا جائے پھر درخت جل جائے اور پھل بچ جائے تو پھل درخت کے مالک اور مساقات کرنے والے کے درمیان اس انداز سے تقسیم ہوگا جو ان کے مابین سے ہے۔ درختوں کا معدوم ہو جانا اس سلسلہ میں رکاوٹ نہ بنے گا جیسا کہ اصل مال کا معدوم ہونا نفع کے لئے مانع بن جاتا ہے اور مساقات ومزارعت غیر معلوم وقت تک ہوں تو ان کا مقابلہ فاسد ہے جب تک مدت معلوم نہ ہو یہ جائز نہیں۔جبکہ مضاربت غیر معینہ مدت کے لئے جائز ہوتی ہے اور مضارب کے لئے یہ بھی جائز ہے کہ وہ مضاربت کے طور پر مال لینے کے بعد کام کرنے سے انکار کر دے اور جب چاہے انکار کر دے اس پر زبردستی نہیں کی جاسکتی۔ اسی طرح رب المال کو بھی حق حاصل ہے کہ جب چاہے اس سے مال واپس لے خواہ مضارب اس بات کو چاہے یا انکار کرے۔جبکہ مزارعت اور مساقات کا یہ حکم نہیں ہے۔کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر وہ شخص جس کے ساتھ مضاربت کا معاہدہ ہوا ہے معاہدہ مساقات کے بعد کام کرنے سے انکار کر دے تو اس کو اس بات پر مجبور کیا جائے گا اور اگر درختوں کا مالک اس سے واپس لینے اور مساقات کو توڑنے کا ارادہ کرے تو اسے اس کا حق نہیں ہے جب تک کہ مدت مقررہ نہ گزر جائے جس پر ان کے درمیان معاہدہ ہوا ہے تو عقد مضاربت وہ عقد ہے جو رب المال اور مضارب میں سے کسی ایک پر اسے لازم نہیں کرتا مضارب اس مال کے ساتھ اس وقت تک عمل کرتا ہے جب تک وہ اور رب المال اس پر متفق ہوں جب تک مساقات میں عقد کے مطابق عمل کرنے کے لئے درختوں کے مالک اور جس کے ساتھ معاہدہ مساقات ہوا دونوں کو مجبور کیا جاتا ہے پس ہماری اس بحث کے مطابق مضاربت تو شراکت کے مشابہہ ہے اور مساقات اجارہ کے مشابہہ ہے جیسا کہ ہم بیان کر چکے۔اب ہم اجارہ کے حکم کی طرف لوٹتے ہیں کہ وہ کس طرح ہے تاکہ ہم اس سے مساقات کے حکم کی وہ کیفیت معلوم کر سکیں جس میں وہ اس کے مشابہہ ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے۔ہم نے غور کیا کہ اجارہ کی چند صورتیں ہیں کہ درختوں کی مقررہ مقدار کو مقررہ اجرت پر پانی دیتا ہے یہ جائز ہے۔یہ بھی اجارہ کی ایک صورت ہے کہ ان میں سے ایک معلوم کام پر اجرت ہے مثلاً اس قمیص کی سلائی کا کام مقررہ اجرت پر ہو یہ جائز ہے۔مقررہ مدت پر اجارہ ہو جس طرح کوئی آدمی دوسرے کو ایک ماہ مقررہ خدمت کے لئے مقررہ اجرت پر حاصل کرتا ہے تو یہ بھی جائز ہے تو اجاروں کے سلسلہ میں یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہوئی کہ ان میں سے کس اجارے پر عقد واقع ہوا تو ان تمام صورتوں میں صرف وہ اجارہ جائز ہوگا جو معلوم چیز پر ہو۔یا تو مساقات معلوم ہو یا عمل معلوم ہو یا دن معلوم ہوں اور یہ تمام باتیں فی ذاتہ معلوم ہیں تو ان کے بدل کا مجہول ہونا جائز نہیں۔بلکہ ان کے بدل کا حکم ان کے حکم کی طرح ہوگا پس ضروری ہے کہ بدل بھی معلوم ہو جیسا کہ وہ چیزیں معین اور معلوم ہیں جن کا یہ بدل بن رہی ہیں اور مضاربت غیر معلوم مال کے

ساتھ غیر معین وقت تک کام کرنے پر منعقد ہو جاتی ہے پس اس میں کام اور بدل دونوں مجہول ہیں تو جو امور مثلاً اجارات اور مضاربت وغیرہ ہم نے ذکر کئے ہیں ان میں سے ہر ایک کا حکم وہی ہے جو اس کے بدل کا ہے تو جس کا بدل معلوم ہو تو وہ بھی ذاتی طور پر معلوم ہی ہونا چاہئے اور وہ جو بذاتہ معلوم نہ ہو بلکہ مجہول ہو تو اس کا بدل بھی غیر معلوم ہو سکتا ہے۔ پھر ہم نے مساقات‘ مزارعت اور معاملہ پر غور کیا کہ کوئی بھی ان میں سے جائز نہیں ہوتا جب تک کہ وقت معلوم نہ ہو اور اس کا بدل بھی معلوم نہ ہو۔ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اس کا بدل بھی معلوم ہو اور اس کا حکم وہی ہو جو اس کے مبدل منہ کا ہے جیسا کہ ان مذکورہ امور یعنی اجارات اور مضاربتوں کا حکم ان کے بدل کے مطابق ہے۔ تو صحیح قیاس سے ثابت ہوا کہ مضاربت اور مساقات دراہم اور دینار یا اس کے مشابہ سامان کے ساتھ درست ہے اس بات میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ ان دونوں کے جواز کی طرف گئے ہیں انہوں نے اس سلسلے میں قیاس کو ترک کیا اور اس سلسلے میں جناب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام سے مروی روایات کی پیروی کی ہے اور ان کو اپنایا ہے۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے مزارعت و مساقات کی حرمت کے قول کو رد کیا اور اس کا جواز اور شروط کو ثابت کیا ہے۔ صحابہ کرامؓ کے عمل سے اس کا جواب اسی طرح ظاہر ہو رہا ہے جیسا کہ روایات سے اور اس خصوصی صورت کی وضاحت کر دی جو جاہلیت میں مروج تھی تابعین کا اختلاف کراہت وعدم کراہت میں نقل کیا اس سے یہ میلان معلوم ہوتا ہے کہ امام طحاوی رحمہ اللہ کا رجحان امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول کی طرف ہے۔ روایاتی دلائل کے لحاظ سے صاحبین رحمہما اللہ کا مسلک راجح ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ كَيْفَ حُكْمُهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ؟ وَمَا يُرْوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

بغیر اجازت سے کسی کی زمین میں کاشتکاری کرنا

جوشخص کسی کی زمین کو بلا اجازت کاشت کرتا ہے امام احمد فرماتے ہیں اس کو اپنے بیج کے علاوہ کچھ نہ ملے گا دوسرا فریق جس کو عام فقہاء امصار نے اپنایا ہے وہ یہ ہے کہ کھیتی بیج والے کی ہوگی البتہ وہ کھیت کے نقصان کا ضمان دے گا اور وہ اس سے کھیت کا کرایہ وصول کریں گے۔ یہ غصب کی طرح ہوگا۔

تخریج : کذا فی البذل ج٤' ٢٦٠' والتعلیق ج٣' ٣٦٥۔

۵۸۴۰: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ زَرْعًا فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ فِيْ ذٰلِكَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ زَرْعًا بِغَيْرِ أَمْرِهِمْ كَانَ ذٰلِكَ الزَّرْعُ لِأَرْبَابِ الْأَرْضِ وَغَرِمُوْا لِلزَّارِعِ مَا أَنْفَقَ فِيْهِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : أَصْحَابُ الْأَرْضِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءُوْا خَلَّوْا بَيْنَ الزَّارِعِ وَبَيْنَ أَخْذِ زَرْعِهِ ذٰلِكَ وَضَمِنُوْهُ بِنُقْصَانِ أَرْضِهِمْ إِنْ كَانَ زَرْعُهُ ذٰلِكَ قَدْ نَقَصَ الْأَرْضَ شَيْئًا وَإِنْ شَاءُوْا مَنَعُوا الزَّارِعَ مِنْ ذٰلِكَ وَغَرِمُوْا لَهُ قِيْمَةَ زَرْعِهِ ذٰلِكَ مَقْلُوْعًا . وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مِنَ الْحُجَّةِ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَيْرِ مَا ذَكَرُوْهُ فِيْ ذٰلِكَ .

۵۸۴۰: عطاء نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی اجازت کے بغیر ان کی زمین میں کاشت کی اس کے لئے اس کھیتی میں سے کچھ بھی نہ ہوگا۔ البتہ جو کچھ اس نے خرچ کیا وہ اس کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ امام طحاوی فرماتے ہیں: جس آدمی نے کسی کی زمین کو اس کی اجازت کے بغیر کاشت کرلیا تو وہ کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور کاشت کار نے جو خرچ کیا مالک اس کا ضامن ہوگا انہوں نے مندرجہ بالا روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسرا فریق کہتا ہے کہ زمین والوں کو اختیار ہے کہ کاشت کار کو وہ کھیتی چھوڑ دیں اور زمین کا نقصان اس سے بھریں اگر اس کی کھیتی سے زمین کو نقصان پہنچا ہو اور اگر وہ پسند کریں تو

کاشت کار کو اس کھیتی سے روک دیں اور کاٹی ہوئی فصل کے مطابق تاوان بھر دیں انہوں نے بھی اس حدیث کو دوسری اسانید سے نقل کر کے دلیل میں پیش کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۳۲، ترمذی فی الاحکام باب۲۹، ابن ماجه فی الرهون باب۱۳، مسند احمد ۴۶۵/۳، ۱۴۱/۴۔

روایت رافع رضی اللہ عنہ دوسری سند سے:

۵۸۴۱: وَهُوَ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَهُ نَفَقَتُهُ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ . وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيْكٍ وَقَيْسٍ جَمِيْعًا عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ وَذَكَرَهُ عَنْهُمَا فِيْ كِتَابِ الْخَرَاجِ كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ أَيْضًا لَا كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ .فَمَعْنَى هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا غَيْرُ مَعْنَى مَا رَوَى الْحِمَّانِيُّ لِأَنَّ مَا قَدْ رَوَى الْحِمَّانِيُّ هُوَ قَوْلُهُ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَيُرَدُّ عَلَيْهِ نَفَقَتُهُ فِيْ ذٰلِكَ . فَوَجْهُ ذٰلِكَ أَنَّ غَيْرَهُ يُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ الَّتِيْ قَدْ أَنْفَقَهَا فِيْ ذٰلِكَ فَيَكُوْنُ لَهُ الزَّرْعُ لَا بِمَا يُعْطَى مِنْ ذٰلِكَ .وَهٰذَا مُحَالٌ عِنْدَنَا لِأَنَّ النَّفَقَةَ الَّتِيْ قَدْ أُخْرِجَتْ فِيْ ذٰلِكَ الزَّرْعِ لَيْسَتْ بِقَائِمَةٍ وَلَا لَهَا بَدَلٌ قَائِمٌ وَذٰلِكَ أَنَّهَا إِنَّمَا دُفِعَتْ فِيْ أَجْرِ عُمَّالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ فَعَلَهُ الْمُزَارِعُ لَهُ لِنَفْسِهِ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَجِبَ لَهُ ذٰلِكَ عَلٰى رَبِّ الْأَرْضِ إِلَّا بِعِوَضٍ يَتَعَوَّضُهُ مِنْهُ رَبُّ الْأَرْضِ فِيْ ذٰلِكَ .وَلٰكِنْ أَصْلُ الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ لَا عَلٰى مَا قَدْ رَوَاهُ الْحِمَّانِيُّ فِيْ ذٰلِكَ .وَوَجْهُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّ الزَّارِعَ لَا شَيْءَ لَهُ فِي الزَّرْعِ يَأْخُذُهُ لِنَفْسِهِ فَيَمْلِكُهُ كَمَا يَمْلِكُ الزَّرْعَ الَّذِيْ يَزْرَعُهُ فِيْ أَرْضِ نَفْسِهِ أَوْ فِيْ أَرْضِ غَيْرِهِ مِمَّنْ قَدْ أَبَاحَ لَهُ الزَّرْعَ فِيْهَا وَلٰكِنَّهُ يَأْخُذُ نَفَقَتَهُ وَبَذْرَهُ وَيَتَصَدَّقُ بِمَا بَقِيَ هٰكَذَا وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ أَيْضًا .وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى صِحَّةِ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۸۴۱: احمد بن ابی عمران نے اپنی اسناد سے عطاء سے انہوں نے رافع سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں بلا اجازت کھیتی کی تو اس کو اس کا خرچہ واپس ملے گا کھیتی میں اس کا کچھ بھی حق نہیں۔ اسی روایت کو یحییٰ بن آدم نے شریک و قیس سے اور دونوں نے ابو اسحاق سے نقل کیا اور یحییٰ نے کتاب

الخراج میں اس کو اسی طرح نقل کیا جس طرح ابن ابی عمرانؒ نے نہ کہ فہد بن سلیمان نے۔ ہمارے ہاں اس کا وہ مفہوم نہیں ہے جو کہ حمانی نے روایت نمبر ۵۸۴۰ میں ذکر کیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کھیتی میں سے اس کو کچھ نہ ملے گا اور اس کا خرچہ اسے واپس کر دیا جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ مالک اس کو اس کا خرچہ واپس کرے گا جو اس نے خرچ کیا اور کھیتی کا وہ مالک بن جائے گا اس کے بدلے نہیں جو اس نے (غاصب) کو واپس کیا ہے۔ مگر یہ مفہوم ہمارے ہاں محال ہے کیونکہ نمبرا وہ خرچہ جو اس کھیتی پر کیا گیا وہ تو موجود نہیں اور نہ اس کا کوئی بدل موجود ہے اور یہ اس لئے کہ خرچہ تو کام کرنے والوں اور اس کے لئے دے دیا گیا جو کاشتکار نے اس پر خرچ کیا پس یہ ناممکن ہے کہ اس کے لئے مالک زمین پر کچھ لازم ہو۔ مگر اس چیز کے بدلے جو مالک زمین نے اس کے بدلے میں لی ہے۔ ہمارے ہاں اصل حدیث وہ ہے جو ابوبکر بن ابی شیبہ نے روایت کی ہے وہ نہیں جو حمانی نے روایت کی ہے۔ روایت کا اصل مفہوم یہ ہے کہ کاشتکار کو کھیتی میں سے کچھ نہ ملے گا جس کو وہ اپنی ذات کے لئے لے سکے اور اس کا اسی طرح مالک ہو جس طرح اپنی زمین میں کاشت کی ہوئی کھیتی کا بنتا ہے یا دوسرے کی اس زمین میں کاشت کی ہوئی کھیتی کا مالک بنتا ہے جس نے اس کے لئے کاشت کو مباح کیا ہو۔ لیکن یہاں صرف وہ اپنا بیج اور خرچہ وصول کرے گا اور بقیہ کو صدقہ کر دے گا ہمارے نزدیک اس کا یہی مفہوم ہے۔ واللہ اعلم۔ اور اس بات کو یحییٰ بن آدم نے حفص بن غیاث سے بھی نقل کیا ہے اور اس کی درستی پر یہ روایت بھی دلیل ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٤١/٤' ترمذی فی الاحکام باب٢٩۔

۵۸۴۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي يُوْسُفَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ . قَالَ عُرْوَةُ :فَلَقَدْ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي قَدْ حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ رَاٰى نَخْلًا يُقْطَعُ أُصُوْلُهَا بِالْفُرُسِ .

۵۸۴۲: یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی بنجر زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے اور ظالم سردار کا اس میں کوئی حق نہیں۔ عروہ کہتے ہیں کہ مجھے اس آدمی نے یہ روایت بیان کی جس نے روایت بیان کی کہ اس نے ایسی کھجور کو دیکھا جس کی جڑوں کو کلہاڑوں سے کاٹا جارہا تھا (یعنی غیر کی زمین کاشت کر دینے کی وجہ سے)

تخریج : بخاری فی الحرث باب١٥' ابو داؤد فی الاماره باب٣٧' ترمذی فی الاحکام باب٣٨' مالک فی الاقضیه ٢٦' مسند احمد ٣٢٧/٥۔

۵۸۴۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ بَيَاضَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ أَيْضًا .أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَطْعِ النَّخْلِ الْمَغْرُوْسِ فِيْ غَيْرِ حَق بَعْدَمَا قَدْ نَبَتَ فِي الْاَرْضِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ لِأَرْبَابِ الْاَرْضِ فَيُوْجِبُ عَلَيْهِمْ غُرْمَ مَا أَنْفَقَ فِيْهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الزَّرْعَ الْمَزْرُوْعَ فِي الْاَرْضِ أَحْرَى أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ وَأَنْ يُقْلَعَ ذٰلِكَ فَيُدْفَعَ إِلٰى صَاحِبِ الزَّرْعِ كَالنَّخْلِ الَّتِي قَدْ ذَكَرْنَاهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ صَاحِبُ الْاَرْضِ أَنْ يَمْنَعَ مِنْ ذٰلِكَ وَيَغْرَمَ قِيْمَةَ الزَّرْعِ وَالنَّخْلِ مَنْزُوْعَيْنِ مَقْلُوْعَيْنِ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ لَهٗ.وَقَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۸۴۳: یحییٰ بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے بنو بیاضہ کے ایک آدمی سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس ناحق لگے ہوئے درخت کو اکھاڑنے کا حکم فرمایا۔جبکہ وہ زمین میں اگ چکا تھا اور اس درخت کو مالک زمین کا قرار نہیں دیا کہ ان پر خرچہ کی چٹی ڈال دی جاتی۔پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ بوئی ہوئی کھیتی اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ اس کو کاٹ ڈالا جائے اور کھیتی لگانے والے کے حوالے کر دی جائے جیسا کہ وہ کھجور جس کا ہم نے تذکرہ کیا البتہ اگر زمین والا اس سے روکے اور کھیتی اور کھجور کی چٹی ادا کرے جو ان کو کاٹے اور اکھاڑے جانے کی حالت میں ہوتی ہے تو یہ چیزیں مالک زمین کی ہو جائیں گی۔یہ روایات بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔

۵۸۴۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِيْ جَمِيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : اشْتَرَكَ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمْ عَلَيَّ الْبَذْرُ وَقَالَ الْآخَرُ عَلَيَّ الْعَمَلُ وَقَالَ الْآخَرُ عَلَيَّ الْاَرْضُ وَقَالَ الْآخَرُ عَلَيَّ الْفَدَّانُ فَزَرَعُوْا ثُمَّ حَصَدُوْا .ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ أَجْرًا وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ دِرْهَمًا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَأَلْغَى الْاَرْضَ فِيْ ذٰلِكَ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَفْسَدَ هٰذِهِ الْمُزَارَعَةَ لَمْ يَجْعَلِ الزَّرْعَ لِصَاحِبِ الْاَرْضِ بَلْ قَدْ جَعَلَهٗ لِصَاحِبِ الْبَذْرِ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ حَكَمَ بِهٖ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعُوْهُمْ مِنْ بَعْدِهِمْ فِيْمَنْ بَنَى فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ أَمْرِهِمْ بِنَاءً .

۵۸۴۴: مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں چار آدمیوں نے شراکت کی ان میں سے ایک نے بیج کی بات کی جبکہ دوسرے نے کام کی اور تیسرے نے زمین اور چوتھے نے بیلوں کی جوڑی مہیا کرنے کی۔انہوں نے کاشتکاری کی پھر فصل کاٹی پھر جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے

کھیتی بیج والے کو دے دی اور مشقت کرنے والے کو معلوم اجرت دے دی اور بیلوں کی جوڑی والے کو ہر روز کے بدلے ایک درہم دیا اور زمین (والے) کو لغو قرار دیا۔ یعنی کچھ نہ دیا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت کو فاسد قرار دیا اور زمین والے کو کھیتی میں سے کچھ بھی نہ دیا بلکہ اسے بیجنے والے کے لئے قرار دیا۔ اس کے متعلق صحابہ کرام اور تابعین کے فیصلے بھی دلالت کرتے ہیں جو انہوں نے ان لوگوں کے متعلق فرمائے جنہوں نے دوسروں کی اجازت کے بغیر ان کی زمین پر تعمیرات کی تھیں۔

حضرت ابن مسعود و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا فیصلہ:

۵۸۴۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّ عَامِرَ الْأَحْوَلَ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :فِيْ رَجُلٍ بَنَى فِيْ دَارٍ بِنَاءً ثُمَّ جَاءَ أَهْلُهَا فَاسْتَحَقُّوْهَا قَالَ :إِنْ كَانَ بَنَى بِأَمْرِهِمْ فَلَهُ نَفَقَتُهُ وَإِنْ كَانَ بَنَى بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَهُ نَقْضُهُ .

۵۸۴۵: عمرو بن شعیب نے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق فیصلہ فرمایا جس نے دوسروں کی زمین میں مکان تعمیر کر لیا تھا زمین کے مالکوں نے حق طلب کیا تو آپ نے فرمایا اگر اس نے ان کی اجازت سے تعمیر کی ہے تو اس کے لئے خرچہ ہوگا اور اگر ان کی اجازت کے بغیر تعمیر ہے تو اس مکان کو توڑنا ہوگا۔

۵۸۴۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

۵۸۴۶: قاسم بن عبدالرحمن نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی روایت کی۔

۵۸۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُرَيْحٍ مِثْلَ ذٰلِكَ سَوَاءً .

۵۸۴۷: قاسم بن عبدالرحمن نے حضرت شریح رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۴۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ أَنَّهُ قَدْ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ كَتَبَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فِيْمَنْ بَنَى فِيْ دَارِ قَوْمٍ وَفِيْمَنْ غَرَسَ فِيْ أَرْضِ قَوْمٍ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .أَفَلَا تَرَى أَنَّهُمْ جَمِيْعًا قَدْ جَعَلُوا النَّقْضَ لِصَاحِبِ الْبِنَاءِ وَلَمْ يَجْعَلُوْهُ لِصَاحِبِ الْأَرْضِ فَالزَّرْعُ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَالَّذِيْ قَدْ حَمَلْنَا عَلَيْهِ مَعْنَى حَدِيْثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَوْلَى مِمَّا قَدْ حَمَلَهُ عَلَيْهِ مَنْ قَدْ

خَالَفَنَا لِيَتَّفِقَ ذٰلِكَ وَمَا رَوَاهُ الرَّجُلُ الْبَيَاضِيُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا وَلَا يَتَضَادَّانِ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فِي بَابِ الْمُزَارَعَةِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَرَّ بِرَجُلٍ يَزْرَعُ لَهُ فَسَأَلَهُ عَنْهُ فَقَالَ هُوَ زَرْعِي وَالْأَرْضُ لِآلِ فُلَانٍ وَالْبَذْرُ مِنْ قِبَلِيْ بِنِصْفِ مَا يَخْرُجُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَيْتُ خُذْ نَفَقَتَكَ . فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلَى مَعْنَى خُذْ نَفَقَتَكَ مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ لِأَنَّ رَبَّ الْأَرْضِ لَمْ يَأْمُرْهُ بِالْإِنْفَاقِ لِنَفْسِهٖ. وَلٰكِنْ مَعْنٰى ذٰلِكَ خُذْ نَفَقَتَكَ مِمَّا قَدْ خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ مِنْ هٰذَا الزَّرْعِ وَتَصَدَّقْ بِمَا بَقِيَ .فَمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَنْ زَرَعَ فِيْ أَرْضِ غَيْرِهٖ وَقَدْ جَعَلَ لَهُ نَفَقَتَهُ كَذٰلِكَ أَيْضًا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۸۴۸: حمید الطویل نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے نقل کیا کہ انہوں نے اسی طرح کا فیصلہ اس آدمی کے متعلق لکھا جس نے دوسروں کی زمین پر مکان تعمیر کر لیا تھا یا دوسروں کی زمین میں درخت لگایا تھا۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ ان حضرات نے مکان بنانے والے کو اس کے توڑنے کا حکم دیا اور اسے مالک زمین کے لئے بھی قرار نہیں دیا تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ کھیتی کا بھی یہی حکم ہو۔ حضرت رافع کی روایت کی جو تاویل ہم نے کی ہے وہ فریق اول کی تاویل سے بہتر ہے تا کہ یہ حدیث اور بیاضی مرد والی روایات کا تضاد نہ رہے۔ ہم نے باب المزارعت میں روایت رافعؓ ذکر کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ایک شخص کے پاس سے گزر ہوا جو اپنے لئے کاشت کر رہا تھا آپ نے پوچھا تو اس نے کہا یہ میری کھیتی ہے زمین فلاں کی ہے اور بیج بھی میرا ہے جو فصل نکلے گی وہ میرے اور مالک کے مابین نصف ہوگی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے سودی کاروبار کیا۔ اپنا خرچہ وصول کرو۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اپنا نفقہ زمین کے مالک سے وصول کرو کیونکہ زمین کے مالک نے اس کو حکم نہ دیا تھا کہ وہ اپنے لئے خرچ کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنا خرچہ اس کھیتی کی پیداوار سے وصول کرو اور باقی صدقہ کر دو۔ تو حضرت رافعؓ کی جناب رسول اللہ ﷺ سے اس روایت کا بھی یہی مطلب ہے من زرع فی ارض غیرہ الحدیث اس میں آپ نے اس کے لئے نفقہ کا جو حکم دیا اس کا بھی یہی مطلب ہے اپنا خرچہ لے کر بقیہ صدقہ کر دو۔ اس باب میں امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

كِتَابُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

بَابُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ

پڑوس کی وجہ سے شفع

شفعہ کا معنیٰ کسی شیٔ کو مثل سے ملانا اور فقہ میں شراکت یا پڑوس کی وجہ سے بتکلف کسی چیز کے ملانے کا دعویٰ کرنا۔ اس مسئلہ میں دو قول ہیں۔ ① جو پڑوسی خرید کی گئی زمین میں شریک نہیں اس کے لئے شفع کا کوئی حق نہیں اس قول کو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ و شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا ہے۔ ② شرکت جوار کی وجہ سے بھی شفعہ ہے یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

تخریج : كذا فی البذل ج٤' ٢٩١' والاشعة ج٢' ٦٢۔

۵۸۴۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ بِأَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلَى شَرِيْكِهِ فَيَأْخُذَ أَوْ يَدَعَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الشُّفْعَةَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا بِالشَّرِكَةِ فِي الْأَرْضِ أَوْ الْحَائِطِ أَوْ الرَّبْعِ وَلَا يَجِبُ بِالْجِوَارِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : الشُّفْعَةُ فِيْمَا وَصَفْتُمْ وَاجِبَةٌ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ لَمْ يُقَاسِمْ ثُمَّ هِيَ مِنْ بَعْدِهِ وَاجِبَةٌ لِلشَّرِيْكِ الَّذِيْ قَاسَمَ بِالطَّرِيْقِ الَّذِيْ قَدْ بَقِيَ لَهُ فِيْهِ الشِّرْكُ ثُمَّ هِيَ مِنْ بَعْدِهِ وَاجِبَةٌ لِلْجَارِ الْمُلَازِقِ . وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ

لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْأَثَرَ إِنَّمَا فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ بِأَرْضٍ أَوْ رَبْعٍ أَوْ حَائِطٍ . وَلَمْ يَقُلْ :إِنَّ الشُّفْعَةَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا فِيْ كُلِّ شِرْكٍ فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ نَفْيًا أَنْ يَكُوْنَ الشُّفْعَةُ وَاجِبَةً بِغَيْرِ الشِّرْكِ .وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهَا وَاجِبَةٌ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ وَلَمْ يَنْفِ أَنْ تَكُوْنَ وَاجِبَةً فِيْ غَيْرِهٖ وَقَدْ جَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ زَادَ عَلٰى مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۵۸۴۹: ابوالزبیر نے خبر دی کہ انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفعہ کا حق ہر اس شخص کو حاصل ہے جو زمین یا مکان یا باغ میں شریک ہو۔ اس کو فروخت کرنا جائز نہیں یہاں تک کہ وہ اپنے شریک پر پیش کرے پھر وہ اسے لے لے یا چھوڑ دے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ شفعہ صرف زمین' باغ یا مکان میں شراکت کی صورت میں جائز ہے پڑوس سے لازم نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا تمہارے کہنے کے مطابق شفعہ صرف اس شراکت میں ثابت ہوگا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ پھر دوسرے اس شریک کو حق ہوگا جس نے اس راستہ کی تقسیم کی ہو جس میں شراکت باقی ہے پھر اس کے بعد متصل پڑوسی کو حاصل ہوگا۔ تمہارے بیان کردہ اثر میں صرف اس قدر ہے کہ شفعہ مشترک زمین' مکان یا باغ میں ہے یہ تو نہیں کہا گیا کہ انہی میں ہے اور دوسروں میں نہ ہوگا ہر شراکت میں اس کا وجوب ثابت ہوا' اس کے علاوہ میں وجوب کی نفی نہیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت دوسرے طریق سے وارد ہے اس میں اضافہ موجود ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقات ۱۳۵' ابو داؤد فی البیوع باب۷۳' نسائی فی البیوع باب ۱۰۹/۸۰' مسند احمد ۳۱۶/۳۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول: بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ شفعہ صرف زمین' باغ یا مکان میں شراکت کی صورت میں جائز ہے پڑوس سے لازم نہیں ہوتا۔ انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: تمہارے کہنے کے مطابق شفعہ صرف اس شراکت میں ثابت ہوگا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ پھر دوسرے اس شریک کو حق ہوگا جس نے اس راستہ کی تقسیم کی ہو جس میں شراکت باقی ہے پھر اس کے بعد متصل پڑوسی کو حاصل ہوگا۔

فریق اول کا جواب: تمہارے بیان کردہ اثر میں صرف اس قدر ہے کہ شفعہ مشترک زمین' مکان یا باغ میں ہے یہ تو نہیں کہا گیا کہ انہی میں ہے اور دوسروں میں نہ ہوگا ہر شراکت میں اس کا وجوب ثابت ہوا اس کے علاوہ میں وجوب کی نفی نہیں اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت دوسرے طریق سے وارد ہے اس میں اضافہ موجود ہے۔

دوسری سند سے روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۵۸۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ

أَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِهِ فَإِنْ كَانَ غَائِبًا انْتَظَرَ إِذَا كَانَ طَرِيقُهُمَا وَاحِدًا .

۵۸۵۰: عطاء بن ابی رباح نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی اپنے پڑوسی پر شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے اگر وہ موجود نہ ہو تو اس کا انتظار کیا جائے گا بشرطیکہ ان کا راستہ ایک ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۷۳' ابن ماجہ فی الشفعہ باب۲' مسند احمد ۳۵۳/۳۔

۵۸۵۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ :ثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۵۸۵۱: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِيْجَابُ الشُّفْعَةِ فِي الْبَيْعِ الَّذِي لَا شِرْكَ فِيْهِ بِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ فَلَا يُجْعَلُ وَاحِدٌ مِنْ هٰذَيْنِ الْحَدِيْثَيْنِ مُضَادًّا لِلْحَدِيْثِ الْآخَرِ وَلٰكِنْ يَثْبُتَانِ جَمِيْعًا وَيُعْمَلُ بِهِمَا .فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ أَبِي الزُّبَيْرِ فِيْهِ إِخْبَارٌ عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ لِلشَّرِيْكِ فِي الَّذِي بِيْعَ مِنْهُ مَا بِيْعَ .وَحَدِيْثُ عَطَاءٍ فِيْ ذٰلِكَ إِخْبَارٌ عَنْ حُكْمِ الشُّفْعَةِ فِي الْمَبِيْعِ الَّذِي لَا شَرِكَةَ لِأَحَدٍ فِيْهِ بِالطَّرِيْقِ .وَقَالَ أَصْحَابُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَإِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْفِيْ مَا ادَّعَيْتُمْ .

۵۸۵۲: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس روایت میں مبیع میں حق شفعہ کو لازم کیا گیا ہے۔جس کو صرف راستہ کی شرکت کے علاوہ شرکت حاصل نہ ہو پس ان دونوں روایات کا باہمی تضاد نہیں بلکہ دونوں ثابت ہو کر واجب العمل ہیں۔ابوالزبیر والی روایت میں شریک کے لئے شفعہ کے حق کا ثبوت ہے جس میں سے جو فروخت ہوا سو فروخت ہوا۔روایت عطاء میں اس مبیع کا ذکر ہے جس میں راستہ کی شرکت ہو۔فریق اول نے اپنے مؤقف کے لئے ان روایات سے استدلال کیا ہے جو فریق ثانی کے مؤقف کی نفی کرتی ہیں۔

فریق اوّل کا ایک استدلال:

فریق اول نے اپنے مؤقف کے لئے ان روایات سے استدلال کیا ہے جو فریق ثانی کے مؤقف کی نفی کرتی ہیں۔

۵۸۵۳: فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ .

۵۸۵۳: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے شفعہ کا فیصلہ اس زمین میں فرمایا جو تقسیم نہیں کی گئی جب حدود متعین ہو جائیں تو کوئی شفعہ کا حق نہیں۔

تخریج : بخاری فی الشفعه باب۱، مسلم فی المساقاة ۱۳٤، نسائی فی البیوع باب۱۰۹، ابن ماجه فی الشفعه باب۳۰، مالك فی الشفعه ۱، مسند احمد ۳۹۹/۳۔

۵۸۵۴: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ.

۵۸۵۴: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ قُتَيْلَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهٗ.

۵۸۵۵: سعید اور ابوسلمہ دونوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۵۶: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ قَالَ : ثَنَا مَالِكٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالُوْا : فَنَفَى هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنْ تَكُوْنَ الشُّفْعَةُ تَجِبُ إِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ -عَلٰى أَصْلِ الْمُحْتَجِّ بِهٖ عَلَيْنَا- لَا يَجِبُ بِهٖ حُجَّةٌ لِأَنَّ الْأَثْبَاتَ مِنْ أَصْحَابِ مَالِكٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ إِنَّمَا رَوَوْهُ عَنْ مَالِكٍ مُنْقَطِعًا لَمْ يَرْفَعُوْهُ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۵۸۵۶: عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون نے مالک سے انہوں نے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ حد بندی کیے جانے تک شفعہ ہے جب حد بندی کر دی گئی تو شفعہ کا موقع ختم ہو گیا۔ اس روایت سے استدلال تب درست ہوتا جب کہ یہ روایت ثابت ہوتی امام مالکؒ نے اس کو منقطع نقل کیا ہے حضرت ابو ہریرہؓ تک اتصال ثابت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

طریق استدلال: حد بندی کر دیئے جانے تک شفعہ ہے جب حد بندی کر دی گئی تو شفعہ کا موقعہ ختم۔

جواب: اس روایت سے استدلال تب درست ہوتا جب کہ یہ روایت ثابت ہوتی امام مالک رحمہ اللہ نے اس کو منقطع نقل کیا ہے حضرت ابو ہریرہؓ تک اتصال ثابت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۸۵۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ وَالْقَعْنَبِيُّ قَالَا : ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ .

۵۸۵۷: ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کو تقسیم نہ کیا گیا تھا جب حدود لگادی جائیں تو شفعہ نہیں ہے۔

تخریج : روایت ۵۸۵۴ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۸۵۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِيْ سَلَمَةَ مِثْلَهٗ.فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مَقْطُوْعًا وَالْمَقْطُوْعُ -عِنْدَهُمْ -لَا تَقُوْمُ بِهٖ حُجَّةٌ .ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَاتَّصَلَ اِسْنَادُهٗ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ -عِنْدَنَا -مَا يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .لِأَنَّ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ . فَكَانَ بِذٰلِكَ مُخْبِرًا عَمَّا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ وَكَانَ ذٰلِكَ قَوْلًا مِنْ رَأْيِهٖ لَمْ يَحْكِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَاِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً عَلٰى مَنْ ذَهَبَ اِلٰى وُجُوْبِ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ لَوْ كَانَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيْمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ . فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ نَفْيًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَا قَدْ قُسِمَ أَنْ تَكُوْنَ فِيْهِ الشُّفْعَةُ .وَلٰكِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّمَا أَخْبَرَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلِمَهٗ مِنْ قَضَائِهٖ ثُمَّ نَفَى الشُّفْعَةَ بِرَأْيِهٖ بِمَا لَمْ يَعْلَمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ حُكْمًا وَعَلِمَهٗ غَيْرُهٗ. ثُمَّ قَدْ رَوٰى مَعْمَرٌ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَخَالَفَ مَالِكًا فِيْ مَتْنِهٖ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ.

۵۸۵۸: مالک نے ابن شہاب سے انہوں نے ابن مسیب اورابی سلمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ جب اس روایت کامقطوع ہونا ثابت ہوگیا تو فریق اول کے ہاں مقطوع قابل حجت نہیں۔ بالفرض اگر یہ روایت متصل سند سے ثابت ہوجائے تو پھر بھی اس میں ہماری روایت کے خلاف کوئی دلیل نہیں جو کہ ہم عطاءعن جابر نقل کرآئے ہیں کیونکہ اس روایت میں ابو ہریرہؓ کا قول ہے۔ کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غیر تقسیم شدہ میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ تو اس سے انہوں نے اس بات کی اطلاع دی ہے جو کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا پھراس میں فرمایا اذا وقعت الحدود فلا شفعة" اوران کا اجتہادی قول ہے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نہ نقل کیا نہ نسبت

کی۔ اس روایت کو اس وقت ان لوگوں کے خلاف دلیل میں پیش کیا جا سکتا ہے جو پڑوس کی وجہ سے حق شفعہ کو واجب قرار دیتے ہیں جبکہ اس طرح فرمایا ہوتا کہ شفعہ اس میں ہے جو تقسیم نہ ہوا ہو۔ جب حدود قائم کر دی گئیں اس وقت شفعہ نہیں ہے۔ تو اس صورت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے منقسم چیز میں شفعہ نہ ہونے کی نفی ہوتی۔ لیکن ابو ہریرہؓ نے یہاں اس فیصلے کی اطلاع دی جو انہوں نے معلوم کیا۔ پھر انہوں نے اپنی رائے واجتہاد سے شفعہ کی نفی کی جس کا انہیں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے علم حاصل نہ ہوا اور دوسرے حضرات کو معلوم ہوا۔ اس روایت کو معمر نے زہری سے روایت کیا مگر وہ روایت متن وسند دونوں کے لحاظ سے امام مالک سے مختلف ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۸۵۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادَةَ قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتْ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ .

۵۸۵۹: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر غیر منقسم چیز کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ جب اس کی حدود مقرر ہو جائیں اور راستے پھیر دیئے جائیں تو اب شفعہ نہیں ہو سکتا۔

تخریج : بخاری فی الحیل باب ١٤' والشرکه باب ٩/٨' والشفعه باب ١' ابو داؤد فی البیوع باب ٧٣' ترمذی فی الاحکام باب ٣٣' نسائی فی البیوع باب ١٠٩' ابن ماجه فی الشفعه باب ٣' مالك فی الشفعه ٤/١' مسند احمد ٣' ٢٩٦/٣٩٩۔

۵۸۶۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ نَفْيُ الشُّفْعَةِ بَعْدَ وُقُوْعِ الْحُدُوْدِ وَصَرْفِ الطُّرُقِ وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى ثُبُوْتِهَا قَبْلَ صَرْفِ الطُّرُقِ وَإِنْ حُدَّتِ الْحُدُوْدُ .فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا الْحَدِيْثُ حَدِيْثَ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَزَادَ عَلٰى مَا رَوٰى مَالِكٌ فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهُ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا حَدِيْثُ مَالِكٍ أَنْ يَكُوْنَ عَنٰى بِوُقُوْعِ الْحُدُوْدِ الَّتِيْ نُفِيَتْ بِوُقُوْعِهَا الشُّفْعَةُ فِي الدُّوْرِ وَالطُّرُقِ .فَيَكُوْنُ الْمَبِيْعُ لَا شِرْكَ لِأَحَدٍ فِيْهِ وَلَا فِيْ طَرِيْقِهٖ. فَيَكُوْنُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَهُوَ أَوْلٰى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا يَتَضَادَّ وَهُوَ وَحَدِيْثُ مَعْمَرٍ .وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ مَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى مَعْمَرٌ .

۵۸۶۰: عبدالرزاق نے معمر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں حدود کے واقع ہو چکنے کے بعد شفعہ کی نفی ہے اسی طرح راستوں کے مختلف کر دینے کے بعد نفی شفعہ ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ راستے مختلف کرنے سے پہلے خواہ حد بندی ہو جائے شفعہ درست ہے اور عبدالملک نے عطاء سے جو روایت کی ہے وہ اس کے موافق ہے اور مالکؒ کی روایت پر اضافہ ہے۔ پس وہ اس سے اولیٰ ہے۔ اگر چہ روایت

مالکؒ میں یہ احتمال بھی ہے کہ مکانات اور راستوں کی جس حد بندی سے شفعہ کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسا مبیع ہے جس میں کسی کی شرکت نہیں اسی طرح راستہ میں بھی شرکت نہ ہو۔ تو اس طرح اس روایت کا مفہوم روایت معمر کی طرح ہو گیا اور اس معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔ بلکہ ابن جریج نے خود زہری سے ایسی روایت نقل کی ہے جو معمر کی روایت کے موافق ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۸۶۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حُدَّتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْتُ وُجُوبُ الشُّفْعَةِ بِالشَّرِكَةِ فِي الدُّوْرِ وَالْأَرَضِيْنَ وَبِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ إِلَى ذٰلِكَ فَمِنْ أَيْنَ أَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ ؟ قِيْلَ لَهُ :أَوْجَبْتُهَا

۵۸۶۱: ابن شہاب نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب راستوں کی حد بندی کر دی جائے تو اس وقت شفعہ نہیں ہے۔ جیسا کہ تم نے ذکر کیا شفعہ شرکت فی المکان اور زمین اور شرکت راہ سے تو لازم ہوتا ہے یہ جوار والا شفعہ کہاں سے نکال لیا۔ ان روایات سے واجب ہوا ہے۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ۱۰۹ ' متغیر یسیر من الالفاظ۔

[redacted]: جیسا کہ تم نے ذکر کیا شفعہ شرکت فی المکان اور زمین اور شرکت راہ سے تو لازم ہوتا ہے یہ جوار والا شفعہ کہاں سے نکال لیا۔

[redacted]: ان روایات سے واجب ہوا ہے۔

۵۸۶۲: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ الْقَطَّانُ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ .

۵۸۶۲: قتادہ نے انسؓ سے روایت کی جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر کا پڑوسی وہ گھر کا زیادہ حقدار ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاحکام باب ۳۱ '۳۲/۳۳' ابو داؤد فی البیوع باب ۷۳ ' مسند احمد ٤ ' ۳۸۸/ ۳۹۰ ' ٥ ' ۳۳ ' ۱۲/۸۔

۵۸۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيٌّ وَأَحْمَدُ قَالَا :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِشُفْعَةِ الدَّارِ .

۵۸۶۳: قتادہ نے انسؓ سے انہوں نے سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر کا پڑوسی وہ گھر کے شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۵۸۶۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۸۶۴: ہمام نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۵۸۶۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَأَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۵۸۶۵: شعبہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمُرَةَ

۵۸۶۶: حمید و قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ البتہ اس میں سمرہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۸۶۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ ح .

۵۸۶۷: ابن ابی عمران نے احمد بن جناب سے روایت کی ہے۔

۵۸۶۸: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَا :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۸۶۸: یونس نے حسن سے انہوں نے سمرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۸۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ هُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَمَّنْ سَمِعَ عَلِيًّا وَعَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلَانِ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِوَارِ .

۵۸۶۹: حکم نے اس سے روایت کی جس نے علی و عبداللہؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمسائیگی سے (شفعہ کا) فیصلہ فرمایا۔ یہ روایات ثابت کر رہی ہیں کہ ہمسائیگی سے شفعہ لازم ہے۔ یہ عین ممکن ہے کہ یہ پڑوسی شریک ہو اس لئے کہ شریک کو جار کہا جاتا ہے۔ حدیث میں تو کوئی چیز ایسی نہیں جو اس پر دلالت کرے جو آپ نے ذکر کی لیکن ابورافع سے یہ مروی ہے کہ اس سے مراد وہ پڑوسی ہے جو کہ شریک نہ تھا۔

تخریج : نسائی فی البیوع باب ۱۰۹، ابن ماجہ فی الشفعہ باب ۲، بتغیر یسیر من اللفظ۔

۵۸۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حَيَّانَ عَنْ

أَبِيهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ مِثْلَهُ. فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِالْجِوَارِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْجَارُ شَرِيْكًا فَإِنَّهُ قَدْ يُقَالُ لِلشَّرِيْكِ جَارٌ. قِيْلَ لَهُ: مَا فِي الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ وَلٰكِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْجَارَ هُوَ الَّذِي لَا شَرِكَةَ لَهُ.

۵۸۷۰: ابوحیان نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن حریث سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

حاصل کلام: یہ روایات ثابت کر رہی ہیں کہ ہمسائیگی سے شفعہ لازم ہے۔

سوال: یہ عین ممکن ہے کہ یہ پڑوسی شریک ہو اس لئے کہ شریک کو جار کہا جاتا ہے۔

جواب: حدیث میں تو کوئی چیز ایسی نہیں جو اس پر دلالت کرے جو آپ نے ذکر کی لیکن ابورافع سے یہ مروی ہے کہ اس سے مراد وہ پڑوسی ہے جو کہ شریک نہ تھا۔

۵۸۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ: أَتَانِي الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى أَحَدِ مَنْكِبَيَّ فَقَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى سَعْدٍ. فَأَتَيْنَا سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ دَارِهِ فَجَاءَ أَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لِلْمِسْوَرِ: أَلَا تَأْمُرُ هٰذَا؟ يَعْنِي: سَعْدًا أَنْ يَشْتَرِيَ مِنِّيْ بَيْتَيْنِ فِيْ دَارِي. فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللّٰهِ لَا أَزِيْدُكَ عَلٰى أَرْبَعِ مِائَةِ دِيْنَارٍ مُقَطَّعَةٍ أَوْ مُنَجَّمَةٍ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهِ خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ نَقْدًا وَلَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا بِعْتُكَ. فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ ذٰلِكَ الْجَارَ الَّذِيْ عَنَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْجَارُ الَّذِيْ تَعْرِفُهُ الْعَامَّةُ وَمَنْ أَعْطَاكَ أَنَّ الشَّرِيْكَ يُقَالُ لَهُ: جَارٌ؟ وَأَيْنَ وَجَدْتَ هٰذَا فِيْ لُغَاتِ الْعَرَبِ؟ فَإِنْ قَالَ: لِأَنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ الْمَرْأَةَ تُسَمّٰى جَارَةَ زَوْجِهَا. قِيْلَ لَهُ: صَدَقْتَ قَدْ سُمِّيَتِ الْمَرْأَةُ جَارَةَ زَوْجِهَا لَيْسَ لِأَنَّ لَحْمَهَا مُخَالِطٌ لِلَحْمِهِ وَلَا دَمَهَا مُخَالِطٌ لِدَمِهِ وَلٰكِنْ لِقُرْبِهَا مِنْهُ. فَكَذٰلِكَ الْجَارُ سُمِّيَ جَارًا لِقُرْبِهِ مِنْ جَارِهِ لَا لِمُخَالَطَتِهِ إِيَّاهُ فِيْمَا جَاوَرَهُ بِهِ. وَأَنْتَ فَقَدْ زَعَمْتَ أَنَّ الْآثَارَ عَلٰى ظَاهِرِهَا فَكَيْفَ تَرَكْتَ الظَّاهِرَ فِيْ هٰذَا وَمَعَهُ الدَّلَائِلُ وَتَعَلَّقْتَ بِغَيْرِهِ مِمَّا لَا دَلَالَةَ مَعَهُ؟ ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَيْضًا مِنْ إِيْجَابِهِ الشُّفْعَةَ بِالْجِوَارِ وَتَفْسِيْرُهُ ذٰلِكَ الْجِوَارَ.

۵۸۷۱: عمرو بن شرید کہتے ہیں کہ میرے پاس مسور بن مخرمہ آئے اور اپنا ہاتھ میرے ایک کندھے پر رکھ کر کہا میرے ساتھ سعد کے پاس چلو! چنانچہ ہم سعد بن ابی وقاصؓ کے مکان پر پہنچے تو اچانک ابورافع آئے اور مسور رضی اللہ عنہ

کو کہنے لگے کیا تم اس کو نہیں کہتے یعنی سعد کو یہ میرے گھر کے دو کمرے خرید ے' اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس پڑوسی کا ہم نے تذکرہ کیا اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے معروف و معلوم پڑوسی مراد لیا ہے۔ اب آپ کو کس نے بتلایا کہ شریک کو جار کہا جاتا ہے اور آپ نے لغت عرب میں کہاں ڈھونڈا کہ شریک پر جار بولا جاتا ہے۔ سعد کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! میں چار سو دینار قسط وار سے زیادہ نہ دوں گا انہوں نے مقطعۃ کا لفظ استعمال کیا یا منجمہ کا (دونوں ہم معنی ہیں) انہوں نے کہا سبحان اللہ! مجھے تو پانچ سو دینار نقد مل رہے ہیں۔ اگر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی "الجار احق بسقبہ" پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔ تو میں تم پر فروخت نہ کرتا۔ عورت کو جارۃ زوجہا بولا جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ عورت کو جارۃ زوجہا سے تعبیر کرتے ہیں مگر اس وجہ سے نہیں کہ اس کا گوشت خاوند سے ملا ہوا ہے اور نہ یہ مراد ہے کہ مرد کا خون اس کے خون سے ملا ہے بلکہ قرب کی وجہ سے بول دیا جاتا ہے پس اسی طرح جار کو جار کہنے کی وجہ اپنے پڑوسی کے قریب ہونا ہے۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ جس میں قریب ہیں اس میں وہ آپس میں خلط ملط بھی ہیں۔ آپ کے تو خیال شریف میں آثار کو ہمیشہ ظاہر پر محمول کرتے ہیں مگر یہاں آپ نے ظاہر کیوں چھوڑ دیا جبکہ اس کے دلائل بھی موجود ہیں اور غیر ظاہر سے مسئلے کو متعلق کر دیا جس کی کوئی ادنیٰ دلالت بھی نہیں؟ پھر سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے جوار کی وجہ سے شفعہ کا ثبوت موجود ہے اور اس کی تفسیر اس روایت میں ملاحظہ کر لیں۔

تخریج : بخاری فی الشفعہ باب۲' الحیل باب ١٤/١٥' ابو داؤد فی البیوع باب٧٣' نسائی فی البیوع باب١٠٩' ابن ماجہ فی الشفعہ باب٢' مسند احمد ٦/١٠، ٣٩٠۔

۵۸۷۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهَا الشَّرِيْدِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرْضٌ لَيْسَ فِيْهَا لِأَحَدٍ قَسْمٌ وَلَا شَرِيْكٌ إِلَّا الْجِوَارَ بِيْعَتْ قَالَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهٖ . فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهٖ جَوَابًا لِسُؤَالِ الشَّرِيْدِ إِيَّاهُ عَنْ أَرْضٍ مُنْفَرِدَةٍ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ فِيْهَا وَلَا طَرِيْقَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْجَارَ الْمُلَازِقَ تَجِبُ لَهُ الشُّفْعَةُ بِحَقِّ جِوَارِهٖ. فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا مِنَ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وُجُوْبُ الشُّفْعَةِ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ مَعَانٍ ثَلَاثَةٍ بِالشِّرْكِ فِي الْبُقْعِ بِيْعَ مِنْهُ مَا بِيْعَ وَبِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ إِلَيْهِ وَبِالْمُجَاوَرَةِ لَهُ. فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ تَرْكُ شَيْءٍ مِنْهَا وَلَا حَمْلُ بَعْضِهَا عَلَى التَّضَادِّ وَإِذَا كَانَتْ قَدْ خَرَجَتْ عَلَى الْاِتِّفَاقِ مِنَ الْوُجُوْهِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا عَلٰى مَا شَرَحْنَا وَبَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ جَعَلْتَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ شُفَعًا بِالْأَسْبَابِ الَّتِيْ ذَكَرْتُ فَلِمَ أَوْجَبْتَ الشُّفْعَةَ لِبَعْضِهِمْ دُوْنَ بَعْضٍ إِذَا حَضَرُوْا

وَطَالَبُوْا بِهَا وَقَدَّمْتَ حَقَّ بَعْضِهِمْ فِيْهَا عَلٰى حَقِّ بَعْضٍ وَلَمْ تَجْعَلْهَا لَهُمْ جَمِيْعًا إِذْ كَانُوْا كُلُّهُمْ شُفَعَاءَ ؟ قِيْلَ لَهُ : لِأَنَّ الشَّرِيْكَ فِي الشَّيْءِ الْمَبِيْعِ خَلِيْطٌ فِيْهِ وَفِي الطَّرِيْقِ إِلَيْهِ فَمَعَهُ مِنَ الْحَقِّ فِي الطَّرِيْقِ مِثْلُ الَّذِيْ مَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ . وَمَعَهُ اخْتِلَاطُ مِلْكِهِ بِالشَّيْءِ الْمَبِيْعِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ مَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ فَهُوَ أَوْلٰى مِنْهُ وَمِنَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ . وَمَعَ الشَّرِيْكِ فِي الطَّرِيْقِ شَرِكَةٌ فِي الطَّرِيْقِ وَمُلَازَقَةٌ لِلشَّيْءِ الْمَبِيْعِ فَمَعَهُ مِنْ أَسْبَابِ الشُّفْعَةِ مِثْلُ الَّذِيْ مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ وَمَعَهُ أَيْضًا مَا لَيْسَ مَعَ الْجَارِ الْمُلَازِقِ مِنِ اخْتِلَاطِ حَقِّ مِلْكِهِ فِي الطَّرِيْقِ بِمِلْكِهِ فِيْهِ فَلِذٰلِكَ كَانَ - عِنْدَنَا - أَوْلٰى بِالشُّفْعَةِ مِنْهُ . وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۵۸۷۲: عمرو بن شرید نے اپنے والد حضرت شرید بن سوید سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایسی زمین جس میں کسی کا حصہ نہ تھا اور نہ کوئی شریک تھا۔ بس پڑوسی تھا وہ فروخت کر دیا گیا آپ نے فرمایا پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔ یہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ متصل پڑوسی کے لئے پڑوسی ہونے کی وجہ سے شفعہ کا حق ثابت ہے۔ اس باب میں جو روایات ذکر کی گئیں ان سے یہ ثابت ہوا کہ تین وجوہ سے حق شفعہ ثابت ہوتا ہے۔ نمبر ۱ جو چیز فروخت ہو رہی ہے اس میں شرکت ہو۔ نمبر ۲ اس کی طرف جانے والے راستہ میں شرکت ہو۔ نمبر ۳ اس جگہ کے ساتھ پڑوس حاصل ہو۔ ان میں سے کسی ایک چیز کو بھی چھوڑنا جائز نہیں اور ان کو ایک دوسرے سے متضاد بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ان وجوہ کی بنیاد پر جو ہم نے وضاحت سے ذکر کی ہیں روایات باہم متفق ہیں۔ تم نے مذکورہ اسباب کی وجہ سے ہر سہ کو شفعہ کا حقدار قرار دیا ہے تو تم نے بعض کو چھوڑ کر دوسرے بعض کے لئے شفعہ کیوں کر ثابت کر دیا جبکہ وہ تمام حاضر ہو کر مطالبہ کریں تو اس طرح تم نے بعض کو بعض پر مقدم کیا اور جب وہ تمام ہی شفعہ کے حقدار ہیں تو تم نے سب کو حق کیوں نہ دیا۔ اس طرح اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ اول یعنی شریک اس فروخت ہونے والی چیز میں حصہ دار ہے تو گویا وہ اس چیز اور اس کے راستہ دونوں میں شریک ہے پس اس کو راستہ کا حق حاصل ہے جس طرح کہ راستہ میں شریک کو یہ حق حاصل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو فروخت ہونے والی چیز میں ملک کی شرکت بھی حاصل ہے اور راستے میں شریک کو یہ چیز حاصل نہیں ہے پس وہ راستہ میں شریک اور پڑوسی دونوں سے مقدم و اولیٰ ہوگا اور جو راستہ میں شریک ہے اس کو اس شرکت کے ساتھ ساتھ فروخت ہونے والی چیز کے ساتھ راستہ کا اتصال حاصل ہے جو کہ اسباب شفعہ میں سے ہے اور پڑوس بھی حاصل ہے اس لئے وہ پڑوسی پر مقدم ہے کہ اس کو راستہ کی ملکیت حاصل ہے۔ اس لئے ہمارے ہاں یہ پڑوسی سے مقدم ہوگا۔ یہ امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: روایت ۵۸۷۱ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔

قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کا تائیدی قول:

۵۸۷۳: وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِکَ عَنْ شُرَیْحٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَیْحٍ وَأَشْعَثَ أَظُنُّهُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ : الْخَلِیطُ أَحَقُّ مِنَ الشَّفِیعِ وَالشَّفِیعُ أَحَقُّ مِمَّنْ سِوَاہُ.

۵۸۷۳: محمد نے شریح سے اور میرے خیال میں اشعث نے شعبی اور انہوں نے شریح سے نقل کیا کہ شریک شفیع سے زیادہ حقدار ہے اور شفیع دوسروں سے زیادہ حقدار ہے۔

۵۸۷۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :حَدَّثَنِیْ إِسْمَاعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ یُوْنُسَ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ ح

۵۸۷۴: ہشیم نے یونس و ہشام سے دونوں نے محمد سے روایت کی ہے۔

۵۸۷۵: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَیْحٍ مِثْلَهٗ.

۵۸۷۵: ہشام نے محمد سے انہوں نے شریح سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۸۷۶: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ :ثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَیْحٍ قَالَ الشُّفْعَةُ شُفْعَتَانِ شُفْعَةٌ لِلْجَارِ وَشُفْعَةٌ لِلشَّرِیْكِ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ هٰذَا

۵۸۷۶: جابر نے عامر سے انہوں نے شریح سے نقل کیا شفعہ دو طرح کا ہے۔ نمبر ا پڑوس کا شفعہ۔ نمبر ۲ شریک کا شفعہ۔

: حضرت عثمانؓ کا قول تو اس کے مخالف ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۵۸۷۷: فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِیْلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ :ثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ :قَالَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا مُكَایَلَةَ إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فَلَا شُفْعَةَ . قِیْلَ لَهٗ :قَدْ رُوِیَ هٰذَا عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَمَا ذَكَرْتَ وَلَیْسَ فِیْهِ -عِنْدَنَا- حُجَّةٌ لَكَ لِأَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ :إِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ مِنَ الْحُقُوْقِ كُلِّهَا وَأُدْخِلَ الطَّرِیْقُ فِیْ ذٰلِكَ فَیَكُوْنُ ذٰلِكَ مُوَافِقًا لِمَا قَدْ رَوَیْنَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ

اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ هٰذَا الْبَابِ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتُ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ . وَلَوْ كَانَ عَلٰى مَا تَأَوَّلْتُمُوْهُ عَلَيْهِ لَكَانَ قَدْ خَالَفَهُ فِیْ ذٰلِكَ سَعْدُ بْنُ أَبِیْ وَقَّاصٍ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَأَبُوْ رَافِعٍ فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُمْ فِيْمَا مَضٰى مِنْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضًا فِیْ ذٰلِكَ

۵۸۷۷: منصور بن ابی ثعلبہ نے ابان بن عثمان رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا جب حدود واقع ہو جائیں تو حق والے کا حق نہ روکا جائے اور نہ شفعہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ قول حضرت عثمانؓ سے اس طرح بھی مروی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا اور اس میں بھی تمہاری دلیل موجود نہیں کیوں کہ یہ ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ جب حدود مقرر ہو جائیں یعنی تمام حقوق کی اور اس میں راستہ بھی ڈال دیا جائے۔ (تو اس وقت شفعہ نہیں) تو یہ روایت تو ہماری روایت کے موافق بن گئی جیسا کہ جابرؓ کی روایت مذکور ہوئی۔ (اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعة) اگر بقول آپ کے اس کی تاویل وہی ہو جو آپ کر رہے ہیں تو روایات سعد اور مسور بن مخرمہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہم اس کے خلاف ہوں گی۔ حضرت عمرؓ سے بھی اس بارے میں مروی ہے۔

: یہ قول حضرت عثمانؓ سے اس طرح بھی مروی ہے جیسا کہ آپ نے ذکر کیا اور اس میں بھی تمہاری دلیل موجود نہیں کیوں کہ یہ ممکن ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ جب حدود مقرر ہو جائیں یعنی تمام حقوق کی اور اس میں راستہ بھی ڈال دیا جائے۔ (تو اس وقت شفعہ نہیں) تو یہ روایت تو ہماری روایت کے موافق بن گئی جیسا کہ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور ہوئی۔ (اذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة) اگر بقول آپ کے اس کی تاویل وہی ہو جو آپ کر رہے ہیں تو روایات سعد اور مسور بن مخرمہ اور ابو رافع رضی اللہ عنہم اس کے خلاف ہوں گی۔

روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ:

۵۸۷۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُوْهِبٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَعَرَفَ النَّاسُ حُقُوْقَهُمْ فَلَا شُفْعَةَ . فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا مَا رَوَيْنَاهُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاحْتَمَلَ مَا احْتَمَلَهٗ حَدِيْثُ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۸۷۸: عون بن عبید اللہ بن ابی رافع نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حد بندی کر دی جائے اور لوگ اپنے اپنے حقوق پہچان لیں تو اس وقت کوئی شفعہ نہیں۔

حاصل: تو ہم نے جو حضرت عثمانؓ سے نقل کیا یہ روایت عمر رضی اللہ عنہ اس کے موافق ہوگئی اور اس کی وجہ سے حدیث عثمانؓ کا سا احتمال

اس میں بھی ہوگا۔

اس کے مخالف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول:

۵۸۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ يَقْضِيَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجَارِ الْمُلَازِقِ .وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ أَنَّ الشُّفْعَةَ تَجِبُ بِالشِّرْكِ فِي الطَّرِيْقِ .

۵۸۷۹: ابوبکر بن حفص کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شریح کی طرف لکھا کہ متصل پڑوسی کے لئے شفعہ کے حق کا فیصلہ کیا جائے اور ابن عباسؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شریک فی الطریق کے لئے شفعہ ثابت کیا۔

روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما:

۵۸۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ :ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ السُّكَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ .

۵۸۸۰: ابن ابی ملیکہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

تخريج : ترمذی فی الاحکام باب ٣٤۔

۵۸۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ . فَلَمَّا كَانَ الشَّرِيْكُ فِي الطَّرِيْقِ يُسَمّٰى شَرِيْكًا كَانَ دَاخِلًا فِيْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّهُ لَا تَقُوْلُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِأَنَّهُ يُوْجِبُ الشُّفْعَةَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ حَيَوَانٍ وَغَيْرِهِ وَأَنْتَ لَا تُوْجِبُ الشُّفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ .قِيْلَ لَهُ :لَيْسَ هٰذَا عَلٰى مَا ذَكَرْتَ إِنَّمَا مَعْنَى الشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ أَيْ :فِي الدُّوْرِ وَالْعَقَارِ وَالْأَرَضِيْنَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۵۸۸۱: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا۔ جب راستہ میں شریک کو شریک کہا جاتا ہے تو وہ اس میں داخل ہوگا (جو شفع کر سکتے ہیں) اگر یہ کہا جائے کہ تم یہ روایت

پیش کر رہے ہو حالانکہ تم ہر چیز میں تو شفعہ کے قائل نہیں مثلاً حیوان وغیرہ۔تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اس طرح اس روایت کا مفہوم نہیں اس کا مفہوم یہ ہے۔شفعہ ہر چیز میں ہے یعنی تمام گھروں بنجر وآباد زمینوں میں اور اس کی دلیل ابن عباسؓ کی یہ روایت ہے۔

۵۸۸۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ .

۵۸۸۲: عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں حیوان میں شفعہ نہیں۔

تخريج : بخاری فی الشفعه باب١، مسلم فی المساقاة ١٣٤، نسائی فی البیوع باب١٠٨، ابن ماجه فی الشفعه باب٣، دارمی فی البیوع باب٨٣، مالك فی الشفعه١، مسند احمد ٣٧٢/٣، ٣٢٦/٥۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْإِجَارَاتِ

اجاروں کا بیان

بَابُ الْاِسْتِئْجَارِ عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ هَلْ يَجُوْزُ ذٰلِكَ أَمْ لَا ؟ وَمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

تعلیم قرآن کے لئے کسی کو اجرت پر رکھنا

اجارہ: تملیک منافع مع العوض کو کہا جاتا ہے تعلیم قرآن مجید پر اجرت کے سلسلہ میں ایک رائے یہ ہے تعلیم قرآن پر اجرت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نمبر ۲: تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہیں ہے اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۵۸۸۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ قَالَ : أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا لَنَا :اِنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْحَبْرِ بِخَيْرٍ فَهَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رُقْيَةٌ أَوْ شَيْءٌ ؟ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهًا فِي الْقُيُوْدِ .قَالَ :فَقُلْنَا نَعَمْ .فَجَائُوْا بِهٖ فَجَعَلْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً أَجْمَعُ بُزَاقِي ثُمَّ أَتْفُلُ فَكَأَنَّمَا أُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَأَعْطَوْنِيْ جُعْلًا فَقُلْتُ :لَا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ

فَقَالَ كُلْ فَلَعَمْرِى لَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةٍ بَاطِلٍ لَقَدْ أَكَلْتُ بِرُقْيَةٍ حَق .

۵۸۸۳: شعبی نے خارجہ بن صلت سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لوٹے تو ہمارا گزر ایک عرب قبیلہ کے پاس سے ہوا۔ تو انہوں نے ہم سے کہا تم اس بڑے عالم کی طرف سے بہتری لائے ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی دوائی یا جھاڑ یا اور کوئی چیز ہے۔ کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ بیڑیوں میں جکڑا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے کہا ہاں۔ چنانچہ وہ اس دیوانہ کو ہمارے پاس لائے میں نے اس پر تین روز صبح و شام سورہ فاتحہ پڑھی میں اپنے لعاب کو جمع کر کے اس پر تھوکتا رہا۔ گویا وہ رسّی سے کھل گیا۔ انہوں نے مجھے کچھ اجرت دی۔ میں نے کہا جب تک میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت نہ کرلوں اس وقت تک نہ لوں گا۔ میں نے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا اس کو کھاؤ۔ مجھے اپنی عمر کی قسم ہے جو آدمی باطل جھاڑ پھونک سے کھائے تو وہ باطل اور نا جائز ہے تو نے تو سچے دم سے کھایا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۱۹' مسند احمد ۲۱۱/۵۔

۵۸۸۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمُرَادِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيْ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوْا فِيْ غُزَاةٍ فَمَرُّوْا بِحَيٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَقَالُوْا :هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ ؟ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ قَدْ لُدِغَ أَوْ قَدْ عَرَضَ لَهُ شَيْءٌ .قَالَ :فَرَقَاهُ رَجُلٌ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَأُعْطِيَ قَطِيْعًا مِنَ الْغَنَمِ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ.فَسَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ بِمَ رَقَيْتَهُ؟ فَقَالَ :بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .قَالَ :وَمَا يُدْرِيْكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ قَالَ :ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْهَا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ فِيْهَا بِسَهْمٍ . فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذِهِ الْآثَارِ فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِالْجُعْلِ عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَكَرِهُوْا الْجُعْلَ عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ كَمَا قَدْ يُكْرَهُ الْجُعْلُ عَلَى تَعْلِيْمِ الصَّلَاةِ .وَقَدْ كَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلَى فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ الْآثَارَ الْأُوَلَ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنِ الْجُعْلُ الْمَذْكُوْرُ فِيْهَا عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ وَإِنَّمَا كَانَ عَلَى الرُّقَى الَّتِيْ لَمْ يَقْصِدْ بِالْاِسْتِئْجَارِ عَلَيْهَا إِلَى الْقُرْآنِ .وَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ نَحْنُ أَيْضًا :لَا بَأْسَ بِالْاِسْتِئْجَارِ عَلَى الرُّقَى وَالْعِلَاجَاتِ كُلِّهَا وَإِنْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّ الْمُسْتَأْجَرَ عَلَى ذٰلِكَ قَدْ يَدْخُلُ فِيْمَا يَرْقِيْ بِهِ بَعْضَ الْقُرْآنِ لِأَنَّهُ لَيْسَ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَرْقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَإِذَا اُسْتُؤْجِرُوْا فِيْهِ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوْا مَا لَيْسَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْمَلُوْهُ جَازَ ذٰلِكَ .وَتَعْلِيْمُ الْقُرْآنِ عَلَى النَّاسِ

وَاجِبٌ أَنْ يُعَلِّمَهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لِأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ التَّبْلِيغَ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِلَّا أَنَّ مَنْ عَلِمَهُ مِنْهُمْ أَجْزَىٰ ذٰلِكَ مِنْ بَقِيَّتِهِمْ كَالصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ إِنَّمَا هِيَ فَرْضٌ عَلَى النَّاسِ جَمِيعًا إِلَّا أَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُمْ أَجْزَىٰ عَنْ بَقِيَّتِهِمْ .وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا اَسْتَأْجَرَ رَجُلًا لِيُصَلِّيَ عَلٰى وَلِيٍّ لَهُ قَدْ مَاتَ لَمْ يَجُزْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ إِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ عَلٰى أَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ .فَكَذٰلِكَ تَعْلِيمُ النَّاسِ الْقُرْآنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا هُوَ عَلَيْهِمْ فَرْضٌ إِلَّا أَنَّ مَنْ فَعَلَهُ مِنْهُمْ فَقَدْ أَجْزَىٰ فِعْلُهُ ذٰلِكَ عَنْ بَقِيَّتِهِمْ .فَإِذَا اسْتَأْجَرَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا عَلٰى تَعْلِيمِ ذٰلِكَ كَانَتْ إِجَارَتُهُ تِلْكَ وَاسْتِئْجَارُهُ إِيَّاهُ بَاطِلًا لِأَنَّهُ إِنَّمَا اسْتَأْجَرَهُ عَلٰى أَنْ يُؤَدِّيَ فَرْضًا هُوَ عَلَيْهِ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَفِيْمَا يَفْعَلُهُ لِنَفْسِهِ لِأَنَّهُ إِنَّمَا يَسْقُطُ عَنْهُ الْفَرْضُ بِفِعْلِهِ إِيَّاهُ وَالْإِجَارَاتُ إِنَّمَا تَجُوْزُ وَتُمْلَكُ بِهَا الْأَبْدَالُ فِيْمَا يَفْعَلُهُ الْمُسْتَأْجِرُوْنَ لِلْمُسْتَأْجَرِيْنَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَهَلْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ فِي الْمَنْعِ مِنَ الْإِسْتِئْجَارِ عَلٰى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ ؟ قِيْلَ لَهُ :نَعَمْ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَأْكُلُوْا بِالْقُرْآنِ . وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ أُقْرِءُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنَ فَأَهْدَىٰ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَوْسًا عَلٰى أَنْ أَقْبَلَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ إِنْ أَرَدْتُ أَنْ يُطَوِّقَكَ اللّٰهُ بِهَا قَوْسًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا . وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ كُلَّهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَسَانِيدِهَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنَّا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا فِيْ بَابِ التَّزْوِيْجِ عَلٰى سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِنْ كِتَابِ النِّكَاحِ . ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۸۸۴: ابوالمتوکل ناجی نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ان کا گزر ایک عرب قبیلہ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے پوچھا کیا تم میں سے کوئی جھاڑ پھونک کر لیتا ہے ہمارے قبیلہ کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا یا اس کو کوئی عارضہ پیش آ گیا ہے۔ابوسعید کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے فاتحہ الکتاب پڑھ کر دم کر دیا تو اس نے بکریوں کا ایک گلہ دیا اس آدمی نے لینے سے انکار کر دیا پھر اس آدمی نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تو نے کس چیز سے دم کیا اس آدمی نے کہا فاتحہ الکتاب سے۔آپ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ وہ جھاڑ کا کام دیتی ہے ابوسعید کہتے ہیں پھر آپ نے اس کو لینے کا حکم دیا اور فرمایا اس میں میرا بھی ایک حصہ رکھ لو۔ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تعلیم قرآن پر اجرت میں حرج نہیں۔تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہیں جس طرح کہ نماز کی تعلیم پر اجرت جائز نہیں۔اس سلسلہ میں جو روایات

پیش کی گئی ہیں ان میں جس اجرت کا ذکر ہے وہ قرآن مجید کی تعلیم پر نہیں وہ دم پر اجرت ہے اور اس میں قرآن مجید پر اجرت کا قصد نہیں کیا گیا اور اس میں تو ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ دم کرنے اور ہر قسم کے علاج معالجہ پر اجرت درست ہیں اگر چہ ہم یہ جانتے ہیں اس پر اجرت لینے والا بعض اوقات قرآن مجید کے کسی حصہ کے ساتھ بھی دم کرتا ہے۔ ایک دوسرے کو دم کرنا واجب نہیں فلہٰذا اگر وہ ایسے عمل پر اجارہ کریں جو ان پر لازم نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قرآن مجید سکھائیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے مگر جو ان میں سے تعلیم دے گا تو وہ باقی لوگوں کی طرف سے کفایت کرنے والا ہوگا جیسا کہ نماز جنازہ تمام لوگوں پر فرض ہے مگر بعض کے ادا کر لینے سے باقی کی طرف سے کفایت ہو جائے گی اور اگر کوئی شخص کسی سے اپنے رشتہ دار کے نماز جنازہ پڑھنے کی اجرت مانگے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ اس عمل کی اجرت مانگ رہا ہے جو اس پر لازم ہے۔ اسی طرح قرآن مجید بھی ایک دوسرے کو سکھانا فرض ہے البتہ بعض کے سکھا دینے سے باقی کی طرف سے کفایت ہو جائے گی۔ فلہٰذا اگر کوئی کسی کو تعلیم قرآن کے لئے اجرت پر رکھے تو یہ اجارہ اور اجرت دونوں ناجائز ہیں کیونکہ اس فرض عمل پر اجارہ کیا ہے اور اس عمل کو سقوط فرض کے لئے اسے خود کرنا لازم تھا مگر اجاروں میں مزدور اپنے مستاجر کے لئے عمل کرتا ہے تبھی تو اجارہ درست ہوتا ہے اور وہ بدل کا مالک بنتا ہے۔ آپ نے تعلیم قرآن مجید کے سلسلے میں جو بات کہی ہے کیا اس پر کوئی چیز آپ ﷺ سے بھی منقول ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت سی روایات وارد ہیں مثلاً "لاتاکلوا بالقرآن" نمبر۲ حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ میں بعض اصحاب صفہ کو قرآن مجید پڑھاتا تھا۔ ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دی اور اصرار کیا کہ اس کو راہ خدا کے لئے قبول فرمائیں۔ میں نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کی کمان کا طوق ڈالیں تو اسے قبول کر لو۔

تخریج : بخاري في الطب باب ٣٣' مسلم في السلام ٦٦/٦٥' مسند احمد ٣' ٤٤/٢ ـ

فریق اول کا مؤقف: ان آثار کو سامنے رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تعلیم قرآن پر اجرت میں حرج نہیں۔

فریق ثانی کا مؤقف: تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہیں جس طرح کہ نماز کی تعلیم پر اجرت جائز نہیں۔

مؤقف اول کا جواب: اس سلسلہ میں جو روایات پیش کی گئی ہیں ان میں جس اجرت کا ذکر ہے وہ قرآن مجید کی تعلیم پر نہیں وہ دم پر اجرت ہے اور اس میں قرآن مجید پر اجرت کا قصد نہیں کیا گیا اور اس میں ت وہم بھی یہی کہتے ہیں کہ دم کرنے اور ہر قسم کے علاج معالجہ پر اجرت درست ہیں اگر چہ ہم یہ جانتے ہیں اس پر اجرت لینے والا بعض اوقات قرآن مجید کے کسی حصہ کے ساتھ بھی دم کرتا ہے۔

وجہ جواز: ایک دوسرے کو دم کرنا واجب نہیں فلہٰذا اگر وہ ایسے عمل پر اجارہ کریں جو ان پر لازم نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر

لوگوں پر لازم ہے کہ وہ ایک دوسرے کو قرآن مجید سکھائیں کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ ہے مگر جو ان میں سے تعلیم دے گا تو وہ باقی لوگوں کی طرف سے کفایت کرنے والا ہوگا جیسا کہ نماز جنازہ تمام لوگوں پر فرض ہے مگر بعض کے ادا کر لینے سے باقی کی طرف سے کفایت ہو جائے گی اور اگر کوئی شخص کسی سے اپنے رشتہ دار کے نماز جنازہ پڑھنے کی اجرت مانگے تو یہ جائز نہیں ہے کیونکہ وہ اس عمل کی اجرت مانگ رہا ہے جو اس پر لازم ہے۔اسی طرح قرآن مجید بھی ایک دوسرے کو سکھانا فرض ہے البتہ بعض کے سکھا دینے سے باقی کی طرف سے کفایت ہو جائے گی۔

فلہٰذا اگر کوئی کسی کو تعلیم قرآن کے لئے اجرت پر رکھے تو یہ اجارہ اور اجرت دونوں ناجائز ہیں کیونکہ اس فرض عمل پر اجارہ کیا ہے اور اس عمل کو سقوط فرض کے لئے اسے خود کرنا لازم تھا مگر اجاروں میں مزدور اپنے مستاجر کے لئے عمل کرتا ہے تبھی تو اجارہ درست ہوتا ہے اور وہ بدل کا مالک بنتا ہے۔

سوال: آپ نے تعلیم قرآن مجید کے سلسلے میں جو بات کہی ہے کیا اس پر کوئی چیز آپ ﷺ سے بھی منقول ہے۔

جواب: اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے بہت سی روایات وارد ہیں مثلاً "لاتاکلوا بالقرآن" نمبر۲ حضرت عبادہؓ سے مروی ہے کہ میں بعض اصحاب صفہ کو قرآن مجید پڑھاتا تھا۔ان میں سے ایک نے مجھے ایک کمان ہدیہ میں دی اور اصرار کیا کہ میں اس کو راہ خدا کے لئے قبول فرمائیں۔میں نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ذکر کی تو آپ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کی کمان کا طوق ڈالیں تو اسے قبول کرلو۔

تخریج: ابو داؤد فی البیوع باب۳۶' ابن ماجه فی التجارات باب۸' مسند احمد ۳۱۵/۵۔

ہم نے ان روایات کو باب التزویج علی سورۃ من القرآن کتاب النکاح میں ذکر کیا ہے۔اس سلسلہ کی مزید روایات ملاحظہ ہوں۔

۵۸۸۵: مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ سَعِيْدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجَرِيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِيرِ عَنْ أَخِيْهِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ :قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلٰى أَذَانِهٖ أَجْرًا فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ بِالْأَجْرِ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

۵۸۸۵: مطرف بن شخیر نے عثمان بن ابی العاصؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ایسا موذن مقرر کرو جو اذان پر اجرت نہ لے۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اجرت پر اذان کو ناپسند فرمایا۔

تخریج: ترمذی فی الصلاة باب۴۱' نسائی فی الاذان باب۳۲' ابن ماجه فی الاذان باب۳' مسند احمد ۲۱۷/۴۔

روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما:

۵۸۸۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ التَّيْمِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عُمَرَ إِنِّيْ أُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ . فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ لٰكِنِّيْ أَبْغَضُكَ فِي اللّٰهِ لِأَنَّكَ تَبْغِي فِيْ أَذَانِكَ أَجْرًا وَتَأْخُذُ عَلَى الْأَذَانِ أَجْرًا . فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا كَرَاهِيَةَ الْإِسْتِئْجَارِ عَلَى الْأَذَانِ فَالْإِسْتِجْعَالُ عَلَى تَعْلِيْمِ الْقُرْآنِ كَذٰلِكَ أَيْضًا لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُمِرَ بِالتَّبْلِيغِ عَنِ اللّٰهِ وَلَوْ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَأَوْجَبَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهِ التَّبْلِيغَ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ . وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۸۸۶: یحیٰ البکاء سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو کہا مجھے اللہ تعالیٰ کی خاطر تم سے محبت ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مگر میں تم سے اللہ تعالیٰ کی خاطر بغض رکھتا ہوں کیونکہ تم اپنی اذان پر اجرت لیتے ہو۔ ان روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ اذان پر کسی کو اجرت دے کر رکھنا مکروہ ہے اور قرآن مجید کی تعلیم پر اجارہ یہی حکم رکھتا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید کی ایک بھی آیت کو پہنچا دینے کا حکم فرمایا ہے اور اپنے پیغمبر پر تبلیغ کو فرض فرمایا اور فرمایا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ آپ کے رب کی طرف سے آپ پر اتارا گیا اس کو پہنچا دیں اور اگر آپ ایسا نہ کریں تو آپ نے اپنی رسالت کی تبلیغ نہ کی اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔ "یاایھاالرسول بلغ ماانزل الیك......"۔

تبلیغ رسالت کے سلسلہ میں مزید فرمایا:

۵۸۸۷: فِيْمَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ جَمِيْعًا قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِيْ كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ :قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ فِيْ ذٰلِكَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ . فَأَوْجَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى أُمَّتِهِ التَّبْلِيغَ عَنْهُ .ثُمَّ قَدْ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ التَّبْلِيغِ عَنْهُ وَالْحَدِيْثِ عَنْ غَيْرِهِ فَقَالَ وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ أَيْ :وَلَا

حَرَجَ عَلَيْكُمْ فِيْ أَنْ لَا تُحَدِّثُوْا عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ . فَالْاِسْتِجْعَالُ عَلٰى ذٰلِكَ اسْتِجْعَالٌ عَلَى الْفَرْضِ وَمَنِ اسْتَجْعَلَ جُعْلًا عَلٰى عَمَلٍ يَعْمَلُهُ فِيْمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَمَلَهُ عَلَيْهِ فَذٰلِكَ عَلَيْهِ حَرَامٌ لِأَنَّهُ اِنَّمَا يَعْمَلُهُ لِنَفْسِهِ لِيُؤَدِّيَ بِهٖ فَرْضًا عَلَيْهِ .وَمَنِ اسْتَجْعَلَ جُعْلًا عَلٰى عَمَلٍ يَعْمَلُهُ لِغَيْرِهٖ مِنْ رُقْيَةٍ أَوْ غَيْرِهَا وَاِنْ كَانَتْ بِقُرْآنٍ أَوْ عِلَاجٍ أَوْ مَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ فَذٰلِكَ جَائِزٌ وَالْاِسْتِجْعَالُ عَلَيْهِ حَلَالٌ .فَيَصِحُّ بِمَا ذَكَرْنَا مَعَانِيْ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ مِنَ النَّهْيِ وَمِنَ الْاِبَاحَةِ وَلَا يَتَضَادُّ ذٰلِكَ فَيَتَنَافٰى .وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۵۸۸۷: ابو کبشہ سلولی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً ....'' کہ ایک آیت قرآن بھی ہو تو وہ بھی میری طرف سے پہنچاؤ اور بنی اسرائیل کی باتیں نقل کرنے میں حرج نہیں اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا: (فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ) تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم بنالینا چاہئے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے امت پر تبلیغ کو لازم فرمایا۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے آپ کی طرف سے بات کے پہنچانے اور دوسروں سے بات نقل کرنے میں فرق کو ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔بنی اسرائیل سے بات بیان کرنے میں حرج نہیں یعنی تم پر ان سے بیان نہ کرنے میں کچھ گناہ نہیں۔پس اس پر انعام واجرت کو طلب کرنا جو کہ اس پر فرض ہے تو یہ فرض پر اجرت کو چاہنا ہے جو کہ اس پر حرام ہے کیونکہ وہ اپنی ذات کے لئے عمل کرتا ہے تاکہ فریضہ کی ادائیگی ہو اور جو عمل دوسرے کے لئے کیا جائے مثلاً جھاڑ پھونک وغیرہ اگرچہ قرآن مجید کی آیات سے ہو یا علاج وغیرہ اس پر اجرت جائز ہے اور حلال ہے۔اس بات کو سامنے رکھنے سے آثار مذکورہ کے معانی درست ہو جاتے ہیں اور ان میں منافات اور تضاد نہیں رہتا۔یہ تمام امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی احادیث الانبیاء باب ۵۰' ترمذی فی العلم باب ۱۳' دارمی فی المقدمه باب ۴۶' مسند احمد ۲' ۱۵۹/۲۰۲۔

بَابُ الْجُعْلِ عَلَى الْحِجَامَةِ هَلْ يَطِيبُ لِلْحَجَّامِ أَمْ لَا ؟

حجام کے لئے سینگی لگانے کی اُجرت جائز ہے یا ناجائز؟

اس سلسلہ میں ایک فریق کا قول یہ ہے کہ اجرت حجام حرام ہے اس قول کو امام احمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ یہ اجرت جائز ہے اور عدم جواز کی روایات تمام تر منسوخ ہیں۔ (العینی ص۵۵۶)

۵۸۸۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ قَدْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَدْ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ إِنَّ كَسْبَ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ .

۵۸۸۸: سائب بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے کی کمائی ناپاک ہے۔

تخریج : مسلم فی المساقاة ٤٠، ٤١/٤١ ترمذی فی البیوع باب ٤٦، نسائی فی الصید باب ١٥، مسند احمد ٣/٤٦٤، ١٤١/٤ ـ

۵۸۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ قَالَ : حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ : سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۸۸۹: سائب بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

۵۸۹۰: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ جَمِيعًا قَالَا : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ : ثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ السُّحْتِ كَسْبَ الْحَجَّامِ .

۵۸۹۰: عطاء نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگی لگانے والے کی کمائی حرام ہے۔

۵۸۹۱: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا شِهَابٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۸۹۱: عطاء نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۹۲: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ قَالَ : قَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْبَ الْحَجَّامِ .

۵۸۹۲: عبدالعزیز بن زیاد نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے حجام کی کمائی کو حرام قرار دیا۔

۵۸۹۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :أَنْبَأَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ أَنَّهٗ قَالَ :قَدِ اشْتَرَى أَبِيْ حَجَّامًا فَكَسَرَ مَحَاجِمَهٗ .فَقُلْتُ لَهٗ :يَا أَبَتِ لِمَ كَسَرْتَهَا ؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى تَحْرِيْمِ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَلٰكِنْ إِنَّمَا أَتَيْنَا بِهٖ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ أَنَّا قَدْ أَغْفَلْنَاهُ وَإِنَّمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ كَرَاهِيَةُ أَبِيْ جُحَيْفَةَ لِذٰلِكَ فَقَطْ .فَأَمَّا مَا فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَهْيِهٖ عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ فَهُوَ مَا يُبَاعُ بِهِ الدَّمُ لَا غَيْرُ ذٰلِكَ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهِيَةِ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :إِنَّ كَسْبَ الْحَجَّامِ كَسْبُ ذِيْ دَنَسٍ فَيُكْرَهُ لِلرَّجُلِ أَنْ يُدَنِّسَ نَفْسَهٗ وَيُدِيْنَهَا بِذٰلِكَ .فَأَمَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ حَرَامًا فَلَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۵۸۹۳: سعید نے ہمیں مطلع کیا کہ عون بن ابی جحیفہ نے بیان کیا کہ میرے والد نے ایک سینگی لگانے والے (غلام) کو خریدا پھر اس کے سینگی لگانے والے آلات توڑ دیئے میں نے کہا ابا جی! آپ نے یہ آلات کیوں توڑ ڈالے؟ تو فرمانے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: اس روایت میں حجام کی کمائی کے حرام ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے اس روایت کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ ہم اس سے بے خبر ہیں۔ بس اس روایت سے اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت ابو جحیفہ نے اس کو ناپسند کرتے ہوئے ایسا کیا۔ رہا یہ سوال کہ خون کی قیمت سے منع فرمایا تو اس کا اطلاق خون فروخت کرنے پر ہوتا ہے اس کے علاوہ نہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ حجام کی کمائی مکروہ ہے اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔ دوسروں نے کہا سینگی لگوانے کا پیشہ گندا پیشہ ہے آدمی کو چاہئے کہ وہ اپنے کو اس پیشے میں ملوث کر کے اپنے کو عیب دار نہ کرے اس کو اختیار نہ کرے باقی بذات خود یہ حرام نہیں۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : مسند احمد ٤، ٣٠٨/٣٠٩۔

۵۸۹۴: بِمَا حَدَّثَنَا يُونُسُ وَالرَّبِيعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَا :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ فِي ذٰلِكَ.

۵۸۹۴: عبداللہ بن طاؤس نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الاجارہ باب۱۸، والبیوع باب۳۹، مسلم فی المساقاۃ ۶۵، ابو داؤد فی البیوع باب۳۸، ابن ماجہ فی التجارات باب ۱۰، مسند احمد ۹۰/۱، ۳۵۱/۳۳۳، ۳۶۵/۲۴۱، ۲۹۲/۲۵۰۔

۵۸۹۵: :وَقَدْ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ ح .وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مُوسَى قَالَ :ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَا :ثَنَا وُهَيْبٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۵۸۹۵: حسین بن حکم جیزی نے عفان بن مسلم۔ سند نمبر۲ احمد بن داؤد بن موسیٰ نے سہل بن بکار نے وہیب نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۸۹۶: وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى غُلَامٍ حَجَّامٍ فَجَاءَ فَحَجَمَهُ فَأَعْطَاهُ أَجْرًا مُدًّا أَوْ نِصْفَ مُدٍّ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ ذٰلِكَ .

۵۸۹۶: شعبی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام حجام کی طرف پیغام بھیجا۔ پس اس نے سینگی لگوائی تو آپ نے اس کو ایک مد یا نصف مد اس کی مزدوری عنایت فرمائی۔ (ابن عباسؓ فرماتے ہیں) اگر یہ حرام ہوتی تو آپ اس کو عنایت نہ فرماتے۔

تخریج : روایت ۵۸۹۵ ملاحظہ ہو۔

۵۸۹۷: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ ذٰلِكَ .

۵۸۹۷: عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی اُجرت عنایت فرمائی۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ اس کو عنایت نہ فرماتے۔

۵۸۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ حَجَّامًا كَانَ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَيْبَةَ الْحَجَّامُ

حَجَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ وَحَطَّهُ عَنْهُ طَائِفَةً مِنْ غَلَّتِهِ أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَهْلُهُ طَائِفَةً مِنْ غَلَّتِهِ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمَا أَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۵۸۹۸:ابوطالب نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے ایک حجام کا نام ابوطیبہ الحجام تھا اس نے آپ کو سینگی لگائی تو آپ نے اس کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی اور اس کے خراج میں سے کچھ حصہ کم کر دیا یا اس کے مالکوں نے اس سے خراج کا کچھ حصہ کم کر دیا۔ابن عباسؓ فرماتے ہیں اگر یہ حرام ہوتی تو جناب رسول اللہ ﷺ اس کو عنایت نہ فرماتے۔

۵۸۹۹:وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدُ احْتَجَمَ فَأَمَرَ الْحَجَّامَ بِصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَأَمَرَ مَوَالِيَهُ أَنْ يُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنَ الْخَرَاجِ شَيْئًا .

۵۸۹۹:ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی کھنچوائی پھر حجام کو ایک صاع (غلہ) دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں کو حکم فرمایا کہ وہ اس کے خراج میں سے کچھ کم کر دیں۔

تخریج : اخرج بنحوه بخاری فی البیوع باب۳۹' والاجاره باب۱۹/۱۷' مسلم فی المساقاة ۶۴/۶۶' ابو داؤد فی البیوع باب۳۸' مالك فی الاستیذان ۲۶' مسند احمد ۱' ۲۸۲/۳۶۵۔

۵۹۰۰:وَحَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا أَبَا طَيْبَةَ الْحَجَّامَ فَحَجَمَهُ فَسَأَلَهُ كَمْ ضَرِيْبَتُكَ فَقَالَ :ثَلَاثَةُ أَصْوُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا مِنْهَا .

۵۹۰۰:سلیمان بن قیس نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوطیبہ حجام کو بلوایا اس نے سینگی لگائی تو آپ نے دریافت فرمایا تیرا خراج کتنا ہے اس نے کہا تین صاع (یومیہ) تو آپ نے ایک صاع اس سے کم کر دیا۔

تخریج : مسند احمد ۳۵۳/۳۔

۵۹۰۱:وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .

۵۹۰۱:سلیمان بن قیس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔پھر اس روایت کا اسی طرح تذکرہ کیا۔

۵۹۰۲:وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ

الْاَعْلٰى عَنْ اَبِىْ جَمِيْلَةَ عَنْ عَلِىٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ.

۵۹۰۲: ابوجمیلہ نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری دی۔

۵۹۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا الْحُمَيْدِىُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ فِىْ كَسْبِ الْحَجَّامِ عَلِفَةُ النَّاضِحِ اَوْ قَالَ اعْلِفْ ذٰلِكَ نَاضِحَكَ.

۵۹۰۳: ابوالزبیر نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے حجام کی مزدوری کے سلسلہ میں فرمایا وہ پانی لانے والے اونٹ کے چارے کی طرح ہے یا اس طرح فرمایا وہ تیرا پانی لانے والا اونٹ ہے تو اس کو چارہ ڈال۔

۵۹۰۴: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِىْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ ح.

۵۹۰۴: ابراہیم بن داؤد نے عمرو بن عون سے۔

۵۹۰۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ.

۵۹۰۵: محمد بن سیرین نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور حجام کو اس کی مزدوری دی۔

۵۹۰۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ.

۵۹۰۶: عاصم نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ ابوطیبہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے سینگی لگائی جبکہ آپ روزے سے تھے پھر آپ نے اس کو اس کی مزدوری عنایت فرمائی۔ انسؓ کہتے ہیں کہ اگر یہ حرام ہوتی تو آپؐ اس کو بالکل نہ دیتے۔

۵۹۰۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِىُّ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ اَنَّهُ

قَالَ :سُئِلَ أَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ .فَقَالَ : احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ الْحَجَّامُ فَأَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ لِيُخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ غَلَّتِهِ شَيْئًا فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ .

۵۹۰۷: حمید الطویل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ سے حجام کی کمائی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والا ابوطیبہ تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے دو صاع غلہ دینے کا حکم فرمایا اور اس کے مالکوں سے بات چیت کی تاکہ وہ اس کے خراج میں سے کچھ کم کر دیں انہوں نے ایسا کر دیا۔

۵۹۰۸: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ أَنَّ حُمَيْدًا قَدْ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۹۰۸: حمید نے بیان کیا کہ انسؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے متعلق اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۹۰۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَيْضًا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَيْضًا مِثْلَ ذٰلِكَ سَوَاءً .

۵۹۰۹: حمید الطویل نے حضرت انسؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پھر انہوں نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا۔

۵۹۱۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.فَفِىْ هٰذِهِ الْآثَارِ إِبَاحَةُ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ قَدْ تَأَخَّرَ عَنِ النَّهْيِ الَّذِىْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ أَوْ تَقَدَّمَهُ .

۵۹۱۰: حمید الطویل نے حضرت انسؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ پس ان روایات سے حجام کی کمائی کے مباح ہونے کا ثبوت ملتا ہے اب اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ اس ممانعت سے پہلے کی بات ہے یا بعد کی بات ہے۔

حاصل روایات: ان روایات سے حجام کی کمائی کے مباح ہونے کا ثبوت ملتا ہے اب اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ اس ممانعت سے پہلے کی بات ہے یا بعد کی بات ہے۔

روایات پر غور:

۵۹۱۱: فَنَظَرْنَا فِي ذٰلِكَ فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ح .

۵۹۱۱: یونس نے عبداللہ بن یوسف سے نقل کیا۔

۵۹۱۲: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَا :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ عُفَيْرِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ عَنْ مُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ غُلَامٌ حَجَّامٌ يُقَالُ لَهُ نَافِعٌ وَأَبُو طَيْبَةَ فَانْطَلَقَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ خَرَاجِهِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْنَهُ فَرَدَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اعْلِفْ بِهِ النَّاضِحَ اجْعَلُوْهُ فِيْ كِرْشِهِ .

۵۹۱۲: ربیع مؤذن نے اپنی سند کے ساتھ محیصہ بن مسعود انصاریؓ سے نقل کیا کہ ان کا ایک حجام غلام تھا جن کا نام نافع وابوطیبہ پکارا جاتا تھا۔ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا اور اپنے خراج کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم ہرگز اس کے قریب مت جاؤ۔ اس نے اپنا سوال بار بار دھرایا تو آپ نے فرمایا اس کو ماشکی والا چارہ دو اور اس کو اپنی اوجری میں رکھو (یعنی پیٹ بھر دو)

۵۹۱۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :ثَنَا طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَافِعَةَ بْنَ رَافِعٍ أَوْ رَافِعَ بْنَ رَافِعَةَ الشَّكُّ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ قَدْ جَاءَ إِلٰى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَأَمَرَنَا أَنْ نُطْعِمَهُ نَاضِحَنَا.

۵۹۱۳: طارق بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ رافعہ بن رافع یا رافع بن رافعہ انہی سے متعلق ان کو شک ہے وہ مجلس انصار میں آیا اور کہنے لگا جناب رسول اللہ ﷺ نے حجام کی کمائی سے منع فرمایا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم وہ اس کو پانی والے اونٹ کا چارہ کھلائیں (یعنی پیٹ بھر کھا دیں)

۵۹۱۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ الْكَاتِبُ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ عَنِ الْمُحَيِّصَةِ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ لَهُ حَجَّامٌ وَاسْمُ الرَّجُلِ الْمُحَيِّصَةُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَنَهَاهُ أَنْ يَأْكُلَ كَسْبَهُ ثُمَّ عَادَ فَنَهَاهُ ثُمَّ عَادَ فَنَهَاهُ ثُمَّ عَادَ فَنَهَاهُ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُهُ حَتّٰى قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْلِفْ كَسْبَهُ نَاضِحَكَ وَأَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ .

۵۹۱۴: بنو حارثہ کے محیصہؓ کا ایک غلام حجام تھا محیصہ نے خود اس کے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے اس کی آمدنی کھانے سے منع فرمایا پھر دوبارہ سوال کیا تو آپ نے منع کر دیا۔ پھر تیسری بار سوال کیا تو آپ نے منع کر دیا۔ پھر چوتھی مرتبہ سوال کیا تو آپ نے منع کر دیا وہ بار بار اپنا سوال دہراتا رہا۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا اس کی کمائی اپنے پانی والے اونٹ کو کھلا دو اور اونٹ اپنے غلام کو کھلا دو۔

تخریج : مسند احمد ٣٤١/٤۔

۵۹۱۵: وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ مُحَيِّصَةَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

تخریج : ترمذی فی البیوع باب٤٧' مسند احمد ٥' ٤٣٥/٤٣٦۔

۵۹۱۵: حرام بن سعد بن محیصہ نے روایت کی کہ حضرت محیصہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۹۱۶: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۵۹۱۶: حرام بن سعد بن محیصہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے (محیصہ نے) جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۹۱۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۵۹۱۷: اسد بن موسیٰ نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۹۱۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَحَدِ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ أَبِيْهَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ. فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِبَاحَةِ فِيْ هٰذَا اِنَّمَا كَانَ بَعْدَمَا نَهَاهُ عَنْهُ نَهْيًا عَامًّا مُطْلَقًا عَلٰى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .وَفِيْ اِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُطْعِمَهُ الرَّقِيْقَ أَوْ النَّاضِحَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ

لَيْسَ بِحَرَامٍ .أَلَا تَرَى أَنَّ الْمَالَ الْحَرَامَ الَّذِي لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُطْعِمَهُ رَقِيقَهُ وَلَا نَاضِحَهُ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الرَّقِيقِ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ . فَلَمَّا ثَبَتَ اِبَاحَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ أَنْ يَعْلِفَ ذٰلِكَ نَاضِحَهُ وَيُطْعِمَ رَقِيقَهُ مِنْ كَسْبِ حَجَّامِهِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ نَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ وَثَبَتَ حِلُّ ذٰلِكَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا أَيْضًا لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَسْتَأْجِرُ الرَّجُلَ يَفْصِدُ لَهُ عِرْقًا أَوْ يَبْزُغُ لَهُ حِمَارًا فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ جَائِزًا وَالْاِسْتِئْجَارُ عَلَى ذٰلِكَ جَائِزٌ فَالْحِجَامَةُ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا

۵۹۱۸: حرام بن محیصہ بنی حارثہ سے تھے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ان روایات سے یہ دلالت مل گئی کہ یہ اباحت ممانعت کے بعد تھی اور وہ ممانعت عام اور مطلق تھی۔جیسا کہ پہلے آثار اس پر دلالت کرتے ہیں اور آپ ﷺ کا فرمانا کہ اسے اپنے غلام یا پانی والے اونٹ کو کھلا دو۔یہ واضح دلیل ہے کہ یہ حرام نہ تھی ذرا غور تو فرمائیں کہ جو مال حرام ہے وہ اپنے غلام کو کھلانا اور اپنے پانی والے اونٹ کو کھلانا بھی جائز نہیں۔کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غلاموں کے سلسلہ میں فرمایا: "اطعموهم مما تأكلون" (بخاری فی الزهد : ۷۴) پس جب محیصہ کے لئے اس کی اباحت ثابت ہوگئی کہ وہ اپنے پانی والے اونٹ کو کھلائیں یا اپنے غلام کو اپنے حجام کی اجرت کھلائیں اس سے سابقہ نہی کا نسخ معلوم ہوتا ہے اور اس اجرت کی اس کے لئے اور دوسروں کے لئے حلت ثابت ہوئی۔یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ہمارے نزدیک نظر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ حلال ہو۔کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی کسی سے اجارے کا معاملہ کرتا ہے اور اپنی رگ میں اس سے فصد کھلواتا ہے یا تو یہ جائز ہوگا اور اس پر حصول اجرت بھی جائز ہے حجامت کا بھی یہی حال ہے۔جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام سے بھی اس کی اباحت مروی ہے۔

تخریج : بخاری فی الزهد ۷۴' مسند احمد ۳۶٦/٤' ۱٦۸/۳۔

اقوال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تائید:

جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام سے بھی اس کی اباحت مروی ہے۔

۵۹۱۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لَهُ :إِنَّ لِيْ غُلَامًا

حَجَّامًا وَاِنَّ أَهْلَ الْعِرَاقِ يَزْعُمُوْنَ اَنِّىْ آكُلُ ثَمَنَ الدَّمِ .فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ :لَقَدْ كَذَبُوْا اِنَّمَا تَأْكُلِيْنَ خَرَاجَ غُلَامِكِ .

۵۹۱۹: موسیٰ بن علی لخمی نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں ابن عباسؓ کے پاس تھا ان کے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی میرا ایک غلام حجام ہے اہل عراق گمان کرتے ہیں کہ میں خون فروخت کر کے کھاتی ہوں۔ حضرت ابن عباسؓ کہنے لگے انہوں نے غلط کہا تم اپنے غلام کا خراج کھاتی ہو۔

۵۹۲۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ :وَحَدَّثَنِىْ رَبِيْعَةُ بْنُ أَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّأْىَ أَنَّ الْحَجَّامِيْنَ قَدْ كَانَ لَهُمْ سُوْقٌ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ

۵۹۲۰: ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حجاموں کا ایک پورا بازار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں تھا۔

۵۹۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ أَنَّهُ قَالَ - :وَقَدْ أَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِىُّ -أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَزَالُوْا مُقِرِّيْنَ بِأَجْرِ الْحِجَامَةِ وَلَا يُنْكِرُوْنَهَا .

۵۹۲۱: لیث نے یحییٰ بن سعید انصاریؒ سے نقل کیا کہ مسلمان ہمیشہ سے سینگی لگانے کی اجرت کے قائل رہے ہیں اور انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا۔

اللغات :الحجامہ۔ سینگی لگوانا۔ الناضح۔ پانی والا اونٹ۔ غلۃ۔ خراج۔ محاجم۔ آلات حجامت۔

اس باب میں سینگی لگانے کی اجرت کی حلت کو روایات ونظر سے ثابت کر کے پھر اس کا معمول ہونا بھی بتلایا ہے۔

بَابُ اللُّقَطَةِ وَالضَّوَالِّ

گری پڑی اور گم شدہ چیز

کسی گری پڑی چیز کو اٹھانے کے متعلق بعض لوگ تو مطلقاً ناجائز قرار دیتے ہیں اور بعض متقدمین نے اس کے اٹھانے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ اس چیز کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اسے اٹھالینا پڑے رہنے اور چھوڑنے سے بہتر ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے تمام جگہ کے لقطہ کا حکم یکساں ہے اگر تشہیر پر بھی مالک نہ ملے تو ضرورت مند خود استعمال کرے ورنہ بیت المال میں جمع کرادے یا کسی غریب پر مالک کی نیت سے صرف کردے۔

۵۹۲۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِيرِ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْجُذَامِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ أَنَّهٗ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ

۵۹۲۲: ابومسلم جذامی نے حضرت جارودؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ مؤمن کی گمشدہ چیز وہ آگ کی جلن ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاشربه باب ۱۱' ابن ماجه فی اللقطه باب ۱' دارمی فی البیوع باب ۶۱' مسند احمد ۸۰/۲۵'۵/۴۔

۵۹۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَزِيْدَ أَخِي مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْجُذَامِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ أَوِ الْمُؤْمِنِ حَرْقُ النَّارِ .

۵۹۲۳: ابومسلم جذامی نے حضرت جارودؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا مسلم کا گمشدہ یا مؤمن کا گمشدہ وہ آگ کی جلن ہے۔

۵۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِيْ حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِيرِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ قَالَ :قَدْ كُنَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ .فَقَالَ لَنَا أَلَا أَحْمِلُكُمْ ؟ فَقُلْتُ :اِنَّا نَجِدُ فِي الطَّرِيْقِ هَوَامِيَ الْاِبِلِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الضَّوَالَّ حَرَامٌ أَخْذُهَا عَلٰى كُلِّ حَالٍ لِلتَّعْرِيفِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :إِنَّهُ لَمْ يُرِدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ تَحْرِيْمَ أَخْذِ الضَّالَّةِ لِلتَّعْرِيفِ وَإِنَّمَا أَرَادَ أَخْذَهَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .

۵۹۲۴:حسن نے مطرف بن شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ہم بنی عامر کے ایک وفد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں سواری نہ دوں؟ میں نے کہا ہم راہ میں اونٹوں کا گلہ پاتے ہیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن کا گمشدہ آگ کی جلن ہے۔گمشدہ چیز کا کسی صورت لینا بھی حرام ہے خواہ تشہیر وغیرہ کے لئے کیوں نہ ہو۔انہوں نے مندرجہ بالا آثار کو دلیل بنایا ہے۔ان آثار میں آپ کی یہ ہرگز مراد نہیں کہ تشہیر کے لئے بھی ان کا لینا حرام ہے بلکہ اس کے علاوہ مقاصد کو سامنے رکھ کر لینا حرام ہے جیسا آئندہ روایات اس کو واضح کرتی ہیں۔

فریق اول کا مؤقف: گمشدہ چیز کا کسی صورت لینا بھی حرام ہے خواہ تشہیر وغیرہ کے لئے کیوں نہ ہو۔انہوں نے مندرجہ بالا آثار کو دلیل بنایا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف اور فریق اول کا جواب:ان آثار میں آپ کی یہ ہرگز مراد نہیں کہ تشہیر کے لئے بھی ان کا لینا حرام ہے بلکہ اس کے علاوہ مقاصد کو سامنے رکھ کر لینا حرام ہے جیسا آئندہ روایات اس کو واضح کرتی ہیں۔

۵۹۲۵:وَقَدْ بَيَّنَ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيْ مُسْلِمِ الْجُذَامِيِّ عَنِ الْجَارُوْدِ أَنَّهُ قَالَ :كُنَّا أَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عَلٰى إِبِلٍ عِجَافٍ .فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا نَمُرُّ بِالْجُرُفِ فَنَجِدُ إِبِلًا فَنَرْكَبُهَا فَقَالَ إِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ . فَكَانَ سُؤَالُهُمْ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَخْذِهَا لِأَنْ يَرْكَبُوْهَا لَا لِأَنْ يُعَرِّفُوْهَا فَأَجَابَهُمْ بِأَنْ قَالَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ النَّارِ أَيْ :إِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ حُكْمُهَا أَنْ يُحْفَظَ عَلٰى صَاحِبِهَا حَتّٰى تُؤَدّٰى إِلٰى صَاحِبِهَا لَا لِأَنْ يُنْتَفَعَ بِهَا لِرُكُوْبٍ وَلَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .فَبَانَ بِذٰلِكَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَنَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا .وَقَدْ كَانَ مِمَّا احْتَجَّ بِذٰلِكَ أَيْضًا مَنْ قَدْ حَرَّمَ أَخْذَ الضَّالَّةِ مِنْ ذٰلِكَ

۵۹۲۵:ابومسلم جذامی نے حضرت جارودؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کمزور اونٹوں پر سواری کی حالت میں پہنچے ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمارا گزر سیلاب کی گزرگاہ کے پاس سے ہوتا ہے وہاں ہم اونٹ پاتے ہیں کیا ہم ان پر سوار ہو جائیں آپ نے فرمایا مؤمن کا گمشدہ آگ کی جلن ہے۔اس وفد کے افراد کا سوال سواری کے لئے تھا تشہیر کرانے کے لئے لینے کا سوال نہ تھا تو آپ نے ان کو فرمایا "ضالة المسلم حرق النار"،یعنی مؤمن کے گمشدہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے مالک کے لئے اس کی حفاظت کی جائے یہاں تک کہ اس کا حق

اسے پہنچ جائے اس لئے اس کو پکڑنا جائز نہیں کہ اس پر سواری کرے یا اور کوئی فائدہ اٹھائے۔

فریق اوّل کی دلیل:

۵۹۲۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنِ الْمُنْذِرِ أَنَّهُ قَالَ :قَدْ كُنْتُ بِالْبَوَازِيجِ مَوْضِعٌ فَرَاحَتِ الْبَقَرُ فَرَأَى فِيْهَا جَرِيْرٌ بَقَرَةً أَنْكَرَهَا .فَقَالَ لِلرَّاعِي :مَا هٰذِهِ الْبَقَرَةُ ؟ قَالَ :بَقَرَةٌ لَحِقَتْ بِالْبَقَرِ لَا أَدْرِي لِمَنْ هِيَ ؟ فَأَمَرَ بِهَا جَرِيْرٌ فَطُرِدَتْ حَتّٰى تَوَارَتْ .ثُمَّ قَالَ :قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَأْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ . قَالُوْا :فَهٰذَا الْحَدِيْثُ أَيْضًا يُحَرِّمُ أَخْذَ الضَّالَّةِ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ ذٰلِكَ الْإِيْوَاءَ الَّذِي لَا تَعْرِيْفَ مَعَهُ. فَإِنَّهُ قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۲۶: ضحاک بن منذر نے حضرت منذرؓ سے روایت کی ہے کہ میں مقام بوارتج میں تھا شام کو گائیں واپس لوٹ کر آئیں تو حضرت جریرؓ نے ان میں ایک اجنبی گائے کو دیکھا۔ چرواہے سے دریافت کیا یہ کیسی گائے ہے؟ اس نے کہا کسی کی گائے گائیوں کے ساتھ آ گئی ہے مجھے علم نہیں کہ یہ کس کی ہے۔ حضرت جریرؓ نے فرمایا اس کو دور چھوڑ آئیں یہاں تک کہ غائب ہو جائے پھر فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے فرمایا گمشدہ کو گمراہ آدمی ٹھکانہ دیتا ہے۔ یہ روایت بھی موقف اول کی تائید کرتی ہے اور گمشدہ چیز کو پکڑنا حرام قرار دیتی ہے۔ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ اس پکڑنے والے کو گمراہ قرار دیا گیا جو تعریف کی غرض نہ رکھتا ہو جیسا کہ یہ روایت اس کی مؤید ہے۔ ملاحظہ ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی اللقطه ابن ماجه فی اللقطه باب ۱ مسند احمد ۳۶۰/۴۔

حاصل روایت: یہ روایت بھی موقف اول کی تائید کرتی ہے اور گمشدہ چیز کو پکڑنا حرام قرار دیتی ہے۔

فریق ثانی کا جواب: اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ اس پکڑنے والے کو گمراہ قرار دیا گیا جو تعریف کی غرض نہ رکھتا ہو جیسا کہ یہ روایت اس کی مؤید ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۵۹۲۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ قَدْ أَخْبَرَهُمْ عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آوَى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا

۵۹۲۷: ابوسالم جیشانی نے حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی گمشدہ کو ٹھکانہ دیا وہ گمراہ ہے جبکہ اس کی تشہیر نہ کرانا چاہتا ہو۔

تخریج : مسلم فی اللقطه ۱۲' مسند احمد ۱۱۷/۴۔

۵۹۲۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَنِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِإِيْوَاءِ الضَّالَّةِ ضَالًّا وَأَنَّهُ الَّذِيْ لَا يُعَرِّفُهَا .فَعَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ الْجَارُوْدِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۵۹۲۸: عبداللہ بن وہب نے عمرو بن حارثؒ سے نقل کیا پھر اپنی اسناد کے ساتھ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بالکل اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ اس روایت میں آپ ﷺ نے بیان کر دیا کہ وہ شخص جو گمشدہ کو عدم تشہیر کی غرض سے باندھتا ہے وہ گمراہ ہے۔ پس اس روایت کا مفہوم بھی حضرت جارود اور عبداللہ بن شخیرؒ کی روایت کی طرف لوٹ گیا۔

۵۹۲۹: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْمَهْدِيِّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوٗدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُرَاقَةَ عَنْ أَبِيْهَا سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَرِدُ عَلٰى حَوْضِيْ إِبِلٌ إِلٰى أَجْرَارْ أَسْقَيْتُهَا ؟ قَالَ وَفِي الْكَبِدِ الْحَرَّاءِ أَجْرٌ .

۵۹۲۹: محمد بن سراقہ نے اپنے والد سراقہ بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ میں بارگاہ نبوت میں گیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے حوض پر پیاسے اونٹوں کے علاوہ اونٹ آتے ہیں تو میں انہیں پانی پلاتا ہوں آپ نے فرمایا پیاسے جگر کی سیرابی ثواب ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الادب باب۸' مسند احمد ۲۲۲/۲' ۱۷۵/۴۔

۵۹۳۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ أَخَاهُ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .وَهُوَ فِيْ حَالِ سَقْيِهِ إِيَّاهَا مُؤَوِّلُهَا فَلَمْ يَنْهَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ الْإِيْوَاءِ إِذَا كَانَ إِنَّمَا يُرِيْدُ بِهٖ مَنْفَعَةَ صَاحِبِهَا وَإِبْقَاءَ هَا عَلٰى رَبِّهَا وَالثَّوَابُ فِيْهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْإِيْوَاءَ الْمَكْرُوْهَ

فِیْ حَدِیْثِ جَرِیْرٍ اِنَّمَا هُوَ الْاِیْوَاءُ الَّذِیْ یُرَادُ بِهٖ خِلَافُ حَبْسِهَا عَلٰی صَاحِبِهَا وَطَلَبُ الثَّوَابِ فِیْهَا وَقَدْ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰی لِقَوْلِهِمْ فِیْ ذٰلِكَ أَیْضًا بِمَا.

۵۹۳۰: عبدالرحمٰن بن مالک بن جعشمؓ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ میرے بھائی سراقہ بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! پھر اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ وہ پانی پلانے کے دوران ان جانوروں کو ٹھکانہ دینے والے تھے آپ نے اس کی ممانعت نہیں فرمائی کیونکہ وہ ان جانوروں کو ان کے مالکوں تک پہنچا کر ثواب حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت جریرؓ کی روایت میں جس ٹھکانے کا ذکر ہے اس سے مراد وہ ٹھکانہ نہیں جس میں اس کو مالک کے لئے روکا جائے اور ثواب مطلوب ہو۔ فریق اول نے اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے۔

۵۹۳۱: قَدْ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الصُّوْفِیُّ قَالَ: أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِیُّ قَالَ: أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْیَانُ بْنُ سَعِیْدٍ الثَّوْرِیُّ جَمِیْعًا أَنَّ رَبِیْعَةَ بْنَ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّأْیَ حَدَّثَهُمْ جَمِیْعًا عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ وَزَیْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِیُّ أَنَّهٗ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَسَأَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِکَاءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَأْنُكَ بِهَا. قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ هِیَ لَكَ أَوْ لِأَخِیْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. قَالَ: فَضَالَّةُ الْاِبِلِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاهَا رَبُّهَا

۵۹۳۱: یزید مولیٰ منبعث اور زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے ایک آدمی جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت گرامی میں حاضر ہوا میں اس وقت آپ کے ساتھ تھا اور اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا بندھن اور سربند خوب پہچان لو پھر اس کی تشہیر ایک سال تک کرو پھر اگر اس کا مالک آجائے تو مناسب ہے ورنہ تم جانو اور وہ شئی۔ اس نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ اور گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے۔ فرمایا وہ تیرے لئے ہے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لئے ہے پھر اس نے گمشدہ اونٹ سے متعلق دریافت کیا تو فرمایا۔ اس کا مشکیزہ اور موزہ اس کے ساتھ ہے وہ پانی پر جائے گا اور درختوں سے کھائے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اس تک پہنچ جائے (اسے نہ چلنے میں وقت نہ پانی کی پریشانی بلکہ برداشت پر قدرت ہے)

تخریج : بخاری فی العلم باب۲۸' المساقاة باب ۱۲' واللقطه باب۲/ ٤' ۹/ ۱۱' والطلاق باب۲۲' مسلم فی اللقطه ۱/ ۵' ۲' ابو داؤد فی اللقطه باب ۱' ترمذی فی الاحکام باب۳۵' ابن ماجه فی للقطه باب ۱' مالك فی الاقضیه ٤٦' مسند احمد ٤ ۱۱۶/ ۱۱۷۔

۵۹۳۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ قَالَ :أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَرَبِيْعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ : قَدْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْوَرَقِ .فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَنْفِعْ بِهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَإِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ . ثُمَّ ذَكَرْنَا فِي الْحَدِيْثِ فِي الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ بِمِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ سَوَاءً .

۵۹۳۲: یزید مولیٰ منبعث نے زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے سونے چاندی اور چاندی کے ڈھلے ہوئے ٹکڑے کے متعلق سوال ہوا کہ وہ اگر گری پڑی ملے تو فرمایا اس کے بندھن اور سر بند کو اچھی طرح پہچان لو۔ پھر ایک سال تک تشہیر کرو اگر مالک معلوم نہ ہو تو اس کو استعمال کر لو۔ اور وہ تیرے پاس بطور امانت ہونی چاہئے۔ اگر کبھی اس کا مالک آ جائے تو اس کو واپس کر دو۔ پھر ہم نے روایت میں اونٹ بکری کا تذکرہ روایت یونس کی طرح کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ۲۲' والادب باب ۳٬۲' مسلم فی اللقطه ۱' ۲' ۵' ۶' ابو داؤد فی اللقطه باب ۱' ترمذی فی الاحکام باب ۳۵' ابن ماجه فی اللقطه باب ۲/۱' مالك فی الاقضیه ٤٦' مسند احمد ۱۱٦/٤' ۱۹۳/۵۔

۵۹۳۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ :ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .

۵۹۳۳: یزید مولیٰ منبعث کہتے ہیں کہ میں نے زید بن خالد جہنیؓ کو فرماتے سنا پھر انہوں نے بعینہٖ اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

۵۹۳۴: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّائِيْ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ أَيْضًا سَوَاءً غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ فِيْ ذٰلِكَ وَلْيَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ .

۵۹۳۴: یزید مولیٰ منبعث نے زید بن خالد جہنیؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ "ولیکن ودیعة عندك" کے الفاظ اس میں نہیں ہیں۔

۵۹۳۵: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ .وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَقَالَ مَا لَكَ وَمَا لَهَا ؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا دَعْهَا حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا . قَالُوْا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَدْ نَهَاهُ عَنْ أَخْذِ ضَالَّةِ الْإِبِلِ وَأَمَرَهُ بِتَرْكِهَا فَذٰلِكَ أَيْضًا دَلِيْلٌ عَلَى تَحْرِيْمِ أَخْذِ الضَّوَالِّ .قِيْلَ لَهُمْ :مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمُوْهُ وَلٰكِنْ فِيْ ذٰلِكَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ بِتَرْكِ ضَالَّةِ الْإِبِلِ لِأَنَّ مِنْ شَأْنِهَا طَلَبَ الْمَاءِ حَتّٰى يَقْدِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ لَا يَخَافُ عَلَيْهَا الضَّيَاعَ لِذٰلِكَ لِأَنَّهَا قَدْ تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا فَتَرْكُهَا أَفْضَلُ مِنْ أَخْذِهَا وَلَيْسَ مَنْ أَخَذَهَا لِيَحْفَظَهَا عَلٰى صَاحِبِهَا بِمَأْثُوْمٍ بِذٰلِكَ .وَقَدْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ .أَيْ :لَكَ أَنْ تَأْخُذَهَا لِنَفْسِكَ فَتَكُوْنَ فِيْ يَدَيْكَ لِأَخِيْكَ أَوْ تُخَلِّيَهَا فَيَأْخُذَهَا الذِّئْبُ فَيَأْكُلَهَا أَوْ يَجِدَهَا رَبُّهَا فَيَأْخُذَهَا .فَفِيْ ذٰلِكَ إِبَاحَةٌ لِأَخْذِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۳۵: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ سے گمشدہ بکریوں کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا وہ تیری یا تیرے بھائی یا پھر بھیڑیے کی ہے اور آپ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا تمہیں ان سے کیا غرض ان کی مشک اور موزہ ان کے پاس ہے اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پالے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے گمشدہ اونٹ کو پکڑنے سے منع فرمایا اور چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ یہ دلیل ہے کہ گمشدہ چیز کو لینا حرام ہے۔ اس کی حرمت پر تو روایت میں کوئی دلیل نہیں بلکہ اس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے صرف گمشدہ اونٹ کو چھوڑنے کا حکم فرمایا ہے اور وہ اس لئے دیا کہ اونٹ پانی کی تلاش پر قدرت رکھتا ہے اور چارہ بھی کھا سکتا ہے اس کے ضائع ہونے کا خطرہ ندارد کے برابر ہے کیونکہ وہ پانی پر جاتا اور درخت چرتا ہے یہاں تک کہ اپنے مالک تک پہنچ جائے پس اس کو پکڑنے سے چھوڑ دینا افضل ہے۔ اگر کوئی شخص اسے مالک کے لئے حفاظت کی خاطر پکڑ لے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ بکری کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا وہ تیرے لئے یا تیرے بھائی یا بھیڑیے کے لئے ہے۔ یعنی اسے پکڑ لو پس تمہارے پاس تمہارے بھائی کے لئے محفوظ رہے گی اور چھوڑنے کی صورت میں بھیڑیا پکڑ کر کھا جائے گا یا پھر اس کا مالک خود پالے اور پکڑ لے۔ تو اس کو پکڑنے کی اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے اور یہ روایت ابن عمرو بن عاصؓ

میں بھی موجود ہے ملاحظہ ہو۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۲۸' المساقاة باب۱۲' واللقطه باب۲/۳' ۹/٤' مسلم فی الاقطه ۱/۲' ٥' ابو داؤد فی اللقطه باب۱' ترمذی فی الاحکام باب۳٥' ابن ماجه فی للقطه باب۱' مالك فی الاقضیه ٤٦' مسند احمد ۲' ۱۸۰/۱۸٦۔

۵۹۳۶: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِيْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ ؟ .فَقَالَ طَعَامٌ مَأْكُوْلٌ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلَى أَخِيْكَ ضَالَّتَهُ. فَقَالَ لَهُ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَرَى فِيْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ ؟ فَقَالَ مَا لَكَ وَمَا لَهَا ؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا وَلَا يَخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ تَأْكُلُ الْكَلَأَ وَتَرِدُ الْمَاءَ دَعْهَا حَتّٰى يَأْتِيَ طَالِبُهَا . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا إِبَاحَةُ أَخْذِ الضَّوَالِّ الَّتِي قَدْ يُخَافُ عَلَيْهَا الضَّيَاعُ وَحَبْسُهَا لَهُ.فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَعْنَى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ضَالَّةَ الْمُسْلِمِ أَوِ الْمُؤْمِنِ حَرْقُ النَّارِ وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْوِيْ أَوْ يُؤْوِي الضَّالَّةَ إِلَّا ضَالٌّ إِنَّمَا أَرَادَ بِذٰلِكَ الْإِيْوَاءَ الَّذِي لَا تَعْرِيْفَ مَعَ ذٰلِكَ وَالْأَخْذُ الَّذِي لَا تَعْرِيْفَ مَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا اللَّذَيْنِ هُمَا ضِدُّ الْحَبْسِ عَلَى صَاحِبِ الضَّوَالِّ حَتّٰى يَتَّفِقَ مَعْنَى حَدِيْثِنَا هٰذَا وَمَعْنٰى ذَيْنِكَ الْحَدِيْثَيْنِ وَلَا يَتَضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَذَيْنِكَ الْحَدِيْثَيْنِ أَيْضًا .وَفِيْمَا قَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِبِلِ بِقَوْلِهِ مَا لَكَ وَمَا لَهَا ؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا وَلَا يَخَافُ الذِّئْبُ عَلَيْهَا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يُطْلِقْ لَهُ أَخْذَهَا لِعَدَمِ الْخَوْفِ عَلَيْهَا .وَفِيْ إِبَاحَتِهِ لِأَخْذِ الشَّاةِ لِخَوْفِهِ عَلَيْهَا مِنَ الذِّئْبِ دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ النَّاقَةَ كَذٰلِكَ أَيْضًا إِذَا خِيْفَ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ الذِّئْبِ وَأَنَّ أَخْذَهَا لِصَاحِبِهَا وَحِفْظَهَا عَلَى رَبِّهَا أَوْلَى مِنْ تَرْكِهَا وَذَهَابِهَا .وَقَدْ جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ حُكْمَ الضَّالَّةِ كَحُكْمِ اللُّقَطَةِ فِيْ ذٰلِكَ وَهُوَ

۵۹۳۶: عمرو بن شعیب عن ابیہ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ مزینہ قبیلہ کا ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے پوچھنے لگا یارسول اللہ ﷺ! گمشدہ بکری میں آپ کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا وہ تیری خوراک ہوگی یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی۔ اپنے بھائی کے لئے اس کی گمشدہ چیز کو روک رکھو۔ اس نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں اس سے کیا غرض؟ اس کے پاس مشک اور موزہ موجود ہے اور اسے بھیڑیئے کا کوئی خطرہ نہیں وہ گھاس

کھائے گا اور پانی کے گھاٹ پر جائے گا اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ اس کا مالک وطالب اس کو آلے۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ گمشدہ جانور کو پکڑ کر روک لیا جائے خصوصاً وہ جانور جن کے ضیاع کا احتمال قوی ہو۔ پس اس کے مطابق آپ کے ارشاد "ان ضالة المسلم حرق النار" اور "لایاوی الضالة الاضال" کا مطلب یہ ہوا کہ اس سے مراد وہ ٹھکانہ دینا ہے جس میں تشہیر مقصود نہ ہو اور وہ پکڑنا جس میں لوگوں میں تشہیر مطلوب نہ تھی یہ دونوں حالتیں مالک کے لئے حفاظت کرنے کے خلاف ہیں یہ مفہوم اس لئے لیا جائے گا تا کہ ان روایات کا دیگر روایات سے تضاد نہ رہے اور اونٹ کے متعلق آپ کا یہ فرمانا تمہیں اس سے کیا غرض اس کے ساتھ مشک اور موزہ موجود ہے اس کے متعلق بھیڑیئے کا خوف نہیں ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ اس کو پکڑنے کی ممانعت عدم خوف ہلاکت ہے اور بکری کے لئے اجازت کی وجہ بھیڑیئے کا خطرہ ہے اس سے یہ دلیل مل گئی کہ اونٹنی کا حکم بھی یہی ہے اگر اس میں بھیڑیئے کے علاوہ کسی اور چیز کے پکڑنے کا خوف ہو۔ تو اسے چھوڑنے اور ضائع کی بجائے پکڑنا اور مالک کے لئے محفوظ کرنا بہتر و اولیٰ ہوگا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایات وارد ہیں جن سے گمشدہ اور لقطہ کا حکم ایک جیسا ثابت ہوتا ہے۔ لقطہ اور گمشدہ کا حکم ایک جیسا ہے جیسا ان روایات میں ہے۔

۵۹۳۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا فَاِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهَا وَاِلَّا فَهِيَ مَالُ اللّٰهِ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّ تَعْرِيْفَهَا وَاجِبٌ وَمُعَرِّفُهَا فِيْ حَالِ تَعْرِيْفِهِ اِيَّاهَا مُمْسِكٌ لَهَا وَمُؤْوٍ اِيَّاهَا لِصَاحِبِهَا وَلَمْ يُؤْمَرْ بِتَرْكِ ذٰلِكَ .فَدَلَّ هٰذَا اَنَّ الْاِمْسَاكَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ عَنْ ذٰلِكَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ الْاِمْسَاكُ الَّذِي لَمْ يَفْعَلْهُ الْمُمْسِكُ لِنَفْسِهِ لَا لِرَبِّ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ .فَهٰذَا مَا فِي الضَّوَالِّ مِنَ الْاَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللُّقَطَةِ اَنَّهُ قَدْ اَمَرَ بِالْاِشْهَادِ عَلَيْهَا وَتَرْكِ كِتْمَانِهَا مِمَّا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ

۵۹۳۷: ابوالعلاء نے عیاض بن حمارؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ چیز کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کو مشہور کرو اگر اس کا مالک مل جائے تو مناسب ہے ورنہ یہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے۔ یہ حدیث ثابت کر رہی ہے کہ اس کی مشہوری ضروری ہے اور تشہیر کرنے والا دوران تشہیر اپنے پاس رکھے اور مالک کے لئے اس چیز کو محفوظ کرے اس کو چھوڑنے کا حکم نہیں فرمایا گیا۔ اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ اس پکڑنے سے روکا گیا ہے جس کو پکڑنے والا اس چیز کے مالک کے لئے نہ پکڑے بلکہ اپنے لئے پکڑے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ کا یہی حکم منقول ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقطہ پر گواہ قائم کرنے اور اس کو ظاہر کرنے اور کتمان

نہ کرنے کا حکم فرمایا۔جیسا ان روایات میں ہے۔

۵۹۳۸: مَا قَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنِ الْتَقَطَ لُقَطَةً فَلْيُشْهِدْ عَلَيْهَا ذَوَىْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْهَا وَلَا يُغَيِّرْهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا وَإِلَّا فَمَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَشَاءُ . فَلَمَّا كَانَ أَخْذُ اللُّقَطَةِ عَلَى هٰذَا الْوَجْهِ مُبَاحًا كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا أَخْذُ الضَّالَّةِ فِيْ ذٰلِكَ وَإِنَّمَا يُكْرَهُ أَخْذُهُمَا جَمِيْعًا إِذَا كَانَ يُرَادُ مِنْهُمَا ضِدُّ ذٰلِكَ .وَلَقَدِ اسْتَحَبَّ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَخْذَ اللُّقَطَاتِ وَأَنْ لَا يُتْرَكَ لِلسِّبَاعِ .

۵۹۳۸: مطرف بن شخیر نے عیاض بن حمار مجاشعیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی گری پڑی چیز اٹھائے اسے اس پر دو گواہ بنا لینے چاہئیں جو عدل والے ہوں اور چیز کو نہ چھپائے اور نہ بدلے اگر اس کا مالک آ جائے تو مناسب ہے ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے جس کو چاہے دے دے۔ (مستحق کو) جب اس طور پر لقطہ کو لینا مباح ہے تو گمشدہ کو پکڑنے کا بھی یہی حکم ہے ان دونوں کو لینا جائز نہیں جبکہ غرض اس سے مختلف ہو۔حضرت ابی بن کعبؓ کا لقطہ کے متعلق ارشاد ہے' گری پڑی چیز کو لے لیا جائے اور درندوں کے لئے نہ چھوڑا جائے۔

تخریج : ابو داؤد فی اللقطه باب١' ابن ماجه فی اللقطه باب٢' مسند احمد ٤' ١٦٢/٢٦٦۔

۵۹۳۹: فَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّهُ قَالَ : خَرَجْتُ حَاجًّا فَأَصَبْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهَا .فَقَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ :دَعْهَا فَقُلْتُ لَا أَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ لَآخُذَنَّهَا فَلَأَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا .فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيْ :لَقَدْ أَحْسَنْتَ فِيْ ذٰلِكَ إِنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُهَا فَذَكَرْتُهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَإِنْ وَجَدْتَ مَنْ يَعْرِفُهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَنْفِعْ بِهَا .

۵۹۳۹: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں حج کے لئے روانہ ہوا تو میں نے ایک کوڑا پایا میں نے اسے لے لیا مجھے زید بن صوحان کہنے لگے اس کو رہنے دو۔ میں نے کہا میں اس کو درندوں کا شکار نہ بناؤں گا میں اس کو ضرور لوں گا اور اس سے ضرور فائدہ اٹھاؤں گا۔ پھر میری ملاقات حضرت ابی بن کعبؓ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے فرمایا تو نے اچھا کیا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں سو دینار کی ایک تھیلی پائی اور میں نے اس کو لے لیا پھر میں نے اس کا تذکرہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا تو آپ نے

مجھے فرمایا۔ اس کو ایک سال تک مشہور کرو اگر اس کی پہچان والا مل جائے تو اس کے حوالے کر دو ورنہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

تخریج : بخاری فی اللقطه باب ۱٬۱۰ مسلم فی اللقطه ۸٬ مسند احمد ۵٬ ۱۲۶/۱۲۷۔

۵۹۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ : قَدْ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ يَقُوْلُ : قَدْ كُنْتُ خَرَجْتُ حَاجًّا فَأَصَبْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهَا .فَقَالَ لِيْ زَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ :دَعْهَا عَنْكَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ وَلَآخُذَنَّهَا فَلَأَسْتَنْفِعَنَّ بِهَا .فَلَقِيْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيْ :لَقَدْ أَحْسَنْتَ فِيْ أَخْذِهَا فَإِنِّيْ قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ صُرَّةً فِيْهَا مِائَةُ دِيْنَارٍ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُهَا لَهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا كَامِلًا .قَالَ :فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا .قَالَ :فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَعَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا .ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا .فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَوِعَاءَ هَا وَعِفَاصَهَا وَوِكَاءَ هَا ، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا . قَالَ شُعْبَةُ :ثُمَّ إِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ شَكَّ فِيْ ذٰلِكَ لَا يَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَعْوَامٍ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ :أَوْ عَامًا وَاحِدًا ؟ .قَالَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ :فَأَعْجَبَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثُ فَقُلْتُ لِأَبِيْ صَادِقٍ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْ صَادِقٍ :وَقَدْ سَمِعْتُ أَنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ أَيْضًا مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ كَمَا قَدْ سَمِعَهُ سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ مِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ سَوَاءً .

۵۹۴۰: سوید بن غفلہ کہتے ہیں میں حج کرنے نکلا تو میں نے ایک کوڑا گرا پڑا پایا۔ میں نے اسے لے لیا۔ تو مجھے زید بن صوحان کہنے لگے اس کو چھوڑ دو۔ میں نے کہا اللہ کی قسم میں تو اسے درندوں کے لئے نہ چھوڑوں گا بلکہ اس کو ضرور پکڑوں گا اور اس سے فائدہ اٹھاؤں گا پھر میری ملاقات حضرت ابی بن کعبؓ سے ہوئی تو میں نے ان کے سامنے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے فرمایا تو نے اس کو اٹھانے میں اچھا کام کیا۔ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سو دینار کی ایک تھیلی پائی تھی میں نے اسے اٹھالیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اس کی ایک سال تشہیر کرو۔ پس میں نے اس کا جاننے والا نہ پایا۔ پھر میں خدمت نبوی ﷺ میں آیا۔ تو آپ نے فرمایا جاؤ اس کا ایک سال اعلان کرو (میں نے اعلان کروایا) مگر کوئی آدمی نہ آیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا اس کو ایک سال اور مشہور کرو پس میں نے ایک سال اس کا اعلان کیا مگر کوئی اس کا مالک نہ مل سکا تو مجھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی گنتی اچھی طرح محفوظ کرلو

اور اس کا برتن (تھیلی) اور اس کا سر بند محفوظ کر لو اور تسمیہ بھی حفاظت سے رکھ لو اگر مالک آ جائے تو مناسب ورنہ اس سے نفع اٹھاؤ۔ شعبہ کہتے ہیں کہ سلمہ بن کھیل کو اس میں شک ہے اس کو معلوم نہیں رہا کہ تین سال فرمایا یا ایک سال فرمایا۔ سلمہ بن کھیل کہتے ہیں مجھے یہ روایت پسند آئی تو میں نے ابوصادق سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا میں نے خود یہ حضرت ابی بن کعبؓ سے سنی ہے جیسا کہ سوید بن غفلہ نے ابی بن کعبؓ سے بعینہٖ سنی ہے۔

تخریج : بخاری فی اللقطه باب ۱ / ۱۰ ' مسلم فی اللقطه ۸ ' مسند احمد ۵ ' ۱۲۶ / ۱۲۷ ' ۱۴۳۔

۵۹۴۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ : كُنْتُ الْتَقَطْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ دِيْنَارٍ فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ :عَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ :عَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِيْ عَرِّفْهَا سَنَةً فَعَرَّفْتُهَا سَنَةً فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَ لِي اعْلَمْ عَدَدَهَا وَوِكَاءَ هَا ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۴۱: سوید بن غفلہ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سو دینار گرے پڑے پائے۔ تو میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مجھے ارشاد فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ پس میں نے ایک سال تک اس کا اعلان کیا پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا میں نے ایک سال بھر اس کا اعلان کیا مگر کوئی اس کا پہچاننے والا نہیں ملا۔ تو آپ نے مجھے فرمایا اس کو ایک سال تک مشہور کرو پس میں نے ایک سال تک اعلان کیا تو میں نے کسی کو بھی نہ پایا جو اس کا پہچاننے والا ہو۔ پھر میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا میں نے اس کو ایک سال تک مشہور کیا ہے مگر میں نے اس کا پہچاننے والا نہیں پایا آپ نے پھر فرمایا۔ اس کو ایک سال اور مشہور کرو۔ پس میں نے ایک سال اور اعلان کیا مگر اس کا کوئی مالک نہ آیا تو آپ نے مجھے فرمایا اس کی گنتی اچھی طرح جان لو اور اس کا سر بند پہچان لو پھر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

تخریج : بخاری فی العلم باب ۲۸ ' واللقطه باب ۲ ' ۳ / ۴ ' ۹ ' مسلم فی اللقطه ۱ ' ۵ ' ۲ ' ۷ ' ابو داؤد فی اللقطه باب ۱ ' نسائی فی الزکاة باب ۲۸ ' مالك فی الاقضیه ۴۶ ' مسند احمد ۵ ' ۱۲۶ / ۱۲۷۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت:

۵۹۴۲: مَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :أَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ أَنَّهُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرٍو وَعَاصِمٍ ابْنَيْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعَةَ أَنَّ أَبَاهُمَا سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَدْ كَانَ وَجَدَ عُبْيَةً فَأَتَى بِهَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ عُرِفَتْ فَذَاكَ وَإِلَّا فَهِيَ لَك . قَالَ :فَعَرَّفَهَا سَنَةً فَلَمْ تُعْرَفْ .فَأَتَى بِهَا عُمَرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ أَوْ الْقَابِلَ فِي الْمَوْسِمِ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ هِيَ لَك . وَقَالَ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ .فَأَبَى سُفْيَانُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَأَخَذَهَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجَعَلَهَا فِيْ بَيْتِ مَالِ الْمُسْلِمِيْنَ .

۵۹۴۲: سفیان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے دروازے کی چوکھٹ کا بازو پایا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تو آپ نے فرمایا اسکی تشہیر کرو اگر پہچان والا مل جائے تو یہ اسی کی ہے ورنہ یہ تیری ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک سال تشہیر کی مگر کوئی پہچان والا نہ آیا پھر وہ عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئندہ سال حج کے موقعہ پر لائے اوران کو اس کی اطلاع دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تیری ہے اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات کا حکم فرمایا ہے تو سفیان نے اس کو لینے سے انکار کر دیا۔ تو اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لے لی اور مسلمانوں کے بیت المال میں رکھ دی۔

۵۹۴۳: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ اللِّهْبِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بِشْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلٰى صَاحِبِهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَ هَا فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهَا فَأَدِّهَا إِلٰى بَاغِيهَا . أَفَلَا تَرَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُعَنِّفْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْ أَخْذِهِ تِلْكَ الدَّنَانِيْرَ حِيْنَ أَخَذَهَا وَقَدْ صَوَّبَ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فِيْ أَخْذِهِ السَّوْطَ لِيَحْفَظَهَا عَلٰى صَاحِبِهَا وَلَا يَدَعُهَا لِلسِّبَاعِ .وَقَدْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ هِيَ مَالُك قَدْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ . فَلَمَّا أَنْ أَبَى سُفْيَانُ ذٰلِكَ جَعَلَهَا عُمَرُ فِيْ بَيْتِ الْمَالِ .وَقَدْ :أَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْذَ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ لِأَنْ يَحْفَظَهُمَا عَلٰى صَاحِبِهِمَا .وَقَدْ رَوَى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۴۳: بشر بن سعید نے زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس کی ایک سال تشہیر کرو۔ اگر اس کا متلاشی آ جائے تو اس کو دے دو ورنہ اس کا سر بند پہچان لو اور اس کا بندھن جان لو۔ اگر متلاشی آ جائے تو متلاشی کے حوالہ کر دو۔ اس میں غور فرمائیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے اٹھانے پر ڈانٹ نہیں پلائی اور حضرت ابیؓ نے کوڑا اٹھانے والے کے عمل کی تصویب فرمائی تاکہ مالک کے لئے اس کو محفوظ کر لیا جائے اور درندوں کے لئے اس کو نہ چھوڑا جائے اور حضرت عمرؓ نے روایت سفیان میں سفیان کو فرمایا یہ تیری ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم فرمایا پھر جب سفیان نے لینے سے انکار کیا تو آپ نے اس کو مسلمانوں کے بیت المال میں رکھ دیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے لقطہ اور گمشدہ کو لینے کی اجازت دی تاکہ اس کو محفوظ کیا جائے۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ سے بھی اس سلسلہ میں روایات وارد ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی اللقطہ باب ۱' مسند احمد ۱۹۳/۵۔

اس سلسلہ میں اصحاب رسول اللہ ﷺ سے دیگر روایات:

۵۹۴۴: مَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبِ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ كَانَ وَجَدَ بَعِيرًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ عَرِّفْهُ فَعَرَّفَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ إِلَى عُمَرَ .فَقَالَ :قَدْ شَغَلَنِيْ عَنْ صَنْعَتِيْ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ :انْزِعْ خِطَامَهُ ثُمَّ أَرْسِلْهُ حَيْثُ وَجَدْتَهُ

۵۹۴۴: سلیمان بن یسار کہتے ہیں کہ ثابت بن ضحاکؓ نے ایک اونٹ پایا ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی تشہیر کرو۔ انہوں نے تین مرتبہ تشہیر کی پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے اس نے تو مجھے میرے کام سے مشغول کر دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی مہار کھینچ دو پھر اس کو تم نے جہاں پایا تھا وہیں چھوڑ دو۔

۵۹۴۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَ وَجَدَ بَعِيْرًا عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .

۵۹۴۵: مالک نے یحییٰ بن سعید سے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ البتہ روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ثابت بن ضحاکؓ نے جو کہ صحابی رسول ﷺ ہیں خود مجھے بیان فرمایا کہ میں نے عہد فاروقی میں اونٹ پایا تھا۔

۵۹۴۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ أَنَّهُ كَانَ وَجَدَ بَعِيرًا ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ حَكَمَ فِي الضَّالَّةِ بِحُكْمِ اللُّقَطَةِ .وَكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا وَهُوَ

۵۹۴۶: سلیمان بن یسار سے حضرت ثابت بن ضحاکؓ سے بیان کیا کہ میں نے ایک اونٹ پایا پھر روایت اس طرح ذکر کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس طرح روایت کی ہے۔ یہ حضرت عمرؓ ہیں جنہوں نے گمشدہ کا حکم لقطہ والا قرار دیا اور ابن عمرؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور وہ اسی طرح ہے جیسا تھا۔

حاصل: یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے گمشدہ کا حکم لقطہ والا قرار دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے اور وہ اسی طرح ہے جیسا تھا۔

۵۹۴۷: كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَسْأَلُ عَنِ الضَّالَّةِ مِنَ الْفَرْخِ وَالشَّيْءِ يَجِدُهُ الْإِنْسَانُ فَقَالَ اتَّقِ خَيْرَهَا بِشَرِّهَا وَشَرَّهَا بِخَيْرِهَا وَلَا تَضُمَّنَّهَا فَإِنَّ الضَّالَّةَ لَا يَضُمُّهَا إِلَّا ضَالٌّ .

۵۹۴۷: علاء بن سہیل کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے گمشدہ کے متعلق پوچھا گیا جیسے پیالہ یا تیر یا کوئی چیز جس کو پائے تو انہوں نے فرمایا اس کے خیر کو اس کے شر سے ملانے سے بچ اور اس کے شر کو خیر سے ملانے سے گریز کر اور اس کو اپنے مال سے مت ملا گمشدہ چیز کو گمراہ اپنے مال سے ملاتا ہے۔

۵۹۴۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْأَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ لَهُ ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ

۵۹۴۸: حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ میں نے ایک آدمی کو سنا جو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے گمشدہ چیز کے متعلق استفسار کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا اس چیز کو بادشاہ کے سپرد کر دو۔

۵۹۴۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ وَابْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ :إِنِّيْ قَدْ أَصَبْتُ نَاقَةً فَقَالَ :عَرِّفْهَا فَقَالَ :عَرَّفْتُهَا فَلَمْ تُعْرَفْ فَقَالَ :ادْفَعْهَا إِلَى الْوَالِي .

۵۹۴۹: ابن سیرین اور نافع نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ مجھے ایک اونٹنی ملی ہے آپ نے فرمایا اس کی تشہیر کرو تو اس نے بتلایا کہ میں نے اس کی تشہیر کی ہے مگر کوئی لینے والا نہیں آیا فرمایا اس چیز کو بادشاہ

کے سپرد کردو۔

۵۹۵۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ الرُّصَافِيُّ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الضَّالَّةِ فَقَالَ ادْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ أَوْ إِلَى الْأَمِيْرِ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۵۰: حبیب بن ابی ثابت سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جبکہ ان سے گمشدہ کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا اس کو بادشاہ یا امیر کے حوالے کردو۔

اس سلسلہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات:

۵۹۵۱: مَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ :إِنِّيْ أَصَبْتُ ضَالَّةً فِي الْحَرَمِ وَإِنِّيْ عَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يَعْرِفُهَا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ :اسْتَنْفِعِيْ بِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ هٰذَا مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا وَهُوَ

۵۹۵۱: یزید رشک نے معاذہ عدویہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ میں نے حرم میں ایک گمشدہ چیز پائی ہے میں نے اس کی تشہیر کی مگر کسی مالک کا پتہ نہ چلا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس کے متعلق بعینہٖ اسی طرح ہے۔

۵۹۵۲: كَمَا قَدْ حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ أَنَّهُ قَالَ :اشْتَرٰى عَبْدُ اللّٰهِ خَادِمًا بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَطَلَبَ صَاحِبَهَا فَلَمْ يَجِدْهُ فَعَرَّفَهَا حَوْلًا فَلَمْ يَجِدْ صَاحِبَهَا فَجَمَعَ الْمَسَاكِيْنَ وَجَعَلَ يُعْطِيْهِمْ وَيَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ عَنْ صَاحِبِهَا فَإِنْ أَبٰى ذٰلِكَ فَمِنِّيْ ذٰلِكَ وَعَلَيَّ الثَّمَنُ ثُمَّ قَالَ :هٰكَذَا يُفْعَلُ بِالضَّوَالِّ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ وَعَمَّنْ رَوَيْنَاهُ مِنْ أَصْحَابِهٖ مِمَّنْ قَدْ ذَكَرْنَاهُمْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ التَّسْوِيَةَ بَيْنَ حُكْمِ اللُّقَطَةِ وَالضَّالَّةِ جَمِيْعًا .فَدَلَّ أَنَّ مَا قَدْ جَاءَ مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِمَّا فِيْ ذٰلِكَ ذِكْرُ إِحْدَاهُمَا فَهُوَ فِيْهَا وَفِي الْأُخْرٰى وَأَنَّ حُكْمَهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :

فَإِنَّ الضَّالَّ مَا قَدْ ضَلَّ بِنَفْسِهِ وَاللُّقَطَةَ :مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَمْتِعَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا .قِيْلَ لَهُ :وَمَا دَلِيْلُكَ عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْتَ؟ بَلْ رَأَيْنَا اللُّغَةَ فِيْ ذٰلِكَ أَبَاحَتْ أَنَّ مَا يُسَمَّى مَا لَا نَفْسَ لَهُ ضَالًّا .أَلَا يُرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِ الْإِفْكِ إِنَّ أُمَّكُمْ قَدْ أَضَلَّتْ قِلَادَتَهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَيْضًا فِي الضَّالَّةِ أَنَّ حُكْمَهَا حُكْمُ اللُّقَطَةِ فِيْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ وَهُوَ كَمَا

۵۹۵۲: ابووائل کہتے ہیں کہ عبداللہؓ نے سات سو درہم میں ایک خادم خریدا اس کے مالک کا گھر ڈھونڈا مگر وہ نہ ملا تو آپ نے ایک سال تک اعلان کرایا مگر وہ نہ ملا پس آپ نے مساکین کو جمع کیا اور ان کو وہ رقم دینے لگے اور فرماتے جاتے اے اللہ یہ اس کے مالک کی طرف سے ہے اگر وہ اس سے انکار کرے تو میری طرف سے ہے اور مجھ پر اس کی قیمت ہے پھر فرمایا گمشدہ چیزوں کے متعلق یہ عمل کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور جن صحابہ کرام سے روایت کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گری پڑی اور گمشدہ چیز کا حکم ایک جیسا ہے۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس سلسلہ کی روایات جن میں ان دونوں میں سے ایک کا حکم مذکور ہے تو وہ دوسری کے متعلق بھی ہے اور اس سلسلہ میں دونوں کے حکم میں فرق نہیں ہے۔ گمشدہ تو ہر اس ذی روح کو کہا جاتا ہے جو خود گم ہو اور گری پڑی چیز بے جان ساز و سامان ہے (تو دونوں کے حکم میں یکسانیت کیسے؟) آپ کا یہ قول لغت کے خلاف ہے گمشدہ کا لفظ ہر جاندار و بے جان پر بولا جاتا ہے حدیث افک میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ان امکم قد اضلت قلادتها" تو ہار پر یہ لفظ وارد ہوا اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے ضالہ اور لقطہ کا حکم تمام حالتوں میں ایک جیسا ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

حاصل کلام: اس سلسلہ میں ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور جن صحابہ کرام سے روایت کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ گری پڑی اور گمشدہ چیز کا حکم ایک جیسا ہے۔

پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس سلسلہ کی روایات جن میں ان دونوں میں سے ایک کا حکم مذکور ہے تو وہ دوسری کے متعلق بھی ہے اور اس سلسلہ میں دونوں کے حکم میں فرق نہیں ہے۔

ایک اعتراض:

گمشدہ تو ہر اس ذی روح کو کہا جاتا ہے جو خود گم ہو اور گری پڑی چیز بے جان ساز و سامان ہے (تو دونوں کے حکم میں یکسانیت کیسے؟)

جواب: آپ کا یہ قول لغت کے خلاف ہے گمشدہ کا لفظ ہر جاندار و بے جان پر بولا جاتا ہے حدیث افک میں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ان امکم قد اضلت قلادتها" تو ہار پر یہ لفظ وارد ہوا اور حضرت عائشہ ؓ سے مروی ہے ضالہ اور لقطہ کا حکم تمام حالتوں میں ایک جیسا ہے۔ روایت ملاحظہ ہو۔

۵۹۵۳: قَدْ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْعَالِيَةِ امْرَأَةِ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهَا قَالَتْ :كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَتَتْهَا امْرَأَةٌ فَقَالَتْ لَهَا :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّيْ وَجَدْتُ ضَالَّةً فَكَيْفَ تَأْمُرِيْنِيْ أَنْ أَصْنَعَ بِهَا ؟ .فَقَالَتْ :عَرِّفِيْهَا وَاعْلِفِيْ وَاحْتَلِبِي قَالَتْ :ثُمَّ عَادَتْ فَسَأَلَتْهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ تُرِيْدِيْنَ آمُرُكِ بِبَيْعِهَا أَوْ نَزْعِهَا ؟ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكِ . فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ حُكْمِ الضَّوَالِّ وَاللُّقَطَةِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى -فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لُقَطَةِ مَكَّةَ وَضَالَّتِهَا

۵۹۵۳: عالیہ ابواسحق کی زوجہ کہتی ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو ان کے پاس ایک عورت آ کر کہنے لگی اے امّ المؤمنین! میں نے گمشدہ چیز پائی ہے آپ اس کے متعلق کیا حکم دیتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ اس کی تشہیر کر دا اور چارہ ڈالو اور دودھ دوھ لو۔ وہ پھر لوٹ کر پوچھنے لگی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم ارادہ رکھتی ہو کہ میں تمہیں اس کی فروخت کا حکم دوں یا اس کو چھوڑنے کا کہوں۔ اس کا تمہیں اختیار نہیں۔ ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی گمشدہ اور لقطہ کا حکم تمام احوال میں ایک جیسا ہی ہے۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد بن حسن رحمہم اللہ کا اس سلسلہ میں قول ہے۔

مکہ کے لقطہ و گمشدہ کا حکم:

۵۹۵۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ -فِيْ وَصْفِ مَكَّةَ وَلَا يُلْتَقَطُ ضَالَّتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ .

۵۹۵۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے متعلق فرمایا کہ اس کی گمشدہ چیز کو کوئی نہ اٹھائے سوائے اس آدمی کے جو گمشدہ کا اعلان کرنے والا ہو۔

تخریج : بتغیر یسیر من اللفاظ: بخاری فی العلم باب۳۹' الدیات باب۸' واللقطه باب۷' مسلم فی الحج ٤٤٧' دارمی فی البیوع باب٦٠۔

۵۹۵۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ سَوَاءً

۵۹۵۵: ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح بعینہٖ روایت کی ہے۔

۵۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِإِسْنَادِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ أَيْضًا سَوَاءً .فَكَانَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ يَقُوْلُ -فِيْمَا بَلَغَنِيْ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ -أَنَّ مَعْنٰى ذٰلِكَ أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُلْتَقَطَ ضَالَّةٌ فِي الْحَرَمِ إِلَّا أَنْ يَسْمَعَ رَجُلًا يَطْلُبُهَا وَيُنْشِدُهَا فَيَرْفَعَهَا إِلَيْهِ لِيَرَاهَا ثُمَّ يَرُدَّهَا مِنْ حَيْثُ أَخَذَهَا .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ أَيْضًا وَهُوَ كَمَا قَدْ.

۵۹۵۶: حرب بن شداد نے یحییٰ بن ابی کثیر سے پھر اس روایت کو اپنی اسناد کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ سے بعینہٖ اسی طرح نقل کیا ہے۔نضر بن شمیل کہا کرتے تھے جیسا کہ مجھے ان کے متعلق بات پہنچی اس کا مطلب یہ ہے۔ حرم کے گمشدہ سامان نہ اٹھائے سوائے اس کے کہ اس آدمی کو معلوم ہو کہ فلاں اس کو تلاش کر رہا ہے۔پس اس کی طرف اٹھا کر لے جائے تا کہ وہ دیکھ لے پھر جہاں سے اٹھایا وہیں رکھ دے۔
یہ روایت اور الفاظ سے بھی جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے۔(وہ یہ ہے)

۵۹۵۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :أَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَنَا أَبُوْ يُوْسُفَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهٗ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَصْفِ مَكَّةَ وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدِيهَا .

۵۹۵۷: مجاہد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کی تعریف میں فرمایا کہ مکہ کی گری پڑی چیز کو کوئی نہ اٹھائے سوائے اس کے جو اعلان کرتا ہو۔

۵۹۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ أَبُوْ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ وَأَبُوْ سَلَمَةَ مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْبَصْرِيُّ قَالَا جَمِيْعًا قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ -فِيْ وَصْفِ مَكَّةَ -وَلَا يُرْفَعُ لُقَطَتُهَا إِلَّا مُنْشِدٌ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ يَمْنَعُ مِنْ أَخْذِهَا إِلَّا لِلْإِنْشَادِ بِهَا .فَقَدْ أَبَاحَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَخْذَ لُقَطَةِ الْحَرَمِ لِتُعَرَّفَ فَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ يُرَادُ بِهٖ أَنْ يُنْشِدَ ثُمَّ تُرَدَّ فِيْ مَكَانِهَا .وَاحْتَمِلَ أَنْ يَكُوْنَ الْمُرَادُ أَنْ يُنْشِدَ كَمَا يُنْشِدُ اللُّقَطَةَ الْمَوْجُوْدَةَ فِيْ سَائِرِ الْأَمَاكِنِ

وَالْبُلْدَانِ .فَوَجَدْنَا عَنْ عَائِشَةَ مَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ ضَالَّةِ الْحَرَمِ وَأَنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ سَأَلَتْهَا عَنْ ذٰلِكَ كَانَتْ عَرَّفَتْهَا فَلَمْ تَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا فَقَالَتْ لَهَا اسْتَنْفِعِي بِهَا . فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ اللُّقَطَةِ فِي الْحَرَمِ كَحُكْمِهَا فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ أَيْضًا

۵۹۵۸:ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ مکہ مکرمہ کے متعلق آپ نے فرمایا اس کی گری پڑی چیز کو اعلان کرنے والا اٹھائے۔ یہ روایت اعلان کرنے والے کے علاوہ دوسرے کو اٹھانے سے ممانعت ثابت کر رہی ہے۔ پس اس روایت نے تشہیر کے لئے لقطہ کے اٹھانے کو مباح قرار دیا۔ اس میں یہ بھی احتمال ہے اس کی تشہیر کرے پھر اس کی جگہ واپس کر دے۔ دوسرا احتمال یہ ہے اس کی تشہیر اسی طرح کرے جس طرح تمام مقامات پر پایا جانے والا لقطہ حکم رکھتا ہے پس ہم نے حضرت عائشہؓ کی روایت پہلے نقل کی ہے کہ ان سے حرم کی گمشدہ چیز کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ تو اس سے نفع اٹھالے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حرم کے لقطہ کا حکم غیر حرم کی طرح ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے حجاج کے لقطہ کے متعلق روایت وارد ہوئی ہے۔

لقطہ حجاج کا حکم:

۵۹۵۹:مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ . فَمَعْنٰى هٰذَا - عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -عَلَى اللُّقَطَةِ الَّتِيْ لَا يُنْشَدُ بِهَا وَلَا يُعَرَّفُ بِهَا لِأَنَّ لُقَطَةَ الْحَرَمِ إِنَّمَا أُبِيْحَتْ لِلْإِنْشَادِ .وَقَدْ يَكُوْنُ لِلْحَاجِّ وَغَيْرِ الْحَاجِّ كَانَتْ لُقَطَةُ الْحَاجِّ فِيْ غَيْرِ الْحَرَمِ أَوْ لَا أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ أَيْضًا وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعْلَمُ

۵۹۵۹:عبدالعزیز بن ابو حازم نے عن یحییٰ بن عبدالرحمن بن طالب نے حضرت عبدالرحمن بن عثمانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لقطہ حجاج کو اٹھانے سے منع فرمایا۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے (واللہ اعلم) کہ وہ لقطہ جس کی نہ تشہیر کی جائے اور نہ اعلان کیا جائے کیونکہ لقطہ حرم کا تشہیر کے لئے اٹھانا اس کی اباحت تو ثابت شدہ ہے اور وہ لقطہ حجاج و غیر حجاج ہر کسی کا ہو سکتا ہے تو غیر حرم میں حاجی کا لقطہ اٹھانا زیادہ بہتر ہے تو یہاں بھی اس کا یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

تخریج : مسلم في اللقطه باب ۱۱، ابو داؤد في اللقطه باب ۱۹، دارمي في البيوع باب ۶۰، مسند احمد ۴۹۹/۳۔

حاصل روایت: ہمارے نزدیک اس روایت کا مفہوم یہ ہے (واللہ اعلم) کہ وہ لقطہ جس کی نہ تشہیر کی جائے اور نہ اعلان کیا جائے کیونکہ لقطہ حرم کا تشہیر کے لئے اٹھانا اس کی اباحت تو ثابت شدہ ہے۔

اور وہ لقطہ حجاج وغیر حجاج ہر کسی کا ہو سکتا ہے تو غیر حرم میں حاجی کا لقطہ اٹھانا زیادہ بہتر ہے تو یہاں بھی اس کا یہی حکم ہے۔ واللہ اعلم۔

اللغات: حرق۔ جلن۔ جوف۔ سیلابی کنارہ۔ وکاء۔ بندھن۔ عفاص۔ سربند ڈاٹ۔ سباع۔ درندہ۔ منشد۔ گمشدہ کا متلاشی۔ الضوال۔ گمشدہ۔

اس باب میں لقطۂ گمشدہ کا حکم حرم وغیر حرم میں ایک ہی ہے کہ وہ آدمی اٹھائے جو اس کا اعلان کرنا چاہتا ہو اگر ایسی چیز ہو جس کے ضیاع کا خطرہ ہو تو اس کو اٹھا لے اور اعلان کرے اگر مالک مل جائے تو بہتر ورنہ خود ضرورت مند ہو تو استعمال کرے ورنہ بیت المال میں جمع کرا دے۔

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَالشَّهَادَاتِ

فیصلوں اور گواہوں کا بیان

بَابُ الْقَضَاءِ بَيْنَ أَهْلِ الذِّمَّةِ

ذمیوں کے درمیان فیصلہ کرنا

بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ اہل ذمہ اگر فیصلہ کرانے آئیں تو ان سے اعراض کرنا اور فیصلہ کر دینا دونوں درست ہیں۔ اس کو امام احمد اور نخعی اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول میں اختیار کیا ہے۔ دوسرا فریق کا قول یہ ہے کہ جب اہل ذمہ محرم جو موجب عقوبت ہو اس کا ارتکاب کریں مثلاً زنا سرقہ وغیرہ تو ان پر حد لازم ہے اس قول کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار کیا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ایک قول یہی ہے۔ (المغنی جلد ۸ ص ۲۱۴)

۵۹۶۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً حِيْنَ تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ اِذَا أَصَابُوْا شَيْئًا مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَمْ يَحْكُمْ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ حَتّٰى يَتَحَاكَمُوْا اِلَيْهِمْ وَيَرْضَوْا بِحُكْمِهِمْ فَاِذَا تَحَاكَمُوْا اِلَيْهِمْ كَانَ الْاِمَامُ مُخَيَّرًا اِنْ شَاءَ أَعْرَضَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَنْظُرْ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَاِنْ شَاءَ حَكَمَ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا: عَلَى الْاِمَامِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ بِأَحْكَامِ الْمُسْلِمِيْنَ فَكُلَّمَا وَجَبَ عَلٰى

الْإِمَامِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فِيمَا أَصَابُوا مِنَ الْحُدُودِ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ غَيْرَ مَا اسْتَحَلُّوا بِهِ فِي دِينِهِمْ كَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَمَا أَشْبَهَهُ وَأَنَّ ذٰلِكَ يَخْتَلِفُ حَالُهُمْ فِيهِ وَحَالُ الْمُسْلِمِينَ يُعَاقَبُونَ عَلَى ذٰلِكَ وَأَهْلُ الذِّمَّةِ لَا يُعَاقَبُونَ عَلَيْهِ مَا خَلَا الرَّجْمَ فِي الزِّنَا فَإِنَّهُ لَا يُقَامُ عِنْدَهُمْ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ لِأَنَّ الْأَسْبَابَ الَّتِي يَجِبُ بِهَا الْإِحْصَانُ فِي قَوْلِهِمْ أَحَدُهَا الْإِسْلَامُ .فَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعُقُوبَاتِ الْوَاجِبَاتِ فِي انْتِهَاكِ الْحُرُمَاتِ فَإِنَّ أَهْلَ الذِّمَّةِ فِيهِ كَأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجِبُ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَيْهِمْ وَإِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ كَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيمَهُ عَلَى أَهْلِ الْإِسْلَامِ وَإِنْ لَمْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الَّذِي ذَكَرْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا أَخْبَرَ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ الْيَهُودَ حِينَ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ .وَلَمْ يَقُلْ :إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّمَا رَجَمْتُهُمْ لِأَنَّهُمْ تَحَاكَمُوا إِلَيَّ .وَلَوْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَعُلِمَ أَنَّ الْحُكْمَ مِنْهُ إِنَّمَا يَكُونُ إِلَيْهِ بَعْدَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ وَأَنَّهُمْ إِذَا لَمْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ لَمْ يَنْظُرْ فِي أُمُورِهِمْ .وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَجِئْ إِنَّمَا جَاءَ عَنْهُ أَنَّهُ رَجَمَهُمْ حِينَ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ .فَإِنَّمَا أَخْبَرَ عَنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُكْمِهِ إِذْ تَحَاكَمُوا إِلَيْهِ وَلَمْ يُخْبِرْ عَنْ حُكْمِهِمْ عِنْدَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَيْهِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِمْ فِيهِ إِقَامَةُ الْحَدِّ أَمْ لَا ؟ .فَبَطَلَ أَنْ يَكُونَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ فِي ذٰلِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ رَأْيِهِ. ثُمَّ نَظَرْنَا فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ هَلْ نَجِدُ فِيهِ مَا يَدُلُّ عَلَى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ .فَإِذَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ

۵۹۶۰: نافع نے ابن عمر ﷺ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ایک یہودی مرد وعورت کو سنگسار کیا جبکہ وہ آپ کے پاس فیصلہ لائے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ اہل ذمہ جب کسی ایسے فعل کے مرتکب ہوں جو حدود تک پہنچنے والا ہو تو مسلمان ان کے متعلق اس وقت تک فیصلہ نہیں کر سکتے جب تک وہ ان کو حاکم تسلیم نہ کر لیں اور ان کے فیصلے کو پسند کریں جب وہ فیصل بنائیں گے تو امام کو اختیار ہے۔خواہ ان سے اعراض کرے اور ان کے مابین معاملات پر توجہ نہ کرے اور اگر وہ چاہے تو فیصلہ کر دے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے دوسری دلیل یہ آیت ہے۔"فان جاء وك فاحكم بينهم او اعرض عنهم" (المائدہ:۴۲)
دوسروں نے کہا امام پر لازم ہے کہ ان کے مابین اسلام کے احکام کے مطابق فیصلہ کرے تو جب حاکم پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں پر حدود کو قائم کرے تو اس پر یہ بھی لازم ہے کہ ذمیوں پر بھی حدود کو قائم کرے سوائے اس عمل کے جس کو وہ اپنے دین میں حلال سمجھتے ہوں جیسا کہ شراب نوشی کرنا یا اس جیسے دوسرے کام۔اس سلسلے میں ان کی

حالت مسلمانوں سے مختلف ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو تو اس قسم کے افعال پر سزا دی جائے گی اور انہیں دی جاتی۔ البتہ ذمیوں کو زنا کی صورت میں رجم نہ کیا جائے گا کیونکہ احصان کے اسباب میں سے ایک سبب مسلمان ہونا بھی ہے۔ (اور احصان نہ ہو تو رجم نہیں البتہ تعزیر ہوگی) مگر جو سزائیں حرمت کے توڑنے کے سلسلہ میں دی جاتی ہیں ان میں ذمی لوگ مسلمانوں کی طرح ہیں اور حاکم کے لئے ضروری ہے کہ پھر ان پر حدود کو قائم کرے اگر اپنا مقدمہ حاکم کے پاس نہ لے جائیں جس طرح اس پر لازم ہے کہ مسلمانوں پر حدود کو قائم کرے اگر چہ وہ ان کے پاس مقدمہ نہ لے جائیں۔ حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے انہوں نے دلیل لی ہے۔ انہوں نے اس بات کی خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو رجم کیا جب کہ وہ اپنا مقدمہ آپ کی خدمت میں لائے۔ اس وقت آپ نے یہ نہیں فرمایا میں تمہارا فیصلہ کرتا ہوں کیونکہ تم اپنا مقدمہ میرے پاس لائے ہو۔ اگر یہ بات ہوتی تو پھر معلوم ہو جاتا کہ آپ کا فیصلہ ان کے مقدمہ کو پیش کرنے کے بعد ہوا اور اگر وہ اپنا مقدمہ نہ لاتے تو آپ ان کے معاملات میں مداخلت نہ کرتے مگر یہ بات مروی نہیں ہے۔ آپ سے تو صرف اس قدر مروی ہے کہ آپ نے اس وقت رجم کیا جب وہ اپنا مقدمہ لائے۔ حضرت ابن عمرؓ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور فیصلے کی خبر دی جبکہ وہ اپنا مقدمہ آپ کی خدمت میں لائے اور آپ کے پاس مقدمہ لانے سے پہلے کے فیصلے کے بارے میں کوئی خبر نہیں دی کہ کیا اس صورت میں بھی حد کا قائم کرنا واجب ہے یا نہیں۔ تو اس صورت میں اس روایت کو حضرت ابن عمرؓ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دلیل میں لانا منع ہے۔

تخریج : روی بتغیر یسیر من اللفظ۔ مسلم فی الحدود ۲۷' ترمذی فی الحدود باب ١٠' ابن ماجه فی الحدود باب ١٠' مسند احمد ٢' ٦٢/٦٣' ٣٥٥/٤' ٥' ٩١/٩٦' ١٠٤/١٠٨۔

بقیہ روایات میں تذکرہ:

اب ہم غور کرتے ہیں کہ ان کے علاوہ آثار میں کوئی چیز ایسی ملتی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے۔

۵۹۶۱: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُوْخَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُ وْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنْهُمَا زَنَيَا .فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوْا بِأَرْبَعَةٍ مِنْكُمْ يَشْهَدُوْنَ . فَثَبَتَ بِهٰذَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَنْظُرُ بَيْنَهُمْ قَبْلَ أَنْ يَحْكُمَهُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِمَا الزِّنَا لِأَنَّهُمَا جَمِيْعًا جَاحِدَانِ وَلَوْ كَانَا مُقِرَّيْنِ لَمَا احْتَاجَ مَعَ إِقْرَارِهِمَا إِلٰى أَرْبَعَةٍ يَشْهَدُوْنَ .وَرُوِيَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا

۵۹۶۱: شعبی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود اپنے ایک مرد و عورت کو لے کر حاضر ہوئے ان دونوں نے زنا کیا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے لوگوں سے چار گواہ لاؤ۔ اس سے ثابت ہوا کہ آپ ان کے معاملات پر توجہ فرماتے تھے اس سے پہلے کہ وہ آپ کو فیصل بنائیں کہ جن پر دعویٰ زنا کیا گیا ہے کیونکہ وہ دونوں منکر تھے۔ اگر وہ اقراری ہوتے تو اقرار کے ساتھ چار گواہوں کی ضرورت نہ تھی۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۶۰' المناقب باب ۲۶' والاعتصام باب ۶' التوحید باب ۵۱' مسلم فی الحدود ۲۶/۲۷' ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۲۳' والحدود باب ۲۵' دارمی فی الحدود باب ۱۵' مالک فی الحدود ۱' مسند احمد ۲' ۵/۱۷۔

روایت براء بن عازب رضی اللہ عنہ:

اسی طرح کی روایت حضرت براءؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۵۹۶۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ بِرَجُلٍ قَدْ حُمِّمَ وَجْهُهُ وَقَدْ ضُرِبَ يُطَافُ بِهٖ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُ هٰذَا قَالُوْا :زَنٰی قَالَ فَمَا تَجِدُوْنَ فِیْ كِتَابِكُمْ قَالُوْا : يُحَمَّمُ وَجْهُهُ وَيُعَزَّرُ وَيُطَافُ بِهٖ .فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ مَا تَجِدُوْنَ حَدَّهٗ فِیْ كِتَابِكُمْ ؟ فَأَشَارُوْا اِلٰی رَجُلٍ مِنْهُمْ فَسَأَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَجِدُ فِی التَّوْرَاةِ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهٗ كَثُرَ فِیْ أَشْرَافِنَا فَكَرِهْنَا أَنْ نُقِيْمَ الْحَدَّ عَلٰی سَفَلَتِنَا وَنَدَعَ أَشْرَافَنَا فَاصْطَلَحْنَا عَلٰی شَیْءٍ فَوَضَعْنَا هٰذَا .فَرَجَمَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ أَنَا أَوْلٰی مَنْ أَحْيَا مَا أَمَاتُوْا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ . فَفِیْ هٰذَا مَا يَدُلُّ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ لَهٗ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ وَاِنْ لَمْ يُحَكِّمُوْهُ لِاَنَّ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُمْ مَرُّوْا بِهٖ وَهُوَ مُحَمَّمٌ فَذَكَرَ بَاقِیَ الْحَدِيْثِ ثُمَّ رَجَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا دَعَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -اِنْكَارًا لِمَا فَعَلُوْهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتُوْهُ فَرَدَّ أَمْرَهُمْ اِلٰی حُكْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ قَدْ عَطَّلُوْهُ وَغَيَّرُوْهُ -ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّهٗ قَدْ كَانَ لَهٗ أَنْ يَحْكُمَ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَكَّمُوْهُ أَوْ لَمْ يُحَكِّمُوْهُ .فَهٰذَا مَا فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ مِنَ الدَّلَائِلِ عَلٰی مَا قَدْ تَكَلَّمْنَا عَلَيْهِ .وَأَمَّا قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاِنْ جَاءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ فَاِنَّ الَّذِیْ ذَهَبُوْا فِيْهِ اِلٰی تَثْبِيْتِ الْحُكْمِ يَقُوْلُوْنَ :هِیَ مَنْسُوْخَةٌ .

۵۹۶۲: عبداللہ بن مرہ نے حضرت براءؓ سے روایت کی ہے کہ آپ کے پاس سے ایک آدمی گزارا گیا جس کا چہرہ سیاہ کیا گیا تھا اور اس کو گھمایا اور پیٹا جا رہا تھا تو آپ نے فرمایا اس کا کیا معاملہ ہے تو انہوں نے کہا اس نے زنا کیا

ہے۔آپ نے فرمایا تمہاری کتاب میں کیا حکم ہے۔انہوں نے اپنے میں سے ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا تو اس سے جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا تو وہ آدمی کہنے لگا ہم اپنی کتاب میں رجم کا حکم پاتے ہیں مگر ہم سرداروں میں زنا کی کثرت ہوگئی پس ہم نے اپنے کم درجہ لوگوں پر حد کا قیام بھی ناپسند کیا اور سرداروں کو بالکل چھوڑنا بھی ناپسند کیا ہم نے باہمی ایک چیز پر صلح کرلی اور اس سزا کو ختم کردیا آپ نے اس کو رجم کیا اور فرمایا جس حد کو انہوں نے مردہ کر دیا میں اسے زندہ کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔تو اس روایت میں یہ دلالت ہے کہ آپ ﷺ کو حق حاصل تھا کہ ان کے مابین فیصلہ کریں خواہ وہ آپ کو فیصل نہ بنائیں۔یہ روایت بتلاتی ہے کہ ایسا شخص آپ کے پاس سے گزرا جس کا منہ سیاہ کیا گیا تھا پھر باقی روایت اسی طرح ہے۔پھر آپ نے اس کو سنگسار کیا۔جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس عمل کا انکار کرتے ہوئے جو آپ کے پاس آنے سے پہلے وہ کر چکے تھے آپ نے ان کو بلایا تو آپ نے ان کے معاملے کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف پھیرا جس کو انہوں نے معطل کر دیا تھا اور بدل ڈالا تھا۔اس سے ثابت ہوا کہ آپ کو ان کے درمیان فیصلہ کا حق حاصل تھا خواہ وہ مقدمہ لائیں یا نہ لائیں۔مذکورہ بالا روایات میں یہ دلائل موجود ہیں جن پر ہم نے گفتگو کی ہے۔جہاں تک قرآن مجید کی آیت "فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم" کا تعلق ہے تو جن کے ہاں یہ حکم ثابت ہے وہ اس آیت کو منسوخ مانتے ہیں۔

تخریج : مسلم فی الحدود ٢٨' ابو داؤد فی الحدود باب٢٥' ابن ماجه فی الحدود باب٨' مسند احمد ٢٨٦/٤۔

٥٩٦٣:حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ فَإِنْ جَآئُوكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ قَالَ :نَسَخَتْهَا هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ . وَقَالَ الْآخَرُوْنَ :تَأْوِيْلُهَا وَأَنْ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ إِنْ حَكَمْتَ فَلَمَّا اُخْتُلِفَ فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآيَةِ وَكَانَتِ الْآثَارُ قَدْ دَلَّتْ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ثَبَتَ الْحُكْمُ عَلَيْهِمْ عَلٰى إِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ تَرْكُهٗ لِأَنَّ فِيْ حُكْمِهِ النَّجَاةَ فِي قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا لِأَنَّ مَنْ يَقُوْلُ :عَلَيْهِ أَنْ يَحْكُمَ يَقُوْلُ قَدْ تَرَكَ مَا كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَهٗ.وَمَنْ يَقُوْلُ :لَهٗ أَنْ لَا يَحْكُمَ يَقُوْلُ :قَدْ تَرَكَ مَا كَانَ لَهٗ تَرْكُهٗ فَإِذَا حَكَمَ يَشْهَدُ لَهُ الْفَرِيْقَانِ جَمِيْعًا بِالنَّجَاةِ وَإِذَا لَمْ يَحْكُمْ لَمْ يَشْهَدَا لَهٗ بِذٰلِكَ .فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَفْعَلَ مَا فِيْهِ النَّجَاةُ بِالْإِتِّفَاقِ دُوْنَ مَا فِيْهِ ضِدُّ النَّجَاةِ بِالْإِخْتِلَافِ .وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا مِنْ وُجُوْبِ الْحُكْمِ عَلَيْهِمْ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتُمْ لَا تَرْجُمُوْنَ الْيَهُوْدَ إِذَا زَنَوْا فَقَدْ تَرَكْتُمْ بَعْضَ مَا فِي الْحَدِيْثِ الَّذِيْ بِهِ احْتَجَجْتُمْ .قِيْلَ لَهٗ :إِنَّ الْحُكْمَ كَانَ فِي الزِّنَاةِ فِيْ عَهْدِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ الرَّجْمُ عَلٰى

الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ .وَكَذٰلِكَ كَانَ جَوَابُ الْيَهُوْدِيِّ الَّذِیْ سَأَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِّ الزَّانِیْ فِیْ كِتَابِهِمْ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتِّبَاعُ ذٰلِكَ وَالْعَمَلُ بِهٖ لِاَنَّ عَلٰى كُلِّ نَبِیٍّ اتِّبَاعُ شَرِيْعَةِ النَّبِيِّ الَّذِیْ كَانَ قَبْلَهُ حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ شَرِيْعَةً تَنْسَخُ شَرِيْعَتَهُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى أُوْلٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَهُوْدِيَّيْنِ عَلٰى ذٰلِكَ الْحُكْمِ وَلَا فَرْقَ حِيْنَئِذٍ فِیْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ .ثُمَّ أَحْدَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِيْعَةً فَنَسَخَتْ هٰذِهِ الشَّرِيْعَةَ فَقَالَ وَاللَّاتِیْ يَأْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِسَائِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ أَرْبَعَةً مِنْكُمْ فَإِنْ شَهِدُوْا فَأَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا . وَكَانَ هٰذَا نَاسِخًا لِمَا كَانَ قَبْلَهُ وَلَمْ يُفَرِّقْ فِیْ ذٰلِكَ بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِ الْمُحْصَنِ .ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ فَجَعَلَ الْحَدَّ هُوَ الْإِيْذَاءَ بِالْآيَةِ الَّتِیْ بَعْدَهَا وَلَمْ يُفَرِّقْ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا بَيْنَ الْمُحْصَنِ وَغَيْرِهٖ. ثُمَّ جَعَلَ لَهُنَّ سَبِيْلًا الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ : فَرَّقَ حِيْنَئِذٍ بَيْنَ حَدِّ الْمُحْصَنِ وَحَدِّ غَيْرِ الْمُحْصَنِ الْجَلْدُ ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ مِنْ بَعْدُ فِی الْإِحْصَانِ .فَقَالَ قَوْمٌ :لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مُحْصَنًا بِامْرَأَتِهٖ وَلَا الْمَرْأَةُ مُحْصَنَةً بِزَوْجِهَا حَتّٰى يَكُوْنَا حُرَّيْنِ مُسْلِمَيْنِ بَالِغَيْنِ قَدْ جَامَعَهَا وَهُمَا بَالِغَانِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَالَ آخَرُوْنَ :يُحْصِنُ أَهْلُ الْكِتَابِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَيُحْصِنُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّةَ وَلَا تُحْصِنُ النَّصْرَانِيَّةُ الْمُسْلِمَ وَقَدْ كَانَ أَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ بِهٰذَا الْقَوْلِ فِی الْإِمْلَاءِ فِيْمَا حَدَّثَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا.فَاحْتَمَلَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا عَلٰى كُلِّ ثَيِّبٍ وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى خَاصٍّ مِنْ الثَّيِّبِ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ فَوَجَدْنَاهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ أَنَّ الْعَبِيْدَ غَيْرُ دَاخِلِيْنَ فِیْ ذٰلِكَ وَأَنَّ الْعَبْدَ لَا يَكُوْنُ مُحْصَنًا ثَيِّبًا كَانَ أَوْ بِكْرًا وَلَا يُحْصِنُ زَوْجَتَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً .وَكَذٰلِكَ الْأَمَةُ لَا تَكُوْنُ مُحْصَنَةً بِزَوْجِهَا حُرًّا كَانَ أَوْ عَبْدًا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ إِنَّمَا وَقَعَ عَلٰى خَاصٍّ مِنَ الثَّيِّبِ لَا عَلٰى كُلِّ الثَّيِّبِ .فَلَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا أَجْمَعُوْا أَنَّهُ وَقَعَ عَلٰى خَاصٍّ إِلَّا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّهُ فِيْهِ دَاخِلٌ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْحُرَّيْنِ الْمُسْلِمَيْنِ الْبَالِغَيْنِ الزَّوْجَيْنِ اللَّذَيْنِ قَدْ كَانَ مِنْهُمَا الْجِمَاعُ مُحْصَنَيْنِ وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَنْ سِوَاهُمْ .فَقَدْ أَحَاطَ عِلْمُنَا أَنَّ

ذٰلِكَ قَدْ دَخَلَ فِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ الرَّجْمُ . فَأَدْخَلْنَا فِيْهِ وَلَمْ يُحِطْ عِلْمُنَا بِمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَأَخْرَجْنَاهُ مِنْهُ .وَقَدْ كَانَ يَجِيْءُ فِي الْقِيَاسِ -لَمَّا كَانَتِ الْأَمَةُ لَا تُحْصِنُ الْحُرَّ وَلَا يُحْصِنُهَا الْحُرُّ وَكَانَتْ هِيَ فِيْ عَدَمِ اِحْصَانِهَا اِيَّاهُ كَهُوَ فِيْ عَدَمِ اِحْصَانِهِ اِيَّاهَا - أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ النَّصْرَانِيَّةُ فَكَمَا هِيَ لَا تُحْصِنُ زَوْجَهَا الْمُسْلِمَ كَانَ هُوَ أَيْضًا كَذٰلِكَ لَا يُحْصِنُهَا .وَقَدْ رَأَيْنَا الْأَمَةَ أَيْضًا -لَمَّا بَطَلَ أَنْ تُحْصِنَ الْمُسْلِمَ -بَطَلَ أَنْ يُحْصِنَ الْكَافِرَ قِيَاسًا وَنَظَرًا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۵۹۶۳: عکرمہ نے روایت کی ہے کہ "فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهن الايه" یہ اس آیت سے منسوخ ہے "وان احکم بینهم بما انزل الله ولا تتبع اهواء هم الاية" آیت ﴿وان احكم ۔﴾ کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ان کے مابین فیصلہ فرمائیں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ فرمائیں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ جب اس آیت کی تاویل میں اختلاف ہوا اور روایات کی دلالت مذکورہ گفتگو کی موافقت کرتی ہے۔تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ مسلمانوں کا حاکم ان کے مابین فیصلہ کرے گا اور وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ تمام کے قول کے مطابق اس فیصلے میں نجات ہے۔ کیونکہ جو لوگ فیصلے کے حق میں ہیں وہ فرماتے ہیں اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو اس پر لازم تھا۔ جو حضرات کہتے ہیں کہ وہ فیصلہ نہ کرے تو وہ کہتے ہیں کہ اس نے اس عمل کو چھوڑا ہے جس کے چھوڑنے کا اسے اختیار تھا اور جب وہ فیصلہ کرے گا تو دونوں فریق اس کے لئے نجات کی گواہی دیں گے اور جب وہ فیصلہ نہیں کرے گا تو وہ نجات کی گواہی نہ دیں گے تو جس کام میں بالاتفاق نجات ہو اس کا کرنا اولیٰ ہے بجائے اس کام کے جس میں نجات کے خلاف بات اختلاف کے ساتھ ثابت ہو۔ یہ فیصلہ کرنے کا وجوب جو کہ مذکور ہوا یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ زانی یہودی کے متعلق رجم کے قائل نہیں پس تم نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔ تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے اگر زمانہ موسیٰ علیہ السلام میں زنا کرنے والوں کی سزا رجم تھی خواہ وہ محصن ہوں یا غیر محصن ۔ اسی طرح جس یہودی سے جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تھا کہ تمہاری کتاب میں زانی کی سزا کیا ہے تو اس نے بھی یہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے اس کا انکار نہیں فرمایا۔ آپ پر اس حکم کی اتباع لازم تھی اور ہر پیغمبر علیہ السلام کو یہی حکم ہوتا ہے کہ وہ پہلے پیغمبر علیہ السلام کی شریعت پر چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نئی شریعت دے کر اس حکم کو منسوخ کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اولئك الذين هدى الله فبهدهم اقتده" (الانعام:۹۰) پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی حکم سے دو یہودیوں کو سنگسار فرمایا۔ اس حکم میں محصن وغیر محصن کا فرق نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر اپنی شریعت اتار کر یہ حکم منسوخ کر دیا فرمایا "والتی یأتین الفاحشة من نساء کم" (النساء۔۱۵) کہ وہ عورتیں

جو تمہاری عورتوں سے بے حیائی کا ارتکاب کریں ان پر چار گواہ بنالو۔ اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں موت تک روکے رکھو یا پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی راہ پیدا کر دے۔ یہ حکم ماقبل کے لئے ناسخ تھا اور اس میں بھی محصن اور غیر محصن کی تفریق نہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ فرمایا اور ایذاء کو حد قرار دیا گیا اور اس میں بھی محصن و غیر محصن میں فرق نہ رکھا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے سبیل مقرر فرمایا "**البکر بالبکر جلد مائة و تغریب عام و الثیب بالثیب جلد مائة و الرجم**" (ابن ماجہ فی الحدود باب ۷) کہ کنواری اور کنوارے کے زنا پر سو کوڑے اور ایک سال جالوطنی اور شادی شدہ کو شادی کے ساتھ زنا کی وجہ سے سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے۔ چنانچہ شادی شدہ اور غیر شادی شدہ کی حد میں فرق کر دیا گیا۔ پھر علماء کا احصان کے متعلق اختلاف ہوا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اپنی بیوی کی وجہ سے محصن نہ بنے گا اور نہ عورت اپنے خاوند سے محصنہ بن جائے گی جب تک کہ وہ دونوں مسلمان بالغ ہوں اور اس نے اپنی بیوی کے ساتھ بلوغت کی عمر میں جماع کیا ہو۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ دوسری جماع کے ہاں اہل کتاب بھی کتابیہ سے محصن ہو گا اور مسلمان مسلمہ اور نصرانیہ سے محصن ہو جائے گا البتہ نصرانیہ مسلم سے محصنہ نہ بنے گی امالی میں امام ابو یوسف کا یہی قول ہے جیسا کہ سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔ اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ثیب ثیبہ سے زنا کرے تو سنگسار کرنا ہے اس میں ہر ثیب کا احتمال ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خاص ثیب مراد ہو۔ ہم نے ان دونوں باتوں کو جمع ہوتے پایا۔ نمبرا غلام اس میں داخل نہیں اور غلام محصن نہیں ہوتا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اور اس کی بیوی بھی محصنہ نہ بنے گی خواہ وہ لونڈی ہو یا آزاد اسی طرح لونڈی اپنے خاوند کی وجہ سے محصنہ نہ کہلائے گی۔ خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو رجم ہے۔ اس سے خاص قسم کا ثیب مراد ہے ہر ثیب مراد نہیں۔ تو جس پر اجماع ہے کہ خاص ثیب مراد ہے اس میں صرف وہی داخل ہو گا جس کے داخل ہونے پر اجماع ہو اور ان حضرات کا اتفاق ہے کہ دو آزاد مسلمان بالغ میاں بیوی جو (کم از کم ایک بار) جماع کر چکے ہوں وہ محصن ہوں گے اس کے علاوہ میں اختلاف ہے تو ہمارے علم کے مطابق یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "**الثیب بالثیب الرجم**" اس میں داخل ہے اور ہم نے اس کو داخل قرار دیا اس کے علاوہ کے متعلق ہمارے علم میں بات نہیں آسکی اس لئے ان کو اس حکم سے خارج کیا ہے اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب لونڈی آزاد آدمی کو محصن نہیں بنا سکتی اور نہ ہی آزاد لونڈی کو محصنہ بنا سکتا ہے اور وہ مرد کو محصن نہ بنانے میں اس طرح ہے جس طرح وہ اس کو محصن نہ بنانے میں نصرانی عورت کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کہ جب وہ اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی تو وہ بھی اس کو محصنہ بنہ بنا سکے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مسلمان کو محصن بنانا جب باطل ٹھہرا تو کافر کو محصن بنانا بھی باطل ہو گیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

فریق ثانی کہتا ہے: آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر آپ ان کے مابین فیصلہ فرمائیں تو اس چیز کے ساتھ فیصلہ فرمائیں جو اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے۔ جب اس آیت کی تاویل میں اختلاف ہوا اور روایات کی دلالت مذکورہ گفتگو کی موافقت کرتی ہے۔ تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مسلمانوں کا حاکم ان کے مابین فیصلہ کرے گا اور وہ اسے چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ تمام کے قول کے مطابق اس فیصلے میں نجات ہے۔

نمبر①: کیونکہ جو لوگ فیصلے کے حق میں ہیں وہ فرماتے ہیں اس نے اس عمل کو چھوڑ دیا جو اس پر لازم تھا۔ جو حضرات کہتے ہیں کہ وہ فیصلہ نہ کرے تو وہ کہتے ہیں کہ اس نے اس عمل کو چھوڑا ہے جس کے چھوڑنے کا اسے اختیار تھا اور جب وہ فیصلہ کرے گا تو دونوں فریق اس کے لئے نجات کی گواہی دیں گے اور جب وہ فیصلہ نہیں کرے گا تو وہ نجات کی گواہی نہ دیں گے تو جس کام میں بالاتفاق نجات ہو اس کا کرنا اولیٰ ہے بجائے اس کام کے جس میں نجات کے خلاف بات اختلاف کے ساتھ ثابت ہو۔ یہ فیصلہ کرنے کا وجوب جو کہ مذکور ہوا یہ امام ابوحنیفہ ابویوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

سوال: آپ زانی یہودی کے متعلق رجم کے قائل نہیں پس تم جس حدیث سے استدلال کیا ہے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا۔

جواب: اگر زمانہ موسیٰ علیہ السلام میں زنا کرنے والوں کی سزا رجم تھی خواہ وہ محصن ہوں یا غیر محصن۔ اسی طرح جس یہودی سے جناب رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تھا کہ تمہاری کتاب میں زانی کی سزا کیا ہے تو اس نے بھی یہی جواب دیا۔ آپ ﷺ نے اس کا انکار نہیں فرمایا۔ آپ پر اس حکم کی اتباع لازم تھی اور ہر پیغمبر علیہ السلام کو یہی حکم ہوتا ہے کہ وہ پہلے پیغمبر علیہ السلام کی شریعت پر چلے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نئی شریعت دے کر اس حکم کو منسوخ کر دے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ "اولئك الذين هدى الله فبهدهم اقتده" (الانعام۔ ۹۰)

پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی حکم سے دو یہودیوں کو سنگسار فرمایا۔ اس حکم میں محصن و غیر محصن کا فرق نہ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ پر اپنی شریعت اتار کر یہ حکم منسوخ کر دیا فرمایا "والتی یأتین الفاحشة من نساء کم" (النساء۔ ۱۵) کہ وہ عورتیں جو تمہاری عورتوں سے بے حیائی کا ارتکاب کریں ان پر چار گواہ بنالو۔ اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں موت تک روک کے رکھو یا پھر اللہ تعالیٰ کا ان کے لئے کوئی راہ پیدا کر دے۔ یہ حکم ماقبل کے لئے ناسخ تھا اور اس میں بھی محصن اور غیر محصن کی تفریق نہ تھی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ فرمایا اور ایذاء کو حد قرار دیا گیا اور اس میں بھی محصن و غیر محصن میں فرق نہ رکھا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے سبیل مقرر فرمایا "البكر بالبكر جلدمائة و تغريب عام والثيب بالثيب جلد مائة والرجم" (ابن ماجہ فی الحدود باب ۷) کہ کنواری اور کنوارے کے زنا پر سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی اور شادی شدہ کو شادی کے ساتھ زنا کی وجہ سے سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے۔ چنانچہ شادی اور غیر شادی شدہ کی حد میں فرق کر دیا گیا۔

احصان: پھر علماء کا احصان کے متعلق اختلاف ہوا۔

ایک جماعت: کچھ لوگوں نے کہا کہ اپنی بیوی کی وجہ سے محصن نہ بنے گا اور نہ عورت اپنے خاوند سے محصنہ بن جائے گی جب تک

کہ وہ دونوں مسلمان بالغ ہوں اور اس نے اپنی بیوی کے ساتھ بلوغت کی عمر میں زنا کیا ہو۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

دوسری جماعت: اہل کتاب بھی کتابیہ سے محصن ہوگا اور مسلمان مسلمہ اور نصرانیہ سے محصن ہو جائے گا البتہ نصرانیہ مسلم سے محصنہ نہ بنے گی امالی میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے جیسا کہ سلیمان بن شعیب نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

اب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ثیب ثیبہ سے زنا کرے تو سنگسار کرنا ہے اس میں ہر ثیب کا احتمال ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ خاص ثیب مراد ہو۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

ہم نے ان دونوں باتوں کو جمع ہوتے پایا۔ نمبرا غلام اس میں داخل نہیں اور غلام محصن نہیں ہوتا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اور اس کی بیوی بھی محصنہ نہ بنے گی خواہ وہ لونڈی ہو یا آزاد اسی طرح لونڈی اپنے خاوند کی وجہ سے محصنہ نہ کہلائے گی۔ خواہ اس کا خاوند آزاد ہو یا غلام۔

پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی شادی شدہ شادی شدہ سے زنا کرے تو رجم ہے۔ اس سے خاص قسم کا ثیب مراد ہے ہر ثیب مراد نہیں۔ تو جس پر اجماع ہے کہ خاص ثیب مراد ہے اس میں صرف وہی داخل ہوگا جس کے داخل ہونے پر اجماع ہوا اور ان حضرات کا اتفاق ہے کہ دو آزاد مسلمان بالغ میاں بیوی جو (کم از کم ایک بار) جماع کر چکے ہوں وہ محصن ہوں گے اس کے علاوہ میں اختلاف ہے تو ہمارے علم کے مطابق یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول "الشیب بالشیب الرجم" اس میں داخل ہے اور ہم نے اس کو داخل قرار دیا اس کے علاوہ کے متعلق ہمارے علم میں بات نہیں آسکی اس لئے ان کو اس حکم سے خارج کیا ہے۔

اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جب لونڈی آزاد آدمی کو محصن نہیں بنا سکتی اور نہ ہی آزاد لونڈی کو محصنہ بنا سکتا ہے اور وہ مرد کو محصن نہ بنانے میں اس طرح ہے جس طرح وہ اس کو محصن نہ بنانے میں نصرانی عورت کا بھی یہی حکم ہونا چاہئے کہ جب وہ اپنے مسلمان خاوند کو محصن نہیں بنا سکتی تو وہ بھی اس کو محصنہ نہ بنا سکے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لونڈی کا مسلمان کو محصن بنانا جب باطل ٹھہرا تو کافر کو محصن بنانا بھی باطل ہوگیا جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس پر قیاس کا تقاضا یہی ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

ایک گواہی کے ساتھ قسم سے فیصلہ

اموال میں قضا بالیمین مع شاہد کے متعلق دوقول ہیں۔

نمبر①: امام مالک' شافعی' احمد رحمہم اللہ کے ہاں اگر ایک گواہ کے علاوہ مدعی کے پاس گواہ نہ ہوتو دوسرے گواہ کی جگہ اس سے قسم لے کر قاضی فیصلہ کر دے گا۔ فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے کہ اموال میں بھی حکم دوسرے معاملات کی طرح ہے ان میں دو گواہ ضروری ہیں اور قسم تو مدعیٰ علیہ پر ہے۔

تخریج : المرقات ج۷' ۲۵۳' التعلیق ج٤' ص۱۲۸۔

۵۹۶۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَكِّيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ

۵۹۶۴: عمرو بن دینار نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے قسم اور ایک شاہد سے فیصلہ فرمایا۔

تخریج : مسلم فی الاقضیہ ۳' ابو داؤد فی الاقضیہ باب ۲۱' ترمذی فی الاحکام باب ۱۳' ابن ماجہ فی الاحکام باب ۳۱ مالک فی الاقضیہ ۶/۵' مسند احمد ۳۱۵/۱' ۳۰۵/۳' ۳۸۵/۵۔

۵۹۶۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِیْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۹۶۵: سہیل بن ابو صالح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۹۶۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيْزِ :وَنَسِيَهٗ سُهَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَبِيْعَةُ عَنِّیْ

۵۹۶۶: عبدالعزیز بن محمد نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی

ہے۔

عبدالعزیز کہتے ہیں سہل نے بھول کر حدثنی ربیعہ عنی کہا۔

۵۹۶۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ -يَعْنِي الْحِمَّانِيَّ -قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ :فَلَقِيتُ سُهَيْلًا فَسَأَلْتُهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

۵۹۶۷: سلیمان بن بلال اور دراوردی نے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔
عبدالعزیز کہتے ہیں کہ میں اس روایت کے متعلق سہیل سے ملا تو انہوں نے کہا میں اس روایت کو نہیں جانتا۔

۵۹۶۸: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۹۶۸: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے اور انہوں نے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۹۶۹: حَدَّثَنَا وَهْبَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُو هَمَّامٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۹۶۹: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے نقل کیا انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۵۹۷۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا

۵۹۷۰: جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

۵۹۷۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۵۹۷۱: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۹۷۲: حَدَّثَنَا بَحْرٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهَا عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ فِيْ خَاص مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي الْأَمْوَالِ خَاصَّةً وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَجِبُ أَنْ يُقْضَى فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ إِلَّا بِرَجُلَيْنِ أَوْ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَلَا يُقْضَى بِشَاهِدٍ وَيَمِيْنٍ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ قَالُوْا :أَمَّا مَا رَوَيْتُمُوْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ أَنَّهُ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ فَقَدْ دَخَلَهُ الضَّعْفُ الَّذِى لَا يَقُوْمُ بِهٖ مَعَهُ حُجَّةٌ .وَأَمَّا حَدِيْثُ زَمْعَةَ عَنْ سُهَيْلٍ فَقَدْ سَأَلَ الدَّرَاوَرْدِيُّ سُهَيْلًا عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مِنَ السُّنَنِ الْمَشْهُوْرَةِ وَالْأُمُوْرِ الْمَعْرُوْفَةِ إِذًا لَمَا ذَهَبَ عَلَيْهِ وَأَنْتُمْ قَدْ تُضَعِّفُوْنَ مِنَ الْأَحَادِيْثِ مَا هُوَ أَقْوَى مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِأَقَلَّ مِنْ هٰذَا .وَأَمَّا حَدِيْثُ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهَاعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَمُنْكَرٌ أَيْضًا لِأَنَّ أَبَا صَالِحٍ لَا تُعْرَفُ لَهُ رِوَايَةٌ عَنْ زَيْدٍ .وَلَوْ كَانَ عِنْدَ سُهَيْلٍ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مَا أَنْكَرَ عَلَى الدَّرَاوَرْدِيِّ مَا ذَكَرْتُمْ عَنْ رَبِيْعَةَ وَيَقُوْلُ لَهُ لَمْ يُحَدِّثْنِيْ بِهٖ أَبِيْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ مَعَ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْحَكَمِ لَيْسَ بِالَّذِيْ يَثْبُتُ مِثْلُ هٰذَا بِرِوَايَتِهٖ. وَأَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَمُنْكَرٌ لِأَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ لَا نَعْلَمُهُ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِشَيْءٍ فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ بِهٖ فِيْ مِثْلِ هٰذَا؟ .وَأَمَّا حَدِيْثُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهَاعَنْ جَابِرٍ فَإِنَّ عَبْدَ الْوَهَّابِ رَوَاهُ كَمَا ذَكَرْتُمْ .وَأَمَّا الْحُفَّاظُ مَالِكٌ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَأَمْثَالُهُمَا فَرَوَوْهُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهَاعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ جَابِرًا وَأَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّوْنَ بِعَبْدِ الْوَهَّابِ فِيْمَا يُخَالِفُ فِيْهِ الثَّوْرِيَّ وَمَالِكًا .ثُمَّ لَوْ لَمْ يُنَازَعْ فِيْ طَرِيْقِ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَسَلِمَتْ عَلَى هٰذِهِ الْأَلْفَاظُ الَّتِي قَدْ رُوِيَتْ عَلَيْهَا لَكَانَتْ مُحْتَمِلَةً لِلتَّأْوِيْلِ الَّذِى لَا يَقُوْمُ لَكُمْ بِمِثْلِهَا مَعَهُ الْحُجَّةُ .وَذٰلِكُمْ أَنَّكُمْ إِنَّمَا رَوَيْتُمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ .وَلَمْ يُبَيِّنْ فِي الْحَدِيْثِ كَيْفَ كَانَ ذٰلِكَ السَّبَبُ وَلَا الْمُسْتَحْلِفُ مَنْ هُوَ ؟ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهٖ يَمِيْنُ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ .وَإِذَا ادَّعَى الْمُدَّعِي وَلَمْ يُقِمْ عَلَى دَعْوَاهُ إِلَّا شَاهِدًا وَاحِدًا فَاسْتَحْلَفَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ فَرَوَىْ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ النَّاسُ أَنَّ الْمُدَّعِيَ يَجِبُ لَهُ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ لَا بِحُجَّةٍ أُخْرَى غَيْرَ الدَّعْوَى -لَا يَجِبُ لَهُ الْيَمِيْنُ إِلَّا بِهَا .كَمَا قَالَ قَوْمٌ :إِنَّ الْمُدَّعِيَ لَا يَجِبُ لَهُ الْيَمِيْنُ فِيْمَا ادَّعَىْ إِلَّا أَنْ يُقِيْمَ الْبَيِّنَةَ أَنَّهُ قَدْ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ

خُلْطَةٌ وَلَبْسٌ فَإِنْ أَقَامَ عَلٰى ذٰلِكَ بَيِّنَةً اسْتَحْلَفَ لَهُ وَإِلَّا لَمْ يَسْتَحْلِفْ . فَأَرَادَ الَّذِيْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ أَنْ يَنْفِيَ هٰذَا الْقَوْلَ وَيُثْبِتَ الْيَمِيْنَ بِالدَّعْوَى وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الدَّعْوَى غَيْرُهَا فَهٰذَا وَجْهٌ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ بِهِ يَمِيْنُ الْمُدَّعِي مَعَ شَاهِدِهِ الْوَاحِدِ لِأَنَّ شَاهِدَهُ الْوَاحِدَ كَانَ مِمَّنْ يُحْكَمُ بِشَهَادَتِهِ وَحْدَهُ وَهُوَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ عَدَلَ شَهَادَتَهُ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ .

۵۹۷۲: عمرو بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ ایک گواہ اور قسم سے بعض خاص مالی معاملات میں فیصلہ فرمایا اور انہوں نے ان آثار کو بطور دلیل پیش کیا۔ فریق ثانی: کا کہنا ہے کہ کسی بھی چیز میں ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ فیصلہ نافذ ہوگا جو کہ دو مردوں کی گواہی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے کیا جائے گا۔ جواب دلیل: یہ روایات جو آپ نے پیش کی یہ ضعیف روایت ہے اس کو بطور دلیل پیش نہیں کر سکتے۔ رہی زمعہ والی روایت جس کو سہیل سے نقل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ دراوردی نے خود سہیل سے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو اس روایت کو نہیں جانتا اگر یہ روایت سنن مشہورہ سے ہوتی تو اس سے یہ معاملہ نہ ہوتا آپ تو اس سے زیادہ قوی روایات کو بھی ضعیف قرار دیتے ہو۔ عثمان بن حکم جس کو حضرت زید بن ثابتؓ سے نقل کیا گیا ہے وہ منکر ہے کیونکہ ابوصالح کی کوئی روایت حضرت زیدؓ سے معروف نہیں ہے۔ اگر اس سلسلے میں سہیل کے پاس کوئی روایت ہوتی تو وہ دراوردی کے سامنے انکار نہ کرتے۔ ربیعہ کی روایت جس میں یہ کہا گیا ہے کہ میرے والد نے تو یہ ابو ہریرہؓ سے بیان نہیں کی مگر مجھے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے بیان کی حالانکہ عثمان بن حکم ایسا راوی نہیں ہے کہ جس کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو سکے۔ روایت ابن عباسؓ بھی منکر ہے کیونکہ قیس بن سعد ہمارے علم کی حد تک تو عمرو بن دینار سے کچھ بھی روایت نہیں کرتے تو اس قسم کے معاملات میں وہ اس کی روایت سے کیسے دلیل بناتے ہیں؟ جعفر بن محمد کی روایت جو انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے جابرؓ سے نقل کی ہے۔ اس سند کے ساتھ تو اس کو عبدالوہاب نے نقل کیا۔ مگر حفاظ حدیث مالک' سفیان جیسے علماء نے جعفر عن ابیہ عن النبی ﷺ نقل کی اور جابر کا تذکرہ نہیں کیا اور عبدالوہاب کی روایت ثوری و مالک کے خلاف قابل حجت نہیں۔ اگر سند کی اس بحث سے قطع نظر کر کے روایت کو من وعن تسلیم کر لیا جائے پھر بھی اس میں احتمال تاویل ہونے کی وجہ سے تمہارے ہاں قابل حجت نہ بنے گی۔ تم نے یہ روایت بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا۔ روایت سے اس کا کہیں پتہ نہیں چلتا اور نہ حلف اٹھانے والا معلوم ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مفہوم ہو جو آپ نے مراد لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مدعیٰ علیہ کی قسم ہو۔ جب مدعی نے دعویٰ تو کر دیا مگر اپنے دعویٰ پر فقط ایک گواہ پیش

کر سکا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرما دیا پس یہ روایت بیان کر دی گئی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ مدعی کے لئے لازم ہے کہ اس کی خاطر مدعیٰ علیہ پر قسم آئے جبکہ دعویٰ کے لئے اور دلیل نہ ہو اور اس کے حق کے لئے قسم صرف اسی صورت میں لازم ہوگی۔ جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مدعی کو اپنے حق کے لئے قسم لینا لازم نہیں سوائے اس صورت کے کہ وہ اس پر دلیل پیش کر دے کہ اس کے اور مدعیٰ علیہ کے درمیان گڑ بڑ و اشتباہ تھا اگر وہ اس پر دلیل قائم کر دے تو اس کے لئے مدعیٰ علیہ سے حلف لیا جائے گا ورنہ نہیں۔ پس جس نے اس روایت کو بیان کیا اس کا مقصد اس بات کی نفی کرنا تھا کہ قسم تو صرف دعویٰ ہی سے ثابت ہو جاتی ہے اگرچہ دعویٰ کے ساتھ کوئی اور بات نہ ہو۔ تو یہ اس حدیث کا باعث ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مدعی سے ایک گواہ کے ساتھ قسم لینا مراد ہو۔ کیونکہ اس کا ایک گواہ ان لوگوں سے ہو جس اکیلے کی گواہی سے فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ خزیمہ بن ثابت انصاریؓ ہیں کہ جن کی گواہی کو جناب رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ روایت یہ ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ ایک گواہ اور قسم سے بعض خاص مالی معاملات میں فیصلہ فرمایا اور انہوں نے ان آثار کو بطور دلیل پیش کیا۔

فریق ثانی: کسی بھی چیز میں ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور نہ وہ فیصلہ نافذ ہوگا جو کہ دو مردوں کی گواہی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی سے کیا جائے گا۔

جواب دلیل: یہ روایت جو آپ نے پیش کی یہ ضعیف روایت ہے اس کو بطور دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

نمبر ①: رہی زمعہ والی روایت جس کو سہیل سے نقل کیا گیا ہے تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ دراوردی نے خود سہیل سے اس کے متعلق دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میں تو اس روایت کو نہیں جانتا اگر یہ روایت سنن مشہورہ سے ہوتی تو اس سے یہ معاملہ نہ ہوتا آپ تو اس سے زیادہ قوی روایات کو بھی ضعیف قرار دیتے ہو۔

نمبر ②: عثمان بن حکم جس کو حضرت زید بن ثابتؓ سے نقل کیا گیا ہے وہ منکر ہے کیونکہ ابو صالح کی کوئی روایت حضرت زیدؓ سے معروف نہیں ہے۔ اگر اس سلسلے میں سہیل کے پاس کوئی روایت ہوتو وہ دراوردی کے سامنے انکار نہ کرتے۔

نمبر ③: ربیعہ کی روایت جس میں یہ کہا گیا ہے کہ میرے والد نے تو یہ ابو ہریرہؓ سے بیان نہیں کی مگر مجھے زید بن ثابتؓ سے انہوں نے بیان کی حالانکہ عثمان بن حکم ایسا راوی نہیں ہے کہ جس کی روایت سے اس قسم کی بات ثابت ہو سکے۔

نمبر ④: روایت ابن عباسؓ بھی منکر ہے کیونکہ قیس بن سعد ہمارے علم کی حد تک تو عمرو بن دینار سے کچھ بھی روایت نہیں کرتے تو اس قسم کے معاملات میں وہ اس کی روایت سے کیسے دلیل بناتے ہیں؟

نمبر ⑤: جعفر بن محمد کی روایت جو انہوں نے اپنے والد کے واسطہ سے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس سند کے ساتھ تو اس کو عبدالوہاب نے نقل کیا۔ مگر حفاظ حدیث مالک' سفیان جیسے علماء نے جعفر عن ابیہ عن النبی ﷺ نقل کی اور جابر کا تذکرہ نہیں کیا اور عبدالوہاب کی روایت ثوری و مالک کے خلاف قابل حجت نہیں۔

دوسرا جواب: اگر سند کی اس بحث سے قطع نظر کر کے روایت کو من وعن تسلیم کرلیا جائے پھر بھی اس میں احتمال تاویل ہونے کی وجہ سے تمہارے ہاں قابل حجت نہ بنے گی۔ تم نے یہ روایت بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کیا۔ روایت اس کے سبب کا کہیں پتہ نہیں چلتا اور نہ حلف اٹھانے والا معلوم ہے۔ ممکن ہے کہ وہ مفہوم ہو جو آپ نے مراد لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مدعیٰ علیہ کی قسم ہو۔ جب مدعی نے دعویٰ تو کر دیا مگر اپنے دعویٰ پر فقط ایک گواہ پیش کر سکا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مدعیٰ علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا دیا پس یہ روایت بیان کر دی گئی تا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ مدعی کے لئے لازم ہے کہ اس کی خاطر مدعیٰ علیہ پر قسم آئے جبکہ دعویٰ کے لئے اور دلیل نہ ہو اور اس کے حق کے لئے قسم صرف اسی طصورت میں لازم ہو گی۔

جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ مدعی کو اپنے حق کے لئے قسم لینا لازم نہیں سوائے اس صورت کے وہ اس پر دلیل پیش کر دے کہ اس کے اور مدعیٰ علیہ کے درمیان گڑ بڑ و اشتباہ تھا اگر وہ اس پر دلیل قائم کر دے تو اس کے لئے مدعیٰ علیہ سے حلف لیا جائے گا ورنہ نہیں۔

نمبر ①: پس جس نے اس روایت کو بیان کیا اس کا مقصد اس بات کی نفی کرنا تھی کہ قسم تو صرف دعویٰ ہی سے ثابت ہو جاتی ہے اگر چہ دعویٰ کے ساتھ کوئی اور بات نہ ہو۔ تو یہ اس حدیث کا باعث ہے۔

نمبر ②: یہ بھی ممکن ہے کہ مدعی سے ایک گواہ کے ساتھ قسم لینا مراد ہو۔ کیونکہ اس کا ایک گواہ ان لوگوں سے ہو جس اکیلے کی گواہی سے فیصلہ ہو جاتا ہے اور وہ خزیمہ بن ثابت انصاریؓ ہیں کہ جن کی گواہی کو جناب رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ روایت یہ ہے۔

۵۹۷۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَاسْتَتْبَعَهُ لِيَقْبِضَهُ ثَمَنَ فَرَسِهِ. فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَشْيَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ فَطَفِقَ رِجَالٌ يَعْتَرِضُوْنَ الْأَعْرَابِيَّ فَيُسَاوِمُوْنَهُ بِالْفَرَسِ لَا يَشْعُرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ حَتّٰى زَادَ بَعْضُهُمُ الْأَعْرَابِيَّ فِي السَّوْمِ عَلَى ثَمَنِ الْفَرَسِ الَّذِي ابْتَاعَهُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا لِهٰذَا الْفَرَسِ فَابْتَعْهُ وَإِلَّا بِعْتُهُ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ الْأَعْرَابِيِّ فَقَالَ أَوَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ ؟ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ :لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلٰى قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ .فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ :هَلُمَّ

شَهِيْدًا يَشْهَدُ لَكَ أَنِّيْ قَدْ بَايَعْتُكَ مِمَّنْ جَاءَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا لِلْأَعْرَابِيِّ وَيْلَكَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقُوْلُ إِلَّا حَقًّا حَتّٰى جَاءَ خُزَيْمَةُ فَاسْتَمَعَ لِمُرَاجَعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُرَاجَعَةِ الْأَعْرَابِيِّ وَهُوَ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَهِيْدًا يَشْهَدُ لَكَ أَنِّيْ قَدْ بَايَعْتُكَ .فَقَالَ خُزَيْمَةُ :أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَايَعْتَهُ .فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ بِمَ تَشْهَدُ ؟ فَقَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ . فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الشَّاهِدُ الَّذِيْ قَدْ ذَكَرْنَا قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ خُزَيْمَةَ بْنَ ثَابِتٍ فَيَكُوْنَ الْمَشْهُوْدُ لَهُ بِشَهَادَتِهِ وَحْدَهُ مُسْتَحِقًّا لِمَا شَهِدَ لَهُ كَمَا يَسْتَحِقُّ غَيْرُهُ بِالشَّاهِدَيْنِ مِمَّا شَهِدَا لَهُ بِهِ فَادَّعَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ إِلَى الْمُدَّعِي فَاسْتَحْلَفَهُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ وَأُرِيْدَ بِنَقْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ لِيُعْلَمَ أَنَّ الْمُدَّعِيَ إِذَا أَقَامَ الْبَيِّنَةَ عَلَى دَعْوَاهُ وَادَّعَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ الْخُرُوْجَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَقِّ إِلَيْهِ -أَنَّ عَلَيْهِ الْيَمِيْنَ مَعَ بَيِّنَتِهِ.فَهٰذِهِ وُجُوْهٌ يَحْتَمِلُهَا مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَضَائِهِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .فَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَأْتِيَ إِلَى خَبَرٍ قَدِ احْتَمَلَ هٰذِهِ التَّأْوِيْلَاتِ فَيَعْطِفَهُ عَلٰى أَحَدِهَا بِلَا دَلِيْلٍ يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ مِنْ كِتَابٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ إِجْمَاعٍ ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ مَنْ خَالَفَ ذٰلِكَ مُخَالِفٌ لِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَكَيْفَ يَكُوْنُ مُخَالِفًا لِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَأَوَّلَ ذٰلِكَ عَلَى مَعْنًى يَحْتَمِلُ مَا قَالَ ؟ .بَلْ مَا خَالَفَ إِلَّا تَأْوِيْلَ مُخَالِفِهِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ مَا

۵۹۷۳: عمارہ بن خزیمہ انصاری نے روایت کی کہ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بدو سے گھوڑا خریدا۔ وہ آپ کے پیچھے چلا تا کہ گھوڑے کی قیمت وصول کرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیز تیز چلے اور بدو سست رفتاری سے چلا کچھ لوگ اس کو ملنے لگے اور اس سے گھوڑے کا سودا کر رہے تھے ان کو یہ معلوم نہ تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا سودا کر چکے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض نے بدو کو اس سے زیادہ کی پیش کش کی جس پر آپ نے خریدا تھا۔ تو بدو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی کہ اگر آپ نے گھوڑا خریدنا ہو تو خرید لو ورنہ میں اس کو فروخت کروں گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدو کی آواز سن کر فرمایا کیا یہ میں تم سے خرید نہیں چکا ہوں؟ اس نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم میں نے یہ آپ کو نہیں بیچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں۔ میں یہ تم سے خرید چکا ہوں۔ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بدو کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ وہ

آپس میں ایک دوسرے پر بات کو لوٹا رہے تھے۔ بدو کہنے لگا تم گواہ لاؤ جو یہ گواہی دے کہ یہ گھوڑا میں نے آپ کو فروخت کر دیا ہے جو مسلمان موقعہ پر آئے وہ بدو کو کہنے لگے تم پر افسوس ہے! بلاشبہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو سچی بات ہی فرماتے ہیں (یہ بات ہوتی رہی) یہاں تک کہ حضرت خزیمہ بن ثابت انصاریؓ آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب اور بدو کے جواب کو سنا کہ وہ کہتا جا رہا تھا گواہ لاؤ جو گواہی دے کہ آپ نے مجھ سے اس کا سودا کر لیا ہے خزیمہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس سے یہ گھوڑا خریدا ہے۔ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی طرف توجہ فرماتے ہوئے کہا تم کس طرح گواہی دیتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی تصدیق کی وجہ سے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہؓ کی گواہی کو دو گواہوں کے برابر قرار دیا۔ پس اگر گواہ اس طرح کا ہو جس کا ہم نے تذکرہ کیا ممکن ہے کہ وہ حضرت خزیمہ بن ثابتؓ ہوں تو ان کی صرف ایک گواہی ہی اس چیز کا حقدار بنا دیتی ہے جیسا کہ دوسرے دو گواہوں سے حقدار بنتے ہیں۔ جب مدعا علیہ نے مدعی کے اپنے حق سے بری الذمہ ہونے کا دعویٰ کیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (مدعیٰ علیہ) کو اس بات پر قسم دی۔ اس روایت کے ذکر کرنے سے مقصد یہ بتلانا ہے کہ مدعی جب اپنے دعویٰ پر گواہ قائم کر دے اور مدعیٰ علیہ یہ دعویٰ کرے کہ مدعیٰ علیہ اپنا حق حاصل کر چکا ہے تو اب گواہی کی موجودگی میں اس مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔ پس اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ اس میں ان وجوہ کا احتمال ہے۔ اب کسی شخص کو کب یہ مناسب ہے کہ وہ ایسی روایت پیش کرے جس میں ان تاویلات کا احتمال ہو پھر کسی ایسی دلیل کے بغیر سے کسی ایک معنی پر محمول کرے جس پر قرآن وسنت یا اجماع سے دلالت نہ پائی جاتی ہو۔ پھر یہ گمان کرنے لگے کہ جو شخص اس کا مخالف ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایت کا مخالف ہے۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ وہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کا مخالف ہو سکتا ہے جبکہ اس نے وہ معنی مراد لیا جس کا حدیث میں احتمال ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ اس نے اپنے مخالف کی ان تاویلات کی مخالفت کی ہے جو اس نے حدیث کے ضمن میں بیان کیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی مخالفت نہیں کی۔ حضرت علیؓ کی روایت ملاحظہ ہو۔

۵۹۷۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ :ثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :إِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ فَظُنُّوْا بِهِ الَّذِي هُوَ أَهْنَأُ وَالَّذِي هُوَ أَهْدَى وَالَّذِي هُوَ أَتْقَى وَالَّذِي هُوَ خَيْرٌ

۵۹۷۴: ابوعبدالرحمٰن سلمی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے جب تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی روایت پہنچے اس کا وہ معنی خیال میں لاؤ جو زیادہ سہل و آسان زیادہ راہنمائی والا زیادہ باقی رہنے والا اور بہتر ہو۔

۵۹۷۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ

مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ وَالَّذِي هُوَ خَيْرٌ . فَهٰكَذَا يَنْبَغِي لِلنَّاسِ أَنْ يَفْعَلُوا وَأَنْ يُحْسِنُوا تَحْقِيقَ ظُنُوْنِهِمْ وَلَا يَقُوْلُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِمَا قَدْ عَلِمُوْهُ فَإِنَّهُمْ مَنْهِيُّوْنَ عَنْ ذٰلِكَ مُعَاقَبُوْنَ عَلَيْهِ .وَكَيْفَ يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ هٰذَا الْمُخَالِفُ وَقَدْ وَجَدْنَا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدْفَعُهُ ثُمَّ السُّنَّةَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهَا تَدْفَعُهُ أَيْضًا ؟ .فَأَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ وَقَالَ وَأَشْهِدُوْا ذَوَىْ عَدْلٍ مِنْكُمْ . وَقَدْ كَانُوْا قَبْلَ نُزُوْلِ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ لَا يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقْضُوْا بِشَهَادَةِ أَلْفِ رَجُلٍ وَلَا أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَلَا أَقَلَّ لِأَنَّهُ لَا يُوْصَلُ بِشَهَادَتِهِمْ إِلٰى حَقِيْقَةِ صِدْقِهِمْ .فَلَمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا ذَكَرْنَا قَطَعَ بِذٰلِكَ الْعُذْرَ وَحَكَمَ بِمَا أَمَرَ بِهِ عَلٰى مَا تَعَبَّدَ بِهِ خَلْقَهُ وَلَمْ يَحْكُمْ بِمَا هُوَ أَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَدْخُلْ فِيْمَا تَعَبَّدُوْا بِهِ .أَمَّا السُّنَّةُ الْمُتَّفَقُ عَلَيْهَا فَهِيَ أَنْ لَا يَحْكُمَ بِشَهَادَةِ جَارٍ إِلٰى نَفْسِهِ مَغْنَمًا وَلَا دَافِعَ عَنْهَا مَغْرَمًا .فَالْحُكْمُ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ عَلٰى مَا حَمَلَ عَلَيْهِ هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ حُكْمٌ لِمُدَّعِيْ بِيَمِيْنِهِ فَذٰلِكَ حُكْمٌ لِجَارٍ إِلٰى نَفْسِهِ بِيَمِيْنِهِ. فَهٰذِهِ سُنَّةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهَا تَدْفَعُ الْحُكْمَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ مَعَ مَا قَدْ دَفَعَهُ أَيْضًا مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى .فَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَصْرِفَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَا يُوَافِقُ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالسُّنَّةَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهَا لَا إِلٰى مَا يُخَالِفُهَا أَوْ يُخَالِفُ أَحَدَهُمَا .وَلَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصًّا مَا يَدْفَعُ الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ عَلٰى مَا ادَّعٰى هٰذَا الْمُخَالِفُ لَنَا .

۵۹۷۵: وہب اور ابوالولید دونوں نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے عمرو پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ "والذی ھو خیر" کے الفاظ مذکور نہیں۔اسی طرح لوگوں کو ایسا کرنا اور اپنے گمانوں کو عمدہ بنانا چاہئے ان کو اچھی طرح معلوم ہونے کے بغیر جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق کوئی بات نہ کہنی چاہئے۔کیونکہ ان کو اس بات سے منع کیا گیا ہے اور اس پر ان کو سزا بھی دی جائے گی کس کے لئے کس طرح مناسب ہے کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی وہ مراد بتلائے جو کہ ہمارے مخالف نے لی ہے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید اس مفہوم کی تردید کرتا ہے پھر متفق علیہ سنت بھی اس کی تردید کرتی ہے۔قرآن مجید کی یہ آیت ملاحظہ فرمائیں واشھدوا شھیدین من رجالکم فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان (البقرہ۔۲۸۲) اور فرمایا"واشھدوا ذوی عدل منکم"

(الطلاق ۔۲) ان دو آیات کے نزول سے پہلے ان کے لئے جائز نہ تھا کہ وہ ایک ہزار مردوں یا ان سے کم اور زیادہ کی گواہی سے فیصلہ کرتے کیونکہ ان کی گواہی سے پتہ نہیں چلتا کہ کون حقیقت میں سچا ہے۔ جب یہ مذکورہ بالا آیات نازل فرمائیں تو عذر جاتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اتنی تعداد کا ذکر فرمایا جو عبادت کو قائم کر سکے اس سے کم کا حکم نہیں فرمایا کیونکہ وہ ان کی (اجتماعی) عبادت کی تعداد میں داخل نہیں۔ اتفاقی سنت کے بھی خلاف ہے: اتفاقی سنت یہ ہے کہ ایسے شخص کی گواہی سے فیصلہ نہ کیا جائے جو اپنے لئے نفع کھینچنے والا ہو اور نہ اس کی گواہی سے جو اپنے اوپر سے تاوان کو دور کرنے والا ہو۔ پس ایک گواہ کے ساتھ قسم کے ذریعہ فیصلہ کرنا جیسا کہ ہمارے مخالف نے اس روایت کا مفہوم لیا ہے کہ اس میں مدعی کی قسم کا ذکر ہے یہ تو قسم کے ساتھ اپنے لئے نفع حاصل کرنے والے کے حق میں فیصلہ کرنے کے مترادف ہے تو یہ متفق علیہ سنت ہے جو گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلہ کرنے کو رد کرتی ہے اور اس کے ساتھ ہم نے قرآن مجید کا حکم بیان کیا ہے وہ بھی اس کی نفی کرتا ہے پس ہمارے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اس معنی پر محمول کریں جو جناب رسول اللہ ﷺ کی اتفاقی سنت اور قرآن مجید کے مطابق ہو۔ اس معنی پر محمول نہ کرنا چاہئے جو اس سنت یا ان میں سے کسی ایک کے مخالف ہو جناب رسول اللہ ﷺ سے واضح طور پر روایت وارد ہے جو ایک گواہ کے ساتھ قسم پر فیصلے کی نفی کرتی ہے جس کا دعویٰ ہمارے مخالف کو ہے۔

ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کے خلاف روایت:

۵۹۷۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ جَمِيعًا قَالَا: ثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِيْ أَرْضٍ. فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْتَزَأَ عَلٰى أَرْضِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ امْرُؤُ الْقِيسِ بْنُ عَائِشٍ الْكِنْدِيُّ وَخَصْمُهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عُبْدَانَ. فَقَالَ لَهُ: بَيِّنَتُك فَقَالَ: لَيْسَ لِيْ بَيِّنَةٌ قَالَ: يَمِيْنُهُ قَالَ: إِذًا يَذْهَبُ بِهَا قَالَ: لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذٰلِكَ. فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ

۵۹۷۶: علقمہ بن وائل نے حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ دو آدمی حاضر ہوئے جو زمین کے متعلق باہمی جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے زمانہ جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کیا اور وہ شخص امرء القیس بن عائش کندی تھا اور اس کا مخالف ربیعہ بن عبدان تھا آپ نے اس سے فرمایا پھر وہ قسم اٹھائے گا اس نے کہا اس طرح تو وہ زمین لے جائے گا۔ آپ نے فرمایا تمہارے لئے تو یہی ہے کہ (گواہ پیش کرو) جب قسم اٹھانے کے لئے کھڑا ہوا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

جو شخص ظلم کے طور پر کوئی زمین حاصل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوں گے۔

تخریج : مسلم فی الایمان ۲۲۴' مسند احمد ۳۱۷/٤۔

۵۹۷۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا قَدْ غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ كَانَتْ لِي .فَقَالَ الْكِنْدِيُّ :هِيَ أَرْضِي فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ ؟ فَقَالَ :لَا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْلِفْهُ؟ فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ يَمِينٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذٰلِكَ .فَانْطَلَقَ لِيُحَلِّفَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنَّهُ إِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِكَ ظَالِمًا لِيَأْكُلَهُ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ .

۵۹۷۷: علقمہ بن وائل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضر موت کا ایک شخص اور ایک کندی شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے حضرمی نے کہا۔ یارسول اللہ ﷺ اس نے میری زمین پر قبضہ جمالیا ہے۔ کندی نے کہا۔ وہ میری زمین ہے جو میرے قبضہ میں ہے میں اس کو کاشت کرتا ہوں اس کا اس میں کچھ بھی حق نہیں ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے حضرمی! تم گواہ رکھتے ہو۔ اس نے کہا نہیں جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم اس سے قسم لے لو۔ حضرمی نے کہا اس کی قسم کا اعتبار نہیں۔

جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے اس کی طرف سے یہی ہوسکتا ہے۔ وہ کندی قسم اٹھانے لگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا سنو! اگر یہ تمہارے مال کے متعلق اس کو ظلماً کھا جانے کے لئے (جھوٹی) قسم اٹھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملے گا وہ اس سے منہ موڑنے والا ہوگا۔

تخریج : مسلم فی الایمان ۲۲۳' ابو داؤد فی الایمان باب ۱' والاقضیہ باب ۲٦' ترمذی فی الاحکام باب ۱۲۔

۵۹۷۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى أَرْضٍ كَانَتْ لِي . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ أَوْ يَمِيْنُهُ لَيْسَ لَكُمْ فِيْهِ إِلَّا ذٰلِكَ دَلَّ عَلٰى أَنَّهُ لَا يَسْتَحِقُّ شَيْئًا بِغَيْرِ الْبَيِّنَةِ فَهٰذَا يَنْفِي الْقَضَاءَ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .وَالَّذِي هُوَ أَوْلٰى بِنَا أَنْ نَحْمِلَ وَجْهَ مَا اخْتَلَفَ فِيْهِ تَأْوِيْلُهُ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ عَلٰى مَا يُوَافِقُ هٰذَا لَا عَلٰى مَا يُخَالِفُهُ .وَقَدْ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ . فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْيَمِيْنَ لَا يَكُوْنُ أَبَدًا إِلَّا عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِالْإِسْنَادِ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ هٰذَا فَإِنَّهٗ يُغْنِيْنَا عَنْ ذِكْرِ أَكْثَرِ فَسَادِ قَوْلِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى الْقَضَاءِ بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ .فَجَعَلُوْا ذٰلِكَ فِي الْأَمْوَالِ خَاصَّةً دُوْنَ سَائِرِ الْأَشْيَاءِ .فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّهٗ لَا يُقْضٰى بِيَمِيْنٍ وَشَاهِدٍ فِيْ غَيْرِ الْأَمْوَالِ كَانَ حُكْمُ الْأَمْوَالِ فِي النَّظَرِ أَيْضًا كَذٰلِكَ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَدْ

۵۹۷۸: جندل بن والق نے ابوالاحوص سے پھر اس نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔البتہ اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرمی کہنے لگا یارسول اللہ ﷺ! یہ میری زمین پر قابض ہوگیا۔امام طحاویؒ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیری قسم یا اس کی قسم کے علاوہ اس میں اور کوئی چیز تمہارے لئے نہیں۔اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ دلیل کے علاوہ اور کسی چیز کا وہ حقدار نہیں ہے۔یہ بات ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلے کی نفی کرتی ہے زیادہ بہتر بات یہ ہے کہ اس روایت کا وہ مفہوم لیں جو دیگر روایات کے موافق ہے۔وہ نہیں جو اس کے مخالف ہو۔ حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو ان کے فقط دعویٰ پر دے دیا جائے تو کچھ لوگ دوسرے آدمیوں کے خونوں اور اموال کے مدعی بن بیٹھیں گے۔لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قسم ہمیشہ مدعیٰ علیہ پر ہوتی ہے یہ روایت اسناد کے ساتھ پہلے ذکر کر آئے۔جہاں تک قیاس کا تعلق ہے فریق اول کے قول کے فاسد ہونے کے لئے قیاس کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے کہ ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ کر دیا جائے کیونکہ انہوں نے بھی اس حکم کو اموال سے خاص کیا ہے (دوسرے امور میں وہ بھی جواز کے قائل نہیں) پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ غیر اموال میں قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا تو اب قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اموال کا حکم بھی یہی ہے۔امام ابوحنیفہؒ ابویوسفؒ محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

۵۹۷۹: حَدَّثَنَا وَهْبَانُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَوَّلُ مَنْ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ مَعَ الشَّاهِدِ وَكَانَ الْأَمْرُ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۵۹۷۹: ابن ابی الذئب نے زہری سے بیان کیا کہ سب سے پہلا آدمی جس نے قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا وہ حضرت معاویہؓ تھے۔حالانکہ پہلے معاملہ اس کے خلاف تھا۔واللہ اعلم۔

بَابُ رَدِّ الْيَمِيْنِ

قسم کالوٹانا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الْمُدَّعَى عَلَيْهِ يَرُدُّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعِي .فَقَالَ قَوْمٌ :لَا يَسْتَحْلِفُ الْمُدَّعِي وَقَالَ آخَرُوْنَ :بَلْ يَسْتَحْلِفُ فَإِنْ حَلَفَ اسْتَحَقَّ مَا ادَّعَى بِحَلِفِهِ وَإِنْ لَمْ يَحْلِفْ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِيْ حَثْمَةَ فِي الْقَسَامَةِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَنْصَارِ تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا :كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ ؟ . فَقَالُوْا :قَدْ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيْمَانَ الَّتِي جَعَلَنَاهَا فِي الْبَدْءِ عَلَى الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِمْ فَجَعَلَهَا عَلَى الْمُدَّعِيْنَ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ أَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا لَمْ يَكُنْ مِنَ الْيَهُوْدِ رَدُّ الْاَيْمَانِ عَلَى الْاَنْصَارِ فَيَرُدُّهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ حُجَّةً لِمَنْ يَرٰى رَدَّ الْيَمِيْنِ فِي الْحُقُوْقِ .إِنَّمَا قَالَ أَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا ؟ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ :كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ ؟ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الْقَسَامَةِ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى النَّكِيْرِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ إِذْ قَالُوْا كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ ؟ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ كَمَا قَالَ :أَيَدَّعُوْنَ وَيَسْتَحِقُّوْنَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَيْنِ الْوَجْهَيْنِ لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَهُ عَلٰى أَحَدِهِمَا دُوْنَ الْآخَرِ إِلَّا بِبُرْهَانٍ يَدُلُّهُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَنَظَرْنَا فِيْمَا سِوَى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْآثَارِ الْمَرْوِيَّةِ فَإِذَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْمُدَّعِيَ لَا يَسْتَحِقُّ بِدَعْوَاهُ دَمًا وَلَا مَالًا وَإِنَّمَا يَسْتَحِقُّ بِهَا يَمِيْنَ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ خَاصَّةً .هٰذَا حَدِيْثٌ ظَاهِرُ الْمَعْنٰى وَلَا لَنَا أَنْ نَحْمِلَ مَا خَفِيَ عَلَيْنَا مَعْنَاهُ مِنَ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ عَلٰى ذٰلِكَ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَإِنَّا رَأَيْنَا الْمُدَّعِيَ الَّذِيْ عَلَيْهِ أَنْ يُقِيْمَ الْحُجَّةَ عَلٰى دَعْوَاهُ لَا تَكُوْنُ حُجَّتُهُ تِلْكَ حُجَّةً جَارَّةً إِلٰى نَفْسِهِ

مَغْنَمًا وَلَا دَافِعَةٌ عَنْهَا مَغْرَمًا .فَلَمَّا وَجَبَتِ الْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ فَرَدُّوْهَا عَلَى الْمُدَّعِى فَإِنِ اسْتَحْلَفْنَا الْمُدَّعِيَ جَعَلْنَا يَمِيْنَهُ حُجَّةً لَهُ وَحَكَمْنَا لَهُ بِحُجَّةٍ كَانَتْ مِنْهُ هُوَ بِهَا جَارٌ إِلَى نَفْسِهِ مَغْنَمًا وَهٰذَا خِلَافُ مَا تَعَبَّدَ بِهِ الْعِبَادُ فَبَطَلَ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّمَا نَحْكُمُ لَهُ بِيَمِيْنِهِ وَإِنْ كَانَ بِهَا جَارًّا إِلَى نَفْسِهِ لِأَنَّ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ قَدْ رَضِيَ بِذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُ :وَهَلْ يُوْجِبُ رِضَا الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ زَوَالُ الْحُكْمِ عَنْ جِهَتِهِ؟ .أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مَا ادَّعَىْ عَلَى فُلَانٍ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ مُصَدَّقٌ فَادَّعَىْ عَلَيْهِ دِرْهَمًا فَمَا فَوْقَهُ هَلْ يُقْبَلُ ذٰلِكَ مِنْهُ؟ أَرَأَيْتُ لَوْ قَالَ قَدْ رَضِيتُ بِمَا شَهِدَ بِهِ زَيْدٌ عَلَيَّ لِرَجُلٍ فَاسِقٍ أَوْ لِرَجُلٍ جَارٍ إِلَى نَفْسِهِ بِتِلْكَ الشَّهَادَةِ مَغْنَمًا شَهِدَ زَيْدٌ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ هَلْ يُحْكَمُ بِذٰلِكَ عَلَيْهِ؟ .فَلَمَّا كَانُوْا قَدْ اتَّفَقُوْا أَنَّهُ لَا يَحْكُمُ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنَّ رِضَاهُ فِيْ ذٰلِكَ وَغَيْرَ رِضَاهُ سَوَاءٌ وَأَنَّ الْحُكْمَ لَا يَجِبُ فِيْ ذٰلِكَ وَإِنْ رَضِيَ إِلَّا بِمَا كَانَ يَجِبُ لَوْ لَمْ يَرْضَ كَانَ كَذٰلِكَ أَيْضًا يَمِيْنُ الْمُدَّعِى لَا يَجِبُ لَهُ بِهَا حَقٌّ عَلَى الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ وَإِنْ رَضِيَ الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ بِهِ بِذٰلِكَ .وَالْحُكْمُ بِيَمِيْنِهِ بَعْدَ رِضَاهُ بِهَا كَحُكْمِهَا قَبْلَ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا بُطْلَانَ رَدِّ الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعَىْ عَلَيْهِ وَهٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ .

امام طحاویؒ کہتے ہیں: مدعیٰ علیہ کی طرف سے مدعی پر قسم لوٹانے کے سلسلہ میں اختلاف ہے ایک فریق کہتا ہے کہ مدعی سے قسم نہ لی جائے اور دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ اس سے قسم لی جائے اگر قسم اٹھائے تو اس چیز کا حقدار ہو جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا اور اگر قسم سے انکار کر دے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس کو سہل بن ابی حثمہؓ سے باب القسامہ میں نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انصار کو فرمایا یہود تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ انصار نے عرض کیا کہ آپ کافروں کی قسم کس طرح قبول فرمائیں گے؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا پھر تم قسم اٹھاؤ گے کہ مستحق بن سکو؟ یہ عین ممکن ہے کہ قسامۃ کا یہ حکم ہو (کہ مدعی پر قسم لوٹائی جا سکتی ہو) اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے یہ بات بطور انکار فرمائی جبکہ انہوں نے کہا کہ کافروں کی قسم کس طرح قابل قبول ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا پھر تم مستحق بننے کے لئے قسم اٹھاؤ گے (یعنی ایسا مت کرو) جیسا کہ فرمایا أیدعون ویستحقون؟" کیا وہ فقط دعویٰ سے حقدار بن جائیں گے (یعنی ایسا نہ ہوگا) جب اس میں دونوں احتمال ہیں تو کسی فریق کو اس کے متعلق حق نہیں کہ اپنے مدعیٰ کے اثبات کے لئے پیش کرے سوائے اس صورت کے جب اور کوئی دلیل مل جائے اب آثار مرویہ پر نگاہ ڈالنی ہوگی۔ حضرت ابن عباسؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کرنے پر دے دیا جائے (گواہ طلب نہ کئے جائیں) تو بہت سے لوگ دوسرے فقط لوگوں کے خون و اموال کے دعویدار بن بیٹھیں گے لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر

ہے۔اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ مدعی فقط دعویٰ سے خون یا مال کا حقدار نہ بن اجئے گا۔اس کو مدعیٰ علیہ کی قسم حقدار بنائے گی۔ یہ روایت ابن عباسؓ ظاہری معنی رکھتی ہے ہمیں مناسب نہیں کہ ہم اس کا وہ مفہوم لے لیں جو اس روایت کا ہے جس کا معنی مخفی ہے۔غور فکر اور قیاس کے طریقہ پر اس کی وضاحت یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ مدعی پر لازم ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کا ثبوت مہیا کرے اور اس کی وہ دلیل ایسی نہ ہونی چاہئے جو صرف اس کی طرف نفع کو کھینچنے والی ہو اور نہ ایسی ہو کہ جو اس سے تاوان کو دفع کرنے والی ہو (مدعی نے ایسی دلیل پیش کر دی) پس جب مدعا علیہ پر قسم لازم ہوگئی اور اس نے اس کو مدعی کی طرف لوٹا دیا تو پھر ہم اگر مدعی سے قسم لیں تو یا ہم نے اس کی قسم کو اس کے حق میں حجت بنا دیا اور گویا ہم نے اس کے حق میں ایسی دلیل سے فیصلہ کیا جس کے ذریعہ وہ اپنی طرف نفع کو کھینچتا ہے اور یہ نیک بندوں کے طریقہ کے مخالف ہے۔اس لئے یہ باطل ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ ہم قسم کے ذریعہ اس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اگر چہ وہ اس کے ساتھ اپنے لئے نفع کھینچنے والا ہے کیونکہ مدعا علیہ اس پر راضی ہے۔تو اس کے جواب میں کہے کیا مدعا علیہ کی رضامندی اس کی طرف سے حکم کے زوال کو لازم کر سکتی ہے۔ مثلاً آپ فرمائیں اگر کوئی آدمی کہے کہ فلاں آدمی مجھ پر جس چیز کا دعویٰ کرتا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پھر وہ فلاں اس پر ایک درہم یا زیادہ کا دعویٰ کرتا ہے تو کیا اس سے یہ بات قبول کی جائے گی اور یہ فرمائیں کہ اگر وہ کہے کہ زید نے مجھ پر جو گواہی دی ہے میں اس پر راضی ہوں حالانکہ وہ گواہی دینے والا فاسق یا ظالم ہے اور اس سے وہ مال اپنے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے چنانچہ زید نے کسی چیز کی اس پر گواہی بھی دے دی کیا اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔پس جب اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مطابق کسی چیز کا فیصلہ بھی نہ کیا جائے گا اور مدعا علیہ کا راضی ہونا یا راضی نہ ہونا برابر ہے اور حکم یہاں لازم نہ ہوگا خواہ وہ پسند کرے حکم وہی لازم ہوگا جو لازم ہونا چاہئے خواہ وہ راضی نہ بھی ہو۔پس مدعی کی قسم کا بھی یہی حکم ہے۔اس قسم سے اس کا کوئی حق ثابت نہیں ہوسکتا مدعا علیہ پر ثابت نہ ہوگا خواہ مدعا علیہ اس پر راضی بھی ہو جائے اور اس کی قسم سے فیصلہ رضامندی کے بعد بھی وہی حکم رکھتا ہے۔جو پہلے تھا۔پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مدعی پر قسم لوٹانے والی بات درست نہیں ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔(عبارت مدعا علیہ لکھا ہے یہاں مدعی ہونا چاہئے جیسا کہ باب کے عنوان سے ظاہر ہے مدعا علیہ پر قسم میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے واللہ اعلم)

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ ایک گواہ اور قسم سے فیصلہ والے قول کی تردید کی روایت کا صحیح مفہوم بتلایا۔

مدعی سے قسم لی جائیگی یا نہیں؟ اس میں دو قول معروف ہیں۔نمبر ا مدعی سے قسم نہ لی جائے اس قول کو احناف نے اختیار کیا۔

فریق ثانی: امام مالک وشافعی وجمہور کا قول یہ ہے کہ مدعی پر قسم کو لوٹایا جا سکتا ہے جبکہ مدعا علیہ اس بات کو پسند کرے وہ قسم دے کر اس چیز کا حقدار ہو جائے گا۔

تخریج : کذا فی المرقات والتعلیق ج٤، ١٠٤۔

فریق ثانی: مدعی پر قسم کو لوٹایا جا سکتا ہے اگر مدعا علیہ اس کو پسند کرے تو وہ چیز لازم ہو جائے گی اس کی دلیل سہل بن ابی حثمہؓ کی روایت ہے جو باب القسامۃ میں گزری۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مدعیٰ علیہ کی طرف سے مدعی پر قسم لوٹانے کے سلسلہ میں اختلاف ہے ایک فریق کہتا ہے کہ مدعی سے قسم نہ لی جائے اور دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ اس سے قسم لی جائے اگر قسم اٹھائے تو اس چیز کا حقدار ہو جائے گا جس کا اس نے دعویٰ کیا اور اگر قسم سے انکار کر دے تو اس کو کچھ نہ ملے گا۔ انہوں نے اس سلسلہ میں اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ جس کو سہل بن ابی حثمہؓ سے باب القسامہ میں نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انصار کو فرمایا یہود تو پچاس قسمیں کھا کر تم سے بری الذمہ ہو جائیں گے۔ انصار نے عرض کیا کہ آپ کافروں کی قسم کس طرح قبول فرمائیں گے؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا پھر تم قسم اٹھاؤ گے کہ مستحق بن سکو؟

تخریج: بخاری فی الادب باب ۸۹' مسلم فی القسامه ۳/۱' ابو داؤد فی الدیات باب ۸' نسائی فی القسامه باب ٤۔

نمبر①: یہ عین ممکن ہے کہ قسامۃ کا یہ حکم ہو (کہ مدعی پر قسم لوٹائی جا سکتی ہو)

نمبر②: اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے یہ بات بطور انکار فرمائی جبکہ انہوں نے کہا کہ کافروں کی قسم کس طرح قابل قبول ہو گی؟ تو آپ نے فرمایا پھر تم مستحق بننے کے لئے قسم اٹھاؤ گے (یعنی ایسا مت کرو) جیسا کہ فرمایا أیدعون ویستحقون؟" کیا وہ فقط دعویٰ سے حقدار بن جائیں گے (یعنی ایسا نہ ہو گا)

جب اس میں دونوں احتمال ہیں تو کسی فریق کو اس کے متعلق حق نہیں کہ اپنے مدعیٰ کے اثبات کے لئے پیش کرے سوائے اس صورت کے جب اور کوئی دلیل مل جائے اب آثار مرویہ پر نگاہ ڈالنی ہو گی۔

آثار پر نگاہ:

حضرت ابن عباسؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کرنے پر دے دیا جائے (گواہ طلب نہ کئے جائیں) تو بہت سے لوگ دوسرے فقط لوگوں کے خون و اموال کے دعویدار بن بیٹھیں گے لیکن قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

حاصل: اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مدعی فقط دعویٰ سے خون یا مال کا حقدار نہ بنے گا۔ اس کو مدعیٰ علیہ کی قسم حقدار بنائے گی۔ یہ روایت ابن عباسؓ ظاہری معنی رکھتی ہے ہمیں مناسب نہیں کہ ہم اس کا وہ مفہوم لے لیں جو اس روایت کا ہے جس کا معنی مخفی ہے۔

نظر طحاوی رحمہ اللہ:

غور و فکر اور قیاس کے طریقہ پر اس کی وضاحت یہ ہے کہ ہم نے دیکھا کہ مدعی پر لازم ہے کہ وہ اپنے دعویٰ کا ثبوت مہیا کرے اور اس کی وہ دلیل ایسی نہ ہونی چاہئے جو صرف اس کی طرف نفع کو کھینچنے والی ہو اور نہ ایسی ہو کہ جو اس سے تاوان کو دفع کرنے والی ہو (مدعی نے ایسی دلیل پیش کر دی)

پس جب مدعا علیہ پر قسم لازم ہو گئی اور اس نے اس کو مدعی کی طرف لوٹا دیا تو پھر ہم اگر مدعی سے قسم لیں تو یا ہم نے اس کی

قسم کواس کے حق میں حجت بنا دیا اور گویا ہم نے اس کے حق میں ایسی دلیل سے فیصلہ کیا جس کے ذریعہ وہ اپنی طرف نفع کو کھینچتا ہے اور یہ نیک بندوں کے طریقہ کے مخالف ہے۔ اس لئے یہ باطل ہے۔

سوال: ہم قسم کے ذریعہ اس کے حق میں فیصلہ کرتے ہیں اگر چہ وہ اس کے ساتھ اپنے لئے نفع کھینچنے والا ہے کیونکہ مدعا علیہ اس پر راضی ہے۔

جواب: کیا مدعا علیہ کی رضامندی اس کی طرف سے حکم کے زوال کو لازم کر سکتی ہے۔ مثلاً آپ فرمائیں اگر کوئی آدمی کہے کہ فلاں آدمی مجھ پر جس چیز کا دعویٰ کرتا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں پھر وہ فلاں اس پر ایک درہم یا زیادہ کا دعویٰ کرتا ہے تو کیا اس سے یہ بات قبول کی جائے گی اور یہ فرمائیں کہ اگر وہ کہے کہ زید نے مجھ پر جو گواہی دی ہے میں اس پر راضی ہوں حالانکہ وہ گواہی دینے والا فاسق یا ظالم ہے اور اس سے وہ مال اپنے لئے حاصل کرنا چاہتا ہے چنانچہ زید نے کسی چیز کی اس پر گواہی بھی دے دی کیا اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا۔

پس جب اس پر سب کا اتفاق ہے کہ اس کے مطابق کسی چیز کا فیصلہ بھی نہ کیا جائے گا اور مدعا علیہ کا راضی ہونا یا راضی نہ ہونا برابر ہے اور حکم یہاں لازم نہ ہوگا خواہ وہ پسند کرے حکم وہی لازم ہوگا جو لازم ہونا چاہئے خواہ وہ راضی نہ بھی ہو۔ پس مدعی کی قسم کا بھی یہی حکم ہے۔ اس قسم سے اس کا کوئی حق ثابت نہیں ہو سکتا مدعا علیہ پر ثابت نہ ہوگا خواہ مدعا علیہ اس پر راضی بھی ہو جائے اور اس کی قسم سے فیصلہ رضامندی کے بعد بھی وہی حکم رکھتا ہے۔ جو پہلے تھا۔

حاصل کلام: پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مدعی پر قسم لوٹانے والی بات درست نہیں ہے یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ (عبارت میں مدعا علیہ لکھا ہے یہاں مدعی ہونا چاہئے جیسا کہ باب کے عنوان سے ظاہر ہے مدعا علیہ پر قسم میں تو کسی کو اختلاف نہیں ہے واللہ اعلم)

یہاں امام طحاوی رحمہ اللہ نے فریق اول کے مذہب کو ترجیح مگر سابقہ ترتیب کے خلاف فریق مغلوب کو بعد میں لائے۔ اس باب میں یہ ثابت کیا گیا کہ مدعی پر قسم کسی صورت نہیں لوٹائی جا سکتی۔ اس سے فیصلہ وہی رہے گا جو قسم سے پہلے تھا۔ مدعا علیہ پر کوئی چیز لازم نہ ہوگی۔ خواہ مدعا علیہ قسم پر راضی ہو یا نہ۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ عِنْدَهُ الشَّهَادَةُ لِلرَّجُلِ هَلْ يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ يُخْبِرَهُ بِهَا ؟ وَهَلْ يَقْبَلُهُ الْحَاكِمُ عَلَى ذٰلِكَ أَمْ لَا ؟

کسی آدمی کے پاس کسی کے حق میں گواہی موجود ہو کیا اسے قاضی کو بتلانا ضروری ہے

اگر کسی شخص کے پاس کسی معاملے کی گواہی موجود ہو تو وہ مطالبہ کے بعد دے یا پہلے دے اس سلسلہ میں دو فریق ہیں۔

نمبر①: جو شخص مطالبہ سے پہلے گواہی دے وہ قابل مذمت ہے۔

نمبر②: مطالبہ سے قبل گواہی دینے والا قابل مدح وستائش ہی نہیں بلکہ ماجور ہے۔

۵۹۸۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ :ثَنَا جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ :خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامِي فِيْكُمُ الْيَوْمَ فَقَالَ أَحْسِنُوْا إِلٰى أَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوَا الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْأَلُهَا وَحَتّٰى يَحْلِفَ الرَّجُلُ عَلَى الْيَمِيْنِ لَا يُسْتَحْلَفُ

۵۹۸۰: عبدالملک بن عمیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ مقام جابیہ میں حضرت عمرؓ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے جس طرح آج میں تمہارے درمیان کھڑا ہوں اور آپ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کرام سے حسن سلوک کرو پھر ان لوگوں سے جو ان کے قریب ہیں (تابعین) پھر جو ان سے قریب ہیں (تبع تابعین) پھر جھوٹ پھیل جائے گا۔ یہاں تک کہ آدمی گواہی دے گا حالانکہ اس سے گواہی طلب نہیں کی جائے گی اور قسم بھی طلب کے بغیر کھائے گا۔

تخریج : ترمذی فی الفتن باب۷' والشهادات باب ٤' ابن ماجه فی الاحکام باب۲۷' مسند احمد ۱۸/۱۔

۵۹۸۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : أَحْسِنُوْا إِلٰى أَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوَا الْكَذِبُ

۵۹۸۱: جریر بن حازم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت بیان کی صرف ان الفاظ کا فرق ہے: "أَحْسِنُوْا إِلٰى أَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُوَا

الْكَذِبُ ".

۵۹۸۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ الْمُزَنِيّ قَالَ :سَمِعْت كَهْمَسًا يَقُوْلُ :سَمِعْت عُمَرَ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْ أَحْمَدَ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ مَنْ شَهِدَ بِالشَّهَادَةِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا مَذْمُوْمٌ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ هُوَ مَحْمُوْدٌ مَأْجُوْرٌ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ دَفْعِ مَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّهَادَةِ لَا يُسْأَلُهَا وَحَتّٰى يَحْلِفَ عَلَى الْيَمِيْنِ لَا يُسْتَحْلَفُ . فَمَعْنٰى ذٰلِكَ أَنْ يَشْهَدَ كَاذِبًا أَوْ يَحْلِفَ كَاذِبًا لِأَنَّهُ قَالَ حَتّٰى يَفْشُوَ الْكَذِبُ فَيَكُوْنَ كَذَا وَكَذَا . فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الَّذِيْ يَكُوْنُ إِذَا فَشَا الْكَذِبُ إِلَّا كَذِبًا وَإِلَّا فَلَا مَعْنٰى لِذِكْرِهِ فَيَفْشُو الْكَذِبُ . وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا

۵۹۸۲: کھمس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا پھر ابوبکرہ نے ابواحمد سے جس طرح روایت کی ہے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: فریق اول کا مؤقف ہے جس نے مطالبہ سے پہلے گواہی دی وہ قابل مذمت ہے اور اس کی دلیل مندرجہ بالا روایات ہیں۔دوسروں نے کہا طلب سے پہلے گواہی دینے والا صرف قابل تعریف ہی نہیں بلکہ وہ اس پر ماجور ہے۔فریق اول کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ آدمی ایک معاملے کی گواہی دے گا حالانکہ اس سے طلب نہ کی جائے گی اور وہ قسم اٹھائے گا حالانکہ اس سے قسم طلب نہ کی جائے گی اس ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ جھوٹی گواہی دیں گے یا جھوٹی قسمیں کھائیں گے کیونکہ آپ نے تو جھوٹ کے پھیلانے کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہوگا اور جھوٹ کا پھیلنا جھوٹ بولنے کی صورت میں ہی ہوسکتا ہے۔ورنہ فیفشوا الکذب کے تذکرہ کا کوئی مطلب نہیں۔فریق اول نے اپنے قول کی حمایت میں ان روایات سے بھی استدلال کیا ہے۔

تخریج : روایت ۵۹۹۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۹۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَهُمْ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَكْرِمُوْا أَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى يَشْهَدَ الرَّجُلُ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ .

۵۹۸۳: عبداللہ بن دینار نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے مقام

جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ میرے صحابہ کرام کا اکرام کرو پھر ان لوگوں کا جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر جھوٹ پھیل جائے گا یہاں تک کہ آدمی گواہی طلب کرنے سے پہلے گواہی دے گا۔

۵۹۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَبِيْ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا ؟ ثُمَّ يَفْشُو قَوْمٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُو فِيهِمُ السِّمَنُ.

۵۹۸۴: زرارہ بن ابی اوفیٰ نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت کا سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میری بعثت ہوئی ہے پھر ان لوگوں کا زمانہ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں راوی کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آیا تیسری مرتبہ بھی یہ بات دہرائی یا نہیں؟ پھر ایسی قوم پھیل جائے گی جو گواہی دے گی حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی اور وہ نذریں مانیں گے اور ان کو پورا نہ کریں گے اور خیانت کریں گے اور امانت دار نہ ہوں گے ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔

تخریج : مسلم فی فضائل الصحابه ۲۱۰ / ۲۱۱، ۲۱۴ / ۲۱۵، ابو داؤد فی السنة باب ۹، مسند احمد ۲ / ۲۲۸، ۵ / ۳۲۷، ۶ / ۱۵۶۔

۵۹۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّارُ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ زَهْدَمِ بْنِ مُضَرِّسٍ الْجَرْمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .قَالُوْا :فَقَدْ ذَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الَّذِيْ يَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ .قِيْلَ لَهُمْ :هٰذَا عَلَى الَّذِي لَا يُسْتَشْهَدُ فِيْ بَدْءِ الْأَمْرِ فَيَكُوْنُ فِيْ شَهَادَتِهٖ عِنْدَ الْحَاكِمِ شَاهِدًا بِمَا لَمْ يَشْهَدْ عَلَيْهِ وَلَا يَعْلَمُهُ .فَعَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلَى مَعْنَى الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا

۵۹۸۵: زہدم بن مضرس جرمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمران بن حصینؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر زمانہ میرا ہے پھر اسی طرح روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو موقع مذمت میں ذکر فرمایا جو طلب گواہی کے بغیر گواہی دینے لگے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا' اس سے مراد وہ آدمی ہے جس کو ابتداء میں گواہ نہ بنایا جائے پھر وہ حاکم کے پاس ایسی بات کی گواہی دیتا ہے جس پر اسے گواہ نہیں

بنایا گیا اور نہ ہی وہ اسے جانتا ہے فلہذا اس روایت کا معنی پہلی روایت کی طرف لوٹ گیا۔

تخریج : بخاری فی الشهادات باب۹' فضائل اصحاب النبی ﷺ باب ۱' والرقاق باب۷' والایمان باب ۲۷/۱۰' ترمذی فی الفتن باب۴۵' واهشهادات باب٤' والمناقب باب٥٦' ابن ماجه فی الحکام باب۲۷' مسند احمد ۱' ۴۷/۳۷۸' ۲' ۴۱۰/۲۲۸' ٤' ۲۷٦/۲٦۷' ۵/۳۵۰۔

فریق اول کی ایک اور مستدل روایت:

۵۹۸٦: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ :حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُكَذَّبُ فِيهِ الصَّادِقُ وَيُصَدَّقُ فِيهِ الْكَاذِبُ وَيُخَوَّنُ فِيهِ الْأَمِينُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهِ الْخَوُونُ وَيَشْهَدُ فِيهِ الْمَرْءُ وَإِنْ لَمْ يُسْتَشْهَدْ وَيَحْلِفُ الْمَرْءُ وَإِنْ لَمْ يُسْتَحْلَفْ .

۵۹۸٦: مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا لوگوں پر ایک ایسا وقت آ جائے گا جس میں سچا آدمی بھی جھوٹ بولے گا اور جھوٹا سچ بولے گا اور امانت دار خیانت کرے گا اور خائن لوگوں کو امین بنایا جائے گا اور گواہی طلب کرنے کے بغیر آدمی گواہی دے گا اور حلف اٹھوانے کے بغیر آدمی حلف اٹھائے گا۔

تخریج : ابن ماجه فی الفتن باب ۲٤' مسند احمد ۲' ۳۳۸/۲۹۱' ۳/ ۲۲۰۔

۵۹۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ح وَ

۵۹۸۷: ابن مرزوق نے عفان سے انہوں نے حماد سے روایت نقل کی ہے۔

۵۹۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَا جَمِيعًا عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ الثَّالِثَةَ أَمْ لَا ثُمَّ يَخْلُفُ بَعْدَهُمْ خُلُوفٌ يُعْجِبُهُمُ السَّمَانَةُ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ .

۵۹۸۸: عبداللہ بن شقیق نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر زمانہ میرا ہے پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں مجھے معلوم نہیں آیا انہوں نے تیسری مرتبہ بھی ذکر کیا یا نہیں۔ پھر ان کے بعد نالائق لوگ آئیں گے ان کو موٹا پا پسند ہوگا اور ان سے گواہی طلب

نہ کی جائے گی مگر وہ گواہی دیں گے۔

تخریج : مسلم فی فضائل الصحابہ ۲۲۳' مسند احمد ۲' ۴۱۰/۲۲۸۔

۵۹۸۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ :ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُرَحْبِیْلَ عَنْ بِلَالِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : قُلْنَا :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَیُّ أُمَّتِكَ خَیْرٌ ؟ قَالَ أَنَا وَقَرْنِی .قَالَ :قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ ثُمَّ الْقَرْنُ الثَّانِی قَالَ :قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ الْقَرْنُ الثَّالِثُ .قَالَ :قُلْنَا ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ ثُمَّ یَأْتِی قَوْمٌ یَشْهَدُوْنَ وَلَا یُسْتَشْهَدُوْنَ وَیَحْلِفُوْنَ وَلَا یُسْتَحْلَفُوْنَ وَیُؤْتَمَنُوْنَ وَلَا یُؤَدُّوْنَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَالْکَلَامُ فِیْ تَأْوِیْلِ هٰذَا هُوَ الْکَلَامُ الَّذِیْ ذَکَرْنَا فِیْ تَأْوِیْلِ الْآثَارِ الَّتِیْ فِی الْفَصْلِ الَّذِی قَبْلَ هٰذَا .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ أَیْضًا

۵۹۸۹: عمرو بن شرحبیل نے بلال بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کی امت کے سب سے بہتر لوگ کون ہیں آپ نے فرمایا میں اور میرا زمانہ۔ راوی کہتے ہیں ہم نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا دوسرا زمانہ پھر ہم نے کہا پھر کون سا؟ فرمایا تیسرا زمانہ (تیسری صدی) راوی کہتے ہیں ہم نے کہا پھر کونسا؟ آپ نے فرمایا: پھر ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی اور وہ قسمیں اٹھائیں گے۔ حالانکہ ان سے قسم نہ اٹھوائی جائے گی اور وہ امین بنائے جائیں گے اور وہ امانتوں کو ادا نہ کریں گے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں اس روایت کی تاویل وہی ہے جو سابقہ آثار کی کر چکے۔ دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ ان روایات سے بھی استدلال کیا گیا۔

۵۹۹۰: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَکْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَسُلَیْمَانَ أَی الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ أَی السَّلْمَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُکُمْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَیْمَانَهُمْ وَأَیْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ

۵۹۹۰: عبیدہ سلمانی نے عبداللہ سے انہوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے بہتر میرا زمانہ ہے۔ پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے ان کی گواہی ان کی قسموں سے سبقت کرنے والی ہوگی اور ان کی قسمیں گواہی سے سبقت کرنے والی ہوں گی۔

تخریج : بخاری فی الرقاق باب۷' مسند احمد ۱' ۴۳۸/۳۷۸' ۴' ۲۷۶/۲۶۷۔

۵۹۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِکِّیْتٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۵۹۹۱: ابراہیم نے عبیدہ سے پھر انہوں نے حضرت عبداللہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۵۹۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ الْجَرِيْرِيُّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْلَةَ قَالَ :كُنْتُ أَسِيْرُ مَعَ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِيْ بِقَرْنِيْ الَّذِيْ اَنَا مِنْهُ ثَلَاثًا وَاَنَا مَعَهُ. فَقُلْتُ وَاَنَا فَدَعَا لِيْ ثُمَّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِيْ بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَكُوْنُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ وَاَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ

۵۹۹۲: عبداللہ بن مولہ کہتے ہیں کہ میں حضرت بریدہ اسلمیؓ کے ساتھ جا رہا تھا اور وہ یہ دعا کرتے تھے "اللهم الحقني بقرني الذي انا منه" اے اللہ مجھ سے میرا وہ ساتھی ملا دے جس سے میں ہوں۔ یہ تین مرتبہ دھرایا میں نے کہا اور میں۔ پھر میرے لئے دعا فرمائی پھر کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اس امت کا سب سے بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میری بعثت ہوئی پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر ایسے لوگ آئیں گے ان کی گواہی ان کی قسموں سے سبقت کرنے والی ہوگی اور ان کی قسمیں ان کی گواہی سے آگے بڑھنے والی ہوں گی۔

تخریج : روایت ۵۹۹۰ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۵۹۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيِ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ وَاَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ.

۵۹۹۳: خیثمہ نے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سب سے بہتر میرے زمانہ والے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر کچھ لوگ قسمیں اٹھائیں گے ان کی گواہی ان کی قسموں سے اور قسمیں گواہی سے سبقت کرنے والی ہوں گی۔

تخریج : مسند احمد ۳۷۸/۱، ۴۴۲/۴۳۸، ۲۶۷/۴، ۲۷۶، ۲۷۸۔

۵۹۹۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ وَزَادَ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ مَرَّةً اُخْرَى ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمٌ . فَكَانَ مِنْ حُجَّتِنَا عَلَى الَّذِيْنَ احْتَجُّوْا بِهٰذِهِ الْاٰثَارِ لِاَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى اَنَّ هٰذِهِ الشَّهَادَةَ لَمْ يُرِدْ بِهَا الشَّهَادَةَ عَلَى الْحُقُوْقِ وَاِنَّمَا اُرِيْدَ بِهَا الشَّهَادَةُ فِي الْاَيْمَانِ وَقَدْ رُوِيَ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ

۵۹۹۴: ابوبکر بن عیاش نے عاصم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں ثم الذین یلونھم ایک مرتبہ اضافہ ہے اس کے بعد ثم یأتی قوم ہے۔ان روایات میں جس شہادت کا تذکرہ ہے اس سے شہادت علی الحقوق مراد نہیں ہے اور ابراہیم نخعیؒ سے ایسی بات منقول ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

۵۹۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ :أَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ ؟ قَالَ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ يَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ . قَالَ اِبْرَاهِيْمُ :كَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ .فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ اِبْرَاهِيْمَ أَنَّ الشَّهَادَةَ الَّتِيْ ذَمَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَهَا هِيَ قَوْلُ الرَّجُلِ أَشْهَدُ بِاللّٰهِ مَا كَانَ كَذَا عَلٰى مَعْنَى الْحَلِفِ فَكُرِهَ ذٰلِكَ كَمَا يُكْرَهُ الْحَلِفُ لِأَنَّهُ مَكْرُوْهٌ لِلرَّجُلِ الْإِكْثَارُ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا .فَنَهٰى عَنِ الشَّهَادَةِ الَّتِيْ هِيَ حَلِفٌ كَمَا نَهٰى عَنِ الْيَمِيْنِ إِلَّا أَنْ يُسْتَحْلَفَ بِهَا فَيَكُوْنَ حِيْنَئِذٍ مَعْذُوْرًا .وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِالشَّهَادَةِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا الْحَلِفَ عَلٰى مَا لَمْ يَكُنْ لِقَوْلِهِ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ فَتَكُوْنُ تِلْكَ الشَّهَادَةُ شَهَادَةَ كَذِبٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَفْضِيْلِ الشَّاهِدِ الْمُبْتَدِءِ بِالشَّهَادَةِ

۵۹۹۵: ابراہیم نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا میرے زمانہ والے پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہیں پھر کچھ لوگ ایسے آئیں گے جن کی گواہی ان کی قسم سے سبقت کرنے والی ہوگی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت کرنے والی ہوگی۔ابراہیم کہتے ہیں جب ہم بچے تھے تو ہمارے احباب ہمیں شہادت وعہد کے ساتھ قسم اٹھانے سے منع کرتے تھے۔ابراہیم کا یہ قول اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس شہادت کی آپ ﷺ نے مذمت فرمائی اس سے مراد کسی آدمی کا اس طرح بطر حلف کہنا ہے "اشھد باللّٰہ ما کان کذا" پس اس کو ناپسند کیا گیا جیسا کہ حلف کو بھی ناپسند کیا گیا اگرچہ آدمی سچا ہو مگر اسے ایسا بار بار کہنا ناپسندیدہ حرکت ہے۔پس شہادت والے حلف سے روکا گیا جیسا کہ قسم سے روکا گیا ہاں اگر اس سے حلف اٹھوایا جائے گا تو اس وقت وہ معذور شمار ہوگا۔ممکن ہے اس مذکورہ شہادت سے مراد ایسے کام پر قسم کھانا ہو جو وقوع پذیر نہیں ہوا۔کیونکہ آپ نے فرمایا پھر جھوٹ پھیل جائے گا پس اس گواہی سے مراد جھوٹی گواہی ہوگی۔

تخریج : بخاری فی الشھادات باب۹، والایمان باب۱۰، مسلم فی فضائل الصحابه ۲۱۱/۲۱۰، ترمذی فی المناقب باب٥٦، ابن ماجه فی الاحکام باب۲۷، مسند احمد ٤۱۷/۱، ۳٥۷/٥۔

شہادت میں پہل کرنے والے کی فضیلت:

۵۹۹۶: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِىْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِىْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ ؟ الَّذِىْ يَأْتِى بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ عَنْهَا أَوْ يُخْبِرَ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا . قَالَ مَالِكٌ :الَّذِىْ يُخْبِرُ بِشَهَادَتِهِ وَلَا يَعْلَمُ بِهَا الَّذِىْ هِىَ لَهُ أَوْ يَأْتِى بِهَا الْإِمَامَ فَيَشْهَدُ بِهَا عِنْدَهُ وَجَعَلَهُ خَيْرَ الشُّهَدَاءِ .فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَحْمِلَ الْآثَارَ الْأُوَلَ عَلَى مَا وَصَفْنَا مِنْ تَأْوِيْلِ كُلِّ أَثَرٍ مِنْهَا حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ وَلَا تَخْتَلِفَ وَلَا يَدْفَعَ بَعْضُهَا بَعْضًا .فَتَكُوْنُ الْآثَارُ الْأُوَلُ عَلَى الْمَعَانِى الَّتِىْ ذَكَرْنَا وَتَكُوْنَ هٰذِهِ الْآثَارُ الْأُخَرُ عَلَى تَفْضِيْلِ الْمُبْتَدِءِ بِالشَّهَادَةِ مَنْ هِىَ لَهُ أَوْ الْمُخْبِرُ بِهَا الْإِمَامَ .وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْا الْإِمَامَ فَشَهِدُوْا ابْتِدَاءً مِنْهُمْ أَبُوْبَكْرَةَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ حِيْنَ شَهِدُوْا عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَرَأَوْا ذٰلِكَ لِأَنْفُسِهِمْ لَازِمًا وَلَمْ يُعَنِّفْهُمْ عُمَرُ عَلَى ابْتِدَائِهِمْ إِيَّاهُ بِذٰلِكَ بَلْ سَمِعَ شَهَادَاتِهِمْ .وَلَوْ كَانُوْا فِىْ ذٰلِكَ مَذْمُوْمِيْنَ لَذَمَّهُمْ مَنْ سَأَلَكُمْ عَنْ هٰذَا ؟ أَلَا قَعَدْتُمْ حَتّٰى تُسْأَلُوْا ؟ . فَلَمَّا سَمِعَ مِنْهُمْ وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ عُمَرُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ فَرْضَهُمْ كَذٰلِكَ وَأَنَّ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْتِدَاءً لَا عَنْ مَسْأَلَةٍ مَحْمُوْدٌ .فَمِمَّا رُوِىَ فِىْ ذٰلِكَ

۵۹۹۶: ابوعمرہ انصاری نے زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بہترین گواہ نہ بتلاؤں پھر فرمایا جو مطالبہ کرنے سے پہلے گواہی دے اور مطالبہ سے پہلے اپنی شہادت کی خبر اور اطلاع دے۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو اپنی گواہی کی خبر دے جبکہ صاحب حق کو اس کی گواہی کا علم بھی نہ ہو یا امام و حاکم کے پاس آ کر وہ گواہی دے تو اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سب سے بہترین گواہ قرار دیا ہے۔ ہمارے لئے مناسب یہ ہے کہ ان آثار کی وہ تاویل کی جائے جو ہم نے ذکر کی ہے تاکہ آثار میں تضاد و تخالف نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کی تردید نہ کریں۔ پس آثار اول سے پہلا معنی اور بعد والے آثار سے دوسرا معنی مراد ہوگا کہ شہادت کی ابتداء کرنے والا افضل ہے یا خود امام کو اپنی گواہی کی اطلاع دینے والا افضل ہے اور صحابہ کرام سے اس فعل کا کرنا خود ثابت ہے چنانچہ وہ امام کے پاس آئے اور انہوں نے ابتداء گواہی دی ان صحابہؓ میں

ابوبکرہؓ ہیں اور جوان کے ساتھ تھے جبکہ انہوں نے حضرت مغیرہؓ کے متعلق گواہی دی۔انہوں نے اسے ضروری قرار دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابتداء شہادت پر ان کو ڈانٹ ڈپٹ نہیں کی بلکہ ان کی گواہی کو سنا اگر ان کا یہ فعل قابل مذمت ہوتا تو ان کی ضرور مذمت کرتے اور اس طرح فرماتے "من سالکم عن ھذا؟ الا قعدتم حتی تسالوا؟" جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی یہ بات سنی اور انکار نہیں فرمایا اور دیگر مجلس میں موجود اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کسی نے بھی نکیر نہیں فرمائی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان کا یہی فریضہ تھا اور جس نے ابتداء بالشہادت کی جبکہ اس سے مطالبہ بھی نہیں کیا گیا تو اس کا یہ فعل قابل مدح ہے اس سلسلہ میں یہ روایات بھی وارد ہیں۔

۵۹۹۷: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَا : حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ رَشِيدٍ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ :جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَشَهِدَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَشَهِدَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُ عُمَرَ حَتّٰى عَرَفْنَا ذٰلِكَ فِيْهِ وَأَنْكَرَ لِذٰلِكَ .وَجَاءَ آخَرُ يُحَرِّكُ بِيَدَيْهِ فَقَالَ :مَا عِنْدَكَ يَا سَلْحَ الْعِقَابِ ؟ وَصَاحَ أَبُو عُثْمَانَ صَيْحَةً تُشْبِهُ بِهَا صَيْحَةَ عُمَرَ حَتّٰى كَرِبْتُ أَنْ يُغْشٰى عَلَيَّ .قَالَ :رَأَيْتُ أَمْرًا قَبِيْحًا قَالَ :اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتِ الشَّيْطَانَ بِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَأَمَرَ بِأُولٰئِكَ النَّفَرِ فَجُلِدُوْا .

۵۹۹۷: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اس نے حضرت مغیرہؓ کے متعلق گواہی دی تو اس کی بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ بدل گیا پھر دوسرا آیا اور اس نے گواہی دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ بدل گیا۔ پھر ایک اور آیا اور اس نے گواہی دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ بدل گیا۔ یہاں تک کہ اس کا اثر آپ کے چہرہ پر معلوم ہونے لگا آپ اس بات کو انوکھا خیال کیا اور ایک اور شخص آیا جو اپنے ہاتھوں کو حرکت دے رہا تھا آپ نے فرمایا اے سزا کو کھینچ کر دور کرنے والے تیرے پاس کیا خبر ہے۔ ابوعثمان راوی نے زور سے چیخ ماری جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی چیخ کے مشابہہ تھی یہاں تک کہ مجھے بیہوشی کا خطرہ ہوا۔ وہ کہنے لگا میں نے ایک بری بات دیکھی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا الحمد للہ اللہ کا شکر ہے جس نے شیطان کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر خوش ہونے کا موقع نہیں دیا۔ پھر اس گروہ کو کوڑے مارنے کا حکم دیا چنانچہ ان لوگوں کو کوڑے لگائے گئے۔

۵۹۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ :شَهِدَ عَلَى الْمُغِيْرَةِ أَرْبَعَةٌ فَنَكَلَ زِيَادُ بْنُ أَبِيْ سُفْيَانَ فَجَلَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الثَّلَاثَةَ وَاسْتَتَابَهُمْ فَتَابَ الْإِثْنَانِ ، وَأَبٰى أَبُوْبَكْرَةَ أَنْ يَتُوْبَ فَكَانَ يَقْبَلُ

شَهَادَتَهُمَا حِيْنَ تَابَا وَكَانَ أَبُوْبَكْرَةَ لَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ لِأَنَّهُ أَبَى أَنْ يَتُوْبَ وَكَانَ مِثْلَ الصَّوْمِ مِنَ الْعِبَادَةِ.

۵۹۹۸: ابراہیم بن میسرہ نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ مغیرہؓ کے متعلق چار آدمیوں نے گواہی دی ان میں سے زیاد بن ابی سفیان نے اس بات سے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تینوں کو کوڑے لگائے اور ان سے توبہ کا مطالبہ کیا تو ان میں سے دو نے توبہ کر لی مگر ابو بکرہ نے توبہ سے انکار کیا تو جب ان دو نے توبہ کر لی تو ان کی گواہی کو قبول کر لیا جانے لگا اور ابو بکرہ کی گواہی قبول نہ کی جاتی تھی۔ کیونکہ انہوں نے تو توبہ سے انکار کیا تھا۔ (اور یہ توبہ نہ کرنا) عبادت سے باز رہنے کی طرح تھا۔

۵۹۹۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ :أَقْبَلَ رَهْطٌ مَعَهُمْ امْرَأَةٌ حَتّٰى نَزَلُوْا فَتَفَرَّقُوْا فِيْ حَوَائِجِهِمْ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ مَعَ امْرَأَةٍ فَرَجَعُوْا وَهُوَ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَشَهِدَ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يَهُبُّ كَمَا يَهُبُّ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ .وَقَالَ الرَّابِعُ :أَجْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ لَمْ أَرَهُ يَهُبُّ فِيْهَا رَأَيْتُ سِخْتَلَيْهِ يَعْنِيْ خُصْيَتَيْهِ يَضْرِبَانِ اسْتَهَا وَرِجْلَاهَا مِثْلُ أُذُنَيْ حِمَارٍ .وَعَلٰى مَكَّةَ يَوْمَئِذٍ نَافِعُ بْنُ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيُّ وَكَتَبَ إِلٰى عُمَرَ .فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ شَهِدَ رَابِعٌ بِمِثْلِ مَا شَهِدَ الثَّلَاثَةُ فَقَدِّمْهُمَا أَجْلِدْهُمَا وَإِنْ كَانَا مُحْصَنَيْنِ فَارْجُمْهُمَا وَإِنْ لَمْ يَشْهَدَا إِلَّا بِمَا كَتَبْتُ بِهِ إِلَيَّ فَاجْلِدِ الثَّلَاثَةَ وَخَلِّ سَبِيْلَ الرَّجُلِ .قَالَ :فَجَلَدَ الثَّلَاثَةَ وَأَخْلٰى سَبِيْلَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَهِدَ بَعْضُهُمْ ابْتِدَاءً وَقَبِلَهَا بَعْضُهُمْ وَحَضَرَ ذٰلِكَ أَكْثَرُهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى اتِّفَاقِهِمْ جَمِيْعًا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى وَثَبَتَ أَنَّ مَعَانِيَ الْآثَارِ الْأُوَلِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ مَعَانِيْهَا الَّتِيْ وَصَفْنَاهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ .

۵۹۹۹: ولید بن عبداللہ نے بیان کیا کہ مجھے حضرت ابوالطفیل نے بیان کیا کہ ایک گروہ آیا اور ان کے ساتھ ایک عورت تھی یہاں تک کہ وہ ایک مقام پر اترے اور اپنی اپنی ضروریات کے لئے چلے گئے ایک مرد عورت کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب وہ واپس لوٹے تو وہ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان تھا ان میں سے تین نے گواہی دی کہ انہوں نے اسے اس طرح گھسا ہوا پایا جس طرح سلائی سرمہ دانی میں گھسی ہوئی ہوتی ہے چوتھے نے کہا میں اپنے کانوں اور آنکھوں کو صحیح خیال کرتا ہوں میں نے اسے گھسا ہوا نہیں دیکھا میں نے اس کے خصیتین کو دیکھا کہ وہ عورت کی

سرین سے لگے ہوئے تھے اور اس کے پاؤں گدھے کے دو کانوں کی طرح تھے ان دونوں مکہ مکرمہ کے حاکم حضرت نافع بن حارث خزاعیؓ تھے انہوں نے یہ معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ بھیجا۔ تو حضرت عمرؓ نے جواب میں فرمایا اگر چوتھا آدمی بھی ان تینوں کی طرح گواہی دے تو ان دونوں کو لا کر کوڑے مارو اور اگر وہ دونوں شادی شدہ ہوں تو پھر ان کو سنگسار کر دو اور اگر گواہی کی نوعیت وہی ہو جو تم نے تحریر کی ہے تو تینوں کو (تہمت کی وجہ سے) کوڑے لگاؤ اور اس مرد (اور عورت) کا راستہ چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں کہ ان تینوں کو کوڑے لگائے گئے اور مرد عورت کا راستہ چھوڑ دیا گیا۔ یہ صحابہ کرامؓ ہیں ان میں سے بعض ہیں جنہوں نے گواہی کی خود ابتداء کی اور بعض نے اس کو قبول کیا اور ان کی موجودگی میں یہ معاملہ ہوا مگر انہوں نے اعتراض نہیں کیا پس ان سب کا اتفاق اس معنی پر دلالت کرتا ہے اور اس سے پہلی روایات کے وہ معانی بھی ثابت ہو گئے جو ہم نے پہلے بیان کئے۔ یہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْحَاكِمِ يَحْكُمُ بِالشَّيْءِ فَيَكُونُ فِي الْحَقِيقَةِ بِخِلَافِهِ فِي الظَّاهِرِ

حاکم کا ظاہر کے خلاف فیصلہ کرنا

فریق اول کا قول یہ ہے کہ حاکم اگر کسی چیز کو باطن کے مطابق خیال کر کے فیصلہ کر دے اور باطن اس کے خلاف ہو تو اس کا فیصلہ نافذ العمل نہ ہوگا اس قول کو امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا قول: حاکم جب بظاہر صحیح گواہی کے مطابق فیصلہ کر دے تو اس کا فیصلہ ظاہر و باطن میں نافذ العمل ہوگا اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَاحَةَ وَأُمَّهَا أُمُّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ : سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا .

۶۰۰۰: زینب نے اپنی والدہ امّ سلمہؓ سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ ان لوگوں کی طرف تشریف لائے اور فرمایا میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس جھگڑا کرنے والے آتے ہیں ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ فصیح و بلیغ ہو اور میں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں اور میرے خیال میں وہ سچا ہو۔ فلہٰذا میں جس شخص کے لئے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے پس اب وہ اس کو لے لے یا چھوڑ دے (اس پر موقوف ہے)

تخریج : بخاری فی المظالم باب ۱٦ ' والاحکام باب ۲۹ / ۳۱ ' مسلم فی الاقضیه ٥۔

۶۰۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْأُوَيْسِيُّ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۰۰۱: صالح نے ابن شہاب سے پھر انہوں اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۰۰۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهَا عَنْ زَيْنَبَ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْهُ

۲۰۰۲: زینب نے ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرے پاس جھگڑا لاتے ہو اور بلاشبہ میں انسان ہوں ممکن ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے سے اپنی دلیل بیان کرنے میں زیادہ عمدہ ہو تو میں جو کچھ اس سے سنوں اس کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ فلہٰذا جس کے لئے میں اس کے مسلمان بھائی کے حق کا فیصلہ کروں گویا میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں پس وہ اسے نہ لے۔

تخریج : بخاری فی الشهادات باب۲۷' والاحكام باب۲۰' والحيل باب۱۰' مسلم فی الاقضيه ٤' ابو داؤد فی الاقضيه باب۷' ترمذی فی الاحكام باب۱۱' و نسائی فی القضاة باب۳۳/۱۳' ابن ماجه فی الاحكام باب۵' مالك فی الاقضيه۱' مسند احمد ٦' ۲۰۳/۲۹۰' ۳۰۸/۳۲۰۔

۲۰۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۲۰۰۳: محمد بن عمرو بن ابی سلمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۰۰۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلٰى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَوَارِيْثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دُرِسَتْ لَيْسَتْ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَاْتِي الْخَصْمُ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ بِذٰلِكَ وَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَدَعْهَا .فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَقِّيْ لِاَخِيْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اِذْ فَعَلْتُمَا هٰذَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهٗ.

۲۰۰۴: عبداللہ بن نافع مولیٰ ام سلمہ رحمہ اللہ نے ام سلمہؓ روایت کی ہے کہ دو انصاری آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وراثت کا ایک جھگڑا لائے جو کہ مٹ چکی تھی اور ان کے دونوں کے پاس کوئی دلیل بھی نہ تھی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں ایک انسان ہوں میرے ہاں جھگڑے والے آتے ہیں اور ممکن ہے کہ ان میں سے

ایک دوسرے سے زیادہ بلیغ بات کرنے والا ہو اور میں اس کی بات پر فیصلہ کر دوں اور اس کو سچا گمان کروں۔ تو جس کے لئے میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کروں وہ اس کے لئے آگ کا ٹکڑا ہے۔ پس وہ اس کو لے لے (اگر اس کا حق بنتا ہے) یا اس کو چھوڑ دے۔ پس (اس بات کو سن کر) دونوں آدمی رو پڑے اور ہر ایک پکار اٹھا میرا حق میرے بھائی کا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نے ایسا کر دیا ہے تو اب جاؤ اور اس کو آپس میں بانٹ لو۔ حق کے متعلق غور کرو اور پھر قرعہ اندازی کر کے اس کے بعد ہر ایک دوسرے کے لئے اسے حلال قرار دے دے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب۲۹ / ۳۱' مسلم فی الاقضیه ۵۔

۶۰۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۰۰۵: عثمان بن عمر نے اسامہ بن زیدؓ سے پھر ان کی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی گئی۔

۶۰۰۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ كُلَّ قَضَاءٍ قَضٰى بِهٖ حَاكِمٌ مِنْ تَمْلِيكِ مَالٍ أَوْ إِزَالَةِ مِلْكٍ عَنْ مَالٍ أَوْ مِنْ إِثْبَاتِ نِكَاحٍ أَوْ مِنْ حِلِّهٖ بِطَلَاقٍ أَوْ بِمَا أَشْبَهَهُ أَنَّ ذٰلِكَ كُلَّهُ عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ وَأَنَّ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ كَهُوَ فِي الظَّاهِرِ وَجَبَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا حَكَمَ بِهِ الْحَاكِمُ .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْبَاطِنِ عَلٰى خِلَافِ مَا شَهِدَ بِهِ الشَّاهِدَانِ وَعَلٰى خِلَافِ مَا حَكَمَ بِهٖ بِشَهَادَتِهِمَا عَلَى الْحُكْمِ الظَّاهِرِ لَمْ يَكُنْ قَضَاءُ الْقَاضِي مُوْجِبًا شَيْئًا مِنْ تَمْلِيكٍ وَلَا تَحْرِيمٍ وَلَا تَحْلِيلٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَمِمَّنْ قَالَ بِذٰلِكَ أَبُوْ يُوْسُفَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ تَمْلِيكِ مَالٍ فَهُوَ عَلٰى حُكْمِ الْبَاطِنِ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ . وَمَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ قَضَاءٍ بِطَلَاقٍ أَوْ نِكَاحٍ بِشُهُوْدٍ ظَاهِرُهُمُ الْعَدَالَةُ وَبَاطِنُهُمُ الْجُرْحَةُ فَحَكَمَ الْحَاكِمُ بِشَهَادَتِهِمْ عَلٰى ظَاهِرِهِمُ الَّذِيْ تَعَبَّدَ اللّٰهُ أَنْ يَحْكُمَ بِشَهَادَةِ مِثْلِهِمْ مَعَهُ فَذٰلِكَ يَحْرُمُ فِي الْبَاطِنِ كَحُرْمَتِهِ فِي الظَّاهِرِ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى هٰذَا مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ .

۶۰۰۶: عبداللہ بن نافع الصائغ نے اسامہ بن زید پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ حاکم جو بھی فیصلہ کرے اس سے کسی مال کا مالک بنانا ہو یا کسی مال سے ملک کو زائل کرنا ہو۔ نکاح کو ثابت کرنا یا طلاق کے ذریعہ نکاح کو فسخ کرنا ہو یا اس سے ملتا جلتا کوئی بھی حکم ہو۔ یہ تمام احکام باطن پر محمول ہوتے ہیں اور باطن میں بھی ظاہر کے مطابق ہوتے ہیں اس سے حاکم کا فیصلہ لازم ہو جاتا ہے اور اگر یہ باطن میں اس بات کے مخالف ہو جس کی گواہوں نے گواہی دی ہے اور جو ان کی گواہی پر بظاہر فیصلہ

ہوا ہے باطن میں بھی اس کے بھی خلاف ہوں تو قاضی کسی چیز کو واجب نہیں کر سکتا نہ تو وہ مالک بنا سکتا ہے اور نہ کسی چیز کو حلال وحرام قرار دے سکتا ہے۔انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے اس قول کو اختیار کرنے والوں میں امام ابو یوسفؒ بھی ہیں۔فریق ثانی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ جہاں تک مالک بنانے کے فیصلے کا تعلق ہے تو وہ باطل کے حکم پر ہوگا جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں جس شخص کے لئے اس کے بھائی کے حق سے فیصلہ کروں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔البتہ جو معاملہ نکاح وطلاق سے متعلق ہو تو وہ ایسے گواہوں سے ثابت ہے جو ظاہر میں اصحاب عدل ہیں مگر ان کا باطن مجروح ہے اور حاکم ان کے ظاہر کو دیکھ کر گواہی پر فیصلہ کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان جیسے لوگوں کی گواہی پر فیصلہ کرنے کا حکم فرمایا تو یہ باطن میں بھی اسی طرح قابل احترام ہوگا جیسے کہ ظاہر میں قابل احترام ہے۔اس پر دلیل وہ روایت ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے لعان کے سلسلہ میں نقل کیا گیا ہے۔

حدیث متلاعنین:

۶۰۰۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَىْ بَنِى الْعَجْلَانِ وَقَالَ لَهُمَا حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا .قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَاقِى الَّذِى أَصْدَقْتُهَا ؟ قَالَ لَا مَالَ لَكَ عَلَيْهَا إِنْ كُنْتَ أَصْدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا عَلَيْهَا فَهُوَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهُ

۶۰۰۷: سعید بن جبیر نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے بنو عجلان کے دو آدمیوں کے درمیان تفریق کر دی اور ان کو فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ تعالیٰ پر ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ (اے مرد) تمہارا اس عورت پر کوئی حق نہیں۔اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے اس مال کا کیا بنے گا جو میں نے بطور مہر ادا کیا آپ نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے اس کے ذمہ اب کوئی مال نہیں۔اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا تو وہ اس چیز کے بدلے میں ہے جو تم نے اس کی شرمگاہ کو اپنے حق میں حلال کیا اور اگر تو نے جھوٹ بولا ہے تو وہ تجھ سے بہت دور ہے۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب۳۲/۳۳، مسلم فی اللعان ۷/۶، ابو داؤد فی الطلاق باب۲۷، نسائی فی الطلاق باب۴۳، مسند احمد ۲/۴۔

۶۰۰۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُوْلُ : شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا .

۶۰۰۸: زہری نے سہل بن سعدؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دولعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کرائی۔ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اسے رکھوں تو گویا میں نے اس کے متعلق جھوٹ کہا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب۲۷' دارمی فی النکاح باب ۳۹۔

۶۰۰۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا هِلَالٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِى الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ :أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ سَلْ لِيْ عَنْ ذٰلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ :يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ .فَقَالَ عَاصِمٌ :يَا عُوَيْمِرُ لَمْ تَأْتِنِيْ بِخَيْرٍ فَقَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِيْ سَأَلْتُهُ عَنْهَا .فَقَالَ :عُوَيْمِرٌ لَا أَنْتَهِيْ حَتّٰى أَسْأَلَهُ عَنْهَا .فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتُ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ اذْهَبْ فَأْتِ بِهَا .قَالَ سَهْلٌ : فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ :كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

۶۰۰۹: ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ سہل بن سعد ساعدیؓ نے بتلایا کہ عویمر عجلانی عاصم بن عدی انصاریؓ کے پاس آیا اور اسے کہا میرے لئے یہ مسئلہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کردو کہ اگر ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کردے۔ (اگر وہ ایسا کرلے) تو پھر تم اسے قتل کرو گے یا وہ کیا کرے؟ جب عاصمؓ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹے تو عویمر آئے اور کہا اے عاصم! جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا۔ حضرت عاصم کہنے لگے۔ اے عویمر تو میرے پاس اچھی بات نہیں لایا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا جو کہ میں نے آپ سے دریافت کی۔ عویمر کہنے لگے میں خود جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کروں گا پھر حضرت عویمر خود دربار نبوت میں حاضر ہوئے اس وقت جناب رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے۔ عویمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! فرمائیے! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو پائے تو وہ کیا کرے اسے قتل کر دے (پھر آپ اس کے قاتل کو قتل کر دیں گے یا وہ کیا کرے؟ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے

تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے۔ جاؤ اور اسے لے آؤ! حضرت سہل فرماتے ہیں کہ پھر ان دونوں نے لعان کیا۔ میں بھی اس وقت صحابہ کرام کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر تھا جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو حضرت عویمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اس کو اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹ باندھا ہے چنانچہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے فیصلے سے پہلے ہی تین طلاقیں دے دیں۔

ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ لعان کرنے والے کے متعلق یہی طریقہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الطلاق باب ٤' والحدود ٤٣' مسلم فی اللعان ١' ابو داؤد فی الطلاق باب٢٧' نسائی فی الطالق باب٧' دارمی فی النکاح باب٣٩' مالك فی الطلاق ٣٤' مسند احمد ٣٣١/٥۔

۶۰۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْوَهْبِیُّ قَالَ : ثَنَا الْمَاجِشُوْنِ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : جَاءَ نِیْ عُوَیْمِرٌ ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ. فَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمَ الْکَاذِبُ مِنْهُمَا بِعَیْنِهٖ لَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَهُمَا وَلَمْ یُلَاعِنْ لَوْ عَلِمَ أَنَّ الْمَرْأَةَ صَادِقَةٌ لَحَدَّ الزَّوْجَ لَهَا بِقَذْفِهٖ إِیَّاهَا . وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ الزَّوْجَ صَادِقٌ لَحَدَّ الْمَرْأَةَ بِالزِّنَا الَّذِیْ کَانَ مِنْهَا . فَلَمَّا خَفِیَ الصَّادِقُ مِنْهُمَا عَلَی الْحَاکِمِ وَجَبَ حُکْمٌ آخَرُ فَحَرَّمَ الْفَرَجَ عَلَی الزَّوْجِ فِی الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ وَلَمْ یَرُدَّ ذٰلِكَ إِلَی حُکْمِ الْبَاطِنِ . فَلَمَّا شَهِدَا فِی الْمُتَلَاعِنَیْنِ ثَبَتَ أَنَّ کَذٰلِكَ الْفِرَقَ کُلَّهَا وَالْقَضَاءُ بِمَا لَیْسَ فِیْهِ تَمْلِیْكُ أَمْوَالٍ أَنَّهٗ عَلَی حُکْمِ الظَّاهِرِ لَا عَلَی حُکْمِ الْبَاطِنِ وَأَنَّ حُکْمَ الْقَاضِیْ یَحْدُثُ فِیْ ذٰلِكَ التَّحْرِیْمِ وَالتَّحْلِیْلِ فِی الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ جَمِیْعًا وَأَنَّهٗ خِلَافُ الْأَمْوَالِ الَّتِیْ تُقْضَی بِهَا عَلَی حُکْمِ الظَّاهِرِ وَهِیَ فِی الْبَاطِنِ عَلَی خِلَافِ ذٰلِكَ . فَتَکُوْنُ الْآثَارُ الْأُوَلُ هِیَ فِی الْقَضَاءِ بِالْأَمْوَالِ وَالْآثَارُ الْأُخَرُ هِیَ فِی الْقَضَاءِ بِغَیْرِ الْأَمْوَالِ مِنْ ثَبَاتِ الْعُقُوْدِ وَحِلِّهَا حَتّٰی تَتَّفِقَ مَعَانِیْ وُجُوْهِ الْآثَارِ وَالْأَحْکَامِ وَلَا تَتَضَادَّ . وَقَدْ حَکَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُتَبَایِعَیْنِ إِذَا اخْتَلَفَا فِی الثَّمَنِ وَالسِّلْعَةُ قَائِمَةٌ أَنَّهُمَا یَتَحَالَفَانِ وَیَتَرَادَّانِ . فَتَعُوْدُ الْجَارِیَةُ إِلَی الْبَائِعِ وَیَحِلُّ لَهٗ فَرْجُهَا وَیَحْرُمُ عَلَی الْمُشْتَرِیْ . وَلَوْ عَلِمَ الْکَاذِبُ مِنْهُمَا بِعَیْنِهٖ إِذًا لَقَضٰی بِمَا یَقُوْلُ الصَّادِقُ وَلَمْ یَقْضِ بِفَسْخِ بَیْعٍ وَلَا بِوُجُوْبِ حُرْمَةِ فَرْجِ الْجَارِیَةِ الْمَبِیْعَةِ عَلَی الْمُشْتَرِیْ . فَلَمَّا کَانَ ذٰلِكَ عَلَی مَا وَصَفْنَا کَانَ کَذٰلِكَ کُلُّ قَضَاءٍ بِتَحْرِیْمٍ أَوْ تَحْلِیْلٍ أَوْ عَقْدِ نِکَاحٍ أَوْ حِلِّهٖ عَلَی مَا حَکَمَ الْقَاضِیْ فِیْهِ فِی الظَّاهِرِ لَا عَلَی حُکْمِهٖ فِی الْبَاطِنِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ .

۶۰۱۰: سہل بن سعدؓ نے عاصمؓ سے روایت کی ہے کہ میرے پاس عویمرؓ آئے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی

ہے۔اس سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ اگر جناب رسول اللہ ﷺ کو یقین سے جھوٹ بولنے والے کا علم ہوتا تو آپ ان کے مابین تفریق نہ فرماتے۔اور اگر یہ معلوم ہوتا کہ عورت یقیناً سچی ہے تو لعان نہ کراتے اور قذف کی وجہ سے خاوند کو حد لگاتے۔اور اگر قطعی طور پر آپ کو معلوم ہوتا کہ مرد سچا ہے تو عورت کو زنا کی وجہ سے زنا کی حد جاری فرماتے کیونکہ وہ اس سے صادر ہوا۔پس جب حاکم پر یہ بات مخفی ہو کہ ان میں سے سچا کون ہے تو دوسرا حکم یعنی لعان نافذ ہوتا ہے اور پر عورت کی شرمگاہ خاوند پر ظاہراً اور باطناً دونوں طرح حرام ہوتی ہے اور اسے باطنی حکم کی طرف لوٹایا نہیں جاتا۔تو ان دونوں روایات سے جب دونوں لعان کرنے والوں کے متعلق یہ بات ثابت ہوگئی تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ باقی صورتوں میں بھی حکم یہی رہے گا اور جن صورتوں میں اموال کا مالک بنانا نہیں ہوتا وہ ظاہر کے حکم پر ہوتا ہے باطن کے حکم پر نہیں ہوتا اور اس میں قاضی کا فیصلہ دونوں صورتوں میں تحریم و تحلیل دونوں کو پیدا کرتا ہے اور یہ حکم ان موال کے خلاف ہے جن میں ظاہر کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے اور وہ باطن میں اس کے خلاف ہوتا ہے۔فلہٰذا پہلی روایات اموال کے فیصلہ سے متعلق ہیں اور دوسری فریق ثانی کی پیش کردہ روایات عقود وغیرہ ثابت کرنے اور ختم کرنے سے متعلق ہوں گی تاکہ روایات کے معانی میں اور احکام میں موافقت ہو اور تضاد نہ ہو۔جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے مابین جو فیصلہ فرمایا جو کہ آپس میں سودا کرتے تھے کہ اگر ان کے مابین قیمت میں اختلاف ہو جائے اور سامان (مبیع قائم ہو تو وہ ایک دوسرے کو قسم دیں اور سودا واپس کر دیا جائے اسی طرح لونڈی فروخت کرنے والے کی طرف لوٹا دی جائے گی اور اس کے لئے اس کی شرمگاہ حلال ہوگی اور خریدار پر حرام ہوگی اور اگر اسے معلوم ہو کہ فلاں شخص جھوٹا ہے تو اس وقت وہ سچ بولنے والے کے قول کا اعتبار کر کے اس پر فیصلہ کر دے گا اور بیع کو فسخ کرنے کا فیصلہ نہ کرے گا اور نہ ہی فروخت کی جانے والی لونڈی کی شرمگاہ کو خریدار کے لئے حرام قرار دے گا۔تو جب یہ فیصلہ اس طرح ہے جس طرح ہم نے بیان کیا ہے تو حرام یا حلال ٹھہرانے عقد نکاح کرنے یا اسے توڑنے (طلاق دینے) سے متعلق فیصلہ بھی اسی طرح ہوگا۔کہ قاضی اس کے ظاہری حکم کے مطابق فیصلہ کرے گا۔باطنی حکم کے مطابق نہ ہوگا۔یہ امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْحُرِّ يَجِبُ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَا يَكُوْنُ لَهُ مَالٌ كَيْفَ حُكْمُهُ؟

جس آزاد آدمی پر قرض ہو مگر مال نہ ہو اس کا کیا حکم ہے

مقروض کو قرض خواہوں کے مطالبہ پر غلام بنا کر فروخت نہیں کیا جا سکتا اس کے پاس موجود مال کو ان پر تقسیم کر دیا جائے گا اور بقیہ کے لئے وہ انتظار کریں۔

۶۰۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ قَالَ :كُنْتُ بِمِصْرَ فَقَالَ لِيْ رَجُلٌ :أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَذَهَبَ بِيْ إِلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ؟ فَقَالَ :أَنَا سُرَّقٌ فَقُلْتُ رَحِمَكَ اللّٰهُ مَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تُسَمَّى بِهٰذَا الْإِسْمِ وَأَنْتَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّانِيْ سُرَّقًا فَلَنْ أَدَعَ ذٰلِكَ أَبَدًا .قُلْتُ وَلِمَ سَمَّاكَ سُرَّقًا ؟ قَالَ :لَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِبَعِيْرَيْنِ لَهُ يَبِيْعُهُمَا فَابْتَعْتُهُمَا مِنْهُ وَقُلْتُ لَهُ :انْطَلِقْ مَعِيْ حَتّٰى أُعْطِيَكَ فَدَخَلْتُ بَيْتِي ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ خَلْفٍ لِيْ وَقَضَيْتُ بِثَمَنِ الْبَعِيْرَيْنِ حَاجَتِي وَتَغَيَّبْتُ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّ الْأَعْرَابِيَّ قَدْ خَرَجَ .فَخَرَجْتُ وَالْأَعْرَابِيُّ مُقِيْمٌ فَأَخَذَنِيْ فَقَدَّمَنِيْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ قَضَيْتُ بِثَمَنِهِمَا حَاجَتِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ فَاقْضِهِ قَالَ :قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ أَنْتَ سُرَّقٌ اذْهَبْ بِهٖ يَا أَعْرَابِيُّ فَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ حَقَّكَ .قَالَ :فَجَعَلَ النَّاسُ يَسُوْمُوْنَهُ فِيَّ وَيَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ فَيَقُوْلُ :مَاذَا تُرِيْدُوْنَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ :نُرِيْدُ أَنْ نَبْتَاعَهُ مِنْكَ، فَنُعْتِقَهُ قَالَ :فَوَاللّٰهِ إِنْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّيْ اذْهَبْ فَقَدْ أَعْتَقْتُكَ .

۶۰۱۱: زید بن اسلم نے عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے روایت ہے کہ میں مصر میں تھا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کیا میں رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے بارے میں تمہاری راہنمائی نہ کروں پھر وہ مجھے ایک شخص کے پاس لے گیا میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے آپ کون ہیں۔ انہوں نے کہا میں سرق ہوں میں نے کہا آپ پر اللہ تعالیٰ رحم

فرمائے۔آپ کو یہ نام رکھنا مناسب نہ تھا۔کیونکہ آپ جناب نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں انہوں نے فرمایا جناب نبی اکرم ﷺ نے میرا نام سرق رکھا ہے لہٰذا میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا میں نے پوچھا جناب رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام سرق کیوں رکھا ہے انہوں نے فرمایا میں نے ایک دیہاتی شخص سے ملاقات کی اس کے پاس دو اونٹ تھے وہ انہیں بیچنا چاہتا تھا میں نے اس سے دونوں اونٹ خرید لئے اور اسے کہا کہ میرے ساتھ چل میں تجھے ادا کروں میں اپنے گھر میں داخل ہوا پھر میں اپنے مویشی خانہ کی طرف سے نکل گیا اور اونٹوں کی قیمت اپنی ضرورت پر خرچ کردی اور غائب ہوگیا یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ دیہاتی چلا گیا ہوگا تو میں باہر نکلا (دیکھا تو) دیہاتی کھڑا تھا اس نے مجھے پکڑا اور جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا میں نے آپ کو واقعہ عرض کر دیا تو آپ نے فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا میں نے عرض کیا کہ میں نے ان کی قیمت اپنی ضرورت میں خرچ کردی ہے۔آپ نے ارشاد فرمایا اسے ادا کردو میں نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں۔آپ نے ارشاد فرمایا تم سرق ہو۔اے اعرابی! اس کو لے جا کر فروخت کردو حتیٰ کہ تم اپنا حق پورا وصول کرلو۔اس پر صحابہ کرام میری بولی لگانے لگے اور وہ آدمی ان کی طرف دیکھتا تھا اور پوچھتا تھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے تو وہ کہتے ہم اسے تم سے خریدنا چاہتے ہیں اس نے کہا اللہ کی قسم تم میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ اس کی حاجت نہیں رکھتا جاؤ میں نے تمہیں آزاد کردیا۔

۶۰۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ :حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ : لَقِيْتُ رَجُلًا بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سُرَّقٌ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الْإِسْمُ ؟ فَقَالَ :سَمَّانِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّهُ يَقْدَمُ لِيْ مَالٌ فَبَايَعُوْنِيْ فَاسْتَهْلَكْتُ أَمْوَالَهُمْ فَأَتَوْا بِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ سُرَّقٌ فَبَاعَنِيْ بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ .فَقَالَ لَهُ غُرَمَاؤُهُ :مَا يَصْنَعُ بِهٖ ؟ قَالَ أُعْتِقُهُ قَالُوْا :مَا نَحْنُ بِأَزْهَدَ فِي الْآخِرِ مِنْكَ فَأَعْتَقُوْنِي . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ بَيْعُ الْحُرِّ فِي الدَّيْنِ وَقَدْ كَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ الْإِسْلَامِ يُبَاعُ مَنْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فِيْمَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يَقْضِيْهِ عَنْ نَفْسِهٖ حَتّٰى نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ فَقَالَ : وَإِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلٰى مَيْسَرَةٍ . وَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فِي الَّذِي ابْتَاعَ الثِّمَارَ فَأُصِيْبَ بِهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ . وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .فَفِيْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ لَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا حَقَّ لَهُمْ فِيْ

بَيْعِهِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَبَاعَهُ لَهُمْ كَمَا بَاعَ سُرَّقًا فِيْ دَيْنِهِ لِغُرَمَائِهِ وَهٰذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ جَمِيْعًا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

۲۰۱۲: زید بن اسلم کہتے ہیں کہ اسکندریہ میں ایک آدمی سے میری ملاقات ہوئی جس کو سرق کہتے تھے میں نے اس سے پوچھا یہ کیسا نام ہے اس نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے میرا یہ نام رکھا ہے میں مدینہ منورہ میں آیا اور ان لوگوں کو بتلایا کہ میرے پاس مال آنے والا ہے۔ پس میرے ساتھ لین دین کرو۔ میں نے ان کا مال ہلاک کر دیا (یعنی خرچ کر ڈالا) پھر وہ مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے آپ نے فرمایا تم سرق ہو۔ آپ نے مجھے چار اونٹوں کے بدلے فروخت کر دیا۔ اس (خریدنے والے) سے قرض خواہوں نے پوچھا اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے اس نے کہا اسے آزاد کروں گا انہوں نے کہا ہم آخرت کے سلسلے میں تجھ سے زیادہ بے رغبت نہیں ہیں یعنی آخرت ہمیں بھی مطلوب ہے چنانچہ ان سب نے مجھے آزاد کر دیا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اسی روایت میں قرض کے بدلے آزاد کو فروخت کر دینے کا تذکرہ ہے جو ابتداء اسلام میں جائز تھا۔ مقروض کو قرض کے بدلے فروخت کر دیا جاتا تھا جبکہ اس کے پاس مال نہ ہوتا جس سے وہ قرض کی رقم ادا کر سکے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور فرمایا: "وان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة وان تصدقوا خيرلكم ان كنتم" (البقرہ: ۲۸۰) کہ تنگدست کو خوشحالی تک مہلت دی جائے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق فیصلہ فرمایا جس نے پھل خریدے اور آفت سے وہ تباہ ہو گئے اور اس پر بہت قرض ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنے بھائی صدقہ کرو اس پر صدقہ کرنے کے باوجود اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس کے پاس ہے وہ لے لو اور اس کے علاوہ تمہارے لئے کچھ نہ ہوگا یہ روایت ہم پہلے اسناد کے ساتھ ذکر کر آئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے قرض خواہوں کو یہ فرمایا کہ تمہارے لئے صرف یہی ہے اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں اس کو فروخت کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ اسے ان کی خاطر فروخت کر دیتے جیسا کہ حضرت سرق کو قرض خواہوں کے لئے قرض میں فروخت کیا تھا۔ یہ تمام اہل علم کا قول ہے۔ اس باب میں امام طحاویؒ نے یہ ذکر کیا کہ مقروض کو قرض کے بدلے فروخت نہیں کر سکتے اس کے پاس موجود چیز قرض خواہوں کو بانٹ دی جائے گی وہ تنگدستی دور ہونے تک انتظار کریں۔

بَابُ الْوَالِدِ هَلْ يَمْلِكُ مَالَ وَلَدِهٖ أَمْ لَا ؟

کیا باپ اپنی اولاد کے مال کا مالک ہوسکتا ہے؟

علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جو بیٹا کمائے وہ تمام والد کا ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے: جو بیٹا کمائے وہ اسی کا ہوگا باپ کا اس میں دخل نہ ہوگا اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین رحمہما اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق اول: بیٹے کی کمائی والد کی ملک ہے جیسا کہ اس روایت کا ظاہر دلالت کر رہا ہے۔

۶۰۱۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ وَابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يُوْسُفُ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّ لِيْ مَالًا وَعِيَالًا وَإِنَّ لِأَبِيْ مَالًا وَعِيَالًا وَإِنَّهٗ يُرِيْدُ أَنْ يَأْخُذَ مَالِيْ إِلٰى مَالِهٖ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ .

۶۰۱۳: ابن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میرے پاس مال اور عیال ہیں اور میرے والد کے بھی عیال اور مال ہے اور وہ میرا مال اپنے مال کے ساتھ ملانا چاہتا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔

تخریج : ابن ماجه في التجارات باب ٦٤، مسند احمد ٢، ٢٠٤/١٧٩، ٢١٤۔

۶۰۱۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ لِيْ مَالًا وَلِيْ وَلَدًا يُرِيْدُ أَنْ يَجْتَاحَ مَالِيْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ مَا كَسَبَهُ الْإِبْنُ مِنْ مَالٍ فَهُوَ لِأَبِيْهَا وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :مَا كَسَبَ الْإِبْنُ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَهٗ خَاصَّةً دُوْنَ أَبِيْهَا .وَقَالُوْا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَيْسَ عَلَى التَّمْلِيكِ مِنْهُ لِلْأَبِ كَسْبُ الْإِبْنِ وَإِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِلِابْنِ أَنْ يُخَالِفَ الْأَبَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنْ تَجْعَلَ أَمْرَهٗ فِيْهِ نَافِذًا كَأَمْرِهٖ فِيْمَا يَمْلِكُ .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ فَلَمْ يَكُنِ الْإِبْنُ مَمْلُوْكًا لِأَبِيْهَا بِإِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ

فَكَذٰلِكَ لَا يَكُوْنُ مَالِكًا لِمَالِهٖ بِإِضَافَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ .

۶۰۱۴: عمرو بن شعیب نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی عرض کرنے لگا میرے پاس مال ہے اور میرا والد میرا مال ہڑپ کرنا چاہتا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے والد کا ہے تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی سے ہے۔ پس تم اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جو بیٹا کمائے وہ اس کے باپ کا مال ہے اور انہوں نے مندرجہ بالا روایات سے استدلال کیا ہے۔ دوسرے فریق کا موقف یہ ہے کہ بیٹا جو کمائے وہ صرف اسی کا ہوگا باپ کا نہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب بیٹے کی کمائی کا والد کو مالک بنانا نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو مناسب نہیں ہے کہ وہ اس مال کے متعلق باپ کے کسی حکم کی مخالفت کرے۔ بلکہ اسے اس کا حکم اس میں نافذ کرنا چاہئے جیسا کہ وہ اپنی ملکیت میں حکم نافذ کرتا ہے۔ ذرا غور تو فرمائیں کہ آپ نے فرمایا تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ کے اس نسبت کرنے سے کوئی بھی یہ نہیں جانتا کہ بیٹا باپ کا مملوک بن جاتا ہے۔ اسی طرح اس اضافت سے وہ مال کا بھی مالک نہ بنے گا۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۷۷' نسائی فی البیوع باب۱' ابن ماجه فی التجارات باب۶۴' مسند احمد ۲/۲۱۴' ۶' ۴۱/۲۰۱۔

مفہوم نسبت کی مزید وضاحت:

۶۰۱۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَفَعَنِيْ مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ أَبِيْ بَكْرٍ .فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :إِنَّمَا أَنَا وَمَالِيْ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَلَمْ يُرِدْ أَبُوْبَكْرٍ بِذٰلِكَ أَنَّ مَالَهُ مِلْكٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَهُ وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ أَنَّ أَمْرَهُ يَنْفُذُ فِيْهِ وَفِيْ نَفْسِهٖ. فَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيْكَ فَهُوَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ أَمْوَالَ الْمُسْلِمِيْنَ كَمَا حَرَّمَ دِمَاءَهُمْ وَلَمْ يَسْتَثْنِ فِيْ ذٰلِكَ وَالِدًا وَلَا غَيْرَهُ .فَمِمَّا رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ

۶۰۱۵: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا کہ ابو بکرؓ کے مال نے فائدہ دیا تو اس پر ابو بکرؓ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں اور میرا مال آپ ہی کا ہے۔ اس سے حضرت ابو بکرؓ کی مراد یہ نہیں کہ ان کا مال ان کی ملکیت سے نکل کر جناب رسول اللہ ﷺ کی ملکیت میں داخل ہو گیا اور ان کی اپنی ملک اس پر نہیں رہی۔ بلکہ اس کا صاف مطلب یہی ہے آپ کا حکم اس مال

اور جان میں نافذ ہے۔ اسی طرح جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشادگرامی کہ تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔ کا بھی یہی مفہوم ہے۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کے مال کو اسی طرح قابل احترام قرار دیا جیسا کہ ان کے خون کو قابل عزت قرار دیا اور اس سلسلے میں والد وغیرہ کو مستثنیٰ نہیں فرمایا۔ حرمت مال وخون کی روایات یہ ہیں۔

تخریج : ابن ماجه في المقدمه باب ١١' مسند احمد ٢' ٣٦٦/٢٠٣۔

٦٠١٦: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ح

٦٠١٦: ابوبکرہ نے ابوداؤد سے بیان کیا۔

٦٠١٧: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَيَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ قَالُوْا :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ بْنِ شَرَاحِيلَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِيْ غَزْوَتِيْ هٰذِهِ قَالَ : قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :هَلْ تَدْرُوْنَ أَيَّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا :نَعَمْ يَوْمُ النَّحْرِ قَالَ صَدَقْتُمْ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ .قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ أَيَّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا :نَعَمْ ذُو الْحِجَّةِ قَالَ صَدَقْتُمْ شَهْرُ اللّٰهِ الْأَصَمُّ .هَلْ تَدْرُوْنَ أَيَّ بَلَدٍ هٰذَا ؟ قَالُوْا :نَعَمْ الْمَشْعَرُ الْحَرَامُ قَالَ صَدَقْتُمْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَحْسِبُهُ قَالَ :وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا .

٦٠١٧: مرہ بن شراحیل کہتے ہیں کہ مجھے ایک صحابی رسول ﷺ نے بیان فرمایا اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس طرح فرمایا ہمارے اس غزوہ میں جناب رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے انہوں نے عرض کیا جی ہاں۔ یہ قربانی کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ یہ حج اکبر کا دن ہے پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا جی ہاں یہ ذوالحجہ کا مہینہ ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا یہ اللہ تعالیٰ کا اصم مہینہ ہے کیا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ یہ مشعر حرام ہے آپ نے فرمایا تم نے سچ کہا پھر فرمایا بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح قابل احترام ہیں جس طرح تمہارے اس ماہ اور تمہارے اس شہر میں آج کے دن کی حرمت وعزت ہے۔

تخریج : مسند احمد ٤١٢/٥۔

٦٠١٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ الْبَكْرَاوِيُّ هُوَ ابْنُ خَلِيْفَةَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ أَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَدِمَاءَ كُمْ حَرَامٌ بَيْنَكُمْ فِيْ مِثْلِ يَوْمِكُمْ

هٰذَا فِیْ مِثْلِ بَلَدِکُمْ هٰذَا اَلَا لِیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ .

۶۰۱۸: عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں جو یوم نحر کو آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ بات فرمائی۔ ''ان اموالکم'' بے شک تمہارے اموال اور عزتیں اور تمہارے خون اپنے درمیان حرام ہیں جیسا کہ آج کا دن تمہارے اس شہر میں حرمت والا ہے۔ سنو! تم میں سے موجود غیر موجود کو یہ پیغام پہنچا دے۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۹/۳۷' والاضاحی باب ۵' والمغازی باب۷۷' مسلم فی القسامه ۲۹/۳۰' ترمذی فی الفتن باب۲' تفسیر سوره۹' ابن ماجه فی المناسك باب۷۶' دارمی فی المناسك باب۷۲' مسند احمد ۱/۲۳۰' ۴/۳۳۷' ۵' ۷۳' ۴۰' ۳۹' ۷۲۔

۶۰۱۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ قَالَ :ثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ یُحَدِّثُ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ أَوْ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ وَأُرَاهُ أَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ أَعْظَمَ الْاَیَّامِ حُرْمَةً هٰذَا الْیَوْمُ وَاِنَّ أَعْظَمَ الشُّهُوْرِ حُرْمَةً هٰذَا الشَّهْرُ وَاِنَّ أَعْظَمَ الْبُلْدَانِ حُرْمَةً هٰذَا الْبَلَدُ وَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَأَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ هٰذَا الْیَوْمِ وَهٰذَا الشَّهْرِ وَهٰذَا الْبَلَدِ هَلْ بَلَّغْتُ؟ قَالُوْا :نَعَمْ قَالَ :اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ .

۶۰۱۹: ابو صالح نے حضرت ابوسعید خدریؓ یا حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے اور میرا خیال یہ ہے کہ ابوسعید خدریؓ ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا بلاشبہ عظمت کے لحاظ سے سب سے بڑا دن یہ دن ہے اور عظمت کے لحاظ سے سب سے زیادہ عظمت والا یہ مہینہ ہے اور عظمت کے لحاظ سے سب سے زیادہ عظمت والا شہر یہ ہے۔ بے شک تمہارے خون اور مال تم پر اس طرح معظم ہیں جس طرح آج کا یہ دن عظمت والا ہے اور یہ مہینہ عظمت والا اور یہ شہر عظمت والا ہے کیا میں نے پیغام خداوندی پہنچا دیا انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو آپ نے کہا اے اللہ تو گواہ رہنا۔

۶۰۲۰: حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِیْهَا عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ أَلَا اِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَأَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ اِلٰی أَنْ تَلْقَوْا رَبَّکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِکُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ هٰذَا

۶۰۲۰: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت جابر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا لوگو! سنو! بلاشبہ تمہارے خون اور

تمہارے مال تم پر حرام ہیں۔ یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو (یعنی فوت آئے) یہ اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس مہینہ میں تمہارے اس شہر میں آج کا دن حرمت والا ہے۔

٦٠٢١: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا دُحَيْمُ بْنُ الْيَتِيْمِ قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ الْغَازِ الْجُرَشِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

٦٠٢١: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ پھر اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

٦٠٢٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :ثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ كُلْثُوْمِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا غَادِيَةَ الْجُهَنِيَّ قَالَ :خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.

٦٠٢٢: کلثوم بن جبر کہتے ہیں کہ میں نے ابوغادیہ جہنی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہمیں جناب رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

٦٠٢٣: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَارِفِ بْنِ شَبِيْبِ بْنِ عُرْوَةَ أَبُوْ عُرْوَةَ عَنْ شَبِيْبِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ :خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةَ الْأَمْوَالِ كَحُرْمَةِ الْأَبْدَانِ .فَكَمَا لَا يَحِلُّ أَبْدَانُ الْأَبْنَاءِ لِلْآبَاءِ إِلَّا بِالْحُقُوْقِ الْوَاجِبَةِ فَكَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لَهُمْ أَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِالْحُقُوْقِ الْوَاجِبَةِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :نُرِيْدُ أَنْ يُوْجَدَ مَا ذَكَرْتُ فِي الْآبِ مَنْصُوْصًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قُلْتُ :

٦٠٢٣: شبیب بن عروہ نے سلیم بن عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے دن خطبہ ارشاد فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مال کی حرمت کو بدن کی حرمت کی طرح قرار دیا پس جس طرح بیٹوں کے ابدان اباء کے لئے حلال نہیں مگر حقوق واجبہ کے ذریعہ بالکل اسی طرح اولاد کے اموال بھی ان کے لئے حقوق واجبہ کے بغیر حلال نہیں۔ اگر کوئی معترض کہے کہ آپ نے جو بات ذکر فرمائی ہے یہ منصوص چاہئے (فقط قیاس بلا دلیل تو معتبر نہیں)

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مال کی حرمت کو بدن کی حرمت کی طرح قرار دیا پس جس طرح

بیٹوں کے ابدان اباء کے لئے حلال نہیں مگر حقوق واجبہ کے ذریعہ بالکل اسی طرح اولاد کے اموال بھی ان کے لئے حقوق واجبہ کے بغیر حلال نہیں۔

: آپ نے جو بات ذکر فرمائی ہے یہ منصوص چاہئے (فقط قیاس بلا دلیل تو معتبر نہیں)

: لیجئے منصوص ملاحظہ ہو۔فتدبر وتشکر

۶۰۲۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ :أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ .فَقَالَ الرَّجُلُ : أَفَرَأَيْتُ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيْحَةَ ابْنِيْ أَفَأُضَحِّي بِهَا .قَالَ :لَا وَلٰكِنَّكَ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا قَالَ هٰذَا الرَّجُلُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُضَحِّي بِمَنِيْحَةِ ابْنِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا . وَقَدْ أَمَرَهُ أَنْ يُضَحِّيَ مِنْ مَالِهِ وَحَضَّهُ عَلَيْهِ -دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ حُكْمَ مَالِ ابْنِهِ خِلَافُ مَالِهِ .مَعَ أَنَّ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا حَمْلُ هٰذِهِ الْآثَارِ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى لِأَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُوْصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ . فَوَرَّثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ الْوَلَدِ مَعَ الْوَالِدِ مِنْ مَالِ الْإِبْنِ فَاسْتَحَالَ أَنْ يَكُوْنَ الْمَالُ لِلْأَبِ فِيْ حَيَاةِ الْإِبْنِ ثُمَّ يَصِيرُ بَعْضُهُ لِغَيْرِ الْأَبِ .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ فَجَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَوَارِيْثَ لِلْوَالِدِ وَغَيْرِهِ بَعْدَ قَضَاءِ دَيْنٍ إِنْ كَانَ عَلَى الْمَيِّتِ وَبَعْدَ إِنْفَاذِ وَصَايَاهُ مِنْ ثُلُثِ مَالِهِ .وَقَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْأَبَ لَا يَقْضِي مِنْ مَالِهِ دَيْنَ ابْنِهِ وَلَا يُنَفِّذُ وَصَايَا أَبِيْهَا مِنْ مَالِهِ فَفِيْ ذٰلِكَ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ الْإِبْنَ إِذَا مَلَكَ مَمْلُوْكَةً حَلَّ لَهُ أَنْ يَطَأَهَا وَهِيَ مِمَّنْ أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَطْأَهَا بِقَوْلِهِ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَلَوْ كَانَ مَالُهُ لِأَبِيْهِ إِذًا لَحُرِّمَ عَلَيْهِ وَطْءُ مَا كَسَبَ مِنَ الْجَوَارِيْ كَحُرْمَةِ وَطْءِ جَوَارِيْ أَبِيْهَا عَلَيْهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلَى انْتِفَاءِ مِلْكِ الْأَبِ لِمَالِ الْإِبْنِ وَأَنَّ مِلْكَ الْإِبْنِ فِيْهِ ثَابِتٌ دُوْنَ أَبِيْهَا.وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

۶۰۲۴: عیسیٰ بن ہلال صدفی نے عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک

آدمی کو فرمایا کہ مجھے قربانی کے دن کو عید بنانے کا حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس امت کے لئے عید بنایا ہے اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا خیال ہے اگر میرے پاس صرف اپنے بیٹے کی دودھ والی اونٹنی ہو کیا میں اس کی قربانی کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن تم اپنے بال اور ناخن کاٹ لو اور اپنی مونچھوں کے بال لے لو اور زیر ناف کو صاف کرو۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری قربانی کی تکمیل ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ذرا توجہ فرمائیں کہ جب یہ کہتا ہے یارسول اللہ ﷺ کیا میں اپنے بیٹے کی دودھ والی اونٹنی کی قربانی کر سکتا ہوں؟ آپ نے منع فرمایا بلکہ اسے اس کے اپنے مال سے قربانی کا حکم فرمایا اس سے یہ دلالت مل گئی کہ بیٹے کے مال کا حکم اپنے مال کے حکم سے مختلف ہے۔ ہمارے لئے سب سے زیادہ مناسب بات یہ ہے کہ ان آثار کا یہ معنی لیا جائے کیونکہ قرآن مجید کی دلالت اسی کے لئے راہنمائی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "**یوصیکم اللہ فی اولادکم**" (النساء ۱۱) پھر فرمایا "**ولابویہ لکل واحد منھما السدس**" (النساء: ۱۱) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس والد کے ساتھ اولاد کے علاوہ کو بیٹے کے ترکہ میں حصہ دار بنایا ہے اگر مال بیٹے کی زندگی میں ہی والد کا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ زندگی کے بعد اس کا کچھ حصہ باپ کے علاوہ کی طرف چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "**من بعد وصیة یوصی بھا او دین**" (النساء: ۱۲) اللہ تعالیٰ نے میراث میں قضاء دین کے بعد والد اور دوسروں کا حصہ مقرر فرمایا جو کہ اس کے ثلث مال میں بطور وصیت نافذ ہوگا۔ باپ کے مال سے بیٹے کا قرضہ ادا نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی والد کی وصیت بیٹے کے مال میں نافذ ہو سکتی ہے۔ اس میں ہمارے قول پر دلالت پائی جاتی ہے (کہ باپ بیٹے کے مال کا مالک نہیں بنتا) جب بیٹا کسی لونڈی کا مالک بن جائے تو اس کو اس سے وطی حلال ہے اور یہ موطوءہ لونڈی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے حلال کی ہے فرمایا "**والذین ھم لفروجھم حافظون الاعلی ازواجھم او ماملکت ایمانھم**" (المؤمنون ۶) اگر وہ والد کا مال ہوتا تو اس پر ان لونڈیوں سے وطی حرام ہوتی جو بھی اپنی کمائی میں سے حاصل کرتا جس طرح کہ والد کی لونڈیوں سے بیٹے کو وطی حرام ہے۔ یہ ہے کہ اس سے ثابت ہو گیا کہ باپ بیٹے کے مال کا مالک نہیں اور بیٹا ہی اپنے مال کا مالک ہے نہ کہ والد۔ (اگر وہ اس کی اپنی ملک یمین تھی تو حرمت وطی چہ معنی دارد فتدبر) یہ قول امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

تخریج : نسائی فی الضحایا باب ۲، مسند احمد ۲/ ۱۶۹۔

یہ قول امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے فریق ثانی کے مؤقف کو دلائل نقلیہ سے جو واضح کیا ہے جس سے ثابت ہو گیا کہ والد بیٹے کے مال کا مالک نہیں حق استعمال و تصرف الگ چیز ہے۔ (مترجم)

بَابُ الْوَلَدِ يَدَّعِيهِ الرَّجُلَانِ كَيْفَ الْحُكْمُ فِيهِ؟

کسی بچے کے متعلق دو آدمی دعویٰ کریں

قیافہ شناس کی بات کے مطابق نسب کا فیصلہ ہو سکتا ہے اس قول کو بعض علماء نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: یہ ہے قیافہ شناس کے قول کا نہ نسب میں اعتبار ہے اور نہ دیگر معاملات میں۔ اس قول کو ائمہ ثلاثہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

٦٠٢٥: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : دَخَلَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ ، عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَأٰى أُسَامَةَ وَزَيْدًا ، وَعَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُ وْسَهُمَا ، فَقَالَ :إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ ، بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا .

٦٠٢٥: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مجزز مدلجی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں داخل ہوئے چنانچہ اس سے اسامہ اور زید رضی اللہ عنہما کو ایک دھاری دار چادر میں لپٹے دیکھا ان کے سر ڈھنپے ہوئے تھے تو وہ کہنے لگا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں بڑے خوش خوش داخل ہوئے۔

تخریج : بخاری فی الفرائض باب ٣١' مسلم فی الرضاع ٣٩' ابو داؤد فی الطلاق باب ٣١' نسائی فی الطلاق باب ٨١' ابن ماجه فی الاحکام باب ٢١' مسند احمد ٣٨/٦۔

٦٠٢٦: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْرُوْرًا ، تَبْرُقُ أَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ، فَقَالَ أَلَمْ تَرٰى أَنَّ مُجَزِّزًا ، نَظَرَ آنِفًا إِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، فَقَالَ :إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ ، مِنْ بَعْضٍ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَاحْتَجَّ قَوْمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَزَعَمُوْا أَنَّ فِيْهِ مَا قَدْ دَلَّ لَهُمْ أَنَّ الْقَافَةَ ، يُحْكَمُ بِقَوْلِهِمْ ، وَيَثْبُتُ بِهِ الْأَنْسَابُ .قَالُوْا :وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَأَنْكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُجَزِّزٍ ، وَلَقَالَ لَهُ :وَمَا يُدْرِيْكَ ؟ .فَلَمَّا سَكَتَ ، وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ، دَلَّ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ ، مِمَّا يُؤَدِّيْ إِلٰى حَقِيْقَةٍ ، يَجِبُ بِهَا الْحُكْمُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ أَنْ يُحْكَمَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ فِيْ نَسَبٍ ، وَلَا غَيْرِهٖ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى أَنَّ سُرُوْرَ

النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِيِّ ، الَّذِيْ ذَكَرُوْا فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ ، لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا تَوَهَّمُوْا ، مِنْ وَاجِبِ الْحُكْمِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ ، لِأَنَّ أُسَامَةَ قَدْ كَانَ نَسَبُهُ ، ثَبَتَ مِنْ زَيْدٍ قَبْلَ ذٰلِكَ .وَلَمْ يَحْتَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى قَوْلِ أَحَدٍ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا كَانَ دُعِيَ أُسَامَةُ فِيْمَا تَقَدَّمَ إِلٰى زَيْدٍ .إِنَّمَا تَعَجَّبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ إِصَابَةِ مُجَزِّزٍ ، كَمَا يَتَعَجَّبُ مِنْ ظَنِّ الرَّجُلِ الَّذِيْ يُصِيْبُ بِظَنِّهِ، حَقِيْقَةَ الشَّيْءِ الَّذِيْ ظَنَّهُ وَلَا يَجِبُ الْحُكْمُ بِذٰلِكَ .فَتَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ لَمْ يَتَعَاطَ بِقَوْلِهِ ذٰلِكَ ، إِثْبَاتَ مَا لَمْ يَكُنْ ثَابِتًا فِيْمَا تَقَدَّمَ ، فَهٰذَا مَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ أَمْرِ الْقَافَةِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا .

۶۰۲۶:ابن شہاب نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے ہاں بڑے خوش خوش تشریف لائے آپ کے چہرہ مبارک کے بل خوشی سے چمک رہے تھے اور فرمایا کیا تم نے غور نہیں کیا کہ مجزز مدلجی نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے پاؤں ہیں اور ملتے جلتے ہیں) امام طحاوی فرماتے ہیں: اس روایت سے بعض لوگوں نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اس سے نسب بھی ثابت ہو جائے گا اگر یہ بات نہ ہوتی تو جناب رسول اللہ ﷺ مجزز کی بات کا انکار کرتے اور اس کو ضرور فرماتے تمہیں کیا معلوم ہے؟ پس جب آپ نے خاموشی اختیار فرمائی اور انکار نہیں فرمایا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس کی یہ بات حقیقت کی نشاندہی کرنے والی ہے اس پر حکم و فیصلہ لازم ہے۔نسب میں اہل قیافہ کے قول کا اعتبار نہیں اور دوسرے معاملات میں بھی یہی حکم ہے۔مجزز مدلجی کی بات پر جناب عائشہ صدیقہ ؓ نے حضور اقدس ﷺ کی جس خوشی کا تذکرہ کیا ہے اس میں اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ اہل قیافہ کی بات پر عمل واجب ہے۔ کیونکہ اسامہ کا نسب تو زید ؓ سے اس سے پہلے ہی ثابت تھا۔اس میں آپ کو کسی کے قول کی حاجت نہ تھی اگر یہ بات نہ ہوتی تو اسامہ بن زید کہہ کر نہ پکارے جاتے۔ بس اتنی بات ہے کہ آپ کو تعجب اس بات پر ہوا کہ مجزز نے اپنے قیافہ درست بات کو پا لیا یہ اسی طرح جیسا کہ کوئی آدمی اپنے گمان کے درست بیٹھنے پر تعجب کرتا ہے اور اس سے کسی چیز پر حکم لگانا لازم نہیں آتا اور آپ ﷺ نے اس کے قول پر انکار کو اس لئے ترک فرمایا کہ آپ کا اس سے پہلے ہی ثابت شدہ چیز کو کوئی ثابت کرنا مقصود نہ تھا۔اس بات کا احتمال اس روایت میں پایا جاتا ہے۔یہ ہے جو حضرت عائشہ ؓ نے قیافہ شناسوں کے متعلق نقل فرمایا ہے۔ روایت یہ ہے۔دیکھیں ان روایات میں حضرت عمر ؓ نے قیافہ شناس کے قیافہ کے مطابق فیصلہ فرمایا۔پس ہم نے مجزز کی روایت میں ہم نے جو تاویل کی ہے یہ اس کے موافق ہے۔اس روایت میں تو تمہارے قول کے بطلان کی

دلیل موجود ہے کہ قیافہ شناس نے کہا یہ ان دونوں سے ہے تو حضرت عمرؓ نے اس طرح قرار نہ دیا اور اس بچے کو فرمایا ان میں سے جس سے چاہو مل جاؤ۔ جیسا کہ کسی ایک بچے پر دو آدمی دعویٰ کریں پھر ایک اقرار کرے تو واجب ہے کہ بچہ اسی کا قرار دیا جائے۔ تو جب حضرت عمرؓ نے اس سے اس بچے کے حکم کی طرف لوٹایا جس پر دو آدمی دعویٰ کریں اور حاکم کے پاس قیافہ شناس نہ ہو۔ آپ نے اسے قیافہ شناس کے قول کی طرف نہیں لوٹایا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ قیافہ شناسوں کے قول سے کسی کا نسب ثابت نہیں ہوتا۔ صحیح سند سے حضرت عمرؓ کا قول یہ ہے کہ یہ بچہ دونوں سے ہے۔

تخریج : بخاری فی المناقب باب۲۳ فضل فضائل اصحاب النبی ﷺ باب۱۷ مسلم فی الرضاع ۳۸، ٤٠ ابو داؤد فی الطلاق باب۳۱ ترمذی فی الولاء باب٥ نسائی فی الطلاق باب۱ د ابن ماجه فی الاحکام باب۲۱ مسند احمد ۸۲/٦۔

۶۰۲۷: حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ عَلٰی أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ . :فَمِنْهُ أَنْ یَجْتَمِعَ الرِّجَالُ الْعَدَدُ ، عَلَی الْمَرْأَةِ ، لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَاءَ هَا ، وَهُنَّ الْبَغَایَا ، وَكُنَّ یَنْصِبْنَ عَلٰی أَبْوَابِهِنَّ رَایَاتٍ فَیَطَؤُهَا كُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَیْهَا ، فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا ، جُمِعَ لَهُمُ الْقَافَةُ ، فَأَیُّهُمْ أَلْحَقُوْهُ بِهٖ ، كَانَ أَبَاهُ، وَدُعِیَ ابْنَهُ، لَا یَمْتَنِعُ مِنْ ذٰلِكَ .فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ ، هَدَمَ ذٰلِكَ النِّكَاحَ الَّذِیْ كَانَ یَكُوْنُ فِیْهِ ذٰلِكَ الْحُكْمُ ، وَأَقَرَّ النَّاسَ عَلَی النِّكَاحِ الَّذِی لَا یَحْتَاجُ فِیْهِ إِلٰی قَوْلِ الْقَافَةِ ، وَجَعَلَ الْوَلَدَ لِأَبِیْهِ الَّذِیْ یَدَّعِیْهِ، فَیَثْبُتُ نَسَبُهُ بِذٰلِكَ ، وَنُسِخَ الْحُكْمُ الْمُتَقَدِّمُ ، الَّذِیْ كَانَ یُحْكَمُ فِیْهِ بِقَوْلِ الْقَافَةِ . وَقَدْ كَانَ أَوْلَادُ الْبَغَایَا ، الَّذِیْنَ وُلِدُوْا فِی الْجَاهِلِیَّةِ ، مَنْ ادَّعٰی أَحَدًا مِنْهُمْ فِی الْإِسْلَامِ ، لَحِقَ بِهٖ .

۶۰۲۷: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار قسم کا ہوتا تھا۔

نمبر①: کئی آدمی ایک عورت کے پاس جاتے وہ کسی کو بھی اپنے سے منع نہ کرتی یہ زانیہ عورتوں کا طریق کار تھا۔ وہ اپنے دروازوں پر بطور نشان جھنڈے لگاتی تھیں ہر جانے والا ان سے وطی کرتا جب کسی سے حمل ٹھہر جاتا پھر وہ بچہ جنتی تو قیافہ شناس جمع ہو کر اس بچے کو کسی کے ساتھ ملا دیتے وہی اس کا باپ شمار ہوتا تھا اور وہ اس کا بچہ کہلاتا اس سے نسبت سے منع نہ کیا جاتا تھا جب اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا تو آپ نے اس قسم نکاح کو ختم کر دیا آپ نے اس نکاح کو برقرار رکھا جس میں کسی قیافہ شناس کی کوئی حاجت نہ تھی۔ بچہ اس کے والد کے لئے قرار دیا جاتا جو اس کا مدعی ہوتا تھا اور اسی سے اس کا نسب ثابت ہوتا اور وہ پہلا حکم جس میں قیافہ شناس کے ول سے فیصلہ ہوتا آپ نے اس کو منسوخ کر دیا اور ان زانیہ عورتوں کی جو اولاد دور جاہلیت میں پیدا ہوئی اسلام میں جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کے ساتھ اس کو ملا دیا گیا۔

۲۰۲۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ .

۲۰۲۸: مالک نے یحییٰ بن سعید سے نقل کیا ہے۔

۲۰۲۹: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا أَنَسٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ :مَالِكٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، وَقَالَ أَنَسٌ :أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ ، أَنَّ عُمَرَ كَانَ يُنِيطُ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ بِهِنَّ مَنْ ادَّعَى بِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يُلْحِقُوْنَ بِهِمْ بِقَوْلِ الْقَافَةِ ، فَيَكُوْنُ قَوْلُهُمْ كَالْبَيِّنَةِ ، الَّتِيْ تَشْهَدُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَلَوْ كَانَ قَوْلُهُمْ مُسْتَعْمَلًا فِي الْإِسْلَامِ ، كَمَا كَانَ مُسْتَعْمَلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، اِذًا لَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ :اِنَّ ذٰلِكَ مِمَّا هُدِمَ ، اِذَا كَانَ قَدْ يَجِبُ بِهٖ عِلْمَ أَنَّ الصَّبِيَّ مِمَّنْ وَطِءَ أَمَةً مِنَ الرِّجَالِ فَفِيْ نَسْخِ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّ قَوْلَهُمْ :لَمْ يَجِبْ بِهٖ حُكْمٌ بِثُبُوْتِ النَّسَبِ .وَاحْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى بِقَوْلِهِمْ أَيْضًا بِمَا

۲۰۲۹: سلیمان بن یسار نے بتلایا کہ حضرت عمر ؓ اہل جاہلیت کو ان لوگوں کے ساتھ ملا دیتے تھے جو اسلام کے زمانہ میں ان کا دعویدار بنتا۔ تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ قیافہ شناس لوگوں کے قول سے (ان دعویٰ کرنے والوں) کے ساتھ نہیں ملاتے تھے کہ ان کے قول کو گواہی کہیں جس سے وہ گواہی دیتے اگر زمانہ جاہلیت کی طرح اسلام میں بھی یہ طریق مستعمل ہوتا تو حضرت عائشہ ؓ یہ نہ فرماتیں کہ یہ طریقہ اسلام میں ختم ہوگیا بلکہ اس سے یہ بات معلوم کرنا ضروری تھا کہ یہ بچہ وطی کرنے والے مردوں میں سے کس کا ہے۔ تو اس کے منسوخ ہونے سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ان قیافہ شناسوں کے قول سے ثبوت نسب کا فیصلہ واجب نہیں۔

<u>فریق اول کی ایک اول دلیل:</u> سلیمان بن یسار کی یہ روایت ہے۔

۲۰۳۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَتَيَا عُمَرَ ، كِلَاهُمَا يَدَّعِي وَلَدَ امْرَأَةٍ .فَدَعَا لَهُمَا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ كَعْبٍ ، قَائِفًا ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا ، فَقَالَ لِعُمَرَ :لَقَدْ اشْتَرَكَا فِيْهِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ ، ثُمَّ دَعَا الْمَرْأَةَ ، فَقَالَ :أَخْبِرِيْنِيْ خَبَرَكِ ، قَالَتْ :كَانَ هٰذَا لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ يَأْتِيهَا ، وَهِيَ فِيْ اِبِلِ أَهْلِهَا فَلَا يُفَارِقُهَا ، حَتّٰى تَظُنَّ أَنْ قَدْ اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ عَنْهَا فَأَهْرَاقَتْ عَلَيْهِ دَمًا ، ثُمَّ خَلَفَهَا ذَا ، تَعْنِي الْآخَرَ ، فَلَا يُفَارِقُهَا حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِهَا حَمْلٌ ، لَا يَدْرِي مِمَّنْ هُوَ ، فَكَبَّرَ الْكَعْبِيُّ ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ وَالِ أَيَّهُمَا شِئْتَ .

۲۰۳۰: سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی حضرت عمر ؓ کی خدمت میں آئے دونوں ایک عورت کے بچے سے متعلق دعویٰ کر رہے تھے آپ نے بنو کعب کے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے دونوں کو دیکھا اور حضرت

عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ سے مارا۔ پھر عورت کو بلا کر فرمایا مجھے اپنی خبر بتاؤ اس نے کہا یہ ان دو میں سے ایک کا ہے وہ اس کے پاس آیا جبکہ وہ اپنے گھریلو اونٹوں کے پاس تھی۔ وہ اس سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ اس نے گمان کیا کہ اسے حمل ٹھہر گیا ہے پھر وہ اس سے پھر گیا۔ اس نے اس پر خون بہایا (حیض آیا) پھر وہ دوسرا اس کے پاس آیا وہ جدا نہ ہوا حتیٰ کہ اسے حمل ٹھہر گیا۔ نامعلوم یہ کس کا ہے تو کعبی قیافہ شناس نے اللہ اکبر کہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے سے فرمایا ان میں سے جس سے چاہے مل جا۔

تخریج : مالک فی الاقضیہ ۲۲۔

۶۰۳۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، مِثْلَهُ.

۶۰۳۱: یحییٰ بن سعدی نے سلیمان سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۰۳۲: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حَاطِبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :أَتَى رَجُلَانِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَخْتَصِمَانِ فِيْ غُلَامٍ مِنْ وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ ، يَقُوْلُ هٰذَا :هُوَ ابْنِيْ، وَيَقُوْلُ هٰذَا :هُوَ ابْنِي .فَدَعَا لَهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَائِفًا مِنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْغُلَامِ ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ الْمُصْطَلِقِيُّ ، ثُمَّ قَالَ لِعُمَرَ :وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، إِنَّهُمَا قَدْ اشْتَرَكَا فِيْهِ جَمِيْعًا .فَقَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَضَرَبَهُ بِالدِّرَّةِ حَتّٰى ضَجِعَ ثُمَّ قَالَ :وَاللّٰهِ، لَقَدْ ذَهَبَ بِكَ النَّظَرُ إِلَى غَيْرِ مَذْهَبٍ .ثُمَّ دَعَا أُمَّ الْغُلَامِ فَسَأَلَهَا ، فَقَالَتْ :إِنَّ هٰذَا لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ ، قَدْ كَانَ غَلَبَ عَلَيَّ النَّاسُ ، حَتّٰى وَلَدْتُ لَهُ أَوْلَادًا ، ثُمَّ وَقَعَ بِيْ عَلٰى نَحْوِ مَا كَانَ يَفْعَلُ ، فَحَمَلْت ، فِيْمَا أَرَى ، فَأَصَابَنِيْ هِرَاقَةٌ مِنْ دَمٍ ، حَتّٰى وَقَعَ فِيْ نَفْسِي أَنْ لَا شَيْءَ فِيْ بَطْنِيْ، ثُمَّ إِنَّ هٰذَا الْآخَرَ ، وَقَعَ بِي ، فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ ؟ .فَقَالَ عُمَرُ لِلْغُلَامِ اتَّبِعْ أَيَّهُمَا شِئْت فَاتَّبَعَ أَحَدَهُمَا .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ :فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ مُتَّبِعًا لِأَحَدِهِمَا ، فَذَهَبَ بِهِ .وَقَالَ عُمَرُ :قَاتَلَ اللّٰهُ أَخَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ .قَالُوْا :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عُمَرَ حَكَمَ بِالْقَافَةِ ، فَقَدْ وَافَقَ مَا تَأَوَّلْنَا فِيْ حَدِيْثِ مُجَزِّزٍ الْمُدْلِجِي .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِلْآخَرِيْنَ أَنَّ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى بُطْلَانِ مَا قَالُوْا ، وَذٰلِكَ أَنَّ فِيْهِ، أَنَّ الْقَائِفَ قَالَ هُوَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا . فَلَمْ يَجْعَلْهُ عُمَرُ كَذٰلِكَ ، وَقَالَ لَهُ : وَالِ أَيَّهُمَا شِئْت عَلٰى مَا

يَجِبُ فِيْ صَبِي ادَّعَاهُ رَجُلَانِ فَإِنْ أَقَرَّ أَحَدُهُمَا ، كَانَ أَبَاهُ، فَلَمَّا رَدَّ عُمَرُ ذٰلِكَ إِلَى حُكْمِ الصَّبِيِّ الْمُدَّعِيْ إِذَا ادَّعَاهُ رَجُلَانِ ، وَلَمْ يَكُنْ بِحَضْرَةِ الْإِمَامِ قَائِفٌ ، لَا إِلَى قَوْلِ الْقَائِفِ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ الْقَافَةَ لَا يَجِبُ بِقَوْلِهِمْ ثُبُوْتُ نَسَبٍ مِنْ أَحَدٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ أَيْضًا مِنْ وُجُوْهٍ صِحَاحٍ ، أَنَّهُ جَعَلَهُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جَمِيْعًا .

۶۰۳۲: یحییٰ بن حاطب نے اپنے والد سے نقل کیا کہ دو آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ زمانہ جاہلیت میں پیدا ہونے والے ایک بچے سے متعلق جھگڑ رہے تھے ایک کہتا تھا کہ یہ میرا لڑکا ہے اور دوسرا کہتا کہ یہ میرا لڑکا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنو مصطلق کے ایک قیافہ شناس کو بلایا اور اس بچے کے متعلق دریافت کیا۔ مصطلقی نے بچے کی طرف دیکھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت سے نوازا ہے یہ دونوں اس بچے میں شریک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی طرف اٹھے اور اس کو درہ لگایا یہاں تک کہ وہ لیٹ گیا۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم! تجھے نظر دوسری طرف لے گئی ہے پھر بچے کی ماں کو بلایا اور اس سے دریافت فرمایا اس نے کہا یہ ان میں سے ایک مرد کا ہے یہ لوگوں پر غالب آیا اور میں نے اس کے لئے کئی بچے جنے ہیں۔ پھر وہ عادت کے مطابق مجھ سے ہم بستر ہوا میں اپنے خیال میں حاملہ ہوگئی لیکن مجھے خون آیا یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ میرے پیٹ میں کچھ بھی نہیں پھر یہ دوسرا مجھ سے ہم بستر ہوا پھر اللہ کی قسم مجھے معلوم نہیں کہ یہ ان میں سے کس کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے سے فرمایا ان میں سے جس کے ساتھ چاہو جاؤ۔ وہ لڑکا ایک کے ساتھ چلا گیا حضرت عبدالرحمٰن بن حاطب کہتے ہیں کہ گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ ان میں سے ایک کے پیچھے پیچھے جا رہا ہے اور وہ اسے لے گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "قاتل الله اخا بنی مصطلق" (یہ کلمہ مدح و مذمت دونوں کے لئے ہوسکتا ہے)۔

۶۰۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فِيْ طُهْرِ امْرَأَةٍ ، فَوَلَدَتْ ، فَدَعَا عُمَرُ الْقَافَةَ فَقَالُوْا : أَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَجَعَلَهُ بَيْنَهُمَا .

۶۰۳۳: شعبی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کی پشت میں شریک ہوئے پھر اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوگیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا انہوں نے کہا یہ ان دونوں کے مشابہ ہے تو آپ نے ان دونوں کے درمیان کر دیا (کہ جس کے ساتھ چاہے وہ بچہ چلا جائے)

۶۰۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، نَحْوَهُ .قَالَ :فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ :لِمَنْ تَرَى مِيْرَاثَهُ؟ قَالَ هُوَ لِآخِرِهِمَا مَوْتًا .

۶۰۳۴: قتادہ نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔ شعبی کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن مسیب نے کہا تم بتلاؤ اس کی میراث کس کو ملے گی۔ فرمایا: جوان میں آخر میں مرے۔

۶۰۳۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَوْفُ بْنُ أَبِيْ جَمِيْلَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضٰى فِيْ رَجُلٍ ادَّعَاهُ رَجُلَانِ ، كِلَاهُمَا يَزْعُمُ أَنَّهُ ابْنُهُ، وَذٰلِكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ .فَدَعَا عُمَرُ أُمَّ الْغُلَامِ الْمُدَّعَى ، فَقَالَ أُذَكِّرُكِ بِالَّذِيْ هَدَاكِ لِلْإِسْلَامِ ، لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ .قَالَتْ :لَا وَالَّذِيْ هَدَانِيْ لِلْإِسْلَامِ ، مَا أَدْرِيْ لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ أَتَانِيْ هٰذَا أَوَّلَ اللَّيْلِ ، وَأَتَانِيْ هٰذَا آخِرَ اللَّيْلِ ، فَمَا أَدْرِيْ لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ .قَالَ :فَدَعَا عُمَرُ مِنَ الْقَافَةِ أَرْبَعَةً ، وَدَعَا بِبَطْحَاءَ فَنَثَرَهَا ، فَأَمَرَ الرَّجُلَيْنِ الْمُدَّعِيَيْنِ فَوَطِءَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِقَدَمٍ ، وَأَمَرَ الْمُدَّعَى فَوَطِءَ بِقَدَمٍ ، ثُمَّ أَرَاهُ الْقَافَةَ قَالَ : انْظُرُوْا فَإِذَا أَتَيْتُمْ فَلَا تَتَكَلَّمُوْا ، حَتّٰى أَسْأَلَكُمْ قَالَ :فَنَظَرَ الْقَافَةُ ، فَقَالُوْا :قَدْ أَثْبَتْنَا ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ ، ثُمَّ سَأَلَهُمْ رَجُلًا رَجُلًا قَالَ :فَتَقَادَعُوْا ، يَعْنِيْ فَتَبَايَعُوْا ، كُلُّهُمْ يَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا لَمِنْ هٰذَيْنِ .قَالَ :فَقَالَ عُمَرُ :يَا عَجَبًا لِمَا يَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ ، قَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّ الْكَلْبَةَ تُلَقَّحُ بِالْكِلَابِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ ، وَلَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ النِّسَاءَ يَفْعَلْنَ ذٰلِكَ قَبْلَ هٰذَا، إِنِّيْ لَا أَرُدُّ مَا يَرَوْنَ ، اذْهَبْ فَهُمَا أَبَوَاكَ .

۶۰۳۵: ابوالمہلب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے لڑکے متعلق فیصلہ فرمایا جس کے متعلق دو آدمی دعویدار تھے ان میں سے ہر ایک اسے اپنا بیٹا خیال کرتا تھا اور یہ زمانہ جاہلیت کا عمل تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لڑکے کی ماں کو بلایا اور فرمایا میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے تجھے اسلام کی ہدایت بخشی۔ یہ لڑکا ان میں سے کس کا ہے اس نے کہا مجھے اس ذات کی قسم! جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی میں نہیں جانتی کہ وہ ان میں سے کس کا ہے۔ یہ شخص میرے پاس رات کے پہلے حصہ میں آیا اور وہ شخص رات کے پچھلے حصہ میں آیا پس مجھے معلوم نہیں یہ کس کا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار قیافہ شناسوں کو بلایا پھر کنکریاں منگوا کر ان کو پھیلا دیا پھر دونوں دعویٰ کرنے والوں کو حکم دیا کہ وہ ان کنکریوں پر اپنا قدم رکھ کر ان کو روندیں پھر جس بچے پر دعویٰ تھا اس کو حکم دیا کہ وہ کنکریوں کو روندے اس نے بھی روندا۔ پھر قیافہ شناسوں نے اسے دیکھا پھر فرمایا اس کو دیکھو لیکن جب واپس لوٹو تو اس وقت کلام مت کرو۔ جب تک میں کلام نہ کروں اور سوال نہ کروں۔ راوی کہتے ہیں کہ قیافہ شناسوں نے دیکھا تو کہنے لگے ہم سمجھ گئے۔ ہم نے محفوظ کر لیا پھر ان کو جدا کر کے ایک ایک سے دریافت کیا۔ راوی کا بیان ہے وہ سب اس پر متفق ہو گئے اور ہر ایک نے گواہی دی کہ یہ لڑکا ان دونوں کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں یہ بڑا عجیب ہے میں جانتا تھا کہ کتیا بہت سے کتوں سے حاملہ ہوتی ہے لیکن اس سے پہلے مجھے معلوم

نہیں تھا کہ عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں۔ان کی رائے کورد نہ کروں گا۔جاؤ یہ دونوں تمہارے باپ ہیں۔

۶۰۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَجُلَيْنِ اشْتَرَكَا فِيْ ظُهْرِ امْرَأَةٍ ، فَوَلَدَتْ لَهُمَا وَلَدًا ، فَارْتَفَعَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَدَعَا لَهُمَا ثَلَاثَةً مِنَ الْقَافَةِ ، فَدَعَا بِتُرَابٍ فَوَطِئَ فِيْهِ الرَّجُلَانِ وَالْغُلَامُ .ثُمَّ قَالَ لِأَحَدِهِمْ :انْظُرْ ، فَنَظَرَ ، فَاسْتَقْبَلَ وَاسْتَعْرَضَ ، وَاسْتَدْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ :أُسِرُّ أَوْ أُعْلِنُ ؟ فَقَالَ عُمَرُ :بَلْ أَسِرَّ .فَقَالَ :لَقَدْ أَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ، فَمَا أَدْرِي لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ فَأَجْلَسَهُ .ثُمَّ قَالَ لِلْآخَرِ أَيْضًا :انْظُرْ ، فَنَظَرَ ، وَاسْتَقْبَلَ ، وَاسْتَعْرَضَ ، وَاسْتَدْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ :أُسِرُّ أَوْ أُعْلِنُ ؟ قَالَ :بَلْ أَسِرَّ .قَالَ لَقَدْ أَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ، فَلَا أَدْرِي لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ وَأَجْلَسَهُ .ثُمَّ أَمَرَ الثَّالِثَ فَنَظَرَ ، فَاسْتَقْبَلَ ، وَاسْتَعْرَضَ وَاسْتَدْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ :أُسِرُّ أَمْ أُعْلِنُ ؟ .قَالَ :لَقَدْ أَخَذَ الشَّبَهَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا ، فَمَا أَدْرِي لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ .فَقَالَ عُمَرُ :إِنَّا نَعْرِفُ الْآثَارَ بِقَوْلِهَا ثَلَاثًا ، وَكَانَ عُمَرُ قَالَهَا ، فَجَعَلَهُ لَهُمَا ، يَرِثَانِهِ وَيَرِثُهُمَا .فَقَالَ لِيْ سَعِيْدٌ :أَتَدْرِيْ عَنْ عَصَبَتِهِ؟ قُلْتُ لَا ، قَالَ :الْبَاقِي مِنْهُمَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَيْسَ يَخْلُو حُكْمُهُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ :إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ بِالدَّعْوَى لِأَنَّ الرَّجُلَيْنِ ادَّعَيَا الصَّبِيَّ وَهُوَ فِيْ أَيْدِيهِمَا ، فَأَلْحَقَهُ بِهِمَا بِدَعْوَاهُمَا ، أَوْ يَكُوْنَ فَعَلَ ذٰلِكَ .فَكَانَ الَّذِيْنَ يَحْكُمُوْنَ بِقَوْلِ الْقَافَةِ ، لَا يَحْكُمُوْنَ بِقَوْلِهِمْ إِذَا قَالُوْا :هُوَ ابْنُ هٰذَيْنِ .فَلَمَّا كَانَ قَوْلُهُمْ كَذٰلِكَ ، ثَبَتَ عَلَى قَوْلِهِمَا ، أَنْ يَكُوْنَ قَضَاءُ عُمَرَ بِالْوَلَدِ لِلرَّجُلَيْنِ ، كَانَ بِغَيْرِ قَوْلِ الْقَافَةِ .وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ قَالَ :فَقَالَ الْقَافَةُ لَا نَدْرِي لِأَيِّهِمَا هُوَ ؟ فَجَعَلَهُ عُمَرُ بَيْنَهُمَا .وَالْقَافَةُ لَمْ يَقُوْلُوْا :هُوَ ابْنُهُمَا ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ عُمَرَ ، أَثْبَتَ نَسَبَهُ مِنَ الرَّجُلَيْنِ بِدَعْوَاهُمَا ، وَلِمَا لَهُمَا عَلَيْهِ مِنَ الْيَدِ ، لَا بِقَوْلِ الْقَافَةِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ كَمَا ذَكَرْتَهُ ، فَمَا كَانَ احْتِيَاجُ عُمَرَ إِلَى الْقَافَةِ ، حَتّٰى دَعَاهُمْ ؟ .قِيْلَ لَهُ :يَحْتَمِلُ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَعَ بِقَلْبِهِ أَنَّ حَمْلًا لَا يَكُوْنُ مِنْ رَجُلَيْنِ ، فَيَسْتَحِيلُ إِلْحَاقُ الْوَلَدِ بِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَلِدْهُ، فَدَعَا الْقَافَةَ ، لِيَعْلَمَ مِنْهُمْ ، هَلْ يَكُوْنُ وَلَدٌ يُحْمَلُ بِهِ مِنْ نُطْفَتَيْ رَجُلَيْنِ أَمْ لَا ؟ وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا ، فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الْمُهَلَّبِ .فَلَمَّا أَخْبَرَهُ الْقَافَةُ بِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ يَكُوْنُ ، وَأَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَحِيلٍ ، رَجَعَ إِلَى الدَّعْوَى الَّتِيْ كَانَتْ مِنَ الرَّجُلَيْنِ ، فَحَكَمَ بِهَا ، فَجَعَلَ الْوَلَدَ ابْنَهُمَا جَمِيْعًا ، يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ، فَذٰلِكَ حُكْمٌ بِالدَّعْوَى ، لَا

بِقَوْلِ الْقَافَةِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۶۰۳۶: قتادہ نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ دونوں آدمی ایک عورت کی پشت میں شریک ہوئے اس نے ان دونوں کے لئے ایک بچہ جنا۔ وہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لائے۔ آپ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا اور مٹی منگوائی ان دونوں آدمیوں اور اس لڑکے نے اس مٹی کو روندا پھر ان میں سے ایک قیافہ شناس سے فرمایا دیکھو! میں نے دیکھا وہ آگے بڑھا۔ دائیں بائیں پھرا اور پیچھے ہٹا پھر کہا کہ پوشیدہ کہوں یا اعلانیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو۔ اس نے کہا اسے ان دونوں سے مشابہت ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کس کا ہے۔ آپ نے اسے بٹھایا پھر دوسرے سے فرمایا دیکھو اس نے دیکھا آگے بڑھا دائیں بائیں ہوا اور پیچھے ہٹا پھر کہنے لگا پوشیدہ کہوں یا ظاہر۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پوشیدہ کہو۔ اس نے کہا اس کی ان دونوں کے ساتھ مشابہت ہے۔ مگر یہ معلوم نہیں کہ یہ ان میں سے کس کا ہے آپ نے اس کو بھی بٹھا دیا پھر تیسرے کو حکم فرمایا اس نے دیکھا آگے بڑھا اور ادھر ادھر ہوا اور پیچھے ہٹا پھر کہنے لگا کہ پوشیدہ کہوں یا اعلانیہ۔ آپ نے فرمایا ظاہر کہو۔ اس نے کہا یہ ان دونوں سے مشابہت رکھتا ہے مجھے معلوم نہیں یہ ان دونوں میں سے کس کا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نشانات کی پہچان رکھتے ہیں اور آپ بھی قیافہ شناس تھے آپ نے یہ بچہ دونوں کا قرار دیا وہ دونوں اس کے وارث ہوں گے اور وہ ان دونوں کا وارث ہوگا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ سعید بن مسیب مجھ سے فرمانے لگے تم بتاؤ اس کا وارث کون ہے میں نے کہا مجھے معلوم نہیں تو آپ نے فرمایا جو ان میں سے زندہ رہے گا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ہم نے جو روایات بیان کی ہیں ان میں حکم کی دو صورتیں ہیں۔ نمبر ①: دعویٰ کے ساتھ ہوگا کیونکہ دونوں مردوں نے بچے کا دعویٰ کیا جبکہ وہ ان کے قبضہ میں تھا تو حضرت عمرؓ نے ان کے دعویٰ کی وجہ سے ان کے ساتھ ملا دیا۔ نمبر ②: آپ نے بذات خود یہ فیصلہ فرمایا تو گویا وہ لوگ جو قیافہ شناسوں کے قول کے مطابق فیصلہ کرتے تھے وہ ان کے قول پر اس صورت میں فیصلہ نہیں کرتے تھے جبکہ وہ یہ کہیں کہ وہ ان کا بیٹا ہے تو جب ان کے قول کی یہ صورت ہے تو ان دونوں کے قول کے مطابق ثابت ہوا کہ حضرت عمرؓ کا فیصلہ قیافہ شناسوں کے قول کے بغیر تھا اور روایت ابن مسیب میں ایسی بات ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے وہ اس طرح کہ قیافہ شناس کہنے لگے ہم نہیں جانتے کہ یہ کس کا ہے تو حضرت عمرؓ نے اس کو ان دونوں کا قرار دیا حالانکہ قیافہ والوں نے یہ نہ کہا تھا کہ دونوں کا بیٹا ہے۔ پس اس سے ثبوت میسر آ گیا کہ حضرت عمرؓ اس لڑکے کا نسب دونوں کے ساتھ اس لئے ثابت کیا کیونکہ وہ دونوں مدعی تھے اور دونوں کا اس پر قبضہ تھا۔ قیافہ شناسوں کے قول کی وجہ سے نہیں۔ اگر بات اس طرح ہے جس طرح آپ نے کہی تو پھر قیافہ شناسوں کو بلانے کی چنداں حاجت نہ تھی۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ اس بات کا احتمال ہے واللہ اعلم کہ حضرت عمرؓ کے دل میں یہ بات آئی ہو کہ یہ حمل ان دونوں سے نہیں ہے۔ پس بچے کو ایسے شخص سے ملانا جس سے وہ پیدا نہ ہوا ہو ناممکن ہے پس آپ نے قیافہ والوں کو بلایا تاکہ ان سے معلوم کر لیں کہ کیا دو

آدمیوں کے نطفہ سے ٹھہرنے والا حمل بھی بچہ بن جاتا ہے یا نہیں اور یہ بات ابوالمہلب والی روایت میں بیان ہوئی ہے جو مذکور ہوئی جب قیافہ والوں نے یہ خبر دی کہ کبھی ایسا بھی ہو جاتا ہے اور یہ ناممکن نہیں ہے تو آپ نے اس دعویٰ کی طرف رجوع کیا جو ان دونوں کے درمیان تھا اور اس کے مطابق فیصلہ فرما دیا اور بچہ ان دونوں کے لئے قرار دیا۔ حضرت علیؓ کا قول بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۶۰۳۷: مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِی ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مَوْلًى لِبَنِيْ مَخْزُوْمَةَ قَالَ :وَقَعَ رَجُلَانِ عَلٰى جَارِيَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَعَلِقَتِ الْجَارِيَةُ ، فَلَمْ يُدْرَ مِنْ أَيِّهِمَا هُوَ .فَأَتَيَا عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فِي الْوَلَدِ فَقَالَ عُمَرُ : مَا أَدْرِيْ كَيْفَ أَقْضِي فِيْ هٰذَا ؟ .فَأَتَيَا عَلِيًّا ، فَقَالَ :هُوَ بَيْنَكُمَا ، يَرِثُكُمَا وَتَرِثَانِهِ، وَهُوَ لِلْبَاقِي مِنْكُمَا .فَهٰذَا حُكْمٌ بِالْوَلَدِ لِمُدَّعِيَيْهِ جَمِيعًا ، فَجَعَلَهُ ابْنَهُمَا ، وَلَمْ يَحْتَجْ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى قَوْلِ الْقَافَةِ ، وَبِهٰذَا نَأْخُذُ .وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

۶۰۳۷: سماک نے مولی بنی مخزومہ سے روایت کی ہے کہ دو آدمی ایک لونڈی پر ایک ہی طہر میں جا پڑے لونڈی حاملہ ہوگئی یہ معلوم نہ ہوسکا کہ وہ کس کا ہے وہ دونوں بچے کے متعلق جھگڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں میں ان کے مابین کیسے فیصلہ کروں تم دونوں علیؓ کے پاس جاؤ وہ حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا وہ بچہ تم دونوں کے درمیان مشترک ہے وہ تمہارا وارث ہوگا اور تم دونوں میں سے بعد میں زندہ رہنے والے کے لئے اس کی وراثت ہے۔ یہ اس بچے کا حکم ہے جس کے متعلق دونوں دعویٰ رکھتے ہوں کہ اس کو دونوں کا بیٹا قرار دیا اور انہوں نے قیافہ شناسوں کی کوئی ضرورت نہ سمجھی۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حاصل کلام: یہ اس بچے کا حکم ہے جس کے متعلق دونوں دعویٰ رکھتے ہوں کہ اس کو دونوں کا بیٹا قرار دیا اور انہوں نے قیافہ شناسوں کی کوئی ضرورت نہ سمجھی۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اس میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے فریق ثانی کے قول کو ترجیح دی کہ اگر دو دعویدار ہوں تو وہ دونوں کا بیٹا ہوگا اس میں قیافہ شناسوں کی محتاجی نہ ہوگی اور وہ دونوں کا وارث ہوگا اور ان میں بعد والا اس کا وارث ہوگا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ سِلْعَةً فِي قَبْضِهَا ثُمَّ يَمُوْتُ وَثَمَنُهَا عَلَيْهِ دَيْنٌ

سامان خرید کر قبضہ کر لیا پھر قیمت کی ادائیگی سے پہلے فوت ہو گیا

سامان خرید کر قبضہ کیا قیمت ادا نہ کی تھی کہ پہلے مر گیا تو ایک فریق علماء کا قول یہ ہے کہ فروخت کرنے والا اس سامان کا دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ حقدار ہے۔

فریق ثانی کا قول: تمام قرض خواہ مرنے والے کے تمام مال میں برابر حق رکھتے ہیں اگرچہ اس کی خریداری کے سامان میں خریدا ہوا سامان بعینہ باقی ہے اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ فَأَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ .

۶۰۳۸: ابو بکر بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی مفلس ہو جائے پھر فروخت کرنے والا آدمی اپنا مال اسی حالت میں پائے تو وہ اس کا دوسرے قرض خواہوں کی بنسبت زیادہ حقدار ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۷۴' مالک فی البیوع ۸۸۔

۶۰۳۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، ح .

۶۰۳۹: ابراہیم بن مرزوق نے وہب و بشر بن عمر سے روایت کی ہے۔

۶۰۴۰: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالُوْا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا اشْتَرٰى عَبْدًا بِثَمَنٍ ، وَقَبَضَ الْعَبْدَ وَلَمْ يَدْفَعْ ثَمَنَهُ، فَأَفْلَسَ الْمُشْتَرِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ ، وَالْعَبْدُ قَائِمٌ فِيْ يَدِهِ بِعَيْنِهِ. أَنَّ بَائِعَهُ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ مِنْ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِيْ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ

فَقَالُوْا :بَلْ بَائِعُ الْعَبْدِ ، وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ سَوَاءٌ ، لِأَنَّ مِلْكَهُ قَدْ زَالَ عَنِ الْعَبْدِ ، وَخَرَجَ مِنْ ضَمَانِهِ، فَإِنَّمَا هُوَ فِيْ مُطَالَبَةِ غَرِيْمٍ مِنْ غُرَمَاءِ الْمَطْلُوْبِ ، يُطَالِبُهُ بِدَيْنٍ فِي ذِمَّتِهِ، لَا وَثِيْقَةَ فِيْ يَدَيْهِ، فَهُوَ وَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ مَالِهِمْ سَوَاءٌ .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ عَلَى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى فِيْ فَسَادِ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ، وَاحْتَجُّوْا لِقَوْلِهِمْ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي هُرَيْرَةَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، أَنَّ الَّذِيْ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ فَأَصَابَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ وَإِنَّمَا مَالُهُ بِعَيْنِهِ، يَقَعُ عَلَى الْمَغْصُوْبِ ، وَالْعَوَارِيّ وَالْوَدَائِعِ ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ ، فَذٰلِكَ مَالُهُ بِعَيْنِهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ .وَفِيْ ذٰلِكَ جَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَإِنَّمَا يَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةً لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، لَوْ كَانَ فَأَصَابَ رَجُلٌ غَيْرَ مَالِهِ قَدْ كَانَ لَهُ، فَبَاعَهُ مِنَ الَّذِي وَجَدَهُ فِيْ يَدِهِ، وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْهُ ثَمَنَهُ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ . وَهٰذَا الَّذِيْ يَكُوْنُ حُجَّةً لَهُمْ ، لَوْ كَانَ لَفْظُ الْحَدِيْثِ كَذٰلِكَ .فَأَمَّا إِذَا كَانَ عَلٰى مَا رَوَيْنَا فِي الْحَدِيْثِ فَلَا حُجَّةَ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ عَلَى الْوَدَائِعِ وَالْمَغْصُوْبِ ، وَالْعَوَارِيّ وَالرُّهُوْنِ أَمْوَالِ الطَّالِبِيْنَ فِيْ وَقْتِ الْمُطَالَبَةِ بِهَا ، وَذٰلِكَ كَمَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ سَمُرَةَ .

۶۰۴۰: بشیر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک فریق علماء کا خیال یہ ہے کہ جب کوئی غلام خریدے اور اس پر قبضہ کر لے لیکن ابھی تک قیمت ادا نہ کرنے پایا تھا کہ مشتری مفلس ہو گیا اور اس پر قرض ہو گیا جبکہ غلام اسی طرح اس کے قبضہ میں موجود تھا تو فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں سے اس غلام کا زیادہ حقدار ہے۔ان حضرات کا استدلال مندرجہ بالا روایات سے ہے۔دوسروں نے کہا دوسرا فریق کہتا ہے کہ فروخت کرنے والا اور دوسرے قرض خواہ اس غلام کے سلسلے میں برابر حق رکھتے ہیں کیونکہ غلام سے اس کی ملک زائل ہو چکی اور وہ اس کی ضمان سے نکل چکا فلہٰذا فروخت کرنے والا مطالبہ کے وقت مطلوبہ کے قرض خواہوں میں سے ایک ہے وہ اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا ہے جو اس شخص کے ذمہ ہے اور اس نے اس کے پاس کوئی چیز بطور رہن بھی نہیں رکھی پس وہ اور باقی قرض خواہ اس کے تمام مال میں برابر کے حقدار ہیں۔فریق اول کے قول کے فاسد ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس روایت کے الفاظ کہ آدمی نے اپنے مال کو بعینہٖ پایا اور اس کا مال اسی طرح موجود ہے تو اس سے غصب کیا ہوا مال اور ادھار لیا ہوا مال اور امانات مراد ہیں اور یہ بعینہٖ اس کا مال ہے اور وہ دوسرے قرض خواہوں کی بنسبت اس کا زیادہ حقدار ہے اور یہ روایت اسی سلسلہ میں وارد ہوئی ہے فریق اول کے لئے دلیل اس وقت بنتی جب یہ الفاظ ہوتے کہ اس شخص نے اپنے مال کو اس طرح پایا جو اس کا تھا پھر اس نے اسے اس شخص پر فروخت کیا جس کے پاس اسے پایا اور اس نے

ابھی تک اس کی قیمت پر قبضہ نہیں کیا تو وہ باقی قرض خواہوں کی بنسبت اس کا زیادہ حقدار ہے۔ تو اگر روایت اس طرح ہوتی تو ان کے لئے دلیل بن جاتی۔ مگر جس طرح ہم نے روایت کی ہے تو وہ ان کی دلیل نہیں بنتی کیونکہ روایت کا تعلق مغصوبات' ادھار پر حاصل کردہ اشیاء اور مرہونہ اشیاء سے متعلق ہے اس لئے کہ وہ مطالبہ کرنے والے کا اپنا مال ہے اور یہ اس طرح ہے جیسا کہ روایت سمرہ بن جندبؓ میں وارد ہے۔

۶۰۴۱: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثنا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقَيْلٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سُرِقَ لَهُ مَتَاعٌ أَوْ ضَاعَ لَهُ مَتَاعٌ وَوَجَدَهُ فِيْ يَدَيْ رَجُلٍ بِعَيْنِهِ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، وَيَرْجِعُ الْمُشْتَرِيْ عَلَى الْبَائِعِ بِالثَّمَنِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :لَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ مِنَ التَّأْوِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْتُمْ ، إِذًا لَمَا كَانَ بِنَا إِلٰى ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ مِنْ حَاجَةٍ ، لِأَنَّ هٰذَا يَعْلَمُهُ الْعَامَّةُ ، فَضْلًا عَنِ الْخَاصَّةِ فَالْكَلَامُ بِذٰلِكَ فَضْلٌ ، وَلَيْسَ مِنْ صِفَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلَامُ بِالْفَضْلِ ، وَلَا الْكَلَامُ بِمَا لَا فَائِدَةَ مِنْهُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّ ذٰلِكَ لَيْسَ بِفَضْلٍ ، بَلْ هُوَ كَلَامٌ صَحِيْحٌ ، وَفِيْهِ فَائِدَةٌ ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ أَعْلَمَهُمْ أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَفْلَسَ وَجَبَ أَنْ يُقْسِمَ جَمِيْعَ مَا فِيْ يَدِهِ بَيْنَ غُرَمَائِهِ، فَثَبَتَ مِلْكُ رَجُلٍ لِبَعْضِ مَا فِيْ يَدِهِ، أَنَّهُ أَوْلٰى بِذٰلِكَ وَأَنَّ الَّذِيْ كَانَ فِيْ يَدِهِ قَدْ مَلَكَهُ وَغَرَّ فِيْهِ، فَلَا يَجِبُ لَهُ فِيْهِ حُكْمٌ إِذْ كَانَ مَغْرُوْرًا فَعَلَّمَهُمْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَلَّمَهُمْ بِحَدِيْثِ سَمُرَةَ ، وَنَفٰى أَنْ يَكُوْنَ الْمَغْرُوْرُ الَّذِيْ يُشْكِلُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْعَامَّةِ يَسْتَحِقُّ بِذٰلِكَ الْغُرُوْرِ شَيْئًا ، فَهٰذَا وَجْهٌ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ صَحِيْحٌ .وَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :وَيُرْوٰى هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ، بِأَلْفَاظٍ غَيْرِ أَلْفَاظِ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .

۶۰۴۱: زید بن عقیل نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت سمرہ بن جندبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا سامان چوری ہو جائے یا اس کا سامان ضائع ہو جائے اور بعینہ وہ سامان کسی آدمی کے پاس پالے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدار اپنے ثمن کے لئے بائع کی طرف رجوع کرے گا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں اگر روایت اسی طرح ہے جیسا کہ تم نے بیان کیا یعنی تم نے جو تاویل کی ہے تو پھر جناب پیغمبر ﷺ کا اس بات کو ذکر کرنے کا کیا مقصد ہوگا اس بات کو عام لوگ بھی جانتے ہیں پھر خاص لوگوں کی کلام تو زائد ٹھہرے گی اور خصوصاً جناب رسول اللہ ﷺ بے فائدہ اور فضول کلام کرنے والے نہ تھے۔ یہ کب کہا گیا کہ فضول کلام ہے (نعوذ باللہ منہ) بلکہ یہ عظیم فائدہ مند کلام ہے وہ اسی طرح کہ آپ نے یہ خبردار فرمایا کہ جب کوئی آدمی مفلس ہو جائے تو ضروری ہے کہ جو کچھ اس کے پاس موجود ہو وہ اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے۔ سو

آدمی کی ملک اس بعض مال میں جو اس کے ہاتھ میں ہے قائم ہو جائے گی اور وہ اس کا دوسروں سے زیادہ حقدار ہوگا اور اگر وہ شخص اس میں دھوکا سے مالک ہوا تو پھر اس میں اس کی ملک ثابت نہ ہوگی کیونکہ اس میں دھوکا پایا گیا پس اس ارشاد سے بھی وہی بات بتلانا مقصود ہے جو حدیث سمرہ میں کہی گئی ہے اور اس بات کی نفی کر دی کہ دھوکہ باز جس نے مال دھوکے سے حاصل کیا ہے عام لوگوں کے ہاں اس کا معاملہ اشکال والا ہے آپ نے واضح کر دیا کہ وہ مال کا حق دار نہیں ہوگا پس اس صحیح حدیث کا یہ مفہوم ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ روایت اس کے علاوہ دیگر الفاظ سے بھی مروی ہے۔

۶۰۴۲: فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالسِّلْعَةِ ، يَبْتَاعُهَا الرَّجُلُ ، فَيُفْلِسُ وَهِيَ عِنْدَهُ بِعَيْنِهَا ، لَمْ يَقْضِ صَاحِبُهَا مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا ، فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . قَالَ أَبُوْبَكْرٍ :فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْ تُوُفِّيَ وَعِنْدَهُ سِلْعَةُ رَجُلٍ بِعَيْنِهَا ، وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا ، فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ .

۶۰۴۲: زہری نے روایت کیا کہ مجھے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک سامان کا فیصلہ فرمایا جس کو ایک آدمی نے خریدا پھر وہ خود مفلس ہو گیا اور وہ سامان بعینہٖ اس کے پاس موجود تھا اور اس نے اپنے فروخت کرنے والے کو قیمت کا کوئی حصہ نہ دیا تھا تو آپ نے فرمایا وہ آدمی قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا حق دار ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جو آدمی اس حالت میں مر جائے کہ اس کے پاس بائع کا سامان بعینہٖ موجود تھا اور بائع نے اس سے اپنی قیمت کا ایک ذرہ بھی وصول نہیں کیا تھا تو یہ سامان والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا حق دار ہے۔

۶۰۴۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مَتَاعًا ، فَأَفْلَسَ الَّذِي ابْتَاعَهُ ، وَلَمْ يَقْبِضِ الَّذِيْ بَاعَهُ مِنْ ثَمَنِهِ شَيْئًا ، فَوَجَدَهُ بِعَيْنِهِ ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ ، فَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِي ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . قَالُوْا :فَقَدْ بَانَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، الْبَاعَةَ لَا غَيْرَهُمْ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلَيْهِمْ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُنْقَطِعٌ ، لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ .فَإِنْ قَالُوْا :إِنَّمَا قَبِلْنَاهُ ، وَإِنْ كَانَ مُنْقَطِعًا ، لِأَنَّهُ بَيَّنَ مَا أَشْكَلَ فِي الْحَدِيْثِ الْمُتَّصِلِ .قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ لَكُمْ -لَمَّا اضْطَرَبَ حَدِيْثُ أَبِيْ بَكْرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا ، فَرَوَاهُ عَنْهُ الزُّهْرِيُّ كَمَا ذَكَرْنَا آخِرًا ، وَرَوَاهُ عَنْهُ ، عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ

عَلٰی مَا وَصَفْنَا أَوَّلًا -إِنْ رَجَعُوْا إِلٰی حَدِیْثِ غَیْرِہٖ، وَهُوَ بَشِیْرُ بْنُ نَهِیْكٍ ، فَیَجْعَلُوْنَهُ هُوَ أَصْلَ حَدِیْثِ أَبِی هُرَیْرَةَ ، وَیُسْقِطُوْنَ مَا خَالَفَهُ .وَإِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ ، عَادَتِ الْحُجَّةُ الْأُوْلٰی عَلَیْكُمْ ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوْا ذٰلِكَ ، كَانَ لِخَصْمِكُمْ أَیْضًا أَنْ یَقُوْلَ :هٰذَا الْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَاهُ الزُّهْرِیُّ ، عَنْ أَبِیْ بَكْرٍ ، فَفَرَّقَ فِیْهِ بَیْنَ حُكْمِ التَّفْلِیْسِ وَالْمَوْتِ ، هُوَ غَیْرُ الْحَدِیْثِ الْأَوَّلِ فَیَكُوْنُ الْحَدِیْثُ الْأَوَّلُ عِنْدَهٗ، مُسْتَعْمَلًا مِنْ حَیْثُ تَأَوَّلَهٗ، وَیَكُوْنُ هٰذَا الْحَدِیْثُ الثَّانِیْ، حَدِیْثًا مُنْقَطِعًا شَاذًّا ، لَا یَقُوْمُ بِمِثْلِهٖ حُجَّةٌ ، فَیَجِبُ تَرْكُ اسْتِعْمَالِهٖ .فَهٰذَا الَّذِیْ ذَكَرْنَا ، هُوَ وَجْهُ الْكَلَامِ فِی الْآثَارِ الْمَرْوِیَّةِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِیْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَیْنَا الرَّجُلَ ، إِذَا بَاعَ مِنْ رَجُلٍ شَیْئًا ، كَانَ لَهٗ أَنْ یَحْبِسَهٗ حَتّٰی یَنْقُدَهُ الثَّمَنَ .وَإِنْ مَاتَ الْمُشْتَرِیْ ، وَعَلَیْهِ دَیْنٌ ، فَالْبَائِعُ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ .فَكَانَ الْبَائِعُ ، مَتٰی كَانَ مُحْبِسًا لِمَا بَاعَ ، حَتّٰی مَاتَ الْمُشْتَرِیْ، كَانَ أَوْلٰی بِهٖ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِیْ .وَمَتٰی دَفَعَهٗ إِلَی الْمُشْتَرِیْ وَقَبَضَهٗ مِنْهُ، ثُمَّ مَاتَ ، فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِیْهِ، سَوَاءٌ فَكَانَ الَّذِیْ یُوْجِبُ لَهُ الْإِنْفِرَادَ بِثَمَنِهٖ، دُوْنَ الْغُرَمَاءِ -هُوَ بَقَاؤُهٗ فِیْ یَدِهٖ. فَلَمَّا كَانَ مَا وَصَفْنَا كَذٰلِكَ ، كَانَ كَذٰلِكَ ، إِفْلَاسُ الْمُشْتَرِیْ ، إِذَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ یَدِ الْبَائِعِ ، فَهُوَ أَوْلٰی بِهٖ مِنْ سَائِرِ غُرَمَاءِ الْمُشْتَرِیْ .وَإِنْ كَانَ قَدْ أَخْرَجَهٗ مِنْ یَدِهٖ إِلٰی یَدِ الْمُشْتَرِیْ ، فَهُوَ وَسَائِرُ الْغُرَمَاءِ فِیْهِ سَوَاءٌ ، فَهٰذِهٖ حُجَّةٌ صَحِیْحَةٌ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰی :أَنَّا رَأَیْنَاهُ، إِذَا لَمْ یَقْبِضْهُ الْمُشْتَرِیْ ، وَقَدْ بَقِیَ لِلْبَائِعِ كُلُّ الثَّمَنِ، أَوْ نَقَدَهٗ بَعْضَ الثَّمَنِ، وَبَقِیَتْ لَهٗ عَلَیْهِ طَائِفَةٌ مِنْهُ -أَنَّهٗ أَوْلٰی بِالْعَبْدِ ، حَتّٰی یَسْتَوْفِیَ مَا بَقِیَ لَهٗ مِنَ الثَّمَنِ .فَكَانَ بِبَقَائِهٖ فِیْ یَدِهٖ، أَوْلٰی بِهٖ إِذَا كَانَ لَهٗ كُلُّ الثَّمَنِ أَوْ بَعْضُ الثَّمَنِ ، وَلَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجَعَلَ حُكْمَهٗ حُكْمًا وَاحِدًا .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَأَجْمَعُوْا أَنَّ الْمُشْتَرِیَ إِذَا قَبَضَ الْعَبْدَ وَنَقَدَ الْبَائِعُ مِنْ ثَمَنِهٖ طَائِفَةً ، ثُمَّ أَفْلَسَ الْمُشْتَرِیْ ، أَنَّ الْبَائِعَ لَا یَكُوْنُ بِتِلْكَ الطَّائِفَةِ الْبَاقِیَةِ لَهٗ أَحَقَّ بِالْعَبْدِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ ، بَلْ هُوَ وَهُمْ فِیْهِ سَوَاءٌ .وَكَذٰلِكَ إِذَا بَقِیَ لَهٗ ثَمَنُهٗ كُلُّهٗ حَتّٰی أَفْلَسَ ، فَلَا یَكُوْنُ بِذٰلِكَ أَحَقَّ بِالْعَبْدِ مِنْ سَائِرِ الْغُرَمَاءِ ، وَیَكُوْنُ هُوَ وَهُمْ فِیْهِ سَوَاءٌ .فَیَسْتَوِیْ حُكْمُهٗ إِذَا بَقِیَ لَهٗ كُلُّ الثَّمَنِ عَلَی الْمُشْتَرِیْ ، أَوْ بَعْضُ الثَّمَنِ حَتّٰی أَفْلَسَ الْمُشْتَرِیْ ، كَمَا اسْتَوٰی بَقَاؤُهُمَا جَمِیْعًا لَهٗ عَلَیْهِ، حَتّٰی كَانَ الْمَوْتُ الَّذِیْ أَجْمَعُوْا فِیْهِ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا .فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ ، مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .

۶۰۴۳: ابن شہاب نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے کوئی سامان خریدا پھر خریدار مفلس ہو گیا اور فروخت کرنے والے نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کیا تھا فروخت کرنے والے نے اپنا سامان بعینہ اس کے پاس پایا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے اگر خریدار مر گیا تو پھر سامان والا آدمی بقیہ قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا حصے دار ہوگا۔ اس حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ پہلی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد فروخت کرنے والے لوگ ہیں دوسرے لوگ مراد نہیں۔ یہ روایت منقطع ہے جو دلیل بننے کے قابل نہیں۔ فریق اول والے کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ منقطع ہے مگر حدیث متصل کا بیان بن جانے کی وجہ سے اس کو قبول کیا گیا ہے۔ تو ان کے جواب میں کہا جائے گا تمہیں مناسب یہ تھا کہ جب یہ روایت ابی بکر بن عبدالرحمٰن مضطرب ہے جیسا کہ اس کو زہری نے اسی طرح روایت کیا جیسے تم نے ذکر کیا اور ان سے عمر بن عبدالعزیز نے اس طرح روایت کی جیسے ہم نے پہلے بیان کی ہے تو تم کسی اور روایت کی طرف رجوع کرتے اور وہ حضرت بشیر بن نہیک رضی اللہ عنہ کی روایت ہے اور اس کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا اصل قرار دے کر اس کے مخالف روایت کو ساقط قرار دیتے اور اگر تم ایسا کرتے تو پھر دلیل تمہارے خلاف بن جاتی اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو تمہارے مخالف کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اس حدیث زہری میں مفلس ہو جانے اور موت کے درمیان فرق کیا گیا ہے وہ پہلی روایت کے خلاف ہے پس تمہارے مخالف کے ہاں پہلی روایت کی تاویل کرتے ہوئے اس پر عمل کیا جائے گا اور یہ دوسری روایت منقطع اور شاذ ٹھہرے گی جس سے کوئی دلیل بھی قائم نہ ہو سکے گی پس اس کے استعمال کو ترک کر دینا اور چھوڑ دینا ضروری ہوگا۔ اب تک جو کچھ ہم نے ذکر کیا یہ آثار مرویہ کو سامنے رکھ کر اس باب کا حکم ہے۔ بطریق نظر جب ہم غور کرتے ہیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ جب کوئی آدمی کسی دوسرے کو کوئی چیز فروخت کر دے تو اس کو حق پہنچتا ہے کہ قیمت وصول کرنے تک اس چیز کو اپنے پاس روک لے اور اگر خریدار مر جائے اور اس پر قرضہ ہو تو فروخت کرنے والا دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔ جب فروخت کرنیوالے کو فروخت شدہ چیز روکنے کا حق ہے اور اس نے وہ چیز روک لی یہاں تک کہ خریدار مر گیا تو وہ اس چیز کا دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ حق دار ہے اور اگر اس نے وہ چیز مشتری کے حوالے کر دی اور اس نے وہ قبضے میں کر لی پھر مشتری مر گیا تو اس صورت میں تمام قرض خواہ برابر کے شریک ہوں گے جو چیز اس کو ان سے الگ کرتی ہے وہ اس کا ثمن ہے اور یہ چیز باقی قرض خواہوں کے لئے نہیں اور وہ اس چیز کا اس کے ہاتھ میں اسی طرح باقی رہنا ہے پس جو کچھ ہم نے بیان کیا جب اس کی صورت اسی طرح ہے تو مشتری کے مفلس ہو جانے میں بھی حکم یہی ہونا چاہئے جب کہ بعینہ وہ غلام بائع کے ہاتھ میں موجود ہو تو وہ اس کا تمام قرض خواہوں میں زیادہ حق دار ہے اور اگر وہ غلام اس کے ہاتھ سے نکل کر مشتری کے ہاتھ میں چلا گیا تو وہ اور دیگر قرضخواہ برابر کے حق دار ہیں یہ درست دلیل ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ ہم نے غور کیا کہ جب خریدار نے اس کو اپنے قبضے میں نہ لیا اور فروخت کرنے والے کی

کل قیمت ابھی مشتری کے ذمے باقی ہے یا اس نے کچھ قیمت نقد ادا کر دی اور باقی رقم اس کے ذمے ہے تو پھر بھی بیچنے والا قیمت کی کامل وصولی تک اس کا زیادہ حق دار ہے پس وہ اس چیز کے قبضہ میں ہونے کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے جب کہ تمام قیمت یا قیمت کا کچھ حصہ مشتری کے ذمہ باقی ہو ان دونوں صورتوں میں کوئی تفریق نہ کی جائے گی اور ان کا حکم ایک ہی قرار دیا جائے گا پس جب یہ بات اسی طرح ہے اور اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ مشتری جب غلام پر قبضہ کر لے اور خریدار اس کی قیمت کا کچھ حصہ نقد وصول کر لے پھر خریدار مفلس ہو جائے تو اس صورت میں فروخت کرنے والا بقیہ رقم میں دیگر قرض خواہوں کے مقابلہ میں اس غلام کا زیادہ حق دار نہیں بنے گا بلکہ تمام قرض خواہ برابر ہوں گے اسی طرح اس پر بھی اتفاق ہے کہ جب غلام کی تمام قیمت باقی تھی اور خریدار مفلس ہو گیا تو اس صورت میں بھی دوسرے قرض خواہوں کے مقابلے میں وہ غلام کا زیادہ حق دار نہ ہوگا بلکہ سب قرض خواہ برابر ہوں گے پس حکم ایک جیسا ہوگا جبکہ تمام قیمت مشتری کے ذمہ باقی ہو یا بعض قیمت کے ذمہ ہوتے ہوئے مشتری مفلس ہو جائے جس طرح کہ اس کی موت کی صورت میں کل قیمت یا بعض قیمت کا باقی رہنا برابر ہے اور جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اس پر سب کا اتفاق ہے اور جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ قیاس سے بھی ثابت ہو گیا اور یہی ہمارے امام ابو حنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب ۷۴' مالک فی البیوع روایت نمبر ۸۷۔

اقوال تابعین رحمہم اللہ سے تائید:

۲۰۴۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ .

۲۰۴۴: شعبہ نے مغیرہ سے اور انہوں نے ابراہیم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۰۴۵: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَبَ ، مَوْلَى آلِ حُمْرَانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :هُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۲۰۴۵: اشعث مولیٰ آل حمران نے حسن سے روایت کی ہے کہ وہ فروخت کرنے والا دیگر قرض خواہوں کے ساتھ برابر کا شریک ہوگا۔

بَابُ شَهَادَةِ الْبَدْوِيِّ

شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی کا حکم

شہریوں کے خلاف دیہاتی لوگوں کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی اس قول سے ایسے دیہاتی مراد ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکموں سے سرکشی اختیار کرنے والے ہیں مختلف دینی کاموں کی طرف بلانے کے باوجود نہ آئے باقی جو دیہاتی فرماں بردار اور نیک ہوں ان کا یہ حکم نہیں ہے۔

۶۰۴۶: هَلْ تُقْبَلُ عَلَى الْقَرَوِيِّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ وَيَزِيْدُ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدْوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ شَهَادَةَ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، غَيْرُ مَقْبُوْلَةٍ عَلَى أَهْلِ الْحَضَرِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، مِمَّنْ يُجِيْبُ إِذَا دُعِيَ وَفِيْهِ أَسْبَابُ الْعَدَالَةِ ، مَا فِيْ أَهْلِ الْعَدَالَةِ مِنْ أَهْلِ الْحَضَرِ ، فَشَهَادَتُهُ مَقْبُوْلَةٌ ، وَهُوَ كَأَهْلِ الْحَضَرِ .وَمِمَّنْ كَانَ مِنْهُمْ لَا يُجِيْبُ إِذَا دُعِيَ ، فَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَائِرِ ذٰلِكَ ،

۶۰۴۶: عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی قبول نہ کی جائے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ دیہاتیوں کی گواہی شہریوں کے خلاف نا قابل قبول ہے۔انہوں نے اس روایت کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔جو دیہاتی ان لوگوں سے ہو جو بلانے پر حاضر ہو جاتے ہیں تو ان میں وہ اسباب عدالت پائے جاتے ہیں جو شہریوں کے اہل عدالت میں پائے جاتے ہیں تو اس کی گواہی مقبول ہے اور وہ شہریوں کی طرح ہے اور جو دیہاتی بلانے پر حاضر نہیں ہوتے ان کی گواہی قابل قبول نہیں۔جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں یہ روایات وارد ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاقضیه باب۱۷'ابن ماجه فی الاحکام باب ۳۰ بتغیر یسیر من الالفاظ۔

۶۰۴۷: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَتْ أُمُّ سُنْبُلَةَ الْأَسْلَمِيَّةُ ، وَمَعَهَا وَطْبٌ مِنْ لَبَنٍ ، تُهْدِيْهِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَضَعَتْهُ عِنْدِيْ ، وَمَعَهَا قَدَحٌ لَهَا .فَدَخَلَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا وَسَهْلًا ، بِأُمِّ سُنْبُلَةَ قَالَتْ :بِأَبِيْ وَأُمِّي ، أَهْدَيْتُ لَكَ وَطْبًا مِنْ لَبَنٍ .قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، صُبِّي لِيْ فِيْ هٰذَا الْقَدَحِ فَصَبَّتْ لَهُ فِي الْقَدَحِ فَلَمَّا أَخَذَهُ، قُلْتُ :قَدْ قُلْتَ لَا أَقْبَلُ هَدِيَّةً مِنْ أَعْرَابِي .قَالَ أَعْرَابُ أَسْلَمَ يَا عَائِشَةُ ، إِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِأَعْرَابٍ وَلٰكِنَّهُمْ أَهْلُ بَادِيَتِنَا ، وَنَحْنُ أَهْلُ حَاضِرَتِهِمْ ، إِذَا دَعَوْنَاهُمْ أَجَابُوْا ، وَإِذَا دَعَوْنَا أَجَبْنَاهُمْ ثُمَّ شَرِبَ .

۶۰۴۷: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ام سنبلہ اسلمیہؓ آئی اس کے ساتھ دودھ کی ایک مشک تھی وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کررہی تھی اس نے وہ دودھ میرے پاس رکھ دیا اس کے پاس ایک پیالہ بھی تھا۔اسی وقت حضور علیہ السلام تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا ام سنبلہ کو! مرحبا اور اھلاً و سھلاً۔اس نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں آپ کے لئے دودھ کی ایک مشک ہدیہ کے طور پر لائی ہوں آپ نے فرمایا بارک اللہ علیک۔اللہ تمہیں برکت دے۔اس پیالے میں میرے لئے دودھ ڈالو۔جب اس نے پیالے میں ڈال دیا اور آپ نے دست اقدس میں پکڑ لیا تو میں نے کہا آپ نے تو فرمایا تھا میں کسی اعرابی کا ہدیہ قبول نہ کروں گا۔

آپ نے فرمایا قبیلہ اسلم کے اعراب وہ عام اعراب نہیں وہ تو ہمارے جنگل کے لوگ ہیں اور ہم ان کے شہری ہیں جب ہم ان کو بلاتے ہیں تو وہ فوراً آجاتے ہیں اور جب وہ ہمیں بلاتے ہیں تو ہم ان کی معاونت کرتے ہیں پھر آپ نے وہ دودھ نوش فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۳/۶' بنحوه۔

۶۰۴۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۰۴۸: یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۶۰۴۹: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيْ آخِرِهِ فَلَيْسُوْا بِأَعْرَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ :يُجِيْبُ إِذَا دُعِيَ ، فَهُوَ كَأَهْلِ الْحَضَرِ وَأَنَّ الْأَعْرَابَ الْمُتَقَوِّمِيْنَ ، الَّذِيْنَ لَا تُقْبَلُ هَدَايَاهُمْ ، بِخِلَافِ هٰؤُلَاءِ ، وَهُمُ الَّذِيْنَ لَا يُجِيْبُوْنَ إِذَا دُعُوْا .فَمَنْ كَانَ كَذٰلِكَ ، لَمْ تُقْبَلْ شَهَادَتُهُمْ ، وَهُمُ الَّذِيْنَ عَنَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

حَدِيْثِ أَبِى هُرَيْرَةَ الَّذِىْ ذَكَرْنَا ، فِيْمَا نَرَى ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

۶۰۴۹: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور اس کے آخر میں یہ اضافہ ہے۔ "فلیسوا باعراب" کہ وہ دوسرے دیہاتیوں کی طرح نہیں ہیں۔ پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتلایا جو دیہاتی بلاوے کے وقت آجاتے ہیں وہ شہریوں کے حکم میں ہیں اور وہ دیہاتی جن کے تحائف قبول نہ کیے جائیں وہ ان کے خلاف ہیں جو کہ بلاوے کے وقت نہیں آتے (بلکہ سرکشی کرتے ہیں)

پس جو دیہاتی اس طرح کا ہو اس کی گواہی قابل قبول نہ ہوگی اور حدیث ابو ہریرہؓ میں یہی لوگ مراد ہیں جیسا کہ ہماری رائے ہے۔ واللہ اعلم۔

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْأَضَاحِيِّ

شکار، ذبیحوں اور قربانیوں کا بیان

بَابُ الْعُيُوْبِ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا إِذَا كَانَتْ بِهَا

جن عیوب کے ہوتے ہوئے قربانی جائز نہیں

قربانی اور ہدی کے طور پر عیب دار جانور درست نہیں خصوصاً وہ عیوب جو ان روایات میں مذکور ہیں ان چار عیوب میں حصر نہیں ان کے علاوہ بھی کچھ عیوب ایسے ہیں جن کے ہوتے ہوئے ہدی وقربانی درست نہیں۔

فریق اول: یہی چار عیوب ہوں گے تو قربانی وہدی درست نہ ہوگی ورنہ درست ہے۔

فریق ثانی: ان کے علاوہ بھی کئی ایسے عیوب ہیں جو جانور کی قیمت میں کمی کر دیتے ہیں وہ بھی پائے جائیں تو قربانی نہ ہوگی اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْ مُوْسَى يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، وَابْنُ لَهِيْعَةَ ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ مَوْلَى بَنِيْ شَيْبَانَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَمَّا كَرِهَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ ، أَوْ مَا نَهَى عَنْهُ .فَقَالَ :قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِيْ أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ، فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يُجْزِءُ فِي الضَّحَايَا ، الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا ، وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا ، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا ، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ . قَالَ الْبَرَاءُ رَضِيَ

اللّٰهُ عَنْهُ :فَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَإِنِّيْ لَأَرَى الشَّاةَ وَقَدْ تَرَكْتُ ، فَأَسِيْرُ إِلَيْهَا ، فَإِذَا طَرَفْتُ ، أَخَذْتُهَا فَضَحَّيْتُ بِهَا .فَقُلْتُ لَهٗ :فَإِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ يَكُوْنَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ ، أَوْ فِي الْأُذُنِ نَقْصٌ ، أَوْ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ .فَقَالَ :مَا كَرِهْتَ فَدَعْهُ، وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى أَحَدٍ .

۶۰۵۰: عبید بن فیروز مولیٰ بنی شیبان نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کیا ہے کہ کون سی قربانیاں جناب رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھیں یا کن جانوروں کی قربانیوں سے آپ نے منع فرمایا تو وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے میرے ہاتھ آپ کے ہاتھوں سے بہت چھوٹے ہیں آپ نے فرمایا قربانی میں چار قسم کے جانور جائز نہیں۔ ❶ کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ ❷ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔ ❸ ایسا بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ ❹ ایسا دبلا جس کی ہڈیوں میں مغز نہ رہا ہو۔

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ تم نے مجھے دیکھا کہ میں ایک بکری کو دیکھتا ہوں حالانکہ میں اسے چھوڑ چکا ہوں پھر میں اس کی طرف جاتا ہوں جب میں اسے اچھی طرح دیکھتا ہوں تو اس کی قربانی کرتا ہوں میں نے ان سے کہا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ دانت میں نقصان ہو یا کان میں کوئی عیب ہو یا سینگ میں نقص ہو تو انہوں نے فرمایا جسے تم ناپسند کرتے ہو اسے چھوڑ دو۔ لیکن اسے کسی دوسرے پر حرام نہ کرو۔

تخریج : ترمذی فی الاضاحی باب۵' نسائی فی الضحایا باب۷' دارمی فی الاضاحی باب۳' مالک فی الضحایا ۱' مسند احمد ۳۰۱/٤۔

۶۰۵۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سُئِلَ : مَاذَا يُتَّقَى مِنَ الضَّحَايَا ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهٖ وَقَالَ أَرْبَعًا .وَكَانَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ : يَدِيْ أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ضِلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا ، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا ، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِي .

۶۰۵۱: عبید بن فیروز نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ سے پوچھا گیا قربانی کے کن جانوروں سے پرہیز کرنا چاہئے؟ تو آپ نے اپنے دست اقدس سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا چار۔ حضرت براءؓ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے اور کہتے میرا ہاتھ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ سے بہت چھوٹا ہے لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ کانا جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ ایسا بیمار جس کی بیماری کھلی ہوئی ہو اور ایسا لاغر جس میں مغز نہ رہا ہو۔

۶۰۵۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، وَحَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، ح .وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :سَمِعْت عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزَ قَالَ :سَأَلْت الْبَرَاءَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۰۵۲: ابراہیم بن مرزوق اور علی بن شیبہ دونوں نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن فیروز سے نقل کیا کہ میں نے حضرت براءؓ سے پوچھا پھر انہوں نے اسی طرح روایت بیان کی۔

۶۰۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِي وَلَمْ يَقُلْ وَالْكَسِيْرَةُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَقَالُوْا :لَا تُجْزِءُ شَاةٌ ، وَلَا بَدَنَةٌ ، وَلَا بَقَرَةٌ ، إِذَا كَانَ بِهَا وَاحِدٌ مِنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْأَرْبَعِ فِيْ هَدْيٍ وَلَا أُضْحِيَّةٍ .قَالُوْا :وَمَا كَانَ سِوَى هٰذِهِ الْأَرْبَعِ ، مِثْلُ قَطْعِ الْأَلْيَةِ وَالْأُذُنِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ الشَّاةَ ، وَلَا الْبَقَرَةَ وَلَا الْبَدَنَةَ أَنْ تُهْدَى وَلَا أَنْ يُضَحَّى بِهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۶۰۵۳: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔البتہ انہوں نے "العجفاء التی لاتنقی" تو کہا مگر الکبیرۃ کا لفظ ساتھ نہیں کہا۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں:بعض لوگوں نے اس روایت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کہا کہ بکری' اونٹ اور گائے جس میں ان چاروں عیوب میں سے کوئی عیب ہو وہ بطور ہدی اور قربانی کے جائز نہیں ان کے علاوہ جس کی چکی یا کان کٹا ہوا ہو اس کو ہدی کے طور پر دینا منع نہیں انہوں نے مزید دلیل دیتے ہوئے یہ روایت بھی پیش کی جس کو ابو سعید خدریؓ نے نقل کیا ہے۔

۶۰۵۴: بِمَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، وَشَرِيْكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : اشْتَرَيْتُ كَبْشًا لِأُضَحِّيَ بِهِ ، فَعَدَا الذِّئْبُ عَلَيْهِ ، فَقَطَعَ أَلْيَتَهُ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ أَنْ يُضَحِّيَ بِالشَّاةِ ، وَلَا بِالْبَقَرَةِ ، وَلَا بِالْبَدَنَةِ ، وَبِهَا عَيْبٌ مِنْ هٰذِهِ الْعُيُوْبِ الْأَرْبَعِ ، وَلَا يَجُوْزُ مَعَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَنْ يُضَحِّيَ بِمَقْطُوْعَةِ الْأُذُنِ ، وَلَا أَنْ يُهْدِيَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۶۰۵۴: محمد بن قرظہ نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے نقل کیا کہ میں نے قربانی کے لئے ایک دنبہ خریدا۔ بھیڑیا اس پر حملہ آور ہوا اور اس نے چکی کو کاٹ لیا جناب رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم اس کی قربانی کر دو۔ دوسرے حضرات کا قول یہ ہے کہ گائے اونٹ اور بکری کی قربانی جائز نہیں جبکہ اس میں ان چاروں عیبوں میں سے کوئی عیب پایا جاتا ہو یا اس کا کان کٹا ہوا ہو اور نہ ہی ایسے جانور کو بطور ہدی بھیجا جا سکتا ہے دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : مسند احمد جلد ۳ صفحہ ۳۲۔

۶۰۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ الْبُغْدَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ ، وَلَا خَرْقَاءَ ، وَلَا شَرْقَاءَ ، وَلَا عَوْرَاءَ .

۶۰۵۵: شریح بن نعمان نے حضرت علیؓ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ اس جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا کان اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے کٹا ہوا ہو اور نہ ایسے جانور کی جس کا کان پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہو اور نہ ہی اس جانور کی جو کانا ہو۔

تخریج : نسائی فی الضحایا باب ۱۱۔

۶۰۵۶: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ ، قَالَ :أَبُو إِسْحَاقَ ، وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۰۵۶: ابواسحاق روایت کرتے ہیں کہ شریح بن نعمان نے کہا اور وہ سچے آدمی تھے انہوں نے علی المرتضیٰؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

۶۰۵۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :سَمِعْت جُرَيَّ بْنَ كُلَيْبٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَضْبَاءِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ . قَالَ قَتَادَةُ :فَقُلْت لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ :مَا عَضْبَاءُ الْأُذُنِ ؟ قَالَ :إِذَا كَانَ النِّصْفُ فَأَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ -مَقْطُوْعًا .

۶۰۵۷: جری بن کلیب کہتے ہیں کہ میں نے علی المرتضیٰؓ کو فرماتے سنا جناب رسول اللہ ﷺ نے عضباء القرن والاذن سے منع فرمایا قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ اس کا کیا معنی ہے تو وہ فرمانے لگے جس کا آدھا

سینگ اور کان یا اس سے زیادہ کٹا ہوا ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب٦' ترمذی فی الاضاحی باب٩' نسائی فی الضحایا باب١٢' ابن ماجه فی الاضاحی باب٨' مسند احمد جلد١' صفحه ٨٣' ١٠٩' ١٢٧۔

٦٠٥٨: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ ، أَوْ مُدَابَرَةٍ ، أَوْ شَرْقَاءَ ، أَوْ خَرْقَاءَ ، أَوْ جَدْعَاءَ .

٦٠٥٨: شریح بن نعمان ہمدانی نے حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کے کان کا اگلا حصہ یا پچھلا حصہ کٹا ہوا یا پھٹا ہوا یا چرا ہوا ہو یا وہ جانور جس کی ناک کٹی ہو۔

تخریج : نسائی فی الضحایا باب١٠' ابن ماجه فی الاضاحی باب٨' مسند احمد جلد١/ ٨٠۔

٦٠٥٩: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ .أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ .

٦٠٥٩: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قربانی سے پہلے جانور کے آنکھ کان اچھی طرح جانچ لیں۔

٦٠٦٠: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ قَالَا جَمِيْعًا ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ عَلِيًّا فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَكْسُوْرَةِ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا يَضُرُّكَ قَالَ :عَرْجَاءُ ؟ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ النَّهْيُ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ بِمُقَابَلَةٍ ، أَوْ مُدَابَرَةٍ ، وَذٰلِكَ فِي الْأُذُنِ ، مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ مِنْ قُبَالَةِ الْأُذُنِ ، فَهُوَ مُقَابَلَةٌ ، وَمَا كَانَ مِنْ أَسْفَلِهَا ، فَهُوَ مُدَابَرَةٌ .وَبَيَّنَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَضْبَاءَ الْأُذُنِ الْمَنْهِيَّ عَنْ ذَبْحِهَا فِي الْأُضْحِيَّةِ فَقَالَ هِيَ الْمَقْطُوْعَةُ نِصْفُ أُذُنِهَا . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا نَهٰى عَنْهُ مِنْ ذٰلِكَ فِي الْأُذُنِ ، وَلَمْ يَجُزْ لَنَا تَرْكُهُ، لِأَنَّ حَدِيْثَ الْبَرَاءِ الَّذِيْ ذَكَرْنَا ، لَا يَخْلُوْ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ : إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ مُتَقَدِّمًا ، عَلٰى حَدِيْثِ عَلِيٍّ هٰذَا، فَيَكُوْنُ حَدِيْثُ عَلِيٍّ هٰذَا، زَائِدًا عَلَيْهِ أَوْ يَكُوْنُ مُتَأَخِّرًا عَنْهُ، فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهُ.فَلَمَّا لَمْ يُعْلَمْ نَسْخُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ بَعْدَمَا قَدْ عَلِمْنَا ثُبُوْتَهُ، جَعَلْنَاهُ

ثَابِتًا مَعَ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَأَوْجَبْنَا الْعَمَلَ بِهِمَا جَمِيْعًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَأَنْتَ لَا تَكْرَهُ عَضْبَاءَ الْقَرْنِ ، وَفِيْ حَدِيْثِ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيُ عَنْهَا .قِيْلَ لَهُ :إِنَّمَا تَرَكْنَا ذٰلِكَ ، لِأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ يَرَ بِذٰلِكَ بَأْسًا ، فِيْمَا قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِي ، فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَمْ يَقُلْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافَ مَا قَدْ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِلَّا بَعْدَ ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ .وَأَمَّا حَدِيْثُ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ حَدِيْثِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ ، فَحَدِيْثٌ فَاسِدٌ فِيْ إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ، قَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ شُعْبَةُ .

۶۰۶۰: سلمہ بن کہیل نے جحیہ بن عدیؒ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی حضرت علیؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا اس جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے جس کا کچھ سینگ ٹوٹا ہوا ہو آپ نے فرمایا اس سے تمہیں کچھ نقصان نہیں اس نے کہا لنگڑے کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا جب وہ قربانی کے مقام تک پہنچ سکتا ہو تو ٹھیک ہے البتہ رسول اللہ ﷺ ہمیں اس کی آنکھ اور کان کو اچھی طرح جانچ لینے کا حکم دیا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ جس جانور کے کان کا اگلا یا پچھلا حصہ پھٹا یا کٹا ہو اس کی قربانی جائز نہیں مقابلہ کان کے اگلے حصے کے کٹنے کو کہتے ہیں اور اگر نچلی جانب سے کٹا ہو تو اس کے لئے مدابرہ کا لفظ بولتے ہیں اور سعید ابن مسیب نے عضباء الاذن کا معنی جس کا آدھا کان کٹا ہوا ہو بتلایا ہے پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جن جانوروں کے کان کی یہ کیفیت ہو ان کی قربانی بھی منع ہے اور اس حدیث کا چھوڑنا ہمیں جائز نہیں کیونکہ حضرت براءؓ کی روایت دو معنی رکھتی ہے۔ نمبرا یا تو اس روایت سے مقدم ہوگی تو اس صورت میں اس روایت میں اضافہ ہے (جس کو قبول کیا جائے گا) یا یہ متاخر ہو گئی تو اس صورت میں اس کے لئے ناسخ بن جائے گی پس جبکہ روایت علیؓ منسوخ نہیں بلکہ حضرت براءؓ کی روایت کے ساتھ ثابت ہے تو ہمیں دونوں پر عمل کرنا ہوگا۔ تمہارے نزدیک ٹوٹے ہوئے سینگ والا جانور نا جائز نہیں حالانکہ جریّ بن کلیب والی روایت میں اس کی ممانعت ہے۔ ان کو جواب میں کہے کہ ہم نے اس عیب کو نہ ہونے کے برابر اس لئے قرار دیا کیونکہ علیؓ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے باقی جحیہ بن عدی والی روایت کا جواب یہ ہے کہ علیؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد اگر اس کے خلاف کہا ہے تو وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس کا منسوخ ہونا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔ باقی رہا ابو سعید خدری والی روایت تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام شعبہ نے اس کو سند اور متن کے لحاظ سے فاسد قرار دیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب٦' ترمذی فی الاضاحی باب٦' نسائی فی الضحایا باب٩' ١١' مسند احمد ١/ ٨٠- ٩٥۔

۱۰۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ أَبُوْ عَقِيْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرَظَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :وَلَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّهُ اشْتَرٰى كَبْشًا لِيُضَحِّيَ بِهٖ ، فَأُكِلَ ذَنَبُهٗ، أَوْ بَعْضُ ذَنَبِهٖ ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ . فَقَدْ فَسَدَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا ، وَفَسَدَ مَتْنُهٗ، لِأَنَّهٗ قَالَ قُطِعَ ذَنَبُهٗ أَوْ بَعْضُ ذَنَبِهٖ . فَإِنْ كَانَ الْبَعْضُ هُوَ الْمَقْطُوْعَ ، فَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَقَلَّ مِنْ رُبْعِهٖ، وَذٰلِكَ لَا يَمْنَعُ أَنْ يُضَحّٰى بِهٖ فِي قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ .وَلَوْ كَانَ الْحَدِيْثُ ، كَمَا رَوَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، أَنَّهٗ قَطَعَ أَلْيَتَهٗ، لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى بَعْضِهَا ، لِأَنَّهٗ قَدْ يُقَالُ :قَطَعَ أَلْيَتَهٗ، إِذَا قَطَعَ بَعْضَهَا ، كَمَا يُقَالُ :قَطَعَ إِصْبَعَهٗ، إِذَا قَطَعَ بَعْضَهَا .فَتَصْحِيْحُ هٰذِهِ الْآثَارِ ، يَمْنَعُ أَنْ يُضَحّٰى بِالْأَرْبَعِ ، الَّتِيْ فِيْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ ، أَوْ بِالْمُقَابَلَةِ وَالْمُدَابَرَةِ ، وَهِيَ الْمَشْقُوْقَةُ أَكْثَرُ أُذُنِهَا مِنْ قُبُلِهَا أَوْ مِنْ دُبُرِهَا .وَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ لَا يُجْزِءُ فِي الْأَضَاحِيِّ ، فَالْمَقْطُوْعَةُ الْأُذُنِ أَحْرٰى أَنْ لَا تُجْزِءَ .وَكَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ عِنْدَنَا ، كُلُّ عُضْوٍ قُطِعَ مِنْ شَاةٍ ، مِثْلُ ضَرْعِهَا ، أَوْ أَلْيَتِهَا ، فَذٰلِكَ يَمْنَعُ أَنْ يُضَحّٰى بِهَا اِذَا قُطِعَ بِكَمَالِهٖ ، فَأَمَّا اِذَا قُطِعَ بَعْضُهٗ ، فَإِنَّ أَصْحَابَنَا يَخْتَلِفُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ .فَأَمَّا أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَرُوِيَ عَنْهُ :الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ ، اِذَا كَانَ رُبْعَ ذٰلِكَ الْعُضْوِ فَصَاعِدًا ، لَمْ يَصِحَّ بِمَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ، وَاِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ الرُّبْعِ ، ضَحّٰى بِهٖ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ :اِذَا كَانَ الْمَقْطُوْعُ مِنْ ذٰلِكَ ، هُوَ النِّصْفَ فَصَاعِدًا ، فَلَا يُضَحّٰى بِمَا اِذَا قُطِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ .وَاِنْ كَانَ أَقَلَّ مِنَ النِّصْفِ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يُضَحّٰى بِهَا .اِلَّا أَنَّ أَبَا يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ ذَكَرَ أَنَّهٗ ذَكَرَ هٰذَا الْقَوْلَ لِأَبِيْ حَنِيْفَةَ فَقَالَ لَهٗ :قَوْلِيْ مِثْلُ قَوْلِك .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ رُجُوْعُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ :رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، عَنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ قَدْ كَانَ قَالَهٗ، اِلٰى مَا حَدَّثَهٗ بِهٖ أَبُوْ يُوْسُفَ .وَقَدْ وَافَقَ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ ، مَا رَوَيْنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، فِيْ تَفْسِيْرِ الْعَضْبَاءِ الَّتِيْ قَدْ نُهِيَ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ بِهَا ، وَأَنَّهَا الْمَقْطُوْعَةُ نِصْفُ أُذُنِهَا ، وَكُلُّ مَا كَانَ مِنْ هٰذَا ، لَا يَكُوْنُ أُضْحِيَّةً ، لِمَا قَدْ نَقَصَ مِنْهُ، فَإِنَّهٗ لَا يَكُوْنُ هَدْيًا .

۶۰۶۱: شعبہ نے اپنی سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں میں نے یہ نہیں سنا کہ ابو سعید نے قربانی کے لئے کوئی دنبہ خریدا ہو اور پھر بھیڑیا اس کی دُم کا بعض یا کچھ حصہ کھا گیا ہو اور انہوں نے پیغمبر ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا ہو اور آپ نے فرمایا کہ اس کی قربانی کرلو۔ پس اس حدیث کے متن کا بگاڑ واضح

ہو گیا کہ کہیں تو کہا گیا کہ اس کی دم کھالی اور کہیں یہ کہا کہ اس کی دم کا کچھ حصہ کھالیا اگر کچھ حصہ کھایا ہو اور وہ چوتھائی عضو سے کم ہو تو کسی کے نزدیک بھی اس کی قربانی ممنوع نہیں اور اگر روایت اسی طرح ہو جیسے ابراہیم بن محمد نے نقل کی ہے کہ "انه قطع البته" تو اس سے بھی بعض دم کا کٹنا مراد ہو سکتا ہے جیسا کہ محاورہ میں کہتے ہیں قطع صبعہ جبکہ وہ انگلی کا کچھ حصہ کاٹے۔ پس ان آثار کی تصحیح کی بہتر شکل یہ ہے کہ حضرت براءؓ کی روایت میں جن چار عیوب والے جانوروں کا تذکرہ ہے ان کی بالکل قربانی نہ کی جائے اور مدابرہ اور مقابلہ کی قربانی بھی نہ کرے۔ جب کان کے اکثر حصہ کا کٹنے والا اور پچھلی جانب سے کان پھٹنے والا قربانی میں ممنوع ہوا تو جس جانور کا بالکل کان کٹا ہو وہ بدرجہ اولی جائز نہ ہوگا۔ نظر کا تقاضا ہمارے ہاں یہ ہے کہ بکری کا جو عضو مثلاً تھن یا چکی (سرین) مکمل کاٹ ڈالی جائے تو اس کی قربانی ممنوع ہے اور جب کچھ حصہ کاٹا گیا تو اس میں ہمارے علماء کا اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اگر عضو کا چوتھائی یا اس سے زائد کٹا ہو تو قربانی جائز نہ ہوگی اور اگر اس سے کم ہو تو قربانی کی جا سکتی ہے۔ امام ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کے نزدیک نصف عضو یا اس سے زائد کٹا ہو تو قربانی سے منع کیا جائے گا اگر کم ہو تو اس میں حرج نہیں۔ امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ قول امام ابوحنیفہؒ کے سامنے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ میرا قول بھی تمہارے ساتھ ہے اس سے ثابت ہوا کہ امام ابوحنیفہؒ نے اپنے قول سے امام ابو یوسفؒ کے قول کی طرف رجوع فرما لیا اور یہ قول سعید بن مسیب کے قول کے موافق ہے جو کہ عضباء کی تفسیر کے ضمن میں ہم نے اسی باب میں ذکر کیا ہے عضباء اسی جانور کو کہا جاتا ہے جس کا نصف کان کٹا ہوا ہو اور جو جانور قربانی پر نہ لگ سکتا ہو وہ ہدی کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔

بَابُ مَنْ نَحَرَ يَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَنْحَرَ الْإِمَامُ

امام کی قربانی سے پہلے قربانی کرنا

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ امام کے نحر سے پہلے قربانی کرنے والے کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

فریق ثانی: عید کے بعد اگر امام کی قربانی سے پہلے یا بعد قربانی کرنے والے کی قربانی درست ہے۔ اس میں کچھ قباحت نہیں البتہ عید سے پہلے قربانی درست نہیں۔ اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ الْبُغْدَادِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سُنَيْدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ : ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، أَخْبَرَهٗ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِيْنَةِ .فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوْا ، فَظَنُّوْا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهٗ ، أَنْ يُعِيْدَ بِذَبْحٍ آخَرَ ، وَلَا يَنْحَرُ حَتّٰى يَنْحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْحَرَ ، حَتّٰى يَنْحَرَ الْإِمَامُ ، وَإِنْ نَحَرَ قَبْلَ ذٰلِكَ بَعْدَ الصَّلَاةِ أَوْ قَبْلَهَا ، لَمْ يُجْزِهٖ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَتَأَوَّلُوْا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ نَحَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَجْزَأَهٗ ذٰلِكَ ، وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمْ يُجْزِهٖ ذٰلِكَ ، وَقَالُوْا :قَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ قَدْ نَزَلَتْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى .فَذَكَرُوْا.

۶۰۶۲: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نحر کے دن مدینہ منورہ میں نماز ادا فرمائی تو کچھ لوگوں نے پہلے ہی قربانی کر دی ان کا خیال یہ تھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کر چکے ہیں تو آپ نے حکم فرمایا کہ جس نے آپ سے پہلے قربانی کی ہے وہ دوسرا جانور بطور قربانی ذبح کرے اور کوئی شخص قربانی کا جانور اس وقت تک ذبح نہ کرے یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کر لیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ کوئی شخص امام کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی نہیں کر سکتا اگر اس سے پہلے قربانی کر لی خواہ نماز سے پہلے ہو یا بعد اس کی قربانی جائز نہ ہوگی۔ انہوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے اور اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے "یاایھاالذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ" (الحجرات ۱) کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیش دستی مت کرو۔ دوسروں نے کہا جو آدمی امام کے نماز پڑھانے کے بعد قربانی کرے اس کی

قربانی درست ہے اور جو نماز عید سے پہلے قربانی کرے اس کی قربانی جائز نہ ہوگی۔ اس آیت کا شان نزول اور ہے جیسا کہ حضرت ابن زبیرؓ کی روایت میں وارد ہے۔ (روایت یہ ہے)

تخریج : مسلم فی المساجد ١٤' مسند احمد ٢٩٤/٣' ٣٢٤/٣٤٩۔

۶۰۶۳: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ أَبِيْ اِسْرَائِيْلَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَكْبًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ ، قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمِّرْ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدِ بْنَ زُرَارَةَ .وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَمِّرْ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ .فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :مَا أَرَدْتَ بِذٰلِكَ إِلَّا خِلَافِي .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ .فَتَمَارَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ . وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي قَوْلِهِمْ ، أَنَّ حَدِيْثَ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَدْ رُوِيَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

۶۰۶۳: ابن ابی ملیکہ نے حضرت ابن زبیرؓ سے روایت کی ہے کہ بنو تمیم قبیلہ کے کچھ سوار جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ﷺ ان کا امیر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو بنائیں جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اقرع بن حابس کو ان پر امیر مقرر فرمائیں حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے آپ نے اس بات سے میری مخالفت کا ارادہ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کی مخالفت کرنا نہیں چاہتا دونوں کے مابین نزاع ہوا یہاں تک کہ دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ اتاری "یاایھا الذین امنوا......" (الحجرات:۱) اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے پیش دستی مت کرو۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب٦٨' تفسیر سورہ ٤٩' باب٢' نسائی فی القضاۃ باب٦۔

<u>روایت جابر رضی اللہ عنہ کا جواب</u>: روایت جابر رضی اللہ عنہ دیگر الفاظ سے مروی ہے وہ اس طرح ہے۔

۶۰۶۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَتُوْدًا جَذَعًا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ وَنَهٰى أَنْ يَذْبَحُوْا قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّهْيَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا قُصِدَ بِهِ إِلَى النَّهْيِ عَنْ الذَّبْحِ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، لَا قَبْلَ ذَبْحِهِ، وَهُوَ لَا يَجُوْزُ أَنْ يَنْهَاهُمْ عَنْ الذَّبْحِ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ إِلَّا وَهُوَ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ إِعْلَامَهُمْ إِبَاحَةَ الذَّبْحِ لَهُمْ بَعْدَ

مَا يُصَلِّي ، وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهِ الصَّلَاةَ مَعْنًى .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ غَيْرِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا .

۶۰۶۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابیؓ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید ادا کرنے سے پہلے بکری کا چھ ماہ کا بچہ ذبح کرلیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بعد یہ کسی کے لئے یہ جائز نہیں اور آپ نے نماز عید سے پہلے ذبح سے ممانعت فرمائی۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس روایت سے معلوم ہوا کہ نہی سے مقصود عید کی نماز سے پہلے ذبح کی ممانعت ہے یہ مراد نہیں کہ آپ کے ذبح سے پہلے کوئی جانور ذبح نہ کیا جائے اور نماز پڑھنے سے پہلے ممانعت ذبح کا صاف مطلب یہ ہے نماز عید سے پہلے ذبح جائز نہ ہوگا آپ کے اعلان کا مقصد یہ تھا کہ نماز کے بعد ذبح کیا جائے ورنہ اس موقعہ پر نماز کے تذکرہ کا کوئی مطلب نہیں اور حضرت جابرؓ کے علاوہ دیگر صحابہ سے بھی اس معنی کی موافقت منقول ہے۔(روایت براءؓ ملاحظہ ہو)

تخریج : مسند احمد ۳٦٤/۳۔

۶۰۶۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَضْحٰى إِلَى الْبَقِيعِ ، فَبَدَأَ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا، أَنْ نَبْدَأَ بِالصَّلَاةِ ، ثُمَّ نَرْجِعَ ، فَنَنْحَرَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ، فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا ، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ .فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ ذَبَحْت ، وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ ، فَقَالَ اذْبَحْهَا ، وَلَا تُجْزِءُ ، أَوْ لَا تُوْفِي ، عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

۶۰۶۵: شعبی نے حضرت براءؓ سے روایت کی ہے تو وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ کے دن بقیع کی طرف تشریف لائے آپ نے پہلے دو رکعت نماز ادا فرمائی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہماری آج کی اولین عبادت یہ ہے کہ ہم نماز پڑھیں گے پھر واپس جا کر قربانی کریں گے پس جس نے ایسا کیا اس نے ہمارے طریقہ کی موافقت کی اور جس نے اس سے پہلے ذبح کیا تو وہ محض گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی تیار کیا قربانی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔میرے ماموں کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ذبح کر چکا ہوں اور میرے پاس ایک چھ ماہ کا بکری کا بچہ ہے جو ایک سال عمر والے سے بہتر ہے آپ نے فرمایا تم اسے ذبح کردو اور یہ تمہارے بعد کسی کے لئے جائز نہیں ہے یا فرمایا کسی کے لئے کافی نہیں۔

تخریج : بخاری فی العیدین باب ۸/۳' والاضاحی باب ۱/۱۱' مسلم فی الاضاحی ۷' مسند احمد ۲۸۲/٤۔

۲۰۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ بْنُ مُسْلِمٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :أَخْبَرَنِی زُبَيْدٌ ، وَمَنْصُورٌ ، وَدَاوُدَ ، وَابْنُ عَوْنٍ ، وَمُجَالِدٌ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ .وَهٰذَا حَدِيْثُ زُبَيْدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ هَاهُنَا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ ، عِنْدَ سَارِيَةٍ فِي الْمَسْجِدِ ، وَلَوْ كُنْتُ قَرِيْبًا مِنْهَا ، لَأَخْبَرْتُكُمْ بِمَوْضِعِهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۲۰۶۶: زبید نے شعیب سے روایت کی ہے کہ وہ مسجد کے ستون کے پاس حضرت براءؓ کی طرف سے بیان کر رہے تھے اگر میں ان سے قریب ہوتا تو تمہیں اس کی جگہ بتا دیتا پھر اس کی مثل روایت بیان کی ہے۔

۲۰۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِی الْوَزِيرِ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ اذْبَحْهَا ، وَلَا تُزَكِّي جَذَعَةً بَعْدُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِنَا فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا، أَنْ نُصَلِّيَ ، ثُمَّ نَرْجِعَ ، فَنَنْحَرَ ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ ، فَقَدْ وَافَقَ سُنَّتَنَا . فَأَخْبَرَ أَنَّ النُّسُكَ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ ، هُوَ صَلَاةٌ ، ثُمَّ الذَّبْحُ بَعْدَهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا يَحِلُّ بِهِ الذَّبْحُ ، هُوَ الصَّلَاةُ ، لَا ذَبْحُ الْإِمَامِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بَعْدَهَا ، وَعَلٰى أَنَّ حُكْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، خِلَافُ حُكْمِ النَّحْرِ قَبْلَهَا .وَقَدْ رَوَى مِثْلَ هٰذَا أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، غَيْرُ الْبَرَاءِ .

۲۰۶۷: زبیر نے شعبی سے انہوں نے حضرت براءؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں اب اس کو ذبح کر لو اور آئندہ کوئی چھ ماہ کا بکرا مت ذبح کر کرنا (قربانی کے لئے) امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد آج کے دن ہمارا پہلا عبادت کا عمل نماز ادا کرنا اور پھر واپس لوٹنا ہے اور بعد ازیں ہم قربانی کریں گے جس نے اس طرح کیا اس نے ہمارے طریقہ کی موافقت کی۔ اس سے بتلا دیا گیا عیدالاضحیٰ کے دن پہلا عبادت والا کام نماز عید ہے پھر اس کے بعد ذبح ہے اس سے یہ ثبوت مہیا ہو گیا کہ ذبح کو حلال کرنے والی نماز عید ہے امام کا ذبح کرنا نہیں اور نماز سے پہلے ذبح اور بعد ذبح کا فرق ہے اور اس کو دیگر حضرات صحابہ کرامؓ سے حضرت براءؓ کے علاوہ نقل کیا ہے۔

۲۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ قَدْ ذَبَحُوْا قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ ، فَإِذَا صَلَّيْنَا ، فَمَنْ شَاءَ

ذَبَحَ، وَمَنْ شَاءَ فَلَا يَذْبَحْ .

۶۰۶۸: اسود بن قیس نے حضرت جندبؓ سے روایت کیا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قربانی کے دن موجود تھا آپ کا گزران لوگوں کے پاس سے ہوا جنہوں نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی تو آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی ہو وہ قربانی دوبارہ کرے۔ جب ہم نماز ادا کر لیں گے تو جو چاہے ذبح کرے اور جو چاہے ذبح نہ کرے۔

۶۰۶۹: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدُبَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ ، فَلْيُعِدْ أُخْرَى مَكَانَهَا ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ ، فَلْيَذْبَحْ .

۶۰۶۹: اسود بن قیس نے حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا جو آدمی نماز عید سے پہلے ذبح کرتے وہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہ کی ہو وہ ذبح کرے۔

تخریج : بخاری فی الاضاحی باب ۱۲' والذبائح باب ۱۲۔۱۷' والتوحید باب ۱۳' والمسلم فی الاضاحی روایت ۱' ۲' ۳' ترمذی فی الاضاحی باب ۱۲' نسائی فی الضحایا باب ۴' ۱۷' ابن ماجه فی الاضاحی باب ۱۲۔

۶۰۷۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، سَمِعَ جُنْدُبًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ : شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَعَلِمَ أَنَّ نَاسًا ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ ، فَلْيُعِدْ ، وَمَنْ لَا ، فَلْيَذْبَحْ ، عَلَى اسْمِ اللّٰهِ .

۶۰۷۰: اسود بن قیس نے حضرت جندبؓ کو کہتے سنا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید قربانی میں موجود تھا آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے نماز سے پہلے قربانیاں کر لی ہیں تو آپ نے فرمایا جس نے ذبح کر لیا وہ دوبارہ لوٹائے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۶۰۷۱: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى بِالنَّاسِ الْعِيْدَ ، فَإِذَا هُوَ بِغَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ ، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ .

۶۰۷۱: اسود بن قیس نے جندب بن سفیانؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز عید میں موجود تھا۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ ایک بکری ذبح شدہ پڑی ہے تو آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا وہ صرف گوشت کی بکری ہے یعنی گوشت کھانے کے لئے اس کو ذبح کیا گیا ہے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ

تعالیٰ کے نام پر ذبح کرے۔

۶۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَمَّادٌ :وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ ، وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى ، ثُمَّ خَطَبَ ، فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحًا . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الذَّبْحِ ، يَوْمَ النَّحْرِ ، هُوَ مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ ، لَا مِنْ بَعْدِ ذَبْحِ الْإِمَامِ .فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ .فَأَمَّا مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَيْهِ أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ لَمْ يَنْحَرْ أَصْلًا ، لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ بِمُسْقِطٍ عَنِ النَّاسِ النَّحْرَ ، وَلَا بِمَانِعٍ لَهُمْ مِنَ النَّحْرِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ أَبِي سَرِيحَةَ ،

۶۰۷۲: محمد نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی پھر خطبہ دیا اور حکم فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا ہے وہ دوبارہ ذبح کرے۔ محمد نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی پھر خطبہ دیا اور حکم فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا ہے وہ دوبارہ ذبح کرے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ذبح کا وقت نماز کے بعد ہے امام کے ذبح کرنے کے بعد نہیں آثار کو سامنے رکھ کر اس باب کا یہی حکم ہے۔ قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ سب کے نزدیک اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر امام سرے سے قربانی ہی نہ کرے تو اس سے لوگوں کے ذمے سے قربانی ساقط نہ ہوگی اور نہ ہی اس کا ذبح نہ کرنا لوگوں کی قربانی میں اس حال میں رکاوٹ بنے گا اور یہ بات حذیفہ بن اسید ابی شریح کے اثر سے بھی ثابت ہے۔

۶۰۷۳: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، كَانَا لَا يُضَحِّيَانِ .قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :أَفَتَرَى مَا ضَحَّى فِي تِلْكَ السِّنِينَ أَحَدٌ ، إِذْ كَانَ إِمَامُهُمْ لَمْ يُضَحِّ ، أَوَ لَا تَرَى أَنَّ إِمَامًا لَوْ تَشَاغَلَ يَوْمَ النَّحْرِ بِقِتَالِ عَدُوٍّ أَوْ غَيْرِهِ ، فَشَغَلَهُ ذٰلِكَ عَنِ النَّحْرِ ، أَمَا لِغَيْرِهِ مِمَّنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ ، فَلَهُ أَنْ يُضَحِّيَ ؟ فَإِنْ قَالَ :إِنَّهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُضَحِّيَ فِي عَامِهِ ذٰلِكَ ، خَرَجَ بِهٰذَا مِنْ قَوْلِ الْأَئِمَّةِ .وَإِنْ قَالَ :لِلنَّاسِ أَنْ يُضَحُّوا إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لِذَهَابِ وَقْتِ الصَّلَاةِ ، فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَا يَحِلُّ بِهِ النَّحْرُ ، مَا كَانَ فِي وَقْتِ صَلَاةِ الْعِيدِ ، فَإِنَّمَا هُوَ الصَّلَاةُ ، لَا نَحْرُ الْإِمَامِ ، فَإِذَا صَلَّى الْإِمَامُ ، حَلَّ النَّحْرُ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْحَرَ .أَوَ لَا تَرَى أَنَّ الْإِمَامَ لَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ لَمْ

يُجْزِهِ ذٰلِكَ ، وَكَذٰلِكَ سَائِرُ النَّاسِ .فَكَانَ الْإِمَامُ وَغَيْرُهُ -فِي الذَّبْحِ قَبْلَ الصَّلَاةِ -سَوَاءٌ فِي أَنْ لَا يُجْزِئَهُمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْإِمَامُ ، وَسَائِرُ النَّاسِ أَيْضًا ، سَوَاءٌ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ .فَكَمَا كَانَ ذَبْحُ الْإِمَامِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يُجْزِئُهُ، فَكَذٰلِكَ ذَبْحُ سَائِرِ النَّاسِ بَعْدَ الصَّلَاةِ يُجْزِئُهُمْ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِي هٰذَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۰۷۳: شعبی نے ابی شریح سے نقل کیا کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات قربانی نہ کرتے تھے یعنی قربانی کی سکت نہ ہونے کی وجہ سے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کیا تمہارا خیال یہ ہے کہ جن سالوں میں ان حضرات نے قربانی نہیں کی تو کیا کسی نے بھی قربانی نہیں کی اس لئے کہ ان کے امام نے قربانی نہیں کی یا تم نے کہیں یہ بات پائی ہو کہ امام عید قربان کے دن دشمن کے ساتھ لڑائی وغیرہ میں مشغول رہا جس سے وہ قربانی نہ کر سکا تو کیا ان کے علاوہ دوسرے بھی قربانی نہیں کریں گے۔اس سال کسی کو بھی قربانی نہ کرنی چاہئے اس سے وہ قربانی نہ کرنے والا امت کے قول سے نکل گیا اور اگر اس نے لوگوں کو کہا کہ وہ قربانی کر لیں جبکہ سورج ڈھل جائے اور نماز کا وقت چلا جائے تو اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ جب تک نماز عید کا وقت ہے اس وقت تک قربانی درست نہیں تو درحقیقت نماز عید ہی قربانی کے لئے رکاوٹ ہے امام کا ذبح کرنا نہیں جب امام نے نماز پڑھ لی تو ذبح کرنا جائز ہو گیا جو شخص کہ قربانی کرنا چاہتا ہو ذرا توجہ تو کریں کہ امام اگر نماز پڑھانے سے پہلے خود قربانی کر لے تو اس کی بھی درست نہیں اور دوسرے لوگ بھی حکم میں اسی طرح ہیں۔ میں امام اور غیر امام نماز سے پہلے قربانی کے ناجائز ہونے میں برابر ہیں۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ امام اور دوسرے لوگ نماز کے بعد ذبح میں برابر ہیں پس جس طرح امام کا ذبیحہ نماز کے بعد اس لئے کافی ہے اسی طرح بقیہ لوگوں کا ذبیحہ بھی نماز کے بعد ان کے لئے کافی ہے قیاس کا یہی تقاضا ہے ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

بَابُ الْبَدَنَةِ، عَنْ كَمْ تُجْزِءُ فِي الضَّحَايَا وَالْهَدَايَا

اُونٹ وگائے کی قربانی کتنے آدمیوں کی طرف سے

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ قربانی وہدی کے اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں اس قول کو ابن مسیب رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی: کا قول یہ ہے کہ قربانی وہدی کے جانور میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ ائمہ احناف نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور اس قول کو تمام فقہاء اور جلیل القدر تابعین عطاء، طاؤس، سالم، حسن ثوری رحمہم اللہ نے اختیار کیا۔

(المغنی ج۸ص۶۷۰)

۶۰۷۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَا :خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ يُرِيْدُ زِيَارَةَ الْبَيْتِ ، وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ ، وَكَانَ الْهَدْيُ سَبْعِيْنَ بَدَنَةً ، وَكَانَ النَّاسُ سَبْعَمِائَةِ رَجُلٍ ، وَكَانَتْ كُلُّ بَدَنَةٍ عَنْ عَشَرَةٍ .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ الْبَدَنَةَ تُجْزِءُ فِي الْهَدَايَا وَالضَّحَايَا عَنْ عَشَرَةٍ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا تُجْزِءُ الْبَدَنَةُ اِلَّا عَنْ سَبْعَةٍ ، وَقَالُوْا : قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَحْرِ الْبُدْنِ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، مَا يُخَالِفُ هٰذَا .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ

۶۰۷۴: عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حدیبیہ کے سال بیت اللہ شریف کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے اور اپنے ساتھ ہدی کے جانور بھی لے لئے ہدی کے جانوروں کی تعداد ستر تھی اور لوگوں کی تعداد سات سو تھی اور ہر اونٹ دس کی طرف سے تھا۔ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ قربانی اور ہدی کا اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے ہو سکتا ہے دلیل میں انہوں نے یہ روایت پیش کی۔ دوسروں نے کہا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتا ہے اور اس سلسلے میں جناب نبی اکرم ﷺ سے حدیبیہ کے دن اونٹوں کے ذبح کے سلسلے میں اور روایات بھی وارد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

۶۰۷۵: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُمْ نَحَرُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ،

وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۶۰۷۵: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے حدیبیہ کے دن گائے اور اونٹ سات سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیے۔

تخریج: مسلم فی الحج روایت ۳۵۰، ۳۵۲، ترمذی فی الاضاحی باب۸، ۹، نسائی فی الضحایا باب۱۶، ابو داؤد فی الاضاحی باب۵، مالك فی الاضاحی حدیث۹۔

۶۰۷۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۰۷۶: ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۶۰۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةِ نَفَرٍ فَقِيلَ لِجَابِرٍ :رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :وَالْبَقَرَةُ ؟ قَالَ هِيَ مِثْلُهَا .وَحَضَرَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ :وَنَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً .

۶۰۷۷: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا گائے کا کیا حکم ہے تو فرمایا وہ اونٹ کی مثل ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ والے سال موجود تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس دن ستر اونٹوں کی قربانی کی۔

۶۰۷۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا أَبِي، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ ، سَبْعِينَ بَدَنَةً فَأَمَرَنَا أَنْ يَشْتَرِكَ مِنَّا سَبْعَةٌ فِي الْبَدَنَةِ .

۶۰۷۸: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والے سال ستر اونٹ ذبح کئے اور ہمیں حکم دیا کہ اونٹ میں ہم سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۶۰۷۹: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :نَحَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ بَدَنَةً ، الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ .

۶۰۷۹: سلیمان بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ستر اونٹ قربان کئے ایک اونٹ سات کی طرف سے۔

۶۰۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَانَ بْنَ يَزِيْدَ ، يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : الْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ .فَهٰذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا ذَكَرْنَا ، وَهُوَ كَانَ مَعَهُ، حِيْنَئِذٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ قَوْلِهِمَا ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا فِي الْبَدَنَةِ أَنَّهَا عَنْ سَبْعَةٍ .

۶۰۸۰: قتادہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ یہ جابر بن عبداللہ بتا رہے ہیں جو کچھ ہم نے ذکر کیا ہے یہ اس وقت آپ کے ساتھ تھے علیؓ اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کا بھی قول یہی ہے کہ اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہے۔

۶۰۸۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَا :الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَالْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَحْكِيْهِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَضِيَ عَنْهُمْ .

۶۰۸۱: عامر نے حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہؓ سے روایت کی کہ اونٹ سات کی طرف سے ہے اور گائے بھی سات کی طرف سے ہوگی اور یہی بات حضرت انسؓ نے اصحاب رسولؐ کے متعلق بیان کی ہے۔

۶۰۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَشْتَرِكُوْنَ سَبْعَةً فِي الْبُدْنَةِ مِنَ الْإِبِلِ ، وَالسَّبْعَةُ فِي الْبَدَنَةِ مِنَ الْبَقَرِ .فَهٰذَا مَذْهَبُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ ، فِي الْبَدَنَةِ ، يُوَافِقُ مَا رُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَا مَا رُوِيَ عَنِ الْمِسْوَرِ ، وَمَرْوَانَ ، فَهُوَ أَوْلَى مِنْهُ .وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْنَا ، رَجَعْنَا إِلَى مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ ، مِمَّا سِوَى مَا نَحَرَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ .

۶۰۸۲: قتادہ نے حضرت انسؓ سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ سات سات ایک اونٹ میں شریک ہو جاتے اور سات ہی گائے میں۔ یہ اصحاب رسول ﷺ کا مذہب تو حضرت جابرؓ کی روایت کے مطابق ہے اس طرح نہیں جیسا کہ مسور اور مروان نے نقل کیا حضرت جابرؓ کی روایت بھی ان کی روایت سے اعلیٰ ہے اب جبکہ اصحاب رسول سے یہ مختلف روایات آ گئیں اب ہم ان روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں جو حدیبیہ کے دن ذبح کے متعلق وارد

ہیں۔

۶۰۸۳: فَإِذَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِي ، قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ فَرَّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّ عَلَيَّ نَاقَةً وَقَدْ غَرُبَتْ عَنِّيْ فَقَالَ اشْتَرِ سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ . أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِنَّمَا عَدَلَهَا بِسَبْعٍ مِنَ الْغَنَمِ ، مِمَّا يُجْزِءُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ عَنْ رَجُلٍ ، وَلَمْ يَعْدِلْهَا بِعَشْرٍ مِنَ الْغَنَمِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى تَصْحِيْحِ مَا رَوَى جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ، لَا مَا رَوَى الْمِسْوَرُ ، فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَاهُمْ قَدْ أَجْمَعُوْا أَنَّ الْبَقَرَةَ لَا تُجْزِءُ فِي الْأُضْحِيَّةِ ، عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ وَهِيَ مِنَ الْبُدْنِ بِاتِّفَاقِهِمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ تَكُوْنَ النَّاقَةُ مِثْلَهَا ، وَلَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّ النَّاقَةَ وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً كَمَا أَنَّ الْبَقَرَةَ بَدَنَةٌ ، فَإِنَّ النَّاقَةَ أَعْلَى مِنَ الْبَقَرَةِ فِي السَّمَانَةِ وَالرِّفْعَةِ .قِيْلَ لَهُ :إِنَّهَا وَإِنْ كَانَتْ كَمَا ذَكَرْت ، فَإِنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ وَاجِبٍ لَك بِهِ عَلَيْنَا حُجَّةٌ .أَلَا تَرَى أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبَقَرَةَ الْوُسْطَى ، تُجْزِءُ عَنْ سَبْعَةٍ وَكَذٰلِكَ مَا هُوَ دُوْنَهَا ، وَمَا هُوَ أَرْفَعُ مِنْهَا .وَكَذٰلِكَ النَّاقَةُ تُجْزِءُ عَنْ سَبْعَةٍ ، أَوْ عَنْ عَشْرَةٍ ، رَفِيْعَةً كَانَتْ أَوْ دُوْنَ ذٰلِكَ .فَلَمْ يَكُنِ السِّمَنُ وَالرِّفْعَةُ ، مِمَّا يُمَيِّزُ بِهِ بَعْضُ الْبَقَرِ عَنْ بَعْضٍ ، وَلَا بَعْضُ الْإِبِلِ عَنْ بَعْضٍ ، فِيْمَا تُجْزِءُ فِي الْهَدْيِ وَالْأَضَاحِيّ .بَلْ كَانَ حُكْمُ ذٰلِكَ كُلِّهِ حُكْمًا وَاحِدًا يُجْزِءُ عَنْ عَدَدٍ وَاحِدٍ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ بُدْنًا كُلَّهَا ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَهَا حُكْمٌ وَاحِدٌ ، وَأَنَّ بَعْضَهَا لَا يُجْزِءُ أَكْثَرَ مِمَّا يُجْزِءُ عَنْهُ الْبَعْضُ الْبَاقِي ، وَإِنْ زَادَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فِي السِّمَنِ وَالرِّفْعَةِ .فَلَمَّا كَانَتِ الْبَقَرَةُ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ ، كَانَتْ النَّاقَةُ أَيْضًا كَذٰلِكَ فِي النَّظَرِ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ ، قِيَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۰۸۳: عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے یہ سوال کیا کہ اگر مجھ پر ایک اونٹ لازم ہوا اور وہ غائب ہو جائے تو کیا میں اس کے بدلے سات بکریاں خرید سکتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا سات بکریاں خرید لو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس روایت میں ایک اونٹ کو سات بکریوں کے برابر قرار دیا ہے جو کہ ہر ایک آدمی کی طرف سے ایک ہو جائے گی دس بکریوں کے برابر قرار نہیں دیا۔ اس سے جابرؓ کی روایت کی درستگی ظاہر ہوگئی نہ کہ

مسور کی روایت۔ آثار کو سامنے رکھ کر اس باب کا یہی حکم ہے۔ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ گائے کی قربانی میں سات سے زیادہ شریک نہیں ہو سکتے اور گائے کا بدنہ میں سے ہونا قطعی ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹ جو کہ بدنہ ہے اس کا حکم بھی یہی ہونا چاہئے کہ وہ سات سے زیادہ کی طرف سے جائز نہ ہو۔ اگر کوئی یہ سوال کرے کہ گائے اگرچہ بدنہ میں شامل ہے لیکن اونٹ اس سے اعلیٰ اور موٹاپے میں زیادہ ہے۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ آپ کے اس سوال سے ہمارے خلاف کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ دیکھیں درمیانی قسم کی گائے سات آدمیوں کی طرف سے کافی ہے اور کم درجہ کی گائے بھی سات کی طرف سے جائز ہے۔ حالانکہ وہ اس سے موٹاپے میں کم ہے اور درمیانی گائے موٹاپے میں زیادہ ہے اسی طرح اونٹنی سات کی طرف سے بالاتفاق اور دس کی طرف سے بقول تمہارے جائز ہے خواہ موٹی یا پتلی۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ موٹاپا اور قیمت کی بلندی جب گائے ایک دوسرے سے فرق ہونے کے باوجود حکم کو نہیں بدل سکتی اسی طرح اونٹوں میں بھی خواہ وہ قربانی کے ہوں یا ہدی کے ہوں سب کا حکم ایک ہی ہے کہ اتنی تعداد کے لئے کافی ہوگی جب بدنہ ہونے میں دونوں شریک ہیں تو ان کا حکم بھی ایک ہی ہے اگرچہ ان میں موٹاپے اور قیمت کی بلندی کے اعتبار سے باہمی فرق ہو تو جب گائے سات سے زائد آدمیوں کی طرف سے نہیں ہو سکتی تو قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ اونٹنی بھی سات سے زائد کی طرف نہ ہو۔ یہی قول امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا ہے۔

بَابُ الشَّاةِ، عَنْ كَمْ تُجْزِءُ أَنْ يُضَحَّى بِهَا ؟

بکری کتنے آدمیوں کی طرف سے؟

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ایک بکری کئی آدمیوں کی طرف سے بطورِ قربانی ذبح کی جاسکتی ہے خواہ وہ ایک گھر کے افراد ہوں یا کئی گھروں سے متعلق ہوں۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ایک بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے ذبح کی جاسکتی ہے اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۰۸۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :ثَنَا عَمِّي ح .

۶۰۸۴: احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب کہتے ہیں میرے چچا نے مجھے بیان کیا۔

۶۰۸۵: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ ، قَالَا :ثَنَا حَيْوَةُ ، عَنْ أَبِي صَخْرٍ الْمَدَنِيِّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ ، وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ ، وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ ، فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ .ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ ، هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ، ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ .

۶۰۸۵: ربیع جیزی نے اپنی سند سے عروہ بن زبیر سے اور انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک سینگوں والا مینڈھا لایا جائے جو کہ سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہے اور سیاہی میں بیٹھتا ہو۔ چنانچہ وہ مینڈھا قربانی کے لئے لایا گیا پھر فرمایا۔اے عائشہ رضی اللہ عنہا چھری لاؤ پھر فرمایا اس کو پتھر پر تیز کرو میں نے اس کو پتھر پر تیز کر دیا تو آپ نے اس چھری کو لیا اور مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا تو اس کو ذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی۔ بسم اللہ اللهم...... اللہ تعالیٰ کے نام سے میں اس کو ذبح کرتا ہوں اے اللہ اس کو قبول فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد اور امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے پھر آپ نے اس کی قربانی دی۔

تخریج : مسلم فی الاضاحی حدیث ۱۹ ' ابو داؤد فی الاضاحی باب ۳ ' ترمذی فی الاضاحی باب ٤ ' مسند احمد ۷۸/٦۔

۶۰۸۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ضَحَّى ، اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مَوْجُوْءَ يْنِ ، يَذْبَحُ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهٖ ، مَنْ شَهِدَ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيْدِ ، وَشَهِدَ لَهٗ بِالْبَلَاغِ ، وَالْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ .

۶۰۸۶: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو ہریرہؓ یا حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرتے تو دو موٹے موٹے بڑے سینگوں والے خصی چتکبرے مینڈھے خریدتے۔ایک اپنی امت کی طرف سے جو کہ توحید کی گواہی دینے والے ہیں اور آپ کے پیغام پہنچنے کی گواہی دینے والے ہیں ان لوگوں کی طرف سے اور دوسرا اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربانی فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب ٤' ابن ماجه فی الاضاحی باب ١' مسند احمد جلد٦/٢٢٠۔

۶۰۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ضَحَّى ، اشْتَرٰى كَبْشَيْنِ عَظِيْمَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ، حَتّٰى إِذَا خَطَبَ النَّاسَ وَصَلّٰى أُتِيَ بِأَحَدِهِمَا وَهُوَ قَائِمٌ فِيْ مُصَلَّاهُ، فَذَبَحَهٗ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ أُمَّتِيْ جَمِيْعًا ، مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيْدِ ، وَشَهِدَ لِيْ بِالْبَلَاغِ .ثُمَّ يُؤْتٰى بِالْآخَرِ فَيَذْبَحُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ :اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ يَجْمَعُهُمَا جَمِيْعًا ، وَيَأْكُلُ هُوَ وَأَهْلُهٗ مِنْهُمَا . قَالَ فَمَكَثْنَا سِنِيْنَ لَيْسَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ يُضَحِّيْ قَدْ كَفَى اللّٰهُ الْمُؤْنَةَ وَالْغُرْمَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۰۸۷: علی ابن حسین نے حضرت ابو رافع سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرتے تو دو بڑے موٹے چتکبرے مینڈھے خریدتے جب لوگوں کو نماز پڑھا کر اور خطبہ دے کر فارغ ہوتے تو ایک کو لایا جاتا جبکہ آپ ابھی عیدگاہ میں تشریف فرما ہوتے اور اپنے دست مبارک سے اس کو ذبح کرتے اور پھر یہ دعا پڑھتے اللہم...... اے اللہ یہ میری تمام امت کے ان لوگوں کے لئے ہے جو توحید کی گواہی دینے والے اور میرے پیغام پہنچانے کی گواہی دینے والے ہیں پھر دوسرے کو لایا جاتا اور اس کو آپ ذبح کر کے یوں دعا کرتے اللہم ہذا...... اے اللہ یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ہے پھر ان دونوں کا گوشت اکٹھا کرتے اور آپ خود اور گھر والے کھاتے تھے ابو رافع کہتے ہیں کہ ہمارے کئی سال ایسے گزرے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی بھی قربانی نہیں کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مشقت کو ہٹا دیا اور رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے تاوان سے کفایت کر دی۔

تخریج : بنحوه ابن ماجه باب ١' مسند احمد جلد٦/٨۔

۶۰۸۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ ، ح .

۶۰۸۸: ابراہیم بن مرزوق نے عفان سے روایت کی۔

۶۰۸۹: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ عَظِيمَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مَوْجُوءَ يْنِ ، فَأَضْجَعَ أَحَدَهُمَا وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُمَّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ، مَنْ شَهِدَ لَكَ بِالتَّوْحِيدِ ، وَشَهِدَ لِي بِالْبَلَاغِ .

۶۰۸۹: محمد بن خزیمہ نے اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن جابر اور انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس دو بڑے بڑے چتکبرے بڑے سینگوں والے خصی مینڈھے لائے گئے پس آپ ﷺ نے ایک کو لٹایا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھی اللھم...... اے اللہ یہ محمد ﷺ اور آپ کی امت کے توحید اور پیغام رسالت پہنچنے کی گواہی دینے والوں کی طرف سے ہے۔

۶۰۹۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : ضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ عِيدٍ .فَقَالَ -حِينَ وَجَّهَهُمَا -وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ ثُمَّ سَمّٰى وَكَبَّرَ وَذَبَحَ .

۶۰۹۰: ابو عیاش نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو دنبوں کی قربانی کی جب دونوں کو لٹایا تو زبان پر یہ الفاظ تھے۔ وجهت وجهي...... میں نے اپنے چہرے کا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جو آسمان وزمین کو پیدا کرنے والی ہے یہ آیت آخر تک پڑھی اور یہ دعا بھی فرمائی۔ اے اللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیری رضامندی کے لئے ہے اس کو محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے قبول فرما پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔

۶۰۹۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَلّٰى لِلنَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ .فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَصَلَاتِهِ، دَعَا بِكَبْشٍ ، فَذَبَحَهُ هُوَ بِنَفْسِهِ، وَقَالَ بِسْمِ

اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُمَّ عَنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي .

۶۰۹۱: مطلب بن عبداللہ اور بنی سلمہ کے ایک آدمی نے بیان کیا کہ جابر بن عبداللہؓ نے بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عید قربانی کے دن نماز پڑھائی جب آپ نماز اور خطبہ سے فارغ ہو چکے تو آپ نے ایک دنبہ منگوایا تو اس کو اپنے دست اقدس سے ذبح کیا اور ذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی اللہ کے نام اللہ بہت بڑے ہیں اے اللہ میری طرف سے قبول فرما اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔

۶۰۹۲: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ قَالَ :ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِكَبْشٍ أَقْرَنَ ، ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي ، وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الشَّاةَ ، لَا بَأْسَ أَنْ -يُضَحَّى بِهَا عَنِ الْجَمَاعَةِ ، وَإِنْ كَثُرُوْا ، وَافْتَرَقَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ عَلَى فِرْقَتَيْنِ :فَقَالَتْ فِرْقَةٌ :لَا تُجْزِءُ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الَّذِيْنَ يُضَحَّى بِهَا عَنْهُمْ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ .وَقَالَتْ فِرْقَةٌ :إِنَّ ذٰلِكَ تُجْزِءُ ، كَانَ الْمُضَحَّى بِهَا عَنْهُمْ مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ وَاحِدٍ ، أَوْ مِنْ أَهْلِ أَبْيَاتٍ شَتَّى ، لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحَّى بِالْكَبْشِ الَّذِي ضَحَّى بِهِ عَنْ جَمِيْعِ أُمَّتِهِ ، وَهُمْ أَهْلُ أَبْيَاتٍ شَتَّى ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ ثَابِتًا ، لِمَنْ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَهُوَ يُجْزِءُ عَمَّنْ أَجْزَأَهُ، بِذَبْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَثَبَتَ بِهٰذَا ، قَوْلُ الَّذِيْنَ قَالُوْا :يُضَحَّى بِهَا عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ ، وَعَنْ غَيْرِهِمْ .ثُمَّ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَ أَهْلِ هٰذَا الْقَوْلِ وَبَيْنَ الْفِرْقَةِ الَّتِي تُخَالِفُ هٰؤُلَاءِ جَمِيْعًا ، وَتَقُوْلُ :إِنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ ، وَتَذْهَبُ إِلَى أَنَّ مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا احْتَجَّتْ بِهِ الْفِرْقَتَانِ الْأُوْلَيَانِ لِقَوْلِهِمَا ، مَنْسُوْخٌ أَوْ مَخْصُوْصٌ .فَمَا دَلَّ عَلَى ذٰلِكَ أَنَّ الْكَبْشَ ، لَمَّا كَانَ يُجْزِءُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ ، كَانَتِ الْبَقَرَةُ وَالْبَدَنَةُ أَحْرَى أَنْ تَكُوْنَا كَذٰلِكَ ، وَأَنْ تَكُوْنَا تَجْزِيَانِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، لَا وَقْتَ فِيْ ذٰلِكَ وَلَا عَدَدَ .ثُمَّ قَدْ رَوَيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ دَلَّ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ ، مِمَّا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا، مِنْ نَحْرِ أَصْحَابِهِ مَعَهُ الْجَزُوْرَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ عَلَى التَّوْقِيْفِ مِنْهُ لَهُمْ ، عَلَى أَنَّ الْبَقَرَةَ وَالْبَدَنَةَ ، لَا تُجْزِءُ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا عَنْ أَكْثَرَ مِمَّا ذُبِحَتْ عَنْهُ -يَوْمَئِذٍ ، وَتَوَاتَرَتْ عَنْهُمُ الرِّوَايَاتُ بِذٰلِكَ .

۶۰۹۲: عبدالرحمن بن ابی سعید خدری نے اپنے والد ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک بڑے سینگوں والے مینڈھے کی قربانی کی پھر یہ دعا فرمائی۔ اللهم هذا عني..... اے اللہ یہ میری طرف سے اور امت کے قربانی نہ کرنے والے لوگوں کی طرف سے ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں بکری بھی کئی لوگوں کی طرف سے بطور قربانی دی جا سکتی ہے خواہ کتنے زیادہ ہوں پھر ان کے دو گروہ ہیں۔ نمبر ۱ ایک ہی گھر کے افراد ہوں تو تب ایک قربانی ان کی طرف سے کفایت کر جائے گی۔ نمبر ۲ ایک گھر کے ہوں یا کئی گھروں سے تعلق رکھتے ہوں تب بھی جائز ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تمام امت کی طرف سے قربانی کی اور وہ سب مختلف علاقوں سے متعلق ہیں۔ اگر یہ اسی طرح ثابت ہو تو وہ ان لوگوں کی طرف سے کفایت کرے گی جن کے لئے آپ کے ذبح کرنے سے کافی ہوئی۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہو گئی جو کہتے ہیں کہ ایک گھر والوں اور ان کے علاوہ دوسروں کی طرف بھی قربانی کی جا سکتی ہے۔ پھر اس بات والوں کی ان سے بات چیت ہوئی جو ایک بکری کو ایک آدمی سے زائد کی طرف سے نہیں مانتے ہیں وہ ان دو گروہوں کی روایات کو منسوخ قرار دیتے ہیں یا آپ کی خصوصیت قرار دیتے ہیں اور اس پر دلالت یہ ہے کہ جب مینڈھا ایک سے زائد افراد کی طرف سے جائز ہے جو افراد کہ غیر متعین ہیں۔ تو گائے اور اونٹ کا کثیر افراد کے لئے ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہو جائے گا۔ پھر ہم نے گزشتہ سطور میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اس کے خلاف روایات پائی ہیں کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر اونٹ و گائے سات کی طرف سے ذبح کیا اور آپ کا یہ عمل اس بات کی وضاحت کے لئے تھا کہ اونٹ اور گائے میں ان سات سے ایک فرد بھی اضافی نہیں ہو سکتا۔ جتنوں کی طرف سے ان کو ذبح کیا گیا۔ چنانچہ اس سلسلہ کی متواتر روایات نقل کی جاتی ہیں۔

تخریج: ابو داؤد في الاضاحي باب۸، ترمذي في الاضاحي باب ۱۰ / ۲، مسند احمد ۳، ۸ / ۳۵۶۔

۶۰۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ: ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: ثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِي، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ تَمَّامٍ، وَمَالِكِ بْنِ حُوَيْرِثٍ فِيمَا يَحْسِبُ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ أَنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى بَقَرَةً أُضْحِيَةً فَنَتَجَهَا، فَسَأَلَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ لَا أُبْدِلُ مَكَانَهَا أُخْرٰى؟ فَقَالَ لَا، وَلٰكِنْ اذْبَحْهَا وَوَلَدَهَا يَوْمَ النَّحْرِ، عَنْ سَبْعَةٍ.

۶۰۹۳: سلمہ بن کھیل نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے قربانی کی گائے خریدی اس نے بچہ جن دیا تو اس آدمی نے حضرت علیؓ سے مسئلہ دریافت کیا۔ کیا میں اس کی جگہ اور نہ بدلوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ لیکن اس گائے اور اس کے بچے دونوں کو قربانی کے دن ذبح کر لو اور یہ سات کی طرف سے کفایت کرے گی۔

۶۰۹۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ: ثَنَا مُؤَمَّلٌ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِي، قَالَ: كَانَ

أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ : اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ .

۶۰۹۴: ربعی کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے صحابہ کرام یہ کہتے تھے گائے سات کی طرف سے ہے۔

۶۰۹۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا قَبِيْصَةُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ ، ح .

۶۰۹۵: سفیان نے ابوحصین سے روایت کی ہے۔

۶۰۹۶: وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ حَصِيْنٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ .

۶۰۹۶: ابراہیم بن مرزوق نے اپنی سند سے ابومسعودؓ سے روایت کی ہے کہ گائے سات کی طرف سے ہے۔

۶۰۹۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ . فَلَمَّا جُعِلَتِ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ ، وَكَانَ ذٰلِكَ مِمَّا قَدْ وَقَفَ عَلَيْهِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا أَنْ نَعْدُوَ ذٰلِكَ اِلٰى مَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ ، كَانَتِ الشَّاةُ أَحْرٰى أَنْ لَا تُجْزِءَ عَنْ أَكْثَرَ مِمَّا تُجْزِءُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ مِنْ ذٰلِكَ . فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ ، انْتَفٰى بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ قَالَ : اِنَّهَا تُجْزِءُ عَنْ جَمِيْعِ مَنْ ذُبِحَتْ عَنْهُ ، مِمَّنْ لَا وَقْتَ لَهُمْ وَلَا عَدَدَ ، وَلَا يُجَاوِزُ اِلٰى غَيْرِهٖ ، وَثَبَتَ ضِدُّهُ ، وَهُوَ قَوْلُ مَنْ قَالَ : اِنَّ الشَّاةَ لَا تُجْزِءُ اِلَّا عَنْ وَاحِدٍ . فَقَالَ قَائِلٌ : اِنَّا اِنَّمَا جَعَلْنَا الشَّاةَ تُجْزِءُ عَنْ أَكْثَرَ مِمَّا تُجْزِءُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ وَالْجَزُوْرُ ، لِأَنَّ الشَّاةَ أَفْضَلُ مِنْهُمَا . فَقِيْلَ لَهُ : وَلِمَ قُلْتَ ذٰلِكَ ؟ وَمَا دَلِيْلُكَ عَلَيْهِ ؟ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۰۹۷: محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان نے رسول اللہ ﷺ کے چند اصحابؓ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ جب ثابت ہوگیا کہ گائے سات سے زائد حصوں میں تقسیم نہیں ہوسکتی۔ جب ان سے سات پر اکتفا ثابت ہوا تو ہمیں ان سے زائد یا اکثر کی طرف تعدیہ جائز نہیں ۔ تو بکری میں سات سے اضافہ نہ ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔ اب جبکہ بکری سات سے زائد کے لئے کافی نہیں تو ان لوگوں کی بات نادرست ہوگئی جو کہتے ہیں کہ یہ ان سب کی طرف سے کافی ہوگئی جن کی طرف سے وہ ذبح کی گئی جن کی تعداد غیر معین ہے اور یہ حکم اس کے علاوہ کی طرف تجاوز نہ کرے گا تو اب اس کی ضد ثابت ہوگئی اور وہ ان لوگوں کا قول ہے جو کہتے ہیں کہ بکری صرف ایک آدمی کی طرف سے کفایت کرے گی۔ اگر کوئی معترض کہے کہ بکری کو افضل ہونے کی وجہ سے سات سے زائد افراد و اشخاص کے لئے جائز قرار دیا۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ تمہارے پاس اس بات کی کیا دلیل ہے کہ بکری سب سے افضل

ہے اوراس افضلیت کی وجہ سے تم نے اس کو سات سے بھی زائد افراد کے لئے جائز قرار دے دیا۔حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے۔

٦٠٩٨: مَا قَدْ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِالْجَزُوْرِ ، وَبِالْكَبْشِ ، إِذَا لَمْ يَجِدْ جَزُوْرًا . فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِالْجَزُوْرِ إِذَا وَجَدَهُ، وَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ يَدَعُ مَا سِوَاهُ، مِمَّا يُضَحّٰى بِهٖ مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ، وَهُوَ قَادِرٌ عَلَيْهِ، وَيُضَحِّي بِالشَّاةِ إِذَا لَمْ يَقْدِرْ عَلَى الْجَزُوْرِ ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْجَزُوْرَ كَانَ عِنْدَهُ أَفْضَلَ مِنَ الشَّاةِ .وَقَدْ رَأَيْنَا الْهَدَايَا فِي الْحَجِّ ، جُعِلَ لِلْبَدَنَةِ فِيْهَا مِنَ الْفَضْلِ ، مَا لَمْ يُجْعَلْ لِلشَّاةِ ، فَجُعِلَتِ الْبَدَنَةُ مِمَّا يَشْتَرِكُ فِيْهَا الْجَمَاعَةُ فَيُهْدُوْنَهَا عَنْ قِرَانِهِمْ وَمُتْعَتِهِمْ ، وَلَمْ تُجْعَلِ الشَّاةُ كَذٰلِكَ .فَمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الشَّرِكَةِ فِي الْهَدْيِ إِذَا كَانَ جَزُوْرًا ، مَا .

٦٠٩٨: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی قربانی کرتے اور مینڈھے کی قربانی کرتے جب اونٹ نہ ہوتا۔نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کی قربانی کرتے اور مینڈھے کی قربانی کرتے جب اونٹ نہ ہوتا۔اس روایت ابن عمرؓ نے یہ اطلاع دی کہ جب اونٹ ملتا تو اس وقت آپ اونٹ کی قربانی کرتے اگر وہ نہ ملتا تو تب مینڈھے کی قربانی کرتے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اونٹ کے علاوہ گائے بکری کی قربانی اونٹ نہ ہونے کی صورت میں فرماتے۔اس سے ثابت ہوا کہ اونٹ کی قربانی آپ کے ہاں سب سے افضل تھی اور بکری سے افضل تھی۔حج کے ہدایا میں بدنہ کی افضلیت دی گئی ہے جو کہ بکری کو حاصل نہیں۔بدنہ کو ایک جماعت کی طرف قربانی اور ہدی کے لئے مقرر کیا گیا جبکہ وہ قران وتمتع کریں اور بکری کو جماعت کی طرف سے قرار نہیں دیا گیا۔شراکت ہدی کی روایات ملاحظہ ہوں۔

٦٠٩٩: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مِائَةَ بَدَنَةٍ ، وَأَشْرَكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ثُلُثِهَا .

٦٠٩٩: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سو اونٹ بطور ہدی روانہ فرمائے اور اس کے ثلث میں حضرت علیؓ کو حصہ دار بنایا۔

۶۱۰۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعِينَ بَدَنَةً ، وَأَشْرَكَ بَيْنَهُمْ فِيهَا . فَلَمَّا كَانَتِ الشَّرِكَةُ جَائِزَةً فِي الْجَزُوْرِ ، مُبَاحَةً فِي الْهَدْيِ ، وَغَيْرَ مُبَاحَةٍ فِي الشَّاةِ ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الشَّاةَ اِنَّمَا عَدَلَتْ بِجُزْءٍ مِنَ الْجَزُوْرِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي الْبَابِ الَّذِي قَبْلَ هٰذَا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ :اِنَّ عَلَيَّ نَاقَةً وَقَدْ عَزَبَتْ عَنِّي ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا سَبْعًا مِنَ الْغَنَمِ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْمَعْنَى .

۶۱۰۰: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات تر بدنہ بطور ہدی روانہ فرمائے اوران میں صحابہ کرام کو باہمی حصہ دار بنایا۔ پس جب اونٹ میں شرکت جائز ہے تو ہدی میں مباح ہے مگر بکری میں شرکت مباح نہیں اس سے ثابت ہوا کہ بکری کو اونٹ کے ایک حصہ کی برابری حاصل ہے۔ اس سے پہلے باب میں ہم ذکر کر چکے کہ ایک شخص نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے ذمہ ایک اونٹنی بنتی تھی مگر وہ مجھ سے بھاگ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سات بکریوں کا حکم فرمایا۔ پس یہ بھی ہمارے موقف کی دلیل ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت بھی اس کے موافق ہے۔

۶۱۰۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ :سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَمَّا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ، فَقَالَ :جَزُوْرٌ وَبَقَرَةٌ ، أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ .

۶۱۰۱: ابوحمزہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا "استیسر من الھدی" کا کیا معنی ہے تو فرمایا اونٹ یا گائے یا کسی دم میں شریک ہو جائے۔

۶۱۰۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ .فَأَخْبَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِأَنَّ الْجُزْءَ مِنَ الْجَزُوْرِ ، يَعْدِلُ الشَّاةَ فِيمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ عَلَى فَضْلِ الْجَزُوْرِ عَلَى الْبَقَرَةِ ، وَعَلَى فَضْلِ الْبَقَرَةِ عَلَى الشَّاةِ .

۶۱۰۲: ابوحمزہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ اسی طرح فرماتے تھے جیسا پہلے ذکر ہوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتلایا کہ اونٹ کا ایک جزء وہ بکری کے برابر ہو کر استیسر من الھدی میں شامل ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت وارد ہے جو اونٹ کی گائے اور گائے کی بکری پر فضیلت کو ظاہر کرتی ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۶۱۰۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْأَغَرِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ ، وَجَلَسُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ ، فَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ، ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ .

۶۱۰۳: ابو عبداللہ اغر نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے بیٹھ جاتے ہیں اور سب پہلے اور اس کے بعد آنے والوں کے نام درج کرتے ہیں جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحائف لپیٹ کر بیٹھ جاتے اور خطبہ سننے میں مصروف ہو جاتے ہیں پس اس آدمی کی مثال جو سب سے پہلے آنے والا ہو اس شخص جیسی ہے جس نے اونٹ کی قربانی دی ہو پھر اس شخص جیسی جس نے گائے کی قربانی دی ہو پھر اس شخص کی طرح جس نے دنبہ کی قربانی کی ہو پھر اس شخص کی طرح جو بکری صدقہ کرنے والا ہو اور پھر اس شخص کی طرح جو انڈا راہ خدا میں دینے والا ہو۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۱۳' مسلم فی الجمعه ۲٤' نسائی فی الامامه باب۵۹' والجمعه باب۱۳' ابن ماجه فی الاقامه باب۸۲' دارمی فی الصلاة باب۱۹۳' مسند احمد ۲۳۹/۲' ۲۸۰' ۵۰۵۔

۶۱۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُهَجِّرِ إِلَى الصَّلَاةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً ، ثُمَّ الَّذِي جَاءَ عَلَى أَثَرِهِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ ، ثُمَّ الَّذِي عَلَى أَثَرِهِ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ، ثُمَّ الَّذِي عَلَى أَثَرِهِ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ، ثُمَّ الَّذِي عَلَى أَثَرِهِ، كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ .

۶۱۰۴: ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اس آدمی کی مثال جو سب سے پہلے آنے والا ہے اس آدمی جیسی ہے جو کہ اونٹ ہدی کے طور پر دے پھر اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو گائے کو ہدی میں دے۔ پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال اس شخص جیسی ہے

جو کہ دنبہ راہ خدا میں دے پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو مرغی راہ خدا میں دے پھر آخر میں آنے والے کی مثال اللہ کی راہ میں انڈا قربان کرنے والے جیسی ہے۔

تخریج : سابقہ روایت ٦١٠٣ کی تخریج ملاحظہ کر لیں۔

۶۱۰۵: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۶۱۰۵: سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۱۰۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

٦١٠٦: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ. فَلَمَّا جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُهَجِّرَ فِيْ أَفْضَلِ الْأَوْقَاتِ كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً ، وَالْمُهَجِّرَ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ بَعْدَهُ، كَالْمُهْدِيْ بَقَرَةً ، وَالْمُهَجِّرَ فِي الثَّالِثِ ، كَالْمُهْدِيْ كَبْشًا ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ أَفْضَلَ مَا يُهْدَى الْجَزُوْرُ ، ثُمَّ الْبَقَرَةُ ، ثُمَّ الْكَبْشُ .فَلَمَّا كَانَتِ الْبَدَنَةُ أَعْظَمَ مَا يُهْدَى ، ثَبَتَ أَنَّهَا أَعْظَمُ مَا يُضَحَّى بِهٖ .وَلَمَّا انْتَفَى أَنْ تُجْزِءَ الشَّاةُ عَمَّا فَوْقَ السَّبْعَةِ ، ثَبَتَ أَنَّهَا لَا تُجْزِءُ إِلَّا عَنْ خَاصٍ مِنَ النَّاسِ .وَلَمَّا كَانَتْ بِاتِّفَاقِهِمْ -لَا تُجْزِءُ فِي الْأُضْحِيَّةِ عَمَّا فَوْقَ السَّبْعَةِ ، كَانَتِ الشَّاةُ أَحْرَى أَنْ لَا تُجْزِءَ عَنْ ذٰلِكَ وَقَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى أَنَّهَا مُجْزِئَةٌ عَنِ الْوَاحِدِ ، وَاخْتَلَفُوْا فِيْمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْهُ، فَلَا يَدْخُلُ فِيْمَا قَدْ ثَبَتَ لَهُ حُكْمُ الْخُصُوْصِيَّةِ إِلَّا مَا قَدْ أَجْمَعُوْا عَلٰى دُخُوْلِهٖ فِيْهِ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّهُ لَا يَجُوْزُ أَنْ يُضَحّٰى بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنِ اثْنَيْنِ ، وَلَا عَنْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۰۷: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے نقل کیا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ کو فرماتے سنا کہ

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ جب جناب رسول اللہ ﷺ نے افضل اوقات میں پہلے کرنے والے کو ہدی میں اونٹ قربان کرنے والے کی طرح قرار دیا اور اس کے بعد والے وقت میں آنے والے کو گائے ہدی کے طور پر دینے والے کی طرح اور تیسرے نمبر پر آنے والے کو مینڈھا ہدی میں دینے والے کی طرح قرار دیا تو اس سے ثابت ہو گیا کہ سب سے افضل ہدی اونٹ پھر گائے پھر مینڈھا ہے۔ جبکہ اونٹ سب سے اعلیٰ ہدی ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ اس کی قربانی سب سے افضل ہے۔ جب اس بات کی نفی ہو گئی کہ بکری سات سے اوپر افراد کی طرف سے جائز نہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ یہ صرف خاص لوگوں سے کفایت کرنے والی ہے۔ جب اس پر سب کا اتفاق ہے سات سے اوپر افراد اکٹھے ایک جانور کی قربانی نہیں دے سکتے تو بکری زیادہ مناسب ہے کہ وہ سات سے اوپر کی طرف سے جائز نہ ہو اور اس پر بھی اتفاق ہے کہ بکری ایک فرد کی طرف سے جائز ہے ایک سے زیادہ میں اختلاف ہوا تو جس کے لئے خصوصیت کا حکم ثابت تو اس میں وہی فرد داخل ہونا چاہئے جس میں اتفاق ہے۔ (اور وہ ایک ہے) پس ثابت ہوا کہ بکری کی قربانی صرف ایک کی طرف سے ہو گی نہ دو اور نہ دو سے زیادہ کی طرف سے۔ یہی ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَنْ أَوْجَبَ أُضْحِيَّةً فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ أَوْ عَزَمَ عَلَى أَنْ يُضَحِّيَ، هَلْ لَهُ أَنْ يَقُصَّ شَعْرَهُ أَوْ أَظْفَارَهُ؟

قربانی کرنے والے کا بال وناخن اتروانا

قربانی کی نیت والا ذوالحجہ میں بال وناخن کاٹ سکتا ہے یا نہیں۔فریق اول کا قول یہ ہے کہ بال وناخن کاٹنا جائز نہیں ہے۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ بال وناخن ترشوانے میں گناہ نہیں البتہ اگر قربانی والا شخص بطور استحباب نہ کٹوائے تو ثواب کا حقدار ہوگا اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور صاحبین نے اختیار کیا ہے۔

۶۱۰۸: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ ، وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ ، فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ، حَتَّى يُضَحِّيَ .

۶۱۰۸: سعید بن مسیب نے حضرت ام سلمہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے اور وہ قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ اپنے بال وناخن نہ تراشے جب تک کہ قربانی سے فارغ نہ ہو جائے۔

تخریج : مسلم في الاضاحي باب ۴۲' ابو داؤد في الاضاحي باب۲' ترمذي في الاضاحي باب۲' نسائي في الضحايا باب۱' ابن ماجه في الاضاحي باب۱۱۔

۶۱۰۹: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ :أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.قَالَ اللَّيْثُ :قَدْ جَاءَ هٰذَا، وَأَكْثَرُ النَّاسِ عَلَى غَيْرِهِ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا الْحَدِيثِ ، فَقَلَّدُوهُ ، وَجَعَلُوهُ أَصْلًا .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ ، فَقَالُوا :لَا بَأْسَ بِقَصِّ الْأَظْفَارِ وَالشَّعْرِ ، فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ ، لِمَنْ عَزَمَ عَلَى أَنْ يُضَحِّيَ ، وَلِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ عَلَى ذٰلِكَ .وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ ، بِمَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ الْحَجِّ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ :كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

فَيَبْعَثُ بِهَا ، ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا ، لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ ، حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ . فَفِي ذٰلِكَ دَلِيلٌ عَلَى إِبَاحَةِ مَا قَدْ حَظَرَهُ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ .وَمَجِيءُ حَدِيثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَحْسَنُ مِنْ مَجِيءِ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، لِأَنَّهُ جَاءَ مَجِيئًا مُتَوَاتِرًا .وَحَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، لَمْ يَجِءْ كَذٰلِكَ ، بَلْ قَدْ طُعِنَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ مَالِكٍ ، فَقِيلَ :إِنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

۶۱۰۹: سعید بن مسیب نے امّ المؤمنین حضرت امّ سلمہؓ سے روایت کی ہے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔
امام لیث کہتے ہیں یہ حکم تو بہت وارد ہوا مگر اکثر لوگ اس کے خلاف عمل کرتے ہیں۔بعض نے اس روایت سے استدلال کیا اور اس کو اصل لازم قرار دیا۔بال و ناخن ایام ذی الحجہ میں ترشوانے میں کوئی حرج نہیں اس میں وہ آدمی جو قربانی کرنا چاہتا ہو اور اس کے لئے بھی جو قربانی کا عزم نہ رکھتا ہو۔انہوں نے اپنی دلیل میں حضرت عائشہؓ کی اس روایت سے استدلال کیا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے قلادے بناتی تھی آپ ہدی روانہ کرتے پھر گھر میں بلا احرام مقیم رہتے اور جن چیزوں سے محرم پرہیز کرتا ہے ان میں سے کسی چیز سے بھی پرہیز نہ کرتے یہاں تک کہ لوگ لوٹ آتے۔اس روایت میں اس چیز کو مباح قرار دیا گیا جس کی ممانعت پہلی روایت میں وارد ہے روایت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لانا روایت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بہتر ہے کہ کیونکہ یہ روایت متواتر طرق سے وارد ہوئی ہے جبکہ روایت امّ سلمہؓ اس طرح نہیں بلکہ مالک کی سند سے آنے والی روایت موقوف ہے مرفوع نہیں۔

تخریج : بخاری فی الحج باب۱۰۷، مسلم فی الحج ۳۵۹، ابو داؤد فی المناسك باب۱۶، ترمذی فی الحج باب۷۰، نسائی فی المناسك باب۶۵، دارمی فی المناسك باب۸۶، مسند احمد ۶، ۲۱۳/۳۵، ۲۱۶، ۲۲۵/۲۱۶، ۲۳۶، ۲۵۳/۲۳۶، ۲۶۲۔

۶۱۱۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَلَمْ تَرْفَعْهُ قَالَتْ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ ، وَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ ، وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ، حَتَّى يُضَحِّيَ.

۶۱۱۰: سعید بن مسیب نے حضرت امّ سلمہؓ سے روایت کی ہے اور اس کو مرفوع نقل نہیں کیا۔اس میں یہ ہے جو ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہتا ہو وہ اپنے بال و ناخن نہ ترشوائے یہاں تک کہ قربانی کرے۔

۶۱۱۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي مَالِكٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهُ وَلَمْ تَرْفَعْهُ .فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيثِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَهٰذَا حُكْمُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِي ذٰلِكَ فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْإِحْرَامَ يَنْحَظِرُ بِهِ أَشْيَاءُ ، مِمَّا قَدْ كَانَتْ كُلُّهَا قَبْلَهُ حَلَالًا ، مِنْهَا :الْجِمَاعُ ، وَالْقُبْلَةُ ،

وَقَصُّ الْاَظْفَارِ ، وَحَلْقُ الشَّعْرِ ، وَقَتْلُ الصَّيْدِ ، فَكُلُّ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ تَحْرُمُ بِالْاِحْرَامِ ، وَأَحْكَامُ ذٰلِكَ مُخْتَلِفَةٌ .فَأَمَّا الْجِمَاعُ فَمَنْ أَصَابَهُ فِيْ إِحْرَامِهِ، فَسَدَ إِحْرَامُهُ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ لَا يُفْسِدُ إِصَابَتُهُ الْإِحْرَامَ فَكَانَ الْجِمَاعُ أَغْلَظَ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ يُحَرِّمُهَا الْإِحْرَامُ .ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ أَيَّامُ الْعَشْرِ ، وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يُضَحِّيَ أَنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُهُ مِنَ الْجِمَاعِ فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُهُ مِنَ الْجِمَاعِ ، وَهُوَ أَغْلَظُ مَا يَحْرُمُ بِالْاِحْرَامِ ، كَانَ أَحْرٰى أَنْ لَا يَمْنَعَ مِمَّا دُوْنَ ذٰلِكَ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۶۱۱۱: سعید بن میتب نے حضرت ام سلمہؓ سے اسی طرح روایت کی اور اس کو مرفوع قرار نہیں دیا۔ یہ آثار کے لحاظ سے اس کا حکم ہے۔ البتہ غور وفکر کے لحاظ سے اس طرح ہے کہ احرام سے کئی ایسی چیزیں منع کر دی جاتی ہیں جو کہ پہلے حلال تھیں مثلاً جماع‘ قبلہ (بوسہ) ناخن اتارنا‘ بال مونڈھنا‘ شکار مارنا‘ یہ تمام اشیاء احرام میں حرام ہیں اور ان کے احکام مختلف ہیں مثلاً جو احرام میں جماع کرے اس کا احرام ختم ہو جائے گا ان کے علاوہ اور چیزیں احرام کو فاسد نہیں کرتیں جن چیزوں کو احرام نے حرام کیا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ سخت جماع ہے پھر ہم نے غور کیا کہ جب عشرہ ذوالحجہ آ جائے اور وہ آدمی قربانی کرنا چاہتا ہو تو اس کو جماع سے کوئی چیز مانع نہیں ہے جب احرام کی سب سے زیادہ سخت چیز عشرہ ذوالحجہ میں ممنوع نہیں تو اس سے کم درجہ کی چیز بدرجہ اولیٰ مانع نہ بنے گی اس باب میں قیاس کا تقاضا یہی ہے اور ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ‘ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے۔

تابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے تائید:

۶۱۱۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ .ح .

۶۱۱۲: ابن وہب نے ابن ابی ذیب سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۱۳: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، وَأَبَا بَكْرِ بْنَ سُلَيْمَانَ ، كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يَأْخُذَ الرَّجُلُ مِنْ شَعْرِهٖ وَيُقَلِّمَ أَظْفَارَهٗ فِيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ .وَقَدْ احْتَجَّ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بَعْضُ أَصْحَابِنَا ،

۶۱۱۳: ابراہیم بن مرزوق نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ عطاء بن یسار اور ابوبکر بن عبدالرحمن اور ابوبکر بن سلیمان عشرہ ذوالحجہ میں ناخن اور بال کاٹنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے ہمارے

بعض علماء نے اس روایت کو بھی دلیل بنایا ہے۔

۶۱۱۳: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، قَالَ :رَآنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، طَوِيْلَ الشَّارِبِ ، وَذٰلِكَ بِذِى الْحُلَيْفَةِ ، وَأَنَا عَلٰى نَاقَتِي ، وَأَنَا أُرِيْدُ الْحَجَّ ، فَأَمَرَنِيْ أَنْ أَقُصَّ مِنْ شَعْرِي ، فَفَعَلْتُ .وَلَا حُجَّةَ عِنْدَنَا فِيْ هٰذَا ، لِأَنَّهُ لَا يُرِيْدُ أَنْ يُضَحِّيَ، إِذَا كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ ، فَلَا حُجَّةَ فِيْ هٰذَا عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى لِأَنَّهُمْ إِنَّمَا يَمْنَعُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ .وَحُجَّةٌ أُخْرٰى تَدْفَعُ هٰذَا الْحَدِيْثَ أَنْ يَكُوْنَ فِيْهِ حُجَّةٌ عَلَيْهِمْ ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ عَشْرِ ذِى الْحِجَّةِ ، أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ .

۶۱۱۴: محمد بن ربیعہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن خطاب نے دیکھا جبکہ میں ذوالحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار حج کا ارادہ کر رہا تھا اور میری مونچھیں لمبی تھیں مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنے بال کاٹ لوں چنانچہ میں نے اپنے بال کاٹ لئے۔

اس روایت میں ہمارے لئے بھی کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے کہ وہ قربانی کا ارادہ تو رکھتا نہیں جبکہ وہ حج کا ارادہ رکھتا ہے تو فریق اول کے خلاف بھی کوئی دلیل نہیں کیونکہ وہ ناخن کاٹنا وغیرہ اس کے لئے ممنوع قرار دیتے ہیں جو قربانی کرنا چاہتا ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ روایت فریق اول کے خلاف دلیل بھی کیسے بنے۔ جبکہ اس میں یہ مذکور نہیں کہ یہ عشرہ ذی الحجہ کا واقعہ ہے یا اس سے پہلے کا ہے۔

بَابُ الذَّبْحِ بِالسِّنِّ وَالظُّفْرِ

دانت وناخن سے ذبح کا حکم

اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ دانت وناخن جو جسم کے ساتھ لگے ہوں ان کا ذبیحہ حرام ہے۔البتہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ہاں جسم سے لگے ہوں یا اترے ہوئے بہر صورت ان کا ذبیحہ حرام ہے۔امام ابوحنیفہ کے ہاں اترے ہوئے دانت اور ناخن سے ذبیحہ حلال ہے مگر توہین انسانیت کی وجہ سے مکروہ ہے۔

<u>فریق اول کا مؤقف:</u> بعض لوگوں نے دانت وناخن کے ذبیحہ کو بہر حلال درست قرار دیا خواہ ناخن جسم سے متصل ہو یا الگ۔ دلیل کے لئے اس روایت کو پیش کیا ہے۔

۶۱۱۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ح.

۶۱۱۵: وہب بن جریر اور روح بن عبادہ دونوں نے شعبہ سے روایت کی ہے۔

۶۱۱۶: وَحَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَا جَمِيْعًا عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ مُرَيِّ بْنِ قَطَرِي ، رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ ثَعْلَبَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أُرْسِلُ كَلْبِيْ فَيَأْخُذُ الصَّيْدَ ، فَلَا يَكُوْنُ مَعِي مَا يُذَكِّيْهِ اِلَّا الْمَرْوَةَ وَالْعَصَا ، فَقَالَ أَنْهِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ ، وَاذْكُرْ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنْ أَبَاحُوْا مَا ذُبِحَ بِالسِّنِّ وَالظُّفْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ ، وَغَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا مَا ذُبِحَ بِهِمَا ، اِذَا كَانَا غَيْرَ مَنْزُوْعَيْنِ ، وَأَبَاحُوْا مَا ذُبِحَ بِهِمَا ، اِذَا كَانَا مَنْزُوْعَيْنِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۱۱۶: ابراہیم بن مرزوق نے اپنی سند سے مری بن قطری تغلبی سے روایت کی انہوں نے عدی بن حاتم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے کتے کو شکار کے لئے چھوڑتا ہوں اور میرے پاس اس کو ذبح کرنے کے لئے پتھر اور لاٹھی کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خون کو بہا دو خواہ جس چیز سے بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کہ کچھ لوگوں نے اکھڑے ہوئے ناخن اور دانت اور نہ اکھڑے ہوئے ناخن اور دانت سے ذبح کو جائز قرار دیا اور اس دلیل کو پیش کیا۔ دوسروں نے کہا انہوں نے ان دونوں کے ذریعے ذبح کو مکروہ قرار دیا جبکہ یہ اکھڑے نہ گئے ہوں اور اکھڑے ہوئے ناخنوں اور

دانتوں سے ذبیحہ کو جائز قرار دیا اور اس روایت کو دلیل میں پیش کیا۔

تخریج : مسند احمد ٢٥٨/٤۔

۶۱۱۷: بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ : ثَنَا رَوْحٌ وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا ، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى .قَالَ : مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ، فَكُلْ ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ ، وَسَأُخْبِرُكَ ، أَمَّا الظُّفُرُ ، فَمُدَى الْحَبَشَةِ ، وَأَمَّا السِّنُّ ، فَعَظْمٌ .

۶۱۱۷: عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج سے نقل کیا کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کل ہمارا دشمن سے سامنا ہے اور ہمارے پاس ذبح کے لئے چھری نہیں آپ نے فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اور وہ خون کو بہادے اس ذبیحہ کو کھاؤ سوائے ناخن اور دانت کے اور میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ ناخن کو چھری کے طور پر حبشہ والے استعمال کرتے ہیں اور دانت ہڈی ہے۔

تخریج : بخاری فی الشرکہ باب۳' والجهاد باب ۱۹۱' مسلم فی الاضاحی روایت۲۵' ابو داؤد فی الاضاحی باب۱۵' ترمذی فی الصید باب۱۸' نسائی فی الضحایا باب۱۹' ۲۰' ابن ماجه فی الذبائح باب۵' مسند احمد ٤٦٣/٣' جلد ١٤٠/٤۔

۶۱۱۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا نَرْجُو ، أَوْ نَخْشَى أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ ، وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى : أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ ، وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ، فَكُلُوْا ، إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، إِخْرَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، السِّنَّ وَالظُّفُرَ ، مِمَّا أَبَاحَ الذَّكَاةَ بِهِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ وَغَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ ، فَهُمَا إِذَا كَانَا غَيْرَ مَنْزُوْعَيْنِ أَحْرَى أَنْ يَكُوْنَا كَذٰلِكَ .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى غَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ ، فَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلَى حُكْمِ الْمَنْزُوْعَيْنِ فِيْ ذٰلِكَ كَيْفَ هُوَ ؟ فَلَمَّا أَحَاطَ الْعِلْمُ بِوُقُوْعِ النَّهْيِ فِيْ هٰذَا عَلَى غَيْرِ الْمَنْزُوْعَيْنِ ، وَلَمْ يُحِطِ الْعِلْمُ بِوُقُوْعِهِ عَلَى الْمَنْزُوْعَيْنِ ، وَقَدْ جَاءَ حَدِيْثُ عَدِيٍّ ، الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مُطْلَقًا ، أَخْرَجْنَا مِنْهُ مَا أَحَاطَ الْعِلْمُ ، بِإِخْرَاجِ حَدِيْثِ رَافِعٍ إِيَّاهُ مِنْهُ ، وَتَرَكْنَا مَا لَمْ يُحِطِ الْعِلْمُ بِإِخْرَاجِ حَدِيْثِ رَافِعٍ إِيَّاهُ مِنْهُ ، عَلَى مَا أَطْلَقَهُ حَدِيْثُ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ هٰذَا.

۶۱۱۸: حضرت عبایہ بن رفاعہ نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے گزارش کی کہ ہمیں امید یا خطرہ ہے کہ کل دشمن سے مڈھ بھیڑ ہو اور ہمارے پاس چھری نہیں کیا ہم بانس کے ساتھ ذبح کر سکتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خون کو بہائے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس کو کھاؤ سوائے ناخن اور دانت کے۔ اس روایت میں جن چیزوں سے ذبح ہو سکتا ہے ان میں سے ناخن اور دانت کو نکال دیا پس اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اکھاڑے ہوئے ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ وہ نہ اکھاڑے ہوئے ہوں اگر نہ اکھاڑے ہوئے ہوں اور پھر اکھاڑے ہوئے کا حکم کیا ہوگا اس کی کوئی دلیل یہاں موجود نہیں اور اگر وہ اکھاڑے ہوئے ہوں تو وہ دونوں جبکہ نہ اکھاڑے ہوئے ہوں زیادہ مناسب ہے کہ وہ اس طرح ہوں اور اگر اس سے مراد نہ اکھاڑے ہوئے ہوں اور پھر اکھاڑے ہوئے کے متعلق کیا حکم ہوگا اس کی کوئی دلیل نہیں اور نہ اکھاڑے ہوؤں کے متعلق جب پختہ طور نہی کا آنا ثابت ہو گیا اور اکھاڑے ہوئے کے متعلق معلوم نہ ہوا۔ حالانکہ حضرت عدی کی روایت میں یہ بات موجود ہے وہ مطلق ہے اور جن کے بارے میں ہمیں علم تھا ہم نے ان کو حدیث رافع کے ذریعے نکال دیا اور جن کے بارے میں علم نہیں تھا ان کو حدیث رافع کے ذریعے نکالنے والا معاملہ چھوڑ دیا جیسا کہ حدیث عدیؓ میں مطلق آیا ہے اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی یہ بات مروی ہے روایت یہ ہے۔

۶۱۱۹: مَا قَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ ، عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ ، قَالَ :خَرَجْنَا حُجَّاجًا ، فَصَادَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَرْنَبًا ، فَذَبَحَهَا بِظُفُرِهِ فَشَوَاهَا ، فَأَكَلُوْهَا ، وَلَمْ آكُلْ مَعَهُمْ .فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ، سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَعَلَّكَ أَكَلْتَ مَعَهُمْ ؟ فَقُلْتُ :لَا ، قَالَ أَصَبْتَ إِنَّمَا قَتَلَهَا خَنْقًا .

۶۱۱۹: ابو رجاء عطاردی کہتے ہیں کہ ہم حج کے لئے نکلے تو ساتھیوں میں سے ایک نے خرگوش شکار کیا اور اس کو اپنے ناخن کے ذریعے ذبح کیا اور اس کو بھونا سب نے کھایا مگر میں نے نہ کھایا جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے ابن عباسؓ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا شاید تم نے بھی ان کے ساتھ کھایا ہوگا میں نے کہا نہیں تو انہوں نے فرمایا تم نے درست کیا۔ انہوں نے اس کا گلہ گھونٹ کر مارا ہے۔

۶۱۲۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ :ثَنَا سَلْمُ بْنُ زُرَيْرٍ ، عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ ، مِثْلَهُ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَدْ بَيَّنَ فِيْ حَدِيْثِهِ، هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ بِهِ حَرُمَ أَكْلُ مَا ذُبِحَ بِالظُّفُرِ ، أَنَّهُ الْخَنْقُ ، لِأَنَّ مَا ذُبِحَ بِهِ ، فَإِنَّمَا ذُبِحَ بِكَفٍّ ، لَا بِغَيْرِهَا فَهُوَ مَخْنُوْقٌ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الذَّبْحِ بِالظُّفُرِ ، هُوَ الظُّفُرُ الْمُرَكَّبُ فِي الْكَفِّ ، لَا الظُّفُرُ الْمَنْزُوْعُ .وَكَذٰلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ، مَعَ ذٰلِكَ مِنَ الذَّبْحِ بِالسِّنِّ ، فَإِنَّمَا هُوَ عَلَى السِّنِّ الْمُرَكَّبَةِ فِي الْفَمِ ، لِأَنَّ

ذٰلِكَ يَكُوْنُ عَضًّا ، فَأَمَّا السِّنُّ الْمَنْزُوْعَةُ فَلَا .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۲۰: یعقوب بن اسحٰق نے بیان کیا کہ ہمیں سلم بن زریر نے ابورجاء سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔کیا تم غور نہیں کرتے ہو کہ ابن عباسؓ نے اپنی روایت میں وضاحت کردی کہ یہ طریق کار جس سے ناخن کے ذبیحہ کا کھانا حرام ہوا وہ گلہ دبانا ہے کیونکہ جو اس طریقے سے ذبح کیا جائے گا وہ ہتھیلی سے ذبح ہوگا نہ کہ اور کسی چیز سے اس لئے وہ گلہ گھونٹا ہوا شمار ہوگا پس اس سے یہ ثبوت مل گیا کہ جس ناخن سے ذبح کرنا ممنوع ہے وہ ناخن ہے جو ہتھیلی سے جڑا ہوا ہو وہ ناخن مراد نہیں جو کہ الگ ہو اس طرح جس دانت سے ذبح کرنا ممنوع ہے اس سے مراد وہ دانت ہے جو منہ میں گھڑا ہوا ہو کیونکہ یہ عضو کے اندر آئے گا۔رہا الگ دانت تو اس کا ذبیحہ ممنوع نہیں یہی امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ أَكْلِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانا

قربانی کا گوشت تین دن کے بعد رکھنا اور استعمال کرنا جائز نہیں اس کو اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین دن اور اس سے زائد رکھنا اور استعمال کرنا ہر دو جائز ہیں اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۱۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ، ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْأَضْحَى :أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى أَنْ تَأْكُلُوْا نُسُكَكُمْ بَعْدَ ثَلَاثٍ ، فَلَا تَأْكُلُوْهَا بَعْدَهَا .

۶۱۲۱: ابوعبید مولیٰ عبدالرحمٰن نے حضرت علیؓ کو عیدالاضحیٰ کے دن فرماتے سنا اے لوگو! جناب نبی اکرم ﷺ نے قربانی کا گوشت تین کے بعد کھانے سے منع فرمایا پس تم تین دن کے بعد مت کھاؤ۔

تخریج : بخاری فی الاضاحی باب۱۶' مسلم فی الاضاحی ۲۴' مسند احمد ۱۴۱/۱۔

۶۱۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عُبَيْدٍ ، مَوْلَى أَزْهَرَ ، قَالَ :صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعِيْدَ ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَحْصُوْرٌ ، فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ :لَا تَأْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ أَضَاحِيكُمْ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذٰلِكَ .

۶۱۲۲: ابوعبید مولیٰ ازہر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ نماز عید ادا کی جبکہ حضرت عثمان محصور تھے۔ آپ نے پہلے نماز ادا کی پھر خطبہ دیا اور فرمایا اپنی قربانیوں کے گوشت سے تین دن کے بعد مت کھاؤ اس لئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم فرمایا ہے۔

۶۱۲۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُوْا مِنْهَا ثَلَاثًا يَعْنِيْ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ .

۶۱۲۳: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا تم قربانی کے گوشت

تین دن کھاؤ۔

تخریج : مسلم فی الاضاحی ٢٦' ترمذی فی الاضاحی باب١٣' مسند احمد ٩/٢۔

٦١٢٤: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ :أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ مِنْ لَحْمِ أُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ . فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَحَرَّمُوْا لُحُوْمَ الْأَضَاحِيّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِأَكْلِهَا وَادِّخَارِهَا بَأْسًا. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

٦١٢٤: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔

<u>امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:</u> تین دن کے بعد قربانی کا گوشت بعض لوگوں نے حرام قرار دیا اور انہوں نے مندرجہ آثار سے استدلال کیا ہے۔

<u>فریق ثانی:</u> تین دن کے بعد گوشت کے کھانے اور ذخیرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دلیل یہ آثار ہیں۔

٦١٢٥: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى :عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ : ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُضْحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ أَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ الْأُضْحِيَّةِ فَمَا زِلْتُ أُطْعِمُهُ مِنْهَا ، حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ .

٦١٢٥: جبیر بن نفیر نے حضرت ثوبانؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی کو ذبح کیا پھر فرمایا اے ثوبان اس قربانی کے گوشت کو درست کرو چنانچہ میں اس کو استعمال کرتا رہا یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچا۔

تخریج : بنحوہ مسلم فی الاضاحی ٣٥' دارمی فی الاضاحی باب٦۔

٦١٢٦: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :إِنْ كُنَّا لَنَأْكُلُهُ بَعْدَ عِشْرِيْنَ ، تَعْنِي لُحُوْمَ الْأَضَاحِيّ .

٦١٢٦: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے ہم قربانی کے گوشت کو بیس دن کے بعد بھی کھاتے تھے۔

٦١٢٧: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْهَا وَعَمِّهِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

عَنْهُمْ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ وَادَّخِرُوْا . فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ هٰذَيْنِ الْمَعْنَيَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَاهُمَا ، حُجَّةً لِأَحَدِ هٰذَيْنِ الْقَوْلَيْنِ ، نَاسِخًا الْمَعْنَى الْآخَرَ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

۶۱۲۷: عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری نے اپنے والد اور چچا حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کا گوشت کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔ ان دونوں معنوں کا احتمال ہے جن کا ہم نے ذکر کیا دونوں قولوں میں سے ایک دوسرے کے لئے ناسخ بنے تو تب حجت ہوگا چنانچہ ہم نے غور کیا۔

تخریج : مسند احمد ۴۸/۳، ۱۵/۴، ۳۸۴/۶۔

۶۱۲۸: فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي النَّابِغَةُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ أَنْ تَدَّخِرُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، فَادَّخِرُوْهَا مَا بَدَا لَكُمْ .

۶۱۲۸: مخارق بن سلیم نے بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کرتا تھا اب جتنا چاہو جب تک چاہو ذخیرہ کرو۔

۶۱۲۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، ح .

۶۱۲۹: ربیع المؤذن نے روایت کی کہ مجھے اسد نے بیان کیا۔

۶۱۳۰: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَا : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ النَّابِغَةِ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۶۱۳۰: محمد بن خزیمہ نے نابغہ سے اپنی سند کے ساتھ بیان کی اور انہوں نے حضرت علیؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۳۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ هَانِئٍ ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۶۱۳۱: مسروق بن اجدع نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

۶۱۳۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زَيْدٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۱۳۲: ابن بریدہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۱۳۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، ح .

۶۱۳۳: فہد نے ابونعیم سے۔

۶۱۳۴: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَا :ثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ وَاصِلٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۶۱۳۴: ابن ابی داؤد نے اپنی اسناد کے ساتھ محارب بن دثار سے انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۱۳۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۱۳۵: ابن بریدہ نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۱۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ وَاسِعَ بْنَ حِبَّانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۱۳۶: واسع بن حبان نے بتلایا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۶۱۳۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِیْ أُوَيْسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ ، سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ الضَّحَايَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثَلَاثًا ، لَا يَزِيْدُوْنَ عَلَيْهَا ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لَهُمْ بَعْدُ ، أَنْ يَأْكُلُوْا وَيَتَزَوَّدُوْا .

۶۱۳۷: عطاء ابن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بات بیان کی کہ ہم قربانی کا گوشت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تین دن کے اندر کھالیا کرتے تھے اس سے اضافہ نہیں کرتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اجازت مرحمت فرمائی کہ تم کھاؤ اور زادراہ کے طور پر جمع کرو۔

۶۱۳۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَحْوَهُ.

۶۱۳۸: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۱۳۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى أَهْلَهُ، فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ قَصْعَةَ ثَرِيدٍ ، وَلَحْمٍ مِنْ لَحْمِ الْأَضَاحِيِّ ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ. فَأَتَى قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ ، أَخُوهُ ، فَحَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحَجِّ ، قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، وَإِنِّي أُحِلُّهُ لَكُمْ ، فَكُلُوا مِنْهُ مَا شِئْتُمْ .

۶۱۳۹: زبید نے روایت کی کہ مجھے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں اپنے گھر آیا تو ان کے ہاں ایک ثرید کا پیالہ پایا اور قربانی کا کچھ گوشت تو میں نے کھانے سے انکار کر دیا ادھر سے قتادہ بن نعمان اور ان کے بھائی آ گئے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج والے سال فرمایا کہ میں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے تمہیں منع کرتا تھا اب میں اس ممانعت کو اٹھاتا ہوں جب تک چاہو تم اس کو کھاؤ۔

۶۱۴۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ الْخَيْرِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَنَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ ، فَكُلُوا ، وَادَّخِرُوا ، فَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ، وَذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى .

۶۱۴۰: نبیشہ الخیر سے ابوالملیح نے اور خود نبیشہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا میں تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے تمہیں منع کرتا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی ہے تو اب کھاؤ اور جمع کرو اس لئے کہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاضاحی باب ۱۰ ' دارمی فی الاضاحی باب۶ ' مسند احمد ۶۳/۳ ' ۷۵/۵۔

۶۱۴۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَمَالِكٌ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ، ثُمَّ أَذِنَ فِيهِ فَقَالَ كُلُوا ، وَتَزَوَّدُوا ، وَادَّخِرُوا . فَقَالَ عَمْرٌو ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ :

جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَتَزَوَّدْنَا مِنْهَا ، إِلَى الْمَدِينَةِ .

۶۱۴۱: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا پھر اس کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا کھاؤ زادراہ کے طور پر دو اور جمع کرو عمرو راوی کہتے ہیں کہ ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اس طرح نقل کیا "فتزودون منہا الی المدینۃ" پس ان میں سے مدینہ تک پہنچنے کا ہمیں زادراہ بھی دو۔

تخریج : بخاری فی البحر ۱۲٤، مسلم فی الاضاحی روایت ۲۹۔

۶۱۴۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ :ثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى عَنْ بَكْرِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِ مِنًى وَتَزَوَّدْنَا مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ .

۶۱۴۲: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں قربانی کی اور اس میں سے مدینہ منورہ تک کا زادراہ بھی لیا۔

۶۱۴۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُدَّخَرَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهَا وَنَتَصَدَّقَ مِنْهَا ، وَلَا نَأْكُلَهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ، فَأَقَمْنَا عَلَى ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ بَدَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَنَا بِأَكْلِهَا ، وَالصَّدَقَةِ مِنْهَا ، وَأَنْ يَدَّخِرَ مَنْ أَحَبَّ ذٰلِكَ .

۶۱۴۳: زینب بنت کعب سے حضرت ابوسعید خدری سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا اور ہمیں حکم دیا کہ ہم اس میں کھائیں اور صدقہ کریں اور تین دن کے بعد نہ کھائیں ہم اس پر جب تک اللہ نے چاہا قائم رہے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسب معلوم ہوا کہ اس کے کھانے کا اور صدقہ دینے کا حکم دیا اور جو پسند کرے اس کو جمع کرنے کی بھی اجازت دی۔

۶۱۴۴: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي يَزِيدَ ، يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنِ امْرَأَتِهِ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَتْ قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ سَفَرٍ ، فَقَدَّمْنَا إِلَيْهِ مِنْهُ فَقَالَ لَا آكُلُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كُلُوا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ إِلَى ذِي

الْحِجَّةِ.

۶۱۴۴: ابویزید انصاری نے اپنی بیوی سے نقل کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگیں کہ علیؓ سفر سے واپس آئے تو ہم نے ان کے سامنے اس گوشت میں سے کچھ پیش کیا تو کہنے لگے جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں میں نہ کھاؤں گا انہوں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا اس ذی الحجہ سے اگلے ذی الحجہ تک کھاؤ۔

۶۱۴۵: حَدَّثَنَا بَحْرٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، مَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ مَا رَوَيْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. فَإِنْ قِيْلَ: فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنْ عَلِيٍّ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَبَاحَ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَمَا قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْهَا. ثُمَّ رَوَيْتُمْ عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ، أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ، وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فَقَالَ: لَا تَأْكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ أَضَاحِيْكُمْ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ. فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كَانَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ، بَعْدَمَا كَانَ أَبَاحَهُ، حَتّٰى تَتَّفِقَ مَعَانِيْ مَا رَوَيْتُمُوْهُ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ هٰذَا، وَلَا يَتَضَادَّ. قِيْلَ لَهُ: مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتَ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، لِشِدَّةٍ كَانَ النَّاسُ فِيْهَا ثُمَّ ارْتَفَعَتْ تِلْكَ الشِّدَّةُ، فَأَبَاحَ لَهُمْ ذٰلِكَ، ثُمَّ عَادَ ذٰلِكَ، فِيْ وَقْتِ مَا خَطَبَ عَلِيٌّ النَّاسَ، فَأَمَرَهُمْ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِهِ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ هٰذَا

۶۱۴۵: حارث بن یعقوب نے یزید بن ابی یزید مولا انصار سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: کہ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت منسوخ ہو چکی۔ تم نے علیؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت کو ممانعت کے بعد حلال قرار دیا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آپ نے منع تو کیا تھا اس کے بعد کہ اس کو جائز قرار دیا تا کہ روایات کے معانی درست ہو سکیں اور ان میں تضاد نہ ہو۔ ان کو جواب میں کہے کہ جو کچھ آپ نے ذکر کیا اس میں آپ کے موقف کی کوئی دلیل نہیں اس لئے ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا

گوشت رکھنے سے اس لئے منع کیا ہو کہ لوگوں پر تنگدستی ہے پھر وہ تنگدستی ختم ہوگئی تو ان کے لئے مباح کر دیا پھر دوبارہ لوٹ آئی جس وقت علی المرتضیٰؓ نے خطبہ دیا تو انہوں نے لوگوں کو وہی بات فرمائی۔ جس کا جناب رسول اللہ ﷺ نے ایسے حالات میں حکم دیا تھا اور اس کی دلیل ابن مرزوق کی یہ روایت ہے۔

۶۱۴۶: أَنَّ ابْنَ مَرْزُوْقٍ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا ، أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَابِسٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ؟ .فَقَالَتْ إِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ فِيْ عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيْهِ، فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ . قَالَتْ وَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ ، خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَدَلَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ ذٰلِكَ النَّهْيَ ، إِنَّمَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِلْعَارِضِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَلَمَّا ارْتَفَعَ ذٰلِكَ الْعَارِضُ أَبَاحَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ كَانَ حَظَرَهُ عَلَيْهِمْ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، الَّتِيْ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .فَلِذٰلِكَ مَا فَعَلَهُ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَمَرَ بِهِ النَّاسَ بَعْدَ عِلْمِهِ، بِإِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .مَا قَدْ نَهَاهُمْ هُوَ عَنْهُ، إِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لِضِيْقٍ كَانُوْا فِيْهِ، مِثْلُ مَا كَانُوْا فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ نَهَاهُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ .فَأَمَرَهُمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ أَيَّامِهِمْ ، بِمِثْلِ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ النَّاسَ فِيْ مِثْلِهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ دَافَّةٍ دَفَّتْ عَلَيْهِمْ .

۶۱۴۶: عبدالرحمٰن بن عابس اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور میں نے یہ پوچھا اے امّ المؤمنین کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے کو حرام قرار دیا ہے تو وہ کہنے لگیں کہ بھوک والے سال ایسا کیا تھا آپ کا مقصد یہ تھا کہ غنی فقیر کو کھلائے وہ کہنے لگیں ہم پندرہ پندرہ راتوں تک پائے کو اٹھائے پھرتی تھیں۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: اس حدیث سے یہ معلوم ہوگیا کہ یہ ممانعت اس روایت پس مذکور عارضہ کی وجہ سے تھی جب عارضہ ختم ہوگیا تو آپ نے اس کا جائز قرار دیا اور یہی وہ چیز ہے جس کو حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کے زمانے میں رائج کرنے کا حکم دیا اور انہوں نے لوگوں کو اس بات کا حکم دیا اس کے باوجود کہ ممانعت کے بعد اس کی اباحت کو وہ جانتے تھے اور یہ بات ان کے متعلق ہمارے نزدیک ہے (واللہ اعلم)

کیونکہ اس وقت اسی طرح تنگی تھی جس طرح رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی جب کہ آپ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا تو علیؓ کا حکم ان دنوں میں جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی طرح تھا۔ حضرت عائشہؓ سے بھی ایسی روایت مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو خانہ بدوشوں کی آمد کی وجہ سے منع کیا تھا۔

۶۱۴۷: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :دَفَّ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ ، فَحَضَرَتِ لِأُضْحَى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادَّخِرُوْا الثُّلُثَ ، وَتَصَدَّقُوْا بِمَا بَقِيَ .قَالَتْ :فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَدْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَفِعُوْنَ بِضَحَايَاهُمْ ، يَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ .قَالَ :وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ :نَهَيْتَ عَنْ اِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ .فَقَالَ :اِنَّمَا كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ لِلدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ ، فَكُلُوْا ، وَتَصَدَّقُوْا ، وَتَزَوَّدُوْا .

۶۱۴۷: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کچھ جنگلی لوگ آ گئے ادھر عید الاضحیٰ کا موقع تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین دن کے لئے گوشت کو جمع کرو اور بقیہ کو صدقہ کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب اس کے بعد موقع آیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے اور اس سے چربی نکال لیا کرتے اور مشکیزے بناتے تھے آپ نے فرمایا پھر کیا ہوا تو میں نے کہا آپ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے منع فرما دیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا اس قافلہ کی وجہ سے جو اس وقت پہنچا تھا اب تم کھاؤ صدقہ کرو اور زاد راہ کے طور پر لے جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۵۱/۶۔

۶۱۴۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ .فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ حَرَّمَهَا ، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ التَّوْسِعَةَ عَلَى الدَّافَّةِ الَّتِي قَدْ دَفَّتْ عَلَيْهِمْ .فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا اِلٰى مَعْنٰى حَدِيْثِ عَابِسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ اللَّفْظِ .

۶۱۴۸: ابن وہب نے خبر دی کہ مالک نے ان کو اپنی اسناد کے ساتھ اسی طرح بیان کیا۔ اس روایت میں حضرت عائشہؓ نے بتلا دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے جمع کرنے کو حرام نہیں کیا تھا بلکہ وقتی طور پر اس قافلے کے لئے وسعت پیدا کرنا مقصود تھا۔ پس اس روایت کا مطلب بھی حضرت عابس عن عائشہؓ کی روایت کی طرف لوٹ گیا اور یہ روایت عابس نے اور الفاظ سے بھی نقل کی ہے۔

۶۱۴۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، قَالَ :أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ ؟ .فَقَالَتْ :لَا ، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ ضَحَّى مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيْلٌ ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ، لِيُطْعِمَ مَنْ ضَحَّى مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نُخَبِّءُ الْكُرَاعَ ، ثُمَّ نَأْكُلُهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ تِلْكَ الدَّافَّةُ ، قَدْ كَانَتْ كَثِيْرَةً ، فَكَانَ النَّاسُ الَّذِيْنَ يُضَحُّوْنَ مَعَهَا قَلِيْلًا ، فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَمَرَهُمْ بِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ ، مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ .فَقَدْ عَادَ مَعْنٰى هٰذَا أَيْضًا إِلَى مَعْنَى مَا قَبْلَهُ.وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلَى الْعَزِيْمَةِ ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ مِنْهُ عَلَى التَّرْغِيْبِ لَهُمْ فِي الصَّدَقَةِ .

۶۱۴۹: عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا اور میں نے پوچھا اے امّ المؤمنین کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کو رکھنا حرام قرار دیا تھا کہنے لگی نہیں لیکن قربانیاں بہت تھوڑی ہوتی تھیں تو آپ نے اس کا حکم فرمایا تاکہ قربانی کرنے والا اور نہ کرنے والا دونوں کھا سکیں تم نے دیکھا ہوگا کہ ہم بکریوں کے پائے اٹھا رکھتے ہیں پھر ان کو تین دن کے بعد کھاتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ قافلے کثرت سے ہوں اور لوگوں میں قربانیاں تھوڑی ہوں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بناء پر صدقے کا حکم فرمایا ہو پس اس روایت کا معنی بھی پہلی روایت کی طرف لوٹ گیا اور حضرت عائشہؓ سے بھی یہ بات مروی ہے اور یہ سارے گوشت کو صدقہ کر دینے والا حکم آپ نے بطور عزیمت نہیں دیا (یعنی لازم کے طور پر) بلکہ آپ نے صدقے کی ترغیب کے لئے یہ بات فرمائی روایت یہ ہے۔

تخریج : نسائی فی الضحایا باب۳۷، مسند احمد ۱۰۲/۶۔

۶۱۵۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا قَالَتْ فِيْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ :كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ، فَتَقَدَّمَ بِهِ النَّاسُ إِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ :لَا تَأْكُلُوْا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَيْسَتْ بِالْعَزِيْمَةِ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ يُطْعِمُوْا مِنْهُ .فَلَمْ يَخْلُ نَهْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ :إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْحَضِّ مِنْهُ لَهُمْ ، عَلَى الصَّدَقَةِ وَالْخَيْرِ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْحَضِّ مِنْهُ لَهُمْ فِي الصَّدَقَةِ ، لَا عَلَى

التَّحْرِيْمِ ، فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنْ لَا بَأْسَ بِادِّخَارِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ وَأَكْلِهَا بَعْدَ الثَّلَاثِ .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّحْرِيْمِ ، فَقَدْ كَانَ مِنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ نَسَخَ ذٰلِكَ ، وَأَوْجَبَ التَّحْلِيْلَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، إِبَاحَةُ ادِّخَارِ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ وَأَكْلِهَا فِي الثَّلَاثَةِ وَبَعْدَهَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۵۰: عمرہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی وہ فرماتی ہیں کہ ہم قربانیوں کے گوشت نمکین کرتے اور مدینہ کی طرف لوگوں کے پاس بھیجتے تو آپ نے فرمایا اس کو تین دن تک کھاؤ آپ کا یہ حکم لزوم کے لئے نہیں تھا بلکہ آپ کا مقصد یہ تھا کہ دوسروں کو بھی اس سے کھلائیں۔اب قربانی کے گوشت کی تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت دو صورتوں سے خالی نہیں۔صدقہ اور خیرات پر آمادہ کرنا مقصود تھا اگر یہ صدقہ پر ابھارنا مان لیا جائے تو ممانعت تحریم کے لئے نہ ہوگی اس سے خود یہ ثابت ہوگیا قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے اور جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔اور اگر یہ ممانعت تحریم کے لئے ہو تو یہ حکم منسوخ ہوگیا تو پھر آپ نے ایسا حکم دیا جس نے اس کے حلال ہونے کو لازم کر دیا تو ان صورت سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانا اور جمع کرنا دونوں جائز ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی الاضاحی باب۱۶۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى إِبَاحَةِ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبُعِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : هِيَ مِنَ الصَّيْدِ . وَبِحَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ، وَيُؤْكَلُ ، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِإِسْنَادِهِ فِيْ كُتُبِ مَنَاسِكِ الْحَجِّ . وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يُؤْكَلُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ جَابِرٍ هٰذَا، قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْ لَفْظِهِ، فَرَوَاهُ كُلُّ أَحَدٍ مِنْ جَرِيْرٍ وَإِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ كَمَا ذَكَرْنَاهُ عَنْهُ .وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَلٰى خِلَافِ ذٰلِكَ ، فَذَكَرَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الضَّبُعِ .فَقَالَ : أَصَيْدٌ هِيَ ؟ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ :وَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .فَأَخْبَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا صَيْدٌ ، وَلَيْسَ كُلُّ الصَّيْدِ يُؤْكَلُ .فَاحْتُمِلَ أَنْ تَكُوْنَ تِلْكَ الزِّيَادَةُ ، عَلٰى ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرَةِ ، فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ;لِأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهَا صَيْدًا .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ ، وَوَجَدْنَا السُّنَّةَ قَدْ جَاءَ تْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَالضَّبُعُ ذَاتُ نَابٍ ، لَمْ يَخْرُجْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ دَخَلَ فِيْهِ بِشَیْءٍ لَمْ يُعْلَمْ يَقِينًا أَنَّهُ أَخْرَجَهُ مِنْهُ .وَمِمَّا رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ تَحْرِيْمِهِ كُلَّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ،

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ بجو کا گوشت کھانا مباح ہے اورانہوں نے ابن ابی عمارہ کی روایت کو دلیل بنایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شکار ہے اسی طرح دوسری دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس کے قریباً یہی الفاظ ہیں اور یہ الفاظ بھی زائد ہیں اس روایت کو ہم کتاب مناسک حج میں ذکر کر چکے ہیں۔فریق ثانی کا کہنا ہے کہ بجو کا گوشت نہ کھایا جائے گا ان کی دلیل یہی حدیث جابر رضی اللہ عنہ ہے جو مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے ابن جریج نے اس کے خلاف اس کو روایت کیا ہے انہوں نے بیان کیا کہ ابن ابی عمارؒ نے جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا یہ کوئی شکار ہے تو ابن ابی عمار نے کہا ہاں تو جابر نے کہا کیا تم نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو انہوں نے کہا۔جی ہاں۔

حاصل روایات: یہ روایت بتاتی ہے کہ ابن عمار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہ خبر دی ہے کہ وہ شکار ہے اور ہر شکار تو نہیں کھایا جاتا پس یہ اضافہ جو حدیث ابن جریج میں پایا جاتا ہے تو اس میں یہ احتمال ہوا کہ یہ جابر رضی اللہ عنہ کا قول ہو کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کو اس کو صید کہا اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہو اب اس احتمال کے بعد آپ کی یہ سنت متواترہ پائی گئی۔کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلیوں والے درندے کے کھانے سے منع کیا ہے اور بجو کچلیوں والا ہے آپ اس میں کسی کو مستثنیٰ نہیں اور یہ تو ہم جان چکے کہ یہ یقیناً اس میں داخل ہے مگر اس کا مستثنیٰ ہو کر خارج ہونا یقینی طور پر معلوم نہیں۔

بَابُ أَكْلِ الضَّبُعِ

کچلیوں والے درندوں کے متعلق حرمت کی روایات

۶۱۵۱: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ .

۶۱۵۱: عاصم بن ضمرہ علی المرتضیٰؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور پنجے والے پرندے کے گوشت سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۸' مسلم فی الصید روایت ۱۲' ۱۳' ابو داؤد فی الاطعمہ باب۳۲' ترمذی فی الصید باب۹' نسائی فی الصید باب ۷۶' مسند احمد جلد ۱/۱۴۷' ۲۴۴' جلد ۳۲۳/۳' جلد ۸۹/۴' ۹۰۔

۶۱۵۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ .

۶۱۵۲: میمون بن مہران نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہر پنجے والے پرندے اور کملیوں والے درندے کے (گوشت) سے منع فرمایا۔

۶۱۵۳: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۱۵۳: ابوعوانہ نے ابوبشر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔

۶۱۵۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ الْمَرْوَزِيُّ ، قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۶۱۵۴: علی بن حسن بن شقیق نے ابوعوانہ سے روایت نقل کی پھر انہوں نے اپنی سند اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۶۱۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۶۱۵۵: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۱۵۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

۶۱۵۶: مجاہد نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے کے کھانے سے منع کیا۔

۶۱۵۷: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۶۱۵۷: ابوادریس خولانی نے حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۵۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: ثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْبِرْكِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ. فَقَدْ قَامَتِ الْحُجَّةُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِنَهْيِهِ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَتَوَاتَرَتْ بِذٰلِكَ الْآثَارُ عَنْهُ. فَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الضَّبُعُ، إِذَا كَانَتْ ذَاتَ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، إِلَّا بِمَا يَقُوْمُ عَلَيْنَا بِهِ الْحُجَّةُ بِإِخْرَاجِهَا مِنْ ذٰلِكَ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ، وَأَبِي يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

۶۱۵۸: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے کچلیوں والے درندے کو کھانے کی ممانعت میں ان متواتر روایات سے حجت قائم ہوگئی اب جائز نہیں کہ بجو کو اس سے خارج کیا جا سکے کیونکہ اس کا کچلیوں والا درندہ ہونا تو معروف ہے پس اس کو خارج کرنے کے لئے اسی طرح کی مضبوط دلیل چاہئے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مدینہ کی حدود میں بھی شکار کا حکم وہی ہے جو حرم مکہ کا ہے۔ طرح درخت کا بھی کاٹنا درست

نہیں۔اس قول کوامام مالک' شافعی اوراحمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔دوسرا فریق یہ کہتا ہے مدینہ منورہ کی عظمت اپنے مقام پر ہے مگراس کی حدود میں شکاراور درختوں کا وہ حکم نہیں جوحرم مکہ کا ہے۔اس قول کوائمہ احناف نے اختیار کیا ہےاور ثوری اورابن مبارک رحمہم اللہ کاقول بھی ہے(العینی والمرقات)

حاصل: جناب رسول اللہ ﷺ سے کچلیوں والے درندے کو کھانے کی ممانعت میں ان متواتر روایات سے حجت قائم ہوگئی اب جائز نہیں کہ بجو کواس سے خارج کیا جاسکے کیونکہ اس کا کچلیوں والا درندہ ہونا تو معروف ہے پس اس کو خارج کرنے کے لئے اسی طرح کی مضبوط دلیل چاہئے یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کاقول ہے۔

بَابُ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ

مدینہ منورہ کا شکار

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مدینہ کی حدود میں بھی شکار کا حکم وہی ہے جو حرم مکہ کا ہے۔ اس طرح درخت کا بھی کاٹنا اسی طرح درست نہیں۔ اس قول کو امام مالک' شافعی اور احمد رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

دوسرا فریق یہ کہتا ہے مدینہ منورہ کی عظمت اپنے مقام پر ہے مگر اس کی حدود میں شکار اور درختوں کا وہ حکم نہیں جو حرم مکہ کا ہے۔ اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے اور ثوری اور ابن مبارک رحمہم اللہ کا قول بھی ہے (العینی والمرقات)

۶۱۵۹: حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ :ثَنَا أَبِي قَالَ ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، قَالَ :خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍ ، وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيْهِ صَحِيْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ بِهٖ ، فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ، وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ ثُمَّ نَشَرَهَا ، فَإِذَا فِيْهَا الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ ، مِنْ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ .

۶۱۵۹: ابراہیم تیمی کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہمیں علیؓ نے عیدوں کے ممبر پر خطبہ دیا اس وقت انہوں نے تلوار پہن رکھی تھی اور اس میں ایک خط لٹک رہا تھا آپ نے فرمایا اللہ کی قسم ہمارے پاس پڑھنے کے لئے کتاب اللہ کے سوا اور کوئی کتاب نہیں اور جو کچھ اس خط میں ہے پھر آپ نے اس کو پھیلا دیا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ مدینہ منورہ عیر پہاڑ سے ثور تک حرمت والا ہے۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت ٤٦٧' والعتق روایت ٢٥' مسند احمد ٨١/١۔

۶۱۶۰: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهٖ بِالْعَقِيْقِ ، فَوَجَدَ غُلَامًا يَقْطَعُ شَجَرَةً أَوْ يَخْتَطِبُهُ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَظُنُّ فِيْهِ فَأَخَذَ سَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ ، أَتَاهُ أَهْلُ الْغُلَامِ ، فَكَلَّمُوْهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ .فَقَالَ :مَعَاذَ اللّٰهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُ إِلَيْهِمْ .

۶۱۶۰: عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد مقام عقیق میں اپنے محل کی طرف سوار ہو کر تشریف لے جا رہے تھے کہ انہوں نے ایک غلام کو پایا جو درخت یا لکڑیاں کاٹ رہا تھا طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ اس کے اندر یہ الفاظ بھی ہیں کہ انہوں نے اس کا سامان لے لیا جب وہ واپس لوٹے تو غلام کے مالک آئے اور انہوں

نے گفتگو کی کہ جو کچھ ان کے غلام سے لیا گیا ہے وہ واپس کر دیا جائے تو حضرت سعد نے فرمایا معاذ اللہ میں اس چیز کو واپس نہیں کر سکتا جو رسول اللہ ﷺ نے بطور غنیمت مجھے دی ہے اور اس چیز کو ان کی طرف واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

تخریج : مسلم فی الحج روایت ٤٦١' مسند احمد ١٦٨/١۔

۶۱۶۱: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :شَهِدْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَقَدْ أَتَاهُ قَوْمٌ فِيْ عَبْدٍ لَهُمْ ، أَخَذَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ سَلَبَهُ، رَآهُ يَصِيدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ ، الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخَذَ سَلَبَهُ فَكَلَّمُوْهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ سَلَبَهُ فَأَبَى وَقَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحَدَّ حُدُوْدَ الْحَرَامِ ، حَرَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ :مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ يَصِيدُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْحُدُوْدِ ، فَمَنْ وَجَدَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنْ اِنْ شِئْتُمْ غَرِمْتُ لَكُمْ ثَمَنَ سَلَبِهِ ، فَعَلْت .

۶۱۶۱: سلیمان بن ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ میں سعد بن ابی وقاص کے پاس موجود تھا جبکہ ان کے پاس ایک غلام کے مالک آئے جس غلام سے حضرت سعد نے سامان لیا تھا حضرت سعد نے اس غلام کو حرم مدینہ میں شکار کرتے دیکھا جس حرم کو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمایا۔ آپ نے اس کا سامان چھین لیا مالکوں نے سامان واپس کرنے کی بات کی تو آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نے حرم مدینہ کی حد بندی فرمائی تو ارشاد فرمایا کہ اس حدود میں جس کو تم شکار کرتا پاؤ تو جو آدمی شکار کرتا ہوا پائے شکاری کا سامان اسی کا ہے اس لئے میں وہ لقمہ واپس نہیں کر سکتا۔ جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے کھلایا ہے لیکن تم چاہو تو میں سامان کی قیمت بطور چٹی کے بھر سکتا ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب ٩٥۔

۶۱۶۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا .

۶۱۶۲: عامر بن سعد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا اور اس کا ببول کا درخت کاٹنے اور شکار مارنے سے منع فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ١٩٠/٥۔

۶۱۶۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ ثَابِتٍ ، عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ

الْعَزِيْزِ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ ، مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : اصْطَدْتُ طَيْرًا بِالْقُنْبُلَةِ ، فَخَرَجْتُ بِهٖ فِيْ يَدِيْ -فَلَقِيَنِيْ أَبِيْ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :مَا هٰذَا، فَقُلْتُ طَيْرًا اصْطَدْتُهٗ بِالْقُنْبُلَةِ ، فَعَرَكَ أُذُنِيْ عَرْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ أَرْسَلَهٗ مِنْ يَدِيْ -ثُمَّ قَالَ : حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَيْدَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا .

۶۱۶۳: صالح بن ابراہیم اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے جھنڈ سے ایک پرندے کو شکار کیا میں اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر نکلا تو مجھے میرے والد عبدالرحمٰن بن عوف مل گئے کہنے لگے یہ کیا ہے۔ میں نے کہا یہ ایک پرندہ ہے جس کو میں نے شکار کیا ہے انہوں نے میرے کان کو زور سے مروڑا پھر اس کو میرے ہاتھ سے چھڑا دیا پھر فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان کے شکار کو حرام کیا ہے۔

۶۱۶۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يُوْسُفَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ وَجَدَ غِلْمَانًا ، قَدْ لَجَئُوْا ثَعْلَبًا إِلٰى زَاوِيَةٍ ، فَطَرَدَتْهُمْ .قَالَ مَالِكٌ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ :أَفِيْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُصْنَعُ هٰذَا ؟

۶۱۶۴: عطاء ابن یسار نے حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ جنہوں نے لومڑی کو ایک کونے میں گھسنے پر مجبور کر دیا تو آپ نے ان کو بھگا دیا امام مالک جو اس روایت کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میرے علم میں یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا حرم رسول میں ایسا کیا جاتا ہے۔

۶۱۶۵: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ ، عَنْ يَسِيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، -أَوْ أَهْوٰى بِيَدِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ -يَقُوْلُ إِنَّهٗ حَرَمٌ آمِنٌ .

۶۱۶۵: یسیر بن عمر کہتے ہیں کہ سہل بن حنیفؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے اپنا دست مبارک مدینہ منورہ کی طرف جھکاتے ہوئے فرمایا۔ یہ امن والا حرم ہے۔

۶۱۶۶: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ قَالَ :أَتَانَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَنَحْنُ نَنْصِبُ فِخَاخًا لَنَا بِالْمَدِيْنَةِ ، فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ :أَلَمْ تَعْلَمُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَيْدَهَا ؟

۶۱۶۶: شرحبیل کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت زید بن ثابتؓ آئے اور ہم اس وقت مدینہ میں اپنا ایک جال لگا

رہے تھے آپ اس کو پھینک دیا اور فرمایا کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے شکار کو حرام قرار دیا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۵/۱۹۰۔

۶۱۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ ، وَدَعَا لَهُمْ ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ ، وَدَعَوْتُ لَهُمْ بِمِثْلِ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ ، أَنْ يُبَارِكَ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ .

۶۱۶۷: عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زیدؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے مکے کو حرم قرار دیا اور ان کے لئے دعا فرمائی اور میں نے مدینہ کو حرم قرار دیا اور ان کے لئے اسی طرح کی دعا فرمائی جو ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لئے فرمائی تھی کہ اے اللہ ان کے مد اور صاع میں برکت عنایت فرما۔

۶۱۶۸: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۱۶۸: محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ مجھے عمرو بن یحییٰ نے خبر دی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی۔

۶۱۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ ثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، حَرَّمَ بَيْتَ اللّٰهِ وَأَمَّنَهُ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا ، لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا ، وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا .

۶۱۶۹: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جانب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ بے شک ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ کو حرمت وامن والا قرار دیا اور میں نے مدینہ منورہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان والے حصے کو امن والا قرار دیا کہ اس کے کانٹے دار درختوں کو نہ کاٹا جائے اور نہ شکار کو شکار کیا جائے۔

۶۱۷۰: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، ح .

۶۱۷۰: یزید بن سنان نے یحییٰ بن سعید قطان سے روایت کی ہے۔

۶۱۷۱: وَحَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ ثَنَا :أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَرَّمَ مَا بَيْنَ

لَابَتَي الْمَدِينَةِ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا ، أَوْ يُخْبَطَ .

۶۱۷۱: زینب بنت کعب نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے دو پہاڑیوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا۔ کہ اس کے درخت کو نہ کاٹا جائے اور نہ اس کے درخت کے پتے جھاڑے جائیں۔

تخریج : ابو داؤد فی المناسك باب۹۵۔

۶۱۷۲: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَا :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، مَوْلَى بَنِي تَيْمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَي الْمَدِينَةِ .

۶۱۷۲: نافع بن جبیر نے حضرت رافع بن خدیج ؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے دو پہاڑوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا۔

تخریج : بخاری فیالمدینه باب٤' الجهاد باب٧١' احادیث الانبیاء باب١٠' مسلم فی الحج روایت ٢٥٦' ترمذی فی المناقب باب٦٧' ابن ماجه فی المناسك باب١٠٤' مالك فی المدینه روایت ١٠' ١١' مسند احمد ١٦٩/١' ٢٣٦/٢' ٢٧٩' ٢٣/٣' ١٤٧' ١٤١/٤' ١٨١/٥۔

۶۱۷۳: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ خَطَبَ ، فَذَكَرَ مَكَّةَ وَحُرْمَتَهَا وَأَهْلَهَا ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَحُرْمَتَهَا وَأَهْلَهَا .فَقَامَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :مَالِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَحُرْمَتَهَا وَأَهْلَهَا وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَحُرْمَتَهَا وَأَهْلَهَا ؟ وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَي الْمَدِينَةِ وَذٰلِكَ عِنْدَنَا فِي الْأَدِيمِ الْخَوْلَانِيِّ ، إِنْ شِئْتَ اقْرَأْتُكَهُ ، فَقَالَ مَرْوَانُ :قَدْ سَمِعْتُ .

۶۱۷۳: عتبہ بن جبیر کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے خطبہ دیا اور مکہ اور اس کی عظمت کا ذکر کیا مدینہ منورہ اور اس کی حرمت اور اہل مدینہ کا ذکر نہیں کیا تو رافع بن خدیج ؓ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ تم نے مکہ اور اہل مکہ اور اس کی حرمت کا ذکر کیا اور تو نے مدینہ منورہ اور اس کی حرمت اور رہنے والوں کی حرمت کا ذکر نہیں کیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کے دو پہاڑوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا اور یہ بات ہمارے پاس ایک یمنی چمڑے پر لکھی ہے اگر تو پسند کرے تو میں اس کو تیرے سامنے پڑھ سکتا ہوں مروان نے کہا میں نے سن لی ہے۔

۶۱۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :

حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ أَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ مَکَّۃَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَرَّمَ مَکَّۃَ ، وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ .

۶۱۷۴: عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا پھر فرمایا بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا میں نے دو پہاڑیوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیا۔

۶۱۷۵: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا حَدَّثَهٗ عَنْ عَمْرٍو ، مَوْلَی الْمُطَّلِبِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ عَلٰی أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ ، وَاِنِّیْ أُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا .

۶۱۷۵: عمرو مولیٰ مطلب نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پر چڑھے اور فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں اے اللہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کی دونوں پہاڑیوں کے درمیان والے حصے کو حرم قرار دیتا ہوں۔

تخریج : البخاری فی احادیث الانبیاء باب ۱۰' مسلم فی لاحج حدیث ۴٦۲' ۵۰۳' و ابن ماجه فی المناسك باب ۱۰٤' و مالك فی المدینه حدیث ۱۰' مسند احمد ۱٤۹/۳' ۲٤۰' ۲٤۳' ٤٤۳۔

۶۱۷۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ الدَّرَاوَرْدِیُّ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ .

۶۱۷۶: عمرو نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَۃَ قَالَ : ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِیْ عَمْرٍو ، عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ .

۶۱۷۷: عمرو بن ابی عمرو سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی جیسی روایت کی ہے۔

۶۱۷۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَیَّۃَ ، قَالَ : ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ : ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ عَاصِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمَدِیْنَۃَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، هِیَ حَرَامٌ مِنْ لَدُنْ کَذَا اِلٰی کَذَا .

۶۱۷۸: عاصم کہتے ہیں کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کہ کیا نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا انہوں نے کہا۔ جی ہاں فلاں مقام سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے۔

۶۱۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۱۷۹: عاصم احول نے حضرت انسؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۱۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْمَدِيْنَةَ ، مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا أَنْ لَا يُعْضَدَ شَجَرُهَا .

۶۱۸۰: عاصم نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے میدنہ کو فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم قرار دیا کہ اس کا درخت نہ کاٹا جائے گا۔

۶۱۸۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ وَزَادَ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ، وَالْمَلَائِكَةِ ، وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ .

۶۱۸۱: عاصم احول نے کہا کہ میں نے انسؓ کو فرماتے سنا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ جس نے اس میں کوئی بدعت ایجاد کی اس پر اللہ تعالیٰ اور ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

تخریج : بخاری فی الاعتصام باب۵' ٦' فضائل المدینہ باب۱' جذیه باب۱۰' مسلم فی الحج روایت ٤٥٣' ٤٦٧' ابو داؤد فی الدیات باب۱۱' ترمذی فی الولاء اب۳' نسائی فی المناسك باب۹٦' مسند احمد ۳۹۸/۲' ۲۳۸/۳' ۲٤۲۔

۶۱۸۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ ، لَوْ أَنِّيْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ ، مَا ذَعَرْتُهَا لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ .

۶۱۸۲: سعید بن مسیّب نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے تھے اگر میں ہرنیوں کو مدینہ میں چرتا دیکھوں تو میں ان کو بھی نہ ڈراؤں گا کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اس کے دو پہاڑوں کے درمیان والا حصہ حرم ہے۔

۶۱۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِيْ

حَازِمٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ ، بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ . قَالَ : وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْضَدَ شَجَرُهَا أَوْ يُخْبَطَ ، أَوْ يُؤْخَذَ طَيْرُهَا .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَحْرِيمِ صَيْدِ الْمَدِينَةِ ، وَتَحْرِيمِ شَجَرِهَا ، وَجَعَلُوْهَا فِي ذٰلِكَ كَمَكَّةَ فِي حُرْمَةِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا .وَقَالُوْا :مَنْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فِي حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَلَّ سَلَبُهُ لِمَنْ وَجَدَهُ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوْا فِي ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :أَمَّا مَا ذَكَرْتُمُوْهُ مِنْ تَحْرِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَيْدَ الْمَدِينَةِ وَشَجَرَهَا ، فَقَدْ كَانَ فَعَلَ ذٰلِكَ ، لَيْسَ أَنَّهُ جَعَلَهُ كَحُرْمَةِ صَيْدِ مَكَّةَ ، وَلَا كَحُرْمَةِ شَجَرِهَا ، وَلٰكِنَّهُ أَرَادَ بِذٰلِكَ ، بَقَاءَ زِينَةِ الْمَدِينَةِ ، لِيَسْتَطِيبُوْهَا وَيَأْلَفُوْهَا .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ مِنْ هَدْمِ آطَامِ الْمَدِينَةِ ، وَقَالَ إِنَّهَا زِينَةٌ لِلْمَدِينَةِ .

۶۱۸۳: ولید بن رباح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم قرار دیا اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے درخت کو کاٹنے اور درختوں کے پتے جھاڑنے یا اس کے پرندوں کو پکڑنے سے منع فرمایا۔ ولید بن رباح نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا جس طرح انہوں نے مکہ کو حرم قرار دیا اور کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے درخت کو کاٹنے اور درختوں کے پتے جھاڑنے یا اس کے پرندوں کو پکڑنے سے منع فرمایا۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے مدینہ میں بھی شکار حرام ہے اور اس کے درخت کا کاٹنا حرام ہے۔ انہوں نے مدینہ منورہ کو بھی شکار اور درخت کے کاٹنے میں مکہ مکرمہ کی طرح قرار دیا اور انہوں نے کہا جو آدمی حرم رسول اللہ ﷺ میں ان میں سے کوئی کام کرے گا تو جو آدمی اس کو پائے اس پر اس سے چھینا ہوا سامان حلال ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ ان روایات میں جس تحریم اشجار و شکار کا ذکر ہے وہ آپ نے فرمایا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی حرمت مکہ کے شکار اور درختوں کی طرح نہ ہوگی۔ بلکہ اس کا مقصد مدینہ کی زینت کا بقاء ہے کہ اس سے الفت و محبت کریں ہم نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے ٹیلوں کو گرانے سے روکا اور فرمایا یہ مدینہ کی زینت ہیں۔

۶۱۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنِ الْعُمَرِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

، عَنْ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ أَنْ تُهْدَمَ .

۶۱۸۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی گڑھیوں کو گرانے سے روکا۔

۶۱۸۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَ ثَنَا الْعُمَرِيُّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۱۸۵: اسحٰق بن محمد فروی نے عمری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۱۸۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَهْدِمُوْا الْآطَامَ ، فَإِنَّهَا زِيْنَةُ الْمَدِيْنَةِ .

۶۱۸۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ کے قلعوں کو گرانے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ مدینہ کی زینت ہیں۔

۶۱۸۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ ، قَالَ :ثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ، مِثْلَهٗ. أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهَاهُمْ عَنْ هَدْمِ آطَامِ الْمَدِيْنَةِ ، لِأَنَّهَا زِيْنَةٌ لَهَا .قَالُوْا :فَكَذٰلِكَ مَا نَهَاهُمْ عَنْهُ، مِنْ قَطْعِ شَجَرِهَا ، وَقَتْلِ صَيْدِهَا ، اِنَّمَا هُوَ لِأَنَّ ذٰلِكَ زِيْنَةٌ لِلْمَدِيْنَةِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَتْرُكَ لَهُمْ فِيْهَا زِيْنَتَهَا ، لِيَأْلَفُوْهَا وَيَطِيْبَ لَهُمْ بِذٰلِكَ سُكْنَاهَا ، لَا لِأَنَّهَا تَكُوْنُ فِيْ ذٰلِكَ كَ مَكَّةَ فِيْ حُرْمَةِ صَيْدِهَا وَنَبَاتِهَا ، وَوُجُوْبِ الْجَزَاءِ عَلٰى مَنِ انْتَهَكَ حُرْمَةَ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .ثُمَّ نَظَرْنَا ، هَلْ نَجِدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، دَلِيْلًا آخَرَ ، يَدُلُّنَا عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .فَإِذَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَدْ

۶۱۸۷: ابومصعب نے دراوردی سے پھر اس سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قلعوں کو گرانے سے اس لئے روک دیا کہ وہ مدینہ منورہ کی زینت ہیں بالکل اسی طرح درخت کاٹنے اور شکار مارنے سے بھی ممانعت کی وجہ اس کا باعث زینت ہونا ہے جب درخت وغیرہ زینت کی چیزیں رہیں گے تو وہاں کے لوگ انس والفت سے رہیں گے۔ اس بناء پر نہیں کہ حرمت میں مکہ کی طرح ان کی نبات وشکار کا حکم ہے اور حرمت کی خلاف ورزی کرنے والے کی اسی طرح سزا ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے قلعوں کو گرانے سے اس لئے روک دیا کہ وہ مدینہ منورہ کی زینت ہیں بالکل

اسی طرح درخت کاٹنے اور شکار مارنے سے بھی ممانعت کی وجہ اس کا باعث زینت ہونا ہے جب درخت وغیرہ زینت کی چیزیں رہیں گے تو وہاں کے لوگ انس والفت سے رہیں گے۔ اس بناء پر نہیں کہ حرمت میں مکہ کی طرح ان کی نبات وشکار کا حکم ہے اور حرمت کی خلاف ورزی کرنے والے کی اسی طرح سزا ہے۔

اس بات کا روایات سے ثبوت:

۶۱۸۸: حَدَّثَنَا ، قَالَ :قَرَأْنَا عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِیْسَ الشَّافِعِیِّ ، عَنْ الثَّقَفِیِّ ، عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ لِأَبِیْ طَلْحَةَ ابْنٌ ، مِنْ أُمِّ سُلَیْمٍ یُقَالُ لَهُ أَبُوْ عُمَیْرٍ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُضَاحِكُهُ اِذَا دَخَلَ ، وَكَانَ لَهُ نُغَیْرٌ .فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَأٰی أَبَا عُمَیْرٍ حَزِیْنًا فَقَالَ مَا شَأْنُ أَبِیْ عُمَیْرٍ ؟ فَقِیْلَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مَاتَ نُغَیْرُهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَبَا عُمَیْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ ؟ .

۶۱۸۸: انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا ام سلیمؓ سے ایک بیٹا تھا جس کو ابوعمیر کہتے تھے جناب رسول اللہ ﷺ اس کے آنے پر اس سے ہنسی کی باتیں فرماتے اس کا ایک بلبل تھا۔ پس جب وہ داخل ہوا تو آپ نے فرمایا اے ابوعمیر تمہارے بلبل کا کیا ہوا؟ (وہ بلبل مر گیا تھا)

تخریج : بخاری فی الادب باب ۱۱۲/۱۱ ' مسلم فی الادب ۳۰ ' ابو داؤد فی الادب باب ۶۹ ' ترمذی فی الصلاۃ باب ۱۳۱ ' ابن ماجہ فی الادب باب ۲۴ ' مسند احمد ۱۱۵/۳ ' ۱۰۱ ' ۲۱۲/۲۰۱ ' ۲۸۸/۲۷۸۔

۶۱۸۹: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ ، عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِأَبِیْ طَلْحَةَ ابْنٌ ، یُدْعَی أَبَا عُمَیْرٍ ، فَكَانَ لَهُ نُغَیْرٌ ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ قَالَ یَا أَبَا عُمَیْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ .

۶۱۸۹: حمید بن انس کہتے ہیں کہ ابوطلحہ کے ایک بیٹے کو ابوعمیر کہا جاتا تھا اس کا بلبل تھا جب وہ داخل ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ دریافت فرماتے۔ اے ابوعمیر نغیر کا کیا ہوا؟

تخریج : سابقہ روایت ۶۱۸۸ کی تخریج ملاحظہ کریں۔

۶۱۹۰: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِی التَّیَّاحِ قَالَ :قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُخَالِطُنَا ، حَتّٰی یَقُوْلَ لِأَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا أَبَا عُمَیْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ .

۶۱۹۰: ابوالتیاح نے انس بن مالک کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ بہت گھل مل کر رہتے یہاں تک کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جس کو ابوعمیر کہتے تھے آپ اس کو فرماتے اے ابوعمیر تمہارے بلبل کا کیا حال ہے؟

۶۱۹۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :كَانَ لِي أَخٌ ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَقْبِلُهُ وَيَقُولُ :يَا أَبَا عُمَيْرٍ ، مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ . قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ :فَهٰذَا قَدْ كَانَ بِالْمَدِينَةِ ، وَلَوْ كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا كَحُكْمِ صَيْدِ مَكَّةَ ، إِذًا لَمَا أَطْلَقَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبْسَ النُّغَيْرِ ، وَلَا اللَّعِبَ بِهِ ، كَمَا لَا يُطْلَقُ ذٰلِكَ بِمَكَّةَ .فَقَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ هٰذَا كَانَ بِقُبَاءَ ، وَذٰلِكَ الْمَوْضِعُ ، غَيْرُ الْمَوْضِعِ الْمُحَرَّمِ ، فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ .فَنَظَرْنَا ، هَلْ نَجِدُ فِيمَا سِوَى هٰذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ حُكْمِ صَيْدِ الْمَدِينَةِ .

۶۱۹۱: ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا جناب رسول اللہ ﷺ اس کو سامنے بلاتے اور فرماتے اے ابوعمیر تمہارے بلبل کا کیا حال ہے۔ یہ واقعہ مدینہ منورہ کا ہے اگر مدینہ منورہ کے شکار کا مکہ کے شکار جیسا ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ بلبل کو ضرور آزاد کرواتے۔ اس کو قید کرنے اور اس سے کھیلنے کی اجازت نہیں دیتے جیسا کہ مکہ میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ قباء کا ہے اور وہ حرم میں داخل نہیں پس یہ روایت دلیل نہ بنی۔ ان کو جواب میں کہے کہ حضرت ابوطلحہ انصاری کا مکان حرم میں نہیں بلکہ مدینہ منورہ کے اندر تھا پس اعتراض بے جا اور دلیل ثابت ہے۔ ہم غور کرتے ہیں کیا ایسی روایات ملتی ہیں جو مدینہ کے شکار پر دلالت کرتی ہوں ملاحظہ ہو۔

۶۱۹۲: فَإِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَدْ حَدَّثَانَا ، قَالَا :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، كَانَ لِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشٌ ، فَإِذَا خَرَجَ ، لَعِبَ وَاشْتَدَّ ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ ، فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ دَخَلَ ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ . فَهٰذَا بِالْمَدِينَةِ ، فِي مَوْضِعٍ قَدْ دَخَلَ فِيمَا حَرُمَ مِنْهَا ، وَقَدْ كَانُوا يَأْوُونَ فِيهِ الْوَحْشَ ، وَيَتَّخِذُونَهَا ، وَيُغْلِقُونَ دُونَهَا الْأَبْوَابَ .فَقَدْ دَلَّ هٰذَا أَيْضًا ، عَلٰى أَنَّ حُكْمَ الْمَدِينَةِ فِي ذٰلِكَ ، خِلَافُ حُكْمِ مَكَّةَ .

۶۱۹۲: مجاہد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ آل رسول ﷺ کا ایک جنگلی جانور تھا جب آپ باہر تشریف

بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلَى اِبَاحَةِ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ ، أَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَلَّ سَلَمَةَ ، وَهُوَ بِهَا ، عَلَى مَوْضِعِ الصَّيْدِ ، وَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ بِمَكَّةَ . أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ دَلَّ ، وَهُوَ بِمَكَّةَ ، رَجُلًا عَلٰى صَيْدٍ مِنْ صَيْدِهَا ، كَانَ آثِمًا . فَلَمَّا كَانَتِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ ذٰلِكَ ، لَيْسَتْ كَمَكَّةَ ، ثَبَتَ أَنَّ حُكْمَ صَيْدِهَا ، خِلَافُ حُكْمِ صَيْدِ مَكَّةَ ، وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا اِبَاحَةُ صَيْدِ الْعَقِيْقِ . وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ سَعْدٍ ، فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رَوَيْنَا ، فَفِيْ هٰذَا ، مَا يُخَالِفُهٗ . فَأَمَّا مَا فِيْ حَدِيْثِ سَعْدٍ مِنْ اِبَاحَةِ سَلْبِ الَّذِيْ يَصِيدُ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ- كَانَ فِيْ وَقْتٍ مَا كَانَتِ الْعُقُوْبَاتُ الَّتِيْ تَجِبُ بِالْمَعَاصِيْ فِي الْأَمْوَالِ . فَمِنْ ذٰلِكَ مَا قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الزَّكَاةِ أَنَّهٗ قَالَ : مَنْ أَدَّاهَا طَائِعًا ، فَلَهٗ أَجْرُهَا ، وَمَنْ لَا ، أَخَذْنَاهَا مِنْهُ وَشَطْرَ مَالِهٖ . وَمَا رُوِيَ عَنْهُ ، فِيْمَنْ سَرَقَ ثَمَرًا مِنْ أَكْمَامِهٖ أَنَّ عَلَيْهِ غَرَامَةَ مِثْلَيْهِ ، فِيْ نَظَائِرَ مِنْ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٍ ، قَدْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ مَوَاضِعِهَا مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا . ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ ، فِيْ وَقْتِ نَسْخِ الرِّبَا ، فَرُدَّ الْأَشْيَاءُ الْمَأْخُوْذَةُ اِلٰى أَمْثَالِهَا ، إِنْ كَانَ لَهُمَا أَمْثَالٌ ، وَإِلٰى قِيْمَتِهَا إِنْ كَانَ لَا مِثْلَ لَهَا ، وَجُعِلَتِ الْعُقُوْبَاتُ فِي انْتِهَاكِ الْحُرَمِ فِي الْأَبْدَانِ ، لَا فِي الْأَمْوَالِ . فَهٰذَا وَجْهُ مَا رُوِيَ فِيْ صَيْدِ الْمَدِيْنَةِ . وَأَمَّا حُكْمُ ذٰلِكَ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِذَا رَأَيْنَا مَكَّةَ حَرَامًا ، وَصَيْدُهَا وَشَجَرُهَا كَذٰلِكَ ، هٰذَا مَا لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ . ثُمَّ رَأَيْنَا مَنْ أَرَادَ دُخُوْلَ مَكَّةَ ، لَمْ يَكُنْ لَهٗ أَنْ يَدْخُلَهَا إِلَّا حَرَامًا ، فَكَانَ دُخُوْلُ الْحَرَمِ ، لَا يَحِلُّ لِحَلَالٍ كَانَتْ حُرْمَةُ صَيْدِهٖ وَشَجَرِهٖ ، كَحُرْمَتِهٖ فِيْ نَفْسِهٖ . ثُمَّ رَأَيْنَا الْمَدِيْنَةَ ، كُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهٗ لَا بَأْسَ بِدُخُوْلِهَا لِلرَّجُلِ حَلَالًا ، فَلَمَّا لَمْ تَكُنْ مُحَرَّمَةً فِيْ نَفْسِهَا ، كَانَ حُكْمُ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا ، كَحُكْمِهَا فِيْ نَفْسِهَا . وَكَمَا كَانَ صَيْدُ مَكَّةَ اِنَّمَا حَرُمَ لِحُرْمَتِهَا ، وَلَمْ تَكُنِ الْمَدِيْنَةُ فِيْ نَفْسِهَا حَرَامًا ، لَمْ يَكُنْ صَيْدُهَا ، وَلَا شَجَرُهَا حَرَامًا . فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى أَنَّ صَيْدَ الْمَدِيْنَةِ وَشَجَرَهَا كَصَيْدِ سَائِرِ الْبُلْدَانِ وَشَجَرِهَا غَيْرِ مَكَّةَ . وَهٰذَا أَيْضًا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

٦١٩٥: محمد بن طلحہ نے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت مدینہ منورہ کے شکار کی اباحت کو ظاہر کرتی ہے ذرا غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سلمہؓ شکار کی جگہ بتلائی اور وہ مدینہ ہی میں تھی حالانکہ یہ مکہ کے سلسلہ میں حلال نہیں اگر کوئی شخص مکہ میں کسی شکار کے

لے جاتے تو وہ کھیلتا اور دوڑتا تھا آگے کی طرف تو دوڑتا پیچھے لوٹتا جب وہ آپ کی آمد محسوس کرتا تو گھٹنوں کے بل بیٹھتا اور بالکل خاموشی اختیار کرتا تا کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔ یہ حرم میں کے اندر داخل حصہ ہے اور اس میں وحشی جانور کو اپنے ہاں رکھتے اور دروازوں کے اندر اس کو بند کرتے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوئی حرم مدینہ کا حکم حرم مکہ سے مختلف ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۱۲/۶، ۱۵۰، ۲۰۹۔

حاصل: یہ حرم میں کے اندر داخل حصہ ہے اور اس میں وحشی جانور کو اپنے ہاں رکھتے اور دروازوں کے اندر اس کو بند کرتے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوئی حرم مدینہ کا حکم حرم مکہ سے مختلف ہے۔

۶۱۹۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي قُتَيْلَةَ الْمَدَنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، أَنَّهُ كَانَ يَصِيدُ وَيَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَيْدِهِ فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَهُ .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِيْ حَبَسَكَ ؟ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، انْتَفَى عَنَّا الصَّيْدُ ، فَصِرْنَا نَصِيدُ مَا بَيْنَ نَبْتٍ وَإِلَى قَنَاةٍ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ كُنْتَ تَصِيدُ بِالْعَقِيقِ ، لَشَيَّعْتُكَ إِذَا ذَهَبْتَ ، وَتَلَقَّيْتُكَ إِذَا جِئْتَ فَإِنِّيْ أُحِبُّ الْعَقِيقَ .

۶۱۹۳: محمد بن ابراہیم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے وہ شکار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں لاتے ایک مرتبہ انہوں نے دیر کر دی پھر وہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا رکاوٹ بنی؟ یارسول اللہ ﷺ شکار ہم سے دور چلا گیا ہم شکار کے لئے مقام نبت اور مقام قناۃ کے درمیان گئے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تو مقام عقیق میں شکار کرتا تو میں بھی تمہارے ساتھ تمہیں رخصت کرنے جاتا اور جب تم آتے تو تمہارا استقبال کرتا مجھے وادی عقیق پسند ہے۔

۶۱۹۴: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۱۹۴: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت سلمہ بن اکوع سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۱۹۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ خَالِدٍ التَّيْمِيُّ ، ثُمَّ ذَكَرَ

متعلق اشارہ کنایہ سے بھی بتلائے تو وہ گنہگار ہوگا۔ جب شکار کے سلسلہ میں مدینہ منورہ مکہ کی طرح نہیں۔ مدینہ منورہ میں وادی عقیق کا شکار مباح ہے۔باب کے شروع حضرت سعدؓ کی روایات اس کے خلاف ذکر کر چکے ہیں روایت سعد میں شکار کرنے والے کے سامان چھین لینے کو مباح قرار دیا گیا ہے یہ ہمارے نزدیک اس وقت کی بات ہے جب گناہوں پر سزا میں مالی جرمانے درست تھے جیسا کہ یہ روایت بھی اس کا نمونہ ہے کہ زکوٰۃ کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا جس نے خوشی سے اس کو ادا کیا اس کو اجر ملے گا اور جو نہیں ادا کرے گا ہم اس سے زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کے مال کا آدھا حصہ بھی لیں گے اسی طرح یہ روایت کہ جس آدمی نے پھل چھلکے کے اندر چرالیا۔ اس پر اس سے دوگنا چٹی لی جائے گی اس کی مثالیں اور بھی بہت ہیں جن کو ہم پیچھے ذکر کر آئے پھر یہ حکم اس وقت منسوخ گیا جبکہ سود منسوخ ہوا اور لی جانے والی اشیاء کو مماثل کی طرف لوٹا دیا گیا جن چیزوں کی مماثل موجود تھیں اور جن کی مثل نہیں تھی ان کی قیمتوں کی طرف لوٹا دیا گیا اور حرمت کی خلاف ورزی کرنے والوں کی سزائیں مالی کے بجائے بدنی مقرر کر دی گئیں مدینہ منورہ کے شکار کے سلسلے میں جس قدر روایات وارد ہوئی ہیں ان کی صورت یہی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مکہ حرمت والا ہے اور اس کے شکار اور درخت کا بھی یہی حکم ہے اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے پھر ہم نے دیکھا کہ مکہ مکرمہ میں جو آدمی داخل ہونے کا ارادہ کرے وہ احرام کے بغیر داخل نہیں ہوسکتا تو گویا حرم میں احرام کے بغیر داخلہ حلال نہ ہوا تو حرم کے شکار اور درخت کی حرمت بھی مکہ کی ذاتی حرمت کی طرح بن گئی پھر اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ مدینہ منورہ میں داخلے کے لئے احرام کی ضرورت نہیں اور حلال کی حالت میں داخل ہونے میں کوئی گناہ نہیں تو جب اس کی حرمت ذاتی نہ بنی تو اس کے درخت اور شکار کا بھی حرمت میں یہی حکم ہوگا کہ وہ ذاتی اعتبار سے حرام نہ ہوں گے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مدینہ منورہ کے شکار اور درختوں کا حکم مکہ مکرمہ کے علاوہ دیگر مقامات کے شکار اور درختوں کی طرح ہوگا یہ بھی امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ أَكْلِ الضِّبَابِ

گوہ کے گوشت کا حکم

گوہ کے متعلق ائمہ احناف رحمہم اللہ نے فرمایا اس کا کھانا اگرچہ حرام تو نہیں مگر کراہت سے خالی نہیں ہے۔
دوسرا قول امام مالک و شافعی لیث رحمہم اللہ کا ہے یہ مباح ہے اور اس کا کھانا بلا کراہت حلال ہے۔ المغنی ج ۸ ص ۶۰۳۔

۶۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ حَسَنَةَ قَالَ :نَزَلْنَا أَرْضًا كَثِيرَةَ الضِّبَابِ ، فَأَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ ، فَطَبَخْنَا مِنْهَا ، فَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَغْلِي بِهَا ،إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا ؟ فَقُلْنَا ضِبَابٌ أَصَبْنَاهَا .فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ تَكُونَ هٰذِهِ، فَأَكْفِئُوهَا .

۶۱۹۶: زید بن وہب نے عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے نقل کیا کہ ہم ایسی زمین میں اترے جہاں گوہ بہت پائے جاتے تھے پس ہمیں بھوک نے آلیا۔ ہم نے ان میں سے بعض کو پکڑ کر پکایا اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہے ہم نے کہا ہم نے گوہ پکڑے ہیں آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو زمین کے جانوروں کی صورت میں مسخ کر دیا گیا۔ مجھے خطرہ ہے کہ یہ وہی نہ ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی لاطعمه باب۲۷' نسائی فی السید باب۲۶' ابن ماجه فی الصید باب۱۶' دارمی فی الصید باب۸' مسند احمد ۳/۱۹۔

۶۱۹۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِي، قَالَ :ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ :ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ الْجُهَنِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى تَحْرِيمِ لُحُومِ الضِّبَابِ ، لِأَنَّهُمْ لَمْ يَأْمَنُوا أَنْ تَكُونَ مَمْسُوخَةً وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ ، بِهٰذَا الْحَدِيثِ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا ، وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ أَنَّ حُصَيْنًا قَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَلَى خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنَى ، الَّذِي رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَلَيْهِ .

۶۱۹۷: زید بن وہب جہنی نے حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ گوہ کا گوشت حرام ہے کیونکہ اس بات سے اطمینان نہیں کہ وہ مسخ شدہ قوم ہو انہوں

نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔دوسروں نے ان سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس کے گوشت میں کچھ حرج قرار نہیں دیا کیونکہ اس روایت حصین نے زید بن وہب سے اعمش کے خلاف روایت کیا ہے (روایت یہ ہے)

۶۱۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَاَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا ، فَاشْتَوَوْهَا ، فَاَكَلُوْهَا .فَاَصَبْتُ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوَیْتُهٗ ثُمَّ اَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَاَخَذَ جَرِیْدَةً ، فَجَعَلَ یَعُدُّ بِهَا اَصَابِعَهٗ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ ، مُسِخَتْ دَوَابَّ فِی الْاَرْضِ ، وَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ ، لَعَلَّهَا هِیَ ؟ .فَقُلْتُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اشْتَوَوْهَا فَاَكَلُوْهَا ، فَلَمْ یَاْكُلْ ، وَلَمْ یَنْهَ .

۶۱۹۸: زید بن وہب نے ثابت بن زید انصاریؓ سے نقل کیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جہاد میں تھے لوگوں نے گوہ کو پکڑا اور بھون کر کھایا میں نے ایک گوہ پکڑ کر بھونا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے کھجور کی ایک شاخ لی اور اس کی انگلیاں گننے لگے اور فرمایا بنی اسرائیل کی ایک جماعت کو زمین کے جانوروں کی صورت میں مسخ کیا گیا شاید یہ وہی ہو۔میں نے کہا لوگ تو اس کو بھون کر کھا گئے ہیں آپ نے اس کو کھایا نہیں اور منع بھی نہیں کیا۔

تخریج : ابن ماجه فی الصيد باب١٦۔

۶۱۹۹: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ حُصَیْنٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. ، غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ :ثَابِتُ بْنُ وَدِیْعَةَ .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، خِلَافُ مَا فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ ، لِاَنَّ فِیْ هٰذَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْهَهُمْ عَنْ اَكْلِهَا ، وَقَدْ خَشِیَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْ یَكُوْنَ مَمْسُوْخًا ، كَمَا خَشِیَ فِی الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ .غَیْرَ اَنَّهٗ قَدْ یَجُوْزُ اَنْ یَكُوْنَ تَرَكَ النَّهْیَ ، لِاَنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ مَجَاعَةٍ ، عَلٰی مَا فِیْ حَدِیْثِ الْاَعْمَشِ ، فَاَبَاحَ ذٰلِكَ لَهُمْ لِلضَّرُوْرَةِ .ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰی مَا فِیْ ذٰلِكَ اَیْضًا ، سِوَی هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ.

۶۱۹۹: ابوعوانہ نے حسن نے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے البتہ انہوں نے ثابت بن ودیعہ نام بتایا ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: یہ روایت پہلی روایت کے خلاف ہے کیونکہ اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو کھانے سے منع نہیں فرمایا البتہ پہلی روایت کی طرح مسخ شدہ ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا عدم ممانعت کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ سخت بھوک میں مبتلا تھے اور ضرورت کے لئے اس کا کھانا ان کے لئے مباح

ہوا۔اب ہم ان دونوں روایات کے علاوہ دیگر روایات کی طرف رجوع کرتے ہیں چنانچہ ابراہیم مرزوق کی روایت ملاحظہ فرمائیں۔

۶۲۰۰ : فَإِذَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَعَفَّانُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ فَزَارَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ يَخْطُبُ ، فَقَطَعَ عَلَيْهِ خُطْبَتَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا تَقُوْلُ فِي الضَّبِّ ؟ .فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِىْ إِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ ، فَلَا أَدْرِى ، أَىَّ الدَّوَابِّ مُسِخَتْ .

۶۲۰۰: ابوعوانہ نے اپنی سند سے حضرت سمرہ بن جندبؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور اس نے آپ ﷺ کے خطبے کی بات کاٹتے ہوئے یہ سوال کیا یارسول اللہ ﷺ آپ گوہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں آپ فرمایا بلاشبہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت مسخ کی گئی مجھے معلوم نہیں کہ وہ جانور کی صورت میں مسخ کی گئی۔

تخریج : ابن ماجه فى الصيد باب۱۷' مسند احمد ۱۹/۵۔

۶۲۰۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَ :ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الْحَكَمُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُتِىَ بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِخَتْ .

۶۲۰۱: زید بن وہب نے براء بن عازب اور ثابت بن ودیعہؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے تو آپ نے فرمایا وہ مسخ شدہ امت ہے۔

۶۲۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّةً فُقِدَتْ ، فَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۶۲۰۲: براء بن عازب نے ثابت بن ودیعہؓ سے نقل کیا کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک گوہ لایا تو اس کو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک گروہ گم ہوگیا تھا پس اللہ ہی جانتے ہیں (آیا یہ وہی ہے یا اور)

تخریج : ابن ماجه فى الصيد باب۱۷' مسند احمد ۱۹۷/۲۔

۶۲۰۳ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الصَّائِغُ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

الثَّوْرِیُّ ، ثُمَّ ذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ ، وَزَادَ وَاِنَّ الْقِرَدَۃَ وَالْخَنَازِیْرَ ، کَانُوْا قَبْلَ ذٰلِکَ .

۶۲۰۷: محمد بن کثیر نے سفیان ثوری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ یہ اضافہ کیا ''بندر اور سور'' ان کے مسخ ہونے سے پہلے بھی تھے۔

تخریج : مسلم فی القدر ۳۲' مسند احمد ۱/ ۳۹۰' ۴۴۳۔

۶۲۰۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :أَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمُغِیْرَۃِ الْیَشْکُرِیِّ ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُھْلِکْ قَوْمًا ، فَیَجْعَلَ لَھُمْ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا .

۶۲۰۸: معرور نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں فرمایا کہ پھر ان کی نسل اور اولاد کا سلسلہ باقی رکھا ہو۔

تخریج : مسلم فی القدر ۳۳' مسند احمد ۱/ ۴۱۳' ۴۴۵' ۴۶۶۔

۶۲۰۹ :حَدَّثَنَا فَھْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِیْعِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ ، عَنْ لَیْثٍ ، عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَیْدٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَہٗ .فَبَیَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ الْمَمْسُوْخَ ، لَا یَکُوْنُ لَھَا نَسْلٌ وَلَا عَقِبٌ ، فَعَلِمْنَا بِذٰلِکَ أَنَّ الضَّبَّ لَوْ کَانَ مِمَّا مُسِخَ ، لَمْ یَبْقَ ، فَانْتَفٰی بِذٰلِکَ أَنْ یَکُوْنَ الضَّبُّ بِمَکْرُوْہٍ ، مِنْ قِبَلِ أَنَّہٗ مُسِخَ أَوْ قِبَلَ مَا جَازَ أَنْ یَکُوْنَ مَسْخًا .ثُمَّ نَظَرْنَا فِیْمَا رُوِیَ فِیْہِ خِلَافُ مَا ذَکَرْنَا ، ھَلْ نَجِدُ فِیْ شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ ، مَا یَدُلُّنَا عَلٰی اِبَاحَۃِ أَکْلِہٖ ، أَوْ عَلَی الْمَنْعِ مِنْ ذٰلِکَ ؟

۶۲۰۹: معرور بن سوید نے حضرت ام سلمہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ ممسوخ شدہ اقوام کی نسل اور پیچھے رہنے والی اولاد نہیں ہوتی۔اس سے یہ معلوم ہوگیا کہ اگر یہ مسخ اقوام سے ہوتی تو باقی نہ رہتی پس اس سے اس کی کراہت کی بھی نفی ہوگئی جو کہ اس کے مسخ شدہ ہونے یا امکان ممسوخ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی تھی۔

اس کے کھانے کی اباحت یا ممانعت پر دلالت کرنے والی روایات:

۶۲۱۰ :فَاِذَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ ، وَزَکَرِیَّا بْنُ یَحْیَی بْنُ أَبَانَ ، قَدْ حَدَّثَانَا ، قَالَا :ثَنَا نُعَیْمُ بْنُ حَمَّادٍ ،

قَالَ :أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لَيْتَ عِنْدَنَا قُرْصَةً مِنْ بُرَّةٍ سَمْرَاءَ ، مَقْلِيَّةً بِسَمْنٍ وَلَبَنٍ .فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ ، فَعَمِلَهَا ثُمَّ جَاءَ بِهَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ كَانَ سَمْنُهَا قَالَ :فِيْ عُكَّةِ ضَبٍ ، قَالَ لَهُ ارْفَعْهَا . فَقَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا هٰذَا، مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا عَلَى الْكَرَاهَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ حَدِيْثِهِ الَّذِي قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ، لَا عَلٰى تَحْرِيْمِهِ إِيَّاهُ عَلَى النَّاسِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۶۲۱۰: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کاش ہمارے پاس گندم کی روٹی ہوتی جو گھی اور دودھ میں تلی گئی ہوتی تو اسی وقت ایک صحابی کھڑے ہوئے اور اس کو بنا کر لے آیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھی کس چیز میں تھا اس نے کہا گوہ کے چمڑہ سے بنی ہوئی کپی میں۔ آپ نے فرمایا اس کو اٹھالو۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس روایت سے تو معلوم ہوتا ہے گوہ کا گوشت مکروہ ہے۔ ان کو جواب میں کہے کہ عین ممکن ہے کہ اس سے مراد کراہت ہو جس کا تذکرہ حضرت ابو سعیدؓ کی روایت ہے۔ مگر وہ کراہت تحریمی نہ ہوگی اور ابن عمرؓ کی ایک روایت اس کراہت تنزیہہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ روایت ابن عمرؓ یہ ہے۔

۶۲۱۱ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَبٍ ، فَلَمْ يَأْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ .

۶۲۱۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی آپ نے اس کو خود نہیں کھایا اور نہ اس کو حرام قرار دیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب۲۶' مسند احمد ۵/۲' ۹' ۱۰۔

۶۲۱۲ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : نَادٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ :مَا تَقُوْلُ فِي الضَّبِّ ؟ فَقَالَ :لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا بِمُحَرِّمِهِ .

۶۲۱۲: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زور

سے آواز دی کہ گوہ کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا نہ میں اس کو خود کھانے والا ہوں اور نہ اس کو حرام کرنے والا ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب ٣٤' نسائی فی الصید باب٢٦' ابن ماجه فی الصید باب١٧' مسند احمد ١٣/٢۔

۶۲۱۳ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ قَزَّ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ :سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۲۱۳ : نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے اسی طرح فرمایا (جیسا پہلی روایت میں گزرا)

۶۲۱۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ -، قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّبِّ .فَقَالَ لَا آكُلُ ، وَلَا أَنْهَى . -

۶۲۱۴ : نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا نہ میں خود کھاتا ہوں اور نہ میں منع کرتا ہوں۔

تخریج : روایت۶۲۱۲ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۶۲۱۵ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۲۱۵ : عبداللہ بن دینار سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۲۱۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۲۱۶ : عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

۶۲۱۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ لَمْ يُحَرِّمْ أَكْلَ الضَّبِّ .وَقَدْ

رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : اِنَّهُ حَلَالٌ .

۶۲۱۷: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ یہ ابن عمرؓ ہیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حرام نہ ہونا نقل کر رہے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حلال کی روایت:

۶۲۱۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِیِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ یَقُوْلُ :رَأَیْتُ فُلَانًا حِیْنَ یَرْوِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، لَقَدْ جَالَسْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَمَا سَمِعْتُهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، غَیْرَ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ أُنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَأْكُلُوْنَ ضَبًّا ، فَنَادَتْهُمْ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا ضَبٌّ .فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ ، لَیْسَ مِنْ طَعَامِیْ وَفِیْ حَدِیْثِ وَهْبٍ فَاِنَّهُ حَلَالٌ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَ أَنَّهُ حَلَالٌ ، وَأَنَّهُ تَرَكَهُ، لِأَنَّهُ لَمْ یَكُنْ مِنْ طَعَامِهٖ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَیْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یُحَرِّمْهُ .

۶۲۱۸: شعبی کہتے تھے کہ میں نے فلاں کو دیکھا جبکہ وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مجلس میں بھی بیٹھا تو میں نے ان کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی بات منسوب کر کے بیان کرتے نہیں سنا۔ البتہ انہوں نے یہ فرمایا کہ کچھ لوگ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے گوہ کھا رہے تھے تو ان کو ازواج مطہرات میں سے ایک نے آواز دے کر کہا یہ گوہ ہے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کھاؤ یہ میرا کھانا نہیں اور وہب کی روایت میں فانہ حلال کے الفاظ بھی ہیں۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ حلال ہے اور آپ نے اس کو اس لئے نہیں کھایا کہ یہ آپ معمول میں کھائی جانے والی اشیاء سے نہیں ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ حلال ہے اور آپ نے اس کو اس لئے نہیں کھایا کہ یہ آپ معمول میں کھائی جانے والی اشیاء سے نہیں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عدم حرمت کی روایت:

۶۲۱۹ :حَدَّثَنَا رَبِیْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِیْعَةَ ، عَنْ أَبِی الزُّبَیْرِ ، قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ الضَّبِّ .فَقَالَ :أُتِیَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ لَا

أَطْعَمُهُ . وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ ، وَطَعَامُ عَامَّةِ الرُّعَاةِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَأَكَلْتُهُ .وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ أَكْلَ الضَّبِّ ، مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَاحْتَجَّ لَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۲۱۹: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا میں اسے نہ کھاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو اس سے فائدہ دیتا ہے یہ عام چرواہوں کا کھانا ہے اگر یہ میرے پاس ہوتا تو میں کھالیتا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: علماء کی ایک جماعت نے گوہ کھانے کو مکروہ قرار دیا ہے ان میں امام ابوحنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ بھی ہیں۔ ان کی دلیل: امام محمدؒ نے اس طرح پیش کی ہے۔

۶۲۲۰ :بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْرِ بْنِ مَطَرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، ح :

۶۲۲۰: یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے نقل کیا ہے۔

۶۲۲۱ :وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ ، ح .

۶۲۲۱: ابراہیم بن مرزوق نے عفان سے روایت کی ہے۔

۶۲۲۲ :وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالُوْا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ، وَهُوَ ابْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ ضَبٌّ فَلَمْ يَأْكُلْهُ .فَقَامَ عَلَيْهِمْ سَائِلٌ فَأَرَادَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُعْطِيْنَهُ مَا لَا تَأْكُلِيْنَ ؟ . قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ :فَقَدْ دَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ لِنَفْسِهِ وَلِغَيْرِهِ، أَكْلَ الضَّبِّ ، قَالَ :فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ .قِيْلَ لَهُ :مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْت .قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ لَهَا أَنْ تُطْعِمَهُ السَّائِلَ ، لِأَنَّهَا إِنَّمَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا عَافَتْهُ، وَلَوْلَا أَنَّهَا عَافَتْهُ، لَمَا أَطْعَمَتْهُ إِيَّاهُ، وَكَانَ مَا تُطْعِمُهُ السَّائِلَ ، فَإِنَّمَا هُوَ لِلّٰهِ تَعَالٰى .فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ لَا يَكُوْنَ مَا يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا مِنْ خَيْرِ الطَّعَامِ ، كَمَا قَدْ نَهٰى أَنْ يُتَصَدَّقَ بِالْبُسْرِ

الرَّدِیءِ ، وَالتَّمْرِ الرَّدِیءِ .فَمِمَّا رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ ،

۶۲۳۲: ابراہیم نے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوہ کو بطور ہدیہ پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو نہ کھایا تو اسی وقت ایک سائل آ گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس کو دینے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا کیا تم اس کو وہ چیز دینا چاہتی ہو جو خود نہیں کھاتی ہو۔

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے اور دوسروں کے لئے ناپسند کیا ہے اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت میں آپ کے موقف کی دلیل نہیں ہے اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ آپ نے سائل کو کھلانا ناپسند کیا ہو۔اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو ناپسند کیا تھا اگر وہ اس کو ناپسند نہ کرتیں تو وہ اسے اس کو کھانے کے لئے نہ دیتیں حالانکہ سائل جو جو وہ کھلانا چاہتی تھیں وہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تھا۔

پس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ جو کھانا تقرب الی اللہ کے لئے دیا جائے وہ بہترین کھانا ہو۔جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ردی بسر (تازہ کھجور) اور ردی خشک کھجور کو صدقہ کرنے سے منع فرمایا۔روایت یہ ہے۔

۶۲۳۳ :مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حُسَیْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ بِكَبَّاسٍ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلِ قَالَ سُفْیَانُ :یَعْنِی الشِّیْصَ ، وَكَانَ لَا یَجِیْءُ أَحَدٌ بِشَیْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَی الَّذِیْ جَاءَ بِهٖ فَنَزَلَتْ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ . وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَلَوْنِ الْحُبَیْقِ أَوْ یُؤْخَذَا فِی الصَّدَقَةِ قَالَ الزُّهْرِیُّ :لَوْنَانِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِیْنَةِ .

۶۲۳۳: ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو ایک آدمی اس کھجور کے خوشے لایا۔سفیان کہتے یعنی ردی کھجور کے خوشے اور جو بھی کوئی چیز لاتا تھا تو وہ اسی کی طرف منسوب ہوتی تھی۔پس یہ آیت نازل ہوئی "ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون" (البقرہ۲۶۷) اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معرور اور لون الحبیق کھجور صدقہ میں لینے کی ممانعت فرمائی۔یہ دونوں قسم مدینہ منورہ کی کھجوریں ہیں۔

۶۲۳۴ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ ، قَالَ :ثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ كَثِیْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِیُّ ، عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ ، عَنْ أَبِیْهَا أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْجُعْرُوْرِ ، وَلَوْنِ الْحُبَیْقِ .

۶۲۲۴: ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے اپنے والد سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم ﷺ نے معرور اور لون الحبیق کھجور کو صدقہ میں لینے سے منع فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکاۃ باب۱۷، نسائی فی الزکاۃ باب۲۷، مالك فی الزکاۃ ۳٤۔

۶۲۲۵ : حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :كَانُوْا يَجِيْئُوْنَ فِي الصَّدَقَةِ بِأَرْدَأِ تَمْرِهِمْ ، وَأَرْدَأِ طَعَامِهِمْ ، فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوْا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيْهِ اِلَّا أَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ . قَالَ :لَوْ كَانَ لَكُمْ فَأَعْطَاكُمْ ، لَمْ تَأْخُذُوْهُ اِلَّا وَاَنْتُمْ تَرَوْنَ اَنَّهُ قَدْ نَقَصَكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ .

۶۲۲۵: ابو مالک نے حضرت براءؓ سے روایت کی ہے کہ وہ لوگ صدقہ میں نہایت ردی کھجور لاتے تھے اور سب سے ردی قسم کا کھانا لاتے۔ تو یہ آیت اتری "یاایھاالذین امنوا انفقوا من طیبات" (البقرہ۔۲۶۷) ارشاد فرمایا کہ اگر وہ تمہارے لئے ہو اور تمہیں دی جائے تو تم اس کو نہیں لوگے مگر اسی صورت میں کہ تمہارا خیال یہ ہو گا کہ اس نے تمہارے حق میں کمی کی ہے۔

۶۲۲۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنْ اَبِيْ مُرَّةَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِيْ يَدِهِ عَصًا وَقَنًا مُعَلَّقَةٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فِيْهَا قِنْوُ حَشَفٍ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذَا الْقِنْوِ ، لَتَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْهُ، اِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ، لَيَدَعَنَّهَا مُذَلَّلَةً أَرْبَعِيْنَ عَامًا لِلْعَوَافِيْ يَعْنِيْ :نَخْلَ الْمَدِيْنَةِ .

۶۲۲۶: ابومرہ نے عوف بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ ہم مسجد میں تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نکل کر تشریف لائے اس وقت آپ کے دست اقدس میں ایک لاٹھی تھی اور مسجد میں کھجور کے خوشے لٹکے تھے ان میں ایک خراب خوشہ تھا آپ نے فرمایا اگر اس خوشے کا مالک چاہتا تو عمدہ کھجور صدقہ کرتا۔ بے شک اس خوشے کا مالک قیامت کے دن اسی خوشہ سے کھائے گا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا یا اللہ کی قسم! اس کو اللہ تعالیٰ کی خاطر چالیس سال تک مدینہ کی کھجوروں میں چھوڑنا ہوگا۔

۶۲۲۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ صَالِحُ بْنُ أَبِيْ عَرِيْبٍ ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ ،

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.فَهٰذَا الْمَعْنَى ، الَّذِى كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الصَّدَقَةَ بِالضَّبِّ ، لَا لِأَنَّ أَكْلَهُ حَرَامٌ .وَقَدْ رُوِىَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِىْ إِبَاحَةِ أَكْلِهِ أَيْضًا ، مَا

۶۲۲۷: کثیرہ بن مرہ حضرمی نے عوف بن مالک اشجعیؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔یہی وہ مطلب ہے جس کی وجہ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے لئے گوہ کے صدقے کو ناپسند کیا اس لئے نہیں کہ اس کا کھانا حرام ہے اس کے مباح کے متعلق روایت یہ ہے۔

۶۲۲۸ :حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ ، عَنْ أَبِىْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَأُتِىَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ ، فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ. فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ ، اللَّاتِىْ فِىْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَخْبِرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُرِيْدُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ .فَقَالُوْا :هُوَ ضَبٌّ ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ ؟ فَقَالَ :لَا ، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِى ، فَأَجِدُنِىْ أَعَافُهُ .فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ فَلَمْ يَنْهَنِى .

۶۲۲۸: ابن سہل بن حنیف نے ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ خالد بن ولیدؓ جناب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ میمونہ کے گھر میں داخل ہوئے آپ کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف جھکایا حضرت میمونہ کے گھر میں موجود بعض عورتوں نے کہا آپ ﷺ کو اطلاع دے دو کہ جس چیز کو آپ کھانا چاہتے ہیں انہوں نے کہا وہ گوہ ہے اور آپ نے اپنا ہاتھ اٹھا لی۔ میں نے کہا کیا وہ حرام ہے فرمایا نہیں لیکن وہ میری قوم کے علاقے میں نہیں پائی جاتی۔ اس لئے میں اس کے کھانے کو ناپسند کرتا ہوں میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھالی۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ میرے طرف دیکھتے رہے اور آپ نے منع نہیں کیا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۳۳، والاطعمه باب۱٤، ابو داؤد فی الاطعمه باب۲۷، دارمی فی الصید باب۸، مالك فی الاستیذان باب۱۰، مسند احمد ۷۹/٤۔

۶۲۲۹ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :حَدَّثَنِىْ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِىِّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ :دُعِيْنَا لِعُرْسٍ بِالْمَدِيْنَةِ ، فَقُرِّبَ إِلَيْنَا طَعَامٌ فَأَكَلْنَاهُ، ثُمَّ قُرِّبَ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا ، فَمِنَّا آكِلٌ ، وَمِنَّا تَارِكٌ .فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَخْبَرْتُهُ

بِذٰلِكَ ، فَقَالَ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا آكُلُهٗ وَلَا أُحَرِّمُهٗ، وَلَا آمُرُ بِهٖ ، وَلَا أَنْهٰى عَنْهُ . فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :مَا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَلِّلًا أَوْ مُحَرِّمًا .قُرِّبَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ ، فَمَدَّ يَدَهٗ يَأْكُلُ .فَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهٗ ، ثُمَّ قَالَ :هٰذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ فَأَكَلَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَامْرَأَتُهٗ كَانَتْ مَعَهُمْ .وَقَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَا آكُلُ طَعَامًا ، لَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۲۲۹: شیبانی نے یزید بن اصم سے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں ہمیں شادی کی ایک دعوت میں حاضری کا موقع ملا ہمارے سامنے کھانا رکھا گیا ہم نے کھالیا پھر ہمارے سامنے تیرہ گوہ رکھے گئے تو ہم میں سے بعض نے کھالیا بعض نے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی تو میں ابن عباسؓ کی خدمت میں آیا اور میں نے اس سارے واقعے کی اطلاع دی تو ان کے پاس بعض موجود لوگوں نے کہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ اس کو حرام کرتا ہوں نہ اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ اس سے روکتا ہوں ابن عباسؓ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ کو حلال وحرام کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا آپ کی خدمت میں کھانے کے لئے گوشت پیش کیا گیا آپ نے کھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میمونہ کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے اپنا دست اقدس اس سے کھینچ لیا اور فرمایا یہ گوشت ہے جس کو میں نے کبھی نہیں کھایا چنانچہ فضل بن عباس اور خالد بن ولیدؓ اور ان کی بیوی بھی ان کے ساتھ تھی انہوں نے اس کو کھالیا میمونہ ؓ کہنے لگی میں اس کھانے کو نہ کھاؤں گی جس کو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کھایا۔

تخریج : مسلم فی الصید روایت ۱۷۔

۶۲۳۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أُتِيَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا ، ضِبَابٌ فَقَالَ كُلُوْا ، فَاِنِّيْ عَائِفُهٗ.

۶۲۳۰: عطاء نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک بڑا پیالہ لایا گیا جس کے اندر گوہ کا گوشت تھا آپ نے فرمایا اس کو کھاؤ مجھے اس سے گھن آتی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲/۲۳۸۔

۶۲۳۱ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :أَهْدَتْ خَالَتِيْ ، أُمُّ حَفِيْدٍ ، اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ ، وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْأَضُبِّ ، وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُؤْكَلْ عَلَى مَائِدَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَثَبَتَ بِتَصْحِيْحِ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِ الضَّبِّ وَهُوَ الْقَوْلُ عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۶۲۳۱: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے میری خالہ ام حفید نے جناب نبی اکرم ﷺ کو پنیر گھی اور گوہ بطور ہدیہ بھیجی آپ ﷺ نے پنیر اور گھی کو کھایا اور گوہ کو استعمال نہیں فرمایا اور نبی اکرم ﷺ کے دستر خواہ پر وہ کھائی گئی اگر وہ حرام ہوتی تو آپ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔

تخریج : بخاری فی الھبه باب۷' اطئمه باب۸' مسلم فی الصید روایت٤٦' ابو داؤد فی الاطئمه باب٢٧' نسائی فی الصید باب٢٦' مسند احمد ١/٢٥٥' ٣٢٢۔

حاصل روایات : ان آثار کی تصحیح سے یہ ثابت ہوا اور ہمارے ہاں یہی قول زیادہ درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

پالتو گدھوں کے گوشت کا حکم

بعض لوگوں نے گھریلو گدھوں کے گوشت کو درست قرار دیا۔اس قول کی نسبت عکرمہ وابووائل کی طرف کی گئی ہے۔
(المغنی ج ۸ ص ۵۸۶)

دوسرے فریق کا قول یہ ہے کہ گھریلو گدھوں کا گوشت مکروہ تحریمی ہے۔یہی قول ائمہ احناف امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا ہے۔تمام علماء مسلمین کا ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اجماع نقل کیا ہے۔کذا فی المغنی ج ۸۔

۶۲۳۲ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنِ ابْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ ، أَحَدُهُمَا عَنِ الْآخَرِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُوَيْمٍ ، وَالْآخَرُ ، غَالِبُ بْنُ الْأَبْجَرِ .قَالَ : مِسْعَرٌ :أَرَى غَالِبًا الَّذِىْ سَأَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَالِىْ شَىْءٌ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أُطْعِمَ مِنْهُ أَهْلِىْ غَيْرَ حُمُرٍ لِى أَوْ حُمُرَاتٍ لِى .قَالَ فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِيْنِ مَالِكَ فَإِنَّمَا قَذِرْتُ لَكُمْ جَوَّالَ الْقَرْيَةِ .

۶۲۳۲:ابن معقل مزینہ قبیلہ کے دوآدمیوں سے جن میں سے ایک کا نام عبداللہ بن عمر بن لیوم اور دوسرے کا نام غالب بن بجر ہے وہ دونوں ایک دوسرے سے روایت کرتے ہیں مسعر راوی کہتے ہیں میرے خیال میں غالب نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے مال میں سے کوئی چیز بھی باقی نہیں رہی جس سے میں اپنے گھر والوں کو کھلا سکوں فقط میرے چند گھریلو گدھے اور گدھیاں باقی ہیں آپ نے فرمایا اپنے اہل کو اپنے مال میں سے موٹا مال کھلاؤ۔میں تمہارے لئے شہر کے گندگی خور جانور نا پسند کرتا ہوں۔

۶۲۳۳ :حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حَسَنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ مُزَيْنَةَ ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الظَّاهِرَةِ ، عَنْ أَبْجَرَ ، أَوْ ابْنِ أَبْجَرَ أَنَّهُ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَالِىْ شَىْءٌ أَسْتَطِيْعُ أَنْ أُطْعِمَهُ أَهْلِىْ إِلَّا حُمُرًا لِى .قَالَ لِىْ فَأَطْعِمْ أَهْلَكَ مِنْ سَمِيْنِ مَالِكَ ، فَإِنَّمَا كَرِهْتُ لَكُمْ جَوَّالَ الْقَرْيَةِ .

۶۲۳۳:عبدالرحمن بن معقل نے عبدالرحمن بن بشر سے اور انہوں نے مزینہ قبیلہ کے اصحاب رسول ﷺ سے انہوں نے ابجر یا ابن ابجر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کچھ مال بھی نہیں رہا

جس سے میں اپنے گھر والوں کو کھلاؤں سوائے گھریلو گدھوں کے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے اہل کو اپنے مال میں سے موٹا مال کھلاؤ۔ میں تمہارے لئے بستی کے گھومنے والے نجاست خور جانوروں کو ناپسند کرتا ہوں۔

۶۲۳۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْقِلٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِشْرٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنْ مُزَيْنَةَ ، حَدَّثُوْا عَنْ سَيِّدِ مُزَيْنَةَ الْأَبْجَرِ ، أَوْ ابْنِ الْأَبْجَرِ ، سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۲۳۴: عبدالرحمٰن بن بشر کہتے ہیں کہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کچھ آدمی جن کا تعلق مزینہ سے تھا انہوں نے مزینہ کے سردار ابجر یا ابن ابجر سے بیان کیا۔ کہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۲۳۵ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ : عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَعْقِلٍ وَقَالَ : عَنْ رِجَالٍ مِنْ مُزَيْنَةَ الظَّاهِرَةِ وَلَمْ يَقُلْ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ :إِنَّ أَبْجَرَ ، أَوْ ابْنَ أَبْجَرَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَأَبَاحُوْا أَكْلَ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا أَكْلَ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، وَقَالُوْا :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْحُمُرُ الَّتِي أَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَهَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، كَانَتْ وَحْشِيَّةً ، وَيَكُوْنَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّمَا كَرِهْتُ لَكُمْ جَوَّالَ الْقَرْيَةِ عَلَى الْأَهْلِيَّةِ .وَقَدْ رَوَى شَرِيْكٌ ، حَدِيْثَ غَالِبٍ هٰذَا، عَلَى خِلَافِ مَا رَوَاهُ مِسْعَرٌ وَشُعْبَةُ .

۶۲۳۵: ابوداؤد نے شعبہ سے اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی صرف فرق یہ ہے کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن معقل کہا اور یہ الفاظ بھی نقل کئے کہ بنو مزینہ کے غالب آدمیوں سے اور انہوں نے "من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کا لفظ ذکر نہیں کیا بلکہ یہ کہا ان ابجر او ابن ابجر۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ گھریلو گدھے کا گوشت درست ہے اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔ گھریلو گدھوں کا گوشت مکروہ ہے دلیل یہ ہے ممکن ہے کہ جن گدھوں کے گوشت کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مباح قرار دیا وہ وحشی ہوں اور کرھت لکم جوال القریہ اس سے مراد گھریلو گدھے ہوں۔ شریک نے اس روایت کو مسعر اور شعبہ کے خلاف نقل کیا ہے۔

۶۲۳۶ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، وَيَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالُوْا :حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِى ، ح .

۶۲۳۶: روح ابن فرج نے یوسف بن عدی سے نقل کیا ہے۔

۶۲۳۷ :وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ، قَالُوْا :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ مُعْتَمِرٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ غَالِبِ بْنِ أَبْجَرَ قَالَ : قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّهُ قَدْ أَصَابَتْنَا سَنَةٌ ، وَإِنَّ سَمِيْنَ مَالِنَا فِي الْحَمِيْرِ فَقَالَ :كُلُوْا مِنْ سَمِيْنِ مَالِكُمْ .فَأَخْبَرَ أَنَّ مَا كَانَ أَبَاحَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ، كَانَ فِيْ عَامِ سَنَةٍ .فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى مَا حَمَلْنَا عَلَيْهِ حَدِيْثَ مِسْعَرٍ ، وَشُعْبَةَ ، فَهُوَ عَلَى مَا حَمَلْنَاهُ عَلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ .وَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، فَإِنَّهُ إِنَّمَا كَانَ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ ، وَقَدْ تَحِلُّ فِيْ حَالِ الضَّرُوْرَةِ الْمَيْتَةُ .فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ دَلِيْلٌ عَلَى حُكْمِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، فِيْ غَيْرِ حَالِ الضَّرُوْرَةِ .وَقَدْ جَاءَ تِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَجِيْئًا مُتَوَاتِرًا ، فِيْ نَهْيِهِ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .فَمَا رُوِىَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۲۳۷: شریک نے اپنی سند کے ساتھ غالب بن ابجر سے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا ہمیں قحط نے آ لیا ہے اور ہمارے پاس سب سے زیادہ موٹا مال گدھے ہیں آپ نے فرمایا اپنے موٹے اموال میں سے کھاؤ۔شریک نے یہ خبر دی کہ جو کچھ ان کے لئے مباح کیا گیا وہ قحط والے سال کی بات ہے اگر یہ اسی طرح ہو جیسا کہ ہم نے مسعر اور شعبہ کی روایت کو ذکر کیا تو اس کا مطلب وہی ہے جس پر ہم نے روایت کو محمول کیا ہے یعنی جنگلی گدھے مراد ہیں اور اگر اس سے گھریلو گدھے مراد ہوں تو پھر اس کی یہ تاویل ہے کہ یہ ضرورت کی حالت ہے جس میں میتہ بھی حلال ہو جاتا ہے پس اس روایت میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے گھریلو گدھوں کے گوشت کے متعلق مجبوری کی حالت کے علاوہ پر استدلال کیا جا سکے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے متواتر روایات میں گھریلو گدھوں کے گوشت کی ممانعت وارد ہے ان میں چند روایات یہ ہیں۔

گھریلو گدھوں کے گوشت کی ممانعت کا ثبوت:

جناب رسول اللہ ﷺ سے متواتر روایات میں گھریلو گدھوں کے گوشت کی ممانعت وارد ہے ان میں چند روایات یہ ہیں۔

۶۲۳۸ :مَا قَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، وَأُسَامَةُ ، وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ ، عَنْ أَبِيْهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ

عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُمْ ، يَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ وَعَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ ، يَوْمَ خَيْبَرَ .

۶۲۳۸: حسن اور عبداللہ بن محمد بن علی نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت کی وہ ابن عباسؓ کو فرما رہے تھے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت اور عورتوں سے متعہ کرنے کو خیبر کے دن منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۸' والحیل باب٤' مسلم فی الصید روایت۲۲' والنکاح روایت ۲۹' ترمذی فی الاطعمه باب٦' والصید باب۱۱' نسائی فی النکاح باب۷۱' ابن ماجه فی النکاح باب٤٤' دارمی فی الاضاحی باب۲۱' مالك فی النکاح روایت ٤۱' مسند احمد ۳٦٦/۲' ۹۰/٤۔

۶۲۳۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيِّ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ .

۶۲۳۹: مجاہد نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۲/٤' ۱۹٤' ۲۹۷' بخاری کتاب المغازی باب۳۸۔

۶۲۴۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

۶۲۴۰: نافع نے ابن عمر ؓ سے روایت نقل کی جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۸' والخمس باب۲۰' مسلم فی النکاح روایت۳۰' صید ۲۳' ۲٦' ترمذی فی النکاح باب۲۹' والصید باب۹' نسائی فی النکاح باب۷۱' والصید باب۳۱' ابن ماجه فی الذبائح باب۱۳' دارمی فی الاضاحی باب۲۱' ۲۲' والنکاح باب۱٦' مسند احمد ۲۱/۲' ٤۸/٤' ۸۹' ۹۰۔

۶۲۴۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۶۲۴۱: یحییٰ بن قطان نے عبیداللہ بن عمر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۲۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا دُحَيْمٌ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، هُوَ النُّعْمَانُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۲۴۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۲۴۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ ضَمْرَةَ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلِيطٍ ، عَنْ أَبِيهِ، أَبِي سَلِيطٍ ، وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ : لَقَدْ أَتَانَا نَهْيُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ ، وَنَحْنُ بِخَيْبَرَ ، وَإِنَّ الْقُدُورَ لَتَفُورُ بِهَا فَأَكْفَأْنَاهَا عَلَى وَجْهِهَا .

۶۲۴۳: عبداللہ بن ابی سلیط نے اپنے والد ابوسلیط رضی اللہ عنہ سے نقل کیا یہ بدری صحابی ہیں کہتے ہیں کہ خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے ممانعت کا ارشاد وارد ہوا اور اس وقت ہانڈیوں کے اندر گوشت جوش مار رہا تھا پس ہم نے ہانڈیوں کو اسی طرح الٹ دیا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۸' الذبائح باب۲۸' مسلم فی الصید روایت ۳٤۔

۶۲۴۴ : حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ .

۶۲۴۴: محمد بن علی نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کیا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

۶۲۴۵ : حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، ح .

۶۲۴۵: ابراہیم بن بشار نے سفیان سے روایت کی۔

۶۲۴۶ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَطْعَمَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ .

۶۲۴۶: سفیان سے عمرو سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمائی۔

تخریج : ترمذی فی الاطعمه باب ٥' نسائی فی الصید باب۲۹' ابن ماجه فی الذبائح باب ١٤۔

۶۲۴۷ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ

أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ ، الْخَيْلَ وَالْحِمَارَ الْوَحْشِيَّ ، وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ .

۶۲۴۷: ابوالزبیر مکی کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہؓ کو کہتے سنا کہ ہم نے خیبر کے زمانے میں گھوڑے اور وحشی گدھے کا گوشت کھایا اور جناب رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی الصید روایت۳۷' ابن ماجه فی الذبائح باب۱۲' مسند احمد ۳۲۲/۳۔

۶۲۴۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُوْخَالِدٍ الْاَحْمَرُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، مِثْلَهٗ.

۶۲۴۸: ابن جریج نے عطاء سے اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۴۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَلِيِّ بْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ ، عَنِ الْبَرَاءِ سَمِعَهٗ مِنْهُ قَالَ : أَصَبْنَا حُمُرًا يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَطَبَخْنَاهَا ، فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ .

۶۲۴۹: ابواسحاق نے حضرت براءؓ سے نقل کیا ہم نے خیبر کے دن کچھ گدھے پائے ہم نے ان کو پکایا رسول اللہ ﷺ کے منادی یہ اعلان کیا تھا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

تخریج : مسلم فی الصید حدیث ۲۶' ۲۸' نسائی فی الصید باب ۳۱' ابن ماجه فی الذبائح باب۱۳' مسند احمد ۳۵٤/۲۔

۶۲۵۰ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، وَابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهٗ.

۶۲۵۰: عدی بن ثابت نے حضرت براء اور ابن ابی اوفیؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۵۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهٗ ، وَلَمْ يَذْكُرْ خَيْبَرَ .

۶۲۵۱: عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء اور عبداللہ ابن ابی اوفیؓ کو اسی طرح بیان کرتے سنا مگر انہوں نے خیبر کا ذکر نہیں کیا۔

۶۲۵۲ :حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفٰى ، مِثْلَهٗ.

۶۲۵۲: ابراہیم ہجری نے حضرت ابن ابی اوفیٰ سے اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۶۲۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مِثْلَهُ.

۶۲۵۳: شیبانی نے حضرت ابن اوفی سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۵۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَمْرٌو ، قَالَ :قُلْت لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ إِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ . فَقَالَ ، قَدْ كَانَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ، الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنْ أَبَىْ ذٰلِكَ الْحَبْرُ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَرَأَ قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ .

۶۲۵۴: عمرو خبر دیتے ہیں کہ میں نے جابر بن زید کو یہ کہا کہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا ہے تو وہ کہنے لگے کہ یہی بات حضرت حکم بن عمرو غفاریؓ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کرتے تھے لیکن بڑے عالم عبداللہ ابن عباسؓ نے اس کا انکار کیا اور دلیل میں یہ آیت پڑھی ہے "قل لا اجد فی ما اوحی الی" (الانعام:۱۴۵) یعنی مجھ پر جو وحی آتی ہے میں اس میں کوئی چیز بھی کسی کھانے والے پر حرام نہیں پاتا سوائے ان چیزوں کے۔

۶۲۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ .

۶۲۵۵: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۳۶۶/۲' ۱۳۲/۴' ۱۹۴' ۲۹۷۔

۶۲۵۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۶۲۵۶: محمد بن عمرو نے اپنی سند سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔

تخریج : مسلم فی الصید روایت۲۹' نسائی فی الصید باب ۳۱' مسند احمد جلد۲ ۳۸۱/۲۔

۶۲۵۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ

أَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ ، أَصَابُوْا حُمُرًا فَطَبَخُوْا مِنْهَا ، فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا ، فَإِنَّهَا نَجَسٌ فَأَكْفِئُوْا الْقُدُوْرَ .

۶۲۵۷: ابن سیرین نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا تو صحابہ نے کچھ گدھے پائے ان میں سے بعض کو ذبح کر کے پکایا اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کیا خبردار اور رسول ﷺ تمہیں ان سے منع فرما رہے ہیں یہ پلید ہیں پس ہانڈیاں الٹ دو۔

۶۲۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوْبَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، قَالَ حَمَّادٌ وَأَظُنُّهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ ، فَقِيْلَ لَهُ : أُكِلَتِ الْحُمُرُ فَسَكَتَ ثُمَّ أُتِيَ ، فَقِيْلَ لَهُ : فَنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ أَبَا طَلْحَةَ يُنَادِي ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۶۲۵۸: حماد کہتے ہیں میرے خیال میں محمد نے انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ خیبر کے دن تشریف لائے تو آپ کو بتلایا گیا کہ گدھے کھائے گئے ہیں آپ خاموش رہے پھر آپ کے پاس آنے والا آیا اور کہا گدھے ختم ہو گئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو حکم دیا کہ آپ اعلان کر دیں پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۵۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

۶۲۵۹: محمد نے حضرت انسؓ اور انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۶۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ ، قَالَ أَخْبَرَنَا الزُّبَيْدِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ : أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .

۶۲۶۰: ابوادریس خولانی نے ابوثعلبہ خشنیؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہر کچلیوں والے درندے اور گھریلو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۶۲۶۱: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُوَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَلَمَةُ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مَسَاءَ يَوْمِ افْتَتَحُوا خَيْبَرَ ، فَرَأَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيْرَانًا تُوْقَدُ .فَقَالَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ ؟ قَالُوْا :عَلَى لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيْقُوْا مَا فِيْهَا ، وَاكْسِرُوْهَا يَعْنِي :الْقُدُوْرَ .فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ نَغْسِلُهَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ .

۶۲۶۱: سلمہ بن اکوع کے مولیٰ یزید بن ابی عبید نے نقل کیا کہ مجھے حضرت سلمہ نے بتلایا کہ ہم اس وقت خیبر کی فتح کی شام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھڑکتی ہوئی آگ دیکھی آپ نے فرمایا یہ کیسی آگ ہے انہوں نے کہا گھریلو گدھوں کے گوشت کے لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان ہانڈیوں میں جو کچھ ہے اس کو الٹ دو اور ان ہانڈیوں کو توڑ ڈالو۔ لوگوں میں سے ایک نے کہا یا ان کو دھولیں آپ نے فرمایا یا اسی طرح کرلو۔

تخریج : بخاری فی المظالم باب ۳۲' مسلم فی الصید حدیث ۳۳' ابن ماجه فی الذبائح باب ۱۳۔

۶۲۶۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ عُبَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ .فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، قَدْ تَوَاتَرَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ ، عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ .فَكَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا أَنْ نَحْمِلَ حَدِيْثَ غَالِبِ بْنِ الْأَبْجَرِ ، عَلَى مَا وَافَقَهَا ، لَا عَلَى مَا خَالَفَهَا .فَقَالَ قَوْمٌ :إِنَّمَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، إِبْقَاءً عَلَى الظَّهْرِ ، لَيْسَ عَلَى وَجْهِ التَّحْرِيْمِ .وَرَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۲۶۲: یزید بن ابی عبید نے حضرت سلمہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ متواتر آثار جناب رسول اللہ ﷺ سے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے کی ممانعت ثابت کر رہے ہیں پس ہمارے لئے بہتر صورت یہ ہے کہ غالب بن ابجر والی روایت کا وہ معنی لیں جو اس کے موافق ہو وہ نہیں جو اس کے خلاف ہو۔ چنانچہ ایک جماعت نے تو اس کی تاویل کی جناب رسول اللہ ﷺ نے جو ممانعت فرمائی ہے وہ حرمت کے لئے نہیں بلکہ سواری کو باقی رکھنے کے لئے ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔

۶۲۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوْسَى الْخُتَّلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ :حُدِّثْتُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ إِلَّا مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا ظَهْرٌ .

۶۲۶۳: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے ابن عباسؓ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے گھریلو گدھوں کے گوشت کھانے کی

ممانعت خیبر کے دن سواری کی خاطر کی۔

۶۲۶۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ ، وَكَانُوْا قَدْ احْتَاجُوْا إِلَيْهَا .

۶۲۶۴: نافع نے عبداللہ ابن عمر ﷠ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو گدھوں کو کھانے کی ممانعت فرمائی اس لئے کہ ان گدھوں کی ضرورت تھی۔

۶۲۶۵: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَأَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَخْبَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَهُمْ يَوْمَئِذٍ لُحُوْمَ الْخَيْلِ ، وَنَهَاهُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، وَهُمْ كَانُوْا إِلَى الْخَيْلِ أَحْوَجَ مِنْهُمْ إِلَى الْحُمُرِ . فَدَلَّ تَرْكُهُ مَنْعَهُمْ أَكْلَ لُحُوْمِ الْخَيْلِ أَنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ بَقِيَّةٍ مِنَ الظَّهْرِ ، وَلَوْ كَانُوْا فِي قِلَّةٍ مِنَ الظَّهْرِ ، حَتّٰى احْتِيْجَ لِذٰلِكَ أَنْ يُمْنَعُوْا مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لَكَانُوْا إِلَى الْمَنْعِ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ أَحْوَجَ ، لِأَنَّهُمْ يَحْمِلُوْنَ عَلَى الْخَيْلِ ، كَمَا يَحْمِلُوْنَ عَلَى الْحُمُرِ ، وَيَرْكَبُوْنَ الْخَيْلَ بَعْدَ ذٰلِكَ لِمَعَانٍ لَا يَرْكَبُوْنَ لَهَا الْحُمُرَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا مُنِعُوْا مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لَيْسَتْ هِيَ هٰذِهِ الْعِلَّةَ .وَقَدْ قَالَ آخَرُوْنَ :إِنَّمَا مُنِعُوْا يَوْمَئِذٍ مِنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لِأَنَّهَا حُمُرٌ كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ .وَرَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ مَا

۶۲۶۵: نافع نے حضرت ابن عمر ﷠ سے اسی کی مثل روایت کی ہے۔ گزشتہ روایات میں حضرت جابرؓ کی روایت میں آپ ﷺ کا صاف ارشاد ہے کہ آپ نے ان کو گھوڑے کا گوشت کھلایا اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا حالانکہ گھوڑے کی گدھے سے زیادہ ضرورت تھی۔ گھوڑوں کا گوشت کھانے سے ممانعت نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے پاس زائد سواریاں موجود تھیں اگر سواریوں کی قلت کی وجہ سے گدھوں کے گوشت کی ممانعت ہوتی تو گھوڑوں کے گوشت کی ممانعت اس بنیاد پر بدرجہ اولیٰ ہوتی کیونکہ گھوڑے گدھوں کی طرح سامان لادنے کا کام بھی دیتے ہیں اور گھوڑوں پر سواری کی جاتی ہے اور کئی حالات میں گدھوں پر سواری کی ہی نہیں جاتی۔ اس سے یہ بات خود ثابت ہوگئی کہ گدھوں کے گوشت کھانے کی ممانعت کی وہ علت نہیں جو آپ نے بیان فرمائی۔ ایک اور فریق کا استدلال یہ ہے کہ گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت اس لئے فرمائی گئی کہ وہ گندگی کھانے والے گدھے

تھے اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

۶۲۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ : ذَكَرْت لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ حَدِيْثَ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى ، فِيْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاهُمْ ، بِاِكْفَاءِ الْقُدُوْرِ يَوْمَ خَيْبَرَ .قَالَ :اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا ،لِأَنَّهَا كَانَتْ تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ . وَقَالُوْا :فَاِذَا نَهٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ ، فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ ، أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَكُنْ جَاءَ فِيْ هٰذَا اِلَّا الْأَمْرُ بِاِكْفَاءِ الْقِدْرِ ، لَكَانَ ذٰلِكَ مُحْتَمِلًا لِمَا قَالُوْا وَلٰكِنَّهُ قَدْ جَاءَ هٰذَا، وَجَاءَ النَّهْيُ فِيْ ذٰلِكَ مُطْلَقًا .

۶۲۶۶: شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر کے سامنے حضرت ابن ابی اوفی والی روایت بیان کی۔ کہ جس میں جناب رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن ہانڈیاں الٹ دینے کا حکم فرمایا تو سعید کہنے لگے آپ نے اس لئے منع فرمایا کہ وہ گندگی کھانے والے گدھے تھے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی سبب سے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ اگر صرف ہانڈیاں پلٹنے کا حکم ہوتا تو اس بات کی کسی قدر گنجائش تھی مگر یہاں تو ہانڈیاں بھی پلٹ دی گئیں اور مطلقاً ممانعت کر دی گئی (جیسا کہ اس روایت میں ہے)

تخریج: بخاری فی المغازی باب۳۸' ابن ماجه فی الذبائح باب۱۳' مسند احمد ۳۸۱/۴۔

حاصل: یہ حضرات کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی سبب سے ان کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۶۲۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ زَيْدٍ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ مِشْكَمٍ ، كَاتِبُ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْت أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ .يَقُوْلُ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَدِّثْنِيْ مَا يَحِلُّ مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيَّ .فَقَالَ لَا تَأْكُلِ الْحِمَارَ الْأَهْلِيَّ ، وَلَا كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ . فَكَانَ كَلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، جَوَابًا لِسُؤَالِ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ اِيَّاهُ، عَمَّا يَحِلُّ لَهُ، مِمَّا يَحْرُمُ عَلَيْهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى نَهْيِهِ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ ، لَا لِعِلَّةٍ تَكُوْنُ فِيْ بَعْضِهَا دُوْنَ بَعْضٍ ، مِنْ أَكْلِ الْعَذِرَةِ وَمَا أَشْبَهَهَا ، وَلٰكِنْ لَهَا فِيْ أَنْفُسِهَا .وَقَدْ جَعَلَهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَهْيِهِ عَنْهَا ، كَذِي النَّابِ مِنِ السِّبَاعِ .فَكَمَا كَانَ ذُو نَابٍ مَنْهِيًّا عَنْهُ لَا لِعِلَّةٍ ، كَانَ كَذٰلِكَ الْحُمُرُ الْأَهْلِيَّةُ ، مَنْهِيًّا عَنْهَا ، لَا لِعِلَّةٍ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا ،لِأَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً .وَرَوَوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۲۶۷: حضرت ابودرداء کے کاتب مسلم بن مشکم کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی کو فرماتے سنا میں حضور کی خدمت میں آیا میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے بتلایئے کہ میرے لیے کیا حلال ہے اور کون سی چیزیں حرام ہیں آپ نے فرمایا گھریلو گدھوں کو مت کھاؤ اور نہ ہی کچلیوں والے درندوں کو۔ پس اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کا کلام ابوثعلبہ کے اس سوال کا جواب ہے کہ میرے لئے کیا حلال وحرام ہے (تو آپ نے ان دو حرام چیزوں کا بیان فرمایا) پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ گھریلو گدھوں کے گوشت کی ممانعت سواری کی کمی یا گندگی کا کھانا نہیں بلکہ ذاتی ممانعت ہے اس کو آپ نے کچلیوں والے درندے کی طرح قرار دیا۔ جس طرح اس کی ممانعت ذاتی ہے کسی علت پر موقوف نہیں۔ یہی حکم اس کا ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس لئے منع فرمایا کہ یہ لوٹ کے گدھے تھے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔

۶۲۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنِ النَّحَّازِ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَوْمَ خَيْبَرَ بِقُدُوْرٍ فِيْهَا لَحْمُ حُمُرِ النَّاسِ ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ . فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَهٗ حُمُرِ النَّاسِ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ انْتَهَبُوْهَا مِنَ النَّاسِ ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ تَكُوْنَ نُسِبَتْ إِلَى النَّاسِ ، لِأَنَّهُمْ يَرْكَبُوْنَهَا ، فَيَكُوْنُ النَّهْيُ وَقَعَ عَلَيْهَا ، لِأَنَّهَا أَهْلِيَّةٌ ، لَا لِغَيْرِ ذٰلِكَ .قَالُوْا :فَإِنَّهٗ قَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً .فَذَكَرُوْا مَا

۶۲۶۸: سنان بن سلمہ نے حضرت سلمہ ؓ سے روایت کی کہ خیبر کے دن جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایسی ہانڈیوں کے پاس سے ہوا جن میں گھریلو گدھوں کا گوشت تھا آپ نے ان کو الٹ دینے کا حکم دیا۔ اس میں ان پر حجت یہ ہے کہ حمر الناس میں دو احتمال ہیں: ◆ کہ انہوں نے لوگوں کے گدھے لوٹ لئے اس لئے لوگوں کی طرف نسبت کی۔ لوگوں کی طرف اس لئے نسبت کی گئی کہ وہ ان پر سوار ہوتے تھے تو آ جا کر ممانعت کا دارومدار اسی بات پر ہوا کہ وہ گھریلو گدھے تھے نہ کچھ ◆ اور اگر کوئی معترض کہے کہ ایک اور روایت وارد ہے جو آپ کی بات کی تردید کر کے ثابت کرتی ہے کہ وہ لوٹ کے گدھے تھے روایت ملاحظہ ہو۔

۶۲۶۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ أَصَابُوْا مِنَ الْفَيْءِ حُمُرًا فَذَبَحُوْهَا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ قَالُوْا :فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ أَنَّ تِلْكَ الْحُمُرَ ، كَانَتْ نُهْبَةً .فَقِيْلَ لَهُمْ :فَإِذَا ثَبَتَ أَنَّهَا كَانَتْ نُهْبَةً كَمَا ذَكَرْتُمْ ، فَمَا دَلِيْلُكُمْ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ كَانَ لِلنُّهْبَةِ ؟ وَمَا جَعَلَكُمْ بِتَأْوِيْلِ ذٰلِكَ النَّهْيِ أَنَّهٗ كَانَ لِلنُّهْبَةِ أَوْلٰى مِنْ غَيْرِكُمْ فِيْ تَأْوِيْلِهٖ أَنَّ النَّهْيَ عَنْهَا كَانَ لَهَا فِيْ أَنْفُسِهَا لَا لِلنُّهْبَةِ

.وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَكْفِئُوْهَا ، فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ وَقَعَ عَلَيْهَا ، لِأَنَّهَا رِجْسٌ ، لَا لِأَنَّهَا نُهْبَةٌ .وَفِيْ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ أَكْفِئُوْا الْقُدُوْرَ ، وَاكْسِرُوْهَا .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ نَغْسِلُهَا ؟ فَقَالَ أَوْ ذَاكَ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ كَانَ لِنَجَاسَةِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لَا لِأَنَّهَا نُهْبَةٌ ، وَلَا لِأَنَّهَا مَغْصُوْبَةٌ .أَلَا يَرٰى أَنَّ رَجُلًا لَوْ غَصَبَ شَاةً فَذَبَحَهَا وَطَبَخَ لَحْمَهَا ، أَنَّ قِدْرَهُ الَّتِيْ طَبَخَ ذٰلِكَ فِيْهَا لَا يَتَنَجَّسُ ، وَأَنَّ حُكْمَهَا فِيْ طَهَارَتِهَا ، حُكْمُ مَا طُبِخَ فِيْهِ لَحْمٌ غَيْرُ مَغْصُوْبٍ ؟ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا مِنْ أَمْرِهِ إِيَّاهُ بِغُسْلِهَا عَلٰى نَجَاسَةِ مَا طُبِخَ فِيْهَا ، عَلٰى أَنَّ الْأَمْرَ الَّذِيْ كَانَ مِنْهُ بِطَرْحِ مَا كَانَ فِيْهَا لِنَجَاسَتِهَا ، لَا لِغَصْبِهِمْ إِيَّاهَا .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ فِيْ شَاةٍ غُصِبَتْ فَذُبِحَتْ وَطُبِخَتْ ، بِخِلَافِ هٰذَا .

۶۲۶۹: عدی بن ثابت نے حضرت براءؓ سے روایت کی ہے کہ ان کو مال غنیمت کے کچھ گدھے ملے پس انہوں نے ان کو ذبح کر دیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہانڈیاں الٹ دو۔ اس حدیث نے تو واضح کر دیا کہ وہ گدھے لوٹ مار کے تھے۔ ان کو جواب میں کہے کہ یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ وہ مال فئی میں سے تھے لیکن اس بات کی تمہارے پاس کیا دلیل ہے کہ ممانعت لوٹ کی وجہ سے ہوئی اور یہ اختیار تمہیں کس نے دیا ہے کہ تمہاری لوٹ والی تاویل اس تاویل سے زیادہ بہتر ہے کہ ممانعت کی وجہ ذاتی حرمت تھی ہم حدیث انس بن مالکؓ میں ذکر کر چکے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا اکفؤ فانھا رجس تو اس سے یہ ثابت ہوا کہ ممانعت کی وجہ اس کا پلید ہونا ہے نہ کہ لوٹ کا ملا حدیث سلمہ میں جیسا ہم ذکر کر آئے جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے اگلی بات فرمائی۔ ان ہانڈیوں کو الٹ دو اور توڑ ڈالو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم ان کو دھو ڈالیں تو آپ نے فرمایا یہ کر ڈالو تو اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ ممانعت گدھے کے گوشت کی نجاست کی وجہ سے تھی لوٹ کی وجہ سے نہیں۔ کیا معترض کو یہ بات نظر نہیں آتی کہ اگر کوئی آدمی بکری غصب کر کے اس کو ذبح کر ڈالے اور اس کے گوشت کو پکائے اس کی ہنڈیا اس پکانے کی وجہ سے پلید نہیں ہوگئی اور اس کی ہڈیوں کے متعلق طہارت کا وہی حکم رہے گا جو غیر مغصوب گوشت پکانے کے بعد ہوتا ہے اس کے دھونے کا جو معاملہ ہم نے ذکر کیا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان ہانڈیوں میں پکی ہوئی چیز نجس تھی اور اس کے پھینکنے کا حکم بھی اس کی نجاست کی وجہ تھا غصب کی وجہ سے نہیں تھا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کے بارے میں جو غصب کر کے ذبح کر ڈالی گئی اور اس کا گوشت پکا لیا گیا اس کے الٹ حکم فرمایا۔ ملاحظہ ہو۔

۶۲۷۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ :حَسِبْتُهُ مِنَ الْأَنْصَارِ ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جِنَازَةٍ ، فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ يَدْعُوْهُ إِلَى طَعَامٍ ، فَجَلَسْنَا مَجَالِسَ الْغِلْمَانِ مِنْ آبَائِهِمْ فَفَطِنَ آبَاؤُنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِيْ يَدِهِ أُكْلَةٌ فَقَالَ :إِنَّ هٰذَا لَحْمُ شَاةٍ ، يُخْبِرُنِيْ أَنَّهَا أُخِذَتْ بِغَيْرِ حِلِّهَا .فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ ، فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَمْ تَزَلْ تُعْجِبُنِيْ أَنْ تَأْكُلَ فِيْ بَيْتِيْ، وَإِنِّيْ أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَلَمْ تُوْجَدْ فِيْهِ شَاةٌ ، وَكَانَ أَخِي اشْتَرَى شَاةً بِالْأَمْسِ ، فَأَرْسَلْتُ بِهَا إِلَى أَهْلِهِ بِالثَّمَنِ ، فَقَالَ أَطْعِمُوْهَا الْأَسَارَى .فَتَنَزَّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا ، وَلَمْ يَأْمُرْ بِطَرْحِهَا ، بَلْ أَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ بِهَا ، إِذْ أَمَرَهُمْ أَنْ يُطْعِمُوْهَا الْأَسَارَى . فَهٰذَا حُكْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّحْمِ الْحَلَالِ ، إِذَا غُصِبَ فَاسْتُهْلِكَ .فَلَوْ كَانَتْ لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ حَلَالًا عِنْدَهُ، لَأَمَرَ فِيْهَا لَمَّا انْتُهِبَتْ ، بِمِثْلِ مَا أَمَرَ بِهِ فِيْ هٰذِهِ الشَّاةِ لَمَّا غُصِبَتْ .وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ فِيْ لَحْمِ تِلْكَ الْحُمُرِ لَمَّا أَمَرَ بِهِ ، لِمَعْنًى خِلَافِ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ أَمَرَ فِيْ لَحْمِ هٰذِهِ الشَّاةِ بِمَا أَمَرَ بِهِ .أَلَا يَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ غَصَبَ رَجُلًا شَاةً فَذَبَحَهَا ، وَطَبَخَ لَحْمَهَا ، أَنَّهُ لَا يُؤْمَرُ بِطَرْحِ ذٰلِكَ فِيْ قَوْلِ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَكَذٰلِكَ لَحْمُ الْأَهْلِيَّةِ الْمَذْبُوْحَةِ بِخَيْبَرَ ، لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا مِنْ أَجْلِ النُّهْبَةِ الَّتِيْ حُكْمُهَا حُكْمُ الْغَصْبِ إِذًا -لَمَا- أَمَرَهُمْ بِطَرْحِ ذٰلِكَ اللَّحْمِ ، وَلَأَمَرَهُمْ -فِيْهِ بِمِثْلِ مَا يُؤْمَرُ بِهِ مَنْ -غَصَبَ -شَاةً ، فَذَبَحَهَا ، وَطَبَخَ لَحْمَهَا .فَلَمَّا انْتَفَى أَنْ يَكُوْنَ نَهْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ ، لِمَعْنًى مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الَّتِي ادَّعَاهَا الَّذِيْنَ أَبَاحُوْا لَحْمَهَا ، ثَبَتَ أَنَّ نَهْيَهُ ذٰلِكَ عَنْهَا ، كَانَ لَهَا فِيْ نَفْسِهَا ، كَالنَّهْيِ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَهُ فِيْ نَفْسِهِ، فَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ : لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ، يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِيْ فَيَقُوْلُ :بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ، وَمَا وَجَدْنَا مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ، أَلَا وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَهُوَ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ .

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۳' مسند احمد ۵ / ۲۹۴۔

۶۲۷۰: عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے بیان کیا اور انہوں نے ایک آدمی سے میرے خیال میں وہ انصاری آدمی

تھا جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر تھا آپ ﷺ کو قریش کی ایک عورت ملی جس نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی ہم بچوں کی جگہ بیٹھ گئے جو اپنے باپوں کے پاس بیٹھتے ہیں ہمارے والدین آپ ﷺ کے بارے میں کوئی بات سمجھ گئے کہ آپ کے ہاتھ میں ایک لقمہ ہے اور آپ ﷺ فرما رہے ہیں کہ یہ بکری کا گوشت مجھے بتلا رہا ہے کہ یہ حرام طریقہ سے لی گئی ہے۔ عورت کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ مجھے ہمیشہ یہ بات پسند رہی ہے کہ آپ میرے گھر میں کھانا کھائیں۔ میں نے بقیع کی طرف آدمی بھیجا وہاں کوئی بکری نہ ملی اور میرے بھائی نے کل گزشتہ ایک بکری خریدی تھی میں نے (اس سے وہ لے لی اور اس کے بدلے میں میں نے قیمت اس کے گھر والوں کی طرف بھیج دی آپ نے فرمایا اس کا گوشت قیدیوں کو کھلا دو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے کھانے سے پرہیز فرمایا مگر اس کو پھینکنے کا حکم نہیں فرمایا بلکہ اس کے صدقہ کرنے کا حکم فرمایا اس لئے کہ ان کو حکم دیا کہ وہ قیدیوں کو کھلا دیں۔ حلال گوشت کا یہی حکم ہے جبکہ اس کو غصب کر کے ہلاک کر ڈالا جائے۔ بالفرض اگر گھریلو گدھوں کا گوشت حلال ہوتا تو اس کے چھیننے کی صورت میں وہی حکم فرماتے جو اس غصب شدہ بکری کے متعلق فرمایا۔ لیکن گدھوں کے گوشت کے متعلق حکم فرمایا جو فرمایا کیونکہ اس کی وجہ وہ نہ تھی جو یہاں تھی کہ جس کے باعث بکری میں وہ حکم فرمایا جو ان گدھوں کے حکم سے مختلف تھا کیا اس فریق کو یہ معلوم نہیں کہ اگر کوئی شخص ایک بکری غصب کر کے ذبح کر ڈالے اور اس کا گوشت پکا لے تو کسی کے ہاں بھی اس گوشت کے پھینکنے کا حکم نہ دیا جائے گا۔ پس اسی طرح گھریلو گدھے جو خیبر میں ذبح کیے گئے اگر ان کے گوشت سے ممانعت کی وجہ ان کا لوٹ و غصب کا مال ہونا ہوتا تو پھر اس پر غصب کا حکم لگنا چاہئے تھا۔ پھر آپ گوشت کو پھینکنے کا حکم نہ فرماتے۔ تو ضرور اس میں وہی حکم فرماتے جو اس بکری کے متعلق دیا جس کو غصب کر کے ذبح کیا گیا اور پکایا گیا تھا۔ پس جب گدھے کے گوشت کو مباح کرنے والوں نے جو علل بیان کی ہیں ان سب کی نفی ہوگئی تو یہ خود ثابت ہوگیا کہ یہ ممانعت ذاتی تھی پس کسی کو اس کی مخالفت ہرگز درست نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمادیا میں تم میں سے کسی کو ہرگز اس حال میں نہ پاؤں کہ تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور اس کو میرا حکم پہنچے اور وہ یہ کہہ کر ٹال دے۔ ہمارے درمیان تو کتاب حاکم ہے ہم جو چیز اس میں حرام پائیں گے اس کو حرام قرار دیں گے اور جو حلال اس میں پائیں گے اس کو حلال سمجھیں گے اچھی طرح سنو! بے شک جس چیز کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا (یعنی اس کی حرمت کو اپنی زبان مبارک سے بیان فرمایا) وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح وہ چیز جس کو اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں ذکر کردیا) حرام کیا ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی السنه باب ٥، ترمذی فی العلم باب ١٠، ابن ماجه فی المقدمه باب ٢، دارمی فی المقدمه باب ٤٩، مسند احمد ٣٦٧/٢، ١٣١/٤، ٨/٦۔

٦٢٧١: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۷۱: حسن بن جابر نے حضرت مقدامؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۶۲۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ - الْكِنْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي أُوْتِيتُ - الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ ، يُوْشِكُ - شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ ، يَقُوْلُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ هٰذَا الْكِتَابُ ، فَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ حَلَّلْنَاهُ ، وَمَا كَانَ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ ، أَلَا وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذٰلِكَ ، لَا يَحِلُّ ذُو نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ ، وَلَا الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ .

۶۲۷۲: عبدالرحمن بن ابی عوف جرشی نے حضرت مقدام بن معدیکرب کندیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک مجھے قرآن مجید اور اس کے معادل چیز (حدیث) دی گئی عنقریب ایک پیٹ بھرا تکیہ لگائے کہے گا ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کتاب فیصل ہے۔ پس اس میں جو حلال ہے اس کو ہم حلال قرار دیں گے اور اس میں جو حرام ہے اس کو ہم حرام قرار دیں گے۔ سنو! بات اس طرح نہیں کوئی کچلیوں والا درندہ حلال نہیں اور نہ گھریلو گدھا حلال ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی السنة باب۵، مسند احمد ۱۳۱/٤۔

۶۲۷۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .

۶۲۷۳: ابوالنضر نے ابورافع ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۲۷۴: وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ حَوْلَهُ لَا أَعْرِفَنَّ أَحَدَكُمْ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي ، قَدْ أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ ، وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ فَيَقُوْلُ: مَا وَجَدْنَاهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَمِلْنَاهُ ، وَإِلَّا فَلَا .

۶۲۷۴: موسیٰ بن عبداللہ بن قیس نے مولیٰ رسول اللہ ﷺ ابو رافعؓ سے روایت کی ہے کہ یہ بات جناب نبی اکرم ﷺ نے اس وقت فرمائی جبکہ لوگ آپ کے اردگرد تھے۔ ہرگز میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کے پاس میرا حکم پہنچے جو میں نے دیا ہو یا جس سے منع کیا ہو اور وہ تکیہ پر ٹیک لگائے (بڑائی میں) کہنے لگے جو

کچھ ہم کتاب اللہ میں پائیں گے ہم اس پر عمل کریں گے ورنہ نہیں (کریں گے)

تخریج : ابو داؤد فی الامارہ باب۳۳، والسنہ باب۵، ترمذی فی العلم باب ۱۰، مسند احمد ۳۶۷/۲، ۱۳۲/۴، ۸/۶۔

۶۲۷۵: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، وَأَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ أَبِيْهِ أَوْ عَنْ غَيْرِهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهٖ، يَأْتِيْهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِيْ، مِمَّا قَدْ أَمَرْتُ بِهٖ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ، فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي، مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ. فَحَذَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خِلَافِ أَمْرِهٖ، كَمَا حَذَّرَ مِنْ خِلَافِ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلْيَحْذَرْ أَنْ يُخَالِفَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَحِقَّ عَلَيْهِ، مَا يَحِقُّ عَلٰى مُخَالِفِ كِتَابِ اللّٰهِ. قَدْ تَوَاتَرَتِ الْآثَارُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا، وَرَجَعَتْ مَعَانِيْهَا اِلٰى مَا وَصَفْنَا. فَلَيْسَ يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ خِلَافُ شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَقَدْ رَوَيْتُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِبَاحَتَهَا، وَمَا احْتَجَّ بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قُلْ لَا أَجِدُ فِيْمَا أُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ الْآيَةَ. قِيْلَ لَهُ: مَا قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ، فَهُوَ أَوْلٰى مِمَّا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. وَمَا قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مُسْتَثْنًى مِنَ الْآيَةِ، عَلٰى هٰذَا يَنْبَغِيْ أَنْ يُحْمَلَ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هٰذَا الْمَجِيْءَ الْمُتَوَاتِرَ فِي الشَّيْءِ الْمَقْصُوْدِ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ، مِمَّا قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ آيَةً مُطْلَقَةً عَلٰى ذٰلِكَ الْجِنْسِ فَيُجْعَلُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ مُسْتَثْنًى مِنْ تِلْكَ الْآيَةِ، غَيْرَ مُخَالِفٍ لَهَا، حَتّٰى لَا يُضَادَّ الْقُرْآنُ السُّنَّةَ، وَلَا السُّنَّةُ الْقُرْآنَ. فَهٰذَا حُكْمُ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، مِنْ طَرِيْقِ تَصْحِيْحِ مَعَانِي الْآثَارِ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ: وَلَوْ كَانَ اِلَى النَّظَرِ، لَكَانَ لُحُوْمُ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ حَلَالًا، وَكَانَ ذٰلِكَ كَلَحْمِ الْحُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ، لِأَنَّ كُلَّ صِنْفٍ قَدْ حُرِّمَ، اِذَا كَانَ أَهْلِيًّا، مِمَّا قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى تَحْرِيْمِهٖ، فَقَدْ حُرِّمَ اِذَا كَانَ وَحْشِيًّا. أَلَا تَرٰى أَنَّ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ الْوَحْشِيِّ كَلَحْمِ الْخِنْزِيْرِ الْأَهْلِيِّ، فَكَانَ النَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا، اِذَا كَانَ الْحِمَارُ الْوَحْشِيُّ لَحْمُهُ أَنْ يَكُوْنَ حَلَالًا، أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ. وَلٰكِنْ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلٰى مَا اتُّبِعَ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ.

۶۲۷۵ : عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے یا کسی اور سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے میں ہرگز تم میں سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ تکیہ نشین ہو اور میرا حکم آئے جو میں نے اپنے حکم سے دیا ہو یا اس سے خود روکا ہو اور وہ یہ کہنے لگے میں نہیں جانتا۔ ہم تو جو چیز کتاب اللہ میں پائیں گے اس کی اتباع کریں گے۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے حکم کی خلاف ورزی سے اسی طرح ڈرایا جس طرح کتاب اللہ کی مخالفت سے ڈرایا۔ پس چاہئے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی سے ڈرے ورنہ وہ اسی بات کا حقدار ہوگا جس کا مخالفت کتاب اللہ میں حقدار ہے۔ گھریلو گدھوں کے گوشت کی حرمت میں متواتر روایات نقل کی جا چکیں اور دیگر روایات کے مناسب معانی ذکر کئے جا چکے۔ پس کسی کو بھی مناسب نہیں کہ وہ ان چیزوں میں سے کسی کی مخالفت کرے۔ گزشتہ سطور میں تو حضرت ابن عباس ؓ سے اس کی اباحت نقل کر چکے ہو اور انہوں نے اس کی تائید میں "قل لا اجد فیما اوحی الی" (الانعام:۱۴۵) (تو حرمت کا دعویٰ مشکل ہے) ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ جناب اس کے جواب میں ہم وہی کہتے ہیں جو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔ فرمان رسول اللہ ﷺ کے بالمقابل ابن عباس ؓ کا قول قابل سماعت نہیں۔ باقی آیت کا جواب یہ ہے کہ جو بات جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی وہ آیت سے مستثنیٰ ہے گویا آیت میں حکم مطلق ہے اور جو جناب رسول اللہ ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے وہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ ان میں تضاد نہیں کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ سنت رسول اللہ ﷺ کتاب اللہ سے متضاد ہو۔ آثار کی تصحیح کا لحاظ کرتے ہوئے یہ گھریلو گدھوں کے گوشت کا حکم ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اگر قیاس کی طرف رجوع کیا جائے گا تو گھریلو گدھوں کا گوشت حلال ٹھہرے گا کیونکہ یہ جنگلی گدھے کے گوشت کی طرح ہوگا کیونکہ جو گھریلو ہونے کی صورت میں حرام ہو وہ وحشی ہونے کی صورت میں بدرجہ اولیٰ حرام ہوگا۔ ذرا دیکھئے کہ جس طرح جنگلی خنزیر کا گوشت حرام ہے۔ پالتو خنزیر کا گوشت بھی حرام ہے۔ تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ جنگلی گدھے کا گوشت جب حلال ہے تو گھریلو کا بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔ لیکن نصوص رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے انکی اتباع ضروری ہے اور (ترک قیاس لازم ہے) (یہاں قیاس کو چھوڑ دیا اور نص کی اتباع کی)۔ یہی ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۲/٤، ۸/٦ ترمذی باب ۱۰، فی العلم۔

بَابُ أَكْلِ لُحُوْمِ الْفَرَسِ

گھوڑے کے گوشت کا حکم

گھوڑے کے گوشت کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ممانعت کے قائل ہیں۔فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ گھوڑے کے گوشت میں کچھ قباحت نہیں۔گدھے اور گھوڑے کا حکم مختلف ہے اس کو گدھے پر قیاس نہ کیا جائے گا۔

۶۲۷۶: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، ح

۶۲۷۶: ربیع جیزی نے ابونعیم سے روایت کی ہے۔

۶۲۷۷: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ وَخَالِدُ بْنُ خَلِي ، قَالُوْا :ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ، وَالْبِغَالِ ، وَالْحَمِيْرِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَكَرِهُوْا لُحُوْمَ الْخَيْلِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِأَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۶۲۷۷: صالح بن یحییٰ بن مقدام نے اپنے والد اپنے دادا سے انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے گوشت سے اور خچر اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے اس روایت کو اختیار کیا ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہ قول ہے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔فریق ثانی نے ان کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت کھانے میں کوئی حرج نہیں۔انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب ۲۵' نسائی فی الصید باب ۳۰' ابن ماجه فی الذبائح باب ۱٤' مسند احمد ۳۵٦/۳' ۸۹/٤۔

۶۲۷۸: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :كُنَّا نَأْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۷۸: عطاء بن رباح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم گھوڑے کا گوشت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھاتے تھے۔

تخریج : ترمذی فی الاطعمه باب۵' نسائی فی الصید باب۲۹' ۳۰' ابن ماجه فی الذبائح باب۱٤۔

۶۲۷۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، وَوَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ، مِثْلَهٗ.

۶۲۷۹: سفیان نے عبدالکریم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت ذکر کی ہے۔

۶۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ :عَنْ امْرَأَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ :نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَكَلْنَاهُ . وَفِيْ هٰذَا الْبَابِ آثَارٌ ، قَدْ دَخَلَتْ فِيْ بَابِ النَّهْيِ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ، فَأَغْنَانَا ذٰلِكَ عَنْ اِعَادَتِهَا .فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، فَأَجَازُوْا أَكْلَ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى ذٰلِكَ ، أَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ وَاحْتَجُّوْا بِذٰلِكَ بِتَوَاتُرِ الْآثَارِ فِيْ ذٰلِكَ وَتَظَاهُرِهَا .وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ مَأْخُوْذًا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، لَمَا كَانَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْاَهْلِيَّةِ وَالْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَرْقٌ .وَلٰكِنَّ الْآثَارَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِذَا صَحَّتْ وَتَوَاتَرَتْ أَوْلٰى أَنْ يُقَالَ بِهَا مِنَ النَّظَرِ ، وَلَا سِيَّمَا اِذْ قَدْ أَخْبَرَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ فِيْ وَقْتِ مَنْعِهٖ اِيَّاهُمْ مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى اخْتِلَافِ حُكْمِ لُحُوْمِهِمَا .

۶۲۸۰: عروہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے وہ کہتی ہیں کہ ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اس میں سے کھایا۔ اس باب کے آثار: باب النہی عن لحوم الحمر الاهلیہ میں ذکر کر دیئے گئے۔ یہاں اعادہ کی ضرورت نہیں۔ فریق ثانی نے ان آثار کو اختیار کیا اور انہوں نے گھوڑے کے گوشت کو کھانے کی اجازت دی یہ امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا قول ہے۔ انہوں نے اپنا یہ قول متواتر روایات سے اخذ کیا ہے۔ اگر اس میں قیاس کا دخل ہوتا تو گھریلو گھوڑے اور گھریلو گدھے کے گوشت میں چنداں فرق نہ ہوتا۔ لیکن جب جناب رسول اللہ ﷺ سے آثار تواتر کے ساتھ وارد ہیں تو ان کو اختیار کرنا لازم ہے۔ خاص طور پر حضرت جابرؓ والی روایت جس میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے گوشت کو مباح قرار دیا اور گدھوں کے گوشت کی ممانعت فرمائی۔ پس اس سے ان دونوں کے گوشت کا مختلف ہونا بھی واضح طور پر معلوم ہو گیا۔

تخریج : بخاری فی الذبائح باب۲۷' مسلم فی الصید ۲۹/۳۰' ابن ماجه فی الذبائح باب۱۲' نسائی فی الضحایا باب۲۳' مسند احمد ۳٤٦/٦۔

كِتَابُ الْاَشْرِبَةِ

مشروبات کا بیان

بَابُ الْخَمْرِ الْمُحَرَّمَةِ مَا هِيَ ؟

حرام شراب کونسی ہے؟

ایک علماء کی جماعت کا خیال یہ ہے کہ شراب صرف کھجور اور انگور دونوں سے ہوتی ہے۔

فریق ثانی: شراب جس کی حرمت نص میں وارد ہے وہ شراب انگوری ہے یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ہے بقیہ شرابوں کی حرمت قیاسی ہے۔امام ابویوسف رحمہ اللہ کے ہاں انگور کا پانی جوش مارے اگر چہ جھاگ پیدا نہ کرے تب بھی وہ شراب ہے۔

۶۲۸۱: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ ، النَّخْلَةِ ، وَالْعِنَبَةِ .

۶۲۸۱: ابوکثیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختوں سے بنتی ہے۔ ① کھجور۔ ② انگور۔

تخريج : مسلم في الاشربه ۱۳/ ۱۴' ابو داؤد في الاشربه باب ۴' ترمذی في الاشربه باب۸' ابن ماجه في الاشربه باب۵' مسند احمد ۲۷۹/ ۴۰۹۔

۶۲۸۲: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ ، وَعِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ

أَبِىْ كَثِيْرٍ ، وَهِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِىْ كَثِيْرٍ ، عَنْ أَبِىْ كَثِيْرٍ ، عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۲۸۲: ابوکثیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ التَّوْأَمِ الرَّقَاشِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِىْ أَبُوْ كَثِيْرٍ الْيَمَامِيُّ ، قَالَ :دَخَلْتُ مِنَ الْيَمَامَةِ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، لَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْإِخْتِلَافَ فِى النَّبِيذِ ، لَأَلْقَى أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَأَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَلَقِيْته فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، إِنِّىْ أَتَيْتُك مِنَ الْيَمَامَةِ أَسْأَلُك عَنِ النَّبِيذِ ، فَحَدِّثْنِىْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا تُحَدِّثْنِىْ عَنْ غَيْرِهٖ. فَقَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَمْرُ مِنَ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ الْخَمْرَ مِنَ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ جَمِيْعًا ، وَاحْتَجُّوْا فِىْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، هِىَ الْخَمْرُ الَّتِى مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ إِذَا نَشَّ الْعَصِيرُ وَأَلْقَى بِالزَّبَدِ ، هٰكَذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ :إِذَا نَشَّ ، وَإِنْ لَمْ يَلْقَ بِالزَّبَدِ ، فَقَدْ صَارَ خَمْرًا .وَلَيْسَ الْحَدِيْثُ الَّذِىْ رَوَيْنَاهُ عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، بِخِلَافِ ذٰلِكَ عِنْدَنَا ، لِأَنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِقَوْلِهٖ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا ، فَعَمَّهُمَا بِالْخِطَابِ وَأَرَادَ إِحْدَاهُمَا دُوْنَ الْأُخْرٰى كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ وَإِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ أَحَدِهِمَا .وَكَمَا قَالَ : يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ وَالرُّسُلُ مِنَ الْإِنْسِ لَا مِنَ الْجِنِّ .وَكَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِىْ حَدِيْثِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ إِذْ أَخَذَ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فِى الْبَيْعَةِ كَمَا أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ أَنْ لَا تُشْرِكُوْا ، وَلَا تَسْرِقُوْا ، وَلَا تَزْنُوْا .ثُمَّ قَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ ، فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ .

۶۲۸۳: ابوکثیر یمامی کہتے ہیں کہ میں یمامہ سے مدینہ آیا جبکہ لوگوں کے درمیان نبیذ کے اختلاف نے زور پکڑا میں نے اپنے آپ کو کہا کہ میں ضرور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں گا اور اس کے متعلق ان سے سوال کروں گا۔ چنانچہ میں ان سے ملا اور میں نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں نبیذ کے متعلق پوچھنے کے لئے یمامہ سے حاضر ہوا ہوں میں نے کہا آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد میرے سامنے نقل کیجئے اور کوئی بات نقل مت کریں۔تو وہ فرمانے لگے میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ شراب انگور کی بیل اور کھجور سے بنتی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں:

ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ شراب کھجور اور انگور دونوں سے ہوتی ہے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔وہ شراب جس کو کتاب اللہ میں حرام کہا گیا وہ انگور کا نچوڑ ہے جبکہ اسے جوش آئے اور وہ جھاگ پھینکے۔امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔قول ابو یوسف" یہ ہے جب وہ جوش کرے اگرچہ وہ جھاگ پیدا نہ کرے وہ شراب بن جائے گی۔شروع باب میں مذکورہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت وہ اس کے مخالف نہیں ہے۔ ''الخمر من هاتين الشجرتين'' خطاب اگرچہ عام ہے مگر مراد ایک ہے جیسا کہ اس ارشاد الٰہی میں ''يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان'' (الرحمٰن۔۲۲) ان میں سے ایک سے یہ مونگے موتی نکلتے ہیں جیسا کہ فرمایا ''یٰمعشر الجن والانس'' (الانعام ۱۳۰) دونوں اجناس کا ذکر فرما کر مراد انسان لئے ہیں کیونکہ رسول تو صرف انسانوں سے آئے ہیں نہ کہ جنات سے۔جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہ حضرت عبادہ بن صامت والی روایت میں مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بھی اسی طرح بیعت لی جس طرح صحابیات سے لی۔ان لاتشر کو..... کہ شرک نہ کرنا' چوری نہ کرنا اور زنا نہ کرنا پھر فرمایا جو ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کر بیٹھا پھر اسے سزا مل گئی وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔(بخاری فی الایمان باب:۱۱)

تخریج : بخاری فی الایمان باب ۱۱' والحدود باب ۸' مسلم فی الحدود روایت ۴۱' ترمذی فی الحدود باب ۱۲' دارمی فی السیر باب ۱۶' مسند احمد ۵/ ۳۱۴۔

۶۲۸۴: حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَقَدْ عَلِمْنَا مَنْ أَشْرَكَ ، فَعُوْقِبَ بِشِرْكِهٖ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِكَفَّارَةٍ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا أَنَّهٗ إِنَّمَا أَرَادَ ، مَا سِوَى الشِّرْكِ ، مِمَّا ذَكَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَلَمَّا كَانَتْ هٰذِهِ الْأَشْيَاءُ ، قَدْ جَاءَ تْ ظَاهِرُهَا عَلَى الْجَمْعِ ، وَبَاطِنُهَا عَلَى خَاصٍ مِنْ ذٰلِكَ ، احْتَمَلَ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ ، النَّخْلَةِ ، وَالْعِنَبَةِ ظَاهِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمَا ، وَبَاطِنَهٗ عَلٰى أَحَدِهِمَا ، فَيَكُوْنُ الْخَمْرُ الْمَقْصُوْدُ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْعِنَبَةِ ، لَا مِنَ النَّخْلَةِ .وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا قَوْلُهٗ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ أَنْ يَكُوْنَ عَنَى بِهِ الشَّجَرَتَيْنِ جَمِيْعًا وَيَكُوْنُ مَا خَمَرَ مِنْ ثَمَرِهِمَا خَمْرًا ، كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ فِيْمَا يُنْقَعُ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ ، فَجَعَلُوْهُ خَمْرًا .وَيَحْتَمِلُ قَوْلُهٗ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ :الْخَمْرَ مِنْهُمَا ، وَإِنْ كَانَتْ مُخْتَلِفَةً ، عَلٰى أَنَّهَا مِنَ الْعِنَبِ ، مَا قَدْ عَلِمْنَاهُ مِنَ الْخَمْرِ ، وَعَلٰى أَنَّهَا مِنَ التَّمْرِ ، مَا يُسْكِرُ ، فَيَكُوْنُ خَمْرُ الْعِنَبِ هِيَ عَيْنُ الْعَصِيْرِ ، إِذَا اشْتَدَّ وَخَمْرُ التَّمْرِ ، هُوَ الْمِقْدَارُ مِنْ نَبِيْذِ التَّمْرِ الَّذِيْ يُسْكِرُ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ هٰذِهِ الْوُجُوْهَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، لَمْ يَكُنْ أَحَدُهَا بِأَوْلٰى مِنْ بَقِيَّتِهَا ،

وَلَمْ يَكُنْ لِمُتَأَوِّلٍ أَنْ يَتَأَوَّلَهُ عَلٰى أَحَدِهَا إِلَّا كَانَ لِخَصْمِهِ أَنْ يَتَأَوَّلَهُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنٰى حَدِيْثِ عُمَرَ ؟

۶۲۸۴: ابوادریس خولانی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ہم جانتے ہیں کہ جس آدمی نے شرک کیا پھراس کوشرک کی سزادے دی گئی یہ اس کے لئے کفارہ نہیں بنے گا جو کچھ ہم نے ذکر کیا وہ شرک کے علاوہ مراد ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد شرک کے علاوہ گناہ ہیں جن کا تذکرہ اس روایت میں آیا ہے جب ان اشیاء کو ظاہری طور پر اکٹھا ذکر کیا حالانکہ حقیقی طور پر ان میں بعض خاص ہیں تو اسی طرح روایت:''الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة'' ظاہری طور پر دونوں مذکور ہیں اور حقیقی طور پر ایک مراد ہے پس مقصودی شراب انگور سے بنتی ہے۔ممکن ہے کہ دونوں کے درخت بھی مراد ہوں اور جو ان دونوں کے پھلوں میں سے خمر بنائی جائے وہ خمر ہو جیسا کہ امام ابوحنیفہؒ کا یہ قول ہے کہ جو کھجور اور انگور میں سے نچوڑ کر بنائی جائے وہ خمر ہے۔اس خمر والی روایت سے مراد یہ ہے کہ شراب دونوں سے ہے اگر چہ وہ مختلف ہے جیسا کہ انگور سے ہم جانتے ہی ہیں اور کھجور میں سے وہ جونشہ پیدا کرے پس اس لحاظ سے انگور کی شراب تو بعینہٖ وہی نچوڑ ہے جبکہ وہ گاڑھا ہو جائے اور کھجور کی شراب نبیذ تمر کی ایسی مقدار جونشہ آور ہو جائے جب اس روایت میں ان وجوہات کا احتمال ہوا تو پھر ایک احتمال دوسرے سے کسی طور پر بھی اولیٰ نہیں ہر ایک اس کو دلیل بنا سکتا ہے۔اس حدیث عمر کا پھر کیا مطلب ہوگا (روایت یہ ہے)

۶۲۸۵: يُرِيْدُ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ اِدْرِيْسَ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا حَيَّانَ التَّيْمِيَّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :سَمِعْت عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ ، وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ خَمْسَةٍ :التَّمْرِ ، وَالْعِنَبِ ، وَالْعَسَلِ ، وَالْحِنْطَةِ ، وَالشَّعِيْرِ ، وَالْخَمْرُ : مَا خَامَرَ الْعَقْلَ .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالنُّعْمَانِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۲۸۵: شعبی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ منبر رسول ﷺ پر یہ فرما رہے تھے: اما بعد! اے لوگو! شراب کی حرمت اتری ان دنوں شراب پانچ چیزوں سے بنتی تھی: کھجور، انگور، شہد، گندم، جو اور خمر وہ ہے جو عقل کو ڈھانپ لے۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۵، ٦، مسلم فی التفسیر روایت ۳۲، ۳۳، ابو داؤد فی الاشربه باب۱، نسائی فی الاشربه باب۲۰۔

اس جیسی روایت ابن عمرو النعمان نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

٦٢٨٦: حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ' أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ .

٦٢٨٦: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انگور میں خمر ہے اور میں تمہیں ہر نشے والی چیز سے منع کرتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب ۱۰' مسلم فی الاشربہ روایت ۷۲' ابو داؤد فی الاشربہ باب ٤' مسند احمد ٢٧٣/٤ ـ

٦٢٨٧: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى ، عَنْ إِسْرَائِيْلَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ . قِيْلَ لَهُ :يَحْتَمِلُ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ ، جَمِيْعَ الْمَعَانِي الَّتِي يَحْتَمِلُهَا الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ ، غَيْرَ مَعْنًى وَاحِدٍ ، وَهُوَ مَا احْتَمَلَهُ الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ مِمَّا حَمَلَهُ عَلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ إِلَى كَرَاهَةِ نَقِيعِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ ، فَإِنَّهُ لَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، لِأَنَّهُ قَرَنَ مَعَ ذٰلِكَ خَمْرَ الْحِنْطَةِ وَخَمْرَ الشَّعِيْرِ ، وَهُمْ لَا يَقُوْلُوْنَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُمْ لَا يَرَوْنَ بِنَقِيعِ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ بَأْسًا ، وَيُفَرِّقُوْنَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ نَقِيعِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ ، فَذٰلِكَ التَّأْوِيْلُ ، لَا يَحْتَمِلُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ وَلٰكِنَّهُ يَحْتَمِلُ التَّأْوِيْلَاتِ الْأُخَرَ كَمَا يَحْتَمِلُهُ الْحَدِيْثُ الْأَوَّلُ .فَإِنِ احْتَجَّ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :

٦٢٨٧: شعبی نے نعمان ابن بشیرؓ اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت ذکر کی البتہ اس میں "انھاکم عن کل مسکر" کے الفاظ نہیں ہیں۔ان دونوں روایاتوں میں وہ تمام احتمالات ہیں جو پہلی روایت میں ہم نے ذکر کئے البتہ ایک معنی کا احتمال نہیں جو کہ فقط پہلی روایت میں پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جنہوں نے کھجور اور کشمش کے رس کو مکروہ قرار دیا ہے ان روایات میں اس معنی کا احتمال اس لئے نہیں کیونکہ پہلی روایت میں گندم اور جو اور شہد کی خمر کو بھی ساتھ ملایا گیا ہے اور فریق اول اس کا قائل نہیں کیونکہ ان کے خیال میں جو اور گندم کے نچوڑ میں کوئی حرج نہیں اسی لئے وہ ان کے نچوڑ اور کھجور اور کشمش کے نچوڑ میں فرق کرتے ہیں تو اس روایت میں اس تاویل کا احتمال نہیں بلکہ اس کے علاوہ تاویلات کا احتمال ہے۔اگر کوئی معترض کہے کہ کچی اور پکی کھجوروں کا رس بھی ان کے ہاں خمر میں شمار ہوتا تھا جیسا کہ یہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الاشربہ باب ٤ـ

۶۲۸۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ مَرْيَمَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :كُنَّا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَنْبِذُ الرُّطَبَ وَالْبُسْرَ ، فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ أَهْرَقْنَاهُمَا مِنَ الْأَوْعِيَةِ ، ثُمَّ تَرَكْنَاهُمَا .

۶۲۸۸: یزید بن ابی مریم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچی اور پکی کھجوروں کا نبیذ بناتے تھے جب شراب کی حرمت اتری تو ہم نے ان دونوں کو بھی برتنوں سے گرادیا اور اس کو چھوڑ دیا۔

۶۲۸۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَسُهَيْلُ بْنُ الْبَيْضَاءِ ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ عِنْدَ أَبِيْ طَلْحَةَ وَأَنَا أَسْقِيْهِمْ مِنْ شَرَابٍ ، حَتّٰى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيْهِمْ .قَالَ :فَمَرَّ بِنَا مَارٌّ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَنَادٰى أَلَا هَلْ شَعَرْتُمْ ؟ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ ، فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرَ أَنْ أَمَرُوْنِيْ أَنْ أُلْقِيَ مَا فِي الْآنِيَةِ ، فَفَعَلْتُ فَمَا عَادُوْا فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا ، حَتّٰى لَقُوْا اللّٰهَ ، وَإِنَّهَا لَلْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَإِنَّهَا لَخَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ .

۶۲۸۹: حمید الطویل کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ حضرت ابوعبیدہ بن جرح' سہیل بن بیضاء اور ابی ابن کعب حضرت ابوطلحہ کے پاس مہمان تھے اور میں ان کو شراب پلا رہا تھا قریب تھا کہ شراب ان پر اپنا اثر کر جائے کہ ہمارے پاس سے ایک مسلمان کا گزر ہوا اس نے زور سے آواز دی۔ سنو کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا کہ شراب حرام کر دی گئی ہے اللہ کی قسم! انہوں نے ذرا انتظار نہیں کیا مجھے حکم دیا کہ جو کچھ برتنوں میں ہے۔ میں وہ سب انڈیل دوں میں نے فوراً ایسا کر دیا پھر وہ اس میں سے کسی چیز کی طرف بھی نہیں لوٹے۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی اور بلاشبہ وہ کچی اور پکی کھجور تھی اور ان دنوں ہماری وہی شراب تھی۔

۶۲۹۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، مِثْلَهُ.

۶۲۹۰: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۲۹۱: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :أَنَا ثَابِتٌ ، وَحُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ ، وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ، وَأَبَا دُجَانَةَ ، خَلِيْطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ ، حَتّٰى أَسْرَعَتْ فِيْهِمْ ، فَنَادٰى رَجُلٌ أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَوَاللّٰهِ مَا انْتَظَرُوْا حَتّٰى يَعْلَمُوْا أَحَقًّا مَا قَالَ أَمْ بَاطِلًا ، فَقَالُوْا :أَكْفِءْ إِنَاءَكَ يَا أَنَسُ ، فَكَفَأْتُهَا ،

فَلَمْ يَرْجِعْ إِلٰى رُءُوْسِهِمْ حَتّٰى لَقُوْا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ ، الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ .

۶۲۹۱: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں حضرت ابوطلحہ سہیل بن بیضاء ابوعبیدہ بن جراح اور ابودجانہ رضی اللہ عنہم کو کچی' پکی کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا یہاں تک کہ اس نے ان میں اپنا اثر شروع کیا۔ اسی وقت ایک منادی نے ندا دی سنو! بے شک شراب حرام کر دی گئی۔ اللہ کی قسم انہوں نے یہ معلوم کرنے کے لئے بھی انتظار نہ کیا کہ آیا یہ سچی بات ہے یا جھوٹی سب نے کہا اے انس اپنا برتن الٹ دو پھر وہ نشہ ان کے سروں کی طرف نہیں لوٹا یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے ان دنوں شراب کچی اور پکی کھجوروں کی ہوتی تھی۔

۶۲۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :إِنِّيْ لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ ، وَأَبَا دُجَانَةَ ، وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ ، خَلِيْطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ ، إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ، فَأَرَقْتُهَا وَأَنَا سَاقِيْهِمْ يَوْمَئِذٍ وَأَصْغَرُهُمْ ، وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ خَمْرًا .قَالُوْا :هٰذَا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَمْرًا أَيْضًا .قِيْلَ لَهُمْ :لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْت ، لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الشَّرَابُ نَقِيْعَ تَمْرٍ مُخَمَّرٍ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ قَوْلُ مَنْ كَرِهَ نَقِيْعَ التَّمْرِ ، وَلَا يَجِبُ بِذٰلِكَ حُجَّةُ حُرْمَةِ طَبِيْخِهٖ. وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ، لِعِلْمِهِمْ أَنَّ كَثِيْرَ ذٰلِكَ مُسْكِرٌ ، فَلَمْ يَأْمَنُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمُ الْوُقُوْعَ فِيْهِ، لِقُرْبِ عَهْدِهِمْ بِهٖ ، فَكَسَّرُوْهُ لِذٰلِكَ .وَأَمَّا قَوْلُ أَنَسٍ وَإِنَّهَا لَخَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ ذٰلِكَ :مَا كُنَّا نُخَمِّرُ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ.

۶۲۹۲: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں حضرت ابوطلحہ' ابودجانہ' سہیل بن بیضاء کو کچی' پکی کھجور کا نبیذ پلا رہا تھا جبکہ شراب کے حرام ہونے کا اعلان ہوا میں ان میں سے سب سے چھوٹا اور ان کا ساقی تھا میں نے وہ ساری شراب بہا دی ہم ان دنوں اسی کو شراب شمار کرتے تھے۔ یہ روایات دلالت کرتی ہیں کہ کچی پکی کھجور کا نبیذ بھی شراب تھی۔ ان کو جواب میں کہے کہ ان روایات میں تو کوئی دلیل نہیں جو تمہاری اس بات کو ثابت کرے کیونکہ یہ عین ممکن ہے کہ وہ شراب کھجور سے بنائی شراب کا نچوڑ ہو۔ اس سے تو ان لوگوں کا قول ثابت ہو گیا جو کھجور کے نچوڑ کو ناپسند کرتے ہیں اس سے پکے ہوئے نبیذ کی حرمت تو نہ ثابت ہو سکی اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ انہوں نے یہ اس لئے کیا ہو کہ وہ جانتے تھے کہ اس کی زیادہ مقدار نشہ لانے والی ہے اور ان کو شراب کا زمانہ قریب ہونے کی وجہ سے اس میں دوبارہ مبتلا ہونے کا خطرہ ہوا اسی کے پیش نظر انہوں نے اس کے برتن بھی توڑ ڈالے۔ باقی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول "انه لخمر نا یومئذ" اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی مراد یہ ہو کہ ہم اس کو خمر بنا لیتے تھے اور اس احتمال کی دلیل یہ روایت ہے۔

۶۲۹۳: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عِيْسَى، أَنَّ أَبَاهُ بَعَثَهُ إِلَى أَنَسٍ فِيْ حَاجَةٍ ، فَأَبْصَرَ عِنْدَهُ طِلَاءً شَدِيدًا ، وَالطِّلَاءُ :مَا يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ أَنَسٍ خَمْرًا ، وَإِنَّ كَثِيْرَهُ يُسْكِرُ .وَثَبَتَ بِمَا وَصَفْنَا أَنَّ الْخَمْرَ عِنْدَ أَنَسٍ ، لَمْ يَكُنْ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ وَلٰكِنَّهَا مِنْ خَاصٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ .وَقَدْ وَجَدْنَا مِنَ الْآثَارِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا أَيْضًا ، مِمَّا تَأَوَّلْنَا عَلَيْهِ أَحَادِيْثَ أَنَسٍ .

۶۲۹۳: ابولیلیٰ نے عیسیٰ سے روایت کی ہے کہ میرے والد نے مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کام کے لئے بھیجا۔ میں نے وہاں سخت قسم کا طلاء دیکھا۔ طلاء وہ ہے جس کا زیادہ پینا نشہ لائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ خمر میں شمار نہیں ہوتا تھا حالانکہ اس کا زیادہ پینا نشہ آور تھا۔ اس بات سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں ہر شراب خمر نہیں بلکہ وہ خاص مشروبات سے حاصل ہوتی ہے ہمیں اور بھی آثار ایسے ملتے ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں جو ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایات کی تاویلات میں پیش کئے ہیں۔

۶۲۹۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا ، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ .فَأَخْبَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْحُرْمَةَ وَقَعَتْ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا ، وَعَلَى السُّكْرِ مِنْ سَائِرِ الْأَشْرِبَةِ سِوَاهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَا سِوَى الْخَمْرِ الَّتِي حُرِّمَتْ مِمَّا يُسْكِرُ كَثِيْرُهُ، قَدْ أُبِيحَ شُرْبُ قَلِيْلِهِ الَّذِي لَا يُسْكِرُ ، عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِبَاحَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ ، وَأَنَّ التَّحْرِيْمَ الْحَادِثَ ، إِنَّمَا هُوَ فِيْ عَيْنِ الْخَمْرِ وَالسُّكْرِ مِمَّا فِيْ سِوَاهَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ الْخَمْرُ الْمُحَرَّمَةُ ، هِيَ عَصِيرُ الْعِنَبِ خَاصَّةً ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ مَا خَمَرَ ، مِنْ عَصِيرِ الْعِنَبِ وَغَيْرِهِ. فَلَمَّا احْتَمَلَ ذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْأَشْيَاءُ قَدْ تَقَدَّمَ تَحْلِيْلُهَا جُمْلَةً ، ثُمَّ حَدَثَ تَحْرِيْمٌ فِيْ بَعْضِهَا ، لَمْ يَخْرُجْ شَيْءٌ مِمَّا قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى تَحْلِيْلِهِ ، إِلَّا بِإِجْمَاعٍ يَأْتِي عَلٰى تَحْرِيْمِهِ. وَنَحْنُ نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، أَنَّهُ حَرَّمَ عَصِيرَ الْعِنَبِ إِذَا حَدَثَتْ فِيْهِ صِفَاتُ الْخَمْرِ ، وَلَا نَشْهَدُ عَلَيْهِ أَنَّهُ حَرَّمَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ إِذَا حَدَثَ فِيْهِ مِثْلُ هٰذِهِ الصِّفَةِ .فَالَّذِيْ نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ بِتَحْرِيْمِهِ إِيَّاهُ هُوَ الْخَمْرُ الَّذِي آمَنَّا بِتَأْوِيْلِهَا ، مِنْ حَيْثُ قَدْ آمَنَّا بِتَنْزِيلِهَا .وَالَّذِي لَا نَشْهَدُ عَلَى اللّٰهِ أَنَّهُ حَرَّمَ هُوَ الشَّرَابُ الَّذِي لَيْسَ بِخَمْرٍ .فَمَا كَانَ مِنْ خَمْرٍ ، فَقَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ حَرَامٌ ، وَمَا كَانَ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْأَشْرِبَةِ ، فَالسُّكْرُ مِنْهُ حَرَامٌ ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنْهُ مُبَاحٌ .هٰذَا هُوَ النَّظَرُ عِنْدَنَا ، وَهُوَ

قَوْلُ أَبِیْ حَنِیْفَةَ ، وَأَبِیْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .غَیْرَ نَقِیعِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ خَاصَّةً ، فَإِنَّهُمْ کَرِهُوْا .وَلَیْسَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا فِی النَّظَرِ کَمَا قَالُوْا ، لِأَنَّا وَجَدْنَا الْأَصْلَ الْمُجْمَعَ عَلَیْهِ أَنَّ الْعَصِیْرَ وَطَبِیْخَهُ سَوَاءٌ ، وَأَنَّ الطَّبْخَ لَا یَحِلُّ بِهِ ، مَا لَمْ یَکُنْ حَلَالًا قَبْلَ الطَّبْخِ ، إِلَّا الطَّبْخَ الَّذِیْ یُخْرِجُهُ مِنْ حَدِّ الْعَصِیْرِ ، إِلٰی أَنْ یَصِیْرَ فِیْ حَدِّ الْعَسَلِ ، فَیَکُوْنُ بِذٰلِكَ حُکْمُهُ حُکْمَ الْعَسَلِ .فَرَأَیْنَا طَبِیْخَ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ مُبَاحًا بِاتِّفَاقِهِمْ .فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ یَکُوْنَ فِیْهِمَا کَذٰلِكَ ، فَیَسْتَوِیْ نَبِیْذُ التَّمْرِ وَالْعِنَبِ ، النِّیْءِ وَالْمَطْبُوْخِ ، کَمَا اسْتَوَی الْعَصِیْرُ وَطَبِیْخُهُ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ ، وَلٰکِنَّ أَصْحَابَنَا خَالَفُوْا ذٰلِكَ ، لِلتَّأْوِیْلِ الَّذِیْ تَأَوَّلُوْا عَلَیْهِ حَدِیْثَ أَبِیْ هُرَیْرَةَ وَأَنَسٍ اللَّذَیْنِ ذَکَرْنَا ، وَشَیْئًا رَوَوْهُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ .

۶۲۹۴: عبداللہ بن شداد نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے کہ شراب تو بعینہ حرام ہے اور ہر وہ مشروب جو نشہ لے آئے وہ بھی حرام ہے۔ ابن عباس ﷠ نے بتلایا۔ کہ حرمت تو معینہ شراب پر واقع ہوئی اور بقیہ مشروبات میں نشے کی حد تک پہنچنے میں واقع ہوئی اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ شراب کے علاوہ دیگر مشروبات کی وہ مقدار حرام ہے جو نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار کا پینا مباح ہے جو کہ نشہ آور نہ ہو اور شراب کے حرام ہونے سے پہلے اس کی جو اباحت ہے اور نئی تحریم وہ معینہ شراب میں تھی اور بقیہ مشروبات میں جو مقدار نشے کو پہنچ جائے۔ پس اس میں یہ احتمال ہوا کہ حرام شراب وہ خاص طور پر انگوروں کا نچوڑ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ہر وہ چیز جو خمار پیدا کرے انگور کے نچوڑ وغیرہ میں سے۔ وہ شراب ہے جب اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا تمام چیزوں کی حلت کو پہلے ہے پھر بعض کی حرمت نئی پیدا ہوئی فلہذا جس کے حلال ہونے پر اجماع ہے وہ اس سے نہ نکلے گی جب تک کہ اس کی حرمت پر اجماع ثابت نہ ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتے ہیں کہ اس نے انگوروں کے نچوڑ کو حرام کیا جبکہ اس میں خمر والی صفات پیدا ہو جائیں اور ہم اس بات کی گواہی نہیں دیتے کہ اس کے علاوہ سب کو حرام کیا ہے جبکہ اس میں اس جیسی حالت پیدا ہو جائے پس جس کی حرمت پر ہم گواہ ہیں وہ وہی ہے کہ جس کی تاویل پر ہم ایمان لائے اس طور پر کہ ہم اس کی تنزیل پر ایمان لائے اور وہ کہ جس کے بارے میں ہم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ نے اس کو حرام کیا ہے وہ وہی مشروب ہے جو نشہ پیدا نہیں کرتا اور جو نشہ پیدا کرتا ہے اس کی قلیل و کثیر مقدار حرام ہے اور جو اس کے علاوہ مشروبات ہیں ان سے نشے کی مقدار حرام ہے اس کے علاوہ مقدار جائز ہے نظر کا ہمارے نزدیک یہی تقاضا ہے یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے سوائے کشمش اور کھجور کے خاص نچوڑ کے۔ اس کو انہوں نے مکروہ قرار دیا قیاس کے اعتبار سے یہ بات ہمارے نزدیک اس طرح نہیں جیسے انہوں نے کہی ہے کیونکہ ایک اتفاقی اصل یہ ہے کہ نچوڑ اور پکایا ہوا دونوں برابر ہیں اور پکانے سے وہ چیز حلال نہیں ہو جاتی جو کہ پکانے سے پہلے حلال نہیں تھی

مگر ایسا پکانا جو اس کو عصیر کی حد سے ہی نکال دے اور وہ شہد کی حد میں داخل ہو جائے اس کا حکم شہد والا ہوگا ہم دیکھتے ہیں کہ کشمش اور کھجور کا پکا ہوا رس بالاتفاق مباح ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ دونوں میں حکم ایک جیسا ہو اور اس صورت میں انگور اور کھجور کا نبیذ خواہ کچا ہو یا پکا وہ برابر ہو جائیں گے یہ نظر کا تقاضا ہے لیکن ہمارے علماء نے اس کی مخالفت کی ہے اس کی وجہ وہ تاویل ہے جو انہوں نے روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ کے متعلق گزشتہ سطور میں اختیار کی ہے اور حضرت سعید ابن جبیر کی روایت سے بھی استدلال کیا ہے جو کہ یہ ہے۔

۶۲۹۵ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثنا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ :أَنَا هِشَامٌ ، عَنِ ابْنِ شَبْرَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي ذٰلِكَ :هِيَ الْخَمْرُ فَاجْتَنِبُهَا .

۶۲۹۵ : ابن شبرمہ نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا یہ شراب ہے اس سے گریز کرو یعنی کشمش اور کھجور کا رس۔

بَابُ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّبِيذِ

حرام نبیذ کونسا ہے؟

علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ نبیذ کی قلیل و کثیر مقدار حرام ہے۔

فریق ثانی کا موقف یہ ہے: جو نبیذ نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اس کے علاوہ سخت بھی ہو وہ بھی درست ہے اس کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۲۹۶: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، وَرَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ وَهْبٍ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۶۲۹۶: سفیان بن وہب خولانی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے اس کی تخریج آئندہ روایت میں دیکھ لیں۔

۶۲۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۶۲۹۷: ابوسلمہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۸۵، والمغازی باب ۶۰، مسلم فی الاشربه روایت۷۳، ۷٤، ابو داؤد فی الاشربه باب۵، ۷، ترمذی فی الاشربه باب۱، ۲، نسائی فی الاشربه باب ٤٠، ٤٩، ابن ماجه فی الاشربه باب۱۳، ١٤، دارمی فی الاشربه باب۸، مالك فی الضحایا حدیث۸، مسند احمد ۲۷٤/۱، ۱٦/۲، ٦٣/٣، ٤١٠/٤، ٣٥٦/٥، ٣١٤/٦، ٣٣٣۔

۶۲۹۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ : أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهٗ.

۶۲۹۸: یزید بن ہارون نے محمد بن عمرو سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۲۹۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : أَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۲۹۹: محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :أَنَا الرَّبِيعُ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ :أَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۳۰۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيْدِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۳۰۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۳۰۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۳۰۲: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۳۰۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيْسَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۶۳۰۴: سلیمان بن حرب نے معد بن زید سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت بیان کی مگر اس کو مرفوع نقل نہیں کیا۔

۶۳۰۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ .ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ .

۶۳۰۵: ضحاک بن عثمان نے عامر ابن سعد سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سعدؓ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ میں تم کو اس کی معمولی مقدار سے بھی جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے منع کرتا ہوں۔

۶۳۰۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :أَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَمْرٍو الْعُصَيْمِيِّ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

۶۳۰۶: حکم بن شہر بن حوشب نے امّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ والی چیز سے منع کیا۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب ۱۰' مسلم فی الاشربه روایت ۷۲' ابو داؤد فی الاشربه باب ٤' ٥' مسند احمد ۳۰۹/۲۔

۶۳۰۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ ، وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۶۳۰۷: قیس بن جبیر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب وجوئے کو حرام کیا اور شطرنج کو حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاشربه باب ٥' ۷' مسند احمد ۲۷٤/۱' ۱٦٥/۲' ۱٦٦' ٤۲۲/۳۔

۶۳۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ بِنَبِيْذِ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ

۶۳۰۸: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے نبیذ کو فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ لائے حرام ہے۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب ۷۱' والاشربه باب ٤' مسلم فی الاشربه روایت ٦۷' ٦۸' ابو داؤد فی الاشربه باب ٥' ترمذی فی الاشربه باب ۲' ابن ماجه فی الاشربه باب ۹' ۱۰' مالك فی الاشربه روایت ۹' دارمی فی الاشربه باب ۸' مسند احمد ۳٦/٦' ۹۷۔

۶۳۰۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۳۰۹: مالک و یونس نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ،

عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ .

۶۳۱۰: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۰' ۲۲۶/۶۔

۶۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَمَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ، فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ .

۶۳۱۱: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہر نشہ والی چیز حرام ہے جس کا ایک فرق (یہ ایک پیمانہ ہے جو تین صاع کے برابر ہوتا ہے) نشہ لائے اس کا چلو بھر بھی حرام ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاشربہ باب ۵' ترمذی فی الاشربہ باب ۳' مسند احمد ۶' ۷۱' ۷۲۔

۶۳۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ ، وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ .

۶۳۱۲: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاشربہ باب ۲' دارمی فی الاشربہ باب ۸۔

۶۳۱۳: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ وَلِيْدِ بْنِ عَبْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْكُوْبَةِ ، وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۱۳: ولید بن عبدہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب' جوا اور شطرنج سے منع فرمایا اور فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۵۰/۱' ۱۶۷/۲' ۱۷۱' ۱۷۲' ۴۲۲/۳۔

۶۳۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ، فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ .

۶۳۱۴: عمروابن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ ابن عمرو سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاشربه باب۵' ترمذی فی الاشربه باب۳' نسائی فی الاشربه باب۲۵' ابن ماجه فی الاشربه باب۱۰' دارمی فی الاشربه باب۸' مسنداحمد ۹۱/۲' ۳۴۳/۳۔

۶۳۱۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ شَيْخًا يُحَدِّثُ أَبَا تَمِيْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۱۵: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ منبر پر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہر نشہ آور حرام ہے۔

۶۳۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ ثَنَا يَعْلَى بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :أَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ، فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ .

۶۳۱۶: محمد ابن منکدر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی زیادہ مقدار نشہ لائے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

تخریج : ترمذی فی الاشربه باب۳' مسند احمد ۱۶۷/۲' ۱۷۹۔

۶۳۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ ، عَنْ أَبِيْ حَرِيْزٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ .

۶۳۱۷: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیرؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۱۰' مسلم فی الاشربه روایت۷۲' ابو داؤد فی الاشربه باب۴' ۵' مسند احمد ۲۷۳/۴' ۳۰۹/۶۔

۶۳۱۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ، قَالَ ثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ ، قَرَأْتُ عَلَى فُضَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَبِيْ مُعَاذٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَرِيْزٍ ، أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ

بَشِيْرٍ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ.

۶۳۱۸: شعبی نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو کوفہ کے منبر پر یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نشہ والی چیز سے تمہیں روکتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب ۱۰، مسند احمد ۴/۴۰۷، ۶/۳۰۹۔

۶۳۱۹: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ ثَنَا الْحُوَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ الْكُوْفِيُّ ، عَنْ طَلْحَةَ الْيَمَامِيِّ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۱۹: ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشے والی چیز حرام ہے۔

۶۳۲۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ أَبَا مُوْسَى وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ ، قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى إِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ فِيْ أَرْضِنَا مِنَ الْعَسَلِ ، يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ ، وَمِنَ الشَّعِيْرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنْ حَرَّمُوْا قَلِيْلَ النَّبِيذِ وَكَثِيْرَهُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَأَبَاحُوْا مِنْ ذٰلِكَ مَا لَا يُسْكِرُ ، وَحَرَّمُوْا الْكَثِيْرَ الَّذِيْ يُسْكِرُ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، قَدْ رُوِيَتْ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَلٰكِنَّ تَأْوِيْلَهَا يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ كَمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ حَرَّمَ قَلِيْلَ النَّبِيذِ وَكَثِيْرَهُ، وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى الْمِدَارِ الَّذِيْ يُسْكِرُ مِنْهُ شَارِبُهُ خَاصَّةً .فَلَمَّا احْتَمَلَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذَيْنِ التَّأْوِيْلَيْنِ ، نَظَرْنَا فِيْمَا سِوَاهُمَا ، لِيُعْلَمَ بِهِ أَيُّ الْمَعْنَيَيْنِ أُرِيْدَ بِمَا ذَكَرْنَا فِيْهَا .فَوَجَدْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَهُوَ أَحَدُ النَّفَرِ الَّذِيْنَ ، رَوَيْنَا عَنْهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ إِبَاحَةِ الْقَلِيْلِ مِنَ النَّبِيذِ الشَّدِيْدِ ،

۶۳۲۰: ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کرتے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اور معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ابو موسیٰ نے عرض کی ہمارے علاقے میں شہد سے

ایک مشروب بنتا ہے جس کو بتع کہتے ہیں اور جو سے ایک مشروب بنتا ہے جس کو مزر کہتے ہیں تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نشے والی چیز حرام ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: کہ ایک جماعت اس طرف گئی کہ نبیذ کی تھوڑی اور زیادہ مقدار حرام ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔دوسروں نے کہا نبیذ کی وہ مقدار جو نشہ نہ پیدا کرے وہ مباح ہے اور وہ زیادہ مقدار جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ یہ آثار جن کا تذکرہ ہوا صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کئے ہیں اور ان کی تاویل عین ممکن ہے کہ اس طرح بھی ہو جس طرف فریق اول گیا ہے کہ نبیذ کی قلیل و کثیر مقدار حرام ہے مگر اس میں دوسرا احتمال یہ ہے کہ اس سے وہ مقدار مراد ہو جس سے پینے والے کو نشہ آ جائے جب ان روایات میں یہ دونوں احتمال ہیں تو اب ہم اور روایات کو دیکھتے ہیں تا کہ معنی مراد معلوم ہو سکے چنانچہ ہم نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے ''کل مسکر حرام'' نقل کیا ہے انہی سے سخت قسم کی نبیذ کی قلیل مقدار کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے روایت یہ ہے۔

تخریج : بخاری فی الاحکام باب ۲۲۔

۶۳۲۱: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، قَالَ :ثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ :حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ فِیْ سَفَرٍ ، فَأُتِیَ بِنَبِیْذٍ ، فَشَرِبَ مِنْهُ فَقَطَّبَ ، ثُمَّ قَالَ : اِنَّ نَبِیْذَ الطَّائِفِ لَهُ غَرَامٌ فَذَكَرَ شِدَّةً لَا أَحْفَظُهَا ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَیْهِ، ثُمَّ شَرِبَ .

۶۳۲۱: ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے آپ کے پاس نبیذ لائی گئی پس آپ نے اس کو پیا آپ نے اس سے برتن بھرا پھر آپ نے فرمایا بے شک طائف کی نبیذ اس میں تیزی ہے پھر آپ نے اس کی سختی کا ذکر کیا جو مجھے یاد نہیں پھر آپ نے اس میں پانی منگوا کر ڈالا پھر اس کو پیا۔

۶۳۲۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُعَاوِیَةَ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ :شَهِدْتُ عُمَرَ حِیْنَ طُعِنَ ، فَجَاءَهُ الطَّبِیْبُ فَقَالَ : أَیُّ الشَّرَابِ أَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ :النَّبِیْذُ ، فَأُتِیَ بِنَبِیْذٍ فَشَرِبَ مِنْهُ فَخَرَجَ مِنْ اِحْدَی طَعْنَتَیْهِ .

۶۳۲۲: عمرو ابن میمون کہتے ہیں کہ میں عمر رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا جب آپ کو خنجر کا وار لگا معالج نے آ کر کہا کون سا مشروب آپ کو زیادہ پسند ہے آپ نے فرمایا نبیذ پھر آپ کے پاس نبیذ لایا گیا وہ آپ نے پیا وہ آپ کی ضرب والے زخم سے نکل گیا۔

۶۳۲۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ مِثْلَهُ، وَزَادَ قَالَ :عُمَرُ ، وَكَانَ یَقُوْلُ اِنَّا نَشْرَبُ مِنْ هٰذَا النَّبِیْذِ شَرَابًا یَقْطَعُ لُحُوْمَ الْاِبِلِ فِیْ بُطُوْنِهَا مِنْ أَنْ یُؤْذِیَنَا ، قَالَ ، وَشَرِبْتُ مِنْ نَبِیْذِهٖ فَكَانَ أَشَدَّ النَّبِیْذِ .

۶۳۲۳: عمرو بن میمون سے ابواسحق نے اسی طرح روایت کی ہے ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس نبیذ کو بطور مشروب پیتے ہیں یہ اونٹ کے گوشت کی غذا کو پیٹ میں ختم کرتا ہے عمرو کہتے ہیں کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ نے نبیذ کو پیا تو وہ سخت نبیذ تھا۔

۶۳۲۴: حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرٌو ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ : قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِي لَعْوَةَ ، قَالَ : أُتِيَ عُمَرُ بِرَجُلٍ سَكْرَانَ ، فَجَلَدَهُ فَقَالَ : إِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ شَرَابِكَ فَقَالَ : وَإِنْ كَانَ .

۶۳۲۴: سعید بن ذی لعوہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک نشے والا آدمی لایا گیا آپ نے اسے کوڑے لگائے تو اس نے کہا میں نے تو آپ والا مشروب پیا آپ نے فرمایا اگرچہ وہی ہو۔

۶۳۲۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِي حَدَّانٍ ، أَوْ ابْنِ ذِي لَعْوَةَ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ قَدْ ظَمِئَ إِلَى خَازِنِ عُمَرَ ، فَاسْتَسْقَاهُ فَلَمْ يَسْقِهِ ، فَأُتِيَ بِسَطِيْحَةٍ لِعُمَرَ ، فَشَرِبَ مِنْهَا فَسَكِرَ فَأُتِيَ بِهِ عُمَرَ فَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ وَقَالَ : إِنَّمَا شَرِبْتُ مِنْ سَطِيْحَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّمَا أَضْرِبُكَ عَلَى السُّكْرِ فَضَرَبَهُ عُمَرُ .

۶۳۲۵: سعید بن ذی حدان یا ابن ذی لعوہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جو کہ پیاسا تھا اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خازن سے پانی مانگا اس نے پانی نہ پلایا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مشکیزہ لایا گیا اس نے اس میں سے پیا تو اس کو نشہ چڑھ گیا اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو اس نے عذر پیش کیا کہ میں نے آپ کے مشکیزے میں سے پیا ہے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہارے نشے پر تمہیں سزا دوں گا چنانچہ آپ نے اسے کوڑے لگائے۔

۶۳۲۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ حَبِيْبُ بْنُ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ : أَمَرَ بِنَبِيْذٍ لَهُ فَصُنِعَ فِيْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَنَازِلِ ، فَأَبْطَأَ عَلَيْهِمْ لَيْلَةً ، فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَطَعِمَ ، ثُمَّ أُتِيَ بِنَبِيْذٍ قَدْ أُخْلِفَ وَاشْتَدَّ ، فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ هٰذَا لَشَدِيْدٌ ثُمَّ أَمَرَ بِمَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ ، ثُمَّ شَرِبَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ .

۶۳۲۶: نافع نے ابن علقمہ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے لئے نبیذ کا حکم دیا چنانچہ ان کے کسی مکان میں تیار کیا گیا تو ایک رات کی انہوں نے تاخیر کر دی ان کے پاس کھانا لایا گیا وہ انہوں نے کھا لیا پھر ان کے پاس نبیذ لایا گیا جو کہ نہایت سخت ہو چکا تھا آپ نے اس میں سے پیا پھر فرمایا کہ یہ تیز ہے پھر پانی لانے کا حکم دیا وہ اس میں ڈالا گیا اس میں سے آپ اور آپ کے ساتھیوں نے پیا۔

۶۳۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ : قَالَ : ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ:

ثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ الْخُزَاعِيُّ ، عَنِ الْمُعَدَّلِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ ، انْتُبِذَ لَهُ فِي مَزَادَةٍ فِيهَا خَمْسَةَ عَشَرَ ، أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ ، فَأَتَاهُ فَذَاقَهُ، فَوَجَدَهُ حُلْوًا ، فَقَالَ : كَأَنَّكُمْ أَقْلَلْتُمْ عَكَرَهُ .

۶۳۲۷: معدل نے ابن عمر سے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ کے لئے ایک مشکیزے کے اندر نبیذ بنایا گیا جس میں پندرہ سولہ رطل آ سکتے تھے آپ تشریف لائے تو اس کو چکھا تو اس کو میٹھا پایا تو آپ نے فرمایا گویا تم نے اس کے تلچھٹ میں کمی کر دی۔

۶۳۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :ثَنَا عُقَيْلٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ :أَخْبَرَنِي مُعَاذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ :صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ فَأَهْدَى لَهُ رَكْبٌ مِنْ ثَقِيفٍ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ نَبِيذٍ ، وَالسَّطِيحَةُ فَوْقَ الْإِدَاوَةِ ، وَدُونَ الْمَزَادَةِ .قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ :فَشَرِبَ عُمَرُ إِحْدَاهُمَا ، وَلَمْ يَشْرَبِ الْأُخْرٰى حَتّٰى اشْتَدَّ مَا فِيهِ، فَذَهَبَ عُمَرُ فَشَرِبَ مِنْهُ، فَوَجَدَهُ قَدِ اشْتَدَّ فَقَالَ : اكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ .

۶۳۲۸: عبدالرحمٰن بن عثمان کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ تک گیا آپ کو ثقیف کے ایک قافلے نے نبیذ کی دو مشکیں دیں سطیح اداوہ سے بڑی اور مزادہ سے چھوٹی مشک کو کہا جاتا ہے عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں ایک استعمال فرمائی دوسری کو سخت ہونے تک استعمال نہیں کیا۔ آپ اس کو پینے لگے تو اس کو سخت پایا آپ نے فرمایا اس میں پانی ڈال کر اس کی تیزی کو توڑ دو۔

۶۳۲۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَلَمَّا ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ عُمَرَ ، إِبَاحَةُ قَلِيلِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ، وَقَدْ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ كَانَ مَا فَعَلَهُ فِي هٰذَا دَلِيلًا أَنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ ذٰلِكَ عِنْدَهُ، مِنَ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ، هُوَ السُّكْرُ مِنْهُ لَا غَيْرُ فَإِمَّا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا ، أَوْ رَآهُ رَأْيًا .فَإِنَّ مَا يَكُونُ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ يَكُونُ رَآهُ رَأْيًا ، فَرَأْيُهُ فِي ذٰلِكَ عِنْدَنَا حُجَّةٌ ، وَلَا سِيَّمَا إِذْ كَانَ فِعْلُهُ الْمَذْكُورُ فِي الْآثَارِ الَّتِي رَوَيْنَاهَا عَنْهُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِ مِنْهُمْ مُنْكِرٌ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى مُتَابَعَتِهِمْ إِيَّاهُ عَلَيْهِ .وَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَهُوَ أَحَدُ النَّفَرِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ . وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا

۶۳۲۹: شعیب نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی ہے۔ان روایات سے جو ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں تھوڑے سخت نبیذ کی اباحت ثابت ہوئی حالانکہ انہوں نے بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "کل مسکر حرام" کا ارشاد سن رکھا تھا آپ کا یہ فعل اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے شدید یا سخت نبیذ میں سے جس چیز کو حرام قرار دیا وہ نشہ ہی ہے نہ کہ کچھ اور۔آپ نے یہ بات یا تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی یا آپ کا اجتہاد ہے اگر آپ کا یہ اجتہاد ہے تو وہ بھی ہمارے نزدیک دلیل ہے خاص طور پر جبکہ آپ نے یہ فعل صحابہ کرام کے سامنے کیا اور کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا تو اس سے ان کا آپ کی متابعت کرنا ثابت ہوا یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ "کل مسکر حرام" کی روایت کو نقل کرنے والوں میں سے ہیں انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

۶۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَخِي الْقَعْقَاعِ بْنِ شَوْرٍ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ ، فَأَدْنَاهُ إِلَى فِيْهِ، فَقَطَّبَ فَرَدَّهُ، فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَحَرَامٌ هُوَ ؟ فَرَدَّ الشَّرَابَ ، ثُمَّ عَادَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ، ذَكَرَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ إِذَا اغْتَلَمَتْ هٰذِهِ الْأَسْقِيَةُ ، عَلَيْكُمْ ، فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ .

۶۳۳۰: عبدالملک جو کہ قعقاع بن شور کے بھتیجے ہیں انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ کے پاس ایک مشروب لایا گیا آپ نے اس کو اپنے منہ کے قریب کیا پھر ترش روئی اختیار کر کے اس کو واپس کر دیا ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حرام ہے کہ آپ نے مشروب کو واپس کر دیا پھر پانی منگوایا اور وہ اس میں ڈالا اور دو یا تین مرتبہ ذکر کیا پھر فرمایا جب یہ مشکیزے تیز ہو جائیں تو تم پر لازم ہے کہ ان کی تیزی پانی سے توڑ دیا کرو۔

تخریج : نسائی فی الاشربہ باب ٤٨۔

۶۳۳۱: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِيْ زَائِدَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ ، قَالَ ثَنَا قُرَّةُ الْعِجْلِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَخِي الْقَعْقَاعِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

۶۳۳۱: عبدالملک جو قعقاع کے بھتیجے ہیں انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَنَا يَنْبِذُوْنَ نَبِيذًا فِيْ سِقَاءٍ ، لَوْ أَنْهَكْتُهُ

لَأَخَذَ فِيْ؟ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ :إِنَّمَا الْبَغْيُ عَلَى مَنْ أَرَادَ الْبَغْيَ ، شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هٰذَا الرُّكْنِ ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِقَدَحٍ مِنْ نَبِيذٍ .ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ أَبِيْ أُمَيَّةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاكْسِرُوْهَا بِالْمَاءِ . فَفِيْ هٰذَا إِبَاحَةُ قَلِيْلِ النَّبِيذِ الشَّدِيْدِ .وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا ، إِذْ كَانَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرُوِيَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ أَنْ نَجْعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَ الْقَوْلَيْنِ عَلَى مَعْنًى غَيْرِ الْمَعْنَى الَّذِيْ عَلَيْهِ الْقَوْلُ الْآخَرُ .فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِيْ يُسْكِرُ مِنْهُ مِنَ النَّبِيذِ ، وَيَكُوْنُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ ، عَلَى إِبَاحَةِ قَلِيْلِ النَّبِيذِ الشَّدِيْدِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوُ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ هٰذَا .

۶۳۳۲: عبدالملک بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ہمارے گھر والے مشک کے اندر نبیذ بناتے ہیں اگر میں اس کو ختم کروں تو مجھے ہی نقصان ہوگا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں سرکشی کا وبال اس پر ہے جو سرکشی کا ارادہ کرے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس رکن کے قریب موجود تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی نبیذ کا پیالہ لایا پھر ابوامیہ جیسی روایت بیان کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پانی سے توڑ دو۔ اس روایت میں شدید نبیذ کی تھوڑی مقدار کا مباح ہونا ثابت ہوتا ہے ہمارے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''کل مسکر حرام'' بھی مروی ہے تو ہم دونوں اقوال کا ایسا معنی کریں جو دوسرے قول سے مختلف ہو (الگ الگ محمل نکالیں) پس ''کل مسکر حرام'' والی روایت کو نبیذ کی اس مقدار پر محمول کیا جائے جو کثیر اور نشہ آور ہو اور دوسری روایت قلیل مقدار خواہ سخت ہو اس کی اباحت ثابت ہوگی اور حضرت ابومسعود انصاریؓ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جیسی روایت نقل کی ہے۔ روایت یہ ہے:

۶۳۳۳: أَخْبَرَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ : عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ، فَاسْتَسْقَى ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنْ نَبِيذِ السِّقَايَةِ ، فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ شَرِبَ .فَقَالَ رَجُلٌ :أَحَرَامٌ هُوَ ؟ فَقَالَ لَا وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۶۳۳۳: خالد بن سعد نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے گرد (مطاف میں) پیاس لگی آپ نے پانی طلب کیا تو آپ کے پاس مشکیزے کا نبیذ لایا گیا تو آپ نے اس سے ترش روئی

اختیار فرمائی پھر اس میں زم زم کا پانی ڈالا گیا تو آپ نے اس کو نوش فرمایا۔ایک آدمی نے پوچھا کیا وہ حرام ہے (یعنی سخت) آپ نے فرمایا نہیں۔

تخریج : نسائی فی الاشربہ باب ٤٨۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی۔

٦٣٣٤: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوْسَى ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذًا ، إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ بِهَا شَرَابَيْنِ يُصْنَعَانِ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ ، أَحَدُهُمَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ ، وَالْآخَرُ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ ، فَمَا نَشْرَبُ ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبَا ، وَلَا تَسْكَرَا.

٦٣٣٤: ابو بردہ نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ سے انہوں نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور معاذ رضی اللہ عنہ یمن بھیجا۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے ہاں دو مشروب گندم اور جو کے چلتے ہیں ایک کا نام المزر اور دوسرے کو البتع کہا جاتا ہے تو ہم کیا کیا پئیں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دونوں پیو۔مگر نشہ کی حد تک نہ آئے۔

٦٣٣٥: وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :أَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ :بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ .فَقُلْتُ إِنَّكَ بَعَثْتَنَا إِلَى أَرْضٍ كَثِيْرٌ شَرَابُ أَهْلِهَا ، فَقَالَ اشْرَبَا ، وَلَا تَشْرَبَا مُسْكِرًا .

٦٣٣٥: ابو بردہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا تو میں گزارش کی کہ آپ ہمیں ایسے علاقہ کی طرف بھیج رہے ہیں کہ جہاں کے لوگ بہت سے مشروبات استعمال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا تم مشروبات کو استعمال کرو مگر کسی نشہ آور کو استعمال نہ کرو۔

٦٣٣٦: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .فَلَمَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي مُوْسَى وَمُعَاذٍ ، حِيْنَ سَأَلَا عَنِ الْبِتْعِ اشْرَبَا وَلَا تَسْكَرَا وَلَا تَشْرَبَا مُسْكِرًا كَانَ ذٰلِكَ دَلِيْلًا أَنَّ حُكْمَ الْمِقْدَارِ الَّذِي يُسْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ الشَّرَابِ ، خِلَافُ حُكْمِ مَا لَا يُسْكِرُ مِنْهُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلَى أَنَّ مَا ذَكَرَهُ أَبُوْ مُوْسَى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ مِنْ قَوْلِهِ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْمِقْدَارِ الَّذِي يُسْكِرُ ، لَا عَلَى الْعَيْنِ الَّتِي كَثِيرُهَا يُسْكِرُ .وَقَدْ رَوَيْنَا حَدِيثَ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، فِي جَوَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي سَأَلَهُ عَنِ الْبِتْعِ بِقَوْلِهِ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ ، فَهُوَ حَرَامٌ فَإِنْ جَعَلْنَا ذٰلِكَ عَلَى قَلِيلِ الشَّرَابِ ، الَّذِي يُسْكِرُ كَثِيرُهُ، ضَادَّ جَوَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ وَأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ .وَإِنْ جَعَلْنَاهُ عَلَى تَحْرِيمِ السُّكْرِ خَاصَّةً ، لَا عَلَى تَحْرِيمِ الشَّرَابِ ، وَافَقَ حَدِيثَ أَبِي مُوسَى .وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا حَمْلُ الْآثَارِ عَلَى الْوَجْهِ الَّذِي لَا يَتَضَادُّ إِذَا حُمِلَتْ عَلَيْهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۶۳۳۶: فضیل بن مرزوق نے ابواسحاق سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔جب جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوموسیٰ و معاذ رضی اللہ عنہما کے بتع وغیرہ کے متعلق استفسار کے جواب میں فرمایا تم مشروبات کا استعمال کرو اور نشہ آور چیز مت استعمال کرو۔تو اس سے ثابت ہوگیا کہ ایسی مقدار جو نشہ لائے اس کا حکم نشہ نہ لانے والی مقدار سے مختلف ہے۔پس اس سے دلالت میسر آ گئی کہ فصل اول میں ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت "کل مسکر حرام" سے وہ مقدار مراد ہے جو نشہ پیدا کردے وہ معینہ چیز مراد نہیں کہ جس کی کثیر مقدار نشہ لائے (کہ وہ مکمل طور پر حرمت میں شامل ہو) ہم نے ابوسلمہ کی روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے جواب جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کل شراب اسکر فھو حرام" ہر مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔اگر بالفرض اس سے اس مشروب کی قلیل مقدار لیں کہ جس کی زیادہ مقدار نشہ آور بن جاتی ہے تو آپ کا جواب ابوموسیٰ والی روایت کے متضاد بن جاتا ہے اور اگر اس سے خاص نشہ کی حرمت مراد لیں مشروب کی حرمت مراد نہ لیں تو اس صورت میں روایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے موافق بن جاتی ہے۔ہمارے لئے سب سے بہتر راہ یہی ہے آثار کو ایسے معانی پر محمول کریں کہ جن سے باہمی تضاد پیدا نہ ہو اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی یہ مروی ہے۔ملاحظہ ہو۔

۶۳۳۷: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ لَبِيدٍ ، عَنْ شِمَاسٍ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :إِنَّ الْقَوْمَ لَيَجْلِسُونَ عَلَى الشَّرَابِ ، وَهُوَ يَحِلُّ لَهُمْ ، فَمَا يَزَالُونَ حَتَّى يَحْرُمَ عَلَيْهِمْ .

۶۳۳۷: شماس کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا لوگ مشروبات پر بیٹھتے ہیں حالانکہ وہ ان کے لئے حلال ہے اور اس کو وہ پیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان پر حرام ہو جاتا ہے۔

۶۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ :أَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ

اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ أَكَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ خُبْزًا وَلَحْمًا ، قَالَ :فَأُتِيْنَا بِنَبِيْذٍ شَدِيْدٍ نَبَذَتْهُ سِيْرِيْنَ فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، فَشَرِبُوْا مِنْهُ .

۶۳۳۸: علقمہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہؓ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا پھر ہمارے پاس سخت نبیذ لایا گیا جس کو محمد بن سیرین نے سبز گھڑے میں تیار کیا تھا پس انہوں نے اس میں سے نوش کیا۔

۶۳۳۹: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ وَغَيْرُهُ، قَالَ :أَنَا حَجَّاجٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْكِرِ ، قَالَ :الشَّرْبَةُ لَهُ الْاَخِيْرَةُ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ إِبَاحَةِ قَلِيْلِ النَّبِيْذِ الشَّدِيْدِ مِنْ فِعْلِهِ ، وَقَوْلِهِ مَا ذَكَرْنَا ، وَمِنْ تَفْسِيْرِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلٰى مَا وَصَفْنَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا أَيْضًا .

۶۳۳۹: علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود ؓ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے قول کے متعلق دریافت کیا جو مسکر کے متعلق ہے۔تو فرمایا آخری گھونٹ حرام ہے (یعنی جب وہ نشہ آور ہو جائے) یہ ابن مسعود ؓ ہیں جن کے فعل سے قلیل سخت نبیذ کی اباحت ثابت ہو رہی ہے اور ان کا جو قول ہم نے ذکر کیا اور "کل مسکر حرام" کی جو تفسیر ذکر کی وہ ہمارے سابقہ بیان کے مطابق ہے۔حضرت ابن عباس ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے۔

۶۳۴۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ ، وَالْجَرِّ الْاَحْمَرِ .فَقَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ، وَلَا فِي النَّقِيْرِ ، وَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ .فَقَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنْ اشْتَدَّ فِي الْاَسْقِيَةِ ؟ قَالَ :صُبُّوْا عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَقَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ فَأَهْرِيْقُوْهُ .

۶۳۴۰: قیس بن حبتر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے سبز و سرخ گھڑے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس کے متعلق سب سے پہلے وفد عبدالقیس نے دریافت کیا تھا۔تو آپ نے فرمایا۔دبا (کدو کا برتن)مزفت (تارکول ملا ہوا برتن) اور نقیر (لکڑی کا کھلا ہوا برتن) میں مت پیو بلکہ مشکیزوں میں نبیذ پیو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اگر چہ مشکیزے میں سخت ہو جائے ؟ آپ نے فرمایا اس میں پانی ڈال لو۔آپ نے

تیسری یا چوتھی بار فرمایا پھراس کو گرادو۔

۶۳۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْجَرِّ ، فَذَكَرَ مِثْلَ ذٰلِكَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاحَ لَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوْا مِنْ نَبِيذِ الْاَسْقِيَةِ ، وَاِنْ اشْتَدَّ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَاِنَّ فِيْ أَمْرِهِ اِيَّاهُمْ بِاِهْرَاقِهِ يُعَدُّ ذٰلِكَ دَلِيْلًا عَلٰى نَسْخِ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الْاِبَاحَةِ ؟ .قِيْلَ لَهُمْ :وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ؟ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ كَلَامِهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ . وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ بِاِسْنَادِهٖ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ ، وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذَكَرْتُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ التَّحْرِيْمَ فِي الْاَشْرِبَةِ كَانَ عَلَى الْخَمْرِ بِعَيْنِهَا ، قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا ، وَالسُّكْرُ مِنْ غَيْرِهَا .وَكَيْفَ يَجُوْزُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، مَعَ عِلْمِهٖ وَفَضْلِهٖ ، أَنْ يَكُوْنَ قَدْ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُوْجِبُ تَحْرِيْمَ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ :حُرِّمَتِ الْخَمْرُ لِعَيْنِهَا ، وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ؟ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ أَنَّ قَلِيْلَ الشَّرَابِ مِنْ غَيْرِ الْخَمْرِ وَاِنْ كَانَ كَثِيْرُهُ يُسْكِرُ ، حَلَالٌ ؟ هٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ عَلَيْهِ عِنْدَنَا .وَلٰكِنَّ مَعْنَى مَا أَرَادَ بِاِهْرَاقِ النَّبِيذِ فِيْ حَدِيْثِ قَيْسٍ :أَنَّهُ لَمْ يَأْمَنْهُمْ عَلَيْهِ أَنْ يُسْرِعُوْا فِيْ شُرْبِهٖ ، فَيَسْكَرُوْا ، وَالسُّكْرُ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِمْ ، فَأَمَرَهُمْ بِاِهْرَاقِهٖ لِذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا أَيْضًا ،

۶۳۴۱: قیس بن حبتر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے گھڑے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے اسی طرح بیان کیا۔ یہ روایت بتلا رہی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ کی مشکوں میں ان کو اجازت دی خواہ وہ گاڑھا ہو جائے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ کا گرا دینے کا حکم اباحت کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا یہ بات کس طرح کہی جا سکتی ہے؟ حالانکہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے بعد یہ الفاظ ہیں شراب بعینہٖ حرام ہے اور ہر مشروب سے نشہ والی مقدار حرام ہے۔ (نسائی فی الاشربہ باب: ۴۸) یہ روایت ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں تو اس سے یہ بات پر دلالت مل گئی کہ اشربہ کے سلسلہ میں ذاتی طور پر حرمت شراب سے متعلق ہے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ اور اس کے علاوہ مشروبات میں نشہ آور مقدار حرام ہے اور یہ کیونکر ممکن ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے علم و فضل کے باوجود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کریں کہ نبیذ شدید حرام ہے۔ پھر خود ہی فرمائیں کہ اصل حرام تو شراب ہے اور باقی تمام مشروبات نشہ دیں تو حرام ہیں تا کہ

لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ خمر کے علاوہ مشروبات اگرچہ زیادہ مقدار کی صورت میں نشہ دیں لیکن جب تھوڑی مقدار میں ہوں تو حلال ہیں ہمارے لئے ان کے متعلق ایسا کہنا جائز نہیں۔لیکن ہمارے ہاں روایت قیس میں بہانے کا تذکرہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو خطرہ محسوس ہوا کہ وہ شراب پینے کے لئے جلدی کریں اور پھر بے ہوش ہو جائیں اور نشہ والی مقدار تو حرام ہے۔فلہٰذا آپ نے ان کو گرا دینے کا حکم فرمایا۔اس کی مثال یہ روایت ہے۔

۶۳۴۲: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ الْجَهْمِ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الْقَمُوْصِ زَيْدُ بْنُ عَلِي ، عَنْ أَحَدِ الْوَفْدِ الَّذِيْنَ وَفَدُوْا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ وَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ ، أَوْ يَكُوْنُ قَيْسَ بْنَ النُّعْمَانِ ، فَاِنِّيْ قَدْ نَسِيتُ اسْمَهٗ، أَنَّهُمْ سَأَلُوْهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِي النَّقِيْرِ ، وَاشْرَبُوْا فِي السِّقَاءِ الْحَلَالِ الْمُوْكَأِ عَلَيْهَا ، فَاِنْ اشْتَدَّ مِنْهُ، فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ ، فَاِنْ أَعْيَاكُمْ ، فَأَهْرِيقُوْهُ فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :قَدْ رَوَيْتَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا ذَكَرْتَ فِيْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ وَغَيْرِهٖ، وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ .

۶۳۴۲: ابو قموص زید بن علی نے اس وفد کے افراد میں سے ایک سے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے یا وہ قیس بن نعمان ہیں مجھے ان کا نام بھول گیا ان لوگوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے شرابوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کدو کے برتن' کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن میں مت پیو حلال مشکیزوں سے پیو۔جن کا منہ بند کیا ہوا ہو۔اگر وہ نبیذ تیز ہو جائے تو پانی کے ساتھ اسے ختم کر لو اور اگر وہ تختی تمہیں تھکا دے تو اسے گرا دو (وہ پینے کے قابل نہیں رہا) اگر کوئی معترض کہے کہ تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عمرو بن میمون کی سند سے روایت نقل کی حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے (وہ یہ ہے)۔(ابوداؤد فی الاشربہ باب ۷)

۶۳۴۳: فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ ، فَصَلّٰى عَلٰى جِنَازَةٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُمْ : اِنِّيْ وَجَدْتُ آنِفًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رِيحَ الشَّرَابِ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْهُ، فَزَعَمَ أَنَّهُ طِلَاءٌ ، وَاِنِّيْ سَائِلٌ عَنْهُ، فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ ، جَلَدْتُهُ . قَالَ :ثُمَّ شَهِدْتُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَدَ عَبْدَ اللّٰهِ ثَمَانِيْنَ ، فِيْ رِيحِ الشَّرَابِ الَّذِي وُجِدَ مِنْهُ .

۶۳۴۳: سائب بن یزید نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ گھر سے نکلے اور ایک جنازہ پر نماز پڑھی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں نے ابھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے شراب کی بو محسوس کی جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے اپنے گمان میں اس کو طلاء قرار دیا۔میں اس سے دریافت کرتا ہوں اگر اس سے نشہ آ جاتا ہے تو میں اسے

کوڑے لگاؤں گا۔ سائب کہتے ہیں پھر میں خود عبداللہ کے کوڑوں کے وقت موجود تھا کہ انہوں نے شراب کی بو پر ہی ابن عمر کو اسی کوڑے لگائے۔

۶۳۴۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُ مَعَ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ ، فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرَابُ الطِّلَاءِ ، أَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ ، جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا .قَالَ :فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ حَدَّ فِي الشَّرَابِ الَّذِيْ يُسْكِرُ ، فَهٰذَا يُخَالِفُ لِمَا رَوَيْتُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ وَغَيْرِهِ عَنْهُ .قِيْلَ لَهُ :مَا هٰذَا يُخَالِفُ لِذٰلِكَ ، لِأَنَّ عُمَرَ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ ، فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ :الْمِقْدَارَ الَّذِي شَرِبَ ، أَيْ :فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ الْمِقْدَارُ يُسْكِرُ ، فَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ سَكِرَ ، وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْحَدُّ .وَهٰذَا أَوْلَى مَا حُمِلَ عَلَيْهِ تَأْوِيْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا سِوَاهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي قَدْ رَوَيْتُ عَنْهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيْضًا فِيْ هٰذَا ،

۶۳۴۴: سائب بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے فلاں سے شراب کی بو محسوس ہوئی ہے اور اس کے خیال میں وہ طلاء کا مشروب ہے میں اس سے دریافت کرتا ہوں کہ اس نے جو پیا ہے اگر وہ نشہ لاتا ہے تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے۔ لیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نشہ والے مشروب پر اسی کوڑوں کی سزا دی۔ یہ آپ کی مروی روایت میمون کے خلاف ہے۔ اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ اس کے خلاف نہیں کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس روایت میں یہ فرمایا ہے کہ میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے کیا پیا ہے۔ اگر وہ نشہ دیتا ہے تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا اس میں یہ احتمال ہے کہ آپ کی مراد ان سے اس مقدار کو دریافت کرنا ہو جو انہوں نے پی ہے کہ اگر میں دیکھوں گا کہ یہ اتنی مقدار ہے جو نشہ لاتی ہے تو میں یقین سے معلوم کرلوں گا کہ وہ نشہ میں مبتلا ہوئے اور اس پر حد واجب ہوگئی۔ یہ تاویل اس تاویل سے بہت بہتر ہے جس پر آپ نے محمول کیا ہے تاکہ ان احادیث میں تضاد لازم نہ آئے جو خود ان سے مروی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سلسلہ میں مروی ہے۔

۶۳۴۵: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنْ سُمَيٍّ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلٰى أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ طَعَامًا ، فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهٖ، وَلَا يَسْأَلْ عَنْهُ، فَإِنْ أَسْقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْهُ، وَلَا يَسْأَلْ عَنْهُ، فَإِنْ خَشِيَ مِنْهُ، فَلْيَكْسِرْهُ بِشَيْءٍ

فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ اِبَاحَةُ شُرْبِ النَّبِیذِ. فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ: اِنَّمَا اَبَاحَهُ بَعْدَ كَسْرِهٖ بِالْمَاءِ، وَذَهَابِ شِدَّتِهٖ. قِیْلَ لَهٗ: هٰذَا كَلَامٌ فَاسِدٌ، لِاَنَّهٗ لَوْ كَانَ فِیْ حَالِ شِدَّتِهٖ حَرَامًا، لَكَانَ لَا یَحِلُّ، وَاِنْ ذَهَبَتْ شِدَّتُهٗ بِصَبِّ الْمَاءِ عَلَیْهِ. اَلَا تَرٰی اَنَّ خَمْرًا لَوْ صُبَّ فِیْهَا مَاءٌ، حَتّٰی غَلَبَ الْمَاءُ عَلَیْهَا، اَنَّ ذٰلِكَ حَرَامٌ. فَلَمَّا كَانَ اُبِیْحَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ الشَّرَابُ الشَّدِیْدُ، اِذَا كُسِرَ بِالْمَاءِ، ثَبَتَ بِذٰلِكَ اَنَّهٗ قَبْلَ اَنْ یُكْسَرَ بِالْمَاءِ غَیْرُ حَرَامٍ. فَثَبَتَ بِمَا رَوَیْنَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ، اِبَاحَةُ مَا لَا یُسْكِرُ، مِنَ النَّبِیذِ الشَّدِیْدِ، وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ، وَاَبِیْ یُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۶۳۴۵: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے ہاں جائے اور وہ اسے کھانا کھلائے تو اسے کھالینا چاہئے اور اس سے مت پوچھو! پس اگر وہ اس کو کوئی مشروب پلائے تو اسے پی لینا چاہئے اور اس کے بارے کریدمت کرے اگر اس کو اس مشروب سے خدشہ محسوس ہو تو کسی چیز کو ملا کر اس کو ہلکا کر لے۔ یہ غلط بات ہے اگر وہ سختی و گاڑھے پن کے وقت حرام تھی تو پانی ڈال کر شدت کا ازالہ اس کو حلال نہیں کر سکتا۔ ذرا غور فرمائیں: اگر شراب میں پانی ڈالا جائے یہاں تک کہ پانی اس پر غالب آ گیا ہو تو وہ پھر بھی حرام ہے۔ پس جب شدید مشروب کو اس روایت میں مباح قرار دیا گیا جب کہ پانی سے اسے توڑ دیا جائے۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ توڑنے سے پہلے بھی وہ حرام نہ تھی۔ پس ان روایات سے غیر نشہ آور مشروبات جیسے سخت نبیذ وغیرہ کا استعمال مباح ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ

کدو کے برتن، روغنی گھڑے، کھرچی ہوئی لکڑی اور تارکول ملے برتن میں نبیذ

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ کدو کے برتن، روغنی گھڑے، لکڑی کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانا حرام ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ان تمام برتنوں میں نبیذ بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۶۳۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۴۶: حارث بن سوید نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور تارکول والے برتن سے منع فرمایا۔

تخریج : مسلم فی الاشربه ۳۱/۳۰، نسائی فی الاشربه باب۳۱۔

۶۳۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، فَقَالَ :حَرَّمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ :صَدَقَ ، قُلْتُ :أَيُّ جَرٍّ؟ قَالَ :كُلُّ شَيْءٍ مِنَ اللَّهِ .

۶۳۴۷: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کے نبیذ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا اس کو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا پھر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور ان سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ میں نے پوچھا کون سا گھڑا مراد ہے۔انہوں نے کہا ہر چیز مٹی کی بنی ہوئی مراد ہے۔

تخریج : بخاری فی اشربه باب۸، مسلم فی الاشربه ۴۳/۳۵، ابو داؤد فی الاشربه باب۷، ترمذی فی الاشربه باب۴، نسائی فی الاشربه باب۲۸، ابن ماجه فی الاشربه باب۱۵، دارمی فی الاشربه باب۱۴، مسند احمد ۲۷/۱، ۲، ۲۹، ۳۵/۲۹، ۳، ۶۶/۹، ۴، ۵/۳، ۶، ۹۶/۹۷۔

۶۳۴۸: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ،

عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ.

۶۳۴۸: ایوب نے ایک آدمی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۳۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيْمَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ ، قَالَ :سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْجَرِّ الْأَبْيَضِ وَالْأَحْمَرِ .فَقَالَ :إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ ، فَقَالُوْا :إِنَّا نُصِيْبُ مِنَ النَّخْلِ ، فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ ، وَلَا فِي النَّقِيرِ ، وَلَا فِي الْجَرِّ .

۶۳۴۹: قیس بن حبتر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سفید و سرخ گھڑے کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اس کے متعلق سب سے پہلے وفد عبدالقیس نے سوال کیا تھا وہ کہنے لگے ہمیں کھجوروں کے درخت میسر ہیں آپ نے فرمایا کدو کے برتن اور رال لگے ہوئے برتن' اور لکڑی کھرچ کر بنائے ہوئے برتن اور گھڑوں میں مت پیو۔

۶۳۵۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَحْيَى الزَّهْرَانِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۵۰: یحییٰ زہرانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن سبز گھڑے' کھدی لکڑی کے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

۶۳۵۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : نَهَى رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ ، مِنَ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ . فِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَرُبَّمَا قَالَ :النَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ، فِي حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا . وَفِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ فَاحْفَظُوْهُنَّ عَنِّي ، وَأَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ .

۶۳۵۱: ابوحمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس کو کدو کے برتن' رال لگے برتن' کھدی ہوئی لکڑی کے برتن کا استعمال روک دیا۔

شعبہ کی روایت میں "ربما قال النقیر والمزفت" ہے اور دونوں کی روایت میں دونوں ہیں اور شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ان کو مجھ سے محفوظ کر لو اور اپنے بعد والوں کو بتلا دو۔ کے الفاظ ہیں۔

۶۳۵۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَأَبُوْ هِلَالٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ ، عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيْرِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَفِیْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ وَالدُّبَّاءِ .

۶۳۵۲: ابوحمزہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس کو سبز روغن والے گھڑے لکڑی کے گھڑے تارکول والے گھڑے سے منع کیا اور روایت حماد میں الدباء کا لفظ بھی مذکور ہے۔

۶۳۵۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبِیْ عَنْ يَعْلَی بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ : حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ . قَالَ : فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، فَقُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ ابْنُ عُمَرَ ؟ قَالَ : وَمَا يَقُوْلُ ؟ قُلْتُ يَقُوْلُ : حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَبِيْذَ الْجَرِّ . قَالَ : صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ ، حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ .

۶۳۵۳: سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کوفرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے والے نبیذ کو حرام کیا۔ سعید کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اوران سے کہا کیا آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول سنا؟ انہوں نے کہا وہ کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ کوحرام قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سچ کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے میں بنائے ہوئے نبیذ کوحرام قرار دیا۔

۶۳۵۴: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِیُّ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ . قَالَ : وَسَأَلْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ : مِثْلَ ذٰلِكَ ، قَالَ : وَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ . قَالَ : وَأَخْبَرَنِیْ أَخِیْ ، عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَ ذٰلِكَ .

۶۳۵۴: ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو کہنے لگے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کی نبیذ' کدو کے برتن اور تارکول والے برتن کی نبیذ کو منع فرمایا۔ ابوالحکم کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی طرح کہا اور میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے کہا

جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کدو کے برتن تارکول والے برتن کے نبیذ سے منع فرمایا اور کہنے لگے میرے بھائی نے مجھے حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۳۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ ، وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيْرِ ، وَالْجِرَارِ .

۶۳۵۵: قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے وہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کدو کے برتن' تارکول لگے ہوئے برتن' لکڑی کے برتن اور گھڑے میں نبیذ نہ بناؤ۔

تخریج : دارمی فی الاشربہ باب ۱۴۔

۶۳۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ الْأَسْوَدِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ الَّتِيْ يُنْبَذُ فِيْهَا ، فَقَالَتْ :الْمُزَفَّتُ .

۶۳۵۶: اسود نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کون سے وہ برتن ہیں جن میں نبیذ حرام ہے تو وہ فرمانے لگیں تارکول والے گھڑے۔

۶۳۵۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ الْأَسْوَدِ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ الَّتِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَتْ :الْقَرْعُ ، وَالْمُزَفَّتُ ، وَهِيَ جِرَارٌ خُضْرٌ كَانَ يُجَاءُ بِهَا مِنْ مِصْرَ ، مُزَفَّتَةٌ .

۶۳۵۷: اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان برتنوں کے متعلق دریافت کیا جن کو جناب رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے تو انہوں نے فرمایا۔ کدو کے برتن' رال ملے ہوئے برتن یہ سبز رنگ کے گھڑے مصر سے لائے جاتے تھے ان پر تارکول ملا ہوتا تھا۔

۶۳۵۸: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْت إِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ الَّتِيْ يُنْبَذُ فِيْهَا ، فَقَالَ :الْمُزَفَّتُ .

۶۳۵۸: اسود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت فرمائی ہے تو انہوں نے فرمایا تارکول ملے ہوئے گھڑے۔

۶۳۵۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ :سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ :قُلْتُ فَالْجِرَارُ ؟ قَالَتْ :مَا أَنَا زَائِدَتُكَ عَلٰى مَا قَدْ سَمِعْتَ .

۶۳۵۹: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے منصور سے سنا انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی اور کہا کہ گھڑوں کا کیا حکم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اس سے زائد نہیں کہہ سکتی جو کچھ میں نے سنا۔

۶۳۶۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا شَيْبَانُ ، أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْقِلٍ الْمُحَارِبِيُّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ -تَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْحَنْتَمِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۰: عبداللہ بن معقل محاربی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑوں کدو کے برتن اور رال لگے ہوئے برتنوں میں نبیذ کی ممانعت فرمائی۔

۶۳۶۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَمْرٍو الْحَوْضِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَرْبَعَةُ رِجَالٍ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، وَحَدَّثَنِيْ خَمْسُ نِسْوَةٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ .

۶۳۶۱: قتادہ کہتے ہیں کہ مجھے چار آدمیوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اور پانچ عورتوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۳۶۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، أَوْ عِمْرَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شِمَاسٍ يَقُوْلُ :سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ ، وَهِيَ الْجَرَّةُ ، وَعَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيْرِ .

۶۳۶۲: عبداللہ بن شماس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے، کدو کے برتن، رال لگے ہوئے گھڑے اور لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا۔

۶۳۶۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ -قَالَ :ثَنَا الْأَشْعَثُ قَالَ: سَمِعْتُ حَبَّةَ الْعُرَنِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيْرِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۳: حبہ عرنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے

برتن' سبز گھڑے' لکڑی کے برتن اور تارکول لگے ہوئے برتنوں سے منع فرمایا۔

۶۳۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ : قُلْت لِابْنِ عُمَرَ :رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ فَقَالَ: قَدْ زَعَمُوْا ذٰلِكَ .

۶۳۶۴: ثابت کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر ﷠ کو کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے فرمایا ایسا یقینی ہے۔

۶۳۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا هُدْبَةُ ، عَنْ خَالِدٍ قَالَ :أَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُغِيرَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ :قُلْت لِابْنِ عُمَرَ :أَنَهٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ؟ فَقَالَ :زَعَمُوْا ذٰلِكَ .

۶۳۶۵: ثابت کہتے ہیں میں نے ابن عمر ﷠ سے کہا کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا ہے انہوں نے فرمایا یہ یقینی بات ہے۔

۶۳۶۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَانْصَرَفَ قَبْلَ أَنْ أَبْلُغَهُ، فَسَأَلْتُ :مَاذَا قَالَ ؟ قَالُوْا :نَهٰى أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۶: نافع نے ابن عمر ﷠ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک غزوہ میں خطبہ ارشاد فرمایا اور میرے پہنچنے سے پہلے ہی وہ آپ نے ختم کر دیا میں نے ساتھی سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا تو وہ کہنے لگے جناب رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول والے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۶۳۶۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ .

۶۳۶۷: طاوس نے ابن عمر ﷠ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۳۶۸: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنِ الْقَرْعِ وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۸: نافع نے ابن عمر ﷠ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول لگے ہوئے گھڑے سے منع فرمایا۔

۶۳۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ :ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ ، وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۶۹: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکڑی کے برتن کدو کے برتن اور تارکول لگے گھڑے سے منع فرمایا ہے۔

۶۳۷۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، ح .

۶۳۷۰: وہب سے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

۶۳۷۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ أَيْضًا ، قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عُقْبَةَ ، وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْجَرِّ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَأَمَرَ أَنْ تُنْبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ .

۶۳۷۱: شعبہ نے عقبی سے یہی ابن حریث ہیں انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کدو کے برتن تارکول لگے ہوئے گھڑے سے منع فرمایا ہے اور مشکیزے میں نبیذ بنانے کا حکم دیا۔

۶۳۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، قَالَ :لَا أَدْرِي ، وَذَكَرَ النَّقِيْرَ أَمْ لَا ؟ .

۶۳۷۲: محارب بن دثار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھڑے کدو کے برتن اور تارکول والے گھڑے اور سبز گھڑے سے منع فرمایا راوی کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ آیا انہوں نے نقیر کے برتن کا ذکر کیا یا نہیں۔

۶۳۷۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، عَنْ زَاذَانَ قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ :أَخْبِرْنِيْ عَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مِنَ الْأَوْعِيَةِ ، وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا .قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْحَنْتَمِ ، وَهِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الْجَرَّةَ ، وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَهِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الْقَرْعَةَ ، وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ ، وَهِيَ الْمُقَيَّرَةُ ، وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْشَحُ نَشْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا ، وَأَمَرَ أَنْ تُنْبَذَ فِي الْأَسْقِيَةِ .

۶۳۷۳: زاذان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ مجھے وہ برتن بتلاؤ جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ہماری لغت میں اس کی تشریح کرو۔ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا اور یہ

وہی ہے جس کو تم گھڑا کہتے ہو اور دباء سے منع فرمایا اور یہ وہی ہے جس کو تم قرعہ کہتے ہو اور مزفت سے منع فرمایا اور یہ وہی ہے جس کو تم مقیرہ کہتے ہو (یعنی تارکول ملا ہوا برتن) اور نقیر سے منع فرمایا اور یہ وہی کھجور ہے جس میں کھدائی کی جاتی ہے یعنی لکڑی میں کھدائی کر کے برتن بنا دیا جائے اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ مشکوں میں نبیذ بنائی جائے۔

۶۳۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالنَّقِيرِ .

۶۳۷۴: ابوالزبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن، تارکول لگے ہوئے برتن اور لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا۔

۶۳۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ .

۶۳۷۵: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ کو یہ کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تارکول والے گھڑے اور کدو کے برتن اور لکڑی کے برتن سے منع فرمایا۔

۶۳۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ ، أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ وَحَسَنًا أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ، مَا يَصِحُّ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ ؟ قَالَ :لَا تَشْرَبُوْا فِي النَّقِيرِ قَالُوْا :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ، لَا نَدْرِي مَا النَّقِيرُ ؟ قَالَ :نَعَمْ ، الْجِذْعُ ، يُنْقَرُ وَسَطُهُ، وَلَا فِي الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ .

۶۳۷۶: ابونضرہ اور حسن دونوں نے بتلایا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے خبر دی ہے کہ وفد عبدالقیس جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ ہم آپ پر قربان ہوں ہمارے لئے کون سے مشروب مناسب ہیں؟ فرمایا نقیر کے اندر مت مشروب بناؤ۔ انہوں نے کہا اے نبی اللہ ﷺ ہم آپ پر قربان جائیں ہم نہیں جانتے کہ نقیر کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور کے تنے کو درمیان سے کھود دیا جائے اسی کو نقیر کہتے ہیں اور فرمایا کدو کے برتنوں میں مت پیو اور سبز گھڑوں میں بھی مت پیو۔

تخریج : مسلم فی الایمان روایت ۲۸۔

۶۳۷۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَمَّا

يُصْنَعُ فِي الظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ وَفِي الدُّبَّاءِ ، وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

۶۳۷۷: زہری نے انس بن مالکؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ نے اس مشروب سے منع کیا جو تارکول ملے ہوئے برتنوں اور کدو کے برتنوں میں بنائی جائے اور فرمایا ہر نشے والی چیز حرام ہے۔

۶۳۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَمِعْتُ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ .

۶۳۷۸: ابونضرہ نے ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

۶۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ .ثَنَا أَبُو زَيْدٍ النَّحْوِيُّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۳۷۹: ابوزید نحوی نے سلیمان تیمی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۳۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْمُزَفَّتِ أَنْ تُنْبَذَ فِيْهِمَا .

۶۳۸۰: ابن شہاب نے انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کدو اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت فرمائی۔

۶۳۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ أَوْفَى يَقُوْلُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قَالَ :قُلْت ، فَالْأَبْيَضُ ؟ قَالَ :لَا أَدْرِي .

۶۳۸۱: سلیمان شیبانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ ابن ابی اوفی کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑے کے نبیذ سے منع فرمایا۔ میں نے کہا سفید گھڑے کا کیا حکم ہے فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۸' نسائی فی الاشربه باب ۲۹' مسند احمد ۲۷٤/۱' ۳۵۳/٤۔

۶۳۸۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ أَوْفَى ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۳۸۲: سلیمان شیبانی نے ابن ابی اوفیؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِیْ شِمْرٍ الضُّبَعِیِّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو یَقُوْلُ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِیْرِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْحَنَاتِمِ .

۶۳۸۳: ابوشمر ضبعی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن' لکڑی کے برتن' تارکول لگے ہوئے گھڑے اور سبز گھڑے سے منع فرمایا۔

۶۳۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِی التَّیَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّیْثِیِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰی عَنِ الْحَنْتَمِ .

۶۳۸۴: حفص لیثی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑوں سے منع فرمایا۔

۶۳۸۵: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ یَزِیْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَفْدَ عَبْدِ الْقَیْسِ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِیْرِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، وَالْمَزَادَةِ الْمَجْبُوْبَةِ .وَقَالَ :انْتَبِذْ فِیْ سِقَائِكَ، وَاشْرَبْهُ حُلْوًا طَیِّبًا .فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَتَأْذَنُ لِیْ فِیْ مِثْلِ هٰذِهِ؟ وَأَشَارَ بِیَدَیْهِ، وَفَرَّجَ بَیْنَهُمَا فَقَالَ :إِذًا ، تَجْعَلُهَا مِثْلَ هٰذِهِ. وَأَشَارَ بِیَدَیْهِ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ .

۶۳۸۵: محمد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس کو کدو کے برتن سبز گھڑے کھودی ہوئی لکڑی کے برتن' رال لگے ہوئے برتن اور کٹے ہوئے مشکیزے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا اپنے مشکیزے میں نبیذ بناؤ اور میٹھی اور عمدہ حالت میں اس کو پیو ایک آدمی نے آپ سے یہ کہا کہ آپ مجھے اسی طرح کی اجازت دیتے ہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے ان کے درمیان فاصلہ رکھا۔ آپ نے فرمایا ہاں اجازت دیتا ہوں جبکہ تم ان کو اسی طرح کرو اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اس سے زیادہ فاصلہ رکھ کر اشارہ فرمایا۔

تخریج : مسلم فی الاشربہ روایت ۳۳' ابو داؤد فی الاشربہ باب۷' نسائی فی الاشربہ باب۳۸' مسند احمد ۴۹۱/۲۔

۶۳۸۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا شُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ الْجَوْهَرِیُّ ، قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ أَخْبَرَهُ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْبِذُوْا فِی الدُّبَّاءِ ، وَلَا فِی الْمُزَفَّتِ . ثُمَّ یَقُوْلُ أَبُوْ هُرَیْرَةَ اجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ وَالنَّقِیْرَ .

۶۳۸۶: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ مت بناؤ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تم لوگ سبز گھڑوں اور لکڑی کے برتنوں سے بھی پرہیز کرو۔

۶۳۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ :سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِیَّ یَقُوْلُ : حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ أَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ :حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِیذِ الْجِرَارِ الْمُزَفَّتَةِ ، وَالدُّبَّاءِ الْمُزَفَّتَةِ ، وَالظُّرُوْفِ .

۶۳۸۷: ابوسلمہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تارکول ملے ہوئے گھڑے، کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی التوحید باب ۵۶۔

۶۳۸۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا النُّفَیْلِیُّ قَالَ :ثَنَا :زُهَیْرٌ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ :اَنْبَأَنِیْ مُجَاهِدٌ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَنْبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۸۸: مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۶۳۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ :ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ ، عَنْ یَحْیَی ، عَنْ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ : نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجِرَارِ ، وَالدُّبَّاءِ ، وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ .

۶۳۸۹: مسروق نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۹۰: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :اَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِکًا ، اَخْبَرَهٗ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِیْهِ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ تَنْبِذَ فِی الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۹۰: حضرت علاء بن عبدالرحمن اپنے والد سے اور وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۶۳۹۱: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ: ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ بُکَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْمُرَ الدِّیْلِیِّ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

تخریج : نسائی فی الاشربه باب ٤٥' ابن ماجه فی الاشربه باب ١٤' مسند احمد ١/٤٥٢' ٤/٧٨' ٥/٣٥٩۔

۶۳۹۱: حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر نبی کریم ﷺ سے اس کے مثل روایت بیان کرتے ہیں۔

۶۳۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ وَفَاءِ عَنْ إِيَاسٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ .

۶۳۹۲: حضرت علی بن ربیعہ' حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن' سبز گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن سے منع فرمایا ہے۔

۶۳۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا أَصْحَابُ كَرْمٍ ، وَقَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ ، فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا ؟ فَقَالَ تَتَّخِذُوْنَهُ زَبِيْبًا .قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ مَاذَا ؟ قَالَ تَصْنَعُوْنَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ ، وَتَشْرَبُوْنَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ ، وَتَشْرَبُوْنَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ. قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا نُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوْهُ فِي الْقِلَالِ وَالدُّبَّاءِ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْإِنْتِبَاذَ فِي الدُّبَّاءِ ، وَالنَّقِيرِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، حَرَامٌ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَأَبَاحُوا الْإِنْتِبَاذَ فِي الْأَوْعِيَةِ كُلِّهَا وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا ، مَنْسُوْخَةٌ كُلُّهَا .فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ نَسْخِهَا.

۶۳۹۳: حضرت عبداللہ بن دیلمی' اپنے والد سے مروی ہیں کہ جب خمر کی حرمت نازل ہوئی تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم انگوروں والے لوگ ہیں اور خمر کی حرمت نازل ہوگئی' ہم اب انگوروں کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کو کشمش بنا دو' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کشمش کے ساتھ کیا کریں؟ فرمایا: اسے صبح بھگو دیا کرو اور شام کو پی لیا کرو اور شام کا رکھا ہوا صبح پی لیا کرو' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اسے مزید نہ رکھیں تا کہ وہ تیز ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا گھڑوں اور کدو کے برتن میں نہ رکھو۔ ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک جماعت اسی طرف گئی ہے کہ کدو' کھرچی ہوئی لکڑی کے برتن' گھڑے اور رال ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانا حرام ہے' انہوں نے انہی روایت کو اپنا مستدل بنایا ہے۔ دوسرے فریق کا موقف

ہے کہ ہر قسم کے برتن میں نبیذ کی ممانعت ہے اس سلسلے میں ان کی دلیل ہے کہ مذکورہ بالا تمام روایت کا نسخ ثابت ہے۔

اس کے نسخ کے سلسلے میں احادیث یوں مروی ہیں:

۶۳۹۴: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِی الْحَجَّاجِ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ :حَدَّثَنِی النَّابِغَةُ بْنُ مُخَارِقِ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِیْ أَبِیْ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوْا فِیْ مَا بَدَا لَكُمْ ، وَاِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ .

۶۳۹۴: سیدنا علیؓ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں کچھ برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا تھا وہ ممانعت اب نہیں رہی البتہ ہر نشہ آور چیز کی ممانعت (برقرار) ہے۔

۶۳۹۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ نَابِغَةَ ، عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۳۹۵: حضرت ربیعہ بن نابغہ اپنے والد سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔

۶۳۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۳۹۶: حضرت محمد بن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے ہیں ہم سے حضرت حماد نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح کی روایت بیان کی۔

۶۳۹۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ هَانِءٍ ، عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْأَجْدَعِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَزَادَ أَلَا اِنَّ وِعَاءً لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا .

۶۳۹۷: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مثل روایت بیان کی فقط یہ اضافہ ہے کہ سنو! برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتے۔

۶۳۹۸: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا فَرْقَدُ السَّبَخِیُّ قَالَ :ثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ ، أَنَّهٗ سَمِعَ مَسْرُوْقًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَلِیٍّ ، عَنِ النَّبِیِّ.

۶۳۹۸: مسروق نے عبداللہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے حضرت علی ؓ جیسی روایت نقل کی ہے۔

۶۳۹۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّوْلَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَقَالَ لَا تَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالنَّقِيرِ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَا ظُرُوْفَ ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوْا مَا حَلَّ لَكُمْ ، وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ .

۶۳۹۹: ابوعیاض نے عبداللہ ابن عمرو ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کدو کے برتن' سبز گھڑے اور کھدے ہوئے لکڑی کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ایک بدو نے کہا یا رسول اللہ! کیا برتن بھی جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو حلال ہے اس کو پیو اور ہر نشے والی چیز سے پرہیز کرو۔

۶۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :لَمَّا نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ قَالَتِ الْأَنْصَارُ :إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا، إِذًا .

۶۴۰۰: سالم بن ابی جعد نے حضرت جابر ؓ سے روایت کی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے برتنوں سے منع فرمایا تو انصار نے عرض کی ان برتنوں کے بغیر ہمیں چارہ کار نہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر ان کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۸' مسلم فی الاشربه ۶۶' ابو داؤد فی الاشربه باب۷' مسند احمد ۱۶۰/۲' ۳۰۳/۳۔

۶۴۰۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ حَزْرَةَ ، يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ ، وَالْحَنْتَمِ ، وَالْمُزَفَّتِ ، فَانْتَبِذُوْا ، وَلَا أُحِلُّ مُسْكِرًا .

۶۴۰۱: عبدالرحمٰن بن جابر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو کدو کے برتن' سبز گھڑے' تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ سے منع کرتا تھا۔ پس تم نبیذ بناؤ۔ لیکن میں نشہ والی چیز کو حلال قرار نہیں دیتا۔

۶۴۰۲: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ وَاسِعَ بْنَ حِبَّانَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

۶۴۰۲: واسع بن حبان نے بیان کیا کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۴۰۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَا :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحَنَفِيُّ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ ، فَاشْرَبُوا فِيمَا بَدَا لَكُمْ ، وَلَا تَسْكَرُوا .

۶۴۰۳: عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بردہ بن نیار انصاریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں تمہیں برتنوں کے مشروب سے منع کرتا تھا۔ پس تمہیں جو میسر ہو اس میں پیو اور نشہ مت کرو۔

۶۴۰۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

۶۴۰۴: علقمہ بن مرثد نے ابن بریدہؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۴۰۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۴۰۵: محارب بن دثار نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۴۰۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ ، قَالَا :ثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ وَاصِلٍ ، حَدَّثَنِي مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۴۰۶: محارب بن دثار نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۶۴۰۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ زُهَيْرٍ ، أَرَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ.

۶۴۰۷: محارب بن دثار نے ابن بریدہ۔ زہیر راوی کہتے ہیں میرے خیال میں عن ابیہ ہے۔ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۴۰۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ وَغَيْرِهٖ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَهٰى عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ ، وَشَهِدْتُهٗ حِيْنَ أَمَرَ بِشُرْبِهٖ ، وَقَالَ اجْتَنِبُوا السُّكْرَ .

۶۴۰۸: ابوالعالیہ وغیرہ نے حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت حاضر تھا جب آپ نے گھڑوں کے نبیذ سے منع فرمایا اور اس وقت بھی موجود تھا جب اس کے پینے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا تم نشہ سے پرہیز کرو۔

۶۴۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ :لَمَّا قَفَلَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ امْرِئٍ حَسِيْبُ نَفْسِهٖ، لِيَنْتَبِذْ كُلُّ قَوْمٍ فِيمَا بَدَا لَهُمْ . فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، نَسْخُ مَا تَقَدَّمَهَا ، مِمَّا قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، فِيْ تَحْرِيْمِ الْإِنْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْهَا .وَثَبَتَ إِبَاحَةُ الْإِنْتِبَاذِ فِي الْأَوْعِيَةِ كُلِّهَا ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا ،

۶۴۰۹: شہر بن حوشب نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جب عبدالقیس کا وفد لوٹ کر گیا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نفس نے اپنا حساب دینا ہے۔ ہر قوم جس چیز سے مناسب خیال کرے نبیذ بنائے۔ ان آثار سے تمام برتنوں میں نبیذ کی اجازت معلوم ہوتی ہے یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲' ۳۰۵/۳۲۷۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے مزید تائید:

۶۴۱۰: أَنَّ فَهْدًا حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ ، عَنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسٍ ، فَرَأَيْتُ نَبِيذَهٗ، فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ .

۶۴۱۰: ربیع کہتے ہیں کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا تو میں نے دیکھا کہ ان کا نبیذ سبز گھڑے میں پڑا ہے۔

۶۴۱۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِوَاسِطِ الْقَصَبِ ، فَرَأَيْتُ نَبِيذَهُ فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ ، يُنْبَذُ لَهُ فِيْهَا .فَهٰذَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَنْبِذُ فِي الظُّرُوْفِ ، وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رَوٰى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِيْهَا ، فَدَلَّ عَلَى ثُبُوْتِ نَسْخِ ذٰلِكَ .

۶۴۱۱: حماد بن ابی سلیمان کہتے ہیں کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واسط قصب (یہ کوفہ وبصرہ کے درمیان جگہ کا نام ہے، عینی) کے مقام پر حاضر ہوا۔ پس میں نے سبز رنگ کے گھڑے میں ان کا نبیذ دیکھا جو کہ ان کے لئے اسی میں تیار کیا جاتا تھا۔ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ ہیں جو کہ چار برتنوں میں نبیذ بنانے کی ممانعت نقل کرتے ہیں مگر یہاں ان کا عمل اس کے خلاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ حکم منسوخ ہو چکا تھا۔

كِتَابُ الْكَرَاهَةِ

مکروہات کا بیان

بَابُ حَلْقِ الشَّارِبِ

مونچھیں منڈوانا

اہل مدینہ میں سے بعض لوگوں نے مونچھوں کے کاٹنے کو مونڈنے پر ترجیح دی ہے۔

فریق ثانی نے مونڈنے کو کاٹنے سے افضل قرار دیا اور ترجیح دی ہے۔

۶۴۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْحَضْرَمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، ح .

۶۴۱۲: خالد بن عبدالرحمٰن نے حماد بن سلمہ سے روایت نقل کی ہے۔

۶۴۱۳: وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثَنَا عَفَّانَ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ عَشَرَةٌ فَذَكَرَ قَصَّ الشَّارِبِ .

۶۴۱۳: سلمہ بن محمد نے عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس چیزیں فطرت سے ہیں پھر ان میں مونچھیں کاٹنا بھی ذکر فرمایا ہے۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ٥٦' ابو داؤد فی الطهارة باب٢٩' ترمذی فی الادب باب١٤' نسائی فی الزینه باب١' ابن ماجه

فی الطهاره باب۸' مسند احمد ۱۳۷/۶۔

۶۴۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ زَكَرِيَّا ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۴۱۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل روایت نقل کی ہے۔

۶۴۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَقِيْلٍ ، وَيُوْنُسَ قَالَا :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۴۱۵: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فطرۃ پانچ چیزیں ہیں پھر آپ نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب۵۱' ۶۳' مسلم فی الطهارة ۵۰/۴۹' ابو داؤد فی الترجل باب۱۶' ترمذی فی الادب باب۱۴' نسائی فی الطهارة باب۹/۸' ابن ماجه فی الطهارة باب۸' مالك فی صفه النبی ﷺ روایت ۳' مسند احمد ۲' ۴۱۰/۲۲۹۔

۶۴۱۶: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَأَى رَجُلًا طَوِيْلَ الشَّارِبِ ، فَدَعَا بِسِوَاكٍ وَشَفْرَةٍ ، فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلَى عُوْدِ السِّوَاكِ .

۶۴۱۶: ابوعون ثقفی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کی مونچھیں لمبی ہیں تو آپ نے مسواک اور چھری منگوائی اور اس کی مونچھیں مسواک کی لکڑی پر رکھ کر کاٹ دیں۔

۶۴۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ ثَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، طَوِيْلَ الشَّارِبِ ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِوَاكٍ ، ثُمَّ دَعَا بِشَفْرَةٍ ، فَقَصَّ شَارِبَ الرَّجُلِ عَلَى سِوَاكٍ

۶۴۱۷: محمد بن عبیداللہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جس کی مونچھیں لمبی تھیں پس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک منگوائی پھر چھری منگوائی اور مسواک پر رکھ کر اس کی مونچھیں کاٹ دیں۔

۶۴۱۸: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ، ح

۶۴۱۸: بکار نے ابراہیم بن ابی الوزیر سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۴۱۹: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ الْمُحَارِبِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَارِبِي عَلَى سِوَاكٍ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ إِلَى هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَاخْتَارُوْا لَهَا قَصَّ الشَّارِبِ عَلَى إِحْفَائِهِ. وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلْ يُسْتَحَبُّ إِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ ، نَرَاهُ أَفْضَلَ مِنْ قَصِّهَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ

۶۴۱۹: جامع بن شداد محاربی نے حضرت مغیرہ بن عبداللہ سے انہوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میری مونچھیں مسواک پر کاٹیں۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ اہل مدینہ میں اس طرف گئے ہیں کہ انہوں نے مونچھیں کاٹنے کو مونڈنے پر ترجیح دی ہے۔ دوسروں نے کہا مونچھوں کو مونڈنا کاٹنے سے بہتر ہے بلکہ اس کو مستحب قرار دیا اور ہم اس کو کاٹنے سے افضل جانتے ہیں۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بنحوہ ابو داؤد فی الطهارة باب ۷۲' مسند احمد ٤' ۲۵۵/۲۵۳۔

۶۴۲۰: بِمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ :ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُزُّ شَارِبَهُ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَجُزُّ شَارِبَهُ .

۶۴۲۰: عکرمہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی مونچھیں مونڈتے اور ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھیں مونڈتے تھے۔

تخریج : مسند احمد ۱/۱ ۳۰' باختلاف یسیر من الالفاظ۔

۶۴۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي مَالِكٌ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، ح .

۶۴۲۱: ابوبکر بن نافع نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے۔

۶۴۲۲: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، كِلَاهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ ، وَأَعْفُوا اللِّحَى .

٦٤٢٢: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دونوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہے۔ مونچھوں کو مونڈو اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب٦٤‘ مسلم فی الطهارة ٥٣/٥٢‘ ترمذی فی الادب باب٨‘ نسائی فی الطهارة باب١٤‘١‘ مسند احمد ٢‘ ٥٢/١٦۔

٦٤٢٣: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عَقِیْلٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

٦٤٢٣: مالک نے حضرت نافع سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٦٤٢٤: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الْمَدِیْنِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَزَادَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ .

٦٤٢٤: عبداللہ بن عبیداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور یہ اضافہ کیا ہے ولا تشبهوا باليهود "یہود کی مشابہت مت اختیار کرو۔

٦٤٢٥: حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِیْهِ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُزُّوْا الشَّوَارِبَ ، وَأَرْخُوْا ، أَوْ أَعْفُوْا اللِّحَی .

٦٤٢٥: علاء بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو چھوڑ دو یا بڑھاؤ۔

تخریج : مسلم فی الطهارة ٥٥‘ مسند احمد ٢‘ ٣٦٦/٣٦٥۔

٦٤٢٦: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا هُشَیْمٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِیْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِیْهَا عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ أَحْفُوْا الشَّوَارِبَ ، وَأَعْفُوْا اللِّحَی . فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ ، فَثَبَتَ بِذٰلِكَ الْإِحْفَاءُ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا ، فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ .وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ ، جُزُّوْا الشَّوَارِبَ فَذَاكَ یَحْتَمِلُ أَنْ یَكُوْنَ جَزًّا ، مَعَهُ الْإِحْفَاءُ ، وَیَحْتَمِلُ أَنْ یَكُوْنَ عَلٰی مَا دُوْنَ ذٰلِكَ .فَقَدْ ثَبَتَ مُعَارَضَةُ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ ، بِحَدِیْثِ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، وَعَمَّارٍ ، وَعَائِشَةَ ، الَّذِیْ

ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ الْمُغِيْرَةِ ، فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى شَيْءٍ ، لِأَنَّهُ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ ، وَلَمْ يَكُنْ بِحَضْرَتِهِ مِقْرَاضٌ ، يَقْدِرُ عَلٰى إِحْفَاءِ الشَّارِبِ .وَيَحْتَمِلُ أَيْضًا حَدِيْثُ عَمَّارٍ وَعَائِشَةَ ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرَ ، يَحْتَمِلُ أَنْ تَكُوْنَ الْفِطْرَةُ ، هِيَ الَّتِيْ لَا بُدَّ مِنْهَا ، وَهِيَ قَصُّ الشَّارِبِ ، وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَضْلٌ حَسَنٌ .فَثَبَتَتِ الْآثَارُ كُلُّهَا الَّتِيْ رَوَيْنَاهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، وَلَا تَضَادُّ ، وَيَجِبُ بِثُبُوْتِهَا أَنَّ الْإِحْفَاءَ أَفْضَلُ مِنَ الْقَصِّ .وَهٰذَا مَعْنٰى هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّا رَأَيْنَا الْحَلْقَ قَدْ أُمِرَ بِهٖ فِي الْإِحْرَامِ ، وَرُخِّصَ فِي التَّقْصِيْرِ .فَكَانَ الْحَلْقُ أَفْضَلَ مِنَ التَّقْصِيْرِ ، وَكَانَ التَّقْصِيْرُ ، مَنْ شَاءَ فَعَلَهُ ، وَمَنْ شَاءَ زَادَ عَلَيْهِ ، إِلَّا أَنَّهُ يَكُوْنُ بِزِيَادَتِهٖ عَلَيْهِ أَعْظَمَ أَجْرًا مِمَّنْ قَصَّ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ حُكْمُ الشَّارِبِ قَصُّهُ حَسَنٌ ، وَإِحْفَاؤُهُ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ .وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ،

۶۴۲۶: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ اور داڑھی کو بڑھاؤ۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کو مونڈنے کا حکم دیا پس اس سے مونڈنا ثابت ہوگیا جیسا کہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما میں ہے اور روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں جزوا کا لفظ ہے اس میں دو احتمال ہیں۔ ① کاٹنا بمع مونڈنا۔ ② ممکن ہے کہ اس کے علاوہ صرف کاٹنا مراد ہو۔ اب روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت ابو ہریرہ' عمار' عائشہ رضی اللہ عنہما کے بھی معارض ہے جن کا ہم نے اس باب میں ذکر کیا ہے۔ باقی روایت مغیرہؓ میں کسی بات کی بھی دلیل نہیں کیونکہ عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور اس وقت قینچی موجود نہ ہو کہ جس سے مونچھوں کو مونڈا جا سکتا ہو اور اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ روایت حضرت عمار اور عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دوسرا معنی رکھتی ہوں اور فطرت سے مراد وہ ہو جس کے بغیر چارہ کار نہیں اور وہ مونچھوں کا کاٹنا ہے اور اس کے علاوہ بہتر اور خوب ہے اب تمام آثار جو اس روایت میں ذکر کئے گئے ان میں تضاد نہ رہا اور ان کے ثابت ہونے سے یہ لازم آیا کہ مونڈنا کاٹنے سے افضل ہے آثار کو سامنے رکھ کر اس باب کا یہی مطلب ہے۔ ہم نے غور کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ احرام میں حلق کا حکم ہے اور قصر کی رخصت ہے پس حلق قصر سے افضل ہوا پس قصر جو چاہے کر لے۔ البتہ قصر پر اضافہ کرنے میں اجر بہت ہی بڑا ہے پس قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ مونچھوں کا بھی حکم ہو اور اس کا کاٹنا اچھا ہو اور منڈوانا احسن و افضل ہو اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ متقدمین کی ایک جماعت سے بھی یہی مروی ہے۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ٦٤' مسلم فی الطھارة ٥٣/٥٢' ٥٥/٥٤' ترمذی فی الادب ١٨٦۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے عمل سے اس کی تائید:

۶۴۲۷: مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِيْ خَالِدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَوَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ ، يُحْفِيَانِ شَوَارِبَهُمَا وَيُعْفِيَانِ لِحَاهُمَا ، وَيُصَفِّرَانِهَا .قَالَ إِسْمَاعِيْلُ :

۶۴۲۷: اسمٰعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور واثلہ بن اسقع کو دیکھا وہ مونچھیں منڈواتے ہیں اور داڑھی کو بڑھاتے ہیں اور زرد کرتے ہیں

۶۴۲۸: وَحَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ الْمَدَنِيُّ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَأَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ، وَأَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ ، وَرَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، وَسَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ ، يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ .

۶۴۲۸: عثمان بن عبیداللہ مدنی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر' ابو ہریرہ' ابوسعید خدری' ابواسید ساعدی' رافع بن خدیج' جابر بن عبداللہ' سلمی بن اکوع' انس بن مالک رضی اللہ عنہم سب کو اسی طرح کرتے پایا۔

۶۴۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ ثَابِتٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَافِعٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ ، وَأَبَا أُسَيْدٍ ، وَرَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ ، وَسَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبَا هُرَيْرَةَ يُحْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ .

۶۴۲۹: عبدالعزیز بن محمد نے عثمان بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری' ابواسید' رافع ابن خدیج' سہل بن سعد' عبداللہ بن عمر' جابر بن عبداللہ' ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سب اپنی مونچھوں کو منڈواتے تھے۔

۶۴۳۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ : ثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُحْفِيْ شَارِبَهُ، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ الْجِلْدِ .

۶۴۳۰: عاصم بن محمد نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی مونچھوں کو اس طرح مونڈتے کہ جلد کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۶۴۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيٰى ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِيْ شَارِبَهُ .

۶۴۳۱: ابراہیم بن محمد بن حاطب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو مونچھیں منڈواتے دیکھا۔

۶۴۳۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ

اِبْرَاهِيمَ الْحَلَبِيِّ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحْفِي شَارِبَهُ، كَأَنَّهُ يَنْتِفُهُ .

۶۴۳۲: عثمان بن ابراہیم حلبی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اس طرح مونچھیں مونڈواتے ہوا دیکھا گویا کہ ان بالوں کو اکھاڑ رہے ہیں۔

۶۴۳۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُحْفِي شَارِبَهُ .

۶۴۳۳: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق نقل کیا کہ وہ اپنی مونچھوں کو مونڈتے تھے۔

۶۴۳۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ سَالِمٍ قَالَ :مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ اِحْفَاءً لِشَارِبِهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، كَانَ يُحْفِيْهِ، حَتّٰى إِنَّ الْجِلْدَ لَيُرَى .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانُوْا يُحْفُوْنَ شَوَارِبَهُمْ ، وَفِيْهِمْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، وَهُوَ مِمَّنْ رَوَيْنَا عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ قَصَّ الشَّارِبِ مِنَ الْفِطْرَةِ ، وَهُوَ مِمَّا لَا بُدَّ مِنْهُ، وَأَنَّ مَا بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِحْفَاءِ ، هُوَ أَفْضَلُ ، وَفِيْهِ مِنْ إِصَابَةِ الْخَيْرِ ، مَا لَيْسَ فِي الْقَصِّ .

۶۴۳۴: عقبہ بن سالم کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بڑھ کر کسی کو مونچھیں منڈوانے والا نہیں دیکھا وہ اس قدر منڈواتے کہ چمڑا نظر آ جاتا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جو اپنی مونچھوں کو مونڈتے تھے ان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں جنہوں نے قص الشارب کی روایت کی ہے پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ مونچھوں کا کاٹنا فطرت سے ہے یعنی اس کے بغیر چارہ کار نہیں اور اس سے زائد مونڈنے والا عمل افضل ہے۔ (بخاری فی الاستیذان باب ۵۱' مسلم فی الطیانۃ : ۴۹) اور اس سے وہ بھلائی مل جاتی ہے جو مونچھیں کاٹنے میں نہیں ملتی۔

حاصل: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں جو اپنی مونچھوں کو مونڈتے تھے ان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں جنہوں نے قص الشارب کی روایت کی ہے پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ مونچھوں کا کاٹنا فطرت سے ہے یعنی اس کے بغیر چارہ کار نہیں اور اس سے زائد مونڈنے والا عمل افضل ہے۔

تخریج : بخاری فی الاستیذان باب ۵۱' واللباس باب ۶۳' مسلم فی الطھارۃ روایت ۴۹' مسند احمد ۱۱۸/۲ ۔
اور اس سے وہ بھلائی مل جاتی ہے جو مونچھیں کاٹنے میں نہیں ملتی۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوْجِ لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

قضائے حاجت میں قبلہ رخ کا حکم

علماء کی ایک جماعت نے پیشاب و پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ اور پشت دونوں کی ممانعت فرمائی ہے اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی: کا قول یہ ہے کہ مکانات میں قبلہ کی طرف منہ کرنے یا پشت میں کوئی حرج نہیں البتہ جنگل کے اندر ایسا کرنا ممنوع ہے۔

۶۴۳۵: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ ، عَنِ الزُّهْرِیِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ ، سَمِعَ أَبَا أَیُّوْبَ الْأَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ ، وَلَا لِبَوْلٍ ، وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا أَوْ غَرِّبُوْا . فَقَدِمْنَا الشَّامَ ، فَوَجَدْنَا مَرَاحِیْضَ قَدْ بُنِیَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ، فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا ، وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ .

۶۴۳۵: عطاء ابن یزید لیثی نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ قبلہ کی طرف قضائے حاجت اور پیشاب کے وقت منہ کرو بلکہ مشرق اور مغرب کی طرف رخ کرو پس ہم شام میں آئے تو وہاں بیت الخلاء کو قبلہ رخ بنے ہوئے پایا۔ چنانچہ ہم رخ موڑ کر بیٹھتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الصلوة باب۲۹' مسلم فی الطهارة روایت۵۹' ابو داؤد فی الطهارة باب٤' ترمذی فی الطهارة باب٦' نسائی فی الطهارة باب۱۹' ابن ماجه فی الطهارة باب۱۷' مسند احمد ٥/٤٢١۔

۶۴۳۶: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا یُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ قَوْلَ أَبِیْ أَیُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ إِلَی آخِرِ الْحَدِیْثِ .

۶۴۳۶: یونس نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ انہوں نے حضرت ابو ایوب کا قول "فقدمنا الشام...... ذکر نہیں کیا۔

۶۴۳۷: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ حَارِثَةَ ، أَنَّ أَبَا أَیُّوْبَ الْأَنْصَارِیَّ ، ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ ، وَذَکَرَ کَلَامَ أَبِیْ أَیُّوْبَ أَیْضًا .

۶۴۳۷: عبدالرحمٰن بن یزید بن حارثہ کہتے ہیں کہ ابو ایوب انصاری نے روایت کی پھر اسی طرح ذکر کیا البتہ

عبدالرحمن نے اس میں ابوایوب کا کلام بھی ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ اِسْحَاقَ ، مَوْلًى لِآلِ الشِّفَاءِ ، امْرَأَةٍ ، وَكَانَ يُقَالُ لَهُ مَوْلَى أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ ، وَهُوَ بِمِصْرَ ، وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِهٰذِهِ الْكَرَابِيسِ ، فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ ، أَوْ لِبَوْلٍ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا بِفَرْجِهِ .

۶۴۳۸: رافع بن اسحاق نے جو آل شفاء کے مولا ہیں ان کو مولاء ابی طلحہ بھی کہا جاتا ہے انہوں نے حضرت ابوایوب انصاریؓ کو مصر میں کہتے سنا اللہ کی قسم مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ میں ان کرابیس کا کیا کروں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کوئی پیشاب پاخانے کے لئے جائے تو وہ نہ تو قبلہ کی طرف پیٹھ کرے اور نہ منہ کرے۔

تخریج : مسند احمد ٥/٤١٤۔

۶۴۳۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ :أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ .

۶۴۳۹: نافع سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے اس کو اپنے والد کی طرف سے خبر دی کہ اس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے کہ آپ ﷺ پیشاب و پاخانہ کے لئے قبلہ رخ ہونے سے منع فرماتے تھے۔

تخریج : مسند احمد ٤/٢١٠۔

۶۴۴۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ النَّحْوِيُّ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ :اِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ ، حَتّٰى اِنَّهُ لَيُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَأْتُوْنَ الْغَائِطَ .فَقَالَ لَهُ : أَجَلْ ، وَاِنْ سَخِرْتَ ؛ اِنَّهُ لَيَفْعَلُ اِنَّهُ لَيَنْهَانَا اِذَا أَتَى أَحَدُنَا الْغَائِطَ ، أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ .

۶۴۴۰: عبدالرحمن بن یزید نے اصحاب رسول ﷺ میں سے ایک آدمی سے نقل کیا ہے کہ جس کو ایک آدمی نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ تمہارا صاحب تمہیں تعلیم دیتا ہے اور اس حد تک تعلیم دیتا ہے کہ تم نے کس طرح بیت الخلاء جانا ہے اس انصاری نے کہا ہاں! اگرچہ تو تمسخر اڑا رہا ہے بے شک وہ ایسا کرتے ہیں اور ہمیں اس بات سے منع کرتے ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی ایک قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف رخ کرے۔

تخریج : مسند احمد ٥/٤٣٧۔

۲۴۴۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، وَاللَّيْثُ وَابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ .

۲۴۴۱: یزید بن حبیب' عبداللہ بن حارث زبیدیؓ سے نقل کیا ہے کہ میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم میں سے کوئی شخص ہرگز قبلہ رخ ہو کر پیشاب نہ کرے اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس نے لوگوں کو یہ بات سنائی۔

تخریج : ابن ماجه في الطهاره باب ۱۷' مسند احمد ٤ / ۱۹۰۔

۲۴۴۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ ، قَالَ :أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى النَّاسَ أَنْ يَبُوْلُوْا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ ، فَخَرَجْتُ إِلَى النَّاسِ ، فَأَخْبَرْتُهُمْ .

۲۴۴۲: یزید بن ابی حبیب نے حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدیؓ سے نقل کیا ہے کہ میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں جس نے جناب نبی اکرم ﷺ کو اس بات سے منع کرتے سنا کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کریں پھر میں لوگوں کی طرف نکل کر گیا اور میں نے ان کو اطلاع دی۔

۲۴۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْبِشْرِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ الزُّبَيْدِيَّ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۲۴۴۳: یزید بن ابی حبیب نے جبلہ بن رافع سے انہوں نے عبداللہ بن حارث زبیدیؓ پھر انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی ہے۔

۲۴۴۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبُوْلَ الرَّجُلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۲۴۴۴: سہل بن ثعلبہ نے عبداللہ بن حارث زبیدیؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرنے سے پہلے سے منع فرمایا اور میں پہلا شخص ہوں جس نے یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

۶۴۴۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ ، قَالَ :ثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ :نُهِيْنَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِقَضَاءِ الْحَاجَةِ .

۶۴۴۵: عبدالرحمٰن بن یزید سے سلمان سے روایت کی ہے کہ ہمیں قضائے حاجت کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا۔

۶۴۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ ، أُعَلِّمُكُمْ ، فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا .

۶۴۴۶: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے لئے والد کی طرح ہوں تم کو سکھاتا ہوں جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لئے جائے تو وہ قبلہ کی طرف منہ کرے نہ پیٹھ کرے۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب۱۱' نسائی فی الطهارة باب۲۵' مسند احمد ٤١٦/٥۔

۶۴۴۷: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ .

۶۴۴۷: صفوان ابن عیسیٰ نے محمد ابن عجلان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۴۴۸: حَدَّثَنَا رَوْحٌ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا خَرَجَ أَحَدُكُمْ لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ ، فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ، وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا ، وَلَا يَسْتَقْبِلِ الرِّيْحَ .

۶۴۴۸: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی پیشاب یا پاخانے کے لئے جائے تو وہ نہ قبلے کی طرف رخ کرے نہ اس کی طرف پیٹھ کرے اور نہ ہی ہوا کے رخ کی طرف پیشاب کرے۔

۶۴۴۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِيْ مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ ، وَكَانَ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ ، لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ .

۶۴۴۹: عمرو ابن یحییٰ نے معقل بن ابی معقل اسدی صحابیؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیشاب و پاخانے کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنے سے منع فرمایا۔

۶۴۵۰: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا دَاوُدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا أَبُو زَيْدٍ ، مَوْلٰى بَنِيْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِيْ مَعْقِلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۴۵۰: ابوزید مولا ابن ثعلبہ نے معقل بن ابی معقل سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۴۵۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا أَبُو كَامِلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيْ زَيْدٍ ، عَنْ مَعْقِلٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ ، لِغَائِطٍ ، أَوْ بَوْلٍ ، فِي جَمِيْعِ الْأَمَاكِنِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ ، لِلْغَائِطِ وَالْبَوْلِ ، فِي الْأَمَاكِنِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۴۵۱: ابوزید نے معقل سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔علماء کی ایک جماعت نے پیشاب پاخانے میں قبلہ کی طرف منہ اور پشت کرنے کو تمام مقامات میں ناپسند قرار دیا ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے اس قول کو اختیار کرنے والوں میں امام ابو حنیفہ ابو یوسف و محمد رحمہم اللہ شامل ہیں۔پیشاب پاخانے کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنے میں مکانات میں کوئی حرج نہیں اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۶۴۵۲: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ :إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ :إِذَا قَعَدْتَ لِحَاجَتِكَ، فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا بَيْتَ الْمَقْدِسِ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ ، فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ ، مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، لِحَاجَتِهٖ

۶۴۵۲: واسع بن حبان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب تم قضائے حاجت میں بیٹھو تو قبلہ اور بیت المقدس کی طرف رخ مت کرو عبداللہ کہتے ہیں میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے

جناب رسول اللہ ﷺ کو دو اینٹوں پر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت کرتے پایا۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب۱۲' مسلم فی الطھارۃ روایت نمبر ۶۱' ابو داؤد فی الطھارۃ باب۵' نسائی فی الطھارۃ باب ۲۱' ابن ماجہ فی الطھارۃ باب ۱۸' مالک فی القبلہ روایت ۸' دارمی فی الوضو باب۸' مسند احمد ۴۱/۲۔

۶۴۵۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا أَنَسٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۴۵۳: انس نے یحییٰ بن سعید سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۴۵۴: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :أَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ :ظَهَرْتُ عَلٰى أَحَادٍ لِيْ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ ، فِيْ سَاعَةٍ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّ أَحَدًا يَخْرُجُ فِيْهَا، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۴۵۴: واسع بن حبان کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے سنا کہ میں حضرت حفصہؓ کے گھر میں اپنی ایک دیوار پر چڑھا اچانک میری نگاہ رسول اللہ ﷺ پر پڑی۔ اس وقت میرا گمان نہیں تھا کہ کوئی نکلتا ہو پھر انہوں نے روایت اسی طرح نقل کر دی۔

۶۴۵۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :رَقِيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ ، فَإِذَا أَنَا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ، مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ، مُسْتَدْبِرَ الشَّامِ .

۶۴۵۵: واسع بن حبان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں حضرت حفصہؓ کے مکان کی چھت پر چڑھا اچانک میری نگاہ رسول اللہ ﷺ پر پڑی آپ اپنی قضائے حاجت کی جگہ بیٹھے تھے اور آپ کا رخ قبلہ کی طرف تھا اور شام کی طرف پیٹھ تھی۔

۶۴۵۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ .ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهٗ قَالَ : يَتَحَدَّثُ النَّاسُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَائِطِ ، بِحَدِيْثٍ ، وَقَدْ اطَّلَعْتُ يَوْمًا ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ ، يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ، مَحْجُوْبًا عَلَيْهِ بِلَبِنٍ ، فَرَأَيْتُهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۲۴۵۶: واسع ابن حبان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قضائے حاجت کے بارے میں ایک روایت بیان کرتے تھے میں نے ایک دن جھانک کر دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر کی چھت پر قضائے حاجت میں مصروف تھے اور کچی اینٹوں کی دیوار آپ کو ڈھانپنے والی تھی پس میں نے آپ کو قبلہ کی طرف رخ کئے ہوئے دیکھا۔

۲۴۵۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَذَكَرُوْا اسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ بِالْفَرْجِ .فَقَالَ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ :قَالَتْ عَائِشَةُ : ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوْجِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا ؟ حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِيْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ .

۲۴۵۷: خالد بن ابی صلت کہتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے پس انہوں نے شرمگاہ سے قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ذکر کیا تو عراک بن مالک کہنے لگے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگوں کا ذکر ہوا کہ کچھ لوگ اپنی شرمگاہ کا رخ قبلہ کی طرف کرنے کو ناپسند کرتے ہیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایسا ہی وہ کرتے ہیں میرے بیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف پھیر دو۔

تخریج : مسند احمد ۲۱۹/۶‘ ۲۲۷۔

۲۴۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۲۴۵۸: جابر بن عبداللہ نے حضرت ابوقتادہؓ سے نقل کیا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے دیکھا۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب۷‘ ابو داؤد فی الطهارة باب ٤‘ مسنداحمد ۳۶۰/۳‘ ۳۸۰/۵۔

۲۴۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَنَسْتَدْبِرَهَا بِفُرُوْجِنَا لِلْبَوْلِ ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ ، يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ .

۲۴۵۹: مجاہد بن جبیر نے جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف

منہ اور پشت کرنے سے منع فرمایا پھر میں نے دیکھا کہ وفات سے ایک سال پہلے آپ قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کر رہے تھے۔

تخریج : مسند احمد ۳/۳٦٥، ۵/۳۸۰۔

٦٤٦٠ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ : ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَذَكَرُوْا الرَّجُلَ يَجْلِسُ عَلَى الْخَلَاءِ ، فَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ ، فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ فَحَدَّثَ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ذٰلِكَ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا ؟ حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِيْ إِلَى الْقِبْلَةِ . فَكَانَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ حُجَّةً لِأَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، وَمُوْجِبَةَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ تَأْخِيْرَ الْإِبَاحَةِ عَنِ النَّهْيِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ ، فَهِيَ نَاسِخَةٌ لِلْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ . وَقَدْ خَالَفَ قَوْمٌ فِي الْقَوْلَيْنِ جَمِيْعًا ، فَقَالُوْا : بَلْ نَقُوْلُ : إِنَّ هٰذِهِ الْآثَارَ كُلَّهَا لَا يَنْسَخُ شَيْءٌ مِنْهَا شَيْئًا . وَذٰلِكَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ أَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهِ ، أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ . قَالَ : وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِذٰلِكَ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يَقَعْ عَلَى الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فِيْ جَمِيْعِ الْأَمَاكِنِ ، وَوَقَعَ عَلٰى خَاصٍّ مِنْهَا ، وَهِيَ الصَّحَارٰى . ثُمَّ جَاءَ أَبُوْ أَيُّوْبَ ، فَكَانَتْ حِكَايَتُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّهْيُ خَاصَّةً ، فَذٰلِكَ يَحْتَمِلُ مَا احْتَمَلَهُ حَدِيْثُ ابْنِ جَزْءٍ عَلٰى مَا فَسَّرْنَاهُ ، وَكَرَاهَةُ الْإِسْتِقْبَالِ فِي الْكَرَابِيْسِ الْمَذْكُوْرِ فِيْهِ ، فَهُوَ عَنْ رَأْيِهِ ، وَلَمْ يَحْكِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَدْ يَجُوْزُ الْإِسْتِقْبَالُ إِلٰى أَنْ يَكُوْنَ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَمِعَ ، فَعَلِمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِهِ الصَّحَارٰى ، ثُمَّ حَكَمَ هُوَ لِلْبُيُوْتِ بِرَأْيِهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ . وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ الْبُيُوْتَ وَالصَّحَارٰى ، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُبَيِّنُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَا أَنَّهُ أَرَادَ أَحَدَ الْمَعْنَيَيْنِ دُوْنَ الْآخَرِ . وَحَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ سَلْمَانَ ، وَحَدِيْثُ مَعْقِلِ بْنِ أَبِيْ مَعْقِلٍ وَحَدِيْثُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، مِمَّا فِيْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمِثْلُ ذٰلِكَ أَيْضًا . ثُمَّ عُدْنَا إِلٰى مَا رَوَيْنَاهُ فِي الْإِبَاحَةِ ، فَإِذَا ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ . فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى إِبَاحَتِهِ لِاسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ لِلْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ ، فِيْ

الصَّحَارَى وَالْبُيُوْتِ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى الْإِبَاحَةِ لِذٰلِكَ فِي الْبُيُوْتِ خَاصَّةً فَكَانَ أَرَادَ بِهٖ ، فِيْمَا رُوِيَ عَنْهُ فِي النَّهْيِ عَلَى الصَّحَارَى خَاصَّةً .فَأَوْلَى بِنَا أَنْ نَجْعَلَ هٰذَا الْحَدِيْثَ زَائِدًا عَلَى الْأَحَادِيْثِ الْأُوَلِ ، غَيْرَ مُخَالِفٍ لَهَا ، فَيَكُوْنُ هٰذَا عَلَى الْبُيُوْتِ ، وَتِلْكَ الْأَحَادِيْثُ الْأُوَلُ عَلَى الصَّحَارَى ، وَهٰذَا قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

۶۴۶۰: خالد بن ابی صلت کہتے ہیں کہ ہم عمر بن عبدالعزیز کے پاس تھے انہوں نے اس آدمی کا ذکر کیا جو بیت الخلاء میں بیٹھ کر قبلہ کی طرف رخ کرے تو انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا چنانچہ عراک بن مالک عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ اس بات کا تذکرہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا تو آپ نے فرمایا کیا وہ ایسا کرتے ہیں تو میرے بیت الخلاء میں بیٹھنے کی جگہ کا رخ قبلہ کی طرف موڑ دو۔ ان آثار کو فریق ثانی فریق اول کے خلاف بطور حجت پیش کیا ہے ان سے ان کا موقف ثابت ہو رہا ہے کیونکہ ممانعت کے بعد اباحت اس کو منسوخ کرنے والی ہے جیسا کہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ صاف طور پر پہلے آثار کی ناسخ ہے۔ فریق ثالث کا کہنا ہے کہ ان آثار میں کوئی بات بھی پہلے آثار کی ناسخ نہیں ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو استقبال قبلہ سے منع کرتے سنا اور یہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے لوگوں سے اس کے متعلق بات فرمائی۔ تو اب اس کے مطابق یہ کہنا درست ہے کہ پیشاب اور پاخانے میں استقبال قبلہ کی ممانعت تمام مقامات کے لئے نہ ہوگی بلکہ فقط صحرا کے لئے ہوگی۔ پھر حضرت ابوایوب کی روایت میں آیا ہے کہ یہ ممانعت خاص ہے اور اس میں وہی احتمال ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا اور بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف رخ کرنے کی کراہت جو اس روایت میں مذکور ہے وہ ان کی اپنی رائے ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے اس کو بیان نہیں کیا تو ممکن ہے کہ استقبال کو آپ نے جائز قرار دیا ہو پھر انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سنا جو سنا تو اس سے انہوں نے جان لیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے صحرا ہیں پھر انہوں نے گھروں کے متعلق بھی اپنے اجتہاد سے وہی حکم لگا دیا۔ یہ عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحرا اور گھر دونوں مراد لئے ہوں البتہ اس میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی ایسی دلیل موجود نہیں جو ہمارے سامنے ان دو معنوں میں سے ایک کی وضاحت کر دے باقی رہی روایت عبدالرحمٰن بن یزید اور حدیث معقل بن ابی معقل اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ان کا مفہوم بھی اسی طرح ہے۔ اب ہم روایات اباحت کو دیکھتے ہیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کہہ رہے ہیں کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گھر کی چھت پر قبلہ رخ بیٹھے دیکھا تو اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ قضائے حاجت کے لئے قبلہ کی طرف پشت کرنے کا صحرا اور گھر دونوں میں جواز ثابت ہو۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ فقط گھروں میں قضائے حاجت کے لئے اس طرح بیٹھنے کا جواز ثابت ہو اور ممانعت کی روایات میں صحرا مراد ہوں۔ پس ہمارے بہتر یہ ہے کہ اس حدیث کو پہلی حدیث پر اضافہ شمار کریں ان کے مخالف قرار نہ دیں۔ پس اس

سے مراد گھروں میں اباحت اور پہلی احادیث سے صحرا میں ممانعت تسلیم کی جائے یہ امام مالک بن انس رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ٦/ ٢١٩، ٢٢٧، ٢٣٩۔

٦٣٦١: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ مَالِكًا يَقُوْلُ ، ذٰلِكَ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلٰى حَدِيْثِ أَبِي قَتَادَةَ ، فَفِيْهِ : أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ . فَقَدْ يَكُوْنُ رَآهُ حَيْثُ رَآهُ ابْنُ عُمَرَ ، فَيَكُوْنُ مَعْنَى حَدِيْثِهِ، وَحَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ سَوَاءً .أَوْ يَكُوْنُ رَآهُ فِيْ صَحْرَاءَ ، فَيُخَالِفُ حَدِيْثَ ابْنِ عُمَرَ ، وَيَنْسَخُ الْأَحَادِيْثَ الْأُوَلَ ، فَهُوَ عِنْدَنَا غَيْرُ نَاسِخٍ لَهَا ، حَتّٰى يُعْلَمَ يَقِينًا أَنَّهُ قَدْ نَسَخَهَا .وَأَمَّا حَدِيْثُ جَابِرٍ ، فَفِيْهِ النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا ، لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ ، وَلَمْ يُبَيِّنْ مَكَانًا .فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى مَا فَسَّرْنَا وَبَيَّنَّا مِنْ حَدِيْثِ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ أَيْضًا تُوْجِبُ مُضَادَّةَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ، وَأَبِي قَتَادَةَ .قَالَ جَابِرٌ فِيْ حَدِيْثِهِ :ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ . فَقَدْ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْبَوْلُ كَانَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي لَمْ يَكُنْ نَهْيُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَوَّلِ وَقَعَ عَلَيْهِ، فَلَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، نَسَخَ شَيْئًا مِنْهَا شَيْءٌ .ثُمَّ عُدْنَا إِلٰى حَدِيْثِ عِرَاكٍ فَفِيْهِ أَنَّهُ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اسْتِقْبَالَ الْقِبْلَةِ بِفُرُوْجِهِمْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوِّلُوْا مَقْعَدَتِي مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ . فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَنْكَرَ قَوْلَهُمْ ، لِأَنَّهُمْ كَرِهُوْا ذٰلِكَ فِيْ جَمِيْعِ الْأَمَاكِنِ ، فَأَمَرَ بِتَحْوِيْلِ مَقْعَدَتِهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ، لِيَرُدَّ عَلَيْهِمْ ، وَلِيُعْلِمَ أَنَّهُ لَمْ يَقَعْ نَهْيُهُ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَإِنَّمَا وَقَعَ النَّهْيُ عَلَى اسْتِقْبَالِهَا فِيْ مَكَانٍ دُوْنَ مَكَانٍ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ نَسْخَ النَّهْيِ الْأَوَّلِ فِي الْأَمَاكِنِ كُلِّهَا ، لِأَنَّ النَّهْيَ كَانَ قَدْ وَقَعَ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ عَنْ ذٰلِكَ ، فَلَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ أَيْضًا عَلٰى نَسْخٍ وَلَا غَيْرِهِ. فَلَمَّا كَانَ حُكْمُ هٰذِهِ الْآثَارِ كَذٰلِكَ ، كَانَ أَوْلَى بِنَا أَنْ نُصَحِّحَهَا كُلَّهَا .فَنَجْعَلَ مَا فِيْهِ النَّهْيُ مِنْهَا عَلَى الصَّحَارَى ، وَمَا فِيْهِ الْإِبَاحَةُ عَلَى الْبُيُوْتِ ، حَتّٰى لَا تَضَادَّ مِنْهَا شَيْءٌ .

٦٣٦١: یونس نے ابن وہب سے بیان کیا کہ میں نے امام مالک کو یہ بات کہتے سنا۔ اب ہم حدیث ابی قتادہ کی طرف دوبارہ رجوع کرتے ہیں کہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو قبلہ رخ کر کے پیشاب کرتے دیکھا تو ممکن ہے کہ انہوں نے اسی جگہ دیکھا ہو جہاں ابن عمر ؓ نے دیکھا تو ان کی روایت کا بھی وہی مفہوم ہوا جو روایت ابن

عمر رضی اللہ عنہما کا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ انہوں نے صحرا میں دیکھا ہو تو یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے خلاف ہوئی۔ یہ پہلی احادیث کے لئے ناسخ بن جائے گی حالانکہ ہمارے نزدیک یہ اس کی ناسخ نہیں ہے جب تک کہ یقین سے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس نے اس کو منسوخ کر دیا۔ پھر حدیث جابر۔ تو اس میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف قضائے حاجت میں منہ اور پیٹھ کرنے سے منع فرمایا لیکن ہمارے لئے جگہ کی وضاحت نہیں فرمائی۔ پس اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ اس سے مراد وہی ہو جو ہم نے پیچھے حدیث ابوایوب کے بارے میں بیان کر دیا۔ تو اس صورت میں کوئی ایسی دلیل نہیں پائی جاتی جو اس کو حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حدیث ابوقتادہؓ سے متضاد ثابت کرے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبلہ کی طرف رخ کر کے پیشاب کرتے دیکھا۔ پس اس میں یہ احتمال ہے کہ یہ پیشاب کرنا ایسے مقام میں تھا جس کی ممانعت پہلی بار آپ نے نہیں فرمائی۔ پس ان آثار میں کوئی چیز ہمیں ایسی معلوم نہ ہوئی جس نے کسی دوسری روایت کو منسوخ کیا ہو۔ اب ہم حدیث عراک کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ اس میں آپ کے سامنے ایسے لوگوں کا ذکر کیا گیا جو اپنی شرمگاہوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بیت الخلاء کا رخ قبلہ کی طرف پھیر دو تو اب اس روایت میں یہ درست ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات کا انکار کیا ہو کیونکہ ان لوگوں نے اس کو تمام مقامات کے لئے خیال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیت الخلاء کے بدلنے کا حکم دیا تاکہ ان کی تردید ہو جائے اور ان کو معلوم ہو جائے کہ ممانعت ہر جگہ کے لئے نہیں۔ قبلہ رخ کرنے کی ممانعت بعض مقامات میں ہے اور بعض میں نہیں اور یہ بھی احتمال ہے کہ تمام مقامات میں جو ممانعت تھی وہ منسوخ ہو گئی کیونکہ پہلے آثار میں ممانعت موجود ہے۔ پس اس روایت میں کوئی نسخ اور غیر نسخ کی دلیل نہیں۔ جب ان آثار کا معاملہ اسی طرح ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا تو اب زیادہ بہتر یہی ہے کہ ان تمام کو ہم صحیح قرار دیں ممانعت والی روایات کو صحرا پر محمول کریں اور اباحت والی روایات کو گھروں پر محمول کریں تاکہ ان میں کوئی روایت ایک دوسرے سے متضاد نہ رہے۔

امام شعبی رحمہ اللہ کے قول سے اس بات کی تائید:

۶۴۶۲: وَقَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ ، قَالَ : ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ ، قَالَ : ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ : ثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ حَاتِمٍ ، عَنْ عِیْسَی بْنِ أَبِیْ عِیْسَی الْخَیَّاطِ ، ح .

۶۴۶۲: ابن وہب نے حاتم سے انہوں نے عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط سے روایت کی ہے۔

۶۴۶۳: وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ : ثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَی ، قَالَ : ثَنَا عِیْسَی ، عَنِ الشَّعْبِیِّ أَنَّهٗ سَأَلَهٗ عَنِ اخْتِلَافِ هٰذَیْنِ الْحَدِیْثَیْنِ فَقَالَ الشَّعْبِیُّ : صَدَقَا وَاللّٰهِ ، أَمَّا حَدِیْثُ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، فَعَلَی الصَّحَارَی ، اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوْهُمْ ، وَاِنَّ حُشُوْشَکُمْ هٰذِهٖ ، لَا قِبْلَةَ فِیْهَا . ف

عَلٰی هٰذَا الْمَعْنٰی یُحْمَلُ هٰذِهِ الْآثَارُ حَتّٰی لَا یَتَضَادَّ مِنْهَا شَیْءٌ.

۶۴۶۳: عبداللہ بن موسیٰ نے عیسیٰ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ میں نے ان سے ان دونوں روایتوں کے اختلاف کے بارے میں پوچھا تو شعبی کہنے لگے اللہ کی قسم دونوں نے سچ کہا حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ صحراؤں کے متعلق ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے نماز پڑھتے ہیں پس ان کی طرف رخ کرنے کی ممانعت فرمائی اور تمہارے یہ بیت الخلاء یعنی جو گھروں میں ہیں ان میں کوئی قبلہ کا لحاظ نہیں ان آثار کو اس معنی پر محمول کیا جائے گا تاکہ ان میں کوئی روایت دوسری کے متضاد نہ ہے۔

اس بات میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے فریق ثانی کے قول کو ترجیح دی ہے اور ترتیب میں اسے تیسرے نمبر پر آخر میں لانا چاہئے تھا۔ فریق اول وثالث کی روایات کی مناسب تاویل فرمائی ہے۔

بَابُ أَكْلِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

پیاز،لہسن اور گندنا کھانا

بعض لوگوں نے بو والی سبزیات کے استعمال کو مطلقا ممنوع قرار دیا۔

فریق ثانی: ان کو کھانے کی ممانعت حرمت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ لوگوں کی ایذا کی وجہ سے ہے اس لئے پکی ہوئی کھا کر مسجد میں آنے کی ممانعت نہ ہوگی اسی قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۴۶۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ خَضْرَاوَاتِكُمْ هٰذِهٖ، ذَوَاتِ الرِّيحِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّا فِيْ مَسَاجِدِنَا ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ بَنُو آدَمَ .

۶۴۶۴: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوئی تمہاری ان سبزیات میں سے کھائے جو کہ بدبو والی ہیں وہ ہماری مساجد کے قریب مت جائے اس لئے کہ فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذا پہنچتی ہے جن سے اولاد آدم کو ایذا پہنچتی ہے۔

۶۴۶۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يَأْتِ الْمَسَاجِدَ .

۶۴۶۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس پودے میں سے کچھ کھائے وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱۶۰، مسلم فی المساجد روایت۶۸، ۷۲، ابو داؤد فی الاطعمه باب۴۰، نسائی فی المساجد باب۱۶، ابن ماجه فی الاقامه باب۵۸، دارمی فی الاطعمه باب۲۱، مالك فی الطهاره حدیث ۱، مسند احمد ۱۳/۲، ۱۲/۳، ۳۸۰، ۳۸۷۔

۶۴۶۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمَسْجِدَ ، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي :الثُّوْمَ .

۶۴۶۶: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جو آدمی اس سبزی میں سے کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ

آئے جب تک اس کی بوختم نہ ہو (یعنی لہسن)

تخریج : مسلم فی المساجد روایت ۶۹' ۷۴' ابو داؤد فی الاطعمہ باب ۴۰' مسند احمد ۱۹۴/۴۔

۶۴۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، وَفَهْدٌ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الثُّوْمِ بِخَيْبَرَ .

۶۴۶۷: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر میں لہسن کھانے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی المغازی باب۳۸۔

۶۴۶۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ حَنْبَلٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّا أَوْ يُؤْذِيَنَّا فِيْ مَسْجِدِنَا .

۶۴۶۸: شریک بن حنبل نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اس سبزی میں سے کھایا وہ ہمارے قریب نہ جائے یا یہ فرمایا کہ ہماری مسجد میں ہمیں تکلیف نہ دے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمہ باب ۴۰' مسند احمد ۲۵۲/۴۔

۶۴۶۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ الْحَنَفِيُّ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ، قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسَاجِدَنَا يَعْنِي الثُّوْمَ .

۶۴۶۹: زہری نے عباد بن تمیم سے اور انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اس سبزی میں سے کھائے یعنی لہسن۔ وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

۶۴۷۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ ، قَالَ :سَأَلَ رَجُلٌ أَنَسًا :مَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الثُّوْمِ ؟ .فَقَالَ :يَعْنِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّا ، وَلَا يُصَلِّيَنَّ مَعَنَا .

۶۴۷۰: عبدالعزیز بن صہیب کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم نے لہسن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو اس پودے کو کھائے نہ وہ ہمارے قریب آئے اور نہ ہرگز ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

۶۴۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّا فِي مَسْجِدِنَا ، أَوْ لَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا .

۶۴۷۱: عطاء نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس سبزی میں سے کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے یا یہ فرمایا ہماری مساجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔

۶۴۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ بَشِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يُنَاجِيْنَا .

۶۴۷۲: بشر بن بشیر نے اپنے والد سے بیان کیا اور یہ اصحاب شجرہ میں سے تھے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اس پودے میں سے کھائے وہ ہمارے ساتھ سرگوشی نہ کرے۔

۶۴۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ثَنَا حَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي الرَّبَابِ ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيْرٍ لَهُ وَإِنَّا نَزَلْنَا فِي مَكَانٍ فِيْهِ شَجَرُ ثُوْمٍ ، فَبَثَّ أَصْحَابُهُ فِيْهِ، فَأَكَلُوْا مِنْهُ، ثُمَّ غَدَوْا إِلَى الْمُصَلَّى .فَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَ الثُّوْمِ ، فَقَالَ لَا تَقْرَبُوْا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ ، ثُمَّ تَأْتُوا الْمَسَاجِدَ .قَالَ : ثُمَّ جَاءُ وْا الثَّانِيَةَ إِلَى الْمُصَلَّى ، فَوَجَدَ رِيْحَهَا ، فَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ الْمُصَلَّى .

۶۴۷۳: ابورباب نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ہم ایک ایسی جگہ اترے جہاں لہسن کے پودے تھے تو آپ ﷺ کے صحابہ وہاں پھیل گئے اور اس میں سے کھایا پھر وہ صبح سویرے نماز کی طرف گئے تو جناب نبی اکرم ﷺ نے لہسن کی بو پائی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس درخت کو کھا کر مساجد میں مت آؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ دوسری مرتبہ مسجد کی طرف آئے تو آپ نے لہسن کی بو پائی تو ارشاد فرمایا جس نے اس سبزی کو کھایا ہو وہ ہمارے قریب مت آئے یا یہ فرمایا کہ ہماری مساجد میں وہ ہمیں ایذاء نہ پہنچائے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کچھ لوگوں نے بو والی سبزیوں کا کھانا سرے سے مکروہ قرار دیا اور ان آثار کو انہوں نے دلیل بنایا۔ دوسروں نے کہا جناب نبی اکرم ﷺ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا مگر اس وجہ سے نہیں کہ وہ حرام ہے بلکہ اس کی بو حاضرین مسجد کو ایذا پہنچانے والی ہے اور دوسری روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔

۲۴۷۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ هٰذِهِ الْبَقْلَ فَلَا يَقْرَبَنَّا ، أَوْ يُؤْذِيَنَّا فِيْ مَسَاجِدِنَا . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَرِهَ قَوْمٌ أَكْلَ الْبُقُوْلِ ، ذَوَاتِ الرِّيحِ أَصْلًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، وَقَالُوْا :إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِهَا ، لَا لِأَنَّهَا حَرَامٌ ، وَلٰكِنْ لِئَلَّا يُؤْذَى بِرِيحِهَا ، مَنْ يَحْضُرُ مَعَهُ الْمَسْجِدَ ، وَقَدْ جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ آثَارٌ أُخَرُ ، مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ .

۲۴۷۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّكُمْ لَتَأْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ خَبِيْثَتَيْنِ ، هٰذَا الثُّوْمُ ، وَهٰذَا الْبَصَلُ ، وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْجَدُ مِنْهُ رِيحُهُ، فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ، فَيُخْرَجُ إِلَى الْبَقِيعِ ، فَمَنْ كَانَ أَكِلَهُمَا ، فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا .فَهٰذَا عُمَرُ ، قَدْ أَخْبَرَ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ، بِمَنْ أَكَلَهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقَدْ أَبَاحَ هُوَ أَكْلَهُمَا ، بَعْدَ أَنْ يُمَاتَا طَبْخًا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ عَنْهُ، لَمْ يَكُنْ لِلتَّحْرِيْمِ .

۲۴۷۵: معدان بن طلحہ یعمری کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم یہ ناپسندیدہ پودے کھاتے ہو یعنی لہسن اور پیاز اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیکھا کرتا تھا کہ جس سے ان کی بو پائی جاتی اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کو بقیع کی طرف نکال دیا جاتا پس جو شخص تم میں سے ان دونوں کو استعمال کرے تو پکا کر ان کی بو کو ختم کر لے۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے بتلا دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو شخص کھاتا تھا وہ کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی بو کو ختم کر کے کھانے کو مباح قرار دیا جس سے یہ ثابت ہوا کہ ممانعت حرمت کے لئے نہیں ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد روایت۷۸' نسائی فی المساجد باب۱۷' ابن ماجه فی الاطعمه باب۵۹' مسند احمد ۱۵/۱' ۱۹/٤۔

۲۴۷۶: وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْخَبِيْثَتَيْنِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا ، فَإِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا ، فَأَمِيتُوْهُمَا طَبْخًا . فَهٰذَا رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ أَبَاحَ أَكْلَهُمَا بَعْدَ ذَهَابِ رِيحِهِمَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَهْيَهُ عَنْ أَكْلِهِمَا إِنَّمَا

كَانَ لِكَرَاهَتِهِ رِيحَهُمَا ، لَا أَنَّهُمَا حَرَامٌ فِي أَنْفُسِهِمَا .

۶۴۷۶: معاویہ بن قرہ نے اپنے والدؓ سے نقل کیا انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جس نے ان دونوں ناپسندیدہ پودوں سے کھایا وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے اگر تمہیں اس کے کھانے کے بغیر چارہ کار نہ ہو تو پکا کر ان کی بوختم کر لو۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں جنہوں نے ازالہ بو کے بعد اس کے کھانے کو مباح قرار دیا ہے اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس کے کھانے کی ممانعت اس کی ناپسندیدہ بو کی وجہ سے ہے۔ اس بناء پر نہیں کہ بذات خود یہ حرام ہیں۔

۶۴۷۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ وَغَيْرُهُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى ، عَنْ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ :أَكَلْت الثُّوْمَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ ، وَقَدْ سُبِقْتُ بِرَكْعَةٍ ، فَدَخَلْتُ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيحَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا ، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا .فَأَتْمَمْتُ صَلَاتِي ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا أَعْطَيْتَنِيْ يَدَكَ. فَنَاوَلَنِيْ يَدَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُهَا فِيْ كُمِّي ، حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلَى صَدْرِي فَوَجَدَهُ مَعْصُوْبًا فَقَالَ إِنَّ لَكَ عُذْرًا . فَفِي قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْخَبِيْثَةِ ، فَلَا يَقْرَبَنَا فِيْ مَسْجِدِنَا، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ إِنَّمَا نَهَى عَنْ أَكْلِهَا لِئَلَّا يُؤْذِيَ رِيحُهَا مَنْ يَحْضُرُ الْمَسْجِدَ ، لَا لِأَنَّ أَكْلَهَا حَرَامٌ .

۶۴۷۷: ابو بردہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لہسن استعمال کیا پھر میں مسجد میں آیا اور ایک رکعت مجھ سے نکل گئی میں صحابہ کرام کے ساتھ نماز میں شامل ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی بو محسوس کی جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا جس نے اس بدبودار پودے کو کھایا ہے وہ ہماری نماز کی جگہ کے قریب مت آئے جب تک کہ اس کی بو باقی ہو۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "ان من اکل من هذه......" میں اس بات کی دلیل ہے لہسن کھانے والے کو مسجد سے اس لئے روکا گیا کہ لہسن کی و حاضرین مسجد کو ایذاء نہ دے اس لئے انہیں روکا گیا کہ اس کا کھانا حرام ہے۔

تخریج : مسلم فی المساجد ۷۱/۶۹' ابو داؤد فی الاطعمه باب ٤٠' نسائی فی المساجد باب١٧' مالك فی الطهارة ١' مسند احمد ٢٦٦/٢۔

۶۴۷۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، عَنْ

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ، كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ ، بَعَثَ بِفَضْلِهِ إِلٰى أَبِيْ أَيُّوْبَ .قَالَ :فَبَعَثَ إِلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ بِقَصْعَةٍ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا فَأَتَاهُ أَبُوْ أَيُّوْبَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَحَرَامٌ هُوَ ؟ قَالَ لَا ، وَلٰكِنْ كَرِهْته لِرِيحِهِ قَالَ :فَأَنَا أَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ .

۶۲۷۸: سماک بن حرب نے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب کھانا تناول فرماتے تو بچا ہوا کھانا حضرت ابوایوب کی طرف بھیج دیتے۔ ابوایوب کہتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ نے پیالہ واپس بھیج دیا اس میں سے کچھ بھی استعمال نہ فرمایا۔ تو ابوایوب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! کیا وہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن مجھے اس کی بو ناپسند ہے۔ تو ابوایوب کہنے لگے میں بھی اس کو ناپسند کرتا ہوں جس کو آپ ناپسند کرتے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ٥ ٤١٥/٤١٦'٤١٧۔

۶۲۷۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :نَزَلْتُ عَلٰى أُمِّ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّةِ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ ، فَحَدَّثَتْنِيْ أَنَّهُمْ تَكَلَّفُوْا لَهُ طَعَامًا ، فِيْهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ ، فَأَتَوْهُ، فَكَرِهَهُ، فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوْهُ ، فَإِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ ، إِنِّيْ أَخَافُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِيْ .

۶۲۷۹: عبیداللہ بن ابی یزید نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میرے ہاں ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں جن کے ہاں جناب رسول اللہ ﷺ مہمان تھے اور مجھے بیان کیا کہ ہم نے آپ کے لئے ایک پر تکلف کھانا تیار کیا اس میں بعض سبزیات (لہسن وغیرہ) تھے تو آپ نے اس کو ناپسند فرمایا پھر اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا اس کو کھاؤ۔ میں تم جیسا نہیں مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میں اپنے صاحب (جبرائیل علیہ السلام) کی ایذا کا باعث نہ بنوں۔

تخریج : ترمذی فی الاطعمه باب ١٤' ابن ماجه فی الاطعمه باب ٥٩' دارمی فی الاطعمه باب ٢١' مسند احمد ٤٣٣/٦۔

۶۲۸۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ مَرَّةً -أُخْرٰى ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ :سَمِعْتُ أُمَّ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ :نَزَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ طَعَامًا ، فِيْهِ مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَلَمْ يَأْكُلْهُ، وَقَالَ إِنِّيْ أَكْرَهُ أَنْ أُوْذِيَ صَاحِبِيْ .

۶۲۸۰: عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام ایوب انصاریہ کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جس میں ان سبزیات (لہسن وغیرہ) میں سے کوئی چیز تھی۔ آپ نے اس کو نہیں کھایا اور فرمایا مجھے اپنے ساتھی (جبرائیل علیہ السلام) کو ایذا دینا پسند نہیں۔

تخریج : مسند احمد ٥' ٤١٦/٤١٦'٤١٧۔

۶۴۸۱: وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ السَّمَعِيِّ ، أَنَّ أَبَا أَيُّوْبَ حَدَّثَهُ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ تُرْسِلُ بِالطَّعَامِ فَأَنْظُرُ ، فَإِذَا رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِكَ، وَضَعْتُ يَدِي فِيْهِ، حَتّٰى كَانَ هٰذَا الطَّعَامُ الَّذِي أَرْسَلْتُ بِهِ ، فَنَظَرْتُ فِيْهِ، فَلَمْ أَرَ فِيْهِ أَثَرَ أَصَابِعِك .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلْ ، إِنَّ فِيْهِ بَصَلًا ، فَكَرِهْتُ أَنْ آكُلَهُ مِنْ أَجْلِ الْمَلَكِ -الَّذِي يَأْتِينِي، وَأَمَّا أَنْتُمْ فَكُلُوْهُ .

۶۴۸۱: ابورہم سمائی کہتے ہیں کہ مجھے ابوایوبؓ نے بیان کیا کہ میں نے گزارش کی یارسول اللہ ﷺ آپ جب کھانا واپس بھیجتے تو میں اس میں آپ کی انگلیوں کے اثرات دیکھتی۔ جب میں آپ کی انگلیوں کا اثر پاتی تو میں اس کو استعمال کر لیتی۔ آج جو کھانا آپ نے بھیجا ہے میں نے اس میں دیکھا مگر آپ کی انگلیوں کا اثر نہ پایا۔
تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جی ہاں! اس میں پیاز ہے میں نے فرشتے کی وجہ سے جو میرے ہاں آتا ہے اس کو نہیں کھایا۔ باقی تم اس کو استعمال کرو۔

۶۴۸۲: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۴۸۲: ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے پھر اس نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۴۸۳: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ وَلِيْدٍ الرَّقَّامُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُسَمِّ الشَّجَرَةَ .

۶۴۸۳: مرثد بن بن عبداللہ نے حضرت ابوامامہؓ سے انہوں جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ البتہ اس میں پودے کا نام مذکور نہیں۔

۶۴۸۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ أَنَّ سُفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : بَصَلٌ ، أَوْ كُرَّاثٌ وَزَادَ فِي آخِرِهِ وَلَيْسَ بِمُحَرَّمٍ . فَقَدْ أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ لِلنَّاسِ ، أَكْلَ الْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ ، وَأَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ مُحَرَّمٍ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :هٰذَا الَّذِي ذَكَرْتَ، إِنَّمَا هُوَ عَلٰى مَا كَانَ مِنْهُمَا قَدْ طُبِخَ .فَأَمَّا مَا كَانَ غَيْرَ مَطْبُوْخٍ ، فَهُوَ دَاخِلٌ فِي النَّهْيِ الَّذِي فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

فِيمَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِي هٰذِهِ الْآثَارِ اِنَّمَا كَرِهَهُ لِرِيحِهِ وَقَدْ أَبَاحَ أَصْحَابَهُ أَكْلَهُ.فَمَا كَانَتْ رِيحُهُ فِيهِ قَائِمَةً بَعْدَ الطَّبْخِ ، كَانَ عَلٰى حُكْمِهِ قَبْلَ الطَّبْخِ ، اِذْ كَانَ اِنَّمَا كَرِهَ أَكْلَهُ فِيهِمَا جَمِيعًا ، مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ. فَدَلَّ اِبَاحَتُهُ أَكْلَهُ لَهُمْ بَعْدَ الطَّبْخِ وَرِيحُهُ مَوْجُودَةٌ عَلٰى أَنَّ أَكْلَهُمْ اِيَّاهُ قَبْلَ الطَّبْخِ ، مُبَاحٌ لَهُمْ أَيْضًا .

۶۴۸۴: سفیان بن عبداللہ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔البتہ انہوں نے بصل یا کراث کا نام بھی ذکر کیا اور آخر میں "لیس بمحرم" کے لفظ بھی فرمائے ہیں۔ان آثار میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو لوگوں کے لئے مباح قرار دیا اور یہ حرام نہیں ہے۔ان روایات میں جو اباحت کے لئے پیش کی گئیں ان میں تو پکے ہوئے پیاز وغیرہ کا ذکر ہے جو پکا ہوا نہ ہو وہ تو آثار اول کی نہی میں اسی طرح شامل ہے۔ان آثار میں تو یہ مذکور ہے کہ اس کی کراہت بدبو کی وجہ سے ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے اس کا کھانا مباح تھا جس میں بو بھی پکانے کے باوجود باقی ہو وہ کچے کے حکم میں ہے۔اس لئے کہ اس کا دونوں صورتوں میں مکروہ ہونا بو کی وجہ سے ہے۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ اس کے پکانے کے بعد اس کے کھانے کی اباحت ہے جبکہ اس میں مہک باقی ہے تو اس کا پکانے سے پہلے کھانا بھی ان کے لئے مباح ہے۔

۶۴۸۵: وَقَدْ حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا ، فَلْيَعْتَزِلْنَا ، أَوْ يَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا فَيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَأَنَّهُ أُتِيَ بِقِدْرٍ ، أَوْ بِبَدْرٍ فِيهِ خَضْرَاوَاتٌ مِنْ بُقُولٍ ، فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ :قَرِّبُوهَا اِلٰى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ، فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهُ قَالَ :كُلْ فَاِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي .

۶۴۸۵: عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لہسن یا پیاز استعمال کیا۔وہ ہم سے الگ رہے یا فرمایا وہ ہماری مسجد سے الگ رہے وہ اپنے گھر میں بیٹھے آپ کے پاس ایک تھال یا ہنڈیا لائی گئی جس میں سبزیات تھیں آپ نے اس میں بو پائی آپ نے ان سبزیات کے متعلق پوچھا جو اس میں موجود تھیں۔تو راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ کے ساتھ والوں کے سامنے رکھ دیا جب انہوں نے دیکھا کہ آپ نے ان کو استعمال نہیں کیا تو انہوں نے بھی کھانا پسند نہ کیا تو فرمایا۔تم کھاؤ مجھے اس سے بات کرنا ہوتی ہے جس سے تمہیں سرگوشی کی ضرورت نہیں۔یعنی (فرشتہ)

تخریج : بخاری فی الاذان باب ۱٦٠ والاطعمه باب۱۹ والاعتصام باب۲٤ ابو داؤد فی الاطعمه باب ٤٠ ترمذی فی الاطعمه باب۱۳ نسائی فی المساجد باب۱٦ مسند احمد ۳ ٦٥/۸٥ ۳۸۷/۳۸۷ ۱۹٤/٤۔

۶۴۸۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنَ الْكُرَّاثِ ، فَلَا يَغْشَنَا فِي مَسَاجِدِنَا ، حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَأَذّٰى مِمَّا يَتَأَذّٰى مِنْهُ الْإِنْسَانُ .

۶۴۸۶: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو پیاز کھائے وہ مساجد میں ہمارے پاس نہ آئے جب تک کہ اس کی بو نہ دور ہو۔فرشتوں کو بھی ان چیزوں سے ایذا ہوتی ہے جن سے انسانوں کو پہنچتی ہے۔

۶۴۸۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْعَتَّابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ح .وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ .ثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْكُلَ الثُّوْمَ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْمَلَكَ يَنْزِلُ عَلَيَّ ، لَأَكَلْتُهُ .فَقَدْ دَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى إِبَاحَةِ أَكْلِهَا ، مَطْبُوْخًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَطْبُوْخٍ ، لِمَنْ قَعَدَ فِي بَيْتِهِ، وَكَرَاهَةِ حُضُوْرِ الْمَسْجِدِ ، وَرِيحُهُ مَوْجُوْدٌ ، لِئَلَّا يُؤْذِيَ بِذٰلِكَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَنِي آدَمَ ، فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۴۸۷: حبہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ تم لہسن استعمال کرو اور فرمایا اگر فرشتہ مجھ پر نازل نہ ہوتا تو میں اسے ضرور کھاتا۔ان روایات سے کھانے کی اباحت ثابت ہوگئی خواہ پکا ہو یا کچا ہو مگر اسے جس نے گھر میں بیٹھنا ہوتا کہ مسجد کی حاضری سے دوسروں کو اس کی بو سے تکلیف نہ ہو۔وہاں فرشتے اور انسان دونوں موجود ہوتے ہیں اسی کو ہم اختیار کرتے ہیں یہی ہمارے امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَمُرُّ بِالْحَائِطِ أَلَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ أَمْ لَا ؟

گزرتے ہوئے کسی کے باغ سے کچھ کھانے کا حکم

بعض لوگوں کا قول یہ ہے کہ اگر کسی باغ کے پاس سے گزرے اس کو تین مرتبہ آواز سے جواب آئے تو ٹھیک ورنہ اس باغ کے پھل کو استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

فریق ثانی: اگر کسی کی چیز استعمال کی نوبت مجبوراً پہنچے تو استعمال کرے ورنہ بلاضرورت شدیدہ استعمال نہ کرے اگر اس وقت بھی احتراز کرے تو بہتر ہے۔

۶۴۸۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :أَحْسَبُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى حَائِطٍ ، فَلْيُنَادِ صَاحِبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ أَجَابَهُ، وَإِلَّا فَلْيَأْكُلْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسِدَ ، وَإِذَا أَتَى عَلَى غَنَمٍ ، فَلْيُنَادِ صَاحِبَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، فَإِنْ أَجَابَهُ، وَإِلَّا فَلْيَشْرَبْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُفْسِدَ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا فَجَعَلُوْا لِمَنْ مَرَّ بِالْحَائِطِ ، أَنْ يُنَادِيَ صَاحِبَهُ ثَلَاثًا ، فَإِنْ أَجَابَهُ، وَإِلَّا فَأَكَلَ، وَكَذٰلِكَ فِي الْغَنَمِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا يَنْبَغِي أَنْ يَأْكُلَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ ، فَإِنْ كَانَتْ ضَرُوْرَةٌ فَالْأَكْلُ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَالشُّرْبُ لَهُ مُبَاحٌ .قَالُوْا :وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ الْإِبَاحَةَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هِيَ عَلَى الضَّرُوْرَةِ .

۶۴۸۸: ابونضرہ نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے۔ ابونضرہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا گزر باغ کے پاس سے ہو تو اس کے مالک کو تین مرتبہ آواز دے اگر وہ جواب دے تو مناسب ہے ورنہ بگاڑنے کے بغیر کھائے اور جب بکریوں کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک کو تین مرتبہ آواز دے اگر وہ جواب دے تو مناسب ہے ورنہ خرابی پیدا کرنے کے بغیر پی لے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں انہوں نے اس روایت کو اس آدمی سے متعلق قرار دیا جس کا گزر کسی باغ سے ہو تو وہ اسے تین مرتبہ آواز دے پھر اگر وہ جواب دے تو ٹھیک ورنہ اس سے پھل استعمال کرے اور بکریوں میں بھی اسی طرح۔ دوسروں نے کہا بلاضرورت استعمال کرنا جائز نہیں اگر ضرورت پیش آ جائے تو اسے کھانا اور پینا دونوں مباح ہیں۔ اس روایت کے علاوہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت دلالت کرتی

ہے کہ اس روایت میں اباحت مذکورہ کا تعلق ضرورت سے ہے۔

۶۴۸۹: فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ : اِذَا أَرْمَلَ الْقَوْمُ فَصَبَّحُوْا الْاِبِلَ ، فَلْيُنَادُوْا الرَّاعِيَ ثَلَاثًا ، فَاِنْ لَمْ يَجِدُوْا الرَّاعِيَ ، وَوَجَدُوْا الْاِبِلَ ، فَلْيَتَصَبَّحُوْا لَبَنَ الرَّاوِيَةِ ، اِنَّ كَانَ فِي الْاِبِلِ رَاوِيَةٌ ، وَلَا حَقَّ لَهُمْ فِيْ بَقِيَّتِهَا ، فَاِنْ جَاءَ الرَّاعِي ، فَلْيُمْسِكْهُ رَجُلَانِ وَلَا يُقَاتِلُوْهُ ، وَيَشْرَبُوْا ، فَاِنْ كَانَ مَعَهُمْ دَرَاهِمُ ، فَهُوَ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ اِلَّا بِاِذْنِ أَهْلِهَا .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ مَا أُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ ، اِنَّمَا هُوَ الضَّرُوْرَةُ .وَقَدْ جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا .

۶۴۸۹: عبداللہ بن عصمہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ کو فرماتے سنا کہ جس وقت لوگوں کے پاس زاد راہ ختم ہو جائے اور ان کا گزر اونٹوں والوں کے پاس سے ہو تو انہیں چاہئے کہ چرواہے کو تین مرتبہ آواز دیں اگر چرواہا نہ ملے اور اونٹ مل جائے تو پانی لینے والی اونٹنی کا دودھ دوہ لیں اگر اونٹوں میں پانی لانے والی اونٹنی ہو بقیہ اونٹوں کا ان پر کوئی حق نہیں اگر اس دوران میں چرواہا آ جائے تو اسکو دو آدمی روک لیں اور اس سے لڑائی نہ کریں اور دودھ پی لیں اگر ان کے پاس دراہم موجود ہوں تو مالکوں کی اجازت کے بغیر وہ دودھ ان پر حرام ہے۔ اس روایت میں دلیل ہے کہ حدیث اول میں جو چیز ان کے لئے مباح کی گئی وہ ضرورت کی بنیاد پر ہے اور یہی معنی جناب رسول اللہ ﷺ سے دیگر احادیث میں مروی ہے روایت یہ ہے:

۶۴۹۰: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ أَخِيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُؤْتَى مَعًا مَشْرُبَتُهُ، فَيُكْسَرَ خِزَانَتُهُ، فَيُحْمَلَ طَعَامُهُ؟ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَتَهُمْ ، فَلَا يَحْتَلِبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاشِيَةَ امْرِءٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ .

۶۴۹۰: یزید بن ہاد نے انس بن مالک ؓ انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم میں کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے چوپایوں کو بلا اجازت نہ دوہے کیا تم میں کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ اس کے پینے کے گھاٹ پر آئے اور اس کی الماری کو توڑے اور اس کا غلہ اٹھا کر لے جائے ان کے چوپاؤں کے تھن ان کے لئے خزانہ ہیں جو وہ کھاتے ہیں تم میں سے کوئی بھی کسی آدمی کے چوپاؤں کا دودھ بلا اجازت ہرگز نہ دوہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الجهاد باب٨٥، ابن ماجه فی التجارات باب٤٨، مالك فی الاستیذان روایت١٧، مسند احمد ٦/٢۔

۶۴۹۱: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ: ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: ثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۴۹۱: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۴۹۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: ثَنَا شَرِيْكُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُصْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَفَعَهُ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ نَحْلُ صِرَارِ نَاقَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ أَهْلِهَا فَإِنَّهُ خَاتَمُهُمْ عَلَيْهَا.

۶۴۹۲: عبداللہ بن عصم کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کو مرفوع روایت بیان کرتے سنا کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ اونٹنیوں کے غلے سے ان کے مالکوں کی اجازت کے بغیر کوئی چیز لیں ان کی ان پر وہی مہر ہے۔

۶۴۹۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ: ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيْهِ بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ وَذٰلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ.

۶۴۹۳: حضرت عبدالرحمٰن بن سعید نے حضرت ابوحمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاٹھی کو اس کی اجازت کے بغیر لے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا مال مسلمانوں پر اللہ نے بہت سخت طور پر حرام کیا ہے۔

تخریج: مسند احمد ٥/٤٢٥۔

۶۴۹۴: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيْزِيُّ قَالَ: ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيْ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِنْ مَالِ أَخِيْهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنْ لَقِيْتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّيْ، آخُذُ مِنْهَا شَيْئًا؟ فَقَالَ إِنْ لَقِيْتَهَا تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا، بِخَبْتِ الْجَمِيْشِ كَذَا فِي النُّسَخِ الْمَنْقُوْلِ عَنْهَا فَلَا تَهِجْهَا. فَهٰذِهِ الْآثَارُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا، تَمْنَعُ مَا تَوَهَّمَ مَنْ ذَهَبَ فِيْ تَأْوِيْلِ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ، إِلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ. وَلَوْ ثَبَتَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ، لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْحَدِيْثُ، كَانَ فِيْ حَالِ وُجُوْبِ الضِّيَافَةِ، حِيْنَ

أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا ، وَأَوْجَبَهَا لِلْمُسَافِرِيْنَ ، عَلَى مَنْ حَلُّوْا بِهِ .

۶۴۹۴: عمارہ بن حارثہ نے عمرو یثربی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی لاٹھی اس کی خوش طبعی کے بغیر لے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریاں پاؤں کیا اس میں سے کوئی چیز لے سکتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو ان بکریوں کو اس حال میں پالے کہ وہ چھری اور چقماق اٹھائے ہوئے ہو اور بے آب و گیاہ زمین میں ہو تب بھی اس کو پریشان نہ کر۔ پہلی حدیث کی جو تاویل فریق اول نے کی اس سے جو وہم پیدا ہوتا تھا یہ تمام آثار اس کی تردید کرتے ہیں اگر بالفرض پہلی روایت کی وہ تاویل مان بھی لی جائے تب بھی یہ احتمال ہے کہ اس روایت کا تعلق اس موقع سے ہے جب ضیافت لازم ہو جاتی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے مسافرین کے لئے جہاں وہ اتریں اس کو لازم قرار دیا اس روایت کا تعلق اس موقع سے ہے (جیسا کہ ان روایات سے ثابت ہے)

۶۴۹۵: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَا : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ ، أَبِيْ كَرِيْمَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ الضَّيْفِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ، فَإِنْ أَصْبَحَ بِفِنَائِهِ ، فَإِنَّهُ دَيْنٌ ، إِنْ شَاءَ اقْتَضَاهُ ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ .

۶۴۹۵: شعبی نے مقدام ابوکریمہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر مسلمان پر مہمان کی رات کی ضیافت واجب ہے اور اگر وہ اس کے صحن میں صبح کرے تو وہ قرض ہے خواہ اسے پورا کرے یا چھوڑ دے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمة باب۵' ابن ماجه فی الادب باب۵' مسند احمد ۴ / ۱۳۰۔

۶۴۹۶: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۴۹۶: ابوداؤد نے شعبہ سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر کی۔

۶۴۹۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ : ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۴۹۷: خصیب نے وہیب سے انہوں نے منصور سے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۴۹۸: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ : ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَيُّمَا ضَيْفٍ نَزَلَ بِقَوْمٍ ، فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُوْمًا ، فَلَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِقَدْرِ قِرَاهُ ، وَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ .

۶۴۹۸: ابوطلحہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کسی کے پاس کوئی مہمان جائے اور صبح تک مہمان محروم رہے تو مہمانی کی مقدار چیز لے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲/ ۳۸۰۔

۶۴۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَمِّي ، قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۴۹۹: نعیم بن زیاد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ أَنَّهٗ حَدَّثَهٗ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ بِقَوْمٍ ، فَلَمْ يَقْرُوْهُ ، كَانَ لَهٗ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ .

۶۵۰۰: عبدالرحمٰن بن ابی عوف جرشی نے حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کسی کے ہاں مہمان بنا اور انہوں نے اس کی مہمانی نہیں کی تو اس کو حق حاصل ہے کہ وہ مہمانی کی مقدار ان سے اپنا حق وصول کرے۔

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب۳۲' دارمی فی الاطعمه باب۱۱۔

۶۵۰۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ :قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَمُرُّ بِقَوْمٍ .قَالَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ ، فَاقْبَلُوْا ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا ، فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِي . فَأَوْجَبَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الضِّيَافَةَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَجَعَلَهَا دَيْنًا وَجَعَلَ لِلَّذِي وَجَبَتْ لَهٗ أَخْذَهَا ، كَمَا يَأْخُذُ الدَّيْنَ .ثُمَّ نَسَخَ ذٰلِكَ .فَمَا رُوِيَ فِيْ نَسْخِهٖ.

۶۵۰۱: ابوالخیر نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ہم نے کہا یارسول اللہ! آپ ہمیں بھیجتے ہیں اور ہمارا کسی قوم کے پاس سے گزر ہوتا ہے' آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس اترو اگر وہ اس بات کا حکم دے دیں جو مہمان کے لئے مناسب ہے تو اسے قبول کرلو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے اپنا مناسب حق وصول کرو۔ ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ ضیافت واجب ہے اور اس کو قرض کی طرح قرار دیا اور جس کے لئے واجب ہوئی ہے وہ اسے قرض کی طرح لے سکتا ہے پھر یہ حکم منسوخ کر دیا گیا (روایات نسخ یہ ہیں)

تخریج : بخاری فی المظالم باب۱۸' مسلم فی اللقطه روایت۱۷' ابو داؤد فی الاطعمة باب۵' ابن ماجه فی الادب باب۵'

مسند احمد ١٤٩/٤۔

روایاتِ نسخ:

۶۵۰۲: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ ، قَالَ :ثَنَا ثَابِتٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ :ثَنَا الْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ :جِئْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي ، قَدْ كَادَتْ أَنْ تَذْهَبَ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجُوْعِ ، فَجَعَلْنَا نَتَعَرَّضُ لِلنَّاسِ فَلَمْ يُضِفْنَا أَحَدٌ .فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيدٌ ، فَتَعَرَّضْنَا لِلنَّاسِ فَلَمْ يُضِفْنَا أَحَدٌ فَأَتَيْنَاكَ .فَذَهَبَ بِنَا إِلَى مَنْزِلِهِ ، وَعِنْدَهُ أَرْبَعَةُ أَعْنُزٍ ، فَقَالَ :يَا مِقْدَادُ ، أَحْلِبْهُنَّ ، وَجَزِّءِ اللَّبَنَ كُلَّ اثْنَيْنِ جُزْءًا وَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا .

۶۵۰۲: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت کی ہے۔ میں اور میرا ایک دوست آئے قریب تھا کہ بھوک کی وجہ سے ہماری شنوائی اور آنکھیں جاتی رہیں ہم نے اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا مگر ہماری کسی نے مہمانی نہ کی۔ پھر ہم جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں سخت بھوک نے آلیا۔ ہم نے اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا مگر کسی نے ہماری مہمانی نہ کی پس ہم آپ کی خدمت میں آئے ہیں آپ ہمیں اپنے مکان پر لے گئے اس وقت آپ کے پاس چار بکریاں تھیں آپ نے فرمایا اے مقداد ان کو دودھ اور ہر دودھ کو دو دو حصوں میں بانٹتے جاؤ اور طویل روایت بیان کی۔

۶۵۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ :قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .أَفَلَا تَرَى أَنَّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُضَيِّفُوْهُمْ ، وَقَدْ بَلَغَتْ بِهِمُ الْحَاجَةُ إِلَى مَا ذَكَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ، ثُمَّ لَمْ يُعَنِّفْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذٰلِكَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلَى نَسْخِ مَا كَانَ أَوْجَبَ عَلَى النَّاسِ مِنَ الضِّيَافَةِ .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِيمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالُ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ ، كَحُرْمَةِ دَمِهِ .

۶۵۰۳: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت کی کہ میں اور میرا ایک ساتھی مدینہ منورہ آئے پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ان کی مہمانی نہیں کی۔ حالانکہ ضرورت نے ان کو انتہاء تک پہنچا دیا تھا جیسا کہ روایت میں مذکور ہے۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی ان پر سختی نہ کی۔ پس جو ہم نے بیان کیا ہے اس سے ضیافت کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ہم پہلے یہ روایت ذکر کر آئے کہ

"مال المسلم علی المسلم حرام"۔(الحدیث)

۶۵۰۴: وَقَدْ حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا يَأْخُذْ أَحَدُكُمْ مَتَاعَ صَاحِبِهٖ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا ، وَإِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيْهِ، فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ . وَقَدْ عَمِلَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الضِّيَافَةِ ،

۶۵۰۴: عبداللہ بن سائب نے اپنے والد اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا تم میں سے کوئی شخص دوسرے کا سامان بطور مذاق اور نہ ہی سنجیدگی سے لے۔ جب تم میں سے کوئی دوسرے ساتھی کی لاٹھی لے تو پھر وہ اس کو واپس کر دے۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۸۵' ترمذی فی الفتن باب۳' مسند احمد ۲۲۱/۴۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ثبوت:

۶۵۰۵: بِمَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، مَوْلٰى سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ :كُنْتُ مَعَ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ سَفَرٍ ، فَآوَانَا اللَّيْلُ إِلَى قَرْيَةِ دِهْقَانٍ ، وَإِذَا الْإِبِلُ عَلَيْهَا أَحْمَالُهَا .فَقَالَ لِيْ سَعْدٌ إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ أَنْ تَكُوْنَ مُسْلِمًا حَقًّا ، فَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فَبِتْنَا جَائِعَيْنِ .فَهٰذَا سَعْدٌ يَقُوْلُ إِنْ سَرَّكَ أَنْ تَكُوْنَ مُسْلِمًا حَقًّا ، فَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ إِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ، حَقِيْقَةُ عِلْمِهٖ بِهٖ ، إِذْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْ أُمُوْرِ الْإِسْلَامِ ، وَلَمْ يَأْخُذْ أَهْلَ الْقَرْيَةِ بِحَقِّ الضِّيَافَةِ .فَذٰلِكَ دَلِيْلٌ أَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ -حِيْنَئِذٍ -الضِّيَافَةُ وَاجِبَةً ، وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ .

۶۵۰۵: سعد بن ابی وقاص کے مولیٰ عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں سعدؓ کے ساتھ سفر میں تھا۔ ہم نے رات کو دہقان بستی میں قیام کیا۔ اچانک ہم نے اونٹ دیکھے کہ جن پر ان کے بوجھ لادے تھے۔ تو مجھے حضرت سعدؓ نے فرمایا اگر تو سچا مسلمان ہے تو ان چیزوں میں سے کوئی چیز مت کھانا چنانچہ ہم نے بھوک کی حالت میں رات گزاری۔ یہ حضرت سعدؓ جو اپنے غلام کو فرما رہے ہیں کہ اگر تو سچا مسلمان ہے تو ان کی کوئی چیز بلا اجازت مت کھانا۔ یہ بات یقینی ہے کہ ان کو اپنے امور اسلام پر وسیع علم کی وجہ سے حق ضیافت کے متعلق معلوم تھا کہ وہ لازم نہیں۔ زبردستی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ واجب نہ رہی تھی۔ واللہ اعلم۔

امام طحاویؒ نے فریق ثانی کے مسلک کو ترجیح دی ہے کہ ضیافت کا وجوب منسوخ ہو چکا۔ اب کھلائے تو تبرع اور نیکی ہے۔

بَابُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ

ریشم پہننا

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ ریشم کا لباس مرد و عورت ہر ایک کے لئے درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ریشم کا پہننا مکروہ تحریمی اور ممنوع ہے اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۶۵۰۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ أَبِيْ مَخْرَمَةَ ، فَقَالَ :يَا بُنَيَّ ، إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَتْ عَلَيْهِ أَقْبِيَةٌ فَهُوَ يَقْسِمُهَا ، فَاذْهَبْ بِنَا إِلَيْهِ .قَالَ :فَذَهَبْنَا ، فَوَجَدْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَنْزِلِهِ فَقَالَ لِيْ أَبِيْ :يَا بُنَيَّ ، اُدْعُ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ الْمِسْوَرُ :فَأَعْظَمْتُ ذٰلِكَ، وَقُلْتُ أَدْعُو لَكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ ، .فَقَالَ :يَا بُنَيَّ ، إِنَّهُ لَيْسَ بِجَبَّارٍ. فَدَعَوْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرٌّ بِذَهَبٍ فَقَالَ يَا مَخْرَمَةُ ،هٰذَا خَبَّأْتُهُ لَكَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى هٰذَا، فَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحَرِيْرِ ، لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا لُبْسَ الْحَرِيْرِ لِلرِّجَالِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِالْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ الْمَرْوِيَّةِ ، فِي النَّهْيِ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَمِنْهَا ، مَا

۶۵۰۶: ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاں جبے آئے یہ بات ابومخرمہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا اے بیٹے مجھے یہ معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ہاں کچھ جبے آئے ہیں اور آپ ان کو تقسیم فرما رہے ہیں تو تم ہمیں وہاں لے جاؤ۔ مسور کہتے ہیں کہ ہم وہاں گئے ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اپنے مکان میں پایا۔ میرے والد نے کہا میرے بیٹے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو میرے لئے بلاؤ۔ مسور کہتے ہیں میں نے اس بات کو بڑا سمجھا اور میں نے کہا کیا میں تمہارے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کو بلاؤں؟ انہوں نے کہا وہ سخت خو نہیں ہیں۔ پس میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو آواز دی تو آپ باہر تشریف لائے اور ایک ریشمی جبہ پہن رکھا تھا اس میں سونے کا کڑھاؤ تھا اور فرمایا اے مخرمہ یہ جبہ میں نے تمہارے لئے چھپا کر رکھا تھا۔ وہ جبہ آپ نے مخرمہ کو دیا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ریشمی لباس میں کوئی حرج نہیں خواہ مرد

پہنیں یا عورتیں اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا انہوں نے ریشم کا پہننا مردوں کے لئے مکروہ قرار دیا اور آثار متواترہ سے جو نبی اکرم ﷺ سے وارد ہوئے ہیں استدلال کیا۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب۴۴' مسلم فی اللباس۱۶' مسند احمد ۳۸۳/۳۔

۶۵۰۷: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ ، فَقَالَ : نَهَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ .

۶۵۰۷: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا مگر دو انگلیوں یا تین انگلیوں یا چار انگلیوں کی مقدار۔

تخریج : ترمذی فی اللباس باب۱۔

۶۵۰۸: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا مُعَاذٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ ، إِلَّا مَوْضِعَ أُصْبُعَيْنِ ، أَوْ ثَلَاثٍ ، أَوْ أَرْبَعٍ .

۶۵۰۸: ابوعثمان نہدی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ریشم پہننے سے منع فرمایا سوائے دو تین یا چار انگلیوں کی مقدار۔

۶۵۰۹: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِيَّاكُمْ وَالْحَرِيْرَ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى عَنْهُ وَقَالَ : لَا تَلْبَسُوْا مِنْهُ إِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَأَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعَيْهِ .

۶۵۰۹: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے آپ کو ریشم سے بچاؤ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا اور فرمایا اسے نہ پہنو مگر اس طرح اور اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

تخریج : مسلم فی اللباس باب۱۲' ۱۳' ابن ماجہ فی اللباس باب۱۸۔

۶۵۱۰: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۶۵۱۰: حسین بن نصر کہتے ہیں کہ میں نے یزید بن ہارون سے سنا پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۵۱۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ،

قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ ، وَأَنَا بِأَذْرَبِيجَانَ ، مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ إِلَّا هٰكَذَا ، قَالَ :فَأَعْلَمَنَا أَنَّهَا الْأَعْلَامُ .

۶۵۱۱: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جب کہ میں عتبہ بن فرقد کے ساتھ آذر بائیجان میں تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے علاوہ ہمیں ریشم پہننے سے منع فرمایا اور انہوں نے ہمیں بتلایا کہ وہ نشانات ہیں۔

۶۵۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ جَمِيْلِ بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ قَالَ :رَأَيْتُ عَلِيًّا ، وَرَأَى عَلٰى رَجُلٍ بُرْدًا يَتَلَأْلَأُ فَقَالَ : فِيْهِ حَرِيْرٌ ؟ ، فَقَالَ :نَعَمْ ؛ فَأَخَذَهُ، فَجَمَعَ صِنْفَتَيْهِ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ فَشَقَّهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَحْسُدْكَ عَلَيْهِ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ .

۶۵۱۲: ابوالوضی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور انہوں نے ایک آدمی پر ایک چادر دیکھی جو چمک رہی تھی تو انہوں نے فرمایا اس میں ریشم ہے چنانچہ اس نے جواب میں کہا کہ ہاں پس اس کو پکڑا اور اس کے دونوں کناروں کو اپنی دونوں انگلیوں کے درمیان جمع کیا اور اس کو چیر دیا اور فرمایا مجھے تم پر کوئی حسد نہیں ہوا لیکن میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے ریشم سے منع فرمایا۔

۶۵۱۳: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَارِمٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ مَرَرْتُ بِعُطَارِدٍ ، أَوْ بِلَبِيْدٍ ، وَهُوَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ حُلَّةَ حَرِيْرٍ، فَلَوْ اشْتَرَيْتَهَا لِلْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُوْدِ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۱۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطارد اور لبید کے پاس سے میرا گزر ہوا تو ان کو ریشمی حلہ پیش کیا جا رہا تھا اگر میں آپ کے لئے خرید لیتا تا کہ آپ جمعہ اور وفود کے لئے اس کو استعمال فرمائیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا میں وہ ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۶۶' مسلم فی اللباس حدیث۷' ۱۰' ابن ماجه فی اللباس باب۱۶' مسند احمد ۲۴/۲' ۴۹۔

۶۵۱۴: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ، عُطَارِدًا ، وَلَا لَبِيْدًا .

۶۵۱۴: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ

عطا درا اور لبید کا ذکر نہیں کیا۔

۶۵۱۵: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، وَعَمْرٌو ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. وَذَكَرَ أَنَّ الرَّجُلَ عُطَارِدٌ ، أَوْ لَبِيدٌ .

۶۵۱۵: سالم نے اپنے والد سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی اور بیان کیا کہ وہ آدمی عطارد یا لبید ہے۔

۶۵۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ :قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ :مَا الْإِسْتَبْرَقُ ؟ .قُلْتُ :مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ ، وَخَشُنَ مِنْهُ .فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ : رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ ، فَأَتَى بِهَا فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اشْتَرِ هٰذِهٖ، فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ ، إِذَا قَدِمَ عَلَيْكَ .فَقَالَ :إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ :فَمَضَى لِذٰلِكَ مَا مَضَى .ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَاهُ بِهَا فَقَالَ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهٖ، وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِ هٰذَا مَا قُلْتَ ؟ .فَقَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ بِهَا لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا . وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ مِنْ أَجْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ .

۶۵۱۶: ابواسحاق کہتے ہیں کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے کہا کہ استبرق کیا ہے میں نے کہا موٹا اور کھردرا ریشم وہ کہنے لگے میں نے عبداللہ بن عمر ؓ کو فرماتے سنا کہ عمر ؓ نے ایک آدمی پر استبرق کا جوڑا دیکھا وہ اس کو لے کر آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ اس کو خرید لیں تا کہ وفود کے لئے آپ اس کو پہنیں جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ بات آئی گئی ہوگئی پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر ؓ کی طرف ایک ریشمی جوڑا بھیجا حضرت عمر ؓ اس کو لے کر آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ آپ نے یہ میری طرف بھیجا ہے حالانکہ آپ اس جیسے جوڑے کے بارے میں وہ فرما چکے جو آپ فرما چکے آپ ﷺ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہاری طرف اس لئے بھیجا تا کہ اس سے تم مال حاصل کرو۔ حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ اس حدیث کی وجہ سے کپڑے میں نقش و نگار کو ناپسند کرتے تھے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب ٤١، مسلم فی اللباس روایت٨، ٩۔

۶۵۱۷: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِي قَالَ :سَمِعْتُ الصَّقْعَبَ بْنَ زُهَيْرٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ مَكْفُوفَةٌ بِحَرِيرٍ ، أَوْ قَالَ :مَزْرُورَةٌ بِدِيبَاجٍ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَخَذَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِهِ فَجَذَبَهَا بِهِ ثُمَّ قَالَ :لَا أَرٰى عَلَيْكَ ثِيَابَ مَنْ لَا يَعْقِلُ وَهُوَ حَدِيْثٌ طَوِيْلٌ ، فَاخْتَصَرْنَا مِنْهُ هٰذَا الْمَعْنٰى .

۶۵۱۷: عطاء ابن یسار نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا جس پر ریشمی آستینوں والا جبہ تھا یا ریشمی بٹن بنے ہوئے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف ناراضگی سے کھڑے ہوئے اور اس کو جبے کی آستین سے پکڑا اور اس کو کھینچا پھر فرمایا کیا میں تم پر بے عقل لوگوں کا لباس نہیں دیکھتا یہ حدیث طویل ہے ہم نے اس میں یہ مفہوم مختصر کرلیا ہے۔

۶۵۱۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ قَالَ :كُنْتُ فِيْ مَلَإٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ ؟ قَالَ : قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ .

۶۵۱۸: ابو شیخ ہنائی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی ایک جماعت میں حضرت امیر معاویہ کے پاس تھا آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا انہوں نے کہا جی ہاں اللہ کی قسم۔ آپ نے کہا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔

۶۵۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۵۱۹: حجاج نے ہمام سے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

۶۵۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدٌ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ .

۶۵۲۰: بکر بن عبداللہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ریشم وہ پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۶۵۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حُمْرَانُ ، قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ ، أَلَمْ تَسْمَعُوْا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ ثِيَابِ الْحَرِيْرِ ؟ فَقَالُوْا :اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ .

۶۵۲۱: حمران کہتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ نے حج کیا اور انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نہیں سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشمی لباس سے منع فرمایا ہے انہوں نے کہا اللہ کی قسم ایسا ہی ہے پھر انہوں نے فرمایا میں بھی اس بات پر گواہ ہوں۔

۶۵۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى قَالَ :اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ بِالْمَدَائِنِ فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ ، فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُهُ عَنْهُ فَأَبَى أَنْ يَنْتَهِيَ ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ دَعُوْهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ، وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

۶۵۲۲: ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ نے مدائن میں پانی مانگا ان کے پاس ایک دیہاتی چاندی کے پیالے میں پانی لایا پھر فرمایا میں نے اس کو منع کیا تھا اس نے باز رہنے سے انکار کر دیا جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے اور اسی طرح باریک اور موٹا ریشم پہننے سے اور فرمایا کہ یہ ان کے لئے دنیا میں چھوڑ دو تمہارے لئے آخرت میں ہوں گے۔

۶۵۲۳: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، مِثْلَهُ.

۶۵۲۳: حکم نے ابن ابی لیلیٰ نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۵۲۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ سَعْدٍ الْجُعْفِيُّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، مِثْلَهُ.

۶۵۲۴: یزید بن ابی زیاد نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۵۲۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ الضَّرِيْرُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلَى ، مِثْلَهُ.

۶۵۲۵: مجاہد نے ابن ابی لیلیٰ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيْهَاعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ .

۶۵۲۶: علی بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔

۶۵۲۷: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ .

۶۵۲۷: بنی لیث کے ایک آدمی نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا۔

۶۵۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۵۲۸: حفص لیثی نے حضرت عمران بن حصینؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَأَوْمَى الْحَسَنُ إِلٰى جَيْبِ قَمِيْصِهٖ.

۶۵۲۹: حسن نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس قمیص کو نہیں پہنتا جس کی آستین ریشم کی بنی ہوئی ہوں اور حسن رحمہ اللہ نے اپنے قمیص کے گریبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

تخریج : أبو داؤد فی اللباس باب۸، مسند احمد ۴۴۲/۴۔

۶۵۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنِ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، ح .

۶۵۳۰: عبدالرحمٰن بن زیاد سے شعبہ سے روایت نقل کی ہے۔

۶۵۳۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، وَوَهْبٌ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ ، وَالشُّرْبِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ .

۶۵۳۱: معاویہ بن سوید نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں موٹا اور باریک ریشم پہننے اور سونا چاندی کے برتنوں میں پینے کی ممانعت فرمائی۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۲۷، ابو داؤد فی الاشربه باب۱۷، ترمذی فی الاشربه باب۱۰، مسند احمد ۹۲/۴۔

۶۵۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ :قَالَ :مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ

الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۳۲: ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن زبیر کو یہ کہتے سنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب۲۵' مسلم فی اللباس روایت۱۱' ۲۱' ترمذی فی الادب باب۱' ابن ماجه فی اللباس باب۱۶' مسند احمد ۲۰/۱' ۱۶۶/۲' ۲۳/۳' ۱۵۶/۴' ۳۲۴/۶۔

۶۵۳۳: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ دَاوُدَ السَّرَّاجِ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَلْبَسُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ ، وَلَا يَلْبَسُهُ هُوَ .

۶۵۳۳: داؤد سراج نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا اگر چہ وہ جنت میں داخل ہو جائے دوسرے اہل جنت پہنیں گے وہ نہ پہنے گا۔

تخریج : ۳۷/۱' ۳۲۹/۲' ۲۸۱/۳' ۵/۴۔

۶۵۳۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ :قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۳۴: عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

تخریج : ۲۶/۱' ۳۶/۲' ۲۰۹/۳' ۱۰۶' ۱۵۶/۴۔

۶۵۳۵: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ الْحَسَنِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ ، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ :سَمِعْتُ أَنَسًا فَقُلْتُ :عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ :سَدِيدًا ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۵۳۵: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالعزیز بن صہیب سے ریشم کے متعلق پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا میں نے کہا کیا یہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے انہوں نے کہا درست ہے پھر اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۵۳۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا :شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :كُنَّا

نَتَحَدَّثُ بِذٰلِكَ .

۶۵۳۶: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہم اس کو بیان کرتے تھے۔

۶۵۳۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ وَبَحْرٌ قَالَ يُونُسُ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، وَقَالَ بَحْرٌ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ أَبِي رُقَيَّةَ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ :سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَكُمْ فِي الْقُطْنِ ، فِي الْكَتَّانِ ، مَا يُغْنِيكُمْ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ ؟ وَهٰذَا فِيكُمْ رَجُلٌ ، يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قُمْ يَا عُقْبَةُ . فَقَامَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهُ أَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۳۷: ہشام بن ابی رقیہ لخمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے مسلمہ بن مخلد کو خطبہ دیتے سنا کیا تمہیں کپاس اور کتان فائدہ نہیں دیتے۔ کیا وہ تمہیں ریشم پہننے سے بے نیاز نہیں کرتے تم میں ایسا آدمی ہے جو تمہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اطلاع دیتا ہے اے عقبہ اٹھو! تو حضرت عقبہ بن عامر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اس کے پہننے سے محروم کر دیا جائے گا۔

تخریج : ۳۷/۱، ۳۹، ۳۳۷، ۲۳/۳، ۶۸۱، ۴۳۰/۶۔

۶۵۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ الْوَلِيدَ ، أَبَا عَمَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو أُمَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا إِلَّا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ .

۶۵۳۸: ابو عمار ولید نے ابو امامہ سے روایت کی ہے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا دنیا میں ریشم وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

۶۵۳۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ ، أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَشْرَبْهُ فِي الْآخِرَةِ ، وَمَنْ شَرِبَ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ ، لَمْ يَشْرَبْ بِهِمَا فِي الْآخِرَةِ .ثُمَّ قَالَ لِبَاسُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَشَرَابُ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَآنِيَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ . فَفِي هٰذِهِ الْآثَارِ الْمُتَوَاتِرَةِ ، النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ تَكُونَ نَسَخَتْ مَا

فِيْهِ الْإِبَاحَةُ لِلُبْسِهِ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِيْهِ الْإِبَاحَةُ هُوَ النَّاسِخَ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ؛ لِنَعْلَمَ النَّاسِخَ مِنْ ذٰلِكَ ، مِنَ الْمَنْسُوْخِ

۶۵۳۹: خالد بن عبداللہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا اور جس نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں نہ پیئے گا اور جس نے سونے چاندی کے برتنوں میں پیا وہ آخرت میں ان برتنوں سے نہ پیئے گا۔ پھر ریشم یہ اہل جنت کا لباس اور شراب یہ اہل جنت کا مشروب اور سونے چاندی کے برتن یہ اہل جنت کے برتن ہیں۔ ان آثار متواترہ میں ریشم پہننے کی نفی پائی جاتی ہے اب اس میں دو احتمال ہیں۔ Ⅰ پہلے پائی جانے والی اباحت کے لئے یہ ناسخ ہیں۔ Ⅱ اباحت ان کی ناسخ ہے اب ناسخ و منسوخ کی پہچان کے لئے غور کیا۔

۶۵۴۰: فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَلَّافُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ ، عَنْ سَعِيْدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ أُكَيْدِرَ دَوْمَةَ ، أَهْدَىٰ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةً مِنْ سُنْدُسٍ ، وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْهَىٰ عَنِ الْحَرِيْرِ ، فَلَبِسَهَا ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا .فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ ، أَحْسَنُ مِنْ هٰذِهٖ .

۶۵۴۰: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دومۃ الجندل کے حکمران اکیدر نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا ایک جبہ بھیجا اور یہ ریشم سے ممانعت سے پہلے کی بات ہے پس آپ نے اسے پہنا تو لوگوں نے بہت پسند کیا اور متعجب ہوئے تو آپ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے سعد بن معاذ کے جنتی رومال وہ اس سے بہت زیادہ خوبصورت ہیں۔

تخریج : بخاری فی الھبہ باب۲۸' بدء الخلق باب۸' مسلم فی فضائل الصحابہ حدیث ۱۲۷' ابو داؤد فی اللباس باب۸' مسند احمد ۲۰۷/۳' ۲۵۱/۲۲۹۔

۶۵۴۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، أَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ ، وَعَلَيْهِ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ ، فَصَلّٰى فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ، وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِبَاسُ هٰذِهٖ لِلْمُتَّقِيْنَ .

۶۵۴۱: ابوالخیر کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر سے باہر تشریف لائے اور آپ نے ریشم کی قبا پہن رکھی تھی پس اس میں نماز ادا فرمائی پھر نماز سے واپس لوٹ کر اس کو اتار دیا اور فرمایا یہ متقین کے لباس کے لائق نہیں۔

تخریج : مسند احمد ١٤٣/٤۔

۶۵۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ وَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۵۴۲: عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے اسی طرح ذکر فرمایا۔

۶۵۴۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ : أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ ، فَلَبِسَهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ أَنَّ لُبْسَ الْحَرِيْرِ كَانَ مُبَاحًا ، وَأَنَّ النَّهْيَ عَنْ لُبْسِهِ، كَانَ بَعْدَ إِبَاحَتِهِ، فَعَلِمْنَا أَنَّ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ لُبْسِهِ، هُوَ النَّاسِخُ لَمَا جَاءَ فِي إِبَاحَةِ لُبْسِهِ. وَهٰذَا أَيْضًا ، قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، وَأَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ ،

۶۵۴۳: ابوالخیر سے حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ریشم کی قبا بطور ہدیہ دی گئی پس اس کو پہنا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔ یہ آثار دلالت کر رہے ہیں کہ ریشم کا استعمال مباح تھا اور ممانعت اس کی اباحت کے بعد اتری ہے پس اس سے ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ جن روایات میں پہننے کی ممانعت وارد ہے وہ پہننے کے متعلق اباحت کی روایات کے لئے ناسخ ہیں اور یہ بھی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ اور اکثر علماء امت کا قول ہے۔ اس سلسلہ میں صحابہ کرامؓ سے مروی روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب١٦' واللباس باب١٢' مسلم فی اللباس ٢٣' نسائی فی القبلة باب١٩' مسند احمد ١٤٩/٤۔

۶۵۴۴: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَمَّهُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، دَخَلَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَلَى عُمَرَ ، وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ مِنْ حَرِيْرٍ ، وَقُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَشَقَّ الْقَمِيصَ ، وَفَكَّ الْقُلْبَيْنِ وَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ .

۶۵۴۴: اسماعیل بن عبدالرحمن عبدالرحمن کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اس وقت وہ ریشم کی قمیص پہنے ہوئے تھا اور سونے کے دو کنگن پہن رکھے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قمیص کو چیر دیا اور کنگنوں کو اتار لیا اور فرمایا اپنی ماں کے پاس جاؤ۔

۶۵۴۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ، قَالَ :ثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ :أَتَيْنَا عُمَرَ ، وَعَلَيْنَا مِنْ ثِيَابِ أَهْلِ فَارِسٍ ، أَوْ قَالَ :كِسْرَى

فَقَالَ بَرَّحَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْوُجُوْهَ فَرَجَعْنَا فَأَلْقَيْنَاهَا ، وَلَبِسْنَا ثِيَابَ الْعَرَبِ ، فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقَالَ أَنْتُمْ خَيْرٌ مِنْ قَوْمٍ أَتَوْنِيْ، وَعَلَيْهِمْ ثِيَابُ قَوْمٍ ، لَوْ رَضِيَهَا اللّٰهُ لَهُمْ ، لَمْ يُلْبِسْهُمْ اِيَّاهَا ، لَا يَصْلُحُ ، أَوْ لَا يَحِلُّ ، اِلَّا أُصْبُعَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا يَعْنِي :الْحَرِيْرَ .

۶۵۴۵: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے ہم نے فارسیوں کا لباس پہن رکھا تھا یا کسریٰ کے لوگوں کا لباس تھا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان چہروں کو دور کرے۔ ہم نے پلٹ کر ان کپڑوں کو اتار پھینکا اور عرب کا لباس زیب تن کیا پھر ہم ان کی خدمت میں گئے تو آپ نے فرمایا۔ تم ان لوگوں سے بہتر ہو جو میرے پاس آئے انہوں نے دوسری قوم کا لباس پہن رکھا تھا اگر اللہ تعالیٰ اس قوم پر راضی ہوتا تو ان کو یہ لباس نہ پہنا تا اور یہ ریشم درست نہیں یا حلال نہیں مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی مقدار۔

۶۵۴۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ ، عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو السَّيْبَانِيِّ قَالَ :رَأَىٰ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ عَلٰى رَجُلٍ ، جُبَّةً فِيْ صَدْرِهِ لَبِنَةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ .فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا هٰذَا الشَّيْءُ الَّذِيْ تَحْتَ لِحْيَتِكَ ؟ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :اِنَّمَا يَعْنِيْ، الدِّيْبَاجَ .

۶۵۴۶: ابو عمرو شیبانی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی ایسا جبہ پہنے ہوئے پایا جس کے گریبان میں ریشم لگا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تمہاری داڑھی کے نیچے کیا ہے؟ آدمی دیکھنے لگا تو دوسرے آدمی نے اسے کہا ان کی مراد یہ ریشم ہے۔

۶۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ قَالَ :اِسْتَأْذَنَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَلٰى ابْنِ عَامِرٍ ، وَتَحْتَهُ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ ، فَأَمَرَ بِهَا فَرُفِعَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ ، وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ ، شَطْرُهُ حَرِيْرٌ .فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَامِرٍ :يَا أَبَا اِسْحَاقَ ، ، اسْتَأْذَنْتَ عَلَيَّ وَتَحْتِيْ مَرَافِقُ مِنْ حَرِيْرٍ ، فَأَمَرْتُ بِهَا فَرُفِعَتْ .فَقَالَ :نِعْمَ الرَّجُلُ أَنْتَ ، يَا ابْنَ عَامِرٍ ، اِنْ لَمْ تَكُنْ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ؛ لَأَنْ أَضْطَجِعَ عَلٰى جَمْرِ الْغَضَاءِ ، أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَضْطَجِعَ عَلٰى مَرَافِقِ حَرِيْرٍ .قَالَ فَهٰذَا عَلَيْكَ مِطْرَفٌ ، شَطْرُهُ خَزٌّ ، وَشَطْرُهُ حَرِيْرٌ قَالَ :اِنَّمَا يَلِيْ جِلْدِيْ مِنْهُ الْخَزُّ .

۶۵۴۷: صفوان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے ابن عامر رضی اللہ عنہ کے ہاں آنے کی اجازت طلب کی ان کے نیچے ریشمی گدے تھے انہوں نے ان کو اٹھانے کا حکم دیا حضرت سعدؓ ان کے ہاں آئے تو

انہوں نے ایک چادر پہن رکھی تھی جس کی ایک جانب ریشم کی تھی ان کو ابن عامرؓ نے کہا اے ابواسحاق! آپ نے جب اجازت طلب کی تو میرے نیچے ریشمی گدا تھا میں نے ان کو اٹھانے کا حکم دیا تو وہ اٹھالئے گئے۔ تو انہوں نے کہا اے ابن عامر! تم خوب آدمی ہوا گر تو ان لوگوں سے نہ ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا" (الاحقاف:۲۰) کیونکہ غضباء نام درخت کے انگاروں پر لوٹنا مجھے ریشمی گدے پر لیٹنے کی بنسبت زیادہ پسند ہے۔ تو ابن عامرؓ کہنے لگے یہ تم نے چادر اوڑھ رکھی ہے جس کی ایک جانب ریشم کی ہے اور ایک جانب اون اور ریشم کی ہے تو وہ کہنے لگے میری جلد ریشم سے ملاصق ہے۔

۶۵۴۸: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ ، قَالَ :قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ :أَرَأَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْحَرِيْرِ ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْ وَجَدْتَهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ .قَالَ :مَا وَجَدْتُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلٰكِنِّيْ رَأَيْتُ أَهْلَ الْإِسْلَامِ يَكْرَهُوْنَهُ.

۶۵۴۸: طلق بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو کہا اس ریشم سے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں کیا اس کے متعلق آپ نے کوئی چیز جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے یا کتاب اللہ میں کوئی چیز پائی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے نہ تو قرآن مجید میں اسکے متعلق پایا اور نہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا۔ لیکن میں نے اہل اسلام (صحابہ کرام) کو اس سے نفرت کرتے پایا۔

۶۵۴۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْخَصِيْبِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ ، قَالَ :لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى ابْنِ عُمَرَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :إِنَّ ثِيَابَنَا هٰذِهِ، يُخَالِطُهَا الْحَرِيْرُ .قَالَ : دَعُوْهُ ، قَلِيْلَهُ وَكَثِيْرَهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ إِلٰى أَنَّ مَا حَرُمَ مِنْ ذٰلِكَ ، فَقَدْ دَخَلَ فِيْهِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيْعًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ وَلَمْ يَخُصَّ فِيْ ذٰلِكَ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ .قَالُوْا :قَدْ رَأَيْنَا آنِيَةَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، حُرِّمَتْ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، ؛ لِأَنَّهَا آنِيَاتُ الْكُفَّارِ ، فَاسْتَوَى فِيْ ذٰلِكَ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ .فَكَذٰلِكَ الْحَرِيْرُ ، لَمَّا حَرُمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ؛ لِأَنَّهُ لِبَاسُ الْكُفَّارِ ، اسْتَوَى فِيْهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيْعًا .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ، أَنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ لُبْسِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَاتِ ، وَقِيْلَ :إِنَّهَا لِبَاسُ الْكُفَّارِ . وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِکَ ،

۶۵۴۹: حسن کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بطحاء میں داخل ہوئے تو ان کو ایک آدمی نے کہا ہمارے یہ کپڑے ریشم ملے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا اس کے قلیل و کثیر کو چھوڑ دو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگ تو ادھر چلے گئے کہ مرد و عورتیں سب پر ریشم حرام ہے۔ انہوں نے اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو دلیل بنایا ہے "من لبسه في الدنيا يلبسه في الآخرة" اس میں مردوں اور عورتوں میں سے کسی کی تخصیص نہیں ہے۔ اس کی مزید دلیل یہ ہے کہ سونے چاندی کے برتن مسلمانوں پر حرام ہیں کیونکہ وہ کفار کے برتن ہیں اس میں مردوں اور عورتوں کا کوئی فرق نہیں اسی طرح ریشم جب مسلمانوں کے لئے حرام ہے کیونکہ وہ کفار کا لباس ہے تو اس میں مردوں اور عورتوں کا حکم برابر ہے۔ ان کو جواب میں کہا جائے گا کہ رنگین کپڑوں کے پہننے کی ممانعت ہے اور ان کو کفار کا لباس قرار دیا گیا اور اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ ذیل روایات وارد ہیں۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ کیا ثیاب کفار ہونے کی علت کی وجہ سے ان کپڑوں کا عورتوں کو پہننا حرام ہے یا نہیں۔ (روایات ملاحظہ ہوں)

۶۵۵۰: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیٰی ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ یَحْیٰی بْنِ أَبِیْ کَثِیْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو :أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأٰی عَلَیْہِ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ قَالَ هٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ ، فَلَا تَلْبَسْهَا .

۶۵۵۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے دیکھے تو فرمایا یہ کفار کے کپڑے ہیں ان کو مت پہنو۔

۶۵۵۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الْخَزَّازُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَکِ ، قَالَ : ثَنَا یَحْیٰی ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَهٗ .فَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ أَنَّ الثِّیَابَ الْمُصَبَّغَةَ ، ثِیَابُ الْکُفَّارِ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِکَ ، هَلْ حَرُمَ لُبْسُهَا لِهٰذِہِ الْعِلَّةِ ، عَلَی النِّسَاءِ أَمْ لَا ؟ فَاِذَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ قَدْ.

۶۵۵۱: یحییٰ نے بھی اپنی اسناد سے اس کی مثل ذکر کیا ہے اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ رنگے ہوئے کپڑے کفار کے کپڑے ہیں اب ہم غور کرتے ہیں کہ آیا اس علت کی وجہ سے ان کپڑوں کا عورتوں کے لئے بھی پہننا حرام ہے یا نہیں؟

۶۵۵۲: حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا الْخَصِیْبُ ، قَالَ :ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنْ زِیَادٍ النُّمَیْرِیِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ فَقَالَ لَہٗ لَوْ أَنَّ ثَوْبَکَ

هٰذَا كَانَ فِيْ تَنُّوْرٍ ، لَكَانَ خَيْرًا لَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَجَعَلَهُ تَحْتَ الْقِدْرِ ، أَوْ فِي التَّنُّوْرِ ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا فَعَلَ ثَوْبُكَ ؟ قَالَ :صَنَعْتُ بِهٖ مَا أَمَرْتَنِي .فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بِهٰذَا أَمَرْتُكَ ، أَوَلَا أَلْقَيْتَهٗ عَلَى بَعْضِ نِسَائِكَ ؟ .فَكَانَ ذٰلِكَ التَّحْرِيْمُ عَلَى الرِّجَالِ ، دُوْنَ النِّسَاءِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۶۵۵۲: زیاد نمیری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے زعفرانی رنگ کے کپڑے پہن رکھے تھے آپ نے اسے فرمایا اگر تمہارے نے یہ کپڑے تمہارے جسم کی بجائے تنور میں ڈالے جائیں تو تمہارے حق میں یہ بہتر تھا وہ شخص گیا اور اس نے اپنے کپڑوں کو ہنڈیا کے نیچے یا تنور میں ڈال دیا اور پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تیرے کپڑوں کا کیا بنا؟ اس نے کہا میں نے ان کا وہی علاج کیا جو آپ نے بتلایا تھا تو اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں اس بات کا حکم تو نہ دیا تھا تو نے اس کو اپنے گھر کی کسی عورت پر کیوں نہ ڈالا۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہ تحریم مردوں کے لئے تھی نہ کہ عورتوں کے لئے۔ دیگر صحابہ کرام سے بھی اس سلسلہ میں روایات مروی ہیں۔

۶۵۵۳: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ ، عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، قَالَ :ثَنَا بُنْدَارٌ ، قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِي ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ ، فَرَأَيْتُ عَلَيْهَا ثِيَابًا مُصَبَّغَةً .

۶۵۵۳: ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا میں نے ان کو رنگین کپڑے پہنے ہوئے پایا۔

۶۵۵۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ :كَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ، وَعَائِشَةُ ، وَأُمُّ حَبِيْبَةَ ، يَلْبَسْنَ الْمُعَصْفَرَاتِ .

۶۵۵۴: موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ، عائشہ، ام حبیبہ رضی اللہ عنہم زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے استعمال فرماتی تھیں۔

۶۵۵۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لِأَهْلِهٖ :لَا تَلْبَسُوْا ثِيَابَ الطِّيْبِ ، وَتَلْبَسُوْا الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ مِنْ غَيْرِ الطِّيْبِ .

۶۵۵۵: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ اپنے گھر والوں کو فرما رہے تھے خوشبو دار کپڑے مت استعمال کرو اور خوشبو کے بغیر زعفرانی کپڑے پہنو۔

۶۵۵۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ هِشَامِ ، بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَاتِ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ ، لَيْسَ فِيهِنَّ زَعْفَرَانٌ .

۶۵۵۶: عروہ اپنے والد سے انہوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے نقل کیا کہ وہ زعفرانی کپڑے پہنے ہوئے تھیں جبکہ وہ حالت احرام میں تھیں ان کپڑوں میں زعفران کا اثر نہ تھا۔

تخریج : مالك في الحج ۱۱۔

۶۵۵۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّهَا قَالَتْ :مَا رَأَيْتُ أَسْمَاءَ لَبِسَتْ إِلَّا الْمُعَصْفَرَ ، حَتّٰى لَقِيَتْ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، وَإِنْ كَانَتْ لَتَلْبَسُ -الثَّوْبَ يَقُومُ قِيَامًا مِنَ الْعُصْفُرِ .فَمَا يُنْكِرُونَ أَنْ يَكُونَ الْحَرِيرُ -كَذٰلِكَ ، فَيَكُونُ لُبْسُهُ مَكْرُوهًا لِلرِّجَالِ ، غَيْرَ مَكْرُوهٍ لِلنِّسَاءِ .فَإِنْ قَالُوا لَنَا :فَلِمَ لَا تُشَبِّهُونَ حُكْمَ لِبَاسِ الْحَرِيرِ فِي هٰذَا الْبَابِ ، بِحُكْمِ اسْتِعْمَالِ آنِيَةِ -الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ؟ قِيلَ لَهُمْ :؛لِأَنَّ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ هِيَ مِنَ اللِّبَاسِ ، وَكَذٰلِكَ ثِيَابُ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ ، وَالذَّهَبَ -وَالْفِضَّةَ ، هُمَا مِنَ الْأَوَانِي، وَاللِّبَاسُ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَشْبَهُ مِنْهُ بِالْآنِيَةِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ فِي ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۶۵۵۷: فاطمہ بنت منذر کہتی ہیں کہ میں نے اسماء کو ہمیشہ زعفرانی رنگ کے لباس میں دیکھا یہاں تک کہ ان کی وفات ہوئی اور اگر وہ دوسرا کپڑا پہنتی تو وہ وہی ہوتا جو زعفرانی رنگ کے قائم مقام ہوتا۔پس یہ فریق ریشم کو عورتوں کے حق میں کیونکر اس طرح نہیں سمجھتے کہ اس کا پہننا مردوں کے لئے مکروہ اور عورتوں کے لئے مکروہ نہ ہو۔اگر کوئی معترض کہے کہ آپ لوگ ریشمی لباس کو زعفرانی لباس سے مشابہت دینے کو تیار ہیں مگر سونے چاندی کے برتنوں سے کیونکر تشبیہ نہیں دیتے تو اس کے جواب میں کہا جائے گا' لباس کو لباس سے مشابہت مناسب ہوگی یا اس چیز سے جو برتنوں اور لباس دونوں سے متعلق ہے اس کا بڑا حصہ تو برتنوں سے مشابہت رکھتا ہے پس مشابہت کامل تو لباس کو لباس سے ہوگی (واللہ اعلم) یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی یہ منقول ہے (ملاحظہ ہو)

یہ قول امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا ہے۔جناب نبی اکرم ﷺ سے بھی یہ منقول ہے (ملاحظہ ہو)

۶۵۵۸: مَا حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ

أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ : إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَخَذَ حَرِيْرًا فِيْ يَمِيْنِهٖ، وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَسَارِهٖ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ .

۶۵۵۸: ابن زریر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم کو اپنے دائیں جانب رکھا اور سونے کو پکڑ کر بائیں طرف رکھا پھر فرمایا یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۱۰' ترمذی فی اللباس باب ۱' نسائی فی الزینه باب ۴۰' ابن ماجه فی اللباس باب ۱۹۔

۶۵۵۹: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ ، عَنْ أَبِيْ أَفْلَحَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۵۵۹: عبداللہ بن زریر غافقی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۵۶۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيِّ ، عَنْ أَبِيْ عَلِي الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِيْ إِحْدٰى يَدَيْهِ ذَهَبٌ ، وَفِي الْأُخْرٰى حَرِيْرٌ ، فَقَالَ هٰذَانِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ أُمَّتِيْ وَحِلٌّ لِإِنَاثِهَا .

۶۵۶۰: عبداللہ بن زریر غافقی کہتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ کے ایک ہاتھ میں سونا اور دوسرے ہاتھ میں ریشم تھا اور فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور عورتوں کے لیے حلال ہیں۔

۶۵۶۱: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ أَبِي الصَّعْبَةِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهٗ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۵۶۱: ابوحبیب کہتے ہیں کہ عبدالعزیز بن ابی الصعبہ قرشی نے مجھے بیان کیا پھر اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۵۶۲: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۵۶۲: عبدالرحمن بن رافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۵۶۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیمُ بْنُ مُنْقِذٍ ، وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا :ثَنَا الْمُقْرِءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادٍ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِہٖ مِثْلَہٗ.

۶۵۶۳: عبدالرحمن بن زیاد المقرئی نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۶۵۶۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ ، وَابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَأَبُوْ زُرْعَةَ الدِّمَشْقِیُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ ، قَالُوْا :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْوَاسِطِیُّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِیْدُ بْنُ أَبِیْ عَرُوْبَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ أَرْقَمَ ، قَالَ :حَدَّثَتْنِیْ عَمَّتِیْ أُنَیْسَةُ بِنْتُ زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، عَنْ أَبِیهَا ، زَیْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَہٗ وَزَادَ عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ :اِنَّكَ لِتَقُوْلُ هٰذَا، وَهٰذَا أَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ یَنْهٰی عَنْهُ، قَالَتْ :وَكَانَ فِیْ یَدِی قُلْبَانِ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَالَ ضَعِیهِمَا وَرَكِبَ حُمَیِّرًا لَهٗ، فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ ، فَقَالَ أَعِیْدِیهِمَا فَقَدْ سَأَلْتُهٗ، فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهٖ .

۶۵۶۴: انیسہ بنت زید بن ارقم نے اپنے والد زید بن ارقمؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے اور علی بن عبدالرحمن کی روایت یہ اضافہ ہے کہ تم یہ کہتے ہو اور یہ حضرت علی ؓ اس سے منع کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے تو انہوں نے کہا ان دونوں کو اتار کر رکھ دو اور اپنے گدھے پر سوار ہو کر گئے پھر واپس لوٹے اور کہنے لگے ان دونوں کو دوبارہ پہن لو۔ میں نے ان سے سوال کیا ہے تو انہوں نے فرمایا۔ ان کے پہننے میں کچھ حرج نہیں ہے۔

۶۵۶۵: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِیْ مَرْیَمَ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ أَیُّوْبَ قَالَ :حَدَّثَنِی الْحَسَنُ بْنُ ثَوْبَانَ ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِیْ رُقَیَّةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ مَسْلَمَةَ بْنَ مَخْلَدٍ یَقُوْلُ لِعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ قُمْ ، فَحَدِّثْ النَّاسَ بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی :فَقَامَ عُقْبَةُ فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ بَیْتَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ . وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحَرِیْرُ وَالذَّهَبُ ، حَرَامٌ عَلٰی ذُكُوْرِ أُمَّتِیْ ، حِلٌّ لِإِنَاثِهِمْ .

۶۵۶۵: ہشام بن ابی رقیہ کہتے ہیں کہ میں نے مسلمہ بن مخلد سے پوچھا وہ عقبہ بن عامرؓ کو کہہ رہے تھے اٹھو! اور لوگوں کو وہ بات بتلاؤ جو تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے چنانچہ عقبہ کھڑے ہو کر کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے اور میں نے جناب

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے ریشم اور سونا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں پر حلال ہیں۔

٦٥٦٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْاَنْمَاطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْحَرِيْرُ وَالذَّهَبُ ، حَلَالٌ لِإِنَاثِ أُمَّتِي ، حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِهَا .

٦٥٦٦: سعید بن ابی ہند نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا ہے سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور اس کے مردوں کے لئے حرام ہے۔

٦٥٦٧: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .فَبَيَّنَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَنْ قَصَدَ اِلَيْهِ بِالنَّهْيِ فِي الْآثَارِ الْاُوَلِ ، وَأَنَّهُمُ الرِّجَالُ دُوْنَ النِّسَاءِ .فَقَالَ الْآخَرُوْنَ :فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُمَا جَعَلَا قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

٦٥٦٧: سعید بن ابی ہند نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ ؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ان آثار سے یہ بات واضح ہوگئی کہ پہلے آثار میں ممانعت سے مقصود مرد ہیں عورتیں شامل نہیں ہیں۔حضرت ابن عمر ؓ اور ابن الزبیرؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشاد "من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرہ" کو مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے عام قرار دیا ہے۔چنانچہ دلیل میں روایات ذکر کی گئی ہیں۔

٦٥٦٨: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ .ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ قَالَ :سَأَلَتِ امْرَأَةٌ ابْنَ عُمَرَ قَالَتْ :أَتَحَلَّى بِالذَّهَبِ ؟ .قَالَ :نَعَمْ ، قَالَتْ :فَمَا تَقُوْلُ لِيْ فِي الْحَرِيْرِ ؟ قَالَ :يُكْرَهُ ذٰلِكَ ، قَالَتْ :مَا يُكْرَهُ؟ أَخْبِرْنِيْ، أَحَلَالٌ هُوَ ، أَمْ حَرَامٌ ؟ قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

٦٥٦٨: یوسف بن ماہک کہتے ہیں کہ ایک عورت نے ابن عمر ؓ سے دریافت کیا کہ کیا سونے کے زیور میں

پہن لوں؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں اس نے پوچھا۔آپ ریشم کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا یہ مکروہ ہے۔اس نے پوچھا مکروہ کیا ہوتا ہے آپ مجھے بتلائیں کہ آیا حلال ہے یا حرام ہے؟ کہنے لگے ہم بات کرتے تھے کہ جس نے اس کو دنیا میں پہنا وہ اس کو آخرت میں نہ پہنے گا۔

۶۵۶۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْهُ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ ، فَكَرِهَهُ .فَقَالَتْ :وَلِمَ ؟ فَقَالَ لَهَا :أَمَا إِذْ أَبَيْتِ فَسَأُخْبِرُكِ ، كُنَّا نَقُولُ ، مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .

۶۵۶۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے ریشم پہننے سے متعلق ان سے سوال کیا تو انہوں نے اس کو ناپسند و مکروہ قرار دیا تو اس عورت نے کہا اس کی کیا وجہ ہے تو فرمایا اگر تو اس کا انکار کرتی ہے تو میں تمہیں بتلاتا ہوں ہم یہ کہا کرتے تھے جس نے اس کو دنیا میں پہنا وہ اس کو آخرت میں نہ پہنے گا۔

۶۵۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُو ذُبْيَانَ ، قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، لَا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ . قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ :وَأَنَا أَقُولُ ، مَنْ لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ، لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ .

۶۵۷۰: ابو دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابن الزبیر رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے سنا۔کہ اے لوگو! تم لوگوں کو ریشم مت پہناؤ۔میں نے عمر بن الخطاب کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ جس نے ریشم کو دنیا میں پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔ابن الزبیر کہنے لگے میں کہتا ہوں جس نے اس کو آخرت میں نہ پہنا وہ جنت میں نہ جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ولباسهم فيها حرير" (الحج۔۲۳)

۶۵۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ، وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا تُلْبِسُوهُ نِسَاءَكُمْ وَلَا أَبْنَاءَكُمْ ، فَإِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ . وَذَكَرُوا فِي ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،

۶۵۷۱: ازرق بن قیس حارثی کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن زبیر کو ترویہ کے دن خطبہ دیتے سنا۔اے لوگو! تم ریشم نہ پہنو! اور نہ تم اپنی عورتوں اور بچوں کو پہناؤ۔اس لئے کہ جس نے اس کو دنیا میں پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

مزید اس سلسلہ کی روایات:

انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ روایات بھی نقل کی ہیں۔

۶۵۷۲: مَا حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، أَنَّ أَبَا عُشَانَةَ الْمَعَافِرِیَّ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِیَّ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ ، وَيَقُوْلُ إِنْ كُنْتُنَّ تُحْبِبْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا ، فَلَا تَلْبَسْنَهَا فِي الدُّنْيَا . قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا ، لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ خَاصَّةً ، وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ .وَمَا ذَكَرْنَا مِنْ حَدِيْثِ عَلِیٍّ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ، وَأَبِیْ مُوْسَى ، يُخْبِرُوْنَ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ الرِّجَالَ ، دُوْنَ النِّسَاءِ ، فَهُوَ أَوْلَى .وَهٰذَا الْمَعْنَى أَوْلَى أَنْ يُحْمَلَ عَلَيْهِ وَجْهُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ مَا ذَكَرْنَا قَبْلَهُ.وَلَئِنْ كَانَ مَا ذَكَرُوْهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ فِیْ ذٰلِكَ ، حُجَّةً ، فَإِنَّ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَلِیٍّ مِمَّا يُخَالِفُ ذٰلِكَ ، أَحْرَى بِأَنْ يَكُوْنَ حُجَّةً .وَقَدْ رُوِیَ فِیْ هٰذَا أَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ .

۶۵۷۲: ابوعشانہ معافری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ جہنی کو جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق یہ خبر دیتے سنا کہ آپ اپنے اہل کو زیور وریشم سے منع فرماتے اور فرماتے اگر تم جنت کا زیور وریشم پسند کرتی ہو۔تو اس کو دنیا میں مت پہنو۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا قول "من لبسه فی الدنیا"...... اس سے مراد فقط مرد بھی ہو سکتے ہیں۔ مراد بقول تمہارے مرد و عورتیں دونوں ہوں اور ہم نے حضرت علی ابن عمر زید بن ارقم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کی روایات ذکر کی ہیں انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ اس سے مراد مرد ہیں عورتیں نہیں۔ پس یہ احتمال متعین ہوا۔ یہ مطلب لینے سے دونوں روایات میں تضاد نہ رہے گا۔ اگر ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر کی بات کو وہ حجت قرار دیتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ان سے بڑھ کر حجت ہے اور اب تو فیصلہ ہی ہو گیا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اپنے قول کے خلاف اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کی حمایت میں نقل کیا ہے۔

تخریج : نسائی فی الزینه باب ۳۹۔

۶۵۷۳: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، قَالَ : سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَى عُمَرُ عُطَارِدَ التَّمِيْمِیَّ يُقِيْمُ فِي السُّوْقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ

.فَقَالَ عُمَرُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوْ اشْتَرَيْتَهَا لِوَفْدِ الْعَرَبِ ، إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ .فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ ، فَبَعَثَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ ، وَإِلَى أُسَامَةَ بِحُلَّةٍ ، وَأَعْطَى عَلِيًّا حُلَّةً فَأَمَرَهُ أَنْ يَشُقَّهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِهِ. قَالَ :وَرَاحَ أُسَامَةُ بِحُلَّتِهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرًا ، عَرَفَ أَنَّهُ كَرِهَ مَا صَنَعَ فَقَالَ إِنِّيْ لَمْ أَبْعَثْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا ، إِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِتَشُقَّهَا خُمُرًا ، بَيْنَ نِسَائِكَ .

۶۵۷۳: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب عمر رضی اللہ عنہ نے عطارد تمیمی کو دیکھا کہ ایک ریشمی دھاری دار جوڑے کی قیمت لگا رہا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اس کو عرب کے وفود کی آمد پر پہننے کے لئے خرید لیں تو مناسب ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا میں تو وہ ریشم پہنتا ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں دھاری دار ریشمی جوڑے آئے تو آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرف ایک جوڑا اور ایک جوڑا اسامہ کو اور ایک جوڑا علی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ عورتوں کے مابین دوپٹے کے لئے کاٹ کر دے دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اسامہ اپنا جوڑا لے کر جانے لگے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اس طرح دیکھا گویا انہوں نے ان کے اس عمل کو ناپسند کیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں نے یہ تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ تم اسے پہنو بلکہ اس لئے بھیجا ہے کہ اسے پھاڑ کر عورتوں کے دوپٹے بنالو۔

۶۵۷۴: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا حَامِدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا :سُفْيَانُ قَالَ ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ عَلَى عُطَارِدَ ، فَكَرِهَهَا لَهُ، وَنَهَاهُ عَنْهَا ، ثُمَّ إِنَّهُ كَسَا عُمَرَ مِثْلَهَا .فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدَ مَا قُلْتَ ، وَتَكْسُوْنِيْ هٰذِهِ. ؟ فَقَالَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا ، إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهَا ، لِتُلْبِسَهَا النِّسَاءَ .فَأَخْبَرَ ابْنُ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ قَوْلَهُ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرُ فِي الدُّنْيَا ، مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ إِنَّمَا قَصَدَ بِهِ الرِّجَالَ دُوْنَ النِّسَاءِ وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۵۷۴: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطارد پر ایک دھاری دار جوڑا دیکھا آپ نے وہ ان کے لئے ناپسند کیا اور آئندہ ان کو اس سے منع کر دیا پھر آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی طرح کا کپڑا عنایت فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے عطارد کو اس سے منع فرمایا اور مجھے عنایت فرما

رہے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا یہ میں نے تمہیں خود پہننے کو نہیں دیا بلکہ تمہیں اس لئے دیا ہے تاکہ تم اپنی عورتوں کو پہناؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں بتلا دیا کہ "انما یلبس الحریر" (الحدیث) اس سے مراد مرد ہیں عورتیں اس میں شامل نہیں اور یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی الجمعه باب۷' والهبه باب۲۹' ابو داؤد فی الصلاة باب۲۱۳' واللباس باب۷' نسائی فی الجمعه باب۱۱' والزینه باب ۸۲' مالك فی اللبس ۱۸' مسند احمد ۹۲/۱۔

روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ:

۶۵۷۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ ثَنَا : يَعْقُوْبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ ، عَنْ أَبِيْ صَالِحِ الْحَنَفِيِّ ، عَنْ عَلِي ، أَنَّ أُكَيْدِرَ دَوْمَةَ ، أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَ حَرِيْرٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ أَشْقُقْهُ خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ . وَرُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۵۷۵: ابوصالح حنفی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ دومہ کے حکمران اکیدر نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ریشم کا ایک کپڑا بھیجا آپ نے وہ علی رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا اس کو کاٹ کر اپنے ہاں عورتوں کے دوپٹے بناؤ۔

۶۵۷۶: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا : ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ عَوْنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا صَالِحِ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ مِنْ حَرِيْرٍ ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا ، فَرَأَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهِ، فَأَطَرْتُهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِي .

۶۵۷۶: ابوصالح حنفی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دھاری دار ریشمی جوڑا ہدیہ میں لایا گیا آپ نے وہ میری طرف بھیجا میں نے اسے پہن لیا تو میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناپسندیدگی کے آثار محسوس کئے۔ میں اس کو کاٹ کر اپنے ہاں عورتوں کے دوپٹے بنا دیئے۔

۶۵۷۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ عَوْنٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۵۷۷: ابوعون نے محمد بن عبداللہ سے انہوں نے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۵۷۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ

زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ [illegible]

۶۵۷۸: زید بن وہب نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ [illegible]

۶۵۷۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَ : ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ : أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ : أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ كَسَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَرِحْتُ فِيهَا .فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ ، إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا .فَرَجَعْتُ إِلَى فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَأَعْطَيْتُهَا طَرَفَهَا ، كَأَنَّهَا تَطْوِي مَعِي فَشَقَقْتُهَا ، فَقَالَتْ : تَرِبَتْ يَدَاكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ، مَاذَا جِئْتَ بِهِ ؟ .قُلْتُ : نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَلْبَسَهَا ، فَالْبَسِيهَا ، وَاكْسِي نِسَاءَكِ [illegible]

۶۵۷۹: ابراہیم بن عبداللہ بن حنین نے اپنے والد سے نقل کیا کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دھاری دار ریشمی جوڑا عنایت فرمایا میں بہت خوش ہوا تو آپ نے مجھے فرمایا اے علی! میں نے تجھے پہننے کو نہیں دیا۔ پس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹ کر آیا میں نے اس کا ایک کنارہ حضرت فاطمہ کو پکڑا دیا گویا وہ اس کو میرے ساتھ لپیٹتی تھیں پس میں نے اس کو پھاڑ دیا انہوں نے کہا اے ابوطالب کے بیٹے تیرے ہاتھ میں خاک ہو۔ تم کیا لائے ہو۔ میں نے کہا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کو پہننے سے منع فرمایا پس تم عورتیں اس کو پہنو اور دوسری عورتوں کو پہناؤ۔ [illegible]

تخریج : بخاری فی اللباس [illegible] مسلم فی اللباس [illegible]

۶۵۸۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنْ جَعْدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أَهْدَى أَمِيرُ أَذْرَبِيجَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً مُسَيَّرَةً بِحَرِيرٍ ، إِمَّا سَدَاهَا ، وَإِمَّا لُحْمَتُهَا ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلْبَسُهَا ؟ .قَالَ لَا ، أَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، وَلَكِنْ اجْعَلْهَا خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ .قَالَ : فَقَطَعْتُ مِنْهَا أَرْبَعَ خُمُرٍ ، خِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ أُمِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَخِمَارًا لِفَاطِمَةَ أُخْرَى فَلَمْ يَحْفَظْهَا [illegible]

۶۵۸۰: جعدہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ آذربائیجان کے حاکم نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک جوڑا بھیجا جس میں ریشم تھا یعنی اس کا تانا یا بانا ریشم کا تھا آپ نے وہ میری طرف

بھیج دیا میں اسے پہن کر نکلا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اسے پہن لوں؟ آپ نے فرمایا نہیں، میں تمہارے لئے بھی وہ چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں بلکہ اسے فاطمہ اور دیگر عورتوں کے درمیان دوپٹے بنا کر تقسیم کروا دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس سے چار دوپٹے بنائے، ایک دوپٹہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے، ایک دوپٹہ حضرت فاطمہ بنت اسد کے لئے، ایک دوپٹہ حضرت فاطمہ بنت حمزہ کے لئے اور ایک دوپٹہ ایک اور فاطمہ کے لئے بنایا۔ راوی کہتا ہے میں اس فاطمہ کی (ولدیت) بھول گیا۔

١٥٨١ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي فَاخِتَةَ عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ حُلَّةٌ لُحْمَتُهَا أَوْ سَدَاهَا ، إِبْرَيْسَمٌ . فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْبَسُهَا؟ فَقَالَ : لَا، أَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي ، وَلَكِنِ اقْطَعْهَا خُمُرًا لِفُلَانَةَ وَفُلَانَةَ وَفُلَانَةَ، وَذَكَرَ فِيهِنَّ فَاطِمَةَ قَالَ ، فَشَقَقْتُهَا أَرْبَعَ خُمُرٍ.

١٥٨١ : حضرت جعدہ بن ہبیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی جوڑا ہدیہ کیا گیا جس کا تانا یا بانا ریشم کا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اسے پہن لوں؟ آپ نے فرمایا نہیں! میں تمہارے لئے بھی وہ چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہوں، بلکہ اس سے تم فلاں فلاں خواتین کے دوپٹے بنا دو، ان میں حضرت فاطمۃ الزہراء کا بھی نام لیا، چنانچہ میں نے اس کے چار دوپٹے بنا دیئے۔

١٥٨٢ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ، فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا ، فَرَأَيْتُ الْكَرَاهَةَ فِي وَجْهِهِ، فَأَطَرْتُهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ. وَقَدْ رُوِيَ فِي ذَلِكَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

١٥٨٢ : ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی جوڑا آیا تو آپ نے میری طرف بھیج دیا، میں نے اسے پہن لیا تو آپ کے چہرہ انور پر ناگواری کے آثار پائے چنانچہ میں نے اسے پہنا تو آپ کے چہرہ انور پر ناگواری کے آثار پائے چنانچہ میں نے اسے خواتین کے درمیان دوپٹے بنا کر تقسیم کر دیا۔

تخریج : مسند احمد ١/١١٨، ١٣٩۔

١٥٨٣ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ : أَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ .

۶۵۸۳: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثومؓ کے پاس میں نے ایک دھاری دار ریشمی چادر دیکھی۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ۳۰' ابو داؤد فی اللباس باب ۱۱' نسائی فی الزینه باب ۸۳' ابن ماجه فی اللباس باب ۱۹۔

۶۵۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، مِثْلَهُ.

۶۵۸۴: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْسُفَ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَمَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ مِثْلَهُ.

۶۵۸۵: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۵۸۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ : ثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَ : ثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، مِثْلَهُ. قَالَ : قَالَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ .

۶۵۸۶: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ زہری کہتے ہیں کہ سیراء سے مراد ایسی چادر ہے جس کے کناروں پر ریشم لگا ہو۔

۶۵۸۷: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ : ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ ، بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بُرْدًا سِيَرَاءَ مِنْ حَرِيْرٍ .فَقَدْ ثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، مِمَّا قَدَّمْنَا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ ، إِبَاحَةُ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِلنِّسَاءِ وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .

۶۵۸۷: زہری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک دھاری دار ریشمی کناروں والی چادر دیکھی۔ ان روایات سے وہ بات ثابت ہوئی ہے جو ہم نظر سے ثابت کر چکے کہ عورتوں کے لئے ریشمی لباس پہننا جائز ہے یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : نسائی فی الزینه باب ۸۳۔

عمل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے تصدیق مزید:

۶۵۸۸: وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ : ثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، نَزَعَ الْحَرِيْرَ عَنِ الْغُلَامِ ، وَتَرَكَهُ عَلَى الْجَوَارِيْ

قَالَ مِسْعَرٌ :وَسَأَلْتُ عَنْهُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ ، فَلَمْ يَعْرِفْهُ .

۶۵۸۸: عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکے سے ریشم کو اتار دیا اور بچیوں پر ریشم کو چھوڑ دیا۔ مسعر راوی کہتے ہیں کہ میں نے عمرو سے پوچھا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس باب میں اس قول کو دلائل سے ثابت کیا ہے کہ سونا چاندی' اور ریشم عورتوں کے لئے پہننا جائز ہے مردوں کے لئے ناجائز ہے البتہ سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال دونوں کے لئے حرام ہے۔ (واللہ اعلم)

بَابُ الثَّوْبِ يَكُوْنُ فِيهِ عَلَمُ الْحَرِيرِ أَوْ يَكُوْنُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَرِيرِ

ریشمی نقوش یا کچھ ریشم والا کپڑا

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :قَدْ رَوَيْنَا فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْيَ ، عَنِ الْحَرِيْرِ .فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ ذٰلِكَ النَّهْيَ قَدْ وَقَعَ عَلَى قَلِيْلِهِ وَكَثِيْرِهِ، فَكَرِهُوْا بِذٰلِكَ لُبْسَ الْمُعَلَّمِ بِعَلَمِ الْحَرِيْرِ .وَالثَّوْبِ الَّذِي لُحْمَتُهُ غَيْرُ حَرِيْرٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :قَدْ وَقَعَ النَّهْيُ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى مَا جَاوَزَ الْأَعْلَامَ ، وَعَلٰى مَا كَانَ سَدَاهُ غَيْرَ حَرِيْرٍ ، لَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِمَا قَدْ رَوَيْنَا فِي بَابِ لُبْسِ الْحَرِيْرِ عَنْ عُمَرَ فِي اسْتِثْنَائِهِ، مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَرِيْرِ ، الْأَعْلَامَ .

امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس باب کے علاوہ ہم سابقہ باب میں ریشم کی حرمت ذکر کر آئے جو کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اب اس میں دو مسلک ہیں۔ Ⅰ بعض علماء کی رائے یہ ہے کہ قلیل و کثیر حرام ہے چنانچہ انہوں نے ریشمی نقش و نگار والے کپڑے کو حرام قرار دیا اور وہ کپڑا جس کا بانا ریشمی نہ ہو(بلکہ تانا ریشمی ہو) دوسروں نے کہا نقش و نگار سے جو زائد ہو اس کے متعلق ممانعت وارد ہے اور جس کا تانا ریشم کا نہ ہو(بلکہ بانا ریشم کا ہو)اس کے علاوہ کی ممانعت نہیں ہے انہوں نے اس کی دلیل کے لئے جو روایات باب لبس الحریر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہیں ان سے استدلال کیا ہے کہ حرام ریشم سے نقش و نگار مستثنیٰ ہے۔ حرمت ریشم تو ثابت شدہ ہے اب اسکی اقل قلیل مقدار یا نقش نگار وغیرہ بھی حرام ہیں یا نہیں اس میں دو رائے ہیں۔ Ⅱ قلیل و کثیر حرام ہے یہ امام مالک کا قول ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ مطلقاً رخصت کے قائل ہیں۔ فریق ثانی کا موقف نقش و نگار اور قلیل مقدار اس حرمت سے مستثنیٰ ہے ائمہ احناف رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔ (اشعہ ج ۴ ص ۵۷۹)

۶۵۸۹: وَبِمَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ :ثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ :حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ ، قَالَتْ :كَانَتْ لَنَا قَطِيْفَةٌ عَلَمُهَا حَرِيْرٌ ، فَكُنَّا نَلْبَسُهَا .

۶۵۸۹: سعد بن ہشام کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس کے نقش و

نگار ریشمی تھے ہم اس کو پہن لیا کرتے تھے۔

تخریج : مسلم فی اللباس ۹، مسند احمد ۳۵۳/۶۔

۶۵۹۰: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي عُمَرَ ، مَوْلَى أَسْمَاءَ ، قَالَ : رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اشْتَرَى جُبَّةً فِيهَا خَيْطٌ أَحْمَرُ فَرَدَّهَا. فَأَتَيْتُ أَسْمَاءَ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ : بُؤْسًا لِابْنِ عُمَرَ ، يَا جَارِيَةُ نَاوِلِينِي جُبَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَأَخْرَجَتْ إِلَيْنَا جُبَّةً مَكْفُوفَةَ الْجَيْبِ ، وَالْكُمَّيْنِ ، وَالْفُرُوجِ ، بِالدِّيبَاجِ .

۶۵۹۰: اسماء کے مولیٰ ابو عمر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے ایک جبہ خریدا جس میں سرخ دھاگہ لگا ہوا تھا تو آپ نے اسے واپس کر دیا پھر میں حضرت اسماء کی خدمت میں آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر افسوس ہے اے لونڈی مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کا وہ جبہ دو پھر انہوں نے مجھے جناب رسول اللہ ﷺ کا ایک جبہ دکھایا جس کی گریبان، آستین اور کشادہ حصہ ریشم سے تھا۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۹، ابن ماجہ فی اللباس باب ۱۸۔

۶۵۹۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ ، قَالَ : ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ، ح

۶۵۹۱: حسین بن عبداللہ نے ہیثم بن جمیل سے روایت کی ہے۔

۶۵۹۲: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ ، وَأَمَّا السَّدَى وَالْعَلَمُ ، فَلَا .

۶۵۹۲: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کپڑے سے منع فرمایا جو مکمل ریشم کا ہو۔ البتہ تانا اور نقش و نگار ریشمی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۹، مسند احمد ۲۱۸/۱، ۳۱۳۔

۶۵۹۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

۶۵۹۳: زہیر بن معاویہ نے خصیف سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔ ان روایات سے ریشم کے علاوہ اس کپڑے کے پہننے کی اباحت ثابت ہوئی جس پر ریشمی نقش لگایا تانا ریشمی ہو اور اس کی صحت پر اصحاب رسول اللہ ﷺ کا اپنے لباسوں میں مخلوط کپڑے کا استعمال ہے روایات ملاحظہ ہوں۔

۶۵۹۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ : سَمِعْتُ

أَبِیْ یَذْکُرُ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ :رَأَیْتُ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍ ، جُبَّةَ خَزٍ .

۶۵۹۴: شعبی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو اون وریشم کا مخلوط جبہ پہنے پایا۔

۶۵۹۵: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَیْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَیْمٍ قَالَ :ثَنَا یُوْنُسُ بْنُ أَبِی إِسْحَاقَ ، عَنِ الْعَیْزَارِ بْنِ حُرَیْثٍ ، قَالَ :رَأَیْتُ عَلَی الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍ ، مِطْرَفَ خَزٍ .

۶۵۹۵: عیزار بن حریث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو چادر پہنے دیکھا جو اون وریشم سے مخلوط تھی۔

۶۵۹۶: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا بَکْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِیْدٍ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ رَأٰی عَلٰی سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ جُبَّةً شَامِیَّةً ، قِیَامُهَا قَزٌّ .قَالَ بُسْرٌ :وَرَأَیْتُ عَلٰی زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، خَمَائِصَ مُعَلَّمَةً .

۶۵۹۶: بشر بن سعید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ایک شامی جبہ پہنے پایا جس کا تانا ریشمی تھا۔ بشر کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو ریشمی نقش والی چادر پہنے دیکھا۔

۶۵۹۷: حَدَّثَنَا عَلِیٌّ ، قَالَ :ثَنَا یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ کَیْسَانَ ، قَالَ :رَأَیْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِیْ وَقَّاصٍ ، وَأَبَا هُرَیْرَةَ ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، یَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ .

۶۵۹۷: وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ ٔ جابر بن عبداللہ ٔ انس رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ تمام اون وریشم کا مخلوط کپڑا استعمال کرتے تھے۔

۶۵۹۸: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ .ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ .أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِیْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا کَسَتْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ ، مِطْرَفَ خَزٍ ، کَانَتْ عَائِشَةُ تَلْبَسُهٗ .

۶۵۹۸: عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن زبیر کو اون وریشم کی مخلوط چادر پہنائی۔ جس کو خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی پہن لیتی تھیں۔

۶۵۹۹: حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ ، قَالَ .ثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ، قَالَ .ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِیْ عَمَّارٍ ، مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ .قَدِمَتْ عَلٰی مَرْوَانَ بْنِ الْحَکَمِ مَطَارِفُ خَزٍ ، فَکَسَاهَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَکَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، وَعَلَیْهِ مِنْهَا مِطْرَفٌ أَغْبَرُ ، کَأَنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی طَرَائِقِ الْإِبْرَیْسَمِ فِیْهِ .

۶۵۹۹: عمار بن ابی عمار مولیٰ بنو ہاشم کہتے ہیں کہ مروان بن حکم کے پاس اون وریشم کی مخلوط چادریں آئیں تو اس نے بعض اصحاب رسول اللہ ﷺ کو وہ چادریں پہنائیں گویا اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے کہ ان پر خاکستری رنگ کی چادر ہے گویا اب بھی میری نگاہ میں چادر کی ریشمی لکیریں ہیں۔

۶۶۰۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ .ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ ، قَالَ .ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ ، قَالَ .رَأَيْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، جُبَّةَ خَزٍ ، وَمِطْرَفَ خَزٍ ، وَعِمَامَةَ خَزٍ .

۶۶۰۰: عبداللہ بن عون کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک ؓ کو اون وریشم کے مخلوط جبہ میں ملبوس اور ریشمی تانے والی چادر اوڑھے اور ریشمی تانے والی پگڑی پہنے پایا۔

۶۶۰۱: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ .ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ .ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنَ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ جُبَّةَ خَزٍ ، وَمِطْرَفَ خَزٍ ، أَوْ قَالَ :وَبُرْنُسَ خَزٍ .

۶۶۰۱: شعیب بن حبحاب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ پر ریشم کے تانے والا جبہ اور ریشمی تانے والی چادر دیکھی یا اس طرح کہا میں نے ریشمی تانے والی ٹوپی دیکھی۔

۶۶۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ رَأٰى عَلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ ، مِطْرَفَ خَزٍّ .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْخَزَّ ، وَقِيَامُهُ حَرِيْرٌ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، أَنَّ الْخَزَّ ، يَوْمَئِذٍ ، لَمْ يَكُنْ فِيْهِ حَرِيْرٌ .فَيُقَالُ لَهُمْ :وَمَا دَلِيْلُكُمْ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ ، وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ جُبَّةَ سَعْدٍ كَانَ قِيَامُهَا قَزًّا .وَرَوَيْنَا عَنْهُ فِي كِتَابِنَا هٰذَا، فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ ، شَطْرُهَا خَزٌّ ، وَشَطْرُهَا حَرِيْرٌ .فَكَلَّمَهُ ابْنُ عَامِرٍ فِي ذٰلِكَ ، فَقَالَ : إِنَّمَا يَلِيْ جِلْدِي مِنْهُ، الْخَزُّ .فَدَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ خَزَّهُمْ كَانَ كَخَزِّ النَّاسِ مِنْ بَعْدِهِمْ ، فِيْهِ حَرِيْرٌ ، وَفِيْهِ خَزٌّ .فَفِي ثُبُوْتِ ذٰلِكَ ، ثُبُوْتُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ أَبَاحَ لُبْسَ الثَّوْبِ مِنْ غَيْرِ الْحَرِيْرِ الْمُعَلَّمِ بِالْحَرِيْرِ ، وَلُبْسَ الثَّوْبِ الَّذِي قِيَامُهُ حَرِيْرٌ ، وَظَاهِرُهُ غَيْرُ حَرِيْرٍ. وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۶۶۰۲: محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ پر ریشمی تانے والی چادر دیکھی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی جماعت ہے جو کہ خز کو استعمال کرتے ہیں جس کا تانا ریشمی ہوتا تھا۔ اگر کوئی معترض کہے کہ فریق اول

[illegible] کہنا ہے کہ ان دونوں فروع میں ریشم عدم تھا تو ان کے جواب میں کہا جائے گا کہ جو بات تم نے کہی اس کی آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں اس کے بالمقابل ہم نے جو آثار نقل کیے ہیں ان میں حضرت سعد کے بعض آثار میں یہ لفظ موجود ہیں کہ "ان جبة سعد کان قیامها خزا" اس کا تانا ریشمی تھا ہم گزشتہ ابواب میں ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت سعد اور حضرت عقبہ بن عامر کے پاس گئے لوگ اس وقت ان کا جبہ اس طرح کا تھا کہ جس کا ایک حصہ خز اور ایک حصہ ریشم کا تھا تو عقبہ بن عامر نے اس سلسلے میں ایسی بات کی جیسے ہم نے ذکر کیا ہے جسم سے ملنے والے حصے کا کپڑا مخلوط (اون وریشم) ہے اس سے فریق ثانی کی بات ثابت ہوتی ہے جن کے ہاں غیر ریشم ایسا کپڑا پہننا مباح ہے جس پر ریشمی نقش و نگار ہوں اور اسی طرح اس کپڑے کا استعمال درست ہے جس کا تانا ریشمی ہو یا بانا غیر ریشمی ہو یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

[illegible]

۷۰۲۲: [illegible]

۷۰۲۳: [illegible]

۷۰۲۴: [illegible]

۷۰۲۵: [illegible]

بَابُ الرَّجُلِ يَتَحَرَّكُ سِنُّه هَلْ يَشُدُّهَا بِالذَّهَبِ أَمْ لَا ؟

ہلتے دانت کو سونے کی تار سے باندھنا

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ، قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ يَتَحَرَّكُ سِنُّه، فَيُرِيدُ أَنْ يَشُدَّهَا بِالذَّهَبِ . فَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ : لَيْسَ لَهُ ذٰلِكَ ، وَأَنْ يَشُدَّهَا بِالْفِضَّةِ كَذٰلِكَ

سونے کے تار سے دانت کی بندش جائز نہیں۔ سونے کے تار سے بندش درست نہیں البتہ چاندی سے درست ہے۔ اس قول کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اختیار فرمایا۔ سونے کے تار سے دانتوں کی بندش درست ہے اس قول کو امام محمد رحمہ اللہ نے اختیار کیا اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا قول بھی یہی ہے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر کسی آدمی کا دانت ملنے لگے وہ اس کو سونے سے مضبوط کرنا اور باندھنا چاہتا ہو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سونے سے باندھنا جائز نہیں البتہ چاندی سے ان کو باندھ سکتا ہے۔

۶۶۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ . وَقَالَ أَصْحَابُ الْإِمْلَاءِ (مِنْهُمْ بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ) عَنْ أَبِي يُوسُفَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ تُشَدَّ بِالذَّهَبِ . وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ : لَا بَأْسَ أَنْ يَشُدَّهَا بِالذَّهَبِ ، كَذٰلِكَ . وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَبِي حَنِيفَةَ ، فِي قَوْلِهِ الَّذِي رَوَاهُ مُحَمَّدٌ ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ ، عَنْهُ : أَنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ ، فَنُهِيَ عَنِ اسْتِعْمَالِهِمَا ، وَكَانَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْحَرِيرِ ، قَدْ يَحِلُّ فِيهِ لِبَاسُهُ ، وَعَصْبُ الْجِرَاحِ بِهِ . فَكَذٰلِكَ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ ، يَدْخُلُ فِيهِ شَدُّ السِّنِّ بِهِ . وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِمُحَمَّدٍ فِيمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، عَلَى أَبِي حَنِيفَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَنْهُ ، أَنَّمَا ذُكِرَ مِنْ عَصْبِ الْجِرَاحِ بِالْحَرِيرِ ، إِنَّمَا كَانَ مَا فُعِلَ ، لِأَنَّهُ عِلَاجٌ لِلْجِرَاحِ ، فَلَا بَأْسَ بِهِ ، لِأَنَّ ذٰلِكَ قَدْ أُبِيحَ كَمَا أَبَاحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، لُبْسَ الْحَرِيرِ مِنَ الْحِكَّةِ الَّتِي كَانَتْ بِهِمَا ، كَذٰلِكَ عَصَائِبُ الْحَرِيرِ ، إِنْ كَانَتْ عِلَاجًا لِلْجُرْحِ لِتَقِلَّ مُدَّتُهُ ، كَمَا أَنَّ الثَّوْبَ الْحَرِيرَ عِلَاجٌ لِلْحِكَّةِ ، فَلَا بَأْسَ بِهَا ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِلَاجًا لِلْجِرَاحِ ، فَكَذٰلِكَ هِيَ وَسَائِرُ الْعَصَائِبِ فِي ذٰلِكَ سَوَاءٌ ، فَهِيَ مَكْرُوهَةٌ . فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا مِنَ الذَّهَبِ ، إِنْ كَانَ يُرَادُ بِهِ أَنَّهُ لَا يُنْتِنُ كَمَا تُنْتِنُ الْفِضَّةُ ، فَلَا بَأْسَ بِهِ ، وَقَدْ أَبَاحَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ ، أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ .

۶۶۰۳: علی بن معبد نے محمد بن حسن اور ابو یوسف نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے یہ قول نقل کیا ہے۔ اصحاب امالی کا قول ہے کہ بشر بن ولید نے ابو یوسف سے انہوں نے امام ابوحنیفہؒ سے نقل کیا دانتوں کو سونے (کے تار) سے باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام محمد کا قول ہے کہ سونے (کے تار) سے باندھنے میں کوئی حرج نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ کی دلیل ہے کہ محمدؒ نے ابو یوسفؒ سے جو امام ابوحنیفہؒ کا قول نقل کیا ہے اس میں یہ ہے کہ سونے اور ریشم کے استعمال سے منع کیا گیا اور ریشم کی اس ممانعت میں ریشم کا لباس اور زخموں پر پٹی باندھنا بھی شامل ہے اسی طرح سونے کے استعمال سے منع کیا گیا اس میں دانت کا باندھنا بھی شامل ہے۔ امام محمد کی دلیل ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا جو قول محمدؒ نے ابو یوسفؒ کی وساطت سے نقل کیا اس میں زخم پر مرہم پٹی کے لئے ریشمی پٹی کا جواز مذکور ہے کیونکہ یہ دواء ہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر اور عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما کے لئے خارش کی وجہ سے ریشم کے پہننے کو جائز قرار دیا۔ اسی طرح ریشمی کپڑے سے مرہم پٹی کا بھی حکم ہے۔ اگر اس سے کم مدت میں زخم درست ہوتا ہو جیسا کہ ریشمی کپڑا خارش کا علاج ہے تو پھر کوئی حرج نہیں اور اگر زخم کا علاج نہ ہو تو پھر یہ اور دوسری پٹیاں برابر ہیں اس صورت میں ریشمی پٹی مکروہ ہوگی پس اسی طرح سونے کا حکم ہے اگر اس سے بدبو سے حفاظت ہو اور چاندی کی طرح بدبو نہ دینے لگے تو تب کوئی حرج نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفجہ بن اسعدؓ کے لئے سونے کی ناک بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ (روایت یہ ہے)

۶۶۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، ح .

۶۶۰۴: حجاج بن منہال نے ابوالاشہب سے روایت کی ہے۔

۶۶۰۵: وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُصَلِّي قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، ح .

۶۶۰۵: غسان بن عبید المصلی نے ابوالاشہب سے روایت کی ہے۔

۶۶۰۶: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ جَدِّهِ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ أَنَّهُ أُصِيْبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ ، فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ، فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَفَعَلَ .

۶۶۰۶: ابوالاشہب نے عبدالرحمٰن بن طرفہ سے انہوں نے اپنے دادا عرفجہ بن اسعدؓ سے روایت کی ہے کہ زمانہ جاہلیت کی لڑائی جنگ کلاب میں ان کی ناک کو نقصان پہنچا انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تو اس میں تعفن پیدا ہوا تو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سونے کی ناک بنوانے کی

اجازت مرحمت فرمائی اور انہوں نے اسی طرح کیا۔

تخریج : ابو داؤد فی الخاتم باب۷' ترمذی فی اللباس باب ۳۱' نسائی فی الزینه باب ۴۱' مسند احمد ۲۳/۵۔

۶۶۰۷: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، وَالْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ ، وَأَسَدُ بْنُ مُوْسَى ، قَالُوْا :ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ، مِثْلَهُ .فَقَدْ أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ ، أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ ، إِذَا كَانَ تُنْتِنُ الْفِضَّةُ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ فِي الْأَنْفِ ، كَانَ كَذٰلِكَ ، السِّنُّ ، لَا يَشُدُّهَا بِالذَّهَبِ إِذَا كَانَ أَيْ غَيْرُهُ لَا يُنْتِنُ ، فَيَكُوْنُ النَّتْنُ الَّذِيْ مِنَ الْفِضَّةِ مُبِيْحًا لِاسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ ، كَمَا كَانَ النَّتْنُ الَّذِيْ يَكُوْنُ مِنْهَا فِي الْأَنْفِ مُبِيْحًا لِاسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ مَكَانَهَا ، فَهٰذِهِ حُجَّةٌ .وَفِيْ ذٰلِكَ حُجَّةٌ أُخْرَى ، أَنَّا رَأَيْنَا اسْتِعْمَالَ الْفِضَّةِ مَكْرُوْهًا كَمَا اسْتِعْمَالَ الذَّهَبِ مَكْرُوْهًا .فَلَمَّا كَانَا مُسْتَوِيَيْنِ فِي الْكَرَاهَةِ ، وَقَدْ عَمَّهُمَا النَّهْيُ جَمِيْعًا ، وَكَانَ شَدُّ السِّنِّ بِالْفِضَّةِ خَارِجًا مِنَ الْإِسْتِعْمَالِ الْمَكْرُوْهِ، كَانَ كَذٰلِكَ شَدُّهَا بِالذَّهَبِ أَيْضًا ، خَارِجًا مِنَ الْإِسْتِعْمَالِ الْمَكْرُوْهِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ : فَقَدْ رَأَيْنَا خَاتَمَ الْفِضَّةِ أُبِيْحَ لِلرِّجَالِ ، وَمُنِعُوْا مِنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ، فَقَدْ أُبِيْحَ لَهُمْ مِنَ الْفِضَّةِ ، مَا لَمْ يُبَحْ لَهُمْ مِنَ الذَّهَبِ .قِيْلَ لَهُ :قَدْ كَانَ النَّظَرُ مَا حَكَيْنَا وَهُوَ إِبَاحَةُ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ ، كَخَاتَمِ الْفِضَّةِ .وَلٰكِنَّا مُنِعْنَا مِنْ ذٰلِكَ ، وَجَاءَ النَّهْيُ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ نَصًّا ، فَقُلْنَا بِهِ ، وَتَرَكْنَا لَهُ النَّظَرَ ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَجَعَلْنَاهُ فِي الْإِبَاحَةِ كَخَاتَمِ الْفِضَّةِ .فَكَذٰلِكَ شَدُّ السِّنِّ ، لَمَّا أُبِيْحَ بِالْفِضَّةِ ، ثَبَتَ أَنَّ شَدَّهَا بِالذَّهَبِ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى يَأْتِيَ بِالتَّفْرِقَةِ بَيْنَ ذٰلِكَ ، سُنَّةٌ يَجِبُ بِهَا تَرْكُ النَّظَرِ ، كَمَا جَاءَ فِيْ خَاتَمِ الذَّهَبِ سُنَّةٌ ، نَهَتْ عَنْهُ فَتَمَّتْ بِهَا الْحُجَّةُ ، وَوَجَبَ لَهَا تَرْكُ النَّظَرِ ، فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، مَا قَالَ مُحَمَّدٌ . فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :وَمَا الَّذِيْ رُوِيَ فِي النَّهْيِ مِنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ ؟ . قِيْلَ لَهُ :قَدْ رُوِيَتْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، آثَارٌ مُتَوَاتِرَةٌ ، جَاءَتْ مَجِيْئًا صَحِيْحًا ، وَسَنَذْكُرُهَا فِي بَابِ النَّهْيِ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ إِبَاحَةُ شَدِّ الْأَسْنَانِ بِالذَّهَبِ فَمِنْ ذٰلِكَ

۶۶۰۷: عبدالرحمٰن بن طرفہ نے عرفجہؓ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے عرفجہ بن اسعدؓ کے لئے سونے کی ناک کی اجازت اس لئے مرحمت فرمائی کہ چاندی کی ناک گوشت میں تعفن پیدا کرتی تھی۔ جب ناک کا یہ حکم ہے تو دانت کا بھی یہی حکم ہے کہ اس کو سونے سے باندھنے کی اس وقت اجازت ہے جبکہ دیگر

اشیاء سے باندھنا خرابی کا باعث ہو۔ چاندی وغیرہ کے دانت کا تعفن پیدا کرنا سونے کے استعمال کو مباح کرنے والا ہے۔ جیسا کہ چاندی کی ناک کا تعفن سونے کی ناک کو مباح کرنے کا باعث تھا۔ پس یہ ایک دلیل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چاندی کا استعمال اسی طرح مکروہ ہوتا ہے جیسا کہ سونے کا استعمال ناجائز و مکروہ ہے جب دونوں کا استعمال بطور زینت ہو... دونوں شامل ہیں ان دونوں کا باندھنا استعمال کی مد سے خارج ہے تو سونے سے باندھنا بھی اسی طرح ہوگا یعنی استعمال حرام سے خارج شمار ہوگا۔ چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے مباح ہے مگر سونے کی انگوٹھی مباح نہیں تو اس کی چاندی کی ایک مقدار مباح کر دی گئی جو سونے میں مباح نہیں کی گئی ہے (پس دونوں کا حکم یکساں نہ رہا) تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ نظر کا تقاضا تو اسی طرح تھا کہ جس طرح چاندی کی انگوٹھی مردوں کے لئے مباح ہے سونے کی انگوٹھی کا بھی یہی حکم ہو۔ لیکن اس کی ممانعت کر دی گئی اور سونے کی انگوٹھی کے ممنوع ہونے میں نص وارد ہے اسی کو اختیار کیا اور قیاس کو ترک کر دیا اگر نص نہ ہوتی تو اس کو بھی اباحت میں وہی درجہ حاصل ہوتا جو چاندی کو ہے۔ اسی طرح دانت کا باندھنا جب چاندی میں مباح ہے تو سونے سے بھی مباح ہے جب تک کہ ان کے مابین تفریق کے لئے اسی طرح سنت کی دلیل نہ آ جائے جس سے قیاس کا چھوڑنا لازم ہو جائے جیسا کہ سونے کی انگوٹھی کے متعلق سنت وارد ہوئی ہے جس کے لئے اس کی ممانعت کر دی گئی اور ... سے ... تو ... ہم ... امام محمد کا ... ثابت ہو گیا۔ اگر کوئی معترض یہ کہے کہ سونے کی انگوٹھی کے متعلق تو کوئی ایسی روایات ہیں جو اس کی ممانعت ظاہر کرتی ہے۔ ان کو جواب میں کہیں گے کہ اس سلسلہ میں آپ ﷺ سے متواتر آثار مروی ہیں ہم ان کو باب النہی عن خاتم الذہب میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔

دانت کے باندھنے کا متقدمین سے ثبوت

۲۶۰۸: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ ، قَالَا : ثَنَا طُعْمَةُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : رَأَيْتُ صُفْرَةَ الذَّهَبِ بَيْنَ ثَنَايَا ، أَوْ قَالَ : بَيْنَ ثَنِيَّتَيْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ .

۲۶۰۸: ابوغسان اور موسیٰ بن داؤد دونوں نے طعمہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کے دانتوں کے درمیان یا دو دانتوں میں سونے کی زردی دیکھی۔

۲۶۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ، قَالَ : رَأَيْتُ الْحَسَنَ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ .

۲۶۰۹: حمید الطویل کہتے ہیں کہ میں نے حسن بصری کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانت سونے سے بندھوائے تھے۔

۲۶۱۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ ، عَنْ حَمَّادٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ

الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، أَمِيْرَ الْكُوْفَةِ ، قَدْ ضَبَّبَ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ .فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيْمَ ، فَقَالَ : لَا بَأْسَ بِهٖ .

۶۶۱۰: حماد کہتے ہیں کہ میں نے مغیرہ بن عبداللہ امیر کوفہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے باندھا ہوا ہے میں نے یہ بات ابراہیم کو بتلائی تو انہوں نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔

۶۶۱۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :رَأَيْتُ أَبَا التَّيَّاحِ ، وَأَبَا حَمْزَةَ ، وَأَبَا نَوْفَلِ بْنَ أَبِيْ عَقْرَبٍ ، قَدْ ضَبَّبُوْا أَسْنَانَهُمْ بِالذَّهَبِ

۶۶۱۱: شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوالتیاح، ابوحمزہ، ابونوفل بن ابی عقرب کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے دانتوں کو سونے سے بندھوایا ہوا ہے۔

۶۶۱۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ ، قَالَ :رَأَيْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَسَنِ قَاضِيَ الْبَصْرَةِ ، قَدْ شَدَّ أَسْنَانَهُ بِالذَّهَبِ .فَقَدْ وَافَقَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُمْ مِنْ هٰذَا ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِيْهِ تَأْخُذُهُ .

۶۶۱۲: خصیب کہتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن الحسن قاضی بصرہ کو دیکھا کہ انہوں نے سونے سے اپنے دانتوں کو بندھوا رکھا ہے۔

ان تابعین رحمہم اللہ کا عمل امام محمد رحمہ اللہ کے قول کے موافق ہوا۔

اس باب میں امام طحاوی رحمہ اللہ نے امام محمد رحمہ اللہ کے موقف کو ترجیح دی ہے سونے کے تار سے دانتوں کو باندھنا درست ہے۔

بَابُ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی پہننا

کیا سونے کی انگوٹھی مردوں کے لئے مباح ہے۔ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ مردوں کے لئے یہ جائز ہے۔
فریق ثانی: مردوں کو سونے کی انگوٹھی کا استعمال جائز نہیں بلکہ مکروہ تحریمی ہے۔

٦٦١٣: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ : ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَقِيْلَ لَهُ. قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيْمَةً فَأَلْبَسَنِيْهِ وَقَالَ : الْبَسْ مَا كَسَاكَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى إِبَاحَةِ لُبْسِ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ . وَقَالُوْا : قَدْ رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ . فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

٦٦١٣: ابورجاء نے محمد بن مالک سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت براء کے ہاتھ میں ایک سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ ان سے کہا گیا (یہ سونے کی انگوٹھی ہے) انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کرتے ہوئے یہ مجھے پہنائی اور فرمایا تم اس چیز کو پہن لو جو تمہیں اللہ اور رسول پہنائے۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں نے سونے کی انگوٹھی کو مردوں کے لئے مباح قرار دیا اور اس حدیث سے استدلال کیا اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت سے سونے کی انگوٹھیاں پہننا ثابت ہے۔ جیسا کہ ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔ (روایات یہ ہیں)

٦٦١٤: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ فِيْ يَدِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَرَأَيْتُ فِيْ يَدِ صُهَيْبٍ ، خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَرَأَيْتُ فِيْ يَدِ سَعْدٍ ، خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ .

٦٦١٤: مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے طلحہ بن عبیداللہ کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی اور صہیب کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی اور سعد کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی۔

٦٦١٥: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قُتِلَ وَفِيْ يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۶۱۵: عیسیٰ بن طلحہ نے بتلایا کہ طلحہ بن عبیداللہؓ جب قتل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی۔

۶۶۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ قُتِلَ وَفِيْ يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ .

۶۶۱۶: یحییٰ بن سعید بن عاص کہتے ہیں کہ حضرت سعید بن العاص جب قتل ہوئے تو ان کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔

۶۶۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو السَّفَرِ ، ح

۶۶۱۷: مالک بن مغول کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالسفر نے بیان کیا۔

۶۶۱۸: وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو السَّفَرِ ، قَالَ :رَأَيْتُ عَلَى الْبَرَاءِ ، خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ .فَذَهَبُوْا إِلَى تَقْلِيْدِ هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَعَ مَا تَعَلَّقُوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ ، الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَلَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّظَرِ ، أَنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، نَهْيًا وَاحِدًا ، وَمَنَعَ مِنَ الْأَكْلِ فِيْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ ، كَمَا مَنَعَ مِنَ الْأَكْلِ فِيْ آنِيَةِ الذَّهَبِ .فَلَمَّا كَانَ قَدْ سَوَّى فِيْ ذٰلِكَ ، بَيْنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَجَعَلَ حُكْمَهُمَا وَاحِدًا ، ثُمَّ ثَبَتَ أَنَّ خَاتَمَ الْفِضَّةِ ، لَيْسَ مَا نَهٰى عَنْهُ، كَانَ كَذٰلِكَ خَاتَمُ الذَّهَبِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۶۱۸: یونس بن ابی اسحاق کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالسفر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت براءؓ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ پہلی روایت براء کے علاوہ ان آثار کو دلیل بناتے ہوئے سونے کی انگوٹھی کا جواز فریق اول نے ثابت کیا ہے۔ ان کی دوسری قیاسی دلیل یہ ہے کہ سونے چاندی کے استعمال کی ممانعت یکساں ہے چاندی کے برتنوں میں بھی اسی طرح کھانا ممنوع ہے جیسا سونے کے برتنوں میں جب دونوں حرمت میں برابر ہیں تو ان کا حکم ایک رہا جب یہ ثابت ہوگیا کہ چاندی کی انگوٹھی ممانعت میں شامل نہیں تو سونے کی انگوٹھی کا بھی یہی حکم ہوا۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف</u>: سونے کی انگوٹھی مردوں کے لئے مکروہ تحریمی ہے اس کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۶۶۱۹: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ،عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .

۶۶۱۹: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علیؓ بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب۸' ترمذی فی اللباس باب۱۲' نسائی فی الزینہ باب۱۷۔

۶۶۲۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۲۰: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے علی ؓ سے اور حضرت علی ؓ نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۶۲۱: حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ' عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۲۱: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۶۲۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ .ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا دَاوُدَ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِي ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۲۲: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابن عباس ؓ سے انہوں نے حضرت علی ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۶۲۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، ح :

۶۶۲۳: یونس نے عبداللہ بن یوسف سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۶۲۴: وَحَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَا :ثَنَا اللَّيْثُ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

۶۶۲۴: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت علی ؓ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب۲' واللباس باب۴۵' مسلم فی اللباس ۲۹/۲' ابو داؤد فی اللباس باب۸' ترمذی فی الادب باب۴۵' نسائی فی التطبیق باب۷' ابن ماجہ فی اللباس باب۴۰' مسند احمد ۱' ۸۱/۹۴' ۲۸۴/۴۔

۶۶۲۵: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ مَرْيَمَ ، عَنْ عَلِي قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

۶۶۲۵: ہبیرہ بن مریم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۷۱' والمرضیٰ باب ٤' مسلم فی اللباس ۵۲/۳۱' مسند احمد ۱۰۵/۱' ۱۱٦/۱۔

۶۶۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِي قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَخَتَّمْ بِالذَّهَبِ .

۶۶۲۶: حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں۔

۶۶۲۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا النُّفَيْلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْأَزْدِيِّ ، عَنْ أَبِي الْكَنُوْدِ قَالَ :أَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ .

۶۶۲۷: ابوالکنود کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۶۶۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيْدَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۶۲۸: شعبہ نے یزید سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب۴۵' مسلم فی اللباس ۳' ترمذی فی الادب باب۴۵' نسائی فی الاشربه باب۲٦' مسند احمد ۱۱۹/۱' ۲۸٤/٤۔

۶۶۲۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَجُلًا جَلَسَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَبِسَ خَاتَمَ حَدِيْدٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ لِبْسَةُ أَهْلِ النَّارِ .فَرَجَعَ فَلَبِسَ خَاتَمَ وَرِقٍ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۶۲۹: عمرو بن شعیب نے اپنے والد اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو اس سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعراض

فرمایا۔ پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی استعمال کی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اہل نار کا لباس ہے۔ پھر وہ لوٹا اور اس نے چاندی کی انگوٹھی پہنی تو جناب رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔

۶۶۳۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، ح .

۶۶۳۰: عبدالرحمٰن بن زیاد کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ نے روایت کی ہے۔

۶۶۳۱: وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ . فَهٰذَا الْبَرَاءُ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ هٰذَا خِلَافَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .

۶۶۳۱: معاویہ بن سوید نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

حاصل: یہ حضرت براءؓ ہیں جن سے ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں اس کے خلاف روایت نقل کی جو کہ ہم نے اس باب کی شروع میں نقل کی ہے۔

۶۶۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ ، قَالَ :سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ يَقُوْلُ :أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

۶۶۳۲: ابوالتیاح کہتے ہیں کہ میں نے بنولیث کے ایک آدمی کو کہتے سنا کہ میں عمران بن حصینؓ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۶۶۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، عَنْ حَفْصٍ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۳۳: حفص لیثی نے حضرت عمران بن حصینؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۳۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ بِشْرِ بْنِ نَهِيْكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ .

۶۶۳۴: بشر بن نہیک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۶۶۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ ثنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبِیْ، قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ أَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ : جَلَسَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَقَرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ ، بِقَضِيْبٍ كَانَ فِیْ يَدِهٖ، ثُمَّ غَفَلَ عَنْهُ، فَرَمَى الرَّجُلُ بِخَاتَمِهٖ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ خَاتَمُكَ ؟ فَقَالَ :أَلْقَيْتُهُ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّنَا إِلَّا وَقَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ .

۶۶۳۵: عطاء بن یزید نے حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اور اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ہاتھ کو کھجور کی شاخ سے کھٹکایا پھر اس سے بے توجہی اختیار فرمائی اس آدمی نے اپنی انگوٹھی پھینک دی پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری انگوٹھی کہاں ہے؟ اس نے کہا میں نے پھینک دی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا خیال یہی ہے کہ ہم نے تمہیں تکلیف پہنچائی اور تم پر چٹی ڈال دی۔

تخریج : نسائی فی الزینہ باب ۴۵' مسند احمد ۱۹۵/۴۔

۶۶۳۶: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِی ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ سُمَیٍّ ، مَوْلٰى أَبِیْ بَكْرٍ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَانْطَلَقَ فَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ ، ثُمَّ جَاءَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَانْطَلَقَ فَنَزَعَهُ، وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، فَأَقَرَّهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ . فَقَدْ رُوِيَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّهْيِ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .مِنْهَا حَدِيْثُ الْبَرَاءِ الَّذِیْ قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْهَا وَهُوَ أَصَحُّ وَأَثْبَتُ ، مِمَّا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِی الْإِبَاحَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَاسِخًا لِمَا قَدْ رَوَاهُ الْفَرِيْقُ الْآخَرُ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ قَدْ

۶۶۳۶: ابو صالح کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوا اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی آپ نے اس سے اعراض فرمایا وہ چلا گیا اور اس نے لوہے کی انگوٹھی پہنی پھر آیا تو آپ نے توجہ نہ فرمائی وہ چلا گیا اور وہ انگوٹھی اتار دی اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی جناب رسول اللہ ﷺ نے اس انگوٹھی کو برقرار رکھا اور اس کی طرف توجہ فرمائی۔

حاصل: جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ آثار سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت میں وارد ہوئے ان میں سے ایک حضرت براءؓ کی روایت ہے جو کہ اباحت والی روایات سے زیادہ صحیح و ثابت ہے۔

احتمال: اب اس میں یہ احتمال ہے کہ فریق اول و ثانی کی روایات میں سے ایک ناسخ اور دوسری منسوخ ہوں اب اس پر غور کرتے ہیں۔

۶۶۳۷: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ :حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، وَجُعِلَ فَصُّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ، فَاتَّخَذَهُ النَّاسُ ، فَرَمَى بِهِ ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، أَوْ فِضَّةٍ .

۶۶۳۷: نافع نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف پہنا پس لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا پس آپ نے اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ ورق کا لفظ فرمایا فضہ کا۔

تخريج : بخاری فی اللباس باب٤٥، ٤٦/٤٥، مسلم فی اللباس ٦٢/٥٤، ابن ماجه فی اللباس باب٤١، مسند احمد ٣٤/٢، ٩٦/٨٦، ١٢٧/١١٩۔

۶۶۳۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۳۸: نافع نے حضرت ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۶۳۹: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ ، قَالَ :قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ قَامَ فَنَبَذَهُ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ .

۶۶۳۹: عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر ؓ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے پھر آپ اٹھے اور اس کو پھینک دیا اور فرمایا میں اسے کبھی نہ پہنوں گا تو تمام لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں اتار پھینکیں۔

تخريج : بخاری فی الایمان باب٦، والاعتصام باب٤، ترمذی فی اللباس باب١٦، مالك فی صفة النبی ﷺ ٣٧، مسند احمد ٦٠/٢، ٦٨۔

۶۶۴۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۴۰: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۶۴۱: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ :حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَاتَّخَذَ أَصْحَابُهُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ ، ثُمَّ رَمَى بِهِ ، وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ ، وَكَتَبَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

۶۶۴۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تو آپ کے صحابہ کرام نے سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں پھر آپ نے اس کو اتار پھینکا اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نقش یہ تھا ''محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''۔

تخریج : بخاری فی اللباس ۴۶/۵۰، ۵۱/۵۲، مسلم فی اللباس ۵۶/۵۷، ۵۸، ابن ماجه فی اللباس باب ۳۹، مسند احمد ۲، ۹۴/۱۴۱۔

۶۶۴۲: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ ، أَنَّ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ ، قَدْ كَانَ لُبْسُهَا مُبَاحًا ، ثُمَّ نَهٰى عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ أَنَّ مَا فِيْهِ تَحْرِيْمُ لُبْسِهَا ، هُوَ النَّاسِخُ لِمَا فِيْهِ إِبَاحَةُ لُبْسِهَا .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا النَّظَرُ فِيْ ذٰلِكَ ، فَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ، فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، وَأَنَّهُ يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَنْ ذَهَبَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْإِبَاحَةِ .وَلٰكِنَّ السُّنَّةَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ ، قَدْ حَظَرَتْ ذٰلِكَ ، وَمَنَعَتْ مِنْهُ .وَمِمَّا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ أَيْضًا.

۶۶۴۲: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ان آثار سے معلوم ہوا کہ وہ روایات جن میں پہننے کی ممانعت وارد ہوئی ہے وہ ناسخ ہیں اور اباحت والی روایات منسوخ ہیں۔آثار کے پیش نظر اس باب کا یہی حکم ہے۔نظر کا جو تقاضا ہے وہ ہم پیچھے ذکر کر آئے قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ سونے کا استعمال مباح ہو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس کی ممانعت میں وارد ہوا جس میں اس سے منع کر دیا اور روک دیا۔

ممانعت کی چند روایات:

۶۶۴۳: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ حُنَيْنٍ ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِي ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَاهُ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ .

۶۶۴۳: نافع مولیٰ ابن عمر ؓ نے حنین مولیٰ ابن عباس ؓ سے انہوں نے حضرت علی ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۶۶۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ ، عَنْ أَبِيْهَا عَنْ عَلِي ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَهَلْ تَجِدُ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ نَهْيًا ؟ .قِيْلَ لَهُ :نَعَمْ

۶۶۴۴: ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

سوال: کیا جناب رسول اللہ ﷺ کے کسی اور صحابی سے بھی ممانعت کی روایت وارد ہے۔

جواب: جی ہاں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

۶۶۴۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، مَوْلَى أُمِّ بُرْثُنٍ ، عَنْ زِيَادٍ ، عَامِلِ الْبَصْرَةِ ، قَالَ :وَفَدْنَا اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ الْأَشْعَرِيِّ ، فَرَأَىٰ عَلَيَّ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ .فَقَالَ عُمَرُ :لَقَدْ تَشَبَّهْتُمْ بِالْعَجَمِ ، ثَلَاثًا يَقُوْلُهَا :تَخَتَّمُوْا بِهٰذَا الْوَرِقِ .قَالَ :فَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ :أَمَّا أَنَا ، فَخَاتَمِيْ حَدِيْدٌ ، فَقَالَ عُمَرُ :ذَاكَ أَخْبَثُ وَأَنْتَنُ .

۶۶۴۵: بصرہ کے عامل زیاد روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوموسیٰ ؓ کے ساتھ حضرت عمر ؓ کی خدمت میں آئے تو آپ نے میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی اور فرمایا تم نے عجمیوں کی مشابہت اختیار کر لی یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی پھر فرمایا چاندی کی انگوٹھیاں بناؤ اشعری کہنے لگے میری انگوٹھی لوہے کی ہے حضرت عمر ؓ نے فرمایا وہ تو اس سے بھی زیادہ خبیث اور بدبودار ہے۔

بَابُ نَقْشِ الْخَوَاتِيمِ

انگوٹھیوں کے نقوش

انگوٹھی کا نقش کسی عربی لفظ سے درست ہے یا نہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے کہ کسی عربی لفظ سے انگوٹھی کا نقش جائز نہیں۔

فریق ثانی: انگوٹھی پر عربی نقش میں کوئی حرج نہیں البتہ وہ نقش جس کو آپ نے روک دیا وہ ممنوع ہے۔

۶۶۴۶: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَضِيئُوْا بِنِيْرَانِ أَهْلِ الشِّرْكِ ، وَلَا تَنْقُشُوْا عَرَبِيًّا قَالَ :فَسَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ : قَوْلُهٗ لَا تَنْقُشُوْا عَرَبِيًّا لَا تَنْقُشُوْا فِيْ خَوَاتِيمِكُمْ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ . وَقَوْلُهٗ لَا تَسْتَضِيئُوْا بِنِيْرَانِ أَهْلِ الشِّرْكِ يَقُوْلُ لَا تُشَاوِرُوْهُمْ فِيْ أُمُوْرِكُمْ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ نَقْشِ الْخَوَاتِيمِ ، بِشَيْءٍ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَلَمْ يَرَوْا بِنَقْشِ غَيْرِ الْعَرَبِيَّةِ بَأْسًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا كَانَ عَلَى خَوَاتِيمِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

تخریج : نسائی فی الزینہ باب ۵۱ مسند احمد ۳/۰۰۰۔

۶۶۴۶: ازہر بن راشد کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل شرک کی آگ کی روشنی سے مت روشنی حاصل کرو اور عربی نقش نہ بناؤ۔ میں نے حسن سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ: لاتنقشو اعربیا کا مطلب یہ ہے کہ اپنی انگوٹھیوں میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش مت بناؤ اور لاتستضیؤا بنیزان اھل الشرك کا مطلب یہ ہے اپنے معاملات میں ان سے مشورہ مت لو۔ امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ انگوٹھی کا نقش کسی بھی عربی لفظ میں بنوانا مکروہ ہے اور انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا عربی کے علاوہ دوسرے کسی نقش میں کوئی حرج قرار نہیں دیا اور انہوں نے صحابہ کرام کی ایک جماعت کے متعلق انگوٹھی کے سلسلے میں وارد روایات سے استدلال کیا۔

۶۶۴۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلًّى ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :حَدَّثَتْنَا أُمُّ نَافِعٍ ، بِنْتُ أَبِي الْجَعْدِ ، مَوْلَى النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنْ أَبِيْهَا قَالَ :كَانَ نَقْشُ

خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، اِبِلًا ، قَابِضًا اِحْدَیٰ يَدَيْهِ، بَاسِطًا الْأُخْرَىٰ .

۶۶۴۷: مولیٰ نعمان بن مقرن ابو جعد نے روایت کی کہ حضرت نعمان بن مقرن کی انگوٹھی کا نقش اونٹ کا نقش تھا جس کا ایک گھٹنا بندھا ہوا اور دوسرا پھیلا ہوا تھا۔

۶۶۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْدٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَبْدِ اللّٰهِ، ذُبَابَانِ .

۶۶۴۸: قاسم روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ کی انگوٹھی کا نقش دو مکھیاں تھیں۔

۶۶۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ حُذَيْفَةَ ، كَرْكِيَّانِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِنَقْشِ الْعَرَبِيَّةِ عَلَى الْخَوَاتِيْمِ ، غَيْرَ مَا مَنَعَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنَ الْإِنْتِقَاشِ عَلَى خَاتَمِهٖ. وَقَالُوْا : لَا حُجَّةَ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ ، ؛لِأَنَّ حَدِيْثَهُمُ الَّذِیْ رَوَوْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا يَثْبُتُ مِنْ طَرِيْقِ الْإِسْنَادِ ، وَاِنَّمَا أَصْلُهٗ، عَنْ عُمَرَ ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۶۴۹: عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ کی انگوٹھی کا نقش دو کونج تھے۔

فریق ثانی کا مؤقف: انگوٹھی پر عربی نقش کا کوئی حرج نہیں سوائے اس نقش کے جس کو رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی پر بنانے سے منع کیا ہو۔

فریق اول کی دلیل کا جواب: سند کے لحاظ سے وہ روایت ثابت نہیں اور وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نہیں جیسا کہ اسی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

۶۶۵۰: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تَنْقُشُوْا فِيْ خَوَاتِيْمِكُمُ الْعَرَبِيَّةَ . فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ حَدِيْثِ أَنَسٍ هٰذَا، عَنْ عُمَرَ ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَكَانَ تَفْسِيْرُهٗ عِنْدَنَا ، مَا قَالَ الْحَسَنُ ؛ لِأَنَّ نَقْشَ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ كَذٰلِكَ ، فَنَهٰى أَنْ يُنْقَشَ عَلَيْهِ .

۶۶۵۰: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنی انگوٹھیوں کے عربی نقش مت بناؤ اس روایت کی اصل یہی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرؓ کا قول نقل کیا ہے۔

دوسرا جواب: اگر بالفرض وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو جائے تو اس کی تفسیر وہی ہے جو حضرت حسن نے فرمائی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کے نقش کی طرح انگوٹھی بنانے کی ممانعت کی گئی (کیونکہ وہ آپ کی انگوٹھی دوسرے ممالک میں خطوط پر مہر لگانے کے لئے استعمال ہوتی تھی)

۶۶۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَسْطُرٍ ، سَطْرٌ مُحَمَّدٌ وَسَطْرٌ رَسُوْلُ وَسَطْرٌ اللّٰهِ فَهٰذَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۶۵۱: ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کے نقش کی تین سطریں تھیں ایک سطر میں محمد اور دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ کا لفظ تھا یہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی کا نقش تھا۔

تخریج : بخاری فی الخمس باب۵' واللباس باب۵۵' ترمذی فی اللباس باب۱۷۔

۶۶۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرٍ .فَقِيْلَ لَهٗ :اِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُوْنَ كِتَابَك اِلَّا بِخَاتَمٍ ، فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ ، نَقْشُهٗ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

۶۶۵۲: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ سے کہا گیا کہ وہ آپ کا خط مہر کے بغیر قبول نہیں کریں گے تو آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نقش (محمد رسول اللہ ﷺ) تھا۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب، ۵' ۵۲' مسلم فی اللباس روایت۵۸' ابو داؤد فی الخاتم باب۱' ترمذی فی الاستیذان باب۲۵۔

۶۶۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا شَبَابَةُ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ كِتَابًا اِلَى الرُّوْمِ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ. فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْتَقَشَ فِيْ خَاتَمِهِ الْعَرَبِيَّةَ ، ثُمَّ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَصْحَابُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ.

۶۶۵۳: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ روم (کے بادشاہ) کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

حاصل: یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ جن کی انگوٹھی کا نقل عربی زبان میں تھا پھر ان کے بعد صحابہ کرام نے اسی طرح کیا۔

۶۶۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَدِمَ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ ، مَعَ أَخِيْهِ، عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَظَرَ اِلٰى حَلْقَةٍ

فِيْ يَدِهٖ فَقَالَ :مَا هٰذِهِ الْحَلْقَةُ فِيْ يَدِكَ ؟ قَالَ :هٰذِهٖ حَلْقَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .قَالَ :فَمَا نَقْشُهَا ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ أَرِنِيْهِ :فَتَخَتَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَمَاتَ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ أَخَذَهٗ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ، ثُمَّ أَخَذَهٗ عُمَرُ ، فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ، ثُمَّ أَخَذَهٗ عُثْمَانُ ، فَكَانَ فِيْ يَدِهٖ عَامَّةَ خِلَافَتِهٖ، حَتّٰى سَقَطَ مِنْهُ فِيْ بِئْرِ أَرِيْسَ . فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمْ يُنْكِرْ عَلٰى خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ ، لُبْسَ مَا هُوَ مَنْقُوْشٌ بِالْعَرَبِيَّةِ .

۶۶۵۴: عمرو بن یحییٰ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سعد اپنے بھائی کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان کے ہاتھ میں ایک چھلا دیکھا آپ نے فرمایا یہ چھلا جو تمہارے ہاتھ میں ہے یہ کیسا ہے۔ تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ چھلا ہے آپ نے فرمایا اس کا نقش کیا ہے؟ اس نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا مجھے دکھاؤ۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ اس کو مہر کے لئے استعمال فرماتے تھے۔ جب آپ کی وفات ہوئی تو وہ آپ کے دست اقدس میں تھی۔ پھر اس کو حضرت ابوبکر صدیق نے لیا وہ ان کے ہاتھ میں رہی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا۔ پس وہ ان کے ہاتھ میں رہی۔ پھر اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لے لیا وہ زمانہ خلافت میں ان کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ بیر اریس میں ان کے ہاتھ سے گر پڑی۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ آپ نے خالد بن سعید کو ہاتھ میں عربی نقش والی انگوٹھی سے منع نہیں فرمایا۔

۶۶۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ صُبَيْحٍ ، عَنْ حَيَّانَ الصَّائِغِ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ نِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰهُ .

۶۶۵۵: حیان صائغ سے روایت ہے کہ جناب ابوبکر صدیق کی انگوٹھی کا نقش "نعم القادر اللہ" تھا۔ اللہ تعالیٰ خوب قدرت والا ہے۔

۶۶۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلّٰهِ الْمُلْكُ .

۶۶۵۶: ابوجعفر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا "للّٰه الملك" اللہ بادشاہ ہے۔

۶۶۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ . فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَخُلَفَاؤُهُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ ، قَدْ نَقَشُوْا عَلٰى خَوَاتِيْمِهِمُ الْعَرَبِيَّةَ .فَدَلَّ مَا فَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّهٗ غَيْرُ مَحْظُوْرٍ عَلَيْهِمْ ، وَأَنَّهٗ إِنَّمَا أُرِيْدَ بِالنَّهْيِ ، أَنْ لَا يُنْقَشَ عَلٰى خَاتَمِ الْإِمَامِ ؛ لِئَلَّا يَفْتَعِلَ

فِيْمَا بِيَدِهِ مِنَ الْأَمْوَالِ ، الَّتِيْ لِلْمُسْلِمِيْنَ .أَلَا تَرَى أَنَّ عُمَرَ قَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ ، ثُمَّ قَدْ لَبِسَ هُوَ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا هُوَ مَنْقُوْشٌ بِالْعَرَبِيَّةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كُرِهَ مِنَ الْعَرَبِيَّةِ ، هُوَ الْعَرَبِيَّةُ الْمَوْضُوْعَةُ عَلٰى خَاتَمِ إِمَامِ الْمُسْلِمِيْنَ خَاصَّةً ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا رُوِيَ ، مِمَّا كَانَ نَقْشَ خَاتَمِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، فَإِنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنُوْا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ، وَلَهُمْ أَنْ يَنْقُشُوْا مَكَانَهُمْ عَرَبِيًّا .

۶۶۵۷: قتادہ کہتے ہیں کہ ابوعبیدہ بن جراح کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا "الحمدللہ" تمام تعریفوں کا حقدار اللہ ہے۔ یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ ہیں اور خلفاء راشدین المہدیین ہیں جنہوں نے اپنی انگوٹھیوں کا نقش عرب میں بنوایا تھا ان کا یہ عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ ممنوع نہیں اور ممانعت کا مطلب یہ ہے کہ امام کی انگوٹھی والا نقش نہ بنوایا جائے تا کہ اس کے ذریعہ وہ (جھوٹی مہریں لگا کر) مسلمانوں کے اموال کے سلسلہ میں کوئی کارروائی نہ کرے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی ممانعت نقل کی ہے پھر ان کا عمل ذکر کیا کہ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی عربی میں منقوش انگوٹھی خود استعمال فرمائی۔ اس سے بھی یہ دلالت مزید مل گئی کہ جس عربی نقش والی انگوٹھی کو انہوں نے ناپسند کیا وہ امام ومقتدا والی ہے۔ اس کے علاوہ کا یہ حکم نہیں۔ اب رہی وہ روایات جو حضرت نعمان بن مقرن ٗ ابن مسعود ٗ حذیفہ رضی اللہ عنہم کی سند سے منقول ہیں تو ممکن ہے کہ انہوں نے اس طرح کیا اور وہ اس کی بجائے عربی میں بھی نقش بنوا سکتے تھے۔ (یہ بھی ممکن ہے کہ سنداً یہ روایات کمزور ہوں)

۶۶۵۸: وَلَقَدْ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَنْقُشَ الرَّجُلُ عَلٰى خَاتَمِهِ صُوْرَةً .وَقَالَ :إِذَا خَتَمْتَ لَهَا ، فَقَدْ صَوَّرْتَ بِهَا .

۶۶۵۸: عمرو نے حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ انگوٹھی کے نگینہ پر تصویر بنانے کو ناپسند ومکروہ قرار دیتے تھے اور فرماتے جب تم اس کی مہر لگاؤ گے تو تم نے گویا تصویر بنائی۔

بَابُ لُبْسِ الْخَاتَمِ لِغَيْرِ ذِيْ سُلْطَانٍ

غیر حاکم کا انگوٹھی پہننا

حاکم کے علاوہ اور کسی کو مہر والی انگوٹھی پہننا کیسا ہے۔

نمبر ۱: علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ حاکم کے علاوہ اور کسی کو مہر والی انگوٹھی کا استعمال درست نہیں۔

فریق ثانی: انگوٹھی کے پہننے میں حاکم وغیر حاکم دونوں برابر ہیں جس حد تک مباح ہے ہر ایک کو جائز ہے۔

۶۶۵۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ ، قَالَ :ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَيَّاشُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَى الْحَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ ، عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ ، قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ لُبْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِلُبْسِهِ لِسَائِرِ النَّاسِ ، مِنْ سُلْطَانٍ وَغَيْرِهٖ، بَأْسًا .وَكَانَ مِنْ حُجَّتِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ ، الْحَدِيْثُ الَّذِیْ قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِي الْبَابِ الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّهٗ أَلْقَى خَاتَمَهٗ، فَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ .فَقَدْ دَلَّ هٰذَا عَلٰى أَنَّ الْعَامَّةَ ، قَدْ كَانَتْ تَلْبَسُ الْخَوَاتِيْمَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ .فَكَيْفَ تَحْتَجُّ بِهٰذَا وَهُوَ مَنْسُوْخٌ ؟ .قِيْلَ لَهٗ :اِنَّ الَّذِیْ احْتَجَجْنَا بِهٖ مِنْهُ، لَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ ، وَاِنَّمَا الْمَنْسُوْخُ ، تَرْكُ لُبْسِ الْخَاتَمِ مِنَ الذَّهَبِ ، لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلِغَيْرِهٖ مِنْ أُمَّتِهٖ .وَقَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ كَانَ هُوَ ، وَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ سَوَاءً .فَلَمَّا نُسِخَ لُبْسُ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ ، كَانَ الْحُكْمُ مُتَقَدِّمًا فِيْ لُبْسِهٖ وَلُبْسِهِمُ الْخَوَاتِيْمَ ، سَوَاءً ، وَكَأَنَّ النَّسْخَ لَمْ يَمْنَعْهُ، هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُبْسِ خَاتَمِ الْفِضَّةِ ، فَكَذٰلِكَ أَيْضًا لَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ لُبْسِ الْخَوَاتِيْمِ مِنْ فِضَّةٍ .فَهٰذَا الَّذِیْ أَرَدْنَا مِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سُلْطَانٌ ، أَنَّهُمْ كَانُوْا يَلْبَسُوْنَ الْخَوَاتِيْمَ .فَمِمَّا رُوِیَ فِيْ ذٰلِكَ.

۶۶۵۹: ابو عامر نے حضرت ابو ریحانہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حکام کے علاوہ دوسروں کو انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک جماعت علماء کہتی ہے کہ حاکم کے علاوہ کسی دوسرے کو انگوٹھی کا استعمال مکروہ ہے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ تمام لوگ خواہ وہ صاحب اقتدار ہوں یا غیر انگوٹھی کے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ ان کی دلیل وہ روایت ہے کہ جس میں مذکور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی

پھینک دی تو دوسرے لوگوں نے بھی پھینک دیں اس سے یہ خود دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں عام لوگ بھی انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ اگر کوئی کہے کہ آپ منسوخ روایت سے استدلال کرر ہے ہیں۔ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا جس بات سے ہم نے اس روایت سے استدلال کیا ہے وہ تو منسوخ نہیں ہے۔ منسوخ سونے کی انگوٹھی کا آپ اور آپ کی امت کے لئے پہننا ہے (مطلق انگوٹھی پہننا تو مخالف کو بھی مسلم ہے) اور اس اعلان نسخ سے پہلے پہننے میں آپ ﷺ اور دوسرے لوگ سب شریک تھے پھر سونے کی انگوٹھی منسوخ ہوئی مگر آپ کے اور دوسرے لوگوں کے لئے انگوٹھی کا حکم تو اسی طرح باقی رہا۔ اس نسخ نے آپ کو چاندی کی انگوٹھی سے نہ روکا۔ تو اسی طرح دوسرے لوگوں کے لئے بھی رکاوٹ نہ ہوگی اس روایت سے ہمارا استدلال صرف اتنا ہی ہے۔ ورنہ تو ان لوگوں سے اس کا پہننا ثابت ہے جو حاکم و بادشاہ نہ تھے۔ روایات ملاحظہ ہوں۔

تخریج: ابو داؤد فی اللباس باب۸، نسائی فی الزینہ باب ۲۰، مسند احمد ٤، ١٣٥/١٣٤۔

٦٦٦٠: مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، كَانَا يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا ، وَكَانَ فِيْ خَوَاتِيْمِهِمَا ذِكْرُ اللّٰهِ .

٦٦٦٠: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنتے تھے اور ان انگوٹھیوں پر ذکر اللہ منقش تھا۔

٦٦٦١: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا رِشْدِيْنُ بْنُ كُرَيْبٍ أَنَّهُ قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهِ

٦٦٦١: رشد بن کریب کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ ؒ کو دیکھا کہ وہ اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی استعمال فرماتے تھے۔

٦٦٦٢: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ، يَتَخَتَّمَانِ فِيْ يَسَارِهِمَا .

٦٦٦٢: جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنتے تھے۔

٦٦٦٣: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، رَجُلًا مُتَقَلِّدًا بِسَيْفٍ .

٦٦٦٣: ابراہیم بن عطاء نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ حضرت عمران بن حصین ؓ کی انگوٹھی کا نقش تلوار گلے میں لٹکانے والا آدمی تھا۔

۶۶۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَأَيْتُ قَيْسَ بْنَ أَبِي حَازِمٍ ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ ، وَقَيْسَ بْنِ ثُمَامَةَ ، وَالشَّعْبِيَّ ، يَتَخَتَّمُوْنَ بِيَسَارِهِمْ .

۶۶۶۴: یونس بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے قیس بن ابی حازم عبدالرحمن بن الاسود قیس بن ثمامہ اور شعبی رحمہم اللہ اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھیاں پہنے دیکھا۔

نظر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ:

اگر بادشاہ کے لئے انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ یہ زیور تو نہیں تو دیگر لوگوں کے لئے بھی اس کا پہننا درست ہے کیونکہ یہ زیور نہیں ہے۔

۶۶۶۵: حَدَّثَنِي عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، قَالَ :كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ إِبْرَاهِيمَ نَحْنُ بِاللّٰهِ وَلَهُ . فَهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ رَوَيْنَا عَنْهُمْ هٰذِهِ الْآثَارَ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابِعِيهِمْ ، قَدْ كَانُوْا يَتَخَتَّمُوْنَ ، وَلَيْسَ لَهُمْ سُلْطَانٌ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ، مِنْ طَرِيْقِ الْآثَارِ .وَأَمَّا مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَإِنَّ السُّلْطَانَ ، إِذَا كَانَ لَهُ لُبْسُ الْخَاتَمِ ، ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِحِلْيَةٍ ، فَكَذٰلِكَ أَيْضًا غَيْرُ السُّلْطَانِ لَهُ أَيْضًا لُبْسُهُ ؛ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِحِلْيَةٍ .وَقَدْ رَأَيْنَا مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنِ اسْتِعْمَالِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، يَسْتَوِي فِيْهِ، السُّلْطَانُ وَالْعَامَّةُ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ ، مَا أُبِيحَ لِلسُّلْطَانِ مِنْ لُبْسِ الْخَاتَمِ ، يَسْتَوِي فِيْهِ هُوَ وَالْعَامَّةُ .وَإِنْ كَانَ إِنَّمَا أُبِيحَ الْخَاتَمُ لِاحْتِيَاجِهِ إِلَيْهِ لِيَخْتِمَ بِهِ مَالَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَأَنَّهُ أَيْضًا مُبَاحٌ لِلْعَامَّةِ ؛ لِاحْتِيَاجِهِمْ إِلَيْهِ لِلْخَتْمِ ، عَلٰى أَمْوَالِهِمْ وَكُتُبِهِمْ ، فَلَا فَرْقَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ السُّلْطَانِ ، وَغَيْرِ السُّلْطَانِ.

۶۶۶۵: حضرت مغیرہ سے مروی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش نحن باللہ ولہ تھا۔ پس یہ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ ہیں جن سے ہم نے یہ آثار نقل کیے ہیں' یہ سب حضرات انگوٹھیاں پہنتے تھے حالانکہ ان میں کوئی بھی حاکم نہ تھا۔ اس باب کا حکم روایات کے پیش نظر یہی ہے۔ اگر بادشاہ کے لئے انگوٹھی پہننا جائز ہے کیونکہ یہ زیور تو نہیں تو دیگر لوگوں کے لئے بھی اس کا پہننا درست ہے کیونکہ یہ زیور نہیں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چاندی اور سونے (کے برتنوں) کی ممانعت میں بادشاہ اور عام لوگ برابر ہیں پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ اس میں بھی حکم اسی طرح ہو۔ اسی طرح بادشاہ کو چاندی کی انگوٹھی روا ہے تو وہ اور عام لوگ اس حکم میں دونوں برابر ہیں اگر بادشاہ کے لئے اس طور پر مباح کی گئی تا کہ وہ اس سے اموال مسلمین کے سلسلہ میں مہریں لگائے اور یہ بات عام بات عام لوگوں کے لئے مباح ہے (ضروریات میں کم زیادہ کا بس فرق ہے) کیونکہ ان کو بھی یہ ضرورت ہے کہ وہ اپنے اموال و خطوط پر مہر لگائیں اس سلسلہ میں بادشاہ اور غیر بادشاہ کا کوئی فرق نہیں۔ اس باب کا حکم روایات کے پیش نظر یہی ہے۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا

کھڑے ہوکر پیشاب کا حکم

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کو ایک جماعت علماء نے بالکل ممنوع قرار دیا۔

فریق ثانی: اگر تلویث جسم وثیاب کا خطرہ نہ ہو اور ضرورت بھی ہو تو حرج نہیں تلویث کا خطرہ ہو تو درست نہیں۔

۶۶۶۶: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ح .

۶۶۶۶: ابراہیم بن مرزوق کہتے ہیں ہم سے ابو عامر نے بیان کیا۔

تخریج : مسند احمد ٦' ١٩٢/١٣٧۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: بعض لوگوں نے کھڑے ہوکر پیشاب کو منع کیا ہے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اس میں کچھ حرج نہیں ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۶۶۶۷: وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا ، مُنْذُ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ . قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَرِهَ قَوْمٌ الْبَوْلَ قَائِمًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ،

۶۶۶۷: مقدام بن شریح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھڑے ہوکر پیشاب نہیں کیا جب سے آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگوں نے کھڑے ہوکر پیشاب کو منع کیا ہے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ دوسروں نے کہا اس میں کچھ حرج نہیں ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی الوضو باب٦٠' ٦١' والمظالم باب٢٧' مسلم فی الطهارة حديث ٧٣' ابو داؤد فی الطهارة باب١٢' ترمذی فی الطهارة باب٩' نسائی فی الطهارة باب٦ ٢٣/١٦' ابن ماجه فی الطهارة باب١٣' دارمی فی الوضو باب٩' مسند احمد ٢٨٤/١' ٢٤٦/٤' ٣٨٢/٥۔

۶۶۶۸: بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ وَهُوَ قَائِمٌ ، عَلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ ، ثُمَّ أُتِيَ بِوَضُوْءٍ، فَتَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ .

۲۶۶۸: شقیق بن سلمہ نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں ایک قوم کی کوڑی پر پیشاب کیا پھر پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

۲۶۶۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۲۶۶۹: شعبہ نے سلیمان سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۶۷۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ، مِثْلَهٗ. حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَنْصُوْرٌ ، عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الْبَوْلِ قَائِمًا ، وَهٰذَا أَوْلٰى مِمَّا ذَكَرْنَا قَبْلَهٗ عَنْ عَائِشَةَ ؛ لِأَنَّ حَدِيْثَ عَائِشَةَ إِنَّمَا فِيْهِ مَنْ حَدَّثَكَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَالَ قَائِمًا بَعْدَمَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ ، فَلَا تُصَدِّقْهُ . أَيْ :أَنَّ الْقُرْآنَ ، لَمَّا نُزِلَ عَلَيْهِ أُمِرَ فِيْهِ بِالطَّهَارَةِ ، وَاجْتِنَابِ النَّجَاسَةِ ، وَالتَّحَرُّزِ مِنْهَا .فَلَمَّا رَأَتْ عَائِشَةُ ذٰلِكَ ، وَعَلِمَتْ تَعْظِيْمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ لِأَمْرِ اللّٰهِ، وَكَانَ الْأَغْلَبُ عِنْدَهَا ، أَنَّ مَنْ بَالَ قَائِمًا ، لَا يَكَادُ يَسْلَمُ مِنْ إِصَابَةِ الْبَوْلِ ثِيَابَهٗ وَبَدَنَهٗ، قَالَتْ ذٰلِكَ ، وَلَيْسَ فِيْهِ حِكَايَةٌ مِنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَافِقُ ذٰلِكَ .ثُمَّ جَاءَ حُذَيْفَةُ فَأَخْبَرَ أَنَّهٗ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ، بَعْدَ نُزُوْلِ الْقُرْآنِ عَلَيْهِ، يَبُوْلُ قَائِمًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ إِبَاحَةُ الْبَوْلِ قَائِمًا ، إِذَا كَانَ الْبَائِلُ فِيْ ذٰلِكَ يَأْمَنُ مِنَ النَّجَاسَةِ عَلٰى بَدَنِهٖ وَثِيَابِهٖ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذَا ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَهَبْنَا إِلَيْهِ مِنْ مَعْنٰى حَدِيْثِهَا الَّذِيْ ذَكَرْنَا .

۲۶۷۰: ابوعوانہ نے سلیمان سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ابووائل نے حضرت حذیفہ سے پھر انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس روایت میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی اباحت کا ثبوت ہے اور یہ روایات اس روایت سے اولیٰ ہیں جو ہم نے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے کیونکہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں یہ مذکور ہے کہ جو تمہیں یہ بیان کرے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نزول قرآن کے بعد کھڑے ہوکر پیشاب کیا اس کی مت تصدیق کرو یعنی جب قرآن مجید اترا تو اس میں طہارت کا حکم ملا۔اور نجاست سے پرہیز و گریز کا حکم دیا گیا جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھا اور جانا کہ

جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بہت تعظیم فرماتے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اغلب بات یہی ہے کہ جس نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا وہ کپڑے اور بدن کو پیشاب لگنے سے بچ نہیں سکتا تو اس بات کے پیش نظر انہوں نے یہ بات فرمائی حالانکہ روایت میں جناب نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی بات منقول نہیں ہے جو اس کی تصدیق کرے۔ پھر دوسری طرف حضرت حذیفہ نے خود جناب رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں نزول قرآن کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے پس اس سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اباحت کا ثبوت ملتا ہے بشرطیکہ کپڑے اور بدن پر نجاست نہ لگے۔

تشریح اس روایت میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اباحت کا ثبوت ہے اور یہ روایات اس روایت سے اولیٰ ہیں جو ہم نے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے کیونکہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں یہ مذکور ہے کہ جو تمہیں یہ بیان کرے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے نزول قرآن کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کی مت تصدیق کرو یونہی جب قرآن مجید اترا تو اس میں طہارت کا حکم ملا۔ اور نجاست سے پرہیز و گریز کا حکم دیا گیا جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ دیکھا اور جانا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بہت تعظیم فرماتے تو عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اغلب بات یہی ہے کہ جس نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا وہ کپڑے اور بدن کو پیشاب لگنے سے بچ نہیں سکتا تو اس بات کے پیش نظر انہوں نے یہ بات فرمائی حالانکہ روایت میں جناب نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی بات منقول نہیں ہے جو اس کی تصدیق کرے۔

پھر دوسری طرف حضرت حذیفہ نے خود جناب رسول اللہ ﷺ کو مدینہ میں نزول قرآن مجید کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے پس اس سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اباحت کا ثبوت ملتا ہے بشرطیکہ کپڑے اور بدن پر نجاست نہ لگے۔

روایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا معنی خود ان کی زبان سے:

۶۶۷۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، وَقَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَكَذِّبْهُ، فَإِنِّيْ رَأَيْتُهُ يَبُوْلُ جَالِسًا . فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا دَفَعَتْ بِهِ عَائِشَةُ رِوَايَةَ رُؤْيَةِ مَنْ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبُوْلُ قَائِمًا ، وَإِنَّمَا رُؤْيَتُهَا إِيَّاهُ يَبُوْلُ جَالِسًا .فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ عِنْدَنَا دَلِيْلٌ عَلٰى ذٰلِكَ ؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَبُوْلَ جَالِسًا فِيْ وَقْتٍ، وَيَبُوْلَ قَائِمًا فَقْتٍ آخَرَ . فَلَمْ تَحْكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا شَيْئًا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ قَائِمًا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ بَالَ قَائِمًا .

۲۶۷۱: مقدام بن شریح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو شخص تمہیں یہ بیان کرے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اس نے آپ پر جھوٹ بولا میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا۔ اس روایت میں اس بات پر دلالت ہے جس کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تردید کر رہی ہیں کہ جو یہ کہتا ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا ہے جبکہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیشاب کرتے دیکھا۔ تو اس میں ہمارے ہاں اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر کبھی پیشاب نہیں کیا بلکہ ممکن ہے کہ آپ نے کسی وقت بیٹھ کر اور دوسرے وقت (ضرورۃً) کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہو۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایسی کوئی بات نقل نہیں کی جو کھڑے ہو کر پیشاب کی کراہت (تحریمی) پر دلالت کرتی ہو۔

دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اس کا ثبوت:

۲۶۷۲: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ :رَأَيْتُ عُمَرَ بَالَ قَائِمًا فَأَنْجَحَ حَتّٰى كَادَ يُصْرَعَ .

۲۶۷۲: زید بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا انہوں نے اپنی حاجت کو پورا کیا یہاں تک کہ وہ گرنے کے قریب ہو گئے (معلوم ہوتا ہے وہ کسی مجبوری کی وجہ سے تھا)

۲۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّهُ رَأَى عَلِيًّا بَالَ قَائِمًا .

۲۶۷۳: سلمہ بن کہیل نے ابوظبیان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔

۲۶۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۶۷۴: شعبہ نے حضرت سلیمان رحمہ اللہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔

۲۶۷۵: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا ، أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۲۶۷۵: ابی نے اعمش سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت نقل کی ہے۔

۲۶۷۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَبُوْلُ قَائِمًا .

۲۶۷۶: قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کھڑے پیشاب کرتے دیکھا۔

۲۶۷۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، أَنَّهٗ قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَبُوْلُ قَائِمًا .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانُوْا يَبُوْلُوْنَ قِيَامًا ، وَذٰلِكَ ، عِنْدَنَا ، عَلٰى أَنَّهُمْ كَانُوْا يَأْمَنُوْنَ أَنْ يُصِيْبَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ ثِيَابَهُمْ وَأَبْدَانَهُمْ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، مَا يُخَالِفُ مَا رَوَيْتَ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .فَذَكَرَ۔

۲۶۷۷: عبداللہ بن دینار نے روایت کی کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہوکر پیشاب کرتے دیکھا۔ یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو کھڑے ہوکر (ضرورۃً) پیشاب کر لیتے تھے۔ مگر اس شرط سے کہ وہ پیشاب ان کے بدن و کپڑوں کو ملوث نہ کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت موجود ہے۔

تخریج : مالك في الطهارة ۱۱۲۔

۲۶۷۸ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :قَالَ عُمَرُ :مَا بُلْتُ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمْتُ .قِيْلَ لَهٗ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ لَمْ يَبُلْ قَائِمًا مُنْذُ أَسْلَمَ ، حَتّٰى قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ ، ثُمَّ بَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَائِمًا ، عَلٰى مَا رَوَاهُ عَنْهُ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ .فَفِيْ ذٰلِكَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِالْبَوْلِ قَائِمًا بَأْسًا .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا ، مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ بَوْلِهٖ قَائِمًا .وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِمَا قَدْ ذَكَرْنَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى رُجُوْعِ عُمَرَ ، عَنْ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ قَائِمًا ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ ، لَمَا رَوَاهُ عَنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ .وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، يَتْرُكُ مَا سَمِعَهٗ مِنْ عُمَرَ ، إِلَّا إِلٰى مَا هُوَ أَوْلٰى عِنْدَهٗ مِنْ ذٰلِكَ .

۲۶۷۸: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے جب سے میں اسلام لایا میں نے کھڑے ہوکر کبھی پیشاب نہیں کیا۔ یہ عین ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ یہ بات کہی پھر اس کے بعد کیا ہو جیسا کہ زید بن وہب نے روایت کی ہے۔ اس میں یہ دلالت ہے کہ وہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے اور اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے جو خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس باب میں ان کے کھڑے ہوکر پیشاب کے متعلق نقل ہوئی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ پیش آیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رجوع بھی معلوم ہوا کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں کراہت نہیں۔ جس طرح کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو بات سنی

تھی اس کو اسی لئے چھوڑا کہ اس سے اولیٰ بات مل گئی۔

تخریج : ترمذی فی الطهارة باب۸' ابن ماجه فی الطهارة باب ۱٤۔

جواب: یہ عین ممکن ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے کے بعد کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ یہ بات کہی پھر اس کے بعد کیا ہو جیسا کہ زید بن وہب نے روایت کی ہے۔ اس میں یہ دلالت ہے کہ وہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کوئی حرج خیال نہ کرتے تھے اور اس پر وہ بات بھی دلالت کرتی ہے جو خود ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس باب میں ان کے کھڑے ہو کر پیشاب کے متعلق نقل ہوتی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ پیش آیا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا۔ اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رجوع بھی معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں کراہت نہیں۔ جس طرح کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو بات سنی تھی اُس کو اسی لئے چھوڑا کہ اُس سے اولیٰ بات مل گئی۔

بَابُ الْقَسَمِ

قسم کا حکم

خلاصۃ المرام:

بعض علماء کا قول یہ ہے کہ مکروہ ہے اور کسی کو کسی بھی چیز پر قسم نہ اٹھانی چاہئے۔ قسم اٹھانا بھاری چیز ہے۔
فریق ثانی کا موقف قسم میں حرج نہیں یہ یمین بنے گی۔

۶۶۷۹ : حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ الْحُسَيْنِ الطَّحَّانُ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ، فِيْهِ ذِكْرُ رُؤْيَا عَبَّرَهَا أَبُوْبَكْرٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ : أَصَبْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ :أَصَبْتَ بَعْضًا، وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا، قَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا تُقْسِمْ۔ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ الْقَسَمِ، وَقَالُوْا :لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُقْسِمَ عَلٰى شَيْءٍ، وَأَعْظَمُوْا ذٰلِكَ .وَكَانَ مِمَّنْ أَعْظَمَ ذٰلِكَ، اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، فَذَكَرَ لِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ عِيْسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ قَالَ :أَتَيْتُ بَكْرَ بْنَ مُضَرَ لِأَعُوْدَهُ، فَجَاءَ اللَّيْثُ، فَهَمَّ بِالصُّعُوْدِ إِلَيْهِ .فَقَالَ لَهُ بَكْرٌ :أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ أَنْ تَفْعَلَ، فَقَالَ لَهُ اللَّيْثُ :أَوَتَدْرِيْ مَا الْقَسَمُ ؟ أَوَتَدْرِيْ مَا الْقَسَمُ ؟ أَوَتَدْرِيْ مَا الْقَسَمُ ؟ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ، فَلَمْ يَرَوْا بِالْقَسَمِ بَأْسًا، وَجَعَلُوْهُ يَمِيْنًا، وَحَكَمُوْا لَهُ بِحُكْمِ الْيَمِيْنِ، وَقَالُوْا قَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ فِيْ كِتَابِهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ وَقَالَ : فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ وَقَالَ : لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ۔ فَكَانَ تَأْوِيْلُ ذٰلِكَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ جَمِيْعًا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَاصِلَةٌ .وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَأَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَمُوْتُ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فَلَمْ يَعِبْهُمْ بِقَسَمِهِمْ، وَرَدَّ عَلَيْهِمْ كُفْرَهُمْ فَقَالَ : بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا۔ وَكَانَ فِيْ ذِكْرِهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْقَسَمَ كَانَ مِنْهُمْ يَمِيْنًا. وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِذْ أَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ .ثُمَّ قَالَ : وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ.

۶۶۷۹: عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث بیان کی جس میں اس

خواب کا تذکرہ ہے جس کی تعبیر حضرت ابوبکرؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں دی۔ جناب ابوبکر نے پوچھا یارسول اللہؐ! کیا میں نے درست تعبیر کی۔ آپ نے فرمایا تم نے کچھ درست اور کچھ غلط تعبیر کی۔ ابوبکرؓ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو قسم دیتا ہوں آپ نے فرمایا تم مجھے قسم مت دو۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ قسم مکروہ ہے اور کسی کو کسی چیز پر قسم نہ اٹھانی چاہئے انہوں نے قسم اٹھانے کو بہت بڑا قرار دیا ہے۔ امام لیث بن سعد ان لوگوں سے ہیں کہ جنہوں نے اس کو بہت بڑا قرار دیا ہمارے کئی احباب نے عیسیٰ بن حماد زغبہ سے روایت کی ہے کہ میں بکر بن مضر کے پاس آیا تاکہ میں ان کی عیادت کروں اس وقت اچانک لیث آ گئے اور انہوں نے اس کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو بکر نے ان سے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ ایسا نہ کریں۔ لیث کہنے لگے کیا تم جانتے ہو کہ قسم کیا ہے؟ یا قسم کی حقیقت جانتے ہو یا تم قسم کو جانتے ہو؟ قسم میں کوئی حرج نہیں اور یہ یمین بنے گی اور اس کا حکم یمین والا ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی مقامات پر اس کا تذکرہ فرمایا ہے۔ **"لااقسم بیوم القیامہ۔ ولا اقسم بالنفس اللوامہ"** (القیامہ ۱-۲) اور فرمایا **"ولا اقسم بمواقع النجوم"** (واقعہ: ۷۵) اور فرمایا: **"لااقسم بھذا البلد"** (البلد ۱) ان ساری آیات کی تفسیر علماء کے ہاں یہ ہے کہ لا زائدہ ہے اور یہ اقسم بیوم القیامۃ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **"واقسموا باللّٰہ جھد ایمانھم لایبعث اللّٰہ من یموت بلٰی وعدا علیہ حقًا"** (نحل ۳۸) اللہ تعالیٰ نے ان کی قسموں پر ان کو عیب نہیں لگایا البتہ ان کے کفر کی تردید فرمائی اور فرمایا کہ کیوں نہیں ہمارا وعدہ تو سچا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جھد ایمانھم کا لفظ فرما کر اس بات کو ثابت کر دیا کہ ان کی یہ قسم یمین ہے اور ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا **"اذا قسموا لیصر منھا مصبحین"** (قلم ۱۷) انہوں نے قسم اٹھائی وہ ضرور صبح سویرے اس باغ کو کاٹ لیں گے یعنی پھل توڑ لیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس قسم پر اعتراض نہیں کیا بلکہ فرمایا: **"ولا یستثنون"** کہ انہوں نے استثناء بھی نہیں کیا (تو اس سے ثابت ہوا کہ یہ قسم یمین ہے)

تخریج : بخاری کتاب الایمان باب۹' والتعبیر باب٤٧' مسلم فی الرؤیا ١٧' ابو داؤد فی الایمان باب١٠' والسنة باب٨' ترمذی فی الرؤیا باب١٠' ابن ماجه فی الرؤیا باب١٠' دارمی فی النذور باب٨' مسند احمد ١/٢٣٦۔

٦٦٨٠ : فَحَدَّثَنِی سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ :فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ دَلِیْلٌ عَلٰی أَنَّ الْقَسَمَ یَمِیْنٌ ؛ لِأَنَّ الْاِسْتِثْنَاءَ لَا یَکُوْنُ اِلَّا فِی الْیَمِیْنِ .وَاِذَا کَانَتْ یَمِیْنًا ، کَانَتْ مُبَاحَةً ، فِیْمَا سَائِرُ الْاَیْمَانِ فِیْهِ مُبَاحَةٌ ، وَمَکْرُوْهَةً فِیْمَا سَائِرُ الْاَیْمَانِ فِیْهِ مَکْرُوْهَةٌ .وَلَا حُجَّةَ عِنْدَنَا ، عَلٰی أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، الَّذِیْ ذَکَرْنَا ، فَاِنَّهُ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ الَّذِیْ کَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقَسَمِ ،لِأَبِیْ بَکْرٍ مِنْ أَجْلِهِ ، هُوَ أَنَّ التَّعْبِیْرَ الَّذِیْ صَوَّبَهُ فِیْ بَعْضِهِ ، وَخَطَّأَهُ فِیْ بَعْضِهِ ، لَمْ یَکُنْ ذٰلِکَ مِنْهُ مِنْ جِهَةِ الْوَحْیِ ، وَلٰکِنْ مِنْ جِهَةِ مَا یُعَبِّرُ لَهُ الرُّؤْیَا

كَمَا نَهٰى أَنْ تُوطَأَ الْحَوَامِلُ ، عَلَى الْإِشْفَاقِ مِنْهُ أَنْ يُضِرَّ ذٰلِكَ بِأَوْلَادِهِمْ .فَلَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يُضِرُّ بِأَوْلَادِهِمْ ، أَطْلَقَ مَا كَانَ حَظَرَ مِنْ ذٰلِكَ .وَكَمَا قَالَ فِيْ تَلْقِيْحِ النَّخْلِ مَا أَظُنُّ أَنَّ ذٰلِكَ يُغْنِي شَيْئًا فَتَرَكُوْهُ ، وَنَزَعُوْا عَنْهُ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :إِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ، إِنْ كَانَ يُغْنِيْ شَيْئًا فَلْيَصْنَعُوْهُ ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ ، وَإِنَّمَا هُوَ ظَنٌّ ظَنَنْتُهُ، وَالظَّنُّ يُخْطِءُ وَيُصِيْبُ ، وَلٰكِنْ مَا قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ۔

۶۷۸۰: محمد بن حسن کہتے ہیں کہ اس آیت میں دلیل ہے کہ قسم یمین ہے کیونکہ استثنٰی یمین ہی میں ہوتا ہے جب اس کا یمین ہونا ثابت ہو گیا تو پھر ان سب مقامات پر اس کا جواز ثابت ہوا جہاں یمین درست ہے اور جن مقامات پر یمین مکروہ ہے وہاں یہ بھی مکروہ ہے ہمارے نزدیک فریق ثانی کے خلاف ابن عباس کی روایت میں کوئی دلیل نہیں کیونکہ یہ کہنا ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کو ابوبکر صدیق کے لئے مکروہ قرار دیا ہو کہ وہ تعبیر جس کو بعض کو آپ نے درست فرمایا اور بعض کو خطا قرار دیا تو وحی کے اعتبار سے نہیں تھی بلکہ علم تعبیر کے لحاظ سے تھی جیسا کہ حاملہ عورت سے وطی کی ممانعت اس خطرے کے پیش نظر کہ اولاد کو نقصان پہنچے پھر آپ کو یہ اطلاع ملی کہ فارس اور روم کے لوگ اس طرح کرتے ہیں اور یہ چیز ان کی اولاد کو نقصان نہیں دیتی تو جس سے ڈرایا تھا اس کی آزادی دے دی جس طرح کہ تعبیر نخل یعنی کھجوروں کی پیوندکاری کے بارے میں آپ نے فرمایا کہ میرے خیال میں اس کام کا کچھ بھی فائدہ نہیں تو صحابہ کرام نے اس کو چھوڑ دیا اور اس سے نقصان ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم جیسا انسان ہوں اور یہ گمان ہے جو میں نے کیا اور گمان کبھی درست نکلتا ہے اور کبھی خطا لیکن جو میں اس طرح کہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے تو میں ہرگز اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بول سکتا اسی طرح کی روایت ابوداؤد نے اقضیہ باب ۷ میں ذکر کی ہے۔

۶۷۸۱ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ.فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ، مَا قَالَهُ مِنْ جِهَةِ الظَّنِّ ، فَهُوَ كَسَائِرِ الْبَشَرِ فِيْ ظُنُوْنِهِمْ ، وَأَنَّ الَّذِيْ يَقُوْلُهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَهُوَ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ خِلَافُهُ. وَكَانَتِ الرُّؤْيَا إِنَّمَا تُعَبَّرُ بِالظَّنِّ وَالتَّحَرِّي ، وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، وَاحْتَجَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِنْهُمَا۔ فَلَمَّا كَانَ التَّعْبِيْرُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ الَّتِيْ لَا حَقِيْقَةَ فِيْهَا ، كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ ، أَنْ يُقْسِمَ عَلَيْهِ ؛ لِيُخْبِرَهُ بِمَا يَظُنُّهُ صَوَابًا، عَلَى أَنَّهُ عِنْدَهُ كَذٰلِكَ ، وَقَدْ يَكُوْنُ فِي الْحَقِيْقَةِ بِخِلَافِهِ.أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوْ نَظَرَ فِيْ مَسْأَلَةٍ مِنَ الْفِقْهِ، وَاجْتَهَدَ ، فَأَدَّاهُ اجْتِهَادُهُ إِلَى شَيْءٍ وَسِعَهُ الْقَوْلُ بِهِ ، وَرَدُّ مَا خَالَفَهُ، وَتَخْطِئَةُ

قَائِلِهِ ، اِذَا كَانَتِ الدَّلَائِلُ الَّتِي بِهَا يُسْتَخْرَجُ الْجَوَابُ فِيْ ذٰلِكَ ، رَافِعَةً لَهُ.وَلَوْ حَلَفَ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الْجَوَابَ صَوَابٌ ، كَانَ مُخْطِئًا ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يُكَلَّفْ اِصَابَةَ الصَّوَابِ ، فَيَكُوْنُ مَا قَالَهُ، هُوَ الصَّوَابَ ، وَلٰكِنَّهُ كُلِّفَ الْاِجْتِهَادَ .وَقَدْ يُؤَدِّيْهِ الْاِجْتِهَادُ اِلَى الصَّوَابِ وَاِلٰى غَيْرِ الصَّوَابِ ، فَمِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ ، كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِيْ بَكْرٍ ، الْحَلِفَ عَلَيْهِ ؛ لِيُخْبِرَهُ بِصَوَابِهٖ مَا هُوَ ، لَا مِنْ جِهَةِ كَرَاهِيَةِ الْقَسَمِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَاهُ .

۶۶۸۱: سماک نے موسیٰ بن طلحہ اورانہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں یہ بتلا دیا کہ جو کچھ میں گمان کی جانب سے کہوں تو وہ گمان میں عام انسانوں کی طرح ہے اور جو آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمائیں تو وہ وحی ہے جس کی مخالفت جائز نہیں اور خواب کی تعبیر تو گمان اور تحری سے کی جاتی ہے اور یہ بات محمد ابن سیرین نے اس آیت ''وقال للذی ظن انه ناج منهما'' (یوسف ۴۲) کو دلیل بنا کر فرمائی ہے۔ جب کہ تعبیر ایسی جہت سے ہے جس میں قطعی بات نہیں ہوتی تو اسی لحاظ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے صدیق اکبر کے اس پر قسم اٹھانے کو ناپسند کیا کہ آپ نے جس کو درست قرار دیا ہے اس کی ضرور اطلاع دیں اس طور پر کہ آپ کے ہاں اسی طرح ہے اور ہو سکتا ہے کہ حقیقت میں اس کے خلاف ہو کیا تم دیکھتے ہو کہ ایک آدمی نے فقہ کے ایک مسئلے کے بارے میں غور کیا اور پھر اجتہاد کیا اس کے اجتہاد نے اس کو ایک چیز تک پہنچایا تو اس کو اس بات کی گنجائش ہے کہ وہ اپنے اجتہاد کے مطابق بات کہے اور اس کے خلاف قول کو رد کر دے اور اس کے کہنے والے کو غلط قرار دے جبکہ دلائل جن کے ذریعے اس نے یہ مسئلہ نکالا ہے وہ مخالف کے قول کی تردید کر رہے ہیں اگر یہ آدمی اس جواب کے صحیح ہونے پر قسم اٹھائے تو وہ غلطی پر ہوگا اس لئے کہ اس کو صحیح تک پہنچنے کا مکلف نہیں بنایا گیا پس جو کچھ اس نے کہا ہے وہی درست ہوگا کیونکہ وہ اجتہاد کا مکلّف بنایا گیا ہے اور یہ اجتہاد بسا اوقات اس کو درست اور بسا اوقات غیر درست کی طرف لے جائے گا پس اسی جہت کے لحاظ سے جناب رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ کے اس پر حلف اٹھانے کو ناپسند کیا اس لحاظ سے نہیں کہ آپ نے قسم کو ناپسند کیا اور ہم نے جو بات کہی ہے اس پر یہ روایات دلالت کرتی ہیں۔

۶۶۸۲ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَ حَدِيْثِ اِسْحَاقَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَاللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ بِمَا أَصَبْتُ مِمَّا أَخْطَأْتُ .فَقَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ. فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، هُوَ الْحَلِفُ فِيْهِ عَلٰى اِخْبَارِهٖ بِصَوَابِهٖ أَوْ خَطَئِهٖ فِيْ شَيْءٍ لَمْ يَقُلْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَحْيِ الَّذِيْ يَعْلَمُ بِهٖ حَقِيْقَةَ الْأَشْيَاءِ ، لَا

لِذِكْرِهِ الْقَسَمَ.

۲۶۸۲: عبیداللہ بن عبداللہ نے اسحٰق بن حسین جیسی روایت نقل کی مگر اس کے اندر یہ بات زائد ہے: "واللہ لتخبرنی بما اصبت مما اخطأت" (اللہ کی قسم آپ مجھے ضرور بتلائیں جو میں نے اس میں سے درست کہا اور جو نادرست کہا) تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم مت اٹھاؤ۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے جس کو ناپسند کیا وہ آپ ﷺ کی درست اور نادرست کی اطلاع پر جو قسم اٹھائی وہ تھی اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے وحی کے ذریعے تعبیر نہیں فرمائی تھی جس سے چیزوں کی حقیقت معلوم ہوتی ہے آپ ﷺ نے اس لئے ناپسندیدگی نہیں فرمائی کہ انہوں نے قسم کا ذکر کیا ہے۔

تخریج: ترمذی فی الرؤیا باب ۱۰، مسند احمد ۲۳۶/۱۔

۲۶۸۳: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اَلْقَسَمُ يَمِيْنٌ. فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ ، وَهُوَ الَّذِيْ رَوٰى عَنْهُ الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ ، قَدْ جَعَلَ الْقَسَمَ يَمِيْنًا ، فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى إِبَاحَةِ الْحَلِفِ بِهٖ وَأَنَّهٗ عِنْدَهٗ كَسَائِرِ الْأَيْمَانِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، مَا تَأَوَّلْنَا الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ، وَانْتَفٰى قَوْلُ مَنْ تَأَوَّلَهٗ عَلٰى غَيْرِ مَا تَأَوَّلْنَاهُ عَلَيْهِ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِبَاحَةِ الْقَسَمِ۔

۲۶۸۳: عبدالرحمٰن بن حارث نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ قسم یمین ہے۔ یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما وہی ہیں جنہوں نے پہلی روایت نقل کی ہے یہاں وہ قسم کو یمین بتلا رہے ہیں اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ حلف مباح ہے اور یہ عام قسموں کی طرح ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حدیث اول کی جو ہم نے تاویل کی ہے وہ درست ہے اور دوسری تاویل صحیح نہیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اباحت قسم کی اور روایات بھی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

تخریج: دارمی فی النذور باب ۸۔

۲۶۸۴: مَا قَدْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِيْ عَقِيْلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ۔

۲۶۸۴: معاویہ بن سوید نے حضرت براء بن عازبؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قسم پورا کرنے کا حکم دیا۔

تخریج: بخاری فی الجنائز باب ۲، والایمان باب ۹، مسلم فی اللباس روایت ۳، ترمذی فی الادب باب ۴۵، نسائی فی الجنائز باب ۵۳، ابن ماجه فی الکفارات باب ۱۲ مسند احمد ۲۸۴/۴۔

۶۶۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، وَوَهْبٌ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ : بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ۔ أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ ، وَلَوْ كَانَ الْمُقْسِمُ عَاصِيًا ، لَمَا كَانَ يَنْبَغِيْ أَنْ يُبَرَّ قَسَمُهٗ.

۶۶۸۵: ابوداؤد اور وہب دونوں نے شعبہ سے روایت کی ہے اور اس نے اپنی سند سے روایت نقل کی اور اس نے ابرارالقسم کے لفظ بھی ذکر کیے ہیں۔ غور فرمائیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قسم کے پورا کرنے کا حکم دیا اگر قسم اٹھانے والا نافرمان ہوتو پھر اسے قسم کا پورا کرنا مناسب نہیں یعنی گناہ کی قسم۔

۶۶۸۶ : وَقَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ، مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهٗ۔ فَلَوْ كَانَ الْقَسَمُ مَكْرُوْهًا ، لَكَانَ قَائِلُهٗ عَاصِيًا ، وَلَمَا أَبَرَّ اللّٰهُ قَسَمَ مَنْ عَصَاهُ .وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهٗ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَجَدَ رِيحَ ثُوْمٍ .فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ :مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسْجِدِنَا حَتّٰى يَذْهَبَ رِيحُهَا .فَأَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمَا أَعْطَيْتَنِيْ يَدَكَ ، فَأَعْطَانِيْهَا ، فَأَرَيْتُهٗ جَبَائِرَ عَلٰى صَدْرِيْ. فَقَالَ :إِنَّ لَكَ عُذْرًا وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ إِقْسَامَهٗ عَلَيْهِ .

۶۶۸۶: حمید الطّویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتے ہیں۔ اگر قسم مکروہ ہوتی تو اس کا کہنے والا ہی گناہ گار تھا اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا نہ کرتے ہم پہلے ذکر کر آئے کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ نے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ کو لہسن کی بومحسوس ہوئی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا جو آدمی اس پودے کو کھائے تو وہ ہماری مسجد کے اس وقت تک قریب نہ آئے جب تک اس کی بو دور نہ ہو چنانچہ میں آپ کی خدمت میں آیا اور میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ مجھے اپنا ہاتھ پکڑائیں آپ نے اپنا ہاتھ پکڑا دیا تو میں نے آپ کو اپنے سینے کے زخم دکھائے تو آپ نے فرمایا تم معذور ہو۔ آپ ﷺ نے مغیرہ کی قسم اٹھانے پر اعتراض نہیں فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الصلح باب۸' والایمان باب ۹' مسلم فی القسامه حدیث ۲۴' ابو داؤد فی الدیات باب۲۸' ترمذی فی جهنم باب ۱۳' مسند احمد ۱۲۸/۳' ۳۰۶/۴۔

۶۶۸۷ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنَا

عُمَرُ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : أُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالَ أَهْدِيْ لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ :فَأَهْدَيْتُ لَهَا فَرَدَّتْهُ فَقَالَ أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ لَا رَدَدْتِهَا ، فَرَدَدْتُهَا۔ فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا عَلٰى إِبَاحَةِ الْقَسَمِ ، وَأَنَّ حُكْمَهُ، حُكْمُ الْيَمِيْنِ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ .

۶۶۸۷: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت کا تحفہ بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا یہ زینب بنت جحش کو دے دو میں نے ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے واپس کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اس کو واپس بھیجو تو میں نے واپس بھیج دیا۔ ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ قسم مباح ہے اور اس کا حکم یمین والا ہے یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے قول سے اس کی تائید:

۶۶۸۸ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ : أُقْسِمُ وَ أَقْسَمْتُ بِهٖ يَمِيْنٌ ، وَكَفَّارَةُ ذٰلِكَ ، كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ .وَقَدْ أَقْسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نِسَائِهٖ.

۶۶۸۸: حماد نے ابراہیم سے نقل کیا کہ اقسم اور اقسمت بہ کے الفاظ یمین ہیں اور ان پر قسم والا کفارہ ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی بیویوں کے متعلق قسم اٹھائی تھی چنانچہ روایت یہ ہے۔

۶۶۸۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَفْصٍ الْفَلَّاسُ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الرِّجَالِ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ، كَانَ إِيْلَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا أَقْرَبُكُنَّ شَهْرًا۔

۶۶۸۹: ابی عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلاء یہ تھا "اقسم باللّٰہ لا اقربکن شھرا" اللہ کی قسم ایک ماہ تک میں تمہارے قریب نہ جاؤں گا۔

بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

کھڑے کھڑے پانی پینا

خلاصۃ الزام :

کھڑے ہوکر پانی پینے کو علماء کی ایک جماعت نے مکروہ قرار دیا ہے۔
فریق ثانی کا موقف: کھڑے ہوکر پانی پینے میں گناہ نہیں ضرورت کے لئے پی سکتے ہیں البتہ آداب کے خلاف ہے۔

۶۶۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ ، قَالَا :أَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّالَقَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنِ الْجَارُودِ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۶۶۹۰: ابومسلم نے حضرت جارودؓ سے روایت کی اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے کہ آپ نے کھڑے ہوکر پینے پر ڈانٹا۔

تخریج : مسلم فی الاشربه۱۱۳/۱۱۲' ترمذی فی الاشربه باب۱۱' ابن ماجه فی الاشربه باب۱۲' دارمی فی الاشربه باب۲٤' مسند احمد ۳' ۱۹۹/۵٤' ۲۰۱۱/۲۷۷۔

۶۶۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنِ الْجَارُودِ بْنِ الْمُعَلَّى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۶۶۹۱: ابومسلم نے حضرت جارود بن معلّٰی ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۲ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنِ الْجَارُودِ ، وَعَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۹۲: قتادہ نے حضرت انس ؓ انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۶۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ وَهِشَامٌ ، قَالَا :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۶۹۳: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۶۹۴ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۶۹۴: ہشام بن ابوعبداللہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۶۹۵: ابوداؤد نے ہشام دستوائی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۶ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَعَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ عِيْسَى الْأَسْوَارِيِّ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهٗ.

۶۶۹۶: ابوعیسیٰ اسواری نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ، ح .

۶۶۹۷: ابوداؤد نے موسیٰ بن اسماعیل سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۶۹۸ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى كَرَاهَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِالشُّرْبِ قَائِمًا بَأْسًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۶۶۹۸: عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ کھڑے ہو کر پینا مکروہ ہے اور انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔جبکہ دیگر علماء کا کہنا ہے کہ کھڑے ہو کر پینے میں کوئی گناہ نہیں انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا ہے۔

۶۶۹۹ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ لِي ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ ائْتِنِيْ بِوَضُوْءٍ فَأَتَيْتُهٗ بِهٖ فَتَوَضَّأَ ، ثُمَّ قَامَ بِفَضْلِ وَضُوْئِهٖ، فَشَرِبَ قَائِمًا ، فَعَجِبْتُ لِذٰلِكَ فَقَالَ :أَتَعْجَبُ يَا بُنَيَّ ؟ اِنِّيْ رَأَيْتُ أَبَاكَ رَسُوْلَ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

۶۶۹۹: محمد بن علی بن حسین نے اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لئے وضو کا پانی لاؤ۔ میں لایا تو آپ نے وضو کیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ مجھے اس پر تعجب سا ہوا تو انہوں نے فرمایا اے بیٹے تم اس پر تعجب کر رہے ہو؟ میں نے آپ کے باپ (نانا) صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے پایا۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب۱٦' نسائی فی الطهارة باب۷۷/۹۰' مسند احمد ۱۳۹/۱۔

۶۷۰۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ ، قَالَ : رَأَيْتُ عَلِيًّا شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهِ قَائِمًا .ثُمَّ قَالَ :اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَشْرَبُوْا قِيَامًا ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مَا فَعَلْتُ۔

۶۷۰۰: نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے وضو سے بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا۔ پھر فرمایا کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتے ہیں حالانکہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

تخریج : بخاری فی االشربه باب۱٦' مسند احمد ۱۰۲/۱' ۱٤٤۔

۶۷۰۱ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، قَالَ :ثَنَا مِسْعَرٌ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۷۰۱: مسعر نے عبدالملک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۷۰۲ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ وَمَيْسَرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّهٗ شَرِبَ قَائِمًا فَقِيْلَ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ .فَقَالَ :اِنْ أَشْرَبْ قَائِمًا ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا ، وَاِنْ أَشْرَبْ جَالِسًا ، فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۶۷۰۲: زاذان اور میسرہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پانی پیا تو ان سے کہا گیا (آپ نے ایسا کیوں کیا؟) تو انہوں نے فرمایا اگر میں نے کھڑے ہو کر پیا ہے تو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیتے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیوں تو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے دیکھا ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۳٤/۱۔

٦٧٠٣ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ زَاذَانَ عَنْ عَلِيٍّ ، مِثْلَهُ.

٦٧٠٣: زاذان نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٦٧٠٤ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

٦٧٠٤: حجاج نے حماد سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی کی مثل روایت بیان کی ہے۔

٦٧٠٥ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ۔

٦٧٠٥: شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا۔

٦٧٠٦ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَاوَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَلْوًا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ، فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

٦٧٠٦: عامر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کے پانی کا ایک ڈول دیا تو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

تخریج : بخاری فی الحج باب٦٧' مسلم فی الاشربه روایت١١٨' ١١٩' ترمذی فی الاشربه باب١٢' نسائی فی المناسك باب١٦٥' ابن ماجه فی الاشربه باب ٢١' مسند احمد ١/ ٢١٤۔

٦٧٠٧ : حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مِثْلَهُ.

٦٧٠٧: شعبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

٦٧٠٨ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ الْمَدَنِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَتْنَا عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَابِلٍ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا۔

٦٧٠٨: عائشہ بنت سعد نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔

٦٧٠٩ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ

نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَشْرَبُ ، وَنَحْنُ قِيَامٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۰۹: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھڑے ہو کر پانی پی لیا کرتے تھے۔

تخریج : ترمذی فی الاشربه باب ۱۱' مسند احمد ۱۲/۲۔

۶۷۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَا : ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ جَرِيْرٍ ، عَنْ أَبِي الْبَزَرِيِّ ، وَهُوَ يَزِيْدُ بْنُ عُطَارِدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ ، وَنَأْكُلُ وَنَحْنُ نَسْعٰى ، عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۱۰: یزید بن عطارد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے اور چلنے کی حالت میں کھا لیتے تھے۔

تخریج : مسند احمد ۲' ۲٤' ۲۹۔

۶۷۱۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ جَرِيْرٍ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنَ عُطَارِدَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۱۱: یزید بن عطارد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۱۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ قَالَ : أَخْبَرَنِی الْبَرَاءُ بْنُ زَيْدٍ ، أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ، مِنْ قِرْبَةٍ۔

۶۷۱۲: براء بن زید بیان کرتے ہیں کہ ام سلیم نے مجھے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک سے کھڑے ہونے کی حالت میں پانی پیا۔

تخریج : بنحوه مسند احمد ۳۷٦/٦۔

۶۷۱۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِی الْبَرَاءُ بْنُ بِنْتِ أَنَسٍ ، وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : حَدَّثَتْنِیْ أُمِّیْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا ، وَفِیْ بَيْتِهَا قِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ ، فَشَرِبَ مِنَ الْقِرْبَةِ قَائِمًا۔

۶۷۱۳: براء بن زید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میری والدہ نے مجھے بیان کیا کہ جناب رسول

اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو میرے ہاں ایک لٹکی ہوئی مشک سے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ٦/٤٣١۔

٦٧١٤ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ ، وَهُوَ قَائِمٌ۔ فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ اِبَاحَةُ الشُّرْبِ قَائِمًا وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا إِذَا رُوِيَ حَدِيْثَانِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَاحْتَمَلَا الْإِتِّفَاقَ ، وَاحْتَمَلَا التَّضَادَّ أَنْ نَحْمِلَهُمَا عَلَى الْإِتِّفَاقِ لَا عَلَى التَّضَادِّ ، وَكَانَ مَا رَوَيْنَا فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبَاحَةَ الشُّرْبِ قَائِمًا ، وَفِيْمَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَهُ، النَّهْيَ عَنْ ذٰلِكَ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ النَّهْيُ لَمْ يُرَدْ بِهِ هٰذِهِ الْإِبَاحَةُ وَلٰكِنْ أُرِيْدَ بِهِ مَعْنًى آخَرُ ، فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

٦٧١٤: حمید نے انس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہونے کی حالت میں پانی نوش فرمایا۔ ان روایات سے کھڑے ہو کر پانی پینے کا جواز معلوم ہوتا ہے ہمارے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ جب دو قسم کی روایات جناب رسول اللہ ﷺ سے وارد ہوں اور ان میں تضاد اور موافقت دونوں احتمال موجود ہوں تو ہمیں تضاد کی بجائے موافقت پر محمول کرنا چاہئے چنانچہ اس فصل میں مروی روایات سے کھڑے ہو کر پانی پینے کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور اس سے پچھلی فصل میں ممانعت ثابت ہوتی ہے پس اب اس میں یہ احتمال پیدا ہوا کہ جس میں ممانعت ہے اس میں یہ اباحت مراد نہیں بلکہ اور کوئی دوسرا مفہوم مراد ہے غور کرنے سے یہ روایت سامنے آئی۔

٦٧١٥ : فَإِذَا فَهْدٌ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ :ثَنَا خَالِدٌ ، عَنْ بَيَانٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :إِنَّمَا أُكْرَهَ الشُّرْبَ قَائِمًا ؛ لِأَنَّهُ دَاءٌ .فَأَخْبَرَ الشَّعْبِيُّ فِيْ هٰذَا الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ النَّهْيُ ، وَأَنَّهُ لِمَا يَخَافُ مِنْهُ مِنَ الضَّرَرِ وَحُدُوْثِ الدَّاءِ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ النَّهْيِ الْإِشْفَاقَ عَلٰى أُمَّتِهٖ وَأَمْرُهُ إِيَّاهُمْ بِمَا فِيْهِ صَلَاحُهُمْ ، فِيْ دِيْنِهِمْ وَدُنْيَاهُمْ ، كَمَا قَدْ قَالَ لَهُمْ أَمَّا أَنَا ، فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

٦٧١٥: شعبی کہتے ہیں کھڑے ہو کر پینا اس لئے مکروہ ہے کیونکہ اس سے بیماری کا خطرہ ہے۔ اس میں شعبی نے وہ معنی بتلایا جس کی وجہ سے ممانعت ہے کہ اس سے نقصان اور بیماری کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے امت پر شفقت کرتے ہوئے ممانعت فرمائی اور ان کو ایسی بات کا حکم دیا جس میں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے روایت ابوجحیفہ میں فرمایا اما انا فلا اکل متکئا۔

حاصل: اس میں شعبی نے وہ معنی بتلایا جس کی وجہ سے ممانعت ہے کہ اس سے نقصان اور بیماری کے پیدا ہونے کا خطرہ ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے امت پر شفقت کرتے ہوئے ممانعت فرمائی اور ان کو ایسی بات کا حکم دیا جس میں ان کی دینی اور دنیوی بھلائی تھی جیسا کہ آپ ﷺ نے روایت ابو جحیفہ میں فرمایا اما انا فلا اکل متکئا۔

۶۷۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ ، ثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ ، ح .

۶۷۱۶: ابن ابی داؤد نے سہل بن بکار سے روایت کی ہے۔

۶۷۱۷ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ رُقَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ أَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

۶۷۱۷: علی بن اقمر نے حضرت ابو جحیفہ ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں تک میرا معاملہ ہے میں تو تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

تخریج : بخاری فی الاطعمه باب۱۳' ابو داؤد فی الاطعمه باب۱۶' ترمذی فی الاطعمه باب۲۸' ابن ماجه فی الاطعمه باب۶' دارمی فی الاطعمه باب۳۱' مسند احمد ۳۰۸/۴۔

۶۷۱۸ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ ، عَنْ أَبِیْ جُحَيْفَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۷۱۸: علی بن اقمر نے حضرت ابو جحیفہ ؓ سے نقل کیا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۷۱۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ ، عَنْ أَبِیْ جُحَيْفَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۶۷۱۹: علی بن اقمر نے حضرت ابو جحیفہ ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۷۲۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.فَلَيْسَ ذٰلِكَ عَلٰى طَرِيْقِ التَّحْرِيْمِ مِنْهُ عَلَيْهِمْ ، أَنْ يَأْكُلُوْا كَذٰلِكَ ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى فِی الْاَكْلِ مُتَّكِئًا خَافَهٗ عَلَيْهِمْ .

۶۷۲۰: علیؓ ابن اقمر نے کہا کہ میں نے حضرت ابو جحیفہ کو یہ فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ یہ جو آپ ﷺ نے ٹیک لگا کر کھانے کو منع کیا تو یہ ممانعت حرمت کے لئے نہیں بلکہ امت پر ایک خطرے کو محسوس کرتے ہوئے یہ ممانعت فرمائی جیسا امام شعبی کے قول سے معلوم ہوتا ہے (وہ یہ ہے)۔

۶۷۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ :قَالَ الشَّعْبِيُّ إِنَّمَا كَرِهَ الْأَكْلَ مُتَّكِئًا مَخَافَةَ أَنْ تَعْظُمَ بُطُوْنُهُمْ۔ فَأَخْبَرَ الشَّعْبِيُّ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِهِ الْأَكْلَ مُتَّكِئًا ، وَأَنَّهُ إِنَّمَا هُوَ لِمَا يَحْدُثُ عَنْهُ، مِنْ عِظَمِ الْبَطْنِ .فَكَذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ، إِنَّمَا هُوَ لِمَعْنًى يَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ ، كَرِهَهُ مِنْ أَجْلِهِ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ هٰذَا أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو .

۶۷۲۱: جریر کہتے ہیں کہ شعبیؒ نے فرمایا ٹیک لگا کر کھانا مکروہ اس لئے قرار دیا کہ کہیں اس سے ان کے پیٹ نہ بڑے ہو جائیں۔ امام شعبی نے ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت کی وجہ بتا دی کہ اس سے پیٹ بڑھ جاتا ہے بالکل اسی طرح آپ ﷺ سے کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت اور کراہت بھی اسی لئے ہے کہ وہ نقصان کا باعث ہے نہ کہ کچھ اور عبداللہ ابن عمر ؓ سے بھی ٹیک لگا کر کھانے کے سلسلے میں کراہت کی روایات وارد ہیں۔

۶۷۲۲ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، ح .

۶۷۲۲: محمد بن حجاج نے اسد سے روایت کی ہے۔

۶۷۲۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ۔ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ اجْتَنَبَ ذٰلِكَ ، لِمَا قَالَ الشَّعْبِيُّ ، وَقَدْ يَجُوْزُ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ .

۶۷۲۳: ثابت بنانی نے شعیب بن عبداللہ بن عمرو ؓ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں نے کبھی بھی جناب رسول اللہ ﷺ کو ٹیک لگا کر کھاتے نہیں دیکھا۔ ممکن ہے آپ ﷺ نے اس سے اس بناء پر گریز کیا جو شعبی نے نقل کیا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی اور معنی مقصود ہو (روایت ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الاطعمه باب۱۶' ابن ماجه فی المقدمه باب ۲۱' مسند احمد ۱۶۵/۲۔

۶۷۲۴ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ الْأَعْوَرِ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ :انْظُرُوْا إِلَى هٰذَا الْعَبْدِ ، كَيْفَ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَالَ :فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا هُوَ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ قَالَ : لَا آكُلُ مُتَّكِئًا ؛ لِأَنَّهُ فِعْلُ الْمُلُوْكِ الْجَبَابِرَةِ ، وَفِعْلُ الْأَعَاجِمِ ، فَكَرِهَ ذٰلِكَ ، وَرَغَّبَ فِيْ فِعْلِ الْعَرَبِ .كَمَا

رُوِیَ عَنْ عُمَرَ :

۶۷۲۴: اسماعیل الاعور کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ٹیک لگا کر کھا رہے تھے تو جبرائیل امین آئے اور کہنے لگے اس بندے کو دیکھو کس طرح ٹیک لگا کر کھا رہا ہے تو اسی وقت جناب رسول اللہ ﷺ سیدھے بیٹھ گئے۔ ممکن ہے کہ یہ معنی مراد ہو جس کی بناء پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا کیونکہ یہ متکبر بادشاہوں کی علامت ہے اور عجمیوں کا طریقہ ہے اس لئے اس کو ناپسند فرمایا اور اہل عرب کے فعل کو پسند کیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں وارد ہے۔

۶۷۲۵ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ .قَالَ :أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اخْشَوْشِنُوْا ، وَاخْشَوْشِبُوْا ، وَاخْلَوْلِقُوْا ، وَتَمَعْدَدُوْا كَأَنَّكُمْ مَعَدٌّ ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ ، وَزِيَّ الْعَجَمِ۔ أَفَلَا تَرٰى أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنْ زِيِّ الْعَجَمِ ، وَأَمَرَهُمْ بِالتَّمَعْدُدِ ، وَهُوَ الْعَيْشُ الْخَشِنُ ، الَّذِيْ تَعْرِفُهُ الْعَرَبُ ، فَكَذٰلِكَ الْأَكْلُ مُتَّكِئًا نُهُوْا عَنْهُ ؛ لِأَنَّهُ فِعْلُ الْعَجَمِ .وَأَمَّا الشُّرْبُ قَاعِدًا فَأُمِرُوْا بِهِ ، خَوْفًا مِمَّا يُحْدِثُ عَلَيْهِمْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ ، وَلَيْسَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ مِنْ زِيِّ الْعَجَمِ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِبَاحَةِ الشُّرْبِ قَائِمًا ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۶۷۲۵: ابوعثمان نہدی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ جفاکشی اختیار کرو اور مشقت پر صبر کرو اور اپنے کو مٹا دو۔ تروتازہ ہو جاؤ گویا تم تنومند ہو اور عیش پرستی سے اپنے آپ کو بچاؤ اور عجمیوں کا لباس مت پہنو۔ کہ آپ نے ان کو عجمیوں کے لباس سے منع کیا اور سخت زندگی گزارنے کا حکم دیا جس کو عرب پہچانتے تھے اور ٹیک لگا کر کھانے کی ممانعت بھی عجمیوں کی وجہ سے کی گئی رہا بیٹھ کر پینا تو اس کا حکم دیا گیا تاکہ ان کے سینے میں کوئی چیز پیدا نہ ہو عجم کے لباس کی عادات سے اس کا کوئی تعلق نہیں (کیا تم دیکھتے نہیں کہ انہوں نے ان کو عجمیوں کے لباس سے منع کیا اور کھردری زندگی گزارنے کا حکم دیا جس سے عرب واقف تھے)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کھڑے ہو کر پینے کی اباحت کا ثبوت:

۶۷۲۶ : مَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلٰى، عَنْ بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ قَالَ :دَخَلْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ دَارَهٗ، فَقَامَ إِلٰى بُخْتِيَّةٍ لَهٗ، فَمَسَّحَ ضَرْعَهَا ، حَتّٰى إِذَا دَرَّتْ ، دَعَا بِإِنَاءٍ ، فَحَلَبَ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ قَالَ : يَا بِشْرُ ، إِنِّيْ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ ، لِتَعْلَمَ أَنَّا نَشْرَبُ ، وَنَحْنُ قِيَامٌ۔

۶۷۲۶: بشر بن غالب کہتے ہیں کہ میں حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں گیا وہ اپنی بختی اونٹنی کی طرف کھڑے ہوئے اور اس کے تھنوں کو پسایا جب وہ دودھ سے بھر آئے تو انہوں نے برتن منگوایا اور اس کو دوہا پھر اس کو اس حالت میں پی لیا کہ وہ کھڑے تھے پھر فرمایا۔ اے بشر! میں نے یہ اس لئے کیا تا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم کھڑے ہو کر بھی پی لیتے ہیں۔

۶۷۲۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ :رَأَيْتُ أَبِيْ يَشْرَبُ وَهُوَ قَائِمٌ .

۶۷۲۷: عامر بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر پانی پی رہے تھے۔

۶۷۲۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَارِقِيِّ قَالَ :نَاوَلْتُ ابْنَ عُمَرَ إِدَاوَةً ، فَشَرِبَ مِنْهَا قَائِمًا مِنْ فِيْهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ .

۶۷۲۸: علی بن عبداللہ بارقی کہتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو مشکیزہ دیا پس آپ نے اس میں سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔

مشکیزے سے پانی پینے کی ممانعت:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے (روایت ملاحظہ ہو)

۶۷۲۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

۶۷۲۹: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے پانی پینے سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الاشربہ باب۲٤' ابو داؤد فی الاشربہ باب۱٤' نسائی فی الضحایا باب٤٤' ابن ماجہ فی الاشربہ باب۲۰' دارمی فی الاشربہ باب۲۰' ۱۹' مسند احمد ۲۲۶/۱' ۲۲۳۰/۲' ۳۲۷۔

۶۷۳۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ .فَلَمْ يَكُنْ هٰذَا النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى تَحْرِيْمِ ذٰلِكَ ، عَلٰى أُمَّتِهِ ، حَتّٰى يَكُوْنَ مَنْ فَعَلَهُ مِنْهُمْ عَاصِيًا لَهُ ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى قَدْ اُخْتُلِفَ فِيْهِ مَا هُوَ ؟ .

۶۷۳۰: عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ پس یہ ممانعت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے امت پر تحریم کے لئے نہیں کہ جس کے کرنے والے کو گناہگار کہا جائے بلکہ اس کا معنی مختلف لیا گیا ہے۔ جیسا کہ ان روایات میں ملاحظہ کریں گے۔

پانی کا متعفن ہونا:

۶۷۳۱ : فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ ؛ لِأَنَّهُ يُنْتِنُهُ، فَهٰذَا مَعْنَاهُ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مَعْنًى آخَرُ.

۶۷۳۱: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے سے براہ راست پانی پینے سے منع فرمایا کیونکہ مشکیزہ اس پانی کو بدبودار کر دیتا ہے۔

شیطان کا ٹھکانہ:

۶۷۳۲ : وَهُوَ مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : كَانَ يَكْرَهُ الشُّرْبَ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ ، وَعُرْوَةِ الْكُوْزِ ، وَقَالَ :هُمَا مَقْعَدَا الشَّيْطَانِ. فَلَمْ يَكُنْ هٰذَا النَّهْيُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيْقِ التَّحْرِيْمِ ، بَلْ كَانَ عَلٰى طَرِيْقِ الْإِشْفَاقِ مِنْهُ عَلٰى أُمَّتِهِ وَالرَّأْفَةِ بِهِمْ ، وَالنَّظَرِ لَهُمْ .وَقَدْ قَالَ قَوْمٌ :إِنَّمَا نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ ، ؛ لِأَنَّهُ الْمَوْضِعُ الَّذِيْ يَقْصِدُهُ الْهَوَامُّ ، فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ خَوْفَ أَذَاهَا .فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ فِيْ صَدْرِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ نَهْيِهِ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ، لَيْسَ عَلَى التَّحْرِيْمِ الَّذِيْ يَكُوْنُ فَاعِلُهُ عَاصِيًا ، وَلٰكِنْ لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا تَقَدَّمَ ، مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، أَنَّهُ أَتٰى بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ ، فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ وَهُوَ قَائِمٌ مِنْ فِيْهَا .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ نَهْيَهُ الَّذِيْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ ، لَيْسَ عَلَى النَّهْيِ الَّذِيْ يَجِبُ عَلٰى مُنْتَهِكِهِ أَنْ يَكُوْنَ عَاصِيًا .وَلٰكِنَّهُ عَلَى النَّهْيِ مِنْ أَجْلِ الْخَوْفِ ، فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ ، ارْتَفَعَ النَّهْيُ فَهٰذَا عِنْدَنَا مَعْنٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا ، أَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ ، وَهُوَ :أَنْ يُكْسَرَ ، فَيُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا .

۶۷۳۲: لیث نے مجاہد سے بیان کیا کہ وہ پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصہ اور کوزے کی دستے والی جانب سے پینا

ناپسند کرتے اور فرماتے یہ شیطان کے ٹھکانے ہیں۔ پس یہ ممانعت جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حرمت کے لئے نہ تھی بلکہ امت پر رحمت وشفقت کی توجہ کے پیش نظر تھی۔ بعض نے کہا کہ کیونکہ وہ مقامات کیڑے مکوڑوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے پس ان کی ایذا کے ڈر سے ممانعت فرمائی۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت بھی تحریم کے لئے نہیں کہ جس کا کرنے والا گناہ گار ہو بلکہ اس کا مطلب بھی وہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہم نے جناب ام سلیمؓ کی روایت ذکر کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور لٹکی ہوئی مشک سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت ایسی نہیں جس کی مخالفت سے گناہ لازم ہو۔ بلکہ ممانعت خطرے کے پیش نظر ہے جب خطرہ نہ ہو تو ممانعت نہ ہوگی۔ آثار کو سامنے رکھ کر ہمارے ہاں یہی معنی ہے۔ واللہ اعلم۔ روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ سے "اختناث اسقیه" کی ممانعت وارد ہے یعنی "اختناث اسقیه" یہ ہے کہ مشکیزے کے منہ کو توڑ کر باہر کی طرف موڑ دیا جائے اس سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی ہے روایت یہ ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳/۸۰' عن ابی سعیدؓ۔

۶۷۳۳ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ ، قَالَ :ثَنَا الشَّافِعِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ۔

۶۷۳۳: عبید اللہ بن عبد اللہ نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے "اختناث اسقیه" سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الاشربه باب ۲۳' مسلم فی الاشربه ۱۱۰' ابو داؤد فی الاشربه باب ۱۵' ترمذی فی الاشربه باب ۱۷' ابن ماجه فی الاشربه باب ۱۹' دارمی فی الاشربه باب ۱۹' مسند احمد ۳/۶' ۶۷۔

۶۷۳۴ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. قَالَ ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ اخْتِنَاثُهَا ، أَنْ تُكْسَرَ فَيُشْرَبُ مِنْهَا .فَالْوَجْهُ الَّذِىْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ ، هُوَ الْوَجْهُ الَّذِىْ مِنْ أَجْلِهٖ ، نُهِيَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

۶۷۳۴: ابن ابی ذئب نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے ابن ابی ذئب کہتے ہیں اختناث۔ منہ کو توڑ کر اس سے پانی پینے کو کہتے ہیں۔ پس جس وجہ سے مشکیزہ سے پانی پینے کی ممانعت ہے کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت کی بھی وہی وجہ ہے۔

بَابُ وَضْعِ اِحْدَی الرِّجْلَیْنِ عَلَی الْاُخْرٰی

پاؤں پر پاؤں رکھنا

ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھ کر چت لیٹنا ممنوع ہے ایک جماعت نے اسی کو اختیار کیا ہے۔
فریق ثانی اس طرح لیٹنے میں کچھ گناہ نہیں ممانعت منسوخ ہو چکی۔

۶۷۳۵ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ حُذَیْفَةَ ، قَالَ ثَنَا سُفْیَانُ ، قَالَ :ثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَرِهَ اَنْ یَضَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی۔

۶۷۳۵: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ آدمی دونوں پاؤں میں سے ایک دوسرے پر رکھے۔

تخریج : بالفاظ مختلف مسلم فی اللباس ۷۲' ابو داؤد فی الادب باب۱۹، ۲۰۔

۶۷۳۶ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ ، قَالَ :اَخْبَرَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ ، عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ، وَزَادَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ۔

۶۷۳۶: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں مضطجع کا اضافہ ہے یعنی جبکہ وہ چت لیٹنے والا ہو۔

۶۷۳۷ : حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ شُعَیْبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِیَادٍ ، ح .

۶۷۳۷: سلیمان بن شعیب نے عبدالرحمٰن بن زید سے روایت کی ہے۔

۶۷۳۸ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۳۸: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمُعْتَمِرُ ، عَنْ اَبِیْهِ عَنْ خِدَاشٍ ، عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۳۹: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا اُمَیَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ ، عَنْ رَوْحِ بْنِ

الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ نَهٰى أَنْ يَثْنِيَ الرَّجُلُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى۔ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ ، فَكَرِهَ قَوْمٌ وَضْعَ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرٰى ، لِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۶۷۴۰: ابوبکر بن حفص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں (جبکہ چت لیٹا ہو) رکھنے سے منع فرمایا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک پاؤں کا دوسرے پر رکھنا چت لیٹنے کی حالت میں منع کیا گیا۔ ایک جماعت اسی طرف گئی ہے اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

مزید اِسی سلسلہ کی روایت:

۶۷۴۱ : بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ :كَانَ الْأَشْعَثُ ، وَجَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَعْبٌ ، قُعُوْدًا ، فَرَفَعَ الْأَشْعَثُ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ قَاعِدٌ .فَقَالَ لَهُ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ :ضُمَّهَا ، فَإِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِذٰلِكَ بَأْسًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِمَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۷۴۱: ابو وائل کہتے ہیں کہ اشعث' جریر بن عبداللہ اور کعب بیٹھے تھے اشعث نے ایک پاؤں کو دوسرے پر بیٹھنے کی حالت میں بلند کیا۔ تو ان کو حضرت کعب بن عجرہؓ نے کہا ان کو ساتھ ملاؤ یہ کسی انسان کے لائق نہیں۔ فریق ثانی نے فریق اوّل کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہیں کیا انہوں نے اس سلسلہ میں ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۶۷۴۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ ، وَاضِعًا إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى.

۶۷۴۲: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے پایا آپ نے اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

تخریج : بخاری فی الصلاۃ باب۸۵' مسلم فی اللباس ۷۵' ابو داؤد فی الادب باب ۳۱' ترمذی فی الادب باب ۱۹' نسائی فی المساجد باب ۲۸۲' دارمی فی الاستیذان باب ۲۷' مالك فی السفر ۸۷' مسند احمد ۲' ۳' ۳۹' ۴۲۔

۶۷۴۳ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ أَبِىْ عَبَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، قَالَ :حَدَّثَنِى الزُّهْرِیُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ ، عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۴۳: عباد بن تمیم نے اپنے چچا عبداللہ بن زید سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۴۴ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ :قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ الْحَنَفِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِىْ ذِئْبٍ ، قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِيُّ ، قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۴۴: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۴۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِىْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۷۴۵: عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۴۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۷۴۶: مالک نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۷۴۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَاجِشُوْنِ ، ح.

۶۷۴۷: حجاج نے عبدالعزیز بن عبداللہ ماجشون سے روایت کی ہے۔

۶۷۴۸ : وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :حَدَّثَنِىْ مَحْمُوْدُ بْنُ لَبِيْدٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.قَالُوْا :فَهٰذِهِ الْآثَارُ قَدْ جَاءَ تْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبَاحَةِ مَا مَنَعَتْ مِنْهُ الْآثَارُ الْأُوَلُ .وَأَمَّا مَا ذَكَرُوْهُ ، مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ قَوْلِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ، فَإِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ.

۶۷۴۸: محمود بن لبید نے عباد بن تمیم سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ پہلے آثار میں جس بات کی ممانعت ہے ان آثار میں اس کی اباحت ثابت ہو رہی ہے۔ باقی

انہوں نے کعب بن عجرہؓ کی جو روایت پیش کی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بہت سے اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف روایت نقل کی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۶۷۴۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ ، وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، كَانَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ .

۶۷۴۹ : سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے تھے۔

۶۷۵۰ : حَدَّثَنِي ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ ، قَالَ :كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، يَجْلِسُ أَحَدُهُمْ مُتَرَبِّعًا ، وَاِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى .

۶۷۵۰ : سالم ابوالنضر کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم تربع کی حالت میں بیٹھتے اور ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھتے تھے۔

۶۷۵۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَرْبُوْعٍ أَنَّهٗ رَاٰى عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَلَ ذٰلِكَ .

۶۷۵۱ : عبدالرحمٰن بن یربوع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے پایا۔

۶۷۵۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ نَوْفَلٍ حَدَّثَهٗ أَنَّهٗ رَاٰى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ، فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَعَلَ ذٰلِكَ .

۶۷۵۲ : محمد بن نوفل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مسجد نبوی میں اسی طرح کرتے پایا ہے۔

۶۷۵۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهٗ رَاٰى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

۶۷۵۳ : نافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسے کرتے پایا۔

۶۷۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ مُضْطَجِعًا بِالْاَرَاكِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ

عَلَى الْأُخْرٰى وَهُوَ يَقُوْلُ : رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ .

۶۷۵۴: عبدالرحمٰن بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ کو چت لیٹے اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھے ہوئے یہ کہتے پایا: "ربنا لا تجعلنا فتنة للقوم الظالمين" (یونس:۸۵)

۶۷۵۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَاعِدًا ، قَدْ وَضَعَ إِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرٰى .فَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ هٰؤُلَاءِ الْجِلَّةِ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَهٰذَا مِمَّا لَا يَصِلُ إِلٰى تَبْيِيْنِهٖ، مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ فَنَسْتَعْمِلَ فِيْهِ، مَا اسْتَعْمَلْنَاهُ فِيْ غَيْرِهٖ مِنْ أَبْوَابِ هٰذَا الْكِتَابِ .وَلٰكِنْ لِمَا رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا وَصَفْنَا فِي الْفَصْلِ الْمُتَقَدِّمِ ، وَرُوِيَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّهُ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ فَكَانَ مَعْنٰى هٰذَا ، عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ، أَنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ لِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا ، لِأَنَّهُ لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يُخَالِفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ قَدْ جَاءَ مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الثَّانِيْ مِنْ إِبَاحَتِهَا ، بِاسْتِعْمَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ الْأَمْرَيْنِ قَدْ نَسَخَ الْآخَرَ ، فَلَمَّا وَجَدْنَا أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، وَهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْمَهْدِيُّوْنَ ، عَلٰى قُرْبِهِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَعِلْمِهِمْ بِأَمْرِهٖ، قَدْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ بَعْدَهٗ، بِحَضْرَةِ أَصْحَابِهٖ جَمِيْعًا ، وَفِيْهِمُ الَّذِيْ حَدَّثَ بِالْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَرَاهَةِ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ أَحَدٌ مِنْهُمْ ، ثُمَّ فَعَلَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ ، وَابْنُ عُمَرَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِمْ مُنْكِرٌ .ثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا ، هُوَ مَا عَلَيْهِ أَهْلُ الْعِلْمِ ، مِنْ هٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ الْمَرْفُوْعَيْنِ ، وَبَطَلَ بِذٰلِكَ مَا خَالَفَهٗ، لِمَا ذَكَرْنَا وَبَيَّنَّا .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا الْمَعْنٰى .

۶۷۵۵: عمران بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ کو اس حالت میں بیٹھے دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا ہوا ہے۔ یہ روایات ہم نے اجلہ صحابہ کرامؓ سے کی ہیں۔ جس کی وضاحت قیاس و نظر سے ہو سکے تاکہ ہم اس قیاس کو دوسرے ابواب کی طرح یہاں بھی استعمال کریں لیکن جب ہم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایات نقل کر چکے جو کہ شروع باب میں آئیں اور حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت وارد ہوئی کہ کسی شخص کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت جائز نہیں تو ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے۔ واللہ اعلم۔ کہ کسی شخص

کو اس پر عمل اس لئے جائز نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور جناب رسول اللہ ﷺ کی مخالفت جائز نہیں۔ دوسری فصل میں وہ روایات لائی گئیں جن سے اس عمل کا جواز ثابت ہوتا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے خود یہ عمل کیا۔ اب ان دونوں روایات میں اس بات کا احتمال ہے کہ یہ ایک دوسری کے لئے ناسخ ہوں۔ پس جب حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم جو خلفاء راشدین اور ہادی مہدی ہیں ان کو جناب رسول اللہ ﷺ سے قرب رہا اور وہ جناب رسول اللہ ﷺ کو دوسروں سے زیادہ جاننے والے ہیں انہوں نے تمام صحابہ کرام کی موجودگی میں یہ عمل کیا اور ان میں وہ حضرات بھی ہیں جنہوں نے کراہت سے متعلق جناب رسول اللہ ﷺ سے وہ روایات نقل کی ہیں۔ ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا۔ پھر حضرت ابن مسعودؓ ابن عمرؓ اسامہ بن زیدؓ انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے یہ عمل کیا اور ان پر بھی کسی نے اعتراض نہیں کیا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ ان دو مرفوع روایات میں سے اس روایت پر اہل علم کا عمل ہے۔ اس کے ساتھ وہ باطل ہوا جو اس کے خلاف ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور تفصیل سے بیان کیا۔ اور حضرت حسنؒ سے تو دوسرے معنی پر دلالت کرنے والی روایت بھی مروی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۶۷۵۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ الْأَيْلِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا عَقِيلٌ قَالَ :قِيلَ لِلْحَسَنِ :قَدْ كَانَ يُكْرَهُ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى؟ فَقَالَ الْحَسَنُ :مَا أَخَذُوا ذٰلِكَ إِلَّا عَنِ الْيَهُودِ .فَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ مِنْ شَرِيعَةِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، كَرَاهَةُ ذٰلِكَ الْفِعْلِ ، فَكَانَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى ذٰلِكَ .فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِاتِّبَاعِ مَا كَانُوْا عَلَيْهِ ، ؛لِأَنَّ حُكْمَهُ أَنْ يَكُوْنَ عَلٰى شَرِيعَةِ النَّبِيِّ الَّذِيْ كَانَ قَبْلَهُ، حَتّٰى يُحْدِثَ اللّٰهُ لَهُ شَرِيعَةً تَنْسَخُ بِشَرِيعَتِهِ .ثُمَّ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ ، وَبِإِبَاحَةِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ ، لَمَّا أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ، مَا قَدْ كَانَ حَظَرَهُ، عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۶۷۵۶: عقیل کہتے ہیں کہ حسنؒ کو کہا گیا کہ یہ بات مکروہ قرار دی جاتی تھی کہ آدمی اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھے تو حسن کہنے لگے انہوں نے یہ بات یہود سے اخذ کی ہے۔ ممکن ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یہ کراہت ہو۔ پس اس پر قائم تھے اور جناب نبی اکرم ﷺ کو پہلے پیغمبر کی شریعت پر چلنے کا حکم تھا جب تک اس کے متعلق کوئی نیا حکم نہ اترے پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اس فعل کو مباح کر دیا اور اس کے خلاف حکم دیا کہ آپ کے لئے اس چیز کو جائز کر دیا جو آپ سے پہلے پیغمبر کے لئے جائز نہ تھی۔

حضرت حسنؒ سے اس کے خلاف قول۔ (ملاحظہ ہو)

٦٧٥٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَانَ يَفْعَلُهُ، يَعْنِي :يَضَعُ إِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى وَقَالَ :إِنَّمَا كُرِهَ لَهُ ذٰلِكَ أَنْ يَفْعَلَهُ بَيْنَ يَدَيِ الْقَوْمِ ، مَخَافَةَ أَنْ يَنْكَشِفَ .وَالْوَجْهُ الْأَوَّلُ عِنْدِي أَشْبَهُ - مِنْ هٰذَا .أَلَا تَرَى إِلَى قَوْلِ كَعْبٍ إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِبَشَرٍ - فَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْمَعْنَى الَّذِي رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ ، لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ كَعْبٌ .وَلٰكِنَّهُ إِنَّمَا قَالَ ذٰلِكَ ، لِعِلْمِهِ بِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛ لِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ اتِّبَاعِ مَنْ قَبْلَهُ، ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَمْ يَعْلَمْهُ كَعْبٌ ، فَكَانَ عَلَى الْأَمْرِ الْأَوَّلِ ، وَعَلِمَهُ غَيْرُهُ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ، وَتَرَكَ مَا تَقَدَّمَهُ .

٦٧٥٧: حمید نے حسنؒ سے روایت کی کہ وہ اس پر عمل کرتے تھے یعنی ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا کرتے تھے اور فرماتے یہ اس وقت مکروہ ہے جب کسی کے سامنے کیا جائے تاکہ بے پردگی نہ ہو جائے۔ امام طحاوی فرماتے ہیں میرے ہاں پہلی وجہ زیادہ مناسب ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ کعب فرماتے ہیں "انها لا تصلح لبشر" اگر یہ معنی جو حضرت حسنؒ نے ذکر کیا مراد ہوتا تو حضرت کعب یہ نہ کہتے۔ بلکہ آپ نے جناب نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ممانعت کا علم ہونے کی بنیاد پر یہ بات فرمائی ہے اور یہ اس وقت کی بات ہے جب آپ پر پہلے پیغمبر ﷺ کی اتباع ضروری تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا اور حضرت کعبؓ کو اس کا علم نہ ہوا تو وہ پہلے حکم پر ہی قائم رہے جبکہ دوسرے حضرات کو اس کا علم ہو گیا اور انہوں نے پہلے حکم کو ترک کر کے دوسرے کی طرف رجوع کر لیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتَطَرَّقُ فِي الْمَسْجِدِ بِالسِّهَامِ

مسجد سے تیر لے کر گزرنے کا حکم

خلاصۃ المرام:

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ مسجد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں خواہ کوئی چیز اٹھائے ہوئے ہو۔

فریق ثانی: مسجد میں سے کسی چیز کو اٹھا کر گزرنا ویسے عبور کے لئے گزرنا جائز نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

۶۷۵۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسَى ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِيْ مَسْجِدِنَا ، أَوْ فِيْ مَسَاجِدِنَا ، وَفِيْ يَدِهِ سِهَامٌ ، فَلْيُمْسِكْ بِنِصَالِهَا ، لَا يَعْقِرُ بِهَا أَحَدًا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَطَّى الرَّجُلُ الْمَسْجِدَ ، وَهُوَ حَامِلٌ مَا أَرَادَ حَمْلَهُ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، وَقَالُوْا :لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، وَهُوَ حَامِلٌ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ دَخَلَ بِهٖ يُرِيْدُ بِدُخُوْلِهِ الصَّلَاةَ ، أَوْ أَنْ يَكُوْنَ إِذَا دَخَلَهُ، يُرِيْدُ بِهِ الصَّدَقَةَ ، فَأَمَّا أَنْ يَدْخُلَ بِهٖ يُرِيْدُ تَخَطِّيَ الْمَسْجِدِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ .وَقَالُوْا :قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَرَادَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسَى ، الْإِدْخَالَ لِلصَّدَقَةِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، هَلْ نَجِدُ شَيْئًا مِنَ الْآثَارِ يَدُلُّ عَلَيْهِ.

۶۷۵۸: ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا مساجد سے گزرے اوراس کے ہاتھ میں تیر ہوں ۔تو وہ اس کا پھل ہاتھ میں تھام لے ۔کہیں اس کے ساتھ کسی کو زخمی نہ کردے ۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ مسجد سے گزرنے میں کچھ حرج نہیں خواہ آدمی کوئی چیز اٹھانے والا ہو۔انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ کسی کو مناسب نہیں کہ وہ مسجد میں کوئی چیز اٹھا کر گزرے سوائے اس کے کہ وہ نماز یا صدقہ کا ارادہ رکھتا ہو اور اگر وہ مسجد کو عبور کرنا چاہتا ہو تو یہ مکروہ ہے۔مذکورہ روایت میں احتمال ہے کہ ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کے لئے داخل ہوئے ہوں۔

تخریج : بخاری فی الفتن باب۷' مسلم فی البر ۱۲۰' نسائی فی المساجد باب۲۶' ابن ماجه فی الادب باب۵۱' دارمی فی

المقدمہ باب ۵۳' مسند احمد ۳۰۸/۳۔

اس پر آثار سے دلالت:

۶۷۵۹ : فَإِذَا يُوْنُسُ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، يَزِيْدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يَتَصَدَّقُ بِنَبْلٍ فِي الْمَسْجِدِ ، فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُوْلِهَا۔

۶۷۵۹: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی تیر صدقہ کرنا چاہتا تھا آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ مسجد سے وہ اس طرح گزرے کہ اس کا پھل ہاتھ میں تھام لے (تاکہ کسی کو ایذا نہ پہنچے)

تخریج : مسلم فی البر ۱۲۲' ابو داؤد فی الجهاد باب ۶۵' مسند احمد ۳۵۰/۳۔

۶۷۶۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، عَنِ اللَّيْثِ ، عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَحْوَهُ .فَبَيَّنَ جَابِرٌ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَدْخُلُوْنَ بِهَا الْمَسْجِدَ ، إِنَّمَا كَانُوْا يُرِيْدُوْنَ بِهَا الصَّدَقَةَ فِيْهِ لَا التَّخَطِّيَ .فَهٰذَا هُوَ مَا أَبَاحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِمَّا فِیْ حَدِيْثِ أَبِیْ مُوْسٰى.

۶۷۶۰: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اس روایت میں جابرؓ نے وضاحت کر دی کہ مسجد میں اشیاء لے کر داخل ہونے والے صدقہ کا ارادہ رکھتے تھے مسجد کو فقط عبور کرنا مقصود نہ تھا۔ پس یہی صورت ہے جس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے روایت ابوموسیٰ میں مباح قرار دیا ہے۔

بَابُ الْمُعَانَقَةِ

معانقہ کرنا

خلاصۃ الرام:

ا: امام ابوحنیفہ ومحمد رحمہم اللہ نے معانقہ کو مکروہ قرار دیا ہے۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ اس میں چنداں حرج نہیں ہے اس قول کو امام ابو یوسفؒ نے اختیار کیا ہے۔

۶۷۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَيَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ السَّدُوْسِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُمْ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيَنْحَنِيْ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ ، إِذَا الْتَقَيْنَا ؟ .قَالَ :لَا قَالُوْا ، فَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا ؟ قَالَ لَا .قَالُوْا : أَفَيُصَافِحُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ ؟ قَالَ تَصَافَحُوْا۔

۶۷۶۱: حنظلہ سدوسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم ایک دوسرے کے لئے جھکیں جبکہ ایک دوسرے سے ملیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ پھر ایک دوسرے سے معانقہ کریں آپ نے فرمایا نہیں۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کیا ایک دوسرے سے مصافحہ کریں آپ نے فرمایا مصافحہ کرو۔

تخریج : ابن ماجه في الادب باب ۱۵۔

۶۷۶۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ ، عَنْ حَنْظَلَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا فَكَرِهُوْا الْمُعَانَقَةَ ، مِنْهُمْ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلٰى ذٰلِكَ ، أَبُوْ يُوْسُفَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَكَانَ مِمَّا احْتَجُّوْا بِهٖ فِيْ ذٰلِكَ ۔

۶۷۶۲: حنظلہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے معانقہ کو اس روایت کی بناء پر مکروہ قرار دیا ہے۔ ان میں امام ابوحنیفہؒ اور محمدؒ ہیں۔ فریق ثانی کا کہنا ہے اس میں کوئی حرج نہیں یہ امام ابو یوسفؒ نے اختیار کیا ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں:

۶۷۶۳ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ ، مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ

مُجَالِدِ ابْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : لَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ ، تَلَقَّانِيْ ، فَاعْتَنَقَنِيْ.

۶۷۶۳: عبداللہ بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ہم جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نجاشی کے ہاں سے پہنچے تو آپ مجھے ملے تو آپ نے مجھے گلے لگالیا۔

۶۷۶۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، قَالَ : ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنِ الْأَجْلَحِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : وَافَقَ قُدُوْمُ جَعْفَرٍ فَتْحَ خَيْبَرَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْرِيْ بِأَيِّ الشَّيْئَيْنِ أَنَا أَشَدُّ فَرَحًا ، بِفَتْحِ خَيْبَرَ ، أَوْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ ثُمَّ تَلَقَّاهُ فَاعْتَنَقَهُ ، وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

۶۷۶۴: شعبی کہتے ہیں حضرت جعفرؓ کی آمد فتح خیبر کے موقع پر تھی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ آج مجھے کس بات کی زیادہ خوشی ہے آیا فتح خیبر کی یا آمد جعفر کی پھر آپ ان کو ملے تو ان کو گلے لگالیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔

۶۷۶۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّجَرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبَّادٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ ، فَأَتَاهُ ، فَقَرَعَ الْبَابَ ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا ، وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ ۔ وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۷۶۵: عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ زید بن حارثہ مدینہ میں آئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے۔ وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ ننگے بدن ان کی طرف اٹھے اللہ کی قسم میں نے اس سے پہلے کبھی آپ کو اس طرح ننگا جسم نہ دیکھا تھا اور آپ نے ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

تخریج : ترمذی فی الاستیذان باب ۳۲۔

اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات:

۶۷۶۶ : مَا حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ : ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا ، إِذَا الْتَقَوْا ، تَصَافَحُوْا ، وَإِذَا

قَدِمُوْا مِنْ سَفَرٍ ، تَعَانَقُوْا .

۶۷۶۶: شعبی بیان کرتے ہیں کہ اصحاب نبی ﷺ جب ملتے تو باہمی مصافحہ کرتے اور جب سفر سے آتے تو معانقہ کرتے۔

۶۷۶۷ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، ح .

۶۷۶۷: احمد بن داؤد نے ابوالولید سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۷۶۸ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۷۶۸: یحییٰ بن حماد نے شعبہ سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۷۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ: ثَنَا أَبُو غَالِبٍ ، عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ :قَدِمَ عَلَيْنَا سَلْمَانُ ، فَقَالَ :أَيْنَ أَخِيْ ؟ قُلْتُ فِي الْمَسْجِدِ ، فَأَتَاهُ، فَلَمَّا رَآهُ اعْتَنَقَهٗ .فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ كَانُوْا يَتَعَانَقُوْنَ. فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الْمُعَانَقَةِ ، مُتَأَخِّرٌ عَمَّا رُوِيَ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ .فَبِذٰلِكَ نَأْخُذُ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۶۷۶۹: ابو غالب نے ام الدرداءؓ سے روایت کی ہے کہ ہمارے ہاں سلمانؓ آئے اور انہوں نے پوچھا میرا بھائی کہاں ہے؟ میں نے کہا مسجد میں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس گئے جب ان کو دیکھا تو ان سے معانقہ کیا۔ یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ ہیں جو کہ باہمی معانقہ کرتے تھے۔ اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ جو روایات معانقہ کی اباحت والی ہیں وہ ممانعت والی روایات سے متاخر ہیں۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں یہ ابو یوسفؒ کا قول ہے۔ اس باب میں امام طحاوی نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کو اپنایا ہے اور معانقہ کو درست و مباح قرار دیا ہے۔

بَابُ الصُّوَرِ تكُوْنُ فِي الثِّيَابِ

کپڑوں پر تصاویر کا حکم

خلاصۃ المرام:

علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ کپڑوں پر جاندار کی تصاویر ہوں تو ان کو کسی صورت میں بھی گھر رکھنا درست نہیں اور نہ ان کا استعمال جائز ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے جن کپڑوں پر تصاویر ہوں اور وہ روندنے اور فرش کے لئے استعمال کئے جائیں تو یہ درست ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

٦٧٧٠ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَی ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

٦٧٧٠: عبداللہ بن یحییٰ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب۷' واللباس باب۹۲' مسلم فی اللباس ۸۵' ابو داؤد فی الطهارة باب۸۹' ترمذی فی الادب ٤٤' نسائی فی الطهارة باب١٦٧' دارمی فی الاستیذان باب٣٤' مسند احمد ١٤٣/٦' ١' ١٠٤/٨٣۔

٦٧٧١ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَحِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

٦٧٧١: یعقوب بن اسحاق اور حبان بن ہلال دونوں نے شعبہ سے روایت کی پھر اپنی اسناد سے روایت کی ہے۔

٦٧٧٢ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، قَالَ :ثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْعُكْلِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰى ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ :اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ ، وَلَا صُوْرَةٌ وَلَا تِمْثَالٌ۔

٦٧٧٢: عبداللہ بن یحییٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں (شوقیہ) کتا اور (جاندار کی) تصویر اور مورتی ہو۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ۹۲، مسند احمد ۱/ ۸۰۔

۶۷۷۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حِيْنَ دَخَلَ الْبَيْتَ وَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ ، وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ أَمَّا هُمْ ، فَقَدْ سَمِعُوْا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ اِبْرَاهِيْمَ، فَمَا لَهُ يَسْتَقْسِمُ۔

۶۷۷۳: کریب مولیٰ ابن عباس ؓ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس میں ابراہیم علیہ السلام کی تصویر اور مریم کی تصویر پائی پھر فرمایا۔ پھر یہ لوگ سن چکے ہیں کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصاویر ہوں اور یہ ابراہیم علیہ السلام کی تصویر ہے۔ پس کیا ہے اس کے لئے کہ یہ استقسام کر رہی ہے (حالانکہ ابراہیم علیہ السلام تو استقسام نہ کرنے والے تھے)

تخریج : مسند احمد ۱/ ۲۷۷۔

۶۷۷۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا ، فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۶۷۷۴: حضرت ابن عباس ؓ سے حضرت ابوطلحہؓ سے نقل کیا کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۱۰۴، ۱۰۷، ۳/ ۹۰، ۴/ ۲۸، ۲۹، ۶/ ۲۴۶، ۳۳۰۔

۶۷۷۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِيْ طَلْحَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۷۷۵: سعید بن یسار نے ابوطلحہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۷۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۷۷۶: زید بن خالد نے ابوایوبؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۷۷۷ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِرَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۶۷۷۷: ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔

۶۷۷۸ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا أَبُو زَيْدِ بْنُ أَبِي الْعَمْرَةِ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اشْتَرَيْتُ نُمْرُقَةً فِيْهَا تَصَاوِيْرُ ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآهَا ، تَغَيَّرَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ ، مَا هٰذِهِ؟ .فَقُلْتُ نُمْرُقَةٌ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ ، تَقْعُدُ عَلَيْهَا ، قَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ۔

۶۷۷۸: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے ایک گدا خریدا جس میں تصاویر تھیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور اس کو دیکھا تو آپ کا چہرہ متغیر ہوا پھر فرمایا اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یہ گدا ہے جو میں نے آپ کے لئے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں تو آپ نے فرمایا ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویریں ہوں۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب۷۶' والبیوع باب ۴۰' واللباس باب۹۲' مسلم فی اللباس ۹۶/۹۴' مالك فی الاستیذان ۸' مسند احمد ۱۱۲/۶۔

۶۷۷۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنَا مُسْتَتِرَةٌ بِقِرَامِ سِتْرٍ ، فِيْهِ صُوْرَةٌ ، فَهَتَكَهُ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۷۷۹: قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میں ایک سرخ رنگ کے پردہ سے ڈھانپنے والی تھی اس میں تصاویر تھیں آپ نے اس کو پھاڑ دیا اور فرمایا قیامت کے دن سب سے سخت عذاب والے وہ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کی مشابہت کرنے والے ہیں۔

تخریج : مسلم فی اللباس ۹۲/۹۱' نسائی فی الزینه باب۱۱۲' مسند احمد ۶' ۸۵/۳۶۔

۶۷۸۰ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ كُرَيْبٍ ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۶۷۸۰: کریب مولیٰ ابن عباس ﷺ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہ ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

تخریج : مسند احمد ۱، ۱۴۶/۱۳۹، ۴، ۲۹/۲۸، ۶، ۲۴۶/۱۴۳، ۳۳۰۔

۶۷۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ دَخَلَ الْكَعْبَةَ ، فَرَأَىٰ فِيْهَا صُوْرَةً ، فَأَمَرَنِيْ فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ ، فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِهِ الصُّوَرَ ، يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ قَوْمًا يُصَوِّرُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُوْنَ۔

۶۷۸۱: عمیر مولی ابن عباس ﷺ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ کعبہ میں داخل ہوئے آپ نے اس میں ایک تصویر دیکھی پھر آپ نے حکم دیا تو میں آپ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا آپ وہ پانی تصاویر پر گرانے لگے اور زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے جو ایسی چیزوں کی تصاویر بناتے ہیں جن کو وہ پیدا نہیں کر سکتے۔

۶۷۸۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْهَا أَنَّ جِبْرِيْلَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ۔

۶۷۸۲: سالم بن عبداللہ نے اپنے والد سے نقل کیا کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کہا ہم ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

۶۷۸۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ لَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۷۸۳: حضرت ابن عباس ﷺ نے امّ المؤمنین میمونہؓ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۷۸۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ : سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ ، وَعَنِ الرَّجُلِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .فَقَالَ :زَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَنْ ذٰلِكَ۔

۶۷۸۴: ابوالزبیر کہتے ہیں میں نے جابر سے گھر کے اندر تصاویر کے اور مصور کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس پر ڈانٹ ڈپٹ فرمائی ہے۔

٦٧٨٥ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ دَارَ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، فَإِذَا بِتَمَاثِيْلَ .فَقَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ :وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي ، فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً ، أَوْ لِيَخْلُقُوْا حَبَّةً ، أَوْ لِيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً ـ قَالَ :أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ مَا فِيْهِ الصُّوَرُ مِنَ الثِّيَابِ ، وَمَا كَانَ يُوْطَأُ مِنْ ذٰلِكَ وَيُمْتَهَنُ ، وَمَا كَانَ مَلْبُوْسًا ، وَكَرِهُوْا كَوْنَهُ فِي الْبُيُوْتِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا كَانَ مِنْ ذٰلِكَ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ ، فَلَا بَأْسَ بِهٖ ، وَكَرِهُوْا مَا سِوٰى ذٰلِكَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

٦٧٨٥: ابوزرعہ کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دار مروان میں داخل ہوا تو اچانک اس میں مورتیوں کو دیکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری مخلوق کی طرح مخلوق بنانے لگا۔ پس ان کو چاہئے کہ وہ ایک ذرہ بنا کر دکھائیں یا ایک دانہ بنا کر دکھائیں یا ایک جو بنا کر دکھائیں۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: کہ ایک جماعت علماء کی اس طرف گئی ہے کہ اس کپڑے کا استعمال جس میں تصاویر ہوں خواہ اس کو پاؤں میں روندا جائے تا کہ اس کی تذلیل کی جائے یا اس کو پہنا جائے بہرحال اس کا استعمال مکروہ ہے بلکہ اس کا گھروں کے اندر رکھنا بھی مکروہ ہے انہوں نے ان آثار سے استدلال کیا ہے۔ فریق ثانی کا موقف ہے کہ جن تصاویر والے کپڑے کو روندا یا اس کی تذلیل کی جاتی ہے اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں اور اس کے علاوہ مکروہ ہے ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی اللباس باب ۹۰' والتوحید باب۵٦' مسلم فی اللباس روایت۱۰۱۔

٦٧٨٦ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أُمِّهٖ أَسْمَاءَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَكَانَتْ فِيْ حِجْرِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ ، وَعِنْدِيْ نَمَطٌ لِيْ فِيْهِ صُوْرَةٌ ، فَوَضَعْتُهُ عَلٰى سَهْوَتِيْ فَاجْتَبَذَهُ وَقَالَ لَا تَسْتُرِي الْجِدَارَ .قَالَتْ : فَصَنَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ ، فَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

٦٧٨٦: اسماء بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس لوٹے ہمارے پاس تصاویر والا ایک گدا تھا میں نے اس کو کھڑکی پر ڈال دیا تو آپ نے اس کو وہاں سے کھینچ دیا اور فرمایا دیواروں کو مت ڈھانکو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے اس کو دو حصے کر کے اس کے دو بچھونے بنا

دیئے جناب رسول اللہ ﷺ ان پر آرام فرماتے تھے۔

٦٧٨٧ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرٌو ، عَنْ بُكَيْرٍ الْأَشَجِّ ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي الْأَزْهَرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يَذْكُرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا

٦٧٨٧: قاسم بن محمد ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ان بچھونوں پر راحت فرماتے تھے۔

٦٧٨٨ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ نَصَبَتْ سِتْرًا ، فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ، فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ .فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي أَزْهَرَ :سَمِعْتَ أَبَا مُحَمَّدٍ ، يَذْكُرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا ؟ .فَقَالَ :لَا ، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنْهَا۔

٦٧٨٨: عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں کہ میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت نقل کی کہ میں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر تھیں جناب رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے تو آپ نے اس کو اتار دیا پھر میں نے کاٹ کر اس کے دو گدے بنا دیئے اس وقت مجلس میں بنی ازہر کا مولیٰ ربیعہ بن عطاء بھی تھا اس نے کہا میں نے تو ابو محمد کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ نقل کرتے سنا کہ آپ ان پر آرام بھی فرماتے تھے کہنے لگے نہیں لیکن قاسم بن محمد سے میں نے سنا کہ وہ اس کا تذکرہ کرتے تھے۔

تخریج : مسلم في اللباس روايت٨٧' نسائي في الزينه باب ١١٠' مسند احمد ١١٢/٦۔

٦٧٨٩ : حَدَّثَنِي ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا جَعَلَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ إِلَى الْقِبْلَةِ .فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَزَعَتْهُ، وَجَعَلَتْ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا۔

٦٧٨٩: عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ قبلہ کی جانب میں نے تصاویر والا کپڑا لٹکایا جناب رسول اللہ ﷺ نے اسے اتارنے کا حکم دیا میں نے اس کو اتار دیا میں

نے اس کی دو گدیاں بنادیں جناب رسول اللہ ﷺ ان پر بیٹھتے تھے۔

۶۷۹۰ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ .فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ عَلَى الْبَابِ ، فَلَمْ يَدْخُلْ ، فعرفت في وجهه الكراهة فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ، وَإِلَى رَسُولِهِ ، فَمَاذَا أَذْنَبْتُ ؟ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ ؟ قُلْتُ :اشْتَرَيْتُهَا لَكَ ؛ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا ، وَتَتَوَسَّدَهَا .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ ، يُقَدَّمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُمْ :أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ .ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ ، لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

۶۷۹۰: قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنینؓ نے ایک گدیلے کو بچھایا جس پر تصاویر تھیں جب اس کو جناب رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر داخل نہ ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے چہرے پر ناپسندیدگی دیکھی تو کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کیا غلطی کی جو بھی غلطی ہے اس کی میں اللہ اور اس کے رسول سے معافی مانگتی ہوں؟ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گدا کیسا ہے؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر سہارا لگائیں۔ اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان تصاویر والے قیامت کے دن آئیں گے اور ان کو کہا جائے گا جو تم نے بنایا ان کو زندہ کرو۔ پھر فرمایا وہ گھر جس میں تصاویر ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔

تخریج : بخاری فی النکاح باب ۷٦، مالك فی الاستیذان ۸، مسند احمد ٦/٢٤٦۔

۶۷۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ ، فَجَعَلْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي ، فَكَرِهَهُ، أَوْ قَالَتْ :فَنَهَانِي فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ۔فَقَالَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ :فَمَا كَانَ مِمَّا يُوطَأُ فَلَا بَأْسَ لِهٰذِهِ الْآثَارِ ، وَمَا كَانَ مِنْ غَيْرِ مَا يُوطَأُ ، فَهُوَ الَّذِي جَاءَتْ فِيهِ الْآثَارُ الْأُوَلُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ اسْتَثْنَى مِمَّا نَهَى عَنْهُ مِنَ الصُّوَرِ ، إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ .

۶۷۹۱: عبدالرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک کپڑا تھا جس میں تصاویر تھیں اس کو میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا جبکہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔ تو آپ نے اس بات کو ناپسند کیا یا اس طرح کہا کہ آپ نے مجھے منع فرمایا تو میں نے اس کے تکیے بنا لئے۔ فریق ثانی نے ان

آثار کے پیش نظر یہ استدلال کیا کہ جو روندا جائے اس میں کوئی حرج نہیں اور پہلے آثار میں جس کا تذکرہ ہے وہ ہے جو اس کے علاوہ استعمال کیا جانے والا ہے جو کہ درست نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے جن تصاویر کی ممانعت فرمائی ان میں سے جو مستثنیٰ ہیں ان کا تذکرہ فرمایا یعنی جو کہ کپڑے پر چھپی ہوئی ہیں۔ (ملاحظہ ہوں)

تخریج : مسلم فی اللباس ۹۳' نسائی فی الزینه باب ۱۱۰' دارمی فی الاستیذان باب ۳۳' مسند احمد ۱۷۲/٦۔

۶۷۹۲ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ :أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُمْ ، وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ ، عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ .قَالَ بُسْرٌ : فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ ، فَعُدْنَاهُ، فَإِذَا نَحْنُ فِيْ بَيْتِهِ، بِسِتْرٍ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ .فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ :أَلَمْ تَسْمَعْهُ۔حَدَّثَنَا فِي التَّصَاوِيْرِ ؟ قَالَ :إِنَّهُ قَدْ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ ، أَلَمْ تَسْمَعْهُ؟ قُلْتُ لَا : قَالَ :بَلٰى ، قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ۔

۶۷۹۲: بسر بن سعید نے حضرت زید بن خالد جہنی اور بسر اور عبید اللہ خولانی دونوں نے ابوطلحہ انصاری سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصویر ہو۔ بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کو گئے جب ہم ان کے گھر میں پہنچے تو وہ ایک پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی کو کہا کیا تم نے ان سے تصاویر کے متعلق روایت بیان کرتے نہیں سنا؟ اس نے کہا انہوں نے ایسا کہا ہے مگر چھاپے والی تصاویر کو مستثنیٰ کیا ہے کیا تم نے نہیں سنا؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں انہوں نے ذکر کیا ہے۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب۷' واللباس باب۹۲' مسلم فی اللباس ۸۵' ابو داؤد فی اللباس باب۴۵' ترمذی فی اللباس باب۱۸' نسائی فی القبله باب۱۲' دارمی فی الاستیذان باب ۳۳' مالك فی الاستیذان۷۔

۶۷۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ قَالَ :ثَنَا ابْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، قَالَ : اشْتَكٰى أَبُوْ طَلْحَةَ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ لِيْ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: هَلْ لَكَ فِيْ أَبِيْ طَلْحَةَ تَعُوْدُهُ؟ فَقُلْتُ :نَعَمْ قَالَ :فَجِئْنَاهُ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَتَحْتَهُ نَمَطٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ، فَقَالَ :انْزِعُوْا هٰذَا النَّمَطَ ، فَأَلْقَوْهُ عَنِّيْ .فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ :أَوَمَا سَمِعْتَ ، يَا أَبَا طَلْحَةَ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَهٰى عَنِ الصُّوْرَةِ ؟ قَالَ إِلَّا رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ، أَوْ ثَوْبًا فِيْهِ رَقْمٌ ؟ قَالَ :بَلٰى ، وَلٰكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِيْ ، فَأَمِيْطُوْهُ عَنِّيْ۔

۶۷۹۳: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ بن سہیل بیمار ہو گئے تو مجھے عثمان بن حنیف نے کہا کیا

تم ابوطلحہ کی بیمار پرسی کرو گے؟ میں نے کہا جی ہاں! عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت میں آئے اور ان کے ہاں داخل ہوئے ان کے نیچے گدا تھا جس پر تصویر تھی تو انہوں نے کہا اس گدے کو میرے نیچے سے کھینچ دو اور دور پھینک دو۔ ان کو عثمان بن حنیف نے کہا کیا تم نے اے طلحہ نہیں سنا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر سے منع فرمایا اور فرمایا مگر وہ جو کپڑے پر چھپی ہو۔ یا ایسا کپڑا ہو جس میں تصویر چھپی ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں لیکن میرے لئے سکون کا باعث یہ ہے اس لئے اس کو مجھ سے دور کر دو۔

۶۷۹۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَكَانَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ۔فَثَبَتَ بِمَا رَوَيْنَا خُرُوجُ الصُّوَرِ الَّتِي فِي الثِّيَابِ ، مِنَ الصُّوَرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا ، وَثَبَتَ أَنَّ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ، الصُّوَرُ الَّتِي هِيَ :نَظِيرُ مَا يَفْعَلُهُ النَّصَارٰى فِي كَنَائِسِهِمْ ، مِنَ الصُّوَرِ فِي جُدْرَانِهَا ، وَمِنْ تَعْلِيقِ الثِّيَابِ الْمُصَوَّرَةِ فِيهَا .فَأَمَّا مَا كَانَ يُوطَأُ وَيُمْتَهَنُ ، وَيُفْرَشُ ، فَهُوَ خَارِجٌ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهٰذَا مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۶۷۹۴: مالک نے ابوالنضر سے بیان کیا اور انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی البتہ انہوں نے عثمان بن حنیف کی جگہ سہل بن حنیف کہا ہے۔ ان روایات سے ثابت ہو گیا کہ کپڑوں میں چھپی ہوئی تصاویر ممنوعہ تصاویر سے خارج ہیں۔ اور اس سے ثابت ہوا کہ اس میں ممنوعہ تصاویر سے مراد وہ تصاویر ہیں جن کو نصاریٰ وغیرہ اپنے گرجہ گاہوں میں بناتے تھے یعنی دیوار پر بنی ہوئی تصاویر اور دیواروں پر تصاویر والے کپڑوں میں جو بنی ہوں اور ان کو لٹکایا جائے۔ البتہ جو روندی جائیں اور ان کی تذلیل کی جائے اور ان کو بچھایا جائے وہ اس سے خارج ہیں۔ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔

۶۷۹۵ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو كَامِلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ :دَخَلْتُ عَلٰى سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلٰى وِسَادَةٍ حَمْرَاءَ ، فِيهَا تَصَاوِيرُ ، قَالَ فَقُلْتُ :أَلَيْسَ هٰذَا يُكْرَهُ؟۔فَقَالَ :لَا ، إِنَّمَا يُكْرَهُ مَا يُعَلَّقُ مِنْهُ، وَمَا نُصِبَ مِنَ التَّمَاثِيلِ ، وَأَمَّا مَا وُطِءَ ، فَلَا بَأْسَ بِهِ .قَالَ :ثُمَّ حَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخُوا فِيهَا الرُّوحَ ، يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔فَدَلَّ هٰذَا مِنْ قَوْلِ سَالِمٍ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فِي هٰذِهِ الصُّوَرِ مَا هِيَ ؟ فَقَالَ قَوْمٌ :قَدْ دَخَلَ فِي ذٰلِكَ صُورَةُ كُلِّ شَيْءٍ ، مِمَّا لَهُ رُوحٌ ، وَمِمَّا لَيْسَ لَهُ رُوحٌ ، قَالُوا

:؛لِأَنَّ الْآثَرَ جَاءَ فِیْ ذٰلِكَ مُبْهَمًا .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ أَیْضًا۔

۶۷۹۵: لیث بیان کرتے ہیں کہ میں سالم بن عبداللہ کے ہاں گیا وہ ایک سرخ تکیہ کو سہارا بنائے ہوئے تھے جس میں تصاویر تھیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کیا یہ مکروہ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ مکروہ وہ ہیں جو لٹکائی جائیں اور جو تماثیل کی طرح گاڑی جائیں جو روندی جائیں ان میں کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر اس نے مجھے اپنے والد سے یہ روایت بیان کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان تصاویر والے قیامت کے دن عذاب دیئے جائیں گے تاکہ وہ اس میں روح ڈالیں ان کو کہا جائے گا جو تم نے بنایا اسکو زندہ کرو۔ سالم کا یہ قول ہماری بات پر دلالت کرتا ہے پھر علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ ان تصاویر کی حقیقت کیا ہے؟ فریق اوّل کا کہنا یہ ہے کہ ہر اس چیز کی تصویر اس میں داخل ہے جس میں روح ہو۔ اور وہ بھی جس میں روح نہ ہو۔ کیونکہ اس سلسلہ میں جو اثر وارد ہوا ہے وہ مبہم ہے۔ مزید یہ روایات بھی دلیل ہیں۔

۶۷۹۶ : بِمَا حَدَّثَنَا رَبِیْعُ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا وَكِیْعٌ وَیَحْیٰى بْنُ عِیْسٰى ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِی الضُّحٰى ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، الْمُصَوِّرُوْنَ۔

۶۷۹۶: مسروق نے عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب تصویر کشی والوں کو ہوگا۔

تخریج : بخاری فی اللباس ۸۹/۹۱' ۹۲/۹۵' مسلم فی اللباس ۹۶/۹۶' نسائی فی الزینہ باب۱۱۳' مسند احمد ۳۷۵/۱' ۲۶/۲۔

۶۷۹۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِیْ جُحَیْفَةَ ، أَخْبَرَنِیْ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَوِّرَ۔وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا لَمْ یَكُنْ لَهُ مِنْ ذٰلِكَ رُوْحٌ ، فَلَا بَأْسَ بِتَصْوِیْرِهٖ، وَمَا كَانَ لَهُ رُوْحٌ ، فَهُوَ الْمَنْهِیُّ عَنْ تَصْوِیْرِهٖ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .

۶۷۹۷: عون بن ابی جحیفہ نے اپنے والد سے خبر دی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مصور پر لعنت کی ہے۔ جب تک تصویر میں روح نہ ہو اس میں حرج نہیں روح والی ممنوع ہے۔ دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۲۵' والطلاق باب ۵۱' واللباس باب۹۶' مسند احمد ۳۰۸/۴۔

۶۷۹۸ : حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِیْ جَمِیْلَةَ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ أَبِی الْحَسَنِ ، قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :یَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، إِنَّمَا مَعِیْشَتِیْ مِنْ

صَنْعَةِ يَدِیْ، وَأَنَا أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ .فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً ، فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ عَلَيْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ أَبَدًا۔قَالَ :فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيْدَةً ، وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ وَيْحَكَ ، إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ ، فَعَلَيْكَ بِالشَّجَرِ ، وَكُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيْهِ رُوْحٌ۔

۶۷۹۸: سعید بن ابی الحسن کہتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما! میرا گزر اوقات ہاتھ کی صنعت سے ہے اور میں یہ تصاویر بناتا ہوں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تمہیں وہی بات بیان کروں گا جو میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے آپ نے فرمایا جس نے ایک تصویر بھی بنائی اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کو عذاب دیتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ کبھی بھی اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی کا رنگ زرد ہو گیا آپ نے فرمایا تم پر افسوس ہے اگر تو نے ضرور تصویر بنانی ہے تو درخت کی بناؤ اور ہر اس چیز کی بناؤ جس میں روح نہیں۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب۱۰۴' مسلم فی اللباس ۱۰۰' ابو داؤد فی الادب باب۸۸' ترمذی فی اللباس باب۱۹' نسائی فی الزینہ باب۱۱۲' مسند احمد ۲۱۶/۱' ۱۴۵/۲۔

۶۷۹۹ : حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا قَبِيْصَةُ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَوْنٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.وَقَدْ دَلَّ عَلٰى صِحَّةِ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ هٰذَا، قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ عَلَيْهَا ، حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ۔فَدَلَّ ذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّ مَا نُهِيَ مِنْ تَصْوِيْرِهٖ، هُوَ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الرُّوْحُ .وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنْ غَيْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَيُقَالُ لَهُمْ :أَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

۶۷۹۹: سفیان نے عون سے روایت کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو بات کہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے اس پر دلالت مل گئی کہ "**ان اللہ معذبہ علیہا حتی ینفخ فیہا الروح**" اس کو اللہ تعالیٰ اس وقت تک عذاب دیتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے (نہ وہ ڈال سکے گا نہ وہ چھوٹے گا) اس سے یہ دلالت ملی کہ جو تصویر ممنوع ہے وہ ذی روح کی تصویر ہے اور اس سلسلے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے علاوہ صحابہ کرام سے بھی روایات وارد ہیں (ملاحظہ ہوں) کہ مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس کو زندہ کرو۔

۶۸۰۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْمُصَوِّرُوْنَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يُقَالُ لَهُمْ :أَحْيُوْا مَا

خَلَقْتُمْ۔

۶۸۰۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا اس کو زندہ کرو۔

تخریج : مسند احمد ۲/ ٤۔

۶۸۰۱ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۸۰۱: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۸۰۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ أَيُّوْبَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ، مِثْلَهٗ.

۶۸۰۲: حماد بن سلمہ نے ایوب سے پھر انہوں نے اپنے اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۸۰۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً ، عُذِّبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ ، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔فَمَعْنٰى هٰذِهِ الْآثَارِ ، مَعْنٰى مَا رَوَيْنَاهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا مَا يَدُلُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .

۶۸۰۳: عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی تصویر بنائی اس کو قیامت میں اس وقت تک عذاب ہوگا جب تک وہ اس میں روح نہ ڈالے اور وہ اس میں روح ڈال نہیں سکتا۔ان آثار کا معنی وہی ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کا ہم نے روایت کیا ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں اور بھی ایسی روایات ہیں جو اس معنی پر دلالت کرتی ہیں۔

مزید روایات:

۶۸۰۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوُحَاظِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُجَاهِدٌ الْكُوْفَةَ ، أَتَيْتُهٗ أَنَا وَأَبِيْ، فَحَدَّثَنَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّيْ جِئْتُكَ الْبَارِحَةَ ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ ، لِأَنَّهٗ كَانَ فِي الْبَيْتِ تِمْثَالُ رَجُلٍ ، فَمُرْ بِالتِّمْثَالِ ، فَلْيُقْطَعْ رَأْسُهٗ، حَتّٰى يَكُوْنَ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ۔

۶۸۰۴: مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! میں گزشتہ رات آپ کے ہاں آیا مگر میں اندر داخل نہ ہوسکا کیونکہ گھر میں ایک آدمی کی مورتی تھی اس مورتی کے متعلق کہہ دیں کہ اس کا سر کاٹ ڈالا جائے تا کہ وہ درخت کی طرح ہو جائے۔

تخریج : ابو داؤد فی اللباس باب ۱' ترمذی فی الادب باب ٤٤' مسند احمد ۲/۳۰۵۔

۶۸۰۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : اسْتَأْذَنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ :كَيْفَ أَدْخُلُ ، وَفِيْ بَيْتِكَ سِتْرٌ ، فِيْهِ تَمَاثِيْلُ خَيْلٍ وَرِجَالٍ ؟ فَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُئُوْسَهَا ، وَإِمَّا أَنْ تَجْعَلَهَا بِسَاطًا ، فَإِنَّا -مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ -لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ۔فَلَمَّا أُبِيْحَتْ التَّمَاثِيْلُ بَعْدَ قَطْعِ رُءُوْسِهَا الَّذِيْ لَوْ قُطِعَ مِنْ ذِي الرُّوْحِ ، لَمْ يَبْقَ ، دَلَّ ذٰلِكَ عَلَى إِبَاحَةِ تَصْوِيْرِ مَا لَا رُوْحَ لَهُ، وَعَلَى خُرُوْجِ مَا لَا رُوْحَ لِمِثْلِهِ مِنَ الصُّوَرِ ، مِمَّا قَدْ نُهِيَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عِكْرِمَةَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا۔

۶۸۰۵: مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گھر میں آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا داخل ہو جاؤ۔ تو انہوں نے کہا میں کس طرح داخل ہوں جبکہ آپ کے گھر میں پردہ ہے جس میں مورتیاں بنی ہیں۔ گھوڑے اور مردوں کی مورتیاں ہیں یا تو ان کے سر کاٹ ڈالیں یا اس کو بچھونا بنالیں بے شک ہم ملائکہ کی جماعت ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں مورتیاں ہوں۔ جب تماثیل کے سر کاٹ ڈالنے کے بعد اس کپڑے کا استعمال درست ہے تو وہ سر جو ذی روح سے کاٹ ڈالا جائے تو وہ ذی روح نہ رہے۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ غیر ذی روح کی تصویر درست ہے اور بے روح اشیاء اس حکم سے خارج ہیں جس میں ممانعت وارد ہے۔ روایت عکرمہ بھی ملاحظہ کرلیں۔

۶۸۰۶ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ ثَابِتٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :الصُّوْرَةُ الرَّأْسُ ، فَكُلُّ شَيْءٍ لَيْسَ لَهُ رَأْسٌ ، فَلَيْسَ بِصُوْرَةٍ .وَفِيْ قَوْلِ جِبْرِيْلَ ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ إِمَّا أَنْ تَجْعَلَهَا بِسَاطًا ، وَإِمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُئُوْسَهَا دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّهُ لَمْ يُبِحْ مِنَ اسْتِعْمَالِ مَا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرِ إِلَّا بِأَنْ يُبْسَطَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ طَلْحَةَ أَنَّهُ كَانَ فِيْ بَيْتِهِ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ ، وَلَمْ يَدْخُلْ ذٰلِكَ عِنْدَهُ، فِيْمَا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ

بَيْتًا فِيهِ صُوْرَةٌ ، لِأَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ۔قِيلَ لَهُ : أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ السِّتْرِ ، فَإِنَّمَا هُوَ فِعْلُ أَبِي طَلْحَةَ ، وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوقِفْهُ عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ الثَّوْبَ الْمُسْتَثْنٰى هُوَ السِّتْرُ .وَقَدْ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ السِّتْرُ أَيْضًا فِيمَا اسْتَثْنٰى .فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا ذَكَرْنَاهُ، وَكَانَ فِي حَدِيثِ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا وَصَفْنَا ، عَلِمْنَا أَنَّ الثِّيَابَ الْمَبْسُوطَةَ ، كَهَيْئَةِ الْبُسُطِ ، لَا مَا سِوَاهَا مِنَ الثِّيَابِ الْمُعَلَّقَةِ وَالْمَلْبُوسَةِ ، وَهٰذَا قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَأَبِي يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۶۸۰۶: عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تصویر اصل سر ہے جس کا سر نہ ہو وہ تصویر نہیں۔ یہ بات جبرائیل علیہ السلام کے قول میں موجود ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں کہا ہے۔ "اما ان تجعلها بساطا واما ان تقطع رؤسها" اس سے یہ دلیل مل گئی کہ جس کپڑے میں ذی روح کی تصویر ہو اس کے استعمال کی ایک شکل ہے اور وہ بچھونا بنانا ہے۔ ابوطلحہؓ والی روایت میں ہے کہ ان کے گھر میں پردہ تھا جس میں تصاویر تھیں اور یہ ان کے ہاں اس میں داخل نہیں تھا جو انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن رکھا تھا۔ "لاتدخل الملائکه بیتا فیه صورة" کیونکہ انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے: "الا ما کان رقما فی ثوب" کا ارشاد سنا تھا۔ آپ نے جس پردے کا ذکر کیا وہ حضرت ابوطلحہ کا عمل ہے اور یہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ان کو مطلع نہ فرمایا ہو کہ پردہ بھی اس استثنائی حکم میں داخل ہے۔ جب یہ احتمال ہے اور مجاہد کی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت جو بیان کی گئی تو اس سے معلوم ہوا بچھے ہوئے کپڑے بچھونے کا حکم رکھتے ہیں پہنے اور لٹکے ہوئے کپڑے اس طرح نہیں۔ یہ امام ابوحنیفہ، ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَقُوْلُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ کہنا

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرِ بْنَ أَبِىْ عِمْرَانَ ، يَكْرَهُ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنَّهُ يَقُوْلُ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ۔وَقَالَ :رَأَيْتُ أَصْحَابَنَا يَكْرَهُوْنَ ذٰلِكَ ، وَيَقُوْلُوْنَ :التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ هِيَ تَرْكُهُ، وَتَرْكُ الْعَوْدِ عَلَيْهِ، وَذٰلِكَ غَيْرُ مَوْهُوْمٍ مِنْ أَحَدٍ فَإِذَا قَالَ أَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَدْ وَعَدَ اللّٰهَ أَنْ لَا يَعُوْدَ اِلٰى ذٰلِكَ الذَّنْبِ ، فَإِذَا عَادَ اِلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ، كَانَ كَمَنْ وَعَدَ اللّٰهَ ثُمَّ أَخْلَفَهُ. وَلٰكِنْ أَحْسَنُ ذٰلِكَ أَنْ يَقُوْلَ أَسْأَلُ اللّٰهَ التَّوْبَةَ أَىْ :أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَنْزِعَنِىْ عَنْ هٰذَا الذَّنْبِ ، وَلَا يُعِيْدَنِىْ اِلَيْهِ أَبَدًا .وَقَدْ رُوِىَ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ.

خلاصۃ المرام :

I :ابوجعفر بن عمرانؒ کا مسلک یہ ہے کہ وہ استغفراللہ واتوب الیہ کے کلمات کا کہنا درست قرار نہ دیتے تھے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ان کلمات میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام طحاویؒ کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر بن ابی عمران سے سنا کہ وہ استغفراللہ واتوب الیہ کہنا مکروہ قرار دیتے تھے بلکہ اس طرح کہنے کا کہتا: استغفر الله واساله التوبه۔ میں نے اپنے کئی علماء کو پایا کہ وہ اس کو ناپسند کرتے اور کہتے ہیں گناہ سے توبہ کا مطلب ترک گناہ ہے اور اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹنا ہے اور اس کا کہنے والوں کو خیال بھی نہیں۔ جب اس نے کہا اتوب الیہ تو اس نے اللہ تعالیٰ سے گناہ کی طرف نہ لوٹنے کا وعدہ کرلیا جب اس کے بعد اس کی طرف لوٹا تو یہ اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ سے وعدہ کر کے مکر گیا لیکن بہتر یہ ہے کہ اس طرح کہے "اسال الله التوبه" یعنی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھے اس گناہ سے پیچھے کھینچ لے اور کبھی اس کی طرف نہ لوٹائے اور یہ بات ربیع بن خثیم سے مروی ہے۔ روایت یہ ہے۔

۶۸۰۷ : حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْقَطَّانِ ، قَالَ :ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِىٍّ الْجُعْفِىُّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ مُنْذِرٍ ، عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ ، قَالَ :لَا يَقُوْلُ أَحَدُكُمْ اِنِّىْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَكُوْنُ كَذِبَةً، وَيَكُوْنُ ذَنْبًا ، وَلٰكِنْ لِيَقُلْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ، وَتُبْ عَلَىَّ۔وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِىْ ذٰلِكَ۔

۶۸۰۷ : ربیع بن خثیم کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے "انی استغفر الله واتوب اليه" پھر وہ گناہ کی طرف لوٹے گا تو یہ اس کا جھوٹ ہو جائے گا اور گناہ بن جائے گا بلکہ اس طرح کہے: "اللهم اغفرلی وتب علی"

مزید دلیل یہ ہے۔

۶۸۰۸ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّوْبَةُ مِنَ الذَّنْبِ ، أَنْ يَتُوْبَ الرَّجُلُ مِنَ الذَّنْبِ ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ إِلَيْهِ۔فَهٰذِهِ صِفَةُ التَّوْبَةِ ، وَهٰذَا غَيْرُ مَأْمُوْنٍ عَلٰى أَحَدٍ ، غَيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهٗ مَعْصُوْمٌ ، وَلِذٰلِكَ كَانَ يَقُوْلُ ، فِيْمَا قَدْ رُوِيَ عَنْهُ۔

۶۸۰۸: ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ گناہ سے توبہ یہ ہے کہ آدمی گناہ سے رجوع کرے پھر گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ یہ توبہ کی حالت ہے اور اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات معصوم کے علاوہ اور کسی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اسی وجہ سے آپ فرماتے تھے۔ جیسا کہ روایات میں ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ٤٤٦۔

حاصل: یہ توبہ کی حالت ہے اور اس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات معصوم کے علاوہ اور کسی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اسی وجہ سے آپ فرماتے تھے۔ جیسا کہ روایات میں ہے۔

۶۸۰۹ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ ، وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ ، قَالَا :ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَتُوْبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّمَا قَالَ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

۶۸۰۹: حارث بن ہشام نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ میں دن میں سو سو مرتبہ توبہ و رجوع کرتا ہوں اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ستر مرتبہ کا ذکر ہے۔

۶۸۱۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ ، وَمُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ ، أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً.

۶۸۱۰: ابوبکر بن عبدالرحمن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ میں دن میں اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ ستر مرتبہ سے زیادہ کرتا ہوں۔

تخریج : بخاری فی الدعوات باب۳' مسلم فی الذکر ٤٢' ابو داؤد فی الدیات باب۳' ابن ماجه فی الذب باب۵۷' مسند

احمد ٤، ٢١١/٢٦٠، ١١٤/٥۔

٦٨١١ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، قَالَ :ثَنَا عُقَيْلٌ ، قَالَ :ثَنَا الزُّهْرِيُّ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

٦٨١١: حارث بن ہشام نے خبر دی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح روایت ذکر کی۔

٦٨١٢ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

٦٨١٢: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

٦٨١٣ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسَى ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ ، مِائَةَ مَرَّةٍ۔

٦٨١٣: ابو بردہ بن ابی موسیٰ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میں اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں دن میں سو مرتبہ۔

٦٨١٤ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا الْأَغَرُّ الْمُزَنِيُّ قَالَ :خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَافِعًا يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ، ثُمَّ تُوْبُوْا إِلَيْهِ، فَوَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ، وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ ، مِائَةَ مَرَّةٍ : قَالُوْا :فَهٰذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ، لِأَنَّهُ مَعْصُوْمٌ مِنَ الذُّنُوْبِ ، وَأَمَّا غَيْرُهُ فَلَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُوْلَ ذٰلِكَ ، لِأَنَّهُ غَيْرُ مَعْصُوْمٍ مِنَ الْعَوْدِ ، فِيْمَا تَابَ مِنْهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهِ بَأْسًا ، أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

٦٨١٤: ابو بردہ بن ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اس طرح کہ آپ اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے فرما رہے تھے: "یا ایھاالناس استغفروا ربکم" اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے جو تمہارا رب ہے استغفار کرو اور اس کی طرف رجوع کرو' اللہ کی قسم میں دن میں سو مرتبہ اللہ

کے حضور توبہ واستغفار کرتا ہوں ۔ یہ کلمات رسول معصومؑ فرماتے ہیں۔ باقی رہے ان کے علاوہ لوگ ان کو یہ کہنا مناسب نہیں کیونکہ وہ اس گناہ کی طرف لوٹنے سے معصوم نہیں جس سے انہوں نے ابھی توبہ کی ہے۔ ان کلمات کے کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ آدمی کہے "اتوب الی اللہ عزوجل" ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۶۸۱۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا ، كَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ، ثُمَّ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ سُبْحَانَكَ رَبَّنَا ، لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ۔

۶۸۱۵: سہیل بن ابی صالح نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مجلس میں بیٹھے اور اس نے کئی غلط باتیں کہہ ڈالیں پھر اس نے مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہہ لیا: "سبحنك ربنا" اے ہمارے رب آپ سبحان ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میں آپ سے استغفار و توبہ کرتا ہوں تو اس کی اس مجلس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۴۹٤/۲۔

۶۸۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ الْمَجْلِسِ ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

۶۸۱۶: ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجلس کا کفارہ سبحانک اللھم...... اے اللہ تو سبحان ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تجھ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔

تخریج : مسند احمد ۴۱۹/۲ بلفظ مختلف۔

۶۸۱۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ :بَلَغَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ اِنْسَانٍ يَكُوْنُ فِيْ مَجْلِسٍ فَيَقُوْلُ ، حِيْنَ يُرِيْدُ أَنْ يَقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ۔قَالَ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ فَقَالَ :هٰكَذَا حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۸۱۷: اسماعیل بن عبداللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو آدمی

کسی مجلس میں ہو۔ اور وہ یہ کہہ دے جبکہ وہ اٹھنا چاہتا ہو۔ اے اللہ تو سبحان ہے۔ اے اللہ اور میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سواء کوئی معبود نہیں میں آپ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ اس کے اس مجلس والے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں اس روایت کو یزید بن خطفہ نے ہمیں بیان کیا اور کہا کہ اسی طرح مجھے سائب بن یزید نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔

۶۸۱۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زُرَارَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَجْلِسِ إِلَّا قَالَ :سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ .فَقُلْتُ لَهُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَا أَكْثَرُ مَا تَقُوْلُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ ، إِذَا قُمْتَ؟ فَقَالَ :إِنَّهُ لَا يَقُوْلُهُنَّ أَحَدٌ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنْ مَجْلِسِهٖ إِلَّا غُفِرَ لَهُ، مَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ۔ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا ، وَهُوَ أَوْلَى الْقَوْلَيْنِ عِنْدَنَا ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، قَدْ أَمَرَ بِذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ فَقَالَ : فَتُوْبُوْا إِلٰى بَارِئِكُمْ وَقَالَ : تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا۔ وَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ، فِي الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، فَلِهٰذَا أَبَحْنَا ذٰلِكَ ، وَخَالَفْنَا أَبَا جَعْفَرٍ ، فِيْمَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، إِنَّمَا أَمَرَهُمْ فِيْ كِتَابِهٖ أَنْ يَتُوْبُوْا ، وَالتَّوْبَةُ هِيَ تَرْكُ الذُّنُوْبِ ، وَتَرْكُ الْعَوْدِ إِلَيْهَا ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَوْلِهِمْ قَدْ تُبْنَا إِنَّمَا ذٰلِكَ، الْخُرُوْجُ عَنِ الذُّنُوْبِ ، وَتَرْكُ الْعَوْدِ إِلَيْهَا قَالَ :وَكَذٰلِكَ رُوِيَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا.

۶۸۱۸: زرارہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ جس کسی مجلس سے اٹھنے لگتے تو یہ پڑھتے۔ "سبحانك اللّٰهم......" میں نے گزارش کی یارسول اللہ ﷺ! جب آپ مجلس سے اٹھتے ہیں تو یہی کلمات کہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کلمات کو جب کوئی آدمی اپنی مجلس سے اٹھتے ہوئے کہہ لیتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جو کہ اس سے اس مجلس میں سرزد ہوئے۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ سے وہی مروی ہے جو ہم نے ذکر کیا اور ہمارے نزدیک یہ بہتر قول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا حکم فرمایا ہے۔ "فتوبوا الی بارئکم" (البقرہ:۵۴) اور فرمایا: "توبوا الی اللہ توبة نصوحا" (التحریم:۸) اللہ تعالیٰ سے خالص توبہ کرو۔ مندرجہ بالا آثار میں بھی اسی بات کا حکم فرمایا اسی وجہ سے ہم نے اس کلمہ کو مباح قرار دیا اور ابو جعفر کے قول کی مخالفت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں توبہ کا حکم فرمایا ہے کہ وہ توبہ کریں اور توبہ تو گناہ کے چھوڑنے کو کہا جاتا ہے اور اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹنا اور تبنا کا لفظ توبہ نہیں بلکہ یہ تو گناہ سے خروج ہے۔ اور اس کی طرف نہ لوٹنا ہے اور اسی

طرح قرآن مجید میں فرمایا ہے۔"توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا" (التحریم:۸)

۶۸۱۹ : فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ زِيَادٍ الْمَخْزُوْمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا اِسْرَائِيْلُ ، قَالَ : ثَنَا سِمَاكٌ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ ، أَنْ يَجْتَنِبَ الرَّجُلُ أَيَّ شَيْءٍ كَانَ يَعْمَلُهُ، فَيَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، ثُمَّ لَا يَعُوْدُ اِلَيْهِ أَبَدًا۔

۶۸۱۹: نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا خالص توبہ یہ ہے کہ آدمی اس چیز سے گریز کرے جو وہ کرتا تھا اور اس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے پھر اس کی طرف دوبارہ نہ لوٹے۔

۶۸۲۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ. :فَهٰذِهٖ صِفَةُ التَّوْبَةِ الَّتِي أَمَرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا فِيْ كِتَابِهٖ .فَأَمَّا قَوْلُهُمْ نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ لَيْسَ مِنْ هٰذَا فِيْ شَيْءٍ .قِيْلَ لَهُمْ :اِنَّ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُمْ ، فَاِنَّا لَمْ نُبِحْ لَهُمْ أَنْ يَقُوْلُوْا نَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى أَنَّهُمْ مُعْتَقِدُوْنَ لِلرُّجُوْعِ اِلٰى مَا تَابُوْا مِنْهُ .وَلٰكِنَّا أَبَحْنَا لَهُمْ ذٰلِكَ ، عَلٰى أَنَّهُمْ يُرِيْدُوْنَ بِهٖ تَرْكَ مَا وَقَعُوْا فِيْهِ مِنَ الذَّنْبِ ، وَلَا يُرِيْدُوْنَ الْعَوْدَةَ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُ .فَاِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ ، وَاعْتَقَدُوْا هٰذَا بِقُلُوْبِهِمْ ، كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ مَأْجُوْرِيْنَ مُثَابِيْنَ .فَمَنْ عَادَ مِنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ الذُّنُوْبِ ، كَانَ ذٰلِكَ ذَنْبًا أَصَابَهُ، وَلَمْ يُحْبِطْ ذٰلِكَ أَجْرَهُ الْمَكْتُوْبَ لَهُ، بِقَوْلِهِ الَّذِيْ تَقَدَّمَ مِنْهُ، وَاعْتِقَادِهٖ مَعَهُ، مَا اعْتَقَدَ .فَأَمَّا مَنْ قَالَ أَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ مُعْتَقِدٌ أَنَّهُ يَعُوْدُ اِلٰى مَا تَابَ مِنْهُ، فَهُوَ بِذٰلِكَ الْقَوْلِ ، فَاسِقٌ مُعَاقَبٌ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ كَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ فِيْمَا قَالَ :وَأَمَّا اِذَا قَالَ ، وَهُوَ مُعْتَقِدٌ لِتَرْكِ الذَّنْبِ ، الَّذِيْ كَانَ وَقَعَ فِيْهِ، وَعَازِمٌ أَنْ لَا يَعُوْدَ اِلَيْهِ أَبَدًا ، فَهُوَ صَادِقٌ فِيْ قَوْلِهٖ ، مُثَابٌ عَلٰى صِدْقِهٖ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ النَّدَمُ تَوْبَةٌ۔

۶۸۲۰: نعمان بن بشیر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ یہ توبہ کی وہ کیفیت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم فرمایا ہے باقی ان کا قول "نتوب الی اللہ" یہ اس میں دلیل کا کام نہیں دے سکتا۔ اگرچہ جیسا تم نے ذکر کیا اسی طرح ہے ہم نے ان کے لئے یہ کہنا جائز نہیں قرار دیا "نتوبوا الی اللہ عزوجل" جبکہ وہ ان گناہوں کی طرف لوٹنے کا ارادہ رکھتے ہوں جن سے انہوں نے توبہ کی ہے لیکن ہم نے ان کے لئے یہ اس طور پر جائز رکھا ہے کہ جب ان کا ارادہ یہ ہو کہ جس گناہ میں وہ مبتلا ہوئے ہیں اس کے چھوڑنے کا وہ ارادہ رکھتے ہیں اور اس کی طرف لوٹنے کا بالکل ارادہ نہیں رکھتے جب وہ کلمات کہیں گے اور دلوں میں یہ اعتماد رکھیں گے تو وہ اس

سلسلے میں ماجور اور ثواب پانے والے ہوں گے پھر ان میں سے جو آدمی ان گناہوں کی طرف لوٹ گیا تو وہ اس کا گناہ ہے جو اس نے کیا اس سے اس کا سابقہ لکھا ہوا اجر مٹایا نہ جائے گا وہ اجر جو کہ اس کے سابقہ قول واعتقاد سے لکھا گیا۔ رہا وہ شخص جس میں اتوب الی اللہ کا کلمہ اس اعتقاد سے کہا کہ وہ دوبارہ گناہ کی طرف لوٹ جائے گا تو وہ اس کہنے میں گناہگار ہے قابل سزا ہے کیونکہ وہ اللہ کے ذمے اسی طرح ہے جیسے اس نے کہا اور جس آدمی نے گناہ چھوڑنے کا اعتقاد رکھتے ہوئے یہ کہا اور اس کا پختہ ارادہ یہ ہے کہ وہ کبھی اس کی طرف نہیں لوٹے گا تو وہ اتوب الیہ کہنے میں سچا ہے اور ان شاء اللہ اس کی سچائی پر اس کو ثواب ملے گا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ندامت کو توبہ قرار دیا ہے (جیسا ان روایات میں ہے)

۶۸۲۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، قَالَ :أَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ أَبِیْ مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ أَبِیْ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَهٗ أَبِیْ :أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّدَمُ تَوْبَةٌ ؟ فَقَالَ :نَعَمْ .

۶۸۲۱: عبداللہ بن معقل کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ عبداللہ ابن مسعود کے پاس آیا میرے والد نے ان سے کہا کیا تم نے جناب نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ندامت توبہ ہے انہوں نے کہا جی ہاں۔

تخریج : ابن ماجه فی الزهد باب ۳۰' مسند احمد ۳۷٦/۱۔

۶۸۲۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، عَنْ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۸۲۲: شرحبیل نے اپنے والد سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۶۸۲۳ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِیْ مَرْيَمَ وَابْنِ الْجَرَّاحِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۸۲۳: ابن جراح نے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۸۲۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيْلٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ زِيَادٍ ، وَلَيْسَ بِابْنِ أَبِیْ مَرْيَمَ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۸۲۴: عبدالکریم نے زیاد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی۔

۶۸۲۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ

الْكَرِيْمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ نَحْوَهُ. فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَعَلَ النَّدَمَ تَوْبَةً .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَالَ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ مِنْ ذَنْبِ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ نَادِمٌ عَلٰى مَا أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ ، أَنَّهُ مُحْسِنٌ ، مَأْجُوْرٌ عَلٰى قَوْلِهٖ ذٰلِكَ.

۶۸۲۵: عبدالکریم نے عبداللہ بن مغفل سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں جنہوں نے شرمندگی کو توبہ قرار دیا اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جس شخص نے "اتوب الی اللہ من ذنب کذا" کہ میں فلاں گناہ سے توبہ کرتا ہوں اور اس کو اس گناہ پر شرمندگی بھی ہے تو یہ آدمی نیکی کرنے والا ہے اور اس کو اس قول پر اجر ملے گا۔

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر رونا

خلاصۃ الرام:

اہل میت کا اس پر بلا بین رونا بھی مکروہ ہے اس لئے کہ میت پر رونے سے اس کو عذاب ہوتا ہے۔

فریق ثانی: میت پر رونے میں کچھ حرج نہیں بشرطیکہ زبان سے فحش کلمات جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر مشتمل ہوں اور نوحہ وغیرہ نہ کیا جائے۔

٦٨٢٦ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ أَنَّ عَتِيْكَ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ عَتِيْكٍ ، وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُوْ أُمِّهٖ، أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَتِيْكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُوْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَابِتٍ، فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ ، فَصَاحَ بِهٖ فَلَمْ يُجِبْهُ .فَاسْتَرْجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غُلِبْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا الرَّبِيْعِ فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ ، فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيْكٍ يُسْكِتُهُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ ، فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ .قَالُوْا :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا الْوُجُوْبُ قَالَ إِذَا مَاتَ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَبِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ ، لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

٦٨٢٦: عبداللہ بن عبداللہ نے جابر بن عتیق سے روایت کی وہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ثابت کی تیمارداری کے لئے آئے ان پر بیماری کا غلبہ دیکھا آپ نے ان کو آواز دی مگر انہوں نے جواب نہ دیا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے اناللہ پڑھی اور فرمایا اے ابوالربیع ہم تیرے معاملے میں مغلوب کر دیے گئے عورتوں نے چیخنا اور رونا شروع کر دیا ابن عتیق ان کو خاموش کرنے لگے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو جب واجب ہو جائے تو کوئی رونے والی نہ روئے انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ واجب ہونا کیا ہے فرمایا موت کا آنا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں کہ میت پر رونا مکروہ ہے بعض لوگوں کا یہ خیال ہے اور انہوں نے اسی روایت کو دلیل بنایا اور دوسری وہ روایت کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الجنائز باب ١١' نسائی فی الجنائز باب ١٤۔

۶۸۲۷ : حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ ابْنُ الْوَرْدِ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ :لَمَّا مَاتَتْ أُمُّ أَبَانَ ، بِنْتُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ ، فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، فَبَكَى النِّسَاءُ .فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَلَا تَنْهَىْ هٰؤُلَاءِ عَنِ الْبُكَاءِ ؟ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :قَدْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ ، فَخَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ ، إِذَا رَكْبٌ .فَقَالَ :يَا ابْنَ عَبَّاسٍ ، مَنِ الرَّكْبُ ؟ فَذَهَبْت ، فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ .فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، هٰذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ .فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ ، وَأُصِيْبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، جَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ :وَا حُبَّاهُ، وَا صَاحِبَاهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :لَا تَبْكِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ ، لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔قَالَ :فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ أَمَّ وَاللّٰهِ، مَا تُحَدِّثُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْكَاذِبِيْنَ ، وَلٰكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِءُ ، وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لِمَا يَشْفِيْكُمْ أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَزِيْدَ الْكَافِرَ عَذَابًا ، بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

۶۸۲۷:ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ جب ام ابان بنت عثمان فوت ہوگئیں تو میں بھی لوگوں کے ساتھ جنازے میں گیا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اگلی جانب بیٹھا عورتیں رونے لگیں تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم ان کو رونے سے کیوں نہیں منع کرتے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ میت کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے سے عذاب ملتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہنے لگے یہ بات عمر رضی اللہ عنہ بھی کہا کرتے تھے میں ایک دن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا ہم جب مقام بیدا میں پہنچے تو اچانک ایک قافلہ سامنے آیا آپ نے فرمایا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کن کا قافلہ ہے میں ان کی طرف گیا تو وہ صہیب اور ان کے گھر والے تھے میں واپس لوٹا اور میں نے بتلایا امیر المومنین! یہ صہیب اور ان کے گھر والے ہیں جب ہم مدینہ میں داخل ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو حضرت صہیب ان کے پاس بیٹھ کر رونے لگے اور کہہ رہے تھے اے میرے پیارے اے میرے ساتھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مت رو بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا بے شک میت اس کے بعض گھر والوں کے رونے پر عذاب دی جاتی ہے راوی کہتے ہیں اس بات کا تذکرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم تم اس

روایت کو جھوٹے لوگوں کی طرف سے بیان نہیں کرتے لیکن سننے میں غلطی ہو جاتی ہے بے شک تمہارے لئے قرآن مجید میں ایسی بات ہے جو اس سے شفاء بخشنے والی ہے :الا تزر وازرة وزرا اخری ۔لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب میں اضافہ فرما دیں گے اسکے بعض گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۳۲' مسلم فی الجنائز باب ۲۲' نسائی فی الجنائز باب ۱۵۔

۶۸۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ ، لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ صُهَيْبٍ .قَالُوْا :فَلَمَّا كَانَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، كَانَ بُكَاؤُهُمْ عَلَيْهِ مَكْرُوْهًا لَهُمْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا : لَا بَأْسَ بِالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ اِذَا كَانَ بُكَاءً لَا مَعْصِيَةَ مَعَهُ، مِنْ قَوْلٍ فَاحِشٍ ، وَلَا نِيَاحَةٍ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۲۸: عمرو ابن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اسی طرح روایت ذکر کی البتہ صہیب ؓ کا واقعہ ذکر نہیں کیا اس فریق کا کہنا یہ ہے کہ جب میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے تو ان کا رونا اس پر مکروہ ہے۔کچھ اور لوگوں نے یہ بات کہی کہ میت پر رونے میں کچھ حرج نہیں جبکہ رونے میں کوئی معصیت اور نافرمانی نہ ہو جیسے فحش کلمات اور نوحہ اور انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا۔

۶۸۲۹ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ، فَأَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ، مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ .فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ، وَجَدَهُ فِيْ غَشْيَتِهِ فَقَالَ :قَدْ قَضٰى ، فَقَالُوْا :لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَبَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَكَوْا فَقَالَ :أَلَا تَسْمَعُوْنَ أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ ، وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ اِلٰى لِسَانِهِ أَوْ يُرْحَمُ۔

۶۸۲۹: سعید بن حارث انصاری نے ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ سعد بن عبادہ ؓ بیمار ہو گئے جناب رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے عبدالرحمن بن عوف' سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ساتھ آئے۔جب آپ داخل ہوئے تو ان کو غشی میں پایا۔آپ نے فرمایا۔کیا وہ فوت ہو گئے انہوں نے کہا نہیں۔اللہ کی قسم یارسول اللہ ﷺ آپ کے آنسو بہنے لگے۔جب صحابہ کرام نے آپ کا رونا دیکھا تو وہ بھی رونے لگے اور فرمایا سنو! بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو بہانے سے عذاب نہیں دیتا اور نہ دل کے غم سے۔لیکن اس کے سبب عذاب

دیتے ہیں یارحم فرماتے ہیں اورآپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ٤٤' والتوحید باب ٢٥' مسلم فی الجنائز ١٢' ابو داؤد فی الجنائز باب١٧' ابن ماجه باب ٤٩' مسند احمد ٤٤١/٢۔

۶۸۳۰ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَبْصَرَ امْرَأَةً تَبْكِيْ عَلٰى مَيِّتٍ ، فَنَهَاهَا .فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ، يَا أَبَا حَفْصٍ ، فَإِنَّ النَّفْسَ مُصَابَةٌ وَالْعَيْنَ بَاكِيَةٌ ، وَالْعَهْدَ قَرِيْبٌ۔

۶۸۳۰: وہب بن کیسان سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو میت پر روتے دیکھا تو اس کو منع کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو چھوڑ دو۔اے ابوحفص۔ دل کو دکھ پہنچا ہے اور آنکھ روتی ہے اوروقت قریب ہے۔(صدمہ تازہ ہے)

۶۸۳۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنِسَاءِ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ يَبْكِيْنَ هَلْكَاهُنَّ يَوْمَ أُحُدٍ .فَقَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّ حَمْزَةَ لَا بَوَاكِيَ لَهُ فَجَاءَ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ يَبْكِيْنَ حَمْزَةَ .فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَهُنَّ ، مَا انْقَلَبْنَ بَعْدَ مُرُوْرِهِنَّ ، فَلْيَنْقَلِبْنَ وَلَا يَبْكِيْنَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ۔

۶۸۳۱: نافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بنوعبدالاشہل کی عورتوں کے پاس سے ہوا جو کہ یوم احد میں فوت ہونے والوں پر رورہی تھیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حمزہؓ کوتو کوئی رونے والی نہیں تو انصار کی عورتیں آئیں اور حضرت حمزہؓ پر رونے لگیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پرافسوس ہے یہ جانے کے بعد واپس نہیں لوٹیں اب ان کولوٹ جانا چاہیے اورآج کے بعد کسی مرنے والے پر نہ روئیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الجنائز باب٥٣' نسائی فی الجنائز باب١٦' مسند احمد ٤٠/٦۔

۶۸۳۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ۔فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، إِبَاحَةُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَوْتٰى ، وَذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ غَيْرُ ضَارٍّ لَهُمْ ، وَلَا سَبَبَ لِعَذَابِهِمْ .وَلَوْلَا ذٰلِكَ ، لَمَا

بَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبَاحَ الْبُكَاءَ ، وَلَمَنَعَ مِنْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِنَّ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَّذِيْ ذَكَرْت ، مَا يَدُلُّ عَلٰى نَسْخِ مَا كَانَ أَبَاحَ مِنْ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُهٗ وَلَا يَبْكِيْنَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ۔قِيْلَ لَهٗ :مَا فِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْت ، قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهٗ : وَلَا يَبْكِيْنَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ أَيْ مِنْ هَلْكَاهُنَّ الَّذِيْنَ قَدْ بَكَيْنَ عَلَيْهِمْ مُنْذُ هَلَكُوْا إِلٰى هٰذَا الْوَقْتِ ، لِأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ الْبُكَاءِ مَا قَدْ أَتَيْنَ بِهٖ عَلٰى مَا جَلَا عَنْهُنَّ حُزْنَهُنَّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَفْسِيْرِ الْبُكَاءِ ، الَّذِيْ قَصَدَ إِلَى النَّهْيِ فِيْ نَهْيِهٖ عَنِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَوْتٰى .

۶۸۳۲: قاسم نے عائشہ ؓ سے روایت کی کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ عثمان بن مظعون کو ان کی وفات کے بعد چوم رہے ہیں اس حال میں آپ کے آنسو داڑھی پر بہہ رہے ہیں۔ان مذکورہ آثار میں مرنے والوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ یہ ان کے عذاب کا سبب ہیں اگر یہ نہ ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ نہ روتے اور نہ رونے کو جائز قرار دیتے بلکہ اس سے ضرور روک دیتے۔اعتراض: ابن عمر ؓ کی مذکورہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو مباح تھا وہ منسوخ ہو گیا اور وہ آپ کا یہ ارشاد ہے "ولا یبکین علی حالك بعدالیوم" الحدیث۔آپ نے جو بات کہی اس کا اس میں کچھ بھی تذکرہ نہیں اور ممکن ہے کہ آپ کا یہ ارشاد "ولا یبکین الی آخرہ کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اب تک ہلاک ہو گئے ہیں جن پر تم رو چکی ہو ان بن پر مت رو کیونکہ اس رونے سے ان کا غم دور ہو جاتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے خود مرنے والوں پر رونے کی ممانعت کی وضاحت منقول ہے (جیسا اس روایت میں ہے)

<u>حاصل</u>: ان مذکورہ آثار میں مرنے والوں کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور نہ یہ ان کے عذاب کا سبب ہیں اگر یہ نہ ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ نہ روتے اور نہ رونے کو جائز قرار دیتے بلکہ اس سے ضرور روک دیتے۔

<u>اعتراض</u>: ابن عمر ؓ کی مذکورہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو مباح تھا وہ منسوخ ہو گیا اور وہ آپ کا یہ ارشاد ہے "ولا یبکین علی حالك بعدالیوم" الحدیث۔

<u>الجواب</u>: آپ نے جو بات کہی اس کا اس میں کچھ بھی تذکرہ نہیں اور ممکن ہے کہ آپ کا یہ ارشاد "ولا یبکین الی آخرہ کا مطلب یہ ہو کہ جو لوگ اب تک ہلاک ہو گئے ہیں جن پر تم رو چکی ہو ان بن پر مت رو کیونکہ اس رونے سے ان کا غم دور ہو جاتا ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ سے خود مرنے والوں پر رونے کی ممانعت کی وضاحت منقول ہے (جیسا اس روایت میں ہے)

۶۸۳۳ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

قَالَ :أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ اِلٰى ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ. فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهٖ ، حَتّٰى خَرَجَتْ نَفْسُهٗ، فَوَضَعَهٗ ، ثُمَّ بَكٰى .فَقُلْتُ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَبْكِيْ وَأَنْتَ تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ ؟ .فَقَالَ :اِنِّيْ لَمْ اَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ ، وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ ، صَوْتٍ عِنْدَ نَغْمَةِ لَهْوٍ وَلَعِبٍ وَمَزَامِيْرِ شَيْطَانٍ ، وَصَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ ، لَطْمِ وُجُوْهٍ ، وَشَقِّ جُيُوْبٍ ، وَهٰذَا رَحْمَةٌ ، مَنْ لَا يَرْحَمُ ، لَا يُرْحَمُ ، يَا اِبْرَاهِيْمُ ، وَلَوْلَا اِنَّهٗ وَعْدٌ صَادِقٌ ، وَقَوْلٌ حَقٌّ وَاِنَّ آخِرَنَا سَيَلْحَقُ أَوَّلَنَا ، لَحَزِنَّا عَلَيْكَ حُزْنًا هُوَ أَشَدُّ مِنْ هٰذَا ، وَاِنَّا بِكَ لَمَحْزُوْنُوْنَ ، تَبْكِي الْعَيْنُ ، وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ ، وَلَا نَقُوْلُ مَا يُسْخِطُ الرَّبَّ۔فَأَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، بِالْبُكَاءِ الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ فِي الْاَحَادِيْثِ الْاُوَلِ ، وَأَنَّهُ الْبُكَاءُ الَّذِيْ مَعَهُ الصَّوْتُ الشَّدِيْدُ ، وَلَطْمُ الْوُجُوْهِ، وَشَقُّ الْجُيُوْبِ .وَبَيَّنَ أَنَّ مَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْبُكَاءِ ، فَمَا فُعِلَ مِنْ جِهَةِ الرَّحْمَةِ ، أَنَّهٗ بِخِلَافِ ذٰلِكَ الْبُكَاءِ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْهُ .وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ عَنْ عَمْرٍو ، ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اِنْكَارَ ذٰلِكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا فِيْ قَبْرِهٖ ، بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْبُكَاءُ الَّذِيْ يُعَذَّبُ بِهِ الْكَافِرُ فِيْ قَبْرِهٖ، يَزْدَادُ بِهٖ عَذَابًا عَلٰى عَذَابِهٖ ، بُكَاءً قَدْ كَانَ أَوْصٰى لَهٗ فِيْ حَيَاتِهٖ. فَاِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ ، قَدْ كَانُوْا يُوْصُوْنَ بِذٰلِكَ ، أَهْلِيْهِمْ أَنْ يَفْعَلُوْهُ بَعْدَ وَفَاتِهِمْ .فَيَكُوْنُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يُعَذِّبُهٗ فِيْ قَبْرِهٖ بِسَبَبٍ ، قَدْ كَانَ سَبَبُهٗ فِيْ حَيَاتِهٖ ، فُعِلَ بَعْدَ مَوْتِهٖ.وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ.

۶۸۳۳: عطاء نے جابرؓ سے اورانہوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے روایت کی کہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے ابراہیم کی طرف گیا وہ جانکنی کے عالم میں تھا چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اسے اپنی گود میں لٹالیا۔ یہاں تک کہ اس کی روح پرواز کرگئی پھر اس کو رکھ دیا اور رونے لگے میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ روتے ہیں حالانکہ آپ تو رونے سے منع فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں نے رونے سے منع نہیں کیا لیکن میں نے فاجرین کی دو احمق آوازوں سے منع کیا ہے ایک خوشی کے وقت لہو ولعب کے گانے اور شیطانی باجوں کی آواز اور مصیبت کے وقت کی آواز جس میں چہروں پر تھپڑ مارے جائیں اور گریبان کو پھاڑا جائے۔ باقی یہ تو رحمت کے آنسو ہیں جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا اے ابراہیم اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور اس

کا قول برحق ہے اور ہمارا پچھلا عنقریب پہلے سے جا ملے گا تو ہم ضرور تم پر اس سے بھی زیادہ غم کرتے اور بے شک تمہاری وجہ سے ہم غمگین ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل غمزدہ ہے اور ہم وہ بات نہیں کہتے جس سے ہمارا رب ناراض ہو۔ اس روایت میں اس رونے کی وضاحت کر دی جس کو پہلی روایات میں ممنوع قرار دیا گیا اس سے مراد ایسا رونا ہے جس کے ساتھ چیخ و پکار چہروں کا پیٹنا اور گریبان کا پھاڑنا ہو اور یہ بھی وضاحت کر دی کہ اس کے علاوہ رونا رحمت ہے۔ یہ ممنوعہ رونے سے مختلف ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایات کہ "ان المیت یعذب ببکاء اهله علیه" ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا انکار نقل کر دیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قبر میں کافر کی سزا میں اضافہ فرماتے ہیں جبکہ اس کے گھر والے اس پر روتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس نے وہ رونا مراد ہو جس کی وہ اپنی زندگی میں وصیت کرتا تھا کہ اس کی موت کے بعد رویا جائے۔ زمانہ جاہلیت میں نوحہ و بین کی وصیت کر جاتے کہ وہ ان کی موت کے بعد اس طرح روئیں۔ پس اللہ تعالیٰ اس رونے کے سبب سے اس کافر کو قبر میں بھی عذاب دیتا ہے کیونکہ وہ زندگی میں اس کا سبب بنا اور اس کی موت کے بعد کیا گیا یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان الفاظ کے علاوہ دیگر الفاظ سے بھی مروی ہے۔ (ملاحظہ ہو)

تخریج : ترمذی فی الجنائز باب ۲۵۔

۶۸۳۴ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ : إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ۔ وَاللّٰهِ مَا ذَاكَ إِلَّا إِيهَامًا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ : وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى۔ وَمَا ذَاكَ إِلَّا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى قَبْرِ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ تَبْكُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ يَقُوْلُ : بِعَمَلِهِ۔ فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا أَخْبَرَ أَنَّ ذٰلِكَ الْكَافِرَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِعَمَلِهِ ، وَأَهْلُهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ، وَقَدْ مَنَعَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، أَنْ تَزِرَ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ مَيِّتًا لَا يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِبُكَاءِ حَيٍّ لَمْ يَأْمُرْ بِهِ فِيْ حَيَاتِهِ، وَمَاتَ ، لِحَدِيْثِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ الْبُكَاءُ الْمَكْرُوْهُ مَا هُوَ ، وَأَنَّهُ هُوَ الَّذِيْ مَعَهُ اللَّطْمُ وَالشَّقُّ .فَقَدْ ثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا إِبَاحَةُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ ، إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ سَبَبٌ مَكْرُوْهٌ ، مِنْ شَقِّ ثَوْبٍ ، وَلَطْمِ وَجْهٍ ، وَنِيَاحَةٍ ، وَمَا أَشْبَهَ ذٰلِكَ .

۶۸۳۴: عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سے بیان کیا کہ وہ فرماتی تھیں اللہ

تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن بن عمر رضی اللہ عنہ کو معاف کرتے کہ وہ کہتے تھے کہ میت کو زندہ لوگوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے اللہ کی قسم! یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہوا اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔''ولا تزر وازرۃ وزر اخری'' (فاطر ۱۸) کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور اس کا واقعہ یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک یہودی کی قبر کے پاس سے ہوا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے لوگو!) تم رو رہے ہو اور اس کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔فرمایا۔اس کے عمل کے باعث۔اس روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلا دیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کافر کو تو اس کے عمل کی وجہ سے قبر میں عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر نالہ وشیون میں مصروف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس بات کو غلط قرار دیا کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ زندوں کے رونے سے قبر میں اس میت کو عذاب نہیں ہوتا جس نے اپنے اوپر زندگی میں رونے کا حکم نہ دیا ہو۔جیسا کہ جابر بن عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت میں ہے۔ مکروہ رونا وہ ہے جس میں منہ پر تھپڑ مارنا اور گریبان کا پھاڑنا پایا جائے اور ہم نے جو کچھ ذکر کیا اس سے میت پر رونے کا جواز ثابت ہوا بشرطیکہ اس کے ساتھ کوئی مکروہ سبب نہ ہو مثلاً کپڑے پھاڑنا' چہرے پر تھپڑ مارنا' نوحہ کرنا اور جو اس کے مشابہہ ہوں۔

۶۸۳۵ : وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنْ أَبِي اِسْحَاقَ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ :دَخَلَ عَلَيَّ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ ، وَعَلٰى أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ ، وَثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ وَعِنْدَهُمْ جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ .فَقُلْت: أَتَفْعَلُوْنَ هٰذَا ، وَأَنْتُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالُوْا :إِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ ، وَإِلَّا فَامْضِ ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ ، وَفِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ۔فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهٖ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ.

۶۸۳۵: عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری ؓ ثابت بن قیس کے ہاں داخل ہوا اس وقت ان کے پاس لونڈیاں تھیں جو گیت واشعار گا رہی تھیں میں نے کہا تم اصحاب محمد ﷺ ہو کر یہ کرتے ہو۔انہوں نے کہا۔اگر تو نے سننا ہے تو سنو ورنہ اپنا راستہ لو۔جناب رسول اللہ ﷺ نے شادی کے موقعہ پر اتنے لہو کی اجازت دی ہے اور اسی طرح میت پر رونے کی اجازت دی ہے۔جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے نوحہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔(جیسا کہ یہ روایت ہے)

۶۸۳۶ : وَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ ، أَبُو الْهُذَيْلِ الطَّائِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ :نِيْحَ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ ، فَخَطَبَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ

فَقَالَ :مَا بَالُ النِّيَاحَةِ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ؟ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى أَحَدٍ ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ يُنَحْ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ، أَوْ لِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ۔قِيْلَ لَهٗ :هٰذَا، عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ۔ عَلَى النِّيَاحَةِ الَّتِيْ كَانُوْا يُوْصُوْنَ بِهَا أَهْلِيْهِمْ ، فَتَكُوْنُ مَفْعُوْلَةً بَعْدَهُمْ بِوَصِيَّتِهِمْ بِهَا فِيْ حَيَاتِهِمْ ، فَيُعَذَّبُوْنَ عَلٰى ذٰلِكَ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۶۸۳۶:علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ قرظہ بن کعب پر نوحہ کیا گیا۔تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے خطبہ دیا اور فرمایا۔اس امت میں نوحہ کا کیا جواز ہے؟ بے شک میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔مجھ پر جھوٹ بولنا وہ تمہارے ایک دوسرے پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں۔جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ آگ بنا لے۔اور جس پر نوحہ کیا جائے تو اس کو نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوگا یا فرمایا اس وجہ سے عذاب ہوگا کہ اس پر نوحہ کیا گیا ہے۔ہمارے ہاں اس کی تاویل یہ ہے کہ اس سے وہ نوحہ مراد ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں وصیت کی جاتی تھی اور وہ نوحہ زندگی میں مرنے والے کے حکم کی وجہ سے ان کی وصیت کے مطابق کیا جاتا تھا۔پس اس وجہ سے ان کو عذاب دیا جاتا تھا۔واللہ اعلم۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب ۳۴' مسلم فی الجنائز ۲۸' ترمذی فی الجنائز باب۲۳' مسند احمد ۶۱/۲' ۲۵۲/۴۔

بَابُ رِوَايَةِ الشِّعْرِ، هَلْ هِيَ مَكْرُوْهَةٌ أَمْ لَا ؟

شعر نقل کرنا مکروہ ہے یا نہیں

خلاصۃ الزام:

ⓘ: اشعار کو پڑھنا اور نقل کرنا بعض علماء نے مکروہ قرار دیا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: یہ ہے جس شعر میں فحش گفتگو نہ ہو اس کا نقل کرنا درست ہے اس میں حرج نہیں۔

۶۸۳۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَا :ثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهٗ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔

۶۸۳۷: عمرو بن حریث کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ اگر کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۹۲' مسلم فی الشعر ۸/۷' ابو داؤد فی الادب باب۸۷' ترمذی فی الادب باب ۷۱' ابن ماجه فی الادب باب۴۲' دارمی فی الاستیذان باب۶۹' مسند احمد ۱۷۵/۱' ۲' ۳۹/۹۶' ۳' ۴۱/۸۔

۶۸۳۸ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الصَّائِغُ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يُرِيَهٗ، خَيْرٌ لَهٗ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔

۶۸۳۸: محمد بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہوا ور وہ اس کے پھیپھڑے میں پڑ جائے تو یہ شعروں کے ساتھ اس کے بھرنے سے بہتر ہے۔

۶۸۳۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۸۳۹: عبدالصمد بن عبدالوارث نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۸۴۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ. غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ

حَتّٰی یُرِیَهُ۔

۶۸۴۰: ابوعامر نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔البتہ "حتی یریه" کے لفظ نہیں کہے۔

۶۸۴۱ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ ، قَالَ :سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ.

۶۸۴۱: سالم بن عبداللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے سنا۔

۶۸۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْجَعْدِ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِیّ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۸۴۲: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۸۴۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ. ، وَزَادَ حَتّٰی يُرِيَهُ۔

۶۸۴۳: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اور "حتی یریه" کا اضافہ کیا ہے۔

۶۸۴۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِیْ حَبِيْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِيَاسَةَ ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ، مِنْ عَانَتِهٖ اِلٰی لَهَاتِهٖ قَيْحًا ، يَتَمَخَّضُ مِثْلَ السِّقَاءِ ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔

۶۸۴۴: یزید بن ابی حبیب نے حضرت عبدالرحمن بن شیاسہ سے اور انہوں نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اگر کسی کا پیٹ پیپ سے پیڑو سے حلق تک بھرا ہوا اور مشک کی طرح اچھلے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرا ہو۔

۶۸۴۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِیْ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ

أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَكَرِهَ قَوْمٌ رِوَايَةَ الشِّعْرِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِرِوَايَةِ الشِّعْرِ ، الَّذِيْ لَا قَذَعَ فِيْهِ .وَقَالُوْا :هٰذَا الَّذِيْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا هُوَ عَلَى خَاص مِنَ الشِّعْرِ .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۴۵:ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا پیٹ اگر پیپ سے بھرا ہو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرا ہو۔امام طحاویؒ کہتے ہیں:شعروں کونقل کرنا بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا اور انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا۔فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ شعر نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں جس میں فحش گفتگو نہ ہو۔فریق اوّل کا کہنا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں وہ خاص قسم کے اشعار ہیں جو فحش گوئی وغیرہ پر مشتمل ہوں۔جیسا ان روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

۶۸۴۶:مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ قَالَ ، قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَفِظَ أَوَّلَ الْحَدِيْثِ، وَلَمْ يَحْفَظْ آخِرَهُ، إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ كَانُوْا يَهْجُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا ، مِنْ مُهَاجَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۶۸۴۶:ابوصالح کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "لان یمتلی جوف احدکم" الحدیث۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحمت فرمائے انہوں نے حدیث کا ابتدائی حصہ محفوظ کیا اور پچھلا حصہ یاد نہ کیا۔مشرکین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: "لان یمتلی جوف احد کم......" کہ اگر کسی کا پیٹ پیپ سے بھرا ہو تو وہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرا ہو۔یعنی وہ شعر جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو پر مشتمل ہوں۔

۶۸۴۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْبَغْدَادِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُبَيْدٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ ، يُحَدِّثُ عَنِ الشَّرْقِيِّ بْنِ الْقُطَامِيِّ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا يَعْنِيْ مِنَ الشِّعْرِ الَّذِيْ هُجِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا :وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِبَاحَةِ الشِّعْرِ ، آثَارٌ.

۶۸۴۷: شعبہ کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کا سینہ پیپ سے بھرا ہو تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ان اشعار سے پر ہو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو پر مشتمل ہوں۔

جوازِ شعر سے متعلق روایات:

۶۸۴۸ : فَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ الْحِزَامِيِّ ، قَالَ :ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ، رَاٰى نِسَاءً يَلْطِمْنَ وُجُوْهَ الْخَيْلِ بِالْخُمُرِ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ، كَيْفَ قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ ؟ فَأَنْشَدَ أَبُوْبَكْرٍ .

عَدِمْتُ بُنَيَّتِيْ اِنْ لَمْ تَرَوْهَا تُثِيْرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَى

كَدَاءَ يُنَازِعْنَ الْأَعِنَّةَ مُسْرَجَاتٍ يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ

هٰكَذَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ ، وَأَهْلُ الْعِلْمِ بِالْعَرَبِيَّةِ يَرَوْنَ الْبَيْتَ الْأَوَّلَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ. تُثِيْرُ النَّقْعَ مَوْعِدُهَا كَدَاءَ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَافِيَةُ هٰذَا الْبَيْتِ ، مَعَ قَافِيَةِ الْبَيْتِ الَّذِيْ بَعْدَهُ. قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلُوْهَا ، مِنْ حَيْثُ قَالَ۔

۶۸۴۸: معن بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ مجھے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نافع سے اور انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو عورتوں کو دیکھا کہ وہ گھوڑوں کے چہروں کو اپنے دوپٹے سے صاف کر رہی تھیں۔ آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا اور فرمایا اے ابوبکرؓ! حسان بن ثابت نے کیا کہا ہے جناب حضرت ابوبکرؓ نے یہ اشعار پڑھے۔ میں اپنے کو گم کر دوں اگر تم گھوڑوں کو مقام کداء میں میرے کندھوں کے اوپر غبار اڑاتے نہ دیکھو۔ وہ اس حال میں مقابلہ کرتے ہیں کہ ان کو لگام ڈالی گئیں ہیں اور ان پر زین کسے گئے ہیں اور عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کے چہروں (کے غبار) کو صاف کر رہی ہیں۔ ہمیں احمد بن داؤد نے اسی طرح بیان کیا عربی کا علم رکھنے والے پہلے شعر کو اور انداز سے پڑھتے ہیں۔ "ستثیر النقع موعدھا کداء" وہ گھوڑے گرد و غبار اڑاتے ہیں جن کا مقام کداء ہے۔ اس طرح سے مصرعہ کا قافیہ دوسرے شعر کے قافیہ کے مطابق ہو جاتا ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان گھوڑوں کو وہیں سے داخل کرو جہاں سے حسان نے کہا ہے۔

۶۸۴۹ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً .

۶۸۴۹: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک بعض شعر حکمت والے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الادب باب ۹۰' ابو داؤد فی الادب باب۸۷' ترمذی فی الادب باب۶۹' ابن ماجه فی الادب باب ۴۱' دارمی فی الاستیذان باب۶۸' مسند احمد ۴۵۶/۳' ۱۲۵/۵۔

۶۸۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ ، عَنْ أَبِيْهَا.قَالَ :قُلْت لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَیْءٍ مِنَ الشِّعْرِ ؟ فَقَالَتْ :نَعَمْ ، مِنْ شِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ ، وَرُبَّمَا قَالَ هٰذَا الْبَيْتَ .وَيَأْتِيْكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزَوَّدْ .

۶۸۵۰: مقدام بن شریح نے اپنے والد سے نقل کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی شعر کو تمثیل کے لئے پڑھتے تھے۔تو انہوں نے کہا ہاں۔ابن رواحہؓ کے اشعار اور بعض اوقات یہ بھی بطور تمثیل کہا۔

"ویاتیك بالاخبار من لم تزود" تیرے پاس وہ لوگ خبریں لائیں گے جن کو تو نے زادراہ بھی نہیں دیا۔

تخریج : ترمذی فی الادب باب ۷۰' مسند احمد ۲۲۲/۶۔

۶۸۵۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : اسْتَأْذَنَ حَسَّانٌ ، النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ .قَالَ فَكَيْفَ بِنَسَبِیْ فِيْهِمْ قَالَ :أَسُلُّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔

۶۸۵۱:عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ حسانؓ نے مشرکین کی ہجو کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔تم کیسے کرو گے جبکہ میرا نسب بھی ان میں ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کرلوں گا جس طرح بال آٹے سے الگ کرلیا جاتا ہے۔(یعنی میری ہجو کا اثر آپ تک ذرہ بھر نہ پہنچے گا اور وہ اس کی لپیٹ سے نہ بچ سکیں گے)

۶۸۵۲ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ :ثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ، أَحْسَبُهُ قَالَ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوْا يَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ .فَوَقَفَ بِنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ :فِیْ حَرَمٍ ، وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ، يَتَنَاشَدُوْنَ الْأَشْعَارَ ؟ .فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ :يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ

، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا نَهٰى عَنِ الشِّعْرِ ، الَّذِىْ إِذَا أُتِيَتْ فِيْهِ النِّسَاءُ ، وَتُزْدَرٰى فِيْهِ الْأَمْوَاتُ۔فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الشِّعْرُ الَّذِىْ قَالَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا ذَكَرْنَا فِىْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنَ الشِّعْرِ الَّذِىْ نَهٰى عَنْهُ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .

۶۸۵۲: شعبی کہتے ہیں کہ ہم صحن کعبہ میں بیٹھے تھے میرا خیال یہ ہے کہ انہوں نے یہ بھی کہا اصحاب رسول اللہ ﷺ کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے تھے وہ ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے تھے۔تو ہمارے پاس عبداللہ بن زبیرؓ آ کر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے حرم میں اور کعبہ کے پاس تم ایک دوسرے کو شعر پڑھ کر سنا رہے ہو؟ تو ان میں سے ایک آدمی نے کہا اے ابن زبیرؓ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان اشعار سے منع فرمایا جن میں عورتوں کا تذکرہ ہو اور اس سے مردوں پر عیب لگایا جائے۔یہ کہنا بھی درست ہے کہ شروع باب میں جن اشعار کی ممانعت کی گئی اس سے مراد وہی ہوں جن کی ممانعت اس روایت میں ہے۔

۶۸۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا.

۶۸۵۳: عبدالرحمٰن بن یزید نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک بعض شعر حکمت والے ہیں۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۸۷' ترمذی فی الادب باب۶۹' مسند احمد ۱' ۳۲۷/۲۶۹' ۳۳۲۔

۶۸۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِىْ دَاوُدَ وَفَهْدٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً۔

۶۸۵۴: زر نے عبداللہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ بے شک بعض شعر حکمت والے ہیں۔

تخریج : ترمذی فی الادب باب۶۹' مسنداحمد ۴۵۶/۳' ۱۲۵/۵۔

۶۸۵۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا۔

۶۸۵۵: عبدالرحمٰن بن اسود نے حضرت ابی بن کعبؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ

بے شک بعض شعر حکمت والے ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۷۳/۱ ۳۰۳ ۳۰۹۔

۶۸۵۶ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ۔

۶۸۵۶: ابراہیم بن سعد نے زہری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ عبداللہ بن اسود بن عبد یغوث سے ذکر کی ہے۔

۶۸۵۷ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوْثَ۔

۶۸۵۷: یزید بن ہارون نے ابراہیم بن سعد سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے عبداللہ بن اسود بن عبد یغوث کہا ہے۔

۶۸۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ مُجَالِدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَحْمِيْ أَعْرَاضَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟۔قَالَ كَعْبٌ :أَنَا .قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ :أَنَا ، قَالَ اِنَّكَ لَتُحْسِنُ الشِّعْرَ۔قَالَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ :أَنَا اِذًا ، قَالَ اهْجُهُمْ ، فَاِنَّهٗ سَيُعِيْنُكَ عَلَيْهِمْ رُوْحُ الْقُدُسِ۔

۶۸۵۸: شعبی نے حضرت جابرؓ سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان والوں کی عزتوں سے کون دفاع کرے گا۔تو کعب کہنے لگے لو میں دفاع کروں گا۔ابن رواحہ بولے میں دفاع کروں گا آپ نے فرمایا تم خوب اشعار کہتے ہو۔حسان کہتے ہیں پھر میں کروں گا آپ نے فرمایا۔ان کی ہجو کرو۔بے شک جبرائیل امین بھی اس میں تمہاری معاونت کریں گے۔

۶۸۵۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عِمْرَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُو اِبْرَاهِيْمَ التَّرْجُمَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا ، فِي الْمَسْجِدِ ، يَنْشُدُ عَلَيْهِ الشِّعْرَ۔

۶۸۵۹: عروہ نے حضرت عائشہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ حسان کے لئے مسجد میں منبر رکھواتے اور وہ اس پر بیٹھ کر شعر کہتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۸۷ ترمذی فی الادب باب ۷۰ مسند احمد ۷۲/۶۔

۶۸۶۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ

ابْنِ أَبِیْ دَاوُدَ ، الَّذِیْ قَبْلَ هٰذَا الْحَدِیْثِ ، عَنِ ابْنِ نُمَیْرٍ ، عَنِ ابْنِ فُضَیْلٍ .

۶۸۶۰: محمد بن فضیل نے ابن ابی داؤد جیسی حدیث ذکر کی جو اس روایت سے پہلے ہے وہ ابن نمیر عن ابن فضیل ہے۔

۶۸۶۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ ، ح .

۶۸۶۱: ابن مرزوق نے عفان سے روایت کی ہے۔

۶۸۶۲ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَیْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالُوْا :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ :سَمِعْتُ الْبَرَاءَ یَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِحَسَّانِ اُهْجُهُمْ ، أَوْ هَاجِهِمْ ، وَجِبْرِیْلُ مَعَكَ ـ

۶۸۶۲. عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے براء کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو میں نے حسان کو یہ فرماتے سنا تم ان کی ہجو کرو۔ یا ہاجہم کا لفظ فرمایا۔ جبرائیل کی معاونت تمہارے ساتھ ہے۔

تخریج : بخاری فی بدء الخلق باب۷، والمغازی باب ۳۰، والادب باب۹۱، مسلم فی فضائل الصحابه ۱۵۳، مسند احمد ٤، ۲۹۸/۲۸٦، ۳۰۲/۳۰۱ـ

۶۸۶۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِیَةَ ، عَنْ أَبِیْ اِسْحَاقَ الشَّیْبَانِیِّ ، عَنْ عَدِیٍّ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۸۶۳: ابواسحاق شیبانی نے عدی سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۶۸۶۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، قَالَ :ثَنَا عِیْسَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ ، یَعْنِیْ :قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، یَقُوْلُ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ لَا یَزَالُ مَعَكَ رُوْحُ الْقُدُسِ ، مَا هَجَوْتُ الْمُشْرِكِیْنَ۔

۶۸۶۴: عدی بن ثابت کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو حسان بن ثابت سے یہ کہتے سنا جب تک تم مشرکین کی ہجو کرو گے تو جبرائیل تمہارے ساتھ رہیں گے (القائے خیر کے لئے)

۶۸۶۵ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَرَّ عَلٰی حَسَّانٍ وَهُوَ یَنْشُدُ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَانْتَهَرَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَأَقْبَلَ عَلَیْهِ حَسَّانٌ ، فَقَالَ :قَدْ كُنْتُ أَنْشُدُ فِیْهِ، وَفِیْهِ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْكَ فَانْطَلَقَ عَنْهُ عُمَرُ .فَقَالَ حَسَّانٌ لِأَبِیْ هُرَیْرَةَ :یَا أَبَا هُرَیْرَةَ ، أَمَّا

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؟ قَالَ :اَللّٰهُمَّ ، نَعَمْ۔

۶۸۶۵:سعید بن میسب نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت حسانؓ کے پاس سے ہوا وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شعر پڑھ رہے تھے آپ نے ان کو ڈانٹا۔تو حسانؓ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں اس میں شعر پڑھا کرتا تھا اور اس مجلس میں وہ ہستی ہوتی جو تم سے بہتر تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) آگے چل دیئے۔تو حسانؓ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو کہا کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا اے حسان! تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جواب دو۔اے اللہ تو روح القدس سے اس کی مدد فرما۔تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم یہ اسی طرح ہے۔

تخریج : مسلم فی فضائل الصحابه ۱۵۱/۱۵۲' نسائی فی المساجد باب ۲٤' مسند احمد ۲٦۹/۲۔

۶۸۶۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ حَسَّانَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ قَوْلِهٖ قَدْ كُنْتُ أَنْشُدُ فِيْهِ، وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَإِنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْهُ .

۶۸۶۶:زہری نے عروہ سے روایت کی کہ حسانؓ نے پھر اسی طرح روایت بیان کی سوائے اس جملے کے "کنت انشر فيه و فيه من هو خير منك" اس کو ذکر نہیں کیا۔

۶۸۶۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهٗ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۸۶۷:ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سنا کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو قسم دے رہے ہیں پھر اسی طرح روایت بیان کی۔

۶۸۶۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَنْبَسَةَ الْقُرَشِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَنْبَسَةُ ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ ، وَكَانَ شَاعِرًا أَنَّهٗ قَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَلَا أُنْشِدُكَ مَحَامِدَ حَمِدْتُ بِهَا رَبِّيْ؟ .قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّ رَبَّكَ يُحِبُّ الْحَمْدَ وَمَا اسْتَزَادَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا .

۶۸۶۸:حسن نے اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت کی یہ شاعر تھے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی تعریفات کے وہ اشعار نہ سناؤں جن میں میں نے اپنے رب کی حمد کی ہے۔جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔سنو! بے شک تمہارا رب حمد کو پسند کرتا ہے اس سے زائد آپ نے اور کچھ نہیں فرمایا۔

۶۸۶۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيْعٍ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْشُدُهُ.

۶۸۶۹: عبدالرحمن بن ابی بکر نے اسود بن سریع سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں: ”فجعلت انشده“ میں پڑھنے لگا۔

۶۸۷۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : -قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَحْسَنَ ، ثُمَّ قَالَ كَعْبٌ ، فَأَحْسَنَ ، ثُمَّ قَالَ حَسَّانٌ فَأَشْفٰى فَاسْتَشْفٰى .

۶۸۷۰: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے عبداللہ بن رواحہ نے شعر کہے تو بہت خوب اشعار کہے پھر کعب نے اشعار کہے تو انہوں نے بھی خوب کہے پھر حسان رضی اللہ عنہ نے کہے تو انہوں نے شفایاب کر دیا۔

تخریج : مسلم فی فضائل الصحابه ۱۵۷۔

۶۸۷۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَبْدَةَ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَعْقُوْبَ عَنْ عُتْبَةَ عَنْ عِكْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : صَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيَّةَ بْنَ أَبِي الصَّلْتِ فِي شِعْرِهٖ، وَقَالَ :رَجُلٌ وَثَوْرٌ تَحْتَ رِجْلِ يَمِيْنِهٖ وَالْيُسْرٰى لِلْأُخْرٰى وَلَيْثٌ مُرْصَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ وَقَالَ :وَالشَّمْسُ تَطْلُعُ كُلَّ آخِرِ لَيْلَةٍ حَتّٰى الصَّبَاحِ وَلَوْنُهَا يَتَوَرَّدُ يَأْبٰى فَمَا تَطْلُعُ لَنَا فِيْ رُسْلِهَا إِلَّا مُعَذَّبَةً وَإِلَّا تُجْلَدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ۔

۶۸۷۱: عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیہ بن صلت کے اس شعر کی تصدیق فرمائی۔ رجل ونور تحت رجل یمینه۔ والیسرٰی للاخری ولیث مرصد اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔ اس نے کہا۔ والشمس تطلع کل آخر لیلة۔ حتی الصباح ولونها تیورد اور سورج ہر رات کے آخر میں طلوع ہونے تک اس کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے۔ ویابی فما تطلع لنا فی رسلها۔ الا معذبة وان لا یخلد۔ وہ انکار کر دے گا اور رکاوٹ کے دور میں وہ طلوع نہ ہوگا مگر باعث عذاب وفنا ہونے والا بن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے سچ کہا۔

تخریج : دارمی فی الاستیذان باب ۶۷۔

۶۸۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ

طَيْسَلَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي مَعْنُ بْنُ ثَعْلَبَةَ وَالْحَرُّ بَعْدَهُ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَعْشَى الْمَازِنِيُّ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَنْشَدْتُهُ :يَا مَالِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبْ إِنِّي لَقِيتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبْ خَرَجْتُ أَبْغِيهَا الطَّعَامَ فِي رَجَبْ أَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبْ وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبْ قَالَ : فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :وَهُنَّ شَرُّ غَالِبٍ لِمَنْ غَلَبْ۔

۶۸۷۲:معن بن ثعلبہ نے نقل کیا ہے کہ اعشیٰ مازنی کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور یہ شعر پڑھ کرسنائے۔اے لوگوں کے مالک اور عرب کے حکمران۔ میں نے زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت کو پایا۔ اس کو رزق کی تلاش نے تھکا دیا اس نے وعدہ کی خلاف ورزی کی اور ذلیل لوگوں کے ہاں پناہ لے لی۔ وہ عورتیں ایک ایسا شر ہیں جو دوسروں پر غالب آ جاتی ہیں جناب رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے یہ غالب ہونے والا شر ہے جو غالب آتی ہیں جس پر غالب آتی ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۰۲/۲۔

۶۸۷۳ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ قَالَ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكَمًا.

۶۸۷۳:عکرمہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک شعر میں حکمت ہے۔

۶۸۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، ح .

۶۸۷۴:ابراہیم بن عبیدہ نے عبداللہ سے روایت کی۔

۶۸۷۵ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۸۷۵:عبدالرحمٰن بن یزید نے عبداللہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس طرح کی روایت کی ہے۔

۶۸۷۶ : حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ :اسْتَنْشَدَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعْرَ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ ، فَأَنْشَدْتُهُ ، فَكُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا ، قَالَ : هِيهِ حَتّٰى أَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ قَالَ حَتّٰى كَادَ ابْنُ أَبِي الصَّلْتِ يُسْلِمُ۔

۶۸۷۶: عمرو بن شرید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے امیہ بن صلت کے اشعار پڑھنے کے لئے کہا تو میں نے آپ کو پڑھ کر سنائے جب بھی میں ایک شعر پڑھتا۔ آپ فرماتے اور پڑھو! یہاں تک کہ میں نے ایک سو شعر سنائے اور فرمایا قریب تھا کہ ابن ابی صلت اسلام لے آتا۔

تخریج: مسلم فی الشعر ۱' ابن ماجه فی الادب باب ۴۱' مسند احمد ۳۸۸/۴۔

۶۸۷۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيّ بْنِ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ ، لِشَاب مِنْ شُبَّانِهِمْ قُمْ ، فَاذْكُرْ فَضْلَكَ وَفَضْلَ قَوْمِكَ فَقَامَ فَقَالَ :نَحْنُ الْكِرَامُ فَلَا حَيٌّ يُعَادِلُنَا نَحْنُ الْكِرَامُ وَفِيْنَا يُقْسَمُ الرُّبُعُ وَنُطْعِمُ النَّاسَ عِنْدَ الْقَحْطِ كُلَّهُمْ مِنَ الشَّرِيفِ إِذَا لَمْ يُونَس الْقَرَعُ إِذَا أَبَيْنَا فَلَا يُعْدَلُ بِنَا أَحَدٌ إِنَّا كِرَامٌ وَعِنْدَ الْفَخْرِ نَرْتَفِعُ قَالَ :فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَسَّانُ أَجِبْهُ فَقَالَ :نَصَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالدِّيْنَ عَنْوَةً عَلٰى رَغْمِ عَاتٍ مِنْ بَعِيْدٍ وَحَاضِرٍ بِضَرْبٍ كَإِنْزَاعِ الْمَخَاضِ مُشَاشَةً وَطَعْنٍ كَأَفْوَاهِ اللِّقَاحِ الصَّوَادِرِ أَلَسْنَا نَخُوضُ الْمَوْتَ فِيْ حَوْمَةِ الْوَغٰى إِذَا صَارَ بَرْدُ الْمَوْتِ بَيْنَ الْعَسَاكِرِ وَنَضْرِبُ هَامَ الدَّارِعِيْنَ وَنَنْتَمِيْ إِلٰى حَسَبٍ مِنْ حَرَمِ غَسَّانَ بَاهِرٍ وَلَوْلَا حَبِيْبُ اللّٰهِ قُلْنَا تَكَرُّمًا عَلَى النَّاسِ بِالْحَنِيْنِ هَلْ مِنْ مَفَاخِرِ فَأَحْيَاؤُنَا مِنْ خَيْرِ مَنْ وَطِئَ الْحَصٰى وَأَمْوَاتُنَا مِنْ خَيْرِ أَهْلِ الْمَقَابِرِ فَلَمَّا جَاءَ تْ هٰذِهِ الْآثَارُ مُتَوَاتِرَةً بِإِبَاحَةِ قَوْلِ الشِّعْرِ ، ثَبَتَ أَنَّ مَا نُهِيَ عَنْهُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، لَيْسَ لِأَنَّ الشِّعْرَ مَكْرُوْهٌ ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى كَانَ فِيْ خَاص مِنَ الشِّعْرِ ، قَصَدَ بِذٰلِكَ النَّهْيَ إِلَيْهِ .وَقَدْ ذَهَبَ قَوْمٌ فِيْ تَأْوِيْلِ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ إِلَى خِلَافِ التَّأْوِيْلِ الَّذِيْ وَصَفْنَا .فَقَالُوْا :لَوْ كَانَ أُرِيْدَ بِذٰلِكَ مَا هُجِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشِّعْرِ ، لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِ الْإِمْتِلَاءِ مَعْنًى ، لِأَنَّ قَلِيْلَ ذٰلِكَ وَكَثِيْرَهُ كُفْرٌ وَلٰكِنْ ذِكْرُ الْإِمْتِلَاءِ ، يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِي الْإِمْتِلَاءِ ، لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَهُ. قَالَ :فَهُوَ عِنْدَنَا ، عَلَى الشِّعْرِ الَّذِيْ يَمْلَأُ الْجَوْفَ، فَلَا يَكُوْنُ فِيْهِ قُرْآنٌ وَلَا تَسْبِيْحٌ وَلَا غَيْرُهُ. فَأَمَّا مَا كَانَ فِيْ جَوْفِهِ الْقُرْآنُ وَالشِّعْرُ مَعَ ذٰلِكَ ، فَلَيْسَ مِمَّنْ امْتَلَأَ جَوْفُهُ شِعْرًا ، فَهُوَ خَارِجٌ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا۔

۶۸۷۷: عمرو بن حکمؒ نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہنے لگے کہ اقرع بن حابس نے اپنے ایک نوجوان کو

کہا۔اٹھواور اپنی فضیلت اور اپنی قوم کی فضیلت بیان کرو۔ وہ اٹھا اور کہنے لگا۔ہم شریف لوگ ہیں کوئی قبیلہ ہمارے برابر نہیں ہم شرفاء ہیں اور ہم میں بلند مکان ہم میں تقسیم ہوتا ہے۔ہم لوگ قحط کے وقت تمام لوگوں کو اونٹ کے کوہان کی چربی کھلاتے ہیں جب کہ چھوٹے اونٹ نہ پائے جائیں۔ جب ہم آجائیں تو ہمارے برابر کوئی نہیں ہو سکتا۔ہم عزت والے ہیں اور فخر کے وقت ہم سربلند ہوتے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے حسان تو اس کا جواب دے۔تو حسانؓ نے یہ اشعار پڑھے۔ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ اور دین کی بھرپور طریقے سے مدد کی ان لوگوں کے برخلاف جو شہروں اور دیہاتوں کے سرکش تھے۔ایسی مار کے ساتھ ہم نے مدد کی جو حاملہ اونٹنی کے پیشاب کی طرح دیر تک جاری رہنے والی ہے اور ایسی نیزہ بازی سے جو دودھ والی اور سیراب کرنے والی اونٹنیوں کے منہ کی طرح کھلی تھی (یعنی وسیع نیزہ بازی) کیا ہم وہ نہیں جو میدان جنگ کے بلند ٹیلے پر موت کے منہ میں گھس جانے والے ہیں۔ جبکہ موت کی چادر لشکروں میں پھیل جائے۔ہم زرہ پوشوں کی کھوپڑیاں اڑانے والے ہیں اور ہم عظمت والے غسان قبیلہ کی اصل کی طرف نسب کی نسبت کرتے ہیں۔اگر اللہ تعالیٰ کا حبیب نہ ہوتا تو ہم لوگوں پر عظمت کے طور پر دونوں قبیلوں کے مقابلے میں کہتے کہ کیا کوئی ہے جو فخر میں مقابلہ کرنے والا ہو۔ ہمارے زندہ لوگ زمین پر چلنے والے لوگوں میں سب سے بہتر ہیں اور ہمارے مرنے والے اہل قبور میں سب سے بہتر ہیں۔جب اشعار کہنے سے متعلق آثار متواترہ وارد ہیں تو اس سے ثابت ہو گیا کہ جن آثار میں ممانعت وارد ہے وہ اس بناء پر نہیں کہ شعر بری چیز ہے بلکہ اس وجہ سے جو اشعار میں پائی جائے اس کی وجہ سے ممانعت ہے اور وہی ممانعت سے مقصود ہیں۔بعض لوگوں نے شروع باب کی روایات کی اور تاویل کی ہے اگر ان اشعار سے ہجویات کے وہ اشعار مراد ہوتے جو جناب رسول اللہ ﷺ سے متعلق مشرکین نے کہے تو پھر امتلاء کا کوئی مفہوم نہیں بنتا۔کیونکہ اس کا تو تھوڑا زیادہ سب کفر ہے لیکن امتلاء کا ذکر اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ پیٹ بھرنے میں جو بات ہے وہ اس سے کم میں نہیں تو ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس سے وہ شعر مراد ہیں جو جوف اور پیٹ کو بھرنے والے ہوں اس میں قرآن تسبیح وغیرہ میں سے کوئی چیز نہ ہو۔باقی وہ شخص جس کے پیٹ میں قرآن مجید اور شعر دونوں ہوں تو وہ ان لوگوں میں شامل نہیں جن کے متعلق یہ وعید ہے بلکہ وہ اس قول رسول ''لان یمتلی جوف......'' کی وعید سے خارج ہے۔ابوعبید کی طرف یہ تاویل منسوب ہے۔

۶۸۷۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ :سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، يُفَسِّرُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَلٰى هٰذَا التَّفْسِيرِ ، وَسَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ أَيْضًا ، وَعَلِيَّ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، يَذْكُرَانِ ذٰلِكَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَيْضًا .

۶۸۷۸: ابو عمران کہتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن محمد بن عائشہ سے سنا کہ وہ اس کی تفسیر اسی طرح کرتے تھے اور ابن ابی عمران اور علی بن عبدالعزیز دونوں بیان کرتے تھے کہ ابوعبید یہی تفسیر کرتے تھے۔

بَابُ الْعَاطِسِ يُشَمَّتُ، كَيْفَ يَنْبَغِي أَنْ يَرُدَّ عَلَى مَنْ يُشَمِّتُهُ

چھینکنے والے کو جواب دینے والے کا جواب کیسا ہو؟

خلاصۃ الزام:

چھینکنے والے کو السلام علیکم کہنا چاہئے جیسا روایت میں مذکور ہے ائمہ احناف نے اسی طرح کہا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: چھینکنے والے کو جب یرحمک اللہ کہا جائے اس کے جواب میں پھر یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے۔

۶۸۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا وَرْقَاءُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَرْفَجَةَ قَالَ : كُنَّا مَعَ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ .فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ سَالِمٌ وَعَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ، مَا شَأْنُ السَّلَامِ وَشَأْنُ مَا هٰهُنَا .ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ : أَعْظَمُ عَلَيْكَ مَا قُلْتُ لَكَ؟ قَالَ :وَدِدْتُ لَمْ تَذْكُرْ أُمِّيْ بِخَيْرٍ وَلَا غَيْرِهِ. قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلٰى أُمِّكَ، إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَوْ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَلْيَرُدُّوْا عَلَيْكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْتَرُدَّ عَلَيْهِمْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ۔

۶۸۷۹ : خالد بن عرفجہ کہتے ہیں کہ ہم سالم بن عبید کے ساتھ تھے۔تو قوم میں سے ایک آدمی کو چھینک آئی۔تو اس نے السلام علیکم کہا۔سالم نے کہا تم پر اور تمہاری ماں پر سلام۔یہاں سلام کا کیا مطلب ہے؟ پھر تھوڑی دیر چلے اس کے بعد اس شخص سے سالم کہنے لگے میری بات بری لگی ہوگی۔اس نے کہا میں چاہتا تھا کہ تو میری ماں کا خیر وشر میں سے کسی چیز کے ساتھ تذکرہ نہ کر۔تو سالم کہنے لگے ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ جماعت میں سے ایک شخص کو چھینک آئی تو اس نے کہا السلام علیکم تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم پر اور تمہاری ماں پر سلام ہو۔ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے یہی کہنا چاہئے۔"الحمدللہ رب العالمین یاعلیٰ کل حال اور سننے والوں کو یرحمك اللّٰہ سے جواب دینا چاہئے اور تمہیں ان کو یغفر اللّٰہ لکم سے جواب دینا چاہئے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۱۲۶ ' ترمذی فی الادب باب۳ ' ابن ماجه فی الادب باب ۲۰ ' مسند احمد ۱۲۰٫۱ ' ۱۲۲ ' ۳۵۳/۲ ' ۴۱۹/۵ ' ۸۰/۶۔

۶۸۸۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ ، قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافَ ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَشْجَعَ قَالَ :كُنَّا مَعَ سَالِمٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۸۸۰: ہلال بن یساف نے اشجع کے ایک شیخ سے انہوں نے حضرت سالمؓ سے پھر انہوں نے اسی طرح روایت ذکر کی ہے۔

۶۸۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا ، فَقَالُوْا :هٰكَذَا يَنْبَغِي أَنْ يَقُوْلَ الْعَاطِسُ وَيُقَالُ لَهٗ، عَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هٰكَذَا مَذْهَبُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يَقُوْلُ الْعَاطِسُ بَعْدَ أَنْ يُشَمَّتَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۶۸۸۱: ابوعوانہ نے منصور سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں چھینک والے کو اسی طرح کہنا چاہئے اور اس کو اسی طرح کہا جائے جیسے روایت میں ہے۔امام ابو حنیفہ ابو یوسف، محمد رحمہم اللہ کا مذہب اسی طرح ہے۔چھینکنے والے کو جب یرحمك الله کہا جائے تو اس کے بعد اسے اس طرح کہنا چاہئے یهدیکم الله ویصلح بالکم۔اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے دل کی درستی کرے انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۶۸۸۲ : بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ ، عَنْ أَبِي الْاَسْوَدِ ، أَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ أُمِّ كِلَابٍ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ ، حَمِدَ اللّٰهَ فَيُقَالُ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ لَهُمْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ، وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.

۶۸۸۲: عبید بن ام کلاب نے عبداللہ بن جعفر سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو جب چھینک آتی تو الحمد للہ کہتے اور آپ کے جواب میں یرحمک اللہ کہا جاتا اور آپ ان کے لئے اس طرح دعا مانگتے "یهدیکم الله ویصلح بالکم"

تخریج : بخاری فی الادب باب۱۲۶، ابو داؤد فی الادب باب۹۱، ابن ماجه فی الادب باب۲۰، دارمی فی الاستیذاد باب۳۰، مسند احمد ۱/۱۲۰، ۱۲۲۔

۶۸۸۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ مَعْشَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَحْيٰى، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهَا قَالَتْ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :مَاذَا أَقُوْلُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ؟ قَالَ قُلْ :الْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ الْقَوْمُ مَاذَا نَقُوْلُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ :قُوْلُوْا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ :مَاذَا

أَقُوْلُ لَهُمْ ؟ قَالَ :قُلْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔فَقَالَ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :إِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِأَنَّ الَّذِينَ كَانُوْا بِحَضْرَتِهٖ يَهُوْدٌ ، وَكَانَ تَعْلِيمُهُ لِلْعَاطِسِ فِيْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِنْ قَوْلِهٖ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهٖ حِيْنَئِذٍ ، كَانُوْا يَهُوْدًا .احْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۸۸۳: عمرہ بنت عبدالرحمٰن حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک آدمی کو چھینک آئی تو اس نے عرض کیا اے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کیا الفاظ کہوں آپ نے فرمایا تم الحمد اللہ کہو۔ دوسرے حضرات نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کیا کہیں آپ نے فرمایا تم یرحمک اللہ کہو۔اس چھینکنے والے نے دریافت کیا میں ان کو جواب میں کیا کہوں۔آپ نے فرمایا تم کہو۔"يهديكم الله ويصلح بالكم"فریق اوّل کا کہنا ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ "يهديكم الله ويصلح بالكم"اس لئے فرمائے کہ آپ کی مجلس میں یہودی تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ان الفاظ کی جو تعلیم مذکور ہے۔تو اس وقت بھی وہاں یہود موجود تھے۔انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت ابو بردہ کی روایت ذکر کی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۲/۳۵۳' ۴/۴۰۰' ۴۱۱' ۵/۴۱۹' ۴۲۲/۴۱۹' ۶/۷۹۔

۶۸۸۴ : بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ :كَانَتِ الْيَهُوْدُ يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَاءَ أَنْ يَقُوْلَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ وَكَانَ يَقُوْلُ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۶۸۸۴: حضرت ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ یہود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس غرض سے چھینکتے کہ آپ ان کو یرحمک اللہ کہیں گے لیکن آپ ان کو"يهديكم الله ويصلح بالكم" فرماتے۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۹۳' ترمذی فی الادب باب۳' مسند احمد ۴/۴۰۰' ۴۱۱۔

۶۸۸۵ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ الدَّيْلَمِ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.قَالُوْا : فَإِنَّمَا كَانَ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ لِلْيَهُوْدِ ، عَلٰى مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَأَمَّا الْمُسْلِمُوْنَ ، فَيَقُوْلُوْنَ عَلٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، وَلَيْسَتْ لَهُمْ عِنْدَنَا ، حُجَّةٌ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، عَلٰى أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى ، لِأَنَّ الَّذِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا يَتَعَاطَسُوْنَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، رَجَاءَ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ فَكَانَ يَقُوْلُ لَهُمْ يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔فَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ

مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُوْدِ ، وَاِنْ كَانُوْا عَاطِسِيْنَ .وَلَيْسَ يَخْتَلِفُوْنَ هُمْ وَمُخَالِفُوْهُمْ فِيْمَا يَقُوْلُ الْمُشَمِّتُ لِلْعَاطِسِ .وَاِنَّمَا اخْتِلَافُهُمْ ، فِيْمَا يَقُوْلُ الْعَاطِسُ بَعْدَ التَّشْمِيْتِ ، وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ مُوْسٰى مِنْ هٰذَا شَيْءٌ ، فَلَمْ يُضَادَّ حَدِيْثُ أَبِيْ مُوْسٰى هٰذَا، حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، وَلَا حَدِيْثَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ.

٦٨٨٥:ابو بردہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان کرتے ہیں۔اس روایت کے مطابق یہ الفاظ یہود کے لئے فرمائے باقی مسلمانوں کے لئے وہ الفاظ ہیں جو سالم بن عبیدؓ کی روایت میں موجود ہیں جو شروع باب میں مذکور ہوئے۔فریق اوّل کا کہنا ہے مگر پھر بھی اس روایت میں فریق اوّل کے لئے فریق ثانی کے خلاف کوئی دلیل موجود نہیں۔کیونکہ اس روایت میں صرف یہ بات ہے کہ یہود جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس غرض سے چھینکتے کہ آپ ان کے لئے یرحمک اللہ کہیں مگر آپ ان کو "یهدیکم الله ویصلح بالکم" فرماتے تھے تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول یہود کے لئے تھا جبکہ وہ چھینکتے اس سلسلہ میں فریقین کے مابین کوئی اختلاف نہیں کہ چھینکنے والے کو جواب دینے والا کیا الفاظ کہے اختلاف تو اس قدر ہے کہ چھینکنے والا یرحمکم اللہ کے بعد کیا الفاظ کہے۔تو روایت ابوموسیٰ میں اس کا کچھ بھی تذکرہ نہیں۔فلہذا یہ روایت حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکورہ روایات کے خلاف نہیں ہے۔

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے استدلال:

فریق اوّل اپنی حجت کے طور پر ابراہیم نخعیؒ کی یہ روایت پیش کرتے ہیں۔

٦٨٨٦ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عِيْسٰى ، ح .

٦٨٨٦:محمد بن عمرو نے یحییٰ بن عیسیٰ سے روایت کی ہے۔

٦٨٨٧ :وَحَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ وَاصِلٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ عِنْدَ الْعَاطِسِ ، قَالَتْهُ الْخَوَارِجُ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلنَّاسِ .هٰكَذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِيْ بِشْرٍ ، وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلِاَنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلنَّاسِ۔قِيْلَ لَهُمْ :وَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْخَوَارِجُ أَحْدَثَتْ هٰذَا، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ وَيُعَلِّمُهُ أَصْحَابَهُ؟ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۶۸۸۷: سفیان نے واصل سے انہوں نے ابراہیم سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا "یهدیکم الله ویصلح بالکم" چھینکنے کے وقت خوارج کہتے کیونکہ وہ لوگوں کے لئے استغفار طلب نہیں کرتے تھے۔ یہ کہنا کس طرح درست ہے کہ خوارج نے اس کو ایجاد کیا ہے حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس کو خود فرماتے اور اپنے صحابہ کرام کو سکھاتے تھے اس سلسلہ میں مزید روایات موجود ہیں۔

۶۸۸۸ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَخِيْهِ، عَنْ أَبِيْهَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ ، فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ أَخُوْهُ أَوْ صَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

۶۸۸۸: عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت ابوایوب انصاریؓ سے نقل کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمدللہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے اور وہ اس کے جواب میں "یهدیکم الله ویصلح بالکم" کہے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۱۲۶' ترمذی فی الادب باب۳' ابن ماجه فی الادب باب۲۰' مسند احمد ۱۲۰/۱' ۱۲۲/۲' ۳۵۳' ۴۱۹/۵' ۸/۶۔

۶۸۸۹ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ ، مِثْلَهٗ.

۶۸۸۹: عبدالرحمن بن زیاد نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۸۹۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَسَّانٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، انْتِفَاءُ مَا قَالَ إِبْرَاهِيْمُ ، وَكَانَ مَا رُوِيَ مِنْ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَصَحَّ مَجِيْئًا ، وَأَظْهَرَ مِمَّا رُوِيَ ، فِيْ خِلَافِهٖ، فَهُوَ أَحَبُّ إِلَيْنَا ، مِمَّا خَالَفَهٗ .

۶۸۹۰: ابوصالح السمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ابراہیم کی بات درست نہیں ہے جو جناب نبی اکرم ﷺ سے وارد ہے وہ روایت کے لحاظ سے زیادہ درست ہے اور اس سے زیادہ واضح اور ہمیں زیادہ پسند ہے اس سے جو اس کے خلاف ہے۔ امام طحاویؒ کا رجحان قول ثانی کی طرف ہے اسی لئے اس کو زیادہ صحیح اور اظہر قرار دیا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ بِهِ الدَّاءُ هَلْ يُجْتَنَبُ أَمْ لَا ؟

بیمار آدمی سے دُور رہنا چاہئے یا نہ

خلاصۃ الزام :

بعض علماء کا خیال ہے کہ صحت مند کو بیمار کے پاس جانے سے گریز کرنا چاہئے۔

۶۸۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُوْرِدُ الْمُمْرِضَ عَلَى الْمُصِحِّ۔فَقَالَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي ذُبَابٍ فَإِنَّكَ قَدْ كُنْتَ حَدَّثْتَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا عَدْوٰى فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ الْحَارِثُ :بَلَى .فَتَمَارٰى هُوَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ ، حَتّٰى اشْتَدَّ أَمْرُهُمَا فَغَضِبَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ لِلْحَارِثِ ، ذَكَرَهُ مُسْلِمٌ ، فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَارِثِ أَتَدْرِيْ مَا قُلْتُ؟ قَالَ الْحَارِثُ لَا قُلْتُ تُرِيْدُ مِنَّا بِذٰلِكَ أَنِّيْ لَمْ أُحَدِّثْكَ مَا تَقُوْلُ۔قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ :لَا أَدْرِي ، أَنَسِيَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَمْ شَابَهُ، غَيْرَ أَنِّيْ لَمْ أَرَ عَلَيْهِ كَلِمَةً نَسِيَهَا بَعْدَ إِنْ كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، غَيْرَ إِنْكَارِهِ مَا كَانَ يُحَدِّثُنَا فِيْ قَوْلِهٖ : لَا عَدْوٰى۔

۶۸۹۱ : ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار کو تندرست پر مت لاؤ۔ان کو حارث بن ابی ذباب نے کہا تم نے خود ہی تو ہمیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان فرمائی کہ کوئی مرض متعدی نہیں تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا تو حارث نے کہا کیوں نہیں آپ نے بیان کی ہے۔ چنانچہ حارث اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپس میں جھگڑے یہاں تک کہ ان کا معاملہ سخت ہو گیا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور حارث کو کہا۔امام مسلم نے اس بات کو اپنی روایت میں ذکر کیا ہے۔کہ انہوں نے حبشی زبان میں گفتگو کی پھر حارث کو کہا۔ جو کچھ میں نے کہا کیا تم اس کو سمجھے ہو؟ حارث نے جواب میں کہا نہیں سمجھا۔ میں تو یہی کہتا ہوں کہ تمہاری مراد اس سے یہی تھی کہ میں نے وہ بات تمہیں بیان نہیں کی جو تم بیان کرتے ہو۔ابو سلمہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھول گئے یا ان کو اشتباہ ہوا البتہ نسیان کا کلمہ ان کے بارے میں بیان کرنا میں پسند نہیں کرتا کیونکہ اس سے پہلے وہ ہم سے اپنا یہ ارشاد بیان کرتے لا عدویٰ۔

تخریج : بخاری فی الطلب باب ۵۳' مسلم فی السلام روایت ۱۰۴' ابن ماجه فی الطب باب ۲٤' مسند احمد ۲/ ۴۰۶۔

۶۸۹۲ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا عَدْوٰى وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ ـ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ :كَانَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِمَا كِلَيْهِمَا ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .ثُمَّ .صَمَتَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ : لَا عَدْوٰى وَأَقَامَ عَلٰى أَنَّ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ ثُمَّ حَدَثَ مِثْلُ حَدِيْثِ ابْنِ أَبِيْ دَاوُدَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى هٰذَا ، فَكَرِهُوْا إِيْرَادَ الْمُمْرِضِ عَلَى الْمُصِحِّ ، وَقَالُوْا :إِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ ، مَخَافَةَ الْإِعْدَاءِ ، وَأُمِرُوْا بِاجْتِنَابِ ذِي الدَّاءِ وَالْفِرَارِ مِنْهُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنْ عُمَرَ فِي الطَّاعُوْنِ ، فِيْ رُجُوْعِهِ بِالنَّاسِ ، فَارًّا مِنْهُ .

۶۸۹۲: ابوسلمہ نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا عدویٰ اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی بیمار صحت یاب کے پاس نہ جائے ابوسلمہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ دونوں روایتیں جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے لا عدویٰ کے قول سے خاموشی اختیار کر لی البتہ ''لا یورد'' والی روایت پر قائم رہے پھر انہوں نے یہ روایت ابن ابی داؤد کی طرح بیان کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ بیمار کا صحیح کے پاس جانا مکروہ ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ اس بات کو اس لئے ناپسند کیا گیا تا کہ بیماری میں تعدیہ نہ ہو اسی لئے بیمار آدمی سے پرہیز اور گریز کا حکم دیا گیا اور انہوں نے اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت سے استدلال کیا کہ آپ لوگوں سمیت واپس لوٹے اور اس واپسی کا مقصد طاعون سے گریز تھا (جیسا ان روایات میں ہے)۔

۶۸۹۳ : فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَقْبَلَ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَقْبَلَهُ أَبُوْ طَلْحَةَ ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، فَقَالَا :يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، إِنَّ مَعَكَ وُجُوْهُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخِيَارُهُمْ ، وَإِنَّا تَرَكْنَا مِنْ بَعْدِنَا مِثْلَ حَرِيْقِ النَّارِ ، فَارْجِعِ الْعَامَ ، يَعْنِيْ :فَرَجَعَ عُمَرُ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، جَاءَ فَدَخَلَ ، يَعْنِي الطَّاعُوْنَ .

۶۸۹۳: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے دورے پر روانہ ہوئے تو حضرت ابوطلحہ اور ابوعبیدہ نے ان کا استقبال کیا اور دونوں نے کہا اے امیر المومنین آپ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے چنے ہوئے لوگ ہیں ہم نے اپنے پچھلے لوگوں کو آگ کی جلن کی طرح چھوڑے میں

مبتلا پایا پس آپ اس سال لوٹ جائیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوٹ آئے جب اگلا سال آیا اور آپ شام میں داخل ہوئے تو پھر طاعون پھیل گیا۔

۶۸۹۴ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِسَرْغٍ ، لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ، وَأَصْحَابُهُ، فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ .قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَقَالَ عُمَرُ اُدْعُ لِي الْمُهَاجِرِيْنَ الْأَوَّلِيْنَ فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ ، فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ، فَاخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ .فَقَالَ بَعْضُهُمْ :قَدْ خَرَجْتُ لِأَمْرٍ وَلَا نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ .وَقَالَ بَعْضُهُمْ :مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا نَرٰى أَنْ تَقَدَّمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ :ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ .ثُمَّ قَالَ اُدْعُوْا لِي الْأَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ، فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ ، فَقَالَ :ارْتَفِعُوْا عَنِّيْ .ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا ، مِنْ .مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ ، مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ .قَالُوْا :نَرٰى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ ، وَلَا تَقَدَّمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ .فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ فِيْ مُصْبِحٍ عَلٰى ظَهْرٍ ، فَأَصْبَحُوْا عَلَيْهِ۔قَالَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ :أَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ، نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ إِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ إِبِلٌ ، فَهَبَطْتَ وَادِيًا ، لَهُ عُدْوَتَانِ ، إِحْدَاهُمَا خِصْبَةٌ ، وَالْأُخْرٰى جَدْبَةٌ ، أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخِصْبَةَ ، رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَإِنْ رَعَيْتَ، الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللّٰهِ ؟ ۔قَالَ :فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ، وَكَانَ غَائِبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ، فَقَالَ إِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ ، فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا ، فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ : فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ ، ثُمَّ انْصَرَفَ .

۶۸۹۴: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کے دورے پر روانہ ہوئے تو جب آپ مقام سرغ میں پہنچے تو آپ کو اجناد کے امراء ملے جن میں حضرت ابوعبیدہؓ اور ان کے ساتھی تھے انہوں نے اطلاع دی کہ شام کے علاقہ میں وباء داخل ہو چکی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مہاجرین اولین کو بلاؤ چنانچہ ان کو بلا کر ان سے مشورہ کیا اور ان کو بتلایا کہ شام میں وباء بڑھ چکی (اب اس کا کیا حکم ہے)

انہوں نے اس سلسلے میں مختلف رائے دی بعض نے کہا آپ ایک کام کے لئے نکلے ہم مناسب خیال نہیں کرتے کہ آپ کرنے کے بغیر واپس لوٹ جائیں دوسروں نے کہا آپ کے پاس بقیہ لوگ اور اصحاب رسول ہیں ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو لے کر وباء میں داخل ہوں آپ نے فرمایا تم میرے پاس سے اٹھ جاؤ پھر فرمایا تم میرے لئے انصار کو بلاؤ چنانچہ میں نے ان کو بلایا چنانچہ وہ بھی مہاجرین کی راہ پر چلے اور اسی طرح اختلاف کیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ پھر فرمایا یہاں جو قریش کے بوڑھے لوگ فتح کے مہاجرین میں سے ہیں ان کو بلاؤ چنانچہ ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا سب نے کہا ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیں اور اس وباء پر ان کو پیش نہ کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں صبح کے وقت سفر پر جانے والا ہوں چنانچہ وہ صبح سویرے آ گئے حضرت ابو عبیدہ کہنے لگے کیا اللہ کی تقدیر سے آپ بھاگتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر تیرے علاوہ اور کوئی یہ کلمہ کہتا (تو مجھے جواب کی ضرورت نہیں تھی) ہاں اللہ کی تقدیر سے ہم اللہ کی تقدیر کی طرف بھاگتے ہیں تمہارا کیا خیال ہے اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور ان اونٹوں کے ساتھ ایک ایسی وادی میں اتریں جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سبز اور دوسرا قحط زدہ ہو تو کیا اسی طرح نہیں کہ اگر تم سرسبز میں جانور چراؤ تو وہ اللہ کی تقدیر سے ہیں اور اگر تم قحط والے حصے میں جانور چراؤ تو وہاں بھی اللہ کی تقدیر سے چراؤ گے راوی کہتے ہیں کہ اچانک عبدالرحمٰن بن عوف آ گئے وہ کسی ضرورت کی وجہ سے وہاں موجود نہیں تھے وہ کہنے لگے اس سلسلے میں میرے پاس معلومات ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی زمین میں طاعون پھیل گیا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب کسی ایسی زمین میں واقع ہو جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ کہا پھر واپس روانہ ہو گئے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب ۳۰' والحیل باب ۱۳' مسلم فی السلام روایت ۹۸' مالك فی المدینه روایت ۲۲' مسند احمد ۱۹/۱۔

۶۸۹۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ : ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ .فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغٍ ، بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ، فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرَ مَا فِي حَدِيْثِ يُوْنُسَ ، الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا ، مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَاصَّةً ، قَالَ :فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغٍ .

۶۸۹۵: عبداللہ بن عامر کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف روانہ ہوئے جب مقام سرغ میں پہنچے تو ان کو اطلاع ملی کہ شام میں وباء پھیل گئی ہے تو ان کو عبدالرحمٰن بن عوف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ روایت ذکر کی جس میں وہی تذکرہ ہے جو روایت یونس میں گزرا خاص طور پر حدیث عبدالرحمٰن ہیں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام سرغ سے لوٹے۔

۶۸۹۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، حِيْنَ أَرَادَ الرُّجُوْعَ مِنْ سَرْغٍ ، وَاسْتَشَارَ النَّاسَ .فَقَالَتْ طَائِفَةٌ ، مِنْهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ أَمِنَ الْمَوْتِ تَفِرُّ ؟ إِنَّمَا نَحْنُ بِقَدَرٍ ، وَلَنْ يُصِيْبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا۔فَقَالَ عُمَرُ :يَا أَبَا عُبَيْدَةَ ، لَوْ كُنْتُ بِوَادٍ ، إِحْدٰى عُدْوَتَيْهِ مُخَصَّبَةٌ ، وَالْأُخْرٰى مُجْدِبَةٌ ، أَيُّهُمَا كُنْتُ تَرْعٰى؟ قَالَ :الْمُخَصَّبَةُ .قَالَ :فَإِنَّا إِنْ تَقَدَّمْنَا فَبِقَدَرٍ ، وَإِنْ تَأَخَّرْنَا فَبِقَدَرٍ ، وَفِيْ قَدَرٍ ، نَحْنُ .

۶۸۹۶: حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جب مقام سرغ سے لوٹنے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں سے مشورہ کیا ایک جماعت نے جن میں ابوعبیدہؓ بھی تھے انہوں نے کہا کیا موت سے آپ بھاگتے ہیں اور ہمارا تو وقت مقرر ہے اور ہمیں وہی ملے گا جو اللہ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوعبیدہ اگر تم ایک وادی میں ہو جس کا ایک کنارہ شاداب ہو اور دوسرا قحط زدہ ہو تم ان میں سے کس کنارے پر چراؤ گے انہوں نے کہا سرسبز کنارے پر آپؓ نے فرمایا ہمارا آنا بھی اللہ کی تقدیر سے ہے اور ہمارا واپس لوٹنا بھی اللہ کی تقدیر سے ہے اور ہم بھی اللہ کی تقدیر میں ہیں۔

۶۸۹۷ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ ، ح .

۶۸۹۷: حسین جیزی نے عاصم بن علی سے بیان کیا۔

۶۸۹۸ : وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ ، قَالَ :كُنَّا نَتَحَدَّثُ إِلٰى أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ .فَقَالَ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ تَخِفُّوْا عَنِّيْ ، فَإِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ فِيْ أَهْلِيْ ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَنَزَّهَ فَلْيَتَنَزَّهْ ، وَاحْذَرُوْا اثْنَتَيْنِ ، أَنْ يَقُوْلَ قَائِلٌ :خَرَجَ خَارِجٌ فَسَلِمَ ، وَجَلَسَ جَالِسٌ فَأُصِيْبَ ، لَوْ كُنْتُ خَرَجْتُ لَسَلِمْتُ كَمَا سَلِمَ آلُ فُلَانٍ أَوْ يَقُوْلُ قَائِلٌ :لَوْ كُنْتُ جَلَسْتُ لَأُصِبْتُ كَمَا أُصِيْبَ آلُ فُلَانٍ ، وَإِنِّيْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا يَنْبَغِيْ لِلنَّاسِ فِي الطَّاعُوْنِ ، إِنِّيْ كُنْتُ مَعَ أَبِيْ عُبَيْدَةَ ، وَأَنَّ الطَّاعُوْنَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ ، وَأَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَيْهِ إِذَا أَتَاكَ كِتَابِيْ هٰذَا، فَإِنِّيْ أَعْزِمُ عَلَيْكَ، إِنْ أَتَاكَ مُصْبِحًا ، لَا تُمْسِيْ حَتّٰى تَرْكَبَ ، وَإِنْ أَتَاكَ مُمْسِيًا ، لَا تُصْبِحْ حَتّٰى تَرْكَبَ إِلَيَّ فَقَدْ عَرَضَتْ لِيْ إِلَيْكَ حَاجَةٌ لَا غِنَائِيْ عَنْكَ فِيْهَا۔فَلَمَّا قَرَأَ أَبُو عُبَيْدَةَ الْكِتَابَ قَالَ :إِنَّ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَرَادَ أَنْ يُسْتَبْقٰى مَنْ لَيْسَ بِبَاقٍ .فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو عُبَيْدَةَ إِنِّيْ فِيْ جُنْدٍ مِنَ

الْمُسْلِمِيْنَ ، اِنِّيْ فَرَرْتُ مِنَ الْمَنَاةِ وَالسَّيْرِ لَنْ أَرْغَبَ بِنَفْسِيْ عَنْهُمْ ، وَقَدْ عَرَفْنَا حَاجَةَ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَحَلِّلْنِيْ مِنْ عَزْمَتِكَ۔ فَلَمَّا جَاءَ عُمَرَ الْكِتَابُ ، بَكَى ، فَقِيْلَ لَهُ :تُوُفِّيَ أَبُو عُبَيْدَةَ ؟ قَالَ :لَا ، وَكَانَ قَدْ كَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ : اِنَّ الْأُرْدُنَّ أَرْضٌ عُمْقٌ ، وَاِنَّ الْجَابِيَةَ أَرْضٌ نُزْهَةٌ بِالْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْجَابِيَةِ۔فَقَالَ لِي أَبُو عُبَيْدَةَ :انْطَلِقْ فَبَوِّءِ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْزِلَهُمْ ، فَقُلْتُ لَا أَسْتَطِيْعُ .قَالَ :فَذَهَبَ لِيَرْكَبَ وَقَالَ لِيْ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ قَالَ :فَأَخَذَهُ أَخْذَةٌ ، فَطُعِنَ فَمَاتَ ، وَانْكَشَفَ الطَّاعُوْنُ .قَالُوْا :فَهٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَخْرُجُوْا مِنَ الطَّاعُوْنِ ، وَوَافَقَهُ عَلٰى ذٰلِكَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُوَافِقُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ غَيْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ مِثْلِ هٰذَا، مَا رَوٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ .

۶۸۹۸: ابن شہاب نے ابوموسیٰ اشعری کی طرف نسبت کر کے بیان کیا ہمیں ایک دن فرمانے لگے تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم مجھ سے چھپے رہو یہ طاعون میرے گھر میں داخل ہوگئی ہے پس جو چاہے تم میں سے بچے وہ علیحدگی اختیار کرے اور دو چیزوں سے خاص طور پر احتیاط کرو کہ کہنے والا یہ کہے کہ نکلنے والا نکل گیا وہ بچ گیا اور بیٹھنے والا بیٹھا رہا پس اس کو طاعون پہنچ گئی اگر میں بھی نکل جاتا تو میں بھی اسی طرح بچ جاتا جس طرح فلاں گھر والے بچ گئے۔کوئی کہنے والا یوں کہنے لگے اگر میں بھی بیٹھا رہتا تو مجھے بھی طاعون آلیتی جیسے فلاں کو آئی میں تمہیں عنقریب بتاتا ہوں کہ طاعون میں لوگوں کو کیا مناسب ہے میں حضرت ابوعبیدہ کے ساتھ شام میں تھا اور شام میں طاعون بڑھ گئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف خط لکھا کہ جب تمہیں میرا یہ خط پہنچے تو میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ اگر یہ صبح سویرے خط آئے تو شام ہونے سے پہلے تم سوار ہو جاؤ اور اگر شام کے وقت آئے تو صبح ہونے سے پہلے تم میری طرف سوار ہو کر آ جاؤ مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے جس میں تمہارے بغیر مجھے چارہ کار نہیں جب حضرت ابوعبیدہؓ نے یہ خط پڑھا تو کہنے لگے امیر المومنین اس کو باقی رکھنا چاہتے ہیں جو باقی رہنے والا نہیں چنانچہ ان کی طرف حضرت ابوعبیدہؓ نے لکھا میں مسلمانوں کے لشکر میں ہوں مجھے آرزو اور راز داری سے نفرت ہے میں اپنے نفس کے بارے میں رغبت رکھتے ہوئے ان سے ہرگز دوری اختیار نہیں کرسکتا ہمیں امیر المومنین کی ضرورت معلوم ہوگئی پس اپنی قسم کو میرے بارے میں توڑ دیجئے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس خط پہنچا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا کیا ابوعبیدہ کی وفات ہوگئی انہوں نے کہا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف لکھا تھا کہ اردن گہری سرزمین ہے اور جابیہ صحت مند سرزمین ہے پس تم مسلمانوں کو لے کر جابیہ میں آ جاؤ مجھے ابوعبیدہ کہنے لگے کہ جاؤ اور مسلمانوں کے لئے ان کے ٹھکانے مقرر کر دو میں نے کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا راوی کہتے ہیں کہ وہ سوار ہونے کے لئے چلے گئے تو

مجھے ایک آدمی نے کہا کہ ان کو طاعون نے پکڑ لیا ہے چنانچہ وہ طاعون میں مبتلا ہوئے اور وفات پائی اور طاعون پھیل پڑا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے لوگوں کو طاعون سے نکلنے کا حکم دیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلے میں ان کی موافقت کی اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ارشاد نقل کیا تو اس رائے کے موافق تھا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے علاوہ بھی دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۶۸۹۹ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا كَانَ الطَّاعُوْنُ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا ، فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهَا ، وَإِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا۔

۶۸۹۹: سعید بن میب نے سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جب طاعون کسی مقام میں ہو۔ وہاں موجود ہو تو اس سرزمین سے مت بھاگو اور جب کسی سرزمین میں نہ ہو وہاں مت جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۱۸۰، ۱۸۶۔

۶۹۰۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى الْحَضْرَمِيُّ أَنَّ لَاحِقًا حَدَّثَهُ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ حَدَّثَهُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۰۰: سعید بن میب نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۰۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ وَالسَّقَمَ ، رِجْزٌ وَعَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ هٰذِهِ الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ ، ثُمَّ بَقِيَ فِي الْأَرْضِ ، فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِهَا فِيْ أَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ، وَمَنْ وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا ، فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ۔

۶۹۰۱: عامر بن سعد نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا یہ درد اور بیماری یہ عذاب تھا جس سے پہلی امتوں میں سے ایک کو عذاب دیا گیا۔ (بنی اسرائیل) پھر یہ زمین میں باقی رہ گئی۔ کبھی ختم ہوتی ہے اور کبھی پھر سے لوٹ آتی ہے جو آدمی یہ سنے کہ فلاں سرزمین میں یہ بیماری واقع

ہے تو وہاں نہ جائے اور جو ایسی جگہ میں ہو جہاں طاعون موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے نہ نکلے۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۳/۱۔

۶۹۰۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ :سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ وَعَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ قَوْمٌ ، فَاِذَا كَانَ بِأَرْضٍ فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهِ، وَاِذَا وَقَعَ ، وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ ، فَلَا تَخْرُجُوْا عَنْهُ.

۶۹۰۲: ابراہیم بن سعد نے کہا میں نے حضرت اسامہ بن زید سے سنا کہ وہ جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ یہ طاعون عذاب ہے جس سے پہلی اقوام میں سے ایک کو عذاب دیا گیا جب یہ کسی زمین میں ہو تو وہاں مت اترو۔ اور جب یہ آپڑے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے نکل کر مت جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۱۹۵/٤۔

۶۹۰۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَسْأَلُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ :أَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الطَّاعُوْنَ ؟ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ :كَيْفَ سَمِعْتَهُ ؟ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هُوَ رِجْزٌ سَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلَى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ، أَوْ عَلٰى قَوْمٍ ، فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَيْهِ، وَاِنْ وَقَعَ وَأَنْتُمْ بِأَرْضٍ ، فَلَا تَخْرُجُوْا، فِرَارًا مِنْهُ.

۶۹۰۳: عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ اسامہ بن زیدؓ سے پوچھ رہے تھے کیا تم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے طاعون کا تذکرہ سنا ہے انہوں نے کہا جی ہاں۔ انہوں نے کہا تم نے کس طرح سنا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ وہ عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر مسلط فرمایا یا کسی قوم پر مسلط فرمایا۔ جب تم اسکے بارے میں سنو کہ یہ کسی سرزمین میں بڑھ گئی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے موجود ہوتے ہوئے کسی جگہ پڑ جائے تو وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو۔

۶۹۰۴ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَأَبِي النَّضْرِ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهُ.

۶۹۰۴: ابن منکدر نے ابی النضر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی۔

۶۹۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ وَفَهْدٌ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ ذُكِرَ الطَّاعُوْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ اِنَّهُ رِجْسٌ ، أَوْ رِجْزٌ ، عُذِّبَ بِهٖ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ ، وَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُ بَقَايَا۔ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَزَادَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدٌ :فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَقَالَ لِيْ :هٰكَذَا حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ۔

۶۹۰۵: عامر بن سعد نے اسامہ بن زید سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ آپ کے پاس طاعون کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ پلیدی یا عذاب ہے جس سے کسی امت کو عذاب دیا گیا اور اس سے باقی بچ گئی پھر انہوں نے یونس کی روایت کی طرح روایت کی البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ مجھے محمد نے کہا یہ روایت میں نے عمر بن عبدالعزیز کو بیان کی تو انہوں نے فرمایا اسی طرح مجھے عامر بن سعد نے بیان کی۔

۶۹۰۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، قَالَ :ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدِ الْمَخْزُوْمِيُّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَوْ عَنْ عَمِّهٖ، عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اِذَا وَقَعَ الطَّاعُوْنُ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا ، فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا ، وَاِذَا كُنْتُمْ بِغَيْرِهَا ، فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَيْهَا۔

۶۹۰۶: عکرمہ بن خالد مخزومی نے اپنے والد سے یا اپنے چچا سے اور اپنے دادا سے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں فرمایا جب طاعون کسی سرزمین میں پڑ جائے اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب تم اور کسی علاقے میں ہو تو وہاں مت جاؤ۔

تخریج : مسند احمد ۱۷۸/۱، ۴۱۶/۳، ۱۷۷/۴، ۲۰۶/۵۔

۶۹۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ شُرَحْبِيْلَ بْنَ حَسَنَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ :اِنَّ الطَّاعُوْنَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَقَالَ عَمْرٌو تَفَرَّقُوْا عَنْهُ فَإِنَّهُ رِجْزٌ .فَبَلَغَ ذٰلِكَ شُرَحْبِيْلَ بْنَ حَسَنَةَ فَقَالَ :قَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَسَمِعْتُهُ .يَقُوْلُ اِنَّهَا رَحْمَةُ رَبِّكُمْ ، وَدَعْوَةُ نَبِيِّكُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ ، فَاجْتَمِعُوْا لَهٗ، وَلَا تَفَرَّقُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ عَمْرٌو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :صَدَقَ .قَالُوْا :فَقَدْ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَنْ لَا يُقْدَمَ عَلَى الطَّاعُوْنِ ، وَذٰلِكَ لِلْخَوْفِ مِنْهُ .قِيْلَ لَهُمْ : مَا فِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى مَا ذَكَرْتُمْ ، لِأَنَّهُ لَوْ كَانَ أَمَرَهُ بِتَرْكِ الْقُدُوْمِ لِلْخَوْفِ مِنْهُ، لَكَانَ يُطْلِقُ لِأَهْلِ الْمَوْضِعِ .الَّذِيْ .وَقَعَ فِيْهِ أَيْضًا الْخُرُوْجَ مِنْهُ، لِأَنَّ الْخَوْفَ عَلَيْهِمْ مِنْهُ، كَالْخَوْفِ عَلٰى غَيْرِهِمْ .فَلَمَّا مَنَعَ أَهْلَ الْمَوْضِعِ الَّذِيْ وَقَعَ فِيْهِ الطَّاعُوْنُ مِنَ الْخُرُوْجِ مِنْهُ، ثَبَتَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ

أَجْلِهِ مَنَعَهُمْ مِنَ الْقُدُوْمِ ، غَيْرُ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَهَبْتُمْ اِلَيْهِ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا مَعْنٰى ذٰلِكَ الْمَعْنٰى؟ .قِيْلَ لَهٗ :هُوَ -عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -عَلٰى أَنْ لَا يَقْدُمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ ، فَيُصِيْبَهٗ بِتَقْدِيْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ أَنْ يُصِيْبَهٗ فَيَقُوْلَ لَوْلَا أَنِّيْ قَدُمْت هٰذِهِ الْأَرْضَ ، مَا أَصَابَنِيْ هٰذَا الْوَجَعُ وَلَعَلَّهٗ لَوْ أَقَامَ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ لَأَصَابَهٗ فَأُمِرَ أَنْ لَا يَقْدُمَهَا ، خَوْفًا مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ .وَكَذٰلِكَ أُمِرَ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِيْ نَزَلَ بِهَا ، لِئَلَّا يَسْلَمَ فَيَقُوْلَ لَوْ أَقَمْتُ فِي تِلْكَ الْأَرْضِ ، لَأَصَابَنِيْ مَا أَصَابَ أَهْلَهَا وَلَعَلَّهٗ لَوْ كَانَ أَقَامَ بِهَا ، مَا أَصَابَ بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ .فَأُمِرَ بِتَرْكِ الْقُدُوْمِ عَلَى الطَّاعُوْنِ ، لِلْمَعْنَى الَّذِيْ وَصَفْنَا ، وَبِتَرْكِ الْخُرُوْجِ عَنْهُ، لِلْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا .وَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا عَنْهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ قَوْلِهٖ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍ فَيُصِيْبُ الْمُصِحَّ ذٰلِكَ الْمَرَضُ ، فَيَقُوْلُ الَّذِيْ أَوْرَدَهٗ عَلَيْهِ لَوْ أَنِّيْ لَمْ أُوْرِدْهُ عَلَيْهِ، لَمْ يُصِبْهُ مِنْ هٰذَا الْمَرَضِ شَيْءٌ وَلَعَلَّهٗ لَوْ لَمْ يُوْرِدْهُ أَيْضًا لَأَصَابَهٗ كَمَا أَصَابَهٗ لَمَّا أَوْرَدَهٗ .فَأُمِرَ بِتَرْكِ اِيْرَادِهٖ وَهُوَ صَحِيْحٌ ، عَلٰى مَا هُوَ مَرِيْضٌ ، لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَا يُؤْمَنُ عَلَى النَّاسِ وُقُوْعُهَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَقَوْلِهِمْ ، مَا ذَكَرْنَا بِأَلْسِنَتِهِمْ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِ الْإِعْدَاءِ۔

۶۹۰۷: شرحبیل بن حسنہ حضرت عمرو بن عاص سے بیان کرتے ہیں کہ شام میں طاعون واقع ہوئی عمرو کہنے لگے اس سے الگ ہو جاؤ اس لئے کہ یہ عذاب ہے یہ بات حضرت شرحبیل بن حسنہ کو پہنچی تو کہنے لگے میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں موجود تھا میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا یہ تمہارے رب کی رحمت ہے اور تمہارے پیغمبر کی دعا ہے اور تم سے پہلے صالحین کی موت ہے پس تم اس کے لئے جمع رہو اور منتشر مت ہو تو حضرت عمروؓ کہنے لگے انہوں نے سچ کہا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں حکم فرمایا کہ جہاں طاعون ہو وہاں آدمی نہ جائے اور یہ طاعون کے خطرے ہی کے پیش نظر ہے۔ جو بات تم نے کہی روایت میں اس کی کوئی دلیل نہیں کیونکہ اگر طاعون کے خطرے کی وجہ سے آمد کو چھوڑ دینے کا حکم ہوتا تو پھر یہ اس مقام کے تمام لوگوں کے لئے عام ہوتا جہاں یہ واقع ہوئی کہ وہ وہاں سے نکل جائیں کیونکہ ان کے متعلق خطرہ دوسروں کے خطرے کی طرح ہے تو جب اس مقام والے لوگوں کا طاعون کے مقام سے نکلنا ممنوع ہے تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ وہاں آنے کی ممانعت جس مقصد کی بنیاد پر ہے وہ اس سے مختلف ہے جو تم نے اختیار کیا۔ وہ کیا مقصد ہے واضح کریں۔ واللہ اعلم۔ ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی وہاں نہ جائے کہ اس کو اللہ کی تقدیر سے وہ طاعون پہنچ گئی تو وہ کہیں یہ نہ کہنے لگے اگر میں اس علاقہ میں نہ آتا تو یہ تکلیف نہ پہنچتی اور شاید وہ اگر اس جگہ میں اقامت اختیار کرتا جہاں سے وہ نکلا ہے تو ضرور اس کو یہ پہنچ جاتی اس لئے حکم دے دیا کہ وہ وہاں نہ جائے تا کہ اس قسم کی بات اس کی زبان سے نہ نکلے اور اسی طرح یہ حکم دیا کہ وہ

اس سرزمین سے نہ نکلے جہاں طاعون اتری ہے تاکہ وہ یہ کہنے سے بچ جائے اگر میں اس زمین میں اقامت اختیار کرتا تو مجھے وہ طاعون پہنچ جاتی جو وہاں کے لوگوں کو پہنچی ہے شاید کہ وہ وہاں اقامت اختیار کرتا تو کوئی چیز بھی اس کو نہ پہنچتی اس لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے طاعون والے علاقے میں جانے سے منع کیا جو کہ اسی بنیاد پر ہے جو ہم نے بیان کی اور وہاں سے نکلنے سے روک دیا اس کا وہی مطلب ہے جو ہم نے بیان کیا اسی طرح وہ روایات جو شروع باب میں "لایورد ممرض علی مصح" کہیں صحت یاب کو وہ بیماری نہ پہنچ جائے کہ وہ یہ کہنے لگ جائے کہ کاش کہ میں اس کی ملاقات کے لئے نہ آتا اور اس کو اس بیماری میں سے کوئی چیز پہنچتی حالانکہ شاید اگر وہ وہاں نہ آتا تو ضرور اس کو وہ تکلیف پہنچ جاتی جیسا کہ اس کے آنے سے وہ تکلیف اس کو پہنچی پس جناب رسول اللہ ﷺ نے صحت یاب کو مریض کے پاس جانے سے اسی لئے منع کیا کہ تاکہ لوگوں کے دلوں میں اور زبان پر اس قسم کے کلمات نہ آئیں۔

جناب رسول اللہ ﷺ سے تعدی مرض کی نفی سے متعلق روایات:

۶۹۰۸ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ قَالَ :سَأَلْتُ سَعِيْدًا عَنِ الطِّيَرَةِ ، فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَهُ .فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ۔

۶۹۰۸: سعید ابن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے بدفالی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا تمہیں یہ بات کس نے بیان کی میں نے تو اس کا بیان کرنا بھی ناپسند کیا چنانچہ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ نہ کوئی بیماری متعدی ہے اور نہ بدفالی کی کچھ حقیقت ہے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۱۹' مسلم فی السلام روایت۱۰۲' ابو داؤد فی الطب باب۲٤' ابن ماجه فی المقدمه باب۱۰' مسند احمد ۱/۱۷٤' ۲/۲٥' ۱٥۳' ۳/۱۱۸' ۱۳۰' ۳۱۲۔

۶۹۰۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانُ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، فَذَكَرَهُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، وَزَادَ وَلَا هَامَةَ۔

۶۹۰۹: ابان نے یحییٰ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ البتہ "ولا هامة" کا اضافہ ہے یعنی مردہ کی کھوپڑی سے کوئی جانور نکلنا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

۶۹۱۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، ح .

۶۹۱۰: فہد نے عثمان بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے۔

۲۹۱۱ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ ، قَالَا :ثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ عُقْبَةَ الشَّیْبَانِیُّ ، قَالَ :ثَنَا حَمْزَةُ الزَّیَّاتُ ، عَنْ حَبِیْبِ بْنِ أَبِیْ ثَابِتٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ یَزِیْدَ الْحِمَّانِیِّ ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُعْدِیْ سَقِیْمٌ صَحِیْحًا۔

۲۹۱۱: ثعلبہ بن یزید حمانی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بیمار آدمی تعدیہ سے کسی صحت مند کو بیمار نہیں کر سکتا۔

۲۹۱۲ : حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَ :ثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عَدِیْ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ سِمَاكٍ ، عَنْ عِکْرَمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا طِیَرَةَ ، وَلَا هَامَةَ ، وَلَا عَدْوٰی قَالَ رَجُلٌ :تَطْرَحُ الشَّاةَ الْجَرْبَاءَ فِی الْغَنَمِ ، فَتُجَرِّبُهُنَّ ؟ .قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَالْأُوْلٰی ، مَنْ أَجْرَبَهَا ؟۔

۲۹۱۲: عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بدفالی ہے نہ الو کی نحوست ہے اور نہ کوئی بیماری متعدی ہے ایک آدمی کہنے لگا خارشی بکری کو اگر بکریوں میں چھوڑا جائے تو وہ ان کو خارشی بنا دیتی ہے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پہلی کو کس نے خارشی بنایا۔

تخریج : بخاری باب۵۳' ۵۴' مسلم فی السلم ۱۰۱' ابو داؤد فی الطب باب ۲۴' ترمذی فی الجنائز باب ۲۳' ابن ماجه فی المقدمه باب ۱۰' مسند احمد ۴۴۰/۱' ۲' ۲۶۷/۲۵' ۵۳۱/۵۲۶۔

۲۹۱۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِیُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ سِمَاكٍ ، فَذَکَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ، غَیْرَ أَنَّهٗ لَمْ یَشُكَّ فِیْ شَیْءٍ مِنْهُ، وَذَکَرَهٗ کُلَّهٗ ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۲۹۱۳: ابوعوانہ نے سماک سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے اس میں سے کسی چیز کو شک سے بیان نہیں کیا بلکہ تمام جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا ہے۔

۲۹۱۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَیَّةَ ، قَالَ :ثَنَا شُرَیْحُ بْنُ النُّعْمَانِ ، قَالَ ثنَا هُشَیْمٌ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ أَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِیْرٍ ، عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰی .فَقَالَ رَجُلٌ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَإِنَّ النَّقِبَةَ مِنَ الْجَرَبِ ، تَکُوْنُ بِجَنْبِ الْبَعِیْرِ ، فَیَشْمَلُ ذٰلِكَ الْإِبِلَ کُلَّهَا جَرَبًا ؟ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَی الْأَوَّلَ ؟ خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ کُلَّ دَابَّةٍ فَکَتَبَ أَجَلَهَا وَرِزْقَهَا ، وَأَثَرَهَا۔

۶۹۱۴: ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کوئی مرض متعدی نہیں۔ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ذرا سی خارش اونٹ کی ایک جانب ہوتی ہے پھر وہ تمام اونٹوں میں خارش پیدا کر دیتی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بتاؤ پہلے تک کس نے مرض پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کی تخلیق فرما کر اس کی مدت مقررہ رزق اور اس کے نشانہائے قدم لکھ دیئے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۲۵، ۵۳، مسلم فی السلام ۱۰۲، ابو داؤد فی الطب باب۲٤، مسنداحمد ۲٦٩/۱، ۲٦٧/۲، ٤٥٥/٥٢٦۔

۶۹۱۵ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا قَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۱۵: ابوزرعہ نے ایک آدمی سے اس نے عبداللہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۱۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ ، قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِرْمَانِيُّ ، قَالَ : ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۱۶: ابوزرعہ نے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۹۱۷ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۱۷: ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۱۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ، ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَالَ : لَا عَدْوٰى۔

۶۹۱۸: حمزہ و سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرض متعدی نہیں۔

۶۹۱۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، ح .

۶۹۱۹: ابو عاصم نے ابن جریج سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۰ : وَحَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۰: ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۱ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۱: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۲: قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيْمٍ ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.وَزَادَ وَلَا هَامَةَ ، وَلَا غُوْلَ ، وَلَا صَفَرَ-قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ :فَسَافَرْتُ إِلَى الْكُوْفَةِ ثُمَّ رَجَعْتُ ، فَإِذَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ يَنْتَقِصُ لَا عَدْوٰى لَا يَذْكُرُهَا .فَقُلْتُ: وَلَا عَدْوٰى فَقَالَ :أَبَيْتُ ؟ .

۶۹۲۳: ابوصالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اور ”ولا هامة ولا غول ولا صفر“ کا اضافہ کیا ہے۔نہ الو کی نحوست ہے اور نہ غول کی کچھ حقیقت ہے اور نہ ہی ماہ صفر کی نحوست ہے۔ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے کوفہ کا سفر کیا پھر واپس لوٹ کر آیا تو میں نے دیکھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ”ولا عدوی“ کا لفظ کم کر تے تھے۔میں نے کہا ”ولا عدوی“ تو انہوں نے کہا میں اس سے انکاری ہوں۔

تخریج : مسلم فی السلام ۱۰۷/۱۰۸، مسند احمد ۳، ۳۱۲/۳۸۲۔

۶۹۲۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى .فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا بَالُ الْإِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمْلِ ، كَأَنَّهَا الظِّبَاءُ ،

فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيُجَرِّبُهَا ؟ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ ؟۔

۶۹۲۴: ابوسلمہ نے بتلایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرض متعدی نہیں دیہاتی کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اونٹ ریت والے علاقہ میں ہوتے ہیں گویا کہ یہ ہرنیاں ہیں۔ پھر خارشی اونٹ آکر ان کو خارشی کر دیتا ہے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اول کو مرض کس نے پہنچایا۔

۶۹۲۵ : حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، قَالَ :قَالَ ابْنُ شِهَابٍ :حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۵: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۶ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى۔

۶۹۲۶: علی بن رباح لخمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مرض متعدی نہیں۔

۶۹۲۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۷: زہری نے سائب بن یزید جو نمر کے بھانجے ہیں انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ وَسَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۲۸: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۲۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الرَّبِيعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ ، لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ الطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَمُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا وَالْعَدْوٰى يَكُونُ الْبَعِيرُ فِي الْإِبِلِ ، فَيَجْرَبُ ، فَيَقُولُ :مَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ۔

۶۹۲۹: ابوالربیع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا

میری امت میں چار باتیں جاہلیت کے معاملات سے ہیں ان کو لوگ ترک نہ کریں گے۔ ①: نسب میں طعنہ زنی۔ ② نوحہ خوانی۔ ③ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی۔ ④ اونٹوں میں خارش کے مرض میں ایک سے دوسرے کو لگ جاتا تو آپ فرماتے کس نے پہلے کو خارشی کیا۔

۶۹۳۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۹۳۰: سفیان نے علقمہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۳۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْ أُسَامَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوَى وَقَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ؟

۶۹۳۱: قاسم نے حضرت ابو اسامہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کوئی مرض متعدی نہیں اور فرمایا کس نے پہلے مرض لگایا؟

۶۹۳۲ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ ، فَوَضَعَهَا فِي الْقَصْعَةِ وَقَالَ :بِسْمِ اللّٰهِ، ثِقَةً بِاللّٰهِ ، وَتَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ۔

۶۹۳۲: محمد بن منکدر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک مجذوم کا ہاتھ پکڑا پھر اس کو پیالے میں رکھ دیا اور فرمایا بسم اللہ ثقۃ باللہ وتوکلا علی اللہ" اللہ تعالیٰ کے نام اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کر کے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے میں اس میں ڈالتا ہوں۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۲٤' ترمذی فی الاطعمه باب ۱۹' ابن ماجه فی الطب باب ٤٤۔

۶۹۳۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۳۳: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۳۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ أَبِيْ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ، عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ ، تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ، وَإِيْمَانًا۔فَقَدْ نَفَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الْعَدْوٰی ، فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ الَّتِیْ ذَكَرْنَاهَا ، وَقَدْ قَالَ فَمَنْ أَعْدَى الْأَوَّلَ-أَیْ :لَوْ كَانَ إِنَّمَا أَصَابَ الثَّانِیْ لِمَا أَعْدَاهُ الْأَوَّلُ ، إِذًا ، لَمَا أَصَابَ الْأَوَّلَ شَیْءٌ ، لِأَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ مَعَهٗ مَا يُعْدِيْهِ .وَلٰكِنَّهٗ لَمَّا كَانَ مَا أَصَابَ الْأَوَّلَ ، إِنَّمَا كَانَ بِقَدَرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كَانَ مَا أَصَابَ الثَّانِیْ، كَذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ، فَنَجْعَلُ هٰذَا مُضَادًّا ، لِمَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ .عَلٰی مُصِحٍّ. كَمَا جَعَلَهٗ أَبُوْ هُرَيْرَةَ .قُلْتُ لَا ، وَلٰكِنْ يُجْعَلُ قَوْلُهٗ لَا عَدْوٰی كَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْیُ الْعَدْوٰی أَنْ يَكُوْنَ أَبَدًا ، وَيُجْعَلُ قَوْلُهٗ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ عَلَی الْخَوْفِ مِنْهُ أَنْ يُوْرَدَ عَلَيْهِ فَيُصِيْبَهٗ بِقَدَرِ اللّٰهِ مَا أَصَابَ الْأَوَّلَ ، فَيَقُوْلُ النَّاسُ أَعْدَاهُ الْأَوَّلُ-فَكُرِهَ إِيْرَادُ الْمُصِحِّ عَلَی الْمُمْرِضِ ، خَوْفَ هٰذَا الْقَوْلِ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِیْ هٰذِهِ الْآثَارِ أَيْضًا وَضْعَهٗ يَدَ الْمَجْذُوْمِ فِی الْقَصْعَةِ .فَدَلَّ فِعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا عَلٰی نَفْیِ الْإِعْدَاءِ ، لِأَنَّهٗ لَوْ كَانَ الْإِعْدَاءُ مِمَّا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ إِذًا ، لَمَا فَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُخَافُ ذٰلِكَ مِنْهُ، لِأَنَّ فِیْ ذٰلِكَ جَرَّ التَّلَفِ إِلَيْهِ وَقَدْ نَهَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَلَا تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ وَمَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَدَفٍ مَائِلٍ فَأَسْرَعَ ، فَإِذَا كَانَ يُسْرِعُ مِنَ الْهَدَفِ الْمَائِلِ ، مَخَافَةَ الْمَوْتِ ، فَكَيْفَ يَجُوْزُ عَلَيْهِ أَنْ يَفْعَلَ مَا يُخَافُ مِنْهُ الْإِعْدَاءُ ؟ ، وَقَدْ ذُكِرَ فِيْمَا تَقَدَّمَ عَنْ هٰذَا الْبَابِ أَيْضًا ، مَعْنٰی مَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الطَّاعُوْنِ ، فِیْ نَهْيِهٖ عَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ، وَفِیْ نَهْيِهٖ عَنِ الْخُرُوْجِ عَنْهُ، وَأَنَّ نَهْيَهٗ عَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ خَوْفًا أَنْ يَكُوْنَ قَدْ سَبَقَ فِیْ عِلْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُمْ إِذَا هَبَطُوْا عَلَيْهِ أَصَابَهُمْ فَيَهْبِطُوْنَ فَيُصِيْبُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَصَابَنَا ، لِأَنَّا هَبَطْنَا عَلَيْهِ وَلَوْلَا أَنَّا هَبَطْنَا عَلَيْهِ لَمَا أَصَابَنَا وَأَنَّ نَهْيَهٗ عَنِ الْخُرُوْجِ مِنْهُ، لِئَلَّا يَخْرُجَ فَيَسْلَمَ ، فَيَقُوْلُ : سَلِمْتُ لِأَنِّیْ خَرَجْتُ، وَلَوْلَا أَنِّیْ خَرَجْتُ، لَمْ أَسْلَمْ-فَلَمَّا كَانَ النَّهْیُ عَنِ الْخُرُوْجِ عَنِ الطَّاعُوْنِ ، وَعَنِ الْهُبُوْطِ عَلَيْهِ، بِمَعْنًی وَاحِدٍ ، وَهُوَ الطِّيَرَةُ ، لَا الْإِعْدَاءُ ، كَانَ كَذٰلِكَ قَوْلُهٗ لَا يُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ هُوَ الطِّيَرَةُ أَيْضًا ، لَا الْإِعْدَاءُ .فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هٰذِهٖ كُلِّهَا ، عَنِ الْأَسْبَابِ الَّتِیْ مِنْ أَجْلِهَا يَتَطَيَّرُوْنَ .وَفِیْ حَدِيْثِ أُسَامَةَ الَّذِیْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَهُوَ بِهَا ، فَلَا يُخْرِجُهُ الْفِرَارُ مِنْهُ دَلِيْلٌ عَلٰی أَنَّهٗ لَا بَأْسَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا ، لَا عَنِ الْفِرَارِ مِنْهُ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰی ذٰلِكَ أَيْضًا.

۶۹۳۴: ابو مسلم خولانی نے حضرت ابو ذرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مصیبت زدہ کا ساتھ دوا اپنے رب کی بارگاہ میں تواضع اختیار کرتے ہوئے اور اپنے رب پر ایمان لانے کی وجہ سے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان آثار میں "فمن اعدی الاول" کہہ کر مرض میں تعدیہ کی نفی فرمائی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دوسرے کو پہلے کی وجہ سے لگ گیا تو پہلے کو مرض کہاں سے لاحق ہوا۔ کیونکہ اس کے ساتھ تو کوئی ایسا نہ تھا جو اس تک جراثیم کو منتقل کرے۔ لیکن جب پہلے کو تقدیر الٰہی کی وجہ سے بیماری پہنچی تو دوسرے کو بھی اس وجہ سے پہنچی۔ یہ روایات ان روایات کے مخالف ہیں کہ جن میں آپ نے فرمایا کہ کوئی بیمار تندرست کے پاس نہ آئے جیسا کہ اس کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے مخالف ٹھہرایا۔ یہ روایات ان کے خلاف نہیں لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے "لاعدویٰ" میں ہمیشہ کے لئے تعدیہ کی نفی فرمائی اور آپ کا ارشاد "لایورد ممرض" کا مطلب یہ ہے کہ اس خوف کی بنیاد پر کسی مریض کو صحت مند کے پاس نہ لایا جائے کہ اگر اسے وہاں لایا جائے اور قدرتی طور پر اس صحت مند کو وہ بیماری لاحق ہوگئی جس میں وہ مریض مبتلا تھا تو لوگ کہیں گے اس کو پہلے بیمار سے بیماری لگ گئی ہے تو اس خدشے کے پیش نظر آپ ﷺ نے بیمار کو صحت مند کے پاس لے جانے سے منع کیا ہے۔ اور ہم ان روایات میں ایک روایت نقل کر آئے کہ آپ نے کوڑھی کے ہاتھ کو پیالے میں ڈالا۔ تو آپ کا یہ فعل مبارک بھی مرض میں تعدیہ کے منافی ہے۔ اگر بیماری کا متعدی ہونا ممکن ہوتا تو جناب نبی اکرم ﷺ اس خوف سے یہ عمل نہ کرتے کیونکہ اس میں اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا "لاتقتلوا انفسکم" اپنے کو ہلاک مت کرو۔ چنانچہ جناب رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک جھکی ہوئی عمارت کے پاس سے ہوا تو آپ تیزی سے گزر گئے جب آپ گرنے والی دیوار کے نیچے سے موت کے خطرے کے پیش نظر تیزی سے گزر جاتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ تعدیہ کا خطرہ ہو اور آپ اس سے احتیاط نہ کریں۔ اس باب میں ہم نے روایات کے ضمن میں اس روایت کا مفہوم بیان کر دیا کہ طاعون والے مقام میں مت جاؤ اور طاعون والے مقام سے مت نکلو۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ کا وہاں جانے سے روکنا اس خطرے کی بناء پر تھا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بات پہلے سے موجود ہے کہ جب یہ لوگ وہاں اتریں گے تو انہیں طاعون کی بیماری لگ جائے گی پس وہ اتریں اور وہ اس بیماری کا شکار ہو جائیں تو یہ لوگ کہیں گے کہ چونکہ ہم یہاں اترے ہیں اس بناء پر ہمیں یہ بیماری پہنچی ہے اگر وہاں نہ جاتے تو ہم طاعون میں مبتلا نہ ہوتے۔ اسی طرح وہاں سے نکلنے سے منع کرنا اس بناء پر تھا کہ ممکن ہے کہ وہ باہر جانے سے محفوظ رہے اور یہ کہنے لگے کہ میں تو اس لئے بچا کہ میں باہر آ گیا تھا اگر میں وہاں سے نہ نکلتا تو نہ بچتا۔ تو جب طاعون والی جگہ سے نکلنے اور وہاں جانے کی ممانعت کا دارومدار ایک ہی وجہ پر ہے اور وہ بدفالی ہے بیماری کا متعدی ہونا نہیں تو آپ کے ارشاد گرامی کہ بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے اس کو بھی بدفالی پر محمول کیا جائے گا بیماری کے متعدی ہونے پر نہیں۔ پس ان تمام روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ایسے اسباب سے منع فرمایا ہے جن کی بنیاد پر وہ بدفالی

اختیار کرتے تھے۔حضرت اسامہؓ کی روایت کہ "اذا وقع بارض" الحدیث۔اس بات کی دلیل ہے کہ اگر فرار مقصود نہ ہوتو نکلنے میں کوئی حرج نہیں۔اوراس پر یہ روایات بھی دال ہیں۔

۶۹۳۵ : مَا حَدَّثَنَا يُونُسُ وَقَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ ، فَاجْتَوَوْهَا .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدٍ لَنَا ، فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا وَصَحُّوا ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ .

۶۹۳۵: ابو قلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے ان کو بخار ہو گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ہمارے اونٹوں کی طرف جاؤ۔اوران کے دودھ اور پیشاب پیو تو مناسب ہے چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا وہ تندرست ہو گئے پھر روایت اس طرح ذکر کی۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۵۲' الديات باب۲۲' مسلم فی القسامة ۱۰/۹' ترمذی فی الطهارة نسائی فی الطهارة باب ۱۹۰' ابن ماجه فی الحدود باب ۲۰' مسند احمد ۳' ۱۶۱/۱۰۷۔

۶۹۳۶ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، قَالَ :ثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مَرْضَى ، مِنْ حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ، فَأَسْلَمُوا وَبَايَعُوهُ ، وَقَدْ وَقَعَ الْمُومُ ، وَهُوَ :الْبِرْسَامُ .فَقَالُوا :يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰذَا الْوَجَعُ قَدْ وَقَعَ ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا ، فَخَرَجْنَا إِلَى الْإِبِلِ ، فَكُنَّا فِيهَا .قَالَ نَعَمْ اُخْرُجُوا فَكُونُوا فِيهَا۔فَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِالْخُرُوجِ إِلَى الْإِبِلِ ، وَقَدْ وَقَعَ الْوَبَاءُ بِالْمَدِينَةِ ، فَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - عَلَى أَنْ يَكُونَ خُرُوجُهُمْ لِلْعِلَاجِ ، لَا لِلْفِرَارِ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْخُرُوجَ مِنَ الْأَرْضِ الَّتِي وَقَعَ بِهَا الطَّاعُونُ ، مَكْرُوهٌ لِلْفِرَارِ مِنْهُ، وَمُبَاحٌ لِغَيْرِ الْفِرَارِ .وَ عَلَى هٰذَا الْمَعْنَى -وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -رَجَعَ عُمَرُ بِالنَّاسِ ، مِنْ سَرْغٍ ، لَا عَلَى أَنَّهُ فَارٌّ مِمَّا قَدْ نَزَلَ بِهِمْ .وَالدَّلِيلُ عَلَى ذٰلِكَ۔

۶۹۳۶: معاویہ بن قرہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عربوں کے ایک قبیلہ کے لوگ بیمار آئے اور وہ اسلام لائے اور بیعت کی۔سرسام کی بیماری پھیل گئی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بیماری پھیل گئی ہے اگر آپ ہمیں اجازت دے دیں کہ ہم اونٹوں کی طرف جائیں اور وہاں قیام کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مناسب ہے تم وہاں رہو۔اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کو اونٹوں کی طرف جانے کا حکم فرمایا اس لئے کہ مدینہ منورہ میں وباء پھیل گئی تھی ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا جانا علاج کی خاطر تھا فرار عن الوباء کی وجہ سے نہ تھا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ طاعون والے علاقہ سے فرار اختیار کرنا تو مکروہ ہے مگر اس کے علاوہ علاج وغیرہ کے لئے نکلنا جائز ہے۔ اسی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ مقام سرغ سے واپس لوٹ آئے اس وجہ سے نہیں کہ وہ اترنے والی وبا سے فرار اختیار کرنے والے تھے اس کی دلیل یہ روایت ہے۔

تخریج : مسلم فی القسامة ۱۳۔

۶۹۳۷ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَیَّاشٍ الْحِمْصِیُّ ، قَالَ :ثَنَا شُعَیْبُ بْنُ أَبِیْ حَمْزَةَ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ :قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ النَّاسَ یُحِلُّوْنَ ثَلَاثَ خِصَالٍ وَأَنَا أَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْهُنَّ زَعَمُوْا أَنِّیْ فَرَرْتُ مِنَ الطَّاعُوْنِ ، وَأَنَا أَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنِّیْ أَحْلَلْتُ لَهُمُ الطِّلَاءَ ، وَهُوَ الْخَمْرُ ، وَأَنَا أَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ ذٰلِكَ وَأَنِّیْ أَحْلَلْتُ لَهُمُ الْمَكْسَ ، وَهُوَ النَّجِسُ ، وَأَنَا أَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ ذٰلِكَ .فَهٰذَا عُمَرُ یُخْبِرُ أَنَّهٗ یَبْرَأُ اِلَی اللّٰهِ أَنْ یَكُوْنَ فَرَّ مِنَ الطَّاعُوْنِ ، فَدَلَّ ذٰلِكَ ، أَنَّ رُجُوْعَهٗ كَانَ لِأَمْرٍ آخَرَ غَیْرِ الْفِرَارِ .وَكَذٰلِكَ مَا أَرَادَ بِكِتَابِهٖ اِلٰی أَبِیْ عُبَیْدَةَ أَنْ یَخْرُجَ هُوَ وَمَنْ مَعَهٗ مِنْ جُنْدِ الْمُسْلِمِیْنَ ، اِنَّمَا هُوَ لِنَزَاهَةِ الْجَابِیَةِ ، وَعُمْقِ الْأُرْدُنِّ .فَقَدْ بَیَّنَ أَبُوْ مُوْسَی الْأَشْعَرِیُّ ، فِیْ حَدِیْثِ شُعْبَةَ الْمَكْرُوْهُ فِی الطَّاعُوْنِ مَا هُوَ ؟ وَهُوَ أَنْ یَخْرُجَ مِنْهُ خَارِجٌ ، فَیَسْلَمُ فَیَقُوْلُ سَلِمْتُ لِأَنِّیْ خَرَجْتُ وَیَهْبِطُ عَلَیْهِ هَابِطٌ فَیُصِیْبُهٗ فَیَقُوْلُ أَصَابَنِیْ ، لِأَنِّیْ هَبَطْتُ .وَقَدْ أَبَاحَ أَبُوْ مُوْسٰی مَعَ ذٰلِكَ لِلنَّاسِ أَنْ یَتَنَزَّهُوْا عَنْهُ، اِنْ أَحَبُّوْا ، فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَاهُ، عَلَی التَّفْسِیْرِ الَّذِیْ وَصَفْنَا .فَهٰذَا مَعْنٰی هٰذِهِ الْآثَارِ ، وَعِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .وَأَمَّا الطِّیَرَةُ ، فَقَدْ رَفَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، وَجَاءَتِ الْآثَارُ بِذٰلِكَ مَجِیْئًا مُتَوَاتِرًا .

۶۹۳۷: زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے اللہ لوگ تین خصال اختیار کرنے والے ہیں اور میں ان تینوں سے تیری بارگاہ میں براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ (۱) ان کا خیال یہ ہے کہ میں طاعون سے فرار اختیار کرنے والا ہوں۔ اے اللہ تعالیٰ میں تیری بارگاہ میں اس سے براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ (۲) میں نے نبیذ طلاء (گاڑھا نبیذ) کو ان کے لئے حلال کر دیا حالانکہ وہ تو شراب ہے میں اس سے بری الذمہ ہوں۔ (۳) میں نے ان کے لئے مکس (ٹیکس سے زائد) کو ان کے لئے حلال کیا ہے حالانکہ وہ تو پلید ہے اے اللہ میں اس سے بھی تیری بارگاہ میں براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ یہ عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ وہ اس سے بری الذمہ ہیں کہ وہ طاعون سے فرار اختیار کرنے والے ہوں۔ اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ان

کی واپسی فرار کی وجہ سے نہ تھی بلکہ کسی دوسری غرض سے تھی۔ اسی طرح ان کا حضرت ابوعبیدہؓ کو یہ لکھنا کہ وہ خود اور اسلامی لشکر اس علاقہ سے نکل آئیں اس کی وجہ جابیہ کا پرفضا ہونا اور اردن کا گہرا ہونا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے شعبہ کی روایت میں واضح کر دیا طاعون میں کیا چیز مکروہ ہے وہ یہ ہے کہ کوئی نکلے اور سلامت رہے اور یہ کہنے لگے کہ میں نکلنے کی وجہ سے بچ گیا اور وہاں کوئی چلا جائے اور وہ طاعون کا شکار ہو جائے تو کہنے لگے یہ طاعون میرے یہاں آنے کی وجہ سے مجھ پر پڑی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ نے لوگوں کا وہاں سے کوچ مباح کر دیا اگر وہ پسند کریں۔ یہ آثار اس تفسیر پر دلالت کر رہے ہیں جو ہم نے بیان کی ہے۔ آثار کو سامنے رکھ کر ہمارے ہاں یہی معنی ہیں۔ بدفالی جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو بھی ختم کیا جیسا کہ متواتر روایات اس پر وارد ہوئی ہیں۔

۶۹۳۸ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، وَرَوْحٌ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عِيْسٰى ، رَجُلٍ مِنْ بَنِىْ أَسَدٍ ، عَنْ زِرٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الطِّيَرَةَ مِنَ الشِّرْكِ ، وَمَا مِنَّا اِلَّا ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

۶۹۳۸: زر نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بدفالی شرک کی قسم ہے لیکن ہم میں سے جو بھی ہے اللہ تعالیٰ اس کو توکل سے لے جائیں گے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۲۴' ترمذی فی السیر باب ۴۷' ابن ماجه فی الطب باب ۴۳' مسند احمد ۳۸۹/۱' ۴۴۰۔

۶۹۳۹ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ ، قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ ، عَنْ أَبِىْ زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا طِيَرَةَ۔

۶۹۳۹: ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بدفالی نہیں ہے۔

۶۹۴۰ : حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا قَبِيْصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ ، عَنْ أَبِىْ زُرْعَةَ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۴۰: ابوزرعہ نے ایک آدمی سے انہوں نے حضرت عبداللہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۴۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ وَيُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ، ابْنَىْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۶۹۴۱: حمزہ و سالم دونوں نے اپنے والد ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی

روایت کی ہے۔

۶۹۴۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ ابْنُ أَبِيْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يُبْغِضُ الطِّيَرَةَ ، وَيَكْرَهُهَا۔

۶۹۴۲: علقمہ نے اپنی والدہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدفالی کو ناپسند قرار دیتے اور اس سے بغض کا اظہار فرماتے۔

۶۹۴۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا طِيَرَةَ۔

۶۹۴۳: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ بدشگونی نہیں ہے۔

۶۹۴۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۴۴: ابوسلمہ وغیرہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۴۵ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۴۵: ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۴۶ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيِّ ، قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۴۶: علی بن رباح لخمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کرتے سنا۔

۶۹۴۷ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُشَيْشٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۴۷: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۴۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۹۴۸: شعبہ نے قتادہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۴۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْأَشَجُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۶۹۴۹: عبدالرحمن بن یزید بن قاسم نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۵۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَوْفٍ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ قَطَنٍ ، عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعِيَافَةُ ، وَالطِّيَرَةُ ، وَالطَّرْقُ مِنَ الْجِبْتِ۔فَلَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطِّيَرَةِ ، وَأَخْبَرَ أَنَّهَا مِنَ الشِّرْكِ ، نَهَى النَّاسَ عَنِ الْأَسْبَابِ الَّتِيْ تَكُوْنُ عَنْهَا الطِّيَرَةُ ، مِمَّا ذُكِرَ فِيْهِ هٰذَا الْبَابُ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّؤْمُ فِي الثَّلَاثِ۔قِيْلَ لَهٗ :قَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَلٰى مَا ذَكَرْتَ .

۶۹۵۰: حبان بن قطن نے حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ عیافہ (پرندوں کو فال کے لئے اڑانا) الطیرۃ۔ (بدفالی) اور طرق۔ (منتر کے لئے کنکریاں پھینکنا) یہ بت پرستی سے ہیں۔ جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدفالی کو شرک کا حصہ قرار دیا اور اس سے روک دیا اور ان اسباب سے بھی منع کیا جن میں بدفالی لی جاتی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑا' عورت' گھر۔ یہ روایت اسی طرح جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جیسا کہ تم نے ذکر کی ہے۔ (روایت یہ ہے)

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب۲۳' مسند احمد ۴۷۷/۳' ۶۰/۵۔

۶۹۵۱ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ :قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، وَمَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ، ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّمَا الشُّؤْمُ فِيْ ثَلَاثَةٍ ، فِي الْمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ ، وَالدَّارِ۔

۶۹۵۱: حمزہ و سالم دونوں نے اپنے والد ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نحوست تین چیزوں میں ہے۔ عورت'

گھوڑا، گھر۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب٤٧، والنکاح باب١٧، مسلم فی السلام ١١٥/١٢٠، ابو داؤد فی الطب باب٢٤، ترمذی فی الادب باب٥٨، نسائی فی الخیل باب٥، ابن ماجه فی النکاح باب٥٥، مالك فی الاستیذان ٢٢، مسند احمد ٨/٢، ٣٦، ١١٥، ١٣٦۔

۶۹۵۲ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۹۵۲: مالک نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت ذکر کی ہے۔

۶۹۵۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ حَمْزَةَ .

۶۹۵۳: ابن جریج نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ حمزہ کا ذکر نہیں کیا۔

۶۹۵۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۶۹۵۴: سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔

۶۹۵۵ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.وَقَدْ رُوِيَ أَيْضًا عَلٰى خِلَافِ هٰذَا الْمَعْنٰى ، مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ ، وَغَيْرِهٖ.

۶۹۵۵: حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ اس مفہوم کے خلاف روایات بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وارد ہیں۔

۶۹۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ ، عَنِ الْحَضْرَمِيِّ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ :سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ ، عَنِ الطِّيَرَةِ ، فَانْتَهَرَنِيْ فَقَالَ مَنْ حَدَّثَكَ؟ فَكَرِهْتُ أَنْ أُحَدِّثَهٗ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : لَا طِيَرَةَ ، وَإِنْ كَانَتِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ ، فَفِي الْمَرْأَةِ ، وَالدَّارِ ، وَالْفَرَسِ۔

۲۹۵۲: سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد بن مالکؓ سے بدشگونی کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا تمہیں یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے ان کے سامنے بیان کرنا ناپسند کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے۔ کوئی بدفالی نہیں اگر بدفالی ہوتی تو وہ عورت' گھر اور گھوڑے میں ہوتی۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۲٤' مسند احمد ۲۸۹/۲' ٦' ۲٤٠/١٥٠۔

۲۹۵۷ : حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ ، فَفِيْ ثَلَاثٍ ، فِي الْفَرَسِ ، وَالْمَسْكَنِ ، وَالْمَرْأَةِ۔

۲۹۵۷: حمزہ نے اپنے باپ ابن عمر ؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو وہ ان تین چیزوں میں ہوتی گھوڑا' گھر' عورت۔

تخریج : بخاری فی الجهاد باب٤٧' والنكاح باب١٧' مسلم فی السلام ١١٩/١١٨' ترمذی فی الادب باب٥٨' ابن ماجه فی النكاح باب٥٥' مالك فی الاستيذان ٢١' مسند احمد ٢٨٩/٢۔

۲۹۵۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، سَمِعَ جَابِرًا يُحَدِّثُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۲۹۵۸: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۲۹۵۹ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ حَازِمٍ: فَكَأَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ ، لَمْ يَكُنْ يُثْبِتُهُ، وَأَمَّا النَّاسُ ، فَيُثْبِتُوْنَهُ.

۲۹۵۹: ابوحازم نے حضرت سہل بن مسعود ؓ کو جناب نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے سنا ابوحازم کہتے ہیں گویا سعد ان کو ثابت نہیں کرتے تھے۔ اور دیگر لوگ اس کو ثابت کرتے تھے۔

۲۹۶۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا حِبَّانُ ، قَالَ :ثَنَا أَبَانٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ لَاحِقٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ حَدَّثَهُ قَالَ :سَأَلْتُ سَعْدًا عَنِ الطِّيَرَةِ ، فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا طِيَرَةَ ، وَإِنْ كَانَ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ ، فَفِي الْمَرْأَةِ ، وَالدَّارِ ، وَالْفَرَسِ۔

۶۹۶۰: سعید بن مسیب نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعدؓ سے بدفالی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا بدفالی نہیں اور اگر کسی چیز میں ہوتی تو وہ عورت' گھوڑے اور گھر میں ہوتی۔

تخریج: روایت ٦٩٥٦ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۶۹۶۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۶۱: عبداللہ بن ابی بکر نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے تھے۔

۶۹۶۲ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِيْ شَيْءٍ ، فَفِيْ ثَلَاثٍ ، فِي الْمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ ، وَالدَّارِ۔

۶۹۶۲: ابوحازم نے حضرت سہل بن سعدؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو تین چیزوں میں ہوتی عورت' گھوڑا' گھر۔

۶۹۶۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى ، حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا عَدْوٰى ، وَلَا طِيَرَةَ ، وَإِنْ كَانَ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ ، وَالدَّارِ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مَا يَدُلُّ عَلَى غَيْرِ مَا فِي الْفَصْلِ الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا الْفَصْلِ .وَذٰلِكَ أَنَّ سَعْدًا ، انْتَهَرَ سَعِيْدًا حِيْنَ ذَكَرَ لَهُ الطِّيَرَةَ ، وَأَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : لَا طِيَرَةَ ثُمَّ قَالَ إِنْ تَكُنِ الطِّيَرَةُ فِيْ شَيْءٍ ، فَفِي الْمَرْأَةِ ، وَالْفَرَسِ ، وَالدَّارِ۔فَلَمْ يُخْبِرْ أَنَّهَا فِيْهِنَّ ، وَإِنَّمَا قَالَ إِنْ تَكُنْ فِيْ شَيْءٍ فَفِيْهِنَّ أَيْ :لَوْ كَانَتْ تَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ ، لَكَانَتْ فِيْ هٰؤُلَاءِ ، فَإِذَا لَمْ تَكُنْ فِيْ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ ، فَلَيْسَتْ فِيْ شَيْءٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا تَكَلَّمَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ ، كَانَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ .

۶۹۶۳: عطیہ نے حضرت ابوسعیدؓ سے انہوں نے روایت کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کوئی بیماری متعدی

نہیں، نہ بدفالی ہے۔ اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ عورت، گھوڑے اور گھر میں ہوتی۔ اس روایت میں ان روایات کے خلاف مضمون ہے جو کہ پہلے حصہ باب میں وارد ہوئی ہیں وہ یہ کہ حضرت سعدؓ نے سعید کو بدفالی کے تذکرہ پر ڈانٹا اور بتلایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے تو اس کی نفی کی ہے کہ کوئی بدفالی نہیں پھر فرمایا اگر یہ ہوتی تو پھر ان تینوں چیزوں میں ہوتی گھر، گھوڑا اور عورت۔ (کیونکہ یہ اکثر آدمی کے ساتھ رہتی ہیں)۔ یہ نہیں بتلایا کہ ان میں نحوست پائی جاتی ہے بلکہ فرمایا اگر کسی چیز میں ہوتی تو ان میں ہونی چاہئے تھی۔ جب ان میں نہیں تو کسی چیز میں نہیں۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان دیگر الفاظ میں وارد ہوا ہے۔

روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ملاحظہ ہوں۔

۶۹۶۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِيْ حَسَّانٍ ، قَالَ :دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ، عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فَأَخْبَرَاهَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ الطِّيَرَةَ فِي الْمَرْأَةِ ، وَالدَّارِ ، وَالْفَرَسِ۔فَغَضِبَتْ وَطَارَتْ شُقَّةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشُقَّةٌ فِي الْأَرْضِ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ نَزَّلَ الْقُرْآنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ، مَا قَالَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ ، إِنَّمَا قَالَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَتَطَيَّرُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ۔فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ أَنَّ ذٰلِكَ الْقَوْلَ ، كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِكَايَةً عَنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ، لِأَنَّهُ -عِنْدَهُ -كَذٰلِكَ .

۶۹۶۴: ابوحسان کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر کے دو آدمی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے اور ان کو بتلایا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بیان کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ عورت، گھر اور گھوڑے میں نحوست ہے۔ (تو یہ سن کر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سخت ناراض ہوئیں اور تیور بدل گئے اور فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس نے حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید کو اتارا ہے یہ کلمات جناب رسول اللہ ﷺ نے بالکل نہیں فرمائے۔ بلکہ آپ نے فرمایا اہل جاہلیت ان تین چیزوں سے بدشگونی لیتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ یہ اہل جاہلیت کا قول ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ نے بطور حکایت نقل فرمایا۔ اس لئے نہیں کہ وہ آپ کے ہاں بھی اسی طرح ہے۔

تخریج : مسند احمد ٦' ١٥٠/٢٤٠۔

بَابُ التَّخَيُّرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

انبیاءکرام علیہم السلام کے درمیان ترجیح کا بیان

خلاصۃ المرام :

حضرات انبیاءعلیہم السلام کے مابین انفرادی صفات میں ایک دوسرے پر ترجیح میں کوئی حرج نہیں۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے انبیاءعلیہم السلام میں ترجیح کا سلسلہ ہرگز جائز نہیں ہے۔

۶۹۶۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ ، فَقَالَ ذَاكَ أَبِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۶۹۵۶: مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک آدمی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا: یاخیر البریہ اے مخلوق میں سب سے بہتر تو آپ نے فرمایا وہ تو میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

تخریج : ابو داؤد فی السنة باب۱۸' مسند احمد ۳' ۱۸۱/۱۷۸۔

۶۹۶۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۶۹۶۶: مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۶۷ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ ، قَالَا :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۶۹۶۷: حذیفہ نے سفیان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے۔

۶۹۶۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِالتَّخْيِيْرِ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَيُقَالُ :إِنَّ فُلَانًا خَيْرٌ مِنْ فُلَانٍ ، عَلٰى مَا جَاءَ مِمَّا كَانَ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ

مِنهُمْ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا التَّخْيِيْرَ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۶۹۶۸: مختار بن فلفل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کے درمیان ترجیح میں کوئی حرج نہیں۔مثلاً کہ فلاں فلاں سے بہتر ہے مگر یہ ان صفات میں ہوگا جو انفرادی طور پر ان میں پائی جاتی ہیں۔انبیاء علیہم السلام میں ایک دوسرے پر ترجیح دینا جائز نہیں انہوں نے ان روایات سے استدلال کیا ہے۔

۶۹۶۹ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخَيَّرُوْا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ۔

۶۹۶۹: عمرو بن یحییٰ مازنی نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر ترجیح مت دو۔

تخریج : بخاری فی الخصومات باب۱' والدیات باب۳۲' مسلم فی الفضائل ۱۶۳' ابو داؤد فی السنه باب۱۳' مسند احمد ۳' ۳۱/۳۳۔

۶۹۷۰ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

۶۹۷۰: یحییٰ بن عمارہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوسعیدؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۹۷۱ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۶۹۷۱: ابونعیم نے سفیان سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔

۶۹۷۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا الْمَاجِشُوْنُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ :أَخْبَرَنِي الْاَعْرَجُ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ. ، فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْا۔فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفَضَّلَ بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ .وَرُوِيَ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ لَا تُفَضِّلُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى۔

۶۹۷۲: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔البتہ طویل روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔''لاتفضلوا'' جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے سے روکا۔اور یہ روایت بھی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو۔

تخریج : بخاری فی احادیث الانبیاء باب ۳۵' مسلم فی الفضائل ۱۵۹۔

۶۹۷۳ : عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوْنِيْ عَلٰى مُوْسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيْقُ ، فَإِذَا مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ ، فَلَا أَدْرِيْ أَصُعِقَ فِيْمَنْ كَانَ صُعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ، أَوْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ؟۔فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُفَضِّلُوْهُ عَلٰى مُوْسٰى وَقَالَ لَهُمْ إِنِّيْ أَوَّلُ مَنْ يُفِيْقُ مِنَ الصَّعْقَةِ ، فَأَجِدُ مُوْسٰى قَائِمًا ، فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صُعِقَ قَبْلِيْ، فَأَفَاقَ قَبْلِيْ، أَمْ كَانَ فِيْمَنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ؟۔فَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَنَا عَلٰى أَنَّهُ جَازَ عِنْدَهُ أَنْ يَكُوْنَ فِيْمَا اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَلَمْ تُصِبْهُ الصَّعْقَةُ ، فَفُضِّلَ بِذٰلِكَ ، أَوْ صُعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلَهُ، فَكَانَ فِيْ مَنْزِلَتِهِ ، لِأَنَّهُمَا قَدْ صُعِقَا جَمِيْعًا .فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ ، تَفْضِيْلَهُ عَلَيْهِ، لِمَا احْتَمَلَ تَخَطِّي الصَّعْقَةِ إِيَّاهُ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ :أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

۶۹۷۳: سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت مت دو۔ بے شک لوگ قیامت کے دن بے ہوش ہو جائیں گے میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا۔ اچانک موسیٰ علیہ السلام کو دیکھوں گا کہ وہ عرش کے پائے کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ بے ہوش ہونے والوں میں بیہوش ہوئے اور پھر مجھ سے پہلے ان کو ہوش آ گیا یا وہ ان لوگوں سے ہیں جن کو اس سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ (الا من شاء اللہ کی طرف اشارہ فرمایا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام پر فضیلت سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ مجھے پہلے ہوش آئے گا تو میں موسیٰ علیہ السلام کو کھڑا پاؤں گا۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ بے ہوش ہونے والوں سے ہیں یا وہ ان لوگوں سے ہیں کہ جن کو اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے۔ پس ہمارے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس بات کو جائز قرار دیا کہ موسیٰ علیہ السلام ان لوگوں سے ہوں جو کہ بے ہوشی سے مستثنیٰ ہوں اور انہیں بے ہوشی پہنچی ہی نہیں تو اس لحاظ سے ان کو فضیلت حاصل ہو یا وہ بے ہوش ہوئے مگر آپ سے پہلے ان کو افاقہ ہو گیا (اس لحاظ سے فضیلت ہو) تو دونوں ایک ہی درجہ میں ہوئے اس لئے کہ دونوں میں بے ہوشی طاری ہوئی تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اپنی فضیلت ظاہر کرنے کو ناپسند فرمایا کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بے ہوشی سے محفوظ رہے ہوں حالانکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی آدمی کو یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متی سے افضل و بہتر ہوں۔ روایت یہ ہے:

تخریج : بخاری فی الخصومات باب ۱' احادیث الانبیاء باب۳۱' تفسیر سوره۸' مسلم فی الفضائل ۱۶۰' ابو داؤد فی السنه باب۱۳' مسند احمد ۲۶٤/۲۔

۶۹۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَقُوْلَ :أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى.

۶۹۷۴: ابوالعالیہ نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی آدمی کو یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ علیہ السلام سے بہتر ہوں۔

تخریج : بخاری فی احادیث الانبیاء باب۲٤/۳۵' مسلم فی الفضائل ۱۶۶/۱۶۷' ترمذی فی الصلاۃ باب ۲۰۔

۶۹۷۵ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتَّى۔

۶۹۷۵: حمید بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی آدمی کو یہ کہنا جائز نہیں کہ میں (محمد ﷺ) حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں۔

۶۹۷۶ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَأَنَّهُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ قَدْ سَبَّحَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي الظُّلُمَاتِ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخْيِيْرِ بَيْنَهُ، وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِعَيْنِهِ ، وَأَخْبَرَ بِفَضِيْلَةٍ لِكُلِّ مَنْ ذَكَرَهُ مِنْهُمْ لَمْ تَكُنْ لِغَيْرِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ فَيُجْعَلُ مُضَادًّا لِحَدِيْثِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ ؟ .قُلْتُ :لَيْسَ هٰذَا عِنْدِي ، بِمُضَادٍّ لَهُ، لِأَنَّ حَدِيْثَ الْمُخْتَارِ ، إِنَّمَا هُوَ عَلٰى أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ، فَلَمْ يَقْصِدْ فِيْ ذٰلِكَ إِلٰى أَحَدٍ دُوْنَ أَحَدٍ .وَفِي الْآثَارِ الْأُخَرِ ، تَفْضِيْلُ نَبِيٍّ عَلٰى نَبِيٍّ ، فَفِيْ تَفْضِيْلِ أَحَدِهِمْ بِعَيْنِهِ عَلٰى آخَرَ مِنْهُمْ ، إِزْرَاءٌ عَلَى الْمَفْضُوْلِ ، وَلَيْسَ فِيْ تَفْضِيْلِ رَجُلٍ عَلَى النَّاسِ إِزْرَاءٌ عَلٰى أَحَدٍ مِنْهُمْ .هٰذَا يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ هُوَ الْمَعْنٰى ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ .وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَطْلَعَ رَسُوْلَهُ عَلٰى أَنَّ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ، وَلَمْ يُطْلِعْهُ عَلٰى تَفْضِيْلِ بَعْضِ الْأَنْبِيَاءِ غَيْرَهُ عَلٰى بَعْضٍ .فَوَقَفَ فِيْمَا لَمْ يُطْلِعْهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ، فَأَمَرَ بِالْوَقْفِ عِنْدَهُ، وَأَطْلَقَ الْكَلَامَ

فِيْمَا أَطْلَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ .

۶۹۷۲: عبداللہ بن سلمہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے گویا کہ انہوں نے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقل کیا ہے پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔ اور یہ اضافہ کیا کہ حضرت یونس علیہ السلام نے اندھیروں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے روک دیا کہ انبیاء علیہم السلام کے درمیان ترجیح دی جائے اور اس طرح آپ نے ہر پیغمبر علیہ السلام کی اس فضیلت کا ذکر کیا جو دوسرے کے لئے نہیں اسی کے ساتھ خاص ہے۔ یہ روایت تو مختار بن فلفل کی گزشتہ روایت کے مخالف ہے۔ یہ روایت میرے ہاں تو اس کے مخالف نہیں ہے کیونکہ حضرت مختار کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مخلوق میں بہتر ہیں تو اس میں کسی کو چھوڑ کر دوسرے کا قصد نہیں کیا گیا۔ جبکہ دیگر روایات میں ایک پیغمبر کی دوسرے پر فضیلت خاصہ کا تذکرہ ہے پس معین پیغمبر کو دوسرے پر فضیلت دینے سے مفضول کی توہین ہے جبکہ کسی دوسرے شخص کو دوسرے تمام لوگوں پر فضیلت دیتے ہیں تو اس صورت میں ان پر عیب جوئی نہیں ہے تو اس طرح ان روایات سے تضاد ختم ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات پر مطلع کر دیا کہ ابراہیم علیہ السلام تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور اس بات کی اطلاع نہ دی ہو کہ بعض انبیاء کرام کو دوسرے بعض پر فضیلت حاصل ہے۔ تو جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اطلاع نہیں دی اس کے متعلق آپ نے توقف فرمایا اور دوسروں کو بھی توقف کا حکم فرمایا اور جس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی اس میں کلام کو مطلق رکھا۔ (ممکن ہے کہ اس بات کی ممانعت ہو کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ دو۔ بس جو منقول ہے اس پر اکتفاء کرو کیونکہ اس کا تعلق اطلاع باری تعالیٰ پر موقوف ہے نص سے فضیلت وہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ **تلک الرسل فضلنا بعضهم على بعض** کے تحت ہے۔ مترجم واللہ اعلم)

بَابُ اِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ

جانوروں کوخصی کرنا

خلاصۃ المرام:

کسی نر جانور کوخصی کرنا یہ تغیر خلق اللہ کی قسم سے بن جاتا ہے۔

فریق ثانی کا موقف: جن جانوروں کے کاٹنے کا خطرہ ہو یا ان کے متعلق چربی سے بھرپور کرنے کا ارادہ ہو ان کوخصی کرنے میں کچھ قباحت نہیں۔

۶۹۷۷ : حَدَّثَنَا اَبُوْخَالِدٍ یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ ، قَالَ :ثَنَا اَبُوْبَکْرٍ الْحَنَفِیُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ یُخْصَی الْاِبِلُ ، وَالْبَقَرُ ، وَالْغَنَمُ ، وَالْخَیْلُ۔وَکَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ :مِنْهَا نَشَأَتِ الْخَلْقُ ، وَلَا تَصْلُحُ الْاِنَاثُ اِلَّا بِالذُّکُوْرِ .

۶۹۷۷: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں' بیلوں' بکروں' گھوڑوں کوخصی کرنے سے منع فرمایا۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اسی سے مخلوق پیدا ہوئی اور مادہ بلانر کے مناسب ہی نہیں۔

تخریج : مسند احمد ۲۴/۲' باختلاف یسیر من اللفظ۔

۶۹۷۸ : حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ :ثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ ، فَذَکَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی هٰذَا ، فَقَالُوْا :لَا یَحِلُّ اِخْصَاءُ شَیْءٍ مِنَ الْفُحُوْلِ ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ، وَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ قَالُوْا :وَهُوَ الْاِخْصَاءُ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :مَا خِیْفَ عِضَاضُهٗ مِنَ الْبَهَائِمِ ، اَوْ مَا اُرِیْدَ شَحْمُهٗ مِنْهَا ، فَلَا بَأْسَ بِاِخْصَائِهٖ. وَقَالُوْا :هٰذَا الْحَدِیْثُ الَّذِیْ احْتَجَّ بِهٖ عَلَیْنَا مُخَالِفُنَا ، اِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوْفٌ ، وَلَیْسَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

۶۹۷۸: عیسیٰ بن یونس نے عبداللہ بن نافع سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت بیان کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں :بعض لوگ اس طرف گئے ہیں وہ کہتے ہیں کسی نر کوخصی کرنا حلال نہیں ۔انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔"فلیغیرن خلق اللہ......" اس آیت میں جس تغییر خلق کا ذکر ہے اس سے یہی

خصی ہونا مراد ہے۔ فریق ثانی کا موقف ہے کہ جس کے متعلق خطرہ ہو کہ وہ دوسرے جانوروں کو کاٹے گا یا جس کے چربی سے بھرپور کرنے کا ارادہ ہو اسے خصی کرنے میں حرج نہیں۔ فریق مخالف کا کہنا ہے کہ جو روایت دلیل میں پیش کی جاتی ہے وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوعاً ثابت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۶۹۷۹ : فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ . وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ أَهْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، إِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَأَمَّا مَا ذَكَرُوْا مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ فَقَدْ قِيْلَ :تَأْوِيْلُهُ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ .وَقِيْلَ :إِنَّهُ دِيْنُ اللّٰهِ .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ مَوْجُوْءَ يْنِ ، وَهُمَا الْمَرْضُوْضَانِ خَصَاهُمَا ، وَالْمَفْعُوْلُ بِهِ ذٰلِكَ ، قَدِ انْقَطَعَ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ نَسْلٌ فَلَوْ كَانَ إِخْصَاؤُهُمَا مَكْرُوْهًا ، إِذًا لَمَا ضَحّٰى بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِيَنْتَهِيَ النَّاسُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَلَا يَفْعَلُوْنَهُ، لِأَنَّهُمْ مَتٰى مَا عَلِمُوْا أَنَّ مَا أُخْصِيَ تُجْتَنَبُ أَوْ تُجَافٰى، أَحْجَمُوْا عَنْ ذٰلِكَ ، فَلَمْ يَفْعَلُوْهُ .أَلَا تَرٰى أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فِيْمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ بَابِ رُكُوْبِ الْبِغَالِ أَنَّهُ أُتِيَ بِعَبْدٍ خَصِيٍّ يَشْتَرِيْهِ .فَقَالَ :مَا كُنْتُ لِأُعِيْنَ عَلَى الْإِخْصَاءِ .فَجَعَلَ ابْتِيَاعَهُ إِيَّاهُ، عَوْنًا عَلٰى إِخْصَائِهِ، لِأَنَّهُ لَوْلَا مَنْ يَبْتَاعُهُ، لِأَنَّهُ خَصِيٌّ لَمْ يَخْصِهِ مَنْ أَخْصَاهُ، فَكَذٰلِكَ إِخْصَاءُ الْغَنَمِ ، لَوْ كَانَ مَكْرُوْهًا ، لَمَا ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدْ أُخْصِيَ مِنْهَا .وَلَا يُشْبِهُ إِخْصَاءُ الْبَهَائِمِ إِخْصَاءَ بَنِيْ آدَمَ ، لِأَنَّ إِخْصَاءَ الْبَهَائِمِ ، إِنَّمَا يُرَادُ بِهٖ مَا ذَكَرْنَا ، مِنْ سَمَانَتِهَا ، وَقَطْعِ عَضِّهَا ، فَذٰلِكَ مُبَاحٌ .وَبَنُوْ آدَمَ ، فَإِنَّمَا يُرَادُ بِإِخْصَائِهِمُ الْمَعَاصِيْ ، فَذٰلِكَ غَيْرُ مُبَاحٍ .وَلَوْ كَانَ مَا رَوَيْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ صَحِيْحًا ، لَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ أُرِيْدَ الْإِخْصَاءُ الَّذِيْ لَا يَبْقٰى مَعَهُ شَيْءٌ ، مِنْ ذُكُوْرِ الْبَهَائِمِ ، حَتّٰى يُخْصٰى، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ ، لِأَنَّ فِيْهِ انْقِطَاعَ النَّسْلِ .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ مِنْهَا نَشَأَتِ الْخَلْقُ أَيْ :فَإِذَا لَمْ يَنْشَأْ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ الْخَلْقِ ، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ .فَأَمَّا مَا كَانَ مِنَ الْإِخْصَاءِ الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ مِنْهُ نَشْءُ الْخَلْقِ ، فَهُوَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ إِبَاحَةِ إِخْصَاءِ الْبَهَائِمِ ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ .

۶۹۷۹ : نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ نہیں ہے۔ پس

اس کا موقوف ہونا ثابت ہو گیا باقی آیت جس کا تذکرہ بطور دلیل کیا گیا ہے تو اس کی ایک تاویل اگر وہ ہے جو فریق اوّل نے کی ہے تو دوسری تاویل تخلیق کے بدلنے سے دین فطرت کا بدلنا مراد ہے۔ روایات میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی اور وہ دو دنبے تھے جو موجوء ین تھے اس کا معنی جس کے کپوروں کو کوٹا گیا ہو۔ اس کی نسل کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا تو اگر خصی کرنا مکروہ ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ ان کی قربانی نہ کرتے تاکہ لوگ اس سے باز آجائیں اور نہ کریں کیونکہ لوگوں کو جب یہ معلوم ہو جاتا جو خصی ہو اس سے گریز کیا جاتا یا بچا جاتا ہے تو لوگ اس سے رک جاتے اور نہ کرتے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پاس ایک غلام لایا گیا جو خصی تھا تاکہ وہ خرید لیں (باب رکوب البغال) تو آپ نے فرمایا میں خصی پن پر معاون نہیں بن سکتا (اس لئے میں نہ خریدوں گا) تو آپ نے خصی غلام کی خریداری کو اعانت علی الاخصاء قرار دے کر نہ خریدا۔ کیونکہ اگر کوئی اس کو خصی ہونے کی بناء پر نہ خریدے گا تو پھر خصی کرنے والا آئندہ خصی نہ کرے گا۔ اسی طرح بکریوں میں خصی کرنا اگر مکروہ ہوتا تو جناب رسول اللہ ﷺ خصی کی قربانی نہ کرتے۔ نیز اس کو بنی آدم کے خصی کرنے پر قیاس نہیں کر سکتے کیونکہ جانوروں کے خصی کرنے سے ان کا موٹا کرنا اور ان کے کاٹنے سے حفاظت مقصود ہے اور یہ مباح ہے اور انسانوں کو خصی کرنے سے معاصی مقصود ہیں اور یہ ناجائز ہے۔ اگر اس روایت کو بوجوہ مان لیا جائے تو ممکن ہے کہ اس سے مراد ایسا خصی بنانا ہو جس کے ساتھ اور کوئی چیز نر حیوانات کی باقی نہ رہے اور یہ مکروہ ہے کیونکہ اس سے سلسلہ نسل کا انقطاع لازم آتا ہے اس پر دلالت یہ ہے کہ روایت میں "منها نشأت الخلق" کہا گیا کہ جب اس سے کوئی چیز پیدا نہ ہو تو یہ مکروہ ہے۔ باقی ایسا خصی کرنا جس سے پیدائش کا سلسلہ منقطع نہ ہو وہ اس کے خلاف ہے۔

حیوانات کے خصی کرنے پر متقدمین سے ثبوت:

۶۹۸۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ أَخْصَى بَغْلًا لَهُ.

۶۹۸۰: ہشام بن عروہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عروہ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے خچر کو خصی کیا۔

۶۹۸۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ.

۶۹۸۱: ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۶۹۸۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْصَى جَمَلًا لَهُ.

۶۹۸۲: سفیان نے ابن طاؤس سے روایت کی ہے کہ ان کے والد نے اپنے ایک اونٹ کو خصی کیا۔

۶۹۸۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عِمْرَانَ ، قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ :لَا بَأْسَ بِإِخْصَاءِ الْفَحْلِ إِذَا خُشِيَ عِضَاضُهُ.

۶۹۸۳: مالک بن مغول سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے فرمایا کہ نر کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس کے کاٹنے کا خطرہ ہو۔

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ ، هَلْ تَصْلُحُ أَمْ لَا ؟

کتابت علم صحیح ہے یا نہیں

خلاصۃ المرام :

بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ علم کا لکھنا مکروہ ہے۔

فریق ثانی کا موقف: کتابت علم میں کچھ حرج نہیں ہے۔

۶۹۸۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ : ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِتَابَةِ الْعِلْمِ ، فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ - قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى كَرَاهَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ ، وَنَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ ، وَاحْتَجُّوا فِيهِ بِمَا ذَكَرْنَاهُ . وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِكِتَابَةِ الْعِلْمِ بَأْسًا ، وَعَارَضُوا مَا احْتَجَّ بِهِ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ ، مِنَ الْأَثَرِ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ ، بِمَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۶۹۸۴: عطاء ابن یسار کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدریؓ نے نقل کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے علمی باتیں لکھنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت نہیں دی۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ علم کا لکھنا مکروہ ہے اور وہ اس سے منع کرتے ہیں اور اس روایت کو بطور دلیل کے پیش کرتے ہیں۔ فریق ثانی کا موقف ہے کہ کتابت علم میں کوئی حرج نہیں اور اس کا ثبوت یہ روایت ہے جو آئندہ سطور میں ذکر کر رہے ہیں۔

تخریج : ترمذی فی العلم باب ۱۱۔

۶۹۸۵ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ : ثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، قَالَ : ثَنَا شَرِيكٌ ، عَنِ الْمُخَارِقِ ، عَنْ طَارِقٍ قَالَ : خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ : مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ عَلَيْكُمْ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ ، وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ يَعْنِي ، الصَّحِيفَةَ فِي ذَوَائِبِهِ . وَقَالَ : فِي غِلَافِ سَيْفٍ عَلَيْهِ أَخَذْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ۔

۶۹۸۵: طارق کہتے ہیں کہ علی المرتضیٰؓ نے ہمیں خطبہ دیا اور سوائے اللہ کی کتاب کے اور اس صحیفے کے جو آپؓ کی تلوار کے غلاف میں تھا جس کو ہم نے جناب رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے اس میں صدقہ کے فرائض کا بیان ہے۔

تخریج : بخاری فی الجذیعه باب ۱۰' والفرائض باب ۲۱' مسند احمد ۱/۱۰۰' ۱۲۶/۲۔

۶۹۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :لَيْسَ عِنْدَنَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِتَابٍ ، اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَشَيْءٌ فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ ، مَا بَيْنَ عِيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ وَفِي الْحَدِيْثِ غَيْرُ هٰذَا .

۶۹۸۶: ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمارے پاس جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کتاب اللہ کے سوا اور کوئی کتاب نہیں اور ایک چیز جو اس صحیفہ میں ہے کہ مدینہ حرم ہے اور اس کی حدود جبل عیر سے ثور تک ہے۔ اور حدیث میں اس کے علاوہ مذکور ہے۔

تخریج : بخاری فضائل المدینه باب ۱' مسند احمد ۱۱۹/۱۔

۶۹۸۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا الْوَهْبِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ اِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ وَمُجَاهِدٍ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ :مَا كَانَ أَحَدٌ أَحْفَظَ لِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، فَاِنِّيْ كُنْتُ أَعِيْ بِقَلْبِيْ، وَكَانَ يَعِيْ بِقَلْبِهٖ ، وَيَكْتُبُ بِيَدِهٖ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَأَذِنَ لَهٗ۔

۶۹۸۷: مغیرہ بن حکیم اور مجاہد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ وہ فرماتے تھے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے زیادہ کوئی بھی یاد رکھنے والا نہیں تھا سوائے عبداللہ بن عمرو کے میں زبانی یاد کرتا اور وہ زبانی یاد کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے ہاتھ سے لکھ لیتے انہوں نے اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تھی آپ نے ان کو اجازت دے دی تھی۔

تخریج : مسند احمد ۴۰۳/۲۔

۶۹۸۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ شُعَيْبًا حَدَّثَهٗ وَمُجَاهِدًا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، وَقَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَكْتُبُ مَا سَمِعْتُ مِنْكَ قَالَ :نَعَمْ .قُلْت :عِنْدَ الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ قَالَ :اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ أَنْ أَقُوْلَ اِلَّا حَقًّا۔

۶۹۸۸: مجاہد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کہ آپ سے جو کچھ سنوں کیا میں اس کو لکھ لوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا غصے اور رضامندی دونوں اوقات کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے لائق ہی یہ ہے کہ میں حق بات کہوں۔

تخریج: مسند احمد ۲/۲۰۷۔

۶۹۸۹ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :وَأَخْبَرَنِيْ، يَعْنِيْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ، فَذَكَرَ نَحْوًا مِنْ ذٰلِكَ .

۶۹۸۹: مغیرہ بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے اسی طرح کی روایت بیان کی ہے۔

۶۹۹۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ ، أَخَافُ أَنْ أَنْسَاهَا ، أَفَتَأْذَنُ لِيْ أَنْ أَكْتُبَهَا قَالَ :نَعَمْ۔فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، الْإِبَاحَةُ لِكِتَابَةِ الْعِلْمِ ، وَخِلَافٌ لِحَدِيْثِ ، أَبِيْ سَعِيْدٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَهٰذَا أَوْلٰى بِالنَّظَرِ ، لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ :فِي الدَّيْنِ وَلَا تَسْأَمُوْا أَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا أَوْ كَبِيْرًا إِلٰى أَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنٰى أَلَّا تَرْتَابُوْا۔فَلَمَّا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِكِتَابَةِ الدَّيْنِ خَوْفَ الرَّيْبِ ، كَانَ الْعِلْمُ الَّذِيْ حِفْظُهُ أَصْعَبُ مِنْ حِفْظِ الدَّيْنِ أَحْرٰى أَنْ تُبَاحَ كِتَابَتُهٗ، خَوْفَ الرَّيْبِ فِيْهِ، وَالشَّكِّ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَمَّنْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يُوَافِقُ هٰذَا .

۶۹۹۰: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میں نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے کئی باتیں سنتا ہوں جن کے بھول جانے کا ڈر رہتا ہے کیا آپ مجھے لکھنے کی اجازت دیتے ہیں فرمایا جی ہاں۔ان آثار سے ابو سعید کی روایت کے خلاف علم کے لکھنے کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔قیاس کے اعتبار سے بھی یہ بات درست ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرضے کے سلسلے میں فرمایا "ولا تسئموا ان تکتبوه" (البقرہ ۲۸۲) جب اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرضے کے متعلق شک کے خطرے کے پیش نظر لکھنے کا حکم دیا تو وہ علم جس کا محفوظ کرنا قرض کی حفاظت سے بھی زیادہ مشکل ہو اس کے لکھنے کا جواز مناسب تر ہے تاکہ اس میں شک وشبہ کا گزر نہ ہو یہی امام ابو حنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج: مسند احمد ۲/۲۱۵۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمہم اللہ کے اقوال سے اس کی تائید:

۶۹۹۱ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ قَالَ :ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ أَتَوْهُ بِصُحُفٍ مِنْ صُحُفِهٖ، لِيَقْرَأَهَا .

عَلَيْهِمْ .فَلَمَّا أَخَذَهَا ، لَمْ يَنْطَلِقْ فَقَالَ : اِنِّيْ لَمَّا ذَهَبَ بَصَرِيْ بَلِهْتُ، فَاقْرَئُوْهَا عَلَيَّ ، وَلَا يَكُنْ فِيْ أَنْفُسِكُمْ مِنْ ذٰلِكَ حَرَجٌ ، فَإِنَّ قِرَاءَتَكُمْ عَلَيَّ كَقِرَاءَتِيْ عَلَيْكُمْ۔

۶۹۹۱: عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس طائف کے کچھ لوگ آئے ان کے پاس ایک صحیفہ تھا وہ چاہتے تھے کہ آپ ان کو پڑھ کر سنائیں جب آپ تو پڑھ نہ سکے آپ نے فرمایا جب سے میری نگاہ گئی ہے میں معذور ہو گیا ہوں تم اس کو مجھے پڑھ کر سناؤ تمہارے دلوں میں اس سلسلے میں کوئی تنگی نہیں ہونی چاہئے تمہارا مجھے پڑھ کر سنانا اسی طرح ہے جیسا میرا تمہیں پڑھ کر سنانا۔

۶۹۹۲ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ :كَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَكْتُبُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ ، فَقِيْلَ لَهٗ :اِنَّهُمْ يَكْتُبُوْنَ ، فَقَالَ :يَكْتُبُوْنَ ، وَكَانَ أَحْسَنَ شَيْءٍ خُلُقًا .

۶۹۹۲:؟؟؟

۶۹۹۳ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ الْقُمِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، قَالَ :كُنَّا نَأْتِيْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، فَنَسْأَلُهٗ عَنْ سُنَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَنَكْتُبُهَا .

۶۹۹۳: عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت جابر کے پاس جاتے اور ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں پوچھ کر لکھ لیتے۔

۶۹۹۴ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ :ثَنَا نُعَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ :ثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :أَنَسٌ فَلَقِيْتُ عِتْبَانَ ، فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ ، فَأَعْجَبَنِيْ فَقُلْتُ لِابْنِيْ :اُكْتُبْهُ، فَكَتَبَهٗ۔

۶۹۹۴: عتبان بن مالک سے روایت ہے کہ حضرت انس کہنے لگے میں عتبان سے ملا تو انہوں نے میری سند سے روایت نقل کی تو مجھے پسند آئی میں نے اپنے بیٹے کو کہا اس کو لکھ لو اس نے وہ لکھ لی۔

۶۹۹۵ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، ح .

۶۹۹۵: ربیع موذن نے اسد سے روایت کی ہے۔

۶۹۹۶ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ ، قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ ، عَنْ أَخِيْهِ :سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ ، مَا خَلَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا أَكْتُبُ۔

۶۹۹۶: وہب بن منبہ نے اپنے بھائی سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے زیادہ کوئی بھی روایت کرنے والا نہیں تھا سوائے عبداللہ ابن عمرو کے وہ لکھ لیتے تھے میں لکھتا نہیں تھا۔

۶۹۹۷ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ، قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ ، عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ قَالَ :كُنْتُ آخُذُ الْكُتُبَ مِنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَأَكْتُبُهَا ، فَإِذَا فَرَغْتُ، قَرَأْتُهَا عَلَيْهِ، فَأَقُوْلُ :الَّذِیْ قَرَأْتُهُ عَلَيْكَ، أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُوْلُ :نَعَمْ .

۶۹۹۷: بشیر بن نہیک کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کتابیں لے کر لکھتا تھا جب میں فارغ ہو جاتا تو میں ان کے سامنے پڑھتا اور کہتا جو کچھ میں نے آپ کے سامنے پڑھا ہے کیا آپ نے سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ کہتے جی ہاں۔

بَابُ الْكَيِّ هَلْ هُوَ مَكْرُوهٌ أَمْ لَا ؟

داغنا مکروہ ہے یا نہیں؟

خلاصۃ الزام:

داغنا ممنوع ہے۔

فریق ثانی کا موقف: اگر کسی چیز کا علاج داغنے میں ہو تو اس میں داغنا گناہ نہیں۔

۶۹۹۸ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ نَاسًا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَاحِبٍ لَهُمْ ، فَسَأَلُوْهُ أَنَكْوِيْهِ؟ ، فَسَكَتَ ، فَسَأَلُوْهُ ، فَسَكَتَ ، ثُمَّ سَأَلُوْهُ فَقَالَ ارْضِفُوْهُ أَوْ حَرِّقُوْهُ وَكَرِهَ ذٰلِكَ۔

۶۹۹۸: ابوالاحوص حضرت عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ساتھی کو لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے پوچھا کیا ہم اس کو داغ دے سکتے ہیں؟ تو آپ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے پھر پوچھا۔ آپ نے پھر خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو آپ نے فرمایا اس کو گرم پتھر سے خواہ داغو یا گرم لوہے سے داغو (تمہاری مرضی ہے) اور آپ نے اس کو پسند نہ فرمایا۔

تخریج : مسند احمد ۱/ ۳۹۰۔

۶۹۹۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا إِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَقَالُوْا :إِنَّ صَاحِبًا لَنَا مَرِيْضٌ وَوُصِفَ لَهُ الْكَيُّ ، أَفَنَكْوِيْهِ؟ فَسَكَتَ ، ثُمَّ عَاوَدُوْا فَسَكَتَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُمْ فِي الثَّالِثَةِ اكْوُوْهُ إِنْ شِئْتُمْ ، وَإِنْ شِئْتُمْ فَارْضِفُوْهُ بِالرَّضْفِ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَمَعْنٰى هٰذَا عِنْدَنَا عَلَى الْوَعِيْدِ الَّذِيْ ظَاهِرُهُ الْأَمْرُ ، وَبَاطِنُهُ النَّهْيُ ، كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ الْآيَةَ ، وَكَقَوْلِهِ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ۔

۶۹۹۹: ابوالاحوص نے حضرت عبداللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تین آدمی آئے اور انہوں نے گزارش پیش کی ہمارا ساتھی بیمار ہے اور اس کے لئے داغنا تجویز کیا گیا ہے کیا ہم داغ دے سکتے ہیں؟ تو آپ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔ انہوں نے سوال کا اعادہ کیا تو آپ نے جواب سے خاموشی اختیار کی پھر ان کو تیسری مرتبہ فرمایا۔ اگر تم پسند کرتے ہو تو داغو۔ اور اگر تم چاہو تو گرم پتھر سے داغو۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں:

ہمارے نزدیک تو یہ وعید ہے جو بظاہر امر ہے مگر باطنا نہی ہے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا "واستفزز من استطعت منهم" (الاسراء ٦٤) اسی طرح اس آیت میں "اعملوا ما شئتم"

۷۰۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْعَدَ الثَّعْلَبِيُّ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تُدَاوُوْنَ بِهٖ شِفَاءٌ ، فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةِ نَارٍ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔

۷۰۰۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا اگر ان چیزوں میں سے کسی چیز میں شفاء ہے جن سے تم علاج کرتے ہو تو وہ سینگی کے پچھنے یا شہد کا گھونٹ یا لوہے سے داغنے میں ہے البتہ میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔

تخریج : بخاری فی الطب باب ۱۵ '۱۷/۱۵ مسلم فی السلام ۷۱' مسند احمد ۳' ٦' ۳٤۳' ٤٠١۔

۷۰۰۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ .قِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مَنْ هُمْ ؟ قَالَ هُمُ الَّذِيْ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ ، وَلَا يَكْتَوُوْنَ ، وَلَا يَسْتَرِقُوْنَ ، وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔

۷۰۰۱: حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں تو فرمایا وہ وہ لوگ ہیں جو نہ شگون لیتے ہیں اور نہ داغتے ہیں اور نہ تعویذ گنڈا لیتے ہیں بلکہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۷' والرقاق باب ۵۰' مسلم فی الایمان ۳۷۱/۳۷۲' ترمذی فی القیامه باب۱٦' مسند احمد ۲۷۱/۱' ٤٠١۔

۷۰۰۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ ، قَالَ :ثَنَا هَمَّامٌ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ :نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ۔

۷۰۰۲: حسن نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں داغ دینے سے روک دیا گیا۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۳' ابو داؤد فی الطب باب۷' ترمذی فی الطب باب ۱۰' ابن ماجه فی الطب باب۲۳' مسند احمد ١٥٦/٤' ٤٢٧۔

۷۰۰۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى عَنِ الْكَيِّ۔ فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الْكَيَّ مَكْرُوْهٌ ، وَأَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُ عَلٰى حَالٍ مِنَ الْأَحْوَالِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا بَأْسَ بِالْكَيِّ لِمَا عِلَاجُهُ الْكَيُّ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۰۳: عبدالرحمٰن بن جبیر نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے داغ لگانے سے منع فرمایا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: کہ داغ لگانا مکروہ ہے اور کسی حالت میں بھی درست نہیں ان آثار کو انہوں نے دلیل میں اختیار کیا۔ فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ جس کسی چیز کا علاج داغنے سے ہو اس میں داغنا کوئی گناہ نہیں۔ اس سلسلہ میں ان کی دلیل مندرجہ روایات ہیں۔

تخریج : مسند احمد ۴/۷۲۴، ۴۳۰، ۴۴۴، ۴۴۶۔

۷۰۰۴: مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اشْتَكٰى أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيْبًا ، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ، ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

۷۰۰۴: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ بیمار ہوئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف ایک معالج بھیجا جس نے ان کی ایک رگ کاٹ کر پھر اس کو داغ دیا۔

تخریج : مسلم فی السلام ۷۳، مسند احمد ۳/۳۱۵۔

۷۰۰۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيْبًا ، فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ۔

۷۰۰۵: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ کی طرف ایک معالج بھیجا تو اس نے ان کی ایک رگ کاٹ کر اس کو داغ دیا۔

تخریج : مسند احمد ۳/۳۱۵۔

۷۰۰۶: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اشْتَكٰى أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَبِيْبًا ، فَقَدَّ عِرْقَهُ الْأَكْحَلَ ، وَكَوَاهُ عَلَيْهِ۔

۷۰۰۶: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابی بن کعبؓ بیمار ہو گئے تو جناب رسول اللہ ﷺ

نے ان کی طرف ایک معالج کو بھیجا اس نے ان کی رگ اکحل کو کاٹ کر داغ دیا۔

۷۰۰۷: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ ، فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ، ثُمَّ وَرَمَتْ ، فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔

۷۰۰۷: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ ؓ کی اکحل رگ میں تیر لگا پس جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک چوڑے پھل والے تیر سے اس کو اپنے دست اقدس سے داغ دیا۔ پھر اس میں سوج آئی تو اس کو دوسری مرتبہ داغ دیا۔

تخریج : مسلم فی السلام ۷۵' مسند احمد ۳/۳۱۲' ۳۸۶۔

۷۰۰۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ أَوْ سَعْدًا رُمِيَ رَمْيَةً فِي يَدِهِ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، طَبِيْبًا فَكَوَاهُ عَلَيْهَا۔

۷۰۰۸: ابن الزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے حضرت ابی بن کعبؓ یا سعد بن معاذ ؓ کو ہاتھ میں تیر لگا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک طبیب کو حکم فرمایا اس نے اس کو داغ دیا۔

۷۰۰۹: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوْا أَكْحَلَهُ، فَحَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ ، فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ، فَحَسَمَهُ مَرَّةً أُخْرٰى.

۷۰۰۹: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ ؓ کو غزوہ احزاب کے دن تیر لگا۔ انہوں نے اس کی اکحل رگ کاٹ دی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو آگ سے داغا پھر ان کا ہاتھ سوج گیا تو اس کو دوسری مرتبہ داغا گیا۔

تخریج : ترمذی فی السیر باب ۲۹' مسند احمد ۳/۳۵۰۔

۷۰۱۰: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوٰى سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنْ شَوْكَةٍ۔

۷۰۱۰: زہری نے حضرت انس ؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن زرارہؓ کو ایک کانٹا چبھ جانے کی وجہ سے داغا گیا۔

تخریج : ترمذی فی الطب باب ۱۱۔

۷۰۱۱: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ شَوْصَةٍ۔

۷۰۱۱: محمد بن منہال کہتے ہیں کہ ہمیں یزید بن زریع نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے "من شوصة" کا لفظ ذکر کیا جس کا معنی رگ کی حرکت' پسلیوں کا ورم (پیٹ درد) ہے۔

۷۰۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ :كَوَانِيْ أَبُو طَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا ، فَمَا نُهِيْتُ عَنْهُ۔

۷۰۱۲: قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت ابوطلحہؓ نے داغ دیا جبکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے مگر ہمیں داغ سے منع نہ کیا گیا۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۹/۳۔

۷۰۱۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدًا أَوْ أَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الذُّبْحَةِ فِيْ حَلْقِهِ ـ فَفِيْ هٰذِهِ الْأَخْبَارِ إِبَاحَةُ الْكَيِّ لِلدَّاءِ الْمَذْكُوْرِ ، فِيْهَا وَفِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، النَّهْيُ عَنِ الْكَيِّ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَتْ لَهُ الْإِبَاحَةُ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، غَيْرَ الْمَعْنَى الَّذِيْ كَانَ لَهُ النَّهْيُ فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ .وَذٰلِكَ أَنَّ قَوْمًا كَانُوْا يَكْتَوُوْنَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ بِهِمْ ، يَرَوْنَ أَنَّ ذٰلِكَ يَمْنَعُ الْبَلَاءَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمْ ، كَمَا تَفْعَلُ الْأَعَاجِمُ .فَهٰذَا مَكْرُوْهٌ لِأَنَّهُ لَيْسَ عَلَى طَرِيْقِ الْعِلَاجِ وَهُوَ شِرْكٌ لِأَنَّهُمْ يَفْعَلُوْنَهُ لِيَدْفَعَ قَدَرَ اللّٰهِ عَنْهُمْ .فَأَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، إِنَّمَا يُرَادُ بِهِ الصَّلَاحُ ، وَالْعِلَاجُ مُبَاحٌ مَأْمُوْرٌ .وَقَدْ بَيَّنَ ذٰلِكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثٍ رَوَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۰۱۳: عمرو بن شعیب نے کسی صحابی رسول سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد یا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہما کو گلے میں سوراخ کی وجہ سے داغا۔ ان روایات سے داغ کو مندرجہ بالا امراض کے لئے داغنا ثابت ہوتا ہے جبکہ شروع باب کی روایات ممانعت کی طرف مشیر ہیں اس میں ایک احتمال یہ ہے کہ ممکن ہے جن چیزوں کے سلسلہ میں اباحت ہو اور دوسری چیزوں کے لئے ممانعت ہو جیسا کہ آثار اول میں وارد ہے اور وہ یہ ہے کہ تکلیف کے آنے سے پہلے پیشگی داغنا تا کہ وہ تکلیف نہ آئے جیسا کہ عجم میں رواج ہے یہ مکروہ و ممنوع ہے کیونکہ یہ علاج کے لئے نہیں بلکہ یہ تو شرک کی ایک قسم ہے۔ تا کہ تقدیر الٰہی کو ٹالا جائے (جو کہ ٹالنا ممکن نہیں) باقی تکلیف

اتر نے پر درستگی کے لئے مباح ہے کیونکہ علاج مباح ہے جس کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اس کا ثبوت اس روایت سے ملتا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب۷' ترمذی فی الطب باب ۱۱' مسند احمد ۶۵/۴' ۵' ۳۷۸۔

روایت جابر رضی اللہ عنہ:

۷۰۱۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَكُنْ فِيْ شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ هٰذِهِ خَيْرٌ ، فَفِيْ شَرْطَةِ مِحْجَمٍ ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ ، أَوْ لَذْعَةِ نَارٍ ، تُوَافِقُ دَاءً ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِيَ۔فَإِذَا كَانَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ لَذْعَةَ النَّارِ الَّتِيْ تُوَافِقُ الدَّاءَ مُبَاحَةٌ ، وَالْكَيَّ مَكْرُوْهٌ ، وَكَانَتِ اللَّذْعَةُ بِالنَّارِ كَيَّةً ، ثَبَتَ أَنَّ الْكَيَّ الَّذِيْ يُوَافِقُ الدَّاءَ مُبَاحٌ ، وَأَنَّ الْكَيَّ الَّذِيْ لَا يُوَافِقُ الدَّاءَ مَكْرُوْهٌ .وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ الْكَيُّ مَنْهِيًّا عَنْهُ عَلٰى مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، ثُمَّ أُبِيْحَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى مَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ الْأُخَرِ.

۷۰۱۴: عاصم بن عمر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہاری ان چیزوں میں سے کسی میں شفا ہے تو وہ سینگی کے پچھنے' شہد کا گھونٹ' آگ کا داغنا جو اس بیماری کے مناسب ہو۔ اور میں داغنے کو پسند نہیں کرتا۔ اس روایت میں گرم لوہے کے کنارے سے داغنے کو جب کہ مرض کے موافق ہو درست قرار دیا گیا اور داغ کو ناپسند کیا گیا حالانکہ لذعة بالنار بھی داغ ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ جو داغ بیماری کے مناسب ہو وہ مباح ہے اور جو بیماری کے موافق نہ ہو وہ مکروہ ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جس داغ کی آثار اول میں ممانعت ہے وہ شروع میں ہو اور بعد میں اس کو مباح کر دیا گیا ہو جیسا کہ دوسرے آثار میں داغنے کا ثبوت موجود ہے۔ جیسا روایت ابن ابی داؤد میں ہے۔ (ملاحظہ ہو)

تخریج : بخاری فی الطب باب ۱۵/۴' مسلم فی السلام ۷۱' مسند احمد ۳۴۳/۳۔

۷۰۱۵: .وَذٰلِكَ أَنَّ ابْنَ أَبِيْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُ فِي الْكَيِّ فَقَالَ لَا تَكْتَوِ .فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَلَغَ بِيَ الْجَهْدُ ، وَلَا أَجِدُ بُدًّا مِنْ أَنْ أَكْتَوِيَ .قَالَ :مَا شِئْتَ ، أَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ جُرْحٍ اِلَّا وَهُوَ آتِي اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يُدْمِيْ ، يَشْكُو الْاَلَمَ الَّذِيْ كَانَ سَبَبَهٗ، وَأَنَّ جُرْحَ الْكَيِّ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، يَذْكُرُ أَنَّ سَبَبَهٗ

كَانَ مِنْ كَرَاهَةِ لِقَاءِ اللّٰهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَكْتَوِيَ۔ فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَيِّ وَإِبَاحَتِهِ إِيَّاهُ بَعْدَ ذٰلِكَ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فِي الْآثَارِ الْأُوَلِ ، كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَالِ النَّهْيِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَمَا كَانَ مِنَ الْإِبَاحَةِ فِي الْآثَارِ الْأُخَرِ ، كَانَ ، بَعْدَمَا كَانَتْ مِنْهُ الْإِبَاحَةُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَتَكُوْنُ الْإِبَاحَةُ نَاسِخَةً لِلنَّهْيِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَوَىٰ سَارِقًا بَعْدَمَا قَطَعَهُ.

۷۰۱۵: عمرو بن شعیب نے اپنے والد اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا وہ داغنے کی اجازت طلب کر رہا تھا آپ نے فرمایا مت داغ دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں بہت مجبور ہوں اور داغ کے علاوہ میں اس بیماری کا اور علاج بھی نہیں پاتا۔ تو آپ نے فرمایا جو تمہاری مرضی ہو۔ پھر فرمایا سنو! ہر داغ والا زخم قیامت کے دن اپنے سبب کا اظہار کرے گا کہ میرے داغ کا سبب اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے ناپسندیدگی تھی۔ پھر آپ نے اسے داغنے کی اجازت دی۔ اس روایت میں ممانعت کے بعد اباحت کا ثبوت ملتا ہے۔ پس یہ احتمال ثابت ہوا کہ آثار اول میں جو ممانعت ہے وہ اسی دور کی ہے جو اس روایت میں بتلائی گئی اور دوسرے آثار جو اس کی اباحت کو ثابت کرنے والے ہیں وہ وہی جواز ہے جو اس روایت میں ظاہر ہو رہا ہے پس وہ نہی کا ناسخ ہے۔ اور روایات میں ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کے اس زخم کو داغنا ثابت ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۰۱۶: حَدَّثَنَا ابْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ :قُلْت لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَمِنْ السُّنَّةِ أَنْ يُقْطَعَ السَّارِقُ ، وَيُعَلَّقَ فِيْ عُنُقِهِ؟ .فَقَالَ :نَعَمْ ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَارِقٍ ، فَأَمَرَ بِهِ ، فَقُطِعَتْ يَدُهُ، ثُمَّ حَسَمَهُ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهِ۔

۷۰۱۶: ابن محیریز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبداللہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ سنت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکا دیا جائے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں! جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا پس آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا وہ کاٹ دیا گیا پھر اس کو داغا گیا اور کٹے ہوئے ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا

تخریج : ابن ماجه فی الحدود باب۲۳۔

۷۰۱۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ : أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ سَرَقَ شَمْلَةً ،

فَقَالَ :أَسَرَقْتُ؟ مَا اِخَالُ سَرَقْت اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ، ثُمَّ احْسِمُوْهُ ثُمَّ قَالَ :تُبْ اِلَى اللّٰهِ۔فَفِیْ هٰذِهٖ أَيْضًا ، دَلِيْلٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْكَيِّ الَّذِیْ يُرَادُ بِهِ الْعِلَاجُ ، لِاَنَّهٗ دَوَاءٌ .وَقَدْ سَأَلَ الْاَعْرَابُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوْا :أَلَا نَتَدَاوٰى؟ .فَكَانَ جَوَابُهٗ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۰۱۷: یزید بن خصیفہ نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے ایک چادر چوری کی تھی آپ نے فرمایا کیا تم نے چوری کی ہے؟ میرا خیال تو نہ تھا کہ تم چوری کرو گے۔ پھر فرمایا اس کو لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر اس کو داغ دو۔ پھر فرمایا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اس روایت میں بھی اس داغ کا تذکرہ ہے جس سے علاج مقصود ہے کیونکہ وہ اس وقت دواء ہے دیہاتیوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا ہم علاج معالجہ نہ کریں۔ آپ ﷺ نے یہ جواب عنایت فرمایا۔

تخریج : نسائی فی السارق باب۳۔

تداوی کی اجازت:

۷۰۱۸: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ :سَمِعْت أُسَامَةَ بْنَ شَرِيْكٍ يَقُوْلُ :شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَعْرَابَ يَسْأَلُوْنَهٗ فَقَالُوْا :هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ نَتَدَاوٰى؟ .فَقَالَ تَدَاوَوْا ، عِبَادَ اللّٰهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً ، اِلَّا الْهَرَمَ۔

۷۰۱۸: زیاد بن علاقہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں اس وقت موجود تھا جبکہ دیہاتی سوال کر رہے تھے کہ کیا ہمیں علاج میں گناہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا اے اللہ کے بندو! علاج کرو۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بنائی ہے اس کا علاج بھی بنایا ہے سوائے بڑھاپے کے (اس کا علاج نہیں)

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب ۱' ترمذی فی الطب باب۲' مسند احمد ۲۷۸/٤۔

۷۰۱۹: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِیْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ، تَدَاوَوْا ، فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَهٗ شِفَاءً اِلَّا السَّامَ ، وَالسَّامُ :الْمَوْتُ۔

۷۰۱۹: عطاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو! علاج کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا فرمائی اس کا علاج بھی پیدا فرمایا۔ سوائے سام کے اور وہ موت کا نام ہے۔ (یعنی موت کا علاج نہیں ہے)

تخریج : بخاری فی الطب باب۷' مسلم فی السلام ۸۹/۸۸' ابو داؤد فی الطب باب۵' ترمذی فی الطب باب۵' مسند احمد ۲' ۳۸۹/۲٤۱' ۳٤٦/٥' ٦' ۱٤٦/۱۳۸۔

۷۰۲۰: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ ، فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ ، بِإِذْنِ اللّٰهِ.فَأَبَاحَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَدَاوَوْا ، وَالْكَیُّ مِمَّا كَانُوْا يَتَدَاوَوْنَ بِهٖ .وَقَدْ اكْتَوٰى أَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ. فَمَمَّنْ رُوِیَ عَنْهُ فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۰۲۰: ابوالزبیر نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ ہر بیماری کا علاج ہے پس جب دواء بیمار کو پہنچادی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفا پا جاتا ہے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۱' مسلم فی السلام ٦۹' ابو داؤد فی الطب باب۱ ، ۱۱' ترمذی فی الطب باب۲' ابن ماجہ فی الطب باب۱' مسند احمد ۳۷۷/۱' ۳۳٥/۳' ۳۷۱/٥۔

۷۰۲۱: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْحَرِّ عَنْ أَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِیْ حَازِمٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ :أَقْسَمَ عَلَیَّ عُمَرُ لَأَكْتَوِيَنَّ .

۷۰۲۱: جریر کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمرؓ نے قسم دے کر کہا کہ میں ضرور داغ لگواؤں۔

۷۰۲۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ :رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ، اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ فِیْ أَصْلِ أُذُنَيْهِ .

۷۰۲۲: ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا کہ لقوہ کی وجہ سے ان کے کانوں کی جڑ میں داغ لگایا گیا۔

۷۰۲۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ .

۷۰۲۳: نافع سے مروی ہے کہ ابن عمرؓ کو لقوہ کی وجہ سے داغ لگایا گیا۔

۷۰۲٤: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيٰى قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ ، وَرُقِیَ مِنَ الْعَقْرَبِ .

۷۰۲٤: نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ابن عمرؓ کو لقوہ کی وجہ سے داغ لگایا گیا اور بچھو کے ڈسنے کی وجہ سے دم کیا گیا۔

تخریج : مالك فی العین ۱۳۔

۷۰۲۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ.

۷۰۲۵: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۰۲۶: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ :دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ ، وَقَدِ اكْتَوٰى .

۷۰۲۶: حارثہ بن مضرب کہتے ہیں کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا جبکہ ان کو داغ لگایا گیا تھا۔

۷۰۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِیْ حَازِمٍ ، عَنْ خَبَّابٍ ، أَنَّهٗ أَتَاهُ يَعُوْدُهٗ، وَقَدْ اكْتَوٰى سَبْعًا فِیْ بَطْنِهٖ .

۷۰۲۷: قیس بن حازم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ میں ان کی خدمت میں تیمارداری کے لئے حاضر ہوا اس وقت ان کے پیٹ کو سات جگہ سے داغا گیا تھا۔

۷۰۲۸: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :سَمِعْتُ حُمَيْدًا قَالَ :ابْنُ مَرْزُوْقٍ أَظُنُّهٗ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :قَالَ لِیْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَشَعَرْتُ أَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَیَّ فَلَمَّا اكْتَوَيْتُ ، انْقَطَعَ عَنِّیْ التَّسْلِيْمُ۔فَهٰؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اكْتَوَوْا ، وَكَوَوْا غَيْرَهُمْ. وَفِيْهِمُ ابْنُ عُمَرَ ، وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُحِبُّ أَنْ أَكْتَوِیَ۔فَدَلَّ فِعْلُهٗ ذٰلِكَ عَلٰى ثُبُوْتِ نَسْخِ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَهٗ مِنْ ذٰلِكَ .وَفِيْهِمْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَهُوَ الَّذِیْ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْحُهٗ لِلَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَيْضًا عَلٰى عِلْمِهٖ بِإِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ؟ .

۷۰۲۸: ابن مرزوق کہتے ہیں کہ میرے خیال میں مطرف سے روایت ہے کہ مجھے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے محسوس کیا کہ مجھے سلام کیا جاتا تھا (فرشتے سلام کرتے تھے) جب سے داغ لگایا گیا تو وہ سلام مجھ سے منقطع ہو گیا۔ یہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں انہوں نے خود داغا اور ان کو داغ لگوائے گئے۔ ان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں جنہوں نے یہ روایت نقل کی ہے "ماأحب ان اكتوی" ان کا فعل اس روایت کے خلاف اس بات کا ثبوت ہے کہ کراہت کا حکم منسوخ ہو چکا۔ ان میں حضرت عمران بن حصین بھی ہیں جنہوں نے داغ نہ لگوانے والے لوگوں

کی تعریف میں روایت نقل کی ہے ان کا عمل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اباحت کا علم ہوا تبھی انہوں نے داغ لگوایا۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حضرت عمران کی روایت سے نسخ ثابت نہیں ہوتا اس لئے کہ خود ان کی یہ دوسری روایت موجود ہے۔

۷۰۲۹: فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ جَابِرٍ قَالَ :ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِيْ مَخْلَدٍ قَالَ :كَانَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ ، يَنْهٰى عَنِ الْكَيِّ فَابْتُلِيَ فَكَانَ يَقْعُدُ وَيَقُوْلُ لَقَدْ اكْتَوَيْتُ كَيَّةً بِنَارٍ ، فَمَا أَبْرَأَتْنِيْ مِنْ إِثْمٍ ، وَلَا شَفَتْنِيْ مِنْ سَقَمٍ۔ قِيْلَ لَهٗ :قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ الْكَيُّ الَّذِيْ كَانَ عِمْرَانُ يَنْهٰى عَنْهُ، هُوَ الْكَيُّ ، يُرَادُ بِهٖ ، لَا لِلْعِلَاجِ مِنَ الْبَلَاءِ الَّذِيْ قَدْ حَلَّ ، وَلٰكِنْ لِمَا يُفْعَلُ قَبْلَ حُلُوْلِ الْبَلَاءِ ، مِمَّا كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهٗ يَدْفَعُ الْبَلَاءَ فَلَمَّا ابْتُلِيَ بِمَا كَانَ ابْتُلِيَ بِهٖ ، اكْتَوٰى عَلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عِلَاجًا لِمَا بِهٖ مِنَ الْبَلَاءِ .فَلَمَّا لَمْ يَبْرَأْ بِذٰلِكَ عَلِمَ أَنَّ كَيَّهٗ لَمْ يُوَافِقْ بَلَاهُ، وَلَمْ يَكُنْ عِلَاجًا لَهٗ، فَأَشْفَقَ أَنْ يَكُوْنَ بِهَا إِثْمًا فَقَالَ : مَا شَفَتْنِيْ مِنْ سَقَمٍ ، وَلَا أَبْرَأَتْنِيْ مِنْ إِثْمٍ۔ أَيْ :لَمْ أَعْلَمْ أَنِّيْ بَرِيْءٌ مِنَ الْإِثْمِ ، مَعَ أَنَّهٗ لَمْ يُحَقِّقْ أَنَّهٗ صَارَ آثِمًا بِهَا ، لِأَنَّهٗ إِنَّمَا كَانَ أَرَادَ بِهَا الدَّوَاءَ لَا غَيْرَ ذٰلِكَ وَالدَّوَاءُ مُبَاحٌ لِلنَّاسِ جَمِيْعًا ، وَهُمْ مَأْمُوْرُوْنَ بِهٖ .وَقَدْ جَاءَ تْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آثَارٌ تَنْهٰى عَنِ التَّمَائِمِ۔ فَمِمَّا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۲۹: ابو مخلد نے حضرت عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ وہ داغنے سے منع کرتے تھے پھر وہ ابتلاء میں آ گئے چنانچہ وہ جب بیٹھتے تو یوں کہتے کہ میں نے آگ سے داغ بھی لگوائے لیکن اس داغنے نے نہ تو مجھے گناہ سے بری الذمہ کیا اور نہ بیماری سے صحت ہوئی۔ ممکن ہے کہ حضرت عمران جس داغنے سے منع کرتے تھے اس سے وہ جاہلیت والا داغنا مراد تھا علاج مرض مقصود نہیں تھا اس لئے کہ وہ تکلیف کے آنے سے پہلے کیا جاتا تھا اس کے متعلق لوگوں کا خیال یہ تھا کہ اس سے تکلیف دور ہو جاتی ہے جب وہ تکلیف میں مبتلا ہوئے تو اس وقت انہوں نے بطور علاج کے داغ لگوائے مگر جب اس سے بھی درست نہ ہوئے تو ان کو اس سے یہ پتہ چل گیا کہ یہ علاج ان کی مرض کے مطابق نہیں ہے پس اس لئے ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا شاید کہیں یہ گناہ نہ ہو کہ اس کی وجہ سے میری بیماری بھی ٹھیک نہیں ہوئی اور نہ اس کے کر لینے کی وجہ سے میں گناہ سے بری الذمہ رہا مطلب یہ ہوا کہ مجھے یقینی طور پر یہ معلوم نہیں کہ گناہ سے بری الذمہ ہوں اس کے ساتھ ساتھ کہ یہ کوئی قطعی بات نہیں تھی کہ وہ اس سے گناہ گار ہو گئے ہیں کیونکہ اس سے مقصود ان کا علاج تھا نہ کہ کچھ اور۔ اور علاج کرنا سب لوگوں کے لئے جائز اور مباح ہے بلکہ اس کا حکم ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے آثار وارد ہیں جو تعویذ کی ممانعت کرتے ہیں اس سلسلے میں مندرجہ ذیل روایات ہیں۔

۷۰۳۰: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ ، قَالَتْ :دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لِّي ، وَقَدْ عَلَّقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ :عَلٰى مَا تَدْرَعَنَ أَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ ، عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ ، فَإِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ الْعِلَاقُ كَانَ مَكْرُوْهًا فِيْ نَفْسِهٖ، لِأَنَّهٗ كُتِبَ فِيْهِ مَا لَا يَحِلُّ كِتَابَتُهٗ فَكَرِهَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ لَا لِغَيْرِهٖ. وَقَدْ رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۰۳۰: ام قیس بنت محصن کہتی ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر گئی جس کو میں نے تعویذ باندھا ہوا تھا آپ نے فرمایا تم اپنی اولاد سے ان تعویذوں کے سبب کیوں غفلت اختیار کرتی ہو تم عود ہندی استعمال کرو اس میں سات چیزوں کا علاج ہے پسلی کا درد اور حلق کے درد میں اس کو ناک میں ٹپکایا جائے اور پسلی کے درد میں منہ کے کنارے سے پلایا جائے۔اس میں یہ احتمال ہے کہ تعویذ کا لٹکانا ذاتی اعتبار سے بھی برا ہو کیونکہ اس زمانے میں ایسی چیزیں اس میں لکھی جاتی تھیں جن کا لکھنا جائز نہیں اس لئے آپ نے اس کو ناپسند کیا اور کوئی وجہ نہ تھی جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں یہ روایت بھی وارد ہے۔

تخریج : بخاری فی الطب باب ۲۱' مسلم فی السلام روایت ۸۶' ابو داؤد فی الطب باب ۱۳' ابن ماجه فی الطب باب ۱۳' مسند احمد ۳۵۵/۶۔

۷۰۳۱: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سِوَادَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ صُدَاءَ قَالَ :أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ، فَبَايَعْنَاهُ، وَتَرَكَ رَجُلًا مِنَّا لَمْ يُبَايِعْهُ فَقُلْنَا :بَايِعْهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، فَقَالَ لَنْ أُبَايِعَهٗ حَتّٰى يَنْزِعَ الَّذِيْ عَلَيْهِ، إِنَّهٗ مَنْ كَانَ مِنَّا، مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِ، كَانَ مُشْرِكًا مَا كَانَتْ عَلَيْهِ۔فَنَظَرْنَا فَإِذَا فِيْ عَضُدِهٖ سَيْرٌ مِنْ لَحْيِ شَجَرَةٍ أَوْ شَيْءٌ مِنَ الشَّجَرَةِ .

۷۰۳۱: بکر بن سوادہ نے بنو صداء کے ایک آدمی سے نقل کیا کہ ہم جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ہم بارہ آدمی تھے۔ہم نے بیعت کی آپ نے ایک آدمی کو چھوڑ دیا اس سے بیعت نہیں لی۔ہم نے گزارش کی کہ اسے بیعت فرمالیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا اس کو میں اس وقت بیعت نہ کروں گا یہاں تک کہ یہ اس چیز کو اتار دے جو اس نے پہن رکھی ہے جو ہم میں سے اس طرح کی چیز پہنے وہ اس وقت مشرک خیال کیا جاتا ہے جب تک وہ چیز اس پر رہے پس ہم نے جب پڑتال کی تو اس آدمی کے بازو پر درخت میں سے یا درخت کی چھال کا تسمہ تھا۔

۷۰۳۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِءُ عَنْ حَيْوَةَ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ

سَمِعْتُ مِشْرَحَ بْنَ هَاعَانَ يَقُوْلُ :سَمِعْت عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيْمَةً ، فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهُ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً ، فَلَا أَوْدَعَ اللّٰهُ لَهُ.

۷۰۳۲: مشرح بن ہاعان کہتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامر جہنیؓ سے سنا کہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے تھے کہ جس نے تعویذ لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کے کام کو مکمل نہ کرے جس نے گھونگا لٹکایا اللہ تعالیٰ اس کو اس کا مقصود عنایت نہ فرمائے۔

تخریج : مسند احمد ۱۵٤/٤۔

۷۰۳۳: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ أَنَّ أَبَا بِشْرٍ الْاَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِيْ مَبِيْتِهِمْ ، فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا أَلَا لَا يَبْقَيَن فِيْ عُنُقِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ ، وَلَا وَتَرٌ ، اِلَّا قُطِعَتْ۔قَالَ مَالِكٌ :أَرٰى ذٰلِكَ مِنَ الْعَيْنِ .فَكَانَ ذٰلِكَ -عِنْدَنَا ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - مَا عُلِّقَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، لِيُدْفَعَ ، وَذٰلِكَ مَا لَا يَسْتَطِيْعُهُ غَيْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ شِرْكٌ .فَأَمَّا مَا كَانَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، فَلَا بَأْسَ ، لِاَنَّهُ عِلَاجٌ .وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْكَلَامُ بِعَيْنِهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا .

۷۰۳۳: عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ ابو بشر انصاریؓ نے بتلایا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا عبداللہ بن ابی بکرؓ کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے یہ لفظ کہے "والناس فی مبیتہم" جبکہ لوگ اپنی خواب گاہوں میں تھے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک منادی کو بھیج کر یہ اعلان کرایا کسی اونٹ کے گلے میں ہار یا تانت ہو اس کو کاٹ ڈالا جائے۔امام مالک کہتے ہیں میرے خیال میں یہ نظر سے بچانے کی خاطر کیا گیا۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: ہمارے نزدیک اس سے مراد وہ قلائد ہیں جو مصائب کے اترنے سے پہلے ڈالے جاتے ہیں تاکہ وہ مصائب سے دور رہیں اور یہ بات غیر اللہ کے اختیار میں نہیں پس اس سے روکا گیا کیونکہ یہ شرک ہے باقی وہ تعویذات جو تکالیف کے اترنے کے لئے ڈالے جاتے ہیں ان میں کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ علاج ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بعینہ یہ بات روایت میں وارد ہے (ملاحظہ ہو)

تخریج : بخاری فی الجهاد باب۱۳۹' مسلم فی اللباس ۱۰۵' ابو داؤد فی الجهاد باب٤٥' مالك فی صفة النبی ۳۹' مسند احمد ۲۱٦/٥۔

۷۰۳٤: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنُ

لَهِيعَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ :لَيْسَتْ بِتَمِيمَةٍ مَا عُلِّقَ بَعْدَ أَنْ يَقَعَ الْبَلَاءُ .

۷۰۳۴: قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں وہ تمیمہ میں شامل نہیں جو مصیبت و تکلیف کے واقع ہونے کے بعد گلے میں ڈالے جائیں۔

۷۰۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَوْ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ، مِثْلَهُ. فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَيْضًا أَنْ يَكُوْنَ الْكَيُّ نُهِيَ عَنْهُ، إِذَا فُعِلَ قَبْلَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، وَأُبِيحَ إِذَا فُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، لِأَنَّ مَا فُعِلَ بَعْدَ نُزُوْلِ الْبَلَاءِ ، فَإِنَّمَا هُوَ عِلَاجٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِلَاجِ مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَرُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا۔

۷۰۳۵: طلحہ بن ابی سعد یا طلحہ بن ابی سعید نے بکیر سے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

عین ممکن ہے کہ اس سے ممنوعہ داغ دینا مراد ہو جبکہ مصیبت اترنے سے پہلے اس کو کیا جائے اور مصائب کے اترنے پر اس کا کرنا مباح ہے کیونکہ یہ علاج میں شامل ہے۔

علاج کے سلسلہ میں مزید روایات:

جناب رسول اللہ ﷺ سے علاج کے سلسلہ میں پہلے بھی روایات گزریں اب مزید ذکر کرتے ہیں۔

۷۰۳۶: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً ، فَعَلَيْكُمْ بِأَلْبَانِ الْبَقَرِ ، فَإِنَّهَا تَرُمُّ مِنْ كُلِّ الشَّجَرِ۔

۷۰۳۶: ابن شہاب نے حضرت ابن مسعود ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو بیماری اتاری ہے اس کا علاج بھی اتارا ہے تمہیں گائے کا دودھ استعمال کرنا چاہئے یہ ہر درخت کو چرتی ہے۔

تخریج : مسند احمد ۳۱۵/٤۔

۷۰۳۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِءُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حَنِيفَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَقَدْ كَرِهَ قَوْمٌ الرُّقَى وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِحَدِيْثِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ يَرَوْا بِهَا بَأْسًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۳۷: المقریٰ نے امام ابوحنیفہؒ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگوں نے دم کو مکروہ قرار دیا۔دم میں کوئی حرج نہیں یہ روایات دلیل ہیں:

۷۰۳۸: بِمَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الرُّخْصَةُ فِيْ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ ، وَالرُّخَصُ لَا تَكُوْنُ اِلَّا بَعْدَ النَّهْيِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا أُبِيْحَ مِنْ ذٰلِكَ مَنْسُوْخٌ مِنَ النَّهْيِ عَنْهُ، فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَمْرِ بِالرُّقْيَةِ لِلَدْغَةِ الْعَقْرَبِ۔

۷۰۳۸: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے دم کی رخصت عنایت فرمائی ہے۔اس روایت سے سانپ اور بچھو کے دم کی رخصت ثابت ہو رہی ہے اور رخصت ممانعت کے بعد ہوا کرتی ہے۔پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس میں سے جو مباح کیا گیا ہے وہ عمران بن حصینؓ والی روایت سے مستثنیٰ ہے۔جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچھو کے ڈسے پر دم کا حکم فرمایا۔(ملاحظہ ہو)

تخریج : بخاری فی الطب باب ۳۷' مسلم فی السلام ۶۰'ابن ماجه فی الطب باب ۳۵' مسند احمد ۳۹٤/۳۔

۷۰۳۹: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَدَغَتْنِيْ عَقْرَبٌ ، فَجَعَلَ يَمْسَحُهَا وَيُرْقِيْهِ۔

۷۰۳۹: قیس بن طلق نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مقیم تھا مجھے بچھو نے ڈس لیا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر ہاتھ پھیرنے اور دم کرنے لگے۔

تخریج : مسند احمد ۲۳/٤' باختلاف يسير من اللفظ۔

۷۰۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ :ثَنَا مُلَازِمٌ فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۷۰۴۰: محمد بن عبدالملک نے ملازم سے روایت کی ہے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۰۴۱: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ ، عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ رَجُلٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَرْقِيْهِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔

۷۰۴۱: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا تو ایک آدمی کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ میں اس کو دم کرتا ہوں آپ نے فرمایا جو تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ضرور فائدہ پہنچائے۔

تخریج : مسلم فی السلام ٦٠، ٦٢/٦٣، مسند احمد ٣، ٣٠٢، ٣٣٤/٣٨٢، ٣٩٣۔

۷۰۴۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَهُ. فَفِیْ حَدِيْثِ جَابِرٍ مَا يَدُلُّ أَنَّ كُلَّ رُقْيَةٍ ، يَكُوْنُ فِيْهَا مَنْفَعَةٌ فَهِیَ مُبَاحَةٌ ، لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ۔ وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ إِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ .

۷۰۴۲: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔ روایت جابرؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس دم میں لوگوں کا فائدہ ہو وہ مباح ہے کیونکہ آپ نے فرمایا "من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل" جناب رسول اللہ ﷺ سے چیونٹی کے ڈسنے پر دم کرنا بھی ثابت ہے۔ روایت یہ ہے۔

حاصل روایات: روایت جابرؓ سے ثابت ہوتا ہے کہ جس دم میں لوگوں کا فائدہ ہو وہ مباح ہے کیونکہ آپ نے فرمایا "من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل" جناب رسول اللہ ﷺ سے چیونٹی کے ڈسنے پر دم کرنا بھی ثابت ہے۔ روایت یہ ہے۔

۷۰۴۳: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِیِّ :قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ أَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ الشِّفَاءِ ، امْرَأَةٍ ، وَكَانَتْ بِنْتَ عَمٍّ لِعُمَرَ قَالَتْ : كُنْتُ عِنْدَ حَفْصَةَ ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تُعَلِّمِيْهَا رُقْيَةَ النَّمْلَةِ، كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ ؟

۷۰۴۳: ابوبکر بن ابی حثمہ نے الشفاء نامی عورت سے ذکر کیا یہ حضرت عمر ؓ کے چچازاد ہیں کہتی ہیں کہ میں حضرت امّ المومنین حفصہؓ کے پاس تھی جناب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کیا تو اس کو چیونٹی کا دم نہیں سکھاتی جس طرح تو نے اس کو لکھنا سکھایا ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الطب باب١٨، مسند احمد ٣٧٢/٦۔

۷۰۴۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَامِرٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِیْ حَثْمَةَ عَنْ حَفْصَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، يُقَالُ :لَهَا الشِّفَاءُ كَانَتْ تَرْقِیْ مِنَ النَّمْلَةِ ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمِيْهَا حَفْصَةَ۔ فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِبَاحَةُ الرُّقْيَةِ مِنَ

النَّمْلَةِ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ كَانَ بَعْدَ النَّهْيِ ، فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لِلنَّهْيِ ، أَوْ يَكُوْنُ النَّهْيُ بَعْدَهُ، فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهُ.وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِبَاحَةِ الرُّقْيَةِ مِنَ الْجُنُوْنِ ـ

۷۰۴۴: ابوبکر بن سلیمان نے حضرت حفصہؓ سے روایت کی ہے کہ قریش کی ایک عورت جس کا نام الشفاء تھا۔ وہ چیونٹی کا دم کرتی تھی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حفصہ کو سکھادو۔ اس روایت سے چیونٹی کے دم کا جواز ثابت ہے ممکن ہے کہ یہ ممانعت کے بعد ہو تو یہ نہی کی ناسخ بن جائے گی اور اگر نہی اس کے بعد ہو تو وہ اس کی ناسخ ہوگی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنوں کے دم کی اباحت ثابت ہے۔ (روایت یہ ہے)

تخریج : مسند احمد ۲۸۶/۶۔

جنون اور نظر کے دَم کا ثبوت:

۷۰۴۵: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ :ثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ : عَرَضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُقْيَةً ، كُنْتُ أَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْجُنُوْنِ ، فَأَمَرَنِيْ بِبَعْضِهَا ، وَنَهَانِيْ عَنْ بَعْضِهَا ، وَكُنْتُ أَرْقِيْ بِالَّذِيْ أَمَرَنِيْ بِهٖ ، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-فَهٰذَا يُحْتَمَلُ أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ۔

۷۰۴۵: ابی اللحم کے مولیٰ عمیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا وہ دم سنایا جو جنون کے سلسلہ میں میں کیا کرتا تھا تو آپ نے کچھ سے منع فرمایا اور کچھ کی اجازت دی تو اب میں اسی سے دم کرتا ہوں جس کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس میں بھی وہی احتمال ہے جو چیونٹی کے دم میں ہم نے ذکر کیا نظر کے دم کا ثبوت بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے (روایت یہ ہے)

تخریج : ترمذی فی السیر باب۹، مسند احمد ۲۲۳/۵۔

۷۰۴۶: مَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ :أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ۔

۷۰۴۶: عبداللہ بن شداد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں نظر کا دم کرواؤں۔

تخریج : بنحوه فی البخاری فی الطب باب۳۵، مسلم فی السلام ۵۸/۵۴، ترمذی فی الطب باب۱۷، ابن ماجه فی الطب باب۳۳، مالك فی العین ۴/۳، مسند احمد ۷۲/۶۳، ۶۔

۷۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهُ.أَوْ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ : أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنْ تَسْتَرْقِيْ مِنَ الْعَيْنِ۔

۷۰۴۷: عبداللہ بن شداد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح کی روایت کی ہے یا عبداللہ بن شداد کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ تم نظر کا دم کراؤ۔

۷۰۴۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَالِيْ أَرٰى أَجْسَامَ بَنِيْ أَخِيْ نَحِيْفَةً ضَارِعَةً ؟ أَتُصِيْبُهُمُ الْحَاجَةُ .قَالَتْ :لَا ، وَلٰكِنَّ الْعَيْنَ تَسْرُعُ إِلَيْهِمْ ، فَأَرْقِيْهِمْ ، قَالَ بِمَاذَا فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ كَلَامًا لَا بَأْسَ بِهٖ فَقَالَ :أَرْقِيْهِمْ۔

۷۰۴۸: ابوالزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو فرمایا مجھے اپنے بھتیجوں کے جسم کمزور و نحیف نظر آتے ہیں؟ کیا ان کی کوئی حاجت ہے جو پوری نہیں ہوتی؟ میں نے کہا نہیں۔لیکن ان کو نظر لگ جاتی ہے پھر میں ان کو دم کرتی ہوں آپ نے فرمایا کیا دم کرتی ہو؟ تو میں نے وہ کلام آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس سے دم میں حرج نہیں۔اس سے دم کرتی رہو۔

۷۰۴۹: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو غَسَّانَ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَا :ثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ الْعَيْنَ تَسْرُعُ إِلَى بَنِيْ جَعْفَرٍ ، فَأَسْتَرْقِيْ لَهُمْ ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَلَوْ أَنَّ شَيْئًا يَسْبِقُ الْقَدَرَ ، لَقُلْتُ إِنَّ الْعَيْنَ تَسْبِقُهُ ۔ فَهٰذَا يُحْتَمَلُ مَا ذَكَرْنَا فِيْ رُقْيَةِ النَّمْلَةِ وَالْجُنُوْنِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا ، الرُّخْصَةُ فِي الرُّقْيَةِ ، مِنْ كُلِّ ذِيْ حُمَةٍ .

۷۰۴۹: عبداللہ بن بابا نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد جعفر کو بہت جلد نظر لگ جاتی ہے۔کیا میں ان کو دم کرا لوں؟ فرمایا جی ہاں۔پھر فرمایا اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو میں کہتا وہ نظر سبقت کرتی۔اس روایت میں بھی وہی احتمال ہے جو چیونٹی اور جنون میں ہم نے ذکر کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر بخار والے کے لئے دم کی رخصت بھی ثابت ہے۔

تخریج : مسلم فی السلام ٤٢/٦٠، ترمذی فی الطب باب١٧، ابن ماجه فی الطب باب٣٣، مالك فی العین ٣٣، مسند احمد ٤٣٨/٦۔

بخار والے وغیرہ کے لئے دَم کی رخصت:

۷۰۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ :ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّقْيَةِ ، مِنْ كُلِّ ذِي حُمَّةٍ.

۷۰۵۰: اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بخار والے کے لئے دم کی اجازت دی۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۲۶، مسلم فی السلام ۵۶/۵۲، ابن ماجہ فی الطب باب۳۴، مسند احمد ۳۸۲/۳، ۶/ ۶۲/۳۰، ۲۰۸/۱۹۰، ۲۵۴۔

۷۰۵۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَهٰذَا فِيهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ كَانَ بَعْدَ النَّهْيِ ،لِأَنَّ الرُّخْصَةَ لَا تَكُوْنُ إِلَّا مِنْ شَيْءٍ مَحْظُوْرٍ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبَاحَةِ الرُّقٰى كُلِّهَا مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ۔

۷۰۵۱: سفیان نے شیبانی سے انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔اس میں دلیل ہے کہ یہ نہی کے بعد کا معاملہ ہے کیونکہ رخصت ممنوعہ چیز کی ہوتی ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قسم کے دم کی اجازت دی ہے سوائے اس کے جو شرک ہو۔(ملاحظہ ہو)

۷۰۵۲: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ :كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ :.فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، فَمَا تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ ؟ .قَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ ، فَلَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ۔فَهٰذَا يُحْتَمَلُ أَيْضًا مَا احْتَمَلَهُ مَا رَوَيْنَا قَبْلَهُ، فَاحْتَجْنَا أَنْ نَعْلَمَ ، هَلْ هٰذِهِ الْإِبَاحَةُ لِلرُّقٰى، مُتَأَخِّرَةٌ عَمَّا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهَا أَوْ مَا رُوِيَ فِي النَّهْيِ عَنْهَا مُتَأَخِّرٌ عَنْهَا، فَيَكُوْنُ نَاسِخًا لَهَا .؟ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَإِذَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ.

۷۰۵۲: عبدالرحمٰن بن جبیر نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہتے ہیں کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں دم کرتے تھے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم زمانہ جاہلیت میں دم کرتے تھے اب کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا اپنا دم مجھے سناؤ دم میں حرج نہیں جب تک کہ وہ شرک نہ ہو۔ حاصل: اس

روایت میں بھی وہی احتمال ہے جو پہلی روایات میں تھا اب یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ یہ دم کی اباحت ممانعت سے متاخر ہے یا اباحت مقدم اور نہی موخر ہے اس صورت میں نہی ناسخ ہوگی۔

تخریج : مسلم فی السلام ٦٤' ابو داؤد فی الطب باب١٨۔

ناسخ منسوخ کی تلاش:

۷۰۵۳: حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ دُعِيَ لِامْرَأَةٍ بِالْمَدِينَةِ ، لَدَغَتْهَا حَيَّةٌ ، لِيَرْقِيَهَا ، فَأَبَى فَأُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَعَاهُ .فَقَالَ عَمْرٌو :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ تَزْجُرُ عَنِ الرُّقٰى' فَقَالَ :اقْرَأْهَا عَلَيَّ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِهَا إِنَّمَا هِيَ مَوَاثِيْقُ ، فَارْقِ بِهَا۔

۷۰۵۳: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ عمرو بن حزمؓ کو مدینہ منورہ میں ایک عورت کو دم کے سلسلہ میں بلایا گیا جس کو سانپ نے ڈس لیا تھا انہوں نے انکار کر دیا آپ کو اس کی اطلاع دی گئی تو آپ نے ان کو بلوایا۔ تو عمرو کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! آپ دم سے منع کرتے ہیں آپ نے فرمایا تم مجھے پڑھ کر سناؤ۔ عمرو نے آپ کو پڑھ کر سنایا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں یہ پختہ معاہدوں سے ہیں پس تم ان سے دم کر لیا کرو۔

تخریج : ابن ماجہ فی الطب باب ٣٤' مسند احمد ٣٩٤/٣۔

۷۰۵۴: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ :لَمَّا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى' أَتَاهُ خَالِيْ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى' وَأَنَا أَرْقِيْ مِنَ الْعَقْرَبِ .قَالَ :مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ، فَلْيَفْعَلْ۔

۷۰۵۴: سفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دم سے ممانعت فرمائی تو آپ کی خدمت میں میرے ماموں آئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے دم سے منع کیا گیا ہے اور میں بچھو کا دم کرتا ہوں آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ضرور فائدہ پہنچائے۔

تخریج : مسلم فی السلام ٦٢/٦٠' مسند احمد ٣' ٣٣٤/٣٠٢' ٣٩٣/٣٨٢۔

۷۰۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَرْقُوْنَ مِنَ الْحَيَّةِ ، فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

، وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقَى .فَأَتَاهُ رَجُلٌ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّیْ كُنْتُ أَرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ ، وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰی .فَقَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ، فَلْيَفْعَلْ .قَالَ :وَأَتَاهُ رَجُلٌ كَانَ يَرْقِیْ مِنَ الْحَيَّةِ ، فَقَالَ اعْرِضْهَا عَلَیَّ فَعَرَضَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ :لَا بَأْسَ بِهَا ، اِنَّمَا هِیَ مَوَاثِيْقُ۔فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ مَا رُوِیَ فِیْ اِبَاحَةِ الرُّقٰی نَاسِخٌ لِمَا رُوِیَ فِی النَّهْیِ عَنْهَا .ثُمَّ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِی تِلْكَ الرُّقٰی كَيْفَ هِیَ ؟ فَاِذَا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهَا مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ .وَقَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا۔

۷۰۵۵: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے بعض انصار گھرانے سانپ کا دم کرتے تھے جناب رسول اللہ ﷺ نے دم سے منع فرمایا تو آپ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! میں بچھو کا دم کرتا ہوں اور آپ نے اس سے منع فرما دیا ہے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے کسی بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو وہ ضرور پہنچائے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا جو سانپ کا دم کرتا تھا آپ نے اس کو فرمایا تم مجھے اپنا دم سناؤ۔ اس نے سنایا تو آپ نے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔ یہ معاہدات ہیں۔ ان روایات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ دم کے جواز میں جو روایات وارد ہیں وہ ممانعت کی روایات کے لئے ناسخ ہیں۔ دم کی کیفیت کے سلسلہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ جب تک وہ شرکیہ کلمات نہ ہوں اس وقت تک ان میں کچھ حرج نہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے روایات مروی ہیں ملاحظہ ہو۔

تخریج : سابقہ روایت ۷۰۵٤ کی تخریج ملاحظہ ہو۔

۷۰۵٦: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا الْحِمَّانِیُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ :حَدَّثَتْنِی الرَّبَابُ قَالَتْ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ :مَرَرْنَا بِسَيْلٍ ، فَدَخَلْنَا نَغْتَسِلُ ، فَخَرَجْتُ مِنْهُ وَأَنَا مَحْمُوْمٌ ، فَنُمِیَ ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا أَبَا ثَابِتٍ ، فَلْيَتَعَوَّذْ .فَقُلْتُ يَا سَيِّدِی ، اِنَّ الرُّقٰی صَالِحَةٌ ؟ فَقَالَ :لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، مِنَ النَّظْرَةِ ، وَالْحُمَّةِ ، وَاللَّدْغَةِ۔فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّقٰی هُوَ التَّعَوُّذُ .فَأَمَّا قَوْلُ سَهْلٍ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، فَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ عَلِمَ ذٰلِكَ مِنْ اِبَاحَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بَعْدَ نَهْيِهِ الْمُتَقَدِّمِ ، وَلَمْ يَعْلَمْ مَا سِوٰی ذٰلِكَ مِمَّا رَوَيْنَا عَنْ

غَيْرِهٖ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْهِ

۷۰۵۶: رباب حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارا گزر وادی کے پاس سے ہوا ہم اس میں غسل کے لئے داخل ہوئے جب میں نکلا تو مجھے بخار تھا اس بات کی اطلاع جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی گئی تو آپ نے فرمایا۔ ابو ثابت کو کہو کہ وہ تعوذ پڑھ کر پھونکے۔ میں نے کہا محترم دم تو درست ہوا۔ تو آپ نے فرمایا تین باتوں کے لیے رقیہ درست ہے۔ ◼ آنکھ لگنا۔ ◼ بخار۔ ◼ ڈسنے سے۔ اس میں احتمال ہے کہ جس دم کو جناب رسول اللہ ﷺ نے مباح قرار دیا وہ تعوذ ہو۔ باقی حضرت سہلؓ کا قول "لا رقية الامن ثلاثه" اس میں احتمال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے ممانعت کے بعد اباحت ثابت ہے اس کے علاوہ کچھ معلوم نہیں ہوتا اور ان کے علاوہ دیگر روایات میں رخصتیں دی ہیں۔ (ملاحظہ ہو)

تخریج: ابو داؤد فی الطب باب۱۸' مسند احمد ۴۸۶/۳۔

۷۰۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا عَفَّانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَكَيْتُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ نَعَمْ .قَالَ :بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْك مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ نَفْسٍ وَنَفَسٍ ، وَعَيْنٍ ، اللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ۔

۷۰۵۷: ابونضرہ نے حضرت ابو سعیدؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اے محمدؐ! آپ بیمار ہیں آپ نے فرمایا ہاں میں بیمار ہوں تو انہوں نے فرمایا: "بسم الله ارقيك......" کہ میں آپ کو ہر قسم کی تکلیف سے دم کرتا ہوں جو آپ کو تکلیف دے ہر جاندار چیز سے اور نظر بد سے اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دینے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

تخریج: ترمذی فی الجنائز باب ٤' ابن ماجه فی الطب باب٣٦' مسند احمد ٣' ٥٦/٢٨۔

۷۰۵۸: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ سَعِيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ أَخِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ -إِنَّ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ لَهٗ :أَلَا أَرْقِيْكَ بِرُقْيَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ :بَلٰى قَالَتْ :بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ، وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ، مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيْكَ، أَذْهِبِ الْبَاسَ ، رَبَّ النَّاسِ ، وَاشْفِ أَنْتَ -الشَّافِي ، لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ۔فَهٰذَا وَمَا أَشْبَهَهٗ مِنَ الرُّقٰى لَا بَأْسَ بِهٖ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَوْفٍ لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ شِرْكٌ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ كُلَّ رُقْيَةٍ لَا شِرْكَ فِيْهَا ، فَلَيْسَتْ بِمَكْرُوْهَةٍ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۷۰۵۸: عبدالرحمٰن بن سائب حضرت میمونہ کے بھتیجے روایت کرتے ہیں کہ حضرت میمونہؓ کہنے لگیں کیا میں تم کو وہ دم نہ کروں جو جناب رسول اللہ ﷺ کرتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں۔ تو انہوں نے یہ دم پڑھا میں اللہ تعالیٰ کے نام سے تمہیں دم کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے تمہیں شفا دے۔ اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور فرما۔ اور شفاء عنایت فرما آپ کے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ یہ اور اس قسم کے دم میں کوئی حرج نہیں اس پر عوفؓ سے آپ کا ارشاد "**لا بأس بالرقی**" بھی دلالت کر رہا ہے جب تک کہ اس میں کوئی شرکیہ کلمہ نہ ہو۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ ہر وہ دم جس میں شرکیہ کلمات نہ ہوں وہ مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

تخریج : بخاری فی الطب باب۳۸' مسلم فی السلام ٤٠' ابو داؤد فی الطب باب۱۹' ترمذی فی الجنائز باب٤' ابن ماجه فی الطب باب٣٦' مسند احمد ٣٣٢/٦۔

بَابُ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا

خلاصۃ المرام:

نماز عشاء کے بعد گفتگو میں بعض علماء کا قول یہ ہے کہ مطلقاً مکروہ ہے۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ جو کلام قرب الٰہی کا ذریعہ نہ ہو اگر چہ وہ معصیت نہ ہو اس میں کراہت ہے مگر دینی گفتگو درست ہے۔

۷۰۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ اللَّخْمِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ :دَخَلْتُ مَعَ أَبِيْ عَلٰى أَبِيْ بَرْزَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا۔

۷۰۵۹: سیار بن سلامہ کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو برزہ کے پاس گیا میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کے بعد بات کرنے اور اس سے پہلے سو جانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

بخاری فی المواقیت باب ۲۳۔

۷۰۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَيَّارٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى كَرَاهَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :أَمَّا الْكَلَامُ الَّذِيْ لَيْسَ بِقُرْبَةٍ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَإِنْ كَانَ لَيْسَ بِمَعْصِيَةٍ ، فَهُوَ مَكْرُوْهٌ حِيْنَئِذٍ لِأَنَّهٗ مُسْتَحَبٌّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَنَامَ عَلٰى قُرْبَةٍ، وَخَيْرٍ ، وَفَضْلٍ يَخْتِمُ بِهٖ عَمَلَهٗ.فَأَفْضَلُ الْأَشْيَاءِ لَهٗ، أَنْ يَنَامَ عَلَى الصَّلَاةِ فَتَكُوْنُ هِيَ آخِرُ عَمَلِهٖ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ إِبَاحَةِ الْحَدِيْثِ بَعْدَ الْعِشَاءِ۔

۷۰۶۰: حماد بن سلمہ نے سیار سے اور پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ نماز عشاء کے بعد گفتگو درست نہیں بلکہ مکروہ ہے انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا۔ جو کلام قرب الٰہی کا ذریعہ نہ ہو اگر چہ وہ معصیت بھی نہ ہو وہ مکروہ ہے کیونکہ آدمی کے لئے مستحب یہ ہے کہ عبادت یا نیکی کر کے سو جائے اور اپنا عمل کسی بھلائی پر ختم کرے پس اس کے لئے سب سے بہتر یہی ہے کہ وہ نماز پڑھ کر سو جائے تا کہ اس کا یہ آخری عمل ہو انہوں نے مندرجہ ذیل روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۷۰۶۱: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، قَالَ :ثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ قَالَ :قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ح .

۷۰۶۱: ابووائل کہتے ہیں ہمیں عبداللہ نے بیان کیا۔

۷۰۶۲: وَحَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِیْ وَائِلٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ : حَبَّبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمَرَ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَتَمَةِ وَقَالَ مُسْلِمٌ : بَعْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ۔فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَّبَ لَهُمُ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، وَفِی الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، أَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ ذٰلِكَ .فَوَجْهُهُمَا ، عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهٗ كَرِهَ لَهُمْ مِنَ السَّمَرِ مَا لَيْسَ بِقُرْبَةٍ ، وَحَبَّبَ لَهُمْ مَا هُوَ قُرْبَةٌ عَلَى الْمَعْنَى الَّذِیْ ذَكَرْنَاهُ عَنْ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ ، الْمَذْكُوْرَةِ فِیْ هٰذَا الْبَابِ .

۷۰۶۲: ابووائل کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ نے بیان کیا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء کے بعد گفتگو کے لئے ہماری طرف متوجہ ہوئے مسلم کی روایت میں صلاۃ العتمہ کی بجائے صلوۃ العشاء کا لفظ ہے۔اس روایت میں یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد گفتگو کے لئے ہماری طرف متوجہ ہوئے اور پہلی روایت میں گفتگو کی کراہت ذکر کی گئی ہے دونوں میں تطبیق کی شکل ہمارے ہاں یہی ہے کہ ایسی گفتگو مکروہ ہے جو باعث قربت نہ ہو اور دوسری روایت آپ کا گفتگو کے لئے متوجہ ہونا اس کا تعلق ایسی گفتگو سے ہے جو نیکی کا باعث ہو۔

۷۰۶۳: وَقَدْ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِیُّ قَالَ :أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : رُبَّمَا سَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَيْتِ أَبِیْ بَكْرٍ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِی الْأَمْرِ يَكُوْنُ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ۔فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، سَمَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ كَانَ يَسْمُرُهٗ، وَأَنَّهٗ مِنْ أُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ ، فَذٰلِكَ مِنْ أَعْظَمِ الطَّاعَاتِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ السَّمَرَ الْمَنْهِیَّ عَنْهُ، خِلَافُ هٰذَا .وَقَدْ رُوِیَ فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۷۰۶۳: علقمہ نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق کے ساتھ ایک رات مسلمانوں کے معاملے میں نماز عشاء کے بعد بات چیت کر رہے تھے اس روایت نے بتلا دیا کہ رات کے وقت آپ مسلمانوں کے معاملات میں گفتگو فرماتے تھے اور یہ عظیم نیکی ہے معلوم ہوتا ہے جو گفتگو ممنوع ہے وہ اس کے علاوہ ہے اور یہ مفہوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

تخریج : مسند احمد ٢٦/١ـ

۷۰۶۴: مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :حَبَّبَ اِلَيْنَا عُمَرُ السَّمَرَ ، بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ عُمَرَ حَبَّبَ اِلَيْهِمْ السَّمَرَ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ ، وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَيَّ سَمَرٍ ذٰلِكَ فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

۷۰۶۴: ابووائل نے عبداللہ سے بیان کیا کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نمازِ عشاء کے بعد گفتگو کے لئے متوجہ ہوئے۔اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نمازِ عشاء کے بعد ان کی طرف گفتگو کے لئے متوجہ ہوئے مگر گفتگو کی وضاحت موجود نہیں تلاش کرنے پر یہ روایت مل گئی۔

۷۰۶۵: فَاِذَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجَرِيْرِيِّ قَالَ :سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ :كَانَ عُمَرُ لَا يَدَعُ سَامِرًا بَعْدَ الْعِشَاءِ ، يَقُوْلُ ارْجِعُوْا ، لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُكُمْ صَلَاةً أَوْ تَهَجُّدًا ـ فَانْتَهٰى اِلَيْنَا ، وَأَنَا قَاعِدٌ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، وَأَبِيْ ذَرٍ فَقَالَ مَا يُقْعِدُكُمْ ؟ قُلْنَا أَرَدْنَا أَنْ نَذْكُرَ اللّٰهَ ، فَقَعَدَ مَعَهُمْ .فَهٰذَا عُمَرُ ، قَدْ كَانَ يَنْهَاهُمْ عَنِ السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، لِيَرْجِعُوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ ، لِيُصَلُّوْا ، أَوْ لِيَنَامُوْا نَوْمًا ، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ لِصَلَاةٍ ، يَكُوْنُوْنَ بِذٰلِكَ مُتَهَجِّدِيْنَ .فَلَمَّا سَأَلَهُمْ :مَا الَّذِيْ أَقْعَدَهُمْ ؟ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُ ذِكْرُ اللّٰهِ - لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ ،لِأَنَّ مَا كَانَ يُقِيْمُهُمْ لَهُ هُوَ الَّذِيْ هُمْ قُعُوْدٌ لَهُ.فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ السَّمَرَ الَّذِيْ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعُمَرَ ، حَبَّبَاهُ اِلَيْهِمْ ، هُوَ الَّذِيْ فِيْهِ قُرْبَةٌ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالنَّهْيُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ بَرْزَةَ هُوَ :مَا لَا قُرْبَةَ فِيْهِ لِيَسْتَوِيَ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، لِتَتَّفِقَ ، وَلَا تَتَضَادَّ .وَقَدْ رَوَيْنَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا سَمَرَا اِلٰى طُلُوْعِ الثُّرَيَّا .فَذٰلِكَ -عِنْدَنَا -عَلَى السَّمَرِ الَّذِيْ هُوَ قُرْبَةٌ ، اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ بِاِسْنَادِهِ فِيْمَا تَقَدَّمَ ، مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .وَقَدْ رُوِيَ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ لَيْسَ مِثْلُهُ يَثْبُتُ ، أَنَّهَا قَالَتْ لَا سَمَرَ اِلَّا لِمُصَلٍّ ، أَوْ مُسَافِرٍ فَذٰلِكَ -؟ عِنْدَنَا ، اِنْ ثَبَتَ عَنْهَا غَيْرُ مُخَالِفٍ لِمَا رَوَيْنَا ، وَذٰلِكَ أَنَّ الْمُسَافِرَ يَحْتَاجُ اِلٰى مَا يَدْفَعُ النَّوْمَ عَنْهُ، لِيَسِيْرَ ، فَأُبِيْحَ بِذٰلِكَ السَّمَرُ ، وَاِنْ كَانَ لَيْسَ بِقُرْبَةٍ ، مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً ، لِاحْتِيَاجِهِ اِلَى ذٰلِكَ .فَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِهَا لَا سَمَرَ اِلَّا الْمُسَافِرُ.وَأَمَّا قَوْلُهَا أَوْ مُصَلٍّ

فَمَعْنَاهُ -عِنْدَنَا -عَلَى الْمُصَلِّي بَعْدَمَا يَسْمُرُ ، فَيَكُوْنُ نَوْمُهُ اِذَا نَامَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلَى الصَّلَاةِ ، لَا عَلَى السَّمَرِ .فَقَدْ عَادَ هٰذَا الْمَعْنٰى اِلَى الْمَعْنَى الَّذِیْ صَرَفْنَا اِلَيْهِ مَعَانِي الْآثَارِ الْاُوَلِ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

۷۰۶۵: ابونضرہ ٔ ابوسعید جو انصار کے مولیٰ تھے ان سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عشاء کے بعد کسی گفتگو کرنے والے کو نہ چھوڑتے بلکہ فرماتے لوٹ جاؤ شاید کہ اللہ تعالیٰ تمہیں نماز یا تہجد کا لفظ فرمایا نصیب فرما دے چنانچہ آپ ہم تک پہنچے میں اس وقت ابن مسعود ٔ ابی ٔ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کیوں بیٹھے ہو ہم نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے بیٹھے ہیں تو آپ ہمارے ساتھ بیٹھ گئے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو عشاء کے بعد گفتگو سے منع فرماتے ہیں تاکہ وہ اپنے گھروں میں لوٹ جائیں اور وہاں نماز پڑھیں یا سو جائیں اور پھر نماز کے لئے اٹھیں تاکہ اس سے وہ تہجد گزار بن جائیں پھر جب وہ پوچھتے ہیں کہ وہ کس لئے بیٹھے ہیں اور وہ بتلاتے ہیں کہ وہ اللہ کو یاد کرنے کے لئے بیٹھے ہیں تو آپ ان کی بات کا انکار نہیں کرتے بلکہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں کیونکہ جس بات کے لئے آپ ان کو اٹھانا چاہتے ہیں وہ اسی کے لئے بیٹھے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ گفتگو جس کا ذکر حضرت عبداللہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایات میں آیا جس کے لئے آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے یہ گفتگو قرب الٰہی کا ذریعہ ہے اور ابوبرزہ کی روایت میں جس سے ممانعت کی گئی وہ وہی گفتگو ہے جو قرب الٰہی کا ذریعہ نہ ہو یہ تاویل اس لئے کی گئی تاکہ روایات کے معانی متفق ہو جائیں اور ان میں تضاد نہ رہے ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ نقل کیا کہ ثریا ستاروں کے طلوع تک وہ گفتگو کرتے رہے تو ہمارے نزدیک اس سے مراد ایسی گفتگو ہے جو اللہ کے قرب کا باعث ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی سند سے روایت ثابت ہے جو درست نہیں کہ انہوں نے فرمایا ''لاسمر الا مصل او مسافر'' اول تو یہ روایت ثابت نہیں اور اگر ثابت ہو تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ مسافر کو سفر پر روانہ ہونے کے لئے جاگنے کی ضرورت ہے اس لئے گفتگو اس کے لئے مباح کی گئی اگرچہ یہ گفتگو عبادت نہ ہو لیکن ضرورت کی وجہ سے جائز ہوگی جب تک کہ معصیت کی گفتگو نہ ہو اسی طرح او مصل کا معنی بھی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ وہ نمازی جو کہ گفتگو کے بعد نماز پڑھے تو اس کی نیند نماز پر ہو گفتگو پر نہ ہو اب ان روایات کا معنی بھی اسی تاویل کے مطابق ہوگیا جو ہم نے شروع باب کی روایات کا ذکر کیا ہے۔

بَابُ نَظَرِ الْعَبْدِ اِلٰی شُعُوْرِ الْحَرَائِرِ

آزاد عورتوں کے بالوں کو دیکھنا

خلاصۃ المرام:

اہل مدینہ کی ایک جماعت کا کہنا یہ ہے کہ وہ اپنی مالکہ کے بال' چہرہ اور وہ اعضا جن کو محرم دیکھ سکتا ہے ان کو دیکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

فریق ثانی: کوئی غلام آزاد عورت کے اعضاء نہیں دیکھ سکتا سوائے ان حصوں کے جن کو آزاد غیر محرم دیکھ سکتا ہے۔ اس قول کو ائمہ احناف نے اختیار کیا ہے۔

۷۰۶۶: حَدَّثَنَا الْمُزَنِیُّ قَالَ :ثَنَا الشَّافِعِیُّ قَالَ :ثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ لِاِحْدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ ، وَكَانَ عِنْدَهٗ مَا یُؤَدِّیْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ۔قَالَ :سُفْیَانُ سَمِعْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِیِّ ، وَثَبَّتَنِیْهِ مَعْمَرٌ .قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی اَنَّ الْعَبْدَ ، لَا بَاْسَ ، اَنْ یَنْظُرَ اِلٰی شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ وَوَجْهِهَا ، وَاِلٰی مَا یَنْظُرُ اِلَیْهِ ذُو مَحْرَمِهَا مِنْهَا .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ، وَقَالُوْا :فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاُمِّ سَلَمَةَ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّهَا قَدْ كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ غَیْرُ مُحْتَجِبَةٍ مِنْهُ : وَقَالُوْا :قَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَعَمِلَ بِهٖ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْدِهٖ. فَذَكَرُوْا فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۰۶۶: نبہان مولیٰ ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کا مکاتب ہو اور وہ ادائیگی کے لئے مال رکھتا ہو مالکہ کو اس سے پردہ کرنا چاہئے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت زہری سے سنی ہے اور معمر نے اس کی تصدیق فرمائی۔ امام جعفر طحاویؒ کہتے ہیں اہل مدینہ میں سے ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ غلام کے لئے کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنی مالکہ کے بال چہرہ اور جن اعضاء کو محرم دیکھ سکتا ہے ان کے دیکھنے میں بھی حرج نہیں انہوں نے اس روایت کو دلیل بنایا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلمہ کو فرمایا فلتحتجب منه کہ اب اسے پردہ کرنا چاہئے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلے اسے پردے کی ضرورت نہ تھی اور اس سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی روایت اور ازواج مطہرات کا عمل بھی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ روایت یہ ہے۔

تخریج: ابو داؤد فی الاعتاق باب۱' ترمذی فی البیوع باب۳۵' ابن ماجه فی العتق باب۳' مسند احمد ۲۸۹/۶۔

۷۰۶۷: مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِىْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ :لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ الْعَبْدُ اِلٰى شُعُوْرِ مَوْلَاتِهٖ.

۷۰۶۷: ابو مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ اس میں کچھ حرج نہیں کہ غلام اپنی مالکہ کے بالوں کو دیکھے۔

۷۰۶۸: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِىْ مَيْمُوْنُ بْنُ يَحْيَى عَنْ آلِ الْاَشَجِّ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُمْ قَالُوْا :لَوْ أَنَّ امْرَأَةً جَلَسَتْ عِنْدَ عَبْدِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ خِمَارٍ لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ بَأْسًا .قَالَ بُكَيْر :وَأَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَتْ تَجْلِسُ عِنْدَ عَبْدِ لِقَاسِمٍ وَهُوَ زَوْجُهَا بِغَيْرِ خِمَارٍ قَالَ :بُكَيْر عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَتْ :كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَرَاهَا الْعَبِيْدُ لِغَيْرِهَا قَالَ :بُكَرٌ قَالَتْ أُمُّ عَلْقَمَةَ مَوْلَاةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُدْخِلُ عَلَيْهَا عَبِيْدَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَاِنْ كَانَ عَبِيْدُ النَّاسِ ، لَيَرَوْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِمَ أَحَدُهُمْ وَاِنَّهَا لَتَمْتَشِطُ .قَالَ بُكَيْر :عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ لَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ تَحْتَجِبُ مِنْ عَبِيْدِ النَّاسِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :لَا يَنْظُرُ الْعَبْدُ مِنَ الْحُرَّةِ اِلَّا اِلٰى مَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ مِنْهَا الْحُرُّ الَّذِىْ لَا مَحْرَمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ ذَكَرُوْا فِيْ حَدِيْثِ أُمِّ سَلَمَةَ ، لَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قَالَ :أَهْلُ تِلْكَ الْمَقَالَةِ ،لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ حِجَابَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَاِنَّهُنَّ قَدْ كُنَّ حُجِبْنَ عَنِ النَّاسِ جَمِيْعًا ، اِلَّا مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ذُو رَحِمٍ مَحْرَمٍ .فَكَانَ لَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرَاهُنَّ أَصْلًا اِلَّا مَنْ كَانَ بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَهُ رَحِمٌ مَحْرَمٌ ، وَغَيْرُهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ ، لَسْنَ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ الرَّجُلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الَّتِىْ لَا رَحِمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ، وَلَيْسَتْ عَلَيْهِ بِمَحْرَمَةٍ اِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا ، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا۔فَقَدْ قِيْلَ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۶۸: عمرو بن شعیب' یزید بن عبداللہ اور عمرہ بنت عبدالرحمٰن سب کا قول یہ ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے غلام کے سامنے بغیر دوپٹے کے بیٹھے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ بکیر راوی کہتے ہیں: کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بتلایا کہ اسماء بنت عبدالرحمٰن قاسم کے غلام کے پاس اپنے خاوند کے ساتھ بغیر دوپٹے کے بیٹھتی تھیں بکیر نے عمرہ بنت

عبدالرحمٰن سے نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسروں کے غلام بھی دیکھتے تھے بکر نے ام علقمہ سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ہیں ان سے بیان کیا کہ مسلمانوں کے غلام آپ کی زیارت کے لئے آپ کے ہاں داخل ہوتے اگرچہ وہ بالغ ہوتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کنگھی کر رہی ہوتی تھیں بکیر نے عبداللہ بن رافع سے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہ لوگوں کے غلاموں سے پردہ نہ کرتی تھیں۔ دوسرے فریق نے یہ کہا کہ کوئی غلام کسی آزاد عورت کو نہیں دیکھ سکتا سوائے اس حصے کے جس کو آزاد غیر محرم دیکھ سکتا ہو۔ روایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس بات پر ہرگز دلالت نہیں کرتا جو فریق اوّل نے مراد لیا ہے کیونکہ عین ممکن ہے اس سے مقصود امہات المومنین کا پردہ کرنا ہو وہ اپنے محرموں کے علاوہ سب سے پردہ کرتی تھیں کسی کو انہیں دیکھنا جائز نہیں سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ان کا رحم کا رشتہ تھا اور دیگر عورتیں ان کا حکم اس طرح نہیں کیونکہ کسی عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنے میں حرج نہیں اگرچہ وہ اس کا محرم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ولا یبدین زینتھن" (نور:۳۱) وہ عورتیں اپنی زینت کو ہرگز ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے ظاہر ہو اس سلسلے میں اس طرح کہا گیا ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

<u>بکیر راوی کہتے ہیں:</u> کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے بتلایا کہ اسماء بنت عبدالرحمٰن قاسم کے غلام کے پاس اپنے خاوند کے ساتھ بغیر دوپٹے کے بیٹھتی تھیں بکیر نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے نقل کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسروں کے غلام بھی دیکھتے تھے بکر نے ام علقمہ سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی ہیں ان سے بیان کیا کہ مسلمانوں کے غلام آپ کی زیارت کے لئے آپ کے ہاں داخل ہوتے اگرچہ وہ بالغ ہوتے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کنگھی کر رہی ہوتی تھیں بکیر نے عبداللہ بن رافع سے بیان کیا کہ حضرت ام سلمہ لوگوں کے غلاموں سے پردہ نہ کرتی تھیں۔

<u>فریق ثانی کا مؤقف:</u> دوسرے فریق نے یہ کہا کہ کوئی غلام کسی آزاد عورت کو نہیں دیکھ سکتا سوائے اس حصے کے جس کو آزاد غیر محرم دیکھ سکتا ہو۔

<u>فریق اوّل کا جواب:</u> روایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس بات پر ہرگز دلالت نہیں کرتا جو فریق اوّل نے مراد لیا ہے کیونکہ عین ممکن ہے اس سے مقصود امہات المومنین کا پردہ کرنا ہو وہ اپنے محرموں کے علاوہ سب سے پردہ کرتی تھیں کسی کو انہیں دیکھنا جائز نہیں سوائے ان لوگوں کے جن کے ساتھ ان کا رحم کا رشتہ تھا اور دیگر عورتیں ان کا حکم اس طرح نہیں کیونکہ کسی عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کی طرف دیکھنے میں حرج نہیں اگرچہ وہ اس کا محرم نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ولا یبدین زینتھن" (نور:۳۱) وہ عورتیں اپنی زینت کو ہرگز ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے ظاہر ہو اس سلسلے میں اس طرح کہا گیا ہے جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۷۰۶۹: مَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ـ قَالَ : الزِّيْنَةُ الْقُرْطُ ،

وَالْقِلَادَةُ ، وَالسِّوَارُ ، وَالْخَلْخَالُ ، وَالدُّمْلُجُ مَا ظَهَرَ مِنْهَا الثِّيَابُ ، وَالْجِلْبَابُ .

۷۰۶۹: ابوالاحوص نے حضرت عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ آیت "ولا یبدین زینتھن" میں زینت سے مراد بالی، ہار، کنگن، پازیب اور بازوبند ہے اور ماظہر سے مراد کپڑے اور چادر ہے۔

۷۰۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا الْكُحْلُ ، وَالْخَاتَمُ .

۷۰۷۰: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ماظہر سے مراد سرمہ اور انگوٹھی ہے۔

۷۰۷۱: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا قَالَ :هُوَ مَا فَوْقَ الدِّرْعِ ، فَأُبِيْحَ لِلنَّاسِ أَنْ يَنْظُرُوْا إِلَى مَا لَيْسَ بِمُحَرَّمٍ عَلَيْهِمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَى وُجُوْهِهِنَّ ، وَأَكُفِّهِنَّ ، وَحَرُمَ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ، فَفُضِّلْنَ بِذٰلِكَ عَلَى سَائِرِ النَّاسِ .

۷۰۷۱: منصور نے ابراہیم سے روایت کی کہ ماظہر سے چادر سے اوپر کی اشیاء ہیں پس لوگوں کے لئے یہ مباح ہے کہ ان چیزوں کو دیکھیں جو ان پر عورتوں میں سے حرام نہیں یعنی ان کے چہرے اور ان کی ہتھیلیاں لیکن ازواج مطہرات کے سلسلے میں ان کا دیکھنا بھی حرام ہے جب حجاب کی آیت اتری تو اسی بات کے ساتھ ان کو دوسرے لوگوں پر فضیلت دی گئی۔

۷۰۷۲: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ وَابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ عُمَرُ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ، فَلَوْ حَجَبْتَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ۔

۷۰۷۲: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس نیک اور بدسب آتے ہیں اگر آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم فرماتے (تو مناسب تھا) تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب اتار دی۔

تخریج : بخاری فی التفسیر سورہ۲' باب۹' سورہ۳۳' باب۸' مسند احمد ۲۴/۱۔

۷۰۷۳: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۷۰۷۳: یزید بن ہارون کہتے ہیں حمید نے ہمیں بیان کیا پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۰۷۴: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ ، وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :احْجُبْ نِسَاءَ كَ .فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ ذَاتَ لَيْلَةٍ ، وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً ، فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزِلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ .قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا :فَأَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ۔

۷۰۷۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہن اجمعین رات کو قضائے حاجت کے لئے باہر جاتیں وہ ایک کھلی زمین تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتے اپنی ازواج کا پردہ کرا دیجئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے۔ حضرت سودہؓ ایک رات باہر نکلیں یہ لمبے قد والی عورتیں تھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حرص میں کہ اللہ تعالیٰ پردے کا حکم اتار دے۔ یہ کہا۔ اے سودہ ہم نے تمہیں پہچان لیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت اتار دی۔

تخریج : بخاری فی الاستیذان باب ۱۰' مسند احمد ۲۷۱/۶۔

۷۰۷۵: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

۷۰۷۵: یحییٰ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہمیں لیث نے بیان کیا پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی۔

۷۰۷۶: حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ : أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، قَالَ :كُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ ، فِيمَا أُنْزِلَ ، وَكَانَ أَوَّلُ مَا أُنْزِلَ فِي مَبْنَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَصْبَحَ بِهَا عَرُوسًا .فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا ، وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ ، عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَطَالُوا الْمُكْثَ .فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ فَخَرَجَ ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتّٰى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ ، وَرَجَعْتُ مَعَهُ ، حَتّٰى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ ، فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَرَجَعْتُ مَعَهُ ، حَتّٰى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ، وَظَنَّ أَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوا ، رَجَعَ ، وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا .فَضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ ، وَأَنْزَلَ الْحِجَابَ۔

۷۶-۷: ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ میں پردے کے معاملے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں کہ کس سلسلے میں وہ آیت اتری سب سے پہلی آیت کا وہ موقع ہے جب حضرت زینبؓ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی ہوئی اور آپ نے شب زفاف گزاری آپ نے لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا وہ آئے اور چلے گئے ایک جماعت ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رکی رہی اور کافی دیر وہ ٹھہرے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر نکلے اور میں بھی آپ کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ آپ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے چوکھٹ تک پہنچ گئے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گمان کیا کہ وہ نکل چکے ہیں تو آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ ہی لوٹا آپ حضرت زینب کے مکان میں داخل ہوئے تو وہ بیٹھے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر لوٹ گئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ آپ حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے چوکھٹ تک پہنچ گئے اور آپ نے یہ گمان کیا کہ وہ نکل چکے ہوں گے تو آپ واپس لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ لوٹا وہ تو نکل چکے تھے تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب اتار دی۔

تخریج: بخاری فی تفسیر ۳۳' باب۸' والنکاح باب۶۷' مسند احمد ۲۴۱/۳۔

۷۷-۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ : أَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حِيْنَ بَنَى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، ثُمَّ خَرَجَ إِلٰى حُجَرِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى بَيْتِهِ رَأٰى رَجُلَيْنِ قَدْ مَدَّ بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَوَثَبَا مُسْرِعَيْنِ ، فَرَجَعَ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ، وَأَرْخَى السِّتْرَ ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ۔

۷۷-۷: حمید الطویل نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا جبکہ حضرت زینب بنت جحشؓ کے ہاں شب زفاف گزاری پھر آپ امہات المومنین کے حجرات کی طرف نکل گئے پھر جب حجرہ زینب کی طرف واپس لوٹے تو دو آدمیوں کو دیکھا جو لمبی بات میں مصروف تھے پھر وہ جلدی سے اٹھے تو آپ واپس لوٹ کر حجرہ زینب میں داخل ہوئے اور پردہ لٹکا لیا اور آیت حجاب اتاری گئی۔

تخریج: بخاری فی تفسیر سورہ۳۳' باب۸' والنکاح باب۵۵' مسند احمد ۳' ۲۰۰/۲۶۲۔

۷۸-۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذٍ قَالَ :ثَنَا الْمُقْرِءُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :كُنْتُ خَادِمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِذْنٍ .فَجِئْتُ يَوْمًا ، أَدْخُلُ فَقَالَ كَمَا أَنْتَ ، فَإِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ ، فَلَا تَدْخُلْ عَلَيْنَا إِلَّا بِإِذْنٍ

۷۸-۷: سالم علوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا اور بلا اجازت میں داخل ہوتا تھا ایک دن میں داخل ہونے لگا تو آپ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھہر۔ اس لئے کہ تمہارے بعد

ایک نیا حکم آیا ہے اب بلا اجازت ہمارے ہاں مت داخل ہونا۔

۷۰۷۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَالِمٍ الْعَلَوِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ :لَمَّا أُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ ، جِئْتُ أَدْخُلُ ، كَمَا أَدْخُلُ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدًا ، وَرَاءَكَ يَا بُنَيَّ۔

۷۰۷۹: سالم علوی کہتے ہیں کہ جب آیت حجاب نازل ہوئی تو میں داخل ہونے لگا جیسے پہلے داخل ہوتا تھا تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیٹے باہر ٹھہرو!

۷۰۸۰: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِي مُجَالِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ ، دَعَا الْقَوْمَ ، فَطَعِمُوْا ، ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ ، فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ ، فَلَمْ يَقُوْمُوْا .فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ قَامَ ، وَقَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ الْقَوْمُ ، وَقَعَدَ الثَّلَاثَةُ .ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَاءَ فَدَخَلَ ، فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ، ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوْا .وَانْطَلَقُوْا .فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا ، فَجَاءَ فَدَخَلَ ، وَأُنْزِلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمُ الْآيَةَ .قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ .فَكُنَّ أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ خُصِصْنَ بِالْحِجَابِ مَا لَمْ يُجْعَلْ فِيْهِ سَائِرُ النَّاسِ مِثْلَهُنَّ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ فَجَعَلَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ كَذِي الرَّحِمِ الْمَحْرَمِ فِيْهِنَّ .قِيْلَ لَهُ :مَا جَعَلَهُنَّ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ ذَكَرَ جَمَاعَةً مُسْتَثْنَيْنَ مِنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ فَذَكَرَ الْبُعُوْلَ ، وَذَكَرَ الْآبَاءَ ، وَمَنْ ذُكِرَ مَعَهُمْ ، مِثْلُ مَا ذَكَرَهُ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ۔فَلَمْ يَكُنْ جَمْعُهُ بَيْنَهُمْ ، بِدَلِيْلٍ عَلَى اسْتِوَاءِ أَحْكَامِهِمْ ، لِأَنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْبَعْلَ قَدْ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ مِنِ امْرَأَتِهِ إِلَى مَا لَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا أَبُوْهَا مِنْهَا .ثُمَّ قَالَ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ فَلَا يَكُوْنُ ضَمُّهُ أُولٰئِكَ مَعَ مَا قَبْلَهُمْ ، بِدَلِيْلٍ أَنَّ حُكْمَهُمْ ، مِثْلُ حُكْمِهِمْ .وَلٰكِنِ الَّذِيْ أُبِيْحَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ لِلْمَمْلُوْكِيْنَ مِنَ النَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ ، إِنَّمَا هُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ الزِّيْنَةِ ، وَهُوَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ .وَفِيْ إِبَاحَتِهِ ذٰلِكَ لِلْمَمْلُوْكِيْنَ ، وَلَيْسُوْا بِذَوِيْ أَرْحَامٍ مُحَرَّمَةٍ ، دَلِيْلٌ أَنَّ الْأَحْرَارَ الَّذِيْنَ

لَيْسُوْا بِذَوِىْ أَرْحَامٍ ، مُحَرَّمَةٍ مِنَ النِّسَاءِ فِيْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ .وَقَدْ بَيَّنَ هٰذَا الْمَعْنٰى مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةِ احْتَجِبِىْ مِنْهُ فَأَمَرَهَا بِالْحِجَابِ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ وَلِيْدَةِ أَبِيْهَا ، وَلَيْسَ يَخْلُوْ أَنْ يَكُوْنَ أَخَاهَا ، أَوْ ابْنَ وَلِيْدَةِ أَبِيهَا ، فَيَكُوْنُ مَمْلُوْكًا لَهَا ، وَلِسَائِرِ وَرَثَةِ أَبِيهَا .فَعَلِمْنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحْجُبْهَا مِنْهُ، لِأَنَّهُ أَخُوْهَا ، وَلٰكِنْ ، لِأَنَّهُ غَيْرُ أَخِيهَا ، وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ ، مَمْلُوْكٌ ، فَلَمْ يَحِلَّ لَهُ -بِرِقِّهِ -النَّظَرُ إِلَيْهَا .فَقَدْ ضَادَّ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، حَدِيْثَ أُمِّ سَلَمَةَ ، وَخَالَفَهُ، وَصَارَتِ الْآيَةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَا عَلٰى قَوْلِ هٰذَا الذَّاهِبِ إِلٰى حَدِيْثِ سَوْدَةَ أَنَّهَا عَلٰى سَائِرِ النِّسَاءِ دُوْنَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ ، وَأَنَّ عَبِيْدَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا فِيْ حُكْمِ النَّظَرِ إِلَيْهِنَّ فِيْ حُكْمِ الْقُرَبَاءِ مِنْهُنَّ الَّذِيْنَ لَا رَحِمَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُنَّ ، لَا فِيْ حُكْمِ ذَوِى الْأَرْحَامِ مِنْهُنَّ الْمُحَرَّمَةِ .وَكُلُّ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُنَّ مَحْرَمَةٌ ، فَهُوَ عِنْدَنَا فِيْ حُكْمِ ذَوِى الْأَرْحَامِ الْمُحَرَّمَةِ فِيْ مَنْعِ مَا وَصَفْنَا .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى النَّظَرِ ،لِنَسْتَخْرِجَ بِهِ مِنَ الْقَوْلَيْنِ ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَرَأَيْنَا ذَا الرَّحِمِ لَا بَأْسَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الْمَرْأَةِ الَّتِيْ هُوَ لَهَا مَحْرَمٌ إِلٰى وَجْهِهَا ، وَصَدْرِهَا ، وَشَعْرِهَا ، وَمَا دُوْنَ رُكْبَتِهَا .وَرَأَيْنَا الْقَرِيْبَ مِنْهَا يَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِهَا وَكَفَّيْهَا فَقَطْ .ثُمَّ رَأَيْنَا الْعَبْدَ حَرَامٌ عَلَيْهِ -فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى صَدْرِ الْمَرْأَةِ مَكْشُوْفًا ، أَوْ إِلٰى سَاقَيْهَا ، سَوَاءٌ كَانَ رِقُّهُ لَهَا أَوْ لِغَيْرِهَا .فَلَمَّا كَانَ فِيمَا ذَكَرْنَا ، كَالْأَجْنَبِيِّ مِنْهَا ، لَا كَذِىْ رَحِمِهَا الْمُحْرَمِ عَلَيْهَا كَانَ فِي النَّظَرِ إِلٰى شَعْرِهَا أَيْضًا كَالْأَجْنَبِيِّ لَا كَذِىْ رَحِمِهَا الْمُحْرَمِ عَلَيْهَا .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ وَافَقَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ، اَلْحَسَنُ ، وَالشَّعْبِيُّ.

٧٠٨٠: ابومجالد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش سے شادی کی تو لوگوں کو بلایا پس انہوں نے کھانا کھایا پھر باتیں کرنے بیٹھ گئے تو آپ نے اس طرح کا عمل کیا گویا آپ اٹھانا چاہتے ہیں مگر وہ لوگ نہ اٹھے۔ پھر جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ اٹھے اور آپ کے ساتھ اٹھنے والے اٹھ گئے مگر ان میں سے تین بیٹھے رہے۔ پھر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور گھر میں داخل ہوئے تو اچانک وہ لوگ بیٹھے تھے پھر وہ اٹھ کر چلے گئے اور میں نے آ کر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ چلے گئے ہیں تو آپ تشریف لائے اور داخل ہوئے تو یہ آیت حجاب اتری۔ "یاایھاالذین امنوا لاتدخلوا" (الاحزاب:٥٣) امام طحاویؒ کہتے ہیں: امہات المومنین کو اس حجاب سے خاص کیا گیا جس میں دوسرے لوگوں کو ان کی طرح قرار نہیں دیا

گیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن" (النور:۳۱) پھر فرمایا "ولا یبدین زینتھن الا ماظھر منھا" (النور:۳۱) تو اس آیت میں لونڈیوں کو ذی رحم محرم کی طرح قرار دیا گیا۔لونڈیوں کو اس طرح قرار نہیں دیا جس طرح آپ نے خیال کیا بلکہ مستثنیٰ جماعت کا ذکر کیا جن کو "ولا یبدین زینتھن" سے نکالا گیا تو اس میں خاوندوں' باپوں اور اس کے ساتھ جن کو ان کی مثل ذکر کیا اور لونڈی' غلاموں کا تذکرہ کیا تو ان کو جمع کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ ان کے احکام ایک جیسے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خاوند کو عورت کے وہ مقامات بھی دیکھنے درست ہیں جن کو عورت کا باپ بھی نہیں دیکھ سکتا۔ پھر فرمایا جو تمہاری ملک ہوں تو ان کو پہلے لوگوں سے ملانا اس دلیل سے نہیں کہ ان کا حکم ان کی طرح ہے بلکہ اس آیت سے غلاموں کے لئے عورتوں کے وہ حصے دیکھنے کی اجازت دی گئی جو زینت میں سے ظاہر میں اور وہ چہرہ اور ہتھیلیاں ہیں اور اسے غلاموں کے لئے جائز قرار دیا حالانکہ وہ محارم نہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جو آزاد لوگ محارم نہیں ان کا بھی یہی حکم ہے اور یہ مفہوم حضرت عبداللہ بن زمعہؓ کی روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کے قول "احتجبی منه" میں حضرت سودہؓ کو آپ نے بیان فرمایا تو آپ نے ان کو ان سے پردہ کرنے کا حکم دیا حالانکہ وہ ان کے باپ کی لونڈی کے بیٹے ہیں اور یہاں دو باتیں ہیں۔ ① یا تو وہ ان کے بھائی ہیں۔ ② ان کے والد کی لونڈی کے بیٹے ہیں تو اس اعتبار سے ان کے اور ان کے والد کے تمام ورثاء کے مملوک ہیں۔تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ سے ان کو ان سے پردہ اس لئے نہیں کروایا کہ وہ ان کے بھائی تھے بلکہ اس لئے کہ وہ ان کے بھائی نہ تھے اور وہ اس حالت میں غلام تھے تو ان کے غلام ہونے کی وجہ سے حضرت سودہؓ کو انہیں دیکھنا جائز نہ تھا تو اس طرح یہ روایت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا والی روایت کی ضد ہے اور جو آیت ہم نے ذکر کی ہے وہ اس شخص کے نزدیک جس نے حضرت سودہؓ والی روایت سے استدلال کیا ہے وہ تمام عورتوں سے متعلق ہے صرف امہات المومنین کے ساتھ خاص نہیں اور امہات المومنین کے غلام ان کی طرف دیکھنے کے حکم میں ان رشتہ داروں کی طرح تھے جو ان امہات المومنین کے رشتہ دار نہیں تھے۔محارم کے حکم میں نہ تھے اور جن کو امہات المومنین کے ساتھ رشتہ محرمیت حاصل تھا وہ اس ممانعت کے سلسلہ میں ان رشتہ داروں کی طرح ہیں جو ان کے لئے حرام ہیں۔دونوں اقوال میں سے درست تر قول کو نکالنے کے لئے ہم نے قیاس کی طرف رجوع کیا تو ہم نے دیکھا کہ محارم کے لئے عورت کو دیکھنے کی اجازت ہے محرم چہرہ' سینہ' بال' گھٹنوں سے نیچے حصہ کو دیکھ سکتا ہے اور دیگر اقارب صرف اس کے چہرہ اور ہتھیلیوں کو دیکھ سکتے ہیں۔ پھر ہم نے نظر ڈالی کہ اس پر حرام ہے کہ وہ عورت کے کھلے ہوئے سینے یا پنڈلیوں کی طرف دیکھے خواہ وہ اس عورت کا غلام ہو یا کسی اور کا غلام ہو۔ جب اس بات میں غلام اجنبی کے حکم میں ہے محرم رشتہ دار کی طرح نہیں تو بالوں کے سلسلہ میں بھی قیاس کا یہی تقاضا ہے۔اور امام ابوحنیفہ' ابویوسف' محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ ۲' باب۹' سورہ۳۳' باب۸' والاطعمه باب۵۹' والاستیذان باب ۱۰' مسلم فی النکاح

۹۳/۹۸' والسلام ۱۸' ترمذی فی تفسیر سورہ۳۳' باب ۲۰' مسند احمد ۲٤/۱' ۳/۱۰۵' ۲۲۳/٦۔

اقوالِ متقدمین سے تائید:

ان کی موافقت میں حضرت حسن بصری اور شعبی رحمہم اللہ کا قول موجود ہے۔

۷۰۸۱: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا مُغِيْرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَيُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُمَا كَرِهَا أَنْ يَنْظُرَ الْعَبْدُ إِلٰى شَعْرِ مَوْلَاتِهٖ.

۷۰۸۱: مغیرہ نے شعبی اور یونس سے انہوں نے حسن بصریؒ سے روایت کی ہے ان دونوں نے غلام کے متعلق اپنی مالکہ کے بالوں کو دیکھنے کو مکروہ (تحریمی) قرار دیا ہے۔

بَابُ التَّكَنِّيْ بِأَبِي الْقَاسِمِ هَلْ يَصِحُّ أَمْ لَا ؟

ابوالقاسم کنیت رکھنا کیسا ہے؟

خلاصۃ المرام:

علماء کی ایک جماعت کا قول ابوقاسم کی کنیت اور محمد نام رکھنے میں اب کوئی حرج وقباحت نہیں ہے۔

۷۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ قَالَ :ثَنَا فِطْرٌ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ :قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنْ وُلِدَ لِي ابْنٌ أُسَمِّيْهِ بِاسْمِكَ، وَأُكَنِّيْهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ نَعَمْ۔قَالَ :وَكَانَتْ رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُكْتَنَى الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، وَأَنْ يَتَسَمَّى مَعَ ذٰلِكَ بِمُحَمَّدٍ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَالُوْا :أَمَّا مَا ذُكِرَ مِنْ أَنَّ ذٰلِكَ رُخْصَةٌ ، فَلَمْ يُذْكَرْ ذٰلِكَ فِي الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا ذُكِرَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ رُخْصَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَإِنَّمَا هُوَ قَوْلٌ مِمَّنْ بَعْدَ عَلِيٍّ .وَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلَى مَا قَالَ وَيَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ عَلَى خِلَافِ ذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلَى أَنَّهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْ زَمَنِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةٌ قَدْ كَانُوْا مُسَمَّيْنَ بِمُحَمَّدٍ مُتَكَنِّيْنَ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، مِنْهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حُذَيْفَةَ .فَلَوْ كَانَ مَا أَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ خَاصًّا ، إِذًا ، لَمَا سَوَّغَهُ غَيْرُهُ، وَلَأَنْكَرَهُ عَلَى فَاعِلِهِ ، وَأَنْكَرَهُ مَعَهُ مَنْ كَانَ بِحَضْرَتِهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ : قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۰۸۲: محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرے ہاں بیٹا پیدا ہوتو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ لوں۔ آپ نے فرمایا ہاں (اجازت ہے) اور راوی کہتے ہیں کہ یہ اجازت صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے تھی۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک جماعت کا خیال ہے کہ ابوالقاسم کی کنیت میں کوئی حرج نہیں اور اس کے ساتھ محمد نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے اس

روایت کو دلیل بنایا۔ باقی اس روایت میں تخصیص کا قول نہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کا ہے اور نہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہے بلکہ کسی راوی کا ہے۔ اب یہ بھی ممکن ہے کہ یہ درست ہو اور ممکن ہے کہ درست نہ ہو۔ کنیت و اسم گرامی ہر دو کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام کے زمانہ میں ایک جماعت کے یہ نام پائے جاتے ہیں کہ ان کی کنیت و نام دونوں یہی تھے مثلاً محمد بن طلحہ' محمد بن اشعث' محمد بن ابی حذیفہ رحمہم اللہ۔ اگر یہ جناب علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ہوتی تو دوسرے یہ نام نہ رکھتے اور دیگر احباب بھی اس پر تنقید کرتے (مگر کسی سے منقول نہیں) یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے خاص تھی اور اس کی دلیل خود روایت میں وارد ہے (ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۶۸' ترمذی فی الادب باب۶۸' مسند احمد ۹۵/۱۔

۷۰۸۳: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ :ثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ :ثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ وُلِدَ لَكَ بَعْدِي ابْنٌ فَسَمِّهِ بِاسْمِي ، وَكَنِّهِ بِكُنْيَتِي ، وَهِيَ لَكَ خَاصَّةً دُوْنَ النَّاسِ۔قَالُوْا : فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، الْخُصُوْصِيَّةُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ بِذٰلِكَ دُوْنَ النَّاسِ .قِيْلَ لَهُمْ :هٰذَا كَمَا ذَكَرْتُمْ ، لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا رَوَيْتُمْ ، وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ بِثَابِتٍ عِنْدَنَا ، لِأَنَّ أَيُّوْبَ بْنَ وَاقِدٍ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ مَنْ خَالَفَهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ فِطْرٍ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا اِلٰى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ بَعْدَ أَنِ افْتَرَقُوْا فِرْقَتَيْنِ .فَقَالَتْ فِرْقَةٌ :لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَتَكَنّٰى بِأَبِي الْقَاسِمِ ، سَوَاءٌ كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا ، أَوْ لَمْ يَكُنْ .وَقَالَتِ الْفِرْقَةُ الْأُخْرٰى :لَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ مِمَّنْ سُمِّيَ بِمُحَمَّدٍ أَنْ يُكَنّٰى بِأَبِي الْقَاسِمِ ، وَلَا بَأْسَ لِمَنْ لَمْ يَتَسَمَّ بِمُحَمَّدٍ أَنْ يَتَكَنّٰى بِأَبِي الْقَاسِمِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى مَا قُلْنَا ، فِيْ خُصُوْصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ عَلِيًّا.

۷۰۸۳: محمد بن حنفیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد تیرے ہاں بیٹا پیدا ہو تو اس کا نام میرے نام پر رکھنا اور اس کی کنیت میری کنیت پر رکھنا یہ تیرے لئے خاص ہے لوگوں کو درست نہیں۔ اس روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے اس کی خصوصیت مذکور ہے دوسرے لوگوں کے لئے نہیں۔ اگر یہ روایت پایہ ثبوت کو پہنچ جائے تو بات اسی طرح ہے جیسا تم نے کہی۔ مگر یہ روایت سرے سے ثابت نہیں کیونکہ ایوب بن واقد اس درجے کا راوی نہیں جس درجہ کے راوی فطر ہیں ان کی روایت اس کے خلاف ہے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تھی اس کے بعد لوگوں کی دو جماعتیں بن گئیں۔ کسی کو آپ کی کنیت اختیار کرنا جائز نہیں خواہ اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔ جس کا نام محمد ہو اس کی کنیت ابوالقاسم مناسب نہیں البتہ جس کا نام محمد نہ

ہواس کو یہ کنیت درست ہے اور مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔ کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے۔

۷۰۸۴: فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ .عَنْ أَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِی ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِی۔

۷۰۸۴: عمرو بن جرید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

تخريج : بخاری فی العلم باب۳۸' والمناقب باب۲۰' ابو داؤد فی الادب باب۶۶' دارمی فی الاستیذان باب۵۸' مسند احمد ۲' ۳۱۲/۲٤۸' ٤۵۵/۳۹۵' ۳' ۱۲۱/۱۱٤' ۲۹۸/۱۸۹۔

۷۰۸۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِی۔

۷۰۸۵: محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے صرف اس لفظ کا فرق ہے "سموا باسمی"

تخريج : بخاری فی الخمس باب۷' البیوع باب٤۹' المناقب باب۲۰' مسلم فی الادب ۳/۱' ٥/٤' ابن ماجه فی الادب باب۳۳' مسند احمد ۱۷۰/۳' ۳۶۹۔

۷۰۸۶: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۷۰۸۶: محمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۰۸۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ وَهْبٍ وَابْنُ نَافِعٍ قَالَا :ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ ح .

۷۰۸۷: یونس' ابن نافع دونوں نے داؤد بن قیس سے۔

۷۰۸۸: وَحَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِیُّ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ قَالَ :ثَنَا دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِیْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِیْ، فَإِنِّیْ أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ۔

۷۰۸۸: موسیٰ بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ تم میرے نام پر نام مت رکھو اور نہ میری کنیت پر کنیت رکھو بے شک میں ہی ابوالقاسم ہوں۔

تخريج : مسند احمد ۲' ۲۷۷/۲۷۰' ٤۵۷/٤۵۵' ۳' ۲۹۸/۱۸۹' ۳۰۳/۳۰۱۔

۷۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابَ الْكُوفِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۷۰۸۹: ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۷۰۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ رَبِيْعَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۰۹۰: ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۰۹۱: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.قَالُوْا :فَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَكَنّٰى بِكُنْيَتِهٖ، وَأَبَاحَ أَنْ يُتَسَمّٰى بِاسْمِهٖ، وَجَاءَ ذٰلِكَ عَنْهُ مَجِيْئًا ظَاهِرًا مُتَوَاتِرًا ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى خُصُوْصِيَّةِ مَا خَالَفَهُ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى الْكَلَامِ ، بَيْنَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى مَا كَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْحَنِيْفَةِ أَنَّهٗ كَانَ خَاصًّا لِعَلِيٍّ .فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الْفِرْقَةِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّ النَّهْيَ الْمَذْكُوْرَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ إِنَّمَا هُوَ عَلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً ، كَانَ اسْمُ الْمُكْتَنٰى بِهَا مُحَمَّدًا ، أَوْ لَمْ يَكُنْ ، مَا قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۰۹۱: سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ اپنی کنیت پر کنیت سے منع فرمایا اور نام پر نام کی اجازت دی اور یہ کھلی متواتر روایات سے ثابت ہے۔ پس یہ مخالف روایت ایک خاص بات پر دلالت کرتی ہے۔ اب ہم ابن حنفیہ والی روایت کی طرف رجوع کرتے ہیں جس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت ثابت ہوتی ہے۔ فریق ثانی کا استدلال یہ ہے کہ وہ ممانعت جو روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابرؓ میں مذکور ہے اس کا تعلق صرف کنیت سے ہے خواہ نام محمد ہو یا کچھ اور۔ جناب نبی اکرم ﷺ سے یہ بات منقول ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۰۹۲: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، أَنْ يُكْتَنَى بِكُنْيَتِهِ۔فَقَصَدَ بِالنَّهْيِ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ إِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنْ مَا قُصِدَ بِالنَّهْيِ إِلَيْهِ فِي الْآثَارِ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا قَبْلَهُ، هِيَ الْكُنْيَةُ أَيْضًا .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۰۹۲:ابوعمرہ نے اپنے چچا سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آپ کی کنیت اختیار کی جائے۔اس روایت میں نہی کا رخ کنیت کی طرف موڑا گیا ہے اس سے یہ دلالت ملی کہ جن آثار میں ممانعت موجود ہے اس سے مراد کنیت کی نفی ہے یہ روایت بھی اس کی دلیل ہے۔

تخریج : مسند احمد ۵۱۰/۲۔

۷۰۹۳: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهَاعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ ، اللّٰهُ يُعْطِيْ، وَأَنَا أَقْسِمُ۔

۷۰۹۳:ابن عجلان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت مت رکھو۔میں ابوالقاسم ہوں اللہ تعالیٰ دیتے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔

تخریج : مسلم فی الادب ۵' مسند احمد ۴۳۳/۲۔

۷۰۹۴: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ ، فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي ، إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ ، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ، تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ۔

۷۰۹۴: سالم بن ابی الجعد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری کے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام محمد رکھا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے خوب کیا تم میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو میں بلاشبہ قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔تم میرا نام تو رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

تخریج : مسند احمد ۴۳۳/۲' ۳۰۱/۳۔

۷۰۹۵: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَإِنَّمَا جُعِلْت قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔فَقَدْ أَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَعْنَى الَّذِيْ مِنْ أَجْلِهِ نَهٰى أَنْ يُكْتَنٰى بِكُنْيَتِهِ، وَإِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهُ يَقْسِمُ بَيْنَهُمْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ قَصْدَهُ، كَانَ فِي النَّهْيِ إِلَى الْكُنْيَةِ ، دُوْنَ الْجَمْعِ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْإِسْمِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۰۹۵: ابن ابی الجعد نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت پر کنیت نہ رکھو اللہ تعالیٰ نے مجھے قاسم بنایا ہے میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔ اس روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقصد کی خبر دی ہے جس کی وجہ سے کنیت کی ممانعت ہے کہ آپ علم و رحمت کو تقسیم کرنے والے ہیں پس اس سے ثابت ہوا کہ آپ کا مقصود صرف کنیت سے منع کرنا ہے اس کی ممانعت نہیں کہ آپ کے نام و کنیت یا نام کو جمع کی ممانعت نہیں ہے۔ مندرجہ ذیل روایات اس کی دلیل ہیں۔

تخریج : بخاری فی العلم باب۱۳، الادب باب ۱۰۹، مسلم فی الادب ۴/۳، مسند احمد ۳۶۹/۲، ۳۰۳/۳، ۳۱۳۔

دونوں کے جمع کی عدم ممانعت کے دلائل:

۷۰۹۶: بِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ :سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ .فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ يَعْنِي :الرَّجُلَ إِنَّمَا أَدْعُو ذَاكَ .فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔

۷۰۹۶: حمید طویل کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو کہتے سنا کہ آپ بازار میں تھے ایک آدمی نے آواز دی اے ابوالقاسم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس آدمی نے کہا میں نے اس آدمی کو آواز دی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرا نام تو رکھو مگر میری کنیت اختیار مت کرو۔

تخریج : بخاری فی البیوع باب ۴۹، والمناقب باب ۲۰۔

۷۰۹۷: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۰۹۷: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۰۹۸: حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.فَهٰذَا يَدُلُّ أَيْضًا عَلٰى أَنَّ نَهْيَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا هُوَ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهِ خَاصَّةً ، دُونَ الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اسْمِهِ. وَقَدْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذَا الْمَذْهَبِ، إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ .

۷۰۹۸: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ آپ نے فقط

کنیت سے ممانعت فرمائی دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت نہیں فرمائی۔ یہ ابراہیم نخعی اور ابن سیرین رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۷۰۹۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مُحِلٍ قَالَ :قُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ ، كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يُكَنَّى الرَّجُلُ بِأَبِي الْقَاسِمِ ، اِنْ لَمْ يَكُنِ اسْمُهُ مُحَمَّدًا ؟ قَالَ :نَعَمْ .فَهٰذَا اِبْرَاهِيْمُ يَحْكِيْ هٰذَا أَيْضًا ، عَمَّنْ كَانَ قَبْلَهُ، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ :أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ أَوْ مَنْ فَوْقَهُ.

۷۰۹۹: محل کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم سے کہا لوگ ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا مکروہ قرار دیتے تھے خواہ اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔ انہوں نے کہا۔ جی ہاں۔ یہ ابراہیمؒ اپنے سے پہلے لوگوں سے بیان کر رہے ہیں خواہ وہ اصحاب عبداللہ ہوں یا ان سے اوپر ہوں۔

۷۱۰۰: وَقَدْ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِيْ ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ۔ قَالَ : وَرَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيْرِيْنَ يَكْرَهُ أَنْ يُكْتَنَى الرَّجُلُ أَبَا الْقَاسِمِ ، كَانَ اسْمُهُ مُحَمَّدًا أَوْ لَمْ يَكُنْ .وَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ ذَهَبَ اِلٰى أَنَّ النَّهْيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، هُوَ الْجَمْعُ بَيْنَ الْكُنْيَةِ وَالْاِسْمِ جَمِيْعًا۔

۷۱۰۰: محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا نام رکھو مگر میری کنیت مت اختیار کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ابن سیرین کو دیکھا وہ ابوالقاسم کنیت اختیار کرنے کو مکروہ قرار دیتے تھے خواہ اس کا نام محمد ہو یا نہ ہو۔

کنیت واسم گرامی کو جمع کی ممانعت:

۷۱۰۱: مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْخَطَّابِ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ ، عَنْ عَمِّهَا ، الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، نَهٰى أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ۔

۷۱۰۱: حفصہ بنت عبید نے اپنے چچا براء بن عازبؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

تخریج : ترمذی فی الادب باب۶۸، مسند احمد ۴۳۳/۲، ۴۵/۳، ۳۶۴/۵، باختلاف یسیر من اللفظ۔

۷۱۰۲: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۷۱۰۲: عجلان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَزْدِيُّ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ :ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَسَمّٰى بِاسْمِي ، فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِيْ، وَمَنِ اكْتَنٰى بِكُنْيَتِيْ، فَلَا يَتَسَمَّ بِاسْمِيْ۔ قَالُوْا :فَثَبَتَ بِهٰذِهِ الْآثَارِ أَنَّ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ الْجَمْعُ بَيْنَ كُنْيَتِهٖ مَعَ اسْمِهٖ. وَفِيْ حَدِيْثِ جَابِرٍ إِبَاحَةُ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ، إِذَا لَمْ يَتَسَمَّ مَعَهَا بِاسْمِهٖ. فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى أَنَّهٗ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَدَ بِنَهْيِهٖ ذٰلِكَ الْمَذْكُوْرِ فِيْ حَدِيْثِ الْبَرَاءِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ إِلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْكُنْيَةِ وَالْإِسْمِ ، وَأَبَاحَ إِفْرَادَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ، ثُمَّ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ، فَكَانَ ذٰلِكَ زِيَادَةً فِيْمَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ نَهْيِهٖ فِيْ ذٰلِكَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَمَا جُعِلَ مَا قُلْت ، أَوْلٰى مِنْ أَنْ يَكُوْنَ نَهٰى عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ، ثُمَّ نَهٰى عَنِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ، وَكَانَ ذٰلِكَ إِبَاحَةً لِبَعْضِ مَا كَانَ وَقَعَ عَلَيْهِ نَهْيُهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ ؟ .قِيْلَ لَهٗ لِأَنَّ نَهْيَهٗ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْمَا ذَكَرْنَا مَعَهٗ مِنَ الْآثَارِ ، لَا يَخْلُوْ مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ مُتَقَدِّمًا لِلْمَقْصُوْدِ فِيْهِ إِلَى الْجَمْعِ بَيْنَ الْإِسْمِ وَالْكُنْيَةِ أَوْ مُتَأَخِّرًا عَنْ ذٰلِكَ .فَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا عَنْهُ، فَهُوَ زَائِدٌ عَلَيْهِ، غَيْرُ نَاسِخٍ لَهٗ، وَإِنْ كَانَ مُتَقَدِّمًا لَهٗ، فَقَدْ كَانَ ثَابِتًا، ثُمَّ رُوِيَ هٰذَا بَعْدَهٗ، فَنَسَخَهٗ .فَلَمَّا احْتَمَلَ مَا قُصِدَ فِيْهِ إِلَى النَّهْيِ عَنِ الْكُنْيَةِ أَنْ يَكُوْنَ مَنْسُوْخًا ، بَعْدَ عِلْمِنَا بِثُبُوْتِهٖ كَانَ عِنْدَنَا عَلٰى أَصْلِهِ الْمُتَقَدِّمِ ، وَعَلٰى أَنَّهٗ غَيْرُ مَنْسُوْخٍ ، حَتّٰى نَعْلَمَ يَقِيْنًا أَنَّهٗ مَنْسُوْخٌ .فَهٰذَا وَجْهُ هٰذَا الْبَابِ ، مِنْ طَرِيْقِ مَعَانِي الْآثَارِ .وَأَمَّا وَجْهُهٗ مِنْ طَرِيْقِ النَّظَرِ ، فَقَدْ رَأَيْنَا الْمَلَائِكَةَ ، لَا بَأْسَ أَنْ يَتَسَمَّوْا بِأَسْمَائِهِمْ ، وَكَذٰلِكَ سَائِرُ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ، غَيْرِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَا بَأْسَ أَنْ يُتَسَمّٰى بِأَسْمَائِهِمْ ، وَيُكْنٰى بِكُنَاهُمْ ، وَيُجْمَعَ بَيْنَ اسْمِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَكُنْيَتِهٖ. فَهٰذَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَا بَأْسَ أَنْ يُتَسَمّٰى بِاسْمِهٖ. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يُتَكَنّٰى بِكُنْيَتِهٖ، وَأَنْ لَا بَأْسَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ اسْمِهٖ وَكُنْيَتِهٖ. فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، غَيْرَ أَنَّ اتِّبَاعَ مَا قَدْ ثَبَتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَوْلٰى .فَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۱۷۰۳: ابوالزبیر نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میرے نام پر نام رکھے وہ میری کنیت نہ اختیار کرے اور جو میری کنیت کو اختیار کرے وہ میرا نام نہ رکھے۔ان آثار سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کنیت اور نام دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت فرمائی اور حضرت جابرؓ کی روایت میں جب نام نہ رکھا ہو تو کنیت کا جواز ثابت ہوتا ہے فریق ثانی نے جن روایات سے استدلال کیا ہے جیسا کہ حضرت براءؓ ابو ہریرہ ؓ اور حضرت جابرؓ کی روایات ہیں تو ان میں عین ممکن ہے کہ کنیت اور نام کو جمع کرنے کی ممانعت ہو اور ہر ایک کا الگ الگ رکھنا مباح قرار دیا ہو پھر اس سے بھی روک دیا تو گویا کہ سابقہ نہی پر اضافہ ہوا۔جو بات آپ نے کہی ہے اس سے بہتر یہ ہے کہ پہلے کنیت کی ممانعت ہو اور پھر نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے کی ممانعت کر دی ہو تو اس سے وہ بعض چیز تو مباح ہو جائے گی جس پر اس سے پہلے نہی وارد ہوئی تھی ۔حضرت ابو ہریرہ ؓ کی روایت میں جو کنیت کی ممانعت وارد ہے وہ دو حال سے خالی نہیں: ① یا تو وہ نام اور کنیت کو جمع کے مقصود ہونے سے پہلے ہوگی۔ ② یا اس کے بعد اگر وہ ممانعت موخر ہے تو وہ اضافہ بنے گا اس کے لئے ناسخ نہ بنے گی اور اگر اس سے مقدم ہے تو وہ پہلے ثابت تھی اب اس کے بعد یہ روایت آئی تو اس نے اس کو منسوخ کر دیا جب کنیت سے ممانعت کے مقصود میں احتمال پیدا ہو گیا اس کے بعد کہ ہم نے اس کے ثبوت کو جان لیا تو ہمارے نزدیک یہ اپنے مقدم اصل پر باقی رہے گی منسوخ نہ ہوگی جب تک یقین کے ساتھ اس کا نسخ معلوم نہ ہو اس باب کے معانی کو سامنے رکھتے ہوئے اس باب کا یہی مطلب ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ فرشتوں کے اسماء سے کنیت رکھنا جائز ہے اس طرح دیگر تمام انبیاء علیہم السلام سوائے ہمارے پیغمبر ﷺ کے ان کے نام پر نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح ان کی کنیت بھی اسی طرح ہر ایک کا اسم گرامی اور اس کی کنیت کو جمع کیا جا سکتا ہے یہ ہمارے پیغمبر ﷺ ہیں کہ آپ کے نام پر نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں نظر کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کی کنیت رکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں اور نام اور کنیت دونوں کو جمع کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں البتہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی اتباع اولیٰ ہے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں روایت وارد ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الادب باب۶۷، مسند احمد ۲/ ۳۱۲، ۴۵۵۔

۱۷۰۴: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ :لَا نُكَنِّيْكَ أَبَا الْقَاسِمِ ، وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَلْتَ سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ـ فَهٰذِهِ الْأَنْصَارُ قَدْ أَنْكَرَتْ عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ أَنْ يُسَمِّيَ ابْنَهُ الْقَاسِمَ ، لِئَلَّا يُكْتَنٰى بِهِ ، وَقَصَدُوْا بِالْكَرَاهَةِ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً .ثُمَّ لَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ ، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا بَلَغَهُ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ نَهْيَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّكَنِّيْ بِكُنْيَتِهٖ، يَتَسَمّٰى مَعَ ذٰلِكَ بِاسْمِهٖ، وَلَمْ يَتَسَمَّ بِهٖ .فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا يَدُلُّ عَلٰى كَرَاهَةِ التَّسَمِّيْ بِالْقَاسِمِ .قِيْلَ لَهٗ :قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ مَكْرُوْهًا ، كَمَا ذَكَرْتَ ، لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ بَيْنَكُمْ۔وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ كَرِهَ ذٰلِكَ لِاَنَّهُمْ كَانُوْا يُكَنُّوْنَ الْآبَاءَ بِاَسْمَاءِ الْاَبْنَاءِ ، وَقَدْ كَانَ اَكْثَرُهُمْ لَا يُكْتَنٰى حَتّٰى يُوْلَدَ لَهٗ، فَيُكْتَنٰى بِاسْمِ ابْنِهٖ. وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۷۱۰۴: ابن منکدر نے حضرت جابرؓ سے نقل کیا ہمارے ایک انصاری کے ہاں لڑکا ہوا۔تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے اس سے کہا ہم تمہیں ابوالقاسم کنیت نہ رکھنے دیں گے اور وہ نہ آنکھوں دیکھے تمہیں فوقیت دیں گے وہ شخص جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات ذکر کی تو جناب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھو۔ ملاحظہ فرمائیں کہ انصار نے اس آدمی کے قاسم نام رکھنے پر اعتراض کیا تا کہ اس کی کنیت ابوالقاسم نہ ہو اور ان کا مقصود بھی یہی تھا کہ آپ کی کنیت وہ اختیار نہ کرے پھر جناب رسول اللہ ﷺ کو جب بات پہنچی تو آپ نے ان کی اس بات پر اعتراض نہ کیا اس سے یہ دلالت مل گئی کہ آپ کی طرف سے ممانعت کنیت کے ساتھ خاص تھی خواہ وہ آپ کے نام پر نام رکھا ہو یا نہ رکھا ہو۔ یہ روایت تو قاسم نام رکھنے کی کراہت کو ظاہر کر رہی ہے (آپ کا مدعا ثابت نہیں کرتی) ◘: یہ ممکن ہے کہ نام رکھنا بھی اسی طرح مکروہ ہو جیسا کہ تم نے ذکر کیا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں قاسم ہوں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ ناپسند کرنے کی وجہ یہ ہو کہ وہ لوگ بیٹوں کے نام پر کنیت اختیار کرتے تھے اور ان میں سے اکثریت بچے کے پیدا ہونے تک کنیت کو اختیار نہ کرتے جب وہ پیدا ہو جاتا تو پھر بیٹے کے نام کی مناسبت سے کنیت رکھتے تھے۔اس کی دلیل یہ حمزہ بن صہیب والی روایت ہے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب ۱۰۵/۱۰۴' مسلم فی الادب ۷۔

۷۱۰۵: مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ صُهَيْبٍ قَالَ :قَالَ لِيْ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ يَا صُهَيْبُ لَوْلَا خِصَالٌ فِيْكَ ثَلَاثٌ .قُلْتُ :وَمَا هِيَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟ قَالَ :تَكَنَّيْتَ وَلَمْ يُوْلَدْ لَكَ، وَفِيْكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ ، وَانْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ ، وَلَسْتَ مِنْهُمْ .قُلْتُ :اَمَّا قَوْلُكَ تَكَنَّيْتَ وَلَمْ يُوْلَدْ لَكَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنَّانِيْ اَبَا يَحْيٰى .وَاَمَّا قَوْلُكَ انْتَمَيْتَ اِلَى الْعَرَبِ وَلَسْتَ مِنْهُمْ فَاِنِّيْ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّمِرِ بْنِ قَاسِطٍ ، سَبَتْنَا الرُّوْمُ مِنَ الطَّائِفِ ، بَعْدَمَا عَقَلْتُ اَهْلِيْ

وَنَسَبِي .وَأَمَّا قَوْلُكَ فِيكَ سَرَفٌ فِي الطَّعَامِ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ مَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ فَهٰذَا عُمَرُ قَدْ أَنْكَرَ عَلَى صُهَيْبٍ أَنْ يَتَكَنَّى قَبْلَ أَنْ يُوْلَدَ لَهُ، فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ، أَوْ أَكْثَرَهُمْ، كَانُوْا لَا يَتَكَنَّوْنَ، حَتّٰى يُوْلَدَ لَهُمْ، فَيَكْتَنُوْنَ بِأَبْنَائِهِمْ .فَلَمَّا وُلِدَ لِذٰلِكَ الْأَنْصَارِيِّ ابْنٌ، فَسَمَّى الْقَاسِمَ، أَنْكَرَتِ الْأَنْصَارُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ إِنَّمَا سَمّٰى بِهِ، لِيُكْنٰى بِهِ فَأَبَوْا ذٰلِكَ وَأَنْكَرُوْهُ عَلَيْهِ، فَأَثْنٰى عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِذٰلِكَ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۱۰۵: حمزہ بن صہیب نے اپنے والد صہیب سے روایت کی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اے صہیب تو آدمی تو خوب ہے اگر تجھ میں یہ تین باتیں نہ ہوتیں میں نے کہا۔ اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ① آپ نے ولادت ولد سے پہلے اپنی کنیت رکھ لی۔ ② تم کھانے میں اسراف کرتے ہو۔ ③ تم اپنی نسبت عرب کی طرف کرتے ہو حالانکہ تم عرب نہیں ہو۔ حضرت صہیب کہتے ہیں میں نے کہا آپ کا یہ قول کہ لڑکا پیدا ہونے کے بغیر کنیت رکھ لی تو اس کا جواب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی۔ رہی دوسری بات کہ میں نے اپنی نسبت عرب کی طرف کی ہے حالانکہ میں ان میں سے نہیں ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں بنی نمر بن قاسط کا فرد ہوں میں اس وقت اپنے خاندان ونسب کی پہچان کرنے لگا تھا کہ طائف سے رومیوں نے ہمیں قیدی بنالیا۔ ③ رہی تمہاری تیسری بات کہ تم کھانے میں اسراف کرتے ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے بہتر وہ ہیں جو دوسروں کو کھانا کھلائیں۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں جو صہیبؓ کے متعلق اس بات کا انکار کر رہے ہیں کہ وہ بیٹا پیدا ہونے سے پہلے اپنی کنیت اختیار کریں اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ تمام یا ان کی اکثریت اس وقت تک کنیت اختیار نہ کرتی جب تک کہ ان کے ہاں اولاد نہ ہوتی پھر وہ اپنے بیٹوں سے کنیت اختیار کرتے۔ پھر جب اس انصاری کے بیٹا پیدا ہوا اور اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصار نے ان کی اس بات کو ناپسند کیا کیونکہ اس کے نام رکھنے کا مقصود کنیت اختیار کرنا تھا اس لئے انہوں نے اس پر اعتراض کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کے اس عمل کی تعریف فرمائی اور یہ روایت اس پر دلالت کرتی ہے۔

تخریج : مسند احمد ١٦/٦۔

۷۱۰۶: مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ وَتَكَنّٰى بِهِ، فَأَبَتِ الْأَنْصَارُ أَنْ تُكَنِّيَهُ بِذٰلِكَ .فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي ، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي۔فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، إِنَّمَا حَوَّلَ اسْمَ ذٰلِكَ الصَّبِيِّ ، لِأَنَّ أَبَاهُ تَكَنَّى بِهٖ ، فَحَوَّلَهُ إِلَى اسْمٍ يَجُوْزُ لِأَبِيْهِ التَّكَنِّي بِهٖ .وَفِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ النَّهْيَ ، إِنَّمَا قُصِدَ بِهٖ إِلَى الْكُنْيَةِ خَاصَّةً ، لَا إِلَى الْجَمْعِ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْإِسْمِ ، وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

۷۱۰۶: ابوالزبیر مکی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے ہمارے انصار میں ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو انصارؓ نے اس کا انکار کیا کہ وہ اس نام سے کنیت اپنائے اور یہ بات جناب رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا انصار نے خوب کیا ہے پس تم میرے نام پر نام تو رکھ سکتے ہو مگر میری کنیت اختیار مت کرو۔ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کا نام اس لئے بدل دیا کیونکہ اس کے باپ نے اس کے ساتھ کنیت اختیار کرنا تھی (جو کہ ناجائز میں داخل ہو جاتی تھی) پس آپ نے اس کا ایسا نام رکھ دیا کہ اس کے والد کو کنیت رکھنا درست و جائز ہو جائے اس میں اس بات کی دلالت بھی ملتی ہے کہ آپ کی ممانعت میں صرف کنیت کا قصد تھا کنیت اور نام کو جمع کرنے کا قصد نہ تھا۔

بَابُ السَّلَامِ عَلٰى أَهْلِ الْكُفْرِ

کفار کو سلام کرنا

خلاصۃ الرام:

کفار کو سلام میں ابتداء کرنے میں کوئی حرج نہیں اس قول کو بعض لوگوں نے اختیار کیا۔

فریق ثانی کا مؤقف: سلام میں ابتداء مکروہ ہے ان کے سلام کرنے پر فقط وعلیکم سے جواب دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۷۱۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ رُوْمِيْ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ قَالَ :ثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَالْيَهُوْدِ ، وَالْمُشْرِكِيْنَ مِنْ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّهُ لَا بَأْسَ أَنْ يُبْتَدَأَ أَهْلُ الْكُفْرِ بِالسَّلَامِ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَكَرِهُوْا أَنْ يَبْتَدِئُوْا بِالسَّلَامِ ، وَقَالُوْا لَا بَأْسَ بِأَنْ يُرَدَّ عَلَيْهِمْ إِذَا سَلَّمُوْا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۱۰۷: عروہ نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ کا گزر ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جہاں یہودی' مسلمان اور مشرک ملے جلے بیٹھے تھے تو آپ نے ان کو السلام علیکم کہا۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں: اس طرف بعض لوگ گئے ہیں کہ اہل کفر کو ابتداء سلام میں کوئی حرج نہیں۔ اورانہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔ فریق ثانی کا مؤقف: ابتداء سلام مکروہ ہے البتہ سلام کا جواب دینے میں حرج نہیں۔ ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ۳' باب۱۵' المرضیٰ باب۱۵' والاستیذان باب ۲۰' والادب باب۱۱۵' و مسلم فی الجهاد ۱۱٦' مسند احمد ۲۰۳/۵۔

۷۱۰۸: بِمَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ وَأَبُوْبَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ عَيَّاشٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْدَئُوْهُمْ بِالسَّلَامِ يَعْنِي :الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى ۔

۷۱۰۸: سہیل بن ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام میں ابتداء مت کرو۔

تخریج : مسلم فی السلام ۱٤' ابو داؤد فی الادب باب۱۳۸' ترمذی فی الاستیذان باب۱۲' ابن ماجه فی الادب باب۱۳' مسند احمد ۲۱۳/۲' ٤٥۹' ۲۳۳/٤' ۳۹۸/٦۔

۷۱۰۹: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ حُذَيْفَةَ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۱۰۹: سفیان نے سہیل سے روایت کی انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۱۱۰: حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبٌ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۱۱۰: وہب نے شعبہ سے پھر اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۱۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ سُهَيْلٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۱۱۱: یحییٰ بن ایوب نے سہیل سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۱۲: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَيَّاشٌ الرَّقَّامُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا رَاكِبٌ غَدًا إِلٰى يَهُوْدَ ، فَلَا تَبْدَءُوْهُمْ ، فَإِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ ، فَقُوْلُوْا :وَعَلَيْكُمْ۔

۷۱۱۲: مرثد بن عبداللہ یزنی نے ابوعبدالرحمٰن جہنیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کل میں یہود کے ہاں سوار ہو کر جاؤں گا پس تم ان سے سلام میں ابتداء نہ کرنا۔ پھر اگر وہ تمہیں سلام کہیں تو تم صرف وعلیکم کہو۔

تخریج : بخاری فی الاستیذان باب۲۲' والمرتدین باب٤' مسلم فی السلام ۸۷/۹' مالك فی السلام ۳' دارمی فی الاستیذان باب۷' مسند احمد ۹/۲' ۹۹/۳۔

۷۱۱۳: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَلَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ۔

۷۱۱۳: عبدالرحیم نے محمد بن اسحاق سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ انہوں نے اس طرح کہا ''فلاتبدؤوہم بالسلام'' ان کو سلام میں ابتداء مت کرو۔

۷۱۱۴: حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ الْغِفَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بِالسَّلَامِ۔

۷۱۱۴: مرثد بن عبداللہ یزنی نے ابونضرہ غفاریؓ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔البتہ بالسلام کالفظ ذکرنہیں کیا۔

۷۱۱۵: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ الْغِفَارِيَّ يَقُوْلُ :إِنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ :إِنِّيْ رَاكِبٌ إِلٰى يَهُوْدَ ، فَإِذَا أَتَيْتُمُوْهُمْ ، فَسَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ ، فَقُوْلُوْا :وَعَلَيْكُمْ۔

۷۱۱۵: ابوالخیر نے حضرت ابونضرہ غفاریؓ کوفرماتے سنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یہود کے ہاں سوار ہو کر جاؤں گا جب تم ان کے ہاں پہنچواور وہ تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں وعلیکم کہو۔

۷۱۱۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ أَبِيْ حَبِيْبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.فَفِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ، النَّهْيُ عَنْ اِبْتِدَاءِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَفِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فِيْ قَوْلِ أُسَامَةَ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِسَلَامِهِ، مَنْ كَانَ فِيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَلَمْ يُرِدْ الْيَهُوْدَ ، وَلَا النَّصَارٰى ، وَلَا عَبَدَةَ الْأَوْثَانِ ، حَتّٰى لَا تَتَضَادَّ هٰذِهِ الْآثَارُ ، وَهٰذَا الَّذِيْ وَصَفْنَا جَائِزٌ .فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يُسَلِّمَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَاعَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ بَعْضَهُمْ ، وَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، سَلَّمَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ لِأَنَّ ذٰلِكَ كَانَ فِيْ وَقْتٍ قَدْ أُمِرَ فِيْهِ أَنْ لَا يُجَادِلَهُمْ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ، فَكَانَ السَّلَامُ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ أُمِرَ بِقِتَالِهِمْ وَمُنَابَذَتِهِمْ ، فَنَسَخَ ذٰلِكَ مَا كَانَ تَقَدَّمَ مِنْ سَلَامِهِ عَلَيْهِمْ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۱۱۶: عبدالحمید بن جعفر نے یزید بن ابی حبیب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ان آثار میں یہود ونصاریٰ کوسلام میں ابتداء کرنے سے ممانعت پائی جاتی ہے اورروایت اول میں جناب نبی اکرم ﷺ نے بقول اسامہ یہود کوسلام کیا۔ان روایات میں یہ احتمالات ہیں۔یہ ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے اپنے سلام سے ان لوگوں کا ارادہ فرمایا ہو جو وہاں مسلمان موجود تھے اور مشرکین یہود ونصاریٰ کا ارادہ ہی نہ فرمایا ہو۔تا کہ ان آثار میں باہمی تضاد نہ رہے اور تاویل بھی درست ہو جائے۔یہ بھی ممکن ہے کہ آدمی پوری جماعت کوسلام کرے اورمراد بعض ہوں۔ممکن ہے کہ آپ نے سب کوسلام کیا ہو۔کیونکہ اس وقت تک ان سے احسن طریق سے ان کے ساتھ مجادلہ کاحکم تھا قتال اور علیحدگی کا حکم بعد میں وارد ہوا۔اس سے آپ کے سلام والی روایات منسوخ ہوگئیں۔

ایک احتمال کی تعیین:

۷۱۱۷: فَإِذَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ ، عَلَيْهِ إِكَافٌ عَلٰى قَطِيْفَةٍ ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ، يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجَ ، قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ .فَسَارَ ، حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ فِيْ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ ، وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ ، وَالْيَهُوْدِ ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ .فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ ، خَمَّرَ ابْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ :لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا .فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ ، فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ .قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُوْلَ :أَيُّهَا الْمَرْءُ ، إِنَّهُ لَأَحْسَنُ مَا تَقُوْلُ ، إِنْ كَانَ حَقًّا ، فَلَا تُؤْذِيْنَا بِهِ فِيْ مَجَالِسِنَا ، ارْجِعْ إِلٰى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ :بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِيْ مَجَالِسِنَا ، فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ .فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ ، حَتّٰى كَادُوْا يَتَبَارَزُوْنَ ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ، حَتّٰى سَكَنُوْا ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ، فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلٰى مَا يَقُوْلُ أَبُوْ حُبَابٍ ؟ يَعْنِي ابْنَ أُبَيِّ ابْنَ سَلُوْلَ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ سَعْدٌ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اُعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ ، فَوَالَّذِيْ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ ، لَقَدْ جَاءَكَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِيْ أُنْزِلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلٰى أَنْ يُتَوِّجُوْهُ فَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ ، فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِيْ أَعْطَاكَ، شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ مَا رَأَيْتَ ، فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ، يَعْفُوْنَ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَأَهْلِ الْكِتَابِ ، وَيَصْبِرُوْنَ عَلَى الْأَذٰى ، حَتّٰى قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا أَذًى كَثِيْرًا وَإِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُوْرِ . وَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَدَّ كَثِيْرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ .وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ

الْعَفْوَ ، كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ ، حَتّٰى أَذِنَ اللّٰهُ فِيهِمْ .فَلَمَّا غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا ، فَقَتَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ مَنْ قُتِلَ مِنْ صَنَادِيدِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ ، قَالَ ابْنُ أُبَى ابْنُ سَلُوْلَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ، وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَأَسْلِمُوْا۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ مَا كَانَ مِنْ تَسْلِيْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ، وَكَانَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي أَمَرَهُ اللّٰهُ بِالْعَفْوِ عَنْهُمْ ، وَالصَّفْحِ ، وَتَرْكِ مُجَادَلَتِهِمْ إِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ ، ثُمَّ نَسَخَ اللّٰهُ ذٰلِكَ وَأَمَرَهُ بِقِتَالِهِمْ فَنُسِخَ مَعَ ذٰلِكَ ، السَّلَامُ عَلَيْهِمْ ، وَثَبَتَ قَوْلُهُ لَا تَبْدَئُوا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكُمْ مِنْهُمْ ، فَقُوْلُوْا :وَعَلَيْكُمْ ، حَتّٰى تَرُدُّوْا عَلَيْهِ مَا قَالَ وَنُهُوْا أَنْ يَزِيْدُوْهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ .

۷۱۱۷:عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے بتلایا کہ جناب نبی اکرم ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس کی کاٹھی کے نیچے یمنی چادر تھی اور اسامہ بن زیدؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا آپ بنی حارث بن خزرج کے ہاں حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے جا رہے تھے اور یہ غزوہ بدر سے پہلے کی بات ہے آپ چلتے چلتے ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جہاں عبداللہ بن ابی بھی موجود تھا اور یہ اس کے ظاہری اسلام لانے سے بھی پہلے کی بات ہے۔اس مجلس میں ملے جلے یہود مسلمان و مشرک بیٹھے تھے اور اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی موجود تھے جب جانور کی اڑنے والی دھول نے مجلس کو ڈھانپ لیا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک کو چادر سے ڈھانپا اور پھر کہنے لگا۔آئندہ ہمارے پاس سے مت گزرو۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کو سلام کیا پھر آپ رکے اور سواری سے نیچے اترے اور ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا اور قرآن مجید کی آیات تلاوت فرمائیں۔عبداللہ بن ابی کہنے لگا آؤ میاں! تمہاری بات اچھی ہے اگر یہ سچی ہو۔آئندہ ایسی باتیں کر کے ہمیں ہماری مجالس میں مت ستاؤ۔ اپنے گھر واپس جاؤ وہاں جو تمہارے ہاں آئے اس کو تبلیغ کرو۔تو اس پر عبداللہ بن رواحہؓ فرماتے لگے یارسول اللہ ﷺ! آپ یہ بات ہماری مجالس میں تشریف لا کر کریں ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں۔مسلمانوں اور مشرکین اور یہود میں باہمی آویزش شروع ہوگئی قریب تھا کہ لڑائی تک نوبت آجاتی پھر جناب رسول اللہ ﷺ ان کو نرم نرم کرتے رہے یہاں تک کہ سب خاموش ہو گئے پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور چلتے ہوئے حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس داخل ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سعد! کیا تم نے ابوحباب عبداللہ بن ابی کی بات کو نہیں سنا اس نے یہ یہ باتیں کی ہیں۔حضرت سعد عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ! اس کو معاف کر دیں اور درگزر فرمائیں مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ پر قرآن مجید اتارا اور آپ کو سچا پیغمبر بنایا۔اس شہر کے لوگ اس بات پر اتفاق کر چکے تھے کہ وہ اس کو تاج پہنائیں اور اس کے سر پر عزت کی پگڑی باندھیں۔پھر جب اللہ تعالیٰ نے

آپ کو دیئے ہوئے حق سے یہ چیز دفع فرمادی تو وہ اس کی وجہ سے چپکا اور وہ حرکت کی جو آپ نے دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سے درگزر فرمادی۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام مشرکین' اہل کتاب سے درگزر کرتے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری "ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم" (آل عمران ۱۸۶) اور تمہیں ضرور بضرور اہل کتاب جنکوتم سے پہلے کتاب دی گئی اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت تکلیف دہ باتیں سننا پڑیں گی۔ اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو پس یہ عزیمت کے کاموں سے ہے۔ اور فرمایا "ود کثیر من اھل الکتاب" اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بہت سے اہل کتاب چاہتے ہیں کاش کہ وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کفر کی طرف لوٹا دیں اس حسد کی وجہ سے جو ان کے دلوں میں ہے۔ البقرہ ۱۰۹) جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عفو ودرگزر سے کام لیتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اجازت مرحمت فرمادی پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر میں فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ انکوقتل کروادیا جن کوقتل ہونا تھا تو عبداللہ بن ابی اور اس کے ہم نوالہ مشرکین اور بت پرست کہنے لگے یہ معاملہ بڑھ گیا ہے پس انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسلام پر بیعت کر لی اور اسلام لے آئے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ کا یہ سلام کرنا اس وقت کی بات ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے معاملہ میں عفو ودرگزر کا حکم تھا اور جدال احسن کی ترغیب تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ فرما کر ان سے لڑائی کا حکم دیا۔ پس یہود وغیرہ کو سلام والا حکم بھی منسوخ ہوگیا اور دوسرا حکم ثابت ہوگیا کہ ان سے سلام میں پہل نہ کرو اور جو ان میں سے تمہیں سلام کرے تو اس کے جواب میں بھی صرف وعلیکم کا کلمہ کہو۔ تاکہ جو اس نے کہا وہی اس پر لوٹانے والے بن جاؤ اور اس پر اضافہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔ جیسا کہ اس روایت میں وارد ہے۔ روایت ممانعت یہ ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ۳' باب۱۵ ۲۰۳/۱' و مسلم فی الجھاد ۱۱۶' مسند احمد ۲۰۳/۵۔

۷۱۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ زَادَوَيْهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : نُهِيْنَا أَنْ نَزِيْدَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَلٰى وَعَلَيْكُمْ۔فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .

۷۱۱۸: حمید بن زادویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہمیں اہل کتاب پر وعلیکم کے کلمہ سے اضافہ کرنے کی ممانعت فرمائی گئی۔ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

كِتَابُ الزِّيَادَاتِ

زوائد کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ كَيْفَ التَّكْبِيْرُ فِيْهَا

نمازِ عیدین کی (زائد) تکبیریں

خلاصۃ المرام:

نمازِ عید کی تکبیرات میں اختلاف ہے۔

①: ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ عیدین کی نماز میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات نماز کی تکبیرات سے الگ ہیں۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ نمازِ عید کی پہلی رکعت میں پانچ تکبیرات اور دوسری میں چار تکبیرات ہیں۔

۷۱۱۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ : ثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ ، اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً ، سَبْعًا فِي الْأُوْلٰى، وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ ، سِوٰى تَكْبِيْرَتِي الصَّلَاةِ۔ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ : فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ التَّكْبِيْرَ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ كَذٰلِكَ وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .

۷۱۱۹: عمرو بن شعیب نے اپنے والد انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عیدین

میں بارہ تکبیرات کہیں سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری رکعت میں نماز کی دو تکبیروں کے علاوہ۔امام طحاویؒ سے مروی ہے کہ ایک جماعت کہتی ہے کہ عیدین کی نماز میں اتنی ہی تکبیرات ہیں اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب ۱۵٦۔

۷۱۲۰: وَبِمَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْجَارُوْدِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ كَثِيْرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْ وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، صَلّٰى بِالنَّاسِ ، يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى ، فَكَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا ، وَقَرَأَ قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَفِي الثَّانِيَةِ ، خَمْسًا ، وَقَرَأَ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ .

۷۱۲۰: عروہ نے حضرت ابو واقد لیثی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر واضحیٰ کے روز نماز پڑھائی اور پہلی رکعت میں سات تکبیرات کہیں اور سورۃ ق والقرآن کی تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہیں اور ''سورہ اقتربت الساعۃ'' تلاوت فرمائی۔

۷۱۲۱: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ سَبْعًا وَخَمْسًا ، سِوٰى تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ۔

۷۱۲۱: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں سات اور پانچ تکبیرات کہتے جو رکوع کی دونوں تکبیرات سے الگ ہوتیں۔

تخریج : ابن ماجه فی الاقامه باب۱۵٦' دارمی فی الصلاۃ باب ۲۲۰' مسند احمد ٦ ' ٦٥/ ٧٠۔

۷۱۲۲: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۱۲۲: اسد بن موسیٰ نے ابن لہیعہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۲۳: حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ -قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۱۲۳: عقیل نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۲۴: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا حَرْمَلَةُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۱۲۴: عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۱۲۵: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُوْسٌ الْعَطَّارُ عَنِ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَنَّهٗ قَالَ فِيْ تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سَبْعًا ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ۔

۷۱۲۵: نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ عیدین کی تکبیرات پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیرات ہیں۔

۷۱۲۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، اَنَّ مَالِكًا اَخْبَرَهٗ ، عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ قَالَ :شَهِدْتُ الْاَضْحٰى وَالْفِطْرَ ، مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ فِي الْاُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ ، قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ ، وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ ، قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ۔

۷۱۲۶: حضرت نافع کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر و اضحیٰ میں حاضر ہوا تو انہوں نے پہلی رکعت میں سات تکبیریں قراءت سے قبل اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات قراءت سے پہلے ادا فرمائیں۔

۷۱۲۷: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا مَالِكٌ وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهٗ. قَالُوْا :فَبِهٰذِهِ الْاٰثَارِ نَقُوْلُ ، وَاِلَيْهَا نَذْهَبُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا :بَلِ التَّكْبِيْرُ فِي الْعِيْدَيْنِ ، تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ ، خَمْسًا فِي الْاُوْلٰى ، وَاَرْبَعًا فِي الْاٰخِرَةِ وَيُوَالِيْ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى فِيْمَا احْتَجُّوْا بِهٖ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاٰثَارِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، اَنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَاِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ ، بِالَّذِيْ يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهٖ. ثُمَّ هُوَ اَيْضًا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، وَذٰلِكَ عِنْدَهُمْ ، اَيْضًا لَيْسَ بِسَمَاعٍ .فَكَيْفَ يَحْتَجُّوْنَ عَلٰى خَصْمِهِمْ بِمَا لَوْ احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِمْ لَمْ يُسَوِّغُوْهُ ذٰلِكَ ؟ وَاَمَّا حَدِيْثُ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَبَيِّنُ الْاِضْطِرَابِ ، مَرَّةً يُحَدِّثُ عَنْ عُقَيْلٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَمَرَّةً عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَاَبِيْ وَاقِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِيْ هٰذَا الْبَابِ .وَبَعْدُ فَمَذْهَبُهُمْ فِي ابْنِ لَهِيْعَةَ مَا قَدْ شَرَحْنَاهُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ .وَاَمَّا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَاِنَّمَا يَدُوْرُ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ وَهُوَ ، عِنْدَهُمْ

ضَعِيْفٌ .وَاِنَّمَا أَصْلُ هٰذَا الْحَدِيْثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ.

۷۱۲۷: نافع نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔فریق اوّل کہتا ہے کہ ان آثار میں بارہ تکبیرات کا تذکرہ ہے ہم یہی کہتے ہیں اور یہی ہمارا قول ہے۔فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ عیدین میں نو تکبیرات ہیں۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں اور دونوں قراءت وں کو اکٹھا کرے۔فریق اوّل کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ آپ نے جو روایت ذکر کی ہے اس کا مدار عبداللہ بن عبدالرحمٰن پر ہے اور وہ خود فریق اوّل کے ہاں بھی ایسا راوی نہیں کہ جس کی روایت سے استدلال کیا جا سکے۔دوسرا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ میں دادا سے اس کا سماع ثابت نہیں۔ پھر وہ اس سے اپنے مخالف کے خلاف کس طرح بطور دلیل لاتے جبکہ اگر اسی سند کی روایت ان کے خلاف حجت میں پیش ہو تو قطعاً قبول نہ کریں۔دوسری دلیل روایت ابن لہیعہ کا جواب یہ ہے کہ اس روایت میں واضح طور پر اضطراب ہے کیونکہ وہ کبھی تو عقیل عن خالد ابن یزید عن ابن شہاب روایت کرتا ہے۔ اور کبھی خالد بن یزید عن عقیل عن ابن شہاب روایت کرتا ہے۔ اور کبھی عن ابن الاسود عن عروہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا وابو واقد روایت کرتا ہے اوپر ہم روایات کے سارے طرق ذکر کر آئے ہیں۔خود ابن لہیعہ جس درجہ کا راوی ہے وہ ہم اسی کتاب میں بیان کر چکے (اس سے یہ ثابت ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے روایت قابل استدلال نہیں) روایت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا جواب یہ ہے کہ اس روایت کا سارا دارومدار عبداللہ بن عامر پر ہے اور وہ خود فریق اوّل کے نزدیک نہایت ضعیف راوی ہے باقی اس روایت کی اصل یہ ہے کہ یہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔

تشریح فریق اوّل کہتا ہے کہ ان آثار میں بارہ تکبیرات کا تذکرہ ہے ہم یہی کہتے ہیں اور یہی ہمارا قول ہے۔

۷۱۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِيْ نُعَيْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، فَهٰذَا هُوَ أَصْلُ الْحَدِيْثِ .وَأَمَّا حَدِيْثُ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاِنَّمَا هُوَ عَنْ كِتَابِهٖ اِلَى ابْنِ وَهْبٍ وَهُمْ لَا يَجْعَلُوْنَ مَا سَمِعَ مِنْهُ حُجَّةً ، فَكَيْفَ مَا لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ .فَلَمَّا انْتَفٰى أَنْ يَكُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ ، شَيْءٌ يَدُلُّ عَلٰى كَيْفِيَّةِ التَّكْبِيْرِ فِي الْعِيْدَيْنِ ، لِمَا بَيَّنَّا ، مِنْ وَهَائِهَا ، وَسُقُوْطِهَا نَظَرْنَا فِيْ غَيْرِهَا ، هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ ؟ .

۷۱۲۸: نافع ابن ابی نعیم نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے اور اس کو مرفوع قرار نہیں دیا۔روایت کثیر بن عبداللہ: وہ درحقیقت ابن وہب کی طرف لکھا ہوا ان کا خط ہے اور فریق اوّل ابن وہب کی اس طرح سنی ہوئی روایت کو حجت قرار نہیں دیتے جو روایت سرے سے سنی ہی نہیں وہ کیسے حجت ہو۔جب ان آثار کی حیثیت معلوم ہو گئی تو اس سے ثابت ہوا کہ ان میں سے کوئی چیز بھی عیدین کی تکبیرات کی کیفیت پر دلالت

کے قائل نہیں اب ان کے علاوہ روایات کو ہم دیکھتے ہیں کہ آیا ان میں کوئی ایسی چیز پائی جاتی ہے جو اس کیفیت پر دلالت کرے چنانچہ یہ قاسم ابوعبدالرحمٰن کی روایت ہے۔

۷۱۲۹: فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَدْ حَدَّثَانَا ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْوَضِيْنُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَّ الْقَاسِمَ ، أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : صَلّٰى بِنَا ، النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيْدٍ ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ، وَأَرْبَعًا ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ حِيْنَ انْصَرَفَ ، قَالَ :لَا تَنْسَوْا ، كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ ، وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ، وَقَبَضَ إِبْهَامَهُ.فَهٰذَا حَدِيْثٌ ، حَسَنُ الْإِسْنَادِ .وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ ، وَيَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ ، وَالْوَضِيْنُ وَالْقَاسِمُ كُلُّهُمْ أَهْلُ رِوَايَةٍ ، مَعْرُوْفُوْنَ بِصِحَّةِ الرِّوَايَةِ لَيْسَ كَمَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ الْآثَارَ الْأُوَلَ .فَإِنْ كَانَ هٰذَا الْبَابُ مِنْ طَرِيْقِ صِحَّةِ الْإِسْنَادِ ، يُؤْخَذُ ، فَإِنَّ هٰذَا أَوْلٰى أَنْ يُؤْخَذَ بِهِ ، مِمَّا خَالَفَهُ .غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَبَّرَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ أَرْبَعًا، وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ ذٰلِكَ كَتَكْبِيْرِ الْجَنَائِزِ۔فَاحْتَمَلَ بِأَنْ يَكُوْنَ الْأَرْبَعُ ، سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ ، فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ قَدْ وَافَقَ قَوْلَ الَّذِيْنَ احْتَجَجْنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِقَوْلِهِمْ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ عَلٰى أَرْبَعٍ ، بِتَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ ، فَيَكُوْنُ مُخَالِفًا لِقَوْلِهِمْ .فَنَظَرْنَا فِيْمَا رُوِيَ مِنَ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، سِوٰى هٰذَا الْأَثَرِ ، أَيْضًا .

۷۱۲۹: وضین بن عطاء کہتے ہیں ابوعبدالرحمٰن قاسم نے بیان کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے بعد صحابہ نے یہ بات ذکر کی کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز جنازہ کی طرح عید کے دن نماز عید پڑھائی آپ نے چار چار تکبیرات کہیں پھر فارغ ہو کر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا مت بھولنا یہ جنازہ کی تکبیروں کی طرح ہیں اور اپنے انگوٹھے کو بند کر کے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے حسن ہے اس کے تمام روات عبداللہ بن یوسف' یحییٰ بن حمزہ' وضین اور قاسم صحت روایت میں مشہور ہیں یہ ان روایات کی طرح نہیں جو شروع میں ذکر کی گئی ہیں اگر سند کی صحت کے اعتبار سے لیا جائے تو یہ روایت ان ساری روایات سے بہتر ہے البتہ اس میں یہ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی ہر رکعت میں چار تکبیرات کہیں اور ان کو بتلایا کہ ہر رکعت میں جنازہ کی تکبیروں کی طرح تکبیریں ہیں۔ ① البتہ اس میں یہ احتمال ہے کہ چار تکبیرات تکبیر افتتاح کے علاوہ ہوں اس صورت میں یہ فریق ثانی کے قول کے موافق ہوگا جن کے لئے ہم نے استدلال پیش کیا ہے۔ ② دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ تکبیر افتتاح سمیت چار ہوں اس صورت میں یہ فریق ثانی کی دلیل نہیں بنے گی چنانچہ ہم نے ایک احتمال کو متعین کرنے کے لئے اس باب کے دیگر آثار پر نگاہ ڈالی۔

۷۱۳۰: فَإِذَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُوزَجَانِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ :ثَنَا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَ مَكْحُوْلًا يَقُوْلُ :حَدَّثَنِي أَبُوْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا أَبَا مُوْسَى الْأَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَسَأَلَهُمَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ ؟ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى : أَرْبَعًا ، كَتَكْبِيْرِهٖ عَلَى الْجَنَائِزِ ، وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ .فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى :كَذٰلِكَ كُنْتُ أُكَبِّرُ لِأَهْلِ الْبَصْرَةِ ، إِذْ كُنْتُ أَمِيْرًا عَلَيْهِمْ۔فَلَمْ يَكُنْ فِيْ هٰذَا أَيْضًا زِيَادَةٌ عَلٰى مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا فَإِذَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ.

۷۱۳۰: عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے مکحول کو یہ کہتے سنا کہ مجھے ابو عائشہ نے بیان کیا کہ سعید بن عاصؓ نے ابوموسیٰ اشعری اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کو بلایا اوران سے سوال کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ عیدین میں کس طرح تکبیریں کہتے تھے تو حضرت ابوموسیٰ کہنے لگے چار۔جس طرح کہ جنازہ پر تکبیریں کہی جاتی ہیں حضرت حذیفہ نے اس کی تصدیق کی پھر حضرت ابوموسیٰ کہنے لگے جب میں اہل بصرہ پر امیر تھا تو اسی طرح تکبیرات کہا کرتا تھا۔یہ روایت سند کے اعتبار سے حسن ہے اس کے تمام رواۃ عبداللہ بن یوسف' یحییٰ بن حمزہ' وضین اورقاسم صحت روایت میں مشہور ہیں یہ ان روایات کی طرح نہیں جو شروع میں ذکر کی گئی ہیں اگر سند کی صحت کے اعتبار سے لیا جائے تو یہ روایت ان ساری روایات سے بہتر ہے البتہ اس میں یہ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی ہر رکعت میں چار تکبیرات کہی اوران کو بتلایا کہ ہر رکعت میں جنازہ کی تکبیروں کی طرح تکبیریں ہیں۔ البتہ اس میں یہ احتمال ہے کہ چار تکبیرات تکبیر افتتاح کے علاوہ ہوں اس صورت میں یہ فریق ثانی کے قول کے موافق ہوگا جن کے لئے ہم نے استدلال پیش کیا ہے۔ دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ تکبیر افتتاح سمیت چار ہوں اس صورت میں یہ فریق ثانی کی دلیل نہیں بنے گی چنانچہ ہم نے ایک احتمال کو متعین کرنے کے لئے اس باب کے دیگر آثار پر نگاہ ڈالی۔اس روایت میں بھی پہلی روایت کا سا مفہوم ہے اوراس میں کچھ بھی اضافہ نہیں ہے اب ہم یحییٰ بن عثمان والی روایت میں غور کرتے ہیں۔

۷۱۳۱: قَدْ حَدَّثَنَا قَالَ :ثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْوَاسِطِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ حُذَيْفَةَ وَأَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا ، سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ۔فَبَيَّنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، أَنَّ تَكْبِيْرَةَ الْإِفْتِتَاحِ ، خَارِجَةٌ مِنَ التَّكْبِيْرَاتِ الْمَذْكُوْرَاتِ فِيْ حَدِيْثِ الْجُوْزَجَانِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيٰى بْنِ عُثْمَانَ .فَهٰذَا مَا ثَبَتَ ، عِنْدَنَا فِي التَّكْبِيْرِ فِي

الْعِيْدَيْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نَعْلَمْ شَيْئًا رُوِیَ عَنْهُ مِمَّا يَثْبُتُ مِثْلُهُ ، يُخَالِفُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ ؟ وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَإِنَّهٗ قَدْ رُوِیَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ مِنْهُمْ عَلِیُّ بْنُ أَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۷۱۳۱: مکحول کہتے ہیں کہ مجھے حذیفہ اور ابوموسیٰ اشعری کے قاصد نے بیان کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ تکبیر افتتاح کے علاوہ عیدین میں چار چار تکبیریں کہتے تھے۔ اس روایت نے وضاحت کر دی کہ تکبیر تحریمہ ان مذکورہ تکبیرات سے خارج ہے جن کا تذکرہ جوزجانی اور روایت علی بن عبدالرحمٰن اور روایت یحییٰ بن عثمان میں پایا جاتا ہے۔ یہی بات ہمارے نزدیک عیدین کی تکبیرات کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ ہے اس کے خلاف کوئی روایت بھی ہمارے علم اس طرح پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔ البتہ وہ روایت جو نافع کی سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اس بات کے خلاف ہے اس میں بارہ تکبیرات کا تذکرہ ہے۔ یہ روایت صحابہ کی ایک جماعت سے اس کے خلاف الفاظ سے مروی ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہم پیش کرتے ہیں۔

۷۱۳۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِیُّ ، قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ فِی النَّحْرِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ ثَلَاثًا فِی الْأُوْلٰی ، وَثِنْتَيْنِ فِی الثَّانِيَةِ ، لَا يُوَالِیْ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ ، فَهٰكَذَا كَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِی النَّحْرِ ، وَقَدْ كَانَ يُكَبِّرُ فِی الْفِطْرِ ، خِلَافُ ذٰلِكَ .

۷۱۳۲: ابواسحاق نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ عیدالاضحیٰ میں پانچ تکبیریں پڑھتے تھے تین پہلی رکعت میں اور دو دوسری میں اور دونوں قراتوں میں بھی تسلسل نہیں کرتے تھے اسی طرح علی رضی اللہ عنہ عیدالاضحیٰ میں تکبیریں کہتے اور عیدالفطر میں اس کے خلاف تکبیریں کہتے۔

۷۱۳۳: حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِیْ إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ إِحْدٰی عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً ، يَفْتَتِحُ بِتَكْبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَقْرَأُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا ، يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ خَمْسًا ، يَرْكَعُ بِإِحْدَاهُنَّ ، ثُمَّ ذُكِرَ عَنْهُ فِيْمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِی الْأَضْحٰی ، نَحْوًا مِمَّا ذَكَرَهٗ أَبُوْبَكْرَةَ فَهٰكَذَا كَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ فِی الْفِطْرِ .وَدَلَّ مَا ذَكَرَ يَحْيٰی فِیْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا عَلٰی أَنَّ تَرْكَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ الْمُوَالَاةَ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ ، إِنَّمَا هُوَ لِأَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْضَ التَّكْبِيْرِ الَّذِیْ كَانَ

يُكَبِّرُهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، وَبَعْضَهُ بَعْدَ الْقِرَاءَةِ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَبْتَدِءُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ، قَبْلَ التَّكْبِيرِ الَّذِيْ كَانَ يُكَبِّرُهُ فِيهَا .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۱۳۳: ابواسحاق نے حارث سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ فطر کے دن گیارہ تکبیریں کہتے ایک تکبیر سے نماز شروع کرتے پھر قراءت کرتے پھر پانچ تکبیرات کہتے جن میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوتے تو قراءت کرتیاور پانچ تکبیریں کہتے جن میں سے ایک کے ساتھ رکوع کرتے پھر اسی طرح ذکر کیا گیا جیسا کہ ابوبکرہ کی اوپر والی روایت میں ہے کہ عیدالاضحیٰ میں پانچ تکبیریں کہتے اور عیدالفطر میں گیارہ۔ یحییٰ نے اپنی روایت میں جوذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی دونوں رکعتوں کی قراءت کو ملاتے نہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ آپ اپنی پہلی رکعت میں بعض تکبیریں قراءت سے پہلے کرتے اور کچھ تکبیرات قراءت کے بعد اور دوسری رکعت کی ابتداء ہی آپ قراءت سے کرتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف ترتیب منقول ہے (روایت ملاحظہ ہو)

۷۱۳۴: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ طَالِبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَامِرٍ أَنَّ عُمَرَ وَعَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اجْتَمَعَ رَأْيُهُمَا فِيْ تَكْبِيرِ الْعِيْدَيْنِ عَلٰى تِسْعِ تَكْبِيْرَاتٍ ، خَمْسٌ فِي الْأُوْلٰى، وَأَرْبَعٌ فِي الْآخِرَةِ ، وَيُوَالِيْ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ .وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

۷۱۳۴: عامر نے روایت کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں کی رائے عیدین کی تکبیرات کے متعلق نوتکبیرات پر متفق تھی جن میں سے پانچ تکبیرات پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں ہوتی تھی اور دونوں قراتوں کو ملاتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس کے خلاف روایت مروی ہے (ملاحظہ ہو)

۷۱۳۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :ثَنَا قَتَادَةُ وَخَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي الْعِيْدِ ، فَكَبَّرَ أَرْبَعًا ، ثُمَّ قَرَأَ ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ ، ثُمَّ كَبَّرَ ثَلَاثًا ، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ .

۷۱۳۵: عبداللہ ابن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے عید کی نماز حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے پڑھی انہوں نے چار تکبیرات کہیں پھر قراءت کی اور تکبیر کہی پھر سر اٹھایا پھر دوسری کے لئے اٹھے اور قراءت کی پھر تین تکبیریں کہیں پھر تکبیر کہہ کر اپنا سر رکوع سے اٹھایا۔

۷۱۳۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَهٗ.وَقَدْ رُوِىَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا مَا يُخَالِفُ هٰذَا الْقَوْلَ ، وَقَوْلَ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى .

۷۱۳۶: عبداللہ بن حارث نے عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت کی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تو اس قول کے خلاف اور فریق اوّل کے قول کے خلاف بھی قول ملتا ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :ثَنَا عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً ، سَبْعًا فِى الْأُوْلٰى قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ ، وَسِتًّا فِى الْآخِرَةِ ، بَعْدَ الْقِرَاءَ ةِ .

۷۱۳۷: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ وہ فطر کے دن تیرہ تکبیرات کہتے۔ سات قراءت سے پہلے پہلی رکعت میں اور چھ قراءت کے بعد دوسری رکعت میں۔

۷۱۳۸: حَدَّثَنَا صَالِحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَحَجَّاجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، مِثْلَهٗ ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَ ةَ .وَقَدْ رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَيْضًا فِىْ ذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهٖ۔

۷۱۳۸: عطاء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے البتہ اس میں قراءت کا تذکرہ نہیں کیا۔
اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کا یہ قول بھی منقول ہے (جو کہ اس کے خلاف ہے)

۷۱۳۹: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قَالَ : مَنْ شَاءَ كَبَّرَ سَبْعًا ، وَمَنْ شَاءَ كَبَّرَ تِسْعًا ، وَاِحْدٰى عَشْرَةَ وَثَلَاثَ عَشْرَةَ۔فَهٰذَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ رَوٰى عَنْهُ عِكْرِمَةُ مَا ذَكَرْنَا ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى مَا رُوِىَ عَنْهُ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَطَاءٍ وَلَهٗ أَنْ يُكَبِّرَ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَنْهُ، الْفَرِيْقُ الْآخَرُ .وَقَدِ اخْتَلَفَا عَنْهُ فِىْ مَوْضِعِ الْقِرَاءَ ةِ فَرَوٰى عَنْهُ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا قَدْ ذَكَرْنَاهُ فِىْ حَدِيْثِهٖ .فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ فِىْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ، أَنْ يَفْعَلَ مِنْ هٰذَيْنِ مَا شَاءَ .وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ كَانَ الْحُكْمُ عِنْدَهٗ فِيْمَنْ كَبَّرَ تِسْعًا أَنْ يُوَالِىَ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ ، وَفِيْمَنْ كَبَّرَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ أَنْ يُخَالِفَ بَيْنَ الْقِرَاءَ تَيْنِ .وَقَدْ رُوِىَ خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۷۱۳۹: عکرمہ نے ابن عباس ﷠ سے روایت کی ہے جو آدمی چاہے سات تکبیریں کہے جو چاہے نو تکبیرات کہے اور جو چاہے گیارہ اور جو چاہے تیرہ تکبیرات کہے۔ یہ ابن عباس ﷠ ہیں جن سے عکرمہ نے یہ روایت کی۔ جو یہ دلالت کر رہی ہے کہ آپ نے وہ سب ہی تکبیریں کہی ہیں جو آپ سے عبداللہ بن حارث اور عطاء نے نقل کی ہیں اب اس کے لئے جائز ہے کہ جس طرح وہ چاہے اپنی روایت کردہ تکبیرات کو کہہ لے یا دوسرے فریق کی اختیار کر لے حضرت عبداللہ ابن عباس ﷠ سے قراءت کے مقام میں دونوں روایتوں میں اختلاف ہے جیسا کہ ہم ان کی روایت ذکر کر چکے اس میں بھی دو احتمال ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے ہاں قراءت میں بھی اسی طرح کا حکم ہو جیسا تکبیرات کہ جس طرح چاہے عمل کر لے۔ کہ ان کے ہاں نو تکبیرات کہنے والا مسلسل قراءت کرے اور تیرہ تکبیریں کہنے والا الگ الگ قراءت کرے۔ حضرت ابن مسعود ﷛ سے اس کے خلاف روایت منقول ہے (ملاحظہ ہو)

۷۱۴۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ :ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ دَعَاهُمْ يَوْمَ عِيْدٍ ، فَدَعَا الْأَشْعَرِيَّ وَابْنَ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .فَقَالَ :إِنَّ الْيَوْمَ عِيْدُكُمْ ، فَكَيْفَ أُصَلِّيْ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ :سَلِ الْأَشْعَرِيَّ وَقَالَ الْأَشْعَرِيُّ :سَلْ عَبْدَ اللّٰهِ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : تُكَبِّرُ ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ، وَهُوَ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً ، وَيَفْتَتِحُ بِهَا الصَّلَاةَ ثُمَّ يُكَبِّرُ بَعْدَهَا ثَلَاثًا ، ثُمَّ يَقْرَأُ ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً يَرْكَعُ بِهَا ، ثُمَّ يَسْجُدُ ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَقْرَأُ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا ، ثُمَّ يُكَبِّرُ تَكْبِيْرَةً ، يَرْكَعُ بِهَا .

۷۱۴۰: ابراہیم بن عبداللہ بن قیس کہتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت سعید بن العاص نے عید کے دن بلایا اور ابوموسیٰ اشعری اور ابن مسعود اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم کو بلایا اور کہنے لگے یہ تمہاری عید کا دن ہے میں کس طرح نماز پڑھاؤں۔ حذیفہ کہنے لگے اشعری کی طرح پڑھاؤ۔ اشعری نے کہا تم عبداللہ سے دریافت کر لو۔ پھر عبداللہ کہنے لگے تکبیر کہو۔ اور روایت ذکر کی وہ ایک تکبیر کہہ کر نماز شروع کرتے پھر اس کے بعد تین تکبیرات کہتے پھر قراءت کرتے پھر رکوع کی تکبیر کہتے پھر سجدہ کرتے پھر (دوسری رکعت کے لئے) کھڑے ہو جاتے پھر قراءت کر کے پھر تین تکبیرات کہتے پھر چوتھی تکبیر کہتے جس سے رکوع کرتے۔

۷۱۴۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي التَّكْبِيْرِ يَوْمَ الْعِيدِ ، فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ .

۷۱۴۱: عبداللہ بن ابوموسیٰ نے حضرت عبداللہ سے تکبیر عید کے متعلق اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۱۴۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ :خَرَجَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ

وَالْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ: اِنَّ الْعِيْدَ غَدًا ، فَكَيْفَ التَّكْبِيْرُ ؟ .فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَكَرَ نَحْوَ ذٰلِكَ وَزَادَ فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :صَدَقَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ۔فَهٰذَا حُذَيْفَةُ وَاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَدْ وَافَقَا عَبْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنَ التَّكْبِيْرِ ، وَكَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الْعِيْدِ .وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ .

۷۱۴۲: علقمہ بن قیس کہتے ہیں کہ ولید بن عقبہ بن ابی معیط نکل کر حضرت ابن مسعود' حذیفہ' اشعری رضی اللہ عنہم کے ہاں گئے پھر کہنے لگے کل عید ہے تکبیرات کی کیا کیفیت ہوگی۔تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر انہوں نے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اشعری اور حذیفہ رضی اللہ عنہم کہنے لگے کہ ابوعبدالرحمٰن نے سچ کہا ہے۔یہ حذیفہ' ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہم ہیں جو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تکبیر اور نماز عید کی کیفیت میں اتفاق کر رہے ہیں۔عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت اس کے خلاف ہے۔(ملاحظہ ہو)

۷۱۴۳: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مَاهَكَ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَمْ يَكُنْ يُكَبِّرُ اِلَّا اَرْبَعًا ، سِوٰى تَكْبِيْرَتَيْنِ لِلرَّكْعَتَيْنِ ، سَمْعُ ذٰلِكَ مِنْهُ زَعْمٌ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ اَنْ يَكُوْنَ الْاَرْبَعُ الَّتِيْ كَانَ يُكَبِّرُهُنَّ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى سِوَى تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ ، فَيَكُوْنُ مَا فُعِلَ مِنْ ذٰلِكَ مُوَافِقًا ، لِمَا ذَهَبَ اِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ ، وَحُذَيْفَةَ ، وَاَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، وَيُحْتَمَلُ اَنْ تَكُوْنَ تَكْبِيْرَةُ الْاِفْتِتَاحِ دَاخِلَةً فِيْهِنَّ فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مُخَالِفًا لِمَذْهَبِهِمْ .وَاَوْلٰى بِنَا اَنْ نَحْمِلَهُ عَلٰى مَا وَافَقَ قَوْلَهُمْ ، لَا عَلٰى مَا خَالَفَهُ. وَقَدْ رُوِيَ خِلَافُ ذٰلِكَ اَيْضًا ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۷۱۴۳: یوسف بن ماھک کہتے ہیں کہ ابن الزبیرؓ چار تکبیرات کہا کرتے تھے جو دونوں رکوعوں کی تکبیرات سے الگ ہوتیں ان سے یہ بات زعیم نے سنی۔اس روایت میں دو احتمال ہیں۔ پہلی رکعت کی چار تکبیرات سوائے تکبیر تحریمہ کے مانیں تو اس صورت میں یہ روایت ابن مسعود' حذیفہ' ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم کی روایت سے موافق ہو جائے گی۔ اور اگر تکبیر تحریمہ کو ان میں داخل مانیں تو پھر یہ ان کے مذہب کے مخالف ٹھہرے گی ہمارے لئے بہتر یہ ہے کہ اس کو موافقت والے قول پر محمول کریں نہ کہ عدم موافقت والے پر۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی اس کے خلاف روایت وارد ہے۔

۷۱۴۴: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا الْاَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ :تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ ، خَمْسٌ فِي الْاُوْلٰى ، وَاَرْبَعٌ فِي الْاٰخِرَةِ مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ .

۷۱۴۴: محمد بن سیرین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا نو تکبیرات ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار پچھلی رکعت میں نماز کی تکبیر سمیت۔

۷۱۴۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ جَدِّهٖ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :إِذَا كَانَ فِيْ مَنْزِلِهٖ بِالطَّفِّ ، فَلَمْ يَشْهَدِ الْعِيْدَ إِلٰى مِصْرِهٖ جَمَعَ مَوَالِيَهُ وَوَلَدَهُ، ثُمَّ يَأْمُرُ مَوْلَاهُ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ عُتْبَةَ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، سَوَاءً .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، خِلَافُ ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۱۴۵: عبیداللہ بن ابی بکر بن انس نے اپنے دادا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب وہ اپنے مکان پر مقام طف میں ہوتے تو شہر عید کے لئے نہ جاتے بلکہ اپنے غلاموں اور بیٹوں' پوتوں کو جمع کرتے پھر اپنے غلام عبداللہ بن ابی عتبہ کو حکم فرماتے کہ وہ ان کو شہر والوں جیسی نماز عید پڑھائے۔ پھر اسی طرح کی روایت کی جیسی ہم عبداللہ بن حارث کی سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کر آئے ہیں (اسی باب میں) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف روایت وارد ہے۔

۷۱۴۶: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمَسْرُوْقٍ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّهُمْ قَالُوْا :عَشْرُ تَكْبِيْرَاتٍ مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ ، وَبِهٖ يَأْخُذُ قَتَادَةُ .وَقَدْ خَالَفَ ذٰلِكَ غَيْرُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۷۱۴۶: قتادہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور اسی طرح مسروق اور سعید بن میسب رحمہم اللہ کے متعلق نقل کیا کہ وہ سب نماز کی تکبیر افتتاح سمیت عید میں دس تکبیرات کہتے اور قتادہ اس قول کو اختیار کرنے والے تھے۔
ان کے علاوہ دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خلاف نقل کیا ہے۔

۷۱۴۷: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ مَنْ أَرْسَلَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْعَاصِ فَاتَّفَقَ لَهُ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ثَمَانِيْ تَكْبِيْرَاتٍ .فَهٰذَا الْحَدِيْثُ ، هُوَ الْحَدِيْثُ الَّذِيْ قَدْ رَوَيْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ ، وَفِي الْأَرْبَعَةِ ، أَبُوْ مُوْسٰى ، وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ صَدَّقَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِيْمَا أَفْتٰى بِهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ ، وَفِيْمَا أَفْتٰى بِهٖ أَنَّ تَكْبِيْرَةَ الْإِفْتِتَاحِ ، سِوٰى هٰذِهِ الثَّمَانِيْ تَكْبِيْرَاتٍ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ التَّكْبِيْرَاتِ الَّتِيْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَفِيْ حَدِيْثِ الْجُوْزَجَانِيِّ غَيْرُ تَكْبِيْرَةِ الْإِفْتِتَاحِ .فَهٰذَا مَا رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ تَابِعِيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ

اخْتِلَافٌ .فَمَا رُوِیَ عَنْهُمْ فِیْ ذٰلِكَ۔

۷۱۴۷: مکحول کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بتلایا جس کو حضرت سعید بن العاصؓ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تھا ان میں سے چار اصحاب رسول اللہ ﷺ نے آٹھ تکبیرات پر اتفاق کیا۔ اس سے مراد وہی روایت ہے جو ۷۱۴۲ پر ذکر کی گئی ہے اور ان چار میں ابوموسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہم بھی ہیں ان دونوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فتوے کی تصدیق کی جو انہوں نے ولید بن عقبہ کو دیا تھا کہ افتتاح نماز کی تکبیر ان آٹھ سے الگ ہے پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس روایت میں جن تکبیرات کا تذکرہ ہے اور اسی طرح جوزجانی کی روایت میں جن تکبیرات کا تذکرہ ہے وہ تکبیرات افتتاح کے علاوہ ہیں۔ یہ وہ روایات ہیں جو اصحاب رسول اللہ ﷺ سے تکبیرات کے سلسلہ میں مروی ہیں۔ تابعین سے مختلف روایات مروی ہیں۔

روایات تابعین رحمہم اللہ:

تابعین سے مختلف روایات مروی ہیں:

۷۱۴۸: مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا عَتَّابُ بْنُ بَشِيْرٍ عَنْ خُصَيْفٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، كَانَ يُكَبِّرُ سَبْعًا وَخَمْسًا .فَقَالَ :أَهْلُ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى :فَهٰذَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَدْ وَافَقَ مَذْهَبَنَا مَذْهَبَهُ .قِيْلَ لَهُمْ :فَقَدْ رُوِیَ عَنْ أَكْثَرِ التَّابِعِيْنَ خِلَافُ هٰذَا .

۷۱۴۸: خصیف روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سات اور پانچ تکبیرات کہتے۔ فریق اوّل کا دعویٰ ہے کہ یہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں ان کا قول وعمل ہماری موافقت کر رہا ہے۔ اکثر تابعین سے اس کے خلاف نقل وارد ہے۔

۷۱۴۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ مَسْرُوْقَ بْنَ الْأَجْدَعِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ .

۷۱۴۹: ابراہیم نقل کرتے ہیں کہ حضرت مسروق عیدین میں نو تکبیرات کہتے۔

۷۱۵۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ ، أَنَّهُمَا كَانَا يُكَبِّرَانِ فِي الْعِيْدَيْنِ ، تِسْعَ تَكْبِيْرَاتٍ .

۷۱۵۰: ابراہیم نے اسود و مسروق کے متعلق نقل کیا کہ وہ دونوں عیدین میں نو تکبیرات کہتے تھے۔

۷۱۵۱: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا الْأَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ :تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ ، خَمْسٌ فِي الْأُوْلٰى ، وَأَرْبَعٌ فِي الْآخِرَةِ ، مَعَ تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ ..

۷۱۵۱: اشعث نے حضرت حسنؒ کے متعلق نقل کیا کہ عیدین میں نو تکبیرات ہیں پانچ پہلی رکعت میں اور چار پچھلی رکعت میں اس میں تکبیر نماز (رکوع وافتتاح کی بھی شامل ہوتی)

۷۱۵۲: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ أَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ :تِسْعُ تَكْبِيْرَاتٍ .

۷۱۵۲: ابومعشر کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا نو تکبیرات ہیں (عیدین میں)

۷۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَمِعْتُ حَمْزَةَ أَبَا عُمَارَةَ قَالَ : سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَقُوْلُ :ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، سِوٰى تَكْبِيْرَةِ الصَّلَاةِ .

۷۱۵۳: حمزہ ابوعمارہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبیؒ کو کہتے سنا کہ نماز کی تکبیرات کے علاوہ ہر رکعت میں تین تین تکبیرات ہوں گی۔

۷۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سِيْرِيْنَ فِيْ تَكْبِيْرِ الْعِيْدَيْنِ ، فَذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ تَكْبِيْرِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَوَافَقَهُ أَيْضًا عَلَى الْمُوَالَاةِ ، بَيْنَ الْقِرَاءَتَيْنِ .

۷۱۵۴: ابراہیم کہتے ہیں کہ ہمیں ابن سیرین نے تکبیرات عیدین کے متعلق فرمایا۔ پھر تکبیرات ابن مسعود رضی اللہ عنہ جیسی روایت نقل کی ہے اور دونوں قراتوں میں موالات پر بھی انہوں نے ان کی موافقت کی ہے۔

۷۱۵۵: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بِنَحْوِهٖ. فَهٰذَا أَكْثَرُ مَنْ رَوَيْنَا عَنْهُ مِنَ التَّابِعِيْنَ قَدْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَلَمَّا اُخْتُلِفَ فِي التَّكْبِيْرِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ ، هٰذَا الْاِخْتِلَافَ ، أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ هٰذِهٖ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فَلَمْ يُرْوَ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ أَنَّهٗ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ فِي الْفِطْرِ ، وَالْاَضْحٰى، غَيْرُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ صَلَاةُ الْفِطْرِ ، وَصَلَاةُ النَّحْرِ صَلَاتَيْ عِيْدٍ مَفْعُوْلَتَيْنِ ، لِمَعْنًى وَاحِدٍ ، وَهُمَا مُسْتَوِيَتَانِ فِيْ رُكُوْعِهِمَا وَسُجُوْدِهِمَا .فَكَانَ النَّظَرُ أَنْ يَكُوْنَا سَوَاءً ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ اِحْدَاهُمَا وَبَيْنَ الْاُخْرٰى فِيْ سَائِرِ حُكْمِهِمَا .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا التَّسْوِيَةُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِيْ يَوْمِ النَّحْرِ ، وَيَوْمِ الْفِطْرِ .ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ عَدَدِ التَّكْبِيْرِ فِيْهِمَا فَرَأَيْنَا سَائِرَ الصَّلَوَاتِ خَالِيَةً مِنْ هٰذَا التَّكْبِيْرِ ، وَرَأَيْنَا صَلَاةَ الْعِيْدَيْنِ قَدْ أُجْمِعَ أَنَّ فِيْهِمَا تَكْبِيْرَاتٍ زَائِدَةً عَلٰى غَيْرِهِمَا مِنَ الصَّلَوَاتِ .فَكَانَ النَّظَرُ أَنْ لَا يُزَادَ فِي الصَّلَاةِ لِلْعِيْدَيْنِ عَلٰى مَا فِيْ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ غَيْرِهِمَا ، اِلَّا مَا اتُّفِقَ

عَلَى زِيَادَتِهِ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ عَلَى زِيَادَةِ التِّسْعِ تَكْبِيرَاتٍ عَلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةُ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُوْ مُوْسٰى، وَمَنْ سَمِعْنَا مَعَهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .وَاخْتَلَفُوْا فِي الزِّيَادَةِ عَلٰى ذٰلِكَ فَزِدْنَا فِيْ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، مَا اتُّفِقَ عَلَى زِيَادَتِهِ فِيْهَا، وَنَفَيْنَا عَنْهَا مَا لَمْ يُتَّفَقْ عَلٰى زِيَادَتِهِ فِيْهَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ .ثُمَّ نَظَرْنَا فِيْ مَوْضِعِ الْقِرَاءَ ةِ مِنْهَا فَقَالَ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلٰى أَنَّهَا فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى بَعْدَ التَّكْبِيْرِ، وَفِي الثَّانِيَةِ كَذٰلِكَ قَدْ رَأَيْنَاكُمْ قَدِ اتَّفَقْتُمْ، وَنَحْنُ، أَنَّ الْقِرَاءَ ةَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، مُؤَخَّرَةٌ عَنِ التَّكْبِيْرِ، فَالنَّظَرُ أَنْ تَكُوْنَ فِي الثَّانِيَةِ كَذٰلِكَ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُخْرٰى، أَنَّ التَّكْبِيْرَ ذِكْرٌ يُفْعَلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ غَيْرُ الْقِرَاءَ ةِ .فَنَظَرْنَا فِيْ مَوْضِعِ الذِّكْرِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مِنِ الصَّلَاةِ، وَمِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، أَيْنَ مَوْضِعُهُ؟ .فَوَجَدْنَا الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى فِيْهَا الْإِسْتِفْتَاحُ وَالتَّعَوُّذُ عَلٰى مَا قَدْ رَوَيْنَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَمَّنْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ مِنْ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَكَانَ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَ ةِ. فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ كَذٰلِكَ مَوْضِعُ التَّكْبِيْرِ فِيْ صَلَاةِ الْعِيْدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، هُوَ ذٰلِكَ الْمَوْضِعُ مِنْهَا .وَوَجَدْنَا الْقُنُوْتَ فِي الْوِتْرِ، يُفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِيْرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْوِتْرِ، فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ بَعْدَ الْقِرَاءَ ةِ، وَأَنَّ الْقِرَاءَ ةَ مُقَدَّمَةٌ عَلَيْهِ .وَإِنَّمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ تَقْدِيْمِ الرُّكُوْعِ عَلَيْهِ. وَفِيْ تَقْدِيْمِهِ عَلَى الرُّكُوْعِ .فَأَمَّا فِيْ تَأْخِيْرِهِ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ، فَلَا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ مَوْضِعَ التَّكْبِيْرِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِيْدِ، هُوَ بَعْدَ الْقِرَاءَ ةِ يَسْتَوِيْ مَوْضِعُ سَائِرِ الذِّكْرِ فِي الصَّلَوَاتِ، وَيَكُوْنُ مَوْضِعُ كُلِّ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْ مَوْضِعِهِ مِنْهُ، كَمَوْضِعِ مَا قَدْ أُجْمِعَ عَلٰى مَوْضِعِهِ. وَكُلُّ مَا بَيَّنَّا فِيْ هٰذَا الْبَابِ، فَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ، وَمُحَمَّدٍ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ۔

۷۱۵۵: ابن عون نے محمد سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ اکثر تابعین سے یہی قول منقول ہے اوران کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق ہے۔اب جبکہ نماز عیدین کی تکبیرات میں اس قدر اختلاف ہے تو اب ان میں سے صحیح ترین نکالنے کی اب ہم کوشش کرتے ہیں۔کسی بھی صحابی یا تابعی رضی اللہ عنہم سے نماز فطر واضحیٰ میں فرق منقول نہیں سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ بقیہ تمام نے دونوں نمازوں کو رکوع وسجود میں برابر قرار دیا ہے نظر کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دونوں نمازیں تمام احکام میں ایک دوسری کی طرح ہوں۔ پس اس سے عیدین کی نمازوں میں برابری تو ثابت ہوگئی۔ پھر ہم نے تکبیرات کی تعداد میں غور کیا تو تمام نمازوں کو اس تکبیر سے خالی پایا اوراس پر تو

تمام کا اتفاق پایا کہ عیدین کی نماز میں دوسری نمازوں سے تکبیرات زائدہ پائی جاتی ہیں۔ پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ نماز عیدین میں بھی عام نمازوں کی تکبیرات سے اضافہ نہ کیا جائے سوائے ان تکبیرات کے کہ جن کی زیادتی پر سب کا اتفاق ہے۔ اب غور سے معلوم ہوا کہ نو زائد تکبیرات پر سب کا اتفاق ہے جس کی طرف حضرت ابن مسعودؓ حذیفہؓ ابن عباسؓ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہم اور ان سے روایات سننے والے تابعین نے جن کو اختیار کیا ہے۔ اس سے زائد پر اختلاف ہے تو ہم نے اس نماز میں ان زائد تکبیرات کو شامل کر دیا جن کے اضافہ پر اتفاق تھا اور جن کے اضافہ پر اتفاق نہ تھا ان کی نفی کر دی۔ پس اس سے فریق ثانی جس طرف گئے ہیں ان کی بات ثابت ہوگئی۔ پھر ہم نے مقامات قراءت پر نظر ڈالی پہلا قول یہ تھا کہ رکعت اولیٰ میں یہ تکبیر کے بعد ہے اور دوسری میں بھی اسی طرح جس پر وہ متفق ہیں ہمارے ہاں قراءت رکعت اولیٰ میں تو تکبیر سے موخر ہے پس تقاضا نظر یہ ہے کہ دوسری رکعت میں بھی اسی طرح ہو۔ دوسرے فریق کے پاس فریق اوّل کے خلاف دلیل یہ ہے کہ تکبیر ایک ذکر ہے جو قراءت نہیں مگر نماز میں کیا جاتا ہے چنانچہ ہم نے نماز کی پہلی رکعت میں ذکر کے موقع پر غور کیا اور اسی طرح دوسری رکعت میں اس کی جگہ تلاش کی۔ تو رکعت اول میں ہم نے استفتاح و تعوذ کو پالیا جیسا کہ ہم پہلے جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام سے اسی کتاب میں ذکر کر آئے تو وہ نماز کے شروع میں قراءت سے پہلے ہے۔ تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نماز عیدین میں بھی تکبیر کی جگہ پہلی رکعت میں وہی ہے اور ہم نے قنوت وتر کو دیکھا کہ وہ نماز وتر کی آخری رکعت میں پڑھا جاتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ قراءت کے بعد ہے قراءت اس سے مقدم ہو گی۔ پس اس پر رکوع کے مقدم کرنے یا اس کو رکوع پر مقدم کرنے میں اختلاف ہے البتہ قراءت سے موخر ہونے میں کسی کو اختلاف نہیں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ دوسری رکعت میں تکبیر کا مقام نماز عید میں وہ قراءت کے بعد ہونا چاہئے نمازوں میں ذکر کے تمام مقامات برابر ہیں اور جس ذکر کے موقع سے متعلق اختلاف ہے وہ جگہ میں اس کی طرح ہے جس کے موضع و مقام پر سب کا اتفاق ہے۔ اس باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا وہ امام ابوحنیفہؒ ابو یوسفؒ محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ حُكْمِ الْمَرْأَةِ فِيْ مَالِهَا

عورت کا اپنے مال میں اختیار

خلاصۃ المرام:

عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز ہبہ یا صدقہ خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتی۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ عورت کو اپنے مال میں مکمل تصرف کا حق حاصل ہے اس قول کو ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

۵۱۵۶: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ جَدِّهٖ، أَنَّ جَدَّتَهٗ أَتَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِحُلِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ :اِنِّيْ تَصَدَّقْتُ بِهٰذَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ فِيْ مَالِهَا أَمْرٌ ، اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا ، فَهَلْ اسْتَأْذَنْتِ زَوْجَكِ؟ فَقَالَتْ :نَعَمْ .فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَذِنْتَ لِامْرَأَتِكَ أَنْ تَتَصَدَّقَ بِحُلِيِّهَا هٰذَا فَقَالَ :نَعَمْ .فَقَبِلَهٗ مِنْهَا ، رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ، فَقَالُوْا :لَا يَجُوْزُ لِلْمَرْأَةِ هِبَةُ شَيْءٍ مِنْ مَالِهَا ، وَلَا الصَّدَقَةُ بِهٖ ، دُوْنَ اِذْنِ زَوْجِهَا .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَأَجَازُوْا أَمْرَهَا كُلَّهٗ فِيْ مَالِهَا ، وَجَعَلُوْهَا فِيْ مَالِهَا ، كَزَوْجِهَا فِيْ مَالِهٖ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْئًا مَرِيْئًا۔فَأَبَاحَ اللّٰهُ لِلزَّوْجِ مَا طَابَتْ لَهٗ بِهٖ نَفْسُ امْرَأَتِهٖ .وَبِقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ : وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّا أَنْ يَعْفُوْنَ۔فَأَجَازَ عَفْوَهُنَّ عَنْ مَالِهِنَّ ، بَعْدَ طَلَاقِ زَوْجِهَا اِيَّاهَا بِغَيْرِ اسْتِئْمَارٍ مِنْ أَحَدٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى جَوَازِ أَمْرِ الْمَرْأَةِ فِيْ مَالِهَا ، وَعَلٰى أَنَّهَا فِيْ مَالِهَا ، كَالرَّجُلِ فِيْ مَالِهٖ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُوَافِقُ هٰذَا الْمَعْنٰى أَيْضًا .وَهُوَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْهُ فِيْ كِتَابِ الزَّكَاةِ فِي امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ أَخَذَتْ حُلِيَّهَا ، لِتَذْهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِتَتَصَدَّقَ بِهٖ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلُمِّيْ تَتَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيَّ .فَقَالَتْ :لَا ، حَتّٰى اِسْتَأْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَجَاءَ تْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ : تَصَدَّقِيْ بِهٖ عَلَيْهِ، وَعَلَى الْأَيْتَامِ الَّذِيْنَ فِيْ حِجْرِهٖ، فَإِنَّهُمْ لَهٗ مَوْضِعٌ .فَقَدْ أَبَاحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّدَقَةَ ، بِحُلِيِّهَا ، عَلٰى زَوْجِهَا ، وَعَلٰى أَيْتَامِهٖ، وَلَمْ يَأْمُرْهَا بِاسْتِئْمَارِهٖ فِيْمَا تَصَدَّقَ بِهٖ عَلٰى أَيْتَامِهٖ .وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَ النِّسَاءَ فَقَالَ : تَصَدَّقْنَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْ ذٰلِكَ أَمْرَ أَزْوَاجِهِنَّ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ لَهُنَّ الصَّدَقَةَ بِمَا أَرَدْنَ مِنْ أَمْوَالِهِنَّ ، بِغَيْرِ أَمْرِ أَزْوَاجِهِنَّ .

۷۱۵۶: عبداللہ بن یحییٰ انصاری نے اپنے والد سے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ میری دادی جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے پاس چاندی تھی وہ کہنے لگی میں اس کو صدقہ کرنا چاہتی ہوں جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کو اپنے مال میں کوئی اختیار نہیں جب تک اس کا خاوند اجازت نہ دے کیا تم نے اپنے خاوند سے اجازت لی ہے تو اس نے جواب دیا۔ جی ہاں۔ پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا جو معلومات کر کے آئے کہ کیا تم نے اپنی عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے یہ زیورات صدقہ کرے۔ تو اس نے جواب دیا جی ہاں۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے قبول فرمالیا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ اس روایت کی طرف گئے ہیں ان کا یہ کہنا ہے کہ عورت اپنے مال میں سے کسی چیز کو صدقہ یا ہبہ خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتی۔ فریق ثانی کا مؤقف ہے کہ عورت کو اپنے تمام مال میں تصرف کی اجازت ہے وہ اپنے مال میں اسی طرح مختار ہے جس طرح خاوند اپنے مال میں پورا اختیار رکھتا ہے انہوں نے اس آیت کو دلیل بنایا ہے "واتو النساء صدقاتھن نحلة فان طبن لكم عن شيء منه نفسا فكلوه هنيئا مريئا" (النساء ۴) اس آیت میں خاوند کے لئے اس مال کو عورت کے مال مہر میں سے مباح قرار دیا گیا جو وہ خوشدلی سے خاوند کو دے دے (اگر وہ مال کی مختار نہ ہوتی تو ضمیر کی نسبت اس کی طرف نہ ہوتی) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا "و ان طلقتموهن" (البقرہ ۲۳۷) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مال کے معاف و درگزر کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ اس کا خاوند بلامساس کے اس کو طلاق دے دے اور اس کا مہر مقرر ہو۔ حاصل دلیل یہ ہے کہ اس سے دلالت مل گئی کہ عورت کا حکم اس کے اپنے مال میں چلتا ہے اور وہ اپنے مال میں تصرف کا خاوند کی طرح برابر اختیار رکھتی ہے اور اس معنی کی موافقت میں روایات وارد ہیں۔ ایک روایت تو وہ ہے جو کتاب الزکاۃ میں گزری کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی اپنا زیور لئے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جانے لگی تا کہ اس کو صدقہ کرے۔ تو عبداللہ کہنے لگے۔ لاؤ یہ مجھ پر صدقہ کر دو۔ تو انہوں نے کہا نہیں جب تک کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے دریافت نہ کرلوں۔ تو اس نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ان پر خرچ کر دو اور ان یتیموں پر جو تمہاری

پرورش میں ہیں وہ اس صدقہ کے خرچ کا مقام ہیں۔تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کے لئے زیور کے صدقہ کو خاوند کے حق میں مباح کر دیا اور اسی طرح یتامیٰ پر۔اور اس میں ان کے خاوند کی اجازت کا حکم نہیں فرمایا۔ اس روایت میں یہ بات بھی موجود ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کو وعظ فرمایا اور اس میں فرمایا تم صدقہ کرو۔اس روایت میں خاوندوں کی اجازت کا کہیں تذکرہ موجود نہیں۔اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ عورتیں اپنے اموال میں اپنے خاوندوں کے حکم کے بغیر جو چاہیں صدقہ کر سکتی ہیں۔

۷۱۵۷: وَقَدْ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ وَاَبُو الْوَلِيْدِ قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :سَمِعْتُ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَطَاءً قَالَ :اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .اَوْ حَدَّثَ بِهٖ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمَ فِطْرٍ ، فَصَلّٰى ، ثُمَّ خَطَبَ ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ ، فَاَمَرَهُنَّ اَنْ يَتَصَدَّقْنَ.

۷۱۵۷: عطاء نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ عیدالفطر کے دن نکلے اور نماز ادا فرما کر پھر خطبہ دیا پھر عورتوں کے مجمع کے پاس آئے اور ان کو صدقہ کا حکم فرمایا۔

۷۱۵۸: حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا مُؤَمَّلٌ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، شَهِدْتَ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ .قَالَ : نَعَمْ ، وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهٗ مِنْ صِغَرِيْ ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعِيْدِ ، فَصَلّٰى ، ثُمَّ خَطَبَ ، ثُمَّ اَتَى النِّسَاءَ مَعَ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَعَظَهُنَّ فَجَعَلَتِ. الْمَرْاَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى رَقَبَتِهَا ، وَالْمَرْاَةُ تَهْوِيْ بِيَدِهَا اِلٰى اُذُنِهَا ، فَتَدْفَعُهٗ اِلٰى بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِلَالٌ يَجْعَلُهٗ فِيْ ثَوْبِهٖ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهٖ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ.

۷۱۵۸: عبدالرحمٰن بن عباس سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس ؓ کو کہا کیا تم جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید میں موجود تھے؟ تو انہوں نے کہا ہاں۔اگر قرب کا وہ مرتبہ جو مجھے حاصل تھا وہ نہ ہوتا تو میں نوعمری کی وجہ سے عید میں حاضر نہ ہوتا۔ جناب رسول اللہ ﷺ عید کے روز نکلے اور نماز عید ادا فرما کر پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر عورتوں کے مجمع کے پاس تشریف لائے جبکہ بلالؓ آپ کے ساتھ تھے پھر ان کو وعظ و نصیحت فرمائی پھر تو عورتیں اپنے ہاتھ اپنی گردنوں کی طرف لے جانے لگیں اور بعض عورتیں اپنے ہاتھوں کو کانوں تک لے جاتیں تھیں (اور زیور اتار کر) حضرت بلالؓ کے سپرد کرتی جاتیں اور بلال اسے اپنے کپڑے میں ڈالتے جاتے تھے پھر وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس جمع شدہ مال کو لے کر لوٹے۔

۷۱۵۹: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ :شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَكُلُّهُمْ يُصَلِّيهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ .قَالَ :وَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَكَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ يُجْلِسُ الرَّجُلَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ أَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى أَتَى النِّسَاءَ ، وَمَعَهُ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَ كَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ۔فَقَالَ حِيْنَ فَرَغَ أَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ .فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ لَمْ تُجِبْهُ غَيْرُهَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ :فَتَصَدَّقْنَ .فَبَسَطَ بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَوْبَهٗ، ثُمَّ قَالَ :لَهُنَّ أَلْقِيْنَ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيْمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۷۱۵۹: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں موجود تھا اور اسی طرح میں ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عید میں حاضر ہوا تمام کے تمام خطبہ سے پہلے نماز ادا فرماتے پھر بعد میں خطبہ دیتے۔ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے گویا اب بھی وہ منظر میرے سامنے ہے کہ آپ آدمیوں کو اپنے ہاتھ سے بٹھا رہے ہیں پھر آپ ان کو چیرتے ہوئے عورتوں کے مجمع میں تشریف لائے اس وقت بلالؓ آپ کے ساتھ تھے اور آپ نے ارشاد فرمایا "یاایھا النبی اذا جاء ك المومنات" (الممتحنہ۱۲ تا آخر آیت) پھر فراغت کے بعد فرمایا تم اس پر قائم رہو گی تو ایک عورت کہنے لگی اور اس کے سواء اور کسی نے جواب نہ دیا جی ہاں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا پھر تم صدقہ کرو۔ تو حضرت بلالؓ نے اپنا کپڑا پھیلا دیا پھر آپ نے ان کو فرمایا اس میں ڈالتی جاؤ تو وہ بلال کے کپڑے میں انگوٹھیاں اور چھلے ڈالنے لگیں۔

تخریج : بخاری فی العیدین باب ۱۹' تفسیر سورہ ۶۰' باب۳' مسلم فی العیدین روایت ۱۔

۷۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ .فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَامَ فَأَتَى النِّسَاءَ ، فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلٰى بِلَالٍ وَبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهٗ، فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُلْقِيْنَ فِيْهِ صَدَقَاتِهِنَّ۔

۷۱۶۰: عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے ان کو کہتے سنا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے روز کھڑے ہوئے اور خطبہ سے پہلے نماز ادا فرمائی پھر لوگوں کو خطبہ دیا پھر جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو آپ اٹھے اور عورتوں کے مجمع میں تشریف لائے اور ان کو وعظ و نصیحت کی اس وقت آپ بلالؓ سے

سہارا لگانے والے تھے بلالؓ اپنا کپڑا پھیلانے والے تھے تو عورتوں نے اپنے صدقات اس میں ڈالنے شروع کئے۔

۱۶۱ے: وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَّادٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ ، فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالطَّاعَةِ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَأَنْ يَتَصَدَّقْنَ۔فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ النِّسَاءَ بِالصَّدَقَاتِ ، وَقَبِلَهَا مِنْهُنَّ ، وَلَمْ يَنْتَظِرْ فِي ذٰلِكَ رَأْيَ أَزْوَاجِهِنَّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۱۶۱ے: زید بن رفیع نے حرام بن حکیم بن حزامؓ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کا حکم فرمایا اور اپنے خاوندوں کی اطاعت کا فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ وہ صدقہ کریں۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ آپ نے عورتوں کو صدقات کا حکم فرمایا اور ان کی طرف سے ان صدقات کو قبول فرمایا اور اس سلسلہ میں ان کے خاوندوں کی رائے کا انتظار نہیں فرمایا۔

اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات:

اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے روایات وارد ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

۱۶۲ے: حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ قَالَ :ثَنَا بُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ :سَمِعْتُ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ أَعْتَقْتُ وَلِيدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أُخْتَكِ الْأَعْرَابِيَّةَ ، كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ۔

۱۶۲ے: کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ام المؤمنین میمونہؓ کو فرماتے سنا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نوعمر لونڈی آزاد کی۔ پھر میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا اگر وہ لونڈی تم اپنی دیہاتی بہن کو دے دیتی تو اس کا اجر زیادہ ملتا۔

تخریج : بنحوه بخاری فی الهبه باب٥ ١٦/١ مسلم فی الزکاة ٤٤۔

۱۶۳ے: حَدَّثَنَا رَبِيعٌ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، مِثْلَهُ.فَلَوْ كَانَ أَمْرُ الْمَرْأَةِ ، لَا يَجُوْزُ فِي

مَالِهَا بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا ، لَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَتَاقَهَا ، وَصَرَفَ الْجَارِيَةَ اِلَى الَّذِيْ هُوَ أَفْضَلُ مِنَ الْعَتَاقِ .فَكَيْفَ يَجُوْزُ لِاَحَدٍ تَرْكُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَسُنَنٍ ثَابِتَةٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مُتَّفَقٌ عَلٰى صِحَّةِ مَجِيْئِهَا اِلٰى حَدِيْثٍ شَاذٍ ، وَلَا يَثْبُتُ مِثْلُهٗ ؟ .ثُمَّ النَّظَرُ مِنْ بَعْدُ ، يَدُلُّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا .وَذٰلِكَ اَنَّا رَأَيْنَاهُمْ لَا يَخْتَلِفُوْنَ فِي الْمَرْأَةِ ، فِيْ وَصَايَاهَا مِنْ ثُلُثِ مَالِهَا أَنَّهَا جَائِزَةٌ مِنْ ثُلُثِهَا ، كَوَصَايَا الرِّجَالِ ، وَلَمْ يَكُنْ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا فِيْ ذٰلِكَ سَبِيْلٌ وَلَا أَمْرٌ ، وَبِذٰلِكَ نَطَقَ الْكِتَابُ الْعَزِيْزُ .قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوْصِيْنَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ۔فَاِذَا كَانَتْ وَصَايَاهَا فِي ثُلُثِ مَالِهَا ، جَائِزَةً بَعْدَ وَفَاتِهَا ، فَأَفْعَالُهَا فِيْ مَالِهَا فِيْ حَيَاتِهَا ، أَجْوَزُ مِنْ ذٰلِكَ .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۷۱۶۳: عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت میمونہؓ سے اسی طرح روایت کی ہے۔اگر عورت کو اپنے مال میں خاوند کی اجازت کے بغیر تصرف کا اختیار نہ ہوتو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آزاد کردہ لونڈی کو واپس کراتے اور افضل ترین آزادی کی طرف لوٹاتے ۔اب کیونکر کسی کے لئے درست ہے کہ وہ کتاب اللہ کی ان دو آیات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت شدہ سنن کو ترک کر کے ایک ایسی روایت کو اختیار کرے جو کہ شاذ وغیر ثابت ہے۔پھر نظر کا تقاضا بھی یہی ہے۔اس بارے میں کسی کو اختلاف نہیں کہ عورت اپنے مال کے ثلث میں وصیت کر سکتی ہے اور یہ وصیت تیسرا حصہ مال سے جائز ہے نافذ ہے جیسا کہ مردوں کے سلسلہ میں حکم اسی طرح ہے اس میں نہ تو مرد کو روکنے کا حق ہے اور نہ اس کے حکم کی ضرورت ہے۔قرآن مجید نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے۔"ولکم نصف ماترك ازواجکم" (الایۃ آیت ۱۲) اور اے خاوندو! تمہیں اپنی بیویوں کے ترکہ سے نصف ملے گا اگر ان کے ہاں اولاد نہ ہو اگر اولاد ہو تو تمہیں اس مال میں سے چوتھائی ملے گا جو وہ چھوڑ جائیں اور یہ تقسیم ترکہ اس وصیت کے بعد نافذ ہوگا جو وہ وصیت کر جائیں یا قرض کے بعد۔پس جب عورت کو اپنے ثلث مال کی وصیت جائز ہے اور وفات کے بعد وہ نافذ ہوگی تو زندگی کے دوران وہ اپنے مال میں اس سے زیادہ جائز حق رکھتی ہے ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں اور یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُهُ الْمُصَلِّيْ بَعْدَ رَفْعِهِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأَخِيْرَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى

پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ کے بعد کا عمل

خلاصۃ المرام :

دوسرے سجدہ کے بعد سیدھا اٹھنے سے پہلے جلسہ استراحت ہے یا نہیں۔

Ⅰ: ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ جلسہ استراحت ہر دوسرے سجدہ کے بعد ہے جن کے بعد قیام ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف یہ ہے دوسری یا تیسری رکعت کے سجدہ کرنے کے بعد پنجوں کی قوت سے اٹھے جلسہ استراحت نہ کرے ائمہ احناف نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

۷۱۶۴: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَيُّوْبُ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهٖ أَلَا أُرِيْكُمْ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ وَإِنَّ ذٰلِكَ لَفِيْ غَيْرِ حِيْنِ الصَّلَاةِ .فَقَامَ ، فَأَمْكَنَ الْقِيَامَ ، ثُمَّ رَكَعَ ، فَأَمْكَنَ الرُّكُوْعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ وَانْتَصَبَ قَائِمًا هُنَيْهَةً ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ، فَتَمَكَّنَ فِي الْجُلُوْسِ ، ثُمَّ انْتَظَرَ هُنَيْهَةً ، ثُمَّ سَجَدَ۔قَالَ أَبُو قِلَابَةَ :فَصَلّٰى كَصَلَاةِ شَيْخِنَا هٰذَا يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔قَالَ :فَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ يَصْنَعُ شَيْئًا ، لَا أَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهٗ، إِنَّهٗ كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ الَّتِيْ لَا يَقْعُدُ فِيْهَا ، اسْتَوٰى قَاعِدًا ، ثُمَّ قَامَ .

۷۱۶۴: ابو قلابہ کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن حویرثؓ اپنے دوستوں کو کہنے لگے کیا میں تم کو نہ دکھلاؤں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کس طرح نماز ادا فرماتے تھے۔ اور یہ نماز کے علاوہ اوقات کی بات ہے پس آپ کھڑے ہوتے اور صحیح طور پر کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے تو وہ بھی پورے اطمینان سے کرتے پھر اپنا سر اٹھاتے اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے پھر سجدہ کرتے پھر اپنا سر سجدہ سے اٹھاتے اور اطمینان سے بیٹھ جاتے پھر ذرا سا رک کر دوسرا سجدہ کرتے ابو قلابہ کہتے ہیں انہوں نے ہمارے شیخ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ جیسی نماز ادا کی۔ پھر ابو قلابہ کہنے لگے میں نے عمرو بن سلمہ کو ایک چیز کرتے دیکھا اور میں نے تمہیں اس کو کرتے نہیں دیکھا کہ وہ جب سجدہ اولیٰ سے

سر اٹھاتے اور تیسرے سجدہ (رکعت) سے سر اٹھاتے جن میں قعدہ نہیں بیٹھا جاتا تو سیدھے بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے۔

۷۱۶۵: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ :أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَالثَّالِثَةِ ، قَعَدَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ قَاعِدًا ، ثُمَّ يَقُوْمَ بَعْدُ ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ يَقُوْمُ مِنْهَا ، وَلَا يَنْتَظِرُ أَنْ يَسْتَوِيَ قَاعِدًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ.

۷۱۶۵: ابوقلابہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت مالک بن حویرثؓ نے بتلایا کہ میں نے جناب نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب اپنی نماز کی تیسری رکعت میں ہوتے تو سجدہ کے بعد سیدھے بیٹھ جاتے پھر چوتھی رکعت کے لئے اٹھتے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جب آدمی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھائے اور اسی طرح تیسری رکعت کے سجدہ ثانیہ سے جب سر اٹھائے تو اچھی طرح بیٹھ جائے پھر اس کے بعد اٹھے۔یعنی جلسہ استراحت کرے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔فریق ثانی کا موقف ہے کہ دوسرے سجدہ سے یا تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے ظہور قدمین پر اٹھے جلسہ استراحت نہ کرے۔

تخریج : بخاری فی الاذان باب۱٤۲' ابو داؤد فی الصلاۃ باب۱۳۸' نسائی فی التطبیق باب ۹۱۔

۷۱۶۶: عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ بِشْرٍ الرَّازِقُ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ هَمَّامٍ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبِيْ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ :ثَنَا الْحُسَيْنُ الْكُوْفِيُّ بْنُ الْحُرِّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ عَيَّاشِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ وَكَانَ فِيْ مَجْلِسٍ فِيْهِ أَبُوْهُ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَفِي الْمَجْلِسِ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَأَبُوْ أُسَيْدٍ وَأَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ وَالْأَنْصَارُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوا الصَّلَاةَ .فَقَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ :أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اتَّبَعْتُ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .قَالُوْا :فَأَرِنَا ، فَقَامَ يُصَلِّيْ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ أَوَّلِ التَّكْبِيْرِ ، ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ، ذَكَرَ فِيْهِ أَنَّهٗ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى ، قَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ۔فَلَمَّا جَاءَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ، وَخَالَفَ

الْحَدِيْثَ الْأَوَّلَ ، احْتَمَلَ أَنْ يَكُوْنَ مَا فَعَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ ، لِعِلَّةٍ كَانَتْ بِهِ ، فَقَعَدَ مِنْ أَجْلِهَا ، لَا لِأَنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ ، كَمَا قَدْ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ. فَكَذٰلِكَ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ الْقُعُوْدِ ، كَانَ لِعِلَّةٍ أَصَابَتْهُ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْحَدِيْثِ الْآخَرِ ، وَلَا يُخَالِفُهُ وَهٰذَا أَوْلٰى بِنَا مِنْ حَمْلِ مَا رُوِيَ عَنْهُ عَلَى التَّضَادِّ وَالتَّنَافِي .وَحَدِيْثُ أَبِيْ حُمَيْدٍ أَيْضًا فِيْهِ حِكَايَةُ أَبِيْ حُمَيْدٍ مَا حُكِيَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَا عِنْدَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ غَيْرُ مُخَالِفٍ لِمَا حَكَاهُ لَهُمْ .وَفِيْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ كَلَامِ أَيُّوْبَ أَنَّ مَا كَانَ عَمْرُو بْنُ سَلِمَةَ يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ يَرَى النَّاسَ يَفْعَلُوْنَهُ وَهُوَ ، فَقَدْ رَأٰى جَمَاعَةً مِنْ جُمْلَةِ التَّابِعِيْنَ .فَذٰلِكَ حُجَّةٌ فِيْ دَفْعِ مَا رُوِيَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكٍ أَنْ يَكُوْنَ سُنَّةً .ثُمَّ النَّظَرُ مِنْ بَعْدِ هٰذَا يُوَافِقُ مَا رَوٰى أَبُوْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الرَّجُلَ إِذَا خَرَجَ فِيْ صَلَاتِهِ مِنْ حَالٍ إِلٰى حَالٍ اسْتَأْنَفَ ذِكْرًا .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَاهُ إِذَا أَرَادَ الرُّكُوْعَ كَبَّرَ وَخَرَّ رَاكِعًا ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ ، قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَإِذَا خَرَّ مِنَ الْقِيَامِ إِلَى السُّجُوْدِ فَقَالَ : اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا عَادَ إِلَى السُّجُوْدِ فَعَلَ ذٰلِكَ أَيْضًا ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يُكَبِّرْ مِنْ بَعْدِ رَفْعِهِ رَأْسَهُ إِلٰى أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا ، غَيْرَ تَكْبِيْرَةٍ وَاحِدَةٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَ سُجُوْدِهِ وَقِيَامِهِ جُلُوْسٌ .وَلَوْ كَانَ بَيْنَهُمَا جُلُوْسٌ ، لَاحْتَاجَ أَنْ يَكُوْنَ تَكْبِيْرُهُ بَعْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ ، لِلدُّخُوْلِ فِيْ ذٰلِكَ الْجُلُوْسِ ، وَلَاحْتَاجَ إِلٰى تَكْبِيْرٍ آخَرَ ، إِذَا نَهَضَ لِلْقِيَامِ .فَلَمَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِذٰلِكَ ، ثَبَتَ أَنْ لَا قُعُوْدَ بَيْنَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ ، وَالْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَةِ الَّتِيْ بَعْدَهَا ، لِيَكُوْنَ حُكْمُ ذٰلِكَ وَحُكْمُ سَائِرِ الصَّلَوَاتِ ، مُؤْتَلِفًا غَيْرَ مُخْتَلِفٍ .فَبِهٰذَا نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۷۱۲۶: مالک نے ابن عیاش بن سہل الساعدی سے روایت کیا ہے کہ میں اس مجلس میں تھا جہاں میرے والد بھی بیٹھے تھے اور میرے والد اصحاب رسول اللہ ﷺ سے تھے اس مجلس میں حضرت ابو ہریرہ' ابو اسید' ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہم اور دیگر انصاری صحابہ تھے انہوں نے باہمی نماز کا مذاکرہ کیا۔ تو ابوحمید الساعدی کہنے لگے میں تم میں

سب سے زیادہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو جاننے والا ہوں۔ میں نے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھی ہے۔ انہوں نے کہا۔تم ہمیں دکھلاؤ۔تو وہ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے اور وہ سب دیکھ رہے تھے پس انہوں نے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں اٹھایا پھر انہوں نے طویل روایت بیان کی اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ جب انہوں نے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا جو کہ رکعت اول کا تھا تو وہ سیدھے کھڑے ہو گئے انہوں نے جلسہ استراحت نہ کیا۔ جب یہ روایت اسی طرح وارد ہے اور گزشتہ روایت کے خلاف ہے تو اب اس روایت میں ایک احتمال یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ کیا جو کہ پہلی روایت میں مذکور ہے وہ کسی سبب کی وجہ سے کیا تھا اسی تکلیف کی وجہ سے وہ بیٹھے۔ اس وجہ سے نہیں کہ وہ نماز کی سنت ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما چوکڑی مار کر بیٹھتے۔ جب ان سے اس سلسلے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میری ٹانگیں میرے جسم کا بوجھ سہار نہیں سکتیں۔ پس اسی طرح اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیٹھنے والا عمل کسی تکلیف کی وجہ سے ہو جو آپ کو پیش آئی۔ یہ تاویل اس وجہ سے کہی تاکہ دوسری روایت سے اس کا تضاد ختم ہو جائے۔ پس متضاد معنی پر محمول کرنے کی بجائے ایسے معنی پر محمول کرنا اولیٰ ہے۔ حضرت ابوحمیدؓ کی روایت میں بھی ابوحمیدؓ کی حکایت ہے انہوں نے صحابہ کرامؓ کے مجمع کے سامنے آپ کا یہ عمل نقل کیا تو ان میں سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ ان کا موقف ان کے نقل کردہ عمل کے مخالف نہیں ہے۔ روایت مالکؒ میں جو ایوب سے منقول ہے یہ کہا گیا کہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے یہ عمل کیا ہے انہوں نے دوسروں کو یہ عمل کرتے نہیں دیکھا۔ من جملہ تابعین میں سے ایک جماعت نے دیکھا پس یہ ابوقلابہ عن مالک بن حویرثؓ کی روایت کے سنت بننے کے خلاف حجت ہے۔ قیاس ونظر کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ابوحمید ساعدیؓ کی روایت کی تائید ہو۔ کیونکہ ہم نے غور کیا کہ جب آدمی نماز میں ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہوتا ہے تو از سر نو ذکر کرتا ہے مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ جب رکوع کرنا چاہتا ہے تو تکبیر کہتا ہے اور رکوع میں جاتا ہے جب رکوع سے سر اٹھاتا ہے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے۔ جب قیام سے سجدے کی طرف جاتا ہے تو اللہ اکبر کہتا ہے جب سجدہ سے سر اٹھاتا ہے تو پھر اللہ اکبر کہتا ہے پھر جب دوسرے سجدہ کی طرف جاتا ہے تو اسی طرح کرتا ہے جب سر اٹھاتا ہے تو سیدھا کھڑا ہونے تک صرف ایک تکبیر کہتا ہے تو یہ سب اس بات پر دلالت ہے کہ اس کے سجدے اور قیام کے درمیان بیٹھنے کا عمل نہیں ہے۔ اگر ان کے مابین بیٹھنا ہوتا تو سجدے سے اٹھنے کے بعد اس بیٹھنے میں داخل ہونے کے لئے تکبیر کی ضرورت ہوتی اور جب قیام کے لئے اٹھتا تو مزید ایک تکبیر کی ضرورت ہوتی تو جب اس بات کا حکم نہیں دیا گیا تو ثابت ہو گیا کہ دوسرے سجدے اور بعد والی رکعت کے قیام کے درمیان بیٹھنا (سنت) نہیں ہے تاکہ اس کا اور باقی تمام نماز کا حکم ایک جیسا ہو جائے اور ان کے درمیان اختلاف نہ ہو۔ ہم اسی بات کو اختیار کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ، ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا یہی قول ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ۱۱۶، ۱۷۷۔

بَابُ مَا يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلَى مَوْلَاهُ مِنَ الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ

مالک پر غلام کا کس قدر کھانا اور لباس لازم ہے

خلاصۃ البرام :

مالک کے ذمہ مملوک کے کیا حقوق بنتے ہیں فریق اوّل کے نزدیک مالک و مملوک کے کھانے اور پہننے میں برابری برتنا ضروری ہے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ مالک پر غلام کا بس اتنا حق ہے کہ وہ اسے اپنی وسعت کے مطابق خوراک و پوشاک دے۔ ائمہ احناف رحمہم اللہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

۷۱۶۷: حَدَّثَنَا رَبِيْعُ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ح .

۷۱۶۷: ربیع المؤذن نے اسد سے بیان کیا ہے۔

۷۱۶۸: بِمَا حَدَّثَنِي بِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، مِنْهُمْ وَحَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمَدَنِيُّ ، أَبُوْ حَزْرَةَ ، عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِيْ، نَطْلُبُ هٰذَا الْعِلْمَ فِيْ هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ ، قَبْلَ أَنْ يَهْلَكُوْا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِيْنَا ، أَبُو الْيُسْرِ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهٗ، وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ ، وَعَلَى غُلَامِهٖ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ .قَالَ :فَقُلْتُ لَهٗ :يَا عَمِّ ، لَوْ أَخَذْتُ بُرْدَةَ غُلَامِكَ، وَأَعْطَيْتَهٗ مُعَافِرِيَّكَ ، وَأَخَذْتَ مُعَافِرِيَّهٗ، وَأَعْطَيْتَهٗ بُرْدَتَكَ، فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ ، وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ .قَالَ :فَمَسَحَ رَأْسِيْ وَقَالَ : اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ۔ثُمَّ قَالَ : يَا ابْنَ أَخِيْ بَصُرَتْ عَيْنَايَ هَاتَانِ ، وَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ هَاتَانِ ، وَوَعَاهُ قَلْبِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ فَكَانَ إِنْ أَعْطَيْتُهٗ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۷۱۶۸: ابوحرزہ یعقوب نے عبادہ بن ولید بن حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت کی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نکلا تا کہ انصار سے علم حاصل کریں۔ اس سے پہلے کہ وہ دنیا سے رخصت ہوں۔ چنانچہ سب سے پہلے میری ملاقات حضرت ابوالیسر صحابی رسول اللہ ﷺ سے اس وقت ہوئی جبکہ ان کا غلام ان کے ساتھ تھا اور انہوں نے

ایک چادراور معافری کپڑا زیب تن کررکھا تھا اوران کے غلام نے بھی ایک چادراور معافری جوڑا زیب تن کررکھا تھا راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا اے چچا! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اوراپنا معافری کپڑا اس کو دے دیتا اوراس کا معافری کپڑا لے لیتا اوراپنی چادراس کو دے دیتے تو ایک قسم کا جوڑا اس کا ہو جاتا اورایک قسم کا جوڑا آپ کا بن جاتا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے میرے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور فرمایا ''اللھم بارک فیہ'' اللہ تمہیں برکت دے۔ پھر فرمایا اے بھتیجے! میری ان دو آنکھوں نے ملاحظہ کیا اور میرے ان دو کانوں نے سنا اور میرے دل نے اس کو جناب رسول اللہ ﷺ سے محفوظ کیا۔ جبکہ آپ فرمارہے تھے ان غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اوران کو وہی پہنو جو تم پہنتے ہو۔ پس میرا اس کو سامان دنیا دے دینا اس سے بہتر ہے کہ وہ قیامت کے روز میری نیکیاں لے جائے۔

تخریج : بخاری فی العتق باب۱۵' مسلم فی الزھد ۷۴' والایمان ۳۸' ابن ماجه فی الادب باب۱۰' مسند احمد ۳۶/۴' ۱۶۸/۵' ۱۷۳۔

۷۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الشِّيْرَازِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ قَالَ :ثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ :خَرَجْنَا حُجَّاجًا ، أَوْ مُعْتَمِرِيْنَ ، فَلَقِيْنَا أَبَا ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ ، فَإِذَا عَلَيْهِ بُرْدٌ ، وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدٌ مِثْلُهٗ .فَقُلْنَا لَهٗ :يَا أَبَا ذَرٍ لَوْ أَخَذْتَ هٰذَا الْبُرْدَ إِلَى بُرْدِكَ ، لَكَانَتْ حُلَّةً وَكَسَوْتَهٗ بُرْدًا غَيْرَهٗ .فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْتَ أَيْدِيْكُمْ ، فَمَنْ كَانَ أَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ، وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ ، فَإِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ ، فَلْيُعِنْهُ۔

۷۱۶۹: معرور بن سوید کہتے ہیں کہ ہم حج وعمرہ کی غرض سے نکلے تو ہم نے حضرت ابوذرؓ کو مقام ربذہ میں پایا۔ انہوں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اوراسی طرح کی چادران کے غلام پر تھی۔ ہم نے ان سے درخواست کی اگر آپ اس چادر کو اپنی چادر سے ملا لیتے تو ایک جوڑا بن جاتا اوراس کے کپڑے دوسری چادر سے بن جاتے (یہ سن کر) ابوذرؓ کہنے لگے میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا یہ تمہارے بھائی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنا دیا پس جس کے ماتحت اس کا بھائی ہو (غلام ہو) تو وہ اسے اسی کھانے سے کھلائے جو خود کھاتا ہے اوراس کو وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے اوراس کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو کام اس پر غالب آجائے اگر وہ کام اس کے ذمہ لگا ہی دے تو پھر اس کی اعانت کرے۔

تخریج : بخاری فی الادب باب۴۴' مسلم فی الایمان ۳۹' ابو داؤد فی الادب باب۱۲۴' ترمذی فی البر باب۲۹' مسند احمد ۵' ۱۵۸/ ۱۶۱۔

۷۱۷۰ : قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلَى أَنَّ عَلَى الرَّجُلِ أَنْ يُسَوِّیَ بَيْنَ مَمْلُوْكِهِ وَبَيْنَ نَفْسِهِ فِي الطَّعَامِ ، وَالْكِسْوَةِ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا رَوَيْنَاهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَبِمَا رَوَيْنَاهُ مِنْ مَذْهَبِ أَبِي الْيُسْرِ ، وَأَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، الَّذِیْ ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :الَّذِیْ يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلَى مَوْلَاهُ هُوَ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، لَا غَيْرُ ذٰلِكَ مِمَّا يُوَسِّعُ بِهِ الرَّجُلُ عَلٰى نَفْسِهِ. وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۱۷۰: مجاہد نے مورق سے انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ مالک اپنے اور غلام کے درمیان کھانے اور پہننے میں برابری کرے انہوں نے ان روایات سے جو ابوالولید اور ابوذرؓ سے نقل ہو کر آئی ہیں استدلال کیا ہے دوسرے فریق کا موقف ہے کہ مالک پر غلام کا حق یہ ہے کہ وہ اسے کھانا اور کپڑے دے اور بس اور یہ اپنی وسعت کی حد تک دے۔ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۷۱۷۱ : بِمَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِیُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِیُّ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَجْلَانَ أَبِيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ، وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيقُ۔قَالُوْا :فَهٰذَا الَّذِیْ يَجِبُ لِلْمَمْلُوْكِ عَلٰى سَيِّدِهٖ. وَكَانَ أَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا لِمَا رُوِیَ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَحْمِلَ مَا رَوَيْنَاهُ قَبْلَهُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ عَلٰى مَا يُوَافِقُهُ، مَا وَجَدْنَا اِلَى ذٰلِكَ سَبِيلًا .فَكَانَ قَوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ قَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الْخُبْزَ وَالْأُدْمَ ، وَالثِّيَابَ مِنَ الْكَتَّانِ وَالْقُطْنِ ، فَاِذَا شَرِكُوْا مَوَالِيَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ فَقَدْ أَكَلُوْا مِمَّا يَأْكُلُوْنَ ، وَلَبِسُوْا مِمَّا يَلْبَسُوْنَ ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ مَعْنَى حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .وَاِنَّمَا تَجِبُ الْمُسَاوَاةُ ، لَوْ كَانَ قَالَ أَطْعِمُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُمْ مِثْلَ مَا تَلْبَسُوْنَ۔فَلَوْ كَانَ قَالَ هٰذَا لَمْ يَجُزْ لِلْمَوَالِي أَنْ يُفَضِّلُوْا عَبِيْدَهُمْ فِيْ طَعَامٍ ، أَوْ كِسْوَةٍ ، وَلٰكِنَّهُ اِنَّمَا قَالَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ ، وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ۔فَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ وُجُوْبُ الْمُسَاوَاةِ بَيْنَهُمْ ، فِي الْكِسْوَةِ وَالطَّعَامِ ، وَاِنَّمَا فِيْهِ وُجُوْبُ الْكِسْوَةِ مِمَّا يَلْبَسُوْنَ ، وَوُجُوْبُ الطَّعَامِ مِمَّا يَأْكُلُوْنَ ، وَاِنْ كَانُوْا فِيْ ذٰلِكَ غَيْرَ مُتَسَاوِيَيْنِ .وَقَدْ دَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا مَا قَدْ رُوِیَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

۱۷۱۷: ابو محمد عجلان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مملوک کا اس کا کھانا اور کپڑے ہیں اور اس کو اسی کام کی ذمہ داری سونپے جس کی وہ طاقت رکھتا ہو۔ یہی وہ چیز ہے جس کا تذکرہ اس روایت میں پایا جاتا ہے غلام کے لئے آقا پر لازم ہے اور ہمارے لئے نہایت مناسب بات یہ ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آمدہ روایات کو باہمی موافقت والے مفہوم پر محمول کریں۔ چنانچہ آپ کا ارشاد گرامی کہ ان کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ تو اس میں احتمال یہ ہے کہ آپ کی مراد اس سے روٹی' سالن' اونی' سوتی کپڑے ہوں۔ تو جب وہ ان چیزوں میں اپنے مالکوں کے ساتھ شریک ہو جائیں گے تو گویا انہوں نے اسی چیز سے کھایا جو ان کے مالکوں نے کھائی اور انہوں نے وہی چیز پہنی جو ان کے مالکوں نے پہنی پھر یہ مفہوم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی روایت کے عین موافق ہے مساوات تو تب واجب ہوتی جبکہ آپ اس طرح فرماتے ان کو اس کی مثل کھلاؤ جو تم نے کھایا اور ان کو اس کی مثل پہناؤ جو تم نے پہنا۔ اگر آپ نے اس طرح فرمایا ہوتا تو پھر مالکوں کے لئے درست نہ تھا کہ وہ کھانے اور لباس میں غلاموں سے بڑھتے۔ مگر آپ کا فرمانا تو یہ ہے کہ ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو تم نے جو کھائی اور استعمال کی ہے اور ان کو وہی چیز پہناؤ جو تم نے خود پہنی ہے۔ پس لباس اور کھانے میں مساوات کا وجوب ثابت نہ ہوا بلکہ ان کو اس چیز سے لباس دینا واجب ہے وہ خود پہنتے ہیں اور اس چیز سے کھانا کھلانا لازم ہے جو وہ خود کھاتے ہیں خواہ وہ اس میں مساوی اور برابر نہ ہوں اس مدہوم کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے ہوتی ہے۔

تخریج : مسلم فی الایمان ٤١' مالك فی الاستیذان ٤٠' مسند احمد ٢' ٣٤٢/٢٣٧۔

مفہوم کی مؤید روایات:

۱۷۲: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفٰى أَحَدُكُمْ خَادِمَهُ، طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُجْلِسْهُ، فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ، فَاِنْ أَبٰى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً ، فَلْيُرَوِّغْهَا ثُمَّ لِيُطْعِمْهَا اِيَّاهُ۔

۱۷۲: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی ایک کے خادم نے کھانا تیار کیا اور اس نے اس کے لئے گرمی اور دھواں برداشت کیا تو مناسب یہ ہے اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلاؤ اور اگر ایسا نہ کرو تو مناسب یہ ہے کہ ایک لقمہ لے کر اسے گھی یا سالن میں تر کر کے اسے کھلا دو۔

تخریج : مسند احمد ٢٤٥/٢' ٢٩٩۔

۱۷۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ

أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهٖ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ قَالَ :لُقْمَةً ، أَوْ لُقْمَتَيْنِ ، فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ. أَفَلَا تَرٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَسَّعَ عَلَى الْمَوْلٰى أَنْ يُطْعِمَ عَبْدَهُ مِنْ طَعَامِهِ الَّذِيْ قَدْ وَلِيَ صَنْعَتَهُ لَهُ عَبْدُهُ لُقْمَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَسْتَأْثِرُ هُوَ بِمَا بَقِيَ مِنْ ذٰلِكَ الطَّعَامِ بَعْدَ تِلْكَ اللُّقْمَةِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَعْنٰى مَا أَرَادَ بِقَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ إِنَّهُ لَمْ يُرِدْ الْمُسَاوَاةَ وَكَذٰلِكَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ وَاكْسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ۔وَأَمَّا مَا فَعَلَ أَبُو الْيُسْرِ فَعَلَى الْإِشْفَاقِ مِنْهُ وَالْخَوْفِ لَا عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ .وَهٰذَا الَّذِيْ صَحَّحْنَا عَلَيْهِ مَعَانِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَبِيْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۱۷۴۳: محمد بن زیاد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کرے تو اگر وہ اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو وہ اسے ایک دو لقمے دے دے (لقمہ بولا یا اُکلا) کیونکہ اس نے گرمی اور مشقت برداشت کی ہے۔ ذرا غور فرمائیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک کو کھلا اختیار دیا کہ وہ اس کھانے میں سے جس کو غلام نے تیار کیا ہے ایک لقمہ دے دے پھر باقی کھانے کو اپنے لئے اختیار کرے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کہ ان کو اس چیز سے کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ سے مساوات مراد نہیں ہے۔ اسی طرح یہاں بھی مساوات مراد نہیں کہ ان کو اس چیز سے پہناؤ جو خود پہنتے ہو۔ جہاں تک حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے عمل و فعل کا تعلق ہے تو وہ ان کی خوف خدا تعالیٰ کی وجہ سے احتیاط ہے نہ کچھ اور۔ ہم نے ان آثار کے معانی کی تصحیح اس انداز سے کی ہے یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : بخاری فی العتق باب۱۸' والاطعمه باب ۵۵' مسند احمد ۲' ۴۰۹/۴۳۰۔

بَابُ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِی الْمَسَاجِدِ

مساجد میں شعر پڑھنا

خلاصۃ المرام:

مساجد میں اشعار کے پڑھنے کو بعض لوگوں نے مکروہ قرار دیا ہے۔
فریق ثانی کا قول یہ ہے: اگر اشعار درست ہوں تو ان کے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ مسجد کے علاوہ مقام میں۔

۱۷۷۴: حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ :حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قَالَ :حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهَاعَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی أَنْ تُنْشَدَ الْاَشْعَارُ فِی الْمَسْجِدِ ، وَأَنْ یُبَاعَ فِیْهِ السِّلَعُ وَأَنْ یَتَحَلَّقَ فِیْهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰی کَرَاهَةِ اِنْشَادِ الشِّعْرِ فِی الْمَسَاجِدِ ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَلَمْ یَرَوْا بِاِنْشَادِ الشِّعْرِ فِی الْمَسْجِدِ بَأْسًا اِذَا کَانَ ذٰلِكَ الشِّعْرُ مِمَّا لَا بَأْسَ بِرِوَایَتِهٖ وَاِنْشَادِهٖ فِیْ غَیْرِ الْمَسْجِدِ .وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِكَ بِمَا قَدْ رَوَیْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَیْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ ، أَنَّهٗ وَضَعَ لِحَسَّانٍ مِنْبَرًا فِی الْمَسْجِدِ یَنْشُدُ عَلَیْهِ الشِّعْرَ وَبِمَا رَوَیْنَاهُ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ حَدِیْثِ حَسَّانٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، حِیْنَ مَرَّ بِهٖ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ یَنْشُدُ الشِّعْرَ فِی الْمَسْجِدِ ، فَزَجَرَهٗ. فَقَالَ لَهٗ حَسَّانٌ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ کُنْتُ أَنْشُدُ فِیْهِ الشِّعْرَ لِمَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْكَ وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِكَ عَلَیْهِ مِنْهُمْ أَحَدٌ ، وَلَا أَنْکَرَهٗ عَلَیْهِ أَیْضًا عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَکَانَ حَدِیْثُ یُوْنُسَ الَّذِیْ قَدْ بَدَأْنَا بِذِکْرِهٖ فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ قَدْ یَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الشِّعْرَ الَّذِیْ نَهٰی عَنْهُ أَنْ یُنْشَدَ فِی الْمَسْجِدِ ، هُوَ الشِّعْرُ الَّذِیْ کَانَتْ قُرَیْشٌ تَهْجُوْهُ بِهٖ .وَیَجُوْزُ أَنْ یَکُوْنَ هُوَ مِنَ الشِّعْرِ الَّذِیْ تُؤَبَّنُ فِیْهِ النِّسَاءُ ، وَتُزْرَأُ فِیْهِ الْاَمْوَالُ ، عَلٰی مَا قَدْ ذَکَرْنَاهُ فِیْ بَابِ رِوَایَةِ الشِّعْرِ مِنْ جَوَابِ الْاَنْصَارِ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، لِابْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِذٰلِكَ حِیْنَ أَنْکَرَ عَلَیْهِمْ اِنْشَادَ الشِّعْرِ ، حَوْلَ الْکَعْبَةِ .وَقَدْ یَجُوْزُ أَیْضًا أَنْ یَکُوْنَ أَرَادَ بِذٰلِكَ الشِّعْرَ الَّذِیْ یَغْلِبُ عَلَی الْمَسْجِدِ ، حَتّٰی یَکُوْنَ کُلُّ مَنْ

فِيْهِ أَوْ أَكْثَرُ مَنْ فِيْهِ، مُتَشَاغِلًا بِذٰلِكَ كَمَثَلِ مَا تَأَوَّلَ عَلَيْهِ ابْنُ عَائِشَةَ وَأَبُو عُبَيْدٍ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِءَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا ، حَتّٰى يُرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِءَ شِعْرًا عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَنْهُمَا فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ .فَيَكُوْنُ الشِّعْرُ الْمَنْهِيُّ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، هُوَ خَاصٌّ مِنَ الشِّعْرِ وَهُوَ الَّذِيْ فِيْهِ مَعْنًى مِنْ هٰذِهِ الْمَعَانِي الثَّلَاثَةِ ، الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، حَتّٰى لَا يُضَادَّ ذٰلِكَ مَا قَدْ رَوَيْنَاهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِبَاحَةِ ذٰلِكَ وَمَا عَمِلَ بِهِ أَصْحَابُهُ مِنْ بَعْدِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَإِذَا كَانَ كَمَا ذَكَرْتَ، فَلِمَ قَصَدَ إِلَى الْمَسْجِدِ ؟ وَالَّذِيْ ذَكَرْتَ مِنَ الَّذِيْ هُجِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالَّذِي أُبِنَتْ فِيْهِ النِّسَاءُ ، وَرُزِئَتْ فِيْهِ الْأَمْوَالُ ، مَكْرُوْهٌ فِيْ غَيْرِ الْمَسْجِدِ ، وَلَوْ كَانَ كَمَا ذَكَرْتُ لَمْ يَكُنْ لِذِكْرِهِ فِي الْمَسْجِدِ ، مَعْنًى .قِيْلَ لَهُ :قَدْ يَجْرِي الْكَلَامُ كَثِيْرًا ، بِذِكْرِ مَعْنًى ، فَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ الْمَعْنَى بِذٰلِكَ الْحُكْمِ الَّذِيْ جَرٰى فِيْ ذٰلِكَ الذِّكْرِ ، مَخْصُوْصًا .مِنْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ۔فَذَكَرَ الرَّبِيْبَةَ الَّتِيْ قَدْ كَانَتْ فِيْ حِجْرِ رَبِيْبِهَا ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى خُصُوْصِيَّتِهَا ،لِأَنَّهَا كَانَتْ فِيْ حِجْرِهِ بِذٰلِكَ الْحُكْمِ ، وَأَخْرَجَهَا مِنْهُ إِذَا لَمْ تَكُنْ فِيْ حِجْرِهِ. أَلَا تَرَى أَنَّهَا لَوْ كَانَتْ أَسَنَّ مِنْهُ أَنَّهَا عَلَيْهِ حَرَامٌ ، كَحُرْمَتِهَا لَوْ كَانَتْ صَغِيْرَةً فِيْ حِجْرِهِ؟ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضًا فِي الصَّيْدِ وَمَنْ قَتَلَهُ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ۔فَأَجْمَعَتِ الْعُلَمَاءُ إِلَّا مَنْ شَذَّ مِنْهُمْ أَنَّ قَتْلَهُ إِيَّاهُ سَاهِيًا ، كَذٰلِكَ فِيْ وُجُوْبِ الْجَزَاءِ .فَلَمْ يَكُنْ ذِكْرُهُ مَا ذَكَرْنَا مِنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ يُوْجِبُ خُصُوْصَ الْحُكْمِ .فَكَذٰلِكَ مَا رَوَيْنَا مِنْ ذِكْرِهِ الْمَسْجِدَ فِي الشِّعْرِ الْمَنْهِيِّ عَنْ رِوَايَتِهِ، لَيْسَ فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى خُصُوْصِيَّةِ الْمَسْجِدِ بِذٰلِكَ .وَكَذٰلِكَ أَيْضًا مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ ، هُوَ الْبَيْعُ الَّذِيْ يَعُمُّهُ، أَوْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَكُوْنَ كَالسُّوْقِ ، فَذٰلِكَ مَكْرُوْهٌ .فَأَمَّا مَا سِوٰى ذٰلِكَ فَلَا .قَدْ رَوَيْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلٰى إِبَاحَةِ الْعَمَلِ الَّذِيْ لَيْسَ مِنَ الْقُرَبِ فِي الْمَسْجِدِ .

۴ ۷۱۷: عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں اشعار پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔اسی طرح سامان فروخت کرنے کی ممانعت کی اور نماز سے قبل حلقہ بنانے سے منع فرمایا۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ اس طرف گئے ہیں کہ مساجد میں اشعار کر پڑھنا مکروہ ہے اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا۔فریق ثانی کا کہنا ہے کہ مسجد میں شعر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ

شعر درست ہو اور اس کو غیر مسجد میں بھی پڑھا جا سکتا ہو۔ انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی اس روایت سے استدلال کیا کہ حضرت حسان کے لئے مسجد میں منبر رکھا جاتا وہ اس پر بیٹھ کر شعر پڑھتے۔ وہ روایت ہے کہ جب حضرت حسانؓ مسجد میں شعر پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا تو اس کے جواب میں حضرت حسانؓ نے کہا میں مسجد میں اس کے شعر پڑھا کرتا تھا جو تم سے بہتر تھے۔ یہ بات اصحاب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہوئی اور ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہ کیا۔ بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا انکار نہیں کیا۔ روایت یونس کا جواب ۱: ممکن ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے وہ شعر مراد لیا ہو جس کا پڑھنا مسجد میں ممنوع ہے اور وہ آپ کی ہجو کے اشعار تھے جو قریش پڑھتے تھے۔ اس سے وہ اشعار مراد ہوں جن میں عورتوں کو عار دلائی گئی ہو اور اس سے مال بٹورا جائے جیسا کہ وہ باب جو ہم نے روایت شعر کے سلسلہ میں انصاری صحابہ کرامؓ کی طرف سے حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے جواب میں کہی جو کہ ہم پہلے نقل کر آئے جبکہ انہوں نے کعبۃ اللہ کے گرد شعر گوئی پر ناگواری ظاہر کی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اشعار مراد ہوں جو مسجد (کے ماحول) پر غالب آ جائیں یہاں تک کہ تمام حاضرین مسجد یا ان کی اکثریت اس میں مشغول ہو جائے جیسا کہ ابن عائشہ اور ابوعبیدہ نے جناب رسول اللہ ﷺ کے اس قول کی تاویل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرے۔ جیسا کہ ان دونوں سے پیچھے نقل کر آئے ہیں۔ یہ ہے کہ اس روایت میں جس قسم کے شعر کی ممانعت ہے وہ خاص قسم کے اشعار ہیں بعض وہ جس میں ان تینوں معانی میں سے کوئی معنی پایا جائے اور یہ تاویل اس لئے کی گئی ہے تا کہ روایات اباحت کا ان روایات سے تضاد لازم نہ آئے جن میں ممانعت کی گئی ہے۔ اگر بات اسی طرح ہو جیسا کہ تم نے تاویل کی ہے تو مسجد کا تذکرہ کرنے کی ضرورت نہیں اس قسم کے اشعار جو پیغمبر ﷺ کی ہجو گوئی اور عورتوں کی عیب جوئی اور مال بٹورنے کی غرض سے پڑھے جائیں وہ تو مسجد سے باہر بھی ممنوع ہے تو مسجد کے تذکرہ کی ضرورت نہیں تھی۔ بعض اوقات کسی معنی کا تذکرہ کرنے کے لئے کلام جاری ہوتا ہے مگر وہ معنی جس کے سلسلہ میں تذکرہ ہوا وہ اس حکم کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد "وربائبكم التى فى حجوركم" (النساء:۲۳) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ربیبہ بچیوں کا ذکر فرمایا جو کہ ان عورتوں کی گود میں ہوں جن سے قربت کی ہو یہاں فی حجورکم کی قید سے ان کی گودی میں موجود بچی کی صرف حرمت کا بیان مقصود نہیں بلکہ جو اس سے پہلی بڑی بچیاں ہیں وہ بھی مدخول بہا کی حرام ہیں تو یہاں یہ بتلایا گیا کہ جس طرح گود والی حرام ہے اسی طرح اس سے پہلے والی بھی حرام ہے اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا "**ومن قتله منكم متعمدا**" (المائدہ:۹۵) تو آیت میں صید حرم کے عمداً قتل کرنے پر جزا کا ذکر ہے اور اس پر تمام کا اتفاق ہے کہ بھول کر حرم کے جانوروں کو قتل کرنے پر بھی اسی طرح سزا لازم ہوگی تو ان آیتوں میں جو قیود مذکور ہیں ان کے ساتھ حکم کو خاص کرنا مراد نہیں ہے۔ بالکل اسی طرح ممنوعہ شعروں والی روایت میں مسجد کا تذکرہ مسجد کی خصوصیت کو ظاہر

کرنے کے لئے نہیں۔اسی طرح مسجد میں جس بیع کی ممانعت ہے وہ وہی جو اس میں ایسی عام ہو کہ بازار کا سا منظر ہو تو ایسی بیع ممنوع ہے اکا دکا چیز کے متعلق بیع کی بات کر لینا ممانعت میں شامل نہیں ہے۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسی روایات وارد ہیں جو قربت کا باعث تو نہیں مگر ان کو مسجد میں کرنا مباح ہے۔(ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الصلاۃ باب ٢١٤، مسند احمد ١٧٩۔

۵۷۱۷ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ رَجُلًا ، امْتَحَنَ اللّٰهُ بِهِ الْإِيْمَانَ ، يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى الدِّيْنِ .فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ لَا .فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ :أَنَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ فِي الْمَسْجِدِ .قَالَ :وَكَانَ قَدْ أَلْقَى إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا۔أَفَلَا تَرَى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ خَصْفِ النَّعْلِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَأَنَّ النَّاسَ لَوْ اجْتَمَعُوْا حَتّٰى يَعُمُّوْا الْمَسْجِدَ بِخَصْفِ النِّعَالِ ، كَانَ ذٰلِكَ مَكْرُوْهًا .فَلَمَّا كَانَ مَا لَا يَعُمُّ الْمَسْجِدَ مِنْ هٰذَا غَيْرُ مَكْرُوْهٍ وَمَا يَعُمُّهُ مِنْهُ، أَوْ يَغْلِبُ عَلَيْهِ مَكْرُوْهًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْبَيْعِ ، وَإِنْشَادُ الشِّعْرِ ، وَالتَّحَلُّقُ فِيْهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مِمَّا عَمَّهُ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ مَكْرُوْهٌ ، وَمَا لَمْ يَعُمَّهُ مِنْهُ، وَلَمْ يَغْلِبْ عَلَيْهِ، فَلَيْسَ بِمَكْرُوْهٍ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ .

۵۷۱۷: ربعی بن حراش نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اے گروہ قریش! اللہ تعالیٰ تم پر ایک آدمی کو مقرر کریں گے جس سے تمہارے ایمان کو پرکھیں گے۔ وہ ایمان پر تمہاری گردنوں کو مارے گا۔ حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے کیا وہ میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا وہ میں ہوں فرمایا نہیں۔ بلکہ وہ مسجد میں جوتے گانٹھنے والا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا جوتا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھینکا تا کہ وہ اس کو گانٹھ دیں۔کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ آپ نے اپنا نعل مبارک خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھینکا اور اس کو مرمت کرنے کا حکم فرمایا ان کو مسجد میں مرمت کرنے سے نہیں روکا۔ اگر لوگ جوتے گانٹھنے کا اپنا طرز عمل بنالیں اور کثرت سے کرنے لگیں تو یہ مکروہ ہے جس کی روایت میں مذمت کی گئی ہے۔ پس جب کبھی کبھی گانٹھنا کراہت والے عمومی حکم میں داخل وشامل نہیں فرمایا بلکہ اس فعل کی کثرت یا عام لوگوں کے شروع کر دینے کو مکروہ قرار دیا تو یہی حکم اشعار و بیع کے متعلق بھی ہوگا اور نماز سے پہلے حلقہ بندی کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر کبھی اور اتفاقی ہو یا بعض لوگوں کی ہو تو مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تخریج : ترمذی فی المناقب باب۱۹' مسند احمد ۳' ۸۲/۳۳' ۶' ۱۲۱/۱۰۶' ۲۴۲/۱۶۷۔

حاصل کلام: کیا آپ غور نہیں فرماتے کہ آپ نے اپنا نعل مبارک خود حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف پھینکا اور اس کو مرمت کرنے کا حکم فرمایا ان کو مسجد میں مرمت کرنے سے نہیں روکا۔ اگر لوگ جوتے گانٹھنے کا اپنا طرز عمل بنالیں اور کثرت سے کرنے لگیں تو یہ مکروہ ہے جس کی روایت میں مذمت کی گئی ہے۔ پس جب کبھی کبھی گانٹھنا کراہت والے عمومی حکم میں داخل وشامل نہیں فرمایا بلکہ اس فعل کی کثرت یا عام لوگوں کے شروع کر دینے کو مکروہ قرار دیا تو یہی حکم اشعار وبیع کے متعلق بھی ہوگا اور نماز سے پہلے حلقہ بندی کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر کبھی اور اتفاقی ہو یا بعض لوگوں کی ہو تو مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بَابُ شِرَاءِ الشَّیْءِ الْغَائِبِ

غیر موجود چیز کا خریدنا

خلاصۃ المرام :

غیر موجود کی خریداری جس کو دیکھا نہ ہو علماء کی ایک جماعت نے اس کا ناجائز قرار دیا ہے۔
فریق ثانی: جو شخص کسی غائب چیز کو خریدے گا تو یہ درست ہے البتہ خیار رویت حاصل رہے گا۔

۵۷۷۶ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ الْقَاسِمِ الْیَمَامِیُّ قَالَ :ثَنَا أَبِیْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۵۷۷۶: اسحاق بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

تخریج : بخاری فی الصلاة باب ۱۰' والمواقیت باب ۳۰' الصوم باب ۶۷' البیوع باب ۶۲' واللباس باب ۲' والاستیذان باب ۴۲' مسلم فی البیوع روایت ۱' ۲' ۳' ترمذی فی البیوع باب ۶۹' نسائی فی البیوع باب ۲۳' ابن ماجه فی التجارات باب ۱۲' دارمی فی الرقاق باب ۲۸' مالك فی البیوع روایت ۸۶' واللبس ۱۷' مسند احمد ۳۷۹/۲' ۴۱۹' ۴۹۶' ۵۲۱۔

۵۷۷۷ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ عَنْ أَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۷۷۷: اعرج نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۷۸ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۷۷۸: عامر بن سعد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۵۷۷۹ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ یَحْیَی الْمُزَنِیُّ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۵۷۷۹: عطاء بن یزید نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت

کی ہے۔

۷۱۸۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا حَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ وَيَحْيٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ قَالَا :حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْهَا عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ اِذَا ابْتَاعَ مَا لَمْ يَرَهُ لَمْ يَجُزِ ابْتِيَاعُهٗ اِيَّاهُ، وَذَهَبُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى تَأْوِيْلٍ ، تَأَوَّلُوْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَقَالَ : الْمُلَامَسَةُ مَا لَمَسَهٗ مُشْتَرِيْهِ بِيَدِهٖ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ بِعَيْنِهٖ. قَالُوْا :وَالْمُنَابَذَةُ هِيَ :مِنْ هٰذَا الْمَعْنَى أَيْضًا وَهُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ انْبِذْ اِلَيَّ ثَوْبَكَ، وَأَنْبِذُ اِلَيْكَ ثَوْبِيْ عَلٰى أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَبِيْعٌ لِصَاحِبِهٖ مِنْ غَيْرِ نَظَرٍ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ الْمُشْتَرِيَيْنِ اِلٰى ثَوْبِ صَاحِبِهٖ .وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا التَّأْوِيْلِ ، مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنِ اشْتَرٰى شَيْئًا غَائِبًا عَنْهُ، فَالْبَيْعُ جَائِزٌ ، وَلَهٗ فِيْهِ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ ، اِنْ شَاءَ أَخَذَهٗ، وَاِنْ شَاءَ تَرَكَهٗ وَذَهَبُوْا فِيْ تَأْوِيْلِ الْحَدِيْثِ .الْأَوَّلِ اِلٰى أَنَّ الْمُلَامَسَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا فِيْهِ هِيَ :بَيْعٌ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَهٗ فِيْمَا بَيْنَهُمْ فَكَانَ الرَّجُلَانِ يَتَرَاوَضَانِ عَلَى الثَّوْبِ ، فَاِذَا لَمَسَهُ الْمُسَاوِمُ بِهٖ ، كَانَ بِذٰلِكَ مُبْتَاعًا لَهٗ، وَوَجَبَ عَلٰى صَاحِبِهٖ تَسْلِيْمُهٗ اِلَيْهِ .وَكَذٰلِكَ الْمُنَابَذَةُ ، كَانُوْا أَيْضًا يَتَقَاوَلُوْنَ فِي الثَّوْبِ ، وَفِيْمَا أَشْبَهَهٗ، ثُمَّ يَرْمِيْهِ رَبُّهٗ اِلَى الَّذِيْ قَاوَلَهٗ عَلَيْهِ .فَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعًا مِنْهُ اِيَّاهُ ثَوْبَهٗ، وَلَا يَكُوْنُ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ نَقْضُهٗ. فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، عَنْ ذٰلِكَ وَجَعَلَ الْحُكْمَ فِي الْبِيَاعَاتِ أَنْ لَا يَجِبَ اِلَّا بِالْمُعَاقَدَاتِ الْمُتَرَاضٰى عَلَيْهَا .فَقَالَ : الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا۔فَجَعَلَ اِلْقَاءَ أَحَدِهِمَا اِلٰى صَاحِبِهِ الثَّوْبَ ، قَبْلَ أَنْ يُفَارِقَهٗ، غَيْرَ قَاطِعٍ لِخِيَارِهٖ. ثُمَّ اخْتَلَفَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ كَيْفِيَّةِ تِلْكَ الْفُرْقَةِ ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا .وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا التَّأْوِيْلِ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ أَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْمَا سِوٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنَ الْأَحَادِيْثِ ، هَلْ فِيْهِ مَا يَدُلُّ عَلٰى أَحَدِ الْقَوْلَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْنَا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ .

۷۱۸۰: ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ فرماتے ہیں: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب کسی آدمی نے اس چیز کو فروخت کیا جس کو اس نے نہیں دیکھا تو اس کی فروخت جائز نہیں اور انہوں نے اس روایت میں تاویل کی ہے۔الملامست: جس چیز کو خریدار اپنے ہاتھ سے چھوئے البتہ اس کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھے۔المنابذۃ: ایک آدمی دوسرے سے کہے تو اپنا کپڑا میری

طرف پھینک اور میں اپنا کپڑا تیری طرف پھینکتا ہوں اور یہ پھینکنا اس طور پر ہوگا کہ میں اس کپڑے کا خریدار ہوں اور تو میرے کپڑے کا بغیر دیکھے خریدار بن جائے۔ یہ تاویل امام مالکؒ نے کی ہے۔ فریق ثانی کا کہنا ہے کہ جو شخص کوئی غائب چیز خریدے گا تو بیع جائز ہے اور اس کو خیار رویت حاصل ہوگا اگر چاہے تو چھوڑ دے اور اگر مرضی ہو تو لے لے۔ جس ملامست کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنے مابین خرید و فروخت کرتے تو وہ آدمی ایک کپڑے کے متعلق جھگڑا کرتے جب سودا کرنے والا اس کپڑے کو چھو لیتا تو وہ اس کا خریدار خیال کیا جاتا اور فروخت کرنے والے پر اس چیز کو دینا لازم ہو جاتا تھا (خواہ وہ راضی ہو یا نہ) اسی طرح منابذہ زمانہ جاہلیت میں یہ تھا کہ ایک کپڑے یا اس قسم کی کسی چیز سے متعلق وہ باہم گفتگو کرتے پھر مالک اس چیز کو گفتگو کرنے والے کی طرف پھینکتا تھا تو یہ پھینکنا اس کی وجہ سے اس کپڑے کا سودا خیال کیا جاتا تھا اس کے بعد وہ اس بیع کو توڑ نہیں سکتا تھا۔ تو جناب نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور سودے کے متعلق حکم دیا کہ جب تک عقد بیع رضامندی سے نہ ہو تو سودا جائز نہ ہوگا سودے کرنے والے دونوں فریقوں کو اختیار ہے کہ جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تو ان کا ایک دوسرے کی طرف کپڑا پھینک دینا اختیار کو ختم نہ کرے گا۔ پھر اس تفریق کے متعلق اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے تفصیل سے ذکر کیا ہے امام ابوحنیفہؒ اس مفہوم کے قائل ہیں۔ اب جبکہ ان دونوں میں اختلاف ہے تو ہم نے ارادہ کیا کہ اس کے علاوہ دیگر احادیث پر نظر ڈالیں تاکہ ان دونوں اقوال میں سے کسی کی دلالت مل جائے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت مل گئی۔ (ملاحظہ ہو)

۵۷۸۱ : فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ قَدْ حَدَّثَنَا ، قَالَ : ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ۔ فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى إِبَاحَةِ بَيْعِهِ بَعْدَمَا يَشْتَدُّ وَهُوَ فِيْ سُنْبُلِهٖ ، لِأَنَّهٗ لَوْ لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ لَقَالَ حَتّٰى يَشْتَدَّ وَيَبْرَأَ مِنْ سُنْبُلِهٖ۔ فَلَمَّا جَعَلَ الْغَايَةَ فِي الْبَيْعِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ ، هِيَ شِدَّتُهٗ وَيُبُوْسَتُهٗ ، دَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْبَيْعَ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخِلَافِ مَا كَانَ عَلَيْهِ فِي الْبَدْءِ . فَلَمَّا جَازَ بَيْعُ الْحَبِّ الْمُغَيَّبِ فِي السُّنْبُلِ ، الَّذِيْ لَمْ يَبِعْ ، دَلَّ هٰذَا عَلٰى جَوَازِ بَيْعِ مَا لَا يَرَاهُ الْمُتَبَايِعَانِ ، إِذَا كَانَا يَرْجِعَانِ مَعَهٗ إِلٰى مَعْلُوْمٍ ، كَمَا يَرْجِعَانِ مِنَ الْحِنْطَةِ الْمَبِيْعَةِ الْمُغَيَّبَةِ فِي السُّنْبُلِ إِلٰى حِنْطَةٍ مَعْلُوْمَةٍ . وَأَوْلَى الْأَشْيَاءِ بِنَا فِيْ مِثْلِ هٰذَا إِذْ كُنَّا قَدْ وَقَفْنَا عَلٰى تَأْوِيْلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَاحْتَمَلَ الْحَدِيْثُ الْآخَرُ ، مُوَافَقَتَهٗ ، أَوْ مُخَالَفَتَهٗ أَنْ نَحْمِلَهٗ عَلٰى مُوَافَقَتِهٖ ، لَا عَلٰى مُخَالَفَتِهٖ.

۵۷۸۱: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے انگور کی بیع سے اس وقت تک منع

فرمایا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو جائیں اور دانے کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے۔اس سے یہ دلالت مل گئی کہ دانے کی بیع سخت ہو جانے کے بعد درست ہے اگر چہ وہ اپنے سٹے میں ہو۔اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر اس کو تسلیم نہ کیا جائے تو اس طرح کہنا چاہئے:"حتی یشتد ویبرا من سنبله" تھا کہ دانے سخت ہو کر اپنے سٹے سے باہر نکل آئے۔اب ممنوعہ بیع کی انتہاء دانے کی سختی اور خشک ہو جانے کو قرار دیا تو اس سے یہ صاف دلالت مل گئی کہ اس کے بعد والے سودے کو اس کے بدءِ صلاح والے سودے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔تو جب سٹے کے اندر چھپے ہوئے دانے کی بیع سٹے کے بغیر جائز ہے تو یہ اس بات پر دلالت ہے کہ جس چیز کو بائع و مشتری نے نہ دیکھا ہو اس کی بیع جائز ہے بشرطیکہ وہ چیز اسی طرح معلوم و معین ہو جس طرح سٹے میں پوشیدہ دانہ معلوم و معین ہے اور وہ گندم ہے۔اب جبکہ ہم اس روایت کی تاویل جان چکے اور دوسری روایت میں موافقت و مخالفت دونوں کا احتمال ہے تو ہم موافقت پر محمول کریں گے نہ کہ مخالفت پر (کیونکہ اصل مقصود تو روایات پر زیادہ سے زیادہ عمل ہے)

تخریج : ابو داؤد فی البیوع باب۲۲' ترمذی فی البیوع باب۱۵' ابن ماجه فی التجارات باب۳۲' مسند احمد ۲۲۱/۳' ۲۵۰۔

۷۱۸۲ : وَقَدْ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِيْ تَفْسِيْرِ الْمُلَامَسَةِ ، وَالْمُنَابَذَةِ .قَالَ كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُوْنَ السِّلَعَ ، لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا ، وَلَا يُخْبِرُوْنَ عَنْهَا۔وَالْمُنَابَذَةُ :أَنْ يَتَنَابَذَ الْقَوْمُ السِّلَعَ ، لَا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهَا ، وَلَا يُخْبِرُوْنَ عَنْهَا ، فَهٰذَا مِنْ أَبْوَابِ الْقِمَارِ۔

۷۱۸۲: یونس نے ابن شہاب سے ملامست اور منابذہ کی تفسیر اس طرح نقل کی ہے کہ لوگ سامان باہمی فروخت کرتے مگر اس کو نہ تو دیکھتے اور نہ اس کی اطلاع دیتے اس کی ملامسۃ کہا جاتا تھا اور منابذہ یہ ہے کہ لوگ سامان ایک دوسرے کی طرف بلا دیکھے پھینک دیتے اور نہ سامان دیکھتے اور نہ اس کی اطلاع دیتے یہ دونوں جوئے کی صورتوں میں سے ہیں۔

۷۱۸۳ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنْ رَبِيْعَةَ قَالَ : كَانَ هٰذَا مِنْ أَبْوَابِ الْقِمَارِ ، فَنَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔فَهٰذَا الزُّهْرِيُّ وَهُوَ أَحَدُ مَنْ رُوِيَ عَنْهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ قَدْ أَجَازَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَشْتَرِيَ مَا قَدْ أُخْبِرَ عَنْهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عَايَنَهُ. فَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى جَوَازِ ابْتِيَاعِ الْغَائِبِ .فَقَالَ قَائِلٌ :مِمَّنْ ذَهَبَ اِلَى التَّأْوِيْلِ الَّذِيْ قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ :مِنْ أَيْنَ أَجَزْتُمْ بَيْعَ الْغَائِبِ وَهُوَ مَجْهُوْلٌ ؟ .قِيْلَ لَهُ :مَا هُوَ بِمَجْهُوْلٍ فِيْ نَفْسِهٖ، لِأَنَّهُ مَتٰى رَجَعَ اِلَيْهِ، رَجَعَ اِلٰى مَعْلُوْمٍ ، فَهُوَ كَبَيْعِ الْحِنْطَةِ فِيْ سُنْبُلِهَا ، الْمَرْجُوْعِ مِنْهَا اِلٰى حِنْطَةٍ

مَعْلُوْمَةٍ .وَاِنَّمَا الْجَهْلُ فِيْ هٰذَا هُوَ جَهْلُ الْبَائِعِ وَالْمُشْتَرِى ، فَأَمَّا الْبَيْعُ فِيْ نَفْسِهٖ فَغَيْرُ مَجْهُوْلٍ .وَاِنَّمَا الْمَجْهُوْلُ الَّذِىْ لَا يَجُوْزُ بَيْعُهٗ، هُوَ الْمَجْهُوْلُ فِيْ نَفْسِهِ الَّذِىْ لَا يَرْجِعُ مِنْهُ اِلٰى مَعْلُوْمٍ ، كَبَعْضِ طَعَامٍ غَيْرِ مُسَمًّى ، بَاعَهٗ رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ .فَذٰلِكَ الْبَعْضُ ، غَيْرُ مَعْلُوْمٍ ، وَغَيْرُ مَرْجُوْعٍ مِنْهُ اِلٰى مَعْلُوْمٍ ، فَالْعَقْدُ عَلٰى ذٰلِكَ غَيْرُ جَائِزٍ .وَقَدْ وَجَدْنَا الْبَيْعَ يَجُوْزُ عَقْدُهٗ عَلٰى طَعَامٍ بِعَيْنِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ كَذَا وَكَذَا قَفِيزًا ، وَالْبَائِعُ وَالْمُشْتَرِى ، لَا يَعْلَمَانِ حَقِيْقَةَ كَيْلِهٖ .فَيَكُوْنُ مِنْ حُقُوْقِ الْبَيْعِ وُجُوْبُ الْكَيْلِ لِلْمُشْتَرِىْ عَلَى الْبَائِعِ ، وَلَا يَكُوْنُ جَهْلُهُمَا بِهٖ ، وَيُوْجِبُ وُقُوْعَ الْبَيْعِ عَلٰى كَيْلٍ مَجْهُوْلٍ ، اِذَا كَانَا يَرْجِعَانِ مِنْ ذٰلِكَ اِلٰى كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ .فَذٰلِكَ الطَّعَامُ الْغَائِبُ اِذَا بِيْعَ ، وَالْمُشْتَرِىْ وَالْبَائِعُ بِهٖ جَاهِلَانِ ، لَا يَكُوْنُ جَهْلُهُمَا بِهٖ يُوْجِبُ وُقُوْعَ الْعَقْدِ عَلٰى شَیْءٍ مَجْهُوْلٍ ، اِذَا كَانَا يَرْجِعَانِ مِنْهُ اِلٰى طَعَامٍ مَعْلُوْمٍ .فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِیْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِیْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا أَنَّ عُثْمَانَ وَطَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَبَايَعَا مَالًا بِالْكُوْفَةِ .فَقَالَ عُثْمَانُ :لِیَ الْخِيَارُ ، لِأَنِّیْ بِعْتُ مَا لَمْ أَرَ .وَقَالَ طَلْحَةُ :لِیَ الْخِيَارُ ، لِأَنِّیْ ابْتَعْتُ مَا لَمْ أَرَ .فَحَكَّمَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، بَيْنَهُمَا جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ ، فَقَضٰى الْخِيَارَ لِطَلْحَةَ وَلَا خِيَارَ لِعُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ .فَاتَّفَقَ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةُ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَوَازِ بَيْعِ شَیْءٍ غَائِبٍ مِنْ بَائِعِهٖ، وَعَنْ مُشْتَرِيْهِ.

۷۱۸۳: یونس نے ربیعہ سے نقل کیا کہ یہ (منابذہ اور ملامسہ دونوں) جوئے کی اقسام سے ہیں پس جناب رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔روایت بالا میں امام زہری جوکہ روایت اول کے روات سے ہیں خود آدمی کو اس چیز کی خریداری کی اجازت دے رہے ہیں جس کے متعلق خبر دے دی جائے اگرچہ اسے آنکھوں سے نہ دیکھا ہو۔اس میں صاف دلیل ہے سامان غائب کی فروخت (جب کہ معین ومقرر ہو) جائز ہے۔تم نے یہ تاویل کر کے غائب کی بیع کو کہاں سے جائز کرلیا جبکہ یہ مجہول ہے۔یہ اگرچہ فی نفسہ مجہول ہے کیونکہ جب اس کی طرف رجوع کرے گا تو وہ معلوم کی طرف رجوع کرے گا یہ اسی طرح ہے جیسا کہ گندم کو سٹے میں فروخت کیا جاتا ہے جس سٹے سے معلوم گندم کی طرف لوٹتے ہیں یہاں جہل تو بائع ومشتری کا ہے رہی بیع تو وہ فی نفسہ غیر مجہول یعنی معلوم ہے باقی جس مجہول کی بیع جائز نہیں وہ وہ مجہول ہے جو اپنی ذات کے لحاظ سے مجہول ہو۔اور اس سے معلوم کی طرف نہ لوٹا جا سکے۔جیسا بعض غلے کی بیع جو غیر معین ہے اور اس کو ایک آدمی دوسرے کے ہاتھ فروخت کرتا ہے پس یہ بعض غلہ غیر معلوم ہے اور اس معلوم کی طرف لوٹنے کی امید بھی نہیں اس لئے اس کا عقد جائز نہ ہوگا اور ہم ایسی بیع جانتے ہیں جس کا

عقد معین غلے کے بدلے جائز ہے اس طور پر کہ وہ اتنے اتنے قفیز ہے۔ حالانکہ بائع ومشتری دونوں اس کے کیل کی حقیقی مقدار کو نہیں جانتے۔ پس بیع کے حقوق سے یہ ہے کہ بائع پر لازم ہے کہ مشتری کو کیل کر کے دے۔ اور اس ماپ سے دونوں کا ناواقف ہونا مجہول ماپ پر بیع کو واقع نہیں کرتا جبکہ وہ اس سے معلوم ماپ کی طرف رجوع کر سکتے ہوں جب یہی غائب غلہ فروخت کیا جائے تو فروخت کرنے اور خریدنے والا اگر اس سے ناواقف ہوں تو ان کی ناواقفی سے شئی مجہول پر عقد کرنا لازم نہیں آئے گا بشرطیکہ وہ معلوم غلہ کی طرف رجوع کر سکتے ہوں اس باب میں قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول بھی یہی ہے۔ اس سے قبل ہم اسی کتاب میں روایت نقل کر چکے کہ حضرت عثمان طلحہ رضی اللہ عنہما نے کوفہ میں موجود مال کا سودا کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے اختیار ہے کیونکہ میں نے ایک ایسی چیز فروخت کی ہے جس کو میں نے نہیں دیکھا حضرت طلحہؓ نے فرمایا خیار تو مجھے حاصل ہے کیونکہ میں نے ایسی شئی کی خریداری کی ہے جو میں نے دیکھی نہیں۔ تو دونوں نے اپنے اس معاملہ میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کو حکم بنایا۔ تو انہوں نے حضرت طلحہؓ (مشتری) کے لئے خیار کو ثابت کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے خیار کی نفی کر دی۔ صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں ان تینوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ غائب کی بیع جائز ہے وہ شئی بائع ومشتری کسی نے بھی نہ دیکھی تھی۔

۷۱۸۴ : وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ :أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، رَكِبَ يَوْمًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ ، حَلِيفٌ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَرْضٍ لَهُ بِرِيمٍ .فَابْتَاعَهَا مِنْهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَى أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا وَرِيمٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى قَرِيبٍ مِنْ ثَلَاثِينَ مِيلًا .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ تَبَايَعَا مَا هُوَ غَائِبٌ عَنْهُمَا ، وَرَأَيَا ذٰلِكَ جَائِزًا .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :إِنَّمَا جَازَ ذٰلِكَ لِاشْتِرَاطِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، الْخِيَارَ .قِيلَ لَهُ :إِنَّ ذٰلِكَ الْخِيَارَ لَمْ يَجِبْ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِنْ جِهَةِ الْاِشْتِرَاطِ ، وَلَوْ كَانَ مِنْ جِهَةِ الْاِشْتِرَاطِ وَجَبَ ، لَكَانَ الْبَيْعُ فَاسِدًا .أَلَا تَرَى أَنَّ رَجُلًا لَوِ اشْتَرَى مِنْ رَجُلٍ عَبْدًا ، أَوْ أَرْضًا عَلَى أَنَّهُ بِالْخِيَارِ فِيهَا لَا إِلَى وَقْتٍ مَعْلُومٍ ، أَنَّ الْبَيْعَ فَاسِدٌ .وَابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَيْنَاهُ عَنْهُ لَمْ يَشْتَرِطْ خِيَارَ الرُّؤْيَةِ إِلَى وَقْتٍ مَعْلُومٍ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ ذٰلِكَ الْخِيَارَ الَّذِي اشْتَرَطَهُ ، هُوَ خِيَارٌ يَجِبُ لَهُ بِحَقِّ الْعَقْدِ وَهُوَ خِيَارُ الرُّؤْيَةِ الَّذِي ذَهَبَ إِلَيْهِ طَلْحَةُ وَجُبَيْرٌ فِيمَا رَوَيْنَاهُ عَنْهُمَا ، لَا خِيَارُ شَرْطٍ .

۷۱۸۴: سالم کہتے ہیں کہ ایک دن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ 'عبداللہ بن بحینہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ان کا تعلق

قبیلہ از دشنوہ سے ہے حضرت عبداللہ نے ان سے وہ زمین اس شرط پر خریدی کہ وہ اس کو دیکھ لیں یہ ریم مدینہ منورہ سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے آپس میں غائب (زمین) کا سودا کیا اور اس کو جائز قرار دیا تبھی خریدا۔ یہ غائب کی بیع تو اس لئے جائز ہوگئی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے خیار شرط رکھا تھا۔ یہ خیار بطور اشتراط کے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے لئے لازم نہ تھا اگر یہ بطور شرط واجب ہوتا تو بیع فاسد ہوتی۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اگر کوئی آدمی دوسرے آدمی سے کوئی غلام خریدے یا زمین خریدے اور یہ شرط لگائے اس کو غیر معین وقت تک خیار حاصل ہے تو یہ بیع فاسد ہے اور اس روایت میں تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے وقت معلوم تک کا بھی خیار بطور شرط مقرر نہ فرمایا تھا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وہ خیار جس کی انہوں نے شرط لگائی وہ وہی خیار ہے جو عقد کے حق کی وجہ سے لازم ہوتا ہے اور وہ وہی خیار رویت ہے جس کی طرف حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہم گئے ہیں جیسا کہ ہم نے ان کی روایت پہلے نقل کی ہے وہ خیار شرط ہرگز نہیں ہے۔

۷۱۸۵ : وَقَدْ حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ : حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ :قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :كُنَّا إِذَا تَبَايَعْنَا ، كَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقِ الْمُتَبَايِعَانِ .قَالَ :فَتَبَايَعْتُ، أَنَا وَعُثْمَانُ ، فَبِعْتُهُ مَالًا لِيْ بِالْوَادِي ، بِمَا لَهُ بِخَيْبَرَ .قَالَ :فَلَمَّا بَايَعْتُهُ ، طَفِقْتُ أَنْكُصُ عَلٰى عَقِبِيْ نَكْصَ الْقَهْقَرَى ، خَشْيَةَ أَنْ يَتَرَادَنِيَ الْبَيْعَ عُثْمَانُ قَبْلَ أَنْ أُفَارِقَهُ .فَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَدْ تَبَايَعَا مَا هُوَ غَائِبٌ عَنْهُمَا ، وَرَأَيَا ذٰلِكَ جَائِزًا ، وَذٰلِكَ بِحَضْرَةِ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ عَلَيْهِمَا مُنْكِرٌ .

۷۱۸۵: سالم کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جب ہم آپس میں خرید وفروخت کرتے تو ہم میں سے ہر ایک کو سودے کے باقی رکھنے یا فسخ کرنے کا اختیار ہوتا جب تک کہ بائع و مشتری جدا نہ ہوتے۔ کہنے لگے ایک دفعہ میں اور عثمان رضی اللہ عنہ نے آپس میں سودا کیا میں نے ان کو اپنا وہ مال جو وادی (القریٰ) میں تھا ان کے خیبر کے مال کے بدلے فروخت کیا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ جب میں نے ان سے بیع کر لی تو میں اپنے پچھلے قدموں واپس مڑا۔ اس خطرے کے پیش نظر کہ عثمان رضی اللہ عنہ جدا ہونے سے پہلے مجھ سے یہ سودا واپس نہ لے لیں۔ یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ دونوں نے باہمی اس چیز کا سودا کیا جو کہ دونوں سے غائب تھی اور اس کو درست قرار دیا اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی موجودگی میں ہوا اور ان کے متعلق کسی نے تنقید وانکار نہیں کیا۔

۷۱۸۶ : حَدَّثَنَا رَبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ ، قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ أَنْ يَقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ انْبِذْ إِلَيَّ ثَوْبَكَ، وَأَنْبِذُ إِلَيْكَ ثَوْبِيْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْلِبَا أَوْ يَتَرَاضَيَا .وَيَقُوْلُ دَابَّتِيْ بِدَابَّتِكَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْلِبَا ، أَوْ يَتَرَاضَيَا۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، إِجَارَةُ الْبَيْعِ بِالتَّرَاضِي ، وَدَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ الْمُنَابَذَةَ الْمَنْهِيَّ عَنْهَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَا مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مُخَالِفُهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

۵۱۸۶: محمد بن عمیر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے منع فرمایا۔ ایک آدمی کو تم کہو کہ تم میری طرف اپنا کپڑا اچھینکو اور میں تمہاری طرف اپنا کپڑا اچھینکوں گا۔بغیر اس بات کے کہ وہ دونوں کپڑوں کو پلٹیں یا ایک دوسرے کو باہمی راضی کریں۔اور وہ کہتے میرا جانور تیرے جانور کے بدلے بغیر واپس کرنے کے یا ایک دوسرے کو راضی کرنے کے (وہ اس کو بیع قرار دیتے)۔اس روایت میں باہمی رضا مندی سے بیع کا جواز اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ممنوعہ منابذہ وہی ہے جس کو امام ابوحنیفہؒ نے منابذہ قرار دیا ہے نہ کہ وہ جس کو ان کے مخالفین سے منابذہ قرار دیا ہے۔والحمدللہ رب العالمین۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْآبِ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ، هَلْ يَحْتَاجُ فِيْ ذٰلِكَ إِلَى اسْتِئْمَارِهَا؟

کیا باپ کو اپنی باکرہ بیٹی سے شادی کی اجازت لینا ضروری ہے؟

خلاصۃ المرام :

فریق اوّل: بالغہ باکرہ لڑکی کا نکاح اس کا والد اس کی اجازت کے بغیر کرسکتا ہے اس سے اجازت کی ضرورت نہیں۔ یہ امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے۔

فریق ثانی کا موقف:

باکرہ بالغہ لڑکی کا نکاح اس کا ولی اس سے اجازت لئے بغیر نہیں کرسکتا۔

فریق اوّل کی مستدلات:

٤١٨٧ : حَدَّثَنَا أَبُوْ زُرْعَةَ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ :ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا، فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَتْ، وَإِنْ أَنْكَرَتْ، لَمْ تُكْرَهْ۔

٤١٨٧: یونس بن ابواسحاق نے ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کی ذات کے متعلق دریافت کیا جائے گا پس اگر وہ خاموش رہی تو گویا اس نے اجازت دے دی اور اگر اس نے انکار کردیا تو اس کو مجبور نہ کیا جائے گا۔

تخریج : دارمی فی النکاح باب ١٢، مسند احمد ٤، ٣٩٤/٤١١۔

٤١٨٨ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْيَتِيْمَةُ تُسْتَأْمَرُ، فَإِنْ رَضِيَتْ، فَلَهَا رِضَاهَا، وَإِنْ أَنْكَرَتْ، فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

٤١٨٨: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم بچی سے

اجازت طلب کی جائے گی پس اگر وہ راضی ہو جائے تو اس کی رضامندی اس کے لئے ہے اور اگر انکار کرے تو اس پر کوئی تجاوز نہیں ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب ۲۳' ترمذی فی النکاح باب ۱۹' مسند احمد ۲۵۹/۲' ۳۸۴' ۴۷۵۔

۷/۱۸۹ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ :حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ اِلٰى اَنَّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُزَوِّجَ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ الْبَالِغَةَ بِغَيْرِ اَمْرِهَا ، وَلَا اسْتِئْذَانِهَا ، مِمَّنْ رَاٰیْ وَلَا رَاْیَ لَهَا فِیْ ذٰلِكَ مَعَهٗ عِنْدَهُمْ .قَالُوْا :وَلَمَّا قَصَدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَثَرَيْنِ الْمَذْكُوْرَيْنِ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ بِمَا ذُكِرَ فِيْهِمَا مِنَ الصُّمَاتِ ، وَالْمَحْكُوْمُ لَهٗ بِحُكْمِ الْاِذْنِ اِلَى الْيَتِيْمَةِ ، وَهِیَ الَّتِیْ لَا اَبَ لَهَا دَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ ذَاتَ الْاَبِ فِیْ ذٰلِكَ بِخِلَافِهَا ، وَاَنَّ اَمْرَ اَبِيْهَا عَلَيْهَا اَوْكَدُ مِنْ اَمْرِ سَائِرِ اَوْلِيَائِهَا بَعْدَ اَبِيْهَا .وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلٰى هٰذَا الْقَوْلِ ، مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :لَيْسَ لِوَلِیِّ الْبِكْرِ اَبًا كَانَ اَوْ غَيْرَهٗ اَنْ يُزَوِّجَهَا اِلَّا بَعْدَ اسْتِئْمَارِهٖ اِيَّاهَا فِیْ ذٰلِكَ وَبَعْدَ صُمَاتِهَا عِنْدَ اسْتِئْمَارِهٖ اِيَّاهَا .وَقَالُوْا :لَيْسَ فِیْ قَصْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاَثَرَيْنِ الْمَرْوِيَّيْنِ فِیْ ذٰلِكَ فِیْ اَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ اِلَى الْيَتِيْمَةِ مَا يَدُلُّ اَنَّ غَيْرَ الْيَتِيْمَةِ فِیْ ذٰلِكَ عَلٰى خِلَافِ حُكْمِ الْيَتِيْمَةِ .اِذْ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَكُوْنَ اَرَادَ بِذٰلِكَ سَائِرَ الْاَبْكَارِ الْيَتَامٰى وَغَيْرَهُنَّ .وَخَصَّ الْيَتِيْمَةَ بِالذِّكْرِ ، اِذْ كَانَ لَا فَرْقَ بَيْنَهَا فِیْ ذٰلِكَ وَبَيْنَ غَيْرِهَا ، وَلِاَنَّ السَّامِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فِی الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ ، يُسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰى حُكْمِ الْبِكْرِ غَيْرِ الْيَتِيْمَةِ .وَقَدْ رَاَيْنَا مِثْلَ هٰذَا فِی الْقُرْآنِ ، قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْمَا حَرَّمَ مِنَ النِّسَاءِ وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ۔فَذَكَرَ الرَّبِيْبَةَ الَّتِیْ فِیْ حِجْرِ الزَّوْجِ ، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عَلٰى تَحْرِيْمِ الرَّبِيْبَةِ الَّتِیْ فِیْ حِجْرِ الزَّوْجِ دُوْنَ الرَّبِيْبَةِ الَّتِیْ هِیَ اَكْبَرُ مِنْهُ .بَلْ كَانَ التَّحْرِيْمُ عَلَيْهِمَا جَمِيْعًا .فَكَذٰلِكَ مَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْبِكْرِ الْيَتِيْمَةِ لَيْسَ عَلَى الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ خَاصَّةً بَلْ هُوَ عَلَى الْبِكْرِ الْيَتِيْمَةِ وَغَيْرِ الْيَتِيْمَةِ .وَكَانَ مَا سَمِعَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ فِی الْيَتِيْمَةِ الْبِكْرِ دَلِيْلًا لَهُمْ اَنَّ ذَاتَ الْاَبِ فِيْهِ كَذٰلِكَ اِذْ كَانُوْا قَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الْبِكْرَ قَبْلَ بُلُوْغِهَا اِلٰى اَبِيْهَا عَقْدُ الْبِيَاعَاتِ عَلٰى اَمْوَالِهَا ، وَعَقْدُ النِّكَاحِ عَلٰى بُضْعِهَا .وَرَاَوْا بُلُوْغَهَا ، يَرْفَعُ وِلَايَةَ اَبِيْهَا عَلَيْهَا فِی الْعُقُوْدِ عَلٰى اَمْوَالِهَا ، فَكَذٰلِكَ يَرْفَعُ عَنْهَا الْعُقُوْدَ عَلٰى بُضْعِهَا .وَمَعَ هٰذَا فَقَدْ

رَوَى أَهْلُ هٰذَا الْمَذْهَبِ لِمَذْهَبِهِمْ آثَارًا ، احْتَجُّوا لَهُ بِهَا ، غَيْرَ أَنَّ فِيْ بَعْضِهَا طَعْنًا عَلٰى مَذْهَبِ أَهْلِ الْآثَارِ ، وَأَكْثَرُهَا سَلِيْمٌ مِنْ ذٰلِكَ وَسَنَأْتِيْ بِهَا كُلِّهَا ، وَبِعِلَلِهَا وَفَسَادِ مَا يُفْسِدُهُ أَهْلُ الْآثَارِ مِنْهَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .فَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّا طَعَنَ فِيْهِ أَهْلُ الْآثَارِ ،

١٨٩ ٧: ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ بالغہ باکرہ لڑکی کا نکاح والداس کی اجازت کے بغیر کر سکتا ہے اس کی اجازت وحکم کی حاجت نہیں۔جنہوں نے یہ رائے ظاہر کی ان کے ہاں لڑکی کی رائے کی والد کے ساتھ کوئی حیثیت نہیں۔ان دونوں روایات میں جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اور یتیمہ سے اجازت کا حکم فرمایا اور یتیمہ وہ لڑکی ہے جس کا والد نہ ہوتو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ جس کا والد ہو اس لڑکی کا حکم اس سے مختلف ہے۔ اور والد کا حکم دوسرے تمام اولیاء سے زیادہ مؤکد ہے بقیہ اولیاء تو والد کے بعد ہیں۔اس قول کو امام مالکؒ نے اختیار فرمایا ہے۔دوسرے فریق کا موقف ہے کہ باکرہ بالغہ لڑکی کے ولی یا غیر ولی کو اس کی اجازت طلب کئے بغیر نکاح کا حق حاصل نہیں ہے اور جب اس سے اجازت طلب کی جائے تو اس کی خاموشی رضا تسلیم کی جائے گی۔سابقہ موقف کا جواب یہ ہے کہ ان دونوں آثار میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے اشارہ ملتا ہو کہ یتیمہ اور غیر یتیمہ کا حکم مختلف ہے۔اس لئے کہ اس کے متعلق یہ کہنا درست ہے کہ آپ نے اس سے مراد باکرہ لڑکیاں مراد لی ہوں خواہ وہ یتیم ہوں یا غیر یتیم۔یتیمہ کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ یہ بتلایا جائے کہ یتیمہ اور غیر یتیمہ کا اس سلسلہ میں حکم برابر ہے تاکہ آپ سے یتیمہ باکرہ کا حکم سننے والا غیر یتیمہ باکرہ کے حکم پر استدلال کرے۔ہم نے دیکھا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس قسم کا ایک حکم ذکر فرمایا ہے: "**وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم**" الایۃ اب اس آیت میں پرورش کے اندر پلنے والی اس لڑکی کا ذکر کیا جو اس عورت کے پاس ہو جس سے اس نے جماع کیا ہو۔اب ربیبہ کا یہی مطلب نہیں ہے کہ جو پرورش میں اسی منکوحہ کی بیٹی موجود ہے وہ تو حرام ہے اور وہ جو اس سے پہلے بڑی عمر کی ہے وہ حرام نہیں بلکہ ہر دو حرام ہیں۔بالکل اسی طرح یتیمہ باکرہ لڑکی کے متعلق ہم نے جو ذکر کیا ہے وہ خاص یتیمہ باکرہ کے بارے میں نہیں بلکہ غیر یتیمہ باکرہ کا حکم بھی یہی ہے۔صحابہ کرامؓ نے جو کچھ یتیمہ باکرہ کے متعلق سنا وہ ان کے لئے اس بات پر دلیل تھی کہ اس سلسلے میں باپ ولی کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ بالغ ہونے سے پہلے اس کے مال میں تصرف کا حق والد کو حاصل ہے۔اسی طرح اس کے نکاح کا حق بھی اسی کو ہے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اس کو بلوغ کے بعد اس کے تمام مالی تصرفات سے والد کی ولالت اٹھ جاتی ہے بالکل اسی طرح عقد بضع پر تصرف کی ولایت بھی ختم ہو جاتی ہے۔مگر اس کے باوجود فریق اوّل نے اپنے مذہب کے حق میں کچھ روایات نقل کی ہیں اور ان سے استدلال بھی کیا ہے لیکن ان میں سے بعض کے سلسلہ میں ان روایات والوں پر طعن بھی کیا گیا ہے جبکہ اکثر روایات اس سے محفوظ ہیں ہم ان تمام روایات کو علتوں سمیت اور جن

کو اہل آثار نے فاسد قرار دیا ہم ان کو اسی باب میں ان شاء اللہ ذکر کریں گے۔وہ روایات جن میں اہل آثار نے طعن کی ہے۔

۷۱۹۰ : مَا حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دَاوُدَ قَالَا :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ : ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ بِكْرٌ ، وَهِيَ كَارِهَةٌ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَخَيَّرَهَا۔فَكَانَ مَنْ طَعَنَ مَنْ يَذْهَبُ إِلَى الْآثَارِ ، وَالتَّمْيِيزِ بَيْنَ رُوَاتِهَا وَتَثْبِيتِ مَا رَوَى الْحُفَّاظُ مِنْهُمْ ، وَإِسْقَاطِ مَا رَوٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهُمْ أَنْ قَالُوْا :هٰكَذَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كَثِيْرُ الْغَلَطِ .وَقَدْ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ عَنْ أَيُّوْبَ عَلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَإِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ .فَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۱۹۰:عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی باکرہ بیٹی کا نکاح کیا مگر اس لڑکی کو پسند نہ تھا تو وہ لڑکی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی پس آپ نے اس کو اختیار دیا۔حفاظ حدیث نے کہا کہ اس روایت کا راوی جریر بن حازم ہے اور وہ کثیر الاغلاط ہے۔جبکہ اس روایت کو حفاظ نے ایوب سے اور طرح نقل کیا ہے۔اور ایوب نے جن سے روایت نقل کی ان میں سفیان ثوری' حماد بن زید اور اسماعیل بن علیہ جیسے لوگ ہیں۔روایت اس طرح ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب ۲۵/۲٤' ابن ماجه فی النکاح باب ۱۲' مالك فی انکاح ۲۵' مسند احمد ۱۷۳/۱۔

۷۱۹۱ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ :ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوْبَ السِّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَبَيْنَ امْرَأَةٍ ، زَوَّجَهَا أَبُوْهَا ، وَهِيَ كَارِهَةٌ ، وَكَانَتْ ثَيِّبًا۔فَثَبَتَ بِذٰلِكَ عِنْدَهُمْ ، خَطَأُ جَرِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ وَجْهَيْنِ .أَمَّا أَحَدُهُمَا ، فَإِدْخَالُهُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِيْهِ .وَأَمَّا الْآخَرُ ، فَذَكَرَ فِيْهِ أَنَّهَا كَانَتْ بِكْرًا ، وَإِنَّمَا كَانَتْ ثَيِّبًا .وَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا۔

۷۱۹۱: ایوب نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد و عورت کے مابین تفریق کرادی جس عورت کے والد نے اس کا نکاح اس حالت میں کیا تھا کہ وہ عورت ناپسند کرتی تھی اور یہ عورت پہلے شادی شدہ تھی۔اس روایت نے جریر کی دو غلطیاں ثابت کی ہیں۔روایت کو موقوف تابعی کی بجائے مرفوع بیان کیا ہے۔جریر نے اس کا باکرہ ہونا ذکر کیا جبکہ وہ ثیبہ تھی۔

<u>حاصل یہ ہے</u>:اس روایت نے جریر کی دو غلطیاں ثابت کی ہیں۔

۷۱۹۲ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِیْ عِمْرَانَ ، وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ وَعَلِیُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا : أَخْبَرَنَا أَبُوْ صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ أَبِیْ مُوْسَى قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ الدِّمَشْقِیُّ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهٗ وَهِیَ بِكْرٌ بِغَيْرِ أَمْرِهَا ، فَأَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ مَنْ يَذْهَبُ فِیْ ذٰلِكَ إِلَى تَتَبُّعِ الْأَسَانِيْدِ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ لَا يُعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِمَّنْ رَوَاهُ عَنْ شُعَيْبٍ ذَكَرَ فِيْهِ جَابِرًا غَيْرَ أَبِیْ صَالِحٍ هٰذَا .فَمِمَّنْ رَوَاهُ وَأَسْقَطَ مِنْهُ جَابِرًا عَلِیُّ بْنُ مَعْبَدٍ .

۷۱۹۲: عطاء نے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اپنی باکرہ بیٹی کا نکاح اس کی بلا اجازت کر دیا وہ جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی تو آپ نے ان کے مابین تفریق کرا دی۔جنہوں نے اس روایت کو شعیبؒ سے روایت کیا ہے کسی کے متعلق معلوم نہیں کہ انہوں نے جابر کا تذکرہ کیا ہو صرف ایک ابوصالح نے اپنی روایت میں ذکر کیا ہے۔علی بن معبد وغیرہ نے اس روایت میں جابر ؓ کو ساقط کیا ہے۔روایت ملاحظہ ہو۔

۷۱۹۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ ، وَلَمْ يَذْكُرْ جَابِرًا .وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ ، فَبَيَّنَ مِنْ فَسَادِهٖ مَا هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هٰذَا .

۷۱۹۳: عطاء نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے مگر جابر کا تذکرہ نہیں کیا۔

۷۱۹۴ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِیُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ .فَصَارَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنِ الْأَوْزَاعِیِّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَطَاءٍ وَإِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُرَّةَ هٰذَا فَضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ ، لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْآثَارِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَصْلًا .وَمِمَّا رَوَوْا فِیْ ذٰلِكَ أَيْضًا ، مِمَّا لَا طَعْنَ لِأَحَدٍ فِيْهِ۔

۷۱۹۴: عطاء بن ابی رباح نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کو روایت کیا ہے۔یہ روایت اوزاعی نے ابراہیم بن مرہ عن عطاء ہے اور یہ ابراہیم بن مرہ ضعیف الحدیث ہے۔یہ علماء آثار کے ہاں تو یہ اہل علم سے ہی نہیں ہے۔

سات غیر مطعون روایات ابن عباس ؓ:

۷۱۹۵ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهٗ ۔

۷۱۹۵: ابن وہب نے مالک سے روایت کی ہے۔

۷۱۹۶ : ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَصَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِیُّ قَالَا ، أَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِیُّ

، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ح .

۷۱۹۶: صالح بن عبدالرحمٰن اور ابراہیم بن مرزوق دونوں نے قعنبی اور عبداللہ بن مسلمہ سے۔

۷۱۹۷ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ :ثَنَا الْقَعْنَبِیُّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَا :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِیْ نَفْسِهَا ، وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

۷۱۹۷: نافع بن جبیر بن مطعم نے ابن عباس ﷠ سے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیوہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ سے اس کی ذات کے متعلق پوچھا جائے گا اور اس کا اذن اس کی خاموشی ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی النکاح باب۲۵‘ ترمذی فی النکاح باب۱۸‘ ابن ماجہ فی النکاح باب ۱۱‘ دارمی فی النکاح باب۱۳‘ مالک فی النکاح ٤‘ مسند احمد ۲۱۹/۱‘ ۳۵۵‘ ۳۶۲۔

۷۱۹۸ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِیٍّ قَالَ :ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.

۷۱۹۸: نافع بن جبیر بن مطعم نے حضرت ابن عباس ﷠ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۱۹۹ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ :ثَنَا عِيْسٰی بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۱۹۹: عیسٰی بن یونس نے ابن موہب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۰۰ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ۔فَلَمَّا كَانَتِ الْاَيِّمُ الْمَذْكُوْرَةُ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِیَ الَّتِیْ وَلِيُّهَا أَیُّ وَلِیٍّ كَانَ ، مِنْ أَبٍ أَوْ غَيْرِهٖ، كَانَ كَذٰلِكَ الْبِكْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْهِ، هِیَ الْبِكْرُ الَّتِیْ وَلِيُّهَا أَیُّ وَلِیٍّ كَانَ مِنْ أَبٍ أَوْ غَيْرِهٖ. أَیْ :لَمْ يَكُنْ غَايَةٌ فِيْهِ

وَقِيَاسُهُ أَنْ يَكُوْنَ غَايَةً فَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ الْمَقْرُوْنَةُ اِلَيْهَا .وَقَدْ رُوِىَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بِلَفْظٍ ، غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ۔

۷۲۰۰: نافع بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیوہ عورت اپنے نفس پر ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور باکرہ عورت سے اجازت طلب کی جائے گی۔ جب اس روایت میں مذکور بیوہ سے ایسی بیوہ عورت مراد ہے جس کا ولی والد یا کوئی دوسرا شخص ہو۔ گویا اس میں کسی کی حد بندی نہیں ہے اور قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جو آخری حد تک ولی ہو سکتا ہو وہ مراد ہو پس اسی طرح وہ باکرہ جس کو اس کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے جس کا کہ اس میں تذکرہ موجود ہے اس سے بھی وہی باکرہ مراد ہو جس کا ولی موجود ہو خواہ جو بھی ولی ہو والد یا دیگر آخری حد تک مراد ہے۔ یہ روایت دوسری سند صالح بن کیسان عن نافع سے ان الفاظ کے علاوہ دیگر الفاظ سے مروی ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۲۰۱ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِلْاَبِ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ ، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ ، وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔فَهٰذَا مَعْنَاهُ، مَعْنَى الْاَوَّلِ ، سَوَاءٌ .وَالْبِكْرُ الْمَذْكُوْرَةُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ هِىَ الْبِكْرُ ذَاتُ الْاَبِ ، كَمَا أَنَّ الثَّيِّبَ الْمَذْكُوْرَةَ فِيْهِ، كَذٰلِكَ .فَهٰذَا مَا رُوِىَ لَنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .وَأَمَّا عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَرُوِىَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۲۰۱: صالح بن کیسان نے نافع بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ والد کو بیوہ کے معاملے میں کچھ اختیار نہیں اور باکرہ سے اجازت طلب کی جائے گی اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ اس روایت اور پہلی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہے اور وہ باکرہ جس کا تذکرہ اس روایت میں وارد ہے وہ والد والی ہے جیسا کہ اس روایت میں مذکورہ ثیبہ والد والی ہے۔ یہ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات روایات ہیں۔

حاصل روایت:

اس روایت اور پہلی روایت کا مفہوم ایک جیسا ہے اور وہ باکرہ جس کا تذکرہ اس روایت میں وارد ہے وہ والد والی ہے جیسا کہ اس روایت میں مذکورہ ثیبہ والد والی ہے۔

یہ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سات روایات ہیں۔

روایات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

۷۲۰۲ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ :قَالَ ذَكْوَانُ ، مَوْلٰى عَائِشَةَ :سَمِعْت عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ :سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَارِيَةِ يَنْكِحُهَا أَهْلُهَا :أَتُسْتَأْمَرُ أَمْ لَا ؟ قَالَ نَعَمْ ، تُسْتَأْمَرُ .فَقُلْتُ إِنَّهَا تَسْتَحْيِيْ فَتَسْكُتُ قَالَ فَذَاكَ إِذْنُهَا إِذَا هِيَ سَكَتَتْ۔فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَوّٰى بَيْنَ أَهْلِ الْبِكْرِ جَمِيْعًا فِيْ تَزْوِيْجِهَا ، وَلَمْ يَفْصِلْ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ حُكْمِ أَبِيْهَا ، وَلَا حُكْمِ غَيْرِهِ مِنْ سَائِرِ أَهْلِهَا .وَأَمَّا أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۷۲۰۲: ذکوان مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکی کے متعلق دریافت کیا جس کے گھر والے اس کا نکاح کرنا چاہتے ہوں اس سے اجازت طلب کی جائے گی یا نہیں۔ آپ نے فرمایا جی ہاں۔ اس سے اجازت طلب کی جائے گی میں نے کہا وہ حیاء سے خاموش رہے گی فرمایا تو خاموشی اس کی اجازت ہے۔ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ نے کنواری لڑکی کے گھر والوں کے لئے ان کے نکاح کے سلسلہ میں ایک جیسا حکم بیان فرمایا اور اس سلسلہ میں اس کے والد اور دیگر گھر والوں کے احکام میں کوئی فرق نہیں کیا اس سلسلہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایات اس طرح ہیں۔

روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ:

۷۲۰۳ : مَا حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ ، وَلَا الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ .قَالُوْا :وَكَيْفَ إِذْنُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ الصَّمْتُ۔

۷۲۰۳: حضرت ابوسلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثیبہ کا نکاح اس سے اجازت طلب کرنے کے بغیر نہ کیا جائے اور باکرہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اجازت نہ مانگی جائے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی اجازت کیسے ہوگی فرمایا خاموشی۔

تخریج : بخاری فی الحیل باب۲ ۱' ابو داؤد فی النکاح باب۲۳' ترمذی فی النکاح باب۱۸' ابن ماجه فی النکاح باب۱۱'

دارمی فی لانکاح باب۱۳، ۱۶، مسند احمد ۲۲۹/۲، ۲۵۰، ۴۲۵، ۲۷۹۔

۷۲۰۴ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۰۴: علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۲۰۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُوْنٍ ، قَالَ :ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ ح .

۷۲۰۵: عبداللہ ابن میمون نے ولید ابن مسلم سے روایت کی ہے۔

۷۲۰۶ : وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ وَرَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَا :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ :ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ .فَقَدْ جَمَعَ فِيْ ذٰلِكَ بَيْنَ سَائِرِ الْأَوْلِيَاءِ ، وَلَمْ يَجْعَلْ لِلْأَبِ فِيْ ذٰلِكَ حُكْمًا زَائِدًا عَنْ حُكْمِ مَنْ سِوَاهُ مِنْهُمْ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْمَعْنَى الَّذِيْ ذَكَرْنَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ الَّذِيْ رَوَيْنَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، كَمَا ذَكَرْنَا ، لِيُوَافِقَ مَعْنَاهُ مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَلَا يُضَادُّهٗ .وَلَئِنْ كَانَ هٰذَا الْأَمْرُ يُؤْخَذُ مِنْ طَرِيْقِ فَضْلِ بَعْضِ الرُّوَاةِ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ ، وَالْإِتْقَانِ ، وَالْجَلَالَةِ ، فَإِنَّ يَحْيٰى بْنَ أَبِيْ كَثِيْرٍ أَجَلُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَأَتْقَنُ ، وَأَصَحُّ رِوَايَةً ، لَقَدْ فَضَّلَهٗ أَيُّوْبُ السِّخْتِيَانِيُّ عَلٰى أَهْلِ زَمَانِ ذِكْرِهٖ فِيْهِ .

۷۲۰۶: یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ان روایات میں تمام اولیاء کو جمع کیا گیا اور باپ کے لئے دیگر اولیاء کا کوئی زائد حکم بیان نہیں کیا گیا تو اس سے یہ دلالت مل گئی کہ ہم نے باب کی ابتداء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کا جو معنی بیان کیا ہے وہ اس حدیث کے معنی کے موافق ہے متضاد نہیں اور اگر اس حدیث کو روات کے باہمی حفظ، پختگی اور جلالت شان کے اعتبار سے لینا ہو تو تب بھی یحییٰ ابن کثیر کو محمد ابن عمرو کے مقابلے میں اتقان اور صحت روایت کا اعلیٰ درجہ حاصل ہے بلکہ ابوایوب سختیانی نے تو ان کو اپنے زمانے کے تمام ہم عصر محدثین سے افضل قرار دیا ہے (ابو ایوب کا یہ بیان ملاحظہ ہو)۔

۷۲۰۷ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ :ثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ :سَمِعْتُ أَيُّوْبَ يَقُوْلُ :مَا بَقِيَ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ مِثْلُ يَحْيٰى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَلَيْسَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ ، وَلَا فِيْ قَرِيْبٍ مِنْهَا ، بَلْ قَدْ تَكَلَّمَ فِيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ .فَرَوٰى عَنْهُ.

۷۲۰۷: وہیب بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ایوب کو کہتے سنا کہ میں نے سطح زمین پر اس وقت یحییٰ ابن کثیر جیسا محدث نہیں پایا۔ محمد بن عمرو درجے میں ان جیسے تو درکنار ان کے قریب بھی نہیں بلکہ امام مالک نے تو اس پر جرح کی ہے (ملاحظہ فرمائیں)

۷۲۰۸ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْمُنْقِرِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَدْرَاوِيُّ قَالَ :كُنْتُ عِنْدَ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَذُكِرَ عِنْدَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو .فَقَالَ :حَمَلَهُ - يَعْنِي الْحَدِيْثَ - فَتَحَمَّلَ .وَأَمَّا عَدِيٌّ الْكِنْدِيُّ فَرَوٰى عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۲۰۸: عبدالرحمٰن بن عثمان بدراوی کہتے ہیں کہ میں امام مالک کے پاس بیٹھا تھا تو کسی نے محمد بن عمرو کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا لوگوں نے اس کو حدیث کا حامل بنایا تو وہ حدیث کا حامل بن گیا یعنی وہ خود محدث نہیں ہے باقی رہے عدی کندی تو ان کی وساطت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت مروی ہے ملاحظہ ہو۔

۷۲۰۹ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِي الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَدِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الثَّيِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا ، وَالْبِكْرُ رِضَاهَا صَمْتُهَا۔

۷۲۰۹: عدی بن عدی کندی نے اپنے والد عدیؓ سے نقل کیا انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ شادی شدہ عورت اپنی ذات کے بارے میں بول کر بتلائے اور کنواری کی رضامندی اس کی خاموشی میں ہے۔

تخریج : ابن ماجه في النكاح باب۱۱' مسند احمد ۱۹۲/٤۔

۷۲۱۰ : حَدَّثَنَا بَحْرٌ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۱۰: بحر بن شعیب نے لیث سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۱۱ : حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيْعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ :ثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيْ عَنْ أَبِيْهِ' عَنِ الْفَرَسِ وَهُوَ ابْنُ عَمِيْرَةَ وَقَدْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ.فَهٰذَا كَنَحْوِ مَا رَوٰى يَحْيٰى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا تَصْحِيْحُ الْآثَارِ فِيْ هٰذَا الْبَابِ ، قَدْ دَلَّ أَنَّ أَبَا الْبِكْرِ ، لَا يُزَوِّجُهَا بَعْدَ بُلُوْغِهَا ، إِلَّا كَمَا يُزَوِّجُهَا سَائِرُ أَوْلِيَائِهَا بَعْدَهٗ. وَقَدْ قَدَّمْنَا مِنْ ذِكْرِ النَّظَرِ فِيْ ذٰلِكَ فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ مَا يُغْنِيْنَا عَنْ إِعَادَتِهٖ هَاهُنَا فَبِذٰلِكَ كُلِّهٖ

نَأْخُذُ .نَرَى أَنْ لَا يُزَوِّجَ أَبُ الْبِكْرِ ابْنَتَهُ الْبِكْرَ الْبَالِغَةَ إِلَّا بَعْدَ اسْتِئْمَارِهِ إِيَّاهَا فِي ذٰلِكَ وَعِنْدَ صُمَاتِهَا عِنْدَ ذٰلِكَ الْإِسْتِئْمَارِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .وَقَدْ احْتَجَّ قَوْمٌ فِي ذٰلِكَ بِمَا رُوِيَ فِي بِنْتِ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

۷۲۱۱: عدی ابن عدی نے اپنے والد سے انہوں نے الفرس سے جو کہ ابن عمیرہ ہیں اور یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے ہیں اسی طرح روایت نقل کی۔ پس یہ روایت اسی طرح ہے جس طرح یحییٰ بن کثیر نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ اس باب میں روایات کی تصحیح اس پر دلالت کر رہی ہے کہ کنواری لڑکی کے بلوغ کے بعد اس کا والد اسی طرح اس کا نکاح کرے گا (یعنی اجازت لے کر) جیسا کہ دوسرے اولیاء کرتے ہیں جبکہ والد موجود نہ ہو اور قیاس کا تقاضا ہم پہلے شروع باب میں ہی نقل کر چکے دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں اس سلسلے میں ہمارا موقف یہی ہے ہمارا خیال یہ ہے کہ کنواری لڑکی کا باپ کنواری بالغہ سے اجازت طلب کرنے کے بعد اس کا نکاح کرے اور طلب اجازت کے بعد اس کی خاموشی پر اس کا نکاح کرے یہی ہمارے ائمہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ بعض لوگوں نے بنت نعیم بن نحام کی روایت سے دلیل پکڑی ہے روایت یہ ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۷۲۱۲ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ :حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ نُعَيْمٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ النَّحَّامِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُخْطُبُ عَلَى ابْنَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النَّحَّامِ فَقَالَ لَهُ :إِنَّ لَهُ ابْنَ أَخٍ وَلَمْ يَكُنْ لِيَنْكِحَكَ وَيَتْرُكَهُمْ .فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ فَكَلَّمَهُ، فَخَطَبَ عَلَيْهِ .فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ مَا كُنْتُ لِأُتَرِّبَ لَحْمِي وَدَمِي، وَأَرْفَعَ لَحْمَكُمْ فَأَنْكَحَهَا ابْنَ أَخِيهِ وَكَانَ هَوَى الْجَارِيَةِ وَأُمِّهَا فِي ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَاهَا أَنْكَحَهَا وَلَمْ يُؤَامِرْهَا ، فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهَا .وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ فَكَانَتِ الْجَارِيَةُ بِكْرًا .فَقَالَ ابْنُ النَّحَّامِ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّمَا يَكْرَهُوْنَهُ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا مَالَ لَهُ، فَإِنَّ لَهُ فِي مَالِي مِثْلَ مَا أَعْطَاهُمْ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔قَالُوْا :فَفِي هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَجَازَ عَلَيْهَا نِكَاحَ أَبِيهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ لَهُ، إِذْ كَانَتْ بِكْرًا ، وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا مَعَ أَبِيهَا رَأْيًا فِي عَقْدِ النِّكَاحِ عَلَيْهِ قِيْلَ لَهُ :لَوْ كَانَ

هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحًا ثَابِتًا عَلٰى مَا رَوَيْنَا ، وَكَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فَخَالَفَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ لَهِيْعَةَ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَفِيْ مَتْنِهٖ.

۷۲۱۲: عبداللہ ابن نحام نے بتلایا کہ میرے والد نے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے یہ بات نقل کی کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرے لئے عبداللہ بن نحام کی بیٹی کے نکاح کا پیغام دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان کا اپنا بھتیجا موجود ہے وہ انہیں چھوڑ کر تیرے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا چنانچہ ابن عمر زید بن خطاب کے پاس گئے اور ان سے بات چیت کی تو انہوں نے عبداللہ ابن نحام کو پیغام بھیجا تو ابن نحام نے جواب دیا میں اپنے خون اور گوشت کو مٹی میں لت پت کر کے تمہارے گوشت کو کیسے بلند کر سکتا ہوں چنانچہ ابن نحام نے اپنے بھتیجے سے نکاح کر دیا مگر لڑکی اور اس کی والدہ کا میلان ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نکاح کی طرف تھا چنانچہ لڑکی کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ اس لڑکی کے والد نے اس کا نکاح کر دیا اور لڑکی سے اجازت طلب نہیں کی تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو برقرار رکھا اور آپ نے ارشاد فرمایا عورتوں سے ان کی ذات کے معاملہ میں مشورہ کر لیا کرو یہ لڑکی کنواری تھی ابن نحام کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر والے اس نکاح کو اس لئے برا جانتے ہیں کہ اس لڑکے کے پاس مال نہیں ہے پس اس لڑکے کے لئے میرا مال اسی طرح جیسے ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے دینا تھا۔ معترضین کہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں والد کے نکاح کو لڑکی کے ناپسند کرنے کے باوجود جائز قرار دیا حالانکہ وہ لڑکی کنواری تھی اور والد کے ساتھ عقد نکاح میں اس کو کوئی حق نہیں دیا گیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ اصل اختیار والد ہی کو ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ثابت ہو جس طرح کہ نقل کی گئی ہے تو یہ بات اسی طرح ہوگی جبکہ اس کی سند میں عبداللہ ابن لہیعہ ہے جو کہ کمزور راوی ہے جبکہ اس کے بالمقابل لیث بن سعد نے اس روایت کو اس کے خلاف نقل کیا ہے روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج: مسند احمد ۹۷/۲۔

۷۲۱۳: حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَاسْمُهُ الَّذِيْ يُعْرَفُ بِهٖ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ صَالِحًا اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اُخْطُبْ عَلَيَّ ابْنَةَ صَالِحٍ ؟ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ لَهٗ يَتَامٰى ، وَلَمْ يَكُنْ لِيُؤْثِرَنَا عَلَيْهِمْ .فَانْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلٰى عَمِّهٖ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ لِيَخْطُبَ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى صَالِحٍ فَقَالَ :اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ يَخْطُبُ ابْنَتَكَ .فَقَالَ :لِيْ يَتَامٰى وَلَمْ اَكُنْ لِاُتَرِّبَ لَحْمِيْ ، وَاَرْفَعَ لَحْمَكُمْ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ قَدْ

أَنْكَحْتُهَا فُلَانًا ، وَكَانَ هَوٰى أُمِّهَا فِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ خَطَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ابْنَتِيْ، فَأَنْكَحَهَا أَبُوْهَا يَتِيْمًا فِيْ حِجْرِهٖ، وَلَمْ يُؤَامِرْهَا .فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى صَالِحٍ فَقَالَ أَنْكَحْتَ ابْنَتَكَ وَلَمْ تُؤَامِرْهَا فَقَالَ :نَعَمْ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ وَهِيَ بِكْرٌ فَقَالَ صَالِحٌ : إِنَّمَا فَعَلْتُ هٰذَا لَمَّا أَصْدَقَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَإِنَّ لَهَا فِيْ مَالِيْ مِثْلَ مَا أَعْطَاهَا۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خِلَافُ مَا فِي الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ مِنَ الْإِسْنَادِ وَمِنَ الْمَتْنِ جَمِيْعًا ، لِأَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ إِنَّمَا هُوَ مَوْقُوْفٌ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ بْنِ صَالِحٍ وَالْأَوَّلُ قَدْ جَوَّزَ بِهٖ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَالِحٍ إِلٰى أَبِيْهَاوَإِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا :فَقَدْ كَانَ يَنْبَغِيْ عَلٰى مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا أَنْ يَجْعَلَ مَا رَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ فِيْ هٰذَا أَوْلٰى مِمَّا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ ، لِثَبْتِ اللَّيْثِ وَضَبْطِهٖ، وَقِلَّةِ تَخْلِيْطِ حَدِيْثِهٖ، وَلِمَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ مِنْ ضِدِّ ذٰلِكَ .وَأَمَّا مَا فِيْ مَتْنِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّا يُخَالِفُ حَدِيْثَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ ، فَإِنَّ فِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِنُعَيْمٍ لَمَّا بَلَغَهُ مَا عَقَدَ عَلَى ابْنَتِهٖ مِنَ النِّكَاحِ بِغَيْرِ رِضَاهَا أَشِيْرُوْا عَلَى النِّسَاءِ فِيْ أَنْفُسِهِنَّ فَكَانَ بِذٰلِكَ رَدًّا عَلٰى نُعَيْمٍ لِأَنَّ نُعَيْمًا لَمْ يُشَاوِرْ ابْنَتَهٗ فِيْ نَفْسِهَا .فَهٰذَا اخْتِلَافُ مَا فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيْعَةَ .فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَخَ النِّكَاحَ .قِيْلَ لَهٗ :ذٰلِكَ عِنْدَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ ابْنَةَ نُعَيْمٍ لَمْ تَحْضُرْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْأَلَهٗ ذٰلِكَ .وَإِنَّمَا كَانَتْ حَضَرَتْهُ أُمُّهَا ، لَا عَنْ تَوْكِيْلٍ مِنْهَا إِيَّاهَا بِذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ لَهَا بِهِ الْكَلَامُ عَنْهَا .فَكَانَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ ، مِنَ الْكَلَامِ لِنُعَيْمٍ عَلٰى جِهَةِ التَّعْلِيْمِ .وَلَمْ يَفْسَخِ النِّكَاحَ ، إِذْ كَانَ ذٰلِكَ مِنْ جِهَةِ الْقَضَاءِ وَإِنْ كَانَ الْقَضَاءُ لَا يَجِبُ إِلَّا لِحَاضِرٍ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا .وَلَقَدْ رَوَى الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهٗ وَهِيَ بِكْرٌ ، وَهِيَ كَارِهَةٌ ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِكَاحَهٗ عَنْهَا۔فَكَيْفَ يَجُوْزُ أَنْ يُجْعَلَ حَدِيْثُ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ عَلٰى مَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيْعَةَ إِذْ كَانَ قَدْ رَدَّهٗ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهٰذَا وَاقِعٌ ، فَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خِلَافُ ذٰلِكَ .ثُمَّ قَدْ وَجَدْنَا حَدِيْثًا قَدْ رُوِيَ فِيْ أَمْرِ ابْنَةِ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهَا كَانَتْ أَيِّمًا .

۷۲۱۳: ابراہیم بن صالح بن عبداللہ یہ صالح بن عبداللہ وہی ہیں جو نعیم بن نحام کے نام سے مشہور ہیں لیکن جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام صالح رکھا وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ میرے لئے صالح کی بیٹی کے نکاح کا پیغام دیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے پاس یتیم بھیجتے ہیں وہ ان پر تجھے ترجیح نہیں دے سکتا عبداللہ اپنے چچا زید بن خطاب کی طرف گئے تا کہ وہ ان کی طرف سے پیغام دیں حضرت زید صالح کی طرف گئے اور کہا کہ عبداللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے کہ میں ان کے لئے تمہاری بیٹی کے متعلق پیغام دوں تو صالح کہنے لگے میرے پاس یتیم ہیں میں اپنے گوشت کو خاک آلود کر کے تمہارے گوشت کو بلند نہیں کر سکتا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس لڑکے کا نکاح فلاں سے کر دیا لڑکی کی والدہ کی خواہش یہ تھی کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نکاح کرے پس وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے میری بیٹی کے لئے پیغام نکاح دیا تو اس کے والد نے اپنی پرورش میں ایک یتیم سے اس کا نکاح کر دیا اور بچی سے مشورہ بھی نہیں کیا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے صالح کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا تم نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کے مشورے کے بغیر کر دیا انہوں نے عرض کی جی ہاں تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کی ذات معاملے میں ان سے مشورہ کر لیا کرو جبکہ وہ کنواری ہوں حضرت صالح نے کہا یہ میں نے اس لئے کیا کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو مہر دے دیا (تو میں نے اس کا نکاح کر دیا) پس اس لڑکی کا میرے مال میں سے اتنا ہی مال ہوگا جتنا انہوں نے اس کو دیا ہے۔ اس روایت کی سند اور متن دونوں مجروح ہیں۔ سند کے لحاظ سے یہ روایت ابراہیم بن صالح پر موقوف ہے جبکہ اس کے بالمقابل پہلی روایت ابراہیم سے تجاوز کر کے والد تک پہنچتی اور ابن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچتی ہے تو ہمارے مخالف کے مذہب پر مناسب یہ ہے کہ اس روایت میں جو کچھ حضرت لیث نے روایت کیا ہے اسے عبداللہ بن لہیعہ کی روایت سے اولیٰ قرار دیا جائے۔ کیونکہ لیث ثبت وضبط کے لحاظ سے اس سے بہت بڑھ کر ہیں اور ان کی روایت میں خلط کم پایا جاتا ہے جبکہ عبداللہ بن لہیعہ کی روایت اس کے برعکس اور الٹ ہے۔ اس روایت کے متن میں ابن لہیعہ کی روایت کے خلاف یہ بات پائی جاتی ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت نعیم نے اپنی بیٹی کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دیا ہے تو آپ نے ان کو فرمایا کہ عورتوں سے ان کے نفوس کے متعلق مشورہ کر لیا کرو۔ تو یہ بات حضرت نعیم رحمہ اللہ کے طرز عمل کی تردید ہے کیونکہ انہوں نے اپنی بیٹی کے معاملے میں اس سے مشورہ نہیں کیا تھا تو یہ ابن لہیعہ کی روایت کے متن میں نہیں ہے۔ اس روایت میں یہ بات کہیں موجود نہیں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس نکاح کو فسخ کر دیا۔ ہمارے نزدیک اس روایت کا مطلب یہ ہے واللہ اعلم۔ کہ حضرت نعیم رحمہ اللہ کی لڑکی نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر فسخ نکاح کا مطالبہ نہ کیا تھا بلکہ اس کی والدہ حاضر ہوئی اور وہ بھی اس کی وکالت کے طور پر نہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو اس تو کیل کی وجہ سے اس کے ساتھ کلام لازم ہو جاتا۔ فلہٰذا آپ ﷺ نے حضرت نعیم رحمہ اللہ کو جو کچھ فرمایا وہ بطور تعلیم تھا اور آپ نے اس سے نکاح کو فسخ نہ کیا تھا

کیونکہ فسخ کا تعلق فیصلے سے ہے۔ اور اس بات پر سب کو اتفاق ہے کہ فیصلہ کے لئے فریقین کی موجودگی لازم ہوتی ہے۔ ولید بن مسلم نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی کنواری لڑکی کا نکاح اس کی ناپسندیدگی کے باوجود کر دیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نکاح کو رد کر دیا۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ روایت نعیم بن نحام کو اس پر محمول کریں جس طرح کہ اس کو ابن لہیعہ نے روایت کیا ہے کیونکہ اس نے اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف لوٹایا ہے جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف مروی ہے۔ پھر اس سے آگے بڑھ کر ہم کہتے ہیں کہ حضرت نعیم بن نحام کی بیٹی کے سلسلہ میں ایسی روایت موجود ہے جو یہ دلالت کرتی ہے کہ وہ کنواری نہیں بلکہ بیوہ تھی۔ روایت ملاحظہ ہو۔

تخریج : مسند احمد ۹۷/۲، ۱۹۲/٤۔

۴۲۱۳ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِیْ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِیُّ قَالَ :ثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَتٰى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :اِنِّیْ قَدْ خَطَبْتُ ابْنَةَ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ وَأُرِيْدُ أَنْ تَمْشِیَ مَعِیْ فَتُكَلِّمَهُ لِیْ .فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :اِنِّیْ أَعْلَمُ بِنُعَيْمٍ مِنْكَ، اِنَّ عِنْدَهُ ابْنَ أَخٍ لَهُ يَتِيْمًا وَلَمْ يَكُنْ لِيَنْفُضَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَيُتَرِّبَ لَحْمَهُ فَقَالَ :اِنَّ أُمَّهَا قَدْ خَطَبَتْ اِلَیَّ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ :اِنْ كُنْتُ فَاعِلًا .فَاذْهَبْ مَعَكَ بِعَمِّكَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ .قَالَ :فَذَهَبْنَا اِلَيْهِ فَكَلَّمَاهُ، قَالَ :فَكَأَنَّمَا يَسْمَعُ مَقَالَةَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ :مَرْحَبًا بِكَ وَأَهْلًا وَذَكَرَ مِنْ مَنْزِلَتِهٖ وَشَرَفِهٖ .ثُمَّ قَالَ اِنَّ عِنْدِیْ ابْنَ أَخٍ لِیْ يَتِيْمٌ ، وَلَمْ أَكُنْ لِأَنْفُضَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَأُتَرِّبَ لَحْمِیْ .فَقَالَتْ أُمُّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ :وَاللّٰهِ لَا يَكُوْنُ هٰذَا حَتّٰى يَقْضِیَ بِهٖ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْبِسُ أَيِّمًا مِنْ بَنِیْ عَدِیٍ ، ، عَلٰى ابْنِ أَخِيْكَ سَفِيْهٍ ؟ قَالَتْ أَوْ ضَعِيْفٍ .قَالَ :ثُمَّ خَرَجَتْ حَتّٰى أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَخْبَرَتْهُ الْخَبَرَ .فَدَعَا نُعَيْمًا فَقَصَّ عَلَيْهِ كَمَا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُعَيْمٍ صِلْ رَحِمَكَ، وَأَرْضِ أَيِّمَكَ وَأُمَّهَا ، فَاِنَّ لَهُمَا مِنْ أَمْرِهَا نَصِيْبًا۔فَفِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ بِنْتَ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ كَانَتْ أَيِّمًا ، فَذٰلِكَ أَبْعَدُ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَازَ نِكَاحَ أَبِيْهَا عَلَيْهَا وَهِیَ كَارِهَةٌ ، وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ .

۴۲۱۴: عروہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ میں نے نعیم

بن نحامؓ کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چل کر ان سے بات کریں تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نعیم کو تم سے بہتر جانتا ہوں اس کے ہاں اس کا بھتیجا یتیم موجود ہے وہ اپنے گوشت کو مٹی میں ڈال کر لوگوں کے گوشت کے لئے فیصلہ نہ کرے گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنے لگے اس کی والدہ نے میری طرف پیغام نکاح بھیجا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر تم نے ضرور کرنا ہے تو پھر اپنے ساتھ اپنے چچا زید کو لے جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ اس نے وہی بات کی گویا کہ اس نے عمر رضی اللہ عنہ کی بات سن رکھی ہے۔ نعیم کہنے لگے تمہارے آنے پر خوش آمدید تم بڑے مرتبے اور شرف والے ہو پھر کہنے لگے۔ میرا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میں اپنے گوشت کو مٹی میں ملا کر دوسروں کے گوشت کو معزز کروں تو اس پر گھر کی جانب سے بچی کی والدہ بول اٹھیں یہ ہرگز نہ ہوگا جب تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق فیصلہ نہ فرمائیں گے کیا تم بنی عدی کی ایک بیوہ لڑکی کو اپنے کم عقل بھتیجے کے لئے روک کر رکھتا ہے؟ انہوں نے سفیہ یا ضعیف کا لفظ بولا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ نکل کر جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور ان کو ساری بات کی اطلاع دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم کو بلایا تو انہوں نے اس طرح تمام واقعہ سنایا جو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہا تھا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے نعیم۔ صلہ رحمی کرو۔ بیوہ اور اس کی ماں کو راضی کرو کیونکہ ان کے معاملہ میں ان کا حصہ ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نعیم کی بیٹی بیوہ تھی اور یہ بات بہت بعید ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مرضی کے بغیر اس کے والد کے کیے ہوئے نکاح کو جائز رکھیں۔

بَابُ الْمِقْدَارِ الَّذِیْ یُحَرِّمُ الصَّدَقَةَ عَلٰی مَالِکِهٖ

کس قدر مقدار مال سے صدقہ حرام ہے؟

خلاصۃ المرام:

فریق اوّل: صبح وشام کے کھانے کا جو مالک ہو اس پرصدقہ حرام ہے اور اس کو سوال درست نہیں۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے: اگر کوئی ایک اوقیہ چاندی (۴۰ درہم کے برابر) کا مالک ہو تو اس پرصدقہ حرام ہے اور اس کو سوال کرنا جائز نہیں ہے۔

فریق ثالث: پچاس درہم کے مالک پرصدقہ حرام ہے۔

فریق رابع: دوسو درہم کے مالک پرصدقہ وسوال حرام ہیں یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

فریق اوّل کی مستدلات:

۷۲۱۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ الرَّقِّیُّ ، قَالَ :ثَنَا أَیُّوْبُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ یَزِیْدَ ، عَنْ أَبِیْ کَبْشَةَ السَّلُوْلِیِّ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ، فَإِنَّمَا یَسْتَکْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ .قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا ظَهْرُ غِنًی؟ قَالَ أَنْ یَعْلَمَ أَنَّ عِنْدَ أَهْلِهٖ مَا یُغَدِّیهِمْ وَمَا یُعَشِّیهِمْ۔

۷۲۱۵: ابو کبشہ سلولی نے سہل بن حنظلیہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس آدمی نے مالداری کے باوجود لوگوں سے سوال کیا وہ اپنے پاس جہنم کے انگارے زیادہ کر رہا ہے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! ظہر غنیٰ کیا ہے آپ نے فرمایا اس کے گھر والوں کے ہاں صبح وشام کا کھانا ہو۔

تخریج : ابو داؤد فی الزکاة باب ۲٤، مسند احمد ٤/١٨١۔

۷۲۱۶ : حَدَّثَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمُرَادِیُّ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ بَکْرٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ بْنِ جَابِرٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَهٗ بِإِسْنَادِهٖ. قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰی أَنَّ مَنْ مَلَکَ هٰذَا الْمِقْدَارَ ، حُرِّمَتْ عَلَیْهِ الصَّدَقَةُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ ، وَاحْتَجُّوْا فِیْ ذٰلِکَ ، بِهٰذَا الْحَدِیْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِکَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ مَلَکَ أُوْقِیَّةً مِنَ الْوَرِقِ ، وَهِیَ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا ، أَوْ

عِدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ ، وَمَنْ مَلَكَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ، لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۱۶: عبدالرحمٰن بن یزید نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے پھر اسی طرح ان کی اسناد والی روایت کی گئی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: کچھ لوگ اس طرف گئے ہیں کہ جو اتنی مقدار یعنی صبح وشام کے کھانے کا مالک ہوگا اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کو سوال درست نہیں اور انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے۔فریق ثانی کا موقف ہے کہ جو شخص ایک اوقیہ چاندی کا مالک ہو کہ جس کی مقدار چالیس درہم ہے یا اس کے برابر سونا ہو تو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کو سوال جائز نہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں ہے انہوں نے مندرجہ ذیل روایات سے استدلال کیا ہے۔

۷۲۱۷ : بِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ :أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ قَالَ : أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ يَسْأَلُ مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَعِنْدَهُ أُوْقِيَّةٌ أَوْ عِدْلُهَا ، فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافًا وَالْأُوْقِيَّةُ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا .

۷۲۱۷: عطاء بن یسار نے بنی اسد کے ایک آدمی سے وہ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ ایک آدمی کو فرما رہے تھے کہ جس نے اس حالت میں سوال کیا جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کا بدل (سونا وغیرہ) ہو تو اس نے گویا اصرار سے سوال کیا ان دنوں اوقیہ چالیس دراہم کے برابر ہوا کرتی تھی۔

تخریج : مسند احمد ۵/ ۴۳۰۔

۷۲۱۸ : وَبِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، قَالَ :ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۱۸: بشر بن عمر نے مالک بن انس سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۱۹ : وَبِمَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَسْلَمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَنْ مَلَكَ خَمْسِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الذَّهَبِ ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ ، وَلَمْ تَحِلَّ لَهُمُ الْمَسْأَلَةُ ، وَمَنْ مَلَكَ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ ، لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۱۹: سفیان نے زید بن اسلم سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت نقل کی ہے۔فریق ثالث کا موقف ہے کہ

جو پچاس دراہم یا اس کے برابر سونے کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام ہے اور اس کو سوال درست نہیں اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس پر صدقہ حرام نہیں ہے انہوں نے ان روایات کو دلیل بنایا ہے۔

۷۲۲۰: بِمَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: ثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، ح. وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْأَلُ عَبْدٌ مَسْأَلَةً، وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ إِلَّا جَاءَتْ شَيْنًا، أَوْ كُدُوحًا، أَوْ خُدُوشًا، فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَاذَا غِنَاهُ؟ قَالَ: خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

۷۲۲۰: سفیان ثوری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جو سوال کرتا ہے حالانکہ اس کے پاس کفایت والی چیز ہوتی ہے تو وہ قیامت کے دن کسی چیز یا بدنمائی یا خراشوں والے چہرے کے ساتھ اٹھایا جائے گا آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! غناء کیا ہے؟ آپ نے فرمایا پچاس دراہم یا اس کے حساب سے سونا۔

تخریج: بنحوه فی الدارمی فی الزکاة باب۱۷، مسند احمد ۴۲۶/۴، ۴۳۶۔

۷۲۲۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: ثَنَا أَبُو هُشَيْمٍ الرِّفَاعِيُّ، قَالَ: ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: ثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ وَلَمْ يَشُكَّ، وَزَادَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ: وَلَوْ كَانَ عَنْ غَيْرِ حَكِيمٍ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنَاهُ زُبَيْدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ. وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُونَ، فَقَالُوا: مَنْ مَلَكَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ وَالْمَسْأَلَةُ، وَمَنْ مَلَكَ دُونَهَا لَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةُ، وَلَمْ تُحَرَّمْ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ أَيْضًا. وَاحْتَجُّوا فِي ذٰلِكَ۔

۷۲۲۱: یحییٰ بن آدم نے سفیان ثوری سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے البتہ کدوحاً کے بعد فی وجہہ کے الفاظ زائد ہیں سفیان سے کہا گیا کہ غیر حکیم سے روایت کس طرح ہے۔ تو انہوں نے کہا زبید نے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی ہے۔ جو شخص دو سو دراہم کا مالک ہو اس پر صدقہ اور سوال حرام ہے اور جو اس کم مقدار کا مالک ہو اس پر سوال حرام نہیں اور نہ ہی اس پر صدقہ حرام ہے ان کی دلیل یہ روایات ہیں۔

۷۲۲۲: بِمَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَ: ثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَنَّهُ أَتَى أُمَّهُ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ لَوْ ذَهَبْتَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَسَأَلْتُهُ .قَالَ :فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ قَائِمٌ يَخْطُبُ النَّاسَ ، وَهُوَ يَقُوْلُ : مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ ، أَعَفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ عِدْلُ خَمْسِ أَوَاقٍ ، سَأَلَ إِلْحَافًا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :وَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، وَجَبَ الْكَشْفُ عَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؛ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الْأَقْوَالِ ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَرَأَيْنَا الصَّدَقَةَ لَا تَخْلُو مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ :إِمَّا أَنْ تَكُوْنَ حَرَامًا لَا تَحِلُّ مِنَ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَاتِ عِنْدَ الضَّرُوْرَاتِ إِلَيْهَا .أَوْ تَكُوْنُ تَحِلُّ لَهُ أَنْ يَمْلِكَ مِقْدَارًا مِنَ الْمَالِ ، فَتَحْرُمُ عَلٰى مَالِكِهِ. فَرَأَيْنَا مَنْ مَلَكَ دُوْنَ مَا يُغَدِّيْهِ، أَوْ دُوْنَ مَا يُعَشِّيْهِ، كَانَتِ الصَّدَقَةُ لَهُ حَلَالًا ، بِاتِّفَاقِ الْفِرَقِ كُلِّهَا .فَخَرَجَ بِذٰلِكَ حُكْمُهَا ، مِنْ حُكْمِ الْأَشْيَاءِ الْمُحَرَّمَاتِ الَّتِيْ تَحِلُّ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ .أَلَا تَرَى أَنَّ مَنْ اُضْطُرَّ إِلَى الْمَيْتَةِ ، أَنَّ الَّذِيْ يَحِلُّ لَهُ مِنْهَا ، هُوَ مَا يُمْسِكُ بِهِ نَفْسَهُ، لَا مَا يُشَبِّعُ ، حَتّٰى يَكُوْنَ لَهُ غَدَاءٌ ، أَوْ حَتّٰى يَكُوْنَ لَهُ عَشَاءٌ .فَلَمَّا كَانَ الَّذِيْ يَحِلُّ مِنَ الصَّدَقَةِ ، هُوَ بِخِلَافِ مَا يَحِلُّ مِنَ الْمَيْتَةِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ ، ثَبَتَ أَنَّهَا إِنَّمَا تَحْرُمُ عَلَى مَنْ مَلَكَ مِقْدَارًا مَا .فَأَرَدْنَا أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ الْمِقْدَارِ مَا هُوَ ؟ فَرَأَيْنَا مَنْ مَلَكَ دُوْنَ مَا يُغَدِّي ، أَوْ دُوْنَ مَا يُعَشِّي ، لَمْ يَكُنْ بِذٰلِكَ غَنِيًّا .وَكَذٰلِكَ مَنْ مَلَكَ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا ، أَوْ خَمْسِيْنَ دِرْهَمًا ، أَوْ مَا هُوَ دُوْنَ الْمِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، فَإِذَا مَلَكَ مِئَتَيْ دِرْهَمٍ ، كَانَ بِذٰلِكَ غَنِيًّا ؛ لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الزَّكَاةِ خُذْهَا مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ ، وَاجْعَلْهَا فِيْ فُقَرَائِهِمْ۔فَعَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ مَالِكَ الْمِئَتَيْنِ ، غَنِيٌّ ، وَأَنَّ مَا دُوْنَهَا ، غَيْرُ غَنِيٍّ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰى مَالِكِ الْمِئَتَيْ دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا ، وَأَنَّهَا حَلَالٌ لِمَنْ يَمْلِكُ مَا هُوَ دُوْنَ ذٰلِكَ ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ .

۲۷۷۲: عبدالحمید بن جعفر نے اپنے والد سے انہوں نے مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی والدہ کے ہاں آیا تو اس نے کہا بیٹا اگر تو جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جا کر سوال کرتا وہ کہتے ہیں کہ میں جناب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا جبکہ آپ کھڑے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ سے غناء کا طالب ہو اللہ تعالیٰ اس کو غنی بنا دیتا ہے اور جو سوال سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سوال سے بچا لیتے ہیں اور جو لوگوں سے اس حالت میں سوال کرے گا کہ اس کے پاس پانچ اوقیہ چاندی کے برابر چیز ہو تو وہ اصرار سے سوال کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: جب لوگوں کا اس سلسلہ میں اختلاف ہوا تو ضروری ہے کہ اختلاف کی حقیقت کو کھولا جائے تا کہ صحیح تر قول سامنے آئے۔ صدقہ دو حال سے خالی نہیں یا حرام ہوگا اور اس میں سے کچھ بھی حلال نہ ہوگا مگر

اضطرار کے وقت جبکہ دوسری اشیاء کی طرح حلال ہو جائے یا پھر وہ مال کی ایک خاص مقدار کا مالک بننے تک حلال ہوگا پھر اس مال کے مالک پر حرام ہو جائے گا۔ تو ہم نے غور کیا کہ جو شخص ایک دن رات کے کھانے سے کم مقدار کا مالک ہو تو سب کا اتفاق ہے کہ اسے صدقہ حلال ہے تو اس سے اس کا وہ حکم نکل آیا جو ضرورت کے وقت حرام چیزوں کا ہوتا ہے۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ جو شخص مردار کھانے پر مجبور ہو جائے تو اس کو اس حرام چیز میں سے صرف اس قدر کھانا جائز ہوگا جس سے اس کے نفس کو بقا میسر ہو سکے اس کو سیر ہو کر کھانا درست نہیں ہے یہاں تک کہ اس کے پاس ایک صبح اور ایک شام کا کھانا آ جائے۔ پس جب یہ بات جس کی وجہ سے صدقہ لینا حلال ہوتا ہے اس کے مخالف ہے جس کے تحت بوقت ضرورت مردار کا کھانا حلال ہو جاتا ہے تو اس سے ثابت ہو گیا کہ وہ اس پر حرام ہوگا جو کسی مقدار کا مالک ہو۔ اب ہم مقدار دیکھنا چاہتے ہیں تو اس میں ہم نے یہ جانا کہ جو آدمی ایک دن رات کے کھانے سے کم مقدار کا مالک ہو تو وہ اس کی بدولت مالدار نہیں ہوتا۔ اسی طرح جو شخص چالیس پچاس درہموں یا دو سو سے کم درہموں کا مالک ہو تو وہ بھی غنی نہیں ہوتا۔ اور جب دو سو درہموں کا مالک ہو جاتا ہے تو اس سے غنی بن جاتا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے زکاۃ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے مالداروں سے لے کر ان کے فقراء کو دی جائے۔ تو اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ دو سو درہموں کا مالک غنی شمار ہوتا ہے اور اس سے کم مقدار کا مالک غنی نہیں ہوتا پس اس سے ثابت ہو گیا کہ دو سو درہم اور اس سے زائد کے مالک پر صدقہ حرام ہے اور جو اس سے کم کا مالک ہو اس کے لئے حلال ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۱۳۸/٤۔

بَابُ فَرْضِ الزَّكَاةِ فِي الْإِبِلِ السَّائِمَةِ فِيمَا زَادَ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ

اُونٹوں کی تعداد جب ایک سوبیس ہو جائے تو ان کی زکوٰۃ کا حکم

خلاصۃ الزام:

اول: چالیس سے پچاس بن جانے کی صورت میں دس پر فریضہ بدلتا جائے گا تا آنکہ تین سو ہو جائیں پھر فریضہ لوٹے گا۔

ثانی: ایک سو بیس پر فریضہ چالیس سے پچاس کی صورت میں بدلتا رہے گا۔

فریق ثالث کے ہاں ۱۲۰ پر فریضہ لوٹایا جائے گا پانچ سے شروع ہوں گے یہ احناف ائمہ کرام رحمہم اللہ کا قول ہے۔

۷۲۲۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَبِيْبُ بْنُ أَبِي حَبِيْبٍ ، قَالَ : ثَنَا عَمْرُو بْنُ هَرِمٍ قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ :لَمَّا اُسْتُخْلِفَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ أَرْسَلَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ ، يَلْتَمِسُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ ، وَكِتَابَ عُمَرَ .فَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ .وَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ كِتَابَ عُمَرَ فِي الصَّدَقَاتِ ، مِثْلَ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُسِخَا .فَحَدَّثَنِي عَمْرٌو ، أَنَّهُ طَلَبَ آلَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنْ يَنْسَخَهُ مَا فِي ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ ، فَيَنْسَخَ لَهُ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ فَكَانَ مِمَّا فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ أَنَّ الْإِبِلَ إِذَا زَادَتْ عَلَى تِسْعِيْنَ وَاحِدَةً ، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً .فَإِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً ، فَلَيْسَ فِيْمَا زَادَ مِنْهَا دُوْنَ الْعَشْرِ شَيْءٌ .فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً ، فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ وَحِقَّةٌ ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً .فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً ، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ ، وَابْنَةُ لَبُوْنٍ ، إِلَى أَنْ تَبْلُغَ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً .فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً ، فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ ، ثُمَّ أُجْرِيَ الْفَرِيْضَةَ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى يَبْلُغَ ثَلَاثَمِائَةٍ .فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَثَمِائَةٍ ، فَفِيْهَا مِنْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ ، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ، بِنْتُ لَبُوْنٍ۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ إِلَى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَوْمٌ فَقَالُوْا بِهٖ .وَخَالَفَهُمْ فِي ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، فَفِي كُلِّ

خَمْسِينَ حِقَّةٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ ، بِنْتُ لَبُوْنٍ .وَتَفْسِيرُ ذٰلِكَ ، أَنَّهُ لَوْ زَادَتِ الْإِبِلُ بَعِيرًا وَاحِدًا ، عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، وَجَبَ بِزِيَادَةِ هٰذَا الْبَعِيرِ حُكْمٌ ثَانٍ ، غَيْرُ حُكْمِ الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ .فَوَجَبَ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ثُمَّ يُجْرُوْنَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى تَبْلُغَ الزِّيَادَةُ تَمَامَ الْمِائَةِ وَالثَّلَاثِيْنَ ، فَيَجْعَلُوْنَ فِيْهَا حِقَّةً وَبِنْتَيْ لَبُوْنٍ .ثُمَّ يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، حَتّٰى يَتَنَاهَى الزِّيَادَةُ اِلٰى أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ ، فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ وَمِائَةً ، كَانَ فِيْهَا حِقَّتَانِ ، وَبِنْتُ لَبُوْنٍ ، اِلٰى خَمْسِيْنَ وَمِائَةٍ .فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً ، كَانَ فِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ ، ثُمَّ يُجْرُوْنَ الْفَرْضَ فِي الزِّيَادَةِ عَلٰى ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، أَبَدًا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ۔

۲۲۳۷: محمد بن عبدالرحمٰن انصاری بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو انہوں نے مدینہ منورہ میں پیغام بھیجا وہ جناب رسول اللہ ﷺ کا وہ خط تلاش کر رہے تھے جو آپ ﷺ نے عمرو بن حزم کو صدقات کے سلسلہ میں لکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط۔ چنانچہ حضرت عمرو بن حزم کے نام خط کو ان کی اولاد میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خط کو ان کی اولاد کے ہاں پالیا جو جناب رسول اللہ ﷺ کے صدقات والے مکتوب گرامی کی طرح تھا پھر وہ دونوں نقل کئے گئے حبیب بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمروؒ نے بیان کیا کہ انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن کی آل کو بلایا تا کہ جو کچھ ان دونوں تحریروں میں ہے اسے لکھ دیں چنانچہ انہوں نے جو کچھ ان تحریروں میں تھا اس کو لکھ دیا تو اس خط میں یہ تھا۔۹۰ اونٹوں پر ایک کا اضافہ ہو تو دو حقے تین سال کا اونٹ پھر جب ۱۲۰ تک ہو جائیں تو یہی حکم ہے جب اس سے زائد ہوں تو نو تک کچھ نہیں پھر ۱۳۰ ہو جائیں تو دو بنت لبون اور ایک حقہ کہ ۱۳۹ تک یہی حکم ہے ۱۴۰ ہو جائیں تو دو حقے اور ایک بنت لبون۔ ۱۴۹ تک یہی حکم ہے۔ ۱۵۰ ہو جائیں تو تین حقے لازم ہوں گے پھر فریضہ اسی طرح جاری رہے گا (کہ دس کے اضافہ سے بنت لبون سے حقہ کی طرف لوٹتے رہیں گے) یہاں تک کہ ان کی تعداد تین سو تک پہنچ جائے جب تین سو ہو جائے تو پھر ہر پچاس پر ایک حقہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون۔امام طحاویؒ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔فریق ثانی کا موقف ہے کہ جب ۱۲۰ سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس میں بنت لبون۔ اور اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر ایک سو بیس پر ایک اونٹ کا اضافہ ہو جائے تو اس سے ایک بیس سو والے حکم کی بجائے دوسرا حکم لگے گا۔ پس ہر چالیس پر ایک بنت لبون پھر یہ اسی طرح چلائیں گے یہاں تک کہ اضافہ ایک سو تیس تک پہنچے۔ اس میں ایک حقہ اور دو بنت لبون ہوں گے پھر اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ اضافہ ایک سو چالیس تک پہنچے پھر جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو اس میں دو حقے اور ایک بنت لبون اور یہ ایک سو پچاس تک اسی طرح ہو گا۔ جب گنتی ایک سو پچاس ہو جائے گی تو اس میں تین حقے ہوں گے پھر اضافے میں فریضہ کو ہمیشہ اسی طرح چلاتے جائیں گے۔

انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔

تخریج : بخاری فی الزکاۃ باب۳۸، ابو داؤد فی الزکاۃ باب ۸/۵، نسائی فی الزکاۃ باب ۱۰/۵، مالک فی الزکاۃ روایت ۲۳، مسند احمد ۱۲/۱۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: کہ بعض لوگوں نے اس روایت کو اختیار کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: جب ۱۲۰ سے زائد ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس میں بنت لبون۔ اور اس کی وضاحت اس طرح ہے کہ اگر ایک سو بیس پر ایک اونٹ کا اضافہ ہو جائے تو اس سے ایک بیس سو والے حکم کی بجائے دوسرا حکم لگے گا۔ پس ہر چالیس پر ایک بنت لبون پھر یہ اسی طرح چلائیں گے یہاں تک کہ اضافہ ایک سو تیس تک پہنچے۔ اس میں ایک حقہ اور دو بنت لبون ہوں گے پھر اسی طرح رہے گا یہاں تک کہ اضافہ ایک سو چالیس تک پہنچے پھر جب ایک سو چالیس ہو جائیں تو اس میں دو حقے اور ایک بنت لبون اور یہ ایک سو پچاس تک اسی طرح ہوگا۔ جب گنتی ایک سو پچاس ہو جائے گی تو اس میں تین حقے ہوں گے پھر اضافے میں فریضہ کو ہمیشہ اسی طرح چلاتے جائیں گے۔ انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔

۷۲۲۴ : بِمَا حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ ، قَالَ :حَدَّثَنِیْ أَبِیْ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ لَمَّا اُسْتُخْلِفَ ، وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ ، فَكَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ .هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ ، الَّتِیْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، الَّتِیْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَهٗ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا ، فَلْيُعْطِهَا ، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا ، فَلَا يُعْطِهٖ. كَانَ فِیْ كِتَابِهٖ ذٰلِكَ ، أَنَّ الْاِبِلَ اِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، فَفِیْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، وَفِیْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ .

۷۲۲۴: ثمامہ بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جب خلافت کی باگ سنبھالی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف روانہ فرما کر یہ خط تحریر فرمایا یہ فرض زکوٰۃ ہے جس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر لازم کیا ہے۔ اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دیا ہے۔ جو اس کو مسلمانوں سے اس کے طریقہ کے مطابق مانگے تو وہ اس کو ادا کرے اور جس سے اضافہ کے ساتھ سوال کیا جائے وہ نہ دے۔ اور ان کے خط میں یہ بھی تھا کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو پھر ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں حقہ دیا جائے گا۔

۷۲۲۵ : حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :أَرْسَلَنِیْ ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ اِلٰى ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، لِيَبْعَثَ اِلَيْهِ بِكِتَابِ أَبِیْ بَكْرٍ

الصِّدِّیقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، الَّذِیْ کَتَبَہٗ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حِیْنَ بَعَثَہٗ مُصَدِّقًا . قَالَ حَمَّادٌ : فَدَفَعَہٗ اِلَیَّ ، فَاِذَا عَلَیْہِ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَاِذَا فِیْہِ ذِکْرُ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ ، ثُمَّ ذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ .

۷۲۲۵: حماد کہتے ہیں کہ مجھے ثابت بنانی نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس انصاریؒ کی طرف بھیجا تا کہ وہ ان کی طرف ابوبکرؓ کا وہ خط بھیجیں جو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا تھا جبکہ ان کو بحرین کی طرف عامل بنا کر بھیجا تھا۔ حماد کہتے ہیں وہ خط انہوں نے میرے حوالے کیا میں نے دیکھا کہ اس پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ہے اور اس میں فرض صدقات کا تذکرہ ہے پھر انہوں نے ابن مرزوق جیسی روایت نقل کی ہے۔

۷۲۲۶ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ : ثَنَا الْحَکَمُ بْنُ مُوْسٰی أَبُوْ صَالِحٍ ، قَالَ : ثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَمْزَۃَ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ ، قَالَ : حَدَّثَنِی الزُّہْرِیُّ ، عَنْ أَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی أَہْلِ الْیَمَنِ بِکِتَابٍ ، فِیْہِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ ، وَالدِّیَاتُ ، وَبَعَثَ بِہٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، ثُمَّ ذَکَرَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَۃِ مِنَ الْاِبِلِ کَذٰلِكَ أَیْضًا .

۷۲۲۶: زہری نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف ایک خط لکھا جس میں فرائض، سنن اور دیات تھیں اور عمرو بن حزم کے ہاتھ روانہ فرمایا پھر اس میں یہ بھی ذکر کیا جب اونٹ ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ان کا حکم اسی طرح ہے۔

۷۲۲۷ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَہْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ لَہِیْعَۃَ ، عَنْ عُمَارَۃَ بْنِ غَزِیَّۃَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ أَبِیْ بَکْرٍ الْاَنْصَارِیِّ ، أَخْبَرَہٗ أَنَّ ہٰذَا کِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الصَّدَقَاتِ . فَذَکَرَ فِیْمَا زَادَ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَۃِ ، کَذٰلِكَ أَیْضًا .

۷۲۲۷: عمارہ بن غزیہ انصاری نے عبداللہ بن ابی بکر انصاری سے نقل کیا ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ہے جو عمرو بن حزم کی خاطر صدقات کے سلسلے میں لکھا اور اس میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائے تو پھر بھی حکم یہی ہے۔

۷۲۲۸ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ ، بْنِ مُوْسٰی قَالَ : حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ

اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، فَرَائِضَ الْإِبِلِ ، ثُمَّ ذَكَرَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، كَذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۲۲۸: محمد بن ابی بکر بن حزم نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کو اونٹوں کی زکوٰۃ لکھ کر دی پھر اس میں فرمایا جب ایک سو بیس ہو جائیں تو حکم اسی طرح رہے گا۔

۷۲۲۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ :نَسَخْتُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ كُتِبَ فِي الصَّدَقَةِ ، وَهِيَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَقْرَأَنِيهَا سَالِمٌ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ، ابْنَا ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، فَوَعَيْتُهَا عَلَى وَجْهِهَا ، وَهِيَ الَّذِيْ نَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِنْ سَالِمٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، إِلَى حِيْنِ أُمِّرَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَأَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ .قَالُوْا : وَقَدْ عَمِلَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۲۹: ابن شہاب کہتے ہیں کہ صدقہ کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کا خط آل عمر بن خطاب کے پاس ہے سالم اور عبداللہ دونوں نے مجھے پڑھایا تو میں نے اسی طریقے سے اس کو یاد کر لیا اور وہ وہی خط ہے جس کو عمر بن عبدالعزیزؒ نے سالم اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کروایا جب کہ وہ مدینہ کے امیر بنائے گئے اور انہوں نے اپنے عمال کو اس پر عمل کا حکم دیا پھر یہ روایت بیان کی۔ فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ اسی خط پر عمر بن خطابؓ نے عمل کیا اور وہ بطور ثبوت یہ روایت بھی ذکر کرتے ہیں۔

۷۲۳۰ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَأْخُذُ عَلَى هٰذَا الْكِتَابِ ، فَذَكَرَ فَرَائِضَ الْإِبِلِ .وَفِيْهَا ذِكْرٌ مِنْهَا أَنَّ مَا زَادَ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ فَقَالُوْا : مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ مِنَ الْإِبِلِ اُسْتُؤْنِفَتْ فِيْهِ الْفَرِيْضَةُ .فَكَانَ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ مِنْهَا شَاةٌ ، حَتّٰى تَتَنَاهَى الزِّيَادَةُ إِلَى خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ ، فَيَكُوْنُ فِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى تِسْعٍ وَأَرْبَعِيْنَ وَمِائَةٍ .فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةً ، فَفِيْهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ ، ثُمَّ كَذٰلِكَ الزِّيَادَةُ ، مَا كَانَ دُوْنَ الْخَمْسِيْنَ ، فَفِيْهَا فَرَائِضُ مُسْتَأْنَفَاتٌ عَلَى حُكْمِ أَوَّلِ فَرَائِضِ الْإِبِلِ ، فَإِذَا كَمُلَتْ خَمْسِيْنَ ، فَفِيْهَا حِقَّةٌ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْآثَارِ۔

۷۲۳۰: نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ اس خط پر عمل کرتے تھے پھر اس میں اونٹوں کی زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے جن میں یہ بات بھی ہے جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے بڑھ جائے تو ہر چالیس میں بنت لبون اور پچاس میں حقہ ہوگا۔ فریق ثالث: جب اونٹوں کی تعداد ایک سو بیس سے زیادہ ہو تو پھر فریضہ نئے سرے سے لوٹایا جائے گا پس ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی یہاں تک کہ اضافے کی مقدار پچیس تک پہنچ جائے تو اس میں ایک بنت مخاض لازم ہوگا اور یہ اسی طرح ایک سو انچاس تک چلیں پھر جب ان کی تعداد ایک سو پچاس ہو جائے گی تو اس میں تین حقے ہوں گے پھر اضافے کا یہی حکم ہوگا جب تک وہ پچاس سے کم ہو ان میں فرائض دوبارہ لوٹائے جاتے رہیں گے اونٹوں کے پہلے فرائض کی طرح (یعنی پانچ میں بکری وغیرہ) جب پچاس مکمل ہو جائیں گے تو اس میں ایک حقہ ہوگا انہوں نے ان آثار کو دلیل بنایا۔

۷۲۳۱ : بِمَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ :ثَنَا الْخَصِيْبُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ :قُلْتُ لِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ :اُكْتُبْ لِيْ كِتَابَ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَهُ لِيْ فِيْ وَرَقَةٍ ثُمَّ جَاءَ بِهَا وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّهُ أَخَذَهُ مِنْ كِتَابِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَهُ لِجَدِّهِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ ذِكْرِ مَا يُخْرَجُ مِنْ فَرَائِضِ الْإِبِلِ فَكَانَ فِيْهِ أَنَّهَا إِذَا بَلَغَتْ تِسْعِيْنَ ، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ ، إِلٰى أَنْ تَبْلُغَ عِشْرِيْنَ وَمِائَةً .فَإِذَا كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ، فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ ، فَمَا فَضَلَ ، فَإِنَّهُ يُعَادُ إِلٰى أَوَّلِ فَرِيْضَةِ الْإِبِلِ ، فَمَا كَانَتْ أَقَلَّ مِنْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ ، فَفِيْهِ الْغَنَمُ ، فِيْ كُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ۔

۷۲۳۱: حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے قیس بن سعد کو کہا کہ تم مجھے ابوبکر بن حزم والا خط نقل کر کے دو چنانچہ انہوں نے ایک کاغذ پر وہ نقل کیا اور پھر وہ مجھے لا کر دیتے ہوئے یہ فرمایا یہ میں نے ابوبکر بن حزم کے خط سے نقل کیا ہے اور ابوبکر نے مجھے بتلایا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خط ان کے دادا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو اونٹوں کی زکوٰۃ کے سلسلے میں لکھ کر دیا تھا اس خط میں یہ درج تھا جب اونٹوں کی تعداد نوے تک پہنچ جائے تو اس میں ایک سو بیس تک دو حقے لازم رہیں گے جب اس سے زیادہ بڑھ جائیں گے تو ہر پچاس میں ایک حقہ ہوگا اور جو زائد ہوں گے ان کو ابتدائے فریضہ کی طرف لوٹایا جائے گا پس جو پچیس سے کم ہوں گے ان کی بکریاں ہوں گی ہر پانچ میں ایک بکری۔

۷۲۳۲ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ الضَّرِيْرُ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِيْ ذٰلِكَ ، وَجَبَ النَّظَرُ لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ الْأَقْوَالِ قَوْلًا صَحِيْحًا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَرَأَيْنَاهُمْ جَمِيْعًا ، قَدْ جَعَلُوا الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةَ نِهَايَةً لِمَا وَجَبَ ، فِيْمَا زَادَ عَلَى التِّسْعِيْنَ .وَقَدْ رَأَيْتُ مَا جُعِلَ نِهَايَةً فِيْمَا قَبْلَ ذٰلِكَ ، إِذَا زَادَتِ الْإِبِلُ عَلَيْهِ شَيْئًا ،

وَجَبَ بِزِيَادَتِهَا فَرْضٌ غَيْرِ الْفَرْضِ الْأَوَّلِ .مِنْ ذٰلِكَ :أَنَّا وَجَدْنَاهُمْ جَعَلُوْا فِيْ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاةً ، ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا أَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ ، فِيْمَا زَادَ عَلَى الْخَمْسِ إِلَى تِسْعٍ .فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ ، أَوْجَبُوْا بِهَا حُكْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِيْهَا شَاتَيْنِ .ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا أَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ ، فِيْمَا زَادَ إِلَى أَرْبَعَ عَشْرَةَ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ أَوْجَبُوْا بِهَا حُكْمًا مُسْتَقْبَلًا فَجَعَلُوْا فِيْهَا ثَلَاثَ شِيَاهٍ .ثُمَّ بَيَّنُوْا لَنَا أَنَّ الْحُكْمَ كَذٰلِكَ ، فِيْمَا زَادَ إِلَى الْعِشْرِيْنَ ، فَإِذَا كَانَتْ عِشْرِيْنَ ، فَفِيْهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ .ثُمَّ أَجْرَوْا الْفَرْضَ كَذٰلِكَ ، فِيْمَا زَادَ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، كُلَّمَا أَوْجَبُوْا شَيْئًا بَيَّنُوْا أَنَّهُ الْوَاجِبُ فِيْمَا أَوْجَبُوْهُ فِيْهِ، إِلَى نِهَايَةٍ مَعْلُوْمَةٍ .فَكُلُّ مَا زَادَ عَلَى تِلْكَ النِّهَايَةِ شَيْءٌ ، انْتَقَضَ بِهِ الْفَرْضُ الْأَوَّلُ إِلَى غَيْرِهٖ، أَوْ إِلَى زِيَادَةٍ عَلَيْهِ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْعِشْرُوْنَ وَالْمِائَةُ ، قَدْ جَعَلُوْهَا نِهَايَةً لِمَا أَوْجَبُوْهُ فِي الزِّيَادَةِ عَلَى التِّسْعِيْنَ ، ثَبَتَ أَنَّ مَا زَادَ عَلَى الْعِشْرِيْنَ ، يَجِبُ بِهٖ شَيْءٌ ، إِمَّا زِيَادَةٌ عَلَى الْفَرْضِ الْأَوَّلِ ، وَإِمَّا غَيْرُ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا ، فَسَادُ قَوْلِ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، وَثَبَتَ تَغَيُّرُ الْحُكْمِ بِزِيَادَةٍ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ .ثُمَّ نَظَرْنَا بَيْنَ أَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ وَالْمَقَالَةِ الثَّالِثَةِ .فَوَجَدْنَا الَّذِيْنَ يَذْهَبُوْنَ إِلَى الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ ، يُوْجِبُوْنَ بِزِيَادَةِ الْبَعِيْرِ الْوَاحِدِ عَلَى الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، رَدَّ حُكْمِ جَمِيْعِ الْإِبِلِ إِلَى مَا يَجِبُ فِيْهِ بَنَاتُ اللَّبُوْنِ فِيْ قَوْلِهِمْ ، وَهُوَ مَا ذَكَرْنَا عَنْهُمْ أَنَّ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّالِثَةِ ، أَنَّا رَأَيْنَا جَمِيْعَ مَا يَزِيْدُ عَلَى النِّهَايَاتِ الْمُسَمَّاةِ فِيْ فَرَائِضِ الْإِبِلِ ، فِيْمَا دُوْنَ الْعِشْرِيْنَ وَالْمِائَةِ ، يَتَغَيَّرُ بِتِلْكَ الزِّيَادَةِ الْحُكْمُ ، وَأَنَّ لِتِلْكَ الزِّيَادَةِ حِصَّةً ، فِيْمَا وَجَبَ بِهَا .مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ فِيْ أَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ ، أَرْبَعًا مِنَ الْغَنَمِ ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ ، كَانَ فِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسِيْنَ وَثَلَاثِيْنَ .فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ ، فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ ، فَكَانَتْ بِنْتُ الْمَخَاضِ وَاجِبَةً فِي الْخَمْسِ وَالْعِشْرِيْنَ ، لَا فِيْ بَعْضِهَا .وَكَذٰلِكَ بِنْتُ اللَّبُوْنِ وَاجِبَةٌ فِي السِّتَّةِ وَالثَّلَاثِيْنَ كُلِّهَا ، لَا فِيْ بَعْضِهَا وَكَذٰلِكَ سَائِرُ الْفُرُوْضِ فِي الْإِبِلِ ، حَتّٰى تَتَنَاهٰى إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، لَا يَنْتَقِلُ الْفَرْضُ بِزِيَادَةٍ لَا شَيْءَ فِيْهَا ، بَلْ يَنْتَقِلُ بِزِيَادَةٍ فِيْهَا شَيْءٌ .أَلَا تَرَى أَنَّ فِيْ عَشْرٍ مِنَ الْإِبِلِ شَاتَيْنِ ، فَإِذَا زَادَتْ بَعِيْرًا ، فَلَا شَيْءَ فِيْهِ، وَلَا تَتَغَيَّرُ زِيَادَتُهٗ، حُكْمُ الْعَشَرَةِ الَّتِيْ كَانَتْ قَبْلَهٗ.فَإِذَا كَانَتِ الْإِبِلُ خَمْسَ عَشْرَةَ ، كَانَ فِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ ، فَكَانَتِ الْفَرِيْضَةُ وَاجِبَةً فِي الْبَعِيْرِ الَّذِيْ كَمُلَ بِهٖ مَا يَجِبُ فِيْهِ ثَلَاثُ شِيَاهٍ وَفِيْمَا قَبْلَهٗ.فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، وَكَانَتِ الْإِبِلُ إِذَا زَادَتْ بَعِيْرًا وَاحِدًا عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةِ بَعِيْرٍ فَكُلٌّ قَدْ أَجْمَعَ أَنَّهُ لَا

شَیْءَ فِیْ هٰذَا الْبَعِیْرِ ، لِاَنَّ الَّذِیْنَ اَوْجَبُوْا اسْتِئْنَافَ الْفَرِیْضَةِ ، لَمْ یُوْجِبُوْا فِیْهِ شَیْئًا ، وَلَمْ یُغَیِّرُوْا بِهٖ حُکْمًا .وَالَّذِیْنَ لَمْ یُوْجِبُوْا اسْتِئْنَافَ الْفَرِیْضَةِ مِنْ اَهْلِ الْمَقَالَةِ الثَّانِیَةِ ، جَعَلُوْا فِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ مِنَ الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ ، بِنْتَ لَبُوْنٍ ، وَلَمْ یَجْعَلُوْا فِی الْبَعِیْرِ الزَّائِدِ عَلٰی ذٰلِكَ شَیْئًا .فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ الْفَرْضَ فِیْمَا قَبْلَ الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ ، لَا یَنْتَقِلُ اِلَّا بِمَا یَجِبُ فِیْهِ جَزْءٌ مِنَ الْفَرْضِ الْوَاجِبِ بِهٖ ، وَکَانَ الْبَعِیْرُ الزَّائِدُ عَلَی الْعِشْرِیْنَ وَالْمِائَةِ ، لَا یَجِبُ فِیْهِ شَیْءٌ مِنْ فَرْضٍ وَجَبَ بِهٖ ، ثَبَتَ اَنَّهٗ غَیْرُ مُغَیِّرٍ فَرْضَ غَیْرِهٖ، عَمَّا کَانَ عَلَیْهِ قَبْلَ حُدُوْثِهٖ. فَثَبَتَ بِمَا ذَکَرْنَا ، قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ اِلَی الْمَقَالَةِ الثَّالِثَةِ ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ اِلَیْهَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ ، وَاَبُوْ یُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ .وَقَدْ رُوِیَ ذٰلِكَ اَیْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔

۷۲۳۲: ابوعمر ضریر نے حماد بن سلمہ سے پھر انہوں نے اپنی سند سے روایت کی ہے۔امام طحاویؒ کہتے ہیں: جب علماء کے مابین اس سلسلے میں اختلاف ہوا تو اب اس بات کو دیکھنا ضروری ہو گیا تا کہ ان تین اقوال میں سے صحیح تر قول نکالا جائے۔ہم نے جب غور کیا تو ہم نے دیکھا کہ سب نے فرائض کے لئے انتہاء ایک سو بیس قرار دی ہے اور جو اس کے ذمے لازم ہے وہ نوے سے زائد ہے اور تم نے یہ بھی دیکھا کہ جس کو اس سے پہلے انتہاء بنایا گیا جب اس میں اونٹوں کی تعداد تھوڑی سی بڑھ جائے تو اس کے اضافے پر فرض اول کے علاوہ فرض لازم کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہم نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے پانچ اونٹوں پر ایک بکری لازم کی ہے پھر انہوں نے یہ بھی وضاحت کی کہ یہ حکم پانچ سے نو تک اسی طرح رہے گا پھر جب ایک اور بڑھ جائے تو انہوں نے ان اونٹوں پر آئندہ والا حکم لازم کر دیا یعنی دو بکریاں ہوں گی جب کہ اونٹ دس ہو جائیں گے اور یہ حکم اسی طرح چلتا رہے گا یہاں تک کہ یہ زائد چودہ ہو جائیں جب چودہ سے ایک بڑھ جائے تو انہوں نے اس پر آنے والا حکم لگا دیا یعنی تین بکریاں پندرہ اونٹوں پر۔پھر انہوں نے ہمیں یہ بھی وضاحت دی کہ زائد میں یہ حکم بیس تک اسی طرح رہے گا جب بیس ہو جائیں گی تو ان میں چار بکریاں ہوں گی پھر انہوں نے فرض کو ایک سو بیس سے زائد میں جاری رکھا جب بھی انہوں نے کوئی چیز لازم کی تو انہوں نے وضاحت کی کہ یہ اتنی مقدار میں فلاں مقررہ مقدار تک لازم رہے گی پھر اس انتہاء سے جب بھی کوئی اضافہ ہوا تو پہلا فرض ٹوٹ کر اگلے سے جا ملا۔یا پہلا فرض ٹوٹ کر اضافے کے ساتھ مل گیا پس جب یہ اسی طرح رہا تو ایک سو بیس کی مقدار کو نوے کی مقدار سے اضافے کے لئے انتہاء قرار دیا تو اس سے یہ بات ثابت ہوگی کہ بیس پر جو اضافہ ہوتا ہے اس سے کوئی چیز لازم ہوتی ہے خواہ وہ اضافہ فرض اول پر ہو یا پہلے فرض کے علاوہ پر ہو۔اس بات سے پہلے قول والوں کی غلطی ظاہر ہوئی اور ایک سو بیس پر اضافے سے حکم کی تبدیلی ثابت رہی۔اب دوسرے اور تیسرے قول کے متعلق ہم غور کرتے ہیں۔فریق ثانی کا قول: یہ ہے کہ ایک سو بیس پر ایک

اونٹ کے اضافہ کی صورت میں تمام اونٹوں کے حکم کو اس کی طرف لوٹانا واجب ہوگا جن میں ان کے نزدیک بنت لبون واجب ہے کہ ہر چالیس پر بنت لبون ہے۔فریق ثالث کا قول: یہ ہے کہ ایک سو بیس اونٹوں سے کم مقدار میں معینہ حدود پر جو کچھ اضافہ ہوتا ہے اس کی وجہ سے حکم بدل جاتا ہے۔تو اس سے معلوم ہوا کہ اس اضافہ کے لئے صدقہ واجب میں کوئی حصہ ہے۔ چنانچہ چوبیس میں چار بکریاں جب اس پر ایک زائد ہو جائے تو اس میں ایک بنت مخاض ہے اور یہ پینتیس تک ہے جب اس پر ایک کا اضافہ ہو جائے گا تو اس میں ایک بنت لبون ہے تو بنت مخاض پچیس میں لازم ہے اس کے بعض میں واجب نہیں اسی طرح بنت لبون مکمل پینتیس پر لازم ہے اس کے بعض پر نہیں۔اونٹوں میں تمام فرائض کا یہی حال ہے یہاں تک کہ ایک سو بیس ہو جائیں اس میں فریضہ ان کے اضافہ سے منتقل نہ ہوگا جس میں کچھ بھی لازم نہیں ہوتا بلکہ اس اضافہ سے فریضہ منتقل ہوگا جس میں کوئی چیز لازم ہوتی ہے۔ذرا غور تو فرمائیں کہ دس اونٹوں میں دو بکریاں اگر ایک اونٹ کا اضافہ ہو تو اس میں کچھ بھی لازم نہیں اور یہ اضافہ دس کے حکم نہ بدلے گا پھر جب پندرہ ہو جائیں تو اس میں تین بکریاں ہیں پھر فریضہ اس پندرھویں اونٹ سے واجب ہو کر اس تک پہنچا جس میں تین بکریاں لازم ہوئیں اور اس میں لازم ہوا جو اس سے پہلے ہے (یعنی گیارہ سے چودہ تک) پس جب یہ اسی طرح ہے اور ادھر اونٹوں کی گنتی جب ایک سو بیس ہو جائے اور اس پر ایک اونٹ کا اضافہ ہوا تو سب کا اس پر اتفاق ہے کہ اس اونٹ پر کوئی چیز لازم نہیں۔ کیونکہ استیناف کو لازم کرنے والوں نے بھی اس اونٹ میں کوئی چیز واجب قرار دی اور نہ اس سے حکم کو بدلا اور فریق ثانی جو استیناف فریضہ کے قائل نہیں ہیں انہوں نے ایک سو بیس میں سے ہر چالیس پر بنت لبون لازم کیا ہے مگر اس زائد اونٹ پر انہوں نے بھی کوئی چیز لازم نہیں کی۔پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایک سو بیس سے پہلے کا فرض اسی صورت میں منتقل ہوتا ہے جبکہ اس کے ساتھ واجب فریضہ کی کوئی جز واجب ہو۔اور ایک سو بیس پر زائد ہونے والے اونٹ میں فریضہ واجبہ کا کوئی جز واجب نہیں ہوتا تو اس سے خود یہ ثابت ہوا کہ وہ دوسرے کے فریضہ کو بھی بدلنے والا نہ ہوگا جو اس کے وجود میں آنے سے پہلے لازم ہو چکا تھا۔اس مذکورہ بیان سے فریق ثالث کی بات ثابت ہوگئی اور ان کی بات ثابت ہوئی جس کی طرف امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ گئے ہیں۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی تائید:

۷۲۳۳ : حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ أَبِيْ عُبَيْدَةَ ، وَزِيَادُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِيْ فَرَائِضِ الْإِبِلِ إِذَا زَادَتْ عَلَى تِسْعِيْنَ ، فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ. فَإِذَا بَلَغَتِ الْعِشْرِيْنَ وَمِائَةً ، اُسْتُقْبِلَتِ الْفَرِيْضَةُ بِالْغَنَمِ ، فِيْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ

خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ ، فَفَرَائِضُ الْإِبِلِ .فَإِذَا كَثُرَتِ الْإِبِلُ ، فَفِي كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ .وَقَدْ رُوِيَ ذٰلِكَ أَيْضًا ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ .

۷۲۳۳: زیاد بن ابی مریم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونٹوں کی زکوۃ کے سلسلہ میں انہوں نے فرمایا جب ان کی تعداد نوے سے بڑھ جائے تو اس میں دو حقے ایک سو بیس تک لازم رہیں گے پھر جب ایک سو بیس تک تعداد پہنچ جائے تو بکریوں سے فریضہ لوٹے گا کہ ہر پانچ میں ایک بکری ہوگی جب ان کی تعداد پچیس تک ہو جائے گی تو پھر اونٹوں سے زکوۃ لازم ہوگی۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے قول سے تائید:

۷۲۳۴: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرَةَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عُمَرَ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، قَالَ :قَالَ إِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ :إِذَا زَادَتِ الْإِبِلُ عَلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، رُدَّتْ إِلَى أَوَّلِ الْفَرْضِ .فَإِنْ احْتَجَّ أَهْلُ الْمَقَالَةِ الثَّانِيَةِ لِمَذْهَبِهِمْ ، فَقَالُوْا :مَعْنَى الْآثَارِ الْمُتَّصِلَةِ شَاهِدَةٌ لِقَوْلِنَا ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ مَعَ مُخَالِفِنَا. قِيْلَ لَهُمْ :أَمَّا عَلَى مَذْهَبِكُمْ فَأَكْثَرُهَا لَا يَجِبُ لَكُمْ بِهِ الْحُجَّةُ عَلَى مُخَالِفِكُمْ ؛ لِأَنَّهُ لَوِ احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ، لَمْ تُسَوِّغُوْهُ إِيَّاهُ، وَلَجَعَلْتُمُوْهُ بِاحْتِجَاجِهِ بِذٰلِكَ عَلَيْكُمْ ، جَاهِلًا بِالْحَدِيْثِ .فَمِنْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، إِنَّمَا وَصَلَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى وَحْدَهُ، لَا نَعْلَمُ أَحَدًا وَصَلَهُ غَيْرُهُ. وَأَنْتُمْ لَا تَجْعَلُوْنَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْمُثَنَّى حُجَّةً .ثُمَّ قَدْ جَاءَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، وَقَدْرُهُ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الْعِلْمِ أَجَلُّ مِنْ قَدْرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى ، وَهُوَ مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِهِ ، فَرَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ ثُمَامَةَ مُنْقَطِعًا .فَكَانَ يَجِيْءُ عَلَى أُصُوْلِكُمْ ، أَنْ يَكُوْنَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، يَجِبُ أَنْ يَدْخُلَ فِيْ مَعْنَى الْمُنْقَطِعِ ، وَيَخْرُجَ مِنْ مَعْنَى الْمُتَّصِلِ ؛ لِأَنَّكُمْ تَذْهَبُوْنَ إِلَى أَنَّ زِيَادَةَ غَيْرِ الْحَافِظِ عَلَى الْحَافِظِ ، غَيْرُ مُلْتَفَتٍ إِلَيْهَا .وَأَمَّا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ .وَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِيْ دَاوُدَ ، يَقُوْلُ : سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، هٰذَا وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ عِنْدَهُمْ ، ضَعِيْفَانِ جَمِيْعًا .وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ ، الَّذِيْ يَرْوِيْ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عِنْدَهُمْ ، ثَبْتٌ .وَمِمَّا يَدُلُّ أَيْضًا عَلَى وَهَاءِ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ أَصْحَابَ الزُّهْرِيِّ الْمَأْخُوْذُ عِلْمُهُ عَنْهُمْ ، مِثْلِ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ ، وَمَنْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا ، إِنَّمَا رَوَى عَنْهُ الصَّحِيْفَةَ ، الَّتِيْ عِنْدَ آلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .أَفَتَرَى الزُّهْرِيَّ ، يَكُوْنُ فَرَائِضُ الْإِبِلِ عِنْدَهُ، عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ

جَدِّهِ، وَهُمْ جَمِيعًا أَئِمَّةٌ وَأَهْلُ عِلْمٍ مَأْخُوذٌ عَنْهُمْ - فَيَسْكُتُ عَنْ ذٰلِكَ، وَيَضْطَرُّهُ الْأَمْرُ إِلَى الرُّجُوعِ إِلَى صَحِيفَةِ عُمَرَ غَيْرِ مَرْوِيَّةٍ، فَيُحَدِّثُ النَّاسَ بِهَا ؟ هٰذَا عِنْدَنَا، مِمَّا لَا يَجُوزُ عَلَى مِثْلِهِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَإِنَّ حَدِيثَ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، حَدِيثٌ مُتَّصِلٌ، لَا مَطْعَنَ لِأَحَدٍ فِيهِ. قِيلَ لَهُ: مَا هُوَ بِمُتَّصِلٍ؛ لِأَنَّ مَعْمَرًا إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَجَدُّهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا وُلِدَ إِلَّا بَعْدَ أَنْ كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْكِتَابَ، لِأَبِيهِمَا؛ لِأَنَّهُ إِنَّمَا وُلِدَ بِنَجْرَانَ، قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةَ عَشْرٍ مِنَ الْهِجْرَةِ، وَلَمْ يَنْقُلْ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَيْنَا أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِيهِمَا. فَقَدْ ثَبَتَ انْقِطَاعُ هٰذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا، وَالْمُنْقَطِعُ أَنْتُمْ لَا تَحْتَجُّونَ بِهِ. فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ كُلَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْبَابِ مُنْقَطِعٌ. فَإِنْ كُنْتُمْ لَا تُسَوِّغُونَ لِمُخَالِفِكُمُ الْإِحْتِجَاجَ بِالْمُنْقَطِعِ، فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ، فَلِمَ تَحْتَجُّونَ عَلَيْهِ، فِي هٰذَا الْبَابِ ؟ فَلَئِنْ وَجَبَ أَنْ يَكُونَ عَدَمُ الْإِتِّصَالِ فِي مَوْضِعٍ مِنَ الْمَوَاضِعِ، يُزِيلُ قَبُولَ الْخَبَرِ، إِنَّهُ لَيَجِبُ أَنْ يَكُونَ كَذٰلِكَ هُوَ، فِي كُلِّ الْمَوَاضِعِ. وَلَئِنْ وَجَبَ أَنْ يُقْبَلَ الْخَبَرُ، وَإِنْ لَمْ يَتَّصِلْ إِسْنَادُهُ؛ لِثِقَةِ مَنْ صَمَدَ بِهِ إِلَيْهِ فِي بَابٍ وَاحِدٍ، إِنَّهُ لَيَجِبُ أَنْ يُقْبَلَ فِي كُلِّ الْأَبْوَابِ. فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: أَمَّا حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَدِ اضْطَرَبَ وَاخْتُلِفَ فِيهِ، فَلَا حُجَّةَ فِيهِ لِوَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ، وَغَيْرُهُ مِمَّا رُوِيَ فِي هٰذَا الْبَابِ أَوْلَى مِنْهُ. قِيلَ لَهُ: وَمِنْ أَيْنَ اضْطَرَبَ حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ؟ أَمَّا قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ، فَقَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَلَى مَا قَدْ ذَكَرْنَا عَنْهُ، وَقَيْسٌ، حُجَّةٌ حَافِظٌ. وَأَمَّا حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ الَّذِي خَالَفَهُ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، مَنْ لَا تَقْبَلُونَ أَنْتُمْ رِوَايَتَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ لِضَعْفِهِ، عِنْدَكُمْ. وَأَمَّا حَدِيثُ مَعْمَرٍ، فَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، فَلَيْسَ فِي الثَّبْتِ وَالْإِتْقَانِ كَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ.

۷۲۳۴: منصور بن معتمر کہتے ہیں کہ ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا جب اونٹوں کی تعداد ایک سوبیس ہو جائے تو فریضہ کو ابتداء کی طرف لوٹائیں گے۔فریق ثانی کا کہنا ہے کہ متصل آثار تو ہمارے مؤید ہیں جبکہ ہمارے مخالف کے پاس ایسے آثار موجود نہیں۔تمہارے منقولہ آثار میں اکثر ایسے آثار ہیں جن سے تمہارے مخالف پر حجت قائم ہی نہیں ہوتی کیونکہ اگر اسی طرح کے آثار تمہارے خلاف پیش کیے جائیں تم کبھی ان کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہو گے

بلکہ ان کو دلیل میں پیش کرنے والے کو حدیث سے جاہل قرار دو گے۔ مثال کے لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ ثمامہ بن عبداللہ کی روایت کو صرف عبداللہ بن مثنیٰ نے اتصال سے بیان کیا ہے ہمارے علم میں اور کسی راوی نے اس کا اتصال ذکر نہیں کیا اور تمہارے ہاں عبداللہ بن مثنیٰ حجت کے قابل نہیں۔ پھر حماد بن سلمہ کو اہل علم نے عبداللہ بن مثنیٰ سے بہت بلند قرار دیا ہے اور وہ مسلمہ قابل حجت رواۃ سے ہیں چنانچہ انہوں نے اس روایت کو ثمامہ سے انقطاع کے ساتھ روایت کیا ہے تو اب تمہارے اصول کے مطابق یہ منقطع میں داخل ہو کر متصل سے نکل جانی چاہئے۔ کیونکہ تمہارے ہاں غیر حفاظ کا اضافہ حفاظ کی روایت پر نا قابل التفات ہے۔ فتدبر۔ دوسری روایت زہری کی ہے جس کو انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے اور زہری سے سلیمان بن داؤد نے روایت لی ہے اور تم نے سنا کہ ابن ابی داؤد کہا کرتے تھے کہ یہ سلیمان بن داؤد اور سلیمان بن داؤد حرانی محدثین کے ہاں دونوں ضعیف ہیں اور وہ سلیمان بن داؤد جو عمر بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ہیں وہ محدثین کے ہاں پختہ راوی ہیں۔ اس روایت کے کمزور ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ زہری کے وہ شاگرد جن سے ان کا علم منقول ہے مثلاً یونس بن یزید ہے اور جنہوں نے زہری سے اس سلسلہ میں کچھ روایت کیا ہے انہوں نے ان سے وہ صحیفہ روایت کیا جو آل عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کیا آپ نے غور کیا کہ زہری کے پاس اونٹوں کی زکوٰۃ کے احکام ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ سے ہیں اور وہ تمام ائمہ اور اہل علم ہیں جن سے روایت لی جاتی ہے مگر زہری اس کے متعلق خاموشی اختیار کرتے ہیں اور صحیفہ عمر کی طرف مجبور ہو جاتے ہیں جو کہ مروی ہی نہیں اور اس صحیفے کو لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں۔ اور ہمارے نزدیک یہ اضافہ اس جیسی روایت پر جائز نہیں۔ حدیث معمر عن عبداللہ بن ابی بکر تو متصل روایت ہے جس میں کسی کو کسی قسم کا طعن نہیں ہے۔ یہ روایت بھی متصل نہیں ہے کیونکہ معمر نے اس کو عبداللہ بن ابی بکر عن ابیہ عن جدہ سے روایت کی ہے اور اس کا دادا محمد بن ابی بکر ہے اور وہ صحابی نہیں اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بلکہ اس کی ولادت بھی اس خط کے لکھے جانے کے بعد ہوئی جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے والد کو لکھا تھا اس کی ولادت نجران میں وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دس ہجری میں ہوئی اور اس روایت میں یہ منقول نہیں ہے کہ محمد بن عمرو نے اس روایت کو اپنے والد سے روایت کیا ہو۔ پس اس حدیث کا انقطاع بھی ثابت ہو گیا اور منقطع روایت کو تم قابل حجت نہیں سمجھتے ہو۔ پس ثابت ہوا کہ اس باب میں جو کچھ آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا وہ منقطع ہے اگر تم اپنے مخالف کا منقطع سے دلیل لانا قبول نہیں کرتے تو یہاں تم منقطع کو کیوں دلیل بناتے ہو (ماھو جوابکم) اگر کسی ایک جگہ کا عدم اتصال خبر کے مقبول ہونے کو ختم کر دیتا ہے تو پھر ضروری ہے کہ ہر جگہ سے منقطع کو غیر مقبول مانا جائے۔ اور اگر غیر متصل خبر کو قبول کرنا واجب ہے کیونکہ اس کا راوی ثقہ ہے تو پھر تمام ابواب میں اس کا اسی طرح قبول کرنا ہو گا (جو کہ آپ نہیں مانتے) روایت عمرو بن حزم مختلف اور مضطرب ہے تو پھر کسی کو اس سے حجت کا حق نہیں بنتا حق تو اسی طرح ہے۔ (تم کیوں اس سے استدلال کرتے ہو) حضرت عمرو

بن حزم کہاں مضطرب ہے؟ اسکو قیس بن سعد نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے اور قیس حافظ حدیث اور حجت بھی ہے۔ اور روایت زہری جو اس کے مخالف ہے وہ اس کو زہری سے نقل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو تمہارے ہاں بھی ضعیف ہیں۔ روایت روایت معتمر تو اس کو عبداللہ بن ابی بکر عن ابن عن جدہ سے روایت کیا ہے یہ اتقان و پختگی میں قیس بن سعد جیسا نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۷۲۳۵ : وَلَقَدْ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ الْوَزِيرِ يَقُوْلُ :سَمِعْت الشَّافِعِيَّ يَقُوْلُ :سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُوْلُ :كُنَّا إِذَا رَأَيْنَا الرَّجُلَ يَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عَنْ وَاحِدٍ مِنْ أَرْبَعَةٍ ، ذَكَرَ فِيْهِمْ ، عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ ، سَخِرْنَا مِنْهُ ؛ لِأَنَّهُمْ كَانُوْا ، لَا يَعْرِفُوْنَ الْحَدِيْثَ .فَلَمَّا لَمْ يُكَافِءْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، قَيْسًا ، فِي الضَّبْطِ ، وَالْحِفْظِ ، صَارَ الْحَدِيْثُ عِنْدَنَا ، عَلٰى مَا رَوَاهُ قَيْسٌ ، لَا سِيَّمَا ، وَقَدْ ذَكَرَ قَيْسٌ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدٍ ، كَتَبَهُ لَهُ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۷۲۳۵: ابن الوزیر کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو کہتے سنا کہ میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا کہ جب ہم کسی آدمی کو چار آدمیوں سے لکھتا دیکھتے ہیں جن میں سے ایک عبداللہ بن ابی بکر بھی ہے تو ہم اس سے مذاق کرتے ہیں حالانکہ یہ لوگ حدیث کی معرفت نہیں رکھتے۔ پس جب عبداللہ بن ابی بکر ضبط و حفظ میں قیس بن سعد کے برابر نہیں تو ہمارے ہاں یہ روایت قیس ہی ہے جس کو حضرت قیس نے روایت کیا اور یہ خاص طور پر ذکر کیا کہ ابوبکر بن محمد نے اس کو لکھا ہے۔ واللہ اعلم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْوَصَايَا

وصیتوں کا بیان

بَابُ مَا يَجُوْزُ فِيهِ الْوَصَايَا مِنَ الْاَمْوَالِ، وَمَا يَفْعَلُهُ الْمَرِيْضُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي يَمُوْتُ فِيهِ، مِنَ الْهِبَاتِ، وَالصَّدَقَاتِ، وَالْعَتَاقِ

مریض کو کتنے مال کی وصیت درست ہے اور مرض الموت میں ہبہ کرنا صدقہ دینا اور آزاد کرنے کا حکم

خلاصۃ المرام:

اس سلسلہ میں دو قول ہیں:

①: مکمل ۳/۱ میں وصیت کرے۔

فریق ثانی کا قول یہ ہے کہ ۳/۱ سے کم میں وصیت کرے وہی نافذ العمل ہوگی۔ یہ ائمہ احناف کا قول ہے۔

فریق اوّل کی مستدل روایات:

۷۲۳۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ ، مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ .فَأَتَانِي

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا ، وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِمَالِيْ كُلِّهِ؟ قَالَ لَا .قَالَ :أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ؟ قَالَ لَا قَالَ : فَالشَّطْرِ ؟ قَالَ لَا قَالَ :فَالثُّلُثِ ؟ قَالَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

۷۲۳۶: عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ میں فتح مکہ والے سال ایسا بیمار ہوا کہ موت کو جھانکنے لگا تو میرے پاس جناب رسول اللہ ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری وارث صرف ایک بیٹی ہے کیا میں اپنا تمام مال صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں میں نے دوبارہ استفسار کیا کیا میں دو تہائی مال صدقہ کر دوں تو فرمایا نہیں پھر تیسری مرتبہ پوچھا کہ نصف مال؟ تو ارشاد ہوا نہیں پھر عرض کیا ایک ثلث مال تو فرمایا تیسرا حصہ اور تیسرا حصہ بہت ہے۔

تخریج : بخاری فی الجنائز باب۳۷' مناقب الانصار باب۴۹' والفرائض باب٦' والمرضیٰ باب١٦' والدعوات باب٤٣' والمغازی باب۷۷' مسلم فی الوصیة باب۵' ابو داؤد فی الوصایا باب۲' نسائی فی الوصیة باب۳۲' ابن ماجه فی الوصیة باب۵' مالك فی الوصایة ٤' مسند احمد ١٧٩/١۔

۷۲۳۷ : حَدَّثَنَا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، قَالَ :ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ : عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ، أُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ ؟ قَالَ :لَا قُلْتُ :فَالنِّصْفِ ؟ قَالَ لَا قُلْتُ : فَالثُّلُثِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

۷۲۳۷: مصعب بن سعد نے حضرت سعد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کیا میں اپنے تمام مال کی (صدقہ میں) وصیت کر جاؤں؟ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا پھر آدھا۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے تیسری بار عرض کیا تیسرا حصہ آپ نے فرمایا ہاں۔ اور ثلث بہت ہے۔

۷۲۳۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْبَكْرٍ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ ، عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :قَالَ سَعْدٌ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ ، فَتَكَلَّمَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ ، هَلْ يَسَعُهُ أَنْ يُوْصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ ، أَوْ يَنْبَغِي أَنْ يَقْصُرَ عَنْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ قَوْمٌ :لَهُ أَنْ يُوْصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ كَامِلًا ، فِيْمَا أَحَبَّ ، بِمَا يَجُوْزُ فِيْهِ الْوَصَايَا .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِإِبَاحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ ، أَنْ يُوْصِيَ بِثُلُثِ مَالِهِ ، بَعْدَ مَنْعِهِ أَنْ يُوْصِيَ بِمَا هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ هٰذِهِ الْآثَارِ .

۷۲۳۸: عطاء بن سائب نے ابوعبدالرحمٰن سے وہ کہتے ہیں کہ سعدؓ نے کہا پھر اسی طرح روایت نقل کی۔ امام طحاویؒ

کہتے ہیں: لوگوں نے اس آدمی کے متعلق اختلاف کیا ہے کہ آیا ثلث مال یا اس سے کم کی وصیت کرنا درست ہے۔

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ ثلث کامل کی وصیت کرے جن اموال میں وصیت درست ہے انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے سعد کو ثلث حصہ مال کی وصیت کے لئے اجازت مرحمت فرمائی اس کے بعد کہ اس سے زائد سے روکا جیسا کہ سابقہ آثار میں مذکور ہوا۔

۷۲۳۹ : وَبِمَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰي، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا : ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ، جَعَلَ لَكُمْ ثُلُثَ أَمْوَالِكُمْ ، آخِرَ أَعْمَارِكُمْ ، زِيَادَةً فِيْ أَعْمَالِكُمْ۔ وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا يَنْبَغِيْ لِلْمُوْصِيْ أَنْ يَقْصُرَ فِيْ وَصِيَّتِهٖ عَنْ ثُلُثِ مَالِهٖ ؛ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثُّلُثُ ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔ فَمَا رُوِيَ فِيْ ذٰلِكَ عَمَّنْ ذَهَبَ اِلَيْهِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ۔

۷۲۳۹: عطاء نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے ثلث مال کو مقرر فرمایا تا کہ آخری عمر میں اپنے اعمال میں اضافہ کرسکو۔ فریق ثانی کا موقف ہے کہ وصیت کرنے والے کو ثلث سے کم کی وصیت کرنی چاہئے کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تیسرا حصہ تیسرا حصہ تو بہت زیادہ ہے۔ اس قول کو متقدمین کی ایک جماعت سے اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو)

۷۲۴۰ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ ، قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : اسْتَقْصِرُوْا عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اِنَّهٗ لَكَثِيْرٌ۔

۷۲۴۰: عروہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ انه لکثیر کے ارشادگرامی سے قلت کا معنی مراد لو۔

۷۲۴۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ : ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ : ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ : أَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقْصَيْتُ أَبِيْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ : مَا كُنْتُ لِأَقْبَلَ وَصِيَّةَ رَجُلٍ لَهٗ وَلَدٌ ، يُوْصِيْ بِالثُّلُثِ . فَمِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَةِ الْاُوْلٰى ، عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِالثُّلُثِ ، لَوْ كَانَتْ جَوْرًا اِذًا ، لَأَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ، عَلٰى سَعْدٍ ، وَلَقَالَ لَهٗ : أَقْصِرْ عَنِ الثُّلُثِ ، فَلَمَّا تَرَكَ ذٰلِكَ ، كَانَ قَدْ أَبَاحَهٗ اِيَّاهُ . وَفِيْ ذٰلِكَ ثُبُوْتُ مَا ذَهَبَ اِلَيْهِ أَهْلُ

الْمَقَالَةِ الْأُوْلٰى ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى . ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا فِيْ هِبَاتِ الْمَرِيْضِ وَصَدَقَاتِهِ، إِذَا مَاتَ فِيْ مَرَضِهِ ذٰلِكَ .فَقَالَ قَوْمٌ ، وَهُمْ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ :هِيَ مِنَ الثُّلُثِ كَسَائِرِ الْوَصَايَا ، وَمِمَّنْ ذَهَبَ إِلَى ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَالَتْ فِرْقَةٌ :هُوَ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ ، كَأَفْعَالِهِ ، وَهُوَ صَحِيْحٌ ، وَهٰذَا قَوْلٌ ، لَمْ نَعْلَمْ أَحَدًا مِنَ الْمُتَقَدِّمِيْنَ ، قَالَهُ.وَقَدْ رَوَيْنَا فِيْمَا تَقَدَّمَ ، مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ :نَحَلَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِهِ ، بِالْعَالِيَةِ .فَلَمَّا مَرِضَ ، قَالَ لِي :إِنِّيْ كُنْتُ نَحَلْتُكِ جِدَادَ عِشْرِيْنَ وَسْقًا مِنْ مَالِيْ بِالْعَالِيَةِ ، فَلَوْ كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَحُزْتِيْهِ، كَانَ لَكِ، وَإِنَّمَا هُوَ الْيَوْمَ مَالُ وَارِثٍ ، فَاقْتَسِمُوْهُ بَيْنَكُمْ ، عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى.فَأَخْبَرَ أَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهَا لَوْ قَبَضَتْ ذٰلِكَ فِي الصِّحَّةِ تَمَّ لَهَا مِلْكُهُ وَأَنَّهَا لَا تَسْتَطِيعُ قَبْضَهُ فِي الْمَرَضِ قَبْضًا تَتِمُّ لَهَا بِهِ مِلْكُهُ، وَجَعَلَ ذٰلِكَ غَيْرَ جَائِزٍ ، كَمَا لَا تَجُوْزُ الْوَصِيَّةُ لَهَا ، وَلَمْ تُنْكِرْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، وَلَا سَائِرُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ مَذْهَبَهُمْ جَمِيعًا فِيْهِ، كَانَ مِثْلَ مَذْهَبِهِ .فَلَوْ لَمْ يَكُنْ لِمَنْ ذَهَبَ إِلَى مَا ذَكَرْنَا مِنَ الْحُجَّةِ ، لِقَوْلِهِمُ الَّذِيْ ذَهَبُوْا إِلَيْهِ، إِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَا تَرْكُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنَ الْإِنْكَارِ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ - لَكَانَ فِيْهِ أَعْظَمُ الْحُجَّةِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ أَيْضًا .

۷۲۴۱: بکیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوحمید بن عبدالرحمٰن حمیری سے یہ بات حاصل کی کہ وہ فرماتے تھے میں اس شخص کی وصیت قبول نہ کروں گا جس کی اولاد موجود ہو اور وہ ثلث مال کی وصیت کر جاتے ۔اگر ثلث کی وصیت ظلم و زیادتی ہوتی تو جناب رسول اللہ ﷺ ضرور اس کا انکار کرتے اور سعد کو منع کرتے ہوئے فرماتے کہ ثلث سے باز رہو۔ پس جب آپ نے ان کو اس حال میں چھوڑ دیا تو گویا آپ نے اس کو مباح قرار دیا اس سے فریق اوّل اور ان کی بات ثابت ہوگئی جنہوں نے اس کو اختیار کیا ہے۔ ان میں امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف محمدؒ ہیں ۔علماء نے اس کے بعد مریض کے ہبات و صدقات میں کلام کیا ہے جبکہ وہ مریض اپنی اسی مرض میں مرجائے جس میں کلام کیا ہے۔ یہ اکثر علماء کا قول ہے کہ یہ تمام وصایا کی طرح ثلث مال سے ہوگا امام ابوحنیفہؒ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ وہ اس کے تمام مال سے ہوگا جیسا کہ صحت کی حالت میں اس کے افعال کا حکم ہے ہمارے علم میں متقدمین میں سے یہ کسی کا بھی قول نہیں ہے۔ چنانچہ ہم اپنی اسی کتاب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت نقل کر چکے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں

جناب ابو بکرؓ نے مجھے مقام عالیہ کی اتری ہوئی کھجوروں میں سے بیس وسق کھجوریں دیں۔ جب وہ بیمار ہوئے تو انہوں نے مجھے فرمایا میں نے تمہیں عالیہ کی بیس وسق اتری ہوئی کھجوریں دی تھیں اگر تم کاٹ کر ان کو اپنی حفاظت میں لے لیتیں تو وہ تمہاری ہو جاتیں اور آج وہ وارث کا مال بن چکی ہیں۔ ان کو اپنے مابین تقسیم کر لینا جیسا کہ قرآن مجید کا حکم ہے۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے اپنے اس ارشاد سے بتلا دیا اگر وہ ان کھجوروں کو ان کے مال میں سے الگ کر کے قبضہ کر لیتیں تو وہ انہی کی ملک تھیں وہ اس کی مالک بن جاتیں اب اس کو اسی طرح ناجائز قرار دیا جس طرح وصیت ان کے لئے ناجائز تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کا انکار نہ کیا اور نہ ہی دیگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا انکار کیا۔ پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی ان تمام کا مذہب وہی تھا جو حضرت صدیقؓ کا تھا جو لوگ اس طرف گئے ہیں اگر ان کے پاس اپنے مذہب کے لئے اور کوئی دلیل بھی نہ ہوتی تو یہی دلیل کافی تھی کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے صدیق اکبرؓ کے اس فعل پر انکار نہیں کیا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ایسی روایات وارد ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔

۷۲۴۲ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ :ثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :ثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا ، أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ .لَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ .فَأَقْرَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ ، فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ ، وَأَرَقَّ أَرْبَعَةً۔

۷۲۴۲: حسن نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے موت کے وقت چھ غلام آزاد کر دیئے اور اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کروائی اور ان میں سے دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی باقی رکھا۔

تخریج : مسلم فی الایمان روایت۷۶' ابو داؤد فی الاعتاق باب ۱۰' نسائی فی الجنائز باب۶۵' ابن ماجه فی الاحکام باب۲۵' مسند احمد ۴۲۶/۴' ۴۴۰' ۳۴۱/۵۔

۷۲۴۳ : حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهٗ۔

۷۲۴۳: حسن نے عمران سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۲۴۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :ثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ثَنَا حَمَّادٌ ، قَالَ :ثَنَا عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَأَيُّوْبُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، وَقَتَادَةُ ، وَحُمَيْدٌ ، وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

۷۲۴۴: ابن سیرین نے عمران ابن حصین سے اور حسن نے عمران ابن حصین سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۲۴۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوْبَ، عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ ، عَنْ عِمْرَانَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ جَعَلَ الْعَتَاقَ فِي الْمَرَضِ ، مِنَ الثُّلُثِ ، فَكَذٰلِكَ الْهِبَاتُ وَالصَّدَقَاتُ .وَقَدِ احْتَجَّ بَعْضُ مَنْ ذَهَبَ إِلٰى هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَيْضًا بِحَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ فِيْ مَرَضِهٖ فَقَالَ :أَتَصَدَّقُ بِمَالِيْ كُلِّهٖ؟ فَقَالَ لَا حَتّٰى رَدَّهُ إِلَى الثُّلُثِ، عَلٰى مَا قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .قَالَ :فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَدْ جَعَلَ صَدَقَتَهُ فِيْ مَرَضِهٖ مِنَ الثُّلُثِ ، كَوَصَايَاهُ مِنَ الثُّلُثِ ، مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ .وَيَدْخُلُ لِمُخَالِفِهٖ عَلَيْهِ، أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هٰذَا الْحَدِيْثَ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سُؤَالَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ ، إِنَّمَا كَانَ عَلَى الْوَصِيَّةِ بِالصَّدَقَةِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا عَنْهُ، فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .فَلَيْسَ مَا احْتَجَّ هُوَ بِهٖ ، مِنْ حَدِيْثِ عَامِرٍ ، بِأَوْلٰى مِمَّا احْتَجَّ بِهٖ عَلَيْهِ مُخَالِفُهُ، مِنْ حَدِيْثِ مُصْعَبٍ .ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّاسُ بَعْدَ هٰذَا، فِيْمَنْ أَعْتَقَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهٖ، لَا مَالَ لَهُ غَيْرُهُمْ ، فَأَبَى الْوَرَثَةُ أَنْ يُجِيْزُوْا .فَقَالَ قَوْمٌ ، يُعْتَقُ مِنْهُمْ ثُلُثُهُمْ ، وَيَسْعَوْنَ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ قِيْمَتِهِمْ ، وَمِمَّنْ قَالَ ذٰلِكَ ، أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَالَ آخَرُوْنَ :يُعْتَقُ مِنْهُمْ ثُلُثُهُمْ ، وَيَكُوْنُ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ ، رَقِيْقًا لِوَرَثَةِ الْمُعْتِقِ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :يُقْرَعُ بَيْنَهُمْ ، فَيُعْتَقُ مِنْهُمْ مَنْ قُرِعَ مِنَ الثُّلُثِ ، وَرُقَّ مَنْ بَقِيَ .وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِمَا ذَكَرْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ .فَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِأَهْلِ الْمَقَالَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ مَا ذَكَرُوْا مِنَ الْقُرْعَةِ الْمَذْكُوْرَةِ فِيْ حَدِيْثِ عِمْرَانَ ، مَنْسُوْخٌ لِأَنَّ الْقُرْعَةَ قَدْ كَانَتْ فِيْ بَدْءِ الْإِسْلَامِ ، لَا تُسْتَعْمَلُ فِيْ أَشْيَاءَ ، فَحُكِمَ بِهَا فِيْهَا ، وَيُجْعَلُ مَا قُرِعَ مِنْهَا وَهُوَ الشَّيْءُ الَّذِيْ كَانَتِ الْقُرْعَةُ مِنْ أَجْلِهٖ بِعَيْنِهٖ .مِنْ ذٰلِكَ ، مَا كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَكَمَ بِهٖ ، فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْيَمَنِ .

۷۲۴۵: ابوالمہلب نے عمران سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں آزادی کو ثلث مال میں نافذ فرمایا ہبہ اور صدقہ کا بھی یہی حکم ہے۔ان روایات میں جناب رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں آزادی کو ثلث مال میں نافذ فرمایا ہبہ اور صدقہ کا

بھی یہی حکم ہے۔اس مذہب کے بعض علماء نے زہری کی عامر بن سعد والی روایت سے بھی استدلال کیا ہے کہ آپ شدید بیماری کے دوران ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت سعد نے تمام مال صدقہ کرنے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے ردفرما کر تہائی مال میں اجازت دی جیسا کہ یہ روایت شروع باب میں ذکر کی گئی ہے اس روایت میں بیماری کے صدقہ کو موت کے بعد نافذ ہونے والی وصیت کی طرح تیسرا حصہ مال میں جائز قرار دیا گیا۔مصعب بن سعد نے اس روایت کا س طرح بیان کیا کہ ان کا یہ سوال کرنا موت کے بعد صدقے کی وصیت کے سلسلے میں تھا جیسا کہ ہم نے شروع باب میں ذکر کیا۔حضرت عامر کی روایت سے ان کا استدلال کرنا ان کے مخالفین کے اس استدلال سے بہتر نہیں جو انہوں نے مصعب کی روایت سے کیا ہے فقہاء نے اس شخص کے بارے میں جس نے موت کے بعد چھ غلام آزاد کئے اور اس کا اور مال بھی نہیں تھا اور ورثاء نے اس کی وصیت کو جائز بھی نہ قرار دیا بہت کچھ کلام کیا ہے۔ان کا تہائی آزاد ہو جائے گا اور بقیہ غلام اپنی قیمت کے متعلق محنت و مشقت کریں گے اس بات کو امام ابو حنیفہؒ ابو یوسفؒ اور محمدؒ نے اختیار کیا۔بعض علماء نے یہ کہا کہ دو غلام تو آزاد ہو جائیں گے اور بقیہ غلام ورثاء کی ملکیت میں برقرار رہیں گے۔بعض نے یہ کہا ثلث کے بارے میں ان میں قرعہ اندازی کی جائے گی اور وہ آزاد ہو جائیں گے اور بقیہ غلامی میں برقرار رہیں گے اس سلسلے میں انہوں نے حضرت عمران والی روایت کو دلیل بنایا۔تیسرے قول والوں کے خلاف پہلے دو اقوال والوں کی دلیل یہ ہے کہ روایت عمران میں جس قرعہ اندازی کا تذکرہ ہے وہ منسوخ ہے کیونکہ قرعہ شروع اسلام میں تھا پھر یہ منسوخ ہو گیا شروع اسلام میں اس کے جائز ہونے کی وجہ یہ تھی تا کہ اشیاء پر اس کے ذریعے حکم لگایا جائے اور جس چیز کی وجہ سے قرعہ اندازی کی گئی ہے وہ بعینہ وہی سمجھی جائے جو قرعے میں نکلی ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس کو استعمال فرمایا جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۷۲۴۶ : مَا قَدْ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ :ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، اَوْ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، اَنَا اَشُكُّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَجْلَحِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيْلِ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ ، قَالَ : بَيْنَمَا اَنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ ، وَعَلِيٌّ يَوْمَئِذٍ بِهَا .فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُوْنَ فِيْ وَلَدٍ قَدْ وَقَعُوْا عَلَى امْرَاَةٍ فِيْ طُهْرٍ وَاحِدٍ ، فَاَقْرَعَ بَيْنَهُمْ ، فَقُرِعَ اَحَدُهُمْ ، فَدَفَعَ اِلَيْهِ الْوَلَدَ .فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، اَوْ قَالَ اَضْرَاسُهُ .فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُنْكِرْ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا حَكَمَ بِهِ فِي الْقُرْعَةِ ، فِيْ دَعْوَى النَّفَرِ الْوَلَدَ .فَدَلَّ ذٰلِكَ اَنَّ الْحُكْمَ حِيْنَئِذٍ ، كَانَ كَذٰلِكَ ، ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بِاتِّفَاقِنَا ، وَاتِّفَاقِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا .وَدَلَّ عَلٰى نَسْخِهِ، مَا قَدْ

رَوَيْنَاهُ فِيْ بَابِ الْقَافَةِ ، مِنْ حُكْمِ عَلِيٍّ فِيْ مِثْلِ هٰذَا بِأَنْ جَعَلَ الْوَلَدَ بَيْنَ الْمُدَّعِيَيْنِ جَمِيْعًا يَرِثُهُمَا وَيَرِثَانِهِ فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْحُكْمَ كَانَ يَوْمَئِذٍ حُكْمَ عَلِيٍّ بِمَا حَكَمَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِ النَّسَبِ ، الَّذِيْ يَدَّعِيْهِ النَّفَرُ ، وَالْمَالِ الَّذِيْ يُوْصِيْ بِهِ النَّفَرُ ، بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ ، قَدْ أَوْصَىٰ بِهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ ، أَوْ الْعَتَاقِ الَّذِيْ يَعْتِقُهُ الْعَبِيْدُ فِيْ مَرَضِ مُعْتِقِهِمْ ، أَنْ يُقْرَعَ بَيْنَهُمْ ، فَأَيُّهُمْ أُقْرِعَ اسْتَحَقَّ مَا ادَّعَىٰ ، وَمَا كَانَ وَجَبَ بِالْوَصِيَّةِ وَالْعَتَاقِ ، ثُمَّ نُسِخَ ذٰلِكَ بِنَسْخِ الرِّبَا ، إِذْ رُدَّتِ الْأَشْيَاءُ إِلَى الْمَقَادِيْرِ الْمَعْلُوْمَةِ الَّتِيْ فِيْهَا التَّعْدِيْلُ ، الَّذِيْ لَا زِيَادَةَ فِيْهِ ، وَلَا نُقْصَانَ .وَبَعْدَ هٰذَا، فَلَيْسَ يَخْلُو مَا حَكَمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِنَ الْعَتَاقِ فِي الْمَرَضِ ، مِنَ الْقُرْعَةِ ، وَجَعْلِهِ إِيَّاهُ مِنَ الثُّلُثِ ، مِنْ أَحَدِ وَجْهَيْنِ .إِمَّا أَنْ يَكُوْنَ حُكْمًا دَلِيْلًا عَلٰى سَائِرِ أَفْعَالِ الْمَرِيْضِ فِيْ مَرَضِهِ، مِنْ عَتَاقِهِ، وَهِبَاتِهِ، .وَصَدَقَاتِهِ.أَوْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ حُكْمًا فِيْ عَتَاقِ الْمَرِيْضِ ، خَاصَّةً ، دُوْنَ سَائِرِ أَفْعَالِهِ ، وَهِبَاتِهِ، وَصَدَقَاتِهِ.فَإِنْ كَانَ خَاصًّا فِي الْعَتَاقِ ، دُوْنَ مَا سِوَاهُ، فَيَنْبَغِي أَنْ لَا يَكُوْنَ مَا جَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، مِنَ الْعَتَاقِ فِي الثُّلُثِ ، دَلِيْلًا عَلَى الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ أَنَّهَا كَذٰلِكَ .فَثَبَتَ قَوْلُ الَّذِيْ يَقُوْلُ :إِنَّهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ ، إِذْ كَانَ النَّظَرُ شَهِدَ لَهُ، وَإِنْ كَانَ هٰذَا لَا يُدْرَكُ فِيْهِ خِلَافُ مَا قَالَ إِلَّا بِالتَّقْلِيْدِ ، وَلَا شَيْءَ فِيْ هٰذَا الْبَابِ نَقَلَهُ غَيْرُ هٰذَا الْحَدِيْثِ .وَإِنْ كَانَ قَدْ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْعَتَاقَ فِي الثُّلُثِ ، دَلِيْلًا لَنَا عَلٰى أَنَّ هِبَاتِ الْمَرِيْضِ وَصَدَقَاتِهِ كَذٰلِكَ .فَكَذٰلِكَ هُوَ دَلِيْلٌ لَنَا عَلٰى أَنَّ الْقُرْعَةَ قَدْ كَانَتْ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ، جَارِيَةٌ يُحْكَمُ بِهَا .فَفِي ارْتِفَاعِهَا عِنْدَنَا ، وَعِنْدَ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَنَا ، مِنَ الْهِبَاتِ وَالصَّدَقَاتِ ، دَلِيْلٌ أَنَّ ارْتِفَاعَهَا أَيْضًا مِنَ الْعَتَاقِ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ ، قَوْلُ مَنْ ذَهَبَ إِلَى الْقُرْعَةِ ، وَثَبَتَ أَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَيْنِ .فَقَالَ مَنْ ذَهَبَ إِلَى تَثْبِيْتِ الْقُرْعَةِ :وَكَيْفَ تَكُوْنُ الْقُرْعَةُ مَنْسُوْخَةً ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهَا ، فِيْمَا قَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَى الْعَمَلِ بِهَا فِيْهِ مِنْ بَعْدِهِ؟

۷۲۴۶: عبداللہ بن خلیل حضرمی نے حضرت زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس یمن سے ایک آدمی آیا ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے اور اس نے بتلایا یارسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی حاضر ہوئے جو ایک بچے کے بارے میں جھگڑ رہے تھے ان تینوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا۔ جس کے حق میں قرعہ نکلا لڑکا اس کے حوالے کر دیا یہ سن کر جناب رسول اللہ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کے نواجذ یا

اضراس ظاہر ہوگئیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے لڑکے کے سلسلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قرعہ اندازی والے فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں فرمایا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اس وقت حکم اسی طرح تھا پھر بالاتفاق یہ منسوخ ہوگیا اور اس کے منسوخ ہونے پر وہ روایت دلالت کرتی ہے جو باب القیافہ میں ذکر ہو چکی جیسے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی قسم کے معاملے میں جو ایک لڑکے کے بارے میں دونوں دعوے دار تھے تو آپ نے فرمایا وہ لڑکا ان دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے وارث بنیں گے اس سے یہ دلالت مل گئی کہ حکم ان دنوں ہر چیز کا اسی طرح تھا جیسا علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ کیا کہ جس حصہ میں کئی دعوے دار ہوں یا جس مال کی وصیت میں کئی لوگ شامل ہوں اس کے بعد کہ ہر ایک کے لئے الگ الگ وصیت کی گئی ہو یا آزادی کی طرح کہ غلام اپنے آزاد کرنے والے کے مرض الموت میں آزاد ہوئے ہوں تو ایسے سب معاملات میں قرعہ اندازی سے ان کے درمیان فیصلہ ہوتا جس کے حق میں قرعہ نکل آتا اسی طرح جو وصیت اور آزادی سے واجب ہوا ہوتا اس کا یہی حکم تھا پھر سود کے منسوخ ہونے سے یہ سب چیزیں منسوخ ہوگئیں اور چیزوں کو ان کی مقررہ معلوم مقداروں کی طرف لوٹا دیا گیا جنمیں کہ برابری ہو سکتی تھی اور زیادتی اور نقصان نہ رہتا تھا اس کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی حالت میں آزاد کر دینے والے شخص متعلق جو فیصلہ فرمایا ہے ایک تو وہ ثلث مال میں سے ہے دوسری بات یہ ہے کہ اس میں سے دو باتوں میں سے ایک ضرور ہے کہ مریض کے مرض الموت میں کئے جانے والے معاملات عتاق ہبہ صدقات وغیرہ میں اس کو دلیل بنایا جائے یا پھر مریض کے آزاد کر دینے کے ساتھ خاص کیا جائے اور افعال سے اس کا تعلق نہ ہو۔ پس اگر ہم اس کو عتاق سے خاص کریں تو پھر یہ ہبات اور صدقات کے لئے دلیل نہ بن سکے گا تو اس سے ان لوگوں کی بات ثابت ہو جائے گی جو عتاق کو تمام مال میں نافذ قرار دیتے ہیں کیونکہ قیاس بھی اسی کا مؤید ہے۔ اگرچہ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے تقلید کے بغیر اس میں مخالفت کا ادراک بھی نہیں کیا جا سکتا اور حال یہ ہے کہ اس باب میں اس حدیث کی نقل کے علاوہ اور کوئی روایت موجود نہیں اور اگر اس عتاق کو جناب نبی اکرم ﷺ نے ثلث میں سے قرار دیا ہے تو پھر یہ ہمارے مؤقف کی دلیل ہے کہ مریض کے ہبات و صدقات اسی طرح ہوں گے اسی طرح یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ ان تمام معاملات میں قرعہ جاری تھا اور اس کے ذریعہ فیصلہ کیا جاتا تھا اور ہمارے نزدیک اور ہمارے مخالف کے نزدیک اس کا ہبہ اور صدقات سے حکم اٹھ چکا اب یہ ہمارے حق میں دلیل ہے کہ عتاق سے بھی یہ حکم اٹھ چکا ہے۔ پس اس سے جنہوں نے قرعہ والا قول کیا ہے وہ باطل ہوا اور آخری دو اقوال میں سے ایک ثابت ہوگیا۔ قرعہ کس طرح منسوخ ہوگیا حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ اس پر عمل کرتے تھے اور آپ کے بعد بھی مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ (ثبوت ملاحظہ ہو)

تخریج : ابو داؤد فی الطلاق باب ۳۲۔

۷۲۴۷ : فَذَكَرُوْا مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ : ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ : ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ

اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا أَرَادَ سَفَرًا ، أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا ، خَرَجَ بِهَا مَعَهُ.

۷۲۴۷: علقمہ بن وقاص نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازواج کے مابین قرعہ ڈالتے پس جس کا نام نکلتا وہی اس سفر میں شریک ہوتیں۔

تخریج : بخاری فی الهبه باب١٥' والجهاد باب٦٤' والشهادات باب١٥/٣٠' والمغازی باب ٣٤' والنكاح باب٩٧' مسلم فی فضائل الصحابه ٨٨' والتوبه ٥٦' والنكاح ٣٨' ابن ماجه فی النكاح باب٤٧' والاحكام باب ٢٠' دارمی فی الجهاد باب ٣٠' والنكاح باب٢٦' مسند احمد ٦' ١١٤/١١٧' ١٩٧/٢٦٩۔

۷۲۴۸ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ قَالَ :ثَنَا اللَّيْثُ قَالَ :حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۴۸: یونس بن یزید نے ابن شہاب سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۴۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ ، وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ بَكْرٍ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَيَحْيٰى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ أَبِيْهِ' عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ.

۷۲۴۹: عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور یحییٰ بن عباد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی روایت کی ہے۔

۷۲۵۰ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ :ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ تَلِيْدٍ ، قَالَ :ثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ الْقِتْبَانِيُّ ، عَنْ أَبِي الطَّاهِرِ ، عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ عَمِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ :حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ ، مِثْلَهٗ.قَالُوْا :فَهٰذَا مَا يَنْبَغِيْ لِلنَّاسِ أَنْ يَفْعَلُوْهُ اِلَى الْيَوْمِ ، وَلَيْسَ بِمَنْسُوْخٍ ، فَمَا يُنْكِرُوْنَ أَنَّ الْقُرْعَةَ فِي الْعَتَاقِ فِي الْمَرَضِ كَذٰلِكَ .قِيْلَ لَهُمْ :قَدْ ذَكَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ فِيْ مَوْضِعِهٖ، مَا يُغْنِيْ، وَلٰكِنَّا نَذْكُرُ هَاهُنَا ، مَا فِيْهِ أَيْضًا دَلِيْلُ أَنْ لَا حُجَّةَ لَكُمْ فِيْ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. أَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ أَنَّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُسَافِرَ اِلٰى حَيْثُ أَحَبَّ ، وَاِنْ طَالَ سَفَرُهٗ ذٰلِكَ ،

وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ مِنْ نِسَائِهِ، وَأَنَّ حُكْمَ الْقَسْمِ ، يَرْتَفِعُ عَنْهُ بِسَفَرِهِ. فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، كَانَتْ قُرْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فِيْ وَقْتِ احْتِيَاجِهِ إِلَى الْخُرُوْجِ بِإِحْدَاهُنَّ لِتَطِيْبَ نَفْسُ مَنْ لَا يَخْرُجُ بِهَا مِنْهُنَّ ، وَلِيُعْلَمَ أَنَّهُ لَمْ يُحَابِ الَّتِي خَرَجَ بِهَا عَلَيْهِنَّ ، لِأَنَّهُ لَمَّا كَانَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ وَيُخَلِّفَهُنَّ جَمِيْعًا ، كَانَ لَهُ أَنْ يَخْرُجَ وَيُخَلِّفَ مَنْ شَاءَ مِنْهُنَّ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا أَنَّ الْقُرْعَةَ إِنَّمَا تُسْتَعْمَلُ فِيْمَا يَسَعُ تَرْكُهَا ، وَفِيْمَا لَهُ أَنْ يُمْضِيَهُ بِغَيْرِهَا .وَمِنْ ذٰلِكَ ، الْخَصْمَانِ يَحْضُرَانِ عِنْدَ الْحَاكِمِ ، فَيَدَّعِيْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ دَعْوَى .فَيَنْبَغِيْ لِلْقَاضِي أَنْ يُقْرِعَ بَيْنَهُمَا ، فَأَيُّهُمَا أُقْرِعَ ، بَدَأَ بِالنَّظَرِ فِيْ أَمْرِهِ، وَلَهُ أَنْ يَنْظُرَ فِيْ أَمْرِ مَنْ شَاءَ مِنْهُمَا بِغَيْرِ قُرْعَةٍ .فَكَانَ الْأَحْسَنُ بِهِ ؛ لِبُعْدِ الظَّنِّ بِهِ فِيْ هٰذَا اسْتِعْمَالَ الْقُرْعَةِ ، كَمَا اسْتَعْمَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَمْرِ نِسَائِهِ. وَكَذٰلِكَ عَمِلَ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ أَقْسَامِهِمْ بِالْقُرْعَةِ ، فِيْمَا قَدْ عَدَلُوْهُ بَيْنَ أَهْلِهِمْ ، بِمَا لَوْ أَمْضَوْهُ بَيْنَهُمْ ، لَا عَنْ قُرْعَةٍ ، كَانَ ذٰلِكَ مُسْتَقِيْمًا .فَأَقْرَعُوْا بَيْنَهُمْ ؛ لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُهُمْ ، وَتَرْتَفِعَ الظِّنَّةُ ، عَمَّنْ تَوَلّٰى لَهُمْ قِسْمَتَهُمْ .وَلَوْ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ ، عَلَى طَوَائِفَ مِنَ الْمَتَاعِ ، الَّذِيْ لَهُمْ ، قَبْلَ أَنْ يُعَدِّلَ وَيُسَوِّيَ قِيْمَتَهُ عَلَى أَمْلَاكِهِمْ مِنْهُ، كَانَ ذٰلِكَ الْقَسْمُ بَاطِلًا .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ الْقُرْعَةَ إِنَّمَا فُعِلَتْ ، بَعْدَ أَنْ تَقَدَّمَهَا ، مَا يَجُوْزُ الْقَسْمُ بِهِ ، وَأَنَّهَا إِنَّمَا أُرِيْدَتْ لِانْتِفَاءِ الظَّنِّ ، لَا بِحُكْمٍ يَجِبُ بِهَا .فَكَذٰلِكَ نَقُوْلُ كُلُّ قُرْعَةٍ تَكُوْنُ مِثْلَ هٰذَا، فَهِيَ حَسَنَةٌ ، وَكُلُّ قُرْعَةٍ يُرَادُ بِهَا وُجُوْبُ حُكْمٍ ، وَقَطْعُ حُقُوْقٍ مُتَقَدِّمَةٍ ، فَهِيَ غَيْرُ مُسْتَعْمَلَةٍ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَيْنِ ، فَرَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ حَكَمَ فِي الْعَبْدِ ، إِذَا كَانَ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، فَأَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا ، فَإِنَّهُ حُرٌّ كُلُّهُ، وَيَضْمَنُ إِنْ كَانَ مُوْسِرًا ، أَوْ إِنْ كَانَ مُعْسِرًا .فَفِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْاِخْتِلَافِ ، مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْ كِتَابِ الْعَتَاقِ.ثُمَّ وَجَدْنَا فِيْ حَدِيْثِ أَبِي الْمَلِيْحِ الْهُذَلِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ، فِيْ مَمْلُوْكٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ حُرٌّ كُلُّهُ لَيْسَ لَهُ شَرِيْكٌ.فَبَيَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، الْعِلَّةَ الَّتِيْ لَهَا عَتَقَ نَصِيْبُ صَاحِبِهِ .فَدَلَّ ذٰلِكَ أَنَّ الْعَتَاقَ مَتٰى وَقَعَ فِيْ بَعْضِ الْعَبْدِ ، انْتَشَرَ فِيْ كُلِّهِ .وَقَدْ رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، حَكَمَ فِي الْعَبْدِ بَيْنَ اثْنَيْنِ ، إِذَا أَعْتَقَهُ أَحَدُهُمَا ، وَلَا مَالَ لَهُ، يُحْكَمُ عَلَيْهِ فِيْهِ بِالضَّمَانِ بِالسِّعَايَةِ عَلَى الْعَبْدِ ، فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ هٰؤُلَاءِ الْعَبِيْدِ فِي الْمَرَضِ كَذٰلِكَ ، وَأَنَّهُ لَمَّا اسْتَحَالَ أَنْ يَجِبَ عَلَى غَيْرِهِمْ ، ضَمَانُ مَا جَاوَزَ الثُّلُثَ ،

الَّذِيْ لِلْمَيِّتِ ، أَنْ يُوْصِيَ بِهٖ ، وَيُمَلِّكَهُ فِيْ مَرَضِهٖ مَنْ حَبَّ مِنْ قِيْمَتِهِمْ ، وَجَبَ عَلَيْهِمُ السِّعَايَةُ فِيْ ذٰلِكَ لِلْوَرَثَةِ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۷۲۵۰: عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کی ہے۔ان روایات سے قرعہ کا ثبوت ملتا ہے پس لوگوں کو مناسب ہے کہ وہ آج اس کو اختیار کریں۔یہ منسوخ نہیں مرض کی حالت میں عتاق میں قرعہ کا حکم بھی اسی طرح ہے۔ہم اس کا کافی وشافی جواب اپنے مقام پر دے چکے مگر یہاں بھی ہم تھوڑا سا ذکر کئے دیتے ہیں جس سے مزید یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ ان روایات میں ثبوت قرعہ کی کوئی دلیل نہیں۔ان شاء اللہ۔مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ آدمی کو جہاں چاہے سفر درست ہے خواہ سفر طویل ہو اور اس کی بیویوں میں سے کوئی بھی اس کے ساتھ نہ ہو۔اور تقسیم میں برابری کا حکم سفر کے وقت اٹھ جاتا ہے جب یہ بات اسی طرح ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج مطہرات میں قرعہ اندازی کرنا جبکہ آپ کو نکلنے کی ضرورت پیش آتی یہ تطییب خاطر کے لئے تھا تاکہ نہ نکلنے والیوں کو یہ بات پیش نظر ہو کہ جس کو ساتھ لے جا رہے ہیں اس کے ساتھ ان کے مقابلہ میں محبت زیادہ نہیں کیونکہ آپ کو اکیلے نکلنا اور سب کو سفر میں نہ لے جانا یہ بھی درست تھا تو اسی طرح آپ کو یہ بھی جائز تھا کہ آپ نکلیں اور جس کو چاہیں ساتھ لے جائیں۔پس اس سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ قرعہ ان کاموں میں استعمال کیا جاتا ہے جن میں چھوڑنے کی وسعت موجود ہو اور ان میں جن کا اس کے بغیر کر گزرنا درست ہو اسی قسم میں سے یہ بات ہے کہ جب دو آدمی جن کے مابین جھگڑا ہو دونوں حاکم کے پاس حاضر ہوں ان میں سے ہر ایک مدعی ہو تو اس وقت قاضی کے لئے مناسب ہے کہ وہ قرعہ اندازی کرے جس کے نام قرعہ نکلے پہلے اس کے معاملے کو دیکھے اور قاضی کے لئے یہ بھی درست ہے کہ قرعہ اندازی کر کے جس کے معاملے میں چاہے پہلے غور کرے البتہ قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کرنا بہتر ہے تاکہ بدگمانی پیدا نہ ہو۔جس طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے سلسلہ میں اختیار فرمایا۔مسلمانوں نے بھی اسی طرح قرعہ اندازی کا طریق کار اختیار کیا کہ جس میں انہوں نے لوگوں کے درمیان برابری برتنا چاہی۔اگرچہ وہ اگر قرعہ اندازی کے بغیر فیصلہ کریں تو یہ بھی درست ہے ان کے مابین قرعہ اندازی اس لئے اختیار کی جاتی ہے تاکہ ان کے دل مطمئن رہیں اور ذمہ دار کے متعلق بدگمانی اٹھ جائے کہ اس نے جانب داری سے کام لیا ہے۔اگر ذمہ دار لوگ ان کے مختلف النوع اموال اور املاک میں برابری کرنا چاہیں اور ان میں قیمتوں کی تعیین کے بغیر قرعہ اندازی کریں تو یہ باطل ہے اور یہ تقسیم کرنے والا غلط طرز اختیار کرنے والا ہے۔پس اس سے یہ ثابت ہوگیا کہ قرعہ اندازی ان میں کی جائے گی جن میں اس کے ذریعہ تقسیم درست ہو اس سے کوئی حکم واجب نہ ہوگا یہ صرف بدگمانی کی نفی کے لئے ہے۔پس ہر وہ قرعہ جو اس انداز سے ہو وہ درست ہے اور وہ قرعہ جس سے حکم کا وجوب ثابت کرنا ہو اور گزشتہ حقوق کو طے کرنا وہ غیر مستعمل ہے۔اب ہم آخری دونوں اقوال کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے متعلق

فیصلہ فرمایا جو دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ان میں سے ایک آزاد کر دے وہ تمام آزاد ہو جائے گا اور اگر چہ خوشحال یا تنگدست ہو دوسرے کے حصہ کا ضامن ہوگا اور اس میں جو اختلاف ہے وہ ہم کتاب العتاق میں ذکر کر آئے ہیں۔ پھر ہم نے ابوالملیح ہذلی کی روایت پالی جس کو انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ تمام کا تمام آزاد ہے اس کا کوئی حصہ دار نہیں ہے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے اس میں وہ علت بیان کر دی جس کی وجہ سے اس کے ساتھ کا حصہ آزاد ہو گیا۔ پس اس سے یہ دلالت مل گئی کہ جب غلام کے بعض حصہ میں عتاق واقع ہوگا تو وہ تمام میں پھیل جائے گا ہم نے دیکھا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے مشترک غلام کے سلسلہ میں فیصلہ فرمایا جبکہ ان میں سے ایک نے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس غلام کے پاس کوئی مال نہیں کہ جس کے متعلق کمائی کے لئے ضمان کا فیصلہ غلام کے متعلق کیا جائے اس حصہ میں جو کہ آزاد نہیں کیا گیا۔ پس اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ مرض کی حالت میں ان غلاموں کا یہی حکم ہے تو جب یہ ناممکن ہے کہ دوسروں پر اس مال کے ضمان کا فیصلہ لازم ہو جو کہ ثلث سے زیادہ ہے جس کی میت وصیت کر سکتا ہے اور اپنے مرض کے دوران اس کی قیمت کا جس کو چاہے مالک بنا دے تو ان غلاموں پر اس مال کے سلسلہ میں ورثاء کے لئے دوڑ دھوپ لازم ہے۔ یہی امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

تخریج : مسند احمد ۷۵/۵۔

بَابُ الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهِ لِقَرَابَتِهِ، أَوْ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ؟

اپنے یا دوسروں کے قرابت داروں کے تہائی مال کی وصیت

خلاصۃ المرام:

فلاں آدمی کے رشتہ داروں کے لئے یہ مال ہوگا تو رشتہ داروں سے کون مراد ہوں گے۔

1: فریق اوّل پر ذی رحم محرم جو باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے وہ اس کا حقدار ہے۔ اس قول کو امام ابوحنیفہؒ نے اختیار کیا۔

2: ذی رحم محرم کو وصیت پہنچے گی یہ امام زفرؒ/احمدؒ کا قول ہے۔

3: ہجرت کے وقت سے ایک ماں باپ میں شریک ذی رحم محرم مراد ہوں گے۔ یہ امام ابو یوسف و محمد رحمہما کا قول ہے۔

4: چوتھی پشت میں شریک کے لئے وصیت ہوگی۔

5: کسی بھی دادا میں شریک ہوں خواہ جاہلیت میں یا اسلام میں وہ مراد ہوں گے۔

قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي الرَّجُلِ يُوْصِيْ بِثُلُثِ مَالِهِ ، لِقَرَابَةِ فُلَانٍ مِنْهُمْ ؟ الْقَرَابَةُ الَّذِيْنَ يَسْتَحِقُّوْنَ تِلْكَ الْوَصِيَّةَ .فَقَالَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ :هُمْ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ ، مِنْ فُلَانٍ ، مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، غَيْرَ أَنَّهُ يَبْدَأُ فِيْ ذٰلِكَ ، بِمَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُمْ ، مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ عَلٰى مَنْ كَانَتْ قَرَابَتُهُ مِنْهُ، مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ .وَتَفْسِيْرُ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ لِلْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ عَمٌّ ، وَخَالٌ ، فَقَرَابَةُ عَمِّهِ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ كَقَرَابَةِ خَالِهِ مِنْهُ، مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، فَلْيَبْدَأْ فِيْ ذٰلِكَ ، بِعَمِّهِ عَلٰى خَالِهِ، فَيَجْعَلُ الْوَصِيَّةَ لَهُ. وَقَالَ زُفَرُ رَحِمَهُ اللّٰهُ :الْوَصِيَّةُ لِكُلِّ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ، دُوْنَ مَنْ كَانَ أَبْعَدَ مِنْهُ .وَسَوَاءٌ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ ، بَيْنَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ ، ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ ، وَبَيْنَ مَنْ كَانَ ذَا رَحِمٍ غَيْرَ مُحَرَّمٍ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى :الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ ؛ لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا ، أَبٌ وَاحِدٌ ، مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ مِنْ قِبَلِ أَبِيْهِ أَوْ مِنْ قِبَلِ أُمِّهِ. وَسَوَاءٌ فِيْ ذٰلِكَ ، بَيْنَ مَنْ بَعُدَ مِنْهُمْ .وَبَيْنَ مَنْ قَرُبَ ، وَبَيْنَ مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ غَيْرَ مُحَرَّمَةٍ .وَلَمْ يُفَضِّلَا فِيْ ذٰلِكَ ، مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ ، عَلٰى مَنْ كَانَتْ رَحِمُهُ، مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ .وَقَالَ آخَرُوْنَ : الْوَصِيَّةُ فِيْ ذٰلِكَ ، لِكُلِّ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا ، أَبُوْهُ الرَّابِعُ إِلٰى مَا هُوَ أَسْفَلُ مِنْ ذٰلِكَ .وَقَالَ آخَرُوْنَ :

الْوَصِيَّةَ فِيْ ذٰلِكَ ؛ لِكُلِ مَنْ جَمَعَهُ وَفُلَانًا ، أَبٌ وَاحِدٌ ، فِي الْإِسْلَامِ ، أَوْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، مِمَّنْ يَرْجِعُ بِآبَائِهِ، أَوْ بِأُمَّهَاتِهِ إِلَيْهِ، أَبًا غَيْرَ أَبٍ ، أَوْ أُمًّا غَيْرَ أُمٍ ، إِلَى أَنْ تَلْقَاهُ، مِمَّا تَثْبُتُ بِهِ الْمَوَارِيْثُ ، أَوْ تَقُوْمُ بِهِ الشَّهَادَاتُ .وَإِنَّمَا جَوَّزَ أَهْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَاتِ الْوَصِيَّةَ لِلْقَرَابَةِ ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ قَوْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ، إِذَا كَانَتْ تِلْكَ الْقَرَابَةُ قَرَابَةً تُحْصٰى وَتُعْرَفُ .فَإِنْ كَانَتْ لَا تُحْصٰى وَلَا تُعْرَفُ ، فَإِنَّ الْوَصِيَّةَ بِهَا بَاطِلَةٌ فِيْ قَوْلِهِمْ جَمِيعًا إِلَّا أَنْ يُوْصِيَ بِهَا لِفُقَرَائِهِمْ ، فَتَكُوْنَ جَائِزَةً لِمَنْ رَأَى الْوَصِيُّ دَفْعَهَا إِلَيْهِ مِنْهُمْ .وَأَقَلُّ مَنْ يَجُوْزُ لَهُ أَنْ يَجْعَلَهَا مِنْهُمْ ، اثْنَانِ فَصَاعِدًا ، فِيْ قَوْلِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ .وَقَالَ أَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ : إِنْ دَفَعَهَا إِلَى وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَجْزَأَهُ ذٰلِكَ .فَلَمَّا اخْتَلَفُوْا فِي الْقَرَابَةِ مِنْهُمْ ، هٰذَا الْإِخْتِلَافَ ، وَجَبَ أَنْ نَنْظُرَ فِيْ ذٰلِكَ ، لِنَسْتَخْرِجَ مِنْ أَقَاوِيْلِهِمْ هٰذِهِ، قَوْلًا صَحِيْحًا .فَنَظَرْنَا فِيْ ذٰلِكَ ، فَكَانَ مِنْ حُجَّةِ الَّذِيْنَ ذَهَبُوْا إِلَى أَنَّ الْقَرَابَةَ ، هُمُ الَّذِيْنَ يَلْتَقُوْنَهُ وَمَنْ يُقَارِبُوْنَهُ، عِنْدَ أَبِيْهِ الرَّابِعِ فَأَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ .إِنَّمَا قَالُوْا ذٰلِكَ فِيْمَا ذَكَرُوْا، لِأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبٰى، أَعْطٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ .وَإِنَّمَا يَلْتَقِيْ، هُوَ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ ، عِنْدَ أَبِيْهِ الرَّابِعِ ؛ لِأَنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ .وَالْآخَرُوْنَ بَنُو الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ، يَلْتَقُوْنَهُمْ ، وَهُوَ عِنْدَ عَبْدِ مَنَافٍ ، وَهُوَ أَبُوْهُ الرَّابِعُ فَمِنَ الْحُجَّةِ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ لِلْآخَرِيْنَ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، لَمَّا أَعْطَى بَنِيْ هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، قَدْ حَرَمَ بَنِيْ أُمَيَّةَ ، وَبَنِيْ نَوْفَلٍ ، وَقَرَابَتُهُمْ مِنْهُ، كَقَرَابَةِ بَنِي الْمُطَّلِبِ .فَلَمْ يَحْرِمْهُمْ ؛ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى غَيْرِ الْقَرَابَةِ .فَكَذٰلِكَ مَنْ فَوْقَهُمْ ، لَمْ يَحْرِمْهُمْ ؛ لِأَنَّهُمْ لَيْسُوْا قَرَابَةً ، وَلٰكِنْ لِمَعْنًى غَيْرِ الْقَرَابَةِ .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَرَابَةِ ، مِنْ غَيْرِ هٰذَا الْوَجْهِ

امام طحاویؒ کہتے ہیں: اس آدمی کے متعلق علماء کا اختلاف ہے کہ جو شخص فلاں آدمی کے رشتہ داروں کے لئے اپنے تہائی مال کی وصیت کرتا ہے جس کے وہ رشتہ دار ہوں جو اس وصیت کے حقدار رہوں۔ I: امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ اس سے اس کا ہر ذی رحم محرم مراد ہے خواہ وہ باپ کی طرف سے ہو یا ماں کی طرف سے۔ البتہ ابتداء باپ کے قربتداروں سے کی جائے گی ان کو ماں کے قرابتداروں پر مقدم کیا جائے گا اس کی وضاحت یہ ہے کہ وصیت کرنے والے کو رشتہ داری کی وجہ سے چچا اور ماموں کا رشتہ حاصل ہے تو باپ کی طرف سے چچا کی رشتہ داری ماں کی طرف سے ماموں کی رشتہ داری کے مشابہہ ہے۔ پس اس وصیت میں ماموں پر چچا کو مقدم کر کے وصیت کو اس کے حق

میں قرار دیں گے۔ ■: امام زفر رحمہ اللہ یہ وصیت ان لوگوں کو حاصل ہوگی جو خواہ باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے ذی رحم محرم ہوں یہ ﷺ وصیت انکے لئے نہ ہوگی جو دور سے رشتہ دار ہوں مگر وہ ذی رحم محرم ہو یا فقط ذی رحم ہوں اور محرم نہ ہوں۔ ■: امام ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا کہنا ہے کہ یہ وصیت ان کے لئے ہوگی جو وصیت کرنے والے کے ساتھ ہجرت کے وقت سے لے کر ایک ماں باپ میں جمع ہوں خواہ باپ کی طرف سے ہوں یا ماں کی طرف سے اس سلسلہ میں دور کا رشتہ اور قریب کا رشتہ ایک جیسا ہے۔ اسی طرح ذی رحم محرم اور غیر محرم دونوں برابر ہیں جس کو والد کی طرف سے رشتہ داری ہو وہ ماں کی طرف سے رشتہ داری پر فضیلت نہیں رکھتا۔ ایک اور فریق کا کہنا ہے کہ اس صورت میں وصیت ہر اس شخص کے لئے ہوگی جو اس وصیت کرنے والے کے ساتھ چوتھی پشت میں شریک ہے پھر نیچے بھی اسی طرح۔ ایک اور جماعت کا کہنا ہے کہ یہ وصیت اس شخص کے لئے ہوگی جو اس وصیت کرنے والے کے ساتھ ایک ماں یا ایک باپ میں جمع ہوں خواہ زمانہ اسلام میں یا زمانہ جاہلیت میں ان لوگوں میں سے جو اپنے باپوں یا ماؤں کے ساتھ اس باپ کی طرف لوٹے ہوں جو ان کا حقیقت باپ نہیں یا اس ماں کی طرف جو ان کی حقیقت ماں نہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس سے ایسی بات (رشتہ) پائے جس سے وراثت ثابت ہوتی ہے یا شہادتین قائم ہوتی ہیں۔ ان تمام اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ وصیت کا مدار قرابت پر ہے بشرطیکہ وہ قرابت ایسی جو قرابت شمار ہو اور پہچانی جا سکے۔ اگر وہ قرابت شمار ہی نہیں ہوتی یا پہچانی ہی نہیں جاتی تو تمام کے ہاں وصیت باطل ٹھہرے گی البتہ اگر وصیت ان میں فقراء کے لئے ہو تو جائز و نافذ ہوگی اور ان میں سے جس کو فقیر پائے گا اس کو دے گا اور کم سے کم جن کو یہ دی جائے گی وہ دو پس اس سے زائد ہوں گے یہ امام محمدؒ کا قول ہے اور امام ابو یوسفؒ تو ایک کو بھی دے دینا جائز قرار دیتے ہیں۔ اب جب کہ علماء کے اقوال میں اس قدر اختلاف ہے تو درست قول کو نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کے دلائل پر غور کریں۔ ■: اولاً ان حضرات کی دلیل پر غور کیا جو چوتھی پشت میں شراکت کو قربت کا مدار قرار دیتے ہیں ان کی بڑی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب قرابت داروں کا حصہ تقسیم کیا تو آپ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطاء فرمایا آپ کا بنو مطلب کے ساتھ چوتھی پشت میں سلسلہ نسب ملتا ہے کیونکہ آپ کا سلسلہ نسب یہ ہے محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم اور دوسرے بنو مطلب بن عبد مناف بھی عبد مناف پر مل جاتے ہیں جو کہ نسب میں چوتھا باپ ہے۔ اس دلیل کا جواب ■: جناب نبی اکرم ﷺ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو جب حصہ عنایت فرمایا تو بنو امیہ اور بنو نوفل کو محروم رکھا حالانکہ ان کے ساتھ وہی رشتہ تھا جو بنو مطلب کے ساتھ بنتا تھا۔ تو ان کی محرومی کی وجہ عدم قرابت نہ تھی بلکہ دوسری وجہ تھی اسی طرح ان سے اوپر والوں کو بھی اس لئے محروم نہیں کیا کہ ان کو قرابت حاصل نہ تھی بلکہ اس کے علاوہ محرومی کا دوسرا سبب تھا۔ ■: جناب نبی اکرم ﷺ سے قرابت کے متعلق ایک دوسری بات مروی ہے۔ وہ یہ ہے۔

۷۲۵۱ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ ، قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ ، عَنْ

أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ أَوْ قَالَ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، حَائِطِيْ، الَّذِيْ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا ، لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ، لَمْ أُعْلِنْهُ .فَقَالَ :اجْعَلْهُ فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ، أَوْ فُقَرَاءِ أَهْلِكَ۔

۷۲۵۱: حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون" (آل عمران:۹۲) یا یہ آیت نازل ہوئی "من ذا الذی یقرض اللّٰہ قرضا حسنا" (البقرہ:۲۴۵) تو حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ آ کر کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا فلاں باغ جو فلاں جگہ واقع ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہے اگر آپ چاہیں کہ اس کو پوشیدہ رکھیں تو میں اس کو ظاہر نہ کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو اپنے قرابت داروں میں سے فقراء پر تقسیم کر دو یا اپنے اہل میں سے فقراء پر تقسیم کر دو۔

تخریج : ترمذی فی تفسیر سورہ ۳' باب ۵' مسند احمد ۳' ۱۱۵ / ۱۷۴۔

۷۲۵۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ، عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ : قَالَ أَنَسٌ : كَانَتْ لِأَبِيْ طَلْحَةَ أَرْضٌ ، فَجَعَلَهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ :اجْعَلْهَا فِيْ فُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانٍ وَأُبَيٍّ .قَالَ أَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ : فَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّيْ۔ فَهٰذَا أَبُو طَلْحَةَ ، قَدْ جَعَلَهَا لِأُبَيٍّ وَحَسَّانَ ، وَإِنَّمَا يَلْتَقِيْ هُوَ وَأُبَيٌّ ، عِنْدَ أَبِيْهِ السَّابِعِ ؛ لِأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ ، اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ بْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ ، بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ .وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَتِيْكِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَوْنِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ .فَلَمْ يُنْكِرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِيْ طَلْحَةَ ، مَا فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ .فَدَلَّ مَا ذَكَرْنَا ، عَلٰى أَنَّ مَنْ كَانَ يَلْقَى الرَّجُلَ إِلٰى أَبِيْهِ الْخَامِسِ ، أَوِ السَّادِسِ ، أَوْ إِلٰى مَنْ فَوْقَ ذٰلِكَ مِنَ الْآبَاءِ الْمَعْرُوْفِيْنَ قَرَابَةٌ لَهُ، كَمَا أَنَّ مَنْ يَلْقَاهُ، إِلٰى أَبٍ دُوْنَهُ قَرَابَةٌ أَيْضًا .وَقَدْ أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ أَيْضًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْأَقْرَبِيْنَ .فَرُوِيَ عَنْهُ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۲: ثمامہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہؓ کی ایک زمین تھی انہوں نے وہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مقرر کر دی وہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور گزارش کی تو آپ نے فرمایا اس کو اپنے قرابت دار فقراء پر تقسیم کر دو۔ تو انہوں نے وہ باغ حضرت حسان اور ابیؓ میں تقسیم کر دیا۔ راوی محمد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ

میرے والد عبداللہ ثمامہ عن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ دونوں مجھ سے زیادہ قریب تھے۔تو یہ ابوطلحہؓ نے اپنا باغ حضرت ابی اور حسانؓ کو دیا حالانکہ ان کا سلسلہ نسب ابوطلحہ سے ساتویں پشت میں ملتا ہے ملاحظہ ہو۔ابوطلحہ زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ابی بن کعب بن قیس بن عتیک بن زید بن معاویہ بن عون بن مالک بن نجار تو نجار میں دونوں کا سلسلہ جمع ہوتا ہے جو کہ ساتویں پشت ہے مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا بلکہ برقرار فرمایا۔پس اس سے ثابت ہوگیا کہ جو پانچویں' چھٹے یا ساتویں یا اوپر تک آباء معروفین میں ملے وہ اس کی قرابت شمار ہوگی جس طرح کہ اس سے نیچے والوں میں قرابت ہے۔ ▣: اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے قریبی خاندان کو ڈرائیں۔جیسا کہ اس روایت میں ہے۔

۷۲۵۳ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ الْاَصْفَهَانِيُّ قَالَ :ثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوْبَ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ ، عَنِ الْاَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لَمَّا اُنْزِلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ ، اجْمَعْ لِيْ بَنِيْ هَاشِمٍ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ، اَوْ اَرْبَعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، اَنَّهُ قَصَدَ بَنِيْ اَبِيْهِ الثَّالِثِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۳: عباد بن عباد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت "وانذر عشیرتك الاقربین" (الشعراء:۲۱۴) اتاری تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! تم میرے لئے بنو ہاشم کو جمع کرواور ان کی تعداد چالیس یا ایک کم چالیس تھی پھر روایت اسی طرح بیان کی۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے قرابت سے تیسری پشت مراد لی ہے اور اس سلسلے میں اور روایت بھی وارد ہے۔(ملاحظہ ہو)

۷۲۵۴ : مَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَخْلَدٍ ، اَبُو الْحَسَنِ الْاَصْبَهَانِيُّ ، قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيّ قَالَ :ثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَلِيٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اجْمَعْ لِيْ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ :وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا ، يَزِيْدُوْنَ رَجُلًا ، اَوْ يَنْقُصُوْنَهُ.فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، اَنَّهُ قَصَدَ بَنِيْ اَبِيْهِ الثَّانِي .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ اَيْضًا ، فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔البتہ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ تم میرے لئے بنو عبدالمطلب کو جمع کرواور کہتے ہیں کہ ان کی

تعداد چالیس آدمی ایک کم یا ایک زائد آدمی تھا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ نے اپنے دادا کی اولاد کا قصد فرمایا گویا والد کے والد کی اولاد قرابت دار ہیں اور اس سلسلہ اور روایت ملاحظہ ہو۔

۷۲۵۵ : مَا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ :قَالَ :ثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ ، وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَا : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَضَمَةٍ مِنْ جَبَلٍ ، فَعَلَا أَعْلَاهَا ، ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ ، إِنِّيْ نَذِيْرٌ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهُ قَصَدَ بَنِيْ أَبِيْهِ الرَّابِعِ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ.

۷۲۵۵: قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو دونوں کہتے ہیں کہ جب آیت "وانذر عشیرتک الاقربین" (الشعرا ۲۱۴) نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ پہاڑ کی ایک چٹان پر تشریف لے گئے اور اس کے اوپر چڑھ کر فرمایا یا بنی عبد مناف انی نذیر اے بنی عبد مناف بے شک میں منذر بن کر آیا ہوں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے چوتھے باپ کی اولاد کا قصد فرمایا۔ اس سلسلہ میں آپ ﷺ سے یہ روایت بھی وارد ہے (ملاحظہ ہو)

تخریج : مسلم فی الایمان حدیث ۳۵۳' مسند احمد ۴۷۶/۳۔

۷۲۵۶ : مَا حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْجِيزِيُّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ، وَحَسَّانُ بْنُ غَالِبٍ ، قَالَا :ثَنَا هَمَّامٌ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ وَرْدَانَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا بَنِيْ هَاشِمٍ ، يَا بَنِيْ قُصَيٍّ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ ، أَنَا النَّذِيْرُ ، وَالْمَوْتُ الْمُغِيْرُ ، وَالسَّاعَةُ الْمَوْعُوْدُ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، أَنَّهُ دَعَا بَنِيْ أَبِيْهِ الْخَامِسِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۶: موسیٰ بن وردان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے جناب رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے بنی ہاشم اے بنی قصی اے بنی عبد مناف میں ڈرانے والا ہوں اور موت وہ لوٹ مار والا دشمن ہے اور قیامت کا وعدہ مقرر ہے۔ میں آپ نے اپنے پانچویں میں شامل لوگوں کو دعوت دی اور اس سلسلہ میں یہ بھی مروی ہے۔ (ملاحظہ ہو)۔

۷۲۵۷ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ ، وَعَفَّانُ ، عَنْ أَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :يَا بَنِيْ كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا بَنِيْ هَاشِمٍ ، أَنْقِذُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ

، أَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ ، فَإِنِّيْ لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا ، سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ دَعَاهُمْ مَعَهُمْ ، بَنِيْ أَبِيَةَ السَّابِعِ ؛ لِأَنَّهٗ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَىٍّ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْهُ أَيْضًا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۵۷: موسیٰ بن طلحہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب آیت "وانذر عشیرتك الاقربین" (الشعراء ۲۱۴) نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ بنی کعب بن لوی تم اپنے کو آگ سے بچاؤ۔ اے بنی عبد مناف تم اپنے آپ کو بچاؤ۔ اے بنی ہاشم تم اپنے کو آگ سے بچاؤ۔ اے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے آپ کو آگ سے بچا' میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے کے لئے کچھ کام نہ آؤں۔ البتہ تمہاری میرے ساتھ رحم کی رشتہ داری ہے اس کی تری سے میں تمہیں تر کروں گا (یعنی رحم کی وجہ سے جو حق بنتا ہے اس سے انکار نہیں) اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی کعب جو کہ ساتویں پشت ہے ان کو بھی بلایا اور ان کو قرابت میں شامل فرمایا۔ اس سلسلہ میں یہ بھی روایت وارد ہے (ملاحظہ ہو)

تخریج : بخاری فی الادب باب ۱۴' مسلم فی الایمان ۳۴۸' ترمذی فی تفسیر سورہ ۲۶' باب ۲' نسائی فی الوصایا باب ۶' مسند احمد ۲' ۳۳۳/۳۶۰۔

۷۲۵۸ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، قَالَ :حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِيْ يَا بَنِيْ فِهْرٍ ، يَا بَنِيْ عَدِيٍّ ، يَا بَنِيْ فُلَانٍ لِبُطُوْنٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، حَتّٰى اجْتَمَعُوْا .فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ أَرْسَلَ رَسُوْلًا لِيَنْظُرَ ، وَجَاءَ أَبُوْ لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ ، فَاجْتَمَعُوْا .فَقَالَ :أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا بِالْوَادِيْ تُرِيْدُ أَنْ تُغِيْرَ عَلَيْكُمْ ، أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِيْ . قَالُوْا :نَعَمْ ، مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا .قَالَ : فَإِنِّيْ نَذِيْرٌ لَكُمْ ، بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّهٗ دَعَا بُطُوْنَ قُرَيْشٍ كُلَّهَا .وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ ذٰلِكَ ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ .

۷۲۵۸: سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب آیت "وانذر عشیرتك الاقربین" اتری تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر چڑھے اور اس طرح آواز دینے لگے۔ اے بنی فہر' اے بنی عدی' اے بنی فلاں تمام بطون قریش کو بلایا یہاں تک کہ وہ اکٹھے ہو گئے۔ تو آدمیوں کا یہ حال ہو گیا کہ جو خود نہیں آ سکتا تھا وہ اپنا نمائندہ بھیجنے لگا تا کہ وہ دیکھے کہ کیا معاملہ پیش آیا ہے۔ اور ابولہب اور تمام خاندان قریش جمع ہو گئے تو

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں اطلاع دوں کہ ایک گھڑ سوار دستہ وادی میں تم پر شبخون مارنے کو تیار کھڑا ہے کیا تم میری اس بات کو سچ جانو گے۔؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ ہم نے اب تک آپ کے متعلق سچ کا تجربہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا میں تمہارے لئے سخت عذاب سے پہلے نذیر بن کر آیا ہوں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ساتویں پشت کے دادا کی اولاد کو شامل فرمایا اور وہ کعب بن لوی ہیں اور یہ بھی روایت وارد ہے۔

تخریج : بخاری فی تفسیر سورہ٢٦' فی الترجمه والوصایا باب١٠' مسند احمد ٣٠٧/١۔

٧٢٥٩ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ ، قَالَ :ثَنَا عُقَيْلٌ ، قَالَ :حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ : قَالَ سَعِيْدٌ وَأَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ :أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْأَقْرَبِيْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ ، اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا بَنِيْ عَبْدِ مُنَافٍ ، اشْتَرُوْا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، لَا أُغْنِيْ عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ، لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ ، لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

٧٢٥٩: ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ ﷺ پر آیت ''وانذر عشیرتک الاقربین'' نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا اے گروہ قریش تم اپنے نفوس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔ اے بنی عبد مناف۔ تم اپنے نفوس کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو۔ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس بن عبدالمطلب میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے صفیہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھڑانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے فاطمہ بنت محمد ﷺ میں اللہ تعالیٰ سے بچانے کے لئے تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔

تخریج : بخاری فی الوصایا باب١١' تفسیر سورہ٢٦' باب٢' والمناقب باب١٣' مسلم فی الایمان ٣٥١' نسائی فی الوصایا باب٦' دارمی فی الرقاب باب٢٣' مسند احمد ٢' ٣٩٩/٣٥٠۔

٧٢٦٠ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :أَنَا ابْنُ وَهْبٍ ، قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ :أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ وَأَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهٗ ، غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ يَا صَفِيَّةُ يَا فَاطِمَةُ۔فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا أَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يُنْذِرَ عَشِيْرَتَهُ الْأَقْرَبِيْنَ ، دَعَا عَشَائِرَ قُرَيْشٍ ، وَفِيْهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيْهِ الثَّانِيْ،

وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ الثَّالِثِ ، وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ، عِنْدَ أَبِيهِ الرَّابِعِ ، وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ أَبِيهِ الْخَامِسِ ، وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ، عِنْدَ أَبِيهِ السَّادِسِ ، وَفِيهِمْ مَنْ يَلْقَاهُ عِنْدَ آبَائِهِ الَّذِينَ فَوْقَ ذٰلِكَ ، إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ قَدْ جَمَعَتْهُ وَإِيَّاهُ قُرَيْشٌ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ ، وَثَبَتَ إِحْدَى الْمَقَالَاتِ الْأُخَرِ .وَنَظَرْنَا فِي قَوْلِ مَنْ قَدَّمَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهُ، عَلَى مَنْ هُوَ أَبْعَدُ رَحِمًا مِنْهُ .فَوَجَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، عَمَّ بِهِ بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَبَعْضُ بَنِي هَاشِمٍ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَبَعْضُ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَيْضًا أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ .فَلَمَّا لَمْ يُقَدِّمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ، مَنْ قَرُبَ رَحِمُهُ مِنْهُ، عَلَى مَنْ هُوَ أَبْعَدُ إِلَيْهِ رَحِمًا مِنْهُ، وَجَعَلَهُمْ كُلَّهُمْ قَرَابَةً لَهُ، لَا يَسْتَحِقُّونَ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِقَرَابَتِهِ.فَكَذٰلِكَ مَنْ بَعُدَتْ رَحِمُهُ فِي الْوَصِيَّةِ لِقَرَابَةِ فُلَانٍ ، لَا يَسْتَحِقُّ بِقُرْبِ رَحِمِهِ مِنْهُ شَيْئًا ، مِمَّا جَعَلَ لِقَرَابَتِهِ إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ سَائِرُ قَرَابَتِهِ، مِمَّنْ رَحِمُهُ مِنْهُ أَبْعَدُ مِنْ رَحِمِهِ، فَهٰذِهِ حُجَّةٌ .وَحُجَّةٌ أُخْرَى أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ ، لَمَّا أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلَ أَرْضَهُ فِي فُقَرَاءِ الْقَرَابَةِ ، جَعَلَهَا لِحَسَّانَ ، وَلِأُبَيٍّ .وَإِنَّمَا يَلْتَقِي هُوَ وَأُبَيٌّ عِنْدَ أَبِيهِ السَّابِعِ ، وَيَلْتَقِي هُوَ وَحَسَّانُ ، عِنْدَ أَبِيهِ الثَّالِثِ .وَلِأَنَّ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ .وَأَبُو طَلْحَةَ زَيْدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامٍ .فَلَمْ يُقَدِّمْ أَبُو طَلْحَةَ فِي ذٰلِكَ حَسَّانًا ؛ لِقُرْبِ رَحِمِهِ مِنْهُ، عَلَى أُبَيٍّ ؛ لِبُعْدِ رَحِمِهِ مِنْهُ وَلَمْ يَرَوْا أَحَدًا مِنْهُمَا مُسْتَحِقًّا لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ فِي ذٰلِكَ مِنْهُ، إِلَّا كَمَا يَسْتَحِقُّ مِنْهُ الْآخَرُ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ فَسَادُ هٰذَا الْقَوْلِ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ ، رَحِمَهُ اللّٰهُ، فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لَمَّا قَسَمَ سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، أَعْطَى بَنِي هَاشِمٍ جَمِيعًا ، وَفِيهِمْ مَنْ رَحِمُهُ مِنْهُ، رَحِمٌ مُحَرَّمَةٌ ، وَفِيهِمْ مِنْهُ، مَنْ رَحِمُهُ مِنْهُ غَيْرُ مُحَرَّمَةٍ .وَأَعْطَى بَنِي الْمُطَّلِبِ مَعَهُمْ ، وَأَرْحَامُهُمْ جَمِيعًا مِنْهُ، غَيْرُ مُحَرَّمَةٍ .وَكَذٰلِكَ أَبُو طَلْحَةَ أَعْطَى أُبَيًّا وَحَسَّانًا ، مَا أَعْطَاهُمَا ، عَلَى أَنَّهُمَا قَرَابَةٌ ، وَلَمْ يُخْرِجْهُمَا مِنْ قَرَابَتِهِ، ارْتِفَاعُ الْحُرْمَةِ مِنْ رَحِمِهِمَا مِنْهُ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ أَيْضًا ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ .ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ، أَبُو يُوسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَعْطَى سَهْمَ ذَوِي الْقُرْبَى ، بَنِي هَاشِمٍ ، وَبَنِي الْمُطَّلِبِ ، وَلَا يَجْتَمِعُ هُوَ ، وَوَاحِدٌ مِنْهُمْ إِلَى أَبٍ ، مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ .وَإِنَّمَا يَجْتَمِعُ هُوَ وَهُمْ ، عِنْدَ آبَاءٍ كَانُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ .وَكَذٰلِكَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ ، وَحَسَّانُ ، لَا يَجْتَمِعُونَ عِنْدَ أَبٍ إِسْلَامِي ، وَإِنَّمَا

يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ أَبٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَلَمْ يَمْنَعْهُمْ ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنُوْا قَرَابَةً لَهُ، يَسْتَحِقُّوْنَ مَا جُعِلَ لِلْقَرَابَةِ .فَكَذٰلِكَ قَرَابَةُ الْمُوْصِي ؛ لِقَرَابَتِهِ لَا يَمْنَعُهُمْ مِنْ تِلْكَ الْوَصِيَّةِ إِلَّا أَنْ لَا يَجْمَعَهُمْ وَإِيَّاهُ أَبٌ ، مُنْذُ كَانَتِ الْهِجْرَةُ .فَبَطَلَ بِذٰلِكَ قَوْلُ أَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ، وَثَبَتَ الْقَوْلُ الْآخَرُ .فَثَبَتَ أَنَّ الْوَصِيَّةَ بِذٰلِكَ :لِكُلِّ مَنْ تَوَقَّفَ عَلٰى نَسَبِهِ أَبًا غَيْرَ أَبٍ وَأُمًّا غَيْرَ أُمٍّ ، حَتّٰى يَلْتَقِيَ هُوَ وَالْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ إِلٰى جَدٍّ وَاحِدٍ ، فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، أَوْ فِي الْإِسْلَامِ ، بَعْدَ أَنْ يَكُوْنَ أُولٰئِكَ لِلْآبَاءِ ، يَسْتَحِقُّ بِالْقَرَابَةِ هُمُ الْمَوَارِيْثُ ، فِيْ حَالٍ ، وَيَقُوْمُ بِالْإِنْسَانِ مِنْهُمُ الشَّهَادَاتُ ، عَلٰى سِيَاقِهِ مَا بَيْنَ الْمُوْصِيْ لِقَرَابَتِهِ وَبَيْنَهُمْ ، مِنَ الْآبَاءِ وَمِنَ الْأُمَّهَاتِ ، فَهٰذَا الْقَوْلُ ، هُوَ أَصَحُّ الْقَوْلَيْنِ ، عِنْدَنَا.

۷۲۶۰: ابوسلمہ اور سعید نے روایت کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی البتہ اس میں یاصفیہ۔ یا فاطمہ کے الفاظ ہیں۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنے قریبی خاندان کو ڈرائیں تو آپ نے قریش کے خاندانوں کو بلایا ان میں بعض کا سلسلہ نسب دوسری پشت میں اور بعض کا تیسری پشت اور بعض کا چوتھی اور بعض کا پانچویں پشت میں ملتا تھا جبکہ بعض کا نسبی سلسلہ چھٹی اور بعض کا اس سے اوپر والے خاندانوں سے ملتا تھا البتہ اتنی بات ضرور تھی کہ تمام قریش (یعنی کنانہ) کی اولاد تھے۔ پس اس سے ان لوگوں کی بات تو باطل ہوگئی اور بقیہ اقوال والوں کی بات ثابت ہوگئی۔ اب دوسرے قول پر غور کرتے ہیں کہ رحم کے اعتبار سے جو قریب ہے وہ رحم کے اعتبار سے جو بعید ہے اس سے مقدم ہوگا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو آپ نے تمام بنو ہاشم اور بنو مطلب کو عطاء فرمایا۔ حالانکہ بعض بنو ہاشم دوسروں کے مقابلہ میں آپ سے زیادہ قریب تھے۔ اسی طرح بعض بنو مطلب دوسروں کی بنسبت آپ کے زیادہ قریب ہیں تو جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے قریبی قرابت والوں کو دور کی قرابت والوں پر مقدم نہیں فرمایا اور ان سب کو اپنا رشتہ دار قرار دیا تو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر فرمایا ہے وہ قرابت رحم کی وجہ سے اس کے حقدار نہ بن جائیں (بلکہ دوسرے بھی ان کے ساتھ اسی طرح حقدار ہوں گے) بالکل اسی طرح وصیت میں فلاں کی قرابت کی وجہ سے دور رحم والا بھی اسی طرح حقدار ہوگا جس طرح قرابت رحم والا حقدار ہے قرابت رحم اس کو حقدار نہ بنائے گی وہ بھی بقیہ قرابت داروں کی طرح حقدار ہوگا جیسا دور رحم والا حقدار ہوگا۔ یہ پہلی دلیل ہے۔ حضرت ابوطلحہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فقیر قرابت والوں میں تقسیم کا حکم فرمایا تو انہوں نے حضرت حسان و ابی کو دیا۔ حالانکہ ان کا سلسلہ حضرت ابی سے ساتویں پشت میں اور حسان سے تیسری پشت میں ملتا ہے حضرت حسان کا سلسلہ یہ ہے۔ حسان بن ثابت بن منذر بن حرام ابوطلحہ زید بن سہل بن

اسود بن حرام حضرت ابوطلحہ نے حسانؓ کو قرابت رحم کی وجہ سے مقدم نہیں کیا اور نہ ابی کو بعد قرابت کی وجہ سے موخر کیا بلکہ انہوں نے مطلق قرابت میں دوسرے حقداروں کی طرح ان کو حقدار قرار دے کر دیا۔ پس اس سے قرابت رحم کی وجہ سے مقدم کرنے والوں کی بات کا غلط ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ اب جس قول امام ابوحنیفہؒ نے اختیار اس کے متعلق عرض کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے جب ذوی القربیٰ کا حصہ تقسیم فرمایا تو تمام بنی ہاشم کو دیا حالانکہ ان میں کچھ لوگ وہ تھے جن سے آپ کا رحم ذی محرم کا رشتہ تھا اور دوسرے ذی رحم تو تھے مگر محرم نہ تھے۔ آپ نے ان کے ساتھ بنی مطلب کو بھی دیا حالانکہ ان کے تمام رحم غیر محرم تھے۔ اسی طرح حضرت ابوطلحہ نے حضرت ابی وحسانؓ کو دیا جو دیا اور اس طور پر دیا کہ وہ ان کے قرابت والے ہیں ان دونوں کو قرابت سے نہیں نکالا کہ تم ذی رحم محرم نہیں ہو۔ پس ان تین دلائل سے امام ابوحنیفہؒ والا قول درست ثابت نہ ہوا۔ اب ہم نے ابو یوسفؒ اور محمدؒ کے قول کو دیکھا۔ اس قول کا جواب ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ۔ بنو ہاشم، بنو مطلب کو دیا حالانکہ یہ دونون اور نہ ان میں سے کوئی ایک جمع ہو جیسے آپ نے ہجرت فرمائی آپ اور ان کا اجتماع ان آباء میں ہوتا ہے جو زمانہ جاہلیت کے آباء واجداد ہیں۔ حضرت ابوطلحہ اور ابیؓ حسانؓ کسی اسلامی باپ میں جمع نہیں ہوئے بلکہ زمانہ جاہلیت کے باپوں میں جمع ہو جاتے ہیں اور یہ بات ان کے قرابتدار ہونے میں رکاوٹ نہ بن سکی کہ قرابت داروں کے لئے جو مقرر ہوا اس میں وہ حقدار نہ بن سکیں۔ پس اسی طرح وصیت کرنے والے کی قرابت ان کو قرابت داری کی وجہ سے وصیت کا مستحق بننے سے نہ روک سکے گی مگر صرف اس صورت میں کہ ان کو کوئی باپ ہجرت میں جمع نہ کرے۔ پس اس سے ابو یوسفؒ اور محمدؒ کا قول بھی درست نہ ہوا اور آخری قول (ان دلائل کی روشنی میں) ثابت ہو گیا۔ حاصل کلام یہ ہوا کہ موصی کی وصیت ہر اس آدمی کے لئے ثابت ہو جائے گی جس کا اپنے نسب میں اس موصی کے علاوہ اور باپ پر اور اس کی ماں کے علاوہ اور ماں پر دارومدار ہو یہاں تک کہ یہ اور موصی قرابت کی وجہ سے کسی ایک دادے میں جا ملیں خواہ وہ دادا زمانہ جاہلیت کا ہو یا زمانہ اسلام کا ہو۔ یہاں تک کہ وہ باپ قرابت کی وجہ سے کسی نہ کسی صورت میں میراث کے حق دار بنتے ہوں اور کسی بھی انسان کے ذریعہ ان پر شہادتیں قائم ہو جائیں کہ اس شخص اور موصی کے درمیان قرابت کی وجہ سے رابطہ اور جوڑ پایا جاتا ہے خواہ وہ ماؤں کی طرف سے ہے یا باپوں کی طرف سے ہے۔ یہ قول ہمارے ہاں ان دونوں اقوال میں صحیح تر ہے۔

كِتَابُ الْفَرَائِضِ

ہبہ اور صدقہ کا بیان

بَابُ الرَّجُلِ يَمُوْتُ وَيَتْرُكُ بِنْتًا وَأُخْتًا وَعَصَبَةً سِوَاهَا

مرنے والا ایک بیٹی ایک بہن اور عصبہ چھوڑ گیا

خلاصۃ المرام:

فریق اول: ماں اور حقیقی بیٹی کے ہوتے ہوئے میت کے مال سے حقیقی بھائی کو ملے گا حقیقی بہن کو کچھ نہ ملے گا۔
فریق ثانی: بیٹی سے زائد مال بھائی بہن کو ایک نسبت دو سے تقسیم ہوگا۔ ائمہ احناف نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔

فریق اوّل کی مستدلات:

۷۲۶۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَ :أَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوْا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ ، فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ ، فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

۷۲۶۱: طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مال کو فرائض کے ساتھ ملاؤ اور جو فرائض سے بچ جائے تو سب سے زیادہ قریبی مرد کو وہ دیا جائے۔

تخریج : بخاری فی الفرائض باب۱۵، مسلم فی الفرائض روایت۳، ٤، ابن ماجه فی الفرائض باب۱۰، مسند احمد ۳۱۳/۱۔

۷۲۶۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ ، قَالَ :ثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، قَالَ :ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۲۶۲: طاؤس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۲۶۳ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ' عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ. ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ .

۷۲۶۳: طاؤس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت کی ہے مگر عبداللہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

۷۲۶۴ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ، مِثْلَهُ.

۷۲۶۴: یزید ابن ہارون نے سفیان ثوری سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۲۶۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ وَسُفْيَانُ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلَى أَنَّ رَجُلًا ، لَوْ مَاتَ ، وَتَرَكَ ابْنَتَهُ، وَأَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُخْتِهِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، كَانَ لِابْنَتِهِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِأَخِيهِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، دُوْنَ أُخْتِهِ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، وَاحْتَجُّوا فِيْ ذٰلِكَ ، بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَقَالُوْا أَيْضًا :لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الْإِبْنَةِ أَخٌ ، وَكَانَتْ مَعَهَا أُخْتٌ وَعَصَبَةٌ ، كَانَ لِلابْنَةِ ، النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ ، فَلِلْعَصَبَةِ ، وَإِنْ بَعُدُوْا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ أَيْضًا بِمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ۔

۷۲۶۵: معمر اور سفیان نے ابن طاؤس سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور وہ اپنی بیٹی اور باپ شریک بھائی اور باپ شریک بہن اور والدہ چھوڑ جائے تو بیٹی کو آدھا مال ملے گا اور بقیہ نصف اس کے بھائی اور ماں کا ہوگا اور اس کی حقیقی بہن کو کچھ بھی نہیں ملے گا انہوں نے اپنی اس بات کے لئے مندرجہ بالا روایت کو پیش کیا ہے۔ اور انہوں نے مزید یہ بھی کہا ہے کہ اگر بیٹی کے ساتھ اس کا بھائی نہ ہو اور اس کے ساتھ ایک بہن اور عصبہ ہو تو اس صورت میں بیٹے کو نصف ملتا ہے اور بقیہ عصبہ کو جاتا ہے خواہ وہ دور کے رشتہ دار ہوں اور انہوں نے اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کو دلیل بنایا ہے۔ (روایت یہ ہے)

۷۲۶۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ

ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ أَخْبَرَنِی أَبِی، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ :قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ۔قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :فَقُلْتُمْ أَنْتُمْ ، لَهَا النِّصْفُ ، وَإِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ .وَخَالَفَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :بَلْ لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَمَا بَقِیَ بَيْنَ الْاَخِ وَالْاُخْتِ ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ .وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ الِابْنَةِ غَيْرُ الْاُخْتِ ، كَانَ لِلابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلِلْاُخْتِ مَا بَقِیَ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِیْ ذٰلِكَ أَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِیْ ذَكَرُوْا، عَلٰی مَا ذَكَرْنَا فِیْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ ، لَيْسَ مَعْنَاهُ، عِنْدَنَا ، عَلٰی مَا حَمَلُوْهُ عَلَيْهِ .وَلٰكِنْ مَعْنَاهُ، عِنْدَنَا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ - مَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ بَعْدَ السِّهَامِ ، فَلِأَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ كَعَمَّةٍ وَعَمٍ ، فَالْبَاقِی لِلْعَمِّ ، دُوْنَ الْعَمَّةِ، لِأَنَّهُمَا فِیْ دَرَجَةٍ وَاحِدَةٍ ، مُتَسَاوِيَانِ فِی النَّسَبِ ، وَفَضْلُ الْعَمِّ عَلَی الْعَمَّةِ فِیْ ذٰلِكَ ، بِأَنْ كَانَ ذَكَرًا .فَهٰذَا مَعْنٰی قَوْلِهٖ مَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ ، فَلِأَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ وَلَيْسَ الْاُخْتُ مَعَ أَخِيهَا ، بِدَاخِلَيْنِ فِیْ ذٰلِكَ .وَالدَّلِيْلُ عَلٰی مَا ذَكَرْنَا ، مِنْ ذٰلِكَ أَنَّهُمْ أَجْمَعُوْا فِیْ بِنْتٍ وَبِنْتِ ابْنٍ ، وَابْنِ ابْنٍ ، أَنَّ لِلابْنَةِ النِّصْفَ ، وَمَا بَقِیَ فَبَيْنَ ابْنِ الِابْنِ ، وَابْنَةِ الِابْنِ ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ، وَلَمْ يَجْعَلُوْا مَا بَقِیَ ، بَعْدَ نَصِيْبِ الِابْنَةِ ، لِابْنِ الِابْنِ خَاصَّةً ، دُوْنَ ابْنَةِ الِابْنِ .وَلَمْ يَكُنْ مَعْنٰی قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ ، فَلِأَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ عَلٰی ذٰلِكَ ، إِنَّمَا هُوَ عَلٰی غَيْرِهٖ. فَلَمَّا ثَبَتَ أَنَّ هٰذَا خَارِجٌ مِنْهُ بِاتِّفَاقِهِمْ ، وَثَبَتَ أَنَّ الْعَمَّ وَالْعَمَّةَ ، دَاخِلَانِ فِیْ ذٰلِكَ بِاتِّفَاقِهِمْ ، إِذْ جَعَلُوْا مَا بَقِیَ بَعْدَ نَصِيْبِ الِابْنَةِ لِلْعَمِّ ، دُوْنَ الْعَمَّةِ .ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِی الْاُخْتِ مَعَ الْاَخِ ، فَقَالَ قَوْمٌ :هُمَا كَالْعَمَّةِ مَعَ الْعَمِّ ، وَقَالَ آخَرُوْنَ :هُمَا كَابْنِ الِابْنِ وَابْنَةِ الِابْنِ .فَنَظَرْنَا فِیْ ذٰلِكَ ؛ لِنَعْطِفَ مَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْهُ، عَلٰی مَا أَجْمَعُوْا عَلَيْهِ .فَرَأَيْنَا الْاَصْلَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ، أَنَّ ابْنَ الِابْنِ وَابْنَةَ الِابْنِ ، لَوْ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُمَا ، كَانَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ .فَإِذَا كَانَ مَعَهُمَا ابْنَةٌ ، كَانَ لَهَا النِّصْفُ ، وَكَانَ مَا بَقِیَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ بَيْنَ ابْنِ الِابْنِ ، وَابْنَةِ الِابْنِ ، عَلٰی مِثْلِ مَا يَكُوْنُ لَهُمَا مِنْ جَمِيْعِ الْمَالِ ، لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ .وَكَانَ الْعَمُّ وَالْعَمَّةُ ، لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ ، كَانَ الْمَالُ بِاتِّفَاقِهِمْ ، لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ .فَإِذَا كَانَتْ هُنَاكَ ابْنَةٌ ، كَانَ لَهَا النِّصْفُ ، وَمَا بَقِیَ بَعْدَ ذٰلِكَ ، فَهُوَ لِلْعَمِّ دُوْنَ الْعَمَّةِ .فَكَانَ مَا بَقِیَ بَعْدَ نَصِيْبِ الِابْنَةِ ، لِلَّذِیْ كَانَ يَكُوْنُ لَهُ جَمِيْعُ الْمَالِ ، لَوْ لَمْ يَكُنِ ابْنَةٌ .فَلَمَّا كَانَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ ، وَكَانَ الْاَخُ وَالْاُخْتُ ، لَوْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ ، كَانَ الْمَالُ بَيْنَهُمَا ، لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ .فَالنَّظَرُ عَلٰی ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَا كَذٰلِكَ ، إِذَا كَانَتْ مَعَهُمَا ابْنَةٌ ،

فَوَجَبَ لَهَا نِصْفُ الْمَالِ ، لِحَقِّ فَرْضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا ، وَأَنْ يَكُونَ مَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفِ ، بَيْنَ الْأَخِ وَالْأُخْتِ ، كَمَا كَانَ يَكُونُ لَهُمَا جَمِيعُ الْمَالِ ، لَوْ لَمْ يَكُنِ ابْنَةٌ ، قِيَاسًا وَنَظَرًا ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا مِنْ ذٰلِكَ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مَا قَدْ دَلَّ عَلٰى مَا ذَكَرْنَا ..

۷۲۶۲: طاؤس نے حضرت ابن عباس ؓ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان امرؤا هلك ليس له ولد وله اخت فلها نصف ماترك" (النساء ۱۷۶) کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کی اولاد نہ ہو بلکہ اس کی بہن ہو تو اس کے لئے ترکہ کا آدھا ہوگا حضرت ابن عباس ؓ فرماتے پس تمہارا قول یہ ہے کہ اس کے لئے نصف ہوگا اگرچہ اس کی اولاد ہو۔ بیٹی کو آدھا ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ بہن بھائی کے درمیان ایک نسبت دو کے حساب سے ملے گا اور اگر بیٹی کے ساتھ بہن کے علاوہ کوئی نہ ہو تو باقی تمام مال بیٹی کو مل جائے گا۔ فریق اوّل کے مؤقف کا جواب یہ ہے کہ ابن عباس ؓ کی جو وہ روایت جو شروع باب میں پیش کی گئی اس کا مفہوم وہ نہیں جو آپ نے پیش کیا بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ مقررہ حصوں سے جو کچھ باقی بچ جائے تو وہ سب سے قریبی مرد رشتہ دار کو ملے گا مثلاً چچا اور پھوپھی ہوں تو چچا کو مل جائے گا پھوپھی کو کچھ نہیں ملے گا کیونکہ یہ دونوں درجے میں برابر ہیں مرد ہونے کی وجہ سے چچا کو پھوپھی پر سبقت ملی۔ پس ان کے اس قول کا مطلب کہ جو باقی بچے وہ یہی ہے کہ بہن بھائی کے ساتھ اس حکم میں شامل نہیں اور اس بات کی دلیل یہ ہے کہ سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر بیٹی پوتی اور پوتا اکٹھے ہوں تو بیٹی کو نصف ملے گا اور جو بچ رہے گا وہ پوتے اور پوتی کے درمیان "للذكر مثل حظ الانثيين" یعنی ایک نسبت دو سے تقسیم ہوگا یہاں باقی بچنے والے کو تمام میں بیٹی کے نصف الگ کرنے کے بعد پوتی کو چھوڑ کر خاص پوتے کو دینے کا حکم نہیں دیا۔ پس جناب رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد "وما ابقت الفرائض" الحدیث کو بھی اس بات پر محمول نہ کیا جائے گا بلکہ اس کا دوسرا معنی ہوگا۔ پس جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ یہ سب کے اتفاق سے اس حکم سے خارج ہے اور یہ بات ثابت ہوگئی کہ چچا اور پھوپھی بالاتفاق اس میں داخل ہیں اس لئے کہ سب نے بیٹی سے بچنے والے حصے کو چچا کے لئے تو قرار دیا مگر پھوپھی کے لئے نہیں۔ بہن جب بھائی کے ساتھ ہو اس میں اختلاف ہے: ایک جماعت کا خیال یہ ہے کہ چچا اور پھوپھی پر قیاس کریں گے۔ وہ پوتا پوتی کی طرح ہوں گے اب ہم اس میں غور کرتے ہیں تاکہ اس اختلافی بات کو اس اتفاقی بات کی طرف موڑ دیں چنانچہ ایک اہم متفقہ قائدہ یہ ہے کہ پوتا پوتی کے ساتھ اگر کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو بقیہ تمام مال ان کے درمیان ایک نسبت دو سے تقسیم ہوگا۔ جب ان دونوں کے ساتھ مرنے والے کی بیٹی بھی ہو تو اس بیٹی کو آدھا ملتا ہے اور اس نصف سے جو بچے گا وہ پوتے پوتی کے درمیان اسی طرح ایک نسبت دو سے تقسیم ہوگا جبکہ ان کے ساتھ وہ بیٹی نہ ہوتی۔ اور چچا اور پھوپھی اگر ان کے ساتھ بیٹی نہ ہو تو بالاتفاق تمام مال چچا کو مل جاتا ہے پھوپھی کو کچھ نہیں ملتا پس جب ان کے ساتھ بیٹی ہوگی تو نصف اس کو مل جائے گا اور باقی چچا کو ملے گا پھوپھی کو نہیں ملے گا پس بیٹی کے حصہ

کے بعد تمام مال اسی کا ہونا چاہئے کہ اگر بیٹی نہ ہوتی تو جس کو تمام مال ملنا تھا۔ پس جب یہ بات اسی طرح ہے تو بہن اور بھائی کے ساتھ اگر بیٹی نہ ہو تو تب بھی مال ان کے درمیان "للذکر مثل حظ الانثیین" کے مطابق تقسیم ہوگا پس نظر کا تقاضا یہ ہے کہ یہ اسی طرح ہو جب ان کے ساتھ بیٹی ہو تو آدھا مال اس کا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا اور آدھے کے بعد جو بچا ہے وہ بہن بھائی کے درمیان اسی طرح تقسیم ہوگا جیسا تمام مال تقسیم ہوتا اگر یہ بیٹی نہ ہوتی قیاس ونظر اسی طرح چاہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ سے ایسا ارشاد مروی ہے جو اس پر دلالت کرتا ہے۔

۷۲۶۷ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسَى الْعَبْسِيُّ ، ح .

۷۲۶۷: یزید بن ہارون نے اور عبداللہ بن موسیٰ عبسی سے علی ابن شیبہ نے روایت نقل کی۔

۷۲۶۸ : وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ ، قَالَ ، أُتِيَ سُلَيْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ ، وَأَبُوْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيّ ، فِي ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ ، وَأُخْتٍ .فَقَالَا :لِلِابْنَةِ ، النِّصْفُ ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ ، ثُمَّ قَالَا :ائْتِ عَبْدَ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا ، فَأَتَاهُ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ :لَقَدْ ضَلَلْت إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ، وَلٰكِنْ سَأَقْضِيْ فِيْهَا بِمَا قَضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِلِابْنَةِ النِّصْفُ ، وَلِابْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ ، تَكْمِلَةً لِلثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ ، فَلِلْأُخْتِ۔

۷۲۶۸: ہزیل بن شرحبیل کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان بن ربیعہ اور ابوموسیٰ اشعری کی خدمت میں مرنے والے کی بیٹی پوتی اور بہن کا مسئلہ پیش ہوا دونوں نے کہا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف۔ پھر دونوں کہنے لگے کہ عبداللہ کے پاس جاؤ وہ بھی ہماری اتباع کریں گے وہ عبداللہ کے پاس آئے تو وہ کہنے لگے کہ میں تو اس وقت بھول میں پڑ جاؤں گا اور سیدھی راہ پانے والوں میں سے نہ ہوں گا (اگر میں اسی طرح فیصلہ کرتا) میں تو اس کے متعلق وہی فیصلہ کروں گا جو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نصف بیٹی کا ہوگا اور پوتی کے لئے چھٹا حصہ ہوگا تا کہ یہ دوثلث کی تکمیل ہو جائے اور بقیہ بہن کا ہوگا۔

تخریج : بخاری فی الفرائض باب۸' ۱۲' ترمذی فی الفرائض باب٤' ابن ماجه فی الفرائض باب۲' مسند احمد ۳۸۹/۱' ٤٤٠۔

۷۲۶۹ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ ، عَنْ هُذَيْلٍ ، مِثْلَهٗ .فَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، جَعَلَ لِلْأَخَوَاتِ ، مِنْ قِبَلِ الْأَبِ مَعَ الْإِبْنَةِ عَصَبَةً ، فَيَصِرْنَ مَعَ الْبَنَاتِ فِيْ حُكْمِ الذُّكُوْرِ مِنَ الْإِخْوَةِ ، مِنْ قِبَلِ الْأَبِ .فَصَارَ

قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ ، فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ ؛ لِأَنَّهُ عَصَبَةٌ ، وَلَا عَصَبَةَ أَقْرَبُ مِنْهُ .فَإِذَا كَانَ هُنَاكَ عَصَبَةٌ هِيَ أَقْرَبُ - مِنْ ذٰلِكَ الرَّجُلِ ، فَالْمَالُ لَهَا .وَ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنَى ، يَنْبَغِي أَنْ يُحْمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، حَتّٰى لَا يُخَالِفَ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا، وَلَا يُضَادَّهُ .وَسَبِيْلُ الْآثَارِ ، أَنْ تُحْمَلَ عَلَى الْإِتِّفَاقِ ، مَا وُجِدَ السَّبِيْلُ إِلٰى ذٰلِكَ ، وَلَا تُحْمَلُ عَلَى التَّنَافِيْ وَالتَّضَادِّ .وَلَوْ كَانَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَلٰى مَا حَمَلَهُ عَلَيْهِ الْمُخَالِفُ لَنَا ، وَجَبَ عَلٰى مَذْهَبِهِ أَنْ يُضَادَّ بِهِ حَدِيْثَ -ابْنِ مَسْعُوْدٍ ؛ لِأَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ هٰذَا، مُسْتَقِيْمُ الْإِسْنَادِ ، صَحِيْحُ الْمَجِيْءِ .وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مُضْطَرِبُ الْإِسْنَادِ ؛ لِأَنَّهُ قَدْ قَطَعَهُ، مَنْ لَيْسَ بِدُوْنِ مَنْ رَفَعَهُ، عَلٰى مَا ذَكَرْنَا فِيْ أَوَّلِ هٰذَا الْبَابِ .وَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : إِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ فَقَالُوْا :إِنَّمَا وَرَّثَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْأُخْتَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ۔فَالْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَيْضًا وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ۔وَقَدْ أَجْمَعُوْا جَمِيْعًا ، عَلٰى أَنَّهَا لَوْ تَرَكَتْ بِنْتَهَا وَأَخَاهَا لِأَبِيهَا ، كَانَ لِلِابْنَةِ ، النِّصْفُ ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخِ .وَأَنَّ مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ إِنَّمَا هُوَ عَلٰى وَلَدٍ ، يَحُوْزُ كُلَّ الْمِيْرَاثِ ، لَا عَلَى الْوَلَدِ الَّذِيْ لَا يَحُوْزُ كُلَّ الْمِيْرَاثِ .فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَيْضًا ، أَنْ يَكُوْنَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ هُوَ عَلٰى وَلَدٍ يَحُوْزُ جَمِيْعَ الْمِيْرَاثِ ، لَا عَلٰى وَلَدٍ لَا يَحُوْزُ جَمِيْعَ الْمِيْرَاثِ .فَأَمَّا مَا احْتَجُّوْا بِهٖ مِنْ مَذْهَبِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ ذٰلِكَ ، فَإِنَّهُ خَالَفَ فِيْهِ سَائِرَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاهُ .فَمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۶۹: ابوقیس نے ہزیل سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔اس روایت میں جناب رسول اللہ ﷺ نے باپ کی طرف سے جو بہنیں ہیں ان کو بیٹی کے ساتھ عصبہ قرار دیا ہے چنانچہ وہ بیٹوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بھائی کی طرح ہو جائیں گی پس جناب نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ''فما ابقت الفرائض فلا ولی رجل ذکر'' الحدیث کہ جو کچھ فرائض سے بچ جائے وہ قریب ترین مرد کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ ہے اور کوئی عصبہ سے زیادہ قریب نہیں بالفرض اگر کوئی وہاں عصبہ اس سے بھی قریب تر مل جائے گا تو مال اس کا ہوگا پس اس حدیث کا یہ مفہوم اس لئے لیا گیا تا کہ یہ روایت روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متضاد نہ رہے آثار کے سلسلے میں بہترین راہ یہی ہے کہ اس کو اتفاق پر محمول کیا جائے جہاں تک اس کے لئے راہ ملے اور تضاد و تنافی پر محمول نہ کرے۔اگر ہم بھی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے مخالف کی طرح اسی معنی پر محمول کریں تو پھر یہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے متضاد ہو

گی جب کہ سند کے اعتبار سے روایت ابن مسعود صحیح الاسناد اور مرفوع روایت ہے اور اس کے بالمقابل روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سند کے اعتبار سے مضطرب ہے کیونکہ اس کو منقطع آدمی نے بیان کیا جو اس کو مرفوع بیان کرنے والے سے درجہ میں کم نہیں۔ رہا ان کا اس آیت سے استدلال "ان امرؤا هلك" (النساء:۱۷۶) کہ اللہ تعالیٰ نے بہن کو اس صورت میں وارث بنایا ہے جب کہ میت کی اولاد نہ ہو تو اس مفہوم کے متعلق ہم یہ عرض کریں گے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "ان لم يكن لها ولد" کہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ اگر عورت اپنی بیٹی اور باپ کی طرف سے حقیقی بھائی چھوڑ جائے تو بیٹی کو آدھا ملتا ہے اور باقی تمام بھائی کا ہوتا ہے تو اب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "ان لم يكن لها ولد" کا مطلب وہ اولاد ہے جو تمام میراث لے جائے وہ اولاد مراد نہیں جس کو تمام میراث حاصل نہ ہو پس قیاس کا تقاضا بھی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد "ان امرؤا هلك ليس له ولد" الایۃ اس سے وہی لڑکا مراد ہے جو تمام میراث لے جائے وہ اولاد مراد نہیں جو تمام میراث کو نہ لے جا سکے۔ مذہب ابن عباس رضی اللہ عنہما جس سے فریق اول نے استدلال کیا وہ تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے (چنانچہ ان کی روایات ملاحظہ ہوں)

۷۲۷۰ : مَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُقَيْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَسَمَ الْمِيرَاثَ بَيْنَ الْإِبْنَةِ وَالْأُخْتِ ، نِصْفَيْنِ .

۷۲۷۰: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان میراث کو نصفا نصف تقسیم کیا۔

۷۲۷۱ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَ :أَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَسَمَ الْمَالَ شَطْرَيْنِ ، بَيْنَ الْإِبْنَةِ وَالْأُخْتِ .

۷۲۷۱: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیٹی اور بہن کے درمیان مال دو حصوں میں تقسیم کیا۔

۷۲۷۲ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللّٰهِ، فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ ، لِلِابْنَةِ ، النِّصْفُ ، وَلِلْأُخْتِ ، النِّصْفُ .وَقَالَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ ، إِلَّا ابْنَ عَبَّاسٍ ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ .

۷۲۷۲: شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق نقل کیا کہ انہوں نے بیٹی اور بہن کو نصفا نصف مال دیا۔ اور امام شعبی کہتے ہیں کہ تمام اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اسی طرح ہے سوائے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کے۔

۷۲۷۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :أَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا :ثَنَا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، فِي ابْنَةٍ ، وَأُخْتٍ ، وَجَد ، قَالَ :مِنْ أَرْبَعَةٍ.

۷۲۷۳: مسروق نے حضرت عبداللہؓ سے بیٹی اور بہن اور دادا کے متعلق فرمایا کہ مال چار حصوں میں تقسیم ہوگا (نصف بیٹی اور بقیہ دونوں میں برابر برابر)

۷۲۷۴ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ : قَضٰى فِيْنَا مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ ، فِيْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهٗ وَأُخْتَهٗ، فَأَعْطَى الْإِبْنَةَ ، النِّصْفَ ، وَأَعْطَى الْأُخْتَ النِّصْفَ .قَالَ شُعْبَةُ :وَأَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ ، قَالَ :سَمِعْتُ إِبْرَاهِيْمَ ، يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ : قَضٰى فِيْنَا مُعَاذٌ بِالْيَمَنِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ ، مِثْلَهٗ.

۷۲۷۴: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ہمارے ہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں ایک ایسے شخص کی وراثت کا فیصلہ فرمایا جس نے بیٹی اور بہن پیچھے چھوڑی تو آپ نے نصف بیٹی اور نصف بہن کو دیا۔شعبہ کہتے ہیں کہ اسود نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں اسی طرح فیصلہ کیا جبکہ ابھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں زندہ تھے۔

۷۲۷۵ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :قَضٰى ابْنُ الزُّبَيْرِ ، فِي ابْنَةٍ وَأُخْتٍ ، فَأَعْطَى لِلابْنَةِ ، النِّصْفَ ، وَأَعْطٰى لِلْعَصَبَةِ ، سَائِرَ الْمَالِ .فَقُلْتُ :إِنَّ مُعَاذًا قَضٰى فِيْنَا بِالْيَمَنِ ، فَأَعْطَى لِلابْنَةِ النِّصْفَ، وَأَعْطٰى لِلْأُخْتِ النِّصْفَ .فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ :فَأْتِ رَسُوْلِيْ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ فَتُحَدِّثُهٗ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَكَانَ قَاضِيَ الْكُوْفَةِ .فَهٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَدْ رَجَعَ عَنْ قَوْلِهِ الَّذِيْ وَافَقَ فِيْهِ ابْنَ عَبَّاسٍ ، إِلٰى قَوْلِ الْآخَرِيْنَ .

۷۲۷۵: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ ابن الزبیر نے بیٹی اور بہن کے متعلق اس طرح فیصلہ فرمایا کہ بیٹی کو نصف دیا اور عصبہ کو بقیہ تمام مال دے دیا میں نے ابن زبیرؓ سے کہا کہ ہمارے مابین حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن میں (اسی قسم کی صورت میں) بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا تو اس پر ابن زبیرؓ کہنے لگے تم عبداللہ بن عقبہ قاضی کوفہ کے پاس میرے قاصد بن کر جاؤ اور ان کو یہ روایت بیان کر دو۔ یہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں کہ انہوں نے اپنے اس قول

سے رجوع کرلیا جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے موافق تھا اور یہ دوسروں کے قول کو اختیار کیا۔

۷۲۷۶: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَرَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ ، قَالَا :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ :قَدِمَ مُعَاذٌ إِلَى الْيَمَنِ ، فَسَأَلَ عَنِ ابْنَةٍ وَأُخْتٍ ، فَأَعْطَى لِلِابْنَةِ النِّصْفَ ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفَ .

۷۲۷۶: اسود بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن آئے تو ان سے بیٹی اور بہن کا مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے بیٹی کو نصف اور نصف بہن کو عنایت فرمایا۔

۷۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، فِي ابْنَتَيْنِ وَبَنَاتِ ابْنٍ ، وَبَنِي ابْنٍ ، وَفِي أُخْتَيْنِ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَإِخْوَةٍ وَأَخَوَاتٍ لِأَبٍ :أَنَّهَا أَشْرَكَتْ بَيْنَ بَنَاتِ الْإِبْنِ ، وَبَنِي الْإِبْنِ ، وَبَنِي الْإِخْوَةِ وَالْأَخَوَاتِ ، مِنَ الْأَبِ ، فِيْمَا بَقِيَ .قَالَ :وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُشْرِكُ بَيْنَهُمَا .وَقَالَ قَوْمٌ ، فِي ابْنَةٍ وَعَصَبَةٍ ، إِنَّ لِلِابْنَةِ جَمِيْعَ الْمَالِ ، وَلَا شَيْءَ لِلْعَصَبَةِ .فَكَفَى بِهِمْ جَهْلًا ، فِي تَرْكِهِمْ قَوْلَ كُلِّ الْفُقَهَاءِ إِلَى قَوْلٍ لَمْ يُعْلَمْ أَنَّهُ قَالَ بِهِ قَبْلَهُمْ ، مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَلَا مِنْ تَابِعِيهِمْ ، مَعَ أَنَّ مَا ذَهَبُوْا إِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ ، فَسَادُهُ بِنَصِّ الْقُرْآنِ ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ يُوْصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔فَبَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا بِذٰلِكَ ، كَيْفَ حُكْمُ الْأَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيْثِ ، إِذَا كَانُوْا ذُكُوْرًا ، أَوْ إِنَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ۔فَبَيَّنَ لَنَا حُكْمَ الْأَوْلَادِ فِي الْمَوَارِيْثِ ، إِذَا كَانُوْا نِسَاءً .ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ، فَبَيَّنَ لَنَا ، كَمْ مِيْرَاثُ الْإِبْنَةِ الْوَاحِدَةِ .فَلَمَّا بَيَّنَ لَنَا مَوَارِيْثَ الْأَوْلَادِ عَلَى هٰذِهِ الْجِهَاتِ ، عَلِمْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ حُكْمَ مِيْرَاثِ الْوَاحِدَةِ ، لَا يَخْرُجُ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ الثَّلَاثِ .وَاسْتَحَالَ أَنْ يُسَمِّيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، لِلِابْنَةِ النِّصْفَ ، وَلِلْبَنَاتِ الثُّلُثَيْنِ وَلَهُنَّ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا لِمَعْنًى آخَرَ يُبَيِّنُهُ فِي كِتَابِهِ ، أَوْ عَلَى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، كَمَا أَبَانَ فِي مَوَارِيْثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ .وَلَوْ كَانَتِ الْإِبْنَةُ تَرِثُ الْمَالَ كُلَّهُ ، دُوْنَ الْعَصَبَةِ ، لَمَا كَانَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ النِّصْفَ مَعْنًى ، وَلَأَهْمَلَ أَمْرَهَا ، كَمَا أَهْمَلَ الْإِبْنَ .فَلَمَّا بَيَّنَ لَهَا مَا ذَكَرْنَا ، كَانَ تَوْفِيْقًا مِنْهُ، عَزَّ وَجَلَّ ، إِيَّانَا ، عَلَى مَا سَمَّى لَهَا مِنْ ذٰلِكَ هُوَ سَهْمُهَا ، كَمَا كَانَ مَا سَمَّى

لِلْاَخَوَاتِ مِنْ قِبَلِ الْاَبِ وَالْاُمِّ بِقَوْلِهٖ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوْ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ۔فَكَانَ مَا بَقِيَ ، بَعْدَ الَّذِيْ سُمِّيَ لَهُنَّ ، لِلْعَصَبَاتِ .وَكَذٰلِكَ مِمَّا سُمِّيَ لِلزَّوْجِ وَالْمَرْاَةِ ، فِيْمَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سُمِّيَ لَهُمَا لِلْعَصَبَةِ .فَكَذٰلِكَ الْاِبْنَةُ اَيْضًا ، مَا بَقِيَ بَعْدَ الَّذِيْ سُمِّيَ لَهَا لِلْعَصَبَةِ ، هٰذَا دَلِيْلٌ قَائِمٌ صَحِيْحٌ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ .ثُمَّ رَجَعْنَا اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا عَزَّ وَجَلَّ هَاهُنَا ، مَنْ ذٰلِكَ الْوَلَدُ .فَدَلَّنَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ قَوْلِهٖ ، فِى الْاٰيَةِ الَّتِيْ وَقَفْنَا فِيْهَا ، عَلٰى اَنْصِبَاءِ الْاَوْلَادِ ، اَنَّ ذٰلِكَ الْوَلَدَ ، هُوَ مَا تَقَدَّمَ ، مِنَ الْوَلَدِ الَّذِيْ سَمّٰى لَهُ الْفَرْضَ فِى الْاٰيَةِ الْاُخْرٰى .ثُمَّ قَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرْنَا اَيْضًا .

۷۲۷۷: مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ میت کی دو بیٹیوں' پوتیوں' پوتوں اور دو حقیقی بہنیں اور باپ کی طرف سے بہن بھائی' ان کو پوتوں پوتیوں اور باپ کی طرف سے بہنوں اور بھائیوں کو باقی میں شریک کرتی تھیں مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کو شریک نہ کرتے تھے۔ کہ بیٹی اور عصبہ میں اس طرح تقسیم ہوگی کہ بیٹی کو تمام مال ملے گا اور عصبہ کو کچھ بھی نہ ملے گا ان لوگوں کی جہالت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ انہوں نے تمام فقہاء کے قول کے خلاف ایسا قول اختیار کیا کہ جس کے متعلق حضرات صحابہ کرام اور تابعینؒ سے کہیں نشان کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ ان کا قول قرآن مجید کی اس آیت سے غلط ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "فان کن فوق اثنتین" (النساء۱۱) کہ اگر بیٹیاں دو سے زائد ہوں ان کو دو ثلث ملیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد میں کھول کر بیان فرما دیا کہ میراث میں اولاد کا حق کس طرح ہے جبکہ وہ تمام مذکر ہوں یا مونث ہوں (فقط مذکر ہوں باہمی برابر تقسیم کریں گے اور تمام بیٹیاں ہوں دو یا اس سے زائد ہوں تو دو ثلث سے زائد ان کو نہ ملے گا ایک ہو تو نصف کی مالک ہے اور اگر دونوں ہوں تو ۲/۱ سے تقسیم کریں گے) پھر ارشاد فرمایا "فان کن نساء" الآیۃ اگر وہ بیٹیاں دو سے زائد ہوں تو ان کو متروکہ جائیداد کے دو ثلث ملیں گے۔ تو اس آیت میں کھول دیا کہ صرف مؤنث اولاد ہو تو اس کا کیا حکم ہے پھر فرمایا: "وان کانت واحدۃ فلها النصف" تو اس میں وضاحت کر دی کہ ایک بیٹی کی میراث کس قدر ہوگی۔ پس جب اللہ تعالیٰ اولاد کی وراثت ان جہات سے کھول کر بیان کر دی تو ہمیں معلوم ہو گیا کہ ایک کی میراث کا حکم ان تین صورتوں سے باہر نہیں۔ اور یہ بات ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک بیٹی کے لئے نصف مقرر فرمائیں اور کئی بیٹیوں کے لئے دو ثلث فرمائیں اور ان کا حصہ اس سے بڑھ جائے۔ اس کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یا زبان نبوت سے بیان فرمائے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوی الارحام کی

میراث کوخوب ظاہر فرمایا۔اگر بالفرض کوئی بیٹی عصبہ کے بغیر پورے مال کی براہ راست وارث ہوسکتی ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جونصف کا اعلان فرمایا ہے اس کا کوئی معنی نہ ہوگا۔اوراس کا معاملہ بھی لڑکے کے معاملہ کی طرح مہمل ہوگا تو جب وہ بات بیان کردی جوکہ ہم نے ذکر کی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں مطلع کردیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جوحصہ بیان فرمایا ہے۔وہی اس کا حصہ ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی بہنوں کے سلسلہ میں اپنے اس قول میں فرمایا"**وان کان رجل یورث کلالة اوامراة وله اخ اواخت فلکل واحد منهما السدس فان کانوا اکثر من ذلك فهم شرکاء فی الثلث**" کہ اگر وہ آدمی جس کی وراثت تقسیم ہوتی ہے۔لاوراث مرد یالاوارث عورت ہے(اس کا اصل نسل میں سے کوئی نہیں)اس کی بہن یابھائی ہوتوان میں سے ہرایک کوچھٹا حصہ ملے گااوراگروہ اس سے زائد ہوں تووہ تہائی حصہ میں شریک ہوں گے پس ان کے مقررہ حصوں سے جو مال زائد بچے گا وہ عصبات کے لئے ہوگا۔اسی طرح خاونداور بیوی کے لئے جوحصہ مقرر فرمایا گیا ہے اس سے جوباقی بچ رہے گا وہ بھی عصبہ کے لئے ہوگا۔اس آیت میں یہ صحیح پختہ دلیل بیان کی گئی ہے۔دوبارہ مضمون آیت"**ان امرؤا هلك**"کی طرف لوٹتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس(ولد)یعنی اولاد کی وضاحت نہیں فرمائی تواس سے پہلے ہم نے جس آیت سے اولاد کے حصے پراطلاع پائی ہے وہ اس بت پر دلالت کرتی ہے کہ اس سے وہی اولاد مراد ہے جس کا حصہ دوسری آیت میں مقرر فرمایا ہے ہم نے جوکچھ ذکر کیا اس سلسلہ میں جناب رسول اللہ ﷺ سے روایات بھی وارد ہیں(ملاحظہ کریں)

۷۲۷۸ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ : أَخْبَرَنِیْ دَاوٗدَ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ ، أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّ سَعْدًا قُتِلَ مَعَكَ، وَتَرَكَ ابْنَتَيْهِ وَتَرَكَنِیْ وَأَخَاهُ، فَأَخَذَ أَخُوْهُ مَالَهُ، وَاِنَّمَا يَتَزَوَّجُ النِّسَاءُ بِمَالِهِنَّ .فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطِ امْرَأَتَهُ الثُّمُنَ ، وَابْنَتَيْهِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلَكَ مَا بَقِيَ۔

۷۲۷۸:عبداللہ بن محمد نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ سعد بن ربیعؓ کی بیوی جناب رسول اللہ ﷺ کی میں آئی اور کہنے لگیں یارسول اللہ ﷺ سعد تو آپ کے ساتھ غزوہ میں شہید ہوگئے اورانہوں نے دو بیٹیاں اور مجھے اور اپنا بھائی پیچھے چھوڑا۔اب اس کے بھائی نے اس کا مال لے لیا اورعورتوں سے ان کے مال کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بلاکر فرمایا کہ اس مال کا آٹھواں حصہ ان کی بیوی کو دے دو۔اور دوثلث انکی بیٹیوں کو دے دواور جوباقی ہے وہ تمہارا ہے۔

تخریج : ترمذی فی الافرائض باب۳۔

۷۲۷۹ : حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ :ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.فَقَدْ وَافَقَ هٰذَا أَيْضًا مَا ذَكَرْنَا ، وَبِهٰذَا كَانَ أَبُوْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبُوْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٌ ، يَقُوْلُوْنَ ، وَبِهٖ نَقُوْلُ أَيْضًا

۷۲۷۹: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابرؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یہ روایت بھی ہماری مذکور بات کے موافق ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ بھی اسی کو اختیار کرنے والے تھے اور ہم بھی یہی کہتے ہیں۔

بَابُ مَوَارِیْثِ ذَوِی الْاَرْحَامِ

قرابت داروں کی وراثت

خلاصۃ المرام:

جب کوئی مرجائے اور کوئی عصبہ نہ چھوڑے تو اس کی میراث کسی کو بھی نہ ملے گی بیت المال میں جائے گی۔

فریق ثانی: میت کے اگر کوئی عصبہ نہ ہو تو اس کی میراث ذوی الارحام کو جائے گی جس کے اور میت کے درمیان کوئی رشتہ ہو اس لئے پھوپھی کو دوثلث اور خالہ کو ایک ثلث ملے گا۔

۷۲۸۰ : حَدَّثَنَا یُوْنُسُ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ ، اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، رَجُلٌ هَلَكَ ، وَتَرَكَ عَمَّتَهٗ وَخَالَتَهٗ. فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی حِمَارِهٖ، فَوَقَفَ ، ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْهِ، وَقَالَ اللّٰهُمَّ رَجُلٌ هَلَكَ وَتَرَكَ عَمَّتَهٗ وَخَالَتَهٗ، فَیَسْاَلُهُ الرَّجُلُ، وَیَفْعَلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ قَالَ لَا شَیْءَ لَهُمَا۔

۷۲۸۰ : عطاء بن یسار کہتے ہیں کہ ایک انصاری جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! ایک آدمی فوت ہوگیا ہے اور اس نے صرف پھوپھی اور خالہ پیچھے چھوڑی ہے۔ اس شخص نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اس وقت سوال کیا جبکہ آپ گدھے پر سوار تھے پس آپ ٹھہر گئے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور بارگاہ الٰہی میں اس طرح سوال کیا اے اللہ! ایک آدمی ہلاک ہوگیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ پیچھے چھوڑی ہے۔ وہ آدمی آپ سے سوال کرتا رہا اور آپ نے اسی طرح تین مرتبہ کیا پھر فرمایا ان دونوں کو کچھ نہ ملے گا۔

تخریج : دارمی فی الفرائض باب۳۸۔

۷۲۸۱ : حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، قَالَ :اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَیْسَرَةَ ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دُعِیَ اِلٰی جِنَازَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ ، حَتّٰی اِذَا جَاءَ هَا قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ ؟ قَالُوْا :تَرَكَ عَمَّتَهٗ وَخَالَتَهٗ. ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَالَ قِفُوا الْحِمَارَ فَوَقَّفُوا الْحِمَارَ فَقَالَ :اللّٰهُمَّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّتَهٗ وَخَالَتَهٗ فَلَمْ یَنْزِلْ عَلَیْهِ شَیْءٌ .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَجِدُ لَهُمَا شَیْئًا۔

۷۲۸۱ : عبدالرحمن بن زید بن اسلم سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک جنازہ کے لئے بلایا

گیا جب آپ جنازہ کے پاس تشریف لے آئے تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میت نے کیا چھوڑا؟ انہوں نے کہا اس نے پیچھے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہیں پھر آپ آگے بڑھے اور فرمایا۔ گدھے کو روکو! لوگوں نے اسے ٹھہرایا تو آپ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے "اللھم رجل" ایک آدمی نے اپنی پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے اس وقت آپ پر وحی نازل نہ ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں ان کے لئے کوئی چیز نہیں پاتا۔

۷۲۸۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ ، قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُحَبَّرِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : أَتٰى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعَالِيَةِ ، رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّ رَجُلًا هَلَكَ ، وَتَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ، فَانْطَلِقْ فَقَسِّمْ مِيْرَاثَهُ .فَتَبِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ فَقَالَ :يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ سَارَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ :يَا رَبِّ رَجُلٌ تَرَكَ عَمَّةً وَخَالَةً ثُمَّ قَالَ لَا أَرٰى يَنْزِلُ عَلَيَّ شَيْءٌ ، لَا شَيْءَ لَهُمَا۔قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ :فَذَهَبَ قَوْمٌ إِلٰى أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ وَتَرَكَ ذَا رَحِمٍ ، لَيْسَ بِعَصَبَةٍ ، وَلَمْ يَتْرُكْ عَصَبَةً غَيْرَهُ، أَنَّهُ لَا يَرِثُ مِنْ مَالِهِ شَيْئًا ، وَاحْتَجُّوْا فِيْ ذٰلِكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ .وَخَالَفَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ آخَرُوْنَ ، فَقَالُوْا :يَرِثُ ذُو الرَّحِمِ إِذَا لَمْ يَكُنْ عَصَبَةٌ بِالرَّحِمِ الَّذِيْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَيِّتِ ، كَمَا يُوْرَثُ بِالرَّحِمِ الَّذِيْ يُدْلِي ، فَيَكُوْنُ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ ؛ لِأَنَّهَا تُدْلِي بِرَحِمِ الْأُمِّ .وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لَهُمْ فِيْ ذٰلِكَ أَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ الَّذِيْ يَحْتَجُّ بِهِ عَلَيْهِمْ مُخَالِفُهُمْ ، حَدِيْثٌ مُنْقَطِعٌ ، وَمِنْ مَذْهَبِ هٰذَا الْمُخَالِفِ لَهُمْ ، أَنْ لَا يَحْتَجَّ بِمُنْقَطِعٍ .فَكَيْفَ يَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ بِمَا لَوْ احْتَجُّوْا بِهِ عَلَيْهِمْ ، لَمْ يُسَوِّغُوْهُمْ إِيَّاهُ .ثُمَّ لَوْ ثَبَتَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، لَمْ يَكُنْ فِيْهِ أَيْضًا ، عِنْدَنَا حُجَّةٌ فِيْ دَفْعِ مَوَارِيْثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ ، ؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَجُوْزُ ، لَا شَيْءَ لَهُمَا ، أَيْ لَا فَرْضَ لَهُمَا مُسَمًّى ، كَمَا لِغَيْرِهِمَا مِنَ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ يَرِثْنَ ، كَالْبَنَاتِ ، وَالْأَخَوَاتِ وَالْجَدَّاتِ ، فَلَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِ شَيْءٌ ، فَقَالَ لَا شَيْءَ لَهُمَا عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى .وَيُحْتَمَلُ أَيْضًا ، لَا شَيْءَ لَهُمَا ، لَا مِيْرَاثَ لَهُمَا أَصْلًا ؛ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَزَلَ عَلَيْهِ حِيْنَئِذٍ وَأُوْلُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ۔فَلَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ جَعَلَ لَهُمَا الْمِيْرَاثَ .فَإِنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنْهُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا أَيْضًا۔

۷۲۸۲: زید بن اسلم نے حضرت عطاء بن یسارؓ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص اہل عالیہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ! ایک آدمی مر گیا اور اس نے اپنی پھوپھی اور خالہ کو چھوڑا ہے آپ

چل کر اس کی میراث تقسیم فرمادیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس کے پیچھے گدے پر سواری کی حالت میں روانہ ہوئے اور بارگاہ الٰہی میں گزارش کی اے میرے رب ایک آدمی نے اپنے پیچھے پھوپھی اور خالہ چھوڑی۔ پھر تھوڑی دیر چلے پھر کہا اے میرے رب ایک آدمی ہے جس نے ایک پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے پھر تھوڑی دیر چلے پھر کہا اے میرے رب ایک آدمی اس نے اپنے پیچھے پھوپھی اور خالہ چھوڑی ہے۔ پھر کہا میرے خیال میں اس کے متعلق کچھ بھی نازل نہ ہوگا ان دونوں کو وراثت میں میرے خیال میں کوئی چیز نہ ملے گی۔ امام طحاویؒ کہتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آدمی جب مر جائے اور وہ ذی رحم کو چھوڑ جائے جو کہ عصبہ نہ ہو اور اس کے علاوہ اس نے کوئی عصبہ نہ چھوڑا ہو تو وہ اس کے مال میں سے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا اور انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ جب عصبہ نہ ہو تو یہ قرابتدار اس قرابت کی وجہ سے جو اس کے اور میت کے درمیان پائی جاتی ہے یہ وارث بن جائے گا جیسا کہ اس قرابت کی وجہ سے وارث بنتا ہے جو اس کو رشتہ دار بناتی ہے پس پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک تہائی ملے گی۔ کیونکہ وہ ماں کی قرابت کی وجہ سے رشتہ دار بنتی ہے۔ فریق اول کے مؤقف کا جواب: جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے وہ روایت منقطع ہے اور منقطع ان کے ہاں قابل حجت نہیں۔ اگر یہی منقطع ان کے خلاف دلیل میں پیش کریں ان کو نہ بھائے گی تو اپنے حق کے لئے کیسے پیش کرتے ہیں۔ اگر بالفرض یہ روایت ثابت بھی ہو جائے تو تب بھی ہمارے نزدیک اس میں قرابت داروں کی وراثت کو دور ہٹانے پر کوئی دلیل نہیں۔ کیونکہ عین ممکن ہے کہ لاشئی ک امطلب یہ ہو کہ ان کے لئے کوئی متعین و مقرر وراثت کا حصہ نہیں جیسا کہ ان کے علاوہ ان عورتوں کے لئے ہوتا ہے جو وارث بنتی ہیں مثلاً بیٹیاں' بہنیں اور دادیاں۔ پس جب جناب رسول اللہ ﷺ پر پھوپھی اور خالہ کے سلسلہ میں کچھ بھی نازل نہ ہوا تو آپ نے اس بنیاد پر فرمایا کہ ان دونوں کے لئے کچھ نہیں۔ لاشئی میں ایک دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ ان دونوں کے لئے وراثت میں بالکل حصہ نہیں کیونکہ اس وقت تک آپ پر وحی الٰہی سے کچھ بھی نازل نہ ہوا تھا اور نہ یہ آیت اتری تھی: "**واولوا الارحام بعضهم اولى ببعض**" (الانفال: ۷۵) جب آپ پر حکم اتر آیا تو آپ ﷺ نے ان کے لئے میراث مقرر کر دی۔ آپ ﷺ سے اسی قسم کے معاملے میں یہ روایت وارد ہے۔

امام طحاویؒ کہتے ہیں: کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آدمی جب مر جائے اور وہ ذی رحم کو چھوڑ جائے جو کہ عصبہ نہ ہو اور اس کے علاوہ اس نے کوئی عصبہ نہ چھوڑا ہو تو وہ اس کے مال میں سے کسی چیز کا مالک نہ ہوگا اور انہوں نے اسی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

فریق ثانی کا مؤقف: یہ ہے کہ جب عصبہ نہ ہو تو یہ قرابتدار اس قرابت کی وجہ سے جو اس کے اور میت کے درمیان پائی جاتی ہے یہ وارث بن جائے گا جیسا کہ اس قرابت کی وجہ سے وارث بنتا ہے جو اس کو رشتہ دار بناتی ہے پس پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک تہائی ملے گی۔ کیونکہ وہ ماں کی قرابت کی وجہ سے رشتہ دار بنتی ہے۔

فریق اول کے مؤقف کا جواب: جس روایت سے استدلال کیا گیا ہے وہ روایت منقطع ہے اور منقطع ان کے ہاں قابل حجت

نہیں۔اگر یہی منقطع ان کے خلاف دلیل میں پیش کریں ان کو نہ بھائے گی تو اپنے حق کے لئے کیسے پیش کرتے ہیں۔
اگر بالفرض یہ روایت ثابت بھی ہو جائے تو تب بھی ہمارے نزدیک اس میں قرابت داروں کی وراثت کو دور ہٹانے پر کوئی دلیل نہیں۔کیونکہ عین ممکن ہے کہ لاشئی کا مطلب یہ ہو کہ ان کے لئے کوئی متعین و مقرر وراثت کا حصہ نہیں جیسا کہ ان کے علاوہ ان عورتوں کے لئے ہوتا ہے جو وارث بنتی ہیں مثلاً بیٹیاں' بہنیں اور دادیاں۔پس جب جناب رسول اللہ ﷺ پر پھوپھی اور خالہ کے سلسلہ میں کچھ بھی نازل نہ ہوا تو آپ نے اس بنیاد پر فرمایا کہ ان دونوں کے لئے کچھ نہیں۔
☒: لاشئی میں ایک دوسرا احتمال یہ بھی ہے کہ ان دونوں کے لئے وراثت میں بالکل حصہ نہیں کیونکہ اس وقت تک آپ پر وحی الٰہی سے کچھ بھی نازل نہ ہوا تھا اور نہ یہ آیت اتری تھی:"**و اولوا الارحام بعضهم اولی ببعض**" (الانفال:۷۵) جب آپ پر حکم اترا آیا تو آپ ﷺ نے ان کے لئے میراث مقرر کر دی۔
آپ ﷺ سے اسی قسم کے معاملے میں یہ روایت وارد ہے۔

۷۲۸۳ : مَا حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ بُهْلُوْلٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حِبَّانَ ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ : تُوُفِّيَ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحِ ، وَكَانَ أَتِيًّا ، وَهُوَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهٗ أَصْلٌ يُعْرَفُ فَقَالَ :رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِعَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ :هَلْ تَعْرِفُوْنَ لَهٗ فِيْكُمْ نَسَبًا ؟ قَالَ :لَا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ بْنِ أَخِيْهِ، فَأَعْطَاهُ مِيْرَاثَهٗ. فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَرَّثَ أَبَا لُبَابَةَ ، مِنْ ثَابِتٍ ، بِرَحِمِهِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ .فَثَبَتَ بِذٰلِكَ ، مَوَارِيْثُ ذَوِي الْأَرْحَامِ ، وَدَلَّ سُؤَالُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فِيْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ :هَلْ لَهُمَا مِيْرَاثٌ أَمْ لَا ؟ أَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِيْمَا تَقَدَّمَ فِيْ ذٰلِكَ .فَثَبَتَ بِمَا ذَكَرْنَا تَأَخُّرُ حَدِيْثِ وَاسِعٍ هٰذَا، عَنْ حَدِيْثِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، فَكَانَ نَاسِخًا لَهٗ. فَإِنْ قُلْتُمْ :إِنَّ حَدِيْثَ وَاسِعٍ هٰذَا مُنْقَطِعٌ .قِيْلَ لَكُمْ :وَحَدِيْثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، مُنْقَطِعٌ أَيْضًا ، فَمَنْ جَعَلَكُمْ أَوْلٰى بِثُبُوْتِ الْمُنْقَطِعِ ، فِيْمَا يُوَافِقُكُمْ ، مِنْ مُخَالِفِكُمْ ، فِيْمَا يُوَافِقُهٗ؟ وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آثَارٍ مُتَّصِلَةِ الْأَسَانِيْدِ .مِنْهَا۔

۷۲۸۳: واسع ابن حبان نے کہا کہ ثابت بن دحداح فوت ہو گئے اور یہ باہر سے آنے والے تھے جن کے خاندان کا کچھ پتہ نہ تھا تو جناب رسول اللہ ﷺ نے عاصم بن عدی کو فرمایا کیا تم اپنے خاندان میں اس کا نسب پہچانتے ہو۔انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ نے ان کے بھانجے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بلایا اور اس کی میراث ان کو عنایت فرمائی۔اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رحم کی رشتہ داری کی وجہ سے ابو

لبابہ کو ثابت کی وراثت دی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ ذی رحم بھی وارث ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کا عطاء ابن یسار والی روایت میں پھوپھی اور خالہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وراثت سے متعلق سوال کرنا۔ آیا ان کو وراثت ملے گی یا نہیں یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابھی اس وقت تک اس سلسلے میں آپ پر کوئی حکم نہیں اترا تھا چنانچہ اس سے یہ بات خود ثابت ہو گی کہ یہ واسع والی روایت عطاء کی روایت سے مؤخر ہے اور اس کی ناسخ ہے۔ ایک ابھرتا ہوا سوال یہ ہے کہ آپ کی مستدل روایت منقطع ہے۔ حدیث عطاء بن یسار بھی تو منقطع ہے پھر تمہیں کس نے حق دیا ہے جو منقطع تمہارے موافق ہو اس کو تو ثابت کرلو اور جو مخالف ہو اس کو منقطع کہہ کر رد کر دو۔ اسی طرح کی روایات رسول اللہ ﷺ سے متصل اسناد کے ساتھ بھی وارد ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

تخریج : دارمی فی الفرائض باب ۳۸۔

حاصل: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رحم کی رشتہ داری کی وجہ سے ابولبابہ کو ثابت کی وراثت دی تو اس سے ثابت ہو گیا کہ ذی رحم بھی وارث ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کا عطاء ابن یسار والی روایت میں پھوپھی اور خالہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وراثت سے متعلق سوال کرنا۔ آیا ان کو وراثت ملے گی یا نہیں یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ابھی اس وقت تک اس سلسلے میں آپ پر کوئی حکم نہیں اترا تھا چنانچہ اس سے یہ بات خود ثابت ہو گی کہ یہ واسع والی روایت عطاء کی روایت سے مؤخر ہے اور اس کی ناسخ ہے۔

س: ایک ابھرتا ہوا سوال یہ ہے کہ آپ کی مستدل روایت منقطع ہے۔

ج: حدیث عطاء بن یسار بھی تو منقطع ہے پھر تمہیں کس نے حق دیا ہے جو منقطع تمہارے موافق ہو اس کو تو ثابت کرلو اور جو مخالف ہو اس کو منقطع کہہ کر رد کر دو۔

اسی طرح کی روایات رسول اللہ ﷺ سے متصل اسناد کے ساتھ بھی وارد ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

۷۲۸۴ : مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ ، قَالَ :ثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : ثَنَا سُفْيَانُ ، ح۔

۷۲۸۴: وکیع نے سفیان سے روایت کی ہے۔

۷۲۸۵ : وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرَةَ قَالَ :ثَنَا اَبُوْ أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ :ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ ، عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حَكِيْمٍ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ حُنَيْفٍ ، عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ رَجُلًا رَمٰى رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهٗ، وَلَيْسَ لَهٗ وَارِثٌ اِلَّا خَالٌ .فَكَتَبَ فِيْ ذٰلِكَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .فَكَتَبَ عُمَرُ :أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ، مَوْلٰى مَنْ لَا وَلِيَّ لَهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ

لَهٗ.

۷۲۸۵: عبادہ بن حنیف نے ابواسامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا اور مرنے والے کا سوائے ماموں کے کوئی وارث نہ تھا تو حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے حضرت عمر بن خطابؓ کی طرف خط لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف یہ لکھا کہ جس کا کوئی وارث نہ ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کے وارث ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو ماموں اس کا وارث ہے۔

تخریج : ابو داؤد فی الفرائض باب۸' ترمذی فی الفرائض باب۱۲' ابن ماجه فی الدیات باب۷' والفرائض باب۹' دارمی فی الفرائض باب۳۸' مسند احمد ۱۳۱/٤۔

۷۲۸۶ : حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ.

۷۲۸۶: طاؤس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماموں ان کا وارث ہے جن کا کوئی وارث نہ ہو۔

۷۲۸۷ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ :ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ .

۷۲۸۷: ابراہیم بن مرزوق نے ابو عاصم سے پھر انہوں نے اسی طرح اپنی سند سے روایت نقل کی ہے مگر اس کو مرفوع بیان نہیں کیا۔

۷۲۸۸ : حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيٰى بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِيْ مَيْسَرَةَ الْمَكِّيُّ ، قَالَ :ثَنَا أَبِيْ قَالَ :ثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، فَذَكَرَ بِاِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ قَالَ أَبُو يَحْيٰى :وَأُرَاهُ قَدْ رَفَعَهٗ

۷۲۸۸: ہشام بن سلیمان سے ابن جریج سے روایت کی پھر انہوں نے اپنی سند سے اسی طرح روایت نقل کی ابو یحییٰ کہتے ہیں میرے خیال میں انہوں نے اس کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔

۷۲۸۹ : حَدَّثَنَا فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ :يَزِيْدُ الْعُقَيْلِيُّ :أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ أَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيْ عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يَكْرِبَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ تَرَكَ كَلًّا ، فَعَلَيَّ۔قَالَ شُعْبَةُ :رُبَّمَا قَالَ :قَالَ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا ، فَلِوَرَثَتِهٖ، وَأَنَا وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، أَعْقِلُ عَنْهُ وَأَرِثُهٗ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، يَعْقِلُ عَنْهُ وَيَرِثُهٗ.

۷۲۸۹: ابو عامر ہوزنی نے مقدام بن معدی کرب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی قرضہ چھوڑا وہ میرے ذمے ہے شعبہ کہتے ہیں بسا اوقات یہ بھی فرمایا کہ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے ورثاء کا ہے اور میں اس کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہ ہو میں اس کی طرف سے چٹی ادا کروں گا اور اس کا وارث ہوں گا اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ وہ اس کی طرف سے دیت ادا کرے گا اور اس کا وارث ہو گا۔

تخریج : ابن ماجه فی الفرائض باب۹' مسند احمد ۱۳۱/٤۔

۷۲۹۰ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَيْسَرَةَ قَالَ :ثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، ثُمَّ ذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ.

۷۲۹۰: بذل بن محبر نے شعبہ سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے روایت بیان کی۔

۷۲۹۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ دَاوٗدَ ، قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ بُدَيْلٍ ، فَذَكَرَ بِإِسْنَادِهٖ مِثْلَهٗ ، إِلَّا أَنَّهٗ قَالَ أَرِثُ مَالَهٗ ، وَأَفُكُّ عَانَهٗ ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ ، وَيَفُكُّ عَانَهٗ.

۷۲۹۱: حماد بن زید نے بدیل سے پھر انہوں نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے البتہ اس میں ان الفاظ کا فرق ہے کہ میں ان کے مال کا وارث ہوں گا اور اس کی گردن چھڑاؤں گا اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اور وہ اس کی گردن کو چھڑائے گا۔

تخریج : ابن ماجه فی الفرائض باب۸' مسند احمد ۱۳۳/٤۔

۷۲۹۲ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَيْسَرَةَ قَالَ :ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ :ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهٗ.

۷۲۹۲: سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے اپنی اسناد سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۲۹۳ : حَدَّثَنَا رَبِيْعٌ الْمُؤَذِّنُ قَالَ :ثَنَا أَسَدٌ قَالَ :ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ :حَدَّثَنِيْ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهٗ سَمِعَ الْمِقْدَامَ بْنَ مَعْدِ يْكَرِبَ ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ ، يَرِثُ مَالَهٗ ، وَيَفُكُّ عَنْوَهٗ ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ ، يَرِثُ مَالَهٗ وَيَفُكُّ عَنْوَهٗ .فَهٰذِهِ آثَارٌ مُتَّصِلَةٌ ، قَدْ تَوَاتَرَتْ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، بِمَا يُوَافِقُ مَا رَوَى الْوَاسِعُ بْنُ حِبَّانَ ، وَيُخَالِفُ مَا رَوٰى عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ .وَقَدْ شَدَّ ذٰلِكَ كُلَّهٗ وَبَيَّنَهٗ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ : وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ .فَقَالَ الْمُخَالِفُ لَنَا :لَا دَلِيْلَ لَكُمْ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ ، عَلٰى مَا ذَهَبْتُمْ إِلَيْهِ مِنْ هٰذَا ؛ لِأَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَوَارَثُوْنَ بِالتَّبَنِّيْ ، كَمَا تَبَنّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ، فَكَانَ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَكَانَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا

وَرِثَ الْمُتَبَنِّیْ مَالَهُ، دُوْنَ سَائِرِ أَرْحَامِهِ، وَكَانَ النَّاسُ يَتَعَاقَدُوْنَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى أَنَّ الرَّجُلَ يَرِثُ الرَّجُلَ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأُولُوْا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ دَفْعًا لِذٰلِكَ ، وَرَدًّا لِلْمَوَارِيْثِ إِلٰى ذَوِي الْأَرْحَامِ ، وَقَالَ : اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ۔وَذَكَرُوْا فِيْ ذٰلِكَ۔

۷۲۹۳: راشد بن سعد نے مقدام بن معد یکربؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کرتے سنا کہ انہوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول اس کا مولیٰ ہے جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو (یہاں مولیٰ سے وارث مراد ہے اس کا مطلب اس کے مال کا بیت المال میں جمع ہونا ہے) وہ اس کے مال کے وارث ہوں گے اور اس کی گردن چھڑائیں گے۔ اور ماموں اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو وہ اس کے مال کا وارث ہوگا اور اس کی گردن کو چھڑائے گا۔ یہ آثار متواتر و متصل روایت کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں یہ تمام واسع بن حبان کی روایت کی موافقت کر رہے ہیں اور عطاء بن یسار کی روایت کے مضمون کے خلاف ہیں۔ان روایات نے اس آیت "واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض" (الانفال:۷۵) کے مضمون کی وضاحت و تاکید کردی۔اس آیت واولوا الارحام الایۃ میں تمہارے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے کیوں کہ لوگ اس زمانہ میں متبنیٰ ہونے کی وجہ سے بھی وارث ہوتے تھے جیسا کہ حضرت زید بن حارثہؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے متبنیٰ بنایا۔ چنانچہ جو شخص متبنیٰ بناتا وہ اس کے مال کا بھی وارث ہوتا ذی الارحام مال کے وارث نہ بنتے گو زمانہ جاہلیت میں اس طرح بھی معاہدہ کرتے ایک آدمی دوسرے آدمی کا وارث بنے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلے میں یہ آیت اتاری: "واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض......" تاکہ یہ رسم ختم ہو جائے اور میراث ذی الارحام کی طرف لوٹ آئے اور متبنیٰ کے بارے میں فرمادیا "ادعوھم لآبائھم" کہ ان کی نسبت ان کے باپوں کی طرف کرو اسی طرح روایات میں وارد ہے روایت یہ ہے۔

حاصل: یہ آثار متواتر و متصل روایت کے ساتھ جناب رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں یہ تمام واسع بن حبان کی روایت کی موافقت کر رہے ہیں اور عطاء بن یسار کی روایت کے مضمون کے خلاف ہیں۔ان روایات نے اس آیت "واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض" (الانفال:۷۵) کے مضمون کی وضاحت و تاکید کردی۔

فریق اوّل کی طرف سے ایک اعتراض:

اس آیت واولوا الارحام الایۃ میں تمہارے مؤقف کی کوئی دلیل نہیں ہے کیوں کہ لوگ اس زمانہ میں متبنیٰ ہونے کی وجہ سے بھی وارث ہوتے تھے جیسا کہ حضرت زید بن حارثہؓ کو جناب رسول اللہ ﷺ نے متبنیٰ بنایا۔ چنانچہ جو شخص متبنیٰ بناتا وہ اس کے مال کا بھی وارث ہوتا ذی الارحام مال کے وارث نہ بنتے گو زمانہ جاہلیت میں اس طرح بھی معاہدہ کرتے ایک آدمی دوسرے آدمی کا وارث بنے گا تو اللہ تعالیٰ نے اسی سلسلے میں یہ آیت اتاری: "واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض......" تاکہ یہ

رشتہ ختم ہو جائے اور میراث ذی الارحام کی طرف لوٹ آئے اور متبنیٰ کے بارے میں فرمادیا "ادعوھم لآبائھم" کہ ان کی نسبت ان کے باپوں کی طرف کرو اسی طرح روایات میں وارد ہے روایت یہ ہے۔

۷۲۹۴ : مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ :كَانَ لِأَخِي شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ جَارِيَةٌ ، فَوَلَدَتْ جَارِيَةً ، فَشَبَّتْ فَزَوَّجَهَا ، فَوَلَدَتْ غُلَامًا ، وَمَاتَتِ الْجَدَّةُ .فَاخْتَصَمَ شُرَيْحٌ وَالْغُلَامُ إِلَى شُرَيْحٍ قَالَ : فَجَعَلَ شُرَيْحٌ يَقُوْلُ: لَيْسَ لَهُ مِيْرَاثٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، إِنَّمَا هُوَ ابْنُ بِنْتٍ ، وَقَضٰى لِلْغُلَامِ بِالْمِيْرَاثِ ، قَالَ : وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللّٰهِ : قَالَ :فَرَكِبَ مَيْسَرَةُ بْنُ زَيْدٍ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، فَحَدَّثَهُ بِالَّذِيْ قَضٰى بِهٖ شُرَيْحٌ .قَالَ :فَكَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلٰى شُرَيْحٍ : أَنَّ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِيْ أَنَّكَ قَضَيْتَ كَذَا ، وَقُلْتَ عِنْدَ ذٰلِكَ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَإِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ الْآيَاتُ فِي الْعَصَبَاتِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ الرَّجُلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، يُعَاقِدُ الرَّجُلَ ، فَيَقُوْلُ : تَرِثُنِيْ وَأَرِثُكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ، تَرَكَ ذٰلِكَ .قَالَ :فَقَدِمَ الْكِتَابُ إِلٰى شُرَيْحٍ فَقَرَأَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَعْتَقَهَا حِيْتَانُ بَطْنِهَا ، وَأَبٰى أَنْ يَرْجِعَ عَنْ قَضَائِهٖ. وَكَانَ مِنَ الْحُجَّةِ لِلْآخَرِيْنَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ أَخْبَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ هٰذَا، أَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَوَارَثُوْنَ بِالتَّعَاقُدِ دُوْنَ الْأَنْسَابِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، رَدًّا لِذٰلِكَ وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ .فَكَانَ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ ، دَفْعُ الْمِيْرَاثِ بِالْعَاقِدَةِ ، وَإِيْجَابُهٗ لِذَوِي الْأَرْحَامِ دُوْنَهُمْ .وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ ذَوِي الْأَرْحَامِ ، هُمُ الْعَصَبَةُ أَوْ غَيْرُهُمْ .فَقَدْ يُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنُوْا هُمُ الْعَصَبَةُ ، وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُوْنَ كُلُّ ذِيْ رَحِمٍ ، عَلٰى مَا جَاءَ فِيْ تَفْصِيْلِ الْمَوَارِيْثِ ، فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْحَدِيْثِ .فَلَمَّا كَانَ مَا ذَكَرْنَا كَذٰلِكَ ، ثَبَتَ أَنْ لَا حُجَّةَ لِأَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ ، وَإِنَّمَا هٰذَا الْحَدِيْثُ حُجَّةٌ عَلٰى ذَاهِبٍ ، لَوْ ذَهَبَ إِلٰى مِيْرَاثِ الْمُتَعَاقِدَيْنِ ، بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ ، لَا غَيْرَ ذٰلِكَ ، فَهٰذَا مَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ الزُّبَيْرِ .وَقَدْ ذَهَبَ أَهْلُ بَدْرٍ إِلٰى مَوَارِيْثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ ، فَمَا رُوِيَ عَنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ ، مَا ذَكَرْنَاهُ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ كِتَابِنَا هٰذَا، عَنْ عُمَرَ فِيْ كِتَابِهٖ إِلٰى أَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَاحِ .فَلَمْ يَذْكُرْ أَبُوْ عُبَيْدَةَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَدَلَّ أَنَّ مَذْهَبَهٗ فِيْهِ، كَانَ كَمَذْهَبِهٖ .

۷۲۹۴: عیسیٰ بن حارث کہتے ہیں کہ میرے بھائی شریح بن حارث کی ایک لونڈی تھی اس نے ایک بیٹی جنی۔ انہوں نے اس کا نکاح کر دیا اس سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور دادی مرگئی چنانچہ شریح کے بھائی اور وہ لڑکا اپنا مقدمہ قاضی شریح کے پاس لے آئے حضرت شریح کہنے لگے کہ قرآن مجید میں اس کے لئے میراث نہیں ہے کیونکہ وہ مرنے والی کو نواسہ ہے اور غلام کے لئے قاضی شریح نے میراث کا فیصلہ کیا اور دلیل یہ دی "واولوا الارحام" الایۃ چنانچہ میسرہ بن زید حضرت ابن زبیر کی خدمت میں گئے اور شریح کے فیصلے کی اطلاع دی راوی کہتے ہیں کہ ابن زبیر نے قاضی شریح کو لکھا کہ مجھے میسرہ نے بتایا ہے کہ تم نے یہ فیصلہ کیا اور دلیل میں یہ آیت پڑھی: "**واولوا الارحام بعضھم**......" یہ آیات تو جاہلیت میں جو عصبات بنتے تھے ان کے بارے میں اتری کہ آدمی جاہلیت میں دوسرے آدمی کے ساتھ معاہدہ کرتے ہوئے کہتا تو میرا وارث میں تیرا وارث جب یہ آیت اتری تو اس قسم کے معاہدے ختم کر دیئے میسرہ نے وہ خط شریح کو آ کر دیا شریح نے اس کو پڑھا اور اس کے بارے میں یہ کہا کہ اس کے پیٹ کی دو مچھلیوں نے اپنے پیٹ سے اس کو آزاد کیا ہے اور اپنے فیصلے سے رجوع کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دوسروں کی ان قول والوں کے خلاف دلیل یہ ہے' اس روایت میں جو عبداللہ ابن زبیر نے بیان کی اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں وہ لوگ باہمی معاہدے کے ذریعے وارث بنتے تھے نہ کہ نسب سے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں یہ آیت اتاری: "**واولوا الارحام بعضھم**......" تو آیت میں معاہدے والی میراث کو رد کر کے ذی الارحام کے لئے اس کو لازم کر دیا گیا ہے البتہ آیت میں یہ وضاحت نہیں کہ ذوی الارحام وہی عصبہ ہیں یا ان کے علاوہ عصبہ ہیں پس اس میں یہ دونوں احتمال ہیں کہ وہی عصبہ ہوں اور یہ بھی احتمال ہے ہر ذی رحم مراد ہو جیسا کہ دیگر روایات میں میراث کی تفصیل میں وارد ہوا جب یہ بات اسی طرح ہے تو اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہوگئی کہ اس روایت میں فریقین میں سے کسی کی بھی دلیل نہیں البتہ اس حدیث میں ان لوگوں کے خلاف حجت ضرور ہے جو معاہدات کی وجہ سے میراث کا حق مانتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ہیں اس کے علاوہ نہیں یہ عبداللہ ابن زبیر کی روایت کا مفہوم ہے اور اہل بدر ذی الارحام کی میراث کو مانتے ہیں ان میں ایک روایت تو وہ ہے جو اسی کتاب میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں تنقید نہیں کی اس سے ثابت ہوا کہ ان کا مذہب بھی اس سلسلے میں وہی تھا (روایت یہ ہے)۔

الجواب: اس روایت میں جو عبداللہ ابن زبیر نے بیان کی اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ زمانہ جاہلیت میں وہ لوگ باہمی معاہدے کے ذریعے وارث بنتے تھے نہ کہ نسب سے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تردید میں یہ آیت اتاری: "**واولوا الارحام بعضھم**......" تو آیت میں معاہدے والی میراث کو رد کر کے ذی الارحام کے لئے اس کو لازم کر دیا گیا ہے البتہ آیت میں یہ وضاحت نہیں کہ

ذوی الارحام وہی عصبہ ہیں یا ان کے علاوہ عصبہ ہیں پس اس میں یہ دونوں احتمال ہیں کہ وہی عصبہ ہوں۔

ط: اور یہ بھی احتمال ہے ہر ذی رحم مراد ہو جیسا کہ دیگر روایات میں میراث کی تفصیل میں وارد ہوا جب یہ بات اسی طرح ہے تو اس سے یہ بات خود بخود ثابت ہوگئی کہ اس روایت میں فریقین میں سے کسی کی بھی دلیل نہیں البتہ اس حدیث میں ان لوگوں کے خلاف حجت ضرور ہے جو معاہدات کی وجہ سے میراث کا حق مانتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے ہیں اس کے علاوہ نہیں یہ عبداللہ ابن زبیر کی روایت کا مفہوم ہے۔

اہلِ بدر سے ذوی الارحام کی میراث کا ثبوت:

ان میں ایک روایت تو وہ ہے جو اسی کتاب میں ہم ذکر کر آئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہؓ کی طرف خط لکھا اور حضرت ابوعبیدہؓ نے ان کے بارے میں تنقید نہیں کی اس سے ثابت ہوا کہ ان کا مذہب بھی اس سلسلے میں وہی تھا (روایت یہ ہے)

۷۲۹۵ : وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا دَاوُدَ بْنُ أَبِيْ هِنْدٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أُتِيَ زِيَادٌ فِيْ رَجُلٍ مَاتَ ، وَتَرَكَ عَمَّتَهُ وَخَالَتَهُ، فَقَالَ :هَلْ تَدْرُوْنَ كَيْفَ قَضَى عُمَرُ فِيْهَا ؟ .قَالُوْا :لَا .قَالَ :وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِقَضَاءِ عُمَرَ فِيْهَا ، جَعَلَ الْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَخِ ، وَالْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُخْتِ ، فَأَعْطَى الْعَمَّةَ الثُّلُثَيْنِ ، وَالْخَالَةَ الثُّلُثَ .

۷۲۹۵: شعبی کہتے ہیں کہ زیاد کے پاس ایک آدمی فیصلہ آیا کہ ایک شخص فوت ہو گیا اور اس نے پیچھے پھوپھی اور خالہ چھوڑی تو زیاد نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں کیا فیصلہ کیا۔ انہوں نے کہا نہیں تو زیاد کہنے لگے اللہ کی قسم مجھے اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کا سب سے زیادہ علم ہے چنانچہ انہوں نے پھوپھی کو بمنزلہ بھائی کے اور خالہ کو بمنزلہ بہن کے قرار دیا پس پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو تیسرا ثلث دیا۔

تخریج : دارمی فی الفرائض باب ۲۷۔

۷۲۹۶ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :أَنَا يَزِيْدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ، وَالْمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُمَرَ ، أَنَّهُ جَعَلَ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ .

۷۲۹۶: حسن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث دیا۔

۷۲۹۷ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ، عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ :أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِيْ اِخْوَةٍ لِأُمٍّ ، وَأُمٍّ ، فَأَعْطَى الْاِخْوَةَ مِنَ الْأُمِّ الثُّلُثَ ، وَأَعْطَى الْأُمَّ سَائِرَ الْمَالِ وَقَالَ :الْأُمُّ عَصَبَةُ مَنْ لَا عَصَبَةَ لَهُ وَكَانَ لَا يَرُدُّ عَلَى الْاِخْوَةِ لِأُمٍّ مَعَ الْأُمِّ ، وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ ، مَعَ

ابْنَةِ الصُّلْبِ ، وَلَا عَلَى أَخَوَاتٍ لِأَبٍ ، مَعَ أُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ ، وَلَا عَلَى امْرَأَةٍ ، وَلَا عَلَى جَدَّةٍ ، وَلَا عَلَى زَوْجٍ .

۷۲۹۷: مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ کے پاس ایک مقدمہ آیا جو ماں اور ماں جائی بہنوں کے سلسلے میں تھا تو انہوں نے ماں جائی بہنوں کو ثلث اور بقیہ تمام مال ماں کو دیا اور فرمایا ماں اس کا عصبہ ہے جس کا کوئی عصبہ نہ ہو اور عبداللہ ماں کی طرف سے حقیقی بھائی ماں کے ہوتے ہوئے ان پر میراث کو نہ لوٹاتے تھے اسی طرح حقیقی بیٹی کے ہوتے ہوئے پوتی پر میراث کو نہ لوٹاتے تھے اور اسی طرح حقیقی بہن کے ہوے ہوئے باپ کی طرف سے بہنوں پر میراث کو نہ لوٹاتے تھے اور نہ ہی عورت اور نہ دادی اور نہ خاوند پر میراث کو لوٹاتے تھے۔

۷۲۹۸ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ قَالَ :أَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ ، عَنْ مَسْرُوقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْخَالَةُ وَالِدَةٌ۔

۷۲۹۸: مسروق نے عبداللہ سے روایت کی ہے کہ خالہ والدہ ہے یعنی والدہ کی طرح ہے۔

۷۲۹۹ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ ، قَالَ :ثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ عُمَرَ قَضَى لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَيْنِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثَ .

۷۲۹۹: جابر بن زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث دیا۔

۷۳۰۰ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ قَالَ :ثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ بَكْرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ.

۷۳۰۰: حمید الطویل نے بکر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۳۰۱ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ فُضَيْلٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :كَانَ عُمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ، يُوَرِّثَانِ الْأَرْحَامَ ، دُونَ الْوَلَاءِ .قُلْتُ :إِنْ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ ، قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَشَدَّهُمْ فِي ذَلِكَ .

۸۳۰۱: ابراہیم کہتے ہیں کہ حضرت عثمان اور عبداللہ رضی اللہ عنہم دونوں ذوی الارحام کو وارث رحم کی وجہ سے بناتے تھے ولاء کی وجہ سے نہیں۔ میں نے کہا اگر علی رضی اللہ عنہ اس طرح کرتے ہوں؟ تو انہوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ تو اس سلسلہ میں ان سب سے سخت تھے۔

۷۳۰۲ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا يَزِيدُ قَالَ :أَنَا عُبَيْدَةُ ، عَنْ حِبَّانَ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ،

أَنَّ رَجُلًا مَاتَ ، وَتَرَكَ ابْنَةً ، وَامْرَأَةً ، وَمَوْلَاةً .قَالَ سُوَيْدٌ :إِنِّي جَالِسٌ عِنْدَ عَلِيٍّ ، إِذْ جَاءَتْهُ مِثْلُ هٰذِهِ الْقِصَّةِ ، فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَامْرَأَتَهُ الثَّمَنَ ، ثُمَّ رَدَّ مَا بَقِيَ ، عَلَى ابْنَتِهِ، وَلَمْ يُعْطِ الْمَوْلَى شَيْئًا .

۷۳۰۲: سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا اور اس نے ایک بیٹی بیوی اور ایک لونڈی چھوڑی ہے۔ سوید کہنے لگے میں اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا جبکہ ان کے ہاں اس قسم کا قصہ آیا تو انہوں نے بیٹی کو نصف اور بیوی کو آٹھواں دیا اور پھر جو بچ گیا وہ اس کی بیٹی کو لوٹا دیا لونڈی کو کچھ نہ دیا۔

۷۳۰۳ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ عَنْ حِبَّانَ الْجُعْفِيِّ قَالَ :كَانَ عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۷۳۰۳: حبان جعفی کہتے ہیں کہ میں حضرت سوید بن غفلہ کے پاس تھا پھر اسی طرح کی روایت نقل کی۔

۷۳۰۴ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :أَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ :كَانَ عَلِيٌّ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيثِ ، عَلَى ذَوِي السِّهَامِ ، مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ .

۷۳۰۴: جابر نے ابو جعفر سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بقیہ میراث کو ذوای الارحام میں سے حصہ داروں کی طرف لوٹاتے تھے۔

۷۳۰۵ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ :أُتِيَ زِيَادٌ فِي عَمٍّ لِأُمٍّ ، وَخَالَةٍ .فَقَالَ :أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِقَضَاءِ عُمَرَ فِيهَا ؟ أَعْطَى الْعَمَّ لِلْأُمِّ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطَى الْخَالَةَ الثُّلُثَ .

۷۳۰۵: مطرف نے شعبی سے نقل کیا کہ زیاد کے پاس ایک میراث کا فیصلہ آیا جو ماں کے چچا اور خالہ کا تھا تو زیاد نے کہا کیا میں تمہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کی خبر نہ دوں؟ چنانچہ انہوں نے ماں کے چچا کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث دیا۔

۷۳۰۶ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ لِلْعَمَّةِ الثُّلُثَانِ ، وَلِلْخَالَةِ الثُّلُثُ.قُلْتُ :أَسَمِعْتَهُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ؟ قَالَ :هُوَ أَدَلُّ مَا سَمِعْتُهُ مِنْهُ .

۷۳۰۶: سلیمان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ پھوپھی کو دو ثلث اور خالہ کو ایک ثلث دیا جائے گا میں نے کہا کیا تم نے یہ ابراہیم سے سنا ہے تو اس نے کہا یہ تو پہلی بات ہے جو میں نے ان سے سنی تھی۔

۷۳۰۷: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ :مِثْلَهُ فَهٰذَاهُمْ هٰؤُلَاءِ ، أَهْلُ بَدْرٍ قَدْ وَرَّثُوْا ذَوِي الْأَرْحَامِ بِأَرْحَامِهِمْ ، وَإِنْ لَمْ يَكُوْنُوْا عَصَبَةً .فَإِنْ كَانَ إِلَى التَّقْلِيْدِ ، فَتَقْلِيْدُ هٰؤُلَاءِ أَوْلَى ، وَإِنْ كَانَ إِلَى مَا رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَدْ ذَكَرْنَا مَا رُوِيَ عَنْهُ فِي هٰذَا الْبَابِ .وَإِنْ كَانَ إِلَى النَّظَرِ ، فَإِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْعَصَبَةَ يَرِثُوْنَ إِذَا كَانُوْا ذُكُوْرًا ، وَرَأَيْنَا بَعْضَهُمْ ، إِذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْقُرْبِ ، مَا لَيْسَ لِبَعْضٍ ، كَانَ بِذٰلِكَ الْقُرْبِ أَوْلَى بِالْمِيْرَاثِ ، مِمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ .وَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلْمَيِّتِ عَصَبَةٌ ، يَرِثُوْنَهُ جَمِيْعًا .فَإِذَا كَانَ بَعْضُهُمْ أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنْ بَعْضٍ ، فَالنَّظَرُ عَلَى مَا ذَكَرْنَا ، أَنْ يَكُوْنَ مَنْ قَرُبَ مِنْهُ أَوْلَى بِالْمِيْرَاثِ ، مِمَّنْ هُوَ أَبْعَدُ مِنْهُ مِنَ الْمُتَوَفَّى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .فَثَبَتَ بِالنَّظَرِ أَيْضًا ، مَا ذَكَرْنَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيْفَةَ ، وَأَبِي يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ ذَكَرْنَا فِي هٰذِهِ الْآثَارِ ، الَّتِي رَوَيْنَاهَا ، عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اخْتِلَافًا بَيْنَهُمْ فِي بَعْضِهَا ، وَبَعْدَ اجْتِمَاعِهِمْ عَلَى الْوِرَاثَةِ بِالْأَرْحَامِ الَّتِي لَا تُعَصِّبُ أَهْلَهَا فَمِمَّنِ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ فِي مِيْرَاثِ ذَوِي الْأَرْحَامِ دُوْنَ الْمَوَالِي، وَقَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ ، عَنْ عُمَرَ ، وَعَلِي ، وَعَبْدِ اللّٰهِ .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، خِلَافُ ذٰلِكَ .

۷۳۰۷: ابراہیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔ یہ بدری صحابہ کرام ہیں کہ جنہوں نے ذوی الارحام کو رحم کی وجہ سے وارث قرار دیا اگرچہ وہ عصبہ نہ ہوں۔ پس اگر تقلید کی بات ہے تو ان حضرات کی تقلید اولیٰ ہے اور اگر روایات کو پیش نظر رکھنا ہو تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے روایات اس باب میں نقل کر دیں۔ اگر نظر وفکر کا لحاظ کرنا ہو تو لیجئے ہم نے دیکھا کہ عصبہ اس وقت وارث بنتا ہے جبکہ مذکر ہو۔ اور ہم ان عصبات کو دیکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک قریب ہوتا ہے اس قرابت سے جو دوسرے کو حاصل نہیں تو وہ قرب کی وجہ سے میراث کا زیادہ حقدار ہے اس کے مقابلے میں جو کہ اس سے دور ہے۔ اور مسلمانوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جب میت کا عصبہ نہ ہو تو تمام مسلمان اس کے وارث بن جاتے۔ پس جبکہ ان میں سے بعض دوسروں کی بنسبت اس سے قریب تر ہیں تو نظر کا تقاضا یہی ہے کہ اقرب کو دی جائے اور اس سے دور والے کو نہ دی جائے۔ پس نظر سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ میراث اقرب کو دی جائے گی یہی ہمارے ائمہ حضرات ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ ہم نے صحابہ کرامؓ سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے بعض میں ان کا اختلاف ذکر کیا ہے

لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ عصبہ نہ ہونے کے باوجود قرابت وراثت کا باعث ہے۔ جن حضرات کو اس سلسلہ میں اختلاف ہے ان میں سے بعض نے تو قرابت داروں کی وراثت میں اختلاف کیا اور آزاد کردہ غلاموں کے متعلق اختلاف نہیں کیا۔ہم نے یہ بات حضرت عمر' علی' ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کے خلاف بھی مروی روایات ہیں' ملاحظہ ہوں۔

حاصل: یہ بدری صحابہ کرام ہیں کہ جنہوں نے ذوی الارحام کورحم کی وجہ سے وارث قرار دیا اگر چہ وہ عصبہ نہ ہوں۔ پس اگر تقلید کی بات ہے تو ان حضرات کی تقلید اولیٰ ہے اور اگر روایات کو پیش نظر رکھنا ہو تو جناب رسول اللہ ﷺ سے ہم نے روایات اس باب میں نقل کر دیں۔

اوّل نظر طحاویؒ:

اگر نظر وفکر کا لحاظ کرنا ہو تو لیجئے ہم نے دیکھا کہ عصبہ اس وقت وارث بنتا ہے جبکہ مذکر ہو۔ اور ہم ان عصبات کو دیکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک قریب ہوتا ہے اس قرابت سے جو دوسرے کو حاصل نہیں تو وہ قرب کی وجہ سے میراث کا زیادہ حقدار ہے اس کے مقابلے میں جو کہ اس سے دور ہے۔ اور مسلمانوں کا یہ طریقہ رہا ہے کہ جب میت کا عصبہ نہ ہو تو تمام مسلمان اس کے وارث بن جاتے۔

پس جبکہ ان میں سے بعض دوسروں کی بنسبت اس سے قریب تر ہیں تو نظر کا تقاضا یہی ہے کہ اقرب کو دی جائے اور اس سے دور والے کو نہ دی جائے۔ پس نظر سے بھی یہ بات ثابت ہوگئی کہ میراث اقرب کو دی جائے گی یہی ہمارے ائمہ حضرات ابو حنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

اختلاف کی نوعیت:

ہم نے صحابہ کرامؓ سے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے بعض میں ان کا اختلاف ذکر کیا ہے لیکن اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ عصبہ نہ ہونے کے باوجود قرابت وراثت کا باعث ہے۔ جن حضرات کو اس سلسلہ میں اختلاف ہے ان میں سے بعض نے تو قرابت داروں کی وراثت میں اختلاف کیا اور آزاد کردہ غلاموں کے متعلق اختلاف نہیں کیا۔

ہم نے یہ بات حضرت عمر' علی' ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے نقل کی ہے اور جناب نبی اکرم ﷺ سے اس کے خلاف بھی مروی روایات ہیں' ملاحظہ ہوں۔

۷۳۰۸ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا أَبَانُ بْنُ تَغْلَبَ ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِدَادِ بْنِ الْهَادِ ، أَنَّ ابْنَةَ حَمْزَةَ ، أَعْتَقَتْ مَوْلًى لَهَا ، فَمَاتَ الْمَوْلٰى، وَتَرَكَهَا ، وَتَرَكَ ابْنَتَهُ فَأَعْطَاهَا النَّبِيُّ النِّصْفَ ، وَأَعْطَى بِنْتَ حَمْزَةَ النِّصْفَ۔

۷۳۰۸: عبداللہ بن شداد بن ہاد کہتے ہیں کہ حضرت حمزہؓ کی بیٹی نے اپنے ایک غلامکو آزاد کیا پھر وہ غلام مرگیا تو اس نے اپنی مالکہ اور ایک بیٹی چھوڑی تو جناب نبی اکرم ﷺ نے مالکہ کو اس کی وراثت میں سے نصف عنایت فرمایا اور نصف اس کی بیٹی کو دیا۔

۷۳۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ الْحَكَمِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ شِدَادٍ يَقُوْلُ :هِيَ أُخْتِيْ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۷۳۰۹: حضرت عبداللہ بن شداد کہتے تھے کہ وہ میری بہن ہے پھر اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۳۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ ، قَالَ :انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِدَادٍ ، وَهُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ ، وَهُوَ يَقُوْلُ :هِيَ أُخْتِي .فَسَأَلْتهمْ فَقَالُوْا :كَانَ مَوْلَى لِابْنَةِ حَمْزَةَ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ .

۷۳۱۰: سلمہ بن کھیل کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن شدادؓ کے ہاں پہنچا اس وقت وہ لوگوں کو بیان کرتے ہوئے کہہ رہے تھے وہ میری بہن ہے پھر میں نے ان لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ یہ حضرت حمزہؓ کی بیٹی کے غلام تھے پھر اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۳۱۱: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ حَيَّانَ الْأَسَدِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِدَادٍ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، مِثْلَهُ.

۷۳۱۱: منصور بن حیان اسدی نے حضرت عبداللہ بن شدادؓ سے انہوں نے جناب نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

۷۳۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ :ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ :أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ أَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ ، وَأَبِيْ فَزَارَةَ ، قَالَا :ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِدَادٍ ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ.ثُمَّ قَالَ : هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا ؟ هِيَ أُخْتِيْ مِنْ أُمِّي ، كَانَتْ أُمُّنَا أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةَ۔فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَدْ وَرَّثَ بِنْتَ حَمْزَةَ مِنْ مَوْلَاهَا ، مَا بَقِيَ بَعْدَ نَصِيْبِ ابْنَتِهِ، بِحَقِّ فَرْضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا ، وَلَمْ يَرُدَّ مَا بَقِيَ عَلَى الْبِنْتِ۔فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْآثَارُ ، أَنَّ مَوْلَى الْعَتَاقَةِ ، أَوْلَى بِالْمِيْرَاثِ مِنَ الرَّحِمِ الَّذِيْ لَيْسَ بِعَصَبَةٍ ، وَقَدْ رُوِيَ مِثْلُ هٰذَا أَيْضًا عَنْ عَلِي .

۷۳۱۲: محمد بن عبداللہ اور ابوفزارہ دونوں نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن شداد نے روایت کی پھر انہوں نے اسی طرح روایت نقل کی ہے۔ یہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں کہ آپ نے بنت حمزہؓ کو غلام کا وارث قرار دیا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ

کے مقررہ حصہ کے مطابق بیٹی کے نصف کے بعد بچا اور بقیہ کو آپ نے بیٹی کی طرف نہیں لوٹایا ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مولیٰ عتاقہ میراث میں اس رحم سے مقدم ہے جو عصبہ نہ ہو۔ اور اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ روایت علی رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

تشریح پھر انہوں نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کے اور میرے درمیان کیا رشتہ ہے؟ پھر خود فرمایا وہ ماں کی طرف سے میری بہن ہے ہماری ماں اسماء بنت عمیس خثعمیہ تھیں۔

حاصل: یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ نے بنت حمزہ کو غلام کا وارث قرار دیا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ کے مقررہ حصہ کے مطابق بیٹی کے نصف کے بعد بچا اور بقیہ کو آپ نے بیٹی کی طرف نہیں لوٹایا ان آثار سے معلوم ہوتا ہے کہ مولیٰ عتاقہ میراث میں اس رحم سے مقدم ہے جو عصبہ نہ ہو۔ اور اسی طرح کی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ روایت علی رضی اللہ عنہ ملاحظہ ہو۔

٧٣١٣ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ : أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا فِطْرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ : قَضٰى عَلِيٌّ فِيْ أُنَاسٍ مِنَّا فِيْ مَنْ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَمَوْلَاتَهُ فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ ، وَالْمَوْلَاةَ النِّصْفَ.

٧٣١٣: حکم بن عتیبہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے بعض آدمیوں کے مابین فیصلہ کیا جنہوں نے اپنی بیٹی اور لونڈی ترکہ میں چھوڑی چنانچہ آپ نے بیٹی کو نصف وراثت اور بقیہ لونڈی کو آدھی دے دی۔

٧٣١٤ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : ثَنَا عَبْدَةُ قَالَ : أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ : أَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ : رَأَيْتُ الْمَرْأَةَ الَّتِيْ وَرَّثَهَا عَلِيٌّ مِنْ أَبِيهَا النِّصْفَ ، وَوَرَّثَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ. وَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ أَيْضًا عِنْدَنَا ؛ لِأَنَّا رَأَيْنَا الْمَوْلَى إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بِنْتٌ وَرِثَ بِالتَّعْصِيبِ ، كَمَا تَرِثُ الْعَصَبَةُ مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ . فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ كَذٰلِكَ هُوَ ، إِذَا كَانَتْ مَعَهُ ابْنَةٌ يَرِثُ مَعَهَا ، كَمَا تَرِثُ الْعَصَبَةُ مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ . فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ فِيْ هٰذَا ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى . وَأَمَّا مَا ذَكَرْنَاهُ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، مِنْ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرُدُّ عَلٰى إِخْوَةٍ لِأُمٍّ ، مَعَ أُمٍّ شَيْئًا ، وَلَا عَلَى ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةِ الصُّلْبِ ، وَلَا عَلٰى أَخَوَاتٍ لِأَبٍ ، مَعَ أَخَوَاتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ شَيْئًا . فَقَدْ ذَكَرْنَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خِلَافَ ذٰلِكَ ، وَأَنَّهُ كَانَ يَرُدُّ بَقِيَّةَ الْمَوَارِيْثِ عَلٰى ذَوِي السِّهَامِ مِنْ ذَوِي الْأَرْحَامِ . فَإِنَّ النَّظَرَ عِنْدَنَا فِيْ ذٰلِكَ ، مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ ؛ لِأَنَّهُمْ جَمِيْعًا ، ذَوُوْ أَرْحَامٍ . وَقَدْ رَأَيْنَاهُمْ فِيْ فَرَائِضِهِمُ الَّتِيْ فَرَضَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ ، فَقَدْ وَرِثُوْهَا جَمِيْعًا بِأَرْحَامٍ مُخْتَلِفَةٍ . وَلَمْ يَكُنْ بَعْضُهُمْ بِقُرْبِ رَحِمِهِ ، أَوْلٰى بِالْمِيْرَاثِ مِنْ غَيْرِهِ مِنْهُمْ ، مِمَّنْ بَعْدَ

رَحِمِهٖ. فَالنَّظَرُ عَلٰى ذٰلِكَ ، أَنْ يَكُوْنُوْا جَمِيْعًا فِيْمَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ ، مِنْ فُضُوْلِ الْمَوَارِيْثِ كَذٰلِكَ ، وَأَنْ لَا يُقَدَّمَ مَنْ قَرُبَ رَحِمُهٗ عَلٰى مَنْ كَانَ أَبْعَدَ رَحِمًا مِنَ الْمَيِّتِ مِنْهُ .وَهٰذَا قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ ، وَأَبِيْ يُوْسُفَ ، وَمُحَمَّدٍ ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى .وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِيْمَا ذَكَرْنَاهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِعْطَائِهٖ بِنْتَ حَمْزَةَ النِّصْفَ ، وَبِنْتَ مَوْلَاهَا النِّصْفَ ، أَنَّ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ طُعْمَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، لِابْنَةِ حَمْزَةَ .

۷۳۱۴: سلمہ بن کھیل سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے باپ کی میراث سے نصف دیا اور اس کے آزاد کرنے والے کو نصف کا وارث بنایا۔ ہمارے ہاں نظر وفکر کا تقاضا یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب مولیٰ کے ساتھ مرنے والے کی بیٹی نہ ہو تو وہ عصبہ کی وجہ سے وارث بنتا ہے جیسا کہ قرابت والوں میں عصبہ وارث ہوتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب اس کے ساتھ میت کی بیٹی ہو تو اس وقت بھی اس کا یہی حکم ہو۔ اور وہ لڑکی کے ساتھ اس طرح وارث ہوگا جیسا کہ قرابت والوں کے ساتھ عصبہ کی حیثیت سے وارث ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں قیاس یہی ہے اور امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔ ہم نے پہلے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ ماں کے ساتھ ماں کی طرف سے جو بہنیں ان کی طرف نہیں لوٹاتے۔ اسی طرح حقیقی بہن کے ساتھ پوتی کی طرف نہیں لوٹاتے اور نہ حقیقی بہنوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بہنوں کی طرف لوٹاتے ہیں۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف نقل کیا ہے کہ آپ بچنے والی میراث کو ان قرابت والوں کی طرف لوٹا دیتے ہیں جن کے حصے مقرر ہیں ہمارے نزدیک نظر کا تقاضا وہی ہے جس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے ہیں کیونکہ وہ سب ذوالارحام ہیں ہم نے ان کے ان فرضی حصوں کو جب دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کئے ہیں تو ہم نے یہ بات پائی کہ وہاں بھی وراثت مختلف رشتوں کی وجہ سے ملی وراثت کے حق دار دوسروں کے مقابلے میں رحم کے قرب کی وجہ سے نہیں ہوئے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے وہ تمام جن پر وراثت کو لوٹایا جاتا ہے قریب رحم والا مرنے والے سے بعید رحم والے کی بنسبت مقدم نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ' ابو یوسف' محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔ جیسا کہ ہم نے ابراہیم کی روایت ذکر کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو ان کے آزاد کردہ غلام کی وراثت میں سے نصف عنایت فرمائی اور نصف غلام کی بیٹی کو دی ابراہیم کہتے ہیں کہ یہ وراثت نہیں تھی بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو کھانے پینے کی اشیاء کے طور پر یہ مال دیا تھا جیسا کہ اس روایت میں بھی ہے۔

طحاویؒ کی نظر ثانی:

ہمارے ہاں نظر وفکر کا تقاضا یہی ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب مولیٰ کے ساتھ مرنے والے کی بیٹی نہ ہوتو وہ عصبہ کی وجہ سے وارث بنتا ہے جیسا کہ قرابت والوں میں عصبہ وارث ہوتا ہے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب اس کے ساتھ میت کی بیٹی ہوتو اس وقت بھی اس کا یہی حکم ہو۔اور وہ لڑکی کے ساتھ اس طرح وارث ہوگا جیسا کہ قرابت والوں کے ساتھ عصبہ کی حیثیت سے وارث ہوتا ہے۔اس سلسلہ میں قیاس یہی ہے اور امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول یہی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کی وضاحت:

ہم نے پہلے ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ ماں کے ساتھ ماں کی طرف سے جو بہنیں ان کی طرف نہیں لوٹاتے۔اسی طرح حقیقی بہن کے ساتھ پوتی کی طرف نہیں لوٹاتے اور نہ حقیقی بہنوں کے ساتھ باپ کی طرف سے بہنوں کی طرف لوٹاتے ہیں۔اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف نقل کیا ہے کہ آپ بچنے والی میراث کو ان قرابت والوں کی طرف لوٹا دیتے ہیں جن کے حصے مقرر ہیں ہمارے نزدیک نظر کا تقاضا وہی ہے جس کی طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ گئے ہیں کیونکہ وہ سب ذوالارحام ہیں ہم نے ان کے ان فرضی حصوں کو جب دیکھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کیے ہیں تو ہم نے یہ بات پائی کہ وہاں بھی وراثت مختلف رشتوں کی وجہ سے ملی وراثت کے حق دار دوسروں کے مقابلے میں رحم کے قرب کی وجہ سے نہیں ہوئے تو اس پر قیاس کا تقاضا یہ ہے وہ تمام جن پر وراثت کو لوٹایا جاتا ہے قریب رحم والا مرنے والے سے بعید رحم والے کی بنسبت مقدم نہ ہو یہ امام ابوحنیفہ ابو یوسف محمد رحمہم اللہ کا قول ہے۔

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصف وراثت دی:

جیسا کہ ہم نے ابراہیمؒ کی روایت ذکر کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کی بیٹی کو ان کے آزاد کردہ غلام کی وراثت میں سے نصف عنایت فرمائی اور نصف غلام کی بیٹی کو دی ابراہیم کہتے ہیں کہ یہ وراثت نہیں تھی بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو کھانے پینے کی اشیاء کے طور پر یہ مال دیا تھا جیسا کہ اس روایت میں بھی ہے۔

۷۳۱۵ : حَدَّثَنَا بِذٰلِكَ فَهْدٌ قَالَ :ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ :ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مَنْصُوْرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ. وَهٰذَا عِنْدَنَا ، كَلَامٌ فَاسِدٌ ، لِأَنَّ ابْنَةَ مَوْلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ ، اِنْ كَانَ وَجَبَ لَهَا جَمِيْعُ مِيْرَاثِ أَبِيهَا بِرَحِمِهَا مِنْهُ، فَمُحَالٌ أَنْ يُطْعِمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ حَمْزَةَ .وَاِنْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ يَجِبْ لَهَا كُلُّهُ، وَاِنَّمَا وَجَبَ لَهَا نِصْفُهُ، فَمَا بَقِيَ بَعْدَ ذٰلِكَ النِّصْفُ ، رَاجِعٌ اِلَى مَنْ أَعْتَقَهُ، وَهِيَ ابْنَةُ حَمْزَةَ .فَاسْتَحَالَ مَا ذَكَرَ اِبْرَاهِيمُ فِيْ ذٰلِكَ ، وَثَبَتَ أَنَّ مَا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اِلٰى بِنْتِ حَمْزَةَ ، كَانَ بِالْمِيْرَاثِ، لَا بِغَيْرِهٖ. فَاِنْ قَالَ قَائِلٌ :فَقَدْ رُوِيَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا ، آثَارٌ فِيْ تَوْرِيْثِ مَنْ لَيْسَ بِعَصَبَةٍ وَلَا رَحِمٍ .

۷۳۱۵: حسن بن صالح نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کی مگر ہمارے نزدیک یہ بات غلط ہے کیونکہ حضرت حمزہؓ کی بیٹی کے آزاد کردہ غلام کی بیٹی کے لئے اس کی وراثت میں سے قرابت کے طور پر اگر تمام مال واجب ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے حمزہ کی بیٹی کے لئے بطور خوراک کچھ دیتے اور اگر تمام مال لازم نہ تھا بلکہ آدھا ہی لازم تھا پھر اس سے بچا ہوا آدھا مال آزاد کرنے والے کی طرف جانا ہی تھا تو گویا بنت حمزہ کو جو کچھ دیا گیا وہ بطور ولاء دیا گیا پس جو کچھ ابراہیمؒ کے ذکر کیا وہ درست نہ ہوا بلکہ یہ ثابت ہو گیا کہ میراث میں سے جو کچھ ان کو دیا گیا وہ بطور حق میراث ہی تھا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی وارد ہیں جن میں آپ نے ایسے لوگوں کو بھی وراثت دی جن کا نہ تو رحم کا رشتہ تھا اور نہ ہی وہ عصبات میں سے تھے (روایت بطور نمونہ ملاحظہ ہو)۔

ح: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی روایات بھی وارد ہیں جن میں آپ نے ایسے لوگوں کو بھی وراثت دی جن کا نہ تو رحم کا رشتہ تھا اور نہ ہی وہ عصبات میں سے تھے (روایت بطور نمونہ ملاحظہ ہو)۔

۷۳۱۶ : فَذَكَرَ مَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :سَمِعْتُ عَوْسَجَةَ ، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتْرُكْ قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا هُوَ ، أَعْتَقَهٗ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ. قَالَ :فَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ وَرَّثَ الْمَوْلَى الْاَسْفَلَ ، مِنَ الْمَوْلَى الْاَعْلٰى، وَأَنْتُمْ لَا تَقُوْلُوْنَ بِهٰذَا .قِيْلَ لَهٗ :اِنَّهٗ لَيْسَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَوْلَى الْاَسْفَلُ ، يَرِثُ الْمَوْلَى الْاَعْلٰى-وَاِنَّمَا فِيْهِ أَنَّهٗ دَفَعَ مِيْرَاثَهٗ، وَهُوَ تَرِكَتُهٗ اِلَيْهِ، وَلَيْسَ كَمَا رُوِيَ عَنْهُ فِي الْخَالِ ، أَنَّهٗ قَالَ هُوَ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ. فَقَدْ يَحْتَمِلُ وُجُوْهًا .مِنْهَا أَنْ يَكُوْنَ دَفَعَهٗ اِلَيْهِ ؛ لِأَنَّهٗ وَرَّثَهٗ اِيَّاهُ بِمَالِ الْمَيِّتِ عَلَيْهِ مِنَ الْوَلَاءِ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ مَوْلَاهُ ذَا رَحِمٍ لَهٗ، فَدَفَعَ اِلَيْهِ مَالَهٗ بِالرَّحِمِ ، وَوَرَّثَهٗ لَهٗ، لَا بِالْوَلَاءِ .أَلَا تَرَاهُ يَقُوْلُ فِي الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَتْرُكْ قَرَابَةً اِلَّا عَبْدًا هُوَ أَعْتَقَهٗ. فَأَخْبَرَ أَنَّ الْعَبْدَ كَانَ قَرَابَةً لَهٗ، فَوَرَّثَهٗ بِالْقَرَابَةِ .وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ دَفَعَ اِلَيْهِ مِيْرَاثَهٗ. لِأَنَّ الْمَيِّتَ كَانَ أَمَرَ بِذٰلِكَ ،

فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهٗ، حَیْثُ أَمَرَ بِوَضْعِهٖ فِیْهِ، کَمَا قَدْ رُوِیَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ.

۷۳۱۶: عوسجہ مولیٰ ابن عباس نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں فوت ہوا اور اس نے کوئی رشتہ دار پیچھے نہ چھوڑا سوائے ایک غلام کے جس کو وہ آزاد کر چکا تھا جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی وراثت اس غلام کو دے دی۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے مولاء اعلیٰ یعنی مالک کی وراثت مولاء اسفل یعنی آزاد کردہ غلام کو عنایت فرمائی حالانکہ تم اس کے قائل نہیں۔ تو اس کے جواب میں یہ کہا جائے گا کہ اس روایت میں تو قطعاً یہ مذکور نہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہو کہ مولاء اسفل مولاء اعلیٰ کا وارث ہو گا بس اتنی بات ہے کہ آپ نے غلام کو وہ وراثت عنایت فرما دی جو کہ اس کا ترکہ تھی یہ اس طرح نہیں جیسا کہ اموں کے بارے میں آپ نے صاف فرمایا کہ وہ اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو پس اس روایت میں کئی احتمالات ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے اس کو میت کا مال اس لئے عنایت فرمایا کہ وہ ولاء کے اعتبار سے اس مال کا حق دار تھا۔ ممکن ہے وہ غلام اس کا قرابت دار بھی ہو اور قرابت کی وجہ سے اس کو وہ مال ملا ہو ولاء کی وجہ سے نہ دیا ہو حدیث کے ان الفاظ سے ادھر اشارہ نکلتا ہے "ولم یترك قرابتا الا عبدا هو اعتقه" الحدیث کہ اس کا کوئی قرابت دار نہیں تھا سوائے اس غلام کے جس کو وہ آزاد کر چکا تھا تو اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ غلام اس کا قرابت دار تھا اس کو قرابت کی وجہ سے وراثت ملی۔ اس کی میراث اس لئے دی گئی ممکن ہے میت نے اس کا حکم دیا ہو تو آپ ﷺ نے اس کا مال وصیت کے مطابق لگا دیا جیسا کہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے (ملاحظہ ہو)

حاصل: یہاں رسول اللہ ﷺ نے مولاء اعلیٰ یعنی مالک کی وراثت مولاء اسفل یعنی آزاد کردہ غلام کو عنایت فرمائی حالانکہ تم اس کے قائل نہیں۔

ج: اس روایت میں تو قطعاً یہ مذکور نہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہو کہ مولاء اسفل مولاء اعلیٰ کا وارث ہو گا بس اتنی بات ہے کہ آپ نے غلام کو وہ وراثت عنایت فرما دی جو کہ اس کا ترکہ تھی یہ اس طرح نہیں جیسا کہ اموں کے بارے میں آپ نے صاف فرمایا کہ وہ اس کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہ ہو پس اس روایت میں کئی احتمالات ہیں۔

①: کہ آپ ﷺ نے اس کو میت کا مال اس لئے عنایت فرمایا کہ وہ ولاء کے اعتبار سے اس مال کا حق دار تھا۔

②: ممکن ہے وہ غلام اس کا قرابت دار بھی ہو اور قرابت کی وجہ سے اس کو وہ مال ملا ہو ولاء کی وجہ سے نہ دیا ہو حدیث کے ان الفاظ سے ادھر اشارہ نکلتا ہے "ولم یترك قرابتا الا عبدا هو اعتقه" الحدیث کہ اس کا کوئی قرابت دار نہیں تھا سوائے اس غلام کے جس کو وہ آزاد کر چکا تھا تو اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ غلام اس کا قرابت دار تھا اس کو قرابت کی وجہ سے وراثت ملی۔

③: اس کی میراث اس لئے دی گئی ممکن ہے میت نے اس کا حکم دیا ہو تو آپ ﷺ نے اس کا مال وصیت کے مطابق لگا دیا جیسا

کہ روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں مذکور ہے (ملاحظہ ہو)

۷۳۱۷ : فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ يُونُسَ قَالَ :ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ :قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ حَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ ، أَحْرَى أَنْ يَمُوتَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ ، وَلَا يُعْرَفَ لَهُ وَارِثٌ مِنْكُمْ مَعْشَرَ هَمْدَانَ فَإِذَا كَانَ كَذٰلِكَ فَلْيَضَعْ مَالَهُ، حَيْثُ أَحَبَّ .قَالَ الْأَعْمَشُ :فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ :حَدَّثَنِي هَمَّامُ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهُ.

۷۳۱۷: عمرو بن شرحبیل کہتے ہیں کہ مجھے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عرب کا کوئی قبیلہ ایسا نہیں کہ ان کا کوئی آدمی مر جائے اور اے گروہ ہمدان تم میں سے کوئی اس کا وارث نہ بنے اگر ایسی صورت پیش آ جائے تو پھر اس کا مال اس مقام پر لگا دے جہاں وہ پسند کرے۔ اعمش کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات ابراہیم کو بتلائی تو انہوں نے کہا کہ ہمام بن حارث نے عمرو بن شرحبیل اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۳۱۸ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ.

۷۳۱۸: سلمٰی بن کہیل نے ابوعمرو شیبانی سے انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۳۱۹ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ.

۷۳۱۹: ابراہیم نے عمرو بن شرحبیل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔

۷۳۲۰ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ، قَالَ :ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ :ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :السَّائِبَةُ يَضَعُ مَالَهُ حَيْثُ أَحَبَّ .

۷۳۲۰: سلمہ بن کہیل کہتے ہیں کہ میں نے ابوعمرو شیبانی کو حضرت عبداللہ سے یہ بات بیان کرتے سنا کہ آزاد کردہ غلام جو لاوارث ہو وہ اپنا مال جہاں چاہے رکھے۔

۷۳۲۱ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ :ثَنَا بِشْرٌ وَأَبُو الْوَلِيدِ ، قَالَا :ثَنَا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ.

۷۳۲۱: ابراہیم نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت نقل کی ہے۔

۷۳۲۲ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ، قَالَ :أَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهُ. وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعَمَهُ الْمَوْلَى الْأَسْفَلَ لِفَقْرِهِ، كَمَا لِلْإِمَامِ أَنْ يَفْعَلَ ذٰلِكَ ، فِيْمَا فِي يَدِهِ مِنَ الْأُمُوْرِ الَّتِي لَا رَبَّ لَهَا. وَقَدْ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عِمْرَانَ يَذْكُرُ أَنَّ هٰذَا التَّأْوِيْلَ الْآخَرَ ، قَدْ رُوِيَ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ .فَلَمَّا احْتَمَلَ هٰذَا الْحَدِيْثُ ، مَا ذَكَرْنَا ، لَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ أَنْ يَحْمِلَهُ عَلٰى تَأْوِيْلٍ مِنْهَا ، إِلَّا بِدَلِيْلٍ يَدُلُّهُ عَلَيْهِ، مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، أَوْ مِنْ سُنَّةِ رَسُوْلِهِ ، أَوْ مِنْ إِجْمَاعٍ .وَقَدْ رُوِيَ فِي نَحْوٍ مِنْ هٰذَا۔

۷۳۲۲: سلمہ بن کھیل نے ابوعمرو شیبانی سے انہوں نے حضرت عبداللہ سے اسی طرح کی روایت کی ہے۔اس میں احتمال یہ ہے کہ جناب نبی اکرم ﷺ نے مولیٰ اسفل کے فقیر ہونے کی وجہ سے اس کو یہ مال بطور خوراک دیا ہو جس طرح کہ امام کو یہ حق حاصل ہے کہ جن مالوں کا کوئی مالک نہ ہو وہ فقراء کو دیا جائے میں نے یہ بات ابن ابی عمران سے بھی سنی اور یحییٰ بن آدم سے بھی یہ مروی ہے جب اس روایت میں احتمال ہے تو پھر اس کو بطور دلیل کے کسی کو استعمال کا حق نہیں سوائے کسی اور دلیل کی معاونت کے جو کہ کتاب اللہ سنت رسول یا اجماع سے ہو اس طرح کی روایات بھی احادیث میں وارد ہیں۔

۷۳۲۳ : مَا حَدَّثَنَا يُوْنُسُ وَمُحَمَّدُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا :ثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: ثَنَا شَرِيْكٌ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ، فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيْرَاثِهِ فَقَالَ اُطْلُبُوْا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا قَرَابَةٍ هٰكَذَا قَالَ يُوْنُسُ .وَقَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ أَوْ ذَا رَحِمٍ فَطَلَبُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا .فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْفَعُوْا إِلٰى أَكْبَرِ خُزَاعَةَ۔فَهٰذَا عِنْدَنَا ۔ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ -عَلٰى مَا قَالَ يَحْيَى بْنُ آدَمَ، الَّذِيْ قَبْلَ هٰذَا .

۷۳۲۳: ابوبکر بن احمد نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا کہ بنوخزاعہ کا ایک آدمی مر گیا آپ ﷺ کے پاس اس کی میراث کا معاملہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کا کوئی وارث یا قرابت والا تلاش کر و یونس راوی نے اسی طرح ذکر کیا ابن خزیمہ کی روایت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ذی رحم کے لفظ فرمائے چنانچہ انہوں نے تلاش کیا تو نہ پایا پھر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میراث کو خزاعہ کے بڑے آدمی کے حوالے کر دو یہ ہمارے نزدیک ہے جیسا کہ یحییٰ بن آدم نے نقل کیا ہے جو کہ اس سے پہلے ہے۔

۷۳۲۴ : وَقَدْ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ :ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ :أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ وَقَعَ مِنْ نَخْلَةٍ فَمَاتَ .فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا ، هَلْ لَهُ وَارِثٌ ؟ قَالُوْا :لَا ، قَالَ : أَعْطُوْا مَالَهُ بَعْضَ الْقَرَابَةِ۔فَقَدْ يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بِذٰلِكَ ، قَرَابَتَهُ وَهٰؤُلَاءِ قَرَابَةُ الْمَيِّتِ ، فَأَرَادَ أَنْ يَجْعَلَهُ صِلَةً مِنْهُ لَهُمْ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

۷۳۲۴: مجاہد نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام کھجور سے گر کر مر گیا تو جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو کیا اس کا کوئی وارث ہے انہوں نے کہا نہیں تو آپ نے فرمایا اسکا مال اس کے بعض قرابت والوں کو دے دو۔ عین ممکن ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے اس کی قرابت ہو اور یہ لوگ میت کے قرابت والے ہوں۔ پس آپ نے صلہ رحمی کا ارادہ فرما کر ان کو یہ مال دے دیا ہو۔ واللہ اعلم۔

قد تم الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب والحمد للہ اولا و آخرًا